1701

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम साप्ताहिक आर्य मुसाफिर
16 सितम्बर से 16 दिसम्बर 1934 = 50 प्रतियां

लेखक चिरंजी लाल प्रेम

प्रकाशन वर्ष 1934

आगत संख्या 1701

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

1701

1701

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

7001

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعلیم ویدک کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن
بیادگار شہید کبیر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

ٹیلیفون نمبر ۲۹۵۷ — رجسٹرڈ ایل ۲۶۶۲

آریہ مسافر لاہور

ہفتہ وار

साप्ताहिक आर्य्य मुसाफिर लाहौर

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ایک آنہ — ایڈیٹر چرنجی لعل پریم

جلد ۵ — اتوار ۲ پوہ سمت ۱۹۹۱ دیانند آبد ۱۱۱ مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء — نمبر ۴۹

آنکھوں میں نور دل میں اسی کا سرور ہے

جلوہ ہے تیرا دشت میں اور کوہسار میں — ساحل پہ موجِ بحر میں اور آبشار میں
وہ ہے کہ ایک مرکزِ حسنِ دوام ہے — میں ہوں کہ گردِ باد ہوں لیل و نہار میں
بلبل کو آ رہا ہے گلوں میں وہی نظر — جھولا پڑا ہے اُس کا ہر اک شاخسار میں
یہ برق میں کہاں ہے ضیا بار اضطراب — اُس کی جھلک ہے دامنِ ابرِ بہار میں
کوئل کی کوک ہو یا پپیہئے کی پی کہاں — صورت ربابِ یار ہے ہر نغمہ زار میں
آتی ہے رقص کرتی ہوئی کوئے دوست سے — مستی کہاں یہ ورنہ نسیمِ بہار میں
وہ نطق بن کے آیا زبانِ فصیح پر! — نغمہ بنا تو گونج اُٹھا تار تار میں
تابندہ اُس کے نور سے سیارگانِ چرخ — زیبندہ اُس کے حسن سے گل لالہ زار میں

انورؔ ہر ایک شے میں یہ جس کا ظہور ہے
آنکھوں میں نور، دل میں اُسی کا سرور ہے

(انورؔ)

صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں اون کا بنا سلیپ اوور (دو تنگ) ہوزری فیکٹری پاپڑ منڈی برانچ انارکلی لاہور سے خریدیں (مینیجر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویداور ویدک رِشی

(از پنڈت بھگت رام جی - ڈنگہ نواسی)

شیپ رشی ہے۔ اور ۱۲ ویں سوکت سے ۲۵ ویں سوکت تک نتر دنگا رشی - ہرنیہ ستوپ انگرس رشی ہے۔ یہ رشی بھی ایسا رشی ہے۔ جس کا اتہاس کسی بھاشیہ کار نے وید سے نکالنے کا یتن نہیں کیا۔ اور نہ ہرنیہ ستوپ شبد ان سوکتوں میں موجود ہے۔ جس کے آدھار پر کوئی اتہاسک ودوان اُس کے جیون کو وید سے نکالنے کا ساہس کرسکتا۔ ہاں یہی شبد رگوید کے منڈل دسواں کے ۱۴۹ سوکت کے پانچویں منتر میں ملتا ہے۔ جس کا رشی ارچن ہرنیہ ستوپ ہے شری سائنا چاریہ جی اس منتر پر بھاشیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

अंगिरस: पुत्र:

हिरण्यस्तूपो नाम मम पिता एवमर्च्चन्नेतत्स्तोऽहं

इत्यादि "

" جس طرح انگرس کا پتر ہرنیہ ستوپ میرا پتا خوراک وغیرہ کو ذریعہ بنا کر ترپت کرنا کرنے والے سوتیا (تجھے) بلایا کرتا تھا۔ بے شک اسی طرح میں ارچن نام والا اُس کا پتر اپنی رکشا کے لئے تیری ستوتی کرتا ہوں "

جس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ ویدک سوکتوں کا رشی ہرنیہ ستوپ ہی ان منتروں کا کرتا ہے۔ جس کے ارچن نامک پتر نے رگوید کے منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۴۹ کو رچا۔ جس کے کل پانچ ہی منتر ہیں۔ لیکن ساتھ شری سائنا چاریہ جی اس منتر کا بھاشیہ کرتے ہوئے نروکت کے بھی ارتھ لکھ دیتے ہیں۔ کیونکہ یاسک آچاریہ جی اسی منتر کو اپنی بنائی پستک میں دے چکے ہیں۔ نروکت کار ہرنیہ ستوپ شبد اور ارچن شبدوں کو اتہاسک سویکار نہیں کرتے۔ وہ لکھتے ہیں:-

हिरण्मस्तूपो हिरण्यमयस्तूपो

हिरण्यमय: स्तूपो ऽस्येति वा।

नि० १०.३३.

स्तूप: स्त्यायते: संघात:।

नि० १०.३३.

ہرنیہ ستوپ کے دو ارتھ کئے گئے ہیں۔ یا تو ہرنیہ مے ستوپ یا جس کا ہرنیہ سے ستوپ ہو۔ لیدا ازاں ستوپ شبد کے ارتھ بھی آچاریہ لکھ دیتے ہیں کہ ستوپ شبد (स्त्यै) دھاتو سے بنا ہے جس کے ارتھ سنگھات کے ہیں۔ دھاتو پاٹھ کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دھاتو دو ارتھوں میں پریوگ کیا جاتا ہے شبد کرنا (بولنا) اور اکٹھا کرنا۔ اگر ہرنیہ ستوپ کے ارتھ نروکت کار کے طریقے سے لئے جاویں تو اس کے ارتھ ہنکاری شبد یا جو ہنکاری شبد ہوئے۔ اتھوا ہنکاری مجمع یا جس کے

پاس ہنکاری سماج ہو۔ اس کے علاوہ مہرشی دیانند جی کے ستوپ شبد کو انادی کوش میں

स्तौतीति स्तूप: भूमिस्तूपयो यज्ञवेदिर्वा। ३.३.२५

(۲) جس کے ارتھ ستوتی کے ہیں۔ جیسی پہاڑی یا ویدی کے ہیں۔ جو یگیہ کے لئے بنائی جاتی اس لئے ہرنیہ ستوپ کے بھی کئی ارتھ بن جاتے ہیں۔ ہرنیہ کے ارتھ سونا کے ہیں۔ اور ہنکاری کے ہیں۔ جو پیارا ہو۔ مفید ہو۔ سب کو ہنکاری ہو۔ اس پرکار ہرنیہ ستوپ کے بھی انیک ارتھ بن جاتے ہیں۔ جو یوگک ہونے سے سب کو ماننے یوگ ہیں۔ شری سائنا چاریہ جی کو بھی اتہاسک ارتھوں کے باوجود نروکت کے ارتھ اشٹ ہیں جن کو انہوں نے اپنے بھاشیہ میں درج کر دیا ہے۔ اس لئے رگوید کے اُن سوکتوں کے ارتھ اتہاسک کرنا کچھ اچھا نہیں۔ اور نہ ان سوکتوں

میں کسی اتہاس کا ورنن موجود ہے اور کسی بھاشیہ کار کے ان میں کسی اتہاس کا ورنن کیا ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ یہ ہرنیہ ستوپ انگرس کون تھا۔ کب ہوا۔ اور ان رگوید کے سوکتوں کے ساتھ اُس کا کیا تعلق ہے۔ اتہاس کے جاننے والے اس بات کو جانتے ہیں۔ انگرس رشی کب ہوا۔ دیکھو وشنو پران انش ۴ ادھیائے ۳ مان دہاتا چکرورتی مہاراج

मान धाता

(चक्रवर्ती महाराज)

پروکتس	انبرلش	مچوکند
पुरुकुत्स	अम्बरीष	मुचकुन्द
	یون اشو	

انگرس

مہاراج مان دہاتا جو کہ ایک چکرورتی مہاراج ہو گزرے ہیں۔ اکشواکو ونش کا تھا۔ جس کا بڑا لڑکا پروکتس راج سنگھاسن پر بیٹھا اور انبرلش ودّیا ادھین کی طرف زیادہ متوجہ ہوا۔ جس کے کل میں سے انگرس رشی پیدا ہو گیا۔ وشنو پران کے ٹیکا کار لکھتے ہیں:-

अथ हारीतानां अथ आंगिरसा:

आंगिरसाम्बरीषयौवनाश्वा: इति प्रवरपाठात् हरितात् हारीता:

आंगिरसो द्विजा हरितगोत्र-

प्रवरा: हरितनामार्षेय-

त्वात् आंगिरसाम्बरीष-

यौवनाश्वेति प्रवरत्रयम् ॥

انبرلش - یون اشو - ہرت اور انگرس یہ سب براہمن پیدا ہو کر رشی بنے۔ اور ان کے آگے گوتر چلے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان دونوں نے اپنے اپنے آشرم کھول کر باقاعدہ یونیورسٹی قایم کی۔ اور ان کے ششوں نے ان کے نام سے یکے بعد دیگرے ویدادی مہتو پورن شاستروں کی تعلیم جاری رکھی۔ اس واسطے یہ دونوں ویدک رشی کہلائے۔ اور ان کے ششوں اور پتروں

قابل خرید بالکل نئی تصانیف

رگویدادی بھاشیہ بھومکا (اردو)

زمانہ حال کے واحد ویدک سکالر مہرشی دیانند کی وید وشے میں لکھی ہوئی بہترین تصنیف حال میں ہی براہ راست سنسکرت سے اردو میں ترجمہ کر کے شائع کی گئی ہے۔ سنسکرت کے تمام پرمان ساتھ دیئے گئے ہیں۔ کاغذ لکھائی چھپائی سب اعلےٰ ہے

قیمت ——— صرف ایک روپیہ

رُوحانی مقناطیس

اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ انسان اپنے کاروبار اور بیج بیوپار میں اپنی رُوح کو مقناطیسی طاقت سے کیسے کامیابی حاصل کر سکتا ہے یہ خوبیوں کا خزانہ ہے۔

قیمت ———

صرف دو آنے (۲/)

یوگ کے آسن

لیکھک پنڈت ساتولیکر جی

ہزاروں آدمیوں نے اس سے مطالعہ سے فائدہ اٹھایا ہے جو لوگ ڈاکٹروں کے ہتھکنڈوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہئیے اس میں ہر ایک بیماری کا علاج بذریعہ آسن بتایا گیا ہے۔ اس کا یہ دوسرا ایڈیشن ابھی شائع ہوا ہے

قیمت ——— (۱۲)

صرف ایک روپیہ چار آنہ

برہمچریہ

لیکھک پنڈت ساتولیکر جی

جن اصحاب نے یوگ کے آسن کا مطالعہ کیا ہے ان کو اس کتاب کی واقفیت کرانا فضول ہے۔ لیکن جو بالکل کمزور ہیں صحت سے مایوس ہو چکے ہیں اور صحت کی تلاش میں ہیں۔ ان کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہئیے۔ مدت کی انتظاری کے بعد اس کو شائع کیا گیا ہے۔ فوراً منگائیے ورنہ دوسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑیگی

قیمت ——— ۱۲/

ویدانت درشن

لیکھک سوامی درشنانند جی مہاراج - ویدانت درشن کا یہ نیا ایڈیشن بڑی اچھی طرح بڑھیا کاغذ پر اچھی لکھائی کرا کر چھاپا گیا ہے۔ قیمت ان سب سے سستی ہے۔ الپتو بدھی اصحاب کو اس کا مطالعہ کر کے الپتو دیریم پڑھنا چاہیئے۔ سائز بھی کتابی (۲۰×۳۰/۱۶) کر دیا گیا ہے۔

قیمت ———

فی جلد صرف ۱/

ملنے کا پتہ:-

راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۱۶-دسمبر ۳۴؁ء

نئی مرزائی مہم

موجودہ زمانہ میں پروپیگنڈا کے فن میں جتنے ہمارے قادیانی مرزائی دوست ماہر ہیں۔ اتنا شاید ہی کوئی دوسرا ہو۔ خوبی یہ ہے کہ اگر وہ حقیقت میں پاؤ بھر کام کریں گے۔ تو دنیا پر اسے دس من ظاہر کریں گے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ دیگر مذاہب اور اقوام پر اپنا رُعب قایم کر کے اپنی اغراض کے حصُول کے لئے راستہ صاف کریں۔ پچھلے سال قادیانی گدّی کے خلیفہ ثانی مرزا محمود نے ایک سکیم اپنی جماعت کے سامنے رکھی تھی۔ جس کی رو سے ایک وقت میں سینکڑوں دیہات میں ایک ساتھ تبلیغ احمدیت کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور اس کے لئے تعلیم یافتہ مرزائیوں سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ وہ ایک ایک ماہ کی چھٹی لے کر اس کام کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ یہ بیل منڈھے چڑھی یا نہیں۔ اس کی تو کسی کو خبر نہیں۔ لیکن مرزائی اخباروں نے اس کے آغاز کے وقت خوب زور شور سے ڈھول پیٹا۔ دوسرے لوگ سمجھنے لگے۔ کہ بس اگر قربانی مجسم کوئی جماعت ہے۔ تو یہ ہے۔

اب مرزا محمود نے دیکھا ہے کہ جس قادیان میں انہوں نے اپنا آتنک بٹھایا ہوا تھا اور حکومت بلا شرکت غیرے قایم کی ہوئی تھی۔ اس میں احراریوں نے سر اٹھا کر احمدی طلسم کو تار تار کر دیا ہے۔ اور اس طرح سے ان کا بیسیوں برسوں سے قایم کیا ہوا رُعب داب خاک میں مل گیا ہے یا مل رہا ہے۔ اور احراریوں نے قادیان کے قریب ہی ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کر کے دکھا دیا ہے۔ کہ احمدیوں کے خلاف مسلمانوں کے اندر جذبہ محض سطحی نہیں۔ بلکہ نہایت گہرا ہے۔ اور اسو جہ سے آج مسلم دنیا میں احمدیوں کی جتنی مخالفت ہو رہی ہے اس سے پہلے شاید ہی کبھی ہوئی ہو۔ دوسری طرف بقول مرزا محمود احمد گورنمنٹ بھی اُنہیں آنکھیں دکھا رہی ہے باوجودیکہ خلیفہ صاحب کے والد نے گورنمنٹ انگلشیہ کی حمایت میں اتنی کتابیں لکھیں کہ جن سے ۵۰ الماریاں بھر سکتی ہیں۔ اور تمام احمدیوں کے لئے سرکار کی فرمانبرداری جزو دین و ایمان ہے۔ اور اس جماعت نے حکومت وقت کی وہ وہ خدمات سرانجام دی ہیں۔ کہ باقاعدہ سرکاری محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی نے بھی شاید ہی دی ہوں۔ خلیفہ صاحب فرماتے ہیں۔ اور بڑے جوش سے فرماتے ہیں۔ کہ اتنا کچھ کرنے پر بھی گورنمنٹ ایسی طوطا چشم ثابت ہوئی ہے۔ کہ وہ انہیں من مانی کاروائیاں کرنے نہیں دیتی۔ اور اس یہاں تک جرأت کی ہے کہ پچھلے دنوں احرار کانفرنس کے انعقاد کے موقعہ پر خلیفہ صاحب کے نام (جن کی حکومت بقول ان کے نہ صرف ہندوستانیوں بلکہ انگلستان فرانس جرمنی۔ امریکہ۔ ایران۔ افغانستان۔ ترکی غرضیکہ تمام دنیا کے لوگوں پر ہے) اس ایکٹ کے ماتحت حکم امتناعی جاری کر دیا۔ کہ جو تحریک عدم تعاون کے لئے وضع کیا گیا تھا۔

ان باتوں سے ظاہر ہے کہ آج کل احمدی جماعت سخت نازک حالت میں سے گذر رہی ہے اور مرزا محمود صاحب کے ان خطبات سے جو انہوں نے اپنی جماعت کو مخالفوں کے مقابلہ کے لئے تیار کرنے کے واسطے دیئے تھے۔ تو یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گویا اب احمدیت کی زندگی اور موت کا معاملہ درپیش ہے خلیفہ صاحب نے اپنے ان خطبات میں یہاں تک کہدیا ہے۔ کہ ممکن ہے ایسا وقت بھی آ جائے۔ کہ جب ہمیں حضرت محمد صاحب کی طرح جو مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تھے۔ کسی وقت ہندوستان سے ہجرت کر کے کسی اور ملک میں جا کر بسنا پڑے۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

"اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت میں بھی ایک حصہ ایسا ہے۔ جو ہمیں کچلنا چاہتا ہے اور رعایا میں بھی۔ ہمیں کیا معلوم ہے۔ کہ ہماری مدنی زندگی کی ابتدا کہاں سے ہوتی ہے ...... جب ہمیں یہ معلوم ہو کہ لوگ بلاوجہ جماعت کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں کچلنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا ضروری فرض ہو جاتا ہے کہ باہر جائیں اور تلاش کریں۔ کہ ہماری مدنی زندگی کہاں سے شروع ہوتی ہے"۔

(الفضل قادیان ۲۹ نومبر ۳۴؁ء)

ان باتوں سے ظاہر ہے کہ مرزائی سمجھتے ہیں کہ اس وقت ان پر ہر طرف سے آفت آ رہی ہے۔ اس آفت کا مقابلہ کرنے کے لئے مرزا محمود نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ اس کی تمام مدات تو آپ نے تفصیل کے ساتھ ظاہر نہیں کیں۔ البتہ اس کا سرسری خاکہ متذکرہ بالا اپنے دو خطبات میں ظاہر کیا ہے اور اپنی جماعت سے کچھ مطالبات کئے ہیں۔ جو مختصر الفاظ میں حسب ذیل ہیں:-

اوّل یہ کہ تین سال کے لئے تمام احمدی مرد اور عورتیں سادہ زندگی گذارنے کا عہد کریں (۱) صرف ایک سالن پر قناعت کریں۔ (۲) سادہ لباس پہنیں (۳) عورتیں تین سال تک کوئی نیا زیور نہ بنوائیں (۴) بیماری میں علاج پر کم خرچ کیا جاوے (۵) سینما تماشے نہ دیکھیں (۶) مکانات کی آرائش وزیبائش وغیرہ نہ کی جائے (۷) تعلیم کے اخراجات کم کئے جائیں کہہ نہیں سکتے۔ کہ احمدی ان پر کہاں تک عمل کریں گے شخصی حکومت کے اس قسم کے احکامات کا جنہیں لوگ دل سے پسند نہ کرتے ہوں۔ یہ نتیجہ ہوا کرتا ہے۔ کہ لوگوں میں منافقت آ جایا کرتی ہے۔

اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس مطالبہ پر مرزائی کہاں تک عمل کریں گے۔ لیکن یہ مدات اپنی ذات میں قابل تعریف ہیں اور ان پر عمل کر کے نہ صرف مرزائی بلکہ دیگر اقوام کے لوگ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ متمول احمدی اپنی آمدنی کا ⅕ سے ⅓ حصہ تک تین سال کے لئے وقف کر دیں تین سال کے بعد نقد یا جائیداد کی صورت میں رقم واپس کی جائے گی۔

سوئم یہ کہ پراپیگنڈا کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس کے لئے ۱۵ ہزار روپیہ فوری طور پر جمع کیا جاوے۔

چہارم۔ تین نئے ممالک میں دو دو کر کے چھ آدمیوں کو کچھ کرایہ یا خرچ دیکر بھیجا جائے اور ہر سال وہاں ایک ایک آدمی ضرور بھیجا جاتا رہے۔

پنجم یہ کہ سو روپیہ ماہوار کی ایسے ذرائع تبلیغ کے لئے ضرورت ہے۔ جو خفیہ رکھے گئے ہیں۔ ایک مذہبی انجمن کے لئے یہ کہاں تک شایان شان ہے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

ششم۔ سو روپیہ ماہوار مہیا کیا جائے اس سے سائیکل سواروں کے ذریعہ تمام پنجاب کی سروے کرا کر پتہ لگایا جائیگا۔ کہ کہاں احمدیت کے پھیلنے کا زیادہ امکان ہے

ہفتم۔ سرکاری ملازم تین ماہ کی رخصت لے کر اپنی خدمات تبلیغ کے لئے پیش کریں۔ انہیں جہاں ضرورت ہوگی۔ لگایا جائے گا۔ ایسے چار سو اصحاب کی ضرورت ہے۔

ہشتم۔ ایسے نوجوان درکار ہیں۔ جو تین سال کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ ان میں سے بعض کو ہندوستان سے باہر بھیجا جائے گا۔ اور بعض کو ہندوستان میں دورہ کے لئے رکھا جائیگا۔ یہ لوگوں کے ہاں سے روٹی کھا کر احمدیت پھیلائیں گے۔

نہم۔ جو تین ماہ کی رخصت نہ لے سکیں۔ وہ قلیل بھی رخصت لے سکیں۔ لے کر کام کریں۔ مدرس لوگ موسمی رخصتیں اس کام کے لئے لگائیں۔ ایسے ایک ہزار آدمی درکار ہیں۔

دہم۔ اعلےٰ عہدہ دار یا عالم لوگ یا ڈاکٹر وکلاء وغیرہ معزز کاموں پر لگے ہوئے اصحاب کبھی کبھی تبلیغی لکچر دینے منظور کریں۔

گیارھواں مطالبہ یہ ہے۔ کہ ۲۵ لاکھ کا ریزرو فنڈ جمع کیا جائے۔

بارھواں مطالبہ یہ ہے کہ پنشن یافتہ لوگ اپنی خدمات پیش کریں۔ ان سے اس سکیم کے سلسلہ میں نگرانی کا کام لیا جائے گا۔

تیرھواں مطالبہ یہ ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو قادیان کے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں بھیجیں۔ جنہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جائیگا۔

چودھواں مطالبہ یہ۔ کہ کچھ صاحب حیثیت لوگ اپنے لڑکوں کے مستقبل کو سلسلہ کے سپرد کر دیں۔ وہ جس طرح چاہے ان کی تعلیم کا انتظام کرے اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی جائیگی۔ جو ایسے لڑکوں کے مستقبل کا فیصلہ کرے گی۔

پندرھواں یہ کہ بیکار احمدی نوجوان وطن سے نکل کر غیر ممالک میں چلے جائیں اور وہاں قسمت آزمائی کریں۔

سولہواں مطالبہ یہ کہ احمدی اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

سترھواں یہ کہ بیکار آدمی جو بھی کام وہ کر سکیں۔ کرنا شروع کر دیں۔ خواہ اس سے تھوڑی آمدنی کیوں نہ ہو

اٹھارھواں مطالبہ یہ ہے۔ کہ قادیان میں مکان بنانے کی کوشش کریں۔

یہ ہیں تمام مطالبات۔ جو خلیفہ صاحب نے احمدیوں سے کئے ہیں دیکھیں ان پر کہاں تک عملدرآمد ہوتا ہے؟

لیکن ہم اپنے آریہ بھائیوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ دیکھیں کہ وہ لوگ بھی جو خالص سچائی کے مالک نہیں۔ اپنے عقائد کے پرچار کے لئے کیسی کیسی زبردست سکیمیں بناتے ہیں۔ اور اس کے لئے قربانیاں کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ لیکن [illegible] خالص الشوری فطری دہرم رکھتے ہوئے بھی اپنے خواب غفلت میں مدہوش ہیں۔ گویا کوئی [illegible] نہیں ہے۔

دیرو! اگر اور نہیں تو ان مخالفوں کو لنگر لنگوٹے کستے ہوئے دیکھ کر ہی اپنے گھر کی حفاظت کے جذبہ سے متحرک ہو کر اٹھو۔

ہمیں یقین واثق ہے۔ اگر آریہ بھائی اس سے

"سیاست" تہیہ پر کی اڑادی

مسلمان شہید دہرم مہاراج نتھو رام کے قاتل عبدالقیوم کو جسے ملک کی آخری عدالت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مجاز نے بھی پھانسی کا حکم مل چکا ہے بچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ کبھی اس کی بیوی کی طرف سے ملکہ میریا کے نام تار بھجوایا جاتا ہے کبھی وائسرائے کے پاس وفد لے جانے کی تیاریاں کیجاتی ہیں۔ دوسری طرف پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی بھی تیاریاں کی جا رہی ہیں وائسرائے نے مسلمانوں کے مجوزہ وفد کے ساتھ ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ البتہ یہ کہا۔ کہ اگر کوئی عرض معروض کی جائیگی تو اس پر مناسب غور کیا جائیگا۔ یہ ایک معمولی بات ہے۔ حکومت وقت کے اعلےٰ ترین افسر کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر قسم کی عرض و معروض پر غور کرے۔ لیکن مسلم معاصر سیاست کو بس اسی سے دن کو تارے نظر آنے لگے اور اس نے خبر یہ کی اڑادی۔ کہ وائسرائے صاحب نے میاں فضل حسین کے سفارش کرنے پر مسلمانوں کی درخواست کو منظور کر لیا ہے اور عبد القیوم کی پھانسی کی سزا کو عمر قید کالا پانی میں تبدیل کر دیا ہے۔ ریاست کی اس بے سر پیر کی خبر کو چھپے ہوئے آج کئی دن ہو گئے ہیں لیکن اس کی کسی بھی طرف سے تائید نہیں ہوئی۔ اس لئے یقین ہے کہ یہ محض خواہش خیال کی ماں والے انگریزی محاورہ کا ظہور ہے۔

جب ہم نے یہ خبر پڑھی تھی۔ ہمیں اس پر یقین نہیں آیا تھا۔ کیونکہ وائسرائے صاحب ایسی غیر منصفانہ اور خلاف عدل و انصاف کارروائی کیسے کر سکتے تھے۔ نیز ان کا ایسا کرنا قیام امن عامہ کی مصلحت کے بھی سراسر خلاف ہوتا۔ کیونکہ مذہبی دیوانوں کے ہاتھوں قتل کی اس قسم کی وارداتیں شاذ و نادر نہیں ہوتیں پچھلے دنوں ہی اس قسم کی دو وارداتیں پے در پے ہو چکی ہیں۔ یعنی ایک تو کراچی میں مہاراج نتھو رام کو اور دوسرے قصور میں بالا لال کو قتل کیا گیا۔ اگر وائسرائے بہادر ایسے قاتلوں پر رحم کرنے لگیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس قسم کی وارداتوں میں اور بھی اضافہ ہو جائیگا۔ اس لئے ہمیں اس بات پر مطلقاً وشواس نہیں آ سکتا۔ کہ وائسرائے بہادر برطانوی انصاف کی تمام روایات پر پانی پھیر کر اس قسم کی غیر مآل اندیشانہ کارروائی کریں گے۔ جو لوگ سات سمندر پار سے آکر اتنے بڑے وسیع ملک پر حکمرانی کر رہے ہیں۔ وہ اصول جہانبانی سے ناواقف نہیں ہو سکتے۔ اور لارڈ ولنگڈن تو اس فن کے اعلےٰ ترین ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ پھر ان سے ایسی غلطی کے سرزد ہونے کا کبھی گمان بھی نہیں ہو سکتا۔

کتاب آریہ دھرم کی ضبطی کا مطالبہ

۹ دسمبر کو شام کو لاہور میں ہندو مسلمانوں اور سکھوں کا ایک مشترکہ جلسہ زیر صدارت مولانا ظفر علی صاحب مالک اخبار زمیندار لاہور منعقد ہوا۔ اس میں اتفاق رائے سے ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا جس میں گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف کردہ کتاب آریہ دھرم کو ضبط کرے۔ کیونکہ اس میں اشتعال انگیز اور دلآزار باتیں لکھی ہیں۔ کہ جنہیں صبر و سکون کے ساتھ پڑھنا محال ہے۔ ہم حیران ہیں کہ اگر کوئی اخبار مرزا قادیانی کی حد درجہ دلآزار اور فحش باتوں کو اس کی مستند کتابوں سے اخذ کر کے شائع کرتا ہے۔ تو گورنمنٹ فوراً اس کے خلاف کارروائی کرتی ہے۔ لیکن مرزا کی اس قسم کی بدرجہ انتہائی اشتعال انگیز کتابیں بغیر کسی روک ٹوک کے چھپ کر فروخت ہو رہی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ مرزا کے بعض پیرو اپنے پیر و مرشد کی تقلید کرتے ہوئے ایسی فحش اور دلآزار کتابیں شائع کر رہے ہیں۔ کہ جن میں تمام شرافت اور تہذیب کو ملیا میٹ کیا ہوا ہوتا ہے مثال کے طور پر ہم فخر الدین ملتانی کی وہ کتاب پیش کرتے ہیں۔ جو اس نے مسئلہ نیوگ کی تردید میں لکھی ہے۔ یہ کتاب اتنی فحش دلآزار اور بدترین قسم کی سب و شتم سے پُر ہے۔ کہ اس کی نظیر شاید ہی کہیں مل سکے لیکن حیرت ہے تو یہ کہ پریس برانچ کی توجہ آج تک اس کتاب کی طرف منعطف نہیں ہوئی۔ ..... اس قسم کے امتیازی سلوک سے رعیت میں خواہ مخواہ بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہم حکومت کے ارباب حل و عقد سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی رعایا کے تمام فرقوں کو ایک نظر سے دیکھتے ہوئے سب کے ساتھ انصاف کریں

شہید نتھو رام کے پتا کی امداد کا سوال

شہید دھرم مہاراج نتھو رام جی کے پتا پنڈت قیمت رائے جی نے اخبارات میں ایک چٹھی شائع کرائی ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ نے آئندہ کے لئے ان کے اخراجات کا ذمہ لے لیا ہے۔ اس لئے جو صاحبان ان کی امداد کے لئے کوئی چندہ وغیرہ بھیجنا چاہیں وہ براہ راست آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کو بھیج دیں۔ ہماری رائے میں جن بھائیوں نے کراچی میں شہید نتھو رام کے پتا کی سہایتا کے لئے ایک فنڈ کھولا ہوا تھا۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اس فنڈ میں جمع شدہ تمام روپیہ سندھ سبھا کے حوالے کر دیں۔

لیکن اس سلسلہ میں یہ یاد رہے کہ آریہ سماج کراچی نے شہید دھرم نتھو رام کی یادگار قائم کرنے کے لئے جو ایک لاکھ روپیہ کی اپیل کی تھی جس روپیہ سے کہ ایک عالی شان سماج مندر تعمیر کیا جائے گا۔ وہ مندرجہ بالا اپیل سے ایک بالکل جداگانہ چیز ہے آریہ سارودیشک سبھا کے پردھان سری نارائن سوامی جی نے بھی اس اپیل کی تائید کی ہے اس لئے کسی بھائی کو ان دونوں اپیلوں کو گڈمڈ نہ کرنا چاہیئے۔ جہاں پہلی اپیل سندھ سبھا کے شہید نتھو رام کے پتا کے اخراجات کا کفیل ہونے کی وجہ سے بند سمجھنی چاہیئے۔ وہاں دوسری اپیل کے لئے آریہ بھائیوں کو دل کھول کر چندہ دینا چاہیئے تاکہ سندھ کے پہلے آریہ شہید کی ایک موزون یادگار قائم ہو سکے۔ اور ساتھ ہی آریہ بھائیوں کی ایک دیرینہ ضرورت کما حقہ طور پر پوری ہو سکے۔

ہم نہ صرف سندھ اور پنجاب کے بلکہ ہندوستان بھر کے بلکہ اس سے باہر کے آریہ بھائیوں سے بھی پرزور اپیل کرتے ہیں کہ انہیں شہید نتھو رام کی اس واحد یادگار کو جتنی جلدی ہو سکے۔ پایہ تکمیل کو پہنچا کر ثواب دارین حاصل کرنا چاہیئے۔

اس تعصب کے بھی کیا کہنے ہیں

کسی شخص نے مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر سے ایک سوال دریافت کیا۔ کہ:-

"ہماری بستی میں اکثر دوکاندار شام کے وقت روزانہ اگربتی جلاتے ہیں۔ کوئی ثواب سمجھ کر نہیں۔ صرف دھوئیں کے خیال سے۔ کیا ہمیں جلانا چاہیئے یا نہیں۔"

مولانا نے اس کا جو جواب دیا ہے۔ وہ بھی ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:-

"گو اس کی نیت بہت صاف ہے۔ مگر رسم کفار ہے۔ اس لئے قابل ترک ہے۔"

واہ وا! کیا عمدہ جواب ہے اسی کا نام تو تعصب ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ اگرچہ اس میں مذہبی لحاظ سے تو کوئی خرابی نہیں۔ لیکن چونکہ کفار (ہندو) ایسا کرتے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو یہ کام نہ کرنا چاہیئے۔ مگر ہندو تو زمین پر چلتے ہیں کیا مسلمانوں کو ہوا میں اڑنا چاہیئے ہندو تو منہ سے کھانا کھاتے ہیں۔ مسلمان بھی ایسا کر کے رسم کفار پر کیوں عمل کرتے ہیں ہم مولانا سے پوچھتے ہیں۔ کیوں حضرت! کیا یہی دین فطرت ہے۔ جس کا ڈھنڈورہ وقت بے وقت ہمیشہ پیٹتے رہتے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں ویدک دھرم اور اس کے پیرووں کی وسیع القلبی ملاحظہ ہو۔ کہ وہ نیک کاموں کے متعلق کسی کا اجارہ نہیں سمجھتے اگر اگربتی جلانے سے خوشبو پیدا ہوتی ہے اور اس وجہ سے یہ اچھا کام ہے تو مسلمان چھوڑ کر خواہ دنیا کی کوئی بھی قوم ایسا کرتی ہو ویدک دھرمی اس کی تقلید کرنے کے ہر وقت تیار رہیگا۔ مسلمانوں میں باہمی اتفاق و اتحاد ایک آریہ اس معاملہ میں اس وجہ سے ان کی تقلید کرنے سے احتراز نہیں کریگا۔ کہ مسلمان ایسا کرتے ہیں دوستو! خدا کے واسطے دین کو اتنا تنگ نہ بناؤ۔ پہلے ہی نوجوان مذہب سے کافی متنفر ہو رہے ہیں۔ مولانا صاحب کی اس قسم کی تصریحات انہیں اس سے اور بھی بدظن کر دیں گی

لکھنؤ میں امام مہدی کا ظہور

معاصر النجم رقمطراز ہے کہ لکھنؤ کو یہ نظیر آباد میں رہنے والے ایک مولوی صاحب نے جن کا اسم گرامی ظہر حسن ہے اعلان کیا ہے کہ وہ امام مہدی آخر الزمان اور سفیر اللہ ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ اس قسم کے مہدی اور نبی پیدا کرنے کا فخر تو اس وقت تک پانچ دریاؤں کی سرزمین پنجاب کو حاصل تھا۔ یہ بیج صوبجات متحدہ تک کس طرح پہنچ گیا۔ قادیانی مرزائیوں کو فکر کرنی چاہیئے کہ یو۔پی میں بھی ان کے پیر و مرشد کے حریف پیدا ہو رہے ہیں۔ خلیفہ محمود کو خدا سے کہکر اس کا بروقت انسداد کرانا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں قادیانیوں کے لئے ایک اور متوحش خبر بھی مسلم اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ کہ مصر میں بھی اس قسم کے نبیوں کی کھیپ پیدا ہو رہی ہے وہاں کی حکومت نے اس کا علاج یہ کیا ہے کہ انہیں جیلخانوں میں بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ کہہ نہیں سکتے۔ کہ یہ علاج کارگر ہوگا یا نہیں۔ بہر حال آثار سے ظاہر ہے کہ یہ زمانہ اس قسم کی پیداوار کے لئے بہت راس ہے۔

یا لے ایمانی تیرا آسرا

لاہوری ناستکوں کا آرگن "ستیہ دیو سمباد" اپنی ۱۱ دسمبر ۱۹۳۴ء کی اشاعت میں آریوں کے مسئلہ نیوگ پر اعتراض کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ان کا سدھانت ہے۔ کہ:-

"پتی کے بیمار اور اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہونے پر **غیر مرد کے ساتھ تعلق** پیدا کر کے اولاد پیدا کرے"

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یا بے ایمانی تیرا آسرا۔ ایسے لوگوں کا ہی مقولہ ہوتا ہے۔ جن الفاظ کے نیچے ہم نے خط کھینچ دیا ہے۔ وہ اس بے ایمانی کی صریح مثال ہیں۔ ہم ناستکوں کے اس ڈھنڈورچی کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ دیو گورو کی جیوتی سے روشنی (یا تاریکی) حاصل کر کے ستیارتھ پرکاش میں سے یہ الفاظ نکال کر دکھائے۔ اور اگر نہ نکال سکے تو صرف دو چلو پانی کافی ہوگا۔ لیکن

شرم چہ کیست کہ پیش ناستکاں بیاید

مسلمانوں کی انسانی ہمدردی کا نمونہ

ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف مستقل شکایت یہ ہے کہ انہیں ہندوستان اور ہندوستانیوں سے کوئی ہمدردی نہیں۔ البتہ ٹرکی۔ افغانستان طرابلس یا کسی دیگر اسلامی ملک کے باشندوں کو کوئی تکلیف ہو۔ تو ان کی امداد کے لئے یہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بڑی فراخدلی سے اپنی تھیلیوں کے منہ کھول دیتے ہیں۔ نہ صرف امیر بلکہ غریب مسلمان بھی اپنا پیٹ کاٹ کر اپنے غیر ملکی ہم مذہب بھائیوں کی امداد کرتے ہیں۔

بخلاف اس کے اگر ہندوستان میں کوئی مصیبت رونما ہو۔ تو ہندوؤں کی امداد کرنا تو کجا رہا۔ ان کے لئے اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ شائد کوئی ہماری اس رائے کو تعصب پر محمول کرے اس لئے ہم ذیل میں موقر معاصر اہلحدیث کی رائے درج کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں جب صوبہ بہار پر قہر الٰہی زلزلہ کی صورت میں نازل ہوا۔ تو ہندوستان نے بلکہ دنیا بھر کے لوگوں نے مصیبت زدہ اہالیان بہار کی امداد کے لئے لاکھوں روپیہ چندہ جمع کر دیا تھا۔ لیکن اس موقعہ پر مسلمانوں نے کیا کیا؟ یہ معاصر اہلحدیث کے الفاظ میں سنئے:۔

"حقیقت تو یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کی نسبت بہار کے مسلمانوں کو بچانے کے لئے ہمارے لیڈروں اور اخباروں نے کچھ نہیں کیا۔ بہار میں ہندوؤں کی کمی کے باوجود ان کے لئے اخبار "ہندو" مدراس نے بعنوان "ہندو ریلیف فنڈ" جتنا روپیہ فراہم کیا۔ اس کا آٹھواں حصہ مسلمان لیڈروں اور اخباروں نے جمع نہیں کیا۔ حالانکہ مسلمانوں کی امداد کے لئے ہندو بھائیوں سے کئی گنا بڑھ کر چندہ جمع کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ مصیبت زدہ مسلمان مصیبت زدہ ہندوؤں سے تعداد میں بڑھ کر ہیں"۔

ہم ذاتی واقفیت کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ اس موقعہ پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور دیگر آریہ سبھاؤں کی طرف سے جو امداد دی گئی اس میں ہندو مسلمان کی کوئی تمیز نہیں کی تھی۔ بلکہ تمام مصیبت زدگان کو بلا امتیاز تفریق مذہب و ملت امداد دی گئی۔

سچ پوچھو تو مسلمانوں کا یہی بیگانہ پن ہندوؤں اور دیگر غیر مسلم جماعتوں کو اکھرتا ہے اگر مسلمان ہندوستان جنت نشان کی خاک پاک سے وجود حاصل کرتے ہوئے اور اس کے ان جل سے پلتے ہوئے اسے صدق دل سے اپنی مادر وطن سمجھنا شروع کر دیں۔ تو آج ہندوستان کی بہت سی سیاسی مشکلات آن واحد میں دور ہو جائیں۔

ایک ناستک کے بے چین من کی پکار

عرصہ ہوا جب لاہوری ناستک منڈلی دیو سماج کی طرف سے ایک اخبار جیون تت نام سے نکلا کرتا تھا۔ اس میں ایک دفعہ لکھا گیا۔ کہ جب دیو گورو بھگوان (ناستکوں کے گورو) کا یہ جسم رہنے کے ناقابل ہو جائے گا۔ تو وہ اسے "چھوڑ" کر اس گھر میں چلے جائیں گے۔ جو ان کے لئے خاص طور پر پرلوک میں تیار ہو رہا ہے اس پر راقم الحروف ہذا نے معزز معاصر پرکاش میں لکھا تھا۔ کہ اوّل تو نہ معلوم دیو گورو کا جسم ان کے آتما کے رہنے کے ناقابل کب ہوگا۔ کیونکہ . . . . . اس وقت بھی وہ طرح طرح کے روگوں میں مبتلا ہو کر دُکھ اٹھا رہے تھے) پھر نہ معلوم اور کونسی امراض کا انتظار تھا۔ کہ جن کے آنے پر وہ اس شریر کو چھوڑیں گے۔ مزید براں ہم نے پوچھا تھا۔ کہ پرلوک میں اس کے لئے جو مکان تیار ہو رہا ہے اگر اس میں کوئی ہٹا کٹا جوان آدمی داخل ہو کر قبضہ مخالفانہ کر بیٹھا تو پھر دیو گورو مہاشہ کیا کریں گے وہ کوئی ایسی منظم طاقت تو مانتے ہی نہیں کہ جس سے امداد لے سکیں گے۔ پس سوائے دربدر دھکے کھانے کے ان کے لئے اور کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔

سچ مچ ایک ناستک آتما جب اپنے آپ کو تمام اطراف سے دکھی پاتی ہے۔ تو کوئی فوق الفطرت سہارا نہ پانے کی وجہ سے نہایت بیتاب ہو کر تلملاتی ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۷ء میں دیو گورو نے بھی جب اس پر مقدمات وغیرہ بنے ہوئے تھے اس قسم کی بے چینی کا اظہار کیا تھا۔ اس نے اپنی ایک چٹھی میں لکھا تھا۔ کہ:۔

" ایک ایک بار دل میں غم کی اس قدر اندھیری گھٹا چھا جاتی ہے کہ جسے سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا! سب سے زیادہ کٹھنائی یہ ہے۔ کہ میری اس حالت کو کوئی اور جن انوبھو نہیں کر سکتا اور اس لئے اس حال میں میرا کوئی ہمدرد بن نہیں سکتا۔ اور مجھے کسی طرف سے کوئی سہارا مل نہیں سکتا میرے ساتھی میرے نے اور کئی باتوں سے بچائے اگرچہ ایک حد تک مفید ہیں۔ لیکن ان ان میں سے کوئی ایسا نہیں جو میرے بے چین اور دکھیا دل تک پہنچ سکے۔ اور مجھ پر کسی قسم کی تسلی کا اثر ڈال سکے۔ اور اپنے کسی عمل سے میرے دکھ درد کو ہلکا کر سکے۔ ہاں اُس کے اُلٹ وہ بعض صورتوں میں میرے ساتھ کوئی انوچت برتاؤ کر کے میری تکلیفوں کو بڑھا ضرور دیتے ہیں"......

کاش دیو گورو اوپنشدوں کی سستا کو انوبھو کرتے ہوئے اس جیوتی اور شکتی کے تیج سے امداد طلب کرتے۔

"الفضل" سے ایک سوال

قادیانی مرزائیوں کے آرگن الفضل نے مولانا ظفر علی خاں کو ان کے اُس مضمون کے لئے کہ جو انہوں نے ملک معظم کے نام کھلی چٹھی کے عنوان کے ماتحت "زمیندار" میں شائع کیا تھا۔ اور جس کی اشاعت کی وجہ سے اب گورنمنٹ نے زمیندار کی پہلی ضمانت ناکافی سمجھ کر مزید دو ہزار کی ضمانت طلب کی ہے۔ خوب جلی کٹی سنائی ہیں۔ اور انہیں سخت بدتہذیب ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"جس شخص کی بد تہذیبی بے تمیزی اور ناہمواری کا رونا تو اُسکا باپ نطفہ سے وہ پیدا ہوا۔ روتا مر گیا۔ اُس سے کسی غیر کو شرافت اور انسانیت کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔"

ہم یہاں مولانا ظفر علی کی وکالت کرنا نہیں چاہتے۔ وہ خود مرزائیوں سے بھگتنا جانتے ہیں ہم الفضل سے جو سوال کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ مرزائیوں کو کسی سے تہذیب اور شرافت کی بناء پر شکایت کرنے کا حق ہی کیسے ہے۔ جب کہ ان کے اپنے نبی و رسول مسیح موعود مہدی مسعود دوسروں کے متعلق ایسی بد کلامی کرنے سے بھی باز نہیں رہتے تھے۔ جو کوئی عام بازاری آدمی بھی نہیں کر سکتا۔ مثال کے طور پر ہم نے آریہ مسافر کے پچھلے پرچہ میں مرزا صاحب کے حسب ذیل الفاظ پیش کئے تھے۔ جو انہوں نے پنڈت کھڑک سنگھ کے متعلق (جو اُن دنوں آریہ سماجی تھے) ایک اشتہار میں لکھے تھے:۔

"جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے۔ کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ۔ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں"۔ (حیات احمد جلد اوّل نمبر ۳ صفحہ ۲۵)

ہم الفضل سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ کسی ادنے سے ادنے مذہبی ریفارمر کی مثال دے سکتا ہے جس نے اپنے مخالف کے لئے اس قسم کے الفاظ [illegible] ایسی مثال نہیں دے سکتا۔ تو پھر وہ خود ہی بتلائے کہ اُسے اور اُس کے دیگر ساتھی مرزائیوں کو کسی کی بد تہذیبی اور بے تمیزی کی شکایت کیسے زیب دے سکتی ہے۔ کیونکہ

این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

"زمیندار" سے مزید طلبی ضمانت

پچھلے دنوں گورنمنٹ نے معاصر زمیندار سے ایک مضمون بعنوان "پلول کا گدھا" کی اشاعت پر ایک ہزار روپیہ کی اور جس پریس میں یہ اخبار چھپتا تھا۔ اس سے بھی ایک ہزار کی ضمانت طلب کی تھی۔ زمیندار نے چونکہ مندرجہ بالا مضمون کی دوبارہ اشاعت دی۔ اس لئے اس جرم پر اس کا پریس جس کی مالیت بیس ہزار کی تھی۔ ضبط کر لیا گیا۔ ابھی ان ضبطیوں کا زخم تازہ ہی تھا۔ کہ گورنمنٹ نے زمیندار پر ایک اور وار کر دیا ہے۔ وہ یہ زمیندار نے اپنی ۲۴ نومبر کی اشاعت میں ایک مضمون بعنوان "عرضداشت بحضور تاجدار انگلستان و ہندوستان" شائع کیا تھا۔ اس میں اس امر کی شکایت کی گئی تھی کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت مسیح اور ان کی والدہ محترمہ حضرت مریم کی شان میں سخت گستاخانہ کلمات اپنی تصنیفات میں لکھے ہیں۔ اور بد ترین سب و شتم سے کام لیا ہے۔ اور ملک معظم سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ چونکہ مسلمان بھی حضرت مسیح کو، جب اللہ کا نبی تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے مرزا کی ایسی تمام کتب ضبط کر کے ان کے مجروح دلوں پر مرہم رکھا جائے۔

گورنمنٹ نے اس مضمون کو بھی قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے زمیندار کی داخل شدہ ضمانت واپس کر کے اس سے مزید دو ہزار کی اخبار سے اور دو ہزار کی پریس سے ضمانت مانگ لی ہے۔

معاصر زمیندار نے ملک و ملت کے لئے اس وقت تک جو تکالیف اٹھائیں۔ اور پے درپے نقصانات برداشت کئے ہیں۔ ان کی داستان سخت رنجدہ طور پر طویل ہے۔ لیکن ہم مولانا ظفر علی کو آفرین کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ ہر مصیبت کا بڑی بہادری اور جرأت کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ نیز ہم مسلم قوم کی بھی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ بھی ہر موقعہ پر مولانا کی دامے درمے امداد کرتی رہی ہے۔ گورنمنٹ کی یہ پے درپے ضربات کسی دیگر اخبار کے لئے واقعی سخت مہلک ثابت ہوتیں۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ زمیندار کی سخت جانی اب بھی آڑے آئیگی اور مسلم قوم اپنے اس جان نثار خادم کو مرنے نہیں دے گی۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ورن ویوستھا (نمبر ۳)

(از شری پنڈت وشوناتھ جی ایم۔اے شاستری —— لاہور۔)

آج اس لیکھ میں یہ کوشش کی جائے گی۔ کہ ورن ویوستھا کا جنم کسطرح ہؤا۔ اس کے لئے شری سوامی دیانندجی مہاراج کے پونا کے دیا کھیانوں کا سنگرہ جو "اپدیش منجری" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے آدھار پر کچھ لکھیں گے۔ صفحہ ۶۳ پر لکھا ہے۔ کہ آدی سرشٹی میں ایشور نے بہت سے منش۔ پشو اور پکھشی اُتپن کئے۔ لیکن ان میں اب جیسا گیان کے کارن اور کرت کے کارن بھید نہ تھا۔ ان سبھوں کو کیول۔ آہار۔ وہار۔ اور میتھن اتنا ہی پتہ تھا۔ اور ان دشیوں میں بھی سب پرانی ایک ہی سے اور ایک رس تھے۔ ..... جیسے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اب بھی یہاں پر ستقت بستے ہوئے اسی طرح آگے مرنے پر کسی پرکار کی سزائیں ہوئیں۔ اسی طرح اس آدی سرشٹی میں سب منش بچپن میں تھے اُن کی اشنشٹ اپرتی شدھ چیشٹا تھی۔ ارتھات اُنہیں شاسن کا پرتی شیدھ نہیں لگائے تھے۔ آنکھوں سے اپنا کام کریں۔ ارتھات روپ کو دیکھیں۔ کانوں سے اپنا کام کریں۔ ارتھات شبد سنیں۔ پاؤں سے اپنا کام کریں۔ ارتھات ادہر اُدہر پھریں۔ بس اس سے اور وشیش دیا پار آدی سرشٹی میں نہیں تھا۔ ایسی اوستھا آدی سرشٹی میں پانچ ورش چلتی رہی۔ پھر پرماتما نے منشوں کو وید گیان دیا۔ اب وید گیان سے پاپ پن کا گیان ہؤا۔ اور دیسا دیسا آچرن بھید ہوتا گیا۔ پھر یہ تیکش ہے کہ پاپ پنیہ کی ویوستھا کے انوسار سچ ہی میں کا دیہ اتپن ہونے لگے۔

آگے صفحہ ۱۰۰ پر لکھا ہے کہ منش سرشٹی اتپن ہونے پر ایک منش جاتی ہی تھے پشچات آریہ اور دسیو یہ دو بھید ہوئے۔ پھر آریوں کے گن۔ کرم انوسار چار ورن ہوئے۔ برہمن ارتھات پڑھن ودوان۔ کشتری ارتھات مدھیم ودیا ادھیکاری۔ ویش ارتھات کنشٹ ودیا۔ ادھیکاری اور شودر ارتھات اودیا کا ستھان ہی سمجھنا چاہئے۔ براہمن آدکوں کا یگیہ کرانا پڑھنا لکھنا کرم ہے۔ ویش کا کھیتی دیاپار آدی۔ شودر کا سیوا آدی کرم ہے۔ اسیطرح راج دہرم میں دہرم کشتریوں کے کرم دہرم ہیں۔ اس پرکار چار ورن ہوئے اس کے آگے چار آشرم ہوئے۔

اتنا لمبا ادھرن (quotation) دینے سے میرا مطلب صرف اتنا ہی ہے کہ سوامی جی نے کسطرح سرشٹی کی اُتپتی اور سماج کے اصولوں کی بناوٹ ایک نیم سے تبلائی ہے۔ سرشٹی بھی آہستہ آہستہ پورن بری یکو اوستھا میں آئی۔ اور پھر ورن اور آشرم کی مریادائیں بھی آہستہ آہستہ رائج ہوئیں۔ یہ ویوستھائیں لوگوں نے اپنے سماج کی انتی کے لئے بنائیں۔ اس پرکار ورنوں کی ہی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس کا جواب برہدارنیک اپنشد میں اس طرح دیا ہے۔ کہ

"پہلے یگ میں یہ برہمن ورن ہی تھا۔ وہ ایک ہی تھا۔ وہ ایک ہونے سے نہ بڑھ سکا اس نے کلیان روپ کشتری سنگھ رچا۔ کشتری سرشٹی کرکے بھی وہ برہمن ورن نہ سمرتھ ہؤا۔ نہ وردھی کر سکا۔ تب اس نے ویش ورن بنایا۔ ویش ورن بنا کر بھی وہ برہمن ورن نہ سمرتھ ہؤا۔ تب اس نے شودر ورن کو بنایا۔"

اس پرکار سے پتہ لگتا ہے۔ کہ سماج کو جیسے جیسے ضرورت محسوس ہوئی۔ اسی طرح انہوں نے انتم نتیجہ یا اصول بھی قائم کیا کہ ورن چار ہوں۔ جن سے سوسائیٹی کی اوستھا اچھی رہ سکتی ہے اس سے جنم سے ورن یا گن۔ کرم اور سوبھاؤ سے ورن بنتا ہے۔ پر بہت پرکاش پڑتا ہے۔ اپنشد میں کہا گیا ہے۔۔ کہ جب براہمن ورن نے یہ دیکھا۔ کہ کیول برہمن سے سوسائیٹی کی انتی نہیں ہوتی۔ تو کشتری ورن بنا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہیں شاریرک طاقت کی ضرورت محسوس ہوئی تھی —۔ انہیں گن کرم سوبھاؤ سے کشتری لوگوں کی ضرورت محسوس ہوئی تھی جنم سے کشتری اگر اُس گن سے یکت نہ ہوں تو اس ورن سے کوئی لابھ ہی نہ تھا۔ اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جس سمیہ ورن ویوستھا کی بنیاد پڑی تھی۔ اس وقت تو شدھ گن۔ کرم اور سوبھاؤ ہی پردھان سمجھے گئے تھے۔ ہر ایک عمدہ سے عمدہ اصول میں بھی بعد میں Corruption آجاتی ہے لیکن اصول پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا ورن ویوستھا کیونکہ نہایت ہی پرانے ...... زمانے سے چلی آئی ہے۔ اس لئے اس میں خرابیاں بھی بہت پرانے وقت سے آگئی تھیں۔ اپنشد میں بہت اچھا ورن آیا ہے کہ کس پرکار لوگوں کو مختلف ورنوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ورن ویوستھا کے متعلق سوامی جی نے صاف طور پر کہا ہے۔ کہ پہلے سرشٹی میں منش جاتی ہی تھی۔۔ اس کو دنیاوی مختلف کاموں کا گیان نہ تھا۔ لیکن جوں جوں ان کو مختلف پیشوں کا پتہ لگا۔ اور ان کی مختلف سن کی پرورتیاں بنیں۔ تب چار ورن بنے اس سے عیاں ہے۔ کہ ورن مریادا لوگوں نے اپنی بہتری کے لئے بنائی تھی۔ اور جب بنائے گئے تھے۔ جب جنم کی اپیکھشا کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ بعد میں لوگوں کی اگیانتا کے کارن اس سدھانت میں کئی برائیاں آ گئیں لیکن اب بھی اگر گیان سے بدھی سے ہم پھر چاہیں۔ تو اس کا سُدھار ہو سکتا ہے

آریہ مسافر میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ (مینیجر)

اماں حوا بابا آدم کی دوسری بیوی تھیں

جدت طراز مغربیوں کی نئی تحقیق

سنڈے ایکسپریس کے نیویارک کی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر آر۔ ای ڈلف آف نلاڈلفیا نے "مڈراشم" کا جو زمنۂ وسطی میں عبرانی زبان میں لکھی گئی تھی۔ ترجمہ مکمل کر لیا ہے اور اس میں بائیبل کی بہت سی مصدقہ اور مستند روایات کی تحریف ہے۔ مثلاً مترجم نے لکھا ہے۔ کہ باوا آدم کی دوبارہ شادی ہوئی تھی۔ لیکن دونوں بیویوں سے ناچاقی تھی پہلی بیوی کا نام لیلتھ تھا۔ جو مٹی سے پیدا کی گئی تھی۔ لیکن اسے یہ زعم تھا۔ کہ وہ باوا آدم سے کسی طرح کم نہیں اسی طلسم پندار میں اس نے باوا آدم سے قطع علائق کر لیا۔ باوا آدم کے دل کو سخت قلق ہؤا۔ اس لئے اماں حوا پیدا کی گئیں۔ لیکن وہ اس قدر بولتی تھیں کہ باوا آدم تنگ آگئے۔ اور انہوں نے انہیں "ہمیشہ بولنے والی گھنٹی" کا خطاب دیا۔

موسم سرما شروع ہے

ہندوستان کے مشہور و معروف حکیم کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدموجد امرت دھارا کی زیر نگرانی مندرجہ ذیل چند طاقت بخش ادویات میں سے کسی ایک کا استعمال کرکے سال بھر کے لئے طاقت کا خزانہ

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردمان "مفت" منگوا ویں!

اکسیر ۱ مہت باجی کرن اوشدھ
یہ ایک مقوی ٹانک دوائی ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو بھی دور کرتی ہے اور قوت مردمی پورے طور پر بخشتی ہے قریب ۴۸ ادویات کا مجموعہ ہے قیمت ۶۴ گولی چار روپے۔ ۳۲ گولی دو روپے۔ ۱۶ گولی ایک روپیہ

اکسیر ۱۲ مہت باجی کرن
یہ دوائی ان آدمیوں کے لئے مخصوص ہے جو سرعت کے شاکی ہیں۔ اس سے جریان و احتلام بھی دور ہوتے ہیں قیمت ۲۰ گولی صرف ایک روپیہ۔ ۶۰ گولی تین روپے (سے ...)

اکسیر ۲۰ شوجی مہاراج کا تجویز
بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو پہلوان بنانیوالا نسخہ۔ جو کھانسی زکام حبس وغیرہ کو بھی نافع ہے قیمت ... گولی چار روپے۔ نمونہ ... اکسیر ۲۱ ... قیمت چھ روپے۔ نمونہ ایک روپیہ

کشتہ فولاد شنگرفی
مقوی ہے جگر کو قوت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ امراض منی کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے (سیمپل)

اکسیر ۱۸ اکشتہ شنگرف
از حد مقوی باہ ہے۔ سردیوں میں استعمال کرنے سے سارا سال قوت بحال رہتی ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپے۔ چھ ماشہ پانچ روپے۔

اکسیر ۱۹ اکشتہ قلعی
یہ سوا سو چیز سے اول صاف کیا جاتا ہے ... بھی اسکے سامنے کچھ نہیں مرد کو ... ہی پر صادق آتا ہے قیمت فی تولہ ...

طلاء ۱
۴۸ اوان کے اندر طاقت کمال بخشتا ہے سیوں طلاء اور مقوی ادویہ استعمال کرکے اگر کامیاب نہ ہوئے ہوں تو اسکو منگوا کر فائدہ اٹھاویں اسکے ساتھ کوئی مقوی دوائی بھی استعمال کریں تو بہت بہتر ہے قیمت ...

خط و کتابت و تار کا پتہ :- "امرت دھارا" ۹۷ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہاوت مشہور ہے کہ سچ سے بڑھکر کوئی
دھرم نہیں۔ اور جھوٹ سے بڑھکر کوئی پاپ
نہیں۔ لیکن آج کل ہندو جاتی کا ایک انگ دلیل
بازی اور ڈھیٹھ پن سے ست چھوڑکر اور جھوٹھ کا
سہارا لے کر وید وِرُودھ لیکھوں کو ست اُپدیش
ثابت کرنے پر تُلا ہوا ہے۔ اور اپنے ضمیر کا
[illegible] کرکے اندھکار والے اسُر کو پراپت کرنے
[illegible] لا ہے۔

असुर्या नाम ते लोका अन्धेन तमसावृता। तांस्ते प्रेत्याभिगच्छन्ति ये के चात्महनो जना:॥

"جو لوگ اپنی ضمیر کا خون کرتے ہیں۔ وہ اب بھی اور موت کے بعد بھی ایسے مقاموں کو حاصل کرتے ہیں۔ جو اندھیرے سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ اور جن میں راکشس لوگ نواس کرتے ہیں۔"
یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۳

دوسرے شاستروں میں بھی لکھا ہے۔ کہ سچ جھوٹ کی تمیز کے لئے "وید بھگوان ہی سارے دھرم کا مول ہے۔"

वेदोऽखिलो धर्ममूलम्। म०
वेद: स्मृति: सदाचार: स्वस्य च प्रियमात्मन:।
एतच्चतुर्विधं प्राहु: साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम्॥ म०

"وید سمرتی۔ سداچار اور من اِنکو تا یہ چار طریقے ساکھشات لکشن ہیں"۔ گویا جو لیکھ ہر طرح سے وید کے مطابق ہے۔ وہی ستیہ ہے۔ باقی سب کا سب جھوٹ ہے۔ اس لئے جب کوئی جاتی کھلے دل سے وید شاستر کے مطابق دھرم ادھرم کا فیصلہ کرکے اس پر کیٹی بدھ نہ ہوگی۔ تب تک بھرم اور بھگتی کا بھاؤ ہی رہیگا۔ اور یہ گرہست جو [illegible] کا بھنڈار مانا گیا ہے۔ دکھ دائی ہی بنا رہیگا۔ یہ ثابت ہے کہ ایشور جیو اور پرکرتی یہ تینوں انادی ہیں۔ اور یہی تینوں جگت اتپتی کا کارن ہیں کیونکہ پرلے کے بعد جیوؤں کو کرم پھل دیئے جانے کے کارن ایشور جگت رچنا کرتا ہے۔ ایشور ست چت آنند سروپ ہے۔ جیو ست وچت ہے اور پرکرتی جڑ اور ست ہے لیکن یہ پرکرتی اور ایشور کا بنایا ہوا جگت اُپادان کارن سے نمت کارن میں لایا ہوا مورت اور امورت دو روپ والا ہے۔ یہاں اگنی۔ جل۔ وایو اور پرتھوی تو روپ والا ہے۔ لیکن ہوا اور آکاش امورت ہیں۔ کیونکہ اگر ایشور کو بنا کار مان لیا جائے تو وہ سروویاپک سرو گیہ اور سرشٹی کرتا نہیں رہ سکتا اور اس کو رہنے سہنے اور کاروبار کرنے کی ضرورت بھی پڑے گی۔ اس لئے ایشور امورت ہی ہے اور سرو شکتیمان ہے اور وہ اوتار دھارن کئے بغیر

پورانوں کی معلومات

پر ایک بصیرت افروز مضمون

راون۔ کنس وغیرہ راکششوں کو مار سکتا ہے۔ کیونکہ اس طرح اس کو اوتار دھارن کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ اُس کا اواہن اور وسرجن کیا جانا ضروری ہے۔ پرنتو پرارتھنا کے وقت اس کو صرف مخاطب کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ وہ سرو ویاپک پورن سروپ سے جگت کے ہردے میں وراجمان ہے۔ جس لئے اس کو آرادھن کرنے کا سادھن صرف اچارن بتلایا گیا ہے۔

तस्य वाचक: प्रणव:। तज्जपस्तदर्थभावनम्। योग

ایشور کا نام اوم ہے۔ اس کا جپ اور اس کے ارتھ کا چنتن کرنا چاہیئے۔ (یجر)

کیونکہ شُدھ اور پوتر بھاونا سے من نرمل ہوا کرتا ہے۔ اس لئے منشیہ کو چاہیئے کہ وہ ہر روز ایکانت میں بیٹھ کر اوم سمرو کرتم سمر کا ابھیاس کرے۔ کہ اُس دن اس نے کون کون پُنیہ اور کون کون پاپ کیا ہے۔ تو اس کے لئے اس نے کوئی پرائشچت کیا یا نہ۔ کیونکہ پشچاتاپ سے ہی انسان کے مانسک کرم شُدھ ہوتے ہیں۔ اور ابھمان کا بھی ناش ہوتا ہے۔

وید بھگوان

وید ہندو دھرم کے مانیہ پستک ہیں۔ اور ان میں ایشوری گیان ہے۔ جن میں ایشور نے قانون قدرت کو بیان کیا ہے۔ وید نتیہ ہیں۔ اور سرشٹی کے آرمبھ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ یہ بذات خود سوتہ پرمان ہیں۔ اور ان کے لئے کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ غلطی سے مبرا ہیں۔ مگر باقی سب گرنتھ پرتہ پرمان ہیں۔ یعنی وید انکول ہونے پر ماننے کے قابل ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر منشیوں کے بنائے ہوئے گرنتھ سب انارش یعنی غیر مستند ہیں۔ اور خارج از ثبوت سمجھے جاتے ہیں۔

منتر شاعرانہ بندش کا نام ہے۔ اور یہ قانون قدرت یا ادھیاتم وشے سمجھانے والے ہیں منتر ویدوں، اُپنشدوں وگیرہ سوتروں کے علاوہ منو سمرتی اور پرانوں میں بھی درج ہیں۔ اور ایسی بندش کے منتر اب بھی بن سکتے ہیں۔ جن کا نرمان کرنا پرانوں میں بھی درج ہے۔ وشو دیو یگیہ وغیرہ منتر وید کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہیں جن کو ساری ہندو جاتی سندھیا کرتے وقت اُچارن کرتی ہے۔

ویدوں کی ویاکھیا کے لئے برہمن اور ویدانگ کا جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ وید میں بیج روپی منتر ہوتے ہیں۔ اور ان کی ویاکھیا نرکت وغیرہ ویدانگ کی مدد سے مُنی لوگوں نے خاص کر برہمن گرنتھوں میں کی ہے۔ اتیرے ئے شتپتھ۔ رام ودھان اور گوپتھ یہ مشہور برہمن گرنتھ ہیں۔ ان میں وید منتروں کی تشریح ہونے کے کارن ویدک ساہتیہ میں ان کو ہی پران کہا گیا ہے۔ جیسا کہ نروکت۔ ادھیائے ۲ منتر ۱۶ میں درج ہے۔

यथो एतद् ब्राह्मणेन रूपसंपन्ना विधीयन्ते इत्युदितानुवाद: स भवति। नि०

"چونکہ ویدوں کے ارتھ برہمنوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے برہمن گرنتھ وید کا بھاشیہ ہی ہیں" شکھشا۔ کلپ۔ نرکت۔ ویاکرن۔ جیوتش اور چھند یہ ویدوں کے چھ انگ ہیں۔ اور (۱۱۳۱) وید و نکی شاکھا یا تفسیریں ہیں۔ چھ شاستر ہیں۔ جن کو درشن اور وید اُپانگ بھی کہتے ہیں۔ نیز سمرتیاں یا دھرم شاستر بھی ہیں۔ جن سب سے وید کے منتروں کے سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ اس لئے جن گرنتھوں میں وید کے منتروں کی تشریح کی گئی ہے ویدک ساہتیہ میں انہی کو پران کہا گیا ہے۔ کیونکہ پران پرانے اتہاس یا ودّیا کا نام ہے یا (پیدائش سرشٹی کا) لفظ پران ویدوں میں صفت کے طور پر آتا ہے۔ جیسے گیتا میں آیا ہے:-

अजो नित्य: शाश्वतोऽयं पुराणो

"یہ جیو اجنما ہمیشہ قایم رہنے والا۔ اور پُرانا ہے"

گویا ویدوں سے ان کے معنوں کے مطابق لفظ ڈھونڈ کر لوگوں نے رکھ لئے ہیں۔ مثلاً پُران کے معنے پُورانا۔ کرشن "کالا۔ رام "پیارہ" راون "ڈراونا" وامن "ٹھگنا" کنس "سخت حکومتی" یم "اچھے آچرن والا" وغیرہ وغیرہ

सर्वेषां स नामानि कर्माणि च पृथक् पृथक्। वेदशब्देभ्य एवादौ पृथक् संस्थाश्च निर्ममे॥

منو سمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۲۱ "وید کے لفظوں سے ہی سب کے نام اور علیحدہ علیحدہ کرموں کو اور وید کے شبدوں پر اتہاس سنستھاؤں کو اس نے بنایا۔ اگنی وغیرہ پرجاپتی یا ایشور کے نام ہیں لیکن سوارتھی لوگوں نے انہی کے نام پر اتہاسوں میں بے تکی کہانیاں رچدی ہیں۔ جیسے یجروید میں لکھا ہے:-

तदेवाग्नि: स आदित्य: स तद्वायु: स तदु चन्द्रमा तदेव शुक्रं तद् ब्रह्म ता आप: स प्रजापति:॥ यजु ३२.१

ویدک دھرم میں ہانی کے کارن

مہابھارت شانتی پرب ادھیائے ۱۰۸ اور دیگر اتہاسوں کے پڑھنے سے پایا جاتا ہے کہ جنگ مہابھارت سے پہلے تمام دُنیا میں ایک ہی ویدک دھرم تھا۔ لیکن اس کے بعد خود غرض اور شہوت پرست لوگوں نے اپنی خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لئے پوراننک وام مارگ مت چلایا۔ جس نے وید کے خلاف من مانی دھرم سے گری ہوئی تحریریں ویدک اتہاسوں میں جگہ جگہ پر درج کر دیں اس طرح جب ایک نراکار کی پوجا چھوڑ کر بھارت باسیوں نے جڑ پدارتھ کی پُوجا شروع کر دی۔ اور ایک دیوتا کی جگہ اپنے علیحدہ علیحدہ اشٹ دیو گھڑ کر انیک مت متانتر بنائے۔ اور جاتی کا شیرازہ بکھیر دیا تو نتیجہ یہ ہوا:-

एको विश्वस्य भुवनस्य राजा।

"وہ ایک اکیلا سارے بھون کا راجہ ہے"
رگ وید ۶ ۳۶/۴

"اک ایشور نوں بھُلیاں دیاپن سبھے روگ" محمد بن قاسم وشاہ محمود وغیرہ نے اس ملک پر چڑھائی کی۔ اور یہاں کی مورتوں کو توڑ کر بہت سا زر و جواہر حاصل کیا۔ اور بھارت ورش والوں کی بہو بیٹیوں کو لونڈی غلام بنا کر اور اپنے ملک میں لے جاکر ٹکہ ٹکہ پر فروخت کیا۔ اس طرح جس بھارت ورش میں ایک بھی مسلمان یا عیسائی نہ تھا۔ وہاں اب ان پوراننک مت متانتروں کی بہت سی اویدک اور ان پرمانک شکشا کے کارن قریباً ۹ کروڑ لوگ ویدک دھرم کو چھوڑ کر داخل اسلام و عیسائیت ہو چکے ہیں اب جب کہ بھارت باسی گرم ملک کے رہنے والے تھے اور عرب والوں کی نسبت سیاہ فام رنگ کے تھے۔ نیز غلامی کی حالت میں ہونے کے سبب ان کو پیٹ بھر کھانا نصیب نہ ہوتا تھا۔ اس لئے وہ چوری بھی کر لیا کرتے تھے۔ اس لئے اہل اسلام نے ان کو بطور طعنہ ان کو ہندو کہنا شروع کر دیا۔ اصل میں ہندو شبد کسی سنسکرت کی ویاکرن میں نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہندو شبد مطابق بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب کھنڈ ۳۔ ادھیائے ۵ شلوک ۳۶ فارسی زبان کا ہے جس کے معنے چور۔ کافر۔ سیاہ فام۔ غلام وغیرہ ہیں اس طرح زمانہ گزرنے پر ہمیں اس ہندو لفظ سے پریم ہو گیا۔ اور ہم ہندو کہلانے لگ پڑے۔ اور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رفتہ رفتہ وید ودیا سے بے بہرہ ہو گئے۔

قدیم زمانہ میں یہ ملک آریہ ورت کے نام سے مشہور تھا۔ اور وہاں آریہ وسیو یا دیو کھشتری۔ شودر اور آریہ آباد تھے۔ جیسا کہ رگ وید اور اتھرو وید کے لیکھوں سے ثابت ہو رہا ہے۔ کہ "اے جیو تو آریہ اور دسیو میں بھید جان"

विजानीह्यार्यान् ये च दस्यवः
प्रियं मा कृणु देवेषु प्रियं
राजसु मा कृणु प्रियं
सर्वस्य पश्यत उत शूद्रे
उतार्ये। अ॰ १९. ६२. १.

"اور مجھے دیوں۔ کھشتریوں اور سب میں خواہ وہ شودر ہوں یا آریہ ہوں۔ پیارا بنا" اس کی تصدیق آج بھی کاشی کے پراچین مندر وشوناتھ کے دروازہ کی موجودہ سنسکرت تحریر سے ہو رہی ہے

आर्यधर्मेतराणां प्रवेशो
निषिद्धः।

"آریہ دھرم کے علاوہ اور کسی کو مندر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں"

ہندوؤں کے لئے ان مختلف مت متانتروں کی چارواک اور برہسپتی جیسے ناستکوں نے بھی خوب مٹی پلید کی ہے۔ بلکہ پتھر وغیرہ مورتی کا کھنڈن سکھ دھرم کے ودوانوں نے بھی اپنی اپنی بانی میں کیا ہے۔ شت پتھ کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۴

योऽन्यां देवतामुपास्ते
पशुरेव स देवानाम्

"جو منشیہ کسی اور دیوتا کی پوجا کرتا ہے۔ وہ داناؤں کی نظر میں پشو ہے"

یہ پتھر کو ایشور بتانے لگے
اسی چال سے دھن کمانے لگے
نہیں سکتا جو اپنا مچھر اڑا
کسی کی وہ رکشا کریگا ہی کیا
ذرہ چھوڑ پانی میں دیکھو اسے
جو خود ڈوبتا ہے وہ تارے کسے
جو پاتھر کو کہتے دیو
تنکی نشپھل جائے سیو
پتھر پوجیں مگدہ گنوار
جو آپ ڈوبے تم کہاں تارن ہار
ایکو سمرد نانکا جو جل تھل رہا سمائی
دوجا کاہے سمریئے جو جنمے تے مرجائی

یہی نہیں بلکہ امریکہ والوں نے بھی مدر انڈیا جیسی فحش کتاب لکھ کر اس ہندو دھرم کو بدنام کر کے والا دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ غرضیکہ پورانک دھرم کی خامیوں کی وجہ سے کروڑوں انسان کنبھ جیسے ودوان شاستری ہندو دھرم چھوڑ کر عیسائیت اور اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں حالانکہ ۱۹۲۵ء میں بمقام لاہور زیر صدارت مالوی جی پورانوں کے متعلق سناتن دھرم کانفرنس نے

ایک ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ پرانوں کا سنشودھن کر کے مجوزہ کمیٹی اگلے سال رپورٹ کرے۔ تاکہ سناتن دھرم کی پوزیشن صاف کی جا سکے۔ یعنی اتہاسوں سے گپوڑوں کی ملاوٹ دور کی جاوے۔

جگت رچنا

پرلے کے بعد جیووں کو کرم پھل ملنے کے کارن جگت رچنا ہوتی ہے۔ یہ اُدبھج اور سودھج یعنی آبی اور انڈج و جیرج یعنی بیضی چار قسم کی ہے پہلی دو قسم پیدائش قریباً امیتھن ہے۔ لیکن دوسری دو قسم کی پیدائش میتھنی یعنی نر و مادہ کے ملاپ سے ہوتی ہے۔ اس لئے یجروید ادھیائے ۳۱ میں درج ہے کہ سرشٹی ایشوری یا امیتھنی اور جیوی یا میتھنی دو طرح کی ہے۔ امیتھنی سرشٹی پرلے کے بعد پرتھما استھا میں ایشور پیدا کرتا ہے اور جیو اس کو پیدا نہیں کر سکتا۔ لیکن میتھنی یا جیوی سرشٹی رج اور ویرج کے ملاپ سے اتپن ہوتی ہے۔

جب تک کوئی جیو کسی دوسرے کے جسم کے انش سے پیدا نہ ہو۔ تب تک کسی کا کسی کے ساتھ ماتا پتا۔ پتر و پتری۔ بہن اور بھائی وغیرہ کا رشتہ مانا نہیں جا سکتا۔ چونکہ شروع سرشٹی میں ہزاروں مرد اور عورتوں میں سے کوئی بھی کسی کی انش سے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے ان کا آپس میں کوئی رشتہ کا تعلق نہ تھا۔

یجروید ادھیائے ۱۹ شلوک ۷۶ میں لکھا ہے کہ لنگ یونی میں داخل ہو کر منی خارج کرتا ہے اور پیشاب کو باہر چھوڑتا ہے۔ اس کے بعد جیر سے لپٹا ہوا گربھ جنم لینے کے بعد جیر کو چھوڑتا ہے گویا رج اور ویرج کے ملاپ کے بغیر جیو پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی وید منتر کی تشریح منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۳۳۔ نیز ادھیائے ۱۰ شلوک ۷۱ میں اس طرح بیان ہوئی ہے۔

क्षेत्रभूता स्मृता नारी बीजभूतः
स्मृतः पुमान्। क्षेत्र बीजसमा-
योगात् संभवः सर्वदेहिनाम्।

"استری کھیت روپ ہے اور مرد بیج روپ ہے کھیت اور بیج کے میل سے ہی سب جانداروں کی پیدائش ہوتی ہے۔"

अक्षेत्रे बीज-
मुत्सृष्टमन्तरैव विनश्यति
अबीजकमपि क्षेत्रं केवलं
स्थण्डिलं भवेत्॥

"بنا کھیت کے گرایا ہوا بیج ویسے ہی ناش ہو جاتا ہے۔ اور کھیت بھی بنا بیج کے کیول کلر ہی ہوتا ہے" بھوشیہ پُران برہم پرب ادھیائے ۳۴ شلوک ۴۳ و ۴۴ میں لکھا ہے:-

तिर्यग्जातिस्त्रियां साकं
कुर्वाणोऽपीह मैथुनम्।
न तस्य कुरुते गर्भम्

नरो नापि सुरक्षसि काम।
तिरश्वा सह कुर्वाणा मैथुन
मनुजाङ्गना नाप्नुते वर्तते...

"انسان حیوان جاتی کی استری کے ساتھ بھوگ کر کے نہ اس کو گربھ کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس کو سکھ پہنچا سکتا ہے" ۴۳ "آدمی جاتی کی استری حیوانوں کے ساتھ بھوگ کر کے بھی ان سے گربھ دھارن نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی ان کا بھوگ مناسب ہے" ۴۴۔

مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۴۷ شلوک ۵۲ میں اس طرح پر ہے۔

आत्मनो जन्मनः श्रेष्ठं पुत्र
पुण्ड्र रामा सनातनम्
स्वयोनिपि का शक्तिः
सृष्टुं रामामृते प्रजाम्।

آتما کے پیدا ہونے کا پوتر کھیت سناتن کال سے استریاں ہی ہیں۔ رشیوں کی بھی کیا شکتی ہے کہ بنا استری کے اولاد پیدا کر سکیں۔"

مگر پورانوں میں یوگ شکتی۔ الونک ودیا۔ جرو۔ وردان۔ یوگ درشٹی وغیرہ سے خلاف شاستر پیدائش مانی گئی ہے۔ آج کل مینڈکی۔ مرگنی۔ اونی۔ طوطی۔ خرگوشنی اور گیدڑی میں گربھ دھان کرنا خلاف وضع فطری کا مرتکب ہوتا ہے اور حیرانی کی بات یہ ہے۔ کہ کہیں جانور آدھان۔ کہیں گھڑا۔ کہیں جل۔ کہیں ڈونا اور کہیں سرکنڈا آدھان مانا گیا ہے۔

(۲) بھوشیہ پُران برہم پرب کھنڈ ۴۔ ادھیائے ۷۹ شلوک ۵۵-۶۰ میں لکھا ہے کہ سوریہ نے گھوڑا بن کر اپنی استری سنگیا (گھوڑی) کے مکھ کان کے راستہ جماع کرنے سے اشونی کمار پیدا کئے۔

(۳) شو پران شت رُدر سنگتا ادھیائے ۲۰ شلوک ۶-۷ میں درج ہے۔ کہ مہرشیوں نے مہادیو کے بیج کو رام چندر کے کام کے لئے گوتم کی لڑکی انجنا کے کان میں ڈالا۔ جس سے ہنومان پیدا ہوا۔ جو سوریہ کو گرتے وقت اندر کی بجر سے سو یوجن بلند آسمان سے گرا اور ضرب نہ آئی۔

(۴) مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۱۳۷ شلوک ۱۰ سے ۱۶ میں درج ہے کہ جب بھیم نے کرن کے کھشتری ہونے میں شنکا کی۔ تو دریودھن بولا۔ کہ "کشتریوں کا تو بل سریشٹھ گنا جاتا ہے۔ اس لئے کشتری بندھو کے ساتھ یدھ کرنا چاہیئے۔ سوربیروں اور ندیوں کی اُتپتی کا جاننا مشکل ہے۔ وشوامتر وغیرہ کشتری ہونے پر بھی برہمن بن گئے۔ اور شستر دھاریوں میں سریشٹھ درونا چاریہ کلس سے پیدا ہوئے۔ اور گوتم ونشی کرپا چاریہ سرکنڈے کے جھنڈ سے پیدا ہوئے۔ اور تمہاری جس طرح پیدائش ہوئی ہے۔ اس کو بھی میں جانتا ہوں"

آرمبھ سرشٹی میں منشیہ آیو

آغاز دنیا میں انسان کی پیدائش ہمالیہ سے اونچے سورگ جیسے میدان تبت (ترشٹپ) میں جہاں گنگا اور ندیوں کے سنگم ہیں۔ اور ابھیاس کے لئے خوبصورت ستھان ہیں۔ جیسا اتھروید کانڈ ۱۱ سوکت ۱۔ منتر ۶ درج ہے۔

(۲) یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۹ میں لکھا ہے دنیا کے آغاز میں سادھ (سادھن کرنیوالے) رشی (منتروں کا ارتھ جاننے والے) جوان پیدا ہوئے۔

(۳) رگوید منڈل ۵ سوکت ۵۹ منتر ۶ میں ہے۔ کہ آغاز دنیا میں انسان پیدا شدہ نہ چھوٹے اور نہ منجھلے تھے سب برابر عمر کے تھے

(۴) سام وید پوروارچک۔ پرپاٹھک ۱۔ دسشت ۷ منتر میں لکھا ہے۔ کہ آغاز دنیا میں پیدا انسان دکمار جوان ہوتے ہیں۔ جو جل پھر سکے اور ان کو ماں کی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(۵) اشٹادش پرانوں میں بھی بہت جگہ جوان پیدائش کا ذکر آتا ہے۔

(الف) برہما کی لڑکی جوان پیدا ہوئی۔ جو برہما داس کے پتر کام وش ہوئے۔

(ب) دیوی نے ہاتھ گھس کر برہما۔ وشنو اور جوان پیدا کر کے ان سے پرجا اُتپن کی۔

(ج) پاروتی نے گنیش جوان پیدا کیا جو شو کے سے مارا گیا۔

(د) ستھنٹ کی گئو سے جوان فوج پیدا ہوئی نے وشوامتر کی فوج کا خاتمہ کیا۔ دکش کا یگ بھنگ کرنے کے لئے مہادیو نے اپنی جٹا سے جوان ویر بھدر پیدا کیا۔

دیوتا - رِشی

دیوتا اور رشی امر نہیں ہوتے۔ بلکہ وید دل ودوان دھرماتما یوگیوں کو دیوتا یا رشی کہتے ہیں

यो गिनाऽपि दीपनाम्…

"یوگی بھی پرکاشمان ہونے سے دیو ہیں" گیتا ادھیائے ۱۳ شلوک ۱۶۔

گویا دیوتا اور رشی بھی دیہہ دھاری جیو ہیں کیونکہ یہ سب بھوگ بھوگتے لڑائی لڑتے ہیں اور برے کرم کرنے پر اس کی سزا بھی پاتے ہیں۔ جیسا کہ (۱) شو جی کی شادی پر سب دیوتا شامل برات ہو کر ہماچل کے گھر گئے۔ اور خوب پیٹ بھر کر بھوجن کیا۔ (۲) جمدگنی اپنی استری رینو کا سے بھوگ کر رہا تھا۔ تو سوریہ کو اس میں وگھن ڈالنے پر دا ہو گرائے جانے کا شراپ ملا۔ (۳) چندرماں کو تارا سے جبراً بھوگ کرنے پر راہو سے گرائے جانے کا شراپ ملا۔ (۴) وشنو کو برندا تلسی سے بھوگ کرنے پر شراپ ملی۔ کہ شالگرام پتھر ہو۔ برندا کہتی ہے۔ شو پران دیولیلا رودر سنگتا ۲ یدھ کھنڈ ۵ ادھیائے ۲۳۔

(باقی آئندہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ودیشوں میں آریہ سماج کے پرچار کی اوستھا

از شری دتہ بھیمی جی ویدک مشنری

کچھ سمیہ سے آریہ سماج نے ودیشوں میں پرچار شروع کیا ہے۔ اور جہاں کہیں ہندو لوگ جا کر آباد ہوئے ہیں وہاں آریہ سماج کا جھنڈا ابھی لہرا رہا ہے۔ آریہ پرشوں نے جہاں کہیں قدم دھرا۔ ہندو جاتی۔ ہندو سبھیتا اور ہندو سنسکرتی کی جا کر رکھشا کی ہے۔ اور ہندو جاتی کو عیسائیوں کا نوالہ ہونے سے بچایا ہے۔ چنانچہ جتنے بھی اب نوبستی ہیں۔ خواہ ڈچ گورنمنٹ کے۔ خواہ جرمن۔ فرانس یا برطانیہ کے۔ سب جگہ آریہ سماج کا کاریہ کم و بیش جاری ہے۔ اور وہاں کے آریہ نواسیوں نے یتھا شکتی وہاں ویدک دہرم کے پھیلانے میں کافی سیوا کی ہے جو بھی اپدیشک ودیشوں میں گئے انہوں نے بھی اس کاریہ میں جا کر سہائتا کی ہے۔ اور سماجوں کو جا کر تقویت دی ہے۔ مگر دراصل آریہ سماج کی ستھاپنا اور کاریہ آرنبھ کرنے کا سہرہ اُن آریہ سجنوں کے سر پر ہے۔ جنہوں نے اپنے وطن کو خیرباد کہہ کر ودیشیوں میں مستقل رہائش کر کے آریہ سماج کے لیے کئی قسم کے کشٹ سہہ کر پرچار کیا ہے۔

ودیشوں میں کسی اپدیشک کو کشٹ اٹھانا نہیں پڑا کیونکہ پرواسی بھارتیوں نے پہلے سے میدان صاف کر رکھا تھا۔ اس لئے اپدیشکوں کے پرچار کے پربندھ کے لئے وہاں کے بھائیوں نے ہی ہر جگہ پر انتظام کر دیا۔ اپدیشکوں کے جا کر پرچار کرنے سے ان کو اتیجنا ضرور پراپت ہوئی۔ اور غیر اقوام میں پربھاؤ پڑنے سے سماجک لوگوں کا سنمان بھی بڑھ گیا۔ لیکن اگر سچے معنوں میں پوچھا جائے۔ تو ودیشیوں میں پرچار تا حال نفی کے برابر ہے مثال کے طور پر۔ برہما دیش میں جو اب تک اگرچہ ہندوستان کا ایک پرانت ہے اور اب نئی سکیم کے مطابق گورنمنٹ بھارت سے جدا کرنے لگی ہے۔ مگر چونکہ بیچ میں سمندر ہے۔ اس لئے اب تک برہما عام لوگوں کی درشٹی میں بھارت سے جدا سمجھا جاتا ہے برہم دیش میں قریباً ایک درجن سے زیادہ آریہ سماجیں ہیں۔ بڑے عالی شان مندر بھی ہیں۔ سنستھائیں بھی ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ سنکیت پرانت اور پنجاب کے باشندوں کے لئے ہے ابھی تک ایک بھی برہما دیش کا اصلی باشندہ جسے برہمی کہنا چاہیئے۔ آریہ سماج میں داخل نہیں ہوا۔ اور ہو بھی کیسے۔ جب کہ آج تک آریہ سماج نے کہیں ایک بھی لیکچر بھی بھاشا میں نہیں کرایا بہت سے آریہ بھائی برہمی بھاشا جانتے ہیں۔ لیکن کسی نے آج تک اپنے الٹ پھیر یا آگے پیچھے برہمی لوگوں میں پرچار کا انتظام نہیں کیا۔ مہاشہ چونی لال سنیٹرا نواسی ویدک نے ایک دو دفعہ برہمی بھاشا میں لیکچر دیئے مگر آریہ سماج نے اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ اس لئے وہ بھی اس کام سے رہ گیا۔ کتنے تعجب کا مقام ہے کہ برہم دیش میں ۳۵ سال سے آریہ سماج قائم ہو۔ باقاعدہ آریہ پرتی ندھی سبھا بھی موجود ہو۔ لیکن آج تک آرین لٹریچر کی ایک کتاب بھی برہمی بھاشا میں تیار نہ کی جائے۔ اگر ستیارتھ پرکاش کا انوواد برہمی بھاشا میں ہو جاتا۔ تو ہزاروں برہمی لوگ اسے پڑھ کر آریہ سماج کی شرن میں آ جاتے۔ برہمی لوگ بدھ دھرم کے ماننے والے ہیں۔ ان کی سنسکرتی اور بھاشا ہم سے ملتی جلتی ہے ان کے رسم و رواج ہم سے ملتے ہیں۔ جن برہمی بھائیوں سے دہرم کی بات چیت کی جائے۔ وہ ہمارے سدھانتوں کی عظمت کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن انہیں ویدک دہرم میں لانے کے لئے کوئی سادھن کام میں نہیں لایا جاتا۔ اس لئے نتیجہ یہ ہے کہ اگر پنجابی اور سنکیت پرانت کے لوگ برہما سے چلے آئیں تو وہاں آریہ سماج کا نام و نشان بھی نہ رہے گا برہمی لوگوں کو تو جانے دیجئے۔ برہما میں ہمارے سینکڑوں بھائی سندھی۔ گجراتی۔ بنگالی اور مدراسی آباد ہیں۔ آریہ سماج نے ان لوگوں میں بھی پرچار نہیں کیا۔ چنانچہ آریہ سماج رنگون میں شاید ہی کوئی مدراسی۔ سندھی یا بنگالی بھائی آریہ سماج کا سبھاسد ہو۔ ایک آدھ گجراتی تو تھا۔ مانڈلے میں پہلے ایک گجراتی بھائی سماجک تھا۔ اب نہ کوئی بنگالی نہ سندھی نہ گجراتی ہے ایسے ہی دوسری سماجوں کی حالت ہے۔ میں کسی کٹاکش کی نیت سے یہ لیکھ نہیں لکھ رہا۔ بلکہ محض واقعات بتانے اور آریہ بھائیوں کا دھیان ادھر کھینچنے کے لئے لکھ رہا ہوں کہ آریہ سماج کے لئے ابھی کس قدر کام کرنا ودیشیوں میں باقی ہے۔ سچ پوچھو تو ہم نے ودیشیوں میں کام کرنا شروع ہی نہیں کیا۔ عیسائیوں نے برہما کی ۱۹ زبانوں میں بائیبل کا انوواد کر کے اپنا پرچار جاری کیا ہے۔ اور کتنے برہمی لوگوں کو عیسےٰ کی بھیڑوں میں داخل کر لیا ہے۔ لیکن آریہ سماج نے نہ کسی گرنتھ کا برہما کی کسی بھاشا میں انوواد کیا۔ نہ کسی برہمی کو آریہ بنایا۔

اب لیجئے پنجابیوں کی حالت۔ ان کی تعداد بھی دن بدن برہما میں کم ہو رہی ہے کیونکہ زیادہ تر وہاں ملازمت پیشہ لوگ تھے۔ جب میں پہلی بار برہما میں گیا۔ تو ۸۱ پنجابی ڈاکٹر ہسپتالوں میں ملازم تھے۔ مگر اب جو میں ۱۹۳۱ء میں گیا۔ تو ۲۱ رہ گئے جو پنشن پا کر جاتے ہیں۔ ان کی بجائے برہمی ڈاکٹر رکھا جاتا ہے۔ ایسا ہی انجینئر صیغہ کا حال ہے۔ اب گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے۔ کہ برہما برہمیوں کے لئے ہے۔ اس لئے جوں جوں ملازمت پیشہ پنجابی کم ہوتے جاتے ہیں آریہ سماج کا زور بھی گھٹتا جا رہا ہے دوسری جماعت بیوپاریوں اور دوکانداروں کی ہے۔ ان کے کاروبار بھی اب بہت کم ہو گئے ہیں۔ سوائے اعلےٰ پیمانہ کے دوکانداروں کے متوسط درجہ کے دوکانداروں اور بیوپاریوں کے لئے اب وہاں رہ کر روزگار کرنا بہت مشکل ہو رہا ہے اور بالخصوص جب کہ گورنمنٹ برہما کو ہندوستان سے الگ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ تو آئندہ موجودہ حالت سے بھی ابتر ہو جاویگی۔ برہمی لوگ بھی محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ ہندوستانی لوگ ہماری ترقی کے راستہ میں حائل اور مخرب ہیں۔ اس لئے وہ بھی ہندوستانیوں سے اب اچھا برتاؤ نہیں کرتے۔ کسادبازاری نے اور بھی آفت برپا کر رکھی ہے غرضیکہ ان حالات کو سامنے رکھتے ہوئے میرا افسوس ہے۔ کہ آریہ سماج کا یہ شعبہ برہما میں آشا جنک نہیں ہے اگر آریہ سماج نے وہاں برہمی لوگوں میں کچھ کام کیا ہوتا۔ اور چند برہمی بھائیوں کو ویدک دہرم کا مہتو درشایا ہوتا۔ تو برہما میں آریہ سماج خوب پھلا پھولا ہوا ہوتا۔ پنڈت ستیہ پال سناتک گورو کل نے وہاں تین برس پھر کر برہمی بھاشا کو سیکھ لیا تھا اور امید یہ تھی کہ وہ وہاں برہمی لوگوں میں ویدک دہرم کا پرچار کرے گا۔ مگر جب اس نے برہمی بھاشا میں کافی مہارت حاصل کر لی۔ تو ہندوستان کو چل دیا۔ گویا اپنی ساری محنت اور پرشارتھ کو سمندر میں پھینک کر بھاگ کی راہ لی۔ اس لئے میں اس بات کے کہنے سے نہیں جھجکتا۔ کہ برہما میں پنجابی آریہ سماج ہے۔ یا کہیں کہیں ہندوستانی (سنکیت پرانت) آریہ سماج ہے۔ انتم نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کچھ سمیہ کے بعد جب کہ پنجابی اور سنکیت پرانت کے لوگ برہما میں کم ہو جائیں گے۔ اور ان کا کم ہونا لازمی ہے تو آریہ سماج کا نام بھی اتہاسوں میں رہ جاوے گا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ سارودیشک سبھا ایک ایسا اپدیشک وہاں مستقل طور پر بٹھاوے جو برہمی بھاشا سیکھ کر برہمی لوگوں میں پرچار کرے اس کے اخراجات برہما کی سماجیں ادا کر سکتی ہیں اگر کوئی اپدیشک ایسی لگن والا وہاں جا کر کام کرے۔

اب لیجئے آسام دیش کو۔ یہاں کا راجہ بدھ دہرم کو مانتا ہے۔ یہاں بدھ مت راج دہرم ہے۔ کچھ ہندوستانی بھائیوں نے وہاں آریہ سماج بنائی ہوئی ہے۔ پنجابی تو وہاں سکھ ہیں انہوں نے اپنے گوردوارے بنائے ہوئے ہیں آریہ سماج میں زیادہ تر بلیا۔ فیض آباد۔ گورکھپور۔ اعظم گڑھ۔ اور ارڈلیہ کے لوگ ہیں۔ جو دربان کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے پرشارتھ سے آریہ سماج کا مندر بھی بنا لیا ہے۔ مگر اس کی بنیاد بھی ریت پر ہے۔ کیونکہ سیامی لوگوں میں کوئی کام نہیں ہوا۔ یہ دربان جماعت دن بدن کم ہو رہی ہے نئے آدمیوں پر پابندیاں عائد ہو رہی ہیں۔ کوئی سیامی بھائی آریہ سماج میں داخل نہیں ہوا۔

یہاں بھی آریہ سماج نے کوئی اپنا لٹریچر (ساہتیہ) سیامی بھاشا میں تیار نہیں کیا۔ اس لئے سیامی لوگ ویدک دہرم سے بے خبر ہیں یہاں راجہ کے پستکالیہ میں سنسکرت گرنتھ ملتے ہیں۔ ان کی سبھیتا اور سنسکرتی بھارت سے بالکل ملتی جلتی ہے بھارت کا ان کے دل میں احترام ہے لیکن جب تک کوئی اپدیشک یہاں مستقل رہائش کر کے سیامی بھاشا میں پرچار نہ کرے آریہ سماج کا کام پھیل نہیں سکتا۔ اس لئے سیام دیش میں بھی آریہ سماج نفی کے برابر ہے۔ یعنی جب یہ دربان لوگ اپنا کام ختم کر کے لوٹ آویں گے۔ تو بس سماج کا خاتمہ ہے۔ ان لوگوں میں سے شاذ و نادر ہی اپنے بال بچوں کو ساتھ رکھتے ہیں۔ ہر تیسرے برس بھارت میں آ کر اپنے بال بچوں کو مل جاتے ہیں۔

یہی حالت سنگاپور اور ملایا میں ہے۔ جاوا۔ بالی۔ بورنیو۔ فلپائن میں تو آریہ سماج کا نام و نشان نہیں ہے۔ سماٹرا میں بہت معمولی سی آریہ سماج تھی۔ مگر وہ بھی اپدیشک کے نہ ملنے کے کارن شتھل اوستھا میں ہے اس میں بھی چند پنجابی دوکاندار ہی ممبر ہیں۔

چین اور جاپان میں آریہ سماج کہیں نہیں ہے یہ تو میں نے مختصر تذکرہ ایشیائی ممالک کی آریہ سماجوں کا کر دیا ہے۔

اب لیجئے یورپ کی حالت۔ یورپ میں صرف دو ممالک میں آریہ سماج کا کچھ تذکرہ ہے۔ یعنی انگلستان اور جرمنی۔ فرانس۔ بلجیم اور روس کے ایسے گنے دو چار ودوان سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش پڑھ کر ان کے خیالات سے متاثر ہوتے ہیں۔ جیسے میٹرلنک بلجیم کا۔ رومن رولینڈ فرانس کا وان گلاسنپ دواد ہستی جرمنی کے خیالات بیشک آریہ سماج کے سدھانتوں کے انکول ہیں مگر اس سے آریہ سماج کو چنداں فائدہ نہیں۔ کیونکہ وہ آریہ سماجی بن نہیں سکتے۔ لندن میں تو ہمارے کئی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دو دوان گئے۔ اور انہوں نے اپنے ایام رہائش میں وہاں آریہ سماج کی سبھا بنائی۔ اور آریہ اخباروں میں بہت شور و غل مچایا۔ لیکن جب وہ بھارت کو لوٹ آئے۔ تو آریہ سماج کو اپنے بستر میں باندھ کر ہمراہ لے آئے۔

انگلستان میں آریہ سماج کا کام کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اپنا مندر تیار نہ کیا جائے۔ لندن میں لیکچر دینے کے لئے استھان کا ملنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ایک گھنٹہ کے لئے کوئی استھان کرایہ پر لیکچر کے لئے لینے پر ۶۰ سے ۱۰۰ روپیہ تک خرچ پڑتا ہے اس لئے وہاں تو لیکچر کا پربندھ کرنا بھی مشکل ہے لندن پر کیا منحصر ہے میں تو کہوں گا۔ کہ یورپ سارے میں ویدک دھرم کا پرچار مشکل ہے۔ جب تک پہلے اپنا مندر نہ ہو اور پھر ایک یوگیہ انگریزی دان تمام مذاہب فلسفہ اور سائنس کا ماہر بطور مشنری وہاں مستقل مقیم ہو تب گوری قوموں تک ویدک دھرم کا سندیش پہنچایا جا سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی گورے لوگوں کا آریہ سماج میں شامل ہونا مشکل ہے لارڈ ہیڈلے نے سچ کہا ہے کہ اگر مسلمان یہ امید کریں کہ ہم لوگ سؤر کا ماس کھانا اور شراب پینا ترک کر دیں۔ اور روزانہ پانچ دفعہ نشست و برخاست کریں۔ تو یہ امر بہت مشکل ہے۔ یہی بات وہ آریہ سماج کے سمبندھ میں کہتے ہیں۔

ماسوائے اس کے ہمارا سماجی نظام ایسا ہے کہ گورے لوگوں کا ہمارے اندر جذب ہونا بہت مشکل ہے مثال کے طور پر امریکہ میں ایک لیڈی آریہ سماج کے خیالات سے متاثر ہو کر ویدک دھرم میں داخل ہوئی۔ دو لڑکے تھے۔ کوئی آریہ اپنی لڑکیاں ان گورے لڑکوں کو دینے کو تیار نہیں ہوا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اسے عیسائی گھرانوں کی شرن لینی پڑی۔ اپنے لڑکوں کا بواہ عیسائی لڑکیوں سے کرانا پڑا۔ وہ لڑکے پھر مسیح کی بھیڑوں میں مل گئے۔ ممکن ہے میری یہ باتیں آریہ سماجک بھائیوں کو تلخ لگیں۔ لیکن میں تو اپنے تجارب اور مشاہدات کی بنا پر کہتا ہوں۔ آج تک ہم ذات پات کے بندھنوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ آریہ سماج کا پرچار غیر اقوام میں نفی کے برابر ہے۔ گورے لوگ ہمارے اعلیٰ سدھانت سن کر یا پڑھ کر ان کی پرشنسا کر سکتے ہیں۔ لیکن ان سدھانتوں کو تسلیم کرتے ہوئے بھی وہ ہماری طرز معاشرت اور سماجک سنگٹھن میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اگر شامل ہونا بھی چاہیں۔ تو جذب نہیں ہو سکتے اب لیجئے امریکہ کی حالت:-

امریکہ کے تین حصے ہیں۔ شمالی امریکہ یا ریاست ہائے متحدہ۔ وسطی امریکہ اور جنوبی امریکہ۔ ریاست ہائے متحدہ میں آریہ سماج کا کوئی مشن نہیں ہے۔ مہاشہ ایودھیا پرشاد نے میری طرح چند روز وہاں پرچار کیا۔ اور پھر جنوبی امریکہ اور وسطی امریکہ کا رخ کیا۔ باعث یہ ہے کہ ریاست ہائے امریکہ میں ہندوستانی لوگ بہت کم آباد ہیں۔ یہاں بھی مکان ... کا ملنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور اخراجات کم سے کم دس روپیہ روزانہ ہیں۔ اس لئے اس قدر زر کثیر خرچ کر کے وہاں پرچار کرنا مشکل ہے۔ وہاں پرم ہنس رام کرشن مت کو کامیابی ہوئی ہے۔ جس کا کارن یہ ہے۔ کہ ان کے ۱۱ سنیاسی ایم۔ اے پاس اس ملک میں کام کر رہے ہیں اور مستقل طور پر رہائش پذیر ہیں ہمارے اپدیشک ایک دو ماہ کے لئے گئے۔ اور پھر وہاں سے چل دیئے۔ امریکن لوگ بائیبل پر نکتہ چینی سننے کو تیار نہیں۔ چاہے خود بائیبل سے متنفر ہوں۔ نہ ہی وہ خشک عقائد اور سدھانتوں سے آکرشت ہوتے ہیں۔ وہ لوگ تو یوگ کے سادھنوں سدھیوں اور ہست ریکھا اور بھارت کے راگ سے آکرشت ہوتے ہیں۔ سوامی رام کرشن مٹھ کے سنیاسی آریہ اپدیشکوں سے زیادہ لائق اور یوگ جاننے والے ہوتے ہیں۔ وہ یوگ کی جماعت کھول کر امریکن لیڈیوں اور لوگوں کو آکرشت کر لیتے ہیں۔ ان میں سے بعض راگ ودیا میں بھی ہوشیار ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں روپیہ بھی وہاں مل جاتا ہے۔ اور کام بھی وہ تندہی سے کرتے ہیں اس لئے امریکہ میں ویدانت مت کا زور ہے اور اکثر گورے ویدانت کے خیالات سے رنگے ہوئے ہیں۔ مگر آریہ سماج کے پاس نہ ویدانتیوں جیسے سادھن ہیں۔ نہ ہی ویسے انگریزی کے ودوان اور قابل اپدیشک ہیں۔

وسطی امریکہ میں ٹرینیڈاڈ ملک ہے۔ جہاں ہندوستانیوں کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار ہے کل آبادی کا ۶۲ فیصدی ہندوستانی ہیں۔ اس لئے ان لوگوں میں پرچار ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے بھی ان لوگوں میں پرچار کیا۔ اور اب مہاشہ ایودھیا پرشاد بھی کر رہے ہیں۔ ان لیکچروں میں کچھ گورے لوگ بھی سننے آ جاتے ہیں اور ہمارے لیکچروں کی پرشنسا بھی کرتے ہیں۔ مگر پرشنسا تک ہی ان کا کام محدود ہے۔ مثل یورپ کے وہ ہمارے دائرہ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان میں پرچار کرنے سے اتنا فائدہ ضرور ہے۔ کہ ہندوستانیوں کے ساتھ انکی ہمدردی بڑھ جاتی ہے۔ اور ہندوستان کے بارہ میں ان کے خیالات میں کچھ تبدیلی آ جاتی ہے۔ لیکن نہ وہ گورے آریہ بنائے جا سکتے ہیں۔ نہ ہمارے اندر جذب ہو سکتے ہیں ممکن ہے اگر رام کرشن پرمہنس کے مٹھ کی طرح کوئی ہمارے اپدیشک وہاں مستقل رہائش کریں تو کافی عرصہ کے بعد کچھ کامیابی حاصل کر سکیں لیکن ایسا کرنے سے روپیہ بھی کافی خرچ کرنا پڑے گا۔ اور وہاں رہائش کرنے والے اپدیشک

(باقی پوٹ میں)

ہماری خوراک

حال ہی میں قدرتی طریقہ علاج کے ایک بہت بڑے ماہر مسٹر بیری بنجامن صاحب نے ایک نہایت مفید کتاب صحت اور بیماری کی حالت میں "تمہاری خوراک" your diet in health and disease تصنیف کی ہے اس کتاب میں لائق مصنف نے بھیاس اور صحیح خوراک کے ذریعہ بیماری دور کرنے اور صحت قائم رکھنے کے متعلق نہایت قیمتی واقفیت بہم پہنچا دی ہے۔ ہم اپنے ناظرین کے مطالعہ کے لئے اس مفید کتاب میں سے مصالحہ جات کے استعمال کے متعلق کچھ حصہ کا سرسری ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ امید ہے ہمارے ناظرین اس کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیں گے

مصالحہ جات صحت کیلئے مضر کیوں ہیں؟

یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ بھوک کا لگنا یا نہ لگنا اس امر کو اچھی طرح واضح کر دیتا ہے۔ کہ ہمارے جسم کی اندرونی حالت کیسی ہے اور بجائے اس کے کہ روزانہ دو چار دفعہ بلا لحاظ اس امر کے کہ بھوک ہے یا نہیں (جیسا کہ آج کل عام رواج ہے) کچھ کھا ہی لیا جائے اور اپنے تھکے ماندے اور سست معدے کو سوادوار اور چٹ پٹی چیزوں کے لالچ سے زبردستی کچھ کھانے پر مجبور کیا جائے ہر شخص کے لئے یہ بدرجہا بہتر ہوگا۔ کہ بھوک نہ لگنے کی صورت میں وہ ایک وقت یا ضرورت ہو۔ تو دو یا تین وقت تک بھی ہرگز کچھ نہ کھائے۔ تاوقتیکہ ٹھیک بھوک لگنی شروع نہ ہو۔ لیکن عام طور پر لوگ ایسا نہیں کرتے۔ اور اس میں سب سے زیادہ قصور طبی پیشہ ور ہیں۔ کہ جو اپنے مریضوں کو کچھ نہ کچھ کھلائے جانے پر بضد رہتے ہیں۔ چاہے وہ بیچارے کتنا ہی چلائیں۔ کہ وہ کچھ کھانا نہیں چاہتے اور کہ ان کا معدہ آرام کرنا چاہتا ہے لیکن یہ طبی لوگ بڑے ضدی ہوتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے بیمار ضرور کچھ نہ کچھ کھائیں۔ اور آخر انہیں کچھ نہ کچھ کھلایا جاتا ہے۔ چاہے زبردستی ہی کرنی پڑے اور نیچر کے اصولوں کے بضد توڑنے کا نتیجہ لازمی طور پر خراب تکلیف دہ اور زیادہ پیچیدگیوں کا بڑھ جانا ہوتا ہے۔

اس لئے ناظرین! اگر آپ اپنی صحت کی قدر و قیمت سمجھتے ہیں۔ تو آپ کو چاہیئے۔ کہ جب کبھی آپ کھائیں۔ تو اس امر کا لحاظ رکھیں۔ کہ آپ کو بھوک ہے یا نہیں۔ اور اس کے علاوہ آپ کی خوراک میں مصالحہ جات جس قدر کم ہوں گے اتنا ہی بہتر ہوگا۔ کیونکہ ان کے خوراک میں ہونے سے آپ یہ پتہ نہیں لگا سکتے۔ کہ آپ کو واقعی بھوک کتنی ہے اور اس کے لئے آپ سواد کے بس ہو کر بھوک سے زیادہ کھا جائیں گے۔ اور نقصان اٹھائیں گے اس کے ساتھ ہی مصالحہ جات سے جو معدہ کو نقصان پہنچے گا۔ وہ الگ ہوگا۔ (مصالحہ جات سے میری مراد صرف چٹنیاں آچار۔ رائی سرکہ اور کالی مرچ وغیرہ ہی نہیں بلکہ نمک بھی ہے) نمک جسم کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔ لیکن یہ عام معدنی نمک نہیں۔ بلکہ وہ نمک ہیں کہ جو کچی اور بغیر ابالی ہوئی تمام سبزیوں اور پھلوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ کئی قسم کے نمک (محض سوڈیم ہی نہیں بلکہ کیلشیم۔ پوٹاشیم و میگنیشیم وغیرہ بھی) سبزیوں و دیگر کئی اشیاء خوردنی میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ ان کے ابالنے۔ پکانے اور چھیلنے وغیرہ سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جسم میں نمک کی کمی اس عام معدنی نمک سے پوری کی جاتی ہے لیکن ہمارے جسم پر اس معدنی نمک کا اثر سبزیوں اور پھلوں کے قدرتی نمکوں کے اثر سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔

معدنی اور سبزیوں کے نمک کے الگ الگ اثر کا پتہ آنکھ کی ایک خاص جھلی کے دیکھنے سے لگ سکتا ہے۔ جو لوگ سبزیوں کا نمک استعمال کرتے ہیں۔ ان کی اس جھلی پر کوئی بیرونی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ لیکن جو لوگ معدنی نمک زیادہ کھاتے ہیں۔ خواہ یہ خوراک میں عام نمک ہو چاہے میگنیشیم وغیرہ بطور قبض کشا استعمال کیا جائے ان کی مذکورہ جھلی پر ایک خاص سفید دائرہ سا ہو جاتا ہے کہ جس کو سوڈیم رنگ Sodium Ring کہتے ہیں۔

یہ سچ ہے۔ کہ یہ سوڈیم رنگ صرف ان ہی کی آنکھوں میں نمودار ہوتی ہے۔ جو کہ بہت برسوں تک نمک کا زیادتی کے ساتھ استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کی موجودگی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ جسم اس غیر ضروری معدنی مادے کے جمع ہو جانے سے لگاتار جوش کھاتا ہے جس سے کہ اس کے طبعی عمل میں فتور پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ واضح ہو گیا ہوگا کہ عام معدنی نمک جسم کے لئے فائدہ مند نہیں ہے جیسا کہ بہت سے لوگ (جن میں کہ طبی پیشہ ور بھی شامل ہیں۔) خیال کرتے ہیں۔ بلکہ جسم کے لئے ایک بوجھ اور صحت کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے۔ ناظرین کو عام کانی اور سبزیوں کے نمک میں اس ضروری فرق کی اہمیت کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اگر خوراک صحت کے طریقے کے مطابق تیار کی جائے اور اس میں کافی تازہ پھل اور کچی سبزیاں شامل ہوں تو جسم کے لئے تمام نمکوں کی ضرورت قدرتی طور پر پوری ہو جاتی ہے.....

رادھا سوامی مت کا گورو منتر

رادھا سوامی مت کا گورو منتر جو آج تک پوشیدہ رہا ہے۔ نیز اس کے طریقوں کا بیان معہ تصویرات کے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

(۱)

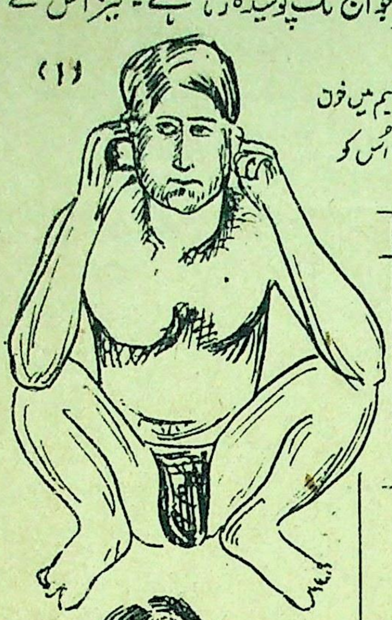

(نمبر ۱) کانوں میں انگلیاں دی ہوئی ہیں۔ اور جسم میں خون کے دورے سے جو گھوں گھوں ہو رہی ہے اُس کو سن رہا ہے:

نام مقام	نام دھنی
سہس دل کنول	نرنجن
روشنیاں چراغ	آوازہائے یا باجے گھنٹہ و سنکھ

(۲)

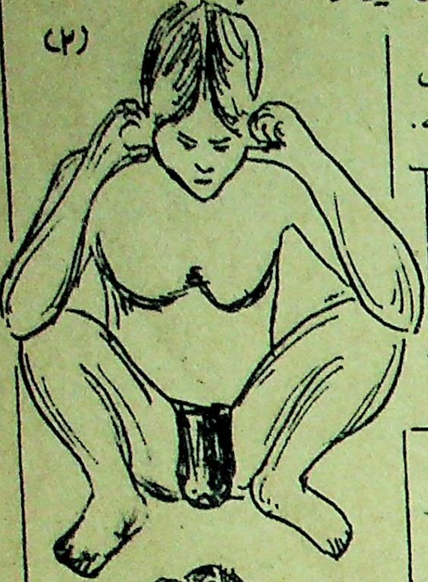

(نمبر ۲) دھیان کو نیچے کر کے گھوں گھوں کی آواز سن رہا ہے۔

نام مقام	نام دھنی
ترکٹی	اونکار
روشنیاں	آوازہائے یا باجے
صبح کا ستارہ	مردنگ و بادل کی گرج

(۳)

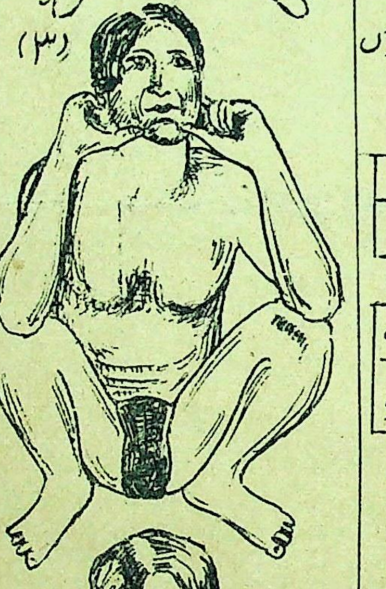

(نمبر ۳) دھیان کو اونچا کر کے گھوں گھوں کی آواز سن رہا ہے۔

نام مقام	نام دھنی
سن	رارنکار

روشنیاں	آوازہائے یا باجے
پوہ کی پورنماشی کا چاند	سارنگی کنگری وغیرہ

(۴)

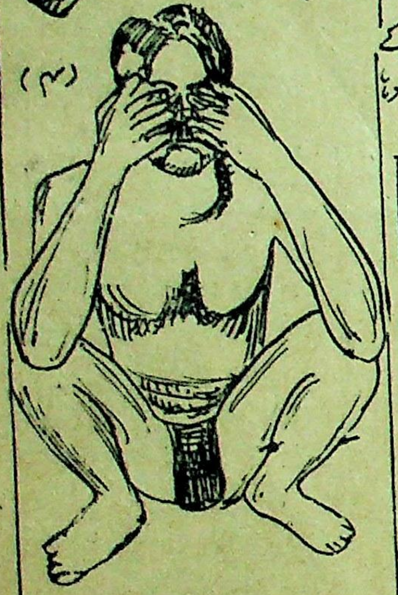

(نمبر ۴) کان۔ آنکھ۔ ناک۔ منہ کو بند کر کے روشنیاں و گھوں گھوں کی آواز اور رادھا سوامی دھام کے درشن کر رہا ہے۔

نام مقام	نام دھنی
بھنور گپھا	سوہنگ

روشنیاں	آوازہائے یا باجے
ماہ جیٹھ کی دوپہر کا سورج	بنسری

(۵)

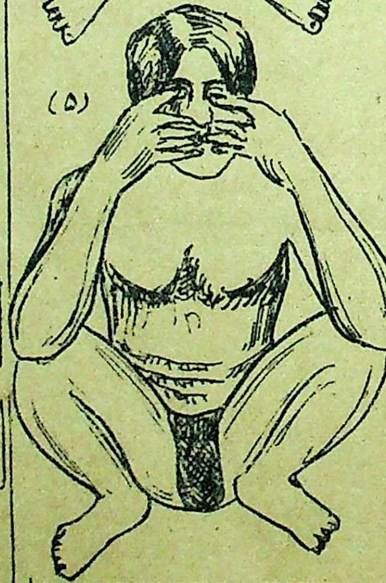

(نمبر ۵) آنکھوں پر زیادہ دباؤ ڈال کر رادھا سوامی دھار کے درشن کر رہا ہے۔

نام مقام	نام دھنی
ست لوک	ست پرش

روشنیاں	آوازہائے یا باجے
کروڑ سورج کا پرکاش	بین

(۶)

(نمبر ۶) جب ابھیاس کرتا کرتا تھک جائے۔ تب لیٹ جائے۔

نام مقام	نام دھنی
الکھ لوک	الکھ پرش

روشنیاں	آوازہائے یا باجے
ارب سورج کا پرکاش	بے انتہا

(نمبر ۷) نام مقام	نام دھنی	روشنیاں	آوازہائے یا باجے
اگم لوک	اگم پرش	کھرب سورج کا پرکاش	بے انتہا

(نمبر ۸) نام مقام	نام دھنی	روشنیاں	آوازہائے یا باجے
رادھا سوامی دھام	رادھا سوامی دیال	بے انتہا سورج و چاند	بے انتہا

بقیہ صفحہ ۳ پے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رادھا سوامی گورو منتر برہنہ شکل میں

جس کو رادھا سوامی لوگ سہج یوگ - اہند بانی یا سُرت شبد یوگ کہتے ہیں - جو کہ وات - پت - کف - خون کا دورہ ہے - جس کو پندرہ گرین کونین کھانے سے ہر ایک انسان سن سکتا ہے - اس پاگل پن کی اختراع کو رادھا سوامی لوگ مکتی کا ابھیاس اور اہند بانی سننے کا سادھن بتاتے ہیں - چنانچہ مندرجہ بالا تصاویر ان کا صحیح طریقہ بتلا رہی ہیں جس طرح کہ وہ کرتے ہیں -

نوٹ :- ناظرین! ان لوگوں نے نو دوارہ اور دسواں مکتی کا استھان مانا ہے - مگر بموقعہ ابھیاس یہ لوگ نو کے نو ۔۔ ہا مقوق انگلیوں سے بند کر لیتے ہیں - پرنتو دسواں استھان تو کھٹکے کا کھلا ہی رہ جاتا ہے - اور اس سے ۔۔ پیدا شدہ اہند شبد جو .... خارج ہوتا رہتا ہے -"

رادھا سوامی مت کی اصلیت کو جاننے کے لئے رادھا سوامی مت کی ڈکشنری کے انوسار چند ضروری الفاظ بطور فرہنگ کے دیئے جاتے ہیں - پاٹھک گن ان کو زبانی یاد کر لیویں - اور اس کی سچی اور صحیح اصلیت کو جان لیویں :-

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
برہما وشنو	کال کے بیٹے -	سنت	جو پرکرتک پدارتھوں کو اکٹھا کر کے ان کا آنند چکھتے - یہ آنند اصلی آخری منزل کا آغاز کہلاتا ہے
وید	کال کی تعلیم کا پروپیگنڈا کرنے والی پستک -		
رشی ہرشی اوتار و گورو	رادھا سوامی دیال کے بھنگی بہشتے - فراش - بتے - جو کہ رادھا سوامی دیال کے واسطے جگہ صاف کرنے کے لئے آتے رہے ہیں (جب جگہ صاف ہو گئی - تو رادھا سوامی جی آدھمکے)	ہرشی	جو پرکرتک پدارتھوں کے ڈھنگ جان گیا ہو -
		مہاتما	جو سنت کا اپاسک ہو -
		بابو	سیدھا بھولا آدمی -
		وشے بھوگ	علم یعنی بدھی -
		اودیا	روحانی علم -
پرکرتی یعنی مادہ	رادھا سوامی دیال کے پاؤں ہیں	ودیا	دنیاوی علم -
آتما	رادھا سوامی دیال کا پیٹ چھاتی والا حصہ -	عقل	عورت -
		سہج یوگ	عقل کی لطافت بند کر کے اس کی جگہ کثافت کا بھرنا -
ہمارے جسم کا مادہ	نرک لوک کے جیو کی روح ہے -	بھوگ	عقل کو لطیف علاقوں میں لے جانا -
ہماری روح	رادھا سوامی لوک کا مادہ ہے -	پرم سنت	دیش کا شترو -
پیک دان	امرت ہے - جس کے نوش کرنے سے پرم گتی ہوتی ہے -	اگیانی	دیش بھگت -
		آدیا	کال کی عورت -
دیال	خدا -	رادھا	دیال کی عورت -
کال	شیطان -	پرشادی	گورو کی جھوٹ یا تھوک -

آریہ سماج کے دس نیموں کی ویاکھیا (انگریزی)

The Ten Principles of The Arya Samaj

شری پنڈت چمو پتی جی ایم - اے مکھیہ ادھشٹاتا آچاریہ گورو کل کانگڑی نے اپنی سابقہ کتاب The Ten Commandments of Dayanand رشی دیانند کے دس احکام نامی انگریزی پستک کا دوسرا سنشودھت سنکرن چھپوایا ہے - جنتا پنڈت جی کی علمی قابلیت اور ان کی تصنیفات کو بھلی پرکار جانتی ہے - کتاب کی فضیلت مطالعہ سے ظاہر ہو سکتی ہے - آریہ سماج کے انگریزی داں اصحاب میں پرچار کے لئے از بس مفید ہے - کاغذ اور چھپائی اعلیٰ - باوجود ان خوبیوں کے قیمت نہایت قلیل صرف ۶ /

ملنے کا پتہ :- منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون - لاہور

آگرہ اور بیاس کے رادھا سوامی گوروؤں کو چیلنج

(از شری پنڈت کنج لال جی گائیک شش پنڈت اونکار ناتھ جی گائینا آچاریہ شکشا پرنالی پنڈت وشنو دگ...)

رادھا سوامی مت میں انسان کے اندر اہند شبد ہوتے ہیں - جس کی نقل راگیوں کے راگ ہیں - جو اخذ کئے ہوئے ہیں - اس واسطے رادھا سوامی مت میں شامل ہونے والے کو پانچ شبد کے ابھیاس کی شکشا دی جاتی ہے - ....

" .... رادھا سوامی مت میں راگ ودیا کی اس واسطے ممانعت ہے - کہ رادھا سوامی لوگ اہند شبد دوارہ وہ لطیف راگ جس کی نقل یہ بیرونی راگ گائے جاتے ہیں سنتے ہیں - رادھا سوامی لوگوں کے آگے یہ راگ ایک ہیچ چیز ہیں -

رادھا سوامی مت انوسار یہ لطیف راگ جن کی نقل کہ گائن ودیا والوں نے کی ہے - یہ تمام راگ منش شریر کے اندر ہر وقت اور ہر دم جاری رہتے ہیں - جس کے سننے کا قاعدہ رادھا سوامی مت کے انوسار ناک - کان بند کر کے بتلایا ہے ان راگوں کو سن کر منش کی پرم گتی ہوتی ہے -

رادھا سوامی مت کے اس ارشاد سے صاف ثابت ہے کہ رادھا سوامی لوگ راگ و گائن ودیا کی پرم گتی نیز سوکشم سے سوکشم حالت کو جاننے والے ہیں -

چونکہ مجھے راگ ودیا کا ازحد شوق چھوٹی عمر سے ہی ہے - نیز میں نے اپنی تمام عمر کو اس ودیا کے ہی حاصل کرنے میں وقف کر چھوڑا ہے جس دن مجھے رادھا سوامی مت کے ان خیالات کا پتہ چلا - مجھے نہایت خوشی ہوئی کہ اب مدعا زندگی حاصل ہونے والا ہے - اس خوشی میں میں رادھا سوامی لوگوں سے ملا چنانچہ مجھے ایک دو چالیس چالیس - پچاس پچاس برس کے رادھا سوامی مت کے چیلے ملے - جنہوں نے مجھے بتلایا - کہ ہم نے بھی آپ کی طرح ہی اس مت کے واسطے زندگی وقف کی ہوئی ہے - چنانچہ ہمیں اس مت میں شامل ہوئے آج چالیس چالیس - پچاس پچاس برس گذر گئے ہیں اب تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی - اور میں نے فوراً ملہار اور ملتان کے رنگ میں کچھ راگ گایا - جس کو دیکھ کر اور سن کر رادھا سوامی مت کے چیلوں نے ناک بھوں چڑھایا - اور مجھے اس راگ سے باز رہنے کا سبق پڑھایا - میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی - جب کہ مجھے اس بات کا علم ہوا - کہ آپ راگ ودیا اور نو دن میں کوئی فرق نہیں جان سکتے - ان سے میری بہت سی باتیں ہوئیں - جو کہ اس جگہ میں درج نہیں کر سکتا -

مطلب یہ کہ جو شخص ایک لطیف بات کو سمجھتا ہے - اور اس کا استاد ہونے کا دعوے کرتا ہے وہ استھول یعنی کثیف بات کی تہہ کو فوراً جان لیتا ہے - اس واسطے میں آج یہ کھلا چیلنج رادھا سوامی مت کے آج کل کے دونوں گوروؤں بیاس و آگرہ کے نام شائع کراتا ہوں - کہ اگر وہ اہند شبد جو کہ لطیف راگ ہے - اس کے معلّم ہیں - تو وہ میرا یہ چیلنج منظور کریں - اگر آپ کہیں - تو میں آگرہ و بیاس یا آپ کوئی دوسری جگہ مقرر کریں - جس جگہ کہ میں اور آپ لوگ (گورو صاحبان) شامل ہوں - میں اس وقت کسی ایک راگ کا الاپ کروں گا - اگر آپ اس راگ کا تال - رنگ - روپ - وقت - مجھے بتا دیویں گے تو میں بخوشی آپ کی شاگردی دھارن کروں گا ورنہ آپ اس پاکھنڈ کو جو کہ آپ مایا کے واسطے سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں - اس سے باز آئیں - اور ست مارگ کی طرف نظر کریں - زندگی ناپائیدار ہیں پاپ اور گرہستی کے بیج بونا چھوڑ کر پربھو کا دھیان کریں ۔

آریہ مسافر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ بھائی کا فرض ہے

- منیجر

ویدک دھرم شکھشا

جو پتری پاٹھ شالاؤں کے لئے آریہ شکھشا سمتی کی پاٹھ ودھی کے مطابق ایک آریہ وِدوان نے تیار کی ہے اور جس کو ادھیکاریان سماج نے پسند فرما کر پتری پاٹھ شالاؤں میں رائج فرمایا ہے - بھجن اور عبارتیں روچک ہونے کے کارن پتریاں اس کو یاد کر لیتی ہیں - جس سے ویدک سدھانت دل پر منقش ہو جاتے ہیں - کاغذ بہت بڑھیا - سوامی جی کی تصویر سے مزین مشہور تاجروں سے مل سکتی ہے قیمت پہلا بھاگ ۱ ۔ دوسرا ۱ ۔ تیسرا ۲ ۔ چوتھا ۲ ۔ ملنے کا پتہ :-

تاراچند آریہ اینڈ سنز بھارت پستکالیہ سرگودھا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بہشت میں تعمیر کا کام شروع ہے

(از سوامی رودرانندجی - آریہ مناظر — لاہور)

مشکوٰۃ شریف باب سنتوں اور اسکی فضیلتوں کا پہلی فصل روایت ۱۰۸۶ میں لکھا ہے کہ

حضرت ام حبیبہ کہتی ہیں کہ:-

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جس شخص نے ایک دن میں بارہ رکعت پڑھ لیں تو اس کے لئے ایک مکان بہشت میں بنا دیا جاتا ہے ترتیب ان کی یہ ہے۔ چار ظہر کی نماز سے پہلے اور دو بعد نماز کے۔ اور دو بعد نماز مغرب کے۔ اور دو بعد نماز عشا کے اور دو صبح کی نماز سے پہلے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ:-

ام حبیبہ کہتی ہیں۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ جس مسلمان بندے نے اللہ کے واسطے سمجھ کر ہر دن میں سوائے نماز فرض کے بارہ رکعت نفل پڑھ لیں۔ تو اس کے واسطے اللہ تعالےٰ ضرور ہی ایک مکان بہشت میں بنا دے گا۔ یا یہ فرمایا۔ کہ بہشت میں ایک مکان بنا دیا جائے گا ۔

اب ہر روز لاکھوں مسلمان بارہ بارہ رکعتیں پڑھتے ہونگے۔ اور اللہ تعالےٰ کو لاکھوں مکان ہر روز بنانے پڑتے ہونگے۔ اور مکانوں کا بھی کیا ٹھکانا۔ کتنے بڑے ہوں گے۔ یہ بھی پتہ نہیں صرف ایک ہی کوٹھڑا بنا دیتا ہوگا۔ یا سب سامان اور نئی حوریں اور غلمان بھی اس مکان کے لئے تیار کرنے پڑتے ہونگے۔

آہاہاہا! بہشت تو بڑا بھاری شہر بن رہا ہوگا اور لاہور کی طرح دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہوگا۔ شائد یہ تمام کام محض کن کہنے سے ہو جائیں گے ورنہ بڑی مشکل ہوتی ہوگی۔

ہماری یہ بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ اور ہمارے جیسے سادھوؤں کو اس قسم .... کی باتیں سمجھ بھی کیسے آویں۔ کسی آدمی نے ذرا سی تعریف کر دی۔ جھٹ مکان تعمیر کر دیا۔ اور ایک مہینہ میں ۳۶۰۔ اگر کسی مسلمان بھائی نے ۸۰ سال عبادت کی۔ اور ہر روز بارہ رکعت پڑھتا رہا تو ۲۸۸۰۰ مکان بن جائیں گے۔ اگر ہر ایک میں ۷۰ + ۷۲ = ۱۴۲ حوریں رکھیں۔ تو بہت بڑی گڑبڑ ہوگی غریب مولوی صاحب کو بڑا لمبا دورہ کرنا پڑیگا۔ کیونکہ ایک مکان تو آج بنایا۔ اور ایک ۸۰ سال کے بعد۔ تو کتنا فاصلہ ہوگا۔ ہم تو مکان کا رقبہ نہیں بتایا۔ ورنہ حساب لگا کر فاصلہ بھی نکال لیتے۔ مگر تاہم اتنا سمجھتے ہیں۔ کہ ایک بیگھ سے کم مکان نہ ہوگا۔ تو اگر ایک لاکھ آدمیوں نے ایک دن میں بارہ بارہ رکعت پڑھیں۔ تو ایک بیگھ کا ایک پلہ ۳۰ قدم ہوا۔ اور جب ۱۰۰۰۰۰×۳۰ = ۳۰۰۰۰۰۰ ۳۰ لاکھ قدم ہوا۔

۳۳۳ ⅓ میل لمبائی ایک دن کی ہوتی۔ ایک سال کا حساب اور اسی سال کا آپ لگا لیں۔ اس کے لئے کوئی بڑھی تیز موٹر یا ہوائی جہاز رکھنا پڑیگا۔ یا مولوی صاحب کے کان میں کن کہا۔ اور ایک مولوی بنا دیا۔ ایسے ہی سب گھروں کے لئے کرنا پڑیگا۔ یا ایک ہی دفعہ بڑا سا احاطہ گھیر لیا ہوگا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کوئی مولوی جس نے حساب اور منطق نہ پڑھی ہو۔ وہی شائد بتا سکے کہ یہ کیا گڑبڑ ہے اگر ٹھیک بتا دیگا۔ تو ہم بھی بارہ نفل پڑھ لیا کریں گے۔ بہت سے مکان بنوا لیں گے اور پھر کسی . . کے ہاتھ فروخت کر کے لاہور میں ایک سادھو آشرم بنائیں گے۔ اور اپنی حوروں کو حساب بتانے والے مسلمان بھائی کو انعام میں دیدیں گے۔ خیر یہ تو تب دیکھا جائیگا۔ مگر اللہ میاں کے کاروبار کا پتہ لگ گیا۔ ایک کام اور ہے وہ بھی سن لو۔

حضرت عبد اللہ بن سائب کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھتے تھے اور فرماتے تھے۔ کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اس لئے میں (اس وقت یہ) پسند کرتا ہوں۔ کہ میرے نیک عمل اوپر جائیں۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔ مشکوٰۃ حصہ اول

یہ بھی روز روز کا بکھیڑہ میاں کے گلے کا ہار ہو رہا ہے۔ کہ روز دن ڈھلے دروازے کھولنے پڑتے ہیں۔ یہ سمجھ میں آنا ذرا مشکل سا ہوگا۔ صبح ہی دروازے کیوں نہیں کھلتے۔ سورج ڈھلنے تک اللہ سوتا رہتا ہے۔ دیکھو بھائی تم دعوے سے باہر قدم رکھ رہے ہو۔ تم تو کورے سڑے ہوئے کیچڑ کے تیلے کے بچے ہو۔ تمہارے دماغ تو ہے ہی نہیں ہم دعوے سے باہر نہیں جاتے۔ اللہ تعالےٰ نے کام کی پڑتال کر کے اس کو اس کام سے فارغ کرانا چاہتے ہیں۔ بھلا یہ کیا ماجرا ہے۔ ہر روز کواڑ بند کیوں کئے جاتے ہیں۔ کیا وہاں کوئی چور پڑتے ہیں۔

نہیں یہ بات نہیں۔ ڈاک کا تھیلہ عملوں کے لفافے لے کر اس وقت پہنچتا ہے۔ اس لئے اس وقت دروازے کھلتے ہیں۔ (مناظر)

اللہ بھی عجیب ہے۔ ڈاک دس بجے دیکھنی چاہئے جس سے فوراً اسی دن مکان تیار ہو جائیں۔ سورج ڈھلے ڈاک پہنچی۔ سورج غروب تک ڈاک دیکھی پھر کام دوسرے دن پر جا پڑا۔

(م) پرانہ کال اور تھوڑا کام ہے۔ جو ڈاک ہی کھول کر پڑھنے لگ جائیں۔ (مناظر) اور کیا کام ہے۔ (م) صبح نئی روحیں بنانی۔ حوروں کو دیکھنا۔ کوئی نہر نہ ٹوٹ گئی ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ (مناظر) واہ! میاں تو بڑے سمجھ دار نکلے تمام کاروبار ضروری کر کرا دروازوں کی بات سوجھتی ہے واہ بھئی واہ۔ اللہ میاں کے پاس بڑا کام ہے۔ کیوں جی رات کو آسمانوں کے دروازوں کے تالے لگا دیتا ہوگا۔ چوکیداروں کو حکم دے دیتا ہوگا۔ کونسی بات درست ہے ؟

سوچنا

ماتھر شرما جی پرچارک جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں بہت پرانے اُپدیشک ہیں سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار وہ آج کل حیدر آباد دکن میں پرچار کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ وہاں انہوں نے نومبر سے پرچار شروع کیا ہوا ہے۔ ان کی جو رپورٹ سبھا میں آئی ہے۔ وہ سنتوش دائک ہے۔ اور حیدر آباد میں جو آریہ ...

... کو ماتھر شرما کو اور ٹھہرانے کے لئے کہا ہے سارودیشک سبھا کے پردھان شری نارائن سوامی جی نے پنجاب سبھا کو ان کے اور ٹھہرانے کے لئے حکم دیا ہے اس لئے ماتھر شرما جی ابھی اُدھر کام کریں گے اس لئے کوئی آریہ سماج ان کو بلانے کے لئے نہ لکھے ۔ (سو تنترانند)

جملہ مذاہب کو کھلا چیلنج

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی اردھ شتابدی مہوتسو جو جنوری ۱۹۳۵ء کے آخری ہفتہ میں پریڈ گراؤنڈ میں بڑی شان و شوکت سے منایا جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں آریہ شرک شالی کا سالانہ جلسہ بھی اسی پنڈال میں نہایت تزک و شان سے منعقد ہوگا۔ لہٰذا ہندوستان کے جملہ مختلف مذاہب مثلاً سناتن دھرم (پورانک) جینی۔ عیسائی۔ مسلمان۔ دیو سماجی۔ رادھا سوامی وغیرہ کی ذمہ وار انجمنوں کو کھلا چیلنج ہے کہ اگر کسی کو ویدک دھرم کے کسی سدھانت پر کسی قسم کی شنکا ہو۔ تو مضمون اور وقت مناظرہ کے لئے منتری سبھا ہذا سے خط و کتابت کر کے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۴ء تک طے کر لیں۔ ورنہ وقت نہ ملنے کی ذمہ داری درخواست کنندہ پر ہوگی ۔

(بنواری لال شرما منتری)

عیسائیت پر لاجواب کتابیں

بائیبل کلام الٰہی

نہیں۔ بلکہ معیار الہام پر پوری ہی نہیں اترتی نہ اس کا الہام عالمگیر ہے۔ اور نہ ہی نقائص سے پاک۔ اور نہ ہی بنی نوع انسان کے لئے مفید بڑی محققانہ تالیف ہے ضخامت ۱۷۵ صفحات۔ قیمت صرف ۶/

پادری جوالا سنگھ

پروفیسر علم الٰہی بریلی کے اعتراضات کا تشفی بخش جواب علمی اور عقلی دلائل سے بائیبل دھرم کی تکذیب وید اور بائیبل میں بیان کی گئی ہے اور عیسائی منطق کی حقیقت کو واضح کیا ہے۔ قیمت صرف ۵/

کیا مسیح خدا کا بیٹا

تھا؟ یوسف نجار کون تھا؟ مریم کی معصومیت عیسائیت کے مختلف میں عیسائی فرقوں کے اختلاف تثلیث کی حقیقت۔ خدا۔ بیٹا اور روح القدس کی فلاسفی پر ایک بصیرت افروز تقریر عیسائیت کے آئینہ کو دیکھئے ۱۲۸ صفحات قیمت ۵/

مسیح کی ابتدائی زندگی کے پوشیدہ راز

عیسٰے کہاں رہا۔ کون سے خیالات کا اثر اس کے دماغ پر اثر انداز ہوا۔ کیا ہندوستان آیا۔ اگر ہندوستان آیا۔ تو کن لوگوں کی آغوش میں تربیت حاصل کرتا رہا۔ قیمت صرف ۳/

نئے اور پرانے عہد نامہ کے

پر ۲۴۴ لاحل سوالات جن کا جواب ابھی تک بڑے بڑے لاٹ پادریوں سے بھی نہیں بن پڑا۔ ایک انگریز کی تصنیف ہے اردو ترجمہ قیمت ۶/

انجیل کلام الٰہی نہیں

عیسائیت کے زبردست عالم شری لالہ کانشی رام جی پلیڈر کی ایک فاضلانہ تصنیف ہے جس کی تردید کی جرأت کسی پادری کو نہیں ہوئی۔ قیمت ۱/

ملنے کا پتہ:- پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

آریہ پرتیندھی سبھا پنجاب (؟)

ضروری نویدن

سب آریہ بھائیوں سے نویدن ہے کہ ایک مہاشہ جس کا نام ماسٹر وشنو متر ہے اور جو گذشتہ سال کئی اپرادھوں کے کارن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارہ گوروکل اندرپرستھ سے برخاست کیا گیا تھا گوروکل کانگڑی و اندرپرستھ کے متعلق غلط فہمی پھیلا رہا ہے۔ گوروکل کے کرم چاریوں تتھا برہم چاریوں پر بے بنیاد الزام لگا کر سنستھا کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں نے اس مہاشہ کی ساری فائل دیکھی ہے۔ اور اچھی طرح پڑھی ہے۔ اور سب باتوں کی تحقیقات کی ہے۔ اس فائل کو پڑھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اس شخص نے اپنی غلطیوں کے لئے کئی دفعہ معافی بھی مانگی ہے۔ اور اسے جرمانہ بھی کیا جا چکا ہے۔ کیونکہ میرا گوروکل میں آنا جانا زیادہ ہے اور سب برہمچاری میرے ساتھ کھلی بات چیت کرتے ہیں اور جب ان برہم چاریوں کا دہلی میں آنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ وہ سب میرے پاس آکر ہی قیام کرتے ہیں ان کے ساتھ میرا گہرا پریم ہے۔ اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان کے بارے میں جو لغو باتیں یہ مہاشے پھیلاتے ہیں۔ وہ بالکل بے بنیاد اور غلط ہیں۔ مجھے یہ جان کر بڑا دکھ اور افسوس ہوا۔ کہ نہ صرف کرم چاریوں کے خلاف بلکہ ان ہستیوں کے خلاف بھی (پروفیسر رامدیو جی۔ آچاریہ دیو شرما تتھا پروفیسر سیٹھی جی وغیرہ) جن کی ساری آریہ جاتی عزت کرتی ہے۔ اور جن مہانو بھاؤں نے اپنا سارا جیون آریہ سماج اور قوم کی خاطر وقف کیا ہوا ہے۔ بہت غلط اور بے بنیاد باتیں پھیلائی جا رہی ہیں ان کے برخلاف لغو اور بیہودہ باتیں پھیلانا مانو سورج پر تھوکنے کے برابر ہے۔

مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نئی دہلی کے ڈی اے۔ وی سکول کے کاریہ کارنی کے منتظمان نے بھی اسے اپنے سکول سے علیحدہ کر دیا ہے دہلی کے سرپرستوں نے بھی جن کے بچے گوروکل میں پڑھتے ہیں۔ انہوں نے بھی اس کے برخلاف ایک اعلان نکالا ہے۔ جو بالکل درست ہے میں اس کے ساتھ متفق ہوں۔ اس لئے اطلاعاً عرض ہے۔ کہ ایسے مہاشے کی بیہودہ باتوں کی طرف بالکل دھیان نہ دیا جائے۔

(بابا دلکھا سنگھ گورنمنٹ کنٹریکٹر نئی دہلی)

سنہ ۱۹۳۴ء کا نوبل پرائز کسے ملا

(اوسلو۔ ۱۰ دسمبر) سنہ ۱۹۳۳ء کا نوبل پرائز نارمن اور سنہ ۱۹۳۴ء کا نوبل پرائز مسٹر آرتھر ہنڈرسن کے سابقہ وزیر خارجیہ) جو تخفیف اسلحہ فرانس کے سلسلہ میں بھاری کوشش کا اظہار کرنے میں۔ دیا گیا ہے انعام ۔۔۔ ۷ پونڈ ہے۔

ریاست حیدرآباد و راہ راست

مہاتما نارائن سوامی کا بیان

دہلی۔ ۷ دسمبر۔ مہاتما نارائن سوامی مہاراج پریذیڈنٹ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے مندرجہ بیان شائع کیا ہے:۔

سارودیشک سبھا کی عرضداشت پر نظام گورنمنٹ نے گذشتہ اگست میں ایک بیان شائع کیا تھا۔ جس میں اس امر کا اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ریاست حیدرآباد میں کسی مذہب یا فرقہ کے انویائیوں پر کسی قسم کی کوئی پابندی عاید نہیں ہے اور گورنمنٹ کا سلوک اس کی رعایا کے ساتھ خواہ کسی مذہب یا فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ غیر امتیازی ہے۔ اس اعلان کے بعد قدرتی طور پر یہ امید کی جاتی تھی۔ کہ آریہ سماج کے کارکنوں کے راستہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوگی۔ اور نظام کی پولیس آریہ منتریوں کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کرے گی۔ خاص کر ان کو تقریر کرنے کی آزادی ہوگی اور ان کو آریہ سماج مندروں اور مذہبی مقامات پر عام جلسہ منعقد کرنے کی آزادی ہوگی:۔

نظام گورنمنٹ کے اس اعلان کے بعد سرکردہ آریہ سماجی لیڈروں کا ایک دستہ اس اعلان کی صداقت کا پتہ لگانے کے لئے حیدرآباد گیا۔ یہ معلوم کر کے اطمینان ہوا۔ کہ حکام حیدرآباد نے ان کے ویاکھیانوں پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ نظام گورنمنٹ کی زیادتی سے نظام پولیس کے خلاف آریہ سماجی حلقوں میں جو بے اطمینانی پیدا ہوگئی تھی۔ وہ اس سے ایک بڑی حد تک دور ہوگئی۔

حیدرآباد سے لیڈروں کی واپسی پر میں نے اس بارے میں ایک بیان شائع کیا۔ لیکن اس بیان کی اشاعت کو چند ہفتے گذرے ہوں گے۔ کہ جگتیال اور مہاراج گنج سے اطلاعات آنی شروع ہوگئیں۔ کہ نظام پولیس نے آریہ سماج کے جلسوں پر پابندی عاید کرنی شروع کر دی ہے۔ اس کی وجہ سے آریہ سماج کے کارکنوں کو ایک قلیل عرصہ کے اندر ایک سے زیادہ زیادہ مرتبہ پولیس کے ناجائز احکام کے خلاف پروٹسٹ کرنا پڑا۔ اور پرتی ندھی سبھا کو پولیس کے اس بے جا رویہ کی جانب نظام گورنمنٹ کی توجہ مبذول کرانی پڑی جو اس اعلان کی سپرٹ کے قطعی خلاف تھا۔

مجھے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی ہے کہ آریہ سماج کے دھارمک ویاکھیان ہوتے ہیں۔ اور پولیس کوئی مداخلت نہیں کرتی:۔

اوشیک سوچنا

مورخہ ۹ دسمبر کے آریہ مسافر میں جیج بھان بالک کے گم ہونے کی خبر شائع ہوئی ہے کہ جو اس کا پتہ لگائے۔ اسے انعام دیا جائیگا۔

اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ وہ لڑکا ایک ہفتہ سے مل گیا ہے اور سور گشت جگہ پر سے اسے اناتھ آلیہ میں واپس لانے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ اس کے دادا کو اطلاع دے دی گئی ہے۔

(سکرٹری مرکزی یتیم خانہ لاہور)

آریہ سماجوں کے جلسے

نام سماج	تاریخیں	پرتیندھ
(۱) جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر	مورخہ ۱۴ تا ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء	پنڈت چندر بھانو جی آریہ اپدیشک پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک پنڈت پورن چند جی آریہ اپدیشک۔ مہاشہ کیسر چند جی بھجنو اپدیشک۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنو اپدیشک۔
(۲) آریہ یگیہ اُدھار سبھا آریہ ہائی سکول سیالکوٹ	" "	پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک۔ سوامی یوگانند جی مہاراج۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر۔ مہاشہ بھدر پال جی بھجنو اپدیشک۔
(۳) آریہ سماج ٹونی دیوی (کانگڑہ)	۱۸ تا ۲۰ دسمبر	پنڈت رام سروپ جی پاراشری آریہ اپدیشک۔ پنڈت گیان اندو جی آریہ اپدیشک۔ مہاشہ فقیر چند جی بھجنو اپدیشک
(۴) آریہ سماج روپڑ ضلع انبالہ	۲۱ تا ۲۳ دسمبر	پنڈت ہردیالو جی آریہ اپدیشک۔ پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ مہاشہ تیجا سنگھ جی بھجنو اپدیشک۔ مہاشہ سالگرام جی بھجن اپدیشک۔
(۵) آریہ سماج نوشہرہ ڈھالا ضلع امرتسر	" "	پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک پنڈت پورن چند جی آریہ اپدیشک۔ پنڈت رام چندر جی پرچارک۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجن اپدیشک۔
(۶) آریہ سماج جالندھر نگر اڈا ہوشیارپور	۲۳ تا ۲۵ دسمبر	پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر پروفیسر ستیہ ورت جی گوروکل کانگڑی۔
(۷) آریہ کمار سبھا ابوہر ضلع فیروزپور	" "	پنڈت چندر بھانو جی آریہ اپدیشک پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر۔ مہاشہ اودے سنگھ جی بھجنو اپدیشک
(۸) گوروکل ملتان	۲۴ تا ۲۶ دسمبر	پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک پنڈت رام دیالو جی ادھیاپک ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول ملتان۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ادھشٹاتا وید پرچار وبھاگ۔ شری لالہ چرنجیت لال جی پردھان آریہ سماج سری نگر۔ مہاشہ بھگت رام جی بھجنو اپدیشک۔
(۹) آریہ سماج تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخاں	۲۵ تا ۲۷ دسمبر	پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ اپدیشک۔ پنڈت ہرپال جی آریہ اپدیشک۔ سوامی رودرانند جی مہاراج مہاشہ آتم دیو جی بھجنو اپدیشک۔
(۱۰) آریہ سماج کہروڑ پکا ضلع ملتان	" "	پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی۔ مہاشہ کیسر چند جی بھجنو اپدیشک
(۱۱) آریہ سماج کلاچی ضلع ڈیرہ اسمعیلخاں	۲۶ تا ۲۹ دسمبر	مہاشہ ہرنس چندر جی بھجنو اپدیشک۔
(۱۲) آریہ سماج سلطانپور لودھی کپورتھلہ سٹیٹ	۲۵ تا ۲۷ دسمبر	پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی۔ مہاشہ فقیر چند جی بھجنو اپدیشک مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر۔

"آریہ ویر" لاہور کا پورانک سناتن دھرم نمبر

"آریہ ویر" لاہور کا پورانک سناتن دھرم نمبر مورخہ ۲۴ دسمبر کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا۔ نمبر ہذا میں سناتن دھرم پرچارک امرتسر کے سلگتی رتنی نمبر کے مضامین کا جواب دیا جائے گا۔ اور پورانک سناتن دھرم کی اصلی تصویر نہایت عمدگی اور متانت سے پیش کی جاوے گی۔ آریہ سماج کے مشہور ودوانوں اور لیکھکوں کے لیکھوں اور چیدہ آریہ شعرا کی نظموں کا مرقع ہوگا۔ سائز اس لئے کہ ریکارڈ میں رکھا جا سکے۔ رسالہ کا ۲۰×۲۶/۸ رکھا گیا ہے۔ قیمت فی پرچہ ۲ر۔ ایک پرچہ کے لئے ۲ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں:۔

(مینیجر آریہ ویر۔ لاہور)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ ساماجک جگت

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر کا چناؤ

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی کا حسب ذیل چناؤ ہوا:-

پردھان :- سردار ہیرا سنگھ جی۔
اُپ پردھان :- مہاشہ تارا چند جی۔
〃 〃 〃 تارا سنگھ جی
منتری :- پنڈت رام نرائن جی۔
اُپ منتری :- مہاشہ شو کمار جی۔
منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ :- مہاشہ ارجن دیو جی
خزانچی :- مہاشہ بشنداس جی۔
لائبریرین :- مہاشہ وشوا ناتھ جی۔

(رام نرائن منتری)

آریہ سماجوں سے ویشیش نویدن

رشی اتسو گذر چکا ہے۔ اور آریہ سماجوں نے اسے بڑی شان سے منایا ہے۔ اس موقعہ پر جیسا کہ سرکلروں کے ذریعہ سے پہلے ہی نویدن کر دیا تھا۔ چار آنہ مشن فنڈ کے لئے دھن فراہم کرنا ہوتا ہے یہ دھن اکثر آریہ سماجوں کی جانب سے ابھی تک سبھا کار یالیہ میں نہیں پہنچا ہے اس لئے نویدن ہے۔ کہ یہ دھن بہت جلد ارسال کر دیا جاوے۔ علیحدہ علیحدہ ہر ایک آریہ سماج کی سیوا میں بار بار لکھنے سے دیرتھ ڈاک خرچ ہوتا ہے آشا ہے کہ آریہ سماجیں چار آنہ مشن فنڈ کا جمع دھن بہت جلدی ارسال کر دیں گی ÷

شردھانند بلیدان دوس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے فیصلہ کے مطابق ہر سال ۹ پوہ کو شردھانند بلیدان دوس منایا جاتا ہے امسال یہ دن ۹ پوہ سمت ۱۹۹۱ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۳۴ء اتوار ہے۔ آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں سے نویدن ہے کہ وہ اس دن کو بڑے اتساہ کے ساتھ منائیں جہاں ممکن ہو جلوس نکالے جاویں اور اس کے پشچات ایک سار وجنک جلسہ کیا جاوے جس میں شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے جیون اور ان کے کام پر روشنی ڈالی جاوے۔ ویدک دھرم کا سندیش انیہ دھرم اولمبیوں تک پہنچایا جاوے ٹریکٹ تقسیم کئے جاویں۔ اور انیہ دھرم اولمبیوں کے آریہ دھرم میں شامل ہونے کے سمبندھ میں جو روکاوٹیں ہیں۔ وہ عملی طور پر دور کی جاویں شدھی کے کاریہ کو وسترت کرنے کے لئے دھن اکٹھا کیا جاوے جو دھن اس نمت جمع ہو وہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے دفتر میں ارسال کریں÷

(سریش۔ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

سناتن دھرم پرچارک امرتسر کے کلجگی رشی نمبر کی ضبطی کا مطالبہ

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ جنرل اجلاس جو زیر صدارت مہاشہ گردھاری لال جی ایت واد مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کو صبح ۱۰ بجے منعقد ہوا۔ سناتن دھرم پرچارک امرتسر کے کلجگی رشی نمبر کو جس میں آریہ سماج کے پرورتک اور آچاریہ مہرشی سوامی دیانند جی کی جیونی پر نیچ سے نیچ حملے کئے گئے ہیں۔ نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس دل آزار نمبر کو جلد از جلد ضبط کر کے اس کے ایڈیٹر دلیا رام کے خلاف مقدمہ چلایا جاوے۔

(ہربنس لال آریہ منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ جنرل اجلاس جو زیر صدارت مہاشہ گردھاری لال جی ایتواد مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کو صبح ۱۰ بجے منعقد ہوا۔ آریہ سماج کے پرسدھ ودوان شری پنڈت گھاسی رام جی ایم۔اے سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور یہ بات لکھ میں لاتا ہے کہ سورگیہ پنڈت جی کی مرتیو سے آریہ سماج کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اور یہ اجلاس پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ سورگیہ پنڈت جی کی آتما کو سدگتی اور اُن کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔

(ہربنس لال آریہ۔ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ یووک سماج چونیاں کے سماچار:-

آریہ یودک سماج چونیاں کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر اور یکم جنوری ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ جس میں سوامی رودرانند جی مہاراج پنڈت منسا رام جی شاستراتھ مہارتھی۔ پنڈت رام چندر جی شاستری پنڈت کیسر چند جی بھجنیک اور بڑے بڑے اپدیشکو

کے آنے کی آشا ہے۔ اس واسطے سب سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ جلسے کی رونق بڑھاویں۔ منتری

سالانہ انتخاب

پردھان :- مہاشہ دیوی دیال جی۔
منتری :- مہاشہ جگت نرائن جی۔
اُپ منتری :- مہاشہ امرناتھ جی۔
خزانچی :- مہاشہ امرناتھ جی۔

(جگت نرائن منتری آریہ یودک سماج چونیاں)

آریہ سماج رام گڑھ (مغلپورہ) کا وارشک اتسو ۱۹۳۴ء

آریہ سماج رام گڑھ (مغلپورہ) کا وارشک اتسو ۱۶-۱۷-۱۸ نومبر کو منایا گیا۔ اس اتسو کے سمبندھ میں ۷ نومبر سے ۱۵ نومبر تک آریہ سماج مندر میں شریمان پنڈت وشوناتھ جی ایم۔اے شاستری اپنشدوں کی کتھا کرتے رہے ۱۶ نومبر کو نگر کیرتن بڑی شان و شوکت سے ہوا جس میں آریہ سماج رام گڑھ کی اپنی بھجن منڈلی لاہور چھاؤنی آریہ سماج و دیگر دل کی بھجن منڈلیاں اور پرتی ندھی سبھا سے آئے ہوئے بھجنیکوں کی بھجن منڈلیں شامل ہوئیں۔ نگر کیرتن سماج مندر سے شروع ہو کر رام گڑھ کی گلیوں اور بازاروں سے ہوتا ہوا پنڈال میں ختم ہوا÷

۱۷ اور ۱۸ نومبر کو روزانہ ہون یگیہ سندھیا اور اپاسنا کے بعد بڑے بڑے ودوانوں مثلاً شریمتی ڈاکٹر دمینتی بالی جی بی۔اے۔ پنڈت وشوناتھ جی ایم۔اے شاستری۔ پنڈت چانن رام جی پنڈت گنگا شرن جی۔ پنڈت داچسپتی جی ایم۔اے پنڈت جگن ناتھ جی اور پنڈت چھتر پال جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ اور شریمان پنڈت بہاری لال جی بھجنیک۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک۔ پنڈت دولت رام جی شاستری (امرتسر) جیسے بھجن منڈلی والے بھی شامل جلسہ ہو کر اپنے بھجنوں اور اپدیشوں دوارہ جنتا کو کرتارتھ کیا۔ ان کے علاوہ مہتہ رام نارائن جی بی۔ٹی۔ بی۔ڈی۔اے۔ وی ہائی سکول نے مہرشی سوامی دیانند جی کے جیون پر۔ اور پنڈت دیو برت جی نے مہابھارت پر میجک لینٹرن دوارہ لیکچر دیئے۔ چونکہ جنتا کے لئے بہت ہی لابھدایک تھے۔ ہر موقعہ پر حاضری بڑی کافی ہوتی رہی اور جلسہ گذشتہ سال کی نسبت بہت کامیاب رہا÷

اس سال ایک کانفرنس جس کا مضمون تھا۔ گرام میں ویدک پرچار اور اس کے اپائے۔ زیر صدارت شریمان ڈاکٹر شوورت جی (باغبانپورہ) بھی ہوئی

مسئلہ آواگون پر
معرکتہ الآرا کتاب
(مصنفہ ایل۔ این امروہوی)
[illegible] التناسخ مصنفہ سید محمد ہارون صاحب زنگی پوری کے جواب میں اثبات التناسخ کے نام سے تحریر کرائی گئی ہے مصنف نے ہر سوال کا جواب زند اوستھا انجیل قرآن سے منقولانہ و منطقیانہ لکھا ہے۔ خواجہ غلام الحسنین پانی پتی مولف (رشی دیانند اور ان کی تعلیم) نے حدوث روح و مادہ وغیرہ پر جو ایرادی حاشیہ آرائی فرمائی ہے۔ اس کا جواب بھی دیکھئے ۲۵۶ صفحہ کی کتاب کی قیمت ۱۰ ؍ ہے۔ ایک جلد کے لئے ۱۲ ؍ کے ٹکٹ ارسال فرماویں۔
[illegible]شن برادرس پوسٹ نمبر ۳ امروہہ
ضلع مراد آباد (یو۔ پی)

[illegible]عالم دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ
[illegible]بھگوان عرق عشبہ مرکب
فی بوتل عہ
[illegible]مصفی خون۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی آتشک ناسور [illegible]بھیا۔ بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی [illegible] کے لئے تمام دنیا میں مشہور ہے۔ ہر ایک موسم [illegible]مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے سب کو یکساں مفید ہے [illegible] قسم کا پرہیز نہیں ہے ہزاروں اشخاص کی تصدیق [illegible]کاپی طلب کرنے پر مفت ملتی ہے پنجاب کے بڑے [illegible] شہروں میں ہر جگہ مل سکتا ہے۔

[illegible]خوشبودار لپٹ لانے والی
[illegible]ن سامگری | نرخ | بھگوان دھوپ
حقوق خریداران
[illegible]ن سامگری فی من ۲۶ بھگوان دھوپ [illegible] [illegible] بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ [illegible] پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جاویگا ۔ ہماری [illegible] پنساری کی ادویات نسخہ جات کے علاوہ [illegible] ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں۔
ملنے کا پتہ :-
ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

خیالات کا اظہار کیا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے بھی اپنے خیالات پرگٹ کرتے ہوئے بھاشن کیا۔ کانفرنس کا مضمون اور اس کے متعلق خیالات کو جنتا نے بہت پسند کیا۔

رشی لنگر۔ آریہ سماج رام گڑھ کی طرف سے اس دفعہ رشی لنگر کا مکمل انتظام تھا۔

دھنیاد۔ آریہ سماج رام گڑھ اپنے اتسو کی نروگھن سماپتی پر آریہ سماج لاہور چھاؤنی دیر دل لاہور چھاؤنی۔ آریہ سماج باغبانپورہ۔ آریہ پرادیشک سبھا انارکلی لاہور۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروت بھون لاہور اور دیگر تمام صاحبان جو بھی اس اتسو پر شامل ہوئے۔ اور دک دھنیاد کرتی ہے۔

نوٹ: مذکورہ کانفرنس کے دفتر کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آریہ سماج رام گڑھ مناسب پربندھ کر رہی ہے۔

(منتری آریہ سماج رام گڑھ)

دوسری سہ ماہی رپورٹ

آریہ سماج چک جھمرہ

گذشتہ تین ماہ میں آریہ سماج چک جھمرہ نے مندرجہ ذیل سراہنہ کام کیا ہے۔

ویدپرچار۔ گذشتہ سہ ماہی میں مہاشہ مہرچند جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا بشری سوامی ویدانند جی تیرتھ نگہ اور پنڈت تیرتھ رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دوارہ چک جھمرہ میں پرچار کروایا گیا۔ اس کے علاوہ پنڈت سوریہ دیو جی پروہت آریہ سماج اور منتری آریہ سماج نے اردگرد کے پندرہ گراموں میں پرچار کیا۔ آریہ سماج چک جھمرہ گرام پرچار کی طرف خاص دھیان دے رہا ہے۔

یگیہ۔ آریہ سماج مندر میں روزانہ پراتہ ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد ویدک سیکی کتھا ہوتی ہے اور ہر اتوار اور پورنماشی کو کسی نہ کسی آریہ بھائی کے گھر باقاعدہ پاکشک یگیہ ہوا کرتا ہے۔ جس میں بھجن اور اپدیش وغیرہ کا بڑا منورنجن پروگرام رکھا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اب ایک نئے پروگرام پر عمل کیا جارہا ہے۔ وہ یہ کہ روزانہ باری باری سے رجسٹر کے انوسار آریہ بھائیوں کے گھریست رنگ ہوتا ہے جس میں محلہ کی استریاں پرش بچے اکٹھے ہو کر بھاگ لیتے ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ میں یہ پروگرام سماپت ہوگا۔ اس کے ذریعہ استریوں میں کافی پرچار ہو رہا ہے۔

تہوار۔ اس عرصہ میں رکشا بندھن۔ ویدصنیتی سپتاہ۔ دیے دشمی۔ دیپ مالا وغیرہ تہوار آریہ سماج کی طرف سے نہایت شان کے ساتھ منائے گئے اس کے علاوہ ہر مہینہ کی سنکرانت کو آریہ سماج مندر

میں سب آریہ کنیا نی پریوار سمیت سمّلت ہو کر پھر اتری بھائی کا درشن پیش کرتے ہیں۔ انت میں جنتا کا موہن بھوگ کے سے ستکار کیا جاتا ہے۔

سنسکار:۔ اس سہ ماہی میں آریہ سماج چک جھمرہ نے ۸ سنسکار کرائے ہیں۔

نام کرن سنسکار ۱۱ منڈن سنسکار ۴
یگیوپویت سنسکار ۲۔ وواہ سنسکار

اس کے علاوہ اس تین ماہ کے قلیل عرصہ میں ۲۳۶۶ آدمیوں کی شدھی کی گئی ہے۔

پاٹھ شالہ:۔ کچھ دنوں سے آریہ سماج کی طرف سے ایک پتری پاٹھ شالہ کھولی گئی ہے جس کا مقصد اپدیش کنیاؤں کو دھارمک شکشا دینا ہے۔ بابا پرمانند جی بان پرستھی اس کے انچارج ہیں۔ کنیاؤں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے آشا ہے کہ جس اپدیش کو لے کر یہ پاٹھ شالہ چلائی گئی ہے اس اپدیش میں پورن کامیابی ہوگی۔

(ہنس راج وید منتری آریہ سماج چک جھمرہ)

آل انڈیا آرین ایجوکیشنل کانفرنس

گذشتہ سال اجمیر میں یہ طے ہوا تھا۔ کہ ہر سال آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا کرے۔ جس سے مندرجہ ذیل مقاصد حاصل ہو سکیں۔

(۱) نوجوانوں میں آریہ تہذیب اور آریہ شیل کا سنچار کرنا۔

(۲) آریہ سنستھاؤں کی رکشا اور اُنتی کے اُپائے کرنا۔

(۳) آریہ بھاشا اور سنسکرت کا پرچار کرنا۔

(۴) برہمچریہ اور شاریرک اُنتی کی طرف وشیش دھیان دینا۔

(۵) شکشا پرنالی پر وچار کرنا۔

II شرح فیس الحاق اور نمائندگی بطور ذیل ہیں:۔

درسگاہ	فیس الحاق	نمائندگی
کالج	-/15	4
ہائی سکول	-/5	3
مڈل سکول	-/3	2
پرائمری سکول	-/2	1

استقبالیہ کمیٹی کی ممبری کی فیس ایک روپیہ ہے برائے ڈیلی گیٹ مبلغ دو روپیہ ہے۔

ان درسگاہوں سے جو متذکرہ بالا مقاصد مطلب سے متفق ہوں۔ درخواست ہے کہ فیس الحاق جلد از جلد ارسال فرماویں۔

تعلیم کے، تنیت اور دلچسپی رکھنے والے صاحبان سے عموماً اور آرین درسگاہوں سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب سے خصوصاً درخواست ہے۔ کہ وہ ایسے ریزولیوشنز تجاویز اور سوالات ارسال فرماویں جن پر کانفرنس میں بحث کرنا مفید مطلب

(۱) ایشر داس ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی سیکرٹری آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس دہلی۔

پُنرلواہ:۔

(۱) ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء کو مسمی پربھو رام ولد سیر سنگھ قوم کلال ساکن خضر آباد تحصیل جگادھری ضلع انبالہ کا پُنرلواہ ویدک ریتی انوسار مسماۃ سیالا عرف شانتی قوم برہمن ساکن نوادا ضلع ہردوئی حسب درخواست ہائے تحریری سائلان بذریعہ پنڈت رام دت آریہ اپدیشک منجانب آریہ پرتی ندھی سبھا ضلع انبالہ جو اس روز خضر آباد میں آئے ہوئے تھے۔ کرایا گیا ہے حاضرین نے بہت پسند فرمایا کر آریہ سماج کا دھنیاد ادا کیا۔ بعد سنسکار حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(۲) ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء کو ہی آریہ سماج خضر آباد کے سبھاسدان کا انتخاب ہوا جس میں مندرجہ ذیل اشخاص چنے گئے:۔

لالہ کندن لال پردھان۔ لالہ پرسرام۔ اپ پردھان۔ چھوٹو رام منتری۔ مادھو رام زرگر اپ منتری۔ اور لالہ منوہر لال خزانچی۔

(۳) ۱۳ نومبر ۱۹۳۴ء کو ہی آریہ سماج خضر آباد نے یہ رزول پاس کیا۔ کہ تمام سبھاسدان آریہ

میں حاضر ہو کر سندھیا کیا کریں۔ اس سے نہ سبھاسدان آلسی بنیں گے۔ اور سندھیا میں ناغہ ہو گی۔ سب سبھاسدان رزول پسند فرما کر اس پر عمل شروع کر دیا۔ آریہ سماجوں سے بھی پرارتھنا ہے کہ وہ بھی مندر آریہ سماج کھولنا فرض نہ سمجھیں ہر روز دونوں وقت مندر آریہ سماج میں حاضر ہو کر سندھیا کیا کریں۔

(چھوٹو رام منتری آریہ سماج خضر آباد)

شوک پرستاؤ:۔

آریہ سماج صدر بازار راولپنڈی کی خاص میٹنگ مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۴ء کو ۸ بجے آریہ سماج مندر میں ہوئی اور ذیل پرستاؤ پاس ہوا۔

"یہ سبھا لالہ گوبند رام جی کی دھرم پتنی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور ان کے اس دکھ میں سہانوبھوتی پرگٹ کرتی ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ مرتک کی آتما کو شانتی اور سدگتی پردان کریں اور لالہ جی اور ان کے انیہ سمبندھیوں کو دکھ کے سہن کرنے کے لیے شانتی اور دھیرج دیویں۔"

(منتری)

ویدک سوادھیائے کرنیوالے سجنوں کے لئے
بے نظیر تحفہ
وید آرش کوش
مہرشی دیانند کرت ویدک شبدوں کے ارتھوں کا سنگرہ ایک ڈکشنری کی مشکل میں کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ نگھنٹو۔ نرکت براہمن گرنتھ اور اپنشدوں میں کئے گئے ارتھوں کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ یہ ہر ایک وید کا سوادھیائے کرنے والے سجن کے لئے نہایت اپیوگی گرنتھ ہے۔ اس کی پہلی جلد جس میں ا سے لے کر ڈ تک سے شروع ہونے والے شبدوں کا سنگرہ ہے۔ تیار ہو چکی ہے۔ پرچار کے لئے
قیمت پانچ روپے رکھی گئی ہے۔ تعداد صفحات ۲۶۰ - سائز ۲۰×۳۰/۸
ملنے کا پتہ
سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعلیم ویدک کی پھیلاؤ ہر طرف — تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن — بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

ٹیلیفون نمبر ۲۹۵۷

رجسٹرڈ ایل ۲۱۲

آریہ مسافر ہفتہ وار لاہور

साप्ताहिक आर्य्य मुसाफिर लाहौर

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر چرنجی لعل پریم

جلد ۵ | اتوار ۹ پوس سمت ۱۹۹۱ دیانند آبد ۱۱۱ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۳۴ء | نمبر ۵۰

خون سے لبریز ہے اے قوم افسانہ تیرا

نتیجۂ فکر بابو سنگن چند صاحب روشن بی۔اے۔ ایل ایل بی پانی پت

آج اے جاتی نہ ساقی ہے نہ پیمانہ تیرا
کس سے دیکھا جائیگا حال غریبانہ ترا

ذکر سے تیرے ٹپکتی ہیں جگر انگاریاں
خون سے لبریز ہے اے قوم افسانہ ترا

دل! اٹھائیگا جنازہ حسرتوں کا کس طرح
آہ! اے بار گراں۔ افسوس یہ سیانہ ترا

شمع پروانہ سے ڈر اور آہ آتشبار سے
جل بجھے گا ایک دن یہ شاہی کا تنانہ ترا

سر کے بل تجھ کو گرائیگا ترا غیض و غضب
ٹھوکریں کھلوائیگا یہ جوش مستانہ ترا

یہ فقیروں کا کمنڈل ہے نہ کر اتنا غرور
جائیگا مٹی میں یہ تاج شاہانہ ترا

ناخن تدبیر سے مشکل کشائی ہو چکی
ہو گیا ثابت کہ بس بیکار ہے شاہانہ ترا

ایک دن یہ بت خدا ہوئیں گے اے شیخ جی
گر رہا زوروں پہ کچھ دن اور بتخانہ نکرا

اے دل شیدا نہ ہو بیتاب فرط رنج سے
دہر میں کوئی نہ اپنا ہے نہ بیگانہ ترا

نذر قدموں پر ترے یہ جان و دل اے شرد ہانند
بھا گیا دل کو مرے انداز جانانہ ترا

تجھ پہ روشن ہو گئی شاید حقیقت آشکار
دیکھتے ہیں بھیس عرصہ سے فقیرانہ ترا

صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں اون کا بنا سلیپر اور رنگ ہو زری فیکٹری پاپڑ منڈی برانچ انارکلی لاہور سے خریدیں (مینیجر)

آریہ مسافر لاہور

۲۳- دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء

شہیدِ دھرم شری سوامی شردھانند جی کی یاد

دل میں اک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانئے کیا یاد آیا

آج کوئی آریہ سماجی بلکہ ہندوستانی ہے۔ کہ جو پوجیہ پادپراتہ سمرنیہ شہید دہرم شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے نام نامی سے ناواقف ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں آریہ سماج اور ہندو جاتی کی خصوصاً اور تمام ملک اور اہل ملک کی عموماً ایسی شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ کہ رہتی دنیا تک یادر ہیں گی۔ ویدک دہرم کا رنگ قبول کرنے سے پہلے آپ کٹر ناستک تھے۔ ایک متمول گھرانہ میں پیدا ہونے کی وجہ سے آپ میں وہ تمام عادتیں پیدا ہو چکی تھیں۔ کہ جو عموماً اس طبقہ کے نوجوانوں میں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ آپ بدی کی لہروں میں بہت بُری طرح بہے چلے جارہے تھے۔ کہ آپ کی

ستگورو دہرشی دیانند سے بھینٹ

ہوئی۔ جب آپ نے مہرشی کا اُپدیش سُنا۔ تو آنکھوں پر سے ناستکتا کا پردہ اُتر گیا۔ اور ویدک دہرم کی پوتر جیوتی کی کرن خانۂ دل پر گر کر جی جان کو منور کر گئی۔ تب سے آپ کو ایشور ی دھرم کے ساتھ ایسی لگن ہوئی۔ کہ جام شہادت نوش کرنے کے وقت تک دل وجان میں طاری و ساری رہی۔

آپ نے جس دہرم کو گرہن کر کے مادیت سے چھٹکارا حاصل کرتے ہوئے شانتی پراپت کی تھی اُسے منشیہ ماتر تک پہنچانے کا تہیہ کر لیا۔ اور دن رات ایک کر کے ویدک دہرم پرچار کا کام کرتے رہے۔ راقم الحروف نے خود اپنی آنکھوں سے جالندھر میں انہیں (جب وہ مہاتما منشی رام کے نام سے پرسدھ تھے) ۹۸-۱۸۹۹ء میں بغل میں ستیارتھ پرکاش دبائے گلی کوچوں میں ویدک دہرم کا پرچار کرتے بارہا دیکھا تھا۔ یہی لگن انہیں دن رات آریہ سماج کی اُنتی کے سادھن سوچنے میں منہمک رکھتی تھی۔ جب یہ آتش شوق اور زیادہ تیز ہوئی۔ تو آپ نے وکالت کو جس میں آپ نے خوب نام پیدا کر رکھا تھا۔ تیاگ کر اپنا تمام سمے آریہ سماج کے ارپن کر دیا۔

آخرش آپ نے یہ دیکھ کر کہ مغربی تہذیب اور مغربی تعلیم کی وجہ سے ہمارے نوجوانوں میں لعنتیں بہت بُری طرح سے داخل ہو رہی ہے۔ پراچین طریقہ تعلیم کو پنر جیوت کرنے کے لئے گوروکل کا نگڑی کو جنم دیا۔ کس طرح آپ نے ۲۵ ہزار روپیہ جمع کرنے کے لئے گھر بار تیاگا۔ اور پھر کسطرح چند لڑکوں کے ساتھ گوروکل کی بھومی پر جو اس وقت لق و دق جنگل تھا۔ ڈیرہ لگایا۔ اور پھر نے تھوڑے ہی سالوں میں اپنے پریشرم سے اس ستھان کو رشک گلزار بنا دیا۔ اور گوروکل قومی تعلیم کا ایک آدرش انسٹی ٹیوشن بن گیا۔ یہ تاریخی واقعات ہیں۔ اور جب تک آریہ سماج اور گوروکل صفحۂ دنیا پر موجود رہیں گے۔ مہاتما منشی رام کی یہ قربانیاں

آریہ جاتی کے ہردے میں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ مہاتما جی نے نہ صرف اپنی ذات کو ہی گوروکل کے ارپن کیا۔ بلکہ چند سال بعد اپنی تمام سمپتی جو ہزاروں روپیہ کی تھی۔ آریہ سماج کے حوالے کر دی۔ اس قربانی نے اور بھی سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔ اور مہاتما جی تمام آریہ جاتی کی آنکھ کا تارا بن گئے۔ آریہ سماج پر جب ۱۹۰۷ء میں سنکٹ کا سمے آیا۔ اور گورنمنٹ کی آنکھیں آریوں کی طرف ذرا نیلی پیلی ہوئیں۔ تو آپ ہی نے شیر مرد کی طرح سینہ سپر ہو کر آریہ سماج کی رکھشا کی تھی۔ ان دنوں لالہ لاجپت رائے جی کی جلاوطنی کی وجہ سے بڑے بڑے آریہ سماجی جان چھپائے پھرتے تھے۔ لیکن یہ مہاتما منشی رام جی ہی تھے۔ جنہوں نے چھاتی ٹھونک کر کہا تھا۔ کہ ہاں لالہ لاجپت رائے جی آریہ سماجی بھائی تھے پھر آریہ سماج کو تباہ کرنے کے لئے جب پٹیالہ میں سازش کا مقدمہ بنایا گیا۔ تو بھی آپ ہی تھے۔ جنہوں نے چند دیگر آریہ سماجی وکلاء کو ساتھ لے کر پٹیالہ میں دھونی رمائی تھی۔ اور آخرش فتح حاصل کر کے چھوڑی اسی طرح جب دھولپور ریاست میں آریوں کے ساتھ بے انصافی ہوئی۔ تب بھی آپ ہی اس کی مدد کو پہنچے تھے۔ غرضیکہ کہاں تک لکھا جائے۔ آریہ سماج کی تاریخ کا ایک ایک صفحہ مہاتما منشی رام جی کی قربانیوں اور مساعی جمیلہ کے ذکر سے متورے ہے اسی کی خاطر آپ نے سنیاس لیا۔ اور اسی کی خاطر آخری جان بھی قربان کر دی۔ لیکن ۲۳ر دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء کو جام شہادت نوش کرنے سے چند سال پہلے آپ نے ایک ایسا معرکہ کا کام کیا۔ کہ جو ہندو جاتی میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔

ملکانہ شدھی

اور وہ یہ کہ آپ نے لاکھوں ملکانوں کو جو محض نام مسلمان تھے۔ کیونکہ ان کے نام اور ... سب ہندوانہ تھا۔ شدھ کر کے پھر ... جاتی کا انگ بنا دیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید یہ شدھی ہی سوامی جی کی قربانی کا باعث ہوئی۔ کیونکہ ۲۳ر دسمبر ... کو ایک گمراہ مسلمان عبدالرشید نے آپ کو ... سے گولیاں چلا کر شہید کر دیا۔ سوامی جی بیمار ... قاتل جب آپ کے کمرہ میں پہنچا۔ تو اس نے پانی ... سوامی جی نے اپنے نوکر سے اسے پانی پلوایا ... عوض میں اس خونی نے آپ کو جام شہادت ... اور اس طرح آپ نے ۷۲ سال کی عمر میں اپنے جیون ... کو جو قربانیوں کی ایک مسلسل لڑی تھی۔ سمابت کر ... سچ پوچھا جائے تو ایسے ویر پُرش کو چارپائی ... زیب بھی نہیں دیتا تھا۔ اور آپ کی آخری زبانی ... سنہری تاج تھا۔ جو آپ کے مبارک سر پر ودھا ... اپنے ہاتھوں سے رکھا۔ اگرچہ ہمیں ایک ایسے ... دُور اندیش۔ قربانی مجسم اور سرگرمی مستعدی کے ... لیڈر کی جدائی ہر وقت خون کے آنسو رلاتی رہتی ... لیکن جب ہم سوچتے ہیں کہ یہ آریہ جاتی ہی ہے جس ... ایسا درخشاں لال پیدا کیا۔ تو ہمارے سر مارے فخر ... اونچے ہو جاتے ہیں۔ ہم صدق دل سے پرماتما ... پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ آریہ جاتی میں ایسے ... لیڈر پیدا کرے جو بھارت ماتا کی غلامی۔ تو اسمانا اور ... کی بیڑیوں کو کاٹ کر اسے ہر طرح کی آزادی بخشیں۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

رشی کا مشن کب پورا ہوگا؟

(از شری سوامی ستیہ شردھانند جی مہاراج)

جب رشی سنتان پرسپر کا ایرشا دویش چھوڑ کر من۔ بچن اور کرم سے ایک پتا پرماتما کی رکھشا میں آجائیں گے اور اسی ماتا کی پریم بھری گود میں واس کرنا سیکھیں گے۔ جب براہمن خود غرضی سے بری ہو۔ دھرم کا روپ پہچان چھل کپٹ چھوڑ کر اس کا کھلا پرچار کریں گے جب کھشتری راشٹر کی رکھشا اپنا دھرم سمجھ کر ادھیکار کی اوٹ میں ظلم کرنا چھوڑ دیں گے جب دیشیوں کی ساری لیاقت منش سماج کی سمپتی بڑھانے اور انہیں سکھ پہنچانے کے کام میں خرچ ہوگی۔ اور شودر نڈر ہو کر دھرم انوسار سماج کی سیوا میں تت پر ہو جائیں گے سچے دہرم پرچارک کا کام سنسار میں شانتی پھیلانا ہے۔ آج کل کے پرچارک شانت والے منڈل کو اشانت کرنا ہی اپنا مقصد بنا رہے ہیں۔ پریس لوگوں کی سچی رہنمائی کے لئے ہونا چاہیئے۔ لیکن آج مصنف اور ایڈیٹر مخالفوں کے برخلاف دل کے بخار نکالنے اور ٹکا کمانے کا سادھن اس پاک مقصد والے پریس کو بنا رہے ہیں۔

فصاحت اور قوتِ بیانیہ کو انسانوں کو راہ راست پر لانے کی جگہ انہیں گمراہ کرنے میں خرچ کیا جا رہا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ رشی سنتان کو سب گمراہ کرنے والے بن رہے ہیں۔ اگر رشی کی اس امر تتھی کو ایمانداری سے منانا اپنا فرض سمجھتے ہو۔ تو آج سے اپنی زندگی میں ایک نیا ورق اُلٹ دو رشی کی یاد آج سمپادک اور پاٹھکوں کے ہردیوں کو اونچا اٹھا دے۔ یہ سنیاسی کی ہاردک کامنا ہے۔

ڈاکٹر ستیہ پال جی کو سزا

سخت افسوس ہے کہ ڈاکٹر ستیہ پال جی کے خلاف دہلی میں جو مقدمہ سڈیشن ان کی ایک تقریر کے متعلق چلایا گیا تھا۔ اس میں فیصلہ سناتے ہوئے مجسٹریٹ ... آپ کو ایک سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ یہ تقریر ...

مولانا ظفر علی کو قتل کی دھمکی

پچھلے دنوں مولانا ظفر علی مالک اخبار زمیندار کو کراچی سے ایک چٹھی موصول ہوئی جس پر بھیجنے والے کا نام رشید احمد ... از کراچی بندر روڈ جونا مارکیٹ لکھا ہوا ... اس میں دھمکی دی گئی تھی۔ کہ مولانا کو ... دسمبر کی صبح کو قتل کر دیا جائے گا۔ مولانا ... اس کی اطلاع پولیس کو دیدی۔ پولیس نے ... صرف مولانا کی رہائش گاہ اور دفتر پر ... زبردست پہرہ لگا دیا۔ بلکہ ان کی ذاتی حفاظت کے لئے بھی سپاہی مقرر کر دیئے ہیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قادیانی اخبار الفضل اس چٹھی کو سراسر جعلی تبلاتا ہے اور لکھتا ہے کہ مولانا ظفر علی نے یہ جعل محض اس غرض سے کیا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کی جائے۔ اور مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف کیا جائے۔ چنانچہ ان کے یہ دونوں مقاصد حاصل بھی ہو رہے ہیں۔

ہماری رائے میں الفضل کی یہ چیخ پکار سراسر فضول اور بیہودہ ہے۔ اس سے پہلے کئی اشخاص کو اس قسم کی چٹھیاں موصول ہو چکی ہیں۔ بلکہ خود ہمیں بھی ایک آدھ ایسی چٹھی موصول ہو چکی ہے۔ اس لئے مولانا کو ایسی چٹھی موصول ہونا کوئی عجوبہ بات نہیں۔ رہی یہ بات کہ مرزائیوں کی ذہنیت ایسی ہے یا نہیں۔ سو اس کے متعلق ہم صرف یہی کہتے ہیں۔ کہ تمام اقوام میں اس قسم کے شورہ پشت اشخاص ہوتے ہیں۔ جو بڑی جلدی سے اشتعال میں آجاتے ہیں۔ اور مرزائیوں میں تو نہ معلوم پٹھان محمد علی جیسے کتنے ہوں۔ جس نے ایڈیٹر مباہلہ کے ایک دستہ دار کو روز روشن میں قتل کر دیا تھا۔

مسلمانوں کی طرف سے دلآزار کتابیں

قادیانی مرزائی اخبار نور مختلف مذاہب کے بزرگوں کے خلاف دلآزار کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے سخت تجاہل عارفانہ سے کام لیتا ہے۔ اور لکھتا ہے۔ کہ :-

"کیا اس عرصہ میں مسلمانوں کی طرف سے بھی کوئی ایسی دلآزار کتاب شائع ہوئی ہے؟ حالانکہ مسلمانوں کے ہاتھ میں بھی قلم ہے۔ اور وہ لکھنا بھی جانتے ہیں۔ مگر وہ پسند نہیں کرتے۔ کہ اس قسم کا گندا لٹریچر پیدا کر کے ملک کے امن کو تباہ کیا جائے۔"

واہ وا! مسلمانوں کی اس نیک دلی کے کیا کہنے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب نور کو معلوم ہونا چاہیئے کہ واقعی مسلمانوں کے ہاتھ میں قلم ہے اور انہوں نے بدرجہ انتہائی دلآزار کتابیں لکھنے میں اسے استعمال بھی خوب کیا ہے۔ لیکن شیخ محمد یوسف صاحب (ایڈیٹر نور) کا دلی تعصب انہیں اس کا اعتراف کرنے کی توفیق نہیں دیتا۔ اگر وہ نیک نیتی سے مسلمانوں کی طرف سے لکھی گئی اس قسم کی کتابوں کی پڑتال کرتے۔ تو اول تو انہیں کہیں دور بھی نہ جانا پڑتا۔ کیونکہ انکے اپنے شہر میں ایسے کئی حضرات موجود ہیں۔ یا ہو گذرے ہیں۔ کہ جنہیں اس فن میں یدطولےٰ حاصل ہے۔ مثال کے طور پر شیخ صاحب اپنے پیر و مرشد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ہی لیں۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ کہ انہوں نے چشمہ معرفت آریہ دھرم وغیرہ نہایت دلآزار کتابیں لکھ کر آریوں کے دلوں پر ایسے ناسور پیدا کئے ہیں۔ کہ جن کا اندمال سخت محال نظر آتا ہے۔ پھر مرزا صاحب کے ہی متبع میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق بھی اس فن میں اپنے انیسویں صدی کے نبی و رسول کے قدم پر بڑی وفاداری سے گامزن ہوئے ہیں۔ اور "انیسویں صدی کا مہرشی" لکھ کر انہوں نے خوب ہی داد شرافت بلکہ داد قادیانیت دی ہے۔ اس پر بھی اگر کوئی کسر باقی تھی۔ تو وہ آپ کے ہمسایہ فخر الدین ملتانی نے نیوگ کے متعلق حد درجہ یاجیانہ کتاب لکھ کر پوری کر دی ہے۔

کیوں شیخ صاحب اب بھی آپ کو دلآزار کتابیں لکھنے والے مسلمان نظر آئے ہیں یا نہیں اگر نظر نہ آئے ہوں۔ تو برائے خدا ذرا اپنا ہی بنایا ہوا موتی سُرمہ استعمال کریں۔ پھر آپ کو خواجہ غلام الحسنین پانی پتی جیسے مسلمان بھی نظر آجائیں گے۔ جن کی تصنیف کردہ کتاب "سوامی دیانند اور ان کی تعلیم" نے دنیا بھر کے آریوں میں سخت ہیجان پیدا کر دیا ہے:۔ اگر شیخ صاحب کہیں کہ انہیں تو ان کتابوں میں کوئی بات دلآزارانہ یا قابل اعتراض نظر نہیں آتی۔ تو یہی بات ہندو بھی ان تصانیف کے متعلق جنہیں آپ اور آپ کے ہم مذہب دلآزارانہ بتلاتے ہیں۔ کہہ سکتے ہیں۔ بس شیخ صاحب بہتر یہی ہے۔ کہ اس نصیحت پر عمل کیا کیجئے۔ ؎

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

ایک حیدر آبادی ہندو کی وسیع النظری

قادیانی مرزائی کچھ عرصہ سے حضرت محمد صاحب کے جنم دن کے موقعہ پر خاص جلسے منعقد کیا کرتے ہیں۔ اور ان میں شرکت کے لئے تمام مذاہب کے پیروؤں کو مدعو کیا کرتے ہیں۔ چونکہ مسلمان آجکل انکی ہر حرکت کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے وہ اس خدشہ سے کہ کہیں آخر

دام ہر رنگ زمین بود گرفتار شدیم

نہ کہنا پڑے۔ ایسے جلسوں میں شامل نہیں ہوتے لیکن ہندوؤں کی وسیع النظری ملاحظہ ہو۔ کہ نہ صرف وہ ایسے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض جگہ... تو صدارت تک بھی کرتے ہیں

ناظرین اس بات سے آگاہ ہیں کہ مہاراج نتھو رام جی جنہیں ایک گمراہ مسلمان نے قتل کیا۔ حیدر آباد سندھ کے رہنے والے تھے اور انہوں نے جو کتاب شائع کی تھی۔ وہ مرزائیوں کے ٹریکٹوں کے جواب میں تھی۔ لیکن حیدر آباد کے ہندوؤں کی فراخدلی اور وسیع النظری ملاحظہ ہو۔ قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے کہ "حیدر آباد سندھ وہ جگہ ہے۔ جہاں کا پنڈت نتھو رام مصنف "اسلام کی تاریخ"، رہنے والا تھا۔ جسے کراچی کورٹ میں ایک مسلمان نے قتل کر دیا۔ اس لئے یہ ظاہر ہے۔ کہ یہاں جلسہ کی کس قدر ضرورت تھی۔ چنانچہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ بہت سے مسلمانوں سے درخواست کی۔ کہ وہ پریذیڈنٹ ہو جائیں لیکن کسی نے منظور نہ کیا۔ آخر ایک معزز ہندو مسٹر سنت داس صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل نے صدارت منظور کی۔"

یہ ایک ایسی قوم کا طرز عمل ہے۔ جس کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی مبانی احمدیت وکرشن ثانی و مسیح موعود مہدی موعود فرماتے ہیں۔ کہ :-

"ہندوؤں کی قوم ایک ایسی قوم ہے۔ کہ اکثر ان میں سے ایسی خو رکھتے ہیں۔ کہ اگر ان کو اپنی طرف سے نہ چھیڑا جائے۔ تو وہ مداہنہ کے طور پر تمام عمر دوست بن کر دینی امور میں ہاں سے ہاں ملاتے رہتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف اور اس دین کے اولیاء کی مدح و ثناء کرنے لگتے ہیں۔ لیکن دل ان کے نہایت درجہ کے سیاہ اور سچائی سے دور ہوتے ہیں۔"

یہ ہے انعام جو مرزا صاحب ہندوؤں کو ان کی رواداری اور شرافت کا دیتے ہیں!

سرحدی گاندھی کو سزا

سخت افسوس ہے کہ بمبئی میں سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں صاحب کے خلاف ایک تقریر کی بناء پر سڈیشن کا جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس میں فیصلہ سنا دیا گیا ہے اور خانصاحب کو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

اول تو خانصاحب جیسی پوزیشن کے قومی کارکن کو محض ایک تقریر کی وجہ سے اور وہ بھی ایسے وقت میں جب کہ ملک میں کوئی شور و شر نہیں اور کانگرس بھی براہ راست کارروائی کو ترک کر کے کونسلوں میں چلی گئی ہے۔ ایسی سزا دینا کسی صورت میں قرین مصلحت نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ سزا اس وجہ سے اور بھی سخت معلوم ہونے لگتی ہے۔ جبکہ ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ خانصاحب نے مقدمہ کی تحقیقات کے دوران میں اپنے بیان میں صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا۔ کہ ان کا منشا ہرگز ہرگز گورنمنٹ کے خلاف تقریر کرنا نہ تھا۔ اور اگر نادانستہ طور پر ان سے ایسا ہو گیا ہے تو وہ اس کے لئے اظہار افسوس کرتے ہیں [illegible] انصاف اور [illegible] پوزیشن اس بات کا تقاضا کرتی تھی۔ کہ اس اظہار افسوس کے بعد انہیں محض فہمائش کر کے چھوڑ دیا جاتا۔ یا اگر سزا ہی دینی تھی۔ تو صرف برائے نام سزا دی جاتی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس کے طریق عمل میں تبدیلی کے باوجود گورنمنٹ کانگرس کی طرف اپنے طریق عمل میں کوئی تبدیلی کرنے کے لئے تیار نہیں۔

دوسری افسوسناک بات یہ ہے کہ عدالت نے خانصاحب کو بی کلاس میں رکھنے کی سفارش کی ہے۔ خانصاحب کی اپنی ذاتی حیثیت اور وجاہت بھی اس بات کا تقاضا کرتی تھی۔ کہ انہیں اے کلاس دی جاتی۔ گورنمنٹ کو اس معاملہ میں خود حرکت کر کے [illegible] انصاف دینی چاہیئے۔

نور کا فضول اعتراض

قادیانی اخبار نور آریہ مسافر کے اس بیان پر کہ رشی دیانند نے قرآن کو اچھی طرح مطالعہ میں لا کر اپنے مطالعہ کی کیفیت کو بذریعہ ایک باب کے ستیارتھ پرکاش میں درج کیا ہے۔" اعتراض کرتا ہوا لکھتا ہے :-

"سوال یہ ہے۔ کہ سوامی دیانند اردو جانتے تھے؟ جو انہوں نے قرآن مجید کا مطالعہ کیا۔ کیونکہ اس وقت قرآن مجید کے کسی حصہ کا بھی ہندی میں ترجمہ نہیں ہوا تھا۔ اگر اس وقت قرآن مجید کے کسی حصہ کا ہندی میں ترجمہ ہوا تھا۔ یا سوامی صاحب اردو جانتے تھے۔ تو میں مشکور ہونگا۔ اگر کوئی آریہ سماجی اس کے متعلق واقفیت بہم پہنچا دیں گے۔"

ہم اپنے دوست شیخ محمد یوسف صاحب سابق سردار سورن سنگھ سے صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں، کہ اگر آپ بھگوان کی شہرہ آفاق تصنیف ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کر لیتے۔ یا کم از کم اس کے چودہویں باب کا (جس میں قرآن پر تنقید کی گئی ہے) دیباچہ ہی ملاحظہ کر لیتے۔ تو انہیں یہ اعتراض کرنے کی ضرورت لاحق نہ ہوتی۔ کیونکہ مہرشی اس دیباچہ کے شروع میں ہی لکھتے ہیں۔ کہ :-

"قرآن عربی زبان میں ہے۔ اس کا جو ترجمہ اردو میں مولویوں نے کیا ہے۔ اس ترجمہ کو بحروف دیوناگری زبان آریہ بھاشا عربی کے بڑے بڑے عالموں سے صحیح کرانے کے بعد لکھا گیا ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ یہ ترجمہ ٹھیک نہیں ہے۔ تو اس کو لازم ہے کہ مولوی صاحبان کے کئے ہوئے ترجموں کی پہلے تردید کرے۔ بعد ازاں اس مضمون پر قلم اٹھائے۔"

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

جن سطور ذیل میں ہم نے خط کھینچ دیا ہے۔ وہ مولانا کی خاص توجہ کے محتاج ہیں۔ ان سے صاف ظاہر ہوجاتا ہے۔ کہ مولانا نے قرآن کے مروجہ اُردو ترجمہ کو آریہ بھاشا میں ترجمہ کراکر مطالعہ فرمایا۔ اور پھر اس پر تنقید کی ÷

کاش آپ آریہ سماجی ہوتے

ایڈیٹر صاحب سالار بمبئی جو ایک متعصب قادیانی احمدی ہیں۔ وقت بیوقت آریہ سماج کے خلاف لے دے کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ ریاست حیدرآباد اس قسم کے مولاناؤں کی سنتوراتی داتا ہے۔ اس لئے پچھلے دنوں آریہ سماجیوں کو اس ریاست سے جو وجہ شکایت پیدا ہوئی۔ تو اس سے انہیں ریاست کی "جھولی چکی" کرنے اور غریب آریہ سماجیوں کو گالیاں دینے کا خداداد موقعہ حاصل ہوگیا۔ آریہ سماجیوں کو حکومت حیدرآباد خصوصاً وہاں کی پولیس کے خلاف یہ شکایت تھی۔ کہ جہاں صدیق دیندار جیسے منہ پھٹ اور اشتعال انگیز تقاریر کرنے والے مسلمانوں کو تقریریں کرنے کی کھلی چھٹی تھی۔ مگر آریہ سماجیوں کو اپنے مندروں کے اندر بھی جوابی لیکچر دینے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی۔ چنانچہ چھگوبا میں جب ایسی ہی صورت معاملہ پیش آئی تو کارکنان آریہ سماج نے پولیس کا ناروا حکم ماننے سے انکار کردیا۔ اب شری نارائن سوامی جی مہاراج صدر آریہ سارودیشک سبھا دہلی کے اعلان سے یہ معلوم کرکے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ اب پولیس کی طرف سے اس قسم کی چھیڑ خانی بند ہوگئی ہے۔ اور آریہ سماج مندروں میں ویاکھیان پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جاتی۔ سالار آریوں کی چیخ پکار کو محض سیاسی یا مذہبی تعصب پر محمول کرتا ہے۔ اس کے متعلق ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ

کاش وہ آریہ سماجی اور وہ بھی ریاست حیدرآباد کا باشندہ آریہ سماجی ہوتا۔ تو اسے دال آٹے کا بھاؤ معلوم ہو جاتا۔ اور وہ پھر اس طرح چبا چبا کر باتیں نہ بناتا ÷

حیرت کی انتہا

لکھنؤ کے "النجم" کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے آغا خانی جماعت کے اعتقادات کو "ہلال" بمبئی کے صفحات سے مطالعہ کیا اور اُسے معلوم ہوا۔ کہ یہ لوگ مگرمچھوں۔ دریائی کیڑوں اور خنزیروں کے اتباع کو اپنا فرض منصبی خیال کرتے ہیں۔

ایسے نہیں۔ آغا خانی لوگ عرصہ سے ہندوؤں کی اوتار فلاسفی کے قائل ہیں۔ اور آغا خاں جو

اس وقت مسلمانوں کی سیاسی جماعت کا سردار ہے۔ اسی قسم کے تخیلات کے بل بوتہ پر امام مہدی اور خدا جانے کیا کچھ بنا ہوا ہے۔ اور پھر اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ کیا اس حالت میں یہ حیرت کسی تعجب ز انداز سے بڑھکر ایسے شخص کی اسلامیت کی تحقیق بھی کی جائے گی۔ یا اس پہلو میں مسلمان چپ سادھے رہیں گے ÷

ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ نقد

احرار کانفرنس قادیان میں کیا ہوئی۔ گویا قادیانی جوش نے آسمان پر گھٹا باندھ ڈالی۔ اور اور مریدوں کی عقیدت کا...... فائدہ اٹھاتے ہوئے خلیفہ بہادر نے لگے ہاتھوں بڑی پُرجوش تقریروں کا تانتا باندھ دیا۔ جن میں کہیں اپنی جماعت کا رونا رویا۔ تو کہیں جاکر احراریوں کی زبردستیوں اور گورنمنٹ کی طرف سے بے عزتی پر آنسو بہائے۔ لیکن ان تمام تقریروں اور ان تمام لمبے لمبے بیانوں سے کیا نتیجہ نکلا۔ وہ ہے صرف ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ نقد چندہ اکٹھا کرنے کا خیال اور وہ بھی صرف پہلے سال کے لئے۔ گو جماعت پہلے مقروض ہے۔ آخر اس وقتی جوش سے کوئی نفع بخش پہلو نکلنا ہی تھا۔ کیا ہی اچھا ہوا جو تحریک جدید کے اجرا کا بہانہ بناکر ہی پہلے سال کے لئے ساڑھے ۲۷ ہزار۔ اور باقی دو سالوں کے لئے صرف ساڑھے ۲۲ ہزار روپیہ فی سال تک ہی نوبت رہی ہے۔ کہیں اس سے زیادہ نہیں مانگ ڈالا گیا۔ اب احمدی جماعت کو قسط وار جیبیں خالی کرنی چاہئیں باقی باتوں کے متعلق پھر دیکھا جائیگا ÷

آرین تہذیب کے نشانات

کوئی وقت تھا کہ ترکستان اور افغانستان آرین تہذیب کا گہوارہ تھے۔ بالخصوص افغانستان میں آریہ بزرگوں نے ترقی اور کامرانی کے منازل بڑی سرعت سے طے کئے آج گو ان ممالک میں آرین تہذیب کے نشانات نمایاں نظر نہیں آتے۔ مگر ماہرین آثار قدیمہ کی کوششوں سے وقتاً فوقتاً آریہ عظمت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ابھی حال ہی میں ہندوستان کی تاریخی ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے پروفیسر ایچ ہیرس افغانستان کا دورہ کرکے آئے ہیں۔ اور آپ نے اپنے بیان میں فرمایا ہے کہ افغانستان میں ہندوستان کی نسبت بدھ دھرم کے زیادہ نشانات ملتے ہیں۔ اور اسی طرح ترکستان کی حالت ہے۔ بدھوں کے زمانہ ہی نہیں بلکہ اس سے قبل کی آریہ تہذیب کے عکس ان مقامات سے ملتے ہیں۔ جو آریوں کی تہذیب کے نشانات کا بدیہی ثبوت ہیں۔ اور ان کی قدامت یہ ثابت کررہی ہے کہ آریہ تمدن نے کہاں تک ترقی کی تھی ÷

مرزا صاحب کا لطیفہ

الحکم قادیان کے ان جریدوں میں سے ہے۔ جو مرزا غلام احمد قادیانی کی ہر بات کو نہایت عقیدت مندانہ انداز میں پیش کرتا ہے چنانچہ ۱۴ دسمبر کے اشو میں جناب مرزا صاحب کا ایک لطیفہ حافظ محمد ابراہیم صاحب امام مسجد دار الفضل کی قلم سے شائع ہوا ہے۔ کہ :-

"جوتا آپ سادہ اور دیسی پہنا کرتے تھے ایک دفعہ فرمانے لگے۔ میرے لئے کسی نے بوٹ بھیجے ہیں۔ ہماری سمجھ میں تو اس کا دایاں اور بایاں ہی نہیں آتا۔ ہم نے آخر ان کو سیاہی ڈالنے کے لئے بنا لیا ہے۔ سیاہی ڈال کر اس میں کاغذ دے دیتے ہیں۔ تو سیاہی محفوظ پڑی رہتی ہے۔"

قارئین اس سے مرزا صاحب کی ذوق سلیم کو جاننے کے علاوہ دانش اور فراست سے بہت حد تک واقف ہوسکتے ہیں۔ جو بذات خود لطیفہ کا لطیفہ اور مرزا صاحب کی سمجھ کا بین ثبوت ہے ÷

منادی کا واعظ

بعض اوقات اخبارات کے اداروں سے ایسی ہوائی باتیں نکلتی ہیں۔ جن کا موزون ہونا تو ایک طرف دیکھتے ہی طفلانہ حقیقت کا عکس سامنے آجاتا ہے

ابھی ابھی حال ہی میں اسلامی اخباروں میں عبد القیوم قاتل شہید نا تھورام کے لئے رحم کی درخواست کا شور اٹھا تھا۔ جس پر اسلام کے مقتدر لیڈروں نے کاوش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اسی دوران میں خواجہ حسن نظامی کا اخبار منادی اپیل کرتا ہے۔ کہ رحم کی درخواست لیکر۔ "مسلمانوں کے ساتھ ہندوؤں کے کچھ ممتاز لیڈران بھی شریک ہو جاتے"

تاکہ ——

"ملکی فضا جو ایک بدزبان ہندو اور جاہل مسلمان کی مصلحت ناشناسی سے مکدر ہوگئی ہے۔ اس میں خوشگواری پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ابھی اتنی وسعت نظر اور مذہبی فراخدلی ملک میں پیدا نہیں ہوئی ہے۔"

ٹھیک ہے۔ ہندو اس سے بہتر وسیع نظری کا ثبوت اور کس طرح دے سکتے ہیں۔ کہ ایک طرف مذہبی دیوانے مسلمان تو پے در پے ان کے بے گناہ نوجوانوں کو قتل کرتے جائیں۔ اور ان کے لیڈر ہندو

کے) لیڈر انہیں رہا کرانے کے لئے رحم کی درخواست پر دستخط کرتے پھریں۔ ایک عبد القیوم پر کیا موقوف ہے۔ اُس کا بھائی بالا شاہ کا قاتل بھی تو موجود ہے اور اگر مسلمانوں کی قاتلوں کو سر چڑھانے اور غازی بنانے کی ذہنیت بنی رہی۔ تو نہ معلوم اس قسم کے اور کتنے غازی پیدا ہونگے۔ اور ہندوؤں کو وسعت نظری اور فراخدلی کے اظہار کے اور کتنے موقعے ملتے رہیں گے۔ ع

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

ایک کوٹھا گڑ

مرزا صاحب بعض اوقات بڑے پتے کی بات اُن کہہ جاتے تھے۔ اور اتنا کچھ لطافت کے زہو... پہنچ جاتے تھے۔ کہ کچھ نہ پوچھو۔ ایک روایت کا اندازہ الحکم کے صفحات پر شائع ہوئی ہے۔ کہ مرزا صاحب

میٹھے کو بہت پسند فرماتے تھے۔ خصوصاً ممکن گُڑ دلیسی حضور کھاتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ کسی کہ میں نے گُڑ کا تو شاید ایک کوٹھا کھا لیا ہوگا بہت بہت خوب! لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ وہ خود نے کھایا تو کوٹھا بھر گُڑ۔ مگر آپ کی زبان سے ہمیشہ نکلتی ایسی کڑوی باتیں رہیں۔ کہ جو بھی سنتا اُس کا جی جلنے لگتا تھا۔ پرماتما ایسی گُڑ خوری سے بچائے ÷

پورانک اخبارات کا غصہ

آج کل سناتن دھرمی اخبار آپے سے باہر ہورہے ہیں۔ سب سے پہلے امرتسر کے سناتن دھرم پرچارک نے اس کی ابتدا کی۔ اور رشی دیانند جی مہاراج پر کمینہ اور سوقیانہ حملوں سے پُر کلنکی رشی ... کر گندگی اور خبث باطن کا ثبوت دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ جاگرت۔ اور گوردھن وغیرہ بھی میدان میں آگئے۔ اور آریہ سماج کے سدھانتوں پر معترض ہونے کے برعکس ایسی باتوں کو لے بیٹھے ہیں۔ جو نہ اعتقادات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور نہ ہی ان کا سیندھ آریہ دھرم سے ہے۔ بلکہ لمبی چوڑی بحث سے گند بکھیرنے پر تل گئے ہیں۔ اگر کوئی موزوں اعتراض ہو۔ تو اس کا جواب بھی دیا جائے بعض بکواس اور فضولیات سے آریہ سماج کا کچھ بھی بگڑ نہیں سکتا۔ اور نہ بگڑے گا۔ بلکہ سناتن دھرمیوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ اور کوئی ایسا قدم اٹھانا چاہیئے۔ جس سے توہمات کا قلع قمع ہوسکے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

روح کے غیر فانی ہونے کا عالمگیر خیال

سورگباشی لالہ وزیر چند جی - ایڈیٹر آریہ مسافر میگزین

اخلاقی اور مذہبی خیالات کے وجود اور بنیاد پر بحث کرتے ہوئے ہربرٹ سپنسر صاحب فرماتے ہیں کہ جس بات کو ایک زمانہ دراز سے بہت سے لوگ مان رہے ہوں۔ وہ ضرور کچھ نہ کچھ ضرور سچائی پر مبنی ہوتی ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ اس خیال کی تصدیق خاص کر ان اعتقادات سے جو کہ مدت دراز سے تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور زیادہ تر اُن سے جو کہ بالکل عام اور دوامی ہو گئے ہیں ہو سکتی ہے۔ کسی مروجہ اعتقاد کی حقانیت کا اندازہ ان کے ماننے والوں کی تعداد سے لگ سکتا ہے۔ جب ہم کو یہ ماننا لازم آتا ہے کہ بغیر چند اندرونی خیالات اور بیرونی حالات کی موافقت کے زندگی کا گذرنا ناممکن ہے۔ اور جب ہم ان سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ کسی اعتقاد کے ممکنات زیادہ تر اس کی تھوڑی یا بہت سچائی کو ثابت کرتے ہیں۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ وہ خیالات جن کے کہ عام لوگ مجملاً قائل ہیں ضرور سچائی پر مبنی ہیں۔"

اسی خیال کو ایک اور روشن ضمیر نے زیادہ سادہ الفاظ میں اس طرح بیان کیا ہے۔

"تم کچھ آدمیوں کو ہمیشہ کے واسطے اور کل آدمیوں کو برائے چندے غلطی میں ڈال سکتے ہو لیکن یہ بات بالکل غیر ممکن ہے۔ کہ تمام آدمی ہمیشہ کے لئے غلطی میں پڑے رہیں"

قریب قریب تمام آدمی ہر ایک زمانہ میں کسی نہ کسی صورت میں روح کے غیر فانی ہونے کے قایل رہے ہیں۔ کچھ لوگوں نے صرف نصف سچائی یعنی وجود مابعد اور کچھ نے وجود ماقبل اور مابعد دونوں کو مانا ہے۔ ہربرٹ سپنسر صاحب فرماتے ہیں:۔

"روح کے غیر فانی ہونے کا خیال مع ان دیگر پیچیدہ خیالات کے جو اس سے پیدا ہو گئے ہیں ہم کو ہر جگہ یکساں ملتا ہے۔ منطقہ شمالی منطقہ معتدلہ۔ شمالی امریکہ۔ عربستان۔ کوہ ہمالیہ۔ صحرائے افریقہ دریائے انڈس وجزائر بحر پیسیفک وغیرہ میں ہر جگہ یہ اعتقاد پھیلا ہوا ہے۔ کہ یہ خیال ان فرقوں میں بھی یکساں طور پر پایا جاتا ہے۔ جن کی بابت کہ بڑے بڑے بائیک بین محققوں کی رائے ہے۔ کہ موجودہ بحری و بری تقسیم سے پیشتر ہی یہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر سیدھے گھونگریلے بالوں یا سفید گندمی بھورے اور سیاہ رنگ والے مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے یہاں تک کہ غیر مہذب و نیم تہذیب یافتہ و نیز تہذیب یافتہ قومیں بھی اس پر اتفاق کرتی ہیں۔"

ایک اعتقاد جتنا زیادہ وسیع مضبوط۔ قدیم اور عام ہو، اتنا ہی وہ سچا اور مدلل ہو گا کسی خاص آدمی یا جماعت کی رائے ان خیالات پر مبنی ہو سکتی ہے۔ لیکن جو اخلاقی اعتقاد کل نوع انسان میں پھیلا ہوا ہے۔ اُس کی بنیاد ضرور مضبوط اور پائیدار ہونی چاہیئے جس بات پر سب لوگ اعتقاد کرتے ہیں۔ اور جس کی سب خواہش کرتے ہیں۔ اس میں بہت کم جھوٹ ہوتا ہے۔ بعض ملحد فیلسوفوں کی یہ رائے ہے۔ کہ کہ روح کے غیر فانی ہونے کے خیال کی پیدائش انسان کے اندر خوف وغرور سے ہے بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر آدمی نے آئندہ زندگی کے مسئلہ کو صرف بہشت کے خوف سے ہی مان لیا ہوتا۔ تو اس کا اعتقاد صرف بہشت یا کسی ایسی حالت تک ہی محدود رہتا جو موجودہ زمانہ کی حالت سے بہتر ہو اور دوزخ کا جو بالکل بدتر ہے ہرگز خیال نہ آتا آدمی جان بوجھ کر خوف کے مارے کسی بدتر حالت میں نہیں پڑتا۔ اور غرور بھی انسان کو سوائے بہشت کے دوزخ کا خیال ہرگز نہیں دلا سکتا۔ عقلاً انسان اس زندگی کی بے انصافی کو دیکھ کر آئندہ زندگی کے وجود کا خیال کرتا ہے جب وہ یہاں دیکھتا ہے۔ کہ بہت سے برے اعمال کی سزا نہیں ملتی۔ اور بہت سے نیک اعمال کا پھل نہیں ملتا۔ اور جب اس کے ساتھ ہی اُس کو یہ بھی علم ہے۔ کہ اعلےٰ انصاف ضرور کوئی چیز ہے اور جب ہم پرماتما کے اعلےٰ درجہ کے منصف ہونے پر اعتقاد کرتے ہیں تو خواہ مخواہ لازم آتا ہے۔ کہ آئندہ زندگی کے وجود پر بھی اعتقاد کریں۔ جہاں اس زندگی کے اعمال کا نتیجہ ملے گا۔ اس میں شبہ نہیں کہ روح کے بذات خود ایک قائم بالذات ازلی و ابدی ہستی ہونے کے باعث اس کا اپنی ذات کے غیر فانی ہونے کا خیال فطرتاً اس کے اندر موجود ہے۔ لیکن اس کی کما حقہ حقیقت و ماہیت ایشوری گیان (وید مقدس) کی روشنی سے فیضیاب ہونے کے بغیر نہیں معلوم ہو سکتی ÷

آریہ مسافر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ بھائی کا فرض ہے (مینجر)

شری سوامی شردھانند اور آریہ سماج

از آچاریہ گوپال جی بکھیداہشٹاتا گوروکل اندرپرستھ

۲۳ دسمبر کا دن آریہ سماج کے اتہاس میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن آریہ سماج کے سب سے بڑے لیڈر نے جام شہادت پیا تھا۔ اسی دن آریہ سماج کی سنگھٹن کا ایکبار پھر ظہور ہوا تھا۔ اُسی دن آریہ سماج نے دنیا کو قربانی کا پاٹھ پڑھایا تھا۔ وہ دن نزدیک آرہا ہے لیکن جتنا اتساہ جوش اس دن کے منانے کے لئے درکار ہے اس میں کمی دکھلائی دے رہی ہے انسان کی مانسک شکتی کی وچتر لیلا ہے جونہی چیز آنکھوں سے اوجھل ہوئی۔ اُس کی اہمیت و قدر وقیمت میں کمی ہونے لگ جاتی ہے۔ ابھی سوامی جی مہاراج کو قتل ہوئے دس برس بھی نہیں ہوئے۔ کہ ان کی یاد مدھم پڑ رہی ہے۔ کیا اسی کو ہیرو ورشپ کہتے ہیں۔ آزاد ممالک میں یہ سلوک ناقابل برداشت ہے لیکن اس بد قسمت ملک کے سب کام نرالے ہیں۔

سوامی جی مہاراج کا جیون ایک سنگرام کا جیون رہا ہے۔ جس کام کو انہوں نے اپنے ہاتھ میں لیا۔ اُسے پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ کامیابی ہمیشہ اُن کے پاؤں چومتی رہی ہے۔ آج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایک جیوت جاگرت طاقت تصور کی جاتی ہے۔ اس کے باقاعدہ اجلاس موجودہ پارلیمنٹ کے پایہ کے ہیں لاکھوں روپیہ کے بجٹ وہ ہر سال منظور کرتی ہے۔

اس سبھا کو یہ وقار کہاں سے حاصل ہوا اس کا شکتی کا وکاس کہاں سے شروع ہوا۔ کیا سری سوامی شردھانند جی مہاراج ہی اس کے سنچالک نہیں تھے؟ پنجاب میں آریہ سماج کا پرچار۔ اسی سبھا دوارہ ہوتا ہے آریہ سماج کا پرچار جتنا پنجاب میں ہے۔ شاید ہی کسی اور صوبہ میں ہو۔ ابھی حال میں سوامی ستیانند جی مہاراج پردھان ہندو مشن بنگال نے پنجاب کا دورہ کرتے ہوئے پنجاب میں آریہ سماج کی شکتی کا اعتراف کیا ہے اس سب کا سوتر دھار کون ہے۔ کیا سوامی شردھانند مہاراج کا نام اس زمرے میں سب سے آگے نہیں ہے؟

کیا مہاودیالیہ جالندھر آج بھارت ورش میں ایک لاثانی سنستھا تصور کی جاتی ہے۔ اس کے بانی مبانی کون ہیں؟ اگر اس سنستھا کا شروع سے اتہاس پڑھیں تو معلوم ہو گا کہ اس سنستھا کے شروع کرنے کا سہرا بھی سوامی شردھانند جی مہاراج کے سر پر ہے۔

سوشل ریفارم کانفرنس ہم نے بہت دیکھی ہیں اس کے پلیٹ فارم پر بڑے بڑے وپاکھیان ہم نے بہت سنے ہیں۔ ریزولیوشن بھی تالیوں کی گونج میں خوب پاس کئے ہیں۔ لیکن انہیں عملی جامہ پہنانے والے بھارت ورش میں بہت تھوڑے ہیں۔ آریہ سماج نے پنجاب میں پہلے پہل جات پات کے توڑنے کا بندھن اپنے ہاتھ میں لیا لیکن شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے سوائے انہیں کوئی ویر نہ ملا۔ جو عملی جامہ پہنائے۔ بس پھر کیا تھا۔ اپنے پرائے سب ناراض ہو گئے لیکن جس شخص نے رشی دیانند کے چرنوں میں بیٹھ کر دیکشا لی ہو۔ وہ بھلا اس کی مخالفت کی کیا پرواہ کر سکتا تھا۔ جو دوسروں سے نہیں ہو سکتا تھا۔ جو مصلحت مصلحت کا سبق پڑھے ہوئے تھے۔ وہ اس کی برتی بھاؤ کے سنمکھ چندھیا گئے اس کی طاقت کا سکہ سب پر بیٹھ گیا۔ وہ آریہ سماج کے مسلم لیڈر تصور کئے جانے لگے۔

پنجاب اردو زبان کا گڑھ ہے۔ وہاں ہندی کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ سوامی جی مہاراج کی اپنی اخبار بھی اردو زبان میں نکلتی تھی۔ لیکن جب آتما نے گواہی دی۔ کہ اردو اکشروں میں نکلی ہوئی اخبار آریہ سماج کی شکتی کو کمزور کر دے گی۔ تو ہزاروں روپیہ کا نقصان کر اس اخبار کو ہندی زبان میں نکالنا شروع کر دیا۔ اس پرکار پنجاب میں ہندی پرچار کا نیا دور شروع ہوا۔

کوئی جگہ بتلاؤ۔ جہاں قحط پڑا ہو جہاں ودھواؤں کو کشٹ ملا ہو۔ جہاں یتیم بچے بلبلا رہے ہوں۔ جہاں ودھرمی ہندوؤں کو ورغلا رہے ہوں۔ وہاں سوامی شردھانند جی مہاراج نہ پہنچے ہوں۔ کانگرس کے پلیٹ فارم پر پہلے پہل کس نے اچھوت ادھار کی آواز کو بلند کیا؟ کانگریس میں یہ تحریک کب سے شروع ہوئی۔ امرتسر کانگرس سے امرتسر کانگریس کے سواگت ادھیکش کون تھے؟ سوامی شردھانند یا سوامی شردھانند!! شدھی کا دور کب سے شروع ہوا۔ کس نے شروع کیا؟ کہاں تک ان کے اپکاروں کا ورنن کروں۔ وہ خود مجسم آریہ سماج تھے۔ آریہ سماج کے سب اصول ان کے جیون میں ملتے ہیں۔

اس لئے آریہ سماج کا کرتویہ ہے کہ وہ اس دن کو اس دن کو کبھی نہ بھولے۔ اُس دن جلسے ہوں غریبوں کو دان دیا جائے۔ غریبوں یتیموں اور ودھواؤں کی رکھشا کی جائے اور اپنے دھرم کو مضبوط کرنے کے طریقے سوچے جاویں ÷

برہمی بوٹی کے کرشمے

اصلی برہمی بوٹی ایک چھوٹی قسم کی بوٹی ہوتی ہے ذائقہ میں تلخی زیادہ۔ خوشبو میں تیزی اور مزے میں کسیلاپن بھی ہوتا ہے۔ ماہران محققین طب وویدک نے اس کی بہت تعریف لکھی ہے پرانے زمانہ کے علماء و فضلاء نے تجربات کے بعد اس بوٹی کو بے حد مفید لکھا ہے۔

اصل برہمی بوٹی جڑ سے ہی باریک شاخیں لیکر اُگتی ہے۔ سیدھی سادی شناخت یہ ہے۔ کہ اوپر کا حصہ چھتری دار ہوتا ہے اور اوپر سے پتے بھی گھوڑے کے سم کے نشان کے مانند لیکن اس سے کچھ چھوٹے ہوتے ہیں یہ پتے اٹھنی کی طرح گول اور اردگرد سے کسی قدر نوکیلے ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں اصلی برہمی بوٹی کی ٹہنیوں پر پتے بکثرت ذکردار ہوتے ہیں۔ ٹہنیوں کو تالیس اور پتوں کو تالیس پتر کہتے ہیں پھول چھوٹے چھوٹے ارغوانی رنگ کے نکلتے ہیں۔ برہمی بوٹی کی اونچائی و لمبائی ایک گز کے قریب ہوتی ہے۔ قوت چار برس تک قائم رہتی ہے۔ اس عمر کے بعد خوشبو میں کمی اور رنگ بھورا ہو جاتا ہے۔

تحقیقات حاضرہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ منڈوپرنی کا درخت بڑا ہوتا ہے۔ اس کے ڈنٹھل شاخوں والے موٹے ہوتے ہیں۔ جس سے باآسانی پتلی پتلی چھڑیاں بن سکتی ہیں لیکن اصلی برہمی ایک چھوٹی بوٹی ہوتی ہے۔ یہ دل و دماغ اور جگر کو تقویت پہنچاتی ہے۔ آواز صاف کرتی ہے۔ کھانسی۔ ضیق النفس۔ فواق سردی۔ معدہ و ہضم کو طاقت دیتی ہے بھوک بڑھاتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔ دستوں کو روکتی ہے۔ عسر بول کو رفع کرتی ہے اور مثانہ کی گرمی کو دور کرتی ہے۔

برہمی بوٹی ایک قدیمی دریافت ہے۔ پرانی ویدک اور دیگر کتابوں میں اس کو دماغ کے لئے نہایت ہی مفید بتلایا گیا ہے۔ دماغ کو اس قدر مضبوط بناتی ہے۔ کہ آج کا یاد کیا ہوا کبھی بھولتا۔ بڑے بڑے عالم فاضل و بڑے بڑے رشی منی اس مفید بوٹی کا ہمیشہ مستقل استعمال کرتے تھے۔ طبی علوم و فنون کی مستند کتب میں بھی اس کی بیحد تعریف لکھی ہے۔ چنانچہ خواص الادویہ مؤلفہ حکیم محمد حسین صاحب جیسی مستند اور مشہور کتاب علم المفردات میں برہمی بوٹی کے متعلق اس طرح مرقوم ہے:-

"زرنب (برہمی بوٹی) روح کو فرحت اور لطافت بخشتی ہے دل۔ دماغ۔ جگر۔ معدہ کو قوت بخشتی ہے۔ کھانسی۔ دمہ۔ بلغم کو زائل کرتی ہے۔ عصبی مرضوں۔ مثلاً جنون۔ مرگی۔ سکتہ و غشی وغیرہ میں بے حد فائدہ پہنچاتی ہے۔ خون کو صاف کرتی اور پیشاب لاتی ہے۔ جریان۔ احتلام اور سرعت کو رفع کرتی ہے۔ ایک خاص خوبی اس دوا میں یہ ہے کہ علاوہ مقوی معدہ ہونے کے قبض کا بھی ازالہ کرتی ہے۔ طالب علمی کے زمانہ میں جہاں بڑے بڑے ریفارمر اس بوٹی کا استعمال رکھتے تھے وہاں جناب فیضی رکن اعظم دربار شہنشاہ اکبر کے متعلق لکھا ہے۔ اور مشہور ہے۔ کہ دربار اکبر میں پہنچکر فیضی کی موجودگی میں اگر کوئی شہنشاہ اعظم کی شان میں کوئی منظوم قصیدہ پڑھتا تھا۔ تو فیضی صاحب سنتے ہی فرما دیا کرتے تھے۔ کہ یہ قصیدہ میرے ہی دیوان کا چرایا ہوا ہے۔ اگر فیضی صاحب کی زبانی سننے سے کوئی جرأت بھی کر لیتا۔ تو خواہ قصیدہ کتنا ہی طویل ہوتا۔ فیضی بلا روک ٹوک فوراً لفظ بلفظ سنا دیتے دربار میں چاروں طرف تحسین و آفرین کی صدائیں بلند ہو جاتیں۔ اور سب ہی کو یقین ہو جاتا۔ کہ کلام درحقیقت فیضی کے دماغ و رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ ایسے ارفع و اعلےٰ دماغ کی موجودگی میں شعراء و فضلاء کو کم جرأت ہوتی۔ کہ وہ اپنا کلام پیش کر سکیں۔ روشن دماغ فیضی کو صدہا کتابیں ازبر تھیں اور وہ اکثر علوم کے پورے حافظ تھے اس قدر بلند دماغی کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ جناب بڑی بڑی یاقوتیوں کو چھوڑ کر صرف زرنب یعنی برہمی بوٹی کا استعمال کرتے تھے"

سوامی وویکانند جی نے ایک بار تقریر کرتے ہوئے فرمایا "اے ہندوستانیو! تمہارے بزرگوں نے ایک برہمی بوٹی سی ایسی دریافت کی ہے۔ جو کہ عقل و شعور و حافظہ کو بڑھانے میں ایک لاثانی دوا ہے۔ میں چونکہ برہمی بوٹی باقاعدہ و روزانہ استعمال کرتا ہوں۔ اس لئے کوئی مشکل سے مشکل مضمون کی کتاب تین چار مرتبہ پڑھ کر حفظ کر لیتا ہوں۔ اے عزیز ہندی طالب علمو! اگر تم میرے لیکچر سے کوئی نفع حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنی اولین فرصت میں برہمی بوٹی کا استعمال کرو"

ویدک کتابوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ برہمی بوٹی کو نہ صرف عقل و دانش اور حافظے کے لئے ہی مفید لکھا ہے۔ بلکہ حاملہ مستورات میں جنین کی حفاظت کرتی ہے۔ اور اس کے استعمال سے اولاد تندرست عقلمند اور خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔

برہمی بوٹی کے تازہ پتوں کا عصارہ اگر پیا جائے۔ تو تفریح پیدا کرتا ہے۔ اگر گل روغن میں حل کر کے یا سادہ پانی میں بطور نسوار استعمال کیا جائے۔ تو صداع کو بہت مفید ہے۔ روغن بنفشہ میں حل کر کے بطور نسوار لینا صداع بارد میں بہت نفع پہنچاتا ہے۔

فلسفہ قدیم و جدید دونوں کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے۔ کہ انسانی دماغ کو صانع حقیقی نے تمام اعضاء سے زیادہ وزنی یعنی قریباً ۴۹½ اونس بنایا ہے۔ اور عقل بھی اسی تناسب سے زیادہ عطا کی گئی ہے۔ دماغ کو تمام اعضاء پر فضیلت بخشی ہے۔ جوہر دماغ یعنی عقل کو سر کی کھوپری میں محفوظ طریقہ پر رکھا گیا ہے جتنا دماغ اچھا ہوگا۔ اسی قدر اس کی ساخت زیادہ پیچدار ہوگی۔ ماہرین علم الافعال الاعضاء الانسانی نے تحقیق کی ہے۔ کہ جن دماغوں میں یہ پیچ زیادہ واضح اور نمایاں ہوتے ہیں۔ وہ زیادہ عقلمند۔ ذہین اور دانا ہوتے ہیں۔ تجربہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ زرنب یعنی برہمی بوٹی کا جوہر اس پیچ در پیچ ساخت کو مضبوط کرتا ہے۔ جوہر زرنب [illegible] ذیل کیا جاتا ہے:-

جوہر برہمی بوٹی

برگ زرنب سفوف کیا ہوا ایک تولہ [illegible] ایک سیر۔ دانہ ہیل سفوف ۵ ماشہ

ترکیب ساخت

برگ زرنب اور دانہ ہیل دودھ میں [illegible] کو دہی کے ساتھ ضامن دے کر حسب [illegible] جما دیں۔ صبح دودھ کو بلوئیں۔ جب مکھن آوے۔ تو مکھن کو لسی سے صاف کر لیں اس مکھن طباشیر نقرہ ۵ ماشہ۔ مصطگی ۵ ماشہ۔ کشتہ قلعی ۳ ماشہ باریک [illegible] بخوبی ملا کر رکھیں۔

نوٹ:- اسی تناسب سے نسخہ کو زیادہ [illegible] میں تیار کر سکتے ہیں۔

مقدار خوراک:- دو تولہ علی الصباح کھا [illegible] اس جوہر کے ۴۰ یوم باقاعدہ استعمال سے عقل۔ فکر۔ حافظ خوب بڑھ جائیگا و دماغ خوب مضبوط ہونگے۔ ہاضمہ کو زیادہ مضبوط کرے گا۔ احتلام۔ جریان [illegible] ہو جائیں گے۔ قبض کھلے گی۔ جگر کا فعل [illegible] ہوگا۔ اور رنگ بدن خون صاف ہوگا [illegible]

تحفہ ۱۹۳۵ء

صرف ایک روپیہ کا سامان خریدنے پر مفت نذر کیا جائیگا

تلک ہوزری فیکٹری پاپڑ منڈی برانچ انارکلی لاہور

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تندرستی کے چند اصول

از رائے بہادر ڈاکٹر پیارے لال دنرائن ماتھر صاحب سول سرجن صوبہ متحدہ

... زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس کا عملی تجربہ کر کے دکھایا جائے۔ تو قتل کا جرم سرزد ہو۔ لیکن اگر کوئی صاحب چوہے وغیرہ کسی جانور کو ایک بوتل میں بند کر کے ڈاٹ لگا دیں تو جب تک اس میں سانس لینے کے لئے ہوا موجود ہے۔ وہ زندہ رہے گا۔ لیکن اس کے بعد فوراً ہی مر جائیگا۔ پرمیشور نے ایسی ضروری چیز اس طرح پر عام طور پر عطا فرمائی ہے۔ کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے۔ جہاں ہوا کافی مقدار میں موجود نہ ہو۔ جو صاحب کواڑ بند کر کے صاف ہوا کو نہیں آنے دیتے۔ وہ پرمیشور کے عطیہ سے ناشکری کے ساتھ محروم رہتے ہیں۔ لیکن کسی چھوٹی سی بند جگہ میں بہت سے آدمی جمع ہو جائیں تو وہاں کی ہوا بہت جلد خراب ہو جائے گی۔ اور وہاں کے رہنے والوں کی تندرستی پر مضر اثر پڑیگا۔ اسکولوں میں بھی اگر ایک ایک کمرے میں زیادہ لڑکوں کو دن بھر رہنے دیا جائے۔ تو اُن کی تندرستی خراب ہو جائے گی۔ اس لئے سکول کے کمروں کو کشادہ اور ہوادار ہونے کی ضرورت ہے۔ جہاں کہیں لڑکوں کی تعداد زیادہ ہو اور روپیہ کم ہونے کی وجہ سے بڑے کمرے نہ بن سکیں۔ وہاں لڑکوں کو کھلے میدان یا برآمدہ میں پڑھانا چاہیئے۔ کھلے ہوئے میدان میں سایہ دار درخت ہونا چاہیئے۔ تاکہ ان کے نیچے بچوں کو تعلیم دی جا سکے اور ان کا احاطہ بھی اتنا وسیع ہونا چاہیئے۔ کہ سڑک کے گرد و غبار سے بچے محفوظ رہیں۔

اگلے زمانے میں جب جنگلوں میں آدمی رہتے تھے۔ تو وہ بہت تندرست رہتے تھے لیکن آج کل شہر کے تنگ گلی کوچوں لوگوں کی تندرستی خراب ہو رہی ہے درحقیقت شہروں کے وہ مکانات جو تنگ گلیوں میں واقع ہیں اور جن کے نیچے کے حصے میں کبھی دھوپ تک کا گذر نہیں ہوتا۔ انسانوں کے رہنے کے قابل نہیں بلکہ کیڑے مکوڑوں کے لائق ہیں۔ اور اگر وہاں کے رہنے والوں کے لئے صاف ہوا دار مکانات میں رہنا نصیب ہو۔ تو وہ اور زیادہ تندرست ہو جائیں۔ اس لئے بڑے بڑے شہروں میں ضرورت ہے کہ گنجان آبادی کے بیچ میں پارک یا باغیچے یا صاف ہوا کے لئے کھلے میدان رکھے جائیں۔ تاکہ وہاں کے باشندوں کی تندرستی خراب نہ ہونے پائے۔ رہنے کے مکانات کشادہ اور اونچی کرسی کے ہونے چاہئیں۔ سوتے وقت منہ ڈھانپ کر لیٹنا بہت مضر ہے۔ کیونکہ جب ناک اور منہ پر کپڑا ڈھک لیا جائے۔ تو جو ہوا خراب سانس کے ساتھ باہر آئے گی۔ وہی سانس کے ذریعہ اندر جائے گی۔ جو ہوا جسم کے لئے بیکار ہو جاتی ہے۔ وہ سانس کے ساتھ باہر نکلتی ہے اس لئے یہ بیکار ہوا پھر سانس کے ساتھ جسم کے اندر داخل ہوتی ہے۔ تو وہ تندرستی کے لئے ضرور مضر ہوتی ہے۔

دن ہو یا رات۔ جاڑا ہو یا گرمی۔ تندرستی کے لئے صاف ہوا کی ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے کواڑوں کا اس طرح بند کر دینا۔ کہ باہر کی صاف ہوا نہ آسکے تندرستی کے لئے سخت مضر ہے۔ بیشک ہوا کے جھونکے کے سامنے بیٹھنا بھی نقصان رساں ہے۔ دروازے کے کواڑ اس طرح کھولے جائیں کہ باہر کی صاف ہوا بھی آتی رہے۔ اور ہوا کی تیزی و تندی بھی محسوس نہ ہو۔

پانی اور ہوا کے بعد انسان کے لئے سب سے زیادہ ضروری شے پینے کا پانی ہے۔ پانی صاف ہونا چاہیئے۔ گہرے کنوؤں اور تیز رَو دریاؤں کے بیچ دھار کا پانی کنوؤں اور تالابوں کے پانی کی بہ نسبت بہت اچھا ہوتا ہے اُتھلے کنوئیں اور گندہ تالابوں کا پانی پینے کے لائق نہیں ہوتا۔ اور کنوؤں کے آس پاس بھی کسی قسم کی گندگی نہ ہونا چاہیئے۔ اور ان کی جگت یا بندھ ایسی بنوانی چاہیئے۔ کہ باہر کا گندہ پانی کنوؤں کے اندر نہ جا سکے۔ گندے برتن بھی کنوئیں میں نہ ڈالنے چاہئیں۔ اگر کسی قسم کی گندگی کا شک ہو۔ تو پانی کو اُبال کر اور گھڑوں میں ٹھنڈا کر کے پینا چاہیئے۔

غذا:۔ جو حصہ جسم کا دن رات کام کرنے میں صرف ہوتا رہتا ہے۔ اُس کے پورا کرنے کے لئے غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسم کی حرارت قائم رکھنے اعضائے جسم کے نشو و نما کے لئے مختلف چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر شخص کو مختلف چیزیں کھانا چاہیئے۔ انسان کے گوشت بنانے والے اجزا دال اور گوشت میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ انسان کے جسم میں جو گرمی رہتی ہے۔ اس سے جسم خواہ وہ باہر کتنا ہی سرد ہو۔ ہمیشہ یکساں گرم رہتا ہے۔ اور جتنی حرکت وغیرہ جسم میں ہوتی ہے۔ اس میں بھی قوت کی ضرورت ہے۔ جو نشاستہ گھی اور شکر وغیرہ کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے۔ نشاستہ۔ گیہوں۔ جَو۔ باجرہ۔ چاول۔ آلو۔ شکر قند وغیرہ میں زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے روٹی یا چاول کیساتھ گوشت یا دال کا ملانا ضروری ہے۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دال روٹی کے علاوہ زندگی قائم رکھنے کے لئے پھل اور سبزی کا کھانا بھی ضروری ہے۔ اگلے زمانہ میں جب دُخانی جہاز ایجاد نہیں ہوئے تھے۔ تو بادبانی جہاز مہینوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتے تھے۔ اس لئے بعض دفعہ تین تین مہینے زمین نہیں دکھلائی دیتی تھی۔ اور انہیں چیزوں پر جو جہازوں میں جمع رہتی تھیں۔ گذر کرنا پڑتا تھا۔ چنانچہ اتنے عرصہ تک سبز ترکاری اور پھل وغیرہ کے نہ ملنے سے جہاز کے مسافروں میں ایک بیماری پھیل جاتی تھی۔ جس کو اسکروی (Scurvy) کہتے ہیں۔

انسان کو صرف وہی غذا پکانی چاہیئے۔ جو کچی ہضم نہ ہو سکے اکثر غذاؤں کے زیادہ پکانے سے ان کی غذائیت میں بہت کمی ہو جاتی ہے۔ لیکن انہیں اس وجہ سے پکانا پڑتا ہے۔ کہ اگر کسی بیماری کا زہر اس میں داخل ہو گیا ہو۔ تو وہ ضائع ہو جائے۔ مثلاً پکا ہوا دودھ اتنا مفید نہیں ہے۔ جتنا کہ کچا۔ لیکن جب تک وہ جانور جس کا دودھ استعمال ہوتا ہے بالکل تندرست نہ ہو۔ اور وہ برتن جس میں دودھ دُہا جاتا ہے۔ بالکل صاف پانی سے دُھلا نہ ہو اور دُہنے والے کے ہاتھ اور جانور کے تھن صابن یا صاف پانی سے نہ دھلے ہوں۔ تو کچا دودھ پینے کے لائق نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی گندگی کی وجہ سے دودھ میں بیماری کا ذرا سا زہر بھی سرایت کر جائے۔ تو جسم میں داخل ہو کر اس سے پینے والے کو سخت نقصان پہنچے گا۔ پکا لینے کے بعد اس کا سب زہر ضائع ہو جائے گا۔ لیکن پکانے لیکن پکانے کے بعد مختلف چیزوں کے بنانے کے

قول بھرتری

ترجمہ منشی تلوک چند محروم بی۔ اے

مصروف ہیں تنہائی کے افکار میں سرکار
پاس مائل رم طبیعت ہے گرانبار
حاصل ہو مہاراج کے دربار میں جب بار

دربان کا یہ فرمان ہے کہ فرصت نہیں قسمت
پھر جاؤ تو کہتا ہے کہ یہ وقت نہیں ہے
تقدیر پہ نازاں ہوں اگر شاہ عالم

بیہودہ تمنائے ترقی اے دل ناداں
درگاہ میں کیوں اس کی عام نہیں ہوتا
دربان سے نہ جانا جہاں کوئی دروازہ
واں راحت و آرام کے
اور دولت جاوید کے انبار در انبار

کیا فیض تجھے دیگی یہ سرکار۔ وہ دربار
شاہوں کا شہنشاہ ہے جو خالق غفار
سنتی ہے جہاں پیش نہ آئے کوئی زنہار
لیٹی ہیں خزانے

ہاتھوں سے چھوا جائے۔ تو وہ پھر خراب ہو جائیگا بشرطیکہ پھر نہ پکا یا جائے۔

بازار کی بالائی کی برف میں بھی جس کو لوگ اس قدر شوق سے کھاتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ اسی قسم کے کیڑے موجود ہوتے ہیں۔ جیسے کہ گندی نالیوں کے پانی میں۔ محض اس لئے کہ وہ گندے برتن میں گندے ہاتھوں سے بنائی گئی ہے۔ اسی طرح سے ایک خاندان کے چھ بچوں کو موتی جھرا کی بیماری ہوئی تو بعد میں تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ سب بچوں کو مکھن کے پیالوں کے ذریعہ بیماری لاحق ہوئی تھی۔ کیونکہ مکھن رات بھر دودھ کے جھاگ اٹھا کر جالڑوں کی اوس میں رکھ کر بنایا جاتا ہے۔ اس لئے اس میں گھر کی گندگی کا اثر پہنچنے کا اندیشہ رہتا ہے اور جس شخص نے اس کو تیار کیا تھا۔ اس کے گھر میں یہ مرض موجود تھا۔ اسی طرح اگر مکھن صاف طریقہ سے تیار نہیں کیا گیا۔ تو اس سے بھی بیماری پھیلتی ہے۔

اوپر بیان ہو چکا ہے۔ کہ تندرستی قائم رکھنے کے لئے پھل وغیرہ جیسی کچی چیزوں کا کھانا بھی ضروری ہے۔ لیکن عوام میں پھلوں کی بابت بہت سے غلط خیالات پھیلے ہوئے ہیں۔ مثلاً یہ عام خیال ہے۔ کہ آموں سے پھنسیاں نکلتی ہیں کھیرے اور پھوٹوں سے بخار پھیلتا ہے۔ تربوز۔ خربوزے کھیرے وغیرہ سے ہیضہ پھیلتا ہے۔ مگر ان خیالات کی اصلی وجہ یہ ہے کہ جس موسم میں یہ بیماریاں پھیلتی ہیں۔ ان دنوں یہ پھل کثرت سے ملک میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور بیماری کی کوئی اور وجہ معلوم نہ ہونے پر وہی چیز جو زیادہ استعمال میں لائی جاتی ہے۔ اسی طرف لوگوں کا خیال جاتا ہے۔ لیکن اب یہ تحقیق ہو چکا ہے۔ کہ جاڑا۔ بخار ہیضہ وغیرہ اس وقت پیدا نہیں ہو سکتے جب تک کہ ان بیماریوں کا خاص زہر جسم کے اندر داخل نہ ہو جائے۔

جس وقت ہیضہ کا مرض پھیلتا ہے۔ ان دنوں بغیر پکی ہوئی چیزوں کا کھانا یا ان چیزوں کا استعمال کرنا جن پر مکھیاں بیٹھتی ہیں اس وجہ سے ٹھیک نہیں۔ کہ مکھیوں کے ذریعہ بیماریوں کا زہر کھانوں میں داخل ہوتا رہتا ہے ان دنوں بازار کی مٹھائی نیز ثقیل و دیر ہضم چیزیں مثل کھیرے اور ککڑی وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہ چیزیں بطور خود ہیضہ پیدا نہیں کر سکتیں۔ ہیضہ کا زہر باہر سے اگر جسم میں داخل ہوتا ہے۔ تو یہ چیزیں بدہضمی پیدا کر کے اس کی پرورش میں مدد دیتی ہیں۔

گیہوں کا چوکر بھی آٹے میں شامل رہنا چاہیئے۔ کیونکہ گیہوں کا میدہ جس سے حلوا یا بہت سی دوسری مٹھائیاں بنتی ہیں۔ اتنی عمدہ ہوتا ہے۔ بازار کے بسکٹ یا ڈبل روٹی میں بھی عام طور سے دوکاندار خوبصورتی کے لئے آٹے کے بجائے میدہ استعمال کرتے ہیں۔ اسی لئے بازار کی ڈبل روٹی کوئی عمدہ غذا نہیں ہے جیسی کہ عام طور پر گھر کی معمولی روٹی۔ کیونکہ اس میں آٹا استعمال کیا جاتا ہے۔

دودھ میں ہر قسم کی غذائیت موجود ہے اس لئے وہ سب سے عمدہ غذا ہے اور بچوں کی تو اس سے خوب پرورش ہوتی ہے۔ لیکن بعد کو محض دودھ اس وجہ سے کافی نہیں ہوتا۔ کہ جس قدر دودھ پینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اتنا پینا آسان نہیں۔ حلوے میں صرف حرارت پیدا کرنے والے اجزا ہوتے ہیں۔ لیکن اس میں گوشت پیدا کرنیوالے اجزا نہیں ہوتے۔ اس کھچڑی میں جسمیں گھی اور ثابت پیاز ڈال دی جائے۔ سب ضروری اجزا موجود ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وہ بہت اچھی غذا ہے۔ ویسے تو دال روٹی۔ ترکاری اور گھی (یا دال کی جگہ گوشت) تندرستی کے لئے کافی ہے۔ لیکن ان کے علاوہ دیگر مقوی غذائیں دودھ دہی۔ انڈے اور خشک میوہ بادام۔ گری۔ پستہ اور مونگ پھلی وغیرہ بھی ہیں ان کے استعمال سے تندرستی بہت اچھی رہے گی۔ ڈبوں میں بند کیا ہوا منجمد دودھ یا پھل یا مچھلی جو مہینوں تک رکھنے سے خراب نہیں ہوتی۔ دوکانوں پر بکتے ہیں۔ جن کا استعمال جہاز وغیرہ میں یا جہاں تازہ چیزیں نہیں مل سکیں ضروری ہے۔ لیکن یہ اتنی مفید نہیں ہوتیں۔ جتنی کہ تازہ تیار کی ہوئی چیزیں۔

غذا کو خوب چبا کر کھانا چاہیئے۔ یعنی دانتوں کا کام آنتوں سے نہ لینا چاہیئے۔

مرچ اور مسالہ بھی بہت تھوڑی مقدار میں استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے بھوک بڑھتی ہے۔ لیکن زیادہ استعمال کرنا اتنا ہی بُرا ہے جتنا کہ زیادہ شراب پینا۔

کھانا کھانے کے ساتھ پانی بھی کم پینا چاہیئے دو کھانوں کے درمیان میں جتنا چاہے پی لیجئے۔ لیمونیڈ وغیرہ کے مقابلہ میں صاف سادہ پانی کہیں بہتر ہے۔

کھانے کے بعد فوراً ہی سخت جسمانی اور دماغی محنت کرنا مناسب نہیں ہے علیحدہ علیحدہ برتنوں میں کھانا بہتر ہے۔ تاکہ کھانے میں ایک دوسرے کا تھوک شامل نہ ہونے پائے۔ کیونکہ تھوک سے ایک دوسرے کو تپ دق وغیرہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

اسی طرح ایک ہی حقہ مختلف لوگوں کو نہ پینا چاہیئے۔ جس سے ایک کا تھوک دوسرے کے منہ میں پہنچ سکے۔

کی کھال میں ہزارہا سوراخ ہیں جن کے ذریعہ پسینہ آتا ہے۔ جب یہ مسامات میل سے بند ہو جاتے ہیں تو بہت سی جلدی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ٹھنڈے یا تازہ پانی سے غسل کرنا تندرستی کے لئے بیحد مفید ہے۔ لیکن کمزور آدمیوں کو نیم گرم پانی سے نہانا بہتر ہے۔ اگر ٹھنڈے پانی سے نہا کر بدن پونچھنے کے بعد گرمی آ جائے۔ تو ٹھنڈے پانی سے نہانا ٹھیک ہے۔ لیکن اگر بعد کو سردی محسوس ہو۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ٹھنڈے پانی سے نہانا نقصان کر رہا ہے۔

دانت:۔ دانت صاف رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ دانتوں کے درمیان میں اگر کھانے کا کوئی جزو بھی باقی رہے گا۔ تو وہ اور سڑتا اور دانتوں کے لئے نقصان رساں ہوتا ہے اور اگر دانتوں اور مسوڑوں میں پیپ پڑ گئی۔ تو یہ پیپ لعاب دہن کے ذریعہ پیٹ میں پہنچے گی۔ اور مختلف قسم کی بدہضمی وغیرہ کا باعث ہوگی اس لئے ہر دفعہ کھانا کھانے کے بعد دانت ضرور صاف کر لینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ روزانہ نیم یا ببول کی داتون یا پسے ہوئے کوئلے سے دانت صاف کرنا چاہیئے۔ اگر برش استعمال کیا جاوے تو اس کو روزانہ صاف پانی سے دھو لینا چاہیئے۔ اور کبھی کبھی اسے گرم پانی میں بھی ابال لینا چاہیئے۔ کیونکہ منہ صاف کرتے وقت اس کے اندر اکثر غلاظت رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے فائدہ کے بجائے نقصان پہنچتا ہے ایک آدمی کا برش بھی دوسرے کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

نیند:۔ جسم کے ہر حصہ کو آرام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ جو قوت کام کرنے میں صرف ہو گئی ہے۔ وہ پھر پیدا ہو جائے پلنگ پر لیٹنے سے ہاتھ پاؤں کے پٹھوں کو آرام ملتا ہے لیکن دماغ برابر اپنا کام کرتا رہتا ہے۔ اور جب دماغ آرام کرتا ہے تو اسے نیند کہتے ہیں۔ جوان آدمی کو سات گھنٹہ اور بچوں کو آٹھ یا نو گھنٹہ سونا چاہیئے۔ اور نوزائیدہ بچے تو دن رات ہر وقت سوتے رہتے ہیں۔

ورزش:۔ روزمرہ اس قدر ورزش کرنا چاہیئے۔ جس سے پسینہ آ جائے اور دوسرے دن کوئی تکان محسوس نہ ہو۔ جو لوگ کھانا زیادہ کھاتے ہیں لیکن کافی طور پر جسمانی محنت یا ورزش نہیں کرتے ان کی توند نکل آتی ہے اور اگر شکر وغیرہ زیادہ کھاتے ہیں۔ تو وہ بذریعہ پیشاب خارج ہو جاتی ہے جس کو ذیابطیس کی بیماری کہتے ہیں گوشت یا دال ضرورت سے زیادہ کھانیوالوں کو یورک ایسڈ وغیرہ کی بیماریاں مثل گٹھیا وغیرہ پیدا

جائے۔ وہ ... ہر حصہ جسم سے کام لینا چاہیئے۔ ورزش کرنے سے تمام جسم مضبوط اور ہاضمہ درست رہتا ہے لیکن یہ بھی یاد رہے کہ جتنی غذا کھائی جائے غ اس سے زیادہ ورزش نقصان کا باعث ہوتی ہے۔ جو شخص صبح سے شام تک کھیت میں کام ہے اس کی تفریح کتب بینی سے ہو سکتی ہے لیکن جو صبح سے شام تک پڑھنے کا عادی ہوتا ہے۔ اس کی تفریح کے لئے مختلف کھیل مثل کبڈی۔ ڈنڈ۔ بیٹھک کشتی۔ ہاکی۔ ٹینس فٹ بال وغیرہ ضروری ہیں جس طرح سے جسمانی ورزش سے جسمانی طاقت بڑھتی ہے۔ اسی دماغی کام کرنے سے دماغ کی قوت بڑھتی ہے اور جس طرح جسمانی ورزش اپنی قوت سے زیادہ کی جائے تو کمزوری کا باعث ہوتی ہے اسی طرح سے اگر کوئی شخص بلا آرام کئے ہوئے دن رات پڑھتا ہی رہے۔ تو اس کی دماغی اور جسمانی دونوں قوتیں کم ہو جائیں گی۔

شادی:۔ کمسنی میں شادی نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے میاں بیوی خود بھی کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور آئندہ نسل بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ شادی کے وقت لڑکے کی عمر ۲۵ سال اور لڑکی کی عمر ۲۰ سال ہونا چاہیئے۔

زمین پر ننگے پاؤں نہ چلنا چاہیئے جہاں آدمی بلا کسی صفائی کے خیال کے پاخانہ پیشاب کر دیتے ہوں۔ وہاں پاؤں زمین پر چلنے والے کے جسم میں بعض مہلک بیماریوں کے جراثیم داخل ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے

برتنوں کو معمولی سڑک کی مٹی سے مٹی سے صاف نہ کرنا چاہیئے کیونکہ وہ گندی ہوتی ہے اگر اس مٹی میں کسی کا تھوک یا پاخانہ ملا ہو تو اس سے بہت سی خطرناک بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ برتنوں کو صاف راکھ سے صاف کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے بیماری پھیلانے والے کیڑے مر جاتے ہیں۔ اس لئے برتنوں کی صفائی کے لئے راکھ بہت مناسب ہے۔

ہر جگہ تھوکنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ تھوک میں بیماری کا زہر موجود ہوتا ہے۔ جو چھوٹے چھوٹے ذروں کی صورت میں سانس کے ذریعہ پہنچکر وہ بیماری پیدا کر دیتے ہیں۔

بہت سی بیماریوں سے بچنے کے لئے ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ جیسے چیچک۔ طاعون۔ ہیضہ موتی جھرا۔ بخار۔ بڑی چیچک سے بچنے کے لئے ہر بچے کو ٹیکہ لگوا دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے بچے تقریباً پندرہ سال تک اس مرض سے محفوظ رہتے ہیں دیگر بیماریوں کے ٹیکہ کا اثر بہت سال تک نہیں رہتا ہے اس لئے اس

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پورانوں کی معلومات پر
ایک بصیرت افروز مضمون
(نمبر ۲)

दूषकः । गृहमेधिन श्रोत्रिय मद्देतां
शापं सर्व विपोलवताम् ।

پھر تلسی کہتی ہے:-

को वा त्वं नर मामार्त्तु मुक्तोऽसि
मायया त्वया । हरीहन्त
मत्सतीत्वमय च त्वं वै
शापामस्य हम ।

"مہاپنچ۔ وتیوں کے دشمن۔ دوسرے کے دہرم کو بھرشٹ کرنے والے۔ نالائق۔ بیوقوف۔ مغرور۔ میں تجھے اتی زہریلا شاپ دیتی ہوں۔" ۴۳

"تو کون ہے مجھے کہو۔ چھل کرکے تو نے مجھے بھوگا ہے۔ اور میرا اپنی برت دہرم دور کیا ہے۔ پھر تجھے شاپ دیتی ہوں۔" ۳۰۔

(۵) گوتم پتنی اہلیا سے اندر کو جماع کرنے کی بدولت گوتم سے یہ سزا ملی۔ کہ اس کے خصیئے جھڑ جاویں جس کی جگہ دیوتاؤں نے مینڈھے کے خصیئے لگائے

(۶) برہما کو پانچواں مکھ جھڑ جانے کا شاپ ملا۔ جبکہ وہ مدہ اپنے لڑکوں کے کاماتر ہو کر اپنی لڑکی کی طرف دوڑا۔ برہما اس وقت لڑکی کو کہتا ہے۔ بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب ادھیائے ۱۲ شلوک ۳۲-۴۳

बलाद् गृहीत्वा तां कन्या-
मुवाच स्मरपीडितः कलि
देहि । मद्बाधनं स्त्व मां
कामविह्वलम् । इति श्रुत्वा
तु स माता ... पिता-
मह ! पच वक्त्रो ...

برہما اس لڑکی کو زبردستی پکڑ کر بولے۔ ہے مد سے گھورتے ہوئے نیتروں والی مجھے رتی دے اور مجھ کی رکشا کر۔ ۳۔ اسی ماتا شاردا نے یہ سن کر کرودھ سے برہما کو کہا۔ کہ یہ پانچواں تمہارا مکھ اشبھ ہے۔ یہ تمہارے کندھے پر ہو گیا ہیں۔" ۴۔

اب تعجب یہ ہے۔ کہ وشنو وغیرہ کو اشو یا کی بے عزتی کرنے پر کوئی سزا نہ ملی۔ بلکہ سزا کے بدلے ور ملا۔ کہ وشنو کے پاؤں۔ شو کے لنگ اور برہما کے سر کی پوجا ہوا کرے گی۔

(۲) برہسپتی کو ممتا کے ساتھ جبریہ بھوگ کرنے پر کوئی سزا نہ ملی۔ مگر اس کے گربھ والے لڑکے دیرگھ تما کو اندھا ہونے کی سزا ملی۔

(۳) نارد کو جھوٹ بولنے کی کوئی سزا نہ ملی۔ لیکن سامپ کو بے قصور ہونے پر کوڑھی ہونے کی سزا ملی۔

(۴) برہم ویورت پران۔ کرشن کھنڈ ادھیائے ۳۱ میں برہما کو موہنی ویشیا سے بھوگ نہ کرنے کی وجہ سے اس کی پوجا مدت تک بند رہی۔

اشٹادش پران

جب ویدک شکشا کے لوپ ہو جانے پر منشوں کی اوستھا بگڑ گئی۔ تو تب خود غرض ودوانوں نے اپنے سوارتھ کی سدھی کے لئے پران شبد کا سہارا لے کر برہمن گرنتھوں "کہ جن کو ویدک ساہتیہ میں پوران کہا گیا ہے" کے بجائے ویاس آدی منیوں کے نام پر اشٹادش پوران بنائے۔ اور کئی ایک وید کے شبدوں پر ان کا سہارا لے کر من مانی ان گھڑت کتھائیں ان میں درج کر دیں۔ حالانکہ بھوشیہ پران برہم پرب ادھیائے ۱ شلوک ۵۴ میں درج ہے۔ کہ "اشٹادش پوران اور رام چرتر صرف شودروں کو پوتر کرنے کے لئے بنائے گئے"۔ نیز اتری سمرتی شلوک ۳۸۱ میں لکھا ہے کہ "جو وید کو نہیں پڑھ سکتے۔ ان کے لئے اشٹادش پوران ہیں"۔ حالانکہ مہابھارت اور رامائن کے آخر پر بھی لکھا ہوا ہے۔ کہ "مہابھارت کی کتھا حاملہ عورتوں کو اور رامائن کی کتھا رتو متی استریوں کو سنانی چاہیئے"۔ اس لئے اشٹادش پوران ویدوں کی ویاکھیا نہیں تسلیم کئے جا سکتے۔ کیونکہ ان میں چیر ہرن لیلا۔ کبجا سماگم۔ شراب نوشی۔ برہما۔ وشنو اور شیو کا اپنی .... سے سماگم۔ نیز سوریہ کا اپنی بھتیجی سے بواہ اور ویشیا گمن وغیرہ۔ یہ ہی نہیں۔ بلکہ گوپیاں کرشن کرہرا یا چیر ہرن کی ننگی تصویریں۔ اور جگناتھ مندر کی دیواروں پر جماع کرتے ہوئے قد آدم تک کے ننگے بت نیز شوالوں میں شو پاروتی کے .... کے برہنہ بت یہ سب .... کسی وید منتر کی ویاکھیا نہیں ہیں۔ بلکہ یہ نیچے درج شدہ قصے سارے کے سارے مسلمان ودوانوں یا وام مارگی پنڈتوں کی ملاوٹ کا نتیجہ ہیں۔

(۱) مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۱۲۲ شلوک ۴-۵-۶-۷-۸ میں لکھا ہے۔ کہ "ادالک منی نے اپنی استری سے کہا: ہے سندری! پہلے زمانہ میں استریاں یقیناً بے پردہ تھیں۔ اور آزاد تھیں اور اپنی اچھیا سے جہاں تہاں گھومتی تھیں ہے پیاری! کمار اوستھا سے ان کے اس طرح پھرنے اور خاوندوں کے گرہن کرنے میں کوئی پاپ نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ یہی دھرم پرانا تھا۔ ۵۔ اس پرانے دھرم کو حیوانی قالبوں میں گئی ہوئی رعیت کام کرودھ سے رہت ہوئی آج بھی عمل میں لاتی ہے۔ ۶۔ اس پران کے مطابق دھرم کی مہرشی لوگ بھی پوجا کرتے ہیں۔ اور ہے سندری! اتر دشا کے کورو دیشوں میں آج بھی اس دہرم کی پوجا ہوتی ہے۔ ۷۔ یہ دہرم استریوں کے اوپر دیا کرنے والا ہے۔ اور یہی سناتن دہرم ہے۔

اب آگے شلوک ۱۱ سے ۱۴ تک ملاحظہ ہو۔

श्वेतकेतोः किल पुरा समक्षं
मातरं पितुः । जग्राह ब्राह्मणः
पाणौ गच्छाव इति चा-
ब्रवीत् । ऋषिपुत्रस्ततः
कोपं चकारामर्षचोदितः
मातरं तां तथा दृष्ट्वा नीय-
मानां बलादिव । क्रुद्धं
तं तु पिता दृष्ट्वा श्वेतकेतु-
मुवाच ह । मा तात कोपं
कार्षीस्त्वमेष धर्मः सनातनः
अनावृता हि सर्वेषां वर्णाना-
मङ्गना भुवि, यथा गावः स्थिता
स्तात स्वे स्वे वर्णे तथा प्रजा

پہلے زمانہ میں یقیناً شویت کیتو کی ماتا کو اس کے پتا کے سامنے کسی برہمن نے ہاتھ سے پکڑ کر کہا۔ کہ آؤ چلیں۔ تب رشی پتر شویت کیتو اس کو سہہ نہ سکا اور اس نے بڑا بھاری غصہ کیا۔ اس پرکار سے زبردستی اپنی ماتا کو لے جاتے ہوئے دیکھ کر غصے میں آ گیا۔ ۱۲۔ اس کو غصہ میں دیکھ کر اس کا پتا شویت کیتو سے بولا۔ ہے بیٹا! تو غصہ نہ کر۔ یہ تو سناتن دہرم ہے۔ ۱۳۔ زمین کے اوپر سب ورنوں کی استریاں کھلی ہیں۔ ہے پیارے۔ جیسے گوئیں کھلی اور آزاد ہیں۔ ویسے ہی اپنے اپنے ورن میں ساری رعیت کھلی اور آزاد ہے"۔ ۱۴۔

(۲) لنگ پوران ادھیائے ۲۹ شلوک ۶۰ میں یوں لکھا ہے:-

رشی سودرشن کے اتیتھی سیوا کا چرچا چاروں طرف پھیل گیا تھا جس کو آزمانے کے لئے دہرم راج برہمن کا روپ دھارن کر کے رشی کٹی میں آئے۔ اس وقت کٹی میں اکیلی سودرشن کی استری موجود تھی استری نے بھلی پرکار اتیتھی کا ستکار کیا۔ دہرم راج نے کام وش ہو کر سودرشن بھاریا سے مبتھن شروع کر دیا۔ اسی وقت باہر سے سودرشن بھی پہنچ گیا۔ اور باہر سے ہی اپنی استری کو بلا کر پوچھا۔

कृ नता भेद । नमुनस्या-
लिचिः स्वस्म । मामिमा
त्वन्या साधं मैथुनस्या
हमयैव .....

"ہے ہے ... سندری تو کہاں ہے؟ تب اتیتھی نے خود جواب دیا۔ میں تمہاری استری سے ... کر رہا ہوں۔ اور .... ہونے والا ہے۔"

تب سودرشن نے پرسن چت ہو کر کہا۔ کہ ہے اتم برہمن! جس طرح کامنا ہو میری عورت سے ... کریں۔ ہے اتم برہمن میں جاتا ہوں۔" ۶۰۔

(۳) سرمشٹا باندی نے پرائیویٹ طور پر تین پتر راجہ ییاتی کے ویریہ سے اتپن کئے اور دیویانی رانی کو دو پتر ہوئے۔ سرمشٹا کے پتروں کا پتہ لگنے پر دیویانی اپنے پتا شکر کے پاس شکایت کرنے کو چلی آئی۔ راجہ ییاتی بھی ڈر کے مارے وہاں پہنچ گیا۔ اور شکر کے جواب طلب کرنے پر راجہ نے جواب دیا۔ کہ کوئی استری اتھوا دوسرا ہی ہو۔ استری دہرم سے شدت ہو کر کسی مرد کو مجامعت کے لئے کہے۔ اور وہ مرد انکار کرے تو وہ برہم ہتیا کا بھاگی بنتا ہے"۔

ایسا ہی وراہ پوران اچار کھنڈ ادھیائے ۲۸ شلوک ۱۱ میں درن کی استری دیتروتی نے تپسوی برہمن سے آکر کہا۔ کہ تم اندر جیت ساپتر میرے سے اتپن کرو۔ مرد کے انکار پر وہ یوں جواب دیتی ہے:-

सामिलाषां परस्त्रीं च
यजमानो विसर्जयेत्

"کوئی اہیلا شوان ... اگر کسی کو مباشرت کے لئے کہے۔ اور وہ انکار کرے تو وہ پرش برہم ہتیا کے پھل کا بھاگی ہوتا ہے۔"

(۴) وراہ پوران اچار کھنڈ ادھیائے ۱۷۴ شلوک ۶۰ سے آگے ایک کتھا آتی ہے۔ کہ متھرا میں ایک برہمنی تلوتما ویسوا کا پیشہ کرتی تھی۔ اس نے انجانے اپنے سگے بھائی کے ساتھ چھ ماہ تک وبھچار کیا۔ جب انہیں بہن بھائی کے رشتہ کا علم ہوا۔ تو وہ چتا بنا کر جل مرنے کو تیار ہوئے جس پر آکاش بانی ہوئی کہ متھرا باس اور گنگا اشنان سے سب دوش نشٹ ہو جاتے ہیں اس لئے جل مرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۵) مہابھارت شانتی پرب ادھیائے ۳۴ شلوک ۲۲ میں لکھا ہے کہ:-

गुरुतल्पं हि गुर्वर्थं न
दुष्यति मानवम्
उद्दालकः श्वेतकेतुम्

"گورو کی استری کے ساتھ بھوگ کرنا بھی آدمی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو کشٹ نہیں کرتا بشرطیکہ وہ پورے اپچار سے لئے کیا جاوے۔ کیونکہ اودالک منی نے اپنے پتر شویت کیتو کو شاگرد سے ہی پیدا کیا تھا۔"

(۶) اتری سمرتی شلوک ۱۹۰ سے ۱۹۲ میں لکھا ہے۔ کہ :-

استری یار سے گرنے سے نہیں بگڑتی جب استری کو غیر ذات سے گربھ ہو جائے۔ وہ گربھ کے دور ہونے کے بعد اور پھر رتومتی ہونے پر شدھ ہو جاتی ہے

(۷) برہم دیورت پوران کرشن جنم کھنڈ ادھیائے ۳۰ شلوک ۷۷ میں لکھا ہے کہ :-

"یوشٹگ میں آئی ہوئی استری کو جو چھوڑ دیتا ہے وہ شریر کے بالوں جتنے برس کمبھی پاک نرک میں نواس کرتا ہے :"

(۸) شریمد بھاگوت سکندھ ۳ ادھیائے ۲۰ شلوک ۲۶ میں برہما نے وشنو کے پاس ایسے شکایت کی ہے۔

पाहि माम् ....
भागवत स्कन्ध ३.२०.

"ہے پربھو! تم میری رکشا کرو میں تمہاری اگیا سے جو میں نے پرجا پیدا کی۔ یہ پاپی ہو کر زبردستی مَیتھن کرنے کے لئے میرے پیچھے پڑ گئے"

(۹) اندر نے دتی کے پیٹ کے اندر گھس کر اس کے گربھ کے ۴۹ ٹکڑے کئے۔ اور یونی کے راستہ باہر آیا۔ اسی طرح شکر کے پیٹ میں رہا اور پیٹ پھاڑ کر باہر نکلا۔ شکر برسوں چاود کے پیٹ میں رہا۔ پھر وہ موترا اندری کے راستہ باہر آیا۔۔

(۱۰) بھوشیہ پران برہم پرب پرتی سرگ کھنڈ ادھیائے ۲-۳-۴-۵ میں لکھا ہے کہ حضرت آدم حضرت نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ۔ حضرت محمد وغیرہ جگہ شاہ اکبر اور اورنگزیب وغیرہ یہ سب وشنو کے اوتار ہیں۔

(۱۱) بھوشیہ پران پرتی سرگ کھنڈ ادھیائے ۴ شلوک ۴۱ و ۴۲ میں لکھا ہے۔ کہ جو سدا چاری برہمن ہو۔ دیوتاؤں کی پوجا کرے وشنو کا بھگت ہو۔ اگنی ہوتر کرے۔ اہنسک اور تپسوی ہو۔ اور جس کا من قابو میں ہو ۔ اس کا نام ملیچھ ہے

(۱۲) بھاگوت سکندھ ۹ - ۵ - ۳۱ میں لکھا ہے۔ کہ راجہ یواناشو نے غلطی سے یگیہ کا پانی پی لیا اس سے اسے گربھ ہو گیا۔ اس لئے راجہ کی دائیں کوکھ پھاڑ کر مان دھاتا لڑکا نکالا گیا۔

(۱۳) ان اٹھارہ پورانوں میں کہیں شو وغیرہ سے۔ کہیں دیوی سے کہیں کرشن سے سرشٹی کی اُتپتی مانی گئی ہے اور ہر ایک میں ایک دوسرے کی نندا کی گئی ہے۔ جگہ جگہ سرشٹی کے بارہ میں کہیں حیوانوں سے انسانوں کی اور کہیں انسانوں سے

[illegible] پچر دو رشٹی۔ وردان وشنو گ خلقتی سے بلکہ مرے ہوئے انسانوں سے بھی اتپتی مانی گئی ہے اور کسی مہا پرش رشی منی اور دیوتا کو۔ بلکہ رام اور کرشن کو بھی گوشت خوری اور زناہ کاری کے الزام کے بغیر نہیں چھوڑا گیا۔ اور ان پرانوں میں پر استری گمن کا سلسلہ پرم پرا سے چلا آتا مانا گیا ہے مثلاً برہما کا لڑکی سے۔ سوریہ کا کنتی سے۔ پراشر کا ستیہ وتی سے۔ پون کا انجنا وغیرہ سے مگر خوبی یہ ہے کہ اس سے کنیا پن نشٹ نہیں ہوتا اس کا علاج گرڑ پران اچار کھنڈ ادھیائے ۱۸۰ شلوک ۶ سے ۸ میں بتلایا گیا ہے کہ :-

"خشکہ بشپی - رچا۔ مالتی۔ سوم راجی۔ پھلکو بھنیس کا مکھن۔ ان سب کو جڑ ہون۔ پیتل سمیت دودھ گھی میں پیش کر شدھ کر کے گولی بنائی جاوے اور وہ گولی کنیا ۔۔۔۔ میں رکھ لیوے تو اگر دس بار بھی اولاد پیدا کر چکی ہو۔ تب بھی وہ پھر کنیا بن جاتی ہے۔

(۱۴) برہم دیورت پران میں بلکہ بھوشیہ پران برہم پرتی سرگ ادھیائے ۲۷ شلوک ۱۷ سے ۴۱ تک ایک کتھا لکھی گئی ہے۔ کہ کرشن جی اپنی ۱۶۱۰۸ رانیوں کے ساتھ جل کریڑا کرنے کے بعد ایک باغیچہ میں بیٹھ کر مدیہ پان کر رہے تھے۔ تو اس وقت نارد جی نے جا موتی کرشن جی کے لڑکے ساتب کو بدلہ لینے کے لئے یہ کہا۔ کہ تمہارا پتا تم کو بلاتا ہے نارد کی سانب کے ساتھ عداوت تھی۔ کیونکہ سانب اپنی خوبصورتی کے گھمنڈ میں نارد کی بہت کم پرواہ کیا کرتا تھا۔ جب سامب باغیچہ میں کرشن جی کے پاس حاضر ہوا۔ تو اس کی خوبصورتی دیکھ کر بہت سی رانیاں مدیہ کے نشہ میں بدمست ہونے کے سبب مُشتر پر کام وش ہو گئیں اور ان کا ۔۔۔ نکلکر ۔۔۔۔ سے گر پڑا۔

तं दृष्ट्वा सुन्दरं ....

"وہ سب استریاں خوبصورت سامب کو دیکھ کر کھشوب کو پراپت ہوئیں"

मपदोषात् .....

"راجن شراب کے نشہ میں دوش سے ان کی سمرتی لوپ ہو گئی"

अल्पसत्वानाम् ...

"سو بھاؤ سے الپ ست والی استریوں کی جا ۔۔۔۔۔ لگ پڑیں"

اُس وقت نارد جی موقعہ پر پہنچ گئے۔ اب جب رانیاں ان کے ستکار کے لئے کھڑی ہوئیں تو وہ ۔۔۔۔۔۔ سے نیچے بہہ نکلا۔ یہ حال دیکھ کر کرشن جی نے غصہ میں آکر شاپ دیا۔ کہ اے

تم میرے مرنے کے بعد ڈاکوؤں کے ہاتھ پڑو گی اور پھر بیسوا ہو گی۔ اور تمہاری گتی برہمنوں کے ساتھ ہر اتوار بلا خذ فیس بھوگ کرتے نیز ان کو دھن پدارتھ دان دیا کرنے سے ہو گی۔

(۱۵) مہا بھارت آدی پرب ادھیائے ۱۰۴۔ اور بھاگوت سکندھ ۹ شجرہ نسب راجہ بھرت میں کتھا آتی ہے۔ کہ دیوتاؤں کے گرو برہسپتی نے اپنے بھائی اُتتھ کے یوگ ابھیاس کے لئے چلے جانے کے بعد اس کی استری گربھ وتی ممتا سے جبراً بھوگ کیا۔ لیکن گربھ کے اندر کے لڑکے نے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ روک دیا جس سے برہسپتی کا ویریہ باہر زمین پر گر پڑا۔ جس سے بھاردواج اُتپن ہوا۔ جس کو راجہ بھرت نے لاولد ہونے کے کارن لے لیا۔ اور اس سے اپنا سوریہ ونش چلایا۔ اور برہسپتی نے ممتا کے گربھ والے لڑکے کو شاپ دیا۔ کہ تو اندھا پیدا ہو گا۔ یہ لڑکا دیرگھ تماشی اندھا پیدا ہوا۔ جس سے بلی راجہ نے اپنی رانی سدیشنا سے نیوگ کرا کر اپنا چندر ونش چلایا۔

(۱۶) بھوشیہ پران برہم پرتی سرگ پرب کھنڈ ۴ - ادھیائے ۱۸ شلوک ۱۲ میں درج ہے۔ کہ سوریہ نے اپنی بھتیجی سنگیا سے شادی کر کے سوریہ ونش چلایا جس سے یم وشنی وغیرہ پُتر ہوئے بھتیجی اپنی شادی چاچا سے کرنے کے لئے کیا خوبصورت دلیل دیتی ہے

या तु ज्ञानमयी नारी
वृणोयाद् ये पुरुषं
शुभं । कोऽपि पुत्राः
पिता भ्राता स च
तस्य पतिर्भवति ।

"گیان والی ناری ہر کسی اپنے اچھے پُرش کو ور سکتی ہے۔ گو وہ اُس کا پُتر۔ بھراتا۔ پتا ہی ہو۔ وہ اس کا پتی ہو سکتا ہے۔ برہما نے اپنی لڑکی وشنو نے اپنی ماں۔ بھگوان شمبھو نے اپنی بہن گرہن کر کے سرشٹی کو پراپت کیا۔"

(۱۷) بھوشیہ پران اتر پرب اچار کھنڈ ادھیائے ۹۹ شلوک ۳۷ سے آگے درج ہے کہ چندرما نے اپنی گرو پتنی کو ہر لیا۔ اور اُس سے بُدھ پیدا کیا جس بُدھ نے اِلا نام کی استری سے جو ایک ماہ مرد اور ایک ماہ استری رہا کرتی تھی۔ سمآگم کر کے چندر ونش چلایا۔ جس سے کورو پانڈو کا خاندان چلا۔

अस्मा गर्भो भी
मदीयो ऽयम् ..

"چندرماں نے کہا۔ گربھ میرا ہے اس لئے جو سنتان ہوگی۔ میری ہو گی۔ برہسپتی نے کہا۔ میرا گربھ ہے۔"

ادھیائے ۱۷ اشلوک ۷۶ سے آگے آیا ہے کہ برہما وشنو اور شو نے اپنی ۔۔۔۔۔۔۔۔ کو گرہن کر کے سرشٹی پراپت کرنے کے علاوہ انہوں نے اتری رشی کی پتنی انسویا کو ۔۔۔۔ کرنے کے لئے پکڑ لیا اور کہا :-

रतिं देहि महाभागे

"مدگھورنت نیتروں والی رتی پردان کر۔ نہیں تو ہم پرانوں کو یہیں چھوڑتے ہیں۔"

मोहिता स्तव ते देवा
मृदीरिता ता।

"وہ سب دیوتا موہت ہو گئے۔ اور زبردستی پکڑ لیا۔ اور پربھو کی مایا سے موہت ہو کر ہونا کے لئے پریتن کرنے لگے۔" اس پر بھی ورلا اور برہما کے سر کی۔ وشنو کے پاؤں کی اور شو کے لنگ کی پوجا ہوا کرنے لگی ؎

(الف) (۱۸) پدم پوران اتر کھنڈ ۲۸۲ شلوک ۳۱ میں لکھا ہے۔ کہ نندی گن نے بھرگو رشی کو یہ بتلا کر کہ "مہادیو پاربتی اس وقت ۔۔۔۔۔۔۔۔ اندر جانے سے روک دیا۔ اس لئے بھرگو نے شاپ دیا۔ کہ چونکہ مہادیو نے ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔ میرا انادر کیا ہے اس لئے ان کا روپ سند رہیں ۔۔۔۔ جیسا ہو گا۔

ب (۱۸) شو پران ۔۔۔۔ کھنڈ کوٹی رُدر سنگتا۔ ادھیائے ۱۲ شلوک ۱۷ - ۳۸ میں درج ہے کہ شو جی مادر زاد ننگے ہاتھ میں ۔۔۔۔ پکڑ کر دارُبن میں جہاں رشی لوگ تپسّیا کرتے تھے۔ چلے گئے۔ اور رشی پتنیوں سے ۔۔۔ کرنا شروع کر دیا۔ رشی لوگ جنگل سے پھل پھول لے کر واپس آئے۔ تو انہوں نے شو کی حرکت کو دیکھا۔ تو شاپ دیا۔ کہ :-

त्वया विरुद्धं क्रियते
वेदमार्ग ....

"تو وید وید مارگ لوپ کر کے درُدھ کاریہ کر رہا ہے اس لئے تیرا ۔۔۔ پرتھوی پر گر پڑے" یہ ۔۔۔ پرتھوی پر سب کو جلانے لگا۔ اس لئے ۔۔۔ کا بیت پر شو جی کا ایتھتی ستکار کئے جانے کے پاپ پاپ کی نورتی کے لئے برہما کا حکم ہوا۔

तत्र लिङ्गं च
तत्र ....

"اس کو منتروں کی ودھی وہیں بتات دو۔ اور سگند۔ چندن پشپ دھوپ سے اس کی پوجا کرو"

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مالاکنڈ ایجنسی میں

ویدک دھرم پرچار

عرصہ چار سال سے مقام بٹ خیل ایجنسی مالاکنڈ ضلع پشاور میں شری یت مہاشہ لیکھراج جی کے پرشارتھ سے آریہ سماج ستھاپت ہے۔ غیر علاقہ اور ہندوؤں کی آبادی بہت تھوڑی ہونے کے باعث یہاں آریہ سماج کے پرچار میں بہت روکاوٹیں ہیں۔ لیکن پھر بھی باوجود سخت روکاوٹوں کے ایشور کی دیا سے اس مسلمانی غیر علاقہ میں بٹ خیل سماج نے ویدک دھرم کی دھوم مچا دی ہے۔ ویدک دھرم کی فضیلت کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھتا جاتا ہے۔ دقیانوسی خیالات کو لوگ بہت تیزی سے چھوڑ رہے ہیں۔ پرانک دھرم سے لوگوں کے خیال ہٹ رہے ہیں۔ اور ویدک دھرم کے لئے شردھا پیدا ہو رہی ہے۔ سماج ستھاپت ہونے سے پہلے یہاں کے ہندو غیروں کے ورغلانے سے پتت ہو جایا کرتے تھے۔ ہندی کے نام تک سے کوئی واقف نہ تھا۔ آج آریہ سماج کے پرچار سے تمام ہندوؤں میں جاگرتی پیدا ہو رہی ہے اور اپنے دھرم پر دڑھ ہو رہے ہیں۔ ہندی پڑھنے میں رچی بڑھ رہی ہے سندھیا ہون کا پرچار ہو رہا ہے۔ سماج میں لائبریری ہے۔ جس میں سات اخبار ہفتہ وار اور روزانہ آتے ہیں۔ رشی دیانند و دیگر ودوانوں کی بہت سی پستکیں ہیں تحریری پرچار آریہ سماج نے خوب کیا ہے۔ بھاری تعداد میں ستیارتھ پرکاش و دیگر ٹریکٹ مفت بانٹے ہیں۔ رشی بودھ۔ استو دیانند نروان اتسو و دیگر تمام تیوہار آریہ بر وبدتی انوسار اتساہ پوروک منائے جاتے ہیں۔ سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ ہفتہ واری ست سنگ بھی باقاعدہ ہوتے رہتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور سے اپدیشک و بھجنیک وغیرہ منگوا کر بھی پرچار کرایا جاتا ہے۔

غرضیکہ بٹ خیل سماج ویدک دھرم پرچار بڑی سرگرمی سے کر رہا ہے۔ اور اس کی سرگرمیاں بٹ خیل تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ سارے علاقہ میں ویدک دھرم کا سنگھ ناد بجانے کے کام کا اس نے سنکلپ کیا ہوا ہے۔ چنانچہ آریہ بھائی یہ پڑھ کر خوش ہوں گے۔ کہ سماج ہذا کے پردھان شرمان لیکھراج جی کے پرچار پرشارتھ سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر صدر ضلع تھموڑی میں آریہ سماج ستھاپت ہو گیا ہے۔ اور ۵ - ۶ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں تھانہ میں بھی بہت جلد سماج قایم ہونے والا ہے اور بھی علاقہ کے دوسرے دیہات میں آریہ سماج کا سندیش پہنچانے کی پوری کوشش ہو رہی ہے۔ ہندی پرچار - ہون اور سندھیا پرچار کے لئے سماج بٹ خیل خاص یتن کر رہا ہے۔ عرصہ ایکسال سے پنڈت برہمانند جی یہاں پدھارے ہوئے ہیں۔ اور سماج مندر میں بچوں کو ہندی و سندھیا ہون سکھاتے ہیں شری یت مہاشہ لیکھراج جی و پنڈت برہمانند جی بہت اتساہ اور دل لگن سے کام کر رہے ہیں اور سماج ہذا کے دوسرے سبھاسد بہت دلچسپی سماج کے کام لیتے ہیں۔ لیکن سارے علاقہ میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے - نئی سماجیں ستھاپت کرنے پتت ہوئے بھائیوں کو شدھ کرنے وغیرہ کاموں کے لئے جنہیں اب ہم زیادہ وسیع پیمانہ پر کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں باہر کے آریہ بھائیوں کی ضرورت ہے آریہ سماج بٹ خیل کی طرف سے فرانٹیر و پنجاب کی آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے سہایتا کی اپیل کرتا ہے۔ جو امید ہے کہ اس طرف توجہ دی جاوے گی۔ اور آریہ سماجیں و آریہ بھائی اس غیر علاقہ میں ویدک دھرم کے پرچار کے لئے ضرور دھن بھیج کر اس رقم کو پورا کریں گے

فرنٹیر کی سماجوں کا شری یت مہاشہ لیکھراج جی پردھان سماج ہذا و پنڈت برہمانند جی دورہ کریں گے۔ جہاں وہ پہنچیں آریہ بھائی ضرور ان کی سہایتا کریں اور پنجاب کی آریہ سماجیں و آریہ بھائی سیکرٹری سماج ہذا کے نام پر بذریعہ منی آرڈر جو دان دینا چاہیں بھیج دیویں:۔

(پشاوری لال منتری آریہ سماج بٹ خیل ایجنسی مالاکنڈ ضلع پشاور)

کلجگی رشی نمبر کی ضبطی کا مطالبہ:۔

مورخہ ۹ $\frac{12}{34}$ ایت وار سناتن دھرم پرچارک امرتسر کے برخلاف جس نے اپنے پرچہ کلجگی رشی نمبر کے برخلاف بیہودہ جھوٹ بکواس کی ہے۔ اس پر سخت کا اظہار کیا اور پرستاؤ پاس کیا گیا۔ کہ گورنمنٹ سے استدعا کی جاوے کہ ایسے بیہودہ آدمی کو سخت سزا دی جائے:۔

(دیدانہال منتری آریہ سماج ڈیرہ بابا نانک)

بوقت خط و کتابت اپنے خط نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل ہونی محال ہے۔ (مینیجر)

رادھا سوامی کیمپ میں ہلچل مچ گئی

رادھا سوامی مت کے آچاریہ آنند سروپ جی کی کتاب یتھارتھ پرکاش کا جواب "یتھارتھ آلوچن" شائع ہو گیا۔ کیا آپ نے اسے نہیں پڑھا؟ ضرور ایک جلد منگوایئے۔ بڑی پر لطف کتاب ہے اس کے لیکھک مہاشہ پریم چندر جی آریہ سیوک ہیں۔ سوا دو سو صفحے کی ضخیم کتاب۔ قیمت ۱۲

پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

فہرست منگایئے

قابل خرید بالکل نئی تصانیف

فہرست منگایئے

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا

(اردو)

زمانہ حال کے واحد ویدک سکالر مہرشی دیانند کی وید وشئے میں لکھی ہوئی بہترین تصنیف حال میں ہی براہ راست سنسکرت سے اردو میں ترجمہ کر کے شائع کی گئی ہے۔ سنسکرت کے تمام پرمان ساتھ دیئے گئے ہیں۔ کاغذ لکھائی چھپائی سب اعلیٰ ہے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

روحانی مقناطیس

اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ انسان اپنے کاروبار اور بنج بیوپار میں اپنی روح کو

مقناطیسی

طاقت سے کیسے کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ یہ خوبیوں کا خزانہ ہے۔

قیمت صرف دو آنے (۲ر)

یوگ کے آسن

لیکھک پنڈت ساتولیکر جی۔ ہزاروں آدمیوں نے اس کے مطالعہ سے فائدہ اٹھایا ہے۔ جو لوگ ڈاکٹروں کے ہتھکنڈوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیئے۔ اس میں ہر ایک بیماری کا علاج

بذریعہ آسن

بتایا گیا ہے اس کا یہ دوسرا ایڈیشن ابھی شائع ہوا ہے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

برہمچریہ

لیکھک پنڈت ساتولیکر جی۔ جن اصحاب نے یوگ کے آسن کا مطالعہ کیا ہے۔ ان کو اس کتاب کی واقفیت کرانا فضول ہے۔ لیکن جو بالکل کمزور ہیں اور صحت سے مایوس ہو چکے ہیں اور صحت کی تلاش میں ہیں۔ ان کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیئے۔ مدت کی انتظاری کے بعد اس کو شائع کیا گیا ہے۔ فوراً منگایئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی۔ قیمت صرف ۱۲ر

ویدانت درشن

لیکھک سوامی درشنانند جی مہاراج۔

ویدانت درشن کا یہ نیا ایڈیشن بڑی اچھی طرح بڑھیا کاغذ پر اچھی لکھائی کرا کر چھاپا گیا ہے۔ قیمت ان سب سے سستی ہے۔ ایشور پریمی اصحاب کو اس کا مطالعہ کر کے ایشور پریم بڑھانا چاہیئے۔ سائز بھی کتابی ($\frac{20 \times 30}{16}$) کر دیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد صرف ...

ملنے کا پتہ:۔ **راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سورتی آشرم لاہور**

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کا سالانہ جلسہ

(کنیا گوروکل دہرہ دون کے جلسہ پر آنیوالوں کیلئے اطلاع)

کنیا گوروکل دیرہ دون کے آٹھویں سالانہ جلسہ کی تیاریاں خوب زور شور سے شروع ہیں۔ اس موقعہ پر پوجیہ نارائن سوامی جی۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ ہند و مشن بنگال کے بانی مبانی سوامی ستیانند جی۔ پنڈت بنکی رام جی شرما۔ پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا والے۔ مہاشہ کرشن جی اور پنڈتہ چندر وتی جی شاسترنی وغیرہ کے علاوہ آریہ جگت کے پرسدھ نیتا سنیاسی۔ پنڈت و بھجنیکوں کو مدعو کیا گیا ہے۔ جن کے آنے کی پوری توقع ہے۔ جلسہ پر ایک آل انڈیا واد۔ وواد سمیلن کا انتظام کیا گیا ہے۔ مضمون سنسکرت: "کیا ہندوستان کو ہٹلر کی ضرورت ہے یا گاندھی کی؟" ہندی۔ کیا ہندوستان کا مستقبل سوشلزم سے سدھریگا یا درن آشرم سے۔" نیز مندرجہ ذیل برہمچارنیاں اپنے مضامین ہندی و سنسکرت میں پڑھیں گی۔

(۱) سنسکرت۔ کماری شانتا دیوی ودیا النکرتہ۔ "ویدکا مہتو"، اُپ سناتکا ویدوتی پرا جبین بھارت میں ناری (ہندی) اُپ سناتکا برہموتی درن بیوستھا۔ اُپ سناتکا۔ ساوتری دیوی رشی دیانند کی وید بھاشیہ شیلی۔ نیز ایک سودیشی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ جلسہ کا سالے کا سارا پروگرام نہایت دلچسپ سننے و دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

چونکہ امسال جلسہ سردیوں میں ہے۔ اس لئے باہر سے آنے والے بھائیوں کو اطلاع دینا ضروری ہے۔ کہ انہیں سردیوں کے موسم کی ضروریات کے مطابق گرم کپڑے اور بستر وغیرہ لانے چاہئیں۔ اور خوب جوق در جوق آنا چاہئے۔ اس بات سے نہ ڈر جانا چاہئے۔ کہ پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے سخت یا برف پڑتی ہوگی۔ سردی پنجاب جیسی سادھارن ہے۔ اس لئے خوب جوق در جوق آنا چاہئے۔ اور ساتھ ہی کرسمس کی ریلوے رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہئے +

رہائش وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے پھر بھی رہائش کے بارہ میں تسلی کے لئے جو اپنے لئے چھولداری ریزرو کروانا چاہیں۔ وہ کرایہ چھولداری پیشگی بذریعہ منی آرڈر بھیج کر ریزرو کروا سکتے ہیں۔ کرایہ جات حسب ذیل ہیں:-

(۱) بڑی چھولداری ۸ چارپائی والی چھ روپے (۲) ۴ چارپائی والی ۳ روپے (۳) ۲ چارپائی والی ۲ روپے۔ ایک چارپائی والی ایک روپیہ۔ خط و کتابت کا پتہ:-

(منکھیہ ادھشٹاتا کنیا گوروکل دہرہ دون)

مشرقی افریقہ کے سلطان یا فرمانروا

(لیکھک شری لہنہ جیمنی جی بی۔اے ویدک مشنری)

مشرقی افریقہ میں ایک ملک کا نام زنجبار ہے جس کی حکومت ظاہرا تو ایک سلطان کے زیر نگیں ہے۔ کیونکہ جب جہاز زنجبار کے کنارے لگتا ہے تو سامنے شاہی محل پر سلطان کا جھنڈا لہراتا نظر آتا ہے۔ اور سکہ پر بھی ضرب سلطان کی ہے۔ اس لئے بادی النظر میں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سلطنت اسلامی ہے۔ اور اس کا حکمران ایک سلطان ہے اس ملک کو انگریزی میں Protectorate زیر حفاظت کہتے ہیں۔ یعنی انگریزوں کی زیر حفاظت ہے گویا سرکاری انگریزی سلطان کی محافظ اور رکشک ہے گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے وہاں ایک افسر تعینات ہے۔ جو ایجنٹ یا ریزیڈنٹ برطانیہ کہلاتا ہے۔ جو ظاہرا سلطان صاحب کے آگے سر جھکاتا ہے مگر در اصل وہی وہاں کا حکمران اور کرتا دھرتا ہے سلطان صاحب کو دس ہزار روپیہ ماہواری بطور پنشن یا وظیفہ یا تنخواہ ملتی ہے اس کا سرکاری خزانہ مالیہ اور دیگر ذرائع آمدنی سے کچھ تعلق نہیں وہ روپیہ بھی خود نہیں خرچ کر سکتا۔ اس کا خزانچی بھی ایجنٹ صاحب کا مقرر کردہ ہے جو کہ انگریز ہوتا ہے اس کی وساطت سے سلطان روپیہ خرچ کرتا ہے تاکہ وہ کہیں قرض لینے نہ جائے۔ اس کا پرائیویٹ سیکرٹری Private Secretary بھی یورپین ہوتا ہے۔ اگر سلطان صاحب سے کوئی ملاقات کرنا چاہے۔ تو پرائیویٹ سیکرٹری پاس بھیجے گا تب ملاقات ہو سکے گی۔ بدون پرائیویٹ سیکرٹری کی وساطت کے کوئی آدمی سلطان صاحب سے شرف ملاقات حاصل نہیں کر سکتا اگر سلطان صاحب کسی پبلک میٹنگ میں جانا چاہیں۔ تو بدون اطلاع دیئے ایجنٹ برطانیہ کے نہیں جا سکتے۔ گویا دوسرے شبدوں میں حصول اجازت کے بغیر نہیں جا سکتے۔ فوجداری کاروبار کی انتظامیہ جماعت کا پریذیڈنٹ سلطان ہے مگر سچ پوچھو تو وہ دستخط کرنے کی مشین ہے۔ سب کاروبار انگریزی عملہ ہی کرتا ہے۔ حال میں سخت پابندیاں ہندوستانیوں پر عاید کی گئی ہیں جس سے بھائیوں کا کاروبار تجارت عملی طور پر بند ہو جاویگا۔ اور مجبورا ہندوستانیوں کو وہاں سے رخصت ہونا پڑیگا۔ یہ سب کچھ انگریزی عملہ ہی کر رہا ہے۔ مگر ظاہرا اسے سلطان کے سر پر تھوپا جاتا ہے ہندوستانی لوگ وہاں بہت آسودہ حال تھے اور کاروبار میں بہت فروغ حاصل کیا تھا وہاں کے اعرابی اور مسلمان لوگ ہندوستانیوں کے ساتھ ملے جلے تھے۔ اور بہت اتحاد و یگانگت کے ساتھ پہلو بہ پہلو رہتے تھے۔ مگر حال ہی میں جو پابندیاں اور قانون ان کے لئے عاید کئے گئے ہیں۔ ان سے ہندوستانیوں کی تجارت اور کاروبار کو سخت دھکا لگے گا۔ اور باہمی منافرت کی خلیج بھی حائل ہو جائے گی۔

یہی حالت کمیاز کے سلطان کی ہے۔ غرضیکہ افریقہ کے سلطان برائے نام حکمران ہیں +

دیانند میڈیکل مشن مصوری کا پرارمبھک سماروہ

سرب سادھارن کو عام طور پر اور آریہ جنتا کو خاص طور پر یہ جان کر بڑی خوشی ہوگی کہ ڈاکٹر کپتان رام چندر جی۔ سول سرجن پنشن ملند شہر نواسی کا شبھ سنکلپ درڑھ نشچے کے روپ میں پرنیت ہو گیا ہے آپ ۱۹۲۹ء میں اس وچار میں تھے۔ کہ ایک اس پرکار کا مشن کھولکر جنتا کی پورن سیوا پنشن لینے کے بعد کریں۔

آج مورخہ $\frac{12}{34}$ ۱۹ کو آپ نے مصوری جنتا کے سمکھش شبھ سنکلپ یگیہ کا لیشچات اپنا پورن نشچے پرگٹ کیا۔ تتھا کاریہ پرارمبھ کے لئے آپ نے تین ہزار روپیہ کا نیز شستر آدی سامان دیا ہے تتھا دوسرے ڈاکٹر کے۔ کے۔ شرما (کرشن کمار شرما) جی جو کہ آریہ سماج مصوری کے اتساہی کاریہ کرتا ہیں۔ اور پردھان بھی ہیں۔ انہوں نے بھی ایک ہزار چکتسا کرنے کا سامان مشن کو دیا ہے۔ جس کے لئے مشن ان کا ابھاری ہے اس وشے میں سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی سے خط و کتابت کیا جا رہا ہے اور وہاں سے پتر آیا ہے کہ یہ وشیہ آگامی سارودیشک سبھا کی انترنگ میں پیش ہوگا۔ شری نارائن سوامی جی مہاراج نے لکھا ہے۔ تتھا ان کی سیوا میں سنکھشت ودان بھی بھیجا جا چکا ہے آشا ہے کہ سارودیشک سبھا اس دیانند میڈیکل مشن کو اپنائے گی۔ مصوری کا میڈیکل مشن ہسپتال اس کی ایک شاخ ہوگی جس کا ادگھاٹن سماروہ اتساہ پوربک مصوری میں اپریل یا مئی ۱۹۳۵ء کو پوجیہ پاد شری نارائن سوامی جی دوارہ منایا جائے گا۔ آشا ہے۔ کہ آریہ جگت میں سرو تر یہ اس مشن کا سواگت ہوگا۔ اس کا ادیش بھید بھاؤ چھوڑ کر جنتا کی کیول شدھ سیوا ہے اس مشن نے آریہ جنتا کی بڑی بھاری کمی پوری ہوگی۔ ہر سال ہزاروں مریض مصوری آتے ہیں۔ یہ مشن دوارہ سبھی پرکار کی سہایتا پراپت کر سوا سے لابھ کریں۔ جس پرکار اس کی طاقت بڑھتی جائے گی۔ اسی پرکار اس کی شاخیں سب جگہ کھولی جائیں گی۔ دیانند میڈیکل کا شبھ سنکلپ ودوان شری پنڈت نردیو شاستری وید تیرتھ کی ادھیکشتا میں سماروہ پوربک منایا گیا۔ تتھا شبھ سنکلپ یگیہ کے بعد شاستری جی نے شبھ سنکلپ مہتو تتھا سنکلپ نشکتی سار گربت بھاشن دیا۔ سمارمبھ کے بعد آئے ہوئے سجنوں کو پرتی بھوجن دیا گیا۔ مشن میں اس سمیہ تک ممن لکھت کاریہ کرتا گن ہیں

(۱) ڈاکٹر کپتان رام چندر جی آئی۔ ایم۔ ایس سول سرجن (پنشنر)

(۲) ڈاکٹر کے۔ کے۔ شرما۔ ایل۔ ایم۔ ایس

(۳) ڈاکٹر ممبر پی۔ ایل۔ برمن۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔

(۴) ڈاکٹر مس۔ بی۔ کیلیب کار۔ ایل۔ آر۔ سی۔ ایس۔ ایل۔ آر۔ سی۔ پی۔

(۵) ویدراج پنڈت نریندر سنگھ۔ وید بھاسکر شاستری۔

اس سکیم کے شروع کرنے میں پردھان پرشار تھ کپتان۔ ڈاکٹر رام چند اور ڈاکٹر کے۔ کے۔ شرما پر وہاں آریہ سماج مصوری کا ہے اس کے لئے وہ دھنباد کے پاتر ہیں +

ویدراج

(وید شاستری منتری آریہ سماج مصوری)

مسئلہ آواگون پر

معرکتہ الآرا کتاب

(مصنفہ ایل۔ این امروہوی)

ابطال التناسخ مصنفہ سید ہارون صاحب زنگی پوری کے جواب میں اثبات التناسخ کے نام سے تحریر کرائی گئی ہے بمصنف نے ہر سوال کا جواب زندا و ستھا بائیبل قرآن سے منقولانہ و منطقیانہ لکھا ہے خواجہ غلام الحسنین پانی پتی مؤلف (رشی دیانند اور ان کی تعلیم) نے حدوث روح مادہ وغیرہ میں جو امدادی حاشیہ آرائی فرمائی ہے۔ اس کا جواب بھی دیکھئے۔ ۲۵۶ صفحہ کی کتاب کی قیمت ۱۰ ار ہے۔ ایک جلد کے لئے ۱۲ ار کے ٹکٹ ارسال فرمادیں +

کرشن برادرس پوسٹ نمبر ۳ امروہہ ضلع مراد آباد (یو۔پی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ میگھ اُدھار سبھا آریہ ہائی سکول سیالکوٹ

کا

شاندار سالانہ جلسہ

۱۴-۱۵- اور ۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء کو آریہ میگھ ادھار سبھا آریہ ہائی سکول سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے میرے علاوہ شری سوامی یوگانند جی۔ شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اُپدیشک۔ مہاشہ بھدرپال جی بھجن اپدیشک شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں مہتہ جیمنی جی بی۔ اے ویدک مشنری۔ صوفی گیان انند جی سابق مولانا عبداللہ اپدیشک دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور اور شری سوامی برتانند جی آچاریہ گورو کل چتوڑ (راجپوتانہ) نے بھی شمولیت اختیار کی۔ اگرچہ بارش کی وجہ سے کچھ گڑبڑ ہوئی۔ لیکن حاضری میں چنداں کمی واقع نہیں ہوئی۔ پہلے دن جلسہ سکول کے وسیع میدان میں۔ اور دوسرے دن سماج مندر میں منعقد ہوا۔ نگر کیرتن بھی بڑی شان سے نکلا۔ مہاشہ امرناتھ جی اگروال نے آٹھ روپے۔ اور شری ہیڈ ماسٹر صاحب نے چار روپے اس غرض سے دیئے۔ کہ سکول کے جو ودیارتھی "آریہ مسافر" کا پورا چندہ نہ دے سکتے ہوں۔ اُن سے ایک روپیہ کم لیا جائے۔ اور یہ کمی ان روپوں سے پوری کی جائے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آن واحد میں ۱۲ طلباء نے اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے "آریہ مسافر" کی خریداری قبول کی۔ اس کے علاوہ اور بھی نصف درجن کے قریب اصحاب نے آریہ مسافر کی سرپرستی قبول فرمائی۔ اس امداد کے لئے میں مہاشہ امرناتھ جی اگروال اور شری مہاشہ ہری رام جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول سیالکوٹ کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(پریم)

دانشت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج پشاور صدر

کو آریہ جنتا نے عموماً بہت پسند کیا ہے

کلنگی رشی نمبر کے خلاف پروٹیسٹ:-
آریہ سماج ٹوبہ بھائی سالو امرتسر

آریہ سماج ٹوبہ بھائی سالو نے اپنی ایک میٹنگ میں سناتن دھرم پرچارک کے رشی نمبر کی ضبطی کا مطالبہ کیا ہے۔

(منتری)

آریہ سماج پشاور چھاؤنی میں روزانہ ست سنگ

یہ خبر آریہ جگت میں بڑی خوشی سے سنی جاویگی کہ آریہ سماج پشاور چھاؤنی میں پچھلے ½۱ ماہ سے شری سوامی منگلانند جی کی پریرنا اور اتساہ سے روزانہ پراتہ کال ۶ بجے سے ۷ بجے تک ست سنگ کا سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ آریہ نرناریاں بڑی شردھا اور پریم سے اس امرت ویلا کے ست سنگ میں شامل ہو کر پرم یگیہ کو پورن کرتے ہیں۔ پراتہ ٹھیک ۶ بجے سندھیا شروع ہو جاتی ہے اور اس کے بعد ہون ہوتا ہے۔ بعد میں یجمان ہی پرارتھنا کراتا ہے۔ ½۶ بجے شری سوامی منگلانند جی رگوید شتک سے ایک وید منتر کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ چونکہ نرناریوں کو وہاں پر ہی سمرن کرا دیا جاتا ہے۔ کہ ادوائی ٹھیک ۷ بجے سماپت ہو جاتی ہے اور ہفتہ ایک ست سنگ روی وار کو پراتہ ۶ بجے سے ½۸ بجے تک ہوا کرتا ہے اس پراتہ کال کے سنگ

بھگوان عرق عشبہ مرکب

فی بوتل ۸؍

مصفیٔ خون۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ آتشک ناسور گنٹھیا۔ بدن کے سیاہ و سفید داغ جو تمام جلدی بیماریوں کے لئے تمام دنیا میں مشہور ہے ہر ایک موسم میں مرد عورت بچے۔ بوڑھے سب کو یکساں مفید ہے کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی طلب کرنے پر مفت ملتی ہے پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ۸؍ میں ملسکتی ہے

خوشبودار لٹیں لانیوالی

ہون سامگری | بھگوان دھوپ

نرخ ٹھوک خریداران

ہون سامگری فی من ۱۶؍ بھگوان دھوپ ۳۰؍ نوٹ ۸؍ بیس سیر سے زیادہ کے خریدار سے کرایہ ریل و پیکنگ خرچ وغیرہ نہیں لیا جاویگا۔ ہماری معرفت پنساری کی ادویات نسخہ جات کے علاوہ تمام ضروریات زندگی کی اشیاء منگوا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

ویدک ونے

بڑھیا کاغذ

دوسرا کھنڈ
قیمت ۱۲؍
مجلد ۸؍

عمدہ چھپائی

پرتھم کھنڈ
قیمت ایک روپیہ

(لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھے ودیا النکار بھوت پورو آچاریہ گوروکل کانگڑی)

یہ وہی گرنتھ ہے۔ جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی بہت جلد ختم ہونیوالا ہے۔ آریہ اخبارات۔ آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے۔ وید کی کھوج کی باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے۔ ہر روز کے لئے ایک ایک پرارتھنا مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد منتر دوارہ پرارتھنا کی گئی ہے۔ آخیر شبدارتھ دے دیا ہے۔ ہر ایک ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین کھنڈوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ اور اساڑھ۔ قیمت ایک روپیہ ([illegible])
دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج اور کارتک چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ([illegible])
تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ([illegible])

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوائیے۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی۔

ملنے کا پتہ: **منیجر پستک رچنا وبھاگ۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور (یو۔ پی)**

نوٹ:- یہ گرنتھ شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی ملسکتا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ ساماجک جگت

کلجگی رشی نمبر کے خلاف آریہ سماج چیچا وطنی کا پرستاؤ

آج مورخہ ۲۱ /۱۲ صبح ۸ بجے متدر آریہ سماج چیچا وطنی میں آریہ سبھا سدوں کی ایک خاص میٹنگ ہوئی۔ جس میں بہ اتفاق رائے مفصلہ ذیل پرستاؤ پاس ہؤا :-

آریہ سبھا سدوں کی یہ خاص میٹنگ امرتسر سے شائع شدہ " کلجگی رشی نمبر " کے مضامین کو جو عمداً آریوں کے دل کو مجروح کرنے کے لئے شائع ہوئے ہیں۔ سخت ناراضگی کی نظروں سے دیکھتی ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے استدعا کرتی ہے۔ کہ ایسے دلآزار نمبر کو ضبط قرار دیتے ہوئے پنڈت رلیارام کے خلاف مقدمہ چلائے تاکہ آریوں کی بڑھتی ہوئی بے چینی دور ہو۔

(سیکرٹری آریہ سماج چیچا وطنی)

کلجگی رشی نمبر کی ضبطی کا مطالبہ :-

آریہ سماج کھڈیاں کا یہ زبردست جلسہ سناتن دھرم پرچارک کے " کلجگی رشی نمبر " کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ اس میں مہرشی دیانند پر نہایت کمینہ واہیات اور اخلاق سے گرے ہوئے حملے کئے گئے ہیں جو کہ ناقابل برداشت ہیں۔ اس لئے یہ جلسہ گورنمنٹ پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ کلجگی رشی نمبر کو جلد از جلد ضبط کرکے بھکڑ ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ چلا کر سخت سے سخت سزا دے کر آریوں کے دلوں کو شانت کیا جاوے۔

(دیوان چند منتری آریہ سماج کھڈیاں)

لاہور نگر پرچار :-

آریہ سماج لاہور کی طرف سے شری پنڈت جگن ناتھ جی آریہ اپدیشک بڑی لگن سے آریہ سماجوں کو سنگٹھت کرنے کا کاریہ کر رہے ہیں اور انہیں اپنے کام میں بڑی سپھلتا ہو رہی ہے۔

(ڈاکٹر ڈھلا رام پرچار ادھشٹاتا)

لاہور میں ویدپرچارنی سبھا کی ستھاپنا :-

لاہور نگر کی آریہ سماجوں نے ملکر ویدپرچارنی سبھا قائم کی ہے جس کے ادھیکاری ممن مکت ہیں۔

پردھان :- ڈاکٹر ڈھلا رام۔ منتری چونی لال آریہ۔ کوشادھیکش سردار ہر سنگھ سدسیہ - پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا۔ ہربنس لال جی وغیرہ۔

(منتری)

آریہ سماجوں کو سوچنا :-

میرے ششیہ پروفیسر دلیش بندھو جی جو پہلے

فیروزپور میں کام کرتے تھے۔ اب کچھ عرصہ کے لئے میرے پاس جالندھر آ گئے ہیں۔ جو آریہ سماجیں انہیں بلانا چاہیں۔ وہ بجائے فیروزپور کے جالندھر میری معرفت خط و کتابت کریں۔

(بھگت منگت رام سنگیت پرچارک جگت مہا ودیالیہ جالندھر)

اردھ شتابدی مہوتسو :-

آریہ سماج گنگوہ ضلع سہارنپور کا بڑے سماروہ کے ساتھ ۱۱ سے ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء کو منایا جاوے گا۔ آریہ سماج کے پرسدھ پرسدھ نیتا پدھار رہے ہیں۔ پنڈت اور سودیشی وستو بکریتاؤں کو جلد جگہ ریزرو کرا لینی چاہیئے۔ یاتریوں کو سوچنا دینی چاہیئے۔ تاکہ ٹھیک پربندھ کیا جا سکے۔ ضلع کی آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں سے ودیدن ہے۔ کہ آریہ سمیلن میں جو جو پرستاؤ رکھانا چاہیں۔ جلد بھیجیں۔ اور پردھان کیواسطے اپنے اپنے نشچے سے جلد سوچت کریں۔

(منتری آریہ سماج)

شدھی :-

آریہ سماج گنگوہ نے ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کو ایک نومسلم کو ویدک دھرم میں پرویش کرایا۔

(سمیر چند منتری)

آریہ سماج گوجرہ کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج گوجرہ ضلع لائل پور کا بارھواں سالانہ جلسہ مورخہ ۳۰ نومبر یکم و ۲ دسمبر ۱۹۳۴ء کو لالہ جوالا سہائے کے دھرم مندر میں منایا گیا اس شبھ اوسر پر سوامی سوتنترانند جی آچاریہ اپدیشک ودیالیہ لاہور۔ سوامی رودرانند جی آریہ مناظر۔ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری پنڈت تیرتھ رام جی آریہ اپدیشک۔ پنڈت رام چند جی سدھانت شرومنی۔ مہاشہ بھگت رام جی بھجن اپدیشک مہاشہ ہریشچندر جی بھجنو اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور۔ اور مہاشہ تارا چند جی سرگودہا والے پدھارے تھے۔ اس کے علاوہ نزدیک و دور سے بہت سے سجن شامل جلسہ ہوئے جلسہ سے تین دن پیشتر آریہ کمار سبھا کی طرف سے ہر روز شام کو شہر میں سنکیرتن ہوتا رہا۔ ۳۰ نومبر شام کو سبھا سدوں اور آریہ کماروں کا مشترکہ سنکیرتن باجاؤں اور شہر کے گلی کوچوں میں ہؤا مات کو ۸ بجے پنڈال جلسہ میں

سنگیت سمیلن ہؤا۔ جس میں اپروکت بھجنیکوں کے علاوہ مہاشہ بابو رام لائبریرین آریہ سماج اور مہاشہ راج پرکاش منتری آریہ کمار سبھا نے بھی حصّہ لیا۔ سنگیت سمیلن بہت کامیاب رہا۔ پنڈال کھچا کھچ بھرا ہؤا تھا۔ استری اور پرش نہایت شانتی سے سنتے رہے۔ اور یکم و ۲ دسمبر کو دونوں دن سنیاسیوں۔ مہاتماؤں اور بھجنیکوں کے اپدیشوں اور بھجنوں دوارہ امرت ورشا ہوتی رہی۔ عام جنتا نے خوب لابھ حاصل کیا۔ سوامی سوتنترانند جی مہاراج کا پہلا لیکچر یکم دسمبر کی رات کو ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک ہؤا۔ جو کہ بہت پسند کیا گیا۔ مضمون لیکچر " سمیہ کی ضرورت اور قیمت " تھا۔ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری ۲ دسمبر کی رات کو دو گھنٹہ لیکچر کرتے رہے۔ مگر لوگوں میں ابھی اور سننے کی خواہش باقی تھی۔ پنڈال میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ مضمون :- " جاپان کی ترقی اور بیکاری کا علاج " تھا۔ پبلک نہایت شانتی اور دلچسپی سے لیکچر کو سنتی رہی۔ مہتہ جی کے لیکچر کے بعد آرتی ہو کر شانتی پاٹھ ہؤا۔ اور جلسہ نرودگھن سماپت ہؤا۔

دوسرے دن استری سماج کا جلسہ ہؤا۔ سوامی رودرانند جی جلسہ کے بعد تین دن تک گوجرہ میں رہے۔ اور ویاکھیان دیتے رہے۔ جلسہ کیا بلحاظ ویاکھیان اور کیا بلحاظ حاضری نہایت ہی کامیاب رہا جس کا اثر لوگوں پر تا حال باقی ہے۔

(چمن لال منتری آریہ سماج گوجرہ)

کلجگی رشی نمبر کی ضبطی کا مطالبہ :-

آریہ یووک سماج چونیاں کا یہ زبردست جلسہ سناتن دھرم پرچارک کے " کلجگی رشی نمبر " کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ اس میں مہرشی دیانند پر نہایت کمینہ واہیات اور اخلاق سے گرے ہوئے حملے کئے گئے ہیں۔ جو کہ ناقابل برداشت ہیں۔ اس لئے یہ جلسہ گورنمنٹ پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ کلجگی رشی نمبر کو جلد از جلد ضبط کرکے بھکڑ ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ چلا کر سخت سے سخت سزا دے کر آریوں کے دلوں کو شانت کیا جاوے۔

(منتری آریہ یووک سماج چونیاں)

آریہ سماج حیدرآباد دکن کو دان :-

سیکرٹری آریہ سماج حیدرآباد اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سورگیہ لالہ متصدی لال جی نے وصیت

کے ذریعہ اپنی جائیداد کا نصف حصّہ آریہ سماج سلطان بازار حیدرآباد و باقی جائداد دیگر پبلک کاموں کے لئے دان دی تھی۔ وصیت نامہ کے عین مطابق سورگیہ لالہ جی کے جائداد کے ٹرسٹیوں سے آریہ سماج حیدرآباد واقع سلطان بازار کو مبلغ ما ۳۱ صہ روپے اور آریہ کنیا گروکل بیگم پیٹھ حیدرآباد کو ما ۱۱ صہ روپے حاصل ہوئے۔ جس کا ٹرسٹی اسٹیٹ لالہ متصدی لال جی کو دھنباد دیا جاتا ہے اور سورگباشی لالہ جی کے لئے ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ ان کو شانتی دے۔

آریہ سماج دینا نگر کا پرولسٹ :-

" آریہ سماج دینا نگر کا یہ عام جلسہ منعقدہ ۱۲ /۱۲ سناتن دھرم پرچارک امرتسر کے کلجگی رشی نمبر جو مہرشی دیانند کے خلاف بیہودہ بکواس کی گئی ہے کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور پنجاب گورنمنٹ سے بزور درخواست کرتا ہے کہ متذکرہ پرچہ کو ضبط کرکے اس کے ایڈیٹر پر مقدمہ چلائے۔

(دھرم دت منتری)

آریہ سماج دینا نگر کا انتخاب :-

امسال انتخاب حسب ذیل ہؤا ہے :-

پردھان :- لالہ دیودت جی۔

اپ پردھان :- لالہ ایشور چندر جی۔ لالہ دیوراج لالہ رام لال جی۔

منتری :- دھرم دت۔

اپ منتری :- لالہ پرکاش چند جی۔ ڈاکٹر ہری داس جی مہتہ۔

پستکادھیکش :- ماسٹر جے کشن جی۔

خزانچی :- بابو گوری شنکر جی۔

سبھاسد :- لالہ کشمیرا مل جی مہاشہ شیو دیال

(دھرم دت منتری)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ جنرل اجلاس جو زیر صدارت مہاشہ امرناتھ جی اتوار مورخہ ۲۳ /۱۲ کو صبح ۱۰ بجے منعقد ہؤا۔ اپنے مانیہ سبھاسد تھا سابق خزانچی مہاشہ کیول کرشن جی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے سنبتدوں تتھا انیہ سمبندھیوں سے اس دکھ میں مہان ہمدردی پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ سورگیہ مہاشہ جی کی آتما کو شانتی تتھا ان کے سمبندھیوں کو دھیرج اور شانتی پردان کریں۔

(ہربنس لال منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کنّیا گوروکل ڈیرہ دون کا جلسہ

آریہ پُرشوں کا فرض

ڈیرہ دون ۱۳ دسمبر - کنیا گوروکل کو کھلے گیارہ برس ہو گئے ہیں - اپنی اس چھوٹی سی عمر میں اس نے جو ترقی کی ہے - وہ ایسی ہے جس پر نہ صرف یہ درسگاہ بلکہ تمام آریہ بھائی جو استری شکشا کے پریمی ہیں - بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں - پہلے ہی سال اس میں ۸۰ کے قریب لڑکیاں داخل ہو گئی تھیں - اور اب ۱۸۰ کے قریب لڑکیاں ہیں جن میں سے سو کے لئے تو آشرم کی پکی بلڈنگ ہے - جو ۱۸ ہزار کی لاگت سے تیار ہوئی ہے لیکن ابھی اتنی ہی بڑی بلڈنگ کے اتنی ہی رقم کی اشد ضرورت ہے - نہ صرف آشرم کی بلڈنگ کے لئے دھن کی ضرورت ہے - بلکہ گوروکل ہمیشہ بجٹ میں گھاٹا اٹھاتا رہا ہے اسی وجہ سے تقریباً ۲۰۰۰۰ ہزار کا گھاٹا ابھی تک چلا آ رہا ہے -

کیا آریہ پرشوں اور دیویوں کا یہ فرض نہیں - کہ اس کی امداد کریں - نہ صرف یہاں امور خانہ داری میں لڑکیاں پروین ہو جاتی ہیں - بلکہ سنسکرت ہندی - حساب - انگریزی - تواریخ - فلاسفی - سینا پرونا وغیرہ خوبی سے سیکھ جاتی ہیں - وجہ یہ ہے کہ لڑکیاں جہاں سادگی اور پوترتا کا جیون بسر کرتی ہیں وہاں Medium of Instruction ہندی ہے - درسگاہ کے انتظام اور پڑھائی وغیرہ کو بغور ملاحظہ کرنے والوں نے اس کی نہایت اعلیٰ الفاظ میں تعریف کی ہے - ان میں سے مہاتما گاندھی پنڈت مدن موہن مالویہ سیٹھ جمنا لال بجاج - بابو پرشوتم داس ٹنڈن - مہاتما منشی رام جی کونڈا اسٹیٹ کے ایجوکیشنل منسٹر شری چند ولال جی بیٹھ پنڈت رام نارائن جی - پنڈت نیکی رام جی شرما - رام نرنجن جی ترپاٹھی - پروفیسر پریاتما شرن جی ہندو یونیورسٹی کے نام گرامی قابل ذکر ہیں - جنہوں نے لڑکیوں سے سوال پوچھ کر تمام انتظام کو بغور دیکھ کر اپنی عمدہ رائے کا اظہار کیا ہے - پروفیسر پریاتما شرن جی نے جو ہندو یونیورسٹی بنارس کے تجربہ کار پروفیسر ہیں - یہاں تک کہا ہے - کہ لڑکیوں کی لیاقت اور تواریخ کا علم اس قدر ہے کہ گریجویٹ لڑکے بھی ان کے جوابات سے شرمندہ ہونگے -

ان حالات کی موجودگی میں جب کہ کنیا گوروکل کے کام اور انتظام کو ہندوستان بھر کی برگزیدہ ہستیوں نے سراہا ہے - کیا یہ بات قابل غور نہیں کہ اس کو مالی مشکلات سے آزاد کیا جائے ؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ آریہ بھائیوں کے سوا اور کس کا فرض ہے - کہ وہ اپنی گرہ کا منہ ڈھیلی کریں اور دل کھول کر اس کی مالی امداد کریں -

امسال کنیا گوروکل کا سالانہ جلسہ ۲۹ سے ۳۱ دسمبر ۳۴ء کو ہے یہ سنہری موقعہ ہے کہ آریہ بھائی اپنی آنکھوں وہ سب باتیں دیکھیں جنہیں دوسروں نے دیکھ کر سنہری حروف اس کی تعریف لاگ بک میں آویزاں کئے ہیں -

جلسہ میں مشہور سنیاسیوں - ودوانوں اور ودشی دیویوں کو مدعو کیا گیا ہے - جن کے عالمانہ واکھیان اور اپدیشوں کے علاوہ یہاں دیو یانی سمیلن سرسوتی سمیلن وسودیشی نمائش وغیرہ کا انتظام کیا گیا ہے وہاں برہم چاریوں کے ویاکھیان مضامین جو ہندی اور سنسکرت میں ہونگے - بھی سننے سے تعلق رکھتے ہیں - جنہیں سنکر نہ صرف آپ وجد میں آ کر کنیاؤں کی علمیت کے قائل ہو جائیں گے - بلکہ اس بات کا ثبوت پالیں گے - کہ کہاں تک گوروکل اپنے مقصد میں کامیاب ہوا ہے - مندرجہ ذیل دلچسپ پروگرام تیار کیا گیا ہے -

(۱) شری نارائن سوامی جی (۲) پنڈت رامچندر جی دہلوی (۳) پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار - (۴) پنڈت بھکتی رام جی اپادھیائے (۵) پنڈت نیکی رام جی شرما (۶) پنڈت چموپتی جی ایم - اے (۷) پنڈت ستیہ ورت جی سدھانت النکار (۸) پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید (لیکچر بذریعہ میجک لینٹرن) (۹) بنگال ہندو مشن کے بانی سوامی ستیانند جی (۱۰) پنڈت چندراوتی جی شاستری (۱۱) شریمتی چندر پربھا جی ودیا النکرتہ (۱۲) شریمتی ودیا وتی جی وشاردا (۱۳) کماری شوسیلا دیوی جی نئی سناتکا -

ان کے علاوہ گوروکل کی برہم چارنیوں کے ویاکھیان بھی ہونگے - اور وہ اپنے مضمون پڑھیں گی - جس کا پروگرام یہ ہے :-

(۱) کماری دمینتی جی سناتکا "ہندی ساہتیہ کے کرشن" مضمون پڑھیں گی - اور پھر اس پر واد ودواد ہوگا -

(۲) کماری ویدوتی "پراچین سنسکرت ساہتیہ میں ناری کی ستھتی" (سنسکرت) پر مضمون پڑھیں گی اور پھر اس پر واد ودواد ہوگا -

(۳) کماری شانتا دیوی - نئی سناتکا "کام دھینو دیو" سنسکرت میں مضمون پڑھیں گی - پھر اس پر واد ودواد ہوگا -

(۴) کماری برہم دتی "ویدک ورن ویوستھا" (ہندی) مضمون پڑھیں گی - پھر اس پر واد ودواد ہوگا -

(۵) کماری ساوتری دیوی - "رشی دیانند کے وید بھاشن پر مضمون پڑھیں گی اور پھر اس پر واد ودواد ہوگا -

رہائش و خوراک کا انتظام خاطر خواہ ہوگا - اس موقعہ سے بڑھکر اور کوئی موقعہ ایسا نہ مل سکے گا - جس پر کہ آپ گوروکل کے انتظام اور کام کے علاوہ وہاں کی کامیاب سناتکاؤں کی علمیت اور جیون کی سادگی کا ادیش دیکھ سکیں -

(رام دیو مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے اور اُن کا پربندھ

سماج	تاریخ	پرچارک
آریہ سماج بادلی ضلع رہتک	مورخہ ۲۸ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۳۴ء	پنڈت پورن چند جی آریہ اپدیشک - پنڈت سمیر سنگھ جی آریہ اپدیشک - مہاشہ شو نرائن جی بھجنیک - مہاشہ موہن لال جی بھجنیک -
آریہ سماج کوٹ اود ضلع مظفر گڑھ	" "	پنڈت ہر پال جی آریہ اپدیشک - سوامی ودیا انند جی مہاراج - لالہ چرنجیت لال جی پردہان سری نگر - سوامی سوتنترانند جی مہاراج -
آریہ سماج کوٹ اود ضلع مظفر گڑھ	" "	پنڈت ہردیالو جی آریہ اپدیشک - پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار - مہاشہ چرنجی لال جی - پریم - ایڈیٹر آریہ مسافر - پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار جائنٹ منتری پنڈت سو مدیو جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل - مہاشہ سالگ رام جی بھجنیک - مہاشہ امر سنگھ جی بھجنیک -
آریہ سماج کمالیہ ضلع لائل پور	مورخہ " "	پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار - پنڈت بیرتھ رام جی سدھانت بھوشن - پنڈت گیا چند جی بی - اے - پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی مہاشہ بھگت رام جی بھجنیک - مہاشہ امرناتھ جی بھجنیک -
آریہ سماج جنت پورنی ضلع کانگڑہ	" "	پنڈت رام سروپ جی پاراشری - پنڈت گیان انند جی سدھانت بھوشن - مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک -
آریہ سماج رائے کوٹ ضلع لودھیانہ	۲۹ تا ۳۱ دسمبر "	مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر - پنڈت چندر بھان جی آریہ اپدیشک پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر - سوامی وشوانند جی مہاراج - مہاشہ فقیر چند جی بھجنیک -
آریہ یووک سماج چونیاں ضلع لاہور	۳۰ تا یکم جنوری ۱۹۳۵ء	پنڈت منشا رام جی آریہ اپدیشک پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی - سوامی ودیا انند جی مہاراج - مہاشہ کیسر چند جی بھجنیک
کنیا گوروکل ڈیرہ دون	۲۹ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۳۴ء	پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار -

ریاست بہاولپور میں ترکی ٹوپی والا حکم

بہاولپور ۱۰ دسمبر - پبلسٹی آفیسر ریاست بہاولپور نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ نہ تو ہز ہائینس نواب صاحب اور نہ ہی گورنمنٹ نے یہ حکم دیا ہے کہ تمام ریاستی اہلکار ترکی ٹوپیاں پہن کر دفتروں میں آئیں -

مسٹر بھینکر کانگرسی ایم - ایل - اے

حالت نازک ہو گئی

بمبئی - مسٹر بھینکر کانگرسی ایم - ایل - اے کی حالت نے نازک صورت اختیار کر لی ہے - ان کے پاؤں کا پھوڑا زیادہ تکلیف دہ ہوتا جاتا ہے - ڈاکٹر دیش مکھ اور ملگوتگر وغیرہ نے ان کے پاؤں کا اپریشن کیا ہے - ان کی عام حالت بہت کمزور ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کے خلاف مقدمہ

گواہان استغاثہ کی شہادتیں

حکومت کی طرف سے مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کے ماتحت جو مقدمہ دائر ہے اس کی دوسری پیشی ۱۵ دسمبر بعدالت دیوان سکھ آنند صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور میں ہوئی۔ جس میں بخاری صاحب کی اس تقریر کے متعلق جو احرار کانفرنس کے موقعہ پر کی گئی۔ ایڈیٹر الفضل مولوی فضل الدین صاحب شیخ محمود احمد صاحب اور قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے۔ بی ٹی کی شہادتیں ہوئیں۔ جن میں بتایا گیا۔ کہ وہ تقریر جماعت احمدیہ کے لئے دلآزار اور اشتعال انگیز تھی۔ اس کا جو خلاصہ اخبار "زمیندار" ۲۴ راکتوبر میں شائع ہوا۔ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت اور حقارت پیدا کرنے والا ہے۔

غازی عبدالقیوم ڈیفنس کمیٹی کا کارنامہ

مجاہدین ملت کی بجٹ

مسلم اخبارات میں غازی عبدالقیوم ڈیفنس کمیٹی کا شاندار کارنامہ شائع ہوا ہے۔ اس کمیٹی نے ڈیفنس کے لئے کل پانچ ہزار روپیہ جمع کیا تھا اس میں سے ۔۔۰ روپیہ مجاہد ملت سید محمد اسلم ایم۔ اے دکن بیرسٹر کی معرفت پیروی مقدمہ پر خرچ ہوئے۔ اس کے علاوہ ۸۸۰ روپے ان میں بطور فیس دیئے گئے۔ جب جوڈیشل کمشنر سندھ کی عدالت میں اپیل پیش ہوئی۔ تو اس کی پیروی کے لئے ایک دوسرے مجاہد ملت کو پٹنہ سے لایا گیا۔ ان کا جلوس بھی نکالا گیا۔ انہیں پٹنہ سے کراچی تک کا کرایہ آمدورفت اور تحفہ جات کے لئے ۲۰۷ روپے دیئے گئے۔ علاوہ ازیں ۱۵۰ روپے غازی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو پراپیگنڈہ کے لئے دیئے گئے۔ رہنمایان ملک اور پریس کے نام تاروں پر ۲۴۵ روپے خرچ آئے۔ اشاعت و تشہیر جلسہ جات پر ۱۳۵ روپے خرچ ہوئے۔ سیکرٹری ملک معظم اور شہزادی میریا کو تار دینے پر ۴۵ روپے صرف ہوئے۔ عبدالقیوم کے لواحقین کو ۳۵۰ روپے دیئے گئے۔ اس طرح کل خرچ ۳۱۹۰ روپے کل آمد ۶۱۳۵ روپیہ تھی۔ ابھی پریوی کونسل میں اپیل ہونیوالی ہے۔ نہ معلوم ابھی کتنے مجاہدین ملت کی جیبیں مسلمانوں کے روپیہ سے پر ہونگی۔

خان عبدالغفار خاں کو دو سال قید سخت

بمبئی ۱۵ دسمبر۔ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے آج سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں کے مقدمہ بغاوت کا فیصلہ سناتے ہوئے ...

سنسار چکر

ڈاکٹر ستیہ پال کیخلاف مقدمہ کا فیصلہ

ایک سال قید سخت کی سزا

یہ ان کی آٹھویں سزایابی ہے۔ "اے" کلاس میں رکھا جائیگا

نئی دہلی۔ ۱۷ دسمبر۔ مسٹر پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج ڈاکٹر ستیہ پال پریذیڈنٹ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ انہیں سڈیشن کا ملزم گردانتے ہوئے ایک سال قید سخت کی سزا دی۔

یہ ڈاکٹر صاحب کی آٹھویں سزایابی ہے۔ پچھلی دفعہ بھی دہلی میں انہیں مسٹر پول کی عدالت سے ہی سزا ہوئی تھی۔ جب ڈاکٹر صاحب کو جیل میں لے جایا گیا۔ تو عدالت کے باہر کچھ مظاہرہ ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اس حکم کیخلاف اپیل کریں گے۔

بامشقت کی سزا دی۔ مجسٹریٹ نے اپنے طویل فیصلہ میں خانصاحب کی تقریر کے متعدد فقروں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ان کا مقصد صریحاً گورنمنٹ کیخلاف نفرت و حقارت کا جذبہ پیدا کرنے کا تھا۔

مسلم کانفرنس میں جائینٹ کمیٹی پر بحث

غور کرنے کے لئے ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

علی گڈھ ۱۷ دسمبر آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اہم اجلاس ۲۲ دسمبر کو ۲ بجے نواب صاحب چھتاری کے مکان پر منعقد ہوگا جس میں جائینٹ سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔

وائسرائے اور مہاتما گاندھی میں ملاقات کیلئے

مسٹر اینڈریوز کی کوششیں

لارڈ ولنگڈن سے مسٹر اینڈریوز کی ملاقات

دہلی ۱۴ دسمبر۔ شری یت سی۔ ایف اینڈریوز مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے کے بعد آج صبح دہلی تشریف لائے۔ آپ نے سہ پہر کیوقت لارڈ ولنگڈن سے ملاقات کی۔ نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ملاقات نہایت اہم تھی۔ اس کا مقصد منجملہ دیگر باتوں کے ان پیچیدگیوں کو دور کرنا تھا جو صوبہ سرحد کے مجوزہ دورے کے بارے میں مہاتما گاندھی اور حکومت کے درمیان پیدا ہوگئی ہیں۔ ابھی تک مکمل طور پر یہ معلوم نہیں ہوسکا۔ کہ آپ کو اپنے مشن میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔

نوسال کا لڑکا انٹرنس کے امتحان میں

پٹیالہ ۱۶ دسمبر۔ کیشورام نے جس کی عمر ابھی صرف ۹ سال کی ہے اور جس نے پرائیویٹ تعلیم حاصل کی ہے اس سال پنجاب یونیورسٹی سے درخواست کی ہے کہ اسے میٹرک کے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دی جائے۔ امید ہے کہ یونیورسٹی اجازت دیدیگی۔

ویدک دھرم شکھشا

جو پتری پاٹھ شالاؤں کے لئے آریہ شکشا سمتی کی پاٹھ ودھی کے مطابق ایک آریہ ودوان نے تیار کی ہے اور جس کو ادھیکاریان سماج نے پسند فرما کر پتری پاٹھ شالاؤں میں رائج فرمایا ہے۔ بھجن اور بہار نی روچک ہونے کے کارن پتریاں اس کو یاد کر لیتی ہیں۔ جس سے ویدک سدھانت دل پر منقش ہو جاتے ہیں۔ کاغذ بہت بڑھیا سوامی جی کی تصویر سے مزین مشہور تاجروں سے مل سکتی ہے قیمت پہلا بھاگ ۲ دوسرا ۱ تیسرا ۱ چوتھا ۲ ملنے کا پتہ:

تاراچند آریہ اینڈ سنز بھارت پستکالیہ سرگودھا

کی نودوید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد "امرت دھارا" لاہور کی تیار کردہ دوا

برہمی ارشٹ

حافظہ کے واسطے اتنی مفید کوئی دوائی نہ ہوگی ضعف دماغ۔ نسیان۔ سردرد امراض منی مردمان حیض عورات۔ جریان وغیرہ کو نافع ہے۔ قبض کشا دنوں میں دماغ روشن ہوتا ہے۔ اور آواز صاف ہوتی ہے۔ راگ و دیا سے بہت جلد آتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس دو روپے (۲) ۲ اونس

ایک تازہ رائے

پنڈت جی نمستے "بندہ نے ماہ مارچ میں آپکے کارخانہ سے چھ شیشی برہمی ارشٹ کی منگوائی تھیں۔ بندہ کا دماغ بوجہ کثرت مطالعہ کمزور ہو گیا تھا۔ اب اس دوائی کے استعمال سے بہت اچھا ہوگیا ہے۔ اب آیندہ کے لئے ہر سال منگوانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ آپ نے اپنا دواخانہ کھول کر ہندوستانیوں پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ خدا آپ کا سایہ ہندوستانیوں کے سر پر ہمیشہ قائم رکھے۔" (دستخط)

ماسٹر گوربچن سنگھ منشی فاضل رائے پور (لدھیانہ)

نوٹ:۔ کارخانہ کی دیگر ادویات کی فہرست یا الہی کتب مصنفہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی فہرست ارکا ٹکٹ بھیجکر منگوائیں

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ــــ لاہور　۳۲۲

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا پوسٹ آفس۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعلیم ویدپاک کی پھیلاؤ ہر طرف
اوم
تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن
بیادگار شہید کرم پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

साप्ताहिक आर्य्य-मुसाफिर लाहौर

آریہ مسافر

ہفتہ وار

ٹیلیفون ۲۹۵۷

قیمت
سالانہ ۳ روپے
فی پرچہ ۱ر

رجسٹرڈ ایل ۲۶۶۲

ایڈیٹر
پریم چرنجی لال

جلد ۵ — اتوار ۱۶ پوس سمت ۱۹۹۱ دیانند آبد ۱۱۰ مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۳۴ء — نمبر ۵۱

گیتا کی تعلیم

(از شاعر شیریں بیان مہاشہ منوہر لعل جی شہید بی۔ اے۔ لاہور)

سختیٔ دوراں سے دب کر رہ نہ جا کچھ غم نہ کر | چرخ کے جور و جفا کا شکوہ پیہم نہ کر
پستیوں کا ذکر اپنے اوج کا ماتم نہ کر | کنج تنہائی میں ہرگز فکر بیش و کم نہ کر

کام لے سعی عمل سے اور کچھ تدبیر کر
پریم سے روٹھی ہوئی تقدیر کو تسخیر کر

اہل ہمت جو کہیں کر کے دکھا دیتے ہیں وہ | زور بازو سے زمانہ کو ہلا دیتے ہیں وہ
آگ سی ہر ایک کے دل میں لگا دیتے ہیں وہ | جاگتے ہیں اور دنیا کو جگا دیتے ہیں وہ

کام لے ہمت سے فتح و کامرانی ساتھ ہے
تو کمربستہ تو ہو میدان تیرے ہاتھ ہے

چھ رنگا بہت خوبصورت کیلنڈر صرف ایک روپیہ کا سامان خریدنے پر مفت نذر ہوگا (مینیجر تلک ہوزری فیکٹری لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یاد رفتگان

مہاشہ گوگن رام کلانور ضلع روہتک فوسی جیون سے سبق

(از پنڈت وشنودت صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈوکیٹ فیروزپور شہر)

کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو کہ دولت یا علم یا شہرت کے لحاظ سے اونچے مرتبہ کی شخصیت نہ تھا۔ مگر پریم بھگتی اور شردھا کے لحاظ سے آریہ سماج کا ایک انمول رتن تھا۔ اس آتما کے مہان شخص کے درشن اس سمے ہوئے جس کو عرصہ چار برس سے زائد ہو چکا ہے۔ کہ فیروزپور شہر کے جیل میں مہاشہ ہیت رام داروغہ جیل ہو کر آئے۔ مہاشہ ہیت رام آریہ سماج کے بھگت تھے۔ اور اگرچہ ان سے ذاتی واقفیت کا شرف ہمیں حاصل نہیں تھا۔ مگر انہوں نے آریہ سماج کے پریم میں سیوک کو ڈھونڈ نکالا۔ میری غیر حاضری میں میرے مکان پر آواز دی۔ اور پیغام چھوڑ گئے۔ کہ وہ مجھے ملنا چاہتے ہیں۔ سیوک کا فرض ہو گیا۔ کہ وہ داروغہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے ملاقات کا فخر حاصل کرے۔ چنانچہ اس طرح باہمی ملاقات کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ اور آریہ سماج کے رشتہ نے برادرانہ تعلقات قائم کر دیے۔

داروغہ صاحب کے ساتھ ایک شخص کی صورت نظر آئی۔ جنہوں نے اپنا نام مہاشہ گوگن رام بتلایا۔ ان کی شکل و صورت اور گفتگو میں اتنا پریم اور رس تھا۔ کہ مہاشہ ہیت رام کے یہاں سے تبدیل ہو جانے پر بھی مہاشہ گوگن رام کی پریتی سیوک سے دن بدن بڑھتی رہی۔ غالباً مہاشہ گوگن رام چار پانچ برس تک فیروز جیل میں بے معمولی وارڈر تھے۔ سولہ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ مگر آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسوں میں اور دیگر اُتسووں میں حاضری اور چندہ دینے میں کسی سے کم نہیں تھے۔ بڑے سے بڑے دانشمند ممبر اس مہان آتما کی دلیری پر حیران ہو جاتے تھے۔ جبکہ کسی چندے کے لئے اپیل ہونے پر مہاشہ گوگن رام جھٹ ایک روپیہ نکال کر رکھ دیتے تھے۔ گویا کہ یہ ان کی تنخواہ کا سولھواں حصہ ہوتا تھا۔ چار باقی لوگ سینکڑوں روپیہ کمانے پر بھی اپنی آمدنی کا سوواں حصہ دینا عذاب سمجھتے تھے۔ کہاں یہ غریب آریہ سماجی اپنے پریوار کے خرچ اور تنخواہ کا حساب کتاب پیش نہیں کرتا تھا۔ اور نہ کوئی بہانہ سازی کرتا تھا۔

جیل خانہ میں قیدیوں پر اور داروغہ وسپرنٹنڈنٹ جیل کے گھر پہ پہرہ دینا اس کا کام تھا۔ مگر پہرہ دیتے ہوئے کوئی بھی ساتھی کسی بھی مذہب یا خیالات کا ہو۔ اسے مل جاتے۔ وہ اس کے ساتھ دھرم چرچا شروع کر دیتا۔ وعدہ کا پکا زبان کا سچا نت نیم میں باقاعدہ رہنے والا تھا۔

جب وہ میرے پاس آنے لگا۔ تو اس کا معمول ہو گیا۔ کہ قریباً ہر روز مجھے درشن دیکر نہال کر جاتا۔ ان میں گھنٹہ بھر اس کی سیدھی سادی باتیں سنکر اور بھگتی اور پریم کی لہر دیکھ کر طبیعت کو خوشی ہوتی تھی۔ اور جی یہ چاہتا تھا۔ کہ اس شخص کا ست سنگ زیادہ سنے۔ جو شخص آریہ سماج میں بھگتی اور پریم اور شردھا کی کمی محسوس کرتے ہیں وہ ایسے دل سکھے مہا پرشوں کو تلاش کریں ڈھونڈنے پر آریہ سماج میں ایسے شخص بہت مل سکتے ہیں مگر ایسے شخص عزت اور عہدے کے خواہشمند نہیں۔ بلکہ بھگتوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جہاں بھگتی اور پریم کا میدان وسیع مل جائے وہ وہاں کے ہو رہتے ہیں۔

ایک دفعہ مہاشہ گوگن رام نے اپنی جیون کتھا سنائی۔ کہ وہ جب نوکر ہوئے۔ تو بالکل ان پڑھ تھے۔ گھر میں خط لکھوانا ہوتا تھا۔ تو کسی شخص کی خوشامد کرنی پڑتی تھی۔ اور ہر ایک بھید کی بات غیر شخص سے خط میں لکھوا نہ سکتے تھے۔

مہاشہ گوگن رام نے بتلایا۔ کہ وہ اس کمی کو محسوس کرنے لگے۔ پھر انہوں نے پرتگیا کی اور برت دھارن کیا۔ کہ جب تک انہیں اردو لکھنا پڑھنا نہیں آئیگا۔ وہ گھر میں گھر میں خط بھیجنے کے لئے کسی غیر شخص پر بھروسہ نہ کریں گے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے عرصہ دراز تک گھر خط نہ بھیج کر اردو سیکھی۔ اور اپنے ہاتھ سے خط لکھ کر بھیجا۔ ایسا دڑھ برت والا کیا کچھ نہیں کر سکتا۔

ضلع روہتک میں روہتک شہر سے تھوڑی دور کلانور نام کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ جہاں کے وہ رہنے والے تھے۔ جنم کے لحاظ سے ذات کے آہیر تھے۔ اور ان کے خاندان میں فوج میں اور سپاہی نوکری کرنا عزت کا باعث شمار کیا جاتا تھا رفتہ رفتہ ملازمت کے سلسلہ میں مختلف جگہ پھرتے ہوئے آریہ سماج سے پریم ہو گیا۔ جس طرح اردو سیکھی تھی۔ اسی طرح آریہ سماج سے بھگتی کے سلسلہ میں آریہ بھاشا یعنی ہندی سیکھنے کی پرتگیا کی اس میں بھی اس شخص کی کامیابی ہوئی۔

جب مجھ سیوک کو اس مہان آتما سے ست سنگ کرنے کا موقعہ نصیب ہوا۔ تو اس بہادر سپاہی نے مجھ سیوک کو آ گیا کہ میں اسے کچھ سنسکرت پڑھا دوں جن سے وہ اس قابل ہو جائے۔ کہ سندھیا کے منتروں کے ٹھیک اچارن اور ان کے سمجھنے سے وہ آنند اٹھا سکے۔ میں نے اس کو سنسکرت کی پہلی پستک جو سرکاری سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے پڑھا دی۔ اس سے وہ ویاکرن کی معمولی باتوں سے واقف ہو گیا۔ ان دنوں میں اس کی لگن دیکھنے کے قابل تھی۔ جیب میں کتاب رہتی تھی۔ اور سکول کے محنتی طالب علم کی طرح پہرہ دیتے ہوئے بھی وہ اپنا سبق یاد کرتا رہتا تھا۔ اور اس کی خواہش یہ تھی۔ کہ کوئی دن نیا سبق پڑھنے سے خالی نہ جائے۔

سنسکرت کی پہلی پستک ختم کر کے اس شخص نے سندھیا اور ہون منتروں کے اُچارن ٹھیک کئے چانک نیتی پڑھی۔ اور گیتا کا پہلا ادھیائے پڑھا وہ اس قابل ہو گیا۔ کہ ان کتابوں کے سنسکرت اور ہندی کو پڑھ سکے۔ اور اس کے آنند کی انتہا نہیں تھی۔ جب کہ وہ ایشور اور آریہ سماج کا شکریہ ادا کیا کرتا تھا۔ تو اُسے یہ آنند کا دن دیکھنا نصیب ہوا ہے۔ کہ وہ وید منتروں کو ٹھیک اچارن کرنے اور سمجھنے کی قابلیت حاصل کر گیا ہے۔ بار بار دھنباد ادا کیا کرتا تھا۔

ایک دن مہاشہ گوگن رام بہت سے پھل اور روپیہ لے کر آئے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے بیانیہ گوگن رام نے کہا۔ کہ میں یہ پھل اور روپیہ اس خوشی میں لایا ہوں۔ کہ اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ تم نے غضب کر دیا۔ خوشی کا ہونا تو قدرتی امر ہے۔ مگر تنخواہ کا بڑا بھاری حصہ غریب آدمی کے لئے اس کے پریوار کے واسطے بڑا دکھدائی ہے مگر اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ کہ آریہ سماج کو دیتے ہوئے اسے کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ اور دیانتدار رہ کر سولہ روپیہ کی قلیل تنخواہ میں اس کا گذارہ پرماتما کی کرپا سے بخوبی ہوتا رہا۔ اور کہا۔ کہ روپیہ سماج کے لئے لایا ہوں۔ غالباً چار یا پانچ روپیہ نقد تھے۔ اور دو روپے کے پھل تھے۔ اس نے خواہش یہ ظاہر کی۔ کہ روپیہ میں اپنی حسب مرضی آریہ سماج کی نیک اور مفید تحریک کے لئے دان کر دوں چنانچہ پھر مجھے کوئی چارہ نہیں رہا۔ اس کی آگیا کی تعمیل کی گئی۔

مہاشہ گوگن رام کی وہ تفصیل نہیں بھولتی۔ جو وہ اپنے سولہ روپیہ ماہوار تنخواہ کو خرچ کرنے کے متعلق بتلایا کرتے تھے۔ پریم اور بھگتی کی وہ خوشی ہمیں نہیں بھول سکتی۔ جس کی مستی میں وہ اس خوشی کا اظہار کیا کرتے تھے۔ کہ ایشور کی دیا سے انہیں اس قدر تنخواہ مل جاتی ہے۔ کہ دھرم اور دنیا کے سارے کام پورے کر کے ان کے پاس مہینہ میں ایک آدھ روپیہ بچ رہتا ہے ان کا ایک بھتیجا تھا۔ جو مشکل کی عمر کا تھا۔ گھر چھٹی پر گئے اسے آئے۔ اور ایک گھر میں چھ روپیہ کا کام کاج کرنے کے لئے نوکر کرا دیا یہ رکھا۔ کہ یہ لڑکا کہیں بدچلن نہ ہو جائے اور مالس کی عادت نہ پڑ جائے۔

۱۹۳۱ء میں مہاشہ گوگن رام تبدیل ہو گئے۔ اور وہاں پہنچکر بھی کے چال چلن کا حال پوچھتے رہے۔ اور اس وقت شانتی ہوئی۔ جب وہ فیروزپور ریلوے اسٹیشن کے پرسدھ پر اوپکاری آریہ سماجی باوا سرکھ سنگھ کے ہاں جب مہاشہ گوگن رام فیروزپور شہر میں ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ جیل خانہ کے وارڈر آریہ سماجی ہو گئے ہیں۔ مہاشہ کے ساتھ آریہ سماج میں ان لوگوں کے ہوتے تھے۔ ہم ان کے متر سردار سنگھ بھول سکتے۔ جو آریہ سماج میں ان کے سا لبستی رام کے بھجن جھوم جھوم کر سنا تھے۔

قیدیوں کے لئے سندھیا اور ستیارتھ پر وغیرہ اپنے خرچ سے خرید کر پہنچا دیا کرتے چنانچہ اس کا اثر ہم نے اس وقت محسوس کیا گذشتہ ۱۹۳۰ء میں ۱۰ ستمبر سے ۶ دسمبر تک کے جیل میں کانگرس کمیٹی فیروزپور شہر کی حیثیت میں رہنا پڑا۔ وہاں دیکھا کہ کی کوٹھڑی میں ایک شخص تھے۔ جنہوں ستیارتھ پرکاش ان کے ذریعہ سے پڑھی نے پھانسی ملنے سے پہلے مجھے کہلا بھیجا کہ وقت ان کی شانتی کے لئے کچھ اپدیش کر دوں شخص کو جب میں جیلر کی خواہش سے گیتا دینے کے لئے گیا۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ بھی اس شخص کو مہاشہ گوگن رام نے بتلایا پھر تو معمول ہو گیا۔ جس ہندو کو پھانسی ملتی اپدیش دینے کے لئے بلا لیا جاتا۔ اور جیل میں ان فرائض کے ادا کرنے کی جو خوشی مجھے حاصل ہوئی۔ وہ ہمیشہ مجھے یاد مہاشہ گوگن رام جیل خانہ میں جب پڑا۔ تو روزانہ ملنے کے لئے آتے تھے۔ اور آریہ سماج کی باتیں کر کے خود خوشی کرتے۔ اور میرا وقت آنند میں گذرتا دن شام کے وقت ان کی ڈیوٹی پھانسی کی پر تھی۔ باتوں کے پریم میں وقت زیادہ اپنی ڈیوٹی پر پہنچ گئے۔ نگران کے ان کی غفلت کی رپورٹ کر دی۔ خان محمد اسمٰعیل داروغہ یعنی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۳۰ دسمبر ۱۹۳۴ء

کنیا گوروکل ڈیرہ دون

رشی دیانند اور آریہ سماج کے احسانات سے کون ہے ویکتی جو آگاہ نہیں ہے۔ آریہ سماج نے اور رشی کے شنکھ نادنے جہاں بھولی بھٹکی آتماؤں کو روحانیت کی شاہراہ پر لا کھڑا کیا۔ اور گوروڈم کی طرف جانے والی انسانی جماعت کو راہ ہدایت دکھلائی۔ وہاں استری جاتی جس کو آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے نہایت ہی حقارت آمیز انداز میں دیکھا جاتا تھا۔ اور جماعت انسانی میں جسے اتنا ذلیل درجہ دیا گیا تھا۔ کہ جس کو دیکھ کر کہنا پڑتا تھا۔ کہ انسانی نخوت اور بربریت کا نشانہ بنی ہوئی استری گوشئہ گمنامی میں نہ جانے کسطرح دن کاٹ رہی تھی۔ آج تحت الثرےٰ سے ثریا پر پہنچ گئی ہے۔ یہ رشی دیانند اور آریہ سماج کا ہی پرتاپ ہے۔ کہ آج استری جاتی تعلیم کے زیور سے مزین ہوکر اور ودیا سے فائز المرام ہوکر مردوں کے ساتھ ساتھ چل پڑی ہے۔ اور ترقی و کامرانی کے منازل بڑی سرعت سے طے کر رہی ہے۔ آریہ سماج نے اور رشی دیانند نے ہی استری جاتی کو سربلند کرنے کی تحریک کی۔ اور اسے ودیا کے حصول کے لئے مستعد کیا۔ یہی نہیں بلکہ پراچین رشی پرنالی کو پنر جیوت کرنے کے لئے کنیا گوروکل جیسی زبردست انسٹی ٹیوشن باعث صد فخر ہے۔ جس سے استری شکھشا کا عملی ثبوت بہم پہنچ سکتا ہے۔

کنیا گوروکل نے صرف گیارہ سال کے عرصہ میں یہاں تک ترقی کر دکھلائی اور اتنا بلند تر کام کر دکھایا ہے۔ کہ جسے دیکھ کر ملک کے رہنما اور لیڈر از حد محفوظ ہیں۔ لڑکیوں کا سنسکرت اور ہندی تک ہی کامیاب ہونا محدود نہیں۔ بلکہ عہد حاضرہ کے اُن تمام علمی شعبوں میں کامیاب ہو جانا ایک ایسی بات ہے جسے دیکھ کر بجا طور پر فخر کیا جاسکتا ہے۔ اس زبردست انسٹی ٹیوشن میں اس وقت ایک سو اسی لڑکیاں ودیا ادھین کر رہی ہیں۔ جنہیں خانہ داری کے لوازمات کے ساتھ ساتھ ریاضی گرائمر۔ تواریخ فلاسفی وغیرہ میں بھی مہارت ہے۔ اور جو اس بات کا کامل ثبوت ہے۔ کہ ایسی دیویاں امور خانہ داری میں غایت درجہ ترقی یافتہ ہیں۔ اور سادگی اور پوترتا کا جیون بسر کرتے ہوئے آدرش ثابت ہو سکتی ہیں۔

کنیا گوروکل ڈیرہ دون ہندوستان کا وہ اعلےٰ ترین تعلیمی مرکز ہے۔ جس نے لڑکیوں کی تعلیم کے سوال کو کمال خوبی سے حل کر دیا ہے اور پراچین مریادا کے آدھار پر نوین شکھشا میں پروین اور اپنی مثال آپ کنیائیں پیدا کیں۔ جو ویدکا دھیتو پورن گیان اور حیرت خیز علمی کمال کے نمونے پیش کر سکتی ہیں جن کا یونیورسٹی کے سادھارن گریجویٹ بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جو ایک معجزہ سے کم نہیں ہے۔

اب کے اسی ہفتہ میں اس تعلیمی مہاودیالیہ کا سالانہ جلسہ ہے۔ آریہ پرش اور استری شکشا کے پریمی جوق در جوق جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ڈیرہ دون پہنچ جائیں گے۔ اور وہاں پہنچ کر نہ صرف اس پراچین شکھشا پرنالی کے کیندر کی ترقی کن حالات کو دیکھ کر بشاش ہوں گے۔ بلکہ آریہ سماج کے دھرم کو دیویوں تک پھیلانے کے لئے اُس استری شکھشا اپیوگی انسٹی ٹیوشن کے لئے کچھ دھن بھی دینے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ جس طرح آریہ سماج نے مردوں کی بہو سنکھیا میں اپنی حمایت کے لئے کافی جماعت پیدا کر لی ہے۔ استری جاتی میں بھی آریہ دھرم کے پھیلانے کے لئے کوئی ٹھوس کام کر سکے۔ اور تب تک آریہ سماج راشٹریہ دھرم اور ایک وسیع سنگھٹن نہیں تیار کر سکتا۔ جب تک استریوں میں آریہ سماج سے ہمت کے جذبات نہ پیدا کر لیوے۔ کیونکہ جس جاتی کی استریاں شکشت ہوتی ہیں۔ وہ قوم وہ جاتی ترقی میں کسی سے پیچھے نہیں رہ سکتی۔

آریہ سماج نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ اور وہ دیویوں میں ودیا پھیلانے میں بیش از بیش کام کرے گا۔ جس سے آریہ سنسکرتی کا ودیا منڈل تیار ہو سکے۔ اور ساتوک سنسکاروں کو لے کر ایک ایسی جماعت تیار ہو جائے۔ جو سنہری عہد کو لانے میں معاون ثابت ہو۔ اس لئے آریہ بھائیوں کو اس مہان کاریہ میں دھن سے ہمت بھر کام لینا چاہیئے۔ اور کنیا گوروکل کے یگیہ میں اپنی آمدن کا کافی حصہ دیکر اس مہان کاریہ کو سپھل بنانے میں ذرا بھی سنکوچ نہیں کرنا چاہیئے۔ تاکہ ویدک دھرم کی استری جاتی میں بھی باکمال اشاعت ہوسکے۔ اور پھر سے سیتا۔ ساوتری اور دمینتی کی یاد تازہ ہو جائے۔

رادھا سوامی مت کی تعلیم کا مقابلہ

رادھا سوامیوں کی آگرہ والی گدی کے آرگن "پریم پرچارک" مورخہ ۱۷ دسمبر میں ایک "پریمی بھائی" ہرچرن لال صاحب ورمن اپنے محققانہ قلم سے یوں دُر افشانی فرماتے ہیں:۔

"ہمارے بعض آریہ ویر اور اُپدیشک آریہ سماج کی ہستی کو برقرار رکھنے کے لئے اپنے پرانے ہتھیار کھنڈن منڈن کے استعمال کو بے خطا دھکمی بتلاتے ہیں۔ بہرحال ان کا یہ ہتھیار رادھا سوامی مت کی روحانی تعلیم کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے؟"

ٹھیک ہے۔ غریب آریہ سماج رادھا سوامی مت کی روحانی تعلیم کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے۔ نہ اس میں پیاس پلانے کی تعلیم۔ نہ اس میں پیپ کھلانے کی تلقین۔ گورو کو دھوتی بند ھوا کے پھر پلنگ بچھانے۔ اور انہیں پلنگ پر براجمان کر کے "پرنتی کرنے" کی تعلیم یہ نہ دے۔ گورو کے تھوک سے تو پیر شادی کا پان کرانے کا اس کے ہاں کوئی انتظام نہ۔ اور سب سے بڑھ کر اس میں ایسی بھی تو کوئی تک بندی نہیں ہے جس میں کسی عورت کے منہ سے یہ کہلوایا گیا ہو۔ کہ

میری لگی گوراں سنگ یاری

پھر آریہ سماج رادھا سوامی مت کی روحانی تعلیم کا مقابلہ کرنے تو کیسے کرے۔ پریمی بھائی جی مہاراج دھن ہے آپ کے مت کی روحانی تعلیم اور دھن ہے آپ کا دماغ جو اس پر موہت ہو کر آریہ سماج جیسی سبھیہ اور شکھشت جماعت کے منہ آرہا ہے۔

جو یات کی غذا کی قسم لاجواب کی
پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی

ریلوے کیخلاف آٹھ ہزار کی ڈگری

بریلی کے ایک سب جج کی عدالت میں ایک صاحب مسٹر چندر دھر پانڈے ریٹائرڈ کلکٹر الموڑہ کی طرف سے روہیل کھنڈ کمایوں ریلوے کیخلاف اس بنا پر آٹھ ہزار روپیہ ہرجانہ دلائے جانے کا دعویٰ دائر کیا گیا تھا۔ کہ ریلوے مذکور کی ایک ٹرین میں سفر کے دوران میں ایک اسٹیشن پر گاڑی کے انجن سے ایک ایسا سخت دھکا لگا۔ کہ اس کی وجہ سے مسٹر پانڈے جو سکینڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے۔ اپنی بالائی نشست سے نیچے فرش پر گر پڑے اور ان کے ایک ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

عدالت نے مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہوئے ریلوے کے خلاف مدعی کے حق آٹھ ہزار روپیہ کی ڈگری دیدی ہے۔ کہ مدعی کو ریلوے کی لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے جسمانی نقصان پہنچا ہے۔

ہمارے ملک میں آئے دن ریلوے کے ملازمان کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے لوگوں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے لیکن چونکہ لوگ قانون سے واقف نہیں۔ اس لئے وہ سب کچھ خاموشی سے برداشت کر لیتے ہیں ہماری رائے میں اس فیصلہ کی ملک میں وسیع پیمانہ پر تشہیر کرنی چاہیئے۔ تاکہ لوگ اپنے حقوق اور ملازمان ریلوے اپنے فرائض سے بخوبی آگاہ ہو جائیں۔

کمیونل ایوارڈ کیخلاف زبردست ایجی ٹیشن

تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ شری پنڈت مدن موہن مالوی جی بفضل پرماتما بالکل تندرست ہیں۔ عنقریب کمیونل ایوارڈ کے خلاف کہ جو ہندوؤں اور دیگر غیر مسلم جماعتوں کے لئے ایک سم قاتل ہے ایک زبردست ایجی ٹیشن شروع کرنیوالے ہیں۔ یہ بھی خبر ہے۔ کہ ان کا ارادہ ایک ڈیپوٹیشن انگلستان لے جانے کا ہے۔ تاکہ وہاں رائے عامہ پر اثر ڈالا جاسکے۔ ہماری رائے میں سابقہ تجربہ ایسے ڈیپوٹیشنوں پر بلاوجہ صرف زر و طاقت کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ اس وقت تک جتنے بھی وفود ہندوستان کی طرف سے انگلستان بھیجے گئے ہیں۔ وہ ہمیشہ بے نیل و مرام واپس آئے ہیں۔ اس لئے اُس روپیہ اور طاقت کو جو ایسے کار فضول میں صرف ہوگی۔ بجائے ہندوستان میں ایک زبردست مہم جاری کرنے پر لگایا جائے۔ اگر ہماری آواز شری مالوی جی کے چرنوں تک پہنچ سکے۔ تو ہم تو اُن سے یہی التجا کریں گے کہ وہ انگلستان کو وفد لے جانے کے خیال کو ہمیشہ کے ترک کر دیں۔

ورجانند پریس کی ضمانت کا حکم منسوخ

حال میں ہائی کورٹ لاہور نے ایک ایسا معرکہ کا فیصلہ کیا ہے کہ جس کا اثر اخبارات کی ہستی پر نہایت خوشگوار پڑیگا۔ معاملہ یہ تھا کہ گذشتہ ماہ اگست میں پنجاب گورنمنٹ نے ورجانند پریس سے اس بنا پر دو ہزار کی ضمانت طلب کی تھی۔ رسالہ شانتی میں جو اس پریس میں چھپتا تھا۔ "دیر بالا میری" کے عنوان سے روس کی ایک لڑکی کا حال چھپا تھا۔ جو روس کی انقلاب پسند پارٹی سے تعلق رکھتی تھی۔ گورنمنٹ نے اسے قابل اعتراض قرار دیا۔ اور ہدایت کی کہ ضمانت ۲ اگست تک داخل کر دی جاوے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سابق کیپر نے ۲۱ راگست کو پریس کی کیپری چھوڑ دی۔ اور اس مطلب کی ایک درخواست گورنمنٹ کو بھی بھیجدی۔ اس کے بعد ۲۲ ستمبر کو لالہ پرکاش چند نے کیپر نے مطلوبہ ضمانت داخل کرتے ہوئے نیا ڈیکلریشن داخل کردیا جسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے منظور کرلیا۔ اس پر پریس چالو کردیا گیا۔ لیکن ۲۸ ستمبر کو گورنمنٹ نے اس بنا پر پریس ضبط کرلیا۔ کہ اس میں مطلوبہ ضمانت داخل کئے بغیر کام کیوں چلایا گیا ہے ۔

ہائی کورٹ کے فل بنچ نے جو چیف جسٹس مسٹر جسٹس کنور دلیپ اور مسٹر ڈگی لال پر مشتمل تھا۔ درجانند پریس کی اپیل منظور کرتے ہوئے ضمانت اور ضبطی پریس کے احکامات منسوخ کردیئے اور اپنے فیصلہ میں لکھا۔ کہ جب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نئے ڈیکلریشن منظور کرلیا تھا۔ اور اس نے ضمانت داخل کردی تھی۔ پھر پریس کے چلائے جانے میں کوئی خرابی نہیں آسکتی۔ دوئم فاضل ججان نے طلبی ضمانت کا حکم بھی منسوخ کرتے ہوئے لکھا۔ کہ "میری" کی کہانی ایک تاریخی کہانی ہے۔ اس سے ہندوستانی طبائع پر کوئی خراب اثر نہیں پڑ سکتا۔ ہماری رائے میں لاہور ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ ہندوستانی اخبارات کی تاریخ میں یادگار رہے گا۔ اور اس سے پریس کی کئی مشکلات دور ہو جائیں گی ۔

شری اندرورماجی کا انتقال پُرملال

ہمیں یہ لکھتے ہوئے نہایت دکھ ہوتا ہے کہ یو۔پی کا ایک آریہ سماجی لال ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا ہے۔ ہماری مراد آریہ سماج کے انتھک سیوک اور پرجوش مقرر شری اندرورماجی سے ہے۔ عرصہ چھ سال کا ہوا شری ورماجی سے ہماری بھینٹ آریہ سماج گورو کل سیکشن راولپنڈی شہر کے اتسو پر ہوئی تھی اس موقعہ پر ان کی تقریر کو سن کر راقم الحروف تو بیچ بیچ گدگد ہو گیا تھا۔ پرماتما نے آپ کی بانی میں بڑا رس دیا تھا۔ آپ باریک سے باریک باتوں کو بھی ایسے دلنشیں طریقہ پر بیان فرماتے تھے کہ سننے والے عش عش کر اٹھتے۔ ان دنوں جبکہ ہماری آپ سے ملاقات ہوئی تھی۔ آپ مرض ذیابیطس میں مبتلا تھے۔ یہی نامراد مرض آخر آپ کی موت کا کارن ہوا۔ ہمیں سورگباشی بھائی کے سمبندھیوں خصوصاً آریہ سماج کے ساتھ گہری ہمدردی ہے۔ پرماتما سورگباشی ویر کی آتما کو سدگتی پردان کریں ۔

پریس ایکٹ

لاہور کے معزز و موقر عیسائی اخبار اخوت نے گورنمنٹ سے ایک نہایت بجا سوال کیا ہے وہ یہ کہ :-

"جس حال میں پریس ایکٹ جگہ جگہ اپنا عمل دکھا رہا ہے۔ اور گورنمنٹ کی مشینری آریوں اور مسیحوں کے خلاف حرکت میں آرہی ہے۔ تو ہم پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ کیا اس ایکٹ کی زد سے قادیانی اور احمدی مستثنےٰ قرار دیئے جاچکے ہیں۔ جب نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ گورنمنٹ ان کی بدزبانیوں کا ہمیشہ کے لئے سدباب نہ کرے"

"اخوت" کا یہ سوال بالکل واقعات پر مبنی ہے اگر قادیانی احمدی اپنے آپ کو اس قانون سے مستثنےٰ نہ سمجھتے۔ تو یہ کبھی ممکن نہ تھا۔ کہ فخرالدین ملتانی "ینگ فلاسفی" جیسی دل آزار کتاب لکھتا یا لکھ کر اس طرح دندناتا پھرتا۔ بحالیکہ آریہ سماجیوں کی طرف سے اس سے دس گنا کم سخت کتابیں ضبط کی جاچکی ہیں۔ اس لئے ہم بھی اپنے معاصر کی آواز کے ساتھ اپنی آواز ملاتے ہیں اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرنا چاہیے ۔

کجا آں شوراشوری کجا ایں بے نمکی

پچھلے دنوں جب احرار کانفرنس قادیان کے موقعہ پر گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے مرزا محمود احمد خلیفہ قادیانی کو نوٹس دیا گیا تھا۔ کہ وہ اس موقعہ پر باہر سے آدمی نہ بلائے۔ تو خلیفہ صاحب نے اس پر اتنا بڑا سنایا تھا۔ کہ خطبات پر خطبات جھاڑ دیئے تھے اور اپنی جماعت کو اس تذلیل اور تحقیر کے ازالہ کے لئے لنگر لنگوٹے کسنے کی ہدایت کی تھی۔ خلیفہ صاحب کے ان خطبات کو پڑھ کر تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ بس اب پنجاب گورنمنٹ کی خیر نہیں۔ نہ معلوم یہ حضرات کیا گل کھلائیں گے لیکن اس تمام شوراشوری کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ اور خلیفہ صاحب نے اعلان کردیا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے اس کی تسلی کردی ہے۔ کہ اس کا منشا خلیفہ صاحب کی تحقیر کرنا نہ تھا۔ اور اگر اسے یہ علم ہوتا۔ کہ آدمی باہر سے بلانے کا نوٹس گورنمنٹ کا نوٹس موصول ہونے سے پہلے ہی خلیفہ صاحب نے منسوخ کردیا تھا۔ تو وہ یہ نوٹس جاری نہ کرتی۔

مزید براں خلیفہ صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وزیر ہند نے بھی مولوی عبدالرحیم درد امام مسجد احمدیہ لنڈن کو ان کی ایک جواب میں اطلاع دی ہے کہ حکومت ہند نے انہیں یقین [illegible]

دلایا ہے کہ متذکرہ بالا کارروائی کرتے ہوئے حکومت پنجاب یا اس کے افسران کا مقصد جماعت احمدیہ کے جذبات وفاداری کو ٹھیس لگانا نہ تھا۔ مانا سب کچھ ٹھیک ہے۔ لیکن گورنمنٹ سے یہ جواب حاصل کرنے کے لئے خلیفہ صاحب کو اس قدر آپے سے باہر ہونے کی ہرگز ضرورت نہ تھی کیونکہ گورنمنٹ نے جو کچھ بھی کہا ہے۔ اس سے واقعی یہی توقع تھی خلیفہ صاحب نے خواہ مخواہ

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کردیا

امید کرنی چاہیئے۔ کہ آئندہ وہ احتیاط سے کام لیا کریں گے۔ اور اپنی جماعت پر رعب جمانے کے کوئی اور طریقے سوچیں گے ۔

سناتنیوں کی باسی کڑھی میں اُبال

جس بھی سناتن دھرمی اخبار کو اٹھا کر دیکھیں اسی میں یہ چیخ و پکار پائیں گے۔ کہ ہائے آریہ سماجیوں نے کھنڈن کردیا۔ ہم اپنے دوستوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی تو شروع دن سے اپنے دھرم کا منڈن اور توہمات باطلہ کا کھنڈن کرتے آئے ہیں۔ اور اب انہوں نے نیا کام شروع نہیں کیا۔ لیکن ذرا وہ ایمانداری سے بتلائیں۔ کہ خود ان کے اپدیشکوں نے کب آریہ سماج اور اس کے مقدس بانی کو گالیاں دینا بند کیا تھا۔

خواجہ حسن نظامی کی تحریکیں

معاصر النجم لکھنؤ رقمطراز ہے کہ :-

"دہلی کے خواجہ صاحب باوجود اپنی پیرانہ سالی خواجگی، اور مذہبی تجارت میں بڑا عبور رکھنے کے اس قدر غیر مستقل مزاج واقع ہوئے ہیں۔ کہ سال بھر میں دو جدید تحریکیں ضرور جاری کردیتے ہیں۔ اور بقول معاصر مدینہ ان کی ہر تحریک کے ابتدائی دور کو دیکھ کر دیکھنے والا یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ شاید خواجہ صاحب کی زندگی کا اصلی مقصد یہی تحریک ہوگی۔ مگر ادھر چھ مہینے اس تحریک کی اشاعت کو گزرے۔ اور ادھر خواجہ صاحب نے کسی دوسری تجارت کی طرف قدم اٹھائے...... آپ کا پہلا قدم ملک کے بڑے بڑے رؤساء اور امراء کو اپنے دام تزویر میں گرفتار کرنا ہوتا ہے اس میں کامیابی کے بعد پھر آپ اس تحریک کی باگ ڈور اپنے ان متبعین کے سپرد کردیتے ہیں۔ جن کا ذریعہ معاش اس تحریک کو اچھال کر اپنی پرورش کرنا ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس قسم کے بیکار افراد آپ کے اردگرد بہت کافی تعداد میں جمع رہتے ہیں۔ جن کی معاشی فکر کا بار آپ ہی کے ذمہ بمنزلہ فرض عائد ہوتا ہے۔ اس لئے کم سے

جیوتش ودیا اور وید

لیکھک شری ماسٹر آتمارام جی امرتسری - بڑودہ

(۱) زمانہ حال کے سب سنسکرت دان یورپ کے رہنے والے اتفاق رائے سے اپنی کتابوں میں جو برہمن گرنتھوں کے ترجموں کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ ان براہمن گرنتھوں میں سورج کو اپنی محور پر گردش کرتا ہوا لکھا ہے۔ جو کہ موجودہ علم جیوتش کا اعلےٰ سدھانت ہے ۔

(۲) یجروید ادھیائے ۳ میں ہون کے روزانہ منتروں میں ہم

سوریو جیوتی ......

مندرجہ بالا الفاظ پاتے ہیں۔ اب ہمیں وید کے اس سوریہ ([illegible]) شبد کے مصدری معنے دیکھنے ہونگے۔ واضح ہو۔ کہ [illegible] (سری دھاتو) سے یہ شبد بنا ہے جس کے ارتھ بلاشبہ یہ ہیں۔ کہ جو شے گتی شیل ہے۔ ارتھات :- جو اپنے محور پر ہمیشہ حرکت کرتا رہتا ہے۔ اس کا سوریہ سنسکرت میں اور وید میں کہا گیا ہے۔

(۳) ویدوں میں دو پرکار کا علم جیوتش ہے۔ ویدوں میں انیک پرکار کے منتر ایسے آتے ہیں۔ جو [illegible] واچی ہوتے ہیں۔ جیسے کہ سپت رشی۔

دوسری قسم کے منتر وہ ہیں۔ جن میں صاف طور پر بیشمار سورجوں اور بیشمار کرہ ارضوں کی پیدائش کا ذکر ہے۔ یہ سندھیا کے نامی اگھمرشن منتر میں ہم بیشمار سوریہ اور بیشمار چندر۔ ارتھات :- کرہ ارضوں کی پیدائش کا ذکر ہے۔ یہ کون نہیں جانتا؟

اس لئے جو تواریخ دان مغرب کا لکھا کرتے ہیں۔ کہ یونانی لوگوں سے ہند کے آریوں نے پہلی بار کرہ ارض کا علم سیکھا۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ کیونکہ سندھیا کے مندرجہ بالا منتر میں وہ ذکر موجود ہے ۔

کم ہر چھٹے مہینہ آپ کو اس قسم کے تجارتی پروپیگنڈوں کے اجراء کی طرف توجہ مبذول کرنا ہوتی ہے۔ (النجم ۱۴ / دسمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۲)

اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو مردم پرستی جس کا دوسرا نام پیر پرستی ہے یہ ضروری لوازمات میں اس کے بغیر مذہبی دوکانیں چل بھی کیسے سکتی ہیں۔ لیکن حیرت ہے تو یہ کہ اس روشنی کے زمانہ میں بھی ایسے لوگوں کو تسکار مل ہی جاتے ہیں۔ سچ ہے اللہ سب کا رازق ہے ؎

بہاولپور میں یہ کیا ہو رہا ہے؟

کچھ عرصہ سے بہاولپور سے نت نئی تشویش انگیز خبریں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ پچھلے دنوں یہ خبر آئی تھی۔ کہ وہاں ایک غریب ہندو کے مکان کو خواہ مخواہ جبراً گرانے کا اقدام کیا گیا تھا۔ اس پر ہندو سبھا بہاولپور نے چیخ پکار مچائی۔ تو نواب صاحب نے مداخلت کر کے اس غریب کی گلو خلاصی کرائی۔ ابھی یہ چرچا ختم نہ ہوا تھا۔ کہ پھر خبر آئی ہے۔ کہ ریاست ہذا کے تمام ملازمین کو بلا لحاظ مذہب و ملت حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ سب ترکی ٹوپی پہنیں۔ اگرچہ ریاست پبلسٹی افسر نے اس کی تردید کر دی ہے۔ لیکن معاصر پرتاپ میں ایک نامہ نگار بہاولپور سے لکھتا ہے۔ کہ یہ حکم ایک خاص وزیر نے دیا ہے اور اس کے محکمہ میں اس پر عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے۔ جو ہندو ترکی ٹوپی پہن کر نہیں آئے تھے۔ انہیں واپس بھیج دیا گیا۔ اور آخر وہ غریب اسے پہنکر اپنے کام پر آئے۔ اسلامی ممالک تو جن میں ٹرکی بھی شامل ہے اس ٹوپی کو ترک کر چکے ہیں۔ لیکن ہمارے برادران وطن غلامانہ ذہنیت کی وجہ سے ابھی تک اس کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔ وہ شوق سے چمٹے رہیں اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ لیکن وہ دوسروں کو کیسے اسلامی نشان اختیار کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں؟

اب اس سے بھی زیادہ تشویش انگیز خبر موصول ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ اوچ میں میونسپل حدود کے اندر اعلانیہ گؤکشی کی گئی ہے جس سے ہندوؤں کے دلوں میں انتہائی تشویش اور بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔

نواب صاحب بہاولپور کو ان تمام امور کی طرف فوری توجہ مبذول کر کے اپنی رعایا کے اُن مسلمانوں کے جوش تعصب کو اپنی سیاست کے ذریعہ مناسب حدود میں رکھنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ صریحاً اپنی ایسی کرتوتوں سے امن پسند اور وفادار رعایا کے اندر بے چینی کے جذبات پیدا کر کے ریاست کے ساتھ شدید غداری کر رہے ہیں ؎

خلیفہ قادیان کی چندہ بازی

خلیفہ قادیان مرزا محمود میں ایک بڑی خوبی ہے کہ وہ وقت پر چوٹ لگانا جانتے ہیں۔ اب انہوں نے یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں کے اندر احمدیت کے خلاف روز افزوں تحریک کی وجہ سے احمدیوں میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ اس گرم لوہے پر چوٹ لگانے کا یوں موقعہ حاصل کیا ہے کہ آپ نے جھٹ سے ۲۷½ ہزار روپیہ کے لئے اپیل کر دی ہے۔ اور اپنے متبعین سے کہا ہے کہ وہ اپنا پیٹ کاٹ کر بھی اس رقم کو پورا کریں۔ لیکن آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدی خلیفہ صاحب کی اس روز روز کی چندہ طلبی سے تنگ آ گئے ہیں۔ یا آنے والے ہیں۔ چنانچہ خود خلیفہ صاحب نے اپنی ایک تازہ تقریر میں فرمایا :-

"جب میں ابھی خطبات بیان کر رہا تھا تو چاروں طرف سے لبیک لبیک اور ہم تیار ہیں۔ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ مگر جب میں نے تفاصیل کو بیان کیا۔ تو بعض جماعتیں بالکل خاموش ہو گئیں۔ اور پہلی لبیک کو بھول گئیں"۔

صرف ایک قادیان کی جماعت نے کچھ سرگرمی دکھائی ہے۔ باقی اللہ اللہ خیر صلا ہے۔ بات بھی ٹھیک ہے۔ بیچارے احمدیوں کو آئے دن اتنے چندے دینے پڑتے ہیں۔ کہ ان کا کچومر نکل رہا ہے لیکن اس زرستانی کا کہیں خاتمہ ہوتا نظر آتا ہے یہ ٹھیک ہے کہ چونکہ بیچارے ایک دفعہ پھنس گئے ہیں۔ اس لئے نکلنا محال ہو رہا ہے۔ لیکن تاکے؟ مردم پرستی اور شخصی حکومتوں میں یہی خرابیاں ہوا کرتی ہیں۔ جو بالآخر انہیں لے بیٹھتی ہیں اور ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر احمدیوں میں پیر پرستی کا یہی جذبہ موجزن رہیگا۔ تو یہ بھی تاریخ کے قاعدہ کلیہ سے مستثنیٰ نہیں رہیں گے ؎

مرزا قادیانی کے ناپاک لٹریچر کی ضبطی کا مطالبہ

ڈیرہ دون میں عیسائیوں کی ایک انجمن "آئی۔سی۔اے" کے نام سے قائم ہے۔ اس نے حال میں اپنے ایک خاص جلسہ میں حسب ذیل تجاویز پاس کی ہے۔

(۱) آئی۔سی۔اے ڈیرہ دون کا یہ جلسہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کی جانب سے شائع شدہ ایسی تمام تحریرات۔ خلاف جن میں حضور مسیح کی مقدس ذات پر ناقابل برداشت اور دل آزار حملے کئے گئے ہیں۔ صدائے احتجاج بلند کرتا اور انہیں نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

(۲) آئی۔سی۔اے ڈیرہ دون کا یہ جلسہ حکومت ہند سے مؤدبانہ طریقہ پر درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ہر دو جماعتوں کی ایسی تمام تحریرات کو جن میں حضور مسیح کی اقدس اور برگزیدہ ذات پر نہایت ناپاک اور دلآزار حملے کئے گئے ہیں۔ اور جو ہر مسیحی کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ بحق ملک معظم ضبط قرار دیکر اپنی مسیحی رعایا کے مذہبی حقوق کی حفاظت کرے۔ اور اس روز افزوں اضطراب کو تسکین دے جس نے ہر مسیحی کو بے چین کر رکھا ہے۔

اس کے علاوہ ایک تجویز یہ کی گئی۔ کہ ایسی تمام مرزائی تحریرات کا ترجمہ جن میں حضور مسیح پر ناپاک حملے کئے گئے ہیں۔ پاپائے روم لارڈ بشپ آف کنٹربری حضور ملک معظم برطانوی پارلیمنٹ کے ممبران یورپ و امریکہ کے تمام مسیحی تاجداروں اور مسیحی کلیساؤں کے اراکین کی خدمت میں ارسال کر کے خداوند مسیح کے نام پر اُن سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ اس فتنہ کو ختم کرنے میں اپنے ہندی مسیحی بھائیوں کو ہر ممکن طریقہ پر ہاتھ بٹائیں"

اگرچہ ہم آریہ سماجی آزادی تحریر و تقریر کے حامی ہیں۔ لیکن اس آزادی کے لئے بھی کوئی حدود ہیں۔ ہم نہایت صدق دلی مگر سخت افسوس کے ساتھ یہ کہنے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ مرزا صاحب پنجابی نے ان حدود سے بہت بُری طرح تجاوز کیا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر دکھدائی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کے متبعین (ازقسم فخرالدین ملتانی احمدی مہر نادر ہیر کاملی وغیرہ)۔ اس معاملہ میں اُن کی پیروی کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر عیسائیوں نے ان تجاویز پر اسی جوش و سرگرمی سے عمل کیا۔ کہ جس کا اظہار انہوں نے انہیں پاس کرنے میں ظاہر کیا ہے تو اگر اور کچھ نہ ہوا۔ تو کم از کم عیسائی دنیا مرزا صاحب کی اس قسم کی تحریرات سے آگاہ تو ہو جائے گی ؎

ریویوز

بیتھارتھ آتوچن

لیکھک شری مہاشہ پریم چندر جی آریہ سیوک

پرکاشک پریم پستکالیہ ہری گیان مندر لاہور ضخامت سوا دو سو صفحے قیمت ۱۲/

کتاب زیر تبصرہ میں رادھا سوامی مت کے آچاریہ آنند سروپ کی کتاب بیتھارتھ پرکاش پر نہایت زبردست اور عالمانہ تنقید کی گئی ہے جس سے ان تمام شکوک کا ازالہ ہو جاتا ہے جن کے ذریعے ویدوں شاستروں کی تعلیم پر گند اچھالنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مصنف کی تحریرات سے قارئین سافر ناواقف نہیں ہیں قوت تحریر نے وہ جولانیاں دکھائی ہیں۔ کہ بایدوشاید بے اختیار داد دینے کو جی چاہتا ہے بھگتی یوگ اور گورو دیہا کی باتوں کے علاوہ ٹھوک فلاسفی پر آنند سروپ جی کا ڈیفنس اور اس پر نہایت مدلل ریمارکس دیکھنے کے قابل ہیں رادھا سوامی مت کے لوگوں کو راہ ہدایت پر لانے کے لئے اس کتاب کی زبردست اشاعت کی ضرورت ہے۔ بالخصوص ہر ایک سجن کو اس کے مطالعہ سے لابھ اٹھانا چاہیئے ؎

اثبات التناسخ

لیکھک شری مہاشہ بھیمی داس جی امروہہ۔ پرکاشک کرشن برادرس بکڈپو امروہہ ضخامت ۲۵۶ صفحات قیمت ۱۰/

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی کتاب ثبوت تناسخ کے رد میں سید محمد ہارون زنگی پوری نے ابطال التناسخ لکھا تھا۔ جس پر اسلامی دنیا کو بیش از بیش ناز تھا لیکن کتاب زیر نظر میں نہایت ہی عالمانہ رنگ میں ہر ایک اعتراض کا کشفی جواب دیا گیا ہے۔ اور ایسے پڑھیا رنگ میں آواگون کے ثبوت پیش کئے گئے ہیں کہ پڑھ کر بے اختیار داد دینے کو جی چاہتا ہے قابل مصنف کا انداز تحریر بھی قابل ستائش ہے۔ آریہ بھائیوں کو اس کتاب کے مطالعہ سے ضرور لابھ اٹھانا چاہیئے۔ بڑے کام کی چیز ہے ؎

رادھا سوامی کیمپ میں ہلچل مچ گئی

رادھا سوامی مت کے آچاریہ آنند سروپ جی کی کتاب بیتھارتھ پرکاش کا جواب "بیتھارتھ آتوچن"، شائع ہو گیا۔ کیا آپ نے اسے نہیں پڑھا۔؟ ضرور ایک جلد منگوائیے۔ بڑی پُر لطف کتاب ہے اس کے لیکھک مہاشہ پریم چندر جی آریہ سیوک ہیں۔ سوا دو سو صفحات کی ضخیم کتاب۔ قیمت ۱۲/ ملنے کا پتہ :-

پنڈت وزیر چند شرما مالک پدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

غیر ممالک میں ویدک دھرم پرچار

شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی کی چٹھی

ابھی تک میرے دیاکھیانوں کا پربندھ زیادہ تر عیسائیوں کی طرف سے عیسائی سوسائیٹیوں میں ہی ہوتا رہا ہے۔ دو چار لیکچر مسلم سوسائیٹیوں میں ہوئے۔ یہاں کے ہندوؤں میں ایک نوجوان دل یہاں قائم ہے۔ جو پورانک باباجی لوگوں کے پاکھنڈ سے تنگ آکر ان سے الگ رہ کر ہندو جاتی کا سدھار کرنا چاہتا ہے۔ کٹر سناتنی کہلانے والے لوگ ان کے خلاف ہیں۔ اس نوجوان دل نے مجھ کو اپنایا ہے۔ اور میرے دیاکھیانوں کا پربندھ بھی بہت ستھانوں میں اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اور ایک دو ستھانوں میں تو انہوں نے کھلم کھلا خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ اپنی جماعت کا نام آریہ سماج رکھ دیا جائے۔ آشا ہے کہ بہت جلد کچھ ستھانوں میں آریہ سماج کی ستھاپنا ہو جائے گی۔ اور کوشش کرنے پر ہزاروں کی تعداد میں عیسائی آریہ سماج میں شامل ہو جائیں گے۔ جو نوجوان پڑھ لکھ گئے ہیں۔ انہیں ست نارائن کی کتھا اور بھاگوت وغیرہ کی کتھا میں رچی نہیں ہوتی۔ بس وہ عیسائی بن جاتے ہیں۔ عیسائی مت کا پرچار اس اُپ نویش میں ڈچ گائنا اور برٹش گائنا سے بہت ہی زیادہ ان نو آبادیات میں تو ہر جگہ آریہ سماج کے پرچار ہو جانے سے عیسائیوں کی ترقی میں رکاوٹ ہو گئی ہے۔ لیکن اب آبادی میں آریہ سماج کی اب تک کوئی سنستھا کہیں ستھاپت نہیں ہے ہاں کچھ مہذب لوگوں میں آریہ سماج کی چرچا ہے۔

جس کے ذریعے یہ لوگ عیسائی ہونے سے بچ گئے ہیں۔ عیسائی ہو جانا اس آبادی میں ایک سادھارن بات ہے۔ جتنے بھی اور پرتشٹھت ہندو ہے۔ ان میں زیادہ تر عیسائی ہو گئے یہاں کی لیجس لیٹو کونسل میں ایک ہی ہندو ستانی ہوا ہے۔ جن کا نام آنریبل شری تلک سنگھ ہے وہ بھی عیسائی ہی ہے۔ اور حیرت تو یہ ہے۔ کہ اپنے ستھان کے سناتن دھرم سبھا کے پردھان بھی ہیں۔

۲۹ ستمبر کی رات کو ہندو مسلم سکول کے سیکرٹری مرزا سہراب خاں کے ادیوگ سے سکول کے احاطہ میں پنر جنم کے وشے پر دیاکھیان ہوا۔ یہ مرزا صاحب یہاں کے نوجوان مسلمانوں کے لیڈر ہیں۔ دیاکھیان کا ادیش یہ رہا۔ کہ مسلمان اور عیسائی آکر اس بات کا فیصلہ کریں کہ ویدک دھرم کا آواگون سدھانت قدرتی اور نیچرل ہے یا نہیں۔ چنانچہ لیکچر کے آخر میں جو سوال جواب ہوئے۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ لوگوں کو یقین ہو گیا۔ کہ آواگون کا سدھانت نہ صرف جماعتی وشواس ہے۔ بلکہ سچے فلسفہ پر منحصر ہے مسٹر سہراب خاں نے مجھ سے خواہش ظاہر کی۔ کہ اب وہ ویدک دھرم گرہن کریں گے انہوں نے مانس بھکشن کا ہمیشہ کے لئے تیاگ دیا۔ آریہ سماج کا مندر بنوانے کے لئے ایک ہندو نے زمین دینے کا وچن دیا ہے۔ اور مسٹر سہراب خاں نے اپنی طاقت کے مطابق مندر بنانے کے لئے وچن دیا ہے۔ عیسائی مت کے پرچارک زیادہ تر وہ لوگ ہیں۔ جو آپ یا ان کے ماں باپ عیسائی ہو گئے۔ میرے سوال جواب کو سن کر ان کی بھی شردھا عیسائی مت پر سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ اس دیش میں جو ہندو ادھیاپک ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں پہلے بپتسمہ لینا پڑتا ہے اگر کوئی ہندو کسی کو نمستے کرے۔ تو کنٹر پنتھی اسے پیٹتے ہیں۔ مگر جب کوئی نیگرو نمستے کرتا ہے۔ تو اس سے کوئی چوں تک نہیں کرتا۔ کیونکہ نیگرو لوگ شریر میں بلوان ہوتے ہیں بہت سے نیگروؤں نے نمستے کرنا سیکھ لیا ہے۔ میں جہاں کہیں دیاکھیان دیتا ہوں۔ نیگرو جاتی کے لوگ کافی تعداد میں آتے رہتے ہیں۔

اگر اس آبادی میں جا کر آریہ سماج کا پرچار کیا جائے۔ تو ڈیڑھ لاکھ ہندوستانیوں میں سے زیادہ آریہ سماج میں شامل ہو جائیں گے۔ اور نیگرو جاتی کے لوگوں میں سے بھی کئی سو آریہ سماجی بن جائیں گے۔ عیسائی بھی سینکڑوں کی تعداد میں لوٹ آویں گے۔ اور مسلمانوں سے بھی کچھ تعداد آریہ سماجی بن جائے گی یہ آبادی آریہ سماج کے لئے بہت اچھا کھیتر ہے۔

آپ کو یہ جان کر بڑی خوشی ہوگی۔ کہ اس دویپ میں مسٹر سیلبرنڈن نام کی ایک امریکن عورت رہتی ہے۔ جن کے پتی ایک ریاست کے مالک ہیں۔ ان دیوی جی کی خواہش دھارمک خیالات کی طرف بہت ہی رہتی ہے۔ اس دیوی نے ایک دن مجھ کو اپنے یہاں مدعو کیا۔ اور کہنے لگیں کہ آپ اس دویپ میں ویدک چرچ کی ستھاپنا کریں۔ میں اس کی ممبر بنوں گی۔ اور پورا دان دوں گی۔ لیکن میرے لڑکے لڑکیوں کو ویدک دھرم کی شکشا پر دان کرنے کا بھی پربندھ کر جائیے۔ وہ عورت نیویارک کے رہنے والی ہے۔ اور دولت مند ہے۔

آریہ مسافر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ بھائی کا فرض ہے (منیجر)

وید ترنگ

(از شری پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے شاستری گورودت بھون۔ لاہور)

यज्जाग्रतो दूरमुदैति दैवं तदु सुप्तस्य तथैवैति ।
दूरंगमं ज्योतिषां ज्योतिरेकं तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु ।

جو من جاگتے ہوئے اور سوتے ہوئے بھی دور دور بھاگ جاتا ہے وہ دور دور پہنچنے والا جیوتیوں کا بھی جیوتی روپ ایک ماتر دویہ شکتی سے یکت میرا من شبھ سنکلپ والا ہووے۔

من کی چنچلتا کا ورنن پرانے اور نئے لوگ شرقی اور مغربی علماء رشی اور منی بھکت اور سادھو بھگت اور پنڈت سبھی لوگ کرتے آئے ہیں۔ دیوؤں اور اسُروں کا یدھ بہت پراچین کال سے پستکوں میں پڑھتے آئے ہیں۔ اور دوسرا ادلی شریدھ تو ہمارے شریر میں چل ہی رہا ہے۔ اور رات دن یہ یدھ لگا رہتا ہے لیکن ان میں کس پارٹی کی جے ہوتی ہے۔ یہاں ہمیں یہ وچار کرنا ہے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ اسروں میں باہر کا بل زیادہ ہوتا ہے۔ وہ بہت شور و غل کرتے ہیں۔ اور بہت کوشش کرتے ہیں کہ دیوتاؤں پر وجیہ پراپت کریں۔ اسی طرح ہمارے شریر میں بھی اچھی اور بری بھاونائیں وراجمان ہیں اور وہاں بھی یہ دیکھا جاتا ہے کہ بری بھاونائیں ہم پر غلبہ ڈالنا چاہتی ہیں۔ یہ من ہر وقت کامناؤں میں ہی پھنسا رہتا ہے۔ کبھی اس کے اپنے بالکوں کی چنتا ہے تو کبھی استری کی۔ اور کبھی ماتا پتا کی۔ یہ من کبھی تو اپنے بیوپار کی چنتا کر رہا ہے۔ اور کبھی ایک چھوٹے سے مکان میں بیٹھا ہوا کلکتہ کی سیر کر رہا ہے۔ اس من کو ایکاگر کرنا نہایت مشکل ہے۔ اس من کو ایکاگر کرنے کے لئے یوگ ابھیاس کا اپدیش شاستر کار کرتے آئے ہیں۔ اس من کی اوستھا کا تو مہابھارت کے ایک شلوک میں بہت عمدہ ورنن آیا ہے:۔

जानामि धर्मं न च मे प्रवृत्तिः । जानाम्यधर्मं न च मे निवृत्तिः । केनापि देवेन हृदि स्थितेन यथा नियुक्तोऽस्मि तथा करोमि ।

منش دھرم کو جاننا تو اچھے پرکار ہے۔ لیکن دھرم پر آچرن کرنے کی اس کی پرورتی نہیں ہوتی۔ منش ادھرم بھی جانتا ہے لیکن اس کے چھوڑنے کے لئے اس کا من نہیں چاہتا۔ اسے دھرم کرنے کی اچھا ہی پیدا نہیں ہوتی۔ اگر منش اس من کو قابو نہ کرے۔ تو یہ چنچل من تو سدا ہی ادھرم کے کاموں میں پھنسا رہتا ہے اور رات دن انہی میں لگا رہتا ہے۔ لیکن یہ من قابو میں آ جاتا ہے۔ تو اس سے جتنا نفع کمانا چاہے کما سکتا ہے۔ پھر یہ من سوریہ کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ یہ جیوتی سروپ من پھر سدا شبھ سنکلپ کرنے والا ہو جاتا ہے:۔

اس وید منتر میں ایشور سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ اے پرماتمن! آپ میرا من چنچلتا سے ہٹا کر پرکاش کی طرف لائیں۔ یہ سدا شبھ سنکلپ کرنے والا ہو جب ہمارا من شبھ سنکلپ والا ہو جائیگا۔ تو پھر اس سے زیادہ منش کے لئے اور کس سدھی کی آوشیکتا رہ جاتی ہے۔ جب منش کے سنکلپ شبھ ہو جاتے ہیں۔ تو پھر تو اس کا من پرکاش سروپ ہو جاتا ہے۔ اس سے کوئی بھید چھپا نہیں رہتا۔ اس کی سبھی ہردیہ کی گانٹھیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور وہ اس پرکاش سروپ پرماتما کا درشن کرنے لگتا ہے اس ترنگ کا۔ اس موج کا۔ اس رس کا وہی لطف اٹھا سکتا ہے۔ جس نے اپنے من کو چنچلتا سے ہٹا کر شبھ سنکلپ کی طرف۔ شریہ مارگ کی طرف دھیان کی طرف لگایا ہے۔ کیول دلیلوں سے اس رس کا مزا نہیں اٹھا سکتا۔ یہ تو ایسا رس ہے۔ جس کے لئے بڑے بڑے پربتوں کو کھوج کرنی پڑتی ہے۔ ایک ایک کیندرا سے سوم کی بیل ڈھونڈنی پڑتی ہے۔ اس سوم کو کوٹنا پڑتا ہے۔ پھر سوم رس کی پراپتی ہوتی ہے۔ اسی طرح اس رس کی پراپتی کے لئے اس شبھ سنکلپ کے پرواہ کے لئے اس وید ترنگ کا آنند اٹھانے کے لئے اس من کو شدھ کرنے کی آوشیکتا ہے۔ اس کو ادروشیوں سے ہٹانا پڑتا ہے۔ اس کو سوتے اور جاگتے ہوئے وش میں رکھنا پڑتا ہے۔ تبھی تو اس پرکاش سروپ کے درشن ہوتے ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مسلم عورتوں کا پردہ

از مولوی محمد اعظم صاحب ایم۔اے

مختلف رسائل میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور یہ بحث اس قدر پامال ہے۔ کہ اسے ازسرنو تازہ کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ علاوہ اس کے معاشرت اور رسم و رواج سے متعلق جتنی چیزیں ہیں۔ ان کا بہترین فیصلہ خود زمانہ کے ہاتھوں ہوا کرتا ہے اور وہ ہماری خامہ فرسائی کی محتاج نہیں ہوتیں۔ مثلاً اسی پردہ کی رسم کو لے لیجئے اس کے متعلق ہمارے بزرگوں کے جو خیالات تھے وہ ہمارے نہیں اور جو ہمارے خیالات ہیں۔ وہ ہماری اولاد کے نہ ہوں گے۔ اس طرح زمانہ کی رفتار خود ہمارے رجحانات قائم کرنے میں بہترین اُستاد کا کام کرتی ہے۔ اور ہمیں اس کے احکام پر عمل کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ تاہم چونکہ اس موضوع پر اب تک جو کچھ لکھا جا چکا ہے وہ یا تو مذہبی بحثوں سے متعلق ہے۔ یا ان غیر متعلق اعتراضات سے جو ہر فریق نے اپنے مخالفین پر کئے ہیں۔ اس لئے میرے لئے گنجائش ہے کہ میں ان دونوں سے اپنے مضمون کو حتی الوسع بچانا چاہتا ہوں۔ ایک نئے نقطۂ نظر سے اس مسئلہ پر رائے زنی کی کافی گنجائش نکل آئے گی۔

اب رہی دوسری وجہ کہ زمانہ کا فتویٰ میرے اور آپ کے دستخط کا محتاج نہیں۔ اور ایک روز وہ ہم سب سے اپنے احکام کی تعمیل کرا کے چھوڑے گا۔ بالکل صحیح ہے۔ لیکن انفرادی کوششیں اگر زمانہ کی رفتار کو بالکل روک نہیں سکتیں۔ تو گھٹا یا بڑھا ضرور سکتی ہیں۔ مثلاً اگر سرسید پیدا نہ ہوتے۔ تو بھی آج ہندوستان کے مسلمان انگریزی تعلیم پانے اور ولایت جانے میں کوئی ہرج نہ سمجھتے۔ اور کفر کے جو فتوے اس وقت انگریزی خوانوں پر لگائے گئے تھے۔ وہ اسی طرح ناپید ہو جاتے۔ جس طرح اب ہو گئے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہوتا۔ کہ اس صورت میں مسلمان اس سے بھی زیادہ پست اور ذلیل ہوتے۔ جتنے اب ہیں۔ یہی حال آج پردہ کا ہے۔ اگرچہ نسل حاضر اپنے بزرگوں کے بہ نسبت اس بارہ میں بہت آزاد خیال ہو گئی ہے۔ پھر بھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہندوستان سے پردہ یا اُس کے حامی بالکل اُٹھ گئے۔

حامیان پردہ کے تین گروہ

آپ غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ پردہ کی حمایت کرنے والوں کے تین گروہ ہیں۔ ایک وہ جو اُسے صرف مذہبی احکام کی بناء پر ضروری سمجھتا ہے۔ دوسرا وہ جس کا خیال ہے کہ پردہ بجائے خود ضروری نہیں۔ لیکن ہندوستان کی تعلیمی پستی اور سیاسی حالت نے اسے ناگزیر بنا دیا ہے۔ تیسرا گروہ وہ ہے۔ جو پردہ کو کسی خاص مقام یا کسی خاص مدت کے لئے نہیں بلکہ ہر ملک اور ہر عہد کے لئے ضروری سمجھتا ہے اور اس کا سبب یہ بتاتا ہے۔ کہ پردہ کے بغیر عورت کی عزت و عصمت اور سوسائٹی کی اخلاقی حالت کبھی اچھی نہیں رہ سکتی۔

آیئے! اب ہم ان تینوں گروہوں کے خیالات پر ایک ایک کر کے غور کریں۔

پہلا گروہ

جو صرف مذہب کی بناء پر پردہ ضروری سمجھتا ہے

پہلے اس گروہ کو لیجئے۔ جو پردہ کی نفع و مضرت سے بالکل قطع نظر کر کے صرف مذہبی احکام کی بناء پر اس کی تائید کرتا ہے۔ قبل اس کے کہ میں پردہ کے بارہ میں کوئی مذہبی بحث چھیڑوں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اوامر و نواہی سے متعلق ایک عام اصول آپ کے گوش گذار کر دوں۔ موجودہ زمانہ میں کسی رسم یا چیز کے متعلق یہ کہنا کہ فلاں مذہب اس کی اجازت دیتا ہے۔ یا اس کی ممانعت کرتا ہے۔ اُس رسم یا اُس چیز سے لوگوں کو باند رکھنے یا اس پر عمل کرانے کے لئے کافی نہیں

جب تک آپ عقل کی رو سے یہ ثابت نہ کر دیں کہ وہ فعل بجائے خود مستحسن یا مذموم ہے۔ ایسے مذہبی احکام جو عقل کی کسوٹی پر نہیں کسے جا سکتے نہ صرف اُس خاص مذہب کے پیرؤوں کے سوا اور سب کے لئے بیکار ہوتے ہیں۔ بلکہ خود اسی مذہب کے پیرو جو ہر چیز کو عقل کی مدد سے جانچنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی ان کو قبول نہیں کرتے۔ فرض کیجئے کہ اس وقت کوئی اہل مذہب شراب خواری یا زنا کو رواج دینا چاہیے تو صرف اس بناء پر کہ اس کے مذہب میں یہ چیزیں مباح ہیں۔ اسے اپنے مقصد میں بہت کم کامیابی ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی لوگوں کو شادی بیاہ کی ممانعت کرتا پھرے۔ یا کوئی جین مذہب کا پیرو کھانے پینے کی ... سے کوئی ذی ہوش آدمی عمر بھر مجرد رہنا یا دہی کما کر جینا اس وجہ سے نہیں اختیار کرے گا۔ کہ عیسوی مذہب اور جین مت کے احکام ایسے ہی ہیں بلکہ لوگ ایسے مذاہب سے دست بردار ہو جائیں گے جن کے احکام ناممکن العمل ہوں یا جنہیں فطرت انسانی قبول نہ کر سکتی ہو۔ جو لوگ اوامر و نواہی کے دائرہ کو ہمیشہ سخت تر کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ یہ سمجھ کر کہ وہ اس طرح نیکی کو دنیا میں عام کرتے ہیں۔ وہ دراصل اپنے مذہب کے فوائد ... تو غالباً ہم ہیں

برکات کو ... ہوئے سے رہتے ہیں۔

خوش قسمتی سے جہاں تک پردہ کا تعلق ہے۔ ایسی کوئی پیچیدگی نہیں پیدا ہوتی۔ موجودہ مذاہب عالم میں صرف ایک اسلام ایسا مذہب ہے جس کی طرف پردہ منسوب کیا جاتا ہے اور مسلمان علماء میں پردہ کے متعلق دو گروہ ہیں۔ ایک کی رائے ہے۔ کہ عورت نامحرم کے سامنے پہنچوں تک ہاتھ۔ ٹخنوں تک پاؤں اور چہرہ کھلا رکھ سکتی ہے۔ دوسرا اس کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن اس پر دونوں کا اتفاق ہے۔ کہ اگر عورت برقع اوڑھ لے۔ یا چادر لپیٹ لے۔ جس سے اُس کے جسم کا کوئی حصہ کھلا نہ رہے۔ تو پھر اُس کے باہر نکلنے میں کوئی عذر شرعی باقی نہیں رہتا۔

اب اگر پہلی تعبیر صحیح سمجھی جائے تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ ہماری عورتیں جس حالت میں اپنے گھروں میں رہتی ہیں۔ اُسی حالت میں باہر نکل سکتی ہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہندی مسلمان عورتوں کا لباس ایسا ہوتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا اعضاء کے سوا ان کے جسم کا کوئی حصہ کھلا نہیں رہتا جب علماء کی ایک جماعت مذہبی احکام کی یہ تعبیر کرتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم ایک سخت تر تعبیر کو ترجیح دے کر اپنی عورتوں کو خواہ مخواہ ایک تماشا بنائیں۔ اور ضروریات زندگی میں دشواری پیدا کریں۔ لیکن اگر آپ کو اس دوسری تعبیر پر ہی اصرار ہے۔ تو آپ کم سے کم اسی پر عمل کریں۔ اور اپنی عورتوں کو برقعہ ہی پہنا کر باہر نکالیں۔ آپ شاید یہ فرمائیں کہ "برقعہ پہنا کر تو ہماری عورتیں اب بھی باہر نکلتی ہیں۔" مگر نہیں ایسا نہیں ہے۔ آپ شہر کے اس سرے سے اُس سرے تک نکل جایئے۔ آپ کو کہیں کوئی شریف مسلمان عورت بے پردہ یا برقعہ میں نہیں دکھائی دیگی بجز ریلوے اسٹیشنوں کے پلیٹ فارم کے وہاں بھی اس لئے نہیں کہ مذہب اسلام برقع میں نکلنے کی اجازت دیتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اسٹیشنوں پر ڈولیاں اور میانے نہیں ہوتے۔ اگر ریلوے کے ارباب مقتدر سامان کے ٹھیلوں کی طرح اسٹیشنوں پر ڈولیوں اور فینسوں کا بھی انتظام کر دیں۔ تو یقیناً اس وقت آپ کو برقعہ کے متعلق مذہبی احکام کبھی یاد نہ آئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس مذہبی اجازت سے نہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ نہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ الا اُن صورتوں کے جہاں بغیر اس کے کوئی چارہ نہیں۔ آخر اس کا کیا سبب ہے اس کا سبب یقیناً مذہب نہیں ہے۔ کیونکہ مذہب، تو ہر وقت باہر نکلنے کی اجازت دیتا ہے۔ پس آپ کو ماننا پڑے گا۔ کہ پردہ کے اصلی اسباب مذہب اسلام کے احکام نہیں۔ بلکہ کچھ اور ہیں۔

"آریہ مسافر" کا "شہید نمبر"

شہید صادق پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کے یوم شہادت یوم ویر شدی ۶ مطابق ۶ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا۔ جس میں آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں کے بڑے بڑے عالمانہ لیکھ اور دلچسپ کویتائیں زینت افروز ہوں گی۔

اہل قلم اصحاب

کو دعوت نامے ارسال کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ قیمتی سے قیمتی معلومات سامگری اکٹھی کر سکیں۔ ضخامت طباعت اور روح پرور نظموں کو دیکھ کر آپ از حد محظوظ ہوں گے۔ اس پوتر کاریہ کے لئے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہونے والے اس نمبر میں اشتہار دہندگان کو اپنے اشتہارات ابھی سے جلد ریزرو کرا لینی چاہیے۔ آریہ پرشوں اور ایجنٹوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

منیجر "آریہ مسافر" لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور اسلام اُن اصلی اسباب کو چھپانے کا صرف ایک بہانہ بنایا گیا ہے۔ یہ اصلی اسباب کیا ہیں؟ اس پر ہم آئندہ غور کریں گے۔

دوسرا گروہ
جو صرف ہندوستان کے لئے پردہ ضروری سمجھتا ہے

فی الحال اس دوسرے گروہ کو لیجئے۔ جس کا خیال ہے۔ کہ پردہ فی نفسہ کوئی ضروری چیز نہیں۔ لیکن ہندوستان کی تعلیمی پستی اور سیاسی حالت نے اسے یہاں کے لئے ناگزیر بنا دیا ہے جہاں تک میں غور کر سکا ہوں۔ مجھے تو تعلیم اور پردہ میں کوئی خاص تعلق نظر نہیں آتا۔ ممکن ہے کہ آپ طبیعیات کیمیا۔ فلسفہ۔ منطق یا تاریخ جغرافیہ اور پردہ میں کوئی تعلق پیدا کر سکیں۔ اور یہ بتا سکیں کہ کیوں ایک ایسے شخص کے سامنے جو علوم بالا سے واقف ہو۔ ایک عورت بے پردہ ہو سکتی ہے۔ اور ایسے شخص کے سامنے نہیں ہو سکتی۔ جسے بدقسمتی سے ان علوم کے حاصل کرنے کا موقع نہ ملا ہو۔ ان حضرات کے فرمانے کا خدانخواستہ یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا۔ کہ تعلیم سے انسان کے جنسی خواہشات فنا ہو جاتے ہیں۔ یا اس میں حسن پسندی کی صلاحیت نہیں باقی رہتی۔ اس لئے اگر اس کا کچھ مطلب ہو سکتا ہے۔ تو صرف یہ کہ ایک تعلیم یافتہ آدمی اپنے جذبات پر بہ نسبت ایک جاہل آدمی کے زیادہ قابو رکھ سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک پردہ کا تعلق ہے۔ حقیقت حال اس کے برعکس ہے۔ ایک تعلیم یافتہ آدمی ہمیشہ ایک جاہل آدمی کے بہ نسبت زیادہ حساس و اثر پذیر طبیعت رکھتا ہے۔ جو خصوصیت کے ساتھ جنسی اثرات کے قبول کرنے کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ آج وہ تعلیم یافتہ لوگ جو اپنی عورتوں کو جہلا سے پردہ کرانے پر زیادہ مصر نہیں۔ تعلیم یافتہ لوگوں سے بطور خاص چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اکثر گھروں میں دیکھا ہوگا۔ کہ خواتین اپنے خدمتگاروں۔ درزیوں۔ دھوبیوں۔ بہشتیوں وغیرہ کے سامنے نکل آتی ہیں۔ وہ ہم سے آپ سے ضرور گہرا پردہ کرتی ہیں۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ محض ایک بہانہ ہے جو تعلیم یافتہ طبقہ نے اپنے بچاؤ کے لئے تراشا ہے۔ اگر آج ہندوستان کی بیشتر آبادی تعلیم یافتہ ہوتی۔ تو غالباً یہ لوگ عوام کی جہالت کا عذر کرنے کے بجائے اُن کے تعلیم یافتہ اور ذکی الحس ہونے کا عذر کرتے۔

ہندوستان کی سیاسی حالت کا جو لوگ عذر کرتے ہیں۔ اس سے ان کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان میں کوئی ایک قوم نہیں بستی۔ بلکہ کئی قومیں آباد ہیں۔ جو رسم و عادت اور نسل و مذہب کے اعتبار سے بالکل مختلف ہیں۔ اس لئے یہ حضرات سمجھتے ہیں۔ کہ ایسے مختلف الحال لوگوں کو ایک دوسرے کی عزت کا کچھ پاس نہیں ہو سکتا۔ اور ایسے ملک میں عورتوں کا بے پردہ ہونا خطرہ سے خالی نہیں۔ لیکن اگر ہندوستان میں کوئی آئینی حکومت نہ ہوتی۔ بلکہ طوائف الملوکی کا دور ہوتا۔ تو بے شک یہ عذر صحیح تھا۔ لیکن موجودہ زمانہ میں جب کہ یہاں کی آئینی تنظیم دنیا کے کسی ملک سے پیچھے نہیں۔ اس امر کا بعید ترین امکان بھی نہیں۔ کہ کوئی جماعت غالب اپنے سے کم تعداد والی جماعت کی عورتوں کو بہ جبر لے بھاگے گی۔ یا بے عصمت کر دیگی۔ آپ روزمرہ سینکڑوں فرنگی۔ پارسی یہودی اور ہندو عورتوں کو کھلے بندوں پھرتے دیکھتے ہیں لیکن کبھی آپ نے دیکھا۔ کہ کوئی پارسی کسی فرنگن پر یا کوئی ہندو کسی یہودن پر صرف اس لئے حملہ آور ہوا ہو۔ کہ وہ اس کی ہم مذہب نہیں؟ وہ فرقہ وارانہ مناقشات جو کبھی کبھی ہمارے ملک میں رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اس پردہ کو جائز قرار دینے کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ کیونکہ جب مذہبی یا فرقہ داری جنون میں جہلا آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ تو عورتیں خواہ بازار میں پھر رہی ہوں۔ یا گھروں میں بیٹھی ہوں۔ یہ از خود رفتہ مجمع بہر صورت اُن پر حملہ کر سکتا ہے۔ اس لئے صرف ایسے حملوں کے ڈر سے گھروں میں چھپ رہنا ایسا ہی دانشمندانہ فعل ہے۔ جیسے ٹھوکر لگنے کے خوف سے چلنا پھرنا موقوف کر دینا۔

تیسرا گروہ
جو پردہ کی عالمگیر ضرورت سمجھتا ہے

اب اُس تیسرے گروہ کی طرف آیئے۔ جو یہ سمجھتا ہے کہ عورت کی عفت و عصمت اور سوسائٹی کی اخلاقی حالت برقرار رکھنے کے لئے پردہ [ضروری ہے۔ اس گروہ] کا خیال ہے۔ کہ ہندوستان کی پردہ دار عورتیں ساری دنیا کی بے پردہ عورتوں سے زیادہ پاکدامن ہیں۔ اور چونکہ ان کے نزدیک عورتوں کی عصمت کا جوہر صرف پردہ کی آڑ میں محفوظ رہ سکتا ہے۔ اس لئے وہ نہیں چاہتے۔ کہ پردہ اٹھا کے اپنی عورتوں کو ایسے قیمتی جوہر سے عاری کر دیں۔ لیکن افسوس ہے کہ میں اس دعویٰ میں اجتماع ضدین ثابت پاتا ہوں۔

باعصمت عورت کیلئے پردہ

کسی عورت کی عصمت برقرار رکھنے کے لئے پردہ کو ناگزیر قرار دینا گویا اس بات کا اقرار کرنا ہے۔ کہ خود آپ کو اس عورت پر اعتماد نہیں اور آپ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر وہ پردہ سے باہر آئی تو اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکے گی۔ پس یہ کہنا کہ باعصمت عورت کے لئے پردہ ضروری ہے بہ الفاظ دیگر یہ کہنا ہے کہ وہ عورت باعصمت بھی ہے۔ اور بے عصمت بھی۔ جو بالکل مہمل ہے آپ خود غور فرمایئے۔ کہ آخر باعصمت سے آپ کی کیا مراد ہے۔ ایک عصمت کو چھوڑیئے۔ دنیا کی کسی اور صفت کو لے لیجئے۔ مثلاً آپ ایک شخص کے متعلق یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ دیانت دار ہے۔ تو اس سے آپ کا کیا مطلب ہوتا یہی نا کہ اس کو بددیانتی کے مواقع تو حاصل ہیں لیکن وہ بددیانتی نہیں کرتا۔ اسی طرح جب آپ اپنی عورتوں کے متعلق یہ فرماتے ہیں۔ کہ وہ باعصمت ہیں۔ تو اس سے آپ کا یہی مطلب سمجھا جائیگا۔ کہ انہیں بے عصمت ہونے کے مواقع تو حاصل ہیں۔ مگر وہ بے عصمت نہیں ہوتیں۔ لیکن اگر بے عصمتی کے ان موقعوں سے آپ کی یہی مراد ہے کہ گھر کی چار دیواری میں (جہاں غیر مرد کی پرچھائیں تک نہیں دکھائی دیسکتی) نہایت سختی کے ساتھ مقید ہونے اور اپنے ساس سسرے۔ باپ۔ بھائی۔ دیور۔ جیٹھ حتیٰ کہ [...] کے باوجود وہ بے عصمت نہیں ہوتیں تو میں یہ دعوے بھی کر سکتا ہوں۔ کہ قید خانے تمام ان نفوس قدسیہ سے معمور ہیں۔ جو برقندازوں فلک بوس دیواروں، مہلک برقی تاروں۔ آہنی سلاخوں اور موٹی موٹی زنجیروں کے باوجود برسوں کسی گناہ بلکہ معمولی قصور کا بھی ارتکاب نہیں کرتے۔ اور ہم سب سے زیادہ پاک۔ نیک و سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ پھر اگر آپ ان پر نیک اور پارسا کا اطلاق کرنے کے لئے تیار ہیں تو میں بھی آپ کی عورتوں کو باعصمت سمجھنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن اگر آپ انہیں پارسا سمجھنے میں صرف اس لئے تامل کرتے ہیں۔ کہ ان کی پارسائی نارسائی کا دوسرا نام ہے تو میں چاہتا ہوں۔ کہ اسی اصول کو آپ اپنی عورتوں سے بھی متعلق کیجئے۔ یعنی اگر آپ کو اس پر اصرار ہے۔ کہ جو نیکی قید و زندان کی محتاج ہے۔ وہ دراصل نیکی نہیں ہے۔ تو آپ کو اس پر بھی اصرار ہونا چاہیئے۔ کہ جو عصمت آپ کے گھر کی چار دیواری کی محتاج ہے۔ وہ دراصل عصمت کہلانے کی مستحق نہیں ہو سکتی۔

اس کے جواب میں یہ نہ فرمایئے گا کہ "یہ پردہ تو عورتوں نے مردوں کے جبر سے نہیں بلکہ اپنی خوشی سے اختیار کیا ہے" کیونکہ دنیا میں کوئی ذی روح جس میں زندگی کی ذرا سی بھی اُمنگ اور جذبات کی ترنگ باقی ہے۔ اس ظالمانہ اور غیر فطری قید کو خوشی سے برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ اور بات ہے۔ کہ ایک دائم الحبس قیدی کی طرح چار دیواری میں بیٹھے بیٹھے اس کی حس مردہ ہو گئی ہوگی۔ اور اب اس قید کی اتنی تکلیف اُسے محسوس نہ ہوتی ہو۔ جتنی ایک اوسط جذبات کے ذی روح کو ہونی چاہیئے۔ اگر آپ کو میرے بیان میں شک ہے۔ تو آپ زیادہ نہیں صرف ایک ہفتہ کے لئے اپنے مکان کے سوا چھ گز صحن میں مقید ہو جایئے پھر دیکھئے آپ کی کیا حالت ہوتی ہے فرض کیجئے کہ آپ کی بیوی خود بے پردہ ہونا چاہیں۔ تو کیا آپ انہیں اس کی اجازت دیں گے؟ ممکن ہے اب آپ ایک نئی ترکیب نکالیں جس سے آپ کا مقصد بھی حاصل ہو جائے اور آپ کی بیوی بھی ناراض نہ ہوں۔ یعنی آپ اُن سے یہ فرمائیں کہ "مجھے تم پر تو کامل اعتماد ہے۔ مگر اس کا کیا کیا جائے۔ کہ اپنی سوسائٹی کے مردوں کی طرف سے بالکل اطمینان نہیں"۔

ممکن ہے کہ اس جواب سے آپ کی بھولی بھالی بیوی کی تشفی ہو جائے۔ لیکن اس سے کم از کم میری تشفی نہیں ہو سکتی۔

(باقی آئندہ)

تہذیب نو

تہذیب نو جسے تم کہتے ہو اس سے اکبر | دنیا بگڑ رہی ہے اب یا سنور رہی ہے
نقشوں کو تم نہ جانچو خلقت سے مل کے دیکھو | کیا ہو رہا ہے آخر کیسی گزر رہی ہے
دل میں خوشی بہت ہے یا رنج اور تردد
کیا چیز جی رہی ہے کیا چیز مر رہی ہے

(اکبر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدک دھرم اور مذہب اسلام

از قلم شری گوپی چند جی سکسینہ - بریلی

سے ایک مضمون ایک صاحب آتمانند جی نے احمدیوں کو مخاطب کر کے لکھا تھا۔ لیکن احمدیوں نے خود کوئی جواب نہ دے کر بلدوانی کی مسجد کے ایک مُلا اور قاری مولوی غلام محی الدین صاحب کو جو بریلوی رضائیہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جواب کے لئے درخواست کی قاری صاحب نے بھی غالباً تردید کے خوف سے اپنے مضمون کو سلطان احمد صاحب کسی دوکاندار کے پردہ دنام سے معلومات آگرہ کے سالگرہ نمبر بابت ماہ جنوری ۱۹۳۴ء میں "کفر اسلام کے نتائج" کے عنوان سے شائع کروا دیا۔ چونکہ مُلا جی نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا تھا۔ اور جواب بھی صرف کہنے کے لئے ہی جواب تھا۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ آتمانند جی کے سوالوں کو جواب ہی دید یا گیا تھا۔ اس لئے جواب الجواب نہیں لکھا گیا۔

آتمانند جی کی اس خاموشی کو بعض مقامی احمدیوں اور بریلویوں نے آپ کی تشفی و تسکین پر محمول کر کے یہ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ مُلا صاحب کے دندان شکن جواب کا کسی آریہ سماجی یا دیگر ہندو کے پاس جواب ہی ندارد ہے۔ اس لئے مذہب اسلام سب مذاہب سے برتر و بہترین ہے۔ لہٰذا میں نے مناسب سمجھا۔ کہ میں مُلا صاحب کے جواب کا جواب الجواب لکھوں۔ چونکہ معاملہ دیرینہ ہو گیا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مضمون کا مختصر اعادہ کر دیا جائے۔ تاکہ آریہ مسافر کے ناظرین کو مُلا صاحب کا جواب سمجھنے میں دقت نہ پڑے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے یعنی جس درخت یا مذہب یا بات کا پھل اچھا ثابت ہو۔ وہ بظاہر کڑوا یا بدنما ہونے کے بھی اچھا اور جس کا پھل یا نتیجہ خراب نکلے۔ وہ خوشنما۔ خوبصورت اور خوش ذائقہ ہونے پر بھی بُرا سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا کلیہ نیک و بد کی پہچان کا ہے۔ کہ جس میں کوئی استثنا یا شک و شبہ نہیں۔ اب اسی قاعدہ کلیہ کی رُو سے جب مذہب اسلام کی تحقیق کی جاتی ہے تو باوجود اپنی ساری وا حدیت۔ صوم و صلوٰۃ۔ حج۔ زکوٰۃ و تقوے کے مذہب اسلام دیگر تمام مذاہب سے بھدّی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ صحاح ستہ میں ایک متفق علیہ اور تواتر سے ثابت حسن صحیح حدیث میں خدا اور حضرت محمد صاحب کا قول ہے۔ کہ

"تفترق اُمتی علیٰ ثلاث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ و اصحابی"

(ترجمہ) میری اُمت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائیگی جو سوائے ایک کے سب دوزخ کی آگ میں جلیں گے لوگوں نے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ وہ (ناجی فرقہ) کون سا ہوگا؟

آپ نے فرمایا۔ کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طرز عمل پر چلے گا۔

یہ ہے اسلام کا نتیجہ جسے محمد صاحب اور خود خدا نے نکالا ہے کیونکہ بحکم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مندرجہ کتاب البریہ صفحہ ۷۹-۸۰ "اور یہ کہکر۔ کہ ماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ آپ (محمد) کے تمام کلام کو اپنا (خدا کا) کلام ٹھہرایا ہے۔ بلکہ ایک جگہ اور تمام لوگوں کو آپ کے بندے قرار دیا ہے۔ یعنی کہ 'کہ اے میرے بندو' (کتاب البریہ صفحہ ۷۹-۸۰)۔ اس حدیث صحیحہ کی صحت سے روئے زمین کا کوئی مسلمان منکر نہیں اور ہر ایک فرقہ نے دوسرے فرقوں کو کافر اور جہنمی قرار دینے کے لئے اسی حدیث نبوی کو بناء فتویٰ گردانا ہے اب بقول ڈاکٹر شفیع احمد صاحب احمدی بی اے ڈی اسلام میں ایک ہزار سے بھی زیادہ فرقے پائے جاتے ہیں۔ اور مولوی عبدالغنی صاحب رامپوری اپنی تصنیف مذاہب اسلام میں تین سو پچاس فرقوں کے اقراری ہیں۔ اور خلیفہ صاحب قادیانی ۳۰ ستمبر ۱۹۲۹ء والی جمعوں کی تقریر میں اقرار کرتے

ہیں۔ کہ فرقوں کی کثرت کا یہ حال ہے کہ ان کا گننا بھی آسان نہیں"۔ یعنی بیشمار ہیں۔

اس حدیث کا مرزا صاحب نے البلاغ المبین بحوالہ الفضل ۲۶ مئی ۱۹۳۱ء صفحہ ۴ کالم ۲-۳ میں اقرار کیا ہے:۔ "اگر ایک فرقے کے لئے نبی کی ضرورت ہے۔ تو کیا اب جو ایک فرقہ کے تہتر فرقے ہو گئے ہیں۔ اُن کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں؟" اور خلیفہ صاحب دعوۃ الامیر صفحہ ۱۲۹ پر یہی حدیث درج کر کے یوں ترجمہ کرتے ہیں کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ کہ میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ان میں سے سوائے ایک کے باقی سب آگ میں ڈالے جائیں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ جو حق پر ہوں گے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ وہ لوگ جو اس طریق پر ہوں گے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں"۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۵۸۹ پر مرزا صاحب نے تائید مزید کی ہے۔ بلکہ سوا آنحضرت صلعم نے اس

نوجوانانِ ملک کی حالت

مشہور ہے پیوڑا ہر نوجواں ہمارا
ہم ہوٹلوں کا کھانا کھا کر جواں ہوئے ہیں
منزل ترقیوں کی بس ختم ہے یہیں پر
دھیلے کا پان کھا کر کیا خاک سرخرو ہوں
آپس کی پھوٹ سے ہم کٹ کٹ مرے ہیں ایسے
اے قوم جمع کر کے چندہ کفن کی خاطر
لیڈر کی کوئی عزت ہم سے
ہم راندواں ہیں اس کے وہ راندواں ہمارا

ہے مختصر زباں پر سود و زیاں ہمارا
بادہ پیچوں سے پوچھو نام و نشاں ہمارا
سب قافلوں سے پیچھے ہے کارواں ہمارا
گروی پڑا ہوا ہے جیب پاندان ہمارا
ہے خون نالیوں میں اب تک رواں ہمارا
فاقوں سے مر گیا ہے ایک پہلواں ہمارا
ستر پہ پوچھے

اُمت کو بشارت دی تھی۔ کہ آخری زمانہ میں تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔ بہت سے فرقے تم میں نکل آئیں گے"۔

اخبار اہلحدیث مجریہ ۵ فروری ۱۹۳۲ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اور فرقہ ناجیہ صفحہ ۴۳ میں مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے اس حدیث کی تصدیق کر کے لکھا ہے کہ:۔

"پیارے بھائیو! حدیث کے پہلے ٹکڑے یعنی اختلاف اُمت اور مختلف فرقے بن جانے کی تصدیق واقعات نے کر دی۔ اور اب اس کے لئے کسی حالت منتظرہ کا انتظار باقی نہیں ہے"۔ یعنی اب تک ۷۳ فرقے بن چکے ہیں۔

دیوبندیوں اور بریلویوں نے بھی اور شیعوں نے بھی اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ غرضیکہ کوئی مسلمان اس کی صحت سے انکاری نہیں۔ اور سب مسلمان حدیث صحیحہ کو وحی الٰہی سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب بھی ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۹/۱۱۱۶ پر لکھتے ہیں:۔

"اگرچہ حدیث صحیح بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہ سند متصل ثابت ہو۔ ایک قسم کی وحی ہے"۔

لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ اس حدیث سے خدا نے بتلایا ہے کہ تہتر میں سے ۷۲ اسلامی فرقے لازمی طور پر دوزخ کی آگ میں جلیں گے۔ اب اگر بقول "محقق" اسلام کے ایک ہزار فرقے مانے جاویں۔ اور ان میں سے صرف ایک ہی کوئی گمنام نامعلوم فرقہ ناجی اور ۹۹۹ فرقے ناری بقول خدائے علیم کے جاویں۔ تو سو میں سے ۹۹ ۹/۱۰ فرقوں کے مسلمان دوزخی اور جہنمی اور صرف ۱/۱۰ فیصدی فرقہ ناجی ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر صرف ۷۳ فرقے ہی مراد لی جاوے۔ تو بھی سو میں سے ۹۸ ۴۶/۷۳ فرقوں کے کل مسلمان جہنمی۔ اور صرف ۱ ۲۷/۷۳ فیصدی فرقہ ناجی ٹھہرتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ۱/۱۰ یا زیادہ سے زیادہ ۱ ۲۷/۷۳ فیصدی فرقہ کے سبھی مسلمان نجات پا جائیں گے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس ناجی فرقہ کا ایمان تو درست ہوگا۔ لیکن اگر اعمال بھی اچھے ہوں گے۔ تب تو نجات ہو جائیگی ورنہ نہیں۔ کیونکہ قرآن شریف سورہ التین رکوع ۱ میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت فلھم اجر غیر ممنون" - یعنی صرف وہ لوگ بے حد انعام یعنی نجات پائیں گے جن کے ایمان درست ہوں گے۔ پس جبکہ قرآن شریف بیسیوں جگہ ایمان کے ساتھ صالح عملوں کی بھی شرط لگاتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ صرف ایمان سے بلا اعمال صالح کے نجات ممکن نہیں۔ ورنہ نیک

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرموں کی سنتہ ... کے اعمال کا خدائی سرٹیفکیٹ بھی ملاحظہ ہو۔ چنانچہ صحیح مسلم باب لن یدخل الجنۃ احد بعملہ الا برحمۃ اللہ تعالے یعنی کوئی شخص اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جاوے گا۔ بلکہ اللہ کی رحمت سے۔ اس باب میں یوں تو کئی احادیث اس مطلب کی درج ہیں۔ لیکن یہاں ہم صرف دو تین احادیث کا ترجمہ بلفظہٖ معلم ترجمہ صحیح مسلم مطبوعہ صدیقی پریس لاہور صفحہ ۲۷۰۶ تا ۲۷۰۹ سے درج کرتے ہیں:۔

(۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی تم (مسلمانوں) میں سے نجات نہ پاوے گا۔ اپنے عمل کی وجہ سے ایک شخص بولا۔ یارسول اللہ اور آپ؟ آپ نے فرمایا۔ میں بھی نہیں۔ مگر جس صورت میں کہ اللہ تعالےٰ مجھے ڈھانپ لیوے اپنی رحمت سے لیکن تم لوگ میانہ روی کرو۔"

(۲) "ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص ایسا نہیں ہے۔ جس کو اس کا عمل جنت میں لے جاوے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ اور نہ آپ یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے۔"

(۳) جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے آپ فرماتے تھے "تم (مسلمانوں) میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جاوے گا نہ انگار سے بچاویگا یہاں تک کہ مجھ کو بھی مگر اللہ کی رحمت جنت میں لے جاوے۔ یا جہنم سے بچاوے۔"

(۴) "ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میانہ روی کرو۔ اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اس کے نزدیک رہو۔ اور خوش رہو۔ اس لئے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جاویگا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ اور نہ آپ کو؟ آپ نے فرمایا۔ نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ ڈھانپ لیوے مجھ کو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جاوے۔ اگرچہ تھوڑا ہو۔"

حدیثوں میں لفظ منکم درج ہے جس کے معنے ہیں۔ تم میں سے اور تم سے مراد اصحاب کرام یا کل مسلمان ہیں۔ کیونکہ بقول قرآن دیگر سب لوگ کافر اور جہنمی قرار دیئے جا چکے ہیں۔ بس ان احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ کسی مسلمان یا صحابہ حتیٰ کہ خود حضرت صاحب کے اعمال بھی جنت میں جانے کے قابل نہیں ہیں۔ صرف اللہ تعالےٰ کی رحمت کا ہی بھروسہ ہے ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ $\frac{9}{1}$ ۹۹ یا $\frac{24}{72}$ ۹۸ مسلمہ ہیں۔ اب اس خدائی سرٹیفکیٹ سے صاف ثابت ہوگیا۔ کہ بقیہ $\frac{1}{2}$ یا $\frac{27}{72}$ ۱ فیصدی فرقوں کے مسلمانوں کے اعمال بھی اس قابل نہیں کہ وہ بہشت میں قدم رکھ سکیں۔ اس کی تصدیق الفضل مورخہ ۲۹ر اپریل ۱۹۲۷ء میں بھی کی گئی ہے کہ۔

"باقی رہا آپ کا یہ سوال۔ کہ جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا۔ وہ جنت کا مستحق ہوگا یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جنت کا مستحق تو کوئی انسان بھی نہیں۔ رسول کریم فرماتے ہیں کہ میں بھی جنت کا مستحق نہیں۔ میں بھی جنت میں خدا کے فضل سے ہی جاؤنگا۔" (الفضل قادیان)

اگرچہ ہم دوزخ یا جنت کے قائل نہیں تاہم کہتے ہیں۔ کہ بصورت امکان اگر شری کرشن جی شری رام چندر جی۔ مہاتما بدھ۔ گورو شری بابا نانک دیو جی وغیرہ کوئی بالفرض محال جنت میں جائیگا تو محمد صاحب بھی ضرور جائیں گے۔ تاہم حدیثوں میں خدا کی وحی خفی سے ثابت ہے کہ کوئی ایک بھی مسلمان اپنے اعمال کی بناء پر جنت کا مستحق نہیں ہے۔ اور اگر ایک نشست حضرت محمد صاحب صلعم کے لئے ریزرو کر بھی لی جاوے تو باقی تمام مسلمانوں کے لئے بقول خدا صفر نمبر جنت کے دروازہ پر لکھا ہوگا۔

نجات صفر ہونے کے باوجود یہ بھی کسی کو معلوم نہیں۔ کہ ناجی فرقہ ہزاروں میں سے ہے کونسا؟ کہنے اور دل خوش کرنے کے خیال سے تو سبھی فرقوں والے اپنے تئیں ناجی اور دیگر سب فرقوں کو ناری مانتے ہیں۔ لیکن عقلمند خوب سمجھتے ہیں کہ جب صرف ایک ہی فرقہ کا طرز ایمان صحیح لکھا ہے تو سارے فرقے اور سارے فرقوں کے سارے مسلمان کیونکر ناجی ہو سکتے ہیں؟ پس نفی کے برابر نجات پائی جانے پر بھی کسی مسلمان کو پتہ نہیں کہ وہ ناجی فرقہ درحقیقت ہے کونسا؟ اگر یہ معلوم ہوتا تو چونکہ بے جا تعصب سے کوئی شخص بھی دوزخ میں جانا پسند نہیں کرتا۔ لہٰذا سبھی باقی فرقوں کے مسلمان اسی ناجی فرقہ میں داخل کیوں نہ ہو جاتے؟ حالانکہ ہر ایک اسلامی فرقہ باقی سبھی فرقوں کو ناری اور جہنمی بتلاتا ہے۔ رہا یہ حضرت محمد صاحب اور آپ کے صحابہ کے راہ پر چلنے والے فرقہ کا ایمان درست ہوگا۔ سو قرآن شریف سورہ احقاف رکوع ۱ میں لکھا ہے کہ:۔

"ما ادری ما یفعل بی ولا بکم" ترجمہ۔ احسان اللہ عباسی صاحب۔ "(اے محمد تو ان لوگوں سے کہہ) اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ میرے ساتھ آئندہ کیا کیا کیا جائیگا۔ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔"

(باقی آئندہ)

روسی ترکستان کے مسلمانوں پر کیا گذر رہی ہے

قرآن شریف اور دیگر اسلامی کتب نذر آتش کردی گئیں

مولوی محمد سلطان صاحب معصومی جو خجند (ترکستان) کے رہنے والے ہیں۔ اور کئی سال تک حرمین شریفین کے مجاور بھی رہے ہیں۔ آپ حال ہی میں روسی مظالم سے تنگ آکر اپنے ملک سے ہجرت کر کے وارد ہندوستان ہوئے ہیں۔ آپ دفتر سیاست میں تشریف لائے۔ اور حسب ذیل بیان بزبان فارسی بغرض اشاعت دیا۔ جس کا ترجمہ ذیل میں پیش خدمت قارئین کرام ہے:۔

"برادران عزیز! راقم اپنے ملک میں قرآن و حدیث کی تعلیم میں مشغول تھا۔ لیکن روسی مظالم سے تنگ آکر وہاں سے راہ فرار اختیار کرنی پڑی۔ ۱۹۲۰ء کی ابتدا میں روسی بالشویکوں نے علوم دینیہ کی ممانعت کا قانون جاری کیا۔ اوّل تو انہوں نے بخارا۔ سمرقند۔ خوقند۔ فرغانہ۔۔ قزان اور وہاں علمائے کرام کو درس و تدریس سے منع کیا۔ اور ایک ایک کو جلاوطن یا سزائے قید دی۔ دوسرے بچوں کے مدرسوں میں بھی تعلیم کی ممانعت کردی۔ اور اساتذہ کو بولشویکی تعلیم دے کر سکولوں میں مقرر کردیا۔ یہ لوگ نہ نماز پڑھتے ہیں۔ نہ روزہ رکھتے ہیں۔ اور عورتیں مردوں کے ساتھ اور لڑکیاں لڑکوں کے ساتھ بلا قید مخلوط رہتی ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی دینی عبادت کرتا ہے تو اس کا عہدہ اور وظیفہ سرکار سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کو سزا دی جاتی ہے اور اس کو ملک کے دشمنوں میں شمار کیا جاتا ہے لہٰذا علوم دینیہ اور رسوم اسلامیہ کو کلیتہً" ممنوع کر دیا گیا ہے۔ تیسرے عربی اور ترکی زبان کے حروف کو بالکل متروک کرا دیا گیا ہے صرف روسی اور لاطینی الفاظ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ بچے قرآن، خطِ اسلامی اور آداب و کتاب دینی سے بالکل بے بہرہ ہو رہے ہیں جس سے بچے خدا کو نہ ماننے والے اشتراکی بن رہے ہیں ان کی تعلیم حسب ذیل ہے۔ کہ کوئی استاد مدرس یا حکومت کا افسر آتا ہے اور طلبہ سے سوال کرتا ہے کہ خدا ہے یا نہیں۔ اگر ان میں ایک کہتا ہے۔ کہ خدا ہے۔ تو دوسرا کہتا ہے کہ نہیں ہے اگر خدا ہے۔ تو ہمیں کیوں روٹی نہیں دیتا۔ تم اس سے کیوں پیسہ وغیرہ طلب نہیں کرتے۔ کیوں اس سے معافی نہیں مانگتے۔ پھر بچوں کی زبان سے کہلوایا جاتا ہے۔ کہ اے خدا ہمیں روٹی دے۔ اے خدا ہمیں پیسے دے۔ ہمیں مٹھائی دے۔ اس کو بار بار کہلوایا جاتا ہے۔ جب وہ مطلوبہ چیزیں نہیں آتیں۔ تو مدرس کہتا ہے۔ کہ اس سے یہ معلوم ہوا۔ کہ خدا نہیں ہے کیونکہ اگر وہ موجود ہوتا۔ تو تمہیں روٹی مٹھائی اور پیسہ وغیرہ دیتا۔ اب تم یہ کہو۔ کہ اے استاد ہمیں روٹی دے مٹھائی دے اور پیسہ دے۔ جب اس طرح بچے کہتے ہیں۔ تو چونکہ تمام مطلوبہ اشیاء پیشتر سے جمع کر کے رکھی ہوتی ہیں۔ اس لئے انہیں بچوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ پھر ان سے کہا جاتا ہے کہ تم نے استاد لینن سے جو چیز مانگی۔ تمہیں مل گئی۔ اگر خدا موجود ہوتا۔ تو تمہیں تمہاری مطلوبہ اشیاء دیتا۔ اور اس طرح بچوں کو دہریت کی تعلیم دی جاتی۔ یہاں تک کہ ان کو ماں باپ اور استادوں کا دشمن بنایا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ خدا سے منکر ہو رہے۔ اور شعائر اسلامیہ کو خراب و برباد کر رہے ہیں۔

ہر محلے میں ادارے قائم ہیں۔ جن میں بڑی تختیوں پر جلی حروف میں لکھا ہے۔ جمعیت بے خدایان یعنی خدا کو نہ ماننے والی جماعت۔

یہ گروہ روز بروز زیادہ ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں دیندار لوگ قتل۔ فرار موت اور حبس دوام سے کم ہو رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ کلام پاک کو ایک ایک کر کے جلایا جا رہا ہے دینی اور مذہبی کتابوں کو نذر آتش کیا جا رہا ہے۔ مدارس اور درسگاہوں کو منہدم کر کے خراب کیا جا رہا ہے چنانچہ شہر خجند میں ۳۷ مدرسے تھے۔ جنہیں منہدم کر دیا گیا ہے۔ ان میں مدرسہ شاہی و مدرسہ حسینین و مدرسہ خواجہ امین بڑے بڑے مدرسے تھے۔ جن کا اس وقت نشان تک نہیں ملتا۔ دار السلطنت خوقند جیسے مسلمان بادشاہوں نے تعمیر کیا تھا اس میں جس قدر دینی مدرسے تھے۔ سب کو گرا دیا گیا۔ یہی حشر دوسرے شہروں کا ہو رہا ہے لہٰذا ۱۹۱۹ء سے لے کر اس وقت تک جو لوگ استطاعت رکھتے ہیں۔ اور راستہ سے واقف تھے۔ اہل و عیال کو چھوڑ کر دوسرے ممالک کو ہجرت کر کے جا رہے ہیں۔ اور سفر کی صعوبات برداشت کر رہے ہیں۔ یہ عاجز اور ناتواں بھی وہاں سے ہجرت کر کے اور سفر کے مصائب برداشت کرتا ہوا دار الامان ہندوستان میں پہنچا ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ میں سلامت پہنچ گیا ہوں لیکن میں نے دیکھا اور سنا ہے۔ کہ بعض لوگ نادانی کے باعث حکومت وقت کی ناشکری کر رہے ہیں۔ اور بالشویکوں کو بہتر ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر کے وی پی آرہے ہیں

"آریہ مسافر" کے پریمی کرپا کر کے اس فہرست میں اپنا اپنا نام دیکھ لیں۔ اور مہربانی کر کے آریہ مسافر کا سالانہ چندہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء سے پہلے دفتر میں بھیج دیں۔ منی آرڈر میں تین آنہ کی بچت رہے گی۔ اور اگر ایشور نہ کرے۔ کسی کارن سال آئندہ کے لئے خریداری منظور نہ ہو۔ تو اطلاع دے دیجئے۔ تاکہ دفتر وی پی خرچ کا زیربار نہ ہو (منیجر)

نمبر ۵۸۸ ڈاکٹر تلسی رام جی نئی دہلی۔
نمبر ۶۵۸ شری میگھراج جی سنسکرت ودیارتھی بستی کیسرانی (ڈیرہ غازیخاں)
نمبر ۶۵۹ لائبریرین آریہ سماج سمہ سٹہ (بہاولپور)
نمبر ۷۱۷ بابو فتح محمد احمدی شرما کلارک جنرل پوسٹ آفس کراچی۔
نمبر ۷۱۹ شری مہر سنگھ جی میوہ منڈی لاہور
نمبر ۷۲۲ ڈاکٹر دولت رام جی کپور پردھان آریہ سماج حافظ آباد۔
نمبر ۷۲۵ شری پنڈت امرناتھ جی ۵۔۸۵ / ۱۷۔۱۲ فیروزپور چھاؤنی۔
نمبر ۷۳۴ سیکرٹری آریہ سماج ڈبہ ٹیک سنگھ
نمبر ۷۴۱ شری دیسراج جی کوچھر دیپو آفس بوت محل
نمبر ۷۶۵ لالہ گوردھن داس جی سیکرٹری آریہ سماج لکھپورہ براستہ بھگواڑہ۔
نمبر ۷۶۸ شری لالہ باگی رام جی پردھان آریہ سماج شرق پور۔
نمبر ۸۲۴ ڈاکٹر دولت رام جی پردھان آریہ سماج علی پور۔
نمبر ۱۲۷۰ شری جگدیش چندر جی عرائض نویس باغ ڈپٹی وزیر علی سیالکوٹ۔
نمبر ۱۲۷۳ شری دھرم دیو جی ادھیاپک ویدک پاٹھشالہ احمدپور اسٹیشن صادق آباد احمدپور جنوبی (بہاولپور)
نمبر ۱۳۰۵ سیکرٹری آریہ سماج مظفر گڑھ۔
نمبر ۱۳۱۰ لالہ تاراچند جی لائبریرین ویدک واچنالیہ پنڈ دادن خاں۔
نمبر ۱۳۲۴ شری امرچند شانتی سروپ جی محلہ منڈی۔ لدھیانہ۔
نمبر ۱۳۳۱ لالہ چمن لال جی پریذیڈنٹ آریہ یوواسنگھ [illegible] لدھیانہ۔
نمبر ۱۳۳۷ شری جگل کشور معرفت بنواری لال سٹاف روڈ۔ انبالہ چھاؤنی۔
نمبر ۱۳۶۳ چودھری تتارام جی اکونٹنٹ میونسپل کمیٹی۔ کرنال۔
نمبر ۱۳۷۰ آریہ یووک سبھا ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول شاہ آباد۔
نمبر ۱۳۷۲ شری لالہ بسنت لال جی ٹھیکیدار لاہور
نمبر ۱۳۷۳ شری روپ لال جی شاہی پنج گرائیں چونگ (لاہور)

نمبر ۱۳۷۵ ڈاکٹر بختاور سنگھ جی پردھان آریہ سماج گوروکل سیکشن لدھیانہ
نمبر ۱۶۷۴ مہاشہ خوشی رام جی بھاگیاں (شیخوپورہ)
نمبر ۱۹۰۴ ڈاکٹر بشنداس جی وٹرنری اسسٹنٹ سرجن کوٹ ادو۔
نمبر ۱۹۳۵ مہاشہ گوپال کرشن جی وکیل۔ بھکر۔
نمبر ۱۹۴۳ مسٹر کنہیالال پیارے لال سیٹھ قادیان
نمبر ۱۹۴۴ لالہ دیودت جی دینانگر (گورداسپور)
نمبر ۱۹۵۴ ہیڈماسٹر صاحب اینگلوسنسکرت سکول لمکھنہ
نمبر ۱۹۶۰ ہیڈ ماسٹر اینگلوسنسکرت سکول نکودر
نمبر ۱۹۶۳ شری سیتارام منیجر امپریل سٹون لائم کمپنی کیلنگ روڈ۔ نئی دہلی۔
نمبر ۱۹۹۰ میسرز صاحبدتہ مل چرنداس ہٹ جانچی رام جی سرگودھا۔
نمبر ۱۹۹۱ سیکرٹری آریہ سماج چیتگوبہ۔ (حیدرآباد دکن)
نمبر ۲۲۲۶ دیوان بیلی رام صاحب ہیڈ کلرک ایم۔ ای۔ ایس فیروزپور چھاؤنی۔
نمبر ۲۲۲۵ لالہ گودھا رام جی ایس۔ ڈی۔ او جنڈولہ (وزیرستان)
نمبر ۲۲۲۷ لالہ گوبند پرشاد منشی محکمہ نہر سرادول ڈاکخانہ ابوہر (فیروزپور)
نمبر ۲۲۲۸ مہاشہ کرشن گوپال جی آریہ پتری پاٹھشالہ بلڈنگس فیروزپور چھاؤنی۔
نمبر ۲۲۲۹ منشی ہیمراج جی نائب اہلمد دفتر نہر سرسوتی کوٹھی فیروزپور۔
نمبر ۲۲۳۰ پنڈت پرسرام شرما منشی ضلعداری نہر۔ ابوہر۔
نمبر ۲۲۳۱ لالہ چرنجی لال جی رام نواس فیروزپور چھاؤنی
نمبر ۲۲۳۲ مہاشہ آنند پرکاش جی مکان نمبر ۵۵ گلی نمبر ۲ فیروزپور چھاؤنی۔
نمبر ۲۲۳۳ مہاشہ گوپی رام جی۔ اے۔ وی مڈل سکول راماں منڈی۔
نمبر ۲۲۳۴ لالہ نہال چند سیکرٹری آریہ سماج راماں منڈی
نمبر ۲۲۳۵ بابو اجودھیاناتھ جی سب ایجنٹ واسکر برادر کوٹ کپورہ۔
نمبر ۲۲۳۶ ڈاکٹر پنڈت سومناتھ جی راماں منڈی
نمبر ۲۲۳۷ منگل سنگھ جی اسٹیشن ماسٹر راماں منڈی
نمبر ۲۲۳۸ مہاشہ ویدپرکاش جی ودیارتھی جماعت ہشتم ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول راماں منڈی۔
نمبر ۲۲۳۹ آریہ یووک سبھا راماں منڈی۔
نمبر ۲۲۴۰ مہاشہ کشوری لال وید پرکاش بھٹنڈہ
نمبر ۲۲۴۱ مہاشہ بھیم سنگھ جی گڈس کلارک اسٹیشن پوسٹ عبداللہ پور (انبالہ)
نمبر ۲۲۴۲ مہاشہ کنورچند جی گپتا بھٹنڈہ۔
نمبر ۲۲۴۳ بابو بچن سروپ جی پسر لالہ بال سروپ بال نواس بھٹنڈہ
نمبر ۲۲۴۴ مہاشہ ٹہلرام جی۔ لاہور۔
نمبر ۲۲۴۵ ڈاکٹر بھگونت رائے جی بھٹنڈہ۔
نمبر ۲۲۴۶ میسرز میڈومل روشن لال جی بھٹنڈہ
نمبر ۲۲۴۷ پنڈت گیان چند جی پاٹھک راجپورہ
نمبر ۲۲۴۸ میسرز دولت سنگھ چانن رام جی بھٹنڈہ
نمبر ۲۲۴۹ ماسٹر سادھو رام جی گھڑی ساز "
نمبر ۲۲۵۰ لالہ مہریا مل کشورچند صاحبان "
نمبر ۲۲۵۱ سیکرٹری آریہ سماج برنالہ
نمبر ۲۲۵۲ لالہ بھگوان داس جی جنڈا ناج منڈی نابھ
نمبر ۲۲۵۳ بابو بسنت رام جی آفیسر خزانہ نابھ
نمبر ۲۲۵۴ لالہ بابو رام جی اہلمد تحصیل "
نمبر ۲۲۵۵ لالہ کھیم راج جی ٹھیکیدار بنگلہ بھرتھلہ ڈاکخانہ دھوری (نابھ)
نمبر ۲۲۵۶ مہاشہ گوروپرشاد جی سب انسپکٹر نابھ
نمبر ۲۲۵۷ میسرز شمبھو رام گنپت رائے سٹیشنری مرچنٹ نابھ۔
نمبر ۲۲۵۸ بابو کندن لال جی بی۔ اے۔ بی ٹی نابھ
نمبر ۲۲۵۹ سیکرٹری آریہ سماج پٹیالہ۔
نمبر ۲۲۶۰ لالہ بیرومل چرنجی لال بھتہ منگتی دھر پٹیالہ۔
نمبر ۲۲۶۱ مہاشہ ہری رام جی فرسٹ ایر کلاس راگھو ماجرہ۔ پٹیالہ
نمبر ۲۲۶۲ مہاشہ پرکاش چند جنرل کنسر ایکٹرو چوتا گرہ پٹیالہ۔
نمبر ۲۲۶۳ سیکرٹری سناتن دھرم کمار سبھا پٹیالہ۔
نمبر ۲۲۶۴ سیکرٹری آریہ سماج روپڑ
نمبر ۲۲۶۵ ہیڈماسٹر پبلک ہندو ہائی سکول روپڑ
نمبر ۲۲۶۶ ڈاکٹر وید پرکاش جی روپڑ۔
نمبر ۲۲۶۷ چودھری جیرالال جی وکیل "
نمبر ۲۲۶۸ میسرز دیسراج چرنداس بزاز "
نمبر ۲۲۶۹ لالہ رام پرشاد جی ایڈوکیٹ "
نمبر ۲۲۷۰ پنڈت رام پرتاپ شرما وید سلیم پور کلاں (انبالہ)
نمبر ۲۲۷۱ لالہ لال چند جی خزانچی سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ۔ روپڑ۔
نمبر ۲۲۷۲ پنڈت کرم چند جی ڈرائنگ ماسٹر روپڑ
نمبر ۲۲۷۳ چودھری شبو رام پٹواری جھلیاں کلاں انبالہ۔
نمبر ۲۲۷۴ بابو بچھمن داس جی اکونٹنٹ سنٹرل کوآپریٹو بنک۔ روپڑ۔

نمبر ۲۲۷۶ ڈاکٹر دی۔ کے پال بلاسپور۔
نمبر ۲۲۷۷ سیکرٹری آریہ سماج مصطفیٰ آباد۔
نمبر ۲۲۷۸ ڈاکٹر پرسرام جی "
نمبر ۲۲۷۹ میسرز دوارکاداس دیارام "
نمبر ۲۲۸۰ بابو گنپت رائے مہرچند اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر مصطفیٰ آباد۔
نمبر ۲۲۸۲ مہاشہ جیون داس جی منتری آریہ سماج چک نمبر ۱۹۲ (ڈاک پور)
نمبر ۲۲۸۳ سیکرٹری آریہ یووک سماج چونیاں۔
نمبر ۲۲۸۴ مہاشہ رام لال جی کنٹریکٹر ٹبہ دکھاں فاضل
نمبر ۲۲۸۵ شری بودھراج جی بھرواچ۔
نمبر ۲۲۸۶ مہاشہ پرکاش چندر جی ملازم چک نمبر ۱۹ (منٹگمری)
نمبر ۲۲۸۷ پنڈت اننت رام جی اوورسیر چوبرجی لاہور
نمبر ۲۲۸۸ پنڈت ہربنس لال جی چوبرجی۔ لاہور
نمبر ۲۲۸۹ مہاشہ نانک چند جی " "
نمبر ۲۲۹۰ مہاشہ ٹیک چند جی " "
نمبر ۲۲۹۱ لالہ جگوپال جی سینیٹری انسپکٹر " "
نمبر ۲۲۹۲ مسٹر مدن موہن جی مہتہ " "
نمبر ۲۲۹۳ لالہ گوکل چند جی ڈھنڈ پنشنر سہول (لدھیانہ)
نمبر ۲۲۹۴ سیکرٹری آریہ سماج میرپور۔
نمبر ۲۲۹۷ شری جگن ناتھ جی پوسٹل کلارک سبھر لک
نمبر ۲۲۹۸ سیکرٹری آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں۔
نمبر ۲۳۰۱ لالہ بابو رام جی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول مکند پور
نمبر ۲۳۰۲ پردھان آریہ سماج بنگہ۔
نمبر ۲۳۰۳ لالہ نہریا رام جی اگروال مکند پور
نمبر ۲۳۰۴ لالہ گوردھن دت جی اگروال "
نمبر ۲۳۰۵ لالہ رام رکھا مل جی محرر سب رجسٹرار آفس جالندھر۔
نمبر ۲۳۰۶ سترمیان لالہ امرناتھ سیحر تلہ سکول جالندھر
نمبر ۲۳۰۷ لالہ سرداری لال جی خزانچی تحصیل نکانہ صاحب
نمبر ۲۳۰۸ سیکرٹری آریہ یووک سبھا مجیٹھہ۔
نمبر ۲۳۰۹ لالہ داداکشن جی [illegible]۔ سامانہ
نمبر ۲۳۱۰ سیکرٹری آریہ سماج سرگودھا
نمبر ۲۳۱۳ مہاشہ مردھن راؤ جی ٹیلر امنا آباد
نمبر ۲۳۱۴ مہاشہ رام سرن جی کپور گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس راولپنڈی صدر۔
نمبر ۲۳۱۵ مسٹر این۔ این موہن راولپنڈی صدر
نمبر ۲۳۱۶ مہاشہ نانک چند جی گارڈ۔ ٹھاپر گنج راولپنڈی صدر
نمبر ۲۳۱۷ لالہ سنارچند جی بابو محلہ ثان چند سٹریٹ راولپنڈی صدر
نمبر ۲۳۱۸ ڈاکٹر رام کشن جی ہانڈہ راولپنڈی۔
نمبر ۲۳۱۹ مہاشہ رام لال جی مہاجن دوکاندار "
نمبر ۲۳۲۰ لالہ تیسی لال جی بھارت کمپنی راولپنڈی صدر
نمبر ۲۳۲۱ لالہ گنپت رائے جی اگروال کلاتھ مرچنٹ راولپنڈی صدر۔
نمبر ۲۳۲۳ دیوان بھگو رام جی آبلوالیہ روپڑ۔
نمبر ۲۳۲۴ سکرٹری آریہ سماج کاہنا کاچھا (لاہور)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجک جگت

۲۳۲۵ ماسٹر امر سنگھ جی رہتک۔
۲۳۲۶ آریہ سماج صدر بازار سیالکوٹ
۲۵۰۱ چودھری رندھیر سنگھ جی دت۔ لاہور
۲۵۰۳ لالہ بہاری جی نائب خزانچی مکتسر۔
۲۵۰۷ بابو پرکاش سروپ جی کراچی۔
۲۵۰۸ بابو سنت رام جی ״
۲۵۰۹ لالہ چرنجی لال جی ״
۲۵۱۱ ماسٹر ہربنس لال جی۔ پنن وال۔
۲۵۱۲ شری لیکھ ناتھ جی کیماڑی۔
۲۵۱۴ مہاشہ سنت رام جی پادھی۔ فتح گڑھ چوڑیاں۔
۲۵۲۵ شری رلا رام جی ٹھیکیدار پیرور۔
۲۵۷۱ لالہ رگھوناتھ سہائے جی اکاؤنٹس کلرک رسول (گجرات)

جی آریہ اپدیشک اور ماسٹر ملکھی رام جی بی اے اور آریہ سماج میرٹھ کے پرسدھ وِدوان پنڈت گھاسی رام ایم۔ اے کے دیہانت پر دلی افسوس اور ان کے دکھت پریوار سے ہمدردی ظاہر کرتی ہے اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے کہ سورگیہ آتماؤں کو شانتی اور ان کے پریواروں کو دھیریہ کرے۔ (بہاری لال)

جی منتری آریہ سماج سنت نگر لاہور
چونی لال سیکرٹری

آریہ سماج کرنال (گوروکل سیکشن) کا سالانہ جلسہ

۲۸-۲۹-۳۰ دسمبر ۳۴ء کو ہوگا۔ اس موقعہ پر بہت سے وِدوان پنڈت اپدیشک اور سیاسی

آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وچار ہے۔ کہ آنیوالے سال میں منائی جانے والی اردھ شتابدی کے اُپ لکش میں سبھا کا ایک اتہاس تیار کرے جس میں پنجاب پرانت میں آریہ سماج سمبندھی سمپورن کاریہ کا ودان ہو۔ یہ تو پرانت بھر کی سموچی آریہ سماجوں کی پرتی ندھی سبھا ہے۔ اور ہر ایک آریہ سماج کا ہی کاریہ ہے۔ اس لئے نویدن ہے۔ کہ آپ اپنی آریہ سماج کا سنکشپت اتہاس ... کرکے یکم پھاگن سمت ۱۹۹۱ سے پہلے سبھا کے کاریالیہ میں اوشیہ بھیج دیویں۔ آپ یہ بھی لکھنے کی ... کریں۔ کہ آپ کی آریہ سماج کتنی پرانی ہے۔ اور کیا شری سوامی دیانند جی مہاراج سمبندھی ورتانت یا آپ کی آریہ سماج سے اپنا سمبندھی ورتانت آپ کی آریہ سماج یا آپ کی سماج کے بزرگ ... مہاسد ودتت کتھاؤں دوارہ دستیاب ہو سکتے ہیں۔ کرپیا سوچنا دیں۔ کہ آپ نے تذکرہ کام شروع کر دیا ہے۔

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

وید آرش کوش

آپ کو یہ جان کر بڑی پرسنتا ہوگی۔ کہ وید آرش کوش جس کی کئی برسوں سے تیاری ہو رہی تھی۔ اس کا پرتھم بھاگ سبھا نے اس سال چھاپ دیا ہے اس میں شری سوامی دیانند جی مہاراج دوارہ اپنے وید بھاشیہ اور باقی کتابوں میں کئے گئے ویدک شبدوں کے ارتھوں کا سنگرہ کر دیا گیا ہے ان ارتھوں کے ساتھ نگھنٹو نروکت اپنشد اور برہمن گرنتھوں کی ٹپیاں بھی جوڑ دی ہیں۔

وید کا سوادھیائے کرنیوالے ویکتیوں کے لئے یہ اتینت لابھ پرد ہے اور سبھا کی خواہش ہے۔ کہ آریہ سماج اور اس سے سنبدھت سنستھاؤں کے پستکالیوں میں اس کی ایک پرتی اوشیہ ہونی چاہیئے۔ کرپیا سوچنا دیں۔ کہ آپ کی آریہ سماج کو اس کی کتنی کاپیاں درکار ہیں۔ سنہری جلد تین سو صفحے قیمت پانچ روپے ہے ڈاک خرچ الگ ہوگا۔ آریہ سماج کے پستکالیوں کے لئے ایک کاپی منگوانے پر بھی ڈاک خرچ معاف ہوگا دس اور اس سے زیادہ کتابیں منگوانے پر آٹھ آنے فی کتاب کمیشن دیا جاویگا۔

کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

آریہ سماج کیماڑی کراچی کے پرستاؤ:-

۱۶ ۱۲/۳۴ آریہ سماج کے ہفتہ واری ست سنگ میں مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس ہوا:-

آریہ سماج کیماڑی کا ادھویشن مہاشہ ... اداس جی پردھان آریہ سماج کیماڑی کے پتا کی مرتیو پر دلی افسوس اور ان کے دکھت پریوار سے ہمدردی ظاہر کرتی ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے کہ ان کے والد کی آتما کو شانتی دیوے اور ان کے پریوار کو دھیریہ پردان کرے۔

۱۶ ۱۲/۳۴۔ آریہ سماج کیماڑی پنڈت اندر ورما

گرام وید پرچارنی سبھا کا انتخاب:-

لاہور شہر کی تمام آریہ سماجوں کے نمائندوں کے ... گرام وید پرچارنی سبھا کے نام سے ایک سبھا بنائی ہے۔ جس کا ادیش ضلع لاہور کے گراموں میں آریہ سماج کا پرچار کرنا ہے، اور جس کے ادھیکاری تن من دھن سے مہانو بھاؤ نشچت ہوئے ہیں۔ جس کسی بھائی کو کسی استھان پر آریہ سماج کے پرچار کی یا کسی سنسکار وغیرہ کی آوشیکتا محسوس ہو۔ تو وہاں اُچت پربندھ کیا جائے گا۔

ادھیکاریوں کے نام یہ ہیں:-
پردھان:- ڈاکٹر دھلا رام جی۔
منتری:- مہاشہ چونی لال جی۔
خزانچی:- مہاشہ ہرسنگھ جی۔
پرتشٹھت سبھاسد برائے انترنگ سبھا۔
مہاشہ ہربنس لال جی منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا پردھان آریہ سماج وچھووالی۔ پنڈت بھیم سین جی اُپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ اور مہاشہ رام سرن داس

مہاتما اور مشہور بھجنیک شریک ہوں گے سب سجن پرشوں اور استریوں کو تشریف لاکر لابھ اٹھانا چاہیئے۔

(۲) ۳۱ دسمبر کو آریہ یووک سبھا کا جلسہ ہوگا۔ جس میں ضلع کرنال کی تمام آریہ یووک سبھاؤں کی کانفرنس ہوگی۔

(۳) یکم جنوری ۱۹۳۵ء کو آریہ استری سماج کا جلسہ ہوگا جس میں آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی لڑکیوں کو انعام تقسیم کیا جاویگا۔

نوٹ:- ۳۰ دسمبر کو آریہ اُپ سبھا کرنال کا خاص اجلاس ہوگا جس میں کرنال میں ویدک دھرم پرچار کی تجاویز اور سادھن پر وچار کیا جائیگا اس لئے ضلع کرنال کی جملہ آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں کو ضرور شامل ہونے کی کرپا کرنی چاہیئے۔

(سنگھ رام منتری آریہ سماج کرنال)

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار:-

(۱) آریہ سماج سیالکوٹ کا یہ جلسہ شری پنڈت گھاسی رام جی میرٹھ نواسی و پنڈت بنسی دھر جی

جیسے ویدک دھرم پریمیوں و سماج کے ... کے کاریہ کرتاؤں کی اکال مرتیو پر شوک ... اور اس شوک کے سمے میں ان کے سمبندھیوں ... ہارد ک سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ پنڈت دلیا رام امرتسر نواسی کے ... دھرم پرچارک کے "کلجگی رشی نمبر" کے خلاف ... الفاظ میں اظہار نفرت و ناپسندیدگی کرتا ہے ... گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرواتا ہے ... اس پرچہ میں آریہ سماج کے پرورتک مہرشی ... دیانند جی مہاراج پر کمینے و بے بنیاد حملے کئے ... ہیں۔ اور ہر ایک آریہ سماجی کے دل کو ٹھیس ... ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ... نمبر کو ضبط کر کے اس پرچہ کے سمپادک ... دلیا رام کے خلاف مقدمہ چلا کر قرار واقعی ... دیوے۔ (منتری)

میلہ تیرتھ کپال موچن پر ویدک دھرم ...

یہ میلہ ہر سال کارتک شدی پورنماشی ... تیرتھ کپال موچن پر جو کہ قصبہ بلاسپور تحصیل جگادھری سے تقریباً ایک میل شمال کی ... واقعہ ہے۔ ہوتا ہے جس میں یو۔ پی اور ... پنجاب سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہو ... ہیں۔ اس سال بھی تقریباً ۳۰-۴۰ ہزار ... میلہ میں جمع ہوئے۔ یہاں پر تین تالاب ہیں ... سنان کرنے کے لئے لوگ یہاں آتے ہیں۔ (۱) کپال موچن۔ رن موچن اور سورج کنڈ۔ ... تینوں تالابوں میں شنان کرنے سے ہندو ... مکتی ملتے ہیں۔ اس میلہ پر ہر سال آریہ سماج ... جگادھری کی طرف سے ویدک دھرم پرچار کا ... ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی ۱۸ نومبر سے ... نومبر ۳۴ء تک بڑی دھوم دھام سے پرچار ... صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہون یگیہ پرارتھنا ... اُپاسنا وغیرہ ہوتی تھی۔ اور دوپہر ۱۲ بجے ... ۵ بجے تک شام اور ۷½ بجے سے ۱۱-۱۲ بجے ... رات تک بھجن تتھا اپدیش ہوتے تھے جن ... دو تین تین ہزار آدمی ہر روز سنتے تھے اپدیش ... دینے والے شری پنڈت برت پال جی ... کھیم چند جی پنڈت رام دت چند جی ... اور مہاشہ امولک رام جی مہاشہ صورت رام ... تتھا مہاشہ امر سنگھ جی پدھلے تھے جنھوں ... بڑی لگن سے کام کیا۔ میجک لینٹرن کے لیکچر ... کو لوگوں نے بہت زیادہ پسند کیا۔

میلہ کے پرچار کی کامیابی کا سہرا اس سال ... ہمیر سنگھ جی تتھا پنڈت رام دت جی اپدیشک ... دلت ادھار سبھا کے سر پر ہے۔ جن کی سر توڑ کوشش ... سے اس سال میلہ پر کامیابی کے ساتھ پرچار ہو ... ہزاروں نر ناریوں کے کانوں تک ویدک دھرم ... سندیش پہنچایا گیا ہم پنڈت صاحبان کا اور ... کرم چند دھمنی صاحب تتھا پنڈت رام دت جی ... دھنیواد کرتے ہیں۔ ہم شری منتری دیانند ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دھار سبھا تھا ڈاکٹر لال چند جی کا بھی دھنباد کرتے ہیں۔ جنہوں نے یوگیہ اپدیشک تھا بھجنیک بھیجنے کی کرپا کی۔ اس کے علاوہ ہم اُن آریہ سماجوں تھا آریہ بھائیوں کا بھی دھنباد کرتے ہیں جنہوں نے اَن ۔ دھن تھا تن سے ہماری سہایتا کی۔
(منتری آریہ سماج جگا دھری)

آریہ سماج چوک فیروز پور:۔

آریہ سماج چوک فیروز پور شہر کا سالانہ جلسہ ۷ر ۸-۹-۱۰ فروری ۱۹۳۵ء کو بڑی دہوم دہام سے منایا جائیگا۔ جس میں کئی سنیاسی۔ مہاتما بکرا اپدیشک صاحبان پدھار کر امرت ورشا کریں گے کوی دربار بھی ہوگا۔ جس میں پنجاب کے بڑے بڑے اُردو اور ہندی کے کوی شامل ہوں گے۔ سنگیت سمیلن کے لئے بڑے بڑے راگیوں کو نمنترن دیا جائے گا۔ دھرم سمیلن اور بے روزگاری کے مسئلہ پر کانفرنس بھی کی جائے گی۔ جن میں بڑے بڑے لائق اصحاب تقریر فرمادیں گے پروگرام کو ہر طرح سے دلچسپ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بر بدھ ہون یگیہ بھی ہوگا
(منتری آریہ سماج چوک فیروز پور شہر)

لاہور چھاؤنی میں شردھانند بلیدان دوس

شردھانند بلیدان سپتاہ کے سمبندھ میں ہیں۔ ۱۸ر دسمبر کو آریہ سماج مندر لاہور چھاؤنی میں شریمتی ڈاکٹر دمنتی دیوی بالی جی کا سوامی شردھانند جی کی جیونی پر ایک بھاؤ شالی بھاشن ہوا۔ ۲۱ر دسمبر کو سوامی دھیرانند جی مہاراج کا ویاکھیان ہُوا۔ ۲۲۔ دسمبر کو شری پنڈت وشنو متر جی آریہ سماج (کوئٹہ والے) کا لکچر ہوا۔ ۲۳ر دسمبر کو شردھانند بلیدان دوس زیر صدارت مہاشہ امرناتھ جی اکاؤنٹنٹ بڑے سماروہ سے منایا گیا ۱۲ر بجے سب سے پہلے چوہدری وید برت جی ایڈیٹر آریہ ۔۔۔ ۱۲ بجے اگر۔ ٹے نے فرمایا۔ کہ ہمارے اندر مسلمانوں سے ہمارے جن کے کئے ہوئے نقصان کا بدلہ لینے کے جذبات ہونے چاہئیں۔ اور وہ اس طرح ہوں۔ کہ ہم ایسی تہذیب کو جو استیہ کا پرچار کرتی ہو۔ جڑ سے مٹانے کا یتن کریں۔ اس کے بعد سوار لکھا سنگھ جی کا بھاشن ہوا۔ اور پھر مہاشہ سائیں داس جی نے ایک بھجن دوارہ جنتا کو آگاہ کیا۔
اس کے بعد ماسٹر کلونت رائے سیکنڈ ماسٹر سناتن دہرم مڈل سکول نے فرمایا۔ کہ وہ سناتن دہرمی ہوتے ہوئے تسلیم کرتے ہیں۔ کہ رشی دیانند کے بعد دوسرے درجہ پر سوامی شردھانند جی ہیں۔ پھر بید دھرک جی بھجنیک آریہ سوراجیہ سبھا نے سوامی جی کی یاد میں ایک بھجن بولا۔ جس سے جنتا کو لٹو بنا دیا۔ بعد میں لالہ حاکم رائے جی بی۔ اے نے تقریر کی۔ اور اس کے پشچات سوامی ویدانند جی نے بھاشن دیا۔ کہ آج ہم لوگوں کو کچھ نہ کچھ برت

لے کر جانا چاہئے۔ انت میں شری یت اجیت سنگھ جی ستیارتھی نے کئی شہیدوں کے کارنامے دہرائے۔ اس کے پشچات آریہ پریواروں کا دلت بھائیوں سہت پریتی بھوجن ہوا جس میں تقریباً ساڑھے تین سو استری پرش تھا بچے شامل تھے
(ہربنس لال منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

گورُوکل کورکشیتر کا سالانہ جلسہ:۔

گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کی سب سے بڑی شاخ گوروکل کورکشیتر کا ۲۳ سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ر فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۱ر ۱۲-۱۳ر پھاگن سمت ۱۹۹۱ بروز شکر- سنیچر اور ایت وار کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاویگا جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے کوشش کی جارہی ہے۔ آریہ سماج کے مشہور سنیاسیوں اور لیکچراروں کو دعوت دی گئی ہے۔ شری سوامی سرودانند جی مہاراج۔ شری سوامی کیولانند جی مہاراج۔ شری آچاریہ رامدیو جی شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ پروفیسر ستیہ برت جی پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت دیویندر جی شاستری پروفیسر دھرمندر ناتھ جی اور دیگر بہت سے قابل سجنوں کو نمنترت کیا گیا ہے۔ راشٹریہ بھاشا سمیلن اور دلت ادھار سمیلن کے لئے دیش کے دو مشہور لیڈروں کو سبھاپتی بنانے کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔
جلسہ کے موقعہ پر ۲۴ فروری کو ۲۰ نئے بالک داخل کئے جائیں گے۔ جو سجن اپنے بالکوں کو گوروکل میں داخل کرنا چاہیں۔ وہ ابھی سے داخلہ کے فارم بھر کر بھیجدیں۔ داخلہ کے قواعد اور فارم گوروکل کے دفتر سے منگوالیں۔
پربندھ کرتا گوروکل کورکشیتر
ضلع کرنال۔

آریہ سماج گنگوہ کا اردھ شتابدی مہوتسو
اور
مذہبی دنیا کو کھلا چیلنج

۱۱ر سے ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء کو بڑے سماروہ کے ساتھ منایا جاویگا۔ اس اوسر پر اگر ویدک دھرم کے کسی سدھانت پر کسی کو کچھ شنکا ہو۔ تو ۳۱ر جنوری تک وشنہ اور سمہ شاستر ارتھ پتر ویوہار دوارہ طے کرلیویں۔ (سمیر چند منتری)
(۲) آریہ سماج گنگوہ سناتن دہرم پرچارک کے کلجگی رشی نمبر کی جس میں جھوٹی اور بیہودہ بکواس بھر رکھی ہے کے خلاف مقدمہ چلائے جانے اور اس کو ضبط کرنے کی گورنمنٹ پنجاب سے پُرزور مطالبہ کرتی ہے۔
(۳) شری پنڈت گھاسی رام جی کی مرتیو پر آریہ سماج گنگوہ شوک پرگٹ کرتی ہے۔ (منتری)

سنسار چکر

کمیونل ایوارڈ میں ترامیم کی توقع

بمبئی ۲۵ر دسمبر۔ لنڈن سے ایک پرائیویٹ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے کئی ممبر گورنمنٹ پر اس بات کا زور ڈال رہے ہیں۔ کہ کمیونل ایوارڈ سے ہندوؤں میں زبردست ہیجان پیدا ہورہا ہے۔ اور چونکہ مجوزہ آئینی سکیم کی بنا اس ایوارڈ پر ہے۔ اس لئے اس کی کامیابی کا بہت کم امکان ہے۔ اندریں حالات مناسب یہی ہے۔ کہ ایوارڈ میں زبردست ترامیم کی جائیں۔ تاکہ ہندو اکثریت کا تعاون حاصل ہوسکے۔ سرکاری حلقوں میں اس سوال پر ابھی سنجیدگی سے غور وخوض نہیں کیا گیا۔ مگر پارلیمنٹ کے ان ممبروں کو توقع ہے۔ کہ اگر وہ چند اور ممبروں کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گئے۔ تو شاید ضروری ترامیم کرا سکیں۔

قرضہ بل پر گورنر کی منظوری
جنوری کے آغاز میں قانون بن جائیگا

لاہور ۲۵ر دسمبر گورنر پنجاب نے قرضہ بل میں جن ترامیم کی سفارش کی تھی۔ وہ پنجاب کونسل نے منظور کرلی تھیں۔ اب اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ کرسمس کے بعد یعنی جنوری کے آغاز میں گورنر بل کی منظوری دیدیں گے۔ اور اس کے بعد اس پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

شریمتی راجکماری امرت کور کا مستحسن فیصلہ
گاندھی جی کی گرام نرمان تحریک میں شامل ہوگئیں

دہلی ۲۴ر دسمبر۔ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ راجکماری امرت کور نے جو عورتوں کی کاز کے لئے کام کرنے کی شہرت رکھتی ہیں۔ گاندھی جی کے گرام نرمان کے نئے پروگرام کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی ذاتی جائیداد اور ذرائع گاندھی جی کے حوالے کردیں گی۔ راجکماری جی پنجاب کے ایک متمول خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔

کوئٹہ میں قبائل کے لوگوں کی گرفتاری
پشتو کی ایک قابل اعتراض کتاب کے سلسلہ میں

کوئٹہ ۲۴ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کوئٹہ ضلع میں پشتو زبان میں ایک قابل اعتراض کتاب سوسن جس تقسیم کی گئی ہے۔ پولیس نے کتاب مذکور کی بہت سی کاپیوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ قبائل کے جو لوگ یہاں موجود ہیں۔ انہیں پولیس نے تحقیقات کے لئے روکا ہوا ہے۔

پنڈت گھاسی رام کی مرتیو پر اظہار افسوس
آریہ سماج کیرانہ ضلع مظفر نگر کے پرستاؤ

کیرانہ ۲۴ر دسمبر آریہ سماج کیرانہ نے حسب ذیل پرستاؤ پاس کئے ہیں:۔
آریہ سماج کیرانہ پنڈت گھاسی رام ایم۔ اے کی مرتیو پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے اور ان کی موت کا صدق دل سے اعتراف کرتا ہے اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ مرحوم کی آتما کو شانتی اور ان کے پسماندگان کو صبر عطا کرے۔

لاہور کے ریلوے سٹیشن پر افسوسناک حادثہ
ایک ریلوے کلرک ہلاک ہوگیا

لاہور ۲۴ر دسمبر۔ گزشتہ روز لاہور ریلوے اسٹیشن کے یارڈ میں ایک افسوسناک واقعہ ہوا۔ جبکہ ایک ریلوے ملازم گاڑی کے نیچے آکر ہلاک ہوگیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک ریلوے ملازم دہلی سے کرسمس کی چھٹیوں پر کراچی جارہا تھا۔ لاہور ریلوے اسٹیشن پر سے گاڑی بدلنی تھی۔ اس کے گھر کے دیگر ممبر تو کراچی جانے والی گاڑی میں بیٹھ گئے لیکن وہ غلطی سے دوسری گاڑی میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے اپنی غلطی محسوس کرکے چلتی گاڑی سے چھلانگ لگادی۔ اور گاڑی کی زد میں آکر ہلاک ہوگیا۔ ریلوے پولیس نے اس کی موت کی اطلاع اس کے خاندان کے ممبروں کو ملتان لائن کے ایک سٹیشن پر دی۔ لاش کو اس کے رشتہ داروں کے حوالے کردیا گیا۔

بمبئی کے سابق میئر کے والد کی موت
۱۰۱ سال کی عمر تھی

بمبئی ۲۵ر دسمبر۔ بمبئی کے سابق میئر مسٹر بھالی لال جی کے والد سیٹھ ابھائی لال جی کا آج انتقال ہوگیا ہے۔ مرحوم کی عمر ۱۰۱ سال کی تھی۔ اور آپ سرکردہ تاجرانہ سوشل ورکر تھے۔

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کیخلاف پروٹسٹ

جس دن رپورٹ کے متعلق اسمبلی میں تحریک پیش ہوگی۔ اُس دن تمام ملک میں مظاہروں کی تجویز

پٹنہ ۲۵ دسمبر۔ جب پچھلے دنوں پٹنہ میں کانگرس ورکنگ کمیٹی اور کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے اجلاس ہوئے تھے۔ تو اس وقت کانگرس پریذیڈنٹ بابو راجندر پرشاد کو یہ اختیار دیا گیا تھا۔ کہ وہ جائنٹ کمیٹی کی رپورٹ کے خلاف تمام ملک میں مظاہرے کرنے کے لئے ایک دن مقرر کریں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ راجندر بابو اب اس معاملہ کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ کہ کونسا دن مقرر کیا جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں ایک سرکردہ کانگرسی نے انہیں لکھا ہے کہ جس دن اسمبلی میں کانگرس پارٹی کی طرف سے رپورٹ کے استرداد کی تحریک پیش ہو۔ وہی دن رپورٹ کے خلاف ملک کے طول و عرض میں مظاہرے کرنے کے لئے مقرر کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پریذیڈنٹ اس تجویز کے متعلق سرکردہ کانگرسیوں سے نامہ و پیام کر رہے ہیں۔

سیلون میں ہندوستانی مزدوروں کے

داخلہ پر پابندیاں لگانے کا مطالبہ

کولمبو ۲۵ دسمبر۔ سیلون نیشنل کانگرس کے نئے پریذیڈنٹ مسٹر ڈو جے رتن نے کانگرس کے سالانہ اجلاس میں اپنی صدارتی تقریر میں سیلون میں ہندوستان سے مزدوروں کے آنے کا سخت الفاظ میں ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ اس ملک میں کم اجرت لے کر کام کرنے والے مزدوروں کی آمد پر پابندیاں عاید کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ کانگرس کو ایک تو ان مزدوروں کے داخلہ پر پابندیاں لگانے اور دوسرے سیلون کے مزدوروں کا معیار زندگی اونچا کئے جانے کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔

ڈیوک اور ڈچز آف کنٹ

ہندوستان میں آئیں گے

لنڈن ۲۴ دسمبر۔ "سنڈے ڈسپیچ" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ امید ہے۔ ڈیوک اور ڈچز آف کنٹ آئندہ سال ہندوستان کا دورہ کریں گے۔ اور دہلی میں بادشاہ کی جوبلی کی تقریبات میں حصہ لیں گے۔ لارڈ ولنگڈن وائسرائے نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ یہ دورہ بہت پسند کیا جائے۔

ڈیوک آف کنٹ کے نام شمار ی پر مبارکباد کے پیغام میں وائسرائے نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ کہ وہ اپنی شہزادی کے ساتھ بہت جلد ہندوستان کا دورہ کریں گے۔ پچھلی بادشاہی خاندان کا ممبر ۱۹۲۱ء اور ۱۹۲۲ء میں ہندوستان آیا تھا۔ جبکہ پرنس آف ویلز نے ہندوستان اور برما کا دورہ کیا تھا۔

میانی میں شردھانند سپتاہ

آریہ یوک سماج میانی ضلع شاہ پور نے شردھانند سپتاہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ مورخہ ۱۶ دسمبر سے ۲۳ دسمبر تک ہر روز صبح ۴ بجے تمام شہر میں سنکیرتن کیا جاتا تھا۔ جس میں آریہ سماج کے تمام ممبران اور شہر کے معززین کافی تعداد میں شامل ہوتے تھے۔ مورخہ ۲۳ دسمبر کو شام کے ۲ بجے آریہ کنیا پاٹھ شالا کے ہال میں شردھانند بلیدان دوس بڑے اتساہ سے منایا گیا۔ جس میں شریمتی راجوائی جی سبھروال نے شدھی کے وشے پر بڑا پربھاؤ شالی ویاکھیان دیا۔ جب سے شریمتی جی اس جگہ تشریف لائی ہیں آپ نے استری سماج میں ایک نئی روح پھونک دی ہے نیز مہاشہ راجکمار سین جی نے سوامی جی کی زندگی پر پُر از معلومات لکچر دیا۔ جس سے حاضرین خوب متاثر ہوئے۔ اس کے بعد بابو رام سرنداس جی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل نے بڑا پربھاؤ شالی ویاکھیان دیا۔ جس کو جنتا نے بڑا پسند کیا۔ اس کے علاوہ دیوان جگدیش رام صاحب جی تارک اور مسٹر گلشن نے سوامی جی کے متعلق اپنی کویتائیں پڑھیں حاضرین میں مالٹے تقسیم کئے گئے۔ چونکہ لالہ رام پیارا لال جی چھابڑا نے دیئے تھے اور شہر میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

(موہن لال کتا منتری آریہ یوک سماج میانی)

سیلون میں قحط کا خطرہ

فصلیں تباہ ہوگئیں

کولمبو ۲۴ دسمبر۔ خشک علاقہ کے دیہات سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ قحط کا سخت خطرہ ہے۔ کیونکہ پانی کی قلت کی وجہ سے فصلیں تباہ ہوگئی ہیں۔ ملیریا کی وبا کے زراعت پیشہ آبادی کی مصیبتوں میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے پانی کی کمی وجہ سے نئی فصلوں کی بجائی نہیں ہوسکی۔ کل کیورن گالا میں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کسانوں میں قحط کو روکنے کے سوال پر غور کیا گیا۔

ایک ہندی رسالہ کا اجراء

ہندی ماہواری رسالہ "سیوک" کا پہلا نمبر یکم جنوری ۱۹۳۵ء کو شائع ہو جائے گا۔ اس کا ایک علیحدہ ایڈیشن سینی برادری کے لئے بھی چھپے گا۔

قصور میں شردھانند دوس کی دھوم

آج مورخہ ۲۳/۱۲/۳۴ کو آریہ سماج مندر قصور میں ستسنگ اور ویشیش میں شردھانند دوس منایا گیا۔ (منتری)

پنجاب یونیورسٹی کے ۴۵ پروفیسر

اور طلباء برما میں

رنگون ۲۴ دسمبر۔ ۴۵ ممبروں کی ایک پارٹی جس میں پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر سٹوڈنٹس اور لیڈی سٹوڈنٹس شامل ہیں۔ برما کی سیر کے لئے ۱۸ دسمبر کو کلکتہ سے یہاں پہنچے۔ پارٹی کے لیڈر رائے صاحب سوہن لال ہیں اور ان کے ساتھ پنجاب یونیورسٹی کی جیوگرافیکل سوسائٹی کے کچھ ممبر بھی ہیں۔ یہ پارٹی آج برہما سے روانہ ہو جائے گی۔

اشیائے خوردنی کے چوروں کو سزائے موت

ماسکو ۲۳ دسمبر۔ اشیائے خوردنی کے چرانے کے جرم میں پانچ اشخاص کو سزائے موت اور بیس کو مختلف المیعاد قید کی سزائیں ہوئی ہیں

گوروکل اندرپرستھ کے سٹاف کا پرستاؤ:۔

ہمیں یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ماسٹر وشنومتر جی جو گزشتہ سال کئی اپرادھوں کے کارن گوروکل اندرپرستھ سے آریہ پرتی ندھی سبھا دوارا برخاست کیا گیا تھا۔ اور جس پر جرمانہ بھی ہو چکا ہے۔ وہ ہمارے متعلق یہ مشہور کر رہا ہے۔ کہ ہم اُس کے مذموم پراپیگنڈا کے ساتھ اتفاق رکھتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ ہم اس کی لکھی ہوئی لچر کتاب کو ہندی ساہتیہ میں ایک بدنما دھبہ سمجھتے ہیں۔ اور جتنے الزامات انہوں نے برہم چاریوں اور کرم چاریوں اور ادھیکاریوں پر لگائے ہیں۔ وہ سب بے بنیاد۔ غلط اور جھوٹ ہیں۔ ہم اس کتاب اور ان کے پراپیگنڈا کے برخلاف زوردار پروٹسٹ کرتے ہیں۔

(۱) رامانند سنیاسی (گوروکل سیوا کال ۲۷ برس)
(۲) رام چندر انگلش ٹیچر سابق چیف فارسٹ آفیسر نا بھہ پنڈت بدھ دیو جی مہوپدیشک (گوروکل سیوا کال ۲۸ برس)
(۳) دھامنی ودیا النکار (سیوا کال ۱۵ برس)
(۴) ہری شرن سدھانتا النکار (سیوا کال ۱۲ سال)
(۵) بکرما دتیہ سدھانتا النکار (سیوا کال
(۶) دھرم دیو ویدواچسپتی (سیوا کال
(۷) جگن ناتھ پرشاد ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ٹی (سیوا کال ۱۱½ برس)
(۸) آنند سروپ ودیا النکار بی۔ اے۔
(۹) ہری ونش کمار۔ آر۔ ڈی۔ ایس۔
(۱۰) ڈاکٹر نتیانند ودیا النکار۔ ایم۔ آر۔ سی۔ پی۔ بمبئی۔

آریہ سماج ظفروال کے سماچار:

(۱) شردھانند بلیدان دوس ۲۳/۱۲/۳۴ کو بڑے سماروہ سے آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ ماسٹر گردھاری لال جی نے پرارتھنا کے بعد سوامی جی کے جیون پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔

(۲) شوک پرستاؤ:۔ آریہ سماج ہذا نے گوسفتہ واری ست سنگ میں شری پنڈت گنگا رام جی۔ پنڈت انار ورما۔ پروفیسر مکھ رام جی پر شوک کا پرستاؤ پاس کیا۔ اور ان کے سمبندھیوں کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔

(۳) آریہ سماج مندر ہال اور برآمدہ تیار ہیں۔ صرف دروازے لگنے باقی ہیں۔ جو جنوری تک لگ جائیں گے۔ ہال تو لالہ جمعیت رام رئیس کے خرچ سے بنا ہے اور برآمدہ سماج نے خود بنوایا ہے۔ ایک کمرہ لالہ ٹھاکر داس جی ساکن پل نے بنوا دینے کے لئے وعدہ کیا ہے جو یکم جنوری سے بننا شروع ہو جائے گا۔ مہاراج کرشن جی پردھان آریہ سماج ہذا نے زمین آریہ سماج مندر کو بڑی ادارتا سے دان دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اب مندر کا صحن بڑا فراخ ہو جائے گا۔ مندر کا سوال ہمیشہ کے لئے حل ہو گیا ہے اور سماج کی ضرورتوں کے لئے کافی ہے۔

(گردھاری لال منتری آریہ سماج)

برہد منڈل (لوہاری باغ) لاہور

شری پنڈت جگن ناتھ آریہ اپدیشک ڈیڑھ ماہ سے لوہاری باغ لاہور میں ہری کی منوہر کتھا کرتے ہیں۔ اور اپنی امرت بانی سے آتماؤں کو ترپت کرتے ہیں۔ اس کے اتیرکت دیوتی پرشاد جی اور شری نرپت سنگھ جی بھی اپنے مدھر اپدیشوں سے لابھ پہنچاتے ہیں۔ جس کے لئے ہم ڈاکٹر ڈھلا رام جی نگر پرچار اور شری پنڈت جی کا دھنیواد کرتے ہیں۔ اور آشا رکھتے ہیں۔ کہ اوشیہ کبھی بھوجن سے پیاسی آتماؤں کو ترپت کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

(منتری سملت برہد منڈل لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تھے۔ ان کو بھی روحانی باتوں کا بڑا شوق تھا۔ چکر لگاتے ہوئے رات کے ایک بجے تک میری جیل کے کمرے کے سامنے کھڑے رہتے۔ اور باتیں کرتے رہتے۔ میں نے ان کو کہا۔ کہ جب وہ گھنٹوں تک روحانی باتوں میں آنند لیتے رہتے ہیں۔ تو غریب گوگن رام نے اس آنند میں کچھ وقت زیادہ لگا دیا۔ تو وہ قابل سزا نہ سمجھا جانا چاہیئے۔

خانصاحب پہلے تو پیش وپیش کرتے رہے مگر آخرکار میری اس زبردست دلیل کے سامنے سر جھکانا پڑا۔ مہاشہ گوگن رام کا ایک اور میرا بھی ایک قیدی نمبردار ملا۔ جس کے پاس گورکھی ستیارتھ پرکاش تھی اس میں یہ قیدی آنند اور شانتی محسوس کیا کرتا تھا۔ ان دنوں میں میں نے محسوس کیا۔ کہ ہر ایک جیل خانہ کی لائبریری میں وید سوامی دیانند کی ساری کتابیں۔ اپنشدیں ضرور ہونی چاہیئں۔ تاکہ ہندو اور آریہ سماجی قیدی اپنی روحانی شانتی حاصل کر سکیں۔

عجیب بات ہے۔ کہ یہاں کی جیل لائبریری میں میکسمولر اور سوامی وویکانند وغیرہ کی انگریزی کتابیں بہت سی تھیں۔ مگر ستیارتھ پرکاش گورکھی ہندی یا اردو وغیرہ میں بھی نہیں تھی۔ اور سندھیا بھی کسی زبان میں موجود نہیں تھی۔ جیسا وید پرچار کے متعلق دیگر باتوں کا انتظام کیا جاتا ہے وہاں جیل خانوں کی لائبریری میں ان کتابوں کا مہیا کرنا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا فرض ہے۔ سوامی سوتنترا نند جی اس طرف دھیان دیں۔

مہاشہ گوگن رام جب انبالہ جیل میں تبدیل ہے۔ تو ڈاکٹر لال چند پردھان آریہ سماج انبالہ چھاؤنی اور مہاشہ بابو دی پرشاد ودما بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ انبالہ شہر کے نام میرے خط لے گئے تاکہ آریہ سماج کا ست سنگ انہیں ملتا رہے افسوس ہے۔ کہ یہ غریب آدمی مگر آریہ سماج کا سچا بھگت ۷ دسمبر ۱۹۳۴ء کو اس اسار سنسار کو چھوڑ گیا۔

اس شخص کی خواہش تھی۔ کہ وہ اپنے ایک بھتیجے کو اور اپنے چھوٹے بچے کو گوروکل کی تعلیم دلائے۔ چنانچہ ایک بنگالی قیدی جو انبالہ جیل میں تھا۔ اس سے گوروکل کے ادھیکاریوں کے نام سفارش کروائی۔ مجھ سے بھی سفارشی خط لکھوائے۔ یہ ہوس وہ دل میں ہی لے گئے۔ عمر بھی ان کی تیس اور چالیس کے درمیان تھی۔ پنڈت رام سروپ آیور وید آچاریہ روہتک میں گوروکل کے سناتک ہیں

گوروکل کے متعلق پنڈت وشوامتر کی غلط فہمی پر

عاجزانہ گذارش

(از سوامی رامانند جی پردھان ادھشٹاتا گوروکل اندرپرستھ)

میں ایک ٹرینڈ ادھیاپک ہوں۔ گوروکل آنے سے قبل عرصہ بارہ سال تک سرکاری سکولوں میں ادھیاپک کا کام سرانجام دیتا رہا ہوں۔ میں شری سوامی شردھانند جی کے اپدیشوں سے متاثر ہو کر دسمبر ۱۹۰۷ء میں گوروکل کی سیوا کے لئے آیا۔ اور اسی وقت سے اب تک بغیر کوئی تنخواہ لئے گوروکل کی سیوا کر رہا ہوں اس وقت جو جائیداد میرے پاس تھی۔ وہ بھی گوروکل کی بھینٹ کر دی مجھے گوروکل کی سیوا کرتے ہوئے ستائیس برس ہو چکے ہیں۔ اس وقت میں ایک سنیاسی ہوں۔ رشی دیانند جنم شتابدی کے موقعہ پر شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے دست مبارک سے سنیاس لیا۔ گوروکل کی سیوا کے شروع دس سالوں میں میں نے بہ حیثیت سپرنٹنڈنٹ کام کیا پھر پانچ سال ادھیاپک اور ادھشٹاتا ہر دو کے فرائض سرانجام دیئے۔ ازاں بعد ۱½ سال فقط ادھیاپک کی حیثیت سے ہی کام کیا اب عرصہ ½ ۱ سال سے حسب الحکم شری آچاریہ جی چیف سپرنٹنڈنٹ آشرم گوروکل اندرپرستھ کا کام کر رہا ہوں

گذشتہ ۲۷ سالہ خدمت کے دوران میں میں ہمیشہ برہمچاریوں کے پاس آشرم میں رہا ہوں ادھشٹاتا کی سیوا کے زمانہ میں اپنی شیرینی اور پاس والی شیرینی کو رات کے وقت کبھی ایکبار کبھی دوبار دیکھ بھال لیا کرتا تھا۔ لیکن اب چیف سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے جملہ شیرینیوں میں رات کے ۱۰ بجے سے ۳ بجے تک مختلف اوقات میں کم از کم ایک بار گشت کیا کرتا ہوں میں نے آج تک کسی برہمچاری کو برے افعال و حرکات کرتے ہوئے نہ پایا۔ پنڈت وشوامتر کی گوروکل کے متعلق غلط فہمی پھیلانے والی کتاب کو پڑھ کر مجھے ازحد رنج ہوا۔

پنڈت وشوامتر بھی لگ بھگ ۴ سال گوروکل

اور آیوروید کی روہتک میں کرتے۔ میری سفارش پر چونکہ سناتک موصوف میرے ایک متر کے عزیز ہیں۔ مہاشہ گوگن رام کا بیماری میں علاج کیا کرتے تھے۔ مجھے امید ہے کہ وہ مہاشہ گوگن رام کی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے ان کے پریوار کا پتہ لیں گے۔ اور پورا یتن کریں گے۔

میں ادھیاپک رہے ہیں اتنا پنڈت جی اپنی شیرینی کو فقط سندھیا ہون کرانے آشرم میں آیا کرتے تھے۔ یا گاہے بگاہے بروز تعطیل برہمچاریوں کو سیر کرانے باہر لے جایا کرتے تھے پنڈت جی رات کے وقت کبھی برہمچاریوں کے درمیان نہیں سوئے بلکہ اپنے گھر ہی سویا کرتے تھے پھر میں نہیں سمجھتا۔ کہ کس ثبوت کی بنا پر معصوم برہمچاریوں پر ایسے الزام لگائے۔ برہمچاریوں کے خلاف پنڈت جی کے لگائے گئے الزامات قطعی صداقت پر نہیں بلکہ بے آدھار اور بے بنیاد ہیں۔

چونکہ پنڈت جی کو کئی قصوروں کی وجہ سے ادھیکاریوں نے برخاست کیا تھا۔ لہذا پنڈت جی نے غصہ میں آکر آنکھیں بند کر کے گوروکل کو بدنام کرنے کی فضول کوشش کی ہے اور بعض ذاتی معاملات کی بنا پر شری آچاریہ رامدیو جی جیسے مدبر پر۔ شری پنڈت دیوشرما جی جیسے تپسوی پر۔ وگھن سے کام کرنیوالے شری پروفیسر سیٹھی جی و ماننیہ گوپال جی پر نازیبا حملے کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ جملہ کرم چاریوں و برہمچاریوں پر بھی بیہودہ الزامات گھڑے ہیں۔ جسطرح مریض یرقان کو جملہ اشیاء پیلی ہی پیلی نظر آتی ہیں۔ ایسے ہی پنڈت وشوامتر جی کا حال ہے۔ گوروکل سے نکالے جانے کی وجہ سے غصہ میں آکر گوروکل کی ہر ایک چیز میں انہیں نقص نظر آنے لگا ہے کیا پنڈت جی کو اپنی ملازمت کے چار سالہ عرصہ میں بھی گوروکل میں کوئی نقص نظر آیا؟

اس سے پہلے بھی گوروکل سے برخاست شدہ اشخاص نے گوروکل کو بدنام کرنے کی فضول کوششیں بذریعہ تحریر و تقریر کی ہیں لیکن گوروکل اپنی صداقت کی بنیاد پر کھڑا ہے اور بتدریج ترقی کے راستہ پر گامزن ہے۔ میں نے اپنی ۲۷ سالہ سیوا کے زمانہ میں بخوبی دیکھا ہے کہ بدچلن بد زبان نوکر کو گوروکل کے ادھیکاریوں نے نہیں رہنے دیا۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ آئندہ بھی نہیں رہنے دیں گے۔

یہ سب پر بخوبی ہویدا ہے کہ انسان غلطی کا پتلا ہوتا ہے اور اس کے جاری کردہ کام نقائص سے خالی نہیں ہوتے۔ آخر گوروکل بھی تو انسانوں کا چلایا ہوا ہے اور انسان ہی اس وقت چلا رہے ہیں۔ لہذا نقائص کا رہنا ایک قدرتی امر ہے گوروکل پریمیوں کو چاہیئے کہ مل جل کر ان نقائص کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

تاہم میں پنڈت وشوامتر جی آخیر داد دیتا ہوں اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ انہیں عقل سلیم عطا کرے۔

اخیر میں سب گوروکل پریمیوں و عام جنتا سے التماس ہے۔ کہ وہ خفیہ طور پر گوروکل تشریف لا دیں۔ گوروکل کے انتظام۔ چال چلن حساب کتاب کا بچشم خود یہاں مقیم رہ کر ملاحظہ فرما دیں اور ازاں بعد جس نتیجہ پر پہنچیں۔ اس سے عام جنتا کو مطلع فرما دیں۔ اس سے پہلے بھی کئی مہانو بھاؤں نے اپنے مشاہدات عام جنتا پر ظاہر کئے ہیں۔

دہلی کے سنر کھشکوں کا

ادشک نویدن

سب آریہ بھائیوں تھا گوروکلی برہمچاریوں کے سنر کھشکوں سے نویدن ہے کہ ماسٹر وشوامتر جن کو ڈیڑھ سال میں کئی قصوروں کی وجہ سے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا نے ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر برخاست کیا گیا تھا۔ انہوں نے گوروکل کے خلاف ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں گوروکل کانگڑی و گوروکل اندرپرستھ کے کرم چاریوں و برہمچاریوں پر ملعون و نامناسب حملے کئے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ شری آچاریہ رام دیو جی۔ شری پروفیسر سیٹھی جی و پروفیسر گوپال جی آدی مہانو بھاؤں پر قابل نفرت الزامات عائد کئے گئے ہیں۔

ہم چونکہ اپنے بچوں کو ملنے کی وجہ سے بسا اوقات نزدیک ہونے کے کارن گوروکل جاتے رہتے ہیں۔ وہاں عام طور پر برہمچاریوں میں ہی رہتے ہیں۔ اور ہر ایک بات کی بغور جانچ و پڑتال کرتے ہیں۔ ہم میں سے کئی ایک تو ایک دو ماہ تک وہاں ٹھیرتے ہیں۔ ہمیں وہاں (گوروکل اندرپرستھ) کا پربندھ۔ رہن سہن تھا آچار و چار نہایت عمدہ اور سنتوش جنک دکھائی دیتا ہے۔ سب برہمچاری بھی سنتشٹ ہیں۔ اس لئے ہم جملہ آریہ بھائیوں کو یقین دلاتے ہیں کہ جو مضامین اس کتاب میں لکھے ہیں۔ وہ نامناسب ہی نہیں بلکہ جھوٹ بھی ہیں۔

ہم نے مہاشہ جی کی فائل کو دیکھا ہے اس سے ہمیں یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہ مہاشہ واقعی میں گوروکل میں رکھنے کے قابل نہ تھے۔ ان کی اپنی فائل میں جو ان کے ہی تحریر کردہ کئی ایسے خطوط ہیں جو ان کی کتاب کو سراسر جھوٹی ثابت کرتے ہیں گوروکل کانگڑی پر حملہ کرنا چاند پر تھوکنے کے مصداق ہے۔ لہذا اس کے بارے میں لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(۱) دستخط لالہ گورو دتا جی سرگباش برہمچاری سیتو جماعت نہم

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(۴) ” سیٹھ رام کشن داس جی ” ” ودیا رتن اختم
(۳) ” لالہ بہاری لال ” ” ” پرشوتم نہم
(۴) ” سیٹھ شیام سندر ” ” ” سوہر گیارہویں
(۵) ” ” نانک چند ” ” ” کمیسر تال دہم
(۶) ” ” جوتی پرشاد ” ” ” بھیشم دوم
(۷) ” لالہ جمیت رائے ” ” ” ویرسین گیارہویں
(۸) ” پہا بیر جی شکل ” ” ناگیندر ششم
(۹) ” چودہری دلیپ سنگھ جی ” ” دھرمیندر۔ نرندر

دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور کے سالانہ امتحانات

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے اپدیشکوں کو گیان پڑھانے اور آریہ پرشوں میں سدھانتوں کا گیان پھیلانے کے لئے سدھانت وشارد۔ سدھانت بھوشن اور سدھانت شرومنی وغیرہ پریکشائیں جاری کر رکھی ہیں۔ جن کا پربندھ اپدیشک ودیالیہ کے آدھین ہے۔ یہ پریکشائیں امسال بھی حسب معمول ماہ مارچ میں ہونگی۔ امیدوار اپنی درخواستیں بمعہ فیس ۳۱ر جنوری ۱۹۳۵ء تک بھیج دیویں۔

فیس امتحانات حسب ذیل ہیں:۔

سدھانت وشارد دو روپے (۲)
سدھانت بھوشن اڑھائی روپے (۲/۸)
سدھانت شرومنی تین روپے (۳)

ان امتحانات میں سے سدھانت وشارد ایسی پریکشا ہے۔ جس کا تمام کورس ہندی میں ہے اور جس کی پرائیویٹ تیاری آسانی سے ہو سکتی ہے اس پریکشا کی نکھت پستکیں ہیں:۔

(۱) ستیارتھ پرکاش۔ (۲) سنسکار ودھی۔ (۳) رشی کرت گرنتھ (۴) درشٹانند گرنتھ سنگرہ پہلا حصہ واپدیش منجری (۵) آریہ دھرمیندر جیون (۶) بھارت ورش کا اتہاس۔ شری پرفیسر رام دیو جی کرت۔

درخواست چھپے ہوئے کاغذ پر آنی چاہیئے جو ودیالیہ سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام آچاریہ ودیالیہ لاہور دینی چاہیئے۔

(سوتنترانند)

آریہ سماج میلسی کا انتخاب

کل رات ۱۹۳۴-۱۲-۲ کو جنرل میٹنگ میں سماج کے ادھیکاریوں کا چناؤ سروسمتی سے حسب ذیل ہوا۔

پردھان :۔ پنڈت ارجن دیو جی۔
اپ پردھان :۔ مہاشہ توتا رام جی۔
منتری :۔ مہاشہ کیشو رام جی۔
منجر پاٹھ شالہ :۔ مہاشہ اندرجیت جی بی اے سدھانت وشارد۔
ممبران انترنگ سبھا :۔ شریمان لالہ بودھراج جی۔ گیان چند۔ بلدیو دت جی۔

پنجاب مرکزی یتیم خانہ

راوی روڈ لاہور

(لکھک شری لالہ پرسہ رام جی آنریری سیکرٹری)

ماہ نومبر کے آخیر میں ۴۷ لڑکے اور ۱۵ لڑکیاں تھیں۔ ۶ لڑکے اور ایک لڑکی نئی داخل ہوئی۔ ۶ لڑکوں نے اناتھ آلیہ چھوڑا۔ اور اپنے سمبندھیوں کے پاس چلے گئے۔ ۴ لڑکیوں کا وواہ کیا گیا۔ اور ۴ لڑکیوں کو سمبندھی لے گئے

صحت عام طور پر اچھی رہی ۲۶ لڑکیوں کو معمولی بخار ہوا۔ دو تین دن کے بعد ٹھیک ہوتے رہے اس ماہ میں جن بھائیوں نے سہایتا کی ہے ان کا ہم دھنیاواد کرتے ہیں لالہ جگن ناتھ جی سیٹھ شملہ ۲۵ روپیہ سردار جگمار چمن نیروز پورروڈ لاہور مبلغ ۵۰ روپے مہاراج راجکمار چیتر دیو سنگھ جی پونچھ ہوس لاہور ۱۰۰ روپیہ اور لالہ بھگوان چند۔ ند جو برجی کوارٹر لاہور نے تمام بچوں کو بھوجن کھلانیکے علاوہ ۵۰۰ روپیہ بلڈنگ کیلئے دان دیا۔ ایک اور رائے صاحب کئی ماہ سے قریباً ۲۰ روپیہ دودھ سبزی وغیرہ کے لئے دے رہے ہیں ان سب مہانوبھاؤں کا ہم خاص طور پر دھنیاواد کرتے ہیں۔ اور سب دانی اصحاب سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ہماری ضروریات کا خیال رکھیں۔ تاکہ بچوں کو زیادہ آرام ملتا رہے۔

ہماری ضروریات (۱) رہائشی کمرے ناکافی ہونے سے بچوں کو رہنے میں کشٹ ہوتا تھا اس لئے مزید کمرے بنوانے شروع کر دیئے ہیں دانی پرشوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ سہایتا بھیجکر مشکور فرماویں۔ جو بھائی کسی کی یادگار میں کمرہ بنوانا چاہتے ہوں اُن کے لئے نہایت موزوں موقع ہے۔ یادگار کی یادگار اور یتیم بچوں کی دعائیں ہر وقت شامل حال ہونگی۔

(۲) **چار دیواری**۔ ابھی نامکمل ہے۔ اس کے نہ ہونے سے بچوں کی پوری نگہداشت نہیں ہو سکتی۔

(۳) **بھوجن شالہ**۔ یک صد بالکوں کے بھوجن پکانے کی کوئی جگہ نہیں۔ اس کے علاوہ سٹور روم بھی بنانے ہیں۔ یہ سب کام بغیر دھن کے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے سب بھائیوں سے ہماری اپیل ہے۔ کہ ۵-۱۰-۲۵-۱۰۰ روپیہ جتنی بھی سہایتا کر سکیں۔ بھیجنے کی کرپا کریں۔

یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری پوجیہ سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور ہیں۔ اس اناتھ آلیہ میں یکصد بالکوں کی پرورش کر کے ان کو دھارمک تعلیم کے علاوہ دستکاری سکھلانے کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ کئی لڑکے مختلف کام سیکھ کر اپنی جیوکا کما رہے ہیں اور ہندو جاتی کا انگ بنے ہوئے ہیں۔ لائق لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے اناتھ آلیہ کی سالانہ رپورٹ مفت منگوا کر مطالعہ کریں۔

ویدک دھرم شکھشا

جو پتری پاٹھ شالاؤں کے لئے

آریہ شکھشا سمتی کی پاٹھ ودھی کے مطابق ایک آریہ ودوان نے تیار کی ہے اور جس کو ادھیکاری سماج نے پسند فرما کر پتری پاٹھ شالاؤں میں رائج فرمایا ہے بیحد اور مہا دنی روچک ہونے کے کارن پتریاں اس کو یاد کر لیتی ہیں۔ جس سے ویدک سدھانت دل پر منقش ہو جاتے ہیں۔ کاغذ بہت بڑھیا۔ سوامی جی کی تصویر سے مزین مشہور تاجروں سے ملسکتی ہے قیمت پہلا بھاگ ۲ر دوسرا ۱ر تیسرا ۲ر چوتھا ۲ر ملنے کا پتہ:۔

تاراچند آریہ اینڈ سنز بھارت پستکالیہ سرگودھا

مسئلہ آواگون پر

معرکتہ الآرا کتاب

(مصنفہ ایل۔ این۔ امروہوی)

ابطال التناسخ مصنفہ سید ہارون صاحب زنگی پوری کے جواب میں اثبات التناسخ کے نام سے تحریر کرائی گئی ہے۔ مصنف نے ہر سوال کا جواب زند اوستھا بائبل قرآن سے منقولانہ و منطقیانہ لکھا ہے خواجہ غلام الحسنین پانی پتی مؤلف (رشی دیانند اور ان کی تعلیم) نے حدوث روح مادہ وغیرہ میں جو امدادی حاشیہ آرائی فرمائی ہے۔ اس کا جواب بھی دیکھئے۔ ۲۵۶ صفحہ کی کتاب قیمت دس آنہ (۱۰) ہے۔ ایک جلد کے لئے ۱۲ کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کرشن برادرس پوسٹ نمبر ۳ امروہہ ضلع مراد آباد (یو۔پی)

آریہ مسافر میں اشتہار کلید کامیابی ہے

دھوکہ سے بچیں!

کوی نو ودوید بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما وید کی ایجاد کردہ

”امرت دھارا“ (رجسٹرڈ)

(تمہارے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اسکی نقلیں بنانا شروع کر دیں۔ اور کئیوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب دوائیں معمولی سی نقلیں ہیں۔ جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں۔ ”امرت دھارا“ کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے۔ اسلیئے ہوشیار رہیئے اور

اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) نصف اکروپیہ چار آنے (۱/۴) نمونہ صرف آٹھ آنے (۸)

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا (۷۹) لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ओ३म्

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

آریہ مسافر کا لیکھرام نمبر

لاہور

بیادگار اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

کاش دنیا ویدک دھرم پر قائم رہتی

ویدوں کا سرشٹ دھرم اور شاستروں کی پوتر مریادا جس کے واسطے اب تک بھی
مخالف و موافق اُن کی پابندی کے گیت گا رہے ہیں۔ اگر آج تک دنیا میں
رہتی۔ یا اُس کے انوسار لوگ آچار بیوہار کرتے رہتے۔ تو یقین
ہے کہ کوئی اور مت اور مذہب منہ نہ دکھلاتا۔ اور نہ
کوئی نیا دین پیدا ہوتا ۔

(پنڈت لیکھرام جی)

ایڈیٹر
چرنجی لعل پریم

سالانہ تین روپے
فی پرچہ ۲

مارچ ۱۹۳۵

جلد ۶
نمبر ۱۰ و ۱۱

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں کے پربندھ

سماج	تاریخ	اپدیشک
آریہ سماج شیخوپورہ	۱۵ سے ۱۷ مارچ ۱۹۳۵ء	شری سوامی سوتنتر انند جی مہاراج ۔ پنڈت منسا رام جی ۔ پنڈت تیرتھ رام جی ۔ پنڈت رامچندر جی ۔ لالہ نند لال جی آریہ ۔ مہاشہ کیسر چند جی مہاشہ بالکرشن جی
آریہ سماج فیروزپور شہر	۱۵ تا ۱۷ "	پنڈت ستیہ دیو جی ۔ پنڈت چندر بھانو جی لالہ چرنجیت لال جی ۔ مہاشہ اودے سنگھ جی مہاشہ ہر بشمبھر جی
آریہ سماج اجنالہ	۱۵ تا ۱۷ "	پنڈت پورن چند جی ۔ پنڈت دھرم دت جی ۔ مہاشہ نیتر چند جی ۔
آریہ سماج نئی دہلی	۱۵ تا ۱۷ "	مہاشہ چرنجی لال جی پریم ۔ پنڈت ہردیال جی آچاریہ ۔ امر دیو جی ۔ مہاشہ نتھا سنگھ جی ۔ مہاشہ موہن لال جی ۔
آریہ سماج میرپور	۱۵ تا ۱۷ "	پنڈت بدھ دیو جی ۔ پنڈت ہرپال جی ۔ پنڈت اگست منی جی ۔ سوامی ودیانند جی مہاشہ جسونت سنگھ جی ۔ مہاشہ مہر چند جی ۔ مہاشہ بھدرپال جی
آریہ سماج راجن پور	۱۵ تا ۱۷ "	پنڈت پریہ ورت جی ۔ پنڈت شانتی پرکاش جی ۔ مہاشہ آتم دیو جی ۔ مہاشہ شالگرام جی ۔
گوروکل منے کوٹ	۱۶ تا ۱۸ مارچ "	شری سوتنتر انند جی مہاراج ۔
آریہ سماج اودھوچک	۱۸ تا ۲۰ "	پنڈت دھرم دت جی ۔ پنڈت رام چندر جی پنڈت جگن ناتھ جی ۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی
آریہ سماج ساہیوال	۱۹ تا ۲۱ "	شری سوامی سوتنتر انند جی مہاراج ۔ پنڈت ہردیال جی ۔ پنڈت چندر بھانو جی ۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی ۔ مہاشہ نتھا سنگھ جی ۔
پنڈی بھٹیاں	۱۸ تا ۲۰ "	پنڈت دلیپ جی ۔ پنڈت رام چند جی ۔ سوامی دھیرانند جی ۔ مہاشہ بھدرپال جی ۔ مہاشہ بال کرشن جی ۔

راز زندگی
یا
آریہ سماج کس چیز سے زندہ ہے؟

از شری کیدار جی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ ڈی شہر سیالکوٹ

اس بات میں کسی کو شک نہیں ہے ۔ کہ آریہ سماج ایک زندہ پارٹی ہے ۔ اس کا اب تک کا اتہاس اس بات کا گواہ ہے ۔ کہ آریہ سماج ہر کڑی آزمائش میں اپنے زندہ ہونے کا نمایاں ثبوت دیتا رہا ہے گورنمنٹ وقتاً فوقتاً اس بات کا کھلے الفاظ میں اعتراف کر چکی ہے ۔ کہ ہندوستان کی دھارمک سماجک اور راجنیتک اوستھا میں ہلچل پیدا کرنے میں آریہ سماج بہت حد تک ذمہ دار ہے یہ دوسری بات ہے ۔ کہ زمانے کے تغیرات اور حالات کی تبدیلی کی وجہ سے آج آریہ سماج میں وہ پہلی سی گرمجوشی اور پرچار کی لگن دکھائی نہیں دیتی مگر اب بھی ضرورت پڑنے پر زندگی کی ہر نئی جدوجہد میں سینہ سپر ہو کر وہ میدان کارزار میں ہمیشہ موجود رہتا ہے ۔

اٹھارھویں اور انیسویں صدی کے درمیان میں پنجاب کے ہندوؤں کی رکشا کا سہرا بجا طور پر سکھوں کے سروں پر باندھا جا سکتا ہے ۔ مگر یہ بھی ایک بے اد شیہ بات ہے کہ انیسویں اور بیسویں صدی کے درمیان پنجاب میں اہل ہنود کے دھرم کرم تہذیب اور میں کہوں گا ۔ جان و مال تک کی حفاظت اور سارے ہندوستان میں سدھار اور ادھار کے لئے بیداری پیدا کرنے کا فخر آریہ سماج کو ہی حاصل ہے ۔ اور آج بھی مخالف مذہب والوں کو کسی چیز کی ٹکر کا خطرہ لاحق رہتا ہے تو وہ آریہ سماج ہے آریہ سماج میں آریہ سماجیوں کی اپنی بے پرواہی سے بھلے ہی کچھ ڈھیل اور آلسیہ آ گیا ہے ۔ مگر آریہ سماج کے وجود میں زندگی کی ساری علامات ظاہرا یا پوشیدہ طور پر آج بھی برابر موجود ہیں ۔

یہ سوال ہر ایک کو کھٹکتا دیکھا گیا ہے ۔ کہ آریہ سماج آخر کس چیز سے زندہ ہے ؟ کوئی سمجھتے ہوں اس کی زندگی شاید آریہ سماجیوں کی لاکھوں کی تعداد پر مبنی ہے جس کا ثبوت گزشتہ مردم شماری میں ملا تھا ۔ کسی کا خیال ہے آریہ سماج کے زیر سایہ سینکڑوں اور ہزاروں انسٹی ٹیوشن ہونے کی ہی برکات کا یہ نتیجہ ہے اور کئی شاید یہ بھی اندازہ لگاتے ہوں کہ آریہ سماج کے پاس لاکھوں روپیہ جو چندوں کی صورت میں فراہم ہوتا ہے اور بڑی بڑی عمارتیں جو آریہ سماج کی ذاتی جائداد کی شکل میں موجود ہیں ۔ وہ سب ہی اس کی کامیابی کا راز ہیں ۔ مگر ایسا یقین رکھنے والے بھولے آدمی یہ نہیں جانتے ۔ کہ ہندوؤں کی تعداد کروڑوں تک ہو کر بھی بہ حیثیت مجموعی وہ آج پستی کی حالت میں کیوں پڑے ہیں ۔ ہندو قوم میں اتنے مت متانتر مٹھ اور سنستھائیں ہونے پر بھی وہ آج اپنی رکھشا آپ کیوں نہیں کر پاتے ۔ اور ہندوؤں کے بڑے بڑے عالیشان سونے اور چاندی کے مندر اور کروڑہا روپیہ کی آمدنی رہتے بھی وہ اوپر اٹھنے کی کوشش میں کامیاب کیوں نہیں ہوتے میں ایک منٹ کے لئے بھی یہ یقین نہیں کر سکتا ہوں ۔ کہ آریہ سماج کی زندگی اس کے کثیر تعداد ممبروں وسنکھیا ۔ انسٹی ٹیوشنوں اور عالیشان عمارتوں یا بڑے بھاری فنڈوں کی وجہ سے قائم ہے میں پوچھتا ہوں ۔ آج سے کچھ ہی برس پہلے دیانند نے پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا کے روپ میں آریہ سماج کی بنیاد رکھی تھی ۔ اس سمے ان کے کتنے پیروکار تھے ۔ ان کے زیر سایہ کتنے انسٹی ٹیوشن تھے اور ان کے پاس کتنا روپیہ اور کتنی عمارتیں تھیں ؟ ایک لنگوٹ باندھے تن تنہا دیانند مخالفت کے موجزن دریا میں کود پڑا تھا اور ویدک دھرم اور ہندو تہذیب کی ڈوبتی کشتی کو صحیح سلامت کنارے لگا دیا تھا ۔

تب آریہ سماج کے زندہ ہونے میں کونسا راز پنہاں ہے ؟ اس کا جواب میں صرف دو باتوں میں دونگا ۔ اول یہ ۔ کہ آریہ سماج کی بنیاد صداقت کی ایسی مضبوط چٹان پر رکھی گئی ہے ۔ جس سے پانی آپ ہی ٹکرا کر پیچھے ہٹ جاتا ہے ۔ ٹکرانے سے بھلے ہی اس میں جھاگ اور بھنور پیدا ہونے لگیں ۔ مگر وہ چٹان کا کچھ بھی بگاڑ نہیں ہوتا ۔ بڑے بڑے آندھی جھکڑ آئے ۔ تب بھی یہ چٹان برابر ویسی کی ویسی اٹل رہی ۔ آریہ سماج کے سدھانت اٹل ۔ عالمگیر ذاتیات اور شخصیات سے مبرا ۔ سائنس کی کسوٹی پر صحیح اترنے والے کل بنی نوع انسان کے لئے ایک سے مفید سب قسم کی ترقی کے حقیقی رہنما ہونے سے تمام دنیا میں اپنا سکہ بٹھا چکے ہیں ۔ ان کی مسلمہ صداقت نے متاثر ہو کر بڑے بڑے فلاسفر اور اعلیٰ دماغ ہستیاں ویدک دھرم کو خراج تحسین دے رہی ہیں بے نظیر اصولوں کی چٹان پر کھڑا ہونے

یتیم خانہ قصبہ بوڑا

قصبہ بوڑا تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور میں ۱۹۳۳ء سے ایک ہندو اناتھ آلیہ لاوارث بچوں اور بیکس ہندو یتیموں کی امداد پرورش کے لئے جاری ہے ۔ اس کے پہلے سیکرٹری بابا اندر سنگھ جی مقرر ہوئے تھے ۔ لیکن بدقسمتی سے ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں انتقال ہو گیا ۔ ان کی جگہ لالہ سوہن لال جی سیکرٹری مقرر ہوئے جو بڑی تندہی سے کام کر رہے ہیں ۔ پنڈت برج لال جی خزانچی اور بابا رام سنگھ منیجر ہیں ۔ تمام ہندو بھائیوں کو خصوصاً تحصیل گڑھ شنکر اور ضلع ہوشیار پور کے رہنے والوں کو اس یتیم خانہ کی امداد کرنی چاہیئے ۔

سیکرٹری یتیم خانہ ہذا

وی ۔ پی ۔ آتے ہیں

ساتھ کے جن جن پریمیوں کا چندہ مارچ ۱۹۳۵ء میں ختم ہے ان کی خدمت میں اطلاعی کارڈ بھیجے جا رہے ہیں ۔ کرپا کر کے ۲۴ ۔ مارچ سے قبل اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں ۔ اس میں دو آنہ کی بچت رہیگی اور اگر ایشور نہ کرے تعلقات منقطع کرنے ہیں تو ایک کارڈ بھیج کر اطلاع دیجئے ۔ تاکہ دفتر وی ۔ پی خرچ کے بار سے بچ جائے ۔ (مینیجر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مُسافر لاہور

۱۷ مارچ ۱۹۳۵ء

شہیدِ صادق کی بھینٹ

…ے فخر اور انبساط کے ساتھ گلہائے رنگا
…کا یہ گلدستہ بڑی نمرتا اور دلی پریم کے ساتھ
…صادق کی یاد میں ان کے چرنوں میں بھینٹ
…یں۔

…گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

…مضامین اور نظموں کے کہ جو آریہ جاتی کے مایہ ناز
…وں اور سرگرم کارکنوں کے زورِ قلم کا نتیجہ ہیں
…سے یہ امر صاف مبرہن ہے کہ آریہ ویروں
…ہید اکبر کی ذات ستودہ صفات کے ساتھ کتنی
…ت ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے شہید صادق
…ت جو پیشگوئی کی تھی۔ اُس میں یہ لکھا تھا کہ چھ
…ے اندر ان پر عذاب الٰہی نازل ہوگا۔ جو خارق
…قسم کا ہوگا۔ شہید پر عذاب تو کوئی نازل
…کیونکہ وہ بھگوان کا بھانا منظور کرتے
…ویدمنتروں کا اُچارن کرتے" اور پربھو کے
…تے" اس اسار سنسار سے کوچ کر گئے۔
…دُنیا میں لعنت کا دائمی طوق اُن لوگوں
…ن کی زینت بنا رہے گا۔ کہ جنہوں نے
…ہید کو تہ تیغ کرنے کے لئے سازش کی
…رششں اس پر عمل کرتے رہے۔
…ہید صادق کے مقبول فدا ہونے کا
…ے بڑا ثبوت یہ ہے کہ جس حریف کو
…انہوں نے مقابلہ کیا تھا۔ آخر اسے
…کر کے رہے۔ اور مرنے سے پہلے ویدوں
…م الٰہی ہونے پر ایمان لاکر مرا۔
…ید اپنی زندگی میں تو دوسروں کو
…دھرم کا پیرو بنایا ہی کرتے تھے۔ مرنے
…بھی آپ نے ایک ایسے حریف کو
…شانے چت گرایا۔ کہ جو شدت تعصب
…لفت کے لحاظ سے انتہائی درجہ پر
…ہوا تھا۔ شہید کا یہ کارنامہ واقعی
…دنیا میں بے نظیر ہے۔ خود مرزا غلام
…اپنی کتاب سراج منیر میں لکھا ہے
…نے شہید صادق کے متعلق جو
…کی تھی۔ اس کی علت غائی یہ تھی
…بت کیا جائے۔ کہ ویدک دھرم خدائی
…نہیں۔ اور نہ ہی وید خدا کا کلام
…لیکن جیسا کہ ناظرین مرزائی تحریر میں
…کے ہیں۔ مرزا صاحب نے مرنے سے
…سے پہلے ایک کتاب لکھوائی جس کا
…م صلح تھا۔ اور اس میں صاف الفاظ
…کو خدا کا کلام تسلیم کیا۔ اور یہ بھی
لکھا۔ کہ اسلام میں جسقدر تعلیم پائی جاتی ہے وہ ویدک دھرم کی کسی نہ کسی شاخ میں پہلے سے موجود ہے۔

شہید اکبر کی اس فتح نے سچ مچ مرزائیت کے خلاف ویدک دھرم کی دائمی ڈگری کر دی ہے

شہید صادق کا یہ احسان ہی اتنا عظیم ہے۔ کہ تمام جاتی کے لئے اس سے عہدہ برآ ہونا مشکل تھا۔ لیکن اس کے علاوہ شہید کے آریوں پر عموماً اور تمام دیگر لوگوں پر خصوصاً اتنے زیادہ احسانات ہیں۔ کہ جن کا شمار آسان نہیں۔ ہمیں یقین واثق ہے۔ کہ جب تک دنیا قایم رہے گی۔ شہید صادق کا نام دایم و قایم رہے گا۔

آج ویر اُتسو ہے۔ اس لئے یہ بھینٹ شہید کے چرنوں میں اَرپت کی گئی۔ آج آریہ لوگ جگہ بجگہ جلسے کر کے شہید کے گن گان کریں گے۔ ہم صدقِ دل سے آج اس شبھ پرو پر پربھو سے پرارتھنا کریں کہ ہمیں بھی شہادت کی مسرت نصیب ہو۔ اور ہم بھی شہید اکبر کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی جاتی اور اپنے دھرم کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں۔

کٹائے یہ سر اپنا خاطر دھرم کی
کبھی پریم کا پورا ارمان ہوگا

بولو شہیدِ صادق پنڈت لیکھرام کی جے

اِطلاع

قارئین کی سیوا میں شہید نمبر حاضر ہے۔ ۱۷ مارچ کو کارپردازان آریہ مسافر تعطیل منائیں گے۔ اب ۲۴ مارچ کا پرچہ حاضر خدمت ہوگا۔ نوٹ کر لیں

(مینیجر)

پنڈت جی کی دو باتیں

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ اُپدیشک ودیالیہ ہو)

پنڈت لیکھرام جی ان سجنوں میں سے ہیں جنہوں نے مہرشی کے درشن شردھا سے کئے۔ اپنے شنکاؤں کی نورتی رشی کے مکھارویند سے نکلے ہوئے شبدوں سے کی۔ اور اس وقت رشی نے ان کو جو اُپدیش دیا۔ وہ اُس پر آجیون عمل پیرا رہے۔ اور رشی کے منتویوں کا اُپدیش اور جیون سے لوگوں کو اُپدیش دیتے رہے۔ آخر میں آریہ سماج کا پرچار کرتے ہوئے اور رشی کی سوانح عمری کے لئے مصالحہ اکٹھا کرتے ہوئے اس سنسار سے وداع ہوئے۔ اُن کے سورگ دھام پدھارنے کی گھٹنا کسی آریہ سماجی سے چھپی ہوئی نہیں ہے انہوں نے مسلمانوں کے جواب میں کتابیں لکھیں انہوں نے اپنی طرف سے پہلی کسی کتاب میں نہیں کی۔ صرف مسلمان بھائیوں کی لکھی ہوئی کتابوں کے جواب دلیل اور مسلمانوں کی کتابوں کے آدھار پر دیئے تھے۔ مسلمانوں نے جب جواب دینے کی طاقت اپنے میں نہ دیکھی۔ تو کچہری میں دعوئے دائر کر دیا۔ مقدمہ چلتے ہوئے مجسٹریٹ نے دونوں پکشوں کے بیانات سُنکر فیصلہ پنڈت جی کے حق میں دیا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے سازش کر کے کسی آدمی کو اُن کے قتل پر مقرر کیا۔ اور وہ شدھی کے بہانہ سے پنڈت جی کے پاس آیا۔ اور موقعہ پاکر چھرا گھونپ کر پنڈت جی کو شہید کر گیا۔ لوگوں میں دنت کتھا یہ بھی ہے۔ کہ اس سازش میں مرزا غلام احمد قادیانی کا بہت حصہ تھا۔ اس بات کو ٹھیک ٹھیک تو پرمیشور یا مرزا یا وہ قاتل ہی جان سکتا ہے۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ قتل کرنے والا کسی سازش سے ہی اس کام کے لئے آیا تھا۔

اب ۲۳ پھاگن کا دن جس دن کہ پنڈت جی نے شہادت پائی تھی۔ نزدیک آگیا ہے اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار آریہ سماجی اُن کی ویر کی سمرتی میں اُتسو کرے گی اسی طرح آریہ مسافر اپنا شہید نمبر نکال رہا ہے ان سب باتوں کو دھیان میں رکھ کر پوجیہ پنڈت جی کے جیون پر دھیان دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ ان کے جیون سے پاٹھک اور لیکھک بھی کوئی سبق حاصل کر سکیں۔

نڈرتا

…تھی۔ جس وقت وہ پولیس سروس میں تھے۔ اس وقت بھی لوگ بتلاتے ہیں۔ کہ وہ بڑے نڈر تھے۔ اس کے بعد جب انہوں نے ویدک دھرم کی دیکشا لی۔ تو ان کی نڈرتا اور دھرم دونوں ملکر سونے پر سوہاگہ ہو گئے تھے انہوں نے پولیس کی نوکری چھوڑ کر اُپدیشک کا کام شروع کیا۔ اُن کا پرچار بہت کچھ مسلمانوں کے مقابلہ میں تھا۔ کیونکہ اس سے پہلے مسلمان اپنا پیدائشی حق سمجھتے تھے۔ کہ جو کچھ سچ جھوٹ وہ چاہیں۔ دوسرے مذاہب پر لکھ سکتے ہیں اس لئے ان میں سے کئی لوگ جو ویدک دھرم کے متعلق کچھ بھی نہ جانتے تھے اپنی من گھڑت باتیں لکھ کر شائع کر دیتے تھے۔ اوروں کا تو کیا کہنا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی وید کے شلوک تبلا کر جو جی میں آتا لکھ دیا کرتا تھا۔ اس بھرم کو دور کرنے کے لئے پنڈت جی جیسے نڈر کی ہی ضرورت تھی۔ انہوں نے مسلمانوں کے جلسوں میں جا کر جا کر اپنی آواز سُنائی۔ مرزا صاحب کے گھر پر پہنچکر انہیں للکارا اور مباہلہ تک کے لئے تیار ہو گئے۔ اسے دوسرے شبدوں میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ مباہلہ بھی ہوا۔ اس میں بھی جیت پنڈت جی کی ہی ہوئی اگر کسی پاٹھک نے دیکھنا ہو۔ تو پیغام صلح پڑھ کر دیکھ لے۔

پنڈت جی کو قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ دوستوں نے مشورہ دیا۔ کہ آپ اپنی حفاظت کا ذرا خیال رکھا کریں۔ کسی آدمی کو ساتھ رکھیں باہر اکیلے نہ جائیں۔ وغیرہ وغیرہ لیکن اُس نڈر ویر پُرش نے جس نے رشی دیانند کے درشن کئے ہوئے تھے کسی وقت بھی ڈر پاس نہ پھٹکنے دیا۔ وہ ہمیشہ یہی اُتر دیتے رہے۔ کہ "اگر میں ڈرنے لگوں۔ تو وہ اُپدیش کا کام نہیں کر سکتا۔" آپ کسی وقت بھی اُس کے جیون کی کسی بھی گھٹنا کو لیں۔ وہ ہمیشہ کرتویہ پرائن تھے۔ وہ بجز ایشور کے اور ادھرم کے باقی کسی سے ڈرنے والے نہ تھے۔

حساب کتاب

آج کل کئی سوسائٹیوں اور لیڈروں کی بابت ایسی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ ان کا حساب کتاب ٹھیک نہیں ہے۔ یہ بڑی مشہور بات ہے۔ کہ …

خلافت فنڈ کی بابت کسی وقت کسی مسلمان نے پوچھا۔ تو انہوں نے جواب میں کہا۔ کہ حساب قیامت کے دن ہوگا جس کے صاف معنے یہ ہیں کہ وہ یہاں حساب دینے کے لئے تیار نہ تھے۔ اسی طرح اور کئی لیڈروں کے نام لکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن اس سے چنداں فائدہ نہ ہوگا اس دیتے میں میں پنڈت جی کی ایک بات پاٹھکوں کی بھینٹ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اندازہ لگائیں۔ کہ پنڈت جی حساب کتاب کے کتنے پکے تھے۔

پنڈت جی سبھا کے اپدیشک تھے سبھا کے اپدیشکوں کو گذارہ کے لئے کچھ ماہوار دیا جاتا ہے اور جہاں وہ جائیں وہاں کا سفر خرچ سبھا دیتی ہے۔

کسی وقت پنڈت جی کو پروگرام دیا گیا اور وہ اس جگہ گئے۔ جب مہینہ کے بعد انہوں نے سفر خرچ کا بل بنا کر بھیجا۔ تو اس میں خرچ ایک طرف کا درج تھا۔ سبھا کے منتری کو وہ بل دیکھ کر خیال ہوا۔ کہ پنڈت جی نے شاید دوسری طرف خرچ لکھنا بھول گئے ہیں اس لئے اس نے پنڈت جی کو خط لکھا۔ اور وہ بل واپس بھیج دیا۔ تاکہ وہ درست کر کے یعنی دونو طرف خرچ لگا کر واپس لوٹا دیں انہوں نے وہ بل جوں کا توں لوٹا دیا اور خط میں لکھا کہ میں لاہور سے چھٹی لے کر اس جگہ جانا چاہتا تھا۔ کیونکہ میرا کچھ ذاتی کام تھا۔ جسے میں نے وہاں جا کر کرنا تھا۔ اتفاق سے سبھا نے وہیں کا پروگرام دیدیا۔ میں نے وہاں جا کر جہاں سبھا کا کام کیا ہے۔ وہاں اپنا کام بھی کر آیا ہوں۔ اس لئے میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ اگر سبھا پروگرام نہ دیتی۔ تو مجھے دونوں طرف کا کرایہ برداشت کرنا پڑتا۔ جب سبھا نے پروگرام دیا۔ اور میں نے یہاں آ کر اپنا اور سبھا کا کام کیا۔ تو اچت یہی معلوم ہوتا ہے کہ میں آدھا خرچ اپنی گرہ سے دوں۔ اور آدھا سبھا پر ڈالوں۔ امید ہے آپ اسے منظور فرمائیں گے"

پاٹھک اس بات کو دھیان سے دیکھیں منتری کو معلوم نہیں۔ وہ خرچ دینا چاہتا ہے بغیر پنڈت جی کے اور کسی کو پتہ نہیں۔ بلکہ خیال تک نہیں۔ کہ پنڈت جی کا کوئی بھی کام بھی تھا۔ اسے صرف پرمیشور جانتا تھا یا پنڈت جی۔ سبھا وہاں بھیجتی ہے۔ وہ آدھا خرچ اپنے پر ڈال لیتے ہیں۔ یہ ہے [illegible] کی شدھی۔ جو آج کل شاذ و نادر ہی نظر آتی ہے ناظرین کو پنڈت جی کے جیون کی ان گھٹناؤں سے سبق سیکھنا چاہیئے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (منیجر)

مسلمانوں میں ویدک دھرم کا پرچار

از شری سیٹھ لالہ نند لال جی آریہ ـــــ لاہور

سوامی دیانند جی نے جب ویدک دہرم پرچار کا کام شروع کیا۔ تو انہوں نے گھوشنا کی۔ کہ ویدک دھرم منش ماتر کے لئے ہے۔ اور دنیا کے تمام مذہبوں اور مت متانتروں کو ویدک دھرم کی دعوت دی۔ ویدک سدھانتوں کے منڈن اور اویدک سدھانتوں کے کھنڈن میں بلا لحاظ مذہب و ملت ایک سا برتاؤ کیا۔ کیونکہ سوامی جی چاہتے تھے۔ کہ چونکہ سچا دہرم وید ہے۔ اس لئے سنسار کے سبھی منشیہ اس کے گرہن کرنے کے ادھیکاری ہیں۔ اور سب ویدک دہرمی ہو جاویں۔ چنانچہ آپ نے اسلام کے اویدک سدھانتوں کا بھی کھنڈن کیا اور مسلمان بھائیوں کو ویدک دہرم گرہن کرنے کی پریرنا کی۔ سوامی جی کی زندگی کا واقعہ ہے۔ جب سوامی جی لاہور پدھارے تھے۔ تو آپ رحیم خاں کی کوٹھی پر ٹھہرے۔ اور وہیں وہ ویدک دہرم کا پرچار کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے ویدک دہرم کا منڈن اور اسلام کا کھنڈن کیا۔ لوگوں نے پوچھا سوامی جی آپ ایک مسلمان کی کوٹھی پر ٹھہرے ہیں آپ کو دوسرے لوگوں نے ٹھہرنے کے لئے جگہ نہیں دی۔ آپ یہاں بھی اسلام کا کھنڈن کرتے ہیں۔ سوامی جی نے جواب دیا۔ کہ مجھے اپنے مسلمان میزبان سے پریم ہے۔ میرے پاس جو اعلےٰ وستو ہے۔ وہ میں اپنے پریمی کے بھینٹ کرنا چاہتا ہوں میں وید کے دہرم کو سچا اور منش ماتر کے لئے کلیان کاری سمجھتا ہوں۔ میں اپنے پریمی کو ایسی اوتم بھینٹ نہ کروں۔ تو اور کیا کروں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سوامی دیانند جی مہاراج کے ہردیہ میں مسلمانوں کے لئے بھی پریم تھا۔ اور وہ چاہتے تھے۔ کہ مسلمان بھی ویدک دہرمی یا آریہ بن جاویں۔ سوامی جی نے مسلمانوں کے ساتھ مباحثے بھی کئے۔ جب دہلی دربار کے موقعہ پر اتحاد کانفرنس کی تو اس میں مسلمانوں کو بھی نمنترن کیا۔ سوامی جی کے بعد آریہ مسافر نے بھی مسلمانوں میں ویدک دھرم پرچار شروع کیا۔ تحریر اور تقریر ہر دو طریقوں سے پرچار کیا۔ ان دنوں آریہ سماجی بڑے شوق سے اسلام کی کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ اور مسلمانوں سے بحث کرتے تھے۔ شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی سوامی گوبند دیال جی پنڈت بھوجدت جی آدی پرچارکوں نے اپنی ساری زندگی مسلمانوں میں پرچار کرنے میں صرف کر دی۔ سوامی درشنانند جی۔ لالہ وزیر چند جی آدی مہانوبھاؤں نے بھی اپنے سمے میں مسلمانوں میں کافی پرچار کیا۔ اس وقت قربانی کی ضرورت تھی۔ پنڈت لیکھرام جی نے ایک مسلمان کے ہاتھوں پیٹ میں چھری کھا کر دھرم پرچار میں اپنی قربانی دی۔ اور شہید ہو گئے۔ اس پرچار کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسلام کے اویدک سدھانت بنیاد سے ہل گئے۔ اور مسلمان وید کے سچے سدھانتوں کی تاب نہ لا سکے۔ انیک مسلمانوں نے آریہ دھرم کو گرہن کیا۔ سوامی جی کے سمے میں بھی کئی مسلمان بھائی آریہ ہوئے۔ ان کے بعد بھی کافی تعداد میں مسلمانوں نے آریہ دھرم کو قبول کیا۔

اس کے بعد پرچار کا ایک اور دور آیا۔ سوامی شردھانند جی مہاراج نے مسلمان ملکانوں میں پرچار کا کام شروع کیا۔ تو ہزاروں کی تعداد میں ملکانے مسلمان آریہ دھرم میں شامل ہو گئے۔ جس کا پرنیام یہ ہوا۔ کہ دوسرے مسلمان بھی آریہ سماج میں شامل ہونے شروع ہوئے۔ اور اب تک ہزاروں مسلمان آریہ دھرم کو گرہن کر چکے ہیں۔

لیکن آریہ سماج نے جس قدر وقت اور طاقت مسلمانوں کے آریہ دہرم قبول کرنے میں خرچ کیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں لابھ کم ہوا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرچار سے اسلام کے سدھانت جو علم و عقل کے برخلاف تھے۔ کھنڈت ہو چکے ہیں۔ اور دیگر ممالک کے مسلمانوں نے اسلام کے سدھانتوں میں بھاری تبدیلیاں کر لی ہیں۔ لیکن جہاں تک بھارت ورش کے مسلمانوں کا تعلق ہے۔ یہاں ابھی تک پوری کامیابی نہیں ہوئی اس کی کئی وجوہات ہیں۔ سیاسی وجوہات بھی ہیں جن کا حل کرنا اب کے آریہ سماجیوں کا کام نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے وجوہات ہیں۔ ان کو آریہ سماج دور کر سکتا ہے۔

اس وقت تک مسلمانوں میں ویدک دھرم پرچار کے لئے آریہ سماج نے یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔ کہ تحریر اور تقریر کے ذریعے اسلام کے سدھانتوں کا کھنڈن کیا جاتا ہے۔ اور کہیں کہیں مناظرے ہو جاتے ہیں۔ اب آریہ سماج کو اس کے ساتھ کوئی اور طریقہ پرچار کا بھی استعمال کرنا چاہیئے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں دھرم پرچار کرنے کا کون ڈھنگ اختیار کیا جا[ئے] لئے ضروری ہے۔ کہ جن لوگوں میں پرچا[ر] پہلے ان کے متعلق تین باتوں کا پرچار[ک] ہونا چاہیئے۔ اول اتہاس۔ دوسرے منو[ورتی] اور آرتھک اوستھا۔ پرچارک کو معلوم [ہو] کہ ان لوگوں کا اتہاس کیا ہے۔ ارتقات ہیں۔ ان کی پرانی تاریخ کیا ہے۔ اس لوگوں کی سائیکالاجی ارتقات ان کی منو[ورتی کا] گیان ہونا چاہیئے۔ ہر ایک قوم کی جدی منوورتی ہوتی ہے۔ ان کے جدے جذبات مختلف تہذیب میں پلے ہونے کے کار[ن] کی منوورتی جدا جدا ہیں۔ اس لئے جیسی اس کے انوسار ہی ان کے ساتھ برتاؤ تیسرے ان لوگوں کی تمدنی حالت کا گیان چاہیئے۔ ان کی مالی حالت کیسی ہے۔ روزگار کیسے ہیں۔ جب ان باتوں کا گیان تب پرچارک آسانی سے اپنے دھرم کا لوگوں میں کر سکتا ہے۔ مسلمانوں کی اپنی اور پھر مسلمانوں میں بھی انیک فرقے ان کی تواریخ منوورتی اور تمدن جدا جدا راجپوت قوم کے تواریخی اور تمدنی حالات اور ایرانیوں سے جدا ہیں۔ اس لئے جیسے حالات ان لوگوں کے ہیں۔ ویسے حالات کو دیکھتے ہوئے پرچار کرنا چاہیئے۔ اور اس سے ہی ان کے سامنے ویدک سدھانتوں اور اسلامی سدھانتوں کا کھنڈن کرنا چا[ہیئے] شہروں اور گاؤں میں طرز زندگی مختلف وہاں رہنے والے مسلمانوں کے حالات جدے ہیں۔ اس لئے شہر میں پرچار کرنے ہوگا۔ اور گاؤں میں اور۔ گاؤں میں عام مل جل کر اچھا پرچار ہوتا ہے۔

مسلمانوں میں مذہبی طور سے چند ایک برائیاں پائی جاتی ہیں۔ جن کو دور کر[نے کے] لئے پرچارک کو کوشش پرچار کرنا چا[ہیئے] گوشت خوری۔ پردہ۔ کثرت ازدواج عام طور پر گوشت خور ہیں۔ اس لئے ان خوری سے جو روحانی اور جسمانی نقصان ہیں۔ وہ بتلانے چاہئیں۔ اور گوشت عادت چھڑانی چاہیئے۔ اگر کوئی پرچارک میں گوشت خوری کو چھڑانے کا ہی پر[چار کرے] اور اس میں کامیاب ہو جاوے۔ تو کافی پرچار کیا۔ اور پھر ان مسلمانوں کو کی دوسری باتوں کا اپدیش دیا۔ مسلمانوں میں گوشت خوری نے ان کی پر اثر ڈالا ہوا ہے۔ ان کی عادات پر اس کا بہت اثر پڑا ہے۔ اسی تہذیب اور تمدن جدا بن گئی ہے۔ کو گوشت خوری کے نقصانات پر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پیارے دھرم ویر کی پیاری باتیں

(از آچاریہ رام دیو جی ۔ لاہور)

بھیڑ کے ملنے پر پرماتما کے دربار میں جتنی خوشی ہوتی ہے، اتنی ایک دھرماتما آدمی کے دھرم کے پتھ پر چلنے سے نہیں ہوتی۔

مہاتما منشی رام اُس سمے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان تھے۔ پنڈت جی کا پروگرام ایک خاص استھان میں جانے بن چکا تھا۔ مہاتما جی کو پتہ لگا۔ کہ وہاں کے مسلمان بہت متشدد ہیں۔ پنڈت جی کی حفاظت کی خاطر انہوں نے پروگرام بدل دیا۔ پنڈت جی کو پتہ لگا۔ تو آ کر بولے لالہ جی! سچ کہتا ہوں۔ آپ دھوتی پرشاد کے دھوتی پرشاد ہی رہے۔ کیا ڈر گئے ہو؟ میں تو ابھی جاؤں گا۔ مہاتما جی نے کہا۔ پنڈت جی! وہ جگہ خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ پنڈت جی نے جواب دیا جس کے پرماتما ساتھ ہے۔ اُس کو کاہے کا خطرہ۔

جو سفاک قاتل ان کو شہید بنانے کی غرض سے شیطان کا ایلچی بن کر آیا (کئیوں کا خیال ہے۔ کہ وہ شیطان انسانی وجود میں اور دنیاوی لحاظ سے بڑے اعلیٰ رتبہ پر موجود تھا۔) تو اُس کی آنکھوں میں خون تھا۔ لیکن دھرم کے متوالے لیکھرام کو وہ خون سرود سرمدی کی شکل میں نظر آیا۔ اس نے قاتل کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھا۔ اور اس کو ڈاکٹر کے پاس علاج کے لئے لے گئے۔ ڈاکٹر نے پنڈت جی کو منع کیا۔ لیکن وشواس کے پتلے نے الٹا ڈاکٹر کو ہی ڈانٹا۔ اور کہا کہ یہ بیچارا تو ستیہ گیان پراپت کرنے آیا ہے تم اس کو شک کی نگاہ سے کیوں دیکھتے ہو؟

واہ رے لیکھرام۔ تیرے بھاگیہ میں شہید ہونا لکھا تھا۔ کیا بیچارہ نتھی ڈاکٹر کی۔ کہ تجھے اس اعلیٰ اعزاز سے محروم کر دے۔ تجھے تو بھگوان نے چن لیا تھا۔ اپنشد میں کیا ہی سچ لکھا ہے۔ کہ بھگوان نے جس کو اپنایا ہوتا ہے۔ اس کو وہ لیتے ہیں۔ تو تو دیا گیا تھا۔ تیرے گلے میں سہرے پڑے تھے۔ سر پر مکٹ دھرایا جا چکا تھا۔ پھر موت ساتھ تیرے پھیروں کو کون روک سکتا تھا۔ دنیا نے دولہا تو بہت دیکھے پر تیرے جیسا دولہا کوئی نہ دیکھا۔ دنیاوی دولہاؤں کو تو چند روزہ مسرت نصیب ہوتی ہے۔ اور پھر وہ مسرت حسرت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ لیکن تو مسرت جاودانی حاصل کر گیا۔ اور دولہا تو چند روز ہی جوان رہتے اور پھر بوڑھے کھوسٹ بن جاتے ہیں۔ پر تو نے تو شباب جاودانی حاصل کر لیا۔ آج میں بھی تیرے چرنوں میں شردھا کے پھولوں کی بھینٹ لے کر آیا ہوں۔ کیا تو اسے منظور کرے گا۔ میں تجھے سچ کہتا ہوں کہ جتنا تجھے مسلمانوں سے پیار تھا۔ اتنا نہیں۔ تو اُس کے نزدیک مجھے بھی ہے۔ میں ...

کرنے میں تو نفرت ہے۔ وہ دویش کرتے ہیں۔ تو دویش سے دشمنی کرتے ہیں۔ تو دشمنی ہے۔ پیار کرتے ہیں تو پیار ہے۔ شہادت کا درجہ کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اُس کا من دویش کی ہر پرکار کی آلائش سے پاک نہ ہو۔ جب منش کو ویکتیوں (افراد) سے دویش نہیں رہتا۔ تبھی وہ ابھے پد کو پراپت ہوتا ہے، اور تبھی وہ نڈر ہو کر سچ بولنے کا وہ ادھیکاری بنتا ہے۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام

اور اس کی آہیں ظالم کے خانماں کو تباہ کرتی ہیں بخلاف اس کے شہید ہنستا ہوا مرتا ہے۔ اور اس کی آشیرباد ظالم کا بھی کلیان کرتی ہے مظلوم کے دل میں نفرت ہوتی ہے۔ اور شہید کے دل میں پیار۔

جلیانوالا باغ میں کئی مظلوم کام آئے۔ ڈائر۔ اڈوائر کو

پنڈت لیکھرام

(از شری منوہر لعل جی شہید بی۔ اے۔ کرشن نگر۔ لاہور)

نقش ہے دل پہ تری تصویر پنڈت لیکھرام
قوم کہتی ہے تری توقیر پنڈت لیکھرام

ہندوؤں میں زندگی کا نام تک باقی نہ تھا
کر گئے جینے کی کچھ تدبیر پنڈت لیکھرام

بھُلنے ہونے دو نہ ہرگز کام تم تحریر کا
لوحِ دل پر کر گئے تحریر پنڈت لیکھرام

سینچ کر اپنے لہو سے گلستانِ قوم کو
کر گئے آباد پھر سے ویر پنڈت لیکھرام

پیار کا بدلا تجھے خنجر کی صورت میں ملا
یہ محبت کی تھی تحقیر پنڈت لیکھرام

تو ہوا سرتاجِ شہیداں اور وہ بدنام ہوں
تھی مسلمانوں کی یہ تقدیر پنڈت لیکھرام

خود بلاغت لوٹتی تھی ان کے قدموں پر شہید
بزم میں کرتے تھے جب تقریر پنڈت لیکھرام

ان مہان ویکتیوں میں سے ایک تھے جن سے مجھے ذاتی نیاز کا فخر حاصل تھا۔ میں نے مولویوں اور پادریوں سے مصافحہ کرتے انہیں دیکھا ہے۔ کسی مولوی یا پادری سے مباحثہ کرتے وقت اُن کا چہرہ ویسے ہی دمکتا تھا جیسے ایک سچے استاد کا چہرہ اُس وقت دمکتا ہے۔ جب وہ کسی کند ذہن شاگرد کو کتاب ہاتھ میں لئے اپنے چرنوں میں آتے دیکھتا ہے۔ سچے گورو کو جو زیادہ جاہل ہو اُس سے سب سے زیادہ پیار ہوتا ہے خداوند مسیح نے کیا سچ کہا ہے۔ کہ ایک کھوئی ہوئی

گالیاں دیتے ہوئے مر گئے۔ لیکن سوامی شردھانند اپنے قاتل کی پیاس کو خون سے بجھا گئے۔ سقراط نے زہر کا پیالہ پلانے والے کو اپدیش کرتے کرتے جان دی رشی دیانند نے زہر دینے والے کو چالیس روپے دیئے۔ تاکہ وہ اپنی سزا اسی قالب فانی میں بھگتنے اور کہیں پیچھے جلاد کے پنجے سے چھوٹ نہ جائے وا رے رشی کیا میٹھا بدلہ تو نے لیا جگن ناتھ تو روتا ہی مر گیا۔ کہ کیوں رشی نے مجھے پھانسی پر نہ چڑھوا دیا۔

بڑے آدمی پریم کے پتلے ہوتے ہیں۔ وہ نفرت

جنگلی لوگوں میں بڑا وہ مانا جاتا ہے۔ جو سب سے زیادہ سر کاٹ کر بطور تحفہ کے اپنے دوستوں کو پیش کرے۔ یا اپنے مکان میں لٹکا چھوڑے۔ جو بہت عورتیں چھین کر لے آوے اور اپنے حرم میں ڈال لے۔ جو دوسرے کی سمپتی چھین لے۔ اور خود اس کا مالک بن جاوے آج کل جو مہذب دنیا کہلاتی ہے۔ اس میں بھی ایسے لوگوں کو ہی بڑا مانا گیا ہے۔ سکندر اعظم کے پاس ایک لیٹرا لایا گیا سکندر اس کو سزا دینا چاہتا تھا۔ اُس نے کہا۔ کہ مجھ میں اور تجھ میں فرق ہی کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ میں ایک گھر کو لوٹتا ہوں۔ اور تو ایک شہر کو لوٹتا ہے۔ نہیں بلکہ ایک ملک کو تاراج کرتا ہے۔ سکندر نے کہا۔ میں تو لوٹ کر اپنی سینا اور پرجا کو انعام و اکرام کی صورت میں واپس کر دیتا ہوں۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ میں بھی اپنے لیٹرے بھائیوں کو بانٹ دیتا ہوں اور اپنی برادری کے کئی غریب اشخاص کی سہایتا کر دیتا ہوں۔ تجھ میں اور مجھ میں بس اتنا ہی فرق ہے۔ کہ میں چھوٹا لیٹرا ہوں۔ اور تو بڑا لیٹرا ہے۔ دوسروں کو لوٹنا جرم نہیں۔ بلکہ جرم تو کم حیثیتی اور غریبی ہے۔

سکندر کے دل کو یہ بات لگ گئی۔ اور اس نے اپنے چھوٹے بھائی لیٹرے کو رہا کر دیا۔ جب دنیا میں تہذیب پھیلنے لگی۔ تو کچھ ایسے انسان پیدا ہوئے جنہوں نے یہ سدھانت پیش کیا کہ حق اور باطل کا فیصلہ دلیل سے ہونا چاہیئے دل اور دماغ جس بات کو تسلیم کریں۔ وہی بات ماننے کے قابل ہے۔ جس کو وہ تسلیم نہ کریں۔ وہ قابل ترک ہے ایسے لوگ ہی سنسار میں تہذیب کے بانی مبانی تھے۔ ان لوگوں نے جور و جبر کے پرتی ندھیوں کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اور ان کو تلقین کی۔ کہ یہ راستہ چھوڑ دو۔ اور اگر تمہارا پکش سچا ہے۔ تو اس کی ستیتا پر یکتی دوارا کرو۔ جو بہت جابر لوگ تھے۔ انہوں نے اس بات کو نہ مانا۔ اور تہذیب کے ان علم برداروں کو یہ سنہری موقع دیا۔ کہ وہ اپنے خون سے امٹ اکھشروں میں اس سچائی کو منش جاتی کے ہردے پٹ پر لکھ جا دیں۔ ظالم مٹ گیا۔ اُس کا نام بھی نہ رہا۔ اس کا ظلم بھی بے نشان ہو گیا۔ اُس کی تمام کرتوت مٹ گئی۔ لیکن شہید سندیش امر ہو گیا۔ اور وہ خود ہی امر پد کو پراپت ہو گیا۔ شہید کی موت مرنا امر ہونا ہی تو ہے۔ ہر ایک انسان جو ظالم کے ہاتھ سے مرتا ہے۔ شہید نہیں ہوتا۔ وہ مظلوم چاہے ہو۔ عام لوگ مظلوم اور شہید میں فرق کرنا نہیں جانتے ایک بڑا فرق یہ ہے۔ کہ مظلوم روتا ہوا مرتا ہے

اسلام کی حقیقی سپرٹ کا نمائندہ کون ہے؟

حضرت محمد صاحب یا مرزا غلام احمد صاحب؟

(از مہاشہ لکشمن جی آریہ اُپدیشک)

قادیانی حضرات مرزا غلام احمد صاحب کے دعویٰ نبوت کو حق بجانب قرار دیتے ہیں۔ آریہ سماج خود تبلیغی سلسلے کے منقطع ہونے کا قائل نہیں لہذا رشی یا پیغمبر ہمیشہ ہی تبلیغ حق سے اپنے فرض انسانیت کو پورا کریں، چشم ماروشن دل ماشاد۔ لیکن بطور ایک مذہبی جماعت کے مسلمانوں کا ختم نبوت کا مسئلہ زیر غور لائے ہوتے۔

سوچنا اور تشریح کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ کہاں تک صحیح ہے۔ کہ خاتم النبیین کا مطلب محمد صاحب کے آخری ہونے کا نہیں۔ بلکہ ان کی تعلیمی صداقتوں کی آئندہ نبیوں کے عمل پر ہوتا ہے۔ لہذا ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب اس کسوٹی سے جو انہوں نے خود پیش کی ہے کہاں تک پورے اترتے ہیں:۔

۱۔ حضرت محمد صاحب کا ایمان سورہ آل عمران کی آیت ۷۹ پر ہے۔ کہ

کسی انسان سے ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا اسے اپنی ہدایت عقل اور نبوت دے۔ اور وہ لوگوں سے کہے۔ کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ یہی کہیگا۔ کہ اپنے پروردگار کے فرمانبردار ہو۔"

لیکن مرزا صاحب حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں۔ جو مجھے نہیں مانتا۔ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا سراج منیر میں آپ فرماتے ہیں۔" ہر کہ مرا نپذیرد۔ فرشتہ است نہ انسان و ہر کہ سرے بپیچد۔ ابلیس است نہ آدمی۔"

کیا عجب کسوٹی ہے۔ کہ مرزا کو مان لو تو انسان تو انسان کیا فرشتہ ہو۔ اور نہ مانو۔ تو انسان کیا شیطان ہو؟

(۲) محمد صاحب فرماتے ہیں۔ (آل عمران آیت ۱۴۴)

" محمد تو محض ایک رسول ہے اس سے پہلے انیک رسول ہو گزرے ہیں۔ کیا اگر وہ مر جائے یا قتل ہو جائے تو تم پھر کفر کی طرف لوٹ جاؤ گے۔"

گویا محمد صاحب سوامی دیانند کی سپرٹ رکھتے ہیں۔ کہ دین یا سچائی کسی انسان کی ملکیت نہیں بلکہ خدا کی ہے۔ اور ایمان لانیوالوں کو شخصیتوں کا ہرگز ہرگز بحث بیات نہ کرنا چاہیئے۔ لہذا مستقل اسی تعلیم قابل قبول ہے۔ کیا محمد کی زندگی میں کیا اس سے پہلے اور کیا اس سے بعد۔

لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ایمان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۵)

ایسے ہی ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کو جو حمائل التفسیر کے مصنف اور تراوڑی ضلع کرنال کے [illegible] کر آخر آپ کو کاذب سمجھنے پر مجبور ہوئے) کیونکہ خط میں لکھتے ہیں۔

خدا نے ظاہر کیا ہے۔ کہ جس کے میری دعوت پہنچی۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ مرتد ہے۔

(۳) قرآن سورہ نسا آیت ۶۴ میں یہ اصول پیش کرتا ہے۔ کہ:۔

"ہم جو رسول بھیجتے ہیں۔ اس کے بھیجنے سے ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ اللہ کے حکم کے تحت ہونے سے اس کا حکم مانا جاوے" اس وجہ سے سورہ نسا کی آیت ۸۰ یا اور موقعوں پر کیا گیا ہے کہ جس نے رسول کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ یہ پوزیشن سوامی دیانند کے منتویہ کے عین مطابق ہے اور اصول وہی ہے جو وید اور رشی کرت گرنتھوں کے سوتر یا پرتہ پرمان ماننے کی تہ میں کام کرتا ہے۔

لیکن مرزا صاحب خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۸ پر فرماتے ہیں:۔

"میرا یہ قدم اس منارہ پر ہے۔ جہاں تمام بلندیاں ختم ہیں۔"

گویا مرزا صاحب کے قول سے میرے کسی سنہ کی موجودگی کا خیال تک نہ کرنا چاہیئے۔

(۴) قرآن میں محمد صاحب یا اسلام کی رواداری ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ (البقرہ۔ ۱۳۶)

"تم کہو ہم تو اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ اور اس پر جو ہم پر نازل ہوا۔ جو ابراہیم اسمٰعیل اسحاق یعقوب اولاد یعقوب موسےٰ عیسےٰ اور دوسرے پیغمبروں پر ان کے پروردگار سے اترا۔ ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں سمجھتے۔ اور ہم اسی کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہی اصول سورہ بقر آیت ۲۸۵ آل عمران آیت ۸۴ وغیرہ میں بیان کیا گیا ہے اور اس کا صحیح مفہوم محض سوامی دیانند کا یہ قول ہے۔ کہ:۔

"وید وغیرہ ست شاستروں کے مانے ہوئے اور برہما سے لے کر جیمنی تک (رشیوں منیوں) کے تسلیم کئے ہوئے کو میں مانتا ہوں کوئی نئے خیال یا مت کا جاری کرنا میرا مدعا نہیں۔ تینوں زمانوں کی سچائیاں سب کے ماننے کے لائق ہیں سوئی [illegible]

بھی فی الحقیقت قدیم آریہ رشیوں یعنی برہما وغیرہ کے ہی بگڑے ہوئے نام ہیں۔ قدیم بزرگ موجودہ عیسائی۔ مسلمانوں کے وہی ہیں۔ جو آریوں کے ہیں۔ تاہم اس امر کے قطع نظر بھی ادیہ کا اصول وسیع رواداری کے جذبہ کی ترجمانی کرتا ہے لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

آسمان سے بھی تخت اترے۔ مگر سب سے اونچا میرا تخت بچھایا گیا۔ تحفہ گولڑویہ۔

قدیم رشیوں کی تعلیم دکھاں آپ حضرت مسیح کے نام پر اپنا نام مسیح موعود رکھتے ہیں۔ اس کے متعلق وہ توہین آمیز الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور ان کی دادیوں و نانیوں کے ساتھ نہایت رذیل ترین خیالات وابستہ کرتے ہیں حتیٰ کہ عیسائی لوگ آپ کی کیت سے دل آزردہ ہو کر ان کی ضبطی کا سرکار سے مطالبہ کرتے ہیں۔

(۵) قرآن میں تمام فروعی اختلاف کے ہوتے ہوئے بھی خالص توحید کے افضل ترین اور واحد اصول پر اتحاد کے امکان کی امید ملتی ہے۔ سورہ بقر آیت ۱۳۹۔

"تم کہو کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو۔ حالانکہ وہی ہمارا پروردگار ہے۔ اور وہی تمہارا اور ہم کو ہمارے عمل اور تم کو تمہارے عمل۔"

اسی طرح سورہ آل عمران آیت ۶۳ میں ہے۔

کہدو کہ اے اہل کتاب آؤ۔ ایسی بات کی طرف جسمیں ہم اور تم برابر ہیں۔ کہ خدا کے سوا کسی چیز کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھیرائیں۔ اور اللہ کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کا اپنا مالک نہ سمجھے۔ پھر اگر منہ موڑیں۔ تو کہدو۔ کہ تم اس کے گواہ رہو۔ کہ ہم تو مانتے ہیں۔

اس کے مقابلہ پر مرزا صاحب کی سپرٹ کی صحیح ترجمانی کی جاوے۔ تو وہ محض یہ ہے کہ ہم خدا یا مالک و الک کچھ نہیں۔ ہم تو یہی اور صاف بات جانتے ہیں۔ کہ جو ہمیں نہیں مانتا۔ کافر ہے۔ میرا معتقد اس سے کوئی رشتہ ناطہ روا نہ رکھے۔

اس کی انیک باتوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے خاتم لفظ کے جو مد کے معنے کئے۔ عملی طور پر ان کی بھی تردید کی ہے اور یہ امر

مذہب اسلام پر چند دلچسپ عالمانہ تصنیفات

فہرست طلب کیجیے مفت

مولوی عبدالمجید پانی پتی مناظر اسلام سے
ملہمان وید
اور ویدک اعتقادات پر درشانند جی کا زبردست مباحثہ۔
قیمت ۲ر

مولوی ابو رحمت ادریسی امیر احمدیہ میرٹھ کے
مقدس اور آریہ دھرم
پر کئے گئے اعتراضات کا تسلی بخش جواب۔ ابطال بشارات احمدیہ
دیکھیے قیمت ۶ر

مرزا غلام احمد قادیانی
نسیم دعوت
کے فرسودہ اعتراضات کا مدلل جواب۔ روح۔ مادہ۔ تناسخ۔ ویدک دنیوگ کے فلسفہ کی حقیقت کے ساتھ ہی اسلامی خدا کی خدائی کو دلچسپ انداز میں آشکارا کیا گیا ہے
قیمت صرف پانچ آنہ (۵ر)

شہید اکبر کے قلم کا اعجاز۔ ڈسٹرکٹ چشم آریہ کے اعتراضات کا
قادیانی علمیت کا نچوڑ
محمدی پیشگوئیوں کا رد قرآن اور اسلامی تعلیمات پر دلچسپ بحث اور ویدک دھرم پر کئے گئے اعتراضات کی عالمانہ تردید۔ قیمت صرف ۱۲ر

قادیان کے خلیفہ اول حکیم نورالدین کی تصدیق۔ براہین احمدیہ کی پڑتال۔ قرآنی معجزات کی ... آدم و شیطان کے قصہ سرگزشت ضرورت قرآن پر بحث علمیت قرآن دوبارہ زمین و آسمان پر ...

اسلامی اعتقادات پر چند سوالات کے جوابات کی تحقیق
روح خلعت اسلام
میں کمال خوبی سے کی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

قرآنی تعلیمات پر دلچسپ تنقید قصے کہانیوں کی حقیقت کی سرگزشت
قرآن کی چھان بین
اور اسلامی توحید پر مدلل اور جامع بحث قیمت ۳ر

کیا ویدک استھائے قرآن کے بیانات سے ہم آہنگ ہیں
محمد پور کے ایک گنگا جمنی
مصنف کے دعویٰ کی تردید۔ ... سے دیکھیے
قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ:۔ پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لعل روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدک دھرم کی دس خصوصیات

(از شری پنڈت دشونا تھ جی آریہ اُپدیشک)

دنیا میں ایسے بہت تھوڑے آدمی پائے جاتے ہیں۔ جو کسی مذہب میں محققانہ نگاہ سے شامل ہوتے ہیں۔ عام طور پر لوگ پیدائشی اثرات کے ماتحت ہی مذہب کے پیروکار بن جاتے ہیں۔ مذہب کی تبدیلی میں بھی خاص اغراض کو وابستہ پایا۔ اگر آج مذاہب کے متعلق ہر ایک شخص میں تحقیق و تدقیق کا شوق پیدا ہو جاوے تو دنیا کا مذہب یک دم ویدک دھرم ہو جاوے کیونکہ سچے دھرم کے نشان صرف ویدک دھرم میں پائے جاتے ہیں۔ ساری دنیا سے مذہبی تحقیق کی امید رکھنا ناممکن ہے۔ لیکن جو بھی ایسا شبھ وچار اپنے من میں رکھتے ہیں۔ ان کو ذیل کی باتوں پر وچار کرنا چاہیے:۔

(۱) عالم گیر مذہب وہی ہو سکتا ہے۔ جو ابتدائے آفرینش میں پرماتما کی طرف سے انسان کو عطا کیا جاتا ہے۔ درمیانی زمانہ میں پیدا ہونیوالے مذاہب سے صرف آئندہ زمانہ کے لوگ ہی مستفیض ہو سکتے ہیں۔ ویدک دھرم نہ صرف آغاز دنیا میں پیدا ہوا بلکہ وید بھگوان اس کو سناتن یعنی ازلی دھرم قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ اتھروید منڈ ۱۰۔ سوکت ۸ منتر ۲۳ میں کہا ہے:۔

[illegible]

[illegible]

(ارتھ) ویدک دھرم سناتن کہا ہے۔ جو ہمیشہ نیا رہے۔ اور ہمیں نئے سرے سے اُپدیش کیا جاتا ہے۔

دنیا کے اور کسی مذہب کو آغاز دنیا میں پیدا ہونے کا دعوےٰ ہی نہیں۔ اس لئے یہ بات صرف ویدک دھرم کے لئے مخصوص کی گئی ہے اور ایک محقق صرف اسی اصول کو مدنظر رکھتا ہوا ویدک دھرم میں شامل ہو سکتا ہے۔

سوال:۔ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرسوتی ہوئے۔ اور اس کو قائم ہوئے لگ بھگ ساٹھ سال گذرے۔ یہ سناتن ویدک دھرم کیسے؟

جواب:۔ بیشک رشی دیانند جی نے آریہ سماج کو اس قدر عرصہ سے قائم کیا۔ لیکن اس کی بنیاد ویدوں پر رکھی گئی۔ ویدوں کے مقابلہ میں اپنی تصنیفات کو بھی پرتہ پرمان قرار دیا۔ اور سناتن ویدک دھرم کا ہی اُپدیش ہے۔

(۲) دھرم وہی سچا ہو سکتا ہے۔ جس کی بنیاد سچائی پر ہو۔ اور سچ وہی ہو سکتا ہے۔ جو پرمانوں کی کسوٹی پر ٹھیک اترے۔ ویدک دھرم ہی کیوں پرمان پیش کرکے ان کے مطابق دھرم تتوں کے ماننے کا اُپدیش کرتے ہیں۔ اس لئے ویدک دھرم ہی دنیا میں سچا قرار دیا جا سکتا ہے۔ یجر وید کا مشہور منتر ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(ارتھ) پرماتما نے سچ اور جھوٹ کو الگ الگ اس طرح تقسیم کر دیا ہے۔ کہ پرتیکش آدی پرمانوں سے پرکھنے سے سچ میں شردھا پیدا ہو جاتی ہے۔ جھوٹ میں اشردھا۔ اویدک متوں میں خلاف اس کے غیب کی باتوں پر ایمان لانے کی تلقین ہے اس لئے ایک محقق کی نگاہ میں ان کی کیا قیمت ہو سکتی ہے۔

(۳) انسان قدرتاً ضمیر کی آزادی چاہتا ہے یہی ایک روحانی طاقت ہے۔ جس سے انسان اپنے اندر کے ستیہ گیان کو حاصل کرکے روحانیت کی اعلےٰ منزل پر قدم رکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس کے مطابق جب تک پوری تسلی نہ ہو جاوے۔ یہ پوچھتا چھوڑ سکتا ہے۔ ویدک دھرم شکوک کے رفع کرنے کے لئے ایک شخص کو ضمیر کی آزادی دیتا ہے۔ بلکہ خلاف چلنے والے کو پاپی قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ یجر وید ادھیائے ۴۰ منتر ۳ میں کہا ہے:۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

× × × × ×

(ارتھ):۔ ضمیر کا خون کرنے والے انسان مرنے کے بعد اگیان کے اندھیرے سے ڈھکے ہوئے پشو پکشی آدی کے جنم میں پیدا کئے جاتے ہیں۔ اویدک متوں میں خلاف اس کے اپنی ضمیر کو دبا کر چپ رہنے کا اُپدیش ہے۔ یہ مقولہ مشہور ہے۔ آئینہ شک آورد کافر گردد۔

(۴) ویدک دھرم دھرم شبد سے وہ اصول مراد لیتا ہے کہ جن پر چلکر انسان دنیا میں بھی سکھ حاصل کرے اور مرنے کے بعد پرلوک میں بھی اس کا کلیان ہو۔ یہ ہر ایک انسان کی قدرتی خواہش ہے۔ اور ویدک دھرم کے تمام سدھانت اسی اصول پر قائم کئے گئے ہیں چنانچہ سام وید کی شرتی ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(ارتھ) سے پوتر کرنے والی گت جنبی ما ادیشہ

اعلیٰ پایہ کی مقبول عام بھجن پستکیں (ہندی) (اُردو میں)

دو لاکھ سے زیادہ ہاتھوں ہاتھ بکنے والی مقبول عام

اصلی پُشپانجلی با تصویر

بھجن } پنجاب اور یو۔پی کے بڑے بڑے نامور بھجنکوں کے بھجن۔ خاص خاص واقعات کے متعلق فوٹو کی دہ تصاویر۔ استری سماج کے لئے پریوارک گیت اور بھگتی اور ویراگیہ میں بھرے ہوئے راگ تازہ ایڈیشن بہت بڑھیا تیار ہوا ہے کاپی بہت بڑھیا۔ چھپائی اعلیٰ۔ قیمت ہندی میں دس آنے۔ اردو میں آٹھ آنے۔ ہارمونیم ایڈیشن ہندی میں تقویم ایک روپیہ۔ اردو میں صرف بارہ آنے

نقالوں سے بچیں

آریہ گائن مع بھجن امرت

اردو ہندی کے مشہور بھجنوں کے ایشور استتی پرارتھنا گیت بھارت کیرتی۔ سنسکاروں اور ہر موقعہ و محل کے گیت درج ہیں پانسو صفحات مجلد اردو ایک روپیہ ہندی دس آنہ

مدھر بھجن

(ہندی میں) اگلیوں پر چڑھے ہوئے ہیں اور عوام الناس کی زبان پر جاری ہیں ہندی میں بہت کم ملتے ہیں۔ یہ پنجاب کے بھجن منڈلیوں کے پیش کئے ہوئے پنجابی میں بنائے جاتے ہیں۔ قیمت ہندی ۳ر اردو ۳ر

شوربیر بھجناولی

راجپوتوں کے بہادرانہ کارنامے اور ان کی مشہور شوربیرتا کے راگ الاپنے ہوں۔ تو اس کو منگائیے اس میں اس قدر جوشیلے بھجن درج ہیں کہ پڑھ کر خون ابلنے لگتا ہے ہندی میں صرف چار آنے

پریم گیتانجلی } یعنی پشپانجلی کا دوسرا حصہ بالکل نئے دلچسپ و موثر بھجن اس میں درج کئے گئے ہیں پشپانجلی کی طرح اس کا یہ دوسرا حصہ بھی مقبول عام اور ہر دلعزیز ہے نمونہ کیلئے اس کی ایک کاپی ضرور خریدیں قیمت اردو ۴ر ہندی ۴ر

بھجن پشپانجلی

پریم پشپانجلی
پشپانجلی کا تیسرا حصہ
اردو ۴ر ہندی ۴ر

ست سنگ گٹکا
ہندی ۳ر اردو ۳ر
صرف بھجن ہندی ۲ر
اردو ۲ر

پنتھک پشپانجلی
گنڈ سکھوں کے بھجن
ہندی ۴ر

ایمن رس سار

(ہندی) بھگت امیچند کے بھجن قیمت صرف تین آنے

بھجن سنکیرتن

قیمت ہندی ار۔ اردو میں ایک آنہ

ان کے علاوہ ہر قسم کی بھجن پستکیں ہمارے ہاں سے طلب فرمائیں

ہر قسم کی کتابیں منگانے کیلئے پتہ نوٹ کر لیں:۔ مہاشہ راجپال اینڈ سنز سرسوتی آشرم۔ انارکلی ہسپتال روڈ۔ لاہور

مجھے اس لوک اور پرلوک میں سکھ پردان کر۔

اویدک متوں کا سارا دارومدار صرف وہمی پرلوک کے خیال پر ہے۔ اس لئے ان کا یہ حال ہے کہ شاردا ایکٹ کو جس کو تمام دنیا کے مدبروں نے پسند کیا۔ پیر رعایا کی بہتری کے لئے پیشتر ہی رائج کیا ہوا ہے۔ ہندوستان کے مذاہب ابھی تک اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔

(۵) دھرم کے معنی سچائی کے علاوہ انصاف بھی ہیں۔ اور انصاف کا مطلب یہ ہے کہ انسان دوسروں سے اپنے جیسا برتاؤ کرے۔ چنانچہ یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۶ میں اپدیش ہے:-

[illegible]

ارتھ۔ جو منش سب جیووں کو اپنے میں اور سب جیووں میں اپنے کو اس جیسا ہی دیکھتا ہے۔ ان کو دھرم میں شک نہیں پیدا ہوتا۔

اویدک متوں نے سب جیووں کے ساتھ انصاف تو کیا ہے۔ دوسرے متوں کے انسانوں سے بھی عدل نہیں کیا جاتا ہے۔ جزیہ اور ارتداد کے اصول اس کی شہادت ہیں۔

(۶) جیو کے سامیہ واد (یکسانیت) اور جیو کے وشیش واد (تخصیص) سے دنیا کو بڑا نقصان پہنچتا ہے۔ پہلی صورت میں قابلیت کا ثمرہ حاصل نہ ہونے اور دوسری صورت میں غیر قابلیت کے حقوق حاصل ہو جانے سے۔ دنیا میں غفلت اور تساہل کی سلطنت قائم ہو سکتی ہے۔ قریباً سب مذہبوں کی کتب میں جنم کی ورن ویوستھا۔ غلامی مذہبی تمیز مرد۔ عورت کا فرق وغیرہ کے غیر منصفانہ اصول پائے جاتے ہیں۔ لیکن ویدک دھرم نے اس کے لئے بہترین اصول قائم کیا ہے۔ اور اس قسم کی تمیز کو رد کر دیا ہے۔ چنانچہ اتھروید میں اپدیش ہے۔ کانڈ ۵ سوکت ۱۱ منتر ۳

[illegible]

ارتھ۔ پرماتما اپدیش کرتے ہیں۔ میں آریہ یا داس وغیرہ کی انسانیت میں کوئی تمیز نہیں رکھتا۔ جو بھی ستری پرش کسی طرح کی قابلیت پیدا کر سکتا ہے اس کو میں سویکار کرتا ہوں۔ اسی اپدیش کے مطابق گن کرم سوبھاؤ سے ورن ویوستھا اور آشرم ویوستھا اور گرہستھ میں ستری پرش۔ پتر۔ بھائی وغیرہ کے اصول قائم کئے گئے ہیں۔

(۷) دھرم کا سب سے بڑا انگ دشٹر پرپانا ہے۔ یو کتنی کا سب سے بڑا ساد ہن ہے۔ لیکن اگر ان کو وشش میں ہوکر انسان سے ایشور ... ایشور کے ... دوسرے انسان ... تیر تھنکر ...

یعنی خدا ایک ہے اس کو کبھی نہ کسی صورت میں ہر ایک مذہب مانتا ہے۔ لیکن سچی وحدانیت یہ ہے کہ خدا کی عبادت میں کسی دوسرے کا نام شامل نہ کیا جاوے اگر اویدک متوں کی اپاسنا کی پستکوں کی پڑتال کی جائے۔ تو اس میں انیشوری پوجا (پرستش غیر خدا) کسی نہ کسی صورت میں آپ کو ضرور مل جاوے گی لیکن ایشور کی پوجا آپ کو صرف ویدک اپاسنا پستکوں میں ملے گی۔ اور وید نے بھی اپدیش کیا ہے۔ اتھروید ۱۳۔ ۴

[illegible]

ارتھ۔ جو پرماتما پرکاش سوروپ داتا سب کا دھارن کرنیوالا سارے سنسار کا سوامی ہے۔ وہ ایک اپاسنا کرنے کے لائق ہے۔

(۸) اویدک متوں میں اپاسنا ایک خدا کی خوشامد ہے۔ یا دیوتا وغیرہ کی خوشنودی جسے سنکر وہ نجات یا دیگر کاموں میں کامیابی بخشتے ہیں۔ اس لئے جب روح مرکر خدا کے پاس جاتا ہے۔ تو پوچھا جاتا ہے کہ تم نے کتنی بار اپاسنا کی۔ ایشور کے نام کی کتنی مالا پھیریں۔ اور خاص خاص جگہ پر کی گئی اپاسنا سو گنا یا ہزار لاکھ گنا درجہ رکھتی ہے۔ لیکن ویدک دھرم اپاسنا کرم کانڈ کا مطلب یہ سمجھتا ہے کہ اس سے آتما شدھ ہو۔ ستیہ گیان کی پراپت اور جگد ایشور کا انراگ دل میں بڑھے۔ اس لئے اپاسنا ویدک دھرمی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپاسنا میں چیت سے وچار پوروک کرے۔ لیکن اویدک دھرم صرف رواجی طریقہ سے اپاسنا کرے گا۔ کیونکہ اس کو صرف گنتی کی ضرورت ہے۔ وید بھگوان اپدیش کرتے ہیں:

[illegible]

ارتھ جس نے ایشور کو نہیں جانا۔ وہ صرف وید منتر پڑھ کر کیا کرے گا۔

(۹) اویدک مت ہمیشہ مفت کی نجات کے خواہشمند رہتے ہیں۔ اس لئے وہ کسی دیوتا یا گورو کر یا شفاعت رسول پر امید لگا رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ایشور سے بڑھ کر ان کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر خدا کو کوئی گالی دے تو پروا نہیں کرتے۔ لیکن اپنے ہادی کے نام پر مرنے مرنے کے لئے تیار رہتے ہیں اپنے گورو پیر وغیرہ کے جسم سے نکلی غلاظت کو بھی پاک و متبرک سمجھتے لگ جاتے ہیں۔ ان کے کلام کو غلطی سے مبرا کہتے ہیں جس سے دنیا میں سخت قسم کی انسان پرستی کا رواج ہو رہا ہے لیکن ویدک دھرم بتلاتا ہے کہ دو دوان لوگ۔ اگرچہ قدر دانی کے قابل ہوتے ہیں۔ لیکن آخر وہ انسان ہی ہوتے ہیں۔ اور ان کو ویسا ہی سمجھنا چاہیئے۔ ان کے تجربوں اپدیشوں سے فائدہ اٹھاؤ۔ لیکن نجات صرف ...

بھگوان اپدیش کرتے ہیں۔ اتھروید $\frac{9}{2}$ ۲۰

[illegible]

اس پرماتما کا کوئی گورو پیر۔ دیوتا پیغمبر وغیرہ کے روپ میں پرتی ندھی (نائب) نہیں ہے۔ اس لئے جیو صرف اپنے کرموں سے نجات حاصل کرتا ہے

(۱۰) اویدک مت روحانی تکمیل حاصل ہوئے بغیر نجات ملتی ہیں اور وہ اس کے لئے مجبور ہیں۔ کیونکہ عموماً یہ روح کا صرف ایک جنم مانتے ہیں۔ اور ایک جنم میں روحانی کمال کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ہر ایک کو رعایتی سرٹیفکیٹ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اور اگر انہوں نے کچھ گناہ کئے ہوں۔ وہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف گناہگاروں (مراد غیر مذاہب کے لوگوں) کو ہمیشہ کے جہنم میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور اگر انہوں نے کچھ نیک کام کئے ہوں۔ تو ضبط قرار دیئے جاتے ہیں۔ ایک محقق کی نگاہ میں یہ ایک کسقدر ظالمانہ فعل ہو سکتا ہے۔ لیکن ان کو پتہ نہیں کہ مذہبی حکومت کے سامنے ایک شخصی ظالمانہ حکومت کو بھی سرنگوں ہونا پڑتا ہے۔ لیکن ویدک دھرم میں اس قسم کا کوئی سفاکانہ اصول نہیں پایا جاتا۔ گناہگار کو بھی سزا ان کی اصلاح کے لئے دی جاتی ہے اور بار بار جنم دیکر ان کو سدھرنے اور روحانی تکمیل حاصل کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ اور جب یہ کامل ہو جاتے ہیں۔ تو مکت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وید بھگوان

کا آدیش ہے۔ یجروید ۳۵-۲۱

[illegible]

(ارتھ) اے جیو اپنے پتا سے تو پیدا ہوتا ہے تجھ سے یہ دوسرا پیدا ہوتا ہے۔ یہ جو جیو کا بار بار کا جنم ہے۔ یہ مکتی کی تکمیل کے لئے ہے ہر ایک ویدک سدھانت کا دوسرے اویدک متوں کے اصولوں سے مقابلہ کرنے سے۔ ویدک سدھانت ایک سچا اور انسانی بہبودی کا مظہر نظر آئیگا۔ لیکن یہ دس اصول تمام مذہبی اصولوں کا نچوڑ ہیں جنہیں ویدک دھرم شری سورگ داسی پنڈت لیکھرام جی کے بلیدان دوس پر آریہ پرشوں کو انہیں یاد کرلینا چاہیئے۔ اور اویدک مت کے ماننے والے عزیزوں کے سامنے بھی انہیں پیش کرنا چاہیئے۔

پیارے دھرم ویر کی پیاری باتیں

بقیہ صفحہ ۵

بھی مذہب اسلام کا بغور مطالعہ کیا ہے اور اس میں مجھے کئی ویدک سدھانتوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ اور اس جھلک کا میں دلدادہ ہوں۔ میں نے اس میں عرب کی مجلسی دہلی خرابیوں کی سیاہی بھی دیکھی ہے۔ تو مجھے آشیرباد دو۔ کہ میں تیرے نقش قدم پر چلوں

دھارمک تحفے

ویدوں کے مفسر
اور رشی دیانند۔ شری سوامی درشنانند جی کی ایک نایاب تصنیف ہے جسمیں ویدوں کی بزرگی جتا کر انقلاب زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ نئے مفسروں کی تفسیریں اور حوالہ جات مستند نہیں ہیں۔
قیمت آٹھ آنے

ویدوں کی عظمت
کا زمانہ قائل ہے۔ ویدوں کی مقدس تعلیم سے ہی انسان شانتی اور تسکین پا سکتا ہے۔ اگر آپ دنیا کے جھگڑوں کو مٹا کر ویدک دھرم پرچار سے سنسار کی انتی چاہتے ہیں۔ تو شری سوامی درشنانند جی مہاراج کے وچاروں کو پڑھ جایئے
قیمت چار آنے

مفت منگایئے
فہرست

ایشوری گیان
از لالہ لاجپت رائے جی قیمت صرف ۳/

ایشور کی موُرت
قیمت ۲/
دلائل عقلی اور تحریر یا تقلید سے بھی ثابت نہیں ہو سکتی بڑی معنی خیز مدلل عالمانہ تصنیف ہے

ایشور پراپتی
کیا ایشور کی ہستی ہے اگر ہے تو اس کا دلائل عقلی و علمی سے ثبوت ہے۔ سے ہی ملیگا بڑی نادر تالیف ہے
قیمت ۳/

ویدوں کا عربی مبلغ
از پنڈت دھرم بھکشو جی قیمت ۴/

ملنے کا پتہ:- پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک لٹریچر کالہ موہن لال روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

زیادہ کتابیں حکومتِ وقت کے حق میں لکھیں وفاداری ایک اچھا فعل ہے۔ اور ہر ایک شہری کا فرض ہے۔ لیکن اس وفاداری کو اشاعت مذہب کے لئے استعمال کرنا ایک نہایت معیوب فعل ہے۔

مرزا قادیانی نے اس وفاداری سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ مسلمانوں اور مسلم علماء کو وہ فحش اور گندی گالیاں دیں۔ کہ تہذیب اس پر آنسو بہاتی ہے۔ اپنے رشتہ داروں نا جائز دباؤ ڈالا۔ اُن سے رشتے ناطے قطع کئے۔ اپنے مخالفوں پر نہایت رکیک حملے کئے۔ یہاں تک کہ ان کی موت کی پیشگوئی بھی کر دی۔ لیکن تحریص و تخویف سے ہم ایک آدمی پر اپنا رعب تو ڈال سکتے ہیں۔ اس کے دل و دماغ پر قابو نہیں پا سکتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مرزا صاحب کے آنکھیں بند کرتے ہی لاہوری پارٹی نے قادیانی گدی سے بغاوت کر دی۔ اور مرزا کے وقت جو تین لاکھ مرزائی بنے تھے۔ آہستہ آہستہ گھٹنے لگے اور اب اس مردم شماری میں مرزائی صرف پچاس ہزار رہ گئے ہیں۔

اس مثال سے آپ کو پتہ لگ گیا ہوگا۔ کہ ایک مذہب کی اشاعت کے لئے قربانی کی کس قدر ضرورت ہے۔ پیارے آریہ بھائیو۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ سارے سنسار میں ویدک دھرم کا پرچار ہو۔ تو ہمیں اس کے لئے قیمت ادا کرنی پڑیگی آریہ سماج پر اس وقت مصیبت کی گھڑی آئی ہوئی ہے۔ ہر ممکن طریقہ سے اس کی آواز کو بند کرنے کے لئے مخالف طاقتیں پورے زور سے حرکت میں آگئی ہیں ؎

ہر شاخ پہ ہے باغ میں صیاد کی نگاہ
مطلب یہ ہے کہیں نہ میرا آشیاں رہے

آریہ سماج روپی شمع کو اس وقت بیشمار پروانوں کی ضرورت ہے جو اپنے دل میں ویر لیکھرام کی سپرٹ کو رکھتے ہوں۔ ان کے سینوں کے اندر ایک تڑپ ہو سوتے جاگتے۔ چلتے پھرتے ان کو آریہ سماج اور صرف آریہ سماج کا ہی خیال ہو۔ اس لئے آؤ ویر لیکھرام کی برسی مناتے ہوئے پرتگیا کریں۔ کہ ہم پہلے۔ ویدک دھرم کے لئے ہر ممکن سے ممکن قربانی کرنے کو ہر وقت تیار رہیں گے۔ اگر ہم لکھ سکتے ہیں۔ تو تحریری کام کے ذریعے ویر لیکھرام کی وصیت کو پورا کریں گے اگر ہم اچھا بول سکتے ہیں۔ تو بذریعہ تقریر ویدک دھرم کا سندیش عوام تک پہنچا دیں گے۔ اگر اور کچھ نہیں۔ تو آریہ سماج کا لٹریچر لوگوں میں مفت تقسیم کریں گے۔ سوامی درشنا نند۔ پنڈت لیکھرام۔ پنڈت گنگا پرشاد کے ٹریکٹ منگوا کر لوگوں میں مفت تقسیم کریں گے اور اس طرح تن۔ من۔ دھن سے ویدک دھرم کی سیوا کریں گے

شہید مشن کے پروانوں سے اپیل

از شری مہاشہ سنت رام جی اجمانی ——— راولپنڈی صدر

پیکر ہیں۔ قادیان کا اشاعت اسلام کالج آریاؤں کے گوروکلوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔" (ختم رسالت ۹۰ — ۹۱) دوسری تحریک احمدیت کے بانی نے آسان و رستہ منتخب

کی دل کھول کر تعریف کر رہے ہیں۔ چنانچہ کتاب ختم رسالت، کا مسلمان مصنف لکھتا ہے "کہ آریہ ہندو بھائی کل قوم کی رہنمائی کر رہے ہیں ہندو جاتی کی باگ ڈور ان

ادب لطیف

شہادت کا درس

شری مہاشہ پریم چندر جی آریہ سیوک۔ گورودت بھون ——— لاہور

مسرت کی تان ——— خوشی کی ترنگ ——— اور عدیم المثال ہستی کے تقرب سے تمام شکوک رفع ہو گئے ÷

دل سے ایک جوش اٹھا ——— تبسم زا انداز میں استاد کامل سے شاگرد رشید نے فیض حاصل کر لیا۔ اور خوش فزا نغمہ سے سارے عالم کو امن اور شانتی کا سندیش دینے کے لئے کمر بستہ ہو گیا ÷

اب وہ انسان شبہات سے بالا انسان تھا ——— اُس کا تمنا ——— اس کی روح ——— اور اُس کی تخیل ایک نئی دنیا بسانے کی دھن میں تھے۔ جو توہمات سے بالا ہو۔ اور جس میں فرشتہ سیرت انسان راحت سے فیض یاب ہو سکیں ÷

خیال سے اوپر ——— عمل کے قریب ——— اُس کی زندگی کا ورق الٹ گیا۔ اس کا پیغام ——— اور بنی نوع انسان کو راحت سے وابستہ کر دینے والا جام پڑا کا پڑا رہ گیا ———

ایک سیاہ باطن خناس نے ——— ایک شقی القلب مردود نے ——— آہ ——— ہا ——— شہادت کا جام راحت کے پیغام رساں کی نذر کر ڈالا۔ اور وہ پاک روح دنیا کی کثافتوں سے قبل عقبیٰ کی اصلاح کے لئے چل دی ÷

کیا نہیں جانتے؟ ——— آج خوش افزا بہار سے ——— کیسا پُر لطف ترانہ ——— کیسا دلفریب نغمہ اور کیسا تبسم زا پیام آ رہا ہے۔ چمن کی پتی پتی مستانہ انداز میں جھوم رہی ہے۔ پھول مسکرا رہے ہیں۔ اور شبنم اپنے وجود کی فنائیت سے دنیا والوں کو پیارے شہید کی شہادت کا درس دے رہی ہے ÷

آؤ ——— آؤ ——— زندگی اور مسرت افروز زندگی کے متلاشی لوگ ——— آؤ ——— شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت سے سبق حاصل کرو ÷

کیا۔ جب کا نام بقول خلیفہ قادیان "خوشامدی گورنمنٹ کے پٹھو یا ٹوڈی" (الفضل ۱۱ر نومبر ۱۹۳۴ء)

یا مہذب الفاظ میں وفاداری کا واسطہ کہا جا سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے پچاس الماریوں سے

ہاتھ میں ہے آریہ قوم میدانِ سیاست میں پیش پیش ہے مسلمانوں کی اکثریت قادیانیوں سے سیاسی اتحاد پر بھی آمادہ نہیں۔ قادیانی وفاداری کے زندہ اور متحرک

دنیا میں جو سوسائٹی یا مذہب زندہ ہے۔ وہ بڑے بڑے فلاسفروں۔ نکتہ چینیوں یا سرمایہ داروں کے بھروسہ پر زندہ نہیں۔ بلکہ ان سرفروش جانباز بہادروں کی بدولت زندہ ہے۔ جو کہ اپنے دھرم کا اٹوٹ شردھا اور پریم رکھتے ہیں۔ لا انتہا عشق رکھتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت تن۔ من۔ دھن سب نچھاور کر کے پروانہ وار شمع دھرم پر جان دے جاتے ہیں۔ اور مرتے ہوئے پکار اٹھتے ہیں

ایستادہ تا کنم جان فدا چوں شمع
خود گذر بہ من چوں نسیم سحر نہ کرد

عیسائیت کبھی ترقی نہ کرتی۔ اور اس وقت نصف دنیا کا مذہب نہ بنی ہوتی۔ اگر عیسائیت پر جان قربان کرنے والے بہادر میدان میں نکل ہر ایک مصیبت کو خوش آمدید کہتے ہوئے درختوں کے ساتھ باندھ کر جلنے کو تیار نہ ہوتے۔ سرباز اوان کو توپ سے اڑایا گیا۔ دریا میں بہایا گیا۔ پہاڑ سے گرایا۔ لیکن ارادے کے پکے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹے۔ اسی طرح سکھوں کا اتہاس ہم کو بتاتا ہے کہ پرزا پرزا کٹ مرے کبھی نہ چھوڑے کھیت۔ مردانہ گیت گانے والے کس طرح دیواروں میں چنے گئے۔ آروں کے نیچے کٹوائے گئے۔ تیل کے کڑاہوں میں ڈالے گئے۔ لیکن انہوں نے پروا نہ کی۔ اور آخر کو وہی کامیاب ہوئے۔

اس صدی کی دو بڑی تحریکیں اس وقت مانی جاتی ہیں۔ آریہ سماج اور احمدیت۔ آریہ سماج کو پہلے دن سے ہی فخر حاصل ہے۔ کہ اس کو جان دینے والے پروانے ملتے رہے ہیں۔ رشی دیانند قربانی مجسم تھے۔ اپنے دھرم کے لئے کتنی مصیبتوں کو برداشت کیا۔ اور آخر دھرم کے لئے زہر کا پیالہ پی کر امر ہو گئے۔ دھرم کا سنستھاپک ہی قربانی کرے تو اس کے پیرو کیوں نہ اپنے دھرم کے لئے قربانی کریں گے۔ چنانچہ دھرم ویر لیکھرام مرزائی سازش کا شکار ہو کر پیٹ میں چھرا کھا کر شہید ہو گئے۔ اس کے بعد امر شہید سوامی شردھانند۔ ویر رام چندر۔ مہاشہ راجپال مہاشہ نتھو رام وغیرہ اس روایت کو جاری رکھتے ہوئے اپنے نام روشن کر گئے ÷

کیا ہوا۔ ان کی قربانیاں رنگ لائیں۔ اور آج آریہ سماج سب سے زندہ جماعت شمار ہوتی ہے۔ دنیا کے سارے مذاہب سے اس کی رفتار ترقی زیادہ ہے گزشتہ مردم شماری کی رپورٹ کی بنا پر اس نے دوسو فیصدی سے زیادہ ترقی کی ہے اپنے بیگانے اس کی بےغرضانہ ملکی۔ قومی اور سوشل خدمات

وہ اِنسان نہیں کوئی شیطان ہوگا

فِدا اپنے دیں پر جو اِنسان ہوگا
خدا اسپہ دِل سے مہربان ہوگا

کرے قتل دھوکے سے جو میزباں کو
وہ اِنساں نہیں کوئی شیطان ہوگا

غریبوں پہ جس کی نگاہِ کرم ہو
خُدا اُس کا ہر دم نگہبان ہوگا

کسی بیگناہ پر جو خنجر چلائے
وہ شیطان اَور ابن شیطان ہوگا

ہوں الہام جس کو فقط موت ہی کے
نبی کیا - بمشکل مسلمان ہوگا

نہ دھرم اپنا بیچے جو دُنیا کی خاطر
اُسی کا سمجھ پختہ ایمان ہوگا

شہیدوں کے نقشِ قدم پر جو چل کر
فِدا دھرم پر ہو - وہ ذیشان ہوگا

مریدوں کی جیبوں پہ جس کی نِگہ ہو
رہ حق میں وہ خاک قربان ہوگا

خدا پر لگاتا رہا تہمتیں جو
وہ آخر کو مقہور رحمان ہوگا

کئے نیک کام آئیں گے کام آخر
یہی تیری بخشش کا سامان ہوگا

کٹائے یہ سر اپنا خاطر دھرم کی
کبھی پریم کا پورا ارمان ہوگا

پریم

پوجیہ مہاتما گاندھی جی سے بڑھکر بھنگی
اودھارک پوجیہ دھرم ویر لیکھرام جی تھے

از شری پوجیہ ماسٹر آتمارام جی امرتسری — بڑودہ

مسلمانی تہذیب نے بھارت میں پردہ مستورات کے لئے اور بھنگی یعنی مہتر قوم کو پیدا کیا۔ آریہ ہندو سنسکرتی میں گراموں کے لوگ آج تک بھی بھارت کے سب پرانتوں میں دشا جنگل ہی جاتے ہیں۔ نگرور میں جیسا کہ بنارس میں برٹش راج سے پہلے جل اور نمک والے سنڈاس تھے۔ اور ایک شخص بھی پاخانہ مہتر اٹھاتا تھا۔ آج بمبئی میں جل سنڈاس ہے اور کوئی شخص بھی پاخانہ نہیں اٹھاتا۔ ہندو لوگ اپنے طور پر بمبئی میں اس سنڈاس میں نمک بھی ڈال لیا کرتے ہیں۔ مہاراجہ بڑودہ کے ہاں ان کے راج محل میں برٹش راج سے پہلے جو سنڈاس تھا اس میں نمک اور مٹی بھی ڈالی جاتی تھی۔ اور بدبو کبھی نہیں آتی تھی۔ جب یہ بڑودہ راج کا بون سنڈاس بھر جاتا تھا۔ تو اس کو بند کر کے دوسرا کوپ تیار کیا جاتا تھا۔ ٹھیک اس کی نقل پوجیہ مہاتما گاندھی جی نے احمد آباد کانگرس پر اتاری جبکہ آٹھ ہزار لوگوں کے لئے گڑھے کھدوا کر دشا کے مٹی اور کرچھے رکھ دیئے۔ یہی پرتھا رشی جنم تشاپدی پر بھی تھی۔ چین اور جاپان میں بھنگی ایک نہیں۔

آریہ سماج کے موجودہ یگ میں دھرم ویر پوجیہ لیکھرام جی بلاشبہ اول بیچے بھنگی ادھارک تھے۔ کارن کہ وہ ہمیشہ خود نہ صرف سب نگروں اور گراموں میں جب ویدک دھرم پرچار کے لئے جاتے تو روزمرہ دو وقت وہاں کے آریہ نوجوانوں کو بھی اپدیش دے کر ضرور دشا جنگل کا عملی سبق بھی اپنے ساتھ لے جا کر دیا کرتے تھے۔ اور وہ مرتے دم تک ایک دن بھی ٹٹی میں خود نہیں بیٹھے۔ اس کے بعد پوجیہ امر شہید مہاتما منشی رام جی کا نام امر رہے گا۔ کہ انہوں نے بھی گورد کل سسٹم میں دشا جنگل کی رسم جاری کرادی۔ اور اسے وہ بھی بھنگی قوم کے سچے اودھارک مہاتما گاندھی جی سے بڑھکر تھے۔

بھاؤ نگر کاٹھیاواڑ میں گت برس بھاشن دیتے ہوئے مہاتما گاندھی جی نے بھنگی کے دھندے کو پوتر کہہ کر بندہ کی ناقص رائے میں بھنگی اودھار کے کام کو کلنک لگا دیا ہے۔ کارن کہ وہاں کے سیٹھوں نے ان کو بھاری تھیلی دے کر اس دستہ میں موں سادھنے کی ترغیب دی تھی۔ یہ امر واقعہ ہے۔ گجرات میں ہم سب جانتے ہیں آج کل گرام سدھار کا یگ شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے بندہ کی ناقص رائے میں جہاں جملہ دیگر باتیں سودیشی دستو بنانے اور عمل میں لانے کی ہم کو اور کانگرس یا سوراجیہ وادیوں کو کرنی ہونگی۔ وہاں گرام گرام میں اور شہروں کے بنگلوں میں آریہ سجنوں کو سب سے پہلے بھنگی کے کام کا خاتمہ کرنے ارتھات۔ ہر ایک کو دشا جنگل جانے کا عملی سبق سکھانا ہوگا۔ وہاں بیچے ویر کھشتری گوتری بھنگی سجنوں کو لکڑی کاٹنے کا کام دے کر ان کے لکڑی کرنے کرانے کے ٹال گراموں تتھا شہروں میں جاری کرانے چاہئیں۔ کارن کہ علاؤالدین بادشاہ کے وقت میں جو بھی جنگ میں زندہ قیدی پکڑا جاتا تھا۔ اس کو وہ اپنی دو سو بیگمات کے پاخانے اٹھوانے کے لئے دہلی لے جایا کرتا تھا۔ بھارت ورش میں بھنگی سجنوں کے گوتر سب جگہ راجپوتی کھشتریوں کے سدھ ہو چکے ہیں اس سے بھی یہ بات انومان کی جا سکتی ہے۔ کہ یہ جنگ میں پکڑے قیدی تھے۔

شہیدوں کی بھینٹ

از ہنیشی علا دلیوری پریمی — لاہور

او پاگل جگن ناتھ! ہوش کر دودھ میں زہر کی پڑیا نہ گھول۔ ولیشیا کے کہنے اپنی سچا کو ہاتھ سے نہ دے۔ دیکھ دیکھ! تو کس مہاتما کو دھوکہ دے رہا ہے۔ کیا تجھے اپنی حالت پر رحم نہیں آتا۔ ہمارے بچوں کو دیکھ۔ کسطرح اس پنیہ آتما کی طرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ان بلبلاتی بیواؤں کی آہوں اور آنسوؤں میں نہاں سوز کا احساس کر۔ نہ کہ اس خدائی نور کو ان کی آنکھوں سے اوجھل نہ کر۔ لالچ میں آکر آتما کو نہ گرا۔ ورنہ یاد رکھ۔ ساری عمر سر دھنتا رہیگا دیش اور جاتی کا ذرہ ذرہ تیری اس کرتوت کی مذمت کرے گا۔ اس زہر سے دودھ کا ایک ایک قطرہ ہندو قوم کی ترقی کی بنیاد کو کھوکھلا کرنے کے لئے مہلک ثابت ہوگا۔ اس مہاتما کے برہمچریہ تیج میں وہ پاپ سی موتی ولیشیا جل کر بھسم بھوت ہو جاوے گی۔

آہ! پاپی تو نے کیا کر دیا۔ لالچ نے تیری آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔ تو نے اندھے ہو کر اپنی پاپ نیا کو منجدھار میں چھوڑ دیا۔ اب یہ نیا ڈوب جاوے گی بچے گی کب؟ تو نے جس امر آتما کو مارنے کے لئے زہر کی پڑیا گھولی۔ تجھے نہیں معلوم اس کا نام کیا ہے وہ تو سدا امر ہے۔ لیکن تو نے ہندو قوم کو ساحل سے نکلتے ہی پھر وہیں دھکا دیدیا۔ وہ دشمن کو بھی پیار کرنے والی آتما ہندو قوم کے نصیب کو جگا کر روپوش ہو گئی۔ سمجھ پاپی کو تیری جان بخشی کے لئے جیب سے کرایہ ادا کر دیا۔ سوچ گمراہ پریمی ایسا بن!

پرائی آگ میں جلنا مریضوں کی دوا ہونا
کوئی سیکھے دیانند سے دھرم پر جاں فدا ہونا

(۲)

عبدالرشید! تیرے دل میں کیا ہے۔ حق کی بو نہیں۔ انتقام کی آگ ہے۔ وہ آگ دشمن کو نہیں تجھے جلا کر خاک سیاہ کر دے گی۔ اسلام کے ننگ و ناموس کو بٹہ لگا دے گی! آنکھوں میں تیرے خون تھا۔ دھرم کے متوالے سنیاسی جسے جستجو حق کا منبع سمجھا۔ تو تو پاتھا ویدامرت پینے۔ لیکن پانی کے گلاس کی آڑ میں تجھے موقعہ کی تلاش تھی۔ دیکھ قاتل دیکھ! تیرے لئے نوکر پانی لینے گیا ہے تیرا ارادہ مجھ سے چھپا نہیں پستول کو ابھی جیب میں ہی رہنے دے۔ دل میں سوچ ذرا۔ کیا کرنے لگا ہے۔ پانی پی لے۔ پھر اپنے ارادہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانا سنبھل پستول کی کرخت آواز نمازیوں کی یکسوئی میں مخل نہ ہو۔ سنیاسی کے خون سے قرآن کی تعلیم پاک پر پوچہ نہ پھیر! دیکھ سنیاسی تیری بیوقوفی پر کس طرح مسکرا رہا ہے۔ اس مسکراہٹ میں چھپے بھید کو جان۔ اور گمراہ نہ ہو۔

اف! تو نے کیا کر دیا۔ پیغامبر رات کو دائمی نیند سلا دیا! اچھا اب بھاگ نہیں۔ سنیاسی کی آشیرباد لیتے جا۔ جنونی ٹھیر ذرا۔ ابھے دان تو لے لے۔ کر سنیاسی تجھے کیا کہنا چاہتا ہے۔ بھاگ گیا! راجپوتی خون جوش میں آ! آریہ سنسکرتی جاگ! تو جیل کی سلاخوں کے پیچھے اب رو رہا ہے تیرے ہم مذہب کہا کرتے ہیں۔ بکتے ہیں۔ پاگل تھا۔ قتل کرنا

تلک ہوزری فیکٹری (رجسٹرڈ)
لاہور
کی ایجنسی لے کر
اپنی
تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

شہید اکبر پنڈت لیکھرام کی وصیت

از شری لال روپ چند جی آفتاب - پانی پت

کٹ گئے دشمن مدلل تو نے جب تقریر کی
ترے اک اک لفظ میں تاثیر تھی شمشیر کی

معزز شائقین! آج اُس مہان آتما کا روز وفات ہے۔ جس کی تقریر و تحریر نے تمام ہندوستان میں تہلکہ مچا دیا تھا۔ بڑی بڑی قابل ہستیاں آپ کے مقابلہ پر آتی ہوئی خوف کھاتی تھیں مخالفین آپ کی لاثانی قابلیت کا لوہا مانتے تھے۔ آپ نہ صرف بے مثل عالم تھے۔ بلکہ ایثار اور قربانی کا مجسمہ بھی تھے۔ آپ کے دل میں ہندو جاتی کا درد تھا۔ جو آپ کو ہر وقت مضطر رکھتا تھا۔ آپ اٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے قوم کے خیال میں ہر وقت منہمک رہتے تھے۔ جس کے ثبوت میں آپ کی بے مثل متعدد کتب پیش کی جا سکتی ہیں کلیات آریہ مسافر ان ہزارہا مضامین کے علاوہ جن کا آج تک مخالفین سے کوئی معقول جواب نہ بن سکا سوانح عمری سوامی دیانند مؤلفہ پنڈت لیکھرام پر نظر غور ڈالنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رشی کے حالات معلوم کرنے کے لئے آپ کو اعزا و اقارب کو چھوڑ کر ملک کے بہت بڑے حصہ کا برسوں سفر کرنا پڑا تھا۔ بدیں وجہ آپ نے رشی سے تعلق ہر شہر کے نہایت دلکش حالات ایک ہزار صفحات سے زائد کی ضخیم کتاب میں وضاحت کے ساتھ قلمبند کئے تھے۔ اگر آپ رشی جیون کے خیال میں برسوں منہمک نہ رہتے۔ یا اپنے عیش اور آرام کو خیرباد کہہ کر شہر بشہر نہ پھرتے۔ تو وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ سوامی جی کے بہت سے ضروری حالات ہمیشہ کے لئے تاریکی میں رہ جاتے۔ آپ کی زندگی کا ایک واقعہ قلمبند کیا جاتا ہے۔ جس کے مطالعہ سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ جائے گا۔ کہ جو قوم کی تڑپ آپ کے دل میں تھی۔ اگر وہ آج چند اصحاب کے دل میں ہو تو قوم کا بیڑا پار ہونے میں کوئی دیر نہ لگے۔

اکلوتا پتر بستر مرگ پر

پنڈت کا اکلوتا لخت جگر بیماری پر جان بلب تھا۔ بیوی عالم فکر میں پرماتما سے بار بار صحتیابی کی دردناک الفاظ میں دعا مانگ رہی تھی۔ بوڑھی ماتا پوتے کی تکلیف میں نہایت پریشان تھی۔ پنڈت جی کچھ سوچ رہے تھے۔ کہ یکایک کسی شخص کی آواز آتی ہے۔ جسے سن کر وہ فوراً گھر سے باہر جاتے ہیں گفتگو کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ مقام ... پر چند ہندو مسلمان ہونے والے ہیں۔

اس ولولہ انگیز حال میں جبکہ بوڑھی ماتا بہت غمگین ہے۔ جوان بیوی سخت پریشان اور ہونہار اکلوتا بچہ بستر علالت پر دم توڑ رہا ہے۔ سب کو چھوڑ کر قومی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ ماتا کہتی ہے۔ لیکھرام بچہ سخت بیمار ہے۔ پنڈت جی جواب دیتے ہیں۔ ایک طرف میری آنکھوں کا تارا بیمار ہے۔ دوسری طرف جاتی کے کئی لعل پتت ہونے کو تیار ہیں۔ لہٰذا میرا وہاں جانا ضروری ہے۔ اس قسم کے الفاظ کہہ کر پنڈت جی فوراً گھر سے روانہ ہو جاتے ہیں اور جا کر اپنا فرض پورا کرتے ہیں۔

حضرات! اُن کے قلب مضطر میں یہ ایک بے پایاں قومی درد تھا۔ جس نے آپ کو ویدک دھرم کی مبارک ویدی پر عالم انسان نما درندہ کے چھرے سے قربان ہونے پر

تعصب نے تیری خاک وطن میں گھر بنایا ہے
وہ طوفاں ہوں کہ میں گھر ویراں کر کے چھوڑونگا

(۵)

جنونی عبد القوم ٹھیر! مہاراج پرواہ نہ کر۔ علالت بے اتکیہ نہیں۔ مقدمہ کا فیصلہ ہونے دے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لے۔ اس کی تصنیف سندھی کا ترجمہ ہی تو ہے! قانون کو جرم کی کسوٹی پر رکھنے دے! اس کی چھاتی ہمیشہ کھلی ہے۔ آہ! جنونی! کدھر منہ اٹھائے جاتا ہے۔ چھرا لئے وار کریگا۔ نہیں تیرا قصور نہیں! تو نے اپنے ہی بھائیوں کی تقلید کی ہے۔

——ہندو نوجوان! کہاں چھپا ہے۔ جاگ سویرا ہو گیا! راجپوتی خون اُبل۔ حد ہو چکی! دیکھ اگر راجپوتنی کی عصمت کو خراب کیا جاتا ہے! تیرا خون جوش میں کیوں نہیں آتا۔ اب نہ جاگا۔ تو پانی سر سے گذر جاوے گا۔ اور تو کف افسوس ملا کریگا!

جاگ! بیدار ہو!! ——

یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالہ جرس کاروان رہے

سے پہلے پاگل ضرور تھا۔ اب تجھے غازی بناؤنگا۔ آؤ ہندو مسلم اتحاد کے علمبردارو۔ اس کو دیکھو۔ اس کے ہاتھ معصوم سنیاسی کے خون سے رنگے ہوئے دیکھو۔ وہ تمہاری کوششوں پر پانی پھیرنا چاہتا ہے اور اقبال سے پوچھیں۔ وہ کس جلن کی آڑ میں ہے اتحاد کے نشہ میں آہستہ آہستہ گنگنا رہا ہے ؎

اگر آپس میں لڑنا آج کل کی ہے مسلمانی
مسلمانوں کو آخر نامسلمان کر کے چھوڑوں گا

(۳)

او لیکھرام کے قاتل! ٹھہر۔ اپنا وار کر کے دلوں ہی بھاگا نہ جا۔ اپنا نام بتاتا جا! بس گوشہ تنہائی میں منہ چھپانے کو بھاگا جاتا ہے۔ خیر۔ ٹھہر! شہید کی دعا تو لیتا جا۔ لیکن تو اندھا ہے۔ چور و قاتل کو کہاں چین؟ تو بھاگا جا رہا ہے۔ بے تحاشا ان جنونی مسلمانوں کے گروہ میں چھپنے کے لئے جن کے خیال میں تو نے ثواب (؟) کا کام کیا ہے۔ تو بھاگا جا رہا ہے مسجد کی طرف۔ تاکہ ان نمازی مومنوں کی صف میں جا کر ان میں مل جائے۔ یہ تیری غلطی ہے۔ نادانی ہے بے سمجھ خون سے رنگے ہوئے آستین تجھے اس کی درگاہ میں مجرم ثابت کر دیں گے۔ اس خون کا رنگ مٹنے کا نہیں۔ دنیا بھر کے مومنوں کے تو بدلہ کام بھی اگر آ کر اس کی اس کی نگاہوں سے روپوش کرنا چاہیں۔ تو بھی ناممکنات سے ہے۔ تیرے گناہوں کی معافی نہیں ہوگی۔ اس کا ایک ہی ذریعہ ہے معافی!

جا اس کے پاک قدموں میں سر رکھ دے اور اپنے کئے کے لئے معافی مانگ۔ ایسی مہان آتماؤں سے تجھے راہ نیک کا رستہ ملگیا۔ خبردار! دیکھ اقبال کیا کہہ رہا ہے! ؎

اٹھا دوں گا نقاب عارض محبوب یکرنگی
تجھے اس خانہ جنگی پر پشیماں کر کے چھوڑونگا

(۴)

علم دین! اے علم نہ بن۔ دین کو دھبہ نہ لگا۔ ہار جواری کی طرح فساد پر آمادہ نہ ہو۔ مذہب کے نام پر قتل کر کے مذہب پر دھبہ نہ لگا۔ سمجھ! مذہب آپس میں بیر نہیں سکھاتا۔ راجپال تیرا دشمن نہیں۔ خیالات کا اختلاف ہے۔ سوال کا جواب دلیل سے دے۔ تلوار نہ اٹھا! ایسا کرنا کمزوری کی نشانی ہے۔ دشمن کو محبت سے مرعوب کر! قرآن شریف کی تعلیم پاک تجھے نیک راہ پر گامزن نہ کر سکی۔ تو جاہل ہی نہیں، ایک نیک انسان کا خون کیا۔ ان رنگے ہاتھوں سے جہاں بھی جاویگا تجھے جگہ نہیں۔ مذہب و ملت کے پروانے ملاں۔ مولوی لاکھ تجھے غازی کہیں۔ تو خدا کے دربار میں قاتل ہے۔ قانون کی آنکھوں میں مجرم ہے ہندوؤں کے نزدیک گنہگار ہے۔ تیرا گناہ تیرا جرم ناقابل معافی ہے۔ گناہ و جرم کا بدلہ سزا ہے۔ وہ تجھے برداشت کرنا ہوگا۔ لیکن سمجھ! اس اقبال کیا کہہ رہا ہے؟ ؎

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی تصنیفات

کے مطالعہ سے مختلف مذاہب کی حقیقت کا راز معلوم کیجئے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
اظہار حق	۱/	تکذیب براہین احمدیہ	۱/
تاریخ دنیا مکمل اردو	۵/	آئینہ شفاعت اسلام	۱/
رام چندر جی کا درشن	۲/	ہندو آریہ نستے کی تحقیقات	۱/
صداقت اصول تعلیم		رد ظلمت اسلام	۱/
آریہ سماج	لعہ	کرشچن مت درپن	۵/
چتت ادھارن	شر	سورتی پرکاش	۱/
صداقت وگوید	۱/	نیوگ بیوگان	۱/
سچے دھرم کی صداقت	۱/	دھرم پرچار	۱/
مردہ ضرور جلانا چاہئے	۱/	استری شکشا	۲/
صداقت دھرم آریہ	۲/	سانچ کو آنچ نہیں	۱/
نسخہ خبط احمدیہ	۱۲/	استری شکشا کے وسائل	۱/
استری شکشا ہندی	۶/	مسئلہ نیوگ	۱/
دلیل بشارت احمدیہ	۲/	صداقت الہام	۱/
		راہ نجات	۱/

کلیات آریہ مسافر
پنڈت جی کی تمام تصنیفات کا مجموعہ قیمت للعہ

وزیر چند شرما مالک ویدک لیسکالر موہن لعل روڈ - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنڈت لیکھرام کا زمانہ اور انکی شہادت کے بعد
شدھی کی شاندار کامیابی

از شری پنڈت وشنو دت جی بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈوکیٹ فیروزپور شہر

پنڈت لیکھرام کو ہم نے امرت سر میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ہمارا بچپن کا زمانہ تھا۔ اور پنڈت لیکھرام ہمارے بزرگ اور واجب التعظیم اپدیشک تھے۔ ان کے اپدیشوں کو ہم بڑی عزت اور شردھا سے سنا کرتے تھے۔

پنڈت لیکھرام کی ایک بات ہمیں نہیں بھولتی۔ یوں تو ہزاروں باتیں ہیں۔ جو پنڈت لیکھرام کے متعلق لکھی جاسکتی ہیں مگر آج کے مضمون سے جن باتوں کا تعلق ہے۔ ان میں سے ایک وہ بات ہے۔ جو ہم لکھنے لگے ہیں۔

ہم ان کے ساتھ رام باغ کے گرد چکر لگا کر والی سڑک سے سیر کرنے جا رہے تھے۔ جب جیل خانہ کے قریب پہنچے۔ تو انہوں نے ایک بات کہی۔ جو ہمارے کانوں میں آج تک گونج رہی ہے۔ انہوں نے کہا ہندوؤں کی حالت آج کل خربوزہ والی ہے۔ چھری خربوزہ پر آن گرے تو بھی خربوزہ کا نقصان۔ اور خربوزہ اگر چھری پر گرے، تو بھی خربوزہ کا نقصان۔

ہندو اگر بدچلنی کی وجہ سے کسی مسلمان سے تعلق رکھے تو بھی مسلمان ہو جائے۔ اگر ہندو عورت بدچلنی کی وجہ سے مسلمان آدمی سے تعلق رکھے تو بھی مسلمان ہو جائے۔ دونوں صورتوں میں ہندو کے لئے نقصان ہے۔ وہ کہتے تھے کہ ہم یہ چاہتے ہیں، کہ ہندو بھی خربوزہ کی بجائے چھری بن جاویں۔

اب یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا یہ خواہش ان کی پوری ہوئی ہے یا نہیں۔ ضروری ہے کہ ہم پنڈت لیکھرام کے زمانہ کی چند باتیں ذکر کریں۔ اور پھر یہ دیکھیں۔ کہ پنڈت لیکھرام کی شہادت کے بعد اس معاملہ میں کسقدر تبدیلی ہوئی ہے۔

پنڈت لیکھرام کے زمانہ کی ایک بات سنئے۔ امرتسر میں ایک ہائی سکول تھا۔ اس میں ایک معزز ہندو خاندان کا لڑکا پڑھا کرتا تھا۔ اس زمانہ کے رواج کے مطابق اس لڑکے نے ایک بوٹ ایک بوٹ پہن کر وہ گھر آیا۔ ماں اس کو دیکھ کر رونے پیٹنے لگی۔ کہ بچہ تو عیسائی ہوگیا۔ اس کے رونے پیٹنے سے تنگ آکر اس نے کہا ماں۔ تو مجھے تنگ کرتی ہے۔ میں عیسائی ہو جاتا ہوں۔ اور وہ عیسائی ہوگیا۔ لڑکے کے عیسائی ہونے کے بعد اس کی عورت کو لڑکے کی ماں نے گھر سے نکال دیا۔ کہ جا تیرا لڑکا گیا ہے۔ وہیں تو بھی چلی جا۔ یہ شخص امرتسر میں بڑا مشہور وکیل بنا۔ ساری عمر ہندو طریقہ سے رہتا رہا۔ اس کی عورت ہندو

برادری میں ملتی جلتی رہی۔ سیاپوں تک میں جاتی رہی صبح اٹھ کر عیسائی جپ جی کا پاٹھ کرتی رہی چوکا اور صفائی ہندوؤں والی تھی اس شخص کے ہندو نام والے پانچ سات لڑکے تھے ایک بڑا ہو کر ہندو

بھی ہوگیا۔ اور آج اس شخص کے کئی لڑکے معزز سرکاری عہدیدار اور مشہور اشخاص ہیں۔ مگر ہندو آنہ قومی خیالات رکھتے ہیں۔

اگر کوئی شخص غلطی سے یا بیماری میں یا زبردستی مسلمان یا عیسائی کے ہاتھ کا پانی بھی پی لیتا تھا۔ تو وہ عیسائی یا مسلمان گنا جاتا تھا۔ آج کل بہت سے عیسائی اور مسلمان اسی قسم کے لوگ ہیں۔

پنڈت لیکھرام کے زمانہ میں یہ صورت تھی۔ علاوہ ازیں مسلمانی حکومت گذر چکی تھی حقیقت رائے کا قصہ سب ہندوؤں کو زبانی یاد تھا۔ گوروؤں کی شہادت کسی سے بھولی ہوئی نہیں تھی۔ مسلمانوں

کے برخلاف ان کی مذہبی باتوں پر نکتہ چینی کرنی جان پر کھیلنا تھا۔ اس لئے جب پنڈت لیکھرام کو یہ خطرہ یاد دلایا جاتا تھا۔ تو وہ یہ کہا کرتے تھے کہ وہ اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھے پھرتے ہیں۔ پنڈت لیکھرام کی کوششوں کا نتیجہ دیکھئے۔ کہ ان کے زمانہ میں ہی عجیب تبدیلی آگئی۔ ایک ہندو لڑکا تھا۔ وہ بچپن سے مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔ وہ ذات کا اروڑہ تھا۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بن گیا۔ مگر یہ سب مسلمانوں کی مہربانی سے اس نے کیا۔ کہ وہ عبدالعزیز تھا۔ پنڈت لیکھرام کا اپدیش سن کر اس کے دل پر چوٹ لگی۔ اب اسے ہندو برادری میں شامل کرنا مشکل تھا۔ امرتسر کے ایک سناتنی جوتشی پنڈت تلسی رام نے ہمت کی۔ یہ جوتشی امرتسر میں اس زمانہ میں ایک مشہور شخص تھے کرموں ڈیوڑھی والے بازار میں ایک دکان پر بیٹھا کرتے تھے۔ ان کی

بڑی عزت تھی۔ اور ان کی بات ٹالی نہ جاسکتی تھی۔ انہوں نے گنگا اشنان کی ایک نرم سی یوسیتھا لکھ دی۔ گنگا اشنان کر کے یہ شخص ہندو بن گئے۔ اور اپنی برادری میں شامل ہوگئے اور ہندوؤں میں ان کی شادی ہوگئی۔ اور آج وہ ہندوؤں کا ایک معزز گھرانہ ہے۔

لاہور میں اس تعلق میں ڈاکٹر جے سنگھ مرحوم کا نام تاریخی یادگار ہے۔ گورو ارجن دیو کے گوردوارہ میں امرت پلا کر انہوں نے مسلمانوں کو شدھ کرنے کی قابل تعریف تحریک شروع کر دی۔ اور آج ایک مسلمان کا سکھ بنا لینا بڑا مشکل کام نہیں ہے۔

پنڈت لیکھرام کی شہادت کا زمانہ آیا۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے وہ نظارہ دیکھا ہے جس پر اس شہید کے خون کے آخری چھینٹے نمایاں تھے۔ شہید کی ارتھی کے ساتھ ہزاروں ہندوؤں کا جمگھٹا تھا۔ اس دن ہندوؤں کے خیالات میں وہ عجیب تبدیلی پیدا ہوئی جو ایک قوم کے کامیاب جرنیل کی فتح یابی کی صورت میں اس قوم میں ہوا کرتی ہے۔ اسلام کے متعلق پنڈت لیکھرام کی کتابوں کو اس وقت ہندوؤں اور مسلمانوں نے بھاری تعداد میں خرید کیا۔ اور پڑھا۔ اس وقت مسلمانوں کو یہ معلوم ہوا۔ کہ ہم نے کتنی غلطی کی۔ کہ ویدک دھرم کی اعلیٰ تعلیم کو چھوڑ کر اسلام کو اختیار کیا۔ اور ہندوؤں نے یہ سوچا۔ کہ ان کا مذہب کتنا اونچا، مضبوط اور وسیع ہے۔ اس میں مسلمانوں کو شامل کرنے کے لئے کوئی رکاوٹ نہ ہونی چاہیے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ شدھی کی تحریک زور شور سے پنڈت لیکھرام کی شہادت کے بعد شروع ہوگئی۔ پنڈت لیکھرام کی خواہش کہ "ہندو خربوزہ نہ رہیں، بلکہ چھری بن جائیں" درست ثابت ہوگئی۔ ملکانوں کی شدھی۔ مدراس کے ہزاروں عیسائیوں کی شدھی ضلع گوڑگاؤں اور ضلع روہتک وغیرہ کے مسلمان اور ہندو برادریوں کا اعتماد پور میں زیر صدارت سوامی شردھانند جمع ہو جانا۔ مسلمانوں کا ہندوؤں میں مل جانا۔ اور ہندوؤں سے رشتے ناطے ہو جانا پنڈت لیکھرام کی شہادت کا معجزہ ہے۔

جموں میں ایک مسلمان ٹھیکہ دار تھے۔ انہوں نے ایک ہندو بیوہ سے اسے مسلمان بنا کر شادی کی تھی۔ سوامی شردھانند کے شدھی والے زمانہ میں وہ ہندو دیوی اسے ہردوار لے کر آئی اور سناتنیوں کے ذریعے اسے شدھ کرا کر اس کا نام

شہید اکبر پنڈت لیکھرام

از لالہ حکم چند جی کھوسلہ بی۔ اے۔ انسپکٹر آف سکولز ریٹائرڈ

ماہ مارچ ۱۸۹۷ء کے ایک دن جب کہ میں گورنمنٹ ہائی سکول گجرات کے سٹاف پر ایک ماسٹر تھا مسٹر ہیکر انگریز ہیڈ ماسٹر میرے کمرے میں تشریف لائے۔ ان کے ہاتھ میں انگریزی اخبار ٹریبون کا پرچہ تھا۔ صاحب بہادر نے اخبار میرے حوالے کیا اور انگریزی میں ریمارک دیا۔ کہ "پنڈت لیکھرام کو کل شام لاہور میں قتل کیا گیا ہے پنڈت جی تو قتل ہو گئے۔ لیکن اس خونریزی سے آریہ سماج میں بھاری تعداد میں بڑے باہمت صاحب کمال دیر پیدا ہونگے۔ جو پنڈت جی کے کام کو جاری رکھیں گے"۔ اس بارہ میں صاحب بہادر نے انگریزی کی ضرب المثل ریمارک میں دی۔ کہ شہید کا خون مذہب کا بیج ہوتا ہے۔

قتل کی برسی منانے کے لئے آریہ مسافر کا خاص شہید نمبر نکلے گا — آریہ اخبار خاص کر پرکاش اور آریہ مسافر لاہور کے لیکھوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کو شک ہے کہ قاتل شاید مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرووں میں سے کوئی تھا۔ اور باوجود ہر قسم کی کوشش کے گرفتار نہ ہوا۔ کیونکہ لاہور کے مسلمانوں کی سازش بڑی بھاری تھی۔ اس برسی کو منانے میں ایک حد یہ بھی ہونی چاہیئے۔ کہ جس مکان میں پنڈت جی قتل ہوئے۔ وہاں سے آریوں کا ایک جلوس نکلے۔ اور وہاں پر وہ الفاظ اور حرکات دکھائے جائیں۔ جو پنڈت جی نے اس مکان میں قتل ہونے کے سمے کہے تھے اور پھر ہسپتال تک یہ جلوس جاوے اور وہاں جا کر پنڈت جی کا یہ پیغام سُنایا جائے۔ کہ "تحریر کا کام بند نہ ہو"۔

اگر کسی کارن لاہور جیسی راجدھانی کے شہر میں عام جلوس نہ نکالا جا سکے۔ تو اتنا تو اوشیہ ہو۔ کہ کچھ نیتا اور شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کے پریمی اور کچھ آریہ سماج کے نیتا قتل ..... والے گلی کوچہ اور مکان پر جائیں۔ اور پانچ منٹ کے لئے وہاں جا کر مون (چپ چاپ) پرارتھنا کریں اور پھر میو ہسپتال کے اس دروازہ پر جائیں۔ جہاں سے ارتھی نکلی تھی اور اسی طرح وہاں جا کر دو منٹوں کے لئے مون (چپ چاپ) پرارتھنا کریں۔ دونو جگہ پر جانا ٹھیک ہے۔ کیونکہ ایک تو یہ برسی منانے کا مکمل ڈھنگ ہے دوسرے لوگوں میں پرچار خوب ہوگا۔ اور پھر پریمی منشیوں میں پریم کی لہر اور بھی زیادہ آتی ہوگی۔

شہادت کا اثر

بیتی سنائی۔ کہ پنڈت جی کی مثال سے ہو کر اس نے بھی ایک دیوی کو بچایا۔ اسی میانوالی نگر میں بچایا۔ اس کو مسلمانوں نے پولیس کا پہرا لگوا دیا۔ لیکن وہ اپنی استری کا لباس اس کو پہنا کر اور مزدور کے سر پر ٹرنک رکھ کر پہرہ پولیس میں سے نکال کر لے گیا۔ دوسرے مقام کے آریہ سماج کے حوالے دیوی کو امن امان سے کر دیا۔ دھنیہ ہیں پنڈت جی کہ جن کی مثال سے بھی ایسے بڑے کام اس ہندو جاتی میں ہوئے جس کو سوامی دیانند نے آریہ سماج کرنے سے پیشتر ساہس ہین اور مردہ پایا۔ سوامی جی سے پرشن کیا گیا تھا کہ دیہانت کے پیچھے یہ بڑا کام کون اٹھائے گا تو انہوں نے جواب دیا تھا۔ آریہ سماج اس کام کو اچھی پرکار کرے گا۔ شہید اکبر لیکھرام نے سوامی کے وچن پورا کر دکھائے۔

ایک پتت دیوی ہندو جاتی میں آریہ اس کا جیتا جاگتا اُدھار کہلاتا ہے۔ جہاں کہیں بھی آریہ سماج کا ویکتی بڑے بڑے پراوپکار کے دکھائے گا۔ جموں استری سمبندھ میں شہید اکبر پنڈت کا الوکرن کرنے کے لئے ایک سمن لکھمت پراکار سے ملا۔ ایک یوک ہندو رگھوناتھ بازار چلانے کا کام کرتا تھا۔ اس کی مرتیو اس کی یووتی استری کا ناجائز سمبندھ اور شخص مسلمان تانگہ والے سے وہ اس سے روپیہ قرض بھی لیتی رہی وہ رقم ڈیڑھ سو روپیہ تک پہنچ چکی سماج کو پتہ لگا۔ پرنتو کام بہت کٹھن مہاراج سور گباشی پرتاپ سنگھ کے شانتی لوگوں کا بہت زور تھا۔ پرائیویٹ سیکرٹری شرما صاحب تھے۔ آریہ اس موقعہ پر بڑے شُدھ پرکار سے مہاراج کی سہاتا سے پراوپکار کا صاحب کے ذریعہ مہاراجہ صاحب کہ ایک جوان ہندو عورت کو ڈیڑھ کے لئے مسلمان لئے جاتے ہیں۔ آخر کہ ڈیڑھ سو روپیہ سرکار سے پراپت صاحب دیویں اور کہ اس ...

کا تحریر کا کام بھی پرکار جاری رہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ میانوالی کے لوگ ایک ہندو استری کو لے گئے۔ اور ایک مسلم گھر کے پردہ میں ڈال دیا۔ جب پنڈت جی کو خبر ملی تو شیر مرد کی بھانتی موقعہ پر پہنچے۔ اور پردہ کے اندر سے جا کر اس دیوی کو نکال کر لے آئے اور جب تک

نہ کر سکے۔ لیکن شہید کا خون دھرم ویدک کے پودے کو ہرا بھرا کرنے کے لئے بڑا سپھل ہوا۔ اکیلے آریہ مسافر آگرہ کو لیجئے اس کے ایڈیٹر پنڈت بھوجدت جی کی ایک رپورٹ تھی کہ اس نے دس ہزار کی شدھی کی۔ یہ مہان کاریہ جس سے ہزاروں روحوں کو پوتر کیا گیا۔ تب ہی سپھل ہوا کہ شہید اکبر

آریہ سماج میں ساہتیہ کی کمی

(از شری مہاتما نارائن سوامی جی۔ مہاراج)

پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے آخری سوانس لیتے ہوئے جو خواہش ظاہر کی تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ آریہ سماج میں تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے۔ لیکھرام کا مان کرتے ہوئے ان کے لئے اچھے سے اچھے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے بھی ہم نے ان کی آخری خواہش کو پورا کرنے کی طرف بہت تھوڑا دھیان دیا ہے۔ آج آریہ سماج کے سبھاسد اوتسب کر کے سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اب انہوں نے حصول نجات کے لئے جتنی کوشش کرنی تھی۔ اس سب کو پورا کر لیا۔ اب کوئی کام کرنے کو باقی نہیں رہا۔ وہ اوتسب کیا ہوتا ہے۔ جو کسی قابل خوص مضمون سے متعلق ہوتا — بعض یار لوگوں کی تفریح کا سامان۔ اگر اوتسب میں کوئی لیکچر ایسا ہوتا اگر لیکچر ایسا ہے جس میں ہنسی مذاق کا سامان زیادہ ہوتا ہے۔ تو وہ بہت خوشی سے سنا جاتا ہے۔ وہ تو اس کے جلد ختم کرانے کی کوشش کی جاتی ہے بھجنیک بھی اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ جو بھانڈوں کی طرح کچھ نقلیں کر کے لوگوں کو خوش نہ کر سکے۔ بس یہی اوتسب ہیں۔ اور اسی ڈھانچہ کے اوتسب ہیں۔ جو آج آریہ سماج کے ممبروں کی کوششوں کی علت غائی ہیں۔ جس بیماری سے آریہ سماج چھوڑائے گئے تھے۔ بدقسمتی ہے کہ پھر اسی مرض میں مبتلا ہوتے ہوئے جا رہے ہیں۔ آج پنڈت لیکھرام کا یوم شہادت مناتے ہوئے گھبراتے ہیں آریہ سماج کے سبھاسدوں اور سہایکوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا اس ڈھنگ سے وہ پنڈت لیکھرام کی آخری خواہش کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو اپنی بے ڈھنگی چال بدلنی چاہیئے ان میں اس بھانڈپن اور مسخرے پن کا نہیں بلکہ سوادھیائے کا پریم ہونا چاہیئے۔ اچھے اچھے گرنتھوں کو پڑھنا چاہیئے۔

آج ہندی ستیارتھ پرکاش سے بڑھ کر دنیا میں کوئی سستا گرنتھ نہیں۔ اتنے قیمتی اور اتنے سستے گرنتھ کے مطالعہ سے بھی اگر کوئی محروم ہے۔ تو اس سے بڑھ کر بدقسمت کون ہو سکتا ہے۔

واپس لاہور نہ بھیجے دم نہ لیا ایسے پرشارتھی شہید اکبر مرتیو کی برسی کی پرشردھا کے پھول چڑھانا بڑا اپیوگی اور شبھ کام ہے۔ دھنیہ ہیں پنڈت جی جنہوں نے ایسی جوانمردی کے کام کر دکھائے ...

پنڈت لیکھرام کا بلیدان

اس جان اور پوتر کاریہ میں سہایک بنا۔ پنڈت جی اپنے جیون میں تحریر اور تقریر میں اپنے آپ کو آریہ مسافر کہا اور لکھا کرتے تھے۔ اس نے آگرہ — یو۔ پی میں ایک آریہ مسافر اخبار اور دوسرا ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شہیدِ اکبر مہاتما پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

آریہ سماج راولپنڈی کا ہیں پہلا تحریری لیکچر

آریہ دھرم کے عالم گیر ہونے کا ثبوت

اے حاضرین جلسہ سماج! آج کیا فرخندہ و مبارک روز ہے۔ جس کی شمولیت کا نیازمند کو بھی اعزاز بخشا گیا ہے۔ میں صرف دو امروں کی بابت یعنی ایک دھرم کا عالم گیر ہونا اور اس کی موجودہ حالت۔ اور دوئم اس کی آئندہ ترقی کے نشانات پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں:۔

اے صاحبان جس طرح ایک ہی پرماتما جگت کا کرتا ہے۔ یعنی رب العالمین۔ اسی طرح اس کا حقیقی دھرم بھی عالم گیر یعنی سب جگت کے واسطے ہونا چاہیئے۔ اس جگہ مزید یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا وہ دھرم کون ہے۔ آیا بدھ۔ جین۔ محمدی عیسائی۔ برہمو یا کوئی اَور۔

اوّل بُدھ مذہب کو دیکھو۔ وہ اگرچہ اخلاق سکھلاتا ہے۔ مگر نامکمل۔ حکیم بناتا ہے۔ مگر نیم حکیم خطرہ جان۔ اس کی تعلیم ہماری آئندہ ترقی کے واسطے بہت ادھوری ہے۔ ہم سوائے روکھے سوکھے توتوں کے جن سے نہ راہِ رفتن اور نہ روئے ماندن ہو۔ بدھ والوں سے کچھ نہیں سیکھ سکتے۔ حقیقی آنند و پرم شانتی سے نہیں بالکل ہی نا واقف رکھتی دیتا ہے۔ ہمارے بل۔ بُدھی گیان کو ایک صداقت کی عالی منزلت سیڑھی سے ہٹا کر بدھ ہمیں تاریک و تار گڑھے یا غار میں گراتا ہے۔ سب سے بڑھ کر بدھ ہم کو فرضی مہاتماؤں کی طرف جن کا خانہ طلاح در چین ست و کشتی در فرنگ۔ بھٹکا بھٹکا کر آخرالامر جن و بھوتوں کے خیالی تصورات و وہمی منتریات میں اسیر کر دیتا ہے۔ جن سے رہائی یا شانتی یا ناموسوں یا کیمیاگروں کے جھانسوں کی طرح زندگی ناممکن الوجود ہے۔ پس اس کا عالم گیر ہونا بھی ایک امر مفقود و موہوم ہے:۔

دوسرا نمبر جین مت ہے۔ ان کا تکیہ کلام ہے جے جنیندر دیو کی۔ اسی لفظ سے ان کی ماہیت کا حقہ واضح ہو سکتی ہے۔ مگر خیر ان کی ایک بات بہت عمدہ ہے۔ یعنی جانور کشی و گوشت خوری سے ان کو سخت پرہیز ہے۔ مگر ساتھ ہی ایک بڑا بھاری دوش بھی ہے۔ کہ وہ مہاتمائے حقیقی پرماتما سے ہی منکر ہیں۔ وہ تیرتھنکروں کو ہی پرمیشور مان بیٹھے ہیں۔ سرشٹی کو بنا کرتا کے مانتے ہیں۔ پس جب کرتا ہی نہیں۔ اور نہ کوئی پھل داتا ہے۔ تو سزا یا جزا کہاں۔ گویا ان کے ہاں جرم کرنا کوئی جرم ہی نہیں۔ پس ایسے دھرم کو عالم گیر یا سکھ دایک یا تسلی بخش یا مکت داتا نہیں کہہ سکتے۔

(۳) محمدی مذہب ہے۔ ان کے قرآن شریف میں ہی لکھا ہے۔ سورۃ واقعہ

انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون

لا یمسہ الا المطھرون تنزیل من رب حیر

یعنی تحقیقاً اصلی قرآن کسی پوشیدہ کتاب میں ہے اس کو نہیں جانتا کوئی دل مگر پاک ہودے وہ کتاب اتری ہوئی ہے پروردگار عالم سے۔ لیکن آج تک مفسر یا شارح صاف طور پر نہیں ثابت کر سکا۔ کہ وہ کتاب کون ہے اور کہاں ہے۔ علاوہ بریں نجات کی بابت اس سے بڑھ کر وہاں کوئی آیت نہیں ہے:۔ سورۃ بقر

و بشر الذین آمنوا و عملوا الصلحت ان لھم جنت تجری من تحتھا الانھار کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل و اتوا بہ متشابھا و لھم فیھا ازواج مطھرۃ و ھم فیھا خلدون ٥

ترجمہ:۔ خوشخبری دو ان کو جنہوں نے ایمان لایا اور اچھے کام کئے اس بات کی۔ کہ ان کے واسطے باغ ہیں جاری ہیں ان کے نیچے نہریں۔ جس وقت دی جاوے گی ان کو اس جگہ سے روزی قسم میوے سے کہیں گے یہ وہی ہے جو ہم نے دیا تھا آگے اس سے۔ اور لائی جاوے گی ان کے پاس وہ روزی مانند ایک دوسرے کے اور ان کے واسطے اس جگہ عورات پاک کی ہوئی ہیں اور اس جگہ ہمیشہ رہیں گے۔

خدا کی مخلوق کو اس کے پیروؤں نے گاجر مولی کی طرح کترا ہے۔ اور خصوصاً خدا اور خدا کی کارروائی کو اکثر اہل نکتہ پر ہی محدود رکھا گیا ہے پس اس سے بھی تسلی نجات کا ہونا محال ہے اور عالم گیر ہونا ان کا بھی ایک ٹیڑھی کھیر ہے:۔

(۴) عیسائی مذہب ہے۔ ظاہر میں کہہ سکتا ہے کہ یورپ و افریقہ و امریکہ و ایشیا میں اکثر جگہ اہل یورپ کی سلطنت ہے پس یہ مذہب عالمگیر ہے۔ مگر نہیں۔ انگریزوں نے جس قدر ترقی کی ہے۔ تجارت سے۔ تجارت نے ان کو دولت دی۔ دولت نے بہادری۔ بہادری نے استقلال۔ استقلال نے تجربہ۔ تجربہ نے ایجاد۔ ایجاد نے شرافت۔ شرافت نے قدردانی۔ قدردانی نے شوق۔ اور شوق نے سیاحت۔ سیاحت نے عقلمندی عقلمندی نے سلطنت۔ دنیاوی امور میں بے شک انگریز کمال تک لے گئے ہیں۔ مگر دینی امور میں ادھورے کے ادھورے اور کورے کے کورے ہیں بڑی بائیبل کا پہلا صفحہ ہی دیکھئے۔ جہاں پر لکھا ہے کہ عیسیٰ مسیح سے ۴۰۰۴ برس پہلے چھ روز میں خدا نے دنیا کو بنا کر ساتویں روز آرام کیا۔ اور خدا کی روح پانیوں پر تیرتی تھی۔

اے ناظرین ان کے حساب سے $\frac{4004 + 1884}{5888}$ برس آج تک زمین کو پیدا ہوئے ہو گزرے ہیں۔ ساتھ ہی آپ ذرا کرشن چندر۔ ہرش چندر۔ راجہ بل۔ رام چندر کی تاریخ پر تو خیال فرمایئے۔ خیر وہ تو ہماری تواریخیں ہیں۔ اصل انگریزوں کی ہی تحریر پر غور کیجئے۔ ماہران علم جیالوجی نے بپایہ صداقت پہنچا دیا ہے۔ کہ ایک لاکھ برس میں ایک ہیرا پیدا ہوتا ہے۔ پس کیا اے صاحبان ابھی تک عیسائی لوگ مذہبی تواریخ کے پکے ہیں بالکل نہیں:۔

بائیبل کے یوحنا مکاشفات کے چوتھے باب سے الہٰی تعلیم گذارش کرتا ہوں۔ "بعد اس کے جو میں نے نگاہ کی۔ تو دیکھو آسمان پر ایک دروازہ کھلا ہے۔ اور پہلے آواز جو میں نے سنی نرسنگے کی سی تھی۔ جو مجھ سے بولتی تھی۔ اس نے کہا کہ ادھر اُوپر آ۔ اور میں تجھ کو وے باتیں دکھلاؤں گا۔ کہ اس کے بعد ضرور ہونگی۔ تب وہیں میں روح میں شامل ہو گیا۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر ایک تخت دھرا ہے۔ اور اس تخت پر کوئی بیٹھا ہے اور جو اس پر بیٹھا تھا۔ وہ دیکھنے میں سنگ یشم اور عقیق سا تھا۔ اور ایک دھنک یعنی کمان جو زمرد سا تھا۔ اس تخت کے گرد تھا۔ اور اس تخت کے آس پاس چوبیس تخت تھے۔ اور ان تختوں پر میں نے چوبیس بزرگ سفید پوشاک پہنے ہوئے بیٹھے دیکھے ان کے سروں پر سونے کے تاج تھے۔ اور بجلی اور گرج اور آوازیں اس تخت سے نکلتی تھیں۔ اور آگ کے سات چراغ اس تخت کے آگے روشن تھے۔ یے خدا کی سات روحیں ہیں اور اس تخت کے آگے شیشہ کا سمندر بلور کی مانند تھا۔ اور تخت کے بیچوں بیچ اور تخت کے گردا گرد چار جاندار تھے۔ جو آگے پیچھے آنکھوں سے بھرے تھے اور پہلا جاندار ببر کی مانند تھا۔ دوسرا جاندار بچھڑے کی مانند۔ تیسرے جاندار کا چہرہ انسان کا سا تھا۔ اور چوتھا جاندار اڑتے عقاب کا سا تھا۔ اور ان چاروں جانداروں میں سے ایک ایک کے چھ چھ پر تھے۔ اور ان کے چاروں طرف اور اندر آنکھیں ہی آنکھیں تھیں۔ اور وے رات دن فراغت نہیں رکھتے۔ مگر کہتے رہتے کہ قدوس۔ قدوس۔ قدوس۔ خداوند خدا قادر مطلق جو تھا اور جو ہے۔ جو آنیوالا ہے۔ اور جب وے جاندار اس کے جو تخت پر بیٹھا ہے۔ اور ابدالاباد تک زندہ ہے۔ بندگی اور عزت اور شکر گذاری کرتے ہیں۔ تب وے چوبیس بزرگ اس کے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے گر پڑتے ہیں۔ اور ان کو جو ابد تک زندہ ہے سجدہ کرتے ہیں اور اپنے تاج یہ کہتے ہوئے اس تخت کے آگے ڈال دیتے ہیں۔ کہ اے خداوند تو ہی جلال و عزت و قدرت کے لائق ہے۔ کیونکہ تو نے ہی ساری چیزیں پیدا کیں اور وے تیری ہی مرضی سے ہیں۔ اور پیدا ہوئی ہیں"۔

دیکھئے صاحبان جب ان کا پرمیشور ہی محدود ہے سنگ یشم اور عقیق کے چہرے والا تخت پر بیٹھا ہوا تو پھر عیسوی دین کا عالم گیر ہونا سراپا غلط ہے جس قدر بائیبل کے خلاف کتابیں بنی ہیں۔ کسی کا جواب تسلی بخش پادریوں نے نہیں دیا۔ پس ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ انجیل تسلی بخش ہے؟

حضرت یونا و حضرت موسیٰ نبیوں کا حال پڑھ کر رقت دامنگیر ہوتی ہے۔ پس میں بائیبل کو تسلی بخش کبھی نہیں کہہ سکتا۔ اور نہ عالم گیر کہہ سکتا ہوں کیونکہ خدا وہاں پر ڈو یعنی فاختہ کی طرح کو کو کرتا ہے۔ غالباً کسی صاحب بہادر کا شکار ہو چکا ہوگا

(۵) اب رہے برہمو صاحبان۔ وہ ہر ایک بات سے عاری ہیں۔ عادتاً لوگوں سے مانگ مانگ انہوں نے ایک فرقہ بنا لیا۔ کلاً ان میں انگریزی دان ہیں ان کی عبادت تکمیل سے عاری ہے۔ ان کی کارروائی تعمیل سے عاری ہے۔ زیادہ لطف یہ ہے۔ کہ ان پرتی نفس ہر ایک پر الہام جاری ہے۔ ان کا تیجہ ہی علیحدہ ہے۔ ان کو وہی آتا ہے کہ لڑکے پڑھے ہوئے کیوں پیدا نہیں ہوتے۔ انہوں نے اس بات پر عمل کیا ہوا ہے۔ کہ الناس علی دین ملوکھم۔ یعنی آدمیوں کا دین وہی ہے۔ جو بادشاہ کا۔ ان کو عیسائیوں کی بات بات پر ناز ہے۔ اور پرانے مہاتماؤں کے ورق ورق پر طعن آمیز و حقارت انگیز ہے۔ ان کا الہام روز نئے نئے شگوفے کھلاتا ہے

گہے برطارم اعلیٰ نشیند

گہے بر پشت پائے خود نہ بیند

یہ لوگ پرماتما کو عالم الغیب اور انادی نہیں مانتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ ہمیشہ الہام کی ضرورت جانتے ہیں۔ نیچرل پادری کو خیالی کہانیوں کی طرح دم بدم نیا بنانا چاہتے ہیں۔ عقل کو مانتے ہیں۔ مگر مادر پدر آزاد عقل یعنی بلا علم کے وہ اس بڑے کارخانہ عالم کے واسطے اندھا دھند یعنی جس کی لاٹھی اسی کی بھینس والی کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ظاہری آنکھوں کے واسطے بیرونی آفتاب کو تو مانتے ہیں۔ مگر دل کی صفائی کے واسطے پراچین ست گرنتھوں کو نہیں جانتے گویا ہدایت یا گیان یا تعلیم کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پس کوئی کس طرح کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ عالم گیر ہے۔ عالمگیر دھرم کے واسطے سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے۔ کہ وہ غلطیوں سے پاک ہو۔ مگر ان کا الہام سرکاری ایکٹوں کی طرح یا مدرسہ کی کتابوں کی طرح دن بدن ماہ بماہ سال بسال بدلتا رہتا ہے جو چیز بدلتی رہتی ہے۔ وہ تسلی بخش نہیں۔ اور جسے استقلال نہیں۔ وہ ہمت نہیں دے سکتا۔ چونکہ یہ خود متزلزل ہے۔ پس عالمگیر نہیں اور ہم کو بھی شانتی اور صدراقت نہیں بتلا سکتا تھا۔ پس اے برادران دیکھئے۔ کہ وہ عالمگیر دھرم کون ہے۔ اول اس بات پر غور کیجئے۔ کہ جیسے اس کا نام عالمگیر ہے۔ ویسا ہی ہمیشہ سے بھی ہو۔ یعنی اس کی قدامت کی گواہی مل سکے۔ یہ دیکھ مختلف ذریعوں سے یہ ثابت ہو چکی ہے۔ کہ آریہ ورت کی آبادی سب سے پہلے ہوئی۔ پس کوئی شک نہیں ہے کہ تمام تعلیم و تعلم کا سلسلہ بھی یہاں سے جاری ہوا۔ سنسکرت سے جس کو عربی میں ام اللسان کہتے ہیں۔ درحقیقت کل زبانوں کی ماں ہے۔ پس سنسکرت کے جس قدر پستک ہیں۔ ان میں سے سب سے پرانی پستکیں وید کی ہیں۔ ایک بڑے لائق انگریز نے جو نامی گرامی مورخ ہیں اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے۔ کہ دنیا میں سب سے پرانی پستک وید کی ہے۔

دیکھئے حساب جوتش شاستر کے ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار ۹۷۶ برس سال ہو چکے ہیں جس کی صداقت روزمرہ کے سنکلپ سے ہی ظاہر ہے۔ اب دیکھنا یہ چاہئے کہ وید ہم کو کیا ہدایت دیتا اور سکھلاتا ہے:۔

رگوید اشٹک اول منتر تیسرا۔ منشیہ جاتی کی برہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ شودر۔ یہ ورن ہیں۔ وید ریت سے ان کے دو بھید ہیں۔ ایک آریہ دوسرا دسیو۔ اس منتر میں ایشور آگیا دیتا ہے۔ کہ ہے منشیہ تو اتم گن آدمی گنوں کے آتین کرنے۔ اے یودھا کی سدھی کے لئے ایک آرین یعنی ودوان کو جان۔ اور دوسرے دسیو۔ پرپیڑا کرنے والے ادھرمی دشٹ منش ہیں۔ ان کے دو بھید جانکر دھرم کی سدھی کے لئے دشمنوں سے مقابلہ کر۔ اور ان کو نیک ہدایتوں کے دینے میں ہمیشہ تت پر رہو۔ اور اس کا اپدیش بھی خاص سماجت پر کرتی میں جہاں جہاں تک ذکر ہے کیا گیا ہے۔

جب رگوید ہم کو آریہ دھرم کی ترغیب دیتا ہے تو اب ہم کو چاہئے کہ ویدوں کی ہدایتوں

کو دیکھنا چاہئے۔ کہ کیسی ہیں۔ وید فرماتا ہے:۔ کہ سپر یہ گوشٹ سکرمکا تم" وید فرماتا ہے۔ کہ یہ آتم دربل"۔ وید فرماتا ہے۔ کہ "تپسیہ برتما رستی"۔ وید فرماتا ہے۔ "اگنی میٹرے پرودھم"۔ وید فرماتا ہے۔ "ہرتیہ گرمبھ سم ورت اگرے"۔ وید فرماتا ہے۔ بوھد ورتیہ جیہ بتیہ سردم پیشی وہتیشٹھتی" خود وید کے ہی الفاظ ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ ودیا کی کان ہیں۔ علم کی

ہیں۔ گیان کی ساگر ہیں۔ اگر دشمنی سے نہ کرا ج جس قدر گیان وان اور ودیاوان ہوئے ہیں وہ سب اس بات کے قائل و عامل رہے ہیں۔ کہ وید دریہ ودیا یا رتھ ناتھ وستے ودوے نان جس قدر انسانی ضرورتوں کیواسطے گیان کی تھی تھا۔ وہ بہمہ نوع مکمل مفصل ویدوں میں موجود ہے۔ اور آج تک ہم کو کسی طرح کی غلطی ثابت نہ کر سکا اور نہ کر سکے گا۔ بقول شاستر کار کہ ناستے مولا کہتو شاخ جس بات کا اصل مول نہ ہو اس کی شاخیں اور کتاب والوں نے جہاں اعتراض کسی وقت کوئی الحاق کسی کو ناسخ کسی کو منسوخ

انتلادت مان لیا۔ مگر وید بدستور سابق ظہرمن الشمس دامن الامس غلطی دردو تنسخ سے پاک۔ صداقت سے معمور بدستور چشم بد دور ہے وید کی تعلیم کسی خاص ملک یا فرقہ یا گروہ سے پیوستہ نہیں اور نہ کسی خاص شخص سے آغشتہ دگر دیدہ۔ پس کچھ شک نہیں۔ کہ عالمگیر دھرم وید دکت کے سوا اور کوئی نہیں۔ اور وہ آریہ دھرم ہے۔

ہمارے ہندو بھائیوں کے تنزل کے یہ سامان ہیں۔ اول علم وید سے نفرت۔ دوئم ایک پرماتما کے پرستش کو چھوڑنا۔ سوم بت پرستی

پیدا کا بے موقعہ رحم۔ پنجم دید کا نہ پڑھانا ششم یوگان کی شادی نہ کرنا۔ ہفتم خورد سالی کی شادی ہشتم بے موقعہ دان۔ نہم بے اتفاقی۔ دہم۔ نطفہ کی ذات پات یا ستنتا۔ کرم کے جگت ایکار کسی شری پرم ہنس پری براجک اچاریہ شری سوامی دیانند جی سرسوتی جی مہاراج نے وید مقدس کی بھاشیہ جو سب ست باتوں کا ہادی ہے بنا کر ہم کو ان سب برائیوں سے آگاہ کر دیا۔ اور اب بفضل جگدیشور ان کے دور کرنے کے واسطے ہماری ہمت اور ایشور کی مدد درکار ہے۔ جلدی بکھیڑا پاک ہو جاوے گا

اب آخری تھوڑا سا یہ ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ بابا نانک جی و سوامی دیانند جی کے اپدیشوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں۔

غور طلب بڑے بھاری صرف چھ امور ہیں۔ اول وید۔ دوم پرماتما۔ سوم اوتار۔ چہارم مردوں کا شرادھ۔ پنجم مورتی پوجا۔ ششم دیوی دیوتے وغیرہ کی پرستش جو سوامی جی کا سچا اپدیش تھا۔ وہ تو عیاں ہی ہے۔

بابا نانک جی ویدوں کی نسبت فرماتے ہیں وہ۔ لکھ آکاساں اکاس۔ لکھ ناتالاں پاتال۔ اوڑک اوڑک بھال تھکے۔ وید کہن اک بات سہنس اٹھارہ کہن کتیباں اصلوں اک دہات"۔

(جپ جی)

چارے وید ہوئے سچیار پڑھے گڑھے تے چار وچار بھاو بھگت کر نیچ سدائے نانک مکھہ انتر پاوے۔

(آسا دی وار)

"چار وید چہ شاسترے۔ چارے کہانے چار جگان"

(مارو اکھشری)

"جت ہار دھیرج سنیار۔ اہرن مت وید ہتھیار۔ بھو کھلاں اگنی تپ تال بھانڈاں بھاو امرت تت ڈھال۔ گھڑئیے سبد سچی ٹکسال (جپ جی)

اے صاحبان دربار صاحب میں وید مقدس کی بہت جگہ تعریف و ہدایت کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ سہنس گرنتھ سکھ وید پاٹھ۔

نمبر ۲۔ پرماتما کی نسبت باوا جی کا خیال بالکل وید مقدس کے انوکول ہے۔ دیکھئے:۔

ایک اونکار ست نام کرتا پرکھ۔ نربھو نروین اکال مورت اجونی سیہ بھنگ۔ گور پرشاد جپ آد سچ جگاد سچ ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ۔

"روپ نہ ریکھ ترنگ کچھ تر سے گن تے پرے ہیں۔ تے سو جہاں نانکا جس ہو وسے پرسن"

نمبر ۳۔ اوتاروں کی بابت باوا جی کا یہ خیال ہے۔ سو مکھ جلے جو کہے ٹھاکر جونی آیا۔

علاوہ بریں لکھا ہے:۔ پرماتما جونی سے بھنگ ہے۔ یعنی کبھی جونی میں نہیں آتا۔

نمبر ۴:۔ شرادھوں کی بابت آسا دی وار۔ "جے موہا کو گھر موسے گھر میں پتری دی اگے دے۔ پچھانیئے پتری چور کرے۔ ڈوہسی ہتھ دلال دے مصنفی ایہہ کرے۔ نانک اگے سو ملے جو گھٹے کھٹے گھالے دے"۔ جیتے پتر نہ پوجے کوئی موئے شرادھ کرے۔ وجائے کیا کریں کوا کو کھا گئے" (دربار صاحب) جگھائیاں برائیاں واچے دھرم حضور۔ کرمی آپو آپنی کے نیڑے کے دور۔ (جپ جی)

نمبر ۵:۔ مورتی پوجا کی بابت باوا جی کا کیا حکم

شہید صادق پنڈت لیکھرام جی کی شہادت پر

ایک جنم کے مسلمان کی رائے

اے آریہ ورت۔ تو کیوں آج اس غمزدہ حالت میں سرگرم بیان اور چاک داماں ہے! اے آریہ ورت۔ تو کس کے غم ہجر میں سیماب وار بیقرار اور مانند ابر نوبہار اشک افشاں ہے! اے پنجاب بلکہ انڈیا۔ تیرا کونسا پیارا تجھ سے بچھڑ گیا ہے۔ کہ جس کے ام مفارقت سے تیرے دل پر ایک سانپ سا لوٹ رہا ہے! اے برادران پنجاب و ہندوستان کس کی خبر رحلت سے خبردار ہو کر جگہ بجگہ جلسہ ماتمی کر رہے ہیں! اور بجائے آنسوؤں کے خون آنکھوں سے بہانے ہو! اسی حیص بیص میں تھا۔ کہ ہاتف نے غیب سے باواز بلند کہا۔ کہ آج آریہ ورت کا جھنڈا گر گیا۔ آج آریہ ورت کا بازو ٹوٹ گیا۔ یعنی آج پنڈت لیکھرام صاحب اس سرائے فانی سے ملک جاودانی کو چل بسے۔ یہ بات سنتے ہی راقم کے ہوش جاتے رہے۔ اور اس خبر نے کنارہ پکڑا۔ اور فوج غم نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ بے اختیار یہ شعر لبوں پر جاری ہوا۔ صد جی کی جی میں ہی رہی بات نہ ہونے پائی ۔ ایک بھی اُن سے ملاقات نہ ہونے پائی

افسوس صد افسوس! اے لیکھرام تو آریہ ورت کا ایک روشن چراغ تھا۔ اے لیکھرام تو کل آریہ ورت میں ایک ہی بہادر مثل شیر تھا روشنی سے کچھ ضلالت میں گمشدہ شخص کو راہ راست بتلاتا تھا۔ اے لیکھرام تیرے پند و نصیحت کی بھولے ہوئے شخص کو راستہ بتلانا تیری زبان مبارک سے ایک حرف کا نکلنا تھا۔ تاریک دل کو روشن کرنا تیرا ایک ادنیٰ سا کام تھا۔ ہائے افسوس! ظالم نے دغا کی۔ ایک منٹ بھی فرصت نہ لینے دی۔ راقم کے ارادے دل ہی میں رہے۔ موقعہ نہ ملا۔ تونے شفقت راقم کو تیری وہ شیریں زبانی۔ تیری وہ نیک خصلتیں۔ تیرا وہ مبارک چہرہ۔ تیرا وہ دریائے علم۔ تیری وہ واقفیت راقم کے حال پر ہر وقت ذرہ ذرہ معلوم ہے اور تادم زندگی نہ فراموش ہو گی۔ تجھے ایک بار دوبارہ دیکھنے کی دل میں ہوس ہی رہی۔ بدبخت ظالم اپنا کام کر گیا۔ اے ظالم تیرا ستیاناس ہو۔ تیرے خون تیرا خانہ تباہ۔ ایشر کرے تو بھی اپنی مراد نہ پاوے۔ تیرا بھی نخل مراد خشک ہو کر جڑ سے کٹ جاوے۔ تیرا خانہ خراب۔ تجھ پر ایشر کی پھٹکار۔ اے پرماتما جس نے ایسے معصوم ہمدرد کو راقم سے جدا کیا۔ تو بھی اس کو معہ اس کے زن و فرزند و خویش و قبیلہ کے درطہ تباہی میں ایسا غرق کر کہ تا پردوں کا نام و نشان نہ رہے۔ اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

راقم

(پنڈت صاحب کا ایک ممنون و مشکور مسلمان اور خواہشمند دیدار از دینا نگر)

ویدانوسار خیال ہے۔

تیشت پوج ہند دہوئے ترک ہوئے ترہا
پربھو کتنے نہ پایا دونو نرکے جائے
پاکھان گھر کے مورت کبھی دہرکے پائے
جے مورت ساچی ہوئے تو گھر ان ہائے کو کھائے
کاہوئے پاہن پوج دہریہ کاہوئے شنکھ گلے
لٹکایو کا ہولکھو ہرا درجے دسایئں کاہو علم
کا ہو بکھان کو پوجت ہے اور کوئی مال کو پوجن
دہایو۔ السٹے کارج پہنیو جگ سارا پار برہم
کسنے بھید نہ پایو۔

نمبر ۶۔ دیوی دیوتے کے پرسن اور ان سے مراد مانگنے کی نسبت دیکھیں۔ باواجی کیا فرماتے ہیں:-

پوجن دیوی دیوتے شیو بھیرو ارکھوت
نانک کیسے سمجھو اچھو موت کسوت
مہادیو کو کہت سدا شیو۔ نرنکار کا چینت
نہیں بھید۔

میرے خیال میں تو باوا نانک جی پورے ویدک دہرم کے ترقی دینے والے تھے اور حتی الوسع انہوں نے آریہ دھرم کے پھیلانے میں بہت کوشش کی۔ مگر اس وقت نہ ریل تھی۔ نہ تار برقیات۔ اس واسطے اکثر پاپیادہ سفر کیا کرتے تھے۔ ہردوار وغیرہ پر بھی جا کر وہاں کے پانڈوں سے مباحثہ کر کے ان کا پول ظاہر کر دیا۔ باواجی اور سوامی جی کے خیالات مقدس بالکل واحد تھے۔ اور دونوں کے پاک ارادے ایک ہی تھے۔ پس سب سنگھ بھائیوں کو واجب ہے کہ آریوں میں شامل ہو کر دھرم کارروں میں تت پر ہو دیں۔ اور ملکی و قومی ترقی کے جو جو مضبوط طاقتنامہ مثلاً ویدک کالج بننے والے ہیں ان کی سہایتا میں دریغ نہ فرما دیں۔ کیونکہ آئندہ نسلیں دونوں کی اس کے سوائے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ اور ویدک کالج کی تعلیم کسی خاص ظات کے واسطے نہیں ہوگی۔ بلکہ آریہ ورت کے پرچار ورت وہاں پر تعلیم پا دیں گے۔ اور وید یاداں سے زیادہ روئے زمین پر کوئی دان نہیں۔ دیکھئے یہ ودیا کی برکت نہیں ہے۔ تو اور کیا سبب ہے کہ اتنی مدت سے جو ہمارے بھائی ہندو محمدی یا عیسوی دین قبول کر لیتے تھے۔ اب یک لخت رک گئے۔ اور جو غلطی سے یا نادانی سے ہو گئے تھے۔ وہ واپس آ رہے ہیں۔ ہماری تعلیم جو مولویوں کے ہاتھ میں تھی۔ وہ ویدک دھرم والوں کے ہاتھ میں آ جاوے گی۔ پس ہماری ترقی میں کیا شک رہا۔ اور ویدک کالج ہی سب کی ترقی کا مضبوط نشان ہے۔ پرماتما تا ابد قائم رکھے۔

اوم شانتی!

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں۔ (مینجر)

سچا بلیدان

(از شری سوامی رودرانند جی — آریہ مناظر)

سرو سادھارن کی اصطلاح میں بلیدان کو شہادت کہتے ہیں۔ اور شہید کا مطلب یہ نکالتے ہیں۔ کہ جو انسان اپنے مذہب کے لئے مارا جائے۔ یا پھانسی پر لٹکایا جائے۔ وہ شہید کہلاتا ہے۔ سرو سادھارن کی اس نرالی منطق کو وچار درشٹی سے دیکھا جائے۔ تو یہ مطلب نکلتا ہے۔ کہ مذہبی لوگوں نے نادان لوگوں کے دھوکے کے لئے اصول گھڑے ہیں جس سے مذہبی دیوانے لوگوں کو مار کر یا خود مر کر شہادت کی شہادت دیں۔ ذرا سا بھی وچار کیا جائے تو اس طرح مرنا شہید ہونا نہیں ہے کیونکہ ہر ایک مذہب کا متوالا دوسرے مذہب والے کے ہاتھ سے مرنے کو شہادت سمجھتا ہے اور دوسرے کی شہادت کو کفر قرار دیتا ہے۔ مگر سچا بلیدان وہ ہے۔ جو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے اپنے جسم کو ارپن کرے۔ مثال کے طور پر ایک آدمی دیکھتا ہے میل ٹرین بڑی تیزی سے دوڑی آ رہی ہے اور ندی کا پل آگے سے ٹوٹا ہوا ہے۔ جس وقت ریل اس پر سے گزرے گی۔ تباہ ہو جاویگی لوگ مر جائیں گے۔ وہ گاڑی کو ٹھہرانے کے لئے پٹڑی پر ہاتھ اوپر کو اٹھا کر کھڑا ہو جاتا ہے مگر ڈرائیور جو شراب کے نشہ میں مخمور ہے کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا۔ اور اس کو روندتا ہوا چلا جاتا ہے۔ آگے چل کر مع اپنی ٹرین کے خود بھی تباہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو انسان دیکھتا ہے۔ لوگ مذہبی جوش میں تباہ ہو رہے ہیں گناہ کو ثواب سمجھ رہے ہیں۔ شرک کو توحید سمجھ رہے ہیں بندھن کو نجات سمجھ رہے ہیں۔ ان کو اس غار سے نکالنا چاہیے اپنے جسم کی۔ اپنے بچوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا اس ڈرائیور کی طرح لوگ ایسے لوگوں کو کچل کر اپنے آپ کو ضلالت کے گڑھے میں گرا کر تباہ کر دیتے ہیں۔

شری پوجیہ پنڈت لیکھرام جی بھی ایسے ہی مہاپرشوں میں سے ایک تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ مذہب کی آڑ میں لوگ انسانوں کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ ایشور کے سچے گیان کو چھوڑ کر ایک انسانوں کی بنائی کتابوں پر چل رہے ہیں۔ پتھروں کو پوج رہے ہیں بکرے جیسے مفید جانور کو مار کر کھا رہے ہیں۔ اور اس کی قربانی سے نجات ڈھونڈ رہے ہیں۔ ایشور کے امرت پتروں میں جہاد کا پرچار کر رہے ہیں۔ دیویوں کو دائیں ہاتھ کا مال بنا لینا اللہ کا حکم مانتے ہیں۔ مال غنیمت کو حلال سمجھ کر پانچواں حصہ اپنے مالک کو پہنچا رہے ہیں۔ جو ایسے مالوں کا بھوکا نہیں ہے۔ تمام خزانوں کے مالک کو مقروض بنا کر اپنا الوسیدھا کر رہے ہیں تب صرف پراودیکا کے حساب سے پرچار کرنا شروع کیا۔ اور قرآن شریف کی آیت کے مطابق اپنے آپ کو امر کیا۔ جیسا

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ سورۃ بقر رکوع ۱۹ آیت ۲

"مت کہو اُن کو مُردہ جو مارے گئے راہ خدا میں بلکہ وہ زندہ ہیں۔ مگر تم نہیں سمجھتے"

کون کہتا ہے۔ پنڈت لیکھرام مر گئے ہیں۔ وہ پرمیشور کی راہ پر بلیدان ہوئے۔ جہاں پر دوسرے لوگ آدمیوں کے نام پر بلیدان ہوتے دولت کے لئے یا زمین کے لئے قربان ہوتے ہیں۔ جو لوگ شہادت کو مانتے ہیں۔ وہ ایک بھی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ کہ کسی نے اللہ کے راہ پر شہادت پائی ہو۔ سب سے بڑے حضرت یسوع مسیح پھانسی پر لٹکائے گئے۔ صرف اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہنے کے باعث۔ اور مرتے دم بہت چلائے حضرت عمر حضرت ابو حضرت عثمان وغیرہ بڑی بڑی ہستیاں ہو گزری ہیں مگر ان کے جیونوں سے یہ پتہ نہیں لگتا ہے کہ صرف پروپکار کے لئے اپنے جسموں کو سوا ہا کر گئے ہوں اور مرتے دم شانتی سے گئے ہوں۔ عبدالرشید۔ علم الدین۔ عبدالقیوم وغیرہ نے اپنے پران حضرت محمد صاحب کے لئے دیئے ہیں خالص خدا کے راہ پر نہیں دیئے۔ سچے ایشور بھگت پنڈت لیکھرام کے جیون میں کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار کی کوئی ماترا تو دکھائے جہاں پر انسانوں کے راستہ میں مرنے والے پاگل بنتے ہیں۔ چلاتے ہیں۔ مرتے وقت چیخ پکار کرتے ہیں حضرت عمر اپنی موت کو کتنا محسوس کرتے ہیں حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان بھی کچھ سکھ کے ساتھ اپنا جیون خدا کے ارپن نہیں کرتے ہیں اور اپنی بھول کے لئے کہہ رہے ہیں۔

شمع الیقین میں جمع بین الصحیحین کی سند پر بخاری پارہ چودھواں باب مناقب عمر صفحہ ۳۸ پر لکھا ہے کہ عمر نے ابن عباس سے کہا۔ کہ میری بیتابی اس کام کی وجہ سے ہے۔ جو میں نے تجھ سے اور تیرے صاحب سے کیا ہے۔ واللہ اگر تمام روئے زمین سونا ہوتا۔ اور میری ہوتی۔ تو میں دے دیتا۔ تاکہ پیش اذاں کہ عذاب خدا دیکھتا اس سے مخلصی پاتا۔ طبقات ابن سعد میں ذکر وفات عمر میں لکھا ہے۔ کہ عمر رو پڑا۔ تو ابن عباس نے کہا۔ تمہارے رونے کا کیا باعث ہے تو کہنے لگا مجھے میری آخرت کا معاملہ رُلاتا ہے۔

آپ ذرا ان لوگوں کے جیونوں کو پڑھیں۔ تو پتہ لگے گا۔ خدا کے راہ پر چلنے والے شری سوامی دیانند سرسوتی اور پنڈت لیکھرام جی تھے یا وہ جن کو لوگ شہید مانتے ہیں۔ وفات کا وقت ہی امتحان کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت کئے ہوئے کرم یاد آتے ہیں۔

دھنیہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام۔ جنہوں نے پر دیکا دکے لئے شریر تیاگ کیا۔ اور لوگوں کے لئے آدرش ہے۔

بقیہ۔ شہید اکبر کی شہادت

بقیہ صفحہ ۱۸

قتل جس بات کے لئے ہوا۔ وہ بات بھی پوری ہوئی یا نہیں۔ ہم مرزا صاحب کے ہی لفظوں میں اس کا فیصلہ کر دیتے ہیں:-

مرزا صاحب نے خود لکھا ہے۔ کہ پنڈت جی کو خارق عادت قسم کا عذاب ہوگا۔ لیکن ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ موت کس طرح سے خارق عادت ہو سکتی ہے۔ موتیں ہر روز ہوتی ہیں۔ قتل بھی خارق عادت نہیں۔ کیا قتل ہر روز نہیں ہوتے۔ مرزا صاحب بھی قتل کو خارق عادت نہیں مانتے۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم پنڈت جی کا قتل مرزا صاحب کے اپنے لفظوں میں اسی لئے ہوا۔ کہ اس سے حق اور باطل میں تمیز ہو جائے۔ نیز بھولے بھٹکے لوگ راہ راست پر آ جائیں۔ لیکن یہ بات بھی پوری نہیں ہوئی مرزا صاحب لکھتے ہیں:-

"لیکن بہت کم انسانوں نے اس سے (قتل پنڈت جی) فائدہ اٹھایا۔ (البشری جلد ۲ صفحہ ۲۹)

کہنے کا مطلب یہ کہ مرزا صاحب کو خود اپنی ناکامی پر حسرت رہی۔ ان کے تمام ہتھیار ناکارہ نکلے۔ پنڈت جی مرد میدان تھے۔ دشمن جب ان کے مقابلے کی تاب نہ لا سکے۔ تو کمینگی پر اتر آئے۔ لیکن پنڈت کی موت عذاب نہیں۔ وہ تو ایسی موت ہے۔ جس پر ہر فرد بشر کو رشک ہے۔ مولوی ثناء اللہ جیسے حضرات بھی پنڈت جی کی موت کو قابل تعریف خیال کر کے قابل تقلید سمجھتے ہیں۔ پس پنڈت جی دونوں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شہید اکبر کی شہادت

از شری پنڈت سادھو رام جی سدوی فاضل بی۔ اے۔ امرتسر

"قلم کا جواب تلوار سے دینے والے مرزا صاحب اپنی موت سے بھی برسوں پہلے، اخلاقی موت مر چکے"

کہ دنیا میں ہر ایک خود غرض شروع میں اپنی چالوں کا جال خفیہ طور پر بچھانا شروع کرتا ہے لیکن جب اس کی حالت عالموں پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ تو وہ اپنے مشن میں کامیاب ہونے کے لئے ہاریاں ملک و قوم کا ناحق خون بہا کر دونوں جہان میں روسیاہ ہو جاتا ہے مذہب کے نام پر واقعی جتنے خون ہوئے وہ گنتی سے باہر ہیں۔ بہتیری مایہ ناز ہستیاں اس مذہبی جنون نے ہم سے چھین لیں۔ اصل تو یوں ہے کہ خود غرض لوگوں کی اغراض فاسدہ ہی مذہب کی آڑ میں پوری ہوتی ہیں مذہبی دیوا سنے تمام دنیا کی سچائیوں پر پردہ ڈال کر اپنی من مانی بڑ ہانکتے ہوئے بالکل نہیں شرماتے۔ طرح طرح کی پیشگوئیاں کر کے لوگوں میں اپنی صداقت اور نبوت کی دھاک بٹھانا چاہتے ہیں۔ اور بر ملا کہہ دیتے ہیں یہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر کوئی امتحان نہیں ہو سکتا" دافع الوساوس صفحہ ۲۸۸۔ لیکن ان لوگوں میں تیل کہاں۔ اس قسم کے اقوال اور وعدے محض جھوٹے ہوتے ہیں۔ جب پیشگوئیاں دھڑا دھڑ جھوٹی ثابت ہوتی ہیں۔ تو ان میں من مانی تاویلیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ کہیں رجوع الی الحق کی آڑ لیتے ہیں۔ اور کہیں خوف کا طاری ہونا اور معافی مانگنا وغیرہ باتیں بنا کر سادہ لوح لوگوں کو ٹھگتے ہیں۔ ایک آدھ پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے ناجائز کوشش کرتے ہوئے بعید از انسانیت کام کرنے ہوئے بھی مطلق دریغ نہیں کرتے۔ چنانچہ ارشاد ہے "پیشگوئی کر کے اس کے پورا کرنے میں کوشش کرنا کوئی ممنوع نہیں ہے۔ کوشش کو خدا نے حرام نہیں کیا"۔

حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ ۳۲۔ جناب اگر کوشش کر کے ہی پیشگوئی پوری کرنی ہے۔ تو نبوت کو صاحب سلامت کہہ دیجئے۔ ایک معمولی انسان بھی "میں اس سال فلاں امتحان میں کامیاب ہو جاؤنگا"، اس قسم کی پیشگوئی کر کے اپنی کوشش سے کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس میں معجزے کی کونسی بات ہے؟

مرزا صاحب کی تمام پیشگوئیاں کوشش والی پیشگوئیاں تھیں۔ مثال کے طور پر آسمانی دلہن کے قصے ہی کو لے لیجئے۔ مرزا صاحب اپنے الہامات میں محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق پیشگوئی کرتے ہیں۔ دیکھو الہامات مرزا صفحہ ۱۲۔

حقیقۃ الوحی میں بھی آسمان پر نکاح کی چھیڑ چھاڑ ہے۔ لوگوں کے بار بار کہنے پر آپ یہاں تک کہہ گزرے۔ "اگر اس پیش گوئی کی دوسری جز (خاوند محمدی بیگم کا مرزا صاحب کے مرنے پر ... کے نکاح میں آنا) پوری نہ ہوئی تو میں بد سے بدتر ٹھیروں گا" ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴

"میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے" انجام آتھم صفحہ ۲۱۔ مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کیا کیا نہیں کیا۔ بہت شور مچایا۔ عاجزی کی۔ رعب دکھایا۔ لالچ دیئے۔ بہتیرا اور بہتیر دھو پیر تیا جار کیا۔ لیکن ایک بھی پیش نہ گئی۔ آخر مرزا صاحب نے یہ شعر:-

انی قتیل الحب لکن حسینکم
قتیل العدیٰ فالفرق اجلیٰ واظہر

(اعجاز احمدی)

پڑھتے ہوئے محمدی بیگم کی بے وفائی اور رشتہ داروں کی بے اعتنائی کا گلہ کرتے ہوئے ہمیشہ کے لئے چھاتی پر پتھر رکھ لیا۔ بس "صدق یا کذب جانچنے کے لئے ..... پیشگوئی سے بڑھ کر کوئی امتحان نہیں ہو سکتا" کے مطابق آپ خود فیصلہ کریں۔ کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

دوسری اہم پیش گوئی مولوی ثناء اللہ کے متعلق ہے۔ مرزا صاحب نے مولوی صاحب کے لئے کیا کیا نہیں کہا۔ لیکن مولوی صاحب ابھی امرتسر میں موجود ہیں۔ مرزا صاحب معلوم

دھرم ویر پنڈت لیکھرام

(اعجاز رقم شری لالہ ہونیب چند جی آفتاب — پانی پت)

دنیا پہ نظر ڈالئے اے اہل نظر آج
ہے کوئی دھرم بیر کے پلٹے کا بشر آج

کل شہرت و عزت کی بلندی پہ چڑھیگا
جو قوم کی دیوی پہ چڑھا دیتا ہے سر آج

سرسبز یونہی نام دھرم بیر کا ہوگا
جس طرح کہ سرسبز ہے ہر برگ شجر آج

روتے ہیں ملک اور بشر ارض و سما پر
ہے شور قیامت کا ادھر اور ادھر آج

اے چرخ سر شام یہ اندھیر یہ اندھیر
اوجھل ہوا جاتا ہے نگاہوں سے قمر آج

توکیوں نہ مرا قاتل و سفاک و ستمگر
خنجر کا ہوا کیوں نہ ترے دل میں گذر آج

تو روح مسافر کو مٹائے گا بھلا کیا
خود تجھ کو مٹا دیں گے ترے تیر و تبر آج

اے چرخ دکھادے ہمیں محشر کا نظارہ
پہنچا ہے دھرم ویر کی جلت سے ضرر آج

مرجاؤ مسافر کی طرح قوم پہ تم بھی
ریشیوں کے ہوکا ہے اگر خوں میں اثر آج

نہیں کہاں گئے۔

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کے متعلق بھی مرزا صاحب نے ایک پیشگوئی کی تھی۔ اس پیشگوئی میں بھی۔ مورخ اچھی طرح جانتے ہیں پیشگوئی اصل مدت میں تو پوری نہ ہوئی لیکن پوری ضرور ہو گئی۔ اتفاقاً ایک نوجوان مسلم آریہ دھرم شریک ہونے کے لئے پنڈت جی کے پاس آیا۔ لیکن اس کا دل سراسر دھوکے سے بھر پور تھا۔ پنڈت جی بھولے بھٹکے بھائیوں کو ہر وقت گلے سے لگانے کے لئے تیار رہتے تھے لوگوں نے بہت زیادہ کہا کہ یہ آدمی دھوکہ دینے والا ہے۔ پنڈت جی کو بھی خود اس بات کا علم تھا کہ مخالف جماعت اپنے آپ کو مرد میدان نہ سمجھ کر بزدلی پر اتر آئی ہے۔ اور کسی دن ضرور ڈنگ مارے گی۔ لیکن پرانی ماتر کا ہت کرنے والا شیر ایک بات کی پرواہ نہیں کرتا۔ فوراً نو مسلم کو جگہ دیتا ہے اور وہ کچھ دن پنڈت جی کے ٹکڑوں پر پل کر آخر ان کی جان لے لیتا ہے گویا کہ قاتل پہلے بے ایمان بنا پھر نمک حرام اور بعد ازاں پرلے درجے کا کمینہ اور بزدل بھی بنا۔

پنڈت جی کو کس نے مارا۔ یہ مرزا صاحب کے لفظوں ہی میں فیصلہ کرنا چاہیئے۔ سراج منیر صفحہ ۱۶ پر مرزا صاحب اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ پنڈت لیکھرام جی کو مارنا خدا کا فعل تھا۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۶ پر آپ اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں۔ کہ آپ نے ایک خونخوار فرشتے کو دیکھا۔ گویا کہ وہ فرشتہ ہی پنڈت لیکھرام جی کی جان لینے والا ہے۔ لیکن سراج منیر کے صفحہ ۲۸ پر بھی مرزا صاحب اس بات کو بڑی وضاحت سے لکھتے ہیں کہ خدا نے کسی غیر متمدن انسان کے دل کو جوش دیا۔ اور اس انسان نے پنڈت لیکھرام جی کو قتل کیا آخر سچی بات منہ سے نکل ہی جاتی ہے مرزا صاحب پنڈت جی کے قاتل کو ساری عمر فرشتہ بتاتے رہے۔ اور کہتے ہے کہ باوجود اتنی دوڑ دھوپ کے بھی قاتل کا نہ ملنا اس کے فرشتہ ہونے کا بین ثبوت ہے۔ لیکن سراج منیر میں آپ نے خود اقرار کر لیا۔ کہ قتل کرنیوالا کوئی فرشتہ نہیں بلکہ انسان تھا۔ اور وہ بھی بھڑکایا ہوا۔ کاش مرزا صاحب اس سے آگے بھی کچھ لکھتے لیکن آپ کو قانون کے شکنجے کا ڈر تھا۔ آخر میں قابل غور امر یہ ہے کہ پنڈت جی کا

بقیہ صفحہ ۱۷

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شہید کی وصیّت

از شری بابو رام جی - دین - سیکرٹری آریہ سماج لدھیانہ

(۱) لیکھ لکھیا ناہیں مٹدا ہے اسی لیکھ وچ ہی لیکھ رام آئے
لیکھ لکھیاں کون مٹائے سکتے - چھڈ راج نوں جنگلاں رام دہائے
بڑے لکھن والے لکھ لکھ تھکتے - سبھی لیکھ نوں کرن پرنام جائے
لکھاں عقل والے متھا ٹیک دیندے - جنہاں بڑے جہان وچ نام پائے

(۲) رام وِچ جنگل دھونکے وچ آیا - پچھے ہرن دے گیا شنکار مارن
مرگ سونے دا جتنک کنھے ڈٹھا - لیکھ جاک لیگئے شنکار مارن
بڑا گیانی سب جاندا بجھدا سی - گیا بھُل پر لیکھ دے وار کارن
کی ہویا رامائن پھیر پڑھ ویکھو - نالے سکھیا کرد کچھ ہور دھارن

(۳) لیکھ رام ہویا شیر مرد ڈاہڈا - گجے ڈردا نہ مُول میدان وِچ سی
بڑے لیکھ لکھدا پر اُپکاری رہندا دھرم دھیان گیان وِچ سی
پیارا دین اسلام دا نال دلدے - راضی بچھڑے ہویاں نوں ملان وچ سی
ظالم ظلم کیتا اِک دھوکھا دِتا - نہ اوہ کِسے دے وہم گمان وچ سی

(۴) بھولی صورت بنا بھولے پاس آیا - بھریا زہر تے دِل وِچ پاپ اوسدے
کہندا شدھ کرو شدھ ہون آیا نال پیار دے ٹارن سارے تاپ اوسدے
دیکھ لال اکھاں کہن پنڈت جی نوں الیدے بال کالے زہری سانپ دسدے
پیارا ویدک دین دا ہنس کہندا پاون گایتری درمن وِچ جاپ اوسدے

(۵) ۶ مارچ دا دن آخر آپہونچا - چند چھُپ گیا تارے ٹُٹ گئے
ظالم مار دا پیٹ وچ تیز چھُری ساری آنتا دے جوڑ کٹ گئے
بدھی لکھیا کون مٹائے سکے وِدھے اِک نہ سانس جد سانس گھٹ گئے
شیر مرد نہ حوصلہ ہاردے ہن - وید منتراں دا کرن جاپ ڈٹ گئے

(۶) کیتی آخیر وصیّت آخیر ویلے - رکھیو کم تحریر دا نِت جاری
بچھڑے ہویاں نال ملائے کے تے - سب نوں کردیو پویت دھاری
گھر گھر وید پرچار دا مار نعرہ دیو شانتی دُکھی ہن نر ناری
دین وید دا جھنڈا جاکے عرب گڈو - بنو سارے مِلکے پر اُپکاری

(۷) مُسافر کہہ گیا تے لمبی بات ٹریا رمشن اوسدا تُساں نبھاونا ہے
وانگ اوسدے وچ میدان آکے بیڑا بھنور تے پار لنگھاونا ہے
امن شانتی دی برکھا کردسالے ساری دُنیا نوں آرج بناونا ہے
ست سنگ تے بھجن اُپکار کرنا - آخیر دین دُنیا چھڈ جاونا ہے

بقیہ صہ ۱۳

برنت مدہن دکھوایا۔ کیا یہ پنڈت لیکھرام کی خواہش کا پورا ہونا نہیں ہے۔

یہ مانا کہ ابھی تک مسلمان جنونیوں کی کمی نہیں جو دن دہاڑے کھلم کھلا ہندوؤں کا قتل اس لئے کرنے کے لئے تیار ہیں کہ وہ مذہب اسلام پر نکتہ چینی کرتے ہیں - اور ان کے پیغمبر کی توہین ہوتی ہے۔ مہاراج نتھو رام اور پالا شاہ کے قاتلوں کے بیانات تازہ مثال اس امر کی ہیں کہ اسلامی شریعت انہیں اس خونریزی اور قتل کی اجازت دیتی ہے۔ ان کے وکیلوں نے بھی یہی بحث کی ہے۔ اور مسلمان اخباروں نے بھی اس کی پیٹھ ٹھونکی ہے۔ اگرچہ پنڈت لیکھرام نے بی۔ شدھی کے مشن کا پرچار کرتے ہوئے کئی ہندوؤں کی قیمتی جانیں قربان ہوئی ہیں۔ مگر یہ شریعت چند روز کی مہمان ہے۔ اور سمجھ دار مسلمان اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ کمال پاشا نے ٹرکی میں اسے تلانجلی دیدی ہے۔

ہندوؤں نے کروڑوں مسلمانوں کو شدھ کرکے قوم۔ ملک اور دھرم کا حامی بناتا ہے - اور دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں۔ کہ جو کام پنڈت لیکھرام اور اس کے پیچھے آنے والے کارِیہ کرتا شروع کر چکے ہیں اس کا شاندار نتیجہ ہونیوالا ہے۔ کبھی سارا ہندوستان بودھ تھا۔ مگر آج دیکھئے۔ کہ ایک بھی بودھ ہندوستان میں نظر نہیں آتا - یہ شنکر آچاریہ اور اس کے پیچھے آنے والے اُپدیشکوں کی قربانی کا نتیجہ ہے۔ آئندہ آنیوالی نسلیں دیکھیں گی۔ کہ ہندوستان میں مسلمان جنونی ہندو اُپدیشکوں کو قتل کرتے ہوئے تھک جائیں گے۔ اور کل ہندوستان ہندو ہوگا - اور بدھ مذہب کی تاریخ ہندوستان میں اسلام کی تاریخ ہوگی - اس لئے جب کوئی مسلمان کسی ہندو اُپدیشک کو اپنے پیغمبر کی توہین کا بہانہ بناکر قتل کر دیتا ہے۔ تو ہندو اس وجہ سے مسلمانوں کے ...... مخالف نہیں بن جاتے۔ بلکہ بدھ مذہب کی تاریخ کو یاد کرکے اس دن کے اُمیدوار ہیں۔ جبکہ مسلمان خود اپنی غلطی کو محسوس کریں گے۔ غلطی یہ ہندو یہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ مسلمان شدھ ہوکر ہندوؤں میں جذب نہیں ہو جاتے - یہ خیال ان کا غلط ہے اب تو ہندوؤں میں ذات پات کا خیال بھی نہیں رہا اور میدان زیادہ صاف ہو گیا ہے فیروزپور میں اپنے تعلق میں شدھ ہوئے مسلمانوں کی کئی مثالیں آئی ہیں - بڑی کامیابی سے وہ ہندوؤں میں جذب ہو گئے ہیں۔ اور ہندوؤں سے ان کا رشتہ ناطہ ہو گیا ہے۔

ایک مسلمان خانساماں اپنی چھوٹی سی لڑکی کو جس کا نام نذیراں تھا۔ منشی گوپال سہائے کے پاس لے کر آیا۔ اور کہنے لگا کہ میں اسے ہندو بنانا چاہتا ہوں منشی گوپال سہائے نے کہا کہ یہ ہندو بن جائے گی۔ مگر مسلمانوں سے اس کا کوئی تعلق نہ رہے گا۔ وہ مسلمان خانساماں اس بات کو مان گیا۔ آج وہ ایک معزز آریہ گھرانے کی عزت ہے اور اس کے لڑکے لڑکیاں ہندوؤں میں اونچی سے اونچی عزت حاصل کر چکے ہیں۔ اور رشتہ ناطہ ہو چکا ہے اور اس کے بچوں کی شادیوں وغیرہ کے موقعہ پر معزز سے معزز ہندو شامل ہوتے رہے ہیں آخری مثال مسٹر سٹوکس کی ہے۔ جو حال ہی ستیا نند ہے ہیں۔ سناتنیوں میں ان کا رشتہ ناطہ ہو گیا ہے۔ اور سناتنی پنڈتوں نے ان کی شدھی کرائی ہے۔ ان کو ہندوؤں میں جذب ہونے کے لئے کسی قسم کی دقت پیش نہیں آئی۔ اور وہ اپنی نئی برادری میں آنند محسوس کر رہے ہیں۔ لوگوں کو یاد ہوگا۔ کہ بمبئی کا ایک مسلمان بوہرا سیٹھ ہردوار میں آیا۔ اور پنڈوں کے ذریعہ سے شدھ ہوکر چلا گیا۔ سناتنی پنڈت اور پروہت بھی اس بات کو محسوس کر رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں میں مسلمانوں کا شدھ ہوکر شامل ہو جانا ان کے لئے مفید ہے آخر کوئی کمی کی بات نہیں۔ یہ مسلمانوں کی زیادتی ہی ہو رہی ہے۔

مسلمان بھی اس شدھی کی بڑھتی ہوئی لہر کو محسوس کر رہے ہیں۔ خواجہ حسن نظامی اور مرزا قادیانی وغیرہ کے نمونہ کے لوگ ہندو اور آریہ دھرم کے خلاف تحریر و تقریر کے ذریعہ سے اس خطرہ کو روکنا چاہتے ہیں۔ مگر سچائی کی لہر نہیں رک سکتی اب ہندوؤں کے مختلف فرقوں کا عموماً اور آریہ سماج کا خصوصاً فرض ہے کہ عربی اور فارسی کے فاضل اور تپسوی سادھو اور اُپدیشک ہندوستان کے مسلمان علاقوں میں بھیجے جاویں۔ مسلمان ہندو دھرم کے اُپدیشکوں کا بڑی بیتابی سے انتظار کر رہے ہیں اور موقعہ آ گیا ہے - کہ افغانستان ایران - عرب - ترکستان - ٹرکی - مصر وغیرہ مسلمانی علاقوں میں دھرم کے اُپدیشکوں کو بھیج کر امن اور شانتی پھیلانیکا نیا تجربہ کیا جائے۔

ویدک دھرم شکھشا یا جو پتری یا بھشا لاؤں

کے لئے آریہ شکھشا سمتی کی پاٹھ ودھی کے مطابق ایک آریہ ودوان نے تیار کی ہے۔ اور جس کو ادھیکار یان سماج نے پسند فرماکر پتری پاٹھشالاؤں میں رائج فرمایا ہے۔ بہن اور مہارانی روچک ہونے کے کارن پتریاں اس کو یاد کر لیتی ہیں۔ جس سے ویدک سدھانت دل پر منقش ہو جاتے ہیں۔ کاغذ بہت بڑھیا سوامی جی کی تصویر سے مزین۔ مشہور تاجروں سے مل سکتی ہے قیمت پہلا بھاگ ۳ دوسرا ۱ر تیسرا ۲ر چوتھا ۲ر ملنے کا پتہ

تارا چند آریہ اینڈ سنز بھارت پستکالیہ سرگودھا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدک آدیش

لمبی زبان والا کتا

(شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ آچاریہ گورو کل کانگڑی کے قلم سے)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
(: [illegible]) تمام زندگی دینے والا پدارتھ
([illegible]) تمہارے سامنے زندہ
رکھے ہیں۔ (: [illegible]) اے مترو!
([illegible]) اب اس
لئے کو تمہیں تمہارا (: [illegible]) یگیہ
آنند سے [illegible]
(لالچ کے)

لمبی زبان والے کتے [illegible]
ہٹا کر ڈھیلا چھوڑ دو۔"

فتح ہو چکی۔ مفتوح ملک فاتح فوج کے قدموں میں پڑا ہے۔ اس ملک کی ساری سمپتی اب گویا فاتحوں کی اپنی چیز ہے۔ جس شے پر وہ ہاتھ ڈالیں۔ اسے اپنا بنالیں۔ دنیا کے فاتحوں نے اپنی فتح کے نشہ میں کون کون سے اپدرو نہیں کئے۔ دھن تو دھن۔ استریاں اور بچے تک ہتیا لئے ہیں۔ جو انسان کام دے سکتا۔ اسے غلام بنالیا۔ باقی تلوار کے گھاٹ اتار دیئے۔ مفتوح رعایا کے کسی فرد سے انجان پن سے کوئی اوگیا (غلطی) ہو گئی۔ بس پھر کیا تھا۔ اس کی سزا قتل عام کی صورت میں دی جا رہی ہے۔ لوٹ مار۔ چوری یاری۔ یہ تو فاتح بہادروں کا فتح کا انعام ہی سمجھے جاتے ہیں۔

لیکن ویدک سیناپتی کے لئے یدھ بھی یگیہ تھا۔ اور فتح بھی ایک یگیہ ہے۔ جہاں یدھ سماپت ہوا۔ اور اسے فتح کا سہرا پہنایا گیا۔ وہ پہلی ہی گھوشنا میں اپنے دوستوں۔ دیش (فتح کی نیکنامی) کے برابر کے حصہ دار ساتھی فوجی سپاہیوں سے کہتا ہے۔ کہ بھائی دیکھنا! فتح کا مزہ کرکرا نہ کر دینا۔ تم نے جنگ کی ہے۔ محض اس لئے۔ کہ دنیا کی تمام جاتیوں کو شکھ پوروک جینے کا۔ چوطرفہ ترقی کرنے کا یکساں موقع دینے کے لئے۔ اس زندگی بخش آب حیات کو آج تم نے حاصل کر لیا ہے تمہاری بہادری کے نتیجہ کے طور پر اب تمام ممالک سکھی ہیں۔ کوئی کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے۔ تمہارا سنگرام ویدک ہے۔ وید میں سنگرام اور یگیہ ہم معنی الفاظ ہیں۔ تم لڑے ہو پراپکار کی خاطر۔ اب کہیں اس پراپکار کی بھاونا کو بٹہ نہ لگا دینا۔ یگیہ کی سامگری کہیں کتوں سے جھوٹی نہ کروا دینا۔ پوتر پدارتھ کہیں آخری حالت میں پہنچ کر اپوتر نہ ہو جائے۔ یگیہ کی ویدی کے پاس کتا زبان نکالے کھڑا ہوا کتنا گھناؤنا معلوم ہوتا ہے۔

اسی طرح اگر فاتحوں کے دل میں لالچ گھر کر جائے تو فاتح شیر کتا سا بن جاتا ہے۔ اس وقت تو لیکن بھونک بھونک کر ان داتاؤں کے گیت کا سوُرتال ضرور بگاڑ دے گا۔ اگر کسی طرح چپ بھی کرا دیا جائے۔ تو بھی اس کی باہر نکلی ہوئی زبان یگیہ کے مطابق نظارہ بالکل نہیں ہے۔ یہی حالت فاتحوں کے قابو میں گئے ہوئے لالچ کو صرف قابو میں کر لینا کافی نہیں۔ یہ کوشش تو ایسی ہی ہے۔ جیسے کتے کو ویدی کے پاس باندھ دیں۔ اب وہ شاکلیہ کو جھوٹا تو نہیں کر سکے گا

کی ہے۔ اسے یگیہ سے دور ہی رکھنا چاہیئے۔ سپاہیوں کے من میں اس کی واسنا تک نہ رہے تبھی ان کی فتح ایک پوتر یگیہ کا روپ دھارن کر سکتی ہے۔ فاتح شیر بنے رہیں کتے نہ بنیں۔

عقیدت کے پھول

(از شری جانشہ روشن ٹیپالوی بی۔ اے مصنف "چراغ روشن")

گمرہوں کا راہ دنیا میں تھا رہبر لیکھرام
مطلعِ قومی کا تھا رخشندہ اختر لیکھرام

رات دن رہتا تھا وہ دردِ وطن سے بیقرار
درحقیقت سربسر تھا قلبِ مضطر لیکھرام

فکرِ تبلیغ صداقت تجھ کو رہتا تھا مدام
آتشِ خدمت تھی تیرے دل کے اندر لیکھرام

وہ نہ گھبراتا تھا ہرگز بھی مصائب سے کبھی
حوصلہ، ہمت، شجاعت کا تھا پیکر لیکھرام

مخزنِ مہر و وفا مجموعۂ صدق و صفا
عام انسانوں سے تھا بالا و برتر لیکھرام

جس کی بو نے کل زمانہ کو معطر کر دیا
گلستانِ ہند کا تھا وہ گلِ تر لیکھرام

اس نے مخمورِ محبت کر دیا ہر ایک دل
بادۂ الفت کا تھا پر کیف ساغر لیکھرام

اس کو اپنی کوششِ پیہم پہ تھا پورا یقین
تھا یقیناً دشمنِ چرخِ ستمگر لیکھرام

پنجہ سے بھی پنجہ ٹکرائے ہوئے انسان کو
اپنی چھاتی سے لگا لیتا تھا بڑھ کر لیکھرام

زخمہائے جسمِ اعدا سے نکلتا تھا مواد
جب دلائل کے چبھوتا تھا وہ نشتر لیکھرام

دیکھ کر وقتِ شہادت تیرے استقلال کو
رہ گئے اعدا تلک حیران و ششدر لیکھرام

رام ہوتے تھے جسے سن کر قلوبِ دشمناں
اس فصاحت سے دیا کرتا تھا لیکچر لیکھرام

بدنصیبوں کے نہ دل روشن ہوں کیوں آئینہ سان
ضوفشاں ہے جب ترا مہرِ متقدر لیکھرام

بقیہ شہید اکبر پنڈت لیکھرام صفحہ ۱۲

بچا لیا جاوے۔ پرنتو اس یوتی کو سنبھال رکھنا بہت کٹھن کام تھا۔ پہلے یہ کام اس محلہ کے نائب چودھری کے سپرد ہوا۔ لیکن جب وہ استری کو گھر لے کر پہنچا۔ تو اس کی گھر والی نے برا ایمان کر کے چودھری سمیت یوتی کو یہ کہہ کر گھر سے نکال دیا۔ کہ میرا گھر یتیم خانہ نہیں بن سکتا۔ پھر اسی مسلمان کے ہاں وہ بیچاری چلی گئی۔ اور اب کے بار اس کے ساتھ اچھا سلوک ہوا۔ مہاراجہ صاحب کے پاس جب رپورٹ پہنچی۔ کہ نائب چودھری اس بارہ میں سپھل نہیں ہوا۔ تو انہوں نے حکیم تاراچند کو کہا۔ آپ آریہ ہیں۔ تو آپ ہی اس کام کو پورا کر دکھایئے۔

حکیم تاراچند جی گجرات سماج کے پردھان رہ چکے تھے۔ لیکن ان دنوں دیوان امرناتھ کی حویلی کے ایک حصہ میں رہتے تھے۔ اچانک لاہور کا ایک ہندوستانی زرگر مسمی شوسہائے جو مہاراجہ صاحب کے پرائیویٹ میں نوکر تھا۔ اور جس کا ایک نوجوان بھائی دواء چاہتا تھا حکیم صاحب کو ملا۔ اور وہ سب اس زرگر کے مکان کی طرف چلے۔ راستے میں چلتے راقم نے ان کو دیکھا۔ اور اچنبھا سمجھ کر ان کے پیچھے ہو لیا۔ ادھر حکیم صاحب مایوسی سے گھر آ رہے تھے کیونکہ استری پنجابی تھی۔ اس نے ہندوستانی کے گھر رہنے سے انکار کر دیا۔ میں حکیم صاحب سمیت استری کو اپنے گھر لے آیا۔ اور اپنی گھر والی اور پتری سے کہا۔ یہ حکیم جی کی امانت چند دن اپنے پاس رکھو۔ اتنی دیر میں حکیم جی نے لاہور کے ہندو نیتاؤں سے دریافت کیا۔ چنانچہ چودھری رام بھجدت نے ایک ڈاکٹر کو تیار کیا۔ وہ سردار صاحب شام کی گاڑی جموں پدھارے اور رات کو دواہ ہونے کے بعد سویرے کی گاڑی واپس آ کر اس یتیمہ کو انہوں نے سردارنی بنا دیا۔

ڈاکٹر صاحب کے چھوٹے بھائی جموں کی ایک برانچ سکول میں نوکر تھے۔ اور ان کی استری سکھ کنیا پاٹھ شالہ میں نوکر تھی۔ وہ دونوں بھنر یتن کر چکے تھے۔ پرنتو ڈاکٹر صاحب کے لئے ان کو کوئی بیوی نہیں ملتی تھی شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی نے اس پر اپدیش کا بیج سوامی دیانند سے لیکر بویا تھا۔ جموں سکول کی سکھ کمیٹی کے سیکرٹری سردار گنپت

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تیاگ مجسم پنڈت لیکھرام

شری مہتہ جیمنی جی آریہ سنٹری

آریہ مسافر نے پنڈت لیکھرام کے ساتھ چار برس ملکر کام کرنے کا اتفاق ہوا۔ چونکہ میرے بزرگوار صاحب فارسی کے عالم تھے اور پنڈت جی بھی فارسی کے فاضل تھے۔ اس لئے ان کا باہمی پیار تھا۔ جب پنڈت جی کمالیہ میں آتے۔ تو ہمارے مکان پر ہی ٹھیرا کرتے تھے پنڈت جی کا ساتھ وعدہ تھا کہ جب میں امتحانات کے مخمصہ سے نجات پاؤں۔ تو ہم ایک بار اور عرب میں چلکر پرچار کریں گے۔ مگر افسوس کہ میرے امتحانی دھندے سے مخلصی پانے سے شہید ہو گئے۔ ایک دفعہ پنڈت جی اور میں ضلع جھنگ میں جو کمالیہ سے ۵ یا ۶ میل دور ہے پرچار کرنے گئے تھے۔ کئی دفعہ پنڈت جی اور میں ملکر سماجوں میں پرچار کرنے گئے۔ پنڈت جی کی اور لگاتار محنت نے میرے آتما پر بہت بھاری اثر کیا۔ آج ایسی لگن کے اپدیشک کہاں۔ اب سماج کا نقشہ ہی بدل گیا ہے۔ پنڈت جی کی سادگی اب تک میرے آنکھوں کے سامنے پھر رہی ہے اکر بھی وہ اپنا نذرانہ کر لیتے تھے۔ کسی سماج کے لئے بوجھ ثابت نہ ہوتے تھے۔ ایک بار پنڈت جھنگ جانا تھا۔ اس زمانہ میں جھنگ تک ریل نہ تھی۔ گھوڑا گاڑیوں پر جانا پڑتا تھا۔ بیمار لیے میں تھا۔ بازار سے ان کے لئے دودھ لایا۔ ناراض ہو گئے۔ کہ پیسے کیوں خرچ کئے۔ کیا کسی کے گھر دودھ نہ تھا جو بازار سے لائے۔

ت جی آٹھ آٹھ گھنٹہ لگاتار لکھنے کا کام کرتے تھے۔ اور کر سکتے تھے۔ ان کی خوراک بہت ہی ۔ اپنی دھن کے پکے تھے۔ باوجود انگریزی نہ جاننے کے ان کی تحقیقات اس قدر زبردست ان کی کیا وہ کتب انگریز خوانوں کے لئے بھی مشعل ہدایت کا کام دیتی ہیں۔ ان کی زبان پر اور سینتا کمال درجہ کی تھی۔ وہ مہاتما منشی رام جی کا جو اس وقت پریذیڈنٹ آریہ پرتی بھا تھے۔ ذرا بھی لحاظ نہ کرتے تھے۔ منہ پر سب کچھ سنا دیا کرتے تھے۔ مجھے کچھ سمیہ ۱۸۹۶ء میں بطور ہیڈ ماسٹر لیکھرام دو آبہ ہائی سکول رہنے کا اتفاق ہوا۔ اس وقت پنڈت جی کا ہیڈ کوارٹر جالندھر تھا۔ جس وقت میں انہیں ملنے جاتا۔ ہر وقت لکھنے کا کام میں مصروف پائے۔ ایک روز وقت مجھے ریلوے لائن پر مل گئے۔ میں نے پوچھا۔ اس وقت کہاں جا رہے ہو۔ کہنے لگے کہ منشی رام جی کی کوٹھی پر جا رہا ہوں۔ میں نے کہا۔ کیوں؟ کہنے لگے۔ گھر میں تیل ختم ہو گیا تھا سے جا کر لانے میں دیر لگے گی۔ ان کے کمرہ میں بیٹھ کر لکھنے کا کام ختم کرونگا۔

ایسی سادگی اور سرل سوبھاؤ کے اپدیشک تھے۔ پنڈت جی اپنی سپرٹ اپنے چچا پنڈت رام جی کو دے گئے تھے۔ جن کی مرتیو ۸۸ برس میں ابھی دو برس ہوئے ہوئی ہے۔ کاش کہ آج کے اپدیشک پنڈت لیکھرام کے نقش قدم پر چلنے والے ہوتے۔ تو آج آریہ سماج میں یہ ادا سینتا اور نراشتا نظر نہ آتی۔ مجھے تو جب پنڈت جی کی یاد آتی ہے۔ آنکھوں میں جاتے ہیں۔ کہ ایسے اپدیشک پھر بھی کبھی آریہ سماج کو نصیب ہوں گے۔ اگر پنڈت جی کی پستکیں سندھی اور انگریزی میں انواد ہو کر پرچلت ہو جائیں۔ تو پبلک کو اور لیکچرار دوں سے بہت لابھ پہنچ سکتا ہے۔ پنڈت جی کو مجھ سے جدا ہوئے ۳۸ برس ہو گئے۔ مگر آریہ نے ان کی سپرٹ کا۔ ان کے جوش۔ تیاگ بھاؤ اور دیانند پر شردھا کا ایک بھی اپدیشک پیدا نہیں کیا۔ لیاقت میں ممکن ہے پنڈت جی کے مقابلہ کے اپدیشک نکل آئیں۔ مگر سچی لگن پنڈت جی کے دھن کے اپدیشک پیدا ہونے کے لئے ابھی وقت درکار ہے؟

آپ کو کسی سے ذاتی عناد نہ تھا۔ بلکہ آپ کا صرف یہ تھا۔ کہ آپ کے سینہ میں ایسا قلب تھا جس میں بدنصیب ہندو کا سچا پریم کوٹ کوٹ کر بھرا تھا آپ کی تقریری اور تحریری متعدد مناظرے ہوئے مخالفین کا جو حال ہوا۔ آج ایک عالم

بار بار زک اٹھا چکے۔ قلم اور زبان کا زور ختم کرنے کے بعد بھی آپ کے مضامین کا جواب نہ دے سکے۔ اور پبلک کے خیالات میں انقلاب عظیم پیدا ہونے لگا۔ تو جواب کی سخت فکر دامنگیر ہوئی۔ آپ کے مضامین ایسے نہ تھے جن کا صحیح جواب دیا جاتا۔ لہٰذا شہید کرکے

آریہ سماج کے دھارمک لیڈر مہاتما ہنسراج جی و مہاتما نارائن سوامی سے تعریف کردہ کتاب

نوجوانوں کا رہنما

تحفہ شادی

اپنی حفاظت صحت و اخلاق نیز اولاد کی بہتری کے لئے مطالعہ کریں

فہرست مضامین :- مضمون کی فضیلت۔ پُرلطف شادیاں۔ پوشیدہ بنائے قدرتی استعمال۔ خاص ہدایات۔ فرائض شادی۔ خاوند بیوی کی ملاقاتیں۔ مجرد طلبا برہمچاریوں کا پروگرام۔ امراض کا علاج وغیرہ بیشمار مضامین۔ ۲۴۰ صفحات قیمت ۱۲ محصول ۲

مصنفہ:- مہتہ سیتا رام دت کویراج آدتیہ رسائن۔ لاہور

مذہبی دنیا میں انقلاب پیدا کرنے والی

دلچسپ کتابیں

ہندو مسلم اتحاد کی کہانی
مسلمانوں کی ذہنیت
نفرت کی علت غائی اور قرآنی تعلیما کا ذکر خیر اساس الدین میں کمال نفاست سے پیش کیا گیا ہے بڑی نایاب کتاب ہے۔ جلد منگائیں کیونکہ قریب الختم ہے۔ قیمت صرف ۶

اسلام کی حقیقت
سوامی یوگیندر پال جی کے زور قلم سے دیکھئے اور نظام الٰہی پر ایک سرسری نظر ڈال جائیے نہایت عالمانہ انداز میں ایک مسلمان کے ویدک الہام پر چند شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے بینظیر تالیف ہے صرف چند کاپیاں رہ گئی ہیں۔ قیمت ۶

رشی دیانند جی مہاراج کا میلہ چاندپور میں
مولوی محمد قاسم
اور پادری اسکاٹ سے "سچے دھرم" کے موضوع پر معنی مکالمہ۔ نہایت شستہ دلائل سے ویدک دھرم کی فضیلت اور آرین سدھانتوں کی عظمت آشکارا کی گئی ہے قیمت ۱

فہرست کتب مفت

آریہ سماج لاہور کا جلسہ ۱۹۰۸ء پر مختلف مذاہب کے نمائندگان نے
ایشور۔ جیو۔ پرکرتی
کے باہمی تعلق پر اپنے دعاوی کو کس ڈھنگ سے پیش کیا ہے نہایت اہم اور قابل غور تالیف ہے قیمت ۴

کیا کوئی
الہامی کتاب
ہو سکتی ہے؟ اگر ہو سکتی ہے تو کونسی؟ ان عالمانہ تقریروں کا مجموعہ ہے۔ جو ۱۹۱۷ء میں آریہ سماج لاہور کے پلیٹ فارم پر ہوئیں۔ مطالعہ کیجئے قیمت ۴

ملنے کا پتہ:-
پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لعل روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ بھائیوں کے مطالعہ کیلئے

عالمانہ کُتب

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ بھائیوں کے سوادھیائے کے لئے چند نہائیت عالمانہ کتب
تیار کروائی ہیں۔ جن کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے۔ کسی بھی آریہ بھائی کی لائبریری ان کُتب
خالی نہ رہنی چاہیئے۔ اور تمام استری پرشوں کو ان کا سوادھیائے کرنا چاہیئے ؛

ویدک سورگ اردو

یہ کتاب پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے نے مولوی عبدالحق کی کتاب "ویدوں کا بہشت" کے جواب میں لکھی ہے۔ کتاب کی خوبی کے لئے پنڈت جی کا نام نامی ہی کافی ضمانت ہے۔ مولانا کے ہر ایک اعتراض کا ایسا مسکت جواب دیا ہے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

قیمت فی جلد ۱۲ار

برہم یجیہ (ہندی)

مصنفہ پنڈت بدھ دیوجی ودیا النکار اس چھوٹی سی کتاب میں پنڈت جی نے سندھیا منتروں کی ایسی عالمانہ ویاکھیا کی ہے کہ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد سندھیا میں اور ہی لطف آنے لگتا ہے ؛

قیمت فی جلد ۶ر

سورگ (ہندی)

مصنفہ پنڈت بدھ دیوجی ودیا النکار
ویدمیں سورگ کے متعلق جو منتر آتے ہیں۔ پنڈ
نے بڑی علمیت کے ساتھ ان کی ویاکھیا کر
ہوئے بتلایا ہے۔ کہ در اصل گرہست آ
کے متعلق ہیں۔ پستک کیا ہے سچ پو
تو کوزہ میں سمندر بھر دیا ہے۔

قیمت فی جلد ۶ر

شاستر ارتھ درپن مجلّد

مرزائیوں کی احمدیہ نوٹ بک اور مسلمانوں کی دیگر کتب کا دندان شکن جواب۔ ضخامت پانچسو صفحات۔ ڈائیری سائز

قیمت فی جلد ۸ر

وید امرت (ہندی)

اس کتاب میں وید منتروں کی سرل ویاکھیا کی گئی ہے۔ گنجینہ معرفت الٰہی ہے۔ آریوں کو سوادھیائے کے لئے اس سے بہتر کتاب ملنا مشکل ہے ؛ قیمت (۱عہ ۸ر)

پی یوش بندو

(اردو مجلّد)

اسمیں وید منتروں کی سرل ویاکھیا پر مشتمل ہے پنڈت شیو شنکر جی کا دیہ تیرتھ رچت ہے۔ قیمت ۵ر

وید کا ارتھ

اس کتاب میں ویدک پرماناؤں
وید کے ارتھ بڑی سرلتا
کئے گئے ہیں۔ بڑی اپیوگی
تصنیف ہے۔ قیمت ار

اس کے علاوہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے مختلف ٹریکٹ موجود ہیں۔ جن بھائیوں کو مطلوب ہوں
سبھا سے فہرست مفت منگوالیں۔ اور فائدہ اٹھائیں ؛

ملنے کا پتہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرچارک پنڈت لیکھرام جی

(از شری لالہ نرنجن ناتھ جی — لاہور)

پنڈت لیکھرام جی اپنے گورو کے سچے شاگرد تھے۔ وہ اپنے گورو رشی دیانند کے نقش قدم پر چلتے رہے۔ رشی دیانند کی طرح وہ پرچار کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ جس طرح ایک سپاہی سے ہر وقت تیار بر تیار رہنے کی آشا ہوتی ہے۔ اور وہ حکم ملتے ہی فی الفور کوچ کے لئے قدم بڑھاتا ہے۔ اسی طرح پرچارک کو بھی ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ پرچارک کے لئے اپنی کسی غرض کے لئے پیش وپیش کرنا محض بہانہ ہے۔ محض آلسیہ اور پرمادہے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ پرچارک اپنی وضع قطع سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ وہ دھوتی پہننا ناپسند کرتے تھے۔ کیونکہ وہ کہا کرتے تھے۔ اس سے کچھ ڈھیلا پن رہتا ہے۔

وہ ویدگیان کو سب سے افضل مانا کرتے تھے انہوں نے ایک بار ذکر کیا۔ کہ بعض لوگ اپنشدوں پر بہت موہت ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ روحانیت اپنشدوں ہی میں ہے۔ اور اپنشدوں کی تعریف کرتے کرتے وہ وید کو پس پشت رکھتے ہیں۔ حالانکہ اپنشدوں کا منبع بھی وید ہی ہیں۔ وید کو بیچ میں سے نکال دیں۔ تو اپنشدوں کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔ اس واسطے اگر مجھے وقت ملا۔ تو میں اس بات پر تحریر و تقریر کے ذریعہ روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ تاکہ لوگ اصل منبع کی طرف مائل ہوں۔

آج اگر کمی ہے تو سچی لگن کی۔ پنڈت لیکھرام جی جیسے سچی لگن والے سجن ہمارے درمیان میں نہیں رہے۔ پنڈت لیکھرام جیسے ویروں کی مثال غیر ممالک میں بھی پائی جاتی ہے۔

کہتے ہیں۔ بلجیم کے کالج میں دو بھائی پڑھا کرتے کرتے تھے۔ دونوں پادری بننا چاہتے تھے۔ اتفاق سے ایک بھائی ٹھیک امتحان کے وقت بیمار پڑ گیا۔ دوسرا بھائی جو پرچار میں جانے کے لئے تڑپ رہا تھا۔ بڑے پادری کے پاس گیا۔ اس نے گذارش کی۔ کہ بڑے بھائی کی جگہ اُسے بھیجدیا جائے اس نے اپنے بڑے بھائی سے منت سماجت کرکے رضامندی بھی حاصل کر لی۔ لوگ کہتے تھے۔ یہ کیسا پاگل ہے گھر کے آرام و آسائیش کو لات مار کر مصیبت میں خوشی سے پھنسنا چاہتا ہے۔ مگر کسی کو کیا معلوم تھا۔ کہ وہ دھرم کے پرچار کے لئے اپنے اندر کتنی زبردست خواہش رکھتا تھا۔ اُسے بہت دور پرچار کے لئے بھیجا گیا۔ اور آخر ایک کوڑھی خانہ میں لگا یا گیا۔ وہاں اس نے لگاتار کئی سالوں تک کوڑھیوں کی سیوا کی۔ اور ان میں دھرم کو پھیلایا وہ اپنے اس پرچار کے کام میں بہت خوش تھا۔ ایک دن غلطی سے کوڑھیوں کا چھیٹا ہوا گرم پانی اس کے پاؤں پر پڑ گیا۔ جس سے اُسے بھی تھوڑے عرصہ میں کوڑھ ہو گیا۔ اور اُس کی موت اسی جگہ ہو گئی۔ مگر کوڑھی لوگ اُس سے کس قدر پریم کرتے تھے۔ اُس کے انتقال پر کوڑھیوں کو کس قدر غم ہوا۔ اسے لکھنے والے نے بڑے دردناک الفاظ میں لکھا ہے۔ دھنیہ ہیں وہ لوگ جو پرچار کے لئے اپنا تن من۔ دھن لگا دینے میں [illegible] بلجیم میں آج ڈمین کے نام سے [illegible] کا نقطہ جوڑا جاتا ہے۔ جیسے ہمارے ہاں [illegible] ویسے وہاں پتا ڈمین کہا جاتا ہے۔

اسی طرح تبت کے سما چار [illegible] ایک معزز یورپین بھائی نے لکھا ہے [illegible] گیان پربھو نے دیکھا۔ کہ تبت میں بدھ دھرم زوال پذیر ہو رہا ہے۔ لوگ دھرم [illegible] کو بھولتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے [illegible] کہ اگر کوئی سدھار نہ کیا گیا۔ تو بزرگوں کے ہاتھوں روشن کیا ہوا یہ چراغ بجھ جائے گا۔ [illegible] وغیرہ [illegible] دیش میں [illegible] لئے شیر بھیج دیا۔ وہاں [illegible] وقت بھیجے کے پاس پہنچے [illegible] میں سے صرف دو "رتن سنبھار" اور [illegible] جیت کی [illegible] نراشا ہوئی۔ پھر بھی [illegible] نے سوچا۔ بھارت جیسے کرم دیش میں [illegible] دیش کے آدمیوں کا جینا مشکل ہے [illegible] پنڈت کو ہی بھارت سے یہاں بلانا چاہیئے اُس وقت انہیں [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible]

عمدہ چھپائی

پرتھم کھنڈ قیمت ایک روپیہ

برھیا کاغذ

دوسرا کھنڈ قیمت عہ مجلد عہ

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

ویدک ونئے

لیکھک شری پنڈت پوشرماجی ابھے ودّیا النکار بھوت پوروآچاریہ گورو کل کانگڑی

یہ وہی گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونیوالا ہے آریہ اخبارات۔ آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے وید کی کھوج کی باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے۔ ہر روز کے لئے ایک ایک پرارتھنا مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا ہے۔ اس کے بعد منتر دوارہ پرارتھنا کی گئی ہے۔ آخر شبدارتھ دیدیا گیا ہے۔ ہر ایک ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین کھنڈوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج اور کارتک چار ماہ ہیں قیمت ایک روپیہ (عہ)

تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوا لیجئے۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی

ملنے کا پتہ:- مینجر پستک رچنا وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

نوٹ:- یہ گرنتھ شہید دھرم ہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وکرم شلا مہا سن دہار کے دیکر شری گیان نامی ایک نہایت پنڈت ہیں۔ اگر وے بھوٹ دیش میں آ جائیں۔ تو سدھار ہو سکتا ہے۔ اس پر بہت سا سا سونا دیکر کچھ آدمیوں کو وکرم شلا بھیجا گیا۔ وہاں پہنچکر دیکر جی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مگر انہوں نے بھوٹ جانا منظور کیا۔

بھوٹ راج پھر بھی ناامید نہ ہوئے۔ انہوں نے اب کی بار بہت سا سونا جمع کر کسی پنڈت کو بھارت سے لانے کے لئے آدمیوں کو بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت اُن کے خزانہ میں کافی سونا نہیں تھا۔ اس لئے سونا جمع کرنے کے لئے وے آدمیوں کے ساتھ سرحدی ملکوں میں گئے۔ اس وقت ان کے زبردستی گروگ دیش کے راجہ نے انہیں گرفتار کر لیا۔ پتا کے گرفتار ہونے کا سماچار پاکر بودھ پربھ ان کے چھوڑانے کے لئے گروگ گئے۔

کہتے ہیں گروگ کے راجہ نے راجہ کو چھوڑنے کے بدلہ میں بہت سا سونا مانگا۔ بودھ پربھ نے جو سونا جمع کیا۔ وہ مانگ سے بہت کم نکلا۔ اس واسطے وہ باقی سونا لانے سے پیشتر قیدخانہ میں اپنے پتا جی سے ملنے گیا۔ اور اُن سے ساری کتھا کہہ سنائی راجہ گیان پربھ نے اُسے سونا دینے سے منع کیا اور کہا۔ تم جانتے ہو میں بوڑھا ہوں۔ اگر جلدی نہ مرا تو بھی دس سال سے زیادہ نہیں جی سکتا۔ سونا دے دینے سے ہم بھارت سے پنڈت نہیں منگوا سکیں گے اور نہ دھرم کے سدھار کا کام کر سکیں گے۔ کتنا اچھا ہو اگر دھرم کے لئے میرا انت یہاں ہو۔ اور تم سارا سونا بھارت بھیجکر پنڈت بلاؤ۔ راجہ کا بھی کیا وشواس ہے۔ کہ وہ سونا پاکر مجھے چھوڑ دے۔ اس لئے اے بیٹا میری فکر چھوڑو۔ اور سونا دے کر آدمیوں کو بھارت میں ترقی شا کے پاس بھیجو۔ بھوٹ میں دھرم پرچار کی خاطر اور میری قیمت سے آتش دے پنڈت ہمارے دیش پر کرپا کریں گے۔ اگر وے کسی پرکار نہ آ سکیں۔ تو ان کے نیچے کے کسی دوسرے پنڈت کو ہی بلانا۔ یہ کہہ کر دھرم ویر گیان پربھ نے اپنے بیٹے کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور آشیرواد دی۔ بیٹے نے بھی اس مہان پرش سے آخری ملاقات کر کے رخصت حاصل کی۔

اس کے بعد بودھ پربھ نے اپنے باپ کے حکم کے بموجب بھارت سے پنڈت منگوائے۔ کیسی دل کی لگن تھی۔ پرچار کی خاطر کس قدر قربانی دیتے تھے پرچار سے دم غنیمت ہے ہی سنسار سے۔ دھرم کی اونتی ہو سکتی ہے پنڈت لیکھرام بی کو دنیا کی کوئی خواہش نہ تھی۔ ان کے اندر اگر مود تھا۔ تو پرچار کا۔ اگر لگن تھی تو پرچار کی۔ وہ ہمیں رنگ جاتے تھے۔ اپنی بات چیت میں گیان کی ورشا کیا کرتے تھے۔ وہ کسی کے ہاں کھانے کو جاتے کسی سے ملاقات کرتے۔ یا کسی حریف سے بات چیت کرتے

تو یا تو اُسے کسی طرح کی واقفیت پہنچاتے۔ یا دوسرے کے گیان سے لابھ اٹھاتے۔ اسی طرح پرسپر میل ملاپ اور سوادھیائے سے جو کچھ وہ پراپت کرتے اُسے دوسروں کے ارپن کرتے۔ کوئی ادھیکاری کوئی وبھ لابھ۔ کوئی ڈر و خوف۔ کوئی گھر گرہست کا جھگڑا ان کے پرچار کے کام میں روکاوٹ نہیں ڈال سکتا تھا۔ وہ چھوٹے سے چھوٹے سماج میں بھی جانے کو ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ایک بار وہ اچھیرے سماج میں جہاں گنتی کے بھائی جمع ہوتے ہیں۔ پرچار کے لئے چلے گئے۔ اور برابر دو گھنٹہ تک وہاں بیٹھے رہے۔

اُن کے سورگ واس ہونے کا نظارہ آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ مرحوم بزرگ سورگباشی لالہ جیون داس اُن دنوں سو دوش کہا کرتے تھے۔ کہ پرچارکوں کو ایسی پوشاک پہننی چاہئیے۔ جس سے ان کے جسم پر کوئی ہتھیار کارگر نہ ہو سکے۔ لاہور نوربوں کی اُس دیر کی قربانی پر کیا حالت ہو رہی تھی۔ وہ آج ہم فراموش کر چکے ہیں۔ اُس وقت بکھری ہوئی شکتیاں ایک جگہ اکٹھی ہوئیں۔ مگر چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات کی طرح پھر ہمیشہ کی طرح بکھر گئیں۔

پنڈت جی کے پیچھے کئی قربانیاں ہوئیں۔ ان سب کا ہم کو فخر ہے۔ اور ہماری زندگی کا ثبوت ہے کہ پنڈت جی کے نقش قدم پر چلنے والوں کی اس وقت ضرورت ہے۔ کاش پنڈت جی کی پوتر لگن کی مہر کسی نوجوان کے دل پر لگے۔

"آریہ کارشی بودھ نمبر"

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے ماہوار ہندی اخبار "آریہ" کا رشی بودھ نمبر امسال بھی نہایت شان سے شائع ہوا ہے۔ جسمیں آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں اور اہل قلم حضرات کے عالمانہ مضامین اور دلفریب کویتائیں پرکاشت میں ہر ایک لیکھ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ رشی دیانند جی مہاراج کے پرتی جس شردھا اور پریم کا پریچہ اس سنگرہ میں دیا گیا ہے وہ بالکل نایاب ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے رشی دیانند جی مہاراج کی ایک انتم درشیہ نہایت ہی سہاونا ہے جسمیں رشی اور ڈاکٹر کے مکالمہ کو موقلم سے نقاش نے نہایت ہی بہترین ڈھنگ میں پیش کیا ہے۔

قیمت فی پرچہ ۶/

مینجر آریہ اگرودت بھون لاہور سے طلب کریں

کارخانہ امرت دھارا لاہور

ہم اپنے ناظرین کی توجہ شمالی ہندوستان کے سب سے بڑے دوائی خانہ کی طرف دلانا چاہتے ہیں۔ جو کہ ۴۴ سال سے لاہور میں قایم ہے

حسب معمول اس سال بھی ماہ مارچ کیواسطے اس مشہور کارخانہ نے اپنی شہرہ آفاق دوائی امرت دھارا اور اس کے مرکبات نیز دیگر کتب و ادویات میں کافی رعایت کر دی ہے۔ دوسری جگہ اشتہار سے مفصل معلوم ہوگا۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ناظرین اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں گے

مسلمانوں میں ویدک دھرم پرچار

صفحہ ۴ سے آگے

اور مذہبی۔ روحانی جسمانی اور مالی ہر ایک نقطہ نگاہ سے گوشت خوری کا کھنڈن کرنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی مسلمانوں میں جو پردہ اور کثرت ازدواج کا رواج ہے۔ اس کو بھی دور کرانا چاہیئے۔ پردہ اور کثرت ازدواج کی وجہ سے مسلمان عورتوں کی حالت بہت خراب ہے۔ وہ ایک طرح سے غلام اور مظلوم ہیں۔ آریہ پرچارک کو اس برائی کے دور کرنے کے جہاں مسلمان مردوں میں پرچار کرنا چاہیئے وہاں مسلمان عورتوں میں پرچار کرنے کا ڈھنگ بھی نکالنا چاہیئے۔ در اصل آج تک آریہ سماج نے مسلمان عورتوں میں پرچار کرنے کا کوئی ڈھنگ نہیں نکالا ہے۔ حالانکہ مسلمان مردوں کی نسبت اُنہیں زیادہ دھرم اُپدیش کی ضرورت ہے۔ اُن کی حالت کو زیادہ بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ مردوں کی نسبت زیادہ تکلیف میں ہیں۔ پردہ اور کثرت ازدواج نے ان کی ساری زندگی کو مصیبت زدہ بنا رکھا ہے یہ دونوں باتیں اُن پر بڑا ظلم ہیں۔ اس وجہ سے وہ تعلیم میں پسماندہ ہیں۔ انسان ہر وقت اپنی مصیبتوں اور تکلیفوں سے بچنے کی صورت ڈھونڈتا رہتا ہے۔ قدرتی طور پر مسلمان عورتوں میں بھی تعلیم آزادی اور ترقی حاصل کرنے کی خواہش ہے لیکن ان کا کوئی مددگار نہیں۔ گھر کی چاردیواری میں قید رہنے کی وجہ سے ان کی حیثیت ایک قیدی کی سی ہے۔ اس لئے کسی ڈھنگ سے مسلمان عورتوں کو اس غلامی سے نجات دلانے کا راستہ نکالنا چاہیئے اور جب وہ پردہ کی غلامی سے آزاد ہو جاویں گی۔ اور وہ اپنے گھر میں دوسرے اور تیسرے بیاہ کو نہ ہونے دیں گی۔ تو پھر ان میں ویدک دھرم کے دوسرے اصولوں کا پرچار کرنا آسان ہو جاویگا۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ اگر ایک مسلمان استری ویدک دھرم کے اصولوں کو سویکار کر لیتی ہے۔ تو وہ اپنے پتی کو

چھوڑ دے۔ کیونکہ دھرم کا تعلق ہر ایک کے اپنے آتما سے ہوتا ہے۔ غرضیکہ آریہ پرچارکوں کو مسلمان عورتوں میں دھرم کے پرچار کا کوئی طریقہ نکالنا چاہیئے۔

آریہ سماج نے مسلمانوں کے نوجوان طبقہ کی طرف بھی ابھی تک کوئی توجہ نہیں دی سینکڑوں ہزاروں مسلمان نوجوان سکولوں اور کالجوں سے تعلیم حاصل کر کے نکلتے ہیں۔ تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے ان میں قدرتی طور پر ان کی روشن دماغی بھی زیادہ ہوتی ہے ان کی طرز زندگی بھی زیادہ مہذبانہ ہوتی ہے اور ان کی تمدنی حالت بھی بہتر ہوتی ہے اس لئے ان نوجوانوں میں ویدک دھرم کا پرچار آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اور پیشتر اس کے کہ وہ دنیاداری کی زندگی میں داخل ہوں۔ اگر اُنہیں ویدک دھرم کے اصولوں پر قائل کرایا جا سکے۔ تو وہ ہمیشہ کے لئے آریہ بن جاوینگے۔ آریہ سماج کو اپنی توجہ مسلمان نوجوانوں کی طرف خاص طور پر دینی چاہیئے۔ ان میں لٹریچر تقسیم کیا جاوے۔ ان سے ملاقات کی جاوے ان کو گرہستھ آشرم کے دھارن کرنے میں امداد کی جاوے۔ ہر ایک آریہ سماج میں ان نوجوانوں سے ملنے جلنے اور ان کی مدد کرنے کے لئے خاص سبھاسد مقرر ہونے چاہئیں۔ ان نوجوانوں کو آریہ سماج کے ست سنگوں میں لایا جاوے۔ علمی مسائل پر تبادلہ خیالات اور بحث کی جاوے۔

گوشت خوری پردہ۔ کثرت ازدواج وغیرہ کی برائیاں اُن کے سامنے رکھنی چاہئیں۔ نوجوانوں میں دھرم پرچار کرنا سب سے آسان ہوتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں میں ویدک دھرم پرچار کرنے کے سلسلہ میں مسلمان نوجوانوں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

ہر ایک مذہب اور قوم میں پرچار کرنے کے مختلف ڈھنگ ہیں۔ ہندوؤں اور سکھوں میں جس طریقہ سے پرچار کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں اس سے مختلف ہوگا۔ اس وقت تک آریہ سماج نے مسلمانوں میں جس طریقہ سے پرچار کیا ہے۔ اب اس کو اور وسترت کرنے کی ضرورت ہے۔ نئے حالات کے مطابق پرچار کے ڈھنگ کو بھی بدلتے رہنا چاہیئے اسلام کے اور ویدک مسائل کے کھنڈن پر لیکچر بھی ہوں بحث مباحثے بھی ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کے علیحدہ علیحدہ حالات اور خیالات کے مطابق بھی پرچار کرنا چاہیئے۔ ویدک دھرم سارے دیش کا دھرم ہے۔ اور مسلمان بھائیوں کو بھی اس سے مستفید ہونے کا پورا حق ہے اس لئے آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔ کہ انہیں بھی وید کا امرت پان کرا دے۔ تاکہ وہ بھی سچے دھرم کو گرہن کر کے اپنے جیون کو سپھل کر سکیں۔ اس کے لئے آریہ سماج کو اپنی خاص توجہ مسلمان استریوں اور نوجوانوں میں پرچار کرنے پر لگانی چاہیئے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدوں کا گیان ہی کلام الٰہی ہے

از قلم شری ماسٹر ماتورام جی آریہ ۔ رہتک نواسی

ہر ایک دَور دنیا (آدسرشٹی) کے آغاز میں انسانوں کی جسمانی، دماغی اور روحانی ترقی اور پچھلے کلپ میں کئے ہوئے کرموں کے پھل بھوگ کی غرض سے پرماتما اپنی پوتر۔ شانتی۔ امر۔ اجر ویدبانی کو پوتر آتماؤں کے ہردیوں میں پرگٹ کیا کرتا ہے۔ اور وہ بانی ایشور کی طرح نرِبھرانت (سچی) مدلل (ٹھیک ٹھیک) سرشٹی کرم (سلسلہ) کے عین مطابق۔ نردکار (لاتبدیل) پورن۔ (مکمل) ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ رگوید منڈل دس سوکت ۷۱ منتر اوّل

[illegible]

میں دعویٰ پیش کیا ہے۔ کہ اے ودوان! سرشٹی کے شروع میں جس ویدبانی کو کہا ہے وہ جگت کے پدارتھوں کے نام دھارن کرنے والی بسرشٹیٹ بست اور کلیان کرنیوالی ہے اور یہ بانی ہردیہ روپی گپھا میں رکھی گئی ہے کوئی معترض کہہ دے۔ کہ اس منتر میں تو صرف واچ [illegible] شبد ہے۔ ویدوں (رگ۔ سام۔ یجر اور اتھروید) کا اس میں نام تک نہیں۔ جن کی بابت ویدک دھرمی مدعی ہیں۔ تو آگے چلکر وہی سوکت ۔ ۹ منتر ۹ میں تبلاتا ہے کہ [illegible] پرماتما پوجنیہ سے ([illegible]) سب سے [illegible] (: [illegible]) رگ ([illegible]) [illegible] ([illegible]) پرگٹ ہوئے ([illegible]) اتھروید (: [illegible]) یجر ([illegible]) اُس [illegible] تما سے ([illegible]) پرگٹ ہے۔ کس کا دے؟ منڈل ۲ سوکت ۵۸ منتر پانچ

[illegible]

آتا ہے۔ کہ یہ ویدبانی ہردیہ روپی سمندر پوتر پرگٹ ہوتی ہے۔ نہ کہ ———— گندے والے نفرت سے پُر انسان کی معرفت ۔ وہ ایسے پوتر نرمل لوگ ہیں۔ جن کی معرفت اس گیان کا پرچار ہوا؟ اس کا جواب شتپتھ شاستر یہ دیتا ہے کہ

[illegible]

بنا پاؤں کے اور سر کے اپدیش (جو عیاں نہیں) ایشور مجھ (جیو آتما) کے اندر میرا محافظ ہے بس یہی وجہ ہے۔ کہ بغیر منہ کے ہی قربت کی وجہ سے وہ منتر آکار پربھو اپنی پوتر ویدبانی کا اپدیش کر دیتا ہے اچھا! یہ ویدگیان ابتدائی زمانے کے جبکہ

(کبھی فنا نہ ہونیوالا) [illegible] (اتھروید کانڈ چھ سوکت ۹ منتر ہیں) اور [illegible]

[illegible]

(اگلا منتر ہیں) امرت جیونی کیا۔ گویا ہمیشہ قائم بالذات ہے ازلی اور ابدی ہے۔ یہ جیو آتما اپنے سوبھاوک صفات چیتن تا (ادراک) اور کرپا

دیتا ہے۔ وہ پربھو قائم بالذات ہے [illegible] یجروید منتر (ادھیائے ۴۰) ہونے سے ازلی اور ابدی اور لاتبدیل ہے اُس کی ذاتی صفات (یعنی علم) بھی تغیر پذیر نہیں۔ اس لئے نہ گھٹتا نہ بڑھتا ایک رس رہتا ہے

[illegible]

(اتھروید کانڈ ۱۰ سوکت ۸ منتر ۳۲) میں یہی بات تبلائی گئی ہے کہ ([illegible]) جیو آتما کے [illegible] جو پرماتما ([illegible]) ہے اُس کو یہ جیو آتما ([illegible]) نہیں ([illegible]) چھوڑتا ہوتے ہوئے پربھو کو ([illegible]) نہیں [illegible] دیکھتا ([illegible]) اُس دیوتا یعنی پرماتما کے ([illegible]) اُپدیش کئے رچے ہوئے وید گیان کو ([illegible]) اے جیو آتما! تو دیکھ ([illegible]) نہیں ([illegible]) مرتا [illegible] نہیں یہ ([illegible]) بوڑھا ہوتا۔ بھلا کیوں نہیں ہوتا؟

[illegible]

× × × × × × ×

(اگلا منتر ۳۳) جواب ۔ (: [illegible]) یہ ویدبانی ([illegible]) اپدیش کی گئی ہے۔ (ان [illegible]) اُس پربھو سے جس کا نہ علت فاعلی (Efficient) اور نہ علت مادی (Material) موجود ہے۔ یعنی وہ کبھی بنا نہیں اپنی ذات سے ہمیشہ ازلی ابدی ہے۔ ([illegible]) اس ویدبانی کو ([illegible]) وہ کی توں ([illegible]) پوتر آتما ہی کہتی ہیں ایشور کا گیان نربھرانت [illegible] ایک سا رہتا ہے۔

ہم بھی کہتے ہیں کہ اس کا علم سچا ہے۔ مگر کیسے سمجھا جائے کہ یہ کاروبار بانی ایشور کی ہے؟ مکر یا نر دھان اپنی وید کا گیان ہے۔ جو ایشور کا دیا ہے۔ اگر آپ اور [illegible] چاہیں تو لیجئے۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت [illegible] منتر ۳)

[illegible]

شہیدِ اکبر پنڈت لیکھرام جی کی یاد

از شری ترلوک چندر جی امر شاستری ۔ قادیان

شیدائے تعلیم پنڈت لیکھرام
لائق تعظیم پنڈت لیکھرام

عظمت لاثانی ظاہر درجہاں
دور از تفسیر پنڈت لیکھرام

اُلفتِ تصدیقِ وید پاک تھی
مخزنِ تفسیر پنڈت لیکھرام

دور کی ساری بطالت کفر کی
اسد تکفیر پنڈت لیکھرام

اے مبلّغ مفسّر وید کے
ماہر تحریر پنڈت لیکھرام

ظلم ظالم جھیل کر بھی اُف نہ کی
واہ پیارے ویر پنڈت لیکھرام

رفتہ رفتہ وید کے قائل ہوئے
سُن تری تقریر پنڈت لیکھرام

ابد تک قائم رہیگا نام تو
تو امر ہے اے پنڈت لیکھرام

[illegible] جیوتی سروپ پرکاش [illegible] پرماتما [illegible] کا دیا ویداپدیش سے سب کچھ جاننے والا عالم گیان والا ہے لہٰذا یہ جاننا اور ماننا کہ خدا کا کلام کبھی بھی نامکمل ادھورا یا قابل ترمیم یا تنسیخ یا تغیر ہے۔ سب سے بڑا نقص اور عدم اعتقاد خدا کی نسبت ہے۔ حیرانی ہے کہ خدا کی نسبت اس قسم کا خیال کیا کچھ نہیں ظاہر کرتا؟ ذرا غور طلب ہے کہ تبدیلی ہمیشہ کسی نقص کو دفع کرنے کے لئے ہوا کرتی ہے یا کسی کمی کو پورا کرنے کی خاطر [illegible]

(حرکات) اور گیان (علم کے) [illegible] میں ہوں۔ (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۲۱ منتر ۱۲) سے متحقق ہے۔ اس لئے غیر پیدا شدہ ہونے کی وجہ سے اپنی ذات کے اعتبار سے نہ گھٹتا ہے اور نہ بڑھتا۔ جوں کا توں لاتبدیل ہے۔ جو کچھ یہ جیو آتما ممکن طور پر کر سکتا ہے۔ ایشور سب کچھ اپنی ذات صفت سروگیتا سے ہمیشہ سے جانتا ہے۔ پس اس کی دھرم ارتھ۔ کام۔ موکش کی ساری اور کرم پھل بھوگ [illegible]

دنیا بچپن میں تھی۔ اور تمدن و تہذیب بہت کچی تھی یہ ٹھیک تھا۔ مگر آج تو حالات کچھ کے کچھ ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس کو نکارہ سمجھ کر دوسرا اکمل علم (قرآن) خداوند تعالیٰ نے بخشا ۔ یہ وید زمانہ کے حسب حال نہیں ہے۔

ایسا مت کہو۔ تمدن و تہذیب جیو آتما کی اپنی ذات اور صفات پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتی کیونکہ جیو آتما غیر پیدا شدہ۔ اجنما (: [illegible]) (اتھروید کانڈ ۸ سوکت ۱۳ منتر ۱) ہے اور [illegible]

[illegible] آتما نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرہ دوارہ ایک ویدگیان کا پرکاش کیا۔ [illegible] کہتے ہیں۔ کہ بھلا تمہارا ایشور غیر مجسم۔ نراکار بغیر منہ کے کیسے اُپدیش کر سکتا ہے؟ بھائی منہ سے دوری والے کو تبلانے کے لئے ضروری ہے بالکل نزدیک والے کے لئے نہیں۔ رگ وید [illegible] سوکت [illegible] منتر ۱۱ میں کہا ہے۔ کہ:۔

[illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہے۔ لہذا تمام قسم کی خامیوں سے مبرا اور عین ہے
جناب من! دنیا بچپن کی حالت کی طرح ابتدائی مرحلے پر کیسے ان اعلےٰ خیالات کو سمجھے گی! بچے ہی تو بھتے شروع میں!
نہ - وید (رگوید منڈل ۲ سوکت ۵۹ منتر ۵) ان انسانوں کی بابت بتلاتا ہے - کہ :-

[illegible]
(اج [illegible]) بڑے عمر رسیدہ نہ [illegible] ([illegible]) چھوٹے چھوٹے بچے نہیں بلکہ وہ پیدائش انسانی ([illegible]) زمین میں سے پھوٹ کر بغیر ماں باپ کے ([illegible]) درمیانی عمر والے ([illegible]) پیدا ہوئے ہیں۔ گویا ان کی جوانی کی حالت ہوتی ہے۔ اور یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ کیونکہ انسانی سانچہ تو کہاں سے ہوتا قیامت کی حالت میں۔ وہ تو خدائی دست مبارک کی کاریگری بغیر سانچے کے ہوتی ہے۔ زمین بھی ماتا اپنی سب سے زیادہ زرخیزی والی ہوتی ہے اُس وقت کی زمین کی طاقت صد درجہ کی ہوتی ہے بعد میں کمزور پڑتی چلی جاتی ہے اس لئے ان کے جسم غایت درجہ کے پختہ اور مضبوط ہوتے ہیں۔ اگر بقول مولانا صاحب مان لیں کہ بچپن کی حالت تھی۔ تو کمزوری کی حالت ہو۔ اور کوئی پرورش کرنے والا ماں باپ نہ ہو نہ عقل ہے نہ کام کرنے یا خوراک پیدا کرنے کی طاقت ہے۔ نتیجہ وہی خود نکال لیں۔ کہ کمزور بنیاد کی بدولت کیا ترقی ہو سکتی ہے؟

اولین حالت کو چھوڑ کر بعد میں وید بتلاتا ہے
[illegible] (رگوید منڈل ۲ سوکت ۵۶ منتر ۷) کہ اے پیارے جیو آتما! تو جان لے۔ کہ پیدائش انسانی میں جوڑے (ماں اور باپ) کی ضرورت ہے تو گویا پیدائش انسانی کی دو ترکیبیں وید بھگوان بتلاتا ہے (۱) بغیر ماں باپ اور (۲) ماں باپ کے میل سے۔ اور یہ دونوں ہی ثابت صریحاً مشاہدے سے ہی ہو جاتی ہیں۔ مگر سرشٹی کرم سلسلہ کے خلاف پیدائش مثلاً محض مرد یا محض عورت کی بغیر میلان عورت یا مرد انسانی پیدائش ناممکن ہے۔ جیسے چکی کے صرف ایک پاٹ سے ہی آٹا پیس کرنہ جاتا۔ اگر کہیں ایسا غیر قدرتی عمل یا تمثیل ہو تو یقینی طور پر وہ ایشوری گیان نہیں ہو سکتا۔

کوئی پرمان نہیں وید کی طرف سے ملتا۔ کہ ایشور بار بار ایک ہی قسم کا گیان جیووں کو دیتا ہے! ہے تو سہی [illegible]
(رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۹۰ منتر ۳)
کہ پرماتما ویسی طرح کی کلپنا کرتا ہے۔ جیسے کہ پہلی سرشٹی میں کی تھی۔ دلیل بھی یہی بتلاتی ہے۔ کہ کلپنا وچار گیان میں ترمیم یا تبدیلی کی کوئی وجہ بھی تو نہیں۔ جیو آتماؤں کے کرم کرنے کی حد معلوم اور

پرماتما کا علم مکمل پورا پھر فرق کیوں؟
یہ تو وید والوں کا محض دعویٰ ہی ہے۔ کہ انیک سرشٹی ہوتی ہے۔ مگر وید بذات خود اس پر سکون اختیار کر رہا ہے
جناب مولانا! یہ آپ کی بات ایسی ہی ہے کہ جیسے کنوئیں کا مینڈک ہمکر کاٹ کر کنوئیں کی حد محیط کو سمندر بتلائے۔ ذرا غور سے مطالعہ اور ملاحظہ فرمائیں تو سہی۔ کہ :-
[illegible]
[illegible]
(رگوید منڈل ۴ سوکت ۲۲ منتر ۴) پرماتما سب لوک لوکانتروں۔ اونچے اور نیچے کو پہلی ازلی قدیم آکاش اور زمین سے بناتا ہے۔ اب تو صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ سلسلہ دنیا قیام اور قیامت رات دن کی طرح آنادی کال سے ازلی اور ابدی ہے وجہ صاف ہے۔ کہ ایشور جیو آتما اور علت مادی دنیا ازلی اور ابدی ہیں۔ ہر ایک ذات کی صفات ازلی ہونے سے نہ کبھی آغاز اور نہ کبھی انتہا ہوتی ہے
اچھا میں مان لونگا - بھلا یہ تو ثابت کرو کہ یہ وید گیان سناتن یعنی قدیم ہے۔ میں ثبوت از وید چاہتا ہوں۔ دلیل نہیں۔

بہت خوب - تو پڑھئے گا۔ [illegible] رگوید منڈل ۸ سوکت ۵۶ منتر ۶) کہ ([illegible]) سناتن سے پرایت۔ ([illegible]) ست گیان ([illegible]) کرو، کیوں کر دیا ایسا؟ کیا لابھ؟ تو یہ اس لئے کہ (رگوید منڈل ۷ سوکت ۵۶ منتر ۱۲) [illegible]
[illegible]
ست گیان وید سے ست بیوہار۔ کاروبار دھرم کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور اس لئے بھی ہم اپنا کلیان بھلائی چاہتے ہیں - کون کریگا؟ جو اس اجنمے جیو آتما کی طرح غیر پیدا شدہ۔ چیتن۔ (علم) پوتر (پاک) اور آنند (خوشی کا گھر) ہے ایسا کون ہے؟ [illegible]
(رگوید ۷-۳۵-۱۳)
وہ غیر پیدا شدہ ازلی - ابدی ایک رس پربھو پرماتما ہمارے لئے کلیانی ہو - یہ کیسے جانیں - کہ وہ چیتن ہے - اور پوجیہ ہے؟
[illegible]

× × × × × × ×

وہ پربھو چیتن ہے اس پوجنیہ کو پراپت کرو۔ مگر شودروں کے لئے تو دروازہ ہی بند ہے یہ کہنا وید کے خلاف ہے۔ کیونکہ یجروید ادھیائے ۲۶ منتر ۲ میں ایشور تو خود کہتا ہے۔ کہ [illegible]
[illegible]
جیسے میں ایشور سب منشوں کے لئے

شہید وفا پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

(از حکیم فیض اللہ فیض کپورتھلہ)

بدہ ساقیا بادۂ لعل رنگ
کہ ناہید را شوحنا لبستہ جنگ

بخون مسافر ندارد قرار
کہ خوں جوشد اندر تن دوستدا[ر]

ہمیں مایۂ دوستداری بود
کہ ہر پہلویش بے قراری بو[د]

فراموش کردن نداند نصیب
بہانہ نمائد بیاد حبیب

اگر ما بیاد چنیں رفتگاں
بیاریم یک نالہ جاں ستاں

نہ باشد پریشانی گوش خلق
و بائد مگر سربسر ہوش خلق

نخستیں بروعین وارا منم
لب لعل خنداں مدارا کنم

کہ در جنبش آرم بیاوش بجاں
کہ برگفت او چشم دارد جہاں

نوشت اورہ راستی سربسر
قلم زن چو او ہیچ ماند دگر

ہمہ بے سروپا کہ زو پیش بود
جہاں را ضلالت رہ کیش بود

رہانید ازو آریہ ورت را
لبسے کرد احساں بخلق خدا

چو فر علومش برافراخت گام
فرو پیش او تاج کیواں مدا[م]

اناگفت و گفتنش اوراسزید
کلامش ازیں ہم نمائید مزید

پژوہندہ پرسد ستائی کرا
ز چرخ چہارم فزائی کرا

بگوئم شہید وفا لیکھرام
مسافر شد و نیک بگذاشت نام

بیادار سر در پیش یا حبیب
چو بینی ز تحریر آں خوش نصیب

چہ برجستہ گفتہ کہ زیباش بود
دماغ دگر کے چنیں در کشود

باوصاف او فیض را پائے نیست
بحر فش چو انگشت را جائے نیست

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...یاں کرنے والی بانی کا اپدیش کرتا ہوں۔
...ن کشتریہ۔ ویش اور شودر۔ بلکہ اتی
...لئے آپ بھی اپدیش کرو۔ جیسے دونوں
...کی دان پیارا ہے ویسے مجھ ایشور کو
...چرن پیارا ہے۔
اور گناہ کرنیوالوں کے لئے وید معافی
...دیتا۔ بلکہ حبنوی انتظام بنا ہے گر بڑی
(۳۲-۱۶-۶-...)
...قائم کرنے کی خاطر اور گناہوں کو گھٹانے
...حکم دیتا ہے۔ نہ دشٹوں کو سزا دو۔ اور
اور پریم کا جیون گذارتے ہیں۔ ان کو
...بتلاتا ہے۔
...روں کو قبل نہیں کرتا۔ وہ سادھو ترلیف
...قتل کی تعلیم نہیں دیتا۔ پُرامن اور شانتی
جیون بتانا سکھاتا ہے۔

مسافر کی اشاعت بڑھانا ہر
...یہ بھائی کا فرض ہے (مینیجر)

بھارت میں راشٹریتا کا اصلی پرچار اور ہندو مسلم ایکتا کب ہو گی؟

جب مہرشی دیانند کے بتائے مارگ کو لوگ اپنائیں گے

(از شری گیان اندر جی صوفی مولوی فاضل سابق مولوی مجید الرحمن ایڈیٹنگ سادھو لسٹن مشن ہوشیارپور)

میرا زور دھ دچار ہے کہ موجودہ حالت میں بھارتیہ ہندو مسلم ایکتا تقریباً ناممکن ہے جب تک ہندوستانی مسلمانوں میں بھارتیہ سبھیتا اور آدرش کے پرتی پریم اتپن نہیں ہوتا۔ اور قومی حیثیت سے ان کی ذہنیت تبدیل نہیں ہوتی۔ اور ان کی وہ پرورتی نہیں بدلتی۔ جس کے کارن آج وہ بھارت میں رہتے اور بھارت ماں کے دکش استھل پر کریڑا کرتے ہوئے بھی عرب۔ ترکی۔ مصر آدی مسلم دیشوں کے لئے بیاکل رہتے اور ان کی بڑائی بزرگی۔ پریم کا گیت گاتے رہتے ہیں۔ تب تک بھارت کی بھلائی یا سوتنترتا کے لئے کسی پرکار کا کشٹ سہن یا تیاگ کی آشا کرنا بیکار ہے۔ جن ہندوستانی مسلمانوں کے پوروج بھارتیہ سبھیتا اور آدرش کے لئے اپنا سروسیہ نچھاور کرتے اور پرانوں تک کی آہوتی دیکر بھی اپنے کو کرتیہ کت نہ سمجھتے تھے۔ آج انہیں کی سنتان ایک بدیشی مذہب کو مانکر اپنے بزرگوں کے آدرش کو تیلانجلی ہی دے چکے ہیں۔ وہاں ان کے پریم پاتر اور پوجنیہ بھارت ماں کو بھول کر عرب۔ ترکی۔ مصر کی بڑائی اور پریم کے گیت گاتے ہیں۔ اور اسی پر بس نہ کر کے اپنے پوروجوں تک بولنے اور اپنا سلسلہ نسب بھی بدیشی سے جوڑنے کا پریتن کرتے ہوئے کوئی صدیقی۔ فاروقی بنتا ہے۔ تو کوئی حسنی حسینی۔ علوی کہلانے کا اوپائے ڈھونڈتا پھرتا ہے: جو قوم یا فرقہ اس پرکار اپنے دیش سے بے مکھ اور اداسین ہو جائے۔ اور اپنے سماج کا سارا ہی ڈھانچا بدیشی سامان سے بنا کر تیار کرے۔ اور اپنے دیش کو بھول کر دوسرے ملکوں کے پریم میں بیاکل ہو۔ اس سے یہ آشا کرنا کہ وہ اپنے پوروجوں کی مان مریادا کی رکشا اور ان کی سنسکرتی اور آدرش کی حفاظت کے لئے کسی طرح کا تیاگ یا قربانی کرے۔ فضول اور عبث ہے۔ جب تک وہ کارن موجود ہیں۔ اور وہ ذہنیت بنی ہوئی ہے۔ اس وقت تک اس کی امید نہیں کی جا سکتی۔ ہندوستان کے مسلمان بھی دیش ادھار کے لئے قربانی کر سکتے ہیں۔ اور اپنا سروسیہ نچھاور کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنا پران بھی اس یگیہ میں دے سکتے ہیں۔ مگر کب؟ جب کہ ان میں بھی ترکی کی طرح کوئی بیر یودھا مصطفےٰ کمال جیسا جنم لے کر ان کی قومی کشتی کو اس غداروں کے بھنور سے نکال کر کنارے لگا دے تو میں بلا پس و پیش کہہ سکتا ہوں کہ یہ لوگ پھر چند دنوں کے اندر وہ کچھ کر کے دکھا سکتے ہیں۔ جو دوسرے برسوں میں نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان میں آتم وشواس۔ شردھا بھگتی کی کمی نہیں۔ اور اپنے وشواس اور سدھانتوں میں کسی پرکار کے ہستا کشیپ کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ایک کیول اس بات کی ہے۔ کہ جو طاقت غلط طریقہ پر برباد ہو کر اپنی ہی جڑوں کو کاٹ رہی ہے اس کو سیدھے راستہ پر لگا دیا جائے اور یہ سارا روگ نیتا کے ابھاؤ ہی کے کارن ہے۔

اب پرشن یہ ہے کہ جو دہ حالت ہیں جب ہندو مسلم اتحاد ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے اور یہ پھوٹ بنی ہی رہے گی۔ تو پھر اس دیش کا ادھار کیونکر ہو سکتا ہے کیا ہمارے دیش کو سدا کے لئے غلامی سے جدا ہونا پڑے گا؟ ڈبکیاں لینا ہی بدا ہے۔ یہ پرشن بہت ہی ٹیڑھا اور کٹھن ہے۔ بھارت کے بڑے بڑے دماغ برسوں اس عقدہ کشائی میں مشغول ہیں۔ لیکن جتنا پریتن اس گرہ کو سلجھانے میں کیا جاتا ہے۔ اتنا ہی یہ مضبوط ہوتی جاتی اور گرہ پر گرہ پڑتی جاتی ہے۔ میرے لئے اس سمبندھ میں کچھ کہنا۔ چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ پرنتو ہزار بار بزرگوں اور پوجنیہ نیتاؤں سے معافی مانگ کر یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اب تک جو کچھ ہندو مسلم ایکتا کے لئے کیا گیا ان سب کی اتپتی اوپر سے ہوئی ہے نہیں ہوئی اور جب ابتدا ہی میں خامی بنیاد ہی کچی ہو۔ تو پھر عمارت کیونکر سیدھی تیار ہو سکتی ہے۔ اتحاد اور ایکتا معاہدوں اور پیکٹوں سے نہیں حاصل کی جا سکتی اس کے واسطے ضرورت ہے۔ پہلے دلوں اور منڈل کو سدھارنے اور عوام کی ذہنیت کو تبدیل کرنے کی۔ جب تک عوام میں ایکتا کے مہتو اور خوبی کا پرچار کے ذریعے مشوراس نہ پیدا کر لیا جاوے اور ان کی جنگجویانہ جہادی ذہنیت یا کافروں وغیر مسلموں کو قابل نفرت ناقابل پریم و محبت کی زہریلی اسپرٹ دور نہ کر دی جاوے تب تک وہ ایکتا کے مہتو کو کیا خاک سمجھیں گے۔ مُلّاؤں نے اپنے ذاتی سوارتھ کے لئے عام مسلمانوں میں جہاں جہادی اسپرٹ کو سنچار کیا ہے اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے لئے نفرت اور حقارت کا جو بھاؤ ان کو بڑھایا گیا ہے۔ بغض و عناد و کینہ و دشمنی کی جو تعلیم دی گئی ہے وہ عوام کو ہمیشہ دنگا۔ فساد لوٹ مار قتل و غارت کی طرف ابھارتی رہتی ہے اتنے زبردست مخالف طاقتوں کے کارفرما ہونے کے باوجود چند روشن خیال تعلیم یافتہ مسلمانوں سے بات چیت یا معاہدہ یا پیکٹ اتحاد اور ایکتا نہیں کرا سکتے جس چیز سوارتھی مُلّاؤں کے اثر کو زائل کرنا اور عوام کی ذہنیت کو تبدیل کرنے کا پریتن کرنا ہے۔ جب تک عوام میں اتحاد و اتفاق، صلح و امن۔ پریم و محبت کا پرچار نہ کیا جائے اور وہ اس کی خوبی کے معترف اور معتقد نہ ہو جائیں اس وقت تک کچھ نہ ہوگا۔ کسی ایک فرقہ کی سینکڑوں برس کی روش کو تبدیل کرنا اگرچہ بظاہر بہت مشکل اور دیر طلب معلوم ہوگا۔ لیکن ہمارے دیش کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے اپائے نہیں ہے۔ اس اصول کے علاوہ کہ ہمت اور کوشش سے آن ہونی بات بھی ہو جاتی ہے۔ اس فرقہ کے ۔۔۔ کو سدھار دینا اور سیدھے راستہ پر لگا دینا اور بھی سہل ہے۔ اگر ہم سچے پریم اور خلوص

یہ لوگ جو کچھ کرتے چلے ہوں اس پر پیار اور شردھا سے اس اور آلوٹ بھگتی ہو۔ تو ہم ان کی ذہنیت کو پلٹ سکتے ہیں۔

طریقہ کام میں تبدیلی کی ضرورت

سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ہم ان ہندوستانی بنانے کی کوشش کریں۔ اور ان کی وہ ذہنیت بدلنے کا پریتن کیا جائے۔ کہ باوجود ہندوستان کا گوشت پوست ہونے کے وہ عربی مغل۔ ترک تاتاری بننے کی کوشش کرتے ہیں اور صدیقی فاروقی۔ زبیری۔ عمیری حسنی حسینی۔ علوی کہلانے پر اطمینان کرتے ہیں۔ عرب۔ ایران و مصر و روم کی فریفتگی کی جگہ ہندوستان کی محبت اور الفت کی جب ہی پیدا ہوگی۔ جب کہ ان کو ہندوستانی ہونے کا پاٹھ پڑھایا جاوے گا۔ لیکن اس سمبندھ میں ایک بات کا اور خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ پرچار اور تعلیم بھی کئی پرکار کی ہوتی ہیں ایک طریقہ تو وہ ہے۔ کہ جس کو آج پندرہ بیس ورشوں سے کانگرس نے اختیار کر رکھا ہے بیس برس کے لگاتار پرچار۔ پرچار سر سے پیر تک زور لگانے کے باوجود اب تک جو کچھ ہوا ہے وہ سراسر ہمارے راشٹریہ ادیشوں کے برودھ ہے اور اس پرچار سے ہم مسلمانوں کی منوبرتی کو بدل نہیں سکے۔ یعنی ان کے اندر دیش بھگتی کا سنچار نہیں کر پائے۔ مہاتما جی سے لے کر ایک سادھارن کانگرس ورکر تک نے اپنا سمت بل بدھی اس گتھی کے سلجھانے میں لگا دیا۔ کتنے ہی یودھاؤں نے پران تک کی بلی چڑھا دی۔ کنتو نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات تمام کوشش اور محنت اکارت۔

۱۹۱۵ء میں جو اوستھا تھی۔ آج اس سے کہیں بدتر دشا میں ہمارا دیش گذر رہا ہے ۱۹۱۶ء سے لے کر آج تک کیا کچھ نہیں کیا گیا۔ پرنتو ساری محنت بیکار رہی۔ اب تک ایک صوبہ یا ضلع اور تحصیل کے لوگوں میں بھی اتحاد و پریم ستھاپت کرنے میں ہم سپھل نہ ہو سکے۔ تجربہ ہی کسی کام یا طریقہ کے درست و صحیح ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے تجربہ جس کو کارآمد یا نکما ثابت کر دے تو ہم کو ضد اور تعصبات تیاگ کر اس کو مان لینا چاہیئے۔ تجربہ نے ہمارے اس طریقہ کار کو غلط ثابت کر دیا ہے اور اس پندرہ بیس برس کی محنت اور کوشش کے نتیجہ کی طرف ہم کو دھیان دینا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ اب تک کتنے مسلمانوں میں ہم راشٹریہ بھاؤں کا سنچار کر پائے ہیں۔ اور کتنے مسلمانوں کی منوبرتی میں پریورتن کر سکے ہیں۔ صاف ظاہر ہو جائے گا۔ کہ ہم بالکل ناکامیاب ہوئے۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ علی برادران جو زبانی کانگرس کو اپنا سر دسیہ ارپن کر چکے تھے۔ اور جن کے دیش پریم میں استعمال کئے ہوئے شبدوں کو اور ویاکھیانوں کو اگر ایک جگہ جمع کیا جاوے۔ تو ایک مہابھارت بن کر تیار ہو جائے۔

(باقی آئندہ)

صبح کا گیت

از جناب محمود - اسرائیلی

تاروں کی اوجھل ہے سنگت   گلشن کی بدلی ہے رنگ
پورب سے بھڑکی ہے آگ
سونے والے جلدی جاگ

کوئل بولی تیتر بولے   کلیوں نے اپنے منہ کھو
بلبل نے چھیڑا ہے راگ
سونے والے جلدی جاگ

سب پھولوں نے دامن کھولے   اور شبنم کے موتی رو
تیرے بھی جاگیں گے بھاگ
سونے والے جلدی جاگ

تو نے کھیت اپنا جوتا ہے؟   پھر کیوں غفلت میں
بھیڑیں چر جائیں گی ساگ
سونے والے جلدی جاگ

تیرا گلشن اب پھولا ہے   پھل سے ہر پودا جھولا
گلچیں کو ہے تجھ سے لاگ
سونے والے جلدی جاگ

بھارت ہی ہے تیری ماتا   غیروں سے کیا تیرا
اپنی ڈفلی اپنا راگ
سونے والے جلدی جاگ

سوتے سوتے مر جائیگا   سچ کہتا ہوں پیچھ
کاٹے گا غفلت کا ناگ
سونے والے جلدی جاگ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شہید دھرم دی یاد

(از مہاشہ بشنداس جی سہگل اُپ پردھان آریہ سماج جھنگ)

حمدے نام رکھیا لیکھرام اوہدا
ساری کٹ جاندی آیو لیکھ اندر
ساڈے لیکھ الٹے چھڈیا لیکھ ساڈوں
کارج لیکھ والا ناہیں بند کرنا

بجا نام والی کیسی لیکھ پائے
ویدک دھرم والے ہوئے بول پائے
ملک الموت ظالم ذرا نہ چائے
ایہی شبد ہیسن آخر لیکھ والے

نڈر ہو کیتے سارے کم اپنے
بنیا خون تیرا اسدا کھاد پانی
توں قربان کیتی پنڈت جان اپنی
چھرا کھا لیتا اپنے پیٹ اندر
احمدی مت والا کھنڈن خوب کیتا
کھولے پول سارے وید مخالفاں دے
پتر چھڈ تیں نے بستر مرگ اُتے

بوٹا شدھی دا پھر لگا گیوں
بن کے خود مالی عظمت پا گیوں
بھارا قرضہ ساڈے ذمہ لا گیوں
مثل بن ساڈوں اک وکھا گیوں
نقش وچ سینے ساڈے پا گیوں
لکھے لیکھ سارے تو چھپوا گیوں
پتت لال سارے سینے لا گیوں

سہگل نام تیرا ہر دم یاد رہسی
لکھنا لیکھ ساڈوں تو سکھلا گیوں

شہید دھرم

(از شری مہاشہ گوردداس رام جی ۔ میانی)

جان دین توکدے نہ خوف کھاندے — لڑدے سورمیں وچ میدان آکے
دتی جان حقیقت نہ دھرم چھڈیا — لالچ خواہ مسلم پئے پان آکے
رامچند جیہے ہوشہید گئے نے — سچے دھرم لئی دتی جان آکے
شدھی لئی شری سوامی شردھانند جی — سینے وچ پئے گولیاں کھان آکے
لیکھرام مناظر سی بہت اعلیٰ — مسلم بیر کوں دھرم کی کھان آکے
مسلم دیکھیا ہار ہر جگہ ملدی — اوچھے پن اُتے اُترے آن آکے
اک سکھلا بوچرا دتا بھیج انہاں — شدھ ہون لئی بے گمان آکے
دھرم دھی بیر نوں کہیے مینوں شدھ کر لو — گریا ہے ڈرتے ایہہ نادان آکے
مسلم مذہب کولوں مینوں آئی نفرت — وچ گور دے جدوں دفنان آکے
شری پنڈت جی بولے سن بہت اچھا — پاس رکھ کے بھوجن دلان آکے
گھاتک بولیا پیٹ وچ درد ہیگا — بیرا او شدھی لگے پلان آکے
لیکھ لکھدے سن رشی دیانند دا — ہوئے جٹطرح سن بلیدان آکے
داؤ گھاتک نوں لگیا وار دے لئی — گھاتک پیٹ وچ چھرا کھبان آکے
گھاتک وار کر کے نس گیا ہیسی — بیر ہو بیرت پچ لان آکے
اندروں ملاں تے تینی سن دوڑ آئے — کارن ویکھ ہوگئے حیران آکے
وانگر بجلی دے شہر وچ خبر پھر گئی — نالے سبھاں نوں خبر پہنچان آکے
سارے شہر لاہور ہڑتال ہو گئی — ارتھی چکن دا کرن سامان آکے
دھن دھن پئی ہوندی چوہیں طرفیں — اوپروں دیوتا پشپ برسان آکے
بیشمار خلقت ہیسی نال ارتھی — مرتیو بیر مرگھٹ جو پہچان آگئے
داس دسے آہوتیاں گھرت آدی — آخر مرتک سنسکار کران آکے

گمنام

(صفحہ ۲ سے آگے)

آج آریہ سماج مخالفت کی بڑی بڑی لہریں پیدا ہونے کے باوجود بھی محفوظ ہے

دوسری چیز جو آریہ سماج کی زندگی کا سہارا ہے وہ ویدک دہرم پر بلیدان ہونے والے شہیدوں کا خون ہے۔ خوش قسمتی سے آریہ سماج کے بانی مہرشی نے بہی اپنی شہادت سے اس کی بنیاد کو مضبوط کیا۔ اس کے بعد جوں جوں آریہ سماج کا وشال بھون تیار ہوتا رہا۔ انیک ہستیاں اپنی زندگی کو آریہ سماج کی عمارت کے لئے مصالحہ کی شکل میں پیش کرتی رہیں اُنہی میں سے ایک آریہ مسافر ویر لیکھرام تھے : یہ سلسلہ آج بھی برابر جاری ہے۔ حال میں ہی مہاراج سنگھ کی شہادت کا بیّن ثبوت ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ آریہ سماج کے فدائی اپنی زندگی دے کر آریہ سماج کی زندگی کو آج تک برابر قائم رکھتے چلے آئے ہیں۔

جہاں آتماؤں کے بلیدان سے آریہ سماج کا وشال بھون تیار ہوا ہے اور آج اس بھون میں ساری ہندو جاتی آشرا پا کر مخالفین کے حملوں اور سازباز سے محفوظ ہے۔ آریہ سماج میں جب تک ایسی ہستیوں کا نمود ہوتا رہے گا۔ آریہ سماج کی ہستی تب تک برابر قائم رہے گی۔ اور آریہ سماج جب تک ایک ایشور کی ستا پہ وشواس رکھتے ہوئے اکھنڈ اور اٹل ویدک سدھانتوں کا انوکرن کرتا رہے گا۔ اس میں ایسے ویر شہیدوں کی اتپتی بھی برابر ہوتی رہے گی۔

کیا آپ

آریہ مسافر کے خریدار ہیں؟ اگر نہیں۔ تو آج ہی تین روپے سالانہ چندہ بھیج دیجئے اور سال بھر عالمانہ مضامین کا مطالعہ کیجئے۔

CC-0 ... Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri ...

ہر شخص کے پڑھنے کے لئے صحت کے قوانین کو بتلانے والی

مفید عام کتب

مارچ ۱۹۳۵ء میں خاص رعایت | مارچ ۱۹۳۵ء میں خاص رعایت

ہر کتاب انشائی آپ ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ جس مضمون کو پنڈت صاحب لکھتے ہیں۔ اس کو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری کتب کے علاوہ نیچر کیور۔ کرومو پیتھی۔ ہومیوپیتھی وغیرہ کتب کے مطالعہ کے بعد پیش کرتے ہیں۔ نقریباً چار درجن کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ناظرین کو چاہیئے کہ اپنی اپنی ضرورت اور شوق کے مطابق فہرست سے انتخاب کر کے اس مارچ میں یہ مفید عام کتب اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے منگوالیں۔ کیونکہ زیادہ حجم شائق کو نکالنے کے واسطے

اِس مارچ کے واسطے قیمت نصف سے بھی کم کر دی گئی ہے!

وہ اس طرح کہ ہر خریدار کے واسطے جو مارچ کے اندر خط لکھے روپیہ میں ۸ کی رعایت ہوگی۔ مگر جس کا آرڈر بیس روپیہ اصل قیمت سے زیادہ ہوگا اس کو ۹ فی روپیہ اور جس کا آرڈر اصل قیمت سے تیس روپیہ سے زائد ہوگا۔ ان کو ۱۰ فی روپیہ رعایت دی جاوے گی:

اِس نادر موقع سے فائدہ اٹھاویں!

ہر ایک کتاب گھر میں رکھنے کے قابل ہے کیونکہ کتب صرف طبیبوں یا مریضوں کے واسطے ہیں۔ فہرست کو پڑھ کر جو چیز مناسب سمجھیں منگوالیں۔ وہ خاص کتب جن کا ہر ہندوستانی کے واسطے مطالعہ اہم ضروری ہے ان کو ہم نے پہلے درج کر دیا ہے۔ یہ تمام کتب کوی وندو ویدھ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وئید موجد امرت دھارا کی تصنیف ترتیب یا ترجمہ کی ہوئی ہیں۔

کام ورتی شاستر حصہ اول اس کے اندر خاص نو لوجاک کی اور دو درجن تقریباً بیس دنتی نقش درج ہیں۔ یہ سلسلہ ازدواج مرد اور عورت کے تعلقات کے متعلق تحریر کیا گیا ہے۔ ابھی نمبر ا رسالہ نکلا ہے۔ جو ہر بار چھپ کر ہاتھوں ہاتھ بک چکا ہے۔ اس میں خوبصورتی مرد و عورت کا مفصل بیان۔ مرد و عورت کی اقسام کا مکمل تذکرہ اور مرد و عورت کی قوت حیات کا بیان ہے۔ قیمت اردو [illegible] ہندی [illegible]

جیون شکتی (قوت حیات) یا ہم ہمیشہ جوان کیسے رہ سکتے ہیں

اس میں صحت قائم رکھنے والی جوانی ہمیشہ برقرار رکھنے و عمر کو دراز کرنے کے عمدہ نمایاں سے محفوظ رہنے کے اسرار مندرج ہیں۔ ایسے ایسے نکتے اور راز کی باتیں اس کتاب میں بتائی گئی ہیں کہ پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں اور ہر کوئی بہ آسانی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہر سمجھدار انسان کو خود پڑھنا اور اپنی اولاد کو پڑھانا چاہیئے۔ جا بجا سو سے زیادہ تصویریں ہیں جو مضمون کی وضاحت کرتی ہیں قیمت ایک روپیہ

حفظ ماتقدم و علاج اس میں لکھا ہے کہ انسان کو اپنے پر حکومت کرنا سیکھنا کتنا ضروری ہے یہ پڑھنے سے ہی معلوم ہوگا۔ نیز اس میں منہ و ذہن تکالیف مثلاً اعلائی جذبات بے خوابی سنکار دماغی تشبیہ کا اجابت نہ ہونا جھنجھلاہٹ۔ کامی کاہلی خود کشی۔ جلد بازی۔ بڑھاپا۔ اس کے ساتھ ہی تہذیب کی عام امراض کا بھی حفظ ماتقدم و علاج درج ہے۔ قیمت ۱۲

ضروریاتِ زندگی انسانی زندگی کے واسطے کونسی چیزیں ضروری ہیں اور ان سے کس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کیسے وہ زندگی کو بڑھانیوالی یا اس کو گھٹانے والی ہوتی ہیں۔ صحت کی قدر کرنے والے اشخاص کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے ضرور بیماروں کو کرنا چاہیئے۔ قیمت [illegible]

رسالہ خوراک اس میں مسئلہ خوراک کے متعلق بہ تفصیل بحث لکھی ہے اور ضروری و مفید ہدایات اردو ہندی [illegible] [illegible]

بنانے کی خاص ترکیبیں بھی لکھی گئی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ دو آنے (ہندی ۱۲)

رسالہ بواسیر بواسیر کتنی قسم کی ہوتی ہے اور ان کی علامات کیا ہیں سب مفصل طور پر بیان ہے۔ نکلنے سے زائد نہایت مجرب آزمودہ اور آسان نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۱۲

دن چریہ (ہدایت الیوم) اس میں درج ہے کہ دن رات میں انسان کو کیسے رہنا چاہیئے۔ صبح اٹھ کر کیا کیا اور کیسے کیسے کرے کے بعد کام میں لگے۔ خوراک کی ہدایات سونے وغیرہ کی ہدایات سب مفصل بیان ہیں۔ قیمت ساڑھے بارہ آنے (۱۲ /۔)

ہدایت الموسم ہمارے ملک میں ۵ موسم ہوتے ہیں ان پانچوں کا مفصل بیان۔ ان موسموں کا انسانوں پر اثر اور ان کے مطابق رہنے کھانے پینے۔ پہننے اور خانہ داری کے اصول۔ ہر موسم میں ہونیوالی امراض کا بیان و علاج بھی ساتھ آیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر موسم میں ہونیوالے پھل ترکاریوں کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۱۲ ہندی [illegible]

رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو آج تک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا۔ زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ نیند میں جاتا ہے۔ پڑھو اور عمر کو بڑھاؤ قیمت اردو ۱۲ ہندی [illegible]

کیا میں تندرست ہوں صحت و درازی عمر کا راز

مرد۔ عورت۔ بچہ۔ بوڑھا جوان تندرست۔ بیمار ہر ایک کو اس رسالے کے اصولوں کو جاننا چاہیئے۔ تندرستی کے اصول جن پر امیر و غریب عمل کر سکتے ہیں مدلل بیان کئے ہیں۔ قیمت اردو ۸ ہندی ۱۲

اہل ہند کی جسمانی کمزوری کے اسباب و اس کا علاج

اس کتاب کی تعریف بہت سے اخبارات میں چھپی ہے۔ ہر ایک ہندوستانی [illegible]

دس آنے (۱۰) ہندی بارہ آنے (۱۲)

تصاویر صحت اس میں ایسی تصاویر دی گئی ہیں جن سے پتہ لگے کہ اٹھنے چلنے کام کرنے۔ کھانا کھانے کے وقت جسم کی صحیح پوزیشن کیا ہونی چاہیئے۔ گھر میں رکھو اور بچوں کو دکھاؤ قیمت ۳

ہپناٹزم اور ذاتی تربیت ہپناٹزم سے دوسروں اور اپنے کو تندرست کرنے کا طریقہ [illegible] درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو [illegible] ہندی ۱۴

نوے سال جوان و تندرست کیوں و کیسے؟ امریکہ کا ایک ڈاکٹر نوے سال کی عمر میں نوجوانوں سے اعضاء رکھتا ہے۔ اس نے یہ کتاب لکھی ہے کہ میں نے کن اصولوں کی پابندی سے اتنی عمر تک جوانی و تندرستی کو حاصل کیا ہے یہ کتاب اسی کا ترجمہ ہے۔ قیمت اردو ۸ ہندی ۱۰

رسالہ صحت کے دس اصول یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جس میں مصنف نے دس ایسے ضروری مگر عام ہر ایک کے قابل عمل اصول مقرر کئے ہیں۔ جن کی پابندی سے صحت جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے اور بڑھاپے میں بھی جوانی کا مزہ آتا ہے۔ قیمت اردو ۶ ہندی ۱۲

نشاناتِ موت مرض جب حد سے گذر جاوے تب اس کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں جب انسان کا آخری وقت نزدیک لگتا ہے وہی اس میں درج ہیں۔ قیمت ۵

ڈاکٹر لوئی کوہنی کے چار نشان جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کوہنی کو کون نہیں جانتا۔ آپ نے صرف چار قسم کے غسلوں سے تمام دنیا کی امراض کو دور کرنے کا دعویٰ کیا تھا اسی کی ضخیم کتاب کا خلاصہ کر دیا ہے جس سے ان کا کل مت معلوم ہو جاتا ہے۔ قیمت فی جلد اردو ۱۴ ہندی ۲

[illegible] ہر انسان کو پڑھنا چاہیئے۔ ہر قسم کے دودھ کے مفصل

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رسالہ کریزا } امریکہ کی مشہور ڈاکٹر شاک ہام کی تصنیف کا اردو ترجمہ جس میں مرد و عورت کے تعلقات پر روشنی ڈالی ہے
ان کا خیال ہے کہ بدون انسانی جو ہر کے خرچ کئے بھی مرد و عورت کا تعلق ممکن ہے۔ عجیب و مفید خیالات ہیں۔ قیمت آٹھ آنے (۸ر)

منی کے متعلق علمی و طبی تحقیقات
} ویرج (منی) جسم انسانی کا سر چشمہ یا عطر ہے
اس کے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے۔ اعضاء تناسل مردانہ کا ضروری بیان دیا ہے۔ عورتوں کی منی کے متعلق مکمل بحث اور چاند تاریخوں کے ساتھ اس کا تعلق کیا گیا ہے۔ قیمت اردو ۲ ۱۰ر ہندی ۱۰ر

رسالہ حفظ ما تقدم طاعون } طاعون کی روک تھام کے متعلق حکیموں، ویدوں، ڈاکٹروں نے آج تک جتنی تحقیقات کی ہے
سب اس میں درج ہے۔ قیمت اردو ۲ر ہندی ۱۰ر

رسالہ گھر کا حکیم } عام طور پر گھروں میں ہونے والی امراض کے مختصر، آسان مگر مجرب آزمودہ نسخے
دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۲ر ہندی ۴ر

باہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں
اولاد حسب خواہش پیدا کرنے کے متعلق آج تک کی ویدک اور یونانی، ڈاکٹری تحقیقات کا علیحدہ بیان کس طرح تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ قیمت اردو اڑھائی آنے (۲ر) ہندی ساڑھے چار آنے (۴ر) گورمکھی ۴ر

رسالہ وضع حمل } یہ رسالہ ہر گھر میں پڑھ کر یا سنا کر اس کے تمام مضامین ذہن نشین کرانے چاہئیں۔ عورت کا اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اس میں ۳۴ با معنی تصاویر ہیں۔ قیمت اردو ۶ر ہندی ۱۰ر

رسالہ دلچسپ طبی مضامین نمبر اول } اخبار دیش اپکارک کے چند مفید خاص و عام مضامین کا مجموعہ۔ قیمت اردو ۴ر

دودھ نباتات } اس میں دودھ والی تمام نباتات کے دودھ کے فوائد اور اس سے جو ادویات یا کشتہ جات بن سکتے ہیں ان کا ذکر ہے۔ قیمت اردو ۶ر ہندی ۸ر

رسالہ ہلیلہ: ہلیلہ کل امراض کیلئے کافی ہے۔ رسالہ ہذا میں اس کا مکمل بیان درج ہے کل فوائد اور استعمال کے طریقے بھی درج ہیں۔ قیمت اردو ڈیڑھ آنہ (۱ر) ہندی ساڑھے چار آنے (۴ر)

پرورش اطفال } اس رسالے کے اندر پرورش کے متعلق کوئی نکتہ نہیں ہے جس کو واضح نہ کیا گیا ہو۔ ہر گھر میں اس رسالے کا موجود ہونا ضروری ہے۔ ہر بات میں آپ کی رہنمائی کرے گا۔ قیمت اردو چودہ آنے (۱۴ر) ہندی ایک روپیہ (عہ)

رسالہ برہمی } آجکل برہمی کے دافع لسان مقوی دماغ، اکسیر حافظے و دافع جریان وغیرہ ہونے کو ہر خاص و عام بخوبی جانتے ہیں اس میں برہمی کا مکمل بیان درج کرتے استعمال کے متعدد طریقے لکھے گئے ہیں۔ قیمت اردو دو پیسہ (۱ر) ہندی ایک آنہ (۱ر)

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر اول } اس میں دیش اپکارک کے اپریل سنہ ۱۹۰۹ء تا مارچ سنہ ۱۹۱۰ء کے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکما اور ایڈیٹر دیش

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر دوم } اپریل ۱۹۱۰ء تا مارچ ۱۹۱۱ء یعنی دو سال کے مجرب نسخوں جات کا لب لباب اور نچوڑ ہے۔ قیمت دو روپے

نمبر سوم } دیش اپکارک کے دو سال اپریل سنہ ۱۹۰۹ء سے اپریل سنہ ۱۹۱۱ء تک کے تجربات کا مجموعہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے (۳ر)

نمبر چہارم } اس میں اپریل سنہ ۱۹۱۰ء سے مارچ سنہ ۱۹۱۱ء تک کے تجربات کا مجموعہ ہے۔ حجم ۴۰۰ صفحہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے (۳ر)

نمبر پنجم } اس میں تجربات اپریل سنہ ۱۹۱۲ء تا مارچ سنہ ۱۹۱۳ء تک ہیں۔ قیمت سات روپے
یہ دو حصوں میں بھی مل سکتی ہے قیمت حصہ اول [illegible]

گنج مجربات } ہم کو ڈاکٹری کی ایک بیاض ملی ہے جس کے اندر ہر مرض کے لئے ایسے عجیب نسخہ جات ہیں جو کسی بھی کتاب میں نہیں۔ پہلے ہم نے اس کا ترجمہ کر کے کتابی صورت میں آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس کے سیکڑوں نسخے اس شخص نے برسوں، فقیروں، سنیاسیوں کے پیچھے پھر کر حاصل کئے ہیں۔ قیمت (عہ)

علاج بالمفردات } اس میں سر سے پاؤں تک کل امراض کا علاج صرف ایک ایک دوائی سے بتلایا گیا ہے۔ نقیری چٹکلوں کا ذخیرہ ہے۔ قیمت چودہ آنے (۱۴ر)

رسالہ حکیم و مریض } حکیم کو علاج کیسے کرنا چاہیئے اور مریض کو علاج کرانے کے لئے کیا کیا اور کیسے چاہیئے۔ اس میں حکیم و مریض کے تعلقات کی بابت ضروری بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

رسالہ زہروں کا علاج نمبر اول } اس میں زہروں کے علاج کے ضروری نسخے ہیں اور زہروں کے علاج کے مختصر اصول ہیں یونانی، ویدک اور انگریزی کا بیان ہے۔ حشرات الارض یعنی مکھی، بچھو، بھڑ، چھپکلی، چوہا، سانپ وغیرہ کے کاٹنے کی تدابیر ہیں۔ قیمت اردو ۳ر ہندی ۶ر

نمبر دوم } اس میں تمباکو، شراب، چرس، افیون، گانجہ وغیرہ کا ذکر ہے ان کے زہروں سے بچنے کے علاج و طریق، ان کی عادت کے بد نتائج اور چھڑانے کی ترکیب درج کی گئی ہیں۔ قیمت اردو (عہ) ہندی (عہ)

نمبر سوم } اس میں سانپ، بچھو، بھڑ، مکھی وغیرہ کی اور دیگر زہریلے جانوروں و حشرات الارض کا مفصل بیان اور کاٹے کا علاج مندرج ہے۔ ہاف ٹون اور قلمی تصاویر بھی ہیں۔ قیمت (عہ)

رسالہ قبض } اس رسالے کے اندر معدہ و آنتوں کی تشریح، قبض کی وجوہات، اس کی اقسام و ان کا علاج ایسے طریق سے لکھا ہے کہ ہر ایک عام و خاص یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت اردو ۱۰ر ہندی ۱ر

لاثانی لغات الادویہ } اتنی جامع لغات آج تک کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ ہر ایک شے کا نام معلوم ہو سکتا ہے کہ ہر زبان اور انگریزی و لاطینی کے نام بھی فوراً معلوم ہو جاتے ہیں۔ ہر زبان کی ردیف موجود ہے اور سب نام اکٹھے دیئے ہیں۔ بڑی محنت سے مرتب کی گئی ہے۔ [illegible]

طب ہندی کی قدامت } مشہور ڈاکٹر [illegible] [illegible] قیمت ۱ر

ادویات باہ: اس نام کی ایک ضخیم کتاب لکھی جا رہی ہے جس میں دنیا کے ہر قسم کے نسخے درج ہیں۔ جو پچاسوں مستند معتبر طبی کتب سے نیز بڑے بڑے مشہور طبیبوں اور ویدوں کے علاوہ عام اشخاص کے تجربات سے حاصل کئے گئے ہیں۔ اس سے ہر کوئی پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ قیمت تین روپے (سے)

ادویات باہ حصہ دوم } اس میں مقوی باہ مشروبات یعنی شربت جات مقوی از قسم عرق، آسو، شراب، نیز مقوی باہ تیل، لیپ، عطر و روغن کے علاوہ مفرد نسخے، مقوی باہ کشتہ جات ہر قسم، مقوی مٹھائیاں و حلوہ جات، نیز مقوی معجونات، مفرحات، مرکبات وغیرہ سینکڑوں نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی محنت سے تیار ہوا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

وش میں امرت } اس کتاب میں افیون، کچلہ اور بھنگ، آک، سنکھیا وغیرہ بتائی زہروں کے مفید نسخے دیئے گئے ہیں۔ جن کو سب سمجھتے ہیں انہی کے اندر امرت پوشیدہ ہے۔ قیمت اردو ۸ر ہندی ۸ر

موت کے قاصد کرم و ان کی حقیقت } اس کتاب کے اندر تمام ضروری امراض، خوردبینی کیڑے یعنی مرض انوم، ہیضہ، تپ، فیل پا وغیرہ کے جراثیم اور ان کے پیدا کرنے والے کرم اور ان کی عادات کا پورا بیان ہے۔ قیمت ہندی ۹ر

رسالہ سرعت } کل دنیا میں ۹۹ فیصدی سے بھی زیادہ اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اس رسالہ میں اس کی مکمل تشریح کی گئی ہے اور عمدہ علاج اور ہر قسم کے نسخے بھی دیئے گئے ہیں تاکہ ہر شخص فائدہ اٹھا سکے۔ قیمت ۵ر

رسالہ آتشک یا فرنگ } اردو، ویدک، یونانی، ڈاکٹری میں مرض کی کل تشریح، اسباب، علامات اور علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اصلی رنگین تصاویر مرض کی اصلیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۶ر

رسالہ سوزاک } ویدک، یونانی اور ڈاکٹری کی کل تحقیقات کھول کر رسالہ میں بیان کیا ہے۔ زیادہ تر نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ مرض سوزاک اور اس کے متعلقہ امراض پر اتنی مفصل [illegible]

رسالہ چیچک } اس رسالے کے اندر چیچک کا مفصل بیان اس کے متعلق جو عام خیالات ہیں ان کی تشریح، مرض چیچک کی دوا، ٹیکا لگانے اور جس سے وہ جلدی تندرست ہو۔ قیمت اردو ۴ر ہندی [illegible]

رسالہ ملیریا موسمی بخار } ملیریا کے متعلق مہنگ پر تحقیقات درج ہے۔ اس رسالہ کا مضمون ایسا ہے کہ ملیریا کے متعلق ہر شخص بخوبی اس مضمون سے واقف ہو سکتا ہے۔ قیمت اردو ۵ر ہندی ۱۰ر

غذا و موت ۱۲ر ہندی ایک روپیہ ۲ر۔ [illegible] [illegible] کی تعلیم کیسے دی ۱ر ہندی ۳ر۔ علاج الاطفال [illegible] ہندی ۲ر۔ [illegible] ہندی ۳ر۔ [illegible] ہندی، انگریزی [illegible] ہندی ۴ر [illegible] ۲ر ہندی ۲ر [illegible] ۲ر ہندی ۲ر [illegible] ہندی ایک روپیہ ۵ر [illegible] ۱۰ر [illegible] نخسہ ۱۹۱۵ء صاحب بیتی کو نصیحت [illegible] لاہور کا نہ پیدا ہو [illegible]

خط و کتابت و تار کے واسطے پتہ **امرت دھارا — لاہور**
تار پر صرف امرت دھارا۔ لاہور لکھیں۔

المشتہر: مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ و دیش اپکارک بک ڈپو۔ امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

کینندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

کو کیا آپ جانتے ہیں۔ یا کہ نہیں؟

اگر جانتے ہیں۔ تو بہتر۔ نہیں تو میں آپ کو بتلاتا ہوں۔ کہ پنجاب کی راجدھانی لاہور نگر میں آریوں کا اپنی قا
واحد ایک اناتھ آلیہ ہے۔ جس کا انتظام ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شر
پوجیہ سوامی سوتنترانندجی آچاریہ اپدیشک ودیالیہ لاہور ہیں۔ اس میں لگ بھگ یکص
(۱۰۰) بالکائیں رہتی ہیں۔ جن کو نہ صرف بھوجن وستر آدی دیا جاتا ہے۔ ب
اُن کو لازمی طور پر دھارمک شکشا دی جاتی ہے۔ بلکہ درزی۔ ترکھانہ۔ بائیسکل مرمت کرنا
صابن بنانا۔ جلد باندھنا وغیرہ وغیرہ کام سکھلا کر سوسائٹی کا مفید انگ بنایا جاتا ہے۔
کے رہنے کے لئے مکانات کافی نہ ہونے کے کارن کمیٹی نے نئے کمرے بنوانے شروع کرد
ہیں۔ اور اس کے لئے تقریباً تین ہزار (۳۰۰۰) روپیہ کی ضرورت ہے۔ داتی سجنوں سے پرار
ہے۔ کہ وہ اس کام کے لئے ہماری مدد کرکے لیش کے بھاگی بنیں۔ ایک روپیہ سے زیادہ
والے کا نام پتھر پر لکھ کر بلڈنگ کے اوپر لگوا دیا جاوے گا۔ مفصل رپورٹ دفتر سے منگوا
علاوہ اس کے کھانے پینے کا سامان اور کپڑے وغیرہ سے جو بھی امداد ہو سکے وہ بخوشی
اور شکریہ کے ساتھ قبول جاوے گی۔

نویدک

بوسہ رام سیکرٹری اناتھ آلیہ۔ لاہور

تعلیم ویدپاک کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن ـ بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

ٹیلیفون ۲۹۵۷

رجسٹرڈ ایل ۲۶۶۲

آریہ مسافر

ہفتہ وار لاہور

आर्य्य मुसाफिर साप्ताहिक लाहौर

قیمت سالانہ ۳ روپے فی پرچہ ۱ر

ایڈیٹر چرنجی لعل پریم

جلد ۶ ـ اتوار ۲ ـ ربیساکھ سمت ۱۹۹۲ دیانند ابد ۱۱۱ مطابق ۱۴ ـ اپریل ۱۹۳۵ء ـ نمبر ۱۵

پتھر پُوج کے وقت گنواوناں کی

ہتھیں اپنی آپ ہی رب گھڑ کے اُنھوں خلق دا خالق بناوناں کی
ذرّے ذرّے اندر جیہڑا رم رہیا اِک جگہ تے اُنھوں بہٹھاوناں کی
نراکار نرلیپ پرماتما اے اُنھوں چندن سندھور لگاوناں کی
ایشور آپ کرتار داتار ہے وے اُنھوں کسے نے بھوگ لگاوناں کی
اندھکار توں دُور ہے ذات واحد اُنھوں کسے نے دیپک دکھاوناں کی
جس دے آسرے کُل جہان بھائی اُس نے دھنے دا کھوہ چلاوناں کی
دُکھ درد توں رہت ہے ذات اُسدی اُس گربھ دا دُکھ اُٹھاوناں کی
عقل والے لئی گلاں ساریاں نے بے عقل نوں کسے سمجھاوناں کی
تیرے اندر ہی ہے اوہ ذات اعلےٰ پاس بیٹھے نوں کسے بلاوناں کی
سورج وید دا پیا جگا مگاوندا اے ہُن ہور نے دیا جگاوناں کی
اجے سمجھ وچار لے غافلا اوے گئے وقت تے پھیر پچھتاوناں کی
ربّ لبھناں ایں پے جا راہ سدھے پتھر پُوج کے وقت گنواوناں کی

تلک ہوزری لاہور کی ایجنسی لیکر اپنی تجارت کو بڑھاویں۔ منیجر تلک ہوزری فیکٹری لاہور

حلوا اور حلاؤ

از شری آچاریہ رام دیو جی پردھان اردھ شتابدی منڈل لاہور

جل کی دھارا کا پرواہ بڑا تیز ہوتا ہے۔ بڑے بڑے بلشٹ برکشوں کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے۔ کھیتوں کو سیراب کر دیتا ہے۔ اور کروڑوں آدمیوں کے بھوجن کی آیوجنا کرتا ہے۔ کنتو یدی وہ پانی ٹھیرا ہوا ہو۔ تو وہ سڑاند اور بدبو پھیلاتا ہے۔ وہاں مچھروں کی بستی آباد ہو جاتی ہے۔ اور کوئی مفید کام اُس پانی سے سرانجام نہیں ہوتا۔ یہی حالت سوسائٹیوں کی ہے۔ جو سوسائٹیاں گتی شیل ہوتی ہیں۔ وہ دنیا کے اندر آفت ڈھا دیتی ہیں۔ کرانتیاں پیدا کر دیتی ہیں۔ بودھ سنگھ جب تک گتی شیل رہا۔ تب تک بھارت ورش ہی نہیں کنتو ایشیا بھر میں بودھ پرچارکوں نے کرانتی پیدا کر دی۔ کنتو جب بودھ سنگھ امن اور قانون Law & order کی ہی پوجا میں لگ گیا۔ اور سنگھ کے بھکشو اور بھکشنیوں کو سوائے انتظامیہ نیم پالن کرنے کے کوئی کام نہ رہا۔ تو ان کے آشرم اخلاقی سڑاند پھیلانے کا سادھن بن گئے اور اب بودھ دھرم سنسار سے نشٹ ہو چکا ہے یدیپی اپنے آپ کو بودھ کہنے والے کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ ایک بار برما میں میں نے ایک بودھ بھکشو سے پوچھا۔ کہ بودھ بھگوان کے شِشیہ ہوتے ہوئے تم مانس بھکش کیوں کرتے ہو۔ اُس نے اُتر دیا۔ کہ بدھ بھگوان نے تو ہنسا کو روکا ہے۔ مانس کھانے کو نہیں روکا۔ یدی کوئی گرہستی مجھے آ کے کہتا ہے کہ تمہاری خاطر بکرا مارا جاتا ہے۔ تو میں اس کے گھر بھوجن نہیں کرتا۔ بکرا مارنے کا پاپ میرے سر پر نہیں۔ اس قسم کی دلیلوں سے ایسے لوگ جب آتمک اُنتی کے دروازے کو بند کر دیتے ہیں۔ تو وہ آپ بھی تباہ ہوتے ہیں۔ اور سوسائٹی کو بھی تباہ کر دیتے ہیں۔ رشی دیانند نے جب آریہ سماج کو بنایا تھا تو آریہ سماجیوں کے اندر جوش تھا۔ اتساہ تھا۔ جیون تھا۔ شروع شروع میں آریہ سماج میں اعلےٰ طبقہ کے آدمی آتے تھے۔ وہ منطق یا تو جانتے نہیں تھے۔ یا وہ بھول چکے تھے۔

ایک آریہ سماجی اپنے لڑکے کی برات لے ایک گاؤں میں گیا۔ لڑکی والوں نے وعدہ کیا ہوا تھا۔ کہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوگا۔ کنتو وہ اس وعدہ سے منکر ہو گیا۔ آریہ ویر برات لے کر واپس چلا آیا۔ اور دولھا بھی بغیر دلھن کے بیرنگ گھر واپس لوٹا۔ آریہ جگت میں یہ خبر سن کر آریوں کے ہردے بانسوں اُچھل پڑے۔ پرماتما کا دھنیاواد کرنا چاہیئے۔ کہ اس سمیہ آریہ سماج زیادہ جیوت تھی اس سمیہ منطقی لوگ نہیں تھے۔ کوئی منطقی ہوتا۔ تو دلیل دیتا کہ ہم کوئی ویدک رسم ادا نہیں کرتے۔ اگر لڑکی والا ہٹ اپدیش کے باوجود ایک مٹی کے کھلونے کی پوجا کر کے اپنے آپ کو مورکھ بناتا ہے۔ تو ہماری بلا سے جو یہ منطق بھی سڑا ہوا۔ کیونکہ اس منطق کے مطابق تو دنیا میں سے شہادت بند ہو جانی چاہیئے۔ حقیقت کو کوئی ایسا منطقی جا(ہل) نہیں۔ ورنہ وہ اُس کو یہی پڑھاتا کہ حقیقت! تو کلمہ پڑھ لے۔ تو دل سے تو پڑھ ہی نہیں رہا۔ اور زبردستی جو تجھ سے پڑھایا جاوے گا۔ اس کے لئے پرماتما تجھے دوشی نہیں ٹھیراوے گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ ایسے منطقی کی حقیقت کے ہاتھوں درگتی ہوئی ہوتی دُکھ ہے۔ کہ اس وقت آریہ سماج کے اندر ایسے منطقی موجود ہیں۔ ایسے ہی ایک منطقی سے میں نے کہا۔ کہ آریہ سماج کی گوروکل پارٹی میں کم از کم کوئی مانس ہاری سبھاسد نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ نے جھٹ جواب دیا۔ اگر کوئی پاپ مانتا ہوں اور اس میں کمزوری ہو تو اُسے سبھاسدی سے ہٹانے میں بھی تامل سے کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ آخر لوگ اور پاپ بھی تو کرتے ہیں۔ دماغ ہی تو ہے۔ اگر اُن مہودیہ کے اندر دھرم میں اٹل وشواس ہوتا۔ گوروکل پارٹی کے مشن کو وہ سمجھتے ہوتے۔ تو یہ بھی دلیل کر سکتے تھے۔ کہ مانس ہاری کو تو سبھاسد نہیں رہنا چاہیئے۔ پرنکش دُراچاری اور انگوں کے پیچھے پڑنا چاہیئے۔ برعکس اس کے انہوں نے یہ کہا کہ اگر آریہ سماج میں اتنی اور برائیوں کا دھیان نہیں دیا جاتا۔ تو مانس پر ہی آتابل کیوں دیا جاوے۔ وہ یہ بھول گئے۔ کہ چونکہ آریہ سماج کے اندر ایک پارٹی ایسی تھی۔ جو کہ مانس تیاگ پر بالکل بل نہ دینا چاہتی تھی اس لئے ایسی پارٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ جو مانس تیاگ پر وشیش بل دے۔ مانس کھانے کو پاپ تو دوسری پارٹی کے لیڈر بھی اب مانتے ہیں۔ اگر یہ مہودیہ دو تو پارٹیوں میں سے بھید مٹانا ہی چاہتے ہیں۔ تو پھر پارٹیاں دھڑے بندی کا روپ دھارن کر لیں گی۔ شکر کی بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کی گوروکل پارٹی باوجود ایسے ہیڈ پرشوں کے جیتی ہے۔ اس کا فاتحہ پڑھا نہیں گیا۔ کنتو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ گتی مند اوشیہ ہو گئی ہے اس لئے شتابدی کے پرو کا لابھ اٹھا کر آریہ سماج کے اندر گتی لانی چاہیئے۔ جو ستھان "سرسوتی" کی سماج میں سرسوتی کو ملنا چاہیئے۔ وہ لکشمی اور درگا نے چھین لیا ہے۔ وہ ستھان لکشمی کو واپس ملنا چاہیئے آریہ سماج کی باگ ڈور ایسے آدمیوں کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے۔ جن کو رشی دیانند کے سدھانتوں میں وشواس ہو۔ اور جو ان سدھانتوں کی رکشا میں اپنا سروسو تیاگ کر سروسو پرایت کرنے کو تیار ہوں۔ ان لوگوں کے دماغ میں سکالے گھومتا ہے اور جو گوروکل شکشا پرنالی میں ایک خاص غرض سے کھولے ہوئے سکولوں اور کالجوں کی پیوند لگا کر اس کے رس کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔ ان کا گوروکل پر دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ اور ہمیشہ کے لئے اس بات کا فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج رشی دیانند کا ہے۔ مکالے کا نہیں۔ یہاں برہمچریہ کی رکشا رشی دیانند کے ڈھنگ پر ہوگی۔ نہ کہ مخلوط تعلیم (لڑکے اور لڑکیوں کو اکٹھا پڑھا کر کے) آریہ سماج کا ادیش سنسار بھر میں یگیہ اگنی کو پرجلت کرنا ہے تو ایسے آدمی آریہ سماج کا سنچالن کیسے کر سکتے ہیں۔ جن کو آریہ سماج نے اونچی سے اونچی پدویاں دی ہوں۔ اور پھر بھی انہوں نے بھول کر بھی اپنے گھر میں یگیہ اگنی کو پرجلت نہ ہونے دیا ہو۔ اور یدی کوئی پریرتا کرنے کے لئے گھر جانے لگے۔ تو ڈنڈوں سے ان کا سواگت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آریہ سماج میں ستیہ کرم کرنے والے سوادھیائے شیل آریہ سماج کے سدھانتوں کو ماننے والے اور دیانند سے باغیوں کو کسی روپ میں شرن نہ دینے کا ہی ادھیکار ہونا چاہیئے۔ آریہ سماج کو یہ روگ لگ ہوا ہے کہ جن لوگوں کو اس کے سدھانتوں میں وشواس نہیں ہے یا بہت ڈھیلا ہے۔ یا وہ وشواس دماغ سے دل تک نہیں پہنچا۔ انہی لوگوں کو سارے ادھیکار پراپت ہیں آریہ سماج کے نگر کیرتن بند ہوتے ہیں۔ سادھارن آریہ ویر اپنے دھارمک ادھیکاروں کی رکشا کے لئے مر مٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ کنتو ان کے اتساہ کو دبا دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سرکار سے مٹھ بھیڑ کرنا عقلمندی نہیں۔ حکومت وقت کے احکام کو ویدک دھرماؤں سے اونچا درجہ دیا جاتا ہے۔ یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ برٹش سرکار آریہ سماج کو کبھی زندہ رہنے دیگی۔ اگر آریہ سماج کے اندر اپنے ادھیکاروں کی رکشا میں قربانی کرنے کی سپرٹ ہوگی۔ کسی چار اینٹوں کے تھڑے پر چار مسلمانوں نے نماز پڑھی ہو۔ اس پر گورنمنٹ اگر جابرانہ ادھیکار بھی جمائے۔ تو مسلمان ہزاروں کی تعداد میں جیل جانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بھارت ورش میں جتنی مسجدیں محفوظ ہیں۔ اُتنے آریہ مندر محفوظ نہیں ہیں۔ ہمارا یہ مطلب نہیں۔ کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ سے لڑا جاوے۔ لیکن ادھیکاروں کی رکشا کے لئے تیار نہ ہونا اپنے آپ اپنی موت کے وارنٹ پر دستخط کرنا ہے۔

پٹیالہ کیس کے سمیہ مہاتما منشی رام جی زندہ تھے۔ نہیں تو آج کل کوئی پٹیالہ کیس ہو۔ تو شاید یہی حکم صادر کیا جائے۔ کہ کسی ریاست کا مقابلہ کرنے کی ہمارے اندر طاقت نہیں۔ اگر ایسے بھلے آدمیوں کا حکم مانا جاتا۔ تو ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کو وہ شاندار فتح نصیب نہ ہوتی۔ جو آریہ سماج کے اتہاس کا ایک شاندار ورق ہے۔ ایسے مصلح کاروں کی کمی نہ تھی لیکن ہم لوگوں نے اس وقت اپنا مصلح کار رشی دیانند کو ہی بنایا۔ اب آریہ سماج کے اندر ایک نیا دَور شروع ہونا چاہیئے۔ اور ہم لوگوں کو اپنی سماج کی باگ ڈور ایسے آدمیوں کے ہاتھ دینی چاہیئے جو کہ شانتی پریہ ہوں۔ امن پسند ہوں۔ دیوانہ وار کسی سے ٹکر لینے کو تیار نہ ہوں۔ لیکن ضرورت پڑنے پر منطق چھانٹ کر آریہ سماج کے ویروں کے اتساہ کو مند کرنے والے بھی نہ ہوں۔ سنسار کا سنچالن دل سے ہوتا ہے۔ دماغ سے نہیں ہوتا۔ دل رکھنے والوں کو اگوا بناؤ۔ تو تمہارا کلیان ہوگا۔

مجھے نظر آ رہا ہے کہ آریہ سماج کے اندر ایک کرانتی آوے گی۔ اور کرانتی کاری آریہ سماج سنسار کے اندر کرانتی لاوے گا۔ اس لئے اب جب کہ یُدھ کا بگل بجنے والا ہے۔ تمام کایر اور منطقی لوگ یہ نوٹس سمجھ لیں۔ کہ وہ ریزرو فورس میں واپس چلے جاویں۔ اور آتمک بل لے کر پھر واپس آویں۔ رشی دیانند جیسا آدمی نمک پر محصول برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ غریب لوگوں کو جنگلوں سے لکڑی کاٹ کر جلانے نہ دیا جاوے سرمایہ پرستوں نے غریبوں کا خون نچوڑ کر لاکھوں روپے جمع کئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے سینکڑوں دان دیکر آریہ سماج سے پرلوک کے لئے پروانہ راہداری لینا چاہتے ہیں۔ وہ دھارمک سوسائٹی دھرم شونیہ ہے۔ جو غریبوں اور امیروں کی لڑائی میں غریبوں کا ظالموں اور مظلوموں کے یدھ میں مظلوموں کا پکش نہیں لیتی۔ بے شک اس کا یہ فرض ہے۔ کہ مظلوموں کو بھی ظالم بننے نہ دے۔ اتیاچار کے شکاروں کو بھی اتیاچاری بننے نہ دے۔ لیکن کوئی زندہ دھارمک سوسائٹی راشٹریہ جیون راشٹر نرمان کے کام میں حصہ لئے بنا زندہ نہیں رہ سکتی۔ نہ اس کو زندہ رہنے کا حق ہے۔ کسی پولیٹیکل پارٹی کے ساتھ نہ جڑنا اور بات ہے۔ اور گورنمنٹ کے بھئے کے بھئے بھیت ہو کر راشٹر سیوا کے کام سے الگ ہو بیٹھنا الگ بات ہے۔

سیالکوٹ میں آریہ سمیلن ہونے والا ہے۔ وہاں آریوں کا راشٹر نرمان سدھانت رکشا اور عملی جیون کا کوئی پروگرام مرتب کرنا چاہیئے۔ اردھ شتابدی پر آریہ سماج روپی بودھ پر دواہ میں جو مند گتی اور بوسیدگی آ گئی ہے۔ اس کو دُور کر دینا چاہیئے۔ جس وقت ہم اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ نگر کی بنیاد رکھیں۔ تو وہاں پر ہم ایک ایسی بستی بسائیں جو ایک نیا تیرتھ بن جائے۔ اور جہاں آریہ پریوار اور غیر آریہ پریوار جا کر آتمک بھوجن کو پراپت کریں۔ بنا نئے جیون کے نئی بستی بسانا ایسا ہی ہے جیسے کوئی قریب المرگ اپنے آپ کو دفنانے کے لئے قبر کھودے۔ اپنی چتا کے لئے لکڑیاں اکٹھی کرے۔ جیون ملیگا رشی کے گرنتھوں سے۔ جیون ملیگا اپنی

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

آریہ مسافر لاہور
۱۴- اپریل سنہ ۱۹۳۵ء

اسلام اور چھوت چھات

ویدک دھرم سچّا یونیورسل دھرم ہے اس میں کسی انسان کو پیدائش کی بنا پر بڑا نہیں قرار دیا گیا۔ اس دھرم کی رو سے تمام چھوٹائی بڑائی اعمال کی بنا پر ہے۔

یہ درست ہے۔ کہ امتداد زمانہ سے ہندو دھرم میں جو ویدک دھرم کی بگڑی ہوئی شکل و صورت ہے یہ خرابی آگئی تھی۔ کہ انہوں نے اپنے ہی بعض بھائیوں کو اچھوت قرار دے رکھا تھا۔ لیکن رشی دیانند کی کرپا سے اب ہندو جاتی کی آنکھیں کھل رہی ہیں اور وہ اپنی غلطی کی، صلاح اور اپنے پاپ کا پرائشچت کر رہے ہیں۔

لیکن مسلمانوں کو آریوں اور دیگر اصلاح پسند ہندوؤں کی یہ ساعی جمیلہ ایک آنکھ نہیں بھاتی وہ تو اچھوتوں کو اپنا دلپسند لقمہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ ایک مسلم اخبار النجم لکھنؤ اپنی ۵ راپریل کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ:-

"جس قوم کے مذہبی نوشتوں میں اچھوتوں کے متعلق اس قدر سخت احکام موجود ہیں۔ اور جو قوم صدیوں سے ان مظلوموں کے ساتھ تحقیر و تذلیل کا برتاؤ کرتی چلی آرہی ہو ظاہر ہے کہ اچھوت ان کے وعدۂ فردا سے کیونکر مطمئن ہو سکتے ہیں۔

اسی کے مقابلہ میں مذہب اسلام کی تعلیمات کو دیکھا جائے، تو وہ آج کی کسی سیاسی غرض سے نہیں بلکہ آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے سے کلکم اولاد آدم و آدم من تراب کی صدا بلند کر رہا ہے۔ کہ تم سب حضرت آدم کی اولاد ہو۔ اور حضرت آدم مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔ جس کا مفہوم صرف یہ ہے کہ سارے انسان اپنی انسانیت کے اعتبار سے برابر ہیں۔ نہ ان میں کوئی اچھوت ہے نہ سچھوت۔ مذہب اسلام کے علاوہ دنیا کا کوئی مذہب یہ فخر حاصل نہیں کر سکتا۔ کہ وہ اچھوتوں کو اپنے دائرہ میں داخل کر کے انہیں اپنے پیروؤں اور متبعین کا دینی اور مذہبی بھائی بنا دے کہ عبادات اور معاملات میں کسی قسم کا فرق و امتیاز باقی نہ رہے۔ اور جس طرح دنیا کے سارے مذہبوں میں صرف اسلام ہی کو یہ فخر حاصل ہے اسی صورت سے دنیا کی ساری قوموں میں صرف مسلمانوں ہی کو یہ منزلت عطا ہوئی ہے کہ رنگ و نسل کی پستی و بلندی کو بھول کر ہر دائرہ اسلام میں داخل ہونیوالے کو اپنا بھائی اپنا سرتاج اور اگر اس میں استعداد و صلاحیت موجود ہو۔ تو اپنا پیشوا اور رہنما بنا سکتے ہیں۔"

اگر تاریخ کا غور سے مطالعہ کیا جائے۔ تو پتہ لگیگا کہ ہندوستان میں عیسائیت اور اسلام کو اس وقت تک جو ترقی حاصل ہوئی ہے وہ زیادہ تر اچھوتوں میں ہی ہوئی ہے۔ ہندو چونکہ ان لوگوں کے ساتھ نفرت و حقارت کا سلوک کرتے تھے۔ اس لئے وہ بیچارے کسی مذہبی فضیلت کی وجہ سے نہیں اور نہ ہی عاقبت میں سرفراز ہونے کے خیال سے اپنے آبائی مذہب کو ترک کر کے اسلام اور عیسائیت میں داخل ہو جاتے تھے۔ ہندوستان کے تمام صوبجات خصوصاً پنجاب۔ بنگال اور یو-پی وغیرہ میں سب جگہ یہی داستان دوہرائی رہی ہے۔ اگر وہاں کے مسلمانوں کے آباد اجداد کے متعلق تحقیقات کرائی جائے تو یہی پتہ لگے گا۔ کہ ان میں سے ۹۰ فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ اچھوت اقوام میں سے عیسائی یا مسلمان ہوئے تھے۔ اندریں حالات مسلمان جب یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ہندو اپنی سابقہ غلطی سے آگاہ ہو کر آئندہ کے لئے اصلاح کرنے پر آمادہ ہیں اور اپنے بھائیوں کو جو ان کی غلطی سے دوسروں کا شکار بنے ہوئے تھے، اپنانے اور چھاتی سے لگانے کے لئے تیار و آمادہ ہیں۔ تو ان کے سینے پر سانپ لوٹ جاتا ہے اور وہ کئی طرح کے حیلے بہانے بنا کر ان لوگوں کو ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی ان کے سامنے منو کے شلوکوں کے حوالے رکھے جاتے ہیں۔ اور کبھی ہندوؤں کے سابقہ سلوک کی ساکھشی دی جاتی ہے لیکن یہ بیوقوف یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ منو نے جہاں شودروں اور برہمنوں وغیرہ کی تفریق کی ہے۔ وہ اعمال کی بناء پر ہے نہ کہ جنم کی بناء پر۔ کیونکہ ویدک دھرم کی رو سے شودر یا برہمن پیدائشی نہیں ہوتے۔ بلکہ جو جیسے کرم کرتا ہے۔ ویسا ہی ورن پراپت کر لیتا ہے۔ اس صورت میں نہ کسی کے لئے جبر رہتا ہے نہ کسی کے لئے رعایت۔ جو جیسا کرتا ہے ویسا پھل پا لیتا ہے۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ اور تو اور مسلمانوں کو یہ حق کیسے حاصل ہو گیا ہے وہ ہندوؤں کو چھوت چھات کا طعنہ دیں۔ چھاج تو چھلنی بولے بھی چھلنی کیا بولے جس کے اپنے اندر نو ہزار نو سو ننانوے چھید ہیں۔ اسلام کے اندر عملاً کسقدر چھوت چھات ہے۔ اس کا ثبوت ہم کسی ایرے غیرے نتھو خیرے کی تحریر کی بنا پر نہیں دیتے بلکہ ایک جید مسلمہ عالم کی تحریر سے دیتے ہیں ہماری مراد مولانا ابوالکلام صاحب آزاد سے ہے۔ آپ اپنے ایک مضمون کے دوران میں لکھتے ہیں کہ:-

"کل صبح کچھ لوگ میرے پاس آئے۔ جو یہاں سے قریب ہی رہتے تھے۔ انہوں نے ایک بات کہی۔ اور اس بات کے بارے میں شرعی نقطۂ نگاہ دریافت کیا۔ میں نے ان کو جواب تو دیدیا۔ اور اس کے بعد وہ لوگ چلے بھی گئے۔ لیکن میں کیا بتاؤں کہ اس وقت میرے قلب کی بےچینی۔ اضطراب اور اضطرار کا کیا عالم تھا بات یہ تھی:- ان لوگوں نے بیان کیا۔ کہ ہم لوگ ان لوگوں میں ہیں۔ جن کو "لال بیگی" کہتے ہیں۔ ہندوستان کے ہر گوشہ میں ہماری برادری ہے۔ صفائی اور گھروں میں "کمائی" کا کام ہمارا پیشہ اور حکم بڑی اور تن برداری کا قدیمہ ہے۔ ہم لوگ مذہباً مسلمان ہیں۔ ہم میں کوئی مر جائے۔ تو اسلامی طریق پر غسل میت۔ اور تجہیز و تکفین کرتے ہیں۔ پیدائش کے موقعہ پر وہ تمام رسوم ادا کرتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے ہاں برتا جاتا ہے۔ نماز روزہ کے بھی معتقد ہیں۔ اگرچہ پابند کم ہیں۔ خدا رسول کے بارے میں ہمارے عقائد ہیں۔ جو عامۃ المسلمین کے۔ لیکن اس کے باوجود مسلمان ہم سے چھوت برتتے ہیں ذلیل سمجھتے ہیں۔ اور حقارت سے پیش آتے ہیں چنانچہ ہماری برادری کا ایک آدمی محلہ کے ہوٹل میں چائے پینے گیا۔ دوکاندار کو ہماری ذات معلوم نہ تھی۔ وہ چائے پی کر اور قیمت ادا کر کے چلا آیا۔ لیکن بعض لوگ جو ہماری ذات سے واقف تھے۔ انہوں نے دوکاندار سے سخت باز پرس کی۔ اور بائیکاٹ کی دھمکی دی وہ سہم گیا۔ اور بھاگا ہوا ہم لوگوں کے سردار کے پاس آیا۔ اس آدمی کو اپنے ساتھ لے گیا۔ ہمارے چند آدمی اس کے ساتھ بھی ہو لئے۔ چنانچہ وہاں سب کے سامنے ہم کو برا بھلا کہا گیا جس پر ہم لوگوں نے بخوشامد معافی مانگی۔ تب کہیں جان بچی۔ دوکاندار نے وہ برتن جس میں ہمارے آدمی نے چائے پی تھی۔ سب کے سامنے توڑوا دیا۔ اور اس کی قیمت ہم سے وصول کی گئی۔ اس کے بعد سارے برتن دھوئے گئے۔ اور ہوٹل کی دھلائی کی گئی۔ اور دوکاندار نے آئندہ محتاط رہنے کی قسم کھا کر جان بچائی۔"

شاید کوئی مسلمان کہدے اور مولانا ابوالکلام آزاد نے بھی ان ملنے والوں سے یہی کہا۔ کہ اسلام کسی قسم کی چھوت چھات کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن یہی بات ہم ویدک دھرم کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔ وید تو کھلے لفظوں میں پکار پکار کہتے ہیں۔ کہ بھگوان کا یہ گیان منشیہ ماتر کے لئے ہے کسی ایک جاتی وشیش یا دیش وشیش کے لئے نہیں۔ پھر بعض ہندوؤں کی گمراہی پر مبنی اعمال کی بناء پر اگر ویدک دھرم کو مطعون کیا جا سکتا ہے۔ تو پھر اس قسم کے مسلمانوں کے اعمال کی بناء پر کہ جن کا ذکر مولانا آزاد کے مندرجہ بالا مضمون میں کیا گیا ہے اسلام کو کیوں مطعون نہیں کیا جا سکتا؟ مولانا آزاد نے تو صرف ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے ہمیں ایسے بیسیوں واقعات کا علم ہے کہ جن میں مسلمان ہندوؤں سے سینکڑوں گنا بڑھ کر چھوت چھات کے پابند پائے گئے ہیں۔ دور کیوں جائیں۔ ریاست پٹیالہ میں ایک مقام سرہند ہے۔ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ وہاں کے ہندوؤں نے یہ دیکھ کر کہ غریب اچھوت لوگوں پر بلاوجہ ظلم کیا جاتا ہے، ان کی حالت کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دی۔ اور چند سرکردہ ہندوؤں نے ملکران کہلانے والے اچھوت بھائیوں کو کنوؤں پر چڑھا دیا۔ اگر مسلمان واقعی چھوت چھات سے متنفر ہوتے۔ تو انہیں ہندوؤں کی اس کارروائی سے خوش ہونا چاہیئے تھا۔ کہ انہوں نے کم از کم اس معاملہ میں وہی کام کیا ہے کہ جس کا ادلیش مسلمانوں کے قول کے مطابق اسلام دیتا ہے لیکن لطف کی بات دیکھیے۔ کہ سرہند کے مسلمانوں نے بجائے ہندوؤں کی اس کارروائی پر اظہار مسرت کرنے کے اسے سخت ناپسند کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے خود ان کنوؤں کا پانی بھرنا بند کر دیا۔ کہ جن پر اچھوتوں کو چڑھایا گیا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ ان مسلمانوں نے اپنی ضد اور تعصب کو اتنی وسعت دی۔ کہ اپنے گھوڑوں تک کو ان کنوؤں سے پانی پلانا بند کر دیا۔"

یہ ہے مسلمانوں کا چھوت چھات سے عملی پرہیز۔ ہم حیران ہیں۔ کہ جن کے اپنے گھر کی یہ حالت ہے۔ وہ ہندوؤں کو یہ کیسے طعنہ دے سکتے ہیں۔ کہ وہ اچھوتوں کا کبھی ادھار نہیں کر سکتے۔ دوستو! ہندوؤں نے اپنی غفلت اور بیوقوفی کی وجہ سے کافی نقصان اٹھا لیا ہے۔ اب رشی دیانند نے ان کی آنکھیں کھولدی ہیں۔ انہیں اپنے سابقہ گناہوں کا علم ہو گیا ہے۔ اسی لئے وہ اب آریہ سماج اور مہاتما گاندھی کی زیر سرکردگی میں پاپ کا پرائشچت کرنے کے لئے کمربستہ ہو رہے ہیں۔ یہ درست ہے۔ کہ ان کی یہ اولوالعزمی تمہاری اغراض فاسدہ کے لئے واقعی پیام مرگ ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اس معاملہ میں ہندو تمہاری خوشنودی کا سامان مہیا نہیں کر سکتے کیونکہ ان کا ایسا کرنا۔ اپنے پاؤں پر کلہاڑی چلانا بلکہ اپنے جگر پر خنجر چلانا ہوگا۔

ہندوؤں نے کافی دیر تک خواب خرگوش میں رہ کر اپنا گھر بار لٹوا لیا ہے۔ اب وہ بیدار اور خبردار ہو گیا ہے۔ اب نہ صرف وہ آئندہ کسی کو لوٹنے کی اجازت نہ دیگا۔ بلکہ وہ لوٹے ہوئے مال کو بھی واپس لینے کا انتظام کر رہا ہے۔ اور اگر یہ یا تمانے چاہا۔ تو تھوڑی ہی مدت میں اسلام اور عیسائیت سے یہ تمام کھایا پیا اگلوا لیا جائے گا۔ خاطر جمع رکھیں۔ پس ہم مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اچھوت کے معاملہ میں ہندوؤں کے ساتھ الجھنے کی بجائے پہلے مولانا ابوالکلام آزاد کی فہمایش کے مطابق اپنے گھر سے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

عورت اور اسلام

قادیانی معاصر نور نے اپنی ۱۰ اپریل کی اشاعت میں "عورت اور ہندو تہذیب" کے عنوان کے ماتحت ایک نوٹ لکھا ہے جس کے دوران میں پنڈت وشنو دت جی ایڈووکیٹ فیروزپور کے ایک مضمون کا جواب دیتے ہوئے ایڈیٹر صاحب نور لکھتے ہیں کہ:-
"بہتر ہوتا کہ وکیل صاحب اپنے شاستروں سے ایسی کوئی سند پیش کر سکتے۔ تلسی رامائن میں صاف لکھا ہے کہ:-

ڈھول گنوار پشو اور ناری
یہ سب تاڑن کے ہنکاری

واہ۔ واہ کیسا بڑا شاستر کا پرمان ایڈیٹر صاحب نور نے پیش کیا ہے۔ کیوں حضرت تلسی رامائن سب سے بڑا ہندوؤں کا شاستر بن گیا ہے۔ اگر شاستر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ تو پھر اسلام میں عورت ذات کیساتھ تو اور بھی بُرا سلوک کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر کیمیائے سعادت میں لکھا ہے۔ کہ

"عورت کے ساتھ مشورہ تو کرو" لیکن عمل ہمیشہ اُس کی رائے کے خلاف کیا کرو" عورت کو گھر پر بھی اچھے کپڑے پہننے کے لئے نہ دو۔ کیونکہ جب اچھے کپڑے پہنے گی۔ تو باہر جاکر دکھانے کی کوشش پیدا ہوگی۔ اگر نور صاحب کہیں کہ کیمیائے سعادت کی اُن کے لئے سند نہیں ہو سکتی۔ تو انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ تلسی رامائن بھی ہندوؤں کا وید نہیں ہے کسی نے خوب کہا ہے۔ کہ قابلیت شما راز قابل معلوم شد"۔ مندرجہ بالا دوہے سے ایڈیٹر صاحب نور کی بھی قابلیت کا بخوبی اندازہ لگ سکتا ہے کیونکہ اس میں آپ نے "یہ سب تاڑن کے ادھیکاری" کے بجائے "یہ سب تاڑن کے ہنکاری" لکھا ہے اگر اصل لفظ ہنکاری ہی ہے۔ تو پھر اعتراض کی کونسی بات ہے۔ شیخ صاحب پہلے کچھ دن پڑھو۔ پھر ویدک سدھانتوں پر اعتراض بھی کر لینا ؛

کون ختم ہو رہا ہے ؟

قادیان کا ٹٹ پونجیا اخبار نور رقمطراز ہے کہ:-
"آریہ مذہب ہندوستان سے باہر کبھی بھی اپنا قدم نہیں جما سکا۔ خود ہندوستان میں بھی اب آریہ مذہب ڈانواں ڈول حالت میں ہے"۔
آریہ مذہب نے تو دنیا کو ایسا رخ کیا تھا کہ آج تک اس کے پایہ کی اور کوئی نظیر نہیں ملتی۔ کیونکہ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ ساری دنیا میں کسی وقت ویدک دھرم ہی پھیلا ہوا تھا۔ چنانچہ موہن جودڑو اور بابل وغیرہ کی کھدائی سے یہ بات پورے طور پر ثابت ہو رہی ہے ؛
باقی رہا یہ امر کہ ہندوستان میں ویدک دھرم کی کیا حالت ہے اس کا اعداد و شمار سے بخوبی لگ

سکتا ہے۔ احمدیت اور آریہ سماج قریباً ہم عمر تحریکیں ہیں۔ لیکن جہاں احمدیوں کی تعداد گذشتہ مردم شماری میں صرف ۵۶ ہزار نکلی ہے۔ وہاں آریوں کی گیارہ لاکھ کے قریب ہے۔ اگر اسی کا نام تنزل ہے۔ تو پرماتما ہمیں ایسا تنزل ہمیشہ عطا فرمائیں نور کے پیر و مرشد مرزا غلام احمد نے بھی ایک موقعہ پر پیشگوئی کی تھی۔ کہ "ابھی تم لوگ زندہ ہو گے۔ کہ آریہ دھرم کو نابود ہوتے دیکھ لوگے"۔
اس پیشگوئی کا جو نتیجہ رہا ہے۔ وہ مندرجہ بالا اعداد سے ظاہر ہے۔ کاش قادیانی گدی کے موجودہ سجادہ نشین خلیفہ ثانی بھی آریہ سماج کے متعلق کوئی اس قسم کی پیشگوئی جھاڑ دیں۔ تاکہ آریوں کی تعداد اگلی مردم شماری تک کم از کم تیس لاکھ تو ہو جائے

آریہ سماج لدھیانہ کا شاندار سالانہ جلسہ

ناظرین آریہ سماج لدھیانہ کے سالانہ جلسہ کے جو ۱۳ مارچ سے ۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء تک وسیع احاطہ سونیاں میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ حالات پچھلے پرچہ میں پڑھ چکے ہیں ہمیں بھی اس جلسہ میں آخری تین دنوں یعنی ۲۲-۲۳ اور ۲۴ مارچ کو شامل ہونے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ جلسہ ان کامیاب ترین جلسوں میں سے تھا۔ کہ جن کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آچاریہ رام دیو جی اور شری لالہ خوشحال چند جی پردھان آریہ سماج سری نگر۔ پنڈت گیان چند جی بی۔ اے۔ پنڈت چندر بھانو جی۔ سوامی دھیرانند جی کے بہت عالمانہ و بااثر ہوئے تمام لیکچروں پر خصوصاً آچاریہ رامدیو جی پنڈت چموپتی جی کے ویاکھیانوں پر حاضری بہت زیادہ تھی ۲۴ مارچ کی رات کو ہمارے لیکچر میں بھی حاضری کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ لیکچر کے خاتمہ پر ۲۵ بھائیوں نے آریہ مسافر کی خریداری قبول فرمائی۔ اور اسی وقت چندہ نقد ادا کر دیا جس کے لئے ہم ان تمام اصحاب کے صدق دل سے مشکور ہیں۔ ایک ہزار کے قریب چندہ بھی ہو گیا۔ اگرچہ ۲۴ مارچ کو لالہ خوشحال لال جی کے اپدیش کے بعد قریباً ۱ گھنٹہ تک لگاتار بارش ہوتی رہی جس سے کچھ گڑ بڑ ہوئی۔ لیکن بعد دوپہر مطلع صاف ہو گیا۔ اور بقیہ جلسہ نروگھن سماپت ہوا۔
شہر میں جلسہ کی کامیابی کا عام چرچا تھا ہم ادھیکاریان آریہ سماج لدھیانہ خصوصاً لالہ رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول اور منتری لالہ لبھو رام جی نیر کو صدق دل سے وہ بدھائی دیتے ہیں ؛

ایک سیدھے سوال کا ٹیڑھا جواب

معزز معاصر "پرتاپ" میں شری مہاشہ کرشن جی نے مسلمانوں سے ایک نہایت اہم لیکن سیدھا سا سوال کیا تھا۔ کہ کیا وہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی شخص حضرت محمد صاحب کی توہین کرے تو ہر ایک مسلمان کو جو ایسی توہین سُنے یہ حق حاصل ہے کہ وہ توہین کرنے والے شخص کو قتل کر دے اگرچہ انقلاب وغیرہ ایک آدھ مسلم اخبار نے اس سوال کا وہی جواب دیا ہے کہ جو دیا جانا چاہیئے تھا۔ یعنی یہ کہ اسلام کسی مرد واحد کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ شاتم رسُول کو قتل کر دے۔ سزا دینا عدالت وقت کا کام ہے۔ نہ کہ افراد کا۔ لیکن مدینہ بجنور اور احسان لاہور جیسے مسلم اخبارات اس معاملہ میں تعصب سے بالاتر نہیں ہو سکے بجائے اس کے کہ وہ اس سیدھے سوال کا صاف الفاظ میں جواب دیتے۔ انہوں نے ادھر اُدھر کی ہانکنا اور پچھلے واقعات کا اعادہ کر کے گڑے مُردے اکھاڑنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ احسان نے تو مہاشہ راجپال کے "رنگیلا رسُول" سے لے کر کراچی میں مہاراج نتھو رام کے قتل تک کے تمام واقعات کی طرف اشارہ کر کے لکھا ہے۔ کہ اس تمام خرابی کے لئے ہندو ہی ذمہ دار ہیں اوّل تو واقعات کے لحاظ سے بھی یہ جواب غلط ہے کیونکہ ہندوؤں نے کبھی کسی موقعہ پر پہل نہیں کی بلکہ وہ ہمیشہ جواب میں قلم اٹھایا کرتے ہیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں، کہ اس بحث کا اصل سوال سے کیا تعلق ہے اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ ہندو ہی قصوروار ہیں اور وہ بلا وجہ توہین رسول کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں تو بھی سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا ہر ایک مسلمان کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ ہر ایسی توہین کرنے والے کو وہ خود بخود قتل کر دے یا یہ حق صرف عدالت مجاز کو حاصل ہے کیونکہ اگر اس بات کا فیصلہ کہ واقعی کسی شخص نے توہین رسُول کی ہے یا نہیں ہر مسلمان پر چھوڑ دیا جائے۔ تو ملک میں اندھیر مچ جائے گا۔ اور یہ بدترین قسم کی انارکزم ہوگی۔ کہ جسے کوئی حکومت بشرطیکہ وہ عدل انصاف سے کام لے ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکیگی جب تک مسلمان اس سوال کا درست جواب نہیں دیتے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس درست جواب پر عمل کرتے ہوئے ایسے خود سر قاتلوں کو شہید اور غازی بنانا نہیں چھوڑتے تب تک ملک میں اس قسم کے واقعات کا کلیتاً انسداد کرنا ممکن نہیں۔ تو اس سے دوسرے درجہ پر از حد دشوار ضرور ہے ؛

کذب بیانی کی بدترین مثال

لیکن ہمیں مقامی معاصر احسان کے خلاف ایک اور بہت شکایت بھی ہے اور وہ یہ کہ اس نے توہین رسُول کے معاملہ میں ہندوؤں کو مطعون کرنے کے لئے بدترین قسم کی کذب بیانی اور اتہام طرازی سے کام لیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی ۳ اپریل کی اشاعت میں اس قسم کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

"دہلی میں سوامی شردھانند نے راجپال کی تقلید کی۔ اور مولوی عبدالرشید نے اسے پستول سے ہلاک کر دیا"

مہاشہ راجپال کے خلاف الزام یہ تھا۔ کہ انہوں نے کتاب رنگیلا رسول شائع کی۔ لیکن شری سوامی شردھانند جی کے خلاف آج تک کسی متعصب سے متعصب مسلمان نے بھی یہ الزام نہ لگایا تھا۔ کہ انہوں نے کوئی دلآزار کتاب لکھی تھی۔ اسی قسم کا شرف صرف احسان کو ہی حاصل ہوا ہے۔ جو لوگ اپنی ہمسایہ قوم کو بدنام کرنے کے لئے اس قسم کی مکروہ کذب بیانی سے کام لے سکتے ہوں۔ ان کے اخلاق کے متعلق بڑی آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے اے کاش یہ لوگ کبھی یہ تعصب ملی اور فطری مذہبی دیوانگی سے بالاتر ہو کر بھی سوچنا سیکھیں ؛

قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کا حکم مسترد

پچھلے دنوں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے یہ دیکھ کر کہ احراریوں اور مرزائیوں کی باہمی کشمکش نازک صورت اختیار کر رہی ہے۔ اور قادیانی مرزائیوں نے پولیٹیکل انجمنیں قائم کر کے اور ان کے زیر انتظام جلسے کر کے احراریوں کا ترکی بہ ترکی جواب دینا شروع کر دیا ہے۔

سرچشمہ شاید گرفتن بمیل

پر عمل کرتے ہوئے قادیان میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا۔ اس حکم کی رو سے دو ماہ کے لئے قادیان میں پبلک جلسوں کی ممانعت کر دی۔ مرزائیوں نے اس حکم کے خلاف پہلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس اور پھر سشن جج کے پاس اپیل کی۔ لیکن دونوں عدالتوں میں انہیں ناکامیابی ہوئی۔ آخر انہوں نے ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا جسٹس کری نے ان کی اپیل کی سماعت کی۔ چودھری ظفر اللہ نے بڑی عمدگی سے بحث کی۔ آخر جج صاحب نے فیصلہ دیتے ہوئے حکم زیر دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو بے معنی قرار دیا۔ کیونکہ نہ تو کسی مخصوص شخص یا اشخاص کے نام تھا۔ اور نہ ہی اس میں جگہ کی تخصیص کی گئی تھی لیکن چونکہ اس حکم کی میعاد ۳۰ مارچ تک ختم ہو گئی۔ اس لئے اس کی تنسیخ کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔
خیر مرزائیوں کو یہ ذہنی اطمینان تو نصیب ہو گیا۔ آخر وہ اس حکم کو مسترد کرا کر دبے۔ خواہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدوں کے متعلق مرزائیوں کا مبلغ علم

مرزائیوں کو کسی مذہب سے واقفیت ہو۔ چاہے نہ ہو۔ مگر وہ اعتراض کرنے کے لئے ہمیشہ تیار بر تیار رہتے ہیں۔ عام مثل تو یہ تھی۔ کہ ملاآں باشد کہ چپ نشود۔ لیکن اب اس میں اتنی ترمیم کی ضرورت ہو رہی ہے۔ کہ ملاں کی بجائے مرزائی لکھ دیا جائے کسی دوسرے مذہب کے متعلق تو ہم زیادہ وثوق سے نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ویدک دھرم سے تو مرزائی اتنے ہی ناآشنا ہیں۔ کہ جتنا گدھا سینگوں سے۔ مثال کے طور پر شیخ صادق علی نامی ایک مرزائی جو خدا کے فضل سے پٹیالہ میں ہیڈ ماسٹر بھی ہیں۔ لاہوری مرزائیوں کے آرگن پیغام صلح مورخہ ۲۴ را پریل میں ایک مضمون اس عنوان سے شائع کرایا ہے۔ کہ "میں کیوں احمدی ہوں" اس کے دوران میں آپ نے ویدوں کی شکل تک سے ناواقف ہونے کے باوجود ان پر اعتراض کر دیا۔ مثلاً آپ لکھتے ہیں:۔

"ویدوں کے ماننے والے نہ ویدوں کی اور نہ ان کے شلوکوں کی تعداد کی کوئی تعین کر سکتے ہیں۔ بلکہ وہ از خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ شاکلت مت والوں نے بہت سے مخرب اخلاق منتر بھی اس میں بڑھا دیئے۔ اور اگر اور زیادہ تحقیق سے کام لیا جائے۔ تو پھر تھوڑے ہی منتر ہیں۔ جو الہامی کہے جا سکتے ہیں"

کون ہے جو اس تحقیقات پر قربان نہ ہو جائیگا جس بھلے مانس کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ ویدیں منتر ہوتے یا شلوک۔ وہ وید پر اعتراض کرنے دوڑا ہے۔ پھر ہم شیخ صاحب سے پوچھتے ہیں کہ ذرا ان ویدوں کے ماننے والوں کا نام تو بتلا دیں جو ویدوں میں تحریف مانتے ہیں۔ یا کہ ساون کے اندھے کی طرح خواہ مخواہ سب طرف ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے۔ حضرات سن لو۔ اور کان کھول کر سن لو۔ اور اپنی کسی نوٹ بک میں نوٹ کر لو۔ وید کے شلوکوں نہیں بلکہ منتروں کی تعداد معین ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ویدوں کے تو اعراب تک گنے ہوتے ہیں شروع دن سے لے کر آج تک ان میں ایک شوشہ تک کی کمی بیشی نہیں ہو سکی۔ حضرت وید علم الہٰی ہیں۔ یہ کوئی آسمان سے اترا ہوا صحیفہ نہیں۔ کہ جس کی بعض آیات کو بکری ہی کھا جائے یا جس کی تدوین گواہوں اور شاہدوں کی تصدیق پر کی جائے۔

سناتن دھرمیوں کی بے سود اچھل کود

کچھ عرصہ سے سناتن دھرمی اخبارات نے اپنے مہربانوں کی سرد مہری اور عام سرد بازاری سے تنگ آ کر اپنی دوکان چمکانے کے لئے یہ طریقہ سوچ نکالا ہے۔ کہ آریہ سماج اور آریہ سماجیوں کو گالیاں دی جاتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نسخہ کی آزمائش کا فیصلہ سناتنی اخبارات نے مجموعی طور پر کیا ہے۔ کیونکہ کچھ عرصہ سے سب کی تان غریب آریوں کو گالیاں دینے پر ہی ٹوٹتی ہے اگر امرتسر کا مشہور بد زبان بھیکھو رلا رام اپنے اخبار سناتن دھرم کا "کلکی نمبر" نکالتا ہے اور لائل پور کا جاگرت "آریہ سماج نمبر" نکال کر اپنے دل کا بخار نکالنے کا سامان کرتا ہے۔

گوردھن سیالکوٹ وغیرہ ٹٹ پونجئے اخبار بھان پر بند ھے ہی دولتیاں چلا کر سب دشتم کی اس بہتی گنگا میں ڈبکی لگا کر پاد ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن لطف کی بات یہ ہے۔ کہ جہاں در خود آریہ سماج۔ اور آریہ سماج کے ممتاز لیڈروں کو گندی سے گندی اور فحش سے فحش گالیاں نکالتے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی ساتھ آریہ سماجی اخبارات کو بلاوجہ بدزبانی کے طعنے مطعون بھی کرتے جاتے ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ہمارے معاصرین کو اصل شکایت آریہ اخبارات کی بدزبانی نہیں۔ کیونکہ آریہ اخبار کیا اور بدزبانی کیا۔ اصل شکایت اور ہے۔ جس کا اظہار ایک قوم پرست سناتن دھرمی کارکن نے جاگرت مورخہ ۲۹ مارچ کے صفحہ پر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ:۔

"مگر میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ کسی کے کھنڈن کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کون سے وید نے آریہ سماجیوں کو یہ نسخہ بتلایا ہے کہ دوسروں کے کھنڈن کے بغیر ان کا کلیان نہیں ہو سکتا۔ یا روٹی ہضم نہیں ہو سکتی"

بس اصل شکایت یہی ہے۔ آریہ سماجی اپدیشک تمام توہمات باطلہ اور عقائد باطلہ کا کھنڈن کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ ہمارے ودیادکی بھائی جو اس روشنی کے زمانہ میں بھی ایسے فرسودہ عقائد سے چمٹے رہنے میں ہی اپنی نجات سمجھتے ہیں۔ جب اپنے میں آریہ اپدیشکوں کے اعتراضات کا جواب دینے کی سکت نہیں دیکھتے۔ تو کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق تلملا کر آریوں کو گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔

لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس معاملہ میں آریہ سماج ان کی کسی طرح امداد نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آریہ سماج کا وجود ہی استیہ کا کھنڈن اور ستیہ کا منڈن کرنے کے لئے ہوا ہے۔ ستیہ گورو دیانند نے ترک روٹی کھڑک سے توہمات باطلہ کے بوسیدہ قلعوں کو جڑ بنیاد سے ہلا دیا ہے اور اب ان کے سچے شش رہی سہی کسر پوری کر رہے ہیں اگر اس سے ہمارے سناتن ویروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ تو اس کے لئے انہیں اپنے عقائد کا شکوہ ہونا چاہیئے۔ یا اعتراضات کا جواب نہ دے سکنے کی شکتی کا۔ آریہ بھائی تو اپنے دھرم پریم کی وجہ سے مجبور ہیں وہ یہ کیسے کر سکتے ہیں۔ کہ اپنے بھائیوں کو غلط راستہ پر ہاں ایسے راستہ پر کہ جو انہیں سلامتی اور آبادی کی بجائے تباہی اور بربادی کی طرف لیجانے والا ہے۔ چلتے دیکھیں اور پھر خاموش رہیں۔ وہ تو انہیں سیدھا راستہ بتلاتے ہی رہیں گے۔ خواہ اس کے لئے انہیں گالیاں کھانی پڑیں۔ یا خنجر۔ وہ سب کچھ صبر و شکر کے ساتھ قبول کر لیں گے۔ لیکن اپنے بھائیوں کے ساتھ غداری نہیں کر سکتے۔

پورانکوں کی ذہنیت

پورانک بھائیوں کی خطرناک ذہنیت کے کیا کہنے۔ انہیں نہ تو اس بات کا پاس ہے کہ آریہ سماج نے پراچین سنسکرتی کے تحفظ اور ویدوں کی رکشا کیلئے کس قسم کا کام کیا۔ اور نہ ہی آریہ سماج کو ایک آنکھ دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ بلکہ رشی کی پاک ذات پر گند اچھالنے کے مسلمانوں کی حمایت میں بھی تیار ہو گئے ہیں۔ ۵ را پریل ۱۹۳۵ء کے جاگرت میں لالہ نانک چند جی نے خواجہ غلام الحسنین پانی پتی کی رسوائے عالم کتاب کو لفیف قیمت پر برائے پرچار بیچنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ ہے پورانک ذہنیت۔ آریہ سماج کی طرف سے اس کتاب کا مسکت جواب دیا جا چکا ہے۔ پورانک بھائیوں کو ہم روکتے نہیں بلکہ اس خطرناک ذہنیت سے باز آجانے کا مشورہ ضرور دیتے ہیں۔ کیونکہ ان باتوں سے پورانک دھرم کا پرچار نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی سناتن دھرم کی اشاعت کے لئے اس طرح کوئی مفید کام بن سکیگا۔ اس لئے انہیں اس ناپاک کتاب کا شافی بخش جواب بھی ضرور دیکھنا چاہیئے۔

وائے کھمبات

خواجہ حسن نظامی نے منادی کی ۵ را پریل ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں ہز ہائینس کھمبات کا حلیہ تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

ہز ہائینس کو مسلمان وزیر نہیں ملتا بھی کا چراغ لئے سارے گجرات اور کاٹھیاواڑ میں مسلمان وزیر ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ کھمبات کے سمندر میں غوطے بھی لگاتے ہیں۔ مگر ہندو پارسی۔ انگریز کے سوا کوئی مسلمان وزیر دستیاب نہیں ہوتا"

یہ ہے ہر ایک امر میں اسلامی ذہنیت کا ثبوت اور پھر خواجہ صاحب کی دلی تمنا کس قسم کی ہے بالکل نہ پوچھئے۔

عاقلاں را اشارہ کافی

تجاہل عارفانہ

اسلامی تیوہار اور اس کے علاوہ تمام رسومات کچھ اس قسم کی ہیں۔ جو فطرت کے اصول سے ذرا بھر بھی تقرب نہیں رکھتیں۔ یہی وجہ ہے کہ عام طور پر اس قسم کے اعتراض ہوا کرتے ہیں ان اعتراضات میں سے سال کے آغاز کا نکتہ بھی ہے دہلوی خواجہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"مسلمان کہتے ہیں۔ چونکہ محرم کا غم کا مہینہ ہے۔ اس لئے ہم اسلامی سال شروعات میں عیسائیوں کے نئے سال کی طرح ایک دوسرے کو مبارک باد نہیں دے سکتے۔"

مگر تسلی دیتے ہوئے کہتے ہیں:۔

"میں لکھتا ہوں۔ یہ سال اور مہینے کا دو بار حسابات کے لئے ہوتے ہیں۔ ان میں مبارکباد دینے کی ضرورت ہی کیا ہے"

بہت خوب! یہ ہے آغاز سال پر بشاشت سے عاری رہنے کا معقول تجاہل عارفانہ کیسے سادہ انداز میں اعتراض سے بچنے کی جسارت کی گئی ہے۔ اور کس بے باکانہ رنگ میں آغاز سال پر اظہار غم پر پردہ پوشی ہوئی ہے۔ خواجہ کی اس قسم کی تحریروں اور اس قسم کے جوابات سے سادہ لوح افراد بیشک مطمئن ہو جائیں لیکن منطق اور عقل سے دور بات کو کون دانشمند مان سکتا ہے۔

رادھا سوامی لاجواب ہو گئے

رادھا سوامی مت کے آچاریہ لالہ آنند سروپ جی نے بیتھارتھ پرکاش لکھ کر مذہبی دنیا کو کس طرح مغالطہ میں ڈالا۔ اور تھوک چاٹنے کی حمایت میں رشیوں منیوں پر گند اچھالا۔ ان تمام فرسوگیوں پر لاجواب تنقید کے لئے شری مہاشہ پریم چندر جی آریہ سیوک کی لاجواب کتاب "بیتھارتھ آلوچن" کا مطالعہ کیجیے۔ ضخامت سوا دو سو صفحے قیمت ۱۲/ رادھا سوامی مت پرکاش اردو ۳/ رادھا سوامی مت وچار ہندی ۹/ رادھا سوامی مت آلوچن ہندی ۲/

ملنے کا پتہ

پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

CC-0. ... Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta ... Gangotri

آریہ سماج کا ستھاپنا دِوس

(از شری گوپال جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل اندر پرستھ)

آریہ سماج کے بانی مہرشی دیانند نے چیت شدی پنچمی کو آریہ سماج کی بنیاد قایم کی۔ لہذا چیت شدی پنچمی آریہ سماج کا یوم آفرینش منایا جاتا ہے۔ اور ایک تاریخی یوم تسلیم کیا جاتا ہے۔ امسال ۸ر اپریل ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج کا ستھاپنا دوس تھا۔ اُمید ہے۔ جملہ آریہ سماجوں نے اس یوم مقدس کی تاریخی اہمیت کو مدنظر رکھ کر اسے بڑی شان و شوکت سے منایا ہوگا۔ چیت شدی پنچمی کو آریہ سماج کی بنیاد قایم کرتے ہوئے مہرشی دیانند نے مندرجہ ذیل امور پر خاص روشنی ڈالی۔

(۱) انسان ایک مکمل انسان کس طرح بن سکتا ہے

(۲) وشو پریم سے رغبت۔

(۳) ورن آشرم دیوستھا کی قائمی۔

(۴) عورتوں کے حقوق۔

رشی دیانند سے قبل جتنے مذہبی پیشوا ہوئے ہیں۔ ان میں سے تقریباً ہر ایک نے کسی خاص سپرٹ کو پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً مہاتما بدھ کی تعلیم انسان کو تارک الدنیا بنانا چاہتی تھی۔ حضرت عیسٰے کی تعلیم انسان کو زیادہ سے زیادہ قربانی کی طرف لے جاتی تھی۔ گورو گوبند سنگھ شجاعت و دلیری کی مجسم تصویر تھے۔ اور اپنے زمانے کے انسانوں کو شجاعت و دلیری کا سبق دیتے تھے۔ گورو نانک کی تعلیم خالص بھگتی کی تعلیم تھی۔ وغیرہ وغیرہ غرضیکہ ان پیشواؤں نے اپنے اپنے خیالات کے مطابق دنیا کو ڈھالنے کی کوشش کی۔ اور ہر ایک نے کسی خاص پہلو پر زیادہ زور دیا۔ لیکن رشی دیانند کی تعلیم نسل انسانی کو ان پیشواؤں کی تعلیم سے کہیں اور زیادہ آگے لے جاتی ہے۔ رشی دیانند نے ان مذہبی پیشواؤں کی تعلیم کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور بتلایا۔ کہ محض تارک الدنیا ہونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ فقط قربانی کے جذبہ کو ہی اپنے اندر جگہ دینا بے سود ہے کیول شجاعت اور دلیری انسان کو مکمل انسان نہیں بنا سکتی یہ جملہ امور انسانی ترقی کے اہم جزو ہیں۔ اور ہر ایک کو مناسب موقعہ پر استعمال کیا جائے رشی دیانند کی تعلیم انسان کو جہاں بلوان ہونے کی تعلیم دیتی ہے۔ وہاں شجاعت و دلیری کا سبق سکھاتی ہے۔ قربانی و ایثار کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ آپس میں پریم و محبت کرنے کی نصیحت کرتی ہے۔ تیاگ کا سبق بھی مہرشی کی تعلیم میں موجود ہے۔ غرضیکہ آریہ سماج کے بانی مہرشی دیانند کی تعلیم ہر پہلو سے مکمل ہے

آریہ سماج کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے انسان ایک سچا اور مکمل انسان کہلانے کا حقدار ہو سکتا ہے۔ وشو پریم سے رغبت رشی دیانند کی تعلیم کا جزو ہے۔ رشی دیانند نے فرمایا کہ دنیا میں سب انسان یکساں ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ پریم و محبت کا جذبہ پیدا کرو۔ اور کسی سے نفرت نہ کرو۔

تیسری تعلیم آریہ سماج کی بنیاد رکھتے وقت جو مہرشی نے دی۔ وہ یہ تھی۔ کہ جات۔ پات کوئی چیز نہیں۔ بلحاظ پیدائش کوئی براہمن۔ دلیش چھتری شودر نہیں۔ بلکہ اپنے اپنے کرم کے مطابق براہمن۔ دلیش۔ کشتری۔ شودر بنتے ہیں۔ اگر کوئی اعلےٰ درجہ کا ودوان ہے۔ خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ تو وہ براہمن کہلانے کا حقدار ہے۔ تجارت و زراعت پیشہ انسان دلیش کہلانے کے حقدار ہیں۔ شجاعت۔ دلیری اور بہادری سے رکشا کرنے والے انسان کشتری کہلانے کے حق دار ہیں۔ اور ان تینوں ورنوں کی خدمت کرنیوالے شودر کہلانے کے حق دار ہیں۔

رشی دیانند کی تعلیم کا اہم ترین جزو عورتوں کو انسان کے مساوی حقوق دینے کے متعلق ہے۔ آریہ سماج کی پیدائش یعنی رشی دیانند کی تعلیم سے قبل ہندو سماج میں استری جاتی کا جو رتبہ تھا۔ اور اس کی جو قدر و منزلت سمجھی جاتی تھی۔ وہ ایک غلام کی عزت و توقیر سے کچھ زیادہ نہ تھی۔ آور استری جاتی کو انسان کے مساوی حقوق دیئے جانے چاہئیں۔ کیونکہ یہ ان کا پیدائشی حق ہے۔ نیز عورتوں کو پریتی برت دھرم کی نبھا واضح کیا۔ اور انہیں امور خانہ داری اور ان کے فرائض سے آگاہ کیا۔ آریہ سماج کی تعلیم ہر پہلو سے مکمل ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ مسلم اور عیسائی بھائیوں نے رشی دیانند کی تعلیم کے اصلی مفہوم کو نہ سمجھا ورنہ اس کی بے جا مخالفت نہ کرتے۔ یورانکوں کی جانب سے آریہ سماج کی مخالفت کرنا سمجھ میں آسکتا ہے۔ لیکن عیسائیوں اور اسلام کی جانب سے اس کی مخالفت کرنا میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کیونکہ اکثر نکتہ خیال سے آریہ سماج کی تعلیم ان سے مشابہت رکھتی ہے۔ اور یورانکوں کی تعلیمی حالت متضاد ہے۔

آریہ سماجی بھائیوں سے نویدن ہے۔ کہ رشی دیانند کی سپرٹ کو اپنے اندر جگہ دیں۔ تبھی ہم اپنے آپ کو آریہ سماج کا ستھاپنا دوس منانے کے قابل بنا سکتے ہیں ؞

بھگوان

(شری پنڈت جے دیو جی سنیہی)

پربھو! تم ہو سرو شکتیمان ....

گھٹ گھٹ میں ویاپک تم ہو

روم روم میں رمے ہوئے ہو

مگ مگ میں مگن تمہیں ہو

اور پگ پگ میں ہو چھپے ہوئے

کیسے بتاؤں بھگون پرنام - پربھو ....

گرور کی گو ہیہ گوہروں میں

شاکھی کی شاکھا شکھروں میں

ساگر سریتا سروروں میں

ہو ہر دے سنیہی سُنے ہوئے

کرو جگت دلیش کا اب کلیان - پربھو ......

ریویوز

شربت شلاجیت ایجاد کردہ لالہ مکند لال زینڈ بھوشن لاہور

ہمارے دفتر میں ایک شیشی بغرض ریویو شربت مذکور موصول ہوئی۔ جس کو ہم نے خود استعمال کیا جس کے نتیجہ کے طور پر کہا جا سکتا ہے یہ شربت دماغ کو مضبوط کرتا۔ معدہ کو طاقت دیتا اور مثانہ اور جگر کے روگوں کو دور کرنے میں واقعی اکسیر ہے۔ رشی گرنتھوں میں شلاجیت کو سب روگوں کو دور کرنیوالا تسلیم کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں سیال شکل میں شلاجیت کو لانے کی وجہ سے اس کے خواص میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ ہم ہمز و رتمند اصحاب کے لئے اس شربت کے استعمال کرنے کی سفارش کرتے ہیں جس کو موجد نے ہر موسم میں استعمال کے قابل تیار کر دیا ہے جو علاوہ موجد کے دل خوش کمپنی نمبر ۳۷ نسبت روڈ لاہور سے بھی دستیاب ہو سکتا ہے ؛

ہندی رسالہ بلیدان کا خاص نمبر

آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور نے دھرم ویر مہاشہ راجپال کی چھٹی برسی کی تقریب میں ہندی رسالہ "بلیدان" کا سپیشل نمبر شائع کیا ہے۔ اوّل تو یہ رسالہ نہایت ہی سستا ہے۔ لیکن اتنا سستا ہونے پر ایسا اعلےٰ سپیشل نمبر نکالنا انہی کا کام ہو سکتا ہے مضامین کا چناؤ نہایت اچھا ہے۔ ہر ایک لیکھک نے اپنا الگ ہی مضمون چنا ہے اس بار ٹائٹل پیج پر جو تصویر ہے اسے گھنٹوں دیکھنے سے بھی طبیعت نہیں بھرتی۔ بالکل نیا خیال ہے۔ جو بلیدان کے نام کو واضح کرتا ہے اس میں اہم لیکھ اور نظمیں ہیں ۲۴ ایک رنگے بلاک اور سہ رنگی تصاویر ہیں۔ ناظرین کو ایک بار ضرور پڑھنا چاہیئے۔ سالانہ قیمت صرف ایک روپیہ اس نمبر کے چار آنے صرف ۔ ملنے کا پتہ:- مینجر "بلیدان" راجپال اینڈ سنز لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج اور اسلام

(از شری مہاشہ پریم چند رجی آریہ سیوک - لاہور)

(ایک لیکچر کی رپورٹ)

अग्न आ याहि वीतये गृणानो
हव्यदातये नि होता सत्सि
बर्हिषि ॥

پیارے بھائیو! اس وید منتر میں ایشور سے یاچنا کی گئی ہے۔ کہ:-

اے گیان کے بھنڈار! اے نور کے سرچشمہ!! اور اے دلوں کو روشن کرنیوالے پرماتما۔ آپ آئیں اور ہمارے خانہ دل میں آکر مقیم ہو جائیں۔ ہم آپکو سب کلیانوں کی پورتی اور سب کلیانوں کی پراپتی کے لئے اپنے ہردے میں پرکاشت کرنا چاہتے ہیں۔

کیوں نہ کریں۔ جب اسی نور سے۔ اسی کی روشنی اور اسی کی تجلی سے ہمیں نور مل رہا ہے۔ ہمیں روشنی حاصل ہو رہی ہے۔ اور ہم حکمت کی اور اس چراغ حکمت کی دستوؤں کو دیکھتے ہیں بھلے بُرے۔ اچھے اور اعلےٰ کا گیان پراپت کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ تمام خوبیوں کا منبع۔ اور تمام صفتوں کا سر درت ہمارے خانہ دل میں براجمان ہو جائے۔ تو ہمارے من کسطرح روشن نہ ہو جائیں۔ اور ہمیں کتنا سکھ ملے۔ اور حکمت میں کس پرکار کی شانتی کارا جیہ ستھاپت ہو۔ وہ ذما مرید غور سے پتہ چلتاہے۔ جب جب انسان اس بھا پربھو کی اور جھکتاہے۔ تب تب اُس کے من کے دکھ دور ہوتے جاتے ہیں۔ اور اچھے خیالات اور پوتر بھاؤناؤں سے صرف وہ خود ہی مستفید نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنے قریب رہنے والے متروں دوستوں کے وچاروں میں بھی اسی پرکار کا پرپورتن کر دیتاہے۔ اسی طرح جس طرح رات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ایک روشن شمع اپنی نورانی لپٹوں سے سیاہی کو دور بھگا دیتی ہے۔

کیا خبر ہے۔ آج سے نصف صدی پہلے ایک آفتاب طلوع ہوا تھا۔ اُس آفتاب کی نورانی کرنوں سے آج دنیا روشن ہو رہی ہے۔ اور آج اُسی مہر جہانتاب کی ضیا پاشیوں سے دنیا کے مذاہب روشنی حاصل کر رہے ہیں۔ کفر کی سیاہی مٹ رہی ہے۔ اور صداقت اور سچے دھرم کی روشنی ہر چہار اطراف پھیل رہی ہے۔ دنیا کے مذہب پرست دیکھ دیکھ کر حیران ہیں متحیر ہیں۔ اور مبہوت ہیں۔ کہ یہ کیا ہو گیا۔

اس چکا چوند روشنی اور اس بہترین تجلے نے مذہب کے ٹھیکہ داروں کے دلوں کو پاک کرنے کے لئے وہ جادو اثر کام کیا ہے۔ اور اتنا مفید کام کر ڈالا ہے۔ کہ ایک صدی کیا کئی صدیوں میں ایسا ہونا ممکن نہیں تھا۔ اگر آپ اس امر کا ثبوت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو فاضل اجل مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پرادربھاؤ سے قبل دھرموں اور مذہبوں کی حالت پر ایک گہری نظر ڈال جائیے۔ اُن کے اُس وقت کے اعتقادات کو دیکھئے اور اب کے موجودہ حالات کو بھی جانچ لیں۔ پھر خود بخود پتہ چل جائے گا۔ کہ اس گیان کے سورج نے۔ اس روشنی کے سرورت نے کہاں تک اپنے نور سے سیاہ دلوں کو روشن کیا۔ اور اس روشنی سے فیض حاصل کر کے کسطرح عیسائیت نے۔ کسطرح اسلام نے اور کس پرکار سناتن دھرم نے متبدل ہو جانے کی ٹھان لی ہے۔

آپ کو خبر ہے۔ آج کا موضوع کونسا ہے۔ برعکس اس کے کہ آج اس بات کی پڑتال کی جائے۔ کہ اس نورانی آفتاب کی روشنی نے کیا کام کیا۔ اور اس کی تجلے اکیتے "کینڈل پاور" کی ہے۔ میں صرف یہاں تک ہی رہنا چاہتا ہوں۔ کہ اسلام اور مذہب اسلام نے اس سے کس قسم کے فوائد حاصل کئے۔ اور اسلام کے لیڈروں اور مذہبی ٹھیکہ داروں نے اپنی دوکانداری میں فرق آتا دیکھ کر کس طرح اپنے آپ کو تبدیل کر ڈالا ہے۔ اور وہ کس طرح آریہ سماج کے قریب ہو جانے کی ٹھان رہے ہیں گو یہ مضمون ایک بڑا وسیع اور جامع مضمون ہے۔

اس موضوع پر اور اس سبجکٹ پر جتنا بھی بولتے چلے جائیں پھر کم نہیں ہوتا۔ لیکن پھر بھی تھوڑے سے ٹائم میں چند باتیں بتلائے دیتا ہوں۔ جس سے پتہ چل جائیگا کہ آج کا مہذب اسلام اور نئی روشنی کے پروردہ مسلمانوں کا اسلام آریہ سماج کے کتنا قریب ہو گیا ہے۔ اور کس طرح اس نے اپنی وہ بوسیدہ اور پرانی تھیوریاں ردی کی ٹوکری میں ڈال دی ہیں۔ چنانچہ اب آزادی کی ہوا میں پلا ہوا آریہ سماج کی روشنی سے فیض یافتہ مسلمان توہمات اور وسوسات سے کتنا دور ہو رہا ہے اور کسطرح آریہ سماج کی سچائیوں اور رشی دیانند جی کے احسانات کا مرہون منت بنا ہوا ہے۔

اسلام میں سب سے پہلے سرسید مرحوم نے اس کمزوری اور مذہبی بوسیدگی کو بھانپ لیا تھا۔ رشی دیانند کے تقریب سے ان کے دل پر بڑا گہرا اثر ہوا رشی کی دلائل اور براہین قاطع کو سنکر اُس نے یہ جان لیا تھا۔ کہ اگر موجودہ زمانہ کا اسلام اصلاح سے خالی رہا۔ تو اس کی عمر چوتھائی صدی سے بھی کم رہ جائے گی۔ اگر اس کی زندگی مطلوب ہے اور دنیا میں اسلام کے وجود کو برقرار رکھنا ہے۔ تو اسے عقل کے قریب لایا جائے۔ اور اسے دنیا کے عقلی مذاہب کے قریب ہی نہیں بلکہ عقلی مذہبوں میں شمار کر ڈالا جائے۔ صرف ان وچاروں سے اس نے اپنے دل کو تسلی ہی نہیں دی۔ بلکہ عملی قدم اٹھا کر بقول مسٹر عبدالشکور صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی قرآن کی سائنٹفک تفسیر لکھی۔ پادریوں کے حملوں کا جواب دیا۔ اور "اسلام کو ایک معقول اور مدلل صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔"——آریہ سماج کے بانی مہرشی دیانند جی مہاراج سے فیض حاصل کر کے سر سید مرحوم نے وہ فائدہ حاصل کیا۔ اور آریہ سماج کی روشن تجلے سے یہاں تک روشنی حاصل کر لی۔ کہ اُسے شیطان اور ابلیس کے اس وجود پر یقین نہ رہا۔ جو حضرت آدم کو جنت میں سانپ بن کر ورغلانے آیا تھا۔ اور جس شیطان کو اللہ کے دربار سے عقلی استدلال کی اوٹ لینے پر خارج کر ڈالا گیا تھا۔ بلکہ انہیں یہ پختہ یقین ہو گیا۔ اور اسی یقین کی بنا پر اس تصور کو ایک نیا روپ دیکر یہ لکھا۔ کہ شیطان سے کوئی وجود خارج عن الا انسان مراد نہیں ہے۔ بلکہ یہ انسان کی وحشیانہ جہالت اور قوت بہیمیہ ہے ابلیس کا قصہ امر واقع نہیں۔ بلکہ کسی استعارہ کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ واقعہ نہیں بلکہ تمثیل ہے۔ بروز قیامت صور کا پھونکا جانا اور دنیا کی تمام قبروں سے مردوں کا اٹھ کھڑا ہونا پڑا ہی مضحکہ خیز ہے۔ اسے بھی استعارہ کہہ سکتے ہیں۔ گو اس کا حل دریافت نہیں ہو سکا۔ اور نہ ہی سرسید اس بات کی درست تاویل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں لیکن پھر بھی اُس اعتقاد پر قایم نہیں ہے۔ جو پرانی دنیا میں اسلام کا سدھانت بنا ہوا تھا۔

قرآن شریف میں خداوند کریم کے دیدار کی بات آئی ہے۔ اور یہ لکھا ہے۔ کہ بروز قیامت عدل کے دن خدا کا دیدار ہوگا۔ اور تمام انسان اس کے دربار میں حاضر ہونگے۔ لیکن سرسید کہتاہے۔ کہ نہیں خدا کا دیدار ظاہر و باطن کی آنکھوں سے ممکن نہیں ہے۔ اور بالکل ہی ممکن نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح جنگ بدر اور حنین میں فرشتوں کا امداد کے لئے آنا بھی ثابت نہیں ہوتا۔ حساب۔ کتاب میزان جنت دوزخ وغیرہ مجاز پر محمول ہے۔ حتیٰ کہ زمین اور آسمان کو پیدا کرنے کا خیال یہودیوں کے بوسیدہ اور پرانے تصور کا عکس ہے۔

"ہمارے زوال کے اسباب" کے لیکھک مولوی عبدالشکور صاحب ایم۔ اے نے لکھاہے اور اسلام کی پرانی تعبویر کو سامنے رکھ کر مسلمانوں اور سمجھدار مسلمانوں کو بتلایا ہے کہ ہم:-

"اگر یہی اسلام مغرب کے سامنے لائیں۔ تو اسلام قبول کرنا تو درکنار آپ کو شاید مہذب سوسائٹی میں جگہ بھی نہ ملے اس سے آپ یہ اندازہ فرمائیں۔ کہ مہذب سوسائٹی میں داخل ہونے کے لئے اسلام کو قربان کر دینا چاہیئے۔ بلکہ اس زمانہ کے حالات کو مد نظر رکھ کر اسلام کی ترجمانی کرنا چاہیئے۔ ورنہ اسلام کو سخت خطرات کا اندیشہ ہے۔"

اور ہے بھی در اصل یہ بات ٹھیک۔ کیونکہ اسلام کے اعتقادات کی بوسیدگی نہیں نہیں کہتی کہ اسلام کو اس صورت میں قائم نہیں رہنے دیتی۔ اگر آج اسلام اس شکل وصورت میں موجود ہو۔ جو اورنگ زیب کے زمانہ کا اسلام تھا۔ محمود کے عہد کا اسلام تھا۔ تو اسلام کی طرف کوئی بشر بھی ایک آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے۔ میرے مسلمان بھائی ناراض نہ ہوں تو میں آپ کے آگے ایک مہذب مسلمان کے ان بیمارکس کو پیش کرتا ہوں۔ جو احادیث اور تفاسیر کا عالم ہے اور جس نے اسلام کی تمام ترکتابوں کی چھان بین کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ:-

صحیح تر حدیثوں میں قصص ہوشربا۔ زمان ماضیہ کے عجیب وغریب واقعات۔ زمین کی پیدائش۔ اس کا قیام۔ سورج۔ عرش۔ کرسی۔ لوح محفوظ۔ فرشتوں بادلوں۔ بجلی۔ رعد کی داستانیں۔ قبر کا عذاب۔ و ثواب۔ میزان۔ پل۔ صراط۔ دوزخ۔ جنت۔ حور و قصور کے حیرت افزا کرشمے۔ معراج آسمانی معجزات پیدائش ونزول۔ جیسے دجال مہدی صحابہ اور اہل بیت کے مناقب اور مثالب اور ان کی مذمت و قیامت کی پیشگوئیاں۔ بادشاہوں کے جور وستم اور ان کی لڑائیاں۔ قربانی اور اُس کا ثواب۔ حلال و حرام جانور۔ حد زنا۔ پاکی اور ناپاکی۔ دین کی باریکیاں جلی شرمی ہیں... صفحہ ۹۴

ان سطور کے لکھنے والے مولوی مقبول احمد صاحب بی۔ اے ہیں اور وہ موجودہ اسلام کو دیکھ کر علمائے کرام سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ:-

"دنیا میں اسلام کی کیا ضرورت تھی۔ جب کہ پہلے یہودیوں کے مذہب میں ہماری شریعت کی ساری باتیں موجود تھیں۔ یہود کا مذہب کیوں منسوخ اور نامقبول قرار پایا۔ اور اس کی جگہ کیوں اسلام قایم ہوا۔ کون یہودی ایسا ہے جو خدائے واحد لاشریک کا قائل نہیں۔ یا انبیائے مرسلین کا۔ اگر کوئی مولوی صاحب موجودہ اسلامیت اور یہودیت میں فرق دکھلائے تو میں بیشک قائل ہو سکتا ہوں۔"

"لفظ سنت کی تحقیق صفحہ ۴۴

آج سے پچاس سال پہلے کسی مسلمان میں یہ جرأت تھی۔ کہ وہ اس قسم کے کلمات منہ سے نکال سکتا اور اس قسم کا دعا پیش کرتا۔ نہیں۔ اُس وقت تحقیق و تفتیش کے سب دروازے بند تھے۔ دوسروں کے مذہب سے جانکار ہونا اور مذہبی تواریخ کے مطالعہ سے مس رکھنا ایک بڑی دور کی بات تھی۔ اس بات کا فخر رشی دیانند جی مہاراج کی آمد سے اسلام کو حاصل ہوا۔ اور سب سے پہلے سرسید کی نقطۂ رس نظر نے ابتدا کی۔ اور آج اسی کی تقلید میں مہذب مسلمان اس میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور اسلام کی حقیقت سے جانکار ہوتے چلے جاتے ہیں۔

CC-0. ... Collection, Haridwar. Digitized ...

لکھنؤ کے مشہور و معروف ادبی رسالہ نگار کے مارچ سنہ ۱۹۳۲ء کے انشو میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں اسلام اور یہود کے عقائد کا تقابل پیش کیا گیا تھا۔ میرا وجدان ہے کہ سمجھ دار مسلمانوں کو جن کا یہ اعتقاد نہیں ہے کہ اسلام دنیا میں ایک نیا نرالا اور خدائی مذہب ہے۔ کہاں تک اس نے یہودیت کی تقلید سے کام لیا۔ اور کتنا کچھ یہودیت کا عنصر اس میں اس وقت بھی پایا جاتا ہے۔ دیکھیے:-

(۱) قربانی ایک فعل محمود اور پسندیدہ خدا ہے یہ اسلام کا اور یہود کا مشترکہ عقیدہ ہے

(۲) اسلام یہ تسلیم کرتا ہے کہ خدا کے ہاتھ پیر ہیں۔ اور وہ بالکل ہی مجسم انسان کی مانند ہے فرقہ حنابلہ اور اہلحدیث کے اسی عقیدہ کے مطابق یہود کا خیال ہے۔

(۳) یہودیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ انسان ایک خاص قسم کے جانور کا گوشت کھانے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ صرف ناپاک ہی نہیں بلکہ اس کے بد مذہب ہونے میں بھی شبہ نہیں رہتا۔ اسی طرح اسلام کا سد ہانت ہے اور وہ سور کے گوشت کو اس حد میں شمار کرتے ہیں۔

(۴) یہودیوں میں عبادت میں کسی خاص حرکت کے نہ کرنے سے عبادت کا باطل ہونا تصور کیا جاتا ہے اسی طرح اسلام میں رکوع و سجود کے لئے حرکت کا ہونا لازم ہے۔

(۵) یہودیوں میں غیر یہود سے سود لینا جائز ان کے مال کو خورد برد کرنا اور ان کی عورتوں سے مباشرت کرنا جائز ہے۔ اسی طرح فتاویٰ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی میں مسلمانوں کے لئے ہدایت پائی جاتی ہے۔

(۶) جس طرح یہود صحائف آسمانی بلا طہارت چھونا اور ترجمہ پڑھنا حرام جانتے ہیں اسی طرح مسلمانوں کی حالت ہے۔

(۷) یہودیوں میں فاجرہ زانیہ اور مرتد کو سنگسار کر دینے کا جواز ہے۔ اسی طرح اسلام کی غلامی ہے۔

(۸) یہود اور اسلام غلامی کے جواز میں متفق علیہ ہیں۔

(۹) طہارت۔ زکوٰۃ۔ روزے اور ان کے قواعد کی پابندی۔ ختنہ۔ طلاق کی آسانی اور توریت کے احکام کے منسوخ تسلیم کرنے میں یہودیت اور اسلام میں بال برابر بھی تفاوت نہیں ہے۔

مولوی معقول احمد صاحب بی اے کے وچاروں کو میں آپ کے پیش نظر کر چکا ہوں۔ یہ نہ چاہیے کہ آریہ سماج اور اسلام کے موضوع پر کیے ہوئے اسلام کی بوسیدگی کی طرف کیوں متوجہ ہو گیا۔ یہ ایک فطری بات ہے۔ اور یہ ایک پختہ اصول ہے کہ بلا اثر کے متاثر ہوا ہی نہیں کرتا۔ مسلمان بھی دیانندجی کے کام اور آریہ سماج کے فیض سے انکار نہیں کر سکتے۔ خود ہمارے پیش کردہ مولوی صاحب نے اپنی تالیف فلسفہ مذہب میں جہاں اور تمام امور پر روشنی ڈالی ہے۔ وہاں رشی دیانند کے اسلام پر فتح کا اس رنگ میں اقرار کیا ہے کہ

"سوامی دیانند کے خیالات کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ مذہب ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے اصول انسان کے خود بنانے سے نہیں بن سکتے اور انسان جب اپنے سامنے کسی نمونہ خصوصاً اسلام کو پیش نظر رکھ کر ایک مذہبی خیالات کی ترتیب دیتا ہے۔ تو عام انسانوں کا دل اس سے مطمئن نہیں ہوتا" صفحہ ۹۳

کیوں ہو۔ اگر اسلام فطرت کے قریب اور تجربے قریب تر ہوتا۔ اور اسلام کی تعلیمات اس قسم کی ہوتیں جو طبیعت اور اذہان انسانی میں جذب ہو جانے والی ہوتیں۔ تب تو یہ ہو سکتا تھا۔ کہ مسلمان بھی اس بات کا اقرار نہ کرتے۔ لیکن آج مولانا نیاز محمد صاحب نیاز فتح پوری جیسے نبض شناس کہتے ہیں۔ اور صاف الفاظ میں کہتے ہیں۔ کہ نہیں۔ کہ اسلام اور موجودہ اسلام کا پروردہ

"مسلمان وہ ہے جو انتہا درجہ کا تنگ نظر ہو۔ حد درجہ کا خود غرض ہو۔ اور بے انتہا کمزور و بزدل ہو لیکن اس کا درجہ فخر بلندی۔ اخلاق اور پاکیزگی نہیں بلکہ اس کی پہچان اب صرف یہ رہ گئی ہے کہ خدا کی عبادت کی جگہ محراب و منبر کی پوجا کرتا ہے اور اپنے سوا سب کو کافر ملحد۔ مشرک اور ناری بتاتا ہو۔"

(نگار جون سنہ ۱۹۳۱ء)

آریہ سماج ان اقسام کے اعتقادات سے دور رہنے کی ہدایت کرتا ہے۔ آریہ سماج نے خدا کی ہستی اور ایشور کے وجود نہیں بلکہ انسان کے فرائض کو ایسے اعلیٰ انداز میں منضبط کیا ہے کہ آج دنیا عش عش کر رہی ہے ہزاروں میل کی دوری پر امریکہ میں بیٹھا ہوا پادری اینڈریو جیکسن کہتا ہے کہ ہندوستان میں مجھے آریہ سماج روپی اگنی اتنی پرچنڈ ہوتی دکھائی دے رہی ہے جس میں توہمات اور باطل اعتقادات کے خس خاشاک بھسم ہو جائیں گے۔ آج یہی وجہ ہے کہ آریہ سماج کے استدلال کو دیکھ کر ذی فہم مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اسلام کی موجودہ عبادت کا طریق ایک غیر فطری شے ہے روزہ کو ہی لیجیے۔ آج اسی روزہ کی فلاسفی پر بڑی مدلل اور پُر معنی بحث ہوتی ہے اور مسلمان علما کہتے ہیں کہ یہ روزہ اور روزہ کی بوسیدہ فلاسفی کسی طرح بھی دل کو مطمئن نہیں کر سکتی۔ چنانچہ صاحب موصوف نے ستمبر ۱۹۳۱ء کے نگار کے صفحہ ۹ پر تحریر کیا ہے کہ:-

مذہب میں روزہ کسی بھی اصول کو مدنظر رکھ کر فرض نہیں کیا گیا۔ ورنہ درحقیقت روزہ رکھنے سے مذہب کا خیال صلاح معدہ تھا۔ اس سے مقصود محض امتثال امر ربانی ہے اور مذہب کی ایک عظیم الشان یادگار کو تازہ کرنا۔ ورنہ ظاہر ہے کہ انسان بھوکا رہ کر خدا پر کوئی احسان نہیں کرتا۔ اور نہ بزعم خود صوفیہ اس سے روحانیت پیدا ہوتی ہے"

آج یہی بات اور فلسفہ دانوں کے اسی تصور کو لیکر کسی پرانے تاپ کے مسلمان کے پاس چلے جاؤ۔ اور وہ کبھی بھی ان جذبات کو ایک مسلمان کے ذہن سے نکلے ہوئے تصورات نہیں خیال کریگا۔ مگر دراصل وہ غلطی پر ہے۔ کیا یہ باتیں اسلام کو اسلام نہیں رہنے دیتیں۔ ان کے خیال سے شاید ایسا ہو۔ ہاں اگر ایسا نہیں تو اسلام اسلام نہیں۔ بلکہ ایک ایسی شے بن جائیگا۔ جیسا آریہ سماج۔ اور وہ اس وقت ایک عقلی شے ہوگا۔ آریہ سماج عقل کی بات بتلاتا ہے فطرت کا سبق پڑھاتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ فطرت اور نیچر ہے۔ وہ مذہب ہے۔ وہ دھرم ہے۔ وہ دین ہے۔ اور اسی پر چلنے سے ایمان کامل ہو سکتا ہے صرف اٹھنے بیٹھنے اور بھوکا رہنے سے نہیں۔ یہ فروعی باتیں ہیں۔ پرانے خیالات کا اثر ہے۔ اس اثر کو اور توہمات کو اس فلاسفی سے کنارہ کش ہو کر عقل کے قریب ہو جاؤ سمجھو اور عقل کی بات کرو۔ انسان دنیا میں کس لئے آیا کیا اس کے آنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ جبر و اکراہ سے ظلم و ستم سے اور دھینگا مشتی سے دنیا پر بسنے والوں کو مرعوب کرے۔ تلوار لے کر دوسروں کی گردن اڑانے میں اپنے مذہب کی خوبی جانے۔ بلاوجہ دوسرے جانداروں کو آزار دینا پیسے نہیں۔ مذہب اور دھرم امن اور شانتی کا پیغام لے کر آئے۔ اور مذہب اس لئے آئے۔ کہ دنیا میں پائی جانے والی خرابیوں کو دور کر کے اصلاح کی جائے۔ روح کو اور آتما کو اور دنیا کے مخمصوں میں پھنسی ہوئی آتماؤں کو امن اور شانتی کا پیغام پہنچایا جائے۔ راحت اور تسکین قلب کے سامان مہیا کئے جائیں۔ اور کوئی قدم ایسا نہ اٹھایا جائے جس سے کسی کو آزار پہنچے۔ لیکن نہیں مذاہب آئے مذہب پیدا ہوئے۔ مگر مذاہب کے بانیوں کے حقیقی مطلب سے پیروؤں کو روگردان ہونا پڑا۔ اور انہوں نے مذہب کو من مانی قصے اور مطلب کی چیز خیال کر لیا۔ مذہب کا تعلق تو ہماری روح سے تھا۔ ہمارا آتما شانتی چاہتا تھا۔ مگر شانتی اور امن کی استھاپنا کے لئے دوسروں کے وچاروں کو پریورتن کرنے کے برعکس ان لوگوں نے ایک اور ہی راستہ نکال ڈالا۔ نفاق اور لڑائی و فساد کی خلیج حائل کر دی۔ تلوار لے کر دوسرے وچار والوں کو مٹانے لگ پڑے۔ میں اس معاملہ میں اسلام کو مطعون نہیں کرتا۔ کہ سب سے پہلے اسلام نے ہی اس قسم کی خونریزی سے اپنے دامن کو رنگین کیا۔ بلکہ اسلام اس تصور کا اتنا شکار ہوا۔ اور اس نے مذہب کو سیاسیات سے اتنا مخلوط کر ڈالا۔ کہ مذہب کی بات اور وہ حالی شانتی کے برعکس اسلام کے اونیائی فروعی باتوں کے پیچھے پڑ گئے۔ حکومتوں کے لئے۔ ملک گیری کی ہوس کے لئے اتنے جنگ لڑے۔ کہ بیگانے تو بعد ہے۔ اپنے دینی بھائیوں سے بھی برسر پیکار ہوتے رہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اسلام اور وہ اسلام جو اصلاح کے لئے آیا تھا۔ خرابیوں کا شکار ہو گیا۔ اس کے مذہبی فرائض یہودیوں مجوسیوں اور پارسیوں کے اعتقادات کے عکس بن گئے اور اصلاح بالکل ہی نہ ہو سکی۔ آج رشی دیانند جی مہاراج آتے۔ آریہ سماج کا پیغام اور ربانی پیام آیا۔ اور اس نے دنیا والوں کو اور دنیا میں موجود مسلمانوں کو بھی دھرم کی حقیقت اور مذہب کی فطرت سے آگاہ کیا۔ تو آج کہیں میرے مسلمان دوست اصلاح کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ اور انہیں اپنی کمزوریاں اسلام کی خامیاں اور موجودہ اسلام کی بوسیدگیاں صاف طور پر نظر آ رہی ہیں۔ آج وہ عصبیت کی وجہ سے پہلے ہی آریہ سماج کے احسان کو فراموش کر دیں لیکن قدرت نے اور آریہ سماج نے جو شاہراہ دکھائی ہے۔ اس پر بضرور چلنا ہی پڑیگا۔ اور اس پر چلے بغیر اور کوئی چارہ ہی نہیں۔ عصبیت سے متعصب مسلمان اور وہ مسلمان جو آریہ سماج کو ایک آنکھ بھی نہیں دیکھ سکتے۔ وہ رشی دیانند کی طاقت اور رشی دیانند کے کام اور اس کے پیروں کے وصلوں پر دانت پیستے ہیں۔ اور حیران ہوتے ہیں۔ ان ہی لوگوں میں جناب راغب علی صاحب ایم۔ اے کلکتہ نے ماہوار مجلہ نیرنگ خیال لاہور کے اقبال نمبر میں اقرار کیا ہے۔ کہ:-

"سوامی دیانند ان میں ایک مبلغ ہوا ہے۔ مگر اس قوم نے اس کو آسمان شہرت پر پہنچا دیا ہے اور اس کی تحریک کو جو زیادہ تر قومی عصبیت پر مبنی ہے۔ عام و عالمگیر کرنے کے لئے ملک کے طول و عرض میں سماجوں سبھاؤں سکولوں کالجوں اور مشنوں کا جال پھیلا دیا ہے۔" صفحہ ۱۷-۱۸

اب بتلائیے اس سے بڑھ کر آریہ سماج کی فتح اور کیا ہو سکتی ہے۔ گو یہ جذبات ایک جامع تنقید کے رہین منت ہیں۔ لیکن فی الوقت ان کے متعلق کچھ نہ کہتا ہوا یہ بتلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کی فتح عظیم سے آج دنیا لرزاں بر اندام ہو رہی ہے اور آریہ سماج کے وچاروں کی خوبی کو دیکھ کر سمجھ دار مسلمان عش عش کر رہے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں۔ کہ اسلام اب بلا تبدیلی زندہ ہی نہیں رہ سکتا۔ مگر جب ایک اوسط درجہ کے مسلمان کی حالت نہیں متوسط طبقہ کے سمجھ دار مسلمانوں کی حالت دیکھیں۔ تو وہ کچھ اور ہی ہے۔ ان کی نسبت مولوی عبدالشکور صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی (علیگ) "ہمارے اسباب زوال" میں رقم فرماتے ہیں کہ:-

"ہندوستان کے ایک اوسط درجے کے مسلمان نوجوان کے مذہب کا آج یہ حال ہے۔ زندگی میں داخل ہونے کے بعد جب وہ آریہ سماجیوں اور پادریوں کے اعتراضات سنتا ہے تو اکثر تو چپ ہو جاتا ہے اور اگر زیادہ تلاش و جستجو کرنی پڑی۔ تو امیر علی مرحوم کی اسپرٹ آف اسلام یا مولانا محمد علی کا انگریزی

مصر کا ایک عظیم الشان عجائب خانہ

قدیم مصریوں کا ترقی تمدن کا ثبوت

سنین گذشتہ میں مصر کے آثار قدیمہ دنیا کا مرکز توجہ بنے ہوئے تھے۔ یہ آثار مصر کے عجائب خانہ میں محفوظ ہیں۔ ان کو حاصل کرنے میں مصری عجائب خانہ کی خدمات بہت ہی گراں قدر ہے

عجائب خانہ ان آثار کو مختلف طریقوں سے حاصل کرتا ہے۔ ان میں سب سے پہلے طریقہ کھدائی کا ہے۔ مصر کے مختلف اقطار میں جہاں کہیں آثار کا سراغ ملتا ہے۔ عجائب خانہ وہاں کھودائی شروع کروا دیتا ہے۔ وہ بالعموم نواح صقارہ و دہشور میں آثار قدیمہ کی تلاش کرتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں جو آثار وہاں دریافت ہوئے ان میں ملک او مرکات کا سر بھی ہے۔ اس سر کے ساتھ ریڑھ کی پوری ہڈی بھی لگی ہوئی ہے ایک دوسری دلچسپ چیز السوفیس رابع کا بت ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی عجیب و غریب بت ہیں۔ جن پر حفاظت کے لئے مختلف روغن پھرے ہوئے ہیں۔

حصول آثار کا دوسرا طریقہ ان مقامات کی کھودائی جن کے متعلق غیر ممالک کے علمی ادارے تحقیقات کرتے ہیں۔ یہ طریقہ بھی پہلے طریقہ سے کچھ کم اہم نہیں۔ بلکہ بعض اوقات وہ پہلے طریق پر فوقیت لے جاتا ہے۔

ان ادارات میں سب سے زیادہ اہمیت جامعہ شکاگو کو ہے جس کے زیر اہتمام فیوم میں کھدائی کا کام شروع کیا گیا برٹش میوزیم نے بھی بعض مقامات میں کھدائی کا کام کیا۔ جرمنی کی ایک جماعت نے بھی کام شروع کیا۔ لیکن بعد میں اس کا کام رک گیا۔ اب بہت جلد وہ جماعت پھر کام شروع کرنے والی ہے۔ مصر کے آثار قدیمہ پر دنیائے مغرب کے احسانات بہت زیادہ ہیں۔ جتنی مصری جماعتیں آثار کا انکشاف کرنے کے لئے مصر کی خاک چھانتی پھرتی ہیں۔ ان کی تمام کفالت ان کے وطن کی شخصی اعانتوں سے ہوتی ہے۔ اور ان کی حکومتیں بھی انہیں مالی امداد دینے سے پہلوتہی نہیں کرتیں۔

یہ جماعتیں کام شروع کرنے سے قبل حکومت مصر کے ساتھ کرتی ہیں جن میں ان کے حقوق اور ان کی خصوصیات کی تفصیل کر دی جاتی ہے لیکن چند سال ہوئے جب حکومت نے اپنے ملکی اور وطنی مصالح کے پیش نظر ان معاہدات کو منسوخ قرار دے دیا اور اپنے لئے یہ حق محفوظ کرا لیا۔ کہ ان جماعتوں کی کھودی ہوئی چیزوں میں وہ جس چیز کو لینا چاہے گی لے لیگی۔ اور اگر مناسب سمجھے گی۔ تو ان کی تمام کھدائی سے نکلی ہوئی چیزوں کو لے سکے گی۔

البتہ ان جماعتوں نے یہ حق اپنے لئے محفوظ کرا دیا ہے کہ انکشافات کا اظہار اور ان کی نشر و اشاعت سے پہلے وہ خود ہی کریں جب تک وہ خود کسی چیز کو منظر عام پر نہ لانا چاہیں۔ حکومت کو حق ہوگا۔ کہ وہ انہیں شائع کر دے۔ چنانچہ عجائب خانہ میں ایک خاص کمرہ ہے۔ جس میں اس قسم کے محفوظ آثار رکھے جاتے ہیں۔ اس پر لکھا ہوا ہے۔ کہ تصویر لینا ممنوع ہے۔ اور یہ حصریات مدینیہ ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تک بہایت اہم آثار کا انکشاف کیا جا چکا ہے۔

متحف میں آثار کا منتقل کرنا

آثار کھدائی کی جگہ سے متحف تک لے جانے میں خاص احتیاط برتی جاتی ہے۔ اور قیمتی اشیا کو ابنائے متحف خود اپنے کندھوں پر نہایت حفاظت کے ساتھ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ قدیم ملبوسات وغیرہ کے قسم کی چیزیں جن کے تلف ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ ان کو ئی ماہر کیمیا اس جگہ پہنچاتا ہے۔ جو ان کے لئے مخصوص ہے اور ان کی حفاظت میں جملہ احتیاطی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ اس قسم کی موجودات کی نگرانی کے لئے متحف میں خصوصیت کے ساتھ ایک کیمیاوی محکمہ قائم ہے۔ اس محکمہ کے متعلق ایسی چیزوں کا متحف تک لانا اور ان کی حفاظت کرنا ہے۔ آثار کو عجائب خانہ تک پہنچانے کے لئے کشتیوں، ہوائی جہازوں اور ریلوں سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ لیکن متحف کبھی کبھی ان آثار کو منتقل کرنے میں ان طریقوں کا استعمال بھی کرتا ہے۔ جنہیں قدمائے مصر نے ان کے نقل کرنے میں اختیار کیا تھا۔ مثال کے طور پر تابوتوں کے منتقل کرنے کے طریقہ کو لے لیجئے۔ گول لٹھوں کے اوپر تابوت رکھ دیتے ہیں۔ اور ان لٹھوں کے ذریعہ سے جو تابوت کے نیچے کی طرف لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسے اس مقام تک اٹھائے جاتے ہیں جو اس کے رکھنے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔

قدیم ترین آثار

اس عجائب خانہ میں جو آثار سب سے زیادہ قدیم ہیں۔ وہ عصر حجری کے زمانہ کے ہیں۔ ان قدیم ترین آثار کے لئے عجائب خانہ میں ایک مخصوص کمرہ ہے جس کے یہ آثار عصر حجری کے ہر دور پر مشتمل ہیں۔

اس عظیم الشان متحف کے علاوہ پورٹ سعید زنازیق بنا اور اسوان میں بھی چھوٹے چھوٹے عجائب خانے ہیں۔ لیکن وہ سب کے سب تابرھ کے مذکورہ عجائب خانے کے تابع ہیں ÷

(عربی سے ترجمہ)

ترانۂ بہار

(نتیجۂ فکر شری لالہ ترلوک چند جی محروم بی۔ اے)

صبح نورانی پیام بخت بیدار بہار
اب جہان رنگ و بو ہے اور سرکار بہار

موسم سرما کی سب افسردگی رخصت ہوئی
گرم چار اطراف عالم میں ہے بازار بہار

فصل نو سے وقف تفریح یک عمل ہے اک جہاں
تو بھی اٹھ خواب گراں سے اے پرستار بہار

مچلی فطرت میں پہلی جاگ اٹھی دنیا تمام
عالم امکان ہے سارا غلغلہ زار بہار

دامن کہسار سے یخ بستہ چشمے چل پڑے
جا کے پہنچی ہے کہاں تک گرمی کار بہار

طبع شاعر میں نئے سر سے روانی آ گئی
خود بخود موزوں ہوئے جاتے ہیں اشعار بہار

آشیانوں سے نکل کر باغ و صحرا میں طیور
ہو گئے ہنگامہ پرور پا کے آثار بہار

کونپلیں پھر شاخ میں سے پھوٹ نکلی ہیں نئی
آرزوئے نو سے تو بھی ہو دل افگار بہار

آریہ سماج چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا چناؤ

آریہ سماج چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ چناؤ میں حسب ذیل عہدہ داران تجویز ہوئے ہیں:۔

پردھان:۔ لالہ جیون مل جی گھی

اپ پردھان۔ مہاشہ مکوت رام

منتری:۔ مہاشہ نند لال جی ۔ ۔

اپ منتری۔ لالہ چند جی

خزانچی:۔ پنڈت نند لال جی سند یسم

لائبریرین:۔ لالہ گرد ھاری لال جی و بھیم سین جی

علاوہ ازیں حسب ذیل ممبران انترنگ سبھا تجویز ہوئے پنڈت روشن لال جی وید۔ لالہ چونی لعل کوہلی۔ پنڈت میلا رام جی وید ÷

(لال چند اپ منتری آریہ سماج چونڈہ)

آریہ سماج نزیلہ کا چھٹا سالانہ جلسہ

نزیلہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء آریہ سماج نزیلہ کا چھٹا سالانہ جلسہ شری مُت پنڈت گوپال جی گورنر گوروکل اندرپرستھ کی زیر صدارت سماج مندر میں منایا گیا۔ تاریخ ۳۰ مارچ کو نگر کیرتن ہوا۔ اور دونوں دن رات کو شہر میں پرچار ہوتا رہا۔ جس سے پبلک پر کافی اچھا اثر پڑا۔ مہاشہ جی کا بڑا با اثر ویاکھیان ہوا ÷

(سیکرٹری آریہ سماج نزیلہ)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اپنشد کتھا امرت ساگر

مہاتما نارد اور رشی سنت کمار

از شری پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم ۔ اے گرودت بھون لاہور

پراچین سمیہ کی ایک کتھا آتی ہیں کہ ایک بار مہاتما نارد رشی سنت کمار کے چرنوں میں اپستھت ہوئے اور پرارتھنا کی۔ کہ مہاراج مجھے برہم ودیا پڑھایئے۔ مہرشی پرشن کرنے لگے۔ کہ اے نارد! آپ نے اب تک کیا کیا پڑھا ہے۔ وہ مجھے سنا دیں تاکہ میں اس کے آگے آپ کو شکشا دوں۔ مہاتما نارد نے جواب دیا۔ بھگوان!

ऋग्वेदं भगवो ऽध्येमि यजुर्वेदं सामवेदमाथर्वणं चतुर्थम् इतिहासपुराणं पञ्चमं वेदानां वेदं पित्र्यं राशिं दैवं निधिं वाकोवाक्यमेकायनं देवविद्यां ब्रह्मविद्यां भूतविद्यां क्षत्रविद्यां नक्षत्रविद्यां सर्पदेवजन —

مہاراج رشی ور! میں نے رگوید۔ یجروید۔ سام وید۔ اتھروید اتہاس۔ پران۔ ویدوں کا ویدیعنی گرامر۔ پتری کرم ریاضی۔ بھاگیہ وگیان۔ ندھی گیان۔ ترک شاستریعنی شاستر۔ دیوگیان۔ برہم ودیا۔ پانچ تتوں کی ودیا۔ دھنر وید۔ جوتش شاستر۔ سانپوں کی ودیا اور سنگیت ودیا کو جانتا ہوں۔ مہاراج! ان سب ودیاؤں کو میں نے پڑھا ہے۔

پھر مہاتما نارد کہنے لگے۔ کہ مہاراج! میں کیول منتروں کو ہی جاننے والا ہوں۔ یعنی صرف گرنتھوں کا پاٹھ ہی جاننے والا ہوں۔ آتما کو نہیں جانتا ہوں۔ میں نے آپ جیسے مہاتماؤں سے سن رکھا ہے کہ آتما کا جاننے والا شوک سے تر جاتا ہے۔ وہ جنم اور مرتیو سے پار ہو جاتا ہے۔ بھگون! آپ مجھے ایسی ودیا دیں۔ کہ جس سے میں اس شوک ساگر سے پار ہو جاؤں مہرشی سنت کمار کہنے لگے۔ کہ اے نارد! آپ نے جتنی تعلیم پائی ہے۔ وہ سب نام کی ہے یعنی شبد ماتر ہی ہے۔

آگے چلکر مہرشی سنت کمار ایک ایک سیڑھی کو یکے بعد دیگرے بتلاتے ہیں۔ (۱) نام (۲) بانی (۳) من (۴) سنکلپ (۵) چت (۶) دھیان (۷) وگیان (۸) بل (۹) ان (۱۰) جل (۱۱) تیج (۱۲) آکاش (۱۳) سمرن (۱۴) آشا (۱۵) پران (۱۶) ستیہ (۱۷) وگیان (۱۸) متی (۱۹) شردھا (۲۰) نشٹھا (۲۱) کرتی یعنی فرائض کی ادائیگی (۲۲) سکھ (۲۳) بھوما یعنی پرم پرماتما (۲۴) اہنکار آدیش یعنی "میں" کو ہی برائی سمجھا۔ (۲۵) آتم آدیش یعنی آتما ہی کی مہما کو ہر جگہ سمجھا۔

ان میں پہلے سے دوسری۔ اسی طرح جوں جوں آگے جاتے ہیں۔ مضبوط سیڑھی ہوتی جاتی ہے۔ انت کی سیڑھی آتم آدیش یعنی اُس وقت منش ہر طرف اُس پرم پتا پرماتما کو ہی دیکھنے لگ جاتا ہے۔ اُس کو اور کوئی وستو نظر ہی نہیں آتی۔ اس موقع پر ہمیں ایک گھٹنا یاد آتی ہے۔ کہ:-

ایک بار درون آچاریہ اپنے شاگردوں کا امتحان لے رہے تھے۔ سب نے اپنے اپنے کرتب دکھائے۔ ارجن کی جب باری آئی۔ تو اس کے لئے پریکشا یہ تھی۔ کہ درخت کی ٹہنی پر ایک چڑیا بیٹھی تھی۔ اس کی آنکھ میں نشانہ لگانا تھا۔ جب ارجن نشانہ لگانے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ تو اس سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا تجھے درخت نظر آتا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے۔ نہیں۔ پھر سوال کیا گیا۔ کہ کیا تجھے چڑیا آتی ہے۔ پھر بھی وہی جواب پھر کہا گیا کہ تمہیں نظر کیا آتا ہے؟ جواب ملا۔ صرف چڑیا کی آنکھ۔ تو وہی اوستھا یہاں برہم گیانی کی بتلائی گئی ہے۔ برہم گیانی کو برہم کے سوائے کچھ نظر نہیں آتا۔ وہ چاروں طرف ایشور کی مہما ہی دیکھتا ہے۔ اپنشد نے کہا ہے۔ کہ:-

तरति शोकमात्मवित् ... न पश्यो मृत्युं पश्यति न रोगं नोत दुःखतां सर्वं ह पश्यः पश्यति सर्वमाप्नोति सर्वशः इति ॥

شلوک کہا گیا ہے کہ آتم درشی مرتیو کو نہیں دیکھتا۔ وہ امر ہو جاتا ہے۔ اس کو کوئی بیماری نہیں لگتی۔ اس کو کوئی مانسک دکھ نہیں ہوتا۔ آتم درشی سب کچھ جانتا ہے۔ اور سب سکھ سب طرح سے پراپت کرتا ہے۔ آگے کہتے ہیں کہ:-

आहारशुद्धौ सत्त्वशुद्धिः सत्त्वशुद्धौ ध्रुवा स्मृतिः स्मृतिलम्भे सर्वग्रन्थीनां विप्रमोक्षः तस्मै मृदितकषायाय तमसस्पारं दर्शयति भगवान् सनत्कुमारः —

آہار شدھ ہونے سے انتہ کرن کی شدھی ہوتی ہے آتمک اُنتی کے لئے خوراک کا بہت دھیان رکھنا پڑتا ہے دھرم جگیاسو کے لئے ہمیشہ ساتوک پدارتھوں کا ہی سیون کرنا چاہیئے۔ جتنے وہ راجسک اور تامسک اشیاء کھاتا ہے۔ اتنی ہی اُس کی من کی ورتیاں خراب ہوتی جاتی ہیں۔ شدھ ان سے انتہ کرن بھی شدھ رہے گا۔ جب انتہ کرن شدھ ہو جائیگا۔ تو پھر سمرتی یعنی یادگار مستحکم ہو جائے گی۔ وہ نشچہ کا پکا ہو جائے گا۔ جب نشچہ پکا ہو جاتا ہے۔ تو پھر سب بڑے کی گانٹھیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اس پرکار اپدیش کر کے مہرشی سنت کمار نے مہاتما نارد کو اپدیش دیا۔ برہم گیان کے پراپت کرنے سے نارد کے سب پاپ دور ہو گئے۔ اور وہ اوپلکے اندھکار سے نکل گیا۔ اب وہ پورا آتم درشی بن گیا...

تحصیل کوٹلی میں ویدک دھرم کا پرچار

مہاشہ ٹھاکر داس منتری آریہ سماج میرپور۔ پنڈت رشی دیو شرما اور میں کوٹلی سے چل کر براستہ تنکیالی کرتوٹ نکر۔ مرہوٹہ۔ دھمنہ ہوتے ہوئے رات کو لموئی رٹہ رہے۔ موضع دھمنہ کے ہندوؤں کی درخواست پیش ہوئی۔ کہ لنیا پاٹھ کے لئے ہم لوگوں نے کوشش کی۔ مگر سرکاری پاٹھ شالا اردو کی مسلمان لڑکیوں کے لئے عرصہ سے کھل چکی ہے۔ ہماری لڑکیاں دھارمک ودیا سے محروم ہیں۔ بالک رام و دیگر ہندوؤں کو جمع کر کے کافی بحث مباحثہ کے بعد طے پایا۔ کہ ماہوار پانچ روپیہ نقد کے علاوہ پاٹھ شالہ کے فرنیچر کا بھی انتظام کر دیویں گے۔ آریہ پاٹھ شالا کھولی جاوے بوجہ سورش سال ہم لوگ اس لائق نہیں۔ کہ زیادہ دان دیویں۔ فیصلہ ہوا کہ ایک درخواست مہاتما ہنسراج جی کی سیوا میں بھیج دیویں۔ اور انترنگ سبھا میرپور میں فیصلہ ہوگا۔

موضع اندلا میں سیتارام چرم کار کو بلا کر نسبت شدھی نو مسلم وغیرہ بات چیت ہوئی۔ موضع گھوڑا کھوئی رٹہ میں گنگی وغیرہ چرم کار گھبرائے ہوئے ہیں۔ کہ ہمارے بھائی نو مسلمان ہو چکے ہیں۔ ان کی جائیداد ضبطی کا حکم تو ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک باوجود نوٹس بیدخلی کی میعاد ختم ہونے کے قبضہ نہیں ملا۔ اُن کو تسلی دی گئی۔ کہ ماہ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ و جیٹھ سمت ۱۹۹۲ کے درمیان جب زمین خالی ہو گی۔ تو قبضہ دلایا جاویگا اور فیصلہ ہو جاوے گا۔

موضع کھوئی رٹہ:- لالہ جانکی ناتھ پردھان آریہ سماج کھوئی رٹہ کے متعلق تیاری آریہ سماج مندر وعدہ کیا۔ کہ بہت جلدی تیار کر دیویں گے۔ کام پتھر ڈھلوائی وغیرہ شروع ہو چکی ہے۔ دانی مہاشہ دان بھیجیں۔ آریہ سماج مندر کھوئی رٹہ اچھوت ادھار کا مرکز ہوگا۔

موضع بنڈلی۔ دوگنی۔ بھیاں میں اچھوتوں کے ۲۵ گھر ہیں۔ اگر پاٹھ شالہ کھل جاوے تو کم از کم ۵۰ لڑکے تعلیم پا سکتے ہیں۔ اور متصل کے دیہات میں پرچار کو بھی ہر قسم کی امداد مل سکتی ہے۔ سبھا کو توجہ مبذول فرمانی چاہیئے۔

دوسرے دن کھوئی رٹہ سے میرپور رجوعہ ہوتی ہوئی رات کو بھوانی آئے۔ بعد ۱۵ میل کے پرچار و معائنہ پاٹھ شالہ جات

معائنہ پاٹھشالہ رجوعہ:- ہم سے پہلے ماسٹر اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس ملاحظہ فرما چکے تھے۔ اس لئے صرف رجسٹرات کا ملاحظہ ہوا۔ رجسٹرات حساب مکمل نہ دیکھ سکے۔ کیونکہ ماسٹر صاحب سمالی گئے ہوئے تھے۔ اچھوتوں میں پرچار ہے۔ اب چھوت چھات دور ہو چکی ہے۔ ایک بادلی بر آمد ہوئی۔ جو چرم کار استعمال کرتے ہیں۔ بواتی آریہ پاٹھشالہ:- ماسٹر پھول چند رجسٹرات صاف اور باقاعدہ رکھے ہیں مکان شالہ اپنا تیار ہو چکا ہے۔ سرسری طور پر دیکھا گیا۔ تعلیمی حالت اچھی ہے۔ ہندی کا پرچار ہے۔ ۱۷ ارچیت سمت ۱۹۹۱ کو مہاشہ ٹھاکر داس میرپور چلے گئے۔ اور مجھے دیگر پاٹھ شالہ کے سالانہ معائنہ کا پروگرام دے گئے۔

(چیت رام آریہ اپدیشک دیانند منڈل ہوشیارپور)

آریہ سماج نئی دہلی کا انتخاب

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کا انتخاب آئندہ کے لئے اس طرح ہوا:-

پردھان:- لالہ گوپی چند جی۔ ایس۔ ڈی۔ او
اپ پردھان:- پنڈت نرین دت جی و لالہ ...
منتری:- رام سرن
سنگیت منتری۔ لالہ کانشی رام جی۔
اپ منتری:- مہاشہ سردار سنگھ جی۔
خزانچی:- لالہ انند سین جی۔
لائبریرین:- لالہ اننت رام جی۔
سبھا کے پرتی ندھی:- لالہ گوپی چند جی لالہ رام جی۔ رام شرن۔ پنڈت سالگ رام

رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوایئے

جسمیں مردوں کی خفیہ پوشیدہ امراض کی وجوہات علامات وغیرہ مفصل لکھی ہیں امراض کی ادویات کا تذکرہ ہے۔ یہ کتاب ہر شادی شدہ شخص ایک آنہ کا ٹکٹ ڈاک خرچ بھیج کر حاصل کر سکتا ہے خط میں لکھنا چاہیئے کہ میں شادی شدہ ہوں۔ ورنہ کتاب نہ بھیجی جاوے۔

اس کتاب کو جلد منگواؤ۔ وقت گذر رہا ہے!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ـــ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ...

ضلع شاہ پور کی آریہ سماجیں توجہ دیں

(از شری موہن لال جی اُپ منتری آریہ سماج مٹھ ٹوانہ)

سرگودھا میں ستمبر کے مہینے میں آریہ پرانتیہ سمیلن ہوا تھا جس کے سبھا پتی آچاریہ رامدیو جی گورو کل ڈیرہ دون تھے۔ کانفرنس میں جہاں اور بہت سے دلیش ہتکاری پرستاؤ پاس ہوئے تھے وہاں گرام پرچار کا پرستاؤ بھی سروسمتی سے پاس ہوا تھا یہ جگت مدتوں سے یہ ضرورت محسوس کر رہا تھا کہ شہروں میں آریہ سماج کافی پرچار کر چکا ہے۔ اور جو کامیابی اسے حاصل ہونی تھی۔ سو ہو گئی ہے۔ اب آریہ سماج کو اپنا کاریہ کھشیتر گراموں کو بنانا چاہیئے بھارت ماتا کے لنگوٹ بند (مہاتما گاندھی جی) نے جب کانگرس کی ورکنگ کمیٹی سے استعفےٰ دیا۔ تو لوگوں نے آپ سے پوچھا۔ کہ اب آپ ملک کے سامنے کیا پروگرام رکھیں گے۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ اب میں اپنی تمام توجہ گرام سدھار کی طرف لگا دوں گا۔ کیونکہ ہندوستان کی آبادی کا کثیر حصہ دیہاتوں میں مقیم ہے۔ شہروں میں بابو پارٹی کو سمجھانے کی بجائے اگر ہم دیہاتیوں کی گھریلو صنعت کاریوں کی ترقی کی طرف توجہ دیں۔ تو ہم جلدی ہی اُن کے دلوں پر حکومت کر سکتے ہیں۔ گورنمنٹ نے سمجھا۔ کہ مہاتما تو میدان مارنا چاہتے ہیں۔ وہ مہاتما جی کے گراموں میں پہنچنے سے ہی پیشتر وہاں پہنچ گئے۔ کیونکہ گورنمنٹ کو خدشہ تھا۔ کہ کہیں زمیندار لوگ ہمارے برخلاف نہ ہو جائیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ گراموں کے رہنے والے سادہ لوگ ہوتے ہیں۔ جس طرح سے ایک نئے شدہ بچے پر جس قسم کے سنسکار ڈالے جاتے ہیں۔ وہ ویسا ہی بن جاتا ہے۔ اسی طرح ان دیہاتیوں کو جیسا کام کرنے کو کہا جائے۔ وہ ویسا ہی کرتے ہیں یہ خوش قسمتی سرگودھا کے ہی حصے میں آئی۔ کہ گرام پرچار جیسا اہم پرستاؤ آریہ سمیلن میں سروسمتی سے پاس ہو گیا۔

اب یہ وچار ہے کہ ہم نے گرام پرچار کے متعلق کہاں تک کوشش کی ہے۔ البتہ ایک سوچنا آریہ سماج سرگودھا کی طرف سے میں نے اکتوبر کے مہینے میں پڑھی تھی جس میں لکھا تھا۔ کہ ایک ایسا ٹریکٹ ہم تیار کرانا چاہتے ہیں۔ جو کہ اس ضلع کی مروجہ بد رسم وٹہ سٹہ و ان میل بیاہوں کو روکنے میں معاون ثابت ہو۔ ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا۔ کہ آیا اس قسم کا کوئی ٹریکٹ تیار بھی ہوا ہے یا کہ نہیں۔ سرگودھا کے نزدیک چھوٹے چھوٹے چک ہیں۔ جہاں اگر ویدک دھرم کا پرچار کیا جائے۔ تو کامیابی کی کافی اُمید ہو سکتی ہے۔ پہلے پہل وہاں رامائن و مہابھارت کی کتھا کی جائے۔ ساتھ ساتھ ویدک سدھانتوں کی ویاکھیا بھی کی جائے۔ بعد ازاں مورتی پوجا مرتک شرادھ۔ ورن ویوستھا کے متعلق بھی روشنی ڈالی جائے۔

اسی طرح شاہ پور کے نزدیک عاقل شاہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ خوشاب کے جنوب کی طرف چند چھوٹے چھوٹے دیہات مثلاً منگور کرپالکا۔ جلال پور جوتیاں ہموکہ و گروٹ ہیں۔ گروٹ خوشاب سے ۹ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ بیساکھی کے موقعہ پر ایک بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ جہاں ہندو دور دور سے آکر اپنے بچوں کے یگیوپویت سنسکار کرتے ہیں۔ ویسے بھی وہاں کی زیادہ آبادی ہندوؤں کی ہے۔ اگر وہاں کوشش کی جائے۔ تو آریہ سماج ستھاپن ہو سکتی ہے خوشاب و مٹھ ٹوانہ کے درمیان ہڈالی سٹیشن واقع ہے جہاں زیادہ تر سکھ رہتے ہیں۔ چونکہ شہر سٹیشن کے نزدیک ہے۔ اس لئے اگر وہاں آریہ سماج بن جائے۔ تو پرچار میں بڑی مدد ملنے کا امکان ہے۔ اسی طرح اور بہت سے گرام ہیں۔ جہاں پر پرچار کی اشد ضرورت ہے۔ اب ضرورت ہے۔ کہ کام کرنے والے میدان عمل میں کود پڑیں۔ میدان ضرور ہاتھ آجائے گا۔ اب آپ سوال کریں گے۔ کہ بھائی اپنے گھر بار و کاروبار کو چھوڑ کر کون پرچار کرے۔ یہ تو سبھا کا کام ہے کہ وہ اپنے پرچارک بھیجے۔ شاسترارتھوں پر بھیجے ودیش پرچار کے لئے بھیجے یا گراموں میں۔ اس پر تو یہی مثل صادق آتی ہے۔ "ایک انار سو بیمار" بچاس ساٹھ پرچارک ہیں۔ اور ضرورت ان کی ہر جگہ پر ہے۔ شری پوجیہ سوامی سوتنترانند جی و مہاشہ کرشن جی سال بھر اپیلیں کر کے تھک جاتے ہیں۔ تب کہیں جا کر بجٹ کی رقم پوری ہوتی ہے۔ اور پرچارک سب مانگتے ہیں۔

شری آچاریہ رام دیو جی نے آریہ سمیلن میں کہا تھا کہ "اب آریہ سماج کا کام ان لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں ہے۔ جن کا ایک ماتر کام آریہ سماج ہو آوشیکتا اس بات کی ہے کہ آریہ سماج کا کام سارا سمے دینے والے لوگوں کے ہاتھوں میں ہو۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے پاس اس قدر سمے نہیں کہ تمام وقت آریہ سماج کو دے سکیں۔ اس لئے اس میں بان پرست کی مریادا کو جاری کرنا ہوگا۔ جس سے آریہ سماج کو سارا سمے دینے کا کاریہ کرتا ادھک سنکھیا میں مل سکیں۔ یدی آریہ سماجی لوگ ہی بان پرست میں نہیں جائیں گے۔ تو یہ ہے کن لوگوں کے لئے"۔ اس لئے اب بچاس یا اس سے زیادہ یا کم آریہ پرش میدان میں نکلیں اور وید پرچار کے کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ بعض یہ بھی کہیں گے۔ اچھا ہم وید پرچار کا کاریہ تو کریں گے۔ مگر ہم نے ساری عمر ایک جگہ تو بیٹھ کر کام نہیں کرنا ہے وہاں ستھائی رُوپ سے کون کام کریں گے ان کے اس سوال کا بھی میرے پاس نہایت موزوں جواب ہے۔ اس کے لئے میں آپ کی توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماہواری "آرگن" "آریہ" کے جنوری کے پرچہ میں پنڈت وشنو دت جی ایڈوکیٹ فیروز پور شہر کے لکھے ہوئے مضمون "مہاشہ گوگن رام کلانور ضلع رہتک نواسی کے جیون سے اُپدیش" کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں انہوں نے مہاشہ گوگن رام کے وشے میں لکھا ہے کہ سمیہ آریہ سماج کے پرچار کی اچھیا رکھنے والوں کو ایک مارگ دکھایا ہے کہ "جو پرش آریہ سماج میں بھگتی تھا پریم شردھا کی کا انوبھو کرتے ہیں۔ وہ ایسے آتماؤں کے جیون کی کھوج کریں۔ ڈھونڈنے پر ایسے پرش آدر ادھیکار کے اچھک نہیں۔ پرنتو بھگتوں کی کھوج میں رہتے ہیں۔ جہاں بھگتی اور پریم کا دسترت دریا مل جائے وہ وہاں کے ہو رہتے ہیں۔" امید ہے کہ آپ کا یہ عقدہ بھی حل ہو گیا ہوگا۔

میری یہ ہاردک اچھیا ہے کہ جہاں پچھلے سال گرام پرچار کا پرستاؤ پاس ہوا تھا۔ اس طرح اگر آئندہ جلسہ کے موقعہ پر ایک گرام کانفرنس کی جائے۔ تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ اگر آج تک ہم نے گرام پرچار کے کاریہ کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔ تو آدرش رن سے اُرن ہونے کے لئے پنڈت لیکھرام کی طرح ہم اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں کود پڑیں اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک کہ وشو سنسار کو آریہ نہ بنالیں۔ آشا ہے کہ آپ میرے ان تچھ وچاروں پر غور کر کے انہیں عملی جامہ پہنانے کا یتن کریں گے۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے اور ان کا پربندھ

سانیکی منڈی	۱۴ تا ۱۶ اپریل ۱۹۳۵ء	پنڈت دلیپ جی۔ سوامی رودرانند جی۔ پنڈت راجندر جی۔ مہاشہ بھگت رام جی۔ مہاشہ ہریش چندر جی۔
کوٹ کپورہ	۱۵ تا ۱۷ " "	پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت یش پال جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی پرنسپل راجندر لوسن کمار جی موگا کالج مہاشہ اودے سنگھ۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی۔
چیچہ وطنی	۱۸ تا ۲۰ " "	پنڈت رام سروپ جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت دلیسراج جی مہاشہ آتم دیو جی۔ مہاشہ بالکرشن جی پنڈت ہردیالو جی
میاں چنوں	۲۱ تا ۲۳ " "	پنڈت رام سروپ جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی پنڈت ہردیالو جی۔ پنڈت دلیسراج جی۔ مہاشہ آتم دیو جی مہاشہ بال کرشن جی۔
سونی پت	۱۹ تا ۲۱ " "	پنڈت سمیر سنگھ جی۔ پنڈت نیشور دیو جی۔ مہاشہ شونرائن جی مہاشہ نتھا سنگھ جی۔
خانیوال	۱۹ تا ۲۱ " "	پنڈت رام دیالو جی شاستری۔ مہاشہ بالکرشن جی۔
زیرہ	۱۹ تا ۲۱ " "	پنڈت ستیہ دیو جی پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت نتیانند جی۔ مہاشہ اودے سنگھ جی۔
اجنالہ	۱۹ تا ۲۱ " "	پنڈت دھرم دت جی۔ پنڈت پدم چند جی۔ سوامی رودرانند جی آریہ مسافر مہاشہ بھگت رام جی۔ مہاشہ بھدر پال جی۔
جہلم	۱۹ تا ۲۱ " "	پنڈت دلیپ جی شاستری۔ پنڈت بال مکند جی پنڈت رام چندر جی مہاشہ فقیر چند جی مہاشہ ہر چند جی۔
گورو کل کانگڑی	۱۹ تا ۲۱ " "	پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت پریہ ورت جی مہاشہ سالگ رام جی۔

ویدپرچار ادھشٹاتا
(سوامی) سوتنترانند جی

"آریہ مسافر" کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ بھائی کا فرض ہے۔ (مینجر)

بواہ سنسکار:۔

شردھانند مہلہ سندر لاہور میں پنڈت ریلی رام جی پروہت آریہ سماج نے شریمتی کرم دیوی سابق کرم نور ساکن کربالہ کا شبھ بواہ مورخہ ۹ اپریل ۱۹۳۵ء کو سردار موہن سنگھ جی ساکن چک ۸۸ ضلع شاہ پور سے کیا۔ اس موقعہ پر حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ اور مختلف فنڈوں کو دان دیا گیا۔ (نامہ نگار)

آریہ سماج جام پور کا

سالانہ جلسہ

(۱) آریہ سماج جام پور کا ۳۴ واں سالانہ جلسہ ۸-۹-۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء کو بڑی رونق سے منایا گیا۔ جلسہ کے چار ماہ پیشتر پراتہ کال کی کتھا جاری ہو گئی۔ جو نہایت کامیابی سے چلتی رہی۔ آخری ۱۵ دنوں میں شری سوامی سیوکانند جی مہاراج نے کرائی۔ حاضری خوب رہی۔

(۲) جلسہ سے سات روز پہلے برہد یگیہ یجروید سمپورن سے شروع ہوئی۔ جس کی پورن آہوتی نگر کیرتن کے روز ڈالی گئی۔ روزانہ پراتہ کال در سائیں کال گھنٹہ گھنٹہ بھر یگیہ ہوتا رہا۔ پرآتا کال شیش حلوہ روز بانٹا گیا۔ اور شام کے یگیہ میں وید منتروں کی ویاکھیا شری سوامی سیوکانند جی مہاراج کرتے تھے۔

(۳) جلسہ پر مندرجہ ذیل مہانو بھاؤ پدھارے:- شری سوامی سرودانند جی مہاراج۔ شری سوامی سیوکانند جی مہاراج۔ شری پروفیسر رامدیو جی۔ شری کنور سکھ لال جی آریہ مسافر۔ شری پنڈت پریہ ورت جی ایڈیٹر "آریہ"۔ شری پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر اپدیشک اور مہاشہ سالگ رام جی مہاشہ آتم دیو جی بھجنیک پدھارے۔

(۴) نگر کیرتن:- صرف دو گھنٹہ کے لئے شہر میں جلوس گھوما۔ چند جگہوں پر پرچار بھی کیا۔ سنکیرتن کے ہوتے ہوئے شری آچاریہ رامدیو جی پدھارے ان کا جلوس نکالا گیا۔ شہر کی گلیوں میں جلوس گھومتا ہوا۔ سماج مندر میں پہنچا۔ رات کو پھر مندر میں کارروائی ہوتی رہی۔ جو رات کے ۱۲ بجے تک رہی۔

(۵) سارے جلسہ میں حاضری کا اتنا زور رہا۔ کہ بس دیکھتے ہی بنتی تھی۔ ان مہانو بھاؤں کی اپستھتی میں جلسہ کی کامیابی میں کیا شک ہو سکتا ہے خری سوامی سرودانند جی کا منوہر اپدیش۔ شری پروفیسر رامدیو جی کے پُر از معلومات ویاکھیان جسے سنتے ہوئے پبلک اکتاتی نہ تھی۔ پھر کنور سکھ لال جی آریہ مسافر کا غضب کا پُر اثر پرچار تو لوگوں کو باندھ لیتا تھا۔ رات کی حاضری اتنی بڑھ جاتی تھی۔ کہ دیر سے پہنچنے والے اصحاب کو بیٹھنے کی جگہ نہیں ملتی تھی۔ وہ بیچارے کھڑے ہی رہ جاتے تھے۔ اگرچہ اس دفعہ سماج مندر میں میدان کو اور بھی وسیع کیا گیا تھا۔ پھر بھی ناکافی ثابت ہوا۔ پرچار کا اثر اتنا پڑا ہے کہ سابقہ سالوں میں شاید ہی اتنا کسی سال پڑا ہو کنور سکھ لال جی نے تو چوتھا روز دے کر پبلک کو نہال کر دیا۔ بھگوان نے انہیں کچھ ایسی پرتاثیر زبان دی ہے۔ کہ واہ! واہ! پبلک ان کا نام سنتے ہی کشاں کشاں چلی آتی تھی۔ حاضری کمال ہو جاتی تھی

آریہ سماج جگت

جن لوگوں نے سماج مندر میں نہ آنے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔ ان اصحاب کے درشن بھی ہو جاتے تھے۔

(۶) ڈیرہ غازی خاں کی اُپ پرتی ندھی سبھا کی میٹنگ ۵ مارچ ۳۵ء کو ہوئی۔ آچاریہ رامدیو جی سبھاپتی تھے۔

چناؤ حسب ذیل ہوا:-

پردھان:- شری لالہ جیا رام جی ڈیرہ غازی خاں

اُپ پردھان:- چودھری بنوں رام جی ڈیرہ غازیخاں نواسی۔

منتری:- چودھری صوبھراج جی جامپور نواسی

اُپ منتری:- لالہ جگن ناتھ صاحب پلیڈر روجھان پور نواسی۔

خزانچی:- شری لکھی نہجراج جی داجل۔

آڈیٹر:- شری لالہ ہیت رام جی۔

اُمید کہ اُپ پرتی ندھی سبھا اب زیادہ سرگرمی سے اپنا کام جاری کرے گی۔

(۷) اردھ شتابدی کانفرنس میں شری پروفیسر رامدیو جی نے کچھ خاص باتیں آریہ سبھا سدوں سے کیں۔ ضلع بھر کی سماجوں کے پرتی ندھی حاضر تھے آچاریہ جی نے دل کھول کر باتیں سنائیں۔

(۸) تقسیم انعام کا کام بھی آچاریہ رامدیو جی نے سرانجام دیا۔ دھرم شکھشا میں کامیاب لڑکے اور لڑکیوں کو انعام دیا گیا۔ اس سے بچوں اور کنیاؤں میں اُتساہ بڑھتا ہے۔

(۹) دھن سنگرہ:- آچاریہ جی کے اپیل کرنے پر مبلغ ۵۰۰ روپے کے قریب نقدی۔ وعدے اور جنس حاصل ہوئے۔ اگرچہ رقم سال سابقہ سے قدرے کم ضرور ہے۔ مگر اس مالی بدحالی کے زمانے میں اسی پر اکتفا ہی کرنا پڑتا ہے۔ الغرض جلسہ کیا بلحاظ اپدیشکان۔ کیا بلحاظ حاضری نہایت کامیاب رہا۔ اور بلحاظ چندہ تسلی بخش خیال کیا جا سکتا ہے۔ چندے کی کمی نے حاضری زیادتی میں تسلی دی۔ اس کامیابی کے لئے ادھیکاری گن ودھائی کے پاتر ہیں۔

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

آریہ سماج جالندھر شہر کا چناؤ:-

پردھان:- لالہ کاشی رام جی۔

اُپ پردھان:- لالہ جگن ناتھ جی۔ اور لالہ خیراتی رام جی۔

منتری:- پروفیسر دیوشرما جی۔ ایم۔ ایس۔ سی

سہایک منتری:- مہاشہ ایشور داس جی۔

اُپ منتری:- ماسٹر امرت لال جی۔

خزانچی:- لالہ بھگت رام جی سوت والے۔

پستکادھیکش:- شری سالگ رام جی۔

پرنسپل:- لالہ رام کرشن جی۔ لالہ پیارے لال جی وکیل۔ لالہ کرپا رام جی ایم۔ اے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے لئے پرتی ندھی:- (۱) لالہ رام کرشن جی۔ (۲) لالہ جگن ناتھ جی (۳) رام مل۔ (۴) پروفیسر دیوشرما جی۔

کنیا مہاودیالیہ ... سبھا کے لئے پرتی ندھی

(۱ و ۲) پردھان۔ منتری:- اپنے اپنے پد ادھیکار سے (۳) لالہ جگن ناتھ جی (۴) رام مل (۵) لالہ خیراتی رام جی (۶) لالہ کرپا رام جی۔ (۷) ڈاکٹر بھگوان داس جی۔

(رام لال منتری آریہ سماج اڈہ ہوشیارپور جالندھر)

آریہ سماج برنالہ کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج برنالہ (ریاست پٹیالہ) کا ۲۶ واں سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ کو ہوگا نگر کیرتن ۲۵ اپریل مطابق ۱۳ بیساکھ کو ہوگا جلسہ پر مشہور اپدیشک و بھجنیک پدھاریں گے رہائش اور بھوجن کا انتظام آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔

(متر سین منتری آریہ سماج برنالہ)

مغلپورہ میں مُنڈن سنسکار:-

مورخہ ۷ اپریل کو مغلپورہ میں ننکو رام راجپوت جلیسوار کے پوتر پریوار کی شدھی اور جنیو سنسکار پدن ویدک ریتی سے ہوا۔ یہ سنسکار مغلپورہ نواسی شریمان پنڈت بہاری لال جی ویدک پرچارک کے پوتر کر کملوں سے ہوا سنسکار رہا تے ہوئے جلیسوار بھائی بہنوں پر بہت ہی اچھا پربھاؤ پڑا ہے

(ٹھاکر کلو رام جی جلیسوار گارڈ)

کوریکے ضلع سیالکوٹ میں آریہ سماج کی قائمی:-

اس قصبہ میں گلو شاہ کے مشہور و معروف میلہ لگتا ہے جس میں لاکھوں آدمی ہر سال جمع ہوتے ہیں۔ تقریباً دس یوم تک میلہ لگا رہتا ہے۔ جس میں عیسائی مشنری صاحبان کئی سالوں سے متواتر پرچار کرتے چلے آ رہے ہیں۔ گزشتہ چند سالوں سے مسلمان، و سکھ صاحبان نے بھی کیمپ لگا کر پرچار شروع کر دیا ہے۔ اسی دوران میں آریہ سماج کلاس والہ نے بھی دو تین دفعہ پرچار کا کام کیا ہے۔ پرنتو مقامی آریہ سماج کے نہ ہونے سے ان کا کام تسلی بخش پیمانہ پر نہیں ہوتا تھا۔ (تاہم اُن کا کام سراہنیہ ہو گیا ہے) جس کی ایسے موقعہ پر اشد ضرورت تھی۔ اب یہ خبر مژدہ نہایت خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ بابو فقیر چند جی کیدیہ ریٹائرڈ ریلوے سپروائزر ... سماج قائم ہو گیا ہے۔ سماج ہذا کا ... سنت رام جی پنڈت بنسی لال جی کلاس ... نواسی۔ سوامی سدانند جی کی منشکوں نے اپنے ویاکھیانوں اور منوہر اپدیشوں آریہ سماج کی سبھا میں سہایتا کی ... مکھت عہدہ داران سال رواں کے منتخب ہوئے ہیں:-

پردھان:- بابو فقیر چند سہدیو ریٹائرڈ سپروائزر ریلوے۔

اپ پردھان:- ماسٹر فقیر چند جی ...

منتری:- پنڈت ملکراج جی ...

اُپ منتری:- پنڈت چرنداس تارا ...

خزانچی:- لالہ سرداری لال جی ...

لائبریرین:- پنڈت دیوان چند جی حکیم ...

ڈپچرنداس تارا اُپ منتری

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ کے سماچار

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ہریال جی مہاشہ بالکرشن جی نے ۱۱ جنوری تک پرچار کیا۔ لوگ ان کے منوہر ... سے لابھ اٹھاتے رہے۔ آریہ سماج کے ... کرتا سبھا کا دھنیواد کرتے ہیں۔

(۲) ڈاکٹر ادم پرکاش منوچہ کے گھر ... پتری کے جنم پر جات کرم سنسکار کیا گیا۔ نام کرن سنسکار بھی گیارھویں دن کیا گیا۔ یگیہ کے پشچات کنیا کا نام سودلیش کمار ... گیا۔ اپستھت مہاشوں کا لڈوؤں سے ... کیا گیا۔

(۳) دودھوا دواہ سہایک سبھا لاہور کے ڈاکٹر جگت سنگھ کا لیکچر بھائی سیوا رام ... دھرمسالہ میں ۲۴ فروری کو رات کے آٹھ بجے ہندوؤں کی بھی کمزوریوں کے متعلق ... پربھاؤ شالی ہوا۔ حاضری اچھی رہی۔

(۴) رشی بودھ اتسو بڑے سماروہ سے ... گیا۔ سندھیا۔ ہون یگیہ و پرارتھنا کے پشچات ... موہن لعل منوچہ نے شوراتری کے برت کے ... ایک مضمون پڑھا۔ دیوان رام کنور ... ڈاکٹر ادم پرکاش جی نے آریہ سماج کے ... نیموں پر روشنی ڈالی۔ مہرشی دیانند کے ... ایک دو بھجن سب نے مل کر گائے۔ بعدازاں ... کارروائی سماپت کی گئی۔

(۵) ۶ مارچ کو ویراتہ و ویدک کنیا پاٹھ ... میں منایا گیا۔ ہون یگیہ کے پشچات پنڈت ... لیکھرام کے جیون پر موہن لال منوچہ نے ... ڈالی۔ شہید اکبر کے متعلق بھجن سب نے مل کر ... بعدازاں کارروائی سماپت کی گئی۔

(۶) آریہ سماج کی لائبریری میں مندرجہ ذیل ... اخبار آتے ہیں۔ آریہ مسافر۔ آریہ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قرآن پاک پڑھنے لگتا ہے۔ اسپرٹ آف اسلام اور قادیانی (لاہوری) لٹریچر یقیناً بہت مفید اور کارآمد چیزیں ہیں لیکن کبھی آپ نے یہ بھی غور کیا ہے۔ کہ آخر یہ ہیں کیا؟ اس نوع کا سارا لٹریچر جس میں رسالہ سود مند اور مرزا عظیم بیگ چغتائی کی اصلاحی کتابوں تک کو شامل کرتا ہوں۔ یہ سب کوشش ہے۔ اسلام کو موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق بنانے کی۔" ص۱۳

آریہ سماج کے کام اور آریہ سماج کی شکتی کو سمجھنے اور اسلام کے آریہ سماج سے مرعوب ہو جانے کی کیفیت کو سمجھنے میں ذرا بھی دقت نہیں رہی ہوگی بقول مولانا۔ یہ تمام لٹریچر اور اصلاحی پروگرام صرف اسی خیال اور اسی وچار کی وجہ سے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے استدلال کی روک تھام کے لئے کوئی شے بنائی جائے۔ نہیں تو آج بھی اس قدح کی خیر نہیں۔ اور کل بھی۔ اسلام جب تک آریہ سماج کے قریب نہیں آئیگا۔ اور وہ آریہ سماج کے وچاروں اور رشی دیانند کے خیالات کو نہیں اپنائیگا۔ تب تک اسلام کا زندہ رہنا کیسا۔ یہ ایک دُور کی بات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے اجارہ داروں نے اسلام کو بچانے کے لئے ایک نیا راستہ منتخب کر لیا ہے۔ اور ظاہری طور پر نہیں۔ بلکہ اپنے رنگ میں دل سے آریہ سماج کی باتوں کو قبول کر لیا ہے۔ اور آریہ سماج کے قریب ہونے کے لئے موجودہ تعلیم یافتہ طبقہ نے وہ کام کیا ہے جو شاید سینکڑوں سالوں میں بھی نہ ہوتا۔ آریہ سماج کی فتح مبین سے میرے مسلمان بھائیوں کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ آریہ سماج کا پیغام آریہ سماج کے سندیش۔ اور آریہ سماج بذات خود تمام بنی نوع انسان میں امن اور شانتی کا راجیہ ستھاپت کرنے کے لئے آیا۔ اور قدرت نے اسے ایسی امداد بہم پہنچائی کہ اپنے طور پر اسلام ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب خود بخود آریہ سماج کے قریب آ رہے ہیں۔ اور آریہ سماج کے خیالات کو قبول کرتے جا رہے ہیں۔ آریہ سماج کے دلائل اور آریہ سماج کے عقلی استدلال کا ہی یہ پھل ہے۔ کہ آج قصہ ابلیس ہاں وہ قصہ جو قرآن شریف میں آیا ہے۔ اس کی نسبت خود مسلمان تسلیم کرتے ہیں

"شیطان کا اور رحمان کا قصہ یونہی سے ایک من گھڑت افسانہ ہے۔ جو خدا کی شان کے برخلاف ہے۔ پھر شیطان اور رحمان کی باہمی عداوت کے متعلق خود خدا صاحب قسم کھا کر ایک ایک سے جو کہتا پھرتا ہے۔ شکوہ شکایت کرتا ہے۔ تبرا خوانی کرتا ہے اپنی کائنات اور مخلوق کے درمیان مشتہر کرنا اور شیطان کی خلقیت اور اس کی مخلوقیت سے بدرجہ مجبوری درگذر کرنا۔ اور شیطان کا خدا کے ہتھکنڈے نہ چڑھنا۔ رات بھر تیر چلانا۔ مگر اس پر خدا کا غالب نہ آنا۔ اور کوستا۔ گالی اور تبرا کو جزو عبادت بنانا یہ سب جنیں وچناں ہے۔"

(کلام پاک ص۷۲ مصنفہ سید محمد یحیٰ صاحب بہاری)

اور کیا بتلاؤں اسی طرح۔ حج۔ زکوٰۃ۔ عمرہ نہیں نہیں قرآن شریف کی نسبت لوگوں کے خیالات تبدیل ہو چکے ہیں۔ اور وہ نہیں مانتے کہ یہ خدائی فرمان ہے۔ اور ایشور کی طرف سے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے یہ ہدایت نامہ آیا۔ بلکہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۵ء کے "العدل" گوجرانوالہ کی اشاعت میں ہمعصر ہمدم سے ایک مسلمان خاتون کے جذبات اس طرح پیش کئے گئے ہیں۔ سنئے:-

"اکثر احکام میں قرآن کی سند پکڑی جاتی ہے لیکن بیوقوفوں کو اس کی خبر نہیں۔ کہ احکام قرآنی اس وقت کی سوسائٹی کے لئے تھے۔ جب کہ قرآن اترا تھا۔ ہر زمانہ کی معاشرت جدا ہوتی ہے۔ اگر ہم اس مہذب دور میں عربوں کے زمانہ جاہلیت کے رسوم ورواج کی پابندی کریں۔ تو ہم پر ہنسی اڑے۔"

قرآن شریف پر ہی اس مسلمان استری نے ریمارکس عائد نہیں کئے۔ بلکہ قرآن کی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے عورتوں کے حقوق پر بوضاحت لکھتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اگر مرد کو چار بیویاں کرنے کا حق ہے تو کیا وجہ ہے۔ کہ عورتوں کو بھی چار مرد کرنے کا حق نہ ہو۔ اگر مرد رنڈی رکھ کر دوستوں کی نظر میں عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ تو عورت کسی مرد کے ساتھ رہ کر کیوں مورد طعن وتشنیع ہو۔

(العدل ۱۳ مارچ ۱۹۳۵ء)

ایسی حالت میں اسلام کی آریہ سماج سے خوف پذیری کیا کچھ کم ہے۔ بلکہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ مولوی عبدالشکور صاحب ایم۔ اے کا یہ عندیہ کہ ہم

"غیر معقول تعلیم کو جو مذہب کے پردے میں پیش کی جاتی ہے۔ اپنے دل سے دور کر کے اسلام کو سائنٹیفک بنیاد پر استوار کریں۔ جو ہمارا اولین فرض ہے۔" ٹھیک ہے

کاش! موجودہ روشنی کے مسلمان آج سے چند سال پہلے اس اصول پر عمل پیرا ہوتے۔ لیکن اب بھی خیر۔ آریہ سماج کی کرپا سے تھوڑے عرصہ میں ہی راہ ہدایت پر آ جائیں گے۔ ایشور انہیں بل اور بدھی دیں۔ اوم شم

آریہ سماج چوک فیروزپور شہر کا سالانہ جلسہ

۲۲ اپریل سے ۲۹ اپریل ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ ۲۲ اپریل سے پنڈت امرناتھ جی اپدیشک اپنی منوہر کتھا شروع کریں گے۔ ۲۴-۲۵ اپریل کو کنور سکھ لال جی آریہ مسافر اپنا منوہر اپدیش دیں گے۔ ۲۶ اپریل سے ۲۸ اپریل تک پوجیہ پاد شری نارائن سوامی جی مہاراج۔ لالہ سائیں داس جی ایم۔ اے۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ مہتہ ساون مل جی دت۔ چنا بھجن منڈلی کے بھجن اور اپدیش ہونگے۔ ۲۹ اپریل کو

گورو گوبند سنگھ جی کا عزم صمیم

کہو مت نیچ ان کو اور نہ سمجھو ذات کے ہیٹے
حقارت سے نہ دیکھو سنگھ ہیں سارے مرے بیٹے
یہ اعلیٰ ہیں کسی قوم سے ہرگز نہیں کہتر
برہمن چھتریوں سے بھی میرا ہر سنگھ ہے بہتر
خدا کی فوج کے بانکے سپاہی سورما میرے
نہیں ہیں بکریاں یہ شیر ہیں جنگ آزما میرے
یہی بھیڑیں "کبھی شیروں" کو جنگل میں دبوچیں گی!
یہ وہ چڑیاں ہیں جو شہباز کے سہپر بھی نوچینگی!
یہی راہِ خدا میں سورما جانیں لڑا دیں گے
یہی نام و نشانِ جور بھارت سے مٹا دیں گے
جنہیں کنگال کہتے ہو یہیں وہ حکمراں ہوں گے
جنہیں گمنام کہتے ہو وہ مشہورِ جہاں ہوں گے
عَلم قصرِ جہاں کی بام پر نانک کا گاڑیں گے
یہی میدان میں مغرور دشمن کو پچھاڑیں گے

میرا ہے نام گوبند سنگھ تو مُردے جِلا دونگا
میں ہر بزغالۂ ہندوستاں ضیغم بنا دونگا
میں اک اک لاکھ سے اک سنگھ میداں میں لڑا دونگا
میں ان چڑیوں سے شہبازوں کے شہپر تڑا دونگا
جو زیرِ گنبدِ نیلوفری میں اِک صدا دوں گا
تو اس شہرِ خموشاں میں قیامت ہی مچا دونگا
نشانِ جور بھی روئے زمیں سے میں مٹا دونگا
زمیں و آسماں میں دھرم کا ڈنکا بجا دونگا

(زشیر پنجاب)

tion, Haridwar. Digitize

بھارت میں راشٹریتا کا اصلی پرچار

اور ہندو مسلم ایکتا کب ہوگی؟

جب مہرشی دیانند کے بتائے ہوئے مارگ کو لوگ اپنائیں گے

(از شری گیان اندر جی صوفی مولوی فاضل سابق مولوی مجید الرحمن ایڈمنسٹریٹر سادھو مشن ہوشیارپور)

ارتقات. میرا جنم بھی ایک مسلمان کل میں ہوا تھا مجھ کو بھی عربی سبھیتا کی گود میں پالا گیا تھا. اور عرب ایران. ترکی کے اتہاس پر فخر کرنا سکھایا گیا تھا اور مجھ کو بھی اس زہریلی منوبرتی کی شکشا ملی تھی میرے اندر بھی وہی بھاؤ پیدا کئے گئے تھے کہ اپنے دیش سے نفرت کروں. اپنے پوروجوں کو اور ان کے پوتر آدرش کو بھول کر عرب کے خانہ بدوش جنگلیوں سے ناطہ جوڑوں. کپل. کناد. گوتم پاتنجل جیسے یگانہ آفاق پوروجوں کو بھول کر لیلیٰ مجنوں شیریں فرہاد کے بے جوڑ قصہ کہانیوں کو اپناؤں. ہندوستان جنت نشان جو کہ حقیقتاً

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

کے مصداق ہے. جس کی شان دنیا سے نرالی ہے. جو سنسار کا آدی گورو ہے. جس کو پربھو نے ہر درشٹی سے سنسار کے دوسرے بھاگوں سے اُتم رچا ہے اپنی اس پیاری جنم بھومی کو بھول کر عرب سے ناطہ جوڑوں ایران کے گن گاتا پھروں. ترکی سے پریم کرنا سیکھوں. پرنتو. آہ! جس نے جنم دیا. جس کے دلکش استھل پر سارا جیون بتاتا ہے. جس کے ان جل سے پالا پوسا گیا ہوں. جو ماتا ہے. اگر اس کا آدر پریم کروں تو کافر اور مرتد کا خطاب ملے.

مجھے اپنے بچپن کا ایک واقعہ یاد ہے کہ چند ہندو لڑکوں کے ساتھ دسہرے کے دنوں میں کھیلتے ہوئے ان کے ساتھ میں نے بھی "مہاراجہ رام چندر جی کی جے ہو" کا نعرہ دو تین بار لگایا جس کو میرے پتاجی نے سن لیا. اور انہوں نے مجھے سزا دی. کیونکہ میں نے "کافروں کا نعرہ" بلند کیا تھا. اور اگر میں "رستم زندہ باد" اور "افراسیاب پائندہ باد" کے نعرے لگاتا. نوشیرواں اور حاتم طائی کی بزرگی اور فضیلت کے گیت گاتا. تو ہندی مسلم ذہنیت مجھ کو قابل مواخذہ نہ قرار دیتی. آخر کوئی بتائے میں نے کونسا جرم کیا تھا میرا کونسا پاپ تھا؟ جس پر مجھے سزا دی گئی. تمام قومیں اور ممالک اپنے یودھاؤں کے گیت گاتی اور ان کے کارناموں پر فخر سے مستک اونچا کرتی اور اپنے جاتیہ نوجوانوں اور بچوں کو ان کے کارناموں پر فخر کرنے کا پاٹھ پڑھاتی ہیں. اور اپنے آدرش پوروجوں کا ذکر کرتے ہیں. میں نے بھی اپنے آدرش پوروج کی جے کار سنائی تھی. کیا رام کے فرزند کے لئے رام کا نام لینا جرم ہے؟ دنیا کی کون قوم ہے یا اس صفحۂ ہستی پر ہوئی ہوگی جو اپنے بچوں کو بزرگوں کا نام لینے اور ان کے کارناموں پر فخر کرنے سے روکے. تمام دنیا کا قاعدہ ہے. کہ اپنے پراچین مہاپرشوں کے آدرش جیون اور ان کے بڑا پورن کاریوں کی کتھائیں اور واقعات سنگر بچوں میں ان جیسے سنسکار پیدا کرتے اور ملک راج کو قائم رکھنے تیاگ اور بلیدان کا پاٹھ پڑھاتے ہیں. مگر افسوس! ایک یہ ہی غلام ذہنیت اور اس کے رہنے والی مسلم قوم ایسی ہے. جس کو اپنے بزرگوں کے نام سے نفرت ان کے کارناموں کو دربار د کرنے کی کوشش ان کے آدرش جیون کو کلنکت کرنے کا پریتن کرتی رہتی ہے. اور ان کی تمام طاقت اس پر خرچ ہوتی ہے. کہ کسی طرح ان کا نام بھی دنیا سے مٹ جائے. ہائے! یہ کوتاہ اندیشی. یہ غلط روی. یہ بدنصیبی. خدا ہی ہے. جو اس قوم کا بیڑا پار ہو اور اس ملک کا کلیان ہو.

غرضیکہ اس خطرناک وایومنڈل میں رہکر اس بھیانک منوبرتی کے پرکاش میں میری پرورش ہوئی تھی اور میری بھی یہی ذہنیت تھی. ہندوستان سے نفرت کرنا. عرب کی یاد میں تڑپنا. میرا بھی دھرم. دین و ایمان تھا. اپنے باپ داداؤں سے نفرت. ان کے کارناموں سے چڑھ. ان کی سبھیتا و سنسکرتی سے بیر ان کے آدرش سے گھرنا یہ ہی میرا پیارا مذہب تھا. یہاں تک کہ ایران ترکستان عرب کے غیر مسلم یودھاؤں اور بیر دل کے لئے میرے ہردے میں پریم تھا. محبت تھی. سمان تھا. حاتم طائی کی سخاوت کے گیت. نوشیرواں کے انصاف کے ترانے دارا افراسیاب. جمشید کی شان و شوکت کے قصے. رستم سہراب کی ویرتا کی کتھائیں میرے لئے من موہنی تھیں. ان کے لئے میرے ہردے میں پریم ٹھاٹھیں مار رہا تھا. مگر آہ! اپنی جننی جنم بھومی ماتا کے لئے میرے ہردے میں کوئی استھان اور سمان نہ تھا. پرنتو بھارت کے مہان پُرش اور جننی جنم بھومی کے دکھ دور کرنے والے مہرشی دیانند نے اپنی امرت سے بانی اور کلیان کاری اُپدیشوں سے اور ان کے بتلائے ہوئے سچے دیش ہت کے اُپایوں سے ہماری کایا پلٹ گئی. آنکھیں کھل گئیں اپنی ذلت نکبت کا احساس ہوا. وہ تمام غدارانہ خیالات دیش دروہی اسپرٹ چھن ماتر میں نشٹ ہو گئی مہرشی کے بچاروں اور سدھانتوں نے ہماری کایا پلٹ دی منوبرتی کو بدل دیا. غرضیکہ ان کا پروپکار احسان اندوچنیہ ہے. ناقابل بیان ہے. مہرشی ہی کی بدولت آج میرے جیسے سینکڑوں مسلم کل میں جنم لینے والے منشوں کا جیون اس غداری. بیوفائی کے ظلمت سے پاک ہو گیا. اب ہمارا کعبہ ہمارا مدینہ عرب نہیں. بلکہ ہندوستان ہے. اور یہاں کے ایک ایک ذرے پر ہم اپنے پران نچھاور کرنے کو تیار ہیں. اور اپنے بزرگوں پر فخر ہے. وہی جن کا نام لیتے ہوئے کل مجھے شرم آتی تھی. آج ان کے پوتر آدرش کی پوجا کرتا ہوں. اور بھارتیہ سبھیتا و سنسکرتی پر ابھیمان ہے:

یہ وہ سچا راشٹریہ ہت کا "صراط مستقیم" ہے جس کی پورتی کے لئے بھارت کے ہت چنتک بشواس پوروک متحد ہو کر عمل کریں. تو بہت جلد کامیابی ہو سکتی ہے موجودہ اندولن یا حصول اتحاد و اتفاق میں سب سے بڑی بنیادی خرابی ہے یدی ورتمان مسلم منوبرتی کو سنمکھ رکھ کر پکشپات رہت ہو کر بچار کیا جائے تو نہایت آسانی کے ساتھ وہ خرابی سمجھی جا سکتی ہے ورتمان اندولن کا یہ دہان انگ ہے. کہ پرتیک جاتیاں اپنے اپنے مذہب اور خیالات پر عمل کرتی ہوئیں میل اور ایکتا کریں. میں جب کبھی اس پر بچار کرتا ہوں. تو مجھے ہنسی آجاتی ہے کتنی عجیب بات ہے. کیا پر بیر یہ دھرم ہے. کیا ہمارے نیتا اس معمولی سی بات کو سمجھ نہیں سکتے کہنے کو تو یہ بڑا مختصر اور بظاہر معمولی سی بات ہے کہ "اپنے اپنے مذہب کو مانتے ہوئے ایکتا کرو"، مگر اس کے دستوک پر بھاؤ یا اتسووں پر انھوا بھارت کے ورتمان مذہبوں کی عجیب و غریب تعلیم پر بہت کم لوگ بچار کرتے ہونگے. بھلا مسلمانوں کی موجودہ ذہنیت کو دیکھتے ہوئے کوئی اس کی آشا کر سکتا ہے. اسلام کو ماننے اور قرآن کی آگیاؤں پر چلتے ہوئے کیا وہ کبھی غیر مسلموں سے صلح میل جول. ایکتا کے بیوہار قائم رکھ سکتے ہیں. کیونکہ قرآن شریف جس کو وہ خدا کا کلام مانتے ہیں. ان کو ایسا کرنے کی آگیا نہیں دیتا. قرآن شریف میں بہت ہی صاف الفاظ میں ان کے غیر مسلموں سے ترک تعلق کی آگیا دی ہے. ایک استھان پر لکھا ہے کہ "فلا تتخذوا منهم اولیاء حتی یهاجروا فی سبیل الله"، یعنی اے مسلمانو! تم ان (کافروں) میں سے کسی کو رفیق نہ بناؤ جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت (مسلمان) نہ کریں"، سورۃ نساء رکوع ۲ ؎ ایک اور جگہ صلح معاہدہ کی بابت کہا ہے کہ:-

"براءة من الله ورسوله الی الذین عاهدتم من المشرکین" سورہ توبہ رکوع اول آیت اول یعنی جواب ہے اللہ رسول کی طرف سے. ان مشرکوں کو جن سے تم کو عہد تھا. اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے موضح القرآن میں لکھا ہے. کہ:-

چھٹے برس حضرت کا مکہ والوں سے صلح ہوئی تھی. اور بھی کئی فرقوں سے جو نافعنامہ میں بیان ہے. اور عرب کی بہت کی بہت قوموں سے صلح تھی. جب مکہ فتح ہوا. اس کے ایک برس بعد حکم نازل ہوا. کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھو. اور یہ بات حج کے دن یعنی عید قربان حج کے سب قافلوں میں پکار دو. کہ سب کو خبر پہنچے. اور صلح کا جواب دے کر چار مہینہ کی فرصت دو. کہ اس میں خواہ جنگ کو سرانجام دیں. یا وطن چھوڑ دیں. یہ تو ہوا عام لوگوں کے متعلق. اس کے بعد خاص ماں باپ بہن بھائی. عزیز. رشتہ داروں کے لئے حکم دیا ہے کہتے ہیں:-

"یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولهم منکم فاولئک هم الظالمون"، سورہ توبہ رکوع ۳. یعنی ایمان والو! اپنے باپوں اور بھائیوں کو رفیق نہ بناؤ. اگر وہ عزیز رکھیں کفر کو ایمان سے اور جو تم میں (اس حکم کے خلاف) ان سے رفاقت رکھے. وہ ظالم گنہگار ہے"، اس کے بعد دوسرا حکم ہے کہ:-

"قل ان کان آباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموها وتجارة تخشون کسادها ومساکن ترضونها احب الیکم من الله ورسوله وجهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین"، سورہ توبہ. یعنی کہہ دو (عام مسلمانوں سے) کہ تمہارے باپ بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور برادری اور مال جو کمائے ہیں. اور سوداگری جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جس کو پسند کرتے ہو. تم کو عزیز ہیں (بمقابلہ) اللہ و رسول کے لئے جہاد کرنے سے تو ٹھہر جاؤ کہ حکم بھیجے اللہ اور نافرمانوں کو اللہ ہدایت نہیں دیتا. اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا مذہب غیر مسلموں سے کسی طرح کی صلح و محبت یہاں تک کہ ماں باپ بھائی کنبہ برادری تک سے ترک موالات کی تعلیم دیتا ہے. پھر یہ امر کتنا عجیب حیران کن ہے اور ہمارے نیتا کیسے بھولے ہیں. جو اپیل کرتے ہیں کہ اپنے اپنے مذہب کو مانتے ہوئے میل اور محبت کرو. ایکتا کے ساتھ رہو. اجتماع ضدین ہے اسلام کے احکام پر چلتے ہوئے مسلمان غیر مسلموں کے ساتھ کبھی پریم پوروک نہیں رہ سکتے. مسلمانوں کی موجودہ ذہنیت کے ذمہ دار یہ ہیں. مندرجہ بالا قرآنی تعلیم اور احکام ہیں. اس کے ہوتے ہوئے نہ وہ اپنے پوروجوں سے پریم کر سکتے ہیں. اور ان کے آدرش کو اپنا سکتے ہیں اگر یہ نہ ہوگا. تو دیش پریم جاتیہ ہت کا انوراگ بھی نہیں ہو سکتا.

بھارت کی سوتنترتا کے لئے چاہے کتنا ہی اندولن ہو پرنتو ہمارے لئے سکھدائی جب ہی ہوگا. جبکہ قومی منش سے ہم میں اس کی رکھشا کا مادہ اور ایکتا کے بھاؤ پیدا ہو جائیں. ابھی تک تو قومی حیثیت سے ہمارے اندر یہ قابلیت بھی پیدا نہیں ہوئی. کہ اگر ہم کو آزادی مل جائے تو ہم اس کی رکھشا کر سکیں. گزشتہ اسہیوگ اندولن میں شری عباس طیب جی کی گرفتاری کے خلاف سکھر میں ایک جلسہ ہو رہا تھا. ہزاروں منشوں کا جمگھٹ تھا. اتفاقاً جلسہ گاہ میں پشت کی طرف سے ایک گدھا گھس آیا. شاطرنے "پولیس آگئی" کی آواز لگا دی. بس پھر کیا تھا. وہ بھاگڑ پڑی. اور اتنا بے تحاشا. لوگوں کو اپنے سر

(بقیہ صفحہ ۲ سے آگے)

سنسکرتی ہے۔ جیون ملے گا مغرب کی طرف سے
مشرق کی طرف کرنے سے۔ است ہوئے سوریہ
کوئی ہندو بھی پوجا نہیں کرتا۔ ان سکولوں اور
ں سے تو مغرب زدہ ہندوستانی اور خود گورنمنٹ
آچکی ہے۔ ان کی ستھاپنا سے ویدک
م کا ادھار نہ ہوگا۔

ویدک سنسکرتی کی رکھشا کرو۔ اور اس کو اپنے جیونوں
لاؤ۔ گھر گھر میں اگنی ہوتر کی اگنی جلاؤ۔ کوئی
ایسا نہ ہو۔ جو شتابدی سے پہلے ہندی نہ سیکھ
کوئی آریہ پریوار ایسا نہ ہو۔ جس میں روز سندھیا
تی ہو۔ سفر میں بھی سندھیا مت چھوڑو۔ دھرم
لیکھرام ریل گاڑی میں بھی سندھیا کیا کرتے
آریوں کی نسبت مسلمانوں میں شکشا کا کم
ح ہے۔ لیکن ان پڑھ سے ان پڑھ مسلمان
نماز ضرور سیکھ لیتا ہے۔ ہماری سماج میں
سیکھے بھی سندھیا سے گریز کرتے ہیں۔ یاد رکھو
کا سروت پرماتما ہے۔ اس کے ساتھ اپنے آپ
رو گے۔ تو جیون پردان ہوگا۔ اس بات کا فکر کرو
بچوں کے اندر ایشور بھگتی ہو۔ دھرم سے
ہو۔ دیانند میں شردھا ہو۔ اس کی سنسکرتی
بھی کرنا ہے۔ تم غلام کلرک پیدا کرنے کے

سادھنوں کو جیون کا لکھیہ (لکشیہ) مت بناؤ۔ سلیب
ودیالیہ کھولو۔ گورنمنٹ کے پاس ضرورت سے زیادہ
کلرک ہو گئے ہیں۔ اب لاک لڑکے لڑکی بھی تمہیں کلرکی
نہیں ملے گی۔ کیونکہ وہاں جگہ نہیں ہے اور جتنی ہیں۔
ان میں سے بہت مسلمانوں کو ملیں گی جتنے آریہ بچے ہیں
اتنی تو شاید نوکریاں بھی گورنمنٹ کے پاس نہیں ہیں
اس لئے اگر بیکاری کا مسئلہ بھی حل کرنا ہے تو آریہ
یووکوں کو صنعت و حرفت کی ترقی اور کھیتی میں لگاؤ
تاکہ وہ آزاد نشچنت ہو کر دھرم اور دیش کی سیوا کر سکیں
بھوگ ولاس کے سامان پیدا کرنے اور سینما اور
تھیٹروں کی اُنتی کے سادھن مت بڑھاؤ۔ اور بچوں
کو اپدیش دو۔ کہ بھوگ ولاس آتما کو نربل بناتا ہے
اور شریر کو نحیف بناتا ہے۔ اگر ان ویسنوں سے
آزاد آدمی کی آمدنی ۳۰ روپے مہینہ ہے تو وہ ساٹھ
روپے مہینہ کمانے والے بابو سے زیادہ امیر ہے اور
اس کے اندر کام کرنے کی شکتی بھی زیادہ ہے۔
اور اُچت بھوگوں کو بھوگنے کی شکتی بھی زیادہ ہے
خاص کر دیویوں کو کالجوں کی ورتمان زہریلی شکشا سے
بچاؤ۔ تاکہ اپنی کنیا پاٹھ شالاؤں کو بھی نہ
Sacred heart سکول کا نمونہ
بناتے جاؤ۔ کیوں انگریزی کے پیچھے پڑے ہو۔ آریہ
کنیا پاٹھ شالاؤں کے متعلق ایک خاص پروپیگنڈا کیا
جانا چاہیے کہ وہاں انگریزی پڑھانی چاہیے۔ اور
سرکار کی گرانٹ لینی چاہیے۔ یہ لوگ تباہ ہو چکے ہیں

اب کیوں دیویوں کو تباہ کرنے کے پیچھے پڑے ہو۔
ایک غلط انگریزی بولنے والی اور ٹربیون کے لیڈنگ
آرٹیکل کو بھی نہ سمجھ سکنے والی میٹرک پاس آریہ
کنیا سے وہ آریہ برہم چارنی ہزارہا درجہ زیادہ
شکشت ہے۔ جو گیتا، اپنشد اور وید کا پاٹھ کر سکتی
ہو۔ مہاتما گاندھی کے لیکھوں کا ہندی میں پاٹھ
کر سکتی ہو۔ رابندر ناتھ ٹیگور کی کویتا پڑھ سکتی
ہو اور یورپین پولیٹکس پر بحث کر سکتی ہو
شکشا غلامی میں نہیں ہے۔ بلکہ آزادی میں ہے۔
یہ سب پریورتن اپنے اندر کرنے ہوں گے پھر دیکھو
یہ اردھ شتابدی ایسی اتہاسک بنتی ہے جیسی
اتہاسک متھرا کی شتابدی اور نہ ہی اجمیر نروان
اردھ شتابدی۔ ورنہ لاہور میں ۵۰ ہزار آدمی
اکٹھے کر کے ہو ہو۔ ہا ہا کر کے پھر مغربی سنسکرتی
کے پرچار میں لگ جانا ہی مقصود ہے۔ تو غریب
پرجا کا روپیہ ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔
میں آج کل پنجاب میں گھوم رہا ہوں۔ آریہ
پرجا کی نبض میرے ہاتھ میں ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ
پرجا کے دل کی گتی بالکل ٹھیک ہے۔ ایشور کے واسطے
ان کی غلط رہنمائی مت کرو۔ بھگوان سے ڈرو۔
اگر تمہیں رشی دیانند کے آدرشوں اور اپدیشوں پر
وشواس نہیں ہے۔ اور اگر ان کو ناقابل عمل درآمد
سمجھتے ہو۔ تو میدان عمل سے پرے ہٹ جاؤ۔

اگر کسی کو دودھ نہیں پلا سکتے۔ تو اس کو چھاچھ ہی
پینے دو۔ چائے کی پیالیاں اور سوڈا لیمنیڈ کی
بوتلیں پلا کر ان کے معدوں کو تباہ مت کرو میں
جنم سے آشاوادی ہوں مجھے پتہ لگتا ہے کہ آریہ
سماج خطرہ میں ہے۔ لیکن اس کا مرض لاعلاج نہیں
ہو گیا۔ اس لئے میں اپنے آپ کو اپنی پیاری آریہ سماج
کی سیوا میں اور اس کو ٹھیک لائن پر دیکھنے میں
اپنے پیارے ساتھیوں سے بہت ضرورت ہوئی تو
ختم کر دوں گا۔

ویدک دھرم شکھشا

جو پتری پاٹھشالاؤں کے لئے آریہ

شکھشا سمتی کی پاٹھ ودھی کے مطابق ایک آریہ ودوان
نے تیار کی ہے اور جس کو ادھیکاریان سماج نے پسند
فرما کر پتری پاٹھشالاؤں میں رائج فرمایا ہے جس اور
مہارانی رو چک ہونے کے کارن پتریاں اس کو یاد کر
لیتی ہیں جس سے ویدک سدھانت دل پر منقش ہو
جاتے ہیں کاغذ بہت بڑھیا سوامی جی کی تصویر
سے مزین مشہور تاجروں سے مل سکتی ہے۔

قیمت پہلا بھاگ ۔ دوسرا ۔ تیسرا ۔ چوتھا ۔

ملنے کا پتہ

تاراچند آریہ اینڈ سنز بھارت پستکالیہ گوجرانوالہ

گوروکل کانگڑی

اور

جوالاپور مہاودیالیہ

دونوں جگہ دوکانیں ہونگی

سال گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ میں ہماری دو دوکانیں ہوتی تھیں لیکن اس سال صرف ایک ہی دوکان لگی ہے۔ اس
ابھی سے مکمل فہرست منگا کر کتابیں نوٹ کر لیں۔ جس سے آپ آسانی سے کتابیں لے سکیں۔

ہاں

دوسری دوکان جوالاپور مہاودیالیہ میں لی گئی ہے جس سے وہاں جانے
والے اصحاب بھی اچھی اچھی کتابیں خرید کر لابھ اٹھا سکیں۔

ہر ساتھی کے لئے مکمل فہرست آج ہی منگوالیں

مکمل فہرست آج ہی منگوالیں

میسرز راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ وسرتی آشرم لاہور

...on, Haridwar. Digitized...

رپورٹ گرام پرچار ماہ پھاگن

(از پنڈت دیوا نند جی آریہ اپدیشک)

پرچار

اس ماہ میں مندرجہ ذیل گراموں میں پرچار کیا گیا:-

ٹھرد۔ خان ہری۔ جاڈکے۔ دھرد کے پیالہ سیدو داتا۔ بھیپال والا۔ ڈگری۔ جودھالہ۔ رندھاوا۔ لوبرے۔ مہادی سرنگی۔ فیروز کے شاہزادہ۔ ظفروال۔ ادسایا۔ دھیرو کے۔ گڑیال

اُتسو:- موضع لبدروانہ میں ایک اتسو منایا گیا جس میں پانچ چھ سو شدھ شدہ بھائیوں کے علاوہ اور بھی بہت سے بھائی شامل تھے۔ لوگوں پر اچھا پربھاؤ پڑا۔

شدھی۔ موضع جھاڈکے میں ۱۲-۱۳ پھاگن کو ایک بڑا بھاری اتسو منایا گیا۔ جس میں شری سوامی دھیرانند جی مہاراج۔ شری پنڈت نھتو رام جی۔ مہاشہ کرشن بلدیو جی۔ مہاشہ دساوا رام جی۔ بابو بالمکند جی پردھان آریہ سماج ٹھرد۔ لالہ کیدار ناتھ جی منتری آریہ سماج ٹھرد کے علاوہ بہت سے سبھاسد آریہ سماج ٹھرد اور اردگرد کے گراموں سے بہت سے سجن شامل تھے۔

اُپدیشوں اور بھجنوں سے لوگوں کو خوب آنند کیا گیا۔ اور انت میں چار سو استری پرشوں کو جو کہ پہلے بٹوال کہلاتے تھے۔ شدھ کر کے ویدک دہرم میں پرویش کیا گیا۔ اور شدھی کے پشچات شری سوامی دھیرانند جی مہاراج کا اتی اُتم اپدیش ہوا۔ رات کو ٹھرو میں شری سوامی جی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ اور ٹھرو والوں نے شری سوامی جی سے پرارتھنا کی۔ کہ وہ ماہ پھاگن کو بھی ٹھرو میں امرت درشا کریں۔

سنسکار۔ لوانا سنسکار، چاد اور منڈن ایک کل پانچ سنسکار کرائے گئے۔

ہون یگیہ:- اس ماہ میں ۱۸ ہون یگیہ کرائے گئے۔

دوائی تقسیم:- ۷۵ روگیوں کو دوائی تقسیم کی گئی۔

آریہ سماج گھڑیالہ:-

مورخہ ۱۱ چیت کو پنڈت نھتو رام جی اپدیشک یہاں پدھارے دو تین دن انہوں نے امرت درشا سے لوگوں کو ترپت کیا۔ اور آریہ سماج قائم کیا گیا۔ عہدہ داران حسب ذیل ہیں:-

پردھان: سپنڈت لبھو رام جی سیکنڈ ماسٹر۔
اپ پردھان:- لالہ جگن ناتھ جی۔
سیکرٹری:- پنڈت رتن چند جی۔
جائنٹ سیکرٹری:- لالہ دیسراج جی مہاجن۔
خزانچی۔ پنڈت دیوی دیال جی۔
لائبریرین:- پنڈت بدن چند جی۔
اس کے علاوہ ۱۲ سبھاسد ممبر ہیں۔
(سیکرٹری آریہ سماج)

آریہ کمار سبھا گوجرہ کے سماچار:-

$\frac{3}{35}$ ۲۸ کو آریہ سماج مندر میں آریہ کمار سبھا کا وارشک نرواچن ہوا۔ حسب ذیل ادھیکاری چنے گئے:-

(۱) پردھان:- مہاشہ نوڑیندہ رام جی۔
(۲) اپ پردھان:- مہاشہ ٹیک چند جی۔
(۳) منتری:- سندر داس جی۔ ا...
(۴) اپ منتری:- مہاشہ برجموہن جی یک...
(۵) لائبریرین:- برہمچاری سوریہ کان...
(۶) سہایک لائبریرین:- برہمچاری رام رکھا...
(۷) خزانچی:- خزانچی آریہ سماج گوجرہ
(سبھاسد انترنگ سبھا)

مہاشہ سندر لال جی۔ مہاشہ گوردھن داس جی۔ رام سروپ جی۔ مہاشہ اوم پرکاش جی۔ مہا... برج لال جی۔

(۲) $31\frac{3}{35}$ کو آریہ سماج مندر میں آریہ کمار... گوجرہ کی طرف سے مہاشہ راجپال جی کے ... دن کے بارے میں رات کو جلسہ ہوا۔ مہاشہ ... جی بی۔ اے۔ ایل ایل بی سابقہ پردھان آریہ ... گوجرہ کے بھجن کے بعد کاروائی شروع ہو... مہاشہ پرکاش جی سابقہ منتری آریہ کمار سبھا (جو کہ اب ویدک دہرم پرچار کے لئے دیانند ودیالیہ لاہور میں جا رہے ہیں۔) مہاشہ چمن... منتری آریہ سماج و مہاتما ٹیک چند جی کے ... ہوئے جن کا جنتا پر اچھا اثر پڑا۔

(۳) اوٹ ڈور لائبریری زیر اہتمام آریہ کمار... گوجرہ کے کھلی ہوئی ہے۔ جو ویدک دہرم ... لئے کافی مدد دے رہی ہے۔ نیز یہاں پر ... کتابیں بھی فروخت ہوتی ہیں۔

(سندر داس اگنی منتری آریہ کمار سبھا گوجرہ)

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

عمدہ چھپائی — بڑھیا کاغذ

ویدک ونے

پرتھم کھنڈ — قیمت ایک روپیہ

دوسرا کھنڈ — قیمت ۱ مجلد ۱

(لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھے ودیا النکار بھوت پورو آچاریہ گوروکل کانگڑی)

یہ وہی گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونیوالا ہے۔ آریہ اخبارات آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے وید کی کھوج کی باتوں سے بھرا ہوا کا پہلا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے۔ ہر روز کے لئے ایک ایک پرارتھنا مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا ہے۔ اس کے بعد منتر دوارہ پرارتھنا کی گئی ہے آخر شبدارتھ دیدیا گیا ہے۔ ہر ایک ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین گرنتھوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ:- میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ قیمت ایک روپیہ (۱)
دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج اور کارتک چار ماہ ہیں قیمت ایک روپیہ (۱)
تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن چار ماہ ہیں۔۔۔۔ قیمت ایک روپیہ (۱)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوائیے۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑیگی

ملنے کا پتہ:- مینیجر پستک رچنا وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

(نوٹ) یہ گرنتھ شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعلیم وید پال کی پھیلاؤ ہر طرف

اج کی لیجاؤ ہر طرف

اوم

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

ٹیلیفون ۲۹۵۷

رجسٹرڈ ایل ۲۶۶۲

ہفتہ وار آریہ مسافر لاہور

साप्ताहिक - आर्य्य - मुसाफिर - लाहौर

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ۱ر

ایڈیٹر چرنجی لعل پریم

جلد - ۶	اتوار - ۶ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ بکرمی - دیانند آبد ۱۱۱ - مطابق ۱۹ - مئی سنہ ۱۹۳۵ء	نمبر ۲۰

D.L.O. LAHORE 20 MAY. 35

Received without wrapper

عزم صمیم

کسی دن جوش میں ظلمت کا پردہ چاک کر دونگا
دل سوزاں کی آہوں سے جلا کر خاک کر دونگا

جہاں سے نام تک نابود ہو گا بُت پرستی کا
مٹا کر نقش باطل بزم گیتی پاک کر دونگا

ضلالت کے ستارے جس قدر ہیں ڈوب جائیں گے
درخشاں نیر حق سے میں پردہ چاک کر دونگا

اگر میری زباں پر آ گئے اسرارِ حقانی
تو جاہل ہستیوں کو صاحب ادراک کر دونگا

فریب مصلحت میں آنیوالے نوجوانوں کو
بہت ہشیار کر دوں گا بہت چالاک کر دونگا

انہیں غیروں کی گیدڑ بھبکیوں کا ڈر نہیں ہو گا
میں انسانوں کو شیروں کی طرح بیباک کر دونگا

زمانے کی روش میں فیض تبدیلی عیاں ہو گی
کہ میں پیدا نئی دنیا تہِ افلاک کر دونگا

(پیام)

صرف ۱۲ ار میں بہت خوبصورت ٹینس شرٹ تلک ہوزری فیکٹری پاپڑ منڈی برانچ انارکلی لاہور سے خریدیں (منیجر)

امرت الیکٹرک پریس گوال منڈی نزد امرت دھارا لاہور میں جناب چرنجی لال پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر لاہور واقعہ گورودت بھون لاہور سے شائع ہوا

ایک عجیب و غریب استری

مسولینی کی استانی اور انقلاب روس کی بانی

ایک ایرانی ہمعصر اخبار سے انگلیکا بلانوف نامی ایک عجیب و غریب خاتون کے حالات ترجمہ کر کے درج کیے جاتے ہیں۔ اُمید ہے کہ ہماری قومی بہنیں ان حالات کو پڑھ کر اتنا تو اثر ضرور لیں گی۔ کہ ہمیں بھی کچھ کرنا چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

اس خاتون کا گھر بار کہیں نہیں۔ نہ اس کی عمر ہی معلوم ہے۔ کہ کس قدر ہے۔ اپنی مادری زبان میں گفتگو نہیں کرتی۔ کئی ملکوں کی زبان سے وہ بخوبی واقف ہے۔ اور انہیں میں بات چیت کرتی ہے۔ اکثر فرانسیسی زبان میں جرائد میں مضمون لکھتی ہیں۔ جرمنی زبان میں اس نے کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ان سب باتوں کے ساتھ مفلس ہے اور باوجود افلاس بے نیاز کم نام ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ لینن مشہور روسی بانی انقلاب لیننکی یہ استانی ہے۔ جنگ یورپ میں اس کے کارناموں کو بہت دخل ہے۔ اسے لوگ انگلیکا بلانوف کے نام سے پکارتے ہیں۔

انگلیکا بلانوف ہر مملکت میں سفر نہیں کر سکتی۔ کیونکہ بیشتر مقامات پر اسے جانے کی اجازت نہیں۔ یہ وہی ہے جو کسی زمانہ میں اٹلی کے بے تاج بادشاہ مسولینی کی ہیڈ کلرک تھی۔ اور کسی زمانے میں وزیر موجودہ انگلستان مسٹر رامزے میکڈانلڈ کی دوست تھی۔ اس وقت فرانس۔ اسپین۔ اطالیہ اور جرمنی میں اس کے ہزار ہا دوست موجود ہیں۔

اس کی زندگی ایک افسانہ ہے۔ بچپن میں اس نے روس سے ہجرت کی اور ایک بجیم یونیورسٹی میں داخل ہو گئی۔ اسے بچپن سے سیاسی مسائل پر غور کرنے کا شوق تھا۔ جب کیمونزم کا روس میں دور دورہ ہوا۔ تو اس نے عملی کام شروع کیا۔ اس کی تقریروں نے ملک بھر میں زلزلہ پیدا کیا۔ ایک مرتبہ سوئٹزرلینڈ میں کھڑی تقریر کر رہی تھی۔ کہ ایک جوان کو اپنے روبرو پایا۔ جو اس کی طرف نہایت غور سے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ جوان کی یہ حرکت اس عورت سے مخفی نہ رہی اور اس نے پوچھا۔ کہ تم کیا چاہتے ہو؟

جوان نے جواب دیا۔ کہ میں کام چاہتا ہوں۔ میں ایک مزدور ہوں۔ تعمیر کا کام جانتا ہوں۔ آج کل بیکار ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ کوئی کام تلاش کروں۔ مجھے معلوم نہیں کہ روز آئندہ کیونکر بسر ہو گا۔

اس عورت نے کہا۔ کہ اس قدر مایوس کیوں ہو۔ کیا تمہارا کوئی دوست آشنا نہیں۔ اس نے نفی میں جواب دیا۔ اور کہا۔ کہ اطالیہ کی زبان سے تو میں واقف ہوں۔ لیکن لوگ مجھ سے جرمنی کی زبان میں ترجمہ کرنے کو کہتے ہیں۔ حالانکہ میں جرمنی زبان کے میں لکھنے سے زیادہ نہیں جانتا۔ عورت اس امر پر آمادہ ہوئی کہ اس شخص کو زبان جرمنی سکھائے۔ پھر اس نے اس جوان کا نام و نشان پوچھا۔ تو جوان نے اپنا نام بنیٹو مسولینی بتایا۔

نامہ نگار کہتا ہے کہ انگلیکا بلانوف ۱۹۱۴ء تک مسولینی کے ساتھ کام کرتی رہی۔ اور جب مسولینی کے نظریات سیاسی بدلے۔ تو اسے چھوڑ کر چلی گئی۔ پھر اس نے لینن سے دوستی پیدا کی۔ اور یہی تھی۔ کہ جس نے لینن کو جرمنی زبان میں تقریر کرنے کی تعلیم دی۔ بلکہ یہی وہ عورت ہے۔ جس نے قواعد و اصول انقلاب مرتب کیے۔ اور بتایا۔ کہ افکار عامہ پر کس طریقہ سے حکومت کی جا سکتی ہے۔ یہاں تک کہ انقلاب روس نمودار ہوا۔ اس موقعہ پر اس نے ایک انجمن حربی کی بنیاد ڈالی۔ جنگ کے اختتام پر ماسکو چلی آئی۔ مگر وہاں زیادہ مدت تک قیام نہیں کیا۔

اب وہ مضمون نگاری میں اپنا وقت صرف کرتی ہے۔ ایک معمولی سی عمارت کی چھٹی منزل میں رہتی ہے۔ جو امیرانہ ٹھاٹھ سے بالکل مبرا ہے۔ کسی کو معلوم نہیں۔ کہ یہ کون ہے اور کیا؟

آریہ سماج شیخوپورہ گورو کل بھاگ سے سماچار

(۱) آریہ سبھاسدوں میں سالانہ جلسہ کے بعد ایک نیا جیون پیدا ہو گیا ہے۔ آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے یہ پاس کیا ہے۔ کہ سب آریہ پرش پریوار سہت سپتاہک ست سنگ میں سمّلت ہوں۔ چنانچہ اس کے مطابق سب سجن پریوار سہت سمّلت ہونے شروع ہو گئے۔ جس سے عورتوں اور بچوں کو بھی سماج کی کارروائی میں دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اور سپتاہک ست سنگ میں خوب رونق ہوتی ہے۔

(۲) لالہ دیوان چند جی ملازم محکمہ نہر نے اپنے پتر کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے کروایا جس میں سماج کے ممبر سبھاسد سمّلت ہوئے۔ علاوہ ازیں کے دیگر مذہب و خیالات کے لوگ بھی شامل ہوئے سنسکار کا حاضرین پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ شریمان لالہ دیوان چند جی نے حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا۔ اور دو روپے سماج کو اور ایک روپیہ پروہت کو دان دیا۔ پروہت نے دو روپیہ سماج کو دے دیا۔

(۳) مہاشہ جگن ناتھ جی آریہ کی ہمشیرہ کا شبھ بواہ سنسکار پنڈت تیرتھ رام جی اُپدیشک نے ویدک ریتی سے کروایا۔ استری اور پرشوں کی بھاری حاضری میں بواہ کی مریادا بڑی خوبی سے کی جس کا حاضرین پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ دولہ دلہن ہر دو نے مبلغ ۱۰ روپے ویدپرچار فنڈ کے اور ۲ روپیہ پروہت کو دان دیئے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

کمند ہوا کے اسیر

دیکھ کر داماد کو انگلش ڈرس میں بولی ساس
آپ کی بیوی بھی اب پہنیں گی انگریزی لباس
عرض کی داماد نے اس کی ہیں گو وہ مستحق
اور بے سایہ کے وہ رہتی بھی ہیں اکثر اوداس
ہے مگر افسوس وہ انگلش سے بالکل بے خبر
شرط یہ ہے کر لیں وہ ڈگری کوئی کالج کی پاس
شوق عریانی کا بڑھتا جاتا ہے لیڈیز میں
آگے ناچیں گی برہنہ ہے شرف کا یہ قیاس
حسن کا سرمایہ جو تھی زلفِ مشکیں آج تک
یوں ترشتی روز ہے لانوں کی ترشے جیسے گاس
لاکھ رنگت صاف ہو جنچتی نہیں بے خط و خال
پھول ہوا یٹ روز کیا جن میں نہ کوئی بو نہ باس
وہ لڑیں گی خاک مینچسٹر سے کھدر کے لئے
سوت کیا باقی نہ ہو بونے کو جن کے گھر کپاس
منہ چھپا کر گھر میں اب بیٹھیں گے شوہر دیکھنا
عشق کے ٹٹو کی ہوگی لیڈیوں کے ہاتھ راس
حشر تو اک روز ہونا ہے شرف سب کا یہی
اہلیہ مخدوم کی ہوں یا مسز بھگوانداس (سرفراز)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور
۱۹ مئی سنہ ۱۹۳۵ء

ویدپرچار

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

سبھا کی میٹنگ ہونیوالی ہے۔ اس سال سبھا کی کونسل ٹوٹ چکی ہے۔ اور پرتیک سماج سبھا میں سے پرتی ندھی بھیجے گی۔ اس لئے یہ نئے چناؤ کے بعد ہی میٹنگ ہوگی۔ اس سے پہلے کہ پرتی ندھی میٹنگ میں شامل ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ ویدپرچار کی حالت اُن کے سامنے رکھ دی جائے۔ تاکہ انہیں سوچنے کا موقعہ مل جائے۔

کئی سالوں سے ویدپرچار کی آمدنی بہ نسبت خرچ کے کم ہے۔ اس لئے جو ویدپرچار کی مستقل رقم تھی۔ وہ کمی اس سے پوری ہوتی رہی۔ کبھی یہ رقم پچاس ہزار کے قریب تھی۔ لیکن اس وقت یہ ختم ہونے کو ہے۔ اس لئے آگے کو اس فنڈ سے کمی پوری نہیں ہو سکتی۔ ویدپرچار کی آمدنی زیادہ سے زیادہ اکتیس ہزار تک پہنچی ہے۔ کبھی سبھا کا پرستاؤ تھا کہ ورنی کی ایک چوتھائی مستقل فنڈ میں جمع کی جائے۔ بعد میں یہ پرستاؤ ہوا کہ آمدن کا دسواں حصہ اس فنڈ میں جمع ہو۔ اس کے بعد ایسے حالات ہو گئے کہ جو آمدنی ہو سب کی سب خرچ کر دی جائے۔ یہ حالت ابھی قائم نہ رہی خرچ بڑھتا گیا۔ آمدنی کم ہوتی گئی۔ اور اس کمی کو جیسا کہ میں اوپر لکھا ہے۔ جمع شدہ رقم سے پورا کرتے رہے۔ اب وہ بھی ختم ہو کر برابر ہو گئی ہے۔ اس لئے انترنگ سبھا نے نشچے کیا ہے کہ اس سال جو آمدنی ہوئی ہے۔ اس کے حساب سے بجٹ بنا کر کام کیا جائے۔

اس سال اندازاً چھبیس ہزار کی آمدن ہوئی ہے۔ چھتیس ہزار خرچ ہوا ہے جب کہ دو اپدیشک تنخواہ چھٹی پر رہے ہیں اور دو تین اپدیشکوں نے بلا کسی خرچ تنخواہ لئے کر کام کیا۔ اب جب کہ وہ اپدیشک کام پر آگئے ہیں۔ کم از کم پانچ ہزار روپیہ انہیں اپدیشکوں کو رکھنے پر ہوگی۔ اس لئے سبھا کو چار سو روپیہ ماہوار کی کمی کرنا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو اپدیشک کم کئے جائیں یا دوسرے اپدیشکوں کے وتن کم ہوں اپدیشکوں کے وتن پہلے بھی ان کے گذارہ کے لئے ہیں۔ اس لئے اس میں کمی کرنے سے بھی تکلیف بڑھے گی۔ اور اپدیشک کم کرنے سے پرچار میں کمی ہو جائے گی۔

پہلے وقت میں آریہ سماج میں گذارہ لے کر کام کرنے والوں کی تعداد کم تھی۔ اور اپنے گھر کا کام کرتے ہوئے وقت نکالکر پرچار کا کام کرنیوالے اپدیشک زیادہ ہوا کرتے تھے۔ تیسری کلاس ان اپدیشکوں کی تھی۔ جو کہ سنیاسی تھے۔ یا جن کے گھر کی ذمہ واری ان پر نہ تھی۔ وہ کام کیا کرتے تھے۔ ان کو سفر خرچ آریہ سماجیں جہاں وہ جائیں دیدیا کرتی تھیں۔ اس وقت تیسری کلاس بہت کچھ ختم ہو چکی ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آریہ سماجیں سفر خرچ دینے میں آنا کانی کرتی ہیں۔ وہ سبھا کے آدھین کام کرتے ہوئے سبھا کو باقاعدہ حساب دینا اور پھر کرایہ وصول کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ اس لئے وہ اس میدان سے الگ ہو کر اپنی اچھیا سے کام کرتے ہیں۔ جہاں آریہ سماجیں فیس خور اپدیشکوں کو کرایہ اور مقررہ فیس دیکر بلاتی ہیں۔ وہاں سبھا کے ساتھ کام کرنیوالے کو کرایہ نہ دینا ہی مناسب خیال کرتی ہیں۔ اور دوسری کلاس اس وقت معدوم ہے۔ اپنا کام کرتے ہوئے سماج کا کام کرنیوالے جہاں پہلے زیادہ تھے اس وقت نہیں ہیں۔ اس لئے اب پرچار کے کام کے لئے صرف ایک کلاس باقی رہ گئی ہے۔ وہ ہے گذارہ لے کر کام کرنیوالے سبھا کے اپدیشکوں کی۔

مذکورہ بالا حالات سے یہ ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ آریہ سماجیوں کی ذمہ داری کیا ہے۔ جہاں آریہ سماجی رشی کی وصیت کے انوسار دلیش دیشانتر و دیپ دیپانتر میں پرچار کرنے کا دعوے کرتے ہیں وہاں نہ تو وہ ویدپرچار کے لئے دھن ہی دیتے ہیں اور نہ آدمی ہی کام کرنے کے لئے میدان میں آتے ہیں۔ اگر دھن ہو۔ تو آدمی مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ اگر آدمی ہوں۔ تو دھن بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔ لیکن دونوں کے نہ ہونے سے کچھ بھی نہیں بنتا۔ آچاریہ رام دیو جی نے شتابدی کے سمبندھ میں لکھتے ہوئے لکھا تھا کہ یہاں پرستھ اور سنیاسی شتابدی کے اپ لکش میں پرچار کے میدان میں آئیں گے۔ مجھے پتہ نہیں کہ کتنی تعداد میں آئیں گے۔ لیکن جہاں تک میرا تجربہ ہے وہ یہ ہے کہ نہیں آئیں گے اس کے دو ہی کارن ہیں۔ آنے والے سمجھتے ہیں جب تک ہمیں وشواس نہ ہو جائے کہ ہماری خوراک و رہائش کا پربندھ بہت ہی اچھا ہے۔ وہ لوگ آنے کو تیار نہیں۔ اور لوگ سمجھتے ہیں۔ جب تک ہمارا کام باتوں میں چلتا ہے۔ ہم ذمہ واری کیوں لیں۔ اس لئے شتابدی بھی ایسے ہی گذر جائے گی۔ جیسے کہ اجمیر کی شتابدی چلی گئی۔ اگر میرا خیال غلط نکلے۔ تو مجھے بڑی خوشی ہوگی۔

ان حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ویدپرچار کس طرح کرنا چاہیئے۔ یہ تو میں اگلے ہفتے لکھنے کی کوشش کرونگا۔ لیکن اتنا اب بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت تک آریہ سماجوں نے ویدپرچار کو اپنا کرتویہ نہیں سمجھا۔ وہ سنستھاؤں کے چکر میں پڑ کر بھکاری بن گئے ہیں۔ آریہ سماج کا کوئی نیتا ایسا نہیں جسے ہر سال بھکشا کے لئے ہاتھ نہ پھیلانا پڑتا ہو۔ آچاریہ رام دیو جیسا تیاگی۔ پنڈت چموپتی جیسا ودوان سوہ گیہ سوامی شردھانند جی جیسے نیتا جب دھنیوں کے گھر پر صرف دھن کی کامنا کے لئے وہ بھی سنستھاؤں کو چلانے کے لئے اور لوگوں کے لڑکوں کو پڑھانے کے لئے بھکشا کا ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ تو آریہ سماجیوں کو سوچنا چاہیئے۔ ان کی عزت کتنی ہے جب سے اُس دھنی کی جیب وہ جانتے ہیں آچار کے لحاظ سے اونچا نہیں ہے۔ اس کے سامنے جا کر بھاٹوں کی طرح سنستھا کے گیت گا کر اس کی جیب سے کچھ پیسے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو وہ دھرم کی شکشا کیا دے سکتا ہے اس لئے آریہ سماج نے اپنی شکتی ادھر لگا کر بدھی متا کا پریچے نہیں دیا۔ اور ویدپرچار کی اور سے منہ موڑ کر اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی ماری ہے۔ اب بھی وقت ہے۔ وہ سنبھل جائیں۔ ویدپرچار کے لئے ہی دھن جمع کریں۔ وہ بھی اپنے آپ پر ٹیکس کے طور پر لگائیں۔ دوسرا جو شردھا سے دے وہ لے لیں۔ اور ہر ایک آریہ سماجی جتنا وقت نکال سکتا ہے۔ اتنا نکال کر ویدپرچار میں دے جن کو ایشور نے صحت دی ہے۔ بدھی دی ہے اور گھر میں ایسے سادھن بھی ہیں۔ گھر کا کام بخیر چلتا ہے۔ وہ اپنا پروگرام ویدپرچار کا بنائیں۔ تب کچھ کام ہو سکے گا۔ ورنہ حالت ہر سال بدتر سے بدتر ہوگی۔ اور ایک دوسرے کو الاہنے دیتے ہوئے آریہ سماجی آپس میں تو تو میں میں کرتے ہوئے تین تیرہ ہو جائیں گے۔

راولپنڈی کے سناتن دھرمیوں کی بوکھلاہٹ

کچھ عرصہ سے سناتن دھرمیوں کی باسی کڑھی میں اُبال ہوا ہے۔ جہاں وہ دوسروں کو آئے دن گندی سے گندی گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ وہاں وہ اپنے خلاف جائز اعتراضات بلکہ ناپسندیدہ خیالات بھی سننے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی اس ذہنیت کا اظہار پچھلے دنوں راولپنڈی میں بھی کیا۔ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے پردھان بھکشو اُتم جی نے ۶ مئی کی شام کو وہاں ایک پبلک لیکچر دیا۔ کہا کہ "ذات پات کا خاتمہ کر دو۔ اپنے ہریجن بھائیوں کو سینے سے لگاؤ۔ پردہ ترک کرو۔ اپنی عورتوں کو پوری آزادی دو۔ اگر آپ حقیقی سنگٹھن چاہتے ہیں تو دھوا بواہ کا پرچار کریں"۔

جاتما اُتم جی نے ان سنہری مشوروں سے جوں کہ اس جلسہ کے صدر یعنی بھگت رام جو خیر سے مقامی سناتن دھرم کے پردھان ہیں جاتما جی کے اپدیش برداشت نہ کر سکے جب انہوں نے ان الفاظ میں اظہار ناراضگی کیا۔ جسے حاضرین نے سخت ناپسند کیا جس پر جھگڑا پیدا ہو گیا۔ اور لوگوں نے صدر صاحب کو پلیٹ فارم پر سے اٹھا کر باہر ڈال دیا۔ اور ان پر شرم شرم کے آوازے کسے۔

کاش ہمارے بھائی زمانہ کی رفتار کے ساتھ چلنا سیکھیں اور اگر ایسا نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم شرافت اور انسانیت کو تو ہاتھ سے نہ دیا کریں۔

مسلم رواداری کا نمونہ

معاصر نور (قادیان) لکھتا ہے کہ:۔

"مسلمانوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جہاں ہندو اقلیت میں ہیں۔ مسلمان ان کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں"۔

اس رواداری کے کیا کہنے ہیں۔ اس کی اگر کوئی نظیر دیکھنی ہو۔ تو حیدر آباد دکن یا کابل میں دیکھی جا سکتی ہے حال میں خبر موصول ہوئی ہے کہ شاہ کابل نے تمام سکھوں کو جلال آباد میں جلا وطن کر دیا ہے۔ واہ وا! اس حفاظت کے کیا کہنے ہیں۔ اگر مسلم رواداری کا کوئی اور نمونہ درکار ہو۔ تو وہ اُن واقعات سے مل سکتا ہے جو پچھلے دنوں سے ملتان میں ہو رہے ہیں۔

مالیرکوٹلہ میں مسلمانوں کا ہندوؤں پر حملہ

ہمیں افسوس ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی فسادی سپرٹ روبہ ترقی ہے۔ چنانچہ اب کے خبر ملی ہے کہ مالیرکوٹلہ میں مسلمانوں نے اس وجہ سے ہندوؤں پر حملہ کر دیا۔ کہ ان کے ہمسایہ میں ایک ہندو کے گھر میں کتھا ہوتی تھی۔ لیکن ان کی نازک مزاجی اسے برداشت نہ کر سکی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پچاس کے قریب ہندو زخمی ہوئے ہیں۔ نہ معلوم اس قسم کے

...on, Haridwar. Digitized ... Gangotri Gyaan Kosha

آریہ ودیا سبھا کا پرشن

کچھ غلط فہمیوں کا ازالہ

از شری آچاریہ رام دیو جی - لاہور

آریہ ودیا سبھا کے متعلق میں نے اپنے خیالات کا اظہار پچھلے ہفتہ کیا تھا۔ یہ واضح ہے کہ میں نے موجودہ انترنگ سبھا کے برخلاف کچھ نہیں لکھا۔ میرا کتھن کیول اتنا ہے کہ آریہ سماج کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کا شکشا ودبھاگ علیحدہ ہونا چاہیئے۔ ایک ہی ایگزیکٹو کمیٹی گوروکل جیسی بڑی یونیورسٹی اور روزانہ دھرم پرچار کے کام کو عمدگی سے نہیں کر سکتی۔ آریہ مہاسمیلن اجمیر کو ہوئے اتنے برس ہو گئے۔ لیکن ہماری سبھا کی انترنگ سبھا ابھی تک اس کے پرستاوں پر وچار بھی نہیں کر سکی۔ کیونکہ گوروکل کا کام بھی ان کے پاس ہے۔

گوروکل کمیشن کی رپورٹ پر بھی سال بھر گزر جانے کے باوجود کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکا۔ یہ سب کچھ اس لئے نہیں ہوا۔ کہ انترنگ سبھا کام کرنا نہیں چاہتی تھی۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کثرت کام کی وجہ سے وہ ان معاملات کی طرف توجہ نہیں دے سکی۔ دنیا بھر میں اور بھی کوئی یونیورسٹی ہے جس کی ایگزیکٹو کونسل کے ہاتھ میں ایک صوبہ بھر میں دھرم پرچار کا کام بھی ہو۔ کیا سنسار میں اور بھی کوئی چرچ کونسل ہے۔ جس کے ذمہ ایک یونیورسٹی چلانے کا کام بھی ہو۔ کام کی تقسیم ایک قدرتی اصول ہے۔ ایک اور بات بھی ہے۔ وہ یہ کہ یونیورسٹی کے انتظام کے لئے بہت زیادہ شکشت آدمیوں کی ضرورت ہے اور دھرم پرچار کے پربندھ کے لئے شکشت آدمیوں کے اتیرکت جوشیلے سرگرم کاریہ کرتاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ تعلیمی مسئلوں کو نہ سمجھ سکنے پر بھی ایک آدمی دھرم پرچار کی جو ستی کے متعلق اچھی رائے دے سکتا ہے۔ اس لئے بھی الگ ودیا سبھا کی ضرورت ہے۔ کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ آریہ ودیا سبھا کے بن جانے سے گوروکل پرتی ندھی سبھا کے ہاتھ سے نکل جائیگا۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین تو گوروکل تب بھی رہے گا۔ فرق صرف اتنا پڑے گا۔ کہ انترنگ سبھا کی بجائے ودیا سبھا وہ سبھا اس کا انتظام کرے گی۔ اور ودیا سبھا میں بھی ممبر آریہ پرتی ندھی سبھا سے سبھاسد ہونگے۔ اور ممبر آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت آریہ سماجوں کے سبھاسد ہونگے۔ صرف آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وہ ممبر جو وشیش ودوان ہیں۔ اور شکشا کے کام میں وشیش دلچسپی رکھتے ہیں وہ آریہ ودیا سبھا میں آ جائیں گے اور پرچار کے کام میں وشیش دلچسپی رکھنے والے ودوان اتنا ہی پرش انترنگ سبھا میں آ جائیں گے۔ گوروکل کا پربندھ کرنے والوں میں وشواس اور آچار کے متعلق کٹرتا زیادہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ گوروکل کا مکھیہ ادیش وید ویدانگ پڑھانا۔ اور آریہ جیون کو عملی روپ دینا ہے جن لوگوں کے وشواس ڈھیلے ہیں اور جو لوگ نہ سنسکاروں کی اپیوگتا سمجھتے ہیں۔ اور نہ گوروکل شکشا پرنالی کی ان لوگوں کے ہاتھ میں اگر گوروکل کا پربندھ ہوگا۔ تو برہمچاریوں کے اندر بھی وشواسوں کے متعلق ڈھیلا یقین اور سندھیا ہون کے متعلق لاپرواہی کا آ جانا قدرتی امر ہے اسی لئے میں نے تجویز کی ہے کہ آریہ ودیا سبھا کے ہر ایک ممبر کو یہ بیان دینا پڑیگا۔ کہ وہ رشی دیانند کے منتویوں میں وشواس رکھتا ہے۔ اور ویدک سداچار کے مکھیہ انگوں کا پالن کرتا ہے۔ سندھیا اگنی ہوتر نیم پوروک کرتا ہے۔ اس نے یگیوپویت دھارن کیا ہوا ہے۔ اور گوروکل شکشا پرنالی میں اس کا وشواس ہے۔ یہ تجویز میں نے کسی فرضی خطرے سے بچنے کے لئے نہیں کی۔ بلکہ ٹھوس واقعات کی بنا پر کی ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کے اتہاس میں ایک ایسا وقت آ چکا ہے۔ جب کہ یہ خطرہ تھا۔ کہ ماس کا خفیہ پرچار کرنے والے یا ماس تیاگ کے متعلق ڈھیلے وچار رکھنے والے لوگ پرتی ندھی سبھا پر قابض ہو جائیں گے۔ اس وقت پرتی ندھی سبھا نے یہ نیم بنایا۔ کہ ماس کھانے والا سداچاری نہیں ہے اور جو یہ بیان نہیں دیتا۔ کہ وہ ماس کھانے کو پاپ سمجھتا ہے وہ نہ پرتی ندھی سبھا میں بیٹھ سکتا ہے۔ اور نہ انترنگ سبھا میں۔

کانگرس کا یہ نیم ہے۔ کہ جو کھدر پوش نہیں ہے وہ کانگرس کی کسی پربندھ کارنی سبھا کا سبھاسد نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ووٹ دے سکتا ہے۔ اسی پرکار اب جب کہ ودیا سبھا بننے کا وقت آیا ہے۔ کئی ایسے لوگ جو کہ گوروکل کو بطور تعلیمی انسٹیٹیوشن کے تو اچھا سمجھتے ہیں۔ وہ میمورنڈم پر تو انہوں نے اپنے من کو کسی نہ کسی طرح تسلی دیکر دستخط کر دیئے ہیں جیسے کہ پنڈت وشو بندھو نے کئے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ رشی دیانند کے منتویوں کو نہیں مانتے۔ ان میں سے کئی نے یگیوپویت نہیں پہنا ہوا۔ سندھیا تو کبھی کبھار کر لیتے ہیں۔ لیکن ہون تو بھول کر بھی نہیں کرتے ان حالات میں ان کے لئے ایسے بیان پر دستخط کرنا مشکل ہوگا۔ آریہ جنتا گوروکل کے سناتکوں کی ایک ایک چیشٹا پر بڑی گہری درشٹی رکھتی ہے کیا یہ ضروری ہے۔ کہ جن لوگوں نے گوروکل کا پربندھ کرنا ہے۔ ان کا جیون بھی ویسا ہی ہو۔ جیسا کہ برہمچاریوں کا ہے۔ جو لوگ خود ہون نہیں کرتے۔ جن کے گھر میں کبھی کوئی یگیوپویت سنسکار نہیں ہوا۔ جن کے گھر میں ہون کی اگنی کبھی پرجولت ہوتی نہیں دیکھی گئی۔ کیا ان سے یہ امید کرنا سراسر عبث نہیں ہے کہ وہ گوروکل میں ایسے ادھیاپک مقرر کریں گے جو آریہ جیون کے ان انگوں کو پالتے ہوں۔ جن کو خود یہ بندھک غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ یا کم از کم بڑا مہتو پورن نہیں سمجھتے۔ جو لوگ اپنے لڑکوں لڑکیوں کو گوروکل میں بھیجنے کے لئے تیار نہیں اور جو اپنے متروں کو بھی ایسی صلاح دینے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو تھوڑے کال کے لئے بھی گوروکل میں داخل کریں۔ ان کا کیا حق ہے کہ وہ گوروکل کے پربندھ میں محض حکومت کرنے کے لئے چوہدری بن بیٹھیں۔ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ ایسا صاف ہے کہ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔

بعض بھائی میرا پندرہ سالہ پہلے کا ایک خط پیش کرتے ہیں۔ جس میں میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ ہم لوگوں میں راشٹریہ شکشا آلہ چلانے کی ہمت نہیں ہے۔ اگر آریہ جنتا کی مہربانی سے ان پندرہ برسوں کے اندر یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ غیر سرکاری شکشا کا پربندھ آریہ سماج ہی سب سے اُتم کر سکتی ہے۔ تو میرے اس خط کا اب کیا مول ہے۔ یا شری پوجیہ سوامی شردھانند جی مہاراج نے بھی اگر کبھی کوئی ایسا وچار تیس سال پہلے پرکٹ کیا تھا۔ اور جسے وہ اپنے جیون کال میں ہی چھوڑ چکے تھے اس کا اب ٹھوس واقعات کی موجودگی میں کیا مہتو ہے۔ کانگریس نے کئی نیشنل کالج چلائے وہ گوروکل سے پیچھے بنے۔ لیکن کب کے ٹوٹ چکے ہیں۔ صحیح معنوں میں راشٹریہ شکشا بھی وہی ہے جو رشی دیانند نے چلائی ہے۔ اور جو گوروکلوں میں مروج ہے۔ مہاتما گاندھی بھی کئی بار مان چکے ہیں۔ کہ سنسکرت کی پڑھائی تا اور برہمچریہ، سیوا، سرلتا اور سادگی ہی راشٹریہ شکشا کے مکھیہ انگ ہیں۔ اس لئے ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ راشٹریہ شکشا آریہ سماج ہی چلا سکتا ہے۔ جب راشٹریہ شکشا نیوں میں بھی رشی کی ہی پیروی کی جاتی رہی ہے وہ اپنے گروکل کو بھی وہ سناتک ہی کہتے ہیں۔ اور وہاں پر برابر ہفتہ وار سناتک کے وقت میں ویدوں اپنشدوں کے منتروں کا ہی اُچارن ہوتا رہا۔ اندھر یونیورسٹی کے چانسلر رادھا کرشنن نے گوروکل راشٹریہ یونیورسٹی چلانے کے ڈھنگ گوروکل یونیورسٹی وائس چانسلر سے ہی پوچھے تھے۔ مہاتما گاندھی کبھی کونسل پر دیش کے خلاف تھے۔ دکھایا انڈیا کا پرانا تجربہ ان کو دکھلا کر یہ سدھ کیا کہ اب بھی وہ کانگریسوں کے داخلہ کونسل خلاف ہیں۔

گوروکل نے تو پہلے پراسپکٹس میں ہی آزاد وشال آدمی کی شکشا کا درش ہے۔ منشی رام جی کے مشہور حریف لالہ دلا رام تحریر کردہ مشہور دیباچہ میں اس امر کا دعویٰ ہے کہ گوروکل کو سچی راشٹریہ شکشا کا کہا جائے گا۔ اس لئے اب یہ کہنا کہ آریہ سماج شکشا کے پربندھ کے ناقابل ہے آریہ سماج کا ہتک کرنا ہے اور آریہ سماج کے سابقہ سالہ اتہاس پر لکیر پھیرنا ہے۔ ایک بھائی آج ملے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں اس بات کے درن ہوں کہ آریہ ودیا سبھا میں صرف سناتک ہی ہوں۔ میں تو ضرور اس بات کا خواہاں ہوں کہ دنیا میں سب جگہ سناتکوں ہی سناتک نظر آویں اور گوروکل شکشا پرنالی تمام سنسار میں پھیل جائے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ میں کسی جماعت خواہ وہ سناتکوں کی ہی کیوں نہ ہو۔ اس کو پسند کرتا ہوں کہ وہ بطور سناتک آریہ سماج پر قابض ہو جائیں۔ ودیا سبھا میں وہ آئیں گے جو آریہ سماجی اور رشی دیانند کے انویائی ہوں وہ سناتک ہوں یا غیر سناتک۔ ہونا تو یہ ہے کہ گوروکل کا سناتک ہونا ہی اس بات کی ضمانت ہو۔ کہ وہ پکے آریہ سماجی اور رشی دیانند کے شیدائی ہیں۔ ایشور کرے کہ وہ دن آ جائے۔ بعض اس وقت بھی گوروکل سے باہر کے آدمی ہونگے جو اپنے ہی کٹر اور ویدک کلچر اور رشی دیانند کے فدائی ہونگے۔ اگر رشی دیانند پر فدا نہ ہونگے۔ تو وہ اپنے کو گوروکل میں رشی کا فدائی بننے کے لئے دیں ہی کیوں؟

یہ چند سطور اس لئے لکھی ہیں کہ آریہ جنتا پر میری پوزیشن واضح ہو جائے۔ اور وہ زبردست پہلا اچھی طرح غور کر سکیں میں آئندہ کبھی بھاؤ سے پریرت میں نے یہ کی ہیں۔ آریہ جنتا اسی بھاؤ میں انہیں ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وِدّیا سبھا کا پرشن

از شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا کے آگامی جنرل اجلاس میں بہت ہی مہتو پورن پرشن وِدّیا سبھا کا ہے۔ اس غرض سے کہ مانیہ سبھا سد اس پرشن پر اچھی طرح وچار کر سکیں۔ ہم اس پرشن کا مختصر سا اتہاس اور تھوڑی سی وچار سامگری پاٹھکوں کے سامنے پیش کئے دیتے ہیں۔

مہاتما منشی رام جی نے سمت ۱۹۶۳ کارتک میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے ممبروں کے نام ایک چٹھی لکھی تھی۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاتما جی نے وِدّیا سبھا کی ستھاپنا کا پرستاؤ پہلے پہل سمت ۱۹۶۲ میں کیا تھا۔ دو ورش لگاتار اس پرستاؤ کا نوٹس دیا جاتا رہا۔ پرنتو سبھا میں ⅔ حاضری نہ ہوسکنے کے کارن اس وشے پر وچار نہ ہو سکا۔ سمت ۱۹۶۸ میں یہ وشے پیش ہوا۔ اس پر وچار بھی ہوا۔ پرنتو کورم ٹوٹ جانے کے کارن اس پر سمتی نہ لی جا سکی۔

ساپتاہک سَت دھرم پرچارک ۱۵ اگرہن سمت ۱۹۶۷ کی سنکھیا کے صفحہ ۳ پر انترنگ سبھا نے ایک پرستاؤ کے سمبندھ میں لکھا ہے۔

"اس پرستاؤ میں گوروکل کے سمبندھ میں مکھ مکھ باتیں نشچت کی گئی ہیں :۔

(۱) گوروکل کو ایک وشو وِدّیالیہ کا روپ دے دیا جائے۔

(۲) اس کا پربندھ ایک وِدّیا سبھا کرے گی۔ جو دو ورش کے اندر ہی بن جائے گی۔

(۳) جب تک وِدّیا سبھا نہ بنے گی۔ تب تک آریہ پرتی ندھی سبھا ہی وشو وِدّیالیہ کو چلائے گی۔

(۴) اس وشو وِدّیالیہ کے ساتھ بھن بھن کالج سمبندھت ہوں گے۔ ان میں ایک وید وِدّیالیہ پرتھک ہوگا۔ جو اس وشو وِدّیالیہ سے سمبندھت ہوگا پرنتو اس کا آرتھک سوامتو پرتی ندھی سبھا اپنے پاس رکھے گی۔ شیش سب کالج وِدّیا سبھا کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔

(۵) باہر کے وِدّیالیوں کے وِدّیارتھی بھی گوروکل کی پریکشا دے کر ورتمان گوروکل مہاوِدّیالیہ میں پرویشٹ ہو سکیں گے۔ ...... اس پرستاؤ کو سویکار کرنے میں انترنگ سبھا نے بڑی بدھی متا سے کام لیا ہے۔"

اس پرکار سمت ۱۹۶۷ میں وِدّیا سبھا کا پرستاؤ سویکار ہو گیا۔ پرنتو اسے کاریہ میں نہیں لایا گیا۔ پھر سمت ۱۹۸ میں نمن لکھت پرستاؤ سویکرت ہوا :۔

گوروکلوں کے پربندھ تتھا شاسن کے لئے تتھا سبھا سے سمبندھ آریہ سماجوں کے دوارا ستھاپت انیہ شکشالیوں کے نریکشن تتھا شاسن کے لئے ایک آریہ وِدّیا سبھا ہوگی۔

(۲) آریہ وِدّیا سبھا کے سنگٹھن تتھا ادھیکار اُکت سنستھاؤں کے اُچت پرکار چلانے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا دوارا سمے سمے پر نشچت کئے جائیں گے۔

(۳) اُکت سنستھاؤں کے آئے ویے کا ادھیکار آریہ پرتی ندھی سبھا کے سادھارن نریکشن میں اُکت وِدّیا سبھا کے آدھین ہوگا۔

(۴) سبھا کا کوئی نشچت نیم اِن تینوں کے کوئی بھاگ اُکت وِدّیا سبھا کے سنگٹھن میں کسی غیر ممبر کے سممِلت کرنے میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے بادھک نہ ہوگا۔ کنتو ایسے غیر ممبروں کی سنکھیا اُکت سبھا کے کل سبھا سدوں کے ½ سے نہ بڑھے اور وہ غیر ممبر آریہ سبھا سد ہوں۔

عمل اس پر بھی نہیں ہوا۔ کئی مہانو بھاؤں کے خیال میں اس کا کارن ادھیکاریوں کی سستی یا اَرُچی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جب پرستاؤ کو پاس کرانے والے مہانو بھاؤ سوئم ادھیکاری تھے۔ تو انہوں نے اسے کریاتمک روپ کیوں نہ دیا۔ دوش ادھیکاریوں کا نہیں۔ سوئم پرستاؤ ہی ایسا ہے جس کو کریاتمک روپ دینا آسان کام نہیں تھا ہم اپنے ہی سمے کے سمبندھ میں جانتے ہیں کہ شری پنڈت دیو شرما جی وِدّیا سبھا کی ستھاپنا کے لئے بہت اُتسک تھے۔ ان کے آگرہ پر اس سبھا کے نرمان کے لئے ایک اُپ سبھا بھی بنائی گئی۔ اس نے ایک یوجنا تیار بھی کی۔ پرنتو شری پنڈت جی نے اندکار کے مہا ودیالیہ پتر ۱۹۸۱ کی سنکھیا میں لکھا تھا

"پرتی ندھی سبھا دوارا سویکرت آریہ وِدّیا سبھا والے پرستاؤ سے بھی ہمارا کام نہ چلے گا۔ اس پرستاؤ میں آریہ سماج سے باہر کے گوروکلیہ آدرش میں وشواس رکھنے والے شکشا دکیوں کے لئے تو ستھان ہے ہی نہیں۔ ویسے بھی وہ نکھتیا پنجاب پرتی ندھیوں کی ہی ایک دوسری سبھا ہو جائے گی۔ اس لئے میں نے بھی پیچھے سے اس وِدّیا سبھا والے ورتمان پرستاؤ پر زور دینا چھوڑ دیا تھا۔" صفحہ ۱۴

وہ حشر اس پرستاؤ کا ہوا۔ وہی اس سے پہلے کے پرستاؤں کا۔ انترنگ سبھا کیا کرے جب وِدّیا سبھا کے لئے اُتسک مہانو بھاؤ اپنا اتساہ ہی چھوڑ بیٹھیں۔ پھر وِدّیا سبھا بنائی جائے۔ تو کس کے لئے۔ ایک منوویگیان کے وِدّیارتھی کے لئے اس پرستاؤ کی کہانی منورنجک تو ہے۔ پر آشچریہ جنک نہیں۔ پرستاؤ کو پہلے تو شکایت یہی ہوتی ہے۔ کہ انترنگ سبھا کے پاس سمیہ نہیں کہ وہ گوروکل کی سمسیاؤں پر اچھی طرح وچار کرے۔ اس کا نرمان اس درشٹی سے نہیں ہوتا۔ کہ اس کے دوارا ایک شکشا سنستھا چلائی جائے گی۔ اس لئے وہ پرستاؤ کرتے ہیں کہ گوروکل کے سنچالن کے لئے ایک اَور سبھا بنا دی جائے۔ پرنتو پھر بھی انہیں پرتیت ہوتا ہے۔ کہ گوروکل کیول دھارمک سنستھا نہیں یہ ایک راشٹریہ سنستھا ہے۔ وشو بھر کی سنستھا ہے۔ اس لئے اس کا سنچالن کسی اکھل بھارتیہ راشٹریہ وشو وِدّیا یک سبھا کے آدھین ہونا چاہیئے اس میں سندیہ نہیں کہ پنجاب کی آریہ پرتی ندھی سبھا نہ اکھل بھارتیہ ہے۔ نہ راشٹریہ۔ اور نہ ہی وشو وِدّیا یک سبھا۔ وہ ایک دھارمک سبھا ہے اور اس کے آدھین ایک دھارمک سنستھا ہی رہ سکتی ہے۔

سمت ۱۹۶۷ کے پرستاؤ میں اس سبھا نے اپنا آرتھک سوامتو کیول وید وِدّیالیہ پر ہی رکھا تھا۔ وِدّیا سبھا آریہ سماج سے ادھک ...... وِدّیا یک ہوتی۔ تو وید وِدّیالیہ اس کے آدھین کیسے رہتا۔ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ آریہ سماج کا وید وِدّیالیہ آریہ سماج کے سدھانتوں کی شکشا دیگا۔ اس میں ستیارتھ پرکاش آدی رشی کرت گرنتھوں کا ستھان مکھیہ رہے گا۔ پرنتو آریہ سماج کے باہر کے وِدّوان اپنے آدھین کام کر رہی سنستھا میں ایسا کیوں ہونے دیں گے۔

ہم اپنے ابھیپرائے کو ادھک سپشٹ کرنے کیلئے راشٹریہ اور دھارمک ان دو شبدوں پر ذرا وضاحت سے وچار کرنا چاہتے ہیں۔ بھارت کی راشٹریہ شکشا وہ ہوگی۔ جس سے سمپورن بھارت لابھ اٹھا سکے۔ دھرم ...... بھارت کے راشٹر میں آریہ سماجی بھی جیتنے ہیں۔ غیر آریہ سماجی بھی ہندو بھی مسلمان بھی راشٹریہ شکشا کیول دھارمک نہیں ہوتی۔ دھرم کے کشیتر میں کسی سمپردائے کو پردھانتا دینے سے راشٹریتا کا گھات ہوتا ہے۔ راشٹریہ شکشا وہ ہے جس میں سب سمپردائیوں کو برابر ستھان دیا جائے۔ یدی گوروکل ایک شدھ راشٹریہ شکشالیہ بنانا ہو تو اس میں آریہ سماج کی وششٹتا نہیں رہنی چاہیئے۔

راشٹروادیوں کی درشٹی سے جہاں سندھیا ہو وہاں مورتی پوجا اور نماز بھی۔ جہاں ہندی ہو وہاں اردو بھی۔ اور یدی ہم اپنے راشٹریتا کے وچار کو سنکچت کریں۔ اور گوروکل کو ایک ہندو شکشالیہ مان لیں۔ تو ہندو نیتاؤں کی درشٹی سے بھی مورتی پوجا اور شرادھ کو سندھیا کے ساتھ ساتھ پرتشٹھت کرنا ہوگا۔ ستیارتھ پرکاش کے کھنڈن آتمک بھاگ کے لئے تو اسمیں ستھان رہنا ہی کٹھن ہے۔ ویدوں کا ادھیین جہاں رشی دیانند کی درشٹی سے پڑھایا جائیگا وہاں سائن اور مہیدھر کی درشٹی سے بھی ... ... آریہ سدھانت کے گوہیں ہیں۔ آریہ منتویوں کا منڈن اور انیہ متوں کا کھنڈن نہیں ہوگا۔ کوئی راشٹریہ سبھا ہمارے دھارمک سدھانتوں کی شکشا کا پربندھ کرے گی تو وہ اس کاریہ کو نباہ نہ سکے گی۔ یہ اس کی ان ادھیکار چیشٹا ہوگی۔ سمت ۱۹۶۷ کے پرستاؤ میں یہی دوش تھا۔ کہ اس میں تھیولاجیکل (سدھانت آتمک) دھرم اور راشٹر کا بے جوڑ پیوند لگا دیا گیا۔ وید مہاوِدّیالیہ کسی آریہ سماجک سبھا سے بھن انیہ جن کے دوارہ چلایا ہی نہیں جا سکتا۔

اب شیش رہ جاتے ہیں اور وِدّیالیہ۔ ہمارے وچار میں وہ وِدّیالیہ کسی اَور سبھا کے دوارہ ہی چلائے جانے چاہئیں۔ بھلا آیورویدک کے وشے میں آریہ سماج اور سناتن دھرم کا کیا مت بھید ہو سکتا ہے ایک ہردوار میں ہی ایک طرف گوروکل میں اور دوسری طرف رشی کل میں آیورویدک کالج موجود ہے کسی کالج میں بھی ۵۰ سے ادھک وِدّیارتھی نہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایک ہی جاتی کی جیب سے یہ دوہرا ویے کیوں کیا جا رہا ہے۔ ایسے ہی یدی کوئی اور مہاوِدّیالیہ بھی کھولنا ہو۔ تو اس کا پربندھ دھارمک سبھاؤں دوارا کیا جانا خواہ مخواہ کی فضول خرچی ہے۔ ہمارا وشواس ہے کہ راشٹریہ شکشا کیول راشٹریہ سبھاؤں دوارا ہی دی جا سکتی ہے۔

ہم سوئم ایک وِدّیا سبھا کی ستھاپنا کے پکش میں ہیں۔ جو آیوروید کھیتی۔ شلپ۔ آریہ ساہتیہ آدی کی شکشا کا پربندھ کرے۔ وید وِدّیالیہ کا سمپورن پربندھ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ہی آدھین رہنا چاہیئے۔ اس کیلئے کچھ اپادھیائے گریاں آ چکی ہیں۔ کچھ اور کا بھی پربندھ کیا جا سکتا ہے۔ وید ویدانگ کی اتم شکشا کے اتیرکت اس وِدّیالیہ میں ریسرچ تتھا ساہتیہ نرمان کا کام کیا جانا چاہیئے۔ آریہ سماج کو اس کام کی اس سمے اتینت آوشیکتا ہے۔ پرنتو کبھی دوسرے کاموں سے کہ اور دھن بچے۔ تو اس میں لگایا جائے۔ گوروکل کی ستھاپنا کے سمے سے اب تک کے بجٹ ہمارے سامنے ہیں۔ ان کے دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ اس سنستھا کا اوسط سالانہ گھاٹا دس ہزار روپے سے اوپر ہے۔

دھن کے نہ ہونے کی وجہ سے ہم کوئی اَور کالج نہیں کھول سکتے۔ ورتمان کالجوں میں کسی پرکار کی

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

... Collection, Haridwar. Digitized ...

آریہ سماج کے پروگرام میں تبدیلی کی ضرورت

(آریہ سماج کے ایک پُرانے سیوک کے قلم سے)

کی کوشش کی ہے۔ کہ آریہ سماج کی ترقی کے راستہ میں جو روکاوٹیں ہیں۔ جب تک ان کا گیان نہیں ہوتا اور انہیں دور کرنے کا یتن نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک محض ذاتیات پر کیچڑ اچھالنے یا طعنے دینے سے کام نہ بنے گا۔ سرمایہ دارانہ ذہنیت۔ نمائش۔ جمہوریت کا بُرا استعمال ایسی بیماریاں ہیں۔ جو سماج کو گھن کی طرح کھا رہی ہیں۔ آریہ پرشوں کا کرتویہ ہے کہ جب بھی انہیں اکٹھا ہونے کا موقعہ ملے۔ وہ سماج کی ترقی کے ذرائع پر وچار کریں اس برس میں تین بڑے موقعے آ رہے ہیں۔ جب کہ پنجاب صوبہ سرحد۔ بلوچستان۔ دہلی کے صوبہ جات کے پرسدھ پرسدھ مہانو بھاؤ اکٹھے ہونگے۔

پہلا موقعہ ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا سالانہ اجلاس جو ۲۵ و ۲۶ مئی کو ہونے والا ہے۔ یہ اجلاس ایک پرکار سے آریوں کی پارلیمنٹ ہے جس میں وید پرچار۔ گوروکل آدی وشیوں پر بحث پر وچار کرنے کے علاوہ کئی اور شیک پرستاؤں پر وچار ہوتا ہے۔

دوسرا موقعہ ہے۔ سیالکوٹ میں پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن جو ۱۳۔۱۴۔۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہونا ہے جس میں پنجاب بھر کے آریہ پرش آریہ سماج کے اندرونی۔ بیرونی مسائل پر وچار کریں گے۔ اس موقعہ پر بھی کئی مہانو بھاؤ اپنے اپنے وچار رکھیں گے۔ اور بہت سی باتیں زیر بحث ہوں گی۔

تیسرا موقعہ۔ سبھا کی ارد شتابدی کا مہوتسو جو لاہور میں دسمبر کے مہینے میں منایا جاتا ہے۔ سبھا کو بنے پچاس سال ہو گئے۔ اس سے سبھا کے کارکنوں نے نشچے کیا ہے۔ اس موقعہ پر سبھا اپنا خاص اتسو منائے اور پنجاب بھر کے آریوں کو لاہور میں ایکتر کرے۔ اس مہوتسو کا پروگرام بن رہا ہے۔ آچاریہ رام دیو جی جو مہوتسو کے پردھان ہیں اپنے لیکھوں دوارا جنتا میں پرچار کر رہے ہیں میں آج کے لیکھ میں سبھا کے سالانہ اجلاس کے سمبندھ میں کچھ وچار رکھنا چاہتا ہوں۔

نیموں کے انوسار ہر ایک آریہ سماج کو جس کے دس یا ادھک سبھاسد ہوں۔ اور جسے بنے ایک ورش ہو چکا ہو۔ یہ حق حاصل ہے کہ وہ سبھا میں اپنے ایک یا ادھک پرتی ندھی بھیجے۔ پہلے دس ممبروں کے لئے ایک ممبر۔ بیس کے لئے ایک۔ لیکن تجربہ بتاتا ہے کہ اس حق سے بہت کم فائدہ اٹھایا جاتا ہے پنجاب میں ۴۰۰ کے قریب سماجیں ہیں۔ لیکن ان میں سے صرف ۱۳۰-۱۴۰ سماجیں اس حق سے فائدہ اٹھاتی ہیں پرتی ندھیوں کی تعداد دو سو اڑھائی سو سے ادھک نہیں بڑھتی۔ اگر مناسب کوشش کی جائے۔ اور پریرنا ہو تو ۔۔۔ سماجیں بڑی آسانی سے ۔۔۔ تک پرتی ندھی بھیج سکتی ہیں۔ سبھا کا دفتر بھی ۲۳ سے بڑھ کر پانچ سو تک پہنچ سکتا ہے۔ اس طرف بہت کم دھیان دیا جاتا ہے سبھا کا دفتر اخبارات میں سوچنائیں دے کر سرکلر۔ چٹھیاں بھیج چھوڑتا ہے۔ سبھا کے ادھیکاری۔ انیہ کارکن اس کاریہ سے بہت حد تک لاپرواہ رہتے ہیں۔ اگر کوئی بھائی دھیان دیتا بھی ہے۔ تو اس کا دھیان اس بات تک محدود ہوتا ہے کہ فلاں سماج سے فلاں مہاشہ پرتی ندھی آ جائے۔ محض سنگٹھن کی درشٹی سے کوئی دھیان نہیں دیا جاتا۔

اس اپیکشا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سبھا کے اندر سے کاریہ کرتا نہیں آتے۔ اور سماجوں کو سبھا کے کام میں بہت کم دلچسپی پیدا ہوتی ہے سماجیں فوراً کیوں اس حق سے لابھ نہیں اٹھاتیں اس کے کئی کارن ہیں۔ پہلی قسم کے لوگ وہ ہیں۔ جو خیال کرتے ہیں۔ کہ ان کے نیتا جو وچار یا فیصلہ کریں گے۔ وہ ٹھیک ہی ہوگا۔ وہ کیوں جھگڑے میں پڑیں۔ دوسری قسم ان مہانو بھاؤں کی ہے جو سماج میں آنادھن اور سمیہ کا ناش ہی سمجھتے ہیں۔ ان کو یقین ہے کہ سبھا میں کسی نئے کاریہ کرم یا وچار کے لئے گنجائش نہیں۔ وہ اپنا دھن سمیہ اور کرایہ ریل کیوں ضائع کریں۔ لاہور میں ان کو کون پوچھتا ہے ان بھائیوں کی دلیل میں کچھ وزن بھی ہے۔ ۱۹۹۰ میں سبھا کے ۲۳۰ سبھاسد تھے۔ جن میں سے ۲۵ سبھاسد خاص لاہور سے سمبندھ رکھتے تھے۔ کورم کے لئے ۲۷ سبھاسد چاہیئے۔ جو آسانی سے اس پاس سے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ سال میں ایک بار اجلاس ہوتا ہے۔ وہ بھی بیدی بحث آدمی پاس نہ کرائے ہوں۔ یا ادھیکاریوں کا چناؤ نہ ہونا ہو تو بلانے کا کشٹ بھی نہ کریں۔

انترنگ سبھا کے ۲۸ سبھاسد ہیں۔ جن میں سے ۱۹ کے قریب لاہور میں رہتے ہیں۔ گویا سبھا کو اپنا کام چلانے کے لئے باہر کے سبھاسدوں پر دھیان دینے کی ضرورت نہیں۔ اس سے فائدہ بھی ہے۔ کہ سبھا کے کام کورم کی وجہ سے نہیں رکتے۔ لیکن فائدہ کی نسبت نقصان زیادہ ہے۔ باہر کے کاریہ کرتاؤں کو سبھا کے کام میں کوئی دلچسپی ہی پیدا نہیں ہوگی۔ جب تک ہمارے نیتا جنتا کو وشواس میں نہیں لاتے۔ سماج کے اندر نئے کارکن نہ آئیں گے پرستاؤ سین ہو رہے ہیں۔ نئے آدمیوں کو اندر آنے کا موقع نہیں۔

سبھا کے سالانہ اجلاس پر ادھک سمیہ سالانہ چناؤ پر ہی خرچ ہو جاتا ہے۔ ایک ایک ادھیکاری کو منانے پر سبھا کا سمیہ نشٹ کر دیا جاتا ہے کئی بار ایسی اوستھا ہو گئی کہ فلاں مہاشہ منتری پد سے بار بار انکار کر رہے ہیں۔ اور سبھا بار بار پرارتھنا کر رہی ہے۔

سبھا کا چناؤ جتنا سمیہ لے جاتا ہے اس کے مقابلہ میں نئے وچاروں و پرستاؤں کے لئے کوئی سمیہ نہیں دیا جاتا کئی بار تو سبھا میں ایک دو پرستاؤ پیش ہونے اور سویکار کر لئے۔ اگر ادھیکاریوں کے چناؤ کا حصہ الگ کر دیں۔ تو سبھا کا اجلاس اپنے اندر کوئی کشش نہیں رکھتا۔ نئے وچار نئے پروگرام کیسے آئیں۔ اگر سبھاسد کوئی پروگرام بنا کر آئیں اور پارٹیاں پروگرام پر بنیں اور ووٹ لیں تب تو کشتی ہے۔ لیکن یہاں الٹا ہی۔ پارٹیاں اور ہی باتوں کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ کام کا کوئی دھیان نہیں ہوتا۔

سبھا کے اجلاس کے موقعہ پر ہمیں اس سمیہ وچار کرنا چاہیئے کہ سبھا کا اجلاس سال میں دو مرتبہ ہو۔ سبھاسدوں کی تعداد بڑھانی چاہیئے ذاتیات کو چھوڑ کر پروگرام پر پارٹی کی بنیاد رکھنی چاہیئے۔

آریہ سماج بھٹنڈہ کے پرستاؤ

آریہ سماج بھٹنڈہ مورخہ ۔۔۔ بروز اتوار صبح بعد از ستسنگ کے عام میٹنگ میں ڈاکٹر بھگونت رائے جی نے آریہ میرج بل کا ریزولیوشن پیش کیا۔ نمن لکھت پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوا۔ کہ پرستاؤ کی ایک ایک کاپی لا ممبر گورنمنٹ آف انڈیا شملہ و سیکرٹری پراونشل سبھا دہلی اور مختلف اخباروں کے ایڈیٹروں کو بھیجی جاویں۔ اور ایڈیٹروں سے پرارتھنا کی جائے۔ کہ وہ اپنے پترون دوارہ اس بل کی تائید کریں۔ تاکہ یہ اسمبلی میں پاس ہو سکے۔

پرستاؤ

آریہ سماج بھٹنڈہ یہ جان کر بڑا پرسن ہوا ہے کہ شری دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے نشچے ہوئے انوسار شری بابو گھنشیام داس گپتا ایم۔ ایل۔ اے نے سویکار کے لئے آریہ کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ اس بل کو آئندہ سیشن میں سویکار کرا دیوے۔

(منتری)

(۲) مورخہ ۲۴ کو بوقت ۱ ½ بجے شام آریہ سماج مندر میں وارشک چناؤ حسب ذیل ہوا۔

پردھان:۔ شری مان بابو جواہر لعل جی۔
اپ پردھان:۔ لالہ مٹھو مل جی رئیس۔
" " پنڈت ستیکھر چند جی۔
منتری:۔ ڈاکٹر بھگونت رائے جی۔
اپ منتری:۔ لالہ کستوری لال جی۔
" " بابو بنسی دھر جی۔
خزانچی:۔ مہاشہ ہربنس لال جی

انترنگ سبھا کے ممبر

بابو گردھاری لال جی۔ بابو رادھا کشن جی۔ لالہ بردھی چند جی سیٹھ۔ بابو رام رنگ جی مہاشہ ستیہ برت جی۔ مہاشہ اجیت سنگھ جی

(۳) آریہ سماج بھٹنڈہ لالہ دیو راج جی کی مرتیو پر ان کے خاندان سے اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا ہے کہ مرحوم کی روح کو شانتی پہنچے۔

بھگونت منتری آریہ سماج بھٹنڈہ

آریہ اناتھ آلیہ مظفر گڑھ

آپ کے دان کا مستحق ہے

یہ آریہ ہندو اناتھ آلیہ عرصہ زاید از ۲۶ سال سے پنڈت گنگا رام جی سورگباشی نے جاری کیا تھا۔ جو آریہ سماج مظفر گڑھ کے آدھین ہے۔ جو نہایت کفایت شعاری سے کام چلایا جا رہا ہے۔ اور آپ کے دان کا صحیح استعمال کرتا ہے۔ اس میں ۳۵ اناتھ داخل ہیں۔ جو ضلع ڈیرہ غازی خاں مظفر گڑھ و دیگر اضلاع سے آئے ہوئے ہیں۔ لڑکوں کو باقاعدہ تعلیم گورنمنٹ سکول و انڈسٹریل سکول میں دلائی جاتی ہے بلکہ جو لڑکے لاہور ایڈوانسڈ کلاس یا کسی اعلےٰ تعلیم میں جانا چاہیں ان کی سہائتا کی جاتی ہے۔ بہت سے لڑکے اعلےٰ تعلیم حاصل کر کے لائق بن چکے ہیں۔

ہر ایک سنسکار کے وقت اس اناتھ آلیہ کو یاد رکھیں۔ اور پن کے بھاگی بنیں۔

نویدک

پنڈت راجیندر پرشاد بی۔ اے۔ ایل ایل بی

ایڈووکیٹ پردھان اناتھ آلیہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کیا ہے؟

نمبر۲ — از شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج — نمبر۲

گورو جی کا آدیش سنکر دیانند نے کمال خندہ پیشانی اور پرسنتا سے نویدن کیا۔ مہاراج تن رہتے آپ کا حکم بجا لانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھوں گا۔ ناظرین تاریخ کے اوراق الٹ جایئے کہیں بھی آپ کو ایسے گورو کا پتہ نہ ملے گا۔ سنسار کے اتہاس میں اپنی طرز کا بالکل نرالا واقعہ ہے۔ ادبھت اور اپوروگھٹنا ہے۔

اس ایک واقعہ نے دیانند کی زندگی کی مہاندی کے رخ کو بدل دیا۔ جو اب تک دنیا سے دور بہت دور۔ انسانوں سے الگ تھلگ۔ پہاڑوں کی گپھاؤں میں بہہ رہی تھی۔ اس کو ورجانند جیسے چتر شلپی نے۔ ماہر انجنیر نے لوک اپکار کی طرف بہا دیا۔ ورجانند کی بزرگی اور عظمت بتانے کے لئے یہی ایک واقعہ کافی ہے۔

آریہ سماج کی ستھاپنا

گرو دکشنا۔ الیشور پرائن یوگی راج دیانند سرسوتی اپنے گورو کے حکم بجا لانے کے لئے متھرا سے چل دیتے ہیں۔ ان کا اس وقت ساتھی یا تو سیوک بھاگ بھگوان ہیں۔ یا گورو کی دی ہوئی ویدودیا۔ گاؤں گاؤں شہر شہر دیانند نے گھوم ڈالا۔ اتر بھارت کا شاید ہی کوئی بڑا شہر ایسا بچا ہوگا۔ جو خوش قسمت ہوگا۔ جہاں رشی راج نہ پدھارے ہوں۔ جہاں جہاں مہاراج جاتے۔ اپدیش امرت کا پرواہ بہاتے۔ لوگوں میں ہل چل سی ہو جاتی۔ آریہ لوگ حیران تھے۔ کہ یہ کیسا سنیاسی ہے۔ جو مورتی پوجا کا کھنڈن کرتا ہے۔ مردوں کے شرادھ کو شاستر کے ورودھ بتاتا ہے۔ ایک اور صرف ایک ادوتیہ الیشور کی پوجا کا ودھان کرتا ہے۔ دیوی دیوتاؤں کی ہستی تک سے منکر ہے۔ سوائے وید کے اور کسی گرنتھ کو نہیں مانتا۔ ہاں رشیوں منیوں۔ مہاتماؤں کی تعلیم میں ویدکا بتا کر ان کی پیروی کرنے کا اپدیش کرتا ہے۔ پران۔ اپ پران وغیرہ کو تسلیم کرنے سے انکاری ہے۔ تنتر گرنتھوں کو بدکاری کا معلم بتلاتا ہے۔ اپنشدوں اور آرش درشنوں کو وید کے انوکول ہونے سے بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ دھرم کے پیاسے دھرم ابھلاشی سجنوں کو تو وہ ایسے گورو کے روپ میں پرتیت ہوا جس کی مدت سے تلاش میں تھے انہوں نے اس کے اپدیشوں کو لبیک کہا۔ اپنے آپ کو دھنیہ مانا۔ اپنے بھاگیوں کو سراہا۔ اپنے آپ کو خوش قسمت مانا اور ان کے اپدیش کے انوسار برائیوں کو چھوڑا۔ بھلائی کو سدھارا۔ اور اپنا جیون سنوارا لیکن دھرم ورودھی ہتھائی لوگوں نے انہیں اپنا دشمن سمجھا۔ وہ یہ سوچنے لگے۔ اگر اس کا اثر لوگوں پر رہ گیا۔ تو ہماری روزی ماری جاوے گی اس واسطے دیانند کے پربھاؤ کو کم کیا جاوے اس کے لئے وہ شاستر ارتھ کے لئے تیار ہوتے دیانند تو اس کے لئے تیار ہی تیار رہتے۔ وہ تو جہاں جاتے۔ سب کو شاستر ارتھ کے لئے للکارتے۔ لیکن شاذ و نادر ہی کوئی سامنے آتا۔ اگر کوئی کبھی جرأت کر کے سامنے آیا بھی۔ تو منہ کی کھا کے لوٹا۔ کیونکہ دیانند ملنگ تھے وید کا برمان۔ اور وہاں وید چھوڑ وید کے انگ اپانگ سے بھی کورے نکلتے تھے اس وقت کی پنڈت منڈلی کی لیاقت کا اندازہ اسی سے لگا لیجئے۔ کہ کاشی میں بھی جو بھارت ورش میں ودیا کی نگری کہلاتی ہے۔ وید کے جاننے والے صرف دو آدمی تھے۔ ایک شری سوامی وشدھانند سرسوتی جی۔ اور دوسرے شری پنڈت بال شاستری لیکن یہ مہانوبھاؤ بھی زیادہ دیر تک مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ کاشی کا یہ شاستر ارتھ کمشنر آنریبل ہری شچندر جی کے پتا بابو گوپال چند کے گھر کے دالان میں ہوا۔ اور ان کا حال بابو ہریش چندر جی نے اپنی پتر کا کوی وچن سدھا میں چھپوایا +

سوامی جی نے صرف پورانک لوگوں کو ہی چیلنج نہ دیا۔ بلکہ کرانی پرانی۔ جینی سبھی وید ورودھیوں کے منتروں کی پول کھول دی۔ سبھی میں کھلبلی سی پڑ گئی۔ سبھی دشمن ہو گئے۔ دیانند مہا پربت کی طرح اٹل کھڑے تھے لیکن خود چور ہو گئے۔ بحث میں پورا پڑتا نہ دیکھ یہ لوگ اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے کسی نے مقدمہ چلانے کی دھمکی دی۔ کسی نے زہر دے کر دیانند کا خاتمہ کرنا چاہا۔ سوامی کو تیرہ بار زہر دیا گیا۔ اور ان کی موت زہر خورانی سے ہوئی۔ لیکن دیانند کسی سے بھی نہ گھبراتے اس طرح کئی برس پرچار کرتے رہے۔ آخر بھگتوں مترون نے صلاح دی۔ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے کوئی مستقل انتظام کرنا چاہیئے۔ چنانچہ سنگت ۱۹۳۱ میں راجکوٹ کے برہم سماج کے سبھا سدوں نے مہاراج کے اپدیش سے جب ستیہ دھرم کی جیوتی جاگرت ہوئی۔ تو انہوں نے رشی راج کے اپدیش سے اپنی سبھا کا نام آریہ سماج رکھ دیا۔ اس طرح یہ پہلا آریہ سماج ہے۔ اس کے بعد بمبئی آریہ سماج قائم ہوا۔ لوگوں میں یہ غلط خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ بمبئی آریہ سماج پہلا آریہ سماج ہے۔ ہاں ایک بات ایسی ہے۔ جو بمبئی آریہ سماج کو فضیلت دیتی ہے۔ وہ یہ کہ یہاں یعنی بمبئی میں پہلے پہل آریہ سماج کے نیم وغیرہ بنائے گئے۔ آریہ سماج کا اصلی روپ جاننے کے لئے ان نیموں کا سمجھنا نہایت ضروری ہے لہٰذا ان نیموں کو ہم یہاں لکھتے ہیں۔

بمبئی آریہ سماج چیت شدی پنچمی سمت ۱۹۳۲ بکرمی کو قائم ہوا۔ اس وقت وہاں موجود سجنوں نے سرو سمتی سے شریمان پانا چند آنند جی پارکھ کو نیم اپ نیم بنانے کے لئے نیت کیا۔ انہوں نے مندرجہ ذیل نیم بنا کر پیش کئے جو سوامی جی کی سمتی سے سویکرت ہوئے۔

(۱) سب ستیہ ودیاؤں کے ہت ارتھ آریہ سماج کا ہونا ادشٹیک ہے۔

(۲) اس سماج میں مکھیہ سوتہ پرمان ویدوں ہی کو مانا جائے گا۔ ساکشی کے لئے۔ ویدوں کے گیان کے لئے اور اتہاس کے لئے شت پتھ آدی برہمن۔ چھ وید انگ۔ چار اپانگ۔ چھ درشن اور ۱۱۲۷ ویدوں کی ویاکھیا روپ شاکھائیں ان آرش گرنتھوں کو بھی وید انوکول ہونے سے گون پرمان مانا جائے گا۔

(۳) اس سماج میں پرتی دیش کے مدھیہ ایک پردھان سماج ہوگا۔ اور دوسرے شاکھا پرتی شاکھا سمجھے جائیں گے۔

(۴) سب سماجوں کی ویوستھا پردھان سماج کے انوکول ہی رہے گی۔

(۵) پردھان سماج میں سنگرہ اپدیش کے لئے سنسکرت اور آریہ بھاشا میں نانا پرکار کے گرنتھ رہیں گے۔ اور ایک ساپتاہک پتر آریہ پرکاش نکلے گا۔ یہ سب سماج میں پرورت کئے جائیں گے۔

(۶) پرتیک سماج ایک پردھان پرش۔ دوسرا منتری تھا۔ نیہ پرش اور استری سب سبھا سد ہوں گے

(۷) پردھان پرش اس سماج کی ویوستھا کا بھاوت پالن کرے گا۔ اور منتری سب کے پتروں کے اتر تتھا سب کے نام ویوستھا لکھیہ کرے گا۔

(۸) اس سماج میں ستیہ پرش۔ سداچاری اور پرویکاری سبھا سد بنائے جائیں گے۔

(۹) پرتیک گرہستھ سبھا سد کو اچت ہے کہ وہ اپنے گرہ کریہ سے اوکاش پا کر جیسے گھر کے کاموں میں پرشارتھ کرتا ہے اس سے ادھک پرشارتھ اس سماج کی انتی کے لئے کرے۔ اور ورکت تو سماج انتی ہی میں تت پر رہے۔

(۱۰) پرتیک سپتاہ میں ایک دن پردھان منتری اور سب سبھا سد سماج ستھان میں ایکترت ہوں۔ اور سب کاموں سے اس کام کو مکھیہ جانیں۔

(۱۱) ایکترت ہو کر سرو تھا ستھر چت ہو کر پکشپات چھوڑ کر پرسپر پریتی سے پرشنوتر کریں۔ پھر سام وید گان۔ پرمیشور۔ ستیہ دھرم۔ ستیہ نیتی۔ ستیہ اپدیش کے وشے ہی میں باجے آدی سے گان اور انہی وشیوں پر منتروں کا ارتھ اور ویاکھیان ہو۔ پھر گان پھر منتروں کا ارتھ۔ پھر گان آدی +

(۱۲) پرتیک سبھا سد نیائے پور وک پرشارتھ سے جتنا دھن اپارجت کرے اس میں سے شتانش آریہ سماج۔ آریہ ودیالیہ اور آریہ پرکاش پتر کے پرچار اور انتی کے لئے آریہ سماج کے کوش میں دیوے +

(۱۳) جو نش ان کاریوں کی انتی اور پرچار کے لئے جتنا پریتن کرے اس کا اتنا ہی ادھک ستکار انتساہ بڑھنے کے لئے ہونا چاہیئے۔

(۱۴) اس سماج میں وید وکت پرکار سے ادویت پرمیشور کی استتی۔ پرارتھنا اور اپاسنا کی جاوے گی ستتی نرا کار۔ سرو شکتیمان نیائے کاری۔ اجنما۔ انت۔ نردکار۔ انادی۔ انوپم۔ دیالو۔ سرو ادھار اور سچدانند آدی وشیشنوں سے پرماتما کا گن کیرتن کرنا۔ پرارتھنا۔ سب شبھ کاریوں میں اس سے سہائتا چاہنا۔ اپاسنا۔ اس کے آنند سروپ میں مگن ہو جانا۔ سو چودت نشچ یکت پرماتما ہی کی بھگتی کرنی چاہیئے۔ اس کو چھوڑ انیہ کسی کا آشریہ نہیں لینا چاہیئے۔

(۱۵) اس سماج سنشک (گربھا دھان) آدی انتیشٹی (مرتک سنسکار) پریئنت سنسکار وید وکت کئے جائیں گے +

(باقی آئندہ)

خام خیالی

مت کر مت کر تو فکر باطل باز آ ۔ ان خام خیالیوں سے اے دل باز آ
مکر دنیا سے شادمانی کیسی ۔ ہوگا نہ کبھی وصل نہ واصل باز آ

یورپ میں تبادلہ اشیاء کے قدیم اصول کا رواج

(ایک انگریزی لیکچر کا ترجمہ)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آج سے ہزاروں سال پہلے لوگ اپنی ضروریات زندگی زراعتی پیداوار یا مصنوعات کے تبادلہ کے ذریعہ سے بہم پہنچایا کرتے تھے۔ اس کے بعد طلائی نقرئی اور کاغذی سکوں کا رواج شروع ہو گیا جس کی خرید و فروخت کے معاملہ میں غیر معمولی سہولتیں پیدا کر دیں۔ لیکن کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ دور حاضرہ میں جو تہذیب و شائستگی اور علوم و فنون کی تحیر خیز ترقی کے اعتبار سے بجا طور پر معراج کمال کو پہنچا ہوا ہے تاریخ اپنے واقعات کو دہرا رہی ہے۔ یعنی یورپ نے اپنی ضروریات بہم پہنچانے کے معاملہ میں تبادلہ اشیاء کے اصول پر کاربند ہونا شروع کر دیا ہے مثلاً جرمنی نے چلی سٹیٹ ریلوے کے لئے دو سو تیس ریلوے انجنوں کے تیار کرنے کا ٹھیکہ کیا ہے۔ اس کے معاوضہ میں چلی کی گورنمنٹ جرمنی کو انجنوں کی نقد قیمت ادا کرنے کی بجائے سالٹ پیٹر مہیا کرے جس کی جرمنی کو غالباً اپنی زراعتی اغراض کی تکمیل کے لئے شدید ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

اس طرح جنوبی افریقہ اور جرمنی کے درمیان ایک خاص معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے جرمنی جنوبی افریقہ کو ۵ لاکھ پونڈ کی مالیت کا سامان بہم پہنچائے گا۔ جس کے معاوضہ میں موخرالذکر ملک جرمنی کو اون روانہ کرے گا۔ روس آسٹریا کو تیل دے گا۔ اور اس کے معاوضہ میں بحری بیڑہ وغیرہ لے گا۔

ہسپانیہ کی نارنگیاں آئرلینڈ میں پہنچیں گی اور آئرلینڈ کے جانور ہسپانیہ جایا کریں گے ڈنمارک کی اشیاء کا پولینڈ کے گھوڑوں سے تبادلہ ہوا کرے گا۔ غرض ذیل کی تفصیل بتا رہی ہے کہ اشیاء کی خرید و فروخت کے متعلق تبادلہ کا اصول عملی پہلو ایک خاص اہمیت اختیار کر رہا ہے۔

جنوبی ویلز کا کوئلہ اور نیوفونڈلینڈ کا سالمن۔
جاپان کے جہاز اور برازیل کا قہوہ۔
جرمنی کی مصنوعات اور بلغاریہ کا تمباکو۔
فرانس کا سامان ریل اور رومانیہ کا تیل۔
ہنگری کی ریل گاڑیاں اور مصر کی روئی
سوئٹزرلینڈ کا پنیر اور روسی پیٹرول
لیتھوینیا کے پانچ جدید وضع کے ریلوے انجن اور زیکوسلواکیا کی بطخیں۔
پولینڈ کی ایک ہزار پونڈ کی قیمتی موٹر۔ اور ۵۰۰ زندہ سور۔
یوگوسلاویا کی تصاویر اور شراب کی بوتلیں اور باقی اشیاء۔

گنٹھیا کا علاج شہد کی مکھی کے ڈنک سے

گنٹھیا کے تکلیف دہ مرض کا ایک قدیم علاج یہ بتایا جاتا ہے کہ اگر شہد کی مکھی مریض کے ماؤف حصہ پر ڈنک مارے تو اس سے مرض کا نمایاں طور پر ازالہ ہو جاتا ہے۔ یہ طریقہ اب سائنٹیفک پہلو سے زیادہ مقبول ہوتا جاتا ہے مثلاً جرمنی کے ایک کارخانہ میں بیسیوں لڑکیاں شہد کی زندہ مکھیوں کے ڈنک سے زہر نکالنے کی خدمت پر مامور ہیں۔ اس خدمت کی بجا آوری میں لڑکیوں کو مکھیوں کے حملہ سے محفوظ رہنے کے لئے چہرہ کو نقاب اور ہاتھوں کو دستانوں سے ڈھانپنا پڑتا ہے اس عمل کی بدولت اندازاً" نوے ہزار مکھیوں سے زہر نکالا جاتا ہے جس سے گنٹھیا کے مریضوں کے لئے ایک خاص دوا تیار کی جاتی ہے۔

برٹش پارلیمنٹ کی قابل رشک آزادی

تاریخ بتاتی ہے کہ چارلس اوّل شاہ انگلستان اور پارلیمنٹ کے ارکان جو رعایا کے نمائندے تھے سیاسی حقوق کے مسائل میں ایک دوسرے سے سخت بدگمان رہتے تھے۔ اس بدگمانی نے آخرکار جنگی کی صورت اختیار کر لی۔

ایک موقعہ پر بادشاہ نے پارلیمنٹ کے پانچ ممبروں کو گرفتار کرنا چاہا۔ واقعہ کے بعد پارلیمنٹ نے اپنی آزادی کے علم کو نمایاں طور پر بلند رکھا۔ اور دنیا کو اپنے طرز عمل سے بتا دیا کہ خود بادشاہ بھی پارلیمنٹ کو اس کی آزادی سے محروم کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اب تک اس آزادی کا نظارہ دنیا کی ان اقوام کے لئے جو سیاسی اور اقتصادی پہلو سے غلامی کی ذلیل زندگی بسر کر رہی ہیں۔ ایک عملی سبق کا حکم رکھتا ہے۔ جب بلیک راڈ (انگلستان کے بادشاہ کا خاص قاصد) دارالعوام میں یہ شاہی پیغام پہنچانے کے لئے داخل ہوتا ہے۔ اس کے ارکان دارالامرا کی ایک خاص تقریب میں شامل ہوں۔ تو دارالعوام کا دروازہ اس کے داخل ہونے پر بڑے زور سے بند کر دیا جاتا ہے جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ دارالعوام اور کان کی آزادی پر شاہی فرمان کا کوئی اثر مطلق نہیں پڑ سکتا۔ اور اس لئے شاہی قاصد کو دارالعوام میں داخل ہونے کی اجازت محض ایک رعایت ہے در اصل اسے کوئی حق حاصل نہیں۔ چارلس اوّل کے بعد انگلستان کا کوئی بادشاہ دارالعوام میں داخل نہیں ہوا

سلکِ مروارید

سچائی کی فتح ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ سچ ہی بولنا چاہیئے

ہر ایک شخص کو اس سے تعلق رکھا جائے۔ من دانے صاحب کا خوف نہیں ہوتا۔ باوجود اس کے قابل نہیں ہوتا۔

دنیا کی بہتری کے لئے اپنے سکھوں لذات کا قربانی کرنے والے ہی ایک دن سب کے لئے قابل احترام بن جاتے ہیں۔

فراخ دل انسان تمام دنیا کو اپنا خاندان سمجھتا ہے۔

زبردستی کسی سے کسی کی محبت کبھی نہیں ہو سکتی۔ محبت انسان کے دل میں خود بخود پیدا ہوتی ہے۔

جنگی تمغوں کا نادر مجموعہ

میجر ایچ۔ آر کوٹھاوالہ سابق انسپکٹر جنرل پولیس ریاست کپورتھلہ جو پچھلے دنوں وہاں کے ایک مسلمان مجمع پر گولی چلنے کے معاملہ میں ناقابل رشک شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک جو پرانے سکوں مختلف ممالک کے عجیب و غریب ٹکٹوں اور اسی قبیل کی دوسری نادر چیزوں کے جمع کرنے کے مرض میں مبتلا ہیں۔ یقیناً ایک امتیازی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ ان کے پاس مختلف جنگوں کے تمغوں کا ایک نایاب مجموعہ ہے۔ جن میں سے بعض کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

برما کی جنگ کا تمغہ جو ۱۸۵۲ء میں دیا گیا۔
سیلون کی تسخیر ۱۷۹۵ء
لارڈ ملیسن کا تمغہ

سیرنگاپٹم کا تمغہ جس میں اس مقام کے پہنچنے کی تصویر مندرج ہے۔

برہما کی پہلی جنگ (آوا) ۱۸۲۴ء کا تمغہ جو بہت نایاب ہے

ہندوستانی فوج کا تمغہ ۱۸۲۶ء، ۱۸۲۹ء

غزنی ۱۸۳۹ء

شام ۱۸۳۹ء

جلال آباد کا تمغہ جس پر تاج کا نشان ہے فوج کے سپاہیوں نے اس تمغہ کے لینے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ یہ بہت سادہ تھا۔ اس کے بعد ایک اور تمغہ جاری کیا گیا۔ جس پر فوج کی فتح و نصرت کا پرچم نظر آتا ہے۔

آریہ سماج جام پور کا پرستاؤ

آریہ سماج جام پور یہ جانکر پرسن ہوا ہے کہ مسٹر بھیدریا نند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے ہوئے پنجیے انوسار بابو گھنشام سنگھ گپت ایم۔ ایل۔ اے نے سویکاری کے لئے "آریہ میرج بل" اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اس بل کو اگامی سیشن پر سویکار کرا دیویں۔

(گنیش دت آریہ سیوک جامپور)

آریہ سماج جالندھر کا شردھانجلی

بروز شنکر ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء کو آریہ یوک سماج کی میٹنگ ہوئی جس میں مہاشہ لیکھراج جی مہاشہ نراین داس جی سر وسمتی آپ منتری و اپ پردھان چنے گئے۔ وجہ یہ تھی کہ پہلے ادھیکاریوں میں سے آپ منتری اور اپ پردھان نے استعفیٰ دیدیا تھا۔ اب شاید ہی یہ بھی نشچت کیا گیا کہ آریہ یوک سماج جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء کو بڑی شان و شوکت کیساتھ منایا جاوے۔

(منتری)

آریہ سماج شملہ کے پرستاؤ

آریہ سماج شملہ (گورو کل سیکشن) یہ جانکر پرسن ہوا ہے کہ مسٹر بھیدریا نند جنم شتابدی کے سمے ہوئے نشچے انوسار شری بابو گھنشام سنگھ گپت ایم۔ ایل۔ اے نے سویکاری کے لئے آریہ میرج بل اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ بل کو اگامی سیشن میں سویکار کرا دے۔

شدھی

ایک شخص کو جس کا نام غلام قادر اور جو عرصہ ۲۵ سال سے مسلمان

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یاگولکیہ کا میتری کو اپدیش

از شری پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم اے گورودت بھون لاہور

یاگیہ ولکیہ رشی بان پرستھ آشرم لینے کی سوچ رہے ہیں۔ گھر کو چھوڑتے وقت وہ اپنی استری میتری سے کہتے ہیں۔ کہ میں اب گھر چھوڑنے لگا ہوں۔ جو کچھ تمہارے حصہ میں جایداد آتی ہے۔ وہ تجھے دیدوں۔

میتری کہنے لگی۔ "اگر یہ ساری پرتھوی کی مالک بھی میں بن جاؤں۔ تو کسی پرکار سے مکتی پراپت کر سکتی ہوں۔"

یاگولکیہ کہنے لگا۔ "تو دھن سے مالا مال پرتھوی سے تو مکتی نہیں پا سکتی۔ جیسے دوسرے مالداروں کا جیون ہوتا ہے۔ ویسا ہی تیرا جیون ہوگا۔ کیونکہ دھن سے موکش کی آشا نہیں ہے"

میتری کہنے لگی۔ "جس دھن دولت سے مکتی پراپت نہیں ہو سکتی۔ اس سے مجھے کیا لابھ؟ اس لیے جو مکتی کا آپ اپایہ جانتے ہیں۔ وہ مجھے بتلائیں۔

یاگیہ ولکیہ کہنے لگے۔ تمہیں مکتی پراپت کرنے کی آشا ہے۔ میں تجھے اپنشد ودیا کھیان کرونگا۔ میرا اپدیش تو دھیان دے کر سُن۔

استری کو پتی اپنے لیے پیارا لگتا ہے۔ پتی کا اچھا کے لئے پتی پیارا نہیں لگتا۔ اسی طرح پرش کو استری اپنے سنتوش کے لیے پیاری لگتی ہے۔ استری کی اچھا کے لئے استری پیاری نہیں لگتی۔ اسی طرح سنتان۔ دھن۔ برہم۔ کھشتر۔ لوک دیو۔ پرانی وغیرہ سب وستو میں اپنے آتما کے لئے ہی پیاری ہوتی ہیں۔ برہم۔ کھشتر۔ لوک۔ دیو۔ پرانی کو جو آتما سے مختلف سمجھتا ہے۔ اس کو یہ چیزیں چھوڑ دیتی ہیں۔ الغرض یہ سب کچھ آتما ہی ہے۔ یہ سب چیزیں پران کے آدھین ہی ہیں۔ جیسے دند بھی۔ سنکھ یا دنیا کی آواز کو کوئی منش پکڑ نہیں سکتا۔ لیکن دُند بھی۔ سنکھ یا دنیا کے پکڑ لینے سے آواز اپنے آپ پکڑی جاتی ہے۔ اس طرح آتما کو جاننے سے سب کچھ جانا جاتا ہے جیسے گیلی لکڑیوں والی آگ سے دھواں علیحدہ علیحدہ ہو نکلتا ہے۔ اسی طرح اس مہان آتما (پرماتما) سے یہ سب کچھ پیدا ہوا ہے۔ رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھرو وید۔ اتہاس۔ پران۔ ودیا۔ اپنشد شلوک اور سوتر ہیں۔ اور ویاکھیان ہیں۔ یہ سب پرمیشور کے سواس ہی ہیں۔ ایشور کے اشیرواد سے ہی یہ گیان کا چشمہ پرگٹ ہوتا ہے۔ جیسے سب جلوں کا آشریہ سمندر ہے۔ سب روپوں کا آشریہ آنکھ ہے۔ اسی طرح سب ویدوں کا آشریہ بانی ہے۔ وہ بانی بھگوان کا سواس ہے۔ جیسے جل میں نمک ڈالا ہوا اس میں ہی مل جاتا ہے۔ پھر آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن چکھنے سے پتہ لگ جاتا ہے۔ ایسے وہ پرمیشور ہے۔ وہ کیول سوکھی دلیلوں سے نہیں جانا جاتا۔ وہ ایشور ادی ناشی ہے"

میتری کہنے لگی۔ بھگوان! آپ نے مجھے اتنا اُپدیش کر کے موہ لیا ہے۔ یاگولکیہ نے کہا۔ کہ دیوی! میں نے تو موہ کی کوئی بات نہیں کی۔ بس اتنا ہی اپدیش تیرے لئے کافی ہے ÷

دیو منش و اسروں کے کرتویہ

دیو۔ منش۔ اسر یہ تینوں پرجاپتی کے لڑکے تھے۔ وہ اپنے پتا کے پاس گئے۔ اور برہم چریہ کو دھارن کیا۔ برہم چریہ دھارن کرنے کے بعد دیو بولے۔ پتا جی مہاراج! اپدیش کیجیے پرجاپتی نے کہا۔ "د" اور پوچھا کہ کیا سمجھ گئے ہو۔

"ہاں۔ دمن کرو یہ آپ نے کہا ہے"

"ہاں تم نے جان لیا ہے"

اس کے بعد منش کہنے لگے۔ مہاراج! ہمیں کچھ اپدیش دیجیے۔ پرجاپتی نے "د" لفظ کہا اور پوچھا۔ کہ کیا سمجھ گئے ہو۔

ہاں۔ دان کیا کرو۔ یہ آپ نے کہا ہے۔

"تم نے میرا مطلب سمجھ لیا ہے"

اس کے پشچات اسر کہنے لگے مہاراج! ہمیں بھی کچھ اپدیش کریں۔ پرجاپتی نے پھر وہی "د" لفظ کہا۔ اور پوچھا کہ کیا سمجھ گئے ہو۔

"ہاں مہاراج! دیا۔ ترس کیا کرو"

"تم نے میرا مطلب سمجھ لیا ہے"

دیو اور یکش

برہم سب دیوؤں میں مہان ہے۔ اسی نے سب دیوؤں میں شکتی ستھاپت کی ہے۔ پرنتو دیو سوچنے لگے۔ کہ یہ سب ہماری اپنی ہی شکتی ہے۔ جب سب دیو اپنی مہما میں مست تھے۔ تو برہم اس بات کو جان گیا۔ اور ان کے بیچ میں اُس نے اپنا روپ پرگٹ کیا۔ لیکن وہ دیو نہ جان سکے۔ کہ یہ یکش کون ہے۔ انہوں نے اگنی کو بھیجا۔ کہ جا کر دیکھے۔ یہ یکش کون ہے جب وہ دوڑ کر گیا۔ تو یکش نے پوچھا۔ کہ تم کون ہو۔ بتاؤ تم میں کیا شکتی ہے اگنی نے کہا۔ کہ پرتھوی پر جو کچھ ہے۔ میں اُس کو جلا سکتا ہوں۔ یکش نے اس کے آگے تنکا رکھا۔ اور کہا۔ کہ اس کو جلاؤ۔ اگنی نے اپنی ساری شکتی لگائی۔ لیکن اس تنکے کو نہ جلا سکا۔ وہ اگنی واپس آ گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ میں اُس یکش کو نہیں پہچان سکا۔ تب ان دیوؤں نے وایو کو بھیجا۔

یکش نے وہی سوال وایو سے کیا۔ کہ تم کون ہو۔ اور تم میں کیا شکتی ہے؟ وایو نے جواب دیا۔ کہ دنیا میں جو کچھ ہے۔ میں اس سب کو اُڑا سکتا ہوں یکش نے اس کے آگے ایک تنکا رکھا۔ اور کہا کہ اس کو اُڑاؤ۔ وایو نے اپنی ساری شکتی لگائی لیکن تنکے کو نہ اڑا سکا۔ اور واپس آ گیا۔ اور کہنے لگا کہ میں اس یکش کو نہیں جان سکا۔ تب دیوؤں نے اندر (جیو آتما) کو بھیجا ÷

جب وہ اندر یکش کے پاس پہنچا۔ تو یکش اس سے چھپ گیا۔ اس اندر نے آکاش میں سُندر روپ والی اُما (بدھی) کو دیکھا۔ اور اُس سے پوچھا کہ یہ یکش کون ہے اُس اما نے اندر کو بتلایا کہ یہ برہم ہے۔ اور کہنے لگے۔ کہ تمہیں اس کی مہما کو ماننا چاہیے۔ تمہیں یہ سمجھنا چاہیے۔ کہ اُس کی مہما سے ہی تمہاری مہما ہے۔ تب اندر نے جانا کہ وہ یکش برہم تھا ÷

رپورٹ پروگرام وید پرچارنی سبھا

پروگرام ۔ پنڈت جگن ناتھ جی لاہور گرام وید پرچارنی سبھا کی طرف سے لاہور نگر کی سماجوں و آس پاس کی جگہوں میں نمن پرکار پرچار کرتے رہے۔

۱۔ چیت ۔ روزانہ کتھا گورودت بھون سماج میں اور سنت نگر۔ گوال منڈی۔ نسبت روڈ۔ شاہدرہ۔ انارکلی وغیرہ جگہوں میں پرچار کیا گیا۔

۲۔ چیت ۔ چوبرجی۔ انارکلی۔ نیلا گنبد۔ موہن لعل روڈ۔ گوال منڈی کے کئی نئے سجن پرشوں سے وارتالاپ کیا۔

۳۔ چیت ۔ کتھا گورودت بھون سماج۔ انارکلی میں کچھ لوگوں کو بھاشا پڑھائی۔ گوال منڈی کے ادھیکاریوں سے وارتالاپ۔

۴۔ چیت ۔ کتھا گورودت بھون۔ وچھووالی سماج کے کچھ سدسیوں سے وارتالاپ۔ اور گرام پرچارنی سبھا کی انترنگ سبھا۔

۵ تا ۸ چیت ۔ جلسہ وچھووالی۔

۹۔ چیت ۔ رام گلی کے سماجک پرشوں سے ملا اور گورودت بھون میں کتھا۔ بھگت پورہ۔ حسن پورہ میں گیا۔

۱۰ سے ۱۲ چیت ۔ جلسہ شکر گڑھ

۱۳۔ چیت ۔ کتھا گورودت بھون۔ گوال منڈی میں ستری آریہ سماج کی مرتیو کتھا۔

۱۴۔ چیت ۔ کتھا گورودت بھون۔ رام گلی کے لوگوں سے ملے کوچہ مصری شاہ وغیرہ میں لوگوں کی گرام پرچارنی اپ سبھا کی میٹنگ میں اور دھاریوال میں شامل ہوئے

۱۵۔ چیت ۔ کتھا گورودت بھون۔ رام گلی تکیہ گو جرسنگھ سماجوں کے ادھیکاریوں سے ملے

(رام چند لال منتری گرام وید پرچارنی سبھا لاہور)

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا پرستاؤ

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا یہ اجلاس شری پوجیہ لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی مرتیو پر اتی شوک کا اظہار کرتا ہے اور اُن کے پسماندگان سے گہری ہمدردی پرگٹ کرتا ہے۔ اور شری لالہ جی کی سدگتی کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے ÷

(منتری) رام چند

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شنکا سمادھان

شری لالہ فقیر چند جی سہدیو ریٹائرڈ سپروائزر مقام جھلکی نے چند شنکائیں بھیجی ہیں۔ جن کا سمادھان شریمان پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم۔اے نے کیا ہے جسے قارئین مسافر کے پیش کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

سوال:۔ برہمن گرنتھ اور منو کے آدھار پر آدھار پر آریہ سماج کی تعلیم ہے کہ رگوید کا ملہم رشی اگنی۔ یجر کا وایو۔ سام کا آدتیہ اتھرو کا انگرس ہے مگر سوکت کے ساتھ جن رشیوں کے نام دیئے ہیں۔ اوّل الذکر تین ویدوں کے رشیوں کی تعداد ۴۱۴ کے قریب بنتی ہے اتھروید کے رشی اور دیوتاؤں کے نام نہیں دیئے گئے۔ اس لئے اگر ہر سوکت کا ایک ہی رشی فرض کر لیا جائے تو اتھروید کے ۷۳۱ سوکت ہیں۔ تو اتھروید کے ۷۳۱ رشی اور ملا کر کل تعداد ۴۱۴ + ۷۳۱ = ۱۱۴۵ رشی ہوئے۔ ان میں سے اگر ملہمان وید کو منہا کر دیا جائے۔ تو باقی ۱۱۴۱ بطور منتر درشٹا کے سمجھے جانے چاہئیں۔ مگر جن منتروں کی انہوں نے درشٹی (تشریح۔ دیا کھیا) کی ہے۔ وہ بھی اسی درجے منڈل منتر کہلاتے ہیں۔ لہذا ہم کیسے پتہ لگائیں کہ ملہم رشیوں کے کون کون سے منتر ہیں۔ جن کی منتر درشٹی باقی ۱۱۴۱ رشیوں نے کی ہوئی ہے؟

جواب:۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرا ان چار رشیوں کا درجہ سوکتوں کے درشٹا رشیوں سے بالکل علیحدہ ہے۔ اگنی۔ وایو وغیرہ رشیوں کو تو ویدوں کا پرکاش ہوا۔ سوکتوں کے درشٹا رشیوں نے تو وید منتروں کا پرچار کیا۔ ان دونوں پرکار کے رشیوں میں بڑا بھید ہے منتر تو وہی ہیں ان منتروں کا پرکاش تو اگنی آدی چار رشیوں پر ہوا۔ لیکن ان کے پرچار کرنے والے سینکڑوں رشی ہوئے؟

سوال:۔ رگوید کے صرف منڈل ۹ سوکت ۱۰۹ اور منڈل ۱ سوکت ۵۱-۵۲-۷۹-۸۰-۱۱۴-۱۲۰-۱۴۰ کا رشی اگنی ہے۔ سوچیکو۔ پادکا۔ تو وغیرہ اگنی ہے۔ باقی کل منڈلوں کے سوکتوں کے اور اور نام کے رشی ہیں تو کیا یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ ان سوکتوں کے منتروں کی ہی درشٹی رگوید میں باقی رشیوں نے کی ہوئی ہے؟

جواب:۔ دنیا میں اگنی نام کا ایک ہی رشی نہیں ہوا۔ اگنی نام کے کئی رشی ہو سکتے ہیں۔ رگوید کے پرکاشک کا نام اگنی ہے سوکتوں کے رشی تو ان سوکتوں کا پرچار کرنے والے ہوئے ہیں۔

سوال:۔ یجر کے کسی بھی ادھیائے کا وایو نام کا کوئی بھی رشی نہیں۔ نہ ہی سام کے کسی سوکت کا آدتیہ۔ اتھروید میں تو کسی بھی رشی کا نام نہیں۔ چہ جائیکہ انگرس کا تو کس طرح سے مانا جائے یجر کا وایو۔ سام کا آدتیہ اتھر کا انگرس ہی رشی تھا جس پر الہام ہوا۔ جب کہ ان رشیوں کا وہاں نام ونشان ہی نہیں تھا؟

جواب:۔ کہا جاچکا ہے۔ کہ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرہ رشیوں پر تو ویدوں کا پرکاش ہوا۔ ان رشیوں کا نام سوکتوں کے درشٹا رشیوں کی لسٹ میں کیوں آوے۔

سوال:۔ اگر چار رشیوں کے منتروں کو الگ الگ بتلایا جاوے گا۔ تو اصلی وید کو وہی منتر ہوں گے۔ باقی رشیوں کے منتر تو صرف اُن کی درشٹی (تشریح) ہی رہ جائے گی۔ پھر موجودہ سام کے سالم منتروں کو وید کہنا نرارتھک ہو جاویگا۔ بلکہ الہام شدہ منتر اور ان کی تشریحات کا مجموعہ کہا جائے گا۔ پھر اپنشدوں اور موجودہ وید سمہتاؤں میں کیا فرق رہے گا؟

جواب:۔ سوکتوں پر جن رشیوں کا نام لکھا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس رشی نے اس سوکت کی دیا کھیا کی۔ بلکہ اس منتر کے کچھ بھاگ میں آگئی ہے۔ وید کے منتر تو شدھ ہی ہیں۔ درشٹا رشیوں سے مطلب یہ ہے۔ کہ ان رشیوں نے ان وید منتروں کا پرچار کیا۔ براہمن یا اپنشد گرنتھ تو دیا کھیا گرنتھ ہیں۔ وید منتروں میں کسی طرح کے ویا کھیان نہیں۔ بلکہ وہ وہی شدھ منتر ہیں۔ جن کو ایشور نے چاروں رشیوں پر نازل کیا تھا؟

آریہ سماج پنشادھ جھاؤنی کا پرستاؤ:۔ آریہ سماج پنشادھ چھاؤنی یہ جان کر بہت خوش ہوا۔ کہ شری سوامی دیانند جی مہاراج کی شتابدی مہوتسو کے وقت بہت نتیجہ انوسار شری بابو گھنشام سنگھ گپتا ایم۔ایل۔اے نے سوئیکاری، سوئیکاری کے لئے آریہ میرج بل اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اس بل کو اگلی سیشن میں سوئیکار کرا دیوے۔

(رامت رام چوپڑہ)

چار باتیں

از شری پنڈت نردیو جی کا دیہ تیرتھ منشی فاضل ادھیاپک دیانند آیدیشک ودیالیہ لاہور

پہلی بات

خالق کے حضور میں

اے نورِ کل پرماتمن! ہم نہایت ادب سے اپنا سر تسلیم تیرے قدموں میں خم کرتے ہیں۔ ہم قول اور فعل سے تیرے قرب کے طالب ہیں۔ رگوید ۱-۱-۷۔

اے ارض و سما کے مالک! ہم جملہ اہل عالم، تیرے کرم سے تیرے اور محض تیرے ہی پرستار اور فرمانبردار ہوں اپنے فضل سے ہماری بد اعمالیوں کو نیست و نابود کر دے۔ رگوید ۱-۱-۹

اے منبع شفقت! پدر کی طرح مجھ فرزند کے لئے تو سہل الحصول بن جا۔ میری بہتری اور بہبودی کے لئے مجھے اپنی فرزندی میں قبول کر۔

رگوید ۱-۱-۹

دوسری بات

آغوش راحت

اے رہبر راہِ حقیقت! ہم صراط المستقیم سے انحراف نہ کریں۔ زرومال سے بہرہ اندوز ہو کر بھی یگیہ (قربانی سخاوت) سے محروم نہ ہوں۔ تو خود غرضی اور عدم سخاوت کے خیالات کو ہمارے دلوں سے محو کر دے۔ رگوید ۱-۵۷-۱

ہے مکتی کے ہنڈار سوامن! ضعیف العمر آدمی کی لاٹھی کی طرح تم میرے سہارا ہو۔ میں تمہیں اپنے روبرو۔ آنکھوں کے سامنے دیکھنے کے لئے بیقرار ہو رہا ہوں۔ رگوید ۸-۴۵-۲۰

اے سرچشمہ راحت۔ بیکسوں کے والی! میری آہ وزاری کوشش۔ حوادث روزگار سے بچنے کے لئے تیری پناہ میں آیا ہوں۔ مجھے اپنی آغوش راحت میں لے لے۔ میری دعا کو شرف قبولیت بخش۔

رگوید ۱-۲۵-۱۹

تیسری بات

محبت کا برتاؤ

میں تم میں الفت اور محبت کو پیدا کرتا ہوں۔ آپس میں اس طرح محبت کرو جس طرح گئو اپنے بچھڑے سے پریم کرتی ہے۔ اتھرو ۳-۳۰-۱

بزرگوں کی تعظیم کرنے والے۔ فہم و فراست والے! اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنیوالے تم لوگ آپس میں متحد رہو۔ ایک دوسرے سے الگ مت ہو۔ آپس میں محبانہ سلوک کرتے ہوئے آگے بڑھو۔ میں تمہیں اکٹھا چلنے والا اور پاکیزہ دلوں والا بناتا ہوں۔ اتھرو۔ ۳-۳۰-۵

آپ کے جسم متحد رہیں۔ آپ کے دل ایک ہوں اور آپ ہمیشہ آپس میں متحد اپنے کاموں کو سرانجام

زمین۔ اتھرو۔ ۶-۴۴-۲

چوتھی بات

مساوات

ان میں کوئی بڑا نہیں۔ اور کوئی چھوٹا نہیں ہو سکتی اور سب آپس میں بھائی ہیں۔ ان سب کا پرمیشور ہے۔ اور ماتا پرکرتی۔ جو ہر قسم کی ضروریات کو مہیا کرتی ہے۔ رگوید ۵-۶۰-۵

برہمنوں۔ کھشتریوں۔ ویشوں اور شودروں کے ساتھ میں پریم کا برتاؤ کروں۔ مجھے ان سب کا مقبول بنایئے۔ یجروید۔ ۱۸-۴۸

میں بنی نوع انسان کو۔ نہیں ہر جاندار کو دوست کی طرح کو دوستی کی نظر سے دیکھوں۔ اور سب جاندار مجھے دوستی کی نگاہ سے دیکھیں۔ یجروید ۳۶-۱۸

باطنی پاکیزگی

اے علیم کل پرماتمن! میرے آنکھ۔ کان دل اور دماغ وغیرہ میں جو نقص ہے۔ ناپاکی ہے اُسے زائل کر دے۔ اور ہم سب پر اپنی رحمت کی نظر کر۔ یجروید۔ ۲۶-۲

اے من کے پاپ! آنکھوں سے دور ہو جا۔ اپنی بُری باتوں کو میرے سامنے ذکر مت کر۔ میں تجھے ہرگز پسند نہیں کرتا۔ جا جنگلوں میں بھٹکتا پھر۔ میرا من گھر کے کام کاج میں مشغول ہے۔ اتھروید ۶-۴۵-۱

اے راہ راست سے ڈگمگانے والے پاپ! پرے ہٹ۔ دور بھاگ جا۔ میں زندہ اور مجھ میں تیرے مقابلے کی زبردست طاقت موجود ہے۔ رگوید ۱۰-۱۶۴-۱

ہم بے سہارا کو سہارا دیتے ہو۔ بیمار کو صحت بخشتے ہو۔ تمہارے کرم سے نابینا بینائی کو حاصل کرتے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رگوید ۸-۷۹-۲

یاد رکھو

دنیوی مال و دولت کو قرار نہیں۔ یہ مدام گردش میں رہتی ہے۔ اگر آج ایک کے پاس ہے۔ تو کل دوسرے کے پاس۔ رگوید ۱۰-۱۱۷-۵

جو تیرے اندر ہو۔ وہی باہر رہے۔ جو باہر ہو وہی تیرے اندر ہو۔ اتھروید ۲۰-۳۰-۴

گناہوں سے بچنا چاہتے ہو۔ تو راستی کو اختیار کرو۔ رگوید ۴-۲۳-۸

اگر موت پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو ظاہر و باطن سے پاکیزہ بنو۔ تمہاری زندگی اپنے لئے نہیں۔ بلکہ دوسروں کے لئے ہو ۔

اتھروید ۱۲-۲-۳۰

پرمیشور ہمیشہ سکھ ہی دیتے ہیں اگر ہمارا من گناہوں سے آلودہ نہ ہو۔ تو یقیناً ہمارا کلیان ہی ہوتا ہے ۔ رگوید ۲-۱۴-۱۱

کامیابی

جاہلوں اور بد اطوار لوگوں کی صحبت سے پرہیز کر ۔ اتھروید ۲۰-۲۲-۲

محنت کے بغیر دیوتاؤں کی دوستی حاصل نہیں ہو سکتی ۔ رگوید ۴-۳۳-۱۱

میرے دائیں ہاتھ میں کرم اور پرشارتھ ہے اور بائیں ہاتھ میں کامیابی۔ اتھروید ۷-۵۲-۸

جملہ شکتیوں کے کھنڈار۔ تمام آرزوؤں کے پورا کرنے والے پرمیشور کو چھوڑ کر اور کسی کی حمد و ثنا مت کر۔ اس واحد لاشریک کے بغیر کسی آستانے پر سجدہ خم مت کر۔ اسی کی تعریف کے ترانوں میں اپنے آپ کو محو کر دے ۔

اتھروید ۲۰-۸۵-۱

اپنے اعمال پر نظر ڈال۔ ایشور کو دل میں جگہ دے۔ اس دن کو یاد رکھ۔ کہ تیرا جسم مٹی بھر خاک میں تبدیل ہو جائے گا ۔

یجروید ۴۰-۱۵

آریہ یووک سماج نشکانہ صاحب کے سماچار

۹ کو آریہ نو یووک سماج کا خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاص کارروائی سے مہاشہ ... راج جی پردھان کے ستھان میں مہاشہ ... سنگھ جی نیت کئے گئے۔ اور مہاشہ ... لال جی اُپ پردھان چنے گئے۔ موجودہ ... عہدیداران حسب ذیل ہیں:-

منتری - مہاشے سادھو رام جی گلشن

اُپ منتری :- مہاشے سیلا رام جی - خزانچی مہاشے میلا رام جی ۔ (منتری)

برہمچریہ

از شری ماسٹر کشوری لال جی - آریہ - پنڈ دادنخاں

آج انگریزی عہد میں اعلیٰ تعلیم کے لئے کالج اور سکول جاری ہیں۔ جن میں شکھشا پانے والے ودیارتھیوں کو صفائی اور صحت کے اصول پڑھائے جاتے ہیں۔ کھیلیں اور ورزش کرائی جاتی ہے تاکہ ان کی جسمانی حالت بھی تعلیمی حالت کے ساتھ ساتھ ترقی کرے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ عام طور پر ان کے جسم لاغر اور کمزور ہیں۔ چہرے پر لالی کا نام نہیں گال پچکے ہوئے۔ آنکھیں اندر کو گھسی ہوئیں کوئی محنت کا کام ان سے ہو نہیں سکتا۔ کیوں نہیں ہم ان کو ہشاش بشاش اور تندرست اور توانا دیکھ سکتے۔ غور کرنے پر جواب ملتا ہے۔ کہ اعلیٰ تعلیم اچھا کھان۔ پان اور اچھی رہائش ہوتے ہوئے ان میں برہمچریہ کی کمی ہے۔

شہروں اور قصبوں میں میونسپل کمیٹیوں کا انتظام صفائی جاری ہے۔ سول ہسپتال کھلے ہیں خیراتی ہسپتال جاری ہیں۔ محکمہ حفظ صحت کی طرف سے بڑی سرگرمی سے ہدایات جاری ہیں۔ مگر ان تمام انتظامات کے ہوتے ہوئے بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جاتی کے نوجوانوں اور اُدھیڑ عمر کے سجنوں کے چہرے پژمردہ ہیں۔ طاقت و توانائی اکثر نہیں پائی جاتی۔ جو کہ پائی جانی چاہیئے جسمانی کمزوری کے اور بھی کئی کارن ہیں۔ مگر ان سب میں سے ایک یہ کارن برہمچریہ کی رکھشا نہ کرنا ہے۔ اس بڑے نقص کے دور ہونے سے باقی چھوٹے چھوٹے نقائص خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے برہمچریہ کی اہمیت کو واضح کرنا ہی جاتی اور دیش کی بھلائی ہے۔

مہرشی سوامی دیانند جی کی مثال سے ہم پر روشن ہے۔ کہ برہمچریہ منش جیون کے لئے نہایت لابھدائک ہے۔ جاتی اور دیش کے اپکار کے لئے ایک انمول نسخہ ہے۔ بلکہ اس سے موت تک کو جیتا جا سکتا ہے۔ اور یہ انسانی کامیابیوں کی کنجی ہے۔ اسی لئے رشی نے اپنے گرنتھوں میں برہمچریہ پر خاص زور دیا۔

لفظ "برہمچریہ" کی تشریح و تعریف سادہ و مختصر الفاظ میں یوں کی جا سکتی ہے۔ کہ قولاً۔ خیالاً اور فعلاً ویریہ کی رکھشا کرنے کو برہمچریہ کہتے ہیں۔ یعنی برہمچاری اپنی گفتگو میں بھی ایسے شبد استعمال نہ کرے۔ جن سے اس کے خیالات پراگندہ ہوں۔ اور ایسے گندے خیالات پیدا نہ ہونے دے۔ جن کے غلبہ سے اس کے وچار خراب ہوں۔ اور ویریہ کے کھشین ہونے کا احتمال ہو۔

ویدک گرنتھوں کے آدھار پر انسانی عمر کو چار حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے اور پہلے حصہ کا نام ہی برہمچریہ آشرم ہے تاکہ عمر طبعی سے پچیس برس تک بالک اور بالکائیں برہمچریہ برت کا پالن کر کے شاریرک آتمک اور سماجک انتی کرتے ہوئے ودیا گرہن کریں تاکہ پہلی منزل کی بنیاد پختہ ہونے سے یعنی گرہستھ آشرم مضبوط اور ویریہ وان ہو کر باقی دو منزلوں یعنی بان پرستھ اور سنیاس آشرم کو پورا کرنے میں تقویت پہنچا سکیں۔ چنانچہ اس اعلیٰ مقصد کے لئے برہمچاری گوروکل میں جا کر ودیا حاصل کرتے تھے۔ مگر آج جاتی گوروکلوں کا اچھا انتظام ہوتے ہوئے بھی اپنے بچوں کو اپنے خاص حالات کے ماتحت گوروکلوں میں نہیں بھیج سکتے۔ تو سکولوں اور کالجوں میں ودیا پراپت کرنے والے ودیارتھیوں کے والدین کو اس طرف ضرور متوجہ ہونا چاہیئے کہ اُن کے بچے برہمچریہ کا پالن کرنے کے سادھنوں پر عمل کریں۔ سب سے بڑا استاد بچوں کے لئے ماتا ہے۔ ماتائیں شروع سے ہی اپنے پتروں کو ایسے سانچے میں ڈھالیں۔ کہ وہ برہمچریہ کا پالن کرنا اپنا نہایت متبرک فرض سمجھیں اسی طرح بچوں کے پتا کو ان کی بڑی اوستھا میں اس نیم کو پالن کرنے کی شکھشا دینی اوشیہ ہے۔ اس امر کے لئے والدین بہت حد تک ذمہ دار ہیں۔ کیونکہ رات دن کے ۲۴ گھنٹوں میں ۱۸ گھنٹوں تک تو بچے ماتا پتا کے آدھین رہتے ہیں۔ صرف پانچ چھ گھنٹے ادھیاپک یا ادھیاپکہ کی زیر نگرانی رہتے ہیں۔ جو والدین اپنے بچوں کا سدھار کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے اندر یہ زرین اصول ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ وہ خود بھی بدلیں۔ زیادہ فیشن پرستی۔ ہار سنگار۔ منشی اشیاء۔ ماس۔ انڈے اتیادی کا سیون چھوڑ دیں۔ اور خود گرہستی ہوتے ہوئے بھی برہمچاری جیسا جیون ویتیت کریں۔ منو مہاراج نے لکھا ہے کہ

"اپنی عورت سے خوش اور ممنوع راتوں میں عورت سے الگ رہتا ہے اور مناسب وقت پر صحبت کرتا ہے۔ وہ گرہستی بھی برہمچاری [illegible] فرائض کی ادائیگی سے قاصر ہیں۔ حالانکہ ویدک اصولوں کے مطابق گرہستی کو کیول سنتان اتپتی کے اُدیش سے ہی سماگم اچت ہے۔ بعض لوگوں کو اس اصول پر عمل کرنا کٹھن معلوم ہوگا۔ مگر شکھشا اعلیٰ اصولوں کی ہونی چاہیئے۔ ابھیاس اور سنیم سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔

والدین کے بعد ادھیاپک اور ادھیاپکاؤں کی پانچ چھ گھنٹہ کی ذمہ داری آتی ہے دونوں یعنی والدین اور ادھیاپک گنوں کا ادیش ایک ہی ہے۔ کہ بچوں کو برہمچریہ پالن کرنے کی شکھشا دینا مگر وقت اور طریقے میں فرق ضرور ہے ادھیاپک باقی کی تعلیمی سکیم کے مطابق پڑھائی پوری کرتے ہوئے دھرم شکھشا کے پیریڈ میں بچوں کو نہ صرف اس امر پر ضرور شکھشا دیں کہ دو میں بڑے بڑے مانوں ... لگو اسے جائیں۔ اور ان کی حرکات کا خیال رکھا جائے۔ ان کو کُسنگ سے بچایا جائے۔ کھٹائی اور باسی چیزوں والے خوانچہ فروشوں کو سکولوں اور پاٹھشالاؤں کے نزدیک نہ بیٹھنے دیا جائے اور بچوں کو ایسی ویریہ ناشک چیزوں کے نہ خریدنے کی سخت ممانعت کی جائے۔ غرضیکہ ان پر ان پانچ چھ گھنٹوں میں کڑی نگرانی کی جائے۔ اس طرح والدین اور ادھیاپک مل کر بچوں کا بہت سدھار کر سکتے ہیں۔ گھر میں ماتائیں بھی اُن سادہ بھوجن کھلائیں چٹ پٹے مصالحہ دار اور لال مرچ کھٹائی کی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ رات کو دودھ نہ پلائیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ روزانہ اشنان سیر اور ورزش کی ہدایت کریں اور عملی طور پر کرائیں اور دس سال کے اوپر کے بچہ کو آہستہ آہستہ سمجھانا شروع کر دیں۔ کہ برہمچریہ رکھشا سے بہت فائدہ ہوگا۔ اسی طرح اُن کی ذہنیت بدل جائے گی۔ پندرہ اور بیس برس کی عمر کے درمیان کے لڑکوں کو صاف صاف بتا دیا جائے کہ ویریہ ناش کی ان بُری عادات سے سوائے تباہی اور بربادی کے اور کچھ نہیں۔ اس اصول کو سمجھانے میں شرم کرنا والدین کے لئے اچھا نہیں۔

اسی طرح والدین بچوں کو سادہ پوشاک اور سادہ رہن سہن میں رکھیں۔ بُری صحبت سے ان کو سدا بچائیں۔ دھارمک پستکوں کا مطالعہ کرائیں۔ برہمچریہ پالن کرنے کے بارہ میں لٹریچر مہیا کر کے ان کو پڑھوائیں اور خود ان سے باز پرس کرتے رہیں۔ اور پرماتما کریں تاکہ وہ کداچت ویریہ ناش نہ کر سکیں۔ اگر اس ضروری نیم پر زور دینا شروع کر دیں۔ تو آریہ جاتی کے بہت سے نقائص دور ہو جائیں گے پرماتما کریں۔ کہ ہم سب جیون کے اس ضروری نیم پر غور کریں اور عمل کر کے دیش اور جاتی کے لئے لابھدائک ثابت ہوں ۔ اوم شم

CC-0 ... Haridwar. Digitized

ست اودھار مہا سبھا

ویر میلہ

راست ادھار دیا گیا

موضع بہٹرہ ریاست جموں

۴-۵-۶ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۷-۱۸-۱۹ مئی ۱۹۳۵ء

دھرم ویر مہاشہ رام چندر جی کے بلیدان کی یادگار میں

جیسا کہ ناظرین جانتے ہی ہیں کہ بمقام موضع بہٹرہ جو کہ جموں سے بطرف شمال مغرب ۱۲ میل کے فاصلہ پر برلب نہر واقع ہے۔ دھرم ویر مہاشہ رام چندر جی کی پوتر یادگار میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سرپرستی میں زیر اہتمام آریہ سماج ہر سال شاندار ویر میلہ منعقد ہوا کرتا ہے۔ امسال یہ میلہ مورخہ ۴-۵-۶ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۷-۱۸-۱۹ مئی ۱۹۳۵ء کو شکر، سنیچر اور ایتوار منایا جاویگا۔ جس رونق اور کامیابی سے گزشتہ بارہ سال سے میلہ منایا جا رہا ہے، ناظرین کو بخوبی معلوم ہے۔ امسال کا میلہ اور بھی دلچسپ اور پُر رونق ہوگا۔

پروگرام میلہ حسب ذیل ہے

(۱) وید منتر گائن، دھون یگیہ

(۲) منوہر اُپدیش و اشلوک و ویاکھیان

(۳) میجک لینٹرن کے ذریعے ویدک عظمت اور آریہ جیون کے دلپذیر اور قابلِ دید نظارے

(۴) خوبصورت نمائش جس میں اس علاقہ کی گھریلو دستکاری اور دیسی ساخت کی چیزوں کے علاوہ گاؤں کی صفائی، دیہاتی و زراعتی ترقی کے عملی نمونے دکھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ نیز اس نمائش میں اچھا چرخہ کاتنے، عمدہ کپڑا بُننے اور سینے پرونے کے مقابلے بھی ہوں گے۔

(۵) عظیم الشان دنگل جس میں بڑے بڑے نامی و مشہور پہلوانوں کی قابلِ دید اور معرکے کی کشتیاں ہونگی۔

(۶) بے بی شو یعنی بچوں کا میلہ۔ جس میں تندرست مضبوط اور صاف ستھرے بچوں کو عمدہ عمدہ کھلونے ملیں گے

(۷) آریہ کانفرنس جس میں دھرم پرچار کے کام کو زیادہ خوش اسلوبی سے چلانے کے ذریعوں اور دلت جاتی کی قومی بہبودی و سماجک ترقی کے وسائل پر وچار کیا جائے گا۔

(۸) سنگیت سمیلن جس میں مشہور بھجنیکوں کے دلکش و رسیلے بھجن ہوں گے۔

اس سمارک کو زیادہ قابلِ کشش اور رمنیک بنانے کے لئے پچھلے دو سال سے وہاں ایک بڑا خوبصورت باغ لگوایا گیا ہے اور بھی بہت سی عمدہ عمدہ ایزادی کے علاوہ وہاں ایک کنواں بھی کھدوایا گیا ہے جس میں ایک بڑی سخت چٹان کو توڑ کر جو پانی نکلا ہے وہ نہایت ہی شیریں، ٹھنڈا اور صحت بخش ہے ان سب سے وہاں کا قدرتی نظارہ اور بھی دلفریب اور قابلِ دید ہو گیا ہے اور سمارک کی خوبصورتی اور اپیوگتا بہت ہی بڑھ گئی ہے۔ میلہ کا حسب معمول ایک بڑا وسیع اور خوشنما کیمپ ہوگا۔ اس میں شاندار پنڈال و انتظام رہائش کے علاوہ ایک باقاعدہ بازار بھی ہوگا۔ وہاں کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی چیزیں فروخت کے لئے موجود رہیں گی میلہ میں بیماروں کے لئے مفت دوائی اور علاج بھی انتظام کیا گیا ہے کیمپ میں حاضرین کی تفریح طبع کے لئے ایک ریڈنگ روم بھی کھلا ہوگا جس میں تمام ضروری اخبارات مفید رسالہ جات و دلچسپ کتب مطالعہ کے لئے ہر وقت رہیں گی۔ میلہ میں پنجاب کے مشہور مشہور آریہ سماجی اور آریہ پرشوں کے علاوہ ریاست کے بہت سے اعلیٰ افسران، افسران معزز روساء و ساہوکاران اور گرد و نواح کے ہر طبقہ کے سینکڑوں لوگ و ہزاروں شُدھ شدہ آریہ بھائی پدھار کر میلہ کی رونق کو بڑھائیں گے میلہ کیا ہوگا۔ ایک طرح سے عملی طور پر آریوں کا کمبھ اور ویدک دھرم و دلت ادھار کا ایک قابلِ دید عظیم الشان مہا یگیہ ہوگا۔ اس لئے دھرم کے پریمیوں اور دلت ادھار کے حامیوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ بھاری تعداد میں شامل ہو کر جنگل میں منگل کا لطف اٹھائیں۔ اور دلت ادھار کے اس مہا یگیہ میں تن، من، دھن سے سہائتا دیویں۔ تاکہ شہید رام چندر جی کے نام پر یہ چلائی ہوئی دھارمک اور رفاہ عام کی تحریک خوش اسلوبی سے انجام پاتی رہے۔

اننت رام اُدھشٹاتا وید پرچار دلت اُدھار آریہ سماج مندر ہسپتال روڈ جموں

ہی رکھا جیوب ہے ہی و میا ہو جب یہ موجود گی۔ یہ نے چھپکا دیا ہو۔ شری پروفیسر سدھا ملو جی کی اس سمتی سے ہم سو لہوں آنے سہمت ہیں۔ کہ

”راشٹریہ شکشا دینا راشٹر کا کام ہے دھارمک سنستھاؤں کا نہیں۔ راشٹریہ مہا ودیالیہ ہم چلا رہے ہیں تو وہ فورتھ کلاس ہوں گے۔ برخلاف اس کے ہمارا ویدمہا ودیالیہ ایک فرسٹ کلاس ودیا سنستھا ہوگی جس میں سنسار کے کونہ کونہ سے چھاتر آکرشت کئے جا سکیں گے۔“

سویم شری سوامی شردھانند جی نے سمت ۱۹۷۷ کے پرستاؤ پر سمتی دیتے ہوئے لکھا تھا۔

”وشو ودیالیہ کے جدا ہونے سے ویدک سنسکرتی اور آریہ سدھانت کی اور وشیش دھیان دیا جا سکے گا۔“

(شردھانند ۲۸ پھاگن سمت ۱۹۷۷ صفحہ ۱۲)

ہماری سمتی میں ودیا سبھا بنائی جانی چاہیئے پرنتو وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے انترگت نہیں وہ اس کے اتیرکت ایک اور سبھا ہونی چاہیئے جس میں آریہ سماجی اور غیر آریہ سماجی سب پرکار کے سہائک ہوں۔ اس کے ادھین سمپورن راشٹریہ شکشا کر دینی چاہیئے۔ پرتی ندھی سبھا کے پاس وید مہا ودیالیہ ہی ہے۔ اس پر آرتھک ادھیکار بھی اسی سبھا کا ہو۔ اور اسی کا اتیہ سمپورن پربندھ بھی یہی سبھا کرے۔

گورو کل کے وِتتے میں آریہ جگت کے سنمکھ واستوک سمسیا یہی ہے۔ راشٹریتا اور دھارمکتا کی۔ یہ دو پرکار کی وچار پرنالیاں بہت دیر سے چلی آتی ہیں سمت ۱۹۷۷ کا پرستاؤ ان دونوں وچاروں کے سمنوے کا پریتن تھا۔ پرنتو جیسا ہم نے اوپر سدھ کیا ہے ایک راشٹریہ سنستھا وشُدھ دھارمک (ہماری درشٹی سے آریہ سماجک) نہیں رہ سکتی۔ یہی کارن ہے۔ کہ سمت ۱۹۷۷ کا پرستاؤ پاس ہو کر بھی دھرا کا دھرا رہ گیا ہے۔

ہم نے سمت ۱۹۷۷ کے پرستاؤ کو راشٹر اور دھرم کا بے جوڑ بیوپار کہا ہے۔ اس دوش سے بچنے کے لئے سمت ۱۹۸۰ میں ایک اور پرکار کی ودیا سبھا کی یوجنا تیار ہوئی ہے اس میں نشچیہ کیا گیا کہ... ودیا سبھا کے کچھ سدسیہ پرتی ندھی سبھا سے باہر کے بھی ہو جائیں۔ پرنتو آریہ سبھاسد ہونا سب کے لئے آوشیک ہے۔ اس آیوجن کا لابھ کیول اتنا ہی ہے کہ شکشا کے سمپورن کاریہ کے پربندھ کے لئے ایک اور انترنگ سبھا بنا دی گئی ہے۔ پرنتو ایسا کرنے سے ودیا سبھا کے پرستاؤ کا اُدیش پورا نہیں ہوتا۔ شری پنڈت دیو شرما جی نے تو اس پر اعتراض کر ہی دیا تھا۔ دوسرے بھی کسی مہانوبھاؤ کی اس تجویز

سے کسی نہیں ہوئی اب لتی اور مہانو بھاو اپنے درشٹی کون سے پرستاؤ لا رہے ان کا وچار ہے۔ کہ یہ ہم چاریوں کے سرکھشا پروفیسروں، سناتکوں اور انیہ ودوانوں پرتی ندھی ودیا سبھا میں ہونے چاہئیں اور تو ودواد نہیں ہو سکتا۔ کہ ان پرتی ندھیوں پر پرتی ندھی سبھا آریہ سماجی ہونے کی شرط لگائیگی۔ انترنگ سبھا میں بھی تین چار سناتک اور ایک سرکھشک آ ہی جاتے ہیں۔ نئی ودیا سبھا رچنا میں اس سے ادھک سنکھیا نہیں جیسے شری پردھان جی نے ایک بار کہا تھا ودیا سبھا ایک دو ممبروں کے بھید کے ساتھ انترنگ سبھا ہی ہوگی۔ آخر آریہ سماج کے ہاتھ میں کاریہ کرنیوالوں کی سنکھیا اتنی ادھک ہے نہیں کہ وہ سے کئی پربندھ کرنے والی کا نزدان ٹھگھتا سے ہو جائے۔ یدی اتنا پریورتن سے کسی کا سنتوش ہو جاتا ہے تو ہو ہمارے خیال میں یہ پریورتن اس یوگیہ نہیں کہ فقط اس کے ہو جانے سے یہ سبھا ودیا وشال اپیپرا کے نام کی ادھیکار ہو سکے۔

واستو میں کوئی کام کا آیوجن تیار کرنا ہو یہی ہے۔ کہ وید ودیالیہ کو پرتی ندھی سبھا کے ادھین رہنے دیا جائے اور شیش مہا ودیالیہ کسی اور سبھا کو سونپ دیئے جائیں۔ وہ سبھا آریہ سماج سے ادھک وشال اور ادار رچنا ہونی چاہیئے۔ اس کے سنرکشن میں راشٹر اکھل بھارتیہ تتھا وشو ودیالیہ شکشا کا پھل پھول سکے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ سماجیوں کی ہی سبھا ہے۔ اسے اپنی پریمیت شکتیاں اپنے پریمیت اُدیش ہی کی پورتی میں لگانی چاہئیں۔ وہ اُدیش وید ودیا کا پرچار ہے ہم غریبوں کی درشٹی میں یہی ادیش وشو ودیالیہ ادیش ہے۔ ہماری وشو ودیا سنستھا وید و ویدانگ ہی کی شکشا کے لئے رکھی چاہیئے۔ راشٹر کا کام راشٹر کو کرنے دیجئے اور دھارمک سبھاؤں کا دھارمک سبھاؤں

فیروزپور کے سماچار

لالہ بھیم سین جی بی۔ اے ڈویژنل اکونٹنٹ و لالہ سدانند جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر برج میموریل ہائی سکول فیروزپور شہر کی شادی شریمتی شانتی دیوی سپتری رائے صاحب لالہ دینا ناتھ ڈاکٹر گوبند کیڈ انجنیئر کماٹیہ نو اسی کے ساتھ ویدک ریتی سے ۱۲ مئی ۱۹۳۵ء کو ہوئی اس موقعہ پر ہیڈ ماسٹر صاحب نے ۱۳ روپے اور ۲۸ روپے مختلف آریہ سماجک سنستھاؤں کو دان دیئے۔ (نامہ نگار)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سکھ مت اور ویدک دھرم

سکھوں کی طرف سے آریہ سماج کے خلاف فضول اعتراضات کا جواب

آریہ سماجی بھائی عام طور پر یہ خیال کرتے ہیں کہ سکھ لوگ کسی دیگر مذہب کے خلاف نہ کچھ لکھتے ہیں اور نہ کہتے ہیں۔ عرصہ ہوا۔ آریہ سماجیوں اور سکھوں کے درمیان کچھ دھرم چرچا شروع ہوا تھا۔ جب کہ دونوں طرف سے کچھ کتابیں لکھی گئی تھیں۔ اور اس سلسلہ میں ایک پرجوش آریہ بھائی لالہ رونق رام جی شاد پر ریاست پٹیالہ میں ایک کتاب کی تصنیف کے سلسلہ میں مقدمہ چلایا جا کر انہیں سزا بھی دی گئی تھی لیکن اس کے بعد سکھوں نے آریہ سماج کے ساتھ چھیڑ خانی بند کر دی۔ آریہ سماجیوں کا یہ عام قاعدہ ہے کہ وہ پہل کبھی نہیں کیا کرتے۔ بلکہ ہمیشہ جواب میں ہی کچھ کہا یا لکھا کرتے ہیں۔ جب سکھوں نے انہیں چھیڑنا بند کر دیا۔ تو انہوں نے بھی سکھ مذہب کے متعلق اپیکشا برتی اختیار کر لی۔ مگر اب امرتسر سے شائع ہونے والے ایک رسالہ امرت (گورمکھی) کی ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء کی ایک پرتی ہمارے ایک مہربان نے ہمارے پاس بھیجی ہے جس کے مطالعہ سے ہمیں نتیجہ ہو گیا ہے کہ آریہ بھائیوں کا خیال غلط ہے۔ کہ سکھ دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی نہیں کرتے۔ کیونکہ رسالہ امرت کے اس پرچہ میں نہ صرف ویدک دھرم اور آریہ سماج کے خلاف ہی لے دے کی گئی۔ اور نہایت بے ہودہ اور سراسر بے بنیاد اعتراضات کئے گئے ہیں۔ بلکہ دیگر مذاہب مثلاً عیسائیت۔ اسلام اور بدھ مذہب وغیرہ پر بھی کیچڑ پھینکنے کی کوشش کی گئی ہے دیگر مذاہب والے اپنے پر کئے گئے اعتراضات کا جواب خود دے سکتے ہیں۔ ہم اس مضمون میں ان اعتراضات کی پڑتال کرنا چاہتے ہیں کہ جو اس رسالہ میں شائع شدہ متذکرہ بالا مضمون زیر عنوان "گورمت دی وششٹتا" میں ویدک دھرم اور آریہ سماج پر کئے گئے ہیں۔

وید کے خلاف اعتراضات

مضمون نگار نے ویدک دھرم کے خلاف اعتراضات "آریہ سماج تے گورمت" کے ضمنی عنوان کے تحت ہی کئے ہیں۔ لیکن شروع میں ہی آپ نے وید بھگوان کے متعلق آریہ سماج کا سدھانت درج نہ کرتے ہوئے اپنا من مانا سدھانت لکھ کر اعتراض جڑ دیا ہے مثلاً آپ لکھتے ہیں کہ۔

(ہم گورمکھی میں لکھی ہوئی پنجابی عبارت کو اردو جامہ پہنا کر لکھتے ہیں تاکہ ناظرین کے لئے سہولیت ہو گی (ایڈیٹر)

"آریہ لوگ جو زمانہ قبل از تاریخ میں اس ملک میں آ کر آباد ہوئے۔ اپنے ساتھ ایک خاص قسم کی تہذیب لائے تھے۔ ان کے ابتدائی عقیدے جو کہ سیدھے سادے زبیدا یعنی کے مت تھے۔ صیغہ لبسینہ۔ ان کی قوم میں پختہ ہوتے چلے گئے۔ کچھ وقت گذرنے پر انہوں نے ان منتروں کو قلمبند کیا۔ اور وہ کتابیں جن میں یہ منتر لکھے گئے۔ وید کہلائیں۔ اپنے آپ کو وید کے اپاسک بتانے والے انیک مت ہندوستان میں ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ بڑھ بڑھ کر باتیں آریہ سماجی ہی بناتے ہیں۔"

سکھ بھائیوں کو پورا اختیار ہے کہ وہ اپنے دھرم کے جو بھی سدھانت جی چاہے مانیں لیکن ہماری رائے میں انہیں یہ اختیار نہیں۔ کہ وہ دوسروں کے سدھانتوں کو غلط طور پر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس مضمون میں مضمون نگار نے وید کے متعلق جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ وہ آریہ سماجیوں کے تو ایک طرف کسی بھی وید کو الہامی ماننے والے سمپردائے کے نہیں ہیں۔ آریہ سماج ہرگز ہرگز یہ نہیں مانتا کہ وید ابتدائی آریوں کے قلمبند کردہ خیالات ہیں۔ بلکہ وہ انہیں ایشوری گیان مانتا ہے۔

آریہ سماج تو کجا رہا۔ ہمارا تو یہاں تک دعویٰ ہے کہ سکھ دھرم میں بھی ویدوں کو ایشورکرت ہی مانا گیا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ گرنتھ صاحب وغیرہ مقدس پستکوں میں بعض ایسے واکیہ بھی ملتے ہیں جن میں بظاہر ویدوں کی نندا نظر آتی ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ان کا یہ مطلب نہیں۔ بلکہ اصلی مطلب یہ ہے۔ کہ جو لوگ محض زبان سے وید پڑھتے ہیں۔ مگر اس کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ ان کا جنم سپھل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً گورو نانک دیو جی مہاراج فرماتے ہیں۔

دا سچے واد نہ وید وچالے۔ آپ ڈبے کیوں
پترال تالے +

ارتھ:- واد یعنی پاکھنڈ پڑھتے رہتے ہو۔ اور وید نہیں پڑھتے۔ تم آپ ڈوب رہے ہو۔ تو پتروں یعنی بزرگوں کو کیسے تارو گے؟

اسی طرح ایک جگہ پر گورو ارجن دیو صاحب فرماتے ہیں

وید پڑھے پڑھے واد کھانے۔ بن ہر پت گو آئی
(آدگرنتھ صاحب محلہ ۵ صفحہ ۵۸)

ارتھ۔ وید پڑھتے ہیں اور پاکھنڈ کی باتیں کرتے ہیں۔ بغیر ہری کے بھجن کے تم نے اپنی عزت گنوائی ہے۔ اور دیکھئے محلہ ۳ صفحہ ۹۲

وید پڑھے ہر نام نہ بوجھے
مایا کارن پڑھ پڑھ لوجھے

ارتھ:- وید پڑھتا ہے اور اس میں ہر رس کو پان نہیں کرتا۔ تیری میل کیسے اترے گی۔ تو تو روپیہ کے لالچ سے پڑھتا ہے۔ اس لئے اندھا ہے۔

برخلاف اس کے ہمارا دعویٰ ہے کہ گورو گرنتھ صاحب اور دیگر سکھ گرنتھوں میں بیشمار ایسے واکیہ موجود ہیں۔ جن میں صاف طور پر ویدوں کو ایشورکرت مانا گیا ہے۔ ہم ذیل میں چند واکیہ بطور مشتے نمونہ از خروارے۔ درج کرتے ہیں (ہم نے ذیل میں جو پرمان درج کئے ہیں۔ وہ آدگرنتھ صاحب ٹیکہ فرید کوٹ سے لئے ہیں۔ جو کہ شری مہاراجہ صاحب فرید کوٹ نے بڑے بڑے فاضل سکھوں سے تیار کرا کر چھپوایا تھا)

جت پہارا دھیرج سنیار
ایرن مت وید ہتھیار
(آدگرنتھ صاحب جپ جی پوڑی ۳۸)

ارتھ:- زبان اور لنگ اندریاں چنچل ہیں سے رہت ہوں ایسا جو بھگتوں کا دھیرج ہے وہی تو سنار ہووے۔ اور کل خواہشات کو ترک کر کے تمام اندریوں کو وشیوں سے ہٹا دیں ایسے جت پہار انگیٹھا ہو۔ اور اچل بدھی اہرن ہو۔ جس پر سونا رکھ کر گھڑا جاتا ہے۔ وید واکیوں کا سننا بطور ہتھوڑے کے ہو (ٹیکہ فرید کوٹ جلد اول صفحہ ۵۳)

چہا چار وید جن ساجے
چارے کھانی چار جگا
جگ جگ جوگی کھانی ہو گی
پڑھیا پنڈت آپ تھیا

ارتھ:- جیسے اکشر نے کہا ہے کہ جس صاحب نے چار وید (رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرون) چار کھان (انڈج۔ جیرج۔ سویج۔ اُدبھج) چار جگ ست جگ۔ دواپر۔ تریتا۔ کل یگ بنائے جو جگ میں جس کی ستا چڑھ رہی ہے۔ ایسا جوگی ہے چاروں کھانی میں بھوگ کرتا ہے۔ آپ ہی پڑھ کر ودیارتھی ہوا۔ اور آپ ہی پنڈت پڑھانے والا بھی ہوا ہے
(ٹیکہ فرید کوٹ)

چوتھ اُپلے چارے ویدا
کھانی چارے باقی بھیدا
(آدگرنتھ راگ جلد اول محلہ انجھی گھر ستبدہ ۵)

ارتھ:- چوتھا جانے کہتے ہیں۔ اُس نے آپ ہی چاروں ویدا تین کئے ہیں۔ انڈج جیرج سویج اُدبھج چاروں کھانی پیدا کی ہیں۔"

اونکار برہما اُتپت
اونکار کیا جن چت
اونکار سیل جگ بھئے
اونکار وید نر مئے
(آدگرنتھ راگ رام کلی دکھنی اونکار محلہ ۱ پوڑی ۱)

ارتھ:- اونکار روپ پرماتما سروپ سے برہما جی پیدا ہوئے ہیں۔ کیسا ہے برہما جی جنہوں نے اونکار پرماتما سے چار پربت ہوئے پرتھوی کی مریادا کے لئے اور اچل۔ وستاچل۔ بندھیاچل اور سنداچل اور جگ بھی چار ست جگ آدی ہوئے۔ اونکار پرماتما سے وید اُتپت ہوئے
(ٹیکہ فرید کوٹ جلد سوم صفحہ [illegible])

(باقی پھر)

آریہ سماجوں کیلئے سوچنا

گذشتہ دو سال سے آریہ سماج کے اُپ نیموں کا سنشودھن ہو رہا تھا۔ اور اب آخری طور پر سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے سویکار کر کے چھاپ دیئے ہیں۔ یہ سنشودھت اُپ نیم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ میں پیش ہوئے۔ انترنگ سبھا نے نشچہ کیا ہے کہ یہ اُپ نیم یکم اساڑھ سمت ۱۹۹۲ سے پرچلت کئے جاویں چھپے اُپ نیم سارودیشک سبھا دہلی کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ وواہ بل کا سمرتھن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ایگزیکٹو کمیٹی نے اپنی میٹنگ مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۹۳۵ء میں یہ پرستاؤ سویکار کیا ہے کہ یہ سبھا شری گھنشام سنگھ گپتا ایم۔ ایل۔ اے کے اسمبلی میں پیش کردہ آریہ وواہ بل کا دلی اور پرجوش سمرتھن کرتی ہے۔

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

لبھو رام دوآبہ (آریہ) ہائی سکول کا شاندار نتیجہ

جالندھر شہر ۲۸ مئی۔ لبھو رام دوآبہ ہائی سکول کے اس سال ۹۸ لڑکے میٹری کولیشن امتحان میں شامل ہوئے۔ ان میں سے ۷۶ پاس اور صرف ۲۲ فیل ہوئے۔ یعنی ۷۸ فیصدی طلبا کامیاب ہوئے۔ دو یونیورسٹی وظائف آنے کی پختہ امید ہے۔ اس سکول کا نتیجہ ضلع بھر کے تمام سکولوں سے بہترین ہے۔

(ہیڈ ماسٹر)

CC-0 ... Haridwar. Digitized

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ممبروں کا گذشتہ تین سالہ چناؤ جیت سمت ۱۹۹۱ کی سماپتی کے ساتھ سماپت ہو گیا ہے۔ ایک ماہ سے زیادہ عرصہ گذرا کہ اس گھوشنا کی سوچنا جملہ آریہ سماجوں کو بذریعہ سرکلر و بذریعہ سبھا چار پتروں کے کر دی گئی تھی۔ اور آریہ سماجوں سے نویدن کیا تھا۔ کہ وہ آگامی تین سالوں سمت ۱۹۹۲-۹۳-۹۴ کے لئے پرتی ندھی چن کر بہت جلد بھیجدیں۔ پرتی ندھی جس پرکار چنے ہیں اس کی تفصیل بھی لکھ دی گئی تھی۔ پرتی ندھی فارم بھی آریہ سماجوں کو ارسال کر دیئے تھے۔ کہ وہ انہیں بھر کر وصول شدہ ماہک چندہ کے دشانش سمیت سبھا کے دفتر میں بہت جلد ارسال کر دیں تاکہ ان کے پرتی ندھی سویکار کئے جائیں۔ لیکن ابھی تک بہت کم آریہ سماجوں نے اپنے پرتی ندھی فارم بھر کر بھیجے ہیں۔ سبھا کا جنرل اجلاس ۲۵-۲۶ مئی ۱۹۳۵ء بروز سنیچر۔ اتوار گوروودت بھون لاہور میں ہوگا۔ اس کے لئے اب بہت کم سمیہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے جن آریہ سماجوں نے ابھی تک اپنے پرتی ندھی فارم بھر کر نہیں بھیجے۔ ان سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ فوراً ہی اپنے جنرل اجلاس کا کر پرتی ندھی چن اور پرتی ندھی فارم بھر کر دشانش بہت جلد بھیجدیں۔ کئی آریہ سماجیں پرتی ندھی فارم بھرنے میں بہت سی غلطیاں کر دیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے فارم ٹھیک کرانے کے لئے واپس کرنا پڑتا ہے۔ اس کے وشئے میں پھر نویدن ہے۔ کہ پرتی ندھی فارم کی جملہ مدات اور خانے ضرور بھرے جاویں۔ اور جہاں جہاں جس جس ادھیکاری کے دستخط ہونے ہیں۔ وہاں وہاں اس ادھیکاری کے دستخط ضرور کرائے جاویں۔ اگر پردھان کی عدم موجودگی میں اُپ پردھان یا منتری کی عدم موجودگی میں اُپ منتری سے دستخط کرائے جائیں۔ تو میتر ساتھ ہونا چاہیئے۔ جس میں یہ تحریر ہو۔ کہ پردھان یا منتری وہاں سے باہر گئے ہیں۔ اور ان کے جلد آنے کی امید نہیں۔ آریہ سبھا سدوں کی سوچی میں صرف وہی جن آریہ سبھا سد مانے جاتے ہیں۔ جن کا درش بھر کا پورا چندہ پراپت ہو۔ ایسے ہی آریہ سبھا سدوں پر پرتی ندھی چننے کا ادھیکار ہے۔ اس کا بھی دھیان رکھا جائے۔ آریہ سماج کے ادھیکاریوں اور چنے گئے پرتی ندھیوں کا چندہ سال بھر کا پورا پراپت ہونا چاہیئے۔ آریہ سماج کی چندہ کی آمدن کا تفصیل پرتی ندھی فارم کے صفحہ ۳ پر یتھا استھان انکت ہونا چاہیئے۔ عمر کا خانہ ضرور بھرا جائے۔ بالشک یا کم شک دینے پر جو جن آریہ سبھا سد انکت کئے جاتے ہیں۔ وہ کسی خاص کی کے کارن چھنے جانے چاہیئں۔ اور پرتی ندھی فارم کے دوسرے کے خانہ میں جس ورشیش کارن سے وہ آریہ سبھا سد مانے گئے ہیں ان کا اندراج کرنا چاہیئے۔ ایسے سبھا سدوں کے بنانے میں دھیان رکھا جائے۔ کہ ان کی تعداد بہت ہی کم ہو۔

(کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

آریہ ودیارتھی آشرم گوروودت بھون لاہور

یہ آشرم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے گوروودت بھون میں آریہ نوجوانوں جو لاہور کے کالجوں میں پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ رہائش۔ دھارمک سماجک ستھان دیکر مشکل ستھانی کے دچار سے کھول رکھا ہے یہاں ودیارتھیوں کی پوری پوری دیکھ بھال ہوتی ہے۔ یہ ہوسٹل پنجاب یونیورسٹی سے سنبدھت ہے۔ شری یت پروفیسر شوجیال جی ایم۔ اے آپ پردھان سبھا اس کے انچارج ہیں امتحان انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ جو آریہ بھائی اپنے لڑکوں کو لاہور میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ وہ اس آشرم سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں داخلے میں بہت جلد اطلاع آنی چاہئے۔

ایسے ودیارتھیوں کو جو آریہ ہوں یا کسی آریہ گرہستی کے سپرد ہوں۔ خاص ترجیح دی جائے گی۔

آشرم میں سندھیا ہون آدمی کا پورا پورا انتظام ہے۔

(دیوکادری لال سپرنٹنڈنٹ آشرم)

آریہ سماج مورنڈہ کے رزولیوشن

آریہ سماج مورنڈہ کو یہ جان کر ازحد خوشی پراپت ہوتی ہے۔ کہ شری مہرشی دیانند جنم شتابدی متھرا میں پاس شدہ ریزولیوشن کے مطابق شری یت بابو گھنشیام سنگھ ایم۔ ایل۔ اے نے اسمبلی میں آریہ میرج بل پیش کیا ہے یہ سماج بل مذا کا سمرتھن کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے بزور پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کو اسمبلی کے اگلے اجلاس میں پاس کر دے۔

بدستخط شری لالہ لعبو رام آریہ ایڈیٹک۔ سمرتھک لال دربار دھر

لالہ دیوراج جی میموریل کیلئے اپیل

شری لالہ دیوراج جی کے سورگ باش ہو جانے سے پنجاب کے ایک اور مہاپرش ہم سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ گئے ہیں۔ اپنے کام کے دائرہ میں وہ بلاشبہ ایک پیش رو تھے۔ لیکن اتنا ہی کہنے سے ہم ان کے مہان کام کو بیان کرنے میں بالکل قاصر رہتے ہیں۔ انہوں نے نہ کیول راستہ ہی بتایا۔ نہ صرف اس کے لئے کام کیا۔ بلکہ وہ اس کے روح رواں بھی تھے۔ وہ ایک سرگرم جوشیلے اور انتھک کارکن تھے۔ جنہوں نے اپنے کاریہ میں انتہائی درجہ کا حوصلہ اور ہمت دکھائی۔

انہوں نے ایک ایسے سمے میں تعلیم نسواں کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ جب کہ اسے ایک نہایت ہی بری نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اور جس سے یہ اندیشہ پیدا ہوتا تھا کہ وہ سوسائٹی کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دے گی۔ ایسے سخت مقابلہ کا سامنا کرتے ہوئے جو کہ کبھی کبھی ایک نہایت تند طوفان کی صورت اختیار کر لیتا تھا۔ وہ بالکل پوری مضبوطی اور بہادری سے ڈٹے رہے ان کی زبانی میں کوئی بھی مشکل سدراہ نہ ہو سکی۔ اور ان کے کام اور بھی کئی طبقات میں ظاہر ہوئے وہ اعتراضات کا جواب دیتے تھے۔ استریوں کے لئے کتابیں لکھتے تھے۔ اور پاٹھشالا کا سامان مہیا کرتے تھے۔ اور فنڈ اکٹھا کرتے تھے۔ وہ بچوں کو خود ہی پڑھایا کرتے تھے۔ اور ان کو بہلایا کرتے تھے جو آسانی کے ساتھ بچے کی ماتا روپ اختیار کر لیتے تھے۔ نہایت ہی دلچسپ ہوتا تھا اس کام میں ان کو اپنی محترمہ والدہ سے سہارا ملتا تھا۔ جو ان کے لئے واقعی ایک طاقت کا منبع تھیں۔ اور اسی لئے بھی اس بڑے کام کی ترقی کا عوام کی مخالفت کو پورے پورے طور پر برداشت کرنے کی انہیں ہمت شکتی دی۔

اُن کا کام پھل لایا۔ اور انہوں نے اپنے جیون میں اس ننھے پودے کو جسے انہوں نے اپنے لہو کے ساتھ سینچا تھا۔ ایک عالی شان درخت کی شکل میں تبدیل ہوا دیکھ لیا۔ تعلیم نسواں نے صرف اپنے مقابلہ کو ہی شکست و نابود نہیں کر دیا۔ بلکہ اس نے ہر دلعزیزی کی صورت اختیار کی اور آخر کار مسلمہ طور پر زندگی کی ایک اہم ضرورت تسلیم کی گئی ہے۔

لالہ دیوراج جی باوجود پبلک کے سامنے کم آنے کے پھر بھی نہایت ہی ہر دلعزیز تھے۔ وہ ایک خاموش کارکن تھے۔ جن کی شخصیت ہر ایک فرد بشر کو جن کے ساتھ ان کا واسطہ پڑتا تھا۔ ان کا معتقد بنا لیتی تھی۔

تاہم یہ بات نہایت ضروری ہے۔ کہ اُن کی مناسب یادگار قائم کی جائے۔ جو آئندہ نسلوں پر یہ بات روشن کرے۔ کہ ثابت قدمی اور ہمت کیا کیا کر سکتے ہیں۔ ہم نہایت ہی ناشکر گذار ہونگے اگر ہم ان کے لئے ایسی معمولی خدمت سے قاصر رہیں۔

ودیالیہ سبھا نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ عوام میں اپیل کی جائے اور ایک لاکھ روپیہ اکٹھا کیا جائے جس سے ان کی مناسب یادگار قائم ہو سکے۔ اس کے لئے ایک میموریل کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے جس کے صدر رائے بہادر لالہ بدری داس ایڈوکیٹ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہیں۔ پوری امید ہے۔ کہ پبلک نہایت فیاضی سے اس اپیل میں حصہ لے گی۔ چندے کا روپیہ

سیکریٹری کنیا مہاودیالیہ جالندھر شہر کے پاس بھیجا جاوے۔

کرم چند باہری بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈوکیٹ پریذیڈنٹ کنیا مہاودیالیہ جالندھر شہر

شوک پرستاؤ

آریہ سماج مورنڈہ کا یہ عام جلسہ آریہ سماج کے بہت پرانے سیوک اور استری شکشا کے سنچالک کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے جنم داتا شری لالہ دیوراج جی سودھی کے سورگباش ہونے پر دلی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور اس دکھ میں ان کے رشتہ داروں اور کنیا مہاودیالیہ جالندھر سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ پرمیشور سے پرارتھنا ہے کہ سورگیہ آتما کو سدگتی دیوے۔

(شوک نندن منتری آریہ سماج)

شاندار نتیجہ

اس سال بھی بھگوان میموریل ہائی سکول فیروزپور شہر کا نتیجہ امتحان میٹریکولیشن نہایت شاندار رہا۔ یعنی ۶۹ طلباء امتحان میں شریک ہوئے جن میں سے ۶۳ کامیاب ہوتے ۸ طلباء اول رہے۔

(نامہ نگار)

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو ترقی دیں۔ (مینجر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ ساماجک جگت

۱۶۱

آریہ سماج جامپور کے سماچار

(۱) اس سال گورو کل کانگڑی سے جام پور کے دو سناتک ویدالنکار بنکر آئے ہیں۔ برہمچاری بالکرشن جی ویدالنکار جنہے اپنی لیاقت سرل سوبھاؤ اور سرداُتم دوہارسے پانچ چھ میڈل بھی ملے۔ دوسرے برہمچاری رشی دیو جی وید النکار نکلے۔ اس کی دو یہ سورتی اور بھاشن شکتی ادھبوی ہے۔

شری پنڈت سکھدیو جی ویدانت داچسپتی کو ملاکر اب تک جام پور تین سناتک پیدا کر چکا ہے

(۲) جامپور سماج کی طرف سے مندرجہ ذیل پرتی ندھی منتخب ہوئے:-

(۱) شری مہاشے کرشن جی مالک پرتاپ لاہور

(۲) شری پنڈت مہرچند جی ایڈیٹر آریہ ویر لاہور

(۳) چودھری سوبھراج جی پردھان آریہ سماج جام پور

اور آریہ شکشا سمتی پنجاب کے لئے مفصلہ ذیل دو پرتی ندھی مقرر ہوئے:-

(۱) پنڈت مہرچند کنیا پاٹھشالہ والے

(۲) چودھری سوبھراج جی ویدک پاٹھشالہ کے

(۳) شرومنی انترنگ سبھا میں منیجروں کا انتخاب حسب ذیل ہوا:-

(۱) ہری کنیا پاٹھ شالہ کے منیجر شریمان دیوان بھون مل جی۔

(۲) ویدک پاٹھشالہ کا منیجر شری چوہدری سوبھراج جی۔

(۳) آریہ مہیلا ودیالیہ کا منیجر گنیش دت آریہ سیوک۔

(۴) ماہ اپریل میں جو سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

دان -/۱۵۰ آریہ سماج فنڈ کو حاصل ہوا۔

(۵) شری لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہیل ودیالیہ جالندھر کی اچانک موت پر آریہ سماج جام پور اظہار غم کرتا ہے۔ لالہ جی کی آریہ سماج کی سوشل اور استری جاتی ادھار کی قابل قدر خدمات کا اعتراف کرتا ہے۔ ان کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی میں شامل ہے۔

(۶) ۲۸/۴/۳۵ کے ہفتہ واری ست سنگ میں برہمچاری بالکرشن جی ویدالنکار کا منوہر اپدیش ہوا برہمچاری جی نے "ہرنیہ مئے نہ پاترین" والے وید منتر کی بڑی خوبصورت ویاکھیا کی کہ دنیا میں حقیقت کس پرکار سے چھلکوں کے اندر ڈھکی ہوئی ہے۔ اور کافی محنت اور کھوج کے بعد حاصل کی جا سکتی ہے۔

(گنیش دت آریہ سیوک جامپور)

خط و کتابت کے لئے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

آریہ سماج گوجرانوالہ کے پرستاو

آریہ سماج گوجرانوالہ کی جنرل میٹنگ میں جو کہ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح کو ہوئی۔ مندرجہ ذیل پرستاو سروسمتی سے پاس ہوا کہ پرستاو کی ایک ایک کاپی لا ممبر آف گورنمنٹ آف انڈیا شملہ و سیکرٹری سروڈینٹس سبھا دہلی اور مختلف اخباروں کے ایڈیٹروں سے یہ پرارتھنا کی جاتی ہے کہ وہ اپنے پتروں دوارہ اس بل کی تائید کریں۔ تاکہ یہ اسمبلی میں پاس ہو سکے۔

پرستاو

آریہ سماج گوجرانوالہ یہ جان کر بڑا پرسن ہوا ہے۔ کہ شری دیانند جنم شتابدی مہوتسو کے سمے نشچے ہوئے انوسار شری بابو گھنشیام داس گپتا۔ ایم۔ ایل۔ اے نے سوئیکاری کے لئے آریہ میرج بل اسمبلی میں پیش کیا ہے اور بل کا سمرتھن کرتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اس بل کی آگامی سیشن میں سویکار کرا دیویں۔

(سیکرٹری آریہ سماج ہذا)

اوشٹیک سمرین:-

شری سوامی وگیانند جی مہاراج تیرتھ کچھ دنوں سے لاہور پدھارے ہوئے ہیں آپ ان ستھانوں میں پرچار کر رہے ہیں جہاں پرچار کی اتی آوشکتا ہے۔ گوال منڈی۔ سنگھ پورہ۔ رام گلی۔ ہزاری باغ۔ دھرم پورہ اتیادی ستھانوں میں پرچار ہو چکا ہے۔ ہزاری باغ میں لوگ بہت پریم سے سنتے ہیں۔ آپ کے پرچار سے استری پرشوں کو بہت لابھ ہو رہا ہے۔ دن بدن حاضری بڑھ رہی ہے۔

(جوائنٹ منتری گرام پرچار وید پرچارنی سبھا)

آریہ سماج گوجرانوالہ کا وارشک اتسو

آریہ سماج گوجرانوالہ کا وارشک اتسو یکم تا ۴ جون ۱۹۳۵ء کو ہوگا۔

(۱) ۱۹ مئی تا آخیر مئی ۳۵ء کو ہر روز صبح ہون یگیہ وید منتروں سے ہوگا اور پھر ایک آدھ گھنٹہ اپدیش۔

(۲) بروز ۲۸-۲۹-۳۰ مئی ۳۵ء کی شام کو ڈیبیٹ تین مختلف مضامین پر مئی ۵ تا ۷½ بجے شام تک ہونگے جو مضمون تحت ہوں گے۔ اعلان کر دیا جائے گا۔

(۳) دس سوال الگ چھاپ کر تقسیم ہو چکے ہیں ان میں سے جن کے اچھے ہونگے۔ ان کو انعام ملے گا۔

(۴) یکم جون کو نگر کیرتن ۵ تا ۱۰ بجے رات آریہ سماج مندر سے شروع ہو کر مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا مندر آریہ سماج میں ختم ہوگا۔

(۵) ۲ و ۳ جون کو عام کارروائی اتسو ہوگی۔ جس کا پروگرام الگ شائع ہوگا

(۶) ۴ جون ۳۵ء کو اتسو استری سماج کا دوپہر کے بعد ایک بجے سے ۵ بجے تک ہوگا۔

نوٹ:- یہ کل کارروائی مندر آریہ سماج میں ہوگی

(منتری آریہ سماج ہذا)

گورو کل کورکشیتر کے سماچار۔

(۱) موسم معمولی طور پر اچھا ہے۔ سالانہ جلسہ کے بعد پانچ چھ برہمچاریوں کو خسرہ ہو گیا تھا۔ اب وہ تقریباً ختم ہو گیا ہے۔ برہمچاری سب اچھی طرح سے ہیں۔ گورو کل کے ڈاکٹر پنڈت دیوکرتی جی نے استعفیٰ دے دیا ہے اور اپنے گھر پر چلے گئے ہیں۔ ان کی جگہ شری ڈاکٹر حشری لال جی مشر جو کہ ایک ریٹائرڈ تجربہ کار ڈاکٹر ہیں۔ گذارہ ماتر تنخواہ پر آ رہے ہیں۔

(۲) پڑھائی باقاعدہ ہو رہی ہے۔ آٹھویں شرینی کے ۹ برہمچاری پریکشا کے لئے اندر پرستھ گئے تھے۔ ابھی تک نتیجہ امتحان نہیں نکلا ۲۶ اپریل کو گورو کل اندر پرستھ کے دسویں شرینی کے ۱۶ برہمچاری پنڈت وکرم جی کے ساتھ پیدل چلکر گورو کل کورکشیتر میں پدھارے۔ اور چار پانچ دن یہاں رہ کر اور آس پاس کے تاریخی مقامات کو دیکھ کر واپس چلے گئے۔

(۳) سالانہ جلسہ کے بعد شری پنڈت گیان چند جی بی۔ اے آریہ سیوک ایک ہفتہ کے قریب گورو کل میں آ کر رہے۔ اور مختلف مضامین پر آپ کے چار پانچ ویاکھیان ہوئے جس سے برہمچاریوں کے گیان میں کافی ترقی ہوئی۔

(۴) شری مہاشہ شیام سندر جی اکاؤنٹنٹ ملٹری ڈیری آگرہ نے برہمچاریوں کے لئے آشرم میں ایک پانی کا پمپ لگانے کے لئے دان دیا تھا۔ یہ جل پمپ اب لگ گیا ہے اس سے برہمچاریوں کو بہت آرام رہے گا۔ نارووال ضلع سیالکوٹ کے لالہ دیسراج نے گورو کل کے لئے ایک سو روپے کا کولھو گنے کا رس نکالنے کے لئے اور پونڈا بو دیا گیا ہے۔ موسم میں روزانہ حسب خواہش تازہ رس برہمچاریوں کو مل سکے گا۔

(۵) برہمچاریوں کو درزی کا کام سکھانا شروع کر دیا ہے۔ لیکن اس کام کو اچھی طرح چلانے کے لئے کچھ سینے کی مشینوں کی ضرورت ہے اگر کوئی آریہ سجن گورو کل کو دو تین مشینیں دلا سکیں۔ تو بڑا اچھا ہوگا۔ امید ہے۔ کہ دانی مہاشہ اس کمی کو ضرور پورا کر دیں گے۔

(پربندھ کرتا گورو کل کورکشیتر)

آریہ سماج تلہ گنگ کے سماچار۔

(۱) مورخہ ۲۲ اپریل ۳۵ء مطابق ۱۰ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ کو لالہ میاداس جی زرگر کی سپتری سوہن بائی کا وواہ سنسکار پورن ویدک ریتی سے شریمان مہاشہ مالک چند جی پردھان آریہ سماج نے سہیت ویاکھیا کرایا۔ اس شبھ اوسر پر لالہ میاداس کی طرف سے پانچ روپیہ پروہت اور پانچ روپے دان آریہ سماج کو پراپت ہوا۔ دکھشنا چونکہ مہاشہ مالک چند جی نہیں لیتے۔ اس لئے یہ دکھشنا بھی آریہ سماج کو ہی ملتی ہے۔

(۲) اسی تاریخ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۵ء کو موضع ڈھیر مونڈ تحصیل تلہ گنگ میں شریمان بابو موہن لال جی کی سپتری کا وواہ سنسکار شریمان بابو دیوان چند جی نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ اس شبھ موقعہ پر آریہ سماج تلہ گنگ کو مبلغ پندرہ روپے دان اور پانچ روپے دکھشنا پروہت پراپت ہوا۔

(۳) مورخہ ۵ مئی ۱۹۳۵ء کو موضع لہڑ دتال جو کہ تلہ گنگ سے ۲ میل کے فاصلہ پر ہے شریمان بھگت رام سہائے جی کی سپتری کا وواہ سنسکار شری پنڈت منسا رام جی نے پورن ویدک ریتی سے سہیت ویاکھیا کرایا۔ پنڈت جی کی ویاکھیا سے جنتا بہت پرسن ہوئی اور ویدک سنسکار کی مہانتا کا سکہ جم گیا۔ چونکہ اس علاقہ میں ہر جگہ پورانک گروہ ہے۔ مگر خاص کر یہاں۔ اس لئے وواہ سنسکار کے بعد شری پنڈت منسا رام جی نے اعلان کر دیا کہ اگر کسی کو کوئی شنکا ہو۔ تو وہ ابھی نوارن کی جا سکتی ہے پیچھے سے کوئی غلط فہمی پھیلائی گئی تو ویدک نینگی ہوگی مگر جھوٹ کے پاؤں کہاں؟ جو شنکا کرتے اس وقت تو نہ معلوم کہاں جا کر جان چھپائی اس شبھ اوسر پر پانچ روپے دکھشنا پنڈت جی کو اور دو روپے دکھشنا شری پنڈت مہر چند جی کو اور پانچ روپے دان آریہ سماج تلہ گنگ کو اور دو روپے وید پرچار و جا آریہ پرتی ندھی سبھا کو ملا۔

(بسنت رام منتری)

CC-0 ... Collection, Haridwar. Digitized

آریہ بھائیوں کے مطالعہ کے لئے عالمانہ لٹریچر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ بھائیوں کے سوادھیائے کے لئے چند نہایت عالمانہ کتب تیار کروائی ہیں۔ جن کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے۔ کسی بھی آریہ بھائی کی لائبریری ان کتب سے خالی نہیں رہنی چاہئیے۔ اور تمام آریہ پرشوں کو ان کا سوادھیائے کرنا چاہیے۔

ویدک سورگ اردو

یہ کتاب پنڈت جیوتی جی ایم۔اے نے مولوی عبدالحق کی کتاب "ویدوں کا ..." کے جواب میں لکھی ہے۔ کتاب کی خوبی کے لئے پنڈت جی کا نام ہی کافی ہے۔ مولانا نے ہر ایک اعتراض کا مسکت جواب دیا ہے۔ کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۱۲/

برہم یگیہ (ہندی)

مصنفہ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ اس چھوٹی سی کتاب میں پنڈت جی نے سندھیا منتروں کی ایسی عالمانہ ویاکھیا کی ہے۔ کہ پڑھنے سے تعلق ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد سندھیا میں اور ہی لطف آنے لگتا ہے۔ قیمت

سورگ (ہندی)

مصنفہ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار ویدوں میں سورگ کے متعلق جو منتر آتے ہیں پنڈت جی نے بڑی علمیت کے ساتھ ان کی ویاکھیا کرتے ہوئے بتلایا ہے کہ گرہست آشرم کے متعلق ہیں۔ یہ پستک کیا ہے۔ سچ پوچھو۔ تو کوزہ میں سمندر کو بند کیا ہے قیمت ۱/۶

شاستر ارتھ درپن (ہندی)

مرزائیوں کی احمدیہ پاکٹ بک اور مسلمانوں کی دیگر کتب کا دندان شکن جواب ہے۔ پانچسو صفحات۔ ڈیمی سائز۔ قیمت ۸/

وید امرت (ہندی)

اس کتاب میں وید منتروں کی سرل ویاکھیا کی گئی ہے۔ گنجینہ معرفت الٰہی ہے آریوں کو سوادھیائے کے لئے اس سے بہتر کتاب ملنا مشکل ہے۔ مجلد قیمت ۱/۸

پی یوش بندو (ہندی)

یہ وید منتروں کی سرل ویاکھیا پر مشتمل ہے۔ سوادھیائے کے لئے انمول موتی ہے۔ پنڈت شیوشنکر جی کاویہ تیرتھ رچیت ہے۔ قیمت ۵/

وید کا ارتھ

اس کتاب میں ویدک پرمانوں سے وید کے ارتھ بڑی سرلتا سے کھولے گئے ہیں۔ بڑی اپیوگی تصنیف ہے۔ قیمت ۱/

علاوہ ازیں

آریہ پرتی ندھی سبھا کے مختلف ٹریکٹ موجود ہیں جن بھائیوں کو مطلوب ہوں سبھا سے فہرست منگوا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

گوروکل کے لئے ووٹ

شری سوامی گنگا گری جی مہاراج آچاریہ گوروکل مہاودیالیہ رائیکوٹ کی خدمت میں جیل یاترا کے بعد چند آریہ بھائیوں نے اور خاکسار ڈاکٹر دولت رام ریلوڈی ایس سی جنہوں نے ستیارتھ پرکاش کا جرمنی بھاشا میں انوواد کیا ہے اس وقت جرمنی سے بھارت پدھارے تھے۔ مجھے سنسکرت پڑھنے اور دھرم اپدیش کرنے کے لئے بدیش جانے کا مشورہ دیا تھا۔ اس وقت سے سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنے کے بہانہ سے پنجاب میواڑ گجرات کی مختلف پاٹھشالاؤں وودیالیوں میں جاکر ان کی سنستھا پدھتی و انتظام کا ذاتی تجربہ حاصل کرتا رہا گذشتہ سال میں مجھے چند سنسکرت کلیندروں میں جانے کا موقعہ ملا مگر مجھے انکو دیکھکر مایوسی ہی ہوئی زندگی کا بہت سا حصہ انگریزی سکولوں اور کالجوں میں گذارا مجھ پر موجودہ تعلیم کا اچھا اثر نہیں پڑا میں اسکا اثر دور کرنے کیلئے ہمیشہ بے چین رہتا ہوں کیونکہ زندگی کی شکل سمجھنے کو ذہن نشین کرنے میں موجودہ طرز تعلیم جو یونیورسٹی نے نصب کیا ہے بالکل ناکامیاب ہے یہ صرف نقلی جوڑ توڑ سکھاتی ہے مگر ہمارے دماغ کو آزادانہ فطری غور و خوض ویچار اختراع کرنے کی قابلیت نہیں دیتی۔ ہاں ہم اس تعلیم کی روشنی میں عیش و آرام و فیشن پرستی کی راہ پر چلنا سیکھ جاتے ہیں۔ یہ فقط میرا ہی اعتقاد نہیں۔ بلکہ اس ابھاگے دیش کے تعلیم یافتہ گروہ کا بھی یہی خیال ہے لیکن ... مقام تعجب ہے کہ باوجود اس قسم کے تجربہ رکھنے کے ہمارے لیڈر اور حامیان تعلیم چاہے آریہ سماجی ہیں۔ یا کوئی انیہ دھرم اولمبی دھارمک تعلیم کے نام پر دان حاصل کرتے ہیں اور دانی اصحاب کی ناواقفیت بلکہ غیر رضامندی سے مغربی تہذیب کو فروغ دینے والی طرز تعلیم پر خرچ کرکے اپنے ہم مذہبی بھائیوں سے دھوکا کرتے ہیں۔

میں دوسری جانب بھی دیکھتا ہوں کہ گوروکلوں میں اس وقت تک سوامی دیانند جیسے آدتیہ برہمچاری اور وودوان پیدا نہیں ہو سکے کیونکہ گوروکل بھی وید وچسپتی اور ودیا النکار کی اپادھی کو وہ وقعت نہیں دیتے جو ایم۔اے اور بی۔اے کی اپادھیوں کو دیتے ہیں۔ وہ صرف نمنے نورشی سے ہم آواز ہیں۔ لیکن دماغ موجودہ مصنوعی شکشا پدھتی کے رنگ میں رنگا جا چکا ہے۔ وہ ودیا کی قدر نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ دکھاوے اور دھن کی پرتشٹھا ہوتی ہے

ان باتوں کو دیکھ کر میں بہت مایوس رہتا ہوں۔ آپ کے گوروکل کو دیکھنے کا مجھے موقعہ نہیں ملا تھا۔ میں جس وقت آپ کے اس مقدس مقام پر پہنچا۔ تو ودیارتھی لوگوں کے سنجیدہ و متانت لب و لہجہ و مودبانہ طرز گفتگو کو دیکھا مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ اتھتی ستکار سب قوموں کا بھوشن ہے۔ اور جس پریم بھاؤ سے آپ کے کرم چاریوں نے اس دھرم کے پالن کا پریچہ دیا وہ جذبہ قابل تحسین ہے۔ سوبھاگیہ وش آپ کے سپتاہک سمیلن کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس سمیلن میں جن جذبات کا اظہار ان ودیارتھیوں نے کیا اس سے مجھے نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ کا شن جوکہ قوم کو شودر پد سے اٹھا کر براہمن پد پر لانے اور اعلیٰ اخلاق کی تعلیم پردان کرنے کا ہے۔ ضرور کامیاب ہوگا میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ جو فطرتاً سادہ مدھر سپشٹ وادی اور کرونا بھاؤ رکھنے والے سادھو ہیں۔ اپنے سہائک منڈل کے رتن پنڈت رام سکھ جی مصر درشنا آچاریہ کو جو تارک سنگھ جو دیویوگ سے آپ ہی جیسے سادھو سوبھاؤ والے ہیں۔ اور جن کو دیکھ کر سچے برہمن کا ساکھشاتکار ہو جاتا ہے ان کے سہیوگ سے سارے ودیارتھی منڈل کو اپنے پوتر اور آدرش سے نیتر تو یہ میں لادیں۔ اور یہ بات ناممکن نہیں۔ کہ آپ کے کل کا ایک ایک برہمچاری آپ کی امید بن رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ میرے عزیز ودیارتھی بھائی آپ جیسے شدھ بدھ سبھاؤ یکت آچاریہ اور ودیا سمپن اپ آچاریہ سے شکشا گرہن کریں گے اور آپ کے گرام سدھار کے اعلیٰ اور نیک مقصد کو پورا کرنے میں سہائک ہوں گے سادہ پوشاک اور ساتوک بھوجن کو دیکھ دل بہت پرسن ہوا۔

سب ودیارتھی پراتہ کال اٹھ کر سوچ آدی سے فارغ ہو کر ویایام کرتے ہیں۔ اور آتم چنتن و دماغی الکشیشن کرتے ہیں۔ جن کی قدر کو ناہم کالجوں کے لڑکے نہیں جانتے۔

آپ کی گئوشالہ جو کہ بالکل اور کشادہ ہے اس میں مجھے سو ستھ خوبصورت اور اعلیٰ نسل کی گائیں اور بیل دیکھنے کو ملے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ نے گوپال رشی دیانند کے مقصد کو سمجھنے میں سبقت دکھائی ہے اور اس طرح غریب کسانوں کو اعلیٰ شکشا دی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ پرائیوٹ خرد ہے اس وقت ان *

...نے آیورویدک فارمیسی کھول رکھی ہے۔ جس میں چاروں طرف سے لوگ لاکھ لابھ اٹھاتے ہیں۔ پرماتما کرے کہ یہ آپ کا لگایا ہوا پودا دونوں دن بڑھے۔ پھلے اور پھولے۔ (آدتیہ منی چتک)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تصنیف کو سماج کی پھیلاؤ ہر طرف

701

اوم

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن
بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

ٹیلیفون ۲۹۵۷

رجسٹرڈ ایل ۲۶۶۲

آریہ مسافر

ہفتہ وار

لاہور

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ا

ایڈیٹر
پچرنجی لعل پریم

نمبر ۲۱	اتوار ۱۳ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ بکرمی ۔ دیانند آبد ۱۱۱ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء	جلد ۶

ایسا کچھ اندھیر مچا ہے

۱۔ ایسا کچھ اندھیر مچا ہے دُنیا چکر کھاوے
روگ لگا ہے سارے جگ کو چین نہ کوئی پاوے
ایسا کچھ اندھیر مچا ہے

۲۔ گیت بھلائی کا اپنی جس کو دیکھو وہ گاوے
بات کٹھن تو یہی ہے پیارے اور بگڑتا جاوے
ایسا کچھ اندھیر مچا ہے

۳۔ بابا مُورکھ کے پلے ہے گھی اور دُودھ اُڑاوے
بھوجن بھوکا گیانی اپنا آپ کلیجہ کھاوے
ایسا کچھ اندھیر مچا ہے

۴۔ لال عماری والا ہاتھی بھاری بوجھ اٹھاوے
لادی ڈھونے والا گدھا چندن تلک لگاوے
ایسا کچھ اندھیر مچا ہے

۵۔ کنیا کے اب دیدے دیکھو ماتا سے لڑ جاوے
پُتر پتا سے آنکھ لڑا کے اپنی دھونس جماوے
ایسا کچھ اندھیر مچا ہے

۶۔ ترس سگے بھائی کو اپنے بھائی پر نہ آوے
بالک اپنے سگے پتا میں پریم کی باس نہ پاوے
ایسا کچھ اندھیر مچا ہے

۷۔ گُر کی بات بتاویں حافظ جو کوئی دھیان لگاوے
جگ میں نیکی کے لگ بھگ تو کیچن ڈھیر نہ آوے
سچ تو اسے مقبول کہا ہے
ایسا کچھ اندھیر مچا ہے

صرف ۱۲ میں بہت خوبصورت ٹنیس شرٹ تلک ہوزری فیکٹری برانچ انارکلی پاپڑ منڈی لاہور سے خریدیں (منیجر)

ction, Haridwar. Digitize

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کیلئے

چند تجاویز

از مہاشہ موہن لعل جی اُپ منتری آریہ سماج سٹھ ڈوانہ

(۱) شری آچاریہ رام دیو جی پردھان اردھ شتابدی منڈل نے اردھ شتابدی کے پروگرام کو ایک ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا ہے۔ انہوں نے اس ٹریکٹ کے آخر میں آریہ جنتا سے اپیل کی ہے کہ آریہ پرش اردھ شتابدی کے متعلق اپنے اپنے وچار پرگٹ کریں۔ چونکہ مندرجہ کو بھی آریہ سماج سے کافی ہت ہے۔ اس لئے چند ایک تجاویز آپ کے سمکھ رکھتا ہوں۔ آشا ہے کہ سارے آریہ بھائی اِن پر وچار کر کے انہیں عملی جامہ پہنانے کا یتن کریں گے

(۲) ودوان لوگ یہ مدتوں سے محسوس کر رہے ہیں کہ آریہ سماج میں ایسے لٹریچر کی بہت ضرورت ہے جسے انگریزی پڑھے لکھے ودوانوں کے ہاتھوں میں دیا جا سکے۔ اس ضرورت کی طرف گت ورش کے "پرکاش" کے دیانند انک میں آنریبل ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سلف گورنمنٹ و "آریہ سانز" کے "شہید نمبر" میں پوجیہ پاد نارائن سوامی جی مہاراج پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی و پنڈت چمپتی ودیا واچسپتی نے آریہ ودوانوں کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ مہرشی دیانند کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ جنتا کا یہ وچار تھا۔ کہ شاید ایسے موقعہ پر کوئی ایسا گرنتھ تیار ہو جائے گا۔ مگر نتیجہ اس کے برعکس نکلا۔ ایسے ضروری کام کی طرف کسی نے بھی توجہ نہ دی۔ اب آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی منانے کا نشچہ نومبر یا دسمبر میں ہو چکا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا اب اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے اور آریہ ودوانوں کو ایک جگہ پر مل کر بیٹھنے کا موقعہ دے۔ تاکہ ساہتیہ کی کمی سے دیگر ممالک میں پرچار کرنے میں جو ناکامیابی ہو رہی ہے۔ اس کا ازالہ ہو سکے۔

(۳) سرگودھا میں آریہ سمیلن کی صدارت کرتے ہوئے شری آچاریہ رام دیو جی نے آریہ پرشوں کی توجہ بان پرست آشرم کو دوبارہ جاری کرنے کی طرف دلائی تھی۔ جہاں تک میرا اپنا سوادھیائے ہے۔ سمیلن کے پشچات اس سمے تک مجھے یہ سننے کا سوبھاگیہ حاصل نہیں ہوا۔ کہ فلاں مہاشہ بان پرستی ہو گئے ہیں۔ اور اب وہ اپنا سارا سمیہ ویدوں کا سندیش ہر ایک تک پہنچانے میں لگا دیں گے۔ صرف پرستاؤ پاس کرنے سے کچھ بھی نہیں بنتا۔ اس لئے اب آریہ سماج کو زیادہ وقت دینے والے آنریری ورکر میدان میں کود پڑیں۔ تب ہی کچھ بات بنے۔ اس کے لئے میں آچاریہ رام دیو جی سے نمرتا پوروک یہ پرارتھنا کرونگا۔ کہ جہاں کہیں بھی آپ جائیں۔ اپنے رسوخ کو کام میں لاتے ہوئے آریہ پرشوں کی توجہ بان پرست آشرم کی طرف کھینچیں۔

سنستھاؤں کا پرشن

(۴) آریہ سماج کے تقریباً سارے ودوان یہ مانتے ہیں۔ کہ آریہ سکول کالج و کنیا پاٹھشالائیں وید پرچار کا کوئی بھی کاریہ نہیں کر رہی ہیں بلکہ جنتا کے لئے ایک بوجھ ثابت ہو رہی ہیں سکولوں و کالجوں کے منیجر صاحبان سال بھر چندہ جمع کرتے رہتے ہیں۔ تب کہیں جا کر خرچ پورا ہوتا ہے گورنمنٹ سکولوں و کالجوں کی طرح کوئی پورے گرانٹ دیتے ہیں چنانچہ دیانند نروان اردھ شتابدی کے موقعہ پر "پرکاش" کا جو دیانند نروان انک نکلا تھا۔ اس میں ایک لیکھ پوجیہ نارائن سوامی جی کا بھی تھا۔ انہوں نے یہ سٹیٹمنٹ لکھا تھا۔ کہ آریہ سماج کے کام کے آگے چلنے کا اگر کوئی نشان مجھے دکھائی دیتا ہے تو وہ یہ سنستھائیں۔ جو کہ وید پرچار کی ڈونڈی پیٹ کر آریہ سماج روپی ورکش کو کھوکھلا کر رہی ہیں۔ اس لئے آریہ ودوانوں کو ایک کمیشن مقرر کرنا چاہیئے۔ جو کہ تحقیقات کر کے یہ فیصلہ دے کہ فلاں فلاں سنستھا اپنا خرچ خود نہیں برداشت کر سکتی۔ اور نہ ہی وید پرچار کا کوئی کاریہ کر رہی ہے۔ اس لئے انہیں توڑ دینا چاہیئے۔ ٹھیک یہی وچار سوامی سوتنترانند جی نے "آریہ" کے رشی بودھ انک میں پرگٹ کئے ہیں۔ آپ ان کا لیکھ "سنستھاؤں کا اناد شیک" بھار پڑھے اسی طرح شری دیشبندھو جی نے "دیانند گورو" ایک لیکھ لکھا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ

"کیا ہم نے یہ آریہ سکول و کالج اپنے اشٹ متروں کو روزگار دلانے اپنی سنتان کو پشچمی سنسکرتی کی بھٹی پر دھن سیخنے کے یوگیہ بنانے و گورودم کی ترشنا کی پورتی کے لئے کھولے تھے؟ یا سمبردائیک مذہبی و قومی سکول کالجوں کو کھلتا دیکھ کر ہم نے بھی "تو کرے سو میں کروں" کی بھٹی پر یہ بونار رچا تھا"۔ جب رشی دیانند نے آریہ پاٹھشالائیں کھولیں۔ تو انہیں پتہ چلا۔ کہ مرزا آباد کی پاٹھشالہ وید پرچار کا کوئی بھی کاریہ نہیں کر رہی۔ انہوں نے ایک پتر درگا پرساد جی کو لکھا تھا۔ اس میں آپ لکھتے ہیں۔

"جیسے مشن سکولوں میں لڑکے اپنے انیہ سوارتھ سدھی کے لئے بائیبل سن لیتے ہیں اور دھیان نہیں دیتے۔ ویسے ہی سنسکرت میں سن لیا تو کیا لابھ"۔

یہ لکھ کر رشی نے انہیں پاٹھشالہ کو بند کر دینے کے لئے لکھا۔ مجھے حیرانی تو اس بات پر آتی ہے۔ کہ جب یہ سنستھائیں وید پرچار کا کوئی بھی کارن نہیں کر رہی ہیں۔ تو پھر انہیں چلانے کا کیا فائدہ۔ اس لئے اردھ شتابدی سے پیشتر ہی ایک کمیٹی بنا کر اس کا نرنے کر لینا چاہیئے۔ تاکہ سبھا کی شتابدی کے موقعہ پر آپ یہ اعلان کر سکیں۔ کہ چونکہ فلاں فلاں سنستھا وید پرچار کا کوئی بھی کاریہ نہیں کر رہی۔ اس لئے انہیں توڑ دیا جائیگا

نوجوانوں کو اپناؤ

(۵) نوجوانوں کو آریہ سماج میں آکرشت کرنے کے لئے آریہ پرشوں کو خاص طور پر دھیان دینا چاہیئے۔ آج تک دنیا میں جتنے بھی انقلاب ہوئے ہیں۔ اُن کے چلانے والے نوجوان ہی تھے کسی ملک کی ترقی کا انحصار اس کے نوجوانوں پر ہی ہوتا ہے۔ پرنتو شوک سے کہنا پڑتا ہے کہ نوجوان دن پرتی دن آریہ سماج سے منہ موڑ کر مسلم و عیسائی ہو رہے ہیں۔ انہیں اپنے دھرم گرنتھوں کا ذرا بھی گیان نہیں۔ ماتو بالکل کورے ہیں۔ ودوانوں کو انہیں اپنی طرف کھینچنے کے لئے تدبر سے کام لینا چاہیئے۔ کئی جگہوں پر آریہ کمار سبھائیں بنی ہوئی ہیں۔ پرنتو لڑکے وہاں سے نکلتے سمے تک اگنی ہوتر و سندھیا نہیں کر سکتے اس لئے انہیں زیادہ اپیوگی بنانے کے لئے ان کے ست سنگ روزانہ رکھے جائیں۔ جہاں وہ اکٹھے ہو کر ویدک سدھانتوں مثلاً ورن آشرم۔ مرتک شرادھ۔ سنسکار فلاسفی۔ اوتار واد وغیرہ پر بحث مباحثہ کر سکیں۔ وہ بھاشن دے سکیں۔ ان میں سوادھیائے کرنے کا شوق بڑھے۔ اس طرح سے دیویوں کو سیتا ساوتری دمینتی و درگا بنانے کی بڑی آوشیکتا ہے۔ یہ آوشیکتا تب ہی پوری ہو سکتی ہے۔ جب جگہ جگہ پر استری سماجیں بن جائیں۔ کنیاؤں کو ایسی شکشا دی جائے۔ اگر کوئی بے عزت بدمعاش کسی ابلا کی طرف بُری نگاہ سے دیکھے۔ تو وہ اپنے آتم بل سے اس کا مزا چکھا سکیں۔

(۶) عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ ڈاکخانوں میں اگر کوئی اُردو۔ انگریزی یا گورمکھی کے پتہ والا کوئی خط یا لفافہ آ جاتا ہے تو وہ فوراً مکتوب الیہ کو بر وقت مل جاتا ہے۔ مگر ذرا ایک ہندی کے پتہ والا خط آیا۔ وہ یا تو جھٹ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ یا دو چار دن دیر سے ملتا ہے۔ پنجاب کے کثیر تعداد استری و پرش ہندی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ یو۔ پی کے تمام ہندو اپنی خط و کتابت ہی ہندی میں کرتے ہیں۔ اس لئے تمام آریوں کو متحد ہو کر گورنمنٹ کے پاس ایک عرض گذاشت کرنی چاہیئے۔ کہ ہندی پڑھے لکھے ہندوؤں سے یہ سوتیلی ماں کا سلوک کیوں؟ کیا ہم آپ کی رعایا نہیں ہیں؟ آج سے ہر ایک آریہ کو یہ پرن کرنا چاہیئے۔ کہ جس طرح سے مہاشہ گوگن رام جی کلانور نواسی نے یہ پرتگیا کی تھی۔ کہ جب تک میں آریہ بھاشا نہ پڑھ لونگا۔ اُس سمیہ تک میں گھر پتر دوہار نہ کروں گا۔ اور اس نے اپنی پرتگیا پر خوب عمل کیا۔ اسی طرح سے ہم بھی خط و کتابت آریہ بھاشا (ہندی) میں کیا کریں گے۔ تاکہ گورنمنٹ کو مجبور ہو کر ایسے ڈاکیے رکھنے پڑیں۔ جو نہ صرف انگریزی۔ اردو و گورمکھی ہی جانتے ہوں بلکہ ہندی بھی پڑھے لکھے ہوں۔ اردھ شتابدی سے پیشتر ہی ہر ایک آریہ کہلانے والے کو ہندی ضرور سیکھ لینی چاہیئے۔ ہندی زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ میں سیکھی جا سکتی ہے۔

(۷) سرگودھا کانگرس کے موقعہ پر ایک سنگھ بنانے کی تجویز کی گئی تھی۔ جو ملکی حالات پر غور کریگا۔ اور کمیونل ایوارڈ کے برخلاف پروپیگنڈا کرے گا۔ اسے ضرور اردھ شتابدی سے پہلے ہی عملی جامہ پہنانا چاہیئے۔

تحریر کا کام

(۸) آریہ سماج میں تحریر کے کام کی طرف ایسی توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔ جیسی کہ دی جانی چاہیئے تھی۔

اس سلسلہ میں پنڈت لیکھرام جی و سوامی درشنانند جی نے واقعی قابل تعریف کام کیا ہے گورو کل کانگڑی کے پروفیسر و سناتک کئی گرنتھ بناتے تو رہتے ہیں۔ ان میں سے کئی اس قدر مہنگے ہوتے ہیں۔ کہ ہر ایک شخص ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کئی آریہ بھاشا و سنسکرت میں ہوتے ہیں جنہیں ہر ایک نہیں پڑھ سکتا۔ پنجاب کے رہنے والے چونکہ زیادہ تر اُردو پڑھے ہوئے ہیں اس لئے وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے ہر ایسے گرنتھ کا ضرور اُردو میں ترجمہ ہونا چاہیئے۔ مثلاً پنڈت چمپتی جی کا ہکت یوگیشور کرشن و آچاریہ رام دیو جی کا "بھارت کا اتہاس"۔ اگر ان ہر دو گرنتھوں کا اُردو میں انوواد ہو جائے۔ تو بڑی اچھی بات ہو جائے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۲۶ مئی سنہ ۱۹۳۵ء

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس

"آریہ مسافر" کا یہ پرچہ جب ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ تب تک صوبہ پنجاب کی آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس شروع ہو چکا ہوگا۔ سبھا کے سبھاسد تین سال کے لئے چنے جاتے ہیں۔ پچھلے تین سال ختم ہو چکے ہیں۔ اور اب کے آیندہ تین سال کے لئے سبھاسد چنے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ اجلاس سبھا کے نئے سروپ کا پہلا اجلاس ہوگا قطع نظر اس کے دیگر باتوں کے لحاظ سے بھی یہ اجلاس ایک اہم اور آریہ سماج کی تاریخ میں نمایاں حیثیت رکھنے والا اجلاس ہوگا۔ کیونکہ اس کے سامنے چند نہایت اہم سوالات برائے تصفیہ پیش ہونگے جن کے متعلق درست یا غلط تصفیہ کا آریہ سماج اور سبھا کے مستقبل پر بھاری اثر پڑے گا۔

سب سے اہم پرشن جو اس اجلاس میں پیش ہوگا وہ آریہ سماج کے مایۂ ناز انسٹی ٹیوشن گوروکل وشو ودیالیہ کے انتظام کے لئے سبھا کے ماتحت آریہ سماجیوں کی ایک علیحدہ ودیا سبھا بنائے جانے کا سوال ہے۔

"آریہ مسافر" کے کالموں میں اس پرشن کے قریباً ہر ایک پہلو پر آریہ سماج کے چوٹی کے ودوان بحث کر چکے ہیں۔ مثال کے طور پر اس سلسلہ میں چند لیکھ شری آچاریہ رام دیو جی کے قلم سے اور چند شری پنڈت چموپتی جی کے شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں سوال کے موافق و مخالف تمام پہلوؤں پر بڑی قابلیت سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ آخری فیصلہ کرنے کا ادھیکار صرف سبھا کے سبھاسدوں کو ہے۔ ہم اپنی طرف سے اس کے متعلق کوئی رائے نہیں دینا چاہتے۔ کیونکہ آریہ سماج کے ان چوٹی کے ودوانوں کی بحث کے بعد اب ہماری طرف سے کچھ لکھے جانے کی بہت کم گنجائش رہ گئی ہے ہاں ایک بات ہم سبھا کے سبھاسدوں سے عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ انہیں اس سوال پر اسی گمبھیرتا اور تدبر کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔ کہ جس کا یہ اپنی بعد از اہمیت کی وجہ سے تقاضا کرتا ہے۔ اور جذبات یا پارٹی بندی کے خیالات سے اونچے اٹھ کر محض آریہ سماج اور گوروکل کی بہبودی کو مدنظر رکھ کر اپنے ووٹ ایک یا دوسری طرف دینے چاہئیں۔

دوسرا اہم پرشن جس پر آریہ پرتی ندھی سبھا کے سبھاسدوں کو نہایت سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ وہ ویدپرچار کا ہے۔ سبھا کے ویدپرچار کے ادھشٹاتا پوجیہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے "آریہ مسافر" کے پچھلے اور اس پرچے میں دو نہایت عالمانہ مضامین میں اس سوال پر بڑی خوبی سے روشنی ڈالی ہے۔ علاوہ ازیں اس سے پہلے وہ "آریہ مسافر" کے ایک پرچہ میں آریہ سماجوں کو آخری چیتاؤنی بھی دے چکے ہیں۔ کہ اگر ویدپرچار کے متعلق آریہ سماجوں کا سرشتھل تا کا سا سلوک جاری رہا۔ کہ جس کی وہ عرصہ سے عادی ہو چکی ہیں۔ تو نتیجہ ایسا بھیانک ہوگا۔ کہ جس کا خیال کرتے ہی کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔

سوامی جی نے جتلایا ہے کہ صوبہ پنجاب میں ویدپرچار (موجودہ طریقہ پر) کا دیہ کے لئے کم از کم پچاس ہزار روپیہ سالانہ درکار ہے۔ لیکن سبھا میں بڑی مشکل سے ۲۳ - ۲۴ ہزار جمع کر پاتی ہے نتیجہ یہ ہے کہ اب تک تو ریزرو فنڈ سے روپیہ لے کر گذارہ چلایا جاتا رہا ہے۔ لیکن اگلے سال تو ریزرو فنڈ میں بھی کچھ بقایا نہیں رہے گا۔ پھر کام چلے گا تو کیسے؟ سوامی جی نے بتلا دیا ہے کہ یا تو اپدیشکوں کی تنخواہیں کم کرنی ہونگی۔ یا ان کی تعداد کم کرنی ہوگی۔ پہلی صورت کا خیال بھی کرتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ پہلے ہی اپدیشکوں کو محض گذارہ ماتر دیا جاتا ہے دوسری صورت کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ پرچار کے کام کو سخت دھکا پہنچے گا۔ لیکن جب تک سماجیں از خود اپنے پر ٹیکس لگا کر یا سبھا کے لگاتے ہوئے دھن کو مہیا کر کے سبھا کی امداد نہ کریں۔ تب تک سبھا کر بھی کیا سکتی ہے۔ اس لئے ہم آریہ پرتی ندھی سبھا کے تمام سبھاسدوں سے جو اپنی اپنی سماجوں کے پرتی ندھی ہیں۔ بل پوروک آگرہ کرتے ہیں۔ کہ انہیں اس سوال پر بڑی گمبھیرتا سے غور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ویدپرچار آریہ سماج کی تمام سرگرمیوں کی ریڑھ کی ہڈی ہے یہ آریہ سماج روپی کلپ برکش کی جڑ کی مانند ہے۔ اگر جڑ خشک ہو گئی۔ یا بودی رہ گئی۔ تو تمام شاخوں کا مرجھا جانا یقینی ہے اس لئے تمام بھائیوں کو سوامی جی کی چیتاؤنی پر گمبھیرتا سے غور کر کے ایسا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ جس سے ویدپرچار کا کاریہ وسیع پیمانہ پر بغیر کسی اڑچن کے بخوبی چل سکے۔

اُردو لپی کے ناقص ہونیکا اعتراف

یہ امر موجب مسرت و اطمینان ہے کہ مسلمانوں میں بھی ایسے اصحاب موجود ہیں جو تعصب اور تنگ نظری کے زمانہ میں بھی سچی بات کہنے کی جرأت رکھتے ہیں۔ ہندی اور اُردو کا جھگڑا مشہور ہے اگرچہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ جہاں اُردو رسم الخط (لپی) از حد ناقص اور مشکل ہے وہاں ہندی لپی نہایت آسان اور سائنٹیفک ہے لیکن چونکہ عام مسلمانوں میں تعصب کا عنصر وافر مقدار میں موجود رہتا ہے۔ اس لئے وہ سچائی سے منحرف ہو کر محض تعصب کی وجہ سے اُردو کے ساتھ چمٹے ہوتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ کلکتہ کے مسلم معاصر ہند جدید نے اس سلسلہ میں خدا لگتی کہنے میں تامل نہیں کیا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ "مگر مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا یہ (اردو) رسم الخط ٹھیک ہے؟ ہماری رائے میں اردو رسم الخط بہت ناقص بہت پیچیدہ و بہت مشکل ہے۔ اس خط کی موجودگی میں ہم تعلیم کو عام نہیں کر سکتے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ کتنی زیادہ مدت میں اردو کا صحیح املا لکھنا آتا ہے۔ اُردو خط کا پڑھنا بھی بہت زیادہ مشکل ہے۔ بلکہ یہ واقعہ ہے۔ کہ ہم بولتے کچھ ہیں۔ لکھتے کچھ اور ہیں؟ یعنی اُردو خط آوازوں کو منضبط میں نہیں رہ سکتا۔ زیر و زبر دے کر بھی پورا کام نہیں چلتا۔ ضرورت ہے کہ مسلمان خط کے معاملے پر سنجیدگی اور بے تعصبی سے غور کریں ہم ذاتی طور پر دیوناگری یا رومن خط کی سفارش کرتے ہیں۔"

اس سے پہلے ایک اور مسلم بزرگ یعنی سید علی بلگرامی بھی ایسی ہی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ مسلمان ایسے معاملہ پر بے تعصبی اور سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا ہی نہیں چاہتے۔ اگر وہ ایسا کرنا منظور کر لیں۔ تو ہمیں یقین واثق ہے کہ وہ دیوناگری جیسی سائنٹیفک اور آسان لپی کو نظر انداز کر کے اُردو لپی کی طرف کبھی توجہ بھی نہ کریں۔ پرماتما ہمارے بھائیوں کو شُدھ بدھی عطا فرمائیں۔

وقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (مینیجر)

سبھا کی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں دان

یہ خبر بڑی خوشی سے سُنی جائیگی۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں کہ (جو ماہ دسمبر میں منائی جائیگی) کام بڑی سرگرمی اور مستعدی سے شروع ہو گیا ہے۔ آچاریہ رام دیو جی جو اس کام کے منتظم اعلےٰ ہیں۔ پورے جوش اور مستعدی سے اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اردھ شتابدی منڈل کی طرف سے جو سکیم شائع کی ہے اس کی بڑی بڑی مدات یہ ہیں:-

(۱) گرام سدھار۔ (۲) آریہ نگر بسانا (۳) ۵۰ ہزار نئے ممبر آریہ سماج کے بھرتی کرنا (۴) تمام وقت کام کرنے والے آنریری بان پرستھی کارکنوں کا سنگھ قائم کرنا (۵) ویدک ریسرچ کا اعلیٰ پیمانہ پر کام (۶) پنجاب میں آریہ سماج کے ۵۰ سالہ پرچار کا باتصویر اتہاس لکھا جانا (۷) دیہات کے لئے ہسپتال اور طبی امداد کا انتظام کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہمیں یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ عام طور پر تمام آریہ سماجیوں نے اس سکیم کو بہت پسند کیا۔ اس تقریب پر سبھا نے ۲½ لاکھ روپیہ جمع کرنے کا نشچہ کیا ہے۔ یہ امر موجب مسرت ہے کہ فراہمی چندہ کی ابتدا بطریق احسن ہوئی ہے چنانچہ رائے بہادر بدری داس جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا اور شری مہاشے کرشن جی منتری سبھا نے پانچ پانچ ہزار روپیہ پردان کیا ہے۔ امید ہے کہ دیگر متمول اور مخیر بھی آریہ بھائی بھی دل کھول کر دان کریں گے۔ آریہ سماجوں کو ابھی سے اس کام میں لگ جانا چاہیئے۔ اور فراہمی چندہ کے لئے کمیٹیاں بنا کر کام شروع کر دینا چاہیئے۔

ٹرکی میں دھارمک چنہوں پر پابندیاں

کمال پاشا نے جس مستعدی اور سرگرمی سے ٹرکی کی اصلاح کی ہے اسی کا حقیقہ ہے وہ ٹرکی جو کسی وقت یورپ کا مرد بیمار کہلاتا تھا۔ اب مذہب کو سیاسیات سے الگ کرنے کی وجہ سے وہ اتنی سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے کہ دنیا دیکھ کر دنگ رہ گئی ہے۔ کمال پاشا نے ٹرکی سے پردہ دور کیا۔ ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی ممانعت کی۔ بازاروں میں مولاناؤں کے وعظ کی ممانعت کی۔ عربی زبان کی جگہ ترکی رائج کی۔ عربی رسم الخط کی بجائے رومن رسم الخط رائج کر دیا۔ اب تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ

اب ٹرکش گورنمنٹ نے ایک قانون نافذ کیا ہے جس کی رو سے کوئی شخص عبادت گاہوں سے باہر مذہبی لباس۔ پہن کر منظر عام پر نہیں آ سکتا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیگر الفاظ میں اب ٹرکی کے اندر مسلمان علماءؔ اور فقرا اور عیسائی پادری اور راہب اور یہودی اسقف وغیرہ عبا و قبا جبہ و عمامہ تسبیح و صلیب صرف مسجدوں۔ گرجوں۔ عبادت گاہوں اور گھروں کی چاردیواری کے اندر ہی پہن سکتے ہیں۔

ویدک دھرم بیرونی چنہوں کو دھرم کا انگ تسلیم نہیں کرتا۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ ٹرکی میں اس نئے قانون کے نفاذ سے اس کی کثرتا میں کچھ نہ کچھ کمی ضرور آ جائے گی۔ مروجہ اسلام کا ایک لازمی خاصہ ثابت رہا ہے

پنڈت رامچندر جی اور نظام حیدر آباد

مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کا آرگن پیغام صلح پنڈت رام چندر جی کے خلاف ریاست حیدر آباد دکن میں داخلہ کی ممانعت کے حکم کے خلاف پنڈت جی کے مجوزہ ستیہ آگرہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ:۔

"ہر حکومت اپنی حدود میں قیام امن کے لئے جو کچھ مناسب سمجھے کر سکتی ہے۔"

(پیغام صلح ۱۸ مئی ۱۹۳۵ء ص ۷)

اگر یہ درست ہے۔ تو جب افغانستان میں امیر حبیب اللہ نے اور پھر امان اللہ خاں نے نعمت اللہ وغیرہ مرزائیوں کو کابل میں سنگسار کیا تھا۔ تب تم لوگوں نے چیخ پکار مچا کر آسمان کیوں سر پر اٹھا لیا تھا؟ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ ابھی پچھلے دنوں ریاست کشمیر میں جب تمہارے بھائی بندوں نے شورش کی۔ اور وہاں کی حکومت نے ان کے خلاف تادیبی کارروائی ۔۔۔ کی تھی۔ تو تمہارے اخبارات کیوں آپے سے باہر ہو کر ریاست کشمیر کے خلاف اشتعال انگیزی کرنے لگے تھے۔

وہ دن گئے۔ جب حکمرانوں کو مائی باپ سمجھ کر ہر طرح کی من مانی کرنے دی جایا کرتی تھی۔ اب زمانہ چھٹی صدی کا نہیں۔ بلکہ بیسویں صدی کا ہے آج تو حکمرانوں کے جابرانہ احکام کے خلاف بھی آواز اٹھائی جا سکتی ہے۔ پس یہ کوئی دلیل نہیں کہ نظام حیدر آباد اپنی ریاست میں جو جی چاہے کر سکتا ہے۔ ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنی ریاست کے اندر بھی کوئی غیر منصفانہ کارروائی نہیں کر سکتے۔ اور ایک شیریں زبان مرنجاں مرنج طبیعت کے ایڈیٹر (?) کو بغیر کسی وجہ کے ریاست سے خارج کر دینا صریح بے انصافی ہے۔

پھر اسقدر تلملاہٹ کیوں ہے؟

مزید برآں پیغام صلح لکھتا ہے۔ کہ:۔

"پنڈت رام چندر جی کی کوئی تبلیغ مسلمانوں کو ہندو یا آریہ سماجی نہیں بنا سکتی جس کی بناء پر دولت آصفیہ کو آریہ سماجیوں کے اس ممدوح مبلغ سے خلاف کوئی خاص شکایت پیدا ہو سکتی تھی۔"

اگر یہ درست ہے۔ تو پھر اس قدر تلملاہٹ کیوں ہے۔ پنڈت جی تو ایک مشہور شیریں زبان اپدیشک ہیں۔ ان کی خوش خلقی بے تعصبی اور وسعت عملی کے دوست تو ایک طرف دشمن تک بھی معترف ہیں۔ پھر ان کے خلاف اخراج از ریاست کے حکم پر اتنا اصرار کیوں ہے؟

زبان سے خواہ کچھ کہو۔ دل تمہارے بھی یہ جانتے ہیں۔ کہ فی الحقیقت پنڈت جی کی علمیت ہی

اے روشنیٔ طبع تو برمن بلا شدی

کے مصداق ان کے اخراج کا موجب ہوئی ہے کیونکہ حیدر آباد کے کوتہ اندیش کم ظرف اور اوچھے خیالات کے ادنے ایڈیٹر ڈرتے تھے۔ کہیں پنڈت جی کی مدلل اور معقول تقاریر سے شکر "فدایان اسلام" کے بے دین نہ ہو جائیں۔ ورنہ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ پنڈت جی جیسا شیریں زبان واعظ تم مسلمانوں میں تو شاید ہی کوئی ہوگا۔)

احمدیوں کو الگ فرقہ کیوں تسلیم نہیں کیا جاتا

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کچھ عرصہ سے مسلمانوں کے یہ تحریک بڑے زور شور سے جاری ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو مرزائیوں کو مسلمان تسلیم نہ کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سر ظفر علی سابق جج ہائی کورٹ لاہور اور سر محمد اقبال جیسے ممتاز مسلم لیڈر بھی مرزائیوں کے خارج از اسلام ہونے کی تصدیق کر چکے ہیں۔

مرزائیوں کی حمایت میں کسی مسلمان نے ابھی تک اپنے قلم کو حرکت نہیں دی۔ البتہ اینگلو انڈین اخبار سٹیٹسمین نے ڈاکٹر اقبال کے بیان پر کچھ طول طویل خامہ فرسائی کی ہے۔ اس کے دوران میں وہ ڈاکٹر صاحب سے دریافت کرتا ہے:۔

"کیا ڈاکٹر صاحب چاہتے ہیں کہ حکومت اس سوال کی طرف بھی متوجہ ہو۔ لیکن اگر مذہبی مسائل سیاست اور انتظام ملکی اس طرح ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے لگیں تو یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ پنجاب کی ہندو آبادی سکھوں کے مطالبہ پر پہلے دو سیاسی فریقوں میں منقسم ہو چکی ہے اس کا موقعہ اب ڈاکٹر اقبال اور ان کے ہم خیال لوگوں اور حکومت کے سامنے ہے۔"

لیکن ہم حیران ہیں۔ کہ جب اس سے پہلے ایک بار گورنمنٹ سکھوں کے کہنے پر انہیں ہندوؤں سے الگ فرقہ قرار دے چکی ہے تو اب مسلمانوں کے کہنے پر احمدیوں کو ان سے الگ کیوں نہیں کرتی ہے کا نہ سٹیٹسمین کے پاس کوئی جواب ہے۔ اور نہ گورنمنٹ کے پاس۔

سکھ دیویوں کا خوفناک عزم

عرصہ سے سکھوں جیسی غیور قوم کے اندر نفاق کی ایسی تباہی بخش سپرٹ پیدا ہو رہی ہے کہ ان میں ایک سے زیادہ پارٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ جو آئے دن ایک دوسرے کے خلاف [illegible] کرتی رہتی ہیں۔ پچھلے دنوں ان دو بڑی پارٹیوں کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی کوشش کی گئی تھی۔ لیکن یہ بیل منڈھے نہ چڑھی۔ اور کیا کرایا سمجھوتہ رہ گیا۔

اب مشہور سکھ دیوی شریمتی امرت کور نے اعلان شائع کیا ہے کہ "اگر سکھ لیڈر خانہ جنگی ختم کرنا چاہیں۔ تو ایک دن میں کر سکتے ہیں لیکن چونکہ وہ نہیں کرتے۔ اس لئے ۲۰ سکھ دیویوں نے قربانی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ پران تیاگ برت کسی دور افتادہ مقام پر رکھے جائیں گے۔ اور بہت کم لوگوں کو ان کا علم ہوگا۔ صرف دیویوں کی نعشیں یکے بعد دیگرے قوم کے پیش کی جائیں گی۔ ابھی یہ فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ پہلے برت کون رکھے۔"

ہماری بہنوں کے دلوں میں اپنی قوم کے اندر سے خانہ جنگی دور کرنے کا جو جذبہ ہے اس کی ہم صدق دل سے قدر کرتے ہیں۔ لیکن ہماری رائے میں انہوں نے اس کے دور کرنے کا جو طریقہ تجویز کیا ہے۔ وہ بجائے مفید ہونے کے سراسر مضر ثابت ہوگا کیونکہ ایسی مصیبت کے دباؤ کے نیچے جو بھی سمجھوتہ ہوگا۔ وہ ہرگز ہرگز اچھی طرح غور کردہ اور دیرپا نہ ہوگا۔ اس لئے ہماری بہنوں کو جلد بازی سے کوئی ایسا قدم نہ اٹھانا چاہیئے۔ جس کی بعد میں تلافی ہی نہ ہو سکے۔

آریہ انتر جاتیہ وواہ بل

شری بابو گھنشام جی گپتا ایم۔ ایل۔ اے۔ نے شریمد دیانند جنم شتابدی متھرا کے فیصلہ کے انوسار جو آریہ انتر جاتیہ وواہ بل اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ سماجوں کی طرف سے اس کے سمرتھن میں پرستاؤ دھڑا دھڑ پاس ہو رہے ہیں یہاں تک کہ صوبہ پنجاب کی تمام آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھی اس کی تائید میں ایک پرستاؤ پاس کیا ہے فی الواقعہ آریہ سماجیوں کو جو مروجہ ذات پات کے بالکل قائل نہیں ہیں۔ اپنے اعتقاد کے مطابق گن کرم سبھاؤ کی بنا پر شادیاں کرنے میں بھاری کٹھنائیاں پیش آتی ہیں۔ اگر یہ بل پاس ہو جائے تو ان کی یہ مشکلات یکدم دور ہو جائیں گی ہم نہیں سمجھتے۔ کہ جب گورنمنٹ سکھوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے آنند میرج ایکٹ پاس کر دیا ہوا ہے۔ تو اسے آریہ میرج ایکٹ پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی۔ کہ ہندوستان بھر کی تمام سماجیں سمرتھن کے پرستاؤ پاس کر کے اس کی ایک ایک کاپی اخبارات کے علاوہ گورنمنٹ ہند کو بھی بھیجیں۔ تاکہ وہ ریکارڈ میں شامل ہو کر گورنمنٹ کے ہاتھ مضبوط کرنے کا موجب ہوں۔ ورنہ محض اخبارات میں پرستاؤ چھپوا دینے سے چنداں فائدہ نہ ہوگا۔

طلاق اور ہندو استریاں

مسلم اخبارات جب کسی اخبار میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ فلاں جگہ ایک ہندو نے اپنی استری کو تنگ کیا۔ اور وہ اس سے الگ ہونے کے لئے تگ و دو کر رہی ہے لیکن کسی ہندو لیڈر کو ایسی مظلوم استریوں کی دادرسی کے لئے کوئی قانونی تجویز پیش کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو جھٹ اسلام کے گن گانے لگ جاتے ہیں۔ کہ ایلو ہندو بھی اسلامی مسئلہ طلاق کے قائل ہو گئے۔ حالانکہ یہ امر واقعہ ہے۔ اور حدیث کی کتابوں میں صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ محمد صاحب نے فرمایا۔ کہ خدا کو جتنا طلاق ناپسند ہے۔ اتنی کوئی اور شے ناپسند نہیں ہے۔

ہم مانتے ہیں۔ کہ بعض نالائق ہندو اپنی پتنیوں کو بلا وجہ تنگ کرتے ہیں۔ لیکن اس کا علاج طلاق نہیں۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ہندوؤں میں طلاق رائج ہونے سے ایسی چند عورتوں کو فائدہ بھی پہنچ جائیگا۔ تو بھی ہزاروں لاکھوں گھرانوں کے لئے جو خرابی کا منبع کھل جانے سے جو نقصان عظیم ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں یہ فائدہ عشر عشیر بھی نہ ہوگا۔ طلاق سے ایک عورت اور ایک مرد کو اس بات کی شہ مل جاتی ہے۔ کہ وہ جب چاہیں۔ ایک دوسرے سے الگ ہو سکتے ہیں۔ اس سے تعلقات ازدواج میں استواری پیدا نہیں ہوتی۔ تمام قوموں کی بھلائی کی تجاویز میں افراد کی پرواہ نہیں کی جایا کرتی۔ طلاق تو سب کے لئے اور تمام حالات میں ہی برا ہے۔

آریہ سماج گورودت بھون

مورخہ ۲۰ مئی کو آریہ سماج گورودت بھون لاہور کا سالانہ انتخاب عمل میں لایا گیا۔ مندرجہ ذیل اصحاب ادھیکاری منتخب ہوئے:۔

شری میاں سر عنی ناتھ جی پردھان۔

شری لالہ دھیان سنگھ (?) شیل
شری لالہ موہن لال جی } اپ پردھان

ہیں پنڈت ... لکھا تھا۔ کہ وید پرچار کے لئے سیتا ۱۰ پیسے وچار پرگٹ کرونگا، وید پرچار کے دو ہی ڈھنگ ہیں۔ ایک جو روپیہ سے کیا جاتا ہے دوسرا جو آنریری اپدیشکوں دوارا کیا جاتا ہے۔ اس وقت جو آریہ سماج میں وید پرچار کا کام ہے اسے پہلی شریتی میں رکھ سکتے ہیں۔ اور بہت سا وہ پرچار جو روپیہ سے کیا جاتا ہے۔ اس وقت جو اپدیشک ہیں۔ ان کو آجیوکا کے لئے سبھا سے ماسک دھن ملتا ہے۔ سبھا ان کو پروگرام دیتی ہے پروگرام بناتے سمے پرچار اور روپے کی آمدنی کا دھیان رکھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے اگر روپیہ نہ آئے تو اپدیشکوں کا رکھنا ناممکن ہے اور یہ اپدیشک پرچار کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ اس لئے ان سے پرچار کروانا مفید ہی ہے۔ جو سبھا کا کام ہے۔ ان اپدیشکوں میں سے کچھ اپدیشک ایسے ہیں جنہیں پرچار کی لگن ہے۔ اگر دنیا میں کوئی اور کام کرتے تو ممکن ہے دھن اس سے زیادہ کما لیتے۔ لیکن ان کی تعداد بہت زیادہ نہ ہوتی۔ ایک حصہ ان اپدیشکوں کا ہے۔ جو دنیا کے اور کاروبار میں بھی اتنا ہی دھن کما لیتے۔ جتنا کہ انہیں گذارہ کے لئے یہاں ملتا ہے۔ تیسری شریتی ان اپدیشکوں کی ہے۔ جو دنیا کے کاروبار میں اتنا دھن نہیں کما سکتے تھے۔ پنڈت ٹھاکر دت جی موجد امرت دھارا نے کسی وقت جب کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری تھے۔ سناتکوں کو سمبودھن کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

کئی اپدیشک اس لئے بنتے ہیں کہ انہیں باہر کوئی کام نہیں ملتا۔ اور نہ وہ باہر کچھ کر سکتے ہیں۔ اس وقت اسے برا منایا گیا تھا۔ لیکن اس میں سچائی کا انش ضرور ہے اپدیشکوں میں کچھ حصہ ایسا ہے۔ جو اپدیشک کو دھن کمانے کا سادھن سمجھ کر کام کرتے ہیں۔ اس لئے وہ اسی درشٹی سے اس بات کو دیکھتے ہیں۔

اس حالت میں اگر سبھا بہت زور لگائے۔ تو یہی ہوگا کہ جب کبھی اسے معلوم ہو جائے۔ تو اس اپدیشک کو یہ ہٹا کر دے اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس حالت میں دھن کی سبھا کو ضرورت ہے۔ اور میرے وچار میں پنجاب پرانت میں پرچار کرنے کے لئے کم از کم پچاس ہزار روپیہ سالانہ ضرور ہونا چاہیئے۔ سماجیں خواہ پیسے پر ٹیکس لگائیں۔ یا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جو ان پر ٹیکس لگائے۔ وہ اسے پورا کریں۔ جب تک پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی نہ ہو۔ اس وقت تک اس ریتی سے جو کہ پر چلتے ہیں۔ پرچار نہ ہو سکے گا۔

دوسری ریتی آدمیوں کی ہے وہ سمے بھی آریہ سماج میں ایسے آدمی ہیں جن کو ایشور نے بدھی دی ہے۔ ان کے پاس ودیا ہے۔ اور گھر کے حالات کچھ

وید پرچار

(نمبر ۲) (نمبر ۲)

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

ہنکول میں۔ ان کو اپنا وقت وید پرچار میں لگانا چاہیئے وہ اپدیشک بن کر اپدیشک کا کام پورا کریں۔ اگر وہ سارا وقت نہیں دے سکتے۔ تو انہیں کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہیئے۔ اس کے دو طریقے ہیں۔ اگر وہ ایک دو گھنٹہ دینا چاہتے ہیں تو جہاں ان کی سکونت ہے۔ وہیں ایک دو گھنٹہ کام کریں۔ اگر وہ گھر سے باہر جا سکتے ہیں۔ تو اپنے گرد و نواح میں جہاں تک ان کی طاقت ہو۔ پانچ دس کوس کے گاؤں میں پرچار کا کام کریں۔ اس کے علاوہ کچھ نوجوان چاہیئیں یہ وہ نوجوان ہوں جنہوں نے ابھی ودیا پڑھنے کی پرورتی پوری نہ کی ہو۔ بلکہ جنہوں نے ودیا پڑھنے کی اچھیا کو پورن کر لیا ہے۔ اگر انہوں نے اس وقت دھارمک گرنتھوں کا ادھین کبھی کیا ہے تو بہت ہی اچھا ہے اگر نہ کیا ہو۔ تو دھارمک گرنتھوں کا انہیں ادھین کر لینا چاہیئے۔ اس کے بعد ان کو پرچار میں لگ جانا چاہیئے۔ ضروری ہے کہ ان کو شادی کی خواہش نہ ہو۔ جہاں تک گھر کے سمبندھیوں کا کوئی دردھ نہ ہو۔ میں شادی کو کوئی پاپ نہیں مانتا۔ لیکن شادی شدہ نوجوان گھوم کر پرچار کرنے کے بالکل موافق نہیں ہیں۔ اگر میں اپنی بھاونا کو پرگٹ کردوں تو میں کہونگا۔ شادی شدہ نوجوان اپدیشکی کے بالکل ایوگ ہیں۔ اس لئے جس نے اپدیشک کا کام کرنا ہو۔ وہ اپنے جیون کو اس طرف سے جلائے۔ اگر آریہ سماجی جن کے گھر میں دو سے زیادہ لڑکے ہوں۔ ایک لڑکے کو جس کی پرورتی اس طرف کی ہو۔ اس کام کے لئے تیار کریں تو یہ کام ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ تیسری شرط اس کام کی اس طرح پر ہے کہ ہر ایک سماج میں اسی جگہ کا باشندہ ایک اس یوگیتا کا ہو۔ جو کہ سب سنسکار کرا سکتا ہو۔ شہروں میں ایک سماج میں ایسا ایک آدمی ہو۔ اور چھوٹی سماجوں میں یا قصبوں اور گاؤں میں اس طرح کا ایک آدمی گرد و نواح کے گاؤں کو بھی اپنے دایرہ میں لے لے۔ ان کے سب سنسکار بھی کرائے۔ وقتاً فوقتاً ہر ایک سماج میں کتھا بھی کرے اور ان سماجوں سے سنسکاروں دوارا یا اور وقتاً فوقتاً دھن بھی پراپت کر لیا کرے اس کے ساتھ ساتھ وہ کچھ دنیاوی کام بھی کرتا ہے۔ لیکن اس کی پرورتی دنیاوی کاروبار اور سماجک کاریہ میں اگر سماجک کاروبار کی طرف زیادہ جھکی ہوئی نہ ہو۔ تو دنیاوی کاروبار سے کم کسی حالت میں بھی نہ ہو۔ اس حالت میں سنسکاروں کے لئے اور سماجک کرت کے لئے ان لوگوں کو سبھا سے کسی کو نہ بلانا چاہیئے

اور اس کی آجیوکا دونوں کاموں سے بخوبی پرکار ہو جانی چاہیئے۔ اس حالت میں سبھا کو روپے کی جو کچھ آمدنی ہو۔ اس سے وہ دو طرح کے اپدیشک رکھے۔ ان میں پرتھم وہ ہوں۔ جو صرف ودیا دینے کا کام کرنے والے ہوں۔ ان میں بھی تین چار ورگ ہوں گے۔ جن کے ادھین ایک ایک دشے ہو۔ یعنی کوئی وید پر لکھے گا۔ کوئی وید و قرآن۔ اور کوئی وید بائبل یا وید اور سکھ مذہب وغیرہ پر۔

دوسری طرح کے وہ ہوں۔ جو کہ شاستراتھ کریں۔ اور لکھنے میں پہلے آدمیوں کو امداد دیں۔ تیسری کلاس کے اپدیشک کتھا کرنیوالے چاہیئیں۔ جو چھوٹی سے بڑی سماجوں میں مناسب موقع کم از کم ایک ہفتہ سماج میں کتھا کیا کریں یہ سنکشیپ سے میں نے آریہ سماج کا پروگرام لوگوں کے سامنے رکھا ہے آخیر میں مختصر طور سے میں اسے پھر دوہرا جاؤنگا۔

اول۔ آریہ سماجیوں کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر سال پچاس ہزار روپیہ وید پرچار فنڈ میں جمع کیا جائے۔

دوسرا۔ جو آریہ سماجی پچاس سال سے اوپر کے ہو گئے ہیں۔ وہ گھر کے کاروبار کو چھوڑ کر یتھا شکتی سماج کے کام میں ہی وقت صرف کریں۔

تیسرا۔ ہر ایک سماج میں دنیا کے کاروبار کرتا ہوا ایک پروہت ہونا چاہیئے۔ جو کہ سنسکار اور کتھا وغیرہ کا کام بھی کرے۔

چوتھا۔ ایسے نوجوان جن کی عمر تیس سال کی ہو۔ وہ آریہ سماج کے کام کے لئے میدان میں آئیں جن کی شادی کی خواہش نہ ہو۔ یا اس بندھن سے چھوٹ چکے ہوں۔ اور ان کو آریہ سماج کی سیوا کی ہی چنتا ہو۔

میں یہ دوبارہ لکھ دینا مناسب خیال کرتا ہوں۔ جس نوجوان نے شادی کی ہے اگر وہ اپدیشک بنتا ہے۔ جہاں ۱۰۰ روپے آپ دکھی رہتا ہے وہاں آریہ سماج کے کام کو ہانی پہنچاتا ہے۔ اور دھرم کی درشٹی سے وہ اپدیشک تو کیا ایک سادھارن آدمی کہلانے کے بھی یوگ پرتیت نہیں ہوتا۔

اگر اس سمے آریہ سماج والے ان باتوں کو عملی جامہ نہ پہنایا۔ تو وہ وقت دور نہیں۔ جب انبھو کریں گے کہ جس راستے پر ہم چل رہے ہیں۔ وہ ٹھیک نہ تھا آریہ سماج نے اپدیشک کا طریقہ جو درج کیا ہے

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

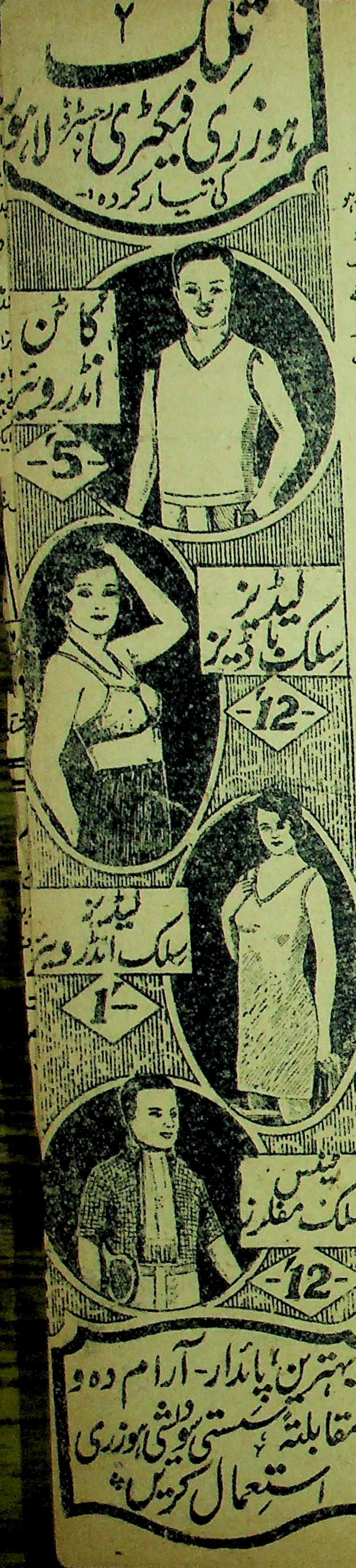

گوروکل کا مستقبل اور آریہ ودیا سبھا

(از آچاریہ رام دیو جی ۔ لاہور)

میں نے اپنے پچھلے مضمون میں یہ واضح کر دیا تھا۔ کہ بھارت کی سچی راشٹریتا رشی دیانند کی تعلیم میں ہی ہے۔ اس بات کو آریہ سماج کے نیتا شروع سے ہی تسلیم کرتے آئے ہیں جب ڈی۔اے۔وی۔کالج کھولا گیا۔ تو اس کے پراسپکٹس کی بھومکا میں سپشٹ روپ سے لکھا گیا تھا۔ کہ سرکاری سکول بھارتیہ راشٹریتا کا ناش کرتے ہیں۔ اس لئے ڈی۔اے۔وی۔ کالج میں وید ویدانگ کی شکشا کو وششٹ استھان دے کر سچی بھارتیہ راشٹریتا کی بنیاد رکھی جائے۔ آریہ سماج کے اس دعوے کو اب تو فرانس کے رومین رولینڈ نے اور جرمنی کے ہنس کوہن نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ انگلستان کے موجودہ وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ جب گوروکل میں تشریف لائے تھے۔ تو میرے ساتھ ان کی گھنٹوں بات چیت ہوئی تھی۔ اس کا اثر یہ ہؤا۔ کہ اپنی پستک awakening of India میں انہوں نے صاف الفاظ میں لکھا۔ کہ سچی بھارتیہ راشٹریتا کیول گوروکل کانگڑی میں ہے۔ اور برٹش گورنمنٹ اگر راشٹریتا کی پوشک ہے۔ تو اسے گوروکل وغیرہ کی مدد کرنی چاہیئے۔ گوروکل میں کٹر سناتنی کے لڑکے اور لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ لوگ ان سے پوچھتے ہیں۔ کہ آریہ سماجیوں کی سنستھا میں اپنے بچوں کو کیوں پڑھاتے ہو۔ تو وہ یہ اتر دیتے ہیں۔ کہ بھارتیہ سنسکرتی کی چھاپ رشی کل کی نسبت گوروکل پر زیادہ ہے۔ گوروکل ہی تو رشی کل کا جنم داتا ہے۔ اور رشی کل میں سندھیا ہون وغیرہ ہونا لازمی نہیں ہے۔ پھر کسی آریہ سماجی کا یہ کہنا کہ گوروکل اس لئے راشٹریہ سنستھا نہیں ہو سکتی کیونکہ اس میں سندھیا ہون وغیرہ کرائے جاتے ہیں۔ اور ستیارتھ پرکاش پڑھایا جاتا ہے کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔ اس کا فیصلہ خود ناظرین کر لیں۔ مرحوم پنڈت بشن نرائن در نے جو کانگرس کے پردھان بھی رہ چکے تھے۔ ایک دفعہ ستیارتھ پرکاش پر ایک لیکھ لکھا تھا جس میں انہوں نے بتلایا تھا کہ ستیارتھ پرکاش ہی سچی راشٹریتا کا سروت ہے مہاتما گاندھی نے تو گوروکل کی جنتی پر اپنی ٹوپی اتار کر گوروکل کیلئے بھکشا مانگی تھی رشی کل یا ہندو دھرم کی کسی اور مذہبی سنستھا کے لئے انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا گوروکل کے لئے اُن دنوں ۲½ لاکھ کی جو اپیل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کی تھی۔ مہاتما جی نے اپنے اخبار ینگ انڈیا میں اس کی زوردار شبدوں میں پشٹی کی تھی۔ کس لئے؟ اس لئے نہیں کہ مہاتما گاندھی آریہ سماجی ہیں۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ آریہ سماجی نہیں ہیں۔ اس لئے نہیں کہ گوروکل کا کانگرس سے کوئی باقاعدہ تعلق ہے۔ کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ گوروکل کا کانگرس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ اس لئے کہ گوروکل میں وید ویدانگ پڑھائے جاتے اور رشی گرنتھ پڑھا کر سچی راشٹریہ شکشا دی جاتی ہے۔ مہاتما گاندھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ گوروکل راشٹریہ ہے۔ اور انہی وجوہات سے راشٹریہ ہے۔ کہ جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔

بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے مجھے ایکبار کہا۔ کہ گوروکل سارے راشٹر کی سمپتی ہے اور وہ اپنے لڑکوں کو اس میں بھیجنے کے سوال پر بھی وچار کرنے لگے۔ اگرچہ میرے مترہونے سے وہ خوب جانتے تھے۔ کہ میں کتنا کٹر آریہ سماجی ہوں مہاتما گاندھی بابو راجیندر پرشاد۔ پنڈت موتی لال نہرو۔ پنڈت جواہر لعل۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن پنڈت مدن موہن مالویہ۔ بھائی پرمانند مسٹر نرمان۔ مسٹر سین گپتا۔ سر سریندر ناتھ بینرجی بابو شونی کمار دت۔ شری نیت شری نواس شاستری۔ مہاتما گوکھلے اور لوکمانیہ تلک سے بڑھ کر راشٹریتا کے پرتی ندھی کون ہو سکتے ہیں یہ سب مہانو بھاؤ گوروکل کے بھگت رہے ہیں۔ حالانکہ ان سب کو بخوبی علم تھا یا ہے کہ گوروکل میں سندھیا ہون ہوتا ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش آدی رشی گرنتھ بڑے زور شور سے پڑھائے جاتے ہیں گو انہیں بھی خوب سمجھتی ہے۔ کہ بھارتیہ آتما کا سچا پرکاش کیول گوروکل میں ہوتا ہے اس لئے وہ جتنا گوروکل سے مرعوب ہے۔ اتنا اور کسی سنستھا سے نہیں۔ پھر نہ معلوم آریہ سماجی ہی کسطرح کہتے ہیں۔ کہ سندھیا ہون اور راشٹریتا کا ورودھ ہے جب کہ راشٹریتا کے ٹھیکہ دار پولیٹیکل لیڈر اور راشٹریتا کی مخالف نوکر شاہی دونوں گوروکل کو راشٹریہ تسلیم کرتے ہیں۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نہ صرف آیوروید پڑھنے والے بلکہ کسی بھی پیشہ کو سیکھنے والے آریہ سماج کے اور رشی دیانند کے زیر اثر ہوں۔ میں تو راج۔ لوہار۔ انجنیئر۔ ڈاکٹر۔ گھڑی ساز۔ موچی۔ جولاہے اور انیہ ویش سبھی دیانند کی دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میری سمتی میں جس پر رشی دیانند کی چھاپ نہیں۔ وہ سچا قوم پرست ہو ہی نہیں سکتا۔ اور یہ بات میں بطور آریہ سماجی نہیں کہتا۔ بلکہ بطور ایک قوم پرست کے کہتا ہوں اور قوم پرستی کا سرٹیفکیٹ میں حاصل کر ہی چکا ہوں۔

یہ بھی پرشن اٹھایا گیا ہے۔ کہ گوروکل میں اوسطاً دس ہزار سالانہ کا گھاٹا ہے۔ ہو گا! میرا اپنا تجربہ تو اس کے برعکس ہے ۱۹۲۷ء سے ۱۹۳۱ء تک میں گوروکل کا مکھیہ ادھشٹاتا رہا ہوں۔ ۱۹۲۷ء میں آمدنی ۱۶۸۳۲۷ روپیہ تھی۔ اور خرچ ۱۵۸۳۹۴ روپیہ یعنی ۹۸۳۳ روپیہ کی بچت رہی۔

بجز برہمچاریوں کے شلک کے علاوہ پبلک سے ۷۵۸۵۷ روپیہ آیا تھا۔

۱۹۲۸ء میں ۱۸۱۰ روپیہ کی بچت رہی اور پبلک سے ۴۷۲۷۷ روپیہ دان آیا۔

۱۹۲۹ء میں ۵۴۱ روپیہ کی بچت رہی۔ اور پبلک سے ۹۶۳۹۹ روپیہ کا دان آیا۔

۱۹۳۰ء میں ۷۸۳۱ روپیہ کی بچت رہی۔ اور پبلک سے ۴۱۸۸۲ روپیہ کا دان آیا۔

۱۹۳۱ء میرا گوروکل میں آخری سال تھا اس سال بھی ۸۰۵ روپیہ کی بچت رہی اور پبلک سے ۹۲۸۷۱ روپیہ دان آیا۔

یہ واضح رہے۔ کہ گوروکل جینتی کے موقع پر ۲½ لاکھ روپیہ کے قریب جمع ہو گیا تھا۔ اور وہ میرے مکھیہ ادھشٹاتا بننے سے ایک سال پہلے کی بات ہے اگرچہ آچاریہ اُس وقت بھی میں ہی تھا۔ اور ۲½ لاکھ روپیہ جمع کرنے میں مکھیہ تیاری تجھ سیوا ہی شامل تھی۔ اوسط نکالنا اور بات ہے اگر کسی کارن سے تین چار سال روپیہ کم آئے تو اوسط پر تو اثر پڑے گا ہی۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا غلطی ہے۔ کہ آریہ جنتا گوروکل سے محبت نہیں رکھتی۔ میرے وقت کے پانچوں سالوں میں گوروکل میں کوئی گھاٹا نہیں رہا۔ اگرچہ اُنہی دنوں میں نئی بھومی خریدی گئی۔ اور تقریباً چار لاکھ کی نئی بلڈنگ بھی کھڑی ہو گئی۔

یہ حالات میں نے محض اس لئے لکھے ہیں کہ آریہ جنتا میں کسی قسم کی مایوسی پیدا نہ ہو جائے اور گوروکل کی ہردلعزیزی کے متعلق کوئی غلط خیال نہ بنا لیں۔

آریہ ویرو! تم نے ایک بے نظیر یونیورسٹی قائم کی ہے۔ جس کا ودیش میں لکھی گئی کتابوں میں بھی ذکر ہے۔ جس نے آریہ سماج کی شہرت کو چار چاند لگائے ہیں۔ ہمت نہ ہارو۔ گوروکل ترقی کر گیا ہے ابھی اور زیادہ کرے گا۔ آریہ سماج کی مرکزی گورنمنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پہلی طرح آ۔ جین کٹر آریہ سماجی ودوانوں کی آریہ ودیا سبھا بنا دو۔ تاکہ گوروکل کا انتظام پہلے کی نسبت بھی خوش اسلوبی سے چلے۔

انترنگ سبھا کے پاس کام کافی نہیں رہے گا اس کا فکر نہ کیجئے۔ کیونکہ میں تُلا ہوا ہوں۔ کہ آریہ جنتا کی سہائتا اور فراخ دلانہ امداد سے شتابدی سے پہلے پہلے انترنگ سبھا کے لئے اتنا کام پیدا کر دوں گا۔ کہ اسے سر کھجلانے کی فرصت نہ ہو سکے اور انترنگ سبھا اور ودیا سبھا دونوں آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتی ہوئی نظر آئیں۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور

کا دسواں سالانہ جلسہ

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کا دسواں سالانہ جلسہ ۱۱ جیٹھ (۱۱۱) (۲۲ مئی ۱۹۳۵ء) صبح ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک شریمان پروفیسر شودیال جی ایم۔اے اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سبھاپتِتو میں منایا جائے گا۔ اس موقعہ پر کامیاب طلباء کو پرمان پتر اور انعام دیئے جاویں گے کاروائی ٹھیک ۷ بجے شروع ہوگی، پروگرام حسب ذیل ہے:-

(۱) ہون اور سمہ ورتن سنسکار
(۲) پرمان پتر اور تقسیم انعامات
(۳) آچاریہ کا اُپدیش
(۴) رپورٹ
(۵) ادھشٹاتا کا بھاشن
(۶) سبھاپتی کا بھاشن
(۷) شانتی پاٹھ

ٹھاکر دت شرما (ادھشٹاتا)

آریہ ودّیا سبھا کا پرشن

شری پنڈت دیو شرما جی کے وچاروں پر ایک درشٹی

از شری پنڈت چمو پتی جی - ایم - اے لاہور

پچھلے دنوں النکار کے کالموں میں شری پنڈت دیو شرما جی نے گورو کل کے ورتمان سنچالن سے اپنا اسنتوش پرگٹ کیا تھا۔ گورو کل کے اُتسو کے دنوں میں شری پنڈت اندر جی کا ایک لیکھ بانٹا جا رہا تھا۔ اس میں بھی گورو کل کی سوامنی سبھا پر انہی دوشوں کا آروپ کیا گیا تھا جو شری پنڈت دیو شرما جی اپنے لیکھ میں پردرشت کر چکے تھے۔ سنکشیپ میں وے دوش یہ ہیں:-

(۱) انترنگ سبھا کے پاس اور کام ادھک ہیں اس لئے وہ گورو کل کو پورا سمے نہیں دے سکتی۔

(۲) انترنگ سبھا کے سدسیوں کو گورو کل کے آدرشوں میں وشواس نہیں۔

(۳) انہیں گورو کل کے کام میں دلچسپی نہیں۔

(۴) گورو کل ایک شکشا سنستھا ہے۔ اور انترنگ سبھا شکشا وگیوں کا سمودائے نہیں۔

(۵) گورو کل اکھل بھارتیہ سنستھا ہے۔ اور پنجاب پرتی ندھی سبھا کیول پنجاب کی ہے۔

جہاں تک دلچسپی اور سمے کا سمبندھ ہے آکشیپ کرنے والے سجن اپنے آکشیپ کا نراکرن اپنے آپ کر جاتے ہیں۔ جب وہ لکھتے ہیں۔

"ابھی تک گورو کل پر سبھا کی ستّا نام ماتر ہی رہی ہے۔ اس لئے یہ نبھتا رہا ہے پرنتو اب (شاید کسی بڑے دیکتو والے پرش کے گورو کل میں نہ رہنے کے کارن) جب کہ سبھا گورو کل پر اپنا ادھک ادھیکار جمانا چاہتی ہے۔ تو یا تو گورو کل سنکٹ ہو جائے گا۔ اکھل بھارتیہ دستو نہیں رہے گا یا اس کا شاسن ٹھیک طرح نہ چل سکنے کے کارن گورو کل کا بگاڑ ہو گا۔"

النکار۔ بہادر ید سمبت ۹۱ پرشٹ ۱۱

ادھر تو سبھا کو یہ دوش لگایا جاتا ہے کہ وہ گورو کل کو سمے نہیں دیتی۔ اس کے معاملوں میں دلچسپی نہیں رکھتی۔ اور یدی وہ دلچسپی لینے لگے۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ وہ گورو کل پر اپنا ادھک ادھیکار جمانا چاہتی ہے۔ دلچسپی بنا ادھیکار کے کیسے ہو سکتی ہے؟ سبھا گورو کل کی سوامنی ہے تو اس کا ادھیکار گورو کل پر رہے گا ہی۔ اور جب وہ گورو کل میں دلچسپی لے گی۔ تو چاہے کوئی کتنے بھی بڑے ویکتتو والا پرش ہو اسے سبھا کی ماننی ہی ہو گی۔ گورو کل کی سوامنی سبھا کوئی ہو۔۔ یہ تو اس کی چلے گی۔ یا کسی ویکتتو والے پرش کی۔ یدی سبھا کی دلچسپی اور ویکتتو والا پرش۔ یہ دو چیزیں آپس میں ورودھی ہیں۔ تو پھر دونوں کی ایک ساتھ مانگ نہ کیجئے۔ یدی ورودھی نہیں ہیں۔ تو ادھک ادھیکار جمانے کی شکایت نہ کیجئے۔ گورو کل کے سچانیہ ادھیکاریوں کو اپنا ویکتتو سبھا کے شاسن میں لین کر دینا چاہئے۔ تبھی وہ سبھا کا سہیوگ پا سکتے ہیں۔ سبھا کی دلچسپی اور ادھک ادھیکار، دو ستو نہیں ایک ہی وستو ہے سوامنی سبھا کا ادھیکار نہ ہو۔ اور دلچسپی ہے۔ یہ اسنبھو ہے۔

کچھ ہو۔ پنڈت جی یہ مانتے ہیں کہ اب سبھا گورو کل پر اپنا ادھیکار جمانا چاہتی ہے۔ دوسرے شبدوں میں وہ اسے ادھک سمے بھی دینا چاہتی ہے۔ اس کے معاملوں میں دلچسپی بھی لینے لگی ہے اس کے لئے چھوٹے ویکتتو کے پرشوں کو دعا دینی چاہئے۔ رہا گورو کل کے آدرشوں میں وشواس۔ پہلے ان آدرشوں کا نرنے ہو جائے۔ پھر وشواس پر بھی وچار ہو سکے گا۔ دھرم وادیوں کا ایک دوسرے کے ورودھ سب سے بڑا ہتھیار یہی اوشواس کا الزام رہا ہے۔ مذہبوں کی لڑائیوں میں یہ ہتھیار ہمیشہ برتا جاتا ہے ایک فرقے کے لوگ دوسرے فرقے والوں کو اور دوسرے فرقے کے پہلے فرقے والوں کو کافر کہتے رہے ہیں ہمیں افسوس ہے کہ ایک شکشا سنستھا کے سمبندھ میں بھی یہ کافر گری کی لڑائی آرمبھ کر دی گئی ہے۔ گورو کل نہ الیشور ہے نہ وید۔ کہ اس پر ایمان لانا آریوں کی مکتی کا سادھن بن سکے۔ وہ ایک شکشا سنستھا ہے جس سے لابھ اٹھانا یا نہ اٹھانا اپنی اپنی شکشا آوشیکتا پر نربھر ہے۔ سنسار کی کسی اور شکشا سنستھا نے اپنے پربندھکوں سے شکشا سمبندھی کسی وشیش وشواس کی مانگ نہیں کی۔ تو پھر نہ جانیں گورو کل کو اس کی کیا آوشیکتا پڑی ہے۔ گورو کل آریہ سماج کی سنستھا ہے اس کا ادیشیہ پرتی ندھی سبھا کے اپنے ادیشوں میں ہی ورنت ہے۔

ویدوں تتھا پراچین آرش گرنتھوں کی پڑھائی کے لئے تتھا آریہ اپدیشکوں کی تیاری کے لئے ایک ودّیالیہ ستھاپت کرنا۔

اس اُدیشیہ کی پورتی کے لئے آوشیک ہے کہ اس کے سنچالک آریہ سماجی ہوں۔ اس کے علاوہ کسی اور وشواس کا پرتگیا پتر بھروانا اپنی شکشا سنستھا کا اپہاس کرنا ہے۔

پنڈت جی نے لیکھ بھیر اسے کو مس مکھت چکتیوں میں ادھک سپشٹ کیا ہے:۔

"گورو کل نہ کیول شکشا سنستھا ہے۔

کنتو ایک اُچیہ پرکار کی شکشا سنستھا ہے سارے سنسار میں ایک نئے پرکار کے شکشا کے آدرش کو رکھنے والی شکشا سنستھا ہے پرہم اسے کیول آریہ سماج کی شکشا سنستھا کے طور پر ہی دیکھتے ہیں اور اس کا سنچالن ایک ایسی سبھا دوارا ہو رہے ہیں جس کے سبھا سدوں کے ملئے وہ گیان وشکشا آوشیک نہیں جس کے بنا اُدارتا نہیں آتی۔ یا جس کے بنا ورشٹی کون وشال نہیں ہوتا۔ اس کمی کے کارن بھی گورو کل کو ہانی پہنچتی ہے۔ گورو کل میں سائر ایک سنکیرنتا گھس آتی ہے۔ اور اس کا شکشا سمبندھی وکاس رک جاتا ہے۔"

ودّیا سبھا کی مانگ کا اصلی کارن یہی ہے گورو کل کے سمبندھ میں ایک بہت بڑے سمے سے دو پرکار کے وچار دکھائی دے رہے ہیں۔ کچھ لوگ اسے راشٹریہ شکشا کا کیندر مانتے آئے ہیں اور کچھ لوگ سبھا کے مُکت اُدیشیہ کے پرکاش میں کیول دھارمک شکشا کا۔ دھارمک شکشا بھی آخر شکشا ہے۔ اور اس کے دینے میں بھی شکشا کے سادھارن سدھانتوں کو درشٹی میں رکھنا آوشیک ہے۔ پھر یہ شکشا بھارت میں دی جاتی ہے اس لئے بھارت کی پیری ستھیتیوں پر دھیان دینا بھی ضروری ہے۔ پر ان دونوں باتوں کے ہوتے ہوئے بھی گورو کل ایک وشدھ شکشا سنستھا یا وشارد راشٹریہ سنستھا نہیں ہو جاتی۔ یدی سمپورن سنسار آریہ سماجی ہوتا۔ یا کم سے کم سمپورن بھارت ہی آریہ سماجی ہوتا۔ تو ہم شکشا کے پرشن پر کسی اور پرکار سے وچار کرتے۔ اب جب کہ سنسار کی بھاشائیں تتھا دھرم بھن بھن ہیں۔ یہاں تک کہ سوئم بھارت ورش میں بھی اس وشے میں ایکتا نہیں تو ہمیں یہی شکشا کی سمسیا بھی کسی اور ڈھنگ سے سلجھانی ہے۔

شکشا کا ایک سامانیہ سدھانت یہ ہے۔ کہ ودّیارتھی کی اپنی بھاشا میں دی جائے بھارت میں یہ بھاشا ہندی ہو گی۔ یا راشٹر وادیوں کے کتھن کے انوسار ہندوستانی۔ یہ سدھانت سب شکشا سنستھاؤں کو ماننا ہو گا۔ شکشا کا اُدیشیہ ہے ودیارتھی کو جیون میں سپھل ہونے کے یوگیہ بنانا۔ دیش کو جن بھی دھندھوں اور ان کے لئے جن جن یوگیتاؤں کی آوشیکتا ہے ان سب کی شکشا ودیارتھیوں کی رچی آدی کے انوسار دینی چاہئے۔ ان یوگیتاؤں کے ساتھ ساتھ ان میں ناگرکتا کا وکاس بھی ہونا چاہئے۔ اس وشے میں دھرم اتھوا سمپردائے کے کارن کوئی بھید بھاؤ پیدا نہیں ہوتا۔ ہر شخص چاہے مسلمان ہو اور چاہے عیسائی۔ چاہے آریہ سماجی ہو اور چاہے غیر آریہ سماجی ایک ہی طرح کی شکشا سے اس کام کے یوگیہ ہو گا یہی بات ہر ایک دھندے کے وشے میں پائی جاتی ہے۔ ہم نے اپنے پچھلے لیکھ میں لکھا تھا کہ آیور وید کے سمبندھ میں آریہ سماجی اور سناتن دھرمی کا کیا بھید ہو سکتا ہے؟

یہی بات ہر ایک پیشہ کے وشے میں سمجھنی چاہئے ان پیشوں تتھا سادھارن ناگرکتا کی شکشا کے لئے الگ الگ ودیالیہ کھولنا جہاں جاتی کا دھن ناس کرنا ہے۔ وہاں فرقہ وارانہ بھید بھاؤ کو پربل بنا کر راشٹریتا کے وکاس پر زبردست کٹھار آگھات کرنا بھی ہے۔ بھارت کے ورتمان دھارمک جھگڑوں کا ایک کارن بھن بھن سمپردائیوں کے بھن بھن شکشالے بھی ہیں۔ شکشا کے کشیتر میں جہاں تک بھن بھن سمودیوں کے بچے ایک ساتھ چل سکتے ہیں انہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہونے دینا چاہئے۔ ہندو مسلمان۔ عیسائی بچپنے کے ساتھی بن کر ہی اپنی آئندہ عمر میں ایک دوسرے کو سہیوگ دے سکیں گے۔ یدی ہندو مسلمان اردو اور ہندی کے پرشن پر بھی اکٹھے نہ ہو سکتے ہوں۔ تو کم سے کم ہندوؤں کو شکشا کے کشیتر میں اوشیہ ایک ہو جانا چاہئے۔ ہم دھرم شکشا کو بھی شکشا کا ایک آوشیک انگ سمجھتے ہیں۔ اس کا ایک انش تو ایسا ہے جس میں سمپردائیکتا آتی ہی نہیں۔ وہ ہے سادھارن سداچار۔ پرنتو دھرم شکشا کیول سداچار ہی نہیں۔ ہم پوجا پاٹھ آدی کو بھی دھرم شکشا کا آوشیک انش سمجھتے ہیں۔ راشٹریہ شکشالے میں سب شکشا ایک ساتھ رہتے ہوئے بھی دھرم شکشا کا پربندھ الگ الگ کرنا ہو گا۔ ایک دوسرے کے بھاؤں کا آدر کرتے ہوئے سب ودّیارتھی اپنے اپنے ڈھنگ سے بھگوان کی پوجا کریں۔ تتھا اپنے پوروجوں کے ریتی رواجوں نے آدھیاتمک دھرم کو سمجھیں۔ آوشیکتا انوبھو ہونے پر بھن بھن سمپردائیوں کے آشرم بھی الگ ہو سکتے ہیں۔ اداہرن تیا یدی گورو کل اور رشی کل کے آیوروید مہا ودّیالیہ ایک ہو جائیں۔ تو ان کے آشرم جدا جدا رہ سکتے ہیں۔

سار یہ کہ جہاں تک ہو سکے۔ جاتی کے دھن کو ناش سے بچانا چاہئے۔ اور راشٹر کے واسیوں کو اکٹھا رہنا تتھا ایک دوسرے کی بھاؤناؤں کا آدر کرنا سکھانا چاہئے۔ راشٹریہ شکشا کا کیرادیش دو دھندوں کی شکشا دیتے ہوئے اس راشٹریہ

بھاونا کو جاگرت کرتا ہے۔
گورو کل میں جہاں تک یہ بات پائی جاتی ہے وہ راشٹریہ سنستھا ہے۔ پرنتو راشٹریہ شکشا کا ایک انگ یہ ہے۔ کہ وہ سامپردائکتا سے الگ تھلگ ہے۔ اس شکشا میں کسی دھرم وشیش کو پردھانتا نہیں دی جا سکتی۔ پرنتو شری پنڈت دیوشرما جی کے کتھن انوسار گورو کل میں "سامپردائک سنکیرنتا گھس آتی ہے"۔
گورو کل میں سندھیا ہے۔ مورتی پوجا نہیں۔ ستیارتھ پرکاش ہے۔ پران نہیں۔ وید کو ایشوریہ گیان مانا جاتا ہے۔ اور اس کا ادھین رشی دیانند کی بھاشیہ شیلی کے انوسار کیا جاتا ہے۔ یدی بھارت ورش آریہ سماجی ہوتا۔ تب تو اس کے راشٹریہ ودیالیوں پر بھی وید آدی کا یہی استھان رہتا۔ پرنتو جیسی اوستھا اب ہے۔ اس میں کسی راشٹریہ ودیالیہ میں وید آدی کو یہ استھان نہیں مل سکے گا۔ آریہ سماجی چھاتر وید کو ایشوریہ سمجھ سکیں گے۔ شیش ودیارتھی نہیں۔ گورو کل کے درشن کے کورس میں بھی دویت کے سدھانت کو پرمکھتا دی جاتی ہے۔ راشٹریہ شکشالیہ میں درشن بھن بھن درشنیوں ہی کے روپ میں پڑھائے جائیں گے۔ وہاں بودھوں کے درشن کا بھی وہی مان ہوگا۔ جو ویدکوں کے درشن کا۔
سنکشیپ میں گورو کل کی یہی وہ سامپردائک سنکیرنتا ہے۔ جس سے شری پنڈت دیوشرما جی گھبراتے ہیں۔ راشٹریہ درشٹی سے شری پنڈت جی کا وچار ہماری سمجھ میں آ جاتا ہے۔ یدی گورو کل وشدھ راشٹریہ سنستھا ہو۔ تو اس میں نہ تو وید فقط رشی دیانند کی ہی درشٹی سے پڑھایا جانا چاہیئے۔ اور نہ درشن میں ہی کسی درشنی وشیش کی پرمکھتا ہونی چاہیئے۔ اس اوستھا میں ہم شری پنڈت دیوشرما جی سے اس بات میں بھی سہمت ہیں۔ کہ پھر گورو کل کا سنچالن آریہ پرتی ندھی سبھا کو نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے ایک الگ سبھا ہونی چاہیئے۔ جو آریہ سماج سے ادھک وشال ہو۔ اس میں آریہ سماجی غیر آریہ سماجی سب پرکار کے سدسیہ ہونے چاہئیں۔ پرنتو گورو کل تو چل ہی اس اپنی سامپردائکتا کے کارن رہا ہے۔ گورو کل کی جان اس کی وید مہاودیالیہ ہے۔ آریہ جنتا اگر گورو کل کو چلا رہی ہے تو اسی لئے کہ اس میں وید پڑھایا جاتا ہے اور وہ بھی رشی دیانند کی درشٹی سے۔ اس میں آریہ سدھانتوں کا منڈن کرنا سکھایا جاتا ہے۔ آریہ سماج کو اپنے کاموں کے لئے ایسے ودوانوں کی آوشیکتا ہے۔ سمبھو ہے۔ کہ گورو کل آریہ سماج کی اس مانگ کو پورا کرنے میں پورا سپھل نہ ہوا ہو۔ اور اس میں سدھاروں کی آوشیکتا ہو پرنتو اس سنستھا کا ادیش ایسے ودوان پیدا کرنا ہی ہے۔ اور جہاں تک وہ اس ادیش کو پورا کرے گی۔ وہیں تک وہ آریہ جنتا کے پریم کی پاتر بنے گی۔
جیسے ہم نے اپنے پچھلے لیکھ میں لکھا تھا کوئی دھارمک سبھا کسی وشدھ راشٹریہ ودیالیہ کا سنچالن نہیں کر سکتی۔ دھارمک سبھاؤں کا رجحان اپنے سدھانتوں کے پرچار کی اور ہوتا ہے اور ٹھیک ہے۔ یہی ان کا دھرم ہے۔ راشٹریہ ودیالیہ کا سنچالن کرنے سے یا تو ان کا یہ رجحان کمزور ہو جائے گا۔ جس سے ان کی دھارمک موت ہو جائیگی یا پھر راشٹریہ ودیالیہ میں بھی یہ رجحان پرگٹ ہوگا۔ جو اس ودیالیہ کو راشٹریہ نہ رہنے دے گا دھارمک سبھائیں اپنا دھرم پرچار کا کام کرتی رہیں اور راشٹریہ ودیالیہ اپنا راشٹر نرمان کا کام کرتے رہیں۔ ان دونوں کریاؤں کی منشیہ جاتی کو ایک ساتھ آوشیکتا ہے۔ ان دونوں کریاؤں سے اس کا کلیان ہے۔ پرنتو یہ چل بھی سکتی ہیں جب راشٹریہ شکشا راشٹریہ سبھاؤں کے آدھین ہو۔ اور سدھانت پرک شکشا دھارمک سبھاؤں کے۔ اس بات کو درشٹی میں رکھ کر ہم نے یہ وچار پرگٹ کیا تھا کہ گورو کل کے وید مہاودیالیہ کا پربندھ تو پوروت آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین رہنا چاہیئے اور راشٹریہ مہاودیالیوں کے پربندھ کے لئے ایک الگ ودیا سبھا بنا لینی چاہیئے۔ وید مہاودیالیہ چلانے کے لئے سبھا کے پاس سمپتی بھی ہے۔ اس میں اسے دلچسپی بھی ہے۔ وشواس کی بھی کمی نہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ وید مہاودیالیہ سویم وید پرچار کا ایک بھاگ ہے۔ جو سبھا وید پرچار کا سنچالن کرے گی وہی وید مہاودیالیہ کا بھی۔ اس کی شکشا سمبندھی سمسیاؤں کو سلجھانے کے لئے آریہ سماج کے اپنے ودوان کافی ہیں۔ اس شکشا کا پربندھ باہر کے ودوان کر بھی نہیں سکتے۔ اس شکشا کے آدرشوں میں باہر کے ودوانوں کو وشواس نہیں اور ویدی گورو کل کا وید پرچار کے سوائے کوئی اور آدرش ہے تو اس میں آریہ پرتی ندھی سبھا کو نہ دلچسپی ہے۔ نہ وشواس ہے۔ دیا نند اسی میں ہے کہ پرتی ندھی سبھا اپنے وشواس کے انوسار شکشا کا پربندھ کرے۔ اور باہر کے ودوان اس وشواس کے باہر کی شکشا کا۔ وید مہاودیالیہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکار میں رہے۔ اور شیش مہاودیالیہ کسی وشال ودیا سبھا کے۔ وید مہاودیالیہ کو جہاں ویدک اتم شکشا کا کیندر بنایا جائے۔ وہاں اس میں ویدک ریسرچ تتھا آریہ ساہتیہ کے نرمان کا کام بھی زوروں سے کیا جائے۔ آریہ سماج کو اس کام کی کتنی ضرورت ہے؟ یہ بتانے کی آوشیکتا نہیں۔ وید، آریہ سدھانت، اتہاس، درشن، ہندی وغیرہ کی گدیاں گورو کل میں موجود ہیں ان سب کی شکشا وید کی شکشا کے لئے ضروری ہے۔ یدی سلمانوں کے تدمے میں ۱۱۰۰ ودیارتھی وشدھ دھارمک شکشا پا کر اسلام کے پرچار کے لئے دیش کے کونہ کونہ میں جا سکتے ہیں۔ یدی عیسائیوں کے انیک تھیولاجیکل انسٹیٹیوٹ دیش میں چل سکتے ہیں۔ تو کیا آریہ سماج کو اپنے پرچار کاریہ کے لئے ایک اتم ودیالیہ کی بھی آوشیکتا نہیں!
یدی آریہ پرتی ندھی سبھا اپنے آپ کو اپنے ہی کھیتر میں پرمت کر لے۔ تو اس کے لئے دھن بھی ہو سکتا ہے اور سادھن بھی جٹائے جا سکتے ہیں۔ سینکڑوں دیش دیشانتر اور دویپ دیپانتروں میں وید کا پرچار کر سکے گی۔ اور ضرورت ایک چھوٹے سے مہاودیالیہ کی بھی نہیں؟ وید اور ستیارتھ پرکاش میں جس ودیا سبھا کا ورنن ہے وہ تو راشٹر کی سنستھا ہے۔ یدی راشٹر آریہ سماجی ہو۔ تو ودیا سبھا آریہ سماجی ہوگی اور یدی راشٹر ملا جلا ہو۔ تو اس کی سبھا میں بھی ملی جلی ہوگی۔ پرتی ندھی سبھا کے اندر ودیا سبھا کے بنانے کا ہمیں کوئی لابھ پرتیت نہیں ہوتا۔ وہ تو گویا پرتی ندھی سبھا کی ایک اپ سبھا سی ہوگی۔ ایسے ودیا سبھا کہنا اس شبد کے ساتھ مذاق کرنا ہے۔ ایسی اپ سبھا کی اس لئے بھی ضرورت نہیں کہ جیسے شری پنڈت دیوشرما جی سویم لکھ چکے ہیں۔ خود انترنگ سبھا ہی ایسے گورو کل پر ادھک ادھیکار رکھنا چاہتی ہے۔ "دوسرے شبدوں میں وہ اسے سمے بھی دینے لگی ہے اور وید مہاودیالیہ اس کے وشواس کا پاتر بھی ہے۔ ایسا نہ ہو۔ تو وہ وید پرچار کا کام ہی کیوں کرے سچ یہ ہے۔ کہ یہ کام اسی سبھا کے کرنے کا ہے۔ پرسدھ کہاوت کے انوسار ہے

جس کا کام اسی کو ساجے
اور کرے تو ٹھینگا باجے

ودیا سبھا کی ستھاپنا اگر کرنی ہو۔ تو ایک ایسی سبھا بناؤ۔ جس کا آریہ سماجی بھی ایک انش ہوں پنڈت جی لکھتے ہیں:۔
"یہ پنجاب پرانتیہ سبھا ہے تو اسکا کبھی (پنجاب میں شکشا و ہندی پرچار آدی) با تو میں گورو کل سے آدھین تو کی جا سکتی ہے کنتو گورو کل کو پنجاب سبھا کے آدھین نہیں کیا جا سکتا"
النکار: مہا ودیا سنگ ۹۱ پرشٹھ ۱۱
ورتمان گورو کل پنجاب سبھا کے آدھین ہے اور اسے ایسا رہنا چاہیے۔
ہاں! یدی آپ کوئی ایسا گورو کل کھول لیں جسکا ادیش پنجاب (۹) میں شکشا اور ہندی کا پرچار ہو۔ تو اس کی سوامتی سبھا کو گورو کل کے آدھین کر دیجئے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا گورو کل کے آدھین نہیں کی جا سکتی۔ وہ آپ کے گورو کل سے بھی سمبندھ تتھا سنگٹھن میں سنکوچ نہ کرے گی۔ یدی پہلے ایسا کرنے سے وہ اس کے آدھین بھی نہ ہوگی۔ شری پنڈت دیوشرما جی کے وچار کے لوگوں کو سبھا کا گورو کل پر ادھکار ادھکار نہیں بھاتا۔ وہ گورو کل کو سبھا کے آدھین نہیں دیکھنا چاہتے۔ تو اس سے سرتنتر ایک اور گورو کل کھول سکتے ہیں۔ اگر پنجاب کی سبھا کے آدھین ہونے کے کارن گورو کل میں پنجابی پن گھس آتا ہے۔ تو سبھا کی پرانتیتا پر آکشیپ ہو سکتا۔ پرنتو پنڈت جی کے کتھن انوسار اس میں گھس آتی ہے۔ سامپردائک سنکیرنتا یا ہمارے شبدوں میں آریہ سماجکتا پھر اس کا ورودھ کیوں؟ دھارمکتا کا ورودھ کیجئے۔ ہمارے وچار میں گورو کل کا ادیش ہے ہی دھارمک وید مہاودیالیہ ہی گورو کل کی جان ہے اور وہ خالص آریہ سماجک سنستھا ہے۔ اس کا پرتی ندھی سبھا کے سوائے اور کسی سبھا کے آدھین نہیں ہو سکتا۔

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ کی ماہواری رپورٹ

(۱) لالہ رام سرن بترے کے گھر اس کے نوجوان بھائی مسٹر بھیم سین کی مرتیو پر آریہ سماج سبھا سدوں نے ۱۰ ر اپریل سے ۲۰ ر اپریل ہون یگیہ کیا۔
(۲) ۱۴ ر اپریل ۱۹۳۵ء کو ہفتہ وار ست سنگ میں ماسٹر ہیم راج جی نے پردھان اردو شتابدی منڈل کا لکھا ہوا مضمون "آریہ مسافر" سے پڑھ کر سنایا۔ سب نے پسند کیا۔
(۳) مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء بروز شکر پنڈت جی پرچارک دیانند دلت ادھار یہاں پدھارے رات کے آٹھ سے ۹ بجے تک ان کا لیکچر ہندوؤں کی مجلسی کمزوریوں کے متعلق ہوا۔ انہوں نے اپنے لیکچر ہندوؤں کی اندرونی حالت کا ایسے دردناک الفاظ میں کھینچا۔ کہ سننے والوں کے آنسو بہہ نکلے۔ آخر میں آپ نے گرم شبدوں کا اپدیش دیا۔ پربھاو اچھا رہا۔
(۴) آریہ سماج کے ہفتہ واری ست سنگ میں ڈاکٹر اوم پرکاش منوچا نے اردو ستیارتھ ٹریکٹ پڑھ کر سنایا۔ سب نے اردو کی سکیم کو بڑا پسند کیا۔ اور نشچیہ ہوا۔ کہ انتر کا باقاعدہ اجلاس بلا کے جلدی ہی ایک کمیٹی بنا دی جائے گی۔ جو چندہ کی فراہمی شروع کر دے گی۔ اور نئے ممبروں کی کی جائے گی۔
(۵) ۱۲/۵/۳۵ کو ویدک کنیا پاٹھشالہ میں آریہ سبھا کے پرتی ندھی کا چناؤ ہوا۔ آئندہ تین سالوں کے لئے چودھری روپ وکیل کو پرتی ندھی چنا گیا۔
(۶) ماشہ ہنس راج ودھوا نے اپنے ... کی خوشی میں ۵ روپے وید پرچار فنڈ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اپنشد کتھا سرت ساگر ۱۷

مہاراجہ جنک اور رشی یاگولکیہ

از شری پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم اے گوردت بھون لاہور

مہاراجہ جنک نے یگیہ کیا۔ اور اس میں بہت دکشنا دی۔ اس یگیہ میں کورو اور پنچال دیش میں سے ہر طرف سے براہمن شامل ہوئے۔ اس سمیہ راجہ جنک کو یہ اچھیا ہوئی۔ کہ دیکھیں ان براہمنوں میں سے کون سب سے ودوان ہے۔ اس نے ایک ہزار گئووں کو اکٹھا کیا۔ اور ایک ایک گائے کے دونوں سینگوں کے ساتھ دس دس سونے کی مدرائیں باندھ دیں۔

مہاراجہ کہنے لگے۔ جو اس استھان پر سب سے جو تم ودوان ہے۔ وہ ان ہزار گئووں کو لے لے۔ سب براہمن چپ چاپ ہو گئے۔ اپنے گیان کا کسی نے گھمنڈ نہ کیا۔ کچھ دیر بعد یاگیہ ولکیہ نے اپنے شش سیہ سام شرواسے کہا۔ "یہ گئووں لے چل۔ تو دوسرے براہمن غصہ میں آ گئے۔ اور کہنے لگے کہ ہم میں سے کوئی برہم کے جاننے کا کوئی کیسے گھمنڈ کر سکتا ہے راجہ جنک کا ہوتا (رگوید کے منتر پڑھنے والا) اشول نام کا تھا۔ اس نے یاگولکیہ کو کہا۔ مہاراج! کیا تم سب سے ودوان ہیں۔ رشی بولے۔ میں تو برہم کے جاننے والے مہاتماؤں کو نمسکار کرتے ہیں۔ ہم کو گئووں کی اچھیا کرنے والے ہیں۔ ہم برہم گیان کا گھمنڈ نہیں کرتے۔

اشول پوچھنے لگا۔ اے یاگیہ ولکیہ! جو سارا جگت ہے۔ وہ مرتیو کو پہنچا ہوا ہے۔ کس کرم سے یجمان مکتی کو پراپت کر سکتا ہے یاگولکیہ نے جواب دیا۔ ہوتا رتج سے۔ اگنی سے۔ بانی سے۔ بانی ہی یگیہ کا ہوتا ہے وہ ہی ادھیا تمک اگنی ہے۔ وہی ہوتا ہے۔ وہی مکتی ہے۔ آرت بھاگ۔ بھجیو۔ اشست۔ کہول نے پرشن پوچھے اور یاگیہ ولکیہ نے جواب دئے۔ پھر گارگی کرنے لگی۔

"یہ جگت جلوں میں سمایا ہوا ہے۔ تو جل کس میں سمایا ہوا ہے"،

"وایو میں"،

"وایو کس میں سمائے ہوئے ہے"،

"انترکش لوکوں میں"،

"انترکش لوک کس میں سمائے ہوئے ہیں"،

"گندھرو لوکوں میں"،

"گندھرو لوک کس میں سمائے ہوئے ہیں"،

"سوریہ لوکوں میں"،

"سوریہ لوک کس میں سمائے ہوئے ہیں"

"چندر لوکوں میں"

"یہ چندر لوک کس میں سمائے ہوئے ہیں"،

"نکھشتر لوک میں"،

"نکھشتر لوک کس میں سمائے ہوتے ہیں"،

"دیو لوکوں میں"،

"دیو لوک کس میں سمائے ہوئے ہوئے ہیں"

"اندر لوکوں میں"،

"اندر لوک کس میں سمائے ہوئے ہیں"،

"پرجاپتی لوکوں میں"

"پرجاپتی لوک کس میں سمائے ہوئے ہیں"

"برہم لوکوں میں"،

"برہم لوک کس میں سمائے ہوئے ہیں"

یہ سنکر یاگولکیہ رشی کہنے لگے۔ بہت اچھا۔ مت پوچھ زیادہ پوچھنے سے تیری بدھی میں بھرم نہ پڑ جائے جس کا سمبندھ میں زیادہ نہیں پوچھنا چاہئے۔ اس کے متعلق تو زیادہ پوچھ رہی ہے۔ اے گارگی بہت مت پوچھ۔ یہ سنکر گارگی چپ ہو گئی۔ پھر رشی اور لوگ نے کچھ پرشن کئے اور پھر گارگی سوال کرنے لگ گئی۔

گارگی نے کہا۔ اے براہمنو! اب میں اس یاگولکیہ سے دو سوالات پوچھوں گی۔ اگر وہ ان دونوں کا جواب دے دیگا۔ تو تم میں سے کوئی بھی ودوان اس برہم گیانی کو جیت نہیں سکتا۔ وہ کہنے لگا۔ اچھا گارگی۔ پوچھ۔

سوال (۱) وہ بولی۔ "جو وستو دیو لوک سے اوپر ہے جو وستو پرتھوی سے نیچے ہے۔ جو وستو دیو لوک اور پرتھوی لوک کے درمیان ہے۔ اور جو ماضی۔ حال اور مستقبل کہا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ کس میں سمایا ہوا ہے؟"

"یہ سب کچھ آکاش میں سمایا ہوا ہے"

سوال (۲) آکاش کس میں سمایا ہوا ہے؟"

"براہمن لوگ اس آکاش کے آشریہ کو اوناشی کہتے ہیں۔ وہ شدھ بدھ سروپ پرمیشور ہے۔ اے گارگی! یہ ستارے سب اُس ہی کے ہی آشریہ چلتے ہیں۔

यो वा एतदक्षरं गार्ग्यविदित्वास्मिँल्लोके जुहोति यजते तपस्तप्यते बहूनि वर्षसहस्राण्यन्तवदेवास्य तद्भवति। यो वा एतदक्षरं गार्ग्यविदित्वास्माल्लोकात्प्रैति स कृपणः। अथ य एतदक्षरं गार्गि विदित्वास्माल्लोकात्प्रैति स ब्राह्मणः।

اے گارگی! جو منش ایشور کو نہ جان کر سینکڑوں ہزاروں سال تک یگیہ کرتا ہے۔ تپسیا کرتا ہے۔ اُس کا وہ کرم انت کو ناش والا ہی ہوتا ہے۔ جو منش اُس ایشور کو نہ جان کر ہی مر جاتا ہے۔ وہ نشچے سے دین ہے۔ اور جو اُس ایشور کی اپاسنا کرتا ہوا شریر چھوڑ دیتا ہے۔ برہمن۔ پرمارتھ کو جاننے والا ہوتا ہے۔

آگے چلکر یاگولکیہ کہتے ہیں: اے گارگی! وہ اشور آنکھوں سے نہ دیکھا ہوا سب کا دیکھنے والا ہے کان سے نہ سنا ہوا سب کا سننے والا ہے۔ من سے وچارا ہوا سب کا وچار کرنے والا ہے۔ بدھی سے نہ جانا گیا بھی سب کا جاننے والا ہے۔ اس پرمیشور کے بغیر اس سنسار کے دیکھنے والا۔ سننے والا۔ وچار کرنیوالا۔ جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ اس بھگوان میں ہی آکاش سمایا ہوا ہے"

یہ سنکر گارگی بولی۔ اے براہمنو! اگر تم نمسکار کرنے سے ہی اس یاگولکیہ سے چھوٹ جاؤ۔ اور شکست سے بچ جاؤ۔ تو اسی کو بہت مانو۔ تم میں سے کوئی بھی ودوان اس کو جیت نہیں سکتا۔ یہ کہہ کر وچکنو کی پتری گارگی چپ ہو گئی۔ اس کے بعد ودگدھ رشی بولے۔

"دیو کتنے ہیں۔"

"تینتیس"،

"کتنے دیو ہیں"

"چھ"

"کتنے دیو ہیں"

"تین"

"کتنے دیو ہیں"

"دو"

"کتنے دیو ہیں"،

"ڈیڑھ"

"کتنے دیو ہیں"

"ایک"

"تینتیس دیو کون سے ہیں"

"آٹھ وسو۔ گیارہ رُدر۔ بارہ آدتیہ۔ اندر۔ پرجاپتی"

"وسو کون سے ہیں"

"اگنی۔ پرتھوی۔ وایو۔ انترکش۔ سوریہ۔ دیو لوک چندرما۔ نکھشتر گن"

"رُدر کون سے ہیں"

"دس پران اور گیارھواں آتما۔ جب یہ شریر سے نکلتے ہیں تو رشتہ داروں کو رلاتے ہیں۔ اس لئے رُدر کہلاتے ہیں۔"

"آدتیہ کون سے ہیں"

"برس کے بارہ مہینے ہی آدتیہ ہیں۔"

"اندر کون ہے"

"بجلی"

"پرجاپتی کیا ہے"

"یگیہ"

"چھ دیو کون سے ہیں"

"اگنی۔ پرتھوی۔ وایو۔ انترکش، سوریہ۔ دیو لوک"

"تین دیو کون سے ہیں۔"

"یہ تین لوک"

"دو دیو کون سے ہیں"

"ان۔ پران"

"ڈیڑھ دیو کون ہے"

"وایو"

"ایک دیو کون ہے"

"پران۔ وہ پران برہم ہے"

پھر ..... کی ایک اور وشیہ پر سوال جواب کرتے ہیں۔

"یگیہ کس میں ٹھہرا ہوا ہے"

"دکھشنا میں"

"دکھشنا کس میں ٹھہری ہوئی ہے"

"شردھا میں"

"شردھا کس میں ٹھہری ہوئی ہے"

"ہردیہ میں"

اس پرکار یاگولکیہ کا دیگر رشیوں کے ساتھ بڑا بھاری واد وواد ہوتا رہا۔ مہرشی یاگولکیہ ہر ایک سوال کا جواب خاطر خواہ دیتے رہے۔ انہوں نے ہزار گئووں کو جو لینے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ اپنی علمیت کے انحصار پر ہی کیا تھا۔ یاگولکیہ اس شاستر چرچا میں کامیاب رہتے ہیں۔ یہ سب پرانے کی سبھاؤں کا آدرش ہے۔

گوروکل گوجرانوالہ کا شاندار نتیجہ

اس سال بھی گوروکل گوجرانوالہ کے سب برہم چاری میٹرک کے امتحان میں پاس ہو گئے ہیں ضلع بھر کے سکولوں میں اوّل رہا ہے۔ سلور جوبلی ہاکی میچ میں خالصہ ہائی سکول نے بڑے سخت مقابلہ کے بعد ایک گول پر جیت گیا ہے۔ (نامہ نگار)

آریہ ہائی سکول لودھیانہ کا لاثانی شاندار نتیجہ

لودھیانہ آریہ ہائی سکول ہمیشہ اپنے لاثانی نتائج کے لئے تمام پنجاب میں ایک ممتاز رکھتا ہے اس سال کے نتیجہ نے اس کی شان کو اور بھی چار چاند لگا دیئے۔ آریہ ہائی سکول لودھیانہ سے اس سال ۸۳ لڑکے میٹریکولیشن میں شامل ہوئے۔ جن میں سے ۷۴ لڑکے نہایت شاندار نمبروں میں کامیاب ہوئے۔ ۳۶ فرسٹ اور ۹۸ سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ (نامہ نگار)

آریہ مسافر کے لئے دو دو خریدار نئے بھیجکر اس کی اشاعت کو بڑھائیں۔ (مینجر)

ویدک پرورتی سے نیورتی ہی موکش دینے والی ہے

لیکھک شری ماسٹر آتما رام جی۔ آریہ۔ رہتک نواسی

यज्ञार्थात्कर्मणोऽन्यत्र लोकोऽयं कर्मबन्धनः ॥

یگیہ (ایشور پوجا۔ سنگتی کرن اور دان = تیاگ) سمبندھی کرموں سے الگ دوسری پرکار کے کرم کرنے سے بندھن اس جگت میں ہوتا ہے۔ اس ویدک سدھانت سے منش کے دھارمک جیون کا انتم پھل موکش (Salvation) یا بندھنوں سے چھٹکارا اور سوتنترتا کا بھوگ ہے۔ جہاں برہمچریہ برت پالن اوستھا میں وید گیان کی پراپتی اور شاریرک بل وردھی ہوتی ہے۔ وہاں منش جیون کے دوسرے بھاگ (گرہست) میں ارتھ دھن کا اپارجن اور کاماؤں (desires) کی پورتی دھرم انوسار کی جاتی ہے۔ تیسری اوستھا بان پرستھ میں برہم جگیاسا اور ایشور کے درشن کے سادھن کرنے ہوتے ہیں۔ اور انت میں سب پرکار کے پراکرت بندھنوں (Material ties) سے الگ تھلک بن جاتا ہے۔ ذرا وچار کرنے سے پتہ چل جاتا ہے۔ کہ چاروں آشرموں میں یگیہ ادھیین (study) اور دان (تیاگ) پرورتی سے نورتی دونوں کا آشریہ لیا جاتا ہے۔ ویدک ہے۔ برہمچاری کیول دھرم جاننے کے لئے جہاں اندریہ جیت بننے کی خاطر اندریوں کے وشیوں (objects of sense organs) کو تیاگتا ہے۔ وہاں اندریوں پر جیت پانے کے لئے اندریہ دمن (قابو) (restraint) کرتا ہے اور پوتر ویدوں کا پاٹھ پڑھتا ہے۔ گرہست میں پرویش ہوتے ہی دونوں (husband) اور (wife) پرسپر (mutually) ایک دوسرے کو گرہن کرتے ہوئے ایک دوسرے کے سکھ اور پرسنتا کے لئے اپنے سکھوں کا تیاگ کرتے ہیں۔ ان کے گرہ پریم کا پھل سنتان ہوتی ہے۔ جس کے جنم کے ساتھ ہی دھرم پتنی اور پتی دونوں ہی اس کی پالن پوشن کا بھار اپنے اوپر لیتے ہوئے نج سکھوں کی سامگریوں کو تجتے ہیں۔ اور گرہست میں رہتے ہوئے بھی (Meditation) جب (Penance) اور دان (انتہ کرن کے میلوں کو دور) کرتے ہیں۔ (अन्तःकरण साफ करते) محض دھرم آچرن دھرم کے لئے کرنا ہی انسان ہی اپنے آتما کو پوتر۔ نرمل اور پرماتما کے درشن کا ادھیکاری بناتا ہوا (परमात्मा का स्वरूप) پرم پرش بھگوان کو پالیتا ہے۔ اور اس پرکار سے موکش پد پاکر شدھ تپسوی مکت جیو آتما کہتے ہیں۔ کہ

देवो देवानामसि मित्रो
अद्भुतो वसुर्वसूनामसि चारु
रध्वरे। शर्मन्त्स्याम तव स
प्रथस्तमेऽग्ने सख्ये मा रिषामा

(رگوید منڈل ۱ سوکت ۹۴ منتر ۱۳)

(अग्ने) اے جیوتی سروپ گیان کے بھنڈار پرمیش (ज्ञानम्) گیان وان۔ پرکاش وان سورج چندر آدی لوکوں میں (देवः) تیجسوی (अद्भुतः) ہے تو (...) وچتر۔ انوکھا (मित्रः) شبھ چنتک تو ہے۔ (चारु) سکھدائی۔ (अध्वरे) اہنسایکت یگیہ۔ دھرم مارگ میں (वसूनाम्) بسنے کے ستھانوں میں (वसुः) بسایک۔ بسنے کے یوگیہ ستھان (तव) تیرے (सख्ये) تیرے (सप्रथस्तमे) اتی انت وستریت (सर्वत्र) all pervading رکھشا۔ شرن میں (स्याम) ہم ہوں۔ (वयं) ہم سب (तव) تیرے (सख्ये) مترتا میں (मा) مت (रिषाम) دکھی ہوں۔

یہی انتم او لکشیہ منش کا ہوتا ہے کہ دھرم۔ ارتھ کام پراپتی کے پیچھے موکش کا سکھ بھوگے۔ سکھ آنند کا ٹھکانہ جگت پتا پرماتما ہے۔ اس کی مترتا سکھدائی ہے۔ مترتا میں سمانتا ہوا کرتی ہے۔ اگر سمانتا نہ ہوں تو بھید بھاؤ رہا۔ اور بھید بھاؤ میں برابری کٹھن ہے برابری کے لئے ایک جیسے گن کرم سبھاؤ کا بنانا آوشیک ہوا کرتا ہے۔ پس نتیجہ یہ نکلا۔ کہ جس پرکار ایشور اسنگ (aloof) نرآسکت (unattached) گیان وان۔ پرکرتی سے سوبھاوک گنوں (properties in nature) کے آدھار پر دور ہے۔ اسی پرکار سے جیو آتما بھی پرکرتی سے ناطہ توڑ کر بندھن رہت اور (...) والا سروپ پراپت کر لیوے تب مترتا ہوتی ہے۔ پرنتو جب سنسار میں یہ جیو آتما پرگٹ ہوتا ہے۔ تب پرکرتی کے بندھنوں میں بندھا ہوا۔ وشے وکاروں میں آسکت اور ستھول روپ میں جگت میں آتا ہے۔

अभ्यासयोगयुक्तेन चेतसा ना-
न्यगामिना। परमं पुरुषं दिव्यं
याति पार्थानुचिन्तयन्॥

(گیتا ادھیائے ۸ شلوک ۸)

اے انسان یہ جیو۔ جیوتی سروپ پرم پتا پرماتما سے یوگ ابھیاس اور محض ایشور میں ہی چت والا وچار کرتا ہوا پراپت ہو جاتا ہے۔ مگر عیاشیوں۔ خرابیوں شراب نوشیوں اور ہم عمر گوری آنکھوں والیوں میں دل لگانے والا مکت کبھی بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ ویدک دھرم میں جب یہ جیو مکت ہو جاتا ہے تو نہ کوئی کسی پرکار کا استری۔ سنتان۔ دھن۔ بھوگ وشے آدی کا سمبندھ کسی سے ہوتا ہے۔ نہ پرکرتی کے بندھن میں ہوتا ہے۔ بلکہ اکیلا اسنگ اور پوتر آتما ایشور کی طرح سے شدھ ہو جاتا ہے۔ تو ویدک سدھانت ستھول Compound + Complex سے سوکشم Elementary + Simple اوستھا پراپت کر لینے میں سدھی۔ نجات۔ موکش مانتا ہے۔

بالمقابل اب ذرا برادران وطن کی نجات کا نظارہ بھی تو ملاحظہ ہو:۔

اللہ تعالیٰ اکیلا تھا۔ اس نے مخلوق کو بنایا۔ کیوں؟ اس کا جواب قرآن مجید میں یوں ملتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ (سورت ذاریات آیت ۵۷) اور نہیں پیدا کئے میں نے جن اور آدمی مگر اس لئے کہ وہ عبادت کریں میری اور إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا (سورت القیمۃ ۷۵ آیت ۵) یقیناً ہم نے پیدا انسان کو نطفے ملے ہوئے سے۔ کہ ہم آزمانا چاہتے ہیں اس کو تو بنایا ہم نے اس کو سننے والا اور دیکھنے والا۔ پیدائش انسان و جنات کی غرض آزمائش اور عبادت الٰہی ہے۔ ماننا پڑتا ہے۔ کہ قرآنی رو سے آغاز دنیا میں کسی بھی پرکار کا الجھن۔ بندھن یا دکھ نہ تھا۔ خداوند کریم نے محض اپنی خوشنودی مزاج کی خاطر انسان کو بنایا۔ کس چیز سے؟ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ (سورت ص ۳۸ آیت ۷۲)

یقیناً میں پیدا کرنے والا ہوں انسان مٹی سے۔ مگر مٹی یا آگ یا پانی یا ہوا کس علت مادی سے بنے اس بات کے بیان کرنے میں قرآن مجید سکوت اختیار کئے ہوئے ہے۔ پس قرآن مجید کی رو سے علت مادی کا عدم ثابت نہیں ہو سکتا۔

خداوند کریم انسان کو خود اپنے دست مبارک سے بناتے ہیں۔ اور اپنے علم اور طاقت کے اعتبار سے۔ عمدہ سے عمدہ۔ کامل سے کامل اور پاک سے پاک انسان کو پیدا کرتے ہیں۔ چونکہ ذات باری میں ناپاکی ناممکن ہے۔ پاک سے ناپاک کا وجود نہیں ہو سکتا۔ انسانی پیدائش کے لئے قرآنی متن کی نظر میں کسی قسم کے پہلے جنم کے کئے ہوئے افعال کا ہاتھ ہرگز نہیں پایا جاتا۔ ایسا ہوتے ہوئے بھی عالم کل اور قادر مطلق اپنی قدرت اور علم سے بنائے ہوئے انسان کی آزمائش کرتے ہیں۔ ایسا کیوں؟ کیا خداوند رحیم کو دیکھنے کی ضرورت ہے؟ ہرگز نہیں۔ پھر! پھر کیا اس کا جواب قرآن مجید نہیں دیتا۔ اس سے پتہ لگا۔ کہ جب انسانی پیدائش ہوئی تو انسان اکیلا تھا۔ بعد میں عورتیں بنائی گئیں۔ اور ایک سے لے کر چار عورتیں تک بطور بیوی۔ رکھنے کی اجازت دی۔

اب اگر وہ ایمان لا کر نیک کام کرنے والوں میں ہوں گے۔ تو ان کو جنت نصیب ہوگی۔ اور کفر اور بدی کا بدلہ دوزخ ہوگا۔ یہ اصول ایک سچا اور اعلیٰ ہے۔

سائل:۔ صاحب! جنت میں کیا ہے۔ جس کی خاطر سب کچھ اس دنیا میں کیا جاتا ہے؟

جنت میں جو کچھ ملتا ہے۔ اس کی تفصیل سورت ص ۳۸ آیت ۵۱-۵۴ اور سورت دخان ۴۴ آیت ۵۲-۵۵ اور سورت الرحمن ۵۵ آیت ۵۵-۵۷، ۵۴، ۷۲، ۷۶ میں درج ہے۔

سائل:۔ آخر کیا تر مال ہوگا؟ کونسی نایاب شے ملے گی؟ کس کا سرور ہوگا؟

جواب: مولوی صاحب! وہاں جنت میں باغ ہیں ہمیشہ رہنے کے کھولے ہوئے ان کے لئے دروازے۔ تکیہ لگائے ہوئے ان میں منگوا رہے ان میں میوے اچھے بہت اور پینے کی شراب۔ اور ان کے پاس ہوں گی۔ نیچے نظر رکھنے والیاں ہم عمر یہ ہے جو تم وعدہ دئے جاتے ہو دن حساب کے لئے۔

سائل:۔ جناب مولانا! نیچے نظر رکھنے والیاں ہم عمر ملیں گی؟ کیوں؟

مولانا:۔ بہشتوں اور چشموں میں پہنیں گے باریک اور موٹے ریشم کا کپڑا۔ آمنے سامنے اس طرح رہیں گے۔ بیاہ دیں گے۔ ہم ان کو ساتھ گوریوں اچھی آنکھوں والیوں کے۔ تکئے لگائے ہوں گے بچھونوں پر جن کے کاڑھے ریشم کے ہوں گے اور میوے دونوں بہشتوں کے جھکے ہوتے ہیں۔ ان میں نیچے نظر والیاں ہوں گی۔ نہیں نزدیک ہوا ان کے انسان پہلے ان سے اور نہ جن۔

بہت خوب! خداوند تعالیٰ کی مہربانیاں اور احسانات کا کہاں ٹھکانہ ہے۔ کیسی اچھی محفل صحبت۔ فروٹ۔ پینے کو شرابیں۔ ہم عمر نازنین گوری آنکھوں والیوں کی صحبت۔ ہا۔ ہا! زندگی کا مزہ جنت میں موجود ہے۔ اور نازنین کا کام بھی نہایت ہی دلپسند ہے۔ کھاؤ۔ پیو۔ مزے اڑاؤ اور کیا چاہئے۔ احسان ہے اللہ تعالیٰ کا!

صاحب وید بھی تو آنند رس چکھانے کا وعدہ دیتا ہے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ وہ آنند رس اندریوں (حواسوں) سے بھوگنے کا نہیں۔ کیونکہ بغیر ستھول شریر دھارن کئے ہی یہ جیو آتما [illegible]

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کیا ہے؟

نمبر ۳ (از شری وید آنند جی تیرتھ مہاراج) نمبر ۳

(۱۶) آریہ ودیالیہ میں وید آدی سناتن آرش گرنتھوں کا پٹھن پاٹھن ہوا کرے گا۔ اور سب ستری پرشوں کو وید وکت ریتی ہی سے شکشا دی جائے گی۔

(۱۷) اس سماج میں سودیش کے ہت ارتھ دو پرکار کی شدھی کے لئے یتن کیا جائے گا۔ ایک پرمارتھ۔ دوسرے ویوہار۔ ان دونوں کا شودھن تتھا سنسار کے ہت کی انتی کی جائے گی۔

(۱۸) اس سماج میں نیائے یکشپات سے رہت اور پرتیکش آدی پرمانوں سے یتھاوت پریکشت ستیہ دھرم وید وکت ہی مانا جائے گا۔ اس سے ویپریت کدا پی نہیں۔

(۱۹) اس سماج کی اور سے شریشٹھ ودوان لوگ ست اپدیش کرنے کے لئے سمیہ انوکول سرودتر بھیجے جائیں گے۔

(۲۰) ستری اور پرش ان دونوں کے ودیا ابھیاس کے نیے یتھا سمبھو پرتیک ستھان میں آریہ ودیالیہ پرتھک پرتھک بنائے جائیں گے۔ ستریوں کی پاٹھ شالہ میں ادھیاپکا آدی کا پربندھ سب ستریوں دوارہ ہی کیا جائے گا۔ اور پرشوں کی پاٹھ شالہ میں پرشوں دوارہ۔ اس سے ورودھ نہیں۔

(۲۱) ان پاٹھ شالاؤں کی ویوستھا پردھان آریہ سماج کے انوکول پالن کی جائے گی۔

(۲۲) اس سماج میں پردھان آدی سب سبھاسدوں کو پرسپر پریتی پوروک ابھیمان۔ ہٹھ۔ دراگرہ۔ اور کرودھ آدی درگنوں کو چھوڑ کر اپکار اور سہرد بھاو (دوستانہ طریقہ) نردیر ہو کر سو آتم وت سب کے ساتھ برتنا ہوگا۔

(۲۳) وچار کے سمے سب ویوہاروں میں جو نیائے یکت سروہت سادھک ستیہ بات ستھر ہو۔ وہ سب سبھاسدوں پر پرکاشت کر کے وہی بات مانی جائے۔

(۲۴) جو منش ان نیموں کے انوکول آچرن کرنے والا۔ دھرماتما سداچاری ہو۔ اس کو اتم سبھاسدوں میں پرونشٹ کرنا اس کے ویپریت کو سادھارن سماج میں رکھنا اور اتینت پرتیکش دشٹ کو سماج سے نکال ہی دینا۔ پرنتو یہ کام پکشپات سے نہیں کرنا۔ کنتو یہ دونو کاریہ سرشریشٹھ سبھاسدوں کے وچار ہی سے کئے جائیں۔ انیتھا نہیں۔

(۲۵) آریہ سماج۔ آریہ ودیالیہ۔ آریہ پرکاش پتر اور آریہ سماج کا کوش ان چاروں کی رکھشا اور انتی پردھان آدی سب سبھاسد تن من دھن سے سدا کیا کریں۔

(۲۶) جب تک نوکری کرنے اور کرانے والا آریہ سماجستھ ملے۔ تب تک اور کی نوکری نہ کرے اور نہ کسی انیہ کو نوکر رکھے۔ وے دونوں پرسپر سوامی سیوک بھاؤ سے یتھا یوگیہ برتیں۔

(۲۷) جب بواہ جنم مرن اتھوا انیہ کوئی دان کرنیکا اوسر اپستھت ہو۔ تب تب آریہ سماج کے نمت دھن آدی دان کیا کریں۔ ایسا دھرم کا کام دوسرا کوئی نہیں ہے۔ ایسا سمجھ کر اس کو کبھی نہ بھولیں۔

(۲۸) ان نیموں میں سے یدی کوئی گھٹایا بڑھایا جائے گا۔ تو سب سرشریشٹھ سبھاسدوں کے وچار ہی سے سب کو ودت کر کے ایسا کرنا ہوگا۔

ان نیموں پر غور کیجیے۔ اس سے آپ کو کم از کم سمت ۱۹۳۲ یعنی ۱۸۷۵ء تک سوامی جی کے وچار کیا تھے۔ اس بات کا اچھی طرح گیان ہو جائیگا۔ اس واسطے پاٹھکوں کی سہولیت کے لئے کچھ سنکیت کر دیتا ہوں۔

آریہ سماج کیوں قائم کیا گیا؟ اگر اس سوال کا جواب مل جائے۔ تو آریہ سماج کے سروپ سمجھنے میں بہت مدد ملے گی۔ آپ پہلے نیم کو پڑھئے۔ اس میں اس سوال کا جواب موجود ہے۔ وہ اس پرکار ہے:۔

"سب منشیوں کے ہت ارتھ آریہ سماج کا ہونا آوشیک ہے"

یعنی سب انسانوں کی بھلائی کے لئے آریہ سماج کا ہونا ضروری ہے۔ اس نیم میں بھارت ورش یا آریہ ورت کے ہت کے لئے آریہ سماج کی ضرورت نہیں بتائی گئی۔ شیو۔ شاکت۔ وشنو وغیرہ کسی سمپردائے یا ہندو جاتی کے ہت تک ہی آریہ سماج کو محدود نہیں کیا گیا۔ بلکہ سب منشیوں کے ہت ارتھ آریہ سماج کا ہونا آوشیک مانا گیا ہے۔

آریہ رشی ہمیشہ ہی دیش کال قوم کی تنگ حد بندی سے اوپر رہتے ہیں۔ پراچین ویدک رشیوں کے نقش قدم پر چلنے والے مہرشی دیانند کیسے اپنے آپ کو کسی ایک بے معنی حد میں باندھ سکتے تھے۔

اچھا آریہ سماج قائم ہو گیا۔ لیکن وہ کسی طرح سب منشیوں کا ہت سادھن کرے؟ اس سوال کے جواب کیلئے نیم نمبر ۲ و ۱۱ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۸ پر غور کیجیے پہلے نیم نمبر ۱۸ کو لیجیے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اس سماج میں دھرم وید وکت (جو وید میں کہا گیا ہے) مانا جائے گا۔ اس سے ویپریت (الٹا) کدا پی (کبھی) نہیں۔ یعنی ویدوں میں بتلائے گئے دھرم کا پرچار کرنے اور ماننے منوانے کے لئے آریہ سماج قائم کیا گیا۔ کیوں وید وکت دھرم ماننے پر زور دیا گیا۔ اس کا جواب بھی اسی نمبر ۱۸ نیم میں ہی درج ہے۔ نیائے پکشپات سے رہت اور پرتیکش آدی پرمانوں سے یتھاوت پریکشت ستیہ دھرم وید وکت ہی ہے۔ پرانے مہاتماؤں کی طرح اپنے مطالعے کے بل سے سوامی جی بھی اسی نتیجہ پر پہنچے۔ کہ وید میں کسی کا پکش پات نہیں اس میں پکشپات ہو بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ وید تو سب منشیوں کے لئے ہے جیسا کہ یجروید کے چھبیسویں ادھیائے کا مشہور عالم دوسرا منتر بتاتا ہے۔ کہ وید رو پی کلیانی بانی سب انسانوں کے لئے ہے۔ قرآن اور بائیبل کی طرح وید کسی خاص قوم یا فرقہ کیلئے مخصوص نہیں۔ اور اس میں پتا کے سنیوگ کے بغیر ماں کے پیٹ سے بچے کی پیدائش یا شق القمر یا مرد کو اگر بھ ہو جانے وغیرہ جیسی خلاف قدرت اور اسی لئے ناقابل ثبوت کوئی بھی بات نہیں۔ اسی واسطے ویدک رشی علی الاعلان کہتے ہیں کہ دھرم کا راز وہی سمجھ سکتا ہے جو ترک شاستر اور عقل سے کام لیتا ہے۔ وید دھرم کا راز بتانے والا ہے اس واسطے وید میں کوئی بات خلاف عقل یا غیر معقول نہیں ہے۔ لفظ وید کے معنی ہی گیان ہیں۔ ویدک دھرم میں درخت علم یا عقل کے پھل کھانے کی ممانعت کہیں بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہاں عالموں اور عاقلوں کی سدا عزت اور توقیر رہی ہے۔ وید۔ وید شبد سے سوامی جی کوئی گول مول معنے نہیں لیتے۔ بلکہ مشہور عالم رگوید۔ یجروید۔ سام وید اور اتھروید ہی ان کے ہاں وید کا مفہوم ہیں۔ جیسا کہ نیم ۲ میں کہا ہے کہ

"اس سماج میں مکھیہ سوتہ پرمان ویدوں ہی کو سمجھا جائے گا"، اور شت پتھ وغیرہ کو وید کے مطابق ہونے سے مانا جائے گا۔ اب یہ شت پتھ برہمن تو مشہور یجروید کا برہمن ہے تو اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ رشی دیانند وید کے مفہوم کے متعلق بالکل غیر مبہم پوزیشن رکھتے تھے۔ یہ بات آریہ سماج کے موجودہ دس نیموں میں آئے تیسرے نیم کے الفاظ "وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے" سے اور بھی مضبوط ہو جاتی ہے۔ رشی نے "سب ستیہ ودیا کا پستک وید ہے" یہ نہیں لکھا بلکہ "وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے" لکھا ہے۔ زباندانی کی معمولی واقفیت رکھنے والا انسان بھی ان دونوں فقروں کے فرق کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ نیم ۲ کو ذرا غور سے دیکھیں تو وہاں بھی وید ایک مخصوص چیز کا نام معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر وید کوئی بھی مخصوص کتاب نہیں۔ تو وید وکت لفظ بے معنی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نیم نمبر ۱۶ میں وید آدی سناتن آرش گرنتھ کہہ کر سوامی جی وید کے متعلق اپنے مفہوم کو بالکل صاف کر جاتے ہیں وید سناتن گرنتھ ہیں اور اس کے مطابق شت پتھ وغیرہ آرش گرنتھ ہیں۔

نیم ۱۱ میں سام دید گان کا ودھان اور پھر منتروں کے ارتھ اور ودیا گیان کرنے کا ودھان تو کوئی بھی شک باقی نہیں رہنے دیتا۔ اور اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ سوامی دیانند جی وید سے مطلب رگوید۔ یجروید۔ سام وید اور اتھروید لیتے تھے۔

ان ویدوں کے پرچار سے سوامی جی منش جاتی کا ہت کرنا چاہتے تھے۔ ان کا سارا جیون اس بات کا زبردست پرمان ہے اس واسطے میں آپ کو ایک پرمان دیا جاتا ہے جو شاید آپ کے سامنے پہلے نہ آیا ہو۔ رشی دیانند کے پرچار سے سبھی او ویدک دھرمی لوگوں میں کھلبلی سی پڑ گئی تھی۔ عیسائیوں کو بھی اب مشکل پڑی۔ وے بہت گھبرائے۔ نیچے لکھے اقتباس سے آپ کو ان کی گھبراہٹ کا کچھ گیان ہو جائیگا جو بیرونک بھائی پکشپات سے یا اگیان سے۔ یا خود لوگوں کے بہکانے سے یہ کہا کرتے ہیں کہ رشی دیانند نے ویدک دھرم کو عیسائیت کے روپ میں پیش کیا ہے۔ وے مہاتما مندرجہ ذیل اقتباس کو غور سے پڑھنے کی کرپا کریں۔

پادری ایس۔ کے۔ میکڈانلڈ اپنی کتاب "ویدک ریلیجن" صفحہ ۳۲ پر یہ شکایت کرتا ہے کہ پڑھے لکھے ہندو یہ کہہ کر کہ ویدک دھرم سب برائیوں سے مبرا اور پاک مذہب ہے۔ اور کہ پنڈت سوامی دیانند اور اس کے امریکن دوستوں کے ساتھ ملکر "ویدک دھرم ایک سچا دھرم ہے" یہ کہتے ہوئے عیسائی بننے سے انکار کر دیتے ہیں اس کے بعد وہ لکھتا ہے There is a peculiar charm for the patriotic Hindu in such advocacy. We need not wonder there fore. What the newspapers inform us that the people rush in crowds to hear the learned pandit descanting on the lofty exalted position the country occupied in Vedic times.

ویدوں کو اس روپ میں پیش کرنا محب وطن ہندو کے لئے ایک خاص کشش رکھتا ہے۔

(باقی آئندہ)

آریہ سماج دیپالپور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دیپالپور کا سالانہ جلسہ ۲۶ رمئی کو ہونا تھا۔ مگر چند کارنوں سے اس سے اگلے سپتاہ یکم - ۲ - ۳ رجون ۱۹۳۵ء کو بڑے سماروہ سے ہوگا جس میں بڑے بڑے ودوان اور لائق اپدیشک پدھاریں گے

(کشمیری لال منتری)

آریہ سماج نارائن گڑھ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج نرائن گڑھ ضلع انبالہ کا وارشک اتسو ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ ر اپریل کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا۔ مورخہ ۲۶ ر اپریل کو ۲ بجے دوپہر پنڈال آریہ سماج سے جلوس سنکیرتن مختلف گلی کوچوں اور بازاروں سے ہوتا ہوا واپس پنڈال میں آکر ختم ہوا۔

مورخہ ۲۷ - ۲۸ ر اپریل کو شری سوامی کیولانند جی۔ پنڈت سوم دیو جی۔ پنڈت بشیشور دیو جی و پنڈت گوردت سنگھ جی کے مختلف مضامین پر بڑے پربھاؤشالی ویاکھیان ہوئے۔ مہاشہ تھا سنگھ جی بھجنیک کے منوہر اور موثر بھجنوں سے جنتا بہت آنندت ہوئی۔ پنڈت رام دت جی نے میجک لینٹرن دوارہ عام فہم شاعری میں نہایت عالمانہ اپدیش اور لیکچر دیئے۔ حاضری رات کو دو ہزار کے لگ بھگ ہو جایا کرتی تھی دن کے وقت بھی آریہ سماج کی وشال بھومی کا پنڈال نر اور ناریوں سے کھچا کھچ بھرا رہتا تھا اور نر اور ناری بڑے پریم سے وید روپی امرت ورشا سے ترپت ہو رہے تھے۔ مہاشہ امر سنگھ جی بھجنیک کے منوہر بھجن دلپسند تھے۔ غرضیکہ اتسو نہایت سماروہ سے منایا گیا۔ اور نر وگھن سماپت ہوا۔

(سادھو رام ورما آریہ نرائن گڑھ)

آریہ سماج گوجرہ کے پرستاؤ :-

آریہ سماج گوجرہ ضلع لائل پور نے اپنے ست سنگ ۲/۵ ۱۲ میں حسب ذیل رزولیوشن پاس کئے۔

(۱) آریہ سماج گوجرہ لالہ دیوراج جی کے سورگباش ہونے پر شوک پرگٹ کرتی ہے لالہ جی کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے بانی مبانی تھے۔ اور آریہ سماج کا زبردست کام کرنے والے تھے۔ ان کے پریوار اور کنیا مہاودیالیہ کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے پربھو سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ سورگیہ لالہ جی کی آتما کو سدگتی اور ان کے رشتہ داروں کو شانتی پردان کرے۔

(۲) آریہ سماج گوجرہ کو یہ جان کر مسرت ہوئی ہے کو شری مید دیانند جنم شتابدی متھرا کے موقعہ پر فیصلہ کے انوسار بابو گھنشام سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے نے آریہ دواہ بل اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ یہ سماج بل کی پر زور تائید کرتا ہوا گورمنٹ سے التماس کرتا ہے۔ کہ اس بل کو آگامی اجلاس میں سویکار کرے۔

(اچمن لعل منتری)

وید پرچار

(صفحہ ۵ سے آگے)

وہ عیسائیوں کی نقل ہے وہ بدیشی ہے انہیں دھن سرکار سے ملتا ہے کچھ بدیش سے آتا ہے آریہ سماج بدیشی نہیں ہے۔ ویدک سنسکرتی میں دو ہی اپدیشک مانے ہیں۔ سنیاسی اور برہمن - آریہ سماج میں سنیاسی ہونے والے انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ برہمن بننے والے بہتیرے ملتے ہیں۔ بہتیروں کی خواہش ہے لیکن وہ وشیوں کے بھوگ کے ساتھ برہمن بننا چاہتے ہیں۔ جو ناممکن ہے۔ اس لئے وہ خوش ہوتے ہیں۔ نہ ان کے یجمان ان سے پرسن ہوتے ہیں کیونکہ وہ دوستو میں برہمن نہیں ہیں۔ وہ عزت کے لئے برہمن بنتے ہیں۔ لیکن بھوگوں کی کامنا گرہستیوں سے کم نہ ہونے سے وہ بھوگی برہمن کہے جا سکتے ہیں۔ تیاگی برہمن نہیں۔

میں امید کرتا ہوں۔ آریہ سماجیں اس لیکھ پر وچار کر کے کچھ عمل کریں گی طرف قدم بڑھائیں گی ورنہ آریہ سماجوں کے لئے وہی فقرہ کہہ کے میں ختم کرتا ہوں :-

کسی سے یاد کرو گے

ہم ہیں سیلانی فقیر

اردھ شتابدی

(صفحہ ۲ سے آگے)

علاوہ ازیں پنجابی مرد عورتیں زیادہ تر گورمکھی جانتے ہیں۔ اس لئے انہیں آریہ بنانے کے لئے لٹریچر بھی گورمکھی میں مہیا کرنا پڑے گا۔ سبھا کی اردھ شتابدی کے بعد تحریر کے کام کو خاص تقویت دی جانی چاہیئے۔ تب ہی ہم مرزائی، عیسائی مبلغوں کا مقابلہ کر کے ویدک سنسکرتی کی رکھشا کر سکیں گے۔

(VIII) گوروکل کانگڑی کے جلسہ کے تشبیہات پنڈت بدھ دیو جی نے ایک لیکھ لکھا تھا۔ جس میں انہوں نے گوروکل کے جلسہ سے پہلے تین میلے ارتھات رشی بودھ اتسو کے موقعہ پر برہمن میلا۔ دسہرہ پر کھشتری میلا۔ اور دیوالی کے موقعہ پر ویش میلا کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ جس جس سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا ہے اس نے اس تجویز کو بڑا پسند کیا ہے اس کے لئے سبھا کے جنرل اجلاس میں اس پرستاؤ پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اردھ شتابدی سے پیشتر ہی اس پر عملدرآمد شروع ہونا چاہیئے

(IX) آج کل ودیشی لوگ عیسائی مت سے بڑے تنگ آئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی آریہ سماج کا سندیش ان تک پہنچاتا ہے۔ تو وہ بڑے پریم سے سنتے ہیں یہ پنڈت اجودھیا پرشاد کی رپورٹوں سے جو وہ امریکہ سے بھیجتے رہتے ہیں۔ اچھی طرح سے پتہ لگتا رہتا ہے۔ اب تو جرمنی کے پریزیڈنٹ ہٹلر نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ میرے ملک میں صرف وہی شخص رہ سکتے ہیں۔ جو آرین نسل سے ہیں۔ اس لئے یہ آریہ ویروں کے لئے ایک سنہری موقع ہے کہ وہ اپنے مشنری جرمنی بھیجیں جو وہاں جا کر لوگوں کو وید امرت پلائیں۔ اردھ شتابدی منڈل کو ضرور اس پر وچار کرنا چاہیئے

(X) رشی دیانند اپنے جیون کال میں پورانکوں مسلمانوں و عیسائیوں سے کئی شاستر ارتھ بحث و مباحثے کر چکے تھے بلکہ لاہور میں رحیم خان کی کوٹھی پر بھی آپ ٹھہرے تھے۔ تو وہاں آپ نے اسلام کا کھنڈن شروع کر دیا تھا۔ اب کچھ عرصہ سے آریہ پرشوں میں یہ وبا پھیل رہی ہے کہ اب کھنڈن نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے لوگ ناراض ہوتے ہیں۔ ... آریہ سماج کے جو نئے

نیم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔ ہاں البتہ سچ کے اظہار کے لئے میٹھے لفظ تلاش کرنے چاہئیں کیونکہ رشی دیانند نے یہ آپ کہہ گئے ہیں :-

सत्यम् ब्रूयात्प्रियम् ब्रूयात्

न ब्रूयात् सत्यम् अप्रियम्

یعنی سچ بات کہو میٹھی کہو۔ جو بات کڑوی ہو اگر سچی ہے۔ تو بھی مت کہو۔ اس کے لئے میٹھے لفظ تلاش کرو۔ اس لئے سچائی کے اظہار کے لئے شاستر ارتھ و مباحثے جگہ جگہ پر رکھنے چاہئیں تا کہ لوگوں کو سچ و جھوٹ کی تمیز ہو سکے۔ ایسے موقعوں پر معمولی پرچارکوں کی بجائے ودوانوں کو بلانا چاہیئے۔ مبادا ایک معمولی اپدیشک ایسی غلطی کر بیٹھے۔ جو کہ آریہ سماج کو ہانی پہنچانے والی ہو۔ اور جس کی تلافی ہی ناممکن ہو جائے۔ یہ چند تجاویز میں نے آپ کے سامنے رکھنے کی کوشش کی ہے۔ آشا ہے کہ آپ ان پر وچار کریں گے۔ اور ان کو عملی جامہ پہنانے کا پربندھ کریں گے۔

ادم ستم

۱۴۹

گرمیوں کا موسم ہے

ان دنوں ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات بہت ہو جاتی ہیں۔ پیاس بہت لگتی ہے پیا جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے۔ دست و بدہضمی اور پیٹ کے بیشمار امراض اس کا ستیاناس کر دیتے ہیں جو کہ سیر یوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ اسواسطے آجکل کے

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دینگی کہ آپ حیران ہو جائیں گے

یہ وقت بے وقت کی تکلیف گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے۔

جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایک بڑا ڈاکٹر یا حکیم گھر میں موجود ہے چاہے کوئی بیماری ہو۔ استعمال کرو ضرور فائدہ ہوگا بہت عجیب چیز ہے۔ ہزاروں گرہنیوں کی رائے ہے کہ امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کے پاس رکھنی چاہیئے۔ نہ جانے کب ضرورت پڑ جاوے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی

احتیاط نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و بر یہ امراض میں دھوکا دے کر وہ نقصان کا باعث ہوتی ہیں صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :- امرت دھارا — لاہور

المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ، امرت دھارا ڈاکخانہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیانند اپدیشک ودّیالیہ لاہور دس سالہ جیون پر
ایک نظر

از شری پنڈت نردیو جی سدھانت شرومنی منشی فاضل دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور

جس کا دسواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء بروز شکروار گورودت بھون میں منایا جاویگا۔ اس اوسر پر کا سیابب طلبا کو ڈگریاں دی جائیں گی اس آرٹیکل میں ودیالیہ کے دس سالہ کام کو باوجود اختصار کے اس خوبصورتی سے قلمبند کیا گیا ہے کہ پڑھنے والے کے آگے ودیالیہ کی صحیح خدمات کا حقیقی فوٹو کھینچ کر رکھ دیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

ی دیانند جنم شتابدی کے اوسر پر پنجاب
رشی کا سمارک قایم کرنے کے سمبندھ میں
یہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایک اُپدیشک
دیالیہ کھولنے کا پرستاؤ سویکار کیا اور یہ سوچا
۔ کہ اگر کوئی داتی سجن ایک لاکھ روپیہ اس غرض
لئے دان دیدے تو اس راشی کے سود سے یہ
یالیہ چلتا رہے گا۔ اس دوران میں دھن اکترت
کا بار بوجہ شری سوامی ستیانند جی مہاراج
نے اوپر لیا۔ اور وہ اس کام میں لگ گئے انہوں
کئی ماس اس مقصد کے لئے خرچ کئے۔ انیک ستھانوں
رشی بھگتوں نے اپنے گورو کے مشن کو سترت
نے کے لئے یتھا شکتی دھن کی سہایتا کی گئی
رنوں سے وہ راشی پوری تو اکترت نہ ہو سکی
اس کا ایک بڑا حصہ ضرور وصول ہو گیا۔ اس کام
فارغ ہو کر ودیالیہ کا سنگ بنیاد رکھ دیا
گیا۔ اور ۲۱ چیتر دیانند آبد ۱۰۰ بروز
ام نومی) لاہور میں دیانند اپدیشک ودیالیہ کی
ستھاپنا کر دی گئی۔

ودیالیہ کا ادیش ودیالیہ کے نام سے ہی ظاہر
ہے۔ ادہتات رشی دیانند کے مشن کو وسعت دینے
کے لئے پرچارک اپدیشک۔ سولیکہ پروہت
ور دھارمک سیوک تیار کرتا۔ اس لئے اس
یالیہ میں ویدک سدھانتوں کے گیان پروشیش
دیا جاتا ہے۔ آتیہ مت متانتروں کا گیان پراپت
نے کے لئے اُن متوں کے مول گرنتھ پڑھائے
تے ہیں۔ یورانک۔ سکھ اور اسلام مت کے
لشن کا خاص انتظام ہے عربی کی پڑھائی
کے لئے ابتدا میں ضرور کچھ دقتوں کا سامنا
نا پڑا۔ کیونکہ جو صاحب بھی عربی پڑھانے
لئے آتے تھے۔ وہ تھوڑا عرصہ بعد مسلمانوں
کی دھمکیوں کا شکار ہو کر اس کام کو چھوڑ دیتے
۔ آخرکار یو۔ پی کے ایک سجن مولوی محمد حسن
حب نے تین چار سال تک نہایت لگن سے
م کیا۔ جس کے لئے ودیالیہ اُن کا مرہون منت
۔ اب جب کہ ودیالیہ کے سناتک شری
رت شودت جی سدھانت شرومنی نے پنجاب
یورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لیا ہے
دقت بھی رفع ہو گئی ہے اب ودیالیہ کے پاس
سلامی لٹریچر کے مطالعہ اور چھان بین کے لئے اردو
کا اور عربی کے ودوان بھی موجود ہیں۔
ودیالیہ کی پڑھائی سے صرف ودیالیہ کے
یارتھی ہی لابھ نہیں اٹھاتے۔ بلکہ انیہ چھاتر
جو دوسرے شکشالیوں میں پڑھتے ہیں سدھانت
شن۔ ساہتیہ اور عربی کی شکشا کے لئے ودیالیہ کی
سوں میں اکثر شامل ہوتے رہتے ہیں۔

پرچار کاریہ

می پرچار کے علاوہ گرمیوں کی چھٹیوں میں
یارتھی عموماً پرچار کے لئے باہر بھیجے جاتے ہیں

ان کے پرچار کا نتیجہ اکثر ایسے گاؤں ہوتے ہیں۔ جہاں پہلے سماج کا پرچار نہیں ہوتا اُن کے پرچار کے متعلق ہر سال نہایت حوصلہ افزا رپورٹیں آتی ہیں۔ (درحالیکہ وہ ابھی شکشا پراپت کر رہے ہیں) اُن میں سے بطور مشتے نمونہ از خروارے دو مہانو بھاؤں کی رائے آپ کے پیش کرتا ہوں جن کے نام سے آریہ جنتا بخوبی واقف ہے
شریمان مہاشے رمل چند جی وکیل منتری آریہ سماج پاکپٹن لکھتے ہیں:-
دیانند اپدیشک ودیالیہ کے تین ودیارتھی پرچار کے لئے یہاں پہنچے۔ متواتر ایک ہفتہ تک شام کو ۸ سے ۱۰ بجے تک ان کے بھجن تھا اُپدیش ہوتے رہے۔ یہاں کی جنتا نے اُن کے وچاروں سے بہت فائدہ اٹھایا۔ ہمارا یقین ہے کہ اگر دیانند اپدیشک ودیالیہ اسی لگن کے ودوان پیدا کر رہا ہے تو چند سال میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کام نہایت تسلی بخش ہو جائے گا۔ آریہ سماج میں حاضری بہت کافی ہوتی تھی۔ اور لوگ اُن کے اُپدیش نہایت شوق سے سنتے تھے۔ ودیارتھیوں کے بولنے کا طریق نہایت مؤثر اور دلکش ہے۔
مانیہ شریمان ڈاکٹر لال چند جی انبالہ چھاؤنی سے لکھتے ہیں:- اُپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھی جو میری دیکھ ریکھ میں کام کرتے رہے ہیں میں ان کے کاریہ سے سدا ہی سنتشٹ رہا ہوں میں نے پرچار کی لگن۔ کام کرنے کی شکتی کفایت شعاری اور سمے کا جائز استعمال آدی گن جو ایک پرچارک میں ہونے چاہئیں سبھی اُن میں پائے ہیں۔ میں ان کے کام سے بہت خوش ہوں۔ اور مجھے اُن سے بہت کچھ آشائیں ہیں۔
مندرجہ بالا سطور کسی مزید حاشیہ آرائی کی محتاج نہیں۔ آپ اس سے ودیارتھیوں کے دھرم پریم اور پرچار کی لگن کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ان مہانو بھاؤں کی سمتیاں ہیں جو آریہ سماج کے پرانے سیوک ہیں۔
ودیالیہ نے اب تک نمن لکھت کاریہ کرتا دیئے ہیں۔ جو مختلف مقامات پر کسی نہ کسی روپ میں آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں:-

(۱) شری پنڈت شودت جی سدھانت شرومنی مولوی فاضل ادھیاپک اپدیشک ودیالیہ۔
(۲) شری پنڈت شانتی پرکاش جی سدھانت بھوشن مناظر اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
(۳) شری پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ (۴) شری پنڈت نتھیشور دیو جی سدھانت شرومنی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
(۵) شری پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے شاستری سدھانت بھوشن ریسرچ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا۔
(۶) شری پنڈت پورن چند جی سدھانت بھوشن اپدیشک آریہ
(۷) " " ہربال جی " " " " "
(۸) " " نرنجن رام " " " " "
(۹) " " سوم دیو " " " " "
(۱۰) " " جگن ناتھ جی پرچارک
(۱۱) " " بھگوت دت جی " " " "
(۱۲) " " سوریہ دیو جی سدھانت شرومنی کاویہ تیرتھ ادھیاپک پرام آشرم امرتسر
(۱۳) شری پنڈت چندر بھان جی سدھانت بھوشن پروہت آریہ سماج
(۱۴) " " نرنجن دیو " " وشارد " " سیالکوٹ
(۱۵) " " بلراج " " " " " " والا منڈی
(۱۶) " " جگدیو جی سدھانت بھوشن ادھشٹاتا گورو کل کرتھل
(۱۷) " " دھرم دیو جی گوروکل ہیٹ سورنی
(۱۸) " " شونندن جی سدھانت بھوشن آریہ سماج کلکتہ
(۱۹) " " جے دیو جی شاستری آریہ سماج سلطانپور لودھی
(۲۰) " " برہمدت جی سدھانت بھوشن ادھشٹاتا چوڑ
(۲۱) " " مہندر جی " شرومنی شاستری آریہ اناتھالیہ اجمیر
(۲۲) " " شری نرین دیو جی ادھیاپک سنسکرت پاٹھشالہ کوٹ شیرانکوٹ (۲۳) شری پنڈت ہری دیو شرما شاستری ادھیاپک گوروکل کمالیہ (۲۴) شری پنڈت چندر جی سدھانت بھوشن ادھیاپک گوروکل برالسی۔
(۲۵) شری کرشن دیو جی آریہ کنیا مہا ودیالیہ بڑودہ۔
(۲۶) شری یت نریندر جی ایڈیٹر اخبار ویدک آدرش حیدرآباد دکن (۲۷) پنڈت اندر وکاش جی سدھانت بھوشن کلکتہ (۲۸) شری ماسٹر ایشور چند جی سدھانت وشارد ادھیاپک ہبلی (کرناٹک)
(۲۹) شری یت سدھاکر جی گرام پرچارک بریلی
(۳۰) شری یت یادیو ہم جی پرمارتھی اپدیشک آریہ سماج باندی کھوئی۔

مندرجہ بالا سطور سے آپ کو یہ امر واضح ہو گیا ہوگا کہ اس قلیل عرصہ میں ودیالیہ نے کس قدر بیش قیمت کاریہ کرتا آریہ سماج کو دیئے ہیں ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو دور کے پرانتوں میں جہاں پہلے اپدیشک نہیں پہنچ سکتے آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں اس کو درشٹی میں رکھتے ہوئے اب ناظرین خود فیصلہ کریں کہ جس ادیش سے ودیالیہ کھولا گیا تھا۔ وہ پورا ہو رہا ہے یا نہیں۔
باوجود اس قدر کام کے اگر ودیالیہ کا نام آریہ جنتا آریہ پرشوں تک نہیں پہنچا۔ تو اس کا کارن یہ نہیں کہ ودیالیہ نے اس عرصہ میں کچھ کام نہیں کیا بلکہ اس کا ایک کارن یہ ہے کہ شروع سے اس ودیالیہ کی باگ ڈور اُن دیت راگ سنیاسیوں کے ہاتھ میں رہی ہے۔ جو اپنے کام کا ڈھنڈورہ پیٹنا اپنی شان کے منافی سمجھتے ہیں ودیالیہ کی کامیابی کا راز جہاں ایک طرف اس میں ہے کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جیسی شرومنی سبھا کے پربندھ اور نریکشن میں چل رہا ہے۔ وہاں دوسری طرف اس میں ہے کہ اُسے پوجیہ شری سوامی آتمانند جی جیسا اَتھک کام کرنے والا آچاریہ ملا ہوا ہے۔ آپ کے اُوپر سبھا کے کتنے ہی کاموں کا بھار ہے مگر آپ ان سب کو جس خوبی سے سرانجام دے رہے ہیں اُسے وہی لوگ جان سکتے ہیں جنہیں آپ کے ساتھ رہنے اور کام کرنے کا موقع ملا ہے۔

اپیل

جس سمے ودیالیہ کھولا گیا تھا۔ اس سمے شری منتری جی تھا سبھا کے انیہ ادھیکاریوں کی یہ سمتی تھی کہ ودیالیہ کے لئے اتنا دھن اکٹھا کر لیا جائے جس کا ماہانہ سود پانچ چھ سو روپے ہو جائے اور اسی سے ودیالیہ کا کاریہ بھلی بھانتی چلتا رہے اور کاریہ کرتاؤں کو اس طرف زیادہ دھیان نہ دینا پڑے۔ لیکن اب کچھ بیت وعدوں کے پراپت نہ ہونے اور کچھ بینکوں کی شرح سود کم ہو جانے کے باعث آمدن میں کافی کمی واقع ہو گئی ہے جس سے پھر اس طرف دھیان دینے کی آوشیکتا پڑی ہے۔ ودیالیہ کا کاریہ آپ کے سامنے ہے اگر یہ سنتوش جنک ہے جیسا کہ ہماری رائے ہے تو ہر ایک ویدک دھرمی کا کرتویہ ہے کہ وہ یتھا شکتی سہایتا دیکر اس کام میں ادھیکاریوں کا ہاتھ بٹائے آریہ سماجوں تھا آریہ پرشوں کو دان آدی دیتے سمے ودیالیہ کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ چھاتر ورتیوں دوارہ بھی ودیالیہ کی سہایتا ہو سکتی ہے۔ مہاشے اگر اپنے خرچ پر اپنے ہاں کے یوگیہ ودیارتھیوں کو شکشا گرہن کرنے کے لئے ودیالیہ میں بھیجیں تو وہ تیار ہو کر ان کے ہی کام آ سکتے ہیں۔ اس طرح سے ودیالیہ اور سماج دونوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے ہمیں پورن آشا ہے کہ پنجاب کی شردھالو آریہ جنتا جوں سے رشی کی بنیہ سمرتی میں جو بویا تھا اور جس کا لہلہاتا پودا آج ان کی آنکھوں

اہم تبدیلیاں

آریہ ساماجک جگت

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور کی سالانہ رپورٹ

مورخہ یکم جیٹھ سمت ۱۹۹۲ کو آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا ہے:-

پردھان :- مہاشہ اننت رام جی۔
اپ پردھان :- مہاشہ گیان چند جی راجپوت
منتری :- مہاشہ گیان چند جی ویدشاستری
اپ منتری :- مہاشہ ہرکشن لال جی
کوشادھیکش :- مہاشہ چرنجیو جی۔
پستکادھیکش :- مہاشہ فقیر چند جی۔

علاوہ ازیں مہاشہ پورن چند جی۔ مہاشہ دولت رام جی اور مہاشہ درگا داس جی انترنگ سبھا کے ممبران منتخب ہوئے۔ اور شری مہاشہ اننت رام جی اور ماسٹر پورن چند جی کو پرتی ندھی چنا گیا۔

(۲) سال گذشتہ کی سالانہ رپورٹ بروقت انتخاب پڑھ کر سنائی گئی۔ جو سویکار ہوئی۔ سال ۱۹۹۱ میں مندرجہ ذیل سنسکار ہوئے:-

جات کرم ۶۔ نام کرن ۷۔ ان پراشن ۱۔ نشکرمن ۲۔ منڈن ۴۔ وواہ ۶۔ انتیشٹی ۲ گرہ پرویش ۲۔ کل میزان ۳۰۔

تعداد ممبران آریہ سماج ہذا سال ۱۹۹۰ میں ۲۶ تھی۔ اور سال ۱۹۹۱ میں ۱۷۔ یعنی سن ۱۹۹۱ میں ۹ ممبران اور بنائے گئے۔ کل چندہ ممبران پانچ روپے ۹ ر ماہوار ہے۔

(۳) آریہ سماج کے ہفتہ وار ست سنگ باقاعدہ ہوتے رہے جن میں حاضری اچھی رہی۔ شری پرم جی بان پرستھی نے دو ماہ تقریباً آریہ سماج مندر میں اپنی رہائش رکھ کر اپنے منوہر اپدیشوں سے شہر کے ناگرکوں کو آنندت کیا۔ لہذا آریہ سماج ہذا ان کا اتی دھنیواد کرتا ہے۔ آریہ پرو پدھتی کے انوسار ہر ایک تہوار شان و شوکت سے منایا گیا۔ جس میں سب آریہ بھائی پریم پوروک حصہ لیتے رہے۔ آریہ سماج مندر میں ہر روز شام کی سندھیا ہوتی رہی۔ اور چھوٹے بچوں کو سندھیا ہون آدی وید منتر شری مہاشہ پورن چند جی سکھاتے رہے جس کا اثر خاص طور پر بچوں پر ہوا ہے۔ آریہ سماج کا ساتواں سالانہ جلسہ نہایت تزک احتشام کے ساتھ منایا گیا۔ جس کی رپورٹ اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔

(۴) سال سمت ۱۹۹۱ میں مختلف فنڈوں میں حسب ذیل آمدنی ہوئی:-

امانت جو مہاشہ پورن چند جی کے پاس تھی ۴۴ روپے ۶ آنے۔ بقایا سابقہ اخیر سن ۱۹۹۰ پاس خزانچی ۱۵ روپے ۱۱ ر ۳ پائی

آمدنی سال سمت ۱۹۹۱ ۴۷۴ روپے ۱۵ آنے

آمدنی سود از رقم امانت پاس مہاشہ پورن چند جی ۶۴ روپے ۹ ر ۶ پائی

کل میزان :- ۶۸۱ روپے ۱۰ ر

تفصیل اخراجات حسب ذیل ہے:-

متفرق اخراجات بمد منظوری انترنگ سبھا ۵۰ روپے ۲ آنے ۶ پائی

وید پرچار ارتھ دان جو آریہ پرتی ندھی سبھا کو جو دیا گیا۔ مبلغ ۱۰۰ روپے

دشانش :- ۵ روپے

ہون ندھی :- ۲۶ روپے ۶ ر ۶ پائی

آریہ ویردل :- ۹ روپے ۸ ر

سالانہ جلسہ کے اخراجات ۱۴۲ روپے ۳ پائی

دستی مال :- ۴ روپے

لیکھرام ندھی :- ۳ روپے ۱۰ ر

دلت ادھار سبھا گوردت بھون لاہور ۳۰ روپے

سہایتا آریہ سماج مندر فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور ۵ روپے

آریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور ۱۰ روپے

کل میزان رقم اخراجات ۴۰۴ روپے ۱۱ ر ۳ پائی ہوئی اب مہاشہ پورن چند جی کے پاس ۱۹۰ روپے ۱۵ ر ۹ آنہ بطور امانت ہیں اور ۸۵ روپے بقایا خزانچی کے پاس جمع ہیں۔

(۵) آریہ سماج کی زیر نگرانی شری کانشی رام آریہ پتری پاٹھ شالہ جاری ہے جس کا کام نہایت عمدگی سے ہو رہا ہے۔ پانچ لڑکیاں امسال دھرم شکشا کے امتحان میں شامل ہوئیں۔ جو کافی نمبر حاصل کر کے پاس ہو گئیں۔ دھارمک شکشا کی طرف خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ تقریباً ۵۰ روپے ماہوار کا خرچ ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے گرانٹ بھی ملتی ہے۔ باقی تمام اخراجات شری مہاشہ کانشی رام جی کے وصیت فنڈ اور دانیوں کے دان سے پورے کئے جاتے ہیں۔ اسوقت تقریباً ۸۲ لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں جن کے واسطے پاٹھ شالہ کے مکان کی اشد ضرورت ہے لیکن دھن کے ابھاؤ سے مکان کا بندوبست نہیں ہو سکا۔ دانی سجنوں کو سہایتا دیکر کرتارتھ کرنا چاہیئے۔

(اننت رام پردھان آریہ سماج)

پرستاؤ:-

(۱) آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا شری لالہ دیو راج جی بانی کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی اچانک مرتیو پر نہایت دلی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ لالہ جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں اور ان کے سمبندھیوں کو ان کے چرن چنہوں پر چلنے اور دھرم بدھ رہنے میں شکتی پردان کریں۔

(۲) آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا "آریہ میرج بل" کی پرزور شبدوں میں حمایت کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ اس مفید بل کو جلد از جلد اسمبلی میں پاس کیا جائے۔

(۳) آریہ سماج ہذا فیروز آباد کے ہندوؤں پر کئے گئے مظالم کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب کی خاص توجہ اس طرف مبذول کراتا ہے۔ تاکہ محققانہ اور منصفانہ تحقیقات کر کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دیوے تاکہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے۔

(اننت رام آریہ پردھان)

آریہ سماج سیالکوٹ کی خبریں

پرتی ندھی

آریہ سماج نے لالہ چرنداس جی ایڈوکیٹ پردھان سماج ہذا۔ لالہ سروپ نارائن جی وکیل منتری لالہ گیان چند جی خزانچی اور پنڈت دیوان چند جی کو آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے چنا ہے لالہ گیان چند جی آر۔ ایم۔ ایس جی کو کنیا مہاودیالیہ کے لئے اپنا پرتی ندھی چنا ہے۔

دھاروال سماج

آریہ سماج دھاروال نے مہاشہ رام رکھا مل جی گپتا اور مہاشہ رام لال شرما کو آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے اپنے پرتی ندھی چنا ہے۔

شوک پرستاؤ

آریہ سماج نے اپنے ہفتہ واری اجلاس ۵/۵/۳۵ بروز اتوار کو مسٹر جگدیش مترجی وکیل اور لالہ گنڈا مل جی سبھاسد سماج ہذا کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کئے۔

دان

لالہ جوندا مل جی و لالہ جھنڈا مل جی نے اپنے برادر لالہ گنڈا مل جی کی مرتیو پر آریہ سماج کو مبلغ ۳۰ روپے دان دیا ہے۔ آریہ سماج سیالکوٹ ۵ روپے۔ آریہ کنیا پاٹھ شالہ سیالکوٹ ۵ روپے وید پرچار فنڈ لاہور ۵ روپے۔ یتیم خانہ راوی روڈ لاہور ۳ روپے۔ آریہ سنگھ ادھار سبھا ۵ روپے یتیم خانہ فیروزپور ۲ روپے آریہ سماج گجرات ۲ روپے متفرق ۳ روپے۔

آریہ پرانتیہ سمیلن

آریہ پرانتیہ سمیلن کی سواگت کارنی سبھا خوب بھرتی ہو رہے ہیں۔ سبھا کا ڈیپوٹیشن سوہو دالہ۔ ظفروال جگہوں پر دورہ کر باقی ضلع کا دورہ جلد ہی شروع کرنیوالا

(رام لعل شرما شہر سیالکوٹ)

آریہ بال سبھا گورداسپور:-

۹ ار مئی ۱۹۳۵ء کو شری لالہ پرکاش جی کی ادھیکشتا میں آریہ بال سبھا گورداسپور کا ادھیویشن ہوا۔ شری ویرسین اور بھگوان جی نے سندھیا کروائی اور سنت رام بالکوں کو برہم چریہ اور سادہ جیون پر مہاشہ سینچر دار بھیشم سردار ہربنس سنگھ پر ... والے ہریجنوں میں اپدیش اور ہون اور ... کروائی گئی۔

اتوار۔ آریہ سماج مندر میں پراتہ کال مہا ست سنگ ہوا۔ اور سردار درشن سنگھ جی پر مہاشہ اتم چند جی کے سپتر کا منڈن سنسکار پنڈت لبھ داس جی نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ (پرکاش چند سیکرٹری)

آریہ سماج چک جھمرہ کے سماچار:-

آریہ سماج چک جھمرہ نے اپنے جنرل اجلاس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن سروسمتی سے پاس کئے۔

(۱) آریہ سماج چک جھمرہ کا یہ اجلاس شری دیوراج جی سنچالک کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی اچانک مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے سمبندھیوں اور کنیا مہاودیالیہ کی چھاتراؤں سے ہاردک سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ سورگیہ کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

(۲) آریہ سماج چک جھمرہ کو یہ جان کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ دیانند جنم شتابدی سبھا کے منتری بابو گھنشیام سنگھ گپتا ایم۔ ایل۔ اے منظوری کے لئے آریہ میرج بل اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ یہ سماج اس بل کی پرزور تائید کرتا ہے اور حکومت و اسمبلی کے ممبران سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کو آگامی اجلاس میں پاس کراویں۔

آریہ سماج چک جھمرہ نے آریہ پرتی ندھی سبھا میں آگامی تین سال کے لئے شری مہاشہ بوڑی رام جی و بابو تیرتھ رام جی کو پرتی ندھی چنا ہے۔

(ہنس راج ویدمنتری آریہ سماج)

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر لکھ دیا کریں (منیجر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج لال کرتی راولپنڈی کی
ماہواری رپورٹ

(۱) بیساکھی کا پوتر تہوار مہاشہ جگن ناتھ جی (ڈپلی وائے) کے گھر پر بڑے اُتساہ سے منایا گیا مہاشہ جی نے آئے ہوئے سجنوں کا موہن بھوگ سے ستکار کیا۔

(۲) تین روز یعنی ۱۶-۱۷-۱۸ اپریل کو پنڈت مکند رام جی بھجن اپدیشک یتیم خانہ جھنگڑ محلہ لاہور نے آریہ سماج مندر میں پرچار کیا سماج کی طرف سے یتیم خانہ کو پانچ روپے دان دیا گیا

(۳) $\frac{۲۲}{۳۵}$ کو مہاشہ سیوک رام جی کی کنیا کا شبھ وواہ لالہ نرسنگھ داس جی کے سپتر مہاشہ مدن لال جی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہوا وواہ سنسکار شری یوجیہ پنڈت مکتی رام جی نے کرایا۔ شری پنڈت جی وید منتروں کی ویاکھیا اس خوبی سے کرتے تھے۔ کہ سننے والوں پر اچھا پربھاؤ پڑتا تھا۔ ساتھ ہی مہاشہ دیوان چند جی و پنڈت مکند رام جی بھجن اپدیشک کے بھجن ہوئے۔ جس سے جنتا پر اور بھی زیادہ پربھاؤ پڑا۔ وواہ سنسکار کو دیکھنے کے لئے جنتا کافی آئی ہوئی تھی۔ ور پکش کی طرف سے ۵۱ روپے ۴ آنے دان پراپت ہوا۔ گورو کل چوہا بھگتاں بیس روپیہ۔ وید پرچار پانچ روپے۔ آریہ پتری پاٹھشالہ لال کرتی دس روپے۔ آریہ سماج صدر دو روپیہ۔ یتیم خانہ جھنگڑ محلہ لاہور پانچ روپیہ آریہ سماج شہر دو روپے۔ آریہ سماج شہر کانیا وبھاگ دو روپے۔ وِدیالیہ شہر دو روپے گئو شالہ ایک روپیہ۔ گوردوارہ لال کرتی ایک روپیہ چار آنے۔ سناتن دھرم سکول لال کرتی ایک روپیہ کنیا پکش کی طرف سے آریہ سماج لال کرتی کو پانچ روپے۔ گورو کل چوہا بھگتاں کو پانچ روپیہ اور دو تھان کھدر باقی دوسرے مختلف فنڈوں کو پانچ روپیہ دان پراپت ہوا۔

(۴) $\frac{۲۴}{۳۵}$ کو آریہ سماج لال کرتی کی انترنگ سبھا نے آریہ انترجاتیہ وواہ بل جو کہ شری گھنشیام سنگھ جی ممبر اسمبلی میں پیش کرنے والے ہیں۔ رزولیوشن پاس کیا گیا۔

(۵) آریہ سماج لال کرتی نے اپنے سیتا ہک سپت سنگ میں شری لالہ دیوراج جی جو کہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے سنچالک تھے ان کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا۔ اور ایشور سے پرارتھنا کی۔ کہ لالہ جی کی آتما کو سدگتی اور ان کے پریوار کو پرماتما شانتی پردان کریں۔

(۶) $\frac{۵}{۳۵}$ کو مہاشہ رام لال آریہ کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ہوا۔ نام آریہ متر رکھا گیا آئے ہوئے سجنوں کا موہن بھوگ سے ستکار کیا گیا۔

(رام لعل آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا آدیش

(از شری لالہ دیوان چند جی وکیل۔ پٹیالہ)

اس سبھا کے اُدیشوں میں کہیں بھی عام تعلیم کا ذکر تک نہیں۔ صرف پہلے ادیش میں ویدوں کے پرچارک نکالنے کے لئے وید ایدیشک و تربالیہ بنانا ضرور لکھا ہے۔ گورو کل کانگڑی دراصل پہلے اسی ادیش کے لئے شروع کیا گیا تھا۔ مگر بعد ازاں آہستہ آہستہ وہ بھی ویدک سے اینگلو ویدک بن گیا۔ جس طرح آہستہ آہستہ اس سبھا نے موگہ کالج کو بھی اپنے زیر انتظام لانے میں کوئی سنکوچ نہیں کیا۔ اور جس مغربی تعلیم کے برخلاف ہمارے پرانے نیتا آج سے ۳۰ سال پیشتر جہاد کے لئے ہر وقت تیار بر تیار رہتے تھے۔ اس تعلیم کے آگے ہمارے اکثر موجودہ لیڈران نے یونیورسٹی سرنگوں کر دیا۔ اور اس زہریلی بلا کو صرف لڑکوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ لڑکیوں کا ستیاناش کرنے کے لئے قبول کر لیا۔ نتیجہ یہ ہے کہ:۔

اس سماج کے پرچار سنگٹھن اور انسٹی ٹیوشنز میں ہر طرف شتھلتا دکھائی دیتی ہے۔ بہت تھوڑے لیڈران ایسے رہ گئے ہیں۔ جن کے دل و دماغ پر ہر وقت آریہ سماج سوار ہے۔ سوامی شردھانند جیسے نڈر اور قربانی مجسم لیڈر اب کہاں ہے۔ لیڈروں کی شردھا۔ تپ اور قربانی پر ہی سماج کی رفتار کا انحصار ہوا کرتا ہے۔ ٹھیک جس طرح سے ریلوے انجن کی رفتار میں ریل گاڑیوں کی رفتار ہوا کرتی ہے۔ آریہ سماج کی زندگی میں یہ ایک نازک وقت ہے۔ آریہ جنتا میں شردھا ہے۔ تپ ہے اور قربانی بھی موجود ہے۔ ان کی نگاہیں آنے والے لیڈران کی انتظار میں ہیں۔

ہمارا لیڈر کوئی آسمان سے نازل نہ ہوگا۔ بلکہ اگر موجودہ لیڈران خلوص دل سے آشرم مریادہ پر چلیں۔ تو اس سماج میں اس وقت بھی اس قدر شکتی ہے۔ کہ ویدوں کا پرچار دنیا کے ہر چہار طرف کرکے موجودہ دنیا کا نقشہ بدل دے۔ کانگرس گو ۵۰ سال سے موجود تھی۔ لیکن مہاتما گاندھی کے تیاگ اور سنیاس نے اس کو ہندوستان میں ایک زبردست انقلابی جماعت بنا دیا۔ جس کے آگے کئی دفعہ سرکار برطانیہ کو جھکنا پڑا۔

تیاگ اور تپ ہی جیون کا امرت ہے سوامی جی نے تیاگ۔ تپ اور شردھا سے اکیلے ہی دنیا میں ہلچل مچا دی۔ ویدوں کے مدفونہ خزانے کو دنیا کی ریسرچ کا سب سے دلچسپ مضمون بنا دیا۔ ہندو قوم کے دقیانوسی توہمات اور بیہودہ رسومات سے سماج کو شدھ کرکے اس میں نیا جیون سنچار کر دیا۔

آریہ سماج کو بنے پچاس سال سے اوپر ہو چکے مگر ابھی تک ہمارے لیڈران میں سے کتنے بان پرستھی اور سنیاسی ہیں۔ کنیا درن آشرم مریادا محض لکھنے اور دوسروں کو پرچار کرنے کے لئے ہے۔ اگر نیتا لوگ خود ہی اس آشرم مریادا کا بھنگ کریں تو انہیں کوئی حق نیتا رہنے کا نہیں۔ اگر پچاس سال کے بعد ان کے اندر دنیا کو لوٹنے کی حرص بڑھتی جائے تو دونوں ہاتھوں سے آریہ سماج روپی گاڑی کو روکنے کی کوشش انہیں ضرور ترک کر دینی چاہئے۔ آریہ سماج کا دل تندرست ہے۔ اسے ابھی تک کوئی بیماری لاحق نہیں ہوئی۔ سوال لیڈران کی ذہنیت کا ہے۔ اگر سرمایہ پرستوں کی بجائے تیاگ اور تپ کرنے والے مزدور اس سے سماج کے نیتا بن سکیں تو اس سماج کی رفتار ضرور تیز ہوگی۔ (ہم موجودہ لیڈران سے تپ اور تیاگ کا تقاضا کرتے ہیں ان کی علیحدگی کو خطرناک سمجھتے ہیں) آریہ سماج میں سرمایہ داری کی سپرٹ خطرناک ہے۔ بڑے بڑے شاندار انسٹی ٹیوشنز ان کے خزانے پر ہونے کے سبب سے بعد ازاں جنتا کی آواز کی بے قدری کرنے لگ جاتے ہیں۔

اس سماج میں انقلاب لانے کے لئے ہم حسب ذیل تجاویز ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

(۱) گورو کل کانگڑی اور اس کے متعلقہ گورو کلوں کو عام تعلیم کے گرداب سے پاک کرکے کیول ماتر سوامی جی کے آدرش گورو کل مندرجہ ستیارتھ پرکاش کے مطابق وید مہاودیالیہ بنانے کے لئے کسی کمٹر سدھانتی کو آچاریہ بنا جائے۔

(۲) سبھا کے تحت ایک ویدک ریسرچ ڈیپارٹمنٹ ضرور قائم کیا جاوے۔ جہاں سے اپنے سدھانتوں پر زبردست کتب رسالے اور ٹریکٹ شائع ہوں اور غیروں کے حملوں کا معقول جواب ہو (سخت افسوس ہے کہ ابھی تک آتمانند المسیح کے غلیظ ٹریکٹ "وید اور ستیارتھ پرکاش" کا جواب تک نہیں دیا گیا جس میں ویدوں اور سوامی جی کی بے حد نندا کی گئی ہے)

(۳) بدھ ممالک میں پرچار کرنے کے لئے خاص اپدیشک تیار کئے جائیں۔ جو چین۔ جاپان اور برہما میں جا کر وہیں شادی کرکے مستقل رہائش اختیار کرکے اپنی ملکوں کی زبانوں میں قیمتی کتب لکھیں۔ اور رسالے جاری کریں۔

(۴) بے شمار آریہ سماج کے سچے سیوک میدان عمل میں آنے کو تیار ہیں۔ مگر ان سے کام لینے والا کوئی موجود نہیں اگر کسی ایکانت جلسہ لائبریری کے ساتھ کچھ عرصہ وشیش تیاری کرنے کا انتظام ہو۔ تو کئی گرہستھی۔ بان پرستھی بننے کے لئے تیار مل جائیں گے اور وہی بہترین بلا تنخواہ اپدیشک بنیں گے۔ اس میں شبہ نہیں کہ سینکڑوں اور ہزاروں ایسے ہی کام ہے کہ آپ کے اندر موجود ہیں۔ اگر کوئی لیڈر ہر طرح سے طاقتور متفقا کام دینے کو تیار ہو سکے۔ تو دیگر بے شمار کارکن اس کے اردگرد خود بخود نکل آئیں گے۔ اوم شم۔

(صفحہ ۱۰ سے آگے)

جب ساری کاماناؤں کو دل میں سے چھوڑ دیتا ہے شانت ہو جاتا ہے۔ تب دیہہ جسم سے الگ ہوا امرت شدھ روپ میں برہم آنند رس کو چکھتا ہے۔ تو گویا قرآنی جنت کا نصیب ہونا خواہشات کو دل میں جگہ دینے سے خلاف ویدک سدھانت ہو سکتا ہے اور لطیف حالت انسانی سے شروع ہو کر کثیف حالت میں بہشت یا نجات ملتی ہے۔ مگر یہ بات قابل غور ہے کہ جو مفرد حالت میں ہوگی وہ لاتبدیل اور مضبوط ہوگی اور مرکب حالت والی ہمیشہ تغیر پذیر اور کمزور ہوا کرتی ہے جہاں ویدک دھرم منش پرماتما کی گود میں بذریعہ ویدوکت آچرن (کیہ۔ سوا دھیائے۔ دان) ہٹلا کر سب پرکار کے دکھوں کا ناش کرتا اور آنند رس چکھاتا ہے۔ وہاں قرآن مجید بے حد درجے کے وشے بھوگ کراتا ہے۔ ویدک دھرم میں آتمک آدھنی استری بھوگ تیاگ برہمچریہ برت دھارن کرنے سے آرمبھ ہوتی ہے۔ مگر دوسری طرف استری بھوگ اور برہم چریہ ناش۔ رنگ رلیاں میں انتم اوّلیشیہ پراپت ہوتا ہے۔ بھوگ میں روگ اور روگ میں دکھ ہوا کرتا ہے۔ پرنتو یجر وید ادھیائے چالیس کا مندرجہ ذیل منتر بتلاتا ہے۔ کہ

हिरण्मयेन पात्रेण सत्यस्या
पिहितं मुखम् । तत्त्वं पूषन्नपावृणु
सत्यधर्माय दृष्टये ॥

دراصل ستیہ "آنند مکتی کا مکھ" دروازہ پرکرتی کے بنے چمکیلے۔ دکھیلے پدارتھوں نے ڈھانک ڈھانک رکھا ہے۔ اے انسان تو اپنے گوشہ اور آتمک بل میں بنا ہوا ستیہ دھرم "مکت اوستھا کو دیکھنے" ہو گئے کے لئے اس پرکرتی کے ڈھکن کو ہٹاوے اندریوں کے وشیوں کو ہٹانے پردہ دور ہو جائے گا۔ پریتم کے درشن نصیب ہونگے۔ پرنتو جب تک اندریوں کے بھوگ رک بدارتھ تیرے من کے سامنے رکھے ہیں۔ ایشور کی پوجا تو نہیں کر سکتا۔ تو تو بت پرست صورت کا غلام سیرت سے الگ اور دکھ کا گھر بنا رہے گا آتمک شانتی ہو۔ پربھو کا پوجاری بن۔ اپنے بردیہ مندر

آریہ سماج سناواں ضلع مظفرگڈھ کا ورتانت

(۱) آریہ سماج سناواں کا اٹھارھواں واریک اتسو مورخہ ۳-۴-۵ مئی ۱۹۳۵ء بروز شکر سینچر۔ اتوار ہوا۔ جس میں شریمان پنڈت ہرپیاد جی۔ پنڈت رام سروپ جی۔ پنڈت شانتی پرکاش اپدیشکان سبھا۔ پنڈت شیو کمار جی ویدالنکار جو ایک یوگیہ ودوان ہمارے اُپ پردھان شریمان لالہ رام چندر جی آریہ سپتر ہیں ۱۰ سال گوروکل کانگڑی سے ویدالنکار کی ڈگری لے کر پدھارے ہیں۔ کے اُتم اُتم ویاکھیان ہوئے۔ بڑا ہی اچھا پربھاؤ پڑا۔ برخوردار شیو کمار جی کی ودوتا سے گوروکل اور آریہ سماج کو چار چاند لگ گئے۔ پرماتما عزیز کو چرنجیو کرے۔ آپ باقاعدہ آریہ سماج کے ممبر بن گئے اور اپنے پتا جی کے آدیش انوسار ساری عمر آریہ سماج کی سیوا کا برت دھارن کر لیا ہے۔ نگر کیرتن میں اور پنڈال میں سمیہ سمیہ پر مہاشہ دیش راج جی و مہاشہ ہرشچندر جی بھجن اپدیشکوں کے بھگتی رس بھرے بھجنوں نے آریہ سماج کے سدھانتوں کا منڈل کے دلوں پر بھلی بھانتی پربھاؤ ڈالا۔

(۲) مورخہ ۳۰ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۲ مئی ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج منڈل میں آریہ سماج کے بائیس ممبران کی اُپستھتی میں نیا چناؤ ہوا۔ جس میں ولئے ہرنشرام جی پردھان و مہاشہ رام چندر جی آریہ و مہاشہ ٹیک چند جی اُپ پردھان۔ مہاشہ ہربنس لعل جی منتری و مہاشہ روشن لال جی ڈاکٹر سہایک منتری و مہاشہ رملداس جی خزانچی اور مہاشہ پریم پرکاش جی پستکادھیکش و چودھری سوبھا رام جی و مہاشہ نارائن داس جی پرتنیدھی سبھا سد نیت ہوئے۔

(۳) نیز نشچیت ہوا کہ بدستور سابق نیم انوسار روزانہ صبح کو سندھیا ہون دیرارتھنا اور رات کو کتھا ہوا کرے گی۔ اور بدھ وار صبح کو ہفتہ وار ست سنگ ہوا کرے گا جس میں سب آریہ سبھا سد پریوار سہت پدھاریں گے۔

(۴) ہماری آریہ سماج کی اور سے شریمان لالہ رام چندر جی آریہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے سبھاسد نرواچت ہوئے۔

(ہربنس لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج تلہ گنگ کا سالانہ جلسہ

اس سال آریہ سماج تلہ گنگ کا نواں سالانہ جلسہ یکم-۲-۳ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۱۹ تا ۲۱ بیساکھ سمت ۱۹۹۲ کو نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ یکم مئی کو آریہ سماج کا جلوس دن کے ۳ بجے آریہ سماج مندر سے نہایت آب و تاب سے شروع ہوا۔ حاضری اس قدر تھی۔ کہ جدھر دیکھو چاروں طرف کیسری رنگ کی پگڑیاں اور دوپٹے ہی نظر آتے تھے۔

غرضیکہ جلوس پر چار غربی چوک میں پہنچا جہاں پر آریہ سماج تلہ گنگ کی مایہ ناز ہستی شریمان بابو دھنپال جی نے صحت کے سنہری اصولوں پر ایک پُر اثر تقریر کی۔ اس کے بعد مہاشہ مالک چند جی پردھان آریہ سماج کا ویاکھیان ہوا۔ جس میں مہاشہ جی نے ستیارتھ پرکاش پر کئے گئے تمام اعتراضات کا نہایت ٹھیک ٹھیک اور پرمان سہت جواب دیا۔ رات کو شری پنڈت منسا رام جی کا لکچر ہوا۔ جس میں "مورتی پوجا کیا ہے اور کہاں تک جائز ہے" مضمون پر نہایت اعلیٰ اور مدلل ویاکھیان ہوا۔

مورخہ ۲ مئی کو صبح یگیہ و سندھیا کے بعد شری پنڈت رام چندر جی شاستری کا پنج مہا یگیہ پر بہت سندر ویاکھیان ہوا۔ پھر ۳ بجے دن کے شری مہاشہ نقیر چند جی کے سونہر بھجن ہوئے شری پنڈت دلیپتی جی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ رات کو شری مہاشہ سنت رام جی کے بھجن ہوئے اس کے بعد ۹ بجے سے ۱۰½ بجے تک شری پنڈت منسا رام جی کا پتری یگیہ پر بہت اُمیہ کاری ویاکھیان ہوا۔

۳ مئی ۱۹۳۵ء صبح یگیہ و سندھیا کے بعد پنڈت رام چندر جی کا ایشور بھگتی پر نہایت ویاکھیان ہوا۔ شام کو تین بجے دن کے مہاشہ نقیر چند جی کے منوہر بھجن ہوئے اور پنڈت دلیپتی جی کا نمستے اور آریہ شبد پر پُر اثر اور پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوا۔ رات کو شری پنڈت منسا رام جی کا (استری کو وید پڑھنے کا ادھیکار ہے) کے وشے پر پُر اثر ویاکھیان ہوا۔ اس دفعہ جلسہ میں خوب رونق اور چہل پہل تھی پنڈال میں تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ جلسہ نے شہر میں جاگرتی پیدا کر دی ہے۔

(سنت رام منتری آریہ سماج)

آریہ سماج بھوانی کا پرستاؤ

آریہ سماج بھوانی ضلع حصار یہ جان کر ہوا ہے کہ شریمد دیانند جنم شتابدی کے سمے ہوئے نشچیہ انوسار شری بابو گگندر ایم۔ ایل۔ اے نے منظوری کے لئے اُرتھ بل اسمبلی میں پیش کیا ہے اور بل کا سمرتھن ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا سے پرارتھنا کرتی ہے

آریہ جگت میں ہندی ایک بالکل نیا گرنتھ

عمدہ چھپائی

پرتھم کھنڈ
قیمت ایک روپیہ

بڑھیا کاغذ

دوسرا کھنڈ
قیمت ایک روپیہ
مجلد ۱۸

ویدک ونئے

لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھے ودیا النکار بھوت پورو آچاریہ گوروکل کانگڑی

یہ وہی گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے۔ آریہ اخبارات آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے۔ وید کی کھوج کے بعد یہ سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے لئے ۳۶۵ منتروں کو ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے ہر روز کے لئے ایک ایک پرارتھنا مقرر ہے پہلے وید منتر دیا ہے۔ اس کے بعد منتر دوارہ پرارتھنا کی گئی ہے پھر شبدارتھ دیدیا گیا ہے ہر ایک ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین کھنڈوں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بیساکھ جیٹھ۔ اساڑھ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)
دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج اور کاتک چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)
تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوائیے ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑیگی

ملنے کا پتہ:- مینیجر پستک رچنا وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

نوٹ:- یہ گرنتھ شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ دسرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے مل سکتا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

कृण्वन्तो (ओ३म्) विश्रामयम

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ار

آریہ مسافر
ہفتہ وار لاہور

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक - आर्य्य मुसाफिर लाहौर

جلد ۶ { اتوار ۶ ساون سمت ۱۹۹۲ بکرم - دیانند آبد ۱۱۱ مطابق ۲۱ جولائی ۱۹۳۵ء } نمبر ۲۹

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول ایشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرب شکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انترجامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگنے میں سروا اُدیت رہنا چاہیئے۔

آریہ سماج کے نیم

(۵) سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک۔ آتمک۔ اور ساماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آج کے لیکھ

اردھ شتابدی مہوتسو (شری پنڈت بھیم سین جی)

کنیا مہا ودیالیہ کے متعلق۔ (شری دیوان بدری داس جی)

وواہ سمسیا :- (ایک ودیارتھی)

سرشٹی پرواہ سے انادی ہے :- (پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

سینما کے اثرات :- (شری موہن لال جی)

اپنشد اور آواگون :- (شری پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم-اے)

رنگ والے دیر کیا ہے رنگ دے :- (شری پریم چندر جی)

حیدر آباد دکن کے شاسترارتھ کا ورتانت

نیلنگہ کا آریہ سماج مسمار کر دیا گیا۔

حالات حاضرہ پر نوٹ

آر سنسار کے سماچار - تازہ خبریں۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ایک ودیارتھی کا

عزم بالجزم

سندیش وید پاک کا سب کو سناؤنگا
دنیا کو ویدک دھرم کا شیدا بناؤنگا

گھر گھر میں ویدک گیان کی گنگا بہاؤنگا
اگیان اور اودیا کو جڑ سے مٹاؤنگا

پروانہ وار کرونگا شدھی پہ جان فدا
"کرنونتو وشوم آریم" کا گیت گاؤنگا

گاڑونگا جھنڈا اوم کا دنیا میں ہر جگہ
ویدک دھرم کی جے کا نعرہ لگاؤنگا

تلوار اور بندوق کا کچھ ڈر نہیں مجھے
گلشن کی ہر اک شاخ پہ میں چہچہاؤنگا

رکھشا کروں گا وید کی جبتک ہے جان میں جان
عالم سے چھوت چھات کا جھگڑا مٹاؤنگا

بھارت کو غارت کر دیا آپس کی پھوٹ نے
اس نامراد پھوٹ کی ارتھی اٹھاؤنگا

جگدیشور کی شردھا سے پوجا کرونگا میں
سکھ شانتی کی ہر جگہ نہریں بہاؤنگا

صرف ۱۲ میں بہت خوبصورت ٹینس شرٹ تلک ہوزری فیکٹری پاپڑ منڈی برانچ انار کلی لاہور سے خریدیں (مینجر)

امرت الیکٹرک پریس گوال منڈی نزد امرت دھارا لاہور میں مہاشہ چرنجی لال پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر واقعہ گورودت بھون لاہور سے شائع ہوا۔

کرتا ہوں۔ اپنے سوبھاؤ سے مجھے ایسے جھگڑوں میں دکھ ہوتا ہے۔ لیکن پچھلے چند دنوں میں کنیا مہا ودیالیہ کی نسبت کچھ لیکھ "آریہ مسافر"۔ ہندی و اردو ملاپ۔ ویر بھارت اور ٹریبون وغیرہ اخباروں میں شائع ہوئے ہیں جن سے اس سنستھا کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ اگر کوئی سنستھا بری ہے۔ کہ وہ کسی کی ہمدردی پاتر نہیں ہونی چاہئے۔ مگر کنیا مہا ودیالیہ کی یہ صورت نہیں۔ جو واقعات میں نے ان اخبارات میں پڑھے ہیں۔ وہ صحیح طور پر بیان نہیں کئے گئے۔ چونکہ میں ممبروں کی میٹنگ میں شامل تھا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ ان بیانات کی تردید کر دوں۔ جو واقعات پر مبنی نہیں ہیں۔ تاکہ انسٹی ٹیوشن کو بلا وجہ نقصان نہ پہنچے۔ اگر آریہ مسافر میں وہ لیکھ شائع نہ ہوتا۔ تو شاید میں یہ چٹھی شائع نہ کرتا۔ مگر چونکہ آریہ مسافر سبھا کا پرچہ ہے۔ جو کچھ اس میں لکھا گیا وہ عموماً اعتبار کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ اس لئے واقعات کو جان کر خاموش رہنا فرض سے کوتاہی کرنا ہوگا۔

"آریہ مسافر" کا مضمون پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کنیا مہا ودیالیہ میں کوئی جدید تبدیلی آگئی ہے۔ اور کہ اس کا انتظام اب غیر ہاتھوں میں جا رہا ہے۔ یہ واقعہ صحیح نہیں۔ کنیا مہا ودیالیہ سے قریب بیس سال ہوئے جب پہلے ایک لڑکی نے شاستری کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً لڑکیاں یونیورسٹی کے امتحانوں میں شامل ہوتی رہی ہیں۔ یہ امر بھی غلط ہے کہ تمام آریہ سماجوں نے اپنے نمائندوں کو یہ ہدایت بھیجا تھا کہ وہ یونیورسٹی امتحانوں کے خلاف ووٹ دیں۔ یہ درست ہے۔ کہ بعض سماجوں کے نمائندوں نے یہ ضرور اس جلسہ میں ظاہر کیا۔ مگر میرے محترم بزرگ لالہ رام کرشن نے اسی جلسہ میں تردید کی۔ کہ ان کو کوئی ایسی ہدایت نہ تھی۔ اس کے علاوہ آریہ سماج امرتسر۔ لدھیانہ۔ روپڑ۔ ممبئی۔ استری سماج جالندھر اور کنیا مہا ودیالیہ منڈلی کے نمائندگان نے موجودہ انتظام کے حق میں رائے دی۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ تجویز جو آخر پاس ہوئی۔ اور جس کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ لالہ رام لعل ہیڈ ماسٹر لدھیانہ نے پیش کی تھی اور وہ خود لدھیانہ آریہ سماج کے نمائندے تھے۔ ایسی صورت میں بیان جس سے یہ مفہوم ہو۔ کہ تمام آریہ سماجوں کے نمائندے ایک رائے کے تھے۔ اور سب کے سب ناراض ہو کر جلسہ چھوڑ گئے۔ صحیح نہیں۔ جالندھر آریہ سماج کی نسبت لکھا گیا ہے کہ وہ یونیورسٹی امتحانات کے خلاف ہے۔ یہ بیان بھی غلط ہے۔ جالندھر سماج کو سنسکرت اور ہندی کے امتحانات پر جو پنجاب یونیورسٹی میں رائج ہیں۔ اعتراض نہیں ہے۔ البتہ پنڈت بدھ دیو جی نے جو ریزولیوشن پیش کیا تھا۔ اس میں کل یونیورسٹی امتحانات بدون قسم ممنوع قرار دیئے گئے تھے۔ یہ

کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کے متعلق
واقعات کا دُوسرا رُخ

لیکھک شریمان بہادر شری لالہ بدری داس جی سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

سامنے آریہ سماج جالندھر کے نمائندگان کے کہنے پر پنڈت بدھ دیو جی نے اپنے ریزولیوشن کو بطور راضینامہ کے اس طرح تبدیل کیا کہ جالندھر آریہ سماج کے نمائندگان ان کے ساتھ ووٹ کر سکیں۔ نمائندگان جالندھر سماج کے کہنے پر پنڈت جی نے سنسکرت و ہندی کے یونیورسٹی امتحانات کی ممانعت کو ترک کر دیا۔ اس لئے میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ جالندھر آریہ سماج کی بابت کیونکر بیان کیا گیا۔ کہ وہ یونیورسٹی کے امتحانات کے مخالف ہے۔

اسی مضمون میں ایک بحث یہ کی گئی ہے۔ کہ لائف ممبر صرف وہ ہو سکتے ہیں۔ جو آریہ سماج کے سبھاسد ہوں۔ یہ بحث اصول پر مبنی ہے۔ اور قواعد کی تعبیر سے جس کی نسبت ایمانداری سے اختلاف ہو سکتا ہے متعلق ہے۔ جدید لائف ممبران کی نسبت بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ سب کے سب سوندھی خاندان سے ہیں۔ یہ بھی تھوڑا سا مبالغہ ہے۔ چار میں سے تین ضرور اس خاندان سے ہیں۔ مگر چوتھا سوندھی نہیں۔ جو سوندھی شامل ہوئے۔ ان میں سے ایک شری دیوراج جی کا لڑکا ہے۔ اپنے والد کے نقش پا پر چلنے کے لئے اور ان کی یادگار کے لئے اپنا آپ ارپن کرنے کے خیال سے اس نے اپنے پوجیہ پتا کی مرتیو کے بعد ہی ایک ہزار روپیہ کنیا مہا ودیالیہ کو دیکر ممبری کے لئے درخواست کی۔ دوسرا سوندھی لالہ ہنسراج جی برادر شریمان دیوراج جی کی دھرم پتنی ہیں۔ وہ عرصے سے باعموم نکمیہ سبھا کی ممبر رہی ہیں استری سماج جالندھر کی سبھاسد رہی ہیں۔ ان کو جدید ممبر نہیں کہہ سکتے۔ گو وہ پہلے انتخاب کے ذریعہ ممبر ہوتی تھیں۔ اس نے بعض اخبارات میں جو مضمون اس شرح سے نکالا گیا ہے۔ کنیا مہا ودیالیہ اب سوندھیوں کے پنجہ میں چلا گیا۔ صحیح نہیں ہے۔ مگر میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر ودیالیہ سوندھیوں کے ہاتھ میں چلا جائے۔ تو بھی کوئی فکر کی بات نہیں یہ غلط ہے۔ کہ سوندھی خاندان کو یونیورسٹی کے امتحانات سے کوئی خاص انس ہے۔ ودیالیہ سوندھ کے ہاتھوں یا۔ سوندھیوں سے نہ ودیالہ کو اور نہ آریہ سماج کو کوئی خوف ہو سکتا ہے۔ ایک شکایت یہ بھی ہے کہ یونیورسٹی امتحانات کے ریزولیوشن کے متعلق جو رائے دی گئی۔ ان کی نسبت رائے شماری کی گئی۔ جو نامنظور ہوئی مگر اس میں ہتک کیا ہے سمجھنا ذرا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ رائے شماری کی طلب کے لئے موقعہ اور محل ہوتا ہے۔ جس کا فیصلہ

پردھان کی اقتضائے رائے پر ہوتا ہے۔ میں اس امر پر بحث نہیں کروں گا۔ کہ پردھان نے فیصلہ غلط دیا یا صحیح۔ مگر ایک مضمون میں پردھان مہاشہ کی ایمانداری پر حملہ کیا گیا ہے۔ اور اس کا فیصلہ طرفداری پر مبنی بیان کیا گیا ہے۔ مجھے اس پر سخت اعتراض ہے واقعات پر جو میں نے خود دیکھے۔ مجھے ہرگز شبہ نہیں کہ رائے دراصل ماسٹر رام لال جی کی ترمیم کے حق میں تھی کہ کنیا مہا ودیالیہ میں یونیورسٹی اور شاستری ہر دو کورس پڑھائے جائیں۔ اس لئے یہ فرض کرنا کہ ڈویژن سے کوئی فرق ہو جاتا۔ یا پردھان مہاشہ نے کسی خوف کی وجہ سے دیدہ دانستہ غلط فیصلہ دیا۔ صحیح نہیں مگر اس کے ساتھ یہ بھی قابل لحاظ ہے۔ کہ پردھان مہاشہ نے کارروائی کے آغاز میں نوٹس کے مطابق سب سے اول ادھیکاریوں کے چناؤ کا مضمون پیش کیا۔ اور اگر مضامین اسی ترتیب سے لئے جاتے جیسے کہ نوٹس میں درج تھے۔ تو پردھان تبدیل کیا جا سکتا تھا۔ خود ان اصحاب نے جو اب پردھان مہاشہ کو ملزم قرار دیتے ہیں۔ اصرار کر کے سب سے پہلے یونیورسٹی کے امتحانات کے مضمون کو پیش کر دیا۔

ایک اور امر ہے۔ جس کا میں خاص طور سے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اور جس کو میں آریہ سماجوں کی خاص توجہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ آریہ سماجیں اسی قدر میری شردھا کی پاتر ہیں جیسے کہ کنیا مہا ودیالیہ۔ آریہ سماج کو میں کنیا مہا ودیالیہ کے جنم دینے والی ماتا جانتا ہوں۔ اسی لئے آریہ سماج کی رکھشا مہا ودیالیہ سے مقدم ہے کنیا مہا ودیالیہ کی نسبت غلط فہمی دور کرنے کی غرض سے میں نے اپنی عادت کے خلاف اور اپنی طبیعت اور دقت پر کسی قدر جبر کر کے صرف اس لئے لکھ رہا

ہوں کہ مجھے کوئی موقعہ اس سے پہلے یاد نہیں کہ آریہ سماج کے جیون میں صرف اختلاف رائے کی وجہ سے کسی انسٹی ٹیوشن کی بیخ کنی کے لئے آریہ سماجوں نے ہم گروہ کیا ہو۔ اس کے ساتھ مجھے یہ امر بھی دکھلائی دیتا ہے کہ اس جھگڑے کے ساتھ آریہ سماج کی بنیاد کھوکھلا ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔

واقعات جو مجھے ۲۰ جون کے اجلاس کے موقعہ پر معلوم ہوئے یہ ہیں:۔ چند ایک آریہ سماجوں نے اپنے نمائندے چن کر کنیا مہا ودیالیہ کے منتری مہاشہ کو باقاعدہ اطلاع دیدی۔ اس سے پورا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی ایک یا ایک سے زیادہ شخصوں نے یہ کوشش کی۔ چنانچہ اس سمبندھ میں ...... یہ ضرور کہوں گا۔ کہ آریہ سماجوں میں جو لڑائی اور دنگے فساد کا ایک سلسلہ جاری ہوا ہے۔ وہ زیادہ تر شخصی وجوہات سے شروع ہوا ہے اور اس قسم کے ذاتی تنازعات پیدا کر کے آریہ سماجیں کنیا مہا ودیالیہ کی فکر میں اپنے تئیں قربان نہ کر دیں۔ یہ سلسلہ ... میں بھی جاری ہوا۔ مگر پنڈت جگن ناتھ جیسی پردھان دیکھتی کی کوشش سے کامیاب نہ ہوا۔ گو کچھ نہ کچھ اپنا اثر چھوڑ گیا۔ روپڑ میں بھی یہی سلسلہ شروع کیا گیا۔ ملتان میں بھی چناؤ اغلباً بدلا گیا۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ تبدیلی رضامندی سے ہوئی یا اس میں ذاتیات کا جھگڑا ہوا۔ چونکہ مجھے پورے حالات معلوم نہیں۔ اس لئے میں وثوق سے نہیں بیان کر سکتا۔ تاہم روپڑ۔ لائلپور اور امرتسر کی مثالیں آریہ سماج کے سرکردہ اصحاب کے وچار کے لئے کافی ہیں میں آریہ سماجوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کو یہ خطرہ ہرگز نہیں ہے کہ وہ آریہ سماج سے باہر جا رہا ہے۔ صرف یونیورسٹی کے امتحان دلانا کسی انسٹی ٹیوشن کو آریہ سماج سے باہر نہیں لے جاتا اگر تمام ہائی سکول جو آریہ سماجیں چلا رہی ہیں۔ اور موگا کالج جو براہ راست آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھین ہے۔ سماجوں سے الگ نہیں ہو گئے۔ تو کنیا مہا ودیالیہ بھی کہیں نہیں جاتا۔ سوائے سلسلہ ...

383

اکسیرِ دمہ

ہر قسم کی کھانسی کا جادو اثر علاج

تپ دق کے مریضوں کو اور اُن بیماروں کو جو دمہ۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ اور خشک کھانسی میں مبتلا ہوں۔ اُن کو فوراً آرام پہنچاتی ہے۔ یہ

پھیپھڑوں کی ٹانک بھی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ/ نصف شیشی ۱۲/

ملنے کا پتہ۔ مینیجر امرت دھارا۔ لاہور

CC-O, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۲۱-جولائی ۱۹۳۵ء

اردھ شتابدی کی زبردست تیاریاں

آریو! اس دھارمک کاریہ کیلئے اپنے آپکو پیش کردو

جیون اور زندگی کی ماترا جیونت دھرم سے ہی ظاہر ہوا کرتی ہے۔ مردہ دھرم اور مردہ قومیں اپنی زندگی کا حقیقی ثبوت مہیا کرنے میں قاصر رہا کرتی ہیں۔ اور اگر وہ ہزار کوشش سے بھی اس بات کے لئے مستعد ہو جائیں۔ کہ ہم نے اپنے جیون کا کسی نہ کسی پرکار سے ثبوت دینا ہے۔ تو وہ نہیں دے سکتیں۔ اور نہیں دے پاتیں۔

جیون ایک ایسی شکتی ہے۔ اور جیون جیوتی کا چمکیلا ایک ایسا وہ چمتکار ہے۔ جس کو دیکھ کر مردہ ابیدہ اقوام کو بھی درس حیات حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ قومیں جو جیون کی آخری منزل پر ہوں۔ اگر انہیں بھی جیون کی ماترا مل جاتے۔ تو انہیں بھی ایکبار زندگی کی روح موج خیز ہو جاتی ہے۔ پھر زندگی ہوتی ہے۔ جیون ہوتا ہے۔ اور جیون آنند کا سنچار ہوا کرتا ہے۔

آریہ سماج ایک زندہ اور جیتی جاگتی سوسائٹی ہے آریہ سماج کے سیوک جیونت سپاہی ہیں۔ جن کے اندر جیون کی تمام ماترائیں موجود ہیں۔ اور وہ اسی جیون جیوتی سے سنسار کے ادھار کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ آریہ سماج نے جہاں ودیا کا سوریہ روشن کر دیا۔ وہاں اپنے جیون سے توہمات کو نشٹ کرنے میں اتنا کام کیا ہے۔ کہ مختلف مت وادی اس کا نام سنکر چونک اٹھتے اور کانپتے ہیں۔

یہ دیکھ کر بڑا ہرش ہوا ہے کہ آریوں کی شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی بالکل قریب آ گئی ہے اور اس کے لئے بڑی زبردست تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اور اپدیشک بڑے اتساہ اور لگن سے اس کاریہ کو ہاتھ میں لے کر مستعد ہو گئے ہیں۔ مانو سارے پنجاب میں آریہ سماج کا سندیش پہنچایا جائے گا۔ اور ہر ایک قصبہ اور گاؤں میں وید کی پوتر دھونی پہنچائی جائے گی۔ آریہ سماجوں کے کاریہ کرتاؤں کو اس مہان کاریہ کے لئے ابھی سے بالکل تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور اپنے اردگرد کے گراموں تک پہنچ کر وید کا سندیش سنانا چاہیئے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے اردھ شتابدی کے لئے ایک بڑا سندر پروگرام بنایا گیا ہے جو عنقریب آپ کے پاس آنیوالا ہے۔ جس کو پراپت کر کے آریہ بھائیوں کو عملی سپرٹ کا پریچہ دینے میں کدا پی سنکوچ نہیں کرنا ہوگا۔ بلکہ اتنی مستعدی سے کام شروع کرنا ہوگا۔ جس سے سارے پنجاب میں آریہ سماج کا ناد نج جائے اور کوئی بھی ایسا ویکتی نہ رہے۔ جس تک آریہ سماج کا سندیش نہ پہنچ جائے۔

آریہ سماج کا سندیش وید کا سندیش ہے۔ آریہ سماج کا سندیش پربھو کا سندیش ہے۔ اور ایشور کا مہا سندیش ہے۔ آریہ سماج کے سندیش کو پہنچاتے ہوئے آریہ جاتی کو نہایت ہی حوصلہ افزا طریقہ سے میدان میں ڈٹ جانا چاہیئے اور اپنے جیون کا ثبوت دینے کے ساتھ بھاری سنکھیا میں اردھ شتابدی میں سمِلت ہونے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ ایک مہان یگیہ رچا گیا ہے۔ جو اتنا مہان اور اہم ہے۔ جس میں سمِلت ہو کر لابھ اٹھانا ہر ایک آریہ نرناری کے لئے آوشیک ہے اس لئے آریوں کو اس یگیہ میں سمِلت ہو کر اوشیہ لابھ اٹھانا چاہیئے۔

اس مہان کاریہ کے لئے آریہ نوجوانوں اور آریہ جذبات سے لبریز ویکتیوں کی آوشیکتا ہے۔ جو اس سرشریشٹھ یگیہ کی آہوتی کے لئے عملی کام کرتے ہوئے وید پرچار کے لئے ہر ایک آریہ نرناری کے پاس جائیں۔ اور ان سے بھکشا نہیں بلکہ آہوتی حاصل کریں اور ایک بار اتنا دھن اکترت کر دیں۔ جو وید پرچار کے لئے کافی ہو۔ فی الحال آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے کیول اڑھائی لاکھ کی اپیل کی گئی ہے۔ جو اس کام کے لئے کافی تو نہیں۔ مگر اس سے پنجاب میں وید پرچار کا کام ہو سکتا ہے آریہ بھائی اگر اپنی سمپتی کا تھوڑا تھوڑا بھاگ بھی دیں۔ تو دس پندرہ لاکھ سے بھی ادھک دھن کا اکترت ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

آریوں کو اس دھارمک کاریہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دینا اور دھن کے سوال کو جلد طے کر ڈالنا چاہیئے۔ تاکہ اس مہان یگیہ کی آہوتیوں کے اکترت ہو جانے سے اردھ شتابدی کے کاریہ کو ایسی شان سے منایا جائے۔ کہ ایکبار رہتی دنیا بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کو یاد رکھے۔

اردھ شتابدی اتسو

آتم سنشودھن اور آتم سمرپن کی بھاؤنا کو جگاؤ

لیکھک شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

پنجاب کے آریہ پرشوں کو یہ سماچار سنکر پرسنتا ہوگی۔ کہ ایک شراون سے سبھا کی اردھ شتابدی سمارہ کا کاریہ پرارمبھ کر دیا گیا ہے۔ اردھ شتابدی سمارہ جیسا مہا یگیہ آتم سنشودھن تتھا آتم سمرپن کی بھاؤنا کے بنا سپھل نہیں ہو سکے گا۔ اس کے لئے سبھا کے ادھیکاریوں نے سبھا کے اپدیشکوں کو لاہور میں بلایا۔ اردھ شتابدی سبھا کے پردھان مہودے نے اردھ شتابدی سبھا مہوتسو کی یوجنا کی ویاکھیا کرتے ہوئے اس سمارہ کو آتم سنشودھن تتھا آتم سمرپن کی بھاؤنا کے پرارمبھ کرنے کی پریرنا کی۔ اپستھت مہانو بھاؤں نے اس سمارہ کو سپھل بنانے کے لئے اپنی اپنی شکتی تتھا بھاؤنا کے انوسار سنکلپ کیا۔ اور اس مہان یگیہ میں اپنا اپنا بھاگ بھی سمرپت کیا۔ اس اوسر پر نئے سبھاسد تتھا سہایک سبھاسد بنانے کے ساتھ ساتھ نئی آریہ سماجیں ستھاپت کی جائیں گی۔ آریہ پریواروں میں وشیش پرکار سے سبھا کی وید پرچار ندھی کو سمردھ بنانے کا وشیش یتن کیا جائے گا۔

پچھلے دنوں کئی سماجوں سے ہمارے پاس سبھا کی اردھ شتابدی کے سمبندھ میں سماچار جاننے کے لئے پتر آتے رہتے ہیں۔ اس سمبندھ میں یہ نشچت کیا گیا ہے۔ کہ سبھا کے ساپتاہک پتر "آریہ مسافر" میں پرتی سپتاہ اردھ شتابدی سمارہ بلیٹن پرکاشت کئے جایا کریں گے۔ ان بلیٹن میں اردھ شتابدی سمارہ سمبندھی سوچناؤں کے ساتھ ساتھ جو کاریہ ہو رہا ہے۔ تتھا ساتھ ساتھ اردھ شتابدی سمارہ کے کاریہ کرتاؤں کے کاریہ وورن بھی پرکاشت ہوا کریں گے۔ اردھ شتابدی سمارہ کی وسترت یوجنا پرتھک پرکاشت ہو چکی ہے۔ جو سجن یوجنا منگوانا چاہیں وہ سبھا کاریالیہ سے منگوا سکتے ہیں۔

سبھا کو اردھ شتابدی کا سمارہ پنجاب کے آریوں کے لئے ایک وشیش مہتو رکھتا ہے۔ پنجاب کے آریوں کو اس بات کا ابھیمان ہے۔ کہ پنجاب کے سارو جنک جیون میں جو جاگرتی اور چیتنا دکھائی دے رہی ہے اس کا ادھک شریہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ہے۔ اس سمے آریہ جاتی کو نیا کاریہ کرم سویکار کرنے اور پریورتت اوستھاؤں کے انوسار آریہ دھرم کے پرچار کے لئے وشیش یوجنائیں کرنے کی امنگ دکھائی دیتی ہے۔

اس امنگ کو پورا کرنے کا اس اوسر سے بڑھ کر اور کوئی اچھا اوسر نہیں ہو سکتا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرتی ندھی مہانو بھاؤ اس سمارہ کو سپھل بنانے کا سنکلپ کر چکے ہیں۔ اور پرتی ندھی سبھا پنجاب اس یوجنا کو اپنے وارشک ادھیویشن میں سویکار کر چکی ہے۔ اب اس یوجنا کو کریاتمک روپ دینے کا سمے آیا ہے۔ پنجاب کے اتساہی تتھا کرم شیل آریوں کے لئے اس سمارہ کو سپھل بنانا کٹھن کاریہ نہیں ہے آریہ پرشوں کو اس سمارہ کو سپھل بنانے کے لئے اتھرو وید کے اس منتر کو سمرن سے اپنے سامنے رکھنا چاہیئے

[illegible]

پرتیک آریہ کو کرم ویروں کی بھانت اپنے کرتویہ کا پالن کرنا چاہیئے۔ کرم ویر پرشوں کے لئے سپھلتا پراپت کرنا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ پرتیک آریہ کو اپنے آپ کو اس سمارہ کا سندیش پرتھا پجمان سمجھنا چاہیئے اپنے اپنے ضلع شہر اور گاؤں میں اردھ شتابدی سمتیاں قائم کر کے کام پر آرمبھ کر دینا چاہیئے۔ آریہ سبھاسدوں تتھا آریوں کی سنکھیا بڑھانے میں لگ جانا چاہیئے۔ مقامی آریہ پرشوں کو سمارہ کے لئے

سوم سیوک بننے کے لئے سملت ہونے کی ادر پریرت کرنا چاہیئے۔ پرتیک آریہ پریوار کو بار یوگ بکیتیدرجا کر اپنے ہردیوں میں آتم سنشودھن تتھا آتم سمرپن کی بھاونا کو جگانا چاہیئے۔ آریہ سماج میں نئی جاگرتی تتھا نیا جیون دینے کیلئے اس بھاونا کو جگانے کی ہی آوشیکتا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ جاتی کو اس سمارووہ کے اپیوگ، رکھنا آتم سنشودھن تتھا آتم سمرپن کی بھاونا سے سملت ہونے کیلئے پریرت کرتی ہے۔

گورے اور کالے کا امتیاز

لنڈن کے ایک ہفتہ وار اخبار رینلڈس ویکلی میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ

" لنڈن یونیورسٹی کے دو ہندوستانی طلباء نے انڈیا آفس کی شکایت کی ہے۔ کہ انہیں لنڈن کے باہر ایک تالاب میں غسل کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ تالاب کے منیجر نے کہا۔ کہ وہ کالے آدمیوں کو وہاں نہانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

اب بتلایئے۔ مساوات اور اتفاق جماعت میں اخوت کا رشتہ قائم کرنیوالے عیسائی پھر اس سمبندھ میں کیا فتوے صادر کرتے ہیں۔ جن کے بھائی بند گورے اور کالے کی امتیاز کی وجہ سے اس عصبیت کو لئے ہوئے ہیں۔

مابدولت مولانا شوکت علی

حضرت مابدولت مولانا شوکت علی سرکار عالی کے خیر اندیش اور وہ بزرگ جن کی جان گورنمنٹ کی بھلائی کے سوچنے میں ہی گھل گھل کر آدھی رہ گئی ہے۔ اور جنہوں نے کراچی میں تحقیقات پر جانے کے لئے گورنمنٹ آرڈر کی فوری تعمیل کردی۔ ان کے لئے حکومت کا غیر معین وقت کے لئے پابندی عائد کردینا زبردستی ہے۔ اس معاملہ میں ہم مولانا بہادر کی حالت پر سوائے رحم کے اور کسی قسم کی اپیل نہیں کرسکتے اور گورنمنٹ سے مستدعی ہیں۔ کہ برائے خدا ایسا حکم تو صادر نہ فرمایئے۔

پانچہزار قادیانیوں کی ہجرت

قادیان کے پبلسٹی آفیسر نے ایک اطلاع شائع کی ہے جس میں وہ لکھتے ہیں:-

" قادیان کے احمدی محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان کا جان و مال، عزت محفوظ نہیں ہے۔ اس لئے وہ سخت کاروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں حال ہی میں جب کپتان مرزا شریف احمد پر حملہ کیا گیا۔ تو اگر قادیان کی سنٹرل انجمن ضبط سے کام نہ لیتی تو سخت فساد ہو جاتا۔ قادیانی قانون کا احترام کرنا

اپنے مذہب کا ایک حصہ سمجھتے ہیں۔ کئی بارسوخ قادیانی تجویز کرتے ہیں۔ کہ تمام قادیانی عورتیں اور بچے جن کی تعداد پانچہزار ہے۔ قادیان سے ہجرت کر جائیں۔ اور صرف مرد ہی مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے رہ جائیں"

اگر واقعی قادیانیوں کو اس طرح تنگ کر ڈالا گیا ہے۔ اور یہ بیان مبالغہ سے عاری ہے تو ہمیں بھی قادیانی جماعت سے ہمدردی کا اظہار کرنا

معاصر سول کا انکشاف

لاہوری شورو شر سے احراریوں کے دستکش رہنے کا راز معاصر سول نے۔ اس طرح آشکار کیا ہے۔ کہ:-

جب کونسل آف ایکشن کے قیام کا خیال پیدا ہوا تھا۔ اس وقت سے احراری عجیب کشمکش و پیچ میں پڑ گئے۔ اگر وہ اس کونسل سے تعاون کرتے

سبھا منتری کے دو نوٹ

کنیا مہا ودیالیہ جالندھر

پچھلے سپتاہ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی مکھیہ سبھا کے وارشک ادھیویشن کے سمبندھ میں "آریہ مسافر" میں مختلف سماجوں کے کچھ سبھا سدوں کی طرف سے ایک وکتویہ پرکاشت ہوا تھا۔ آریہ مسافر کے سنچالکوں کو کھید ہے کہ اس وکتویہ میں کچھ ایک ایسی باتیں لکھی گئی تھیں۔ جن کا پرکاشت ہونا کنیا مہا ودیالیہ جالندھر تتھا آریہ سماج کے سارو جنک جیون کے لئے ہانی کر ہے۔ کنیا مہا ودیالیہ کی مکھیہ سبھا میں یونیورسٹی شکشا کے سمبندھ میں دو پکش ہیں۔ آریہ مسافر میں پرکاشت وکتویہ ایک پکش کا وکتویہ ہے۔ اس انک میں دوسرے پکش کا وکتویہ، اور مکھیہ سبھا کے ادھیکاریوں کا وکتویہ پرکاشت کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد اس کنیا مہا ودیالیہ سمبندھی واد وواد کو بند کر دیا جائے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اس واد وواد تتھا پکش وپکشی کے معاملہ کے ساتھ کوئی سمبندھ نہیں ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا گت وارشک نرواچن اور اس کے سماںوچک

کچھ آریہ سماجی سماچار پتروں میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پچھلے وارشک ادھیویشن میں سملت ہونے والے پرتی ندھیوں کے نرواچن کے سمبندھ میں آکشیپ کئے جا رہے ہیں۔ جنتا کے بھرم کو دور کرنے کے لئے یہ سوچنا پرکاشت کی جاتی ہے۔ کہ سبھا پرتی ورش نرواچن سے پوروں نرواچت پرتی ندھیوں کے پرتی ندھی پتروں کی سویکرتی تتھا اسویکرتی کے لئے ایک سمتی نیت کیا کرتی ہے۔ اس ورش بھی سبھا نے پنڈت بشمبر ناتھ جی جو کہ سبھا کے اپ پردھان تھے۔ تتھا پروفیسر شودیال جی کو جو اس سمے تتھا آج کل بھی سبھا کے اپ پردھان ہیں۔ کو نیت کیا تھا۔ وارشک نرواچن کے بعد سبھا کی انترنگ سبھا نے پرتی ندھیوں کے نرواچن کے سمبندھ میں کئے جانے والے آکشیپوں کی جانچ کے لئے ایک سمتی کا نرمان کر دیا ہے۔ اس کے سبھا سد نمن لکھت شریمان ہیں:-

شری رائے بہادر دیوان بدری داس جی۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما۔ شری ماسٹر رام لعل جی لدھیانہ۔

اگر کسی آریہ سبھا سد تتھا سبھا کے سدسیوں کو کسی پرتی ندھی کے نرواچن پر اعتراض ہو تو وہ اعتراض بھیج سکتے ہیں۔ یہ سمتی اس کی پڑتال کر اچت نرنیہ کر دیگی۔

(بھیم سین (ودیا النکار) منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

پڑتا ہے۔ کیونکہ انسانی رشتہ سے تو بھائی ہی ہیں۔ افسوس کہ دوسروں کے لئے کنواں کھدوایا کرتے تھے۔ اب خود ہی کھائی میں گرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

تو بہت ممکن تھا۔ کہ ان کے وضع کردہ پروگرام پر عمل پیرا ہو کر گرفتار ہو جاتے۔ اور پنجاب کونسل کی انتخابی جنگ لڑنے کی جو سکیم پیش نظر تھی۔ بالکل درہم برہم ہو جاتی۔ اور اگر وہ اس کونسل کا ساتھ دینے سے صاف طور پر انکار کرتے تو ان کا یہ دعویٰ کہ وہ مجاہدین اسلام ہیں۔ مسلم پبلک کے نزدیک جھوٹا ثابت ہوتا۔ چنددن تک احراری لیڈر بالکل علیحدہ رہے۔ لیکن آخر کار کے روز کونسل آف ایکشن کے لیڈروں نے انہیں مجبور کیا۔ کہ وہ کوئی ایک راستہ اختیار کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کونسل آف ایکشن کے زیر اہتمام جو پبلک جلسہ موچی دروازہ کے باہر ہوا۔ اس میں احراری لیڈروں نے شرکت نہیں کی"

بے دانگیں کی لاگ

" سول " کے اس انکشاف سے زمیندار کو قلم برداشتہ آرٹیکل لکھنے اور احراریوں سے اپیل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے اور ہدایت کی ہے۔ کہ:-

کوئی نہیں چاہتا کہ احرار عامۃ المسلمین کے گاڑھے پسینہ کی کمائی یعنی قادیانیت کے نام پر وصول کیا ہوا چندہ ذاتی اغراض کے حصول کے لئے خرچ کریں۔ اور ہمیں تو کسی حال میں یہ گوارا نہیں۔ کہ مجلس احرار جیسی جماعت کونسلوں کے بکھیڑے میں پڑ کر مسلمانوں کو اپنی قیادت سے محروم کر دے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ احراری خود بھی اس راہ پر پڑنے سے اجتناب کریں گے۔ اور جلد سے جلد سول کے انکشافات کی تردید کر دیں گے۔"

اگر احرار نے تردید کر لی ہوتی۔ تو آج اپنا لائحہ عمل ہی اس طرح نہ بناتے۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے وہ فوری جوش سے مجتنب رہ کر اچھے رہے اور بے دانگیں کی لاگ سے بچ گئے۔

شریعت بل کا مطالبہ

اسلام نے عورت کو عملی طور پر کس حد تک غلام قرار دیا ہے۔ اس کا زندہ ثبوت ایڈیٹر زمیندار کے حسب ذیل بیان سے واضح ہو رہا ہے۔

ابھی حال میں پشاور سے ایک مراسلہ موصول ہوا تھا۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ ایک مسلمان عورت کو اس کا شوہر طلاق نہیں دیتا۔ اور اب وہ اس قدر تنگ آ چکی ہے۔ کہ اگر جلد اسے طلاق نہ مل گئی تو وہ محض اپنے ظاہر شوہر سے نجات حاصل کرنے کے لئے تبدیل مذہب کرلے گی۔

اس قسم کے بیسیوں واقعات ہو چکے ہیں اور بہت سی مسلمان عورتیں ارتداد کا شکار ہو چکی ہیں۔ اس خوفناک فتنے کا انسداد صرف اس طرح ممکن ہے۔ کہ مسلم خواتین کو حق خلع جلد سے جلد حاصل ہو جائے۔

حق خلع ملنے پر بھی اصل علت کا علاج نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس فتنہ کے سدباب کے لئے عورت کے حقوق کی برابری ویدک وچار پر عمل کرنا ہی لابھ پرد ہو سکے گا۔ اس کے وپریت نہیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شاستراتھوں کا دور

ہمیں یہ جانکر خوشی ہوئی ہے۔ کہ آریہ بھائی جاگرتی کی اور آ رہے ہیں۔ اور پھر سے آریہ سماج کے پہلے دور کی یاد تازہ کرنے کے لئے میدان مناظرہ میں پہنچ رہے ہیں *

آریوں کیخلاف عیسائیوں اور مسلمانوں کا پراپیگنڈہ ہی کم نہیں تھا۔ کہ اب کے پنجاب آدی پرانتوں میں سناتن دھرمی بھائی بھی سر اٹھانے اور چھیڑ خانی کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن آریہ سماجوں کی ہمت قابل داد ہے۔ کہ انہوں نے متعدد شاستراتھوں سے دھاک بندھا دی ہے۔ دو ماہ کے دوران میں کئی شاستراتھ ہوئے ہیں۔ اس ہفتہ کے شاستراتھوں میں حیدرآباد دکن کا شاستراتھ قابل دید تھا ایک مسلمان ریاست میں جہاں ہندوؤں کا ہر معاملہ میں قافیہ تنگ کیا جاتا ہے۔ وہاں حکومت کی ہندوؤں میں جنگ کرانے کے لئے شاستراتھ کی آگیا دینا یہ کتنی زبردست حکمت عملی ہے۔ لیکن پھر بھی وہاں کے چیدہ آریہ سماجیوں نے معاملہ کو درست رکھا۔ اور آریہ سماج کی فتح عظیم ہوئی۔ جس کے لئے ہم حیدرآباد دکن کی پرتی ندھی سبھا اور شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

نیلنگہ کا آریہ سماج مندر مسمار

حیدرآباد دکن کی سیاسی پالیسی کے برعکس وہاں کے عملہ حکومت کی مسلم نوازی سے کون بے خبر (؟) نہیں ہے۔ ابھی پچھلے دنوں شری پنڈت رام چندر جی دہلوی پر مرافعہ دائر کر دیا تھا۔ جب اس میں ناکامی ہوئی تو اور داؤ کی تلاش جاری رہی۔ وقتاً فوقتاً ہندو آریوں کو تنگ کیا جاتا رہا۔ اور اب یہ اندوہناک خبر آئی ہے کہ اول تعلقدار بیدر کے حکم سے نیلنگہ کا آریہ سماج مندر مسمار کر دیا گیا ہے اور سارا سامان ضبط کر لیا ہے۔

شاید یہ معلوم ہوتا ہے کہ تعلقدار صاحب کو آریہ سماج کی قوت کا علم نہیں۔ اور نہ ہی آریہ سماجیوں کی آریہ سماج کی سنستھاؤں کے پرتی شردھا کا پتہ ہے۔ آریوں کے دلوں میں خون جوش خیز ہے جب سے یہ خبر آئی ہے۔ کوئی بھی آریہ ایسا نہیں۔ جو حکومت نظام کی اس نادر شاہی کے لئے اظہار ملامت نہ کرتا ہو۔

آریہ سارودیشک سبھا نے اس معاملہ میں حکومت نظام کو ایکشن لینے کے لئے نوٹس دیا ہے امید ہے۔ کہ اس نامناسب حرکت کی تلافی کر دی جائیگی نہیں تو آریہ سماجیوں کو ستیہ آگرہ کو کے بتلانا پڑے گا کہ آریہ سماج کے مندر کو مسمار کرنا آسان کام نہیں۔ آریہ زندہ ہیں۔ اور زندگی کا ثبوت دیں گے

حکمت عملی

مسلمانوں کی مذہبی حکمت عملی بھی عجیب ہے ایک طرف تو مسلم علماء اس بات کے اقراری ہیں کہ اسلام تباہ ہوگیا۔ اس کی بربادی کے نشان مٹ گئے اور یہ سارا کا سارا کھیل پُر فریب ہے۔ لوگوں کے ایمان خراب ہو چکے ہیں۔ مثلاً ؎

مسلماں تو ہوتے تھے منہ سے اپنے کرکے یہ اقرار
کہ جز اللہ نہیں کون و مکاں میں صاحب مختار
تھا اقرار رسالت بھی زباں سے ساتھ ہی ہر بار
غرض تعمیل احکام شریعت کا لیا تھا بار
مگر اقرار و عدے ہو گئے وہ سامنے افسانے

برعکس اس کے دوسری طرف اسلام کے تحفظ کے لئے جوش و خروش اور زبردست پراپیگنڈہ دکھائی دیتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ اسلام زندہ ہے۔ یہ اچھی زندگی کی علامت ہوئی یہ کیا دم واپسین کا سین تو نہیں ہے۔ کیا کوئی مسلمان لیڈر اس حکمت عملی کی گتھی کو سلجھائے گا *

اسلام کا مرثیہ

اب مولانا صفی کا لکھنؤی کے ہاتھوں اسلام کے متعلق مرثیہ بھی دیکھتے جائیے۔ فرماتے ہیں۔ کہ

مسلمانو تمہیں اسلام کو بدنام کرتے ہو
خود اپنے اختلافات آہ ملت از بام کرتے ہو
نہ وہ دینی اخوت ہے نہ وہ انسانیت باقی
انہیں کج خلقیوں پر دعوے اسلام کرتے ہو

یہ ہے مسلمانوں کی حقیقی حالت۔ اب بتلایئے کہ کیا یہ اسلام کی زندگی کا ثبوت ہے یا موجودہ شوری تحریکات زندگی کا نشان ہیں *

شری لالہ رادھا کرشن جی

آریہ جنتا شاید شری لالہ رادھا کرشن جی پشاوری کو بھول چکی ہے۔ آپ عرصہ بعید تک آغا خانی ہندوؤں کی رکھشا کا زبردست کام کرتے رہے اور خان بہادر سیٹھ ہرجی مل جی کی ملازمت میں ایک اعلےٰ عہدہ پر تعینات تھے۔ مگر صرف پرانے آریہ سماجی ہونے کے جرم میں علاقہ کے بعض لوگوں کی پھیلائی ہوئی غلط خبروں کے کارن چند افسروں کے کرودھ کا نشانہ بن گئے اور ان کا کوئی جرم بھی ثابت نہ ہونے پر ۱۴ برس کے لئے ملکی قید کا حکم سنا دیا گیا۔ مسٹر مشکاف سابق ڈپٹی کمشنر پشاور لکھتے ہیں۔ کہ :-

"چند اسباب جن پر جرگہ نے یقین کیا ہے قانوناً گواہی یا ثبوت کا درجہ حاصل نہیں کر سکتے":

دوسرے مقدمہ کے فیصلہ میں تحریر کیا گیا ہے "کہ قانونی طور پر ایسی کہانیوں پر یقین نہیں کر سکتے"۔

ہم صوبہ سرحد کے افسران اعلےٰ سے مستدعی ہیں۔ کہ ذرا انصاف کو ملحوظ رکھ کر برطانوی انصاف کی روایات کو تازہ کیا جائے۔ اور لالہ رادھا کرشن جی کے حال زار پر رحم فرما کر انہیں اس بڑھاپا کی زندگی کو اپنے عیال و اطفال میں گذارنے کی اجازت دی جائے *

مولویوں کا شغل

معاصر پیغام صلح نے مولویوں کے مشاغل پر ایک تنقیدہ تحریر کیا ہے۔ اس میں سیرت کمیٹی پٹی کے چند رسالوں پر جبلی جمعیت کے ایک مولوی کا فتوے بتلایا ہے۔ کہ تقریر سیرت میں یہ لکھا ہے :-

"مسلمان صرف مسجدوں کا ہی محافظ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہر مندر ہر ہیکل۔ اور ہر کلیسا کا جہاں اللہ تعالےٰ کا نام لیا جاتا ہے۔ ویسا ہی محافظ ہے"

مولوی صاحب کہتے ہیں کہ یہ بالکل غلط اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ شاید لاہوری جماعت کا اشتہاری اعتقاد اس قسم کا نہ ہو۔ مگر حکومت حیدرآباد کے تازہ اقدام اور آریہ سماج مندر کی مسماری پر چپ کیوں سادھی گئی اور پھر اس پر یہ کہنا۔ کہ مسلمان مندروں اور کلیساؤں کے محافظ ہیں کیا مبالغہ آمیزی نہیں ہے *

یو۔ پی کے فقیر

ہندوستان کی حالت واقعی دردناک ہے ایک طرف تو ملک کا ملک مالی بدحالی کا شکار ہو رہا ہے اور دوسری طرف یو۔ پی گورنمنٹ کے محکمہ منشیات سے پتہ چلا ہے۔ کہ سال گذشتہ میں ملک کے بھوکے ننگے کہلانے والے فقیروں نے ایک لاکھ سیر بھنگ اکیس ہزار سیر چرس اور منوں افیم ہضم کر ڈالی۔ افیون کا محصول سوا بیس لاکھ سے زائد ہے۔ اور خلاف قانون فروخت کے مقدمات کی تعداد تیس ہزار پانچسو انیس ہے۔ بتلایئے۔ ملک کے لیڈر جہاں اور تمام ہنگامی معاملات پر مستعد کار دکھلائی دیتے ہیں۔ کیا وہ اس لعنت کے لئے بھی کوئی قدم اٹھا سکتے ہیں۔ یا صرف کاغذی کارروائی تک ہی رہیں گے *

مرزا شریف احمد پر حملہ

مرزا قادیان کے پوتے مرزا شریف احمد پر ایک احراری نے لاٹھی سے حملہ کر دیا۔ جب کہ وہ سائیکل پر سوار تھے۔ اس حملہ سے آپ کو دو شدید ضربات آئی ہیں۔ پولیس اس معاملہ کی تحقیقات کر رہی ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ مذہبی معاملات میں اس قسم کے حملوں کی ابتدا کیسے ہوئی۔ اور احراریوں میں یہ سپرٹ کیسے آئی ہے گر اس کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کی عدم بردباری کی فضا پیدا کرنے والی، خود مرزائی جماعت ہے۔ کیونکہ پہلے تو آریہ سماجی اور ہندو حملوں کا نشانہ بنتے تھے۔ اب جب آپس میں جرأت آزمائی ہو گئی۔ تو پھر اس کے لئے حکومت سے فریاد کی ضرورت ہی کیا ہے *

زلزلوں والا نبی

پنجابی نبی کے حیرت افروز کارناموں اور نبوت کے نشانوں میں تباہ کاریوں کو ایک زبردست دسترس حاصل ہے۔ چنانچہ اب کے جو ملک کے متعدد مقامات پر آتش باریاں ہوئیں اور زلزلہ آیا۔ اس کے لئے قادیان پریس نے نہایت پُر جوش پراپیگنڈہ کیا ہے۔ اور الحکم نے زلزلہ نمبر شائع کرتے ہوئے مرزا کی صداقت کا بڑا فتویٰ یہ دیا ہے کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر

پورانک کیمپ میں ہلچل مچا دینے والا

جیبی پستول

یعنی

پورانک سناتن دھرم کی ننگی تصویر

جس کتاب کی تیاری کے لئے آریہ سماج کے دھرندر ودوانوں اور پوران آچاریوں نے اپنی تمام معلومات پیش کر دی ہیں۔ تاکہ پورانکوں کو آریہ سماج کے مقابل آنیکی جرأت ہی نہ ہو۔ آج تک پورانک دھرم کی حقیقت کو آشکارا کرنے کے لئے ایسی کتاب نہیں چھپی۔ ہر ایک آریہ بھائی اس کتاب کی موجودگی میں بڑے سے بڑے پورانک پنڈت کو ناکوں چنے چبوا سکتا ہے۔ اور ہزاروں حوالجات اور سوالات سے منہ بند کر سکتا ہے۔ تمام آریہ سماجوں۔ لائبریریوں اور آریہ بھائیوں کو اکٹھی کاپیوں کے جلد آرڈر بھیجکر اپنا نام درج رجسٹر کروا لینا چاہیے۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے حجم ۱۰۰ صفحات کاغذ بڑھیا۔ قیمت صرف ایک روپیہ ۱ء، کمیشن دس سے زیادہ خریدنے پر ۱۵ فیصدی اور پچاس سے زائد پچیس فیصدی دیا جائیگا *

{ منیجر پریم پستکالیہ گرودت بھون لاہور

انگریزی میں ایک ضرب المثل آتی ہے:-

As a man thinketh so he becometh.

ارتھات - منش جیسا وچار کرتا ہے۔ وہ ویسا ہی بن جاتا ہے۔ اس لئے منش کو سدا ہی اپنے اندر شبھ سنکلپ پیدا کرنے چاہئیں۔ یہ بات سب پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ یدی منش اپنے من میں اچھے اچھے وچار رکھے گا۔ تو اس کے وچاروں کا اس کے دماغ پر اچھا پربھاؤ پڑے گا۔ اور بُری کامنائیں رکھنے کا بُرا پربھاؤ۔ ویدوں میں ایک منتر آتا ہے۔

[illegible]

ارتھات:- یہ منش وشواس روپ ہی ہے۔ منش جیسا وچار کرے گا۔ ویسا ہی بن جائے گا۔ اپنے اندر شبھ سنکلپ بڑھانے چاہئیں۔ من بلوان بناؤ۔

[illegible]

ارتھات - من ہی منشوں کے بندھ اور موکش کا کارن ہوتا ہے۔ یجروید میں بھی پرماتما شو سنکلپ رکھنے کا منشوں کو اپدیش کرتے ہیں۔ کئی لوگوں کا وچار ہے۔ کہ اگر یہ منتر راتری کو سوتے سمیہ پڑھ لئے جاویں۔ تو من میں کوئی بُرا وچار نہیں پیدا ہوتا۔ اپنے من میں بُرے وچار رکھنے سے کئی دفعہ منش جیسی بیماریاں مول لے بیٹھتا ہے۔ آپ کسی ویدیہ سے پتہ کریں۔ کہ احتلام کیوں ہو جاتا ہے۔ تو وہ آپ کو بتلائے گا۔ کہ ۹۰ فیصدی آدمی اس مرض کے اس لئے شکار ہو جاتے ہیں۔ کہ دن بھر وہ خواہشات نفسانی کی پورتی کے لئے اپنی ترنگ دلی کے ساتھ تجویزیں کرتے رہتے ہیں۔ راتری کو جب نِدرا ماتا کی گود میں جاتے ہیں تو دن بھر کے وچار خواب کی صورت میں ان کے سامنے آتے ہیں۔ نتیجہ اس کا سوپن دوش کی بیماری میں انہیں ملتا ہے۔

درحقیقت آج کل کچھ فیشن ہی ایسا ہو گیا ہے کہ فرصت کے وقت پڑھے لکھے لوگ کوئی ناول یا افسانہ ایڈیشن لے بیٹھتے ہیں۔ ہر ایک ناول کسی نہ کسی کا ضرور ذکر کرتا ہے

دن بھر تو پڑھنے والا اس ناول کے ہیرو کا خیال کرتا رہتا ہے۔ راتری کو جب اپنے دوستوں کے ساتھ وہ سینما دیکھنے جاتا ہے تو اسے ناول والی ہیرو یاد آجاتی ہے۔ کبھی سوچتا ہے کہ وہ کتنی حسین ہوگی۔ اس کی ایک ایک ادا کتنی من لبھانے والی دلفریب ہوگی پھر جب اپنی آنکھوں سے ایک ایکٹرس کو سٹیج پر ناز نخرے کرتے گاتے ہنستے ویریم میں لئے ہوئے دیکھتا ہے۔ تو یہ سب اس کے دل پر ایک عجیب جادو ڈالتی ہیں۔ اس لئے نوجوانوں کو خاص طور پر ایسے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ سینما وغیرہ کے دیکھنے سے جہاں چال چلن کے بگڑ جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ وہاں رات کے بارہ بجے تک جاگ جاگ کر صحت بھی خراب ہو جاتی ہے۔ یہ کتنا

سینما کے اثرات

از شری موہن لعل جی اسسٹنٹ سیکرٹری آریہ سماج سٹھ ٹوانہ

مہنگا سودا ہے۔ کہ آپ نقدی دیکر صحت اور چال چلن کو خراب کریں۔ اس لئے آپ کو جتنی اوسع ایسے نظاروں سے بچنا چاہیئے۔ یہ کسقدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ شہروں میں جب کبھی رام کرشن پرہلاد پورن بھگت وغیرہ کا کوئی ڈرامہ یا سینما ہوتا ہے تو ان مہاپرشوں کے پارٹ مسلمان ادا کرتے ہیں۔ کیا ہندوؤں کی رگ حمیت اس وقت نہیں پھڑکتی جب وہ ایک گؤ بھکشک کو رام یا کرشن کا پارٹ ادا کرتے دیکھتے ہیں؟ کہاں شری کرشن کا راجہ کے لڑکے ہوتے ہوئے گوکل کو جا کر اُن سے پریم کرنا جس کی وجہ سے وہ گوپال کرشن مشہور ہوئے۔ اور کہاں ایک گؤ بھکشک کا اپنے آپ کو کرشن ظاہر کرنا کسی نے شاید کہاوت ہی اس موقعہ پر کہی تھی۔

"کہاں گنگا تیلی اور کہاں راجہ بھوج"

اور یہ بھی اس حالت میں جب کہ سینما کی ہی پُر کرنے والے ہندو ہوں۔ اور جنہیں اس بات کا بخوبی علم ہو کہ فلاں ہیرو یا Heroine کا پارٹ فلاں مسلمان کرے گا۔ افسوس صد افسوس۔ اگر آپ کو یقین نہ ہو۔ تو لیجئے میں بتلائے دیتا ہوں۔ یوگیراج کرشن کا پارٹ ماسٹر نثار کئی دفعہ کر چکے ہیں۔ آپ کا اصلی نام سید حسین علی ہے۔ پورن بھگت کا پارٹ ادا کرنے میں آپ نے اپنا نام مسٹر ... رکھا۔ تاکہ لوگ آپ کو ہندو سمجھیں۔ آپ کا عرف ممن ہے۔ اور پورن بھگت کا پارٹ کرنے سے پہلے آپکا (A. M. Kumar) علی میر تھا۔ کیا کبھی کسی ہندو نے بھی کسی مسلمان نیتا۔ ولی یا پیغمبر کے پارٹ ادا کرنے کی جرأت کی ہے۔ یہ بدنصیب آریہ جاتی ہی ہے۔ جس کے مہاپرشوں کو سٹیجوں پر نچا کر اُن کا تمسخر اڑایا جاتا ہے۔ اور ان مہاپرشوں کے پارٹ ادا کرنے کے لئے مسلمانوں کو کیا جاتا ہے۔ کیا ہندوؤں میں کوئی بھی اس قابل نہیں ہے۔ کہ وہ رام کرشن یا کسی اور مہاپرش کا پارٹ ادا کر سکے۔ یا مسلمانوں کو چننے سے آمدنی میں کوئی خاص اضافہ ہوتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ یدی سارے ہندو بیسویں صدی کے مہاپرش یعنی مہرشی دیانند سرسوتی کی نصیحت پر عمل کرتے۔ رشی دیانند اس بات کے زبردست مخالف تھے۔ کہ بزرگوں کی رام لیلا کر کے انہیں سٹیج پر نچایا جائے۔ ایسا کرنے سے جہاں دوسرے مذہب والوں کو ہنسنے اور پھبتیاں کسنے کا موقع ملتا ہے وہاں کثیر رقم بھی ضائع ہوتی ہے۔ اس لئے ان بزرگوں کی یادگار کو تازہ کرنے کا اگر کوئی سب سے اچھا طریقہ ہے۔ تو وہ یہ ہے کہ ان کے جیون چرتروں کو عوام کے سامنے کتھا کے روپ میں رکھا جائے اور

ان سے جو جو شکشا ملے۔ انہیں اپنے جیونوں میں گھٹانے کی کوشش کی جائے۔ یہ بدقسمت آریہ جاتی ہی ہے۔ جس میں مرزا غلام احمد قادیانی و سر آغا خان جیسے لوگ اپنے آپ کو کرشن مشہور کرتے پھرتے ہیں۔ کہیں پرمہرشی دیانند سرسوتی جیسے مہاپرش پر کیچڑ اچھالنے کے لئے خواجہ غلام الحسنین پانی پتی جیسے "قماش کے آدمی" "رشی دیانند اور اس کی تعلیم" جیسی پھر لیچر کتابیں لکھ کر اپنی کم فہمی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اور جب ان کتابوں کی اشاعت کی کمی کو نادھو آچاریہ جیسے سناتن دھرم کے ٹھیکہ دار دیکھتے ہیں۔ تو اپنی جیب سے لفٹ رقم ادا کرنے کا وعدہ کر کے عوام کو ذہن نشین کراتے ہیں۔ کہ ہمارے دلوں میں اپنے مہاپرشوں کے لئے کسقدر عزت کا جذبہ موجود ہے۔ حیف صد حیف۔ کیا کبھی کسی آریہ نے بھی اپنے آپ کو نبی یا پیغمبر مشہور کیا ہے یہ وہی آریہ جاتی ہے۔ جس میں سوامی شردھانند جی کو اس بنا پر شہید کیا گیا۔ کہ انہوں نے ملکانوں کو شدھ کر کے ان کا ویدک دھرم میں پرویش کر کے انہیں مسلمان ہونے سے روکا۔

مہاشہ راجپال کو رنگیلا رسول لکھنے کے جرم میں و مہاراج نتھو رام کو ایک لیٹنک کا سندھی میں ترجمہ کرنے کے جرم میں شہید کیا جاتا ہے۔ یہ سب کس لئے؟ صرف اس لئے کہ انہوں نے سچائی کے اظہار کے لئے قلم کو جنبش دی۔

کاش کہ مسلم نیتا اپنی ذہنیت کو بدلیں۔ کیونکہ ایک فارسی شاعر نے کہا ہے۔ کہ ع "ہرچہ بر خود مپسندی بر دیگران مپسند"

آریہ بھائی تمہاری زبردستیاں سہتے سہتے اب تنگ آگئے ہیں۔ اس لئے آپ کو اب اُن سے ایسا سلوک روا رکھنا چاہیئے۔ جس کا کہ تم سے انسانیت تقاضا کرتی ہے۔ اس لئے اگر کبھی کوئی مسلم ایسی حرکت کرے تو آپ کا یہ فرض ہے۔ کہ اس کے برخلاف ملامت کا ووٹ پاس کر کے اپنی انصاف پسندی کا ثبوت دیں۔ نہ کہ آپ غازی کا دُم چھلا لگا کر اس کی حوصلہ افزائی کریں۔

ہم تمام بھارت میں رہنے والے ہندوؤں اور مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم اس سرزمین ہند پر پیدا ہوئے ہیں۔ ہم نے یہاں ہی گذارا کرنا ہے۔ اور یہاں ہی ہماری آخری رسوم ادا ہونگی۔ اس لئے یہ ہمیں زیب نہیں دیتا۔ کہ ذرا ذرا سی بات پر آپس میں لڑ جھگڑ کر انگریزوں کو یہ کہنے کا موقعہ دیں۔ کہ تم کس منہ سے سوراج مانگتے ہو۔ جب کہ ذرا ذرا سی بات پر آپس میں لڑتے جھگڑتے ہو۔ اگر اپنے آپ کو سوراج کا حقدار سمجھتے ہو۔ تو پہلے باہم [illegible]

پھر ہم سے سوراج کا مطالبہ کرو۔" انگریزی کی کہاوت مشہور ہے۔ جس کے سمبندھ میں ایک شعر ہیں ....

ڈاکٹر اقبال نے کیا ہی خوب کہا ہے:-

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہیں ہندوستاں ہمارا

یجروید میں ایک منتر آتا ہے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ارتھات:- اے پتا دیا کرو۔ کہ میرا من جو دور جانے والا ہے۔ چیتن شکتی ہے۔ جیوتی روپ ہے سب پر حاوی موجود ہے۔ جس کے بنا دنیا میں کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ ایسا میرا من شبھ سنکلپ والا ہو وے۔ اس لئے ہم سب کا یہ کرتویہ ہے کہ اپنے من سدا اچھے وچار پیدا کریں۔ اچھے پُرشوں کی سنگت کریں۔ اچھے گرنتھوں کا سوادھیائے کریں۔ سینما تھیٹروں میں نہ جائیں۔ جہاں کہ چال چلن و صحت خراب ہو جانے کا بھے ہو۔ اپنے لیکھ کو سماپت کرتا ہوا موٹی موٹی باتیں آپ کے سنمکھ رکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے پوری آشا ہے۔ کہ آپ ان پر گمبھیرتا پوروک وچار کریں گے اور ان پر آچرن کرنے کا یتن کریں گے۔

(i) اپنے من میں ہر وقت اچھے وچار پیدا کرو۔ تاکہ جہاں آپ اچھے بنیں۔ وہاں دوسرے لوگ بھی آپ کی طرف کھنچے چلے آئیں۔

(ii) ہمیشہ اچھی پستکوں کا سوادھیائے کرو۔ ناول وغیرہ عشقیہ کتابوں کے پڑھنے سے پرہیز کرو۔ فرصت کے وقت عشقیہ غزلوں کے گانے میں وقت نہ گذارو۔ بلکہ کوئی ایشور استتی یا پرارتھنا کا بھجن گاؤ۔ یا کوئی دیش و جاتی کو اٹھانے والا بھجن گاؤ۔ تاکہ من میں اچھے خیالات پیدا ہوں۔

(iii) دیش جاتی صحت و چال چلن کے لئے سینما و تھیٹروں کو نقصان دہ سمجھتے ہوئے ان کے دیکھنے سے پرہیز کریں۔ روزانہ سماچار پتروں کے مالکوں سے بھی میری ونے پوروک یہ پرارتھنا ہے۔ کہ جب کہ آپ ان سینما تھیٹروں کو صحت چال چلن کے منافی سمجھتے ہیں۔ تو آپ چار کوڑیوں کے لئے کیوں صفحے کے صفحے سینما تھیٹروں کے پروگرام کے شائع کر کے اپنی ضمیر کو آپ بیچتے ہوں۔ اگر آپ یہ مانتے ہیں۔ تو ایسے پروگراموں کو شائع نہ کریں اگر انہیں نقصان دہ نہیں سمجھتے۔ تو اور بات ہے

(iv) سینما کے مالکوں کو مجبور کریں۔ کہ وہ مہاپرشوں کو اب سٹیجوں پر نچانا چھوڑ دیں۔ بلکہ کوئی ایسا کھیل تیار کروائیں۔ جو امریکہ میں دکھائی جانے والی فلم کا جواب دینے والا ہو۔ جیسے دوسرے ملک والے دیکھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قلم کے زبان سے فہم وشعور کی باتیں

اور

خاک کے جاندار وجود کی گفتگو

از مہاشہ پریم چند جی آریہ سیوک گوردوت بھون لاہور

رنگ والے دیر کیا ہے رنگ دے

کچھ دیر ہے - نہیں - دیر نہ کیجیے - مجھے تپسیا کرتے کرتے عرصہ گذر گیا - دیکھا ہے - کب سے پربھو سمرن کر رہا ہوں - ہر وقت اُس مہان جگدیشور کی یاد میں محو رہتا ہوں - ایشور میرا ہے - میں اُس کا پاچک ہوں - میرے ہردے میں جگت پتا کا پریم لہریں لے رہا ہے - اچھاؤں کا طوفان ہے - آشاؤں کا سمندر ہے - اور بھگتی رس کی تیز ہوائیں من روپی سمندر میں تموج پیدا کر رہی ہیں -

میں دنیا کا ہوں - دُنیا کا باسی ہاں - ایک ادنے سنسارک پرش ہوں - پُرش بھی کہاں - کیا کہوں وہ پرانی جسے پربھو نے نقش بنایا - اور پھر نقش رُوپی پولا ہیں کہ کچھ اُس پتا کے گن گانے لگ گیا - دیکھو اتنے پر اتراتا ہوں - اور چاہتا ہوں - کہ میرا چولا رنگ دیا جائے - مجھے جیون مکت بنا ڈالا جائے *

ارے کیا میرے کرم اس پرکار کے ہیں ؟ اور کیا میرا من اور وانی ایک ہے ؟ کیا یہ عبادت اور تپسیا پربھو کے نام سے کرتا ہوں - یا دنیا والوں کو دکھانے کے لئے - اور اپنا نہ جمانے کے لئے - یہ کیا ہے میں ایسا کیوں کرتا ہوں - کیا پربھو پربھو کہنے سے مالک خوش ہو جائے گا - میرا ایشور - ایشور کہنا کس لئے ہے میں تو صرف بار بار اُس پیارے نام کو دہرا رہا - کیا اس سے پتا پرسن ہوگا ؟

ہاں - ہاں - وہ بہرہ تو ہے نہیں - جو میں نام لے لے کر بلاتا ہوں - اور پربھو پربھو کہتا ہوں - صرف ایشور ایشور کہنے میں کیا ہے - کیا ایشور کی آگیا کا بھی پالن کیا - اور اُس کی بنائی ہوئی وچتر کائنات سے کوئی سچا سبق حاصل کیا - کچھ نہیں - نام سمرن سے اور صرف ایشور ایشور کہنے سے ایشور بھگتی کیسے ہو گئی - میری بھگتی بے معنی اور بالکل ہی عجیب ہے - بھلا دیکھو تو - میں ایشور کی خوشنودی کے لئے اس کی پرجا کو سُکھ نہیں پہنچا سکا کیونکہ یہ جانتا ہوں - کہ وہ چاپلوس نہیں ہے - مگر کیا بار بار نام لے کر پکارنا بھی دانائی ہے ؟ نہیں - میں نے بھگتی کا غلط مفہوم سمجھا - مجھے پتہ نہیں تھا - اور نہ ہی اُس کی آگیاؤں کا علم تھا - ہاں یاد آ گیا - اُس مہان جگت آدھار نے تو ابتدائے آفرینش کے وقت ہی گیان اور آنند سے وگیان عطا کیا تھا - دنیا بھولی ہوئی ہے - میں بھٹکا ہوا ہوں - میری سادی بھگتی نسار تھ ہے - میری تپسیا غلط - اور پھر میں کہتا ہوں - کہ

رنگ والے دیر کیا ہے رنگ دے

ابھی بڑی دیر ہے - بھگتی کا مارگ لمبا ہے - کرم کے بنا بھگتی کس کام کی - اب میں اچھے اچھے کرم کرونگا اور کرم کرتے ہوئے پھل کی اکانکشا کو بالائے طاق رکھوں گا - تو بہ نہیں کرونگا - اور نہ ہی شکوہ کرونگا - کہ

رنگ والے دیر کیا ہے رنگ دے

اُس پتا کے پاس کوئی دیر نہیں - اور نہ ہی وہ دیر لگاتا ہے - بس اب میں وید کے بتلائے ستیہ مارگ پر چلتے ہوئے سچی بھگتی سے اپنا جیون دیتت کرونگا - اور کچھ نہیں *

بارش کا قطرہ

آسمان میں معلق - اُلٹا لٹکا ہوا - بارش کا قطرہ - کتنا اترایا ہوا ہے اور اپنے ہجولیوں کو لے کر آسمان کے میدان میں کبھی ادھر اور کبھی اُدھر جاتا ہے - برستا نہیں - ترساتا ہے - کتنی گرمی ہے - اُسے ذرا بھی رحم نہیں آتا - کہ دنیا والوں اور سنسارک پرانیوں کو گرمی کے تاپ سے شانت کرنے کے لئے اپنے آپ کو سوا کر دوں ہاں میں سمجھ گیا - وہ اس فلسفہ کو نہیں جانتا - اور اسے خبر ہی نہیں کہ شہادت کیا چیز ہوتی ہے - اگر اسے پتہ ہوتا - تو وہ ضرور اپنے آپ کو اس کار خیر کے لئے وقف کر دیتا - اور گرمی محسوس نہ ہوتی -

ہا ! کتنی گرمی ہے - وہ نا سمجھ نہیں برستا - کیا کروں - اے قطرے - برس - اگر برستا نہیں - تو آ میں تجھے شہادت کا راز بتلاؤں - اور اس حقیقت کا درس دوں - جس سے تو جیون مکت ہو جائے - آ - آ - جلد آ - اور ذرا کان میں میری بات سُن - میں تیرے لئے کھڑا ہوں *

اُپنشدوں میں آواگون

از شری پنڈت وشوناتھ جی شاستری - ایم - اے

اپنشد کا رشی لکھتے ہیں - کہ جیسے ہمارے بزرگ مرتیو کو پراپت ہو گئے - اسی طرح سب کی اوستھا ہوتی ہے - پرانی پودوں کی طرح پیدا ہوتا ہے اور پھر نشٹ ہوتا ہے - اسی طرح کا چکر چلتا رہتا ہے مرنا - پیدا ہونا یہ چلتا رہتا ہے -

آگے چلکر رشی اس سدھانت میں لوگوں کا ست بھید دکھلاتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ پراچین سمیہ میں بھی لوگ اس سانت کے متعلق بہت وچار کرتے ہے یہ جاننا ایک بڑا کٹھن شالہ ہے - کہ پرانی کی مرنے کے بعد کیا حالت ہوتی ہے - رشی آگے کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد مختلف حالتوں میں جاتا ہے - جیسا منش کرم کرتا ہے - ویسی ہی اُس کی حالت ہوتی ہے اس سنسار میں دو مارگ ہیں - ایک کا نام "شریہ" ایک دوسرا "پریہ" گیانی لوگ تو آتما کے متعلق وچار کرتے ہوئے "شریہ" مارگ پر ہی چلتے ہیں - لیکن سادھارن لوگ سنسار کے بھوگوں میں پھنسے ہوئے "پریہ" مارگ کا ہی آشریہ لیتے ہیں - "پریہ" مارگ میں پڑا ہوا منش سنسار کے وشیوں میں پھنستا ہے روپ - رس - گندھ وان میں اس کی پریتی ہوتی ہے "پریہ" مارگ پر چلنے والے لوگ سنسار کے بھوگوں میں لپت ہوئے سمجھتے ہیں - کہ بس یہی لوک ہے - مرنے کے بعد کچھ نہیں ہوتا - پرلوک نہ مانتے ہوئے وہ ناستک ہو جاتے ہیں - اور اپنے آپ کو بڑا پنڈت سمجھنے لگ جاتے ہیں - وہ لوگ جیسے اندھے کے پیچھے اندھے لگ جائیں - اسی پرکار اس لوک میں بار بار آتے جاتے رہتے ہیں - اور اس آواگون کے چکر میں ہی پھنسے رہتے ہیں -

جو لوگ ایشور کو جان لیتے ہیں - وہ مکتی کے ادھیکاری ہو جاتے ہیں - لیکن اس ایشور کا گیان کوئی اتنا آسان نہیں ہے - پہلے تو لوگ ہی بہت کم ہوتے ہیں - جن کو کتھا وارتا سننے کا سوبھاگیہ پراپت ہو - اور پھر اُپدیش سننے والوں میں سے سبھی لوگ اُس کو سمجھ بھی نہیں سکتے - اُس ایشور کا درشن کرنے والا کوئی ورلا آدمی ہی ہوتا ہے - پھر اُس ایشور کو پراپت کرنے والے تو بہت کم ہوتے ہیں - سادھارن پرش تو اُس ایشور کے متعلق اپدیش نہیں کر سکتا - اُس کا اُپدیش کوئی گیانی گورو ہی کر سکتا ہے - وہ ترک میں نہیں آتا - وہ بہت سوکشم ہے - اُس انتریامی ایشور کو آتم یوگ سے جان کر خوشی غمی کے پھندوں سے نکل جاتا ہے -

جس کی مہیما کا درن چاروں وید کرتے ہیں - تپسوی لوگ جس کو پانے کے لئے تپسیا کرتے ہیں جس کے لئے برہم چاری برہم چریہ کو دھارن کرتے ہیں - اُس کو "اوم" کہتے ہیں - یہ اکشر (اوم) ہی برہم ہے - یہی پرم ہے - اس کا آشریہ ہی سب سے اُتم ہے - منش اس آشریہ کو جان لینے سے ہی بھگت برہم کو پراپت کر لیتا ہے -

آگے چلکر رشی مسئلہ تناسخ پر آتے ہیں اور کہتے ہیں - کہ اس شریر میں آتما ہے - جو نہ کبھی مرتی ہے اور نہ جنم لیتی ہے - جب شریر کا ناش ہوتا ہے تو یہ آتما اس کے ساتھ نشٹ نہیں ہوتی بلکہ یہ تو امر ہے - جو قاتل یہ سمجھتا ہے - کہ میں فلاں کو قتل کر رہا ہوں - تو وہ آتما کو نہیں جانتا کیونکہ آتما تو مرتی ہی نہیں - اور جو آدمی یہ سمجھتا ہے کہ وہ قتل کیا جا رہا ہے - وہ بھی غلطی پر ہے کیونکہ جس کا شریر نشٹ ہو رہا ہے - آتما تو امر کی درستان ہی رہے گی - وہ اس شریر کو چھوڑنے کے بعد وہ دوسرا چولا دھارن کرنے لگا - وہ آتما بہت ہی سوکشم ہے - ہر دیہ میں وہ اتمان بے کچھ آچار والے - اشانت - نیم رہت - منش اس کو نہیں جان سکتا :

یہ آتما رتھی ہے - شریر ہمارا رتھ ہے - بدھی سارتھی ہے - من لگام ہے - اندریاں گھوڑے ہیں - وشیہ مارگ ہیں - اندریوں اور من سے یکت آتما کو "بھوگتا" - کرموں کا پھل بھوگنے والا کہتے ہیں -

جس منش کا من وش میں نہیں ہے - اُس کی اندریاں بھی اُس کے وش میں نہیں رہتیں - جیسے دُشٹ گھوڑے سارتھی کے وش میں نہیں رہتے - ایسے منش پوتر من والے نہیں رہتے - وہ ہمیشہ جنموں کے چکر میں پڑتے رہتے ہیں - لیکن جس کے وش میں من ہے - وہ اپنے مارگ کو پار کر جاتا ہے اور اُس برہم کو پراپت کرتا ہے - پرماتما سادھارن منشوں کو دکھائی نہیں دیتا - اس کا درشن تو بدھیمان گیانیوں سے دیکھا جاتا ہے - رشی کہتے ہیں کہ اگر تم آواگون کے چکر میں نہیں آنا چاہتے - اور مکتی کے آنند کو پراپت کرنا چاہتے ہو - تو - اُٹھو - جاگو - ست پُرشوں کا ست سنگ کرو - نہیں تو یہ راستہ تو اُسترے کی تیز دھار کے سمان ہے - بڑا کٹھن مارگ ہے - وہ پرمیشور شبد - روپ - رس - گندھ کا وشیہ نہیں ہے - بلکہ انادی اور اننت ہے - اُس کو جان کر ہی منش مرتیو سے بچ سکتا ہے - اندریاں باہر کی طرف دیکھنے والی ایشور نے بنائی ہیں - اس لئے منش

سرشٹی پرواہ سے انادی ہے

مرزائی جہالت کا سدباب

از شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ ویدک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

مرزائی اخبار الفاروق میں چند مضامین دور تسلسل یا پرواہ سے انادی کے متعلق دیگر مرزائی جہالت کا انسداد کیا جاوے گا۔

مضمون کے شروع میں مرزائی چال کے مطابق آریہ سماج کے مذہبی کھنڈن منڈن کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کی ہمدردی میں جھوٹے آنسو بہاتے ہوئے خود غرضانہ وکالت کی ہے۔ اس بات کو بالکل بھلا دیا ہے۔ کہ جس اسلام کی بابت وہ اس قدر ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس کے ماننے والے تو مرزائی مشن کو اسلام کا دشمن اس فرقہ کو کافر اور خاتم النبیین کے اسلامی اصول کے مطابق اس فرقہ کو مذہب اسلام اس کے قابل تنظیم بانی حضرت محمد صاحب اور مقدس اسلامی کتب کا ہتک کرنیوالا سمجھتے ہیں۔ مہرشی دیانند سرسوتی جی نے تمام مذاہب کا کھنڈن کرتے ہوئے سچائی کی وکالت کی ہے۔ ان کو کسی مذہب سے دشمنی نہ تھی۔ ستیارتھ پرکاش کے دیباچہ میں ہی انہوں نے اس بات کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ تمام مذاہب کی سچی باتیں جن میں سب میں اتفاق بھی ہے ان کو وہ بھی مانتے ہیں۔ اس نے کھنڈن کا یہی مطلب ہے کہ سب مذاہب اپنے غلط اصولوں کو چھوڑ دیں۔ اور صرف ستیہ سدھانتوں کے ماننے والے ہو جاویں تاکہ ساری دنیا کا ایک ستیہ مت ہو کر سب منشوں کا آپس میں پریم بھاؤ ہو جاوے۔ مرزائی مشن کے بانی مرزا غلام احمد صاحب نے بھی کون سے مذہب کا کھنڈن نہیں کیا؟ دیگر مذاہب کی پاک ہستیوں کی جس قدر انہوں نے ہتک کی ہے۔ اور اپنے معاصر عالموں کو جس قدر گالیاں دی ہیں۔ اس کو دنیا جانتی ہے۔ لیکن پھر بھی آریہ سماج اور اس کے بانی پر الزام لگاتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ اس مضمون میں بھی جس بیہودہ سرائی سے کام لیا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی اخلاق کا دیوالیہ نکل چکا ہے۔ لیکن گالی کا جواب گالی نہ دیتے ہوئے مضمون کی دلائل کی پڑتال کریں گے۔ جو بالکل جاہلانہ ہیں۔

اصل مضمون کی دلائل کی پڑتال کرنے سے پہلے آریہ سماج پر جو دہریانہ خیال رکھنے والا اور خدا کو ایک موہوم ہستی ماننے کا الزام گھڑا گیا ہے اس پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ مہرشی دیانند سے پہلے ویدوں اور درست شاستروں کا پرچار نہ ہونے سے مت متانتر کے لوگ خدا کی ہستی کو بھی جاہلانہ طور پر ماننے تھے۔ اس کی مختلف شکلیں اور مختلف مکانات بتائے جاتے۔ اس کو وہمی طاقتوں کا مالک اور مطلق العنان بادشاہ سمجھا جاتا۔ کوئی اس کا اوتار مانتا اور کوئی اس کو اپنا نائب زمین پر بھیجنے والا مانتا۔ مختلف قسم کے گناہوں کو اس سے منسوب کر کے بھی اسے بے گناہ سمجھا جاتا۔ اس کے اوصاف و افعال میں عقل کا دخل نہ سمجھ کر بہت سی جہالت کی باتوں کو اس سے منسوب کیا جاتا۔ اور جس مذہب نے جیسا چاہا خدا بنا لیا۔ لیکن مہرشی دیانند سرسوتی جی نے وید شاستر کے پرمانوں اور عقلی دلائل سے مذہبی لوگوں کو اچھی طرح سے آگاہ کر دیا۔ کہ یہ سب تمہاری جاہلانہ باتیں۔ اس سے پاکھنڈی لوگ جاہلوں کو ورغلا کر اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف خدا بلکہ مذاہب بھی ایک جاہلانہ ہستیاں بن رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ناستکوں (دہریوں) کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ کیونکہ عالم اور عقلمند انسان مذاہب اور خدا کے اوصاف و افعال کو توہمات سے بھرپور دیکھ کر دونوں سے منکر ہوتے ہیں اس لئے ایشور یا خدا کی سچی صفات اور افعال وہی ہو سکتے ہیں۔ جو عقلی کسوٹی پر بھی ٹھیک اتریں اور اس کی مشاہدات کی کتاب جو قانون قدرت سے ہے اس میں اس کا ثبوت ملے مثلاً ہر ایک مذہب اپنے وہم سے یہ تسلیم کرتا ہے کہ خدا صرف اس کے مذہب کو پسند کرتا ہے۔ اس کے ہم مذہب بدکار آدمی کی بخشش کی امید رکھنی چاہیے۔ خدا اس کے مذہب کی ترقی کے خود وسائل پیدا کرتا ہے وغیرہ۔ لیکن دوسرے مذہب کا ایک نیکوکار بیچارہ بھی جہنم رسیدہ ہوگا اور اس کے مذہب کو کبھی ترقی نہ ملے گی۔ لیکن قانون قدرت میں خدائی رحمتوں اور انسانی جہالت سے پیدا ہوئی زحمتوں کو جب کبھی زحمتوں کی شکل میں نمودار ہوتے مشاہدہ کرتے۔ اور ہر ایک مذہب والے بیمان کو یکساں نازل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ مثلاً بارش ہوتی ہے۔ تو ہندو مسلمان سکھ عیسائی سب کے کھیتوں میں یکساں ہوتی ہے اگر پلیگ ہیضہ چیچک نمودار ہوتی ہے۔ یا زلزلہ آتا ہے۔ تو بھی کسی خاص مذہب کا لحاظ نہیں رکھا جاتا اس سے مذاہب کے مذکورہ بالا متعصبانہ اصولوں کا قانون قدرت ہی کھنڈن کر دیتی ہے اور وید کے اس سدھانت کا منڈن ہو جاتا ہے کہ

[illegible]

[illegible]

نہ میرا کوئی داس کہلانیوالا خاص آدمی ہے نہ آریہ میں تو منشوں کے برتوں کے مطابق ان کو دھارن کرتا ہوں۔ یعنی پرماتما کی نگاہ میں کوئی مذہب یا قوم یا نام دھاری انسان کوئی خاص ہستی نہیں رکھتا۔ اس کے سامنے تمام انسان ایک جیسے ہیں وہ یہ نہیں دیکھتا۔ کہ کس مذہب پر ایمان لایا ہے وہ تو اس کے گیان اور کرم علم و عمل کے مطابق ثمرہ عطا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ اگر آج ایک مذہب کے لوگ حکومت کر رہے ہیں۔ تو کل ان کو فتح کر کے ان کی جگہ دوسرا مذہب لے لیتا ہے۔ کوئی وقت تھا کہ دنیا میں رومن اور مصری مذاہب کا ڈنکا بج رہا تھا۔ اس کے بعد پارسیوں کی طوطی بولنے لگی۔ اُدھر یہودیوں نے بال و پر نکالے۔ اور ادھر بودھوں کا ساری دنیا میں بدھ دھرم کا جھنڈا لہرانے لگا۔ بھارت میں پورانک مت نے بودھوں کو شکست دی۔ تو ادھر عیسائی مشن نے مغربی مذاہب کی جگہ حاصل کی۔ اس کے بعد اسلام نے تمام کو فتح کر لینے کا عزم کیا۔ اور چاروں کونوں میں اسلامی سلطنتیں قائم ہو گئیں۔ لیکن کچھ مدت کے بعد ہی یورپ میں عیسائیوں نے پھر زور پکڑا۔ اور انہیں دھکیل کر سمندر پار کر دیا۔

ہندوستان میں بھی مرہٹوں۔ سکھوں نے مسلمانوں کی جگہ حاصل کر لی۔ اور اب عیسائی مذہب کے ماننے والے انگریز حکمران ہیں۔

اس لئے کسی مذہب کا یہ کہنا۔ کہ خدا صرف میرا ہی چچا لگتا ہے۔ کس قدر جہالت ہے۔ اسی طرح توریت و انجیل و قرآن۔ پُران وغیرہ میں خدا کا خاص انسانوں سے بات چیت کرنا۔ کسی پر غضب کسی پر رحمت نازل کرنا۔ اور ان کا قانون قدرت کے خلاف واقعہ ہونا۔ دنیا میں ظاہر ہو کر کسی کا دوست اور کسی کا دشمن بننا اپنے خاص بندوں سے کرامات کرانا۔ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ آج کل ایسا کوئی واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوتا۔ وہ رہ کر پجاریوں اور اماموں کی نقل میں مرزا صاحب نے پیشگوئیوں کا دم بھرا لیکن اس دعوے میں ایسے جھوٹے ہوئے کہ مرزائی بھائی کسی کو منہ دکھانے کے نہ رہے اور آج تک یہ نہ بتا سکے۔ کہ کوئی اور کرامات خدا نے ان سے کیوں نہ ظاہر فرمائی۔ ان باتوں سے یہ ثابت ہے کہ مذاہب نے یونہی بہت سی جاہلانہ باتیں خدا سے منسوب کر رکھی ہیں۔ جن سے خدا اور اس کے بنائے ہوئے مذاہب دونوں بدنام ہونے لگے۔ اس کے علاوہ مہرشی دیانند سرسوتی جی نے ایشور کی صفات و افعال کو دلائل سے ثابت کر کے بہت سے توہمات کا ازالہ کیا۔ اور ایشور کے صحیح سوروپ کو سنسار کے سامنے رکھا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑے بڑے سائینسدان عالم فاضل بھی آستک بن رہے ہیں۔ کیونکہ ویدک ایشور کے ماننے میں انہیں کوئی عملی اور عقلی رکاوٹ نہیں رہتی۔ دیگر مذاہب نے بھی اس بات میں آریہ سماج کی نقل کرنی چاہی ہے۔ ایسا مرزائی مشن تو خاص طور پر آگے آ گئے ہے۔ لیکن کئی ایک جاہلانہ مذہبی امور انہیں کامیاب ہونے نہیں دیتے۔ اس لئے غالباً دل کے کال جھگڑنے آریہ سماج کو دہریانہ اصولوں کے ماننے کا طعنہ دیا ہے۔ اگر خدا کی ہستی کو عقلی دلائل اور مظاہرات قانون قدرت کے مطابق ماننے کا نام دہریانہ خدا کی موہومہ ہستی ہو سکتا ہے۔ تو ہمیں منظور ہے۔ آپ کو خدا کی جاہلانہ ہستی مبارک رہے۔

آریہ مسافر کے لئے دو دو نئے خریدار بھیج کر اپنا فرض پورا کریں
(منیجر)

آپ کو جس کتاب کی ضرورت ہو

بلا لحاظ اس کے کہ اس کا اشتہار آریہ مسافر میں درج ہے کہ نہیں۔ یا یہ کہ کس ودشنہ سے سمبندھ رکھتی ہے۔ سب سے پہلے آپ اس کے لئے آریہ مسافر بک ایجنسی سے دریافت کریں کیونکہ علاوہ سبھا کی کتابوں کے دوسرے پبلشروں کی کتابیں بھی یہاں سے فراہم کی جاتی ہیں۔ اگر آپ کو کسی سبجیکٹ کے متعلق کتاب پڑھنے کا شوق ہو۔ تو ہم آپ کو عمدہ اور اعلیٰ کتب کی فہرست بھیج سکتے ہیں۔

منیجر "آریہ مسافر" بک ایجنسی گورودت بھون لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہندوستان کے مسلمان عورتوں کو شدید پردہ اور جہالت میں بند رکھنا چاہتے ہیں

موجودہ پردہ اظہار شان و شوکت کے لئے ہے

مسلمانوں نے عورتوں کے حقوق غصب کر رکھے ہیں

محترمہ گیتی آرا زینت صاحبہ کی کھری کھری باتیں

مروّجہ پردہ

مروّجہ پردہ میں دکھاوے کے لئے برقعہ لیا جاتا ہے۔ جو بذات خود اسباب زینت میں شامل ہے۔ اس کے اوپر سلمہ ستارہ لگا ہوتا ہے۔ جو موتیوں اور جھالروں سے آراستہ ہوتا ہے۔ اور جس کی طرف نامحرموں کی خود بخود نظر اٹھتی ہے۔ پھر اس پر بھی اکتفا نہیں۔ بلکہ اس برقعہ کے اندر عریاں آستین عریاں گلے کی قمیص پہن لی جاتی ہے۔ منہ پر حد سے زیادہ غازہ اور پاوڈر لگایا جاتا ہے تمام لباس لونڈر اور پاوڈر میں بسا ہوتا ہے۔ پاؤں میں بیش قیمت اونچی ایڑی کی جوتی پہنی ہوتی ہے۔ اگر کسی نامحرم سے گفتگو کرنی پڑے۔ تو حد سے زیادہ ناز انداز سے گفتگو کی جاتی ہے۔ پھر آپ ہی غور کیجئے۔ کہ اس پردے کے حامی کس حد تک بے پردہ عورتوں پر معترض ہو سکتے ہیں۔

میرے نزدیک موجودہ پردہ بالکل فضول اور بے معنی ہے۔ اور اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں اگرچہ کہا جاتا ہے۔ کہ اگر عورتیں پردہ اتار دیں۔ تو وہ بالکل بے حیا ہو جائیں گی۔ مگر ساتھ ہی میں یہ جانتی ہوں کہ ہندوستان کے سوا دنیا کے کسی ملک میں۔ اس قسم کے پردے کی مثال نہیں ملتی۔ تاریخ سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ایسا پردہ کبھی مسلمانوں میں رائج تھا۔

مصر اور ترکی کی مثال

اگر ہم ترکی اور مصر کی مثالیں پیش کریں۔ کہ اس سے پہلے مصر اور ترکی میں عورتیں برقعہ پہنتی تھیں۔ تو ہمیں اس بات پر بھی غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ برقعہ کس قسم کا تھا۔ اور عورتوں کو باوجود برقع پہننے کے کسقدر آزادی اور اختیارات حاصل تھے اسی طرح عرب میں عورتوں کو حضرت رسول کریم کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک پوری آزادی اور اختیارات حاصل ہیں۔ لیکن سرزمین ہندوستان میں ہر ہر قسم کے ظلم و قہر اور قید و پابندی کی آفتیں نازل ہو رہی ہیں۔ حیران ہوں۔ کہ بزرگ جو اس وقت عورتوں کے پردے کے حامی ہیں۔ وہ اس بات پر کیوں غور نہیں کرتے۔ اسلامی شریعت نے عورت کو چار دیواری میں بند کر کے گائے بھینس کی طرح زندگی کرنے کے لئے ہرگز نہیں پیدا کیا۔ اور نہ اسلامی پردہ عورت کو اس قسم کی قید میں رکھ کر آزاد اور خود مختار سمجھتا ہے۔ عورتوں کو میدان جنگ میں مردوں کے ساتھ جانے کی اجازت دیتا ہے۔

میں ان صاحبان سے پوچھتی ہوں۔ کہ یہ عصمت و عفت کی کیسی پاسداری ہے۔ اور یہ کیوں سمجھ لیا ہے۔ کہ اگر عورتیں قید رہیں۔ تو عصمت مآب ہیں۔ ورنہ ان کے بدکار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اگر حقیقت میں وہ ایسے کچے دل والی ہیں۔ تو پھر انہیں قید رکھنا بالکل فضول ہے۔ عورت اگر ہر طرح آزاد ہونے کے باوجود نیک بخت اور شریف ہے تو وہ واقعی عصمت مآب ہے۔ اور یہ جبھی ممکن ہے۔ کہ عرب اور ترکی کی طرح ان کو اسلامی تعلیم دی جائے۔ اور نہ میں یہ کہتی ہوں۔ کہ عورتیں بے پردہ ہو کر مردوں کی محفلوں میں جا کر بیٹھیں یا ناچیں گائیں بلکہ میں تو یہاں تک کہتی ہوں کہ عورتوں کو ہرگز حق نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے کسی مرد رشتہ دار کے بغیر ادھر ادھر بازاروں میں ماری ماری پھریں۔ لیکن جب اس چار دیواری اور برقعہ کی قید کو مصیبت سمجھتی ہوں۔ اور اس میں عورت کی عصمت و عفت کو محفوظ نہیں خیال کر سکتی ہے کیونکہ جب تک انسان کا دل صاف نہ ہو۔ اس کو ظاہری پابندیاں گناہ سے نہیں روک سکتیں۔

عورت اور مرد کی مساوات

اب رہا یہ سوال کہ خدا نے عورت کے لئے ہی حکم دیا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے اور میں اسے ماننے کو تیار نہیں۔ کیونکہ خدا نے عورت و مرد کو برابر کے حقوق دیئے ہیں۔ اور اگر ایسا نہیں۔ تو پھر خدا نے قرآن میں عورتوں اور مردوں کے لئے بدکاری کی ایک ہی سزا کیوں مقرر کی ہے۔ پھر جہاں عورت کو حکم ہے۔ کہ آنکھیں نیچی کر کے رہے۔ مرد کو بھی حکم دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے برعکس مرد کو چار عورتیں کرنے کا اختیار اور عورت کو ایک وقت میں ایک سے زیادہ خاوند کرنے کا اختیار نہیں۔

اس کے علاوہ تمام حالات میں قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ جس طرح تم جنت کے وارث ہو۔ اسی طرح تمہاری عورتیں بھی ہیں۔ لیکن مرد سوائے اس کے کہ عورتوں کے حقوق غصب رکھیں اور کچھ نہیں کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں مرد صرف پردہ کے معاملہ میں ہی اس قدر سخت گیری نہیں کرتے۔ بلکہ انہوں نے زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی طرح عورتوں کے تمام حقوق غصب کر رکھے ہیں مثلاً حقوق وراثت یا حقوق زوجیت وغیرہ وغیرہ پھر اس پر ان کو دعوےٰ ہے۔ کہ وہ دین کے حامی و مددگار ہیں۔

ایک دلیل کا جواب

اگر مردوں سے یہ شکایت کی جائے۔ کہ اس پردہ سے عورتوں کی صحت خراب ہوتی ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ یہ محض بہانہ ہے۔ ورنہ اگلی عورتیں بھی تو پردہ کرتی تھیں۔ اور وہ تم لوگوں سے زیادہ تندرست تھیں۔ مگر یہ لوگ اتنا نہیں سوچ سکتے۔ کہ اگلی عورتیں جس فضا میں رہتی تھیں۔ وہ بالکل صاف تھی۔ اس زمانہ میں اس قدر کئی کئی منزل بلند عمارات نہ تھیں۔ اور نہ ایجادات۔ عورتوں کو گھر میں چکی پیسنے۔ پانی بھرنے۔ چرخہ کاتنے اور اس قسم کے بیسیوں دوسرے کام کرنے کا موقعہ ملتا تھا۔ اس کے علاوہ اس شدت کا پردہ بھی نہ تھا۔ آج کل تو بعض گھروں میں سے ان کو نکلنے کی اجازت ہی نہیں۔ بعض گھروں میں ڈولی کے بغیر نکلنے کی اجازت نہیں۔ اور بعض خاندانوں میں اس قدر پابندیاں ہیں۔ کہ اگر کوئی قریبی رشتہ دار آ جائے۔ تو وہاں تک بھی جانے کی اجازت نہیں۔ ان حرکات کا مقصد محض اظہار شان و شوکت ہے۔ کیونکہ بعض لوگ جن کے پاس زیادہ دولت ہے۔ اپنی دولت کا اندازہ اس قسم کے معذورانہ اور خلاف شرعی اصولوں سے کروا سکتے ہیں۔ پھر دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم اسلامی اصولوں پر چل رہے ہیں حالانکہ یہ شرعی اصول کی خلاف ورزی ہے۔

زمانہ جاہلیت پھر لوٹ آیا

زمانہ جاہلیت میں بھی تو اس قسم کے آدمی حق بات سے انکار کرتے تھے۔ پھر ہم دیدہ دانستہ ان باتوں کو کیوں کر مان سکتے ہیں۔ جبکہ قرآن صاف کہہ رہا ہے۔ کہ عورتوں پر زیادہ سختی نہ کرو۔

اس قسم کی قید تو بدکار عورتوں کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ شریعت عورتوں کو اس قسم کی سزا دے۔

آج کل یا تو عورتوں کو سخت قید میں رکھا جاتا ہے۔ یا بالکل بڑھی ہوئی آزادی دی گئی ہے بعض مرد بھی اپنی بہو بیٹیوں اور بیویوں کو اس قسم کے لباس اور برقعے سلا کر دیتے ہیں جن کا پہننا کسی صورت میں جائز نہیں۔

چنانچہ معلوم ہوا۔ کہ پردہ در اصل یہ پردہ ہے کہ انسان بالکل سادہ رہے۔ میرا تجربہ اس بات کا شاہد ہے۔ کہ آج کل برقعہ پہننے والی عورتوں میں سے اسی فیصدی ایسی عورتیں ہیں جن کے چہرے بالکل ننگے ہوتے ہیں۔ اور ویسے سر پر برقعہ ہوتا ہے۔

مردوں سے التجا

ہندوستان کے مسلمان تو اپنی عورتوں کو محض اس لئے اس شدید پردہ اور جہالت میں بند رکھنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ان کی عورتیں اپنے جائز حقوق سے بے خبر رہ کر ان کی غلامی میں دبی رہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آج کل باوجود عورتوں پر اس قدر مظالم ہوتے ہیں کہ وہ شرعی طریقہ سے اپنے

انتظار!

رشی! پیارے رشی!! آ- کہ تیرا انتظار ہے تیرے پرعظمت جلال کی دید کے لئے آنکھیں ترستی ہیں۔ آ- اور دریائے مواج کی طرح آ- ہم تیرے ہجر تیری یاد میں غم کے آنسو بہا رہے ہیں۔ اے رشی! تیری وہ نرالی شان- اور تیرا وہ پرکیف نغمہ سننے کے لئے کب سے کھڑے ہیں۔ آ! کہ وہ تیری موہنی مورت کیوں آنکھوں سے اوجھل ہو گئی- آ- کہ ہم تیری شان کو دیکھنے کے لئے کھڑے ہیں۔ اور ہم سبزہ زار کے درمیان مدتوں سے سوگوار کھڑے ہیں۔ اب نہ تو وہ کیفیتیں ہیں اور نہ ہی وہ حالتیں ہیں۔ ہر طرف سناٹا ہے۔ ہُو کا عالم ہے۔ زمین چپ ہے اور آسمان چپ ہے۔ رشی! تیرے جانے سے ہم نے بہت کچھ کھو دیا۔ مذہبی توہمات کو- اور فرسودہ اعتقادات کو کالعدم کرنے کا جذبہ بھی کم ہو رہا ہے۔ کیا کہیں داستانِ غم بڑی طولانی ہے۔ آ- کہ ہم تیرے سامنے موجودہ حالت کا چتر پیش کریں۔ اور اپنی دکھ بھری کتھا بیان کر سکیں۔

آ- آ- کہ ہم تیری آمد کا انتظار کر رہے ہیں ÷

(پریم چندر)

حیدرآباد دکن میں عظیم الشان شاستراتھ

سناتن دھرم سبھا اور آریہ سماج کے مابین ایک شاستراتھ حیدرآباد دکن میں ہوا ہے۔ اس کے مختصر حالات ہم ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

سناتن دھرم سبھا بیگم بازار کے اپدیشک پنڈت نیتانند جی دھرم اچاریہ نے اپنے لکچروں میں یہ اعلان کیا کہ ہم ہمیشہ مباحثہ کرنے کو تیار ہیں۔ چنانچہ آریہ سماج نے بذریعہ اشتہار یہ جواب دیا کہ مباحثہ کے لئے نیم طے کریں تاکہ اس کا باقاعدہ انتظام کرایا جاوے۔ آخر نیم طے ہوتے اور یہ قرار پایا کہ آٹھ مختلف مضامین پر آٹھ دن مباحثہ ہو۔ دونوں طرف سے پنڈتوں کو بلوانے کے لئے خط و کتابت شروع ہوئی۔ سناتن دھرم نے یہ اصرار کیا کہ ایک صدر نیکیت فیصلہ کرنے والا مقرر کیا جاوے۔ آریہ سماج کہیں بھی ایسا نہیں کرتی۔ کیونکہ فی زمانہ ایسا شخص ملنا مشکل ہے۔ جو بالکل تعصب مذہبی سے خالی ہو لیکن بہت زور دینے پر یہ تسلیم کر لیا گیا۔ کہ پنڈت نردیو جی شاستری ویدتیرتھ مہا ودیالیہ جوالاپور اس کام کے لئے بلوائے جائیں۔ لیکن ان کے تشریف نہ لانے کی وجہ یہ شاستراتھ بغیر فیصلہ کن کے ہی ہو گیا۔

سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت مادھو اچاری جی شاستری تشریف لائے۔ اگرچہ اور کئی پنڈتوں کے آنے کی خبر تھی۔ نہ معلوم کن وجوہات کی وجہ سے شاستراتھ میں شریک ہونا مناسب نہ سمجھ کر تشریف نہ لائے۔ آریہ سماج کی جانب سے شریمان پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار شاستراتھ مہارتھی۔ شریمان پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی ویدالنکار شریمان پنڈت شاستراتھ کیسری دیویندر ناتھ جی شاستری سانکھیا تیرتھ تشریف لائے۔ اور ۲ جولائی سے مباحثہ بمقام دیویک وردھنی تھیئٹر کے وسیع میدان میں شروع ہوا۔

پہلا مضمون سناتن دھرم سبھا کی طرف سے آغاز ہونے سے ہو چکا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ورن کی فضیلت جنم (پیدائش) یا کرم یعنی افعال سے مانی جا سکتی ہے۔ اس مضمون پر شاستراتھ شروع کیا۔ سناتن دھرم کے پنڈت نے یہ کہا۔ کہ ویدوں کے بموجب چونکہ برہما یا ودات بھگوان کے منہ سے برہمن ہاتھ سے چھتری۔ جانگھ سے ویش اور پاؤں سے شودر پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے پیدائشی فضیلت ماننا درست ہے کہ برہمن سب سے افضل اور شودر سب میں ذلیل رہے گا وغیرہ

آریہ سماج کی طرف سے پنڈت بدھ دیو جی نے جواب دیا۔ کہ وید کے منتر کا یہ ارتھ ہے کہ جیسے مکھ جسم میں افضل ہے۔ اسی طرح نوع انسان میں دماغی کام کرنیوالے لوگ یعنی علما، فضلا اور خدا پرست عابد۔ محقق۔ گیانی۔ رشی۔ منی وغیرہ برہمن کہلائیں گے خواہ وہ پیدائش سے کوئی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح جسم میں ہاتھوں سے حفاظت ہونے کی مانند جو فرقہ انسان کا محافظ ہوگا۔ وہ کشتریہ مانا جائیگا چنانچہ دنیا کے جملہ اصحاب فوج اور راجہ۔ بادشاہ لوگ خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہوں۔ کشتریہ کہلائیں گے

اسی طرح اہل تجارت۔ زراعت پیشہ۔ ویش اور دستکاری۔ خدمت گذاری کرنیوالے شودر کہلائیں گے۔

دوران مباحثہ میں آریہ سماج کی طرف سے کہا گیا۔ کہ خود پران سے جو سناتن دھرمیوں کی معتبر کتب ہیں۔ یہ طے شدہ امر ہے کہ نیچ درجہ میں ہونے والے نیک افعال سے اونچا درجہ پا گئے یا اعلےٰ درجہ میں پیدا ہو کر بد افعال کی وجہ سے گرا دیئے گئے چنانچہ بھاگوت میں لکھا ہے کہ راجہ نابھاگ کے (۱۰۰) لڑکے برہمن اور ویش بنائے گئے۔ وشوامتر جی کشتریہ سے برہمن بن گئے۔ کنور رشی مصر دیش میں جا کر دس ہزار مچھیوں کو ہمراہ لائے۔ اور ان کو آریہ بنایا۔ اول وہ شودر ہوئے۔ پھر ان میں سے دو ہزار کو برہمن کا درجہ دیا گیا وغیرہ۔ سناتن پنڈت جی نے کہا۔ کہ وشوامتر جی نے پندرہ ہزار سالوں جپ تپ کیا۔ تب وہ برہمن کہلانے لگے

اس پر آریہ سماج کی طرف سے کہا گیا کہ آپ کو تو یہ تسلیم ہے کہ بھاری تپ کے ذریعہ اسی جنم ورن تبدیل ہو سکتا ہے۔ ابھی پندرہ ہزار سال کی بات۔ تب اگر لاکھوں سالوں کی عمر ہوتی تھی۔ تو پندرہ ہزار برس تپ ہوتا رہا ہوگا۔ لیکن اب اس زمانہ میں انسان کی عمر (۱۰۰) برس مشکل سے گذرتی ہے۔ اس لئے اس اوسط سے تپ کرنا بھی مناسب ہوگا

سہ جولائی کا مضمون آریہ سماج کی طرف سے شروع ہوا۔ اور یہ بحث جاری ہوئی۔ کہ پران ویدوں کے خلاف ہیں۔ پنڈت دیویندر جی نے مباحثہ میں کہا۔ کہ ویدوں میں شراب جوا عیاشی وغیرہ کی سخت ممانعت ہے لیکن پرانوں میں انہیں باتوں کی بھرمار ہے۔

قدیم زمانہ کے شری کرشن جی وغیرہ کو اور جن (دیوتا مانا گیا ہے) ان برہما۔ وشنو شیو۔ اندر۔ برہسپتی سوریہ۔ چندرماں وغیرہ پر زناکاری میں مبتلا ہونے کے دوش لگائے گئے ہیں۔ پرانوں کو صحیح تسلیم کرنیوالا پاپی دیوتاؤں کی عبادت کرے گا۔ وہ خود بھی پاپی ہو جاوے گا۔ (اس دن بارش کی وجہ سے ادھورا رہ گیا۔ جو دوسرے دن پورا کیا گیا۔

تیسرا مضمون ۵ جولائی کو یہ تھا۔ کہ سوامی دیانند کے کتب ویدوں کے خلاف ہیں۔ سناتنی پنڈت جی نے ستیارتھ پرکاش کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ بچہ پیدا ہونے پر ماں کے بجائے دھائی (دودھ پلانیوالی) کا دودھ اس کو پلانا وغیرہ تحریرات خلاف از وید ہیں۔

آریہ سماج کی طرف سے حوالہ جات دیئے گئے جن سے ان باتوں کا ویدوں کے موافق ہونا صحیح ثابت ہوتا ہے۔ بھاری زور سناتن دھرم کا اس بات پر رہا۔ کہ سوامی جی نے ایک ورن کے لڑکا لڑکی دوسرے میں تبدیل ہو جانا کہا ہے۔ جو خلاف از وید ہے۔ اس پر دیر تک بحث ہوتی رہی۔ ہماری دانست میں جب کہ ورن کی فضیلت پیدائش کے بجائے افعال پر روز اول ثابت ہو چکی ہے۔ تو اب انہیں اعتراض کا موقع نہ رہنا چاہیئے

چوتھا مضمون مورخہ ۶ جولائی کو آریہ سماج کی طرف سے مورتی پوجا پر اعتراض کرنے کا تھا۔

آریہ سماجی پنڈت نے کہا۔ کہ چونکہ ویدوں میں مورتی پوجا کی اجازت نہیں اور نہ برہم ایشور کو مجسم مانا گیا ہے۔ پس بت پرستی ناجائز ہے ویدوں میں ایشور کو اکایم (غیر مجسم) کہا گیا ہے لہٰذا اس کا فوٹو یا مورت بن ہی نہیں سکتی علاوہ ازیں سناتن دھرمی جن دیوتاؤں کی مورتیاں آج کل مندروں میں پوجتے ہیں۔ ان کو پرانوں سے پاپی اور بدنام پاپی ظاہر کیا گیا ہے۔ پھر بھلا تنبیہ نہ کیا عابد پر معبود کا اثر نہیں پڑتا؟ جیسے دیوتا کو پوجے خود ویسے ہی ہو گئے۔ چونکہ برہما کو اپنی لڑکی سے وشنو کو سکھ جوڑ لا کشمی کی بنی برتا عورت سے زنا کرنیوالا کہا گیا۔ اور شیو کو اپنی بہن سے۔ اندر کو گوتم کی عورت اہلیہ سے۔ دیوتاؤں کے گرد برہسپتی اپنی بھاوج سے ناجائز تعلق کرنے کا ذکر پرانوں میں بھرا پڑا ہے اس لئے بھی ان کی مورتی بنا کر نہیں پوجنا چاہیئے۔

سناتنی پنڈت کے الفاظ کا لب لباب یہ تھا۔ کہ ویدوں میں ایشور کو نراکار اور ساکار بھی کہا گیا ہے اور کہیں مورتی پوجا کی ممانعت نہیں ہے۔ اور بت پرستی ایک ذریعہ ہے۔ جیسے نقشہ سے اسکولوں میں لڑکوں کو گنگا جمنا بتلایا جاتا ہے در اصل وہاں گنگا وغیرہ نہیں ہوتیں۔ اسی طرح ہم مورتی کو اصل دیوتا نہیں مانتے۔ تم آریہ سماجی لوگ بھی تو مورتی پوجا سے بچ نہیں سکتے۔ چنانچہ استرا۔ جوتا۔ گہاس کی پوجا۔ تمہارے یہاں سنسکاروں میں جائز ہے۔

آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ وہ پوجا نہیں ہے۔ ہم جوتے کی پوجا یہ مانتے ہیں کہ اس کو پاؤں میں پہنیں اگر ہم آپ کی طرح جوتا وغیرہ کو دھوپ دیپ دیتے اور بھوگ لگاتے۔ تب البتہ آپ ہمیں جوتا پوجک کہہ سکتے تھے۔

ایک عجیب و غریب اور بالکل نیا واقعہ

آگے چل کر سناتنی پنڈت مادھو آچاری جی نے کہا۔ کہ اچھا آپ لوگ سوامی دیانند کی تصویر کی تو پوجا کرتے ہیں۔ اگر نہیں تو میں تب جانوں۔ کہ ان پر آپ جوتیں لگائیں۔ اور ایسا کرنے پر میں ایک روپیہ فی جوتا فیس بھی دونگا

آریہ سماج کے پنڈت بدھ دیو جی نے منظور کر لیا۔ لیکن سناتنی پردھان پنڈت وامن نائک جی نے روک دیا۔ اور کہا کہ میں ایسے بزرگ مہاتما کی بے حرمتی کو گوارا نہیں کر سکتا۔ سوامی دیانند کی عزت میرے دل میں ویسی ہی ہے کہ جیسے ہر ایک ہندو کے دل میں ہونی چاہیئے۔

پردھان جی نے تین بار اصرار کر کے ہاتھ جوڑ کر کسی طرح اپنے پنڈت کو راضی کیا۔ اور کہا کہ میں سناتن دھرمی نکتہ نظر سے سب میں برہم کو دیکھ مانتا ہوں۔ اپنے مورتی کی طرح سوامی جی کی تصویر کو بھی مانتا ہوں اس پر پنڈت بدھ دیو جی نے پردھان جی سے کہا۔ کہ آپ نے اپنے سناتن دھرم کے اصول کے موجب کام کیا۔ لیکن مجھ کو اپنے آریہ سماجی اصول کی پابندی کرنے سے نہ روکئے۔۔۔

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

واقعی یہ گھٹنا ایسی ہے کہ آریہ سماج کی تاریخ میں سب سے پہلی مانی جائے گی۔ جس کا سہرا حیدرآباد کے شاستراتھ پر لہرائیگا لیکن اس سے میرے دل میں سوامی دیانند کی عزت کم نہیں ہو سکتی۔ سناتن دھرمی بھائیوں کو جو یہ وہم و گمان ہو گیا ہے۔ کہ آریہ سماجی دیانند کی تصویر کی پوجا کرتے ہیں۔ اس لئے بت پرست ہیں۔ یہ خیال دور ہٹانے کے لئے میں نے یہ کہا ہے:۔

بعد ازاں پنڈت مادھو اچاری جی نے اپنی باری میں کھڑے ہوتے ہی کہا۔ کہ میں نے اس کام کے لئے جو ایک روپیہ فیس دینے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ ادا کرتا ہوں۔ یہ ایک روپیہ موجود ہے۔ اس پر پھر پردھان جی نے روکا۔ اور کہا کہ یہ درست نہیں ہے اب تو شاستروں کی باتیں ظاہر کریں۔ ادھر سے پنڈت بدھ دیو جی نے کہا۔ کہ ہم آپ کے روپیہ پر لات مارتے ہیں۔ ہم نے یہ کام روپیہ کے لئے نہیں کیا بلکہ اپنے سدھانت کی حفاظت کے لئے کیا ہے۔ آریہ سماجی پردھان گوپال راؤ جی ایڈوکیٹ نے فرمایا کہ یہ روپیہ کا لین دین جوا بازی ہے۔ جو آپ جیسے سناتنی پنڈت کے لئے شوبھا نہیں۔ علاوہ اس کے شاستراتھ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حیدرآباد دکن میں نادرشاہی آرڈر

نیلنگہ کا آریہ سماج مسمار کر دیا گیا

سارا سامان ضبط

نقل تجویز عالیجناب اوّل تعلقدار صاحب ضلع بیدر واقع ۲۰ امرداد ۱۳۴۴ ف

مقدمہ قیام اکھاڑہ آریہ سماج نیلنگہ

مقام نیلنگہ میں نے مہتمم صاحب اور دیگر عہدیداران کوتوالی اور تحصیلدار صاحب کی معیت میں یہاں کے آریہ سماج و اکھاڑہ کا معائنہ کیا۔ یہ سماج و اکھاڑہ بھوجراج ساکن عثمان آباد کے ایک ویران مکان میں تقریباً (۷) ماہ سے قایم ہے۔ مکان کی افتادہ جگہ ناموں کو پوشیدہ رکھ کے بکرایہ حاصل کی گئی۔ اور اس کا ٹین کا سائبان ڈال کر اور اس کے حصار کی دیواریں بلا اجازت صیغہ صفائی و تحصیل تعمیر کر کے ورزش و لیکچروں کا کام وہاں آغاز کیا گیا۔ میں نے بیانات قلمبند کئے۔ پولیس کے کاغذات دیکھے۔ منتری کے بیان سے پولیس کے کیفیت کی تصدیق ہوئی۔ اس اکھاڑہ و سماج کے شرکا کی تعداد (۷۴) نفوس ظاہر ہوتی ہے۔ اس میں اغراض سماج سے متعلق کتابیں اخبارات و رسالے مختلف مقامات اندرون و بیرون ملک سرکار عالی سے آتے ہیں۔ اور سماج اور دیگر اس کا مرکز ہے۔ اور دیگر نیلنگہ کے وکلاء صاحبان قانونی طبقہ اس میں شریک ہے اور پوری دلچسپی ظاہر کرتا ہے۔ لکچروں میں سرکار دین کے خلاف نفرت انگیز اور باغیانہ خیالات کا اعلان ہوتا ہے۔ حکومت کے احکام و انتظام پر نکتہ چینی کی جاتی ہے۔ اشتہار لگائے جاتے ہیں۔ جو فرقہ داری جذبات کو بھڑکانے والے ہوتے ہیں۔ پولیس نے ان تمام واقعات کا ریکارڈ مرتب رکھا ہے۔ اور یہ وقتاً فوقتاً ذریعہ ڈائریات راز سرکار صیغہ کوتوالی کے علم میں لایا گیا ہے۔ ان حالات کے مدنظر میں اس سماج و اکھاڑہ کی جملہ تحریکات و اقبال کو سیاسی اور خلاف حکومت خیال کرتا ہوں۔ مجھے اندیشہ ہے۔ کہ اس قسم کے جلسہ اجتماعی قوت اختیار کریں گے۔ اور پھیل کر فرقہ داری فساد و بدامنی کا باعث ہونگے۔ اس لئے حکم دیتا ہوں۔ کہ یہ اکھاڑہ و سماج قطعاً بند و برخاست کیا جائے مکان اکھاڑہ جو بلا اجازت تعمیر ہوا ہے منہدم کیا جائے اس کا سامان ضبط اور زیر نگرانی سرکار رہے۔

شرحد دستخط

مولوی مرزا غلام محمود بیگ اوّل تعلقدار ضلع بیدر

بیماری سے تنگ آ گیا تھا

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کسی ناقابل علاج بیماری میں مبتلا تھا۔ اور علاج کرا کر تنگ آ گیا تھا۔ متوفی رات کو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ سویا ہوا تھا۔ آدھی رات کے قریب اس کی بیوی بیدار ہوئی۔ تو اپنے خاوند کی چارپائی کو خالی دیکھ کر نیچے گئی۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ کواڑ توڑے گئے۔ تو لاش برآمد ہوئی۔

تمام ہندوستان۔ برہما اور لنکا تک عالمگیر شہرت رکھنے والا

قیمت ۸/ **تلوار مارکہ شربت فولادمنا** قیمت ۸/

ایک دفعہ ضرور استعمال کریں۔ پھر ہمیشہ کے لئے شیدا بن جائیں تو ہمارا ذمہ۔ کیونکہ اس میں فولاد کو بغیر تیزاب اور آگ کے صرف جڑی بوٹیوں میں حل کر کے شامل کیا گیا ہے اور ایسی ادویات ملائی گئی ہیں جن سے جسم میں نئی طاقت اور تروتازگی حاصل ہوتی ہے اور دنیاوی سختیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے قوت مردانگی اضافہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کی صحت گر گئی ہے معدہ و جگر کمزور ہو گئے ہیں۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا جسم میں کمزوری آ گئی ہے تو آپ فوراً "تلوار مارکہ شربت فولادمنا" کا استعمال شروع کر دیں۔

ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے اور ہر جگہ ملتا ہے

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے تلوار مارکہ دیکھ کر خریدیں قیمت پچیس خوراک کی بوتل ۸/

ایجنسی کیلئے گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ لدھیانہ۔ ایس۔ پی ریلوے کو لکھیں۔

بہن اور بھائی میں ناجائز تعلقات

لائلپور ۱۴ جولائی۔ ملک عبدالقدوس مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت میں ایک چمار مسمی چنن اور اس کی حقیقی بہن کرمی کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند قتل کے الزام میں چالان پیش ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بہن اور بھائی دونوں کے ناجائز تعلقات تھے جو بچے کی پیدائش کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ ملزمان نے بچے کو دبا دیا۔ لیکن کتوں نے اس کی لاش نکال لی اور پولیس نے تفتیش کے بعد دونوں بہن بھائی کو گرفتار کر کے ان کے خلاف عدالت میں چالان پیش کر دیا۔

مولانا ظفر علیخاں سید حبیب ورمیاں

فیروزالدین احمد کو شہر بدر کر دیا گیا

لاہور ۱۵ جولائی۔ آج صبح تین بجے جب کہ سارا شہر چند پولیس کے آدمیوں اور سپیشل ڈیوٹی حکام کے سوائے نیند کے نشہ میں مخمور تھا۔ چند افسران کی سرکردگی میں پولیس کی تین پارٹیاں تقریباً ایک ہی وقت علیحدہ علیحدہ مولانا ظفر علیخاں۔ مولانا سید حبیب اور میاں فیروزالدین احمد میونسپل کمشنر کے مکانوں پر پہنچیں۔ اور انہیں بیدار کر کے گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری کا نوٹس دکھایا۔ اور بر سہ اصحاب کو زیر دفعہ ۳ کرمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ گرفتار کر لیا۔

پروہت کی ضرورت

آریہ سماج گوجرہ کے لئے ایک ایسے ودوان اور قابل پروہت کی ضرورت ہے۔ جو کہ کتھا اپدیش و سنسکار وغیرہ کرانے کے علاوہ منتری کا سیرہ والا ہو وے۔ اگر کوئی بان پرستھی مہاتما مل جاویں۔ تو زیادہ اچھا ہے۔ بھجنوپدیشک کو ترجیح دی جائے گی۔

چمن لعل منتری آریہ سماج گوجرہ

ضرورت

ایک تجربہ کار اہنوی شاستری پاس ادھیاپک کی ضرورت ہے۔ جو کہ شری شاردہ سنسکرت ودیالیہ سرہنار منڈی میں بطور ہیڈ ماسٹر کام کرے۔ صرف وہی سجن خط و کتابت کریں۔ جو ساہسی اور انوبھوی ہوں۔ ویاکرن بہت اچھا ہو اور انگریزی جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ اور دیگر امورات منیجر شری شاردہ سنسکرت ودیالیہ سے دریافت کریں۔

میں ناجائز ہے۔

اس واقعہ سے پبلک بہت پُرجوش ہونے لگی تھی۔ لیکن ہر دو صدر صاحبان کے سمجھانے سے کچھ قابو میں ہوا۔ اور پھر ہال وامن نایک صاحب نے یہ اعلان کیا۔ کہ یہ شاستراتھ آٹھ دن کے بجائے آج چوتھے روز ختم کیا جاتا ہے۔ شاستراتھ کے بند کرنے کی ذمہ داری کسی فریق پر نہیں۔ بلکہ ہم ہر دو کی رضامندی سے یہ کام کیا جا رہا ہے۔

ناظرین! یہ مختصر داستان اس مباحثہ کی ہے۔ جو اس ایک عجیب و غریب اور بالکل نئے واقعہ کی بنا پر یقیناً عظیم الشان کہلانے کا مستحق ہے اس میں شک نہیں۔ کہ چار روز کے مباحثہ کو سننے کا ہمیں گھاٹا ضرور رہا۔ لیکن ہمیشہ کے لئے آریہ سماج پر سے اس کلنک کو دھو دیا گیا ہے جو سناتن دھرمی بھائیوں کی جانب سے کیا جاتا تھا کہ تم دیانند کا فوٹو پوجتے ہو۔ اس لئے ہماری طرح تم بھی بت پرست ہو۔ اب ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ سناتنی بھائی آئندہ سے آریہ سماج پر بت پرستی کا غلط الزام عاید نہ کریں گے۔ (آدرش)

(صفحہ ۶ سے آگے)

ر ہندوستانیوں کی تہذیب و معاشرت و تعلیم کے متعلق بھی رائے قائم کریں۔ اگر وہ اپنا گذارہ بزرگوں و سجانے کے بنا نہیں کر سکتے۔ تو ان کو ایسے طریقہ سے کریں۔ کہ دیکھنے والے کچھ شکشا گرہن کریں رٹوں کے وقت وہ کسی مسلمان کو ہندو پر ترجیح ہرگز نہ دیں۔ ورنہ نوجوان اپنے بزرگوں کی آبروتی لینے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔

(۷) آج کل ہندوؤں میں یہ مرض بڑی سرعت سے پھیل رہی ہے۔ کہ وہ ایسی جگہوں پر جہاں ان کے بیٹھنے کی تسلی بخش انتظام نہیں ہوتا۔ اپنی استریوں کو ساتھ لے جاتے ہیں۔ جیسا کہ دہلی میں بادشاہ کی سلور جوبلی کے موقعہ پر دیکھا گیا ہے۔ اس لئے ہماری تہذیب اس بات کی مقتضی ہے۔ کہ ہم انہیں ایسی جگہ نہ لے جائیں۔ جہاں دنگہ فساد و بے عزتی کا ڈر ہو (اوم ستم)

۴۵ سالہ عورت کی لاش برآمد

... دوپل کے قریب نہر میں سے ایک عورت کی لاش برآمد ہوئی۔ باہر نکالتے وقت اس میں کچھ جان تھی لیکن وہ جلد ہی جاں بحق ہو گئی۔ لاش کی شناخت نہیں ہو سکی۔

ایک مسلمان کی خودکشی

موضع ننہ بھانہ پٹی ضلع لاہور سے ایک ۲۰ سالہ مسلمان کی خودکشی کی اطلاع موصول ہوئی ہے متوفی رسی کا پھندا گلے میں ڈال کر چھت سے لٹک گیا

وواہ سمسیا

شری پنڈت دھرم پال جی ودیارتھی کے قلم سے

سنسار میں سکھ کی اچھیا کرنا پرتیک پرانی کا سبھاؤ ہے۔ پڑھنے والے بالک کے دل میں اچھیا ہوتی ہے۔ کہ پڑھ کر دھن آدمی اُپارجن کروں گا۔ اور سکھ بھوگوں گا۔ ودیا یام جاننے والے کے من میں سوبھاوک اچھیا اُتپن ہوتی ہے کہ میں اپنے جسم آیودااوں کو پراپت کروں۔ بعد میں اپنے سے بڑے پہلوان کو گرا کر سنسار میں بیشو ی بنوں۔ سینک وچار تاہے کہ میں سیناپتی بن جاؤں ایک بیوپاری چاہتا ہے۔ کہ میں بڑا دھنی بن جاؤں۔ بھگت بھی چاہتا ہے۔ کہ میں ایشور کی پراپتی کرسکوں۔ جس کے من میں اس پرکار کے بھاؤ پیدا ہی نہیں ہوتے۔ وہ منش سنسار میں پرگتی نہیں کرسکتا۔ ایک برہم چاری ادھین سماپت کر کے سکھ کی کامنا کرتا ہوا اپنا ساتھی چاہتا ہے سنسار میں ساتھی ملنے پر بھی بہت سی سکھ کی کامنائیں دُکھ کے رُوپ میں پرنت دکھائی دکھائی دیتی ہیں۔ چنانچہ بغیر ساتھی ہی رہنا چاہتا ہے۔ ایک پیاسا ساحل سے آپنی چاہتا ہے پرنتو غلطی سے سراب کو جل سمجھا ہوا۔ اُدھر کی اُدھر جاتا ہے۔ اور اپنی پیاس بجھانا چاہتا ہے لیکن ایسا ہونا ناممکن ہے۔ یہ ایک نیتی ہے۔ کہ

यत्न कृते यदि न सिध्यति

कोऽत्र दोष:।

چنانچہ کوشش کرنے پر بھی اگر کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا۔ تو سمجھنا چاہیے۔ کہ یہاں کوئی دوش ہے۔ اس دوش کو ہٹایا جانا چاہیے۔ تو سکھ کی پراپتی ہوگی۔ یا دوسرے شبدوں میں کہا جاسکتا ہے کہ سوال میں غلطی ہونے پر ہزار بار دیکھنے پر بھی جواب درست نہیں نکلتا۔ اور اگر نیو پختہ نہیں۔ تو لاکھوں اپائے کرو۔ پھر بھی مکان زیادہ عرصہ تک نہیں رہ سکتا۔ ریت پر دیوار بنا کر آندھی کا آواہن کرتا ہے۔ ویسے ہی ایک نوجوان تھوڑی کوشش سے سکھ کی یاچنا کرتا ہے۔ لیکن جانتا نہیں۔ کہ یہ سکھ ہے یا کیا۔ اوپر کہہ چکے ہیں۔ کہ ساتھی کے ملنے پر بھی دکھ پراپت ہوتا ہے۔ جس سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ اس میں کوئی ترٹی ہے۔ جس سے تک برائیاں ہٹائی نہیں جاتیں۔ تب تک سکھ کی آشا نہیں رکھی نہیں جاسکتی۔ آدھونک جگت میں سمبھوگ وسمبھوگ کی کو پراپت کرنے کی دو پدھتیاں ہیں۔ ایک مشرقی دوسری مغربی۔ مشرقی میں یون اور آریہ سبھیتا والے سمت ہیں۔ یورپ اور امریکہ مغرب سے خبط میں۔ مشرق کی پدھتی اس پرکار ہے۔ کہ یووک اور یووتی کے ماتا پتا اور انیہ سمبندھی سمبھوگ وسمبھوگ کو پراپت کرتے ہیں۔ چاہے ان دونوں کی اچھیا ہو یا نہیں۔ مغربی تہذیب یووک اور یووتی کی اچھیا سے پراپت ہوتا ہے۔ چاہے ماتا پتا کی اچھیا ہو یا نہ ہو۔ دونوں پرکار برتنے جانے پر بھی سنسار میں

کمزوری ہے جو منش ان دونوں پرکار کے مارگوں کی تلاش کرتا ہوا تیسرا مارگ سویکار کرتا ہے۔ یعنی بواہ نہ کرتے ہوئے جہاں دل چاہا وچرن کرتا ہے۔ وہ بڑا دکھی ہوتا ہے۔ انتیم اوستھا میں پانی پلانے والا کوئی نہیں ملتا۔ یہ سروسمت ہے۔ کہ پراچین بھارتیوں کا گرہست جیون سکھی تھا۔ پرنتو آج ادھبھاگیہ وش بھارتیہ گرہست جیون دکھی ہے جس سے یہ پرتیت ہوتا ہے۔ کہ آدھونک بھارتیوں نے پوربی ریتی کا انوکرن نہ کرتے ہوئے وکرت ریتی کو اپنانا شروع کردیا ہے۔ اب ان کو دکھی دیکھ کر سنسار کا پرتیک منش اس سے دور بھاگنا چاہتا ہے وید ایشوری گیان ہے۔ منش کے سوبھاوک چرتروں کا چترن کرتے ہوئے بتایا ہے۔

ओ३म् जहि प्रथमो हन्‍नं देवा।

आयु: पितरो न मर्त्या:।

तत्त्वमसि ज्यायान विश्वहा

यत्तमेतं कामन्‍नय इत करोमि॥

अथर्व ९-२-२९

ارتھات۔ پرمیشور نے کام کو پرتھم پیدا کیا اس کو دیوپتر منش کوئی بھی جیت نہ سکا۔ تو جہاں بے وجتی ہے۔ اس لئے میں نسکار کرتا ہوں۔ اس کو جیتنے والا کوئی ورلا ہی ہوتا ہے۔ اور جو جیت پالیتا ہے۔ وہ مرتیو کو بھی جیت لیتا ہے۔ جیسا لکھا ہے:۔

ब्रह्मचर्येण तपसा देवा मृत्युमपाघ्नत:

अथर्व० ११-५-१९

ارتھات:۔ دیوگ برہمچریہ کے بل سے مرتیو کو بھی پرے ہٹاتے ہیں۔ اس پرکار کوئی اپنا جیون نہیں بنا سکتا۔ پرمیشور کہتا ہے۔ میرے امرت پتر و۔ گھبراؤ نہیں۔ سکھ اور آنند کو بھوگو۔ مارگ میں بتاتا ہوں

इहैव स्तं मा वियौष्टं विश्वमायुर्व्यश्नुतम्।

क्रीडन्तौ पुत्रैर्नप्तृभिर्मोदमानौ स्वे गृहे॥

ऋग्० १०-८५-४२

ارتھات:۔ جہاں آنند مود پرمود ہے سب کامنائیں اچھیائیں پراپت ہوتی ہیں۔ اس موکش دھام روپی گرہست آشرم میں اگر رہو۔ اس میں تمہیں اپنا جیون کس پرکار ویتیت کرنا ہوگا آگے پرمیشور بتاتے ہیں:۔

ओ३म् इहेमाविन्द्र सं नुद चक्रवाकेव दम्पती।

प्रजयैनौ स्वस्तकौ विश्वमायुर्व्यश्नुताम्॥

ارتھات:۔ اے منش گرہست آشرم میں وہ ادھر ادھر وچرن مت کر۔ تجھے دکھ نہ ہوگا۔ پرنتو سمپورن آیو کو بھوگتا ہوا۔ ارتھات۔ کم سے کم سو ورش جیون کو اچھی پرکار سے بسر کرتا ہوا۔ اپنے گرہ میں پتر اور پوتوں کے ساتھ تم دونوں پتی پتنی جیون ویتیت کرو۔ پرمیشور نے سوچا۔ کہ منش سنسار میں اشانتی کو دیکھ کر وواہ نہ کریگا اس لئے کہا۔

اے بھولے بالک ڈرتا کیوں ہے۔ دُکھی کیوں ہوتا ہے۔ آ مارگ بتاتا ہوں۔ اور آشیرباد بھی دیتا ہوں:۔

ओ३म् मा भेर्मा संविक्था ऊर्जं धत्स्व धिषणे वीड्वी सती वीडयेथामूर्जं दधाथाम्।

पाप्मा हतो न सोमः॥

यजु० १।२३

ارتھات:۔ اے منش! تو گرہست آشرم کو جھنجھٹ سمجھ کر اس سے مت ڈر۔ تیرے لئے یہ گرہست آشرم دوی گنیہ دُکھ کو پراپت کرنے والا نہیں۔ یجمان ارتھات گرہست کی پرجا دھن۔ دھانیہ پشو اور سنتان آدمی کو پراپت کرے۔ تیری سنتان تجھے دکھ دینے والی نہ ہو۔ اس کو کیسے پراپت کر سکے گا۔ تو تین وید دو وید اور ایک وید کو سماپت کرے گا اور جب تو بلوان بنے گا۔ دیکھ لے۔

ओ३म् इन्द्र पाहि नो अग्ने

अद्य सद्यस्ताम् ... ऋग्० ५-२२

ارتھات۔ تو ناری تجھے پراپت ہوئی ہے۔ تیری رکشا کے لئے راکھشوں کو یعنی دشٹوں کو۔ کے تیرے ستیتو کی ناش کرنیوالوں کے سروں کو کاٹتا ہوں۔

پرمیشور نے اُپدیش میں بتایا۔ کہ جو تین ایک دو وید کا پرانگت ہو۔ اپنی اور اپنی پتنی کی رکشا کر سکتا ہو۔ اس کے لئے گرہست آشرم دکھدائی نہ ہوگا رشی دیانند جی نے بھی ستیارتھ پرکاش میں منو کے شلوک سے پرتپادن کیا ہے۔ اس پرکار کی مشرقی پدھتی کا انوسرن کرتا ہوا گرہست جیون کا سکھ پراپت کرسکتا ہے۔ پاٹھک۔ آیئے۔ اس سمسیا پر وچار کریں۔ یہ لکھا جاچکا ہے۔ کہ پراچین بھارتیہ سکھی تھے۔ وہ کیوں سکھی تھے۔ اس کا کارن ڈھونڈیں۔

پراچین سمے میں اس دیش کی پورتی کے لئے تین پرکار پرتپادن کئے ہیں اور اتہاس بھی اس کو پرمانک کرتا ہے۔ وہ اس پرکار ہے:۔

(۱) سبھی بواہ اربھتی کنیا کے گرہ پر اکثر ہوتے۔ جس میں بواہ کی شرطیں بھی پوری کر کنیا کو بھی وہ دیر سویم یا اُس کا چاہا ہوا ہوا۔ اس کو سوئمبر کہتے ہیں۔ جیسے سیتا

(۲) دیروں کو نمنترن ہوتا تھا۔ کہ کنیا اکثرت ہو کر آپس میں یُدھ کریں۔ اور سب کو جیت جائے۔ وہ کنیا کی اچھیا سے اُس کو اپنے یا کسی اور کے ساتھ کردے۔ اس کو کہتے ہیں۔ جیسے دروپدی کا سوئمبر ہوا جس میں دروپدی نے کرن کو جو دیر شالی بھی تھا۔ انکار ارجن وجیتا ہونے پر بھی۔ ارجن کے کہنے دروپدی نے یدھشٹر کے ساتھ بواہ کیا۔ اور امبالکا کو جو ویرشلکا مشہور ہوئی تھیں۔ بھیشم جیت لایا۔ ان میں سے دو کی شادی اپنے بھائی سے کرادی۔ مگر امبا نے انکار کیا۔ اور کو کہا۔ کہ:۔

... सर्व

शास्त्र विशारद: इत्यादि

महा० उद्योग पर्व १७३.

ارتھات:۔ اے بھیشم آپ دھرم کو جاننے سب شاستروں کے پنڈت ہیں۔ میرے بچن کو سن کر جیسا دھرم ہو۔ ویسا کیجئے۔ میں نے شالو راجہ کو من و ... اپنا پتی من سے چُنا ہے۔ میرے پتا بھی ... دھرمیہ کو جانتے ہیں۔ یہ ہے کشتری دیو ... کسطرح مجھے جو ایک اور کو دل دے چکی ہوں ... گھر میں بسائیں گے۔ اس سے آپ دھرم کا النگھن کریں گے۔ اور پھر آپ کوِود ہیں۔

بھیشم نے سنتے ہی امبا کو اجازت دیدی ... اور کہا کہ جس ویر کو اپنا ہردیہ دے چکی ہو ... سے ہی اپنے ہردیہ کی گانٹھ باندھو۔ اور ... پتی سے ہی اپنا پلہ باندھو۔

کتنی پوترتا اور اُدار ہردیہ کا زندہ ثبوت ... اس میں زبردستی کا نشان بھی نہیں ہے جو ... گے سر پر زبردستی کا اعتراض کرتے ہیں۔ وہ آنکھیں کھولکر ان پنکتیوں کو پڑھیں۔ اور وچاریں۔

(باقی اگلے سپتاہ)

کپورتھلہ میں زوردار بارش

کپورتھلہ۔ پچھلے دو روز سے آسمان ابر آلود ہے اور زوردار بارش ہورہی ہے۔ موسم بہت خوشگوار ہوگیا ہے۔

راولپنڈی میں ہندو سبھا کا قیام

عرصہ۔ اسال کے بعد راولپنڈی میں ایک بار ہندو سبھا کا قیام عمل میں لایا گیا۔ شاید یہ قیام انتخابات کے سلسلہ میں ہے بخشی بھگت رام ... پریذیڈنٹ و دیوان شام لال ساہنی سیکرٹری ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے سمبندھ میں

از شری جگن ناتھ جی منتری کنیا مہاودیالیہ جالندھر

آپ کے اخبار مورخہ ۳۵/۷/۵ میں ایک لیکھ منجانب ۱۵ سجنوں کے شایع ہوا ہے۔ جنہوں نے کنیا مہاودیالیہ پربندھک سبھا کی میٹنگ مورخہ ۳۵/۶/۳۰ سے واک آوٹ کیا تھا۔

پہلا اعتراض جو اٹھایا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کنیا مہاودیالیہ نے گذشتہ ۴ سال سے یونیورسٹی پریکشائیں دلانی شروع کی ہیں۔ یہ بات قطعاً غلط ہے۔ عرصہ زاید از بیس سال سے کنیائیں یونیورسٹی پریکشاؤں میں سمِلت ہوتی رہی ہیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ کہ ودیالیہ نے پرانی ریتی نیتی کو چھوڑ دیا ہے۔ پرانی شکشا پرنالی اب تک جاری ہے اور جاری رہے گی۔ اور نہ اُس کے کبھی چھوڑنے کا وچار ہوا۔ اور نہ آگے کو اس کے چھوڑے جانے کی سمبھاونا ہے البتہ اتنا ضرور ہے۔ کہ کنیا پرانی شکشا پرنالی کے ساتھ ساتھ جو کنیائیں اور کنیاؤں کے سرنکشک اپنی کنیاؤں کو یونیورسٹی امتحان دلوانا چاہیں۔ اُن کے لئے بھی ودیالیہ نے پربندھ کیا ہے۔ اور جو لڑکیاں اس وقت ان یونیورسٹی پریکشاؤں کے لئے بھی پڑھ رہی ہیں۔ ان کے لئے بھی دھرم شکشا کا پڑھنا اوشیک ہے۔ یہ بات بھی غلط ہے۔ کہ کل آریہ سماجی پرُش یا اُن کا کوئی وشیش حصہ بھی یونیورسٹی کا ایک پریکشا کے ورودھ ہے۔ کیونکہ جو لڑکیاں یونیورسٹی پریکشاؤں کے لئے ودیالیہ میں تیاری کر رہی ہیں۔ وہ پرایہ آریہ سماجیوں کی ہی پُتریاں ہیں۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جب کہ سب آریہ سماجی یونیورسٹی طریقہ تعلیم کے خلاف ہوگئے تو لائف ممبر بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ یہ بھی غلط ہے۔ سب آریہ سماجی نمائندے کبھی یونیورسٹی تعلیم کے خلاف نہیں ہوئے۔ بلکہ لالہ رام لال جی جنہوں نے اصل ریزولیوشن کی ترمیم پیش کی۔ اور جو کہ بعد میں کثرت رائے سے پاس ہوئی۔ وہ آریہ سماج لدھیانہ کے پرتی ندھی تھے۔ اور اس ترمیم کے انوموُدک لالہ لال چند جی پرتی ندھی آریہ سماج روپڑ تھے۔ جو خود لائف ممبر بنے تھے۔ وہ آریہ سماج کے ممبر ہیں اور نکھیہ سبھا کے بنیاد ساد ان کو لائف ممبر بنایا گیا تھا۔ یہ کہنا کہ اگر کوئی مسلمان لائف ممبر بننا چاہے تو بن سکتا ہے بس امر مضحکہ خیز ہے۔ کیونکہ کوئی مسلمان۔ مسلمان ہوتے ہوئے آریہ سماج کا ممبر نہیں بن سکتا۔

تیسرا اعتراض جو چودھری دیدودت جی کے متعلق ہے۔ اس کی نسبت اتنا لکھنا کافی ہے کہ وہ ودیالیہ کے بنیاد ساد کوی وشہ نکھیہ سبھا میں بیٹھ نہیں ہو سکتا تھا۔ جب تک کہ اس کا باقاعدہ نوٹس نہ ہو۔ یا کم از کم ۳/۴ حصہ حاضر ممبران کا اس کے پیش ہونے کی منظوری نہ دے۔ اعتراض کنندگان نے نہ اس وشہ کے متعلق نہ کوئی نوٹس دیا ہوا تھا۔ اور نہ ۳/۴ حصہ حاضر ممبران کی منظوری وہ حاصل کر سکے تھے۔

چوتھا اعتراض جو شریمتی اندرا دیوی جی کے متعلق ہے۔ اس کی نسبت یہ درج کرنا ضروری ہے۔ کہ لائل پور آریہ سماج نے پہلے لالہ بھولاناتھ جی آریہ کو اپنا پرتی ندھی نکھیہ سبھا کے لئے چُنا۔ جس کی سُوچنا باقاعدہ منتری سبھا کو آچکی تھی۔ اور اُن کو میٹنگ کا نوٹس اور کاغذات بھی جا چکے تھے میٹنگ کے ایک روز پہلے یعنی ۳۵/۶/۲۹ کو ایک پتر منتری آریہ سماج کی طرف سے ملا۔ کہ شریمتی اندرا دیوی جی کو پرتی ندھی لالہ بھولاناتھ کی بجائے چُنا ہے۔ ہمیں کے ساتھ ہی ایک تار لالہ بھولاناتھ جی کا ملا۔ کہ انتخاب ثانی کی یہ تمام کارروائی Unconstitutional ہے۔ اس پر پربندھ کرتری سبھا نے اپنے خاص ادھیویشن مورخہ ۳۵/۶/۳۰ میں یہ نشچے کیا۔ کہ چونکہ معاملہ وواد رسید ہے۔ اس لئے دونوں پرتی ندھیوں کا جب تک آپس میں فیصلہ نہ ہو۔ ہر کسی کو بھی سبھا میں بیٹھنے کی آگیا نہیں ہے۔

واک آوٹ کے متعلق یہ لکھنا ضروری ہے کہ کل اہم سبھاسد اُپستھت تھے۔ شری پنڈت بدھ دیو جی نے جو اپنا پرستاؤ پیش کیا۔ اور شری لالہ ہردیال جی کی ترمیم کو سویکار کر لیا۔ اس کا آشے یہ تھا۔ کہ ہندی اور سنسکرت کی یونیورسٹی پریکشاؤں کو جاری رکھنے میں اعتراض نہیں ہے۔ کیول انگریزی کی پریکشاؤں کو دو سال کے بعد بند کرنے کا مطالبہ تھا اس پر لالہ رام لال جی بی۔ اے پرتی ندھی آریہ سماج لدھیانہ نے ترمیم پیش کی۔ کہ پرانی سنا تکا شکشا پرنالی کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی پریکشاؤں کے لئے پربندھ کو قایم رکھا جائے۔ جو سرنکشک جس پدھتی دوارہ شکشا دلوانا چاہیں۔ دلوا سکتے ہیں۔ اس ترمیم پر ۱/۲ گھنٹہ بحث ہونے کے بعد رائیں لینے پر ۲۱ ترمیم کے حق میں اور ۱۸ اس کے خلاف اور ۳ آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں نے کسی طرف بھی ووٹ نہ دیا۔ اس طرح پردھان جی نے ترمیم پاس شدہ قرار دی اور کسی نے کوئی اعتراض اُس وقت نہیں کیا۔ اور یہ ترمیم درا سے شماری سبھا کی کارروائی کے رجسٹر میں درج ہو گئی۔ اس کے بعد دوسری تدابیر کی شری پردھان کی آگیا سے منتری مہودیہ نے پڑھی

دو نئی آریہ سماجوں کا قیام

شری پنڈت گیان چند جی ادھشٹاتا ویدپرچار وبھاگ تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) پنڈت رام چندر جی پرچارک اور مہاشہ امرناتھ جی بھگت کی کوشش اور اتساہ سے بسین ضلع لاہور میں آریہ سماج قایم ہو گئی ہے مندرجہ سبھاسد مقرر ہوئے ہیں:۔ پنڈت دولت رام۔ پنڈت اموَلک رام۔ پنڈت بخشی رام۔ پنڈت دولت رام۔ لالہ گیان چند۔ لالہ سندر داس۔ لالہ ساون مل۔ پنڈت کرم چند۔ پنڈت حویلی رام۔ شری نرنجن دیو [illegible] آریہ سماج قلعہ

اُس وقت شری پنڈت یشپال جی نے ترمیم پاس شدہ کے متعلق ڈویژن مانگی جس کو شری پردھان جی نے Rule کہ کرنا منظور کیا۔ اس موقعہ پر ۱۵ سجن اٹھ کر چلے گئے۔

اس واک آوٹ کی تہہ میں جو بھاؤ کام کر رہا تھا وہ در اصل نہ تو سدھانتوں کے لئے پیار تھا۔ اور نہ ہی ودیالیہ کی بہتری کو مدِ نظر رکھا تھا۔

انت میں ہم اپنے مانیہ آریہ سماجی بھائیوں اور آریہ سماجوں کو اور خاص کر اُن مانیہ آریہ سماجوں کو جن کو ودیالیہ کی نکھیہ سبھا میں پرتی ندھی بھیجنے کا ادھیکار ہے وشیش طور پر اپیل کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ صرف یکطرفہ پراپیگنڈہ سے متاثر ہو کر اور جلدی میں آکر کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے اُن کی اپنی پیاری سنستھا کنیا مہاودیالیہ کو کسی قسم کا نقصان پہنچے۔ اور پھر بعد میں ان کو پچھتانا پڑے۔ ابھی شریمان مانیہ ور پوجیہ لالہ دیوراج جی کو سورگ باش ہوئے چند ماہ ہی ہوئے ہیں۔ اور ان کا سایہ ودیالیہ کے سر پر نہیں ہے۔ کہ چند لوگوں کی طرف سے یہ اندولن اٹھایا گیا ہے۔ ہم ودیالیہ کے ادھیکاریوں کی طرف سے عنقریب ہی مکمل حالات ایک پمفلٹ کی شکل میں شایع کریں گے۔ جس سے دیش کے سب بھدر پرُش اور دیویوں کو اور آریہ سماجک جگت کو دیش میں استریوں کے لئے شکشا پدھتی پر وچار کرنے کا اور پختہ رائے قایم کرنے کا پورا موقعہ ملے گا۔

آریہ مسافر میں

اشتہار دے

کر فائدہ

اٹھائیں

(منیجر)

چمن شاہ راوی روڈ لاہور پنڈت جگن ناتھ جی آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور شری پنڈت نیرانی رام جی کی کوشش اور اتساہ سے مورخہ ۳۵/۷/۱۴ کو استھاپت ہو گئی ہے اور پندرہ سبھاسد بھی ہو گئے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل نیکھت چناؤ ہوا ہے۔

پردھان:۔ لالہ رام لال جی کپور بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔

اُپ پردھان:۔ لالہ ایشر داس جی پروپرائیٹر "سدا جوانی"

منتری:۔ پنڈت ارجن دیو شاستری۔

اُپ منتری:۔ پنڈت خیراتی لال جی منیجر پنجاب کیندری اناتھ آلیہ۔

خزانچی:۔ پنڈت ہری رتن جی اکونٹنٹ

اس چناؤ کے بعد انترنگ سبھا کا بھی چناؤ کیا گیا۔

۱۵۔ آدمی گرفتار

ہندو مسلم فساد کا شاخسانہ

کدالور ۱۴ جولائی۔ اودالور کے نزدیک مرآباد میں گذشتہ ہفتہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے سوال پر فساد ہو گیا تھا۔ اس سلسلہ میں پولیس نے ۱۵ آدمی گرفتار کئے ہیں۔ جن میں ہندو بھی ہیں اور مسلمان بھی تمام ملزمان کا ریمانڈ حاصل کر لیا گیا ہے۔

وطن جانے کی اجازت دیجائے

۲۰۰ مہاجرین بلوچستان کی درخواست

کراچی ۱۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاجرین کوئٹہ میں سے دوسو نے حکام سے درخواست کی ہے کہ انہیں بلوچستان میں اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دی جائے۔ اس وقت کراچی میں بلوچستان سے آئے ہوئے ۱۲ سو آدمی موجود ہیں۔ ۵۰۰ کے لئے مکانات تعمیر ہوتے ہیں باقیوں کو پناہ دینے کے سوال پر ابھی ریلیف سوسائٹیاں غور کر رہی ہیں۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

آریہ سماج جتوئی کا سالانہ جلسہ ۱۹ سے ۲۰ جولائی۔ اور آریہ سماج کانگڑہ کا سالانہ جلسہ ۲۶ سے ۲۸ جولائی کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ جس میں پنڈت وشوناتھ جی۔ پنڈت ہردیال جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ مہاشہ بالکرشن جی اور مہاشہ ہریش چندر جی پدھاریں گے۔ اگست میں سری نگر۔ کوہ مری۔ بھکر اور ڈلہوزی کے جلسے ہونگے۔

(گیان چند ویدپرچار ادھشٹاتا)

دلچسپیات

اِدھر اُدھر سے

چلتا پھرتا خُدا

امریکہ میں ایک حبشی اوتار کے کارنامے

آج کل ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ایک عجیب وغریب شخص نے جو (   ) بے عجیب ملچل مچا رکھی ہے۔ اس شخص کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ خدا کا اوتار ہے۔ اس لئے جب وہ بازار میں سے گذرتا ہے۔ تو اُس کے پیرو کہنے لگتے ہیں۔ "وہ خدا جاتا ہے" کہا جاتا ہے کہ اس نے مُردے زندہ کر دیئے ہیں۔ اگرچہ اس کے کام کا مرکز نیویارک میں ہے لیکن اس کا اثر و رسوخ دُور دراز مقامات یعنی جرمنی سے لے کر جنوبی افریقہ تک پھیلا ہُوا ہے۔ ہارلم (   ) میں جو نیویارک میں حبشیوں کا علاقہ ہے۔ اس کے پیرووں کی تعداد کئی لاکھ بتلائی جاتی ہے۔ اور اس کا دعو ہے۔ کہ دنیا میں اس کے کروڑوں معتقد ہیں۔ اس چلتے پھرتے خدا کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ جتنا بھی روپیہ چاہے۔ اپنی کرامات سے پیدا کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ مالی امداد کے لئے کبھی اپیل نہیں کرتا۔ لیکن باوجود اس کے اس کا خزانہ لا متناہی معلوم دیتا ہے۔ سینکڑوں بھوکوں کو روزانہ روٹی کھلائی جاتی ہے۔ اور اس نے اپنی تلقین سے شرابیوں۔ مجرموں اور دیگر پست لوگوں میں بہت عمدہ کام کیا ہے۔

ان کے جلسے بھی بڑے عجیب ہوتے ہیں۔ ان کی ابتدا ہمیشہ ایک بھاری دعوت سے کی جاتی ہے جو کہا جاتا ہے۔ کہ وہ محض اپنی کرامات سے پیدا کرتا ہے۔ ان جلسوں میں وہ لوگوں پر یہ واضح کرتا ہے۔ کہ وہ خدا کیسے اور کیوں ہے؟ اور کہ جو لوگ اسے نہ مانیں گے۔ ان کا کیا حشر ہوگا۔

اس کے بعد اس کے پیرووں کی طرف سے تصدیقی تقریریں ہوتی ہیں۔ پھر گانا ہوتا ہے۔ اور آخر اس کے نام کے نعرے لگا کر جلسہ ختم کر دیا جاتا ہے۔ اس نئے خدا کے طریقہ ہائے تبلیغ حسن بن صباح کے طریقوں کے مشابہ ہیں۔ مثلاً ایک امریکن عدالت کے ایک جج نے "اس خدا" کو کسی جرم میں سزائے قید و جرمانہ دیدی۔ اس فیصلہ کے تین دن بعد جج صاحب مُردہ پائے گئے۔ اس عجیب وغریب تحریک میں جو بات بہترین کہی جا سکتی ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ غریبوں کو مفت کھانا دیا جاتا ہے اور مجرموں کی اصلاح کی جاتی ہے۔

اشوک کا طریق حکومت

ہر ایک شخص ہر وقت اور ہر جگہ اس کے پاس پہنچ سکتا تھا

حال میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ جو ان چٹھیوں پر مشتمل ہے جو پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی پتری کے نام لکھی تھیں ان میں سے ایک میں پنڈت جی نے مہاراجہ اشوک کے متعلق مندرجہ ذیل بات لکھی ہے:۔

"مہاراجہ اشوک ہمیشہ پبلک کام کے لئے تیار رہتا تھا۔ اس نے حکم دے رکھا تھا کہ خواہ میں اپنی محلسرے (بیگمات کے محلات میں) میں ہوں۔ یا اپنی خوابگاہ میں یا اشنان گھر میں یا اپنی گاڑی میں۔ یا محلات کے باغات میں۔ سرکاری مخبروں کو مجھے ہمیشہ لوگوں کے کام سے مطلع رکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی مشکل پیش آئے۔ تو مجھے خواہ میں کہیں بھی ہوں اور کوئی بھی وقت کیوں نہ ہو۔ فوراً اطلاع دی جائے۔ کیونکہ لوگوں کی بہبودی کے لئے ہر وقت کام کرنا میرا دھرم ہے۔"

کاش دنیا میں اشوک جیسے راجے مہاراجے ہوتے تو یہ دنیا سچ مچ رہنے کے قابل بن جاتی۔

گذشتہ جنگ عظیم کے متعلق لارڈ رابرٹس کی پیشگوئی

کہتے ہیں کہ لارڈ رابرٹس فاتح افغانستان نے (جس نے ایک دفعہ بھگوان دیانند کا دیا کھیان سُن کر ان ان کی بڑی تعریف کی تھی۔ اور ان کے ساتھ مصافحہ کیا تھا) گذشتہ جنگ عظیم کے متعلق اس کے آغاز سے آٹھ سال پہلے پیشگوئی کر دی تھی لارڈ موصوف نے ۱۹۰۶ء میں کویک میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ

"وہ میری بات پر یقین نہیں کرتے ہمیں یہ بالکل غلط خیال ہو رہا ہے کہ ہم ہر طرح سے محفوظ ہیں۔ میں بغیر کسی تامل کے یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ یورپ میں عنقریب ایک خوفناک جنگ ہوگی اور کہ انگلستان اور فرانس کو بہت سخت مشکلات پیش آئیں گی۔ اور قریباً شکست کھا چکے ہونگے۔ لیکن آخر کار ایک فرانسیسی جرنیل فرڈی ننڈ فاش کی بدولت کہ جو ملٹری سکول پیرس میں بطور پروفیسر ہے خداداد قابلیت کی بدولت ہم کامیاب ہونگے۔"

یہ پیشگوئی حرف بحرف درست ثابت ہوئی۔

آواگون کا ایک صریح ثبوت

ایک یورپین لڑکی اپنے جنم کے حالات بتلاتی ہے

لنڈن کے اخبار سنڈے ایکسپریس میں یہ نہایت دلچسپ خبر شائع ہوئی ہے۔ بوڈاپیسٹ میں سائینس دانوں کی ایک کمیٹی اسی شہر کی ایک لڑکی مسمات آئرس مارزیڈی کے متعلق کہ جس کی عمر ۱۷ سال ہے۔ اور وہ بوڈاپیسٹ کے ایک انجنیئر کی بیٹی ہے تحقیقات کر رہی ہے۔ اگرچہ اس لڑکی کی مادری زبان ہنگرین ہے۔ لیکن اب وہ اسے بالکل بھول ہوئی ہے۔ اور اس کے بدلے صرف سپینش (ہسپانوی زبان) بول سکتی ہے۔

۱۹۳۳ء میں لڑکی مرض انفلوئنزا میں مبتلا ہو کر قریب المرگ ہوگئی تھی۔ چنانچہ ایک وقت ایسا آیا کہ جب اس کے اعزاز و اقارب نے یقین کر لیا کہ وہ مرگئی ہے۔ لیکن پرماتما کی قدرت۔ وہ تندرست ہوگئی لیکن اس میں یہ حیرت انگیز تبدیلی واقعہ ہوگئی۔ کہ وہ اپنی مادری زبان بالکل بھول گئی۔ اور اس کے بجائے ہسپانوی بولنے لگی۔ کہ جو اس نے عمر بھر میں کبھی نہ سیکھی تھی۔ اس نے ایک ہسپانوی جاننے والے باشندہ بوڈاپیسٹ کے ذریعہ بتلایا کہ "میرا نام سینیورا لوسیا آسٹریہ ڈا سالدو ہے۔ میں میڈرڈ کے ایک مزدور کی بیوی تھی۔ میرے چودہ بچے تھے میں ۴۰ سال کی تھی۔ اور میں مرض (المرض) تھی جب میری موت واقعہ ہوگئی۔ یا میں نے خیال کیا جب مر رہی ہوں۔ اب میں تندرست ہوگئی ہوں لیکن بڑی حیرانی کی بات ہے۔ کہ میں اس عجیب جسم میں کیسے آگئی ہوں۔ میں حیران ہوں۔ کہ یہ کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں ہنگرین زبان نہیں بول سکتی ہوں"

چنانچہ یہ لڑکی اب ہسپانوی گیت گاتی ہسپانوی کھانا پکاتی ہے اور میڈرڈ کے پتے بتلاتی ہے۔ حالانکہ وہ اپنی عمر میں کبھی بھی وہاں نہیں گئی۔

اس کے والدین بتلاتے ہیں۔ کہ جہاں تک انہیں علم ہے۔ بیماری سے پہلے وہ ہسپانوی زبان کا ایک لفظ بھی نہیں جانتی تھی۔ اس لڑکی کی ماں کا خیال ہے۔ کہ میں پر کسی روح نے قبضہ کر رکھا ہے۔ مگر لوگوں کی رائے میں یہ تناسخ کا ایک صریح ثبوت ہے۔ یا یہ معلوم ہے۔ کہ بیماری کے بعد لڑکی کے پچھلے جنم کے سنسکار جاگرت ہوگئے ہیں۔

آریہ سماجوں کے مختصر وتانت

— آریہ سماج منٹگمری ۷ جولائی کو مہاشہ رونق رام جی شاد کی مرتیو پر شوک پرگٹ ہوا۔ اور ایک پتت کی شدھی کی گئی۔ ۸ جولائی کو عیسائی لڑکی کی شدھی ہوئی۔

— آریہ سماج دیپالپور کے مشہور ورکر ڈاکٹر بیجے دیال جی پر مہا پیرول والوں کی طرف سے قتل کی دھمکی آمیز چٹھی موصول ہوئی ہے۔

— گورو کل بٹھنڈہ کے سالانہ امتحانات میں ایک برہمچاری دشارد اور چار لڑکے پراگ میں پاس ہوئے ہیں۔

— آریہ سارودیشک سبھا کی اور سے شری شوبھ چندر جی نے آریہ رکشا سمتی کے تحت مختلف مقامات کا دورہ کیا۔

— آریہ سماج لاہور چھاونی میں دیوان معظم سین جی کا ویدا ابدیش ہوا۔ شرد ہانند ریڈنگ روم میں مختلف اخبارات و رسائل آتے ہیں۔ اور پنڈت اوم پرکاش جی شاستری۔ وید منتروں کا شدھ اچارن کراتے ہیں۔ مہاشہ رونق رام جی شاد کی مرتیو پر ہارد ک شوک پرگٹ کیا گیا۔

— آریہ سماج گورو کل وبھاگ راوی کا تالاب فیروز پور میں روزانہ ست سنگ ہوا کرتا ہے آریہ کمار سبھا ستھاپت ہوگئی ہے۔ سماج کے ست سنگ میں حاضری اچھی ہو جاتی ہے۔

— آریہ سماج جام پور میں درس یوسف زئی نے ڈیپیوٹی کمشنر اور پنڈت چرنجی لال نے شالاؤں کا معائنہ کیا۔

— گوروکل کور کشیتر کے ششماہی امتحان اگست کو ہونگے۔ اور برہمچاری شیر سنگھوں کے ساتھ ۱۳ اگست کو کشمیر کی یاترا پر جائیں گے۔

— آریہ سماج کیماڑی کے سالانہ اجلاس میں پنڈت بشمبر ناتھ جی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور برہم رشی کے ایڈیٹر کے خلاف ایک ریزولیوشن پاس ہوا۔

— آریہ سماج بھیرہ کو لالہ روشن لال کی شادی پر پندرہ روپے اور دو دھو بکش کی شادی سے پانچ روپے پراپت ہوئے۔ دارث ... کی شادی پر ورکیش کی اور سے ۹ روپے اور ... کی طرف سے دس روپے پراپت ہوئے۔ ... سدا رام جی نے ۱۵ روپے آریہ سماج بھیرہ کو بیاہ پر دان دیئے۔

— ریاست کشمیر میں ۱۲ جولائی سے ... نہایت اعلےٰ پیمانہ پر ہندی پرچار ...

آریہ ساماجک سماچار

رسالہ بلیدان کی اپیل مسترد کردی گئی

لاہور ۱۵ جولائی۔ آج لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ مشتمل بر مسٹر جسٹس ایڈیشن قائم مقام چیف جسٹس جسٹس مترو اور جسٹس دین محمد کے روبرو پنڈت بھیم سین ودیا النکار کبیر ٹونیگ پریس کی اپیل کی سماعت ہوئی۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ ماہ اپریل میں ٹونیگ پریس میں ایک رسالہ "بلیدان" شائع کیا گیا۔ یہ رسالہ راجپال اینڈ کمپنی نے چھپوایا تھا۔ اس میں مہاراج نتھو رام۔ مہاشہ راجپال اور بیر بندہ بیراگی کی تصاویر اور ان کے متعلق آرٹیکل شائع ہوئے تھے۔ گورنمنٹ نے زیر دفعہ ۲۳ انڈین پریس ایمرجینسی ایکٹ آف ۱۹۳۱ء اس نمبر کو ضبط کر لیا۔ پریس کی ایک ہزار کی ضمانت جمع تھی۔ اس میں سے پانصد روپیہ کی ضمانت گورنمنٹ نے ضبط کر لی۔ اور قرار دیا۔ کہ ان آرٹیکلوں اور تصویروں سے ہز میجسٹی کی رعایا کی مختلف جماعتوں میں نفرت کے جذبات پھیلاتے ہیں۔

پنڈت بھیم سین ودیا النکار نے گورنمنٹ کے اس حکم کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ ودیا النکار کی طرف سے رائے بہادر دیوان بدری داس اور گورنمنٹ کی طرف سے دیوان رام لال گورنمنٹ ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ رائے بہادر بدری داس نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ رسالہ میں جو تصاویر اور آرٹیکل شائع ہوئے ہیں، وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر ملک معظم کی رعایا میں نفرت نہیں پھیلاتے۔ بیر بندہ بیراگی کی جو تصاویر اس رسالہ میں شائع ہوئی ہیں۔ وہ ایک کتاب "فالصہ شہید کا بلیدان" سے لی گئیں۔ اس کتاب کے تین حصے ہیں۔ اور گورنمنٹ نے کبھی بھی اس کی اشاعت کے خلاف اعتراض نہیں کیا۔ مہاشہ راجپال کے متعلق آرٹیکلوں میں صرف مہاشہ راجپال کے حالات ہیں۔ اخیر میں وکیل صفائی نے درخواست کی کہ ضمانت کی ضبطی کے متعلق گورنمنٹ کا حکم مسترد کر دیا جائے۔ دیوان رام لعل ایڈووکیٹ نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ رسالہ میں مہاراج نتھو رام کی تصویر شائع کرنے سے مختلف فرقوں کے مابین مخاصمت کی خلیج وسیع تر ہوتی ہے۔ اور اسی طرح آرٹیکل اور دوسری تصاویر بھی قابل اعتراض ہیں۔

فاضل ججان نے فیصلہ سناتے ہوئے اپیل مسترد کر دی اور گورنمنٹ کا حکم بحال رکھا۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور:-

موسم گرما کی تعطیلات کے باعث ودیالیہ عنقریب بند ہونیوالا ہے۔ ان ایام میں ودیارتھی عموماً پرچار کرنے کے لئے ایسے گاؤں میں بھیجے جاتے ہیں جہاں سماج کا کافی پرچار نہیں ہوا۔ وہ وہاں چند روز رہ کر مقامی حالات کے مطابق کام کرتے ہیں۔ آریہ سماجوں تتھا آریہ پرشوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں یا گرد و نواح میں جس پرکار کے پرچار کی ضرورت محسوس کرتے ہوں۔ ہمیں اطلاع دیویں۔ تاکہ پروگرام مرتب کرتے ہوئے ان سنتھانوں کا خیال رکھا جائے۔

نردیو کا دیہ تیرتھ

مکھیہ ادھیاپک دیانند اپدیشک ودیالیہ

آریہ سماج کراچی کا پرستاؤ:-

آریہ سماج کراچی کا یہ سادھارن ادھیویشن ماسٹر رونق رام جی سناد کی مرتیو پر ہارد ک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کی آریہ سماج سمبندھی سیواؤں کی گت کنٹھ سے پرشنسا کرتا ہے۔ اور ان کے پریوار کے ساتھ پورن سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے اور بھگوان سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ان کے پریوار کو دھیریہ پردان کرے۔

(منشی رام سیکرٹری آریہ سماج)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے حالات:-

(۱) مورخہ ۶ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ بروز اتوار لالہ متاب رائے کے گھر ان کے سپتر کا نام کرن سنسکار کیا گیا۔ بالک کا نام کلدیپ سنت رکھا گیا۔ اور بالک کی دیرگھ آیو۔ بل۔ بدھی و پراکرم کے لئے ایشور سے پرارتھنا کی گئی۔ لالہ متاب رائے نے اس خوشی کے موقعہ پر آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کو مبلغ سوا روپیہ دان دیا۔ اور سب اپستھت مہاشوں کا موہن بھوگ سے ستکار کیا گیا۔

(۲) مورخہ ۹ جون ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج کے ست

بڑھیا کاغذ

عمدہ چھپائی

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

ویدک ونئی

پرتھم کھنڈ قیمت ایک روپیہ

دوسرا کھنڈ قیمت ایک روپیہ مجلد عہ

لیکھک سنڑی پنڈت دیو سرما جی ابھئے ودیا النکار بھوت پورو آچاریہ گورو کل کانگڑی

یہ وہی گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونیوالا ہے آریہ اخبارات آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے۔ ویدک کی کھوج کی باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے۔ ہر روز کے لئے ایک ایک پارتھنا مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا ہے۔ اس کے بعد منتر دوارہ پرارتھنا کی گئی ہے۔ آخر شبدارتھ دیدیا گیا ہے۔ ہر ایک ماہ کے شروع شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین کھنڈوں میں چھپا ہے۔

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج اور کارتک چار ماہ ہیں قیمت ایک روپیہ (عہ)

تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن۔ چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوائیے۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑیگی۔

ملنے کا پتہ:- منیجر پستک رچنا وبھاگ گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

نوٹ:- یہ گرنتھ شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتا ہے۔

سنگھ کے بعد شوک سبھا ہوئی۔ جس میں سردھمنی سے شوک پرستاؤ پاس ہوا۔

• آریہ سماج حلقہ ... کے زلزلہ سے پیڑت بھائیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ آریہ سماج ہذا کو یہ سُن کر بڑا شوک ہوا ہے کہ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار پروہت آریہ سماج کوئٹہ۔ پنڈت اندر جی سناتک گورو کل کانگڑی و پنڈت بھیشم دیو جی منتری آریہ سماج کوئٹہ زلزلہ کی نذر ہو گئے ہیں۔ آریہ سماج کے ادھیکاری ان مہانو بھاوؤں کے سمبندھیوں سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتے ہیں۔ اور پرماتما سے ان آتماؤں کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔

(۴) آریہ سماج ہذا کو یہ جان کر بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے کہ ماسٹر امیر چند جی و ماسٹر ہیمراج جی ہیڈ اُردو پرشین ٹیچر کی مشفقہ کوششوں سے ہیڈ ماسٹر صاحب ڈی۔ بی۔ مڈل سکول مٹھ وانہ نے یہ منظور کر لیا ہے۔ کہ اگر ہر دو ماسٹر صاحبان) سمجھ و دیکھیں۔ تو وہ بڑی خوشی سے ہندو طلباء کو سکول ٹائیم کے بعد ہندی آدھ گھنٹے کے لئے پڑھا سکتے ہیں۔ آریہ سماج کے ادھیکاری یہ اُمید کرتے ہیں کہ ہر دو استاد نیز جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی اس نرمی کا جائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بچوں کو جہاں آریہ بھاشا پڑھا کر بھارت ماتا کے سچے سپوت بنانے میں سہایک ہونگے۔ وہاں انہیں آریہ سنسکرتی کی شکشا دے کر آریہ بنانے کا بھی یتن کریں گے۔

کورس مقرر کرنے کے لئے پروفیسر سدھا کر ایم۔ اے کی پستکوں کو پسند کیا گیا۔ یہ کام ڈاکٹر اوم پرکاش جی کے ذمہ لگایا گیا۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ لڑکوں کو جس قدر پستکوں کی ضرورت ہوگی۔ انہیں مہیا کر دیں گے۔ اُمید واثق ہے کہ جلد ہی لڑکوں کو مطلوبہ پستکیں مہیا کر دی جائیں گی۔ اور ان کی پڑھائی کا جلد ہی کوئی نہ کوئی انتظام ہو جائے گا۔

(۴) مورخہ ۱۲ جون ۱۹۳۵ء کو ہفتہ واری ستسنگ میں جناب برج لال دسوت نے باجے کے ساتھ ایک ایشور بھکتی کا بھجن گا کر سنایا۔ جسے سب نے بڑا پسند کیا۔ بعد ازاں جناب موہن لعل منوچہ نے "آریہ مسافر سے "زلزلہ کیوں آتا ہے" یہ لیکھ جو کہ پنڈت وشوناتھ جی آریہ اُپدیشک کا لکھا ہوا تھا پڑھ کر سنایا۔

(۵) مورخہ ۱۶ جون کو "کوئٹہ ڈے" ویدک پتری پاٹھ شالہ میں منایا گیا۔ جناب موہن لعل منوچہ نے بہن یگیہ کے پشچات پرارتھنا کرائی۔ جس میں کوئٹہ کے پیڑت بھائیوں سے اظہار ہمدردی کیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اپیل منتری جی نے پڑھ کر سنائی۔ چنانچہ مبلغ ۲۶ روپے جمع ہوئے۔ جو کہ اسی دن آریہ پرتی ندھی سبھا کو روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ جنتا رتی ودیا شالہ پاٹھ کے نام ودانی سہایتا کی گئی۔

(موہن لال منوچہ اُپ منتری آریہ سماج ہذا)

گورو کل جہلم کے سماچار:-

(۱) گورو کل کے ادھیاپکوں و طلباء کی ایک خاص میٹنگ بتاریخ ۲۹؍ ۶ کو گورو کل بھومی میں ہوئی جس میں سناتن دھرمیوں (پوہنگوں) کی طرف سے آریہ سماج اور اس کے بانی مہانی مہرشی دیانند جی سرسوتی پر بدتہذیب "برہم رشی" راولپنڈی کے دیانند سماج نمبر میں کئے گئے بیہودہ و بیجا اعتراضات کو کمینہ و ناشائستہ پن محسوس کرتے ہوئے یہ ریزولیوشن پاس کیا۔ یہ سبھا پوراننک جھگڑوں کی ایسی احمقانہ و کشیدگی پیدا کرنے والی پرورتی کو حقارت و نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور ناراضگی کا اظہار کرتی ہوئی گورنمنٹ کو اس بات پر بزور متوجہ کرتی ہے۔ کہ وہ انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کیچڑ اچھالنے والے کو ایسی عبرتناک سزا دے۔ جس سے آئندہ کے لئے ایسے معاش کے اشخاص کو ایسا شرمناک فعل کرنے کی جرأت نہ ہو۔

(۲) گورو کل میں تعطیلات موسم گرما کی آج ۱۰ جولائی سے شروع ہو گئی ہیں۔ شری پنڈت جیندر جی ودیا بھوشن کی سرکردگی میں کچھ برہم چاری میرپور کوٹلی وغیرہ کے صحت افزا مقامات میں یاترا کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ راستہ کے آریہ سماجوں میں بھی پرچار کرتے جائیں گے۔ لہٰذا مذکورہ آریہ سماج کے ممبران صاحبان کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ وہ کرپا کر کے اس سنگھ کے لئے مناسب بندوبست کریں۔ برہمچاریوں کی ایک دوسری منڈلی پرچار کے لئے جانیوالی ہے۔

(۳) گورو کل میں ہال کمرے کی اشد ضرورت تھی۔ سو وہ دانی مہانو بھاوؤں کی کرپا سے پوری ہو رہی ہے دیگر دانی مہانو بھاوؤں کو ہر موقعہ مبارک پر اس سنستھا کے لئے پوری توجہ دینی چاہیئے۔

(منتری پرکاش بھاگ)

آریہ کمار سبھا (رانی کا تالاب) فیروزپور شہر

آریہ کمار سبھا کی میٹنگ منعقدہ ۲۶؍ ۶؍ ۳۵ میں مندرجہ ذیل رزولیوشن کثرت رائے سے پاس ہوا:-

"آریہ کمار سبھا کی یہ میٹنگ گورنمنٹ کی توجہ اخبار "برہم رشی" کے دیانند سماج نمبر کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہے جس میں کہ مہرشی دیانند جی کی پاک ذات پر بیہودہ اور اشتعال انگیز الزام لگائے گئے ہیں۔ نیز آریہ سماج کے جذبات کے ساتھ کھیلنے کی بدترین کوشش کی گئی ہے۔ جس سے آریہ نوجوانوں کے دلوں کو ٹھیس پہنچی ہے۔ اور خطرہ ہے۔ کہ شیرازہ امن بکھر جائے۔ اس لئے ہم گورنمنٹ سے پُرزور الفاظ میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ اخبار مذکورہ کے ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر کے ساتھ مناسب کارروائی عمل میں لائی جاوے۔

(منتری آریہ کمار سبھا فیروزپور شہر)

(صفحہ ۲ سے آگے)

کہ کہا کوئی اور امر بھی بیان کیا گیا۔ جس سے یہ ظاہر ہو۔ کہ ودیالہ سماج کا انسٹی ٹیوشن نہیں رہا۔ دیو بھارت میں کہا گیا کہ کنیا مہا ودیالیہ میں آریہ سماج کے سُنگٹھن کا کوئی پربندھ نہیں۔ یہ اتہام قطعی غلط اور بے بنیاد ہے ودیالیہ میں دھرم شکشا لازمی مضمون ہے چنانچہ بیان پر یہ لکھنا ادشیک ہے۔ کہ دوسرے پکش والوں نے آریہ سماجوں میں خود پہنچ کر اور نیز لیکھ لکھ کر یہ پریرنا کی۔ کہ سابقہ چناؤ کو منسوخ کر کے نئے پرتی ندھی مقرر کئے جائیں۔ اکثر سماجوں میں ان کو کامیابی ہوئی۔ ان میں سے ایک آریہ سماج لائل پور ہے۔ جس نے پہلے لالہ بھولا ناتھ جی کو نامزد کر کے بھیجا۔ اس کے بعد ایک اور اطلاع پہنچی۔ کہ لالہ بھولا ناتھ کو موقوف کر کے ان کی بجائے شریمتی اندر دیوی کو نامزد کیا گیا۔ اس اطلاع کے ساتھ ہی ودیالیہ کے دفتر میں لالہ بھولا ناتھ کی طرف سے اعتراض موصول ہوا۔ کہ ان کی موقوفی اور شریمتی اندر دیوی کا چناؤ بے قاعدہ ہے۔ اس لئے قابل عمل نہیں۔ چنانچہ کنیا مہا ودیالیہ کے پردھان اس بارہ میں اپنے اوپر ذمہ داری نہ لیتے تھے جس قدر پربندھ کارنی کمیٹی کے ممبران جالندھر میں موجود تھے ان کو معلوم تھے۔ فوراً بلائے اور ان کے سامنے یہ معاملہ رکھ دیا۔ اس وقت انہوں نے یہ مشورہ ... جب تک لالہ بھولا ناتھ کے اعتراض کا فیصلہ ... شریمتی اندر دیوی کو نمائندہ تصور نہیں کیا ... یہ فیصلہ غلط تھا یا صحیح۔ میں اس پر کچھ ... کرونگا۔ یہ معاملہ میرے مضمون سے باہر ہے ... اس میں تو آریہ سماجک کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

ہندی ملاپ کے ایک پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ چونکہ لڑکیاں امتحان میں جائیں گی۔ اس لئے ... ایبل لیڈیاں نکلیں گی۔ ممکن ہے بعض اصحاب یہ رائے دیانتداری سے رکھتے ہوں۔ مگر مجھے ... سے اتفاق نہیں۔ جو طرز رہائش ودیالیہ میں ... ہے۔ اس کو جانتے ہوئے میں دعوے سے کہہ ... ہوں۔ کہ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر پر یہ الزام ... نہیں ہو سکتا۔

آخیر میں مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ جو ... صادر میں آریہ سماجوں کو دیا گیا۔ میں اس کی نسبت صرف اس قدر پرارتھنا کرونگا۔ کہ واقعات کی ... تحقیقات کے بغیر آریہ سماجوں کے لئے کوئی ... قائم کرنا مناسب نہ ہوگا۔ دھرم کا تقاضا یہ ... کہ ستیہ اور استیہ کا نرنے کیا جائے اور ... اس پر عمل کیا جائے۔"

ہندو جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

ہندو جاتی میں پہلے ہی بھیک مانگنے والوں کی کمی نہیں ہے۔ اس پر بھی سوارتھی لوگ اس کو اور بھی بڑھا کر جاتی کو ہانی پہنچا رہے ہیں۔ یہ لوگ جگہ بجگہ تھوڑے تھوڑے اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگوا کر خود گلچھرے اڑاتے ہیں اور بعض لوگ تو اس اناتھ آلیہ کا نام لے کر مانگتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہم سب پرشوں کو بتا دینا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اس اناتھ آلیہ کے لڑکے کبھی مانگنے نہیں جایا کرتے۔ اس لئے سب پُرشوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچا دیں۔ ایسا تب ہی ہو سکتا ہے جب وہ ان کو ان کے کوچوں میں آنے پر دان دینے کی بجائے ڈانٹیں۔ تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جاویں۔ اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں۔ انہیں سیدھا **پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور** میں پہنچا دیں۔ جہاں ایک سو سے اوپر اناتھ بالک اور کنیائیں پرورش پا رہی ہیں۔ اور جہاں پر پڑھائی اور دستکاری سکھلانے کا اچھا پربندھ ہے۔ یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان **شری سوامی سوتنترتا نند جی مہاراج سابق آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ** ہیں۔

دانی پُرشو

آپ کے بھروسے ماتری سکھوں سے ہین بچوں کی رکشا کا بیڑا ہم نے اٹھایا ہوا ہے اور خرماسی غذا ... کرنے پر یہ جاتی کے بچے غیر اقوام کا لقمہ بن جائیں گے۔ اس لئے پرارتھنا ہے۔ کہ اپنی شکتی انوسار ... چاول۔ دال۔ گھی۔ وستر اور نقدی جو بھی دے سکیں۔ دان دیں۔ اور وہ خوشی سے سویکار کیا جاوے ... (۲) بلڈنگ ناکافی ہے۔ نئے بالک آ رہے ہیں۔ اس لئے بھولے پتی دانیوں! اپنے پوروجوں کو یاد میں کمرے بنوا کر کیرتی کے بھاگی بنیں۔

آنریری سیکریٹری **پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا**
پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بیم وید پاٹھ کی پھیلاؤ ہر حرف

اوم

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ۱ر

آریہ مسافر

ہفتہ وار لاہور

आर्य मुसाफिर

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

جلد ۶ | انوار - ۲۰ - ساون سمت ۱۹۹۲ بکرم - دیانند آبد ۱۱۱ مطابق ۴ - اگست ۱۹۳۵ء | نمبر ۳۱

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا۔ اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول ایشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ۔ نراکار۔ سرب شکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سروآدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سروانترجامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوتر۔ اور سرشٹی کرتا ہے۔ اس کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار اَرتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے

۱۰۔ سب منشوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں

آج کے لیکھ

اردھ شتابدی کے سنبندھ میں (شری آچاریہ رام دیو جی)

نرواچن جانچ کمیٹی کے سمالوچک (شری پنڈت بھیم سین جی)

مورتی پوجا آریہ سماج اور شری پنڈت بدھ دیو جی (شری آچاریہ رام دیو جی)

اردھ شتابدی کے کام کی تقسیم (پرکاشن وبھاگ)

گو رکشا سنبندھی ایک لیکھ (شری ماسٹر آتما رام جی)

قادیانی پیشنگوئی کی پڑتال (لالہ رادھا کشن جی)

ساوتری استتی۔ (شری پریم شرن جی)

قرآنی آئیات کا شان نزول (ایک ودیارتھی)

گوروکل کانگڑی کی موجودہ حالت (شری ستیہ ورت جی)

سرشٹی پرواہ سے انادی ہے۔ (پنڈت وشونا تھ جی)

مصطفٰے کمال پاشا نے مذہبی حکومت کو کس طرح مٹا ڈالا۔

آریہ سماجک سماچار۔ اردھ شتابدی کی سوچنائیں۔

ایڈیٹوریل نوٹ۔

خونِ شہیداں

ملی ہے روشنی آفتاب لم یزل مجھکو
کبھی باطل کی تاریکی مجھے بہکا نہیں سکتی

میری آنکھوں میں ہے رنگینئے بستان ایمانی
میری نظروں کو اب شوخی کوئی شرما نہیں سکتی

شفق بھولی ہے کیوں نازاں سے اپنی سرخ پوشی پر
جواب سرخی خون شہیداں لا نہیں سکتی

ٹپک پڑتی ہیں بوندیں خون کی خاکی آنکھوں سے
زباں کوئی یہ خونی داستاں دہرا نہیں سکتی

رُلا دیتی ہے مجھکو جسطرح یادان حوادث کی
کوئی برچھی جگر کو اسطرح برما نہیں سکتی

کہو فریادیوں سے اپنی اپنی آستیں دیکھیں
نگاہ حق نگر اس طرح دھوکا کھا نہیں سکتی

(اثر زبیری)

صرف ۱۲ ار میں بہت خوبصورت ٹینس شرٹ تلک ہوزری فیکٹری پاپڑ منڈی برانچ انارکلی لاہور سے خریدیں منیجر

امرت الیکٹرک پریس گوالمنڈی نزدیک امرت دھارا لاہور میں مہاشہ چرنجی لال پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر لاہور واقع گوردت بھون لاہور سے شائع ہوا۔

CC-0 ... Collection, Haridwar. Digitized ... Gangotri Gyaan ...

کلکتہ کے وشال بھارت میں گوبر سمبندھی ایک وگیان مئے لیکھ

(لیکھک : شری راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی امرتسری (بڑودہ)

کلکتہ کے نامی ہندی ماسک "وشال بھارت" (بابت ماہ جون سنہ حال) میں گائے کے گوبر سمبندھی ایک نامی تجربہ کار ڈاکٹر صاحب کا ایک وگیان مئے لیکھ گائے کے گوبر کے فوائد سمبندھی نکلا ہے۔ ہر ایک ہندو۔ آریہ۔ ناستک۔ برھمو سکھ۔ جینی۔ بودھ۔ عیسائی اور مسلمان علم دوست کو وہ نامی ہندی لیکھ ضرور مکمل طور سے پڑھ یا سن لینا چاہیئے۔

اس اعلےٰ لیکھ میں سے صرف چند الفاظ ہی ذیل میں بطور ترجمہ ہم دیں گے :۔

گوبر سب سے اچھا گائے کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد بھینس اور پھر بیل کا۔

ست پڑا پربت کے نواسی گونڈ۔ بھیل قوم کے لوگ بطور خانگی آزمودہ دوائی کے طور پر مرگی وغیرہ غش آنے والی امراض میں گائے کے گوبر کو گھی یا تلوں کے تیل میں لیپ مریض کے منڈے ہوئے سر پر کیا کرتے ہیں۔ اس سے خود ہم نے کئی مریض مرگی وغیرہ کے صحت یاب ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ زخم اور پھوڑے پھنسی وغیرہ پر گوبر کی ٹکیہ بنا کر رکھنے سے بہت جلد آرام ہوتا ہے۔ موچ لگنے پر اس جگہ گوبر اور سرسوں کا تیل بطور مالش لگایا جاتا ہے۔ تپ دق کے جنتو اس کی بو سے دور ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے وئید لوگ تپ دق کے مریض کے گھر اور کمرہ میں ہمیشہ یعنی روزمرہ اس کا فرش وغیرہ پر چوکا لگواتے ہیں۔ گوبر کی راکھ سے گھر کے امراض بھاگ جاتے ہیں۔ گوبر ملیریا یعنی برساتی بخار کے جنتو کو بھی دور کرتا ہے۔ اس میں بھی کٹول۔ امیونیا۔ فینائل ساندول۔ فارمولین وغیرہ اور بات کے اجزا قدرت نے شامل کر دیئے ہیں۔ بھارت کے ہندو رشی لوگوں نے گائے کے گوبر سے چوکا لگانا وغیرہ اسی سے دھرم میں داخل کر دیا تھا۔"

مندرجہ بالا لیکھ سے ہندو ذیل کے دو اہم نتائج پر پہونچتا ہے :۔

اوّل } آریہ ہندو سنسکرتی کی وہ رسم و رواج جو دھرم میں داخل ہو گئے تھے۔ وہ ہمیں عمل میں جاری رکھنے چاہئیں۔ دراصل وہ وگیان یکت تھے۔ تجربہ جب ان کا فائدہ بتلاتا ہے تو ہمیں ان کا پرچار کرنا چاہیئے۔ مثلاً پراتا کال اٹھ کر گھر سے باہر جنگل میں شوچ جانا۔ پوجیہ مہاتما گاندھی جی بھی جنگی لوگوں کا آج تک پورا پورا بھلا نہیں کر سکے۔ لیکن ہندو یا آریہ سنسکرتی میں دشا جنگل جانے کی حالت میں کوئی بھی شخص بھنگی یا اچھوت نہیں رہ سکتا۔ پورانے زمانہ کے ہندو بیمار لوگوں کے لئے گھروں میں سب جگہ لون سنڈاس ہوتے تھے۔ جس پر کارکہ آج تک بھی بڑودہ کے پورانے راج محل میں لون سنڈاس انگریزی راج سے پہلے کا موجود ہے۔ جس میں خشک مٹی اور لون (نمک) ہمیشہ ڈالا جاتا ہے۔ اور جب ایک کوپ یا گڑھا بھر جاتا تھا۔ تب اس کا بد بو رہت کھاد ہندو گھر والا یا کسان کسی کھیت میں لے جاتے تھے۔ مزید براں سب جل کے کنواں میں برس میں ایک دفعہ نمک کئی من ڈالا جاتا تھا۔ اس کیلئے کبھی ولائتی لال دوائی کی ضرورت نہیں ہوئی۔

دوئم } دودھ دینے والی گائے اور ہل چلانے والے بیل کی حفاظت تو فرنگی لوگ بھی سب جگہ یورپ میں کرتے ہیں لیکن بوڑھے گائے اور بوڑھے بیل کو وہ لوگ یا ان کی اندھی نقل میں ہم مغرب زدہ بھارت نواسی آوارہ چھوڑ کر بوچڑوں کے گھر اسی پرکار سے بھیج ہی دیتے ہیں۔ اور وہ ان کا گوشت مار کر فروخت کرتے ہیں۔ لیکن مندرجہ بالا لیکھ کے مطالعہ کرنے سے ہم بل پوروک کہہ سکتے ہیں۔ کہ

موجودہ ہندو سیٹھ سناتن دھرمی جو پنجرہ پول سب شہروں میں قائم کرتے ہیں۔ جن میں بلا شبہ بوڑھے بیل اور بوڑھی گائیں نیز بیمار بیل اور بیمار گائے رکھی جاتی ہیں۔ یہ عنایت اعلےٰ کام مفید وگیان یکت کام اس لیکھ نے سدھ کر دیا۔ وجہ یہ کہ بوڑھی گائے اور بوڑھا بیل مرتے دم تک گوبر اور موتر تو دیتا ہی رہے گا۔ جو بطور چوکا لگانے اپلے تھاپنے۔ راکھ بنانے اور کھاد کے لئے ایک لاثانی دوائی آج وگیان کہہ رہا ہے۔

---

* پربھو! تیری پناہ۔ اب میں ایسا نہیں کروں گا۔ بلکہ تیری سندرتا کو دیکھ دیکھ کر تیرا ہی ذکر خیر اپنا فرض جانوں گا۔ داتا! اب تو مجھے ایسی طاقت بخش۔ بس میں یہی چاہتا ہوں اور کچھ نہیں۔

میٹھی چھری

(از مہاشہ پریم چندر جی آریہ سیوک گوردت بھون۔ لاہور)

ہاں! بالکل میٹھی۔ کتنی میٹھی ہے۔ اور کیسے ملائم انداز میں وار کرتی ہے۔ جب چلتی ہے۔ تو کترنی سے زیادہ تیز۔ اور کمال تو یہ ہے۔ کہ اس کے چلنے سے دنیا خوش بھی ہے۔ اور ناراض بھی۔

میں نے ایک بار اس نابکار کو پکڑ لیا۔ اور جواب طلب کرنا چاہا۔ کہ اری فتنی۔ یہ تو کیسے کھیل بنا رہی ہے۔ اور دنیا کو کس لئے ننگی کا ناچ نچاتی ہے اچھے بھلے ہوشمند انسانوں کو رسوا کرتی ہے۔ اور بڑے بڑے ضخیم پہلوانوں کو چاروں شانے چت گراتی ہے تو ایسا کیوں کرتی ہے۔ اور کس لئے یہ کھیل تجھے بھاتے ہیں۔ مگر سمجھ اور عقل میں نہیں آتا۔ کہ خدا نے تجھے کس لئے بنایا۔ اگر تو نہ ہوتی۔ تو بھی کام چل سکتے۔ اور دنیا خوش رہتی۔ کیا خبر نہیں ہے۔ کہ گنگیلے کے جھنڈے یورپ کے مدرسوں میں سنتے ہیں۔ اور ہندوستان کی گوراشاہی حکومت نے بھی تیرے ساختہ قدرتی ناطق ورتن کرنے والوں کو ایسی اچھی تربیت دے ڈالی ہے۔ کہ بس ہی بھلی اب انہیں تیری احتیاج نہیں۔ اور یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ دنیا میں تیرے بغیر بھی کاروبار رکا نہیں رہ سکتا۔ لیکن پھر بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ تو نہیں سنبھلتی۔ اور محتاط نہیں ہوئی۔ اب بھی تیرے تیز دانتوں سے کتنے کلیجے کٹتے ہیں۔ اور کتنے گھر برباد ہوتے ہیں۔

میرے اس لیکچر کو سن کر بے زبانی کی زبان سے میٹھی چھری یوں گویا ہوئی۔ کہ

اے انسان کہلانے والے تیرا کیا حق ہے۔ کہ ایک بے جان گوشت کے لوتھڑے کے خلاف اس قسم کا پروپیگنڈا شروع کر دے۔ تیرا کوئی حق نہیں۔ اور تو بالکل اس قسم کی حرکت نہیں کر سکتا۔ ذرا اپنی حقیقت تو دیکھ اور گریبان میں منہ ڈال کر ستم ظریفی سے باز رہ۔ اس قسم کی شوخ بیانیاں اچھی نہیں ہوا کرتیں۔ میں اگر میٹھی چھری ہوں۔ اور بعض اوقات تیز وار کرتی ہوں۔ تو اس سے آپ کو کون سی تکلیف ہوئی۔ اور کیا یہ بھی سوچا ہے۔ کہ میرے وجود سے کتنے دل رام ہوئے۔ اور کیسے کیسے خود سر آدمی حلقہ بگوش بن گئے۔ میں نے رشی کی زبان بن کر اور مہاتماؤں کے کام و دہن میں حرکت کرتے ہوئے کیا کام کیا۔ بھگت پرشوں کے پاس پہنچو۔ اور پیغمبروں اور اوتاروں سے بھی تو پوچھو۔ میری برکت اور میرے وجود سے کتنے وجود چاہ ضلالت سے باہر آ گئے۔ اور انہوں نے دنیا کو نیکی کے راستے دکھلائے۔ نیکی کی راہ دکھلانے والی بھگتی کا مارگ درشانے والی۔ اور سچائی اور سنتیا کی حقیقت کو عیاں کرنے والی میں اور ... ہی ہوں۔ جو اپنی جرأت آنماجوں سے ... ہوں۔ اور جب میدان جنگ میں سپہ سالار ... نعرہ بن کر ظاہر ہوتی ہوں۔ تو جاتی اور قوم ... والے پروانے فتح و نصرت کی دل خوش کن ... حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ... میں کیا ہوں۔ میں سب کچھ ہوں۔ میں راہ ... دکھلانیوالی ہوں۔ گھبرایئے نہیں۔ میں نے ... مارگ کے درشانے میں بھولے بھٹکے لوگوں ... کی۔ اور میں نے ہی دنیا کے ساز و سامان کو ... ترقی پر پہونچانے کے لئے تنقید کے باب کھولے ... کیا میرے سمالوچنا تمک تتو کو دیکھ کر گھبرا گئے ... میرا کام جہاں بھی دیکھو۔ اور جس طرف بھی ... حقیقت کو عیاں کرنا ہے۔ میں نے علیلے ... ہیں۔ بھگوان بدھ کے پاس پہنچ کر۔ اور ایسے ... بڑے بڑے نیتاؤں کی زبان سے کونسا ... ہے۔ میں نے دنیا کو دلفریب بنا ڈالا۔ اگر ... حرکت نہ کرتی۔ تو آج دنیا سونی ہوتی۔ یہ ... اجاڑ ہوتا۔ اور سنسار میں لبنے والے ... دوسرے کا منہ دیکھنے کے سوائے اور کیا ... سکتے تھے۔ میرے ہونے سے انسان کا ... خاص نشان ہے۔ وہ نشان معلوم کرنی ہو۔ تو ... ہی بتلاتے ہوئے گونگوں کو دیکھ جایئے۔ ... منہ کی بناوٹ ہاتھوں کی حرکت کتنی ثقیل ... ہے۔ یہ بھی کبھی سوچا ہے۔ کہ گونگوں کے اشارہ ... سے گونگا جماعت نے بھی ایسی روح فرسا ... دکھلائی ہے۔ جس سے انبساط کی تیز رو ... جائے۔ اور دنیا والے اسے دیکھ کر ... جائیں۔ میرے پاس کافی دلائل ہیں۔ اور ... سکتی ہوں۔ کہ میری نسبت حقارت کے ... طفلانہ اور بالکل بچگانہ ہیں۔ خدارا ان پر ... کیجئے۔ اور آئندہ کے لئے میری نسبت ... سخت الفاظ استعمال کرنے سے اجتناب ...

جب میں نے زبان کا یہ وپاکھیان سنا ... تو چپ ہو گیا۔ اور کوئی لفظ بھی منہ سے نکال ... بلکہ مجھے گیان ہو گیا۔ کہ ایشور کی عطا کردہ ... سے کسی کی بھی حقیقت جانے بغیر حاشیہ آرائی ... کرنی چاہیئے۔ بلکہ دونوں پہلوؤں کو دیکھنا چاہیئے ... اور ہمیشہ عمدہ پہلو کو مدنظر رکھ کر غور و ... کرنا چاہیئے۔ کیونکہ پربھو کی ادبھت مایا ... وستو میں پائی جاتی ہے۔ اور برہم پیارے ... کسی شے کو برا کہنا اس کی حقیقت پر پردہ ... ہوتا ہے۔ *

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

مورخہ ۴- اگست ۱۹۷۵ء

اردھ شتابدی کے سنبندھ میں

(لیکھک: شری پوجیہ آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

پچھلا مضمون لکھنے کے بعد میں گورو کل گیا ...تھا - وہاں میں یہ دیکھ کر بڑا خوش ہوا کہ پنڈت ... ورت جی مکھیہ ادھشٹاتا اور شری آچاریہ ... شرما جی کی انتھک کوششوں سے گورو کل کا کام ... اچھی طرح سے چل رہا ہے - برہمچاریوں ... اور ...شٹاف کی ایک میٹنگ میں میں نے ... دیا - اور ان کو پریرنا کی - کہ وہ سب اپنے ... کل کی سیوا اور رکھشا کے لئے کٹی بدھ ہو ... اور اردھ شتابدی کے لئے کام زور ... ریں - تاکہ آریہ جنتا کو یہ پتہ لگ جائے ... کی مکھیہ سنستھا کے برہمچاری اس پرائی ... کرنے کے لئے سب سے پہلے تیار ہیں - ... یوں اور کرمچاریوں پر بہت اچھا پربھاو ... انہیں پورن وشواس ہے کہ وہ پرگھا و کاش ... سے اور ودیالہ کے برہمچاری اپنے اپنے ... اگر اردھ شتابدی کے لئے کام کریں ... فرسا... بلیدان بگیہ کروائیں گے - اور انسو ... پر بھی اپسھت جنتا کی سیوا کریں گے - ... میں بھی گورو کل کے برہمچاری عالمانہ ... - اور ...یں گے - جس سے پتہ چلے گا - کہ ... کا ہمارا گورو کل پیارے وید کے لئے ... ان پر غور رہا ہے - کنیا گورو کل کی سنستھائیں ... آریہ جنتا کی سیوا کریں گی - ... میرے پنجاب کے دورے میں ... کا میرے ساتھ رہے - آریہ ... کراسنز یوں میں شتابدی اور ... پہونچائے - آریہ پرتنو ... - جب برہمچاری پر بات بھی ... ڈال کر اپنے پتاؤں اور بھائیوں ... - تو ان کا اچت سواگت کرو، ... جنگوں کا پربندھ کر دینا چاہیئے ... دو ... دھرم پریم اور انساہ ... چاہیئے - آپ کو یہ بھی پتہ ... کہ اس مادہ پرستی فیشن پرستی اور

سکھا ... کے یگ میں کنیا گورو کل کسی پرکار کی تپسونی - سادی اور دھرم وتی اور دیاوتی سنانکائیں تیار کر رہا ہے۔

اردھ شتابدی کے لئے ہمارے ماتیہ اپدیشکوں نے کام کرنا ارمبھ کر دیا ہے - روپیہ اکٹھا ہونا بھی شروع ہو گیا ہے - ان کے کام کی رپورٹیں سبھا کے دفتر میں موصول ہو رہی ہیں - ولینتوا نر یگیہ پدھتی چھپ چکی ہے - اور سماجوں اور اپدیشکوں کے پاس بھیجی جا رہی ہے - یگیہ پدھتی کیا ہے - پنڈت بدھ دیو جی اور پنڈت پریہ ورت جی نے ایک ایسی سندر پدھتی بنائی ہے - جو سوادھیائے منجری کا کام بھی دے سکتی ہے - آریہ پرشوں کو چاہیئے - کہ وہ ہیے بھی اس پستک کو قیمتاً منگوا کر اپنے سوادھیائے کے لئے رکھیں - منتروں کا ہندی کو پنا میں ترجمہ ہونے کی آیوجنا کی جا رہی ہے۔

پنڈت گیانچند جی آریہ سیوک شتابدی منڈل کے سادھارن منتری نیکت ہوئے ہیں - آریہ جنتا سے پوشیدہ نہیں ہے - کہ وہ کیسے اتھک کام کرنے والے یوک اور کیسے لگن کے آدمی ہیں - ان کے ساتھ پنڈت پریہ ورت جی بھی لگے ہوئے ہیں - آریہ پرشوں کا کرتویہ ہے - کہ آریہ سماج کے ان دونوں رتنوں کو پورن سہائتا دیں - تاکہ اس اردھ شتابدی پرو کی کامیابی کا سہرا ان پر بندھ سکے - اور یہ شکایت دور ہو جائے - کہ پورانے کام کرنے والے بیٹھتے جاتے ہیں - اور نئے استھان نہیں بنتے - اس پرو پر ایک نئے انساہ کی لہر چلنی چاہیئے - اور ہمارے اندر ایک نئے جیون کا سنچار ہونا چاہیئے۔

اس سنبندھ میں میں پھر ... کروں گا

نرواچن جانچ کمیٹی کی سمالوچنا

(لیکھک: شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے سبھا کے پرتی ندھیوں کے نرواچن کے سنبندھ میں کئے جانے والے آکشیپوں کی جانچ کرنے کے لئے ایک جانچ کمیٹی نیت کی ہے - اس کے سبھاسد شری لالہ بہادر دلیران بذری داس جی - شری پنڈت ٹھاکر دت جی اور شری ماسٹر رام لال جی ہیں - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سبھاسدوں کی درشٹی میں تینوں سبھاسد نرپکش ہیں - تینوں سبھاسدوں نے سمے سمے پر سبھا کی جو سیوائیں کی ہیں ان کو کوئی بھی سجن آنکھوں سے اوجھل نہیں کر سکتا۔

انترنگ سبھا کو وشواس ہے - کہ اس جانچ کمیٹی میں نرواچن سنبندھی آکشیپوں کی نشپکش جانچ ہو سکے گی - تینوں سجنوں کو اس کی سوچنا دی جا چکی ہے - سبھا کاریالہ اس سنبندھ میں آوشیک کارروائی کر رہا ہے - آریہ پرشوں تتھا سبھا کے پرتی ندھیوں کو سبھا کے مکھیہ پتر "آریہ مسافر" دوارا سوچنا بھی دی جا چکی ہے - کہ جن کو کسی پرتی ندھی کے نرواچن پر کسی پرکار کی آپتی ہو - اتھوا نرواچن کے سمبندھ میں کسے گئے کسی نیم کے بھنگ کا گیان ہو - وہ سبھا کے کاریالیہ میں سوچت کریں۔

مجھے یہ دیکھ کر آشچریہ اور دکھ ہوا کہ سبھا کے بھوت پورو منتری اور ورتمان انترنگ سبھا کے ممبر شری مہاشہ کرشن جی نے "پرکاش" میں جانچ کمیٹی کی آیوجنا کو "معاملہ کو ٹالنے کی کوشش" کے شیرشک سے پرکاشت کیا ہے - مہاشہ جی سبھا کی انترنگ سبھا کے ممبر ہیں - یدی انہیں جانچ کمیٹی کے سدسیوں ... کی سکتی ... پر آپتی تھی - یا وہ ان ویکتیوں کو از حد مصروف ہونے کے کارن جانچ کمیٹی کے ایوگیہ سمجھتے تھے - تو سماچار پتر میں اسکی گھوشنا کرنے سے پہلے انترنگ سبھا میں پتر لکھ سکتے تھے - سبھا کے آوشیک کاریہ کرتاؤں کے سنبندھ میں اس پرکار لوک سیوا کرنے کی اسمرتھتا کو سماچار پتروں میں لکھنا کہاں تک اچت ہے - اس کو مہاشہ جی سوئم سمجھ سکتے ہیں - اتی ویگر ہونے ہوئے بھی تینوں مہانو بھاؤ سبھا کی جو سیوا کر چکے ہیں - اور کر رہے ہیں اس کے مقابلے میں جانچ کمیٹی کا کاریہ اتنا مہان نہیں ہے - کہ یہ ...

آدیش انوسار آوشیک سامگری تیار کریگا - شری مہاشہ جی کے جلدی میں لکھے گئے اس نوٹ سے آریہ جنتا میں یہ بھرم پھیل سکتا ہے - کہ یہ جانچ کمیٹی معاملہ کے ٹالنے کے لئے بنائی گئی ہے - اس لئے اس بھرم کو دور کرنے کے لئے سبھا کی اور سے اس مہتھیا آکشیپ کا پرتی واد کیا جاتا ہے۔

اس لیکھ میں مہاشہ جی نے پرتی ندھی سبھا کے ایک سدسیہ کے سنبندھ میں لکھا ہے - کہ وہ اپنی غلط آیو بتا کر پرتی ندھی سدسیہ بنے ہیں - اور ورتمان ادھکاریوں نے شاید اس حلف دروغی یا پرانے مکھیہ ادھشٹاتا اور آچاریہ کے خلاف ایجی ٹیشن میں نمایاں حصہ لینے کے صلہ میں اسے گورو کل کا پرو فیسر بنا دیا ہے - یہ پرو فیسر گورو کل کے برہمچاریوں کو اخلاق کا خوب سبق دے گا۔

فلاں پرتی ندھی نے فلاں غلطی کی ہے - اس کا نشچیہ جانچ کمیٹی کریگی - اس سنبندھ میں میں ابھی کچھ نہیں کہنا چاہتا - پرنتو ورتمان ادھکاریوں پر یہ دوش لگانا - کہ انہوں نے نرواچن میں وشیش بھاگ لینے کے کارن کسی کو گورو کل میں پرو فیسر بنایا ہے آریہ سماج کی درشٹی سے انوچت ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے گت وارشک نرواچن کے بعد گورو کل وشو ودیالہ میں کسی بھی نئے ادھیاپک کی نیکتی نہیں کی گئی - ودیا سبھا کے دو ادھیویشن ہو چکے ہیں - کسی بھی ادھیویشن میں اس کی چرچا تک نہیں ہوئی - سبھا کی کاریہ کارنی تتھا شکشا پٹل میں بھی کبھی اس کا ذکر نہیں ہوا ہے - مجھے نہیں معلوم کہ مہاشہ جی نے یہ مہتھیا بات سماچار پتر میں کیسے پرکاشت کر دی - کیول سماچار ہی نہیں پرکاشت کیا گو بلکہ سبھا کے ادھکاریوں پر ...... اسلئیے دوش بھی لگا دیا ہے - کم از کم مجھے مہاشہ جی سے اس کی امید نہ تھی - اگر مہاشہ جی نے یہ سماچار سنا بھی تھا - تو وہ ودیا سبھا میں یا سبھا کے ادھکاریوں سے اس کے ستیہ پر رکھتا اور اسمرتھتا کو معلوم کر سکتے تھے - اس پرکار کی باتوں کے پرکاشت ہونے سے سبھا کے سنگٹھن کو ٹھیس لگتی ہے۔

یہ ورش سبھا کی اردھ شتابدی کا ورش ہے - اس ورش سبھا کے سنگٹھن کو دڑھ کرنے ...

چاہتا ہوں۔ کہ ہم لوگوں میں آتم زکشا کا بھاؤ آنا چاہیئے۔ اور آتم شدھی کی طرف ہم کو متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور سماج کے نئے اُپ نیم اب پنجاب میں نافذ ہو چکے ہیں۔ منتری دیوان بدری داس جی نے ان کے نافذ ہونے کا حکم صادر کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایک گشتی چٹھی بھیج رہی ہے۔ جن میں نئے اُپ نیموں کی وششیش دھاراؤں کی طرف آریہ سماجوں کی توجہ کھینچی گئی ہے۔ پہلی بات یہ ہے۔ کہ اُپ نیموں میں دئے گئے سداچار کے لکشن انوسار کوئی مانس آہاری شرابی آریہ سبھاسد نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی سماج میں ایسے آریہ سبھاسد ہوں۔ تو ان کو اس نئے یگ کے اُپ لکشن میں ان دُروبیسنوں کو ترنت تیاگ دینا چاہیئے۔ اور یدی اپنے اندر اتنا بل نہ دیکھیں۔ تو اپنا نام آریوں کے رجسٹر سے تبدیل کروائیں۔ کیونکہ اپنے پرستاؤں اور نئے اُپ نیموں کے انوسار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کسی ایسے سماج کے پرتی ندھی کو سویکار نہیں کر سکتی۔ جس میں اُپ نیموں کے برخلاف سبھاسد دئے گئے ہوں۔ اور مانس آہاری اُپ نیموں کے انوسار سبھاسد نہیں ہو سکتے۔ دوسرا اُپ نیم جس کی طرف سبھا نے خاص توجہ کھینچی ہے۔ وہ شناکش سمبندھی اُپ نیم ہے۔ جو بھی ویدی پرش اپنی آمدنی کا شناکش نہیں دیتا۔ وہ کسی حالت میں بھی آریہ سبھاسد قرار نہیں دیا جا سکتا۔

نیم انوسار انترنگ سبھا نے جس کو سدا چار ودیا آدی وششیش گنوں کے کارن اور اس لئے دنیاوی دھنوں سے رہت ہونے کے کارن چندہ دینے سے مکت کر دیا ہو اس کا سوال دوسرا ہے۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ جس کی اپستھتی سماج کے سپتاہک ست سنگ میں مجلس کی پرتی ستک نہ ہوگی وہ بھی نئے ودھان کے انوسار آریہ سبھاسد نہیں رہ سکتا۔ اس لئے سب سماجوں کو حاضری کے رجسٹر رکھنے چاہئیں۔ اور جو سبھاسد بنا کارن بتلائے کسی ست سنگ سے ان اپستھت ہوں۔ تو ان کا دھیان ان کی اس غفلت کی طرف کھینچ دینا چاہیئے۔

چوتھا اُپ نیم جس کی اور میں دھیان کھینچنا چاہتا ہوں یہ ہے۔ کہ ترنتر تین سال سے زیادہ کوئی ادھیکاری اپنے عہدے پر قائم نہیں رہ سکتا۔ ارتھات ان اُپ نیموں کے نافذ ہونے کے بعد جو چناؤ ہو آئے ہوں۔ تو ان کو بدل دینا چاہیئے۔ اس سے سماجوں میں جھگڑے کم ہوں گے۔ اور نئے نئے آدمیوں کو کام کرنے کا موقعہ ملے گا اگر وششیش حالات ہوں۔ اور سرو سمتی بھی ہو۔ تو سوال دوسرا ہے۔ ان اُپ نیموں کے پالن کرنے سے آریہ سماجک جگت میں نیا جیون اُتپن ہوگا۔ اور وہ نیا جیون ہم کو رشی کے سچے انویائی کہلانے کا ادھیکار دے گا۔

یہ آگے گھوشنا ہو چکی ہے۔ کہ اس ادسر پر آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس لکھا جائے گا۔ اتہاس لکھنے کا کام آریہ سماج کے رتن پرسدھ لیکھک اور آزمودہ آریہ سماج کے پرکھوسیہ سہیوک شری پنڈت چموپتی جی نے اپنے اوپر لیا ہے۔ ایشور کرے۔ کہ ان کا سواسنتھ ان کو اس کاریہ کے نبھانے میں سہائیک ہو۔ آریہ جنتا کا کرتویہ ہے۔ کہ اس کاریہ میں ان کی ہر طرح سے سہائک ہو۔ اور ان کو ہر پرکار کا سہیوگ دے۔ جن سماجوں نے ابھی تک اپنی سماجوں کے اتہاس سبھا کے دفتر میں نہیں بھیجے۔ وہ شیگھر بھیجیں۔ اور ان اتہاسوں میں ان کے نگروں میں آریہ سماج کیلئے دلچسپی رکھنے والی کوئی وششیش گھٹنائیں ہوئی ہوں۔ تو ان کا بھی الیکھ کر دیں۔

رشی دیانند نے جن اُدیشوں سے آریہ سماج کی سوتھاپنا کی تھی۔ ان میں سے ایک مکھیہ اُدیش سنسکرت بھاشا کا پرچار بھی ہے۔ ورتمان سنسکرت ساہتیہ میں ایسی نثر کی پستکیں بہت کم ہیں۔ جو سنسکرت ودیالیوں میں پڑھائی جا سکیں۔ پرچین ساہتیہ کی تو تین چار سنسکرت کتابیں ہی نثر میں پائی جاتی ہیں۔ میرا ارادہ تھا۔ کہ رشی دیانند کا جیون چرتر سنسکرت نثر میں لکھا جائے۔ جو زبان دانی کے لحاظ سے بھی ایسا اعلےٰ پیرایہ کا ہو۔ کہ وہ سناتنیوں۔ جینیوں اتیادی سب کی سنسکرت پاٹھشالاؤں میں پڑھایا جا سکے۔ اردھ شتابدی منڈل نے جہاں اور ساہتیہ تیار کرنا منظور کیا ہے۔ وہاں یہ بھی مانا ہے۔ کہ رشی دیانند کا ایک اُتم سنسکرت میں جیون چرتر تیار کیا جائے۔ جو نہ کیول پاٹھشالاؤں کے لئے اُپ یکت ہو۔ بلکہ رشی جیون کے اُدیش کو کاشی کے پنڈتوں۔ دکشنی بھارت کے ودوانوں اور سنسکرت تگیہ یورپ کے ودوانوں تک لے جانے والا ہو۔ یہ کام گوروکل کے یوگیہ سنسکرت اپادھیائے پنڈت واگیشور ہیں سنسکرت کے ایک پرسدھ پنڈت ہیں۔ وہ اپنا کام شیگھر ہی آرمبھ کر دینگے۔ وہ ویدک دھرمی بھی کٹر ہیں۔ اور اسلئے رشی کے جیون چرتر میں رشی کے سدھانتوں کا بھی الیکھ ہوگا۔ مجھے آشا ہے۔ کہ یہ شتابدی آپ ہار ودوانوں کے حلقوں میں بڑی پسندیدگی سے دیکھا جائے گا۔

وید پرچار سپتاہ

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے وید پرچار سپتاہ کی آیوجنا ہر سال ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ اس ورش بھی پنجاب کے آریوں کو اس اُدھ منتخبہ ہونا چاہیئے۔ پچھلے ورشوں کی بھانتی اس سپتاہ بھی وید کے پٹھن پاٹھن سمبندھی کاریہ گھر گھر انتما سے نبھانا اوشیک ہے۔ اور اس اُپ لکش میں وید پرچار فنڈ میں دان دینا اور وید جاننے والے ودوانوں کو بلا کر وید اپدیش کروانے چاہئیں۔ سبھا کی طرف سے پرکاشت ٹریکٹ پنچ مہا یگیہ ودھی اور شوم مرد آدی پستکوں سے چنے ہوئے منتروں کا ہر روز پاٹھ کرنا چاہیئے۔

گورنمنٹ پنجاب کی خاموشی

آریہ جگت کے پُرزور پروٹسٹ کے باوجود بھی گورنمنٹ نے ابھی تک پورانک اخبار برہم رشی سے باز پرس نہیں کی۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ہادیان مذہب کی عصمت کے تحفظ کے قانون محض آریوں کے بزرگوں کے ناموس کے لئے عاری ہے۔ یا کوئی اور مصلحت ہے سنجیدہ طبقہ کے سناتن دھرمی اور مہا بیر دل اور سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا بھی کھلے بندوں اس حرکت پر ناراضگی ظاہر کر چکی ہے۔ نامعلوم گورنمنٹ کو اس معاملہ کو ہاتھ میں لینے سے کونسی جھجک دکھائی دیتی ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ آریوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے گندہ زبان ایڈیٹر کے خلاف فی الفور کارروائی کرے۔

مرزا محمود کا الٹی میٹم

قادیانی گدی کے اجارہ دار مرزا محمود نے ۱۹۔ جولائی کے خطبہ میں گورنمنٹ کو مخاطب کرتے ہوئے الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ

"اگر حکومت نے اپنا فرض ادا نہ کیا۔ تو جماعت احمدیہ شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے خون کا آخری قطرہ تک پیش کر دیں گے۔"

واہ رے خوب! اچھی کہی۔ گورنمنٹ تو ...

تحقیقات میں مصروف ہے۔ اور بڑی تیزی سے کام جاری ہے۔ مگر پھر بھی اس قسم کی پُر رعب باتیں کتنی عجیب ہیں۔ اللہ العہد سلیم عطا فرمائے۔ اور جہاں مرزا غلام نے حکومت کے حق میں ہزاروں اشتہار کتب سے الماریاں بھر دیں۔ وہاں کم از کم اتنی تو شرم ہونی چاہیئے۔ کہ گورنمنٹ کو ایسے سخت لہجہ میں تو شکایت نہ کی جائے۔

قادیاں والوں کی پکار

حکومت کے خلاف شکایتوں کا ایک طرف اور قادیانیوں کی رب کے حضور میں گڑگڑا کر دعا دوسری طرف ہے۔ صاحب کا الٹی میٹم تو آپ دیکھ چکے اب ایک قادیانی شاعر امیر اللہ صاحب الفضل میں قادیاں کی طرف سے پکار فرماتے ہیں۔ لکھتے ہیں

الٰہی آئے ہیں باچشم پُر
یہ کہتے ہیں زباں عجز سے
ہمیں اپنی مصیبت کا نہیں
مگر خطرے میں تیرا قادیان
میرے مولا تیری نصرت کہاں

یہ رونا یہاں ہی ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ اس طرح ہے

ہم اعدا میں ہیں ہر جانب
مخالف اپنی شوکت پر ہے
تیرے خدام لیکن مضطر
مدد یا رب کہ وقت ابتلا
میرے مولا تیری نصرت کہاں

ہٹلر کے نو (۹) احکام

ہٹلر نے اہل جرمنی کو ترقی کی منزل تک پہنچانے کے لئے نہایت ہی قابل قدر احکام صادر کئے ہیں۔ جسے قارئین کی نذر کیا جاتا ہے:-

(۱) ایشور کی پوشیدہ قوت کا ... اس کا احترام کرو۔
(۲) اپنے نفس کو پاکیزہ اور ...
(۳) اپنے ملک و ملت کے مخلص ...
(۴) گفتار کردار رفتار میں ...
(۵) اپنے والدین کا احترام ...
(۶) اپنے بزرگوں یعنی اپنی نسل کا احترام کرو۔
(۷) اپنی قوم کی عظمت کا ...
(۸) شریف انسان کے ...
(۹) نشہ و قمار بازی نہ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مراسلہ

رادھاسوامی اندھا چال

رادھاسوامی مت ہمارے ضلع ڈیرہ غازیخان میں عرصہ سے پھیلا ہوا ہے۔ لیکن چونکہ یہ لوگ اپنی کتابیں اور کو نہیں دیتے۔ دکھلاتے نہ ہی گفتگو کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے عجیب و غریب سدھانتوں سے لوگ ناواقف ہی رہتے ہیں اور ادہر ادہر کی بھگتی ست نام کی رٹ سنکر اس مت میں چلے جاتے ہیں۔ دراصل انکے عقائد کیا ہیں۔ وہ اب مجھے کچھ مہاتما نندگوپال جی جو کہ آگرہ والے گوروجی کی آگیا سے لوگوں کو اپدیش دے کر اپنے گلے میں شامل کرتے آئے تھے سے بات چیت کرنے پر معلوم ہوئے ہیں۔ جو کہ ناظرین کی واقفیت اور ظرافت کے لئے نیچے درج کئے جاتے ہیں۔ آشا ہے۔ ناظرین ازحد محظوظ ہونگے۔

سوال۔ کیا یہ روحیں ایشور کی دھارا ہیں؟

جواب۔ ہاں۔

سوال۔ کیا ایشور کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتے ہیں؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ تو پھر روح دھارا کیسے ہوئی۔

جواب۔ جیسے سورج کی کرنیں۔

سوال۔ کرن سورج سے تو جدا نہیں ہوتی۔ روح کیونکر ہوتی ہے۔

جواب۔ چپ

سوال۔ اور اس سے تو یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ ایشور مرکب چیز ہے۔ کیونکہ ملنا اور جدا ہونا مرکب چیز میں ہوتا ہے۔ اور نہ کہ مفرد میں۔ اور مرکب چیز خود بخود نہیں بنتی۔ اسے کوئی دوسرا بناتا ہے۔ تو ایشور کو کس نے بنایا۔ جب میں نے یہ سوال کئے۔ تو مہاتما جی ایسے چپ ہوئے۔ کہ مانو جان ہی جان نہیں۔ آخر لب کشائی کی تو اتنی کہ ان باتوں کا جواب آگرہ چل کر شری مہاراج صاحب سے پوچھو۔ وہ دریا کے سمندر ہیں۔ میں تو ایک ناچیز ذرہ ہوں۔ میں نے اپنا عقیدہ بیان کیا ہے۔

اچھا مہاتما جی ایک اور بات سمجھائیے۔ لیکن مہاتما جی نے میری طرف توجہ نہ کیا۔ اور شری ڈاکٹر آسانند جی سے گفتگو کرتے رہے۔ ہونکہ اب انہیں جتلا دیا گیا۔ کہ یہ کوٹ چھٹہ آریہ سماج کے منتری ہیں۔ ڈاکٹر آسانند جی سے جو وارتالاپ ہوئی وہ ازحد دلچسپ ہے۔ غالباً اگلے ہفتہ ان کی تصدیق کرا کر ارسال کروں گا۔ اور میرے ساتھ بھی تابعد کچھ مہربانی کی۔ وہ دوسرے ہفتہ لکھوں گا۔ یہ گفتگو شری لالہ چندر بھگوان داس جی سیکرٹری کی موجودگی میں ہوئی۔ آپ لوگ تصدیق کرا سکتے ہیں۔ اور اب بھی مہاتما نندگوپال جی یا دوسرے رادھاسوامی بھائیوں کو جو بھی اس دشئے پر میرے ساتھ بات چیت کرنا چاہیں کھلا چیلنج ہے۔ کہ وہ ایشور دشئے پر میرے ساتھ وارتالاپ کریں۔ چاہے وہ تقریری ہو یا تحریری۔ میں یہ ثابت کرنے کو تیار ہوں۔ کہ رادھاسوامی ایشور کو نہیں مانتے۔ بلکہ موجودہ گورو کو ہی ایشور مالک کل مانتا ہے۔ بھگتی کے لفظ کے سوائے ان لوگوں کا اور کوئی پینہ ہی نہیں۔ اگر کسی رادھاسوامی کو ہمت ہو۔ تو آئے میدان میں فی الحال مندرجہ بالا سوالوں کا ہی جواب دینے کی کرپا کریں۔

سوچند آریہ سیوک کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازیخان

ساوتری استتی

لیکھک: شری پریم شرن جی اسسٹنٹ ایڈیٹر آریہ مترا آگرہ

स्तुता मया वरदा वेदमाता प्रचोदयन्तां पावमानी द्विजानाम्। आयुः प्राणं प्रजां पशुं कीर्तिं द्रविणं ब्रह्मवर्चसम्। मह्यं दत्त्वा व्रजत ब्रह्मलोकम्॥ अथर्व १९-७१-१

ویدادھین اتھوا گائتری ادھین دوارا وید ماتا کی واستوک ستوتی کی جاتی ہے۔ وید ماتا گائتری وید ودیا اور پرماتما کو ہی کہا جا سکتا ہے ان میں ماتر بھاونا کو آروپ کرنا ویدک ورن شیلی کا ایک سروپ ہے۔ وید ودیا و گائتری کو ماتا اس لئے بھی مانا جاتا ہے۔ کہ ان کے دوارا منش کی دوبہ جنم سنگیا ہوتی ہے۔ آچاریہ دوارا آچاریہ کو پتا اور ساوتری کو ماتا مان کر منشیہ دو بہ جنما بنایا جاتا ہے۔ گائتری سچ مچ وید جننی ہے۔ اس کے دوارا گیان گراہنی بدھی کو ست کرموں کی اور پریرت کرنے کی پرارتھنا کی جاتی ہے۔ بدھی و سدھی وید ودیا کا گیان ہو تری گائتری کا گورو ہی اسے وردان شنیش سے وبھوشت کرتا ہے۔ جس پرکار وید گیان کرم اور اپاسنا روپی ترک کا سموچیہ ہونے سے تری ودیا نام سے نردشٹ کیا جاتا ہے۔ اتھوا استتی پرارتھنا اپاسنا کا ادگم ہونے سے مانو وا ہیوگی گیان گنگا کا آدی سروت سدھ کیا جا سکتا ہے۔ اسی پرکار گائتری دوارا بھی آپ بکت گیان کرم اور اپاسنا اتھوا استتی پرارتھنا اور اپاسنا کی آبادیتا کی اپ لبدھی سمبھو ہے۔ تنت سوی ترآدی منتر کو اس لئے بھی وید کا مکھیہ منتر مانا جاتا ہے۔ کہ اس سے ست گیان کو گرہن کرنے والی سدبدھی کی پراپتی کے لئے پرارتھنا کرنے کی سمبھاوناملتی ہے۔ استتی ایشور سے کسی دوسرے پدارتھ کے گن۔ گیان کتھن شرون اور ستیہ بھاشن کرنے کو کہا جاتا ہے۔ وید ماتا وگائتری دوارا ایشور کی اپ بکت پرکار سے سدبھاؤ پرورک استتی کر لینے پر اس کے گن گیان آدی میں پربتی انتین ہونا انیوارتیہ ہی سدھ ہا ہے۔

منو واکیہ انوسار سدھ ہا ماں شت آیو ہوتا ہے۔ وستوتا شردھا سمپن منش ایشور کے گن گیان آدی کے پراپت ارکتھ پرشارتھ سے پرارتھنا اور اپاسنا کا آشریہ لیتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ اس پرکار سے پرارتھنا سے پرشاد تھے سے پرش پورن آیو پراپت کر سکتا ہے سندھیا دوارا رشیوں کے دیرگھ آیو ہونے کا ورنن مہابھارت آدی اتہاسک گرنتھوں میں پرمان روپ سے ودیمان ہے۔ گائتری اسی سندھیا اپاسن کا مول منتر ہے۔ مہرشی مارکنڈے نے بھی اس کو ویدماتا کہا ہے۔ ویدماتا کا گائتری کی استتی پرانایام دھارا بھلے پرکار سے ہوتی ہے۔ اور پرانایام سے پران پربل ہو جاتے ہیں۔ ساوتری سوتا اور پرسو ایک ہی دھاتو سے بنے ہیں۔ جس کا ارتھ اتپتی ہے۔ اتا مہرشی اتپادک سوتا کی استتی سے اتم اتپادن شکتی کی اپ لبدھی ہو سکتی ہے۔ پشو ودیا آدی دھنوں کی پراپتی بھی ستیہ کھشیتر سرو اشور پر دا اپنی ساوتری دوارا سو سادھیہ ہے۔ جب کہ بھگت کے انتر آتما میں "آنند" (بھرگا) سرو ایشور یہ سمپن پرماتما کی استتی سے اس کے گنوں میں پربتی سنپادت ہو جائے گی۔ تو پھر بھلا کسی پرکار سے ایشوریہ کا ابھاو اس کے نکٹ کیسے رہ سکتا ہے۔ برہم کے گن گیان کے دھارن کرنے کے پریتن سے برہم تیج کی وبھوتی تو سو بھاوسدھ ہے ہی اتا منتر ولکھت سمست وبھوتیوں کی پراپتی وید ماتا کی استتی سے سمبھو ہے۔ کیونکہ اس کے دوارا سرو کلیان مئے بدھی کے پراپت ارتھ پرشارتھ روپی پرارتھنا کی جاتی ہے۔ جس ایک ماتر بدھی و وویکیہ و تی سدبدھی سے منش آیو کی وردھی کر سکتا ہے۔ پرجا کی پراپتی اور رکھشا کا جو سادھن ہے۔ جس کے دوارا گئو آدی پشوؤں کا سدآپ یوگ ہو سکتا ہے۔ جو کیرتی کی اپ لبدھی کا آپ کرن ہے۔ جس کا دو بہ داس ہو جاتا ہے اور جس کے وکاس سے برہم تیج وبھوتی کا وستار ہوتا ہے۔ وہی وچار دیکھنا بدھی دایی ویدماتا سرو سدھی کا سادھن سمجھی جانی چاہئے۔ دیکھئے وچار شکتی کا اپ یوگ ایک پاشچاتیہ ودوان بتلاتا ہے:۔

You have the power by an effort of thought or will either to raise your mind in to an active, posive, high strung masterful condition or to lower it in to a passive, receptive, relaxed, unstrung condition.

ارتھات وچار وا چھیا سے منش میں پورن شکتی ہے کہ وہ اپنا من ادھیوگی منی ستشیہ

پورانک کیمپ میں ہلچل مچا دینے والا

جلی پستول

یعنی

پورانک سناتن دھرم کی ننگی تصویر!

جس کتاب کی تیاری کیلئے آریہ سماج کے دھرندھر ودوانوں اور پوران آچاریوں نے اپنی تمام معلومات پیش کر دی ہیں تاکہ پورانکوں کو آریہ سماج کے مقابل آنے کی جرات ہی نہ رہے۔ آج تک پورانک دھرم کی حقیقت کو آشکار کرنے کیلئے ایسی کتاب نہیں چھپی۔ ہر ایک آریہ بھائی اس کتاب کی موجودگی میں بڑے سے بڑے پورانک پنڈت کو ناکوں چنے چبوا سکتا ہے۔ اور ہزاروں حوالاجات اور سوالات سے منہ بند کر سکتا ہے۔ تمام آریہ سماجوں۔ لائبریریوں اور آریہ بھائیوں کو اکٹھی کاپیوں کے جلد آرڈر بھیج کر اپنا نام درج رجسٹر کروا لینا چاہئے۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے حجم ۲۰۰ صفحات کاغذ بڑھیا۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) کمیشن دس سے زیادہ خریدنے پر ۱۵ فیصدی۔ اور پچاس سے زائد پچیس فیصدی دیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ منیجر پریم پستکالیہ گورودت بھون لاہور

میں کیوں کر آریہ سماجی ہوا

لیکھک: منشی لالہ چھبیلا لال جی پردھان آریہ سماج سری نگر ہے

میرا ابھی تو زیادہ سے آتم سنشودھن ہی لگتا ہے سی واسطے لکھنے کی طرف رچی نہیں ہوتی جس کا اپنا مکان اندر سے میلا ہو۔ وہ باہر کو کیا کرے۔ لیکن آپ نے جس وشے پر لیکھ مانگا ہے۔ وہ وشے میرے مطلب کا ہے۔ اس لئے چند شبد لکھ دیتا ہوں۔ آپ نے وشے رکھا ہے۔ کہ میں کیوں کر آریہ سماجی ہوا۔ اس کا اتر بہت تھوڑے شبدوں میں ہی آپ نے لینا ہوتا۔ تو اپنشد کا شلوک جو نیچے درج کرتا ہوں۔ وہی میرا اتر ہے۔ بلکہ انبھو ہے۔ لوگ چاہے اس کو مانیں یا نہ مانیں یا اعتراض کریں لیکن ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟ جو بات پرتکش انبھو کر لی۔ اس پر کوئی واد وواد سنا نہیں جا سکتا۔

नायमात्मा प्रवचनेन
लभ्यो न मेधया न बहुना
श्रुतेन।
यमेवैष वृणुते तेन
लभ्यस् तस्यैष आत्मा
विवृणुते तनूं स्वाम्

یہ ٹھیک ہے تو ماتا کے سکھائے بنا ماتا اور پتا کا شبد نہیں بول سکتا۔ جیسا ماتا سکھاتی ہے۔ ویسے ہی ماتا یا ماما۔ یا ماں بولنا سیکھتا ہے۔ اور ماتا کے بتلانے پر پتا اور بھائی بہن کو پہچانتا ہے۔ اور پھر ان سے پریم کر کے دشمن کو چھوڑ ماتا پتا اور بھائی بہن کی گود میں جا بیٹھتا ہے۔ اور ان سے ہی بہت کچھ سیکھتا ہے۔ اور ان کی گود میں بیٹھ کر سر گشت ہوتا ہے گویا ماتا کے سکھانے سے ماتا کی سہایتا سے ہی ماتا کو جاننا پہچاننا سیکھتا ہے۔ آریہ بننا تو اس جگت جننی ماتا کی جان پہچان کرنا۔ اور اس کی گود میں بیٹھنا ہے۔ یہ اس کرپا سے ماتا کی کرپا کے بنا۔ اس کی سہایتا اور پریرنا کے بنا کیسے ہو سکتا ہے۔

اس کے لئے چند باتیں اپنے جیون کی لکھ دیتا ہوں۔ جس سے میری اوپر کے کتھن کی پشٹی ہوگی۔

جس خاندان میں میں پیدا ہوا۔ اس میں کوئی نزدیک سے بھی آریہ سماجی نہ تھا۔ بلکہ سناتنی کٹر سب آریہ تھے۔ لیکن جب بھیرہ میں جہاں کہ میری پیدائش ہے۔ میں بہت چھوٹا سا تھا۔ سوپن کی طرح یاد ہے۔ کہ جہاں پہلے پہل آریہ سماج لگا کرتی تھی۔ اور بھجن پڑھے جاتے تھے۔ میں وہاں جا کر بیٹھ جایا کرتا تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ مجھے سنسار کی کونسی شکتی وہاں لے گئی یا کس نے پریرنا کی۔ اس لئے یہ پریرنا اس پربھو جگت ماتا کی ہی ہے۔

کئی دفعہ میرے ساتھ کھیلنے والے یا پڑھنے والے لڑکے بھی میرے ساتھ سماج میں چلے جایا کرتے تھے۔ یا میں ان کے ساتھ جاتا تھا۔ وہ

اکثر درمیان میں ہی جن آدمی سننے کے بعد کھیلنے کیلئے اٹھ جایا کرتے تھے۔ لیکن میں عام طور پر اخیر تک بیٹھا رہا کرتا تھا۔ یہ پریم بھی مجھے اس جگت جننی ماتا کا دیا ہوا پرتیت ہوتا ہے۔

میری عام طور پر صحبت یا پریم اپنے سے بڑوں کے ساتھ ہوتا تھا۔ اور خاص کر کے اپنے سکول کے ٹیچر اور ہیڈ ماسٹر آدی کے ساتھ۔ یہاں تک کہ اکثر میں سیر کرنے بھی ان کے ساتھ ہی جایا کرتا تھا۔ جس سے میری ست سنگ کی طرف رچی بڑھتی گئی۔ اس وقت کے ٹیچر و ہیڈ ماسٹر بھی ایسے ہوتے تھے۔ جو سکول کی پڑھائی کے علاوہ لڑکوں کے سداچار کا بھی دھیان رکھتے تھے۔ اور اس کے لئے سمے دیتے تھے۔ یہ بات اور چند میرے ساتھی سہ پاٹھیوں کے علاوہ سب میں نہ تھی۔ اگرچہ ہمارے ادھیاپک تو سب کے لئے بہت ہتیشک تھے۔ اور سمے دینے کو تیار رہتے تھے۔ آج کل کے ادھیاپک بھی سمے انوسار بدلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ ادھیاپکوں کا خاص پریم بھی اور ان کی سنگت بھی اس پربھو کی دین ہے۔

اس کے پشچات بھیرہ سے انٹرینس پاس کرنے کے بعد میرے پتا جی نے مجھے محکمہ بندوبست میں ایک محرر کی عارضی آسامی پر نوکر کروا دیا۔ مجھے محکمہ بندوبست کا حال پتہ تھا۔ کہ تنخواہ بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن پوشیدہ آمدنی کافی ہوتی ہے۔ اس لئے عام طور پر ضلع کے مالک ڈپٹی کمشنر بھی ان کی ترقی نہیں کرتے۔ وہ جانتے ہیں۔ ان کا گذارہ اچھا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس وقت بھی میری پرورش ماتا نے مجھے پریرنا کی۔ کہ اس جال میں نہ پھنسنا۔ چنانچہ میں نے اس آسامی کا چارج ہی نہ لیا۔ اور حکم ہو گیا۔ کہ آگے اس لڑکے کو کوئی نوکری اس محکمہ میں نہ دی جاوے۔ میرے پتا جی اور سمبندھی بہت ناراض ہوئے۔ لیکن میں ایشور پریرنا سے لاہور چلا آیا۔ کسی سمبندھی نے میری مدد کرنا سویکار نہ کیا تھا۔ کیونکہ وہ مجھ پر ناراض تھے۔ لیکن میں نے لاہور آ کر لالہ رگھوناتھ سہائے صاحب ہیڈ ماسٹر دیال سنگھ سکول کی مدد سے جو کہ بھیرہ سکول میں میرے ہیڈ ماسٹر رہے تھے۔ اور مجھ سے پریم کرتے تھے۔ ایک ڈیوٹی ایل۔ اور لاہور ڈی۔ اے۔ وی کالج انجنیئرنگ کلاس میں داخل ہو گیا۔ تب سے میرے والدین راضی ہو گئے اور مجھے پورا خرچ بھیجتے رہے۔ لیکن لاہور جیسے شہر میں جہاں ہر طرح کی صحبت مل سکتی ہے میری

سنگت صرف آریہ سماج سے تھی۔ یہاں تک کہ میں لاہور کے کسی میلہ میں بھی شریک نہ ہوا کرتا تھا۔ لیکن سماج میں ادھیشٹھ جاتا تھا۔ یہ سب کرپا اس انتر آتما کی ہے۔ ورنہ میری الپ بدھی کی کیا شکتی تھی۔ میں تو اس وقت نوجوان تھا۔ میری رکھشا اور سہائتا اور پریرنا کا کارن مجھے اور سنسار کا کوئی ویکتی نظر نہیں آتا۔ اور خاص کر کہ جن اپنے ساتھیوں یا سہ پاٹھیوں کو میں اس وقت جانتا ہوں۔ اور میرے سے تعلیم میں بہت اچھے تھے۔ اور اب بھی ہیں۔ اور اچھے عہدوں پر ہیں۔ لیکن ان کا پریم آریہ سماج سے کچھ کم ہی ہوتا گیا ہے۔ اور اب بھی کم ہے۔

اس کے بعد بھی میں جہاں کہیں گیا ہوں۔ یدی وہاں آریہ سماج ہو۔ تو کبھی میں نے یتھا شکتی ست سنگ میں جانے سے ناغہ نہیں کیا۔ اس کے بعد کے حالات کو میں وستار سے لکھنا نہیں چاہتا۔ مضمون لمبا ہو جاوے گا۔ لیکن اتنا لکھ دینا چاہتا ہوں۔ کہ مجھے دھن آدی کے کمانے یا کئی سنسارک ودھاروں یا سنسکاروں کے کرنے میں بہت موقع گرنے کے آئے ہیں۔ اور کئی دفعہ دھن کی تنگی سے مجھے اُلٹے سنسکار سمبندھیوں کی طرف سے بھی ملے ہیں۔ اور ناراضگی بھی رہی ہے۔ بلکہ کچھ موقع پر میں گرا بھی ہوں غرضیکہ سنسار کی طرف سے تو مجھے گرنے کی پریرنا ہی عام طور پر ملی ہے۔ لیکن مجھے آریہ سماجی بنائے رکھنے کا کارن وہی میری سدا ساتھ رہنے والی پرورش ماتا ہی ہوئی ہے۔ کیونکہ جو سچے سنیاسی سادھو مہاتما کی سنگت اور کرپا اور ان کی طرف سے اپدیش و لیکھوں آدی کا دان بھی مجھے ملتا رہا ہے۔ اور جو میرے آریہ سماجی بنے رہنے میں سہائک ہوتے رہے ہیں۔ یہ بھی میں اس پربھو کی طرف سے بھیجی ہوئی سہائتا انبھو کرتا ہوں۔ ورنہ سچے اپدیش کا ملنا بھی آج کل بڑا کٹھن ہے۔ یہ بھی اس مہان دیوں کے دیو میرے پران پیارے کی کرپا سے ہی سب کو ملتا ہے۔

اس لئے میں اگرچہ ابھی تک آریہ تو نہیں بنا۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ پرورش ماتا اس کارج میں میری ہر سمے سہائک رہی۔ اور وہ مجھے آریہ بنا کر ہی دم لیوے گی۔ یہ اس کا سبھاؤ ہے۔ البتہ جیسا کہ آپ نے پوچھا ہے۔ کہ "میں کیوں کر آریہ سماجی بنا"۔ یہ بھی اس کی کرپا سے ہوا ہے۔

میں نے اوپر لکھا ہے۔ کہ میں ابھی تک اپنے کو آریہ نہیں کہہ سکتا۔ ہاں موجودہ رواج کے مطابق جیسی آریہ سماج ہے۔ ویسا ہی میں آریہ سماجی ہوں۔ اور یہ بھی اس پربھو کی کرپا سے ہوں۔ اس میں کسی اور کا یا میرا کچھ ہاتھ نہیں۔ اور اوپر کے دئے ہوئے شلوک کے الفاظ کے مطابق میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ جگت ماتا مجھے ہاتھ پکڑ کر اونچا لے جا رہی ہے۔ یہ کام بھی اس کی کرپا سے ہی ہوتا ہے۔ ورنہ مہاتماؤں کا اپدیش سنتے ہوئے اپنی منزل اور راستہ کو جانتے ہوئے بھی اس سمے اس سنسارک سوندریہ کا اور موجودہ زمانے کی چال ڈھال کا اس قدر زور ہے۔ کہ کسی ویکتی کا منشیہ بننا۔ اور پھر آریہ بن کر سچا آریہ سماجی کہلانا بہت کٹھن سا کام ہے۔ اگرچہ آج کل کا آریہ سماجی بننا ممبری میں نام لکھانا بہت آسان کام ہے۔ بلکہ پردھان منتری بڑی منتیں کر کے لوگوں کو آریہ سماجی بناتے ہیں۔

لیکن میرا انبھو تو یہی ہے۔ کہ آریہ یا آریہ سماجی بننا پربھو کی کرپا سے ہوتا ہے۔ جو کچھ کچھ لوگ آگے بنے ہیں۔ وہ بھی اس کی کرپا اور پریرنا سے ہی بنے ہیں۔ اس لئے میری تو ہر سمے اس جگت ماتا سے یہی پرارتھنا ہے۔ کہ ماتا آپ تو کسی کا ہاتھ نہ چھوڑتی۔ سب کو آریہ بنانے میں سہائک رہتی ہو۔ ہم لوگ ہی آپ کا ہاتھ چھوڑ کر اناری بن جاتے ہیں۔ یا دکھلاوے کے آریہ بنے رہتے ہیں۔ اس لئے کرپا کرو۔ کہ ہم سب آریہ سماجی کہلانے والے آپ کا ہاتھ کبھی نہ چھوڑیں۔ آپ کی پریرنا کا سدا آدر کرتے ہوئے اپنے لکش کی طرف بڑھتے جاویں۔ اور سچے آریہ یا آریہ سماجی بن سکیں۔

یہی طریقہ آریہ سماجی بننے کا ہے۔ جو کچھ مجھے پراپت ہوا ہے۔ وہ پربھو پریرنا کے آدر کرنے سے ہوا ہے۔ اوم شم۔

ضرورت

ایک تجربہ کار انبھوی شاستری پاس ودیالیہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ شاستری شاردا سنسکرت ودیالیہ سرہند منڈی میں بطور ہیڈ ماسٹر کام کر سکے۔ صرف وہی سجن خط و کتابت کریں۔ جو سا ہسی اور انوبھوی ہوں۔ ویاکرن بہت اچھا ہو۔ اور انگریزی جاننے والے کو ترجیح دی جاوے گی۔ تنخواہ اور دیگر امورات منیجر شری شاردا سنسکرت ودیالیہ سے دریافت کریں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مورتی پوجا آریہ سماج اور شری پنڈت بدھ دیو جی

(لیکھک: شری آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

سنسار کے اتہاس میں مورتی پوجا کی پرتھا کو جڑ سے اکھاڑنے والوں میں رشی دیانند جی کا نام سب سے ادھک درخشاں ہے۔ کئی ریفارمرس نے تھوڑا سا راضی نامہ کر کے کچھ مورتیوں کو رہنے دیا۔ لیکن رشی دیانند نے مورتی پوجا کے ساتھ کسی روپ میں کبھی راضی نامہ نہیں کیا۔ وہ ایشور کو نراکار مانتے تھے۔ اس لئے وہ ایشور کی مورتی کا ہونا اسمبھو مانتے تھے۔ لیکن جینیوں کی مورتی پوجا کا بھی انہوں نے کھنڈن کیا ہے۔ اگرچہ جینی ایشور کی ہستی کے قائل نہیں۔ اور ان کی مورتیاں ان کے تیرتھنکروں اور مہاتماؤں کی ہی ہیں۔ کارن یہ کہ جینی لوگ بھی ان مورتیوں کی ایسے ہی پوجا کرتے ہیں۔ جیسے سناتنی بھگوان کی مورتیوں کی۔ ان کے اندر بھی یہ خیال ہے۔ کہ مورتیوں کی پوجا ہی ہمارے کلیان کا سادھن بنیں گی۔ کنتو رشی دیانند کلا کے شترو بھی نہ تھے۔ وہ مورتی بنانا۔ چتر کھینچنا برا نہ مانتے تھے۔ انہوں نے وواہ کے سمبندھ میں لکھا ہے۔ کہ ور و دھو ایک دوسرے کی فوٹو دیکھیں۔ اور تو اور خود بھگوان دیانند نے لوگوں کو اپنی فوٹو کھینچنے دی۔ اور اس بات سے نہیں گھبرائے۔ کہ لوگ ان کی فوٹو پوجنے لگ پڑیں گے۔ کیونکہ وہ مانتے تھے۔ کہ منش پوجا اور جڑ پوجا کے ورودھ جو لہر انہوں نے پھیلائی ہے۔ وہ بڑی زبردست ہے۔ وہ جڑ پوجا کے ورودھی تھے۔ کومل بھاوناؤں کو کچلنا ان کے جیون کا آدرش نہ تھا۔ اور نہ ہی چتروں سے آدھیت اپیوگ لینا وہ برا سمجھتے تھے۔ اگر ایسا ان کا وچار ہوتا۔ تو یگیہ پوہت کے ورودھ بھی وہ آواز اٹھاتے۔ اور سنسکار ودھی میں

यज्ञोपवीतम

کا منتر نہ لکھتے۔ آخر تین دھاگوں کے سوتر میں پرم پوتر تا کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ گرو بھگتی اور تین رنوں کی پوتر بھاونائیں اس سوتر کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔ جب یگیہ سے پہلے یجمان یہ منتر بولتا ہے۔ کہ وہ منش سے دیوتا بن گیا۔ اور انرت سے ستیہ کی طرف چلا گیا۔ تو یہ بھی تو ایک بھاوناہی ہے۔ یگیہ کنڈ کو پوتر کہنا۔ اگنی ہوتر کے سمے وششٹ لباس پہننا۔ جوتا اتار کر۔ پاؤں دھو کر یگیہ شالا میں جانیکی ریتی۔ اجمیر کی بھومی کو رشی چرنوں کی رج سے پوتر بھومی کہنا۔ ٹنکارا میں رشی جنم شتابدی منانا۔ جہاں رشی کا جنم ہوا تھا۔ اس استھان کو پراپت کرنے کی کوشش کرنا۔ کرتارپور میں گرو ورجانند جی کا میلا لگانے کی آیوجنا۔ گرو ورجانند جی کی متھرا والی کوٹھڑی کو خریدنے کی کوشش۔ یہ سب باتیں جن میں پنڈت بدھ دیو جی ہمیشہ شامل رہے ہیں۔ اور آگے کو بھی رہیں گے۔ اس

بات کا ثبوت ہے۔ کہ آریہ سماج کلا (آرٹ) کا شترو نہیں ہے۔ کومل بھاوناؤں کو کچلنا نہیں چاہتا ہے۔ کنتو آریہ سماج ساودھان ضرور ہے۔ اگر رشی دیانند کے چتر کے اوپر کہیں لوگ چڑھاوا چڑھانے اور مرادیں مانگنے لگ پڑیں۔ تو آریہ سماج کے بڑے سے بڑے نیتاؤں کو اس چتر کو وہاں سے اٹھا دینے اور اس چڑھاوا کو اٹھا کر باہر پھینک دینا برا نہ معلوم دیگا۔ غالباً وہ مرادیں مانگنے والوں کو اس استھان سے باہر نکال کر آریہ سماج سے خارج کر دیں گے۔ آریہ سماج میں ابھی تک ایسا خطرہ نظر نہیں آتا۔ رشی دیانند جی کی سپرٹ آریہ سماج میں قائم ہے۔ اور آریہ سماج کے نیتا بیدار ہیں۔ وہ کبھی جڑ پوجا کی طرف آریہ سماج کو نہ جانے دینگے۔ لیکن ساتھ ہی ان کی ذہنیت اسلامی ذہنیت بھی نہیں ہے۔ خواہ مخواہ اپدیشکوں۔ پیاروں کے چتروں کا اپمان کرنا بھی آریہ سماج کا سدھانت نہیں۔

آریہ سماج کا اتہاس ہمیں بتلاتا ہے۔ کہ شروع سے ہی آریہ سماج میں دو چار دھارائیں رہی ہیں ایک وچار دھارا اس طرف جاتی تھی۔ کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جس سے کہ آریہ سماج میں مورتی پوجا کا رواج چل پڑے۔ کوئی ایسی پرتھا نہ چلائی جائے۔ جس کا درا اپیوگ جڑ پوجا کی شکل وصورت اختیار کرے۔ دوسری طرف وہ لوگ تھے۔ جو یہ کہتے تھے۔ کہ مورتی پوجا کا بیجا خوف آریہ سماج کے سر پر اتنا سوار ہے۔ کہ آریہ سماجی کھنڈک ہی بنتے جاتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ کئی آریہ سماجیوں کے دل سے دھرم کے چنہوں کے پرتی شردھا ہی اٹھتی جاتی ہے۔ کومل بھاوناؤں کا ناش بھگتی کا ایومنڈل اتپن نہیں ہونے دیگا

رشی دیانند کی استھیوں کے وشے میں بھی آریہ سماج میں لہر چلی تھی۔ لالہ لاجپت رائے جی نے اناہ کلی سماج میں ایک ویاکھیان دیا تھا۔ جس کا عنوان تھا۔ "رشی دیانند کی استھیوں پر غلاظت کا ڈھیر" اس ویاکھیان میں بھاوکتا کا پکش زور سے رکھا تھا۔ اس کے اتر میں لالہ کا نشی رام جی ویدک وچھووالی سماج میں ویاکھیان ہوا تھا۔ جس میں تارکوں کا پکش زور سے بیان کیا گیا۔ اور بتلایا گیا کہ

خطرہ یہ ہے کہ کہیں رشی دیانند کی سمادھی نہ بن جائے۔ اور لوگ اس کی پوجا نہ شروع کر دیں۔ آخر آریہ سماج کے سمجھدار حصے نے دل و دماغ میں سمجھوتا کرا دیا۔ اور جہاں رشی دیانند کی استھیاں دبائی گئی تھیں وہاں ایک یگیہ شالہ بنوا دی۔

اجمیر نروان اردھ شتابدی کے موقع پر جہاں رشی کے پہننے کے کپڑوں اور کھڑاؤں کی پردرشنی کر کے کلا اور بھاوکتا کے پکش پاتیوں کی جیت ہوئی۔ وہاں تارک لوگ بھی کچھ نہ کچھ سمالوچنا کرتے ہی رہے۔ اور ان کی ترکنا کے تیر تبر چھوٹتے ہی رہے۔

متھرا شتابدی کے وقت بھی جب شتابدی کمیٹی نے میرے اور سورگیہ بھائی ڈگا سی رام جی کے پرستاؤ پر ٹنکارا میں ایک ستمبھ بنانا سویکار کر لیا۔ تو شری سوامی شردھانند جی جیسے گئی پوجیہ دیکتیوں نے اس پرستاؤ کے ورودھ سمتی دی۔ اس خطرہ سے کہ کہیں مورتی پوجا نہ چل پڑے۔ ماسٹر لکشمن جی اس پرستاؤ کے ورودھ جہاد بھی کرتے رہے۔

یہ سب اتہاس میں نے اس لئے بتایا ہے۔ کہ پاٹھکوں کو یہ پتہ لگ جائے۔ کہ آریہ سماج کے اندر یہ دونوں لہریں ورتمان ہیں۔ تارک آریہ سماجی بھی کبھی بھاوک بن جاتے ہیں۔ اور بھاوک بھی کبھی کبھی تارک۔

ٹنکارا میں جب جنم شتابدی ہوئی۔ تو رشی دیانند جی کے بال سکھا مسلمان نے جب پلیٹ فارم پر درشن دئے۔ تو سوامی شردھانند جی نے اس کو اپنی پاکٹ سے دس روپے دئے۔ اور میں نے۔ اور کئی لوگوں نے بھی دئے۔ یہ بھاوکتا ہی تو تھی ورنہ وہ تو ایک مسلمان ہی تھا۔ اور اس نے آریہ سماج کی کوئی سیوا ہی نہیں کی۔ کیول ہمارے رشی کی یاد اس کی شکل دکھلاتی تھی۔ حالانکہ سوامی شردھانند جی نے ستمبھ کے برخلاف ووٹ دیا تھا۔ بحیثیت مجموعی آریہ سماج مورتی پوجا کے خوف سے بھی بے خبر نہیں اور مسلمان ذہنیت سے بھی بچنا چاہتا ہے۔ آریہ سماج مندروں میں رشی کے چتر لگے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کی پوجا نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی ان پر چڑھاوا چڑھایا جاتا ہے۔ گوروکل میں ایک اتینت سندر چتر ہے۔ جس کے بنوانے پر سینکڑوں روپے خرچ آ گئے ہیں۔

سوامی شردھانند جی کا بھی ایک چتر میں نے بنوایا تھا۔ جس کا ادگھاٹن نارائن سوامی جی سے کرایا گیا تھا۔ وہاں یہ چتر ادھیاتمکتا کی درشٹی سے نہیں۔ بلکہ بھاوکتا کی درشٹی سے رکھے گئے ہیں۔

اگر کوئی ان چتروں کے سامنے جھکے بھاوکتا کی درشٹی سے نہیں۔ بلکہ ادھیاتمک لابھ کی درشٹی سے تو گوروکل کے ادھیکاری اس کو ایسا نہیں کرنے دینگے۔ اور اس کو روک دیں گے۔

حیدر آباد دکن میں ابھی ایک دلچسپ گھٹنا ہوئی۔ پنڈت بدھ دیو جی ایک بڑے ہوشیار مناظر پنڈت مادھو آچاریہ سے شاستر ارتھ کر رہے تھے۔ پنڈت مادھو آچاریہ نے یکتیوں اور پرمانوں سے لاجواب ہو کر اور دان سناتنیوں کی پرانی بوسیدہ دلیل کو دوہرایا۔ اور پنڈت بدھ دیو جی کو چیلنج کیا۔ کہ اگر تم مورتی پوجک نہیں ہو۔ اور آریہ سماج مورتی پوجک نہیں ہے۔ اور رشی دیانند کے چتر کو محض کاغذ سمجھتا ہے اور چتر پر پاؤں رکھنا رشی دیانند کا اپمان نہیں سمجھتا ہے۔ تو وہ چتر پر پاؤں رکھ دیں۔

پنڈت بدھ دیو جی نے شاستر ارتھ کے جوش اور رشی دیانند کے سدھانت کی رکشا کے آویش میں اپنے دل پر پتھر رکھ کر ایک ایسی کتاب نکالی جس میں رشی چتر تھا۔ اس پر پاؤں رکھ دیا۔ اور سدھ کرنے کا یتن کیا۔ کہ آریہ سماج پر مورتی پوجا کا غلط الزام بھی نہیں لگ سکتا۔ اس سمے ترک ان کے سر پر سوار تھا شاستر ارتھ ہو گیا۔ پنڈت بدھ دیو جی پرلے درجے کے رشی بھگت ہیں۔ اور ان کا جیون بھاؤ مے ہے۔ پیچھے سے شاستر ارتھ کی خوشی میں مست نہ تھے۔ اپنے جذبات پر ٹھیس لگنے سے سست اور اداس تھے۔ جب حیدر آباد سے لوٹ کر آئے۔ تو یہ گھٹنا انہوں نے مجھے سنائی بھی نہیں۔ جب مجھے پتہ لگا۔ تو میں نے کہا۔ کہ آپ پنڈت مادھو آچاریہ کی زد میں آ گئے۔ جنہوں نے آپ کے سدھانت رکشا کے جذبے کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ میں نے بطور بھگتان انہیں تو بدل کر دیا کہ سدھانت رکشا کے لئے ایسے طریقہ سے باز رہیں۔ کیونکہ آریہ سماج کو ایسا کوئی خطرہ نہیں جس سے بچنے کے لئے ہم اپنے جذبات پر ٹھیس لگائیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ سدھانت رکشا ہمارا فرض اولین ہے۔ مگر میری رائے میں پنڈت جی کو یہ بھرم ہو گیا۔ کہ پنڈت مادھو آچاریہ جی کی چالاکی بکت بھی چیلنج کو ہی منظور کر کے سدھانت کی رکشا ہو سکتی تھی۔ پنڈت جی نے کہا۔ کہ وہ تو نہیں کہہ آتے ہیں۔ کہ یہ بات ان کے

...ون میں پہلی اور آخری بار ہوئی۔ پھر نہ ہوگی۔
... اخباروں میں اس گھٹنا پر حاشیہ آرائی
... کے آریہ جنتا میں ہیجان پیدا کرنے کی کوشش
... گئی ہے۔ اور کچھ ہیجان اس گھٹنا کے سنبندھ
... ورنس سے بھی پیدا ہو گیا۔ کئی بھائیوں نے
اس موقع کو غنیمت سمجھا ہے۔ اور وہ پنڈت
بدھ دیو جی سے اگلا پچھلا حساب چکانا چاہتے
ہیں۔ میں آریہ جنتا سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ
پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف اندولن یکدم
بند کر دیں۔ اور پنڈت مادھو آچاریہ کی دوسری
چال کو کامیاب نہ ہونے دیں۔ پہلی چال میں
تو سدھانت رکشا کے پوتر جذبے سے متاثر
ہو کر پنڈت بدھ دیو جی آ گئے۔ دوسری چال
میں وہ ادکتا کے پوتر جذبے کے زیر اثر کہیں
آریہ جنتا نہ پھنس جائے۔ ایسی گھٹنا پھر کبھی
نہ ہو گی۔ پنڈت بدھ دیو جی رشی بھگتی اور
سدھانت پریم دونوں میں مسلمہ ہیں۔ انہوں
نے یہ اسنگت اور غیر ضروری بات بھی رشی
بھگتی کے جذبہ میں آ کر ہی کی ہے۔ اس لئے ان
کے برخلاف جہاد کرنا غلطی ہے۔ ایسی باتیں
پھر نہیں ہونگی۔ جو کچھ ہوا ہے اس کے کرنے
والے کی نیت میں کوئی خرابی نہ تھی۔ بعض سے
نیک نیتی سے منش کچھ باتیں کرتا ہے۔ جو دوسروں
کی رائے میں غلط ہوتی ہیں۔ میری اور آریہ جنتا
کے خاصے حصے کی رائے میں انہوں نے ایک
غیر ضروری بات کی ....
...... میں نے پنجاب کی آریہ جنتا کے پرتی
ندھی کے روپ میں۔ اور پنجاب کی آریہ جنتا
کے مکھیہ سیوک ہونے کی حیثیت میں میں
نے بطور پردھان نویدن کر ہی دیا ہے۔ اب
اور کسی کارروائی کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم
اس غلط فہمی اور کسی قدر غلط بیانی کی بنا پر
خانہ جنگی شروع کر دیں گے۔ تو مخالفوں کے
ہاتھوں میں کھل کھیلیں گے ؎
عاقلاں اشارہ کافی است

آریہ سماج ہنوڑ کے سماچار

آریہ سماج ہنوڑ کا چناؤ مورخہ ۳۰ اساڑھ سمت ۱۹۹۵ کو پنڈت بھوم دیو جی و مہاشہ بھدر پال جی کی اپستھتی میں ہوا جس میں نمن لکھت سبھاسد چنے گئے۔

پردھان لالہ ہنسراج جی۔ اپ پردھان مہاشہ دوارکا داس جی۔ منتری مہاشہ کرشن چندر جی۔ اپ منتری مہاشہ سورج بھان جی۔ کوشادھیکش لالہ کیدار ناتھ جی۔ پستکادھیکش مہاشہ سادھو رام جی۔ دیگر چودھری دیا رام جی۔ لالہ شنکر لال جی۔ بنارسی داس جی۔ سانگ رام جی۔ بابو رام جی۔
... سبھاسد منتخب ہوئے۔

گوروکل کانگڑی کی موجودہ حالت

(۲)

لیکھک: شری پروفیسر ستیہ ورت جی سدھانت النکار گورنر گوروکل کانگڑی

اس میں شک نہیں۔ کہ جس بھاونا اور لگن سے سوامی شردھانند جی مہاراج نے گوروکل کی سنستھاپنا کی تھی۔ اس کی پچھلے دنوں گوروکل میں کمی ہو گئی تھی۔ اس کمی کو دور کرنے کے لئے آریہ جگت نے گوروکل کے لئے ایک پرتھک ودیا سبھا کی سنستھاپنا کی ہے۔ ودیا سبھا میں زیادہ تر وہی لوگ ہیں۔ جنہیں گوروکل کے طریقہ تعلیم پر یقین ہے۔ اور جو اسے کامیاب بنانے میں اپنا وقت دے سکتے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ امسال گوروکل کے سناتکوں۔ سنرکشکوں نیز دیگر خیر اندیشوں نے مل کر یہ سنکلپ کیا ہے۔ کہ جس کسی طرح سے بھی ہو وہ اپنی پوری کوشش کر کے اگلے جلسہ سے پہلے ایک لاکھ روپیہ فراہم کریں گے۔ اس سال جبکہ کوئٹہ زلزلہ کے باعث پبلک کو اپنی ضروریات کو کم کر کے بھی روپیہ دینا پڑا ہے۔ جب پنجاب میں اردھ شتابدی کیلئے بھی چندہ ہوتا ہے۔ گوروکل کے لئے ایک لاکھ روپیہ ہو سکنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی ان سب حالات کو سمجھتے ہوئے بھی گوروکل پریمیوں کا نشچے سنکلپ ظاہر کرتا ہے۔ کہ گوروکل کو سنبھالنے میں وہ سب طاقتیں لگ گئی ہیں۔ جو ابتک کئی وجوہات کے باعث بکھری ہوئی تھیں۔

جب گوروکل کے خیر اندیش اس کی مالی حالت کو درست کرنے میں نوٹنک رہے ہیں۔ تب ہم لوگوں کا جو گوروکل کی درستی میں لگے ہوئے ہیں۔ فرض ہو جاتا ہے۔ کہ یہاں کی حالت کو درست کرنے اور اس کو ترقی پر لے جانے میں اپنی ساری طاقت لگا دیں۔ آریہ جنتا کو یہ سن کر خوشی ہو گی۔ کہ اس وقت گوروکل کا اندرونی انتظام پہلے سے بہت سدھر گیا ہے۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے بھی خوشی ہوتی ہے۔ کہ اس انتظام کو لانے میں خود برہمچاری ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ جس وقت میرے ہاتھوں میں گوروکل کی باگ ڈور دی گئی۔ اس وقت یہاں کی بدانتظامی کی اخبارات تک میں چرچا تھی۔ اس وقت میں بمبئی میں تھا یہاں آنے کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ انتظام کے متعلق جو بھی آگیا میں نے دی اس کو برہمچاریوں نے بڑی خوشی کے ساتھ مانا۔ اور مان رہے ہیں۔ اس درمیان جو بھی سجن گوروکل پدھارے ہیں۔ وہ گوروکل کے انتظام کو دیکھ کر حیرت سے کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے تو کچھ اور ہی سن رکھا تھا لیکن یہاں آ کر کچھ اور ہی دیکھا۔ جن لوگوں کو گوروکل کے انتظام سے کوئی شکایت ہو جن ان سے بڑے اصرار کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اگر اپنی خودغرضی کی وجہ سے ہی گوروکل کے خلاف پروپیگنڈا کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتے۔ تو آئیں اور آ کر بتلائیں۔ کہ اب انتظام کے متعلق انہیں کیا شکایت ہے۔ گوروکل کو اب ایک جو نقصان پہونچ رہا ہے۔ وہ اس لئے پہونچ رہا ہے۔ کہ اسے چلانے میں اس سپرٹ کو زندہ نہیں رکھا گیا۔ جس سپرٹ سے اس سنستھا کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

میں کچھ مثالیں دینا چاہتا ہوں۔ جن سے ظاہر ہو جاویگا۔ کہ اس وقت کس طرح سے برہمچاری اور دوسرے کل واسی پھر سے گوروکل کی پرانی بھاونا کو جاگرت کر رہے ہیں۔ جب سے گوروکل پرانی بھومی سے نئی بھومی میں آیا ہے۔ تب سے یہ انبھو کیا جا رہا ہے۔ کہ ادھر کوئی اچھا باغیچہ نہیں ہے پھلواڑی نہیں ہے۔ اور سارا پردیش ایک بنجر بھومی سا نظر آتا ہے اس کمی کو محسوس کر کے برہمچاریوں نے خود اپنی محنت سے سنان گھر کے نزدیک ایک باغیچہ بنانا شروع کیا ہے۔ برہمچاری روزانہ وہاں کام کرتے ہیں۔ اور گوروکل کی بنا ایک کوڑی خرچ کئے انہوں نے وہاں بہت اچھا کام کر دیا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ بہت جلد پہلے پہل سنان گھر کے پاس ایک بہت بڑھیا پھلواڑی تیار ہو جاویگی جو برہمچاریوں کی اپنی محنت کا پھل ہوگا۔ اسوقت برہمچاری ایک طرف لگے ہوتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہی باغ کا مالی کھڑا ہے انہیں بتلا رہا ہوتا ہے۔ کہ کس طرح کام کریں۔ یہ نظارہ گوروکل کے اس زمانہ کی یاد کرا دیتا ہے۔ کہ جب گوروکل میں زراعت بھی دیگر مضامین کی طرح ایک مضمون تھا۔

اور برہمچاری روزانہ باغیچہ میں کام کرتے تھے۔ باغیچہ آج مہا ودیالیہ کے برہمچاری تیار کر رہے ہیں۔ بڑے برہمچاریوں کو کام کرتے دیکھ کر چھوٹے برہمچاریوں میں بھی جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ بھی اپنے ودیالیہ کے اردگرد ایک باڑ لگانے کے لئے پھاوڑے کھرپے لے کر جٹ گئے ہیں۔ چھوٹے برہمچاریوں نے بڑے برہمچاریوں سے بھی زیادہ جوش سے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ سال کے اخیر میں چھوٹوں کا باغیچہ بڑے برہمچاریوں کے باغیچہ سے کسی طرح کم نہ رہے گا۔ برہمچاریوں کے علاوہ دیگر کرمچاریوں میں بھی مل کر کام کرنے کا جذبہ بڑے زور سے جاگ گیا ہے۔ گوروکل کے نزدیک ۲۰۔۲۵ بیگھہ زمین پڑی ہوئی تھی۔ جو کسی کام میں نہیں آ رہی تھی۔ کئی بھائیوں کا خیال ہوا۔ کہ اس بھومی میں قلمی آموں کا ایک باغ لگ جائے۔ تو تھوڑے ہی سالوں میں یہ گوروکل کے لئے آمدنی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ سوال یہ تھا۔ کہ اس میں گڈھے وغیرہ کھودنے میں بہت مزدوری لگ جاویگی۔ اتنا خرچ کس پرکار کیا جائیگا۔ اس سوال کو گوروکل کے چھوٹے کرمچاریوں نے بڑی آسانی سے حل کر دیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ان میں سے ہر ایک پانچ پانچ گڑھے کھودیگا اور اس طرح دو چار دن میں ہی ساری بھومی باغ کے لئے تیار ہو جائیگی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سب نے اپنا اپنا کام اس فوری لگن سے کیا۔ کہ چار پانچ دن میں ہی تین صد کے قریب بڑے بڑے گڑھے باغ لگانے کے لئے تیار ہو گئے۔

ابھی اس دن سوال تھا۔ کہ گوروکل کا پریس جو مایاپور میں ہے اتنی دور ہونے کے کارن گوروکل کے لئے نقصان کا باعث ہو رہا ہے۔ اس سنبندھ میں چھوٹے کرمچاریوں نے بڑی اتساہ کا بوجھ یہ دیا۔ انہوں نے اپنے آپ یہ سمجھایا۔ کہ بھاری سامان تو گاڑی پر چلا آئے۔ اور باقی کے کیس وغیرہ وہ لوگ اپنے خالی وقت میں سر پر اٹھا کر لے آوینگے۔ کیونکہ انہیں اگر گاڑی پر لایا جائیگا تو ٹائپ کے سارا ٹائپ مل جل جاویگا۔ اور پریس والوں کا وقت ٹائپ کے چھانٹنے میں ضائع ہوگا۔ اس الجھن کو حل کرنے کیلئے بھنڈار و منیجر وغیرہ محکموں کے سب کرمچاریوں نے جو امداد دی۔ وہ بلاشک گوروکل کے آدرشوں اور یہاں کی سپرٹ کے مطابق ہی تھی۔ گوروکل کا وچار ہی ایک پریوار کے وچار سے پیدا ہوا ہے۔ اور جس وقت گوروکل کا ہر ایک شخص اس طرح عمل کرتا ہے جس سے ظاہر ہو۔ کہ وہ ایک بڑے پریوار کا ایک انگ ہے۔ تب ہردے آنند میں ہلورے لینے لگ جاتا ہے۔

میں نے تھوڑی سی باتیں لکھ کر یہ بتانے کی کوشش کی ہے۔ کہ اس وقت گوروکل کی فضا بالکل شانت ہے۔ کرمچاریوں اور برہمچاریوں میں جو مل کر کام کرنے کا جذبہ دکھائی دے رہا ہے۔ وہ کئی سالوں کے بعد یہاں پھر دکھائی دیا ہے۔ مجھے پوری امید ہے۔ کہ آریہ جنتا ہم کو یہ کرنا دوں کا ہاتھ بٹائیگی۔ اور جس جوش سے گوروکل کا کام شروع ہوا ہے۔ اس جوش کو سال بھر ہی نہیں بلکہ جب تک آریہ سماج قائم ہے۔ تب تک وہ بیساہی بنائے رکھیگی۔ آندھی کے بعد شانتی چھا جاتی ہے۔ گھنگھور راتری کے بعد پربھات کا اجالا آتا ہے۔ گوروکل بھی ۵۔۶ مہینے تک خوفناک آندھی و طوفان میں سے نکلا ہے۔ اب یہاں پوری شانتی ہے۔ اور پھر سے اس سنہری وقت کے لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس وقت گوروکل میں پریوار کی بھاونا ہی یہاں کا پران تھی۔ اور اس...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

مرزا قادیانی کی پیشگوئی کی پڑتال

(از شری رادھا کشن جی آریہ سامانہ)

جب مرزا غلام احمد قادیانی پنڈت لیکھرام جی کے مقابلے میں کیا بلحاظ تحریر اور تقریر ہر طرح سے ناکامیاب ہو گیا۔ اور کوئی امید مرزا صاحب کو پنڈت لیکھرام جی کے مقابلے میں اپنی کامیابی کی نہ رہی۔ پھر مرزا صاحب نے سنت قدیمہ کا سہارا لے کر پنڈت لیکھرام جی کے برخلاف پیشگوئی کرنے کی ٹھان لی۔ آپ کو پیشگوئی کرنے کا خبط پہلے سے ہی تھا۔ اور یہ اس کے یہاں ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنے کا ذریعہ تھیں۔ بس پھر دیر کس بات کی تھی۔ مبہم لفظوں میں جھٹ پیشگوئی کر دی مرزائی لوگ پیشگوئی کے اصلی لفظ تو کچھ لیتے ہیں مطلب کچھ کا کچھ نکال رہے ہیں۔ جیسے جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ جب پیشگوئی کی حقیقت کو دیکھتے ہیں ساری کی ساری لچر اور بیہودہ ثابت ہوتی ہے۔

(۱) "کسی خوارق عادت عذاب میں مبتلا ہونا۔ پنڈت لیکھرام جی کسی عذاب میں مبتلا نہیں ہوئے۔ بلکہ قتل ہوئے ہیں۔ قتل کے واقعات روزانہ ہوتے ہیں۔

(۲) گئو شالہ سامری کا واقع عید الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔ پنڈت لیکھرام جی عید الفطر کے دوسرے روز قتل ہوئے ہیں۔

(۳) جس بات پر مرزا صاحب کا سارا زور ہے فرشتہ کا خدا کی طرف سے مامور ہونا ہے۔ جس کی نسبت مرزا صاحب حقیقت الوحی صفحہ ۲۸۴ مورخہ ۲۰-اپریل ۱۸۹۳ء ایک خونی شکل کے رنگ میں مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اور ایک اور شخص کا نام لیا۔ اور کہا وہ کہاں ہے۔ تب میں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے کی سزا کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ پھر حقیقت الوحی صفحہ ۲۸۴ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔

اس خونی فرشتہ نے دوسرے شخص کا نام تو لیا۔ مگر مجھے یاد نہ رہا۔ لیکن قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ شخص بھی لیکھرام کا روپ یا یوں کہو۔ کہ اس کا بروز ہے۔

۱۸۹۳ء کو فرشتہ مامور پنڈت لیکھرام اور دوسرے شخص کو سزا دینے کے لئے قادیان سے روانہ ہوتا ہے۔ پورے چار سال کے بعد ۱۸۹۷ء میں پنڈت لیکھرام جی کو قتل کرتا ہے۔ گویا فرشتے کو قادیان سے لاہور آنے تک چار سال کا عرصہ لگا۔ اب ایک دوسرا شخص وہ کیا ہے مرزائی کہتے ہیں۔ وہ ملکانہ شدھی کا جرنیل سوامی شردھانند جی مہاراج تھا۔

جس رفتار سے فرشتہ قادیان سے لاہور پہونچا۔ اسی رفتار سے ۲۹ سال میں لاہور سے عبد الرشید کے روپ میں دہلی پہونچا۔ سوامی شردھانند جی کو قتل کر دیا۔ جب سوامی شردھانند جی دہلی میں شہید ہوئے۔ اس وقت مولوی محمد علی امیر جماعت لاہور اور میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت قادیان نے بڑے بڑے پوسٹر رسالے ٹریکٹ اور اخباروں میں مرزا صاحب کی صداقت اور پیشگوئی پنڈت لیکھرام والی آج پوری ہوئی بڑے دھڑلے سے شائع کیا تھا۔ جیسا آجکل کوئٹہ کے بھونچال کی نسبت لکھا جا رہا ہے۔ کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ قبل از وقت مرزا صاحب کا کہا ہوا ہو رہا ہے۔

فرشتہ نے جو دوسرا نام اس وقت بتلایا تھا وہ مرزا صاحب کے اس وقت یاد نہیں رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ چونکہ اس وقت سوامی شردھانند جی کا نام مہاتما منشی رام تھا۔ فرشتہ نے جو نام بتلایا۔ وہ شردھانند تھا۔ اور یہ پیشگوئی جو پوری ہونی تھی۔ کیا وہ سوامی شردھانند کے نام سے پوری ہونی تھی۔

ہر دو امیر جماعتوں کی طرف سے یہ تحریریں موجود ہیں۔ اگر شردھانند والا واقع نہ ہوتا۔ تو پیشگوئی پنڈت لیکھرام ادھوری رہتی یا یوں کہو پیشگوئی کی کچھ بھی حقیقت نہ رہتی۔

شردھانند کے قتل نے پیشگوئی پنڈت لیکھرام والی کو حرف بحرف پورا کر دیا ہے۔ جب سوامی شردھانند جی کو عبد الرشید "فرشتہ" قتل کر کے جیسا کہ پنڈت لیکھرام جی کو قتل کر کے رفو چکر ہو گیا تھا۔ سوامی شردھانند جی کو قتل کر رفو چکر ہونے لگا۔ لیکن ز ہے نصیب وہ پکڑ لیا گیا۔ پکڑ کر مقدمہ پریوی کونسل تک چلا۔ آخر سرکار نے بدکار عبد الرشید فرشتہ کو پھانسی کے تختہ پر چڑھا دیا۔ مرزا صاحب حقیقت الوحی صفحہ ۳۲۱ پر لکھتے ہیں۔ اگر قاتل پکڑا جاتا۔ اور پھانسی کے تختے پر چڑھ جاتا۔ تو پیشگوئی کی کچھ بھی وقعت نہ رہتی۔

اب ہم مرزا صاحب کے مریدوں سے انصافاً اور ایماناً یہ پوچھتے ہیں۔ جب بقول مرزا صاحب اگر قاتل پھانسی کے تختے پر چڑھ جاتا۔ کچھ بھی وقعت نہ رہتی۔ تب قاتل پھانسی

ہیضہ!

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وبا ہے تاہم

تمہارے گھر کا حکیم

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

اس کیلئے بھی ہمیشہ ایک مؤثر حفظ ما تقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے امرت دھارا معدہ کی امراض عموی و خانگی تکالیف کیلئے نہایت ضروری دوا ہے

ہمیشہ اپنے پاس رکھئے!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ 2/8/- نصف شیشی سوا روپیہ 1/4/- نمونہ کی شیشی آٹھ آنے -/8/-

احتیاط نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرنا

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ امرت دھارا لمیٹڈ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

ہندو جاتی میں پہلے ہی بھیک مانگنے والوں کی کمی نہیں ہے۔ اس پر بھی سوارتھی لوگ اس کو اور بھی بڑھا کر جاتی کو ہانی پہنچا رہے ہیں۔ یہ لوگ جگہ جگہ تھوڑے تھوڑے اناتھ اناتھ اکٹھے کر کے ان سے سارا دن بھیک منگوا کر خود گلچھرے اڑاتے ہیں۔ اور بعض لوگ تو اس اناتھ آلیہ کا نام لیکر مانگتے رہتے ہیں اسلئے ہم سب پرشوں کو بتا دینا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اس اناتھ آلیہ کے لڑکے کبھی مانگنے نہیں جایا کرتے۔ اسلئے سب پرشوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچاویں۔ ایسا تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان کو ان کے کوچوں میں آنے پر دان دینے کی بجائے ڈانٹیں۔ تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آ جاویں۔ اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں انہیں سیدھا پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور میں پہونچا دیویں جہاں ایک سو سے اوپر اناتھ بالک اور کنیائیں پرورش پا رہی ہیں۔ اور جہاں پر پڑھائی اور دستکاری سکھانے کا اچھا پربندھ ہے۔

یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج سابق اچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ ہیں۔

دانی پرشو

آپکے بھیجے ہوئے باقی سکوں سے ہی بچوں کی رکھشا کا بیڑا ہم نے اٹھایا ہوا ہے۔ اور ذرا سی غفلت کرنے پر یہ جاتی کے بچے غیر اقوام کا لقمہ بن جائیں گے اسلئے پرارتھنا ہے۔ کہ اپنی شکتی انوسار آٹا۔ چاول۔ دال۔ گھی۔ وستر اور نقدی جو بھی دے سکیں دان دیں اور وہ خوشی سے سویکار کیا جاویگا۔

(۲) بلڈنگ ناکافی ہے۔ نئے بالک آ رہے ہیں اسلئے بعض پنی دانیوں اپنے پوروجوں کی یاد میں کمرے بنوا کر پنیہ کے بھاگی بنیں۔

آنریری سیکرٹری پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا

پنجاب کیندر اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

قرآنی آیات کا شان نزول

(لیکھک: بشری رام چندرجی دیوبارتھی دیابند اپدیشک بدیالیہ لاہور)

یہ بات شہرہ آفاق ہو چکی ہے۔ کہ قرآن شریف دین اسلام کے بانی حضرت محمد صاحب پر اترا۔ پرنتو پرشن یہ ہے۔ کہ قرآن شریف حضرت محمد پر کیسے اترا۔ اس کا جواب دین اسلام کے علما یہ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ میاں کی طرف سے فرشتے وحی لایا کرتے تھے۔ جیسے کہتے ہیں کہ حضرت محمد صاحب کو یہ وحی آئی تھی۔ کہ:۔

اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق ۔

ارتھات اپنے ایشور کا نام لیا کر جو جگت کی اتپتی کرنے والا ہے۔ اور جس نے تجھے مانس کے پنڈے سے منش بنایا۔ اس امر کی تہ میں جانے پر آپ کو معلوم ہوگا۔ یہ امر سراسر غلط تھے۔ کیونکہ ایک شاعر نے کہا ہے ؎

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

یعنی اللہ تعالیٰ ہر دل میں ہے۔ اس کو جب بھی دیکھنا چاہو۔ لوگ سادھن کے دوارا دیکھ سکتے ہو۔ جب پرماتما ہر ایک دل میں ہے۔ تو کیوں نہیں پرماتما حضرت صاحب کو اعلیٰ ترین خیال دے سکتا تھا۔ فرشتوں کی کیا ضرورت۔ سنئے الہام کو صاف کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ الہام کسے کہتے ہیں۔ جواب ملتا ہے۔ کہ در دل انداختن یعنی پرماتما رشیوں کے دل میں پرجا کی بھلائی کے لئے جو خیال دیتا ہے۔ اسے الہام کہتے ہیں۔ تو جب دل میں ہی الہام دیتا ہے۔ اللہ بھی وہاں (دل) میں موجود ہو۔ تو کیوں نہیں الہام دے سکتا۔ اور شرک خود دین اسلام کے عقائد کے انوسار بہت برا ہے۔ چنانچہ خدا کہتا ہے قرآن میں۔ "یغفر الذنوب جمیعاً"۔ ارتھات اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف کر دیتا ہے پرنتو شرک کو نہیں معاف کر سکتا۔ تو اللہ کے نزدیک وہ مسلمان جو فرشتوں کے دوارا الہام آیا ہوا مانتے ہیں گنہگار ہیں۔ اور ایسے گنہگار ہیں۔ جن کا گناہ کبھی معاف نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآن کے الہام ہونے کا طریقہ ان کے خود ہی قرآن سے ثابت ہو گیا۔ کہ غلط ہے۔ اب سنئے۔ کہ الہام کے ارتھ کیا ہیں۔ وہ اس میں گھٹتے ہیں یا نہیں۔ ارتھ یہ تھا۔ ایسے خیال جو لوگوں کی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب نے اپنے فائدہ کیلئے آیتیں تو نہیں اتاریں۔ یا عوام الناس کے فائدہ کے لئے جیسے:۔

جب حضرت محمد صاحب لڑائیاں کیا کرتے تھے۔ تو اپنی فوج میں جوش جنگ بھرنے کے لئے اللہ کی طرف سے ایک آیت کا اپدیش کیا۔ وہ آیت یہ تھی:۔

ارتھات لڑو راستے میں اللہ کے ان سے جو تم سے لڑتے ہیں۔ اب دیکھئے لڑتے حضرت صاحب ہیں۔ نام اللہ کا لیتے ہیں۔ کہ لڑو۔ اللہ تو چاہتا نہیں۔ کہ میرے فرزند آپس میں لڑ لڑ کر ایک دوسرے کے خون کو پئیں۔ ہرگز نہیں۔ اللہ کی کبھی یہ مراد نہیں۔ کاش! کہ اس وقت کرشن جی ہوتے۔ تو حضرت صاحب کو اس شلوک کا پاٹھ سنا دیتے۔ جو انہوں نے ارجن کو کہا تھا کہ

हतो वा प्राप्स्यसि स्वर्गं जित्वा
वा भोक्ष्यसे महीम्

یعنی .... اگر آپ لڑائی میں شہید ہو گئے۔ تو بہشت کو حاصل کرتے نہیں۔ تو مکہ مدینہ کی زمین ہاتھ لگی۔ پرنتو شوک کہ اس وقت کرشن جی نہیں تھے۔ جو انہیں اپنی فلسفہ کی خامیوں سے آگاہ کر دیتے۔

۲۔ جہاد۔ حضرت صاحب نے اپنے مذہب کو تو سبیع دینے کے لئے ایک طریقہ لکھا۔ کہ جو شخص مسلمان نہ ہو۔ اُسے واقتلوھم حیث ثقفتموھم ارتھات جس بھی کافر کو پکڑو قتل کر دو۔ یہ طریقہ حضرت صاحب کو عمل میں اس لئے لانا پڑا۔ کہ دین اسلام کے عقائد راستی پر نہیں۔ بلکہ اپنا ایک مت بنانا تھا۔ اور آج کل مسلمان لوگ حضرت کی نصیحت پر چلتے آرہے ہیں۔ جب راستی کے سامنے دین اسلام کے جھوٹے عقائد نہیں ٹھیر سکتے۔ تو مسلمان لوگ اس شخص کو مار دیتے ہیں۔ چنانچہ پنڈت لیکھرام جی۔ مہاشہ راجپال جی۔ سوامی شردھانند جی مہاراج وغیرہ ان کے دوارا ہی موت کے گھاٹ اتارے گئے۔

بہشت۔ حضرت صاحب نے دھرم کی تبلیغ کے لئے یہ ایک دوسرا طریقہ سوچا۔ کہ لوگوں کو لوبھ دینے لگے۔ اور قرآن میں لکھ دیا۔ کہ جو لوگ مسلمان ہونگے۔ ان کے لئے کیا کیا ہوگا۔ بتایا۔

وبشر الذین امنوا وعملوا الصلحات ان لھم جنت تجری من تحتھا الانھر کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا ولھم فیھا ازواج مطھرۃ وھم فیھا خالدون

جو اچھے عمل کریں گے ان (مسلمانوں) کیلئے باغ ہیں نیچے بہتی ہیں نہریں ان کے میوے کھائیں گے۔ عورتیں رہینگی۔ جو ہمیشہ رہنے ...

بھولے بھالے کم عقل صحرائی دیہاتی۔ جنہوں نے باغ کی شکل نہ دیکھی تھی۔ حسرت میں زندگی بسر کرتے ہوئے۔ افلاس کی وجہ سے نہ گھر بار کا سکھ نصیب ہو۔ نہ پیٹ بھر کھانے پینے کو ملے ان کے لئے جنت کی ٹھنڈی ہوائیں۔ لذیذ کھانوں اور لطیف تربتوں گنگنوں اور پتلے اور گاڑھے ریشمی کپڑوں۔ اور اگر شہوانی حس زیادہ تیز ہوئی تو ہم عمر حسن کی پتلیوں کی کشش ہو سکتی ہے۔ مگر جن لوگوں کو یہ لذات یہاں نصیب ہیں۔ ان کے تلخ اثرات سے واقف ہیں۔ میرے خیال میں جو قرآنی بہشت ہے۔ وہ دنیا کے مزوں سے کچھ زیادہ نہیں۔ خود قرآن کہتا ہے۔ کہ

"انوا بہ متشابھا"

ارتھات بہشت کے جو مزے ہیں۔ وہ دنیا کے مزوں سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ سب باتیں مسلمانوں کا دل بہلانے کے لئے ہیں۔ کسی نے کہا ہے ؎

خوب معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کیلئے غالب یہ خیال اچھا ہے

آج کل مسجدوں میں ہر ایک شخص نماز پڑھنے جاتا ہے۔ اور بھی جو کچھ کرتے ہیں۔ یہ سب بہشت کے لئے کرتے ہیں۔ اور ہر ایک مسجد میں ایک نہ ایک قرآن کا حافظ ضرور ملیگا۔ جو سارا دن تسبیح ہاتھ میں لے کر اللہ تعالیٰ کا نام لیتا رہتا ہے۔ وہ کس لئے صرف بہشت کے لئے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

کیا حق پرست زاہد جنت پرست ہے
حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

سچ سچ دین اسلام کے لوگ اور ان کا پیغمبر یہ سب جنت پرست تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں۔ کیا کوئی شخص جس کو خوبصورت عورتیں ملی ہوئی ہوں۔ اور وہ بھی ہمیشہ رہنے والی سندر آنکھوں والی۔ اس کے ساتھ پریم کرے گا۔ یا اللہ میاں کو رجھائیگا۔ یہ جو ملاں یہاں اپنے آپ کیلئے زاہد بننے کی ڈینگیں مارتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ لوگ وہاں بالکل نہیں رہ سکتے۔ اس لئے یہ سب لوبھ اپنے مذہب اور اپنی بڑائی کرانے کے لئے حضرت صاحب نے دیا ہے۔

عاجز جو زبردست ہیں سارے حلال ہیں
اور جو زور رکھتے ہیں اللہ کا مال ہیں
ہاتھی سے شہباز تک سارے حرام ہیں
اور گائے سے مرغی تک سارے حلال ہیں

بس غور کر کے سوچو ذرا دل میں اپنے
یہ خیال ایزدی ہیں یا اپنے خیال ہیں

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے کلیات میں یہ شعر دیا ہے۔ جو سچ سچ مسلمانوں کے اس مسئلہ پر گھٹتا ہے۔ ان کے ہاں جو کمزور ہیں وہ تو حلال ہیں۔ باقی سب حرام ہیں۔ یہ حضرت صاحب نے کیوں کہا۔ اس لئے کہا۔ کہ جو طاقتور ہیں۔ ان کے پاس جانے سے وہ مار دیں گے۔ اس لئے جو بے زبان جانور ہیں۔ انہیں مار کر کھایا کرو۔ اے مسلمانو وہ طاقت جو تمہارے اندر کافروں (ہندوؤں) کے مارنے کی تھی۔ اس طاقت کو بنی نوع انسان کے مخالف (جانوروں) کی طرف کیوں نہیں لگا دیتے۔ جس سے منشیہ جاتی کو لابھ ہو سکے۔ اب تو یہ کنوڑی باتیں بمصداق تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم۔ ٹے لکھ دی ہیں۔ اب وہ باتیں جو حضرت صاحب اپنے دوستوں کے کہنے کے مطابق ہیں۔ جیسے قرآن سورہ سپارہ ۲۸۵ میں کہا ہے

اخرجہ مسلم انہ عمر قال وافقت ربی فی الثلاث فی الحجاب فی اساری بدر وفی ...

ارتھات مسلم نے اس عمر سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت عمر نے فرمایا۔ کہ خدا اور میری رائے تین باتوں میں موافق ہو گئی۔ پردے۔ مقام ابراہیم۔ بدر کے قیدیوں کے مطابق ہوئی تو اب اس سے خود ثابت ہے۔ کہ محمد صاحب نے اپنے دوستوں کے کہنے کے مطابق بھی آیتیں اتاریں۔ مندرجہ بالا باتیں یوں ہیں۔

I۔ حضرت عمر نے حضرت محمد سے کہا۔ کہ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنایا جائے۔ تو حضرت نے آیت اتاری۔ سورۃ بقر۔ پہلا سپارہ

واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی

یعنی پکڑو تم مقام ابراہیم کو جائے نماز۔

II پھر حضرت عمر نے کہا۔ کہ اے رسول اللہ تیری عورتیں بے پردہ ہیں۔ ان کے پاس برے بھلے آدمی آتے رہتے ہیں۔ تو ایک آیت اتری۔ وہ یہ تھی۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ ...

یعنی بیٹھی رہو اپنے گھروں میں۔ اور دکھا نہ پھرو۔ جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت جاہلیت کے۔ یہ آیت سورۃ احزاب ...

III حضرت عمر نے کہا۔ کہ کیوں تکرار ... شاید خدا تمہیں طلاق دلوا دے۔ اور بدلے اچھی عورتیں محمد صاحب کے لئے بدل ... پس جس طرح حضرت عمر ان کی عورتوں ... رہے تھے۔ ویسے ہی ایک آیت نازل ...

عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمت ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مانتاف بنیاف عابدات سائحات ثیبات و ابکارا یعنی ابھی اگر نبی تم کو چھوڑ دے۔ تو خدا اس کو تم سے اچھی عورتیں بدلے میں دے گا۔ جو فرمانبردار نماز پڑھنے والیاں۔ عبادت کرنے والیاں۔ روزہ رکھنے والیاں۔ بیاہیاں اور کنواریاں ہوں گی

پس ان سب باتوں سے ثابت ہو گیا۔ کہ قرآن فرشتوں کے ذریعہ نہیں اترا۔ بلکہ حضرت صاحب نے جہاں جس موقع پر جیسے جی چاہا دیسے آئتیں اتاریں۔ یہ کبھی کبھی اپنے دوستوں کے کہنے کے مطابق بھی اتاریں۔ تو بھی اے مسلمانو! ایسی کتاب جو ایشور کی طرف سے نہیں۔ بلکہ حضرت صاحب نے اپنے مطلب کے لئے بنائی تھی اس کو برطرف کر کے ایک ویدک دھرم کے جھنڈے تلے آ جاؤ۔ اور مل جل کر تعلیم وید پاک کی لے جاؤ ہر طرف۔ اوم شم۔

سرشٹی پرواہ سے انادی ہے

مرزئی جہالت کا سد باب

آریہ اپدیشک

لیکھک:- شری پنڈت وشنو ناتھ جی

ہر ایک انسان کے فعل کا اندازہ اس کی نیت سے کیا جاتا ہے۔ فاروق کے مرزی ایڈیٹر نے یہ جہالت کا باب کس نیت سے کھولا ہے۔ جناب کے دو فقروں ہی سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ عقل و فہم ہر جگہ یکساں نہیں ہوتا کسی کو اشارہ کافی ہے کسی کو بغیر ڈنڈے کے سمجھ ہی نہیں آتی۔ اور پھر جناب الہی سے دعا کی ہے۔ کہ غلطی اور ضد سے بچا لیوے۔ لیکن جب پہلے ہی ڈنڈا چلانے کی اور ہمارے خیال میں دو لتیاں ہانکنے کی نیت ٹھان لی ہو۔ اور غلطی اور ضد سے دل مکدر ہو چکا ہو۔ وہاں خدا سے دعا مانگنا بھی ایک دھوکا ہے۔ اور اگر خود مرزی خدا دھوکا کی ٹٹی میں شکار کھیلتا ہو۔ تو اس دعا کی قدر و منزلت کیا ہو سکتی ہے۔

دلیل اول سلسلہ پیدائش و فنا قدیم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ پیدائش و فنا یا پرواہ سے انادی سلسلہ خود بخود نہیں۔ بلکہ وہ ان کے خیال میں ایسے پرمیشور کا بنایا ہوا ہے۔ کہ جو نہ کچھ پیدا کر سکتا ہے۔ اور نہ کر سکے گا۔ مگر تاہم وہ اس سلسلہ کا موجد ضرور ہے۔ . . . . پس جبکہ یہ سلسلہ معلول ہے۔ تو قدیم کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ علت اور معلول کبھی ایک ہی وقت سے نہیں ہو سکتے۔

جواب:- مرزئی ملاں کی عقل کہے لکھتے۔ وہ اس سلسلہ کو اس لئے انادی نہیں مانتا۔ کہ وہ خود بخود نہیں۔ گویا اگر یہ سلسلہ خود بخود جاری رہ سکے۔ جیسا کہ یورپ کے دہریوں کا خیال ہے۔ تو اسے انادی ماننے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی رکاوٹ ہو سکتی ہے۔ تو صرف خدا کے اس کے فاعل ہونے کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سدھانت کی سچائی کا اثر آپ کی ضمیر کے نہ نشین ہو چکا ہے۔ لیکن پیٹ ہے۔ جو مخالفت کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ بظاہر دہریہ پن کی مخالفت ہو رہی ہے۔ لیکن ضمیر پرستی بھی ترک کے تیر سے گھائل ہو چکا ہے۔ کیونکہ وہ دہریانہ دلائل کے ساتھ تو دنیا کے ازلی سلسلہ کو مان سکتے ہیں۔ لیکن خدا پرست ہو کر نہیں۔ مہرشی دیانند کا ہی تو معجزہ ہے۔ کہ انہوں نے ویدک گیتیوں سے دہریوں۔ اور جاہلانہ طور پر خدا کی ہستی ماننے والوں دونوں کو ہی عاجز کر دیا ہے۔ آؤ ہم تمہارے اس دہریانہ وہم کو بھی دور کریں۔ جناب نے فرمایا ہے۔ کہ علت اور معلول کبھی ایک وقت نہیں ہو سکتے۔ یہ ٹھیک ہے۔ لیکن جہاں علت فاعلی اپنے اوصاف اور افعال کے ساتھ قدیم ہو۔ یعنی کوئی وقت ایسا نہ مقرر کیا جا سکتا ہو۔ جس سے پہلے کہا جا سکتا ہو۔ کہ خدا کے افعال ظاہر نہ ہوئے تھے۔ اس حالت میں سرشٹی کا پرواہ سے انادی ماننا لازمی ہو جاتا ہے۔ اگر جناب کی مرزی جہالت سے خاص طور پر متاثر ہوئی عقل ابھی تک اس امر کو نہ سمجھ سکی ہو۔ تو ذرا وضاحت کر دی جاتی ہے۔ کہ ایشور یا خدا علت فاعلی ہے۔ ہر ہر سرشٹی اور پرلے کی اور اس خدا کی ہستی اس سرشٹی یا پرلے کی حالت سے ہمیشہ پہلے ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ جب سے خدا ہے تب ہی سے اس کا یہ فعل جاری ہے۔ اور آگے کو بھی جاری رہے گا۔ اسلئے یہ سلسلہ خود بخود ازلی اور ابدی ہو جاتا ہے۔ ورنہ اگر کوئی ایسا وقت مان لیا جائے۔ کہ جس سے پہلے خدا نے کبھی دنیا نہیں بنائی تھی۔ تو منطقی نقطہ نگاہ سے خدا کو تمام صفات اور افعال سے محروم ہونا پڑیگا۔ یا دوسرے الفاظ میں اس کی ہستی نیستی میں تبدیل ہو جاویگی کیونکہ کسی شے میں جو اوصاف و افعال قدیم سے ظاہر نہ ہوئے ہوں۔ وہ اس کا موصوف یا فاعل نہیں کہا جا سکتا۔ اور دفعتاً ان کا پیدا ہو جانا ناممکن ہے

باقی رہی یہ بات کہ آریہ سماج کا ایشور کچھ پیدا نہیں کر سکتا۔ یہ بات بالکل غلط اور مرزی جہالت کا باعث ہے۔ کیونکہ جہاں تک پیدا کرنے کا تعلق ہے۔ دنیا کے سب پدارتھوں کا پیدا کرنے والا وہی جگدیشور ہے۔ آریہ سماج ایسا مانتا ہے۔ لیکن مرزی ملاں کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج کے سدھانت کے مطابق ایشور نیستی سے ہستی پیدا نہیں کر سکتا۔ جناب من یہ آپ کی کوری جہالت ہے۔ ورنہ دنیا بھر کی بول چال میں پیدا کرنے کا مطلب نیستی سے ہستی پیدا کرنا ڈھونڈیں۔ یہاں تک کہ قرآن شریف میں بھی یہ مصدر کہیں نیستی سے ہستی کرنے کے لئے استعمال نہیں کیا گیا۔ اور منطقی طور پر ایسا ماننے سے خدا کی ہستی بھی معرض خطرے میں پڑ جاوے گی۔ کیونکہ اگر خدا ہستی سے نیستی کر سکتا ہے۔ تو خدا کو بھی نیستی سے ہستی کی صورت میں پیدا ہونے والا کیوں نہ مان لیا جاوے۔ اس کے علاوہ آپ سرشٹی کے پرواہ سے انادی ہونے کے قائل نہیں۔ لہذا لازمی آیا۔ کہ کوئی ایسا وقت تھا۔ جس سے پہلے خدا نے کبھی دنیا کو نہیں بنایا تھا۔ اسلامی اور مسیحی خیال کے مطابق خدا کی پہلی پیدائش یہی دنیا ہے۔ اس سے پہلے وہ بالکل نکما تھا۔ چونکہ خدا ازلی ہے۔ اس سے لازمی آیا۔ کہ کام کرنے کی قابلیت بھی اس میں ازل سے نہیں تھی۔ لیکن اس دنیا کے پیدا کرنے سے پہلے یک بیک پیدا ہو گئی۔ گویا نیستی ہستی کی صورت میں تبدیل ہو گئی۔ ایسے ہی دیگر صفات کا بھی اس کے ساتھ پیدا ہونا ماننا پڑیگا۔ اس حالت میں اگر صفات و افعال کے مجموعہ کے آدھار (ظرف) کا نام ہی موصوف ہے۔ تو گویا خدا ہی پیدا ہو گیا۔ ایسا ماننا لازمی آئے گا۔

دلیل ۲۔ پس جبکہ خود سوامی جی ایک طرف (بیج و درخت کی مثال میں) علت کو معلول سے پہلے مانتے ہیں۔ دوسری طرف سلسلۂ عالم کو معلول مانتے ہیں۔ . . . . اسلئے کبھی نہیں ہو سکتا کہ سلسلہ عالم اور مادہ علت مادی کے پہلے ہونے کا سمادھان کیا جاتا ہے۔ یہاں بھی مرزی جہالت نے اپنا کرشمہ دکھایا ہے۔ جناب من آپ نے عالم و مادہ کو ہم عمر بتلاتے ہوئے اپنے ذہن میں اس خام خیال کو بھر لیا ہے۔ کہ کوئی ایسا وقت تھا۔ جبکہ مادہ کے وجود اور عالم کے ظہور کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ یہی خیال ویدک سدھانت پر غور کرنے کا موقعہ نہیں دیتا۔ یا جان بوجھ کر ضد کر رہے ہیں۔ پرواہ سے انادی کا سدھانت کے مطابق جب کہ کوئی ایسا وقت تعین ہی نہیں ہو سکتا۔ جس سے اس سلسلہ کا آغاز کہہ سکیں۔ تو پہلے پیچھے کا خیال ہی کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ علت فاعلی کی طرح یہاں بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ کہ ہر سرشٹی کی علت پرکرتی یا مادہ ہوتی ہے۔ جو اپنے معلول سے پہلے موجود ہوتی ہے۔ لیکن مادہ چونکہ قدیم ہے۔ اور خدا بھی قدیم سے دنیا پیدا کرتا رہا ہے۔ اس لئے علت معلول کے سلسلے کے ساتھ سرشٹی پرواہ سے انادی ہے درخت اور بیج کا سلسلہ آغاز آفرینش تک ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے بیج کو پہلے ماننے کی ضرورت ہے۔ لیکن سرشٹی کا سلسلہ ایسا نہیں۔ اس حالت میں ستیارتھ پرکاش کا حوالہ پیش کرنا بھی مرزی جہالت ہے۔ پس ثابت ہے۔ کہ سرشٹی پرواہ سے انادی ماننے پر علت اور معلول کے تعلق میں۔ یعنی علت کے معلول سے پہلے ہونے کے اصول پر کوئی دوش نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ ہر سرشٹی کی علت فاعلی پرماتما اور علت مادی پرکرتی سرشٹی سے پہلے موجود ہوتی ہے۔ اور ایشور و پرکرتی کے انادی ہونے سے یہ سرشٹی کا سلسلہ بھی انادی ہے۔ اگر ایسا نہ مانا جاوے۔ تو ایشور اور پرکرتی دونوں کا وجود نکما ثابت ہوگا۔ اس لئے یہی سچا سدھانت ہے۔ اس میں نہ مہرشی دیانند کی غلطی ہے نہ آریہ سماج کی چالبازی۔ یہ صرف مرزی جہالت کا ثبوت ہے۔ یہ سرشٹی بلیں علت و معلول کے تعلق پر غور نہ کر کے پرواہ سے انادی کے سلسلہ کو ایک معلول کہہ کر بحث کر رہا ہے۔ جو ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یہ تو بہت سے علت و معلول اور کاریوں (علت معلول) کا سلسلہ ہے مجموعہ ہے۔ اس کو صرف علت یا معلول نہیں کہا جا سکتا۔ اوم شم۔

شوک پرستاؤ

آریہ سماج بنوڑ اپنے ہفتہ وار ست سنگ میں مہاشہ دلی رام جی شاد بنوڑ نواسی شوک جنک اچانک مرتیو پر شوک پرگٹ

آریہ سماجک سماچار

آریہ سماج نوناد پروہت سنسکار

مورخہ ۳۰ ماہ ساون کو پرانہ کال آریہ سماج مندر نوناد کا پرویش سنسکار پنڈت دیوان چند جی ودیہ پربھاکر نے کرایا۔ سنسکار کے موقع پر شری پنڈت ٹھاکر رام جی نے منوہر بھجن گائے۔ اور سنسکار کے پشچات پنڈت دیوان چند جی نے منوہر اپدیش کیا۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ یہ سب کام شری بابو امرناتھ جی لالہ بالمکند راج جی ہیڈ ماسٹر کے اُتساہ کا نتیجہ ہے۔

مورخہ ۲۹-ہاڑ سمت ۱۹۹۲ کو لالہ پرسرام جی ساکن پکھوکے ضلع سیالکوٹ کے دو پسروں کا منڈن اور یگیوپویت سنسکار پنڈت دیوان چند جی ودیہ پربھاکر اپدیشک نے کرایا۔ لالہ پرسرام جی نے چار روپیہ سبھا کو ویدپرچار کے لئے دان دیا۔ اور ۴ دکھشنا پنڈت جی کو دی۔

منتری۔ آریہ سماج نوناد

آریہ سماج راہوں ضلع جالندھر میں دھرم پرچار

مورخہ ۲۲/۵ سے مورخہ ۲۵/۵ تک آریہ سماج مندر میں شری پنڈت دلیش راج جی اپدیشک ولت ادھار سبھا گورودت بھون لاہور کے بھجن و دلا منوہر ویاکھیان ہوئے۔ جس میں کافی حاضری تھی۔ اور پنڈت جی کے بھجنوں اور ویاکھیانوں کا پبلک پر قابل تعریف اثر پڑا۔ جس کے لئے میں سبھا کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ جنہوں نے ایسے پرسیہ مہانبھاؤ ودوان کو بھیج کر ہماری سماج کی اُدسنتا کو بنایا۔ فقط

آپ کا شبھ چنتک

پرکاش چندر بھیرڑا منتری آریہ سماج راہوں

آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں کے سماچار

مورخہ ۲/۵ کو بروز بدھوار پنڈت دیو پرکاش کا ہندو جاتی کی اوستھا کے موضوع پر ایک مانہ ویاکھیان ہوا۔ حاضری بہت زیادہ لوگوں پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ پورانک خاص طور پر متاثر ہوئے۔

فتح گڑھ چوڑیاں میں نام کرن سنسکار ۲۰/۵ کو بروز ہفتہ ۔۔ مہاشہ راجندر لڑکے کا نام کرن سنسکار ہوا۔ سنسکار سماج کے جملہ ممبران نے شمولیت کی۔ سنسکار پنڈت دیو پرکاش جی اور برھسپاتی جی نے کروایا۔ لڑکے کا نام دیریندر رکھا۔ مہاشہ راجندر کو نے مبلغ دو روپے سماج کو دان دیا۔ اور حاضرین کا ٹڈو

سے ستکار کیا گیا۔

دھنپت رام بھاٹیہ منتری آریہ سماج ہذا

شہر سلطان میں شاستر ارتھ

شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ میں پورانک پنڈت امرناتھ شاستری اپدیشک سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا نے آکر آریہ سماج کے برخلاف گندہ بکواس شروع کیا۔ اور آریہ سماج کو شاستر ارتھ کا چیلنج دیا۔ جو منظور کر لیا گیا۔ اور جتوئی سے پنڈت وشوناتھ جی آئے۔ لیکن شرائط طے کرتے ہوئے انہوں نے یہ شاستر ارتھ ۲۵/۸ کے لئے ملتوی کر دیا۔ اب اس تاریخ کو مہرشی دیانند کرت گرنتھ وید انوکول ہیں یا پوران اس وشے پر ایک فیصلہ کن شاستر ارتھ ہوگا

ہریش چندر منتری آریہ سماج ہذا

آریہ سماج سنگرور کے سماچار

آج مورخہ ۲۱-جولائی کو ہری الشند اس ولد کالو رام جی گوئی عمر ۲۲ سال نے ۱۷ تاریخ کو آریہ سماج میں درخواست دی۔ کہ میرا پنر بواہ سنسکار سماۃ کنتی دیوی بیوہ لالہ رام چندر اگروال تامل گوئی کے ساتھ کروایا جاوے۔ انترنگ سبھا نے منظوری دیتے ہوئے لالہ آتما رام جی پردھان و ماسٹر موتی سنگھ کو بھی اس شبھ کاریہ کے لئے نشچت کیا گیا۔ پرم پتا کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ شبھ وواہ سنسکار ورمانشہ کے گھر پر یک صد سے زائد آدمیوں کی حاضری میں ہوا۔ حسن اتفاق سے اسی روز ۸ بجے شام کے مہاتما میر سنگھ جی کانی کمبلی والے دو ادھیاپکوں سمیت پروفیسر جے پرکاش جی وکار پیانندر شاستری پدھارے۔ انہوں نے خود شامل ہو کر سنسکار کروایا۔

مہاتما جی چار روز یہاں ٹھہرے۔ پرچار ہر روز راتری کو آریہ سماج میں ہوتا رہا۔ حاضری کافی ہوتی رہی۔ اپدیش کا جنتا پر اچھا اثر ہوا۔ اور پروفیسر جے پرکاش جی نے تیر اندازی کے کھیل دکھا کر پراچین بھارت سجیتا کو جتا دیا۔ حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ اور گورو کل کمیٹی وغیرہ سنگرہ کا کام کیا گیا۔ جس میں لالہ امرت رام جی

خزانچی آریہ سماج کا کام دھنیہ باد یوگ ہے۔ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دے کر دھن سنگرہ کاریہ میں سوامی جی کی امداد کی۔ جس کے لئے ہم ان کا دھنیہ باد کرتے ہیں۔ اوم شم۔

بھگوان داس گپتا اُپ منتری آریہ سماج ہذا

آریہ سماج بھکر کے سماچار

آریہ سماج بھکر میں پنڈت ہر دیال جی مورخہ ۱۸-جولائی کو پدھارے۔ اور چھ دن سماج مندر میں امرت ورشا کی۔ آریہ جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔

آریہ سماج بھکر میں نہری جن شدھ کئے گئے۔ جس کارن پورانک بھائیوں نے سخت ورودھ کیا۔ اب ورودھ گھٹ گیا ہے۔ آریہ ویروں نے ورودھ کو شانتی سے سہن کیا۔

آریہ سماج بھکر کا وارشک اتسو مورخہ ۳۰-اگست سے یکم ستمبر تک منایا جانا نشچت ہوا ہے۔ اچھے ودوان اپدیشکوں تتھا بھجنیکوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ اس سے ایک ہفتہ پہلے پنڈت ہر دیال جی کتھا کریں گے۔ چونکہ نہری جن شدھی کے کارن پورانک بھائی ورودھ کر رہے ہیں۔ اس لئے شاستر ارتھ کے ہونے کی بھی آشا ہے۔ بھکر نواسی بھائی و آریہ سماج ہتیشی سجن کرپا کر کے اتسو میں خود پدھار کر یا کم از کم اپنی شبھ کمائی کے دان کی آہوتی دے کر کرتارتھ کریں۔ نزدیک کے سجن بھی پدھار کر اُتسو کو سوشوبھت کریں۔

آریہ سماج بھکر رشی سے دیانند سماج بھکر کے لئے سخت شوک و نفرت کرتا ہے۔ رسالہ مذکورہ فحش۔ گندہ اشتعال انگیز و فساد برپا کرنے والا ہے۔ اس رسالہ سے آریہ جنتا (ہندو جاتی) میں سخت جوش پھیل رہا ہے۔ آریہ جنتا ایسے گندے لٹریچر کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اس پرستاو کی سوچنا گورنمنٹ پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ اخبارات میں بھیجی گئی ہے۔ تاکہ مناسب کارروائی کی جا سکے۔

نویدک۔ ستیہ نند آریہ منتری سماج بھکر

آریہ سماج کیمبل پور کے سماچار

آج ۲۱/۵ کو لالہ رام داس جی ٹھیکیدار کمیٹی کے ممبر بابو سینیٹر ناتھ جی کا بواہ لالہ ... جی حکیم راولپنڈی نواسی کی سپتری شیلا دیوی کے ساتھ ویدک ریتی کے انوسار کیا گیا۔ بواہ سنسکار پنڈت میتھو رجی نے کرایا۔ اس شبھ اوسر پر ورنتھا کنیا پکش کی اور سے دان کیا گیا۔ ور پکش کی اور سے مبلغ ۵۰ روپے جو کہ نمن پرکار ہے:۔

آریہ سماج کیمبل پور ۷ روپے۔ دیانند مہری جن پاٹھ شالا کیمبل پور ۷ روپے۔ آریہ پتری پاٹھ شالا کیمبل پور ۵ روپے۔ آریہ سماج راولپنڈی ۵ روپے۔ اوشدھالیہ آریہ سماج راولپنڈی ۵ روپے۔ گوروکل پوٹھوہار ۵ روپے۔ آریہ مہیلا ودیالیہ راولپنڈی ۵ روپے متفرق ایک روپیہ۔

اس کے علاوہ آپ نے مندر آریہ سماج کیمبل پور بھی بنوانے کا وچن دیا ہے۔ اڑھائی تین صد روپیہ خرچ تھا۔ آپ نے کئی پرکار کی کوریتیوں کو توڑتے ہوئے اس سنسکار میں راولپنڈی نواسیوں کو تتھا شبھ بھائیوں کو اپنی عملی کارروائیوں سے یہ بتلایا ہے۔ کہ دان کا پریوگ کیسے ہونا چاہیئے۔ آریہ سماج کیمبل پور آپ کا اننت دھنیہ واد کرتی ہے۔

منتری آریہ سماج کیمبل پور

آریہ سماج ہری پور ہزارہ کے سماچار

آریہ سماج ہری پور ہزارہ ۲۸/۳/۵ کو بروز اتوار سپتاہک ستسنگ میں ہون و شانتی پاٹھ کے بعد بہ تفصیل ذیل تجاویز سروسمتی سے پاس ہوئیں:۔

(۱) آریہ سماج مندر میں ایک چپڑاسی ضرور رکھا جاوے (۲) چپڑاسی کی تنخواہ کا انتظام اس طرح پر کیا جائے۔ ہر ایک سبھاسد کے پاس آریہ سماج کی طرف سے ایک ایک دان پاتر رکھا جاوے۔ ہر ایک سبھاسد اپنے اپنے گراہکوں و مترون سے اس دان پاتر میں کم از کم ایک ایک پیسہ ڈلوا دیں۔ اسی طرح پر ایک دان پاتر آریہ سماج مندر میں بھی رکھا جائے۔ جس میں اتوار کے روز ہر ایک سبھاسد کم از کم ایک ایک پیسہ ڈالیں۔ ایک ماہ بعد ان تمام دان پاتروں کو کھول کر دھن کا اندازہ لگایا جائے۔ کہ اس طرح سے کتنی کامیابی ہو سکتی ہے۔

جب تک چپڑاسی کا بندوبست نہیں ہو جاتا تب تک آریہ سبھاسد باری باری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک ایک ہفتہ کے لئے آریہ سماج مندر صبح ۶ بجے کھول کر ۸ بجے بند کریں۔ چنانچہ اس ہفتہ کی ڈیوٹی رائے زادا اشو رام جی نے لی ہے۔ اس کے بعد دوسرے ہفتہ کی ڈیوٹی بندہ سرانجام دیگا۔

ڈاکٹر صاحب کرم نرائن اپ منتری ہذا کی تجویز بسروسمتی سے پاس ہوئی کہ آریہ استریاں بھی ہفتہ میں ایک بار آریہ سماج مندر میں اپنے سپتاہک ست سنگ کیا کریں۔ پہلا ستسنگ ۲۵ ۳ بروز منگلوار کریں۔ بعد ازاں استریاں خود اپنا وقت و دن مقرر کر لیوینگی۔

چندہ ماہواری منتری سماج اکٹھا کر کے خزانچی کے پاس جمع کرا دیوے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا سے قواعد متوافعہ پرتی ندھی کے انتخاب کے منگوائے جائیں۔ اور ساتھ اکت سبھا سے اس ریزولیوشن کی ایک کاپی منگوائی جائے۔ جس سے کہ آریہ سماج مندروں کو براتوں وغیرہ کے استعمال کے واسطے بند کیا ہے۔

البشر داس پردھان سماج ہذا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

آریہ کوئٹہ ریلیف کمیٹی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کوئٹہ ریلیف کمیٹی کو منتری جی آریہ کوئٹہ ریلیف کمیٹی دہلی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ:-

کوئٹہ سے آنے والے پیڑتوں کی سیوا کیلئے دہلی کی تمام آریہ سماجوں کی طرف سے ایک شہر کی آریہ کوئٹہ ریلیف کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جس کے پردھان لالہ نرائن دت جی اور سیکرٹری بابو تند کشور جی کھنہ اور بابو شو چند داس جی تھے۔

۶۔ جون ۱۹۳۵ء سے ۳۰۔ جون تک تقریباً تین ہزار کوئٹہ کے مصیبت زدہ بھائیوں کو کپڑا کھانا وغیرہ سے امداد کی گئی تھی۔ جو کہ دہلی سٹیشن سے گذرے تھے۔

۶۔ جون ۱۹۳۵ء سے ۳۰۔ جون ۱۹۳۵ء تک کوئٹہ سے ۴۱۸ مصیبت زدہ بھائی آریہ کوئٹہ ریلیف کمیٹی کیمپ میں ٹھہرے۔ جن میں سے ۳۸۱ زخمی تھے۔ ان کی کئی روز تک مرہم پٹی کی گئی۔ جو سخت زخمی تھے۔ وہ ہسپتال میں بھیجے گئے۔ ۱۶ ڈاکٹر کیمپ میں آ کر اور ریلوے سٹیشن پر جا کر زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے رہے۔

آریہ کوئٹہ ریلیف کمیٹی نے مفصل ذیل کپڑے کوئٹہ کے مصیبت زدہ بھائیوں میں تقسیم کئے:-

دھوتیاں	۲۵۰	چادریں	۱۷۵۰		
قمیض	۲۰۰	ٹوپیاں	۱۰۰		
دریاں	۱۷۵	چیلی	۱۰۰		
بنیان	۲۵	سلیپر	۲۵		

کپڑا تقسیم کرنے اور بھوجن آدی پر کل ۲۵۰۰ روپیہ صرف ہوا۔

سیکرٹری کوئٹہ ریلیف کمیٹی
آریہ پرتی ندھی سبھا۔ پنجاب۔ لاہور

اردھ شتابدی کو سپھل بنایئے

اس موقعہ پر پنجاب بھر کو آریہ بنا ڈالو!

آریہ بھائیوں کی ہمیشہ سے یہ کامنا رہتی ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا کام اور گورو دنوں دن بڑھتا رہے سبھا نے پچھلے پچاس سالوں میں صوبہ پنجاب میں ویدک دھرم پرچار، دلت اُدھار، ناری اُتھان، سماجک کوریتیوں کے نوارن اور گورو کل پرنالی کے پنراُدھار سکھشا پرچار آدی کھیتروں میں جو کاریہ کیا ہے۔ وہ آپ سے چھپا نہیں ہے۔ سبھا دسمبر ۱۹۳۵ء میں اردھ شتابدی مہوتسو منا رہی ہے۔ اس مہوتسو کو منا کر سبھا بھوشیہ میں کاریہ کرنے کیلئے اپنے آپ کو اور بھی مضبوط کر لینا چاہتی ہے۔ اس موقعہ پر سبھا نے آریہ جنتا سے ۲½ لاکھ روپے کی اپیل کی ہے۔ اس رقم میں سے ایک لاکھ تو وید پرچار و بھاگ کو مستقل کرنے کے لئے اس کے سنگرکوش میں دیا جائیگا۔ ۵۰ ہزار ایک میڈیکل مشن کی قائمی میں خرچ کیا جائیگا۔ ۵۰ ہزار روپیہ گرام پرچار اور نگر کی اپوجنا کے لئے لگایا جائیگا۔ اور ۵۰ ہزار روپیہ ویدوں کا سرل اور سبودھ بھاشیہ کرانے اور آریہ سدھانتوں کے منڈن میں گرنتھ لکھانے کے لئے انوسندھان وبھاگ (ریسرچ ڈیپارٹمنٹ) میں دیا جائیگا۔

ان تجویزوں کی ضروریات اخبارات میں لیکھوں دوارا آریہ جنتا کو بھلی بھانتی بتائی جا چکی ہے۔ یہ اڑھائی لاکھ کی رقم تب تک اکٹھی نہیں ہو سکتی جب تک ہر ایک آریہ پرش اس کے لئے اپنی شکتی بھر کوشش نہ کرے سبھا نے اس موقعہ پر سمارو کے کاریہ میں آریہ پرشوں کو پروا انسا ہنا دینے کے لئے "دلیشواہر یگیہ" کی پدھتی تیار کی ہے۔ اس پدھتی میں منتر یہ بالا چاروں آدلیشوں کی پورتی کی بھاونا بھرنے والے وید منتر رکھے گئے ہیں۔ آریوں کا کوئی تہوار یا اتسو بنا یگیہ کے سپھل نہیں ہوا کرتا۔ اور کوئی یگیہ بنا دکھشنا کے سپھل نہیں ہوتا۔ یہ اردھ شتابدی مہوتسو پنجاب کے سارے آریوں کا تہوار ہے۔ اس کی سپھلتا کے لئے آپ "دلیشواہر یگیہ" کیجئے اور یگیہ کی سماپتی پر اپنی شردھا کے انوسار دل کھول کر دل سے ادھک دکھشنا سبھا کے اردھ شتابدی فنڈ میں دیجئے۔ کم از کم ایک روپیہ آریہ پرش آٹھ آنے استری اور چار آنے بالک دیوے۔ اپنے متروں اور جانکاروں سے بھی یہ یگیہ کرایئے۔ اور نگر کی آریہ سماج کو بھی پریرنا کیجئے۔ کہ وہ اپنے سبھا سدوں اور دوسرے آریہ پرشوں سے یہ یگیہ کرائیں۔ یہ سب سجن بھی شردھا کے مطابق زیادہ سے زیادہ دکھشنا یگیہ کی سماپتی پر اردھ شتابدی فنڈ میں سبھا کو دیں۔

میں پورن آشا کرتا ہوں۔ کہ آپ یہ یگیہ رچ کر تتھا اپنے متروں اور نگر کی آریہ سماج کے سبھا سدوں اور دوسرے آریہ پرشوں سے اسے رچوا کر سبھا کے اردھ شتابدی مہوتسو کو سپھل بنانے میں شکتی بھر کوشش کر کے ویدک دھرم کے پرتی اپنے کرتویہ کا پالن کریں گے۔

رام دیو پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور

اردھ شتابدی کے کام کی لہر

سبھا کے اپدیشک مندرجہ ذیل منڈلیوں میں کام کریں گے:-

(۱) پنڈت سمر سنگھ جی۔ مہاشہ موہن لال جی رہتک۔ جیند۔ گوڑگانوں۔ دہلی۔

(۲) پنڈت پورن چند جی۔ مہاشہ شو نارائن جی۔ پنڈت کھیم چند جی۔ ضلع حصار۔ رہتک

(۳) پنڈت منیشور دیو جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی۔ پنڈت سوم دیو جی۔ مہاشہ امر سنگھ جی ضلع شملہ۔ انبالہ۔ کرنال۔

(۴) پنڈت چندر بھانو جی۔ مہاشہ نتھا سنگھ جی۔ پٹیالہ۔ نابھہ ریاستہائے

(۵) پنڈت رامچندر جی سدھانت شرومنی مہاشہ ادے سنگھ جی۔ ریاست بہاولپور۔

(۶) پنڈت رام سروپ جی پاراشری۔ مہاشہ امرناتھ جی۔ ضلع ہوشیارپور کانگڑہ

(۷) پنڈت لیش پال جی۔ مہاشہ فقیر چند جی ضلع جالندھر۔ لدھیانہ۔ تحصیل موگہ ریاست کپورتھلہ۔

(۸) پنڈت پورن چند جی۔ پنڈت رام چند جی۔ ضلع امرتسر ماجھہ

(۹) پنڈت رام سروپ جی۔ مہاشہ بہاری لال جی ضلع منٹگمری۔ ملتان

(۱۰) پنڈت وشوناتھ جی۔ مہاشہ بالکرشن جی ضلع مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخاں

(۱۱) پنڈت ہردیال جی۔ مہاشہ ہری چند جی ضلع میانوالی۔ ڈیرہ اسمعیل خاں۔ بنوں۔

(۱۲) پنڈت برت پال جی۔ مہاشہ نہر چند جی ضلع جھنگ۔ سرگودھا۔

(۱۳) پنڈت نیرتھ رام جی۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی۔ ضلع لائلپور۔ شیخوپورہ

(۱۴) پنڈت دل پتی جی۔ مہاشہ عبد ریال جی۔ ضلع گوجرانوالہ۔

(۱۵) پنڈت بالمکند جی۔ مہاشہ سالگرام جی ضلع گجرات۔ جہلم۔

(۱۶) پنڈت گوردت جی۔ مہاشہ بلدیو جی۔ مہاشہ ڈگنت رام جی۔ ریاست جموں

(۱۷) پنڈت دیوان چند جی پنڈت نتھو رام جی ضلع سیالکوٹ

(۱۸) پنڈت ہردیال جی۔ پنڈت نتیانند جی پنڈت جگن ناتھ جی۔ ضلع فیروزپور

(۱۹) پنڈت دھرم دت جی۔ مہاشہ آتم دیو جی۔ ضلع گورداسپور گٹوعہ۔ ڈسوزی جیسی

(۲۰) پنڈت اگست منی جی۔ مہاشہ جسونت سنگھ جی۔ میرپور کوٹلی۔ علاقہ جموں

(۲۱) پنڈت ماکفر شرما۔ راولپنڈی کیمبل پور پشاور۔

اعلیٰ زندگی درازی عمر اور لطفِ خانگی کو سچے معنوں میں حاصل کرنے کیلئے

(ہندی ایڈیشن)

سکھ سمپن جیون

نامی کتاب کا غور سے مطالعہ کریں۔ پبلک کی اس قسم کی ضرورت کو دیکھ مصنف نے اپنے دس سالہ تجربہ کی بنا پر ادگی مستند کتابوں کا نچوڑ اس کتاب میں بھر دیا ہے۔ دو سو صفحات کی کتاب صرف دس آنہ میں

ملنے کا پتہ

کوبراج پنڈت وید برت امرت فارمیسی فیروزپور

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ایک ضروری اعلان

(از شری آچاریہ رام دیو جی لاہور)

راولپنڈی کی سناتن دھرم مہا پرتی ندھی سبھا کی زیر پرستی چھپنے والے ہفتہ وار " برہم رشی " راولپنڈی کا دیانند سماج نمبر مجھے دکھایا گیا۔ ایک مضمون مجھے سنایا گیا۔ اس میں رشی دیانند کے متعلق انتہا گرے ہوئے حملے کئے گئے ہیں۔ اور ایسے گندے اشلیل شبد لکھے ہوئے تھے۔ کہ ان میں سے چنڈو خانے کی بو آتی تھی۔ میرے اندر یہ شکتی نہ رہی کہ میں اس چیتھڑے کی ایک بھی سطر اور سن سکوں۔ یا پڑھ سکوں۔ میں نے ورق پلٹے تو میری نظر منشیلو دریدہ دہن اور منہ پھٹ نام نہاد سناتنی پنڈت اکھلانند کے مضمون پر پڑی۔ میں سمجھ سکتا ہوں۔ کہ جس نمبر میں ایسے مضمون ہونگے جیسا میں نے سنا۔ اور ایسے لیکھکوں کی طرف سے ہوں گے۔ جیسے کہ پنڈت اکھلانند مشہور ہیں۔ اس نمبر کے پڑھنے سے ہزاروں آریہ سماجیوں اور لاکھوں رشی بھگت سناتنیوں کو کتنی ٹھیس لگی ہوگی۔ آریہ سماجیوں کا اور انیہ رشی بھگت پرجا کا ایسے مضمون پڑھ کر اشتعال میں آنا قدرتی امر ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ گورنمنٹ اپنے فرض کو ادا کیوں نہیں کرتی۔ اس نے بانیان مذاہب کی توہین کے متعلق جو نیا قانون پاس کیا ہے۔ وہ کس مصرف کا ہے۔ اگر ایسے وقت میں اس سے کام نہیں لیا جاتا۔

ایسا گندہ لٹریچر نہ صرف پبلک مذاق کو بگاڑتا ہے۔ بلکہ حفظ امن میں خلل ڈالنے کی طرف بھی اس کا رجحان ہوتا ہے۔ آریہ سماجوں کے ریزولیوشن برہم رشی کے اس نمبر کے خلاف دھڑا دھڑ آ رہے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کو اس نمبر کو ضبط کرنا۔ اور اس کے نکالنے والوں پر مقدمہ چلانا چاہئے۔ مجھے پتہ لگا ہے۔ کہ جس شخص کا نام اخبار پر بطور ایڈیٹر چھپا ہے۔ اس نے ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کو اطلاع دے دی تھی۔ کہ وہ ایسے گندے نمبر کی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں۔ جس میں رشی دیانند کو دل کھول کر گالیاں دی گئی ہیں۔

اس لئے یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ گورنمنٹ کو اس کی براہ راست خبر نہیں ملی۔ پھر بھی گورنمنٹ خاموش ہے۔

کوہاٹ کے معاملہ میں تو گورنمنٹ نے اخبارات سے ضمانتیں مانگنے اور ان کے ضبط کرنے میں ذرا بھی دیر نہ لگائی تھی۔ کیا گورنمنٹ کے فوجی سپاہیوں کی عزت رشی دیانند کی عزت سے زیادہ توجہ کی محتاج ہے۔ کیا گورنمنٹ کو یہ معلوم نہیں۔ کہ رشی دیانند کروڑوں ہندوؤں کے دلوں کے بادشاہ ہیں۔ اور لاکھوں آریہ سماجیوں کے گورو اور آچاریہ ہیں۔ گورنمنٹ کو اپنا فرض ادا کرنا ہی چاہئے۔ اور کرنا ہی پڑیگا۔ میں آریہ سماجیوں سے پُر زور التجا کرتا ہوں۔ کہ جہاں وہ صبر اور تحمل کو ہاتھ سے نہ دیں۔ وہاں اتنا زوردار اندولن کریں۔ کہ گورنمنٹ کو کارروائی کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑے۔ میں تجویز کرتا ہوں۔ کہ جن آریہ سماجوں نے ابھی پرستاؤ پاس نہ کئے ہوں۔ وہ ۱۱۔ اگست کو ضرور آریہ سماج مندر میں پبلک میٹنگ کر کے پروٹسٹ کا ریزولیوشن پاس کریں۔ کیا گورنمنٹ کو پچھلے تجربہ کی بنا پر معلوم نہیں ہے۔ کہ آریہ سماج کی آرگنائزیشن کتنی زبردست ہے۔ اور یہ سماجی اپنے جان و مال کے نقصان کو تو برداشت کر سکتے ہیں۔ اور رشی دیانند کی توہین جن میں ان کی اور کروڑوں اور ہندوؤں کی گہری عقیدت ہے ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

میں نے آریہ ویر کا آریہ سماج نمبر پڑھا ہے۔ جس کے جواب میں کہا جاتا ہے۔ کہ یہ نمبر نکالا گیا ہے۔ اس نمبر میں کوئی اشتعال انگیز مضمون نہ تھا۔ اس لئے کسی سناتن دھرم سبھا نے اس کے خلاف کوئی پرستاؤ نہیں کیا تھا۔ قدرتی طور پر پنڈت مہر چند جی ایڈیٹر آریہ ویر کی بھجائیں پھڑک رہی ہیں۔ اور وہ اس گندے نمبر کے جواب میں خاص نمبر نکالنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ میں نے ان کو اس نمبر کے نکالنے سے روک دیا ہے۔ ایسا مجیر نمبر جواب کا مستحق نہیں۔ صرف قانونی کارروائی کا مستحق ہے۔ میں پنڈت مدن موہن مالویہ سے پتر ویوہار کر رہا ہوں۔ اور دوسرے سناتن دھرمی لیڈروں سے بھی بات چیت کر رہا ہوں۔ ہم سب لوگ کوشش کریں گے۔ کہ آریہ سنسکرتی کو ماننے والے ایک سنگٹھن میں کام کریں۔ اور ذاتی کے کسی بزرگ کی شان میں کوئی گستاخانہ اشتعال انگیز تحریر یا تقریر نہ کریں۔ رام۔ کرشن۔ بدھ۔ نانک۔ دیانند سناتنیوں اور آریوں کے مشترکہ بزرگ ہیں۔ اور وہ سارے بھارت واسیوں کے مانیہ ہیں۔ اور آریہ جاتی کے سرتاج ہی نہیں بلکہ نین تارو بھی ہیں +

وید جینتی سپتاہ

آریہ پرش ہر سال بڑے انساہ سے وید جینتی سپتاہ کو مناتے ہیں۔ اس سپتاہ میں ہر ایک سماج میں وید منتروں کی کتھا کی جاتی ہے۔ اس سال یہ ہفتہ ۱۴۔ اگست سے شروع ہو کر ۲۱۔ اگست کو ختم ہوگا۔ اس سال "سوم سرور" نام کی حال ہی میں پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی چھپی پستک سے آریوں کے سوادھیائے کے لئے منتروں کا سنگرہ چنا گیا ہے۔ یہ پستک منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور یا گورو کل کانگڑی ہردوار ضلع سہارنپور کے پتہ سے ایک روپیہ ۸ آنے مجلد اور ایک روپیہ ۴ آنے بغیر جلد کے مل سکتی ہے۔ ہفتہ کا پروگرام نیچے دیا جاتا ہے۔ اور آشا ہے۔ کہ سب آریہ سماجیں اس کے مطابق ہر روز کتھا کیا کریں گی +

۱۴۔ اگست	"سوم سرور"	صفحہ ۳ سے ۸ تک
۱۵۔ "	"	" ۸ " ۱۴ "
۱۵۔ "	"	" ۱۴ " ۲۰ "
۱۶۔ "	"	" ۱۴۵ " ۱۵۷ "
۱۷۔ "	"	" ۱۵۷ " ۱۶۷ "
۱۸۔ "	"	" ۱۶۸ " ۱۷۶ "
۱۹۔ "	"	" ۱۹۷ " ۲۰۸ "
۲۰۔ "	"	" ۲۰۹ " ۲۱۸ "

پرکاش وبھاگ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

اردھ شتابدی کا دوسرا ڈیپوٹیشن

اردھ شتابدی کے متعلق دوسرا ڈیپوٹیشن پنڈت بنواری لال جی بی۔ اے پنڈت پورن چند جی اور پنڈت دیوان چند جی بن چکا ہے۔ جو ضلع امرتسر سیالکوٹ تھا جموں کے علاقہ میں کام کرے گا۔ پنڈت بنواری لال جی نے مورخہ ۲۱۔ جولائی کو امرتسر کے ہفتہ واری اجلاس میں پہنچ کر اردھ شتابدی کا سندیش وہاں کے آریہ بھائیوں تک پہنچا دیا ہے۔ جس سے آریہ سماج امرتسر نے اپنا جنرل اجلاس اردھ شتابدی کمیٹی بنانے کے لئے ۲۳۔ جولائی کو بلانے کا نشچے کر لیا ہے۔ امرتسر کے اتساہی سجنوں سے آشا کی جاتی ہے۔ کہ وہ صرف امرتسر سے دس ہزار کی رقم اکٹھی کر کے اس یگیہ میں اپنی آہوتی ڈالیں گے۔

امرتسر کے پشچات پنڈت بنواری لال جی تھا پنڈت پورن چند جی مجیٹھہ میں پہنچ گئے۔ وہاں کی سماج کے منتری مہاشہ کشن چند جی جو آجکل وہاں کی میونسپل کمیٹی کے پردھان ہیں رائے صاحب لالہ امیں چند جی بھلہ پردھان سماج تھا مہاشہ ٹھاکر مل جی نے ان کا بڑی اچھی طرح سواگت کیا۔ اور اپنی گرہ سے پچیس پچیس روپے دئے۔ مہاشہ دربا سی لال جی منتری یووک سماج نے چندہ اکٹھا کرنے میں بڑی امداد دی۔ اور آشا دلائی۔ کہ وہ اردھ شتابدی میں اپنے والنٹیر بھی بھیجیں گے۔ اور مجیٹھہ سے اور روپیہ اکٹھا کر کے بھیج دیں گے۔

سیکرٹری پرکاش وبھاگ
گورودت بھون۔ لاہور

آریہ سماج شملہ کے سماچار

شری مہاشہ چرنجی لال جی پریم یہاں ایک ماس کی رخصت پر پدھارے ہوئے ہیں۔ آپ کے سپتاہک ست سنگوں میں ہر اتوار کو منوہر ویاکھیان ہوتے رہے۔ جن کو شملہ کی جنتا نے بہت پسند کیا۔ حاضری غیر معمولی تھی۔ ہر ایک لیکچر کے بعد آپ نے "آریہ مسافر" کے گراہک بننے کیلئے اپیل کی۔ اور اسی وقت ۲۵ کے قریب گراہک بن گئے۔ اس کے علاوہ مبلغ ۳۵ روپے لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے جمع ہوئے۔ ایک خاص ویاکھیان مورخہ ۲۵ کو آواگمن پہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مصطفیٰ کمال پاشا نے مذہبی حکومت کو کس طرح مٹا ڈالا

ٹرکی میں ہمیشہ کے لئے خلافت کا خاتمہ کر دیا

خانقاہوں اور درسگاہوں میں زبردست انقلاب

تعداد ازدواج میں نمایاں تبدیلی

(ایک فرانسیسی اخبار نویس کے خیالات)

آرڈی بیا ہلین نے فرانس کے مشہور و معروف اخبار "ود" میں ترکی جمہوریت اور مصطفیٰ کمال کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے۔ اور اس معاشرتی انقلاب کو جو مصطفیٰ کمال کے ہاتھوں ترکی میں کیا گیا بہت سراہا ہے۔ ہم مضمون نگار کے خیالات ناظرین مسافر کے پیش نظر کرتے ہیں۔ تاکہ قارئین خود اس کا اندازہ کر لیں۔ کہ ترکی میں جو معاشرتی انقلاب رونما ہوا ہے۔ وہ کہاں تک احکام اسلامی کے مطابق یا مخالف ہے۔

فیسزم یا ہٹلرزم کو اطالیہ یا جرمنی میں جو قوت حاصل ہوئی۔ اس سے کہیں زیادہ مصطفیٰ کمال پاشا کی تحریک نے ترکی میں کام کیا۔ اور یہ کہنا مبالغہ نہیں۔ بلکہ اصل واقعہ سے کم ہوگا۔ کہ مصطفیٰ کمال کے دور میں ٹرکی نے چند سال میں جو ترقی کی اتنی ترقی ٹرکی میں گذشتہ پانچ چھ صدی میں نہیں ہو سکی تھی۔

لینن کی طرح مصطفیٰ کمال کو ملک کے معاشرتی ڈھانچے ہی کو توڑ کر گرا دینا نہیں تھا۔ بلکہ انہیں ایک الہام من اللہ مذہب کو بھی برباد کر دینا تھا۔ ٹرکی کی سلطنت ایک مذہبی سلطنت تھی۔ اس کا اخلاق اس کے قوانین طریق حکمرانی یا لہات تجارتی کاروبار و فنون وغیرہ تمام مذہب اور احکام قرآنی کے مطابق تھے جن کی تلقین حضرت محمد رسول اللہ نے ساتویں صدی عیسوی میں کی تھی۔

یہ ظاہر ہے۔ کہ مذہب کا اثر جذبات انسانی پر بہت زیادہ ہوا کرتا ہے۔ یہ غیر ممکن تھا۔ کہ ٹرکی کی سلطنت کو بلا ایک دنیاوی سلطنت بنائے ہوئے مذہب کے اثرات کو زائل کر دیا جائے۔ کمال اتاترک نے یہی کیا۔ اور اس مقصد میں ان کی کامیابی دنیا کے عجائبات میں سے عجائب روزگار کی حیثیت رکھتی ہے۔

قدیم ترکی سلطنت کی مذہبی حیثیت اس ملک میں خود وہاں کے سلطان کی ذات ہی سے نمایاں تھی۔ جو سلطان بھی تھے اور خلیفہ بھی۔ دوسرے لفظوں میں انہیں دنیاوی اور روحانی دونوں ہی اقتدار حاصل تھا۔ جب کمال اتاترک نے استنبول کی حکومت سے قطع تعلق کیا۔ جیسے وہ غیر ملکیوں کے ہاتھ ٹرکی کے فروخت کرنے کا ملزم قرار دے رہے تھے۔ تو انہوں نے انگورہ کی مجلس ملیہ ٹرکی میں سلطان محمد ششم کی معزولی کا اعلان کیا۔

ٹرکی میں خلافت کے ساتھ شہنشاہیت کا بھی خاتمہ کیا گیا۔ مجلس ملیہ ٹرکی کے بعض ممبران نے مخالفت کی اور تمام ممبران میں ہم آہنگی باقی رکھنے کے لئے اتفاق رائے سے یہ طے کیا گیا۔ کہ شہنشاہیت کا تو فوراً ہی خاتمہ کر دیا جائے۔ لیکن مسئلہ خلافت کو کچھ دنوں کے لئے ملتوی رکھا جائے۔ مجلس ملیہ ٹرکی نے اس حق کو اپنے لئے محفوظ کر لیا۔ کہ وہ آئندہ خلفا کا تقرر خود کریگی۔ اور سابق حکمران خاندان کے ممبران سے خلیفہ منتخب کر لیا کریگی۔ جب سلطان محمد ششم دہشت زدہ ہو کر خفیہ طور سے ایک برطانوی جہاز پر ٹرکی کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر فرار ہو گئے۔ تو ٹرکی کی مجلس ملیہ نے شاہزادہ اور ولی عہد عبدالمجید کو جن کی عمر ۵۰ سال کی تھی خلیفہ منتخب کر لیا۔ معاہدہ لاسین اور ٹرکی میں قیام جمہوریت کے اعلان کے بعد مجلس ملیہ ٹرکی نے ۳۔ مارچ ۱۹۲۴ء کو کثرت رائے سے یہ طے کر دیا کہ ٹرکی سے ہمیشہ کے لئے خلافت کا خاتمہ کر دیا جائے۔ یہ تاریخ اس لئے ایک یادگار تاریخ قائم رہیگی کہ اسی تاریخ کو ٹرکی کو دنیاوی سلطنت بنانے کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اسی تاریخ کو وہ تمام مذہبی سکول جن میں صرف قرآن کی تعلیم دی جاتی تھی بند کر دئے گئے۔ قاضیوں کی وہ مذہبی عدالتیں توڑ دی گئیں۔ جن کی قاضی صدارت کرتے تھے۔ اور جو وزرات مذہبی وکارہائے خیر کے رکن ہوا کرتے تھے۔ مذہب اور سلطنت کی اس علیحدگی سے ملک کے مختلف حصوں اور شہروں میں جو تغیرات ہوئے ان کا دہرانا فضول ہے۔

مصطفیٰ کمال کی یہ آواز اسلام کے خلاف ایک الٹمیٹم کی حیثیت رکھتی تھی۔ اور اس کے بعد یہ ظاہر ہوا۔ کہ اسلام کی طرف انگلی اٹھانا کتنا خطرناک تھا۔ لیکن کمال اتاترک کے جوش اور مسلسل محنت نے جو وہ سلطنت ٹرکی کو دنیاوی سلطنت بنا دینے۔ اور ان ترقیوں کو حاصل کرنے میں جس کے وہ خواہاں تھے صرف کر رہے ہیں۔ ان کی مشکل کو آسان کر دکھایا۔

چند ہی ماہ کے بعد ایک دوسرا حکم نافذ ہوا۔ اور وہ ٹرکی ٹوپی کے استعمال کی ممانعت کا تھا۔

اس پر اس سے کم چیخ پکار نہیں ہوئی تھی کہ منصب خلافت کو توڑنے پر ہوئی۔ مشرقی ممالک میں ٹوپی ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے۔ ٹرکی میں ایک زمانہ وہ تھا کہ یہانتک کہ اگر کسی شخص کو قوم میں ذلیل کرنا ہوتا تھا تو اس کی اس وقت کی تصویر اخبارات میں شائع کر دی جاتی تھی۔ جب کہ وہ ہیٹ لگائے ہوئے تھا۔ ٹرکی کی گلیوں میں اگر کوئی شخص ہیٹ پہنے ہوئے نظر آتا تھا۔ تو پولیس اسے گرفتار کر لیتی تھی۔

۱۹۲۵ء کے موسم بہار میں مصطفیٰ کمال نے یہ حکم نافذ کیا۔ کہ فوجی ٹوپی میں ایک قسم کا چھجا آگے بڑھا دیا جائے۔

مصطفیٰ کمال نے اس کے بعد دوسرا قدم بڑھایا۔ اور یکم ستمبر ۱۹۲۵ء کو آپ اناطولیہ کے ایک گاؤں دواں میں جو سمندر اور انگورہ کے درمیان ہے ایک عام دعوت میں ہیٹ پہنے ہوئے آئے۔ اسی وقت آپ نے تبدیلی و اصلاح لباس کی زبردست مہم شروع کر دی۔

پہلے آپ نے سرکاری عمال کو حکم دیا۔ کہ وہ ہیٹ استعمال کریں۔ اس کے بعد آزاد خیال طبقہ نے ان کی اتباع شروع کر دی۔ یہ تحریک جہاں تک تقویت پذیر ہوئی۔ کہ یکم دسمبر ۱۹۲۵ء کو ترقی کی مجلس ملیہ نے قریب قریب باتفاق رائے (صرف دو رایوں کا اختلاف تھا) سے یہ طے کیا۔ کہ ٹرکی ٹوپی کا استعمال ٹرکی میں ممنوع قرار دیا جائے۔ اور اس کی جگہ ہیٹ استعمال کی جائے۔ اس پر شور و غل مچا۔ لیکن قانون نافذ رہا۔ تمام ترک ہیٹ استعمال کرنے لگے۔ ترکوں کے نزدیک ہیٹ کا استعمال لباس کی کوئی خاص تبدیلی کی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ بلکہ ہیٹ اس کا نشان تھی۔ کہ انہیں دماغی ترقی و تفوق حاصل ہو گیا۔ اور انسان آزاد روح نے مذہبی جذبات پر فتح حاصل کر لی۔

ٹرکی جمہوریت نے اس کے بعد اور آگے قدم بڑھایا۔ یا ابھی حال میں ۳۔ دسمبر ۱۹۳۴ء کو ٹرکی جمہوریت نے اس قانون کو نافذ کیا۔ جس کے ذریعہ سے علمائے مذہب کو بھی اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنا مذہبی لباس صرف مذہبی عبادت گاہوں میں یا عبادت کے مواقع پر استعمال کر سکتے ہیں۔

مذہبی درسگاہوں کی جگہ جو ۳ مارچ ۱۹۲۴ء کے حکم سے بند کر دئے گئے جدید طریقے کے دنیاوی سکول بچوں اور بچیوں دونو ہی کے لئے کھولے گئے۔ اس کے بعد دو اور اہم انقلاب رونما ہوئے۔ ایک یہ کہ ان مدرسوں کی نوعیت ۲۱ مئی ۱۹۲۸ء کے حکم کے مطابق بین الاقوامی رکھی گئی۔ اور دوسرے یہ کہ عربی رسم الخط کی جگہ لاطینی رسم الخط قبول و رائج کیا گیا۔

رسم الخط کی تبدیلی سے بڑی سہولت ہو گئی۔ ایک چھاپہ خانہ کو پہلے ایک کتاب چھاپنے کے لئے ۴۱۲ بکس ٹائپ کے استعمال کرنے پڑتے تھے۔ اور اب اس کام کے لئے ۹۰ بکس کافی ہونگے۔

ہر جگہ پر خواہ مسجد ہو یا خانقاہ دوکان ہو یا کھلی ہوئی جگہ پبلک کورس پڑھائے جاتے ہیں۔ اس کام کو آگے بڑھانے کیلئے مصطفیٰ کمال نے ملک میں دور دور تک اس کا پروپیگنڈا کیا۔ انہوں نے تمام آبادی کو یکجا کیا۔ اور تختہ سیاہ پر کھریا سے کر بتایا۔ کہ لاطینی رسم الخط عربی رسم الخط کے بہ نسبت کس قدر سہل ہے۔ پہلے ۸۵ فیصدی آبادی بالکل جاہل اور ان پڑھ تھی۔ آج ۲۰ لاکھ سے زیادہ بالغ آبادی لکھنا پڑھنا جانتی ہے۔

ٹرکی میں دنیاوی امور کی تعلیم سخت اور لازمی دی جاتی ہے۔ تمام تعلیمی مشنری سلطنت کی نگرانی میں ہے۔ مردوں اور عورتوں کو ایک ساتھ اور مخلوط حیثیت سے تعلیم دی جاتی ہے۔ مخلوط تعلیم کا یہ طریقہ تمام ابتدائی قانون مدارس اور جونیر کالجوں میں رائج کر دیا گیا ہے۔ چند شمار و اعداد ہی سے ظاہر ہو جائے گا۔ کہ دس برس میں ٹرکی نے تعلیم کے میدان میں کتنی ترقی کی ہے۔ ۱۹۲۳ء میں ابتدائی سکولوں میں لڑکوں کی ۲½ لاکھ تھی لیکن ۱۹۳۳ء میں یہ تعداد ۳ لاکھ ۶۶ ہزار ہو گئی۔ اسی طرح ۱۹۲۳ء میں ابتدائی سکولوں میں لڑکیوں کی تعداد ۵۰ ہزار تھی۔ اور اب ۲ لاکھ ہے۔

ٹرکی کے پاس سوائے قرآن پاک کے کوئی قانون نہ تھا۔ جس کے اصول کے ماتحت ایک

مقدس قانون شرعی کے نام سے نیاز کیا گیا تھا۔ انیسویں صدی میں ایک نیا قانون مجدیہ کے نام سے نافذ کیا گیا۔

فروری ۱۹۲۶ء میں محض ایک قلم کی جنبش سے یہ قانونی عمارت منہدم کر دی گئی۔ اور ترقی کی مجلس ملیہ نے لیرپین سول کوڈ کو بجائے اس قانون کے رائج کر دیا۔ یہ قانون سوئٹزرلینڈ میں ۱۹۱۲ء سے جاری ہے۔ فرانسیسی قانون اس لئے منظور نہیں کیا گیا۔ کہ وہ ٹرکی کے مناسب حال نہ سمجھا گیا۔

جدید اختلافات نے عورتوں کی پوزیشن دیا بالکل بدل دیا۔ سب سے پہلے تو کمال پاشا نے عورتوں کی حرم کی زندگی کا خاتمہ کیا۔ اور انہیں پردہ سے نکال کر بازار میں کھڑا کر دیا۔ نقاب و حجاب کا کوئی سوال ہی باقی نہ رکھا ۱۹۲۶ء میں اپنی طرف سے طرح میز میں اس ناچ پارٹی زبال) کا انتظام و اہتمام کیا جس میں مرد اور عورت دونوں ملکر ناچتے ہیں۔

نئے قانون کے مطابق ٹرکی میں عورتوں کو مساوی حیثیت دے دی گئی۔ شادی کو ایک سول ذمہ واری قرار دیا گیا۔ تعداد ازدواج کو ممنوع کر دیا گیا۔ اور عورتوں اور بچوں کے وہ تحفظات کئے گئے جن کا وجود قرآن مجید میں بھی نہیں ہے۔

قرآن مجید نے صنعت و حرفت کی ترقی

میں بھی مداخلت روا رکھی تھی۔ پیغمبر نے انسانوں اور حیوانوں کی تصویر کشی کی ممانعت فرمائی تھی۔ جس سے نقاشی وغیرہ ممنوع ہو گئی تھی یا کم از کم محدود۔ کمال اتاترک نے اس سلسلہ میں غیر معمولی جسارت سے کام لیا۔

انہوں نے خود اپنی تصویر پینٹ کرائی۔ اور ہر طرح کے اور ہر موقع کے مجسمے بنوائے۔ ٹرکی میں کوئی شہر ایسا نہیں ہے جہاں مصطفےٰ کمال کا مجسمہ نہ ہو۔ اور اس کا اعزاز و احترام نہ کیا جاتا ہو۔ افسران سرکاری کی طرف سے عوام کی برابر ہمت افزائی کی گئی۔ کہ وہ فنون لطیفہ کی طرف خاص طور سے توجہ کریں۔

موسیقی کے احیاء کا کام ابھی باقی تھا۔ مشرق میں مذہب اور روایات دونوں کے ماتحت اس پر پابندیاں تھیں۔ انیسویں صدی میں گانا بجانا ٹرکی میں رائج ہو گیا تھا۔ لیکن صرف مخصوص طبقہ کو ناچ گانے کا ذوق تھا۔ عوام کو اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ کمال پاشا نے موسیقی کی تعلیم کو عوام میں عام کرنا چاہا۔ ریڈیو کے ذریعہ موسیقی گانے بجانے کا پروپیگنڈا کیا گیا۔ لوگ اس کے عادی بنائے گئے۔ اور اس کے بعد گانے کا نصاب اور اس کے سکول قائم کئے گئے۔ انگورہ میں گانے کا ایک نارمل سکول اور مشہور ریسیڈنسی

آرکیسٹرا ہے۔

ان تمام مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کمال اتاترک نے دنیائے اسلام میں کتنا انقلاب پیدا کر دیا۔

وہ کوئٹہ جا کر اپنی آنکھوں کے سامنے کھدوائی کرا سکتے ہیں۔

سیکرٹری کوئٹہ ریلیف کمیٹی

آریہ پرتی ندھی سبھا۔ پنجاب۔ لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور
کوئٹہ ریلیف کمیٹی

اطلاع

کوئٹہ پیڑتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ... کی طرف سے انتظام کیا گیا ہے۔ کہ جن جن کی ... دکانیں ہیں۔ وہ ا۔ے۔جی۔جی کو ایک درخواست لکھ کر پاس حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اس ...

تمام ہندوستان۔ برھما اور لنکا تک عالمگیر شہرت رکھنے والا

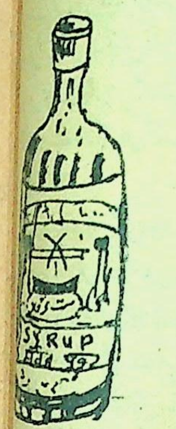

قیمت ۸/ع تلوار مارکہ شربت فولاد مت قیمت ۸/ع

ایک دفعہ ضرور استعمال کریں۔ ہمیشہ کیلئے شیدا نہ بن جائیں تو ہمارا ذمہ۔ کیونکہ اس میں فولاد کو خمیر ... اور آنولے کے صرف جڑی بوٹیوں کا عمل کر کے شامل کیا گیا ہے۔ اور ایسی ادویات ملائی گئی ہیں۔ جن سے جسم میں نئی طاقت اور تر و تازگی حاصل ہوتی ہے۔ اور دنیاوی مشغلوں کا مقابلہ کرنے کیلئے قوت مردانگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر آپکی صحت گر گئی ہے۔ معدہ و جگر کمزور ہو گئے ہیں۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا۔ جسم میں کمزوری آ گئی ہے۔ تو آپ فوراً تلوار مارکہ شربت فولاد مت کا استعمال شروع کر دیں۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے اور ہر جگہ ملتا ہے

اپنے شہر کے دوافروشوں سے تلوار مارکہ دیکھ کر خرید یں۔ قیمت چالیس خوراک کی بوتل ۸/ع۔ ایجنسی کے لئے:۔ گپتا اینڈ کمپنی چندر گپت اوشدھالیہ ...

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

عمدہ چھپائی — بڑھیا کاغذ

ویدک روپنی

پرتھم کھنڈ — قیمت ایک روپیہ

دوسرا کھنڈ — مجلد ۸/ع

{لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھئے ودیا النکار آچاریہ گورو کل کانگڑی}

یہ وہی گرنتھ ہے جب پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے۔ آریہ اخبارات آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے۔ ویدک کھوج کی باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے۔ ہر روز کیلئے ایک ایک پراتھنا مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا ہے۔ اس کے بعد منتر وار پراتھنا کی گئی ہے۔ آخر میں بھاشا ... دے دیا گیا ہے۔ ہر ایک ماہ کے شروع شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین کھنڈوں میں چھپ رہا ہے

پرتھم کھنڈ میں ۴ ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ .... قیمت ایک روپیہ (عہ)

دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج اور کارتک چار ماہ ہیں .... " ایک روپیہ (عہ)

تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن چار ماہ ہیں .... " ایک روپیہ (عہ)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوائیے۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی

ملنے کا پتہ:۔ منیجر۔ پستک رچنا وبھاگ۔ گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور۔ (یو۔پی)

نوٹ:۔ یہ گرنتھ شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ ... انارکلی لاہور سے بھی مل سکتا ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ واری آرگن۔ یادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो ॐ विश्वमार्यम्

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ار

آریہ مسافر

ہفتہ وار — لاہور

ایڈیٹر:۔ چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक आर्य्य मुसाफिर लाहौर

جلد ۶ | ۔ مورخہ ۲۷ ساون سمت ۱۹۹۲ بکرم۔ دیانند آبد ۱۱۱ مطابق ۱۱۔ اگست ۱۹۳۵ء | نمبر ۳۲

تصنیف کو سماج کی سے جاؤ ہر طرف

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔
۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھ ادیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک انتی کرنی۔
۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔
۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔
۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی انتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے۔
۱۰۔ سب منشوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ست ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول اِیشور ہے۔
۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرب شکتی مان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو دیاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔
۳۔ وید سب ست ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا، سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔
۴۔ ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگنے میں سروا اُدیت رہنا چاہئے۔

آج کے لیکھ

پرچار کا ربہ انیت اپیوگی ہے۔ (شری سوامی سوتنترانند جی)
آریہ پرتی ندھی سبھا سے اسہیوگ (شری پنڈت لال چند جی)
ڈسپلن کی کمی۔ (شری چمن لال جی)
سورگیہ پنڈت بھیم سین جی (شری پنڈت جے دیو جی)
میں کیسے آریہ سماجی ہوا۔ (شری ماسٹر آتما رام جی)
پورانک اور مسلمان کی دوستی (شری کندن لال جی)
ایشور سنبندھی پرشنوں کا اُتر (شری پریم چند جی)
سرشٹی پرواہ سے انادی ہے۔ (شری پنڈت وشو ناتھ جی)
گورکل اندرپرستھ کے برہمچاری (مکھیا دھشٹاتا)
شملہ میں ایک ماہ (ایڈیٹر)
ایک لاکھ ستیارتھ پرکاش (پرکاش وبھاگ)
اردھ شتابدی بلیٹن (اردھ شتابدی کمیٹی)
"آریہ مسافر" کے پریمیوں کا پرتچے۔
آریہ سماجک سماچار۔ ایڈیٹوریل نوٹ
کوئٹہ ریلیف۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی سوچنائیں۔

کامیابی کا راز

انہیں سلطنت کا گھمنڈ ہے ہمیں اپنے فقر پہ ناز ہے
رہ حق میں جان پہ کھیلنا یہی عاشقوں کی نماز ہے
ہمیں کیا ڈرانے ہیں تیغ سے ہمیں اس سے ڈر ہو کس لئے
نہ ادھر ہے دست مصلحت نہ ادھر جبین نیاز ہے
وہ جفا پہ کرتے رہیں جفا لب شکوہ یاں ہو رسا ہوا
یہی صبر بام عروج ہے یہی کامیابی کا راز ہے
سوئے غیر حق تو یہ گردنیں نہ کبھی جھکیں نہ کبھی جھکیں
انہیں لوگ جا کے بتا تو دیں کہ یہ فوج صدق نواز ہے
بخوشی سعید غم آشنا یہ کہ کے دار پہ چڑھ گیا
جو فنا ہو خدمت قوم میں وہ شہید عمر دراز ہے

صرف ۲ اَر میں بہت خوبصورت ٹینس شرٹ تلک ہوزری فیکٹری ہاپڑ منڈی (برانچ انارکلی) لاہور سے خریدیں (مینیجر)

امرت الیکٹرک پریس گوالمنڈی نزد امرت دھارا لاہور میں مہاشہ چرنجی لال پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر واقع گورودت بھون لاہور سے شائع ہوا۔

آریہ سماجک سماچار

آریہ سماج سرگودھا کے سماچار

آریہ سماج سرگودھا بلاک نمبر ۲ کا وارشک اتسو مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۱-۱۲-۱۳ اسوج سمت ۱۹۹۲ کو ہونا مقرر ہوا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے اپدیشک کوٹی کے اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ سرگودھا نواسیوں کا حق کرتویہ ہے کہ وہ سب درشن سماگم کریں۔

(مدن لعل منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ کمار سبھا عارف والا کا شالانہ چناؤ

مہاشہ وزیر چند جی پردھان۔ مہاشہ جگن ناتھ جی اپ پردھان۔ مہاشہ وید پرکاش جی منتری۔ مہاشہ کستوری لعل جی خزانچی۔

ممبران انترنگ سبھا۔ مہاشہ سندر داس جی مہاشہ ہربنس لال جی۔

روزانہ ست سنگ:۔ ہر روز شام کے وقت آریہ کمار سبھا عارف والا کا ست سنگ ہوتا ہے جس میں کماروں کو سندھیا سکھلائی جاتی ہے۔

ویدک لائبریری:۔ ہر اتوار ست سنگ کے بعد لائبریری کی کتابیں دی جاتی ہیں۔ اور ہر روز شام کے وقت عام پبلک کے فائدے کے لئے اخبارات مثلاً پرتاپ۔ ہندی ملاپ۔ آریہ مسافر۔ آریہ ویر۔ ریفارمر۔ ارجن (ہندی) وغیرہ رکھی جاتی ہیں۔

نوٹ۔ ممبران کی تعداد تیس سے زائد ہے۔

(وید پرکاش منتری آریہ کمار سبھا۔ عارف والا)

ویدک کنیا مہا ودیالیہ امرتسر

اس سال کے نتائج بھی حسب معمول تسلی بخش رہے ہیں:

ہندی بھوشن	۱۲ میں سے	۱۲	پاس
میٹرک انگریزی	۲ میں سے	۲	پاس
مڈل	۱۱ میں سے	۱۰	پاس

ہندی بھوشن کی پریکشا میں اس ودیالہ کی دو لڑکیاں ضلع بھر میں اول اور دوم رہیں۔ اور پتری تارا دیوی تمام پنجاب میں سرگرم رہی۔ اس ورش سے ہندی پربھاکر کی کلاس بھی جاری کر دی گئی ہے۔ اور گرمیوں کی رخصتوں کے بعد لڑکیوں کے لئے آیوروید کورس بھی جاری کرنے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ آریہ سماج مندر کے اوپر دوسری منزل کی عمارت ودیالیہ کے لئے مکمل ہو گئی ہے۔ کل لڑکیوں کی تعداد ۲۰۰ سے زیادہ ہے۔ اور ماہوار خرچ بھی ہزار روپیہ ہے۔ (کیشپ چند سیکرٹری)

آریہ سماج پاک پٹن کے سماچار

آریہ سماج پاک پٹن کے ساپتاہک ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ حاضری ۲۵ اور تیس کے درمیان ہوتی ہے۔ اگنی ہوتر پرارتھنا اپاسنا کے بعد دھرم اپدیش ہوتا ہے۔ آریہ مسافر پرکاش ریفارمر سے ضروری سوچنائیں سنائی جاتی ہیں۔ جب سے محکمہ نہر اور ریلوے کے اتساہی سجنوں نے کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ آریہ سماج ترقی کر رہا ہے۔

ہمارے مانیہ بزرگ لالہ گوڑمل جی کی پتری جس کا دو وہ چھ ماہ ہوئے لالہ دلیس راج جی منتری آریہ سماج چیچہ وطنی کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا تھا جو کہ سرگباش ہو گئی ہے۔ آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ میں بڑی سہانوبھوتی سے شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور نشچے ہوا کہ ہمدردی کے پتر لالہ گوڑمل جی و لالہ دلیس راج جی کو بھیجے جاویں۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ملتان کا پرستاؤ

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء کا یہ ہفتہ واری اجلاس نیلنگر ریاست حیدر آباد دکن میں آریہ سماج مندر کے گرائے جانے اور سامان وغیرہ ضبط کئے جانے کے خلاف پُر زور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور ریاست کے حکام سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس مندر اور سامان کو واپس آریہ سماج کے حوالے کر دے۔ نیز منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی اور آریہ پرتی ندھی سبھا گوروِن بھون لاہور سے نویدن کرتا ہے کہ اس کے متعلق جلدی ہی ضروری کارروائی کی جاوے۔ تاکہ آریہ سماج کے حقوق کی حفاظت ہو سکے۔

(رام پرکاش)

آریہ سماج سیالکوٹ کا پرستاؤ

آریہ سماج سیالکوٹ کا یہ ساپتاہک ست سنگ گورنمنٹ کی توجہ اخبار برہم رشی کے دیانند سماج نمبر کی طرف دلاتا ہے جس میں رشی دیانند جی پر بیہودہ اور اشتعال انگیز الزامات لگائے گئے ہیں۔ نیز آریہ سماج آریہ کنیا پاٹھ شالا لاڑکانہ پر کمینے حملے کئے گئے ہیں۔ ان سے آریوں کے دلوں کو سخت ٹھیس پہنچی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ سے پُر زور الفاظ میں درخواست ہے۔ کہ اخبار مذکور کو ضبط کر کے اس کے ایڈیٹر۔ پرنٹر۔ پبلشر کے خلاف مناسب کارروائی کی جاوے۔

(رام لال شرما)

اردھ شتابدی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی نزدیک آ رہی ہے۔ آریہ سجنوں کو یہ سوچیت کیا جا چکا ہے کہ "دلیپوانز گیہ ودھی" کی پستکیں تیار ہو چکی ہیں۔ ہر ایک آریہ پریوار کو یہ یگیہ بڑے سمارودھ سے کرنا چاہئے۔ اور ایک روپیہ فی آریہ پرش۔ آٹھ آنے فی استری۔ اور چار آنے فی بالک دکھشنا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اردھ شتابدی فنڈ میں دینی چاہئے۔ آریہ سماجوں کو دلیپوانز گیہ ودھی بھیجی جا چکی ہے۔ اگر اور زیادہ کاپیوں کی کسی سماج کو ضرورت ہو۔ تو دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے منگوا سکتے ہیں۔

(پرکاش ویبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

سناتن دھرم سبھا بھیرہ میں ایک سنیاسی مہاتما آئے ہوئے ہیں۔ جن سے مہاشہ ہری رام جی پردھان آریہ سماج کا وارتالاپ شروع ہو گیا تو آپ نے مانس کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے نہایت ہی خجالت اٹھائی ہے۔

آریہ سماج بھیرہ کے سابق پردھان ملک روشن لعل جی دہلی تشریف لے گئے ہیں۔ اور وہیں قیام کریں گے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ انہیں آریہ سماج کی سیوا کے لئے زیادہ ہمت دے۔

آریہ بال سبھا قائم ہو گئی ہے جس کے پردھان مہاشہ ادم پرکاش جی آنند اور منتری مہاشہ ادم پرکاش جی ملہوترہ مقرر ہوئے ہیں۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ کمار سبھا جنڈیالہ کا چناؤ

مورخہ ۲۴ جولائی بروز بدھوار آریہ سماج مندر جنڈیالہ میں آریہ کمار سبھا جنڈیالہ کا سالانہ چناؤ کیا گیا۔ اور سروسمتی سے مندرجہ ذیل ادھکاری چنے گئے:۔

(۱) پردھان۔ مہاشہ تیرتھ رام جی اپ پردھان
(۲) منتری:۔ پنڈت جے پال جی شاردا
(۳) خزانچی:۔ مہاشہ بیج ناتھ جی دگل
(۴) پستکالیہ ادھیکش:۔ مہاشہ جگدیش چندر جی

اس کے بعد سالانہ رپورٹ سنائی گئی۔ اور دو نئے انتخاب پر اتفاق رائے کئے گئے۔ اور اس کے بعد انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

مہاشہ رام پرکاش جی۔ مہاشہ اومکار ناتھ جی۔ مہاشہ ترلوچن جی۔ مہاشہ جگجیت رائے جی۔ مہاشہ پشتر رائے جی۔ مہاشہ راجندر پال جی۔

مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء کو آریہ کمار سبھا جنڈیالہ کا ہفتہ واری اجلاس ہوا۔ جس میں سروسمتی سے یہ پرستاؤ پاس ہوا:۔

برہم اخبار کا دیانند سماج نمبر دل کو چوٹ لگانے والے مضامین سے پر ہے۔ اس میں آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی مہاراج کے برخلاف سخت بکواس کی گئی ہے۔ اس لئے آریہ کمار سبھا جنڈیالہ کا یہ اجلاس سخت پروٹسٹ کرتا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب جلد از جلد اس اخبار کی ضبطی کے لئے احکام صادر کرے۔ اور ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر کے خلاف مناسب کارروائی کو عمل میں لائے۔

(منتری کمار سبھا ہذا)

آریہ یوک سماج فیروزپور کے سماچار

آریہ یوک سماج فیروزپور شہر نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن اپنے جلسہ منعقدہ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء میں متفقہ رائے سے پاس کیا۔

آریہ یوک سماج فیروزپور شہر کا یہ جلسہ بدنام اخبار "برہم رشی" کے دیانند سماج نمبر پر نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ جس میں کہ مہرشی سوامی دیانند جی کی ذات پاک پر بیہودہ الزام لگا کر نہایت فحش بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم گورنمنٹ سے پُر زور الفاظ میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اخبار مذکورہ کے ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لا کر آریہ نوجوانوں کے مجروح دلوں کو شانت کرے۔ نیز مندرجہ بالا ریزولیوشن کی کاپیاں ہز ایکسیلنسی حضور گورنر صاحب پنجاب و دیگر اخبارات کو بھیجی جاویں۔

(منتری یوک سماج ہذا)

CC-0. Gurukul Kangri Collection

آریہ مسافر لاہور

مورخہ ۱۱-اگست ۱۹۳۵ء

پنجابی آریوں کے امتحان کا وقت

اہالیان پنجاب کو عموماً زندہ دلان پنجاب کہا جاتا ہے۔ کیونکہ پنجابی عموماً فراخ دل اولوالعزم اور قربانی کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان میں وچار کی نسبت عمل کی شکتی زیادہ ہوتی ہے۔ جب ان کا دل ایک دفعہ کسی بات کے متعلق فیصلہ کر لیتا ہے۔ کہ یہ بات ہونی چاہیئے۔ تو پھر وہ اسے سرانجام دینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو تحاریک پنجاب میں شروع ہوتی ہیں۔ ان میں سے اکثر کامیابی کا منہ دیکھتی ہیں۔

پنجاب کو سکھوں اور آریوں کا گھر سمجھا جاتا ہے۔ سکھ گوروؤں نے اس بھومی میں اپنے اپدیش روپی بیج بو کر اسے ہری بھری بنایا۔ یہی بھومی ہے۔ جسے یہ فخر حاصل ہے۔ کہ شری گورو گوبند سنگھ جی جیسے ویر نے ویدک دھرم کی رکھشا کے لئے اپنے چار لال تک قربان کر دئے۔ اس کے بعد ست گورو مہرشی دیانند جی مہاراج نے اس پنجاب بھومی میں آریہ سماج روپی کلپ برکش لگایا۔ جس کی آپ نے اپنی جان عزیز تک لگا کر آبیاری کی۔ ان کے سرگباش ہونے پر ستیہ اشبد شری پنڈت لیکھرام جی اور مہاتما سرتیہ دھرم ویر سوامی شردھانند سریکھے آریہ ویروں نے غیر مذہب والوں کے ہاتھ سے چھرا اور پستول کی گولیاں کھا کر اس کلپ برکش کی رکھشا کی۔ اس ننھے پودے کی رکھشا کے نمت قربانیوں کا یہ سلسلہ ان دو ویروں کے سیس بھینٹ دینے پر ہی ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ ان کے بعد پنڈت تلسی رام مہاشہ رامچندر ویر راجپال اور مہاراج ننھو رام جیسے آریہ نوجوانوں نے دیگر مذاہب کے گمراہ افراد کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرتے ہوئے اپنی جان عزیز اپنے دھرم پر سے قربان کر دی۔ یہ تو ہوا ان ویروں کی قربانی کا تذکرہ۔ کہ جنہوں نے آریہ سماج روپی کلپ برکش کی رکھشا کے نمت اپنے سر دئے۔ دوسرے ذریعہ جس سوسائٹی نے صوبہ پنجاب۔ بلوچستان۔ سرحد اور سندھ تک میں ویدک دھرم کے ناد کو گونجانے۔ اور ست گورو مہرشی دیانند کا پیغام پہنچانے کا منظم طریق پر انتظام کیا۔ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہے۔ اس سبھا نے سینکڑوں اپدیشکوں اور بھجنیکوں کے ذریعے اپنے پیارے دھرم کا سندیش مندرجہ بالا علاقہ جات کے کونہ کونہ تک پہونچایا۔ علاوہ ازیں گورو کل کانگڑی جیسا عظیم الشان اور بے نظیر انسٹی ٹیوشن قائم کر کے دنیا میں پراچین طریقۂ تعلیم کو از سر نو رواج دینے اور برہمچریہ آشرم کے اودھار کا انتظام کیا۔

علاوہ ازیں دلت اودھار کے سلسلہ میں اس سبھا نے ایسا اعلیٰ کام کیا۔ کہ جو کسی بھی سوسائٹی کے لئے قابل تعریف بلکہ قابل فخر ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ سبھا کی طرف سے لاہور میں دیانند اپدیشک مہاودیالیہ کے انتر گت ہی ایک شاندار آرٹس کالج قائم ہے۔ گورو کلوں کا تو صوبہ پنجاب میں ایک جال سا بچھا ہوا ہے۔ غرضیکہ اس سبھا کی مستحسن سرگرمیوں کی وجہ سے اس صوبہ میں بیداری کی ایسی لہر پیدا ہو گئی ہے کہ جسے ہر ایک غیر شخص بڑی آسانی سے دیکھ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک موقعہ پر صوبہ پنجاب کے ایک گورنر نے کہا تھا۔ کہ جہاں کہیں آریہ سماج ہے وہیں سرگرمی نظر آتی ہے۔

صوبہ پنجاب کے تمام آریہ سماجوں کی اس واحد نمائندہ انجمن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو قائم ہوئے اب پورے پچاس سال ہو گئے ہیں۔ اب آئندہ ماہ دسمبر میں اس سبھا کی اردھ شتابدی منائی جانے والی ہے۔ اس پنیہ پرب کے لئے جو سکیم پوجیہ آچاریہ رام دیو جی کی ادھیکشتا میں تیار کی گئی ہے۔ وہ نہایت عمدہ اور مفید ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ اگر اس سکیم کو جامۂ عمل پہنایا گیا۔ تو جہاں تک صوبہ میں بیداری پیدا کرنے اور ویدک دھرم کے پرچار اور پرسار کا تعلق ہے۔ اس سے بہت دور رس کے نتائج برآمد ہوں گے۔ اس شبھ اوسر پر ۲ لاکھ روپیہ جمع کرنے کا نشچہ کیا گیا ہے۔ یہ روپیہ کن کاموں پر خرچ کیا جاوے گا۔ پوجیہ آچاریہ جی اس کے متعلق آریہ مسافر دوارا آریہ بھائیوں کو آگاہ کر چکے ہیں۔

ہماری رائے میں آئندہ ماہ دسمبر میں صوبہ پنجاب کے آریوں کا امتحان ہونے والا ہے۔ اور دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس امتحان میں وہ کیسے نکلتے ہیں۔ یہ درست ہے۔ کہ کوئٹہ کے حادثہ جانکاہ کی وجہ سے صوبہ کے تمام شہروں میں ماتم چھایا ہوا ہے۔ اور مصیبت زدہ افراد کی موجودگی لوگوں کے لئے رنجدہ ثابت ہو رہی ہے۔ اس سے پنجاب پر ایک بھاری ذمہ داری آ پڑی ہے۔ علاوہ ازیں ملک میں تجارتی اور کاروباری سرد بازاری اور بیکاری نے بھی بری طرح ڈیرہ ڈال رکھا ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہم یوں تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ بھائی اس موقعہ پر بھی امتحان سے سرخرو نکلیں گے۔ جس رشی کے وہ چیلے ہیں وہ ناکامی اور نامرادی سے بالکل ناآشنا تھا۔ وہ جان لڑا کر بھی مطلوبہ مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تیار اور آمادہ رہا کرتا تھا۔ اسی کی روح ہم آریوں میں موجود ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ رشی دیانند کے یہ سپاہی پچاس سال میں صرف ایک دفعہ آنے والے اس پنیہ پرب کے موقعہ پر پیٹھ دکھانا پسند کریں گے۔ ہرگز نہیں۔ یہ بات ہمارے وہم و خیال تک میں نہیں آتی۔

دیو رشی کی آتما ہمیں سورگ دھام سے دیکھ رہی ہے۔ شہید صادق پنڈت لیکھرام جی اور دھرم ویر سوامی شردھانند جی کی آتمائیں اس بات کی منتظر ہیں۔ کہ کب صوبہ کے کونہ کونہ اور گھر گھر میں اگر ہم اس پیارے ویدک دھرم سندیش پہونچاتے ہیں۔ کہ جس کی رکھشا کے لئے انہوں نے اپنے پران تک نچھاور کر دئے تھے۔

آریہ ویرو! اس پنیہ پرب میں اب کوئی زیادہ عرصہ نہیں رہ گیا۔ آؤ! اور ابھی سے کمر ہمت کسو۔ ہر ایک آریہ سماج اردھ شتابدی کے متعلق اپنی ایک ملی جلی سب کمیٹی بنا دے جو اپنے تمام علاقہ سے زیادہ سے زیادہ دھن جمع کرنے کا انتظام کرے۔ سبھا نے جو وشو شانتی یجیہ تجویز کیا ہے۔ اور جس کی پدھتی بھی ودوان آریوں سے تیار کرا کے شائع کر دی ہے۔ وہ سبھا سے پانچ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگوائی جا سکتی ہے۔ اسے ہر ایک گھر میں پورے سماروہ سے کرایا جائے۔ اور تمام افراد سے فی مرد ایک روپیہ۔ فی استری آٹھ آنہ اور فی بچہ چار آنہ کے حساب سے جمع کر کے سبھا کے دفتر میں بھیجا جائے۔ ساتھ ہی اپنے اپنے مقام پر آریہ سماجیوں کی تعداد پہلے کی نسبت اگر زیادہ نہیں تو کم از کم دو گنی تو ضرور ہو جانی چاہیئے۔ سبھا کے اپدیشک جگہ جگہ گھوم کر نئی آریہ سماجیں بنا رہے ہیں۔ اس کام میں ان کی پوری پوری سہائتا کی جائے۔ جو بھائی بھگوان کی کرپا سے روزی کمانے سے بے فکر ہیں۔ اور جنہیں فراغت حاصل ہے۔ انہیں یہ چند ماہ اپنی شرومنی سبھا کی اردھ شتابدی کے مبارک اپ لکش میں اپنی خدمات مذکورہ بالا کام کے لئے وقف کر دینی چاہیئے۔ ہمیں یقین واثق ہے کہ اگر آریہ بھائیوں نے اپنی ضرب المثل سرگرمی سے کام کیا۔ تو یہ پرب ایسے شاندار طریق پر منایا جائے گا۔ کہ نہ صرف پنجاب میں بلکہ سارے بھارت ورش میں پنجابی آریوں کی دھاک بیٹھ جائے گی۔ اور دنیا دیکھ لے گی۔ کہ پنجاب کے آریوں کو اپنے دھرم کے ساتھ کتنا پریم ہے۔ اور وہ اس کے پرچار اور پرسار اور رکھشا کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

آریہ سماجیں دھیان دیں

دو ہفتے ہوئے پوجیہ آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے ایک لیکھ میں لکھا تھا کہ آئندہ ان کے لیکھ آریہ مسافر میں باقاعدہ شائع ہوا کریں گے۔ جو بھائی ان کے خیالات سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ انہیں آریہ مسافر کا فوراً خریدار بن جانا چاہیئے۔ پنجاب میں شاید ہی کوئی پڑھا لکھا آریہ سماجی ہو گا۔ کہ جو آچاریہ جی جیسے اوچیہ کوٹی کے ودوان کے خیالات سے مستفید نہ ہونا چاہتا ہو۔ علاوہ ازیں اس سال پنجاب بھر کی آریہ سماجوں کی نمائندہ انجمن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی ہونے والی ہے۔ اس کے متعلق تمام سوچنائیں اور ریکارڈ وغیرہ سبھا کے آرگن آریہ مسافر میں ہی شائع ہوا کریں گے۔ اس لئے بھی تمام آریہ سماجوں کو آریہ مسافر ضرور منگوانا چاہیئے۔ اردھ شتابدی کے اپ لکش میں آریہ مسافر کا ایک نہایت خوبصورت خاص نمبر بھی شائع کیا جائے گا۔ جس میں علاوہ اعلیٰ پایہ کے لیڈروں کے لیکھوں و نظموں کے بلاک اور لحفو کی گئی تصاویر دی جائیں گی۔ کوشش کی جائے گی۔ کہ یہ ایڈیشن اپنی نظیر آپ ہو۔ اس لئے جو بھائی یا آریہ سماجیں اب آریہ مسافر کی گراہک بن جائیں گی۔ انہیں یہ نمبر مفت میں مل جائے گا۔ اس لئے آریہ سماجوں کو فوراً تین روپیہ بھیج کر گراہک بن جانا چاہیئے۔

کیا مالیر کوٹلہ کے ہندوؤں کی کوئی نہ سنیگا

مالیر کوٹلہ کی مسلم ریاست میں وہاں کے غریب ہندوؤں وسکھ باشندوں کے ساتھ جو بیت رہی ہے اس کی کہانی ایسی دردناک ہے۔ کہ ہر ایک شخص سن کر حیران رہ جاتا ہے۔ کہ کیا سرکار انگریزی کے راج میں اور اس بیسویں صدی کے روشنی کے زمانہ میں ایسی باتیں ممکن ہیں۔

ہندوؤں کو اپنے گھروں اور مندروں میں اپنے فرائض مذہبی آزادی سے ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ بات بات پر مسلمان انہیں ڈانٹتے اور لوٹ مار کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ ہندوؤں نے جب اور کوئی طریقہ انسداد کا نہ دیکھا۔ تو قدیم دستور کے مطابق ہڑتال کر دی۔ یہ ہڑتال تقریباً دو ماہ سے جاری ہے۔ لیکن کیا مجال ہے۔ کہ نواب صاحب یا دیگر حکام نے ان غریبوں کے مصائب کی طرف دھیان دیا ہو سینکڑوں ہندو مالیر کوٹلہ سے ہجرت کر کے دیگر مقامات میں جا بسے ہیں۔ جو باقی ہیں وہ بھی رخت سفر باندھ رہے ہیں دوسری طرف نواب صاحب ابھی مالیر کوٹلہ کو چھوڑ کر شملہ کی سرد ہواؤں کا لطف لینے کیلئے وہاں پہونچ گئے ہیں۔ سعدی شیرازی نے تو کہا تھا کہ

رعیت چو بیخ است سلطان درخت

لیکن موجودہ زمانہ کے حکمران اس صداقت کو جاننے کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور رعیت کے دکھ درد کے متعلق تغافل اغماض برت رہے ہیں۔

اب سنا ہے۔ کہ مالیر کوٹلہ کے ہندوؤں کا ایک وفد شملہ کی پہاڑیوں پر اپنے دکھ کی کہانی حکام سرکار انگریزی تک پہونچانے کے لئے گیا ہے۔ دیکھیں غریبوں کی وہاں بھی شنوائی ہوتی ہے یا نہیں۔

اگر کوئی ہم سے پوچھے۔ تو ہم تو کہیں گے۔ کہ

غریب کی جورو سب کی بھابی

کمزور لوگ دنیا میں ہمیشہ جوتے ہی کھایا کرتے ہیں۔ یہ دنیا تو طاقت وروں کی ہے۔ ہندو اس عالمگیر اصول سے مستثنےٰ کیسے ہو سکتے ہیں۔ پس اگر وہ ایک خوددار قوم کی طرح زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اپنے اندر طاقت پیدا کرنی چاہیئے۔ اور ہر قسم کی کمزوریوں سے جلد از جلد نجات حاصل کرنی چاہیئے۔

رادھا سوامی مت والے انگریزی لباس میں

اخبارات میں یہ خبر چکر لگا رہی ہے۔ کہ پچھلے دنوں رادھا سوامی مت کی آگرہ والی گدی کے گدی نشین شری آنند سروپ جی سے جنہیں ان کے پیرو فرط عقیدت سے حضور صاحب کہتے ہیں نے ست والوں کی ایک سبھا میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ تمام رادھا سوامی پبلک میں انگریزی لباس پہنا کریں۔

ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس خبر میں کہاں تک صداقت ہے۔ لیکن اگر یہ خبر درست ہے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ حضور صاحب کا یہ فیصلہ کسی صورت میں بھی مستحق نہیں ہو سکتا۔ انگریزی لباس انگریزوں کے لئے بیشک اچھا ہو۔ لیکن ہندوستانیوں کے لئے یہ سراسر تکلیف دہ ہے۔ اور نا موزوں ہے۔ ہمیں یاد ہے۔ کہ پوجیہ پنڈت ٹھاکر دت جی لاہور امرت دھارا والے اپنے سفر یورپ کے متعلق مضامین میں سے ایک میں واپسی سفر کا حال لکھتے ہیں۔ آپ نے رقم فرمایا تھا کہ واپسی پر جب ان کا جہاز بحیرہ عرب میں سے گذرا۔ تو اتنی سخت گرمی تھی۔ کہ باوجود فرسٹ کلاس کا پسنجر ہونے کے انہوں نے کوٹ پتلون اتار کر معمولی کرتا زیب بدن کر لیا تھا۔ ہندوستان گرم ملک ہے۔ یہاں کوٹ پتلون ... لباس سخت تکلیف دہ اور غیر موزوں سے یہ ٹھیک

آریہ جگت میں بڑے دکھ کے ساتھ سنی جائیگی۔ اس سے پہلے سوامی جی کی علالت کی خبر کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اس لئے اس خبر کے اچانک موصول ہونے سے اور بھی زیادہ دکھ ہوا ہے۔ سوامی جی ایک نہایت شیریں زبان اور موثر اپدیشک تھے۔ جن لوگوں کو سوامی جی کے منوہر اپدیش سننے کا سوبھاگیہ پراپت ہو چکا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ پرماتما نے ان کی زبان میں کیسی شکتی عطا کر رکھی تھی۔ عرصہ ہوا آپ لاہور بھی تشریف لائے تھے۔ اور آپ نے آریہ سماج وچھووالی لاہور میں کئی ویاکھیان دئے تھے۔ جس سے لاہور میں ان کی دھاک بیٹھ گئی۔ مہرشی دیانند نروان اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ بھائیوں کا جو عظیم الشان جلوس نکلا تھا۔ اس میں سب سے آگے ایک سجا سجایا ہاتھی تھا۔ اس ہاتھی پر شری سوامی منیشورانند ہی سوار تھے۔ ہمیں ایسے برسدھ آریہ ودوان کے پرلوک گمن پر ہارک دکھ ہے۔ پرماتما ان کی آتما کو سدگتی پردان

اردھ شتابدی ڈیپوٹیشن

روپڑ سے دو ہزار روپیہ

اردھ شتابدی ڈیپوٹیشن کو روپڑ کے آریہ بھائیوں نے دو ہزار روپیہ دیا۔ (پرکاشن وبھاگ)

ہے۔ کہ تمام مردم پرست انجمنیں اول درجہ کی ٹوڈی ہوتی ہیں۔ لیکن اس کے لئے یہ تو ضروری نہیں۔ کہ وہ اپنے قومی لباس کو ترک کر کے دوسروں کا تکلیف دہ لباس اختیار کریں۔ ان پر تو وہی انگریزی ضرب المثل صادق آئے گی۔ کہ

”مانگے ہوئے پروں میں کوا“

اس سلسلہ میں ایک اور بات دریافت طلب ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہ نہیں بتلایا گیا۔ کہ آیا رادھا سوامی استریوں کو بھی اس قاعدہ جدید کا پابند بنایا جائے گا۔ یا نہیں۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہے۔ تو ”نصف بہتر“ اور ”نصف کہتر“ لباس میں اس قسم کا اختلاف کہیں ساری رادھا سوامی سوسائٹی کو ہی بد زیب تو نہ بنا دے گا۔

شری سوامی منیشورانند جی کی مرتیو

شری آریہ پرتی ندھی سبھا بہار پرانت کا پٹنہ سے ایک تار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں موصول ہوا ہے۔ کہ ۷۔ اگست کی صبح کو مشہور معروف آریہ سنیاسی شری سوامی منیشورانند جی سرگباش ہو گئے ہیں۔ یہ خبر بڑے

کریں۔

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے متعلق ایک ضروری توضیح

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے مکھیہ اجلاس کی کارروائی کے متعلق ”آریہ مسافر“ مورخہ ۷۔ جولائی میں آریہ سماجوں کے کچھ پرتی ندھیوں کی طرف سے ایک لیکھ شائع ہوا تھا۔ جب یہ لیکھ شائع کیا گیا تھا۔ میں نے تبھی یہ فیصلہ کر دیا تھا۔ کہ اگر اس کے جواب میں کوئی لیکھ آیا۔ تو ہم اسے بھی چھاپ دیں گے۔ کیونکہ اخباری اخلاق کا یہی تقاضا تھا۔ لیکن اس مضمون کی اشاعت کے بعد میں ایک ماہ کی رخصت پر شملہ چلا گیا وہاں میں نے پرتاپ میں رلئے بہادر بدری داس جی کا مضمون متذکرہ بالا مضمون کے جواب میں شائع شدہ پڑھا۔ چنانچہ میں نے شملہ سے ہی اپنے اسسٹنٹ کو کارڈ لکھا۔ کہ اس مضمون کو بھی آریہ مسافر میں چھاپ دیا جائے۔ اس کے علاوہ کنیا مہاودیالیہ کی طرف سے جو ... آیا۔ اسے بھی آریہ مسافر میں شائع کر دیا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی منتری جی کی طرف سے ایک نوٹ آریہ مسافر میں آئندہ کے لئے یہ چرچا بند کرنے کے بارے میں بھی شائع کیا گیا۔ اور جس میں پہلے مضمون میں شائع شدہ چند باتوں کے متعلق کھید پرگٹ کیا گیا تھا۔ اب مجھے معلوم ہوا۔ کہ بعض لوگ اس نوٹ کی بنا پر یہ بھرم پھیلا رہے ہیں۔ کہ گویا سبھا کسی پکش وشیش کو سمرتھن کر رہی ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ میں نے منتری جی سے اس کے متعلق بات چیت کی ہے۔ جس کی بنا پر میں وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ شری منتری جی نے جن باتوں کے متعلق کھید پرگٹ کیا تھا وہ صرف یہ تھیں۔ اصل یہ کہ اس میں لوگوں سے پریرنا کی گئی تھی۔ کہ اس سنستھا کو دھن نہ دیں۔ نیز کچھ دیگر ... باتیں نکالی گئی تھیں۔ ان دو باتوں کے علاوہ سبھا کو کسی بات کے ساتھ تعلق نہیں۔ وہ بالکل نرپکش ہے۔

اب بھی ایک لیکھ رائے صاحب امرت رائے جی (انبالہ) کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے مکھیہ سبھا سے چند باتیں دریافت کی تھیں۔ چونکہ ہم اس چرچا کو بند کر چکے تھے۔ اس لئے ہم نے یہ لیکھ مکھیہ سبھا کے پاس بھیجدیا۔ اور انہیں لکھا۔ کہ ان سوالات کا جواب دیں۔ وہاں سے شری بھوو سکا پتر آیا ہے۔ کہ مکھیہ سبھا کے ہر ایک سدسیہ کو یہ کانسٹی ٹیوشنل حق حاصل ہے۔ کہ وہ کنیا مہاودیالیہ کے انتظام کے متعلق ہر ایک بات براہ راست مکھیہ سبھا سے پوچھ سکتے ہیں۔ اگر انہیں کسی امر کے متعلق شکایت ہو۔ تو وہ کانسٹی ٹیوشنل طور پر اس کا تدارک کرا سکتے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ اخباری بحث کی نسبت یہ طریق موزوں تو ہے۔ ہاں اگر کانسٹی ٹیوشنل طریقے غیر موثر یا بے نتیجہ ثابت ہوں۔ تب دوسرا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جو بھائی کنیا مہاودیالیہ کے سمبندھ میں کوئی بات پوچھنا چاہتے ہوں۔ یا کسی شکایت کو دور کرانا چاہتے ہوں۔ تو وہ براہ راست مکھیہ سبھا سے کانسٹی ٹیوشنل طریق پر استفادہ کریں۔ ہم ادھکاریان مکھیہ سبھا کا دھیان اس طرف منعطف کرتے ہیں۔ اور ان سے یہ بات کہنا چاہتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے سدسیوں کی ہر پرکار سے تسلی کرنی چاہیئے۔

”آریہ مسافر“
کے گراہک بنانا ہر ایک آریہ بھائی
کا دھارمک کرتویہ ہے (مینیجر)

پرچار کاریہ اتینت اپیوگی ہے

ہر ایک منڈل میں دس سچے اپدیشک ہونے چاہئیں

لنگوٹ بند رشی کا پیغام پہنچانے کیلئے تیاگ کی ضرورت

(لیکھک :- پوجیہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

آریہ سماج ایک پرچارک سنستھا ہے۔ رشی کے آدیشوں میں ودیش وایشانتر اور دویپ دیپانتر میں بھی پرچار کی چرچا ہے۔ اس کے لئے آریہ سماج نے یتھا سمبھو جو کچھ کیا ہے وہ پرچار بھی پرایہ بھارت واسیوں میں ہی ہے۔ کیونکہ جو بھارت واسی کسی کارن ودیش میں جا کر بس گئے ہیں۔ یہ پرچار انہیں میں کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کو یکمیہ روپ سے ودیش پرچار کہنا کٹھن ہے۔ اس کے علاوہ بھارت ورش میں بھی بہت علاقے ایسے ہیں۔ جہاں آریہ سماج کا نام تک لوگ نہیں جانتے۔ اور جن علاقوں میں آریہ سماج کا زیادہ پرچار ہے۔ وہ پنجاب اور سنکیت پرانت ہی سمجھے جاتے ہیں۔ ان میں بھی بہت سے ستھان ایسے ہیں۔ جہاں آریہ سماج کے اپدیشکوں نے پگ بھی نہیں رکھا۔ اور نہ ہی ان جگہوں میں لوگ آریہ سماجیوں کو جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ جن مقاموں میں پرچار ہے۔ وہاں بھی آریہ سماجیوں نے صرف اپنے آپ کو انہیں تک محدود رکھا جو ہندو کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ اگر کسی آبادی میں غیر مسلمان عیسائی وغیرہ کوئی آباد ہو۔ تو ان میں ہمارا پرچار نہیں ہوتا۔ اور جن علاقوں میں ہندوؤں کی آبادی نہیں ہے۔ وہاں کبھی کسی نے جا کر ویدک دھرم کا سندیش سنانے کی چیشٹا نہیں کی۔ اس لئے یدی ٹھیک شبدوں میں لکھنا ہو۔ تو یہ لکھ سکتے ہیں۔ کہ ابھی ہم نے پرچار شروع ہی نہیں کیا۔ اس کے یہ معنے لئے جائیں۔ کہ ہم نے بالکل کچھ نہیں کیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو کچھ کیا ہے وہ بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے ہمیں پرچار کو تیز کرنا چاہیئے۔

پرچار تیز کرنے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ دھن اور اپدیشک۔ اگر سبھا کے پاس وید پرچار کا دھن زیادہ ہو۔ تو وہ زیادہ اپدیشک رکھ سکے گی۔ اور زیادہ کام ہوگا۔ اگر اپدیشک زیادہ ہوں۔ تو ہر جگہ پہنچ سکیں گے۔ دھن کے لئے سبھا ہر سال اپیلیں نکالتی ہے۔ آریہ سماجوں کی طرف سے اس کا اچھا جواب نہیں ملتا۔ کچھ آریہ سماجیں تو ایسی ہیں۔ جن کے پاس دھن جمع کرنے کے سادھن ہیں۔ وہ ان سادھنوں کو عمل میں لا کر دھن بھی جمع کرتی ہیں۔ اس کا بہت سا حصہ سکول یا پاٹھشالاؤں آدی میں خرچ کر دیا جاتا ہے۔ یہ سب اپیوگی ہیں۔ لیکن ان کی اپیکشا وید پرچار سے بہت کم ہے۔ اس لئے ہمیں دھن وید پرچار کی نسبت ان پر کم خرچ کرنا چاہیئے۔ دوسری بات اپدیشکوں کی ہے۔ شروع شروع میں آریہ سماج میں جو اپدیشک تھے وہ آنریری تھے۔ وہ اپنے گھر کے کام یعنی آجیوکا کے لئے دھن اپارجن کا کام کرتے ہوئے آریہ سماج کی سیوا بھی کرتے تھے۔ جیسا لالہ منشی رام جی (سوامی شردھانند جی سورگیہ)

پنڈت کرپارام (سوامی درشنانند جی سورگیہ)۔ لالہ روشن لال جی بیرسٹر۔ پنڈت رام بھجدت جی۔ لالہ ٹھاکر دتا جی دسوہی وغیرہ۔ کچھ اپدیشک آجیوکا سبھا سے لیکر کام کرتے تھے۔ اس وقت زیادہ تعداد آجیوکا لینے والوں کی ہے۔ اور آنریری پرایا ختم ہو گئے ہیں۔

جن حالات سے ہم گذر رہے ہیں۔ آشا ہے مستقبل میں جواب دکھائی دیتے ہیں یہ بھی نہ رہیں گے۔ دھن تھوڑا ہونے سے اپدیشکوں کی تعداد بڑھانا ناممکن ہو رہا ہے۔ اس لئے اس کا حل اسی طرح ہو سکتا ہے۔ ہر ایک علاقہ میں جہاں اپدیشک جائیں اپنی آجیوکا کا پربندھ کسی نہ کسی کام کو کر کے کریں۔ اور اگر کچھ کمی رہتی ہو تو وہ تھوڑی سی سہائتا سے کر سبھا کو کیا کرے۔ وہ ایک جگہ رہتا ہوا اپنے کام سے اپنے اچار سے اور سد ویوہار سے اس گاؤں کے گرد و نواح کے باسیوں کو سدھار سکتا ہے۔ اور سبھا کا خرچ بھی کم ہو سکتا ہے۔ ایسے اپدیشکوں کی تعداد کم از کم ایک ضلعے میں دس تک ہونی چاہیئے۔ اس کے علاوہ جو آجیوکا لے کر کام کرنے والے ہوں۔ انہیں کوئی ڈھنگ سوچنا چاہیئے۔ جس سے وہ زیادہ اپیوگی ہو سکیں۔ اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ ان کے منڈل بنا دیئے جائیں۔ اور ان منڈلوں میں وہ کبھی کسی جگہ رہ کر کبھی گھوم کر پرچار کریں۔ وہ جتنی لوگوں سے واقفیت زیادہ کریں گے۔ اتنا ہی ان کا کام اچھا ہوگا۔ ان اپدیشکوں میں سے کچھ اپدیشک ایسے بھی ہوں جو انہیں آدمیوں میں کام کریں۔ جو اپنے آپ کو ہندو نہیں کہتے۔ وہ انہیں میں رہیں اور انہیں کا کھائیں۔ شاید لوگ اس پر آکشیپ کریں۔ کہ کیا آریہ سماجی کسی عیسائی کے گھر کا کھا سکتا ہے؟ میری رائے اس وشے میں یہی ہے۔ کہ وہ نشیدھ پدارتھوں کو چھوڑ کر عیسائی کے گھر کا بھوجن کر سکتا ہے۔ رشی نے بھوجن کرنے سے کہیں منع نہیں کیا۔ وہ جب اس طرح ان میں رہ کر کام کریں گے تو ان کی کامیابی اور ناکامیابی کا پتہ لگ جائیگا۔ میری اپنی رائے میں تو ان اپدیشکوں کو اگر اپنے

پر وشواس ہو۔ تو وہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کسی مسلمان فقیر کو دیکھیں۔ وہ ہندوؤں کی آبادی میں رہتا ہے۔ انہیں سے روٹی کپڑا لیتا ہے۔ اور ان کو اسلام کی باتیں سناتا ہے۔ جب اس کا نرواہ ہو سکتا ہے۔ تو کیا آریہ پرچارک کا نہیں ہو سکتا۔ فرق صرف اتنا ہے اسے وشواس ہے۔ اور ہمارے اپدیشکوں کو وشواس نہیں۔ میں ایسے سادھوؤں کو جانتا ہوں۔ جو ان علاقوں میں جہاں وہ پہلے کبھی نہیں گئے۔ اور کوئی جانتا پہچانتا نہیں وہاں جا کر سب کچھ کر لیتے ہیں۔ وہ بہت ودوان بھی نہیں ہوتے۔ کیا آریہ اپدیشک ایسا نہیں کر سکتے۔ کر تو سکتے ہیں۔ لیکن اس سے جو پرچارک کی پدھتی ہے۔ وہ آریہ پدھتی نہیں۔ بلکہ عیسائی پدھتی کے ڈھنگ پر آ گئی ہے۔ یہ کچھ کرنے نہیں دیتی۔ اور نہ ہی آتم وشواس ہونے دیتی ہے۔

ان باتوں کے علاوہ اپدیشکوں کو سبھا کے ادھکاریوں کا بھی دھیان نہ کرنا چاہیئے۔ ہم اپدیشوں میں لوگوں کو سناتے ہیں۔ کہ لاہور آریہ سماج نے رشی دیانند جی کو گورو بنانے کا پرستاؤ کیا۔ انہوں نے کہا۔ اگر چاہتے ہو تو ویدک دھرم کو دوشٹ کیا اس رشی کے انویائی۔ اس کے آدرش پر چلنے والے ہیں۔ کیا رشی کا سندیش یا ویدک دھرم کا سندیش سنانے کے لئے جنہوں نے اپنے جیون دے رکھے ہیں وہ ان پدوں کے لالچ میں پھنس سکتے ہیں۔ اگر ان کو ان پدوں کی لالسا ہے۔ تو اپدیشک کا کام چھوڑ دینا چاہیئے۔ پدوں کو سنبھال کر سماج کی سیوا کریں۔ جیسے کہ ادھکاری کیا کرتے ہیں۔ اپدیشک اپدیشک ہی اچھا رہتا ہے۔ جس سے ادھکاریوں کی طرف مت کرتا ہے۔ اپدیشک نہیں رہتا۔ بلکہ اپدیشک کے اچیہ سنگھاسن سے اتر کر سادھارن لوگوں کی شرینی میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ بات اپدیشک کے لئے کوئی شوبھا کی نہیں۔ اس لئے اپدیشکوں کو اپنے راستے پر چلنا چاہیئے۔ اور اپنے جیون کو اپدیش سے بنا کر لوگوں تک سندیش پہنچا

چاہیئے۔

اس وقت جو حالت ہے وہ نہ تو دھن کی طرف سے حوصلہ افزا ہے۔ اور نہ اپدیشکوں کی طرف سے آشا پرد ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں کو مستقبل کے اوپر جہاں انہوں نے اور بہت سی باتیں سوچی ہیں۔ ان میں اس کو بھی سوچ لیں۔ اگر انہوں نے اب نہ سوچا۔ تو کچھ وقت کے بعد مجبور ہو جائیں گے۔ اور اس پر وچار کریں گے۔ خبر نہیں اس سے وچار کے بعد اس پر عمل کرنے کی طاقت بھی رہے گی یا نہیں۔ اب وقت ہے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔ آخر میں میں اپدیشکوں سے پرارتھنا کرنی چاہتا ہوں۔ اگر ان کو مان کی خواہش ہے یا وہ دھن کے لوبھی ہیں۔ تو کوئی اور جگہ تلاش کر لیں جس سے ان کا آتما بھی شانت رہے گا۔ اور وہ دھرم بھی بچے رہیں گے۔ اپدیشک رہ کر یہ دونوں باتیں حاصل ہونی ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہیں۔ اس لئے وہ ان کی خواہش چھوڑ کر اس طرف پگ اٹھائیں۔ جہاں وہ موکش کے راستہ جنتا کو ویدک دھرم کا وہ اپدیش جو ان کو لنگوٹ بند رشی دوارا پہنچا ہے سناتے ہیں۔ وہاں ان کے جیون بھی یدی لنگوٹ بند نہیں بن سکتے تو تیاگ کے تو ضرور ہوں ✦

آریاناتھ آلیہ مظفرگڑھ

آپ کے دان کا مستحق ہے

یہ آریہ ہندو اناتھ آلیہ عرصہ زائد از ۳۰ سال سے پنڈت گنگا رام جی سورگباشی نے جاری کیا تھا۔ جو آریہ سماج مظفرگڑھ کے آدھین ہے۔ جو نہایت کفایت شعاری سے کام چلا رہا ہے۔ اور آپ کے دان کا صحیح استعمال کرتا ہے اس میں ۱۲۰ اناتھ داخل ہیں۔ جو ڈیرہ غازی خاں مظفرگڑھ و دیگر اضلاع سے داخل ہوئے ہیں۔ اور لڑکوں کو باقاعدہ تعلیم گورنمنٹ سکول و انڈسٹریل سکول میں دلائی جاتی ہے۔ بلکہ جو لڑکے لائق ہوں انہیں اپدیشک کلاس یا کسی انسٹیٹیوشن میں جانا چاہیں ان کی سہائتا کی جاتی ہے۔ بہت سے لڑکے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے لائق بن گئے ہیں۔ ہر ایک شبھ کاریہ کے وقت اس اناتھ آلیہ کو یاد رکھیں۔ اور پن کے بھاگی بنیں ✦

نویدک

پنڈت راجیندر پرشاد بی۔ اے

ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ پردھان آناتھ آلیہ

ایشور سنبندھی چند پرشنوں کا اُتر

(از شری مہاشہ پریم چندر جی آریہ سیوک ۔ لاہور)

پیول سے پیارے بھائی رامیشور دت جی نے اپنے ایک عیسائی مسٹر بی۔ ایچ سنگھ کے ایشور سنبندھی چند پرشن اُتر ارتھ بھیجے ہیں۔ ان کا سمادھان سطور ذیل میں دیا جاتا ہے۔

پرشن ۔ آریہ سماجی بھائی فرماتے ہیں۔ کہ انسانوں کا ملبوث نہ ہونے سے یہ جہالت اور کرم کھاتی ہی ہے۔ مگر خدا ایسا نہیں ہے۔ لیکن ارواح بھی خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کے اوصاف نہیں رکھتیں۔ کیا یہ حقیقی بات ہے؟

اُتر ۔ ایشوری صفات سے ارواح عاری ہیں۔ وہ خدائی صفات نہیں رکھتیں۔ اس لئے ارواح کے لئے دائمی سرور مخصوص نہیں۔ بلکہ کائنات کے انتظامی سلسلہ کی تشکیل کے لئے خدا سے مالک ہونے کی احتیاج ہے۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو خدا کس شے کا مالک ہے؟ اگر یہ مانا جائے۔ کہ مادہ موجود ہے۔ تو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ مادہ اس قسم کی معانی خصائص نہیں رکھتا اور یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ مادہ ایک ایسی شے ہے۔ جو غیر ذی العقول ہے۔ لیکن انسان مادہ و روح سے مرکب ذی العقول ہے۔ جب اس سے روح علیحدہ ہو جاتی ہے۔ تو مادہ بے جان ہو جاتا ہے۔ لیکن خدا کو کاملیت سے عاری کہنا درست نہیں۔ یہ تو اس لایزال ہستی کا کمال ہے۔ کہ باوجود اس کے ساری کائنات کے نظام کو باقاعدہ چلا رہی ہے۔ بلکہ ارواح اچھے بُرے اعمال کے کارن ایسے قالبوں میں داخل کی جاتی ہیں۔ اور کمی بیشی شکست و ہست دکھائی دیتی ہے۔ عقلی طور پر اس سے خدا پر اعتراض نہیں آتا۔

پرشن ۔ خدا ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے۔ لیکن ان کو جو اپنی عمر کے دن حاصل کر کے مر گئے۔ اور جو متفرق عمریں حاصل کئے ہوئے ہیں ان کی ہمیشہ کی زندگی ہوگی یا نہیں۔ کیونکہ خدا ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے؟

اُتر ۔ خدا ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے۔ اور ارواح بھی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا نے ارواح کی عمریں مقرر کر دی ہیں۔ عمر کا سلسلہ جزا و سزا پر مقرر ہے۔ مادہ باقی رہی دائمی زندگی۔ زندگی تو روح میں ہمیشہ ہی رہتی ہے۔ لیکن وہ زندگی جس کی طرف آپ کا خیال ہے اسی طرح محدود ہے۔ جس طرح روح اپنی صفات میں محدود ہے۔ سادھنا اپنے محدود اعمال کا ثمر محدود ہو کر رہے گا۔

پرشن ۔ خدا مجھ سے اور آپ سے الوپ ہے۔ کیا میں اور آپ بھی دیکھیں گے یا نہیں؟

اُتر ۔ خدا مجھ سے اور آپ سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ لیکن ہماری مادی آنکھیں اسے دیکھنے سے عاری ہیں۔ وہ نہایت ہی قریب تر ہے۔ اس کے دیکھنے کے لئے اس کے مخصوص وجود کا تصور خام ہے۔ ہاں ہم روحانی طور پر اندر جسمانی اعضا میں اس کی جلوہ نمائیوں سے ہر وقت اسے دیکھتے ہی رہتے ہیں۔ اور وہ ہم سب کو درشن دیا کرتا ہے۔

پرشن ۔ خدا سے پرارتھنا کرنے کا کیا مطلب ہے؟

اُتر ۔ خدا سے پرارتھنا کرنا۔ اپنے آپ کو اس کے قریب لے جانا۔ اور اپنے آپ کو اسی کے سپرد کر دینا ہے۔ تاکہ خیالات کی پاکیزگی سے اور کوئی ایسا عمل نہ کر پائیں جس سے زندگی گناہ آلود ہو جائے۔

پرشن ۔ انسان کی طبعی خواہش خدا کے واسطے کیا ہے۔ اور کیوں ہے؟

اُتر ۔ انسان کی طبعی خواہش خدا کے تقرب کیلئے فطری ہے۔ اور یہ کیوں ہے؟ چونکہ اس ذات اکمل نے اپنے خصائص کی وجہ سے کشش ہے۔

پرشن ۔ خدا کو جاننے اور سمجھنے کا آسان سے آسان طریقہ کون سا ہے؟

اُتر ۔ نہایت ہی آسان طریقہ خدا کو جاننے کا یہی ہے۔ کہ پہلے انسان اپنے جاننے کو جانے۔ اپنے جاننے سے ایشور کے جاننے کا راز وابستہ ہے۔ جب انسان کو اپنی حقیقت کا علم ہو جاتا ہے۔ تو خود بخود خدا کی جلوہ فرمائیاں اسے اپنی منزل تک پہونچا دیتی ہیں۔ اس سے آسان تر طریق خدا کے جاننے کا کوئی نہیں ہو سکتا۔

آریہ سماج جھنگ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جھنگ شہر کا سالانہ جلسہ ۲۶۔۲۷۔۲۸۔۲۹ اور ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس پر آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ ضلع جھنگ کے آریہ بھائیوں سے خاص طور پر پرارتھنا ہے۔ کہ اس شبھ اتسو پر آکر اتسو کی شوبھا بڑھائیں۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

مراسلات

ڈسپلن کی کمی

سنسار میں جس طرف نظر ڈالی جائے۔ ہر ایک شعبہ میں ڈسپلن کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ سورج چندرما اور شمسی نظام اس قسم کا ہے۔ کہ اس کے ڈسپلن میں ایک منٹ کا فرق نہیں پڑ سکتا۔ انسان کی زندگی کے لئے ڈسپلن نہایت ضروری ہے۔ جسم کی مشنری کا ڈسپلن اگر بگڑ جاوے۔ تو زندگی ہو کر انت کو ناش ہو جاتا ہے۔ یہی حال سوسائٹیوں کا ہے۔

گذشتہ ماہ مئی میں آریوں کی شرومنی سبھا کا سالانہ اجلاس تھا۔ اس میں شاید کہیں گڑبڑ ہوئی یا نہ ہوئی۔ بس پھر کیا تھا جس کو ذرا کچھ اختلاف نظر آیا۔ جھٹ اخباروں میں لکھ چھاپنے شروع کر دئے۔ حتیٰ کہ یہ وبا چھوٹی چھوٹی آریہ سماجوں میں جا پہونچی۔ کسی نے رلیا رام کے برخلاف پرستاؤ پاس کئے۔ تو کسی نے آریہ ویر کے متعلق لکھا۔ کسی نے اجلاس کے حق میں لکھا۔ تو کسی نے اس کے برخلاف۔ غرضیکہ جو جس کے جی میں آیا بلا سوچے سمجھے لکھ مارا۔ اور آریہ اخبارات کے مطالعہ کرنے والا کچھ فیصلہ نہ کر سکتا تھا۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

ایک اور واقعہ ہوا حیدرآباد میں دوران شاستراتھ پنڈت بدھ دیو جی نے شری پوجیہ سوامی جی مہاراج کی تصویر کا اپمان کیا۔ کسی نے اس کے حق میں لکھا کسی نے اس کے برخلاف ریزولیوشن پاس کرنے کی آواز اٹھائی۔ آریہ سماجوں نے بھی نہ کچھ سوچا نہ وچارا۔ اور جھٹ ریزولیوشن پاس کرنے شروع کر دئے۔ مضامین لکھنے والے اور پرستاؤ پاس کرنے والے یہ نہیں سوچتے کہ ہماری اس تحریر کا کیا اثر ہوگا۔

اول تو اس قسم کی پرائیویٹ باتیں اخبارات میں آنی ہی نہیں چاہئیں۔ اگر لکھنے والے اصحاب رہ نہیں سکتے۔ تو لکھنے سے پہلے خوب وچار لیا کریں۔ کہ ہماری اس تحریر کا یا اس پرستاؤ کا عام جنتا پر کیا اثر ہوگا۔ اور انجام کیا ہے۔ اگر پنڈت بدھ دیو جی کے اس فعل پر کسی کو اعتراض تھا۔ تو مناسب تھا کہ اپنی رائے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جس کے ہاں پنڈت جی کام کرتے ہیں کے پاس بھیج دیتیں۔ اور سبھا جو فیصلہ دیے اس کو بسر و چشم منظور کرے۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا کچھ ایکشن نہ لیوے۔ یا سماجوں کے پتروں کی کچھ قدر نہ کرے۔ یا بالفرض سماجوں کی تسلی نہ ہووے۔ تو بھی کچھ بات ہے۔ مگر یہ کہاں کا ڈسپلن ہے۔ کہ جھٹ اخباروں میں پرستاؤ چھاپ دئے جائیں۔

میں کہتا ہوں۔ کہ آریہ سماجوں کو ایسے ریزولیوشن اتنے سستے نہیں کر دینے چاہئیں کہ کوئی بات ہو یا نہ ہو جھٹ ریزولیوشن پاس کر دیا۔ یہی تو وجہ ہے۔ کہ ان پرستاؤ کا کوئی اثر نہیں ہوتا سب جانتے ہیں۔ کہ ان میں سوائے لفاظی کے اور کچھ نہیں ہے۔ آریہ سماجوں کو اپنی بانی میں اپنی تحریریں اور اپنے پرستاؤ میں شکتی پیدا کرنی چاہئے۔ ورنہ آریہ سماجوں کے ریزولیوشنوں اور صدائے احتجاج کے باوجود حیدرآباد میں آریہ سماج کی جو اوستھا ہے۔ سب کو معلوم ہے۔ مندر گرائے جاتے ہیں۔ لائبریریاں بند کر دی جاتی ہیں۔ آریہ سماج کے ڈسپلن کی خرابی کی وجہ یہی تو ہے۔ کہ ہم تیج جیسا اخبار دیانند سماج نمبر نکال کر آریوں کی جگ ہنسائی پر موہنگ دیتا ہے۔ پرستاؤں کا۔ اظہار نفرت کا۔ غم و غصہ کا اور تحریروں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ نہ گورنمنٹ سنتی ہے اور نہ کوئی اور۔ سنے ہی کیوں جبکہ آریوں کی بانی میں اور آریوں کی تحریروں میں بل نہیں ہے۔ اتفاق نہیں ہے۔ ڈسپلن نہیں ہے۔

آریو! اگر چاہتے ہو۔ کہ تمہاری آواز کی قدر ہو۔ تو سب سے پہلے اپنی شکتی کو سنگٹھت کرو۔ اپنا ڈسپلن بناؤ۔ اپنے نظام کو مضبوط کرو۔ اگر آپ کے خیال میں کوئی اعتراض والی بات ہوئی ہو۔ تو شرومنی سبھا کو لکھو۔ اور اس کو مجبور کرو کہ ایکشن لیوے مشترکہ آواز پیدا کرو۔ سبھا میں آپ سب کے پرتی ندھی موجود ہیں۔ ان کے دوارا اپنی آواز وہاں پہونچاؤ۔ اور سبھا کے احکام کی تعمیل کرو۔

سبھا کو بھی چاہئے۔ کہ آریہ اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کو تنبیہ کرے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو محسوس کریں۔ اور ایسے ویسے ریزولیوشن بلا سوچے سمجھے نہ چھاپا کریں۔ آپس میں تفرقہ پھیلانے والے مضمون نہ لکھیں۔ بلکہ آریوں میں اتفاق اور یکجہتی پیدا کریں۔

(چمن لال منتری آریہ سماج گوجرہ ضلع لائلپور)

CC-0. Gurukul Kangri Collection

اردھ شتابدی ڈیپوٹیشن کا ضلع انبالہ میں شاندار کام

ایک دن میں انبالہ چھاؤنی سے دو ہزار روپیہ جمع ہو گیا

انبالہ کے بعد روپڑ شملہ کا دورہ

اردھ شتابدی کا ڈیپوٹیشن آچاریہ رام دیو جی پردھان سبھا۔ پنڈت گیان چند جی ادھشٹاتا وید پرچار وبھاگ تتھا پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار انبالہ پہونچا۔ اور بڑی سرگرمی سے کام شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دن میں ۲ ہزار روپیہ اکٹھا ہو گیا۔ جس کی فہرست اس پرچہ میں کسی دوسرے انشو میں درج ہو گی۔

ابھی انبالہ سے بہت سا دھن پراپت ہونے کی سمبھاونا ہے۔ یہ ڈیپوٹیشن انبالہ سے روپڑ اور وہاں سے انبالہ ہو کر شملہ جاوے گا آشا ہے ان مقامات پر بھی شتابدی سمبندھی زبردست کام ہوگا۔ اور دھن کی کافی راشی جمع ہو جاویگی

ضروری سوچنا

"دلیشوار یگیہ" کی پدھتیاں ہر ایک سماج میں بھیجی جا چکی ہیں۔ جو آریہ بھائی یا سبھاسد اپنے لئے منگوانا چاہے۔ وہ کرپا کر کے ہوا آنہ کا ٹکٹ بھیج دیں۔

وید پرچار فنڈ کا دھن

پچھلے کئی ورشوں سے آریہ سماجوں سے وید پرچار کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ سالانہ آیا کرتا ہے۔ یہ ورش وشیش مہتو رکھتا ہے۔ اس لئے اس سال کم از کم پچیس ہزار روپیہ آنا چاہیئے۔ اس کے بغیر گذارا ہونا محال ہے۔

علاوہ ازیں شتابدی کے اپ لکش میں بھی دھن اکٹھا کرنا ہے۔ اس لئے سماجوں کو ابھی سے ایسا نیم بنا لینا چاہیئے۔ کہ وہ اس سال سبھا کے علاوہ باہر سے کسی بھی اپدیشک کا پربندھ نہ کریں۔ جس پر سماج کا دھن خرچ ہو۔ وید پرچار وبھاگ کی طرف سے پورا یتن کیا جاوے گا۔ کہ ہر سماج کے اتسو کا

کافی اور ترپتی بخش پربندھ ہو۔

آریہ سماجیں انبالہ چھاؤنی کا انوکرن کریں

آریہ سماج انبالہ نے اردھ شتابدی کے متعلق کام بڑی سرگرمی اور سنگٹھت روپ میں شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کام کو باقاعدگی اور عمدگی سے کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اپ سبھائیں بنائی ہیں:-

(۱) ضلع شتابدی کمیٹی۔ ادھشٹاتا ڈاکٹر لال چند جی

(۲) یگیہ کمیٹی۔ ادھشٹاتا مہاشے صاحب امرن ساے جی

(۳) آریہ تتھا سہائک بنانے کی کمیٹی:- ادھشٹاتا بابو بلاقی داس جی۔

(۴) جھنڈی کمیٹی۔ ادھشٹاتا منشی رام جی۔ یہ کمیٹی اوم کا جھنڈا لے کر گلی گلی کوچوں کوچوں میں گھومے گی۔ اور ہر ایک گھر تتھا دوکان سے دھن سنگرہ کرے گی۔

انبالہ چھاؤنی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ گیارہ سوئم سیوک اردھ شتابدی کے کاریہ کے لئے بھیجے گی۔ جو دس دن لاہور رہ کر سیوا کا کام کریں گے۔

پنجاب بھر کی آریہ سماجوں کو آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا انوکرن کر کے اپنے ہاں شتابدی کے اپ لکش میں سنگٹھت روپ سے کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اور جو جو کام کریں۔ اس کی سوچنا ساتھ ساتھ کاریالیہ اردھ شتابدی تتھا "آریہ مسافر" لاہور کو بھیج دیں۔

(اردھ شتابدی پرکاشن وبھاگ گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج منٹگمری میں شدھی

۱۷۔ جولائی کو ایک جنم کے مسلمان کریم بخش بعمر ۲۵ سال کی درخواست پر اس کی شدھی سماج مندر میں کی گئی۔ اور اس کا ویدک نام پریم ناتھ رکھا گیا۔ رسم شدھی میں بہت سے معززین شامل ہوئے۔

(منتری آریہ سماج نہا)

منتر کی مہما

(لیکھک:- منتری پریم شرن جی اسسٹنٹ ایڈیٹر آریہ مسافر)

[illegible]

آپیکت منتر میں سفادر درکش میں چتن وت آروپ کہا گیا ہے۔ جو اپ لکش ماتر ہے۔ یدی منتر ستھ "مہیما" کے ادبگک شبدوں ...... (مے ساہبھ - نا) کے ارتھوں پر دھیان دیا جائے۔ تو یہ ارتھ ہوگا۔ کہ (ابھ) اس میرے ورکھش شریر میں (مے) مجھکو (نا) جو دھن نہیں ہے اس (تمام) اندریہ روپ دھن کو یہ منش پراپت کئے ہوئے ہیں اتیادی۔ تات پریہ یہ کہ ہاتھ پاؤں شر اور دھڑ روپ "[illegible]" چھ انگوں والے اس منش شریر میں گیان اندریوں اور مانسک شکتیوں کے استھان روپ سر و اُتم سر کی وشیشتا سویکار کرنی ہی پڑے گی۔ چرک میں لکھا ہے:-

[illegible]

سر میں منش کی مانسک شکتیوں کا استھان روپ مستک اور پانچ گیان اندریوں۔ شروتر۔ تو ک۔ چکشو۔ جیہوا اور ناسکا کا سماویش تتھا پرانوں کا استھان ہے۔ شریر کے پرتیک اپیو کے نام استھان۔ اکار کاریہ یوگ اور سوندریہ تتھا اس کی اپ یوگیتا آدی گنوں کو دھیان میں رکھ کر وچار کیا جائے۔ تو نسندیہ شریر کو وشیش روپ سے آشچریہ کاریک منو ہر اور رکشنیہ ماننا پڑے گا۔ منش کو تنک آنتریک منو وکاروں اور سنکلپ وکلپوں کو پرکٹ کرنے کے لئے مکھ (face) ہی مکھیہ پلیٹ فارم (platform) کا کاریہ کرتا ہے۔ اس کے دوارا منش کے منوگت بھاو وچاروں کا تفاوت پرکاش ہو جاتا ہے۔ شریر کے اسی مکھیہ اپیو میں گیان اندریوں کی آشچریہ جنک رچنا ایسی بدھی منا کے ساتھ کی گئی ہے۔ کہ ان پر وچار کرنے سے بڑا آنند ہوتا ہے۔ پرتیک پرکار کے شبد سننے کے لئے شروتر روپ انگ الکار۔ پرکار استھان آدی کے سمانتا کو گرہن کرنے کے لئے نیتر۔ شبد۔ اُشن۔ نرم کٹھور آدی پدارتھوں کا سپرش دوارا گیان گرہن کرنے کے نمت تو چا۔ گندھ۔ سگندھ۔ درگندھ پرتیک کٹو۔ کھٹا۔ میٹھا۔ کھارے اور

مدھر چھ رسوں کے آسوادنارتھ جیہوا ودھمان ہے۔ ان کے اترکت اوشٹ اور کپول بولنے اور اچارن بھید کرنے میں سہائک ہوتے ہیں۔ دانت نانا پرکار کے چبوے پدارتھوں کو چبانے۔ جبڑے چکی کا روپ ہو کر پدارتھوں کو پیسنے میں سہائتا پہنچانے اور پلک ورشتیہ اندری روپ نیتر رتنوں کو باہر کے وگھنوں سے بچانے کے لئے بڑے اپ یوگی ہیں۔ پرنتیک اپیو اپنی استھتی اوستھا کرتی کے انوسار ودبودھ پرکار کے کاریہ کے لئے رچا گیا ہے۔ جیہوا اور اوشٹ وستوؤں کو چکھنے کا ہی کام نہیں کرتے۔ پرنتیت شبد اچارن کے سمئے وکبن ادھروں پر ہرسو۔ دیرگھ۔ پلت اُدات۔ انوداتت۔ سورت۔ مردھو۔ مدھیم کومل سنپور آدی۔ دھونیوں دوارا انیک پرکار سے سورن ادی انجنوں کا اچارن کرتے ہیں سہائیک روپ بنے ہوئے ہیں۔

منہ اور جیہوا کا شبد اچارن کیساتھ جو سمبندھ ہے اسے سب جانتے ہیں۔ مکھ کے انترک ادیو کنٹھ۔ تالو۔ موردھا۔ دانت جیہوا مول اوشٹھ آدی استھانوں سے انیک پرکار کے شبدوں کا اچارن کرنے میں سہائتا ملتی ہے۔ اوشٹھ کے ابھاو میں انتوا ہونٹ کو بھقادت کھو دینا (پا۔ پھا۔ با۔ بھا۔ ما) آدی وی انجنوں اور (آ آ۔ ای ای۔ او او اے اے) آدی سوروں کا اچارن کداپی نہیں ہو سکتا۔ (چا۔ چھا۔ جا۔ جھا۔ ناں) کا اچارن تالو استھان سے جیہوا کو سپرش اور (ٹا۔ ٹھا ڈا۔ ڈھا۔ ڑاں) آدی اکشروں کا یتھاوت اچارن موردھا استھان کا سپرش کرنے سے ہو سکتا ہے۔ اسی پرکار انیہ وی انجنوں اور سوروں کے اچارن کے سمبندھ میں جو وششٹ پرکار کی یوجنا ہے اس کے وشے ورتی ہو کر آپ اپنی بھاشا دوارا منوگت بھاووں کے پرکاش کرنے میں سمرتھ ہوتے ہیں۔ کہاں تک کہا جائے پرتیک اپیو کی اوشکیتا اور اپ یوگیتا کو سویکار کر کے اس شریر کو سب پرکار سے رکشنیہ ماننا پڑتا ہے۔ اس میں بیٹھ کر جیو آتما اپنی جیون یاترا پوری کرتا ہے۔ پرنتو نوریتی مارگ کے لوگ شریر کو تشور سمجھ کر تچھ اور ویبھتس بتلاتے ہیں۔ وہ اس کی مہتا کا وچار نہیں کرتے۔ جو جنم اندھ ہو وہ وستو وچتر کا درشن

کس پرکار کر سکیگا یہ کرن اندری بنا سنگیت کے مدھر الاپ کا مدھرون سکھ کیسے پراپت کیا جا سکتا ہے۔ ماننا پڑیگا کہ شریر کے پرتیک اپیو کی رچنا اپ یوگیتا اور اوشکیتا کے آدھار پر ہوئی ہے۔ اور یہ ایک جیتا جاگتا تتھا وچتر پنجر ہے +

ہم دلتوں سے کیوں نفرت کرتے ہیں؟

(اندھنری پریتم چند رجی منتری آریہ سماج راہوں)

وید آدی دھرم شاستروں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ دھرم کے برابر دنیا میں کوئی دھرم نہیں۔ لیکن اس وقت اس کا پالن نہیں۔ ہم دوسری قوموں کو تو دوش دیتے ہیں۔ لیکن ہم یہ نہیں سوچتے کہ ہم خود اپنے ہی دھرم والوں کے ساتھ انیائے اور اتیاچار کیوں کرتے ہیں۔

ہندوؤں میں اونچے اور نیچے لوگ ہیں۔ جیسے مسلمان اور عیسائیوں میں۔ لیکن مسلمان اور عیسائی اپنے کمزور بھائیوں کو دوسرے دھرم والوں کی نسبت اچھا خیال کرتے ہیں آپ کو خبر ہے۔ کہ مولانا محمد علی نے یہ لفظ علے اعلان کانگرس کی ویدی سے کہے تھے۔ کہ ایک گنہگار مسلمان میرے لئے مہاتما گاندھی کی نسبت اچھا ہے۔ لیکن ہندوؤں میں کیسا انیائے ہے۔ کہ جو حقوق عیسائی اور مسلمانوں کو دئے جاتے ہیں۔ وہ حقوق اپنے ہندو بھائیوں کو نہیں دیتے۔ شہروں اور گاؤں میں جتنے کوئیں اور تالاب ہوتے ہیں۔ اس سے مسلمان، عیسائی اور بڑی جاتی کے ہندو سبھی پانی لیتے ہیں۔ اور کوئی چوں تک نہیں کرتا۔ لیکن چمار اور بھنگی جو ہندو ہیں۔ اور اپنے آپ کو رام اور کرشن کے بھگت کہتے ہیں۔ کنوؤں کے جو رکھشک ہیں وہ تالاب۔ کنوئیں وغیرہ سے پانی نہیں لے سکتے۔ اگر کوئی چمار و بھنگیوں میں سے عیسائی یا مسلمان ہو جائے۔ تو جھٹ بغیر روک ٹوک کے کوئیں پر چڑھ جاتا ہے۔ پھر ہندو اس کی طرف انگلی تک اٹھا کر نہیں دیکھ سکتے۔ مگر جب وہ ہندو رام و کرشن کا بھگت اور گئو رکھشک تھا۔ اس کے ہندو اسے نیچ خیال کرتے تھے۔ لیکن جہاں دیوی دیوتاؤں کو چھوڑ کر گئو رکھشک سے گئو بھکشک بن گیا۔ تو پھر ہندو اسے کوئیں پر چڑھنے سے روک نہیں سکتے۔ اسی لئے سینکڑوں دلت بھائی عیسائی و مسلمان ہوتے جاتے ہیں۔ مگر انہیں خیال تک نہیں۔

ہندو دلت بھائیوں کو چھونا تک پسند نہیں کرتے۔ نہ ان کو گھر میں آنے دیتے ہیں۔ اور اگر چھو جائیں۔ تو اشنان کرتے ہیں۔ یا چھینٹا لیتے ہیں۔ اپنے برتن ان کو چھونے نہیں دیتے لیکن ریل گاڑی میں سب ایک ہو جاتے ہیں کسی کو کون روکے مسلمان۔ عیسائی۔ چمار بھنگی

دے دئے جائیں۔ تو ہندو جاتی کی اس میں کون سی شان خراب ہوتی ہے۔

بہت سے ہندو لوگ چرسہ کا پانی پیتے ہیں۔ لیکن حیرانی ہے۔ کہ وہ چماروں کے ہاتھ کا پانی نہیں پی سکتے۔

بڑے بڑے شہروں میں سوڈا واٹر برف وغیرہ بنانے میں مسلمان شامل ہیں۔ مگر سمجھ نہیں آتی کہ ہندو چماروں سے کیوں پرہیز روا رکھا جاوے۔

مسلمان کنجڑے گنے کی گنڈیریاں۔ اور تربوز کی پھانکیں بیچتے ہیں۔ ان کو وہ اپنے ہی پانی سے تر کیا کرتے ہیں۔ بڑے بڑے تلک دھاری ان سے مول لے کر کھاتے ہیں۔ اور یو۔ پی کی طرف بتاشے اور بورا۔ اور جلیبی بنانے والے مسلمان ہی ہیں۔ یہ اپنے گھر کا پانی ڈالتے ہیں۔ اور بتاشے اور جلیبی وغیرہ بناتے ہیں۔ مسلمان گھوسی دودھ فروخت کرتے ہیں اس میں اپنا پانی بھی ملا دیتے ہیں۔ جب بڑی جاتی والے ہندو ان چیزوں کو کھا پی سکتے ہیں۔ تو بڑے شرم اور دکھ کی بات ہے۔ کہ اپنے دھرم والے ہندو چماروں اور دوسرے ہندو بھائیوں کے ہاتھ کا چھوا ہوا کھانا نہیں کھاتے۔ اگر یہ کہا جائے کہ چمار وغیرہ ناپاک رہتے ہیں۔ تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ ان لوگوں نے مردار کھانا چھوڑ دیا ہے۔ دوسرے سردار تو مانساہاری کھاتے ہیں۔ کیا کوئی ایسا بھی ہے۔ جو زندہ بکری و بھیڑ کو کھا جاتا ہو۔ جتنی بو نزتا بڑے بڑے مسلمانوں کے گھروں میں نہیں ملتی۔ اتنی ہندو چماروں اور ہندو بھنگیوں کے گھروں میں ہے۔ مسلمان اپنے چولہے کی راکھ اور باورچی خانہ کی راکھ ہفتوں پڑی رہنے دیتے ہیں۔ لیکن ہندو بھنگی و چمار ہر روز چوکا لگاتے ہیں۔ ہندوؤں کی نیچ جاتی بھی پاخانہ کے بعد طہارت صاف کرتی ہے۔ مگر مسلمان ایسا نہیں کرتے۔ اس لئے بدی پوترتا آدمی کو دیکھنا ہو۔ تو ہندوؤں کی چھوٹی سے چھوٹی جاتیوں میں بھی کمی نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ امیر مسلمان اپنے مکانوں کو زیادہ صاف رکھ سکتے ہیں۔ پرنتو ایک امیر مسلمان کا ایک غریب ہندو سے مقابلہ کیوں کرتے ہو۔ ایک غریب مسلمان کا ایک غریب ہندو سے مقابلہ کرو۔ پھر ہندوؤں کو مقابلے میں اگر تم ان کو زیادہ صفائی سے رکھا دو تو دیکھو

میں آریہ سماجی کیسے بنا

(لیکھک:۔ شری راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی امرتسری بڑودہ)

جب میں لوئر پرائمری کے اردو سکول میں تھا۔ ان دنوں ہمارے مہربان ہیڈ ماسٹر مجسم نیکی مرحوم جناب حافظ بہاؤالدین صاحب (خدا ان کو بہشت نصیب کرے) سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے لیکچر سننے سورگباشی راجہ بھگوان سنگھ صاحب کی امرتسر کی حویلی میں روزمرہ جایا کرتے تھے۔ اور ہم سب ہندو لڑکوں کو جو سب ہی ۱۲ یا ۱۴ سال کی عمر کے اندر اندر تھے سوامی دیانند کی تعریف میں کہا کرتے تھے۔ کہ "برخوردارو دیکھو تمہارا ہندو گورو" سوامی دیارام سرسوتی "بت پرستی کی محقق مسلمانوں کی طرح پکا مخالف ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ خود دیارام سوامی ہندو سادھو برہمن ہو کر بت پرستی کی تردید کرتا ہے۔ اور ایک خداوند تعالےٰ کی پرستش سکھاتا ہے"۔

جب میں مڈل سکول جماعتوں میں تھا تب ہمیں خنیبر زر صاحب کی تاریخ ہند اردو پڑھائی جاتی تھی۔ اس میں پہلے باب میں یہ لکھا تھا۔ کہ جو اس وقت ہندو کہلاتے ہیں۔ ان کے بزرگ آریہ کہلاتے تھے۔ اور وسط ایشیا میں رہا کرتے تھے۔

جب میں میٹرک کلاس میں گیا۔ تو ان دنوں سنسکرت کی لیپتک رچ پاٹھ وغیرہ پڑھائی جاتی تھی سنسکرت بھی فارسی کے ساتھ میں نے لی تھی۔ ان دنوں ہمارے گھر میں ہر ایک ہندو تہوار کے دن سورگباشی پوجیہ ناناجی جب تک خود تندرست تھے میرے ہاتھ سے امرتسر کے کٹڑہ چڑت سنگھ کے نامی سناتنی سورگباشی رکھیا مشر جی کو مٹھائی اناج اور دکھشنا بھیجے کو نمسکار دے کر بلاتی۔ تو یہ ودوان سنسکرت دان میرے سامنے جو سنکلپ کی سنسکرت ضرور مکمل خود پڑھ کر بندہ کو بھی پاٹھ کراتے تھے۔ اس میں "آریہ ورتے بھرت کھنڈے" دو شبد ضرور ہندوستان کے لئے آتے تھے۔ یہ نامی رکھیا مشر جی ہمارے کل پروہت تھے۔

جب ہم ہندو مسلمان طلبا میٹرک کلاس کے چھٹی کے دن کرکٹ میچ دیکھنے جایا کرتے تھے۔ تو اس وقت راستے کی گپ بازی میں ہمارے چند مسلمان دوست ہم جماعتی یہ کہا کرتے تھے

"ہندو دھرم کچا دھاگا ہے کارن کہ محمود غزنوی نے ان کے خدا کو جو سومناتھ کے مندر کی شکل میں تھا توڑ دیا۔ تو محمود کا ہاتھ بھی وہ پکڑ نہ سکا۔ اس لئے بت پرستی کے باعث ہی ہندو لوگ ہم مسلمانوں کے غلام بنے"۔

اس کے جواب میں "تم قبر پرست ہو۔ گندی قبروں تک کو پھول چڑھاتے ہو۔ جن میں مردے سڑ رہے ہیں۔ اور خدا کو رشوت دیتے ہو۔ بے گناہ حیوانات کا خون بہاتے ہو قربانی کے نام سے"۔ یہ کہہ کر ان کے منہ پر مہر خاموشی نہ دیتے۔ اور پھر وہ کچا دھاگا کہنا بند کر دیتے۔ لیکن دل میں ہم سب ہندو طلبا محمود غزنوی کی بات کا جواب نہ دے سکنے کے باعث شرمندہ رہتے۔ اور تفاوت ہمارا اس مرا ہوا رہتا۔

جب سورگباشی دیانند کالج سماج کے پوجیہ شری ماسٹر مرلی دھر صاحب جی کی بے غرضانہ کوشش سے جو اس وقت امرتسر کے نامی سرکاری سکول میں ہم سب کو نقشہ کشی سکھاتے تھے ایک اشتہار ملا جس میں لکھا تھا کہ فلاں نامی فاضل اجل پنڈت لیکھرام جی پشاوری آریہ سماج امرتسر واقعہ لوہ گڑھ میں لیکچر ہندو کی تردید میں دیں گے۔ تو ان کے لیکچر سننے بہت سے ہندو طلبا میرے ساتھ آریہ سماج امرتسر کے فوراً ممبر بن گئے۔ میری سماجی کے مندرجہ بالا کارن تھے۔ جو اوپر کے پیروں میں بیان کئے گئے ہیں۔

ممبر بننے کے ساتھ ہی ہم نے ہندی جلد سیکھ لی۔ اور گوکرنانندھی۔ ستیارتھ اور پنچ مہا یگیہ ودھی پستک کتابیں ہندی گھر میں میں نے چند ماس میں پڑھ ڈالیں وقت سماج امرتسر کی طرف سے پنڈت شریاپور نمانتی کو نامی آریہ سماجی گھروں میں پروہت کا کام کیا کرتے تھے۔ اور سماج اپدیشک کتھا کے لئے منتریان عالم پنڈت جی تھے۔ جو آج کل دیانند کالج لاہور کے نامی پروفیسر ہیں۔ بڑے بڑے میں سوتم سیوک کا کام کرتے تھے۔

تو یہ سب لوگ عیسائی یا مسلمان ہو جائیں گے نہ کیول تمہارے دیوی دیوتاؤں اور مندروں ... پوجا نہ کریں گے بلکہ گئو بھکشک

سکتے ہیں۔
اگر اب بھی ہندو جاتیاں آنکھ نہ کھولیں گی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اردھ شتابدی مہوتسو

انبالہ چھاؤنی - انبالہ شہر - روپڑ - مورنڈہ میں سبھا کی دھن سنگرہ منڈلی کا اُتساہ جنک سواگت

آریہ دان ویروں نے دل کھول کر دان دیا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی دسمبر کے خری سپتاہ میں لاہور میں بڑے سمارو ہ کے ساتھ منائی جائے گی۔ اس مہوتسو کے سمبندھ میں اڑھائی لاکھ روپے کی اپیل کی جا چکی ہے۔ سبھا کے بڑے ڈیپوٹیشن نے شری آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کی زیر سرکردگی کام شروع کر دیا ہے۔ اس ڈیپوٹیشن میں پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار آریہ سیوک اور پنڈت گیان چند آریہ سیوک لاہور سے شامل ہوئے۔

یہ ڈیپوٹیشن ۳ اگست کو صبح انبالہ چھاؤنی پہنچا جہاں اس کے ساتھ رائےصاحب امرت رائے ریٹائرڈ انجنیئر و ممبر انترنگ سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا۔ اور ڈاکٹر لال چند جی ادھشٹاتا وید پرچار انبالہ منڈل بھی شامل ہو گئے۔ ضلع انبالہ کے مختلف مقامات پر جس اتساہ اور شردھا سے آریہ پرشوں نے اس ڈیپوٹیشن کا سواگت کیا ہے۔ اور جس پریم اور اُدارتا سے دان دیا ہے۔ اس سے اس امر کا یقین ہو جاتا ہے۔ کہ آریہ پرشوں نے سبھا کے اردھ شتابدی مہوتسو کو سپھل بنانے کا نشچہ کر لیا ہے۔ دانیوں کی سوچی نیچے دی جاتی ہے۔

انبالہ چھاؤنی

(۱) رائےصاحب امرت رائے جی انبالہ چھاؤنی کے مشہور آریہ دانی ہیں۔ آریہ سماجک سنستھاؤں کو ہر تی ورش سینکڑوں ہزاروں روپے دان دیتے رہتے ہیں۔ آپ نے اس یگیہ کے لئے پہلے ہی اپنے چھوٹے پتر شری برہمدت جی کے دِوواہ پر مبلغ چارسو روپیہ پرتھک کر رکھا تھا۔ اب سبھا کی آگیا نوسار آپ نے اپنی پنشن کا آدھا بھاگ مبلغ ۱۲۹ روپے اور اَرپن کئے ہیں۔ اس پرکار آپ نے کل ۵۲۹ روپے دان دیئے ہیں۔ — ۵۲۹ روپے

(۲) ڈپٹی دیوان چند جی رائےصاحب امرت رائے جی کے بڑے بھائی ہیں۔ آپ ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر ہیں۔ آپ نے بڑی شردھا اور پریم کے ساتھ اس یگیہ میں مبلغ ۵۰۰ روپے کی آہوتی ڈالنے کا وچن دیا ہے۔ — ۵۰۰ روپے

(۳) شری ڈاکٹر لال چند جی۔ آپ انبالہ منڈل کے ادھشٹاتا ہیں۔ ہر سال سینکڑوں روپے اپنی جیب سے پرچارارتھ خرچ کرتے ہیں آپ کو تو دن رات وید پرچار ہی کی دھن رہتی ہے وید پرچار کا ستھر کوش بنانے کی تجویز کے آپ ہی جنم داتا ہیں۔ آپ نے بڑی اُدارتا سے اس یگیہ میں پانچسو روپیہ کی آہوتی ڈالنے کی پرتگیا کی ہے۔ — ۵۰۰ روپے

(۴) گپت:- ایک آریہ سجن جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے۔ آپ سوبھاو شیل اور کرم کانڈی آریہ پرش ہیں۔ آپ ہزاروں روپے آریہ سماج کے بھن بھن کاموں کے لئے دان دے چکے ہیں۔ آپ نے بھی مبلغ پانچسو روپیہ دان دیئے ہیں۔ — ۵۰۰ روپے

(۵) سیٹھ پدما رام جی مادھو پور ٹی اسٹیٹ آسام۔ آج کل آپ وشن انبالہ چھاؤنی میں پدھارے ہوئے ہیں۔ آپ سبھا کے یوگیہ اپدیشک پنڈت منشور دیو جی کے فنوسر ہیں۔ آپ نے بھی نہایت شردھا سے اس یگیہ کے لئے پانچسو روپے کی آہوتی ڈالنے کا وچن دیا ہے۔ — ۵۰۰ روپے

(۶) شری لالہ رام چند داس مالک گیس فیکٹری آپ ہر سال سینکڑوں روپے آریہ سنستھاؤں کو دان دیتے رہتے ہیں۔ آپ نے ایک سو دان دیا ہے۔ — ۱۰۰ روپے

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل بھائیوں نے بڑے پریم اور شردھا سے دان دیا ہے

(۷) لالہ دھرم رام جی اوورسیر	۵۱ روپے
(۸) ڈاکٹر موہن لال جی ریٹائرڈ آئی ایم۔ ایس	۵۰ روپے
(۹) لالہ دینا ناتھ جی اکونٹنٹ آر۔ اے الیف	۵۱ روپے
(۱۰) سیٹھ بخاری لال جی	۲۵ روپے
(۱۱) لالہ گینڈا رام جی	۲۵ روپے
(۱۲) لالہ منشی رام جی	۱۵ روپے
(۱۳) لالہ ہیم راج جی	[illegible] روپے
(۱۴) لالہ رام چندر جی	۱۱ روپے
(۱۵) لالہ فقیر چند جی	۱۱ روپے
(۱۶) لالہ بھوج راج جی	۱۰ روپے
(۱۷) لالہ جیوتی پرشاد جی	۵ روپے
(۱۸) لالہ کیشو رام جی	۵ روپے
(۱۹) لالہ اگرسین جی	۱۱ روپے
(۲۰) لالہ جوالا پرشاد جی	۱۰ روپے
	۲۹۲۰ روپے

انبالہ چھاؤنی کے کئی سجنوں کے اُن کے باہر ہونے کے کارن درشن نہ ہو سکے۔ اُن کے لوٹنے پر ڈیپوٹیشن پھر اُن کی سیوا میں اپستھت ہوگا۔

انبالہ شہر

کے مندرجہ ذیل بھائیوں نے بڑے پریم اور شردھا سے دان دیا:-

(۱) لالہ بدری پرشاد جی - وکیل	۲۰ روپے
(۲) لالہ رلا رام جی حکیم	۱۰ روپے
(۳) پنڈت رام چندر جی دیدیک	۱۰ روپے
(۴) لالہ اندرسین جی وکیل	۱۰ روپے
	۵۰ روپے

روپڑ

۵ اگست کو بوقت شام ڈیپوٹیشن روپڑ پہنچا۔ اور جاتے ہی کام شروع کر دیا۔ روپڑ کے آریہ بھائی لالہ پران ناتھ جی وکیل معہ دیگر آریہ بھائیوں ڈیپوٹیشن کے ساتھ شامل ہو گئے۔

گپت:-

(۱) روپڑ کے ایک دان ویر نے جو پہلے بھی آریہ سنستھاؤں کو سینکڑوں ہزاروں روپے دان دیتے رہتے ہیں۔ اردھ شتابدی مہوتسو کے لئے ایک ہزار دان دینے کی پرتگیا کی ہے۔ — ۱۰۰۰ روپے

(۲) شری ڈاکٹر ایس۔ ایل بھنڈاری کیپٹن آئی۔ ایم۔ ایس۔ آپ اُدار اور سوادھیائے شیل سجن ہیں۔ پچھلے سال آپ یورپ گئے ہوئے تھے۔ وہاں بھی آپ آریہ سماج کا لٹریچر منگوا کر تقسیم کرتے رہے۔ آپ نے بڑے پریم اور نمرتا سے اس یگیہ کے لئے مبلغ پانچسو روپیہ بھینٹ کرنا سویکار کیا ہے۔ — ۵۰۰ روپے

(۳) شریمتی شانتی دیوی جی دھرم پتنی رائےصاحب ایشن چند جی نے بڑی شردھا پوروک پرتگیا کی ہے کہ آپ ہر سال میڈیکل مشن کے کام کے لئے مبلغ ایک سو کی اوشدھیاں خرید کر دیا کریں گی۔ — ۱۰۰ روپے

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل اصحاب نے بڑے پریم اور شردھا سے دان دیا ہے

(۴) شری لالہ منگل رام جی اوورسیر	۱۰۱ روپے
(۵) شری پنڈت ودیا ساگر جی سب جج	۱۰۱ روپے
(۶) رائےصاحب بولو رام جی	۵۱ روپے
(۷) لالہ پیارے لال مہتہ وکیل	۵۱ روپے
(۸) چودھری رام رکھا مل جی انسپکٹر کو آپریٹیو بنک	۵۱ روپے
(۹) لالہ گوبند رام جی	۲۱ روپے
(۱۰) لالہ شام لال جی	۱۱ روپے
(۱۱) لالہ ماملداس جی	۱۱ روپے
(۱۲) لالہ رام پرشاد جی وکیل	۱۰ روپے
(۱۳) شریمتی راجونتی جی	۵ روپے
	۲۰۱۳ روپے

ان کے علاوہ چودھریان گینڈا رام جی شنکر لال جی نے وعدہ فرمایا ہے آپ ایک خاص رقم اردھ شتابدی کے لئے جلد ہی نشچہ کر کے اطلاع دیں گے۔

مورنڈہ

(۱) ۶ اگست کو ڈیپوٹیشن مورنڈہ اور سیدھا لالہ دھنپت رائے جی بزاز کی دوکان پر پہنچا۔ آپ ہر سال سینکڑوں روپے دھرم کے کاموں کے لئے دان کرتے ہیں۔ آپ نے بڑی شردھا پوروک ایک سو ایک روپیہ دان دیا۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل بھائیوں نے دان دیا:-

(۲) لالہ ہردواری لعل جی پردھان آریہ سماج

(۳) لالہ ودیا دھر جی

کل میزان

دگیان چند منتری اردھ شتابدی

دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور

ودیالیہ ۵ اگست سے موسم گرما کی تعطیلات کے باعث بند ہو گیا ہے۔ اور ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء بروز سوموار کھلیگا۔ کچھ ودیارتھی اپنے گھروں کی طرف پرچار کے لئے چلے گئے ہیں۔ کچھ سبھا کے پروگرام پرچار کے کاریہ میں لگ گئے ہیں۔ شری پت امرناتھ جی اور بھی پال جی کانا کاچھا، رائے ونڈ، کھڈیاں۔ بھیرہ۔ گنگن پور۔ اور پاکپتن کی طرف پرچار کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ پرچار کے ساتھ ساتھ وہ سبھا کی ودیا وستار اردھ شتابدی سمبندھی کاریہ بھی کریں گے جن میں ویشو انر یگیہ کرانا اور اس کے لئے دھن سنگرہ کرنا خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ وہ جن سماجوں میں پہنچیں۔ وہاں کے آریہ پرشوں کو چاہیے۔ کہ وہ ان کا ویوں میں ان کی سہایتا کر کے سبھا کے آدیش کا پالن کریں۔ اور اس مہان یگیہ کو سپھل بنانے میں سبھا کا ہاتھ بٹا دیں۔ چار ودیارتھی آریہ سماج وچھو والی لاہور کے زیر ہدایات لاہور اور اس کے مضافات میں ویشو انر یگیہ کرانے کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔

نردیو۔ سدھانت شرومنی کا دیہ تیرتھ
اُپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور

ریاست مالیر کوٹلہ کے نظم و نسق میں اہم تبدیلیاں

شملہ ۶ اگست۔ میں نے پہلے یہ اطلاع دی تھی کہ ریاست مالیر کوٹلہ کے نظم و نسق میں اہم تبدیلیاں ...

مورتی پوجا اور پنڈت بدھ دیو جی

اس بحث کو اب بند کیا جانا چاہیئے

...یہ پریس کی طرف سے پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کی تائید

...رتی پوجا اور پنڈت بدھ دیو جی کے متعلق شری آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی ... پنجاب کا آریہ جنتا کے پرتی سندیش اس پر کا ہے۔

...بد ر آباد دکن میں پنڈت بدھ دیو جی آریہ اپدیشک سناتنی پنڈت مادھو آچاریہ سے بحث کر رہے ... پنڈت مادھو آچاریہ نے یکتیوں اور پرمانوں سے لاجواب ہو کر اور دوان ستانیوں کی پورانی ہوسید... کو دہرایا۔ اور پنڈت بدھ دیو جی کو چیلنج کیا۔ کہ اگر تم مورتی پوجک نہیں ہو۔ اور آریہ سماج مورتی پوجک ... ہے۔ رشی دیانند کے چتر کو محض کاغذ سمجھتا ہے اور چتر پر پاؤں رکھنا رشی دیانند کا اپمان نہیں سمجھتا ... تو وہ چتر پر پاؤں رکھ دیں۔ پنڈت بدھ دیو جی نے شاستر ارتھ کے جوش میں اپنے دل پر پتھر رکھ کر ... ایسی کتاب نکالی جس میں رشی چتر تھا۔ اس پر پاؤں رکھ دیا۔ جس سے ترک ان کے سر پر سوار تھا۔ ... استرارتھ ہو گیا۔ پنڈت بدھ دیو جی شاستر ارتھ کی خوشی میں مست نہ تھے۔ اپنے جذبات پر جبر کر گئے ... شکست اور اداس تھے۔ جب مجھے پتہ لگا۔ تو میں نے کہا۔ کہ آپ پنڈت مادھو آچاریہ کی زد میں آ گئے۔ جنہوں نے ... آپ کے سدھانت رکھشا کے جذبے کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ میں نے بطور پردھان انہیں نویدن کر دیا کہ ... سدھانت رکھشا کے لئے ایسے طریقے سے باز رہیں۔ میری رائے میں پنڈت جی کو یہ بھرم ہو گیا۔ کہ پنڈت مادھو ... آچاریہ جی کے چالاکی یکت چیلنج کو ہی منظور کر کے سدھانت کی رکھشا ہو سکتی تھی۔ پنڈت جی نے کہا ... تو وہ تو میں کہہ آئے ہیں۔ کہ یہ بات ان کے جیون میں پہلی اور آخری بار ہوئی۔ پھر نہ ہو گی۔ انہوں نے یہ ... سنگت اور ہمدردی کی بات کی ہے۔ ایسی باتیں پھر نہ ہوں گی۔ میں آریہ جنتا سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف اندولن یک قلم بند کر دیں۔

میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نشچے انوسار ایک اکتو پر کاشت کرایا ہے۔ اور پنجاب کی آریہ جنتا کے پرتی ندھی روپ میں بطور پردھان پنڈت جی کو نویدن کر دیا ہے۔ پنڈت جی نے میرے نویدن سے پہلے ہی اس گھٹنا کو نہ دوہرانے کا فیصلہ کر دیا تھا۔ اب اور کسی کارروائی کی ضرورت نہیں۔

رام دیو

پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔

رشی بجنور کی رائے

"جہاں تک ہم نے اس واقعہ پر غور کیا۔ اور پنجاب کے آریہ اخبارات میں اس بارہ میں مضامین پڑھے ہم اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی سے یہ قابل اعتراض کارروائی صرف فوری جوش کے عالم میں سرزد ہوئی۔ اس معاملہ کو پنجاب کے آریہ سماجوں کی موجودہ پارٹی بازی کا جزو بنانا سب سے بڑی غلطی ہو گی۔ یہ سمجھ کر اس معاملہ کو زیادہ طوالت نہیں دینا چاہیئے۔ اسی میں آریہ سماج کا فائدہ ہے۔"

۵ راگست ۱۹۳۵ء

آریہ متر آگرہ کی رائے

"پنڈت بدھ دیو جی کی ودوتا کے لئے ہمارے ہردیہ میں مان ہے۔ اور اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ

कि कलंक [illegible]

ہو کر ہی کہ آجت انہوں نے ایسا کر ڈالا ہے ہم ایک آریہ اپدیشک کی آدیش پورن جیون ... ہی کہیں گے۔"

"آریہ متر"

یکم اگست ۱۹۳۵ء

پنڈت بدھ دیو جی کا بیان

"مجھے نشچے ہے۔ کہ میرے سامنے اب پھر کوئی یہ بات پیش نہ کر سکے گا۔ اور ... کرے گا۔ تو میں بغیر اس کا دیہ کے دوہرانے کے ...

جواب آسانی سے دے سکوں ... میں نے جب یہ کام کیا تھا جن میں مجھے اس کام کو دوہرانا پڑے۔ میں نے جب یہ کام کیا تھا تب بھی سمجھ کر اور دل پر پتھر رکھ کر کیا تھا۔ کہ اسے پہلی بار اور آخری بار کر رہا ہوں۔ شاستر ارتھ سمبندھی فرض سے مجبور اپنے آپ کو نہ سمجھتا۔ تو یہ بات مجھ سے ایک بار بھی نہ ہو سکتی۔ نہ میں رشی کا چتر گھر میں رکھنے کے خلاف ہوں۔ میرے گھر میں بھی رشی کا چتر سدا رہتا ہے"۔

آریہ ویر۔ ۴ راگست ۱۹۳۵ء

آچاریہ رامدیو جی کے داماد پرنسپل چھبیلداس جی کو صدمہ

موٹر کے نیچے آنے سے دونوں ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں

حالت نازک بتلائی جاتی ہے

تمام آریہ جاتی اور دیگر ہم وطن اس خبر کو گہرے رنج و قلق کے ساتھ سنیں گے۔ کہ آج ۸ راگست کی صبح ڈیرہ دون سے آمدہ ایک تار سے معلوم ہوا۔ کہ آچاریہ رام دیو جی کے داماد شری پرنسپل چھبیلداس جی ایم اے کو موٹر کار کا شدید حادثہ پیش آیا۔ جس سے ان کی ٹانگوں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

بعد دوپہر ڈیرہ دون سے آچاریہ جی کو ایک ٹیلیفون آیا۔ کہ پرنسپل صاحب کی حالت سخت تشویش انگیز ہے۔

پرنسپل صاحب لالہ لاجپت رائے جی کی سرونٹس آف دی پیپلز سوسائٹی کے ایک ... سرگرم ممبر ہیں۔ اور اپنا جیون دیش سیوا کے ارپن کر چکے ہیں۔ اور اس وقت تک ملک اور قوم کی بیش قیمت خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ ہماری پرماتما سے یہی پرارتھنا ہے۔ کہ وہ پرنسپل صاحب کو جلد تندرست کریں۔ اور عمر طویل عطا کریں۔ تاکہ وہ دیش اور جاتی کی بیش از بیش خدمات سرانجام دے سکیں۔

پنڈت بدھ دیو کے خلاف اندولن کے متعلق

لاہور کے ایک پرسدھ آریہ ودوان کی رائے

لاہور کے ایک پرسدھ اور انوبھوی آریہ ودوان نے جو غالباً مہاشہ کرشن جی مالک پرکاش ویرتاپ اور آچاریہ رام دیو جی کے مشترکہ دوست ہیں۔ اور غالباً وہی صاحب ہیں۔ کہ جن کی رائے مہاشہ جی نے اپنے پتر میں چھاپی تھی۔ کہ باوجودیکہ وہ انہیں اس اندولن کے متعلق کچھ کہنے سے روکتے ہیں لیکن پنڈت بدھ دیو کے فعل کو پاگلانہ اور اجڈ Vulgar خیال کرتے ہیں۔ غالباً انہی مہانو بھاؤ نے آچاریہ جی کو مہاشہ جی کا مضمون پڑھ کر ایک چٹھی لکھی ہے جس میں سے کچھ اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"مہاشہ کرشن کا مضمون بہت برے مذاق Bad taste سے لکھا ہوا اور قطعاً شرارت آمیز Thoroughly mischievous ہے۔ اور اس کا مقصد محض پنڈت بدھ دیو کو برا بھلا کہنا اور آریہ پبلک کی نگاہ میں انہیں ذلیل کرنا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں بے شمار موقعوں پر اس سپرٹ کو دیکھا ہے۔ اگر ایک لیڈر یا دو ایک شخص بے ایمان یا جھوٹا ہو۔ یا کسی دیگر طریقہ پر کوئی بدعنوانی کرے تو شوق سے جس طرح جی چاہے اس کی مذمت کریں۔ اسے سوسائٹی سے خارج تک کر دیں۔ لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے۔ کہ ایسا کبھی نہیں کیا جاتا۔ ایک ایسے فعل کو جو غیر مربوط تفکر کے باعث اور بحث کی گرمی میں معرض ظہور میں آیا ہو ایک شریف آدمی کو اس غرض سے ذلیل کرنے کے لئے استعمال نہیں کیا جانا چاہیئے کہ جس سے سماج میں اس کی شہرت تباہ ہو جائے اور وہ سماج کے لئے مفید نہ رہ سکے۔ پنڈت بدھ دیو جی کے اس جلد بازانہ اور پاگلانہ فعل کو کوئی بھی پسند نہیں کرے گا۔ اگر ان سے دوستانہ طور پر بات چیت کی جاتی تو یقیناً انہیں اپنی غلطی کا اعتراف کرنے اور آئندہ کے لئے اس قسم کی حرکت کا ارتکاب نہ کرنے کے لئے آمادہ کیا جا سکتا تھا۔ میرے خیال میں اخبار کا جذباتی فضولیات کے ذریعہ پروپیگنڈا کرنے کی غرض سے استعمال کیا جانا نہایت کمینہ (mean) اور نامناسب حرکت ہے میں نے اسے اس قدر سختی سے محسوس کیا۔ کہ میں نے فوراً مہاشہ کرشن کو ایک چٹھی لکھی۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس پر برا نہیں منائیں گے۔ میری عاجزانہ رائے میں پنڈت جی کو بدنام کرنے کا فعل پنڈت جی کے فعل سے سینکڑوں گنا زیادہ برا ہے۔ شاید اس تمام پرچے میں آپ کا ہی مضمون سب سے زیادہ سمجھداری سے لکھا ہوا ہے۔ مجھے ان کے پاگلانہ فعل پر سخت دکھ ہوا ہے ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

اردھ شتابدی بالکل قریب آگئی ہے۔ اور آریہ بھائیوں میں اتساہ اور لگن کی ماترا بڑھ رہی ہے۔ آریہ سماجوں نے اردھ شتابدی سنبندھی کام شروع کر دیا ہے۔ اور اپدیشک یگیہ کی آہوتیاں پراپت کرنے کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ شری پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا بذات خود سارے پنجاب کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ یہ جان کر آپ کو نہایت بشاشت ہو گی۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے اپلکش میں آریہ یوکوں کے اندر بیداری کی روح پھونکنے کا کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ ہر ایک مقام اور ہر ایک استھان کے آریہ یوکوں کو اکٹرت ہو کر آریہ ویر دلوں کا کام ابھی سے شروع کر دینا چاہئے تاکہ اس مہان یگیہ کے موقعہ پر اپنی شبھ سیواؤں سے آریہ جنتا کو ایک بار دکھلا دیا جائے۔ کہ آریوں کا ڈسپلن اور انتظام کس طرح کا ہے اور انتظام ہوا کرتا ہے۔ آریہ ویروں کو باقاعدہ پریڈ کرنی چاہئے۔ اور آریہ ویروں کی ایک سینا تیار ہو جانی چاہئے۔ جو آریہ نگر میں اپنی کارگذاری سے خوشنودی کا تمغہ پراپت کر سکے۔ اس سلسلہ میں ہر ایک جگہ ... آریہ یووک اس کاریہ کو ارنبھ کرنا شروع کر دیں۔ اور اردھ شتابدی کے اپلکش میں ہونے والے سماروہ میں اپنی سیواؤں کا بھاگ دینا چاہیں۔ انہیں فی الفور آریہ پرتی ندھی سبھا دوارا اردھ شتابدی منڈل کو سوچت کر دینا چاہئے۔ تاکہ انہیں سیوا کا بڑھیا اوسر پراپت ہو سکے۔

اس کے اتیرکت آریہ بھائی یہ جان کر نہایت پرسن ہوں گے۔ کہ ویدک مشن اور گرام پرچار کے مہان کاریہ کو ارنبھ کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے نہایت ہی بڑھیا قدم اٹھایا جانے والا ہے اردھ شتابدی کے موقعہ پر شری پوجیہ سوامی سوتنترانند جی مہاراج کی ادھیکشتا میں کاریہ کرتری سمیلن ہوگا۔ پنڈت ستیہ کیتو جی وید سمیلن کے پردھان ہوں گے۔ مہیلا سمیلن کے پردھان پد پر آچاریہ دیو شرما جی وراجمان ہوں گے۔ دھرم چرچا سمیلن شری پنڈت بدھ دیو جی کی زیر صدارت ہوگا۔ نوجوان سمیلن کے صدر شری پنڈت ٹھاکر دت جی ہوں گے۔ سود یشی سمیلن ڈاکٹر ستیہ پال جی کی زیر صدارت ہوگا۔ برہمچریہ سمیلن کے پردھان پد کو سشوبھت کرنے کے لئے شری مہاتما گاندھی جی پدھاریں گے آریہ سنسکرتی سمیلن کے لئے پنڈت مدن موہن مالویہ جی آئیں گے۔ دیو سماج سمیلن سیٹھ سوامی وشویشور داس جی کے پردھانتو میں ہوگا۔ آریہ پرچار سمیلن کے پردھان شری لالہ ... کشن

ایک لاکھ ستیارتھ پرکاش غیر آریوں تک پہنچانے کی سندر آیوجنا

لاکھوں آریوں کی آریہ نگر لاہور میں آمد آمد

گرام پرچار و وید پرچار کیلئے اتساہ جنک کاریہ

(پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

جی ہوں گے۔ اور آریہ سمیلن شری پنڈت چموپتی جی کی زیر صدارت ہوگا۔ اس کے علاوہ ایک مہان سنگیت سمیلن بھی ہوگا۔ ان مہان سمیلنوں کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور سبھا اس وشے میں بڑا بھاری کام کر رہی ہے۔ آریہ بھائیوں کو اس کاریہ کرم سے ہی اردھ شتابدی کی مہتا کو انبھو کرتے ہوئے آریہ پرتی ندھی سبھا کو پورا پورا سہیوگ دینا چاہئے۔ اور اس سلسلہ میں کافی تعداد میں آریہ نگری میں پدھارنے کے لئے ابھی سے تیار ہو جانا چاہئے۔

گرام گرام اور نگر نگر میں اردھ شتابدی کا سندیش پہونچانے کے لئے ہر ایک سماج کی طرف سے اتساہی کاریہ کرتاؤں کو میدان میں آجانا چاہئے۔ اور اس سنبندھ میں اپنی خدمات اردھ شتابدی کمیٹی کو پردان کر دینی چاہئے۔ تاکہ ایک بار آریہ دھرم کا سندیش ہر ایک گرام اور نگر واسی تک پہنچ جائے۔ اس کے اتیرکت سبھا کی پدھتی کے انوسار تمام آریہ پریواروں میں ولشیواز یگیہ ارنبھ کر کے ان کی دکشنا ہر ایک آریہ ایک روپیہ آریہ مہلا آٹھ آنے اور بالک چار آنے کے حساب سے سبھا کے کاریالیہ میں ترنت بھیج دینی چاہئے۔ علاوہ بریں وید پرچار اور اردھ شتابدی کے کاریہ کو نہایت ہی ڈھنگ سے چلانے کے لئے دھن آدی سنگرہ کرنے کے واسطے آریہ پرشوں کی منڈلیاں بن جائیں۔ اور اپنے اپنے نگر سے دھن اکٹرت کر کے سبھا کاریالیہ میں بھیج دیویں۔

اردھ شتابدی کے مہان اوسر کے سنبندھ میں شری پردھان جی نے اپنے وکتویہ میں بتلایا ہے کہ چاروں ویدوں کا سمپورن یگیہ رچا جائیگا۔ جلوس اور سنکیرتن ایسا ہوگا۔ کہ پنجاب میں اب تک اس بھانتی کا جلوس نہیں نکلا ہزاروں آریہ ویروں کی پریڈ ہوگی۔ آریہ مہلاؤں کا اس انتظامیہ کام میں سملت ہو کر سیوا کرنے کا درشیہ دیکھنے سے تعلق رکھے گا۔ اور ودیہ پرشوں کو آریہ دیا یام پردرشنی میں اپنے اپنے کمالات پیش کرنے کا سنتو پورن اوسر ملے گا۔ تاکہ ایک بار دنیا کو آریوں کی شکتی کا علم ہو جائے۔ اور آریہ پرشوں کی اتشیہ سیوا۔ اور کاریہ میں لگن کا پورا پتہ مل جائے۔

ان تمام کاموں کے علاوہ اس شتابدی پردرشنی کا ہاں اس مہان تپسوی گورو دیانند کا سندیش پہنچانے کے لئے ایک لاکھ ستیارتھ پرکاش جنتا میں بانٹنے کی آیوجنا کی گئی ہے تاکہ جن بھدر پرشوں نے رشی کے وچاروں سے لابھ پراپت نہیں کیا۔ انہیں رشی سندیش پہونچایا جا سکے۔ اردھ شتابدی کے اس اوسر میں آریوں کو دھن کی مدد بھیجنے کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ تاکہ وید کے پیغام اور ادھار کا کام ویدوں کے مہان شکشک کا وید سندیش ہر ایک غیر آریہ کے کانوں تک پہنچ جائے۔ ایک لاکھ ستیارتھ پرکاش سے اگر ادھک نہیں تو ہم ایک لاکھ غیر آریوں کو آریہ دھرم کا سندیش پہونچا سکتے ہیں۔ رشی کے پیارے بھگتوں میں ایسی وکیتیاں کافی تعداد میں ہیں۔ اور مجھے آشا ہے۔ کہ اگر ایک ہی آریہ بھائی اس کاریہ کا بیڑا اٹھائے۔ تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ آریہ سماج میں دھن والوں رشی بھگتوں کی کمی نہیں ہے۔ امید ہے۔ کہ رشی کے پیارے رشی کا سندیش پہنچانے کے لئے اس کاریہ کو ترنت پرتا سے ارنبھ کر دینے میں پورا پورا سہیوگ دیں گے ٭

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

آریہ سماج بھیرہ کا جنرل اجلاس بڑے زور سے اخبار برہم رشی کے دیانند سماج نمبر کے خلاف اظہار نفرت اور ناراضگی کرتا ہے اور گورنمنٹ سے التجا کرتا ہے۔ کہ وہ اس نمبر کو ضبط کرے۔ لالہ منوہر لال جی سبھا سد آریہ سماج بھیرہ کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت گنگا رام جی نے کرایا۔ اس موقعہ پر دو روپیہ سماج کو دان دیا۔ اور حاضرین کا کڑاہ پرشاد سے ستکار کیا گیا۔

لالہ جیت رام کی دختر کی شادی ویدک ریتی سے ہوئی۔ مبلغ ایک روپیہ کنیا پکش اور ...

اعلیٰ زندگی درازئ عمر اور لطفِ خانگی کو سچے معنوں میں حاصل کرنے کیلئے

سکھ سمپن جیون (ہندی ایڈیشن)

نامی کتاب کا غور سے مطالعہ کریں۔ پبلک کی اس قسم کی ضرورت کو دیکھ کر مصنف نے اپنے ۱۵ سالہ تجربہ کی بنا پر اور کئی مستند کتابوں کا نچوڑ اس کتاب میں بھر دیا ہے ٭

دو سو صفحات کی کتاب صرف دس آنہ میں

ملنے کا پتہ:- کوی راج پنڈت وید برت ... فاضل ... انارکلی لاہور

وی پی آرہے ہیں؟

مسافر کے سینکڑوں پریمیوں سے ہی مسافر کا سپتاہک سفر وابستہ ہے۔ اس سنبندھ میں آریہ بھائی بڑے بڑے آریہ ودوانوں کے لیکھوں سے ہر ہفتہ مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ اور دنیا بھر کی خبروں کے ساتھ آریہ سنسار کے سماچار پڑھ کر آریہ پریوار کے حالات پڑھتے رہتے ہیں۔ ان بھائیوں سے جن کی سالانہ حاضری ختم ہو رہی ہے۔ یاچنا ہوں۔ کہ اس سپتاہ دفتر سے ہونے والی بہار عفتا کو پا کر اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ۱۵۔ اگست تک بھیج دیں۔ ورنہ تو مسافر وی۔ پی کی صورت میں حاضر ہوگا۔ جس کو کرپیا ضرور وصول کر لیں۔ اور اگر انہیں پریمی سے تعلق رکھنے کا خیال نہ ہو۔ تو ایک کارڈ لکھ دیجئے۔ تاکہ مسافر زیر باری سے بچ جائے۔

ذیل میں سہولت آپ کا خریداری نمبر بھی لکھ رہا ہوں۔ آپ اسے بغور دیکھ کر جلد چندہ بھیجنے کی کرپا کریں ٭

۲۳۳ ۔ ۹۳۳ ۔ ۱۸۹۳ ۔ ۱۹۹۳ ۔ ۲۳۴۶ ۔ ۲۵۳۵ ۔ ۲۵۳۶ ۔ ۲۵۳۸ ۔ ۲۵۳۴
۲۵۴۴ ۔ ۲۵۴۵ ۔ ۲۵۴۶ ۔ ۲۵۴۷ ۔ ۲۵۴۹ ۔ ۲۵۵۰ ۔ ۲۵۵۱ ۔ ۲۵۵۲ ۔ ۲۵۵۳
۲۵۵۴ ۔ ۲۵۵۵ ۔ ۲۷۰۹ ۔ ۲۷۱۱ ۔ ۲۷۸۹ ۔ ۲۸۳۶

(مینجر)

سورگیہ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار

(لیکھک: رساہتیہ پادھیائے پنڈت بے دیو جی سنیہی شاستری مکھیہ ادھیاپک گوروکل جہلم)

اپنے بال سکھا پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار کے شبھ نام کے ساتھ سورگیہ شبد لگاتے ہوئے قلم کا سینہ چاک ہوتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ زخمی دل سے بے تحاشہ یہ شبد نکلتے ہیں:۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

پربھو کی گتی کو کون جان سکتا ہے۔ کسی کو خواب میں بھی خیال نہیں تھا کہ یک لخت ایک ایسے ہونہار نوجوان کی ہم سے ہمیشہ کے لئے جدائی ہو جائے گی۔ زلزلہ کوئٹہ کے خونی واقعات سننے کے ساتھ سب سے پہلا وچار جو میرے دل میں اٹھا۔ وہ یہ پرارتھنا تھی۔ کہ بھگوان پنڈت بھیم سین جی کو سلامت رکھیں۔ لیکن ایشور کے چرنوں میں کچھ اور ہی منظور تھا۔ وہ ساکے من کچھ اور ہی کے مطابق مودھانا کچھ اور ہی وچار رہے تھے۔ دوسرے ہی دن جب پنڈت بھیم سین جی کی اچانک مرتیو کی دلخراش خبر کانوں میں پڑی۔ تو سنتے ہی ہوش اڑ گیا۔ اور پیروں تلے زمین نکل سی گئی۔ سب پرانی یاد واقفیتیں یکے بعد دیگرے سامنے آنے لگیں۔ گھنٹوں کمرہ رہا تھا۔

آنکھوں میں آکے کون ابھی نکل گیا
کس کی تلاش میں یہ اشک رواں چلے

ظالم موت نے اسی پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ پنڈت جی کے ساتھ ان کے دھرما تما پتا چودھری دیکھو رام جی و پنڈت جی کی ایک خورد سالہ لڑکی جو عمر لے ۲ سال بھی زلزلہ کی نذر ہو گئے۔ اور ان کی دھرم پتنی وان کی بھاوج (دھرم پتنی پنڈت دھرم چند جی شاستری) کو بھی شدید ضربات آئیں۔ ہائے ظالم ناہنجار زلزلہ!

کوئٹہ کے بھونچال کا یہ ایک ہی گھٹنا نہیں۔ بلکہ سارے پنجاب میں اس منحوس واقعہ سے ہی کہرام مچا ہوا ہے۔ اور عموماً ہر ایک گھر میں ہی پرچا ہے۔

[illegible]

[illegible]

اور پنجاب کی یہ تڑپ بھی مانو رلانے والے الفاظ میں یہ کہہ رہی ہے۔ کہ

میرے نصیب میں گردش ہے یہ زماں کیسی
یہ چال تو نے نکالی ہے آسماں کیسی

لیکن پنڈت جی کے سورگباش ہونے سے آریہ سماج اور ان کے پسماندگان کو جو ہانی ہوئی ہے۔ وہ واقعی ناقابل تلافی ہے۔

"آریہ مسافر" کے معزز ناظرین کو ہم آج مذکورہ پنڈت جی کے جیون کے متعلق کچھ واقفیت بہم پہونچانا چاہتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ یہ سطریں اپنے پریہ سورگیہ پنڈت جی کی یاد میں پھول کا کام دیں گی۔

شری پنڈت بھیم سین جی کا جنم موضع جھنگی والا ضلع مظفر گڑھ (پنجاب) سمت ۱۹۶۳ بکرمی میں ہوا تھا۔ ان کے پوجیہ پتا جی کا شبھ نام چودھری دیکھو رام جی تھا۔ جو کہ پنڈت جی کے ساتھ ہی زلزلہ کوئٹہ کی نذر ہو گئے۔ چودھری جی بڑے دھرماتما۔ نڈر۔ سادہ مزاج اور اچھے ڈیل ڈول والے پرش تھے۔ شری پنڈت جی اپنے پتا جی کے مذکورہ شبھ گنوں سے بھی ادھک شبھ گنوں سے وبھوشت تھے۔

شری پنڈت جی کی ابتدائی تعلیم اپنے ہی گاؤں کی آریہ پاٹھ شالہ میں برہمچاری سومدیو جی (ورتمان سوامی سواتمانند جی) کے زیر تدریس ہی ہوئی۔ اپنے بچپن کے اوصاف حمیدہ سے شری پنڈت جی ہر دلعزیز ہو گئے۔ اور مذکورہ بالا قابل تعریف شری برہمچاری سومدیو جی کی خواہش شری پنڈت جی کو گوروکل کی پوتر شکھشا دلانے کی ہوئی۔ بالآخر شری پنڈت جی گوروکل ملتان میں داخل ہو گئے۔ راقم بھی شری برہمچاری سومدیو جی کے احسانات کو فراموش نہیں کر سکتا۔ جن کی کرپا پورن سہائتا (نیک مشورہ) سے اسے بھی گوروکل کی پرم پاون شکھشا گرہن کرنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ خیر شری پنڈت جی دسویں شرینی تک گوروکل مذکور میں شکھشا گرہن کرتے رہے۔ پھر ادھکاری پر یکھشا گوروکل کانگڑی میں پاس کر کے وہیں کی مہا ودیالیہ میں داخل ہو گئے۔ چار سال کی لگاتار کوشش سے وہاں کی سناتک پریکھشا میں اچھے نمبروں پر کامیاب ہو گئے۔ اب ان کی خصوصیات کا ذکر ناظرین کی سیوا میں کیا جاتا ہے۔ پنڈت جی کا علم طالب علمی واقعی قابل تعریف تھا۔ وہ ان طلبا میں سے نہیں تھے۔ جو یک طرفہ ہوتے ہیں۔ یعنی کئی ودیارتھی یا تو کتابوں کے کیڑے ہوتے ہیں۔ یا خلاف تہذیب و تمدن کے اکثر عیاشی جیون کے ہوتے ہیں۔ اور کئی ودیارتھی یا تو اچھے لیکچرار ہوں گے۔ لیکن کریا ہین۔ گپتا سے دور بھاگنے والے ہوں گے۔ اگر کرم کانڈی ہوں گے۔ تو بالکل خاموش رہنے والے ڈھونگی سادھو ہوں گے۔ لیکن پنڈت بھیم سین جی مکمل برہمچاری تھے۔ ہر ایک کاریہ کھیتر میں ان کا نام عزت سے یاد کیا جاتا تھا۔ پنڈت جی لیکچرار تھے۔ لیکن فضول زیادہ بولنے والے نہیں۔ ہر منٹوں کی منڈلی میں پربیر تھے۔ لیکن عیاش نہیں تھے۔ ہنسی دل لگی کرنے میں ہنس مکھ تھے۔ لیکن منہ پھٹ نہیں تھے۔ صفائی پسند ہوتے ہوئے فیشن پرستی سے مبرا تھے۔ آتم ابھیمانی ہوتے ہوئے فضول ابھیمان کرنے والے نہیں تھے۔ آتنبر وادی بننے کی اچھیا رکھتے ہوئے سدا کرم شیل تھے۔ شر دھالو ہوتے ہوئے اندھ وشواسی نہیں تھے۔ یہ شبھ گن شری پنڈت جی میں ودیارتھی جیون سے آخری دم تک رہے۔ شکھشا پراپتی کے بعد شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین انہوں نے کچھ برس کاریہ کیا۔ اور اپنے تھوڑے سے جیون کال میں اپنی غیر معمولی لیاقت سے سبھا کو سنتشٹ کیا۔ اور اپنے سداچاری جیون کے ساتھ ساتھ اپنی فاضل تقاریر سے جنتا کو کافی لابھ پہونچایا۔ لیکن افسوس صد افسوس! تقدیر نے نہ معلوم کیا سوچ کر اس ہونہار نوجوان کارکن کو ہم سے ہمیشہ کے لئے چھین لیا۔ آریہ جگت کو پنڈت جی سے بڑی بڑی امیدیں تھیں۔ لیکن دنیا میں سب کی کس وقت امیدیں بر آور ہوئی ہیں۔ اسی وچار سے ان کی اس ناگوار جدائی کو سینے پر پتھر رکھ کر برداشت کر لینے اور دل غم آلودہ کو تسلی دینے کے سوا اور کیا چارہ ہو سکتا ہے۔ ہم اپنے سورگیہ پریہ پنڈت جی کے سورگباش ہونے کے ناگوار دکھ کو سورگیہ پنڈت جی کے مصیبت زدہ بھائی شری پنڈت دھرم چند جی کے دکھ میں شامل ہوتے ہوئے پنڈت جی و ان کے پس ماندگان پریوار سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور پرم پتا پرماتما جی سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہم سب کو شانتی اور شری پنڈت جی کی پوتر آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اوم شم۔

سرشٹی پرواہ سے انادی ہے

مرزائی جہالت کا سدباب

(۲۳)

(از شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

سوال۔ ستیارتھ پرکاش ص ۲۹۵ جیسے پرمیشور کے اوصاف افعال عادات ازلی ہیں۔ آپ ویسے ہی اس کی دنیا کی پیدائش قیام اور پرلے کرنا بھی ازلی ہیں۔ جیسے پرمیشور کے اوصاف و افعال۔ عادات کا آغاز اور اختتام نہیں۔ اسی طرح اس کے کاموں کا بھی آغاز اور انتہا نہیں۔

مذکورہ بالا سوال و جواب کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ چونکہ پرمیشور ازلی ہے۔ اور اس کی صفات بھی ازلی ہیں۔ اس لئے اس کے اثرات یا معلول بھی ازلی ہیں نہ ذات سے بلکہ بلحاظ سلسلہ کے مگر میں تو اس فلاسفی کے سمجھنے سے ہی قاصر ہوں۔ جو امور معلول ہیں یا کسی علت کا نتیجہ ہیں۔ وہ خود ہی علت کی طرح قدیم کیسے ہو سکتا ہے۔ ...

... سلسلہ کیا ہے صرف بعض حادث امور کا مجموعہ ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ جس طرح محدود اعداد کا مجموعہ محدود ہی ہوتا ہے۔ ...

... اسی طرح ان واقعات کا مجموعہ ...

... جن کا ہر جز زمانہ اور امکان کی حد کے اندر ہے۔ ضرور ابتدا اور انتہا رکھتا ہے۔

جواب۔ آپ کو اس فلاسفی کی سمجھ کیسے آ سکتی ہے۔ جبکہ وہاں تک عقل کی رسائی ہی نہ ہو۔ جناب اپنی ہی مثال پر غور فرماویں۔ اکائی ایک عدد ہے ہمارا سوال ہے۔ کہ ہر سال کے بعد زمانہ ازل سے اکائی جمع کرتے آؤ۔ تو کیا ان اکائیوں کا مجموعہ بھی محدود ہوگا۔ اگر محدود ہوگا۔ تو زمانہ ازل کی بھی کوئی حد ہو گی۔ اگر حد ہو گی۔ تو وہ زمانہ ازل نہیں کہلائے گا۔ کیوں مولوی صاحب کچھ آیا سمجھ میں؟

ہاں ایک دوسری صورت ہے۔ کہ ازل سے اکائیوں کا جمع کرنا ہی ناممکن قرار دیا جا سکے۔ لیکن یہ تو محدود الوقت فاعل کے لئے کہہ سکتے ہیں۔ ازلی فاعل خدا کی نسبت تو نہیں کہا جا سکتا۔ مولوی صاحب اگر عقل سلیم رکھتے۔ تو مہرشی دیانند کی فلاسفی کی داد دیتے۔ مرزائی اصول کو مانتے ہوئے۔ یا تو خدا کو بھی محدود الوقت کسی خاص زمانہ میں پیدا ہوا حادث مانو یا کم از کم اس کے اوصاف و افعال کو زمانہ کی حد میں مان کر ازل سے نکما مانو۔ ورنہ سرشٹی کا پرواہ سے انادی ہونا آپ کو ماننا پڑے گا۔ بھاگ کر کس راستہ سے بھاگنا چاہتے ہیں۔

نوٹ:۔ اخبار فاروق کا پیدائش عالم ۲۲ نہیں ملا۔ اس لئے ۲۳ کا جواب لکھا جاتا ہے۔ بقیہ ص ۱۳

وہ آریہ بھائی جن کی کوششوں سے آریہ مسافر ترقی کے منازل طے کر رہا ہے

پُرجوش "مسافر" پریمیوں کا پرچہ

اب جبکہ اردھ شتابدی قریب آ رہی ہے۔ اور جبکہ آریہ بھائیوں کو آریہ سماج کے سندیش کو گھر گھر پہونچانے کے لئے مستعد کار ہونا چاہیئے۔ یہ دیکھ کر از حد مسرت ہوتی ہے۔ کہ مسافر پر پوار نہایت ہی حوصلہ افزا انداز میں ترقی کر رہا ہے۔ اور آریہ جنتا آریہ مسافر کو اپنا رہی ہے۔ قبل اس کے کہ میں آپ سے سنبندھ کو استوار کرنے والے پریمیوں کا پریچے کراؤں کیول یہ یاچنا کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہر ماس ایک ہزار آریہ بھائی آریہ مسافر سے اپنا تعلق قائم کرنے لگ جائیں۔ تو آریہ مسافر کو اتنا بڑھایا اور شاندار کر دیا جائے۔ جسے دیکھ کر دھاسک جگت چکت رہ جائے۔ صرف بارہ ہزار پُرجوش آریوں کی ضرورت ہے۔ اگر میری یہ صدا سنی جائے۔ تو آپ دیکھ لیں گے۔ کہ آریہ مسافر کس شان سے آپ کے پیارے دھرم کا سندیش پہونچانے کیلئے جلوہ آفروز ہو۔ اور اب بھی آپ دیکھ ہی رہے ہیں۔ کہ آریہ خیالات کو ہر طبقہ تک پہنچانے والا یہ واحد اخبار آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں اور عالموں کے ودوتا پورن لیکھ پرکاشت کرنے میں سب سے آگے ہے۔ اردھ شتابدی سنبندھی تمام حالات جاننے کے لئے بھی آپ کو اس کا خریدار بننا چاہیئے۔ کیونکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی بلیٹین صرف اسی میں ہی پرکاشت ہوتی ہیں۔ اور بالخصوص شری پوجیہ آچاریہ رام دیو جی پردھان اور شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آدی کے لیکھ پڑھنے کے لئے بھی آپ کو مسافر پریوار میں سملت ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ زندگی کے دیگر مشاغل کی طرح مسافر پریوار سے سنبندھ قائم کرتے ہوئے اپنے جانکار بھائیوں کو پریوار میں سملت کرنے کی پریرنا کرنی چاہیئے۔ میں ان تمام آریہ بھائیوں کا مشکور ہوں۔ جو اس ماس پریوار میں سملت ہوئے ہیں۔ اور آشا رکھتا ہوں۔ کہ اگلے ماس اس سے دگنے بھائی مسافر پریوار میں سملت ہو جائیں گے:۔

شری بدھا رام جی۔ پنڈت رام داس جی۔ شری دیسراج جی۔ شری تلسی رام جی۔ شری رادھا کشن جی آریہ سماج کمر مشتاق۔ آریہ سماج میانی۔ آریہ سماج پلول۔ شری بھیکم سنگھ جی۔ لالہ نانک چند جی۔ بادا خوشی رام جی۔ ڈاکٹر پیارے لال جی۔ شری ہنسراج جی۔ شری فقیر چند جی۔ لالہ منشی رام جی۔ آریہ سماج بھیں شری سنت پال کپور۔ آریہ سماج جموں۔ شری رلدو مل جی۔ ڈاکٹر چونی لعل جی۔ آریہ سماج ماڈل ٹاؤن ہنوز۔ شری گوبند رام جی۔ آریہ سماج سارنگ دلیو۔ آریہ سماج مان۔ آریہ سماج کوٹ بادل خاں۔ آریہ سماج روڈولی۔ آریہ سماج شکر گڑھ۔ شری منشی رام جی۔ آریہ سماج فیروزپور۔ لالہ فقیر چند جی۔ گوردکل اندرپرستھ۔ لالہ وشنو رام جی۔ شری ہرسرام سوامی جی۔ آریہ منی جی سوامی۔ صاحب حکومت رائے جی مہاشہ جگوا نداس جی۔ مہاشہ بہاری لال جی۔ مہاشہ نتھو رام جی۔ مہاشہ لچھمی نارائن جی۔ مہاشہ امر چند جی۔ مہاشہ لکھ راج جی۔ مہاشہ حقیقت رائے جی۔ ڈاکٹر بھگت رام جی۔ مہاشہ لال چند جی۔ مہاشہ بہاری لال جی۔ مہاشہ رام سروپ جی۔ مالک موتی لال جی۔ مہاشہ بکنٹر لال جی۔ مہاشہ ہیرا لعل جی۔ مہاشہ امرناتھ جی۔ مہاشہ دینا ناتھ جی۔ مہاشہ رام جی داس جی۔ مہاشہ اندر سنگھ جی۔ مہاشہ کشن سنگھ جی۔ ٹھاکر جیون سنگھ جی۔ لالہ لکھمی داس جی۔ آریہ سماج کالج سیکشن شملہ۔ لالہ جینی رام جی ایڈوکیٹ۔

اردھ شتابدی کو سپھل بنانیکا کاریہ کرم

گرام پرچار۔ پنجاب بھر میں اس وقت سرکاری گزٹ میں ۵ لاکھ آریہ ہیں۔ استریوں تتھا بچوں کو چھوڑ کر اگر ۲ لاکھ بھی آریہ مان لئے جاویں۔ تو بھی ۲ لاکھ کی تعداد کچھ کم نہیں ہے۔ ۵۰۰ درشنوں میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب صرف ۴۰۰ شہروں قصبوں میں آریہ سماجیں بنا سکی ہے۔ ابھی تک آریہ سماج کا پرچار بڑے بڑے شہروں قصبوں تک محدود ہے۔ نہ تو آریہ سماج کے پاس اتنے اپدیشک ہیں۔ اور نہ ہی اتنا دھن ہے۔ کہ کافی تعداد میں اپدیشک رکھ کر پنجاب کے چھوٹے سے چھوٹے گرام میں ویدک دھرم کا پرچار کرایا جا سکے۔ اگر اس موقعہ پر ہر ایک آریہ ایک ایک بھائی بھی ویدک دھرمی بنائے گا۔ تو بھی اردھ شتابدی سپھل ہو سکتی ہے۔ اس موقعہ پر کوئی آریہ سبھاسد ایسا نہ رہنا چاہیئے۔ کہ جو خود ہون نہ کرا سکے۔ ہر ایک سماج کو ایسے بھائیوں کا سہیوگ لے کر اپنے حلقہ کے چھوٹے سے چھوٹے گراموں میں ہون کر دلیوانر یگیہ کرانے چاہئیں۔ اور یگیہ کی سماپتی پر ایک سادہ پرتی آریہ ۸ر استری مہر بچہ اردھ شتابدی فنڈ میں دکھشنا دے۔

بانپرستھی۔ جیسا کہ اوپر ورنن کیا گیا ہے۔ آریہ سماج کے پاس اتنے اپدیشک نہیں۔ کہ پرتیک استھان پر گھوم گھوم کر ویدک دھرم کا پرچار کرایا جائے۔ اس موقعہ پر اگر ۵۰ آدمی جو اپنے گھریلو کام دھندوں کو چھوڑ کر بانپرستھی بن جاویں۔ اور ایک ہی رنگ کے کپڑے پہن کر اس اردھ شتابدی کی شوبھا کو بڑھاویں۔ تو میں سمجھوں گا۔ کہ اب آریہ سماج سچے معنوں میں چار آشرموں کا پالن کر رہا ہے۔ اس سے بھی اردھ شتابدی سپھل سمجھی جا سکتی ہے۔

لٹریچر۔ اس موقعہ پر جیسا کہ سبھا کا وچار ہے۔ کہ ویدک دھرم سے متعلق پستکیں چھپوائی جاویں اگر اس موقعہ پر آریہ بھائیوں کی طرف سے ایک لاکھ ستیارتھ پرکاش مفت بانٹے جاویں۔ تو بہت بہتر ہوگا۔ مفت بانٹنے کے لئے ایک ایڈیشن چھپوایا جائے گا۔ جو بہت سستا پڑے گا۔ آریہ سماجوں کو اس کام میں بھی حصہ لینا چاہیئے۔ اور ابھی سے لکھ دینا چاہیئے۔ کہ ان کی طرف سے کتنے ستیارتھ پرکاش مفت بانٹے جاویں۔ اس کے علاوہ رشی درشن امرتا نامی پستک چھپے گی۔ جس میں رشی کے سندر وچنوں کا سنگرہ ہوگا۔ آریہ سماجوں کو اس کے خریدنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

(رام دیو پردھان اردھ شتابدی کمیٹی۔ گورو دت بھون۔ لاہور)

... میں نئے آریہ سماج کی قائمی

مورخہ ۴۔ اگست ۱۹۳۵ء کو پرماتما کی ... سے اندر پنڈت جگن ناتھ جی اپدیشک لاہور ... پرچارنی سبھا کے ادیوگ اور اپدیشوں ... یہاں پر آریہ سماج قائم کی گئی ہے۔ ... کے مفصلہ ذیل صاحبان عہدہ داران اور ... سبھا کے ممبر منتخب ہوئے ہیں:۔

لالہ سیوا رام جی پردھان۔ لالہ سوہن لال جی اپ پردھان۔ لالہ گنپت رائے جی اپ پردھان لالہ درگا داس جی منتری۔ لالہ دتا رام جی اپ منتری۔ لالہ امولک رام جی اپ منتری۔ لالہ دوارکا ناتھ جی خزانچی۔ لالہ نتھو رام جی لائبریرین۔

ممبران انترنگ سبھا۔ لالہ روپ چند جی لالہ ہنسراج جی۔ بابا گنپت رائے جی۔ لالہ رام داس جی۔ بابو ملک راج جی

ہندوستان۔ برہما اور لنکا تک عالمگیر شہرت رکھنے والا

تلوار مارکہ شربت فولادست ۱۰

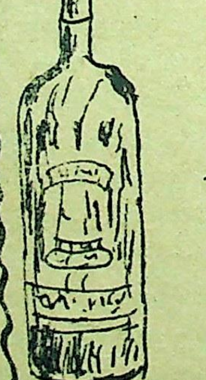

... شربت استعمال کریں۔ پھر ہمیشہ کیلئے تندرست بن جاویں۔ تو بہار آوے۔ کیونکہ ... فولاد کو نہ تیزاب اور آگ کے ... ہوٹیوں میں حل کر کے شامل کیا گیا ہے اور دیگر دوائیاں ملائی گئی ہیں جن سے جسم میں نئی طاقت اور تر و تازگی حاصل ہوتی ہے اور ... بیماریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے قوت مردانگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کی صحت گر گئی ہے معدہ ... ہو گئے ہیں۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا۔ جسم میں کمزوری آگئی ... آپ فوراً تلوار مارکہ شربت فولادست کا استعمال شروع کر دیں۔ ... موسم میں استعمال ہو سکتا ہے اور ہر جگہ ملتا ہے۔ ... شہر کے دوا فروشوں سے تلوار مارکہ دیکھ کر خریدیں۔ قیمت چالیس خوراک ... (عہ)

... گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت ... اوشد شالیہ لدھیانہ۔ ایس پی ریلوے کو لکھو

بیماری کی جڑ مچھر ہے اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہ آنے دے گی

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ریتی سے پرتیبھی رشیوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے از حد پسند کیا ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے اسلئے دھوکہ سے بچنے کیلئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

منیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی۔ لاہور

اردھ شتابدی کے متعلق پچھلے ہفتے کے کام کی رپورٹ

اردھ شتابدی کے جیسے پوسٹر اور سوشنا رنگیہ کی پدھتی سب سماجوں کو بھیجی جا چکی ہے۔ جن آریہ سماجوں میں نہ پہنچی ہو۔ وہ کرپا شیگھر لکھ کر منگوا لیویں۔

اس کے علاوہ سبھا کے سب اپدیشکوں کو یگیہ کی پدھتیاں بھیجی جا چکی ہیں۔ آشا ہے۔ کہ اپدیشک مہانو بھاو دُوں سے کاریہ ارمبھ کر دیا ہو گا۔ جو جو کام کریں ان کی سوچنا ساتھ ساتھ کاریالیہ میں دیتے جاویں تو بہت اچھا ہو گا۔

جو آریہ جن اردھ شتابدی کے کام میں رُچی رکھتے ہوں۔ اور اپنے علاقہ میں گھوم گھوم کر ویشو ادھر گیہ کرانا سویکار کریں۔ وہ کرپا شیگھر سوچت کریں۔ تاکہ ان کی سبھا میں یگیہ کی پدھتی بھیجی جا سکے۔ جو بھائی کام کرنا سویکار کریں گے سبھا انہیں سفر خرچ دے دیگی۔

سبھا سے سنبندھت سب آریہ سکولوں کے کے لئے ادھیاپکوں کی سیوا میں لکھا جا چکا ہے کہ وہ ان ایام میں جب کہ گرمیوں کی چھٹیاں ہیں آپ اپنے اپنے ادھیاپکوں کو اردھ شتابدی کا کام کرنے کے لئے پریرنا کریں۔ ابھی تک اس کے متعلق کوئی سنتوش جنک اتر نہیں آیا۔ ان کی خدمت میں پھر نویدن ہے۔ کہ وہ اس سنبندھ میں شیگھر نشچے کر کے سوچنا دیویں۔

پچھلے سپتاہ میں شری پنڈت گوردت جی اپدیشک سبھا کا بالیہ میں پدھارے۔ اور ۱۳ روپے ۸ آنے جو کہ ان کی ماہ کی نصف تنخواہ ہے اردھ شتابدی منڈل میں دان دے گئے ہیں۔ باقی کے اپدیشکوں کو بھی شیگھر نشچے کر کے سوچنا دے دینی چاہئے۔

کاریالیہ اردھ شتابدی گوردت بھون لاہور

گورو کل اندرپرستھ کے برہمچاریوں کی ڈلہوزی یاترا

گورو کل اندرپرستھ کے برہمچاری ڈلہوزی یاترا سے واپس آ گئے ہیں۔ راستے میں برہمچاریوں نے جہاں جہاں قیام کیا وہاں کی آریہ سماجوں نے برہمچاریوں کو ہر قسم کا آرام پہنچایا۔ جاتے ہوئے ایک دن انبالہ ٹھہرے۔ یہاں پرسنا تک پورن چند جی وہاں کے پتا جی نے اپنی کمال مہربانی کا اظہار کیا۔ انبالہ سے کوچ کر کے دو دن امرتسر قیام پذیر رہے۔ جلیانوالہ باغ و دیگر تواریخی مقامات کے دیکھنے کی آرزو پوری ہوئی۔ شری منتری جی آریہ سماج امرتسر نہایت خلوص دلی سے پیش آئے۔ ایک دن پٹھان کوٹ میں بھی قیام کیا۔ منتری آریہ سماج پٹھانکوٹ اور دیگر گیان چند جی کے طفیل سے یہاں بھی ہر قسم کا سامان آسائش میسر ہوا۔ وہاں سے چل کر منزل مقصود یعنی ڈلہوزی پہنچے۔ ڈلہوزی میں دو آریہ سماجیں ہیں۔ برہمچاری آدھی آدھی سماج میں ٹھہرے۔ ڈلہوزی میں برہمچاریوں نے ......

group making ... کے کھیل

و دیگر سماجی ورزش کے کمالات دکھلائے۔ جنہیں دیکھ کر مقامی آریہ جن از حد محظوظ ہوئے۔ ڈلہوزی کی ہر دو سماجوں کے پردھان منتریوں و دیگر آریہ جنتوں نے برہمچاریوں کو دوران قیام میں ہر قسم کا آرام پہنچایا ہے۔ اور اپنی خلوص دلی کا ثبوت دیا ہے۔ اسے برہمچاری ہرگز فراموش نہیں کر سکتے۔ یہاں کا آنتری سماج ہمارے خاص شکریہ کا مستحق ہے۔ سناتن دھرم سبھا کے سکتر لالہ ... جی اور ان کے بھائی پنڈت ادم پرکاش جی نے رنگی برہمچاریوں کو طبی امداد پہنچا کر بڑا احسان کیا ہے۔ مہاشہ سنولال جی کے زیر سایہ برہمچاریوں کو جو آرام پہنچا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ ڈلہوزی ایک سرد صحت افزا مقام ہے۔ پہاڑ کی برف سے لدی ہوئی چوٹیاں ایک خاص قسم کا منظر پیش کرتی ہیں۔ پنج پلہ کے سرسبز مقام کی سیر کا عجب ہی لطف ہے۔ ڈلہوزی میں برہمچاریوں نے دس دن سیاحت کی۔ ڈلہوزی کا مقام اور ہر دس دن کی سیر و سیاحت اور وہاں کے آریہ سجنوں کا برہمچاریوں کے ساتھ نیک سلوک ہمیشہ یاد رہے گا۔ وہاں سے چنبہ کے لئے کوچ کیا۔ لکڑ منڈی کے قریب برفانی چوٹیوں کا نظارہ دیکھا۔ راستے میں ایک مقام کھجیار ہے۔ یہ ایک میدان ہے۔ اس میدان کے عین وسط میں ایک تالاب ہے۔ اس تالاب میں جھوٹی کا ایک ٹکڑا تیرتا رہتا ہے۔ اور اپنی رفتار سے ہوا کا رخ بتاتا ہے۔ چنبہ ڈلہوزی سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ برہمچاری ایک ہی دن میں وہاں پہنچ گئے۔ آریہ سماج چنبہ کے منتری مہاشہ رام نارائن جی بڑے جذبہ پریم سے پیش آئے۔

چنبہ بہت سرد مقام نہیں ہے۔ لیکن عالیشان پہاڑوں سے محصور ایک میدان ہے۔ راوی دریا سے اس کی خوشنمائی بڑھ جاتی ہے۔ چنبہ سے واپس ہونا شروع کیا۔ اور واپسی میں لاہور آئے۔ یہاں پر رنجیت سنگھ کا قلعہ وغیرہ مقامات دیکھے۔ گوجرانوالہ ... میں قیام کیا۔ یہاں کے ادھشٹاتا کرپا سے بہت آرام پایا۔ پھر لاہور سے چل کر دو دن جالندھر ٹھہرے۔ آریہ سماج جالندھر کے منتری شری سنتا رام یگیہ دت جی ہیں۔ ان کا برہمچاریوں کے ساتھ برادرانہ سلوک۔ اور ان کی مہربانی بھلائی نہیں جا سکتی۔ وہاں سے چل کر لدھیانہ آئے۔ لدھیانہ کے آریہ سکول کے ہیڈ ماسٹر رام لال جی ایک زندہ دل اور از حد خوش مزاج ہیں۔ ان کا ہم برہمچاریوں کے ساتھ ایک کشش رکھتا تھا۔ ازاں بعد ایک دن گوروکل ... میں قیام کیا۔ یہاں آ کر تو ایسا معلوم ہوا کہ جیسے اپنے گھر میں ہی آ گئے۔ گوروکل مکھیہ ادھشٹاتا پنڈت سوم دت جی نہایت نرمی سے پیش آئے۔

کورکشیتر سے دہلی آ کر ایک دن آریہ ... نیا بانس دہلی میں قیام کرتے ہوئے گوروکل پہنچے۔ اور ساری یاترا ختم ہوئی۔

ہم سب آریہ سماجوں کے تہ دل سے مشکور ہیں جنہوں نے ہماری یاترا کو نبھایا اور دوران میں ہر قسم کا آرام ہم کو پہنچایا۔

جات پات توڑک ڈائرکٹری

جات پات توڑک منڈل کی طرف سے جلدی ہی ایک ایسی ڈائرکٹری شائع ہونے والی ہے۔ جس میں ان تمام اصحاب کے نام و واقفیت اور پتے وغیرہ رہیں گے۔ جنہوں نے ذات پات کے بندھن توڑ کر یا ذات پات کے توڑنے کے اصول کو ماننے کے لئے منڈل کو لکھ دیا ہے۔ اس کام کے لئے ایک خاص قسم کے فارم شائع کئے ہیں۔ جن میں ہر قسم کی واقفیت حاصل کرنے کے لئے درج کئے گئے ہیں۔ یہ فارم جات پات توڑک منڈل ہسپتال روڈ لاہور سے مل سکتے ہیں۔ امید ہے کہ سماجیں اور سب بھائی اس ضروری کام میں مدد کریں گے۔ اور فارم پُر کر کے بھیجیں گے۔

(منتری جات پات توڑک منڈل)

آریہ سماج گوجرانوالہ کا پرستاؤ

آریہ سماج گوجرانوالہ کا یہ جلسہ راولپنڈی کے پر اکاش اخبار پرتم رشی جس نے جون ۱۹۳۵ء میں دیانند سماج نمبر شائع کر کے اپنی پوری تنگ دلی و ذہنیت کا ثبوت دیا ہے۔ جو کہ درجہ فحش گندہ و اشتعال انگیز ہے۔ اور جس میں آریہ جاتی کے پرورتک مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کے پاک جیون پر کمینے حملے کئے گئے ہیں۔ یہ جلسہ حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس نمبر کو ضبط کیا جاوے۔ اور اس کے ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر پر مقدمہ چلائے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج چوک آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی کا چناؤ

(۱) پردھان مسٹر امرنت رام صاحب ایم۔ اے ہیرسٹرایٹ لا (۲) اپ پردھان لالہ شادی لال جی (۳) منتری لالہ سورج مل جی نیر (۴) اپ منتری لالہ ... جی چوہدری مہاشہ ملک راج جی (۵) خزانچی منشی جیر نجی لال جی (۶) لائبریرین۔ لالہ جھنگا رام جی۔ ممبران انترنگ سبھا۔ لالہ سدا نند جی ہیڈ ماسٹر بھگوان سکول لالہ لکشمی نارائن جی بی۔ اے ایڈووکیٹ و پنڈت مکند لال جی۔

اس دفعہ ہر دو سماجوں میں نئے منتری منتخب ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ابھی ابھی سماج میں ہر روز شام کو ہون یگیہ شروع کر دیا ہے۔ بہت سے ممبران شامل ہو کر لابھ اٹھاتے ہیں۔

آریہ سماج رانی کے تالاب میں استریوں نے ساون شدی تیج کا تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا جس میں بہت سی آریہ دیویاں شامل ہوئیں اور بڑے دلچسپ اور لابھ دائک پروگرام پر عمل کیا گیا۔ جس سے آریہ سماج کا استریوں پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ (منتری)

آریہ سماج منٹگمری کے سماچار

یہ ستسنگ لالہ گوبند رام کھنہ ایڈووکیٹ کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے سنبندھیوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہوا ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مرحوم کی آتما کو شانتی پردان کرے۔

یہ ستسنگ راولپنڈی کے اخبار "پرتم رشی" کے دیانند سماج نمبر کے خلاف اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے پُر زور درخواست کرتا ہے۔ کہ اس نمبر کو ضبط قرار دیا جاوے۔ اور ایڈیٹر کے برخلاف مقدمہ چلایا جاوے۔ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس کے خلاف باقاعدہ کارروائی کرے۔

(موہن لعل منتری آریہ سماج ہذا)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوال۔ یہاں بڑی لمبی چوڑی عبارت میں آریہ ودوانوں کے اس سوال کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ کہ خدا کے مالک خالق رحیم منصف ہونے کے لئے کسی دوسری چیز کی ہستی ماننے کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے سورج کی روشنی کی مثال دی ہے۔ کہ سورج روشنی ہے خواہ اس روشنی کو دیکھنے والا کوئی نہ ہو۔ دیگر خدا کے علیم ہونے کی دلیل پیش کی ہے۔ کہ جو دانع اب نہیں ہوا۔ آگے ہوگا اس کو بھی وہ جانتا ہے۔

جواب۔ اگر خدا کے سوائے روح و مادہ کی ہستی کے نہ ماننے کا غلط اصول ایک زبردست کوشش انہاک سے مان لیا جائے تو بھی سرشٹی پرواہ سے انادی کا سدھانت ماننا پڑے گا۔ ورنہ دوسری صورت میں ایک خاص مدت سے پہلے خدا کو ازل سے نکما ماننا لازمی آئے گا۔ جس سے اس کی ہستی نہ ہونے کے برابر ہوگی۔ صفات دو طرح کی ہوتی ہیں ذاتی اور نسبتی۔ ذاتی مثلاً انسان میں قوت گویائی ہے۔ نسبتی کسی کا باپ ہونا یا بھائی ہونا وغیرہ کی۔ اس کے لئے بیٹا اور بھائی کا ہونا لازمی ہے۔ ورنہ یہ باپ یا بھائی نہیں کہلائے گا۔ سورج کی روشنی کی مثال ذاتی صفت کی ہے۔ خدا کو مستقبل کا علم کسی روح یا مادی شے کے متعلق ہو سکتا ہے۔ جس کی ہستی موجود ہو۔

اس لئے تمثیلیں غلط ہیں۔ خدا خالق تب ہی کہلائیگا جب خلقت پیدا کریگا۔ اور کسی پر رحم کرنے سے رحیم کسی کا انصاف کرنے پر منصف ملکیت رکھنے سے مالک۔ جب اس نے ازل سے ان کاموں کو کیا ہی نہیں۔ تو کون سمجھدار اس کو مالک خالق رازق رحیم کریم منصف وغیرہ ناموں سے یاد کرے گا۔ اس کے علاوہ اصول جو کام کسی شئے سے ازل سے سرزد نہ ہوا ہو۔ اس کا کسی خاص وقت میں ظہور پذیر ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ ازلی شئے کے اوصاف و افعال بھی ازل سے ہونے لازمی ہیں۔ مرزئی اصول کے مطابق خدا کسی وقت بھی رحیم و منصف نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کیونکہ ان صفات کا تعلق روح کے ساتھ ہے۔ اور روح کو یہ پیدا شدہ مانتے ہیں اب یہ ضروری ہے۔ کہ خدا روح کو پیدائشی ہی جس قابلیت کے ساتھ پیدا کریگا۔ یا جن حالات میں پیدا کریگا۔ وہ ویسے ہی کام کرے۔ اس وقت جتنے مومن یا کافر نظر آتے ہیں۔ اگر ان کے اسباب پر غور کیا جاوے معلوم ہوگا۔ کہ عموماً مومنوں کے لڑکے مومن اور کافروں کے لڑکے کافر ہوتے ہیں۔ ان پر پیدائشی ہی ایسے ڈالے گئے جن کی طرف ان کے طبع کا جھکاؤ ہو گیا۔ اور ایسے ہی افعال ان سے سرزد ہوئے۔ اس حالت میں خدا ہی ان

کے افعال کا ذمہ وار ہے۔ پھر رحم و انصاف کا مطلب؟ اس کے علاوہ مرزئی اصول کے مطابق ہر ایک روح میں گناہ و ثواب کی پیدائشی طاقت بھی خداداد ماننی پڑے گی۔ ورنہ جواب دیا جاوے۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب کا درجہ نبوت خداداد تھا۔ یا خود حاصل کردہ؟ اس کے علاوہ بتایا جاوے۔ کہ خدا تمام دنیا کو مرزئی مسلمان دیکھنا چاہتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر چاہتا ہے۔ تو سب روحوں کو ایسی قابلیت عطا کیوں نہیں کرتا۔ کہ وہ ہوش پکڑتے ہی مرزئی بن جاویں۔ یا کم از کم سوائے مرزیوں کے دوسروں کے ہاں سلسلہ تولید ہی بند کر دے۔ اگر جیسی کہ دنیا ہے ویسی ہی چاہتا ہے۔ تو تمہاری تبلیغ خدا کی نافرمانی ہے۔ جو تم تمام دنیا کو مرزئی بنا لینا چاہتے ہو۔ آریہ سماج کو طعنہ دیا ہے۔ کہ تمہارا خدا ایک ذرا بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ ہمارا خدا جو چاہے پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن نیستی سے ہستی کا پیدا کرنا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ اس کی ایک بھی مثال نہیں ملتی۔ اور ناممکن الامر کا کسی کو طعنہ نہیں دیا جا سکتا۔ کیا کوئی طالب علم ریاضی

ماسٹر کو یہ طعنہ دے سکتا۔ کہ آپ ۲+۲ کو کسی حساب کے قاعدہ سے پانچ کیوں نہیں بنا دیتے لیکن اگر تمہیں اپنے خدا پر بڑا بھروسہ ہے۔ تو اس نے مرزا صاحب کو الہام دے دے کر جو رزیت کا پرچار کرنا چاہا۔ وہ آریہ سماج کے سامنے ایک ذرہ ہی نیستی سے ہستی کی صورت میں پیدا کر دیتا۔ اگر پہلے بھول گیا۔ تو اب ہی پیدا کر دے۔ دلائل کی بحث سے تو یہ تجربہ کی بحث بہتر ہوگی۔ اگر آج ایک بھی ایسی مثال مل جائے۔ تو آریہ سماج اس اصول کے سامنے سر جھکا دے۔ اس کے علاوہ آپ خدا کے متعلق اتنے ناممکن دعاوی کرتے ہیں۔ تو وہ ساری دنیا کو اپنی قادر مطلق صفت سے ہی مرزئی بنا دے۔ ایسا کیوں نہیں کرتا۔ پس علمی دنیا کو آستک بنانے کے لئے ضروری ہے کہ خدا سے انہیں صفات کو منسوب کیا جاوے۔ جو قانون قدرت کے مطابق ہیں۔ اس قسم کی جاہلانہ خدا کی ہستی کو وہ ان کیسے مان سکتے ہیں نتیجہ یہ ہے۔ کہ لوگ اودھریہ بن رہے ہیں۔ خدا کی سچی صفات کا ذکر صرف ویدشاستر میں ہے۔ جس کا آریہ سماج پرچار کر رہا ہے۔

شملہ میں ایک ماہ

جب سے ڈاکٹروں کے قول کے مطابق مجھے تپ دق ہوا ہے۔ تپ سے میں ہر سال گرمی کے موسم میں کسی نہ کسی پہاڑ پر ضرور جاتا ہوں۔ تپ سے پہلے سال سرد کشمیر گیا تھا۔

امسال میں نے پورا ایک ماہ شملہ میں گذارا ہے ۳۔ جولائی کی رات کو لاہور سے روانہ ہوا۔ اور ۴۔ جولائی کی صبح کو شملہ پہنچ گیا۔ ۷۔ جولائی کو اتوار تھا میں حسب معمول آریہ سماج گورو کل سیکشن شملہ کے ہفتہ وار ست سنگ میں شریک ہوا۔ رائے صاحب حکومت رائے جی۔ مہاشہ سری کرشن جی منتری۔ لالہ حقیقت رائے جی وغیرہ پرانے آریہ بھائیوں کو مل کر بڑی خوشی ہوئی۔

اس دن پنڈت ستیانند جی سناتک گورو کل کانگڑی کا جو آریہ سماج شملہ کے پروہت ہیں۔ ویاکھیان ہوا۔ آپ نے یگیہ کی مہما پر ایسا منوہر اور سکھشا پرد ویاکھیان دیا۔ کہ ہندتا عش عش کر اٹھی۔ مجھے پنڈت جی کے درشن کرنے اور ویاکھیان سننے کا یہ پہلا ہی اوسر نصیب ہوا تھا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ یہ اپدیش سن کر میری آتما گدگد ہو گئی۔ پنڈت جی نے ایک بلیک بورڈ کے ذریعے مجھے شبد کے معنی اور مطلب کی ایسی خوبصورتی سے ویاکھیا کی۔ کہ ان کے مکھار بند سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ سامعین کے دلوں میں گھر کرتا جاتا تھا۔

میں آریہ سماج شملہ کو اس یگیہ اور ایسا انسانی پروہت کی پراپتی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اس اتوار کے بعد ۴۔ اگست تک ہر اتوار کو ...... ۱۴۔ ۲۱۔ ۲۸۔ جولائی اور ۴۔ اگست ہر سپتاہک ست سنگ میں میرے ہی لیکچر ہوتے رہے۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ جنتا نے میرے لیکچروں کو کیسا پسند کیا۔ ہاں یہ بات بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہر ایک آنے والے اتوار کو پہلے کی نسبت حاضری زیادہ ہوتی تھی۔ میں نے ۱۴۔ جولائی کے سپتاہک ست سنگ میں ہی اپنے ویاکھیان کے خاتمہ پر "آریہ مسافر" کے لئے اپیل کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عین اسی وقت میں صاحبوں نے آریہ مسافر کے گراہک بننا منظور فرما کر اپنے نام اور پتے لکھوا دئے۔ اور اس کے علاوہ گیارہ روپے لیکھرام سام ندھی میں آریہ مسافر کی سہائتا کے لئے پراپت ہو گئے۔ اس کے بعد بھی میں نے ایک دن چند الفاظ آریہ بھائیوں سے اپیل کے طور پر کہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چار پانچ گراہک اور بن گئے۔ اور کچھ روپے سہائتا فنڈ کے لئے بھی پراپت ہو گئے۔

آخر آریہ سماج شملہ نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس سہائتا فنڈ کے لئے پچاس روپے جمع کر کے دئے جائیں۔ اگر فراہمی چندہ میں کچھ کمی رہے۔ تو وہ آریہ سماج پوری کر دے۔ چنانچہ انہوں نے دو دانگی پر مجھے مبلغ ۵۰ روپے نقد ادا کر دئے اور اسکے علاوہ ۴۴ خریدار دل ... جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں ۱۷ روپے چندہ میں وصول ہو سکے۔ ایک روپیہ کم وصول ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایک اچھوت جاتی کے بھائی کو ایک روپیہ کی رعایت دی گئی۔

دو خاص لیکچر

اس کے علاوہ آریہ سماج شملہ گورو کل سیکشن میں میرے دو خاص لیکچر خاص اشتہار دے کر کروائے گئے۔ ایک ۲۵۔ جولائی دیر وہار کو بوقت ½۵ بجے شام اور دوسرا ۳۔ اگست کو بوقت ۸ بجے رات۔

پہلے لیکچر کا مضمون آواگون (تناسخ) وہ دوسرا مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئیاں تھا۔ دونو لیکچروں کے خاتمہ پر ایک ایک گھنٹہ کیلئے حاضرین کو سوالات کرنے کی ... اجازت دی گئی۔ حاضری دونوں دن بہت ہوتی رہی۔ یہانتک کہ سماج کا وسیع ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھر جاتا تھا۔

۲۵۔ جولائی کو آواگون کے وشے پر کچھ مرزئی بھائیوں نے اعتراضات کئے۔ جن کے میں نے جوابات دئے۔ میں نے اور چند دیگر آریہ بھائیوں نے خود اپنے کانوں سے چند مسلمانوں کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ کہ مرزائیوں کے سوالات بالکل لچر تھے اور آریہ سماج کی طرف سے ان کے واقعی شکست جوابات دئے گئے۔

مرزائیوں کی بدتہذیبی

۳۔ اگست کے لیکچر کے بعد بھی جس کا مضمون مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں تھا۔ حاضرین کو سوالات کرنے کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ ایک دو مرزئیوں نے کچھ سوالات کئے۔ جن کا جواب دیا گیا۔ لیکن اس دن کی خاص قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ اس موقعہ پر عام مرزائیوں نے عموماً اور ان میں سے ایک پڑھے لکھے مرزئی بیرسٹر نے جو ایم۔ ایل۔ ایل۔ سی بھی بتلایا جاتا ہے خصوصاً ایسی بدتہذیبی کا اظہار کیا۔ کہ لوگ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ کہ کیا یہ مذہبی جماعت کے ارکان ہیں۔ جب میں سوالات کے جوابات دے رہا تھا۔ تو یہ بیرسٹر صاحب اور ایک دو دیگر مرزئی لگاتار بیچ میں ٹوکتے رہے بلکہ ان میں سے ایک نے تو بدزبانی سے بھی کام لیا۔ اور مجھے گالی تک دے ڈالی۔ لوگوں پر مرزائیوں کی اس بدتہذیبی کے مظاہرے کا خاص اثر پڑا۔ اور انہیں پتہ لگ گیا۔ کہ یہ لوگ کتنے پانی میں ہیں۔

لطف کی بات یہ ہے۔ کہ میں نے اپنے اس لیکچر میں ایک لفظ بھی اپنی طرف سے نہ کہا تھا۔ بلکہ ہر ایک بات میں نے مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کی کتب سے ہی مکمل حوالہ جات کیساتھ پیش کی تھی۔

قصہ کوتاہ دونوں لیکچروں کا جنتا پر بہت

[illegible]

آریہ سماج کالج سیکشن میں دیاکھیان

۱۰ اگست کی صبح ساڑھے دس بجے سے گیارہ بجے تک آریہ سماج کالج سیکشن میں میرا ایک ویاکھیان ہوا۔ اس سماج نے بھی آریہ مسافر کی سرپرستی قبول فرمائی جس کے لئے میں ان کا مشکور ہوں۔

آخیر میں صرف اتنا ہی لکھنا چاہتا ہوں کہ میں شری مہاشہ شری کرشن جی منتری آریہ سماج شملہ گورکل سیکشن کا بہت بہت دھنیہ واد کرتا ہوں جنہوں نے مجھے "آریہ مسافر" کے گراہک بنانے اور سہائتا فنڈ کے لئے دھن جمع کرنے میں پوری پوری سہائتا دی۔

(پریم)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کوئٹہ ریلیف فنڈ میں ۲۴ ہاڑ سمت ۱۹۹۲ تک جو دھن پراپت ہوا ہے وہ آپ صاحبان اخبار میں پڑھ چکے ہیں۔ اب آگے کی فہرست نیچے دی جاتی ہے۔ اس کا میزان ۲۲۰۴ روپے ۷ آنے ۹ پائی ہے۔ یعنی کل میزان ۱۶ ساون سمت ۱۹۹۲ تک ...... ۱۳۴۸۱ روپے ۱۳ آنے ۶ پائی پراپت ہوئے ہیں

روپے — آنے — پائی

آریہ سماج تلاگنگ ۲۰ — ۰ — ۰
مہاشہ گنشام سنگھ
آپ پردھان آریہ پرتی
ندھی سبھا ۱۰ — ۰ — ۰
آریہ سماج جگادھری ۲۷ — ۴ — ۳
" " لدھیانہ ۷۵ — ۰ — ۰
" " کوٹلی ۴۳ — ۱۳ — ۰
استری آریہ سماج کوٹلی ۱۱ — ۱۰ — ۰
گرام موچی والا ۳ — ۰ — ۰
آریہ سماج گورداسپور ۳ — ۱۴ — ۰
یووک سماج " ۵ — ۰ — ۰
سٹروی ٹی مین ۶ — ۰ — ۰
مہاشہ دیال داس [illegible] ۱۰ — ۰ — ۰
مہاشہ رام پرتاپ کپور ۵۰ — ۰ — ۰
" لالچند جی لاہور ۳ — ۰ — ۰
ڈاکٹر گردھاری لال جی ۸ — ۰ — ۰
شریمتی کرشنا کماری جی ۵ — ۰ — ۰
آریہ سماج راولپنڈی صدر ۴۳ — ۱۲ — ۰
مہاشہ نہال چند جی گڈس کلرک
بہادر گڑھ ۹۰ — ۴ — ۰
آریہ سماج تخت ہزارہ ۱۰ — ۰ — ۰
آریہ سماج تیمارپور (دہلی) ۵۵ — ۴ — ۶
مہاشہ کرشن کمار اپ پردھان
یووک سبھا مظفر گڑھ ۵۰ — ۰ — ۰
مہاشہ بھگت رام

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

کوئٹہ ریلیف

آریہ سماج ساہیوالہ ۶ — ۲ — ۰
" لونہ دیوی ۳ — ۰ — ۰
مہاشہ گوکل چند ہوئی ۲ — ۰ — ۰
آریہ سماج لال کرتی انبالہ ۱۰ — ۰ — ۰
" " بھیرہ ۱۲ — ۱۲ — ۰
کنیا گورکل ڈیرہ دون ۲۶۹ — ۳ — ۰
آریہ سماج صدر بازار میرٹھ ۲۰ — ۰ — ۰
آریہ سماج رام گلی لاہور ۱۰ — ۰ — ۰
مہاشہ گوری شنکر جی
ماڈل سکول لاہور ۵ — ۰ — ۰
آریہ سماج نابھہ ۵ — ۰ — ۰
" " فیروزپور شہر ۱۹ — ۰ — ۰
مہاشہ ایودھیا پرشاد
جی نارائن بھون قرولباغ ۲۵ — ۰ — ۰
مہاشہ نانک چند جی
اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر [illegible] ۵۰ — ۰ — ۰

اہرول ۳ — ۴ — ۰
مہاشہ بھورا رام جی آریہ
ہائی سکول جالندھر ۴۸ — ۷ — ۹
مہاشہ ہری سنگھ منتری
آریہ سماج بھورو کلاں ۲ — ۰ — ۰
رائے بہادر ڈاکٹر
ہرپرشاد جی ۳ — ۰ — ۰
جیئندر ناتھ معرفت
رائے بہادر ڈاکٹر ہرپرشاد جی ۱ — ۰ — ۰
معرفت دفتر پرتاپ لاہور
مہاشہ ہیرالال جی سپروائزر
مرس وال ۱۰ — ۰ — ۰
مہاشہ راج گوپال جی ۱۰ — ۰ — ۰
مسٹر ورما جی ۱ — ۰
مسٹر موہن جی ۲ — ۰ — ۰
مہاشہ جگن ناتھ سود

اردھ شتابدی کے سلسلہ میں سبھا کے سدسیوں کا فرض

شتابدی فنڈ کے سمبندھ میں سبھا کی انترنگ سبھا کا پرستاؤ

سروسمتی سے یہ نشچہ ہوا کہ یہ سبھا آدیش کرتی ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پرتیک سدسیہ اپنی ماسک آمدنی کا نصف حصہ اردھ شتابدی سنگرہ ندھی کے لئے دان دے۔

آریہ سماج جام پور ۴۶ — ۰ — ۰
" وچھووالی لاہور ۱ — ۰ — ۰
مہاشہ ٹھاکر ہیرالال جی پونڈا ۵۰ — ۰ — ۰
پٹیالہ آریہ سماج ۲۴۸ — ۰ — ۰
آریہ سماج بورے والی ۶۵ — ۰ — ۰
" " کوٹ مول چند ۱۱ — ۰ — ۰
مہاشہ نتھے رام جی
ایس ڈی او ورگی ۲۰ — ۰ — ۰
گنگا سہائے پنشنر
زیبس گوان گاؤس ۵ — ۰ — ۰
کیپر اسسٹنٹ ماسٹر بھوانی ۵ — ۲ — ۰
آریہ سماج بھوپال والہ ۲۵ — ۰ — ۰
" " گوجرانوالہ ۵۶ — ۸ — ۰
" " ڈیرہ اسمعیل خاں ۳۱ — ۰ — ۰
آریہ سماج ۶ — ۵ — ۳
مہاشہ گوکل رام آریہ
گرڈا پوسٹ ۲ — ۱۱ — ۰
آریہ سماج چودھری پور ۱۲ — ۴ — ۰
مہاشہ درگا پرشاد

دکانداران ڈویژن لشکر شملہ ۲۰ — ۰ — ۰
مہاشہ بھوجا رام میانوالی ۵ — ۰ — ۰
دیوان چند مجرالہ میانوالی ۵ — ۰ — ۰
مہاشہ پرمانند جی منتری
آریہ سماج رنگون ۱۰۰ — ۰ — ۰
آریہ سماج نئی دہلی ۱۳۸ — ۸ — ۰
" " اوکاڑہ ۵ — ۰ — ۰
مہاشہ ہنس راج جی جھنگ شہر ۸ — ۴ — ۰
معرفت پی ڈبلیو ڈی [illegible]
جیل (شملہ)
ڈاکٹر بالکشن جی ۱۵ — ۰ — ۰
مہاشہ بنارسی داس جی ۵ — ۰ — ۰
لالہ ترلوک لال جی ۱۵ — ۰ — ۰
گوردھن داس جی ۱۰ — ۰ — ۰
مہاشہ کرپال سنگھ جی ۱۰ — ۰ — ۰
ڈاکٹر تلسی رام جی ۱۰ — ۰ — ۰
مہاشہ چھبیلو رام جی ۱۰ — ۰ — ۰
مہاشہ بنارسی داس جی ۱۰ — ۰ — ۰
پنڈت رام بسنت سنگھ جی ۷ — ۰ — ۰
لالہ رام پرتاپ جی

لالہ رام سنگھ جی ۱۱ — ۰ — ۰
لالہ ارجن پرشاد جی ۵ — ۰ — ۰
ڈاکٹر کشن سنگھ جی ۵ — ۰ — ۰
سردار ہرچند سنگھ جی ۵ — ۰ — ۰
سردار نرنجن سنگھ جی ۵ — ۰ — ۰
لالہ سدنومل جی ۵ — ۰ — ۰
شیخ برکت اللہ جی ۵ — ۰ — ۰
ماسٹر شیو نارائن جی ۵ — ۰ — ۰
لالہ رام رکھا جی ۴ — ۰ — ۰
سردار ہرطلب سنگھ جی ۳ — ۰ — ۰
سردار اوجاگر سنگھ جی ۲ — ۰ — ۰
بابو شام سنگھ جی ۲ — ۰ — ۰
لالہ گیان چند جی ۲ — ۰ — ۰
سردار البیلا سنگھ جی ۲ — ۰ — ۰
" رام سنگھ جی ۱ — ۰ — ۰
جمعدار کرتار سنگھ جی ۱ — ۰ — ۰
مہاشہ ہربنس لال جی ۱ — ۰ — ۰
سردار اندر سنگھ جی ۱ — ۰ — ۰
مہاشہ لال موہن ۱ — ۰ — ۰
" بسنت رام ۱ — ۰ — ۰
سردار نوراتا سنگھ جی ۱ — ۰ — ۰
مہاشہ کنھیا لال جی ۲ — ۰ — ۰
" گمبو سوامی جی ۱ — ۰ — ۰
مہاشہ کلونت رائے جی ۴ — ۰ — ۰
چودھری لال جی ۱ — ۰ — ۰
مہاشہ بھگت رام جی ۱ — ۰ — ۰
مہاشہ راجا رام منشے رام ۱ — ۰ — ۰
" گندی لال جی
" بالمکند جی ۱ — ۰ — ۰
پنڈت آتما رام جی ۱ — ۰ — ۰
مہاشہ لاڈلی پرشاد ۱ — ۰ — ۰
" کے لشن ۱ — ۰ — ۰
" کرپا رام جی ۱ — ۰ — ۰
" چنانی رام جی ۰ — ۸ — ۰
" خیبر وبن جی ۱ — ۰ — ۰
سردار کرم سنگھ جی ۱ — ۰ — ۰
لالہ گوپال داس جی ۰ — ۸ — ۰
سردار اندر سنگھ جی ۱ — ۰ — ۰
سوڈی بختاور سنگھ جی ۲ — ۰ — ۰
بابو غلام رسول جی ۲ — ۰ — ۰
سٹاف لیبل خانہ ۲۶ — ۰ — ۰
مہاشہ رام لال جی ۱ — ۰ — ۰

میزان ۲۱۰۵ —
خرچ ڈاک —
کل میزان ۲۲۰۴ —

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا کے ساتھ اسہیوگ کرنا

آریہ سماج کے لئے ہانی کارک ہے

(لیکھک: شری لعل چند جی بلیڈر مظفر گڑھ)

میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے گذشتہ اجلاس
میں آریہ سماج مظفر گڑھ کی طرف سے پرتی ندھی
کے روپ میں پہلے دن موجود تھا۔ اور مجھے اپنی
آریہ سماج کی طرف سے یہ ہدایت تھی۔ کہ میں
پرانے ادھکاریوں کا سمرتھن کروں۔ میری سابقہ
پردھان رائے بہادر دیوان بدری داس جی یا
سابقہ منتری مہاشہ کرشن جی سے ذاتی واقفیت
بالکل نہ تھی۔ لیکن میں نیک نیتی سے یقین رکھتا
تھا۔ کہ پرتی ندھی سبھا کی شان کو رائے بہادر
کی پردھانگی نے بہت حد تک بڑھا دیا ہے۔
کہ بلا کسی شک و شبہ کے تمام پرتی ندھیوں
میں سے آپ ہی اس پدوی کو شوبھت کرنے
کے لئے سب سے زیادہ لائق ہیں۔ میری
منشا یہی تھی۔ کہ جہاں تک ہو سکے سب ادھکاری
بدلے نہ جائیں۔ لیکن پرماتما کرے۔ کہ پردھان وہی
چنے جاویں۔

سبھا کے ادھیویشن کے آرمبھ سے پہلے
ہی پرتی ندھیوں کے ساتھ دو چار منٹ کی
بے ضابطہ وارتالاپ سے مجھے یقین ہو گیا۔
کہ اس دفعہ کوئی پچھلا ادھکاری نہ رہے گا۔
میرا یقین پہلے دن کی کارروائی سے بالکل درڑھ
ہو گیا۔

میں دوسرے دن کی کارروائی میں شامل
نہ ہوا۔ جب میں یہاں واپس آیا۔ اور پردھان
جی نے مجھ سے چناؤ کا حال پوچھا (کیونکہ عام
طور پر چناؤ پہلے دن ہونا رہتا تھا) میں نے
کہا کہ ابھی چناؤ نہیں ہوا۔ انہوں نے ناراضگی
سے کہا۔ کہ میں چناؤ میں شامل کیوں نہیں
ہوا۔ میں نے یہی جواب دیا۔ کہ آپ ایسا سمجھے
ہیں۔ کہ پردھان پروفیسر رام دیو جی اور سیکرٹری
مہاشہ نانک چند سین جی چنے گئے ہیں۔ اور
میری موجودگی سبھا میں اس تبدیلی کو روک نہ
سکتی تھی۔

یہ باتیں میں نے محض اس لئے لکھی
ہیں کہ میں پروفیسر رام دیو یا مہاشہ نانک چند سین
کے سمرتھکوں میں سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں
پرانے ادھکاریوں کے سمرتھک کے روپ میں
سبھا کے اجلاس میں شامل ہوا تھا۔
میں پروفیسر رام دیو جی کے ایک رزولیوشن
کے خلاف سبھا کے اجلاس میں بہت کچھ بولا بھی تھا۔
مگر جو میں اس مضمون میں لکھ رہا ہوں۔ صرف
آریہ سماج کی بہبودی، بہتری اور ترقی کو
مد نظر رکھ کر بالکل نیک نیتی سے صاف دل
سے لکھ رہا ہوں۔ پروفیسر رام دیو جی کو پردھان
پرتی ندھیوں نے ہی چنا ہے۔ جب تک
وہ پردھان ہیں آریہ سماجیوں کے لئے نہ صرف
مناسب بلکہ لازمی ہے۔ کہ ان کا پورا پورا
آدر بطور پردھان کے کریں۔ ان کو پردھان

پد سے الگ کرنا آریہ سماجیوں کو اپنا پردھان
چننے کے ادھیکار سے الگ کرنا ہے۔ ان کا اپمان کرنا
اپنا اپمان کرنا ہے۔ ان کے متعلق کھلم کھلا
اخبارات میں آرٹیکل لکھنا تمام آریہ سماجوں
اور آریہ سماجیوں کو نان آریہ سماجیوں میں
اپہاس پاتر اور اپمان بھاجن بنانا ہے۔
چاہے ہم نے ان کے حق میں ووٹ نہ دئے اور
چاہے وہ ہمارے برخلاف ووٹوں کے باوجود
پردھان بن گئے۔ لیکن وہ ایسے جائز پردھان
ہیں جیسے کہ ہمارے سابقہ پردھان تھے۔
اتنا شور و غل ان کے خلاف کیوں؟ اس سے
آریہ سماج کی ہانی ہے۔ آریہ بھائیوں کو اخبارات
میں لکھنے سے پہلے یہ اچھی طرح سوچ لینا
چاہئے۔ کہ اب ہمارا کرتویہ کیا ہے۔ پروفیسر
رام دیو جی چاہے پردھان بننے کے یوگیہ نہیں
چاہے ایوگیہ ہیں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے۔
کہ وہ پردھان بن گئے ہیں۔ اسی لئے اب
ہمیں ان کی حمایت کرنی چاہئے۔ وہ اپنا
کام سال بھر کریں۔ ہمیں دیکھنا چاہئے۔ کہ
وہ کیا کام کرتے ہیں۔ آخر وہ آریہ سماج کے
لئے ہی کام کریں گے۔ اس کے خلاف تو کام
کرنے نہیں لگ پڑیں گے۔ سال کے بعد
سبھا ان کے کام کی وسعت اور قابلیت
دیکھ لے گی۔ ہمیں ان کو یہ کہنے کا موقعہ نہیں
دینا چاہئے۔ کہ میں کام کیا کرتا۔ سارا سال
تو آپ میرے اوپر کیچڑ پھینکتے رہے۔ جس
شخص پر اپنوں سے پرایوں سے مٹی پھینکی جا
رہی ہو۔ وہ کیا کام کر سکتا ہے۔ بازی ہار
کر بازی جیتنے والوں کو بھلا برا کہنا ایک
چینیز کا ثبوت ہے۔ موجودہ اسمبلی میں
کانگریسیوں کے لیڈر نے جب وہ اسمبلی
میں ایک دفعہ ہار گئے کیا خوب کہا تھا الفاظ
مجھے پورے پورے یاد نہیں۔ لیکن جہاں تک
مجھے یاد ہے۔ وہ یہ تھے:۔

The best act of a man
in life is to fight
without notice and
to loose without
rancour.

آپ نے کوشش کی۔ آپ ہار گئے۔ اور پروفیسر

رام دیو جی پردھان بن گئے۔ اب آپ کے لئے
یہی مناسب ہے۔ کہ ہنستے ہوئے چہروں
سے پریم پورن ہردیوں سے ان کا بطور پردھان
سواگت کریں۔ اور آریہ سماج سنبندھی کاریوں
میں ان کی سہائتا کریں۔ آپ کو پتہ ہے کہ
اس قسم کے لیکھوں پر جو کہ نکالے جا رہے
ہیں دنیا میں کیا اثر پڑتا ہے۔ جس وقت
میرے پاس ایسا کوئی اخبار آتا ہے میں جلدی
سے اس کو بند کر لیتا ہوں۔ اور جیب میں
ڈال دیتا ہوں۔ کہ کہیں غیر آدمی دیکھ لے۔
ورنہ کیا کہے گا۔ کہ یہ ایسی سبھا کا ممبر ہے کہ جس
کے ممبران ہمیشہ آپس میں ایک دوسرے کے
اوپر مٹی ڈالتے رہتے ہیں۔
پرماتما کی کرپا ہے۔ کہ مہاتما پارٹی کو بغیر
اندرونی مخالفتوں اور مصیبتوں کے کام کرنے
کا موقعہ ملا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ

اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا کی خاص شان
ہے۔ اس کے ممبران میں صاحب حیثیت اور
صاحب لیاقت اور صاحب علمیت اور
صاحب رسوخ اشخاص کی کافی تعداد اس وقت
موجود ہے۔ تمام سنجیدہ آریہ سماجیوں کو
ہوشیار ہو جانا چاہئے۔ چاہے وہ گذشتہ اجلاس
سبھا کے نتیجہ سے یا چند ممبران سے
کتنے ہی ناراض ہوں۔ ان کو اس ناراضگی کو
اخبارات میں لکھ کر اظہار نہ کرنا چاہئے
بلکہ ان کی بڑائی اس میں ہے۔ کہ وہ نتیجہ کو
خاموشی سے قبول کریں۔ انسان کی اس سے
بھی بڑی بڑائی اس میں ہے۔ کہ وہ اپنی خدمات
پردھان جی کے آگے پیش کریں۔ انسان کو
یقین دلائیں۔ کہ وہ ان کے ساتھ سہیوگ
کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ایسا کرنا آریہ سماج
کے لئے نقصان دہ ہے۔ اگر ہم سچ مچ آریہ
سماج سے محبت کرتے ہیں۔ اگر ہم سچ مچ
اپنی جاتی سے محبت کی کامنا کرتے ہیں۔ اگر
سچ مچ ہم آریہ سماج میں کچھ کام کرنا چاہتے
ہیں۔ تو لازمی ہے۔ کہ اگر ہم جاتی کے لئے
کوئی نیک کام نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم ایسے
لیکھ لکھ کر آریہ سماج کا نقصان نہ کریں۔ ہر
ایک آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی
سبھا کے پردھان کی شان کو قائم رکھے۔ اوم شم۔

ہیضہ!

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وبا ہے۔ تاہم

تمہارا سا گھر کا حکیم ہے

(رجسٹرڈ) امرت دھارا

اس کے لئے بھی ہمیشہ ایک موثر حفظ ما تقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے۔
امرت دھارا معدہ کی امراض عموی و خانگی تکالیف کیلئے نہایت ضروری دوا ہے

ہمیشہ اپنے پاس رکھیئے!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ ۸ / نصف شیشی سو روپیہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے
-/۸/۲ -/۴/۱ -/۸/-

احتیاط:- نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکا دے کر دکھ تشویش کو بڑھا دیگی۔
صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت / تار کا پتہ: امرت دھارا لاہور
المشتہر: امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون
امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

پورانک اور مسلمان کی دوستی

(لیکھک: شری مہاشہ کندن لعل جی سیکرٹری آریہ سماج چونیاں)

راولپنڈی سناتن دھرم پرتی ندھی مہاسبھا کی سرپرستی میں چھپنے والے ہفتہ وار برہم رشی کا دیانند سماج نمبر میرے سامنے پڑا ہے۔ کیفیت مجموعی یہ سارا نمبر فضولیات سے بھرا پڑا ہے۔ فرضی اور من گھڑت قصے بنا بنا کر مہرشی کی ذات والا صفات پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان بھلے لوگوں سے کوئی پوچھے۔ کہ آریہ سماج اور سوامی دیانند جی کی مخالفت میں اتنے جوش میں کیوں آ گئے۔ جو گئو بھکشکوں کی شرن میں جانے سے گریز نہیں کرتے۔ اس سے بڑھ کر اور قومی غداری کیا ہو سکتی ہے۔ اس قومی غداری کا پھل کتنا بھگتا ہے۔ ابھی تک ہوش نہیں آئی۔ تاریخ کی ورق گردانی کیجئے۔ حالات حاضرہ پر دھیان کیجئے۔ گرد و پیش پر نظر ڈالیے۔ قومی غداری سے پسپا شدہ بھیانک منظر قدم قدم پر نظر آئینگے۔ قومی غداری کی داستان ہندوستان کی ہر در و دیوار سناتی ہے۔ اس روش کو چھوڑ دو۔ تاج گیا۔ تخت گیا۔ حکومت گئی۔ عصمت گئی۔ دولت اور عزت برباد ہوئی۔ محسن کشی کی عادت کو چھوڑ دو۔ کہ اس کا کوئی بھلا نتیجہ نہیں۔ پوپ جیالی دیکھ اور سن اکہ دیانند اور آریہ سماج نے تیرے ہر پرکار کی رکشا کے لئے عیسائیوں اور مسلمانوں سے کتنی بار تکالیف برداشت کیں۔ اے دودھ پینے والے مجنوں۔ بے رحم انسان مسلمان کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے والے بے غیرتی کے مظاہرے کو ترک کر۔ اگر تجھے کوئی اعتراض ہے تو سیدھا ہمارے پاس آ۔ آریہ سماج تجھے دشمن نہیں سمجھتا۔ رشی دیانند تمہیں پیار کرتا تھا۔ جو تمہیں پیار کرے۔ اس کو گالیاں دینا شریف لوگوں کا شیوہ نہیں۔ آ۔ اور شرافت کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑ۔ تیرے خیالات مختلف ہیں۔ تو آ ان اختلافات پر ہم اپنے گھر میں بیٹھ کر تبادلۂ خیالات کریں۔ دیکھ کل کلنک ندلیوں کے راستے پر گامزن نہ ہو۔ اپنوں سے بیر اور غیروں سے دوستی کر کے پہلے تو کتنا ذلیل ہو چکا ہے۔ اس بات کو دیکھ اور باز آ۔ اپنی ان خرمستیوں سے باز آ۔ اپنی قوم۔ اپنے دھرم۔ اور اپنی سبھیتا پر رحم کھا۔ اور جو اس کے رکھشک ہیں ان سے خواہ مخواہ بگاڑ نہ کر۔ اور اگر تو اپنی پہلی عادت سے مجبور ہے۔ تو مسلمان کی غرض تو مت لے۔ تیری سادہ لوحی پر خوشی سے پھولا نہ سماتا ہوگا۔ رشی دیانند جس نے آریہ تہذیب اور آریہ دھرم کے مخالفوں کے دانت کھٹے کر دئیے۔ جس کے سامنے کسی دھرمی کو دم مارنے کی گنجائش نہ تھی۔ اور اب بھی جس کے قائم کردہ آریہ سماج کے سامنے کوئی دھرمی میدان مباحثہ میں دم نہیں مار سکتا۔ اے گمراہ انسان! رشی کی مخالفت کے لئے تو ایک گندے مسلمان کی شرن لے کر فخر کرتا ہے۔ اس سے پہلے کہ تو ایسا کرتا تجھے چاہئے کہ قومی غداری اور محسن کشی کے پاپ سے بچ جاتا۔ خواجہ غلام الحسنین جس کے مضمون تم نے چھاپ کر بڑی تیر اندازی کی ہے۔ وہ کس بساط کا آدمی ہے۔ آریہ سماج سے وہ بھولا ہوا نہیں۔ اگر لاکھ لاکھ خواجہ آریہ سماج کے سامنے میدان مخالفت میں صف آرا ہو جاویں۔ تو آریہ سماج ان کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کرکے قلم کی ایک ہی جنبش سے ان کا مقابلہ کرکے ان کو زیر کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور یاد رکھو اس سے دوستی پیدا کرکے کوئی نیک نتیجہ پیدا نہیں کر سکتے۔ مذہبی معاملے میں تیرا مسلمان سے بعد المشرقین ہے۔ آریہ سماج کی مخالفت میں تو اتنا اندھا ہو گیا۔ کہ ان سارے اختلافات کو پاؤں تلے روند کر مہرشی دیانند کے برخلاف مضمون لکھوانے کے لئے گئو بھکشک کے پاس پہونچ گیا۔ اور اس کو محترم دوست کہہ کر اپنی کرتگھنتا کا ثبوت دینے لگا ہے۔ تیری اس حالت پر آسمان بھی آٹھ آٹھ آنسو روئیگا۔ جاگ کہ ابھی وقت ہے۔ اور اس محسن کشانہ رویہ کا پرائشچت کر۔ ہمیں کوئی گلہ نہیں۔ باقی سارے اخبار میں شائع مذکورہ سے بھی سخت اور گندے مضمون لکھے۔ لیکن اگر گلہ ہے تو یہ کہ ایک ہندو نے ہندو دھرم کے رکھشک کی مخالفت کرنے کے لئے مسلم سے مضمون حاصل کرنا گوارا کیا کی انتہا ہے۔ تیرے اس گندے پرچہ کے چند اوراق تھے۔ تو کسی اور پورانک سے خراب مضمون لکھوا لیتا۔ لیکن مسلمان کی شرن نہ لینا۔

پرماتما کرے کہ تم کو سیدھی آدرشا ... اپنے بیگانے میں تمیز کر سکو ...

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

آریہ سماج بنگہ میں شدھی

مورخہ ۲۸ ۔ جولائی ۳۵ء کو آریہ سماج بنگہ میں مسمی گیان ولد ٹھکور رام ساکن ... ضلع گوڑگانواں کو جو عرصہ چھ سات سال سے مسلمان ہو گیا تھا شدھ کیا گیا۔ اور نام گیان رکھا گیا۔ اور حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

(ٹھکور رام آریہ پردھان آریہ سماج بنگہ)

گورو کل آیورویدک فارمیسی

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کی حفاظت کے لئے اس سے بڑھ کر سرمہ اور کوئی نہیں ہزاروں مریض اسکی کھلے دل سے تعریف کرتے ہیں آپ بھی اس کا ہی استعمال کیجئے۔ آپکی آنکھیں بڑھاپے تک بنی رہیں گی۔ قیمت ۳ روپیہ

چیون پراش

قیمت چار روپے سیر

ہر موسم کیلئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچے اس سے موٹے تازے ہوتے ہیں۔ کھانسی دل کی دھڑکن۔ تپ دق کی خاص دوا ہے۔

براہمی تیل

سوما پراش

آیورویدک فارمیسی۔ گورکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستیہ ودّیا اور جو پدارتھ وِدّیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول ایشور ہے۔
(۲) ایشور سچدانند سوروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نرِوِکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرو آدھیشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انترِیامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوِتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اس کی اپاسنا کرنے یوگیہ ہے۔
(۳) وید سب ستیہ ودّیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔
(۴) ستیہ گرہن کرنے اور اسّتیہ کے تیاگنے میں سرودا اُدّیت رہنا چاہیے۔

آریہ مسافر ہفتہ وار

قیمت سالانہ تین روپے۔ فی پرچہ ۱؎

ایڈیٹر: چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक - आर्य मुसाफिर - लाहौर

آریہ سماج کے نیم

(۵) سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور اسّتیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں
(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔
(۷) سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے۔
(۸) اوِدّیا کا ناش اور وِدّیا کی وردھی کرنی چاہیے
(۹) ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہیے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے
(۱۰) سب منشیوں کو سماجک۔ سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

جلد ۶ } اتوار ۲۷ ساون سمت ۱۹۹۲ بکرم ۔ دیانند ابد ۱۱۱ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء { نمبر ۳۳

شہیدِ اکبر کی ارتھی کو دیکھکر

کون جنّت کا مسافر وہ عدم کا راہرو
جس کے سر پر چترِ زریں ہے کمالِ علم کا
اے خطیبِ ملک و ملت اے ادیبِ روزگار
مالکِ ملکِ فصاحت، قادرِ علمِ کلام
یوسفِ کنعانِ معنی، خسروِ حسنِ ادا
کر لیا تھا دل ہر لفظ پر تاثیر پر
سحر آگیں کسقدر تھی ندرتِ گفتار تھی
جب سرِ منبر تو وعظ جانفزا دینے لگا
تو نے کچھ اس طرح دکھلائے رہ دانی کے طور
دوسروں کے حق میں تو خضرِ طریقت بن گیا
اُف ترا زورِ بیاں اُف تیری گویائی کی تاب
وہ مصورِ شیوۂ رنگیں بیانی یاد ہے
بات کیا ہے سچ بتا کیوں یک بیک چپ ہو گیا
کچھ لبِ ذرّت سے فرما شاہدِ خلوت نشیں
وعظ تیرا پردۂ حاصل حق و باطل میں تھا
تیرے چھپنے سے اندھیرا قوم کی محفل میں ہے
تیری ہر ہر بات جنّت کا شگفتہ پھول تھی

جس کے رخ سے ہے نمایاں نورِ ایمانی کی ضو
جس کا سینہ آئینہ خانۂ جمالِ علم کا
نطق کے معجز نما تخئیل کے پر مدد گار
اے کلیمِ طورِ ممبر واعظِ سدرہ مقام
نو بنو طرزوں کے موجد، جدتوں کے پادشاہ
خود فصاحت غش تھی تیری شوخیٔ تقریر پر
جس کے آگے سر جھکاتے تھے درود دیوار بھی
ایک اک ذرہ صدائے مرحبا دینے لگا
بلبلیں سب لے اڑیں تیری خوش الحانی کے طور
تیرا ہر نقشِ قدم شمعِ ہدایت بن گیا
آسمانِ موعظت کے اے درخشاں آفتاب
یاد ہے آہنگ تیری شیریں زبانی یاد ہے
دل کئے دیتی ہے ٹکڑے یہ خموشی کی ادا
کس خطا پہ ہم پرستاروں سے آنکھیں پھیر لیں
علم کا تیرے اُجالا ہر نظر، ہر دل میں تھا
چودھویں کے چاند اب تو کونسی منزل میں ہے
آج تک خوشبو مشامِ جاں میں ہے جس کی بسی

تیرا ہر کلمہ مئے توحید کا پیمانہ تھا
میکدہ ویران ہوا، ہر شیشۂ دل چور ہے
ہے چمن زارِ طلاقت پر خزاں چھائی ہوئی
پھول کیا کوئی چنے حسنِ بیاں جب اُٹھ گیا
خشک ہے اِک اِک نہال، ایک ایک بوٹا زرد ہے
انجم و پرویں تھے ہم اور تو ہمارا چاند تھا
حوصلے ٹھنڈے ہوئے سردارِ لشکر چھن گیا
پہلوئے دردآشنا میں اب وجودِ دل نہیں
جس نے ہر شے کو بنا ڈالا گواہِ بیکسی
جس کے غم میں کوہ و صحراؤں کی رو دینے لگے
جس کے غم میں آج تک عالم بنا ہے سوگوار
ہاں اُسی شاہِ شہیداں کے قدیمی مدح خواں
ہاں بیاں کرنا مصائب طاقتِ دل دیکھ کر
نام جس نے قوم کا دنیا میں روشن کر دیا
آج پھر کاسہ گدائی کا کفِ سائل میں ہے

رندِ بادہ کش تھے ہم تو ساقیٔ میخانہ تھا
رند ساقی سے چھٹے رندوں سے ساقی دور ہے
ہر کلی بکسی ہوئی ہر شاخ مرجھائی ہوئی
لطفِ گلگشتِ چمن کیا، باغباں جب اٹھ گیا
جانِ گلشن اب نہیں بازارِ گلشن سرد ہے
چاند بھی تیری ضیائے رُخ کے آگے ماند تھا
انجم و پرویں سے ماہِ نو گستر چھن گیا
ہے وہی محفل مگر وہ رونقِ محفل نہیں
ایک اِک ذرہ پہ جس نے مہر کر دی خون کی
دل تو دل ہے دشت کے پتھر بھی رو دینے لگے
پیش کرتے ہیں جسے سب گوہرِ اشکوں کے تار
کارنامے تازہ جنت کے بھی کچھ کر دے بیاں
چھیڑنا افسانۂ غم نبضِ محفل دیکھ کر
قوم اُس کے ساتھ کیا کرتی ہے اب دیکھیں بھلا
دیکھنا یہ ہے حمیت کس قدر اس دل میں ہے

نام پر اُس کے جو کچھ اہلِ وفا دِل جائیگا
دینے والوں کو وفاؤں کا صِلا مِل جائیگا

صرف ۱۲ ار میں بہت خوبصورت ٹینس شرٹ تنک ہوزری فیکٹری پاپڑ منڈی برانچ انار کلی لاہور سے خریدیں (منیجر)

امرت الیکٹرک پریس گوال منڈی لاہور میں مہاشہ چرنجی لال پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر لاہور سے شائع ہوا۔

آریہ سماجک سماچار

آریہ سماج ... جنرل اجلاس میں مندرجہ ذیل چناؤ سروسمتی سے ہوا:-

پردھان۔ لالہ امولک راج صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ پلیڈر۔ اُپ پردھان:- ڈاکٹر چند لال منتری:- مہاشہ ہنسراج۔ خزانچی ماسٹر گوبند لال

(منتری)

ماسٹر رونق رام شاد کی مرتیو پر اظہار افسوس:-

آریہ سماج دیپالپور نے ایک پرستاؤ کے ذریعہ ماسٹر رونق رام شاد کی مرتیو پر اظہار افسوس کیا اور ان کے پریوار کے ساتھ سہانو بھوتی پرگٹ کی ہے۔ (منتری آریہ سماج دیپالپور)

آریہ سماج ڈیرہ بابا نانک کو دان:-

(۱) لالہ بوٹا مل بھنڈاری سکنہ بارہ سنگا بر شادی رتن چند پسر خود ہمراہ سپتری بڈھا مل منتری آریہ سماج ۵ روپے دید پرچار فنڈ میں بھیجے گئے۔ مبلغ ۵ روپے

پنڈت دھرپال برہمن سکنہ سارنگرہ بلہڑوال بر شادی خود ہمراہ سپتری چونی لال دیپال ۵ روپے

لالہ رام رکھامل کوہلی سکنہ سنکھترہ معرفت لالہ بڈھامل پردھان آریہ سماج سنکھترہ ۴ روپے کونسل ریلیف فنڈ ۳ روپے

(بڈھا مل منتری آریہ سماج)

آریہ سماج چک ۳/۱۴ الکسمسر ضلع ملتان کا چناؤ

مورخہ ۴ اگست ۱۹۳۵ء بروز اتوار بوقت شام کو آریہ سماج چک ہذا کے پنڈال میں ہفتہ داری ست سنگ ہوا جس میں دیوان سروپ چند جی نے آریہ جنتا کو منوہر ویاکھیان دے کر کرتارتھ کیا۔ آریہ سماج کی ترقی کے سمبندھ میں سنہری اصول بتائے۔ آریہ سبھا سد کافی تعداد میں جمع تھے۔ مندرجہ ذیل سالانہ چناؤ ہوا:-

پردھان:- دیوان سروپ چند جی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ چک ہذا۔

اُپ پردھان:- مہاشہ ارجن داس جی۔ (۲) مہاشہ بابو رام جی (۳) پنڈت ہربنس لال جی

جنرل سیکرٹری:- کنور لیشپال جی۔

سیکرٹری:- ہری کرشن

جائنٹ سیکرٹری:- مہاشہ ستیہ پال جی۔

خزانچی:- پنڈت رگھناتھ جی۔

لائبریرین:- مہاشہ بلدیو دت جی۔

پروہت:- پنڈت سائیں داس شرما سُور کبیر۔

انترنگ سبھا:- مہاشہ خیر سنگھ۔ بھلا رام۔ پنڈت منگل۔ بدھ دیو۔ شرنداس۔

(کنور لیشپال منتری آریہ سماج)

سری ہرگوبند پور کے سماچار:-

(۱) شریمتی اتم دیوی کرم دیوی آریہ کنیا ودیالیہ

کی طرف سے ودیارتھنیوں نے ہندی رتن کی پریکشا دی تھی۔ چاروں کامیاب ہوگئی ہیں۔

(۲) شریمان لالہ دیا رام جی رئیس از سرِ نو میونسپل کمیٹی کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

(۳) شری پنڈت دھرم دت جی اپدیشک سبھا نے مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ جولائی تین دن آریہ سماج مندر میں پرچار کیا۔ اور بڑے بھاؤشالی ویاکھیان دیئے۔

(۴) لالہ بشنداس۔ گنداس دھرم ارتھ آریہ اوشدھالیہ آریہ سماج مندر کے ایک حصے میں ۱۹۰۲ء سے قائم ہے۔ بیماروں کو مفت دوائی دی جاتی ہے۔ شریمان ویدراج مہر چند جی نہایت ہمدردی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں تقریباً تین صد بیمار ہر روز اوشدھالیہ سے لابھ اٹھاتے ہیں۔ آج تک لاکھوں اشخاص اس اوشدھالیہ کی بدولت صحت یابی حاصل کر چکے ہیں۔ علاقہ ہذا کے لئے یہ اوشدھالیہ بیش بہا نعمت اور برکت ہے اور آریہ سماج کی شوبھا کو بڑھا رہا ہے۔ اور اپکاروں کی یاد دلا رہا ہے۔

(ہیڈ ماسٹر آریہ کنیا ودیالیہ)

اوشیک سوچنا:-

گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی کی طرف سے پستکالیوں کی ایک ڈائرکٹری تیار کرنے کی آیوجنا کی جا رہی ہے۔ جو مہانو بھاؤ اپنے نگر میں استھت پستکالیوں کے پتے بھیجنے کی کرپا کریں گے۔ اُن کے ہم کرتگیہ ہونگے۔ پراپت ہونے پر ہم اُن سے پستکالیہ سمبندھی آوشیک باتیں لیکر ڈائرکٹری تیار کر سکیں گے۔ آشا ہے۔ کہ پستکالیوں کے پربندھک مہودے اپنے اپنے پستکالیوں کا پتہ بھیج کر اس کاریہ میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔

آریہ سماج قصور کا چناؤ:-

آریہ سماج قصور کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا ہے:-

پریذیڈنٹ: لالہ درشناتھ صاحب مل اوہتر

وائس پریذیڈنٹ:- لالہ شنکر داس جی۔

سیکرٹری:- بابو منگل داس جی

وائس سیکرٹری:- مہر چند پراچہ۔

خزانچی:- بابو مہر چند جی وہرہ۔

(مہر چند پراچہ وائس سیکرٹری)

آریہ سماج گوروکل سیکشن رانی کا تالاب

فیروزپور شہر کے سماچار

روزانہ ست سنگ

ہر روز شام کو سندھیا۔ اگنی ہوتر۔ آرتی۔ شانتی پاٹھ ہوتا ہے۔ سماج کے کمار سبھا کے سبھاسد اور استری سماج کی سدسیائیں اس میں شامل ہوتی ہیں

استری سماج

ہر بدھ وار کو استری سماج کا ادھیویشن ہوتا ہے۔ ۳۱-۷-۳۵ کے ادھیویشن میں شریمتی شکیل کماری (دھرم پتنی ملک ٹھاکر داس جی) منتری۔ شریمتی پریم دیوی اُپ پردھانہ۔ شریمتی کوشلیا دیوی (دھرم پتنی مہاشہ بہاری لال جی) شریمتی کوشلیا دیوی (دھرم پتنی مہاشہ بلدیو جی) و پتری مہاشہ لبھو رام جی پینٹر۔ اُپ منتری چنی گئیں۔ شریمتی چنن دیوی جی (دھرم پتنی مہاشہ بدری داس جی وکیل منتری آریہ سماج) شریمتی دیو کی دیوی جی (دھرم پتنی پنڈت لیکھراج) شریمتی دیو کی دیوی جی (دھرم پتنی بالک رام جی) انترنگ سبھا کی سدسیائیں چنی گئیں۔

بتاریخ ۲-۸-۳۵ ۲ بجے بعد دوپہر آریہ سماج مندر میں زیر اہتمام استری سماج ساون شدی تیج کا تیوہار بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ کارروائی ہون یگیہ سے آرمبھ ہوئی۔ اس کے پشچات کنیاؤں نے ایشور بھگتی کے بھجن گائے۔ پھر جھولے جھولے گئے۔ کارروائی کی سماپتی پر کڑاہ پرساد تقسیم کیا گیا۔ ... استریاں اور کنیائیں اس اتسو میں سمت ہوئیں ... اتسو کیا تھا۔ استریوں کے اُتساہ۔ دھرم پریم اور سنگٹھن کا ایک دل خوش کن منظر تھا۔ اس کی پوری کامیابی کا شریہ شریمتی شکیل دیوی منترانی استری سماج کو ہے۔

ساپتاہک ست سنگ

۲۸-۷-۳۵ کو شری پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے ... کا سماجک سنگٹھن پر اتم ویاکھیان ہوا ... اتساہ جنک تھی۔

شکروار کا پرچار

۲۶-۷-۳۵ کو شریمان ملک ٹھاکر داس جی کے گھر پر یگیہ و پرچار ہوا۔

۸-۳۵ کو مہاشہ بدری داس جی وکیل کا دیا کہ "ویدک سندھیا اور اہنسا ورت" پر ہوا جس میں انہوں نے اہنسا کی ویاکھیا کی۔ اور اس مہاورت کے دھارن کرنے کے لئے پریرنا کی۔

نئے ممبر

پچھلے سپتاہ آریہ سماج کے تین نئے ممبر بنے مہاشہ گیا نند جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ مہاشہ گوردت جی سٹوڈنٹ رام سکھ داس کالج۔

(گوسائیں ساگر چند اُپ منتری)

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

ستیارتھ پرکاش انگریزی:- اس کے ... کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے ایک پستک ... کو آریہ بنایا ہے۔ ان کا ترجمہ بھی ... سے بنیں ایک انگریزی میں اس کا ... تھا۔ اس کمی کو آریہ سماج مدراس نے پورا کیا ہے۔ قیمت ... مجلد ...

The Fountainhead of Religion

سرچشمہ مذاہب: شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری اپنی ودوتا کیلئے مشہور ہیں۔ یہ کتاب انہیں کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے۔ اس کے انیک بھاشاؤں میں انوواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی پڑھے لوگ ... کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے قیمت ۱۲ ار مجلد ...

The Inner man & other lectures on Arya Philosophy

اجمیر اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے ان کے رچیتا پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے شری پنڈت ... اور بابو گنگا پرشاد جی ٹہری والے ہیں ... آچاریہ رام دیو جی نے لکھی ہے۔ قیمت ...

Ten Principals of Arya Samaj

سماج کے دس نیم۔ لیکھک پنڈت چموپتی جی:- اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تتھا دیگیانک ویاکھیا کی ہے۔ آریہ سکولوں و کالجوں میں اپہار کے سرو تھا یوگیہ ہے ایک پیپر سندر چھپائی۔ ضخامت ۴۰ صفحات قیمت ۶ر صرف۔

The Vedic caste System & Panchama problem

... ویدک ورن بیوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری پنڈت ...

کیشو دیو گیانی نے یہ کتاب لکھی ہے۔ قیمت ...

سیکرٹری آریہ سماج مدراس

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاری اور ان کے سماچار

سبھا کے سنگٹھن کا مان کرو

از پنڈت بھیم سین جی - ودیا النکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

عرصہ سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے موجودہ ادھیکاریوں کے خلاف آندولن کرنے کے لئے کئی طرح کے جھوٹے سماچار پبلک میں پھیلائے جا رہے ہیں۔ پچھلے دنوں مہاشہ کرشن جی نے جانچ کمیٹی کی یوجنا کے معاملے کو ٹال مٹول کرنے کا یتن کہہ کر کے مستھیا بھرم پھیلایا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا۔ کہ سبھا کے ادھیکاریوں نے ایک پرتی ندھی کو نرواچن میں نمایاں حصہ لینے کے کارن گورودکل میں پر فیسر بنا دیا ہے سبھا کی طرف سے ایک بیان کے ذریعہ ان دونوں باتوں کی سماچار پتروں دوارہ تردید کی گئی۔ مہاشہ کرشن جی کے پاس یہ تردید چھاپنے کے لئے بھی بھیجی گئی تھی آشا تو یہ تھی کہ وہ اپنی غلطی کو سویکار کر کے سبھا کے اس اعلان کو اپنے اخبار میں چھاپ کر پبلک میں اپنے ذریعہ پھیلے ہوئے بھرم کو دور کرتے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ نہ اپنی غلطی سویکار کی۔ اور نہ ہی تردیدی اعلان شائع کیا۔

اسی پرکار پنڈت بدھ دیو جی کے حیدر آباد میں شاسترارتھ کے سمبندھ میں کئے گئے آدیش پورن کاریہ کے سمبندھ میں بھی یہ بھرم پھیلایا جا رہا ہے کہ سبھا نے کچھ نہیں کیا۔ "آریہ مسافر" کے پاٹھک جانتے ہیں۔ کہ انترنگ سبھا کی آگیا تو سادیہ پردھان سبھا نے گھوشنا دوارہ پنڈت بدھ دیو جی کے کاریہ سے ست بھید پرکٹ کیا ہے۔ اور آگے ایسا نہ کریں کی انہیں آگیا دی گئی ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی نے بھی سبھا کے آدیش کو مان کر اور خود بھی اس گھٹنا کو پہلی اور آخری کہہ کر اس بات کو ظاہر کر دیا ہے کہ وہ اس کو ٹھیک نہیں سمجھتے۔ اور آگے کبھی ایسا نہیں کریں گے پبلک کی آگاہی کے لئے سبھا کی طرف سے یہ واضح کر دینا مناسب ہے کہ جس وقت سبھا کے ادھیکاریوں کو اس گھٹنا کا پتہ لگا تو فوراً انہوں نے آریہ سماج حیدر آباد کو اصل واقعات جاننے کے لئے خط لکھا۔ پنڈت بدھ دیو جی سے اس بارے میں پوچھ گچھ کی گئی۔ اس گھٹنا کے بعد ۲۸-جولائی ۱۹۳۵ء کو منعقد شدہ انترنگ سبھا میں اس وشے کو پنڈت بدھ دیو جی کے بیان کے ساتھ پیش کیا گیا۔ انترنگ سبھا کے سبھا سدوں نے ساری گھٹنا پر وچار کیا۔ اور پردھان سبھا کو اس بارے میں اعلان شائع کرنے کی آگیا دی۔ اس کے مطابق پردھان جی نے یہ اعلان شائع کر دیا۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی اب آگے ایسا نہ کریں گے۔

سبھا نے اپنے کرتویہ کا پالن کیا۔ اور سبھا کے ادھیکاریوں نے جلد بازی میں آ کر بنا جانچ پڑتال کے کوئی کام کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ ہم اس موقعہ پر سماجوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ انہیں سنگٹھن کے نیموں کا پالن کرتے ہوئے انترنگ سبھا کی آگیا تو سا...

اسی طرح یہ بھی بھرم پھیلایا جا رہا ہے۔ کہ سبھا کے موجودہ ادھیکاری کسی دھڑے کے پرتی ندھی ہیں آریہ سماج جیسی جمہوری سنستھا میں پکش و پکش کثرت رائے اور قلت رائے کا ہونا قدرتی بات ہے اس سو بھاؤ کی پرورتی کے کارن سبھا کے موجودہ ادھیکاری چنے گئے ہیں موجودہ ادھیکاریوں سے مت بھید رکھنے والوں کا ان کو "دھڑے باز" کہنا پرتی ندھی سبھا کی بھاونا اور سبھا کے نیموں کو ٹھکرانا ہے۔ پرتی ندھی سبھا کے ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ وہ سبھا کے بہو پکش کے مطابق کاریہ کرے۔ رشی دیانند لکھتے ہیں "سب سبھاؤں اور آپ سبھاؤں کے سارے کام بہو پکش انوسار نشچت ہوں گے۔" بہو پکش دوارہ کئے گئے فیصلے کو عملی جامہ پہنانا ہر ایک ممبر کا فرض اولین ہے۔ موجودہ ادھیکاری اسی بھاونا سے سبھا کے فیصلے کو عملی روپ دے

ہیں - آریہ سماج میں اس وقت جو اشانتی دکھائی دیتی ہے۔ اس کو دور کرنے کا ایک ماتر اپائے یہی ہے۔ کہ جنتا میں سنگٹھن کا مان کرنے کی بھاونا کو پیدا کیا جائے سبھا کی موجودہ انترنگ سبھا میں سب پکشوں کے آدمی حاضر ہونے لگ جائیں گے۔ تو بہت سے جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ انترنگ سبھا کے پچھلے ادھیویشن میں اس بھاونا سے آچاریہ رامدیو جی۔ پنڈت چمو پتی۔ پنڈت ٹھاکر دت اور لالہ خوشحال چند جی کو شانتی ستھاپت کرنے کے لئے Conciliation Board بنانے کا پورن ادھیکار دیا گیا ہے۔

یہ سال اردھ شتابدی کا سال ہے دوسرے شبدوں میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ ورش سبھا کے سنگٹھن کو مضبوط کرنے کا ورش ہے۔ سبھا نے اردھ شتابدی منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ سبھا کے

پرکاشت کئے گئے ہیں سبھا کے پردھان کے اعلان کو پرمانک مان کر اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ پنڈت بدھ دیو جی سبھا کے اپدیشک ہیں۔ ان کے بارے میں اگر ان کو کچھ کہنا ہے۔ تو سبھا کی معرفت ہی کہنا چاہیئے۔ ہر ایک آریہ انترنگ سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا دوارہ اپنی شنکاؤں اور آپتیوں کا سمادھان کرا سکتا ہے۔ اس سے انہیں بھی سنتوش جنک جواب مل سکیگا۔ اور سبھا کے سنگٹھن کو بھی کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچے گا۔

رہے ہیں۔ سبھا کے موجودہ ادھیکاریوں نے اس بھاونا سے پریرت ہو کر نرواچن سمبندھی آپتیوں کی پڑتال کرنے کے لئے جانچ کمیٹی بنا دی ہے۔ سبھا کے پردھان نے پردھان منتخب ہونے کے وقت سے اپنے عہدہ کی مریادا کے انوسار سلک میں کسی طرح کی شخصی سما لوچنا کا جواب نہیں دیا۔

ہم آریہ بھائیوں کو وشواس دلانا چاہتے ہیں کہ سبھا کے موجودہ ادھیکاری سبھا کی نیتی کے انوسار الپ پکش اور بہو پکش کے ساتھ نیائے پوروک بیوہار کریں گے

ادھیکاری اس فیصلے کو عملی روپ دینے کے لئے کمر بستہ ہو گئے ہیں۔ خوشی کا مقام ہے کہ آریہ بھائی بھی دل کھول کر ہماری امداد کر رہے ہیں۔ سبھا کے ادھیکاری آریہ بھائیوں سے آشا کرتے ہیں۔ کہ وہ سنگٹھن کے نام پر شخصی اور اپ پکشی مت بھیدوں کو بھلا کر سبھا کے ادھیکاریوں کو اس مہا یگیہ کو سپھل بنانے میں پورن سہیوگ دیں گے۔ انہیں سبھا کے ادھیکاریوں تتھا ورتمان انترنگ سبھا کے سمبندھ میں پھیلائے گئے بھرموں پر وشواس نہیں کرنا چاہیئے۔ سبھا کے ادھیکاری سبھا کے سنگٹھن کے نیموں کا پالن کرتے ہوئے اپنے کرتویہ کا پالن کرنے میں کوئی کمی نہ کریں گے۔

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اردھ شتابدی کے موقعہ پر سبھا کا اتہاس تیار کرنے کا نشچے کیا ہے - اور وہ اتہاس اب میں نے لکھنا شروع کر دیا ہے - کچھ لکھا بھی جا چکا ہے - آریہ سماجوں کو چاہیئے - کہ وہ جہاں اپنی اپنی سماج کا اتہاس جلد از جلد تیار کر کے بھیجیں - وہاں انہیں کوئی پرانا لٹریچر - اخبار - رسالہ - فوٹو یا اور کسی طرح کی کوئی چیز جو کہ اتہاس کے لئے مفید ہو - بھیجنے کی کرپا کریں۔ نہایت تاکید ہے۔

چمو پتی ایم۔ اے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

۱۰-اگست ۱۹۳۵ء

ڈیرہ غازیخاں کے سماچار:-

۲۸/۷/۳۵ کو آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے شریمان لالہ رادھا کرشن جی بی۔ اے سیکرٹری آریہ سماج کے چلے جانے پر لالہ سندر داس بانگہ کو منتری مقرر کیا۔ ان کی جگہ پر شریمان لالہ کرشن چندر جی کو ممبر انترنگ سبھا منتخب کیا۔

۴/۸/۳۵ کو سیوا سمتی ڈیرہ غازیخاں کے سیکرٹری کا چناؤ ہوا۔ شریمان لالہ جیٹھ نند جی نائک پنشنرڈ ہیڈ کلارک مقرر ہوئے۔ کوئٹہ ریلیف کے کام میں سیوا سمتی کے کام کی پبلک میں بڑی تعریف ہو رہی ہے۔

آریہ گرلز سکول ڈیرہ غازیخاں میں پچاس کے قریب یتیم لڑکیاں اور بیوگان۔ کوئٹہ کے مصیبت زدگان داخل ہوئی ہیں۔ جن کا ماہواری خرچ قریباً یکصد روپیہ آریہ سماج کو ادا کرنا ہوگا۔ آشا ہے کہ باہر کی سوسائٹیاں جنہوں نے کوئٹہ ریلیف کے لئے دھن اکٹر کیا ہوا ہے۔ کم از کم ایک سال کا خرچ بارہ صد روپیہ پردھان آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کے نام بھیج کر اپنے کشٹ کے بھاگی ہوں

(منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں)

اعلیٰ زندگی درازیٔ عمر اور لطف خانگی کو
سچے معنوں میں حاصل کرنے کیلئے
سکھ سمپن جیون (ہندی ایڈیشن)
نامی کتاب کا غور سے مطالعہ کریں۔ پبلک کی از حد ضرورت کو دیکھ کر مصنف نے اپنے دس سالہ تجربہ کی بنا پر اور کئی مستند کتابوں کا نچوڑ اس کتاب میں بھر دیا ہے۔
دو سو صفحات کی کتاب صرف ۱ روپیہ میں
مصنف کا پتہ۔
کوبراج پنڈت وید برت امرت فارمیسی ڈیرہ غازیخان

سرشٹی پرواہ سے انادی ہے

(نمبر ۴) مرزائی جہالت کا سدباب (نمبر ۴)

شری پنڈت وشوناتھ جی - آریہ اُپدیشک

سوال: - قدیم وہی ہے جو قائم بالذات ہو۔ [illegible] ماده و روح قدیم ہیں۔ تو پرمیشور کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ ماده اور روح کے لئے غیر ضروری ہے۔ اگر کہا جائے کہ پرمیشور کا ہونا ضروری ہے۔ تو روح و ماده کی قدامت خاک میں مل گئی۔ کیونکہ وہ پھر محتاج بالغیر ہوا اور جو اوروں کے سہارے کا محتاج ہے وہ قدیم کہاں رہا...... فرض کرو روح و ماده میں جل جانے کی طاقت نہیں رہی۔ اب پرمیشور اگر ہر جگہ موجود ہے۔ وہ کب جوڑ سکتے ہیں۔ کیا یہی اختیار اور مالکیت ہے۔ مالک تو وہ ہے جو اپنی ملکیت پر پورا پورا تصرف رکھتا ہے...... مالک کی تعریف کو جاننا چاہتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود کے چشمہ معرفت کی طرف متوجہ ہوں۔

جواب: - واقعی روح و ماده اور پرمیشور تینوں قائم بالذات ہیں اور اپنی ہستی کے لئے ایک دوسرے کی ضرورت نہیں رکھتے۔ ان میں پرمیشور کی ایک صفت آنند ہے۔ وہ سرور مطلق ہے۔ اس لئے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ دوم ماده ہے۔ جو بالکل بے جان ہے نہ اس میں علم ہے۔ نہ اُسے دکھ سکھ محسوس ہوتا ہے اس لئے اُسے کوئی خواہش نہیں۔ اس حالت میں محتاج ہونے کا لفظ اس پر عاید ہی نہیں ہو سکتا۔ تیسرا روح ہے۔ اس میں گیان ہے لیکن ایک حد کے اندر اس لئے اُسے الپگیہ کہا جاتا ہے۔ اس کا گیان گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ اور یہی حالت اس کے دکھ سکھ کی ہے اس میں پریتن یعنی کام کرنے کی طاقت بھی ہے۔ یہ دکھ کو دور کرنے اور سکھ حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ چونکہ اس کے دکھ سکھ میں دوسرے جیو بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے اس میں راگ۔ دویش بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن اپنے پریتن کے لئے یہ ماده اور پرمیشور کا محتاج ہے جب تک پرماتما ماده سے دنیا بنا کر جیو کو جسم عطا کرتے ہیں نہ بخشے۔ یہ کسی قسم کا پریتن نہیں کر سکتا۔ اور پرم آنند مکت پد کو حاصل نہیں کر سکتا مرزائی مولانا نے محتاج کی غلط تعریف کی ہے۔ حاجت کا مطلب اپنی ضروریات ہوتا ہے جس کو اپنے لئے کوئی ضرورت ہی نہیں۔ اسے محتاج قرار دینا کوری جہالت ہے۔ ایک منش جب کہ اپنے کھانے کے لئے روٹی پکانے کا انتظام کر رہا ہو تو کہا جاتا ہے۔ کہ اپنی حاجت پوری کر رہا ہے۔ لیکن اگر وہ غریب مسکینوں کے کھانے کا انتظام کرے۔ تو کہا جائے گا۔ کہ دوسروں کی حاجت پوری کر رہا ہے۔ بس پرماتما دنیا کو بنا کر روح کی حاجت پوری کرتا ہے۔ نہ کہ اپنی۔ اس لئے ویدک اصول کے مطابق اُسے محتاج کہنا مور کھتا ہے۔ ہاں مرزائی اصول کے مطابق وہ محتاج ضرور ہے۔ کیونکہ جب اُس نے روح و ماده کو نیستی سے ہستی کی صورت میں پیدا کیا۔ تو اس کی کیا غرض تھی؟ اور تو کوئی تھا نہیں۔ کوئی اپنی ہی غرض ہوگی۔ اس سے وہ غرض مند۔ حاجتمند۔ ضرورتمند خود بخود ہو گیا...... کہ بلا غرض بے جا دنیا کو پیدا کر دیا۔ تو ایسا فعل کسی مجنون کا ہی ہو سکتا ہے

اور خدا نے جن روحوں کو کافرانہ قابلیت کا پیدا کیا۔ یا جو کافروں کے اثرات ہیں وہ کر جہنم داصل ہوتیں۔ ان کی تکلیف کا ذمہ وار کون ہوگا؟ شاید جہنم رسید لوگوں کی آہ و بکا سے خدا خوش ہوتا ہوگا۔ اس حالت میں قرآن کی آیت کے مطابق اگر وہ کہیں کہ کاش ہم مٹی ہوتے۔ تو یہ ٹھیک ہی ہوگا روح و ماده کی ازلیت کے تعلیم نہ کرنے پر خدا پر کس قدر دوش لگتے ہیں۔ ان پر غور کرو۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ پرماتما روح و ماده کے اوصاف میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔ نہ کرتا ہے۔ روح و ماده کے اپنے ہی اوصاف ہیں ماده قدیم سے ہیں۔ انہیں کے مطابق وہ دنیا پیدا کرتا ہے۔ اور روح کی حاجت کو پوری کر کے داتا کہلاتا ہے۔ نہ کہ محتاج روح و ماده کی صفات تو کیا۔ پرماتما اپنے لئے روح و ماده کی ہستی کا بھی محتاج نہیں۔ لیکن روح ضرور ہے۔

باقی رہی مالکیت کی بات۔ مالک کے معنے وہی لئے جاویں گے۔ جو دنیا میں مشہور ہیں۔ نہ کہ مرزا صاحب کی ڈکشنری سے۔ ابھی میدان میں مقابلہ کرنا سیکھو۔ دنیا کا کوئی مالک اپنی ملکیت کو نیستی سے ہستی کی صورت میں پیدا نہیں کرتا۔ اور ملکیت کی صفات بھی اپنی ہی ہوتی ہیں۔ مالک صرف ان سے کام لیتا ہے۔ ہاں دنیا میں مالکیت دو طرح کی دیکھی جاتی ہے۔ ایک مالک کے فائدہ کے لئے جیسا کہ نوکر کا مالک آقا کہلاتا ہے۔ دوم ملکیت کے فائدہ کے لئے جیسا کہ باپ بیٹے کا اور اُستاد شاگرد کا مالک ہے پہلی صورت میں ملکیت ظلم کی شکل میں بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔ دوسری حالت میں نہیں۔ ویدک سدھانت کے مطابق پرماتما جیو آتما اور پرکرتی کا مالک جیو کے فائدہ کے لئے ہے۔ اُس کی اپنی غرض کچھ بھی نہیں اس لئے وہ کبھی ظالم یا بے انصاف نہیں ہو سکتا۔ لیکن مرزائی صاحبان جواب دیں۔ کہ ان کے خدا کو مالک بننے کا شوق کیسے پیدا ہوا۔ ملکیت تو تھی نہیں۔ کوئی اپنی ہی غرض ہونی چاہیئے۔ کیا آریہ سماج کا جواب دینے کے لئے کہ ازل سے تو بے مالک چلا آتا ہے۔ اب تو مالک بن کر دکھاؤں؟ اور مالک بن کر جناب نے انڈے۔ لُولے۔ لنگڑے پیدا کئے۔ جو نہ صرف اپنے جسمانی نقص سے ہی نالاں ہیں۔ بلکہ اپنے ہمسایوں کے خوبصورت اور بے نقص جسم کا نظارہ دیکھ کر ان کے دل کو حسد کی آگ سے جلاتا رہتا ہے اس بے جا ظلم کا کون ذمہ وار ہے۔ وہی مالک خدائے مرزائی یا کوئی اور؟

سوال: - دن اور رات وقت کی دو تقسیمات حالتیں ہیں۔ جو زمین کی گردش سے پیدا ہوتی ہیں ...... اور گردش زمین کا آغاز ہے۔ اس لئے تمام سلسلہ رات و دن کا آغاز ہے۔ پرواہ سے انادی کہنا غلط ہے۔

جواب: - مہرشی سوامی دیانند سرسوتی اسے دن رات کے سلسلہ کو انادی نہیں کہا۔ صرف سرشٹی اور پرلے کے لئے ایک تمثیل پیش کی ہے۔ انادی سلسلہ سرشٹی و پرلے کا بیان ہے۔ ذرا ستیارتھ پرکاش کو غور سے پڑھو۔ غلط ہتیا دیہ اعتراض اٹھانا فضول ہے۔

سوال: - پس اگر میں انادی ہوں۔ تو میری حالتِ قیام بھی انادی ہونی چاہیئے۔ کہ جسم سے الگ ہونا محال ہوگا۔ مگر یہ تجربہ کے برخلاف ہے۔

جواب: - اول تو جگہ کوئی ہستی ہی نہیں۔ اس سے یہ اعتراض کچھ قیمت نہیں رکھتا۔ لیکن اگر اس فضول ہوگا۔ کیونکہ دوسری ہستی کا تعلق انکال اور عادات میں شمار نہیں ہو سکتا۔ پھر اس کے تعلق کو قدیم کیسے کہیں۔ اس کے علاوہ کسی متحرک ہستی کو جو کہ قدیم ہو کسی خاص جگہ سے وابستہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے یہ اعتراض بالکل فضول ہے۔

حدوث روح و ماده کے جاہلانہ اصول کا مولوی صاحب کے دماغ پر اس قدر اثر ہے۔ کہ اسی کے زیر اثر روح و ماده کی ازلیت پر اعتراضات کرتے جا رہے ہیں۔ اور ہوش نہیں کرتے۔ کہ کیا کہہ رہے ہیں جب ماده و روح کو پیدا کیا جاوے گا۔ تو اس کو کسی خاص جگہ میں ٹھیرایا جائے گا۔ لیکن جو قدیم ہستی ہے۔ اور متحرک بھی ہے۔ اس کے متعلق یہ خیال بھی کیسے لایا جا سکتا ہے۔ کہ کسی خاص جگہ سے اس کا تعلق ہے۔

> **آریہ مسافر کے لئے دو دو نئے خریدار بھیج کر اپنا فرض پورا کیجئے (مینیجر)**

جاتی کے اناتھوں کو بھکاری مت بناؤ

ہندو جاتی میں پہلے ہی بھیک مانگنے والوں کی کمی نہیں ہے۔ اس پر بھی سوارتھی لوگ اس کو اور بھی بڑھا کر جاتی کو ہانی پہنچا رہے ہیں۔ یہ لوگ جگہ بجگہ تھوڑے تھوڑے اناتھ اکٹھے کر کے ان سے دن بھیک منگوا کر خود گلچھرے اُڑا رہے ہیں۔ اور بعض لوگ تو اس اناتھ آلیہ کا نام لیکر مانگنے پھرتے ہیں اس لئے ہم سب پرشوں کو بتا دینا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اس اناتھ آلیہ کے لڑکے کبھی مانگنے نہیں جایا کرتے۔ اس لئے سب پرشوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچا دیں۔ ایسا تب ہی ہو سکتا ہے کہ وہ ان کو ان کے کوچوں میں آنے پر دان دینے کی بجائے ڈانٹیں۔ تاکہ وہ ایسا کرنے سے باز آویں اور جو اناتھ ان کو کہیں ملیں۔ انہیں سیدھا **پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور** میں پہنچا دیں۔ جہاں ایک سو سے اوپر اناتھ بالک اور کنیائیں پرورش پا رہی ہیں۔ اور جہاں پر پڑھائی اور دستکاری سکھانے کا اچھا پربندھ ہے۔

یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان **شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ** ہیں۔

دانی پُرشو

آپ کے بھرپور ماتر سکھوں سے ہین بچوں کی رکھشا کا بیڑا ہم نے اٹھایا ہوا ہے۔ اور خدا نخواستہ غفلت کی گئی تو یہ جاتی کے بچے غیر اقوام کا لقمہ بن جائیں گے۔ اس لئے ہمارا نقاضا ہے کہ اپنی شکتی انوسار اناج۔ دال۔ گھی۔ وستر اور نقدی جو بھی دے سکیں۔ دان دیں اور وہ خوشی سے سوئیکار کیا جاوے گا۔

(۲) بلڈنگ ناکافی ہے نئے بالک آ رہے ہیں۔ اس لئے بھون پتی دانیو! اپنے پوروجوں کی یادگار میں کمرے بنوا کر یش کے بھاگی بنیں۔

آنریری سیکرٹری
پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا
پنجاب کیندری اناتھ آلیہ
راوی روڈ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی بلیٹن

شملہ میں اردھ شتابدی ڈیپوٹیشن

شاندار کامیابی

پہلے ہی دن ڈیڑھ ہزار روپیہ جمع ہو گیا

سبھا کا بڑا ڈیپوٹیشن جو آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت گیان چند جی اور پنڈت بدھ دیو پر مشتمل ہے۔ انبالہ اور دو بیڑہ میں کام کرنے کے بعد شملہ پہنچا۔ اگرچہ آچاریہ رام دیو جی اپنے عزیز پرنسپل چھبیل داس جی کو موٹر کا شدید حادثہ پیش آنے کی وجہ سے ڈیرہ دون چلے گئے ہیں۔ اور پنڈت بدھ دیو جی کو دہلی جانا پڑا ہے۔ تاہم اکیلے پنڈت گیان چند جی کے پہلے دن کے کام کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ ڈیڑھ ہزار روپیہ چندہ ہو گیا ہے۔ یہ آثار نہایت حوصلہ افزا ہیں۔ شملہ سے ابھی اور ہزاروں روپے جمع ہونے کی سمبھاونا ہے۔

اردھ شتابدی اور آریہ سماجیں

سب آریہ بھائیوں کو ودت ہو چکا ہو گا۔ کہ اردھ شتابدی کا کاریہ آرمبھ ہو چکا ہے۔ اپدیشک مہانو بھاؤ اپنے منڈلوں میں کام کرنے لگ گئے ہیں اردھ شتابدی کے ادھیکاری ڈیپوٹیشن بنا کر انبالہ مورنڈہ۔ شملہ کی طرف جا چکے ہیں۔ چھ سات ہزار روپیہ بھی مل چکا ہے۔ جس سے کامیابی کی پوری پوری اُمید ہے۔ ڈیپوٹیشن کے لاہور واپس آنے پر اگلے پروگرام کا نشچیہ کیا جاوے گا۔ ضلع کی جن آریہ سماجوں نے اپنے ہاں ضلع اردھ شتابدی کمیٹی بننے تک کاریہ آرمبھ کرنے کی سوچنا نہیں دی۔ ان کی سیوا میں پھر نویدن کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں جلدی کاریہ آرمبھ کر دینا چاہیئے۔ اور سبھا میں اطلاع دینی چاہیئے۔ کہ سبھا کا ڈیپوٹیشن کن دنوں ان کے پاس بھیجا جاوے۔

نوٹ۔ ابھی تک مکمل نہیں ہوئے سنی الحال اردھ شتابدی فنڈ کے لئے چار چار آنہ کی رسیدیں چھپ گئی ہیں۔ ایک رسید بک میں ۴۰ عدد رسیدیں ہیں۔ یعنی ایک رسید بک دس روپیہ کی ہے۔ سبھا کے سب اپدیشکوں کو تین تین کاپیاں بھیجی جا چکی ہیں۔ جن اُپدیشکوں کو نہیں ملیں۔ وہ شنگھر سبھا میں سوچنا دیں۔ آریہ سماجوں نے ابھی بہت کم توجہ دی ہے۔ اب تک سب سماجوں میں تین تین چار چار کاپیاں پہنچ جانی چاہیئے تھیں آریہ سماجوں کو بہت جلد نشچیہ کر کے لکھ دینا چاہیئے۔ کہ ان کے ہاں کتنی کتنی کاپیاں بھیجی جاویں

ویشوانر یگیہ پدھتی کے متعلق پہلے بھی سوچنا دی جا چکی ہے۔ کہ ایک ایک کاپی سب سماجوں کی سیوا میں بھیجی جا چکی ہے۔ جن سماجوں کو

شری ہتیشی علاولپوری پریمی

کو آپ جانتے ہیں؟ کیا آپ نے ان کے افسانے، مضمون اور نظمیں کبھی اخباروں میں پڑھی ہیں؟ کیا آپ ان کے خیالات پسند کرتے ہیں؟ — اگر ان تینوں سوالوں کا جواب "ہاں" ہے۔ تو آپ

۱۰ ستمبر

کو نہ بھولیں۔ یہ آپ کا جنم دن ہے۔ اس تاریخ تک آپ ان کی تمام تصانیف پریم مرلی سے وحدت کا سرور لانے والی لاجواب تصنیف ۸ ر (۲) پرماتما کا جلوہ دکھانے والی سچی محبت کا درس سکھانے والی نادر تصنیف جلوہ بہت ۲ ر (۳) منہ بولتی تصویریں دلچسپ فسانے۔ راز مسرت (۴) صبح و شام پاٹھ کرنے کا آریوں کا گٹکا اونکار مہما سوتر ۲ ر (۵) راستی پر گمراہوں کو گامزن کرنے والی قابل قدر کتاب ۲ ر صرف دس آنے کے ٹکٹ بھیجکر آدھی قیمت پر حاصل کر سکتے ہیں ڈاک محصول بھی معاف۔ یہ موقعہ پھر ایک سال بعد آویگا اس لوٹ سے ہر کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ لیکن جلدی کریں۔

اشتہار بار بار نہ چھپے گا۔ نوٹ کر لیں۔

منیجر سنڈیکیٹ۔ گورودت بھون لاہور

اردھ شتابدی کے متعلق کام بڑی سرگرمی سے شروع ہو گیا

آریہ سماجوں میں ویشوانر یگیہ ہونے لگے

ملتان

پنڈت پورن دیو جی اُپدیشک کوئیٹہ ریلیف ملتان سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ:۔

"ملتان میں ویشوانر یگیہ ہر ایک آریہ پرش کے گھر میں باری باری روز ہونا شروع ہو گیا ہے۔ دو ویشوانر یگیوں میں میں بھی شامل ہوا ہوں۔ کل میں نے دو منتروں کی ویاکھیا کی۔ اور سوم سیوکوں کی اردھ شتابدی کے لئے بھرتی پر زور دیا۔

یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ جب جس آریہ پرش کے گرہ پر یگیہ ہوتا ہے۔ وہ سبھا کی طرف سے مقرر کی ہوئی اردھ شتابدی کی دکھشنا منتری کو دیدیتے ہیں:

چیچا وطنی

شری مہاشہ دیشراج جی پردھان منتری آریہ سماج چیچا وطنی لکھتے ہیں:۔ کہ

"۲۲-۹-۳۴ سے آریہ پرتی ندھی سبھا اردھ شتابدی مہوتسو کے اُپ لکش میں ویشوانر یگیہ آرمبھ کر دیا گیا ہے۔ جو کہ سب سبھاسدوں کے گھروں پر یگیہ ہونے تک جاری رہے گا۔ آج تک جو کاروائی ہوئی ہے۔ اس کا ورنن نمن لکھت ہے:

تاریخ	نام گرہ پتی	نام سبھاسد	دان	میزان
۶ ستمبر	مہاشہ امیر چند	مہاشہ امیر چند	عہ/	
"	"	" دھرم پتنی	۸/	
"	"	سندر داس بالک	۴/	
"	"	نند لال بالک	۴/	عہ / ۴/
"	"	کرشنا وتی	۴/	
"	"	لاج وتی	۴/	
"	مہاشہ سیکھر چند	مہاشہ سیکھر چند جی	عہ/	
"	"	" دھرم پتنی	۸/	
"	"	رام لبھایا بالک	۴/	
"	"	رام چندر کمار	۴/	عہ / ۸/
"	"	سرسوتی	۴/	
"	"	شانتی دیوی	۴/	
۹ ستمبر	مہاشہ پرمانند جی	مہاشہ پرمانند جی	عہ/	
"	"	" دھرم پتنی	۸/	
"	"	دھرم دیو بالک	۴/	عہ / ۴/
"	"	سوریہ	۴/	
"	"	لاج ونتی	۴/	
		کل میزان		۴-۴-۷ روپے

جن کے پاس نہیں پہنچی۔ وہ منگوا لیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی سماج ایک سے زیادہ کاپیاں منگوانا چاہے۔ تو وہ کرپیا ڈاک خرچ وغیرہ کے لئے تین پیسے فی پدھتی کے حساب سے بھیج دیویں۔

کاریالہ اردھ شتابدی۔

آریہ سماج کا پرچار کیسے ہو سکیگا؟

لیکھک شری پوجیہ سوامی سوتنترانندجی مہاراج

آریہ سماج میں پرچار ایک مکھیہ کاریہ ہے پرنتو جتنی اُداسینتا اس سے ہے۔ اتنی اگر کسی اَور کاریہ سے ہوتی۔ تو وہ سماپت ہو گیا ہوتا۔ اگر اس سمبے پرچار میں جیون شیش ہے۔ تو اس کا کارن اس کاریہ کی آیشیکتا ہی ہو سکتی ہے۔ نہ کہ آریہ سماجیوں کی تت پرتا یدی آریہ سماج کو کوئی باہر سے دیکھے۔ تو اس کا پرچار کاریہ دکھائی ہی نہیں دیتا ہے۔ اُسے انیہ کاریہ ہی درشٹی گوچر ہوتے ہیں۔ اُن سے ہی وہ آریہ سماج کو سمجھنے کا یتن کرتا ہے۔ اس لئے کئی سجن اصلی آریہ سماج کو سمجھ ہی نہیں سکتے ۔

جس پرکار کئی لتائیں دوسرے برکشوں کے آشرے سے ہی پھلتی ہیں۔ اور بڑھتی ہیں۔ پرنتو وہ برکش جیسا کے آشرے وہ لتا بڑھتی ہے۔ ہرا بھرا ہوتا ہے جب وہ لتا اُس کا آشرا لیتی ہے۔ اُس سے یہ تو جل پرتیت ہوتی ہے بلشچات دھیرے دھیرے لتا بڑھ کر اُس برکش کو آچھادت کر دیتی ہے۔ اس سے لتا کے بڑھنے سے باہر سے وہ برکش دکھائی ہی نہیں دیتا۔ اور کئی لتائیں ایسی ہیں۔ جن کا اپنا مول بھومی پر ہوتا ہی نہیں ہے۔ وہ بھومی سے کچھ نہ لے کر آپ جن اُس برکش کو ہی بناتی ہیں ان دونوں اوستھاؤں میں کچھ سمے کے پشچات برکش پرایہ شُشک ہو جاتا ہے۔ اس کے سوکھنے پر اُس لتا کے سوکھنے کی باری آتی ہے۔ اور وہ بھی سوکھ جاتی ہے۔

اسی پرکار آریہ سماج نے ویدپرچار کو پرتھم آرمبھ کیا۔ اس کا استھان وہی تھا۔ اور وہی ہے جو لتا کے آشرے برکش کا ہوتا ہے۔ پشچات انیہ سنستھائیں لتا روپ سے لگائی گئیں۔ انہوں نے اس کا آشرے پراپت کر کے اب اس کو ڈھانپ لیا ہے اس سے ویدپرچار سبھا کے کاریالیہ اور سماجوں کے افسروں پر کچھ کچھ پرتیت ہوتا ہے۔ اور کچھ درشنوں سے برکش کی بھانتی یہ بھی پرا اس کی اور پگ بڑھا رہا ہے۔ آشنکا ہے کہ کچھ ورشوں کے پشچات یہی ڈھنگ رہا۔ تو اس کی اوستھا ادھک بگڑ جائیگی۔ دوسرے چنتا یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرچار کا کاریہ اپدیشکوں پر نربھر ہے۔ جتنے پرلیشرم سے آریہ سماج کے اپدیشکوں نے کاریہ کیا ہے۔ وہ اس کے لئے ابھیمان کر سکتے ہیں۔ ان کے تیاگ اُن کی دردھتا اور اُتساہ کی آریہ سماجیں جتنی پرشنسا کریں۔ وہ تھوڑی سی ہوگی۔ پرنتو آریہ سماجوں نے جو پدھتی پرچار کی بنائی ہے۔ وہ پراکرتک نہیں ہے۔ اور انہیں آریہ سنسکرتی کے انکول بھی

اس پدھتی کا کہیں پتہ لگتا ہے۔ پرتیت تو یہی ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں نے یہ پدھتی عیسائیوں سے لی ہے۔ اس کے پشچات ان کا انوکرن سکھوں نے کیا۔ اور سناتن دھرمیوں نے اُسے اپنایا۔ پرنتو آشچریہ کی بات ہے۔ کہ سکھ اور سناتن دھرمی اس میں سمردھشالی نہیں ہو سکے ہیں۔ آریہ سماج ہی اس کو اب تک چلا رہا ہے۔ اس سے بھی اس پر پُنر وچار کر کے سدھار کرنا چاہیئے۔

ورتمان پدھتی کا ایک انش اس پرکار سے ہے۔ کہ ستّی پر پرچار کرنا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا اپدیشک نیت کرتی ہے۔ ان کو آجیوکا کے لئے کچھ ویتن یا دکشنا دی جاتی ہے۔ سہایک دھن آریہ سماجوں سے سنگرہ کرتی ہے۔ اس سے جہاں اپدیشک تیاگ اور پرچار کی درشٹی سے آتے ہیں۔ وہاں یہ کہنا اُچت نہیں ہے۔ کچھ اپدیشک آجیوکا کی درشٹی سے بھی آتے ہیں۔ جو پرچار کی بھاونا سے نہیں آتے ہیں۔ ان کو سوئم بھی کشٹ ہوتا ہے اور وہ کاریہ کو بھی اُتمتا سے نہیں کرتے۔ اور اپدیشکوں کا کاریہ سدا بھرمن کرنا ہے۔ ایک یوک جس نے گرہست آشرم میں پرویش کیا ہے وہ سردا بھرمن کرے۔ یہ اسادھیہ نہیں تو کٹھ سادھیہ ضرور ہے اس اوستھا میں یہ کاریہ دیرگھ کال تک ستھائی روپ سے چلنا پرتیت نہیں ہوتا عیسائی مولوی تھے۔ وہ دھرمی تھے۔ آریہ سماج نہ مولوی ہے۔ نہ وہ دھرمی۔ وہ اس پدھتی کو کیوں نہ چھوڑ دے۔ اب پرشن ہوگا۔ اسے چھوڑ کر کس کی پدھتی کا آشریہ لیں۔ میرے وچار میں آریہ سماجی برہمن کو کسی ایک استھان میں رہ کر پرچار کرنا چاہیئے وہ جہاں رہے تھا کو اُچت سمجھے تسی کو بڑھا دیوے۔ اور شدھالیہ بنا دے۔ یا کچھ نہ کچھ اور کام دیکھ لے۔ وہ بھرمن کرنے والا نہ ہو آسے اپنی جیوکا کا پربندھ خود کرنا چاہیئے۔ اور جہاں وہ ہو۔ وہاں سے کچھ دھن سبھا کو بھی دے۔ اُداہرن کے لئے اُداسی سادھو جہاں بیٹھتے تھے۔ اپنا نرواہ کرتے تھے۔ اور سبھا کو کچھ دھن دیتے تھے۔ آج ان کے اپنے استھان بھی بڑے بڑے ہیں اور ان کے پاس بھی کافی سرمایہ ہے۔

پھر سوال ہوگا۔ کہ بھرمن کون کرے میرا جواب ہے۔ بھرمن کا کاریہ سنیاسی اور بان پرستھیوں کا ہے۔ وہ بھرمن کریں۔ یا ایک استھان پر بیٹھیں۔ یہ ان کی شاریرک اوستھا اور منوبل پر نربھر ہے۔ وہی پرچار کاریہ کا سنچالن کریں۔ اور یتھا شکتی نرواہ ماتر کرتا ہے۔ ویدپرچار جو سٹھ جلسے اُن سے شردھالوؤں سے ہیں۔ یا سبھا اس کو جو بھرمن نیموں کا ہی پالن کرتا ہوگا۔ جو برہمن کرتا ہے

ویشوانرلیہ ودھی کیا ہے؟

سب آریہ سجنوں کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے دسمبر ۱۹۳۵ء میں پرستاؤ ادھ شتابدی کے اپلکش میں ویدپرچار آدی شبھ کاریوں کے لئے اب سے ہی ویشوانر یگیہ کرنے کے لئے سب آریوں کو ودھان کیا ہے۔ اس یگیہ کی ودھی سب آریہ سماجوں کو پراپت ہو چکی ہے۔ لیکن یہاں اُردو میں ودھی لکھتا ہوں۔ ودھی سامانیہ پرکرن کی بہت سی ہے۔ اس لئے اشلوکوں جلد ہی اشارہ کو بھی سمجھ جائینگے ؛

(۱) تین منتروں سے آچمن (۲) سات منتروں سے انگ سپرش (۳) یجمان سنکلپ پڑھے۔ جو مندرجہ ذیل ہے:-

اوم تت ست شری برہمنو دوتیہ پہر اردھے ویوسوتے منونترے اشٹاونشتی تمے کلی یگے ... نقلم جمبو دیپے ... شری وکرم ارکس دھی ... اُتر ایکو نونشتی نتر نتمے ورشے ... ایکنے ... وارے ... تتھو ... نکشترے ... مہورتے ... وپت ویدک سرمیادا نپرا دھارک منتر درگ اگر تیہ پرتی دادی کبیر نکمہ یادو ویدک وانگ میہ پاد اوار پاریانہ پرنشچایت آریہ سماج چکریاپی کبھوت ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اندہ دوش پرنترا دو چپن پر پرچار ستر اُسو تو وتنا ادہم ویشوانر یاگم ... کر شیئے۔

نوٹ:- جہاں ... نقطوں سے خالی جگہ چھوڑی ہے یا —— اس طرح کی لکیر ایک لکیر نیچے اور ایک اوپر دی لکھا ہے۔ وہاں یہ کہنا۔ کہ جیسا وقت ویسا پڑھنا۔ مثلاً "ماسے" کے آگے اگر مہینہ پوہ ہو تو "پوہ" پڑھیں۔ دوسرا اگر "کرشن" پکش ہے۔ تو "شکل" نہ کہیں اور اگر شکل ہو تو کرشن نہ کہیں ؛

(۴) اس کے بعد پروہت کہے۔ جس کی ودھی یہ ہے :- یجمان مندرجہ ذیل فقرے سے پروہت کو آسن پر بیٹھنے کے لئے کہے۔

"اوم آ دسو سد مینے سیہ"

مندرجہ ذیل فقرے پڑھ کر پروہت آسن پر بیٹھ جاوے۔

"اوم سیدامی"

مندرجہ ذیل فقرہ پڑھ کر یجمان پروہت کو یگیہ کرنے کے لئے پرارتھنا کرے:-

"اہم ادیہ ویشوانر یاگ نروپتا یہ بھونتم رِتو جم ورِ نے"

مندرجہ ذیل فقرہ پڑھ کر پروہت سویکار کرے:- "اوم ورتو اسمی"

مندرجہ ذیل واکیہ سے پروہت یجمان سے پوچھے کہ یگیہ کرنے کے لئے مجھ کو کون مقرر کرتا ہے۔

"کس تو اُپنکتی"

مندرجہ ذیل واکیہ سے یجمان کہے کہ آپ مجھے مقرر کرتے ہیں:- "بھوان اُپنکتی"

مندرجہ ذیل واکیہ سے پروہت کہے۔ کہ آپ کو اور مجھ کو سبھا یگیہ کرنے کے لئے مقرر کرتی ہے۔

"سبھا تو اُپنکتی سبھا ما اُپنکتی"

(۵) اس کے بعد پرارتھنا کے آٹھ منتر پڑھے۔ (۶) منتر پڑھ کر اگنی جلائے۔ "دیا ہرتی" آہوتی تک ہون کرے۔ (۷) پھر اٹھارہ وششٹ منتر پڑھے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) یجروید ۱۱/۳۶ (۲) اتھروید ۱۱/۱۰/۱ (۳) رگوید ۵/۴۳/۹ (۴) یجروید ۱۲/... (۵) رگوید ۱۴/۴۴/۵ (۶) اتھروید ۱۲/۲/۲۸ (۷) اتھروید ۱۲/۲/۲۹ (۸) اتھروید ۱۲/۲/۳۰ (۹) رگوید ۱۰/۹۷/۱۹ (۱۰) اتھروید ۱۰/۲/۳۳ (۱۱) اتھروید ۱/۱۰۶/۶ (۱۲) اتھروید ۳/۱۲/۳ (۱۳) اتھروید ۳/۱۲/۵ (۱۴) اتھروید ... (۱۵) رگوید ۱۰/۱۹۱/۲ (۱۶) رگوید ۱۰/۱۹۱/۳ (۱۷) یجروید ۳/۲۰ (۱۸) یجروید ...

(۸) اس کے بعد پراتہ یا شام جیسا وقت ہو۔ منتر پڑھ کر نتیہ کی آہوتیاں دیں۔ اور شانتی پاٹھ کرے۔ (۹) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو فی پرش ایک روپیہ فی استری آٹھ آنے۔ فی بچہ دکشنا دیں ؛

ادھشٹھاتا پرکاشن وبھاگ

آریہ مسافر لاہور

۱۸- اگست ۱۹۳۵ء

حیدر آباد میں یہ کیا ہو رہا ہے؟

عرصہ سے ریاست حیدر آباد میں جس کا حکمران اگرچہ مسلمان ہے لیکن اس کی آبادی ۸۰-۸۵ فی صدی ہندو ہے۔ آریہ سماجیوں پر جو ہندو جاتی کی ملائی cream کہلاتے ہیں۔ عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ کسطرح اس ریاست سے پنڈت رام چندر جیسے شیریں زبان اور متین پرچارک پر پہلے مذہبی منافرت پھیلانے کے سراسر فرضی الزام میں مقدمہ چلایا گیا۔ اور پھر از خود مقدمہ واپس لے کر پنڈت جی کو ریاست بدر کئے جانے کا جابرانہ حکم دیا گیا۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے اس حکم کے منسوخ کرانے کے لئے بہت کوشش کی۔ لیکن ہمیشہ حکام ریاست حیدر آباد نے ٹال مٹول سے کام لیا۔ اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً اس ریاست کے آریہ کارکنوں پر بلا وجہ محض مذہبی تعصب کی وجہ سے مقدمات بنائے گئے اور انہیں قسم قسم کے حیلوں بہانوں سے تنگ کیا گیا آریوں نے ان مظالم سے نجات حاصل کرنے کے متعلق ہر ممکن اور جائز کوشش کی۔ لیکن چونکہ اس مسلم ریاست میں تمام بڑے بڑے عہدوں پر مسلمان متمکن ہیں۔ اور محکمہ پولیس تو کلیتاً مسلمانوں پر ہی مشتمل ہے۔ اس لئے ان غریبوں کی کسی نے نہ سنی

اب حیدر آباد سے جو متوحش خبریں موصول ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نظام حیدر آباد اور دیگر حکام بالادست کی چشم پوشی کی پالیسی کی وجہ سے متعصب مسلم کارکنوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور انہوں نے اب آریوں کے نازک ترین جذبات کو ٹھیس پہنچانا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ اس امن پسند اور پابند قانون فرقہ کے افراد کو ہر ممکن طریق پر تنگ کرنے پر تل گئے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو کیا یہ کبھی ممکن تھا۔ کہ اس ریاست میں مندرجہ ذیل قسم کی حرکات شنیعہ کا ارتکاب کھلے بندوں کیا جاتا۔ اور مرتکبین سے کوئی اتنا بھی نہ پوچھتا۔ کہ تمہارے منہ میں کے دانت ہیں ؟

پچھلے دنوں آریہ سماج مندر نیلنگہ کو جس بیدردی سے منہدم کیا گیا۔ اور ہون کنڈ کی بے حرمتی کی گئی اس کا چرچا اخبارات میں ابھی تک جاری ہے اور ہندوستان بھر کی آریہ سماجیں اس سراسر بیجا نہ اور اشتعال انگیز حرکت کے خلاف دھڑا دھڑ

ریزولیوشن پاس کر رہی ہیں۔ اسی کے متعلق پچھلے دنوں منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے پولیٹیکل اور ریونیو ممبر نظام گورنمنٹ کو ایک مراسلہ بھیجا تھا۔ ابھی اس کا جواب موصول بھی نہیں ہوا۔ کہ اب سارودیشک سبھا کو ایک اور مراسلہ ریاست حیدر آباد سے موصول ہوا ہے جس میں چند ریاستی حکام پر شدید الزامات لگائے گئے مثال کے طور پر اس میں لکھا ہے۔ کہ

(۱) کھٹ گاؤں میں چند مسلمانوں نے ایک آریہ سماجی کا یگیوپویت توڑ ڈالا اور پھولی میں ایک سب انسپکٹر نے دو آریہ سماجیوں کے یگیوپویت کھنڈت کر دیئے۔ یگیوپویت آریوں کا نہایت مقدس دھارمک چنہ ہے تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ آریوں نے زمانہ ماسبق میں اس یگیوپویت اور چوٹی کی رکھشا کے لئے بیشمار قربانیاں کی ہیں۔ ہزاروں نے اپنے سر کٹائے۔ اور بیشمار مصائب جھیلی ہیں۔ لیکن یگیوپویت کی پوترتا کو برقرار رکھا ہے ؟

ہم حیران ہیں۔ کہ اس بیسویں صدی کے روشنی اور آزادی کے زمانہ میں بھی ایسی قسم کی وحشیانہ حرکات کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ جو اورنگ زیب کے زمانہ کی روایات کو تازہ کر رہی ہیں۔

(۲) کھانڈیلی تعلقہ کے پٹیل اور اس کے بھائی نے احمد پور کے آریہ سماجیوں کو محض اس لئے زد و کوب کیا۔ کہ وہ اودگیر میں آریہ سماج کے جلسہ میں شریک ہوئے تھے۔

(۳) آریہ سماج کے عہدہ داروں اور ممبروں پر جھوٹے مقدمات چلائے جاتے ہیں۔

(۴) ریاست کے حکام آریہ سماجیوں کو کھلے بندوں دھمکی دے رہے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے آریہ سماج کو نہ چھوڑا۔ تو انہیں اور زیادہ تنگ کیا جائے گا۔

(۵) ریاست کی پولیس اور حکام آریہ سماجیوں کی شکایات پر مطلقاً کوئی دھیان نہیں دیتے۔ اُن شکایت کنندگان کو ہر طریق پر ذلیل کیا جاتا ہے ؟

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ نظام حیدر آباد نے اپنے ایک اعلان میں کہا تھا کہ ان کی حکومت کا کوئی

مذہب نہیں۔ اور کہ اس کی نگاہ میں۔ سب مذاہب یکساں ہیں۔ اور کہ حکومت کا کبھی بھی ارادہ نہیں ہوا۔ کہ ریاست حیدر آباد میں آریہ سماجیوں کو بہ حیثیت جماعت کے مشکلات میں ڈالا جائے۔ ہم پوچھتے ہیں کیا مندرجہ بالا واقعات اس اعلان کی اکھشرشہ تردید نہیں کرتے۔ ہماری رائے میں اب اوس مسلم ریاست میں پانی سر سے گذر گیا ہے۔ اب تو آریہ سماج کو ہمیشہ کے لئے اس بات کا تصفیہ کرا لینا ہوگا۔ کہ آیا اس ریاست میں آریہ سماجیوں کو اپنے دھرم کا پرچار کرنے اور اپنے دھارمک فرائض کو بغیر کسی روک ٹوک اور بیجا مداخلت کے منانے کا ادھیکار ہوگا۔ یا کہ نہیں۔ اب ٹال مٹول اور لیپا پوتی سے کام نہ چلے گا۔ ایک آدھ بڑے لیڈر یا اپدیشک کے ریاست میں پرچار کرنے سے یہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ وہاں پرچار کی آزادی ہے۔ یا آریوں پر مصائب و مظالم نہیں توڑے جاتے۔ حکام ریاست اور خصوصاً پولیس والوں نے جو معاندانہ رویہ آریوں کے متعلق اختیار کر رکھا ہے اسے کوئی خود دار قوم ایک لمحہ کے لئے برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے سارودیشک سبھا کو بہت جلد اس معاملہ کی طرف متوجہ ہو کر ہمیشہ کے لئے اس کا فیصلہ کرانے کی کوشش کرانی چاہیئے۔ آریہ سماجی ابھی بالکل مر نہیں گئے۔ وہ اپنے مذہبی حقوق کی رکھشا کرنا جانتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کا دھرم اور ان کی تہذیب انہیں نقص امن سے روکتے ہیں۔ اس لئے وہ نہیں چاہتے۔ کہ کوئی ایسی کارروائی کریں کہ جس کے لئے قیدیں انہیں جائز طور پر مطعون کیا جا سکے۔ لیکن اس کے یہ معنے بھی نہیں ہیں کہ کوئی آریوں کی امن پسندی سے ناواجب فائدہ اٹھاتے ہوئے دن کے ان کے مذہبی جذبات کو نہایت بیدردی سے ٹھکراتے ہوئے ان کی بدترین طریق پر دلآزاری کرتا رہے۔ اس لئے سارودیشک سبھا کو حکومت نظام کو صاف الفاظ میں لکھ دینا چاہیئے۔ کہ اگر اُس نے ایک خاص میعاد کے اندر اندر آریوں کی جائز شکایات کو دور نہ کیا تو آریہ سماجیوں کو سوچنا پڑے گا۔ کہ وہ اپنے طور پر کسطرح ان شکایات کا انسداد کرا سکتے ہیں اور اس کام میں انہیں اگر کسی بڑی سے بڑی طاقت سے بھی ٹکر لینی پڑے۔ تو آریہ سماجی اس سے دریغ نہ کریں گے۔ اس وقت نظام یا کسی اور کو یہ کہنے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ کہ آریوں نے اپنی شکایات کے انسداد کے لئے آئینی طریق اختیار نہیں کیا۔ کیونکہ سارودیشک سبھا بار ہا عرضداشتوں کے ذریعہ حکومت نظام کے دروازہ انصاف پر دستک دے چکی ہے۔ لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ آخر میں ہم سارودیشک سبھا سے بھی یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ اب اس معاملہ میں زیادہ تساہل اور لیت و لعل سے کام نہ لیتے ہوئے وہ اس قضیہ نامرضیہ کا ہمیشہ کے لئے ایک دفعہ فیصلہ کرا کے چھوڑے آریہ سماجیوں کے کان اپنے حیدر آبادی بھائیوں کی

چیخ و پکار کو سن سن کر پک چکے ہیں۔ اُن کے کلیجے چھلنی ہو رہے ہیں۔ اب ان میں زیادہ تاب سماعت باقی نہیں رہی۔ وہ اپنے اور اپنے بھائیوں کے دھارمک حقوق کی رکھشا کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار و آمادہ ہیں۔ اگر ایک دفعہ سارودیشک سبھا اس مہم کے لئے والنٹیئر طلب کرے تو ہمیں یقین واثق ہے۔ کہ نہایت قلیل عرصہ میں ایک لاکھ والنٹیئر اپنے دھرم کی رکھشا کے لئے کٹی بدھ ہو سکتا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ اب مزید لیت و لعل سے کام نہ لیتے ہوئے ریاست حیدر آباد ارباب حل و عقد سے ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر لیا جائے ؟

مرزا قادیاں پر جن بھی ایمان لائے تھے

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی مرقع عجائب تھے وہ جو بات کرتے تھے۔ دنیا سے نرالی ہوتی اور ان کے بعد ان کے متبعین نے تو

پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند

کے مصداق انہیں اور بھی آسمان پر چڑھانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ یوں تو مرزا صاحب خود ہی کوئی کسر نہیں چھوڑ گئے۔ کیونکہ مسیح موعود وہ بنے۔ مہدی مسعود آدم۔ یعقوب کرشن اور نہ معلوم اور کیا کیا وہ بنے۔ دنیا بھر کے نبیوں کو تو معمولی مقدار میں بادہ عرفان پلایا گیا تھا مگر مرزا صاحب کے منہ میں تو سارا مشکیزہ ہی الٹا دیا گیا۔ اسی پر بس نہیں مرزا صاحب نے تو یہاں تک تعلی سے کام لیا۔ کہ ان پر ایک الہام ان الفاظ میں بھی نازل ہو گیا۔ کہ

اوروں کے بھی تخت بچھائے گئے۔ لیکن تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ غرضیکہ جہاں تک تعلی اور لن ترانی کا تعلق تھا۔ مرزا صاحب نے خود ہی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ ہاں ایک بات کی کمی تھی۔ کہ جہاں حضرت محمد صاحب پر انسان اور جن دونوں ایمان لائے تھے۔ مرزا صاحب کو یہ شرف صرف انسانوں کی صورت میں حاصل ہوا تھا لیکن بھلا ہو اُن کے متبعین کا انہوں نے جنوں کو بھی مرزا صاحب کا مرید بنا ہی ڈالا۔

آج ہم مرزائی اخبارات کے پرانے فائل کا مطالعہ کر رہے تھے۔ تو ہم نے دیکھا کہ مرزا صاحب کے خاص ڈھنڈورچی خارق نے اپنی ... کی اشاعت میں لکھا۔ کہ مرزا صاحب پر ایک جن بھی ایمان لایا تھا جس کا نام ۲۶ جنوری ... کیکا وس تھا ؟

مسلمانوں کے لئے جنوں کی ہستی ایک عقدہ لاینحل بنی ہوئی ہے کبھی وہ انہیں انسانی قوم بتاتے ہیں۔ اور کبھی کچھ۔ کیا مرزائی یہ بتانے کی مہربانی کریں گے۔ کہ یہ جن کیا بلا ہوں ... بھائی

...تے ہیں۔ اور کیا کرتے ہیں۔ اور وہ کسی نبی یا ...ل پر کس طرح ایمان لایا کرتے ہیں؟
...مید ہے مرزائی مولوی ان سوالات کا تسلی ...ش جواب دیکر انسانوں کی معلومات میں اضافہ ...یں گے۔

یا گورنمنٹ دادرسی نہ کریگی

راولپنڈی کے بھرسناتنی اخبار "برہم رشی" نے "وید اند سماج" نمبر نکال کر اور اس میں ...ول آریوں کے دلوں کے بادشاہ مہرشی دیانند کی ...ت ستودہ صفات کے متعلق سخت ناجیا نہ ...ت نام دہی اور تمام تراشی کرکے ہندوستان ...ھر کے بلکہ اس سے باہر کے آریہ سماجیوں کے دلوں پر ...ی جو ناقابل اندمال زخم لگائے ہیں۔ ان کی کسک ...سے تمام آریہ جگت چلا اٹھا ہے۔ اور دھڑا دھڑ آریہ سماجیں اظہار ناراضگی کے ریزولیوشن پاس کر رہی ہیں۔ شاید ہی کوئی آریہ اخبار ہو۔ جس نے اس اخبار کے خلاف زور دار الفاظ میں پروٹسٹ نہ کیا ہو۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر سخت دکھ ہو رہا ہے کہ گورنمنٹ کانوں میں تیل ڈالے پڑی ہے اور ابھی تک اس نے آریوں کی دادرسی کرنے کی طرف توجہ نہیں کی۔

ہم حیران ہیں۔ کہ جب مسلمانوں کو کسی تحریر کے خلاف شکایت پیدا ہوتی ہے تو یہی گورنمنٹ ایک آدھ مسلم اخبار کے برداشت کرنے پر ہی جھٹ اس تحریر کے ضمانت وغیرہ لے لیتی ہے۔ لیکن یہاں تمام آریہ جگت چلا رہا ہے۔ لیکن کیا مجال ہے کہ گورنمنٹ ٹس سے مس تک ہوئی ہو۔

کیا گورنمنٹ آریوں کو ہیچ اور حقیر سمجھتی یا یہ سمجھتی ہے۔ کہ آریوں کے سینہ میں دل نہیں۔ بلکہ پتھر ہے کہ جو اپنے بہترین دھارمک بزرگوں کی بے ادبی کئے جانے پر بھی پاش پاش نہیں ہوتا۔

ہم حکومت وقت کو بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ آریوں کے دلوں میں اپنے گورو مہرشی دیانند کے متعلق ایسی عقیدت اور شردھا موجود ہے۔ کہ وہ ان کے ناموس پر اپنا جان و مال اور آل و اولاد سب کچھ قربان کرنا عین ثواب دارین سمجھتے ہیں۔ اس لئے حکومت کو عدل و انصاف سے کام لیتے ہوئے ایسے خبیث اخبار کے خلاف کہ جس نے بارہ لاکھ آریوں کے . . . . . دلوں پر تیز نشتر چلا کر انہیں بُری طرح مجروح کیا ہے۔ جلد از جلد تادیبی کارروائی کرنی چاہیئے۔ تاکہ آئندہ کو اس کی قماش کے دیگر اخبار عبرت پکڑیں اگر گورنمنٹ نے اس معاملہ میں آریوں کی دادرسی نہ کی تو

...پ سوچنے کے لئے مجبور ہونگے۔ کہ وہ اپنے ...ود پر ایسے کوتاہ بین اخبارات کا کس طرح منہ بند کر سکتے ہیں۔

کیا اس کے متعلق بھی کوئی پیشگوئی موجود ہے

مسٹر گورو دت سشن جج گورداسپور نے مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے جو عالمانہ فیصلہ صادر کیا تھا۔ اور جس میں قادیانی سرگرمیوں کی تمام تاریخ پر سیر کن بحث کی گئی تھی۔ اس نے مرزائی حلقوں میں زبردست ہیجان پیدا کر رکھا ہے۔ مرزائیوں کی لاہوری اور قادیانی دونوں پارٹیوں کے اخبار اس فیصلہ کے خلاف لے دے کر رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس فیصلہ نے ایک زبردست زلزلہ کا کام کرتے ہوئے مرزائیوں کے امن و سکون کو تہ و بالا کر دیا ہے۔ اور وہ اسے اپنی ہستی کے خلاف ایک زبردست چوٹ تصور کرتے ہیں۔ جب کبھی کہیں کوئی زلزلہ آتا ہے۔ یا پلیگ وغیرہ پھیلتی ہے۔ تو مرزائی اخبار جھٹ یہ بھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ملہم اور ہمارے نبی و مجدد کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ہم پوچھتے ہیں کیا . . . . . اس زلزلہ عظیم کے متعلق بھی کہ جو سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کی صورت میں نازل ہوا ہے۔ مرزا صاحب کی کوئی پیشگوئی موجود ہے یا نہیں۔

شاید مرزائی اس کا یہ جواب دیں۔ کہ اس قسم کی منحوس پیشگوئیاں صرف غیروں کے لئے کیا کرتے تھے۔ اپنے اور اپنی جماعت کے لئے نہیں . . .

. . . .

جو خدا مرزا صاحب کو ایک رومال گم ہونے کے متعلق قبل از وقت الہام کر دیا کرتا تھا۔ اس نے اتنے بڑے استغاثہ کے متعلق انہیں کوئی آگاہی نہ دی۔ یہ واقعی موجب حیرت ہے۔

کیا مسلمان خود ایسا نمونہ قائم کرنیکے لئے تیار ہیں

جب سے شہید گنج کی مفروضہ مسجد کے متعلق مسلمانوں نے ایجی ٹیشن شروع کی ہے۔ تب سے ہی مسلمان سکھوں کے لئے عجیب عجیب طریقوں سے پند و نصائح کا دفتر کھول بیٹھے ہیں۔ پہلے تو انہیں یہ دفتر یاد نہ آیا۔ اور انہوں نے اپنی قدیمی فطرت سے مجبور ہو کر ڈنکے شاہی سے گوردوارہ کے ایک حصہ کو لینا چاہا۔ لیکن جب حکومت وقت نے اپنی اعلےٰ ترین عدالتوں کے فیصلوں کا احترام کرتے ہوئے گوردوارہ کی حفاظت کی۔ اور کئی مسلمان اپنی متشددانہ حرکات کی وجہ سے ہلاک اور مجروح ہوئے تو مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں اور جہاں انہوں نے ایک طرف گمراہ کرنے والے لیڈروں کے خلاف لے دے شروع کر رکھی ہے۔ وہاں دوسری طرف وہ ناصح مشفق بن کر سکھوں کو نصیحت کر رہے ہیں۔ کہ ایک قلیل سا ٹکڑا اراضی ان کے کس کام کا ہے۔ وہ اسے مسلمانوں کو دے کر ایسی جنگجو قوم کی خوشنودی حاصل کریں ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اگر یہ طریق عمل مستحسن ہے تو خود مسلمان ہی اس پر عملدر آمد کی بسم اللہ کیوں نہیں کرتے۔ ہندوستان میں کئی مندر ایسے ہیں۔ جو مسلم عہد حکومت میں نہایت جابرانہ طریق پر چھینے گئے اور انہیں مسجدوں کی شکل دی گئی تھی۔ اگر مسلمان واقعی اس پند و نصائح میں ایمانداری اور صدق دلی سے کام لے رہے ہیں تو انہیں ان مقامات کو ہندوؤں کے حوالہ کرنے میں پہل کرنی چاہیئے۔ کئی ذمہ دار سکھ بھائی یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ اگر مسلمان ایسا قدم اٹھانے کے لئے تیار ہوں تو وہ بھی گوردوارہ شہید گنج میں سے یہ ٹکڑا اراضی مسلمانوں کے حوالہ کر دیں گے۔ لیکن مسلمانوں کی طرف سے اس مطالبہ کا کوئی جواب نہیں دیا گیا اور نہ اُمید ہے۔ کہ آئندہ دیا جائے گا۔

مغرب زدہ ہندوستانی عورتیں دن ہیا دیں

ہندوستان کے مغرب زدہ مرد اور عورتیں ایسے اندھا دھند طریق پر مغرب کی تقلید کر رہے ہیں۔ کہ کچھ نہ پوچھیئے۔ جیسے بھی دیکھو۔ صاحب بہادر معہ میم صاحبہ بننے کے درپے ہے۔ ان کی بلا جانے کہ جن باتوں کو وہ چاؤ سے اختیار کر رہے ہیں۔ وہ نہ صرف ان کے لئے ہی بلکہ ان کے موجودن کے لئے بھی ہانی کارک ثابت ہو رہی ہے۔ مثال کے طور پر بوڈاپسٹ میں لپ سٹک Lip Stick اور غازوں (پوڈروں) پر غیر معمولی ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کا خیال ہے۔ کہ جو عورتیں ہونٹوں پر سرخی لگاتی ہیں۔ یا چہروں پر پوڈر ملتی ہیں۔ ان کی نہ صرف خوبصورتی نمائش ہو جاتی ہے۔ بلکہ ان اشیاء میں زہر ہوتا ہے۔ اور ان کے صحت کش اجزا عورتوں کو کبھی تندرست نہیں رہنے دیتے۔ اس لئے ٹیکس کی جو آمدنی ہوگی۔ اس سے ایک لیبارٹری قائم کی جائے گی۔ جس میں مضر صحت حسن افزا اشیاء کے مختلف اجزا کا معائنہ کر کے انہیں پبلک طور پر ہر سال ظاہر کیا جائے گا۔"

مغرب زدہ عورتوں کو ان سطور کو غور سے پڑھنا چاہیئے۔

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (منیجر)

کیا یہی وضو ہے؟

مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کا آرگن پیغام صلح رقمطراز ہے۔ کہ لارڈ ہیڈلے (جو حال میں فوت ہوئے ہیں) جب نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔ تو پانچ وقت وضو کرنے سے گھبراتے تھے۔ کہتے تھے صبح کا وضو تو ٹھیک ہے۔

خواجہ صاحب نے دلیلیں دیں۔ مگر تسلی نہ ہوئی دوپہر کو لنچ کا وقت آیا۔ تو لارڈ ہیڈلے بولے آئیے برادر ہاتھ منہ دھولو۔ ہمارے ہاں کھانا کھانے سے پہلے منہ ہاتھ دھونا ضروری ہوتا ہے۔ خواجہ کمال الدین فرمانے لگے۔ بس یہی وضو ہے۔ اب آپ کھانا کھا کر ظہر کی نماز پڑھ لیں"

ہم لاہوری پارٹی کے ارکان سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا فی الواقع اسلامی وضو اسی کا نام ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے لارڈ ہیڈلے کو اسلام کے اصولوں کے مطابق بنانے کی بجائے اصول کو لارڈ موصوف کے مطابق بنانے کی کوشش کی ہے ایسی ہی کارروائیوں سے مذہب میں فتنہ پیدا ہوا کرتا ہے۔

سرفضل حسین کیطرف سے قانون شکنی کی مذمت، نئی اور گمراہ کن اطلاع

پچھلے دنوں گوردوارہ شہید گنج کے متعلق مسلمانوں نے جو سراسر ناواجب ایجی ٹیشن شروع کر رکھی تھی۔ اس میں حکومت وقت کو مجبوراً تا نون وقت کا تحفظ کرتے ہوئے بحالی امن کے لئے طاقت استعمال کرنی پڑی۔ کیونکہ گمراہ مولویوں اور مولاناؤں کے بھڑکائے ہوئے مسلمان حکام کی سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ اور نہ ان کا حکم ماننے نتیجہ یہ ہوا کہ حکام کو کئی جگہوں پر پولیس سے لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ اور چند موقعوں پر سپاہیوں کو گولی چلانے کا بھی حکم دینا پڑا۔ یہ درست ہے کہ جو اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے وہ بیچارے دوسروں کے بھڑکائے اور گمراہ ہوئے تھے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ حکام وقت کے جائز احکام کی متشددانہ مخالفت کرنے والے تھے۔ اندریں حالات ہمیں یہ دیکھ کر سخت حیرانی ہوئی ہے۔ کہ سر فیروز خان نون وزیر تعلیم گورنمنٹ پنجاب ان میں سے بعض کے گھروں میں گئے۔ اور وہ ان کے لئے امدادی سامان جمع کرنے میں بڑی سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔ ہماری رائے میں حکومت کے ایک سرکردہ رکن کا حکومت کی متشددانہ مخالفت کرنیوالوں کے ساتھ خلط ملط ہونا کسی بھی صورت میں مناسب نہیں ہو سکتا۔ لیکن "میاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا"

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...کم وادی پر تی جی ہو تو
بھیڑ دو، کیسا؟

ایک لاکھ ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی کی مفت تقسیم

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر کم از کم ایک لاکھ ستیارتھ پرکاش اور اتنی ہی سنسکار ودھی کی کاپیاں سستے داموں چھپوائی جائیں اور پھر انہیں آریہ سماجیں خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کریں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش سہ روپیہ میں اور سنسکار ودھی ۲ روپیہ میں دی جا سکے گی۔ سبھا نے ان امولیہ گرنتھوں کے چھپوانے کا انتظام کر دیا ہے۔ اب آریہ سماجوں کو فوراً منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو لکھنا چاہیئے۔ کہ وہ ان دونوں کتابوں کی کتنی کتنی کاپیاں خرید کر اپنے ہاں تقسیم کریں گے۔ تاکہ انہیں وقت پر مطلوبہ کتب مہیا جا سکیں۔ ان کتابوں پر یہ چھپا ہوا ہوگا۔ کہ:-

"آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے اپلکش میں ہمیں یقین ہے۔ کہ آریہ سماجیں اس نیک کام میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گی۔

ستیارتھ پرکاش سچے معنوں میں ستیہ کا پرکاش اور ستیہ کا بہترین ناشک گرنتھ ہے۔ اگر اس کی ایک لاکھ کاپیاں صوبہ پنجاب میں تقسیم ہو جائیں۔ تو ناظرین دیکھیں گے۔ کہ ایک قلیل عرصہ میں سارا پنجاب ویدک دھرم کے سنکھ ناد سے گونج اٹھیگا۔ اس لئے آریہ سماجوں کو تساہل سے کام نہ لیتے ہوئے فوراً سبھا کو مطلوبہ کتابوں کی تعداد سے مطلع کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اتنی بڑی تعداد کے چھپوانے میں کافی وقت لگے گا۔ آریہ سماجوں کو فوراً ہی سبھا کے دفتر میں اطلاع دینی چاہیئے۔

کیا لاہور میونسپل کمیٹی توڑ دیجائیگی

یوں تو لاہور میونسپل کمیٹی عرصہ سے فرقہ وارانہ جذبات کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ لیکن گذشتہ انتخابات کے بعد جب سے یہ نئی کمیٹی معرض ظہور میں آئی ہے۔ تب سے تو اس میں بدترین فرقہ پرستی کا مظاہرہ ہوتا رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اس کے تمام کام یا تو رکے پڑے ہیں یا ان کا انصرام نہایت نا تسلی بخش طور پر ہوتا ہے۔ چونکہ کمیٹی میں مسلمانوں کی کثرت ہے۔ اور صرف ایک ہندو افسر رائے بہادر شنکر داس ایگزیکٹو افسر کے عہدہ پر ممتاز ہیں اس لئے مسلم ممبران کمیٹی ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں۔ کہ کسی طرح انہیں دھتا بتا دیا جائے کبھی ان کی تنخواہ بند کی جاتی ہے۔ تو کبھی بھرے اجلاس میں ان کی توہین کی جاتی ہے۔ چنانچہ کمیٹی کے ایک پچھلے اجلاس میں تمام ہندو، سکھ اور عیسائی ممبران مسلمانوں کے اس مخالفانہ بلکہ معاندانہ رویہ کو دیکھ کر اجلاس سے واک آؤٹ کر گئے تھے۔ غرضیکہ کمیٹی کی حالت سراسر ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔ اب اخبارات میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب نے لاہور میونسپلٹی کو توڑ کر اس کا انتظام ایک انگریز افسر کے ہاتھ میں دیدینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس فیصلہ کے اعلان میں تاخیر ... کے متعلق ابھی کمیٹی کی وجہ سے ہوئی۔ ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ لاہور میونسپلٹی کی موجودہ حالت تو لاہور کے لئے موجب رحمت ہونے کی بجائے موجب زحمت ثابت ہو رہی ہے۔ اور حکومت وقت جتنی جلدی اس کا انسداد کر سکے اتنا ہی بہتر ہوگا۔ اور وہ اپنے آپ کو اہل لاہور کی دلی دعاؤں کی مستحق بنا لے گی۔

وطن دہلی کی جہالت

مادھا سوامیوں کی آگرہ کی گدی کے گدی نشین "آنند سروپ" جی پراپیگنڈہ کے فن سے خوب واقف ہیں۔ اور ہمارا تو یہ بھی قیاس ہے کہ ان کی دوکان کا سارا کاروبار چلتا ہی اسی پراپیگنڈہ کے سر ہے جس طرح عام دوکاندار اپنی چیزوں کی بکری تیز کرنے کے لئے دوسروں کے سرٹیفکیٹ چھاپا کرتے ہیں۔ اسی طرح اس گدی کے آرگن "پریم پرچارک" میں بھی عموماً دوسروں کے سرٹیفکیٹ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اپنی ۱۲-اگست کی اشاعت میں پریم پرچارک نے ایک سرٹیفکیٹ دہلی کے اخبار "وطن" کے ایڈیٹر کا درج کیا ہے۔ انہوں نے جہاں راداسوامی گورو آنند سروپ کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہیں۔ ساتھ ہی دیگر مذاہب پر نزلہ گرانے میں بھی دریغ نہیں کیا۔ چنانچہ آپ نے آنند سروپ جی کی کتاب یتھارتھ پرکاش حصہ سوم کا ریویو کرتے ہوئے ایک جگہ پر آریہ سماج کے متعلق بھی خامہ فرسائی کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

"سوامی دیانند پر تنقید کرتے ہوئے صاحب جی مہاراج نے ضرورت سے زیادہ سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جو غالباً ان نام نہاد آریہ سماجوں کی اشتعال انگیزی کا نتیجہ ہیں۔ جو حسب عادت دوسرے مذاہب خصوصاً رادھا سوامی مت کے متعلق ہرزہ سرائی کر کے ایک شانتی پسند طبقہ کے دل میں ... اعظم کے دل میں پیدا کرتے رہتے ہیں۔ آریہ سماج نے اپنی بنیاد جس اصول پر قائم کی ہے مصنف نے ویدوں کی حقیقی تعلیم کو تو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن اس میں غرض مندوں نے جو دخل اندازی کی ہے۔ اور بعض جگہ نامناسب سلوک شامل کر دئیے ہیں۔ ان کی کھلے الفاظ میں جائز طور پر مذمت کی ہے۔"

جس شخص کو یہ بھی پتہ نہیں۔ کہ وید اور ان میں شلوک ہوتے ہیں یا ... وہ تنقید کرنے بیٹھا ہے آریہ سماج کے اعمال پر۔

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن

حضرت ویدوں میں شلوک نہیں ہوتے۔ بلکہ منتر ہوتے ہیں۔ اور آج تک کوئی بڑے سے بڑا دشمن بھی خواہ وہ رادھا سوامی گورؤں کے کان کترنے والا بھی کیوں نہ ہو۔ ایسا پیدا نہیں ہوا۔ جو ویدوں میں ملاوٹ یا آپ کے الفاظ میں دخل اندازی کر سکا ہو وید الیشوری گیان ہے۔ ان کا ایک ایک اکشر بلکہ اگر ماترا تک گنے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان میں ہستا کھشیپ قطعاً ناممکن ہے۔ آپ رادھا سوامیوں کے حضور صاحب کی شوق سے جی بھر کر مدح سرائی کریں لیکن خدا را ایسا کرتے ہوئے بلاوجہ دوسروں کے منہ نہ آیا کریں۔ یہ روش اچھی نہیں۔

ماہ نومبر میں آریہ سماجوں کے جلسے

چونکہ آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ جلسہ ہر سال ماہ نومبر کے آخری ہفتہ میں ہوا کرتا ہے اس لئے عموماً دیگر آریہ سماجیں اس مہینہ میں اپنے جلسے نہیں رکھا کرتیں یا بہت کم رکھا کرتی ہیں لیکن اب آریہ سماج وچھووالی نے ماہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہی سبھا شتابدی کے ساتھ اپنا جلسہ منانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اس لئے آریہ سماجیں ماہ نومبر میں اپنے جلسے رکھ سکتی ہیں۔ امید ہے کہ اس سوچنا کو دھیان میں رکھتے ہوئے آریہ سماجیں اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گی۔

مسلمان علما کی افتراق انگیزی

مقامی مسلم معاصر حمایت الاسلام رقمطراز ہے کہ "آج مسلمان معمولی معمولی فروعیات پر جس فرقہ وارانہ جتھوں اور چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ وہ سب ہمارے علمائے کرام اور رہنمایان عظام ہی کی پیدا کردہ ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ مذہبی یا سیاسی۔ اقتصادی یا معاشرتی جو معاملہ بھی قوم کے پیش نظر ہوتا ہے۔ اس میں سب سے پہلے ہمارے رہنماؤں میں ہی اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ عوام کی حالت تو یہ ہے۔ کہ وہ موافق و مخالف دونوں کی سحر بیانیوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کسی معاملے میں عوام کی رائے اپنے رہنماؤں سے علیحدہ بھی ہو۔ یہاں تک کہ کسی ایک فریق کے رہنماؤں کی صریح طور پر حق و صداقت سے پہلو تہی بھی ظاہر ہو جائے۔ تو ... جوش سے اگرچہ آج مخالفت کریں ... کل تک یہ مخالفتیں سب فراموش ... وہ پھر انہی حضرات کو اپنا امام ... ہیں۔ اس لئے فرقہ بندی تفریق ... اختلافات و افتراق کی ذمہ داری ... حد تک ہمارے رہنماؤں پر ہی عا... اگر یہ سطور کسی غیر مسلم اخبار کی ... جائیں۔ تو ہمارے مسلم معاصر آتش ... ہیں۔

ہمیں حمایت الاسلام کی اس را... پورا اتفاق ہے۔ یہ مسلم علماء ہی ... ناخواندہ مسلمانوں کو "اسلام خطرہ ... دے کر دیگر مذاہب کے معصوم ا... قتل کرنے پر آمادہ کر دیتے ہیں۔ یہی گمراہ مسلمانوں کو متشددانہ کاروائی ... لئے بھڑکا دیتے ہیں۔ پچھلے دنوں ... اس دیرینہ روش کا مظاہرہ کیا گیا ... لیکن معاصر حمایت الاسلام لکھتا ...

"لیکن اب عام مسلمان جھوٹے اور ... رہنماؤں میں تمیز کرنے کی کوشش کر... ہیں۔ اگر ہمارے رہنماؤں کے ... یہی حالت رہی۔ تو وہ دن دور نہیں ... یہ عام مسلمان جو چھوٹے بھائی ... جاتے ہیں۔ ان جماعت بند رہنماؤں ... تعلق کرلیں۔ اور اپنے میں سے ہی ... پرست خدا ترس ملک و ملت کے حقیقی ... اسلام اور مسلمانوں کے سچے ہی خوا... امام بنالیں۔ اور خود اپنی تنظیم کے ... ہو جائیں۔"

ہمیں یقین ہے کہ جس دن عام مسلم ... کر پائیں گے۔ اسی دن ملک میں امن ... اور دیگر اقوام کے ساتھ ان کے تعلقا... بھاری تبدیلی آجائے گی۔ پرماتما عام ... کو جلد سوبتی عطا کرے۔

آریہ مسافر پریوار کے نئے ...

۱۰ اگست سنیچر وار کو ... منٹگمری گیا۔ دیا کھیان اسی رات کو اور دوسرا اتوار کو ... سپتاہک ست سنگ میں ہوا۔ حاضری ... لالہ ... رام جی بھلہ کی سہایتا سے ... بھائی آریہ مسافر کے گراہک بن کر مسافر پریوار میں شامل ہوئے:-

(۱) لالہ رادھا کشن جی ایڈوکیٹ (۲) ڈاکٹر ... جی (۳) مسٹر برج لال ایڈوکیٹ (۴) ... داس جی (۵) لالہ ہر دیال جی۔ میں لالہ ... جی کا مشکور دھنیواد کرتا ہوں۔ اس کے ...

ایک ہندو عورت کی لاش

... ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ ۸ اگست زنجیر ... کو ایک ٹرنک میں ہندو عورت کی بے سر ... سپرنٹنڈنٹ انسپکٹر جنرل پولیس خود تحقیقات کر رہے ہیں۔ انہوں نے ... قتل کا سراغ لگانے والے کو ... دیا جائیگا۔

... شہید گنج میں سیوا

... آج ۱۰ بجے کی گاڑی پر گوجرانوالہ ... جو کہ ڈیڑھ سو مردوزن پر مشتمل ہے ... سنگھ بیرسٹر کی جتھیداری میں گوردوارہ ... سیوا کرنے کے لئے پہنچ گیا ہے جتھہ ... بڑے معزز اور مالدار گھرانوں کے ... ہیں۔

... پرچار کیلئے پانچ ہزار

راجہ اندور کا عطیہ

... اگست:۔ ہندی ساہتیہ سمیلن کی ... کی طرف سے ہندی پرچار کے لئے مہاتما ... ایک لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا ... کے لئے اب چندہ کی فراہمی جاری ہے ... نے اس فنڈ میں پانچ ہزار روپیہ دیا ہے۔

لال بجاج کا کانگرس کی صدارت قبول کرنے سے انکار

... اگست۔ مسٹر جمنا لال بجاج کے ... صدارت قبول کرنے سے انکار پر ورکنگ ... کو سخت حیرانی ہوئی ہے۔ ورکنگ کمیٹی ... میٹنگ میں یہ خیال کیا گیا۔ کہ اگر سیٹھ ... ج کو اتفاق رائے سے کانگرس کا پریذیڈنٹ ... یا۔ تو انہیں صدارت کے فرائض سرانجام ... کی اعتراض نہیں ہوگا۔ ان حالات میں ... ہے۔ کہ مسٹر راجگوپال آچاریہ کے ... بننے کے امکانات زیادہ روشن ہو گئے ... جگوپال آچاریہ کے صدر بننے سے نہ صرف ... کرنے کے حامیوں اور مخالفوں میں سمجھوتہ ... بلکہ وہ نئی کانسٹی ٹیوشن میں بحیثیت ... تعلق کانگرس کی صحیح رہنمائی کر سکیں گے

ایسے سینا کی پیشکش منظور کرنے کے لئے تیار نہیں

... اگست:۔ ایسے سینا کے تخت ... اور بندرگاہ کے عوض میں اوگاڈن کا ... ہے کی پیشکش کی تھی۔ اسے روم کے ... رالیا بالکل ناقابل قبول قرار دیا جا رہا

ہفتہ بھر کی تازہ ترین خبریں

ریاست لوہارو میں گولی چلنے سے اٹھارہ اشخاص ہلاک ہوئے

۷۵ گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں

۸۰ دیہات بالکل خالی ہوگئے

بھوانی ۱۳ اگست۔ لوہارو سٹیٹ کی صورت حالات کے متعلق غور کرنے کے لئے راؤ بہادر چودھری چھوٹو رام کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جسمیں ریاست کے تقریباً ۱۰۰ مہاجرین شامل ہوئے۔ میٹنگ میں مصیبت زدگان کو امداد بہم پہنچانے کے لئے اور جائز طریقوں سے لوگوں کی شکایات کو دور کرنے کے لئے کمیٹی مقرر کی گئی جس کے صدر راؤ بہادر چودھری چھوٹو رام مقرر کیے گئے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ لوہارو میں گولی چلنے سے ۱۸ آدمی ہلاک ہوئے جن میں سے ۱۰ اشخاص کے ناموں کا پتہ لگ گیا ہے۔ زخمیوں میں سے ۹ کو بھوانی ہسپتال میں لایا گیا ہے ۱۳ لوہارو ہسپتال میں ہیں۔ اور بہت سے ریاست سے باہر چلے گئے ہیں۔ تین زخمیوں کو جو سڑک کے کنارے پر پڑے تھے۔ راؤ بہادر چودھری چھوٹو رام مقامی ہسپتال میں لائے۔ کل ۷۵ اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ گرفتار شدگان میں انڈین آرمی کا ایک ریٹائرڈ لفٹیننٹ بھی شامل تھا۔ اسے اس شرط پر رہا کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کو جو ریاست سے باہر بھاگ گئے ہیں۔ واپس لانے کی کوشش کرے گا۔ ۸۰ گاؤں بالکل خالی ہو گئے ہیں۔ ریاست میں جس میں ... ۲ فوجی سپاہی آباد ہیں۔ خوف وہراس پھیلا ہوا ہے۔ ڈپٹی کمشنر حصار نے بھوانی کے ہسپتال میں زخمیوں کا معائنہ کیا۔ آپ نے اس امر کی تردید کی۔ کہ پولیس لوگوں کو زخمیوں کو لانے کے لئے ریاست میں نہیں جانے دیتی۔ چودھری چھوٹو رام اور دیگر اصحاب جنہوں نے لوہارو میں جا کر صورت حالات کا معائنہ کیا ہے۔ ایک بیان شائع کر رہے ہیں

شہید گنج ایجی ٹیشن پر گورنمنٹ کا ۲ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے

فوج کی گولیوں سے ۱۳ اشخاص ہلاک تحقیقاتی کمیٹی نے کام ختم کر لیا

لاہور ۱۳ اگست۔ لاہور کی موجودہ فرقہ وارانہ صورت حالات کے متعلق گورنمنٹ کا نظریہ یہ ہے کہ اب امن دوبارہ بحال ہو گیا ہے۔ اور امن وسکون کی یہ حالت برقرار رہے گی۔ چنانچہ گورنر پنجاب فائنینس ممبر اور گورنمنٹ کے منسٹر شملہ چلے گئے ہیں۔ بینچر وارکو گورہ فوج کے دستے بھی واپس بھیج دیے گئے تھے اس وقت صرف گوردوارہ شہید گنج کے گرد ہی گورہ فوج کا پہرہ ہے۔ کیونکہ گوردوارہ کے اندر نئی عمارت تعمیر کی جا رہی ہے۔ گولی چلنے کے واقعہ کی تحقیقات کرنے والی کمیٹی نے بھی شہادتیں قلمبند کرنے کا کام ختم کر لیا ہے۔ یہ کمیٹی اگلے ہفتہ اپنی رپورٹ مرتب کرلے گی۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کمیٹی نے اس امر کی تصدیق کر لی ہے۔ کہ ۲۰ اور ۲۱ جولائی کو فوج کی گولیوں سے صرف ۱۳ اشخاص ہلاک ہوئے۔ مجروحین کی تعداد چالیس کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ لاٹھی چارج سے مجروحین کے متعلق کوئی قطعی اور صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ ڈاکٹروں اور طبی امداد بہم پہنچانیوالوں کی شہادتوں کے مطابق مجروحین کی تعداد سینکڑوں تک ہے۔ اس طرح ۱۳ مسلم ہلاک شدگان اور دو سکھوں کے قتل کو ملا کر شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ۱۵ انسانی جانیں تلف ہوئیں خیال کیا جاتا ہے کہ اس ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں تقریباً دو لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے۔

رائے زادہ لالہ ہنسراج

اسمبلی کی نشست کے امیدوار

نئی دہلی ۱۲ اگست۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ لالہ فقیر چند کی موت سے اسمبلی کی جو نشست خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے رائے زادہ ہنسراج کو نامزد کیا جائے گا۔

سرحدی گاندھی کو رہا کر دیا جائیگا

الہ آباد ۱۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحدی گاندھی عبد الغفار خاں کو جنہیں اب بریلی جیل میں لایا گیا

ستمبر کے شروع میں عمل میں آئے گی۔

عورتوں میں جنگ لڑنیکی تیاری

۱۱ اگست۔ ایبے سینیا کی ۲۰ ہزار عورتوں نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ اٹلی کے ساتھ جنگ کی صورت میں وہ میدان جنگ میں لڑنے کو تیار ہیں۔ انہیں موقعہ دیا جائے۔

سب انسپکٹر پولیس کے خلاف مقدمہ

ہوشیارپور ۱۱ اگست:۔ گڑھ شنکر کے ایک شخص سردار امر سنگھ نے ایک سب انسپکٹر پولیس کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰ دعویٰ دائر کیا ہے۔

لالہ فقیر چند کا انتقال

لاہور ۱۱ اگست۔ تین ماہ کی متواتر علالت کے بعد لالہ فقیر چند صاحب ایم۔ ایل۔ اے صدر پنجاب کانگرس نیشنلسٹ پارٹی و پریذیڈنٹ آریہ سوراجیہ سبھا آج صبح ۷ بجے انتقال کر گئے۔

شہید گنج کے متعلق مقدمہ بازی

لاہور ۱۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ چند معزز مسلمانوں کی طرف سے لاہور میونسپلٹی میں درخواست دی گئی تھی۔ کہ سکھ گوردوارہ شہید گنج کی نئی عمارت بغیر اجازت کے بنا رہے ہیں۔ اس لئے انہیں روک دیا جائے۔ دوسری طرف سکھوں نے بھی ایک درخواست دیدی کہ گوردوارہ تعمیر کرنے کی اجازت دی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ ساڑھے چار روپیہ تاوان ڈال کر سکھوں کو نئی عمارت تعمیر کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے اس حکم کے خلاف دیوانی عدالت میں دعوے ...

آریہ سماج کے ایک پرسدھ سنیاسی کا دیہانت

لاہور ۱۴ اگست۔ ابھی ابھی آریہ پرتی ندھی سبھا بہار پرانت کا پٹنہ سے تار موصول ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی شری سوامی ... آنند جی مہاراج کا آج صبح دیہانت ہو گیا ہے۔ اس سماچار سے بہت دکھ ہوا ہے۔ اور پرتیک آریہ بھائی کے ہردیہ میں اس دکھ ... ہوگا۔ سوامی جی ایک اوچیہ کوٹی کے ودوان اور پرانے سنیاسی تھے۔ آریہ سماج میں آپ کا بڑا مان تھا۔ آپ شری سوامی دیانند جی مہاراج کے سمے کے سنیاسیوں میں سے تھے۔ آریہ سماج میں شری سوامی جی کی مرتیو سے ایک انمول رتن کا استھان خالی ہو گیا ہے۔ جس کی پورتی کٹھن ہے۔

بھیم سین سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوردت بھون لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوسماج کی حقیقی تصویر

دیوسماج کے جال سے میں نے کسطرح نجات حاصل کی؟

(نمبر ۱) از دائیشما صاحب لالہ جھانگی رام جی – لاہور (نمبر ۱)

یہ دیوسماج کا تقریباً ۳۴ سال تک ممبر رہا۔ اور شروع میں ان میں نمایاں خطاب یافتہ بھی صرف میں ہی تھا۔ میری ان میں مقبولیت پبلک کی طرف سے بعض اوقات حیرت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی ان لوگوں کے لئے میری دیوسماج چھوڑنے کی ماجرا کہانی دلچسپی کا باعث ہوگی۔

میں دیوسماج کے تعلق میں آنے سے پہلے براہم سماج کوئٹہ کا باقاعدہ ممبر تھا۔ میں ان دنوں ایک سرکاری دفتر میں معقول تنخواہ پر مستقل طور پر ملازم تھا۔ چونکہ ان دنوں شری دیوگورو بھگوان کو براہم سماج چھوڑے اور دیوسماج قائم کئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ اس لئے براہم سماج اور دیوسماج میں کوئی چنداں فرق نہیں سمجھا جاتا تھا۔ یہی سبب تھا۔ کہ بھائی بالمکند جی ککڑ جو خود ان دنوں برہم سماجی تھے۔ اور ان کے ساتھی شری پنڈت دینا ناتھ جی بالی فوٹوگرافر جن کے پاس اکثر میرا آنا جانا تھا۔ شری دیوگورو بھگوان کی اکثر تعریف کیا کرتے تھے۔ ان ہر دو نے مگر دیوگورو جی کو اگر میری یادداشت غلطی نہیں کرتی۔ (یہ سب کچھ میں یادداشت سے کام لے کر لکھ رہا ہوں) اگست ۱۸۹۱ء میں کوئٹہ میں مدعو کیا تھا۔ ان کے کوئٹہ میں تشریف لانے پر مجھے چھبیس کی عمر میں ہی ان کے ذاتی تعلق میں آنے اور دیوسماج کے اسپیشل ممبری میں پہلے پہل خود ان کے اپنے ہاتھوں سے دیکشا حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔

یہ سچ ہے۔ کہ دیوسماج میں شامل ہونے کے بعد میرا شردھا اور بشواس کا بھاؤ کیا دیوسماج اور کیا شری دیوگورو بھگوان کے سمبندھ میں دن بدن بہت مضبوط ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ یہ اندھ وشواس اور اندھ شردھا کی حد تک جا پہنچا۔ میں نے انہیں بھاؤں سے متحرک ہوکر سینکڑوں چھٹیاں بلکہ بے تعداد بھی کہیں۔ تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ دیوسماج میں شامل ہونے کے زمانہ میں خوشگوار دیوسماج کی مدارج پر مکمیں اور ہر جیوں کا کانی ہمیشہ وقت فکر تھا کہ متعلق دیوسماجیوں کی طرح میں اور کرتا ہے ایسی اندھ وشواس اور اندھ شردھا کے باعث ان کی عملی زندگی کے زہریلے اثرات میں رنگا گیا۔ یعنی میں بھی ان کی طرح محض دیوسماج کو ہی اچھا سمجھ بیٹھا۔ اور پرلے درجہ کا متعصب ہوکر اور سب مذاہب کے پیروؤں کو متھیا بلیناؤں کے وش کھکر اور ان سب کو گھٹیا وجود سمجھ کر سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا رہا۔ اور دوسرے دیوسماجیوں کی طرح ایسی ذہنیت میں ڈھل گیا۔ کہ دیوسماج اور دیوگورو صاحب کی مدح سرائی میں جھوٹے اور اچھے سے اچھے الفاظ لغات میں مل سکتے۔ جوڑ دیتا۔ اور اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر یعنی طور پر نہایت تچھ اور نیچ سے نیچے جیو ظاہر کرتا۔ میرا اتنے درجہ بڑھ گیا جس سے دیوگورو صاحب بہت خوش ہوتے تھے۔ اور اپنے اخبار میں ایسی تحریریں چھاپ کر اپنی بڑائی

اور خود سرائی کے لئے ان پر مبالغہ آمیزی کا ملمع چڑھا کر پبلک میں خوب ڈھنڈورا پیٹتے تھے۔ چنانچہ آج تک یہی دستور برابر جاری ہے جیسا کہ دیوسماج کے کسی بھی اخبار کے کسی پرچہ کو اٹھا کر پڑھنے سے پتہ لگ سکتا ہے۔

انہیں بھاؤں سے متحرک ہوکر میں خود تنگ ہوکر بھی اپنی تنخواہ میں سے ایک بہت بڑا حصہ دیوگورو صاحب کے ذاتی خزانہ میں سالوں جمع کراتا رہا۔ اور دیوسماج کے دیگر کاموں میں اپنی طاقت سے بڑھ کر دھن کی مدد دیتا رہا۔

نوکری کے زمانہ میں چونکہ میں دیوسماج سے بہت دور فاصلہ پر رہتا تھا۔ اور مطالعہ وغیرہ کی بھی اس قدر فرصت نہیں ملتی تھی۔ اس لئے دیوسماج کی اصلیت کا بھید مجھ پر نہ کھل سکا۔ جب میں نے نوکری سے فارغ ہونے کے بعد لاہور میں اپنی بودوباش اختیار کی۔ تب مجھے ان کے ساتھ زیادہ contact میں آنے اور ان کی زندگی کو بھانپنے اور ان کی سکھشا کو Critical آنکھ سے مطالعہ کرنے کا کافی اوسر پراپت ہوا۔ جوں جوں مجھے اس قسم کا اوسر زیادہ ملتا گیا۔ توں توں مجھے اپنی گرو جی اور دیوسماجیوں اور ان کے پتا کی چالاکیوں اور عیارانہ چالوں کے بھید کا زیادہ پتہ لگتا گیا۔ اس سے جہاں ایک طرف مجھے ان کی سکھشا نہایت لغو اور متھیا کلپناؤں پر مبنی ثابت ہوئی۔ اور میرے لئے یہ ناممکن ہوگیا۔ کہ میں دیو آتما کی ذات کے متعلق یہ conscience دھارن کرسکوں کہ ان جیسا اوتار گذشتہ زمانہ میں اس پرتھوی پر کبھی ظاہر ہوا اور نہ ایسا کوئی ہے۔ اور نہ آئندہ زمانہ میں کبھی کوئی ظاہر ہوگا۔ آئندہ کے لئے دیوسماج کا ممبر رہ سکوں۔ وہاں دوسری طرف دیوسماج اور ان کے معبود کے برخلاف منتقدمین کو اشخاص کو جھوٹ گھڑنے جھوٹی گواہیاں تیار کرتے۔ اور جبری دستاویزات کے متعلق جعلسازی کرتے۔ اور ان مقدموں پر پبلک کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو بیدریغ لٹاتے دیکھ کر میں نے ۱۹۲۶ء میں دیوسماج سے قطعی علیحدگی اختیار کرلی۔ گویا تقریباً ۳۵ سال دیوسماج کا ممبر رہنے کے بعد ان سے جان بخشی کرائی۔

دیوسماج سے علیحدگی کے بعد میں اکثر ان کی تعلیم کی نخوت اور متھیاپن کے متعلق پبلک پریس میں لکھتا رہا۔ جس سے نہ صرف خود دیوگورو صاحب بلکہ دیگر دیوسماجی صاحبان بھی مجھ سے چڑ گئے اور مجھے گالی گلوچ دینے اور پبلک میں نیچا دکھلانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے تھے۔ چنانچہ اپنی ایسی ہی نفرت سے متحرک ہوکر ۱۹۲۹ء کے شروع میں میری ایک راولپنڈی سے لکھی ہوئی بہت پرانی یعنی تقریباً ۳۴ سال پہلے کی چٹھی کہ جس میں میں نے تحریر کیا ہوا تھا۔ کہ بھگوان دیوآتما سے جڑے رہنے میں میری زندگی ہے۔ ورنہ موت۔ دیوسماجی ایڈیٹر مسٹر دھرم پال نے اپنے اخبار میں چھاپ کر اور اپنی من مانی ٹیکا ٹپنی اس پر چڑھا کر ایک سلسلہ میرے برخلاف گالی گلوچ کی بوچھاڑ شروع کردی۔ اور ایسا کر کے اپنے آپ کو فرعون بے سامان سمجھنے لگ گئے۔ ان کی اس قسم کی تحریروں کا جواب لکھ کر میں انہی دنوں ان کو بھیجتا رہا۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ ان کو اپنے اخبار میں سالم چھاپ کر پبلک کو جانچنے کا موقعہ دیتے۔ بلکہ اسے بھی اپنی ادنیٰ فطرت کے تقاضا کے موافق ادھر ادھر سے دم بریدہ اقتباس دیکر اپنی منتقمانہ اور نہایت کینہ پروری کی سیری کا انتظام کرتے رہے۔ اور اس طریق پر ان سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے رہے۔

اب میں ان سالم چٹھیوں کو ان کی نقلیں کھودینے کے لئے نیچے درج کرتا ہوں۔ گو یہ خطوط پرانے ہیں لیکن ان سے پبلک پر دیوسماج کی حقیقی تصویر واضح ہوجائے گی۔

لاہور ۱۷ مارچ ۱۹۲۹ء

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب آتمک پترم اور جیون۔ تسلیم!

آپ نے اپنے اخبار آتمک پترم اور جیون مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۹ء کے پرچہ میں "بھگوان دیوآتما سے جڑے رہنے میں ہی زندگی ہے۔ ورنہ موت" کی سرخی دیکر میری راولپنڈی سے ۲۱ مئی ۱۸۹۵ء کی لکھی ہوئی ایک بہت پرانی چٹھی میں سے اقتباس چھاپے ہیں جس سے آپ نے عام پبلک پر عموماً اور دیوسماج کے ممبروں پر خصوصاً اس قسم کے گمراہ کن اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ مئی ۱۸۹۵ء میں میں بھگوان دیوآتما سے جڑے رہنے میں ہی اپنی زندگی سمجھتا تھا ورنہ موت۔ مگر اب ان سے کٹ کر اور اس روشنی سے محروم ہوکر ان صداقتوں کو دیکھنے کے اندھا ہوگیا ہوں۔

آپ کا اس معاملہ میں اپنی طرف سے یکطرفہ ڈگری میرے خلاف صادر کردینا بیجا اور خودسرانہ فیصلہ ہے۔ اگر آپ اسی کے ساتھ ہی کسی خط وکتابت کو بھی جو دیوسماج سے میرے استعفا پر دیوسماج اور میرے درمیان ہوئی چھاپ دیتے۔ تو معاملہ صاف ہوجاتا۔ اور پبلک کو پتہ لگ جاتا۔ کہ آپ کا یہ فیصلہ سچائی پر مبنی ہے یا قطعی جھوٹ پر۔ کیا یہ ستیہ نہیں ہے کہ دیوسماج کی سکھشا کو قطعی لغو اور متھیا کلپناؤں پر مبنی پاکر میں نے دیوسماج سے استعفا دیدیا تھا۔ اور اس کے بعد (دیوسماج کی طرف سے) ایک مقدمہ میں جھوٹ اور فریب گھڑنے کی چالوں کو بھانپ کر جس کا بھانڈہ بعدہٗ سکھر (سندھ) کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے اپنے فیصلہ میں پھوڑ دیا تھا اور اس جھوٹے مقدمہ کے لڑانے پر جس قدر پبلک کا روپیہ نہایت بیدردی سے برباد کیا جارہا تھا اسے دیکھ کر میں نے دیوسماج سے قطعی علیحدگی اختیار کرلی تھی۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر ایک شخص آج آپ کے گورو صاحب کے سمبندھ میں ایک قسم کے خیالات رکھتا ہے۔ اور کل وہی جب ان کی سکھشا کو قطعی متھیا اور لغو پاکر اور دیوسماج میں گراوٹ کے سامان دیکھ کر دیوسماج سے کنارہ کش ہوجاتا ہے۔ تو کیا وہ ایسا کرنے میں کوئی پاپ کرم کرتا ہے؟ اگر اس کا جواب آپ ہاں میں دیں۔ تو پھر آپ سے دوسرا سوال یہ ہوسکتا ہے۔ کہ کیا آپ اپنی دیوسماج کے تمام کرم چاریوں اور اپنے تمام ممبروں اور خود اپنے گورو صاحب کو بھی ایسی کسوٹی پر پرکھنے کے لئے تیار ہیں؟

کیا یہ ستیہ نہیں۔ کہ آپ خود اور آپ کے اکثر سب ساتھی کرم چاری اور دیوسماج کے انیہ تمام سیوک اور سیوکائیں دیوسماج میں شامل ہونے سے پہلے ایشور یا کسی نہ کسی اشٹ دیو یا دیو گورو وغیرہ کو اپنی زندگی کی زندگی ورنہ موت سمجھتے تھے۔ اور مختلف قسم کے دھرم متوں کو مانتے اور پوجا پاٹھ وغیرہ کیا کرتے تھے۔ ہاں شروع شروع میں جب تک دیوسماج میں ایشور کا بشواس برقرار رہا۔ تب تک تمام دیوسماجی ایشور کے سمبندھ میں اسی قسم کا خیال رکھتے تھے۔ اب اگر ان تمام متوں والے کہ جن کو چھوڑ کر آپ سب آگئے ہیں آپ سب کے سمبندھ میں اسی قسم کی یکطرفہ ڈگریاں صادر کریں۔ کہ آپ سب ایشور کی روشنی سے محروم ہوکر ان صداقتوں کو دیکھنے کے اندھے ہوگئے ہیں۔ تو پھر آپ ہی بتلائیے کہ کیا آپ کی اس فلاسفی کے بموجب ان کا یہ فیصلہ صداقت پر مبنی نہیں ہوگا؟

اور تو اور کیا یہ ستیہ نہیں؟ کہ ایک زمانہ تھا جب کہ خود آپ کے گورو صاحب مختلف دیوی دیوتوں کے پوجاری تھے۔ اور ہنومان کے خاص پیارے تھے

...بان کھل گئے تھے۔ اور تقریباً ۴۵ سال کی
...عمر ۱۰۔ پیشہ کے پجاری اور برہمچاری سب نے
...ان کی پرچار کی ہوئی کتابوں اور اخباروں
... ناظرین سے سیکڑوں اقتباس ایسے پیش کئے
...جا سکتے ہیں کہ جن سے صاف ظاہر ہوگا۔ کہ وہ ایشور
...منکر بنے رہے ہیں اپنی زندگی ورنہ موت اور بعد
...عقیدہ قائم رہے۔ مشتے نمونہ از خروارے۔ یہاں پر چند
...نقل اقتباس آپ کی سیوا میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اور
...دیا جاتا ہے آپ کی ہی پیش کردہ کسوٹی کے انوسار اپیل
...کی جاتی ہے۔ کہ کیا آپ اپنے گورو کو بھی ایشور کی
...بھگتی سے محروم ہو کر ان کی صداقتوں کو سمجھنے
...۔ اور انہیں اسی روپ میں پبلک میں
...پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ جس روپ میں آپ
...پیچھے پیش کیا ہے۔

گورو صاحب کی تحریروں میں سے اقتباس

(۱) انہوں نے ڈگری چھوڑ کر ایشور سیوا میں اپنی زندگی سپرد کرنے کو لکشن بنا کر دیکشا حاصل ... کرتے وقت جو بھجن گایا تھا۔ وہ یہ ہے:-

بھجن

تو بدھاتا تو بدھاتا تو بدھاتا میرا
میں ہی بندہ میں ہی بندہ میں ہی بندہ تیرا
ایک روٹی اور دھوتی دوار تیرے پاؤں
بھگتی اور پریم سہت نام تیرا گاؤں
باہر اندر دیکھ تجھ کو ست نت جاؤں
تب آنند سکھی من سے سار کر کے مانوں
ست خو شند ہی میرا پرم لکشن ہوئے
جگ کے اپکار ہی میں جیون بہہ جائے

(میراوت) اس بھجن سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ... ایشور کو ست شیو سندر پرش کے نام سے سمرن کر کے اور اس کو ہی مخاطب کر کے اور لکشن بنا کر یہ بھجن تیار کیا اور گایا تھا۔ (جس کی یادگار یا انہی دنوں اپنے اخبار دھرم جیون میں بھی چھاپ دی تھی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس وقت ایشور کو پانا ہی ان کی زندگی کا مقصد لکشن تھا۔ مگر اب اس کی جھوٹی تاویلیں گھڑ گھڑ کر اسے کچھ کے کچھ معنی دئے جاتے ہیں۔ جو بہت افسوسناک ہے)

(۲) دھرم جیون ماہ جون ۱۸۸۵ء میں یہ لکھا ہے:-

" کونسا ذریعہ اور کونسا کام میرے لئے ضروری ہے۔ اس کو میں نہیں جانتا۔ وہی (یعنی ایشور) خوب جانتے ہیں۔ جو (یعنی ایشور) میری زندگی کی زندگی ہیں۔"

" نہ مطلب ہے گدائی سے نہ مطلب ہے کہ شاہی ہو۔ الٰہی وہ ہی ہو جو کچھ مرضی الٰہی ہو۔"

(۳) روحانی زندگی حصہ پنجم صفحہ ۱۰۱ پر گورو صاحب نے ایشور کی گود میں لیٹ کر اپنا منہ چھپاتا ...

... دھرم ... انہی کے جیون میں ایشور ...
... ہو کر اور دعا میں گر کر ناچنے لگ جاتے تھے اور کبھی یہ فقرہ دہرا کر " سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے" رونے لگ جاتے تھے۔

(۵) ایشور کے علاوہ وہ ان اول درجہ کے اپدیشکوں کو بھی شردھا بھاؤ سے دیکھتے اور سمرن کرتے تھے مثلاً:

۲۹ جنوری ۱۸۸۸ء کے دھرم جیون میں یہ لکھا ہے کہ:

" اس کے بعد انہوں نے (دیوگورو صاحب نے) ایک پراتھنا کی۔ جس میں انہوں نے مہاتما رام موہن رائے۔ دیوندر ناتھ ٹھاکر۔ کیشب چندر سین۔ شیو ناتھ شاستری اور اور پرچارکوں کو یاد کر کے ان کی نسبت اپنی شردھا و بھگتی کا اظہار کیا۔"

۱۶ فروری ۱۸۸۸ء کو دیو دھرم پرچارک ہال کا بنیادی پتھر رکھنے کے موقعہ پر انہوں نے (گورو صاحب نے) یہ بیان کیا تھا۔ کہ " ان کی (ایشور کی) دیو شکتی کا ظہور صرف پنجاب میں ہی نہیں ہوا۔ بلکہ دوسرے اور ملکوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ ہم مکتی فوج میں اس شکتی کا عمل دیکھتے ہیں۔ اور بنگال میں جو لوگ روحانی زندگی پا کر اس کی برکتوں کو پھیلانے میں کم و بیش مصروف ہیں۔ ان کے اندر بھی اسی دیو شکتی کا عمل دیکھتے ہیں۔"

۲۷ ستمبر ۱۸۸۷ء کو یعنی دیو سماج قائم کر چکنے کے بعد راجہ رام موہن رائے کی برسی پر راجہ صاحب کے " پاک خیالات اور کام" کے مضمون پر خود گورو صاحب نے لگاتار دو گھنٹے تک لیکچر دیا تھا۔ (دیکھو دھرم جیون ۹ اکتوبر ۱۸۸۷ء)

مگر اب نہ صرف تمام دیو سماجی بلکہ خود آپ کے گورو صاحب بھی ایشور اور تمام قسم کے دیوی دیوتوں اور دیگر مذاہب کے پیشواؤں کو کیا تقریر اور کیا تحریر کے ذریعہ صلواتیں سنا کر دل ٹھنڈا کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دنیا کے تمام دوسرے مذاہب کے پیرو ادھم ہو کر نیچ پڑ کر اور اس کے خوفناک دکھوں کو بھوگ کر بالکل نشٹ ہو جائیں گے۔ چنانچہ " مجھ میں دیو جیون کا وکاس" حصہ اول صفحہ ۲۰۴ پر یہ لکھا ہے

" اس پرتھوی میں عیسائی۔ موسائی۔ براہمو۔ ہندو سناتن دھرمی۔ سکھ۔ کبیر پنتھی۔ سنت متی۔ شیو۔ شاکت۔ یوگی۔ بیراگی۔ اوداسی۔ نرملے۔ سنیاسی تیاگی۔ دولت مند۔ عالم اور مسکین آدمی کہلا کر بھی ہنوز ادھم ادستھا کے کارن کس بیکار ادھم لوک کے بھیانک دکھوں کو بھوگتا ہوا ایک نہایت کال کے انتر پورنتہ نشٹ ہو جاتا ہے۔"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۴۸۶ پر لکھا ہے:-

" متھیا بشواس بھی آتما کو نیچ بنانے میں ... کے ہوتے ... کے پرمانوؤں کو بھی نیچ بناتا ہے"

(باقی آئندہ)

ہاں ہیضہ!

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وبا ہے۔ تاہم
تمہارے گھر کا حکیم
امرت دھارا
(رجسٹرڈ)
اس کیلئے بھی ہمیشہ ایک موثر حفظ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے
امرت دھارا معدہ کی امراض عمومی و خانگی تکالیف کیلئے نہایت ضروری دوا ہے
ہمیشہ اپنے پاس رکھئے!
قیمت فی شیشی سالم دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی سوا روپیہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے
-/8/- 1/4/- 2/8/-
احتیاط نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھا دینگی
صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ | المشتہر منیجر امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور
امرت دھارا ... لاہور

تمام ہندوستان۔ برہما اور لنکا تک عالمگیر شہرت رکھنے والا
قیمت ۸؍ تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر۱ قیمت ۸؍

ایک دفعہ ضرور استعمال کریں۔ پھر ہمیشہ کے لئے شیدا نہ بن جائیں۔ تو ہمارا ذمہ۔ کیونکہ اس میں فولاد کو بغیر تیزاب اور آگ کے صرف جڑی بوٹیوں میں حل کر کے شامل کیا گیا ہے۔ اور ایسی ادویات ملائی گئی ہیں جن سے جسم میں نئی طاقت اور تروتازگی حاصل ہوتی ہے۔ اور دنیاوی سختیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے قوت مردانگی بھی ہمراہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کی صحت گر گئی ہے۔ معدہ و جگر کمزور ہو گئے ہیں۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا جسم میں کمزوری آ گئی ہے۔ تو آپ فوراً تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر۱ کا استعمال شروع کر دیں ہر موسم میں استعمال ہو سکتا۔ اور ہر جگہ ملتا ہے۔ اپنے شہر کے دوا فروشوں سے تلوار مارکہ دیکھ کر خریدیں۔ قیمت کی بوتل ۸؍ ... ایجنسی کے لئے۔
گپتا اینڈ کمپنی حیدر گیت اوشدھالیہ و کارخانہ۔ ...

پورانک کیمپ میں ہلچل مچا دینے والا
جیبی پستول
یعنی
پورانک سناتن دھرم کی ننگی تصویر

جس کتاب کی تیاری کے لئے آریہ سماج کے دھرندھر ودوانوں اور پرچارکوں نے اپنی تمام معلومات پیش کر دی ہیں۔ تاکہ پورانک کو آریہ سماج کے مقابل آنے کی جرات ہی نہ ہو۔ آج تک پورانک دھرم کی حقیقت کو آشکار کرنے کیلئے ایسی کتاب نہیں چھپی۔ ہر ایک آریہ بھائی اس کتاب کی موجودگی میں بڑے سے بڑے پورانک پنڈت کو ناکوں چنے چبوا سکتا ہے۔ اور ہزاروں حوالجات و سوالات سے منہ بند کر سکتا ہے۔ تمام آریہ سماجوں۔ لائبریریوں اور آریہ بھائیوں کو اپنی کاپیوں کے جلد آرڈر بھیج کر اپنا نام مندرج رجسٹر کروا لینا چاہیئے۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ حجم ... صفحات۔ کاغذ بڑھیا۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) کمیشن دس سے زیادہ خریدنے پر ... فیصدی اور پچاس سے زائد پر ... فیصدی دیا جائے گا۔
پتہ:- منیجر:- پریم پستکالیہ گورودت بھون۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل کانگڑی کے متعلق کچھ غلط فہمیاں

لیکھک پروفیسر ستیہ ورت جی سدھانت النکار [illegible] گوروکل کانگڑی

کا جواب دینا پڑتا ہے۔ جن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ لوگ پبلک میں اس سنستھا کے متعلق انیک غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں۔ اور ان کا نراکرن کرنا میرے لئے بہت ضروری ہے۔ ان لوگوں نے یہ بھرانتیاں کیوں پھیلائی ہیں۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے۔ کہ وہ پہلے گوروکل میں کام کرتے تھے۔ اور پھر انہیں ان کے کسی اپرادھ کے کارن نکلنا پڑا۔ وہ جب تک گوروکل میں رہے۔ اس سنستھا کے گیت گاتے رہے۔ اور یہاں سے جاتے ہی انہوں نے چولا بدل لیا۔ پبلک کو ہمیشہ اس بات سے ہوشیار رہنا چاہیئے کہ گوروکل کے متعلق جو کوئی کچھ نکتہ چینی کرتا ہے وہ یہاں سے نکلا یا نکالا ہوا تو نہیں ہے۔ سچی اور نشکپٹ سمالوچنا اسی کی سمجھی جا سکتی ہے جو اپنے دوش کے کارن سنستھا کو چھوڑ کر نہ گیا ہو۔ بلکہ خود گیا ہو۔ یا سنستھا کے ہت چنتکوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا رہا ہو۔ ایسا ویکتی جو کچھ کہے۔ اس کی بات پر ہمیں ہزار بار وچار کرنا چاہیئے کیونکہ وہ جو کچھ کہے گا۔ اس میں سچائی ہو گی۔ نشپکشتا ہو گی۔ اور سنستھا کے ہت کا وچار ہو گا۔ جو خود سنستھا سے نکالا گیا ہو۔ اس کا تو سوارتھ ہو جاتا ہے۔ کہ وہ جھوٹی افواہیں اڑا کر سنستھا کو بدنام کرنے کا پریتن کرے۔

میں یہ سب کچھ اس لئے لکھ رہا ہوں۔ کہ پچھلے دنوں دو ایک ویکتیوں نے اس سنستھا کو نقصان پہنچانے کے لئے بہت کچھ لکھا اور پرچار کیا۔ یہ لوگ اپنے اپرادھوں کی وجہ سے گوروکل سے نکال دیئے گئے تھے۔ کئی بھائیوں نے مجھے لکھا کہ ان پر قانونی کارروائی کی جانی چاہیئے۔ بلکہ میں اس خیال کا پیدا ہو جانا ہی میں سمجھتا ہوں۔ قانونی کارروائی سے بڑھ کر ہے۔ جب پبلک اس بات کو سمجھ جائے۔ کہ کسی ویکتی نے دوش پا کر سے بری ہو کر گوروکل کے متعلق یہ جھوٹی باتیں گھڑ کر ان کا پرچار کیا ہے۔ تب اس پر کسی کارروائی کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کے علاوہ گوروکل کیا ہے یہ عدالتوں میں سدھ نہیں ہو سکتا۔ گوروکل جنتا کی سنستھا ہے۔ یہ سنستھا ایسی نہیں ہے۔ جسے چاروں طرف سے قلعے سے گھیر رکھا گیا ہو۔ روزانہ بیسیوں درشک آتے ہیں۔ جاتے ہیں۔ جو ویکتی جو کچھ دیکھنا چاہیں۔ ان کے لئے ہر ایک چیز کھلی ہے کچھ چھپا نہیں ہے۔ ایسی سنستھا کے متعلق ہر ایک کا ادھیکار ہے کہ یہاں آئے۔ رہے۔ اور اس سے جو سنبندھ رکھتا ہو۔ جو آتی ہو۔ اس کی خود جانچ پڑتال کرے۔ اور فیصلہ کرے۔ جو ویکتی جب تک تنخواہ لے۔ تب تک سنستھا کے گیت گاتا ہے۔ اور اس کے بعد سنستھا میں اندھیرا ہی اندھیرا دیکھے۔ وہ کہاں تک ایماندار کہا جا سکتا ہے۔ ایمانداری اسی کا نام ہے۔ اور

سنستھا کا ہت اسی کو کہتے ہیں۔ کہ سنستھا میں رہتے ہوئے اس کے دوشوں پر ادھیکاریوں کا دھیان آکرشت کیا جائے۔ اور اگر کوئی خود ادھیکاری ہے۔ تو ان دوشوں کو خود دور کرے۔ میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ گوروکل کے بھیتر کوئی دوش نہیں۔ میرا آدرش سنستھا ہے۔ گوروکل کے اندر انیک دوش ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ دعوے سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان سمالوچکوں نے جو دوش بتلائے ہیں وہ دوش گوروکل میں نہیں ہیں۔ اور اگر کوئی

ان لوگوں پر عدالتی کارروائی کی جائے۔ تو انہیں کئی برس جیل کی چکی پیسنی پڑے۔

خیر ان باتوں پر خود کو کچھ یقین نہیں کر سکتا ان کی چرچا میں یہاں نہیں کروں گا۔ میں گوروکل کے متعلق کچھ ایسی بھرانتیوں کا نوارن کرنا چاہتا ہوں۔ جو ایک نہیں انیک انسانوں پر مشتمل ہیں جن میں جنتا اکثر وشواس کر لیتی ہے

کیا گوروکل غریبوں کے لئے نہیں

گوروکل کے خلاف بولنے والے اکثر کہا کرتے ہیں کہ گوروکل تو امیروں کی سنستھا ہے۔ اس میں غریبوں کو نہیں لیا جاتا۔ مگر یہ بات تبھی کہی جا سکتی ہے جب کسی ویکتی کو بھارتی مختا کا پریچے نہ ہو۔ اس میں شک نہیں۔ کہ گوروکل کی شکشا پرنالی ایسی ہے جو امیروں کا دھیان بھی اس سنستھا کی طرف کھینچتی ہے۔ اور وہ بھی یہاں کے تپسیا اور سادگی کے جیون کو اپنے بالکوں میں لانے کے لئے انہیں یہاں بھرتی کرتے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ گوروکل میں غریب لوگ داخل نہیں یا ان کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ پبلک کو یہ سن کر اچرج ہو گا کہ شاید یہ سنستھا دنیا بھر میں گوروکل ہی ایک

ایسی سنستھا ہے۔ جس میں ۱۷۵ روپیہ ہر سال چھاتر ورتی کے طور پر دیا جاتا ہے۔ اس وقت ۳۴ ایسے برہمچاری ہیں۔ جن کا گوروکل بلا فیس یا آدھی فیس میں پالن پوشن کر رہا ہے۔ ویسے پڑھائی کے لئے تو سنستھا کی طرف سے ایک پیسہ بھی نہیں لیا جاتا۔ جو کچھ لیا جاتا ہے۔ وہ صرف پالن پوشن کے لئے ہی لیا جاتا ہے۔ اس میں بھی جیسا میں نے کہا ہے۔ سات ہزار سے اوپر روپیہ گوروکل غریبوں کے لئے خرچ کر رہا ہے پبلک

خود وچار کر سکتی ہے۔ کہ کیا آج کل کے دنوں میں کسی پرائیویٹ سنستھا کے لئے چھ سو روپیہ ماہوار غریبوں کے لئے خرچ کرنا ممکن ہو سکتا ہے اور اگر کوئی سنستھا موجودہ حالت میں اتنا روپیہ غریب بالکوں کے لئے خرچ کر رہی ہے۔ تو کیا اس کے لئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس میں غریبوں کے لئے استھان نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ ہم ہر ایک بالک کو سہایتا نہیں دے سکتے۔ یہ تو اس زمانہ میں ممکن بھی نہیں ہے گوروکل کو ایک خاص اُدیش سے کھولا گیا ہے۔ صرف غریبوں میں شکشا کے لئے ہی پرچار کے لئے نہیں کھولا گیا۔ گوروکل اپنے اُدیش کو پورن کرنے کی طرف جا رہا ہے۔ اور ساتھ ساتھ جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے غریبوں کو بھی سہایتا دی جا رہی ہے۔ ہاں ہر سہایتا میں ہم ہر ایک کو سہایتا نہیں دے سکتے۔ اور یہ سوبھاوک ہے

کیا ہماری شکشا ادیوہارک ہے؟

کئی لوگ کہہ بیٹھتے ہیں۔ کہ گوروکل کی شکشا ادیوہارک شکشا ہے۔ آج کل صرف سنسکرت پڑھا دینے سے کام نہیں چل سکتا۔ ایسے لوگ اکثر وہ ہوتے ہیں۔

[illegible] رکھتا ہے۔ مگر انہیں معلوم نہیں گوروکل اصل میں کیا ہے۔ جب انہیں پتہ جاتا ہے کہ گوروکل میں انگریزی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ حساب۔ جغرافیہ۔ الجبرا۔ تاریخ۔ سب کچھ پڑھایا جاتا ہے۔ تب بھی وہ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں نام ماتر سکھایا جاتا ہو گا۔ جس طرح باہر پڑھایا جاتا ہے۔ ویسے نہیں پڑھایا جاتا ہو گا۔ ایسے لوگوں کی سوچنا کے لئے میں نویدن کر دوں۔ کہ گوروکل کی ادھیکاری پریکشا میں اتنی پڑھائی ہو جاتی ہے کہ یہاں کا پڑھا ہوا بڑی آسانی سے ادھیکاری میں بیٹھنے کے بجائے میٹرک میں بیٹھ سکتا ہے اور پرتھم بھاگ میں پاس ہو سکتا ہے۔ اتنا ہی نہیں۔ اگر اس کے ساتھ اسے شاستری میں بیٹھنے کا موقعہ دیا جائے۔ تو جہاں دیگر مضامین میں وہ میٹرک پاس کر سکتا ہے۔ وہاں سنسکرت میں وہ شاستری پاس کر سکتا ہے۔ آئے دن درجنوں ایسی مثالیں ملتی رہتی ہیں جب کوئی برہمچاری نویں جماعت میں گوروکل چھوڑ کر باہر سکول میں نویں یا دسویں میں پرائیویٹ طور پر بیٹھ کر بہت اچھا پاس ہو جاتا ہے۔

کئی ہیڈ ماسٹروں کا تو یہ کہنا ہے۔ کہ گوروکل کا سٹینڈرڈ اتنا اونچا ہے۔ کہ جن ودیارتھیوں کو یہ کہہ کر کہ وہ چل نہیں سکتے۔ گھروں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ وہ سکولوں میں اچھے چل جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں جب شاستری پریکشا سیدھے طور پر دی جا سکتی تھی۔ کئی ودیارتھی جو نویں اور دسویں میں کچھ خاص کارنوں سے چلے گئے تھے۔ شاستری میں بیٹھے۔ اور اچھے نمبروں سے پاس ہو گئے۔

گوروکل میں سنسکرت پڑھائی جاتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ دیگر مضامین بھی اچھی طرح پڑھائے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ کالج میں تو فلاسفی۔ اتہاس۔ ارتھ شاستر۔ رسائن وغیرہ ایسے مضامین بھی پڑھائے جاتے ہیں۔ جو کسی بھی کالج کے نئے اچیمان کا وشے ہو سکتے ہیں۔ ہمارے ودیارتھی اتہاس۔ ارتھ شاستر وغیرہ کے پنڈت ہوتے ہیں۔ یہاں سے نکلے ہوئے سناتکوں نے اپنے اپنے مضامین پر جو کتابیں لکھی ہیں ان کا بھارت ورش میں سب جگہ سواگت ہوا ہے آدھیونک وشے اتنی پورنتا سے گوروکل میں پڑھائے جاتے ہیں کہ کئی لوگ تو الٹا اعتراض کرنے لگ گئے ہیں۔ اور ان کا کہنا ہے۔ کہ گوروکل میں سنسکرت کم ہو گئی ہے۔ اصل میں عام پبلک اس بات کا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔ گوروکل میں پراچین اور ارواچین دونوں وشے ہیں۔ اور یہاں کا پڑھا ہوا دونوں طرف گتی رکھتا ہے۔ یہ ضرور ہے۔ کہ ہر ایک ودیارتھی ایک سا نہیں ہو سکتا۔ کئی لوگ ایک کو دیکھ کر سب کے متعلق رائے بنا لیتے ہیں۔ یہ۔ اُن کی بھول ہے کسی سنستھا کے سٹینڈرڈ کو ٹھیک ٹھیک سمجھنے کے لئے دو چار نمونوں کو دیکھنا چاہیئے۔ تب اس سنستھا کے متعلق نبائی جوئی رائے کو ٹھیک کہا جا سکتا ہے۔

آریہ مہاپرشوں کے فوٹو کی ضرورت

سب سجنوں کو معلوم ہو گا۔ کہ آریہ۔۔۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے شبھ اوسر پر سبھا کا اتہاس تیار کیا جائیگا اس اتہاس میں آریہ سماج کے بڑے بڑے لیڈروں۔ کاریہ کرتاؤں شہیدوں اور پرمکھ اوپکاری سجنوں کے فوٹو دیئے جائیں گے۔ آریہ سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد ایسے آریہ سجنوں کے فوٹو سبھا کے دفتر میں بھیجنے کی کرپا کریں ؛

منتری

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور

ہیں۔ کیونکہ یہاں کوئی دستکاری نہیں سکھائی جاتی یا کسی پیشے کے لئے ودیارتھیوں کو نہیں تیار کیا جاتا۔ ایسے ماں باپوں کو پتہ نہیں ہوتا کہ یہاں پر پچھلے دس سال سے ایک آیوروید مہاودیالیہ کھلا ہوا ہے۔ جس میں ودیارتھیوں کی ایک اچھی تعداد پڑھتی ہے۔ اس مہاودیالیہ سے اب تک انیک ودیارتھی شکشا سماپت کر نکل چکے ہیں۔ اور اب تک ایک بھی نوکری پیشہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی بیکار ہے۔ سب اپنا اپنا کام بڑی اچھی طرح چلا رہے ہیں۔ آیوروید کے علاوہ گوروکل کے سنچالک ایک شلپ ودیالیہ کھولنا چاہتے ہیں۔ مگر اس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ گوروکل آریہ سماج کے کاریہ کرتا پیدا کرنے کے لئے کھولا گیا ہے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اس پڑھائی کو بند کر کے صرف شلپ کے کاریہ کو جاری کر دیا جائے۔ ہاں اس کام کے لئے جنتا روپیہ دے۔ اور پھر ہم لوگ اس کی ویوستھا نہ کریں۔ تب ہم سے پرشن کیا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔

گوروکل کے سناتک کیا کر رہے ہیں؟

گوروکل کے کاریہ کرتاؤں سے جو پرشن کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ گوروکل کے سناتک کیا کر رہے ہیں۔ پرشن کرنے والوں کے دل میں یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کر ہی کیا سکتے ہیں۔ بھوکے مر رہے ہونگے۔ یہ پرشن کرنے والوں کو پتہ نہیں ہوتا۔ کہ گوروکل کے سناتکوں میں اونچی سے اونچی شکشا کے سناتک موجود ہیں۔ اس وقت تک ۳۰۰ سناتک گوروکل سے شکشا پراپت کر کے نکل چکے ہیں۔ ان میں سے ۱۱ سناتکوں کا تو دیہانت ہو چکا ہے باقی ۲۷۴ سناتکوں میں سے ۲۸ تک گوروکلوں میں ادھیاپک۔ ۱۰ اپادھیائے اور دیگر کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ ۲۱ دیگر شکشا سنستھاؤں میں کام کر رہے ہیں۔ ۳۰ پرائیویٹ ٹیوشن میں۔ ۶ سماچار پتروں کے سمپادک ہیں۔ ۴ ساہتیہ سیوا میں لگے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے کرشٹ کوٹی کے ہندی ساہتیہ کے نرمان دوارہ ہی اجیوکا اپارجن کر رہے ہیں ۱۳ آریہ سماج کے پرچار کاریہ میں لگے ہوئے ہیں۔ ۱۲ سماجک سدھار کی سنستھاؤں میں کاریہ کر رہے ہیں۔ ۹ نے راجنیتک کشیتر کو جیون پرینت اپنایا ہے ۳۵ آیوروید کے چکتسالیہ چلا رہے ہیں۔ ۴۴ بیمہ کمپنیوں کا کاریہ کر رہے ہیں۔ اور باقی سوتنتر ویوپار اور اپنے پرائیویٹ کاموں میں لگے ہوئے ہیں ساہتیہ اور صنعتی کے کشیتروں میں جن سناتکوں نے کام کیا ہے۔ ان کا اس کشیتر میں سکہ مان لیا گیا ہے ہندی ساہتیہ میں چار برسوں میں مختلف مضامین پر شائع ہونے والے بہترین گرنتھ پر بارہ سو روپیہ کا منگلا پرساد پاریتوشک ملتا ہے جو ہندی میں ابھی تک دیئے گئے دو دو انعاموں کو ہی ملتا ہے۔ یہ پاریتوشک گوروکل کے ورپیہ ساماجیہ وادا بیاس "اور بید سانب پیندر کو بھارت ورش کے اتہاس کی روپ ریکھا پر یہ پاریتوشک مل چکا ہے۔ پنڈت اندر جی ودیاواچسپتی "ارجن" اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔

ان کے علاوہ پنڈت رام گوپال پنڈت وید ورت پنڈت ادنیندر کمار پنڈت ستیہ کام پنڈت ستیہ دیو ہندی سنسار کے سپھل سمپادک ہیں یہ تو کئی بار سماچار پتروں میں لکھا جا چکا ہے کہ گوروکل کے ہر چار سناتکوں میں ایک گرنتھ کار ہے۔ کہانی لیکھکوں میں پنڈت چندر گپت نے اونچا استھان بنا لیا ہے۔ ان جیسے کہانی لیکھک ہندی ساہتیہ میں انے گنے ہونگے۔ راجنیتی میں پنڈت دیو شرما پنڈت جے دیو پنڈت ستیہ پال۔ پنڈت اندر پنڈت پورن چندر۔ پنڈت راجیشور وغیرہ کے نام اولیکھ یوگیہ ہیں۔

یہ سناتک کئی بار جیل یاترا کر چکے ہیں۔ ان کے علاوہ ۳۰ سے اوپر ایسے سناتک ہیں جنہوں نے ستیہ آگرہ کے دنوں میں اپنا کاروبار چھوڑ کر دیش کا کاریہ کیا۔ اور اس کے لئے کارا واس تک کے کشٹ اٹھائے۔ گوروکل کے سناتکوں سے جنتا یہی آشا کرتی ہے کہ وہ دیش۔ جاتی۔ دھرم اور ساہتیہ کے لئے اپنے جیون کو لگا دیں۔ اور اس کام کو وہ بڑی کامیابی سے کر رہے ہیں۔

گوروکل کے سناتک اور آریہ سماج

ان باتوں کو سن کر عام پبلک تو سنتشٹ ہو جاتی ہے۔ مگر کئی آریہ سماجک بھائی پوچھنے لگتے ہیں۔ کہ سناتکوں نے آریہ سماج کے لئے کیا کیا ہے یہ بات بھی وہی لوگ پوچھتے ہیں۔ کہ جن کو گوروکل ورودھیوں نے سنا رکھا ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ آریہ سماج کا کوئی کام نہیں کرتے۔ یہ تو گوروکل کا دعوےٰ نہیں ہے کہ ہر ایک سناتک آریہ سماج کا کام کر رہا ہے۔ مگر یہ ضرور دعوےٰ کیا جا سکتا ہے۔ کہ سناتکوں کی ایک بڑی تعداد سماج کا کام کر رہی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں پرسدھ اور کامیاب اپدیشکوں میں پنڈت بدھ دیو۔ پنڈت پریہ ورت اور پنڈت یشپال کا نام لیا جا سکتا ہے اور تینوں گوروکل کے سناتک ہیں۔ پنڈت بھیم سین۔ پنڈت اندر۔ پنڈت سمیر سنگھ۔ پنڈت گورودت وغیرہ دیگر سناتک بھی آریہ سماج کے پرکھیات اپدیشک ہیں۔ جن میں پہلے دو کا ذکر تو میں دیہانت ہو چکا ہے۔ اس وقت پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اپدیشکوں کی ضرورت نہیں رہی مگر گوروکل سے پرچارکوں کی کمی نہیں ہے۔ جو سناتک ایسے شہروں میں دوسرا کچھ کاریہ کرتے ہیں ان میں سے انیک سماج کا کاریہ بھی کر رہے ہیں۔ پنڈت تارا چند نے انبالہ میں۔ پنڈت چندر منی نے دہرہ دون میں پنڈت ودیا رتن نے پٹیالہ میں۔ پنڈت یگیہ دت نے جالندھر میں پنڈت اندر نے گوجرانوالہ میں پنڈت رامیشور نے پشاور میں۔ اور دیگر کئی سناتکوں نے دوسرے شہروں میں جو جو کام کیا ہے۔ اسے ان شہروں کے آریہ سماجی بھلی پرکار جانتے ہیں وید ساہتیہ کے نرمان میں بھی گوروکل کے سناتکوں نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ پنڈت جے دیو نے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ کیا ہے۔ جو اب تک دوسرے کسی نے نہیں کیا۔ پنڈت دیو شرما نے "ویدک دھرم" گرنتھ لکھا ہے۔ جو ہر ایک آریہ سماج میں دھارمک گرنتھ کی طرح پڑھا جا رہا ہے۔ پنڈت وشوناتھ نے ویدوں پر انیک گرنتھ لکھے ہیں۔ پنڈت چندر منی نے گیتا اٹھا کر یعنی نروکت کا ایک وستریت بھاشیہ پرکاشت کیا ہے۔ سناتکوں نے دو دیشوں اور بھارت میں بھی دور دور جا کر پرچار کا کاریہ کیا ہے۔ اسے شاید تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں۔ پوربی اور دکھشنی افریقہ میں پنڈت ابھے ورت کے پرچار کاریہ کو آج بھی وہاں کے لوگ یاد کرتے ہیں۔ اس کے بعد پنڈت بدھ دیو۔ پنڈت ستیہ پال پنڈت ستیہ دیو وغیرہ افریقہ میں پرچار کے لئے جا چکے ہیں۔ فجی میں پنڈت ایشور چند ورشوں سے کاریہ کر رہے ہیں۔ مدراس میں پنڈت کیشو دیو پنڈت دھرم دیو اور پنڈت دیویشور نے آسام اور برہما میں پنڈت یشپال۔ پنڈت ستیہ پال وغیرہ نے خوب کام کیا ہے۔ ان کے علاوہ دیگر سناتکوں نے بھی آریہ سماج کا کاریہ بڑے اتساہ اور لگن سے کیا ہے۔ اور کر رہے ہیں۔

گوروکل کے سناتک اور دیوہار گیان

جن لوگوں کے پاس اور کچھ کہنے کو نہیں ہوتا۔ وہ یہی کہتے سنائی دیتے ہیں کہ گوروکل کے سناتکوں کو دیوہار گیان نہیں ہوتا۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ دیوہار گیان کا کیا مطلب ہے۔ تب کئی لوگ تو کہتے ہیں کہ کیونکہ انہیں معاملہ گیان نہیں ہوتا اس لئے وہ آسانی سے ٹھگے جا سکتے ہیں دیکھئے تو اب تک جتنے سناتک گوروکل سے نکل چکے ہیں ان میں سے اگر ہر ایک سناتک کے متعلق وچار کیا جائے اور ان میں سے ہر ایک کی دیوہار گیان کی درشٹی سے دیگر سنستھاؤں کے پڑھے ہوئے ودیارتھیوں سے مقابلہ کیا جائے۔ تو یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ یہاں کے ودیارتھی دیوہار گیان سے شونیہ ہوتے ہیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ دنیا کی طرح طرح کی چالاکیوں سے وہ انبھگیہ ہوتے ہیں۔ مگر اس انبھگیتا کو کئی درشٹیوں سے گوروکل کا دوش کہنے کی بجائے اس سنستھا کا گن کہا جا سکتا ہے ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ٹھگنے کی بجائے ٹھگا جانا کئی درجہ اچھا ہے اور نہ ٹھگنا نہ ٹھگا جانا اس سے بھی اچھا ہے۔ ہمارے برہمچاری ٹھگنا نہیں جانتے تو کیا برا ہے۔ یہ تو ان کا گن ہی ہے۔ رکھنا چاہیے۔ کہ دنیا اتنی چالاک ہے کہ اس میں کوئی بھی ویکتی دیر تک ٹھگا جاتا ہے۔ بہت دیر تک نہیں ہو سکتا۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ سنسار سے الگ رہنے کے کارن برہمچاری لوگ دیوہار نہیں جانتے وہ بڑی بھول کرتے ہیں گوروکل سنسار سے اتنا کٹا ہوا نہیں ہے جتنا وہ سمجھتے ہیں۔ ویسے تو گوروکل میں ہمیشہ ایک ہزار کے قریب شکشت ویکتی رہتے ہیں۔ اتنے لوگوں میں رہتے ہوئے بھی کسی کو دیوہار نہ آوے۔ تو وہ جڑ بدھی ہی ہوگا۔ اس کے علاوہ برہمچاری ہر سال ... وہ ماں کی چھٹیوں میں گھر جاتے ہیں۔ دیوہار گیان میں جو تھوڑی بہت کمی رہ سکتی ہے وہ اس سے دور ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ گوروکل کے سناتکوں میں دیوہار گیان نہیں ہوتا۔ ایک مضحکہ خیز بھرم ہے۔

آریہ پبلک کا فرض

گوروکل آریہ جنتا کے تئیس چوبیس برسوں کی محنت کا نتیجہ ہے۔ جب سے گوروکل کی استھاپنا ہوئی ہے۔ آریہ جنتا تبھی سے اس کی اپنے بالک کی طرح دیکھ ریکھ کر رہی ہے۔ گوروکل کے مخالف لوگوں نے سینکڑوں بار افواہیں اڑائیں۔ مگر وہ افواہیں اڑ گئیں۔ گوروکل بنا رہا۔ میرے کانوں میں آج کل بھی ایک پرچی پہنچی ہے کہ کئی لوگ سوارتھ وش گوروکل کے متعلق اناپ شناپ افواہیں اڑانے لگتے ہیں۔ مگر مجھے گھبراہٹ تب ہوتی۔ جب گوروکل کوئی خفیہ خانہ ہوتا۔ اور یہاں کی اوستھاؤں کو اپنی آنکھوں سے کوئی دیکھ نہ سکتا۔ گوروکل کے کاریہ کرتا جانتے ہیں۔ کہ ان کے ایک ایک کاریہ پر سمالوچنا ہوتی ہے۔ اور ہو سکتی ہے۔ اس لئے ان کا ایک ایک قدم سوچ سمجھ کر اٹھایا ہوا ہوتا ہے۔

گوروکل میں کچھ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ جس کسی کو کسی بات کا شک ہو۔ وہ یہاں آ کر اپنی آنکھوں سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔ آریہ جنتا کا فرض ہے کہ وہ کسی کے کہنے سے کسی کے بہکانے میں نہ آوے جب کسی بات پر شک ہو۔ اس کی خود پڑتال کرے۔ اور خود ہی فیصلہ کرے۔ کہنے اور لکھنے والے بعض کارنوں سے کہا اور لکھا کرتے ہیں۔ جو آدمی صاف نیت سے کہے۔ اور صاف نیت سے لکھے۔ اسی کی بات ماننے یوگیہ ہوتی ہے۔ سوارتھ وش تو لوگ دنیا میں بہت کچھ کہا کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کا دور بھاگیہ ہی ہے کہ ہم میں سے بہتوں میں سوارتھ کی بھاونا بہت بڑھی ہوئی ہے۔ ایسے بہت ہیں۔ کہ جب تک ان کا الو سیدھا ہوتا ہے۔ تب تک وہ کسی چیز کے حق میں ہو کر لکھتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے سوارتھ میں کامیاب نہیں ہو سکتے دیکھتے ہیں تب وہ بدل جاتے ہیں کہنے والے کیا کہہ چکے ہیں۔ کئی لوگوں کے ہاتھوں گوروکل کو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج تلنگانہ کی اخبار برہم رشی خلاف اظہار ناراضگی

آریہ سماجوں کے ریزولیوشن

آریہ سماج چک $\frac{23}{82}$ ضلع ملتان نے یہ پرستاؤ پاس کئے ہیں:-

"برہم رشی" کا "دیانند سماج نمبر" بالکل شرارت انگیز ہے۔ اس پرچہ میں شری سوامی دیانند جی سرسوتی کی پاک زندگی پر اشتعال انگیز اور بیہودہ بکواس کی گئی ہے آریہ سماج چک ہذا اس کے برخلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتا ہے کہ برہم رشی کا "دیانند نمبر" جو راولپنڈی کی سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی زیر سرپرستی شائع ہوتا ہے جلد از جلد ضبط کیا جاوے۔ اور ایڈیٹر کے برخلاف زیر دفعہ توہین مذہب مقدمہ چلایا جاوے۔

(۲) سپرنٹنڈنٹ چک ہذا کی خدمت میں درخواست کی جاوے۔ کہ جن پرشوں کے نام رجسٹر میں ابھی تک تبدیل نہیں ہوئے ہیں۔ وہ تبدیل ہونے کی کرپا کریں۔ (منتری)

آریہ سماج بنگہ ضلع جالندھر:-

مورخہ $\frac{۴}{۳۵}$ کو سپتاہک ست سنگ میں ہفتہ وار اخبار برہم رشی راولپنڈی (جو کہ نام نہاد سناتن دھرم پرتی ندھی مہا سبھا کے آدھین شائع ہوتا ہے) کیخلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور جو کمینہ حملے آریہ سماج کے پروَرتک مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج پر کئے ہیں۔ ان کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور گورنمنٹ سے نمرتا پوروک نویدن کرتا ہے۔ کہ برہم رشی کے "دیانند سماج نمبر" کو ضبط کیا جاوے۔ تاکہ ایسے منہ پھٹ کو پبلک کے جذبات بھڑکانے کا موقع نہ ملے۔ اس کے برخلاف مناسب کارروائی کی جاوے۔

(نتھو رام آریہ پنشنر پردھان آریہ سماج بنگہ)

آریہ سماج بھلوال:-

آریہ سماج بھلوال کا یہ اجلاس منعقدہ $\frac{۲۷}{۲۸}$ جون ۱۹۳۵ء آریہ سماج کے بانی مہرشی دیانند سرسوتی کے پوتر جیون پر کئے گئے اخلاق سوز، غیر مہذبانہ اشتعال انگیز کمینہ حملوں کے برخلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہوا حکومت پنجاب سے بزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ جلد از جلد نمبر مذکور کو ضبط کر کے اس کے پرنٹر، پبلشر اور اڈیٹر پر مقدمات چلا کر آریوں میں بڑھتی ہوئی بے چینی کو روکے۔

(پورن چند منتری)

آریہ سماج نرائن گڑھ ضلع انبالہ:-

آریہ سماج مندر نرائن گڑھ میں $\frac{۴}{۳۵}$ کو آریہ سبھا سدوں کی ایک عام میٹنگ ہوئی۔ اور مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس ہوئے۔

آریہ سماج مندر نیلنگہ ضلع بیدر ریاست حیدر آباد دکن کے تعلقدار کے نادر شاہی حکم سے مسمار گشتہ اور جملہ سامان معہ کتب ہائے لائبریری کی ضبطی کے حکم کے خلاف یہ جلسہ صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور تعلقدار صاحب نیلنگہ ضلع بیدر کے اس نادر شاہی حکم کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور اظہار ناراضگی کرتے ہوئے نظام صاحب حیدر آباد سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس نامناسب اور حرکتِ کمینہ کی تلافی کریں۔ اور تعلقدار مذکور کے متعلق مناسب کارروائی عمل میں لا دیں۔

(رام چند منتری آریہ سماج)

آریہ سماج ڈنگہ:-

مورخہ $\frac{۴}{۳۵}$ بروز اتوار صبح $\frac{۱}{۲}$ ۷ بجے آریہ سماج مندر میں جنرل اجلاس ہوا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوئے۔ اس کی ایک ایک کاپی پریس و متعلقہ اصحاب کو ارسال کی گئی ہے۔

(۱) آریہ سماج کا یہ جنرل اجلاس، حکام حیدر آباد کے ہاتھوں مندر سماج کے گرائے جانے کے برخلاف سخت اظہار ناراضگی اور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور نظام کی گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ مندر آریہ سماج کو از سر نو فوراً تعمیر کرا دیوے۔ دیگر آریہ جنتا کے جذبات کو شانت کرنے کے لئے مناسب کارروائی کرے۔

(۲) آریہ سماج ڈنگہ کا یہ جنرل اجلاس اخبار برہم رشی راولپنڈی کے آریہ سماج نمبر کے برخلاف جس میں سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی شان کے برخلاف نہایت نامناسب اور فحش حملے کئے گئے ہیں۔ پر سخت اظہار ناراضگی کرتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے ملک معظم کی مختلف جماعتوں کے درمیان باہمی منافرت بڑھ جانے کا امکان ہے۔ اس لئے گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس اخبار کے ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر کے برخلاف مناسب کارروائی کرے۔

(رچھے دیو منتری آریہ سماج ڈنگہ)

آریہ سماج سنگرور:-

آج ۴ اگست ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج سنگرور کے سپتاہک ست سنگ میں مندرجہ ذیل پرستاؤ سرو سمتی سے پاس کئے گئے۔

(۱) یہ ست سنگ اخبار برہم رشی کے "دیانند نمبر" کو نہایت غصہ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور گورنمنٹ سے التماس کرتا ہے کہ وہ اس نمبر کو ضبط فرمائے۔ اور ایڈیٹر و پرنٹر پبلشر پر مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دیوے۔

(رگھنداس گپتا منتری)

(۱) آریہ سماج تلہ گنگ کا روزانہ ست سنگ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۵ء کو راولپنڈی کے نام اخبار برہم رشی کی غداری اور دیدہ دہنی کہ جو اس نے "دیانند سماج نمبر" شائع کر کے آریہ سماج اور اس کے پروَرتک مہرشی سوامی دیانند سرسوتی۔ آریہ سماج کے لیڈروں اور آریہ دیویوں کو ننگی اور فحش گالیاں دیتے ہوئے کی ہے۔ اس پر اظہار افسوس کرتا ہوا نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اس ہذیانات کے پلندے کو فوراً ضبط کر کے اس کے ایڈیٹر اور کار پردازوں کو قرار واقعی سزا دے۔ تاکہ آئندہ کے لئے برہم رشی اور اس قماش کے دوسرے لوگوں کو کسی قومی اور دھارمک پیشوا کے متعلق ایسے مخرب اخلاق چھوٹے اور بے بنیاد بہتان لگانے کی جرأت نہ کر سکے۔

(۲) آریہ سماج تلہ گنگ مورخہ $\frac{۸}{۳۵}$ روزانہ ست سنگ (اجلاس) نیلنگہ ریاست حیدر آباد دکن میں آریہ سماج مندر کے گرائے جانے اور سامان وغیرہ ضبط کئے جانے کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتا ہے اور ریاست کے حکام سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس مندر اور سامان کو واپس آریہ سماج کے حوالے کر دے نیز شری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گرودت بھون لاہور سے نویدن کرتا ہے کہ اس کے متعلق جلدی کارروائی کی جاوے۔ تاکہ آریہ سماج کے حقوق کی حفاظت ہو سکے۔

(سنت رام منتری آریہ سماج)

آریہ سماج وار برٹن:-

آریہ سماج وار برٹن کی یہ میٹنگ گورنمنٹ کی توجہ اخبار "برہم رشی" کے دیانند سماج نمبر کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہے جس میں رشی دیانند جی کی ذات والاصفات پر نہایت ہی بیہودہ اور اشتعال انگیز الزامات لگائے گئے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کے جذبات سے کھیلنے کی بدترین کوشش کی گئی ہے۔ جس سے آریہ سماجیوں اور پورانکوں کے تعلقات کشیدہ ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے ہم گورنمنٹ سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ اخبار مذکور کے ایڈیٹر، پرنٹر و پبلشر کے ساتھ مناسب کارروائی کی جاوے۔ یہ ریزولیوشن سرو سمتی سے آریہ سماج کی میٹنگ منعقدہ $\frac{۸}{۳۵}$ میں پاس ہوا۔ (منتری)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں:-

$\frac{۴}{۳۵}$ کو آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں نے حسب ذیل پرستاؤ سویکار کیا:-

(الف) آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کا یہ جلسہ سناتن دھرم پرتی ندھی مہا سبھا راولپنڈی کے زیر سرپرستی اخبار "برہم رشی" کے دیانند سماج نمبر جس میں شری سوامی دیانند جی مہاراج کے خلاف سخت فحاشی اور سخت بد زبانی اور ہتک آمیز الفاظ لکھی گئی ہیں۔ جس سے آریوں کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے۔ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور گورنمنٹ سے التجا کرتا ہے کہ وہ ایسے اخبار کو ضبط کرے۔ اور اس کے ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ چلا کر آریوں کے زخمی دلوں کو اپنی منصفانہ کارروائی سے تسکین پہنچائے۔

(ب) اس کی ایک نقل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور اور شری نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی گورنمنٹ پنجاب اور اخبارات میں بھیجی جاوے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج گھروٹہ:-

(۱) نیلنگہ آریہ سماج مندر گرائے جانے اور اسباب ضبط کئے جانے کے خلاف آریہ سماج ہذا پرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور اپنی سرو سمتی سارودیشک سبھا سے نویدن کرتا ہے۔ کہ کام ریاست حیدر آباد سے سب اجلاس کے متعلق کارروائی کرنے کا پربندھ کرے۔ اور آریہ سماج ہذا حکام کی توجہ نظام گورنمنٹ کی پالیسی کی طرف دلاتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ضبط شدہ جائیداد کو واپس کیا جاوے۔ اور مندر کو از سر نو تعمیر کیا جاوے۔

(۲) سرو سمتی سے پاس ہوا۔ کہ آریہ سماج گھروٹہ اخبار برہم رشی راولپنڈی کے دیانند سماج نمبر $\frac{۱۷}{۲۴}$ جون کے اشتعال انگیز تحریروں کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتی ہے۔ اس کی اشاعت سے آریہ سماج کے دھارمک جذبات کو سخت ٹھیس پہنچی ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس اخبار کو ضبط کیا جاوے۔ اور ایڈیٹر کے خلاف قانونی کارروائی کی جاوے۔

(درگا دت اپ منتری)

آریہ سماج فاضلکا:-

آریہ سماج فاضلکا کی انترنگ سبھا کا یہ اجلاس اخبار برہم رشی کے "دیانند سماج نمبر" کو نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اسے اشتعال انگیز فحش مضمونوں کا پلندہ قرار دیتے ہوئے پنجاب گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ ایسے منافرت پھیلانے والے اخبار کو ضبط کرے اور اس کے خلاف مقدمہ چلائے۔

(۲) آریہ سماج فاضلکا کی انترنگ سبھا کا یہ اجلاس نیلنگہ آریہ سماج مندر کے مسمار کئے جانے پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور آریہ سارودیشک سبھا سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کو فوراً ہاتھ میں لے کر مناسب آندولن کرے۔

(رگھناتھ منتری آریہ سماج ہذا)

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف رہے۔

گورودت بھون کے سماچار

دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور - اردھ شتابدی کا کام خوب زور سے چل رہا ہے
ہر روز کسی نہ کسی چیز کا پرکاشن ہوتا رہتا ہے - دفتر میں اردھ شتابدی کی ہی چرچا چلتی رہتی ہے -
اردھ شتابدی ندھی کے لئے دان آنا بھی شروع ہو گیا ہے - منتری جی مہاراج خود سبھا میں تقریباً ہر
روز چار ساڑھے چار بجے تک تشریف رکھتے ہیں - اور ہر ایک کام کو دیکھتے ہیں - پنڈت گیان چند جی - بی - اے
اردھ شتابدی کمیٹی کے منتری اور پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی پبلسٹی کے ہیڈ بنائے گئے ہیں -
آج کل اردھ شتابدی کاریالیہ کی طرف سے نوٹ چھپ رہے ہیں - چھ طرح کے نوٹ تیار ہونگے - یکصد - پچاس
پچیس - دس - پانچ - ایک روپیہ - جو سجن اردھ شتابدی ندھی کے لئے دان دیں گے - اس کے عوض
میں سبھا کی یادگار میں یہ نوٹ دیتے جائیں گے - جس پر سوامی دیانند جی مہاراج اور گورودت بھون کا فوٹو ہوگا
نوٹوں کا ڈیزائن تیار بن چکا ہے - سب ایک ہفتہ سے پہلے ہی تیار ہو کر جنتا کے سامنے آ جائیں گے - اس موقع پر
جو اس ہزار روپیہ جمع کرنے کی آیوجنا کی گئی ہے - اس کے لئے ہر چندہ جو نئے آریوں سے لینا ہے - اس کے لئے
رسیدیں تیار ہو چکی ہیں - جس سجن کو ضرورت ہو - جلد ہی سبھا کے دفتر سے منگوا لیں - پنڈت چموپتی جی
مہاراج ایم - اے سبھا کا اتہاس لکھ رہے ہیں - ان کے دفتر میں آریہ سماج کے پچھلے ریکارڈوں کا پلندہ
لگا ہوا ہے - "آریہ پتر کا" "ستیہ دھرم پرچارک" "آریہ گزٹ" سب پرانے اخباروں کی فائلیں دیکھی جا رہی
ہیں - انیسویں صدی کا آریہ لٹریچر اکٹھا کیا جا رہا ہے - اس وقت آریہ سماج کا کیسا پرچار تھا کون کون
پرچارک تھے - سب اکٹھا کیا جا رہا ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - ڈی - اے - وی کالج - پرویکا - نی
سبھا - گوروکل وغیرہ کی رپورٹیں پڑھی جا رہی ہیں - یتن یہ کیا جا رہا ہے کہ سبھا کا مکمل اتہاس تیار کیا جائے -
آج ہی ۱۰ اگست کو پنڈت چموپتی جی مہاراج ایم - اے دہلی اور یو - پی کا دورہ کرنے کے لئے جا رہے ہیں
ان کا خیال ہے - کہ میرٹھ سے "آریہ سماچار" اور فرخ آباد سے "بھارت سدرشا پرورتک" اخبار کی فائلیں
ڈھونڈ کر لائیں - جن کے بغیر سبھا سے آریہ سماج کے اتہاس کا میٹر جو سوامی شردھانند جی نے اکٹھا
کیا تھا - اس کو لے آئیں - غرضیکہ یہ ہر طرح سے کوشش ہے - کہ اتہاس لکھنے میں کوئی بات چھوٹ نہ جائے -

پرچارک کلرک چھٹی پر گئے ہوئے ہیں ...
جی مینیجر آریہ مسافر آج ۱۰ اگست کو ایک ماہ کی چھٹی پر جا رہے ہیں - اور منتری بھیم سین درما انکی جگہ پر کام
ویدجینتی سپتاہ ۱۱ اگست سے ۱۲ اگست تک منایا جاتا ہے - اس کے لئے سبھا نے اس سال پنڈت
چموپتی جی ایم - اے کی پستک "سوم سرور" سوادھیائے کے لئے مقرر کی ہے - "سوم سرور" کے لئے ہر روز بار
کی سماجوں سے آرڈر آ رہے ہیں - چموپتی جی کی دوسری پستک "یاسک یگ" تیار ہو چکی ہے - اس پستک میں
نرکت کے سمبندھ میں ویاکھیا کی گئی ہے - شری بردمان رام دیو جی اور پنڈت گیان چند جی مہاراج اردھ شتابدی
ندھی کے لئے دورہ لگا رہے ہیں -

(۲) آریہ ودیارتھی آشرم - آج کل چھٹیوں کے کارن خالی ہے - چند ایک ودیارتھی ہی رہتے ہیں -
(۳) پنڈت ٹھاکر دت انڈسٹریل سکول - آج کل سکول کا بورڈنگ ہوس ودیارتھی آشرم کی دسوئی کے ساتھ
بن رہا ہے نیچے چھ دوکانیں تیار ہو گی - اور اوپر دوسری چھت پر بورڈنگ ہوس بنایا جائے گا - بہت خوبصورت
بلڈنگ بنے گی -
(۴) آریہ دھرم شالہ - آج کل شاید گرمیوں کی وجہ سے مسافر کم ہی آتے ہیں - اب ایک خاص چپراسی دھرم شالہ
کے لئے رکھا گیا ہے - تاکہ ہر ایک مسافر کو ہر طرح کا آرام بہم پہنچایا جا سکے - ہر ایک آریہ کو اپنا ہی استھان سمجھ کر
اس دھرم شالہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے - دھرم شالہ کے استھان کے نزدیک ہی نگینہ شالہ ہے - پانی اور
ٹٹیوں کا اعلیٰ انتظام ہے -
(۵) دیانند اپدیشک ودیالیہ - آج کل چھٹیاں ہو گئی ہیں - ودیارتھی باہر پرچار کے لئے گئے ہوئے ہیں -
ہر سال آریہ لوگ ودیالیہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں - جب کبھی انہیں پرچار کی ضرورت ہو - وہ ودیارتھی بھیجے
لکھ دیتے ہیں -
(۶) شکشا سمتی - اب چند ہی دن ہوئے - شکشا سمتی کا دفتر ایک نہایت ہی خوبصورت بلڈنگ میں
آ گیا ہے - جو کہ ودیارتھی آشرم کے عین بلاک کے ساتھ بنائی گئی ہے -

ادھیکش پرکاشن وبھاگ
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - لاہور - ۱۰ اگست ۱۹۳۵ء

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

عمدہ چھپائی — پرتھم کھنڈ — قیمت ایک روپیہ

بڑھیا کاغذ — دوسرا کھنڈ — قیمت ایک روپیہ — مجلد ۱۲

ویدک ...

لیکھک شری پنڈت دیوشرما جی ابھے ودیالنکار ... آچاریہ گوروکل کانگڑی

یہ وہ گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا - اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے - آریہ اخبارات آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے - وید کی کھوج کی باتوں سے
بھرا ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے -

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق ... سنگرہ کیا گیا ہے - ہر روز کے لئے ایک ایک پرارتھنا مقرر ہے - پہلے وید منتر دیا ہے - اس کے بعد منتر دوارہ پرارتھنا
کی گئی ہے - آخر شبدارتھ دیا گیا ہے - ہر ایک ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھ دیا گیا ہے -

یہ گرنتھ تین کھنڈوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں - یعنی چیت - بیساکھ - جیٹھ - اساڑھ - قیمت ایک روپیہ (۱ مجلد)
دوسرے کھنڈ میں ساون - بھادوں - اسوج - اور کارتک - چار ماہ ہیں - قیمت ایک روپیہ (مجلد ۱)
تیسرے کھنڈ میں مگھر - پوہ - ماگھ - پھاگن چار ماہ ہیں - قیمت ایک روپیہ (مجلد ۱)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے جلد منگوائیے - ورنہ تیسرے ... ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی

ملنے کا پتہ: - مینیجر پستک رچنا وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو - پی)

نوٹ: - یہ گرنتھ شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتا ہے -

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

कृण्वन्तो ॐ विश्वमार्यम्

آریہ مسافر

ہفتہ وار

لاہور

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ

ایڈیٹر:- پچر بنجی لعل پریم

साप्ताहिक-आर्य्य मुसाफिर- लाहौर ॥

جلد ٦ } اتوار:- ٩- بھادوں سمت ۱۹۹۲ بکرم- دیانند آبد ۱۱ مطابق- ۲۵ر اگست سنہ ۱۹۳۵ء { نمبر ۳۴

تصنیف و سماج کی جا و ہر طرف

آریہ سماج کے نیم

(۵) سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتاؤ کرنا چاہیے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے۔

(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

[آر]یہ سماج کے نیم

[(۱)] سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

[(۲)] ایشور سچدانند سوروپ۔ نراکار۔ سرب شکتیمان ... نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ ... انوپم۔ سرو آدھار۔ سرو ایشور۔ سرو ویاپک ... سروانتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ پوتر اور سرشٹی ... کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

(۳) وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیے۔

بھگوان کرشن سے خطاب

(از قلم لالہ بال کرشن جی بترہ بی۔اے۔ ایل ایل بی وکیل ملتان)

مرصع ہے جبینِ زندگی جن کے زیور سے
ہوا جاتا ہے پامالِ ستم ہندوستاں تیرا

گذارش لیکے آیا ہوں نگاہِ کیف پرور سے
لٹا جاتا ہے دستِ غیر سے یہ گلستاں تیرا

وہی ہندوستان جسمیں محبت کے فسانے تھے
وہی جس کے فلک پر مہر اُلفت کی ضیائیں تھیں

وہی جس کی ہواؤں میں حقیقت کے ترانے تھے
وہی جس کی زمیں پر مہر و الفت کی صدائیں تھیں

تری بنسی کے نغمے منتشر تھے جن فضاؤں میں
فضائیں ہیں وہی لیکن صدا باقی نہیں ہوتی

ترے کیف آفریں نغمے اُڑے تھے جن ہواؤں میں
ترے نغموں کی وہ خوشکن نوا باقی نہیں ہوتی

محبت کی جگہ پر اب کدورت کارفرما ہے
مجھے وہ وقت یاد آتا ہے رنگیں داستانی کا

دلوں میں کینہ و بغض و عداوت کارفرما ہے
مجھے وہ وقت یاد آتا ہے بھارت کی جوانی کا

کنہیا یہ تو بتلادے کہ وہ دن پھر بھی آئیں گے
مری دنیا کو افکارِ محبت سے بسائیں گے

آج کے لیکھ

پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدیش کا
مان کرو ❖ (از مہاشہ سنت رام جی۔ اجمانی)

مورتی پوجا۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ اور مہاشہ کرشن جی
(از آچار رام دیو جی)

بنگال میں ایک آریہ پردھان کا مسلمانوں کے ہاتھوں
قتل ❖ (از شری ہرگوبند جی گپتا)

آریہ سماج پر ترس کھاؤ۔ (از مہاشہ گنیش دت جی)

دیو سماج کی حقیقی تصویر۔ (از لالہ جھانگی رام جی)

اردو شتابدی بلیٹین - اردو شتابدی کا ڈیپوٹیشن

آریہ سابا جگت ❖ شری کرشن اور آریہ سماج

کیا مردہ بچوں کو جلانا چاہیئے۔ (ایک ضروری پرشن)

وغیرہ وغیرہ

صرف ۱۲ ار میں بہت خوبصورت ٹینس شرٹ تک ہوزری فیکٹری یا پربھ منڈی برانچ انار کلی لاہور سے خریدیں (منیجر)

امرت الیکٹرک پریس گوال منڈی نزد امرت دھارا لاہور میں مہاشہ چرنجی لعل پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر لاہور واقعہ گورودت بھون لاہور سے شائع ہوا۔

آریہ ساماجک سماچار

آریہ سماج ڈلہوزی صدر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ڈلہوزی صدر کا سالانہ جلسہ ۱۹ سے ۲۶ ماہ اگست بروز سوموار سے سوموار تک بڑے سماروہ سے منایا جاوے گا۔ اس شبھ اوسر پر آریہ سماج کے سب سے مشہور مناظر پنڈت رامچندر جی دہلوی۔ تیاگی مہودان پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ درشنوں کے دھرندھر شری پنڈت ایشور چندر جی ادھیاپک دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور مشہور اور فاضل مناظر پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر۔ آدیہ پرتی ندھی سبھا کے ودوان اپدیشک پنڈت دھرم دت جی پدھار کر جنتا کو اپنے منوہر اپدیشوں تتھا ویاکھیانوں سے آنندت کریں گے۔

اس کے علاوہ پرسدھ بھجن اپدیشک مہاشہ بہاری لال جی تتھا مہاشہ آتم دیو جی اپنے سریلے سریلے بھجنوں سے جلسہ کی رونق کو بڑھا دیں گے نگر کیرتن مورخہ ۲۲ ماہ اگست بروز دیر ہوگا۔ اس اُتسو کے اپلکش میں ۲۳ اگست کو سروِ دھرم سمیلن زیر صدارت پنڈت رامچندر جی دہلوی اور ۲۴ اگست کو سنگیت سمیلن ہونگے۔

ڈلہوزی میں پدھارنے والے سب نرناریوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ اُتسو میں اپستھت ہو کر لابھ اٹھاویں اور اُتسو کی شوبھا کو بڑھاویں۔

(انچارج منتری آریہ سماج ڈلہوزی صدر)

نئے آریہ سماج کی قائمی:۔

منڈی رلئے ونڈیں مورخہ ۵/۸/۱۲ کو نئی آریہ سماج قائم ہوئی ہے۔ جس میں تقریباً بیس ممبر شامل ہو گئے ہیں۔ ان میں سے لالہ جگن ناتھ جی پردھان (۲) کشیب چند منتری (۳) لالہ گردھاری لال جی خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔ اور اسی جلسہ میں یہ رزولیوشن پاس ہوا ہے۔ کہ پرتی ندھی سبھا لاہور سے پرارتھنا کی جاوے۔ کہ وہ ہماری سماج کا خاص خیال رکھیں اور اپدیشک صاحبان کا پروگرام یہاں کا بھی مرتب فرمایا کریں۔

(کشیب چند سین منتری آریہ سماج ہذا)

سوامی نیتیانند مرتیو پر شوک
آریہ سماج ڈگشائی کی طرف سے پرشاد

پوجیہ پاد شری سوامی نیتیانند جی کی مرتیو پر ہاردک شوک اور دکھ پرگٹ کرتا ہے شری سوامی جی آریہ سماج ادھیہ کوٹی کے ودوان سنیاسیوں میں سے ایک تھے۔ اور ان کی مرتیو سے جو ستھان خالی ہو گیا ہے اس کا پُر ہونا کٹھن ہے۔ ایشور کریں کہ آریہ سماج میں ان جیسے اور بھی سنیاسی مہاتما پیدا ہوں۔

ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ شری سوامی جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور اپنی چرن شرن میں نواس دیں۔

(منتری آریہ سماج ڈگشائی)

آریہ سماج ظفروال:۔

(۱) ۵/۸/۱۳ کو ۹ بجے راتری کو بلونت ہال میں شری پنڈت دلیپ جی شاستری کا "اوتارواد" کے برخلاف ایک زبردست لیکچر ہوا۔ لیکچر کے بعد لوکل سناتن دھرم سبھا کے خزانچی نے دو تین پرشن پوچھے جن کے جواب نہایت تسلی بخش پنڈت جی نے دیئے۔ مہاشہ مہر چند جی کے منوہر بھجن ہوئے۔

۵/۸/۱۴ کو نئے آریہ سماج مندر کا پرویش سنسکار پنڈت دلیپ جی نے کرایا۔ اور منتروں کی خوب ویاکھیا کی۔ مہاشہ مہر چند کے بھجن ہوئے سنسکار کے شروع ہونے پر تقریباً ۳۰ آریہ بھائیوں نے یگیوپویت تبدیل کئے۔ اخیر میں پنڈت جی نے رشی ترپن یا رکھشا بندھن کی ماہیت بیان کی۔ کہ شروع میں اس کی کیا شکل تھی اور اب کس روپ میں یہ تہوار منایا جاتا ہے۔ انت میں یگیہ شیش (بوندی) تقسیم کی گئی حاضری استری پرشوں کی بہت زیادہ تھی پردھان جی کے دھنیہ واد اور شکریہ کے بعد ویدک دھرم اور رشی دیانند کے نعروں کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی اس موقعہ پر پنڈت جی کو دکشنا اور وید پرچار میں دان دیا گیا۔

(منتری آریہ سماج ظفروال)

گوروکل وشوودیالیہ
دھن سنگرہ کے لئے اپیل

گوروکل وشوودیالیہ کی دو ماہ کی چھٹیاں ۱۵ اگست سے شروع ہو گی۔ اس سال برہم چاری اور پروفیسر پنجاب کی مختلف جگہوں پر جاتے ہیں۔ اور گوروکل کے لئے دھن سنگرہ کے ساتھ ساتھ گوروکل اور آریہ سماج کے سمبندھ میں پرچار کا کام بھی کریں گے۔ چھوٹے برہم چاریوں کی چھٹیاں یکم ستمبر سے شروع ہوں گی انہیں اس سال راجپور دیرہ دون لے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ گوروکل کو پچھلے سال ۱۹ ہزار کا گھاٹا ہوا ہے اس گھاٹے کی پورتی کے لئے گوروکل کی سب طاقتیں لگ کر کام کر رہی ہیں۔ برہم چاری اور پروفیسر بھی اس سال جگہ جگہ دھن سنگرہ کے لئے پنجاب کے مختلف شہروں میں پہنچیں گے۔ سب آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وے اپنی پیاری سنستھا گوروکل کی کھلے دل سے امداد کریں۔

گوروکل کے سمبندھ میں جو کسی کو شنکائیں ہوں گی۔ ان کا بھی وے نوارن کریں گے۔

اس سال آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی ہے۔ اس کے سمبندھ میں سبھا نے ہر ایک گھر میں بڑا یگیہ کرنے کی یوجنا کی ہے۔ گوروکل کے برہم چاری اس یگیہ کے کرنے میں سبھی جگہ سہائتا دیں گے اور پرچار بھی کریں گے۔

آشا ہے کہ آریہ جنتا کے سہیوگ سے میں گوروکل اور سبھا دونوں کا کام کر سکے گا۔

(ستیہ ورت گورنر گوروکل)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے سماچار

مورخہ ۵/۸/۴ کو سایتا یک ستسنگ کے انترگت نمن لکھت پرستاو آریہ سماج نے پاس کئے۔

(۱) آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کو یہ جان کر شوک ہے۔ کہ لاہور کے مشہور کانگرسی و آریہ سماجی کھنہ ایڈووکیٹ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ آریہ سماج کے ادھیکاری اس تکلیف کے سمیہ ان کے رشتہ داروں سے سہانوبھوتی پرکٹ کرتے ہیں اور پرماتما سے سورگیہ نیتا کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔ اور یاچنا کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کے سمبندھیوں کو اس قدر بل پردان کرے۔ کہ وہ اس شوک کو سہن کر سکیں۔

(۲) آریہ سماج ہذا کو یہ جان کر بڑا شوک ہوا ہے کہ راجکمار جی نرولہ پرتشٹھت آریہ سبھا سد کے بازو کو چوٹ لگ گئی ہے۔ آریہ سماج کے سبھاسد تکلیف کے سمیہ ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ اور پرماتما دیو سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ جلدی اروگیہ ہو جائیں۔

(موہن لال منوچہ اُپ منتری)

پانچسالہ گمشدہ سندھی لڑکی

حیدرآباد سندھ سے ایک لڑکی جس کا نام ... باپ کا نام بادامادھوداس ہے۔ عمر پانچسال گندمی۔ ناک بیٹھا ہوا۔ اور ہاتھوں میں پیتل کی چوڑیاں۔ دو ہفتہ سے سیاہی مائل گلی سے گم ہے۔ لڑکی کے باپ کو شک ہے کہ اس کا بھائی دین ... عمر ۳۵ سال قد لمبا رنگ بھورا۔ گلے میں لکڑی کی لکڑی اور ہاتھ میں بانسری اور لوٹا۔ اور کپڑے پھٹے ہوئے رکھتا ہے۔ جو کہ پاگل ہے لڑکی کو ساتھ لے گیا ہے۔ اگر کسی بھائی کو اس کا پتہ لگ جاوے۔ تو فوراً آریہ سماج حیدرآباد سندھ کو پتہ دیوے اور کے بڑے مشکور ہونگے۔

(موہن لال اپ منتری آریہ سماج)

دیپالپور ضلع منٹگمری میں ویدک پرچار

پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک کا ۹-۱۰-۱۱ اگست کو آریہ سماج مندر میں درن ویوستھا۔ دودھوا وواہ اور مورتی پوجا کے وشے پر پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ جس کو جنتا نے بہت پسند کیا۔ چند بد نیک بھائیوں نے روڑا اٹکانے کی کوشش کی۔ لیکن بے سود۔ حاضری کافی تھی۔

(منس راج منتری آریہ سماج دیپالپور)

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

The Fountainhead گلشن حقیقت

سرچشمہ مذاہب:۔ شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری ایم۔ اے۔ کی ودوتا کے مشہور میں یہ کتاب انہیں کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے اس کے انیک بھاشاؤں میں انوواد ہو چکے ہیں ہر ایک انگریزی پڑھے لوگ دیدک دھرم کا سوادھیائے کرنا چاہئے۔

قیمت ۱۲/ مجلد ۲/

ستیارتھ پرکاش انگریزی:۔ اس کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے۔ ایک پستک نے جتنوں کو آریہ بنایا ہے ان کا تو انت بھی دوسرے سادھنوں سے نہیں اب تک انگریزی میں اس کا سندر اور سستا سنسکرن نہ تھا۔ اس کمی کو آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے قیمت ۱/ مجلد ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔ سیکرٹری آریہ سماج مدراس

سماج کے دس نیم:۔ لیکھک پنڈت چموپتی جی۔ اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تتھا درشنک ویاکھیا کی ہے۔ آریہ سکولوں و کالجوں میں اپہار کے سرد بنایا گیا ہے اینٹک پیپر پر سندر چھپائی۔ ضخامت ۱۸۴ قیمت ۸/ صرف

آتمیہ دھرم شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر دیئے گئے انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے ان کے ویاکھیاتا شری پنڈت گنگا پرشاد جی ایم اے وحید شری پنڈت چموپتی جی اور بابو گنگا پرشاد جی ٹہری والے ہیں۔ اس کتاب کی بھومکا آچاریہ رامدیو جی نے لکھی ہے قیمت ۱/

ویدک ورن ویوستھا اور ہرجن سمسیا پر شری پنڈت کیشو دیو جی نے کتاب لکھی ہے قیمت ۱/

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مورتی پوجا

پنڈت بدھ دیو جی ——— اور ——— مہاشہ کرشن جی

از آچاریہ رام دیو جی۔۔لاہور

میں نے اس وشے پر پہلے ایک وکتویہ نکالا تھا۔ اور آریہ جنتا سے اپیل کی تھی۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کو آگیا دیدی گئی ہے۔ کہ وہ اس کام کا آئیندہ اعادہ نہ کریں۔ میرے آگیا دینے سے پہلے ہی انہوں نے خود ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ وہ آئیندہ ایسی بات کبھی نہ کریں گے۔ اس لئے سماجوں کو ان کیخلاف آندولن یکقلم بند کر دینا چاہیئے۔

مہاشہ کرشن جی نے میرے اس وکتویہ کو کانٹ چھانٹ کر کے چھاپا۔ اس وجہ سے پرکاش پڑھنے والی جنتا کو قدرتی طور پر بھرم ہوا۔ اس لئے چند سماجوں نے پرکاش کے بھرم اُتپادک لیکھوں کے کارن پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف پرستاؤ پاس کئے ہیں۔ اب ۱۸ اگست کے پرکاش میں مہاشہ جی لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"پردہان جی نے بھی پنڈت بدھ دیو کے فعل کو بُرا بتایا۔ اور دوسرے ممبران) (انترنگ سبھا) کی بھی اس بات پر سروسمتی تھی کہ پنڈت جی کا یہ فعل اچھا نہیں۔ اس لئے باقاعدہ پرستاؤ پاس کئے بنا۔ یہ نتیجہ ہوا۔ کہ سبھا کے پردھان اپنی طرف سے اعلان کر دیں۔ کہ سبھا پنڈت بدھ دیو کے اس فعل کو بُرا سمجھتی ہے اور انہیں ہدایت کرتی ہے کہ وہ آئیندہ اس کا کبھی اعادہ نہ کریں اگر سبھا کے پردھان انترنگ سبھا کے نتیجہ انوسار ایسا کر دیتے۔ تو شاید معاملہ طول نہ پکڑتا۔ مگر انہوں نے پنڈت بدھ دیو کے اس کاریہ کو غیر ضروری اور اسنگت قرار دینا ہی کافی سمجھا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ واقعات کیا ہیں۔ اور کہ کیا پردہان نے انترنگ سبھا کے نشچے کے انوسار اعلان کیا یا کہ نہیں؟

متذکرہ بالا وکتویہ میں سے حسب ذیل فقرے قابل غور ہیں:۔

"جب مجھے پتہ لگا۔ تو میں نے کہا۔ کہ آپ پنڈت مادھو آچاریہ کی زد میں آ گئے۔ جنہوں نے آپ کے سدھانت رکھشا کے جذبہ کا ناجائز فائدہ اٹھایا میں نے بطور پردہان انہیں نویدن کر دیا۔ کہ سدھانت رکھشا کے لئے ایسے طریقے سے باز رہیں۔ کیونکہ آریہ سماج کو ایسا کوئی خطرہ نہیں۔ کہ جس سے بچنے کے لئے ہم اپنے جذبات کو ٹھیس لگائیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ سدھانت رکھشا ہمارا فرض اولین ہے۔ مگر میری رائے میں پنڈت جی کو بھرم ہو گیا۔ کہ پنڈت مادھو آچاریہ کے چالاکی بھرت چیلنج کو ہی منظور کرنے سے سدھانت کی رکھشا ہو سکتی تھی۔

پنڈت جی نے کہا۔ کہ وہ تو وہیں کہہ آئے ہیں۔ کہ یہ بات ان کے جیون میں پہلی اور آخری بار ہوئی۔ پھر نہ ہوگی ...... کچھ ہیجان اس گھٹنا کے سبب ورش سے بھی پیدا ہو گیا ...... ایسی باتیں پھر نہیں ہونگی ...... جو کچھ ہوا ہے۔ اس سے کرنے والے کی نیت میں کوئی خرابی نہ تھی۔ بعض سمے نیک نیتی سے نشچیہ کی باتیں رہتا ہے۔ جو دوسرے کی رائے میں غلط ہوتی ہیں۔ میری اور آریہ جنتا کے خاص حصّہ کی رائے میں انہوں نے ایک غیر ضروری بات کی۔ جس سے پنجاب کی آریہ جنتا کے پرتی ندھی کے روپ میں اور پنجاب کی آریہ جنتا کے مکھیہ سیوک ہونے کی حیثیت میں لطیفہ پردھان نویدن کر ہی دیا ہے۔ اب اور کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہوگی"۔

کیا اس سے صاف بھی کوئی حکم ہو سکتا ہے؟ شاید مہاشہ کرشن جی کو نویدن کا لفظ کھٹکتا ہو۔ وہ اس کو یہی پسند ہو کہ اپدیشکوں کے ساتھ بھی ملازموں جیسا سلوک کرنا چاہیئے۔ سادھو سجن سناپر میں معزز اشخاص کو جب حکم" (Order) دیا جاتا ہے تو پیار تھا (Request) کا حرف ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ شِشٹاچار کے متعلق ہر ایک کا وچار اپنا اپنا ہے۔ ورنہ بطور پردہان نویدن اور آگیا میں کوئی بھید نہیں ہے باقی رہی یہ بات کہ میں نے پنڈت بدھ دیو کے فعل کو انوچت بُرا نہیں کہا۔ یہ بھی غلط ہے۔ میرے وکتویہ میں سے حسب ذیل اقتباس اس الزام کی کافی تردید کر دیتا ہے۔

(۱) کومل بھاؤناؤں کو کچلنا ان کے (رشی دیانند کے) جیون کا اُدیش نہ تھا۔ اور نہ ہی جنہوں سے انچت ایوگ لینا بُرا سمجھتے تھے۔

(۲) رشی دیانند کلا کے دشمن بھی نہ تھے۔ وہ مورتی بنانا۔ چتر کھینچنا بُرا نہ مانتے تھے۔ ...... اور تو اور خود بھگوان دیانند نے لوگوں کو اپنی فوٹو کھینچنے دی۔ اور اس بات سے نہیں گھبرائے۔ کہ لوگ ان کی فوٹو پوجنے لگ پڑیں گے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ نشچیہ پوجا اور جڑ پوجا کے درودھ جو لہر انہوں نے پھیلائی ہے۔ وہ بڑی زبردست ہے۔

(۳) لیکن ساتھ ہی ان کی (آریہ سماج کے نیتاؤں کی) اسلامی ذہنیت بھی نہیں ہے۔ خواہ مخواہ پوجیہ جنوں پیاروں کے چتروں کا اپمان کرنا بھی آریہ سماج کا سدھانت نہیں۔

(۴) مورتی پوجا کا بیجا خوف آریہ سماج کے سر پر اتنا سوار ہے۔ کہ آریہ سماجی کھٹک ہی بنتے جاتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ کئی آریہ سماجیوں کے دل سے دھیرے دھیرے جنوں کے پرتی شردھا بھی اڑتی جاتی ہے کومل بھاؤناؤں کا ناش بھگتی کا دایو منڈل اُتپن ہونے نہیں دیگا"۔

میرے خیال میں پنڈت بدھ دیو جی کے فعل کے متعلق میری پوزیشن کو واضح کرنے کے لئے یہی اقتباس کافی ہیں۔ کہ میں اور سبھا ان کے اس فعل کو انوچت لا اور بُرا سمجھتے ہیں۔ لیکن جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔

میرے اس وکتویہ کے متعلق بھائی کرشن جی کی اپنی سمتی بھی سنئے۔

"پردہان جی کا لیکھ ایک سرے سے دوسرے سرے تک پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ یہ کہہ رہا ہے۔ کہ وہ پنڈت جی کی حرکت کو قابل لعنت سمجھتے ہیں"۔

(پرکاش ۱۸ اگست صفحہ)

میرے وکتویہ کا پربھاؤ مہاشہ کرشن جی پر پڑا لیکن حیرت یہ ہے۔ کہ پھر بھی وہ یہی کہتے جاتے ہیں کہ اگر میں بہ حیثیت پردہان بدھ دیو جی کے فعل کو بُرا کہدیتا۔ تو یہ معاملہ طول نہ پکڑتا۔ اس زبردستی کا میں کیا جواب دوں۔

ہر چہ از دوست مے رسد نیکوست

اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ میں "ہٹ آدھیش" ہوں تو کیا میرا یہ لیکھ "مجرم" کو بچانے کی کوشش ہے؟ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ کہ مہاشہ کرشن کے "قابل لعنت" جیسے شاندار الفاظ استعمال کرنا میری سرشت میں داخل نہیں۔

ایک اور مزیدار بات دیکھئے۔ اس لیکھ میں مہاشہ جی لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"اس کے ساتھ ہی یہ سوال بھی ہے۔ کہ جو فتوے پردہان جی نے دیا ہے۔ اسے پنڈت جی مانتے بھی ہیں یا نہیں۔ اس فتوے کے ساتھ پنڈت جی کی طرف سے اعلان ہونا چاہیئے تھا کہ میں پردہان جی کی آگیا کے سامنے سر جھکاتا ہوں یعنی حیدرآباد میں جو کیا سو کیا۔ لیکن آئیندہ کے لئے میں اپنے کان کو ہاتھ لگاتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی رشی بھگتی کا پریچے دینے کے لئے بھی رشی کا اپمان نہ کروں گا"۔

اس کا مطلب صاف ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو کی طرف سے اس قسم کا اعلان ہونے کی صورت میں مہاشہ کرشن پنڈت بدھ دیو جی کا پیچھا چھوڑ دیتے چنانچہ پنڈت بدھ دیو کا اعلان بھی نکل آیا۔ ذیل میں اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

"مجھے کوئی حالات ایسے نہیں سوجھتے۔ جن میں مجھے اس کام کو دہرانا پڑے۔ میں نے جب یہ کام کیا تھا۔ تب یہی سمجھ کر اور دل پر پتھر رکھ کر کیا تھا۔ کہ اسے پہلی بار اور آخری بار کر رہا ہوں۔ شاستراتھ سمبندھی فرض سے مجبور اپنے آپ کو نہ سمجھتا تو یہ بات مجھ سے ایک بار بھی نہ ہو سکتی"۔

مہاشہ کرشن جی نے بھی اس اعلان کو اپنے ہی مطالبہ کا جو انہوں نے "ضلع ٹانہ" الفاظ میں کیا تھا۔ کافی وخاطی جواب سمجھا۔ کیونکہ ان کے رفیقہ پرکاش میں دلچسپیات کے عنوان کے نیچے یہ نوٹ چھپا ہے۔ کہ:۔

"یہ تو پنڈت بدھ دیو کے حمایتی بھی کہہ رہے ہیں۔ اور وہ خود بھی کہ انہوں نے کان کو ہاتھ لگایا ہے۔ اور اب وہ اپنی رشی بھگتی کا پریچے دینے کے لئے رشی کی تصویر کا اپمان نہ کریں گے"۔

مہاشہ جی کے شبدوں میں پنڈت جی نے کان کو ہاتھ بھی لگا لیا۔ اور آئیندہ ایسا فعل نہ کرنے کا اقرار بھی کر دیا۔ اب جب مہاشہ جی کا مطالبہ پورا ہو گیا ہے۔ پھر بھی وہ پنڈت بدھ دیو کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اگر کوئی یہ کہدیتا ہے کہ وہ پنڈت بدھ جی سے اگلا پچھلا حساب چکا رہے ہیں۔ تو وہ چراغ پا کیوں ہو جاتے ہیں؟ اس کا جواب کیا مہاشہ جی دیں گے جو کسی سوال کا جواب دیا نہیں۔ اب کیوں دینے لگے ہیں؟

ایک اور بات بھی میں لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مہاشہ کرشن جی دہلی پہنچے۔ اور سارودیشک سبھا نے بھی پنڈت بدھ دیو جی کے جواب کا انتظار کئے بنا ریزولیوشن پاس کر دیا۔ لیکن یہ ریزولیوشن ان کے کسی کام کا نہیں ہے۔ کیونکہ سارودیشک سبھا نے نہ تو مہاشہ جی کی منشا کے مطابق آریہ جنتا کو بالواسطہ یا بلاواسطہ پریہ تیمنلونی کہ اگر پنڈت بدھ دیو جی پر جسمانی تشدد کیا جائے۔ تو وہ کوئی زیادہ مکروہ بات نہ ہوگی۔ اور نہ ہی پنڈت جی کو لعنتی وغیرہ خطاب دیئے۔ سارودیشک سبھا کے پرستاؤ کا مطلب بھی یہی ہے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردہان کے وکتویہ کا ہے۔ میں نے بھی پنڈت جی کے فعل کو شِشٹاچار اور نیتی کے ورودھ بتلایا تھا۔ بلکہ صاف لکھ دیا تھا۔ کہ وہ پنڈت مادھو آچاریہ کی چال میں آ گئے۔ نیتی اور شِشٹاچار کے ورودھ جو بات ہوتی ہے۔ وہ وسترت معنوں میں دھرم کے ورودھ ہوتی ہی ہے۔ کیونکہ نیتی اور شِشٹاچار بھی تو دھرم کے انترگت ہی ہیں۔ باقی رہا راج نیم۔ اس کے

دشمہ میں بے شک مجھے چنداں فکر نہیں ۔ جتنا

سارودیشک سبھا کے اس فتوی سے بھی مہاشہ جی کا مطلب پورا نہ ہوا ۔ شاید ان کو مایوسی ہوئی ہوگی کیونکہ ان کی جو منشا تھی وہ ان کے مندرجہ ذیل الفاظ سے صاف ظاہر ہے :-

"کچھ عرصہ ہوئے کلکتہ کے ایک کتب فروش نے حضرت محمد کی تصویر شائع کر دی ۔ مسلمانوں نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ۔ اس پر اس کتب فروش نے ان سے معافی مانگ لی ۔ باوجود اس کے دو مسلمان نوجوان لاہور سے کلکتہ گئے اور اس کتب فروش کو قتل کر آئے ۔

میں ان نوجوانوں کے فعل کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا ۔ نہ ہی کوئی اور آریہ سماجی دیکھے گا لیکن اس کے یہ معنے نہیں ۔ کہ ہم رشی کے ایمان کو سستا رہیں" (پرکاش مورخہ ۱۱ اگست ص)

یہ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ مہاشہ جی نے یہ واقعہ کیوں درج کیا ہے ۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی کل کو پنڈت بدھ دیو جی کو قتل کر دے ۔ تو وہ قاتل کے فعل کو محض ناپسند ہی کریں گے اور اس پر لعنت نہ بھیجیں گے ۔ حالانکہ قاتل مردود ہوگا اور پنڈت بدھ دیو جی جن پر مہاشہ جی لعنت بھیجتے ہیں انہیں کے شبدوں میں ایک ودوان اور تیاگی شخص ہیں ۔ اور

"حیدرآباد میں آپ نے جو کچھ کیا ہے ۔ وہ اس کی حماقت کا نتیجہ ہے ۔ شرارت کا نہیں"

(پرکاش مورخہ ۱۱ اگست ص)

نہ معلوم مہاشہ جی جیسے تجربہ کار نکتہ سنج اور کہنہ مشق نیتا کی ذمہ داری کا احساس کہاں چلا گیا ؟ ایسی تحریروں سے بگڑے دماغ نوجوان بھڑکتے ہیں شکر ہے کہ آریہ سماج میں ایسے بگڑے دماغوں کی نفی ہے ۔ مہاشہ جی ۱۸ اگست کے پرکاش میں بابو مدن موہن سیٹھ جی کے خط کا حوالہ دیتے ہیں ۔ اور مجھے چیلنج کرتے ہیں ۔ کہ میں اس خط کو شائع کر دوں اس حکم کی تعمیل مجھے منظور ہے ۔ اور میں اصل خط سے ضروری اور اہم اقتباس درج ذیل کرتا ہوں ۔

بابو مدن موہن جی کا خط

" میں پنڈت بدھ دیو جی کے واقعہ کو بہت افسوسناک سمجھتا ہوں ۔ میں انہیں اس وقت سے جانتا ہوں جب وہ گوروکل میں پڑھتے تھے ۔ میرے دل میں ان کے لئے بڑی شردھا ہے ۔ کنتو اس گھٹنا سے کئی پرشن اٹھتے ہیں ۔ ان کا فعل نہ صرف جاہل اور وحشیانہ تھا ۔ بلکہ شکشا چار کے سب نیموں کے برعکس تھا ۔ اس وشے کے متعلق جو آج قائم ہے ۔ اس کے بھی خلاف تھا ۔"

مہاشہ جی بتائیے ۔ اگر میں نے پنڈت بدھ دیو جی کے فعل کو اسنگت یعنی بے محل کہدیا ۔ تو آپ میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ۔ جب بابو مدن موہن سیٹھ کا نام

آپ بڑے شد و مد سے لیتے ہیں ۔ اور ان کا خط چھاپنے کے لئے مجھے للکار کر چیلنج دیتے ہیں ۔ ان کا فتوی بھی وہی ہے ۔ جو آپ کے خادم کا ہے ۔ اتنا فرق ضرور ہے ۔ کہ ان سے آپ نے کوئی حساب نہیں چکانا ۔ آگے ملک سیٹھ جی لکھتے ہیں ۔ کہ :-

" سچ پوچھیں ۔ تو پنڈت بدھ دیو جی کے فعل نے تمام آریہ سماجیوں کو دکھت کیا ہے ۔"

یہ تو میں نے بھی لکھ دیا تھا ۔ کہ ان کے فعل سے آریہ جگت میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے ۔ مدن موہن سیٹھ جی کا فتوی بھی وہی ہے ۔ جو میری تجویز تھی ۔ جو سارودیشک سبھا کے پرستاؤ میں ہے کوئی ذمہ دار آدمی یا کوئی ذمہ دار جماعت مہاشہ کرشن کے ساتھ متفق نہیں ۔ برہم رشی اخبار نے بدتمیزی اور بد طینتی سے رشی چرتر پر دھول پھینکی تھی اس کے برخلاف میرے اعلان کو چھاپنا مہاشہ جی نے اپنی اور سبھا کی شان کے شایاں نہیں سمجھا کیونکہ اس میں پنڈت اکھلانند کو ہٹ دھرم اور بد دیانت کہا گیا تھا ۔ جو شاید مہاشہ جی کو پسند نہیں ۔ کیونکہ پنڈت اکھلانند کے خلاف شاید ان کو کوئی ذاتی شکایت نہیں ۔

لیکن پنڈت بدھ دیو جی کے فعل کو جب اخبار پرکاش نے " بد ذاتی " قرار دیا ۔ تو مہاشہ جی نے یہ شرمناک لفظ جلی قلم سے شائع کیا ۔ پنڈت بدھ دیو جی کو بد ذات کہنا تو مہاشہ جی کی شان کے شایاں ہے ۔ لیکن اکھلانند جیسے گورو نندک کو بد دیانت اور ہٹ دھرم کہنا مہاشہ جی کو ناگوار گذرا ۔ نہ معلوم یہ لکھتے ہوئے مہاشہ جی کا رشی بھگتی کا جذبہ کہاں چلا گیا تھا ۔

انت میں میں آریہ جنتا سے پھر نویدن کرتا ہوں کہ پنڈت بدھ دیو جی کے فعل کی مذمت سبھا کی طرف سے ہو گئی ۔ انہوں نے ایسے فعل کا آئندہ اعادہ نہ کرنے کا اقرار بھی کر لیا ۔ اور انہیں اس کے لئے دکھ بھی ہے ۔ اس لئے آریہ سماجیوں کو چاہیئے ۔ کہ اس جھگڑے کو چھوڑ کر سنگٹھن اور شدھی کے کام میں لگ جائیں ۔

ایک اور خطرہ بھی ہے ۔ آریہ سماج میں کچھ لوگ خاص طریقہ کے کھنڈن کے قائل ہوتے ہیں ۔ وہ پنڈت بدھ دیو جی کی حرکت کو حق بجانب ٹھہرانے والے آریہ سماجیں بھی ہیں ۔ انہوں نے ریزولیوشن پاس کئے ہیں ۔ جنہیں چھاپنے کی میں نے آگیا نہیں دی ۔ اور بھی کئی سماجیں ایسی ہیں ۔ جو میرے وکتویہ کی اشاعت کے بعد ایسا پرستاؤ پاس کرنے سے رک گئی ہیں ۔

مہاشہ کرشن جی کی پنڈت بدھ دیو کے خلاف جو بیجا مخاصمت ہے اس کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ آریہ سماج میں اس معاملہ پر دو دل ہو جائیں ۔ مہاشہ کرشن جی کو یہ منظور نہیں ہونا چاہیئے ۔ لیکن تعصب زور پکڑ رہا ہے ۔

پنڈت جگت دت جی اور پنڈت رام گوپال جی شاستری جیسے آریہ ودوان اس بیہودگی کو اچھا نہیں سمجھتے

جتنا کہ میں اور مہاشہ کرشن جی سمجھتے ہیں ۔ میرا اور ان کا یہ مشترکہ کام ہونا چاہیئے ۔ کہ ذاتی رنجشوں کو بھول کر آریہ سماج کے ہت کے لئے اس معاملہ کو طول نہ پکڑنے دیں ۔ جب اس فعل کی مذمت ہو گئی اور آئندہ کے لئے اس کا کسی کی طرف سے بھی اعادہ ناممکن بنا دیا گیا ۔ تو مہاشہ جی کو اس میں ہی کیا لذت آتی ہے ۔ کہ پنڈت بدھ دیو کو ضرور ذلیل کیا جائے ۔ جبکہ انہوں نے مہاشہ جی کی اپنی رائے میں ہی جو کچھ کیا ۔ نیک نیتی سے کیا ۔ اور وہ ہیں بھی ودوان اور تیاگی ۔

مہاشہ جی میرے اور اپنے ایک مشترکہ دوست کے یہ الفاظ جلی قلم سے چھاپتے ہیں ۔ کہ " یہ افسوسناک گھٹنا ہے ۔ کہ میں ان کو تیاگی اور تپسوی ظاہر کر گویا کہ مہاشہ جی نے اور میرے مشترکہ دوست متفق ہیں ۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی کو یہ خطاب نہیں دینے چاہئیں ۔ لیکن ان دوست مہوصوف سے یہ تو پوچھنا چاہیئے ۔ کہ مہاشہ کرشن جی نے تقریباً یہی خطاب پنڈت بدھ دیو کو دیئے تھے ۔ تو ان کے دل کو کیوں چوٹ نہ پہنچی ۔ اور اس وقت انہوں نے مہاشہ کرشن کے اس فعل کو رشی کی شان کو بٹہ لگانے والوں کی حوصلہ افزائی کرنے والا کیوں نہ سمجھا ۔ کیا میں مہاشہ جی کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کر سکتا ہوں ۔ کہ

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

بیماری کی جڑ مچھر ہے ۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہ آنے دے گی

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں ۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں ویدک ریتی سے پاک رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہیں ۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے ازحد پسند کیا ہے ۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے ۔ جس کی یہ ایجاد ہے ۔ دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں ۔

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی ۔ لاہور

ہیضہ !

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وبا ہے ۔ تاہم

تمہارے گھر کا حکیم

امرت دھارا

(رجسٹرڈ)

اس کے لئے بھی ہمیشہ ایک موثر حفظ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے ۔ امرت دھارا معدہ کی امراض عموی و خانگی تکالیف کیلئے نہایت ضروری ہے

ہمیشہ اپنے پاس رکھیئے

قیمت فی شیشی سالم دو روپے ۸ /- نصف شیشی سوا روپیہ ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے ۔

2/8/- 1/4/- -/8/-

احتیاط نقلوں سے بچو ۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکا دیکر تشویش کو بڑھا دیگی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو ۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ : امرت دھارا نمبر ۲ لاہور

المشتہر ۔ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۔ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۲۵- اگست ۱۹۳۵ء

ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

سبھا کی ارد ھ شتابدی کے سلسلہ میں پچھلے ہفتہ ہم نے لکھا تھا۔ کہ پنجاب کے آریوں کے آریوں کے امتحان کا وقت ہے۔ آج ہم نہایت اختصار کے ساتھ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ ہم نے ماہ دسمبر سے دکہ جب یہ شتابدی مہوتسو ہونا ہے) پہلے پہلے ہم نے کیا کچھ کرنا ہے۔ سب سے اول تو ہم نے ۲½ لاکھ روپیہ جمع کرنا ہے جس میں سے ایک لاکھ روپیہ دید پرچار فنڈ کے لئے ہوگا۔ پچاس ہزار انو سندھان و دیاگ کے لئے۔ پچاس ہزار ہسپتال کے لئے۔ اور پچاس ہزار آریہ نگر کے لئے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے سبھا نے کئی طریقے تجویز کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آریہ سماجی ممبروں کی تعداد بڑھائی جائے اور ان کا پہلے ماہ کا چندہ شتابدی کے اُپ لکش میں سبھا کو بھیجا جاوے۔ دوئم دیشٹو انو نگیہ کرائے جائیں۔ سبھا نے اس کی بدھی چھاپ دی ہے۔ جو پانچ پیسے کے ٹکٹ بھیجنے پر حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہ یگیہ ہر ایک آریہ گرہ میں ہونا چاہیئے۔ آریہ سماجوں کو ایک الگ کمیٹی بنا کر ایک ایک آریہ گرہ میں یہ یگیہ کرانا چاہیئے۔ اور فی مرد ایک روپیہ۔ فی استری ۸؍ اور فی بچہ ۴؍ جمع کر کے سبھا میں بھیجنا چاہیئے۔

اس کے علاوہ سماجوں کو الگ کمیٹیاں بنا کر دھن سنگرہ کا کام ابھی سے شروع کر دینا چاہیئے۔ آریہ سماج کا اتہاس لکھا جا رہا ہے۔ اس کی بھی سماجوں کو سہایتا دینی چاہیئے۔ ایک لاکھ ستیارتھ پرکاش اور ایک لاکھ سنسکار ودھی سستی چھپوائی جا رہی ہے۔ انہیں خرید کر مفت تقسیم کرنا چاہیئے۔ اور جن سماجوں میں آریہ ویر دل قائم نہ ہوں۔ وہاں فوراً قائم کرنے چاہئیں۔ غرضیکہ سبھا کی طرف سے جو جو بھی کام اس مہوتسو کے سلسلہ میں تجویز کئے گئے ہیں۔ ان سب کو سبھا کی آگیا نوسار سر انجام دیتے ہوئے آریہ سماجوں کو فوراً کٹی بدھ ہو جانا چاہیئے۔ ہمیں یقین ہے کہ آریہ سماجیں پورے جوش اور سرگرمی سے کام کریں گی تو یہ مہوتسو ایسی کامیابی سے کیا جائے گا۔ کہ پنجاب میں ایک یادگار ہو جائے گا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ایک بڑا ڈیپوٹیشن جو شری آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت گیانچند جی بی۔ اے۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار پر مشتمل ہے۔ نکلا ہوا ہے۔ روپڑ۔ لسبی۔ انبالہ اور شملہ میں اس ڈیپوٹیشن کو بڑی شاندار کامیابی ہوئی ہے۔ اب وہ پھر کرنال وغیرہ کی طرف ہوتا ہوا شملہ جائے گا۔

دوسرا ڈیپوٹیشن پنڈت بھنڈاری لال جی بی اے کی زیر سرکردگی کام کر رہا ہے۔ وہ قسم (؟) قصور۔ فیروزپور شہر فیروزپور چھاؤنی کی طرف جا رہا ہے۔ دیگر اُپدیشک بھی بڑی سرگرمی سے دھن سنگرہ کا کام کر رہے ہیں۔ جن جن سماجوں میں وہ پہنچیں۔ انہیں اس کام میں اُن کی پوری سہایتا کرنی چاہیئے۔

علاوہ ازیں سبھا کی طرف سے سہر آٹھ آنہ ایک روپیہ دس روپیہ اور سو روپیہ کی رسیدیں اور نہایت خوبصورت نوٹ بنوائے گئے ہیں جن پر رشی دیانند کی نہایت عمدہ تصویر چھپی ہوئی ہے۔ یہ دانی مہاشے کے اپنے گھروں میں بطور یادگار رکھ سکیں گے۔ آریہ سماجوں اور دیگر کارکنوں کو یہ کاپیاں کافی تعداد میں منگوا کر دھن سنگرہ کا کام فوراً شروع کر دینا چاہیئے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر آریہ سماجیں بیدار ہو جائیں اور کام کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ تو یہ ۲ لاکھ روپیہ بہت جلد جمع ہو جائے گا۔ پرماتما جلد ہمارا منتا پورن کرے ؎

پریم پرچارک آگرہ کا سفید بلکہ سیاہ جھوٹ

ماہا تما (؟) سوامیوں کی آگرہ والی گدی کا ڈھنڈورچی یوں تو پچھ صت کے گن گانے میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتا رہتا ہے۔ لیکن ان لوگوں کی آتمک حالت کا پتہ اس بات سے لگ جاتا ہے کہ انہیں جھوٹ بولتے ہوئے ذرا شرم محسوس نہیں ہوتی۔ حیدر آباد دکن کے شاستراتھ میں سناتنی پنڈت کے نامعقول پرشری پنڈت بدھ دیو جی سے جو حرکت سرزد ہوئی تھی۔ وہ صرف یہ تھی۔ کہ انہوں نے ایک کتاب کو جس میں سوامی جی کی تصویر تھی صرف پاؤں سے ٹھکرا دیا تھا۔ لیکن یہ سرل لوگ ابھیاس کا پرچارک "پریم پرچارک" کتنی بے شرمی سے صریح جھوٹ بات لکھتا ہے کہ :-

"پنڈت بدھ دیو کہہ سکتے ہیں۔ کہ میرے سوامی جی کی تصویر پر جوتا رکھ دینے سے کیسے بے حرمتی ہو گئی .... نیز میرے پاؤں میں جو پاپوش تھا۔ وہ گنگا تٹ کے چمڑے کا بنا ہوا تھا"۔

سفید بلکہ سیاہ جھوٹ اسے ہی کہتے ہیں۔ بدھ دیو جی کے کٹر سے کٹر ورودھی نے یہ نہیں لکھا۔ کہ پنڈت جی نے مہرشی کی تصویر پر جوتا رکھا تھا۔

لطف یہ ہے۔ کہ اس پر بھی یہ لوگ اپنے آپ کو سب سے اعلیٰ دھرم کے پرچارک بتلاتے ہیں۔

بھائی پرمانند کو ریاست لوہارو میں داخلے کی ممانعت

ریاست لوہارو کا حکمران تو مسلمان ہے۔ لیکن اس کی رعایا کا بیشتر حصہ ہندوؤں پر مشتمل ہے چونکہ اس ریاست میں ہندوؤں کو خصوصاً کاشتکار اشخاص کو حکام کے خلاف بہت سی شکایات ہیں۔ اس لئے وہ عرصہ سے ایجی ٹیشن کر رہے ہیں پچھلے دنوں ایک موقعہ پر جب وہ اپنی شکایات حکام اعلیٰ کے گوش گزار کرنے کے لئے جمع ہوئے تو ان پر گولی چلائی گئی جس سے بھاری نقصان جان ہوا:-

ہندوؤں کے ساتھ اس ریاست میں جو کچھ سلوک کیا جاتا ہے اس کا پتہ صرف اس بات سے لگ سکتا ہے۔ کہ وہاں کسی ہندو ودھوا کو بغیر حصول اجازت دوبارہ شادی کرنے کی اجازت نہیں۔ اور یہ اجازت بھی بھاری فیس ادا کرنے پر ملتی ہے۔

علاوہ ازیں اب حکمران ریاست نے مالک اعلیٰ اپنے لئے تجویز کیا ہے۔ جس سے زمینداروں کے حقوق مالکانہ موروثیت کو سخت نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ ریاست میں سخت ایجی ٹیشن برپا ہے۔ بھائی پرمانند جی نے جو ہندو مہاسبھا کے ورکنگ پریذیڈنٹ ہیں۔ تار دے کر نواب صاحب لوہارو سے وہاں جا کر اصل حالات کے متعلق تحقیقات کرنے کی اجازت طلب کی تھی اس تار کے جواب میں بھائی جی کو ریاست کے دیوان کا ایک تار موصول ہوا ہے۔ کہ وہ ریاست لوہارو میں داخل ہونے کی کبھی بھی کوشش نہ کریں۔

ہم حیران ہیں۔ کہ بھائی جی جیسے ذمہ دار پبلک مین کو جب ایسا تُلا سا اور مغرورانہ جواب دیا جا سکتا ہے۔ تو غریب رعایا کے افراد کے ساتھ تو حکام ریاست کی طرف سے نہ معلوم کیا سلوک روا رکھا جاتا ہوگا۔

گورنمنٹ ہند جو ہندوستان میں پیرامونٹ ہے کہ وہ ان چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے باشندوں کی جابر حاکموں کے ہاتھوں حفاظت کرے۔ اور یہ دیکھے۔ کہ ان کی جائز شکایات کو جلد دور کیا جاتا ہے؟

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (مینیجر)

بھیگواڑہ میں جنم اشٹمی بند

ہمیں یہ معلوم کر کے سخت افسوس ہوا ہے۔ کہ بھیگواڑہ میں حکام ریاست کی طرف سے ہندو باشندگان پر بھگوان کرشن کا جنم دن منانے کے متعلق ایسی ناواجب پابندیاں عاید کر دی گئی ہیں جنہیں وہ کسی صورت میں بھی منظور نہیں کر سکتے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بھیگواڑہ کے ہندوؤں نے جنم اشٹمی کا تیوہار منانا ہی بند کر دیا ہے۔ گذشتہ دنوں میں جب انگریز وزیر اعظم مقرر ہوا تھا۔ تو ہندوؤں نے سمجھا تھا۔ کہ اب ان کی شکایات ضرور دور ہو جائیں گی۔ لیکن ہمیں بھیگواڑہ کے ہندوؤں کی مذہبی شکایات کا حال سن کر افسوس ہوا ہے۔ کہ ایک بے لاگ یورپین وزیر اعظم کے زیر حکومت بھی ایسے احکام صادر ہو سکتے ہیں۔ وزیر اعظم صاحب کو بھیگواڑہ کے ہندوؤں کی شکایات جلد دور کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے ؎

ایک مسلم اخبار کا بے بنیاد دعویٰ

مقامی مسلم اخبار معاصر حمایت اسلام رقمطراز ہے۔ کہ :-

"خلاف تہذیب اور خلاف انسانیت نکتہ چینی کی اسلام نے اجازت نہیں دی۔ اس نے دوسرے مذاہب اور بانیان مذاہب کو بُرا بھلا کہنے سے روک دیا ہے۔ مسلمان اسلام سے کتنے ہی دور ہو گئے ہوں۔ لیکن جو خصوصیات اسلام کو دوسرے مذاہب سے ممیز کر دیتی ہیں۔ وہ اس گئی گذری حالت میں بھی مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ایسی کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ کہ سنجیدہ مسلمانوں میں سے ایک نے بھی کسی مذہب یا اُس کے بانی کی شان میں گستاخی کی ہو۔ اس کے برخلاف غیر مسلم اقوام میں اس قسم کے انسانیت سوز مظاہروں کی بے شمار مثالیں پائی جاتی ہیں۔ جس کی ظاہر وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے مذاہب میں اخلاقی تعلیم کا فقدان ہے۔ وہ اپنے متبعین کو اخلاقی ناشائستگیوں سے روکنے کے قابل نہیں"۔

ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سنجیدہ مسلمان تھے یا نہیں۔ کیا کتاب "ستیارتھ کا چھنال" کا مصنف سنجیدہ مسلمان تھا یا نہیں۔ اور کیا پانی پت کا خواجہ غلام الحسنین سنجیدہ مسلمان ہے یا نہیں۔ چونکہ یہ امر تو ظاہر ہے۔ کہ ان اصحاب نے اپنی تحریروں سے مختلف مذاہب کے پیروؤں کے دلوں کو چھلنی کیا ہے۔ اگر ان تمام سوالات کا جواب نفی میں ہے۔ تو اسی طرح تو دیگر اسلام کے مصنفوں کے متعلق جو فی الواقع دیگر مذاہب کے بزرگوں کی سوانح

کرتے ہیں۔ یہی بات کیوں درست نہیں۔ کہ وہ بھی اس مذہب کے سنجیدہ پیروؤں میں سے ہیں۔ ان کی غیر سنجیدگی کی وجہ سے یہ کیوں قرار دیا جائے کہ ان مذاہب میں اخلاقی تعلیم کا فقدان ہے وہ اپنے متبعین کو اخلاقی ناشائستگیوں سے روکنے کے قابل نہیں۔“

اور اگر یہ فتوےٰ درست ہے تو پھر اسلام کے متعلق بھی یہی بات کیوں نہ کہی جاوے۔ کاش ہمارا ہمعصر

ہرچہ برخود میسندی بردیگراں میسند

کے اصول کا قائل ہوتا ؛

کوئٹہ میں زلزلہ کیوں آیا؟

مختلف مذاہب کے ماننے والوں کی طرف سے مندرجہ عنوان سوال کا جواب مختلف طریق پر دیا گیا ہے لیکن ایک مسلمان عالم مسمی صوفی محمد عالم خادم مسجد جامع اہل حدیث میانہ پورہ سیالکوٹ نے اس کی جو وجہ دی ہے۔ وہ نہایت سنسنی خیز اور عجیب ہے۔ آپ معاصر اہلحدیث مورخہ ۱۶ راگست میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

”ہر برے کام میں اہل کوئٹہ تمام حدود سے تجاوز کر گئے تھے۔ شرم وحیا، عفت وعصمت امانت ودیانت۔ رحم وشفقت۔ عدل وانصاف سے ان لوگوں کے ذہن خالی ہو چکے تھے۔ مگر ان کی بجائے سینما اور تماشہ گھر آباد ہو رہے تھے۔ مسجدیں ویران اور بے آباد ہو رہی تھیں۔ اور ان سب سے بڑھ کر زنا۔ لواطت۔ شراب نوشی۔ قمار بازی۔ دھوکہ۔ مکر۔ فریب جور وظلم۔ شرک والحاد ان لوگوں کی زندگیوں کے پروگرام میں جزو لاینفک کا درجہ حاصل کر چکے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خدا کے عذاب نے اس سرزمین کو عبرت کے لئے منتخب کیا۔ اور اس کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ تاکہ اس کے دیکھنے اور سننے والے خدا کی نافرمانیوں سے باز رہ کر مطیعانہ زندگیاں بسر کریں۔“

چونکہ مولانا نے اس میں مسجدوں کی ویرانی کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس لئے صاف ظاہر ہے۔ کہ جس حالت کا آپ نے نقشہ کھینچا ہے۔ وہ وہاں کے مسلمانوں کی ہوگی۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ گناہوں کی اس خوفناک حالت میں جو مولانا نے کھینچی ہے۔ کہاں تک صداقت ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اگر اسے درست بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تو آٹے کے ساتھ گھن بھی کیوں پس گیا۔ کیونکہ کوئٹہ کے سارے کے سارے باشندے تو بدکار اور گنہگار نہ تھے۔

پھر مولانا اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ یورپ کے بعض شہروں میں بھی کوئٹہ سے زیادہ فحش اور بدکار آباد ہیں۔ اور خاص کر لندن میں حملہ عیوب کوئٹہ سے کئی گنا زیادہ ہیں۔ تو پیرس یا لندن سے زیادہ اس کا مستوجب کوئی اور علاقہ نہ تھا۔“

لکھتے ہیں۔ کہ ”خدا تعالیٰ نے جب دنیا میں نافرمانوں کو سزا دینی چاہتا ہے۔ تو ان بستیوں میں سے جس کو چاہتا ہے۔ ہلاک کر دیتا ہے۔ تاکہ دوسروں کو وہاں سے عبرت حاصل ہو۔“ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا خدا انتخاب کرتے وقت ایسی بستیوں کے پاپوں کی وسعت کا خیال رکھتا ہے؟ یا یونہی اندھا دھند لاٹری کی طرح جس کا نام نکل آیا اسے تباہ کر کے دکھلایا۔ اور گناہوں کی بہتات تباہی کا موجب ہوتی ہے۔ تو مولانا کے اپنے خیال کے مطابق یورپ کے کئی شہروں میں سے کوئی گرا جانا چاہیئے تھا۔ جس میں کہ کوئٹہ سے کئی گنا زیادہ گناہ ہوتے ہیں۔ غریب کوئٹہ پر ہی ایسی نظر قہر کیوں ہوئی۔ اور وہ بھی محض مسلمانوں کے گناہوں کی وجہ سے ہو۔ دیکھیں مولانا صاحب یا کوئی صاحب اس کا جواب دیتے ہیں؟

ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں کی حق تلفی

ریاست حیدرآباد دکن کا حکمران اگرچہ مسلمان ہے۔ لیکن اس کی آبادی کا ۹۲ فیصدی حصہ ہندوؤں پر مشتمل ہے۔ یعنی حیدرآباد کے خزانہ اگر کسی قوم کے گاڑھے پسینہ کی کمائی سے زیادہ تر بھرتا ہے۔ تو وہ ہندو ہیں۔ لیکن ان غریبوں کے ساتھ حکومت کی طرف سے کس طرح سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا جاتا ہے۔ وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ جہاں مسلمان جن کی آبادی ریاست میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ گورنمنٹ کے ماتحت بڑے سے بڑے اور اکثر عہدوں پر متمکن ہیں۔ وہاں غریب ہندوؤں کو چند ادنےٰ آسامیاں دے کر ہی ٹرخا دیا جاتا ہے۔ اب اس ریاست کے ہندوؤں نے تنگ آ کر مہاراجہ سرکشن پرشاد۔ صدر ایگزیکٹو کونسل کی خدمت میں ایک میموریل بھیجا ہے۔ کہ یا تو ان کو آبادی کے لحاظ سے ریاست میں ملازمتیں دی جائیں۔ یا کھلے مقابلہ کے ذریعے۔ اگر ان دونوں طریقوں میں سے کوئی بھی منظور نہ ہو۔ تو برطانوی ہند میں جو دستور ہے۔ اس کے مطابق عمل کیا جائے۔“

کیسی معقول درخواست ہے۔ لیکن ہمیں امید نہیں پڑتی۔ کہ غریب ہندوؤں کی شنوائی ہو۔ کیونکہ جو قوم زندہ ہوتی ہے۔ شنوائی اسی کی ہوا کرتی ہے۔ ہندوؤں میں ابھی وہ جان نظر نہیں آتی۔ جو کہ مطالبے منظور کرایا کرتی ہے کاش ہندو ایسی ریاستوں میں بھی متحد ہونا سیکھیں۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ چونکہ ہندوؤں میں باہمی اتحاد نہیں۔ اس لئے والئے ریاست کو ان کے ساتھ من مانی بے انصافی کرنی چاہیئے؛

کہاں ہیں وہ مسلمان۔ جو پنجاب میں آئے دن یہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ انہیں ملازمتوں۔ کونسلوں کمیٹیوں۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں۔ غرضیکہ ہر ایک شعبہ حکومت میں آبادی کی بناء پر حصہ ملنا چاہیئے۔ وہ حیدرآباد کی مسلم ریاست کے لئے بھی اس اصول کی حمایت کیوں نہیں کرتے۔ کیا وہ سمجھتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ اور ہندو ریاستوں میں تو آبادی کی بناء پر حصہ کا اصول ہونا چاہیئے۔ اور مسلم ریاستوں میں اس سے الٹ۔ اگر یہ بات ہے۔ تب بھی انہیں کھلے الفاظ میں ایسا کہہ دینا چاہیئے۔ تاکہ دنیا کو معلوم تو ہو سکے۔ کہ مسلمانوں کے عدل وانصاف کے معیار کیسے ہیں؟

مرزا غلام احمد کی تمام آریوں کو گالی

اپنے خطبہ کے دوران میں مرزا محمود نے ایک عجیب بات کہی ہے۔ وہ یہ۔ کہ آپ نے فرمایا:۔

”ہم نے عدالت میں بھی ثابت کر دیا تھا۔ اور مسیح موعود ...... کی تحریرات سے نکال کر دکھا دیا تھا۔ کہ لکھتے ہیں۔ کہ ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائیوں میں اعلےٰ درجہ کے شریف لوگ موجود ہیں۔ میں انہیں برا نہیں کہتا۔ میں بعض دفعہ سخت الفاظ ان لوگوں کی تنبیہ کے لئے استعمال کرتا ہوں۔ جنہوں نے گالیوں میں ابتدا کی۔“

عیسائیوں اور سکھوں کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ آریوں اور ہندوؤں کو تو مرزا صاحب نے بطور جماعت کے سخت ترین گالیاں دی ہیں۔ چنانچہ ہم ذیل میں ایک نمونہ درج کرتے ہیں:۔

”آریہ قوم میں اس بات کا ثبوت ملنا مشکل ہے۔ کہ کوئی آریہ صاحب بیرج داتا کی طفیل سے ہیں۔ ...... کیونکہ جب کہ نیوگ کئی لاکھ برس سے چلا آتا ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر ہم نیوگ کی پیدائش کا بہت ہی کم عدد رکھیں۔ تاہم نصف کے قریب تو نیوگ کی اولاد تو ضرور ہو گی؛“

(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۰۶)

ہم مرزا محمود صاحب سے ہی پوچھتے ہیں کہ کیا مرزا صاحب نے اس تحریر میں صرف ان لوگوں کے لئے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کہ جنہوں نے انہیں گالیاں دینے میں ابتدا کی تھی۔ یا ساری قوم کی قوم کو گالی دے ڈالی ہے۔

تمہیں انصاف سے کہدو نکالا کس نے شر پہلے

بعض مسلمانوں کی افسوسناک حرکت

اگرچہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کی تحریروں سے آریہ سماجیوں کی شدید ترین دلآزاری ہوتی رہی ہے۔ اور باوجود اس بات کے کہ جب کبھی کسی مسلمان کی تحریر کی وجہ سے آریوں کی دلآزاری ہوتی ہے۔ تو مرزائی عموماً مسلمانوں کی ہی حمایت کیا کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم [illegible] کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ ہم نے لاہور میں بارہا دیکھا ہے۔ کہ گلیوں میں مسلمان لڑکے بڑی اونچی آواز سے ایک نہایت دلآزار پنجابی نظم گایا کرتے ہیں۔ جس کا پہلا مصرعہ اس طرح پر ہے:۔

”مرزا قادیاں والیا۔ تیری ...... نے دیوا بالیا“

یہ پنجابی نظم واقعی سخت دلآزار اور فحش ہے۔ ہماری پختہ رائے ہے۔ کہ جس شخص نے یہ نظم لکھی ہے۔ اس نے اپنی جماعت اور مذہب کی کوئی خدمت نہیں کی۔ کیونکہ کسی شخص کو گالیاں دینے سے مذہب کی ترقی نہیں ہوا کرتی۔ اس کے لئے تو دلائل اور اسوہ حسنہ کی ضرورت ہے۔ ہم زعمائے مسلم خصوصاً احراری لیڈروں سے بڑے زور کے ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ انہیں ایسے غیر ذمہ دار اشخاص کو ایسی حرکات سے روک دینا چاہیئے؛

کیا مرزا محمود نے بھی وہی جرم نہیں کیا

قادیانی معاصر الفضل مورخہ ۲۰ راگست میں مرزا محمود احمد خلیفہ قادیانی کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے۔ جس کے دوران میں آپ نے اس بات کی شکایت کرتے ہوئے۔ کہ گورنمنٹ احراریوں اور مرزائیوں کے ساتھ یکساں سلوک نہیں کرتی۔ لکھا ہے کہ احراریوں کی طرف سے سینکڑوں ٹریکٹ اور اشتہار شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں مرزا غلام احمد قادیانی کے اس حوالہ کو درج کر کے مسلمانوں کو اشتعال دلایا گیا ہے۔ کہ مسلمان ذریۃ البغایا یعنی کنجنیوں کی اولاد یا حرامزادے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ نے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ دوسری طرف جب ایک احمدی قاضی محمد یوسف نے ایک کتاب لکھی جس میں شیعوں کی کتب میں سے حوالہ جات دے کر ثابت کیا گیا تھا۔ کہ شیعہ لوگ سنیوں کو حرامزادہ قرار دیتے ہیں۔ تو گورنمنٹ نے اس کتاب کو ضبط کر لیا۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ شکایت کہاں تک بجا ہے۔

لیکن ایک بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی وہ یہ کہ اگر قاضی صاحب کی کتاب اس وجہ سے ضبط کی گئی تھی۔ کہ اس میں یہ لکھا تھا کہ شیعہ لوگ سنیوں کو ...... کہتے ہیں۔ تو اس جرم کا ارتکاب خود خلیفہ صاحب نے ایک دو دفعہ نہیں بلکہ بار بار وہی الفاظ دہرا کر کیا ہے کیا کوئی قانون داں صاحب اس بات پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ کیا ایسی حالت میں جرم کا ارتکاب ہوتا ہے۔ یا نہیں؛

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شری کرشن اور آریہ سماج

(از شری مہاشہ سنت رام جی اچھانی مدیر یانار راولپنڈی)

مہاپرش قوم کی ندا ہوتے ہیں۔ ان کے جیون کی شکھشا پر وہ گمنامی سے ادا کر کے قومیں ترقی سے نکل کر بام ترقی پر چڑھ جاتی ہیں۔ اور دنیا میں اپنا اور اپنے بزرگوں کا نام روشن کر جاتی ہیں اس کے برخلاف جو قومیں اپنے بزرگوں کا ادا کرنا نہ کر کے ان کے جیون پر لانچھن لگانے کی کوشش کرتی ہیں۔ وہ تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ اور صدیوں تک ابھر نہیں سکتی ہیں۔

ہندو جاتی اس وقت دنیا کی پراچین تم جاتیوں میں سے ہے۔ اس کا اتہاس بڑا شاندار ہے۔ اس قوم میں رام جیسے پتر ہی بھگت کرشن جیسے نیتی پلن نلا سعزہ ارجن جیسے بلوان بھیشم جیسے برہمچاری شنکر جیسے دگوج۔ سیوا جی اور پرتاپ جیسے یودھا دیانند جیسے ریفارمر۔ مہاتما جیسے دھن کے گذرے ہیں۔ ان مہاتماؤں میں سے اگر ایک بھی کسی دوسرے ملک میں پیدا ہوتا تو اس ملک کی تواریخ ہی اور ہوتی۔ لیکن ایسے نلا سعزوں۔ دوالوں۔ بہادروں۔ دھرماتماؤں کے ہوتے ہوئے بھی ہندو جاتی آج دنیا کی قوموں کی دوڑ میں سب سے پیچھے ہے۔ اس کا کارن؟

کارن اور بھی بہت سے ہوں گے۔ لیکن بڑا بھاری کارن یہ ہے۔ کہ ہندوؤں نے ابھی تک۔ باوجود ٹھوکریں کھانے کے اپنے بزرگوں کی قدر کرنا نہیں سیکھا۔ دوسرے ملکوں میں اگر کوئی آدمی کسی نیچ گھرانے۔ نردھن کل۔ یا گمنام ماتا پتا کے گھر پیدا ہوتا ہے۔ اور اپنی بدھی یا زور بازو سے کوئی اچھا کام کرے یا قوم کی خدمت کر کے نام پیدا کرے تب تو اس ملک کے لوگ اس کے غریب ماتا پتا۔ نیچ گھرانے یا نردھن کل کو بھول جاتے ہیں۔ اور اس کا اندازہ اس کے کام۔ اس کی عقل یا اس کی ملکی خدمات سے لگاتے ہیں۔ لارڈ کلائیو کون تھا۔ یہ کس سے پیدا ہوا ہے۔ لیکن آج کسی انگریز سے اس کی بابت پوچھو اس کا نام لیتے ہی سر جھکا دیگا۔

لیکن ہندو جاتی کا بابا آدم ہی نرالا ہے۔ اگر کوئی نیچ کل میں اتپن ہوتا ہے۔ تو وہ ہزار نیک کام کرے نیچ ہی رہے گا۔ اور اگر کوئی اونچی کل میں بھی پیدا ہو۔ اچھے کام کرے۔ قوم کی خدمت کرے تو بھی ہندوؤں کی یہ کوشش ہوگی۔ کہ اس کے خاندان کو نیچا ثابت کیا جائے۔ اور اگر خاندان نیچا ثابت نہ ہو سکے۔ تو پھر اس خاص بیکتی کے جیون پر ڈھونڈ ڈھونڈ کر لانچھن لگائے جائیں۔ اس کو بدنام کیا جائے اور ہر طرح سے اس کو رسوا کرنے کی کوشش کیجائے۔ بھگوان بدھ کو بدنام کرنے کے لئے ایک عورت کے پیٹ پر کپڑا باندھ کر پیش کیا گیا۔ کہ اس کو بھگوان سے حمل ہے۔ بھگوان رام کی ماتا کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور لنگ اور گھوڑے کے فرضی افسانے گھڑے گئے۔ بھگوان وید ویاس کے متعلق مشہور کیا گیا۔ کہ پوہان کرتا وبھچار سے پیدا ہوئے۔ بھگت کبیر کو بدنام کرنے کے لئے ان کے گھر ایک نزاری بھیجی گئی۔ اور باہر شور ڈالا گیا کہ یہ کبیر کی داشتہ ہے غرضیکہ جتنے بھی ہندو جاتی کے محسن ہوئے اس بدبخت قوم نے ان کے اپکاروں کا بدلہ ان کو بدنام کر کے دیا۔ یہ ناشکراپن کی انتہا ہے۔ کرتگھنتا کی پھل کاٹنا ہے۔

شاستروں میں کہا گیا ہے:۔

ब्रह्मघ्ने च सुरापे च चौरे भग्नव्रते तथा।
निष्कृतिर्विहिता सद्भिः कृतघ्ने नास्ति निष्कृतिः॥

برہم ہتیا۔ شراب پینا۔ چوری کرنا۔ نیم بھنگ کرنا۔ اور ستیا تھا کرنا سب کے لئے پرائشچت ہے لیکن کرتگھنتا کے دوش سے تباہ ہوئی۔ اور روز بروز برباد ہوتی چلی جاتی ہے۔

آج جنم اشٹمی کا تیوہار ہے۔ مہاتما۔ یوگی راج شری کرشن چندر جی کے پوتر جیون سے کون ناواقف ہے۔ مریادا پرشوتم بھگوان رام اور یوگی راج بھگوان کرشن ہندو جاتی کے پران ہیں۔ ان کو ہندو جاتی سے علیٰحدہ کر دو۔ ہندو جاتی کے پران علیٰحدہ ہو جائیں گے۔ غنیمت تھا۔ اگر مہاتما یوگی راج کرشن ہی اس دست برد سے بچ جاتے لیکن بھگوان کرشن کے جتنے اپکار ہندو جاتی پر زیادہ ہیں اتنا ہی زیادہ ان کو بدنام کیا گیا۔ بھینس کی ہتیا۔ استری ہتیا۔ شراب پینا۔ غیر عورتوں کے ساتھ ناچ کیا کے ساتھ وبھچار۔ چوری۔ غرضیکہ کوئی بھی ایسا دوش یا کلنک نہیں۔ جو اس پروپکاری مہاتما کے جیون پر نہ لگایا گیا ہو۔ بھاگوت سے ایک حصہ نکال کر "پریم ساگر" کے روپ میں علیٰحدہ چھپوایا گیا ہے یہ انگریز افسروں نے جو کہ ہندی پڑھتے ہیں کورس میں داخل ہے جس وقت وہ راوداد کرشن کے نقشوں کو اس کتاب میں سے پڑھتے ہیں۔ تو شرم اور غصہ سے سر نیچے جھکا کر منہ میں انگلیاں دبا لیتے ہیں۔ اور ایسے مہاتما کی اتنی بے عزتی۔ لیکن ہم کس کو دوش دیں۔ دیکھتا ہیں ہمارے ہی بھائیوں نے اس بدقسمت بھارت ورش میں لکھی اور چھپوائی ہیں۔ اور یہ بھی نہیں کہ وہ لوگ اس پر شرمندہ ہوں۔ بلکہ اپنی ان سیاہ کرتوتوں پر نادم ہونے کی بجائے ان کو ڈیفنڈ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میرے سامنے اس وقت سناتن دھرم مہا اپدیشک مادھو آچاریہ کی تازہ تصنیف "پوران دگدرشن" پڑی ہے۔ اس میں علاوہ دیگر باتوں کے مہاتما کرشن کے جیون پر لگائے گئے کلنکوں کو ٹھیک ثابت کر کے ان کو ڈیفنڈ کرنے کی کوشش کی گئی ہے مادھو آچاریہ تحریر فرماتے ہیں۔

"پارے کی ماندی کے ذریعہ کھینچنے کی طاقت ہو جانے کے بعد یوگی کو کسی عورت سے میتھن کر کے ویریہ سکھت ہو جانے پر اسے الٹ کر جائیں کھینچنے کا ابھیاس کرنا پڑتا ہے۔ تب وہ اس لائق ہو جاتا ہے۔ کہ یدی سینکڑوں عورتیں بھی اس کے ساتھ باری باری لگاتار بھوگ کرتی رہیں۔ تب بھی وہ سکھت نہیں ہو سکتا۔ یہی یوگ شاستروکت گرہن میں سینم کرنے کا اصلی راز ہے۔ یہی اندری وجے کا سادھن ہے۔ اس طرح بھگوان کو یوگی راج ماننے پر بھی راس لیلا کا نہ اندری وجے بھی ہو سکتا ہے۔"

(پوران دگدرشن صفحہ ۳۸۱ و ۳۸۲)

جب اپنا دوان ایسا لکھ سکتا ہے تو دوسرے کا کیا کہنا۔ اسی لئے جب عیسائی پادری ان واقعات کو بیان کرتے تھے۔ تو ہندو ہر جگہ مباحثوں میں منہ کی کھاتے تھے۔

رشی دیانند نے جب پرچار شروع کیا۔ تو انہوں نے ہندوؤں کی اس کمزوری کو فوراً بھانپ لیا۔ کہ اپنے بزرگوں کی نندا کر کے ہندو جاتی گر گئی ہے۔ اس لئے انہوں نے سب سے پہلے اس طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ اور ہندوؤں کو سمجھایا۔ کہ ہمارے پراچین بزرگ بڑے اونچے اور اعلیٰ کیریکٹر کے مالک تھے۔ ان کی نندا پورانوں میں کی گئی ہے۔ کرشن مہاراج کے متعلق انہوں نے یہ لکھا ہے

"دیکھو شری کرشن کا چرتر مہابھارت میں اتی اتم ہے۔ ان کا گن کرم سوبھاؤ اور چرتر آپت پرشوں کے سدرش ہے۔ جن میں کوئی ادھرم کا آچرن انہوں نے نہیں کیا۔ شری کرشن کے سدرش پراکرم آپ لوگوں میں کیوں نہیں آتا۔ شری کرشن جی ایک مہتا پرش تھے۔ پرنتو بھاگوت میں ان پر سب پرکار کے دوش لگا کر درگنوں کا بازار گرم کر رکھا ہے۔"

(رپورٹ کے دیاکھیان)

اس طرح رشی دیانند نے ہندو جاتی کو اپنے مہاپرشوں کی قدر کرنا سکھایا۔ اور رام کرشن آدی مہاتماؤں پر جو لانچھن سوارتھی لوگوں نے لگائے تھے۔ ان کو دور کر دکھایا۔ رشی دیانند کے ویدک شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے ایک پاکٹ شری کرشن چرتر لکھا جس میں انہوں نے عیسائی پادریوں کی طرف سے کرشن چرتر پر کیے گئے اعتراضات کا مفصل جواب دیا۔ اس کے بعد بھگوان کرشن کا جیون ایک وشیش بھگت کی درشٹی سے مہاشہ ملک راج آنند نے لکھا۔ اور اب آخری اور سب سے بہتر جیون پنڈت چموپتی جی نے "شری کرشن" نامی کتاب میں لکھا ہے۔ جو کہ اپنی نظیر آپ ہے آریہ سماجی اور سناتن دھرمی دوانوں نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔

غرضیکہ آریہ سماج کے ہندو جاتی پر جہاں اور بہت سے اپکار ہیں۔ وہاں سب سے بڑا اپکار یہ ہے کہ اس نے مہاتماؤں کے جیون پر جو لوگوں نے لگائے تھے لانچھنوں کو دور کر کے ان کے جیون کو شدھ اور پوتر روپ میں جنتا کے سامنے رکھا ہے۔ اور اب کسی کو ہمت نہیں ہے۔ کہ وہ ہمارے بزرگوں کے جیون پر لانچھن لگائے۔ اور جو لگاتا بھی ہے۔ وہ منہ کی کھاتا ہے۔

کشمیر میں پادری جانسن نے مہاراجہ کے دربار میں مورکھتا سے ہندو پنڈتوں کو چیلنج دیا۔ اتفاق سے یہ خبر سوامی پنڈت گرودت شرما پہنچ گئے۔ اور پادری جانسن کو وہ چنے چبوائے۔ کہ بیچارا نام و نشان لے گیا۔ اسی طرح سے جس جگہ بھی کوئی ہمارے بزرگوں پر اعتراضات کرتا ہے۔ ہم رشی دیانند کی دکھلائی گئی روشنی سے اس کا ایسا بند توڑ جواب دیکر اس کے منہ پر تالا لگا سکتے ہیں۔

اس اپکار کے لئے ہم رشی دیانند اور آریہ سماج

ہندی ورن مالا چارٹ

جو بڑے بڑے لکڑی کے حرفوں میں ۳۰×۲۰ سائز پر چھاپا گیا ہے۔ اس کو دیوار پر لٹکا ہوا دیکھ کر بچے آسانی سے ہندی کے حروف سیکھ سکتے ہیں

ہر ایک سکول اور کنیا پاٹھ شالاؤں کے منتظمان

کو کافی تعداد میں منگا کر ہر ایک بچے کو دینا چاہئے
قیمت فی ۲ ایک۔ درجن ...
پیشگی آنے پر ڈاک خرچ معاف

منیجر آریہ ساہتیہ مندر
لاہور

بنگال میں ایک آریہ پردہان کا مسلمانوں کے ہاتھوں قتل

مفصل حالات

(از شری ہرگوبند جی گپتا پردہان سنتری آریہ پرتی ندھی سبھا بنگال آسام)

ناظرین نے اخبارات میں یہ پڑھا ہوگا۔ کہ گذشتہ بدھ وار ۳۱ کی رات کو کچھ مسلمان آشا یوروٹ شری پنالال جی پردہان آریہ سماج تیلینی پاڑہ نتھا ان کی دھرم پتنی پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس سے پنالال جی کو پرانوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اور ان کی دھرم پتنی کا دایاں ہاتھ کٹ گیا۔ اس نوشنش کاریہ کی کس کا دل نندا نہ کرے گا۔

میرے وچار میں کیا ہندو۔ کیا آریہ سماجی سبھی کو اس کاریہ کی گھور نندا کرنی چاہیئے۔ پنالال جی آریہ سماج پر تکھیہ کاریہ کرتاؤں میں سے تھے۔ آپ ہندوؤں کے جتوں کی رکشا کے لئے سدا اگرسر رہا کرتے تھے ہندو بھائیوں کو اپنے چت میں یہ وچار نہ لانا چاہیئے۔ کیا ہوا۔ ایک آریہ سماجی کی ہی تو ہتیا ہوئی۔ ہندو بھائیوں کو یہ سدا یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر آج آریہ سماج بھارت ورش میں نہ ہوتا۔ تو ہندوؤں کا کہیں پتہ بھی نہ لگتا۔

گذشتہ اتوار کو میں شری پردہان دیدیوت جی پردہان آریہ پرتی ندھی سبھا بہار اور پنڈت سکھدیو جی اوپادھیائے کو ساتھ لے کر اس ادکھ مرتیو کے بارے میں جانچ کرنے کے لئے تیلینی پاڑہ میں گیا تھا۔ وہاں جاکر مجھے کچھ ساتھی بھائیوں سے ملنے کا موقعہ ملا۔ ان سب سے ملکر وہاں کی ستھتی کا ادھین کیا۔ اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ وہاں کے مسلمانوں کا آریہ سماج سے پرانا دھارمک حسد چلا آتا تھا۔ پنالال ان کی آنکھوں میں کھٹکا کرتے تھے۔ اگر کبھی ہمارے ہندو بھائیوں سے مسلمانوں کی لڑائی ہو جاتی۔ تو اس وقت ہندو بھائی بھی پنالال سے مدد کی امید رکھتے تھے۔ اور آریہ سماج کے تو وہ پردہان تھے ہی تیلینی پاڑہ گنگا کے کنارے ایک ہندوؤں کا مندر بنا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ کی جگہ کو مسلمان لوگ چھڑوانے کی بہت دنوں سے کوشش کر رہے تھے۔ لیکن یہ پنالال کا ہی حوصلہ تھا۔ اور ہندوؤں کی اچھیا پر ہی شری پنالال کے حوصلہ سے ہی پوری ہوئی۔

میرا مطلب کہنے کا یہ ہے۔ کہ تیلینی پاڑہ میں شری پنالال ہندوؤں اور آریہ سماجی دونوں کے ہی پیارے تھے۔ جب اندھیرے کی رات کے وقت دیوار پھاند کر اور نقب لگا کر چار مسلمان آئے۔ اور پنالال کے گھر میں گھس گئے۔ استری نے اپنے پتی کی رکھشا کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تو اس ابلا کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اور سونے چاندی کے زیور اتار کر لے گئے۔ شری پنالال کے شریر پر تلوار کے ۲۹ کاری زخم تھے۔

رات کے دو تین بجے کے قریب تھانے میں خبر دی گئی۔ صبح چھ بجے تمام آفیسر آئے۔ اور اس کا بیان لیا۔ بیان لکھا گیا۔ بیان میں اس نے تمام واقعہ کا بیان کیا۔ اور ان مسلمانوں کو پہچانا۔ جنہوں نے ان پر وار کیا تھا۔ اس کے مطابق چار مسلمان پکڑے گئے۔ اور ان میں سے ایک ضمانت پر چھوڑ دیا گیا۔ تیلینی پاڑہ کے آریہ بھائیوں سے یہ پتہ لگا۔ کہ وہاں کے آنریری مجسٹریٹ نے بڑی کوشش سے کام کیا۔ اسی کی کوشش کا یہ نتیجہ تھا۔ کہ تمام افسر ایکدم وقت پر آپہنچے ہوئے تھے۔ وہ یردار بدھ دوپہر دو بجے پنالال کی مرتیو ہو گئی۔ اور استری ہسپتال میں بحال ہو رہی ہے۔ پوسٹ مارٹم کرنے کے بعد ... دھرمیوں نے ملکر داہ کرم سنسکار کیا۔ اس گھٹنا سے سارے ہندو اور آریہ سماجیوں کو ساودھان ہو جانا چاہیئے۔ آئے دن اسی طرح کے قتل اس بات کو ثابت کرتے ہیں۔ کہ ہم نربل ہیں۔ اگر ہم خود سنگھٹت اور بلشالی ہوں۔ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ اس پرکار ہتیاؤں سے ہمیں اپنے کرم ویروں کو اپنے ہاتھ سے کھونا پڑے۔ میں آریہ پرتی ندھی سبھا بنگال آسام پردہان منتری کے ناطے تمام بنگال آسام کی آریہ سماجوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کیس میں زیادہ سے زیادہ چندہ دکھائیں۔ اور دل کھول کر تن من دھن سے مدد کریں۔ جس سے کہ ان آتتائیوں کو اچت ڈنڈ ملے۔ اور بھوشیہ میں اس طرح کی کوئی گھٹنا نہ ہو۔

تیلینی پاڑہ کے آریہ اور ہندو بھائیوں سے میرا سانورودھ نویدن ہے کہ وہ اس وقت ایک ہو جاویں آپس کے بھید بھاؤ مٹا دیں۔ ایسا نہ ہو کہ کل اسی پرکار کی اور کوئی دُرگھٹنا ہو جائے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان دنوں منتری پنالال کا ان مسلمانوں سے کچھ سنگھاد سمپتی کا مقدمہ بھی چل رہا تھا۔ یہ مقدمہ بھی شری پنالال کے پران ہرن کا کارن بنا ہے بہت ممکن ہے۔ یہ بھی ایک کارن اس وقت بنا ہو۔ کچھ بھی ہو ادھیکاری ورگ سے بھی میرا سانورودھ نویدن ہے۔ کہ وہ اس معاملے کو اچھی طرح سے کھوج کر اصلیت کا پتہ لگائیں۔ اور قاتلوں کو معقول سزا دیں۔

تمام آریہ ہندو بھائیوں اور اخبارات کو اس مرتیو پر شوک پرکاشت کرنا چاہیئے اور شری ... کے پریوار کے ساتھ سہانوبھوتی پرکاش کرتے ہوئے ان کی دونگت آتما کے لئے پرماتما سے شانتی کی پرارتھنا کرنی چاہیئے۔

کیا مُردہ بچوں کو جلانا چاہیئے یا گاڑنا

ایک ضروری پرشن

ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر! آپ کی سیوا میں ایک پرشن لکھا جاتا ہے۔ کوئی سجن اس پر روشنی ڈالیں تو پرشن بمعہ اُتر "آریہ مسافر" میں شائع کر کے کرتارتھ کریں :-

کیا دو سال سے کم عمر کے بچے کا داہ سنسکار کرنا چاہیئے۔ یا زمین میں گاڑ دینا چاہیئے؟ یدی اُتر [illegible] ویدوا کیہ کے مطابق انتخاب میں ہو تو ارتھ مع سمرتی پنڈت چندر منی ودیا النکار کرت جو کہ آریہ سماج کے سدھانتوں کے مطابق لکھی گئی ہے۔ اور جس کی بھومکا میں شری پنڈت جی مہاراج "یہ بھاشیہ پرسے رشی کے شلوکا رتھ وچار اور ٹھیک رکھتے ہوئے ادھار پر تیار کیا ہے" اس میں شری پنڈت جی کا مندرجہ ذیل شلوک دینے کا کیا پریوجن ہے۔

[illegible] ॥ ...

دو ورش سے کم عمر کا بچہ یدی مر جائے۔ تو بندھو لوگ اسے النکرت کر کے اسی نتیجہ کے بنا لبستی سے باہر شدھ بھومی میں گاڑ دیں۔ اسی سمبندھ میں ایک شلوک یاگولکیہ سمرتی کے پرائشچت ادھیائے سے دیا جاتا ہے۔

[illegible] ॥

دو ورش سے کم عمر کا بالک مرا ہو تو اسے بھومی میں گاڑ دیویں۔ اس کا داہ کرم تتھا جل انجلی آدی اور کرم نہ کرے۔ آشا ہے اس وشے میں پرشن کا اُتر اس پتر کے پتر میں چھپوا دیں گے۔

(چمن لعل بی۔ اے ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور)

کیا آپ کمزور ہیں؟

اگر آپ جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ یا کسی بیماری کی وجہ سے جسم میں کمزوری آگئی ہے۔ یا آپ کو جریان۔ احتلام وغیرہ نے کمزور کر دیا ہے۔ یا آپ کے دل میں خون کی کمی ہے۔ معدہ و جگر کمزور ہو گئے ہیں بھوک نہیں لگتی۔ کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا تو آپ کو فوراً

مارکہ تلوار **شربت فولاد** (۱)

کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے جو طاقت کی ایک بہترین دوا ہے اور شربت کی شکل میں تیار کی گئی ہے۔ بچوں۔ بوڑھوں اور جوانوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ دل ودماغ جگر و معدہ ہر ایک عضو رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ کمزوری اور سستی رفع کر کے بدن میں طاقت اور چستی پیدا کرتی ہے۔ صرف ایک بوتل کا استعمال آپ کی طبیعت میں جوش پیدا کر دیگا۔ اور بدن میں خون صالح پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگیگا۔ پیاس بجھانا اور بھوک بڑھانا اس کا ایک خاص کرشمہ ہے۔ جسمانی کمزوری دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنانا اس کی ایک خاص صفت ہے۔ دنیاوی سختیوں کا مقابلہ کرنے کی قوت مردانگی ہمت استقلال اور جوش پیدا کرنا صرف اسی کا کام ہے۔ قابل اعتماد حکیموں۔ ڈاکٹروں اور ویدوں اور معزز ایڈیٹران اخبارات نے آزمائش کر کے نہایت تعریفی سارٹیفکیٹ دیئے ہیں مختصر دنوں کا استعمال آپ پر روشن کر دے گا۔ کہ آیورویدک ادویات کی نظیر انگریزی ادویات میں نہیں مل سکتی۔ آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے خرید کر استعمال کریں۔ نقالوں سے بچیں۔ ہمارے کارخانہ کا نام اور تلوار دیکھ کر خریدیں۔ قیمت۔ چالیس خوراک صرف ڈیڑھ روپیہ (۱/۸) ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ بنانے والے

گپتا اینڈ کمپنی مالکان چند گپت اوشدھالیہ ٹوہانہ ضلع حصار (پنجاب)

CC-0. Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی بلیٹن

ویشوا نر یجیہ خوب ہو رہے ہیں

اردھ شتابدی کے اُپ لکش میں آریہ پرتی ندھی سبھا نے ویشوانر یجیہ تجویز کیا ہے۔ اور جس کے متعلق آریہ پنڈتوں سے پدھتی بنوا کر چھپوا دی گئی ہے۔ آریہ سماجوں سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ یہ یجیہ بڑے سماروہ سے ہو رہے ہیں۔ چند ایک سماجوں کی اطلاعات درج ذیل ہیں:-

شری نگر (کشمیر)

شری پنڈت یشپال جی سدھانت النکار اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے مندرجہ ذیل سبھا سدوں کے گھر میں ویشوانر یجیہ کرایا۔ اور سبھا کی طرف سے مقررہ دکھشنا وصول کی ہے۔

(۱) شری لالہ جر نجیت لال جی	۱۰/-/-
(۲) " پرمانند جی بالا پر سنتمنی	۱/۴/-
(۳) " ڈاکٹر ستیہ کیرتی جی آریہ	۲/-/-
(۴) " پنڈت وشو دیو جی	۲/-/-
(۵) " " امر سین	۱/-/-
(۶) " " جیا لال جی	۳/۸/-
	۲۰/۱۲/-

اس کے علاوہ پنڈت جی نے وہاں سے ۴۲/۴/۔ وید پرچار اردھ شتابدی کے لئے اور جمع کئے یعنی کل ۷۰ روپے آپ نے شری نگر سے فراہم کئے۔ ابھی پنڈت پریہ ورت جی اور پنڈت ماتھر شرما جی وہاں کام کر رہے ہیں۔ وشوانر یجیہ خوب ہو رہے ہیں۔

پنڈت یشپال جی اب اپنے منڈل (جالندھر) کو چلے گئے ہیں۔ اور اب وہاں اردھ شتابدی کے سلسلہ میں کام کریں گے۔ تمام سماجوں کو ان کی سہایتا کرنی چاہیے۔

میانوالی

آریہ سماج میانوالی نے ۱۲-۸-۳۵ کو مہاشہ الیشور داس جی چشکارہ کے گھر پر ویشوانر یجیہ آرمبھ کیا۔ علاوہ اس میں ۴ روپے ۴ رشتہ داروں نے پرویت ہوا۔ جو اردھ شتابدی فنڈ میں خزانچی آریہ سماج میانوالی کے پاس جمع کرایا۔ یہ یجیہ مہاشہ رام چندر جی اُپ پردھان نے کرایا۔ اور اس کا مطلب کھول کر جنتا کو بتلایا۔ جس سے لوگوں پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔ اور اگلے ہفتہ میں دو سجنوں نے ویشوانر یجیہ کرانے کا وعدہ کیا ہے۔ (منتری)

آریہ سماج پٹھانکوٹ

منتری آریہ سماج پٹھانکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں اردھ شتابدی کے اُپ لکش میں دھن سنگرہ کا کاریہ جلدی شروع ہوگا۔ سماج کے حلقہ میں اس سلسلہ میں بڑا اُتساہ پایا جاتا ہے۔

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا میں اردھ شتابدی کا کام بڑی سرگرمی سے جاری ہے۔ دھن سنگرہ کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اس تک ۔۰۰ روپیہ تک جمع ہو جائے گا۔

آریہ سماج امرتسر

آریہ سماج امرتسر نے اردھ شتابدی کی کمیٹی بنا دی ہے۔ سبھا سد بنانا اور دھن سنگرہ کا کام آرمبھ کرنے والی ہے۔

ملتان

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر نے شری آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار اردھ شتابدی کے اُپ لکش میں ویشوانر یجیہ آرمبھ کر دیا ہے۔ ہر ایک آریہ بھائی سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے گھر میں اکت یجیہ کو کرائیں۔ اور مقررہ دان بطور دکھشنا کے سبھا کے لئے دیویں۔ اس وقت تک نمن بھائی محلہ نے اپنے اپنے گھروں میں یجیہ کرائے ہیں۔ پنڈت وشوا ناتھ جی جو ڈیرہ اسماعیل خاں میں رہتے ہیں۔ آج کل گرمیوں کی چھٹیوں کی غرض سے ملتان پدھارے ہوئے ہیں۔ چنانچہ شری پنڈت جی مہاراج ہر یجیہ پر درشن دیتے ہیں۔ آریہ سماج ان کی سیوا کے لئے بہت مشکور ہے۔

تاریخ	نام سبھا سد	رقم
۵ ۸/۳۵	لالہ رام نراین جی	۳/-/-
۶ ۸/۳۵	ملک گلاب رائے جی	۳/۸/-
۷ ۸/۳۵	لالہ سکندر لال جی	۲/۸/-
۸ ۸/۳۵	سوامی سیوا رام جی	۴/۸/-
۹ ۸/۳۵	لالہ رنجیت رائے جی	۱/۸/-
۱۰ ۸/۳۵	لالہ آسا نند جی	۲/۸/-
۱۳ ۸/۳۵	لالہ جمنا داس جی	۵/-/-
۱۴ ۸/۳۵	ٹھاکر کتور بھان جی	۱/۱۲/-
۱۵ ۸/۳۵	لالہ رتن رام جی	۱/۱۲/-

(رام نراین منتری ملتان)

اردھ شتابدی کے یجیہ شروع ہو گئے

گزشتہ ہفتہ چار روز تک متواتر توپخانہ بازار راولپنڈی میں ہر روز شام کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ویدک دھرم کا پرچار ہوتا رہا۔ آریہ سماج کے پروہت شری پنڈت برہم دت جی وید تیرتھ اپنے منوہر ویاکھیانوں سے پبلک کو آنند کرتے رہے۔ آبادی کے لحاظ سے استری پرشوں کی حاضری کافی رہتی رہی ہے۔ آخری دن یعنی ویسعار کو لوگوں نے دکھشنا بندھن کے متعلق سنتہ کا سماوہان کیا جس کا اتر پنڈت جی نے بڑی یوگتا اور دلیل سے لوگوں کو دیا۔ عام جنتا پہ اس ویاکھیان مالا کا اچھا پربھاؤ پڑا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار اس آریہ سماج کی طرف سے ویشوانر یجیہ گزشتہ سوموار یعنی ۵-۸-۳۵ سے ودھی پوروک پرارمبھ ہو چکا ہے۔ ہر روز صبح ۷ بجے سے ۸ بجے تک ایک سبھا سد کے گھر پر یجیہ ہوتا ہے۔ یجیہ آریہ سماج کے پروہت کی ادھیکشتا میں ہوتا ہے۔ جو ٹھیک سمیہ پر یجیہ پرارمبھ کرا دیتے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ محلہ آنند پورہ گوال منڈی میں مفصلہ ذیل ممبروں کے گھر پر یہ یجیہ ہوا۔ سوموار- مہتہ این۔ این موہن۔ منگلوار- لالہ جگن ناتھ جی بھنا پر بردہان۔ بدھوار- لالہ بنت رام۔ ویروار پنڈت لکھمی داس۔ شکروار- ماسٹر انوپ چند۔ سنیچر وار- بابو فقیر چند۔

یجیہ کی سماپتی پر سب سجنوں نے نیم انوسار آریہ پرتی ندھی سبھا کو دکھشنا دی۔

اتوار کو آریہ سماج میں ست سنگ باعث یجیہ نہ ہوا آئندہ ہفتہ بھی ابھی یجیہ کا سلسلہ محلہ آنند پورہ گوال منڈی میں ہی رہے گا۔ کیونکہ ابھی کافی ممبران وہاں باقی رہتے ہیں۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ سارے محلہ نواسی ممبران خصوصاً اور دیگر ممبران پوری تندہی سے یجیہ میں شامل ہو کر شوبھا کو بڑھاتے ہیں۔ اسی طرح امید ہے۔ ہر ہفتہ اس سماج کے سماچار شائع ہوا کریں گے۔

(منتری آریہ سماج راولپنڈی)

ویشوانر یجیہ کے سماچار

پنڈت تیرتھ رام جی سبھا کے اپدیشک ضلع لائلپور میں کام کرتے ہیں۔ وہ تحریر کرتے ہیں کہ پچھلے دو ہفتہ میں گوجرہ تھا ڈجکوٹ میں ویشوانر یجیہ کرائے۔ گوجرہ سے ۳۲ روپے ۱۲ ار اور ڈجکوٹ سے ۱۶ روپے ۸ ار کل ۴۹ روپیہ ۴ ار وصول کئے۔ اب وہ ۱۹ اگست کو لائلپور جا رہے ہیں اگر وہاں کے پروہت جی کو امداد کی ضرورت ہوئی تو وہاں۔ ورنہ چک جھمرہ چلے جاویں گے۔

پنڈت رام سروپ جی اپدیشک آج کل مخدوم پور سرائے سدھو کی طرف پرچار کر رہے ہیں۔ جن جن سماجوں میں پدھارے ہیں۔ انہیں پنڈت جی سے ضرور لابھ اٹھانا چاہیئے۔

شری پنڈت جے دیو جی سہنی گورو کل جہلم نے اردھ شتابدی کے کام میں سہیوگ دینا سویکار کیا ہے جس سے سبھا نے انہیں چار سو مالی رسید بکیں بھیج دی ہیں۔ نزدیک کی سماجوں سے پرارتھنا ہے کہ ان سے ضرور لابھ اٹھاویں۔

شری پنڈت بھوانی لال جی اور پنڈت پورن چند فتح گڑھ۔ دھرم کوٹ رندھاوا ہو کر نارووال پہنچے۔ سب سماجوں میں اردھ شتابدی سمبندھی کاریہ آرمبھ کروا دیئے ہیں۔ امید ہے نتیجے کے طور پر جلدی دھن سبھا کے دفتر میں آنا شروع ہو جائیگا۔ اب وہ قلعہ سوبھا سنگھ کی طرف جا رہے ہیں ایک دو دن میں سیالکوٹ پہنچ جائیں گے۔

شری پنڈت ہردیال جی لکھتے ہیں کہ انہوں نے ویشوانر یجیہ کرانے آرمبھ کر دیئے ہیں۔ کوٹ ادو میں سات یجیہ کرائے۔ اور اب وہاں مہاشہ جیتا نند جی منتری سماج اس کاریہ کو کر رہے ہیں وہاں سے یکصد روپیہ یجیوں کا آنے کی امید ہے مہاشہ جیتا نند جی نے پرتگیا کی ہے کہ وہ ضرور یکصد اکٹھا کر دیں گے۔

پنڈت ہردیال جی ۲۲ اگست سے بھکر میں کام آرمبھ کریں گے۔ اس لئے آریہ سماجوں سے نویدن ہے کہ وہ پنڈت جی سے شام کو کتھا کرائیں۔ اور صبح کے وقت یجیہ کرانے کا کاریہ لیں۔

پنڈت یشپال جی ستلک سری نگر سے ۷۰ روپے ویشوانر یجیہ کرا کر لے آتے ہیں۔

پنڈت جگن ناتھ جی نے گورودت بھون کی آریہ سبھا سدوں کے ہاں یجیہ کرائے اور ۸ روپے بھجوائے ہیں۔

پنڈت سربال جی لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے دو ہ خوشاب کرائے اور پانچ روپیہ دکھشنا پراپت ہوئی۔ اس کے بعد سبھا کے پروگرام کے مطابق گھنیال اور بھیرا ان چلے گئے۔ وہاں بھیرا ان میں منشی ویشوانر یجیہ کرائے۔ اور شری پردھان جی سے سات روپیہ دکھشنا۔ شری منتری جی سے تین روپے ۱۲ ار شری خزانچی لیکھراج جی سے

اردھ شتابدی کا ڈیپوٹیشن

سوندلا سے شملہ جاتے ہوئے ڈیپوٹیشن چند گھنٹوں کے لئے بسی پٹھاناں ریاست پٹیالہ میں ٹھہرا۔ جس سے وہاں مندرجہ ذیل دان پراپت ہوا:۔

(۱) لالہ مہر چند جی سٹیشن ماسٹر آریہ سماج کے بڑے ہی بھگت ہیں۔ آپ کا ایک سپتر ستیارتھ پرکاش پڑھا ہے۔ آپ نے بڑی شردھا سے

دان دیا .... ۱۰۱ روپیہ

علاوہ ازیں ان سجنوں نے بڑے پریم اور شردھا سے بھینٹ کی:۔

(۲) پنڈت بھگتی رام جی صراف	۵۰ روپے
(۳) لالہ ہری رام جی وکیل پردھان آریہ سماج	۵۰ "
(۴) لالہ میلا رام جی وکیل	۲۵ "
(۵) شری آریہ سماج	۲۵ "
(۶) لالہ شردھا رام جی	۱۰ "
	۲۶۱ "

بعد ازاں ڈیپوٹیشن شملہ کے لئے روانہ ہوا۔ جیسا کہ آریہ جگت کو معلوم ہو چکا ہے۔ شری آچاریہ رام دیو جی کے عزیز پرنسپل چھبیل داس جی ڈیرہ دون میں لاری کے حادثہ سے سخت مجروح ہو گئے تھے اس سلئے شری آچاریہ جی کو مجبوراً وہاں جانا پڑا باقی ڈیپوٹیشن جس میں شری رائے صاحب امرت رائے جی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اور پنڈت گیان چند جی آریہ سیواسدن تھے۔ شملہ میں ۸ اگست کو پہنچ گیا۔ شملہ کے آریہ بھائیوں نے جس جوش سے اس ڈیپوٹیشن کا سواگت کیا۔ اور جس شردھا اور اداتا سے دان دیا۔ وہ آریہ جگت کے لئے سرمایہ تھا۔ ذکر کرنا ہے شری لالہ جیتی رام جی پردھان آریہ سماج شری رائے صاحب حکومت رائے جی آپ پردھان بابو شری کرشن جی منتری تھا پنڈت ہری لال جی جائنٹ سیکرٹری [illegible] سے چل کر کے ڈیپوٹیشن میں شامل ہو کر بڑے اتساہ سے دان سنگرہ کے کام میں سہایتا دیتے رہے۔ وہاں پر آریہ سماج سعبا سدوں نے اپنی ماسک آمدنی کا نصف بھاگ اس شبھ یگیہ کے ارپن کیا۔ اور کئی سبھا سدوں نے اس سے بھی ادھک دان دیا۔

شری لالہ جگن ناتھ جی پرو پرائٹر ... اپنی شملہ کے پرسدھ دانی ہیں۔ آپ نے بڑی شردھا سے ویدبھاشیہ کے لئے ... روپے کا سنکلپ کیا۔ ...... صاحب

... کے علاوہ ان کی دھرم پتنی شریمتی ... دیوی جی نے ... سو روپیہ اپنی ... اور ... دو سو روپیہ جو کہ ان کی ... ماتا کا ان کے پاس جمع تھا ملا کر

کل ایک ہزار روپیہ آریہ نگر میں ہسپتال کے کمرہ کے لئے سنکلپ کی۔ اس طرح اس پریوار سے ۱۵۰۰ روپیہ ملا۔ ...... ۱۰۰۰ روپیہ

(۲) رائے صاحب لالہ حکومت رائے جی آپ پردھان آریہ سماج شملہ نے بڑی اداراتا پوروک دان کا سنکلپ کی ...... ۶۰۰ "

آپ آریہ سماج کے پرانے سیوک ہیں۔

(۳) لالہ شنکر رام جی آپ پہلے بھی آریہ سماج شملہ میں ۵۰۰ روپیہ کے دان سے یگیہ شالہ تعمیر کرا چکے ہیں۔ آپ نے دان دینے کا سنکلپ کیا ...... ۵۰۰ "

(۴) لالہ ہرگھ سہائی جی۔ آپ آریہ سماج کے سنجیدہ اور خاموش کارکن اور بھگت ہیں آپ نے بڑی شردھا سے ویدبھاشیہ کے لئے سنکلپ کیا .... ۵۰۰ "

(۵) بابو شری کرشن جی۔ آریہ سماج شملہ کے سرگرم منتری ہیں آپ نے بڑی شردھا سے ویدبھاشیہ کے لئے سنکلپ کیا ...... ۲۳۰ "

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل آریہ بھائیوں نے بڑے پریم اور شردھا بھگتی سے مندرجہ ذیل دان دیا:۔

ڈاکٹر بھگت رام جی	۱۵۰ "
لالہ بالو رام جی	۱۰۰ "
لالہ حقیقت رائے جی	۱۳۰ "
لالہ جیتی رام جی کپل پردھان آریہ سماج	۱۰۱ "
لالہ بھگوان داس جی	۱۰۰ "
شری گورو دت جی	۱۰۰ "
لالہ ورج دیپ جی	۱۵۰ "
ملک سوتی رام جی	۱۰۰ "
پنڈت بہاری لعل جی	۹۵ "
لالہ ٹھاکر داس جی	۵۱ "
لالہ جے رام داس جی	۵۰ "
شری ابدھیا پرشاد جی	۲۵ "
شری رام گوپال جی	۲۶ "
شری لکشمی نارائن جی	۲۵ "
لالہ کرم چند جی	۱۰ "
پنڈت ہنس راج جی	۱۰ "
کل	۲۵۳۲ "

کل میزان بسی اور شملہ سے ...... ۲۷۹۳ روپے

سوامی ششودانند جی کا سمرتی دوس

آریہ جگت کو یہ معلوم ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی سوامی ششودانند جی مہاراج کا چندن پورے دیہانت ہو گیا ہے۔ اب اس سمبندھ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بانکی پور پٹنہ کے منتری گھوشنا کرتے ہیں کہ ۲۵ اگست ۱۹۳۵ء اتوار شری پوجیہ سوامی ششودانند جی کا "سمرتی دوس" نشچت کیا گیا ہے۔ اس دن آریہ

چاروں ویدوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنیکے لئے

۱۵۰۰۰

پندرہ ہزار کا دان

آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت نے یہ کاریہ آرمبھ کر دیا

آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کو ساہو شو چندر جی سرائے ترین (مراد آباد) نے پندرہ ہزار روپیہ اس غرض سے دان دیا ہے۔ کہ وہ اس سے چاروں ویدوں کا ترجمہ رشی دیانند کی شیلی پر کر کے ہندی، اردو، انگریزی، سنسکرت اور عربی وغیرہ زبانوں میں شائع کرائے۔ ہمیں سبھا کے آرگن آریہ مترسے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ سبھا مذکور نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۵ر جولائی ۱۹۳۵ء میں یہ دان سویکار کرتے ہوئے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اور اس کام کو عملی صورت دینے کے لئے حسب ذیل اصحاب کی ایک اپ سمتی بنا دی ہے:۔

(۱) شری مہاشے مدن موہن جی سیٹھ سب جج بدایوں۔ (۲) شری ساہو شو چندر جی سرائے ترین (مراد آباد)۔ (۳) شری پنڈت کالی چرن جی شرما آریہ مسافر مراد آباد (۴) شری پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔ اے چیف جج ٹہری (گڑھوال) (۵) شری پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔ اے پریاگ (۶) شری پنڈت رام چندر جی دہلوی ایڈیٹر (میرٹھ) (۷) شری پنڈت رام دت جی ایم۔ اے ایڈووکیٹ لکھنؤ۔ (۸) شری پنڈت دھرمپال جی ودیا النکار آریہ سماج بدایوں۔

ان اصحاب کو یہ بھی ادھیکار دیا گیا ہے کہ وہ تین سے پانچ تک مزید اصحاب کو اپنے ساتھ شامل کر سکتے ہیں۔

دانی مہاشے نے دان کے ساتھ یہ شرط بھی لگائی ہے۔ کہ چھ ماس کے اندر اندر یہ کام آرمبھ کر دیا جائے سبھا نے یہ شرط بھی منظور کر لی ہے۔

ویدانشوری گیان کے متعلق انگریزی کتاب لکھوانیکا فیصلہ

ایک اور کتاب ہون یجیہ کے متعلق لکھائی جائیگی

آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کا قابل تعریف فیصلہ

آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت آگرہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۶ر جون ۱۹۳۵ء میں یہ رشتہ کہ "ویدانشوری گیان" کے متعلق ایک پستک انگریزی زبان میں لکھنے والے سجن کو ایک ہزار روپیہ بھینٹ کیا جائے۔ پیش ہو کر فیصلہ ہوا۔ کہ پنڈت رام دت جی ایم۔ اے کو ادھیکار دیا جائے کہ وہ "ویدانشوری گیان" کے متعلق پستک تیار کرا دیں۔ اور ایک ہزار روپیہ بھینٹ دیا جانا سویکار کیا جاوے۔ اور یہ خرچ سیٹھ رام گوپال جی کے دیئے ہوئے دان میں سے کیا جاوے۔

یہ بھی نشچے ہوا ہے۔ کہ خزانچی پنڈت رام دت جی اس یجنا کی روپ ریکھا ...... جس کے آدھار پر پستک تیار کرائی جائے گی۔ پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔ اے چیف جج اور پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے پریاگ کے مشورہ سے تیار کریں۔

اس کے علاوہ "یجیہ ہون" وشیک پستک انگریزی بھاشا میں لکھنے والے سجن کو پانچ سو روپیہ بھینٹ دینے کی منظوری دیئے جانے کا رشتہ پیش ہو کر نشچے ہوا۔ کہ "پرامھک پستک یجیہ" پر بھی جن درشٹی کون (دلشٹ نگاہ) سے تیار کرائی جائے۔ اور اس کام کے لئے پنڈت رام دت جی کو مقرر کیا جائے اور انہیں ادھیکار دیا جائے۔ کہ وہ اس کام کے لئے ایک ہزار روپیہ تک پرسکار میں ادا کریں۔ یہ خرچ بھی سیٹھ رام گوپال جی کے دیئے ہوئے دان میں سے کیا جاوے گا۔

جگت میں سب جگہ سادھک شوک سبھائیں ہونی چاہئیں۔ شوک پرستاؤں کی سوچنا اس سبھا کے پاس بھیجنی چاہئیں۔ اس سبھا نے سوامی جی کا سمارک بنانے کا نشچے کیا ہے۔ جس کی وستر سوچنا بعد میں گھوشنا کی جاوے گی۔

پنجاب کی تمام آریہ سماجوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ ۲۵ر اگست ۱۹۳۵ء کو سوامی جی کا سمرتی دوس اوشیہ منادیں۔ (منتری ... آریہ پرتی ندھی سبھا۔ لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اتہاس

(از شری پنڈت چموپتی جی ایم - اے لاہور)

سبھا کی ارد ھ شتابدی کے سمبندھ میں جہاں اور پروگرام تجویز ہوا تھا۔ وہاں ایک یوجنا یہ بھی ہوئی تھی۔ کہ ایک سبھا کا اتہاس تیار کیا جائے۔ یہ کام میرے سپرد ہوا۔ یہ کام بہت بڑا ہے۔ اور سبھا کے جنرل اجلاس کے بعد سے میں مکھیہ روپ سے اسی کام میں لگا ہوا ہوں ✤

سبھا کے اتہاس کے معنے ہیں رشی کے نروان کے بعد سے پنجاب میں آریہ سماج کے کام کا اتہاس۔ یہ اتہاس بڑا شاندار ہے۔ اس میں وید پرچار۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج۔ ستری شکھشا۔ دلت ادھار سماج سدھار۔ شدھی۔ گوروکل۔ سکول وغیرہ سب تحریکیں شامل ہیں۔ ہر تحریک کا اپنا ورتانت ہے۔ میں آریہ سماج کے پرانے اخبارات۔ سنستھاؤں کی رپورٹیں۔ کتابیں۔ ٹریکٹ وغیرہ سب جمع کرتا جاتا ہوں۔ اور ان کے مطالعہ سے سبھا کے اتہاس کا سالہ اکٹھا کر رہا ہوں۔

سماجوں سے ایک سرکلر واخباروں کے ذریعے پرارتھنا کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنے اپنے یہاں کا ورتانت اکٹھا کر کے بھیجدیں۔ تاکہ اس سے اتہاس کی فراہمی میں امداد لی جائے۔ جن جن مہانو بھاؤں نے سماج کے کام میں کوئی اہم خدمات انجام دی تھیں۔ ان کے حالات بھی اس اتہاس میں مناسب استھان پا سکتے ہیں۔

اخبارات کی پرانی فائلیں۔ رپورٹیں۔ کتابیں اور ٹریکٹ جتنے پراپت ہو سکے ہیں وہ پڑھے جاتے ہیں۔ اور ان کے آدھار پر اتہاس لکھا جا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں نے دورہ بھی شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ۸ اگست سے ۱۴ اگست تک میں دہلی میں رہا جہاں چاوڑی بازار کے آریہ سماج میں اپدیشوں اور لیکچروں کا سلسلہ رہا۔ وہاں اتہاس کی سامگری بھی خوب ہاتھ آئی۔ اس لئے مہاشہ شوچرن داس جی اور لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں ✤

دہلی سے میں میرٹھ چھاؤنی آیا۔ وہاں ایک دن ٹھہرا۔ ایک ویاکھیان بھی دیا۔ اور وہاں کے پرلنے اخبار "آریہ سماچار" کی فائلیں بھی حاصل کیں۔ لالہ موتی لال جی ایڈووکیٹ کی پریرنا سے یہ فائلیں پراپت ہوئیں۔ کچھ فائلیں رہ گئی ہیں۔ جو وہ بھیجدیں گے۔ آریہ سماچار رشی کے جیتے جی جاری کیا گیا تھا اس میں کئی واقعات رشی کے جیون کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔

میرٹھ سے میں ہردوار چلا گیا۔ وہاں مہاتما منشی رام جی سے ملنا تھا۔ ان کے سماج کا ریہ اور پرتی ندھی سبھا کی عمر ایک ہی ہے۔ تک بھگ تین گھنٹے ان سے ملاقات ہوئی۔ اور سبھا کے پراچین اتہاس کے دو ادھوٹے پر کاش پڑا۔

کل فیروز پور جا رہا ہوں۔ فیروز پور آریہ سماج کا پرانا کیندر ہے۔ وہاں کے یتیم خانہ سے پورا مسالہ حاصل ہونے کی امید ہے

فیروزپور کے بعد جالندھر جاؤنگا۔ اس کے بعد امرتسر کا خیال کیا ہے۔ شروع شروع میں جالندھر اور لاہور آریہ سماج کے مرکز تھے۔ جالندھر کنیا مہا ودیالیہ کا اتہاس بھی ہے اور سوامی شردھانند جی کا پرارمبھک کاریہ کشیتر ہونے کے کارن وہاں آریہ سماج کے کاریہ کا بھی ایک نہایت قیمتی باب محفوظ ہے

جانا مجھے دوسری جگہوں پر بھی ہے۔ لیکن نہ تو مجھ میں اتنی طاقت ہے اور نہ اتنا وقت ہے کہ ہر جگہ خود جا جا کر مسالہ فراہم کروں۔ آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں اور آریہ پرشوں سے پرارتھنا ہے کہ اس کام میں وہ اپنے آپ سہایتا کریں۔ مجھے مندرجہ ذیل امور کی واقفیت چاہیئے۔

(۱) آریہ سماج کی قائمی کی تاریخ۔

(۲) پرچار کے سمبندھ میں وشیش گھٹنائیں۔

(۳) گوروکل سنستھائیں۔ ان کی مختصر تاریخ۔

(۴) وشیش شاستر ارتھ اور ان کا حال۔

(۵) شدھیاں۔

(۶) دلت ادھار

(۷) وشیش سنسکار جس کے ساتھ کوئی خاص اتہاس سمبندھ ہو۔

(۸) سبھا کے کسی وبھاگ مثلاً وید پرچار۔ گوروکل۔ دلت ادھار شدھی آدی کے سلسلہ میں دی گئی وشیش سہایتا۔

(۹) انیہ دھرم والوں کے ساتھ میں یا سنگھرش کی وشیش گھٹنائیں

(۱۰) سرکار کی طرف سے سہایتا یا سنگھرش کی وشیش گھٹنائیں۔

(۱۱) وشیش پرشوں کے حالات اور فوٹو۔

جہاں میں پہنچونگا وہاں تو یہ سامگری بھی اکٹھی کرتی ہوتی۔

لیکن پہنچوں کہاں کہاں؟ شتابدی میں فقط تین چار مہینے باقی ہیں۔ اس لئے اتہاس کے لئے تو دو مہینے سے زائد عرصہ بھی نہیں ہے۔ دو ایک مہینے تو اس کے چھپنے میں بھی لگ جائیں گے۔ آریہ نر ناری اور سماجوں کے ادھیکاری اس کام میں میرا ہاتھ بٹائیں تو یش اور پنیہ کے بھاگی ہونگے۔ بزرگوں کے کارناموں کی یاد تازہ رکھنا۔ آئیوالی پیڑھیوں کے لئے ترقی کا راستہ صاف کر جاتے ہیں آؤ ہم پیتری یوجا کے اس یگیہ میں اپنی اپنی آہوتی ڈالیں ✤

فی لفظ ایک پیسہ جرمانہ

ہندوستانی زبان کو پاک رکھنے کا عجیب طریقہ

الہ آباد۔ ۱۷ اگست۔ الہ آباد میں چند صاحبان نے ہندوستانی زبان کو غیر الفاظ سے پاک رکھنے کا عجیب طریق اختیار کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر اس ایسوسی ایشن کی عمارت کے اندر کوئی شخص اپنی بول چال میں ہندوستانی میں انگریزی الفاظ کی ملاوٹ کر دے گا۔ تو اسے فی لفظ ایک پیسہ جرمانہ کیا جائے گا ✤

بہار میں شدید زلزلہ

دھنباد۔ ۱۵ اگست یہاں ۷ بجکر ۲ منٹ پر زلزلہ کے نہایت شدید جھٹکے محسوس کئے گئے زلزلے کے ساتھ گڑگڑاہٹ کی خوفناک آواز آئی لوگ اپنے گھروں سے باہر بھاگ نکلے شہر میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے ✤

پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی نئی تصنیف

یاسک یگ

مہرشی یاسک کی پستک نرکت پر اپنے ڈھنگ کی لکھی گئی انوکھی پستک ہے۔ یہ کتاب وید کے متعلق جتنی غلط فہمیاں یورپینوں نے نکالی ہیں۔ ان کے جواب کا بڑا اچھا کام دیتی ہے۔ وید میں اتہاس ماننے والے اصحاب اس کتاب کا غور سے مطالعہ کریں۔ تاکہ ان کو پتہ لگ جائے کہ وہ غلطی پر ہیں۔ اور وید میں کسی قسم کا اتہاس موجود نہیں ہے۔ قیمت ۸ مجلد ✤ پرکاشن وبھاگ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

ادھیاتم گرنتھ مالا کے دو اپور ورتن

لیکھک درشن شاستر کے پرسدھ ودوان پنڈت مکتی رام جی اپادھیائے آچاریہ گوروکل پوٹھوہار

سندھیا کے تین انگ

پرانایام۔ اگھمرشن اور منسا پرکرما منتروں کی ادھیاتم ویاکھیا چتروں سہت قیمت ۴

بھاگوت گیتا بھاشیہ

سنہری جلد خوبصورت رنگین چھپوائی۔ قیمت لاگت ماتر۔ سوا روپیہ (مجلد)

ملنے کا پتہ:۔ وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

آریہ سدھانت امرت (عرف) پورانک دھرم وناش (ہندی)

لیکھک پنڈت منسا رام جی "ویدک توپ" سناتن دھرم کے مُنہ پھٹ اپدیشک کالو رام شاستری کی کتاب "آریہ سماج کی موت" کا مدلل جواب تیار ہو گیا ہے "ویدک توپ" جی نے سال بھر محنت کر کے تیار کی ہے۔ ہر ایک اپدیشک آریہ سماج اور آریہ سماجی کو اپنے پاس رکھنی چاہئے جس کو دکھا کر ہر ایک پورانک کا فوراً منہ بند کیا جا سکے۔ کتاب چھپنی شروع ہو گئی ہے

ایک روپیہ پیشگی بھیجنے والے کو کتاب پونے دام میں دی جاوے گی

قیمت تقریباً چار روپے

منیجر۔ آریہ ساہتیہ مندر موہن لال روڈ لاہور

ہفتہ بھر کی تازہ ترین خبریں!

اپدیشک کلاس کا آرمبھ

آریہ جگت میں پہلے یہ خبر دی جا چکی ہے۔ کہ آریہ ستری پاٹھ شالہ کمیٹی بوہڑ دروازہ ملتان شہر نے ایک اپدیشک کلاس براے تیاری استری اپدیشک کھولنے کا نشچہ کیا ہے۔ چنانچہ اب شری پنڈت لوکناتھ جی آریہ اپدیشک نے اس کلاس کو بڑھانے کی ذمہ واری اپنے اوپر لے لی ہے۔ لہٰذا تمام آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر سے ایک ایک دیوی کو اس کلاس پر پڑھنے کے لئے اپنے خرچ پر بھیجیں۔ ایسی پڑھنے والی دیویوں کی تعلیمی قابلیت کم از کم مڈل یا ہندی رتن ضرور ہونی چاہیئے۔ یا آریہ بھاشا کا کافی گیان ہونا چاہیئے۔ جو دیویاں پڑھنے کے بعد پرچار کا کام کرنے کو تیار ہوں وہ انہیں شامل ہونا چاہیئے۔ آریہ ستری پاٹھ شالہ کمیٹی مذکور نے یہ بھی انتظام کیا ہے۔ کہ ایسی دیویوں کو جن کے نرواہ کا کوئی پربندھ نہیں۔ اور اس کلاس میں پڑھنے کا شوق رکھتی ہیں ان کو مبلغ ۸ روپے ماہوار وظیفہ دیا جاوے ایسی دیویوں کے لئے یہ ایک ضروری امر ہوگا۔ کہ وہ ایک پرتگیا پتر لکھ دیویں۔ کہ پڑھائی کی سماپتی پر آریہ ستری پاٹھ شالہ کمیٹی بوہڑ دروازہ ملتان کو ادھیکار ہوگا۔ کہ اگر وہ ضرورت سمجھیں۔ تو ۲۵ روپے ماہوار دے کر تین سال تک ان کو بطور اپدیشک کا رکھ سکے۔ پہلا بھرتی پتر جلد از جلد بنام منیجر صاحب آریہ ستری پاٹھ شالہ بوہڑ دروازہ ملتان شہر کے نام آنی چاہیئں۔ پرار تھنا پتر $\frac{9}{25}$ تک ضرور پہنچ جانے چاہیئں۔ شری منتری آریہ سماجوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس کو اپنے سماج کے سپتاہک ست سنگ میں ضرور بضرور سنا دیویں۔ اور مناسب کارروائی فرمانے کی کرپا کریں۔

(رام نرائن جائنٹ منتری آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر)

سردار پٹیل لائل پور آئیں گے

زمیندارہ کانفرنس کی تیاریاں

ڈالمیہ ۱۵ اگست۔ ضلع کے سرکردہ کسان کارکنان نے اپنی ایک سپیشل میٹنگ میں ۲۷-۲۸ ستمبر کو ڈالمیہ میں ایک عظیم الشان کسان کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کانفرنس کے صدر پیر فیض الحسن سجادہ نشین آلو مہار شریف منتخب ہوئے ہیں۔ داعیان کانفرنس اس امر کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کانفرنس میں سردار ولبھ بھائی پٹیل اور آل انڈیا لیڈران شامل ہو سکیں۔ استقبالیہ کمیٹی بن گئی ہے اور اس نے علاقہ بھر میں کام شروع کر دیا ہے۔

ریاست میں گڑبڑ کے متعلق وائسرائے کی نواب مالیر کوٹلہ سے بات چیت

ہندوؤں کو راضی کرنے کیلئے نواب صاحب نے بھائی پرمانند کی امداد طلب کی ہے

شملہ ۱۷ اگست۔ نواب مالیر کوٹلہ نے کل وائسرائے سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ یہاں یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ کے افسر اعلےٰ کے طور پر ہائیسلنسی نے نواب صاحب سے کہا۔ کہ وہ ان امور کی جس سے صورت حالات بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ اور جس کے نتیجہ کے طور پر ہندو اور سکھ ہجرت کر رہے ہیں۔ وضاحت کریں۔ پہلے یہ خیال کیا گیا تھا۔ کہ مالیر کوٹلہ میں ایک سپیشل ایڈمنسٹریٹر خاص (انتظامیہ افسر) مقرر کیا جاوے گا۔ کیونکہ یہ بات ڈیپوٹیشن کو جو شملہ آیا تھا۔ مطمئن کرنے والی معلوم ہوتی تھی۔ مگر بعد میں نواب صاحب نے بھائی پرمانند کو مداخلت کرنے کے لئے کہا۔ کہ وہ ہندوؤں کو ریاست کی ایگزیکٹو اور جوڈیشری میں تبدیلیاں منظور کرنے پر مائل کریں۔ نواب صاحب خان بہادر زمان مہدی خان ممبر پنجاب کونسل کو ہوم ممبر، دیوان گنیش داس کو جوڈیشل منسٹر اور مسٹر ہیٹی کو انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت صورت حالات یہ ہے۔ یہ اغلب خیال نہیں کیا جاتا۔ کہ گورنمنٹ تحقیقاتی کمیٹی کے لئے مطالبہ کو منظور کرے گی۔ تمام حالات روشنی میں آ جائیں گے۔

شہید گنج کے سامنے مسلمانوں کا مظاہرہ

لنڈا بازار اور نولکھا بازار میں پہرہ
گورودوارہ کے اندر اور باہر فوج اور پولیس

لاہور ۱۷ اگست۔ پونے ڈیڑھ ماہ کے بعد آج شام کے ساڑھے چھ بجے کے قریب چار صد کے قریب مسلمان گورودوارہ شہید گنج کے باہر جمع ہو گئے۔ اور اللہ اکبر کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ سکھوں نے جو گورودوارہ کے اندر حفاظت کی غرض سے اور سیوا کی غرض سے جمع تھے۔ جواب میں ست سری اکال کے نعرے لگائے۔

اسی وقت سردار صاحب سردار نریندر سنگھ سٹی مجسٹریٹ اور انسپکٹر صاحب تھانہ نولکھا پولیس لیکر پہنچ گئے۔ اور مسلم ہجوم کو ہٹا دیا۔ اور بعد میں حاجی محمد اسحاق ایڈیٹر سیاست اور دیگر مسلم لیڈروں نے جو وہاں موجود تھے۔ ہجوم کو پُرامن طریقہ پر منتشر ہونے کے لئے کہا۔ چنانچہ ہجوم منتشر ہو گیا۔

پیر کاکو شاہ کے مبینہ مزار کا جھگڑا

مزار کے لئے کھدائی

آج سردار صاحب سردار نریندر سنگھ سٹی مجسٹریٹ میر افضل انسپکٹر تھانہ نولکھا سید عنایت شاہ از سیاست۔ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین۔ سردار تارا سنگھ ہیڈ جتھیدار گورودوارہ شہید گنج پہنچے مسلمانوں نے مزار کے لئے کھدائی شروع کی۔ تین گھنٹہ کھدائی کے بعد زمین پر سیمنٹ شدہ جگہ نکلی۔ اس جگہ کا پولیس نے فوٹو لے لیا ہے اور اس کی حفاظت کے لئے دو کانسٹیبل وہاں مامور کر دیئے گئے ہیں۔ اس سیمنٹ شدہ جگہ کے متعلق مسلمانوں کا بیان ہے۔ کہ یہ پیر کاکو شاہ کی قبر ہے۔ لیکن سکھوں کا بیان ہے۔ کہ ۱۹۳۵ء میں یہ جگہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کے مطابق سکھوں کو دی گئی۔

ایک مندر کو چرچ بنا دیا گیا

ہندو مہاسبھا کا پروٹسٹ

نئی دہلی ۱۷ اگست میٹو پالیم (ضلع سلیم جنوبی ہند) میں ایک ہندو مندر کو چرچ میں بدل دینے کی تبدیلی پر ہندو مہاسبھا ہیڈ آفس نے پروٹسٹ کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مندر مذکور کو سلیم کے بشپ نے چرچ بنا دیا ہے۔ جنرل سیکرٹری ہندو مہاسبھا ایسوسی ایٹڈ پریس کے نام ایک بیان میں لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے مسٹر وجے راگھو آچاریہ اور دیگر ہندو مہاسبھائی لیڈروں کو لکھا ہے کہ عدالت میں چارہ جوئی کریں۔ تاکہ عدالت کی طرف سے یہ فیصلہ حاصل کیا جاسکے۔ کہ ہندو مندر کو عیسائیوں کی عبادت گاہ میں تبدیل کرنا جائز ہے۔ اور ان ہندوؤں کو جو عیسائی نہیں ہوگئے۔ اس پر قبضہ کرنے کا ادھیکار ہے۔ اور اس لئے مندر حاصل کرنے کے وہ ہر طرح مستحق ہیں۔

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (منیجر)

دولت کا نشہ

قیمت سو روپیہ فی بوتل (مال)

دولت سے بچت پیدا ہو سکتی ہے

لیکن دولت کو محفوظ رکھنے کے لئے حسابات ٹھیک ہونے چاہیئں۔ چھاپہ شدہ رجسٹروں سے بڑھ کر درست حسابات کا کوئی ذریعہ نہیں۔

۱	رجسٹر کرایہ داران	۸	روکڑ بک	۱۵	رجسٹر ادائیگی	۲۲	رجسٹر حاضری
۲	کتاب فارم کرایہ داران	۹	کھاتہ مہاجنی	۱۶	رجسٹر وی۔ پی	۲۳	رجسٹر تنخواہ
۳	رسید بک کرایہ داران	۱۰	کھاتہ بنک طریقہ	۱۷	رجسٹر وصولی	۲۴	لانڈری رجسٹر
۴	ڈے بک	۱۱	سیلز بک	۱۸	ڈاک رجسٹر	۲۵	فیکٹری رجسٹر
۵	روزنامچہ	۱۲	پرچیز بک	۱۹	دستی ڈاک	۲۶	رسید بک
۶	کچی سوڑہ	۱۳	سٹاک رجسٹر	۲۰	بلٹی نقل رجسٹر	۲۷	ہنڈی بک
۷	کیش بک	۱۴	سٹور لیجر	[illegible]	رجسٹر کار گذاری	۲۸	پرونوٹ بک

اس کے علاوہ لمیٹڈ کمپنیوں، جیمبروں، کارخانوں، فیکٹریوں، ڈسپنسریوں، دفتروں غرضیکہ ہر ایک بزنس کیلئے

چھاپہ شدہ رجسٹر فارم

ہر ایک بھاشا میں حسب ضرورت تیار ملتے ہیں۔

ملنے کا پتہ: ہسپتال روڈ انڈین سٹیشنری مارٹ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیو سماج کی حقیقی تصویر

دیو سماج کے جال سے میں نے کسطرح نجات حاصل کی

(نمبر ۲) از شریمان صاحب لالہ جہانگی رام جی۔ لاہور (نمبر ۲)

پھر صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے۔
"متھیا بشواسوں کے ادھین رہتے سے آتما میں نیچ گتی اور نیچ جیون کی اتپتی اور بردھی ہوتی ہے"!
پھر صفحہ ۴۶ پر یہ لکھا ہے:۔
متھیا کلپنا مولک کسی مت یا بشواس یا سادھن سے آتما کو کیول یہی نہیں کہ کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کو اور اس کے دوارہ اور استتوں کو بہت ہانی پہنچتی ہے"
کیا آپ اب سچائی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے گورو صاحب کی اس قسم کی شکشا ستیہ پر مبنی ہو سکتی ہے؟ اور اگر آپ کا جواب ہاں میں ہو تو کیا آپ تجربہ اور مشاہدہ کے مطابق کوئی ثبوت بہم پہنچانے کو تیار ہیں۔ کہ تمام پٹھانوں۔ سکھوں۔ گورکھوں۔ اور راجپوتوں کے جسم کے پرمانو نیچے درجے کے ہیں اور تمام دیوسماجیوں کے اعلیٰ درجے کے۔ بلکہ اس کے برخلاف کیا یہ ستیہ نہیں۔ کہ دیو سماج میں شامل ہونے کے بعد کتنی ہی پرشوں اور استریوں کی جسمانی حالت اس قدر نیچے چلی گئی۔ کہ کئی گر ہپاری استری اور پرش چھوٹی عمر میں ہی اس دنیا سے کوچ کر گئے۔
اور پھر جب آپ کے گورو صاحب بھی تقریباً ۵۴ سال کی عمر تک متھیا بشواسوں میں پستے رہے تو کیا ان کا آتما تب تک نیچ بنتا رہا۔ اور ان کے شریر کے پرمانو بھی نیچ بنتے رہے وہ ہو رہا کیا ان کے متھیا مولک بشواس اور سادھن سے خود ان کو اور ان کے دوارہ اور استتوں کو بھی بہت ہانی پہنچتی رہی۔ اگر آپ اپنے گورو کے سمبندھ میں ایسا ہی بشواس کرتے ہوں۔ تو پھر سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اتنے لمبے کال تک اپنے آتما اور شریر کی اور اور وجودوں کی ہانی کرنے کے ان سے اور دھار پلٹنے کے لئے کوئی بانی پرلیش دھ؟ سادھن پیدا کیا ہے۔ ورنہ ان کے آتما اور شریر کا ادھار ان ہانیوں سے کسطرح ہو گیا۔ اور جو سیوک بوڑھی عمر میں دیو سماج میں متھیا بشواسوں سے گلے سڑے ہوئے داخل ہوتے ہیں۔ ان کے آتما اور شریر کا ادھار داخل ہوتے ہی کیسے ہو جاتا ہے۔
آپ اپنا تو یہ حق سمجھتے ہیں۔ کہ آپ کسی ادھرمت کو غلط پاکر چھوڑ دیں۔ مگر وہی حق آپ اوروں کو دیو سماج کی تعلیم کو لغو اور متھیا پاکر چھوڑ دینے کا دینے کے لئے تیار نہیں۔ کیا آپ کا انصاف یہی ہے!
باقی رہی آپ صاحبان کی یہ ڈینگ کہ آپ کے سائنس گرا ؤنڈ مذہب کی سب شکشا بھگوان دیو آتما کی جوتی پر مبنی ہونے کے کارن صحیح اور درست ہے تو اس کے لئے میں آپ کو یا آپ کے کسی ساتھی کر پچاری کو کھلا چیلنج دیتا ہوں۔ کہ آپ صاحبان میں سے کوئی اگر شائد۔ تجربہ اور علم منطق کے رو سے صحیح ثابت کرنے کے لئے تیار ہے۔ تو میدان میں آئے اور میرے ساتھ تقریر یا تحریر کے دوارہ دیو سماج کے مفصلہ ذیل سدھانتوں پر عام پبلک میں بحث کرے۔

(۱) دیو گورو دیو جوتی تت۔
(۲) دیو گورو بچن تت
(۳) دیو گورو کی دیو پربھاؤں کی کرنوں کا اور آتماؤں تک سینکڑوں کوس تک پہنچنا۔
(۴) دیو گورو پرارتھنا تت۔
(۵) منگل کامنا تت۔
(۶) پرلوک تت۔
(۷) بناش بکاش تت یعنی سزا اور جزا ؛
آخیر میں آپ سے التماس ہے۔ کہ آپ پبلک کو عموماً اور اپنے ممبروں کو خصوصاً گمراہی سے بچانے کی خاطر میری اس چٹھی کو اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔ تاکہ ان پر بھگوان دیو آتما کی شکشا کی حقیقت کھل جائے۔ امید ہے اس خط کی رسید سے آپ کرپا کرکے مجھے اطلاع بخشیں گے۔

آپ کا وفادار
جہانگی رام

بجائے میری اس چٹھی کو اپنے اخبار میں چھاپنے کے اپنی نیچ فطرت کے خاصہ کے موافق مجھ پر گالی گلوچ کی بوچھاڑ اپنے اخبار میں شروع کر دی۔ اور آپس بانٹ شائع کئے اور ٹریکٹ بھی چالیں چل کر پبلک کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ اس کا جواب میں نے دیا۔ وہ ذیل میں درج ہے:۔
لاہور ۱۳ مئی ۱۹۲۹ء
بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب آتمک چین و جیون
تسلیم!
مجھے بہت افسوس اور دلی رنج کے ساتھ آپ کی سیوا میں لکھنا پڑتا ہے۔ کہ آپ نے ایکبار پھر اپنی فطرت کے خاصے کے مطابق سچائی اور دیانت کا طریقہ اختیار کر کے اپنے اخبار مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۲۹ء میں " راےصاحب جہانگی رام جی کی بیفائدہ گھبراہٹ " کی سنسنی خیز سرخی دے کر عام پبلک کو عموماً اور اپنے ممبروں کو خصوصاً گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔
پہلے پہل آپ نے ہی میرے ساتھ چھیڑ چھاڑ شروع کی۔ یعنی آپ نے ہی اپنی ڈبہائی سے اپنی سماج کو بودھ عیاد کو گرنے سے بچانے اور اس کی لغو اور متھیات شکشا پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنے مخالف کی ایک بہت پرانی تحریر کا آسرا ڈھونڈھ نکالا اور میری تقریباً ۳۴ سال کی ایک چٹھی میں سے اقتباس اپنے اخبار میں چھپ کر پبلک پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ تقریباً ۳۴ سال پہلے میں بھگوان دیو آتما سے جڑے رہنے میں ہی اپنی زندگی سمجھتا تھا۔ ورنہ موت۔ مگر اب ان سے کٹ کر اور اس روشنی سے محروم ہو کر ان صداقتوں کو دیکھنے کے اجوگیہ ہو گیا ہوں۔
میں نے آپ کے اس استیہ پر مبنی نتیجہ کو آپ کے اخبار میں پڑھ کر اس کے برخلاف آواز اٹھائی۔ اور آپ کی سیوا میں لکھا کہ کیا یہ ستیہ نہیں۔ کہ نہ صرف یہ کہ میں دیو آتما کی روشنی سے محروم ہو کر ان کی شکشا کی صداقتوں کو دیکھنے کے اجوگیہ ہو گیا ہوں۔ بلکہ میں نے برخلاف ان کی شکشا کو قطعی لغو اور متھیا کلپناؤں پر مبنی پاکر دیو سماج سے استعفا دیدیا تھا۔ اور اس میں گراوٹ کے سامان دیکھ کر قطعی علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ اور آپ سے التجا کی تھی۔ کہ آپ میرے استعفا کو چھاپ دیں۔ تاکہ پبلک کو اصل حقیقت کا پتہ لگ جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ کیا آپ اپنے اس پیمانہ کے موافق اپنے آپ کو بیرنے! نیہ کرپھاری اور سب ممبروں اور خود بھگوان دیو آتما کو بھی پرکھنے کے لئے تیار ہیں؟ کیا یہ ستیہ نہیں کہ آپ سب دیو سماج میں آنے سے پہلے ایشور یا کسی نہ کسی انیہ دیوتا اور مہاگورو وغیرہ کو اپنی زندگی کی زندگی ورنہ موت سمجھتے تھے۔ اب بھگوان تمام متوں والے کہ جن کو تیاگ کر آپ سب آئے ہیں۔ آپ سب کے سمبندھ میں اسی قسم کی ڈگریاں صادر کریں کہ آپ سب ایشور کی روشنی سے محروم ہو کر ان صداقتوں کو دیکھنے کے اجوگیہ ہو گئے ہیں۔ تو پھر آپ ہی بتلایئے کہ کیا آپ کی اس فلاسفی کے بموجب ان کا یہ فیصلہ صداقت پر مبنی نہ ہوگا! اور اس کے علاوہ کیا یہ ستیہ نہیں کہ خود بھگوان دیو آتما بھی پہلے اوتاروں اور پرشوں کے سمبندھ میں ستردھا بھاؤ رکھتے تھے۔ اور برہم سماج اور ان کے نیتا راجہ رام موہن رائے بڑے بھگتی اور شردھا کے پھول چڑھاتے تھے۔ اور راجہ صاحب کے پاک خیالات پر گھنٹوں لیکچر دیا کرتے تھے۔ اور ایشور کے سمبندھ میں بعینہ اسی قسم کا بھاؤ تھا۔ ان سے جڑے رہنے میں ہی زندگی ورنہ موت الابھو کرتے تھے۔ اور اس کے ثبوت میں ان کے اپنے ہی لیکچروں سے اسی قسم کے اقتباس آپ کی سیوا میں پیش کئے گئے اور لکھا۔ کہ کیا آپ ان کو بھی اب ان صداقتوں کو دیکھنے کے اجوگیہ سمجھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کے آپ کو کھلا چیلنج دیا۔ کہ نہ صرف یہ کہ دیو سماج کی شکشا صداقت پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ قطعی متھیا کلپناؤں پر مبنی ہے اور آپ اپنی متھیات شکشا کو سدھ کرنے کے لئے مجھ سے عام پبلک میں بحث کریں۔
یہ ایک واجب مطالبہ تھا۔ کہ جو آپ کے اپنے پیمانہ کے مطابق آپ سے کیا گیا تھا۔ آپ بلے سے کوئی میدان میں آکر اور اسے سدھ کرکے اپنی سماج کی شہرت میں چار چاند لگا سکتا تھا۔ مگر بجائے ایسا کرنے کے الٹا آپ نے اپنے فطرتی خاصہ کے موافق آپس ہائیں شائع کر کے مجھے کوسنے اور اپنے منہ آپ میاں مٹھو بننے کی کوشش کی۔ اور اس جو پر مضمون کی آڑ لے کر مجھے ٹال دینا چاہا۔
اب آپ نے اپنی شکشا کی صداقت کی بحث کو پس پشت ڈال کر ایک نیا اور عجب تبدیلی کا جھگڑا کھڑا کر دیا ہے۔ اور میرے جواب میں لکھا ہے۔
اول:۔ آپ لوگوں اور خود بھگوان دیو آتما کے اندر ایشور۔ دیوگورو اور دیوی دیوتوں کے بشواس کو چھوڑ کر جو تبدیلی آئی۔ وہ بہتری کی تھی۔ مگر اس کے مقابل میں دیو سماج کو تیاگ کرنے کے بعد میرے اندر جو تبدیلی آئی۔ وہ بدتری کی ہے۔ یعنی پہلے میں اپنے آپ کو بھگوان دیو آتما کا ایک بھگت محسوس کرتا تھا۔ لیکن اب انہیں نقصان پہنچانے میں ترقی محسوس کرتا ہوں۔ پہلے میں بھگوان دیو آتما کی جوتی میں اور آتما کی جوتی میں اپنے آتما کی ایک یا دوسرے پہلو میں بری حالت کو دیکھ کر اس سے شرمسار اور دکھی ہوتا تھا۔ لیکن اب نہیں ہوتا۔
دوم سوال) کسی بھی بات کے متعلق بحث کے ذریعہ ٹھیک نتیجہ پر پہنچنے کے لئے یہ لازمی بات ہے۔ کہ بحث کرنے والے جنوں کا ان کسوٹیوں پر پورا اتفاق ہو۔ کہ جس سے کوئی سچائی جانی جا سکتی ہے۔
(ب) چونکہ وہ عالی صداقتوں کا علم کیسی ادھیکاری جن کو دیو آتما کی دیو جوتی میں ہی ہو سکتا ہے۔ اور چونکہ میں ایسی جوتی سے محروم ہوں اس لئے میرے ساتھ دیو گورو جوتی تت۔ دیو گورو پرارتھنا تت۔ منگل کامنا۔ اور پرلوک تت آدی کے بارے میں تحریری یا تقریری بحث کرنا فضول ہے۔
آپ کے ان بیہودہ فضول اور لگرشت بہانوں کے متعلق میرا جواب:۔
اول:۔ آپ نے اپنی شکشا کی صداقت کی ڈینگ کے مقابلہ میں اپنی اندرونی تبدیلی کی زبردستی کا نیا ڈھکوسلہ پیش کیا ہے۔ اور بغیر کسی ثبوت کے یہ فرضی نتیجہ اخذ کر لیا ہے۔ کہ ایشور وغیرہ کو چھوڑ کر آپ سب بہتر بنے ہیں۔ اور میں دیو سماج تیاگ کر بدتر بنا ہوں۔
جناب من! اگر آپ کی۔ آپ کے اور ساتھی کرم چاریوں، اور انیہ سب ممبروں کی وہ خود نوشت تحریریں کہ جو وقتاً فوقتاً آپ کے اخبار میں ہی چھپتی رہتی ہیں۔ ستیہ پر مبنی خیال کی جاویں۔ تو ان سب

تو یہ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ سب ابھی تک نیچ افواہی اور ... روپ دھاری ہیں۔ اور ڈرشٹ اور شرمناک اوستھا رکھتے ہیں۔ بہت کینے، ہتیارے ادھم اور پاپی ہیں۔ جو آتما کے سمادھ سے آتمک بل ہین۔ نربل اور آتمک انگ ہین ہیں۔ اور اس کے علاوہ خود بھگوان دیو آتما نے لیکھ میں جو کہ ۵ اپریل کی صبح کو ان کی ادھی کے ستمکہ پڑھا گیا تھا۔ آپ سب کو آخیر میں یہ سرٹیفکیٹ عطا کر گئے ہیں۔ تم نے ابھی تک ستیہ دھرم کی ستیہ شکشا کو نہیں پہچانا۔ تمہیں تو جن نیچ اور اگورتے سے آتما کے لئے استھیہ اور دستی کی ودھ جاننا تھا اسی سے اس کا دھرمی اور پرتیہ بنانا ہی دھرم ہے۔ ان کو تم اپنا شتر سمجھنے کے ستھان میں انہیں اپنا متر کیوں سمجھتے۔ اور ان کی اور دوڑ دوڑ کر کیوں جاتے۔ یہ تمہارا دی مغنگ جو تماشے آتما کی دو دوش اندھا۔ کمزور، نربل اور اوچیہ بلنے کے روگیہ بنا ہے ہیں۔ ان کے دامن پہنے میں کیوں آرام اور ترچھی پاتے۔"

اب جناب من! آپ خود ہی فرمائیے۔ کہ ان واقعات کی موجودگی میں آپ سب کیسے دیو سماج کو چھوڑ کر بلند بتلا سکتا ہے۔ ان مغلظ شبدوں اور ان جیسے پر بدترین کی ڈگری آپکی ہی پاس رکھتے ہیں۔ کیا یہ صرف دھوکے کی ٹٹی نہیں ہے؟ جو کہ اوروں کو گمراہ کرنے اور پھنسانے کے لئے آپ نے کھڑی کر رکھی ہے۔ ورنہ میں اس بارے میں بھی آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ واقعات کی روشنی میں اور بغیر کسی قیود کے صرف فرض کر لینے کے (ہا) اپنا اور اپنے تمام کرم چاریوں اور انیہ ممبروں کا مقابلہ کر کے ایک ہی مباحثہ کے دوارا ثابت کریں کہ واقعی دیو سماج تیاگ کر میں بد تر بنا ہوں اور آپ سب دیوتا سروپ ہی ہیں۔

ہاں یہ آپ کی یہ ڈینگ کہ میں دیو سماج میں رہ کر بھگوان دیو آتما کا ایک ایک گن محسوس کرتا تھا۔ اور اب انہیں نقصان پہنچانے میں تریحی محسوس کرتا ہوں۔ کیا آپ سب کا اور خود بھگوان دیو آتما کا ان سب متوں کے سمبندھ میں کہ جن کو آپ سب تیاگ کرتے ہیں۔ بعینہٖ یہی حال نہیں ہے۔ میں تو فقط آپ کی افواہوں اور حقیقت کے پول کھولنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ مگر آپ تو ان سب مذاہب کے سمبندھ میں تہذیب سے گری ہوئی گالی گلوچ دینے میں دھیرج میں آپ سب خوب نشانی بن چکے ہیں) ترقی پاتے ہیں۔

یہ سوال کہ پہلے میں دیو آتما کی جوتی میں اپنے آتما کی ایک یا دوسرے پہلو میں بری حالت کو دیکھ کر اس سے شرمسار و دکھی ہوتا تھا لیکن اب نہیں ہوتا۔ کیا آپ کو الہام ہوا۔ کہ میں کسی بھی پہلو میں اپنی کسی الپگتی کے متعلق دکھ محسوس نہیں کرتا۔ یا کیا جھوٹ موٹ آپ نے ایسا فرض کر لیا ہے۔ اور کیا آپ اسی کسوٹی کے ذریعے کر چکے ہیں۔

اور انیہ سب ممبروں اور خود بھگوان دیو آتما کو بھی پرکھنے کے لئے تیار ہیں؟ میں یہاں پر آپ کے کرم چاریوں کی خود نوشت تحریروں اور مضمونوں سے کئی اقتباس پیش کر سکتا ہوں۔ کہ جن پر آپ کی یہ بات بخوبی عاید ہوتی ہے۔ مگر ان سب سے منہ موڑ کر کیونکہ یہ چیز بہت لمبا ہو جائے گا۔ یہاں پر صرف خود بھگوان دیو آتما کا اپنا ہی رچا ہوا ایک بھجن پیش کرتا ہوں۔ کہ جس سے صاف ثابت ہوگا۔ کہ وہ ایشور کے بشواس ہونے کے دنوں میں اپنے آتما کی ایک یا دوسرے پہلو میں بری حالت کو دیکھ کر اس سے شرمسار و دکھی ہوتے تھے۔ لیکن ایشور بشواس چھوڑ دینے کے بعد اپنے آپ کو سب پاپوں سے مبرا اور لاثانی دیو آتما فرض کر نے لگ گئے تھے۔

بچاؤ موہیں پربھو انتریامی

مہا ملین میں کاپٹ کامی

مانس جنم دیو حم اتم

اور کیو سکھ سمپدھا ہی

تمری تیاگ تب دھرم دا ستے

سدا سدا بشئین انو گامی

پاپیا تاپ سے بھیو انی پیڑت

اب میری ہے ہمت نہیں تھامی

ہرے بپتا ناش جگت سے

آیو شرن تمہاری سوامی

جناب من! اب حقیقت یہ ہے۔ کہ میں تو ہزار دفعہ اپنی غلطی کو ماننے کے لئے دکھ محسوس کیا کرتا۔ مگر آپ کی پیش کی ہوئی کسوٹی کے انوسار آپ کے بھگوان دیو آتما تو ٹھیک پورے اترتے ہیں۔ اب کیا آپ ان کے سمبندھ میں بھی ایسی قسم کی رائے قائم کرنے کو تیار ہیں۔ کہ جو آپ نے میری تبدیلی کے سمبندھ میں قائم کی ہے۔

(دوم (۱)) جناب من! کسی بھی بات کے متعلق بحث کے ذریعہ ٹھیک نتیجہ پر پہنچنے کے لئے جو کسوٹی آپ "ترک، دیا، بشاہد" صاحب نے دی ہے۔ میرا اس کے ساتھ پورا اتفاق ہے۔ یعنی کسی بات کی ستیہ یا متھیا پرکھنت کرنے پر ہی ثابت ہو سکتا ہے۔ میں نے بھی تو آپ کے سامنے یہی کسوٹی پیش کی تھی یعنی تجربہ۔ مشاہدہ اور علم منطق کے دوارے پرکھنا کے دوارا دیو سماج کے سدھانتوں کو آپ عام پبلک میں میرے ساتھ بحث کے ذریعہ سچا ثابت کریں۔

(ب) آپ کی یہ ڈینگ کہ دیو سماج کی سکون کا علم کسی کو دیو آتما کی جوتی میں ہی ہو سکتا ہے۔ یہ آپ کا محض فضول اور لنگڑا بہانہ ہے۔ اور اس بات کے مصداق ہے "نہ ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا"۔ جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہیں۔ کہ آپ کو بھی دیو سماج کی شکشا کا کچھ علم نہیں۔ اور یہی سرٹیفکیٹ آپ سب کو دیو آتما آخیر میں عطا کر گئے ہیں۔ ورنہ آپ اس موقعہ کا لابھ اٹھاتے۔ اور ہم اندھوں تک دیو جوتی کا دان پہنچا کر دو چار ناستک ساودھن کر کے اپنی سماج

کا بھی کرتے اور اس کے علاوہ جب آپ ایشور وادیوں اور دوسرے دیوی دیوتاؤں کے پجاریوں کو چیلنج دیا کرتے ہیں۔ تو کیا اس وقت آپ سب کو شرم نہیں آیا کرتی۔ کیونکہ وہ بھی تو آپ کو یہی جواب دے سکتے ہیں۔ کہ ایشور کی جوتی کے بنا کوئی جن اس کے بھیدوں کو نہیں پا سکتا۔ اور اس طور پر آپ کو ڈانٹ بتلا سکتے ہیں۔

جناب من! حقیقت حال یہ ہے کہ میری پرانی چٹھی کو چھاپ کر جو چال آپ نے اپنی سماج کی گرتی ہوئی بنیاد کو قائم رکھنے کے لئے عام پبلک کو عموماً اور اپنے ممبروں کو خصوصاً گمراہ کرنے کے لئے پھیلایا تھا۔ آپ خود اس میں بری طرح پھنس گئے ہیں اور آپ کی ستیہ تجربے آپ کے لئے یہ ناممکن بنا گئے ہیں۔ کہ آپ اس کی قبول کی ہوئی کسوٹی کے رو سے پریکٹیکل کے دوارا نکل سکیں۔ (آپکا وفادار۔ جیا نگی رام)

ریویو

یاسک یگ حال ہی میں شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے نے یاسک یگ پستک لکھی ہے۔ یہ پستک مہرشی یاسک کے نرکت پر اپنے ڈھنگ کی ایک انوکھی پستک ہے۔ اس میں یاسک کے سمیہ جتنے وید کا ارتھ کرنے کے ڈھنگ تھے۔ سب پر خوب پرکاش ڈالا گیا ہے۔ ویدیں اتہاس ماننے والے لوگوں کی بے سمجھی کی تشریح کی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے۔ کہ کس طرح لوگوں نے دور اندیشی نہ ہونے کی وجہ سے ارتھ کا انرتھ کر دیا۔ "آکھان" کی بے سمجھی کی ویاکھیا کرتے ہوئے بتلایا ہے۔ کہ سب منتروں سے لوگ اتہاس نکالتے رہے۔ اصل ان کا ارتھ یوگک ہے۔ اور یہ نتیجہ اتہاس کو بتلاتے ہیں لیکن بعد میں جب لوگوں نے دیکھے سو ادھیائے کو کم کر دیا تو اس نتیجہ اتہاس سے راجاؤں اور رشیوں کا اتہاس نکالا جانے لگا۔ اس کے علاوہ نرکت میں جتنے اتہاس آتے ہیں۔ ان سب کی بہت اعلیٰ ویاکھیا کی ہے۔ اور سدھ کیا ہے۔ کہ یہ سب نتیجہ اتہاس کے

منتر ہیں۔ کاغذ نہایت نفیس اینٹک پیپر اعلیٰ درجہ کا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰ ؍ ۱۶ ۱۱۲ - اس پر بھی قیمت صرف ۸ ؍ رکھی گئی۔ ملنے کا پتہ:- پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون لاہور۔

آریہ سماج ظفر وال کیطرف سے گوروکل

اکو آریہ سماج ظفر وال نے مبلغ ۳۰ روپے جمع کر کے دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا میں بھیجا۔ دانیوں کی فہرست حسب ذیل ہے:-

(۱) ماسٹر سیتا رام جی ۵ روپے (۲) لالہ لکھی رائے جی ۴ روپے (۳) لالہ الیشر داس جی ... (۴) ماسٹر گوبند ہاری لال جی ۲ روپے (۵) لالہ ٹھاکر ... جی وکیل ۲ روپے (۶) ڈاکٹر مہاراج کرشن ... (۷) مہاشہ سرگو پال جی ایک روپیہ (۸) لالہ ٹھاکر ... بھگت ایک روپیہ (۹) لالہ بدری داس جی ... (۱۰) لالہ گندن لال بھگت ایک روپیہ (۱۱) پنڈت ... ناتھ ایک روپیہ (۱۲) مہاشہ لیکھپال ایک روپیہ (۱۳) لالہ جیلا رام پنساری ایک روپیہ (۱۴) لالہ رام سرن داس پردھان سناتن دھرم سبھا ۲ روپے (۱۵) ماسٹر دھنپت رائے جی ایک روپیہ میزان ۳۰ روپے

گوروکل بھیٹ سوہنی گجرات ضلع مظفر گڑھ

(۱) موسم گرما کی رخصتیں ختم ہو چکی ہیں ماہ ساون میں تعلیم کا کام پھر شروع ہو گیا ہے۔ بعض نئے برہمچاریوں کا داخلہ بھی ہوا ہے۔ برہمچاریوں کا سواستھ بھی تسلی بخش ہے۔ (۲) پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میں گوروکل کے پانچ ودیارتھیوں میں سے چار ودیا بھوشن کے نمبروں پر کامیاب ہوئے ہیں۔ (۳) مہاشہ ... چند کلکٹر کو گوروکل کے کام سے مکت کیا گیا ہے۔ تا وقتیکہ کوئی اور انتظام نہیں ہوتا۔ دھرم دیو جی آچاریہ دورہ کر کے اس کام کو سر انجام دیں گے داتی سجنوں سے آشا ہے کہ وہ اس کاریہ میں ان کی سہایتا کریں گے۔

(دگنیت رام منتری)

یتیم خانہ قصبہ بوڑا

قصبہ بوڑا تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور میں ۱۹۳۲ء سے ایک ہندو اناتھ آلیہ لالہ ... اور بیکس ہندو یتیموں کی امداد و پرورش کے لئے جاری ہے۔ اس کے پہلے سیکرٹری بابا ... جی مقرر ہوئے تھے۔ لیکن بدقسمتی سے ان کا اکتوبر ۱۹۳۲ء میں انتقال ہو گیا۔ ان کی جگہ لالہ سوہن لال جی سیکرٹری مقرر ہوئے۔ وہ بڑی تندہی سے کام کر رہے ہیں۔ پنڈت برج لال جی خزانچی اور بابا دا رام سنگھ پنچ ہیں۔ تمام ہندو بھائیوں کو اس یتیم خانہ کی امداد کرنی چاہیئے۔

ہمارے یتیم خانہ کی طرف سے مندرجہ ذیل بھائی چندہ جمع کرنے کے لئے باہر نکلے ہوئے ہیں:- تمام بھائیوں کو صرف انہیں کو چندہ دینا چاہیئے:- رگھبیر داس۔ درگا داس۔ منسا رام چند۔ گنڈا رام۔ بھگت رام۔ پیرو رام سریرام۔ جگن ناتھ داس۔ نصیب چند۔ جیرام داس۔ جگناتھ۔ بھولا رام۔ مدن چند۔ منشا رام۔ نوہریا رام۔ کرپا رام۔ امرناتھ۔ ... رام۔ لچھمن داس۔ گوردھن رام۔ ... رام۔

سیکرٹری یتیم خانہ ہذا

پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدیش کا مان کرو

پنڈت بدھ دیو کے متعلق اندولن اب بند کیا جاوے

آریہ جگت کی آواز

(از مہاشہ سنت رام اجبانی صدر بازار راول پنڈی)

حیدر آباد والی گھٹنا کے متعلق اخبارات میں آج کل کافی اندولن چل رہا ہے۔ شری پنڈت بدھ دیو جی اور شری پوجیہ پردھان آچاریہ رام دیو جی کے اعلان کے باوجود کہ یہ گھٹنا دوبارہ دہرائی نہیں جائے گی۔ اور اب یہ ناخوشگوار بحث بند ہونی چاہیئے۔ چند بھائی اس کو بند کرنے میں نہیں آتے آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ سماجیوں کی شرومنی سبھا ہے۔ اور اس کا پردھان ہمارے اپنے پرتی ندھیوں کا منتخب کردہ ہے۔ اس کی آگیا کا پالن نہ کرنا ساری آریہ سماجوں اور ان کے انتخاب کی ہتک کرنا ہے۔ آریہ سماجیں اپنی اور اپنے پردھان کی ہتک نہیں برداشت کر سکتیں اس لئے پردھان جی کے اعلان کے بعد ہر کسی کو اس وشے پر لکھنا فوراً بند کر دینا چاہیئے تھا لیکن انہوں نے نہ معلوم کس مصلحت کی بنا پر پرتی ندھی سبھا کے پردھان کی آگیا کا انادر کرنا مناسب سمجھا گیا ہے

پنڈت دشو بندھو کے خلاف اندولن زوروں پر تھا۔ آریہ سماجیں اور آریہ پرش دھڑا دھڑ ریزولیوشن پاس کر رہے تھے۔ کہ مہاتما ہنسراج کے اعلان کے نکلتے ہی سب سماجیں۔ ایڈیٹر اور آریہ بھائی بالکل خاموش ہو گئے۔ یہ ہے سنگٹھن کی قدر۔ اس کے بعد مہاتما ہنسراج جی نے معاملہ کو .... بنٹا دیا۔

اندولن بند نہ کرنے والوں نے ایک ناپسندیدہ مثال ہمارے سامنے رکھی ہے۔ میں مانتا ہوں کہ وہ زبردست لکھنے والے ہیں اور ان کی قلم میں زور ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے محسوس کر لیا ہوگا۔ کہ سوائے لکھنؤ کی دور دراز آریہ سماج کے یا چند ایک گمنام آدمیوں کے کسی بھی آریہ سماج یا آریہ پنڈت نے اس معاملہ میں ان کا ساتھ نہیں دیا۔ اور ساری آریہ سماجیں سنگٹھن کی قدر کرتے ہوئے پردھان جی کی آگیا کو مان کر اس معاملہ کو بند کر چکی ہیں اور وہ اس ناجائز ایجی ٹیشن کو مزید جاری رکھنا ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہیں۔

رہا معاملہ سدھانت کا۔ اس کے متعلق بھی آریہ بھائیوں کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ آریہ ودوانوں کی رائے اس معاملہ پر ایک نہیں ہے۔ اس وقت دو فریق ہیں۔

ایسے وواد سپد وشے کو لے کر پنڈت بدھ دیو کے خلاف ایجی ٹیشن کرنی بالکل ناجائز تھی۔ اگر کسی کو پنڈت جی کے فعل پر اعتراض تھا۔ تو اس معاملہ کو فوراً اخبارات میں لانے کے پہلے مناسب تھا کہ پرتی ندھی سبھا دوارہ ...... ودت سمیلن دوارا فیصلہ کرایا جاتا۔ اگر پنڈت منڈلی پنڈت بدھ دیو کے خلاف فیصلہ دیتی۔ اور پنڈت جی اس فیصلہ کو نہ مانتے۔ تب اخبارات میں ایجی ٹیشن بجا ہوتی۔ لیکن موجودہ صورت میں تو یہ بالکل ناجائز ہے اس لئے اس کو جتنی جلدی بند کیا جاوے بہتر ہے۔

× × × × × ×

× × × × × ×

× × × × × ×

× × × × × ×

× × × × × ×

آشا ہے۔ کہ آریہ پرش اب اس ناخوشگوار بحث کو جو کہ چند ویکتیوں نے شروع کی تھی۔ اب بالکل بند کر دیں گے اور پردھان جی کی آگیا کو مانتے ہوئے مخالفوں کے ہاتھوں میں نہ کھیلیں گے۔

یاد رکھو کہ اس وقت غصہ یا جوش میں آ کر ہماری زبان سے نکلا ہوا ایک ایک شبد اور ہماری قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ مخالفوں کے پاس پہنچ رہا ہے۔ اور وہ یہ سب اپنے پاس محفوظ رکھ رہے ہیں اور وقت آنے پر ہمارے ہی الفاظ ہمارے سامنے رکھے جاویں گے۔ اور شاستر ارتھوں میں ہمارے پنڈتوں کو چپ کرانے کے لئے ہماری ہی تحریریں رکھی جاویں گی۔ اس لئے آریہ سماجی بھائی مضمون لکھتے وقت اور ریزولیوشن پاس کرنے سے پہلے کافی سوچ کر قدم اٹھاویں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہاتھ سے دی ہوئی گانٹھیں بعد میں ہم کو منہ سے کھولنی پڑیں اور اپنے کئے ہوئے پر پچھتانا پڑے۔

بدھ دیو آریہ سماج کی شان ہے۔ ودیا کا لاثانی پنڈت ہے۔ دیانند کا اننیہ بھگت ہے۔ اس کے برخلاف موجودہ ایجی ٹیشن سراسر ناجائز ہے .... اور اس کا جاری رکھنا آریہ سماج کے لئے سراسر نقصان دہ ہے۔ جو اس کو جاری رکھتے ہیں۔ وہ آریہ سماج کے نادان دوست ہیں۔

یہ جھگڑا بند ہونا چاہیئے

شریمان مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرکاش اور مہاشہ سنت لال ودیارتھی کی خدمت میں بار بار عرض کی گئی ہے۔ کہ پرماتما کے واسطے اب اس سلسلہ کو بند کرو۔ آپ نے کافی لکھ لیا ہے لیکن آپ اس سلسلہ کو بند نہیں کرتے۔ میں پھر مہاشہ جی کی سیوا میں عرض کر دوں گا۔ کہ آج سے تین سال پہلے جب آریہ سماج وچھووالی میں پنڈت بدھ دیو جی اس کام کے لئے تیار ہوئے تھے۔ اور آپ کو پتہ لگ گیا تھا۔ تو اس وقت آپ کیوں خاموش رہے۔ اگر آپ اس وقت یہ اندولن کرتے۔ تو آج پنڈت بدھ دیو جی جوش میں آ کر حیدر آباد میں یہ غلطی نہ کرتے۔ اب تو آپ کے اس قلعہ بند وار اندولن کے متعلق کئی لوگ کچھ اور بھی نکالتے ہیں اس لئے آپ اب آریہ سماج کے اوپر رحم کر کے ہی اس کام کو بند کر دو۔ اگر آپ آریہ سماج کی بھلائی چاہتے ہیں تو آپ اس سلسلہ کو پرماتما کیواسطے بند کریں۔ مجھے افسوس ہوتا ہے۔ جس وقت میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ آپ پنڈت بدھ دیو جی کا مقابلہ کرنے کے لئے اخبار پرکاش میں اخبار جاگرت جیسے اخبار کی رائے بھی درج کرتے ہیں۔ جو اخبار برہم رشی جیسے پرچے کی تعریف کر چکا ہے۔ اس کی رائے آپ اخبار میں درج کرتے ہیں۔ آپ اب ضرور آریہ سماج کی خاطر اس سلسلہ کو بند کر کے ادھ شتابدی کے کام میں لگ جاویں۔

دوسری طرف میں پنڈت بدھ دیو جی سے بھی ایک دو باتیں عرض کروں گا۔ کہ آپ اپنی پوزیشن کیوں صاف نہیں کرتے۔ میں جانتا ہوں کہ شری پروفیسر رام دیو جی پردہان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آپ کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ لیکن آپ غور کیوں نہیں کرتے جنتا کو یہ یقین دلاتے ہیں۔ کہ یہ جو کچھ بھی ہوا۔ سدھانت کشا کے جوش میں ہوا۔ اور بقول پروفیسر رام دیو جی جو کچھ ہوا۔ یہ آخری ہے یعنی آپ یہ لکھ دیں کہ آپ پروفیسر رام دیو جی کے اعلان کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں آپ کے اتنے الفاظ لکھنے سے آریہ سماج کو تباہ کرنے والی جنگ آسانی سے ختم ہو سکتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آریہ سماج کے ہت کی خاطر دونوں فریق میری درخواست پر دھیان دیں گے۔ (حکم چند تانڈلیا والہ پریزیڈنٹ ٹریڈرز ایسوسی ایشن لائلپور)

آریہ سماج میرپور کا پرستاؤ

آریہ سماج میرپور اپنے جنرل اجلاس مورخہ ۲۸ ساون سمت ۹۲ میں ذیل کے رزولیوشن باتفاق رائے پاس کئے۔

(۱) آریہ سماج میرپور کا یہ جنرل اجلاس شری مہاشہ کرشن جی۔ شری ایڈیٹر اخبار ریفارمر اور دیگر آریہ پرشوں کے مضامین جو اخبار پرکاش اور ریفارمر میں شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار کے برخلاف نکل رہے ہیں۔ کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کو شری پردہان جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اعلان کے بعد بھی جاری رکھنا خلاف نیم (Un constitutional) سمجھتا ہے۔

نیز ادھ شتابدی کا اتسو بھی نزدیک آ رہا ہے اس واسطے بھی اس قسم کے پراپیگنڈہ کو اتسو کے لئے بادک سمجھتا ہے اور مذکورہ بالا مہانو بھاوں سے آشا رکھتا ہے کہ وہ اتسو کو کامیاب بنانے کے لئے بھی اس سلسلہ مضامین کو بند کریں گے۔

(۲) نقول ریزولیوشن مذکور پریس بشری مہاشہ کرشن جی۔ شری پنڈت بدھ دیو جی۔ شری پردہان جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجی جاوے۔

(جگت رام سیکریٹری)

ایک آریہ دیوی کا سندیش

شریمتی شیل دیوی کا دیہ تیرتھ نے ایک پتر دوارہ رکھشا بندھن کے اپ لکش میں پنڈت بدھ دیو جی کو راکھی بھیجتے ہوئے یہ سندیش بھیجا ہے

" آپ رشی میں اننیہ بھگتی رکھتے ہوئے سدھانتوں کی رکھشا ارتھ پاگلوں کی طرح جیون وتیت کر رہے ہیں دن کو دن اور رات کو رات نہیں گنتے۔ آپ کا تیاگ تپ اور آپ کی رشی میں تتھا ویدک سدھانتوں میں سنشر اننیہ بھگتی کو دیکھ کر میں تو بہت بار یہی سوچا کرتی ہوں۔ کہ یہ چمکتا ہوا آریہ سماج کا ہیرا ہے۔

بھگوان تمہیں ہماری آیو پردان کریں۔ کوئی بھی سچی چیز کی ہانی سے چترمان کی ہانی سدھ نہیں کر سکتا۔ ہاں بھاونا سے دوش ہو کر کئے ہوئے کسی بھی کرم سے انویائیوں میں کیوں ان کی دچار دھارا سے تو کچھ ایکچھا آتین ہو سکتی ہے۔ کنتو چترمان کو کچھ نہیں۔ پھر آپ کی تو بھاونا بھی بڑی پوتر ہے۔ ایسی دشا میں جو چرچا چل رہی ہے۔ وہ نیکھ مشینہ ہی ہے۔ آپ اپنے پرشوں کی نزادھکار چرچا سے نہ تو کھنڈت ہی ہے۔ اور نہ اس پر آپ کوئی دھیان دیں۔

(آپ کی بہن شیلا) (آریہ مترا)

یگیہ سمبندھی ہر طرح کا سامان کارخانہ سیتا رام آریہ اینڈ سنز لاہور دھوپ سامگری والے سے منگانا چاہیئے

آریہ سماج پر ترس کھاؤ

(از مہاشہ گنیش دت آریہ سیوک منتری آریہ سماج جاپیوہ)

کچھ عرصے سے آریہ سماج کے خلاف دیو سماجی میں گندی پوریں چلائی جا رہی ہیں۔ کبھی پرتی ندھی سبھا کے چناؤ پر تحول کیے جاتے ہیں۔ اور ایسے نامعقول الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ کہ توبہ ہی بھلی اور کبھی پنڈت بدھ دیو جی کمشنا کو نشانہ بنا کر دل کے پھپھولے پھوڑے جاتے ہیں۔ اور ان مضامین کی بھاشا ایسی ثقیل ہے کہ کبھی بھی سمجھدار آدمی اسے پسند نہیں کر سکتا۔ غیر آریہ سماجی نہیں بجا بجا کر چرچا کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی خوب سیوا ہو رہی ہے۔ بر خلاف لکھنے اور پڑھنے والے لوگوں کا عملی جیون بھی پنڈت جی کے سامنے کچھ نہیں کے برابر ہے۔ یہ تو وہی بات ہو رہی ہے۔ کہ جیسے ہندوؤں میں ایسی شردھا ہے کہ عملی طور پر راون سے بھی خراب کیریکٹر کے مالک ہوں۔ تو بھی بھگت شری رام کے ہیں۔

داہ ری ان کی سمجھ! بھگت ہونا تو انہی سدھانتوں پر عمل کرنے سے ہوتا ہے نہ کہ صرف زبانی طور پر بھگت کہلانے سے۔ پنڈت بدھ دیو جی کے واقعہ نے آریہ سماج کو اتنی ہانی نہیں پہنچائی ہو گی جتنا اس کا یکطرفہ اخباری طور پر لینے والوں کی طرف سے ہو رہی ہے۔ اور ابھی جوش و خروش قائم ہے۔ جھکنے کے آثار نظر نہیں آتے۔ ایسی صورت میں جبکہ شری پردھان پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اسے نوٹس میں لا کر نہایت مناسب طریقے سے معاملہ کو نپٹا دیا ہے۔ پھر بھی طول دیئے جانا کسی طرح مناسب خیال نہیں کیا جا سکتا۔ با اختیار افسر نے فیصلہ دیدیا کہ اس ناگوار بحث کو یکدم بند کر دینا چاہیئے تو ڈسپلن اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ ہم چوں و چرا کئے اسے چھوڑ دینا چاہیئے۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ پردھان بھی تو غلطی کر سکتا ہے۔ بالکل درست ہے۔ پھر ڈسپلن کی بات ہی کیا رہی۔ کسی نہ کسی کو آخری فیصلہ دینے کا اختیار تو دینا ہی ...... ہو گا۔ اور یقیناً وہ بھی غلطیاں کرنے والا انسان ہو گا۔ ہائی کورٹ کے جج بھی تو انسان ہی ہوتے ہیں بھول تو وہ بھی سکتے ہیں۔ مگر ہائی کورٹ کے سامنے ان کا فیصلہ آخری ہوتا ہے۔ مل مانے یا نہ مانے اُسے قبول کرنا ہی پڑتا ہے۔ ابھی گورنمنٹ پنجاب نے اخبارات پر سنسر شپ لگائی تھی۔ وہ پوری کی تھی۔ جن الفاظ کو انہوں نے قابل اعتراض سمجھا کاٹ دیا دل پر پتھر رکھ کر وہ برداشت کیا جا سکتا ہے تو یقیناً سماجک ڈسپلن کو خیال میں رکھتے ہوئے پردھان سبھا کے حکم کو سر آنکھوں پر رکھنا مناسب ہے۔ نہ کہ ان کی ذات پر ناواجب الفاظ کا استعمال کرنا۔ یہ بہت بُری عادت ہے۔ جو کسی کام آریہ سماج کو پھلنے نہ دیگی۔ ہاں سرکاری حکم اور سماجک کی آگیا میں ایک فرق ضرور ہے۔ سرکار کے ہاتھ میں اپنا فیصلہ منوانے کی پولیٹیکل طاقت موجود ہے نہ ماننے والے کو حکم عدولی کا مزا چکھا سکتی ہے۔ اور سوسائٹی کے سیوک کے ہاتھ میں صرف اخلاقی طاقت ہے۔ پرماتما کریں کہ ہمارا اخلاق اتنا بلند ہوتا۔ کہ سوسائٹی کے بندھن میں رہنے کی عادت پیدا ہو۔ اور پھر لطف یہ کہ یہ ساری کارروائی سماج سیوا کی اوٹ میں کی جا رہی ہے جب ان مضامین سے بُرا فائدہ اٹھتے ہیں۔ تو ہم لوگ اسے کھلے دل سے کسی کو دکھلانا کا ساہس نہیں کرتے۔ سنکوچ ہوتا ہے۔ کہ دنیا ہمارے متعلق کیا رائے قائم کرے گی۔

مہاتما گاندھی کے مہتے کو غلط ثابت کرنے والے خود کیا کام کر رہے ہیں۔ اے بابا اگر ذاتیات کی رنج سے اوپر نہیں اٹھ سکتے تو للہ چاری لیکھ اس میں سماج سیوا اور ساجک ... پوتر جذبہ کو تو بدنام نہ کرو۔ آپ جیسے سیوکوں کی ایسی سیوا سے آریہ سماج باز آئی۔ وہ ایسی سیوا کے بنا بھی زندہ رہ سکتی ہے۔ اور خوب ترقی سے سرسبز و شاداب کر سکتی ہے۔ اسی آریہ سماج کا رحم کیجیے۔ اور اس پر ترس کھائیے۔ تاکہ ... وجہ سے آریہ سماج کا نام میلا نہ ہو۔ اس بے ہودہ کی بحث بند کرنے میں ہی یہ پریم جن سدھ ہو سکتا ہے۔ امید ہے یہ الفاظ بہرے کانوں پر نہ پڑیں گے۔

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۰، ۲۱، ۲۲ ستمبر ۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے جس میں بڑے بڑے سنیاسی، مہاتما، اپدیشک و بھجنیک پدھاریں گے۔

سب سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس شبھ اوسر دھرم اتسو میں پدھار کر آتمک آنند اٹھاویں۔ اور جلسہ کی شوبھا کو بڑھاویں۔

(سوہن لعل منتری آریہ سماج پانی پت)

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

گورو کل آیورویدک فارمیسی

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کی حفاظت کے لئے اس سے بڑھ کر سرمہ اور کوئی نہیں ہزاروں مریض اس کی کھلے دل سے تعریف کرتے آپ بھی اس کا ہی استعمال کیجیے۔ آپ کی آنکھیں بڑھاپے تک بچی رہیں گی قیمت ۳ روپیہ فی تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لیے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچے اس سے موٹے تازے ہوتے ہیں۔ کھانسی۔ دل کی دھڑکن تپ دق کی خاص دوا ہے۔
قیمت چار روپے

براہمی تیل

سر درد۔ سر گھومنا۔ مرگی۔ سر کے بال وغیرہ کے لئے نہایت مفید

برہمی بوٹی

پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۱۲۔ گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل ۲۶۶۲

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن
یادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो ओ३म् विश्वमार्यम्

آریہ مسافر

قیمت سالانہ تین روپے۔ فی ار
ہفتہ وار
لاہور

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक - आर्य्य मुसाफिर - लाहौर

جلد ۶ } اتوار:- ۱۶ بھادوں سمت ۱۹۹۲ بکرم۔ دیانند آبد ۱۱۱ مطابق:- یکم ستمبر ۱۹۳۵ء { نمبر ۳۵

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرب شکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ انت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اس کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔
(۳) وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا۔ سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔
(۴) ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگنے میں سروا اودیت رہنا چاہیے۔

تصنیف کو سماج کی لے جاؤ ہر طرف

آریہ سماج کے نیم

(۵) سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔
(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے یعنی شاریرک۔ آتمک اور سماجک انتی کرنا۔
(۷) سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتاؤ کرنا چاہیے۔
(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ورددھی کرنی چاہیے۔
(۹) پرتیک کو اپنی ہی انتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہیے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیے۔
(۱۰) سب منشوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

ویدامرت

رشی کون ہوتا ہے؟

सहस्तोमाः सहछन्दस आवृतः सहप्रमा ऋषयः सप्त दैव्याः।
पूर्वेषां पन्थामनुदृश्य धीरा अन्वालेभिरे रथ्यो न रश्मीन्॥

(سہستوما) تعریفوں والا یا جن کے چال چلن کو کوئی بھی رشی برا نہ کہتا ہو۔ (سہ چھندس) یعنی آزاد ہوں۔ کسی کے آدھین نہ ہووے۔ (آورت) مجرد رہتے ہوئے تمام ودیاؤں کو جان کر گوروکل سے نکل کر گرآوے۔ (سہ پرما) جو منطق سائینس یعنی چھ قسم کے فلسفے (سینوگ فلاسفی) جانتا ہو۔ (رشیہ) وید وغیرہ پڑھنے والا جو ہووے۔ (سپت) پانچ گیان اندریہ۔ انتہ کرن اور آتما یہ سب سات (دیویا) اچھے اچھے گن اور کرم عادت میں لگے ہوویں۔ اور یوگ فلاسفی کے عقیدے سے واقف (پوروےشام) ویدوں شاستروں کا جاننے والا (پنتھام) کو جان یعنی سنسار کو ٹھیک ٹھیک راستہ پر لے جانے والا جیسے (انو درشیہ) پہلے وید داؤں کے (دھیرا) راستہ کو (انوالیبھرے) ان کو لتا ہے دیکھ کے یعنی ٹھیک ہو اور پر ہو اور پر چلے نہ ٹھیک ہو نہ چلے۔ (رتھیو) لگام کی رسی پکڑنے والا۔ ویسے ہی (رشمین) اس کے بعد پراپت ہوتے ہیں۔ یعنی وید بھگوان ہر ایک استری پرش کو اپدیش کرتا ہے۔ کہ تم اپنے جیسوں اور بل گیان کو اتنا بڑھاؤ۔ کہ بڑے گیانی ہوتے ہوئے ستانے مکتی یعنی سکھ بلکہ سکھ سے بھی آگے جو آنند ہے۔ جس کا بیان کوئی جیو نہیں کر سکتا۔ جو روح کے اندر پایا جاتا ہے۔ پراپت ہو۔ پیارے ناظرین دنیا کے مذہبوں میں یہ بات عام دن سنتے ہوں گے۔ کہ لوگ اپنے بزرگوں کو پرمیشور کی پدوی دیا کرتے ہیں۔ مگر ایسی پدویوں سے نہ تو ان مہانو بھاؤں کا کچھ بھلا ہوتا ہے۔ نہ ایشور ہی خوش ہوتا ہے۔ وہ لوگ وہ ہی رہتے ہیں۔ جو اپنے اعمالوں سے ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی لڑکا پاس ہونے کے یوگیہ نہ ہووے۔ اور اس کا ماسٹر یا ساتھی کوئی بڑا ہوشیار بیان کرے۔ مگر امتحان کا جو نتیجہ ہوگا۔ اس کو لڑکا اول جانتا ہے۔ بعد نکلنے نتیجہ جانیں گے۔ اس لئے لوگ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ سوامی دیانند کو کس وید منتر میں رشی لکھا ہے۔ اندازہ آپ لگائیں۔ مگر ہم تمام دنیا کے مذہبی لیڈروں سے سوال کریں گے۔ کہ تمہارے گوروں۔ پیغمبروں۔ اوتاروں کو کس کس آیت وغیرہ میں بیان کیا ہے۔ تو جواب جب نہیں ہوگا۔ میرے پیارے بھائی عیسائی صاحب دوسرے وغیرہ بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ میرے حقیقی دوست مسلمان محمد صاحب جیسی ہستیوں کو بھی بڑا پیغمبر بیان کرتے ہیں۔ یہ ان کا حسن ظن ہے۔ مگر قرآن شریف کوئی تعریف پیغمبر رسول نبی ہونے کی تعریف میں ہے۔ کہ کس کس علمیت یورپین اور دنیا کو آرام پہنچانے والا رسول ہوگا۔ بلکہ قرآن سے کچھ لوگوں کے نام لے کر پیغمبر بیان کیا ہے۔ وغیرہ ایسا کوئی بھی قانون بنا دیتی ہے۔ چاہے پبلک کے ساتھ کیسا ہی برتاؤ کرے۔ میرے وچار میں یہ طریق ٹھیک معلوم نہیں ہوتا ہے۔ جیسے کوئی گورنمنٹ کسی انسان کو نامزد کرکے تھانیدار بلکہ پولیس افسر تو وہی ہونا چاہیے۔ جو کہ رعایا کی حفاظت کرے۔ اگر نہ کر سکے۔ تو تھانیدار نہ ہوگا۔ اسی لئے ایشور تو نامزد اپنی طرف سے نہیں کرتا۔ مگر جو شخص رشی ہونے کے یوگ کام کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایشور اپنی آتما روپی پرجا کے ساتھ پیار ہونے کا برتاؤ کرتا ویسا ہی برتاؤ کرنے والا مہاتما رشی ہوتا ہے۔ اور جو رشی سب رشیوں کے بتائے راستہ پر سنسار کو چلاتا ہوا آپ چلتا یعنی سب رشیوں اور اپدیشوں کو مانتا ہے۔ وہی مہارشی کہلاتا ہے۔ یہ وید کا اپدیش ہے۔ جو اور کسی کتاب میں نہیں ہے۔ پس وید ہی الہامی کتاب ہو سکتی ہے۔

(ستیہ دیو آریہ مناظر)

یگیہ سمبندھی ہر طرح کا سامان کارخانہ سیتا رام آریہ اینڈ سنز لاہور کرھوپ سامگری والے سے منگانا چاہیے

امرت الیکٹرک پریس گوالمنڈی نزد امرت دھارا لاہور میں باہتمام چرنجی لال پریم پرنٹر و پبلشر کے

آریہ سماجک سماچار

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی

تاریخ ۴ اگست ۱۹۳۵ء چھاؤنی سماج میں
شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ڈیپوٹیشن
لے کر سبھا کے پردھان تیاگ مورتی شری آچاریہ
رامدیو جی دسبھا کے مہوپدیشک سری پنڈت
بدھ دیو جی ودیا النکار و سری پنڈت گیان چند
جی بی۔ اے پدھارے۔

پردھان جی و پنڈت بدھ دیو جی کے منوہر
ویاکھیان ہوئے۔ جن کے پربھاؤ سے لوگوں کے
دلوں میں ویشوا نر یگیہ کا پریم پیدا ہو گیا اور تب
ہی سے سلسلہ وار ہر ایک سبھا سد کے گھر یگیہ
ہو رہا ہے۔ اور یگیہ کی دکشنا کے روپ میں بھٹا
شکتی سبھا کو دان بھی دیا جاتا ہے۔ یہاں لال
کرتی سماج کے ویشوا نر یگیہ شری پنڈت دھرم جی
تیاگ مورتی سمپن کراتے ہیں۔ پنڈت جی کے یگیہ
کرانے سے اور ان کی پریرنا سے ساتنی بھائی بھی
کئی ایک پریم پوربک شامل ہوئے ہیں۔ اور اپنے
یہاں بھی یگیہ کرانے کو تیار ہوتے جاتے ہیں
اور کئی کے یہاں پنڈت جی یگیہ کرا بھی چکے ہیں۔
اور نئے ممبر بنانے کا ادیوگ بھی کرتے رہتے ہیں
آپ یہاں ڈیڑھ ماس سے ٹھہرے ہوئے ہیں۔
جنہوں نے ٹھہر کر سماج پر بڑی کرپا کی ہے سماج
سدھار و پرچار کا ہر وقت آپ کو دھیان رہتا ہے
جب سے آپ ٹھہرے ہیں۔ ممبروں کو ہر وقت
سندھیا ہون کی پریرنا کرتے رہتے ہیں اور کسی
کو ستیارتھ پرکاش پڑھاتے ہیں اور کسی کو سنسکار
ودھی۔ سب کو آریہ سماج کے نیم پالنے کے لئے
شکشا کرتے رہتے ہیں۔ آپ سنسکار و یگیہ ودھی
پوروک کراتے ہیں۔ جس سے لوگوں کے دلوں میں
شردھا پیدا ہو جاتی ہے جیسے آپ یہاں ٹھہرے
ہیں۔ سماج میں بڑی چہل پہل سی رہتی ہے
کسی سماج کو سنسکار تتھا اتسو وکتھا کے لئے
یدی ضرورت ہو تو پنڈت جی کو بلا سکتے ہیں
آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کو پتر
لکھیں۔ (منتری)

آریہ سماج راولپنڈی صدر کے سماچار

آریہ سماج کی طرف سے لال کرتی بازار میں گزشتہ
سوموار منگلوار اور بدھوار کو ویدک دھرم کا پرچار
ہوا۔ سماج کے پروہت پنڈت جی نے
ہر دو روز شام کے ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک پربھاؤ
شالی بھاشن دیئے۔ جن کو جنتا نے پسند کیا۔

بروز منگلوار شام کو آریہ سماج کی یگیہ شالا میں
ایک ودھوا و واہ کی رسم سر انجام دی گئی۔ ور
پکش کی اور سے ۱۱ روپے دان مختلف سنستھاؤں
کو ملا۔

بروز بدھوار آریہ سماج میں رکشا بندھن
کا تہوار منایا گیا۔ جس میں ہون یگیہ کے بعد لوگوں

لوگوں نے یگیوپویت تبدیل کئے۔ بعد
پروہت جی نے رکشا بندھن کے تیوہار کی اہمیت
واضح کرتے ہوئے اتہاس اور شاستروں سے
اس کی مہانتا کو درشائی۔ یگیہ شیش بانٹے
کے بعد کارروائی ختم ہوئی۔

گزشتہ ہفتہ کی طرح اس ہفتہ بھی ویشوا نر یگیہ سارا
ہفتہ نرو گھن ہوتے رہے۔ جس کی تفصیل اس
طرح سے ہے۔ سوموار کو پنڈت نند لال جی کے مکان
پر۔ منگلوار کو لالہ گنگا رام جی کے مکان پر۔ بدھوار
کو ڈاکٹر فقیر چند دندان ساز کے مکان پر۔ شکروار
کو ڈاکٹر ہنسراج جی کپور کے مکان پر۔ سنیچر وار کو
سور گیہ مہتہ لبھ داس جی کے مکان پر۔ پنڈت
نند لال جی کو چھوڑ کر جو کہ اس آریہ سماج کے سبھاسد
نہیں ہیں۔ باقی سارے سجنوں نے نیم پوروک یگیہ
میں دکشنا دی۔

اب محلہ آنند پورہ سے یہ یگیہ سماپت ہو گئے
ہیں۔ آئندہ ہفتہ سے گوالمنڈی میں آریہ سبھاسدوں
کے گھر ہوا کریں گے۔ (منتری)

آریہ سماج ساوال ضلع مظفر گڑھ

آج بعد دو پہر انترنگ سبھا کا اجلاس ہوا جس میں
نکھت پرستاو سرو سمتی سے پاس ہوا:-

(۱) آج رات کے ست سنگ میں آریہ پرتی ندھی سبھا
کے آدیش انوسار جو ترم سبھاسدوں نے آریہ پرتی
ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے اپلکش میں ودھی
ہے۔ جس کی سوچی لالہ رام چند جی اپ پردھان نے
تیار کی ہوئی ہے۔ سادی جائے اور وصولی کی جاوے۔

(۲) اس کے متعلق ویشوا نر یگیہ ۱۸۔ اگست کو ہونا
نشچت ہوا۔ اور پرتی ندھی سبھا کو لکھ دیا جاوے
کہ شری پنڈت ہر دیالو جی و مہاشہ ہرشچندر جی بھجنیک
کو ساواں بھیجنے کی کرپا کریں۔ (منتری)

نرملہ ردیلی پرانت

ساون شدی پورنماشی سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۲۔ اگست
۱۹۳۵ء کو نرملہ ردیلی پرانت) میں رکشا بندھن
کے پوتر تہوار پر نرملہ گرام کے محلوں اور بازاروں
میں دس جگہ پر یگیہ کئے گئے۔ اور سات یگیوپویت سنسکار
کرائے گئے۔ پر یگیوں کے محلوں میں بھی یگیہ کرائے
گئے۔ اور ان یگیہ کی پوترتا اور تعریف غالصہ طور پر
سمجھائی گئی۔ (منتری)

آریہ مسافر میں اشتہار کامیابی کی کلید ہے۔

ملتان میں پرچار:-

شری پنڈت وشوناتھ جی جوسن ہائی سکول
ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ادھیاپک ہیں۔ ان گرمیوں
کی چھٹیوں کے دنوں میں ملتان پدھارے۔ آپ کے اپنے
اس تھوڑے سے عرصہ میں ملتان آریہ سماج (بوہڑ
دروازہ) میں ہفتہ واری سپتاہک ست سنگوں میں
اتی اتم ویاکھیان دیتے رہے۔ میں آریہ سماج
کی طرف سے شری پنڈت جی کو اس لیکھ دوارا
دھنیاواد دیتا ہوں۔ آشا ہے شری پنڈت جی جب
کبھی پھر ملتان پدھاریں گے۔ تو ضرور کشٹ
اٹھانے کی کرپا کریں گے۔ آپ ویشوا نر یگیہ میں بھی
نرنتر شامل ہوتے رہے۔ اور اپدیش سے آریہ بھائیوں
کو کرتارتھ کرتے رہے۔ (منتری)

آریہ سماج روہڑی کے سماچار:-

آریہ سماج روہڑی کے سپتاہک ست سنگ بڑے
اتساہ سے منائے جاتے ہیں۔ اور سب کام نیم پوروک
ہو رہا ہے۔ پتری پاٹھ شالا کے پربندھ میں بھی جب
سے پاٹھ شالا ہمارے چارج میں آئی ہے۔ کئی خامیاں
دور کی گئی ہیں۔ اور بگڑے ہوئے حالات سدھارے

جاتے ہیں

مورخہ ۲۸/۷/۳۵ کو سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا:-

(۱) رائے صاحب لالہ بودھ رام جی۔ پردھان
(۲) رائے صاحب لالہ امیر چند جی۔ اُپ پردھان
(۳) لالہ منشی رام جی آہلو والیہ۔ منتری
(۴) مہاشہ خوشی رام جی۔ اُپ منتری۔
(۵) لالہ رام داس جی۔ خزانچی۔
(۶) مہاشہ گردھاری لال جی۔ لائبریرین۔

ممبران انترنگ سبھا:-

(۷) چودھری تیج پال جی وکیل (۸) لالہ پران ناتھ
جی (۹) لالہ گوبند رام جی آریہ۔

مورخہ ۴/۸/۳۵ کو اردھ شتابدی مشتمل آچاریہ
رامدیو جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت گیان چند جی
بی۔ اے۔ رائے صاحب لالہ امرت رائے جی ہمارے
پاس پہنچا۔ کیول بارہ گھنٹہ میں ان کو روپیہ تھیلا
موقعہ سے تقریباً ۲۵/- روپیہ چندہ اکٹھا
کرا دیا گیا۔ یہاں کی دوسری آریہ سماج نے شتابدی
کچھ سہایتا دی ہوگی۔ (جو کہ ابھی تک چھپی تو نہیں)
وہ الگ ہوگی۔

مورخہ ۱۱/۸/۳۵ کے سپتاہک ست سنگ میں شری
سوامی نتیانند جی مہاراج کی مرتیو پر اظہار غم
و افسوس کیا گیا۔ اور پرستاو پاس کیا گیا۔
(منشی رام آہلو والیہ سیکرٹری)

آریہ مسافر کے لئے دو دو نئے خریدار بھیج کر
اپنا فرض پورا کریں۔ (مینیجر)

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

Light of Truth

ستیارتھ پرکاش انگریزی:- اس
میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے۔ ایک بڑا
نے جتنوں کو آریہ بنایا ہے۔ ان کا پتہ
دوسرے سادھنوں سے نہیں اب تک انگریزی
میں اس کا سندر اور سستا سنسکرن نہ تھا۔ اس
کو آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے۔
قیمت ۱۲/ مجلد دو روپے (۲/)

Fountain head of Religion

سرچشمۂ مذاہب:- شری گنگا پرشاد جی چیف
جج ٹہری اپنی ودوتا کے لئے مشہور ہیں یہ کتاب انہی
کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے اس کے انیک بھاشاؤں
میں انوواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی پڑھے
یووک دیوتی کو اس کا سواد ھیائے کرنا چاہیے۔
قیمت ۱۲/ قیمت مجلد ۱/

The Inner man & other Lectures on Arya Philosophy

اجمیر اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر جو
انگریزی ویاکھیان کا سنگرہ ہے ان کے ویاکھیان
پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے شری پنڈت
بابو گنگا پرشاد جی ٹہری والے ہیں اس کتاب
آچاریہ رامدیو جی نے لکھی ہے۔ قیمت

Ten principal of Arya Samaj

سماج کے دس نیم:- لیکھک پنڈت چموپتی جی۔
اسمیں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تھا
وگیانک ویاکھیا کی ہے۔ آریہ سکولوں و کالجوں میں اپہار
کے طور پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اینٹک پیپر سندر چھپائی
ضخامت ۱۴۰۔ قیمت ۸/ صرف

The Vedic caste system Panchan problem

ویدک ورن ویوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری پنڈت کیشو دیو
نے یہ کتاب لکھی ہے۔ قیمت ۳/

ملنے کا پتہ:- سیکرٹری آریہ سماج

[illegible]
श्री ... [illegible] ... श्री-
... [illegible]
) بچے کی اور دیکھ (आधः पश्यस्व (
) اوپر کو مت دیکھ (मा उपरि (
) کمبھیر تا سے پیروں کو رکھ (पादौ हर
ہولی چل یعنی ہاتھی جیسی چال ہو - (मा ते ... (
تیرے اعضائے جسمی ([illegible])
) دکھلائی نہ دیں - کیونکہ (मा दृशन् (
) آتیا ہی عورت کے جسم ہیں (स्त्री
हि ब्रह्मा बभूविथ) پرکٹ (پرگٹ یعنی ظاہر ہوا ہے

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ۔

اور کہہ مسلمان عورتوں کے کہ بند کریں آنکھیں اپنی اور محافظت کریں ستر گاہ اپنی کی اور نہ ظاہر کریں ۔

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى ۔

اپنا بناؤ مگر جو ظاہر ہے اس میں اور چاہئے کہ ڈالیں اوڑھنیاں اپنی اوپر گریبانوں اپنے کے نہ ظاہر کریں بناؤ ۔

جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ ۔

اپنا مگر واسطے خاوندوں اپنے کے یا باپوں اپنے کے یا واسطے خاوندوں اپنے کے یا بیٹوں اپنے کے ۔

اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ ۔

یا بیٹوں خاوندوں یا بھائی اپنوں کے یا بیٹوں بھانجوں اپنے کے یا بہنوں اپنے کے یا بیوں ۔

اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ ؛

اپنے کے یا جن کے مالک ہوئے داہنے ہاتھ ان کے یا جو ساتھ رہنے والے ہیں غیر حاجت والے مردوں سے یا لڑکوں سے جو نہیں واقف اوپر چھپی

الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ

لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

باتوں عورتوں کے اور نہ ماریں پاؤں اپنے تو کہ جانا جاوے جو کچھ کہ چھپاتی ہیں زینت اپنی سے اور توبہ کرو طرف اللہ کے

جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

سب اے ایمان والو! تو تم فلاح پاؤ ۔

اس آیت پر تفسیر موضح کہتی ہے = یعنی اپنی ستر یعنی نہ کسی کا ستر دیکھیں نہ اپنا دکھلاویں خبر ہے ۔ جو کرتے ہیں کفر کی رسمیں ہیں سنگار ہیں وہ کھلی چیز یا اسی چیز کو کہا جیسے نیچے کے کپڑے اور پاپوش یا یہ کہا کہ عورت کو منہ تھوڑا سا

پردہ یعنی برقعہ یا گھونگٹ

کی نسبت

وید - قرآن - بائبل اور مہذب اقوام کے خیالات

تحریری پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر - مراد آباد

اور ہاتھ کی انگلیاں اور پاؤں کا پنجہ کھولنا درست ہے ۔ ناچاری کو پھر ہاتھ کی مہندی کھلنے یا آنکھ کا کاجل یا انگلی کا چھلہ اور باقی بدن اور گہنا ڈھانکنا ضرور ہے ۔ مگر محرموں سے چھاتی سے زانو تک اور اپنی عورتیں جو نیک چال کی ہوں ان سے بھی اتنا ضرور ہی اور بد راہ عورتوں سے کنارہ پکڑنا ۔ اور کمتیرے جن کو غرض نہیں کہ وہ کھانے اور سونے میں غرق ہیں ۔ شوخی نہیں رکھتے اور لڑکا دس برس تک اور اپنا غلام بھی محرم ہی بہت علما کے نزدیک اور پاؤں کی دھمکی سے معلوم ہوتی ہیں ۔ گھونگرو یا گوجری اور باریک کپڑا جس سے بدن نظر آوے ۔ اور وہ برابر ہے اور نہ بھی نہ کھلے تو بہتر ہے ۔ عباس نے فرمایا کہ ما ظہر سے مراد منہ اور دونوں اور دوسرا کے ہیں ۔ اور جمہور کے نزدیک یہی معنے مشہور ہیں ۔ ابن کثیر

تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا ۔ تو زنا نہ کر ۔ پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے ۔ کہ وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا ۔ سو اگر تیری داہنی آنکھ تیری ٹھوکر کھانے کا باعث ہو ۔ اسے نکال اور اپنے پاس سے پھینک دے ۔ کیونکہ تیرے انگوں میں ایک کا نہ رہنا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تیرا سارا بدن جہنم میں ڈالا جائے ۔ بائبل

پیارے ناظرین آپ نے اوپر کے حوالجات کو بغور پڑھ لیا ہے ۔ دیویوں (عورتوں) کو اس قدر پردے کا ذکر نہیں جس قدر کہ کرایا جاتا ہے ۔ سب سے اول وید کے منتر سے معلوم ہوتا ہے ۔ ہر ایک عورت مرد کو نیچے کی طرف دیکھ کر چلنا چاہئے (تاکہ چوٹ وغیرہ نہ لگے ۔) اور اوپر کو مت دیکھو ۔ کوئی چیز آنکھ میں گر جائے ۔ جیسے ریل کے کوئلے ۔ یا کسی کے مکان پر کوئی چیز ہو ۔ نظر پڑ کر بدی پیدا کرے آہستہ چال چلو ۔ جس سے اپنے کو تکلیف بھی نہ ہو ۔ اور سڑک پر دھول بھی نہ اڑے ۔ تیرے جسم کے اعضاء دکھلائی نہ دیں ۔ سردی گرمی نہ معلوم ہو ۔ کیونکہ تو تماہی جسم لیپٹ ،

قرآن شریف مسلمان عورتوں اور مسلمانوں کو مخاطب ہو کر یہ کہہ رہی ہیں ۔ کہ عورتو! اپنا سنگار خاوند کے اور خاوند کے والد و اپنے والد ۔ اپنے بیٹوں کے اور خاوند کے بیٹوں (جو پہلی عورتوں سے ہوں ۔ بھائی اپنوں سے اور بھائی کے لڑکوں بہن کے لڑکوں سے اپنی بیوں سے ۔ اور جو ہمارے نوکر ہیں ۔ چاہے عورت یا مرد ۔ جو ساتھ رہنے والے وغیرہ حاجت مردوں (عورتوں) سے یا لڑکوں سے جو نہیں واقف جو عورتوں (مردوں) کی باتیں نہیں جانتے ۔ اور نہ مارے پاؤں زمین (سادہ چال چلنے والے صوفی لوگوں سے پردہ نہ کریں) تو بہ کرو مسلمانو خدا سے ۔ نقصان اٹھاؤ گے آخرت کا

آیت شریف سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے ان لوگوں سے پردہ کرنا تو درکنار ۔ اپنا جسمی لباس جس کو خوبصورتی کی نیت سے زیب تن کیا ہے چھپانا ضروری نہیں ہے ۔

اب رہا اور کا فر لوگوں سے جیسے چھتر پتی شیواجی یا مہاتما درگا داس یا بھگوان دیانند سے بھی پردہ نہیں کرنا چاہئے ۔ میں پردے میں صرف منہ کے پردے کو کہنا چاہتا ہوں ۔ اور جسم کے کسی بھی بھاگ سے میری غرض نہیں ہے ۔ منہ اور ہاتھ کی انگلیوں کو چھپانا کہیں بھی نہیں ہے ۔ اور ایسا ہی بائبل میں ہے ۔ کہ پردہ نہ کرنا چاہیئے ۔ خلاصہ یہ ہوا کہ وید اور قرآن ۔ بائبل سب اس بات پر رضامند ہیں جیسا مردوں کو اختیار ہے ۔ ویسا ہی عورتوں کو بھی دیا گیا ہے ؛

سوال :- پردہ کس کو کرنا چاہیئے ؟

جواب :- جس کو ضرورت ہووے ؛

سوال :- ضرورت کس کو ہونی چاہیئے ؟

جواب :- جو گناہ سے اپنی کمزوری کو روک نہ سکتا ہو ۔ چاہے مرد ہو یا عورت ؛

سوال :- گناہ کس کو ہوتا ہے ؟

جواب :- گناہ جو کرے (فعل) (جرم) کرے ۔

سوال :- جس پر فعل یا جرم کیا جاتا ہے اس کو بھی سزا ہوتی ہے ۔ یا نہیں ؟

جواب :- اس کو سزا تو نہیں ہونی چاہیئے ۔ مگر

سوال :- مگر سے کیا مطلب ہے ؟

جواب :- اگر کوئی عورت کسی بزرگ کے سامنے نہ آوے تو وہ اس کو دیکھ کر کیوں زنا کرنے کی نیت بنائے اس واسطے اس کا آنا جرم پیدا کرتا ہے ۔ اگر وہ نہ آتی ۔ تو جرم نہ ہوتا ۔ مگر کا یہ مطلب ہے ؛

سوال :- سامنے تو بیٹی ۔ ماں بہن بھی آتی ہیں تو جرم ہوتا ہے ؟

جواب :- ماں بیٹی بہن ۔ ان کے نہ ہم خوب جانتے ہیں کہ ان کی طرف نگاہ بد سے دیکھنا بڑا گناہ ہے ۔ خدا ایسی بات پر لعنت کرتا ہے ۔

سوال :- تو کیا دوسروں کے لڑکوں کو نگاہ بد سے دیکھنے والا شریف لوگ یا لڑکی والے لوگ کہتے ہیں !

جواب :- نہ خدا نہ بزرگ لوگ نہ لڑکی والے ہی ایسی گندی بات کہہ سکتے ہیں ۔ مگر ۔

سوال :- آپ نے پھر لفظ مگر کا استعمال کیا اس کے کیا معنے ہیں ؟

جواب :- آپ نے تو مصیبت میں جان ڈال دی ہے مگر کا مطلب یہ ہے ۔ کہ ہم تو نہیں چاہتے ہیں ۔ مگر دل نہیں مانتا ۔

سوال :- جناب دل ہمارے قابو میں ہے ۔ یا ہم دل کے قابو میں ۔

جواب ۔ شریف بزرگ ۔ رشی منی ۔ پاک پیغمبروں کا دل ان کے قابو میں رہتا ہے ۔ اور بد معاشوں گنڈوں ۔ زنا کاروں کا دل باہر نکل جاتا ہے ۔ اور انسان کو اپنے قابو میں کر لیتا ہے ۔ اس واسطے پردہ عورتوں کو کرنا ہی چاہیئے ۔

سوال :- کبھی کبھی یہ بھی سنا جاتا ہے ۔ ایک نوجوان کو دیکھ کر ایک لڑکی کا مزاد چار کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے ۔ تو کیا آپ کے خیال میں اس مرد نوجوان کو برقعہ ڈالنا چاہیئے ۔ یا نہیں !

جواب :- برقعہ اوڑھنا تو چاہیئے ۔ لیکن ایسا رواج نہیں ۔ اور مردوں کو اچھا بھی معلوم نہیں ہوتا ہے اگر پردہ کرایا بھی جاوے ۔ تب ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی کی آنکھیں دُکھتی ہوئی ہوں ۔ اور دیکھ نہیں سکتا ہو ۔ خدا نے مرد کو آنکھ دیکھنے کے واسطے دی ہے اس واسطے پردہ مرد کو ضروری نہیں ۔ بلکہ قانون قدرت کے خلاف ہے ۔

سوال :- تو کیا عورتوں کو ایشور دیکھنے سے منع کرتا ہے ۔ اس واسطے پردہ کرایا جاتا ہے ۔

جواب :- ہاں اگر نہ کریں ۔ تو خدا کی طرف سے تو کوئی گناہ نہیں ہوتا ۔ صرف مجلس کا اصول ہے ،

سوال :- مجلس میں کس کی زیادتی ہوا کرتی ہے ۔ کیا عورتیں بھی ہوا کرتی ہیں ۔

جواب :- خدا کا خوف جب عورتوں کو پردے کا حکم ہے تو عورتیں مجلس میں کیسے آسکتی ہیں ۔ وہاں صرف مرد ہی ہوا کرتے ہیں

سوال :- اگر عورتوں کی مجلس ہو ۔ تو اُن کو پردہ کرنے کا حکم جاری کر سکتی ہیں ۔

جواب :- ہاں کر سکتی ہیں ۔ مگر ان کو ایسا کرنا اچھا نہیں معلوم دیتا ۔ اور عورتوں کو پردہ کرنا اور کرانا یہ ان کی پاکیزگی ہے ۔ شریف گھروں کی عزت ہے ۔ لوگ یہ بات کہتے ہیں ۔ ان کے گھر کی عورتیں شریف ہیں ۔

سوال :- جب جاری کر سکتی ہیں ۔ اور ایسا کرنا اچھا نہیں ہے تو مردوں کو ایسا حکم دینا اچھا ۔ اگر مرد پردہ کرنا لگ جائیں ۔ عورتوں کی عزت ہو ۔ اور بڑا گھر معلوم ہو ۔ سب عورتیں یہ کہیں گی ۔ ان کے گھر کے آدمی شریف ہیں ۔ اور سب دفتروں کے بابو صاحبان

افسران صاحبان۔ راجہ مہاراجہ۔ دوکاندار۔ فاقہ
والے۔ تیرباز۔ موٹر والے سب جیرھ کئے ہوئے
ہوں۔ اور سب میری پُتریاں اور بہنیں اور مائیں
آرام سے جیسا تمام دنیا کے جانداروں کو بلا پردہ
بنایا ہے۔ اپنے کاروبار کو اچھی طرح سے کرتے ہوئے
ویغیرہ کا دھیان کریں۔

جواب:۔ اب تک آپ میرے سے سوال کرتے رہے ہو
اب آپ سے سوال کرتا ہوں۔ جواب دو۔

سوال:۔ خدا نہ کرے آپ کے خیال کے مطابق
عورتوں کی مجلس ہو کر مردوں کو پردہ کرنے کا حکم ہو
جائے۔ اور آپ کو حاکم بنایا جائے۔ تو کیا کروگے

جواب:۔ سنئے صاحب۔ اگر ایشور مجھ کو کبھی خواب
میں بھی اس کام کا حاکم کرے۔ تو لڑکے کا جنم ہوتے
ہی اس کے منہ پر ایک پردہ لگوادوں جس طرح سر
وغیرہ پر ٹوکری جال سے بیل باندھتے ہیں تاکہ
عادت ہی نہ ہو وے۔ اور گاؤں کے صوفی دھرما تما
لوگوں کو جالی کے پردے تیار کرادوں۔ اسی طرح برادر
لوگوں کے ساتھ برتاؤ ہو۔ مانگنے والے ڈرائیور
دفتروں کے بابو۔ سکولوں کے ماسٹر۔ پنڈت لوگوں
کو ذرا اچھی جالی کے جس میں دکھلائی دینا مشکل
ہو دور کی چیز۔ کیونکہ ان کو ضرورت نہیں۔ افسران
کو جالی کی آنکھیں کھولے ہوئے برقعے۔ راجہ مہاراجاؤں
کو باریک کپڑے کے برقعے جس میں کچھ دکھلائی نہ دے
کیونکہ ان کو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مشن کر کام
چل سکتا ہے۔ اور میں اپنے لئے ربڑ یا چمڑے کا
بنواؤں۔ تاکہ نہ دکھلائی دے اور نہ ہوا لگے۔

سوال:۔ ایسا کرنا انسانی فطرت کیخلاف اور مہذب
قوموں کے بھی نقل و حرکت کے خلاف ہے۔

جواب:۔ مہاراج میں بھی یہی عرض کرتا ہوں کہ
قدرت پرمیشر کے خلاف ہے۔ اور آریہ قوموں کی
تہذیب کے بھی خلاف ہے۔

سوال:۔ آپ کے خیال میں کسی کو پردہ کرنا چاہیئے یا
نہ کرنا چاہیئے۔

جواب:۔ مہاں ویرتا کا رعورتوں اور مردوں کو دن دن میں
پردہ کریں یا اپنے گھروں میں مثل قید تنہائی
کے سرکار کی طرف سے رکھے جاویں۔ جیسے سرکار
چوروں کو قید میں ڈال دیتی ہے اور بعد مدت ختم ہونے
کے پھر ایسا کام کرے تو وہاں عمل کرنے کا حکم
ہو یا نا شر کے مطابق زمین میں گاڑ کے مالش
کتوں سے کٹوا کر سب رعایا کے سامنے مروا دے

سوال:۔ آپ کے خیال میں پردہ ہونا چاہیئے یا نہیں
جواب:۔ میرے خیال میں ایسا پردہ ہونا چاہیئے۔
جیسے باپ اپنی بیٹی سے کرتا ہے۔ یا ماں اپنے جوان
بیٹے سے پردہ کرتی ہے۔ یا ایک بھائی اپنی حقیقی
بہن سے پردہ کرتا ہے۔ دیکھو میں ایک راجہ کا
ذکر کرتا ہوں۔ جس کا نام میرے خیال میں گلاب سنگھ
تھا۔ ایک دن اپنے محل کی چھت پر چڑھ گیا۔ تو
ایک لڑکی محل کے نزدیک بلا کپڑے غسل کر رہی
تھی۔ جب راجہ نے دل میں کچھ پاپ بچار کیا۔ اور وہ
کہتا ہوا محل سے نیچے اتر آیا۔ اور اپنے راج گورو
کو بلایا۔ اور کہا کہ گورو جی اگر کوئی اپنی لڑکی کو دیکھ
کر اپنے دل میں برا وچار کرے۔ تو دھرم شاستر
کیا سزا بتلاتے ہیں۔ راج گورو نے کہا کہ زندہ
آگ میں جلنا چاہیئے۔ جو مہاراج سنسار کی عورتوں
سے پردہ کرتا تھا۔ حکم دیا کہ دربار کے سامنے
بہت سی لکڑیوں میں آگ لگوا دو۔ راج گورو نے
کہا۔ مہاراج ہونی چاہیئے۔ مہاراجہ نے کہا۔
ایسا ہی ہو۔ ٹھیک وقت پر چتا تیار ہو کر آگ لگ
گئی۔ پر جا ریکھ رہی ہے۔ مہاراجہ گلاب سنگھ
آگ میں کودتے ہیں کہ راج گورو پیچھے سے پکڑ لیتے
ہیں۔ تب مہاراجہ ناراض ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں
کہ گورو جی اب تم پاپ کرتے ہو۔ ایشور کے اصول کو
توڑتے ہو۔

تب راج گورو نے جواب دیا۔ کہ تم نے من
(دل) میں خیال کیا تھا۔ تب میں نے تمام پرجا
میں تیری عزت خراب کرائی ہے۔ اگر اب تم ایسا
کرتے۔ تو میں اپنے ہاتھ سے پکڑ کر تم کو آگ میں
ڈال دیتا۔ اصل پردہ تو یہ ہے۔ اور اس مصنوعی
پردے سے کچھ فائدہ بھی نہیں ہوتا۔

سوال:۔ آپ کے خیال میں عورتوں کو دیکھنا چاہیئے
جواب:۔ میرے خیال میں جیسے بیٹی کو اور چھوٹی
بہن کو دیکھتے ہیں۔ ایسے دیکھنے میں کوئی ہرج نہیں

سوال:۔ مہاشہ جی پردہ کرنے پر بھی مرد تو بلاوہ
نہیں مانتے۔ جس میں گناہ ہوتا ہے۔ پردے سے
عورتیں ہی گناہ سے بچ جائیں گی۔

جواب:۔ اگر گناہ ہی ہوتا ہے۔ تو بلا گناہ تو عورتیں
نہیں بچ سکیں۔ ان کے دیکھنے کو کچھ جالی کے سوراخ
ہوتے ہیں۔ یا باریک کپڑا اوڑھے ہوئے ہوتی
ہیں۔ اس بات پر مجھ کو زیادہ نہیں کہنا۔ کیونکہ میرا
آچاریہ دیانند تو چار برس کی لڑکی کو ماتا کہتا ہے۔
اور بازار میں رہنے والی عورت کو بیٹی کہتا ہے مجھ
کو بھی ایسی ہی عزت کرنا ضروری ہے۔

سوال:۔ آپ بتلائیں۔ کہ پردہ کہاں ہوتا ہے
اور کیا تعلق ہے؟

جواب:۔ مہاشہ جی! جہاں لوگ زیادہ بدمعاش ہوتے
ہیں۔ وہاں پردہ ہوتا ہے۔ اور جہاں پر زیادہ
نیک ہوتے ہیں۔ وہاں پر کوئی پردہ نہیں کرتا۔
اگر چھوٹی بیٹی (بچی) کرتی بھی ہیں۔ اپنی عزت کو چھپانے
کیلئے۔ گھر والے کہتے ہیں۔

سوال:۔ تم نے کہا۔ کہ جہاں آدمی خراب ہوتے ہیں
وہاں پردہ ہوتا ہے۔ جہاں نیک ہوتے ہیں۔ وہاں
نہیں ہوتا ہے۔

جواب:۔ سنئے صاحب۔ حضرت عیسےٰ سے پردہ
نہیں ہوا کرتا تھا۔ صوفی لوگوں سے پردہ نہیں ہوتا
ہے۔ اس وقت مہاتما گاندھی سے پردہ نہیں ہوتا
مگر لڑکی اپنے باپ سے پردہ کرنے لگ جاتی ہے۔ بلکہ
جب مہر ...... کی ماں اپنی لڑکی کو اس کے سامنے نہیں جانے دیتی
ہے۔ کہ شاید کچھ ...

سوال:۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ جہاں کچھ خرابی
ہے۔ وہاں ہی پردہ ہوتا ہے۔

جواب:۔ پردہ شخص کرواتا ہے۔ جو کچھ نہ کچھ خود
خراب ہو۔ کیونکہ اس کے اندر کی ضمیر خراب ہے
دیکھو ایک آدمی کے ساتھ دوسرے آدمی سے محبت
ہے۔ وہ آتا ہے۔ آنیوالے آدمی کو دیکھ کر اپنی بڑھی
ماتا اور جوان بہن اور لڑکی کو کچھ نہیں کہتا۔ مگر اپنی
عورت کو کہتا ہے کہ تم اندر چلی جاؤ۔ اگر سب عورتیں
گھر کے اندر چلی بھی جاویں۔ جب کسی کام کی ضرورت
ہو۔ تب ماں۔ بہن۔ لڑکی کو بلاتا ہے۔ زیادہ تر اپنی
لڑکی کو پانی وغیرہ دینے کو کہتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا
ہے۔ کہ یہ میری لڑکی ہے۔ اپنے کو بھی ایسا ہی
جانتا ہے۔ مگر بیوی کے (عورت) لئے کچھ اور خیالات
ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے پردہ کرایا جاتا ہے۔

اصل میں استری جاتی خود پردہ کرنا نہیں چاہتی
جیسا کہ ہم کو اپنی لڑکیوں کی حرکات سے معلوم ہوتا ہے
جو پردہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ وہ سب کرتی ہیں
اس واسطے وہ پردہ تو نہ ہی کرنا چاہیئے۔ جس کو نہ
وید حکم دے۔ نہ بائیبل نہ قرآن شریف۔ برقعہ
گھونگٹ یہ انسانی تہذیب کے خلاف ثابت
ہوتا ہے۔ اگر کرنا بھی ہو۔ تو مرد عورتوں کو دونوں
کو ہو۔ جیسے مساوات میں یہ مسئلہ تسلیم ہو جاوے
اور کوئی شکایت نہ ہو سکے۔ میں ہاتھ جوڑ کر
پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ پنڈت لوگو انصاف کرو۔
انصاف کرو ٭

سنگھ جی نے اپنے دست مبارک سے ......
بھائیوں کو نئے یگیوپویت دینے کی رسم ادا
کی۔ اس کے بعد لالہ بھگوان داس جی ......
آدسکولز اور منتری سنگھ رکھشا بندھن کی ......
اور موجودہ زمانے میں اس کی ضرورت ......
دچار پر گرکٹ کئے۔ جن کا حاضرین پر ......
اثر پڑا۔ بعد اناں کنہیا لال ودیالیہ جالندھر کے
لئے اپیل کی گئی اور مبلغ سوا چھ روپے
چندہ اکٹھا ہوا ٭

(رنر بخت داس گپتا منتری)

ضرورت ہے

آریہ پُتری پاٹھشالہ تَھر قیور کیلئے ایک
یوگیہ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری تک
مضامین پڑھا سکے ٭ خط و کتابت
بنام منتری آریہ سماج تَھر قیور کریں

پروہت کی ضرورت

آریہ سماج کیمبل پور کے لئے ایک ایسے
ودوان اور قابل پروہت کی ضرورت
ہے۔ جو کہ کتھا اپدیش و سنسکار
بخوبی کرا سکے۔ اگر کوئی بان پرستھی ہو
لگن والے ملجاویں تو زیادہ اچھا ہے
منا سنگھ منتری آریہ سماج کیمبل پور

آریہ سماج سنگرور میں شراونی

آج مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۵ء آریہ سماج مندر
میں پوتر رکشا بندھن کا تیوہار بڑے سمارود ھ
سے منایا گیا سب آریہ سجن بال بچوں سمیت
سمیت ہوئے۔ آریہ ویروں نے بڑے اُتساہ سے

پورانک پول پرکاش (عرف) پورانک دھرم وناش

از پنڈت منسا رام جی "ویدک توپ"

یہ اردو تصانیف کا خاص تحفہ ہے۔ اور منہ پھٹ پورانکوں کا منہ
بند کرنے کیلئے عجیب تالا ہے۔ اس کتاب کو ہر ایک آریہ سماج اور ہر
سماجی کو اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ جس سے موقع پر پورانکوں کو مناسب جواب دے سکیں۔
بہت تھوڑی کتابیں چھپ رہی ہیں۔ اس لئے ایک روپیہ پیشگی بھیج
پونی قیمت میں لینے کے حقدار بنیں۔ ایسا نہ ہو کہ بک جانے پر ہاتھ
ملتے رہ جائیں ٭

قیمت تقریباً تین روپے } منیجر۔ آریہ ساہتیہ مندر۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور
یکم ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء

سنگٹھن کا مان کرو

آریہ جنتا کیا چاہتی ہے؟

سب منشوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں ۔ (دسواں نیم)

آریہ مسافر اور سبھا کے کاریالیہ میں ان دنوں ادھیکاس کرنے سے مت بھید ہوتا تھا۔ وہ اس طرح کے لیکھ آرہے ہیں جنمیں سماچار پتروں میں آپس کی سماوچنا کو بند کرنے کے لئے سبھا کو خاص یتن کرنے کی پریرنا کی گئی ہے۔ اور ان چرچاؤں کے کرنے والوں کو سبھا تتھا سماج کے سنگٹھن دوارا ان سمسیاؤں کو سلجھانے کی پریرنا کی گئی ہے۔ جیسے آریہ پرش جو آریہ سماج کے سبھاسد تو نہیں ہیں۔ لیکن جن کے ہردیوں میں آریہ سنسکرتی ویدک دھرم اور رشی دیانند کے لئے بھگتی اور شردھا کے بھاؤ ہیں۔ جو بات چیت میں آریہ سماج میں ہورہی۔ پارسپرک چرچاؤں پر شوک پرگٹ کرتے ہیں۔ اور آشچریہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آریہ سماج کے سنگٹھن میں کوئی ایسا پربندھ نہیں ہے جہاں یہ باہمی مسئلے حل ہو سکیں۔ کیا آریہ سماجی اخباروں کے ایڈیٹر اور پروپرائٹر آریہ سماج کے کسی سنگٹھن کے انگ نہیں ہیں کیا ان کی نظر میں آریہ سماج کے سنگٹھن کی کوئی قیمت نہیں ہے؟ یہ چرچا ہیں سماج اور سبھا کے سنگٹھن کو جنتا کی نظر میں گرا رہی ہیں۔ اس وقت تک پنجاب میں آریہ سماج کی جو شکتی دکھائی دیتی ہے۔ اس کا مکھیہ کارن پنجاب کے آریہ پرشوں کا سنگٹھن پریم ہے۔ بڑی بڑی شکتیوں اور ویکتیوں نے اپنے شخصی پربھاؤ اور اپنے خاص دوستوں کے بل بوتے پر سماج کے سنگٹھن کو ٹھکرانا چاہا۔ لیکن رشی دیانند کے اس سب سبھاؤں اور اپ سبھاؤں کے سامنے پر جنتا نے ویکتیوں کی پرواہ نہ کر سنگٹھن کے سامنے ہی سر جھکایا۔ تو یہ سماج کی اس سنگھ شکتی کا ہی پرتاپ ہے۔ کہ اسے بھارت کے سارے جنک جیون میں خاص درجہ حاصل ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سر ترکی دی ہی ہے پنجاب کی آریہ جنتا کے پکش وپکش اس کے سامنے سر جھکاتے رہے ہیں۔ جن کا سبھا کے کی پرکش ودودھ نہ کر کے دوسرے ساوھنوں دوارا اس کو بدلوانے کا یتن کرتے تھے۔ سبھا کی انترنگ سبھا تتھا سادھارن سبھا میں اپنے وچاروں کو رکھتے تھے۔ اس پرورتی نے آج تک کئی پرکار کے مت بھید ہونے پر بھی سبھا کے سنگٹھن کو قائم رکھا۔ لیکن اس سال سبھا کے سالانہ چناؤ کے بعد سبھا کے سنگٹھن کی اوہیکشا سبھا کے فیصلوں کے خلاف جنتا کو پرچار کرنے کی اکساہٹ دی جارہی ہے۔ سبھا کاریالیہ میں ایسے خطوط آرہے ہیں جن میں سبھا کے ودودھ اندولن کرنے والے شخصوں کے خلاف سبھا کو کارروائی کرنے کے لئے کہا جارہا ہے۔

سبھا کے پردھان مہودے نے حیدرآباد میں پنڈت بدھ دیو جی دوارا ہوئی گھٹنا کے سمبندھ میں دکھ پرکاشت کیا اور آریہ سماجوں کو یہ ادیش دیا۔ کہ وہ اب اس اندولن میں نہ پڑیں۔ اگر کسی آدمی کو اس بات پر آپتی ہے تو ان کے سامنے دیدھ طریقے کھلے ہیں۔ جن کے دوارا پردھان کے وکتویہ کو بدلوا سکتے ہیں۔ لیکن جب تک پردھان کا نرنے موجود ہے۔ تب تک اس کو ماننا ہی چاہیئے اس کے خلاف جنتا کو اندولن کرنے کے لئے پریرت کرنا سنگٹھن کا اپمان کرنا ہے۔ اس کے سمبندھ میں ہم آریہ سماجی اخباروں کا خاص طور سے دھیان کھینچنا چاہتے ہیں۔ مجھے یہ جانکر دکھ ہوا۔ کہ کتنی اخباروں کے کاریہ کرتا سماجوں میں بھرمن کر آریہ پرشوں کو سبھا کے نرنیوں کو ٹھکرانے کی پریرنا کر رہے ہیں۔ میں ان شریمانوں سے سنگٹھن کے نام پر ونیدن کرنا چاہتا ہوں، کہ وہ شنکا روش اور ادباویش میں آکر سبھا کے سنگٹھن پر حملہ نہ کریں اس پرجاستا واد کے یگ میں شاید سیاستر میں انہیں ہم سبھا کا سنچالن کرنا پڑے۔ اس وقت ان کا یہ کام ان کو ہی نقصان پہنچائے گا۔

ویکتیاں آتی اور جاتی ہیں۔ ہمیں ویکتیک بھاؤنا اور دویش بھاؤ سے پریرت ہو کر کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیئے۔ جس سے سنگٹھن کو نقصان ہو۔ جنتا میں سنگٹھن کے لئے شردھا کے بھاؤ پیدا ہوں۔

اس بُری پرورتی کو روکنے کے لئے آریہ سماجیں سبھا کی سہایتا کر سکتی ہیں۔ وقتاً فوقتاً سبھا کے سنگٹھن کے خلاف اندولن کرنے والے آدمیوں کو آریہ پرشوں کو صاف الفاظ میں کہہ دینا چاہیئے۔ کہ آپ جو تبدیلیاں کرنا چاہتے ہیں۔ وہ انترنگ سبھا کے دوارا کریں۔ سماجوں کو ایسے آدمیوں سے بات چیت نہیں کرنی چاہیئے۔

ان پچھلے پچاس ورشوں میں پنجاب میں آریہ دھرم کا جو پرچار کاریہ ہوا ہے۔ وہ سبھا کے سنگٹھن کے بل پر ہی ہوا ہے۔ اس سال ماہ دسمبر میں اس سبھا کا اردھ شتابدی مہوتسو ہو رہا ہے۔ پچاس سال بیتنے پر ہوسکے سبھا کے سنگٹھن میں کئی طرح کے پریورتنوں کی ضرورت محسوس ہو سکتی ہے۔ آریہ پرشوں کو چاہیئے۔ کہ اس سمبندھ میں اپنے وچار سبھا کاریالیہ میں لکھ بھیجیں۔ سبھا کاریالیہ اور سے پنجاب کی سمپیہ سماجوں کے پاس پیماونا بھیجی جارہی ہیں۔ سبھا کے ادھیکاری سبھا کے سنگٹھن کو نردوش اور مضبوط بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس وقت سبھا کے آریہ سماجی اخباروں میں جو کچھ ادرچیت چرچائیں ہو رہی ہیں۔ ان کا حل کرنے کے لئے سبھا نے مندرجہ ذیل یوجنائیں کی ہیں۔

جنتا کی سوچنارتھ یہاں پرکاشت کیا جاتا ہے سبھا کے کاریہ کرتاؤں کی پارسپرک سماوچنا کے سمبندھ میں تحقیق کرنے کے لئے انترنگ سبھا نے "شانتی سبھا" ستھاپت کرنا سویکار کر لیا ہے۔ اس سبھا کے ممبر گن ہوں۔ اس کا فیصلہ لالہ نوتن داس جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما آچاریہ رام دیو جی اور پنڈت چمو پتی جی آپس میں مل کر کر رہے ہیں۔ اگر کسی آریہ بھائی کو اس بارے میں کوئی خاص وچار پرگٹ کرنے ہوں۔ یا کسی آریہ سماج کو کچھ دشیش وکتویہ ہو۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ اپنا وچار سبھا کاریالیہ میں لکھ بھیجیں۔ سبھا کاریالیہ ان کے وچار کو ان چاروں ویکتیوں کے سامنے وچارارتھ رکھ دے گا۔ آریہ سماجی اخباروں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ شانتی سبھا دوارہ اس معاملہ کو سلجھانے میں سبھا کا ہاتھ بٹائیں۔

(۲) آریہ پرتی ندھی سبھا کے نرواچن کے سمبندھ میں نیم ودودھ کاریوں کی جانچ پڑتال کے لئے جانچ سمتی بن چکی ہے۔ اس کے ممبر رائے بہادر دیوان بدری داس جی۔ ماسٹر رام لال جی اور پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ہیں۔ سبھا کاریالیہ اس سمبندھ میں سامگری اکٹھی کر رہا ہے۔ اگر کوئی آریہ پرش اس سمبندھ میں کوئی بات کہنا چاہیں۔ تو وہ سبھا کاریالیہ میں بھیج سکتے ہیں۔

(۳) دکش حیدرآباد کے شاسترارتھ میں پنڈت بدھ دیو جی نے رشی چنتر کے ساتھ جو ویوہار کیا۔ اس کے سمبندھ میں سبھا پردھان دوارہ اپنا مت پرگٹ کر چکی ہے۔ آریہ مسافر کے گذشتہ انک میں پردھان سبھا نے سبھا کے بھاؤ کو اور بھی زیادہ صاف کر دیا ہے۔ سبھا پنڈت بدھ دیو جی کے کام کو شِشٹاچار اور ویوہار کی درشٹی سے ٹھیک نہیں سمجھتی۔ سبھا ان کے کام سے اسہمت ہے اور آئندہ انہیں ایسا نہ کرنے کے لئے کہہ دیا ہے۔

پردھان مہودے نے اس گھوشنا کے ساتھ آریہ جنتا کو اس اندولن کو بند کرنے کے لئے اپیل کی ہے۔ سبھا کے پریمیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس گھوشنا کے انوسار ویوہار کریں اگر کوئی بھائی اس فیصلے سے سنتشٹ نہ ہو۔ تو بھی انہیں اخباروں میں یا جنتا میں اس کے ورودھ کاریہ کرنے سے پہلے انترنگ سبھا تتھا آریہ پرتی ندھی سبھا دوارا ویدھ اپایوں کا پریوگ کرنا چاہیئے۔

رشی دیانند ہمارے آچاریہ ہیں۔ ان میں انیک وششٹتائیں تھیں۔ انہوں نے آریہ جاتی کو سنگٹھت کرنے کے لئے انیک نیم بنائے۔ ان اپایوں میں سے ایک مکھیہ اپائے انہوں نے سبھا سنگٹھنوں دوارہ کام کرنا بھی بتایا ہے۔ جس وقت رشی نے لوک سیوا کا کام شروع کیا تھا۔ اس وقت آریہ جاتی کے سنیاسی اپنے شخصیت کے سامنے سنگٹھن کی پرواہ نہیں کرتے تھے اپنی شخصیت کو سنگٹھنوں سے اونچا سمجھتے تھے۔ اس لئے آریہ جاتی اگرناوستھا کو پہنچی تھی۔ رشی نے اس وچار دھارا کو بدلا۔ ویدک منتروں دوارہ سبھا سمیتیوں کے مہتو کو دکھلایا اور وقت وقت پر خود آریہ سماج کے ممبر تک ہوتے ہوئے بھی سماج کے سنگٹھن کے سامنے سر جھکایا اور اپنے لئے خاص ادھیکاروں کا استعمال نہیں کیا۔ آج کل آریہ ساماجک جگت میں سدھانت کشا اور رشی بھگت کے نام پر انیک دھرم سے کی سماوچنا ہو رہی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ جو آدمی سنگٹھن کے نیموں کو ٹھکراتا ہے وہ رشی پرتی بھگت سماج سنگٹھن کے سدھانت اور رشی چرتر کی اوہیلنا کرتا ہے۔

اس لئے میں آریہ جنتا۔ آریہ لیکھکوں۔ آریہ اپدیشکوں اور آریہ سماچار پتروں کے سنچالکوں سے بل پوروک ونیدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ آریہ سماج کے نام پر آریہ پرتی ندھی سبھا کے سنگٹھن کے نام پر اور جہاں سنگٹھن کرتا رشی دیانند کے نام کو اپیل کرتا۔ وشواس اور دویش کو بڑھانے والی پارسپرک چرچاؤں اور سماوچناؤں کو بند کریں۔ اور اگر انہیں کوئی کسی طرح کی شکایت ہو۔ تو اسے ویدھ اپایوں دوارہ انترنگ سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے دوارا دور کرنے کا یتن کریں۔ منتری

کرتا ہوں۔ کہ پنجاب کے آریہ بھائی میرے اس نویدن اور جنتا کی مانگ پر دھیان دیں گے اور آریہ سماج کے اندولن کو اونتی شیل اور پرگتی شیل بنانے کے لئے کوشش کریں گے۔ اردھ شتابدی سمارہ کو سپھل بنانے میں پورن سہیوگ دیں گے۔

(بھیم سین ودیا النکار)
منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ ہواہ بل

کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ لیجسلیٹو اسمبلی میں آریہ بواہ بل کو قانون کا روپ دیا جا سکے۔ آریہ سماج کا سدھانت ہے۔ کہ گن کرم انوسار ورن ویوستھا کے مطابق سوالوں کے بواہ ہونے چاہئیں۔ اس وقت جائیداد سمبندھی جو نیم پر چلت ہے۔ اس کے انوسار الگ الگ جنم مولک جاتیوں میں ہونے والے بواہوں کی اولاد کو والدین کی جائیداد ملنے میں قانونی مشکلات پیش ہو سکتی ہیں۔ ان قانونی رکاوٹوں کے کارن کئی آریہ بھائی چاہتے ہوئے بھی اپنی سنتانوں کی شادی کے موقع پر جنم مولک جات پات کے بندھنوں سے اوپر نہیں اٹھ سکتے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آریہ سماج جس گن کرم انوسار ورن ویوستھا کو مانتا ہے اسے کریاتمک روپ نہیں دیا جا سکتا۔ مہاتما گاندھی نے بھی سارودیشک سبھا کے منتری مہودے کے پاس چٹھی دوارا اس بل کے ساتھ سہانوبھوتی پرگٹ کی ہے۔ اس بل کو سویکار کرانے کے لئے جنتا میں لوک مت کو سنگٹھت اور جاگرت کرنے کی ضرورت ہے۔ آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس وشے میں پبلک میٹنگ کریں۔ اور اس پرستاؤ کے سمرتھک پرستاؤ پاس کر منتری آریہ سارودیشک سبھا دہلی کے پاس بھیجیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا اور وید بھاشیہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نرنکش میں انوسندھان وبھاگ، وید ویدانگ کو سرل آریہ بھاشیہ میں پرکاشت کرنے کا پریتن کر رہا ہے۔ اس وقت تک کئی آریہ ودوان ویدوں کے بھاشیہ پرکاشت کرتے ہیں۔ ان میں کئی ستھانوں پر مت بھید دکھائی دیتا ہے۔ اس سے جنتا میں کئی طرح کے بھرم پھیل جاتے ہیں۔ سبھا کے آدھین جو وید بھاشیہ ہو رہا ہے اس کے سمبندھ میں نشچے کیا گیا ہے۔ کہ رشی دیانند جہاں تک بھاشیہ کیا ہے۔ اس کے آگے کرم اور رشی کی پرنالی انوسار بھاشیہ اور تھ شبد ارتھ سنسکرت اور آریہ بھاشا بھاشیہ کے ساتھ وید بھاشیہ پرکاشت کیا جائے۔ سبھا کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر اس

پرنالی سے رگوید کے دو سوکتوں کا بھاشیہ تیار کیا جا رہا ہے۔ آریہ سماج کے وید انوشیلن کرنے والے ودوانوں کے پاس ان کو دو سوکتوں کا بھاشیہ کرنے کے لئے خطوط لکھے جا رہے ہیں۔ ان بھاشیوں کے آنے پر ماہ اکتوبر میں لاہور میں انوسندھان وبھاگ کے پربندھ میں ویدک ودوانوں کی سبھا کی جائے گی۔ ان مختلف ودوانوں کے کئے گئے رگوید کے دونوں سوکتوں کے بھاشیہ وچار تھ پیش کئے جائیں گے۔ آپس کے تبادلہ خیالات کے بعد سرو سمت ارتھ ہی جنتا کے سامنے پیش کئے جاویں گے۔ آریہ ودوانوں کو چاہیئے۔ کہ سبھا کے انوسندھان وبھاگ کے ساتھ سہیوگ دے کر وید بھاشیہ کے کام کو پورا کریں۔

ولیشو انر یگیوں کی دھوم

ولیشو انر یگیہ اردھ شتابدی سمارہ کے پرلن

پرشوں۔ آریہ سماجوں نے ولیشو انر یگیہ نہ کیا ہو۔ نہیں چاہیئے۔ کہ جلدی سے جلدی اس کام کو کریں۔ اور سبھا کی اردھ شتابدی کے لئے خود دکشنا دیں۔ اور دوسرے آریہ بھائیوں کو پریرت کریں۔

جنگ ضرور ہوگی؟

جو لوگ فرانس یا دیگر ممالک میں یہ خیال کر رہے ہیں۔ کہ مسولینی صرف دھمکی دکھا رہا ہے۔ اب یہ تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہونگے۔ کہ وہ غلطی پر ہیں مسولینی کا ایک اعلان اس سمبندھ میں لنڈن کے ڈیلی میل میں شائع ہوا ہے۔ اس میں صاف طور پر یہ کہہ دیا گیا ہے۔ کہ اگر لیگ نے اٹلی کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو وہ فی الفور لیگ سے الگ ہو جائے گا۔" یہ خیال ہے۔ جو فرانس کے سرکاری حلقوں میں ظاہر کیا جا رہا ہے۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے یقین کرنا چاہیئے۔ کہ جنگ ضرور ہوگا۔

ہوں۔ اس لئے گورنمنٹ ان کے اعتراض پر کس طرح عمل کر سکتی ہے۔ باقی رہا تعاون واپس لینے کا معاملہ۔ سو واقعی یہ بھی ایک عجیب نظارہ ہے کہ اس شخص کے پیرو کہ جس نے گورنمنٹ کی تائید میں اتنی کتابیں لکھیں کہ جن سے بقول آپ کے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ اور جس نے یہ کہا تھا۔ کہ ان کا وہ ان زوال گورنمنٹ کے احسان کے نیچے دبا ہوا ہے۔ اب کس رنگ میں عدم تعاون کرتے ہیں۔

پنڈت بدھ دیوجی اور "ویدک آدرش"

ویدک آدرش" آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کا ہفتہ وار اخبار ہے۔ اور یہ اسی مقام سے شائع ہوتا ہے۔ جہاں پنڈت بدھ دیوجی نے مورتی پرستا ن دھرمیو لیاسے مباحثہ کیا۔ اور اس پر جھگڑا ہوئی۔ وہ آج کل بحث کا مضمون بنا ہوا ہے۔ ناظرین پہلے بھی اس اخبار کی رائے پڑھ چکے ہیں اور اب اس کی تازہ اشاعت میں جو لیڈنگ شائع ہوا ہے۔ وہ نیچے اس لئے درج کیا ہے جس سے ناظرین اصل حالات جان سکیں اور اس کی مانگ کو پورا کر سکیں۔

"حیدرآباد شاستر ارتھ کے ختم ہونے پر پنڈت بدھ دیوجی کے اس فعل کی نسبت انہوں نے سوامی دیانند جی کی تصویر کا ... کیا۔ آریہ سماجی حلقہ میں شدومد کے ساتھ بحث ہو رہی ہے۔ ہم نے موافق اور مخالف ہر دو امور کو بغور دیکھا۔ اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس تمام بحث کی تہ میں غلط فہمی کام کر رہی ہے۔ بہت سے اخباروں نے اس فعل کی ... میں طول طویل مقالہ شائع کئے ہیں۔ اور ایک اس معاملہ میں سب سے پیش پیش ہے خواہ کچھ بھی ہوں۔ ہم اس بحث میں نہیں کہ بدھ دیوجی کے خلاف اس جذبہ نا ... میں کسی کی جانب سے کوئی ذاتی مفاد ... وجہ سے حصہ لیا جا رہا ہے۔ یا دشمنی ... پر یہ کام کر رہا ہے۔ کیونکہ طرفین سے خود اس خصوص میں ... طویل بحث ہو چکی ہے۔ اس لئے ہم صرف حالات کا تذکرہ ضروری سمجھتے ہیں جن ... پنڈت بدھ دیوجی کو اس طرح کا فعل ... ہو گیا تھا۔

پنڈت جی پر یہ الزام یہ لگایا جاتا ہے ... ساتھ اس طرح کا عمل کرنے کی کوئی ... اور اس طرح کے عمل سے آریہ سماج ... سے بت پوجا کا جذبہ معدوم ہو ... مخالفین ویدک دھرم کو بھی ...

اردھ شتابدی کے ڈیپوٹیشن کا اگلا پروگرام

آریہ سماجوں کی سوچنا کیلئے

اردھ شتابدی کا ڈیپوٹیشن جس میں شری آچاریہ رام دیوجی پردھان سبھا، شری پنڈت گیانچند جی تتھا شری پنڈت بدھ دیوجی ودیا النکار شامل ہیں۔ ۳۰-۳۱ اگست اور یکم ستمبر کو کوہ مری جلسہ پر پدھارے گا۔ آشا ہے۔ شری سوامی ویدانند جی تیرتھ تتھا شری پنڈت گنپت رام جی بھی ڈیپوٹیشن میں شامل ہونگے۔ واپسی پر پشاور شہر۔ چھاؤنی رسالپور۔ نوشہرہ۔ کیمبل پور ہوتا ہوا لدھیانہ پہنچے گا۔ آریہ سماجوں کو ان کا سواگت کرنا چاہیئے۔ اور پہنچنے سے پہلے ہی داتی مہانو بھاؤں سبھا سدوں کی سوچی تیار رکھنی چاہیئے۔ اور مقامی طور پر ایک دو سجنوں کو جن کا وہاں پر پربھاؤ ہو۔ ڈیپوٹیشن کو سہیوگ دینے کی پریرنا کرنی چاہیئے۔

امید ہے۔ آریہ سماجیں انہیں پورا پورا سہیوگ دیکر اپنے کرتویہ کا پالن کریں گی۔

(اردھ شتابدی پرکاش گورودت بھون۔ لاہور)

ہیں۔ ہمیں یہ سماچار دیتے ہوئے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہ پنجاب کی آریہ جنتا ولیشو انر یگیوں کو اُتساہ کے ساتھ کرا رہی ہے ان ولیشو انر یگیوں نے آریہ پریواروں میں آتمک شدھی کے بھاؤ بھی پیدا کئے ہیں۔ کئی جگہوں پر ولیشو انر یگیہ کے موقعہ پر آریہ پرشوں نے اپنی برائیوں کو چھوڑنے کے سنکلپ کئے ہیں۔ اس وقت تک آریہ سماج کا پرچار زیادہ تر اخباروں اور پلیٹ فارموں کی معرفت ہی ہو رہا ہے۔ آریہ پرچارکوں کو آریہ پریواروں میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا اس یوجنا سے آریہ پریواروں میں وشیش روپ میں ویدک دھرم کا پرچار ہو سکے گا۔ ابھی تک جن آریہ

احمدیوں کی گورنمنٹ کو دھمکی

قادیانی مرزائیوں کے خلیفہ ثانی مرزا محمود احمد نے اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ کہ:-

"اگر بعض سرکاری افسران کو جنہوں نے جھگڑے کی ابتدا کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ عبرتناک سزا نہ دی گئی۔ تو احمدی گورنمنٹ سے رضاکارانہ تعاون واپس لے لیں گے۔" پتہ نہیں گورنمنٹ پر اس دھمکی کا کیا اثر پڑتا ہے لیکن ایک بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ اور وہ یہ کہ کیا ضرور ہے۔ کہ حکام کی جن کا بدوا ... کو مرزائی غدار سمجھتے ہیں۔ وہ حقیقتاً بھی ایسی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

[illegible] اور اس طرح کی فضا پیدا ہوگی۔ کہ آریہ سماج کی ترقی محدود ہو جائیگی۔ اس طرح کے قیاسات قائم کرنے کی وجہ سے ایک معمولی اور سیدھی سادی بات کو خاص اہمیت دیدی گئی ہے۔ اور اس موضوع پر بحث کا بازار گرم کرایا گیا ہے۔ حقیقی واقعات سے پبلک واقف نہ ہونے کی وجہ سے غلط فہمی کا شکار ہو رہی ہے۔ اس لئے ہم نے مناسب سمجھا۔ کہ چند سطور حوالہ قلم کریں۔ تاکہ موجودہ غلط فہمی اور ہیجان دفع ہو سکے:

واقعہ یہ ہے۔ کہ جس وقت شاستراتھ ہو رہا تھا۔ مادھو آچاری نے آریہ سماج پر نہایت دل آزار طریق پر حملہ شروع کیا۔ کہ آریہ سماجی جوتا۔ استرا اور اس طرح مادی اشیاء کی پرستش کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں پنڈت جی نے نہایت سنجیدگی سے دلائل دے کر یہ ثابت کیا۔ کہ آریہ سماجی ہرگز ان اشیاء کی پرستش نہیں کرتے۔ اور اگر اس پر بھی سناتنی پنڈت کو شبہ ہو۔ تو وہ عملاً اس شبہ کو ہر وقت ادا کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اس کے بعد سناتنی پنڈت نے آریہ سماج پر رشی دیانند کی فوٹو کی پرستش کا الزام عاید کرکے بت پرست ثابت کرنے کی کوشش کی۔ پنڈت جی نے معقولیت کے ساتھ یہ ذہن نشین کرانے کی سعی کی۔ کہ آریہ سماجی فوٹو کے ساتھ کوئی اس طرح کا عمل نہیں کرتے۔ جو بت پرستی کی حد تک پہنچتا ہو۔ بلکہ وہ فوٹو کو سوامی دیانند نہیں بلکہ ان کی فوٹو سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد گرم و تلخ بحث کے بعد سناتنی پنڈت نے فوٹو کو ...... لگانے کا مطالبہ کیا۔ اور کہا۔ کہ بدھ دیو جی اگر یہ عمل کریں تو وہ یہ تسلیم کرے گا۔ کہ آریہ سماج واقعی بت پرست نہیں ہے۔ اور میری ہار اچھی ہوگی۔ اس پر سناتنی پردھان نے مادھو آچاری کو اس بیہودہ مطالبہ کے لئے متنبہ کیا۔ مگر حاضرین میں سے ہزاروں آریہ سماجیوں نے یہ مطالبہ کیا۔ کہ بلحاظ حالات فوٹو کے ساتھ اس طرح کا عمل کرنا چاہیئے۔ اور مجمع بے قابو ہو رہا تھا۔ پنڈت جی نے مجمع کے جذبات حالات اور واقعات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اس فعل کو (بصد مجبوری اس اظہار کے ساتھ کہ اس عمل سے ان کے دل کو سخت ٹھیس پہنچ رہی ہے۔ مگر سدھانت رکھشا کے لئے اس طرح کا عمل ناگزیر ہے) کیا باوجود اس کے یہ استدلال کہ بدھ دیو جی نے جوش میں اس غلطی کا ارتکاب کیا۔ کسی طرح درست نہیں ہے۔ یہ اعتراض کہ پنڈت بدھ دیو جی کے اس قسم کے عمل کی وجہ سے مخالفین کو رشی کی فوٹو کی توہین کرنے کا موقع ہاتھ آجائیگا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ جرم کی نوعیت کا اندازہ مرتکب فعل کی نیت سے کیا جاتا ہے بہت مقدم شے ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی کے تیاگ اور ان کی بے لوث خدمات کا اعتراف ان مخالفین نے بھی کیا ہے۔ اور وہ آریہ سماج کے لئے اپنا تن۔ من۔ دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ وہ ایک چوٹی کے عالم ہیں۔ اس لئے اس فعل کی تہہ میں ان کا جو جذبہ کام کر رہا تھا۔ وہ کسی بدنیتی پر مبنی نہیں تھا۔ بلحاظ واقعات اعتراض کی کوئی گنجائش باقی نہیں۔ اگر کوئی غیر مذاہب کا پیرو فوٹو کے ساتھ اس قسم کے عمل کی جرأت کرے گا۔ تو اس کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا۔ کیونکہ اس کی نیت توہین آمیز ہوگی۔ بہرحال پنڈت جی کے اس فعل کو جلد بازی جوش یا دیوانہ پن پر محمول کرنا حق بجانب نہیں ہے۔ اور اس طرح کی بحث آریہ سماج کی ترقی و بہبودی کے لئے کوئی سود مند نتیجہ برآمد نہیں کر سکتی۔ لیکن توقع ہے کہ موجودہ غلط فہمی جو پھیلی ہوئی ہے وہ ان حالات کی آگاہی کے بعد رفع ہو جائے گی۔ اور وہ طوفانی بادل جو اُمنڈ رہے ہیں۔ باقی نہیں رہیں گے:"

اردھ شتابدی ڈیپوٹیشن کی شاندار کامیابی

سبھا اردھ شتابدی کے اپلکش میں دھن سنگرہ کا کاریہ بڑے زور شور سے ہو رہا ہے۔ سبھا کے پردھان شری آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ اور پنڈت بدھ دیو جی کا ڈیپوٹیشن پچھلے پندرہ بیس دنوں سے شملہ۔ انبالہ کرنال۔ روپڑ وغیرہ ستھانوں سے پندرہ ہزار روپیہ اور دیگر ستھانوں سے تین چار ہزار روپیہ جمع کر چکا ہے۔ اگر آریہ جنتا کا شتابدی کے لئے ایسا ہی اتساہ رہا۔ تو سبھا کی اڑھائی لاکھ کی اپیل بہت آسانی سے پوری ہو جائے گی:

سمیلن سماروہ

اردھ شتابدی کے موقعہ پر کئی مہتو پورن سمیلن ہونگے۔ جن کے پردھانوں کا چناؤ نمن لکھت کیا ہے (۱) وید سمیلن کے لئے پنڈت ساتولیکر جی (۲) آریہ مہلا سمیلن کے لئے آچاریہ وِدیاوتی جی سیٹھ۔ بی۔ اے۔ (۳) دھرم چرچا سمیلن کے لئے پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار (۴) ویایام سمیلن کے لئے پنڈت ٹھاکر دت شرما وید (۵) سوولمبی سمیلن کے لئے شری ڈاکٹر ستیہ۔ پال جی (۶) برہمچریہ سمیلن مہاتما گاندھی جی۔ (۷) آریہ سنسکرتی سمیلن شری مالویہ جی۔ (۸) ودیارتھی سمیلن۔ سیٹھ شیوا جی بلبھ داس جی بمبئی۔ (۹) آریہ وردھ سمیلن۔ شری لالہ رام کرشن جی وکیل جالندھر (۱۰) کاریہ کرتری سمیلن۔ شری سوامی سوتنترانند جی:

ان میں سے کئی مہانو بھاؤں کی منظوری آچکی ہے۔ دوسرے مہانو بھاوؤں سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ سنگیت سمیلن اور آریہ سمیلن بھی ہونگے۔ آریہ سمیلن کے لئے ابھی کسی مہانو بھاؤ کا نام تجویز نہیں ہوا۔ اس کے لئے آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ شیگھر نام تجویز کر کے بھیج دیویں:

تمام آریہ جنتا سبھا پردہان کیساتھ ہے

"سارودیشک" ہندی کا ماسک پتر ہے۔ اور سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کا مکھیہ پتر ہے اس کی تازہ اشاعت میں ایک لیکھ پنڈت بدھ دیو جی کے متعلق لکھا ہے۔ وہ ناظرین کی واقفیت میں اضافہ کرے گا۔ اس خیال کو مدِنظر رکھ کر نیچے درج کیا جاتا ہے:-

"گت جون ماس میں حیدرآباد دکن میں آریہ سماج اور سناتن دھرمیوں میں شاستراتھ ہوا تھا۔ آریہ سماج کی طرف سے شاستراتھ کرنے کے لئے پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار شری پنڈت دیویندر جی شاستری اور پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی پدھارے تھے۔ شاستراتھ کے دیگر مضامین ایک "مورتی پوجا" میں تھا۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت بدھ دیو جی نے اور سناتن دھرمیوں کی طرف سے پنڈت مادھو آچاریہ نے اس مورتی پوجا مضمون پر بحث کی۔ مباحثہ کے دوران میں پنڈت مادھو آچاری نے آریہ سماج پر یہ الزام لگایا۔ کہ وہ رشی دیانند کی چتر کی انہیں ارتھوں میں پوجا کرتا ہے۔ جن ارتھوں میں سناتن دھرمی مورتی پوجا کرتے ہیں۔ پنڈت بدھ دیو جی نے اس الزام کے کھنڈن کے لئے ایک کتاب میں لگے ہوئے رشی دیانند چتر پر پیر رکھ دیا۔ پنڈت جی کا یہ کام انوچت اور نندنیہ سمجھا گیا۔ پنجاب کے کچھ آریہ اخبار نے اپنی سدھ بدھ چھوڑ کر مریادا کا النگھن کرکے اس پر لکھنا شروع کر دیا۔ اور دیکھا گیا ہے یہ اندولن ابھی تک جاری ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جس کے ادھین پنڈت بدھ دیو جی کام کرتے ہیں۔ انترنگ سبھا میں یہ وشئے پیش ہوا تھا۔ اس سبھا کی آگیا انوسار اس سبھا کے پردھان کی طرف سے ایک وکتویہ پریس میں آیا۔ اور اس میں پنڈت جی کی اس کرتی سے اسہمتی پرگٹ کی گئی۔ یہ بھی پرگٹ کیا گیا۔ کہ پنڈت بدھ دیو نے بھوشیہ میں اس کرتی کو نہ دہرانے کا وچن دے دیا ہے۔ ساتھ ہی آریہ پرتی ندھی سبھا کو پریرنا کی کہ وہ اس اندولن و سماچار پتر کی درشٹی سے بند کر دیں"

سارودیشک سبھا کی سمتی

"اس سبھا کی سمتی میں حیدرآباد دکن میں شاستراتھ کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو جی نے رشی دیانند کے چتر سے جو ترسکار پورن بیوہار کیا ہے۔ وہ دھرم نیتی۔ شِشٹاچار۔ راج نیتم جس بھی درشٹی سے دیکھا جائے۔ سروتھا انوچت ہے۔ اور خاص کر ایک آریہ اپدیشک کی طرف سے اس کا ہونا اتیَنت نندنیہ ہے اس سبھا کی سمتی میں پنڈت بدھ دیو جی کو اس بیوہار کے لئے پشچاتاپ کرنا چاہیئے"

ناظرین نے سارودیشک سبھا کی سمتی اور اس مکھیہ پتر کی سمتی پڑھ لی۔ اب ایک آریہ سماج کا خط لکھا جاتا ہے۔ جو سبھا پردھان کے نام ہے:

"اب تو جھگڑے کی کوئی بات بھی نہیں رہی ہے۔ جبکہ پنڈت بدھ دیو جی نے یہ خود مان لیا ہے۔ کہ میں نے یہ کام پہلی اور آخری بار بہت مجبوری کی حالت میں سینے پر پتھر رکھ کر کیا ہے۔ بس اس پر تو سارا معاملہ ختم ہو جانا چاہیئے۔ اور پنڈت بدھ دیو جی جیسے ودوان کا اپمان نہ کرنا چاہیئے۔"

اسی طرح کی بہت سی چٹھیاں آرہی ہیں۔ ہم ان کو یہاں نہ دے کر ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ اس معاملہ کو سارودیشک آریہ پرتی ندھی کے مکھیہ پتر "سارودیشک" کے لفظوں میں اس بڑھتے ہوئے غیر ضروری اندولن کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیگی"

اب صاف ہوگیا۔ کہ تمام آریہ جنتا سبھا پردھان کے ساتھ ہے۔ اور اب اس معاملہ کو ختم کرکے اردھ شتابدی کو کامیاب کرنے میں لگ جانا چاہیئے:

آریہ مسافر کی پوزیشن

پنڈت بدھ دیو جی کی شاستراتھ سمبندھی گھٹنا کے سمبندھ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان جی کا وکتویہ پرکاشت ہو چکا ہے۔ اور جہاں شری پردھان جی نے آریہ سماجوں کو پریرنا کی۔ کہ وہ اس اندولن کو بند کر دیں۔ اور کسی طرح کے پرستاؤ پاس کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہاں یہ بھی آگیا دی تھی۔ کہ آریہ سماچار پتروں میں اس سمبندھی پکش و وپکش میں کوئی لیکھ نہ چھاپے جاویں۔ آریہ مسافر اس آگیا کا پالن کر رہا ہے۔ لیکن گزشتہ پرچہ میں اسا وُدھانی سے ایک دو لیکھ ایسے چھپے ہیں۔ جو سبھا کی آگیا کی درشٹی سے نہیں چھپنے چاہئیں تھے۔ اس کا ہمیں افسوس ہے:

آنند مٹھ اور دیانند مٹھ

از لالہ دیوان چند جی وکیل بٹالہ

شری بنکم چندر چیٹرجی بھارت کے مشہور ناولسٹ اور جیسے بعدن گلپوں (افسانہ نویس) ہوکے گزرتے تھے۔ سب سے اتم راج نیتک ناول "آنند مٹھ" کے لکھنے کا شریہ آپ ہی کو پراپت ہے۔ آپ نے ہی بھارت ماتا کو ایک پریم سوتر میں باندھنے کے لئے بندے ماترم کا منوموہنی منتر "آنند مٹھ" میں دیا۔ جس کے پرتاپ سے بھارت میں نوین سوراجیہ سنگرام شروع ہوا۔

آنند مٹھ کے سنچالک سوامی ستیانند جی کا ادیش بنگال سے نوابوں کی ظالمانہ حکومت کو اکھاڑنا تھا۔ اس مٹھ میں نوجوان اور ویر سنیاسیوں کو داخلے کے وقت بھارت ماتا کی پرتی مذھی دیوی ماتا کے تینوں سوروپ دکھائے جاتے تھے۔ پہلی اشٹ بھجی شیر پر سوار ماتا پورے سوتنتر بھارت کی سوروپ دیوی۔ دوسری کالی ماتا کلیگ کے غلام ہند کا سوروپ جس کے گلے میں ناقہ کشی انا کتوں کی کھوپریوں کی مالا۔ اور جس کے ہاتھ میں خونی کھوپری ہے۔ تیسری۔ آئندہ سوتنتر بھارت سروپ شکتی ماتا۔ جس دویہ سروپ آنکھوں کو گھبرا دیتا ہے۔ ہر ایک سنیاسی کو شکتی یعنی تلوار کو ہاتھوں سے کر ماتری دیوی کے آگے اپنا سروسو بلیدان کرنے کا پرن لازم تھا۔ تا اس بات کی شاہد ہے۔ کہ واقعی سنیاسیوں نے دو عملی کے زمانے میں بنگال کے نوابوں کے خلاف بغاوت کی۔ سوامی ستیانند جی نے سنیاسیوں کی انگریزوں سے شکست کے بعد انگریزوں کو وہ دان دیا۔ کہ وہ سارے بھارت کے بادشاہ بنیں گے۔ اور ان کے جھنڈے تلے آکر سارے ہندوستان کے ہندو سنگٹھت ہونگے۔

سوامی دیانند اس زمانہ میں ویدک تہذیب اور ویدک کلچر کے سب سے بڑے محافظ تھے اگر ان کی پستکوں کا گہرا مطالعہ کریں۔ اور ان کی زندگی کے راز کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ تو ان کا کیول ماتر آدیش ویدک تہذیب۔ اور علم ادب کی حفاظت ہے۔ اس کے لئے ہی انہوں نے اپنے ماتا پتا کو ترک کر کے عمر بھر جنگلوں اور پہاڑوں میں رشیوں و منیوں کی تلاش کی۔ ویدک ساہتیہ کا گہرا مطالعہ کیا۔ غیر مذاہب کی کتب کا وچار کیا۔ اپنی قوم کی بے بسی کو محسوس کیا۔ اور آخر میں سوامی ورجانند کے آگے اپنے آپ کو بطور ایک سچے شاگرد کے پیش کیا۔ سوامی ورجانند کے ویدک اور آتمک بل کا ان کے شیشیہ کی زندگی سے بہترین ثبوت ملتا ہے۔

سنسار کو آریہ بناؤ کا مول منتر انہی مہان آتما رشی ورکو ملا تھا۔ سوامی دیانند نے اس ادیش سے کئی پاٹھشالائیں کھولیں۔ مگر ان کی ناکامیابی کی صورت میں اپنی ساری توجہ ویدک یتیرالیہ اجمیر اور آریہ سماج کے سنگٹھن پر لگا دی۔ سوامی جی کا سب سے مشکل اور قابل تعریف کام ان کا دیدوں کا ہندی بھاشیہ ہے۔ مگر بدقسمتی سے آریہ سماج کے پہلے لیڈروں نے سوامی جی کے پرلوک گمن پر ان کی یادگار دیانند کالج لاہور بنا کر آریہ سماج کی طاقت اور توجہ کو وید پرچار سے ہٹا کر دوسری طرف کر دیا۔

نتیجہ یہ ہے۔ کہ ویدک یتیرالیہ اجمیر اس وقت ایسے لوگوں کے ماتحت ہے۔ جن کا آریہ سارودیشک سبھا یا کسی پرتی ندھی سبھا سے کوئی خاص سمبندھ نہیں۔ کاش آریہ نوجوان اور نیتا اکالیوں کی طرح اس کو سارودیشک سبھا کے ماتحت لانے کا یتن کریں۔ سوامی جی کا ادھورا وید بھاشیہ ابھی تک کسی سبھا نے مستند طور پر مکمل کر کے شائع کرنے کا بیڑا نہیں اٹھایا۔ آپ کا پریس چیف کمپنڈ اچھی کے بل پر ہے کوئی سماج کا اپنا پریس محض وید پرچار کے لئے کہیں موجود نہیں۔ سماج کا سنگٹھن خود غرض۔ اور دولت طاقت کے بھوکے لوگوں کی لیڈری میں شتھل ہو رہا ہے۔ جن لوگوں کو بطور سچے نیتا کے اس وقت بان پرستھی یا سنیاسی بننا چاہیئے تھا۔ وہ دل و جان سے دولت کے خزانے جمع کرنے میں غرقاب ہیں۔ وید پرچار اور سوامی جی کے ادیش کو پورن کرنے کے لئے کون کیسے اور کس وقت سوچنے کی تکلیف کرے اگر ان حالات میں یہ سماج شتھل نہیں ہوا۔ تو اس کا شریہ اس رشی کی آتما کو ہے۔

اس سماج میں رشی ور کے بعد کئی ایک ودوان سنیاسی ہو گذرے ہیں۔ سوامی وشویشورانند اور سوامی ستیانند ریاست بڑودہ کے راج رشی تھے سوامی شردھانند اپنے زمانے کے سورج تھے۔ سوامی سرودانند اور سوامی نارائن جیسے مہاتماؤں سے اس سماج کا مستک اب تک بہت اونچا ہے۔ ایسے ہی اور کئی مہاتما یتھا شکتی سماج سیوا کر رہے ہیں سوامی سوتنترانند جی نے اپدیشک مہاودیالیہ کو ترک کر کے اپنے نام کو واقعی درست کر کے دکھا دیا ہے۔ وہ اپنے وچاروں میں بالکل سوتنتر ہیں۔ موجودہ لیڈروں کے ساتھ چرکال تک سہیوگ کر کے اگر وہ نراش ہوئے۔ تو فوراً آزادانہ طور پر آپ نے اپنی دلی سکیم کو پبلک کے سامنے پیش کرنے کے لئے اپنے پچھلے سارے سوسائٹی جنجال کو یکدم چھوڑ دیا۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ رشی دیانند کی یادگار میں ایک دیانند مٹھ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جہاں سے ویدوں کے پرچار کے لئے سنیاسی سارے سنسار کو

کا مانگ الاپ

کرنا نے کا یتن کریں گے۔ اس ویدک مٹھ آریہ میں سنیاسیوں کو تینوں ویدک دیویوں کی یعنی ماتری بھاشا یا ویدبانی سرسوتی یعنی ماتری سبھیتا اور یعنی ماتری بھومی کی پوجا کے لئے اپنا سروسو ارپن کرنا ہوگا۔

سوامی دیانند ورن آشرم دھرم کے اپدیشک تھے۔ اس سماج کو ستھاپت ہوئے ساٹھ سال کے قریب ہو چکے ہیں۔ مگر حیرت اس بات کی ہے۔ کہ آریہ سماج کے ابتدائی زمانے میں چند سنیاسی تھے۔ ان کی تعداد میں آریہ سماجیوں کی ترقی تعداد کے ساتھ نمایاں کمی ہو رہی ہے۔ سماج کے موجودہ نیتا اکثر سرمایہ پرست ہیں۔ ان کا عقیدہ بھی قدرتی طور پر سرمایہ پرستی وید پرچار یا تبلیغ کا کام وہ سرمایہ جمع کر کے سوا کی رقم سے ہی بہترین ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ طریقہ ایسے لیڈران کے لئے نہایت ہی آرام دہ ہے۔

ہماری سماج میں غریب اور اوسط درجے کے لوگوں کی کثرت ہے جگہ بجگہ سماج میں کئی مدرس ٹیوٹر۔ کلرک۔ بیوپاری۔ وکیل۔ انجنیئر اور پروفیسر وغیرہ رشی کے سچے بھگت کافی تعداد میں موجود ہیں۔ چالیس سال سے اوپر کئی مہانوبھاؤ آنریری سیوا کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ اگر ایسے لوگ شری سوامی سوتنترانند جی سے سہیوگ کریں تو موزوں جگہ پر امرتسر کے قریب ایسا بان پرست آشرم بن سکتا ہے جہاں پر جگیاسو مناسب تیاری کے بعد سماج سیوا کے یوگیہ بننے کا یتن کریں۔ اور ان میں سے خاص طور پر اوچیہ کوٹی کے مہاتما سنیاس گرہن کریں۔ تو دیش ودیشانتروں میں آریہ سماج کا بول بالا ہوگا۔

دنیا میں آئندہ ایشیائی اور مغربی تہذیبوں و حکومتوں کی جنگ ہوگی۔ چین اور جاپان۔ برما سیام اور لنکا سے آریوں کی تہذیب وابستہ ہے برہم دھرم ویدک دھرم سے ہی نکلا ہے۔ اگر چند سنیاسی پالی برہمی۔ جاپانی اور چینی مذہبی علم ادب کا گہرا مطالعہ کر کے غیر ملکوں میں پروفیسر پرچارک۔ آفیسر اور ڈاکٹر کا کام کریں۔ تو ہمارا ناس مشن زیادہ کامیاب ہوگا۔

ہمیں تو دیانند مٹھ اور دیانند پریس ہی سرووتم پرچار کے سادھن معلوم دیتے ہیں۔ پریس کا انتظام مٹھ کے ماتحت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ جہاں سے ویدک ریسرچ کا کام جاری ہو۔ اور ویدک گرنتھ مالا میگزین اور دھارمک اخبارات جاری ہو سکیں۔ اور نہایت قیمتی لٹریچر سستے داموں شائع ہو سکے۔

شاید امرتسر سے بہتر اور موزوں شہر دیانند مٹھ کے لئے آپ کو مل نہیں سکتا۔ یہاں کے ہندو بیوپاری لاکھوں روپے کا باقاعدہ دان کرتے ہیں۔ لوگوں میں پرانے دھرم اور پرانی آشرم مریادا کا بہت مان ہے۔ پچھلی پہلوان نے ...۵ سادھوؤں کا بڑا شاندار سہبھوج کیا۔ اس ایں شہر کے لوگوں نے جس قدر ... کی وہ نہایت قابل تعریف ہے۔

اکالی تحریک کے دنوں میں بیشمار ہندو نر نگاروں نے لگاتار اپنا تن۔ من اور دھن اکالی ویروں کو ارپن کیا۔ کیا ہندو ویدک آشرم مریادا کے لئے محسوس کرتے ہیں۔ سادھوؤں کے لئے جس قدر عقیدت اور سچی شردھا امرتسر کے لوگوں میں ... ہے۔ اس سے تو یہ یقین پڑتا ہے۔ کہ سوامی ... جی کو ہر حالت میں کامیابی ہوگی۔ سوال صرف ... کہ جو لوگ ۵۰-۵۵ سال کی عمر کے قریب ہیں اور گھر کے کاموں سے فارغ البالی ہیں۔ یا پنشنر ہیں۔ وہ ... پوتوں اور نواسوں کے نوکر بننے کے سنسار کے ... ہار سنسار بننے کے لئے میدان میں نکلیں۔

بعض لوگوں کو یہ وہم ہے۔ کہ سنیاسی بننے کے لئے ... دماغی لیاقت لازم ہے۔ تاریخ مذاہب اس بات کی ... ہے۔ کہ دنیا سچے شردھالو بھگتوں کے پیچھے پیچھے ... ہے۔ دل و دماغ سے زیادہ زبردست ہے اور ... اس کے علاوہ صرف ہندوستان میں سات کروڑ ... قریب اچھوت ہیں۔ اور اکثر دیہاتی بالکل ناخواندہ ہیں۔ عوام میں تعلیم کا نام نہیں۔ ... صداچاری بھگتوں کی ضرورت ہے۔ لائق پروفیسروں کی اس قدر ضرورت نہیں۔

قوم در اصل دیہات اور جنگلات میں ... شہروں کے لوگ آرام طلب عیاش اور بزدل ... ہیں۔ آریہ سماج نے اب تک اپنی ساری طاقت ... اور لیاقت شہروں اور قصبوں کے لوگوں پر لگا ... ہے۔ آپ اپنی جماعت کی موجودہ طاقت کو خوب ... جانتے ہیں۔ سکھوں نے مغلیہ بادشاہوں کی ... حکومتوں کے خلاف قربانیاں کیں۔ ہندوؤں کو ... چیف ہے۔ اگر آریہ سماج کے بھگت اس ... شانتی کے زمانے میں معمولی سے معمولی قربانیاں ... کے لئے گریز کریں۔ کیا بان پرستھ اور سنیاس آشرم ... لیڈران صرف جنتا کے لئے ضروری خیال کرتے ... کیا اپدیش کرنے سے پہلے عمل غیر ضروری ہے ... میں تو آریہ سماج کے ادھیکاریوں سے ... کے سنچالکوں اور آریہ ودیالیوں کی ... سے بتوانی چاہیئے کہ ان میں سے لوگ بان پرست ... قابل ہیں ان میں سے چھان بین کر کے ... چند ستیاسی بد کے ضرور یوگیہ نکلیں گے۔ ... طرف ہمارے لیڈروں نے توجہ کی۔ تو دیانند ... کے یوگیہ کافی مہاتما سنیاس کے لائق مل جائیں ... پرماتما سوتنترانند جی کے ادیش کو ... کریں گے۔

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھاؤ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کشمیر میں ویدک دھرم پرچار

شری نگر (علاقہ کشمیر) میں موسم گرما میں ہی پرچار ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج سری نگر کا مندر حضوری باغ جہاں مندر واقع ہے۔ سادھو سنیاسیوں و اپدیشکوں کی آکرشن کرتا ہے۔ اس لئے موسم شروع ہوتے ہی ست سنگ بھی شروع ہو جاتا ہے۔ میں بھی اب ماہ جون میں یہاں آتا ہوں۔ میرے یہاں پہنچنے پر ہی پہلے پندرہ روز برہمچاری آتما پرکاش جی گورو کل جوالا پور والوں کی حضوری باغ میں کتھا ہوئی۔ اس کے پشچات ۱۵ روز تک سوامی دیا تیرتھ جی متھرا والوں کی کتھا ہوتی رہی۔ ہر دو مہاتماؤں نے ایشور کی مہما اور ایشور بھگتی کے لابھ جنتا کو درشائے۔ اور وید پرچار ہوتا رہا۔ سوامی منگلانند جی مہاراج بھی مہاراج گنج سماج میں دنگر میں تقریباً ۱۵ روز پرچار کرتے رہے۔ اور ویدک گت بھی منتروں کے ارتھ لوگوں کو سکھلاتے رہے۔

اس کے پشچات ہندی سنسکرت پرچار منڈل کی طرف سے جس کا میں پردھان ہوں۔ ایک ہندی پرچار سپتاہ خوب زور شور سے منایا گیا۔ سری نگر کے ہر ایک محلہ میں جا کر سمیلن کئے گئے۔ ہندی پرچار کے لابھ بتلائے گئے۔ ایک دن تمام شہر میں ہندی پرچار نگر کیرتن بھی کیا گیا۔ اور انتم دن ایک مہا اتسو کیا گیا جس کے پردھان راؤ بہادر ٹھاکر کرتار سنگھ جی ناتنس منسٹر تھے۔ کئی اصحاب نے ہندی پرچار پر تقریریں کیں۔ پتیجہ بہت اچھا نکلا۔ ٹھاکر صاحب نے بھی اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ وہ ہندی پرچار کے لئے ہر طرح سے سہایتا دینے کو تیار ہیں۔ چنانچہ آپ نے محکمہ دھرم ارتھ میں سب کاریہ ہندی میں کرنے کا حکم دیدیا ہے اور جو پوجاری وغیرہ بھی آگے ہندی نہیں جانتے۔ ان کو بھی تین ماہ کا نوٹس دیدیا ہے۔ کہ تین ماہ میں ہندی سیکھ لیویں سندھیا۔ گائتری پوجا پاٹھ کے منتر سیکھ لیویں۔ نہیں تو ان کی جگہ دوسرے آدمی رکھے جاویں گے۔

اب ۲ اگست سے آریہ سماج کا وارشک اتسو شروع ہے۔ ۲ اگست کو تمام شہر میں نگر کیرتن ہو۔ مہاشہ کیسر چند جی و مہاشہ بھدرپال جی و پنڈت ماتھر جی شرما نے جنتا کو اپنے بھجنوں و اپدیشوں دوارا آنند کیا۔ اور اتسو میں سملت ہونے کے لئے آکرشن کیا۔ ۳ و ۴ اگست کو مہاراج گنج سماج کا اتسو تھا جس میں شری سوامی ویدانند جی۔ شری سوامی سیوکانند جی۔ پنڈت لیکھ پال جی و مہاشہ اننت و پنڈت ماتھر جی شرما کے اپدیش و ویاکھیان ہوئے۔ رات کو میجک لینٹرن دوارہ پانچ روز پنڈت ماتھر جی نے ملکے خوب پرچار کیا۔ اس کے پشچات ۶-۷-۸ اگست کو حضوری باغ میں تین سمیلن ہوئے۔ جن میں خوب رونق رہی۔ جنتا نے بہت لابھ اٹھایا۔ ہر مذہب کے لوگوں نے حصہ لیا۔ اور اپنے وچار پرگٹ کئے۔

ان سمیلنوں کے پردھان دو روز شری سوامی ویدانند جی تھے۔ اور ایک روز پنڈت لیکھپال جی تھے پہلے دن کا وشے یہ تھا۔ کہ کیا سنسار کے بھو سنچالن میں ایشور کا کوئی ہاتھ ہے یا نہیں۔ (۲) دوسرے روز کا وشے تھا۔ پیر دھرم مجھے کیوں پیارا ہے (۳) تیسرے دن کا وشے۔ سماجک خیال سے مجوزہ راشٹر کی ایک بھاشا کونسی ہو سکتی ہے؟

ان تینوں وشیوں کو جنتا نے بہت پسند کیا اور مختلف وچاروں سے جہاں لابھ اٹھایا۔ وہاں ویدک دھرم کا پرچار بھی ہوا۔ اور لوگوں نے اس طریقہ کو اور ملکر بیٹھنے کے ذریعہ کو بہت پسند کیا۔ خاص کر کے جب وشے ایسے ہوں جن میں کوئی واد ودواد نہ ہو۔ ان سمیلنوں میں چند خاص خاص حصہ لینے والوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) پنڈت جگپال کرشن کالج سٹوڈنٹ (۲) مہاشہ چمن لال جی سٹوڈنٹ (۳) بھائی زمیندر جی (۴) سردار لابھ سنگھ صاحب (۵) حافظ غلام احمد صاحب (۶) پروفیسر عبدالحمید صاحب (۷) پنڈت کرم نرائن جی سناتن دھرم سبھا کی طرف سے (۸) پنڈت بالکرشن جی (۹) سردار ارسنگھ جی (۱۰) پنڈت بلبدھر جی منا تک (۱۱) لالہ چرنجیت لال جی۔ (۱۲) پنڈت لیکھپال جی (۱۳) سوامی ویدانند جی مہاراج۔

اب ناگرک سماج کا وارشک اتسو ہو رہا ہے۔ جہاں آج ایک ودھوا وواہ کانفرنس بھی ہوگا۔ اس کے بعد حضوری باغ آریہ سماج کا جلسہ ۱۲-۱۳-۱۴ اگست کو حضوری باغ میں ہوگا۔ جس کا وقت تا تنت پھر لکھا جائیگا۔ تین چار سنیاسی اور بھی آئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ست سنگ آج کل خوب جما ہوا ہے۔ اور آریہ سماج مندر میں رونق رہتی ہے۔ پنڈت پریہ ورت جی بھی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ لیکن گلا خراب ہونے کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔ اب ان کو آرام ہے۔

چرنجیت لال

(پردھان آریہ سماج سری نگر)

آریہ پرتی ندھی سبھا برما (مانڈلے) کا پرستاؤ

آریہ پرتی ندھی سبھا برہما (مانڈلے) نے حسب ذیل پرستاؤ برائے اشاعت ارسال کیا ہے:۔

"نشچیہ ہوا۔ کہ پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا تتھا سارودیشک سبھا دہلی کو لکھا جاوے۔ کہ پنجاب کے آریہ نیتاؤں تتھا آریہ پرتی ندھی کے سدسیوں کے پرسپر واد وواد شمواد تتھا کلیہ آدی کو شانت کرنے کے لئے پرتی ندھی سبھا شیگھر سے شیگھر نمیت کارروائی کرے اور سب کو آگیا دیوے۔ کہ مت سمبندھی کوئی بھی لیکھ سماچار پتروں میں نہ بھیجے۔ تتھا یہ سبھا سماچار پتروں سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ اس جھگڑے سمبندھی کوئی بھی لیکھ اپنے پتروں میں پرکاشت کرنا بند کر کے شانتی سے دالو منڈل استھاپن کرنے میں سہایک ہوں۔ سبھا کی سمتی میں ایسا ہونے سے نہ کیول آگامی شتابدی میں ہانی ہونے کی سمبھاونا ہے۔ بلکہ ویدک پرچار و آریہ سماجوں کے انیہ کاریوں کا گورو نشٹ ہوتا دکھائی دیتا ہے۔"

(رام چند بھارتی منتری سبھا)

سوامی اچیتانند

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اتہاس کے لئے شری سوامی اچیتانند جی مہاراج کا جیون چرتر چاہیئے۔ اگر کسی سجن کو سوامی جی کا پتہ معلوم ہو۔ تو کرپا کر کے دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا میں اطلاع دیں۔ اور شری سوامی جی مہاراج اگر ان سطور کو پڑھیں تو ان سے نویدن ہے کہ اپنا جیون چرتر بھیجنے کی کرپا کریں۔ ان کی فوٹو کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے سوامی جی مہاراج خود یا اور کوئی سجن جس کے پاس فوٹو ہو بھیجنے کا کشٹ کریں۔

آریہ سماج نریلہ (دہلی پرانت) کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج تیلیواڑہ کے پردھان مہاشہ چاند کی مرتیو کا شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور ان کے پریوار سے ہمدردی ظاہر کرتی ہے۔ اور کائروں کی کاترتا کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور سرکار سے بھی گذارش ہے کہ ہتیاروں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جا کر ان کو سخت سزائیں دلائی جاویں۔ اور شانتی کے خواہاں آریہ سماجوں کے جوش کو شانت کیا جاوے آریہ سماج نریلہ پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے کہ شہید کی آتما

کیا آپ کمزور ہیں؟

اگر آپ جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ یا کسی بیماری کی وجہ سے جسم میں کمزوری آگئی ہے۔ یا آپ کو جریان احتلام وغیرہ نے کمزور کر دیا ہے۔ یا آپ کے دل میں خون کی کمی ہے۔ معدہ و جگر کمزور ہو گئے ہیں بھوک نہیں لگتی۔ کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا۔ تو آپ کو فوراً

مارکہ تلوار

شربت فولاد نمبر ۱

کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ جو طاقت کی ایک بہترین دوا ہے اور شربت کی شکل میں تیار کی گئی ہے بچوں بوڑھوں اور جوانوں کے لئے یکساں مفید ہے دل و دماغ جگر و معدہ ہر ایک عضو رئیسہ کو طاقت دیتی ہے کمزوری اور سستی رفع کر کے بدن میں طاقت اور چستی پیدا کرتی ہے۔ صرف ایک بوتل کا استعمال آپ کی طبیعت میں جوش پیدا کر دے گا۔ اور بدن میں خون صالح پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگے گا۔

پیاس بجھانا اور بھوک بڑھانا اس کا ایک خاص کرشمہ ہے جسمانی کمزوری دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنانا اس کی ایک خاص صفت ہے۔ دنیا کی سختیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے قوت مردانگی۔ ہمت اور استقلال اور جوش پیدا کرنا صرف اسی کا کام ہے قابل اعتماد حکیموں ویدوں اور معزز ایڈیٹران اخبارات نے آزمائش کر کے نہایت تعریفی سرٹیفکیٹ دیئے ہیں۔ تھوڑے دنوں کا استعمال آپ کو مدہوش کر دیگا کہ ایسی ویدک ادویات کی نظیر انگریزی ادویات میں نہیں مل سکتی۔ آج ہی اپنے نمبر کے دوا فروش سے خرید کر استعمال کریں۔ نقالوں سے بچیں۔ ہمارے کارخانہ کا نام اور تلوار دیکھ کر خریدیں

قیمت چالیس خوراک صرف ڈیڑھ روپیہ (عہ) ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتا ہے

بنانے والے

گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ ٹوہانہ ضلع حصار پنجاب

رسالہ کھنڈن کا اجرا

آریہ سماجیں یہ خبر نہایت مسرت سے سنیں گی کہ ماہ ستمبر سے اردو میں ماہوار رسالہ "کھنڈن"

شری ہنستی علاوہ لیوڈی پریمی جو آریہ سماج کے پرسدھ لیکھک ہیں کی زیر ادارت نکلنا شروع ہو جاوے گا۔ پہلا پرچہ تیار ہو رہا ہے بڑھیا اور کھوج پورن لیکھ حاصل کئے جا رہے

آریہ سماج نیلنگہ کی ضبطی اور اخبار برہم رشی

کیخلاف اظہار ناراضگی

آریہ سماجوں کے ریزولیوشن

آریہ سماج دیپالپور:-

یہ سماج حیدرآباد دکن میں تحصیلدار کے حکم سے نیلنگہ سماج کے ہون کنڈ اور دفتر کو گرائے جانے کے خلاف پر زور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور سبھا کی سیوا میں نویدن کرتا ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں پوری کارروائی کرے

(۲) یہ سماج راولپنڈی کے سپتاہک اخبار برہم رشی برہم رشی کے خاص انک میں چھپا ہوا مہرشی دیانند جی مہاراج کے برخلاف جو فحش حملہ کیا گیا ہے۔ اس کو گھرنا کی درشٹی سے دیکھ کر پُر زور آواز اٹھاتا ہے اور سرکار سے اپیل کرتا ہے۔ کہ اخبار ضبط کیا جاوے اور اس پر مقدمہ چلایا جائے۔ (بیدیال اپ پردھان) پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے آشا کرتا ہے کہ اس نمبر کو جلد از جلد ضبط کرے اور کارکنوں کے برخلاف قانونی کارروائی کرے۔ (منتری)

اسی طرح کے ریزولیوشن دوسری سماجوں نے پاس کئے ہیں۔ جن کے صرف نام ہی ذیل میں دیے جاتے ہیں:-

آریہ سماج رودیرہ - آریہ سماج حافظ آباد آریہ سماج بتھی - آریہ سماج جنڈہ - آریہ سماج جھوک اوترا ضلع ڈیرہ غازی خاں - آریہ سماج غانگرہ ضلع مظفر گڈھ - آریہ سماج سالون ضلع کرنال - آریہ سماج نریلہ (دہلی پرانت) آریہ سماج کیمبل پور - آریہ سماج گوردکل دھانگ فیروزپور چھاؤنی - آریہ سماج ظفروال - آریہ سماج گوردکل دھانگ ڈیرہ اسمعیلخاں - آریہ سماج چونڈہ ضلع سیالکوٹ - آریہ سماج حیدرآباد سندھ - آریہ سماج کلاچی - آریہ کمار سبھا شورکوٹ - آریہ سماج پشاور چھاؤنی۔

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف (منیجر)

ادھیاتم گرنتھ مالا کے دو اپوروَ رتن

لیکھک۔ درشن شاستر کے پرسدھ ودوان پنڈت مکتی رام جی اپادھیائے آچاریہ گوروکل پوٹھوہار

سندھیا کے تین انگ

پرانایام - اگھمرشن اور منسا پرکرما منتروں کی ادھیاتم ویاکھیا چتروں سہت قیمت ۴

بھگوت گیتا بھاشیہ

سنہری جلد خوبصورت رنگین چھپوائی - قیمت لاگت ماتر سوا روپیہ (۱۲)

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لعل روڈ - لاہور

بیماری کی جڑ مچھر ہے - اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہ آنے دیگی

آپ بھی اپنے گھر میں ان کا روزانہ استعمال کریں ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہیں آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے ازحد پسند کیا ہے ہزاروں سرٹیفکٹ موجود ہیں

بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

میسرز بھگت رام اینڈ سنز مالک بھارت دستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن سیالکوٹ

کا

دوسرا ادھیویشن

(از پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار منتری پنجاب پرانتیہ آریہ سمیلن لاہور۔)

پچھلے سال سرگودھا میں پرانتیہ آریہ سمیلن کی یوجنا کی گئی تھی۔ اس سے پہلے بھی پنجاب میں کئی آریہ سمیلن ہوئے۔ لیکن ان کا سنگٹھن سمیلن کرنے والی لوکل آریہ سماج کے آدھین ہوتا تھا۔ لوکل آریہ سماج اپنی شکتی اور ضرورت کے مطابق پرانتیہ آریہ سمیلن کی یوجنا کرتی تھی۔ لیکن سرگودھا کے پرانتیہ آریہ سمیلن میں اس پرتھا کو بدلنے کا یتن کیا گیا۔ پرانتیہ آریہ سمیلن کے سنگٹھن کو لوکل آریہ سماجوں کے سنگٹھن سے الگ روپ دیا گیا۔ اس کی انتظامیہ کمیٹی بھی الگ بنائی گئی اس کے ادھیکاری بھی الگ بنائے گئے۔ پرانتیہ آریہ سمیلن کی سنگٹھن یوجنا ابھی پبلک کے سامنے سوچنے کے لئے موجود ہے سرگودھا میں جو سنگٹھن بنایا گیا تھا۔ وہ استھائی تھا اس سنگٹھن کو اخبارات دوارہ سرکار دوارہ پبلک کے سامنے اپستھت کیا گیا۔ پرانتیہ آریہ سمیلن کے وچار کو استھائی روپ دینے کے لئے آوشیک ہے۔ کہ اس کے سنگٹھن کا سوروپ نشچت کیا جائے جس کے انوسار یہ سمیلن ہر سال کیا جا سکے۔

اس سال یہ سمیلن ماہ اکتوبر میں سیالکوٹ شہر میں ہوگا۔ سیالکوٹ کے کریا شیل تتھا اتساہی آریہ پرشوں نے اس سمیلن کو سپھل بنانے کے لئے سواگت سمتی بھی قایم کر لی ہے۔ سواگت سمتی کے پردھان شری لالہ چرنداس جی وکیل ہیں۔ لوکل آریہ سماج کے سبھاسدوں نے اپنا اپنا حصہ دینے کے لئے سنکلپ کر لیا ہے۔ لوکل آریہ سماج کی انترنگ سبھا اس کے لئے خاص کام بھی کر رہی ہے۔

اس طرح کا پرانتیہ آریہ سمیلن پنجاب کے آریہ سماجک اندولن کو پرگتی شیل بنانے میں خاص طور سے سہایک ہو سکتا ہے۔ اس وقت اس بات کی خاص طور پر ضرورت ہے۔ کہ راشٹر میں چل رہے سب اندولنوں کے سمبندھ میں آریہ سماج کا درشٹی کون جنتا کے سامنے رکھا جائے۔ راج نیتی شکشا سماج سدھار دھارمک اندولن سب حلقوں میں کرانتی کاری پریورتن ہو رہے ہیں۔ اگر وہ اثر آریہ سماج کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ تو ہمیں اس اثر کو دور کرنے کے اپائے سوچنے چاہئیں۔ مثال کے طور پر ہندوستان کی راج نیتی میں کمیونل ایوارڈ کے کارن ایسی استھتی پیدا ہو گئی ہے۔ جس کے کارن آریہ سماج کے دھرم پرچار کے شدھی کے اور دلت ادھار کے کام میں رکاوٹیں پیدا ہو سکتی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ اسی طرح سے پنجاب کے شکشا وبھاگ کی نیم مسلم نیتی کے کارن آریہ سنکرتی والوں کے مارگ میں کئی طرح کی رکاوٹیں حائل ہو رہی ہیں۔ مغربی تہذیب کے حامیوں کی سنگٹھت اور پربھاوشالی [illegible] کے کارن آریہ سنسکرتی کے مول سدھانتوں پر [illegible] طرح کے حملے ہو رہے ہیں۔ ان کو روکنے [illegible] آریہ سنسکرتی کے ابھیمانیوں کو ملکر یتن کرنا [illegible] لیکن ایسا کوئی سنگٹھن نہیں ہے۔ جس کے [illegible] سب کو نیمترت کیا جا سکے۔ یہ آریہ سمیلن آریہ [illegible] کے حامیوں کو مذہبی تتھا دھارمک مت بھید [illegible] ہوتے ہوئے بھی آریہ تہذیب کی رکھشا کے لئے [illegible] کر سکتا ہے۔ اسی طرح سے سماج سدھار اور [illegible] ادنتی کے کاموں میں سملت نہیں ہو سکتا ہے۔ ان ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اور صوبہ بھر کی آریہ جنتا کو ایک دھاگے میں باندھنے کے لئے [illegible] پرانتیہ سمیلن کی استھاپنا کی گئی ہے۔

اس کا خاص اُدیش آریہ سنسکرتی کا پرچار [illegible] تتھا پنجاب کے آریہ پرشوں کو اس کے لئے پریرت کرنا ہے۔ میں پنجاب کے آریہ پرشوں سے بل پورک نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سمیلن کے لئے اپنے شہروں سے پرتی ندھی بنا کر بھیجیں۔ اور لوکل سماجوں کو چاہیئے۔ کہ وہ سیالکوٹ میں ہونے والے اس سمیلن کو سپھل بنانے کے لئے سیالکوٹ کی سواگت سمتی کے ادھیکاریوں کو پورا سہیوگ دیں۔ اس کے متعلق زیادہ جاننے کے لئے شری چرنداس جی وکیل پردھان سواگت سمتی سمیلن سیالکوٹ سے خط و کتابت کرنی چاہیئے۔

آریہ سماج سیالکوٹ میں شدھی

۱۳ ساون کو آریہ سماج سیالکوٹ میں ایک ہندو کی مسلمان عورت کو پنڈت دیوان چند جی نے شدھ کیا۔ اور اس کا نام رام پیاری رکھا۔ شدھی کے وقت شری پنڈت بنواری لال جی و پنڈت پورن چند جی بھی موجود تھے۔ شدھی کے بعد شری پنڈت پورن چند جی نے رام پیاری کو تھوڑا سا اپدیش بھی کیا۔

یکم بھادوں کو ایک نومسلم بیر بل کو پنڈت [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی بلیٹن

سبھا کے اردھ شتابدی مہوتسو کی تیاریاں

آریہ جنتا خوب اُتساہ دکھا رہی ہے
شتابدی ڈیپوٹیشن کی اپور و سپھلتا
آریہ سماجوں میں ویشوانر یگیوں کی دھوم

(۱) سبھا کی اردھ شتابدی کی تیاریوں میں سبھا کے ادھیکاری اور آریہ جنتا بڑی تت پرتا کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اردھ شتابدی ڈیپوٹیشن کو دھن سنگرہ کے کاریہ میں بہت آشا جنک سپھلتا مل رہی ہے۔ سبھا کے پردھان آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت گیان چند جی اور پنڈت بدھ دیو جی کے ڈیپوٹیشن کو من استھانوں سے شتابدی کے لئے فی الحال دھن موصول ہوا ہے

پائی — آنے

انبالہ چھاؤنی۔ انبالہ شہر۔ روپڑ۔ مورنڈہ — ۵۱۰۹ روپے — ۰ — ۰

بسی پٹھاناں شملہ — ۵۳۱۲ ” — ۰ — ۰

شاہ آباد۔ پانی پت۔ کیتھل { ۵۰۰ ۵۰۰ ۵ } — ۱۵۰۰ ” — ۰ — ۰

کرنال — ۸۵۰ ” — ۰ — ۰

کانگڑا کسولی سیالکوٹ { ۵۰۰ ۴۰۰ ۵۱ } — ۹۵۲ ” — ۰ — ۰

میزان کل — ۱۳۷۲۴ ” — ۰ — ۰

صوبہ پنجاب میں پانچسو سے زیادہ نگروں میں آریہ سماجیں ہیں۔ اگر ان سبھی استھانوں کے آریہ پرشوں نے شتابدی کے لئے اسی طرح کھلے دل سے سہایتا کی۔ تو اڑھائی لاکھ روپیہ تو آسانی سے جمع ہو جانا کوئی بات نہیں۔ بلکہ تین چار لاکھ روپیہ جمع ہو جانا کوئی مشکل بات نہ ہوگی۔ ہمیں پوری اُمید ہے۔ کہ آریہ پرش دل کھول کر سبھا کی سہایتا کریں گے۔

(۲) شری مہاشہ چرنجی لعل جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر۔ قصور۔ فیروزپور۔ کوٹ کپورہ اور بھٹنڈہ میں شتابدی کے لئے دھن سنگرہ کرنے گئے ہیں۔ پوری اُمید ہے کہ انہیں بھی مندرجہ بالا ڈیپوٹیشن کی طرح پوری کامیابی ہوگی۔

(۳) منڈلوں میں کام کر رہے اپدیشکوں کی جو سوچنائیں آ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے منڈلوں کی سماجوں میں شتابدی کے لئے دھن سنگرہ اور ویشوانر یگیہ کے لئے بڑا اُتساہ ہے۔

(۴) آریہ سماجوں میں ویشوانر یگیہ کے لئے بڑا اُتساہ بڑھ رہا ہے۔ گورداسپور سے سوچنا ملی ہے۔ کہ گورداسپور سماج کے سبھاسدوں میں بڑا جوش ہے۔ وہاں کے پروہت جی کی سہایتا سے یگیہ ہو رہے ہیں اور ان کا وچار ہے کہ آس پاس کے ۲۰-۳۰ گراموں میں بھی یگیہ کروانے کا یتن کریں گے۔

ڈلہوزی آریہ سماج کا اتسو ۲۳-۲۵ اگست کو تھا۔ وہاں سے سبھا کے یجرویدی اپدیشک پنڈت دھرم دت جی نے سوچنا دی ہے۔ کہ وہاں کم سے کم ۴۰۰-۵۰۰ یگیہ کرانے کا ضرور پربندھ ہوگا۔

فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور کی آریہ سماج بھی بڑے اُتساہ سے یہ یگیہ کرا رہی ہے۔ پہلے دن ہی ماسٹر بھیرو سنگھ جی کے گھر پر جو یگیہ ہوا۔ اس میں ۵۰-۶۰ ویکتی شامل ہوئے کتنے ہی سناتنی بھائی بھی پدھارے شری بھیرو سنگھ جی نے پانچ روپیہ اردھ شتابدی کے لئے دکھشنا دی۔ ان کے سپتر چونی لال جی نے اپنی ایک دن کی آمدنی شتابدی کے لئے دینے کی پرتگیا کی۔ اور آمدن کا بیسواں حصہ ہر سال وید پرچار کو دیتے رہنے کی پرتگیا کی۔ چنانچہ وہاں بہت سے آدمی یگیہ کرانے کی تیاری کر رہے ہیں۔

انبالہ ضلع میں خضر آباد ایک چھوٹا سا سماج ہے۔ وہاں ولت ادھار سبھا کے اپدیشک پنڈت رام دت جی نے کئی یگیہ کرائے جن سے سوا چودہ روپے سبھا کو دکھشنا ملی۔ جو سبھا میں پہنچ چکی ہے۔

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کے پردھان بابو دولت رام جی نے سوچنا دی ہے کہ ان کی سماج دس یگیہ کرا چکی ہے۔ جس سے ۲۲ روپے ۸ آنے دکھشنا پراپت ہو چکی ہے۔

آریہ سماج وچھووالی لاہور کی طرف سے بھی بڑے اُتساہ سے یگیہ کرائے جا رہے ہیں۔ اس سماج کی طرف سے اب تک جتنے یگیہ کرائے جا چکے ہیں۔ ان سے ایک ہزار روپیہ سے اوپر دکھشنا پراپت ہو چکی ہے۔ اس سماج کی طرف سے ابھی بہت یگیہ ہونے باقی ہیں۔ ابھی تو آرمبھ ہی ہوا ہے۔

اس پر کار آریہ سماج گوردت بھون بھی پنڈت جگن ناتھ جی اپدیشک کے دوارہ دس بارہ یگیہ کرا چکی ہے۔

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے لکھتے ہیں کہ وہاں ایک شتابدی کمیٹی بنا دی ہے۔ اب وہاں جلدی شتابدی کے لئے دھن سنگرہ اور ویشوانر یگیہ کرانے کا کاریہ آرمبھ ہو جائے گا۔

(۵) سماجوں میں شتابدی کے لئے دھن سنگرہ اور ویشوانر یگیہ کرانے کا کاریہ آرمبھ ہو چکا ہے۔ سماجوں میں جو دھن جمع ہو چکا ہے۔ اسے شیگھر ہی سبھا کے دفتر میں بھیج دینا چاہیئے۔ اس سے جہاں سبھا میں دھن موصول ہو جائے گا۔ وہاں کاریہ کی رپورٹ بھی مل جائے گی۔ اور جن استھانوں میں ابھی کاریہ آرمبھ نہیں ہو سکا۔ وہاں کا پربندھ کرنے میں آسانی ہوگی ہر ایک سماج کا کرتویہ ہے کہ وہ اپنے ہاں ہو سکنے والے اردھ شتابدی کے متعلق کام کی سوچنا شیگھر دیویں۔ اگر کسی سماج کو ویشوانر یگیہ کرانے کے لئے پنڈت کی ضرورت ہو تو وہ بھی شیگھر سوچنا دیویں۔

(۶) سبھا کی طرف سے شتابدی کے لئے دھن اکتر کرنے کے لئے ایک روپیہ۔ پانچ روپیہ۔ دس روپیہ۔ پچیس روپیہ۔ پچاس روپیہ اور یکصد روپیہ کے رنگین نوٹ چھپوائے گئے ہیں۔ ان نوٹوں میں رشی دیانند وید اور سبھا کے دفتر گورودت بھون کے چتر ہیں۔ نوٹ بڑے سندر بنے ہیں۔ ان کے علاوہ چار آنے والی رسیدیں بھی چھپوائی گئی ہیں۔ ان سب پر سبھا کے پردھان آچاریہ رام دیو جی کے دستخط ہیں جن نوٹوں پر ان کے دستخط ہیں۔ وہی جائز سمجھے جائیں گے۔ سماجیں اور آریہ پرش شتابدی کے لئے دھن سنگرہ کرنے کے لئے ان نوٹوں کو دھڑا دھڑ منگا رہے ہیں۔ اس یگیہ میں سب کو اپنی آہوتی ڈالنی چاہیئے اس لئے جن سماجوں نے ابھی تک یہ نوٹ نہیں منگوائے ہیں۔ انہیں جلد ہی اردھ شتابدی کاریالیہ سے نوٹ منگا کر شتابدی کے لئے دھن سنگرہ کے کاریہ میں لگ جانا چاہیئے۔

(۷) جن جن سماجوں میں ویشوانر یگیہ کی پدھتی ابھی تک نہ پہنچی ہو انہیں وہ جلد شتابدی کاریالیہ سے منگوا لیں۔ ایسی کوئی آریہ سماج نہیں رہنی چاہیئے۔ جہاں ویشوانر یگیہ نہ ہوں۔

(۸) سبھا کی اردھ شتابدی کمیٹی نے شتابدی مہوتسو پر جن سمیلنوں کے کرنے کا نشچے کیا ہے ان سمیلنوں کے سبھاپتی مندرجہ ذیل تجویز کئے گئے ہیں۔

وید سمیلن	سبھاپتی	شری پنڈت ساتولیکر جی
آریہ مہلا سمیلن	”	آچاریہ دیا وتی جی سیٹھ
دھرم چرچا سمیلن	”	شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار
ودیالیہ سمیلن	”	شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید
سودیشی سمیلن	”	شری ڈاکٹر ستیہ پال جی
برہمچریہ سمیلن	”	مہاتما گاندھی جی
آریہ سنسکرتی سمیلن	”	شری مالویہ جی
ویوسائے سمیلن	”	سیٹھ سورج بل جی۔ داس جی بمبئی
آریہ پردھ سمیلن	”	شری لالہ رام کرشن جی وکیل جالندھر
کاریہ کرتری سمیلن	”	شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

ان میں کئی مہانو بھاوؤں کی منظوری موصول ہو چکی ہے۔ کئی مہانو بھاوؤں سے خط و کتابت کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ سنگیت سمیلن اور آریہ سمیلن بھی ہوں گے۔ آریہ سمیلن کے لئے ابھی تک کسی مہانو بھاو کا نام تجویز نہیں کیا گیا۔ اس کے لئے آریہ سماجوں سے وچار لینے کی ضرورت ہے۔ صوبہ پنجاب کی آریہ سماجوں کو چاہیئے کہ وہ جس مہانو بھاو کو آریہ سمیلن کا پردھان بنوانا پسند کرتی ہوں۔ اس کا نام جلدی تجویز کر کے شتابدی کاریالیہ میں بھیج دیں۔

آریہ مسافر لاہور کے لئے دو دو نئے خریدار بھیجکر اپنا فرض پورا کریں۔ (مینجر)

اردھ شتابدی کا ڈیپوٹیشن

اردھ شتابدی کا بڑا ڈیپوٹیشن جس میں شری آچاریہ رام دیوجی۔ پنڈت گیان چندجی اور رائے صاحب
امرت لال انبالہ چھاؤنی۔ ۱۹ اگست بوقت دوپہر شاہ آباد ضلع کرنال میں پہنچا۔ وہاں شری لالہ چرنجی
لال آڑھتی نے جو وہاں کے مشہور دانی ہیں۔ ۵۰۰ روپے اردھ شتابدی کے لئے سنکلپ کیا۔ آپ پہلے
بھی ۵۰۰ روپے کنیا گوروکل کو دے چکے ہیں ۔

٥٠٠ بعد ازیں ڈیپوٹیشن لاڈوہ پہنچا۔ وہاں شری لالہ مکند لال جی رئیس کھیڑی کے درشن نہ ہوسکے۔ وہاں
دھن سنگرہ کا کاریہ نہ ہو سکا۔ اور ڈیپوٹیشن بوقت شام پانی پت پہنچ گیا۔ اندو وہاں آریہ سبھا
سدوں نے ملکر ۵۰۰ روپیہ اردھ شتابدی کے لئے بھینٹ کرنا سویکار کیا۔ جو کہ وہ ستمبر ماہ میں
کاریالیہ میں بھیجدیں گے۔

٥٠٠ اس کے علاوہ آشا ہے کہ وہاں کے ایک اور دانی مہاشے سے ایک خاص رقم مل جائے گی۔
۲۰ اگست صبح ہی یہ ڈیپوٹیشن کیتھل پہنچ گیا۔ وہاں شری لالہ گنپت رائے جی وکیل پردھان
٥٠٠ آریہ ہیں۔ یہ ایک بڑے ہی سجن پرش ہیں۔ آپ نے ۵۰۰ روپے کا سنکلپ کیا۔
علاوہ ازیں دو اور سجنوں سے جو اس وقت وہاں نہ تھے۔ اچھی رقمیں ملنے کی آشا ہے۔

کرنال اسی دن بوقت ۳ بجے بعد دوپہر ڈیپوٹیشن کرنال پہنچ گیا۔ وہاں پنڈت ودیا نندجی ریکد
سناتک گوروکل کانگڑی نے ۵۰۰ روپے دینے کا وچن دیا۔ آپ آریہ سماج کرنال کے منتری ہیں
٥٠٠ اور بڑی سرگرمی سے آریہ سماج کا کاریہ کرتے ہیں۔ آپ شری پنڈت بدھ دیوجی کے بہنوئی ہیں۔
اس کے علاوہ مہاشہ گنپت رائے جی پردھان آریہ سماج کرنال نے ۱۰۱ روپے دینے کی پرتگیا کی۔
١٩٢ چودھری سنگھرام جی آریہ نے ۵۰ روپے کا سنکلپ کیا۔ آریہ سماج کرنال نے یکصد روپیہ اور
لالہ مکھن لعل جی نے ۱۵ روپے دینے کا وچن دیا

کالکا ۔ ۲۱ اگست پراتہ کو ڈیپوٹیشن کالکا پہنچا۔ وہاں شری لالہ دیوی داس جی کنٹریکٹر نے
١٥٠٠ موقع ۵۰۰ روپے کا سنکلپ کیا۔
کسولی ۔ اسی دن بوقت دوپہر ڈیپوٹیشن یہاں پہنچ گیا۔ وہاں شری گوبند رام جی جو آریہ سماج اور
١٢٥٠ گوروکل کے پرانے سیوک ہیں۔ بڑی شردھا اور پریم سے ۲۵۰ روپے دینے کی پرتگیا کی۔
آپ پہلے بھی دھرم کاریوں کے لئے دان کرتے رہتے ہیں۔
شری بابو ہر چندجی سعود کیپر نے جو کہ ڈاکٹر لال چندجی انبالہ چھاؤنی کے بڑے بھائی ہیں۔
١٥١ مبلغ ۱۵۱ روپے دینے سویکار کئے۔
اسی دن رات کو یہ ڈیپوٹیشن ڈگشائی پہنچ گیا۔ وہاں رائے صاحب پورن چندجی نے ۵۰۰ روپے
١٥٠٠ دینے کا سنکلپ کیا۔
١٥١ ۲۳ کو پراتہ ڈیپوٹیشن سپاٹو پہنچا۔ وہاں بابو مول چندجی سہگل نے ۱۵۱ روپے دینے کا وچن دیا
۲۳ کی رات ہی کو ڈیپوٹیشن شملہ گیا۔ جیسا پہلے لکھا جا چکا ہے پہلی بار ڈیپوٹیشن کو
شملہ میں دھن سنگرہ کا کاریہ نامکمل چھوڑنا پڑا تھا۔ اس بار تمن سجنوں نے بڑے پریم اور
شردھا سے تمن پرکار دھن دینا سویکار کیا ہے۔

١٥٠٠	شری لالہ مول چندجی کھنہ سپرنٹنڈنٹ سی۔ بی۔ آر۔ ای	شملہ
٥٠٠	ڈاکٹر دولت رام جی کھنہ رپن ہسپتال	شملہ
٢٠١	لالہ ٹیک چندجی ریلوے بورڈ	شملہ
٦٠٠	شری لالہ رام داس جی سوندھی ای۔ ایس۔ ای	شملہ
١٠٠	رائے صاحب امرناتھ جی	شملہ
٩٥	لالہ رام گوپال جی انڈین سٹور ڈیپارٹمنٹ	شملہ

١١٢ شری ہرنام داس جی ۱۱۱ روپے ۔ رائے بہادر تلسی رام جی ۵۱ روپیہ
٨٢ لالہ امرناتھ جی ۵۱ ” ۔ راج زادہ نتھو رام جی ۳۱ ”
٣٠ شری لالہ برج لال جی منیجر پنجاب نیشنل بنک ۲۰ روپے ۔ شری لالہ رام رکھا مل جی ۱۰ ”
٢١ رائے صاحب دیپ چندجی ۲۰ روپے ۔ آپ نے دوسری ملاقات پر اور بھی دان دینے کا وچن دیا ہے۔
٢٠ رائے بہادر کرپا رام جی (آپ بھی دوسری ملاقات پر دان دیں گے)

٩٠٦٤ کل میزان

(اردھ شتابدی پرکاشن وبھاگ گرودت بھون لاہور)

تازہ ترین خبریں

سکندرآباد میں ہندوؤں کا دوکانیں کھولنے سے انکار

زخمیوں کی تعداد ۹۶ تک پہنچ گئی۔ حالات بہتر ہو رہے ہیں

سکندرآباد ۲۶ اگست۔ فساد زدہ رقبہ میں آج صبح حالات پہلے کی نسبت زیادہ بہتر ہو گئے۔ کل صبح سے کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لیکن اس کے باوجود لوگوں میں ابھی تک خوف و ہراس طاری ہے۔ عملی طور پر تمام ہندو دوکانداروں نے اپنی دوکانیں کھولنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے مسلم دوکاندار دوکانیں کھول رہے ہیں۔ پولیس کے کہنے پر ہندو لیڈر ہندوؤں کو دوکانیں کھولنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ ہسپتال میں اس وقت تک ۹۶ مجروح داخل ہو چکے ہیں۔ ان میں دو کی موت ہو چکی ہے۔ مجروحین کی اس قدر زیادہ تعداد کی وجہ یہ ہے۔ کہ پہلے دو روز میں جو مجروح ہوئے۔ وہ بعد میں ہسپتال لائے گئے۔ کل صرف ایک آدمی مجروح ہوا۔

حکام کا خیال ہے۔ کہ حالات بہتر ہو رہے ہیں۔ لیکن ہندوؤں میں بدستور بے چینی پائی جاتی ہے۔ اور دوکانیں کھولنے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔

تلنگانہ میں آریوں کا ستیہ آگرہ

آریہ سماج دہلی کا اظہار اطمینان

نئی دہلی ۲۴ اگست۔ کل آریہ سماجیوں کا ایک بڑا بھاری جلسہ زیر صدارت لالہ دیش بندھو گپتا منعقد ہوا۔ آریہ سماج مندر میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے زیر اہتمام جو ستیہ آگرہ اپنے دھارمک حقوق کے تحفظ کے لئے شروع کیا گیا ہے۔ اس پر اطمینان کیا گیا۔ اس سلسلہ میں حیدرآباد کے آریہ سماجیوں کو مذہبی آزادی کے حصول کے لئے ہر قسم کی امداد دینے کا یقین دلایا ہے۔

سے لے کر ۳۰ روپے تک جرمانہ کی سزا دی گئی۔ صورت حالات اب پرسکون ہے۔

ضلع مرادآباد میں ہیضہ اور موسمی بخار

مرادآباد ۲۶ اگست۔ ایک ہفتہ سے بارش کا سلسلہ بند ہے۔ ضلع کے متعدد مقامات سے ہیضہ اور موسمی بخار کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ میونسپل کمیٹی حفاظتی تدابیر عمل میں لا رہی ہے۔ لیکن نالیوں کی صفائی زیادہ توجہ کی محتاج ہے

پنڈت رام گوپال شاستری کے بھائی کی موت

لاہور ۲۷ اگست۔ آریہ سودیشی سبھا کے پنڈت رام گوپال شاستری کے بھائی لالہ شانتا داس جو کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ آج ۱۰ بجے بعد دوپہر چل بسے مرحوم کا داہ سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔

مسٹر ایس پرتاپ ڈپٹی کمشنر لاہور

لاہور کے ہی ڈپٹی کمشنر رہیں گے

شملہ ۲۷ اگست۔ لاہور کے بعض اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ مسٹر ایس پرتاپ ڈپٹی کمشنر لاہور جو آج کل چھ ہفتے کی رخصت پر ہیں۔ جب ان کی رخصت ختم ہوگی۔ تو ان کو کسی اور جگہ لگایا جائیگا اس سلسلہ میں ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ رخصت سے واپس آئیں گے۔ تو پھر لاہور کے ہی ڈپٹی کمشنر تعینات کئے جائیں گے۔

سکندرآباد کا ہندو مسلم فساد

۲۳ گرفتار شدگان کو جرمانے

سکندرآباد ۲۴ اگست۔ حال ہی میں جو ہندو مسلم فساد ہوا۔ اس کے سلسلے میں ۲۳ گرفتار شدگان کو آج مسٹر پی۔ جے اینڈرسن مجسٹریٹ نے ۲۵ روپے

اعلیٰ زندگی۔ درازی عمر اور لطف خانگی کو سچے معنوں میں حاصل کرنے کیلئے

سکھ سمپن جیون (ہندی ایڈیشن)

نامی کتاب کا غور سے مطالعہ کریں۔ پبلک کی اس قسم کی ضرورت کو دیکھ کر مصنف نے اپنے ۱۵ سالہ تجربہ کی بنا پر اور کئی مستند کتابوں کا نچوڑ اس کتاب میں بھر دیا ہے۔
دو سو صفحات کی کتاب صرف دس آنہ میں
مصنف کا پتہ:-
کویراج پنڈت دیدبرت امرت ناریسی پرغاز یگان

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ریاست سرمور شمالی حصہ میں آریہ سماج کا کام

ریاست سرمور ناہن انبالہ سے تقریباً ساٹھ میل شمال کی طرف ہے۔ اس ریاست کے موجودہ حکمران راجہ سر راجندر پرکاش جی صاحب بہادر ہیں۔ آپ وِدیا تتھا دھرم کے بڑے پریمی ہیں جن پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارا استھاپت "وید پرچار منڈل انبالہ" کے ادھشٹاتا۔ کرم دیر ڈاکٹر لال چند جی ایم۔ اے گیا انوسار اور مہاشہ امر سنگھ جی بھجن اپدیشک ریاست کے شمالی حصہ کے آریہ سماج کے خاص مرکز "نارگ" ۵ شراون سمت ۱۹۹۲ کو پرچار کے لئے پہنچے۔ آریہ سماج نارگ کے پردھان۔ شری پنڈت درگا دت جی رئیس بھرروٹ نواسی ہیں۔ آپ ریاست کے مکھیہ آدمی مانے جاتے ہیں۔ آپ کی صلاح سے ریاست کے شمالی حصہ میں پرچار کرنے کا پروگرام بنایا۔ سب سے پہلے ہم کانگر گئے۔ دو دن پرچار کیا۔ حاضری خوب ہوتی تھی۔ اس علاقہ کی یہ خاص بات ہے۔ کہ گھر پر پرچار کا انتظام ہوتا ہے وہ اپنے سب سگے سمبندھیوں کو چاہے وہ کسی مت کے ماننے والے ہوں نمنترت کرتا ہے اور سب کے بھوجن کا انتظام بھی کرتا ہے۔ مطلب یہ۔ کہ وہاں سب کو شادی کی طرح سب کو شامل ہونا پڑتا ہے۔ وہ لوگ کیونکہ دور دراز سے آئے ہوتے ہوتے ہیں۔ اس لئے خوب جم کر بیٹھتے ہیں۔

یہاں کے لوگ بڑے سرل اور شردھالو ہیں۔ چھل کپٹ کا تو نام تک نہیں۔ ہم سنا کرتے تھے کہ پہاڑی لوگوں میں چوری کا نام نہیں۔ وہ یہاں آکر پریکٹس کر لیا۔ گھر کے سب آدمی مرد۔ عورت اور بچے دن بھر کھیت میں کام کرتے رہتے ہیں۔ گھر کھلا چھوڑ جاتے ہیں۔ سب سامان ایسا ہی پڑا رہتا ہے۔ کسی کی کچھ ہانی نہیں ہوتی۔ یہ لوگ غریب ہیں۔ لیکن مہمان نوازی میں سب علاقوں سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اوصر کوئی پردیسی بھوکا نہیں رہ سکتا۔ کھانے سے پہلے گرم پانی سے پیر بھی دھوتے ہیں۔

اسی طرح ہم نے گندل۔ ملھوٹی پاؤ۔ واسو۔ ساڑیا۔ وتو۔ کھگوندہ۔ گوروی۔ داڈو۔ بھیلوڑی وبڑ۔ بھرور۔ ملیوٹی کھتیل اور تحصیل سرہان میں آریہ دھرم کا پرچار کیا۔ اس علاقہ میں سب جگہ اردھ شتابدی کا سندیش سنایا۔ ایک سو کے قریب چار آنہ اور اس سے زیادہ دینے والے ممبر بنائے۔ اس کے سوائے ۲۵ روپے کے قریب اردھ شتابدی وید پرچار کے لئے دھن بھی جمع کیا اور کچھ ویشوانر یگیہ کرائے۔

نئی آریہ سماجیں

ہمارے پرچار سے کانگر۔ ملھوٹی پاؤ۔ واسو۔ داڈو کوروی اور بھرروٹ میں نئی آریہ سماجیں قائم کی گئیں۔ ان سماجوں میں بالترتیب۔ چودھری شنورام جی۔ چودھری سوہن سنگھ بھجنیک پنڈت رام داس جی۔ چودھری گوپال سنگھ جی۔ چودھری کیدر سنگھ جی بھجنیک۔ پنڈت درگا دت جی۔ اور اننادت جی خاص کام کرنے والے ہیں۔ سب سے ہفتہ واری ست سنگ کرنے کی پرتگیا لی ہے

ودیا پرچار

اس پرانت پر جب سے آریہ سماج نارگ (سوامی منگلا نند جی دوارہ) قائم ہوئی ہے تب سے ہی ودیا پرچار شروع ہوا۔ جاننا چاہیئے۔ اس سے پہلے تو لوگ سرکاری کاغذوں پر انگوٹھا ہی لگوایا کرتے تھے۔ اور ہندی اردو کی چٹھیاں چودہ میل دور سولن یا پداد میں جا کر پڑھایا کرتے تھے اب ایسا نہیں ہے۔ اب یہاں ایک مہتبہ دھرم پاٹھ شالہ کھل گئی ہے۔ جس میں چھ جماعتیں ہیں تین ماسٹر ہیں۔ پچاس کے قریب لڑکے ہیں۔ ہندی اور انگریزی تعلیم کے ساتھ دھرم شکشا بھی پڑھائی جاتی ہے۔ اس کا سارا انتظام آریہ سماج کے پردھان شری پنڈت درگا دت کے ہاتھ میں ہے آپ ہی اس کے مینجر ہیں۔ آریہ بھائیوں کی امداد اور مہاراجہ سرمور کی دو سو روپیہ سالانہ امداد سے اس کا خرچ پورا ہوتا ہے۔

دوسری پاٹھ شالہ پداد میں ہے۔ جو کہ دیانند امر مڈل سکول کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں آٹھ جماعتیں ہیں۔ پانچ ماسٹر ہیں۔ ایک سو کے قریب لڑکے ہیں۔ اس کے مکھیہ کاریہ کرتا ستری بھنڈاری گوبند سنگھ جی اور پنڈت بالکرشن جی سب پوسٹماسٹر ہیں۔ اس کے آچاریہ مہاتما تی رام جی ہیں۔ اس کو بھی مہاراجہ سرمور کی طرف سے پانچ سو روپیہ سالانہ کی امداد ملتی ہے۔

دھارمک میلے

اس پرانت میں ودیا اور آریہ سماج کے پرچار کے ادھک نہ ہونے کی وجہ سے آریہ تہواروں کو منانے کی بالکل پرتھا نہیں ہے۔ ایک میلہ بیساکھ میں منایا جاتا ہے جسے "وشو" کہتے ہیں۔ اس میں دھنر ودیا کے کرتب دکھائے جاتے ہیں بھلدی سنگھیا میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ دوسرا میلہ اساڑھ میں ہوتا ہے۔ اسے دیوتھل کہتے ہیں۔ اس میں دات کو بنزناری جمع ہوتے ہیں۔ اور خوشیاں مناتے ہیں تیسرا میلہ شراون میں ہوتا ہے۔ جسے ریمالی کہتے ہیں۔ اس موقعہ پر کشتی وغیرہ کرتے ہیں۔ چوتھا میلہ اس موقعہ پر پونانک لوگ لاہور۔ امرتسر سے سناتنی پنڈت کو بلا کر پرچار کرتے ہیں۔ اور آریہ سماج کے خلاف زہر اگلتے ہیں۔ اب کئی سالوں سے آریہ سماج پداد بھی اس موقعہ پر اپنے آریہ اپدیشکوں کو بلا کر آریہ دھرم کا پرچار کراتے ہیں۔

پانچواں میلہ ماگھ میں ماگھی کا ہوتا ہے اس موقعہ پر پونانک لوگ اجا دھ اور بھیڑ بکریوں کی ہتیا کر کے خون کی ندی بہاتے ہیں۔ لیکن ان تہواروں کے سوائے دیوالی۔ دیجے دشمی۔ رام نومی کرشن جنم اشٹمی۔ شوراتری۔ ہولی۔ بسنت وغیرہ کوئی آریہ تہوار نہیں منایا جاتا۔

سماجک کُریتیاں

بال وواہ کا بہت بڑا رواج ہے اس طرف شاردا بل کا ڈر تو ہے ہی نہیں۔ اس لئے دھڑا دھڑ بال وواہ ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی دولہا کی طرف سے پورانک شادیوں میں بکرا کاٹا جاتا ہے۔

(۲) بہو وواہ کا رواج بھی ہے۔ جو سادھارن سی ہے۔ اس کی بھی دو سے زیادہ شادیاں ہو جاتی ہیں۔ دھن دینے کی تو بات ہی نیاری ہے۔ یہ دونوں رواج سماج کے لئے نقصان دہ ہیں اگر اس طرف مہاراج سرمور دھیان دیں۔ تو سدھار کی بہت کچھ امید ہو سکتی ہے اچھوت پن کا بھوت یہاں بھی ابھی باقی ہے اونچی ذاتیں براہمن راجپوت اور نیچی ذاتیں۔ کولی۔ ڈوم۔ چمار وغیرہ سے مناسب برتاؤ نہیں کرتیں۔ پکا مکان بنانا۔ سونے کے زیور پہننا وغیرہ کی ان کے لئے ممانعت ہے۔

کھان پان

آریوں کے علاوہ باقی سب لوگ مانس شراب کا سیون کرتے ہیں۔ ادھر کی خاص اپج۔ مکی گیہوں چاول۔ الو آئی ہے۔ پھلوں میں انار۔ آلو۔ اخروٹ ناشپاتی اور آلوچے کثرت سے ہوتے ہیں لوگوں کو پشو پالن کا خاص شوق ہے۔

ہر ایک آدمی کے گھر میں ایک بھینس اور ایک گائے ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے دودھ گھی کی کمی نہیں ہے۔

(از منیشو دیو۔ سدھانت شرومنی)

آریہ یووک سماج کراچی کا سالانہ جلسہ

آریہ یووک سماج کالج وبھاگ کراچی کا سالانہ جلسہ ۶ تا ۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۶ء کو ایل۔ آر۔ ڈی۔ اے وی۔ ہائی سکول پر بڑی شان و شوکت سے منایا جاوے گا۔

(بہاری لال منتری)

شری ہتیشی جی بی۔ اے کی تصنیف

نوجوان کیا کریں؟

(۱) بیکاری کے مسئلہ پر تکنیک
بوڑھوں کے خلاف بغاوت ⋆ مذہب کے خلاف جنگ

موجودہ بیروزگاری نے نوجوانوں کو تباہی کے غار میں گرا دیا ہے۔ برسوں اپنی جوانی، والدین کی گاڑھی کمائی اور اپنا دماغ فنا کر کے انہیں اپنی روزی کا بھی فکر ان کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ نوجوانوں کا درد سوائے کسی دل جلے نوجوان کے اور کون پہچانے گا؟ شری ہتیشی جی علاء لپھوری پریمی آریہ سماج کے ایک یووک رتن ہیں جن کے پہلو میں دل اور دل میں نوجوانوں کے لئے درد ہے۔ انہوں نے اس مسئلہ کو حل کیا ہے۔ ان کی نئی تصنیف "نوجوان کیا کریں؟" چھپ کر تیار ہے بلاشبہ اس کتاب کو جس نے پڑھا ہے ان کی تعریف کی ہے قیمت ۸/ بیکار نوجوانوں سے صرف ڈاک خرچ وغیرہ کیلئے ۲/
ملنے کا پتہ: مینجر سندیش گورودت بھون لاہور

ان کی دیگر تصانیف

پریم مرلی ۸/ ، راز مسرت ۶/

جام محبت ۳/ مشعل ہدایت ۲/ ، ۱۰ ونکار ستونز ۲/ صرف ۱۰/ کے ٹکٹ ارسال کر کے ۱۰ ستمبر تک حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ رعایت ان کے جنم دن کی خوشی میں ہے

جو کتب وہ لکھ رہے ہیں؟

(۱) گرہستھ گیتا (۲) آنند پتھ (۳) سماج کا کایا کلپ (۴) کیا مذہب کی ضرورت ہے؟ (۵) مذہر ساگر (۶) آئینہ شہادت

شری ہتیشی جی کی نئی تصنیف

عورتوں کی بغاوت

عورتوں کو گھر میں بند رکھنا بیشک ان پر ظلم کرنا ہے لیکن ان کو اس قدر آزادی دینا کہ وہ جہاں چاہیں گھومیں سینما تھیٹر دیکھیں۔ اور نیم عریاں لباس پہنیں جو قوم کی عظمت اور تہذیب کو خود برباد کرنا ہے۔ آج کل عورتوں کی تعلیم اور ان کی آزادی کا سوال ایک اہم مسئلہ بن رہا ہے عورتوں کی طرف سے مساوی حقوق کے لئے چیخ پکار ہو رہی ہے گھروں میں باپ سے بیٹا۔ خاوند سے بیوی۔ بہن سے بھائی لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ یہ سب باتیں ہماری تباہی کا باعث ہونگی۔ انہی خیالات اور آزادی کی موجودہ لہر پر مدلل تبصرہ شری ہتیشی جی علاء لپھوری پریمی نے اپنی نئی تصنیف میں کیا ہے۔ طرز تحریر مذاقیہ و دلچسپ کہانی سے زیادہ پر لطف اور ایک نہایت ضروری اور اہم مسئلہ پر غور کیا ہے۔ کیا آپ کا فرض نہیں کہ اس کتاب کا مطالعہ کر کے دنیا کی رفتار کے ساتھ ساتھ چلیں۔ اور سوسائٹی کی موجودہ ضرورت میں شامل ہوں۔ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے اور بڑی مفید چیز ہے قیمت ۸/
مینجر سندیش گورودت بھون لاہور

آریہ سماج بڈھلاڈہ کی شاندار فتح

سناتن دھرمیوں نے پورانوں پر شاستراتھ کرنے سے انکار کر دیا

پورانکوں کی اوچھی حرکتیں - آریہ سماجیوں کا بائیکاٹ

(از شری مہاشہ چھمنداس جی اسسٹنٹ سیکرٹری آریہ سماج بڈھلاڈہ)

بڈھلاڈہ میں سناتن دھرم سبھا کے اُپدیشک پنڈت دواکر جی معہ چمن لال بھجنیک نے پدھار کر آریہ سماج کو شاستراتھ کے لئے للکارا۔ مہاشہ کندن لال جی منتری آریہ سماج کی دوکان پر جا کر ایک تحریری چیٹھی لکھی۔ کہ اگر آریہ سماج میں دم ہے۔ تو شاستراتھ کے لئے میدان میں آجاوے۔ چنانچہ مہاشہ جی نے پنڈت جی کے چیلنج کو منظور کر کے مورخہ ۸ کو شام کے ۵ بجے آریہ سماج مندر میں موضوع پر جا پر شاستراتھ کرنا سویکار کر لیا۔ کوئی خط و کتابت کرنے پر مہاشہ جی نے تحریر کیا۔ کہ آپ اپنی خط و کتابت پر مقامی سناتن دھرم سبھا کے کسی عہدہ دار کے دستخط کرا دیویں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ آریہ پنڈت شاستراتھ کے لئے بلائے جاویں۔ اور آپ کا نام سن کر نو دو گیارہ ہو جاویں۔ کیونکہ اس جگہ ایسا کئی بار ہوا ہے۔

مہاشہ جی کے تحریر کرنے کے باوجود پورانک پنڈت نے اپنی عادت کے مطابق کسی عہدہ دار کے دستخط کرانے سے انکار کر دیا۔ اور آخر کار مہاشہ جی نے پورانک پنڈت اور منتری سناتن دھرم سبھا کو تحریر کیا۔ کہ آپ کے چیلنج کے مطابق آپ آج شام ۵ بجے شاستراتھ کے لئے آریہ سماج مندر میں آجاویں۔ اس امر کی شہر میں منادی کرا دی گئی مگر پورانکوں نے شاستراتھ کرنے سے انکار کر دیا مگر شہر میں افواہ پھیلا دی۔ کہ اگر آریہ سماجیوں نے ہمارے ساتھ شاستراتھ کرنا ہو۔ تو ہمارے دیوی مندر میں آکر شاستراتھ کریں۔ چنانچہ شاستراتھ کے لئے دیوی مندر میں جب آریہ سماجی پہنچے۔ اور ۵۰ قدم چھوڑ کر اپنا جلسہ شروع کر کے پنڈت بنسا رام جی ویدک توپ نے اعلان کیا کہ پورانکو اپنے گھروں میں ڈینگ مارنے والو شاستراتھ کے لئے آجاؤ۔ اگر سناتن دھرم سبھا میں دم ہے تو شاستراتھ کے لئے آجاوے۔ لالہ بھجنامل وائس پریذیڈنٹ سناتن سبھا نے بھرے جلسہ میں اعلان کر دیا۔ کہ ہم شاستراتھ نہیں کرتے اور اپنے چیلنج کو واپس لیتے ہیں۔ اگلے دن ۹ کو پورانکوں نے پنڈت مادھو آچاریہ کو سُنا ہے پانچ روپے فی یوم فیس پر بلا لیا گیا۔ کہ آپ پورانک دھرم کی نوکا جو منجدھار میں غوطے کھا رہی ہے۔ نکالیں۔ چنانچہ شام کے ۶ بجے منڈی جدید میں لالہ سنت رام خزانچی سناتن دھرم سبھا کی دوکان پر شاستراتھ شروع ہوا۔ آریہ سماج کی جانب سے شاستراتھ مہارتھی پنڈت بدھ دیو جی شاستری میرپوری۔ اور پورانکوں کی جانب سے پنڈت مادھو آچاریہ شاستری تھے مضمون "کیا رشی دیانند کرت گرنتھ وید انوکول ہیں۔"

پورانک پنڈت نے یونی سنکوچ۔ دھائی کا دودھ پلانا وغیرہ وغیرہ سوالات کئے۔ آریہ پنڈت نے سوالات کا جواب مدلل دیا۔

اس پر پورانک پنڈت نے سوال کیا۔ کہ اوم وواک واک ویدوں سے بتلاؤ۔ اس پر پنڈت جی نے جواب دیا۔ کہ سوامی دیانند جی نے اوم واک واک کو وید کا منتر نہیں مانا۔ یہ منتر وید انکول ہے۔ ہاں سناتن دھرم کی مستند ھیا اقتدر برہمن گرنتھ میں اس قسم کے منتر موجود ہیں۔

اس پر پورانک پنڈت نے سوال کیا۔ کہ رشی دیانند جی مہاراج نے وید کے نام پر جھوٹا منتر بنا کر ستیارتھ پرکاش میں یجروید کے نام سے دیا ہے۔ اور یہ تحریر کیا ہے کہ یہ یجروید کا پرمان ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے جواب دیا۔ کہ وہاں یہ پاٹھ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ یہ یجروید میں لکھا ہے۔ اس پر پورانک پنڈت نے کہا۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں وہاں پرمان یہ یجروید کے ساتھ لکھا ہے۔ چنانچہ پورانک نے دوران شاستراتھ میں نقلی ستیارتھ پرکاش (جو کہ کالو رام جی نے بنایا ہے) کی مدد لینی چاہی۔ مگر پنڈت بدھ دیو جی نے فوراً للکار کر کہا۔ کہ ٹائیٹل پیج دکھلا کر پبلک کو سناؤ مگر پورانک پنڈت نے ایسا کرنے کی ہمت نہ کی۔ تو شور مچ گیا۔ پولیس نے آکر پبلک کو منتشر کر دیا۔ اگلے روز کے لئے فیصلہ ہوا۔ کہ کل مورخہ ۱۰ کو رات کے ۸ بجے زیر صدارت آغا صاحب سب انسپکٹر پولیس بڈھلاڈہ پورانوں پر شاستراتھ ہوگا۔ مگر پورانکوں نے شاستراتھ کے وقت ۱۰ کو شاستراتھ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر معاملہ سب انسپکٹر صاحب پولیس کے نوٹس میں لایا گیا۔ انہوں نے فیصلہ دیا کہ انصاف کے مطابق انہیں گنجائش دینا پڑے گا۔ مگر پورانک کل والے شاستراتھ کی ضد پکڑتے ہیں۔ اس پر افسران پولیس نے صاف اعلان کر دیا۔ کہ شاستراتھ سے بھاگنا آپ کی بزدلی ہے۔ مگر سناتن دھرمیوں نے پورانوں پر شاستراتھ کرنے سے انکار کر دیا۔ ازاں بعد آریہ سماج نے منڈی میں اعلان کر دیا کہ

"چونکہ پورانکوں نے شاستراتھ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے پنڈت بدھ دیو جی میرپوری کا منڈی جدید میں بمقابل جلسہ سناتن دھرم سبھا پورانوں کی تعلیم اور کیا پوران وید انوکول ہیں۔ پر زبردست عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ جلسہ کے خاتمہ پر خانصاحب سکندر خاں ہیڈ کنسٹیبل پولیس تھانہ بڈھلاڈہ ملنے گیا۔ کہ:-

پنڈت جی کی جتنی تعریف کی جاوے۔ تھوڑی ہے۔ پنڈت جی بہت عالم ہیں۔ سناتن والا پنڈت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وغیرہ۔

مورخہ ۱۱ کو میرپوری جی کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈال کر شہر میں جلوس نکالا گیا۔ اور ان کو بارہ بجے والی ٹرین پر سوار کیا گیا۔ جب ٹرین مال گودام کے قریب پہنچی۔ تو چند پورانک چھوکروں نے ٹرین پر کنکر مٹی مار کر اپنی شکست کا ثبوت دیا۔ یہ بات بھی خاص قابل ذکر ہے۔ کہ پنڈت دواکر جی پورانک اُپدیشک نے اپنے تمام لیکچروں میں سناتن چندہ مت دو۔ ان سے آریہ سلوک اپنے ... مت پڑھاؤ۔ ان کو کرایہ پر مکان مت دو وغیرہ قسم کی کمینہ حرکتیں کی جا رہی ہیں۔

چونکہ شہر میں آریہ سماجیوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ اس لئے سناتنیوں کو اپنی اکثریت پر غرور ہے۔ لیکن ان کو یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ شیر کا بچہ ایک ہی ہزاروں بھیڑوں کو بھگا دیا کرتا ہے۔

اس لئے سناتن دھرمیوں کو اپنی تعداد کے گھمنڈ میں نہیں رہنا چاہیئے۔ اس قسم کی ناجائز حرکتوں سے سناتن دھرمیوں کا سر سنسار میں اونچا نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہے۔ کہ پورانک اپنے اخبارات میں غلط پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ کہ آریہ سماجی شاستراتھ کرنے سے انکار کر گئے۔

اس لئے میں سناتن دھرمیوں کو سوچنا دیتا ہوں کہ اگر تمہارے اندر دم ہے۔ تو پورانوں پر شاستراتھ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ابھی آریہ سماج کا جلسہ ستمبر میں ہوگا۔ اس موقعہ پر سناتن دھرمیوں کو چیلنج دیا جاوے گا۔ کہ اپنی تحریر کے مطابق پورانوں پر شاستراتھ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اس شاستراتھ میں لالہ موہن لال گپتا ایڈیٹر ہریانہ بندھو جاکھل نے بہت امداد دی ہے اور پنڈت منسا رام جی بھی دو یوم کے لئے آئے۔

دولت کا نشہ

قیمت سو روپیہ ———— فی بوتل (۱۰۰)

دولت سے بچت پیدا ہو سکتی ہے

لیکن دولت کو محفوظ رکھنے کے لئے حسابات ٹھیک ہونے چاہئیں۔ چھاپہ شدہ رجسٹروں سے بڑھ کر درست حسابات کا کوئی ذریعہ نہیں۔

۱	رجسٹر کرایہ داران	۸	روکڑ بک	۱۵	رجسٹر ادائیگی	۲۲	رجسٹر حاضری
۲	کتاب فارم کرایہ داران	۹	کھاتہ مہاجنی	۱۶	رجسٹر وی۔پی	۲۳	رجسٹر تنخواہ
۳	رسید بک کرایہ داران	۱۰	کھاتہ بنک طریقہ	۱۷	رجسٹر وصولی	۲۴	لانڈری رجسٹر
۴	ڈے بک	۱۱	سیلز بک	۱۸	ڈاک رجسٹر	۲۵	فیکٹری رجسٹر
۵	روزنامچہ	۱۲	پرچیز بک	۱۹	دستی ڈاک	۲۶	رسید بک
۶	کچی سوڑھ	۱۳	سٹاک رجسٹر	۲۰	بلٹی نقل رجسٹر	۲۷	ہنڈی بک
۷	کیش بک	۱۴	سٹور لیجر	۲۱	رجسٹر کارگذاری	۲۸	پرونوٹ بک

اس کے علاوہ لمیٹڈ کمپنیوں۔ چیمبروں۔ کارخانوں۔ فیکٹریوں۔ ڈسپنسریوں۔ دفتروں غرضیکہ ہر ایک کے لئے چھاپہ شدہ رجسٹر فارم ہر ایک بھاشا میں حسب ضرورت تیار ملتے ہیں

ملنے کا پتہ:- ہسپتال روڈ انڈین سٹیشنری مارٹ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بھونچال اور کرم پھل

از شری پنڈت بودھ دیو جی آریہ اُپدیشک سدھانت بھوشن

کے ۵۔ لیکھ آریہ مسافر کے ۲۳ جون ۱۹۳۵ء و اور ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء کے پرچوں میں نکل چکے ہیں۔ پہلے پرچے میں پرشنت کرپارت جی نے یہ پرشن حل کرنے کی پرتگیا کی ہے۔ کہ بھونچال کیوں آتے ہیں۔ اس کے لئے جو لیکھ آپ نے حوالہ قلم کیا ہے۔ اس کے دو بھاگ ہو سکتے ہیں۔ ایک وہ جس میں آپ نے مختلف مذاہب کے بھونچال کے متعلق معتقدات کا کھنڈن کیا ہے دوسرا وہ جس میں آپ بھونچال کی اصلیت بیان کرتے ہیں۔ اور یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔

"اس لئے بھونچال کو صرف ایک طبعی واقعہ سمجھنا چاہیے۔ سارے لیکھ کو جو پانچ کالموں میں سمایت کیا ہے۔ لیکن بھونچال کو اتنے لمبے چوڑے لیکھ میں آپ نے اصلی پرشن کو ہاتھ لگایا ہو۔ سوال گندم جواب چنا والی کہاوت اس لیکھ پر صادق آتی ہے۔ آپ سوال تو یہ اٹھاتے ہیں۔ کہ "بھونچال کیوں آتے ہیں" لیکن جواب یہ دیتے ہیں۔ کہ بھونچال اس طرح آتے ہیں۔

آپ کی مثال ٹھیک اس آدمی سے ملتی ہے جس سے پوچھا گیا۔ کہ تم لاہور کیوں آئے۔ تو اس نے اس کا یہ جواب دیا۔ کہ میں ریل میں بیٹھ کر لاہور آگیا میں شریمان پنڈت جی سے پرارتھنا کروں گی۔ کہ وے اپنے لیکھ کو پھر سے پڑھیں اور سوچیں۔ کہ کیا یہ جواب "کیوں۔ کا ہے یا "کیسے" کا؟ اگر آپ یہ پرشن رکھتے۔ کہ بھونچال کیسے یا کس طرح سے آتے ہیں؟ تو اس کے لئے آپ کے لیکھ کا دوسرا بھاگ کسی انش میں ٹھیک مانا جا سکتا تھا۔ لیکن کیوں کے جواب میں آپ کا یہ لیکھ بالکل غلط ہے۔ آپ نے کیوں اور کیسے شبدوں کے فرق پر دھیان نہیں دیا۔ اس لئے آپ نے اتنی بڑی غلطی کی ہے اور اس لئے حاشیے ... لیکھ پر بیجا اعتراض کیا ہے۔

آپ نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ "بھونچال ایک طبعی واقعہ ہے" اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہم تو اس میں اتنا اور شامل کرتے ہیں۔ کہ سارے جگت کی رچنا ہی ایک طبعی واقعہ ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ یہ طبعی واقعہ کیوں واقع ہوا۔ میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ اس "کیوں" کا جواب آپ کا علم طبعی یا موجودہ سائنس کی کوئی بھی شاخ نہیں دے سکتی۔ موجودہ سائنس جگت کی کسی گھٹنا کا پرکار تو شاید کسی انش میں بتلا دے لیکن یہ سائنس جگت کی کسی گھٹنا کا دلیل نہیں بتلا سکتی۔ آج کل کے بڑے بڑے سائنس دان بھی اس سچائی کو ماننے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں ڈاکٹر فلیمنگ صاحب نے ۱۹۱۵ء میں جو خود اسے سائنس دان ایک ہیں اس بات کو سویکار کیا تھا۔ کہ ہم جب کسی چیز کو جاننا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں دو سوالوں کیوں اور کیسے (why and how) کے اتر لینے پڑتے ہیں۔ مثال کے طور پر جگت کو ہی لیجئے۔ جگت کیسے بنا؟ اس کا جواب سائنس دے گی۔ پرنتو جگت کیوں بنا؟ اس کا جواب سائنس نہیں دے سکتی۔ اس سوال کا جواب کہ جگت کیوں بنا؟ کیول اور یدک دھرم کی کرم فلاسفی ہی دے سکتی ہے اس کا جواب دوسروں کے پاس موجود نہیں ہے۔

ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سمولاس میں مہرشی دیانند جی مہاراج جگت کی اتپتی کا پریوجن بتلاتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ پرمیشور جگت کی رچنا جیووں کو ان کے پاپ پنیہ کرموں کا پھل بھگتانے یا جیووں کو مکتی کا سادھن مہیا کرنے اور اپنے گنوں کا پرکاش کرنے کے لئے کرتا ہے۔ پھر مہرشی جی سوستیا یا منتویہ پرکاش کے نویں نمبر پر کہتے ہیں۔ کہ سرشٹی کا پریوجن یہی ہے۔ کہ جس میں ایشور کے سرشٹی نمت گن۔ کرم۔ سوبھاؤ کا سپھل ہو۔۔۔۔ اور جیووں کے کرموں کا یتھاوت بھوگ کرنا آدی بھی۔

اب آپ وچار کریں۔ کہ جب سرشٹی کا پریوجن یہ ہے تو کیا آندھی۔ بارش۔ طوفان اور بھونچال وغیرہ گھٹنائیں سرشٹی سے باہر ہیں؟ یہ بھی باہر نہیں تو آپ کیوں یہ سویکار نہیں کرتے۔ کہ ان گھٹناؤں کا پریوجن بھی جیووں کو ان کے پاپ پنیہ کرموں کا پھل بھگتانا بھی ہے؟

اب آپ کی ان دلائل پر وچار کرنا چاہتا ہوں کہ جن کی بنا پر آپ بھونچال کو جیووں کے کرموں کا پھل نہیں مانتے۔

آپ اس کے لئے تین دلائل دیتے ہیں۔ اول یہ کہ یہ جیواتما کی سوتنترتا کے اصول کے برخلاف ہے دوسرے یہ کہ اس میں ایشور کی کوئی خاص چیشٹا دکھلائی نہیں دیتی۔ تیسرے یہ کہ اتفاقیہ بات کرم پھل میں شامل نہیں ہو سکتی۔

شریمان جی بھونچال کو جیووں کے کرم پھل ماننے میں جیو کی سوتنترتا کے اصول کا کھنڈن نہیں ہوتا بلکہ نہ ماننے میں ارتھات بنا کرم کے ہی پھل کے ملنے میں دوش پرماتما پر عاید ہوتا ہے۔ آپ نے بھی مخالف مذاہب کے لوگوں کے عقاید کو پیش کر کے تعصب پر ... ایسے اعتراض کئے ہیں۔ کہ "لوگوں کی آہ و بکا کی کچھ بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے بار بار بھونچال کا قہر نازل کرنا کسی سمجھدار اور رحیم خدا کا کام نہیں ہو سکتا۔" لیکن اگر یہی اعتراض آپ کے اوپر کئے جاویں۔ تو آپ اس کا کیا جواب دیں گے جبکہ آپ اس پرکار کی گھٹناؤں کو کرموں کا پھل نہیں مانتے۔ آپ صرف اتنا ہی جواب دیکر چپ رہ جاویں گے نہ کہ "اس میں کوئی اندھی ایشوری نیم نظر آتا ہے۔" یا یہ کہ "ایشور جو کچھ کرتا ہے اچھا ہی کرتا ہے،" آپ اپنے لیکھ پر غور کریں۔ اور سوچیں کہ کیا یہ بھی کوئی جواب ہے؟

اب رہی جیو کی سوتنترتا کی بات۔ سو جیو بیشک کرم کرنے میں سوتنتر ہے۔ لیکن ساتھ ہی پھل بھوگنے میں پرتنتر بھی ہے۔

کیا ایشور کی کوئی خاص پریرنا بھی ہے؟

دوسرے آپ کہتے ہیں۔ کہ بھونچال کو کرم پھل اس لئے نہیں مانا جا سکتا۔ کہ اس میں ایشور کی کوئی خاص پریرنا دکھلائی نہیں دیتی۔ یہ تو آندھی بارش کی طرح طبعی اصولوں کے مطابق آیا کرتے ہیں یعنی یہ سادھارن ایشوری نیم کے مطابق واقع ہوتے ہیں۔ معلوم نہیں آپ کا ایشور کی خاص پریرنا سے کیا مطلب ہے۔ شریمان جی ایشور کی پریرنا خاص و عام نہیں ہوا کرتی۔ یہ خاص اور عام پریرنا بیشک سے ہم جیووں کے اندر ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں پرنتو ایشور میں ... آدھی بھی ... اور ادھی ... جگت کی رچنا اور پالن میں ایشور کا سہج سوبھاؤ کارن کرتا ہے۔ اتھرو ... کے منتروں میں کہا ہے۔

ارتھات۔ ایشور سارے جگت کو سہج سوبھاؤ سے وش میں کرتا ہے۔ شویتا سوتر میں کہا ہے:۔

ارتھات ایشور کے اندر جو اننت گیان۔ اننت بل اور اننت کریا ہیں۔ وہ سوبھاؤ سے ہیں۔ ارتھات سہج ہیں۔

کیا اتفاقیہ بات بھی کوئی ہوتی ہے؟

تیسرے آپ کہتے ہیں۔ کہ اتفاقیہ بات کرم پھل میں شامل نہیں ہو سکتی۔ شریمان جی آپ کو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ اتفاقیہ شبد پر آنرت جولوں کی بھاشا میں شوبھا دیتا ہے۔ آپ جیسے وچارشیل اور دارشنک ودوانوں کی بھاشا میں یہ شوبھا نہیں دیتا۔ اس سرشٹی کے اندر کوئی بھی گھٹنا اور کوئی بھی کاریہ اتفاقیہ نہیں ہوتا۔ ہمارے نظروں میں چاہے کوئی بات اتفاقیہ دکھلائی دیتی ہو لیکن واستو میں ہر ایک کام ایک نیم کے مطابق چل رہا ہے اور آپ بھی اس بات سے تو انکار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ نے بھی اپنے لیکھ میں ایک جگہ ایسا سویکار کیا ہے۔

ہیضہ!

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وبا ہے تاہم
تمہارے گھر کا حکیم
امرت دھارا
(رجسٹرڈ)
اس کیلئے بھی ہمیشہ ایک مؤثر حفظ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے
امرت دھارا معدہ کی امراض عمومی و ناگہانی تکالیف کیلئے بہاری ضروری دوا ہے
ہمیشہ اپنے پاس رکھیے!
قیمت فی شیشی سالم دو روپے آٹھ آنے نصف شیشی سوا روپیہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے
-/۸/- -/۴/۱ -/۸/۲
احتیاط { نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و بریہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔
خط و کتابت و تار کا پتہ { المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

ملتان اور منٹگمری کی آریہ سماجوں کی سیوا

ہر ایک پرانت میں پرچار منڈل بنا دیئے ہیں۔ جس سے سنگٹھن رُوپ سے اُپدیشک اور بھجنیک اسی پرانت میں رہیں۔ اور سماجوں کو معمولی سی باتوں کے لئے لاہور نہ بھاگنا پڑے۔

ملتان اور منٹگمری منڈل میں پچھلے سال ماہ نومبر سے سہولت بھیجے لگا یا ہے۔ گذشتہ سال میں اکیلا ہی ان دونوں ضلعوں میں کام کرتا رہا ہوں۔ لیکن اس سال شروع سے ہی مہاشہ بھائی لال کو میرے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ ہم دونوں اس وقت مندرجہ ذیل مقامات پر پرچار کر چکے ہیں منٹگمری شہر و چھاؤنی۔ دیپالپور۔ بشیم پور۔ چیچا وطنی۔ خانیوال وہاڑی وغیرہ ان مقامات پر پرچار کا بڑا اچھا پربھاؤ پڑ رہا ہے۔ اب اگلا پروگرام مندرجہ ذیل مقامات کا ہے۔ اُمید ہے سماجیں پرچار کا مناسب انتظام کریں گی:—

کبیر والہ ۱۰ تا ۱۳ تک۔ سرائے سدھو ۱۴ تا ۱۶۔ بھاودت پور ۱۶ سے ۱۹ تک تلمبا ۲۰ تا ۲۲ تک میاں چنوں ۲۳ تا ۲۵۔ خانیوال سٹیشن ۲۶ تا ۲۷۔ جہانیاں ۲۸ تا ۳۰ ستمبر تک

سماج کے ادھیکاریوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ پرچار کے ساتھ ساتھ دیشوا ہوم یگیہ کے رچانے کا بھی انتظام کریں۔ جس سے شتابدی کا کام ہوتا جاوے۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ منتری مہودے اپنی سماجوں میں سبھاسدوں کو اس یگیہ کو رچانے تیار کریں گے۔

اس سال شتابدی کے پروگرام میں نئی سماجوں کا بنانا بھی نشچے ہوا ہے۔ جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہی ہے۔ دس سماجیں ہر ایک پرانت میں بنانا کوئی مشکل نہیں۔ اس لئے جہاں جہاں سماجیں بن سکتی ہوں۔ ضرور بنانی چاہئیں۔ اور سبھا کو ان کے بنانے کی خبر دی جاوے۔ اس کام کے لئے اگر کہیں ہم لوگوں کی سیوا کی ضرورت پڑے تو بھی خبر کریں۔

سماجوں میں نویں جاگرتی پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ روزانہ ست سنگ جاری کئے جاویں۔ جہاں روزانہ ست سنگ ہوتا ہے۔ وہاں کچھ جاگرتی نظر آتی ہے۔ اور جہاں ست سنگ نہیں ہوتا۔ وہاں شمشان سا نظر آتا ہے۔ کیا ہوا اگر اتوار کو جا کر مندر کھول دیا۔ جس طرح سے کہ عیسائیوں کا گرجا، اتوار کو کھلتا ہے۔ یہ کوئی زندگی کا نشان نہیں۔ جیون تو صرف روزانہ ست سنگ سے ہی آ سکتا ہے۔ اسی لئے اس کی یوجنا کرنی چاہیئے اور روزانہ ست سنگ میں آریہ استری اپدیش اپنے بال بچوں سمیت شامل ہونا چاہیئے۔

میں یہاں ان سماجوں کے نام لکھ رہا ہوں۔ جو روزانہ ست سنگ کرتی ہیں۔ ملتان شہر و چھاؤنی گوبند پورہ۔ کبیر والا۔ سرائے سدھو۔ تلمبا۔ جہانیاں میاں چنوں۔ چیچا وطنی۔ بھاودم پور وغیرہ۔ اُمید ہے کہ پرانت کی دوسری سماجیں بھی ان کا انوکرن کریں گی۔

ہمیں آریہ سماج منٹگمری میں روزانہ ست سنگ کے ابھاؤ سے بڑی حیرانی ہے۔ اتنی پرانی سماج اور یہ درد شا۔

ہم ادھیکاریوں سے نمر نویدن کریں گے کہ وہ روزانہ ست سنگ کرنے کا جلدی ہی انتظام کریں۔ جس سے چھوٹی سماجیں بھی ان سے سبق لے سکیں یہ سال اردھ شتابدی کا سال ہونے سے دوسرے سالوں کی اپیکشا ادھک مہتو کا ہے۔ ہر ایک سماج کو اپنی تمام شکتی آپس کے جھگڑوں کو بھول کر شتابدی پرچار میں اور دھن سنگرہ میں لگا دینی چاہیئے جیسا کہ شری آچاریہ رام دیو جی پردھان سبھا نے سماجوں کے سامنے کاریہ کرم رکھا ہے۔ ہمیں آشا ہے سماجیں دھیان دیں گی اور سبھا شتابدی ہمیں سہایتا پردان کریں گی*

(رام سروپ آریہ اپدیشک
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

آریہ سماج بڈھلاڈہ منڈی کا چھٹا [سالانہ جلسہ]

آریہ سماج بڈھلاڈہ کا چھٹا سالانہ [جلسہ] ۸ ستمبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر میں ہو[گا] جس اس موقعہ پر شری مہودے گیان [نند] شاستر ارتھ مہارتھی پنڈت بدھ دیو جی [ودیا] سناتک گوروکل کانگڑی شاستر ارتھ مہار[تھی] بدھ دیو جی شاستری میرپوری مہا اپدیشک مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ پورن آچاریہ پنڈت جی شاستری ویدک، تپ مہا اپدیشک [...] فقیر چند جی۔ ٹھاکر اودے سنگھ جی بھجنیک امرت دیا کہانیوں اور بھجنوں سے جنتا کو [...] سب سجنوں سے پرارتھنا ہے کہ اس شبھ اوسر [پر] اشٹ متروں سمیت پدھار کر جلسہ کی رونق بڑھائیں نگر کیرتن ۷ ستمبر کو ہوگا۔ بھوجن کا انتظام [سماج] کی طرف سے ہوگا۔ بدھ متوں پر شاستر ارتھ [کے] لئے سناتن دھرمیوں کو کھلا چیلنج ہے*

(کندن لال گپتا سیکرٹری)

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

عمدہ چھپائی

پرتھم کھنڈ
قیمت ایکروپیہ

بڑھیا کاغذ

دوسرا کھنڈ
قیمت ایکروپیہ
مجلد ۸/

ویدک ونے

(لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھے ودیا النکار آچاریہ گوروکل کانگڑی)

یہ وہی گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے آریہ اخبارات آریہ و دواتوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے وید کی [...] باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے۔ ہر روز کے لئے ایک ایک پرارتھنا مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا ہے اس کے بعد منتر ارتھ [دیا] گیا ہے۔ آخر میں بھاو ارتھ دے دیا گیا ہے۔ ہر ایک ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے*

یہ گرنتھ تین کھنڈوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ قیمت ایکروپیہ۔ (عہ۱)
دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج اور کاتک چار ماہ ہیں " ایکروپیہ (لعہ۱)
تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن۔ چار ماہ ہیں۔ " " ایکروپیہ (لعہ۱)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوائیے۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی

ملنے کا پتہ:- **مینیجر پستک پرچار وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)**

نوٹ:- یہ گرنتھ شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالہ و سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ لاہور سے بھی مل سکتا ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار

कृण्वन्तो ओ३म् विश्वमार्यम्

آریہ مسافر لاہور

قیمت سالانہ تین روپے - فی ار

ہفتہ وار

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक- आर्य्य मुसाफिर लाहौर

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

آریہ سماج کے نیم

(۵) سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ ارتھات شاریرک۔ آتمک۔ اور ساماجک انتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک۔ دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی انتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سوروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنے یوگیہ ہے۔

(۳) وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا۔ سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے۔

جلد ۶ } اتوار ۳۰- بھادوں سمت ۱۹۹۲ بکرم دیانند آبد ۱۱۱ مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء { نمبر ۳۷

ویدامرت

دھرم کے تین سکندھ

त्रयो धर्मस्कन्धाः यज्ञो अध्ययनं दानमिति ॥

یہ چھاندوگیہ کا واکیہ ہے۔ اس میں دھرم کے تین آوشیک انگوں کا ورنن ہے۔ جب سے ہم نے ایسے واکیوں پر وچار اور تدانوسار جیون میں انوشٹھان کرنا چھوڑا۔ تب سے ہمارا ادھ پتن ہو رہا ہے۔

پہلا آوشیک انگ یگیہ ہے۔ جو کرم منش کو پرمیشور تک ملاتا ہے۔ اس کو یگیہ کہتے ہیں۔ یگیہ تیاگ سکھلاتا ہے۔ یگیہ سے یگیہ کرتا اور سرو سادھارن کو سمان لابھ ہوتا ہے جیسے ایک منش نے اپنے گھر میں کنواں بنوایا۔ دوسروں کو پانی نہیں بھرنے دیتا۔ اس کے ادھیکار میں ہے۔ اس کا پھل اس منش کو ہے۔ ایک کنواں ایسے استھان پر لگایا گیا۔ جہاں سب پرانی پانی بھر سکتے ہیں۔ اگرچہ اس استھان پر اس منش کو وشیش لابھ نہیں ہے۔ پرنتو سرو سادھارن کو ویسا ہی لابھ ہے۔ جیسا کہ لگوانے والے کو۔ یدی لگانے والا یہ ابھیمان کرے۔ کہ اس نے کنواں لگوایا ہے۔ اس کو وشیش لابھ ہونا چاہیئے۔ سرو سادھارن اس کو یہ جواب دیتے ہیں۔ اگر وشیش لابھ چاہنے کی آوشیکتا تھی۔ تو گھر میں لگوا لینا چاہیئے تھا۔ آج ایسے کاریوں کے جس میں سرو سادھارن کو سمان لابھ ہو۔ کرنے والے بہت کم ہیں۔ جب سنسار میں ایسے پرشوں کی سنکھیا بڑھتی ہے تو لوگ سکھ کے مارگ پر چلتے ہیں۔ اس کے وپریت دکھ بھوگتے ہیں۔

بھاوت ورش میں چار پرکار کے پرش ہیں۔ ایک بھاگ بہت پرشارتھی ہے۔ پرنتو پیٹ بھر کھانے کو نہیں ملتا۔ یہ بھاگ دن بھر کام کرتا ہے۔ اور کسی وقت بھوکے رہنا پڑتا ہے۔ دوسرے بھاگ کے پاس دھن ہے۔ پرنتو پچانے کی شکتی نہیں ہے۔ تیسرے بھاگ میں کھانے کی شکتی اور دھن بھی ہے۔ لیکن ویایام نہیں کرتے۔ اور کھا پی کر تکیہ لگا کر بیٹھے رہتے ہیں۔ شریر نربل اور بے ڈول ہو جاتا ہے۔ چوتھا بھاگ کھاتا ہے۔ دھن ہے اور پاچن شکتی بھی ہے۔ پرنتو ملاپ کی شکتی نہیں ہے۔ ابھی پرکار وشا سب اور نربل ہو رہی ہے۔ گیان پوروک کرم نہ کرنے سے اودھ پتن کی اور جا رہے ہیں۔ چھاندوگیہ میں ایک استھان پر لکھا ہے:- جو لوگ اپنے جیون کو یگیہ روپ بنا لیتے ہیں۔ اور آتم وشواس ہیں۔ ان کے روگ ان کی اچھا سے۔ سنکلپ تتھا بھاونا سے نشٹ ہو جاتے ہیں۔

دوسرا دھرم کا انگ ادھین ارتھات ودیا کا پڑھنا ہے۔ سوادھیائے سے منش کے جیون پر وچتر پرینام ہوتا ہے۔ منشیہ جیون کے آدرش کی پورتی کا مکھیہ سادھن یہی ہے۔ بنا سوادھیائے کوئی بھی منش اپنے ہانی و لابھ کی دو سچا ٹھیک نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں نے سنسار میں مان و پرتشٹھا پائی ہے۔ وہ سب کے سب سوادھیائے شیل تھے۔ یہ سوادھیائے کا ہی پھل ہے کہ سنسار میں آسے دن نئے نئے آوشکار دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس دشا میں اپنشدوں کا وچن ہے۔

स्वाध्याय प्रवचनाभ्यां न प्रमदितव्यम्

سوادھیائے اور کتھا کیرتن میں کبھی بھی پرماد (لاپرواہی) نہ کرنا چاہیئے۔ اس سے منشیہ کے من میں سمسکار نے انکر (بیج) اتپن ہوتے ہیں۔ جس سے منش اچت انوچت کاریہ کو جان کر انوچت کے پرتیاگ اور اچت کے گرہن میں سمرتھ ہو جاتا ہے۔ پرنیامتہ من کے وچار شدھ اور پوتر ہو کر سچ میں سمرودھ پکار کرنے کی یوگیتا کا سمپادن کر دیتے ہیں۔ جس سے منش اپنے لئے پرکرم کر جنتا کے واسطے ہتکاری بن جاتا ہے۔ جس سے سنسار میں سکھ کی مریادا استھر ہو جاتی ہے۔ سوادھیائے کا پھل یوگ درشن میں بتایا ہے:

स्वाध्यायादिष्टदेवता सम्प्रयोगः

اس کا آشیہ یہ ہے۔ کہ سوادھیائے شیل پرش کا اشٹ دیو کے ساتھ ملاپ یا اس کے ساتھ آلاپ ہوتا ہے۔ آج یدی لیکھکوں کے لکھنے والے سنسار میں نہیں ہیں۔ پرنتو ان کے لکھت گرنتھوں کا بار بار سوادھیائے کرنے سے ہم ان کے ساتھ آلاپ کر سکتے ہیں۔ کارن ان گرنتھوں میں ان مہانبھاؤں کے ہی منو بھاؤ ودیمان ہیں۔ آج اگرچہ سوامی دیانند سنسار میں نہیں ہیں۔ پرنتو ان کے اچت ستیارتھ پرکاش و رگوید آدی بھاشیہ بھومکا آدی لیکھوں کے سوادھیائے سے ان کے ساتھ ملاپ اور آلاپ ہو جاتا ہے۔ یہی سوادھیائے کا پھل ہے۔ اس لئے سب پرشوں کو پرتی دن سوادھیائے کرنا چاہیئے۔

تیسرا آوشیک انگ دان ہے۔ دان منش کے سوبھاؤ میں ہے۔ تیتریہ اپنشد میں لکھا ہے:-

श्रद्धया देयम् । अश्रद्धया देयम् । श्रिया देयम् । ह्रिया देयम् । भिया देयम् । संविदा देयम् ॥

اس کا ابھپرائے یہ ہے۔ کہ شردھا سے اتی دان دینا چاہیئے۔ شوبھا سے دینا چاہیئے۔ لوک لاج سے بھی دینا چاہیئے۔ پرلوک بھے سے دینا چاہیئے۔ دان دینا کرتویہ ہے۔ اور دان دینے سے لوک اپکار ہوتا ہے۔ اس گیان سے بھی دان اچت ہے۔ گیتا میں سری کرشن دان کے پرسنگ پر لکھ بھید ورنن کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ دان دیش۔ کال اور پاتر کی پریکشا کر کے کرنا چاہیئے۔ دیش کی پریکشا کرتے وقت دیکھنا چاہیئے۔ کہ دیش میں کس وستو کا ابھاؤ ہے۔ یدی جل کا کشٹ ہو۔ تو تالاب کنواں وغیرہ بنوا کر پرانیوں کی سیوا کرنی چاہیئے۔ یدی ودیا کی کمی ہو۔ تو سکول پاٹھ شالائیں کھولنی چاہئیں۔ پرنتو ہم نے اتنا ارتھ سمجھا ہے۔ گیا۔ ہردوار آدی تیرتھ استھانوں میں پنڈوں کو دان دیا جاتا ہے۔ کال کا آشیہ یہ تھا۔ کہ گرمی۔ سردی تتھا رتو انوسار دان کرنا چاہیئے۔ درسکنشی (قحط) (باقی صفحہ پر)

ہندوارڈ پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں مہاشہ چرنجی لال پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر واقعہ گوردت بھون لاہور سے شائع ہوا۔

آریہ ساماجک سماچار

آریہ ویدک سبھا کی قایمی :-
شری پنڈت نتیانند جی ویدالنکار پروہت آریہ سماج شملہ کی کوششوں سے آریہ ویدک سبھا کی ۲۹ کو استھاپنا ہوئی۔ اور مندرجہ ذیل چناؤ ہوا :-
پردھان :- شری پنڈت نتیانند جی ویدالنکار
منتری :- مہاشہ خوشی رام جی
اُپ منتری :- مہاشہ دینا ناتھ جی۔
کوشادھیکش :- مہاشہ پرمانند جی
لائبریرین موہن لال جی۔ آڈیٹر مہاشہ لکشمن سنگھ جی۔ انترنگ سبھا :-
مہاشہ کرتار چند جی۔ مہاشہ لاجپت رائے جی مہاشہ سادھو رام جی۔ مہاشہ روشن لال جی۔ (منتری)

آریہ سماج صدر راولپنڈی کے سماچار :-
(۱) جوں جوں اردھ شتابدی نزدیک آرہی ہے یہاں کی سماج کے سبھاسدوں کو اپنی ذمہ واری کا احساس ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ ہر ہفتہ سماج کی طرف سے عملی جیون کی طرف کوئی نہ کوئی قدم بڑھتا دیکھنے میں آتا ہے۔ گذشتہ ہفتہ اس سماج کے چھ نئے ممبر بنے ہیں۔ جن میں سے ایک بھائی اس ایجنٹ شہنشاہی ریکارڈز نے آما دسیہ یا پاکھنڈک یگیہ بھی اپنی جگہ پر کروایا اور ایک روپیہ چاندنہ آریہ سماج کو اور ایک روپیہ ہر گورکل پوٹھوہار کو دان دیا۔
(۲) اس کے علاوہ پچھلے ہفتہ ۲۴ کو دیشو انر لیکھے ہمراہ لالہ دلارام جی نے اپنے سپتر کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ اور ویدپرچار فنڈ کے لئے ۲ روپے دان دیا۔
(۳) ۲۵ کو وید چند گپت جی کوپراج (مالک میسرز ہردواری لال اینڈ برادرز) کی سپتری کا نام کرن سنسکار بھی ویدک ریتی سے کیا گیا۔ کنیا کا نام وید کماری رکھا گیا۔ آریہ سماج کو مبلغ ۱ روپے دان ملا۔
(۴) گذشتہ دیدہ کو ہماری سماج کے پرتشٹھت سبھاسد لالہ بنسی لال کے سپتر کا مکان پرویشن سنسکار ہوا۔ اور سماج کو ایک روپیہ۔ آریہ پتری پاٹھ شالہ کو ایک روپیہ گورکل پوٹھوہار کو ایک روپیہ دان۔
آج یکم ستمبر کو لالہ ہیرا نند ریٹائرڈ خزانچی امپیریل بنک کے سپتر کا وواہ لالہ نانک چند سب انسپکٹر پولیس جویرہ انڈیاں کی سپتری سے پورن ویدک ریتی سے سر انجام پایا۔ استریاں پرش کافی تعداد میں موجود تھیں۔ سنسکار کی پرتی پروار اور بدھو کمش کی طرف سے مختلف سنستھاؤں کو مبلغ ۶۰ روپے دان دیا گیا۔
(منتری آریہ سماج صدر بازار راولپنڈی)

آریہ سماج لائل پور :-
(۱) آریہ سماج لائل پور کا کام خوب اُتساہ سے چل رہا ہے۔ ویشوانر یگیہ شروع کر دیا گیا ہے۔ یکم ستمبر کو شری پردھان سیٹھ ہولاں چند جی کے گھر ہی یگیہ شروع کیا گیا۔ سوموار کو شری ماسٹر اودھارام جی نے یگیہ کرایا۔ منگل وار کو شری لالہ پریتم داس جی کے گھر پر یگیہ ہوا۔ اور آج بابو امر ناتھ جی کے گھر ہوا۔ اسی طرح یہ سلسلہ اب باقاعدہ جاری رہے گا۔ سبھاسد شردھا پوروک یگیہ کروا رہے ہیں۔ اور سبھا کی آگیا نوسار دکشنا دے رہے ہیں۔
(۲) سماج کے سبھاسد شری میاں لال دیو داس جی ڈسٹرکٹ ناظر کی پتری کا دیہانت پچھلے سوموار ہو گیا۔ سماج میں شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔
(۳) سماج میں ریڈنگ روم پچھلے ہفتہ سے کھل گیا ہے۔ اخبار پڑھنے والے سجنوں کی سنکھیا بڑھ رہی ہے۔ اس میں آریہ مسافر۔ پرکاش۔ ہندی ملاپ۔ پرتاپ۔ آریہ ویر۔ لیفارمر وغیرہ منگوانے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔
(۴) ۲۴ کو سماج مندر میں ہندی کلاس کھول دی گئی ہے وقت ۸ سے ۹ بجے رات تک کا ہے۔ ہندی پریمیوں کو لابھ اٹھانا چاہئیے۔
(۵) سماج مندر میں ہر روز پراتہ ۷ سے ۸ بجے تک پنڈت پربھودت جی کتھا کرتے ہیں۔ حاضری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ (منتری)

آریہ ویدک سماج بھیٹھ کا سالانہ جلسہ :-
آریہ ویدک سماج بھیٹھ کا سالانہ جلسہ ۴، ۵، ۶ و ۷ اکتوبر کو ہونا نشچت ہوا ہے جس میں آریہ سماج کے اوچیہ کوٹی کے پرسدھ سنیاسی مہاتما۔ ودوان اُپدیشک تتھا بھجنیک اپنے منوہر ویاکھیانوں تتھا بھجنوں دوارہ جنتا کو آنندت کریں گے۔ دھرم پریمی سجنوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ ضرور اس شبھ اوسر پر پدھار کر لابھ اٹھاویں۔ (منتری)

آریہ سماج ظفروال میں شدھی :-
۲۷ کو رات کے وقت موضع ڈوان پنڈ میں ایک عیسائی پریوار کی جو عرصہ تقریباً ۱۵ سال سے عیسائی ہو گیا تھا۔ اس کی درخواست پر شدھ کیا گیا۔ مہاشہ گنگا رام جی شدھی پتر کے ہاتھ

عورتوں اور بچوں نے کھایا۔ اس پریوار میں تین ویکتی تھے۔ مہاشہ گنگا رام اور ان کی دھرم پتنی دیرا اندیوی اور پتری لاجونتی۔ اس موقع پر سماج کو دان بھی دیا گیا۔
(گردھاری لال منتری آریہ سماج)

خانووال میں ویدک دھرم پرچار :-
۷ بھادوں ۱۹۹۲ء کو پنڈت دلیسراج بھجن اپدیشک دات ادھار سبھا ویدک دھرم پرچار کے لئے خانووال میں پدھارے پنڈت جی کے اپدیش اور بھجنوں کو سُن کر عام لوگ آریہ سماج کے نیموں کے انویائی بن رہے ہیں۔ لوگوں کے دلوں سے پنڈت جی تمام پُرانے بھاؤ اور نکمے خیالات اور جھوٹے وہم جو مدتوں سے اُن میں بیٹھے ہوئے تھے مٹا دیئے
(شردھا رام منتری آریہ سماج خانووال)

آریہ سماج نابھہ ریاست کا سالانہ جلسہ :-
آریہ سماج نابھہ کا ساتواں سالانہ جلسہ ۲ اکتوبر تا ۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۷ اسوج تا ۲۱ اسوج سمت ۱۹۹۲ کو دھوم دھام سے آریہ بھون میں منایا جاویگا۔

اچھے اچھے مہاتما ودوان اُپدیشک بھی پدھاریں گے۔ نگر کیرتن ۱۷ اسوج کو ہوگا باہر سے آنیوالے بھائیوں اور بہنوں کے بھوجن اور رہائش کا انتظام سماج کی طرف سے ہوگا۔ ۷ اکتوبر یا ۲۱ اسوج کو استری سماج کا جلسہ دیسی پنڈال میں ہوگا۔ (بالمکند منتری)

وید امرت
(بقیہ صفحہ ۱)

آدمی میں نردھن اور اناتھوں کی سہایتا کرنی چاہیئے۔ پرنتو آج کل ایکادشی۔ پورنماشی پر دان کیا جاتا ہے۔ پاتر کے ارتھ ادھیکاری کئے ہیں۔ بھوکے۔ اناتھ۔ دکھی۔ روگی اور اسی طرح بھکتک کو اَن۔ وستر اور اوشدھی آدی وستوؤں دوارا سیوا کرنے کے لئے یوگیہ سمجھے جاتے ہیں۔ پرنتو ہم پاتر کو نہ سمجھتے ہوئے ایسے ان ادھیکاری کو دان دیتے ہیں کہ جو سامنے ہی پڑے ہوئے دان کا دُرُپیوگ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہردوار آدی تیرتھ استھانوں میں پنڈوں کو کیا ہوا دان ایسی ایسی منشیات کے استعمال ہوتا ہے۔ جن کا سیون ہم پاپ سمجھتے ہیں کا دن ہے۔ کہ ہم دان بھی کرتے ہیں۔ اور ہم کو ہانی بھی ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ساودھان ہوکر یگیہ اور دان کی مہما کو سمجھیں ٹھیک ٹھیک اور گیان پوروک سیون کریں۔ تبھی سکھی ہوں گے۔ اوم شم
(چمن لعل بی۔ اے ڈیرہ بابا نانک)

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

Light of Truth
ستیارتھ پرکاش انگریزی :- اس کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے۔ ایک یہ کتاب ہے جس نے جنتوں کو آریہ بنایا ہے۔ ان کا ستر دوسرے سادھنوں سے نہیں۔ اب تک انگریزی میں اس کا سندر اور سستا سنسکرن نہ تھا کو آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے۔
قیمت ۸/ مجلد دو روپے (عہ)

The Fountain Head of Religion
سرچشمۂ مذاہب۔ شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری اپنی ودوتا کے لئے مشہور ہیں یہ کتاب انہی کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے اس کے انیک بھاشاؤں میں انوواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی پڑھے یووک دیوتی کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔
قیمت ۱۲/ مجلد عہ

Innerman of other natures an Aryan Philosophy
اجمیر اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر دئے گئے انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے ان کے ویاکھیاتا شری پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ایم۔ اے جی اور بابو گنگا پرشاد جی ٹیہری والے ہیں۔ کتاب کی بھومکا آچاریہ رامدیو جی نے لکھی ہے

سماج کے دس نیم۔ لیکھک پنڈت چموپتی جی اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تتھا ویاکھیا کی ہے۔ آریہ سکولوں و کالجوں میں ویہار کے سرو تھا یوگیہ ہے۔ اینٹک پیپر سندر چھپائی صفحات ۱۴۰۔ قیمت ۷/ صرف

The Vedic cast system panacea & problem
ویدک ورن ویوستھا دھرم سمیا پر شری ... قیمت

ملنے کا پتہ
سیکرٹری آریہ سماج مدراس

CC-0. Gurukul Kangri ... Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء

شری مہاشہ کرشن جی کا سبھا پر وار

(از آچاریہ رامدیو جی - لاہور)

بھائی کرشن جی پنڈت بدھ دیو جی کے برخلاف جہاد کر کے ابھی فارغ بھی نہیں ہوئے۔ کہ اب انہوں نے سبھا کو اپنے غصّہ کا نشانہ بنایا ہے۔ سبھا کی اردھ شتابدی کے عنوان سے آپ نے ۸ ستمبر کے پرکاش میں ایک مضمون لکھا ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"میں نے اس وقت بھی کہدیا تھا۔ کہ میں پرورتی مارگ سے ہٹ کر نورتی مارگ کی طرف چلنا چاہتا ہوں۔ میں اس بات کے لئے تو تیار ہوں۔ کہ انترنگ سبھا سے بھی ہٹ جاؤں۔ لیکن اس لئے نہیں۔ کہ میں سبھا کا کوئی بدلہ گرہن کروں۔ میں نے یہ الفاظ تکلف سے نہیں کہے تھے۔ بلکہ ان پر عمل کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ پرکاش کے صفحات اس امر کے شاہد ہیں۔ کہ میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے گذشتہ انتخاب اور متعلقہ جھگڑوں کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔"

زبردست وہ ہے۔ جو کسی بیگناہ کو پیٹ بھی دے اور پھر رونے بھی نہ دے۔ مہاشہ جی کا رویہ انتخاب کے بعد سبھا کی طرف کیا رہا ہے۔ اس کا اندازہ پرکاش کی فائل سے پوری طرح لگ جاتا ہے۔ ۲۲ جون ۱۹۳۵ء کے پرکاش میں مہاشہ جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کوئٹہ میں کئے گئے شاندار کام کا مذاق اڑاتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"گورودت بھون میں تمام زخمیوں کی سیوا کے لئے علاج کے تمام انتظامات کئے گئے۔ کوئی زخمی وہاں پر نہیں آیا۔ تو سبھا کا کیا قصور؟"

مہاشہ جی نے خوب ڈینگ کا تیر چلایا۔ مہاشہ جی کو خوب معلوم تھا۔ کہ گورنمنٹ نے جتنا انتظام میو ہسپتال میں کیا تھا۔ اتنے زخمی بھی لاہور میں نہیں پہنچے زخمی آئے نہیں۔ یہ بات غلط ہے۔ باقی گورنمنٹ نے کوئی زخمی بھیجا ہی نہیں۔ کیونکہ اُس کے پاس جو انتظام تھا۔ وہی کافی سے زیادہ تھا۔

خیر اس ڈینگ کا تو مہاشہ جی شاید کچھ ادھر لگا سکتے ہوں لیکن آگے چلکر مہاشہ جی کھل کھیلتے ہیں اور فرماتے ہیں:۔

"لیکن یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ نہ آریہ سماجوں نے اس اپیل پر زیادہ دھیان دیا۔ اور نہ سبھا ہی نے اس کے لئے کر نفت کی۔ آخر بہار کے مصیبت زدگان کے لئے اُسے دس پندرہ ہزار روپیہ آ ہی گیا تھا۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ کوئٹہ کے لئے نہ آتا۔ اگر اس کے لئے بھی ویسی ہی سرگرمی دکھائی جاتی"

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مہاشہ جی یہ ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ کہ اُن کے وقت میں بہار میں بھونچال آیا تھا۔ اور انہوں نے بڑی سرگرمی سے کام کیا تھا۔ لیکن ورتمان ادھیکاریوں نے ویسی سرگرمی نہ دکھائی۔ مہاشہ جی، ورتمان ادھیکاریوں پر چوٹ کرنے کی آتسکتا میں بھول گئے۔ کہ بہار کے کام کا لیڈر بھی پنڈت ٹھاکر دت شرما۔ پنڈت گیان چند اور اُن کے ساتھیوں کو تھا نہ کہ مہاشہ کرشن کو۔ کیا مہاشہ کرشن بتلا سکتے ہیں۔ کہ وہ بہار کے لئے فنڈ جمع کرنے کے لئے کہاں کہاں گئے۔ اس وقت کوئٹہ کی مصیبت کے سمبندھ میں جتنا کام کیا گیا ہے۔ وہ ورتمان ادھیکاریوں نے نہیں کیا۔ بلکہ انہی اصحاب نے کیا۔ کیا اُس سمیہ انہوں نے کم سرگرمی دکھائی؟ ہرگز نہیں۔ بہار کا کام تو بھونچال سے دو ہفتے بعد شروع ہو اٹھا۔ لیکن کوئٹہ کا کام بھونچال سے دوسرے دن ہی شروع ہو گیا۔ وائسرائے کا کوئٹہ فنڈ بہار فنڈ کا تیسرا حصّہ بھی نہیں ہے۔ کانگریس کا فنڈ بھی بہار فنڈ سے بہت کم ہے لیکن بہار کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۱۱۹۳۲ روپے ۶ پائی جمع کئے تھے۔ تو کوئٹہ فنڈ کے لئے ۱۳۲۸۴ روپے ۸ آنہ ۳ پائی جمع کئے ہیں۔ یہ تو زیادہ سرگرمی کا ثبوت ہے۔ نہ کہ کم سرگرمی کا۔ اس لیکھ میں مہاشہ جی نے یہ بھی لکھ دیا تھا:۔

"سبھا ۲۳ جون تک دو ہزار سے زیادہ روپیہ جمع نہ کر سکی۔"

۷ جولائی کے پرکاش میں پنڈت ٹھاکر دت جی نے جواب دیا۔ اس میں انہوں نے لکھا تھا۔ کہ "مریضوں کی سیوا کا کام ہمارے سر پر ہوگا۔ یہ جانتے ہوئے ہی میں نے اپیل نکالی۔ اس میں اس ذری ضرورت کا ذکر تھا۔ تو بھی آریہ جنتا کا جواب کتنا حوصلہ افزا ہے۔ کہ اس وقت تک شکارپور کے پندرہ سو روپے کے علاوہ سبھا کے کوش میں ساڑھے چھ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے اور دو ہزار بہار ریلیف فنڈ کا ڈال کر ساڑھے آٹھ ہزار نقد ہے"، بہار کے دو ہزار کو جانے دیجئے تو بھی شکارپور کے پندرہ سو روپے سمیت سبھا کے کوش میں آٹھ ہزار روپے آ چکے تھے۔ اس کو مہاشہ جی نے دو ہزار ظاہر کیا۔ اور صرف ۷۵ فیصدی غلط بیانی کی۔ واضح رہے کہ مہاشہ جی کی تحریریں آریہ پرتی ندھی سبھا کے گذشتہ انتخاب اور متعلقہ جھگڑوں سے بالکل تعلق نہ رکھتی تھیں۔ تو پھر یہ ۷۵ فیصدی غلط بیانی کیوں کی۔ اور اس کے لئے معذرت کیوں نہ کی۔

اور سنئے۔ ۲۸ جولائی کے پرکاش میں مہاشہ جی نے "معاملہ ٹالنے کی کوشش"، کے عنوان سے ایک مضمون حوالۂ قلم کیا۔ اُس کا آخری فقرہ ذیل پر کا رہے:۔

"لیکن ورتمان ادھیکاریوں نے اُس سنا تک کو کیا ڈنڈ دیں گے۔ انہوں نے شاید اس حلف دروغی یا بُرائے مکھیہ ادھشٹاتا اور آچاریہ کیخلاف نمایاں حصّہ لینے کے صلہ میں اُس گورو کل کا پروفیسر بنا دیا ہے"۔

قربان جانا چاہیئے۔ اس سادگی پر۔ مہاشہ جی نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ اُنہوں نے گذشتہ انتخاب کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ اب تو اتنی سطریں نکل آئیں۔ کیا مہاشہ جی کا یہ مطلب سمجھنا چاہیئے کہ انہوں نے ایک لفظ نہیں لکھا۔ بلکہ کئی سطور لکھی ہیں۔ ایسا ارتھ لگانا تو مضحکہ خیز بات ہوگی پھر کیا مہاشہ جی کے دعوےٰ کو غلط کہا جائے۔ یہ کہنے کی میرے اندر ہمت کہاں؟ جس کی قلم میں طاقت نہیں۔ وہ بھلا اہل قلم سے سچائی کا پکش لے کر بھی جھگڑا کیسے کر سکتا ہے اس لئے کسی رائے کا اظہار نہ کر کے اس کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑتا ہوں۔ لیکن مہاشہ جی جیسی شاندار ہستی سے جن کے بیشمار گنوں کی مدح سرائی کرتا کرتا میں اب بھی نہیں تھکتا۔ یہ اُمید تو کرنی ہی چاہیئے تھی۔ کہ وہ غلط بیانی نہ کرتے۔ لیکن منتری جی نے مہاشہ جی کے در دولت پر حاضر ہو کر دست بستہ عرض بھی کر دی۔ کہ گورو کل میں سبھا کے چناؤ کے بعد کوئی نیا پروفیسر مقرر نہیں کیا گیا۔ پھر حلف دروغی کے صلہ میں کسی کو پروفیسر بنانے کا سوال ہی کسطرح پیدا ہوا۔ مہاشہ جی نے منتری جی کی عرض بھی سُن لی "آریہ مسافر" میں اُن کا اعلان بھی پڑھ لیا۔ لیکن کوئی معذرت نہیں کی۔ کیا مہاشہ جی کے شایان الفاظ کا اعادہ کرتا ہوا میں یہ کہنے کا ساہس کر سکتا ہوں۔ کہ جب پنجاب بھر کی آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا کے سابق منتری اور کرتا دھرتا نے سماجوں کو یہ یقین دلایا۔ کہ جو شخص لگاتار تیس برس تک آریہ سماج کی سیوا کرتا رہا۔ اور جس کو مہاشہ جی سر پر اٹھاتے تھے۔ اور شاید غلط طور پر تنا کہہ کر ضرور رہے۔ وہ اتنا کمینہ اور تنگ دل ہے۔ کہ جیسے کسی آدمی کو گورو کل کا پروفیسر بنائے گا۔ تو بے ایمانی اور بد دیانتی کے صلہ میں۔ تو کیسے بھی آریہ جگت کے سامنے بطور ملزم صفائی پیش کرنی پڑی۔ اور یہ بتلانا پڑا۔ کہ میں کن غلط بیانیوں اور سازشوں کا شکار ہوں۔ اگر مہاشہ جی نے مجھ پر سازش میں شریک ہونے کا "شرمناک الزام" نہ لگایا ہوتا۔ تو میں اب بھی خاموش رہتا۔ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ پچھلی سبھا کے لئے پرتی ندھی سویکار کرنے میں میرا کوئی دخل نہ تھا۔ یہ کام پنڈت بشمبر ناتھ اور پروفیسر شیو دیال جی کے سپرد تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں کئی بیقاعدگیاں تھیں جن کی طرف پنڈت بشمبر ناتھ جی کی توجہ کھینچی بھی۔ لیکن انہوں نے ان بیقاعدگیوں کو اہمیت نہ دے کر یا غلط سمجھ کر یا کسی اور طریق سے اُن پر اپنی مہر لگا ہی دی۔ اب پنڈت بشمبر ناتھ جی کے اوپالی ہی شور مچاتے ہیں۔ پنڈت جی مذکور کی بے پرواہی یا بے بسی کے برخلاف نہیں۔ بلکہ ورتمان ادھیکاریوں کے برخلاف جن کا پرتی ندھیوں کے چناؤ کے ساتھ قطعی تعلق نہ تھا۔ ورتمان ادھیکاریوں کا صرف اتنا قصور ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ آندولکوں نے ایک بھی تحریری شکایت نہیں بھیجی۔ تو بھی انہوں نے بطور خود تحقیقات شروع کر دی۔ اور ایک جانچ کمیٹی مقرر کر دی۔ اس کو ٹالنے کی کوشش کہا جا رہا ہے۔ جیسے کہ ورتمان ادھیکاریوں نے پرتی ندھی غلط طور پر سویکار کئے تھے۔ اور اب ان کو فکر ہے۔ کہ کہیں اُن کا پردہ فاش نہ ہو جائے اگر بے پرواہی کی شکایت ہوگی۔ تو پنڈت بشمبر ناتھ جی کی اور غلطی کی ہوگی تو انہوں نے۔

مہاشہ جی کی ہوشیاری قابل تقلید نہیں تو قابل تعریف ضرور ہے۔ آپ کو تو گورنمنٹ آف انڈیا کا ڈائرکٹر آف انفرمیشن بیورو بنا دینا چاہیئے۔ یا بہار گورنمنٹ کا چیف سیکرٹری جس نے ابھی کونسل میں جو گورنمنٹ کا تصور تھا اس کو آریہ سماج کے گلے مڑھنے کی ناکامیاب کوشش کی۔ کوشش تو مہاشہ جی کی بھی ویسی ہی ناکامیاب ہے۔ یہ واضح ہے۔ کہ سائنک دو جس نے فی الفور استعفےٰ دیدیا۔ جب اس کو پتہ لگا۔ کہ اُس کی عمر کم ہے۔ اور اُس کے بڑے بھائی کو غلط خیال تھا۔ کہ اس کی عمر چناؤ میں حصّہ لینے کے قابل ہے۔ بھتی فعل کے متعلق کوئی رائے زنی کرنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ سبھا کی عدالت مہاشہ کرشن کی عدالت نہیں ہے۔ جو یکطرفہ ڈگری دے دے۔ جانچ کمیٹی اگر مناسب سمجھے گی۔ تو سائنک سے صفائی لے کر اس امر کا فیصلہ کرے گی۔

اور لیجئے۔ ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کے پرکاش میں دلچسپیات کے عنوان سے ننی کمت سطور

چھپی ہیں۔ اگرچہ نیچے نام نہیں۔ لیکن مجھے یہ کہنے میں تامل نہیں۔ کہ یہ سطور مہاشہ جی کی ہی لکھی ہوتی ہیں۔ اور مہاشہ کرشن انکاری نہیں ہو سکتے "اس سمے ایسے (پنڈت مہرچند کو) نیک چلنی کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یہ سرٹیفکیٹ کون دے۔ پنجاب کی آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا کے پردھان کے سوائے سرٹیفکیٹ دینے کا حق ہے بھی کس کو۔ چنانچہ آریہ ویر، کے سمپادک پردھان جی کی سیوا میں اُپستھت ہوئے اور انہوں نے پردھان جی کے دربار میں گڑگڑا کر فریاد کی۔ اور اپنی خدمات بھی جتائیں۔ جو کہ سبھا کے پچھلے اجلاس کے متعلق اُنہوں نے سرانجام دی تھیں۔ پردھان جی نے ڈھارس دی اور کہا گھبراتے کیوں ہو"۔

میں شش و پنج میں ہوں۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ یہ واقعہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ تو مہاشہ جی کی گستاخی ہوتی ہے۔ اور اگر یہ نہ کہوں۔ تو ستیہ کا پوشن کرنے کا دوشی ہوں گا۔ مہاشہ جی میرے پرانے دوست ہیں۔ اور کئی وکٹ استھتیوں میں میرے کام آتے رہے ہیں۔ جس کے لئے میں اُن کا از حد مشکور ہوں۔ اور مشکور رہوں گا۔ کیا وہ اپنی عارضی ناراضگی کو بھول کر اب بھی مجھے صلاح دیں گے کہ میں کیا کروں۔ اُن کی بے بنیاد بات کو بے بنیاد کہہ دوں۔ یا اپنے ساتھ بے انصافی کروں اور ایک بالکل بے بنیاد الزام کو اپنے اوپر لے کر ستیہ کا خون کروں۔ خیر اس کا فیصلہ تو مہاشہ جی کر دیں گے۔ لیکن ان سے مجھے گلہ ضرور ہے "جنہوں نے مجھ پر یہ "شرمناک الزام"، لگایا۔ کہ اکھلانند جیسے رشتی دیانند پر ڈھول اُڑانے والے شخص کے متعلق انترنگ سبھا کی لا گیا ہے جو اعلان میں نے کیا۔ وہ پنڈت مہرچند جی کو خوش کرنے کے لئے تھا۔ میں مہاشہ کرشن جی سے معافی مانگتا ہوں۔ کہ "پنڈت" اکھلانند کے متعلق میں نے وہ لفظ دُہرائے ہیں۔ جن کو وہ برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن کیا کیا جائے۔ مہاشہ جی کو کسی ایسے شخص کو پناہ دینے سے پہلے زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ خیر اب ناظرین خود ہی فیصلہ کریں۔ کہ مہاشہ جی نے گذشتہ انتخاب اور متعلقہ جھگڑوں کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں لکھا یا کالم کے کالم لکھے۔ اور لکھوائے ہیں انہوں نے پرکاش کے کالموں کو شہادت میں پیش کیا تھا۔ اُن کا پیش کردہ گواہ ہی سرکاری گواہ بن گیا ہے اس میں میرا کیا قصور۔ اسی مضمون میں مہاشہ جی آگے چلکر لکھتے ہیں:۔

"اس وقت سبھا میں مکمل انارکی ہے۔ نہ ادھیکاری خود سنگٹھن میں رہتے ہیں۔ نہ کسی کو سنگٹھن میں رکھ سکتے ہیں ماتحتوں کی نگاہ میں اُن کی کوئی قدر نہیں۔ اور نہ ہی کسی میں اپنے حکم کی تعمیل کرانے کی طاقت ہے"

اس سے آگے اور بہت سے سندر اور للت شبد لکھے ہیں۔ جن کو دوہرا کر میں مہاشہ جی کی شان کو کم نہیں کرنا چاہتا۔ مہاشہ جی دو پرمان دیتے ہیں (۱) یہ کہ سبھا کے اُپدیشک پنڈت بدھ دیو جی آریہ سماجوں میں ویاکھیان دے کر اپنی حرکت کو جائز سدھ کرتے پھرتے ہیں۔ سبھا کے پاس ایسی کوئی شکایت نہیں پہنچی۔ اخباروں میں جو کچھ چھپتا ہے۔ اُس پر ایکشن لینا مشکل ہے سبھا کے پاس پنڈت بدھ دیو جی کی ایک تقریر کے متعلق کسی اور سمبندھ میں شکایت پہنچی تھی۔ منتری جی نے فی الفور اُن سے جواب طلب کیا۔ اور مناسب ایکشن لیا۔

(۲) مہاشہ جی نے یہ بھی لکھا ہے۔ "سبھا کے دوسرے اُپدیشک پنڈت پریہ ورت سبھا کے ماہواری رسالہ "آریہ" میں سبھا پردھان کی دیوستھا کے ورودھ دیوستھا دے رہے ہیں کہ پنڈت بدھ دیو جی نے حیدرآباد میں جو کچھ کیا۔ وہ نہ ہی اُچت ہے۔ اور نہ سدھانت ورودھ"۔ سدھانت ورودھ تو میں نے بھی نہیں لکھا۔ اور نہ ہی سار اور لگا کر سارودیشک سبھا اس آپ پاس کروا سکے۔ پنڈت پریہ ورت ویکتی گت روپ میں اس کاریہ کو اُچت بھی نہیں۔ دیکھئے کنتو اس نوٹ میں لکھتے ہیں۔

"ادھک سے ادھک کوئی اُن کے کاریہ کو ویوہارک درشٹی سے اُچت کہہ سکتا ہے۔ پر ہم اس سمبندھ اُچتیہ انوچتیہ کے واد میں نہیں پڑتے ...... پھر پنڈت جی تو شاستراتھ کے بیچ میں وہ کاریہ کرتے ہوتے ہی یہ کہہ آئے ہیں۔ کہ وہ یہ کاریہ انتم بار کر رہے ہیں۔ وہ اپنے دو لیکھوں میں لکھ چکے ہیں۔ کہ پنہ وہ اس کاریہ کو نہ کریں گے آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان ان کے اس کاریہ کو ناپسند کر چکے ہیں۔ اور ان کو آگیا دے چکے ہیں ہیں۔ کہ بھوشیہ میں بھی یہ کاریہ نہ کریں سبھا کے پردھان جی پتروں میں بھی یہ گھوشنا کر چکے ہیں کہ میں نے پنڈت جی کو بھوشیہ میں یہ کاریکر نے سے روک دیا ہے۔ اس لئے آریہ سماج میں پنڈت جی کے ورودھ اندولن بند ہو جانا چاہیئے۔ ایسی ستھتی میں ہمیں سمجھ نہیں آتا۔ کہ کچھ لوگ کیوں اس اندولن کو اُٹھا رہے ہیں۔ پنڈت بدھ دیو جی اور پردھان جی کی اُن گھوشناؤں کے پیچھے اس اندولنوں کو سروتھا بند ہو جانا چاہیئے" یا ٹھیک سویم دیکھ لیں۔ کہ پنڈت پریہ ورت جی نے پردھان کی دیوستھا کے ورودھ دیوستھا دی ہے یا اپنی ویکتی گت سمتی کو پیچھے ڈالتے ہوئے اپنے پاٹھکوں کو پردھان کی دیوستھا کے پیچھے چلنے کی پریرنا کی ہے۔ ہائی کورٹ بھی عملی طور پر فیصلہ منوا ہی سکتی ہے کسی کی سمتی بدلنے کا اس کے پاس بھی کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ

عدالت عالیہ کے ججوں کی نیت پر اگر کوئی حملہ کرے تو اس کا یہ امر قابل مواخذہ ضرور ہوتا ہے پردھان یا سبھا کی نیت پر نہ پنڈت بدھ دیو نے حملہ کیا۔ اور نہ پنڈت پریہ ورت نے۔ پنڈت بدھ دیو نے ارجن اخبار میں اعلان بھی کر دیا ہے۔ کہ وہ پردھان سبھا کی آگیا انوسار ساشن ویوستھا سے باوھت ہیں۔ اور اس لئے بھی اس کام کو کبھی نہ دوہرائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ اگر ان کا بیان لے کر سارودیشک سبھا ان کو شِشٹاچار اور نیتی کے ورودھ کام کرنے کے بارے کوئی ڈنڈ بھی دیدے۔ تو وہ بخوشی منظور کریں گے۔ سدھانت ورودھ وہ اپنے کام کو نہیں مانتے۔ اور نہ ہی سارودیشک سبھا نے ایسا فیصلہ ہی کیا ہے۔ ہم نے تو یہ بھی سُنا ہے کہ سارودیشک سبھا میں یہ سوال اٹھایا بھی گیا۔ اور جمعدا "سدھانت ورودھ" کے شبد استعمال نہیں کئے گئے۔ دھرم کے جو ارتھ میں نے کئے ہیں۔ ان کو مہاشہ جی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور شری لالہ نارائن دت جی بھی۔ اگر میرے ارتھ مان لئے جائیں۔ تو پنڈت بدھ دیو جی دھرم ورودھ کام کرنے کے لئے بھی ڈنڈ لینے کے لئے تیار ہیں۔ ان کی ذاتی سمتی کچھ بھی ہو۔ اگرچہ پنڈت بدھ دیو جی کی سمتی میں اس حالت میں پرستاؤ میں سے دھرم شبد نکال دینا چاہیئے کیونکہ وہ غیر ضروری اور فالتو ہے اور غلط فہمی کا موجب ہے۔ پرسمتی دڑ ندا ہے۔ عدالت اگر کسی کیخلاف ڈگری کر دے۔ تو وہ ڈگری کی رقم ادا کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اور جج کی نیک نیتی پر حملہ بھی نہیں کرتا۔ لیکن کوئی طاقت اُسے اس کے لئے مجبور نہیں کر سکتی۔ کہ اگر اس کو اُس کی رائے میں جج کے نتیجے صحیح نہیں ہیں۔ تو وہ جرم کا بھی اقبال کرے دوسرا سوال اور بھی ہے۔ جب عملی طور پر سارودیشک کے فیصلے کے بعد بھی پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے پنڈت رام چندر دہلوی۔ پنڈت مکتی رام اپادھیائے پنڈت بھگوت دت ویسرچ سکالر۔ پنڈت برہمدت جگیاسو۔ سوامی ویدانند جی تیرتھ جیسے وِدوان کھلم کھلا کہہ رہے ہیں۔ اور لکھ رہے ہیں۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی حق بجانب تھے۔ اور آریہ گزٹ کے ایڈیٹر چودھری ویدبرت مہاشہ خوشحال چند جی کے رویہ کو جانتے ہوئے بھی پنڈت بدھ دیو کے فعل کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ تو پھر کرشن جی کے کتھن انوسار یہی کہنا ہوگا۔ کہ سارے آریہ سماج میں انارکی ہے سارودیشک سبھا کے فیصلہ کے باوجود دھرم آریہ سبھا کے ممبر سوامی ویدانند پنڈت بدھ دیو کے فعل کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ اور اسی پرکار سارودیشک سبھا کے اُپدیشک پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی اور پنڈت کیشو دیو جی گیانی بھی سبھا کے حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ کیا مہاشہ جی کو یہ کہنے کا حوصلہ ہے۔ کہ شری نارائن سوامی جی

ہیں اپنے حکم کی تعمیل کرانے کی طاقت نہ ... بابو مدن موہن سیٹھ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی نے مجھے ایک خط لکھا تھا جو پورا چھاپنے کے لئے اب مہاشہ جی مجبور ہو ... ہیں۔ اس کے باوجود شری رتن لال جی ... جو فالیا یو۔ پی سبھا کی انترنگ سبھا کے ممبر ... پنڈت بدھ دیو جی کو حق بجانب قرار دے رہے ہیں۔ اور پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ... اکت سبھا کے اُپ پردھان رہ چکے ہیں۔ اور ... اب بھی ہوں۔ کھلے طور پر پنڈت بدھ دیو کے ... کو ڈیفینڈ کر رہے ہیں۔ تو کیا سنکیت پرانتک سبھا میں بھی انارکی ہے۔ چودھری ویدبرت ... آپ کے دوستوں کے شاندار لفظوں میں اُن ... پرادیشک سبھا کے "تنخواہ دار ملازم"، ہیں ... مہاشہ خوشحال چند جی اور مہاتما ہنسراج جی ... ان کے برخلاف کوئی ایکشن نہیں لے رہے ... کو معطل کیا گیا۔ اور نہ موقوف۔ تو پھر کیا یہ سمجھوں ... کہ پرتاپ اور پرکاش کے دفتر کے باہر آریہ ... کے تمام حلقوں میں انارکی ہی انارکی ہے ... جی آپ تو بہت بڑے آدمی ہیں۔ اور آریہ ... کے حاکم ہیں۔ آپ کی بھبکیاں بھی بھڑک ... ہیں۔ اور میرے جیسے کمزور آدمی کو ڈر بھی لگتا ... اس لئے آپ کے متعلق کچھ کہنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ لیکن جن ودوانوں کے متعلق آپ نے یہ لکھا ہے۔ کہ وہ بردکتاب جنڈ کے ... ہیں۔ ان میں کئی ایسے ہیں۔ جن کے پاؤں کی ... بھی میں اپنے آپ کو نہیں سمجھتا۔ ان کو گالیاں دینے کا ادھیکار اور پڑھے لکھے مورکھ ... ان پڑھ ودوان کہنے کا ادھیکار کیول آپ ہی کا ہے۔ اگر میں ان ودوانوں سے متفق نہیں ... لیکن ان کو گالیاں نکالنا پاپ سمجھتا ہوں ... متفق تو میں کئی باتوں میں شری شنکر آچاریہ ... نہیں اور مہاتما گاندھی سے بھی نہیں۔ ان ... میں اپنے آپ کو ان مہانوبھاوں کو گالیاں نکالنے میں حق بجانب نہیں سمجھ سکتا۔ مہاشہ جی! میں ایک بات اور آپ کو کہہ دینا چاہتا ہوں ... جانتے آپ اُسے گستاخی میں بھی داخل ... مہاشہ نیسی لعل جی وکیل اب پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے درشن بھی ... حیدرآباد میں ہوئے تھے۔ جب کہ میں مہاشہ نارائن سوامی جی اور سوامی سوتنترانند جی کے چرنوں میں حیدرآباد اُس کام کے لئے گیا تھا۔ جس کو آپ تو فی سمجھتے ہیں اور ... پرچار کرنے کے لئے شری نارائن سوامی ... کی آگیا انوسار دہلی جانا آپ سیمیہ اور دھرم ... اب وہ یہ سمجھتے تھے کہ میں سمیہ ہو نے ... کہ شری نیسی لعل جی کے دل میں جو دشمنی بھی ... اس کا عشر عشیر بھی میرے دل میں نہیں ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مجھے اپنی دیشی بھگتی پر ناز ہے۔ جس طرح وہ اپنی جان و مال کو جوکھوں میں ڈال کر ویدک دھرم کی سیوا نظام راجیہ میں کر رہے ہیں۔ وہ میرے لئے تو قابلِ رشک ہے۔ آپ کی سیواؤں کے ساتھ کسی کی سیواؤں کی تلنا کرکے میں مورد عتاب نہیں ہونا چاہتا۔ کیونکہ آپ مجھ پر آگے ہی ضرورت سے زیادہ کرپا کر رہے ہیں۔ لیکن اپنے ساتھ مقابلہ کرنے سے آپ مجھے نہیں روک سکتے۔ آپ ہی سمجھ لیں۔ کہ شری بنسی لال جی ایک ناچیز کے مقابلہ میں کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں۔ آپ جیسے مہارتھیوں کے مقابلہ میں اُن کی کوئی ہستی نہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ سارودیشک سبھا کے ماتحت ہے۔ سارودیشک سبھا میں آپ ریزولیوشن پاس کروا ہی آئے ہیں وہ ایک خط میں پنڈت بدھ دیو جی کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"یہ دنیا کے ہتھکنڈے ہیں۔ ایک جاتی کا دیوانہ۔ دھرم کا پریمی۔ سوامی جی کا بھگت۔ پنڈت بدھ دیو جی کے فعل کو اس طریقہ سے اخباروں میں نہیں لا سکتا تھا۔ جس طریقہ سے لایا گیا ہے۔ مگر اس وقت میرے دل کو ٹھیس (میرے ہی دل کو کیا یہاں جہاں جاتا ہوں وہ یہی کہتے ہیں) لگ رہی ہے۔ وہ صرف اس کارروائی سے لگ رہی ہے۔ جو پنڈت جی کے خلاف اخباروں میں چل رہی ہے۔ ہماری ریاست حیدرآباد کے آریہ بھائی اس کارروائی کو آریہ سماج کے حق میں زہر قاتل سمجھتے ہیں اور سب حالات کے لحاظ سے شری پنڈت بدھ دیو جی کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ اور اُمید کرتے ہیں۔ کہ ذمہ وار بھائی اس ناروا۔ بیجا۔ غیر ذمہ وارانہ کارروائی کو یک لخت بند کروا دیں گے۔"

اب بتائیے۔ آپ کی جو گستاخی مہاشہ بنسی لال جی نے کی۔ اور آپ کے خیال کے مطابق سارودیشک سبھا کا جو اپمان کیا۔ اُس سے شری پوجیہ نارائن سوامی جی کی ناقابلیت ثابت ہوتی ہے۔ یا آپ کو ابھی اُمید ہے۔ کہ آپ حیدرآباد آریہ پرتی ندھی سبھا کو سزا دلوا سکیں گے۔ میں جواب کے انتظار میں ہوں۔ آپ تھا آپ کے کئی انویائی پشچاتاپ پشچاتاپ کی رٹ لگائے جاتے ہیں۔ اور سارودیشک سبھا کی دوہائی دیتے ہیں۔ میرے متر پنڈت گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری سنسکرت کے ودوان ہیں وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ پشچاتاپ پاپ ہی نہیں جو حکماً کروا دیا جائے۔ سزا تو دی جا سکتی ہے۔ لیکن پشچاتاپ اُس حالت میں ہو سکتا ہے کہ جب ملزم اپنے قصور کو خود مانے۔ ملزم کا بیان تو وہاں ہوا ہی نہیں۔ اُس کی تو انتظار ہی نہیں کی گئی۔ لیکن ملزم کے جو مدات بیان سبھا کے سامنے تھے ان میں بھی ملزم نے جرم کا اقبال نہیں کیا۔ صرف آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی شاسن ودھی ستہ کے سامنے سر جھکایا تھا۔ اور جرم کے علاوہ سے باز رہنے کا اقرار کیا تھا۔ ایسی حالت میں پشچاتاپ کا آدیش تو ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ ان ممکن ہے۔ پنڈت گنگا پرشاد جی پنڈت بدھ دیو جی کو یہ صلاح دینا چاہتے ہوں۔ کہ وہ پشچاتاپ کریں۔ اور اگر اُن کو بھی یہ سمجھ آجائے کہ ان کا یہ فعل انوچت ہے۔ تو وہ پشچاتاپ کریں لیکن مہاشہ کرشن اور ان کے انویائی تو یہ سوچ ہی نہیں ہے کہ پشچاتاپ اور ڈنڈ میں بھید ہوتا ہے۔ اور پشچاتاپ کا مطالبہ اس شخص سے کرنا چاہئے جو اپنے کو گنہگار سمجھتا ہے۔ اُس کو مکاری کی تعلیم دینا ہے۔ میں اپنے دوست پنڈت گنگا پرشاد جی کو خوب سمجھتا ہوں۔ اور ان کے اور میرے باہمی تعلقات ایسے ہیں۔ کہ صرف مہاشہ کرشن اور چند اور دوستوں کے سوا ہی اُن کی نسبت زیادہ سمجھے جا سکتے ہیں۔ وہ ہرگز ہرگز پرائشچت اور ڈنڈ میں جو بھید ہے اُس سے ناواقف نہیں ہیں۔

مہاشہ کرشن جی اس بات پر بہت ناراض ہیں کہ میں نے دل پر پتھر رکھ کر اُن پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے پنڈت بدھ دیو جی کے خلاف پرانا حساب چکانے کی غرض سے بھی لکھا ہے اُن کا کہنا میرے سر ماتھے پر۔ وہ کہتے ہیں۔ انہوں نے صرف اصولی پہلو لے کر لکھا۔ میں بڑی خوشی سے اُن کے کتھن کو سویکار کرتا ہوں۔ اور اپنے کتھن کے اس حصہ کو واپس لیتا ہوں کہ انہوں نے جان بوجھ کر پنڈت بدھ دیو جی سے حساب چکانا چاہا لیکن میں معافی مانگنے کو تیار نہیں۔ اگر اُن کی خوشنودی معافی مانگ کر ہی حاصل کی جا سکے۔ جیسا کہ پٹیالہ کے آریہ ویروں نے کیا تھا۔ تو مجھے ایسی معافی ڈرافٹ کرنی بھی آتی ہے۔ کیونکہ اُس "اہاسک معافی" کا مضمون بھی میں نے ہی بنایا تھا۔ لیکن اگر مہاشہ کرشن یہ سمجھیں کہ میں دل سے یہ محسوس کرنے لگ پڑا ہوں کہ انجانے بھی انہوں نے حساب چکانے کے بھاؤ سے کام نہیں کیا۔ تو ابھی تک یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اُس کی وجوہات حسب ذیل ہیں:۔

مہاشہ جی نے پنڈت بدھ دیو کے خلاف اپنے پہلے مضمون کا عنوان ایسا خوفناک بنایا جس کے لئے ان کو پیچھے سے آریہ جنتا سے معافی مانگنی پڑی۔ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔

(۲) یو۔ پی سبھا کے پردھان کے خط کا ایک حصہ جو میں نے شائع کیا تھا۔ اُس کو اُدھرت کرتے ہوئے ایک لفظ آپ نے بدل دیا۔ میں نے جو اقتباس دیا تھا۔ اُس میں یہ لفظ تھے:۔

"میں پنڈت بدھ دیو جی کے واقعہ کو بہت افسوسناک سمجھتا ہوں"

افسوسناک لفظ کو بدل کر مہاشہ جی نے شرمناک کر دیا۔ اور لکھا اس ڈھنگ سے کہ پاٹھک یہ سمجھیں کہ میں نے ہی شرمناک لفظ استعمال کیا تھا۔ مہاشہ کرشن جیسے کہنہ مشق لیکھک شرمناک اور افسوسناک کو مترادف الفاظ سمجھتے ہوں۔ یہ کہنا غلط ہے۔ پھر میرے اقتباس میں یہ لفظ بھی تھے:۔

"میں اُنہیں اُس وقت سے جانتا ہوں جب وہ گوروکل میں پڑھتے تھے۔ میرے دل میں اُن کے لئے بڑی شردھا ہے"۔ یہ لفظ مہاشہ جی بالکل چھوڑ گئے۔ اور وہاں نقطے بھی نہیں دیئے۔ اور جو کچھ انہوں نے لکھا۔ اُسے میرا شائع کردہ حصہ ظاہر کیا۔ اگر کوئی یہ کہے۔ کہ شاید بابو مدن موہن سیٹھ کے خط کی نقل ان کے پاس موجود تھی۔ اور انہوں نے میری انگریزی کی غلطی نکالی ہو۔ اور میں نے Unfortunate لفظ کا ترجمہ غلط کیا ہو۔ تو ۵ دسمبر کے پرکاش میں انہوں نے غالباً بابو مدن موہن سیٹھ کے اصرار پر وہ اصلی انگریزی کا خط چھاپ دیا ہے۔ اس کا ترجمہ بھی انہوں نے خود ہی کیا ہے۔ اس ترجمہ میں شرمناک شبد نہ لکھ کر "قابل افسوس" شبد لکھا ہے۔ جو میرے افسوسناک شبد سے ہی ملتا جلتا ہے۔ ایک ہفتہ ہی میں اتنی تبدیلی کیوں؟ کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں۔ کہ اُن کے دل میں جو پنڈت بدھ دیو کے لئے ناراضگی تھی۔ وہ انجانے میں ان کو تنگ کرتی تھی۔ اور ان سے افسوسناک غلطیاں کرواتی تھی۔

میں نے جو پہلا اعلان نکالا تھا۔ اس میں غیر ضروری شبد کے ساتھ اسنگت شبد بھی تھا۔ مہاشہ جی نے اسنگت شبد چھوڑ دیا۔ اور پرکاش کے دلچسپیات میں لکھ دیا۔ کہ پردھان جی نے "ایک کام غیر ضروری ثابت کرنے کے لئے غیر ضروری کام کیوں کیا"۔ کیا یہ کہنا نامناسب ہوگا۔ کہ انہوں نے یہ فقرہ لکھ سکنے کی خاطر اسنگت شبد عمداً چھوڑ دیا۔ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ سہواً چھوٹ گیا ہو۔ میں ایسا ہی مان لیتا۔ اگر میری توجہ دلانے پر وہ اُس چُوک کو ٹھیک کر دیتے۔ لیکن انہوں نے میری ذاتی درخواست اور نجی خط لکھنے پر بھی ایسا نہ کیا۔ اور آج تک نہیں کیا۔ اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ اسی پرکار میں نے جو یہ شبد لکھے تھے۔ کہ "سنیہ ورن سے بھی کچھ ہیجان پیدا ہو گیا" یہ لفظ بھی آپ نے چھوڑ دیئے۔ اگرچہ ان شبدوں میں آپ کی نیت پر حملہ نہ تھا۔ بلکہ پنڈت بدھ دیو جی کی کارروائی کی مذمت تھی۔ کیا آپ مجھے یہ بتلائیں گے۔ کہ آپ نے یہ الفاظ کیوں چھوڑے؟

انہی دنوں مہاشہ کرشن جی نے پنڈت بدھ دیو پر کئی اور حملے بھی کئے۔ جن کا اس گھٹنا سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اُن کو ایک کامیاب کنویننگ ایجنٹ کہا گیا۔ یہ بھی کہا گیا۔ کہ وہ سال بھر کی ہی تنخواہ بھی مشکل سے جمع کر سکتے ہیں۔ اور دیا نوں کا حیدرآباد کی گھٹنا سے کوئی تعلق نہ تھا۔ پھر یہ کیسے مان لیں۔ کہ مہاشہ جی کو پچھلی الیکشن کا کوئی فکر نہ تھا۔ اور انہیں پنڈت بدھ دیو سے حساب چکانے کا انجانے میں خیال بھی نہ تھا۔

(۲)

آگے جا کر مہاشہ جی وہ وجوہات بتاتے ہیں۔ جن کے کارن وہ اودھ شتابدی کے کام کے میں تعاون نہیں کر سکتے۔ پہلی وجہ اُن کی یہ ہے کہ اس قرارداد کو جو نہ صرف پرانے ادھیکاریوں بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ممبروں کے درمیان ۱۹۳۰ء میں ہوئی تھی۔ کہ ۱۹۳۵ء میں وہی ادھیکاری رہیں۔ توڑ دیا گیا۔ سبھا کی کارروائی میں ایسی کسی قرارداد کا ذکر نہیں ہے۔ اور نہ ہی ۱۹۳۵ء کے چناؤ کے وقت مہاشہ جی یا اُن کے کسی انویائی نے ایسی کسی قرارداد کی طرف سبھا کی توجہ دلائی۔ مہاشہ جی نے ایسا ضرور کہا تھا اگر جو کچھ مہاشہ جی کہہ دیں۔ چاہے وہ سبھا کی کارروائی میں درج ہو یا نہ۔ وہ قرارداد ہو جاتی ہے۔ تو سبھا کو اپنے نیموں کا سنشودھن کرنا پڑے گا۔ بہر حال اس قرارداد کی وقعت ہی کیا ہے جس کو ۱۹۳۴ء کے چناؤ کے موقعہ پر خود مہاشہ جی توڑنے کو تیار ہو گئے۔ اور بڑی مشکل سے دو مہینے کے لئے منتری بننا مانے۔ یہ اور بات ہے۔ کہ دو مہینے کے بعد شرط پوری نہ ہونے پر بھی استعفیٰ نہ دیا۔ یہ سچ ہے کہ میں مہاشہ جی کی خدمات کی بڑی قدر کرتا ہوں۔ اور موجودہ صورت میں وید پرچار فنڈ کا اُن کو نرمانا مانتا ہوں۔ چنانچہ میں ۱۹۳۵ء کے چناؤ سے کچھ دن پہلے ان کے دیو دولت پر حاضر ہوا۔ اور اُن سے منتری بننے کے لئے منت سماجت کی۔ میری عرض نامنظور ہوئی۔ اب بتلائیے۔ اگر کوئی قرارداد تھی۔ تو آپ نے اسے ۱۹۳۴ء میں توڑنا چاہا۔ اور ۱۹۳۵ء میں قطعی طور پر توڑ دیا۔ اگر آپ کہیں کہ حالات کی تبدیلی کی وجہ سے آپ توڑنے میں حق بجانب تھے تو حالات کی تبدیلی رائے بہادر بدری داس اور دوسرے لوگوں کو بھی کیوں آزاد نہیں کر دیتی؟ جنرل سبھا میں جو تقریر آپ نے فرمائی تھی۔ اُس میں بھی آپ نے کسی قرارداد کا ذکر نہیں فرمایا تھا۔ اور ذکر فرماتے بھی کیسے۔ کیونکہ اگر آپ ذکر فرماتے۔ تو آپ کو منتری بننا پڑتا۔ وہ آپ پنڈت بشمبر ناتھ جی کے بنانہ بننے کے لئے مجبور تھے۔ باقی رہا دیوان صاحب کا معاملہ۔ یہ سچ ہے کہ میں یہی چاہتا تھا کہ دیوان صاحب سبھا کے پردھان بنے رہیں۔ کسی وہم یا فرضی قرارداد کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ایک نکتہ سنج مدبر ہیں۔ جھگڑا دیوان صاحب کا نہیں تھا۔ بلکہ آپ کے ہمراز پنڈت بشمبر ناتھ جی کا تھا۔ پرچار کا مطالبہ یہ تھا۔ کہ جو تک پنڈت بشمبر ناتھ جی کو [illegible] تک جائے

ہوسکے گورو کل پروہت شاستر ہیں ہے۔ اس لئے وہ گورو کل کی قسمت کے دودھاتا نہیں ہونے چاہیئیں وہ ورکنگ پریذیڈنٹ بنے رہنے پر لفظ ... الیکشن کے ایک دن پہلے بھی دیوان بدری داس صاحب نے آپ کے سامنے منظور فرمالیا تھا۔ کہ ان کو کوئی اعتراض نہیں۔ اگر پنڈت بشمبر ناتھ جی کے سوا ان میں کوئی اور ورکنگ پریذیڈنٹ بن جائے۔ لیکن آپ کو اور پنڈت بشمبر ناتھ جی کو یہ منظور نہ تھا۔ اس لئے آپ نے یہ خبر صحیح روپ میں مجھ تک پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ غلط فہمی رہی ورنہ دیوان صاحب پردھان بن گئے ہوتے۔ اور گورو کل کی رکھشا بھی ہو جاتی مجھے تو پردھان بننے کا کوئی شوق تھا ہی نہیں۔ اور نہ ہی میرا یہ سدھانت ہے۔ کہ اگر کوئی عہدہ نہ ملے۔ تو کام نہیں کرنا چاہیئے۔ جب اردھ شتابدی کا کام میرے سپرد کیا گیا تھا۔ اور آپ کے لفظوں میں مجھے سیاہ اور سفید کا مالک بنا دیا گیا تھا۔ اس وقت آپ نے مجھے ورکنگ کمیٹی میں لیا بھی کسر شان سمجھا تھا۔ اس وقت نہ میں نے کوئی قرارداد یاد دلائی تھی۔ اور نہ یہ کہا تھا۔ کہ مجھے کوئی پد دیا جائے پرائیوٹ باتوں کی طرف آپ اشلدہ کرتے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گا۔ کہ اس عمل سے احتراز کریں۔ کیونکہ آپ کے اور میرے اتنے گہرے تعلقات ہیں۔ اور آپ بھی مانیں گے۔ کہ اگر ہم ایک دوسرے کی پرائیوٹ باتیں بتلانے لگیں۔ تو نئے جھگڑے پیدا ہوں گے۔ اور آپ کو اپنے کئی رفیقوں سے جدا ہونا پڑے گا۔ اور میرا تو کوئی رفیق ہے نہیں۔ سوائے رشی کے۔ اور رشی بھگتوں کے۔ اور نہ میری کوئی پارٹی یا دھڑہ ہے اور اگر کبھی غلط طور پر سمجھا بھی جاتا تھا تو وہ جس کے آپ لیڈر تھے۔ اور ہیں۔

مہاتما جی کی خدمت میں میں نہایت ادب سے ایک اور عرض بھی کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ۔ کہ (Democracy) ڈیموکریسی اپنے ادھیکار آپ برتنے پر تلی ہوئی ہے۔ یا تو لوگ ایک ڈکٹیٹر کو مانیں گے۔ اور یا اپنے ادھیکار آپ برتیں گے۔ دو چار آدمیوں کی کلک ... ڈیموکریسی کو ساقط کر کے کام کر سکتی ہے اس کے ساتھ جبر نہیں کر سکتی۔ اگر آریہ سماج آپ کو ڈکٹیٹر بنانے کو تیار ہو۔ تو بھی آپ کو جنرل سبھا کے پاس درخواست گذارنی پڑے گی۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ ڈکٹیٹر بھی بن جائیں۔ اور جنرل سبھا کو پتہ بھی نہ لگنے پائے۔ دوسری ایک اور عرض بھی ہے۔ اگر واقعی آپ کے عدم تعاون کی وجہ دیوان بدری داس کا پردھان نہ بننا ہے۔ تو پھر آپ نے اس سال اتنا بڑا ہنگامہ عدم تعاون کیوں کیا تھا جس سال دیوان بدری داس پردھان تھے۔ آپ کے "فل" ریکھے معاف فرمایئے۔ مگر میں آپ کے شاندار الفاظ

کا اعادہ کر دوں) پنڈت بشمبر ناتھ جی ورکنگ پریذیڈنٹ تھے۔ اور صرف آپ کا منتری نہ تھا۔ اس وقت میں جیل میں تھا اور آپ نے مجھے ایک چٹھی میں لکھا تھا۔

"The Sabha is going to the dogs"

اور بتعاقات۔ آج کل سبھا کا کوئی والی وارث نہیں ہے۔ جب پنڈت بشمبر ناتھ کی لگاتار کوشش کے بعد اگلی جنرل سبھا میں پنڈت بھیم سین جی نے اعلان کر دیا۔ کہ وہ کسی حالت میں بھی منتری بننے کو تیار نہیں ہیں۔ اور کوئی دوسرا امیدوار میدان میں نہ تھا۔ اور میں نے بھی آپ کے حق میں پورا زور لگایا۔ اس وقت بھی جنرل سبھا نے آپ کو سردو سمتی سے نہیں چنا۔ اس کی وجہ محض یہ تھی۔ کہ لوگ آپ کے عدم تعاون کو از حد ناپسند کرتے تھے اس وقت پنڈت بشمبر ناتھ جی نے تین بار اعلان کیا۔ کہ آپ نے سخت غلطی کی۔ یہ اور بات ہے کہ وہی غلطی وہ اب خود بھی کر رہے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے اپنے رویہ پر پھر سے غور کیجیئے۔ اردھ شتابدی کے کام میں لگ جایئے۔ لوگوں کے بر دیوں پر مت جایئے۔ اپنے پرانے شاندار کام کو چار چاند لگا دیجئے۔ پھر دیکھئے قلعہ کیسے فتح ہوتا ہے مبہم قرار دادوں اور ڈیموکریسی کی حکمت کے بوسیدہ ہتھیاروں کے استعمال کا سمیہ گذر گیا۔ آپ چلا رہیں ہیں۔ پبلک کی خوشنودی حاصل کر کے ہی آپ اپنی پوزیشن قائم رکھ سکتے ہیں۔ بلکہ بڑھا سکتے ہیں۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی اور طبیعت کے آدمی ہیں۔ ان کی تقلید سے آپ کو سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔ پرماتما نے آپ کو تقریر و تحریر کا خاص ملکہ عطا فرمایا ہے۔ جو بد قسمتی سے ان کو پراپت نہیں آپ اپنی ایشور دت شکتیوں کو پہلے کی طرح پرچار کی سیوا میں لگایئے۔ پرجا خود ہی ہاتھ جوڑ کر آپ کو لیڈری پیش کرے گی۔ آپ کی عمر پچاس برس سے ادھک ہو چکی ہے۔ آپ پر بھگوان کی کرپا ہے پرائیوٹ کاروبار سے ریٹائرڈ ہو جایئے پھر دیکھئے پرجا آپ کو کیسے سر پر اٹھاتی ہے آریہ سماج میں آپ جیسے آدمیوں کی بہتات نہیں ہے کہ آپ کے بنا گذارہ چل سکے۔ لیکن ہر سمیہ دوٹ گنتے رہنا اور یہ خواہش کرنی کہ لوگ آپ کو مانتے رہیں بے سود ہے۔ اس کا زمانہ گذر گیا ہے دوسروں کی بھی جائز عزت کیجیئے۔ اور اپنی پوجا کروایئے۔ آپ کے سابق عزیزوں کو بھی میں یہی آدیش کروں گا کہ وہی آپ بزرگی کو کبھی کبھو بھی بھیجیں۔ تو وہ برخورداری کو نہ چھوڑیں۔ اسی میں ان کی شان ہے۔ میں تو دونوں کو پرارتھنا ہی کر سکتا ہوں؛

اطلاع } خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں (مینیجر)

ہفتہ بھر کی تازہ ترین خبریں

پنجاب میں ہر شخص کو تلوار رکھنے کی اجازت مل جائیگی

حکومت کا اعلان

شملہ ۱۱ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے اپنے کمیونک میں اعلان کیا ہے۔ اس وقت پنجاب کے کل ۲۹ اضلاع میں سے صرف چھ یعنی فیروزپور۔ لاہور امرتسر۔ کرنال۔ راولپنڈی کے اضلاع ہی ہیں جہاں عام لوگوں کو تلوار قبضہ میں رکھنے یا ساتھ لے کر چلنے کی ممانعت ہے۔ دیگر ۲۳ اضلاع میں ہر آدمی بلا روک ٹوک تلوار قبضہ میں رکھ سکتے ہیں۔ حکومت پنجاب نے حکومت ہند سے سفارش کی تھی۔ کہ اس امتناع کو دور کیا جائے۔ چنانچہ حکومت ہند نے اس سفارش کو منظور کر لیا ہے۔ اور ان چھ اضلاع پر سے بھی تلوار کے متعلق پابندیاں ہٹا دی جائیں گی۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ سارے پنجاب میں ہر شخص کو تلوار قبضہ میں رکھنے کی اجازت ہوگی۔ عنقریب حکومت اس سلسلہ میں ایک اعلان شائع کرے گی؛

سکھوں کو شکایت ہے کہ مسلم پریس فرقہ پرستی کی آگ بھڑکا رہا ہے

سیکرٹری شرومنی اکالی دل امرتسر کا بیان

لاہور ۱۱ ستمبر۔ سیکرٹری شرومنی اکالی دل امرتسر نے اخبارات کے نام ایک بیان دیا ہے جس کے دوران میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ گوردوارہ شہید گنج میں بیان کردہ مسجد کو واپس لینے کے متعلق راولپنڈی کانفرنس میں مسلمانوں کے فیصلہ کے بعد مسلمانوں کے ایک طبقہ کی سرگرمیاں بہت ہی قابل افسوس ہیں۔ اس سلسلہ میں شرومنی اکالی دل صورت حالات پر غور کر رہا ہے۔ اور شہید گنج گوردوارہ کی تقدیس کو کسی دست برد سے محفوظ رکھنے میں سکھوں کے عزم مصمم کا مظاہرہ کرنے کے لئے مؤثر پروگرام مرتب کرے گا مجھے افسوس ہے۔ کہ چند مسلم اخبارات فرقہ پرستی کی آگ کو ہوا دے رہے ہیں۔ اور عین ممکن ہے کہ اس سے ملک کے امن میں خلل واقع ہو جائے۔ اس قدر جوش دلائے جانے کے باوجود شرومنی اکالی دل نے سکھوں کو استدعا کی ہے۔ کہ وہ کسی قسم کے فرقہ وارانہ اختلاف میں نہ پڑیں۔ اور ضبط اور قابو سے کام لیں۔ شرومنی اکالی دل یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہے۔ کہ وہ کسی صورت میں اپنے حقوق پر چھاپہ گوارا نہیں کر سکیں گے۔ اور گوردوارہ شہید گنج کی ہر مقدس زمین کے ہر انچ کی تمام ممکن طریقوں سے حفاظت کریں گے

۲۴ ستمبر کو جنگ چھڑ جائیگی

پیرس ۱۱ ستمبر۔ مسٹر لاول نے مسٹر سیموئیل ہور پر زور دیا ہے۔ کہ ایسے سینسک معاملہ میں اعتدال پسندی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ اور جہاں یہ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر سر سیموئیل ہور نے اٹلی کے خلاف بیان دیا ہے۔ کہ اٹلی بین الاقوامی گفت و شنید میں بھی شریک نہیں ہوگا۔ شہنشاہ ایسے سینیا نے بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ ۲۴ ستمبر کو جنگ چھڑ جائے گی۔

مہاتما ہنسراج جی کی صحت

لاہور ۱۱ ستمبر۔ مہاتما ہنسراج کا بخار تو اتر چکا ہے۔ لیکن ابھی کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ ابھی قریباً ایک ہفتہ بدستور چارپائی پر دراز رہنا چاہیئے۔ اس ایک ہفتہ کے بعد بھی مہاتما جی مشکل چارپائی سے اٹھ سکیں گے۔ ابھی انہیں زیادہ گفتگو کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ ڈاکٹر صاحب ہر طرح سے احتیاط برت رہے ہیں۔ تاکہ کمزوری جلد دور ہو سکے۔ مہاتما جی پربھو بھگتی کے گیت اور منتر سنتے رہتے ہیں۔

آریہ ودیارتھی آشرم گوردو کھول

لاہور۔ آریہ ودیارتھی آشرم میں جو لاہور کے کالجوں میں پڑھنے والے آریہ ودیارتھیوں کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کھول رکھا ہے رہائش کے لئے نہایت عمدہ اور ہوادار کمرے خالی ہیں۔ کالج شروع اکتوبر میں کھلیں گے بھائی اپنے عزیزوں کو سبھا کے آشرم میں رہائش کے لئے رکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں کہ بہت جلد درخواست بھیجدیں۔ تاکہ جگہ کے نہ ہونے کا ان کو انہیں مایوس نہ ہونا پڑے۔ لاہور میں ایسا ہوادار اور عمدہ آشرم نہ ہوگا۔ طلباء کے آرام و جسمانی ورزش کے لئے ہر قسم کی کھیلوں کا بھی پربندھ کیا گیا ہے۔ دونوں کال سندھیا و ہون ہوتا ہے۔ لڑکوں کے اخلاق وغیرہ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ (مولراج بی۔ اے۔ بی۔ ٹی) ادھشٹاتا۔ آریہ ودیارتھی آشرم۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورو کل اندر پرستھ کے سماچار

گزشتہ دو ماہ سے گوروکل اندر پرستھ ایک تیرتھ استھان بن رہا ہے۔ گوروکل سے مغرب کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر پرانے زمانہ کی ایک وسیع تالاب ہے۔ اس تالاب کا نام سورج کنڈ ہے۔ پورانک لوگ اسے کورو پانڈو کا تالاب کہتے ہیں اس تالاب پر شراون کے مہینے ایک چھوٹا سا میلہ لگتا ہے۔ گرد و نواح کی بیشمار ہندو جنتا وہاں اکٹھی ہوتی ہے۔ وہ یاتری اس تالاب سے ہوتے ہوئے گوروکل اندر پرستھ کی یاترا ضرور کرتے ہیں اس لئے گزشتہ ماہ یہاں درشکوں کا تانتا بندھا رہا۔ نہ صرف سادھارن جنتا ہی بلکہ افسران اعلیٰ بھی ان دنوں یہاں تشریف لائے۔ اور اس خوبصورت اور قدرتی نظاروں سے گھری ہوئی پہاڑی پر واقع گوروکل کو دیکھ کر بڑے پربھاوت ہوئے۔ باوا نرنجن سنگھ صاحب سب جج درجہ اول گوڑگانوہ یہاں اتنے پربھاوت ہوئے کہ اگرچہ انہوں نے چند گھنٹے ہی یہاں ٹھہرنے کی آمادگی ظاہر کی تھی لیکن استھان کی سندرتا اور برہم چاریوں کی پوترتا دیکھ کر انہوں نے دو دن قیام کیا۔ اور یہاں کے انتظام اور رہن سہن کے بارے میں اپنی قیمتی رائے قلمبند کی۔

(۲) یہاں ہندو اور آریہ تہوار بڑے سمارو ہ سے منائے جاتے ہیں۔ لیکن اس دفعہ شراون اور جنم اشٹمی وغیرہ بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ شراون کے دن بہت سے سناتک بھائی اور گوروکل مہا ودیالیہ کے ودیارتھی یہاں آئے تھے۔ سنگیت سمیلن۔ وید پاٹھ اور شری پوجیہ سوامی رامانند جی کا منوہر اپدیش سب وایو منڈل کو پوتر کرنے کے سادھن تھے۔ کالج دہلی کے ودیارتھیوں کا سنگیت بہت ہی روچک تھا۔ شری آچاریہ دیو شرما جی شراون کی شام کو یہاں پدھارے۔ اور دو دن تک گوروکل کی ہر ایک چیز کی دیکھ بھال کی۔ پراتھنا بھون میں ایشور بھگتی پر سارگربھت اپدیش دیا جس کا پربھاو برہم چاریوں پر بہت اچھا پڑا۔

(۳) باوجود ستمبر ماہ شروع ہو جانے کے ملیریا بخار کا زور نہیں ہے۔ بغیر دو چار برہم چاریوں کے جو معمولی بخار میں مبتلا ہوئے تھے سب برہم چاری تندرست۔ آنند پرسن ہیں۔ اتنی کثیر آبادی میں دو چار برہم چاریوں کا بخار میں مبتلا ہونا ایک سادھارن بات ہے۔

(۴) ۲۶ ستمبر سے ششماہی امتحان شروع ہونا قرار پایا ہے۔ سب برہم چاری تیاری کر رہے ہیں۔ امتحان کا نتیجہ برآمد ہونے پر سب سنگھ رکشک ابھی بھاویوں کی خدمت میں پہنچ جا دے گا۔

(گوپال)

کوہ سلیمان کے دامن میں رشی دیانند کی گونج

شریمان پنڈت بھیم سین جی مہاراج بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ویدک مشنری بمعہ اپنے منتری مہاشہ سریرام جی بھارتی کے ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے ۲۳۔ اگست کو ۱۰ بجے ڈاک موٹر پر تشریف لائے ممبران آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں نے ان کا شاندار سواگت کیا۔ ۲۴ و ۲۵۔ اگست کو شریمان پنڈت جی نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ پنڈت جی نے ویدوں کی عظمت۔ بیان گیتا اپنشد وغیرہ پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا۔ شریمان پنڈت جی نے بھی سماج پر بڑی کرپا و تکلیف فرما کر منوہر اپدیشوں سے آشنا کیا۔ (منتری)

آریہ سماج دوبرٹ کے سماچار

آریہ سماج دوبرٹ کے ست سنگ میں مہاشہ چانن رام کا اپدیش ہوا۔ چونکہ نہایت ہی پر اثر تھا انہوں نے بتلایا۔ کہ سوامی جی مہاراج کے جتنے گرنتھ ہیں وہ ہر ایک آریہ پرش کو پڑھنے چاہئیں۔ ان کے پڑھے بغیر اصلی گیان کا ملنا بہت مشکل ہے۔

(۲) اس سے تین دن پہلے پنڈت رشی رام جی کی دو دن کتھا گیتا کے چند شلوکوں کی ہوئی جس میں گیتا سے انہوں نے یہ ظاہر کیا۔ کہ انسان کو نشکام کرم سے ترقی کرنی چاہیئے۔ اور اپنے جیون کو تعصب سے اونچا بنایا جائے۔ اس کتھا کو شہر کے نو امیدواروں نے بڑے پریم سے سنا۔ اور دو دن کتھا سنتے رہے۔

(۳) آریہ سماج دوبرٹ نے چند ہفتوں سے پھر سوادھیائے منڈل جاری کر دیا ہے پہلے کسی کارن سے بند ہو گیا تھا۔ بڑے شوق سے آریہ سماج کے ممبر آتے ہیں۔ اور پیاس کو بجھاتے ہیں۔ بڑے پریم سے آپس میں دھرم چرچا بھی ہوتا ہے جس سے کئی نئی باتوں کا پتہ چلتا ہے اور آریہ سماج کا پرچار ہوتا ہے۔ اس میں زیادہ حصہ مہاشہ چانن رام جی اور ہیڈ ماسٹر صاحب لالہ چند جی گپتا منتری آریہ سماج کا ہے۔

(ویر پرکاش پردھان آریہ سماج)

چودھری ویدبرت جی کو صدمہ

ہمیں یہ معلوم کر کے سخت دکھ ہوا ہے کہ شری چودھری ویدبرت جی ایڈیٹر آریہ گزٹ لاہور کی دھرم پتنی کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد سورگباش ہو گئی ہیں۔ عمر بھر کے ساتھی کا دور ہو جانا واقعی ایک اسہ دکھ ہے۔ لیکن ایسے کارعوں میں قضائے الٰہی کے آگے سر جھکانے کے سوائے اور کچھ ہو نہیں سکتا۔ یہی ایک مرحلہ ہے۔ جس پر انسان کا غرور ٹوٹ جاتا ہے۔ ہم صدق دل سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ پرماتما سورگباشی دیوی کی آتما کو سدگتی دے۔

آریہ سماج کالج وبھاگ دینا نگر کا سالانہ اتسو

۲۳-۲۴-۲۵ اگست کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ بڑے وسیع پنڈال میں بجلی کی روشنی کا انتظام بہت اچھا تھا۔ نیز جھنڈیاں۔ موہانہ بیچ وغیرہ کی عجیب بہار تھی۔ ۲۳ سے ۲۴ اگست آریہ سماج مندر میں ہر روز رات کے ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک شریمان پنڈت گنگا شرن جی ویدوں کی کتھا اور پنڈت شوشرن جی شاستری دوارا بھجن اپدیش کیا کرتے تھے۔ جسے سینکڑوں نر ناری ہر روز سنتے تھے۔ مورخہ ۲۴ اگست کو شام کے چار بجے نگر کیرتن کا جلوس پنڈال اور ریلوے سٹیشن سے باقاعدہ بازاروں میں گشت کرتا ہوا شام کو ساڑھے سات بجے پنڈال میں ختم ہوا۔ اور جلسہ کی کارروائی آرمبھ ہوئی۔ رات کے ۱۲ بجے تک لکچر اور بھجن ہوتے رہے۔ ۲۵ اگست کو صبح ۶½ بجے ہون یگیہ سے کارروائی شروع ہوئی۔ بعد میں پراتھنا اپدیش بھجن لیکچر و ویاکھیان تمام دن اور رات کے ۱۲ بجے تک بڑے بڑے مہاتماؤں کے ہوتے رہے جلسہ ہر پرکار سے سپھلتا پورک سماپت ہوا۔ اس وقت گھر گھر میں اور ہر فرد کے منہ پر آریہ سماج کے اصولوں کے سراہنا رشی دیانند ویدوں کی گونج اور پرماتما کی بات زبان زد ہے۔ (منتری)

آریہ سماج گوال منڈی کے سماچار

شری پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار دلیپ انتریگ کے سمبندھ میں انترنگ سبھا نے ایک سب کمیٹی بنا دی ہے۔ جس نے اپنا کام آرمبھ کر دیا ہے۔

(۲) شردھانند وا چنالیہ آریہ سماج مندر میں کھول دیا ہے۔ جس میں آریہ سبھا سدوں کے علاوہ بہت سے دیگر بھائی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(۳) ویایام شالہ کھول دی گئی ہے۔ جس میں ہندو نوجوان آکر کشتی وغیرہ کرتے ہیں۔ اور بھی سامان ورزش موجود ہے۔ اس لئے اہالیان گوال منڈی کو اس سے لابھ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ ویایام کرنے سے انسان کی جسمانی صحت بڑھتی ہے۔ اور طاقت آتی ہے۔ دانی مہاشوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ کشتی کروانے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

(۴) ہر سنیچروار کو پریوارک ایاسنا کسی سبھاسد کے گھر ہوا کرے گی۔ گزشتہ سنیچروار کو ڈاکٹر دھنیکت رائے جی ویدک مشنری پردھان سماج کے گھر پریوارک ایاسنا ہوئی جس میں بہت سے بھائی بہنوں نے بڑے اتساہ سے بھاگ لیا۔ ڈاکٹر جی نے حاضرین سجنوں کا پھل آدی سے ستکار کیا۔

(۵) اس اتوار کو پیتا مہ ست سنگ میں شری نرنکار ناتھ کی نظم اور شری [illegible]

دوکانداروں اور اشتہار دہندگان کے لئے نادر موقع

دیانند ڈائری ۱۹۳۶ء

(ہندی)

اس میں ہر صفحہ پر ایک وید منتر کو نظم کی صورت میں لکھا جائے گا۔ اور ضروری اور مفید باتوں اور دیگر جانکاری کے علاوہ رشی دیانند کرت آریہ ادیشیہ رتن مالا بھی شامل ہے۔ ڈائری اپنے ڈھنگ کی نرالی ہوگی۔ اس میں تھوڑے صفحے اشتہار کے لئے بھی رکھے گئے ہیں۔ اس لئے اشتہار دہندگان اپنا اشتہار جلدی بھیج دیں۔

دوکانداروں کو خاص رعایت

قیمت سنہری جلد ۵/ سادی جلد ۴/

بھیم سین منیجر آریہ ساہتیہ مندر ہاسپٹل روڈ۔ لاہور

پرچار کے لئے چند ٹریکٹ

- سوامی دیانند کی رچنا اردو ۱/
- ستیارتھ وید سبھا " ۔/
- رنگ شرادھ پرمہ ارتالاپ اردو ۲/
- رامائن سار ہندی ۱/
- رامچندر جی کا درشن / گنگا کی نیند اردو ۱/
- رشی وچار " ۱/
- انیسویں صدی کا مہرشی اردو ۱/
- مرتک شرادھ اردو ۱/
- آرش پتری یگیہ ہندی
- مرتک شرادھ کھنڈن ۳/
- رامچندر جی کا درشن ہندی ۔/
- پوران آلوچن ہندی ۲/
- ہم مہاویر " ۱/
- آریہ اپدیش رتن مالا اردو ۔/
- رشی جیون اردو ۔/
- مرتک شرادھ کھنڈن اردو ۱/
- مورتی پوجا کھنڈن " ۱/
- گنگا کی نیند ہندی ۔/
- پوران اور رام مارگ ہندی ۲/
- دیوی بھاگوت اردو ۔/
- آریہ سماج کیا ہے اردو ۱/
- " ہندی ۱/
- فہرست کتب مفت منگوائیے۔

ملنے کا پتہ۔ وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

ویشوانر یگیوں کی دھوم

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی دسمبر میں آنے والی اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے کے لئے پورا پورا یتن کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ویشوانر یگیہ بڑے اتساہ اور پریم سے کروائے جا رہے ہیں۔ جن سجنوں نے اب تک یہ یگیہ اپنے گھروں میں کروا لیا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

تاریخ	نام	آریہ پرتی ندھی سبھا کو دکھشنا
۵-۱۲-۳۵	رائے مہاشے امرت رائے جی پردھان آریہ سماج انبالہ	۵ روپے ۰ آنہ ۰
	ڈپٹی دیوان چند جی	۳—۱۲—۰ ″
۶-۱۲-۳۵	مہاشہ نشی رام جی	۲—۰—۰ ″
۷-۱۲-۳۵	ڈاکٹر لال چند جی سابق پردھان	۲—۰—۰ ″
۸-۱۲-۳۵	بابو بلاتی داس جی - اُپ پردھان	۲—۰—۰ ″
۹-۱۲-۳۵	بابو دھرما رام جی اورسیر	۱—۸—۰ ″
۱۰-۱۲-۳۵	بابو دینا ناتھ جی ٹھیکہ دار	۲—۴—۰ ″
	بابو جوالا پرشاد جی	۱—۱۲—۰ ″
۱۲-۱۲-۳۵	بابو ہری چند جی اُپ منتری ۱۲/۔ ڈاکٹر بشمبر ناتھ جی	۲—۰—۰ ″

لالہ بھنڈاری لال جی پانچ روپے۔ بابو رام سروپ جی دو روپے۔ برہمچاری پریم ساگر جی سناتک ایک روپیہ ۸/ -۔ بابو نقیر چند جی اُپ منتری ۱۲/۔ بابو گیندا رام جی ۸/ مہاشہ مدن رام جی ۸/ - کیشو رام منتری ۸/ اورانک رکشہ دار ۱۲/ -۔ بابو ٹھاکر داس جی سپرنٹنڈنٹ پانچ روپے۔ پنڈت مادھو پرشاد جی ۸/۔ پنڈت ہیم راج جی ۸/ مہاشہ ہیرا لال جی ایک روپیہ۔ پنڈت شوودت جی ۸/ مہاشہ سندر لال جی پریم ۸/۔ مہاشہ ادم پرکاش جی ۸/ بابو امرناتھ جی ۸/۔ لالہ کیدار ناتھ جی و ماد رائے صاحب لالہ امرت رائے جی پانچ روپے۔ لالہ دینا ناتھ جی دفتر ہوائی جہاز ۸/۔

کل جوڑ ۱۲—۶۹ روپے

(نوٹ) ویشوانر یگیہ ابھی جاری ہے۔

آریہ سماج بلب گڑھ

لالہ نانک چند جی ۱۲/ لالہ چندن لال جی ۱۲/ - لالہ رامچندر جی ۸/ لالہ چرنجی لال جی ۱۲/ پیارے لال ۸/ لالہ رام رچھپال جی ۱۲/ - لالہ گوکل رام جی ۸/ - لالہ موہنی رام جی ۸/ لالہ پیارے لال جی ۱۲/ کل میزان ۱۹ روپے ۸/

(پردھان آریہ سماج)

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان نگر

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان نگر سے اپنے سبھاسدوں کے گھروں میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدیش انوسار ویشوانر یگیہ کا سلسلہ ۵-۱۲-۳۵ سے آرمبھ کیا تھا۔ ۵-۱۲-۳۵ سے ۱۵-۱۲-۳۵ تک کی رپورٹ پہلے شائع کی جا چکی ہے۔ ۹ سجنوں نے اس سمے تک یگیہ کرائے تھے۔ تتھا ۲۰ روپے اکٹر ہوئے تھے ۱۵-۱۲-۳۵ کے بعد نمن سجنوں نے اپنے اپنے گھروں میں یگیہ کرائے ہیں۔ تتھا ان کے نام کے سامنے لکھی انہوں نے دکھشنا بھی دی ہے۔ سماج ان کا اتی دھنیواد کرتی ہے یگیہ کے ساتھ ساتھ محلوں میں سماج کا پرچار بھی ہو رہا ہے۔ سماج کے بھجن اپدیشک مہاشہ ارجن دیو جی بڑی لگن سے یہ کام کر رہے ہیں۔

۱۶-۱۲-۳۵	لالہ لچھمی نارائن جی	۸—۲ روپے	۱۷-۱۲-۳۵	لالہ واسدیو جی	۰—۲ روپے
۱۸-۱۲-۳۵	لالہ دھنوں رام جی	۸—۲ ″	۱۹-۱۲-۳۵	راج زادہ ٹھاکر رام جی	—۳ ″
۲۲-۱۲-۳۵	مہاشہ ارجن دیو جی	۰—۲ ″	۲۳-۱۲-۳۵	مہاشہ گوبند رام جی	۰—۲ ″
۲۴-۱۲-۳۵	مہاشہ تردگی ناتھ جی	۰—۴ ″	۲۵-۱۲-۳۵	لالہ رمیلا داس جی	۸—۲ ″
۲۶-۱۲-۳۵	بابو کرشن چند جی	—۲ ″	۲۷-۱۲-۳۵	مہاشہ لال چند جی	۰—۲ ″
۲۸-۱۲-۳۵	لالہ آتم چند جی	۴—۴ ″	۲۹-۱۲-۳۵	لالہ چندر بھان گاندھی	۱۲—۳ ″

۳۱-۱۲-۳۵ شریمتی جنا دیوی جی ۲ روپے۔

(رام نرائن جائنٹ منتری آریہ سماج بوہڑ گیٹ ملتان نگر)

آریہ سماج وار برٹن

۹-۱۲-۳۵ کو منڈی میں ویشوانر یگیہ کیا گیا۔ تاکہ عام جنتا بھی اس میں شامل ہو کر لابھ اٹھا سکے حاضری اچھی تھی۔ آریہ سجنوں سے آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار کم از کم ایک روپیہ فی آدمی آٹھ آنے فی عورت اور ۴ فی بچہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی فنڈ میں دان دیئے۔ کل دان مبلغ ۴۳ روپے پراپت ہوا۔

(کندن لال کاریہ کرتا منتری آریہ سماج وار برٹن)

آریہ سماج سنانواں میں ویشوانر یگیہ

مورخہ ۸-۱۲-۳۵ بروز اتوار بڑے ہی سماروہ سے منایا گیا۔ شریمان پنڈت ہردیالو جی اپدیشک مہاشہ ہرکیشن چندر جی بھجنیک پدھارے۔ یگیہ کیا تھا۔ آریہ سماج کے سبھاسدوں۔ ہتیشیوں اور سہانگوں کا ایک دھارمک میلہ تھا۔ دو من آٹے کی گھی میں تلا ہوا میٹھا چورما تیار کرایا گیا۔ اور نصف من چنے نمکین بنوائے۔ دوپہر سے پہلے پہلے سب آریہ بھائی وہنیں بھجن پرچار ساہت۔ اوم کے جھنڈے کے پیچھے ایک جلوس کی شکل میں بھجن و نگر کیرتن کرتے ہوئے نالہ پر پہنچے۔ سب نے اشنان کیا۔ پاس ہی باغ میں ایک بڑا ہون کنڈ تیار کیا گیا۔ پہلے مہاشہ ہرکیشن چندر کے میٹھے اور سریلے بھجنوں سے آنند کا سماں باندھ دیا۔ شری پنڈت ہردیالو جی نے پروہت کا آسن اور رائے ہزندہ رام جی پردھان نے یجمان کا آسن گرہن کیا۔ جملہ آریہ بھائی دیویاں اور بچے اپنی اپنی جگہ پر ہون کنڈ کے گرد بیٹھ گئے۔ ہون ہو چکنے کے بعد شری پنڈت جی نے اس یگیہ کا آشے بھلی بھانت دل نشین کرایا۔ شری پنڈت ستوکمار جی وید النکار کا بھی ایک مہتو پورن ویاکھیان ہوا۔ پھر شری لالہ رام چندر جی اُپ پردھان نے یجیوں کی ضرورت اور نہانا پر نہایت ہی پر اثر طریق پر وکتا کرتے ہوئے یگیہ میں دکھشنا دان کے لئے اپیل کی جس پر سب آریہ سبھاسدوں نے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار ایک روپیہ فی پرش ۸/ فی استری ۴/ فی بچہ دان لکھوا دیا۔ کئی ایک دیگر سجنوں نے دان دیا۔ مبلغ ۲۷ روپے نقد جمع ہو گئے ہیں جو آریہ پرتی ندھی سبھا کو بدست پنڈت جی دیدیئے گئے۔ باقی بھی وصول کر کے جلدی اُپ پردھان جی بھیجدیویں گے۔ ۱۸ نئے سبھاسد درج رجسٹر ہوئے۔ پھر چورما اور چنے تقسیم کئے گئے۔ شام کو سب سجن پھر اسی طرح جلوس بنا کر شہر میں بھجن گاتے ہوئے واپس آئے۔

(منتری آریہ سماج سنانواں)

آریہ سماج دایرہ دین پناہ

پوجیہ پنڈت ہردیالو جی و مہاشے ہرکیشن چندر جی بھجن اپدیشک یہاں پدھارے۔ رات کو ان کا پرچار ہوا۔ پھر ۱۶-۱۲-۳۵ کو آریہ سماج میں ایک بڑی بھاری دلت ادھار کانفرنس ہوئی۔ رات کو پھر پرچار ہوا جس میں یگیہ پنڈت جی نے وید پرچار پر بڑا پربھاؤ شالی ویاکھیان دیا۔ اور جنتا سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کا پروگرام کی اپیل رکھی۔ اور ہر ایک آریہ کو ویشوانر یگیہ کرانے پر زور دیا۔ جس کا بہت اچھا اثر پڑا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۱۷-۱۲-۳۵ سے ہر ایک آریہ کے گھر میں صبح ۸ بجے یگیہ ہونے شروع ہوئے۔ پنڈت جی یگیہ ختم ہونے کے بعد روزانہ ایک اتی اتم ویاکھیان دیا۔ آبادی کے لحاظ سے حاضری ہر ایک آریہ بھائی کے گھر میں کافی ہوتی رہی۔ یہ سلسلہ پانچ روز تک متواتر جاری رہا۔ اور یگیہ سماپت ہونے پر سبھا کے نیم انوسار ہر آریہ سے دکھشنا لی۔ کل ۴۰ روپے دھن پراپت ہوا۔ جو کہ سبھا کے حساب میں پنڈت جی کو دے دی گئی۔

(جیدیو منتری آریہ سماج ہذا)

ضرورتوں کے اشتہار آپ ہمیشہ "آریہ مسافر" میں چھپوایا کریں۔ کیونکہ یہ ہر ہفتہ تقریباً ہندوستان کے کونہ کونہ میں پہنچ جاتا ہے۔ (منیجر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج لاہور چھاؤنی میں تبلیغی سپتاہ

۱۳ اگست راتری کو پنڈت نند لال اپدیشک دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور کا ہندو سنگٹھن پر پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوا۔ دوسرے دن ۱۴ اگست پراتہ کال ۱/۲ ۶ بجے سے ۱/۲ ۸ بجے تک برہد یگیہ ہو کر پنڈت اوم پرکاش جی شاستری کا سوم سرود رپنیک سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدیش انوسار وید اپدیش ہوا۔ آپ نے جس سرلتا اور مدھرتا سے جنتا کو آنند کیا۔ یہ آپ کی ہی شکتی تھی آپ پریم میں آتے ہوئے چاروں اور پریم کی لہریں چلا رہے تھے۔ آپ نے سچے معنوں میں وید کا اپدیش دیوتا آدمی کا دیکر سنے جیون کا سنچار کیا۔ آپ کے اپدیش کے بعد سب سجنوں نے یگیوپویت بدلے۔ آپ نے یگیوپویت کی مہما۔ رشی ترین اور رکھشا بندھن کا ورنن کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں آج یگیوپویت بدلتے ہوئے کم از کم ایک مدرش کے لئے پرتگیا کرنی چاہیئے۔ کہ آج سے ہم ویدوں کا سوادھیائے پرتی دن کیا کریں گے۔ راتری کو پنڈت کیشو دیو جی گیانی ویدک مشنری مدراس جو کہ اپنے پنج کے کام کے لئے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کا پربھاؤ شالی دلت ادھار پر دیاکھیان ہوا آپ نے مدراس کے حالات بتلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ پنجاب اور مدراس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ وہاں دلتوں کو بدن پر کپڑا پہننے کی بھی ممانعت ہے۔ ہاں اگر وہ اپنا دھرم چھوڑ دے۔ اور رام اور کرشن کا بھگت نہ رہے تو اس کے لئے سب حق مساوی ہیں۔ وہاں کے اچھوتوں کو اس تالاب اور سڑکوں سے دور رہنا پڑتا ہے جن کو ذات کے ابھیمانی ہندو استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے وہاں کے ناگفتہ بہ حالات بتلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ ابھی تک وہاں پر ایسے مندر موجود ہیں۔ جہاں کہ گربھ وتی گئو کی قربانی کی جاتی ہے۔ اور وہ بھی وہاں کے پوجاری برہمنوں کے ہاتھوں۔

افسوس! ہم یہاں پنجاب میں بیٹھے ہوئے لڑتے رہیں۔ اور مدراس میں ہمارے مندروں میں ایسے اتیاچار ہوں۔ کیا ہندو جاتی اسی پر ناز کرتی ہے اور اپنے آپ کو زندہ سمجھتی ہے۔ اس گھڑ گھلنے سے اور وہاں کے ذات کے ابھیمانی ہندوؤں سے تنگ آ کر پچاس ہزار سے زیادہ اچھوت عیسائیت میں پرویش کرنے کو تھے۔ کہ آریہ سماج نے ان کے اندر جیون پیدا کر کے ان کو اونچا اٹھایا۔ اور عیسائیت میں جانے سے بچایا۔ گیانی جی کا دیاکھیان ہندو جاتی کی ادھوگتی کی زندہ مثال تھی۔

۱۵ اگست کو بھی پراتہ کال سوم سرود سے شری پنڈت اوم پرکاش جی نے امرت ورشا کی اور راتری کو پنڈت بیچے دیو جی سناتک کا ایک پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوا۔

۱۶ اگست کو پراتہ کال سوم سرود کی دھارا پنڈت اوم پرکاش جی شاستری کے مکھارہند سے بہی اور اپستھت سجنوں کو آنند کر گئی۔ راتری کو پنڈت ویریندر سناتک و پنڈت بھگونت جی سناتک کے ویدک سبھیتا پر دیاکھیان ہوئے۔

۱۷ اگست۔ پراتہ کال پنڈت اوم پرکاش جی شاستری نے حسب ذیل مضمون سوم سرود سے ویدرتا کا رس پان کرایا۔ راتری کو پنڈت وشو ناتھ جی ایم۔ اے۔ او۔ ایل کا ایک پربھاؤ شالی دیاکھیان ویدوں کی مہاتما پر ہوا۔ آپ جیسے سرل سوبھاؤ اور سادہ جیون کے ہیں۔ آپ کا دیاکھیان بھی اسی کوٹی کا تھا۔

۱۸ اگست کو آریہ سماج کا پیتا ہک ست سنگ تھا۔ اس میں ہون۔ یگیہ۔ بھجن۔ سندھیا۔ پرارتھنا کے پشچات پنڈت اوم پرکاش جی شاستری کا ایک گھنٹہ کے لئے سوم سرود سے دیاکھیان ہوا۔ آپ جس خوبی سے ویدوں کے منتروں کی امرت ورشا کرتے ہیں۔ وہ آپ کے ہی حصے میں آئی ہے۔ آپ جہاں خود سرود میں ڈوبکی کا کر مست ہو جاتے ہیں۔ وہاں جنتا کو بھی مست کر دیتے ہیں۔ آپ آریہ سماج کے ایک رتن ہیں۔ اگر آریہ سماج آپ پر جتنا فخر کرے۔ اتنا ہی کم ہے۔

راتری کو شری مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر "آریہ مسافر" کا ایک پر از معلومات دیاکھیان ہوا۔ آپ نے اپنے دیاکھیان میں مسلمانوں کے متعلق بہت سی ایسی باتیں بتائیں۔ جن کو سن کر لوگ آپ کی لیاقت پر عش عش کرتے تھے۔ آپ نے مرزائیوں کی طرف سے عموماً جو سوالات کئے جاتے ہیں۔ ان کا اتر دیتے ہوئے فرمایا۔ نہیں نہیں ہندو جنتا پر بڑا احسان کیا۔ کہ وہ آگے کے لئے ہوشیار رہیں۔ اور کبھی ان کے پھندے میں نہ پھنسیں۔ آپ کا لیکچر کیا تھا۔ ایک نچوڑ تھا۔ استری پرش آپ کی بے نظیر لیاقت کی داد دے رہے تھے۔

۱۹ اگست۔ پراتہ حسب دستور پنڈت اوم پرکاش جی نے سوم سرود کے بندھو بانٹے۔ اور سب کو آنند دیا۔ راتری کو ٹھاکر امر سنگھ جی کا گیتا فلاسفی پر آریہ یووک سماج کے آدھین سماج مندر میں پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوا۔ آپ نے گیتا سے شری کرشن چندر جی کا ارجن کو اپدیش کس اتمتا سے جتایا۔ کہ جنتا دنگ رہ گئی۔ آپ کا ۲۰ اگست کو بھی اس دشہ پر دیاکھیان ہوا۔ راتری کو بھگوان داس آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوا۔

۲۱ اگست۔ پراتہ بھی پنڈت اوم پرکاش جی نے سوم سرود سے شانتی کا اپدیش دیا۔ اور ۲۱ اگست کو

اردھ شتابدی کے متعلق آریہ سماج وچھووالی لاہور کا کاریہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی مہوتسو سمبندھی کاریہ لاہور میں زور شور سے آرمبھ ہو گیا ہے۔ اس کاریہ کو سپھلتا پوروک کرنے کے لئے سب کمیٹیاں بن گئی ہیں۔ جن کی سوچنا اخباروں میں پہلے دی جا چکی ہے۔ اور جنتا کو یہ جان کر پرسنتا ہو گی۔ کہ اردھ شتابدی کے اپلکش میں دھن اکٹھا کرنے کا کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ جو چار چار آنے والی کاپیاں سبھا نے تیار کی ہیں۔ ان کاپیوں کے دوارہ آریہ سماج کے سبھاسدوں تتھا آریہ کاریہ کرتاؤں نے اپنے ان متروں سے بھی جو آریہ سماجی نہیں ہیں۔ دان اکٹھا کرنا تتھا ان کو اس مہوتسو کا پیغام دے کر آریہ سماج کے پرچار کا کاریہ شروع کر دیا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا دوارا اردھ شتابدی مہوتسو کے لئے بنائے گئے نوٹ بھی آریہ پرشوں نے خریدنے آرمبھ کر دیئے ہیں۔ ویشوا نر یگیہ کا تو کیا ہی کہنا ہے اس یگیہ کا تو آریہ پریواروں میں بڑے اتساہ سے سواگت کیا جا رہا ہے۔ کوئی دن بھی آج کل لاہور میں خالی نہیں جاتا۔ جس دن کہ آریہ پریواروں میں ویشوا نر یگیہ نہ ہو رہا ہو۔ اس کی جیت دکھنا بھی سبھا کے لئے پراپت ہو رہی ہے۔ گرمیوں کے کارن آج کل بہت سے سماج کے ادھیکاری تتھا دوسرے بھائی پہاڑوں پر گئے ہوئے ہیں۔ ان کے لوٹنے پر اکتوبر میں تو ویشوا نر یگیہ اور بھی ادھک سنکھیا میں ہونے لگیں گے۔ لاہور میں ویشوا نر یگیہ آریہ سماج کے پرسدھ دانویر شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ امرت دھارا پردھان آریہ سماج وچھووالی لاہور کے ہاں سے شروع ہوا۔ اس کے بعد منتری آریہ سماج وچھووالی۔ لالہ سوہن لال جی ٹھیکیدار۔ لالہ پوسہ رام جی منتری آریہ کیندر ناتھ آلیہ۔ شری ڈاکٹر پریم ناتھ جی۔ شری ڈاکٹر ڈھلا رام جی پردھان گرام پرچارنی سبھا۔ شری برجموہن جی سیال اپ منتری۔ شری لال چند جی اپ منتری۔ شری ہنس راج جی اپ منتری۔ شری مولراج جی بی۔ اے۔ بی ٹی سابق پردھان آریہ سماج وچھووالی۔ شری رام پرتاپ جی ریٹائرڈ تحصیلدار آدی مہانو بھاؤں کے علاوہ کئی سجنوں کے گھر ویشوا نر یگیہ ہو چکے ہیں۔

کرشن نگر میں شری لال چند اپ منتری کے اتساہ سے اشٹمی کے روز آریہ سماج کے پرسدھ کاریہ کرتا شری ہر بھگوان کے گھر گیا پریواروں نے بڑے پریم پوروک ویشوا نر یگیہ کرایا۔ اور اجیت وکھشا دی اس یگیہ میں اتنی حاضری تھی۔ کہ آسانی سے اسے چھوٹا اتسو کہا جا سکتا ہے۔ اسی طرح گوبند دت بھون کے علاقہ میں بھی شری سوہن لال جی تتھا شری منشی رام جی کے ادیوگ سے ہندو بھون میں پریواروں میں یگیہ کئے جا رہے ہیں۔ کسی کسی دن تو بہت سے یگیہ اکٹھے کروانے پڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کے نیتا گن لالہ بہادر بدری داس جی سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ شری پنڈت چموپتی جی سابق گورنر گورو کل کانگڑی پنڈت لبھو رام ناتھ جی سابق اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تتھا مہاشہ کرشن جی نے بھی سمیہ کے انوسار جلدی یگیہ کروانے کو کہا ہے۔

ویشوا نر یگیہ کے کاریہ میں ہر طرف سے ہر پرکار کا سہیوگ تتھا اتساہ مل رہا ہے۔ اس یگیہ کا وستار کیول آریہ پریواروں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ غیر آریہ سماجی گھروں میں بھی یگیہ کروائے جا رہے ہیں۔ وہاں پر ٹیک یجمان سے پرارتھنا کی جاتی ہے۔ کہ اردھ شتابدی کے اپلکش میں یگیہ کرتے وقت کوئی ایسا شبھ سنکلپ دھارن کریں۔ جو ویکتی گت جیون کو اُنت کرنے میں سہایک ہو۔ چنانچہ ہماری پرارتھنا کو سویکار کرتے ہوئے کسی نے مانس بھکشن چھوڑنے کی پرتگیا کی۔ کسی نے سگرٹ نہ پینے کی کسی نے نیم کی۔ اسی طرح بہت سی پرتگیائیں ہوئیں۔ اس کے علاوہ کئی ایک سجن اس یگیہ دوارہ آریہ سماج میں پرویشٹ ہوئے۔ غرضیکہ جہاں اس یگیہ سے آریہ سماج کے سنگٹھن کو مضبوط کرنے کا لابھ اٹھایا جا رہا ہے۔ وہاں یگیہ تتھا شتابدی پریمی سجنوں کی آتمک اُنتی کا بھی سادھن بن رہا ہے دیہاتوں میں بھی یہ یگیہ آرمبھ کر دیا گیا ہے۔

(گندھرو سین اپ منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور)

آریہ سماج راہوں ضلع جالندھر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج راہوں ضلع جالندھر کا سالانہ جلسہ ۲۷ ستمبر تا ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۱ اسوج تا ۱۳ اسوج سمت ۱۹۹۲ بروز شکر۔ تا اتوار کو ہونا قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۲۶ ستمبر کو ہو گا۔ اعلیٰ اپدیشکوں اور بھجنیکوں کے آنے کی قوی امید ہے۔ اس لئے سب سجنوں خصوصاً راہوں واسیوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ کرپا کر کے ضرور بر موقعہ جلسہ تشریف لا کر مشکور فرماویں۔

(پرکاش چندر چوپڑہ سیکرٹری آریہ سماج راہوں)

شنکا سمادھان

مرت آریہ بچے جلانے چاہئیں

(از شری راجیہ رتن آتما رام جی امرتسری از بڑودہ)

(۱) سنسکار ودھی) مہرشی دیانند کرت میں یجروید ادھیائے ۳۹ کے ایک … وید منتر دیئے گئے ہیں۔ جو مردہ جسم کو جلانے کی ہدایت کرتے ہیں۔ ان میں سے صرف چند یہاں بر ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ سب سناتنی پنڈت بھی یجروید کے ان منتروں سے جلانا مردہ کا ہی مانتے ہیں۔

(۱) سواہا پرانے بھیہ …… (یجروید ادھیائے ۳۹ منتر اوّل) (ستھا سنسکار ودھی)

(۲) نابھیئے سواہا …… (منتر ۲) (دیکھو سنسکار ودھی)

(۳) چکشوے سواہا …… (منتر ۳) (دیکھو سنسکار ودھی)

تشریح:۔ مندرجہ بالا پہلے منتر میں پران کے سادھن مردہ ناک کے جلانے کا آدیش ہے۔ نمبر ۲ میں نابھی پیدائش (ناف) کے جلانے کا حکم ہے۔ یعنی پیٹ کے جلانے کا۔ اور نمبر ۳ منتر میں چکشو۔ (آنکھوں) کے جلانے کا حکم ہے۔

واضح ہو کہ جو بچہ پیدا ہو کر مرتا ہے۔ تو ناک۔ ناف اور آنکھ وغیرہ یہ سب اعضا جب اس کے مرت شریر میں پائے جاتے ہیں۔ تو وید بھگوان کا آدیش جلانے کا ہے۔ اس قسم کو جس میں مندرجہ بالا ہی نہیں بلکہ کمال، سوم، وغیرہ تک خاتمہ ہے۔ جیسا کہ سنسکار ودھی کے دیگر منتروں سے ظاہر ہے۔ اس لئے وید کے پرمان کے آگے … یاگولک یا منوسمرتی کے کوئی بھی ادیدک شلوک بچہ کو دفنانے کا آدیش اگر دیویں تو ہم ہرگز آریہ ویدک دھرمی نہیں مان سکتے۔

مزید برآں دوسرا پرمان۔ بھسمانتم شریرم۔ یہ بھی وید بھگوان کا اتنا زبردست عالمگیر اور صاف ہے۔ کہ بچہ بھی چاہے وہ ایک دن ہی کا مر جائے۔ وہ شریر دھاری کہلانے سے ہی جلانے یوگیہ ہو گیا۔

پوجیہ مہرشی دیانند جی نے سنیاسی مہاتماؤں کو بھی اپنے عمل سے وصیت نامہ دوارہ وید کے پرمان کے انوسار جلائے جانے کا آدیش دیا ہے۔

گرام سدھارک وید تتھا آریہ رشی

آجکل گرام سدھار کی مفید چرچا سب جگہ اور تم چل رہی ہے۔ اتھرو وید کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رشیوں نے خود ماتر گرام سدھار کے لئے تحریک کی ہے۔ کہ مردہ جسم کو بیل گاڑی میں ڈال کر شمشان تک لے جا کر جلایا جائے۔ آج کل سمبندھی اور … کندھے پر لے جاتے ہیں۔

جالندھر کے پنڈت براہمن بھی آریہ جاتی کے بھاری تعریف کے قابل ہیں۔ کہ انہوں نے پنجاب، یوپی میں جہاں لکڑیاں سستی ملتی ہیں۔ مردے کو لکڑیوں میں جلانے کی ریت جاری کی۔ گجرات تتھا دکن میں جہاں اپلے (گوبر کے) نہایت سستے ملتے ہیں۔ وہاں ہندو راجاؤں تک کے مردے لکڑیوں کی بجائے اپلوں میں ہی ہمیشہ آجکل جلائے جاتے ہیں۔ اور اپلوں میں جلایا جاتا ہے … بھی از … روگ ناشک آج کل سدھ ہو گیا ہے۔

ایک بات اور پھر دیکھ سماپت۔

بجلی کی بھٹی میں نہیں جلانا چاہیئے۔

آج کل بمبئی میں بجلی کی بھٹی سرکار نے قائم کی ہے۔ جس میں مردہ جلانے پر کم از کم ایک سو روپیہ اگنی فیس وغیرہ کا اور نوکروں کے انعام کا ہو جاتا ہے۔ اس لئے گرام سدھار کی درشٹی سے یہ بھٹی گراں ہے۔

مزید برآں یجروید ادھیائے ۳۹ تتھا سنسکار ودھی دونوں کے انوسار ہم کو بھٹی میں چند منٹوں میں جلانے کی ہدایت نہیں۔ کارن کہ آچاریہ لوگ (ہندو یا براہمن) وید منتر پڑھ … پروہت مختلف انگوں پر رشتہ داروں اور مرت کے دوستوں سے گھی اور چندن آدی سامگری ڈلوا سکیں۔ اس لئے کم از کم ایک گھنٹہ تک تو یہ

نرمیدھ

ہوتا ہے گا۔ بھٹی میں جلانے سے نہایت جلدی بھاری بدبو اوپر اٹھتی ہے۔ یہ تجربہ بمبئی کا بتلاتا ہے۔ لیکن ویدک ریتی سے دھیرے دھیرے وقفہ دے دے کر آہوتیاں منتر پڑھ کر … بھاری بدبو نہیں پیدا ہوتی۔ لہذا بجلی کی بھٹی میں اگر ہم مردے کے ساتھ گھی … اکٹھی ڈال کر جلانے کی کوشش کریں۔ تو پگھلا شدہ گھی آنچ سے جلد پگھل کر نیچے بہہ جاتا ہے … لاش کے اندر اکٹھا نہیں جلتا۔ اس لئے بجلی کی بھٹی مفید نہیں۔ ویدک ریتی سے دھیرے … جلا کر گھی کا از حد مناسب استعمال جو ہوتا ہے۔ وہ بھٹی کی حالت میں نہیں ہو سکتا۔

نئی شنکائیں

(۱) سب سنسکاروں میں پرارتھنا منتر۔ سوستی واچن۔ شانتی پرکرن پہلے کر دیا جاتا ہے۔ مگر … سنسکار کے لئے سنسکار ودھی میں نہ سوستی واچن نہ شانتی پرکرن نہ ہی پرارتھنا منتر … بلکہ کچھ کا سواہا کے بعد جیسا اوم … کی باری آتی ہے۔ تو پرارتھنا منتر پڑھنا کہاں …

(۲) اگنی ادھان کے بعد اپنت ادھیم آتماجات کی پانچ گھرت کی آہوتی دینی نہیں لکھی ہوئی … اس کا سمادھان کریں۔ تاکہ تسلی ہو۔

(۳) سناتن دھرمی لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہون کنڈ کے چاروں طرف پانی ڈالنے کا کہیں بھی … نہیں ہے۔ آریہ سماجی جن منتروں سے پانی چھڑکتے ہیں۔ اُن سے پانی ڈالنے کا کوئی اظہار نہیں …

(متھرا داس پردھان آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ)

پستکالیوں کیلئے نویدن

عام پبلک کو اطلاعاً عرض ہے۔ کہ چند روز ہوئے ہم نے اخباروں میں شائع کرایا تھا۔ کہ ہم ہندی کے پستکالیوں کی ایک بڑی ڈائرکٹری بنا رہے ہیں اس کے متعلق کچھ پستکالیوں کے جواب آئے ہیں اور انہوں نے اپنا پورا پتہ اور تفصیل بھیجدی ہے لیکن ابھی بہت سی پستکالیوں کے جواب نہیں آئے اس لئے پستکالیوں … منتظموں سے پھر نویدن ہے کہ وہ اپنے اپنے پستکالیوں کا پتہ بہ تفصیل بھیجنے کی کرپا کریں۔ اس طرح کی ڈائرکٹری کی بہت ضرورت ہے۔ اگر پستکالیوں کے منتظموں سے یہ نوٹس نہ گذرے تو فقط مشہوروں سے پستکالیہ پریمیوں سے ویدن ہے کہ وہ سے ہی پتہ دیں۔ تو سیدھی خطوط … جاوے گی۔

مکھیہ ادھشٹاتا
گورو کل کانگڑی

کیا آپ کمزور ہیں؟

اگر آپ جسمانی طور پر کمزور ہیں یا کسی بیماری کی وجہ سے جسم میں کمزوری آگئی ہے۔ یا آپ کو … احتلام وغیرہ نے کمزور کر دیا ہے۔ یا آپ کے دل میں خون کی کمی ہے معدہ و جگر کمزور ہو گئے ہیں بھوک نہیں لگتی۔ کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا۔ تو آپ فوراً

تلوار مارکہ شربت فولاد ممت!!

کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ جو طاقت کی ایک بہترین دوا ہے۔ اور شربت کی شکل میں تیار کی گئی ہے۔ بچوں۔ بوڑھوں اور جوانوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ دل و دماغ جگر و معدہ … رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ کمزوری اور سستی رفع کر کے بدن میں طاقت اور چستی پیدا کرتی ہے صرف … کا استعمال آپ کی طبیعت میں جوش پیدا کر دے گا۔ اور بدن میں خون صالح پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگے گا۔ پیاس بجھانا اور بھوک بڑھانا اس کا ایک خاص کرشمہ ہے جسمانی کمزوری دور کر کے فولاد کی طرح مضبوط بنانا اس کی ایک خاص صفت ہے دنیاوی سختیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے … مردانگی۔ ہمت، استقلال اور جوش پیدا کرنا صرف اسی کا کام ہے قابل اعتماد حکیموں ڈاکٹروں اور … اور معزز ایڈیٹران اخبارات نے آزمائش کر کے نہایت تعریفی سرٹیفکیٹ دیئے ہیں۔ تھوڑے دنوں کا استعمال آپ پر روشن کر دے گا۔ کہ آیورویدک ادویات کی نظیر انگریزی ادویات میں نہیں مل … ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے خرید کر استعمال کریں نقالوں سے بچیں۔ ہمارے کارخانہ کا … اور تلوار دیکھ کر خریدیں۔ قیمت چالیس خوراک صرف ڈیڑھ روپیہ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے

بنانے والے
گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالہ لوہامنڈی …

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی بلیٹن

اردھ شتابدی کا ڈیپوٹیشن

کوہ مری ۔ راولپنڈی اور ایبٹ آباد میں

دانی آریہ سجنوں سے دل کھولکر دان دیا

اردھ شتابدی کا بڑا ڈیپوٹیشن جس میں آچاریہ رامدیو جی پردھان ۔ پنڈت بدھ دیو جی اور پنڈت گیان چند جی شامل تھے ۔ ۳۱ اگست کو کوہ مری پہنچا ۔ سبھا کی پرارتھنا پر شری سوامی وید انند تیرتھ جی مہاراج اور پنڈت مکتی رام جی اپادھیائے آچاریہ گوروکل پوٹھوہار بھی کوہ مری میں ڈیپوٹیشن میں شامل ہو گئے ۔ آپ دونوں مہانوبھاووں کی سہایتا سے کوہ مری میں ڈیپوٹیشن کو بڑی سپھلتا پراپت ہوئی جس کے لئے آپ کا دھنیہ واد کیا جاتا ہے ۔ دان کی سوچی منن پرکار ہے ۔

کوہ مری

ایک دانی سجن نے جو ابھی اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے	روپے ۲۵۰۰
سیٹھ لشنداس جی نادرن کمانڈ	۱۵۰ ″
لالہ دربادی لال جی آف میسرز نتھو مل دربادی لعل	۱۰۰ ″
مہاشہ سنسراج جی گینڈر اینڈ کمپنی	۵۰ ″
مہاشہ خوشحال چند جی مستری	۲۵ ″
پنڈت اودے رام جی ڈیکتین ڈیپارٹمنٹ	۱۰ ″
بابو بال مکند جی نادرن کمانڈ	۵۰ ″
″ موہن لال سٹیشن سٹاف آفیسر	۵۰ ″
بابو نذیر چند جی سپلائی ڈپو سٹی ٹنک	۵۰ ″
بابو روپ لال جی نادرن کمانڈ	۱۰ ″
مہاشہ دلیشراج جی الیکٹرک کمپنی	۱۰ ″
بابو بڈھا مل جی نادرن کمانڈ	۱۵ ″
بابو شیام بہاری لال جی ناردرن کمانڈ	۱۰ ″
بابو رام چندر جی سپلائی ڈپو سٹی بنک	۱۰ ″
بابو رام فضل جی ایم ۔ ای ۔ ایس	۵ ″
لالہ منگت رام جی دوکاندار	۱۰ ″
لالہ سیوا رام جی ویکنیش ڈیپارٹمنٹ	۳۰ ″
شری منوہر لال جی ناردرن کمانڈ	۱۰ ″
بابو کاہن چند جی اکونٹنٹ الائیڈ بنک	۲۵ ″
مہاشہ منشی رام جی سٹی آفس	۵ ″
شری جیون مل جی گولڈ سمتھ	۵ ″
شری پی ۔ سی ملہوترہ ایجنٹ امپیریل بنک	۲۱ ″

راولپنڈی

۳ ستمبر کو یہ ڈیپوٹیشن راولپنڈی شہر پہنچا یہاں لالہ سیتا رام جی آف میسرز کرپا رام برادرس پہلے ہی آریہ سماج راولپنڈی شہر تھا ۔ مہاشہ رام لال جی آف ملٹری اکونٹس ڈیپوٹیشن کے ساتھ شامل ہو گئے ۔ آپ سجنوں کی سہایتا سے منن پرکار دان پراپت ہوا ۔

ایک آریہ سجن نے جو ابھی اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے ۔ ایک ہزار نقد بڑی شردھا اور پریم سے ارپن کیا	روپے ۱۰۰۰
مہاشہ رام لال جی آف ملٹری اکونٹس آپ نے اس یگیہ میں بڑی شردھا سے پانچسو روپیہ کی آہوتی ڈالنا سویکار کیا	۵۰۰ ″
شری ایس ۔ این ۔ ایس موہن نے ایک سو ایک روپیہ کا سنکلپ کیا	۱۰۱ ″
لالہ جگن ناتھ جی بھاٹیہ میر جنٹ	۲۵ ″

ایبٹ آباد

اس کے بعد یہ ڈیپوٹیشن ایک مشہور آریہ دانی ویر جو آج کل بغرض تفریح ایبٹ آباد میں براجمان تھے ۔ ان سے شتابدی کے پروگرام کے سمبندھ میں صلاح مشورہ کرنے کے لئے ڈیپوٹیشن ۵ ستمبر کو وہاں پہنچ گیا ۔ آپ نے ساری سکیم سننے کے بعد ، وید بھاشیہ کے لئے ایک خاصی رقم ماہواری سہایتا کے روپ میں دینے کا وچن دیا ۔ علاوہ ازیں شری رائے بہادر لالہ ایشور داس ساہنی نے مبلغ ایکسو روپیہ وید بھاشیہ کے لئے نقد ارپن کئے ۔ ۱۰۰ روپے

اس کے علاوہ ڈیپوٹیشن کے علاوہ جو دھن کی سہایتا پراپت ہوئی ہے ۔ ان کا ورنن نیچے دیا جاتا ہے :-

(۱) پنڈت تیرتھ رام جی نے اب تک ۲۲۵ روپے ویشوانز یگیہ کے دا کرنے سبھا کے کاریالیہ میں بھیجے ہیں ۔

(۲) پنڈت منسا رام جی نے ۵۰ روپے گت سپتاہ میں اردھ شتابدی کے لئے اکٹھے کئے ہیں ۔

(۳) پنڈت چیدر بھان جی شری گنگا نگر سے ۱۰۰ روپے اردھ شتابدی کے لئے جمع کر کے لائے ۔

(۴) مہاشہ ٹھاکر شرما جی نے اب تک ۸۵ روپے اردھ شتابدی میں جمع کروائے ہیں ۔

(۵) مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر "آریہ سانتر" پچھلے دنوں فیروز پور کی طرف گئے تھے ۔ فیروز پور کوٹ کپورہ وغیرہ ستھانوں سے ۸۰ روپے اردھ شتابدی کے لئے لے آئے ۔

اور اپدیشکوں نے بھی اسی پرکار دھن بھیجا ہے

ویشوانز یگیہ کی دھوم

شری رام نرائن جی ہیڈ ڈی ۔ اے ۔ وی ہائی سکول منٹگمری تھا منتری اردھ شتابدی کمیٹی منٹگمری اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ وہاں ویشوانز یگیہ بڑی دھوم دھام سے ہو رہے ہیں تفصیل ذیل میں ہے ۔

(۱)	مہاشہ کانو رام جی	۴ ـــ ۴ ـــ ۰ روپے
(۲)	″ نند لال جی	۲ ـــ ۴ ـــ ۰ ″
(۳)	″ لال چند جی ہیڈ ماسٹر	۵ ـــ ۸ ـــ ۰ ″
(۴)	شری رام نرائن جی	۵ ـــ ۰ ـــ ۰ ″
(۵)	چودھری لال چند جی	۲ ـــ ۱۲ ـــ ۰ ″
(۶)	دیوان وودیا دھر جی	۳ ـــ ۰ ـــ ۰ ″
(۷)	مہاشہ گیان چند جی	۳ ـــ ۰ ـــ ۰ ″
	میزان	۲۳ ـــ ۱۲ ـــ ۰ ″

گورودت بھون آریہ سماج آج کل بڑی دھوم دھام سے ویشوانز یگیہ ہو رہے ہیں ۔ یگیوں پر کافی اکساہ جنک حاضری ہو جاتی ہے ان کا اتساہ بڑا پرشنسیہ ہے ۔ اس کے لئے پنڈت جگن ناتھ جی ۔ مہاشہ منشی رام جی اور لالہ موہن لال

قائم شدہ ۱۸۸۲ء قائم شدہ ۱۸۸۲ء

ویشوانز یگیوں کیلئے

شاستروکت اور اتم ہون سامگری ۶/ ۸/ ۱۲/ عہ رعہ فی سیر منگائیں ۔ تھوک مال کے خریداروں کو خاص رعائت دی جاتی ہے ۔ (نوٹ) گوروکل فارمیسی کی دوائیاں ہمارے ہاں سے ملتی ہیں ۔

پتہ

سیتا رام آریہ اینڈ سنز دھوپ سامگری والے لاہور

دھنیاد کے پاتر ہیں۔
منتری مہاشے سوچنا دیتے ہیں کہ اس سماج کی طرف ۳۰۰ روپے ۱۲ ار اکٹھے ہو گئے ہیں

شری آسانند جی آریہ منتری آریہ سماج [illegible] منڈی ضلع ملتان اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہاں بھی ویدک وانر یگیہ خوب دھوم سے ہوتے ہیں وہاں کئی پریواروں میں یہ یگیہ ہو چکا ہے۔ اس کا ورنن ذیل میں ہے:-

مہاشہ خوشی رام جی	۰ — ۰ — ۱ روپیہ
” آسانند ”	۰ — ۰ — ۱ ”
ڈاکٹر اندرجیت جی	۰ — ۸ — ۲ ”
مہاشہ ستیہ پال جی	۰ — ۸ — ۱ ”
حکیم ٹوپن داس جی	۰ — ۰ — ۱ ”
ماسٹر خوشی رام جی	۰ — ۸ — ۱ ”
مہاشہ گورمکھ داس جی	۰ — ۰ — ۲ ”
” جناداس جی	۰ — ۰ — ۱ ”
” بھیجو لال جی	۰ — ۰ — ۱ ”
” ہر گوبند جی	۰ — ۰ — ۲ ”
ماسٹر گردھاری لال جی	۰ — ۸ — ۱ ”
میزان	۱۶ ”

بردوار سے۔ شری ستیہ پال جی منتری آریہ سماج قرول باغ دہلی تحریر فرماتے ہیں کہ وہاں کی آریہ سماج نے ورشوانر یگیہ کرنے کے لئے نشچے کیا ہے۔ اور وہاں یگیہ ہونے شروع بھی ہو گئے ہیں۔ ابھی تک صرف ۲ ستمبر کی ہی رپورٹ پہنچی ہے۔ اس تاریخ کو شری پنڈت شتردگھن نے بابو رام رچھپال جی پردھان کے گھر یگیہ کر دیا۔ اور تین روپے بھر پراپت ہوئے۔

شری ورگا دت جی اپ منتری آریہ سماج گوردت ضلع گوردا سپور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہاں یگیہ ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور خوب دھوم دھام سے ہو رہے ہیں۔

شری پنڈت چندن چند جی سدھانت بھوشن تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مہیندر گڑھ ضلع نارنول ریاست پٹیالہ میں انہوں نے ویشوانر یگیوں کے لئے خوب اندولن کیا اور وہاں کے لوگوں نے خوب اتساہ دکھایا۔ وہاں سے ۲۶ روپے ۴ بھر دان پراپت ہوا۔ اور امید کو آشا ہے کہ ۳۴ روپے اور بھی دان مل جاویں گے۔

پنڈت بال مکند جی نے پیروشاہ ضلع گجرات میں ویشوانر یگیوں کی دھوم مچا دی۔ اور ۹ روپے اردھ شتابدی ندھی کے لئے اکٹھا کر دیا۔ روپڑ سے ۳۲ روپے ۱۲ یگیوں دوارہ پراپت ہو چکے ہیں۔ شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ میں ویشوانر یگیہ خوب دھوم سے ہوئے۔ اور ۲۵ روپے پراپت ہو چکے ہیں۔ کانہ میں شری سوامی دھیرانند جی و شری متھرا پرشاد جی ۵ اور ۶ ستمبر کو مہاشے کے [illegible] یگیوں دوارا ۲۷ روپے پراپت ہوئے۔ نیوڈ ریاست پٹیالہ سے ۴۰ روپے ۱۴ یگیوں دوارا پراپت

ہو چکے ہیں۔ شری بھگت رام جی پرچارک تحریر فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے نالاگڑھ میں یگیہ کراتے اور ۱۴ روپے ۷ بھر دان میں پراپت کئے۔ اسی طرح آریہ سماج ظفر وال اور جموں سے سوچنا پراپت ہوئی ہے۔ کہ وہاں بھی ویشوانر یگیہ ہونے آرمبھ ہو گئے ہیں

تن اور من سے سہایتا

بہت سے ایسے سجن ہیں جنہوں نے بڑی پریتی سے اردھ شتابدی کے کاریہ کو کرنا سویکار کر لیا ہے۔ یہ ان کی سچی شردھا کا پرمان ہے۔ بغیر شردھا کے کوئی کاریہ پورا نہیں ہو سکتا۔ شردھا کی مہما شاستر کاروں نے بہت لکھی ہے جن لوگوں

گورکھانوں میں اردھ شتابدی کا کام بھی آرمبھ کر دیا ہے۔

شری ماسٹر ہردیال جی ادھشٹاتا "آریہ مسافر" نے ۱۵ اکتوبر سے اردھ شتابدی کے لئے سیوا کا کاریہ کرنا سویکار کر لیا ہے۔ اسی طرح مہاشہ سنت رام جی بھجن اپدیشک کا سیوا سمے اردھ شتابدی کا کاریہ کرنا سویکار کر لیا ہے۔ ان کے علاوہ شری سوامی برہمانند جی مہاودیالیہ گوروکل جھجر نے اردھ شتابدی کے لئے اپنی سیواؤں کو سمرپت کر دیا ہے۔ اسی بھانتی شری پروفیسر گوپال جی بی۔ اے مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل اندرپرستھ نے ۶ اکتوبر سے ۲۵ اکتوبر تک اپنی خدمات اردھ

گولڈن جوبلی کی آرتھک سہایتا
اس وقت تک ۴۶ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے

لاہور۔ ۱۰ ستمبر۔ پچھلے سپتاہ میں آریہ جنتا کی سیوا میں جمع شدہ ۴۱ ہزار روپیہ کی تفصیل دی جا چکی ہے۔ اس کے بعد جو ڈیپوٹیشن کوہ مری کے اتسو پر گیا تھا۔ اس کے ذریعہ پانچ ہزار روپیہ کے وعدے اور نقد موصول ہوا ہے۔ اس پرکار اب تک یہ رقم ۴۶ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ آریہ سماجوں تتھا اپدیشکوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ وہ پرتی سپتاہ اپنے کاریہ کی رپورٹ بھیجتے رہیں۔ کہ انہوں نے پچھلے ہفتہ کتنا دھن اکتر کیا ہے۔ تاکہ پرتی سپتاہ جو دھن جمع ہو۔ وہ آریہ جنتا کے سامنے لایا جائے اب تک جہاں جہاں ڈیپوٹیشن گیا ہے۔ پوری کامیابی ہوئی ہے۔ امید ہے آریہ بھائی اسی پرکار اس ڈیپوٹیشن کا سواگت کرتے رہیں گے۔ اور دل کھول کر دان دینے کی کرپا کریں گے۔

اس کے علاوہ اور بہت سے آریہ سجنوں سے بھی ڈیپوٹیشن بنا کر دھن اکتر کرنے کی پرارتھنا کی ہے۔ آشا ہے کہ چند دنوں تک اور ڈیپوٹیشن بن جاویں گے۔ اور یہ کاریہ زیادہ تیزی سے جاری ہو جاوے گا۔

(اردھ شتابدی پرکاشن گورودت بھون لاہور)

نے اپنے سمیہ کو اس دھرم کاریہ کے لئے ارپن کر دیا ہے۔ وہ دھنیہ واد کے پاتر ہیں۔ اور وہ اس لئے بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے دوسروں کے سامنے سچے روپ میں آدرش رکھ دیا ہے۔ آشا ہے۔ دوسرے سجن بھی اس دھرم کاریہ کے لئے مندرجہ ذیل سجنوں کا اداہرن اپنے سامنے رکھ کر جلد از جلد سنسار کو بتلا دیں گے۔ کہ آریہ سماج پنجاب کس دھوم دھام سے کام کر رہا ہے۔ اور ویدک دھرم کے لئے لوگ کتنی سیوائیں کر رہے ہیں مہاشہ بھیکم سنگھ جی پردھان آریہ سماج جب گڑھ نے بھی بھگت [illegible] جی کے ساتھ ضلع

شتابدی کو دی ہیں۔ اسی پرکار منشی گوپال سنگھ جی گتھاہ و کلاسی آج کل دولت نگر آریہ سماج کے دھرتا کرتا ہیں۔ انہوں نے اپنی خدمات اردھ شتابدی کو دینے کے لئے لکھا ہے۔ سبھا نے ضلع میں پنڈت بال مکند جی بھی ساتھ کاریہ کریں گے۔ ہم ضلع گجرات کی آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ اردھ شتابدی کاریہ کے لئے پورا پورا سہیوگ دیں۔ پنڈت بھگت رام جی بڑے پریمی سجن ہیں آپ پانی ضلع کرنال کے واسی ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی خدمات اردھ شتابدی کے لئے دے دی ہیں۔ آپ ڈاکٹر [illegible] چند جی کے ساتھ مل کر کاریہ کریں گے

ضلع کرنال کی سمپورن آریہ سماجوں [illegible] ہے۔ کہ وہ دینے ہاں یگیہ کرنے کے [illegible] لعل چند جی کباڑی بازار انبالہ چھاؤنی [illegible] دکتا بت کریں۔

شری سوامی ویدانند جی تیرتھ نے بڑی [illegible] اردھ شتابدی کا کاریہ کرنا منظور کر لیا [illegible] کے ساتھ مہاشہ سنت رام جی بھجن اپدیشک کو لگا دیا ہے۔ یہ ڈیپوٹیشن۔ لینا [illegible] کیمبل پور۔ کوہاٹ بنوں میں جاوے گا۔ شری بھگتی رام جی سے بھی پرارتھنا ہے کہ وہ بھی [illegible] دیکھ اردھ شتابدی میں اپنی آہوتی ڈالنے کی کرپا [illegible]

والنٹیر

جن جن لوگوں نے تن سے اپنی سیوائیں [illegible] لئے وچن دیا ہے ان کی لسٹ دی جاتی [illegible] جس سے ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں [illegible] اتساہ سے لوگ اردھ شتابدی ہو [illegible] بنانے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اور وہ [illegible] اداکرنے کے ساتھ دوسرے بھائیوں [illegible] کو رہے ہیں۔ کہ وہ بھی جس طرح ہو سکے۔ اس [illegible] کو سپھل بنانے کا یتن کریں۔ تن کی سیوا [illegible] ایک مہتو رکھتی ہے۔ بغیر سیوکوں کے کوئی [illegible] سدھ نہیں ہو سکتی۔ سویم سیوکوں کو ہمیشہ رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ تن کی سیوا سے [illegible] کا پالن کر رہے ہیں بغیر کھشاتر دھرم کے [illegible] دھرم بھی پورن نہیں ہو سکتے۔ اس لئے [illegible] کہ مندرجہ ذیل سویم سیوکوں کی مثال کو [illegible] دوسرے نوجوان بھی اپنا اپنا نام جلدی [illegible] لکھنے کے لئے بھیج کر اپنا کرتویہ پالن کریں گے۔

پیرشاہ آریہ سماج کی طرف سے مندرجہ [illegible] سجنوں کا نام والنٹیر کے روپ میں سیوا کے لئے اردھ شتابدی کے دفتر میں سوچنا [illegible] ہیں:-

(۱) شری روشن لال جی۔
(۲) شری میلا رام جی۔
(۳) شری بشمبر داس جی۔

آریہ ویر دل راولپنڈی سے اردھ [illegible] کاریالیہ میں چٹھی موصول ہوئی ہے کہ [illegible] آریہ ویر اردھ شتابدی کے لئے [illegible] لئے بہت جلد اتساہ ہو رہے ہیں [illegible] بہت کافی عرصہ سے آریہ ویر دل قائم ہے۔ [illegible] دل نے نشچے کیا ہے۔ کہ وہ اپنے [illegible] بھیجے گا۔

ملتان سماج نے بھی بڑے اتساہ [illegible] ہے۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ انہوں [illegible] سویم سیوک دینے کا نشچے کر لیا ہے۔

آریہ سماجیں غلط فہمی [illegible]

آریہ سماجوں کے پتروں دوارا دگیات ہوا [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنجاب کی بہت سی آریہ سماجیں ویشو اہر یگیہ کر رہی ہیں۔ لیکن ابھی تک بہت سی سماجوں نے اردھ شتابدی ندھی سمبندھی رسیدی نوٹ نہیں منگوائے ہیں۔ آریہ سماجوں کو پتہ ہونا چاہیئے۔ کہ اردھ شتابدی کاریالیہ کی طرف سے یکصد روپیہ۔ پچاس روپیہ۔ پچیس روپیہ۔ دس روپیہ۔ پانچ روپیہ۔ اور ایک روپیہ کے نوٹ ۵۱ ہزار کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں۔ اور یہ رسیدی نوٹ اردھ شتابدی ندھی کے لئے جو بھی دان پراپت ہوتا ہے اُس کے استعمال میں لانے کے لئے ہیں۔

ویشو اہر یگیہ یا اور کسی پرکار کا بھی دان پراپت ہو۔ جو اردھ شتابدی کے لئے اکٹھا کیا جاتا ہے اس کے لئے یہ رسیدی نوٹ سبھا کی یادگار ہیں۔ دانی سجنوں کے ارپن کرنے چاہئیں۔ جن جن سجنوں نے ویشو اہر یگیہ کرائے ہیں۔ ان سب کو یہ سندر سبھا کی یادگار روپ میں رسیدی نوٹ اوشیہ ملنے چاہئیں۔ اور ایسا معلوم دیتا ہے کہ آریہ سماجیں غلط فہمی میں ہیں۔ کہ یہ رسیدی نوٹ ویشو اہر یگیہ کے علاوہ دان اکٹھا کرنے کے لئے ہیں۔ لیکن دراصل یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ یگیوں کی دکھشنا اور دوسرے سب پرکار کے دان جو اردھ شتابدی ندھی کے لئے پراپت ہوتے ہیں۔ ان سب کے لئے یہ نہایت سندر چھپوائے گئے رسیدی نوٹ ہیں:

اردھ شتابدی پرکاشن
گورودت بھون لاہور

آریہ یووک سماج کراچی:۔

آریہ یووک سماج کراچی شری سوامی نتیشورانند جی مہاراج کی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے شری سوامی جی ایک اوچیہ کوٹی کے ودوان اور اور پراسدھ سنیاسیوں میں سے تھے۔ آریہ سماج میں شری سوامی جی کی مرتیو سے ایک انمول رتن کا ستھان خالی ہو گیا ہے۔ جس کی پورتی کٹھن ہے ۔

لاہور اکبری منڈی میں

آریہ سماج کی ستھاپنا

سب آریہ بھائیوں کو یہ جان کر خوشی ہوگی۔ کہ مورخہ ۲۱ اگست ۳۵ء بروز بدھ کرشن جنم اشٹمی کو بوقت ۴ بجے شام لاہور اکبری منڈی میں آریہ سماج کی ستھاپنا ہو گئی ہے۔ یہ شبھ کاریہ پنڈت جگن ناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے پریشرم کا پھل ہے۔ اس اوسر پر آریہ سماج وچھووالی و گورودت بھون کے ادھیکاری اور انترنگ سبھا کے سدسیہ شامل ہوئے۔ شری پنڈت مہاکر دت جی شرما وید مالک امرت دھارا (لاہور) و مہاشہ گورودت جی رام گلی (لاہور) اور سماجوں کے ادھیکاری بھی پدھارے ہوئے تھے۔ کاروائی کے آرمبھ میں مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے پرارتھنا کرائی۔ اور شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور ایڈیٹر آریہ لاہور نے آریہ سماج کے پوتر ادیش اور آریہ سماج کی ستھاپنا سار گربھت اپدیش دیا۔ پھر ہون یگیہ کے پشچات پنڈت جگن ناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے آریہ سماج اکبری منڈی لاہور کی ستھاپنا کی گھوشنا کی۔ آریہ سماج ۱۴ ممبر درج ہوئے۔ اور مندرجہ ذیل چناؤ ہوا:۔

پردھان:۔ لالہ داس مل جی حلوائی اکبری منڈی

منتری:۔ لالہ نا تھامل جی اکبری منڈی لاہور

اُپ منتری لالہ کستوری لال جی۔

خزانچی:۔ لالہ داس مل جی۔ آڑھتی

پرتشٹھت سبھاسد لالہ امر ناتھ رام جی۔

نیز یہ بھی نشچہ ہوا۔ کہ آریہ سماج کا ست سنگ ہر ہفتہ بروز سنیچر بوقت شام کے ۶ بجے اکبری منڈی دھرم شالہ پنجاب شاہ میں ہوا کرے۔ اکبری منڈی کے آریہ بھائیوں کی یہ ہمت دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ آشا ہے۔ کہ دھرم کے جگیاسو بھائی اپنی ہمت سے اس پودے کو ہرا بھرا رکھنے میں اپنی کوششوں میں کمی نہیں آنے دیں گے۔ دوسری سماجوں کے اپستھت ممبروں نے بھی پورن سہوگ دینے کا آشواسن دیا۔ جلسہ کا کاروائی دھرم شالہ پنجاب شاہ واقع اکبری منڈی لاہور میں ہوئی۔

پردھان آریہ سماج وچھووالی لاہور۔ لالہ لوئن داس جی خزانچی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔ سردار مہر سنگھ جی خزانچی آریہ سماج وچھووالی لاہور لالہ گندھرب سین جی و لالہ لال چند جی و مہاشہ برج موہن جی اپ منتریان آریہ سماج وچھووالی لاہور۔ لالہ نند لال جی اُپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔ لالہ سوہن لال جی اُپ پردھان آریہ سماج گورودت بھون لاہور۔ پنڈت منشی رام جی منتری آریہ سماج گورودت بھون لاہور۔ مہاشہ جگل کشور جی اکاؤنٹنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور اور خزانچی آریہ سماج گورودت بھون لاہور بھی اپنی آریہ سماجوں کی طرف سے اس یگیہ میں بھاگ لینے کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ نیز دیوان نریندر ناتھ جی ممبر اسمبلی پردھان آریہ سماج شاہدرہ۔ مہاشہ چونی لال جی منتری آریہ سماج گوال منڈی

اور منتظمان دھرم شالہ نے بڑی خوشی سے آریہ سماج کے ست سنگ لگانے کے لئے یہ مکان دے دیا۔ جس کے لئے ان کا بڑا دھنیہ واد ہے۔

داس مل حلوائی پردھان (ڈاکٹر) دھرم رام پردھان لاہور آریہ سماج اکبری منڈی گوالمنڈی وید پرچارنی سبھا لاہور

۲۲ اگست ۳۵ء

آریہ سماج کراچی:۔

آریہ سماج کراچی کی یہ اپستھت جنتا شری سوامی نتیشورانند جی مہاراج کی مرتیو پر ہاردک دکھ پرگٹ کرتی ہے۔ اور ان کی آریہ سماج سمبندھی سیواؤں کا سمّان کرتی ہے۔ اور پرماتما سے ان کی آتما کی شانتی کے لئے پرارتھنا کرتی ہے۔ ساتھ ہی یہ نشچہ کرتی ہے۔ کہ اُکت پرستاو کی نقل اخبارات اور آریہ پرتی ندھی سبھا بہار کو بھیجی جاوے۔

(منتری آریہ سماج)

گورو کل کانگڑی:۔

یہ کل واسیوں کی یہ کل سبھا پنڈت ویدپرکاش جی سناتک گورو کل کانگڑی کے اکسمک مے دیہانت پر ہاردک دکھ پرکاشت کرتی ہے۔ اور پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ جگت پتا آتما کو شانتی پراپت ہو۔ ساتھ ہی یہ سبھا پنڈت وید پرکاش جی کے سمبندھیوں کے ساتھ ساہانبھوتی پرگٹ کرتی ہے۔

(ستیہ ورت مکھیا دھشٹاتا)

آریہ سماج لدھیانہ:۔

پوجیہ شری سوامی نتیشورانند جی کی مرتیو پر یہ سماج ادھک شوک پرگٹ کرتی ہے سوامی جی کی مرتیو سے سماج کو بھاری نقصان ہوا ہے پرماتما ان کی اوچیہ آتما کو سدگتی پردان کرے

(شانتی سروپ اُپ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی تیلی پاڑہ کے آریہ اور ہندو بھائیوں سے انورودھ کرتا ہے کہ وہ اس سے آپس کے بھید بھاؤ کو مٹاتے ہوئے ایک

اردھ شتابدی اور وشو اہر یگیوں کیلئے دان

سبھا کی طرف سے مندرجہ بالا دھن اکٹھا کرنے کے لئے چار آنہ ایک روپیہ۔ پانچ روپیہ۔ دس روپیہ۔ ۲۵ روپیے۔ پچاس روپیے اور یکصد روپے کے نوٹ چھپوائے گئے ہیں۔ آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مندرجہ بالا دان کے لئے ان رسیدی نوٹوں کو استعمال کریں۔

جو آریہ بھائی اپنی سیوا اردھ شتابدی کے سمبندھ میں دھن اکٹھا کرنے کے لئے دینا چاہیں۔ وہ بھی دفتر کو لکھ کر اُپروکت رسیدی نوٹ منگوالیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

اردھ شتابدی کاریالیہ گورودت بھون لاہور

دنیا بھر کے تمام مت متانتروں کو شاستر ارتھ کے لئے

کھلا چیلنج

کہ کسی بھی مضمون پر تحریری شاستر ارتھ کر لیں ثابت کیا جاوے گا کہ صرف ویدک دھرم ہی خدائی دھرم ہے جو عالمگیر اور شروع سے ہے باقی سب مت متانتر قابل کھنڈن ہیں اس دعوٰی کی تائید میں

رسالہ "کھنڈن"۔ لاہور

کے صفحات ملاحظہ فرماویں اس کے ہر ایک نمبر میں مخالف پہلوؤں کے دلیلوں پر مانوں اور شاستروں سے پر مضامین ہوا کریں گے ایک ایک نمبر بیش قیمت اور سنبھال کر رکھنے کی چیز ہوگی۔ اس کا باقاعدہ مطالعہ آپ کو بڑے سے بڑے شاستر ارتھ کرنے کے قابل بنا دیگا۔ چندہ سالانہ دو روپے نمونہ مفت۔ پیشگی چندہ بھیجنے والے کو پنڈت ... جی کی ۳ تصانیف مفت خط و کتابت بنام منیجر "کھنڈن" گورودت بھون لاہور (نوٹ) پہلا نمبر ... ہو چکا ہے۔ فوراً نام رجسٹر کروالیں۔

اعلیٰ زندگی۔ درازیٔ عمر اور لطف خانگی کو سچے معنوں میں حاصل کرنے کیلئے

سکھ سمپن جیون

نامی کتاب کا غور سے مطالعہ کریں پبلک کی اس قسم کی ضرورت کو دیکھ کر مصنف نے اپنے ۱۵ سالہ تجربہ کی بنا پر اور کئی مستند کتابوں کا نچوڑ اس کتاب میں بھر دیا ہے دو سو صفحات کی کتاب صرف دس آنہ میں

مصنف کا پتہ:۔

کویراج پنڈت وید برت امرت فارمیسی ڈیرہ غازیخاں

ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء میں آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے اور اُن کا پروگرام

مقام	تاریخ	اپدیشک
پنڈ دادن خاں ریلوے اسٹیشن سرہند	۱۳-۱۴-۱۵ ستمبر	پنڈت بلیشور دیو جی۔ مہاشہ کیسر چند جی پنڈت ماتھر شرما جی۔ پنڈت چندر بھانو جی۔
منصوری	۱۳-۱۴-۱۵ ستمبر	پنڈت ستیہ پال جی سناتک گوروکل کانگڑی۔ مہاشہ بھگت رام جی۔
شملہ	۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷ ستمبر	پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت چوپتی جی۔ پنڈت ستیہ برت جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ شریمتی چندر پربھا دیوی مہاشہ دلیسراج جی۔ مہاشہ آتم دیو جی۔ مہاشہ بہاری لال جی
سون	۱۶-۱۷-۱۸-۱۹ ستمبر	پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت ستیہ برت جی۔ مہاشہ آتم دیو جی۔ مہاشہ دلیسراج جی۔
کسولی	۲۰-۲۱-۲۲ ستمبر	شریمتی چندر پربھا دیوی جی۔ پنڈت ستیہ برت جی پنڈت نتیہ نند جی پروہت شملہ۔ مہاشہ دلیسراج جی مہاشہ آتم دیو جی!
قلعہ سوبھا سنگھ	۲۰-۲۱-۲۲ ستمبر	پنڈت منسا رام جی۔ لالہ چرنداس جی وکیل۔ پنڈت تیرتھ رام جی۔ سوامی رودرانند جی۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی۔ مہاشہ کیسر چند جی۔
شورکوٹ	۲۰-۲۱-۲۲ ستمبر	پنڈت برت پال جی۔ پنڈت رام سروپ جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت بھیم سین جی منتری۔ لالہ گووانند مل جی۔ مہاشہ بہاری لال جی۔ مہاشہ مہرچند جی۔
پانی پت	۲۰-۲۱-۲۲ ستمبر	پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ مہاشہ نہال سنگھ جی۔ مہاشہ بھگت رام جی۔
ڈسکہ	۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ ستمبر	پنڈت وشوناتھ جی ایم۔اے۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر "آریہ مسافر"، پنڈت دلیپ جی۔ مہاشہ بھدرپال جی۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی مہاشہ دیش راج جی
پتوکی	۲۰-۲۱-۲۲ ستمبر	پنڈت ہردیال جی۔ پنڈت چند بھانو جی۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر۔ سوامی دھیرانند جی مہاراج مہاشہ بھدرپال جی۔ مہاشہ بالمکند جی۔
شاہ آباد	۲۳-۲۴-۲۵ ستمبر	پنڈت ستیہ پال جی۔ پنڈت بلیشور دیو جی۔ پنڈت سوم دیو جی۔ پنڈت رام دت جی۔ مہاشہ بھگت رام جی مہاشہ امر سنگھ جی۔
گھمان نزد قلعہ سوبھا سنگھ	۲۳-۲۴-۲۵ ستمبر	پنڈت منسا رام جی۔ پنڈت تیرتھ رام جی مہاشہ شمشیر سنگھ جی۔ مہاشہ کیسر چند جی۔
کوٹ مولا چند (ضلع جھنگ)	۲۴-۲۵-۲۶ ستمبر	پنڈت برت پال جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ مہاشہ بہاری لعل جی۔ مہاشہ مہرچند جی۔
سرگودھا	۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ ستمبر	سوامی سوتنترانند جی۔ پنڈت بدھ دیو جی پنڈت پریہ برت جی۔ پنڈت دیو شرما جی۔ سوامی ویدانند جی مہاشہ بہاری لال جی۔ مہاشہ دلیسراج جی۔ مہاشہ اودے سنگھ جی۔
جھنگ شہر	۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ ستمبر	پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی پنڈت برت پال جی۔ پنڈت بھیم سین جی۔ مہاشہ گوردتہ رام جی سوامی یوگانند جی۔ مہاشہ سارنگ رام جی۔ مہاشہ مہرچند جی۔
موگا ستائی	۲۷-۲۸-۲۹ ستمبر	پنڈت بلیشور دیو جی۔ پنڈت ستیہ پال جی۔ پنڈت نتیہ نند جی پروہت۔ سوامی برہمانند جی۔ مہاشہ بھگت رام جی۔ مہاشہ آتم دیو جی
راہوں	۲۷-۲۸-۲۹ ستمبر	پنڈت لیکھ راج جی۔ پنڈت دلیپ جی۔ مہاشہ راجندر کوشل کمار پرنسپل۔ لالہ ہردیال جی بی۔اے۔ مہاشہ نہال سنگھ جی۔ مہاشہ مکند رام جی۔
گکھڑ	۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ ستمبر	پنڈت رام سروپ پراشری۔ پنڈت چندر سیو دھرم دت جی۔ مہاشہ امر ناتھ جی مہاشہ تیرتھ چند
یوگ سماج مجیٹھہ	۲۷-۲۸-۲۹ ستمبر	پنڈت ایشور چندر جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی۔ پنڈت ہردیال جی۔ مہاشہ سارنگ رام جی۔ مہاشہ بالمکند
کبیر والا	۲۷-۲۸-۲۹ ستمبر	پنڈت منسا رام جی۔ سوامی رودرانند جی مہاراج پنڈت رام سروپ جی۔ مہاشہ کیسر چند مہرچند جی۔

آریہ سماج ظفروال:-
یہ جلسہ شری سوامی نیتیشورانند جی کی مرتیو پر ہاردک شوک پرکٹ کرتا ہے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ شری سوامی جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ (منتری)

آریہ سماج ظفروال شری بیت پنا لال جی پردھان آریہ سماج تیلنی پاڑہ (کلکتہ) کے مسلمان آتتائیوں کے ہاتھوں قتل کئے جانے تتھا ان کی دھرم پتنی کا ہاتھ کاٹنے پر اتی شوک و دکھ پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے دکھی پریوار کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ بچھڑے بھائی کی آتما کو شانتی پراپت ہو۔ اور ان کی دھرم پتنی کو صحت نصیب ہو۔

اگرودھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی:-
آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی شری سوامی نیتیشورانند جی کی مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ سوامی جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور آریہ سماج کو ان کی مرتیو سے جو ہانی ہوئی ہے۔ اس کی پورتی کے لئے یوگیہ آریہ بھائیوں میں سے کسی کے ہردے میں یہ پریم اور اتساہ اتپن کریں۔ کہ وہ سماج کی سیوا میں پورا پورا یتن کر کے اس کمی کو محسوس نہ ہونے دیں۔ (کیشو رام منتری)

۳۹۸

ہیضہ اچانک آتا ہے

اور بعض اوقات طبی امداد حاصل کرنے کا موقع نہیں دیتا لہٰذا

"اَمرت دَھارا" (رجسٹرڈ)

کی ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس جیب میں رکھئے۔ جو کہ مصیبت کے وقت آپ کی یا آپ کے لواحقین کی بہترین اور فوری امداد ثابت ہو گی!

اَمرت دھارا قریباً تمام وبائی امراض کے لئے بہترین حفظ ماتقدم اور صحت بخش دوا ہے۔

اس موسم میں معدہ کی عام امراض اور خانگی تکالیف کی ایک ہی دوا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی ۔ آنہ

احتیاط نقلوں سے بچو! کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر وہ تشخیص کر بیمار کو ...۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:۔ "اَمرت دھارا" ۔ لاہور

المشتہر: مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوسماجی ایڈیٹر صاحب کی لن ترانیاں

نمبر ۲ — (از رائیصاحب لال جھانگی جی ——— لاہور) — نمبر ۲

یا تو مجبوراً دیوسماجیوں کو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ عدم سے کوئی چیز ہستی میں آسکتی ہے۔ جسے سائنس نہیں مانتی۔ یا یہ کہ آسمان سے کوئی فرشتہ اترا ہوگا۔ اور ان کے اندر پیدا پریورتن لایا ہوگا۔ کیونکہ بغیر موروثی اور نواحی حالات کے کوئی پریورتن نہیں آسکتا اب یہ دیوسماجی ایڈیٹر صاحب کے ذمے ہے۔ کہ وہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی قبول کرتے ہیں۔

ہمارے دیوسماجی ایڈیٹر اور دیوسماج وکاس آلیہ کے پرنسل صاحب کے اور سب مذاہب کے مذمت کے بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس کے معبود کے گورو بھی اندھکار گرست پاپی اور متعصب تھے۔ اور پروفیسر ڈرمنڈ اور دوسرے انگریز مصنفوں کی کتابوں مثلاً کیرکٹر وغیرہ جن کی ان کے معبود اپنے لیکچروں میں تعریف کر گئے ہیں ان کی وہ سب تعریف مستعار تھی۔ اور "ریشنلسٹ پریس ایسوسی ایشن" کی کتاب سے جو انہوں نے لابھ اٹھایا تھا۔ اور ان کی بناء پر اپنے دیوشاستر میں بہت کچھ لکھا ہے۔ جیسے میں ثابت کرسکتا ہوں وہ سب اندھکار گرست بنانے کا موجب ہیں اور ان سے لابھ اٹھا کر اور دیوشاستر کی رچنا کرکے آپ کے معبود گرہمت بنے ہیں اور آپ سب میں اندھکار ہی اندھکار پھیلایا ہے۔

آگے چلکر دیوسماجی ایڈیٹر صاحب دیوسماج میں حیرت انگیز اعلےٰ تبدیلیوں اور اعلےٰ کراماتوں کے متعلق یہ ڈینگ ہانکتے ہیں:۔

"سچے معنوں میں انہوں نے (بھگوان دیوآتما) ادھیکاری انسانوں کو سچا آتم گیان دینے۔ سچی ہتی پردان کرنے اور سچا دھرم جیون دان دینے کا مہا سرشٹیٹ کارج آرمبھ کیا ہے۔ ان کے ایسے کاریہ سے پچھلے تھوڑے سے زمانہ کے اندر ہی سینکڑوں جنوں کے جیون میں جو حیرت انگیز پریورتن آیا ہے۔ وہ جاننے والوں سے چھپی ہوئی بات نہیں ہے۔ اس قسم کا اعلےٰ پریورتن اس زمانہ کی واقعی حیرت انگیز اعلیٰ کراماتیں ہیں"

دیوسماجیوں کے حیرت انگیز پریورتن اور حیرت انگیز اعلےٰ کراماتوں کا حال تو ناظرین ان کی اپنی خودنوشت زندہ شہادتوں کے ذریعہ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کہ خود دیوسماج کے کرم چاری صاحبان اور ایڈیٹر صاحب پنچ اور مہا ادھم اوستھا کے مالک ہیں۔ پھر اس قسم کی شیخیاں بگھارنے اور لاف زنی کرنے کے کیا معنے۔ اور تو اور کیا آج تک کسی کرمچاری صاحب نے بھی سچی مکتی کا منہ دیکھا ہے۔ جن سینکڑوں جنوں کے جیون میں حیرت انگیز اعلےٰ پریورتن کا ڈھنڈورا پیٹا جارہا ہے۔ اگر وہ اعلےٰ پریورتن رہی ہے۔ جو ان کی اپنی شہادتوں اور ان کے معبود کے آخری سرٹیفکیٹ سے ظاہر ہے۔ تو اس اونچے پریورتن سے دنیا کی جس قدر نجات ہوسکے۔ اتنا ہی بہتر ہے۔

اگر اس قسم کے ناقابل عمل اور ان ہونی گپوڑے ہانک کر کسی کا بھلا بننا ممکنات میں سے ہوتا۔ تو دیوسماجی صاحبان مدت کے فرشتہ بن گئے ہوتے۔ مگر ایسا ہے نہیں۔ ہاں اس قسم کے گپوڑے ہانکنے سے خود گپوڑے گھڑنے والوں اور ان کے وکاس آرتھیوں کی ذہنیت اہنکار پراپت ہوکر زیادہ نیچ اور اپرادھی بن جاتی ہے۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ آج جو منڈا دیوسماج کے وکاس آلیہ میں داخل ہوتا ہے۔ وہ داخل ہوتے ہی اپنے آپ کو جواری سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اور کسی غیر مذہب والے کو اپنی برابری کا نہیں سمجھتا۔ حتیٰ کہ اپنے معبود کے آدگورو اور ان کے بزرگوں کو بھی حساب میں نہیں لاتا کیونکہ وہ غلط طور پر اس بات کو اپنے پلے باندھ لیتا ہے۔ کہ "دنیا میں اور کہیں اور کسی جگہ بھی بھلا نہیں ہوسکتا۔"

میرے خیال میں تو یہ سب لن ترانیاں آپ نے مقصد کو سمکھ رکھ کر ہانکی ہیں۔ وہ آپ سب کی اپنی نیچ کی اغراض کی پورتی کے لئے ہیں۔ نہ کہ کسی دیسی یا اس وکاس آرتھی کے بھلے کے لئے۔ کیونکہ

"او خود گم است کرا رہبری کند"

کے مصداق آپ لوگوں نے کسی اور کا بھلا خاک کرنا ہے جبکہ آپ خود نیچ انوراگوں میں غرق اور مہا اپرادھی ہیں۔ جس کا ثبوت بھائی امر سنگھ اور آپ کی اپنی خودنوشت تحریروں سے ملتا ہے۔ کہ جن میں وہ اور آپ اور سیوکوں کو دھنیہ دھنیہ کہتے ہوئے اس لئے نہیں تھکتے۔ کہ وہ ان کی یاد آپ کی ذاتی سیوائیں کرتے اور آپ کی خودغرضی پر مبنی اغراض کو پورا کرتے ہیں۔ مثلاً:۔

بھائی امر سنگھ لکھتے ہیں:۔

(۱) ایک سیوکا برسوں تک وکاس آرتھیوں کے لئے بھوجن تیار کرنے یا ان کے جھوٹے برتن صاف کرنے آدمی کے کاموں میں بہت سیوا کاری ہوتی رہی ہیں! اس لئے انہیں "جسقدر دھنیہ دھنیہ کہا جاوے۔ اسی قدر تھوڑا ہے"

(۲) ایک اور سیوکا کے متعلق "یہ بیچ بیچ میں دیوسماج کے کرمچاریوں کے لئے اپنے ہاتھوں سے ایک یا دوسرا کپڑا تیار کرکے سیوا کاری ہوتی رہتی ہیں"

(۳) ایک اور سیوکا۔ "یہ بھی بیچ بیچ میں دیوسماج کے کرمچاریوں کے لئے سیوا انکاری ہوتی رہتی ہیں"

(۴) ایک سیوک۔ "ان کے اندر بھی دیوسماج کے کرم چاریوں کے پرتی سنمان اور سیوا کا بھاؤ موجود ہے۔"

(۵) ایک اور سیوک "جب کبھی کوئی کرمچاری ان کے گاؤں میں پہنچتے ہیں۔ تب یہ ان کی بہت ہی بھاؤ بھاؤ سے سیوا کرتے ہیں"

(۶) ایک اور سیوک "جب کبھی کوئی کرمچاری یا سیوک ان کے مقام میں پہنچتے ہیں۔ تب ان کی دلی بھاؤں سے سیوا کرتے ہیں"

(۷) ایک اور سیوک "دیوسماج کے کرمچاریوں کے لئے بھی سنمان کا بھاؤ رکھتے ہیں۔ حسب موقعہ ان کے لئے سیوا کاری ہوکر اپنا سوبھاگ بودھ کرتے ہیں"

(۸) ایک اور سیوک "وہاں ان کے لئے (کرمچاریوں کے لئے) ایک یا دوسرے پہلو میں سیوا کاری ثابت ہوتے رہتے ہیں"

(۹) ایک سیوکا "دیوسماج اور کرمچاریوں کے سمبندھ میں اچھا شردھا کا بھاؤ رکھتی ہیں"

دیوسماجی ایڈیٹر لالہ دھرم بل خود یہ تحریر کرتے ہیں:۔

"آپ لوگوں میں بعض جن جو میرے لئے جسمانی لحاظ سے بھی بہت سیوا کاری ہوئے اور ہوتے ہیں۔ (کیوں نہیں ایک تو ان سے حلوا مانڈہ ملتا ہے۔ اور دوسرے پر استریاں آپ کے میلے کپڑے دھوتے۔ آپ کا کھانا بنانے اور آپ کو کھلانے میں اپنا چاؤ بھاؤ ظاہر کرتی ہیں۔ اور تیسرے آپ کو کئی سیوک آپ کی مٹھی چاپی کرنے میں اپنا سوبھاگ محسوس کرتے ہیں۔ راقم) میری ایک یا دوسری مالی ضرورت کے فراہم کرنے میں میرے مددگار بنتے ہیں (اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ آپ اور سیوکوں سے اپنی ذاتی اغراض کے لئے دوپیہ بٹورنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ راقم) میری ایک دوسری دنیوی مصیبت یا بعض جنوں کی طرف سے ایک یا دوسرا جھوٹا مقدمہ کھڑا کرنے کی صورت میں اس مصیبت کو حل کرنے میں۔ سہایتا دینے کا باعث بنتے ہیں۔ میرے بیمار کی جنوں کے لئے ایک یا دوسرے میں خدمت گذار ہوتے ہیں یا ان پہلوؤں میں سب سیوا کاری بن رہے ہیں"

اس سے ناظرین خود اچھی طرح جان جائیں گے کہ سماج کو ان کے کرم چاری صاحبان اور خود لالہ دھرم بل صاحب نے اپنی ذاتی اغراض کو پورا کرنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ اور سیوکوں کی بھوٹ گھڑ کر دلجوئی اس لئے کی جارہی ہے۔ کہ وہ ان کے جال میں پھنسے رہیں۔ تاکہ ان سے ان کی اپنی ذاتی اغراض پوری ہوتی رہیں۔ (دوم شم)

پنڈت منسارام جی ویدک توپ کی نکھی ہوئی

پورانک پول پرکاش

یہ پنڈت کالو رام شاستری کی کتاب "دیانند کی موت کا سچا بھید" پورانک دھرم پریم کا گولہ ہے۔ اس کتاب کے موجود ہونے سے کوئی پورانک نہیں بول سکتا۔ ایک روپیہ بھیج کر پونی قیمت میں حاصل کرنے کے حقدار بنیے۔

قیمت تقریباً تین روپے

لالہ بھیمسین آریہ ساہتیہ مندر ہسپتال روڈ لاہور

بیماری کی جڑ مچھر ہے اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہ آنے دے گی

آپ بھی اپنے گھر میں روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں ویدک ریتی سے پرانے رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے ازحد پسند کیا ہے ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں

بیوپاریوں کو خاص رعایت دیجاتی ہے۔

پنجاب بھر میں یہ پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

میسرز بھگت رام اینڈ سنز مالک بھارت دستو ایجنسی سوترمنڈی لاہور

گورو کل فارمیسی کا سیل ڈپو ہسپتال روڈ لاہور پر کھل گیا ہے۔ وہاں کی سب دوائیاں اور ہون سامگری یہاں سے ہی خریدیں

آریہ سماج چیچاوطنی کی شاندار فتح

پورانک پنڈت شاسترارتھ ختم ہونے سے پہلے ہی میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ سناتنی مناظر پنڈت سری کرشن شاستری نے شرادھ میں مانس کھانا تسلیم کر لیا

۲۹ جون۔ یہاں تقریباً ایک ہفتہ سے پورانک پنڈت مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج اور آریہ سماج کے خلاف سناتن دھرم کی ویدی سے بیہودہ اور ذلیل ترین کلمات کا استعمال کرتے رہے پہلے تو آریہ سماج نے ان باتوں کا کوئی نوٹس نہ لیا آخر کار ایک اشتہار کے ذریعہ سناتن دھرم کو کھلا چیلنج دیا۔ کہ اگر آپ شاسترارتھ کرنا چاہتے ہیں تو باقاعدہ شرائط طے کر کے کسی بھی متنازعہ فی مضمون پر مناظرہ کریں۔ گھر میں بیٹھ کر گالیاں نکالنا کہاں کی تہذیب ہے بکافی خط و کتابت ہونے کے بعد بڑی مشکل سے سناتن دھرم نے آریہ سماج کے ساتھ "رشی دیانند کرت گرنتھ وید انوکول ہیں۔ یا است شادش پوران" پر شاسترارتھ کرنا سویکار کیا۔ بموجب شرائط چار بجکر پندرہ منٹ بعد دوپہر پورے بازار میں شاسترارتھ شروع ہوا۔ سناتن دھرم کی طرف سے پنڈت سری کرشن جی شاستری اور آریہ سماج کی طرف سے پنڈت رام دیالو جی شاستری بولنے والے تھے۔ پورانک پنڈت نے اٹھتے ہی ستیارتھ پرکاش پر چھ اعتراضات کئے۔ جن کا جواب بالترتیب باقاعدہ حوالجات سے دیا جاتا رہا مگر آریہ ودوان نے سناتن دھرم کی پستکوں کے متعلق جتنے بھی سوالات کئے۔ ان کا جواب دینا درکنار ان کو چھوا تک بھی نہ گیا۔ جب آریہ پنڈت کے بولنے کا سمے آتا۔ پورانک پنڈت ہر بار بیچ میں شور مچا کر وگھن ڈالنے کی کوشش کرتا۔ تاکہ پبلک کو پرانوں کی غلیظ اور گندی کہانیاں سننے سے باز رکھ کر سناتن دھرم کی پول نہ کھلوائی جا سکے۔ آخر کب تک۔ پنڈت جی نے سناتن دھرم کی پستکوں سے یہ دکھا دیا کہ پورانک دھرم کے مطابق شرادھ میں مانس کھانا اور گربھ وتی استری کے ساتھ بچہ پیدا ہونے تک ...... وغیرہ باتیں لکھی ہیں۔ جو سراسر وید مقدس کی تعلیم کے خلاف ہے۔ پورانک پنڈت پہلے تو ادھر ادھر کی باتیں بنا کر ان باتوں کو انکار کی سدھ کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ جب آریہ ودوان کے سامنے اس کی دال نہ گلی۔ تو بھری سبھا میں وہ مان گیا۔ کہ جس کے پیتر مانس کھاتے ہوں۔ ان کا شرادھ مانس سے کر لینا عین سناتن دھرم ہے۔ اس کو سنکر سنجیدہ سناتنیوں اور دیگر لوگوں نے افسوس ظاہر کیا

جوں جوں پورانک دھرم کی پول کھلتی جاتی تھی توں توں سناتنی پنڈت گھبراتا جاتا تھا۔ اور شور مچا کر تالیاں پیٹ کر وہ جیکارے لگا کر (جو سراسر شرائط مناظرہ کے منافی تھا) سناتن دھرمی کیمپ میں کھلبلی مچاتا تھا۔ پورانک پنڈت بار بار اپنی چھ سوالات کو دہراتا رہا۔ حالانکہ منوسمرتی سے اور وید سے تمام اعتراضات کا جواب نمبر وار دیا گیا جب آریہ ودوان نے پرانوں پر اعتراضات کی بوچھاڑ شروع کی۔ تو سناتنی پنڈت چکر میں آگیا۔ اور ہر وقت اس موقعہ کی تلاش میں تھا۔ کہ کوئی ایسی چالاکی کی جائے۔ جس سے میدان مناظرہ سے نجات حاصل ہو۔ پورانک پنڈت نے پہلے تو سکھوں کو خوب بھڑکانے کی کوشش کی۔ کہ سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں گورو نانک دیو جی کے خلاف یہ لکھا ہے اور وہ لکھا ہے۔ حالانکہ آریہ ودوان نے ستیارتھ پرکاش سے پڑھ کر سنایا۔ کہ سوامی جی نے تو آپ کی تعریف کی ہے۔

جب سکھ صاحبان کو بھڑکانے میں پنڈت جی ناکام رہے۔ تو یہ کہا۔ کہ سوامی جی نے تو لکھا ہے کہ سنیاسیوں کو بھی دان دینا چاہیئے ... میں کہیں بھی نہیں ہے۔ مگر آریہ ودوان ... سے اور وید سے ثابت کیا۔ کہ تیاگی سنیاسی ... قومی سیوا کے لئے دھن دینا چاہیئے ... کون۔ سناتنی پنڈت تو پرانوں کی گندگی ... چکا تھا۔ اور پیچھا چھڑانے کی کوشش ... تھا۔ چنانچہ پون گھنٹہ پہلے ہی شاسترارتھ ... پورا کئے بغیر سناتنیوں نے اور پورانک ... نے شور مچا دیا۔ اور سناتن دھرم کی ... مہادیو کے نعرے لگانے شروع کر دیئے ... شکست خوردہ مناظر کو کندھوں پر ... ڈھول اور چھینے بجاتے جلوس کی شکل ... مناظرہ سے چل دیئے۔ تاکہ عوام پر یہ ... کہ ہمارے مناظر نے قلعہ فتح کر لیا ہے ... ادھر میں سناتن دھرم کو وہ شکست ہوئی ... کا اثر دیر پا رہیگا۔ ترک اور دلیل کے ... تو سناتن دھرمی ہار چکے ہیں مقامی آریہ ... کو بائیکاٹ کی دھمکیاں دینی شروع کر دی ... شہر میں پورانکوں کی اکثریت ہے اور وہ ... طریقہ سے آریہ بھائیوں کو تنگ کر کے ... پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ عوام پر سناتن دھرم ... خوب کھل گئی ہے دوسرا مناظرہ موتی ... جو سناتن دھرمیوں نے انکار کر دیا ہے ...

بڑھیا کاغذ

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

عمدہ چھپائی

دوسرا کھنڈ
قیمت ایک روپیہ
مجلد

ویدک ونئی

پرتھم کھنڈ
قیمت ایک روپیہ

لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھئے ودیالنکار آچاریہ گوروکل کانگڑی

یہ وہی گرنتھ ہے۔ جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے۔ آریہ اخبارات آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے۔ وید کی کھوج کی باتوں سے ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے۔

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے۔ ہر روز کے لئے ایک ایک پرارتھنا مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا ہے۔ اس کے بعد منتر دوارہ پرارتھنا ہے۔ اور خبدارتھ دیا گیا ہے۔ ہر ایک ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین حصوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)
دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج۔ کاتک چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)
تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوائیے۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑیگی

ملنے کا پتہ:۔ منیجر پستک بھنڈار وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

یادگار شہید ابر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो ॐ विश्वमार्यम्

آریہ مسافر

قیمت سالانہ تین روپے فی ار

ہفتہ وار

لاہور

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक- आर्य्य मुसाफिर लाहौर

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

آریہ سماج کے نیم

(۵) سب سے دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو دچار کر کے کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک، دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ودھی کرنی چاہئیے۔

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئیے۔

(۱۰) سب منشوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

تعلیم ویدیاک پھیلاؤ ہر طرف

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرو ایشور، سرو دیاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنے یوگیہ ہے۔

(۳) وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا، سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

(۴) ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگنے میں سروداً اودیت رہنا چاہیئے۔

جلد ۶ } اتوار ۱۳ اسوج سمت ۱۹۹۲ بکرم دیانند آبد ۱۱۱ مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء { نمبر ۳۹

آج کے لیکھ

آریہ بھاؤں کو جاگرت کرو۔ (شری پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا)

گناہوں کی معافی۔ (سوامی رودرانند جی مہاراج)

بھونچال اور کرم پھل (پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

پچپن ہزار روپیہ چندہ ہو چکا ہے (اردھ شتابدی سمتی)

آریہ سماجوں سے اوشیک نویدن (منتری سبھا)

آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس۔

اردھ شتابدی بلیٹن۔ ڈیلیشو انر گیوں کی ...

آریہ اُپ پرتی ندھی سبھا۔

آریہ جگت

ایڈیٹوریل نوٹ وغیرہ وغیرہ

وید امرت

इदमुग्राय बभ्रवे नमो यो अक्षेषु तनूवशी घृतेन
कलिं शिक्षामि स नो मृडातीदृशे ॥

ارتھ:- میں اُن لوگوں کو نمسکار کرتا ہوں۔ جو ہمارے ملک کا بھرن پوشن یعنی پالنا پوسنا کرتے ہیں۔ اور خواہشات نفسانی کو قابو میں رکھتے ہوئے رعایا کو سُکھ پہنچاتے ہیں۔ ہمارے درمیان جو لڑائی جھگڑے ہوں گے۔ میں انہیں گھی سے شانت کر دوں گا۔ (اتھرو وید)

بھاؤارتھ:- سنسکرت زبان میں آپس کے لڑائی جھگڑوں کو کلی کہتے ہیں غالباً لفظ کل بھی اسی سے نکلا ہے۔ جب دو کلوں میں ٹکر ہوتی ہے۔ تو آپس کی رگڑ سے ہلکی ہلکی گرمی پیدا ہونی شروع ہوتی ہے۔ اور لحظہ لحظہ بڑھتی جاتی ہے۔ اگر اس کا وقت پر انسداد کیا گیا تو ٹھیک۔ ورنہ یہ یقینی بات ہے کہ آخر میں اس سے آگ پیدا ہو کر دونوں کا نقصان کر ڈالے گی یہ سب لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ یہ انسداد صرف چربی یا تیل سے ہی ہو سکتا ہے۔

اسی بات کو وید مقدس سامنے رکھ کر ہمیں بتلاتا ہے۔ کہ دو مخالف شخص یا جماعتیں بھی ایک قسم کی کلیں ہیں۔ اگر یہ بھی آپس میں ٹکرائیں گے۔ تو ضرور ایک نہ ایک دن اس سے پیدا شدہ آتش سے فنا ہو جائیں گے۔ لہذا انسانوں کو مناسب ہے۔ کہ محبت کے گھی سے آپس کی رگڑ کو جس سے کہ آخر میں فنا کر دینے والی آگ پیدا ہوتی ہے۔ کم کریں۔

اوم شم

آریہ مسافر کا اردھ شتابدی نمبر نہایت شان کیساتھ شائع ہوگا۔ اشتہار دہندگان اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں (مینجر)

ہندوستان پرنٹنگ پریس ... اخبار ... لاہور میں جناب چرنجی لال پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر ... لاہور سے شائع ہوا۔

آریہ ساماجک سماچار

آریہ سماج تلونڈی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج تلونڈی کا دوسرا وارشک اتسو ۸ و ۹ و ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲۲-۲۳-۲۴ اسوج سمت ۹۲ بروز منگل، بدھ، ویروار قرار دیا ہے۔ جس میں آریہ سماج کے اوچکوٹی کے سنیاسی، اپدیشک، بھجنیک اپنے منوہر ویاکھیانوں دوارہ جنتا کو آنند کریں گے۔ دھرم پریمی سجنوں سے نویدن ہے۔ کہ ضرور اس شبھ اوسر پر پدھار کر لابھ اٹھا دیں۔ بھوجن کا پربندھ سماج کی طرف سے ہوگا۔ آنے والے سجن بستر ہمراہ لاویں۔

(کندن لال گپتا منتری آریہ سماج تلونڈی)

آریہ سماج اوکاڑہ کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج اوکاڑہ کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے جس میں بڑے بڑے اپدیشک بھجنیک اور سنیاسی پدھاریں گے دھرم ابھلاشی بھائی درشن دے کر لابھ اٹھا دیں۔

(ٹھاکر داس رام مل منتری آریہ سماج اوکاڑہ)

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں کے سماچار :-

(۱) پرماتما کی اپار کرپا سے پراتہ کال روزانہ ستسنگ ۶ بجے سے سماج مندر میں ۷ بجے سے ۸ بجے تک آرمبھ ہو گیا ہے۔ جس میں ہون یگیہ و سندھیا۔ پرارتھنا اور وید منتروں کی کتھا ہوتی ہے۔

(۲) ۹/۳۵ پراتہ کال کے ستسنگ کے پشچات سندھیا سے پہلے گائتری منتر کا پاٹھ و سندھیا میں تین بار گائتری منتر کا پاٹھ جو آریہ سماجوں میں پرچلت ہو رہا ہے۔ یہ رشی کی آگیا کے ورودھ ہے۔ پیش ہوا۔ نشچے ہوا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و اخبار آریہ مسافر میں لکھا جاوے کہ اس بارہ میں ودوانوں کی کیا سمتی ہے۔ کیونکہ اس وقت علیحدہ علیحدہ ڈھنگ سندھیا کے سماجوں میں پرچلت ہو رہے ہیں۔ اس وشے پر وچار ہو کر سندھیا کا ایک ڈھنگ پاس ہونا چاہیئے۔

(۳) شری سوامی جی کی بنائی ہوئی پنچ مہا یگیہ ودھی میں سندھیا کرتے ہوئے پر گرما منتروں سے پہلے تین آچمن شنو دیوی منتر سے اور گائتری منتر کے ارتھ وچار کے پر گرماں منتر آرمبھ کریں اور گائتری کے بعد سمرپن منتر کا پاٹھ کر کے نمستے وام نمہ شمبھوایچ منتر کا پاٹھ ہے۔ مگر سنسکار ودھی گرہست پرکرن میں سندھیا کے منتروں کے درمیان آچمن منتر و گائتری منتر کے ارتھ و چار سمرپن منتر کا پاٹھ درج نہیں ہے۔ اس کے لئے ودوانوں کی سمتی درکار ہے۔ کرپا کر کے ودوان ادیا بھاجن ساکرے۔

اور دھ شتابدی سپھل کرنا ہمارا دھرم ہے۔

(تلسی داس آریہ سیوک)

آریہ سماج رودیرہ کے سماچار :-

یوں تو آریہ سماج رودیرہ کے ہفتہ وار ستسنگ کامیاب اور اتساہ سے ہوتے ہی ہیں۔ مگر گئے ایک ماس سے خوب آنند اور امرت کی ورشا ہوتی رہی ہے۔ اردھ شتابدی کے سلسلہ میں سماج آریہ سماج (جس کا میں سیکرٹری ہوں) ۱۴/۸/۳۵ سے ویشو انتر یگیہ آرمبھ کئے۔ ہر روز کسی نہ کسی بھائی کے یگیہ پاری باری یگیہ ہوتے رہے۔ ۱۸/۸/۳۵ کو شری پنڈت سودیو جی اپدیشک اور مہاشہ بھگت رام جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور بھی پدھارے۔ جن کے آنے سے اور بھی اتساہ کا پرواہ ہو گیا۔ پنڈت جی ۲۳/۸/۳۵ تک یہاں ٹھہرے اور اب تک ویشو انتر یگیہ روزانہ ہوتے رہے اور کل یگیہ ۱۸ ہو چکے ہیں۔ جن پر ۲۲ روپے ۱۲ آنے دھن پراپت ہوا۔ ابھی تقریباً دس یگیہ اور ہوں گے۔ ۲۱/۸/۳۵ کو جنم اشٹمی اتسو بڑے سمارہ سے منایا گیا۔ مہاشہ بھگت رام کے بھجنوں اور پنڈت سودیو جی کے منوہر ویاکھیان نے ایک سماں باندھ دیا۔ حاضری خوب ہی تھی۔ اس کے علاوہ مختلف محلوں میں کئی روز پرچار کرایا گیا۔ جو کہ نہایت کامیاب اور مفید رہا۔

(سیکرٹری آریہ سماج رودیرہ)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار :-

(۱) ۱۵/۹/۳۵ آریہ سماج بھیرہ کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا :-

پردھان :- لالہ نرسنگھ داس جی
اپ پردھان :- لالہ ہرونش لال جی ہیڈ ماسٹر
منتری :- رام پیارا آریہ
اپ منتری :- لالہ رام جوایا مل جی
خزانچی :- بخشی مولراج جی
لائبریرین :- لالہ کندن مل جی سیٹھی
انترنگ سبھا کے ممبران :- لالہ پنڈی داس جی چندھوک۔ لالہ منوہر لال سیٹھی۔ ماسٹر دھرم چندر

(۲) حکیم بہاری لال منیجر پنجاب نیشنل بنک نے اپنے پتر کے منڈن سنسکار کے موقعہ پر مبلغ پچاس روپیہ حسب ذیل تین دانوں کو دان دیا۔ آریہ سماج بھیرہ ۱۰ روپے۔ پاٹھشالہ بھیرہ ۲۰ روپے کنیا رام ہائی سکول بھیرہ ۲۰ روپے۔ پرماتما ان کو پرانند ...

ہے۔ کہ عزیز کی آیو بڑھی کریں۔

(۳) آریہ سماج مندر میں پہلے ایک ماہ شری سوامی آتما نند جی نے ۳ بجے سے ۴ بجے تک ستیارتھ پرکاش کی کتھا کہتے رہے۔ ان کے بعد اور پہلے دو ہفتہ ماسٹر دھرم متر جی گیتا کی کتھا کرتے رہے۔ اب چار روز سے ماسٹر جی نے مہا بھارت کی کتھا شروع کی ہے حاضری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ماسٹر جی کے اپدیش اور کتھا سے آریہ سماج کا بہت پرچار ہو رہا ہے۔

(۴) ہفتہ واری ستسنگ خوب رونق سے ہوتے ہیں۔ حاضری کافی ہوتی ہے۔

(رام پیارا سیکرٹری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج کلاس والا کے سماچار :-

امرت ورشا

آریہ سماج کے انتھک سیوک اور پرسدھ بھجن اپدیشک مہاشہ سنت رام جی پوری جن پر کہ کلاس والہ کو فخر ہے۔ ۱۱ ماہ حال سے راتری کو کتھا آرمبھ کر رکھی ہے۔ کتھا کا سمیہ ۹ سے ۱۰ بجے تک ہے۔ آپ کی بانی میں اس پرکار کی مدھرتا ہے۔ کہ حاضری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ... استری پرش نشچنت سمیہ پر پدھار کر امرت پان کرتے ہیں۔

مسلمان کی شدھی

مورخہ ۱۳ ماہ حال بروز شکر ۲ بجے آریہ سماج مندر میں ایک نوجوان مسلمان عمر تقریباً ۲۵ سال نے آریہ دھرم میں پرویش کیا جس کا پہلا نام مست علی سے تبدیل کر کے مہاشہ دھرم پال رکھا گیا۔ شدھی کی رسم منتری سماج و مہاشہ سنت رام جی ... انجام دی۔ اور مختصر سی شدھی کے متعلق تقریر کیں۔ اور بعد ازاں مہاشہ دھرم پال جی نے اپنے ہاتھوں حلوا تقسیم کیا۔ جس کو تمام پرشوں نے سویکار کیا۔ مہاشہ صاحب ... فی الحال کلاس والہ آریہ سماج مندر میں رہیں گے۔ ان کو ہندی کی تعلیم کا پربندھ کر دیا گیا ہے۔

(بھگت رام منتری آریہ سماج ...)

سوچنا :- آریہ سماج لاہور چھاؤنی ... وید برت جی ایڈیٹر آریہ گزٹ لاہور کی دھرم پتنی کی مرتیو پر ہارک شوک اور دکھ پرگٹ کرتا ہے۔ منتری جی بڑی یوگیہ ودوشی تھیں۔ ان کی آتما کو سدگتی پرداں کریں اور ان کے سمبندھیوں کو اس مہان کشٹ کو سہن کرنے کی شکتی دیں۔

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

The Fountain Head of Religion

مترجم مہاشہ شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری ایم۔ اے کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ کتاب انہی کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے۔ اس کے انیک بھاشاؤں میں انوواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی پڑھے لوگ ... ویدک کورس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ قیمت مجلد ۱۲ آنے

Truth

ستیارتھ پرکاش انگریزی ... میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے۔ ان کا ... نے ہزاروں کو آریہ بنایا ہے۔ ... کبھی دوسرے مذہبوں سے نہیں ... انگریزی میں اس کا سندر اور سستا ... نہ تھا۔ اس کمی کو آریہ سماج ... کر دیا ہے۔ قیمت ۸ آنے مجلد ...

سماج کے دس نیم :- لیکھک پنڈت چموپتی جی۔ اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک ویاکھیا کی ہے۔ آریہ سکولوں و کالجوں میں ... کے سر دتھا یوگیہ ہے۔ اتینک بہت سندر چھپائی۔ ضخامت ۸۰ صفحات قیمت ۶ آنے صرف۔

Sameekshan & Lectures on Aryan Philosophy

اجمیر اردھ شتابدی کے موقعہ پر ... کئے انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ... شری پنڈت گنگا پرشاد جی ... چموپتی جی اور بابو گنگا پرشاد جی ... کتاب کی بھومکا ... رام دیو جی ...

The Vedic Caste System & Pancham Problem

ویدک ورن ویوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری پنڈت گنیش دیو نے یہ کتاب لکھی ہے۔ قیمت ۳ آنے

ملنے کا پتہ :- **سکریٹری آریہ سماج ...**

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گناہوں کی معافی ہی گناہوں کی ترغیب ہے

(از شری سوامی اُدر انند جی۔ آریہ مناظر)

یہ امر مسلمہ ہے۔ جس سلطنت میں غنڈوں شہدوں بدمعاشوں اور مجرموں کو چند تعریفی کلموں کے بدلے یا رشوت لے کر یا سفارش مان کر چھوڑ دیا جاتا ہو۔ اس سلطنت میں جرم دن دونے اور رات چوگنے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور شریف لوگوں کا رہنا ایسی سلطنت میں بہت دشوار ہو جائے گا۔ جب جرم کی قیمت چند تعریفی کلمات یا چند چاندی سونے کے ٹکڑے یا چند سفارشی رشتہ دار ہوں تو اس سلطنت میں نیکی کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ غنڈے جب چاہیں۔ بے عزت کر دیں۔ بہو بیٹیوں کو اٹھا کر لے جائیں۔ دولت چھین لیں۔ ایسا کیوں نہ کریں۔ جیسے کہ اوپر۔ نیک دولتمند لوگوں کا دھن چھین کر جو بچا یا پانچواں حصہ حاکم کو دے کر بری ہو جائیں۔ یا اپنے کسی دوست کو جو حاکم کا رشتہ دار یا دوست ہو۔ سفارش کے لئے ہر وقت کمربستہ پاویں۔ یا اگر گڑگڑا لینے سے کام چل جاوے ایسے راجوں کے ملک میں ہمیشہ غدر پڑا رہتا ہے۔ ہر ایک دوسرے کو لوٹنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور اس حالت میں غنڈا شاہی کا نتیجہ جو سلطنت انارکی پھیل جاتی ہے۔ شریف آدمی کے سر پر لات مار کر اور دھکے دے کر جلاوطن کیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ تمام لوگ معصیت کا شکار بنا جاتے ہیں۔

اسی طرح جس مذہب کے ربی گورنمنٹ میں بھی اصول کام کرتے ہوں۔ اس کی بیحیائی جو درشتا ہوتی ہے۔ وہ بھی بیان سے باہر ہے۔ سوائے ویدک دھرم کے تقریباً تمام مذاہب کا یہی عقیدہ ہے۔ گناہ کرو اور خوب کرو۔ مگر چند تعریفی کلمات کسی فرصت کے وقت میں آسمانی اللہ کی خدمت میں ارسال کر دیا کرو۔ اور ایک چھوٹا سا کلمہ توبہ پڑھ لیا کرو۔ اور ایک شہادت کی انگلی انگوٹھے کے ساتھ ملا کر ذرا سا کان کی لو کو چھو لیا کرو۔ فوراً کئے ہوئے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور مستقبل کے لئے یہ اصول بنا لو۔ جو ملے اس کا مال لوٹ لو۔ خوبصورت عورت ملے چھین لو۔ کمزور کو قتل کر دو۔ کمزور کی جائیداد چھین لو۔ مگر خالق کو چھوڑ دو گے۔ تو توبہ کام آئے گی۔ بس غریبوں کو جتنا چاہو ستاؤ۔ اور بعد میں توبہ کرو۔ یہ حکم ہے۔

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔ پارہ ۶
سورہ مائدہ رکوع ۶ آیت ۳

جس نے توبہ کی بعد اپنے ظلم کے اور سنوارا لیس پھر اس کو معاف کرتا ہے۔ بیشک اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(آریہ مناظر)۔ اللہ کا کیا بگڑا کسی غریب کو پیٹا۔ گھر کو آگ لگا دی۔ کسی کا روپیہ چرا لیا۔ کسی کی لڑکی کا گلا گھونٹ دیا۔ کسی کی عورت اغوا کر لیا۔ پھر توبہ کی۔ اور اللہ نے بخش معاف کر دیا۔

اللہ بخشش کرنے والا۔ کیوں نہ ہو۔ اس طرح تو میں بھی غفور الرحیم بن سکتا ہوں۔ سو بیچارہ شرارتیں دیکھوں اور کہوں جو چاہو ظلم کرو۔ مگر میرے سامنے معافی مانگ لیا کرو۔ میں تمہیں بخشنے کے لئے تیار بیٹھا ہوں۔ مگر مجھے نقصان پہنچاؤ گے یعنی کسی کو شریک بناؤ گے۔ تو معاف نہ کروں گا۔ یہی تو بات ہے۔ جب گھر لگتی ہے۔ تب بستر دیوتا دیوتا کی آگ بن جاتی ہے۔ اللہ کیوں نہ حکم دے۔ نہ اس کے بیٹا ہے نہ بیٹی۔ نہ عورت ہے نہ ماں۔ نہ بہن ہے نہ بھائی۔ نہ گھر ہے نہ بار۔ نہ کپڑا ہے نہ لتا۔ "ننگ لٹے وچ آئی" سچ ہے۔ "دنگیا کرسے کلول بیگانیاں سراں تے"۔ اللہ نہیں کیا حق حاصل ہے۔ ظلم بکو تم ہو۔ اور بخشش کرنے کے لئے ہم "تم کون ہوتے ہو۔ کہ ہم خواہ مخواہ" اور کہتے ہیں۔ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۔ سورہ توبہ رکوع ۱۳ آیت ۴۔

ترجمہ: کیا جان نہیں چکے کہ اللہ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور لیتا ہے زکوٰۃ اور اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

(آریہ مناظر) بالکل ٹھیک ہے۔ اللہ کیوں نہ توبہ منظور کرے۔ جب کہ بیٹھے بٹھائے زکوٰۃ مل جائے۔ مگر یہ زکوٰۃ بھی انسان ہی کھا جاتے ہیں۔ اللہ کا تو نام ہی نام ہے۔ مگر اللہ کے نام پر کہہ دیتے ہیں۔

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ ۔ سورہ انفال رکوع ۵

ترجمہ:۔ اور سوال کرتے ہیں تجھ سے لوٹ کی بابت کہ جو لوٹو پانچواں حصہ خدا اور رسول کے نام پر دو

(آریہ مناظر) بھائی یہ تو بتاؤ۔ اللہ کے نام پر پانچواں حصہ تو کھا گیا کوئی اور مال لوٹ لیا کسی نا اللہ معاف کرنے کا کیا لگتا ہے۔ اس سے لوگوں کو گناہ کرنے کی چھٹی ہو گئی۔ اور کیسی بڑھیا چھٹی دوسروں کا مال لوٹا اور اس میں سے پانچواں حصہ دیا۔ اور بیڑا پار ہوا۔ دیکھو ایک آدمی نے سو روپیہ لوٹا۔ اور بیس روپیہ اللہ اور رسول کے نام پر دے دیا۔ اب اسی روپیہ تو اس کے پاس رہ گیا۔ اور بیس میں گناہ معاف ہو گیا۔ پھر لوگ لوٹ سے کیوں گریز کریں گے۔ اس سے تو اور بھی گناہ کی طرف راغب ہوں گے۔ اور گناہ بھی بڑھے گا اور بڑھے بھی کیوں نہ۔ جب ایک نسخہ دو کاج ہوں۔ سو چار اور منطق کی کسوٹی پر تو یہی وچار پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس ڈھنگ سے پاپوں کو فروغ دیتا ہے۔ مگر مذہبی دنیا تو اندھا دھند پرچار کر رہی ہے۔ اور بڑے بڑے اور بھی ڈینگ مار لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہم خدا کے بیٹے ہیں۔ سب کچھ ہم کو سونپ دیا گیا ہے جیسے

All things have been delivered unto me by my Father

متی کی انجیل باب ۱۱ آیت ۲۷۔

یسوع کہتا ہے سب کچھ مجھے سونپا گیا ہے:

But that ye may know that the Son of man hath power on the earth to forgive sins

اور مجھے گناہ معاف کرنے کی شکتی دی گئی ہے

اللہ میاں کی دھمکی

اگر گناہ نہیں کرو گے۔ تو تمہیں نیست و نابود کر دوں گا بذریعہ حضرت محمد صاحب۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر تم لوگ بالکل ہی گناہ کرنے چھوڑ دو۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں نیست و نابود کر کے ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا۔ جو گناہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنی بخشش مانگیں اور وہ ان کی بخشش کرے۔ (مشکوٰۃ شریف حصہ دوم روایت ۵۲۱)

(آریہ مناظر) اس میں لوگوں کا کیا نقصان ہے اس میں تو بہت فائدہ معلوم دیتا ہے۔ مگر ایک بڑا خطرہ ہے۔ غریب لوگوں کا ایسے دینداروں کے ملک میں رہنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ آپ سمجھ ہم کیا اس سے یہ ترغیب نہیں ملتی کہ لوگ ایسے گناہ کیا کریں جس سے نہ تو وہ نیست و نابود ہوں۔ اور نہ ہی ملک میں فساد ہوں جیسے کہ اٹھ بیٹھ کر کے شراب پی لیا کریں۔ حرام چیز کا کھانا۔ اپنی ہی حرام رشتہ دار سے شادی۔ مگر سوسائٹی شاید علیحدہ کر دے۔

ہاں اللہ تعالیٰ سے تو کچھ کہہ سن لیں گے

. . . .

نماز قضا کر دی۔ زکوٰۃ نہ دی۔ حج نہ کیا اس میں کسی کا بھی خوف نہیں۔ جوا کھیل لیا کرو مگر پولیس کا ہاتھ گرم کر کے یا خفیہ طور پر۔ اور دو چار سو شادیاں کر لیا کرو۔ توفیق نہ ہو تو چار ہی سہی۔ دیکھو کیسا بڑھیا مذہب ہے۔ اس عام میں بھی خلل نہ آئیگا اور اللہ تعالیٰ بھی خوش رہیں گے۔ مگر انومان ہے ان باتوں سے ملا بہت ناراض ہو جائیں گے اور مجھے گالیاں دیں گے۔ مگر ہے ان کا گالیاں دینا یا چیخنا نہ تو نیست و نابود ہونے کے ڈر سے مشورہ دیا ہے نہ میری اپنی کلپنا تو یہ ہے۔ کوئی بھی گناہ نہ کرو۔ اور نہ توبہ کرو۔ دیکھیں اللہ کیا کرتا ہے اور ہم کو کس گناہ سے دوزخ میں ڈالتا ہے یا نیست و نابود کرتا ہے۔ یاروں کو کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں لئے بالکل گناہ چھوڑ دو۔ اللہ کی توبہ دھری دھرائی رہ جائے گی۔

(اوم شم)

شدھ شلاجیت کا تاجرانہ نرخنامہ

ہندوستان بھر میں اصلی شلاجیت تبت اور چلاس کے پہاڑوں کی ہے۔ آیورویدک اور یونانی علاج میں اس رسائن دوا کی بڑی ضرورت بتلائی گئی ہے۔ غلطی سے عوام الناس ہردوار سے ہی شلاجیت خرید کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے اور ان کے نرخنامہ میں بہت ہی فرق ہے۔

درجہ اول شدھ شلاجیت پانچ روپیہ فی سیر فی من ۱۶۰ روپیہ

درجہ دوئم " " چار روپیہ " " فی من ۱۲۰ "

نمونہ کا ڈبہ ۲۰ تولہ ایک روپیہ چار آنہ

کرشنا شدھ شلاجیت ۲½ تولہ شیشی خوبصورت پیکنگ آٹھ آنے

ہزارہ کیمیکل ایجنسی رجسٹرڈ شلاجیت کے بڑے بیوپاری مانسہرہ (صوبہ سرحد)

بھونچال اور کرم پھل

از شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک

میرے لیکھ کے اُتر میں اب شریمان پنڈت پورن چند جی سدھانت بھوشن آریہ اپدیشک نے بکرم سمت ۱۹۳۵ کے "آریہ مسافر" میں ایک مضمون تحریر فرمایا ہے۔ آپ ایک سوادھیائے شیل ودوان ہیں۔ اور آریہ اپدیشک ہونے کی وجہ سے سدھانتوں پر وچار کرتے رہتے ہیں۔ اسی لئے اس شاستر ارتھ سے ناظرین مسافر کو بہت لابھ پراپت ہو سکیگا کیونکہ اس میں کرم سدھانت کی بہت سی گتھیاں سلجھ سکیں گی۔

آپ نے میرے دوسرے لیکھ کی پڑتال اگلے کسی مضمون میں کرنے کی اُمید دلائی ہے۔ اس "کسی" اک لفظ نے انتظار کا موقعہ نہیں دیا۔ ورنہ میرا ارادہ دونوں کا اکٹھا جواب لکھنے کا تھا۔

میرے پرشنمت منتر نے "کیوں" پر بڑی بحث چلائی ہے۔ کہ کیوں کا اقرار کر کے اس کا جواب نہیں دیا گیا۔ اور کیسے کا بے محل جواب لکھا گیا ہے لیکن میرے متر کو اس میں بڑی غلطی لگی ہے۔ اول یہ کہ پراکرت گھٹناؤں میں کیوں کا مطلب اسباب سے ہوتا ہے۔ مثلاً تیل پانی پر کیوں تیرتا ہے؟ اس لئے کہ وہ پانی سے ہلکا ہوتا ہے۔ پس میں نے جو بھونچال کے اسباب بیان کئے۔ وہ کیوں کا ٹھیک جواب تھا۔

دوم۔ مختلف مذاہب نے اس کیوں کے جواب میں غلط اصول بنا رکھے ہیں۔ اُن کا ذکر کرتے ہوئے اُن کی جو تردید کی گئی ہے۔ کیا یہ کیوں کے دائرہ سے باہر کی بات ہے؟

(۱) آپ نے مہرشی دیانند سرسوتی جی کے لیکھ سے یہ بتلاتے ہوئے کہ جگت کی اُتپتی کا پریوجن جیووں کو کرم پھل پردان۔ مکتی کے سادھن مہیا کرنا اور ایشور کے گنوں کا پرکاش کرنا ہے۔ مجھ پر سوال کیا ہے۔ کہ پھر یہ بھونچال وغیرہ کی گھٹنائیں جیووں کے کرموں کا پھل کیوں نہیں۔

بھولے دوست! جب آپ نے خود ہی بتلایا۔ کہ سرشٹی کی گھٹناؤں کے کارن کرم پھل کے علاوہ دو اور بھی ہو سکتے ہیں۔ تو بھونچال کے لئے جب کرم پھل کا پریوجن ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ تو دوسرے مقاصد پر کیوں نہ غور کیا جاوے۔

(۲) میں نے لکھا تھا کہ ایسا ماننے پر جیو آتما کی سوتنترتا نہیں رہ سکتی۔ اس کے جواب میں آپ نے کوئی دلیل تحریر نہیں فرمائی۔ شاید اگلے مضمون میں لکھیں گے۔ لیکن یہ اعتراض اٹھایا ہے۔ کہ بنا کرم کئے ہی پھل کے ملنے کا دوش پرماتما پر عاید ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ اس زندگی کے تمام دکھوں سکھوں کا کارن سوکرم ہی نہیں قرار دئے جا سکتے۔ اس طرح تو آپ کے خیال میں ایک چور جو کسی دولت مند کو زخمی کر کے اُس کی دولت لوٹ لے جاتا ہے۔ یہ بھی اُس کے کسی کرم کا پھل ہوگا تب اس چور کو ڈنڈ کیوں ہے؟ کیونکہ یہ کام اُس نے دولت مند کے کرم پھل پردان کے لئے ایشوری پریرنا ہی سے کیا ماننا پڑے گا۔ لیکن اگر اس کا چوری کا کرم سوتنتر ہے۔ تو یہ کرم پھل کیسے کہا جائے گا؟ ہاں چور کو ہی ڈنڈ داتا بھگوان مانیں تو دوسری بات ہے۔

باقی رہا یہ۔ کہ بنا کرم کے دکھ سکھ سے پرماتما پر کوئی دوش عاید ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر کسی راجہ کے راج میں کوئی شخص کسی کو قتل کر دے۔ تو راجہ ذمہ وار نہیں۔ لیکن اس پاپی کو ڈنڈ نہ دے تو راجہ کو بے انصاف کہہ سکتے ہیں۔ شاید کوئی یہ سوال کرے کہ مسلمان اور عیسائی جو بنا جیو کے کرم کے جیووں کو اچھے بُرے اجسام کا ملنا مانتے ہیں۔ ان پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ دوسری بات ہے۔ کیونکہ اس میں پرماتما خود ذمہ وار ہے۔ کوئی نہیں۔ وہ بلا کرم کسی کو اچھے بُرے حالات میں پیدا کرے گا۔ تو ضرور بے انصاف کہلائے گا جب کوئی دوسرا ظلم کرے۔ تو پرماتما اُسے ڈنڈ دیتا ہے تو جب وہ خود ظلم کرے۔ تو بے انصاف کیوں نہ ہوگا پنڈت جی۔ ذرا غور فرمایئے۔ جیسا آپ کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے فلاں پر ظلم کیا۔ تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ ایشوری سرشٹی میں ایک جیو دوسرے جیو پر اپنی سوتنترتا سے ظلم کر سکتا ہے پھر اس سے انکار کیوں؟ اور پرماتما پر الزام کیوں؟ الزام تب ہی عاید ہو سکتا ہے۔ کہ جب پرماتما پاپی کو ڈنڈ نہ دے۔ جیو کرم کرنے میں سوتنتر ہے۔ اور پھل بھوگنے میں پرتنتر۔ اس کے یہی معنے ہو سکتے ہیں۔ آپ کی بات مان لینے پر وہ کرم کرنے میں سوتنتر کہاں رہا؟ باقی رہی یہ بات۔ کہ پرماتما جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔ ایک آستک تو ایسا ہی کہے گا۔ آپ کوئی گھٹنا پیش کریں۔ ایشور کرپا سے میں اُسے اس اصول کے مطابق سدھ کر دونگا۔

(۳) آپ نے میری لکھی ایشور کی خاص پریرنا کا کھنڈن کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ یہ خاص و عام پریرنا جیو میں ہوتی ہے۔ ایشور میں نہیں۔ وہ اپنے سارے کام سہج سوبھاؤ سے ہی کرتا ہے۔

متروَر! معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ میرے مطلب کو نہیں سمجھ سکے۔ پرماتما سب کام اپنے سہج سوبھاؤ سے ہی کرتا ہے۔ اس ویدک سدھانت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ اس سہج سوبھاؤ کے اندر ہی ایشور کی خاص و عام پریرنا دیکھی جاتی ہے۔ جب کوئی پریرنا ایسی ہو جس کا کسی خاص جیو کے ساتھ تعلق نہ ہو مثلاً سورج۔ چاند ستاروں کا طلوع و غروب ہونا ہوا۔ آندھی۔ بارش۔ سیلاب۔ بھونچال وغیرہ جو سب جیووں کے لئے اُن کے گیان اور پریتن کے مطابق یکساں سکھ دکھ کا باعث ہو سکتے ہیں۔ اور انسانی زندگی کے برقرار رکھنے میں جن کا ہونا ضروری ہے اور جن کا مقصد بھی یہی ہے۔ یہ ایشور کی عام یعنی سامانیہ پریرنا کے مظہرات ہیں۔ ان سے ایشور کے سرشٹی کرتا اور دیا آدی گنوں کا اظہار ہوتا ہے ان کے سہارے انسان اپنی زندگی کو برقرار رکھتا ہوا موکش کا یتن کر سکتا ہے۔ یہ پربھو کا دان ہے۔ کرموں کا پھل نہیں۔ کیونکہ سب منشوں کو ان میں ایک جیسا حصہ ملتا ہے۔ دوسری خاص یا وشیش پریرنا مرنے والے جیو کو اُس کے کرم انوسار دوسرا جسم دینا ہے۔ اس میں ہر ایک جیو کا اُس کے کرم انوسار الگ الگ خیال رکھا جاتا ہے۔ ہر شخص جیو کے لئے وشیش جنم دینے کے کارن اسے وشیش پریرنا کہا جائے گا۔ پس جنم کے ساتھ تعلق رکھنے والی باتیں ہی صرف جیو کے کرموں کا پھل ہو سکتی ہیں۔ دوسری نہیں۔

(۴) اتفاق لفظ کو آپ نے پراکرت جنوں کی بھاشا بتلایا ہے۔ لیکن مجھے کوئی ایسا فلاسفر دنیا میں نظر نہیں آتا۔ جس نے اس لفظ کے استعمال سے کبھی گریز کیا ہو۔ مانیہ پنڈت جی کے منہ سے بھی یہ شبد نکل ہی جاتا ہوگا۔ اور شاید اپنے ویاکھیان میں بھی کبھی اس کے محتاج ہوتے ہوں۔ متروَر! واقعی دنیا میں کوئی واقعہ بلا سبب نہیں ہوتا۔ لیکن اتفاق کے بھی یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ وہ بلا سبب واقع ہو۔ ہاں جب کوئی واقعہ اچانک ہو۔ یعنی نہ سوچا ہوا مقصد اس سے حاصل ہو جاوے۔ تو اُسے اچانک یا اتفاق کہتے ہیں۔

مثلاً ایک شخص جنگل میں سے گذر رہا ہے۔ راستہ میں اُسے ایک بھیڑیا اچانک مل گیا۔ اُس نے حملہ کر دیا۔ انسان بچنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن زبردست بھیڑیا اُسے چھوڑنے کا نہیں قریب تھا کہ اُسے ہلاک کر دے۔ کہ اتفاق سے وہاں ایک دوسرا مسافر آ نکلا۔ اور بھیڑیا بھاگ گیا۔

اب خیال فرمایئے۔ کہ نہ تو بھیڑیا جنگل میں بلا سبب گھوم رہا تھا۔ اور نہ یہ مسافر ہی بلا وجہ جنگل میں جا نکلا۔ بھیڑیا اپنی خوراک کی تلاش میں تھا۔ اور یہ کسی دوسرے گاؤں میں اپنے کسی خاص کام کے لئے جا رہا تھا۔ لیکن یہ مسافر جنگل میں بھیڑیئے کے ملنے کے مقصد سے نہیں گیا۔ اسی لئے بھیڑیئے کے ملنے کو اچانک [illegible] مسافر بھی بلا وجہ نہیں آ پہنچا۔ وہ بھی کسی گاؤں [illegible] جا رہا تھا۔ لیکن اس کا مقصد وہاں پہنچ کر پہلے [illegible] کو بھیڑیئے کے منہ سے بچانے کا نہیں تھا۔ [illegible] اُس کے آنے کو اتفاقیہ کہا گیا۔ لیکن اگر [illegible] اُس جنگل میں کہیں دور بیٹھا ہوتا اور پہلے [illegible] کی چیخ و پکار سنکر صرف اُسے بھیڑیئے [illegible] بچانے کے لئے دوڑ کر وہاں آتا۔ تو اُس کا آنا [illegible] اسی مقصد کے لئے ہوتا۔ اس لئے وہ اچانک [illegible] کہلاتا۔ اب اتفاقیہ بچانے والا نہیں کہلا [illegible] کیونکہ اس حالت میں تو اُس کا ایک دشمن بھی [illegible] آ نکلتا۔ تو بھیڑیئے سے اُس کی رہائی ہو سکتی [illegible] پس اسی طرح اتفاقیہ واقعات کسی کرم کا پھل [illegible] نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان میں ایشور کی ویشیش [illegible] نہیں پائی جاتی۔

مطلب یہ کہ پرماتما یہ بھونچال وہاں [illegible] مرنے اور زخمی ہونے والوں کو سامنے رکھ کر [illegible] لایا۔ اگر کوئٹہ آباد نہ ہوتا۔ وہاں ایک انسان [illegible] نہ بستا۔ تو بھی طبعی اصول کے مطابق اس [illegible] نے آنا تھا۔

اخبارات میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ [illegible] کوئٹہ آباد نہیں۔ تو بھی بھونچال آتے [illegible] تھوڑے دن ہوئے۔ قریب پہلے جیسا ہی [illegible] آیا۔ اگر بھونچال زدہ انسانوں کے علاوہ [illegible] انسان آباد ہوتے۔ تو بھی یہ آتا تھا [illegible] کے خاص حالت میں گرنے سے بچ گئے۔ [illegible] گارڈ بلا وجہ ایسے گرے۔ کشش زمین کے [illegible] اصول کے مطابق اُن کا گرنا ہوا۔ لیکن [illegible] والے انسانوں کو بچانے کے لئے [illegible] پریرنا سے ایسا نہیں ہوا۔ اتفاق ہی [illegible] کشش ثقل کا نتیجہ اُن کے حق میں زندگی [illegible] ہوا۔ اس لئے یہ کسی کرم کا پھل نہیں کہا [illegible] ان حالات میں کئی لوگ عجیب و غریب [illegible] بیان کیا کرتے ہیں۔ لیکن یہ صرف [illegible] سنسکاروں اور طبعی اصولوں کی نادانی [illegible] سبب ہوتا ہے۔ ان حالات میں ویدک [illegible] کے مطابق کوئٹہ کا بھونچال یا دوسرے [illegible] میں آنے والے بھونچال جیووں کے کرموں کا پھل ہرگز ہرگز قرار نہیں دیے جا سکتے۔

ہندو لوک منڈل لیکچر

یہ لیکچر سلسلہ لگ بھگ پچیس سال سے جنتا کی سیوا کر رہا ہے۔ پچھلے سال آریہ پترا اور چھ روزانہ اخبارات کا فرض ہے کہ اس کی سہایتا دیں۔

دسیکرٹری

اردھ شتابدی کے ڈیپوٹیشن

دھڑا دھڑ روپیہ آرہا ہے

ڈیپوٹیشن نمبر ۱۔ جسمیں شری آچاریہ رام دیو جی پردھان سبھا تتھا پنڈت گیان چند جی کام کر رہے ہیں۔ مورخہ ۱۵ کو رات کی گاڑی ڈلہوزی کے لیئے روانہ ہوا۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم بھی ہمراہ تھے معلوم ہوا ہے کہ ڈلہوزی سے ۲۳۷۸ روپیہ جمع ہوئے ہیں۔ اس کے بعد گھنڈراں سے ۵۰۰ روپے اندورہ سے ۵۰۰ تتھا پٹھانکوٹ سے ۲۰۰ روپے پراپت ہوئے۔ اس کے بعد ڈیپوٹیشن گوجرانوالہ تتھا سری گوبند پور بھی جاوے گا۔ جہاں جہاں یہ ڈیپوٹیشن جاتا ہے۔ آریہ بھائی پورا پورا سہیوگ دے رہے ہیں جس سے پوری پوری آشا کی جاتی ہے کہ اردھ شتابدی بھلی پرکار کامیاب ہو جاوے گی۔

ڈیپوٹیشن نمبر ۲۔ میرپور ریاست جموں تک کے سماچار اس سے پہلے آریہ جنتا تک پہنچ چکے ہیں میرپور کے بعد ڈیپوٹیشن جہلم پہنچا۔ اور شری بھائی شو نارائن جی وکیل پردھان آریہ سماج تتھا شری لالہ نتھو رام جی منتری کو ساتھ لیکر شری سوامی ویدانند جی مہاراج کی سہایتا سے نمن پرکار دھن اکٹھا کیا۔

	روپے
بابو پران ناتھ جی	۱۵
بھائی شو نارائن جی پردھان	۱۵
ڈاکٹر دیا رام جی	۱
لالہ منوہر لعل جی	۱
شری برکت رام جی	۱
شری بالا رام جی	۱
سردار اوتم سنگھ جی	۵
ماسٹر واتو رام جی	۱
لالہ نتھو رام جی	۴
لالہ تارا چند جی	۲
لالہ بھیری رام جی	۱
شریمان ایچ۔ آر۔ بھلہ اینڈ کو	۵
لالہ رام گوپال جی	۱

اس پرکار جہلم سے ۵۳ روپے اکٹھے ہوئے وہاں پر دو دن پرچار بھی ہوا۔ ماسٹر واتو رام جی نے ایک رسید بک چار آنہ والی دس روپیہ کی لی اور پرتگیا کی۔ کہ وہ اس کو ضرور جمع کر دیں گے۔ اور سبھا ایک ممبر بنا دیں گے۔ اور انہوں نے یقین دلایا۔ کہ ماہ اکتوبر یا نومبر میں پھر آنے کو کہا تاکہ منڈی اور عدالتوں سے بھی دھن جمع کیا جاوے۔

۲۹ بھادوں کو یہ ڈیپوٹیشن جموں پہنچا اور اگلے دن سماج کے سپتاہک ست سنگ میں شامل ہوئے انترنگ سبھا کے ممبروں کو بلا کر مشورہ کیا۔ مندرجہ ذیل مہانو بھاووں نے نمن دھن دینے کی پرتگیائیں کیں:۔

شری لالہ مانک چند جی پردھان	۱۵
شری لالہ تلسی رام جی منتری سماج	۵
شری لالہ نرائن داس جی ریٹائرڈ انجنیر	۵
شری پنڈت مرلی دھر جی	۲
مہاشہ امرناتھ جی موٹر ڈرائیور	۵
لالہ شو لعل جی	۲
آریہ سماج جموں	۴۰
ڈاکٹر کنول نین جی	۲
مہاشہ بلونت رام جی ورما	۱۰

جموں میں ویشوا نریگیہ آرمبھ ہو گئے ہیں۔ آج کل پنڈت بھگوت دت جی سناتک وہاں پدھار کر یگیہ کروا رہے ہیں۔ اب یہ ڈیپوٹیشن جموں کے بعد پٹھانکوٹ ہو کر امرتسر پہنچ چکا ہے۔ اور دھن اکٹھا کر رہا ہے۔

نیلا پچھلے دنوں شری پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی نابھہ میں اردھ شتابدی کے لیئے دھن اکٹھا کرنے کے لیئے پدھارے۔ وہاں سے انہوں نے مندرجہ ذیل سجنوں سے دان پراپت کیا سبھا ان مہابھاووں کا دھنیاواد کرتی ہے۔ اور آشا کرتی ہے کہ وہ اند بھائیوں سے بھی دھن اکٹھا کر کے شیگھر بھیج کر کرتارتھ فرما دیں گے۔

	روپے
پنڈت شمبھو ناتھ جی پردھان آریہ سماج (وعدہ)	۴۰
پنڈت گنپت رائے جی پینشنر نقد	۱۰
مہاشہ گینڈے رام جی وعدہ	۵
” دیدار سنگھ جی پٹواری وعدہ	۵

اس کے بعد پنڈت جی برنالہ پدھارے۔ وہاں کی آریہ سماج نے خاص میٹنگ کر کے نشچہ کیا۔ کہ آریہ سماج برنالہ اردھ شتابدی کے لئے ۲۰۰ روپیہ دیگی برنالہ سے ۱۲ روپے یگیوں کے بھی پنڈت جی نے پراپت کئے۔

اس کے بعد پنڈت جی سنگرور پدھارے وہاں کے سبھا سدوں کی میٹنگ بلا کر نشچہ کرایا۔ کہ ویشوا نر یگیہ کے علاوہ ایک سو ایک روپیہ اردھ شتابدی کے لئے بھی دان دیں گے ۔ نمبر ۴۔ پنڈت یشپال جی سناتک و آچاریہ کل ضلع جالندھر میں اردھ شتابدی کے سمبندھ میں کام کر رہے ہیں۔ سوچنا دیتے ہیں کہ وہ ابتک ایک ہزار روپیہ جمع کر چکے ہیں۔

اردھ شتابدی مہوتسو کی دھوم

ابتک ۵۵۰۰۰ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے

سبھا کی اردھ شتابدی کے اپلکش میں دھن سنگرہ کا کاریہ بڑے زور شور سے ہو رہا ہے سات ڈیپوٹیشن تیار ہو چکے ہیں۔ جو آج کل میں اپنا کام آرمبھ کر دیویں گے آشا ہے کہ دھن سنگرہ کا کام اب دن بدن تیز رفتاری سے چل پڑے گا۔ پچپن ہزار کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

پچھلی رپورٹ

شری لالہ چرنجیت لال جی پردھان سری نگر	۴۸۰۰۰ روپے	
(یہ دھن پراپت ہو چکا ہے)		
ڈلہوزی	۲۴۰۰ روپے گھنڈراں	۵۰۰
اندورہ	” ۵۰۰ پٹھانکوٹ	۲۰۰
اپدیشکوں کے ذریعہ	” ۲۰۰ پنڈت یشپال جی کے ذریعہ	۱۰۰۰
کل روپیہ	۵۵۰۰۰ روپیہ	

بہت سی آریہ سماجوں میں اردھ شتابدی سمبندھی یگیوں تتھا ڈیپوٹیشنوں دوارہ دھن سنگرہ کا کام ہو رہا ہوگا۔ جن آریہ سماجوں کو یگیوں کے لئے پروہت تتھا دھن سنگرہ کے لئے کسی خاص دیکھتی کی ضرورت ہو۔ تو وہ شیگھر لکھ کر پربندھ کروالیں۔ اکتوبر کے آخیر تک ۲ ½ لاکھ روپیہ اپیل ضرور ہی پوری ہو جانی چاہیئے۔ اگر آریہ بھائیوں نے اسی پرکار سہیوگ دیا۔ تو یہ کام کوئی مشکل نہیں ہے۔ امید ہے۔ کہ سب بھائی اسی پرکار اپنے پرشارتھ کو جاری رکھیں گے۔

(اردھ شتابدی پرکاش گرودت بھون لاہور)

آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس

سب آریہ سجنوں کو پتہ ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس شریمان پنڈت چموپتی جی لکھ رہے ہیں اور اس کا کافی حصہ تیار ہو چکا ہے۔ ایسا معلوم دیتا ہے۔ کہ ابھی تک آریہ سماجوں نے اس طرف دھیان دینا شروع نہیں کیا۔ جن سماجوں نے اپنی اپنی سماج کا اتہاس بھیج دیا ہے۔ ان کا دھنیہ واد ہے۔ جن سماجوں نے ابھی اپنا اتہاس نہیں بھیجا۔ وہ کرپا کر کے شیگھر بھیجدیں۔ تاکہ سبھا کے کاریہ کا پورن روپ سے الیکھ ہو سکے۔ مندرجہ ذیل آریہ سماجوں نے اپنا اتہاس بھیجنے کی کرپا کی ہے۔ ان میں سبھا سدوں اور نیتاؤں کے بھی نام درج ہیں۔ جن کا ورتانت پراپت ہوا ہے۔

(۱) تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ (۲) نابھہ۔ (۳) چوآ بھگتاں ضلع راولپنڈی (۴) گوہیپو۔ (۵) راما منڈی ریاست پٹیالہ (۶) محلا نوالہ ضلع امرتسر۔ (۷) ننکانہ صاحب (۸) صدر بازار ڈلہوزی (۹) رانی کا تالاب فیروزپور (۱۰) جھجر۔ (۱۱) گوروکل رائے کوٹ (۱۲) فرید کوٹ (۱۳) ڈیرہ بابا نانک (۱۴) شورکوٹ۔ (۱۵) نزیلا۔ (۱۶) بلب گڑھ (۱۷) جمبہ (۱۸) بھکر (۱۹) بھیرہ (۲۰) تلہ سوبھا سنگھ (۲۱) لال کرتی راولپنڈی (۲۲) دولت نگر ضلع گجرات (۲۳) دوالمبھیراں ضلع میانوالی (۲۴) قصور (۲۵) ہنومان روڈ دہلی (۲۶) لدھیانہ (۲۷) دہرہ گوپی پور ضلع کانگڑہ (۲۸) کوٹ تیناں ضلع گوجرانوالہ (۲۹) بہاول نگر (۳۰) پرڈینا نگر (۳۱) بہتہ جینی (۳۲) گوجرانوالہ (۳۳) حافظ آباد (۳۴) جلالپور نو (۳۵) کلیانوالہ (۳۶) کرنال (۳۷) اپ پرتی ندھی سبھا کرنال (۳۸) گھماں (۳۹) سوامی دھیرانند (۴۰) کوہ مری (۴۱) سوامی اچیتانند جی مہاراج (۴۲) ٹوبہ ٹیک سنگھ (۴۳) چیچاوطنی (۴۴) آدم پور دوآبہ ضلع جالندھر (۴۵) جلال پور پیروالہ ضلع ملتان (۴۶) فکیریاں (۴۷) جاجپور (۴۸) بھٹنڈہ (۴۹) ندوبرٹ (۵۰) پانی پت (۵۱) دھرم پور ضلع شملہ (۵۲) کوہاٹ (۵۳) میرپور۔

ادھیکش پرکاشن وبھاگ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور۔

آریہ مسافر لاہور

۲۵ ستمبر ۱۹۳۵ء

آریہ بھاؤ کو جاگرت کرو

از شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

آج آریہ سماج کے کچھ ایک سماچار پتروں کے
سمپادک مہودے ویدک مت بھیدوں کو
سدھانتوں اور اصولوں کا روپ دیتے ہیں۔ ہم
آریہ جنتا کو اس خطرے سے ساودھان کرنا
چاہتے ہیں۔ ویدک مت بھیدوں کو سدھانتوں
کا روپ دینے سے ہی سماج میں بھید بھاؤ
پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بھید بھاؤ ہی سمے پا کر
پارٹی بندی کا روپ دھارن کرتے ہیں۔ یہ بھید
بھاؤ تتھا دلبندی اس سمے بھینکر روپ دھارن
کرتا ہے جب سدھانتوں اور اصولوں کی رٹ
لگانے والے اپنے لیکھوں اور ویاکھیانوں میں
اپنے سے مختلف وچار رکھنے والے لوگوں کے کیول
دوشوں کو ہی جنتا کے سامنے رکھنا اپنا کرتویہ
سمجھتے ہیں۔ اور دوسروں کے گن، دوسروں کے
دوش دیکھنے کی عادت کے کارن دوش روپ میں
ہی دکھائی دیتے ہیں۔ وہ مت بھید رکھنے والے
کی بھلی بات کی ویاکھیا بھی اس ڈھنگ سے کرتے
ہیں جس سے وہ جنتا کے سامنے دوش روپ میں
پرکٹ ہو۔ مثال کے طور پر یدی سبھا کے ادھیکاری
نیتاؤں کی درشٹی سے اخباروں میں کی گئی چرچا کا
جواب نہیں دیتے تو اسے جواب نہ دینے کی
اسمرتھتا سمجھا جاتا ہے۔ یدی سبھا کے ادھیکاری
کسی پرش پر انترنگ سبھا دوارا انکوائری شدہ
شخص سے اس کو بیان سے کر وچار کرتے ہیں۔
تو سبھا کے ودرودھ اتر دینے والے یا سبھا کو چھوڑ
کے بیچ بیٹھنے والے سبھا کا ریالیہ سے جانکاری
حاصل کئے بنا کہتے ہیں کہ آدیش کو آتما کی آواز کا
نام دے کر اخباروں میں اتر دیتے ہیں۔ اور سبھا کے
ہتوادیہ رائے (ضروری تاخیر) کو دھرم بازی
تتھا نیتی کا نام دیتے ہیں۔ وہ اس بات کو
بھول جاتے ہیں کہ سچائی کا پرچار کرنے سے

پہلے سچائی کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے دھیرج
کی آوشیکتا ہے۔ ادھیرتا تتھا کٹھنتا کے
آدیش میں لکھے گئے لیکھ ہی مت بھید کو دلبندی
کا روپ دیتے ہیں۔ اس منودرتی کے کارن ہی آریہ

[illegible] کی طرح کے جرم چھپل ہیں۔ آریہ سماج کے
سنگٹھن میں ان بھرملوں تتھا شنکاؤں کو دور
کرنے کے سادھن ودیمان ہیں۔ یہ سادھن ہی
آریہ سماج کے سنگٹھن بل کو قائم رکھے ہوئے
ہیں۔ پرتیک آریہ سماج جس کی انترنگ سبھا ہوتی ہے
پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا جس کی انترنگ سبھا بھی
کسی بھی پرکار کے ویدک مت بھیدوں کو
پرگٹ کرنے کا پورا موقع ہے۔ ان سبھاؤں کے
نیم ویدک بھاوناؤں تتھا دلبندی سے سوتنتر
ہیں۔ ان سبھاؤں میں ان مت بھیدوں پر وچار
ہو سکتا ہے۔ بات اصول کی ہے۔ یدی کہیں
نیموں کی درشٹی میں سبھاؤں کے نیم دوش پورن
ہیں۔ یا کوئی غلط رواج جاری ہے۔ تو ان کے لئے
ان سبھاؤں میں اپنے وچار رکھنے کا موقع ہے۔ اور
سبھا کے سدسیوں کو ترک بل یا یکتی بل دوارا
اپنے مت کا بنا سکتے ہیں۔ پرنتو سبھا کے بہو
پکش دوارا منظور شدہ ادھیکاریوں کو دھرکارنے
باد کرتا اور اس کے نرنیوں کو ٹھکرانا سنگٹھن
کا اپمان ہی نہیں بلکہ سنگٹھن کا خون کرنا ہے۔
مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ سبھا کے نروا چت
ادھیکاریوں کو سنگٹھن کے نیموں کے انوسار
چلنے کے لئے کسی کو ادھیکار نہیں۔ ہر ایک دیکھتی ہے

ہے۔ سوتنتر سماچار پتر سمپادک یہ آزادی کا
اپیوگ کرنا چاہتے ہیں۔ تو سبھا کے سنگٹھن
(ڈسپلن) کے ادھیکاریوں
کو چھوڑنا ہوگا۔ یہ اوچت ہے کہ سبھا سنگٹھن
کے ادھیکاریوں کا تو اپبھوگ کیا جائے اور جب سنگٹھن
دوارا لازمی فرائض کی بجا آوری کا مطالبہ کیا جائے
تو دیکھا کہ سوتنترتا اور آزادی کی دہائی مچائی
جائے۔ جو لوگ کسی سبھا سنگٹھن کے بہو پکش
کے نشچے کو سمان کی درشٹی سے دیکھنے کے
عادی نہیں ہیں۔ انہیں اس سنگٹھن کو چھوڑ دینا
چاہیے۔ سنگٹھن میں رہتے ہوئے اس کے
بہو پکش کے نرنیہ کو نہ ماننا سنگٹھن کی اوہیلنا
کرنا ہے اور پاپ بھی ہے۔ اور یہ لکھا گیا ہے کہ پہلی پہلی
سو سائٹیاں انتر کلیہ تتھا گرہ کلیہ کی آگ سے
بھسم ہوتی ہیں۔ درشٹی دیا نند نے بھی سماج
کو گرہ کلیہ کی آگ سے بچانے کا یہی اپائے
بتایا تھا۔ کہ سبھا سمیتیوں میں بہو پکش کے نرنیہ
کو ہی ماننا چاہیے۔ آریہ سماج کے سماچار
پتروں کو تتھا پنجاب کی آریہ جنتا کا کرتویہ
ہے کہ آریہ سماج کے سنگٹھن دوارا مت بھید بھاؤں کو
دور کرنے کے لئے رشی دیا نند کے آدیش کا پالن
کریں۔ تتھا دوسروں کو پریرت کریں۔ اس سے جو
وشیش شکتی پیدا ہو گئی ہے۔ اسے کو درشٹی میں
رکھتے ہوئے یدی آریہ سماجیں اس آشیہ کے
پرستاؤں دوارہ اپنے نیتک بل تتھا ایک مت کا
پردرشن بھی کریں۔ تو انوچت نہ ہوگا۔
مت بھید کے کارن دلبندی پیدا ہونے
کی پرورتی کو روکنے کا دوسرا اپائے یہ ہے
کہ ہم اپنے ہردیوں میں آریہ بھاؤ جاگرت کریں
آریہ بھاؤ یہی ہے۔ کہ ہم دوسروں کو اپنے جیسا
سمجھیں۔

[illegible]

دوسروں کو ہیچ پاپی۔ نالائق سمجھنا اور اپنے
آپ کو نردوش دھرماتما اور سروشریشٹھ ادھیکاری سمجھنا
کیا ہے۔ اسی بھاؤ نا سے اہنکار دوشش تتھا
کی بھاؤنائیں پیدا ہوتی ہیں۔ آریہ سماجوں
پرتیک سبھاسد کو آریہ سمجھ کر اس کے ساتھ
آریتو کا ویوہار کریں۔ اس سے پرسپر
بھاؤ پیدا ہوگا۔ یہ پرسپر کا وشواس
دلبندی کو دور کر سکتا ہے۔ اس سمے
[illegible] آریہ پرشوں کے گرہوں میں اردھ
سماروہ کے اپلکش میں [illegible]
ہیں۔ اس یگیہ کے اوسر پر آریہ پرش
آتما ٹھیک کام کرنے تتھا برائیوں کو
کرنے کا سنکلپ کرنا چاہیے۔ وہ [illegible]
ہیں۔ ہم آریہ پرشوں سے نویدن کرنا چاہتے
کہ انہیں اپنی اوشیکتاؤں تتھا پردیتوں
اتہاس سنکلپ کرتے ہوئے سماج [illegible]

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ شتابدی کے اپلکش میں

ہفتہ وار "آریہ مسافر" لاہور

کا

اردھ شتابدی نمبر

(باتصویر)

دسمبر ۱۹۳۵ء کے دوسرے ہفتہ میں اشاعت پذیر ہوگا۔ جس میں سبھا
کے اتہاس سبھا کے کام اور سبھا کے کاریہ کرتاؤں پر نہایت بیش
قیمت لیکھ پرکاشت ہوں گے کئی بلاک کی تصویریں ہوں گی
یہ بڑھیا نمبر مستقل خریداروں کو مفت نذر ہوگا۔ اس
لئے آپ

آج ہی "آریہ مسافر"

کے خریدار بن جائیں۔ اشتہار دہندگان کو بھی اس بے نظیر
نمبر میں کہ جو معمول سے کئی گنا زیادہ تعداد میں شائع ہوگا
اپنے اشتہاروں کے لئے ابھی سے جگہ ریزرو کرا لینی چاہیئے۔

مینیجر "آریہ مسافر" لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اپنے دوستوں کی متضاد دسروں کے گنوں کو دیکھنے کی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔ سبھا کے دیگر مت بھیدوں کے کارن متضاد دل بندی کی بھاونا کو ہردیوں میں پیدا نہ ہونے دینی چاہیئے ہم آریہ سماج کے سماچار پتروں خصوصاً پنجاب کی آریہ جنتا سے بل پوروک نویدن کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ دل بندیوں کو دور کرنے اور ہردیوں میں آریہ بھاؤ کو جاگرت کرنے کے لئے اپنی شکتیوں کا پریوگ کریں۔ اسی میں ان کا تتھا سماج کا بھلا ہے ؎

ڈاڑھی اور اسلام

معاصر ہند کلکتہ کی وساطت سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کے ایک بہت بڑے مولوی نے ڈاڑھی کے موضوع پر بڑی فاضلانہ کتاب تالیف فرمائی ہے۔ اور ڈاڑھی منڈوانے اور ترشوانے والوں کی نسبت ارشاد ہوا ہے۔ کہ

یہ لوگ فاسق معلن ہیں۔ اس لئے کہ ڈاڑھی منڈانا اور حد مسنون سے کم کرانا۔ ترشوانا گناہ کبیرہ ہے۔۔۔۔۔۔۔ یہ لوگ اللہ اور رسول کے ملعون ہیں دنیا اور آخرت میں اللہ تعالےٰ ان پر نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ وہ بہشت میں نہ جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کو دوزخ میں ڈالے گا اللہ ان کا دشمن اور وہ اللہ تعالےٰ کے دشمن اور سخت منفوض ہیں۔۔۔۔۔۔۔ واجب التعزیر شہر بدر کئے جانے کے قابل ہیں۔۔۔۔۔۔ خدا کے عہد شکن ہیں۔ الخ

اسلامی اخلاق کا یہ ایک ادنےٰ سا نمونہ ہے۔ اب اسلام اور ڈاڑھی کا اہم ترین مسئلہ۔ کیا ان تمام احکامات کو مدنظر رکھ کر علمائے کرام بتلا سکتے ہیں۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کی لیڈری کرنے والے سر آغا خاں پنجاب کے مایۂ ناز ڈاکٹر اقبال مسلمانوں کے پولیٹیکل ٹھیکیدار سر فضل حسین صاحب کے علاوہ جن اسلامی حکمرانوں پر مسلمانوں کو ناز ہے۔ وہ بھی حد مسنون سے باہر ہیں جیسے کمال پاشا ترکی اور رضا شاہ آف ایران۔ کیا یہ سب کے سب خدا کے عہد شکن اور شہر بدر کئے جانے کے قابل ہی نہیں۔ بلکہ واجب التعزیر ہیں ؟ یا نہیں ؎

پنڈت رامچندر جی کا مرن برت

انسانیت کے نام پر خون کی ندیاں بہانا ہی اگر دھرم ہے۔ تو بیشک ہمارے پورانک دوستوں کو مبارک ہے۔ مگر یہ کہاں کی صداقت ہے۔ کہ ایک طرف تو اہنسا کی منادی کی جائے۔ اور دوسری طرف کالی کے مندر پر بے زبان حیوانوں کے گلے پر چھری چلائی جائے۔ اور براہمن دیوتا خوشی خوشی پھولے نہ سمائیں۔

ابھی چند ہفتے ہوئے۔ پنڈت رام چندر جی شرما نے کالی گھاٹ پر ہونے والی قربانیوں کیخلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے مرن برت دھارن کرنے کا تہیہ کر لیا۔ مگر حیرت تو یہ ہے کہ ہمارے پورانک دوست اسے دوسروں کے دھارمک حقوق میں مداخلت بتلاتے ہیں۔ لیکن یہ بتلانے سے قاصر ہیں۔ کہ یہ بات خود بھی کبھی اصلاح کی ہے یہ تو حیوان ہیں۔ انسانی قربانی کو بند کرنے کے لئے مہاراجہ رام موہن رائے کو کتنی تکالیف اٹھانی پڑیں۔ تب جا کر رسم ستی بند ہو سکی۔ اس کے بعد دو دھوا دواہ ہی کو لے لیجئے۔ یہی پورانک دوست اسے دھارمک حقوق میں مداخلت کہا کرتے تھے۔ اور جب زمانہ کی ضروریات نے منہ پھیر دیا۔ تو اب خود بخود دو دھوا دواہ کے لئے میدان میں پہنچ گئے ہیں۔ اسی طرح کالی پر ذبح ہونے والے بے زبان جانوروں کے گلے پر جب تک چھری چلنی بند نہیں ہوگی۔ اس معاملہ میں سناتن دھرم سرخرو نہیں ہو سکتا۔ اور یہ لازم ہے۔ کہ آج جسے مداخلت کے الفاظ سے موسوم کر رہا ہے وہ دن آنے والا ہے۔ جب پنڈت رامچندر جی شرما کی آواز پر لبیک کیا جاوے گا۔

پردہ کا واعظ

اسلامی جرائد کو اٹھا کر دیکھ جاؤ۔ جب پردہ پر لکھیں گے۔ تو یہی معلوم ہوگا۔ کہ یہ سب بڑے پردہ کے حامی ہیں۔ مگر جب عمل کی باری آئے گی۔ تو دس کیا پچاس قدم پیچھے رہیں گے نمونتاً ذرا خواجہ حسن نظامی کو ہی لیجئے منادی میں اس وقت تک کئی اڈیٹوریل بے پردہ کی حمایت میں اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔ لیکن اخبار ہی روزہ میں یہ کہ اسلامی شرع سے تجاوز کرتے ہوئے شہزادہ اعظم جاہ ولی عہد حیدر آباد دکن اور ان کی اہلیہ شہزادی در شہوار کی بے پردہ تصاویر شائع ہو رہی ہیں۔ نام کو بھی پردہ نہیں ہے۔ بلکہ شہزادی اکا خلیفہ ترکی کی دختر نیک اختر ہونا اس بات کا ثبوت ہے۔ خاندان خلافت تک پردہ سے بیزار ہے۔ اور عملی طور پر پردہ کے خلاف جرأت آفرینی برتلا ہوا ہے۔ مگر ہاں یہ سچ ہے۔ کہ پردہ کا واعظ صرف سادہ لوح مسلمانوں کے لئے ہے۔ مگر جہاں قوت اور حکومت کا دبدبہ ہو۔ وہاں اس قسم کے واعظ کچھ معنے نہیں رکھتے بلکہ عملی طور پر خواجہ حسن نظامی جیسے مبلغوں کو بھی بے پردگی کا ایڈیشن کرنا پڑتا ہے ؎

حکومت پنجاب اور تلوار

حکومت پنجاب صوبہ بھر کے لئے تلوار کی کھلی اجازت کا اعلان کرنیوالی ہے۔ اس سے قبل پنجاب کے ۲۹ اضلاع میں سے ۲۳ اضلاع میں تلوار قانون اسلحہ سے بالکل مستثنےٰ تھی اب گورنمنٹ پنجاب نے باقی چھ اضلاع کے لئے بھی تلوار کو قانون اسلحہ سے مستثنےٰ قرار دیدیا ہے۔ جس پر ہمارے مسلمان دوست پھولے نہیں سماتے۔ اور اپنی معقول پسندی کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ لیکن اصل معاملہ کیا ہے۔ اس کی طرف انہوں نے ذرا بھی توجہ نہیں دی۔

محض مسلمانوں کے مطالبہ پر حکومت نے اس قسم کا اقدام نہیں کیا۔ بلکہ ہائی کورٹ میں سکھوں کے دو کرپان رکھنے کا معاملہ بھی برائے تصفیہ پیش تھا۔ اس لئے گورنمنٹ نے نہایت باریک بینی سے اس معاملہ کو سلجھانے کے لئے اور منافر کی خلیج کو بند کر دینے کے واسطے پنجاب کے باقی چھ اضلاع کو بھی وہی مراعات دیدی ہیں۔ جو اس سے قبل ۲۳ اضلاع کو حاصل تھیں اس میں مسلمانوں کو زیادہ خوش ہونے اور اپنے مطالبات کے سامنے گورنمنٹ کو خمیدہ دیکھنے کی خوشی نہیں کرنی چاہیئے

امیر ملت کا مبلغ علم

آج کل شہید گنج ایجی ٹیشن نے پیر جماعت علی شاہ کو بھی امیر ملت بنا ڈالا ہے۔ ابھی ابھی آپ نے صداقت اسلام پر ایک تقریر کی ہے اور اس میں ادعا کیا ہے۔ کہ قرآن شریف کے سوا سب پرانی الہامی کتب کی زبان صفحہ دنیا سے مٹ گئی ہے۔ یعنی توریت کی سریانی اور انجیل کی عبرانی زبان مٹ گئی ہے۔ کیا یہ زبانیں گھر بیٹھے مٹ گئی ہیں۔ یا جا کر امیر ملت نے ان علاقوں تک پہنچنے کی بھی کوشش کی ہے۔ جہاں یہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ یہ ہے امیر ملت کا مبلغ علم اور زبانوں سے جانکاری کا ۔۔۔ کے ثبوت ؎

مسلمانوں کی سول نافرمانی ملتوی

بھلا ایک لبادہ پوش صوفی اور وہ پیر جو تاحیات گورنمنٹ کی کاسہ لیسی کرتا رہا ہو۔ اسے اگر کتنا ہی بڑا بنا دیا جائے۔ گورنمنٹ کیخلاف آواز اٹھانے سے رہا۔ اسی طرح پنجابی مسلمانوں کے امیر ملت پیر جماعت علیشاہ کی حالت ہے۔ جب آپ کو راولپنڈی میں مسلمانوں کا ڈکٹیٹر بنایا گیا۔ تو گورنمنٹ کے خلاف جرأت افزا قدم بڑھانے کے لئے سول نافرمانی کو بھی پروگرام میں شامل کیا گیا۔ نامعلوم ۲۰ ستمبر کو اس قسم کا اقدام ہو گیا ہوتا۔ مگر گورنمنٹ نے پہلے ہی جوشیلے مسلمانوں کو شہر بدر کر ڈالا۔ چنانچہ جب پیر جماعت علی شاہ صاحب کی یاد ہی آئی۔ تو آپ نے لاہور پہنچتے ہی پینترا بدل ڈالا۔ سول نافرمانی کے بجائے صرف صدائے احتجاج تک ہی نوبت پہنے دی کہ مسجد میں نماز پڑھی گئی۔ اور مس[لمان] اپنا منہ لے کر گھر پہنچنے کی ٹھانی۔ شر[وع] ہوا۔ مگر گورنمنٹ کے وسیع ا[ختیارات سے] معاملہ بڑھنے نہ پایا۔ اور سول نافر[مانی] امیر ملت کوئی ایسا پروگرام بھی بنا[سکے] سے ساری کی ساری بات ختم ہو گئی داڑھی جوش مدھم پڑ گیا ہے ؎

دال آٹے کا بھا[ؤ]

جب گورنمنٹ سے چل نہ سکی۔ تو ا[...] کے ہندوؤں سے لین دین کی مما[نعت ...] واعظ نے اہل لاہور کو ایک نئے [...] رنگ دیا ہے۔ کوئی مسلمان دوکاند[ار ...] سودا دینا نہیں چاہتا۔ اس لئے ہند[و ...] بائیکاٹ کے بڑھنے ہوئے زور۔ ا[...] کی زبردست چال کا مقابلہ شروع ک[یا] گو اس چال سے مسلم لیڈروں کو تو کوئی [...] نہیں ہوگا۔ مگر دوکاندار پیشہ مسلمان [...] اور دودھ والوں کا قافیہ تنگ ہو ر[ہا ہے] مسلمان سبزی کھانے سے رہے۔ بھلا منہ کو گوشت لگ چکا ہو۔ وہ سبزی کے کہ[اں] قریب آئیں۔ کنجڑے لوگ ایک دو دن بائیکاٹ سے ہی دل ہی دل میں پشیمان ہو[...] والوں کی بھی یہی حالت ہے۔ مسلمان او[ر] دودھ پینا۔ یہ کہاں کی بھیڑی۔ اتنی بھار[ی] مقدار میں گوالوں کا دودھ کہاں جاسے پو[...] چھپے چھپائے ہندو شیر فروشوں کی منت [...] سے کام لے کر گذارہ کرنا چاہتے ہیں۔ او[ر] ملت کے فرمان پر آنسو بہاتے ہیں۔ کیا ان [...] کی افتراق آمیز موعظوں سے امیر ملت مسل[مانوں] کو زیادہ مضبوط بنا سکیں گے۔ یا ایک ہی زمین [پر] بسنے والی دو قوموں کو یک جہتی اور اتفاق سے رہنے دینا نہیں چاہتے ؎

"آریہ مسافر" کا اردھ شتا بدی انک

[یہ] آریہ مسافر اور اس کے تحریری مشن سے [...] ساری آریہ جنتا آگاہ ہے۔ اسکے ہفتہ وار [...] [قا]لب میں پہنچ کر آریہ مسافر نے ترقی اور [کا]میابی کے مختلف منازل طے کئے اور ایشور کی [د]یا سے اس وقت آریہ مسافر آریہ جنتا میں از حد [م]قبول ہو رہا ہے۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ وہ [د]ن جلد آئے جب ہر ایک آریہ بھائی کے ہاتھ میں آریہ مسافر دکھائی دے۔ اور دل و جان سے [آریہ] مسافر کے عزیز رکھنے کی سپرٹ ہر ایک [...] کے ہردے میں پیدا ہو جائے۔

"آریہ مسافر" وسیع مشن کو ہر ایک بھائی

کے لئے مستعد ہے۔ اور ایسے
والی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
کے اجلاس میں اردو ہفتہ واری
ت کے مسئلہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے
ساتھ سکے۔ اس انک میں آریہ پرتی
کے اجلاس اور آریہ پرتی ندھی
کے منتریوں اور پردھانوں کی مصور اخبارات
ساتھ ہی سبھا کے پرانے مکھیہ کرمچاریوں
جاتا ہے۔ علاوہ بریں آریہ پرتی ندھی
یک شعبہ پر اتم لیکھ دیگا۔ پرانے
ں کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے اور آریہ
ان پردھانوں کو بھینٹ کے لئے جنہوں
سے آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا کی
ان کے پھل روپ میں مختلف سنستھائیں
سامنے ہیں۔ ان سب سے آپ جانکار ہو
آپ کو اردو ہفتہ واری انک کے حاصل
ابھی سے کوشش شروع کر دینی چاہیئے
جاری ہی تعداد میں شائع ہوگا۔ اس لئے
جوں کو اس کے حاصل کرنے کا ابھی سے
کر لینا چاہیئے۔ ورنہ پھر جیسے اتم انک
نہ ہونا ممکن ہوگا۔ اشتہار دہندگان کو بھی
جگہ ریزرو کرا لینی چاہیئے۔

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کے سماچار

پرچار اور ویدک دھرم پرچار:-
پچھلے دو ماہ برابر آریہ سماج مندر میں شری
... سدانند جی۔ شری پنڈت بدری دیو جی و
... دشوناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
... بالکرشن جی۔ ... صاحب لالہ گنیش داس
... صاحب چودھری جمنا داس جی شرما
... واسدیو جی ودیالنکار و پنڈت دیوبرت
کے اپدیش ہوتے رہے۔

سوادھیائے
آریہ بھجنوں میں سوادھیائے کی پرتھا چل پڑی
ہے۔ ایک ماہ سے برابر سوادھیائے کا سلسلہ
جاری ہے۔ پہلے سپتاہ شری برجلال جی شرما
... شری ماسٹر دھنا رام جی جو آریہ سماج
کے بہت پرانے منتری ہیں۔ دوسرے سپتاہ اور
تیسرے سپتاہ شری مہاشے موہن لال جی نے
... منتروں کی ویاکھیا کی۔ اور اگلے سپتاہ منتری
... رام جی کرائیں گے۔

شوک پرستاؤ
(۱) ... آریہ سماج منتریان لالہ ... چند جی وکیل
... ایک ... اور ...

مقدر میں اس جگہ تشریف لائے۔ کارن وش یہ
ہو گئے۔ اور زندگی سے ونا ہو گئے۔ راجیہ پرچار کے
بندھوؤں کو خصوصاً اور ڈیرہ والوں کو عموماً ان
کی جدائی سے ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ ان
کا مرتک سنسکار شریمان پنڈت دیوبرت جی نے
ویدک ریتی سے کرایا۔ ۱۵ تاریخ کو آریہ سماج کے
اجلاس میں شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔

کوئٹہ بھونچال مصیبت زدہ بیوگان و یتیم بچے
(۲) کوئٹہ کے مصیبت زدگان کی امداد کو گورنمنٹ
ریلیف کمیٹی۔ سنٹرل ریلیف کمیٹی۔ دکن ریلیف کمیٹی
سیوا سمتی۔ سیٹھ ملک چند ناگپور ٹرسٹ اور آریہ
سماج نے اپنی اپنی جگہ کام کیا۔ پر اب سنا ہے کہ یہ ریلیف
فنڈ بند ہو جاوے گی۔ جس سے بیوگان و یتیم بچوں
میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ یہ تو
مستقل امداد کے مستحق ہیں۔ ان کا کوئی پرسان
حال نہیں ہے۔ جس سے وہ اپنا پیٹ پال سکیں۔
ڈیرہ غازیخاں کے باشندوں کو ابھی پچھلے سال
شہر کی دریا میں برد ہونے کا دکھ بھولا نہیں تھا
کہ یہ مصیبت ان پر آن پڑی۔ ناظرین اخبار واقف
ہیں۔ ڈیرہ غازیخاں کی مصیبت کا حال جو کوئٹہ
بھونچال سے واقع ہوئی پردھام ... کوئٹہ کی
آریہ گرلز سکول نے یہ دشا دیکھ کر اپنی دستکاری
کلاس کو وسیع پیمانہ پر چلانے کی سکیم تیار کر کے
اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور و آریہ پرادیشک
سبھا و سنٹرل ریلیف کمیٹی کے سامنے رکھ کر
سہائتا کی اپیل کی۔ تاکہ جو دو صد بیوہ و یتیم بچے
اس پاٹھ شالہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ انہیں دستکاری
سکھلا کر اپنی روزی کمانے اور اپنا پیٹ پالنے
کے قابل بنایا جائے۔
اس شعبہ کاریہ کے لئے صرف آٹھ ہزار روپیہ کی
رقم کی ضرورت ہوگی۔ اگر سنستھائیں یا ناظرین
اسے پورا کرنا چاہیں۔ کوئی کٹھن کام نہیں ہماری
سابقہ اپیل کا اس وقت تک سنتوش جنک اثر
نہیں ملا۔ یدی جن سجنوں نے اس اور دھیان
دیا ہے۔ آریہ سماج ان کی کرتگیہ ہے۔ پورن
وشواس ہے کہ اس کاریہ میں ناظرین جلدی پوری
توجہ فرمائیں گے۔ اور اس کار خیر میں آہوتی ڈال
کر پنیہ کے بھاگی بنیں گے۔ اس سے زیادہ اپکار
اور کار خیر کا موقع دانی سجنوں کے لئے اور
کیا ملے گا۔

سنٹرل ریلیف کمیٹی
(۵) اس جگہ سنٹرل ریلیف کمیٹی نے بہت کم امداد
کی ہے۔ اس کا ایک کارن یہ بھی ہے کہ سرکار عالیہ
سے کافی امداد مل رہی ہے۔ مگر پھر بھی یہ کمیٹی
کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہے۔ پنڈت واسدیو
جی سیکرٹری بوجہ پیشہ ورانہ کے بند ہو جانے کے
وہ بھی تنخواہ لے گئے ہیں۔ ان کی جگہ سیکرٹری
کا انتخاب ابھی تک نہیں ہوا۔ شریمان لالہ جیارام جی
جو اپنی جائداد کے دورہ پر رواں ہیں۔ عرصہ سے وہیں
تشریف لے گئے ہیں۔ پردھان جی بھی مہینہ میں
بیس یوم باہر رہتے ہیں۔ لوگ کانگریس کے دروازہ
سے مایوس واپس جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ فیصلہ ہوا
تھا کہ جو اشخاص کسی وجہ سے گورنمنٹ ریلیف
کمیٹی سے رہ گئے ہوں۔ ان کو سنٹرل ریلیف کمیٹی
سے امداد ملے گی۔ فخر قوم شریمان ڈاکٹر گوپی چند
جی اس طرف توجہ فرما کر مصیبت زدگان کی حوصلہ
افزائی فرمادیں۔
(سندرداس منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں)

آریہ کمار سبھا ڈونگہ کا چناؤ:-
آج شام کے ۵ بجے ڈونگہ کے آریہ کماروں کا ایک
اجلاس آریہ سماج مندر میں منعقد ہوا۔ حاضری
کافی تھی۔ اور مندرجہ ذیل ادھیکاری منتخب
کئے گئے:-
(۱) پردھان۔ مہاشہ خیراتی لال جی لامبہ
(۲) منتری:- ,, پورنانند جی سیٹھی
(۳) اپ منتری:- ,, کرشن لال جی بھاٹیہ
(۴) خزانچی:- ,, بشمبر ناتھ جی چوپڑہ
(۵) لائبریرین:- ,, جگیندر سنگھ جی بھاٹیہ
آریہ کماروں نے آج سے ہی بڑے اتساہ سے
کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ صبح اور شام سماج مندر
میں اکٹھے ہو کر دونوں کال سندھیا کی جاتی ہے
(پورنانند سیٹھی منتری)

آریہ سماج گورداسپور:-
آریہ سماج نے اپنے سپتاہک ستسنگ مورخہ
۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء میں پاس کیا ہے:-
آریہ سماج گورداسپور کی یہ سبھا اپنے سبھاسد
لالہ بسنت رام جی مرحوم پر جو مورخہ ۱۴ ستمبر
۱۹۳۵ء کو ہوئی۔ شوک پرگٹ کرتی ہے۔ لالہ
جی اس سماج کے پرانے نیتاؤں میں سے ایک
تھے۔ ان کی مرتیو سے سماج کو بڑی ہانی ہوئی ہے
جس لگن اور پریم سے انہوں نے سماج کا کافی
سمیہ کے لئے جو کام کیا ہے۔ وہ سراہنیہ ہے۔
اور سماج اس کے لئے کرتگیہ ہے۔ اور ایشور سے
پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ لالہ جی کی آتما کو سدگتی
پردان کریں۔ اور ان کے پریوار کے لوگوں کو
شانتی دیں۔
(رگھبیر کیشن پردھان آریہ سماج)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا شوک پرستاؤ:-
آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے سپتاہک ستسنگ
مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۵ء میں نمن لکھت
پرستاؤ پاس ہوا:-
یہ آریہ سماج مہاشہ ... لال جی آریہ ...
کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے
اور یہ بات لیکھ میں لاتا ہے۔ کہ آپ آریہ سماج
کے پرانے سیوک تھے۔ پرماتما آپ کی آتما کو
سدگتی پردان کریں اور مہاشہ جی کے سمبندھیوں
کو اس مہان کشٹ سہن کرنے کی شکتی دیں۔
(رسا نند داس ... منتری آریہ سماج)

آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں:-
آریہ سماج فتح گڑھ کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن
جس میں پنڈت جے چند جی پردھان و مہاشہ
منسا رام جی چوپڑی اور سیر شامل تھے۔ پانچ بجے
شام بروز ... وارد ہو کر کالا افغاناں
پہنچا۔ اور وہاں سے لالہ چونی لال جی ۳ روپیہ
لالہ سوہن لال ۳ روپیہ لالہ رتن لال ایک روپیہ
دھن پراپت کر کے آگے بسنت کوٹ پہنچ کر لالہ
دھرت رام جی شاہوکار سے ۳ روپیہ دھن
پراپت کیا۔ بعد میں موضع کھودے بانگر پہنچ کر
ایک روپیہ پنڈت ... جی سے وصول کیا اور
کل ۱۱ روپے دھن اردو ہفتہ واری کے لئے لے
کر ... ڈیپوٹیشن واپس آیا۔
(ستپال منتری فتح گڑھ چوڑیاں)

گوروکل کمالیہ کے سماچار

یہ گوروکل کمالیہ نگر سے قریباً ایک میل کی دوری
پر بجانب پچھم واقع ہے۔ اتم جل وایو کے
کارن یہ استھان بڑا ہی رمنیہ ہے۔ مانو جنگل
میں منگل بنا ہوا ہے۔ اب گرمیوں کی چھٹیوں
کے خاتمہ کے بعد دو بارہ طلبوں کی پڑھائی شروع
ہو گئی ہے۔ سب برہمچاری واقعی خوش ہیں۔ موسم
کی تبدیلی کی وجہ سے ان کی صحت میں کوئی فرق
نہیں آیا۔ برہمچاری پرات کال و سایم کال بڑے
شوق سے کرتے ہیں۔
بہت اچھی جل وایو کے کارن گوروکل کا ہسپتال
خالی رہتا ہے۔
دستکاری کے کام میں بہت سے برہمچاری
بننے کا کام و جلد سازی سیکھ گئے ہیں۔ دریاں
غالیچہ وغیرہ کے سکھانے کا کام عنقریب شروع
کیا جاوے گا۔ سامان منگوایا جا رہا ہے۔ برہمچاری
دستکاری کے کام میں کافی شوق سے حصہ لیتے ہیں
برہمچاریوں کو خالص خوراک کا آٹا کھلایا جاتا
ہے۔ خوراک اس سال سے اچھا اور باقاعدہ کام
کر رہا ہے۔ دودھ میں برہمچاری خاص لذت
محسوس کرتے ہیں۔
باغ کا میں پچھلے ایک مہینہ سے مالی مقرر کیا
گیا ہے۔ اور اس وجہ سے باغیچہ میں خاص رونق
ہو گئی ہے۔ سبزیاں خوب پیدا کی گئی ہیں ...
کھیتی باڑی کا کام زیر نگرانی مالی کرتے ہیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پہلے ماہ میں کس لحاظ بھائیوں سے گوروکل کا انسپکشن کیا تھا۔ اور گوروکل کے برہمچاریوں کی صحت۔ پڑھائی اور پربندھ کو دیکھ کر پرسن ہو کر گئے تھے ؛

(۱) شری پنڈت دھنپت جی ملتان شہر (۲) شری پنڈت پورن چندر جی سناتک اور شری پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی۔ پنڈت دھنپت جی نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ کمالیہ میں دس پندرہ دن رہ کر دو تین ہنر سکھائیں گے۔ پچھلے ماہ لائلپور میں دو دن رہ کر کچھ دان اکٹھا کیا تھا۔

ان تمام سجنوں کا جنہوں نے اس کام میں سہایتا دی تھی۔ گوروکل کی اور سے ان کا دھنیواد کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل سجنوں نے دان دے کر گوروکل کی سہایتا کی ہے۔

	روپیہ
(۱) شری ڈاکٹر امیر چند جی کول جنرل ۔	۱۰۱
(۲) ,, ماسٹر پریم پرکاش جی چیف ایجنٹ لکشمی انشورنس کمپنی	۵۱
(۳) شری سیٹھ جانکی جی چھنگ / ڈائریکٹر گنیش فلور ملز	۲۵۱
(۴) بابو دیا مل جی وکیل	۵۱
(۵) شری بھائی بالمکند جی رنگ کیپر / کالج لائلپور	۲۱
(۶) شری ماسٹر کرتا رام جی وکیل	۱۲

اس کے علاوہ اور بھی چھوٹی چھوٹی رقمیں پراپت ہوئی ہیں۔ کل میزان لگ بھگ ۲۵۰ روپیہ کے ہوا پورن آشا ہے۔ کہ آئندہ بھی سب سجن اسی پرکار گوروکل کی سہایتا کرتے رہیں گے ؛

(دیوان چند آریہ)

آریہ سماج سیالکوٹ کی خبریں

سالانہ جلسہ

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳-۴-۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جلسہ پر بڑے بڑے سنیاسیوں۔ ودوانوں اور بھجن اپدیشکوں کے آنے کی توقع ہے۔

وشوا شانتی یگیہ

وشوا شانتی یگیہ یہاں پر ہونے شروع ہو گئے ہیں اس سلسلہ میں پنڈت بھگوت دت جی ودیا النکار یہاں تشریف لائے۔ اور اپنے ایک سبھا سد کے گھر پر یگیہ بھی کروایا۔ آشا ہے۔ کہ اکتوبر کے آخیر تک سارے سبھا سدوں کے ہاں یگیہ ہو جائیں گے اور جو دکشنا مل رہی ہے۔ وہ آخیر میں سبھا کو اور دھن تا بدی چندہ کے ساتھ

پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

(ریکھک شری لالہ بو ساَرام جی آنریری سیکرٹری)

ماہ اگست کے آخر میں ۴۰ لڑکے اور ۱۸ لڑکیاں تھیں ۳۸ لڑکے پرائمری کلاسز میں ۸ لڑکے مڈل کلاسز میں ۵ ہائی کلاسز میں ۲ لڑکے دیانند اپدیشک ودیالیہ میں ۱۶ لڑکے درزی کلاس میں ۱۰ لڑکے دیانند دستکاری سکول اور ایک لڑکا ٹھاکر دت شرما چیریٹیبل ورکس میں۔ ایک لڑکا پنجاب ٹیکسٹائل ملز اور دو لڑکے ابھی ... میں۔ شام کے وقت دس لڑکوں کو ہارمونیم بھی سکھایا جاتا ہے۔ لڑکیوں کو شکشا دینے کے علاوہ سینا پرونا گھر کا سارا کام کاج سکھایا جاتا ہے۔ **اس ماہ میں** تین لڑکے درزی کا کام سیکھ کر باہر اپنا گذارہ کر رہے ہیں ... سہایکوں نے اس ماہ سہایتا دی ہے ان کا دھنیواد کیا جاتا ہے۔ لالہ بنارسی داس جی گپتا لاہور سنہ ۱۱۱/ روپیہ۔ ... ڈی اے وی ... ۴۶/ روپے لالہ بہاری لال جی سیالکوٹ نے ۲۵ روپے لالہ گوبند رام کھنہ لاہور نے دستہ دان ۳۰ روپیہ اور ایک سجن گپت روپ میں بچوں کو عمدہ بھوجن دینے کے لئے ۱۲۵ روپیہ سے زیادہ ماہوار دان دے رہے ہیں ان سب کا خاص طور پر دھنیواد کیا جاتا ہے ؛

خصوصیات:- یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور ہیں۔ یہاں پر بچوں سے منگوایا نہیں جاتا۔ بلکہ انہیں دستکاری سکھلا کر قابل روزگار بنایا جاتا ہے۔

ضروریات۔ اناتھ آلیہ میں مکان کی تنگی ہے۔ دانی ویروں سے پرارتھنا ہے کہ وہ بیٹھک بنوانے میں سہایتا کریں۔ جو بھائی یادگاری کمرہ بنوانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے نہایت موزوں جگہ ہے۔ دیوی لکشمی نارائن جی ہارایٹ لا انارکلی لاہور نے بڑی کرپا کر کے ایک کمرہ بنوا دینے کا وعدہ کیا ہے اور کام بھی شروع کرا دیا ہے۔

(۲) بچوں کے کھیلنے کے لئے کوئی گراؤنڈ نہیں۔ اس کے لئے سفید زمین کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ دیگر اخراجات کے لئے نقدی۔ آٹا۔ دال۔ گھی۔ اور دستر بھی چاہئیں۔ جو بھائی جتنی اور جس روپ سے بھی سہایتا کریں۔ سویکار کی جائے گی۔ مفصل حالات اناتھ آلیہ کی سالانہ رپورٹ مفت منگوا کر ملاحظہ کریں ؛

دھوکے سے بچیں!

کوی نورو بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

رجسٹرڈ

امرت دھارا

(تمہارے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اسکی نقلیں بنانا شروع کر دیں اور کئیوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب دوائیں معمولی سی نقلیں ہیں جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں امرت دھارا کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نقصان سکتا ہے اس لئے ہوشیار رہئے اور

اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خریدیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) نصف ایک روپیہ چار آنے (۱/۴) نمونہ صرف آٹھ آنے فی ...

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:- امرت دھارا لاہور

امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

پورانک دھرم کی ننگی تصویر

یعنی

جیبی پستول

عنقریب چھپ کر تیار ہو جائے گا۔ کیا آپ نے اس کے لئے ابھی تک کوئی آرڈر روانہ کیا ہے اگر نہیں تو ابھی سے جلد فرمائش بھیج دیں۔ کیونکہ اس کتاب کی موجودگی میں آپ بڑے سے بڑے پورانک۔ پنڈت کا منہ بند کر سکتے ہیں۔ ہر ایک سوال کا مدلل جواب اور ہزاروں پرمانوں سے بھرپور کتاب کا حاصل کرنا آپ کے لئے لازم ہے ضخامت ... صفحات قیمت ایک روپیہ مینجر پریم پستکالیہ گورودت بھون لاہور

وشوا یگیوں کیلئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں چیز اعلیٰ۔ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے بیوپاریوں کو خاص رعایت۔ نرخ ۸/، ۱۰/، فی سیر

بھگت رام اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی — لاہور

بیج دی جائے گی۔

پرستاؤ

آریہ سماج کے ست سنگ مورخہ ۲۲ ستمبر کے بعد نمن لکھت پرستاؤ پاس ہوا۔

آریہ سماج سیالکوٹ بہار گورنمنٹ کے سرکلر (جو سرچ لائٹ اخبار مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا ہے۔ اور جس میں آریہ سماج کے خالص دھارمک پرچار کاریہ کو عیسائیت کے منافی بیان کیا گیا ہے۔ اور چھوٹا ناگپور ڈویژن میں آریہ سماج کے کارکنوں کو خطرناک بیان کیا گیا ہے۔ اور پولیس افسران کو آریہ سماج کی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ کے خلاف زور دار پروٹسٹ کرتا ہے یہ سرکلر بھارت سرکار کی عرصہ سے اعلان کردہ مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کی پالیسی کے خلاف ہے۔ ۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کو کونسل بہار میں گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری نے اس کے متعلق جو بیان اور جوابات دیئے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی نظر میں بالکل ناتسلی بخش اور مبہم ہیں۔ یہ آریہ سماج گورنمنٹ سے بڑے زور سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس سرکلر کو بلا تاخیر واپس لے ✢

(رام لعل شرما سیالکوٹ)

لاہور میں ایک مسلمان کی گرفتاری

تلواریں فروخت کر رہا تھا

لاہور ۲۲ ستمبر۔ آج شہر لاہور میں سخت سنسنی پھیل گئی۔ جب کہ شام کے وقت دو مسلمانوں سے تین تین فٹ لمبی تلواریں (خلاف قانون اسلحہ) مسلمانوں کے پاس یہ کہکر کہ حکومت پنجاب نے مسلمانوں کو تلواریں رکھنے کی عام اجازت دیدی ہے۔ فروخت کرنی شروع کر دیں۔

یہ بات جب سٹی کوتوالی میں مرزا محمد باقر صاحب کے نوٹس میں لائی گئی۔ تو وہ فوراً موچی گیٹ پہنچے۔ اور ایک مسلمان نوجوان کو گرفتار کر لیا۔ جو تلواریں فروخت کر رہا تھا۔ اس کے قبضہ سے پولیس نے پانچ تلواریں لے لیں۔ گرفتاری ایکٹ اسلحہ کے ماتحت عمل میں لائی گئی۔ تھانہ میں سے جا کر اسے ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

لاہور میں ہندوؤں کی سبزی منڈی

چونکہ لاہور میں مسلمانوں نے پیر جماعت علیشاہ امیر ملت کے فرمانے کے مطابق ہندوؤں کا سخت بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اس لئے مجبوراً ہندوؤں کو اپنی حفاظت کے لئے مسلمانوں کا بائیکاٹ کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ لاہور میں ایک لمیٹڈ کمپنی ایک ہندو سبزی و فروٹ کیٹ قائم کرنے بنائی جا رہی ہے۔ چند روز سے ہندو بیرون جات سے

تازہ ترین خبریں!

۶۲ ملزمان میں سے پچاس ملزم سیشن سپرد کر دیئے گئے

۵ اکو بری کر دیا گیا۔ ۱۳ ملزموں کی ضمانت پر رہائی

اوات پورہ (آگرہ) ۱۹ ستمبر۔ آج سپیشل مجسٹریٹ نے فیروز آباد کے محکمہ کے فساد کا فیصلہ سنا دیا۔ واقعات مقدمہ یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ گذشتہ اپریل میں رام نومی اور محرم کے موقعہ پر فیروز آباد میں ہندو مسلم فساد ہو گیا جس میں ڈاکٹر جیو ارام کے خاندان کے کچھ ممبر مریض اور لڑکے مکان میں آگ لگنے سے دم گھٹ کر مر گئے تھے۔ اس فساد کے سلسلہ میں ۷۰ مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اور ۶۲ کیخلاف مختلف الزامات میں مقدمہ چلایا گیا۔ سپیشل مجسٹریٹ نے ۱۲ کو بری کر دیا۔ اور ۵ اکو زیر دفعہ ۳۰۲ - ۲۲ کو زیر دفعہ ۴۸۶ اور ۱۳ اکو زیر دفعہ ۴۷ ۱ تعزیرات ہند سیشن سپرد کر دیا گیا ہے۔ موخر الذکر ۱۳ ملزمان کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے ✢

شیخوپورہ ریلوے سٹیشن پر ایک پٹھان کی سنسنی خیز گرفتاری

بوری میں دو خوبصورت ہندو بچوں کی برآمد

شیخوپورہ ۲۱ ستمبر۔ یہاں ریلوے پولیس نے ایک پٹھان کو جس نے دو خوبصورت اور کمسن ہندو بچوں کو ایک بوری میں بند کیا ہوا تھا۔ ریل گاڑی کے ڈبے سے گرفتار کیا ہے۔ بچوں کے منہ کپڑا ٹھونس کر بند کئے ہوئے تھے۔ اور ان کے ہاتھ پاؤں پگڑی سے باندھے ہوئے تھے۔ بوری میں ہوا داخل کرنے کے لئے اس میں دو تین سوراخ کئے ہوئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بچوں کو جن میں سے ایک لڑکی ہے۔ گوجرہ سے پٹھان اغوا کر کے سرحد کی طرف لے جا رہا تھا۔ شیخوپورہ ریلوے سٹیشن پر ایک مسافر نے بوری میں اسباب خیال کر کے اس پر بیٹھنے کی کوشش کی۔ تو ایک بچہ کی چیخیں نکل گئیں۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ اور پٹھان کو گرفتار کر لیا گیا۔ بچوں نے پولیس کے روبرو بیان کیا۔ کہ پٹھان نے کمانی دار چاقو دکھا کر ہمیں دھمکی دی تھی۔ کہ اگر انہوں نے شور کیا۔ تو انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ پولیس دونوں بچوں کو ان کے والدین تک پہنچانے کے لئے گوجرہ لے گئی ہے ✢

آگرہ میں ہندو مسلم کشیدگی

مسلح پہرے لگا دیئے گئے

دہلی ۲۳ ستمبر۔ آگرہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل شام چند مسلمان ایک گائے کو پیٹ رہے تھے جس سے ہندوؤں میں سنسنی پھیل گئی۔ اور ان مسلمانوں کو اسی وقت گرفتار کر لیا گیا۔ اور شہر میں مسلح پہرے لگا دیئے گئے تاکہ حالات ناخوشگوار نہ ہو جائیں۔

صلح کی کوئی امید نہیں

سکھ مسلم کانفرنس کے متعلق قیاس آرائیاں

شملہ ۲۱ ستمبر۔ سر گوکل چند نارنگ ممبر اسمبلی شہید گنج کے سلسلہ میں سکھ لیڈروں سے خط و کتابت کر رہے تھے جن کی غرض یہ تھی۔ کہ سکھ اور مسلمان لیڈروں کی ایک کانفرنس شملہ میں بلائی جائے۔ جو اس بات پر غور کرے۔ کہ اس جھگڑے کو کس طرح نپٹایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اسمبلی کے کچھ ہندو اور مسلمان ممبروں میں بھی بات چیت ہوئی۔ اور مولانا شوکت علی سردار سردول سنگھ کویشر کو بھی ملے۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود سمجھوتے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کیونکہ مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ سکھ گوردوارہ شہید گنج کا وہ حصہ علیحدہ کر دیں جسے وہ مسجد خیال کرتے ہیں۔ لیکن سکھ لیڈر اس مطالبہ کو منظور کرنے کے لئے تیار نہیں وہ پنتھ کے فیصلہ کیخلاف نہیں جا سکتے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اگر سکھ لیڈروں نے رضامندی ظاہر کر دی۔ تو کانفرنس اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں بلائی جائے گی۔ ورنہ کانفرنس نہیں بلائی جائے گی مسلمان لیڈر وائسرائے ہند سے بھی

قصور میں ایک ہندو ساہوکار کا بیرحمانہ قتل

مقتول کو آگ لگا دی گئی

قصور ۲۲ ستمبر۔ آج یہاں ایک ہولناک اور بیرحمانہ قتل کی واردات کا انکشاف ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ قصور کے ہندو ساہوکار لالہ چونی لعل ولد لالہ رتو مل سہگل غلہ منڈی میں اپنی بیٹھک پر سو رہے تھے۔ کہ کسی شخص نے یا اشخاص نے پہلے ان کا پیٹ پھاڑا۔ اور پھر گدیاں اوپر نیچے رکھ کر آگ لگا دی۔ جس سے چہرہ بالکل جل گیا۔ اور شناخت ہونی مشکل ہو رہی ہے۔ آگ زور پکڑ جاتی۔ لیکن خون بہنے سے آگ خود بخود بجھ گئی۔ بدبو آنے پر دروازہ کھولا گیا۔ تو یہ خوفناک نظارہ دیکھنے میں آیا ان کا کیش بکس کھلا پڑا تھا۔ اور نقد و زیورات غائب کیش بکس کا نچلا خانہ ڈاکو یا قاتلوں سے کھل نہ سکا جسے کھولنے پر ۵۴ روپے کے نوٹ نکلے۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی ہے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیجا جا رہا ہے اس قتل کے واقعہ سے

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

کئی آریہ سماج مندروں کے ساتھ دکانیں بنی ہوئی ہیں۔ وہ دکانداروں کو کرایہ پر دی جاتی ہیں آریہ سماجوں کا دھیان اس اور دلایا جاتا ہے۔ کہ ان دکانوں کو کرایہ پر دینے کے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جاوے۔ کہ آریہ سماج کی کوئی دکان پان۔ تمباکو سیگرٹ۔ بھنگ مادک چیزوں یا کسی ابھکشیہ پدارتھ فروخت کرنے کے لئے کرایہ پر نہ دی جاوے کیونکہ سماج کا آدیش ایسے پدارتھوں کے سیون کو ہٹانا ہے ✢

منتری — آریہ پرتی ندھی سبھا

آریہ سماجوں کو ضروری اطلاع

مہاشے مجھو رام جی موڑنڈہ ضلع انبالہ پہلے اس سبھا کے آدھین دیانند دت کے اپدیشک تھے۔ کئی سال سے وہ سے مکت کئے جا چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے دلت ادھار اور شدھی کے لئے آریہ سماجوں سے دھن جمع کر رہے ہیں۔ اس لئے آریہ سماجوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا اس کی کسی دان کا کوئی دھن انہیں نہ دیں۔ اور کسی سنستھا کے لئے بھی اس سبھا کے دوارا اس سنستھا سے کسی کارکن کو نہ دیں۔

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا
گورودت بھون لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی بلیٹن

اردھ شتابدی سمبندھی ضروری سوچنائیں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو قائم ہوئے پچاس سال ہو چکے ہیں۔ اس نے اب تک جو کام کئے ہیں۔ وہ جنتا بھلی پرکار جانتی ہے۔ اب تک کئے گئے کام پر نظرثانی کرنے اور آگامی کو ویدک دھرم کے پرچار کو ادھک ویگ سے چلانے کے لئے پروگرام کا نشچے کرنے کے نمت اردھ شتابدی کا مہوتسو منایا جا رہا ہے۔ یہ مہوتسو دسمبر ۱۹۳۵ء کے آخری دنوں میں ہوگا۔ اس کے پروگرام کا فیصلہ دسمبر کے شروع میں کیا جاوے گا۔ اتنا لکھ دینا مناسب معلوم دیتا ہے۔ کہ یہ مہوتسو اجمیر شتابدی سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ یہ مہوتسو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اُتسو ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ یہ سبھا بلحاظ ادھک سنستھاؤں کے ادھک سنگھٹت بھی ہے۔ اس لئے اس اردھ شتابدی کے لئے آریہ جنتا کے ہردیوں میں اگاد ھ شردھا ہے جس سے بات چیت کی جاوے۔ وہی اردھ شتابدی کی پورتی شردھا کے بھاؤ پر کاشت کرتا ہے۔ سب ہی آریہ جنتا اردھ شتابدی مہوتسو کو دیکھنے کے لئے اتسک ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بیرونی سے بھی آریہ بھائی پدھار رہے ہیں۔

بان پرستھی آریہ سماج کے بڑے بڑے بیتا تھا کاریہ کرتاؤں کا کہنا ہے۔ کہ اگر آریہ سماج کے پرچارک آنریری مل جاویں۔ تو ویدک دھرم کا پرچار زیادہ ہو سکتا ہے بہت کم لوگ ایسے ہو سکتے ہیں۔ جو دنیا کے دھندوں کو چھوڑ کر اپنی عمر کو اس راہ پر لگا سکتے ہیں۔ آریہ سماج چار آشرموں کو مانتا ہے۔ ماننے تک کسی چیز کو محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ کاریہ کرم میں لا سکنے کے لئے اس سے اچھا موقعہ ملنا مشکل ہے۔ کئی بار پریرنا کی جاتی رہی ہے۔ کہ بوڑھے آریہ سماجیوں کو اپنے گرہستھ سے فارغ ہو کر بان پرستھ آشرم دھارن کر لینا چاہیئے۔ لیکن بہت کم بھائیوں نے اس پر عمل کرنے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں کو ابھی سے ایسے بردھ آریہ بھائیوں کو بان پرستھ آشرم میں پرویش کرنے کی پریرنا کرنی چاہیئے۔ اور سوچنا بھیج دینی چاہیئے۔ کہ ان کے ہاں سے فلاں فلاں آریہ سماجی اس یوگیہ ہیں۔ یا آریہ سماج کے ادھیکاریوں نے انہیں اس کام کے لئے تیار کر لیا جائے۔

سبھا کا اتہاس جب سے شری پنڈت چموپتی جی گروکل سے آئے ہیں۔ سبھا کا اتہاس تیار کر رہے ہیں۔ ان کے سہیوگ کے لئے پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے لگے ہوئے ہیں۔ دونوں مہانو بھاؤ اتہاس سمبندھی سوچنائیں کئی سبھاؤں پر گھوم کر اکٹھا کر رہے ہیں آریہ سماجوں کو ملکر لکھ رہے ہیں۔ اور اُمید ہے کہ سبھا کا اتہاس ایک شاندار اتہاس بن جاویگا۔ جس میں مکمل حالات ہونگے۔ یہ اتہاس نومبر کے آخیر تک تیار ہو جاویگا۔ فی الحال سبھا نے اسے ایک ہزار چھپوانے کا نشچے کیا ہے۔ قیمت کے متعلق پھر نشچے ہو سکیگا۔ آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ جس قدر کاپیاں انہیں درکار ہوں۔ اس کی اطلاع ابھی سے سبھا کے دفتر میں بھیجدیں۔

ستیارتھ پرکاش سبھا کا وچار ہے کہ اردھ شتابدی کے موقعہ پر ستیارتھ پرکاش کا سستا ایڈیشن چھپوایا جاوے۔ اس کا پربندھ کیا گیا ہے۔ آریہ سماجوں نے کیا ہوا تھا۔ کہ جتنی کاپیاں وہ اپنے ہاں منگانا چاہیں۔ اتنی کی اطلاع دیں۔ لیکن ابھی تک آریہ سماجوں نے اس پر توجہ نہیں دی۔ آریہ سماجوں کو جلد اس طرف دھیان دینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اس موقعہ پر ایسے کئی دانی سجن بھی نکل سکتے ہیں۔ جو سبھا میں اس غرض کے لئے روپیہ دان دے دیں۔ کہ اس کے خرچ سے ستیارتھ پرکاش چھپوا کر چار آنہ یا اس سے بھی کم قیمت پر فروخت کیا جائے۔ ابھی تک صرف میر پور۔ دولت نگر۔ اروچ تین آریہ سماجوں نے سستا ایڈیشن چھپنے پر منگوانے کو لکھا ہے۔ اس سے سبھا کیا اندازہ لگا سکتی ہے۔ جو قوم اپنا لٹریچر یا اتہاس زندہ رکھنا چاہتی ہے۔ انہیں کئی طرح کی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ یہ تو کوئی بڑی قربانی نہیں۔ کہ ہر ایک آریہ سماج اگر پچاس پچاس ستیارتھ پرکاش بھی منگوا لے۔ تو بھی مندرجہ بالا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔ آریہ سماجوں کو ابھی سے اپنی انترنگ سبھائیں نشچے کر کے سب

باتوں کا فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ اس سمبندھ میں کیا سہایتا کر سکتی ہیں۔ سبھا کا وچار ہے۔ کہ اس موقعہ پر کم سے کم ایک لاکھ ستیارتھ پرکاش چھپ کر لوگوں کے پاس پہنچایا جائے۔

ولیشوانز یگیہ آریہ سماجوں سے جو سوچنائیں مل رہی ہیں۔ انہیں دیکھ کر تسلی ہو رہی ہے کہ اب آریہ سبھا سدوں سماجوں تھا آریوں میں نیا اتساہ پیدا ہو رہا ہے۔ نیا خون پیدا ہو رہا ہے۔ جو بھائی کسی وجہ سے آریہ سماج سے بے تعلق ہو رہے تھے۔ ان کے لئے پریم کرنے کا بھی یہ بہت بڑھیا موقعہ ہے۔ اندازاً ۳۰۰ آریہ سماجیں اب تک ولیشوانز یگیہ آرمبھ کر چکی ہیں اس سے اڑھائی لاکھ کی اپیل تو پوری نہ ہو سکے گی۔ اور نہ ہی اس مقصد کے لئے یہ یگیہ جاری کئے گئے ہیں۔ ان کا مقصد تو صرف اتنا ہی ہے۔ البتہ اگر سبھی یگیہ کرتا اپنی ماسک آمدنی کا اردھ بھاگ یا اس سے ادھک اردھ شتابدی ندھی میں دینے کا شبھ سنکلپ کریں۔ اور سروساد ھارن سے کچھ نہ کچھ آہوتی دلوانے کا یتن کریں۔ تو ۲½ لاکھ بڑی آسانی سے پورن ہو سکتا ہے۔

اردھ شتابدی مہوتسو کی تاریخیں

اردھ شتابدی سمتی یہ نشچے کر چکی ہے۔ کہ یہ مہوتسو دسمبر کے آخیر ہفتہ میں منائی جاوے۔ ابھی تک تاریخوں کا فیصلہ نہیں ہوا۔ غالباً شہید سوامی شردھانند جی کے بلیدان کے پوتر دوس ۲۳ دسمبر سے آرمبھ ہوگا۔ جوں جوں سمیلنوں کے پردھان صاحبان کا نشچے تھا دیگر پروگرام مرتب ہوتا جائے گا۔ تاریخوں کا بھی نشچے ہو جائے گا۔ یہ یاد رہے۔ کہ آریہ سماج وچھووالی لاہور نے جو پنجاب کی شرومنی آریہ سماج ہے۔ اور جس کا ہمیشہ سالانہ جلسہ ماہ نومبر کے آخری ہفتہ میں ہوتا تھا۔ اردھ شتابدی کی وجہ سے اپنا جلسہ سالانہ اردھ شتابدی کے ساتھ ہی رکھ لیا ہے۔ اس سے آریہ جنتا کو بہت سہولت ہوگی۔ اس طرح خرچ بھی کم ہوگا۔

پروگرام اردھ شتابدی کے پروگرام میں کیا کچھ ہوگا۔ یہ تو ماہ دسمبر میں اشتہارات دوارا آریہ جنتا کو معلوم ہو جائے گا۔ اس وقت اتنا ہی دینا ضروری ہے۔ کہ اس میں آریہ ویروں کی نمائش۔ آریہ ویایام پردرشنی ہوگی۔ وید کے سمبندھ میں اوچیہ کوٹی کے تھا دھبیرتو جاویں گے۔ آریہ سمیلن۔ دھرم چرچا سمیلن آدی کئی سمیلن ہوں گے۔ ایک بردھ سمیلن ہوگا جس میں وہ بردھ ویکتی یدھ سمار کر درشن دیں گے۔ جن کے درشن درلبھ ہیں۔ اور پتہ نہیں پھر دینی زندگی میں ان مہا پرشوں کے درشن بھی ہوں گے یا نہیں۔ آریہ مہلا سمیلن ودیارتھی سمیلن سودیشی پردرشنی سنگیت سمیلن جلوس وغیرہ کئی باتیں ایسی ہونگی۔ جس سے جنتا پر آریہ سماج کے پربھاؤ اور وستار کا پتہ چل سکے گا۔ سبھا نے اپنے آدھین سب گوروکلوں۔ سکولوں پاٹھ شالاؤں کو نمنترن دے دیئے ہیں۔ اُمید ہے بہت سی آریہ جنتا اس مہوتسو میں شامل ہوگی۔ سب سے بڑھیا چیز چاروں ویدوں دوارا ویدپرائن یگیہ میں بھاگ لینا چاہیں۔ وہ ابھی سے پتر دوارا گرلیں

اردھ شتابدی اور ویشوانز یگوں کے لئے دان

سبھا کی طرف سے مندرجہ بالا دھن اکٹھا کرنے کے لئے چار آنہ۔ ایک روپیہ۔ پانچ روپیہ۔ دس روپیہ۔ ۲۵ روپیے۔ پچاس روپے۔ اور یکصد روپے کے نوٹ چھپوائے گئے ہیں۔ آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مندرجہ بالا دان کے لئے ان رسیدی نوٹوں کو استعمال کریں۔

جو آریہ بھائی اپنی سیوا اردھ شتابدی کے سمبندھ میں دھن اکٹھا کرنے کے لئے دینا چاہیں۔ وہ بھی دفتر کو لکھ کر اُپروکت رسیدی نوٹ منگوالیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
اردھ شتابدی کاریالیہ گرودت بھون لاہور

آریہ اُپ پرتی ندھی سبھاؤں کے نیم

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ضلع یا کمشنریوں میں آریہ اُپ پرتی ندھی سبھائیں سقاپت کرنے کے وشئے میں اس سبھا نے جو نیم سویکار کئے ہیں - وہ ذیل میں دیئے جاتے ہیں - اب ان پر فقر ثانی کرنے کا وچار ہے - آریہ سماجوں سے نویدن ہے - کہ ان نیموں میں اگر وہ کوئی ترمیم کرنا تجویز کریں - تو اپنی تجویز لکھ کر بہت جلد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر گرودت بھون لاہور میں ارسال کریں :-

(۱) پانچ یا پانچ سے زیادہ آریہ سماجیں ایک نیت سیما کے اندر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا سے ایک سنگھٹن "آریہ اُپ پرتی ندھی سبھا" سقاپت کر سکتی ہیں - اس سیما کے اندر کی سماجوں کے سمبندھ کا ادھیکار اُپ پرکرت اُپ سبھا کو ہوگا۔

(۲) آریہ پرتی ندھی سبھا کے نیم اُپ نیم انوسار اُپ پرتی ندھی سبھاؤں کے پرانت کی سب سماجیں اپنے آسے کا دشانش پرتی ندھی سبھا کو دیتی رہیں گی - اور اپنے پرتی ندھی سبھا میں بھیجتی رہیں گی -

(۳) ایسی اُپ سبھاؤں کے اُدیش اپنی اپنی نیت سیما کے اندر پرچار کے کام کو بھلی پرکار چلانا اور اس کی وکیشا کرنا ہوگا۔

(۴) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سادھارن نرکیمٹی اور جو بندشیں ان نیموں اتھوا ایسے نیموں کے انوسار جو سبھا اُپ سبھاؤں کے اُتم پربندھ کے لئے آئندہ نیت کرنا اُچت سمجھے - رکھی گئی ہے - اُن کے اتیرکت اُپ سبھائیں اپنے سب انترگت ویوہاروں میں سروتھا سوتنتر ہوں گی

(۵) اُپ سبھاؤں کے کاریوں کی نرکیمٹی کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایک سبھا سد کو نیت کرے گی - جو سب اوشیک کاریوں میں پردھان سبھا سے سمتی لے کر کام کرے گا - جب تک کوئی سبھا سد اس کاریہ کے لئے نیت نہ ہو سبھا کا منتری اُپ سبھاؤں کا ادھشٹاتا ہوگا۔

(۶) سب کاریوں میں اُپ سبھاؤں کے لئے سبھا انتم نیائے مرکز ہی (عدالت اپیل) ہوگی - اور اسی کا نشچے ماننیہ ہوگا ؛

(۷) اُپ سبھاؤں کا کوش جو کہ ان کی پرانتیہ سماجوں کے وید پرچار کے لئے اتیرکت دھن کا ½ ہوگا سبھا کے پاس جمع رہے گا - جس کا خرچ کرنے کا اُپ سبھا کو ادھیکار ہوگا۔

(۸) اُپ سبھائیں اپنے حساب کتاب اور انیہ کاریہ واہی کے رجسٹر نیم پورو رکھیں گی - اور سبھا کے وشیش نیت سبھا سد کو ان رجسٹروں کے دیکھنے کا ادھیکار ہوگا۔

(۹) اُپ سبھائیں پردھان سبھا کی سادھارن سویکرتی سے اپنے بجٹ پاس کریں گی - اور ان کے انکول آپ خرچ کر سکیں گی۔

(۱۰) پچیس روپے سے کم دیتن والے کرمچاریوں کی نیوکتی اور دنڈ کرتی کا ادھیکار اُپ سبھاؤں کو ہوگا - پرنتو پچیس یا پچیس روپیہ سے ادھک دیتن والے کرمچاریوں کی نیوکتی اور دنڈ کرتی کی سوچنا اُپ سبھاؤں کے ادھشٹاتا کو دینی ہوگی - ادھشٹاتا کا ادھیکار ہوگا - کہ وہ اسے بھنگ کرے یا نہ کرے۔

(۱۱) اُپ پرتی ندھی سبھائیں وید پرچار کے لئے پرایت دھن کا ½ جو پرتی ندھی سبھا کو دیں گی اس کے بدلے پرتی ندھی سبھا کسی وشیش اوستھا کے اپستھت ہونے پر اُپدیشک آدی کے دوارہ بیشا شکتی سہایتا سیو اُپ پرتی ندھی سبھاؤں کی سہایتا کرے گی ؛

(۱۲) جو اُپدیشک اُپ سبھا کے آدھین کام کریں گے - وہ سبھا کے آدھین سمجھے جائیں گے - اور جب اُپ سبھاؤں کے پرانت کے باہر ادھیکتا ہونے پر اُتسووں یا انیہ ستھانوں پر اُپدیش کے لئے ان کو بھیج سکیں گی۔

(۱۳) یدی کوئی اُپ سبھا ٹوٹ جاوے تو اس کی ساری سمپتی دھن آدی کی سوامنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہوگی ؛

(فٹ نوٹ) اُپروکت نیموں میں "سبھا" سے آریہ پرتی ندھی سبھا اور "اُپ سبھا" سے اُپ پرتی ندھی سبھا کا آشیہ ہے ؛

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ سماج جڑانوالہ کا شوک

آریہ سماج جڑانوالہ کا یہ سادھارن ادھیویشن چودھری وید برت جی کی دھرم پتنی کی اکال مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتا ہے - اور چودھری صاحب اور ان کے سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہے - اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ مرحومہ کی آتما کو سدگتی پردان کرے

(دھیراج منتری آریہ سماج جڑانوالہ)

تحائف ۱۹۳۶ء

شائع ہو گئے!

بھاری رعایت

بھاری رعایت

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں - جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں - جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے - اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کیلئے ریل و ڈاک کے قانون - کرایہ ریل و مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں - گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہوگی - خریدنے سے پہلے اس ڈائری کو ملاحظہ فرما دیں معہ سنہری جلد کے قیمت ۵ / فی جلد

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۶ء

یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کروایا ہے - اس کا سائز ۳۶ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہوگا - اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے - اس سے بڑا اور سندر کیلنڈر آپ کو اور کہیں سے نہیں ملے گا - اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دو رنگوں میں دی گئی ہیں۔

کیلنڈر کے ارد گرد مشہور آریہ پرشوں کی تصویریں دی گئی ہیں

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پرورتک

رشی دیانند جی سرسوتی کے کپڑے والے چتر

تین رنگوں میں چھپا ہے - یہ چیز اس یوگیہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ خریدی جائے - قیمت صرف ۳ / ہے - ایک درجن لینے والے کو سوا دو روپیہ خرچ کرتے پڑ دیں گے - ڈاک خرچ خریدار ہوگا - آرڈر جلد بھیجیں ؛

ملنے کا پتہ :- راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویشوانز یگیوں کی دھوم

میرپور میں وشوانز یگیہ

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے سمبندھ میں آریہ سماج میرپور کے سبھاسدوں نے نشچیہ کیا۔ کہ وشوانز یگیہ ہر ایک آریہ سبھاسد کے گھر میں باری باری کیا جاوے۔

چنانچہ اس کے انوسار ۲۴ بھادوں سمت ۱۹۹۲ کو شریمان مہاشہ کرم چند جی اُپ پردھان آریہ سماج میرپور کے گھر سے شروع ہوا۔ اور آج تک سلسلہ یگیہ جاری ہے۔ شری پنڈت وشوناتھ جی جو کہ گوروکل پوٹھوہار کے یگیہ سناتک ہیں۔ اور اتفاق سے آپ پتا مہتہ گھنشیام جی ریڈر عدالت سب ڈویژنل مجسٹریٹ میرپور کے ہاں آئے ہوئے ہیں۔ بڑے پریم سے ہر ایک مہاشہ کے گھر جا کر یگیہ کراتے ہیں۔ اور بڑی اتم ریتی سے وید منتروں کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ جس سے لوگوں پر بہت پربھاؤ پڑ رہا ہے۔ ذیل کے سجنوں یگیہ کرائے ہیں:-

نام	آنہ	روپیہ
مہاشہ کرم چند جی اُپ پردھان	۰	۵
" پھمنداس جی سہایک	۸	۲
" مکھن لال جی وکیل	۰	۲
" تیرتھ رام جی پستکادھیکش	۰	۲
" گوراندتہ مل جی سبھاسد	۱۲	۲
" رام بھجا مل جی	۸	۲
" رام ناتھ جی وکیل	۸	۲
" دوارکاناتھ جی خزانچی	۱۲	۱

(دیوی چند اُپ منتری آریہ سماج میرپور)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی۔ بنگالی محلہ

نام	آنہ	روپیہ
مہاشہ ہربنس لال جی	۴	۲
" سائیں داس جی منتری	۱۲	۲
" منشی رام جی اوورسیر	۴	۲
" منگل سین جی اُپ پردھان	۱۲	۲
" نہال چند جی	۴	۱
پنڈت دھنجاناتھ جی	۸	۲

اس ہفتہ آٹھ نئے آریہ سماج کے ممبر بنے۔

(سائیں داس منتری)

مورنڈہ میں وشوانز یگیہ

سبھا کی آگیا انوسار سب بھائی یگیہ کرا رہے ہیں اور دکھشنا دی جا رہی ہے۔ یہ تفصیل ذیل یگیہ ہو چکے ہیں:

نام	آنہ	روپیہ
شری مہاشہ بھوڑا رام جی	۰	۲
" لالہ ہرداری لال جی پردھان	۰	۲
شوکت رائے سیکرٹری	۱۲	۲
شری لالہ ودیا دھر جی	۰	۱
" لالہ آسا رام جی	۰	۱
" ڈاکٹر جنک پرشاد جی ایم۔بی۔ایس	۰	۲
" مہاشہ مدھیہ رام جی	۱۴	۱
" لالہ چاندن رام جی	۰	۱
" لالہ آتما رام جی	۰	۱
" لالہ نوبت رائے جی بزاز	۸	۲
" لالہ دھنپت رائے جی	۰	۱

(شوکت رائے منتری آریہ سماج مورنڈہ)

آریہ سماج جلالپور کیکناں:-

نام	آنہ	روپیہ
لالہ اندر سین جی	۱۲	۱
" ہری رام جی شاہ جی	۰	۲
" دیوان چند گیان چند جی	۸	۲
" راجا رام جی اجمانی	۱۴	۱
مہاشہ ہنسراج جی	۰	۳
" سوہن لال جی آنند	۰	۲
" حویلی رام جی بزاز	۱۲	۱
ملک جے رام جی آریہ	۴	۲
مہاشہ سیتا رام جی سلوجہ	۰	۱
لالہ ڈھیرا رام جی سبھروال	۰	۲
مہاشہ رام لبھایا جی حلوائی	۸	۱
" سنت رام جی آریہ	۱۲	۱
" بشن داس جی	۱۲	۲
" جودھا رام جی سلوجہ	۸	۱
میزان	۸	۲۷

آریہ سماج راجن پور:-

آریہ سماج راجن پور نے وشوانز یگیہ کا کاریہ آرنبھ کر دیا ہے۔ ابھی تک حسب ذیل یگیہ ہوئے ہیں:-

نام	آنہ	روپیہ
بھگت رادھاکرشن جی وکیل	۰	۳
" سندر داس جی	۰	۲
ماسٹر سندر داس جی	۰	۳
لالہ جگن ناتھ جی وکیل	۰	۲
" تارا چند جی	۰	۲
" ایشر داس جی	۸	۲
ڈاکٹر بنواری لال جی	۸	۲
مہاشہ چونی لال جی	۴	۲
ماسٹر پیارا رام جی	۸	۲

مزید یگیہ کرنے کی بڑی کوشش کی جا رہی ہے۔

(منتری آریہ سماج راجن پور)

ڈیرہ غازی خاں:-

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار وشوانز یگیہ آریہ پریواروں میں بڑے اتساہ و سمارہ کے ساتھ منایا جا رہا ہے آریہ سماج کو اس میں بڑی سپھلتا ہو رہی ہے۔ ۱۳/۹/۳۵ سے برابر یگیہ ہو رہا ہے آشا ہے کہ یہ سلسلہ بہت عرصہ تک جاری رہے گا۔ پردھان جی دکتی مہاشے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اُن کے آتے ہی ماہ اکتوبر میں یگیہ اور بھی ادھک سنکھیا میں ہوں گے۔

نام	آنہ	روپیہ
شریمان رئیس صاحب لالہ گنیش داس جی	۰	۵
" " چودھری چمنی داس جی	۰	۵
" " لالہ چمن لال جی تاوانڈ	۴	۲
" " بنسی لال جی سڈانہ	۰	۵
" " دھنپت رائے جی وکیل	۰	۴

پہلے روز شریمان پنڈت واسدیو جی ودیا النکار نے یگیہ کرایا۔ اور اب تک پنڈت وشوناتھ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کراتے اُن کے چلے جانے کے بعد پنڈت واسدیو جی کرا رہیں گے۔ جو ہمیشہ آریہ سماج کے سنکار کرتے ہیں۔ اور اپدیش دیتے ہیں اور اپنی دکھشنا بھی ہمیشہ دان کر دیا کرتے ہیں۔ (منتری)

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہ پور:-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار شتابدی کے اُپ لکش میں آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ کی طرف سے من لکھت آریہ بھائیوں کے گھر میں پنڈت ہربال جی سدھانت بھوشن آریہ اپدیشک نے موَرخہ ۱۱/۹/۳۵ تا ۱۷/۹/۳۵ تک وشوانز یگیہ کرائے۔ کئی دفعہ پنڈت جی کو دن میں دو دو تین تین دفعہ بھی وشوانز یگیہ سواستھ ٹھیک نہ ہونے کے باوجود بھی کرانا پڑتا تھا۔ لیکن پنڈت جی بڑے اتساہ و پریم کے ساتھ اس کاریہ کو کرتے رہے۔ ۱۱ ستمبر سے ۱۷ ستمبر تک پنڈت جی رات کے

قائم شدہ ۱۸۸۲ء

قائم شدہ ۱۸۸۲ء

ویشوانز یگیوں کیلئے

شاستروکت اور اُتم ہون سامگری در ۶/ ۸/ ۱۲/ عہ/ فی سیر منگائیں۔

ٹھوک مال

کے خریداروں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

نوٹ:- گوروکل فارمیسی کی دوائیاں ہمارے ہاں سے ملتی ہیں۔

پتہ

سیتارام اینڈ سنز دھوپ سامگری والے۔ لاہور

نے دس بجے تک اپدیش بھی کرتے رہے۔ ان ساتھ نہ ہونے کے باوجود بھی حاضری ہوتی رہی۔ یہ تمام دھن سبھا کے اردھ شتابدی فنڈ کو روانہ کیا گیا ہے۔ آریہ سماج مٹھ ٹوانہ ہتکاری آریہ پرتی ندھی سبھا کا دھنیواد کرتے ہیں۔

	آنہ	روپے
سماج مندر		۵
رام پرکاش اپ پردھان	۸	۳
پرمیشر پال مہاشہ بوٹن لال / بن لال منوچہ		۵
کرشن چند گلاٹی		۲
بسیان چند جی رہون	۱۲	۱
رام داس ماسٹر ٹھاکر داس / ماشہ گور بخش رستے	۴	۲
مسٹر امیر چند جی	۱۲	۱
ماشہ ہنس راج برزانہ		۲
لالہ لکھو مزول	۴	۳
جوگ دھیان چون داس مستر		۵
جگن ناتھ سٹیشن ماسٹر		۵
بندی روپ چند جی پردھان	۴	۳
ماسٹر ہیرا لال جی		۲
میزان	۱۲	۴۴

بذریعہ ڈیپوٹیشن:-

	آنہ	روپے
لالہ امیر چند جی بترہ		۲
بابو کمید ارناتھ جی		۲
لالہ بلدیو سہائے جی بترہ		۲
ملک امیر چند جی ترہنجہ	۴	۱
لالہ رام کور کھیتر پال جی		۱
لالہ چیتن داس جی بترہ		۱
لالہ رام کشن جی بترہ		۱
لالہ شنکر داس جی بترہ		۱
لالہ موہن لعل چھابڑہ		۱
لالہ اتم چند کھیتر پال جی		۱
لالہ گرسائیں رام جی بھلہ		۱
لالہ تونت رام جی ترہنجہ		۱
لالہ جیون داس جی دودھوا		۱
لالہ رادھا جی رسیوٹ		۱
لالہ موتی رام جی کا لڑہ		۱
	۴	۱۸
متفرق	۸	۱۰
کل میزان	۸	۷۲

(موہن لال منوچہ اپ منتری آریہ سماج مٹھ ٹوانہ)

آریہ سماج ڈھکی نقلبندی پشاور شہر

آریہ سماج ڈھکی نقلبندی پشاور شہر میں شری یتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار دیشوانتر یگیوں کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل مہانو بھاووں کے گھروں میں یگیہ

ہو چکا ہے۔

	آنے	روپے
پنڈت رام نرائن جی منتری		۳
" برج لال جی		۳
" شگھر مل جی	۱۲	۲
مہاشہ شوکمار اپ منتری	۴	۲
لالہ تارا چند جی اپ پردھان		۲
" گوکل چند جی کپور		۲
" ارجن دیو جی منیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ	۴	۲
مہاشہ بھارت پرکاش جی	۸	۲
بھگت رام سرن داس جی	۴	۲
لالہ وشوامتر جی	۴	۲
لالہ دسوندھی رام جی		۲

(منتری آریہ سماج پشاور شہر)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی:-

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی میں دیشوانتر یگیہ کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ آریہ بھائیوں کے علاوہ دیگر کے گھروں میں بھی یہ یگیہ کیا جا رہا ہے۔ یکم ستمبر سے ۱۵ ستمبر ۱۹۲۶ء تک مندرجہ ذیل یگیہ ہوتے

	آنے	روپے
۳۱ ستمبر ۱۹۲۶ء تک	۱۲	۶۹
پنڈت جگن ناتھ وکیل		۳
پنڈت رام پرشاد ہیڈ کلرک		۲
مہاشہ وی - سی کپیل		۳
لالہ لکھی رام جی سب پوسٹماسٹر	۸	۲
لالہ موتی رام جی		۱
لالہ بھیمن داس جی پارسل کلرک		۱
مہاشہ سدا نند جی نول مرچنٹ	۴	۲
بابو جوتی پرشاد جی کچا بازار سابق خزانچی	۸	۴
بابو کاہن سنگھ جی انسپکٹر تار		۲
مہاشہ رام چرن جی کچا بازار	۴	۳
لالہ سوہن لال جی صراف		۵
لالہ بنارسی داس جی سٹیشنر		۲
میزان	۴	۱۰۲

(کیشو رام منتری آریہ سماج)

آریہ سماج کلاسوالہ:-

آریہ سماج کلاس والہ ضلع سیالکوٹ میں پونو عرصہ دو سال سے دینک ست سنگ نیم پوروک ہو رہا ہے۔ پر خوشی سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے اردھ شتابدی کے سمبندھ میں دھن اکٹھا کرنے کی ہدایات ہوتی ہیں۔ بکار یہ پہلے کی نسبت ادھک سمارو ہے سے آرمبھ کر دیا گیا ہے۔ دینک ست سنگ کو جو آریہ سماج قصبہ مذکور کے گھروں میں نیم پوروک پرتی دن پراتہ کال ہوتا ہے۔ جس میں کہ ہر روز استری پرشوں کی حاضری تقریباً یکصد سے ہو جاتی ہے۔ بعد کارروائی علاوہ دکشنا کے بھجن کی اور سے حلوہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ اسی وقت تک مخو تکمت

سجنوں کے ہاں دیشوانتر یگیہ ہو چکا ہے۔ باقی لسٹ بعد میں شائع کر دی جائے گی۔ حکیم ہری رام جی پردھان آریہ سماج کلاسوالہ تین روپے، لالہ ہنس راج جی اپ منتری ایک روپیہ (منتری آریہ سماج)

پنڈت برت پال جی کا دورہ:-

پنڈت جی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مہاشہ مکند رام جی منتری۔ مہاشہ ٹیکو رام مہاشہ چمن لال آدی کی سہایتا سے شور کوٹ میں ۴۲ روپے یگیوں کے جمع ہوئے ہیں۔ نیز ابھی اور یگیوں کی دکشنا باقی ہے۔ اور کئی گھروں میں ابھی یگیہ ہونگے۔ ابھی وہاں سے کافی رقم ملنے کی پوری آشا ہے۔

پشاور صدر میں:-

پشاور سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں بھی دھن سنگرہ اور یگیوں کا کاریہ شروع ہو گیا ہے۔ اور بڑے دھنیوں اور مدھیم شریتی کے لوگوں سے دھن نہیں لیا گیا۔ کیونکہ وہاں سے بڑا ڈیپوٹیشن وصول کرے گا۔ سرو سادھارن سے ۲۵۰ روپے تین سو کی راشی کے پراپت ہونے کی پوری آشا ہے۔ جو شاید گھر سبھا کے کوش میں آجا دیگی۔

پنڈت ہر دیال جی:-

اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی میں ایک ہفتہ کتھا کی اور دیشوانتر یگیہ کرائے + ۱۴ روپے ۸ دکشنا ملی ہے۔ اور بھی یگیہ ہو رہے ہیں۔ اور پنڈت گوردھن جی اس کاریہ کو بخوبی کر رہے ہیں۔

اس کے بعد پنڈت جی بھٹنڈہ پہنچے۔ وہاں سے مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ ۴ روپے لے آئے تھے پنڈت جی نے ۵۳ روپے اور جمع کئے ہیں۔ ابھی وہاں سے ایک سو روپیہ اور ملنے کی آشا ہے اور اگر آچاریہ رامدیو جی یا پنڈت بدھ دیو جی وہاں ایک بار پدھاریں تو دو اڑھائی سو روپیہ ملنے کی امید ہے۔ سبھا ایک سبھا سادوں سے جو نئے بنائے گئے دس روپے وصول کئے۔

پنڈت ہر پال جی:-

مٹھ ٹوانہ سے پنڈت ہر پال جی کے پرتا رتھ سے دیشوانتر یگیہ دوارا ۳۴ روپے ۱۲ آنے کی رقم پراپت ہوئی ہے۔ نیز ڈیپوٹیشن دوارہ دان ۱۸ روپے ۴ آنے پراپت ہوا ہے۔

کھڈیاں میں دیانند اپدیشک ودیالیہ کے دو ودیارتھیوں کی کوشش سے دیشوانتر یگیوں دوارا ۲۱ روپے ۸ آنے کی رقم بطور دکشنا سبھا کاریالیہ پہنچ گئی ہے۔ نیز دان کے طور پر ۵ روپے ۴ آنے بھی وصول ہوئے ہیں۔

واں بھچراں ضلع میانوالی:-

پنڈت ہر پال جی نے وہاں سے ۴۸ روپے ۸ آنے

یگیوں کے بعد اور ½ ۱۵ روپے سہایکوں سے پراپت کئے۔ کل ۳۰ روپے وصول ہوئے۔

اپدیشک ودیالیہ کے دو ودیارتھی پنڈت امرناتھ جی اور برہم چاری بھی پال جی پاکپٹن لائن پر پرچار اتھ پدھارے تھے۔ انہوں نے اردھ شتابدی کے لئے قریباً ۲۶ روپے نقد پراپت کئے ہیں۔ اس کے علاوہ کھڈیاں سے بھی دھن بھجوایا ہے۔ اس کے علاوہ دو آریہ سماجوں کی سہایتا بھی کی ہے۔

پنڈت تیرتھ رام جی:-

پچھلے ہفتہ پنڈت جی چوہڑکانہ، شاہکوٹ، سانگلاہل، چک نمبر ۵، چک نمبر ۱۹۲ پدھارے اور مندرجہ ذیل دھن پراپت کیا۔

چوہڑکانہ ۶ روپے شاہکوٹ	۱۹ روپے
سانگلاہل ۲۱ روپے چک نمبر ۵	۵۱ روپے
چک نمبر ۱۹۲ ۵ روپے کل	۱۰۸ روپے ۸ آنے

چوہڑکانہ کے مہاشہ دیس راج جی اور سانگلاہل کے پردھان مہاشہ گندن لال جی نے ایک بار پھر دھن کی پرارتھنا کی ہے۔ اور دھن سنگرہ میں سہیوگ دینے کا وچن دیا ہے۔ ان دونوں مہانو بھاووں کا بہت بہت دھنیواد ہے۔

گھروٹہ ضلع گورداسپور

چودھری گوردت سنگھ جی بانی منتری آریہ سماج گھروٹہ پر ستہ دینا نگر لکھتے ہیں۔ کہ وہاں ۱۳ یگیہ ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ملنے یا تحریر شری متی سوشیلا دیوی جی نے دان دیا ۱۰ سپرسکار کل ۴۲ روپے ۴ جمع ہوئے ہیں اور ابھی دھن اکٹھا کرنے کی کوشش بدستور جاری ہے

کھاگیاں ضلع شیخوپورہ:-

مہاشہ خوشی رام جی منتری سوچنا دیتے ہیں کہ وہاں سوامی یوگانند جی بد علیے اور ۲۴ بھادوں سے ۳۰ بھادوں تک یگیہ ہوئے اور وہاں سے ۲۶ روپے اکٹھے ہوئے۔

پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی سوچنا دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے یکصد روپیہ یگیوں کا احمد پور قصبہ سے جمع کیا ہے

پنڈت بالمکند جی جلالپور کیکناں سے اور آتے یگیوں کے پراپت کرنے کی سوچنا دیتے ہیں

منٹگمری:-

مہاشہ رام نارائن جی اردھ شتابدی کمیٹی منیجر ڈی - اے - وی سکول سوچنا دیتے ہیں۔ کہ وہاں پچھلے ہفتہ اور ۲۳ روپے دکشنا پراپت ہوئی۔

قرول باغ دہلی:-

مہاشہ ستیہ پال جی منتری آریہ سماج قرول باغ دہلی سوچنا دیتے ہیں سات یگیوں دوارا ۲۳ روپے ۸ آنے پراپت کی ہے۔

آریہ سماجوں سے اوشیک نویدن

تارا ویدک سبھا دوارا سنشودھت آریہ سماج کے اُپ نیموں کو اس سبھا نے اس پرانت کے آریہ سماجوں میں یکم ہاڑ سمت ۱۹۹۲ بکرم سے پرچلت کرنے کا پرستاؤ سویکار کیا ہے اس لئے نویدن ہے۔ کہ یکم ہاڑ سمت ۱۹۹۲ سے ان سنشودھت نیموں کے انوسار ہی آچرن کیا جاوے۔ ان اُپ نیموں میں کچھ پریورتن ہو گئے ہیں اور اسپشٹ وشئے سپشٹ ہو گئے ہیں۔ انیہ پریورتنوں کے ساتھ ساتھ نمن لکھت چار باتیں وشیش مہتو کی ہیں۔ جن کی طرف آریہ سماجوں کا دھیان وشیش روپ سے دلایا جاتا ہے۔

(۱) پہلا یہ کہ ماسک شلک آئے کا شتانس ہی پراپت کیا جاوے۔ اس نیم کا درڑھتا سے پالن ہونا چاہیئے۔

(۲) دوسری بات۔ آریہ سبھاسدوں کا سداچاری ہونا ہے۔ سداچار شلا کی پورو نیموں میں ویاکھیا نہ تھی۔ اب اس کی ویاکھیا نمن پرچار ہے۔ سداچار کی پریبھاشا:- سندھیا آدی نتیہ کرم۔ شُدھ ورتی۔ ویدک سنسکار۔ پتی ورت اتھوا پتنی ورت آدی آچار ہے۔ دھیچار ملرہ آدی مادک دردیوں اور مانس آدی ابھکش پدارتھوں کا سیون۔ جوا۔ چوری۔ چھل۔ کپٹ۔ اور رشوت آدی دُر آچار ہے۔

اس نیم کا درڑھ روپ سے پالن کیا جاوے آپ کے سماج میں وہی آریہ سبھاسد انکت ہونے چاہئیں۔ جو سداچار کی اس پریبھاشا پر پورے اُتریں۔ آپ کا کوئی آریہ سبھاسد مانس آدی ابھکش پدارتھوں کا سیون کرنے والا نہ ہونا چاہیئے۔ اور نہ ہی وہ مدھ آدی مادک دردیوں کا سیون کرتا ہو۔ وہ سندھیا آدی نت کرم کرنے والا اور سداچار کے انیہ بھی سب لکھشنوں کا پالن کرنے والا ہو۔ یدی آپ کے سماج کا کوئی سبھاسد اس کے خلاف عمل کر رہا ہو۔ تو اُسے جلد ہی مانس آدی ابھکش چھوڑ دینا چاہیئے اور اپنے آپ کو سداچار کے لکھشنوں کے انوسار آچرن کرنے والا بنا لینا چاہیئے۔ وگرنہ وہ آریہ سبھاسد نہ رہ کر سہایک رہ جاوے گا۔

(۳) تیسری بات۔ آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگوں میں کم از کم پچیس فیصدی حاضری کی ہے۔ اس کا بھی اوشیہ ہی پالن ہونا چاہیئے انپستھتی انکت کرنے کے لئے اجیت پربندھ کرنا چاہیئے۔ یدی کوئی آریہ سبھاسد کہیں باہر گیا ہو۔ تو اُسے چاہیئے۔ کہ وہ اس استھان کے آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ میں سملت ہو کر اپنی اپستھتی انکت کرا دیوے۔

(۴) چوتھی بات یہ کہ سپتاہک ست سنگ کی کارروائی کے انت میں رگوید کے انتم سوکت کا ادھیہ سور سے سملت پاٹھ ہوا کرے۔ اس نیم کا بھی اوشیہ پالن ہونا چاہیئے۔

آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ جہاں وہ ان اُپ نیموں کا پالن کریں۔ وہاں ان چار باتوں کی اور وشیش دھیان دیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں ان کا پرتی ندھی سویکار کرتے ہوئے اس بات کا بھی وچار کیا جاوے گا کہ آریہ سماج نے ان باتوں کا کہاں تک پالن کیا ہے۔ سبھا کے اُپدیشکوں کو بھی ادیش دیا ہے۔ کہ وہ آریہ سماجوں میں پرچار کرتے اس بات کا اوشیہ نریکشن کریں۔ اور رپورٹ کریں۔ کہ کونسا آریہ سماج ان کا ٹھیک پرکار پالن کرتا ہے۔ اور کونسا نہیں ✲

منتری

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

گورو کل بھٹنڈہ کا سالانہ جلسہ

(۱) گورو کل بھٹنڈہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں بڑے بڑے مہاتما سنیاسی اُپدیشک اور بھجنیک پدھار کر اپنے شبھ اُپدیشوں و بھجنوں دوارا جنتا کو کرتارتھ کریں گے۔ سب اردگرد کے آریہ بھائی بہنیں آ کر پدھار کر لابھ اُٹھاویں۔

(۲) جس بھائی کو شری سوامی سروداننند جی مہاراج اور ٹھاکر شکھ لال جی آریہ مسافر کا پتہ ہو۔ وہ کرپا کر کے نمن لکھت پتہ سے اطلاع دیکر کرتارتھ کرے ✲

رام چندر آریہ منتری گورو کل
بھٹنڈہ

اعلیٰ زندگی۔ درازیٔ عمر اور لطفِ خانگی کو سچے معنوں میں حاصل کرنیکے لئے

سکھمئی جیون (ہندی)

نامی کتاب کا غور سے مطالعہ کریں۔ پبلک کی اس قسم کی ضروریات کو دیکھ کر مصنف نے اپنے ۱۵ سالہ تجربہ کی بنا پر اور کئی مستند کتابوں کا نچوڑ اس کتاب میں بھر دیا ہے۔ (دو سو صفحات کی کتاب صرف دس آنہ میں)

مصنف کا پتہ:-
کویراج پنڈت ویدبرت امرت فارمیسی ڈیرہ غازیخاں

کیا آپ کمزور ہیں؟

اگر آپ جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ یا کسی بیماری کی وجہ سے جسم میں کمزوری آگئی ہے یا آپ کو جریان احتلام وغیرہ نے کمزور کر دیا ہے۔ یا آپ کے دل میں خون کی کمی ہے۔ معدہ جگر کمزور ہو گئے ہیں۔ بھوک نہیں لگتی۔ کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا۔ تو آپ کو

تلوار مارکہ شربت فولاد قیمت ۱

کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ جو طاقت کی ایک بہترین دوا ہے۔ اور شربت کی شکل میں تیار کی گئی ہے۔ بچوں۔ بوڑھوں اور جوانوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ دل دماغ جگر و معدہ ہر ایک عضو رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ کمزوری اور سستی رفع کر کے بدن میں طاقت اور چستی پیدا کرتی ہے صرف ایک بوتل کا استعمال آپ کی طبیعت میں جوش پیدا کر دیگا۔ اور بدن میں جون صالح پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگیگا۔ پیاس بجھانا اور بھوک بڑھانا اس کا ایک خاص کرشمہ ہے۔ جسمانی کمزوری دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنانا اس کی ایک خاص صفت ہے۔ دنیاوی سختیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے قوت مردانگی۔ ہمت۔ استقلال اور جوش پیدا کرنا صرف اسی کا کام ہے۔ قابل اعتماد حکیموں ڈاکٹروں اور ویدوں اور معزز ایڈیٹران اخبارات نے آزمائش کر کے نہایت تعریفی سرٹیفکیٹ دیئے ہیں۔ تھوڑے دنوں کا استعمال آپ پر روشن کر دے گا۔ کہ آیورویدک ادویات کی نظیر انگریزی ادویات میں نہیں مل سکتی۔ آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے خرید کر استعمال کریں۔ نقالوں سے بچیں۔ ہمارے کارخانہ کا نام اور تلوار دیکھ کر خریدیں۔ قیمت چالیس خوراک صرف ڈیڑھ روپیہ۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔

بنانے والے

گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت وشد ہالیہ لوہانہ ضلع حصار

ادھیاپکہ کی ضرورت

ہمیں ایک ادھیاپکہ کی جو کہ مڈل ہو۔ اور ٹرینڈ ہو۔ ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ ۲۵ تا ۳۵ روپے حسب لیاقت۔ آریہ خیالات رکھنے والی کو ترجیح دیجاویگی۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو۔

جگل کشور مینیجر ہندی ناگری گرلز سکول نارنگی شہر

پرچار کیلئے چند ٹریکٹ

سوامی دیانند کی فتح اردو -/۱	مرتک شرادھ اردو	مرتک شرادھ کھنڈن اردو
شرادھ ویوستھا "	آدرش پتری یگیہ ہندی	مورتی پوجا کھنڈن "
مرتک شرادھ پر وارتالاپ "	(مرتک شرادھ کھنڈن)	گنگا کی نیند ہندی
رامائن سار ہندی	رامچندر جی کا درشن ہندی	پوران اور وام مارگ ہندی
رامچندر جی کا درشن / گنگا کی نیند اردو	پوران آلوچن ہندی	دیوی بھاگوت اردو
رشی و چار "	بم مہادیو "	آریہ سماج کیا ہے "
انیسویں صدی کا مہرشی اردو	آریہ ادیش رتن مالا اردو	" " " ہندی
	رشی جیون اردو	(فہرست کتب مفت)

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی

اور
گوروکلوں۔ کالجوں سکولوں اور پاٹھ شالاؤں کا کرتویہ

آپ کو معلوم ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ستھاپت ہوئے پچاس سال ہو گئے ہیں اور اس پکش میں اس کی اردھ شتابدی دسمبر ۱۹۳۵ء میں منائی جانی نشچت ہو چکی ہے۔ اس کے لئے زور سے تیاریاں بھی شروع ہو گئی ہیں۔ پرتیک آریہ سماج آریہ شکشا سنستھا۔ آریہ سبھاسد اور آریہ کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس کی سپھلتا میں اپنے تن من اور دھن سے ہاتھ بٹا دیں۔

اردھ شتابدی کے اپ لکش میں ویدپرچار ندھی تھا سبھا کے سنگٹھن اور باقی سب کاریوں کو پشٹ کرنے اور مستحکم بنانے کے لئے سبھا نے اڑھائی لاکھ کی اپیل کی ہے۔ جس کے لئے دھن اکٹھا کرنے کی بھاری اوشیکتا ہے۔

سبھا نے دھن اکٹھا کرنے کے لئے ایک سو پچاس۔ پچیس۔ دس۔ پانچ اور ایک روپیہ کی رسیدی ٹکٹ اور چار آنہ والی چھپوائی ہیں۔ آپ کی سنستھا ایک آریہ سنستھا ہے۔ آپ سے نویدن ہے۔ کہ آپ بھی اس سیوا کے یگیہ میں سمّلت ہو کر پنیہ کے بھاگی بنیں۔

آپ اپنے ودیارتھیوں سے کم از کم چار آنہ کی راشی اکٹھا کر سکتے ہیں۔ ادھک جو دینا چاہیں وہ ادھک بھی اپنی آہوتی اس یگیہ میں ڈال سکتے ہیں۔ اس کے لئے آپ بھرسک پریتن کریں۔ اس کے اتیرکت اپنے پرشاستر سے انیہ سجنوں اور دانی مہانو بھاووں کو پریرنا کر کے بھی آپ دھن اکٹھا کرنے کا پریتن کریں۔

اردھ شتابدی مہوتسو کے سمے والنٹیروں کی بھی اوشیکتا ہوگی۔ جس کے لئے آپ اپنی بڑی آیو کے ودیارتھیوں کو سیوا کرنے کے لئے تیار کریں۔ اور ہر مندر کی آسانی کے لئے اپنے

اسلامی اخبار احسان کی غلط خبر کی تردید

اخبار احسان " لاہور نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۱ میں حلی سرخی دیکر یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ مسلم تبلیغی مشن جام پور کی کوششوں سے چھ سو ہریجن مسلمان بنائے جا چکے ہیں "

تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ اصل واقعات یہ ہیں۔ کہ اس علاقہ میں کوئی بھی ہریجن مسلمان نہیں ہوا ہے۔ البتہ وہاں مسلمان چوہڑے آباد ہیں۔ جو پہلے بھی مسلمان تھے۔ ان کے رسم و رواج مسلمانوں جیسے تھے۔ تمام مسلمانوں کی رسمیں کرتے تھے۔ ختنہ کراتے تھے۔ جنازہ بھی مسلمان پڑھتے تھے۔ نکاح بھی مسلمان مولوی ہی پڑھاتے تھے۔ فرق صرف یہ تھا۔ کہ یہ لوگ مرے ہوئے جانوروں کا گوشت یعنی مردار کھاتے تھے۔ ان کے پیشے مرے ہوئے جانوروں کی کھالیں اور ہڈیاں وغیرہ اکٹھی کر کے فروخت کرنا۔ چمڑے کے چھاج بنانا۔ غلاظت صاف کرنا تھا۔ مسلمان لوگ پہلے ان سے سلوک نہیں کرتے تھے۔ اب ان لوگوں نے مردار یعنی مرے ہوئے جانوروں کا گوشت کھانا ترک کر دیا ہے۔ لہذا اب مسلمانوں نے ان کے ساتھ کھان پان شروع کر دیا ہے۔ پہلے یہ مسلمان چوہڑے کہلاتے تھے۔ اب مسلمان شیخ ان کا نام رکھ دیا ہے۔

(پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

سکول کے کچھ سوئم سیوک اوشیہ بھیجنے کی تیاری کر رکھیں۔ اردھ شتابدی مہوتسو کے اوسر پر ودیارتھیوں کے کھیلیں اور ٹورنامنٹ کرنے کا بھی وچار ہے۔ اس میں بھی آپ کے ودیارتھیوں کو سمّلت ہونا چاہئے۔ کرپیا لکھیں کہ (۱) آپ کے ہاں کس پرکار کی کتنی کتنی رسید بکیں یا رسیدی ٹکٹ بھیجے جائیں (۲) کتنے سوئم سیوک آپ بھیج سکتے ہیں (۳) آپ کے سکول کے کتنے ودیارتھی کس کس کھیل میں بھاگ لینے کے لئے یہاں پہنچیں گے۔

گیان چند اردھ شتابدی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا

لاہور

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

ویدک ونئے

عمدہ چھپائی

پرتھم کھنڈ
قیمت ایک روپیہ

بڑھیا کاغذ

دوسرا کھنڈ
قیمت ایک روپیہ
مجلد ۸؍

لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھئے ودیالنکار آچاریہ گوروکل کانگڑی

یہ وہی گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے آریہ اخبارات آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی ہی تعریف کی ہے۔ ویدک کھوج کی باتوں سے اوت پروت یہ اپنے ڈھنگ کا انوکھا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے۔ ہر روز کے لئے ایک ایک پرارتھنا مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا ہے۔ اس کے بعد منتر کی ٹیکا ہے۔ آخر شبدارتھ دیا گیا ہے۔ ہر ایک ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین حصوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)
دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج۔ کارتک چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)
تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوائیے ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی۔

منیجر پستک رچنا وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

कृण्वन्तो ॐ विश्वमार्यम्

آریہ مسافر

ہفتہ وار — لاہور

قیمت سالانہ تین روپے فی ار

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक आर्य्य मुसाफिर — लाहौर

جلد ۶ } اتوار ۲۷ اسوج سمت ۱۹۹۲ بکرمی - دیانند ابد ۱۱۱ مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء { نمبر ۴۰

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

سماج کے نیم

...انوسار ارتقات ستیہ اکدر
...کے کرنے چاہئیں۔
...کرنا اس سماج کا مکھیا دیش ہے
...ک آتمہ سماجک اُنتی کرنا۔
...یدھ دوک دھرم انوسار ہیتا
...ہے۔
(۸) ... سب اندر دویا کی ورودھی کرنی چاہیئے۔
(۹) پرتیک کو اپنی ہی انتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیئے۔
(۱۰) سب منشوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

ویدپاٹ کی پھیلاؤ ہر طرف

سماج کے نیم

(۱) ... ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
(۲) ... نند سروپ نراکار سرو شکتیمان ... اجنما انت نروکار انادی ... سرو آدھار سرویشور سرو ویاپک سرو انتریامی اجر امر ابھے نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے ... اُپاسنا کرنے یوگ ہے۔
(۳) ... کا پستک ہے۔ وید کا ... یوں کا پرم دھرم ہے۔
(۴) ... اور استیہ کے تیاگنے میں ...
... سرودا ادیت رہنا چاہیئے۔

وید امرت

[illegible]

اس منتر میں وید پڑھنے کا مقصد صاف ظاہر کیا گیا ہے۔ وید پڑھنے کے دو اُدیشیہ ہیں۔ ایک اس لوک کو بنانا۔ یعنی اس دنیا میں ترقی کرنا۔ اور دوسرا پرلوک کو بنانا۔ یعنی پارلوکک اُنتی کرنا۔ اسی مطلب کو دوسرے الفاظ میں یہ لکھ کر اور زیادہ صاف کر دیا گیا ہے کہ کرم شیل اور برہم گیانی بنو۔ جو لوگ وید کے بتلائے کرم یوگ پر چل کر کرم شیل اور برہم گیانی نہیں بنتے۔ ان کا وید پاٹھ رائیگاں ہی جاتا ہے۔ وہ پاپ کا ہی جیون ویتیت کرتے ہیں۔ اور پاپ پورن ویتی سے جیون گذارتے ہوئے وہ کھیتی کرنے اور کپڑے بننے جیسے چھوٹے موٹے کام بھلے ہی کرتے چلیں۔ ان کی کوئی خاص اس لوک اور پرلوک کی اُنتی نہیں ہوتی۔ وید ہمارا دھرم گرنتھ ہے۔ وید کا پریوجن خود وید نے بتادیا۔ کہ اس لوک اور پرلوک کی انتی کرنا ہے۔ اس لئے ہمارے دھرم کا آدرش بھی وہی ہوا۔ یعنی سنسارک اُنتی اور برہم پراپتی ویشیشک درشن کے مصنف نے اسی لئے دھرم کا لکھشن یہ کیا ہے کہ:-

"یتو ابھیودے نیہ شریئس سدھی سہ دھرمہ"

یعنی جیون بتانے کے جس ڈھنگ سے ہمارے اس لوک میں ترقی ہو۔ اور ہم برہم پراپتی کے بھی لائق بنتے جائیں۔ اُس کا نام دھرم ہے۔ لہٰذا جو اصول اس کسوٹی پر درست نہ اُترتے ہوں۔ اُنہیں دھرم نہیں مانا جا سکتا۔

اے انسان! پرماتما کے پرم پوتر گیان وید کو سویکار کیا۔ اور اس کے آدھار پر اس لوک کی پورن اُنتی کرتا ہوا آخر میں آنند کے بحر ذخار بھگوان کے پاس پہنچنے کے قابل اپنے آپ کو بنا۔ جسے پراپت کر کے تیرے سارے دکھ اور سارے بندھن کٹ جائیں گے۔

آج کے لیکھ

پنجاب کے آریہ بھائیوں سے اپیل۔ (شری آچاریہ رام دیوجی)

سرشٹی پرواہ سے انادی ہے۔ (شری وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

پنڈت مدن موہن مالویہ جی کی یادگار۔ (شری ماسٹر آتما رام جی)

وید سمبندھی دو پرشن۔ (شری بھاگ چندجی)

گیان کی گنگا میں ایک غوطہ (شری پریم چندجی)

گُنجا اور کرشن۔ (شری سنت رام جی اجمانی)

گورو کُل رائے کوٹ کا جنم اُتسو۔ (شری آتمانندجی)

مبلغ اڑسٹھ ہزار روپیہ چندہ آچکا ہے۔ (پرکاش وبھاگ)

اردھ شتابدی بلیٹن۔ ولنٹیئروں کی دھوم۔

آریہ سماجوں کے ہونیوالے جلسے ایڈیٹوریل نوٹ۔

"آریہ مسافر" کا اردھ شتابدی نمبر نہایت شان کیساتھ شائع ہوگا اشتہار دہندگان کیلئے نادر موقعہ ہے

ہندو آرٹ پریس ہسپتال روڈ لاہور میں باہتمام چرنجی لال پریم پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر واقعہ گورودت بھون لاہور سے شائع ہوا۔

آریہ سماچار

آریہ سماجوں کے منتری صاحبان سے گذارش

آپ کی آریہ سماج کے ستھاپت ہونے کی تاریخ سے آج تک اگر کوئی تحریری مباحثہ سناتن دھرمیوں مسلمانوں۔ عیسائیوں یا دیگر مت اولمبیوں سے خواہ کسی مضمون پر ہوا ہو۔ کرپا کر کے اس کی نقل یا طبع شدہ ہو تو اس کی ایک کاپی میرے پاس بھیجدیویں۔ کتاب کی قیمت یا واپس کتاب جیسی آگیا ہوگی۔ بھیجدی جاوے گی۔

(نوٹ) اگر آپ کی لائبریری میں اس قسم کی کوئی کتاب ہو یا آپ کو کسی سجن یا پستکالیہ کا پتہ ہو جس نے اس قسم کی کتاب شائع کی ہو۔ تو اس کا پتہ بھیج دیویں۔ اتی کرپا ہوگی ٭

جگدیش چندر شرما۔ رتیہ۔ ضلع حصار

آریہ سماج ستگھرہ ضلع منٹگمری کا پہلا

سالانہ جلسہ ۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بروز شکر۔ سنیچر۔ ایت کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ جس میں بڑے بڑے مہانو بھاو سملت ہو کر اپنے منوہر اپدیشوں تتھا بھجنوں دوارا جنتا کو آنندت کریں گے۔ آشا ہے نزدیکی آریہ سماجی بھائی بڑی بھاری تعداد میں اپستھت ہو کر جلسہ کی رونق کو بڑھاویں گے اور لابھ اٹھاویں گے۔

(امرناتھ چوپڑہ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ستگھرہ کے سبھاسدوں نے ملکر پچھلے سپتاہ میں ایک مونڈن سنسکار۔ اور دو پیدائش سنسکار کرائے۔ مبلغ ۵ روپے دان آریہ سماج کو پراپت ہوا۔

(امرناتھ چوپڑہ)

آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

فیروزپور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ ۱۰/۳۵ سے ۱۳/۳۵ تک بڑی دھوم دھام سے منایا جاویگا۔ اس موقع پر سمپورن یجروید سے برہم یگیہ ہوگا۔ نیچے لکھے مہانو بھاوؤں نے پدھارنے کا وچن دیا ہے۔ شریمان مہیندر کمار جی ایم۔ اے پرنسپل متھرداس کالج موگا۔ شری سوامی دھیرانند جی مہاراج۔ شری پنڈت ہردیالو جی۔ شری پنڈت چندر بھانو جی۔ شری پنڈت ماتھر شرما جی۔ پنڈت پشپال جی شری مکند لال جی و بھگت رام جی کے منوہر بھجن ہونگے۔ نگر کیرتن ۱۸/۱۰ کو ہوگا ٭

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر سپتاہک ست سنگ

۲۲/۹ و ۲۹/۹ کو سپتاہک ست سنگ میں شری سوامی دشودھانند جی کے دیاکھیان ہوئے۔ اپستھتی ۹۰ کے قریب تھی۔

۲۳/۹۔۲۵۔۲۶ ستمبر شری چرنجی...

کے دیاکھیان (۱) ایشور بھگتی (۲) سداچار (۳) سنگٹھن پر ہوئے۔ اور مہاشہ مکند لال جی بھجنیک کے منوہر بھجن ہوئے۔

پرچار

شکروار کی شام کو مہاشہ نیلادھر جی کے گھر پر ہون یگیہ ہوا۔ اور پرچار ہوا۔ مہاشہ شری رتن جی اُپ منتری کے منوہر بھجن ہوئے۔ اپستھتی چالیس کے قریب تھی۔ استریوں کی تعداد پرشوں کے برابر تھی ٭

استری سماج

۲۵/۹ بدھ وار کو استری سماج کے سپتاہک ست سنگ میں شری پنڈت ہریشچندر جی کا اپدیش ہوا۔

کمار سبھا

کمار سبھا کا سالانہ جلسہ ۲۴ تا ۲۷ اکتوبر ہوگا۔ کمار سبھا کے ممبران چندہ اکٹھا کر رہے ہیں ٭

(گوسائیں ساگر چند اُپ منتری)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں کے سماچار

اُپدیش

۲۲/۹ کو شریمان رائے صاحب لالہ گنیش داس جی رٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا بڑا پر بھاؤ شالی دیاکھیان ہوا۔

شدھی

آریہ سماج مند میں ۲۶/۹ کو نبی بخش سابق شام لال جامپور نواسی نومسلم کی شدھی کی گئی۔

ویدک سنسکار

۲۶/۹ کو شریمان لالہ گنیش دت جی جگیہ کی بہو کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے شریمان ڈاکٹر نودیو جی نے کرایا۔ دان مبلغ پانچ روپے ملا ٭

شوک پرستاؤ

۲۹/۹ کو آریہ سماج کے اجلاس میں شریمان لالہ روپ چند جی وکیل کے پوتے اور مہاشہ گنیش داس جی جگیہ کی بہو کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا ٭

دسہرہ

تہوار دسہرہ اس جگہ دیگر شہروں کی نسبت ایک وششتا رکھتا ہے۔ پلٹنوں کے ماتحت ہندوؤں کی فوجیں بندوقوں سے سجی ہوئی شہر میں لہریں مارتی ہوئی شوبھا کو دوبالا کر دیتی ہیں۔ اس ورش بھی حسب دستور سابق دسہرہ بڑے سمارو سے منایا جا رہا ہے

کوئٹہ بھونچال ریلیف کا کام

حسب دستور سابق ۱۸/۹ کو کوئٹہ مصیبت ... آنریری ...

سیکرٹری گورنمنٹ ریلیف کمیٹی نے بہ موجودگی سب کمیٹی ماہواری امداد تقسیم کی۔ جس سے مصیبت زدگان میں خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے ہر وقت ان کی درد بھری داستان کو سننے کے لئے اور انہیں امداد ہر قسم کی پہنچانے کے لئے مسٹر کے۔ ایچ میڈرس صاحب ڈپٹی کمشنر جو ایک بڑے ہمدرد نیک افسر ہیں۔ تیار رہتے ہیں سنا ہے اس وقت تک وہ قریباً ۶ ہزار روپیہ تقسیم کر چکے ہیں۔ اور اب مصیبت زدگان کو روزگار میں لگانے کے لئے تیس چالیس ہزار روپیہ بطور مستقل امداد تقسیم کرنیوالے ہیں ٭

سیوا سمتی نوشہرہ

شریمان لالہ دھنپت رائے جی پردھان سیوا سمتی نوشہرہ گذشتہ ماس تشریف لا کر قریباً پانصد روپیہ کے پارچات مصیبت زدگان میں بہ ہمراہی لالہ جیٹھانند جی نانکیہ رٹائرڈ ہیڈ کلرک سیکرٹری سیوا سمتی ڈیرہ غازی خان تقسیم کر گئے ٭

آریہ اُپدیشک سبھا لاہور

شریمان ایس۔ آر۔ گپتا آریہ پرادیشک سبھا لاہور کی طرف سے تشریف لائے۔ اور ہندو مالی سکول و آریہ استری پاٹھ شالہ ڈیرہ غازی خاں کے ودیارتھیوں میں یکصد دس روپیہ کے قریب امداد تقسیم کی۔ اور آئندہ بھی ایک سال کے لئے وعدہ کیا۔ علاوہ ازیں قریباً تین صد روپیہ ودھواؤں میں تقسیم کیا۔

ریلوے ریلیف کمیٹی

ریلوے ملازمان کے وارثان کو امداد تقسیم کرنے کے لئے شریمان ملک مالی رام صاحب ... کوئٹہ تشریف لائے۔ انہوں نے تیسری فہرست ۲۳۰ روپے تقسیم کیا۔ اور مصیبت زدگان کو ... سرٹیفکیٹ اور سکول سرٹیفکیٹ دلانے میں پوری امداد کی۔ ڈیرہ نواسی ان سب کے آبھاری ہیں۔ کاش کوئٹہ سنٹرل ریلیف کمیٹی بھی اس طرف توجہ دے۔

درزی کلاس

آریہ پُتری پاٹھ شالہ ڈیرہ غازیخاں نے کی امداد سے ... اور کوئٹہ مصیبت زدگان مستورات کے لئے خصوصاً دستکاری کا کام کر رکھا ہے تاکہ وہ اپنا پیٹ خود پالنے کے قابل ہو سکیں۔ پہلا کورس ختم ہو چکا ہے اب ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو نیا داخلہ ہوگا ٭

شریمان لالہ مہیندر ناتھ جی ... سماج نے اُپ منتری منتخب کیا ہے ٭

(سندر داس منتری آریہ سماج ...)

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

Light of Truth

ستیارتھ پرکاش انگریزی ... میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے اس کتاب نے جتنوں کو آریہ بنایا ہے اس کا شاید ہی دوسرے سادھنوں سے نہیں۔ اب ایک ... میں اس کا سندر اور سستا ایڈیشن ... کمی کو آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ...

قیمت مجلد ... غیر مجلد ...

The Foundation Head of Religions

سرچشمہ مذاہب۔ شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری اپنی ودوتا کے لئے مشہور ہیں یہ کتاب انہی کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے۔ اس کے انیک بھاشاؤں میں انوواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی پڑھے ہوئے کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔

قیمت مجلد ۱۲/

Swami Dayanand & Others on Aryan ... (?)

اجمیر اردھ شتابدی کے موقع پر ... ہوئے انگریزی دیاکھیانوں کا مجموعہ ... شری پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ... چوبے جی اور بابو گنگا پرشاد جی ... کتاب کی ہو سکتا ہے ...

سماج کے دس نیم۔ لیکھک پنڈت چوبے جی اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تھا دگیانک دیاکھیا کی ہے آریہ سکولوں کالجوں میں پرچار کے سرد تھا ہو گیہ ہے اینٹک پیپر سندر چھپائی۔ ضخامت ۱۴۰ صفحات۔ قیمت ۶ صرف

The Vedic caste system Ancient & Problem

ویدک ورن ویوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری پنڈت کیشودیو جی نے یہ کتاب لکھی ہے

قیمت ۳/

سیکرٹری آریہ سماج مدراس

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء

اردھ شتابدی کا سماروہ

دیہاتوں میں پرچار کرو تتھا سمیلنوں کیلئے پرستاؤ بھیجو

شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور

اردھ شتابدی سماروہ کے پرارمبھ ہونے میں دو ماس کا سمے رہ گیا ہے۔ لاہور کی ستھانیہ اور سماجوں نے اس اوسر پر لاہور میں آنے والے بھائیوں کا سواگت کرنے کا بھار سملت روپ سے اپنے اوپر لے لیا ہے اردھ شتابدی سماروہ سبھا کے وودھ کاریوں کے لئے اُپ سمتیوں کا نرواچن کر دیا گیا ہے۔ جو آریہ بھائی ان سمتیوں کو پورن روپ سے سہیوگ دینا چاہتے ہیں۔ وہ سبھا کاریالیہ میں سوچنا بھیج دیں ان پربندھ سمبندھی یوجناؤں کے علاوہ اس سماروہ کے اوسر پر سبھا کی اور سے اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل کو پورن کرنے کے لئے پردھان اردھ شتابدی سمتی تتھا آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک مہانو بھاؤ انتھک لگن تتھا اتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ پنجاب کے مکھیہ مکھیہ شہروں میں اردھ شتابدی سمبندھی کاریہ کو پورا کرنے کیلئے ستھانی بھائی اردھ شتابدی سمتیوں کو بنا کر کام شروع کر رہے ہیں جن جن شہروں میں ابھی تک اردھ شتابدی سمتیاں قایم نہیں ہوئیں وہاں کے ستھانیہ آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو چاہئے۔ کہ شیگھر ہی آساہی کاریہ کرتاؤں کے سہیوگ سے ستھانیہ اردھ شتابدی سمتیوں کا نرمان کریں۔

اردھ شتابدی سماروہ کے اوسر پر آریہ جنتا کے سامنے ادستھاؤں کے انوسار کاریہ کرم میں آوشیک پریورتن کرنے کے لئے بھی وچار کیا جائے گا۔ پرچار پریورتنوں کے لئے ... اس سمیہ آریہ سمیلن مہیلا سمیلن۔ وید سمیلن۔ ویایام سمیلن آریہ سنسکرتی سمیلن۔ بہر حال یہ سمیلنوں کی یوجنا کی جائیگی ... وشیوں کے پربندھ وودھ وِدوان ویکتیوں کو سمیلنوں ... سبھاپتی پد کو سویکار کرنے کے لئے پریرت کیا جا رہا ہے۔

اردھ شتابدی سماروہ کے اوسر پر ہونیوالے سمیلنوں میں کون سے پرستاؤ رکھے جائیں گے۔ ان کا نشچیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کرے گی۔ اس لئے جو بھائی ان سمیلنوں میں وچارارتھ پرستت کرنے کے لئے کوئی پرستاؤ یا وچار بھیجنا چاہیں۔ انہیں شیگھر بھیجنے چاہیئں۔ نومبر ماس کے پرتھم سپتاہ تک پرستاؤ سبھا کاریالیہ میں آ جانے چاہیئں نومبر ماس میں ہونے والی انترنگ سبھا میں ان پرستاؤں پر وچار ہوگا۔ اور انترنگ سبھا کے اس ادھیویشن میں اردھ شتابدی سماروہ کا کاریہ کرم نشچیہ کیا جائے گا۔ یدی کوئی آریہ بھائی یا آریہ سماجیں اس کاریہ کرم کے سمبندھ میں کوئی صلاح مشورہ دینا چاہیں۔ تو وہ بھی بھیجدیویں +

اردھ شتابدی سماروہ کے اوسر پر ہونیوالے آریہ سمیلن کے متعلق آریہ سماجوں تتھا آریہ جنتا کا دھیان کھینچنا چاہتا ہوں۔ اس سمیلن میں پنجاب کے آریہ پرشوں تتھا آریہ سماجوں کی اوشیکتاؤں کی درشٹی سے بھوشیہ کے لئے کاریہ کرم نشچت کیا جائے گا۔ کاریہ کرم سمبندھی پرستاؤ انترنگ سبھا کی اور سے جنتا کے سامنے اپستھت کئے جائیں گے۔ اگامی ورشوں میں سبھا اور جنتا کو اس کاریہ کرم پر وشیش روپ سے عمل کرنے کی پریرنا کرے گی۔ اس لئے جو آریہ بھائی پنجاب کے آریہ سماجوں میں نیا جیون سنچارت کرنا چاہتے ہیں۔ اتھوا آریہ سماج کے سمبندھ اتھوا کاریہ کرم میں کوئی پریورتن کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں اپنے وچار لکھت روپ میں سبھا کاریالیہ میں بھیجنے چاہیئں۔ اس سمیلن کے لئے سبھاپتی کا نشچیہ انترنگ سبھا دوارا نشچت ہونے ہونے پر جنتا کے سامنے گھوشت کیا جائیگا۔

دیہاتوں میں دھرم پرچار

جیسے کہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ کہ آریہ پرشوں کو اس اردھ شتابدی سماروہ کے اوسر پر دیہاتوں میں ویدک دھرم پرچار کے لئے پریتن کرنا چاہیے۔ پرتیک ضلع کی اردھ شتابدی سمتی تتھا پرمکھ سماجوں کو اپنے ضلعے کے گراموں میں ان دنوں ویشو انرنگیوں تتھا آریہ سبھا سدوں کی پرچار منڈلیوں کو دیہاتوں میں ویدک دھرم کا وسترت روپ سے پرچار کرنا چاہیے اردھ شتابدی سماروہ میں سملت ہونے سے پہلے ضلعے کے دیہاتوں میں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کو وترن کرنا چاہیے۔ گراموں کے یوگیہ ویکتیوں کو سستے ستیارتھ پرکاش ارپت کرنے چاہیئں اردھ شتابدی سماروہ میں ہونیوالے آریہ سمیلن میں سملت ہونیوالے آریہ پرشوں کو دیہاتوں میں ویدک دھرم پرچار کے انبھووں کے ساتھ آنا چاہیئے۔ یدی ہم اردھ شتابدی کے اوسر پر دیہاتی بھائیوں کو آریہ سماج کے سمیپ لانے میں سپھل ہو سکیں تو آریہ سماج کا بھوشیہ چرکال کے لئے اُجول تتھا اتساہ وردھک بن سکے گا تبھی ہم آریہ سماج میں جیونی شکتی تتھا کرانتی لا سکتے ہیں۔

پنجاب کی سماجوں کو سبھا دوارا کی گئی اپیل کو پورا کرنا چاہیئے۔ ویشو انرنگیوں کو ادھک سے ادھک کرنا چاہیئے۔ یدی اردھ شتابدی سماروہ کے اوسر پر ہونے والے وودھ سمیلنوں کے لئے سامانیہ روپ سے تتھا آریہ سمیلن کے لئے وشیش روپ سے اگامی سبھاؤں میں تتھا سادھارن سبھاؤں میں وچار کر پرستاؤ تتھا وچار بھیجنے چاہیئں۔ جس میں ہم اوسر پر اکترت ہوئے انبھوی وِدوانوں کے سہیوگ سے پنجاب میں آریہ سماج کے لئے بھاوی کاریہ کرم نشچت کر سکیں +

بھرانتی نوارن

مہاشہ کرشن جی نے ۶ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کے پرکاش میں "پنڈت چموپتی معطل کر دیے گئے" شیرشک سے لیکھ لکھا ہے۔ مہاشہ کرشن جی انترنگ سبھا کے سدسیہ نہیں۔ نیچے انوسار اس لیکھ میں پرکاشت کئے گئے وچار انہیں انترنگ سبھا میں وچارارتھ اپستھت کرنے چاہیئں تھے۔ پرنتو انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ جنتا میں بھرانتی نہ پھیلے۔ اس لئے سوچنا پرکاشت کی جاتی ہے:۔

۱۔ پنڈت چموپتی جی کے سمبندھ میں جو نشچیہ کیا گیا ہے۔ وہ سبھا کی کاریہ کارنی کا نشچیہ ہے کاریہ کارنی کی انومتی سے سبھا پردھان نے پنڈت چموپتی جی کو لکھا تھا۔ انتم نشچیہ انترنگ سبھا کریگی۔ پتر ویوہار انترنگ سبھا کی سویکرتی پراپت کرکے ہی پرکاشت کیا جائے گا۔ تبھی یتھارتھ سماچار جنتا کے سامنے اپستھت کیا جائے گا۔

۲۔ پنڈت بدھ دیو جی سارودیشک سبھا کی انومتی تتھا سبھا پردھان کی آگیا سے سارودیشک سبھا میں سملت ہوئے تھے۔ سرگودھا آریہ سماج کے اُتسو کی اوشیکتا کو انبھو کرتے ہوئے تار دوارا انہیں اُتسو میں سملت ہونے کے لئے کہا گیا تھا۔

۳۔ ڈلہوزی آریہ سماج کے اُتسو پر ویاکھیان کے سمبندھ میں پنڈت بدھ دیو جی سے وکتویہ مانگا جا چکا ہے۔ سبھا اُپ پردھان منتری شو دیال جی کو اس کی سوچنا بھی دی جا چکی ہے +

(پرکاشن وبھاگ)

اٹلی کا حبش پر حملہ

بالآخر وہی بات ہوگئی۔ جس کا خدشہ دکھائی دے رہا تھا۔ میسولینی کی نبرد آزما فوج نے ابے سینیا کیخلاف اعلان جنگ بول دیا ہے ادوہ کے مقام پر اٹلی نے ہوائی جنگ کرتے ہوئے اس قسم کا جرأت افزا اقدام کیا ہے۔ اور ایسے مقام کو حاصل کر لیا ہے۔ جس پر ایک بار قبل اٹلی کے سپاہیوں کو شہنشاہ حبش سے سخت زق اٹھانی پڑی تھی۔ روم کے سپاہی بڑی ہمت سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اگر دوسرے یورپی ممالک نے اس اقدام کے سلسلہ میں اٹلی کو زیادہ جرأت دکھانے کا موقعہ دیا۔ تو جلد ہی حبش اٹلی کے زیر نگیں ہو

جماعت احمدیہ اور احرار کی جنگ

احرار کے کیمپ سے چند لیڈروں کا الگ ہوکر نئی ایجی ٹیشن چلانا اور احمدیوں کو شریک کر لینا۔ مرزا محمود احمد کے لئے بڑا مفید ثابت ہوا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ احراریوں کے خلاف احمدیوں کی یورش پُر زور بن رہی ہے۔ ابھی پچھلے دنوں خلیفہ محمود نے مباہلہ کے لئے ایک دعوت نامہ جاری کر دیا گویہ ایک بالکل فرسودہ اور ناکارہ ہتھیار ہے۔ مگر خلیفہ بہادر بار بار اسی سے وار کرنے پر مستعد دکھائی دیتے ہیں۔ اور اس سے ہی مرزا غلام احمد کی صداقت کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ لیکن قربان جائیں۔ جب احراری جماعت کا ایک زبردست پریچر قادیان پہنچ کر دعوت مباہلہ کے لئے لبیک کرتا ہے تو چپ سادھ لی جاتی ہے۔ مگر اخبارات میں ہی نہیں بلکہ خطبات میں جماعت کو جوش زن کرنے کے لئے پُر رعب استدلال سے کام لیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ "جماعت احمدیہ اور احرار کی

جنگ کو احرار کی معافی یا موت ہی ختم کر سکتی ہے عا
بہت خوب! موت کے خواب لینے اور معافی کی احتیاج
کا تصور باندھنا ہی احمدیت کی ترکے لئے باعث
صد فخر ہے۔ تو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ اور
دیکھتے ہیں کہ یہ کیسے درست ثابت ہوتا ہے جبکہ
آنجہ رسول قادیان کی کوئی بھی بات سچی ثابت نہیں
ہوئی ÷

امیر ملت کا تازہ ارشاد

امیر ملت بیچارہ سیاسیات کی کیا جانے۔ اُسے
تو تصوف کی خیر منانی چاہیئے تھی۔ اور اگر
میدان سیاست میں گامزن ہونا تھا۔ تو صوفی
پن کا جُبہ اتار دیا جاتا۔ مگر کیا کیا جائے۔ ہوس
اور حرص کا دامن دراز ہوتا ہے۔ کہاں گوشۂ
گمنامی۔ اور کہاں شہرت کے بام پر پرواز۔
سوشل بائیکاٹ کے حربے نے اسے دہلی اور
بہادر پور کے مسلمانوں کی نظر میں گرنا پڑا۔ اور
اب جب کہ کوئی نئی بات دکھائی نہیں پڑتی۔
حضور انور نے ہر ایک مسلمان کو تلوار بند ہو جانے
کا آرڈر دے ڈالا ہے۔ اور سپاہی بن جانے کو
کہا ہے۔ لیکن یہ نہیں بتلایا۔ کہ آپ نے بھی تلوار
اُٹھا کر اس میدان میں آنے کی جرأت کی ہے
یا سول نافرمانی کی طرح خود بے تلوار ہی رہنے
کی ٹھانی ہے۔ اگر تلوار پہن لی ہے۔ تو ایسے تصوف
کو سلام۔ کہاں تصوف اور کہاں تلوار؟

کونسنگ ہے ؟۔

بائیکاٹ اور حسن نظامی

امیر ملت جماعت علی شاہ نے ہندو بائیکاٹ
کی جو تحریک جاری کی ہے۔ اس سے جہاں سیاست
دان اور دور رس مسلم طبقہ بیزار ہے۔ وہاں خواجہ
حسن نظامی جیسے اخباری اشتہار باز بھی مخالف
ہیں۔ اور آپ نے لکھا ہے۔ کہ
"تجارتی بائیکاٹ تو ہندو مسلمان دونوں کے
لئے خطرناک ہے لیکن اس بائیکاٹ میں کس کا
ہاتھ ہے۔ وہ بھی سن لیجئے۔

کی جماعت ہے۔ جو اپنے پراپیگنڈہ کے زور سے
چین کو آغوش اسلام میں لانا چاہتی ہے۔ مگر عیسائیت
کی زبردست چٹان اسے کچھ کرنے نہیں دیتی۔
عیسائی لوگوں نے اسلام کی حقیقت کو مبرہن کرنے
میں اتنی جسارت سے کام لیا ہے کہ پریس اور پلیٹ
فارم میں اسلام کو سراسر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا
ہے۔ اب کے ایک احمدی مجاہد نے اس بات کا
اعلان کیا ہے۔ کہ چین کا اسلام سخت خطرہ میں ہے
اور اگر یہی حالت رہی۔ تو وہاں سے اسلام ضرور
مٹ جائے گا۔ یہ ہے اسلام کا چین میں
مقبولیت کا زندہ ثبوت۔ اور چین کے مسلمان
ہو جانے کا خواب جسے" الفضل" نے بے نقاب

یا کئی حکم فاتح البلد کی
عربی فصیح خلد نژاد
حکم ہے مسجدیں وہ کھد جائیں
عدد آ تین سے اگر ہوں زیاد
سر بازار بے حجاب پھریں
مثل مردوں کے عورتیں آزاد
نہیں جبراً لباس انگریزی
بچے بوڑھے جوان کل افراد
ہیٹ ہی سب کے سر پر دھی والے
علماء ہوں کہ فرقہ زہاد
شارع عام پر نہ ہو ماتم
ہے تمدن کو اس سے استبعاد
پاک بن جائیں کھد کے گورستان
چاہے مُردوں کی خاک ہو برباد

اردھ شتابدی دھن سنگرہ

۶ اکتوبر تک ۶۸۰۰۰ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے

ماہ دسمبر میں صرف ۱½ ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ آریہ سماجوں کے
ادھیکاریوں کو چاہیئے۔ کہ وہ جلدی اردھ شتابدی کا دھن اکٹھا کر کے
بھیج دیویں۔ ابھی کام ادھک پڑا ہے۔ وقت تھوڑا ہے۔ اُتساہ سے کام
کرنے کی ضرورت ہے۔ آریہ بھائیوں کو ان دو مہینوں میں سب کام چھوڑ
کر اردھ شتابدی کو سپھل بنانے کے لئے دھن اکٹھا کرنے کے کام میں لگ
جانا چاہیئے ÷

(پرکاشن وبھاگ گورودت بھون لاہور)

امیر ملت اور قادیانی

امیر ملت نے جب سیاسی قیادت کا بار اٹھایا
تو نگے ہاتھوں ایک من چلے نے آپ سے قادیانیوں
کے کفر و اسلام کی نسبت سوال کر ڈالا بس
پھر کیا تھا غشی غلام احمد سے تا عمر جنگ کرنے
والا اسے کس طرح کافر نہ کہتا۔ جھٹ سے امیر ملت
کی سرکار سے قادیانیوں کے کفر کا فتوے
صادر ہو گیا۔ اور وہ قادیانی جو سیاسی چال کو دیکھ
کر شہید گنج ایجی ٹیشن میں شریک ہوئے تھے علیحدہ
کھچڑی پکانے لگ گئے ہیں۔ مسلمانوں کو شکایت
ہے۔ اور بالخصوص پیسہ اخبار کا فرمودہ ہے
کہ نماز جمعہ کے ادا کرنے میں لاہوری اور قادیانی
جماعت نے جمہور اسلام کے ساتھ شرکت نہیں
کی۔ اور اس افتراق سے مسلمانوں کو یقین ہو گیا
ہے۔ کہ مرزائی اسلام سے خارج اور مسلمانوں کے
بدترین دشمن ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ معاصر موصوف
کا ارشاد ہے۔ کہ
"یہ مسلمانوں کے لئے مار آستین کا حکم رکھتے
ہیں۔"
کیا اب بھی مرزائیوں کے کافر ہونے میں کسی

"سرکاری خفیہ پولیس کے آدمی اور احرار
کمیٹی کے جاسوس حضرت پیر جماعت علی شاہ
صاحب کے مرید بن کر ایسے سرو پا اعلان شائع
کرتے رہتے ہیں۔"
بہت خوب! پیر صاحب کی امارت کو ایک صوفی
بننے کے ٹھیکیدار نے کس رنگ میں ٹھکرا دیا ہے
اب قارئین جان سکتے ہیں۔ کہ بائیکاٹ نے کہاں
تک مسلمانوں کے دلوں پر اثر اندازی کی ہے۔

چین میں اسلام کی خطرناک حالت

گو چینی لوگ مذہب سے برگشتہ ہو گئے ہیں۔
اور انہیں مذہبی امور سے ذرا بھی مس نہیں ہے
مگر عیسائیوں کی مسلسل کوشش سے وہاں مسیحیت
کا زور بڑھ رہا ہے۔ عیسائی پادریوں نے اپنے
ٹھوس پرچار سے چینیوں میں عیسویت کے جراثیم
داخل کر دیئے ہیں۔ لیکن دوسری طرف مسلمانوں

کرنے میں سب سے پیش قدمی کی ہے۔

ایران ٹرکی کے نقش قدم پر

ایران میں ابھی ابھی ایک مسلم حکمرانوں کی کانفرنس
ہونے والی ہے جس کی صدارت کے لئے ڈکٹیٹر
ترکی مصطفےٰ کمال اتا آئیں گے۔ رضا شاہ پہلوی
والئے ایران نے اس کی آمد سے قبل ہی ایران
کو یورپی رنگ میں رنگنا شروع کر دیا ہے ایران
کے علمائے کرام اس حالت سے از حد متحائف
ہو رہے ہیں۔ اور وہاں قدرے شورش پیدا ہو رہی
ہے۔ جسے ایک شاعر نے اس طرح پیش کیا ہے:۔

جب سے ایران ہے پیرو ٹرکی
اک شاگرد دوسرا استاد
شرع میں ہو رہی ہیں ترمیمیں
ہر طرف رونما ہے شر و فساد
ہو رہے ہیں زبان میں داخل

"ویدک آدرش" حکماً بند

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے ہفتہ وار
اخبار "ویدک آدرش" کو حکومت نظام نے
قانوناً بند کر دینے کا حکم دیدیا ہے۔ ویدک
آدرش بالکل آریہ سماج کا پرچہ تھا۔ اور
جگت کے سماچار اور مختلف عالموں کے
اندر آرٹیکل شائع ہوا کرتے تھے۔ بالخصوص
معاصر مذکور میں کبھی بھی حکومت کے خلاف
کی پرچار کے متعلق کوئی اشتعال انگیز آرٹیکل
شائع نہیں ہوا۔ ہمیں تفصیلی حالات کا علم نہیں
اس لئے حکومت نظام کے اس فعل پر رائے زنی
کرنے سے اجتناب کرتے ہیں۔ اور حکومت نظام
سے مستدعی ہیں۔ کہ نئی روشنی اور پریس کی آزادی
کے زمانہ میں اس قسم کے اقدام اچھے نہیں سمجھے
کرتے۔ بالخصوص آریہ سماجوں جیسی بے ضرر جماعت
کے آرگن کے خلاف اس قسم کا حکم تو بالکل ہی نامناسب ہے

کالی کے مندر

پنڈت رامچندر جی شرما کے کالی مندر پر
دھارن کرنے سے ہندو جنتا میں ایک نئی
لہر پیدا ہو گئی۔ اور آشا تھی۔ کہ شاید
رامچندر جی کو پراچین یگ کے رکشکوں
کی بدولت موت کے منہ تک جانا پڑے۔
ناتھ ٹیگور اور اس کے علاوہ پنڈت مدن موہن
جی مالویہ نے بنارس سے کلکتہ پہنچ کر
اوٹ کوشش کی اور یہ نتیجہ ہوا ہے کہ
کے اندر اندر کالی کے مندر پر ہونے والی قربانی
قطعی بند کرادی جائے گی۔ اس قابل ستائش
پر ہم پنڈت رامچندر جی کو مبارکباد پیش کرتے
کہ ان کی کوشش سے ہزاروں بے زبانوں کو
کے گھاٹ اترنے سے مخلصی پراپت ہو گئی ÷

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کبجا اور کرشن

بجواب

کبجا اور کرشن ـــ از برہمچاری رگھوناتھ جی

از قلم مہاشہ سنت رام جی اجمانی صدر بازار راولپنڈی

ایک دوست نے برہمچاری رگھوناتھ کا تازہ مضمون "کبجا اور کرشن" ارسال کیا ہے۔ اس میں بھگوان کرشن کے جیون پر کبجا سماگم کا جو لانچھن لگایا جاتا ہے۔ اس کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر بھگوان کرشن یا دیگر ہندو بزرگوں کے جیون پر پُرانوں میں لگائے گئے لانچھن غلط ثابت ہو جاویں تو ہمیں اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے محترم برہمچاری جی اس میں بری طرح ناکامیاب ہوئے ہیں۔ ناظرین زیادہ انتظار میں نہ رہیں۔ اصل مضمون کی طرف آویں۔ برہمچاری جی فرماتے ہیں:۔

(برہمچاری) وید میں کبجا اور بھگوان کرشن کی کتھا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رگوید ۱-۲-۲-۲۰ .... [illegible]

ہے پرکاش سروپ پرمیشور آپ ہی اِندر ہیں۔ جیوتی سروپ ہیں..... آپ انیک پرکار سے وردھی کو پراپت اُرتھاتیں اوتاروں کے روپ کو گرہن کرتے ہیں اور آپ ہی کرشن اوتار ہیں۔ (کبجا داسی کی سیوا کو سویکار کرتے ہیں۔ اس وید کے مطلب کو صحیح طور پر نہ سمجھ کر کئی بھائی بھاگوت آدی پُرانوں پر نکتہ چینی کیا کرتے ہیں۔

جواب:۔ برہم رشی اخبار جس طبقہ میں جاتا ہے۔ وہ تو شاید ہو جاویں گے۔ کہ برہمچاری جی نے کبجا اور کرشن کو ویدوں سے نکال دیا ہے۔ لیکن سنجیدہ مزاج اصحاب کی تسلی کے لئے آپ کو کچھ ثبوت بھی پیش کرنا ہوگا۔ جو منتر آپ نے درج کیا ہے۔ وہ بالکل غلط ہے۔ اگر آپ اسی طرح سے اس منتر کو رگوید سے دکھا دیں۔ تو آج سے آپ کی شاگردی اختیار کر لوں۔ اچھا ہم مان لیتے ہیں۔ کہ کاتب کی لاپرواہی سے غلط لکھا گیا لیکن اس میں کبجا اور کرشن کے الفاظ کہاں ہیں۔ اصل وید منتر یہ ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کا ترجمہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ اتنا سرل اور آسان ہے۔ ہے پرکاش سروپ پرمیشور آپ اندر ہیں۔ نیک لوگوں کی کامنائوں کو پورن کرنے والے ہیں۔ آپ ہی پرجا کے پوجنیہ ہیں آپ دیالیک ہیں۔ آپ برہما ہیں۔ گیان پتی ہیں۔ اور بدھی کے ساتھ رہنے ارتھات گیان سے پراپت ہوتے ہیں۔

اس منتر میں نہ کرشن کا ذکر۔ نہ کبجا کا بیان اسی برتے پر آریہ سماجیوں پر وید منتروں میں کھینچا تانی کا الزام لگایا کرتے ہو۔ اگر ہمت ہے تو کرشن یا اس کا کوئی مترادف لفظ اس منتر سے نکال کر دکھا دو ورنہ ثابت ہو گیا۔ کہ دو اور دو چار روٹی والی مثال آپ پر ٹھیک اترتی ہے افسوس ہے کہ آپ نے پُرانوں کی پوزیشن صاف کرنے کی بجائے اُلٹا ویدوں کو بھی بدنام کرنا شروع کر دیا۔ ع

ہم تو ڈوبیں گے صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

لیکن یاد رکھو۔ قیامت تک کامیاب نہیں ہو سکتے

(برہمچاری) کئی بھائی کہتے ہیں۔ کہ کبجا نے بھگوان کو چھاتی سے لگایا۔ اور اس سے رمن کیا۔ وہ بھائی غلطی کا شکار ہوتے ہیں ([illegible]) دھاتو سے رمن بنتا ہے۔ جس کا ارتھ ونود اور کھیل ہے۔ اگر رمن کا ارتھ وشے بھوگ ہوتا۔ تو آریہ ولے پستک میں

[illegible]

اس منتر کا ارتھ سوامی جی مہاراج نے اس طرح کیا ہے۔ پرمیشور آپ کرپا کر کے ہمارے ہردے میں رمن کیجیے۔ اس منتر سے بھی یہی ثابت ہوگا۔ کہ پرماتما استری کنواری کنیا بُس پرس اور بچے سبھی سے وشے بھوگ کرتا ہے۔

(جواب) سخن شناس نہ ای دلبرا خطا اینجاست برہمچاری صاحب آپ کو پتہ ہوگا۔ کہ ایک لفظ کا ترجمہ مناسب موقعہ محل کو دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ اس جگہ سوامی جی نے جو ترجمہ کیا ہے۔ وہ ان کے الفاظ کو دیکھ کر صاف ہو جاتا ہے "ہے پرمیشور آپ کرپا کر کے ہمارے ہردے میں رمن کیجیے"

اوّل تو پرمیشور نراکار سنس ناڑی کے بندھن سے علیحدہ۔ دوسرے منتر میں ہردے کا شبد۔ اب بتائیے۔ کہ "ہمارے ہردے میں رمن کیجیے"۔ ان کو پڑھ کر کیا تین کال میں کوئی بیوقوف سے بیوقوف بھی کبھی وشے بھوگ مطلب نکال سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور پھر آپ تو بدھی مان ہیں +

لیکن پُرانوں میں جو رمن شبد آیا ہے۔ اس کا موقعہ محل بھی دیکھیں۔ کبجا رمن بھاگوت $\frac{15}{8}$ میں درج ہے۔ وہاں لکھا ہے:۔

(۱) کبجا کام سے پیڑت تھی $\frac{15}{8}$ شلوک ایلنی کبجا کام سے پیڑت تھی۔

(۲) کبجا نے گھر میں کام اُدیپک سادی سامگری۔ (خواہشات نفسانی کو بھڑکانے والی سب چیزیں) اکھٹی کی گئی تھیں (شلوک ۲)

(۳) اس کام اُدیپک سامگری سے بھرے ہوئے کمرے میں بچھے قیمتی پلنگ پر سری کرشن جا کر بیٹھے (شلوک ۴)

(۴) کبجا بھی ہار سنگار کر کے یعنی مجن۔ الیپن۔ ریشمی کپڑے۔ پھول۔ پان اور سگندھت پدارتھوں سے جسم کو سجا کر لاج سے بھری ہوئی۔ ہنستی اور تیر نگاہ پھینکتی ہوئی سری کرشن کے پاس آئی۔ شلوک ۵-۷۔

(۵) سری کرشن نے کنگن والے ہاتھ پکڑ کر اس کو پلنگ پر لٹا لیا۔

اب یہاں لگاؤ ادھ۔ ([illegible]) رمن شبد کا۔ اگر ہمت کا۔ تو یہاں پر ([illegible]) سدھ کر کے دکھاؤ۔ برہم رشی میں مادھو آچاریہ کی کتاب پُران دگدرشن سے چند فقرے نقل کر کے مضمون لکھ دینا اور بات ہے لیکن سیاق و سباق کو دیکھ کر ثبوت پیش کرنا کانٹے دار دوالا معاملہ ہے +

اس سے آگے بھاگوت کا مصنف خود ایک فیصلہ کن شلوک لکھتا ہے۔ وہ بھی سُن لو۔ آنکھیں کھل جاویں گی۔ کبجا رمن کی سماپتی پر بھاگوت کا مصنف کبجا کی عقل پر افسوس کرتا ہوا لکھتا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو شخص بھگوان کی ارادھنا کر کے اُن سے وشے واسناؤں کی پرارتھنا کرتا ہے۔ وہ مہا اگیانی ہے۔ سُن لیا بھاگوت کار کبجا کے اس عمل کو مہا اگیان کا کام بتاتا ہے۔ اگر رمن سے مطلب وشے بھوگ نہیں تو اس شلوک کے درج کرنے اور افسوس کرنے کی کیا ضرورت تھی

لیکن اگر اس پر بھی تسلی نہ ہو۔ تو ایک چھوٹا سا شلوک بلکہ اس کا بھی آدھا حصہ برہم وی وَرت پُران سے نقل کرتا ہوں۔

[illegible]

[illegible]

برہم دی وَرت پُران کرشن جنم کھنڈ ادھیائے

۱۱۵ شلوک ۶۲)

میتھن شبد کا ارتھ اب خود کر لینا مجھے سنسکرت نہیں آتی۔ اور جس وقت میرے ... کا جواب لکھنے لگو۔ ذرا برہم رشی کے پاٹھ... کو بھی اس کا ارتھ کر کے بتا دینا۔

برہمچاری مہاراج! اتنے صاف شبد... کی موجودگی میں کیا اب بھی آپ کہہ سکتے ہیں... پُرانوں میں ہمارے پوجیہ بزرگوں کے ا... نہیں لگائے گئے۔ ابھی میں نے برہم وی... پُران سے ساری کتھا کبجا رمن کے متعلق... نہیں کی۔ کیونکہ میں ایک آریہ سماجی ہوں... ایک آریہ سماجی کی آنکھوں میں اپنے بزرگ... بے عزتی دیکھ کر خون اُتر آتا ہے۔ وہ س... برداشت کر سکتا ہے۔ لیکن اپنے بزرگوں کے... پر لانچھن کبھی اور کسی حالت میں بھی برد... نہیں کر سکتا۔

اس لئے میں آپ سے پرارتھنا کروں گا... پرماتما کے لئے ہندو جاتی پر رحم کیجیے۔ سب... کہ اب ہندو جاتی کے پاس رام اور کرشن رہ گئے ہیں۔ جن کی بدولت ہندو جاتی ہے۔ ان کو بدنام کرنے سے باز رہیے۔ اور... میں بھگوان کرشن اور رام کے پوتر جیون پر... لگائے گئے ہیں۔ ان کا جواب دیجیے۔ یا ا... سے اس حصہ کو نکال دیجیے جس میں کہ بز... بزرگوں کو بدنام کیا گیا ہے۔ تاکہ ہم دشم... کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔

(برہمچاری) دوسرا مطلب یہ ہے۔ کہ ... کا نام بھی ہے۔ اور وہ بدھی کسی تو بھی ... کنس جیسے دُرآچاریوں کی سیوا کرتی ہے وہ ٹیڑھی اور بدشکل رہتی ہے۔ لیکن جب ... بدھی کنس کو چھوڑ کر بھگوان کا پوجن کرنے ... جاتی ہے۔ تو وہ بدھی سیدھی ہو جاتی ہے

(جواب) خوب رہی۔ بھاگتے کو مدستہ تو ... ہے۔ اگر ہمارے پاس پُران نہ ہوتے۔ تو تم ... ہی بھاگ نکلے تھے یقین پتہ ہے۔ تمہاری ... بات کو مان لینے کی قیمت کیا ہے۔ انکار ... آپ کو کرشن بھگوان اور اس کے ساتھ ... بزرگوں کی ہستی سے انکار کرنا ہوگا۔ یعنی ... جواب دینا ہوگا۔ رام اور کرشن کو کنس اور ... کو شاعرانہ بلند پروازی کا فرضی افسانہ ما... سکیا اپنے بزرگوں کو فرضی مان کر پُرانوں کی ... کرنے کو تیار ہو۔ تم تو شاید تیار ہو بھی جاؤ۔ لیکن پُران خود تمہارے راستہ میں زبردست ... بن کر کھڑے ہوئے ہیں۔ سنو:۔

[illegible]

[illegible]

وبرہم دی ورت پُران کرشن جنم کھنڈ ۲-... مراد میتھن کرنے سے کبجا مر گئی۔ اور گیر...

...ے دھوبی مرا۔ اب آپ کو کھلا چیلنج ہے
...وودن کا نہیں بلکہ تا قیامت چیلنج ہے۔ کہ
...ھا کو انکار ثابت کرکے دکھاؤ۔ دھوبی کیا
...وہ کیوں مرا۔ اس کا کیا انکار ہے۔ کیا کرشن
...ھوبی کو نہیں مارا۔ دھوبی کے واقعہ کے
...کیوں کے مرنے کا ذکر آنا صاف ثابت کرتا
...کہ انکار نہیں نہیں امر واقعہ ہے فرضی
...نہ نہیں۔ انکار نہیں۔ بلکہ کرشن کبجا اور
...بی تواریخی ہستیاں ہیں۔ اور ان کو انکار ثابت
...عض اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے پبلک آپ
...دھوکے میں نہیں آسکتی۔

...بیم چاری) بھگوان کرشن کی عمر اس وقت
...وہ سال کی تھی۔

...ب) اس سے مطلب۔ اس عمر کا بالک اگر
...دائی کو مار سکتا ہے۔ چھکڑے کو توڑ سکتا ہے۔
...سر اور بکا سر کو مار سکتا ہے۔ اگھا سر کو کرش
...سکتا ہے۔ دھوبی کو مار سکتا ہے۔ کالیا ناگ کو
...ار سکتا ہے۔ اتنی تمیز کر سکتا ہے۔ کہ عورتوں کو
...نہاتے دیکھ کر ان کو منع کر سکتا ہے کنس کو
...سکتا ہے۔ تو اور کون سی بات اس سے ناممکن ہے
...لئے عمر کا سوال آپ کی مدد نہیں کر سکتا۔ ثابت
...ہو گا۔ کہ یہ واقعہ اسی طرح کے دوسرے واقعات
...ان کرشن کے جیون پر لانچھن ہیں۔ غلط ہیں۔
...فو ہیں۔ اور ہندو جاتی کے دشمنوں نے ہمیں
...کرنے کے لئے گھڑے ہیں۔ ان کو چھوڑ کر
...دو جاتی کا کلیان ہو سکتا ہے ؎

...سماج سرگودھا کے حالات

...یہ سماج سرگودھا بلاک ۲۲ کا وارشک اُتسو مورخہ
...۲۸-۲۹ ستمبر کو آریہ سماج مندر میں بڑی شان
...یا گیا۔ پنڈال کی سجاوٹ لالہ امولک رام جی
...ٹھ جی نے بجلی وہ واہ خوب کی۔ ایسا معلوم ہوتا
...سماج مندر بجلی گھر بنا ہوا ہے۔ یہ صاحب
...کے مستحق ہیں۔ ۲۷ ستمبر رات کو صرف بھجن ہوئے
...پر بھات کال ہون یگیہ کے بعد آچاریہ دیو شرما
...پدیش ہوا۔ اور شام کے ۴ بجے سے ۵ بجے تک
...دیانند جی مہاراج کا عالمانہ ویاکھیان تھا۔
...کو پنڈت پریہ ورت جی کا عالمانہ لیکچر بھگوان
...ی پر تھا۔ لیکچر کے بعد کوی دربار ہوا۔ حاضری
...تھی۔

...ستمبر کو پربھات کال ہون یگیہ کے بعد آچاریہ
...اجی کا پوتر اپدیش ہوا۔ پھر رات کو پنڈت
...ت جی کا لیکچر ہوا۔ بعد ازاں سب بھائیوں کا
...دکیا گیا۔ اور آ۔ آ۔ ق کے بعد کارروائی سماپت

...کامیابی کا سہرا خاکسار عطر چند جی پردھان اور
...الہ دوار امداس۔ بابو ہر بنس لال بابو رام نرائن
...کے سروں پر ہے۔ (منتری)

سنسار بھر میں رہنے والے پنجابی بھائیوں کے نام اپیل

پنجاب کی پبلک زندگی میں آریہ سماج کا درجہ بے مثال ہے۔ اُس زندگی کے تمام شعبوں میں اُس کا ادھیکار ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے پانچ ہندو ججوں میں تین جج پرسدھ آریہ سماجی ہیں۔ اسی پرکار دیوانی اور فوجداری محکمہ جات میں بھی آریہ سماجی اعلےٰ عہدوں پر ممتاز ہیں۔ صوبہ بھر میں سب سے بڑا کالج آریہ سماج کا ہے۔ سرکار سے مستند جتنی غیر سرکاری درسگاہیں ہیں۔ ان میں تین چوتھائی آریہ سماج کے تحت میں ہیں۔ سارے ہندوستان میں صرف ایک ہی تعلیم گاہ ہے۔ جس کا سرکار سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جو سرکار سے سند حاصل نہیں کرتی۔ اور جو اپنی تہذیب کی قسمت کے لئے بدیشی سرکار کو منصف اعلےٰ تصور کرکے اُس کے فیصلہ کو پرمان نہیں کرتی۔ اور جس نے قومی تہذیب اور قومی ساہتیہ کا وکاس کیا ہے۔ اور جس نے سودیشی بھاشا کو اعلےٰ تعلیم کا ذریعہ بنا کر ایک حقیقی امر ثابت کر دیا ہے وہ درسگاہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماتحت ہے۔ میرا مطلب ہردوار کے گورو کل یونیورسٹی سے ہے۔ جس کے ساتھ ڈیرہ دون میں واقع لڑکیوں کا وہ گورو کل بھی ملحق ہے۔ جس کی دیش دیشانتر میں شہرت ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس ۶۵ اپدیشک ہیں۔ جو لاکھوں منشوں میں ایشوری گیان۔ وید بھگوان کا اُپدیش سُناتے ہیں۔ اُس کے کئی اپدیشکوں نے بدیش میں بھی ویدک دھرم کو پھیلایا ہے۔ آریہ سماج نے پنڈت لیکھرام جیسے شہید دھرم بھی پیدا کئے ہیں۔ اور سوامی شردھانند جیسے بلیدانی۔ سبھا نے ہزاروں اچھوت بھائیوں کو بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ دلت بھائیوں کو اپنے اندر جذب کیا ہے۔ اس سبھا کی گولڈن جوبلی ماہ دسمبر کے آخیر ہفتہ میں منعقد ہو گی۔ چونکہ آریہ سماج کا دھرم پنجاب کے تعلیم یافتہ اور مہذب ہندوؤں کا قومی دھرم ہے۔ اس واسطے میں ہندوستان بھر میں جو پنجاب کے آریہ سماجی بھائی ہیں۔ اُن کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ دل کھول کر جوبلی فنڈ میں سہایتا کریں۔ یہ دھن وید پرچار فنڈ کے مضبوط کرنے میں لگایا جائے گا۔ اس سے ایک منشری ہسپتال جاری کیا جائے گا۔ اور ایک منشری سپرٹ کے آریہ نگر اور روحانی مرکز کا نرمان اور بھگوان وید کا مستند ترجمہ طبع کیا جائیگا۔ ایک نیا یگیہ ارتھات ویشوانر یگیہ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۱۸ نہایت اعلےٰ پایہ کے وید منتروں کو شامل کیا گیا ہے۔ جو درتمان مسئلوں کو حل کرتے ہیں۔ یہ یگیہ ہر ایک آریہ اور ہندو گھرانہ میں ہونا چاہیئے۔ اور مجوزہ دکھشنا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے پاس ارسال کرنی چاہیئے۔ جس سے مذکورہ بالا پوتر کاریہ میں سہایتا مل سکے۔ میں بھروسہ کرتا ہوں۔ کہ یہ اپیل نہایت اعلےٰ پیمانہ میں اثر پذیر ہو گی ؎

راجم دیو
پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور
گورودت بھون ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء

وی-پی آرہے ہیں!

"مسافر" کے سینکڑوں پریمیوں سے ہی مسافر کا سانپتاہک سفر وابستہ ہے۔ اسی سمبندھ سے آریہ بھائی بڑے بڑے آریہ ودوانوں کے لیکھوں سے ہر ہفتہ مستفیض ہوتے رہتے ہیں اور دُنیا بھر کی خبروں کے ساتھ آریہ سنسار کے سماچار پڑھ کر آریہ پریوار کے حالات پڑھتے رہتے ہیں۔ ان بھائیوں سے جن کی سالانہ حاضری ختم ہو رہی ہے۔ یاچنی ہوں۔ کہ اس سپتاہ دفتر سے ہونیوالی پرارتھنا کو پاکر اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ۲۵ اکتوبر تک بھیج دیویں نہیں تو "مسافر" وی۔پی کی صورت میں حاضر ہو گا۔ جس کو کرپیا ضرور وصول کر لیں۔ اور اگر ایشور نہ کرے پریوار سے تعلق رکھنے کا خیال نہ ہو۔ تو ایک کارڈ لکھ دیجئے۔ تاکہ مسافر بربادی سے بچ جائے ؎۔

(منیجر)

بھونچال اور کرم پھل

"آریہ مسافر" میں مندرجہ بالا عنوان سے شریمان پنڈت وشوناتھ جی کا لیکھ تو میں نے نہیں پڑھا پرنتو آج شری پنڈت پورن چند جی آریہ اپدیشک سدھانت بھوشن کا لیکھ پڑھا۔ جس سے پتہ لگا۔ کہ دونوں مہانو بھاو دو مختلف پہلوؤں کو کھینچا تانی کر رہے ہیں۔ ایک کا منشا یہ ہے۔ کہ بھونچالوں کا کرم پھل سے کوئی تعلق نہیں دوسرے کا مت یہ ہے۔ کہ بھونچال کرم پھل کا ہی نتیجہ ہے۔

یدی دھیان پوروک وچار ا جائے۔ تو دونوں مہانو بھاوؤں کے وچاروں کو ملانے سے سناتن وید اور سرشٹی کرم کے مطابق ہی جواب مل جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بھونچالوں کا کارن طبعی اور قدرتی ہے۔ جیسے پرماتما کے دوسرے نیم اٹل اور غیر مبدل ہیں۔ ایسا ہی زمین وغیرہ گرہوں اور دیگر بے جان چیزوں میں یعنی پرکرتی کے اجزا میں تغیر و تبدل بھی قانون قدرت کے مطابق ہوتا رہتا ہے۔ ان تغیرات میں سے ایک بھونچال کا آنا بھی ہے۔ مگر جیو اپنے کرموں کے انوسار ایسے تغیرات والی جگہ پیدا اپنے کرم پھل بھوگنے کے لئے جا پہنچتے ہیں۔ بعض حادثہ کے ایک آدھ منٹ پہلے ہی جگہ چھوڑ جاتے ہیں۔ بعض اسی وقت ہی آتے ہیں۔ بعض وہاں ہوتے ہوئے بھی دکھ کو پاتے اور زندہ رہتے ہیں اور بعض مرتیو تک ہی پہنچ جاتے ہیں۔ کئی دوسری ہستیاں مال چرانے کی خاطر اور ڈاکہ ڈالنے یا استریوں وغیرہ کے حصول کے لالچ پر دوڑتی ہیں غرضیکہ ہر ایک جیو کے دل پر اس اُنس تک اثر ہوتا ہے۔ جتنا اس کے کرموں کے انوسار مناسب ہوتا ہے۔ کیونکہ پرماتما نیائکاری ہے اور بلا وجہ کسی کو موثر نہیں کرتا۔ اُمید ہے کہ میرے خیال کو آپ مہانو بھاو دھارمک درشٹی سے دیکھیں گے۔ اگر اس لیکھ پر کچھ لکھا جائے تو مزید فائدہ اٹھانے کی کوشش کروں گا ؎

(ہرگوپال ایف۔ اے۔ وی سکول خانپور)

آریہ یواہ بل کی حمایت:-

ایچ۔ اے۔ وی سکول خانپور ریاست بہاولپور کے ودیارتھی اور سٹاف آریہ وواہ بل کی پرزور حمایت کرتے ہیں۔ جو وواہ سمبندھی تمام ناجائز اور یک رُکاوٹوں کو دُور کرتے میں سمرتھ ہو۔ اور آریہ سرودیشک سبھا سے آگرہ کرتے ہیں۔ کہ ایسے بل کو اسمبلی میں پیش کروا جلد تر عملی جامہ پہنانے کے لئے زبردست قدم

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سرشٹی پرواہ سے انادی ہے!

نمبر ۷ مرزائی جہالت کا سدباب نمبر ۷

از شری پنڈت وشوناتھ جی - آریہ اپدیشک

سوال - اگر یہ مان ہی لیا جاوے۔ کہ وہ خالق ازلی ہیں۔ پھر یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ جسے ہم ازلی مخلوق کہتے ہیں۔ وہ ہرگز ہرگز مخلوق نہیں بلکہ وہ اس پرمیشور کا بھی ایک حصہ ہے - اور شاید یہی وجہ ہے۔ کہ ویدانت کا ہندو فرقہ میں زیادہ اثر ہے۔

جواب:- مولوی صاحب! اپنے دعوے میں کوئی دلیل بھی دی ہوتی - معلوم ہوتا ہے۔ کہ تیروں کا بھی ترکش خالی ہو گیا ہے۔ اچھا - آپ کا دعوےٰ ہے دلیل تو خارج! لیکن اگر دنیا میں نیستی سے ہستی ہونے کی ایک بھی مثال نہ ملے - اور یورپین سائنس دان جن میں آستک بھی ہیں - اور آپ کے یار غار ناستک بھی کہہ دیں۔ کہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی - تو اس صورت میں یا تو جیو - ایشور پرکرتی کے انادی ہونے کا ویدک سدھانت ماننا ہوگا - یا جیو - اور پرکرتی کو خدا کا جسم - ویدانتی اور صوفی دونوں ایسا مانتے ہیں - کہو مولوی صاحب کس کی بات مانیں گے؟

سوال:- اگر خدا کو فاعل بالخاصہ مان لیا جاوے۔ تو بھی مخلوق ازلی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ تو صریح غلطی ہے کہ ہم کسی کام کی نسبت کہیں کہ کیا گیا - اور پھر کہیں - کہ اس کا آغاز نہیں -

جواب - مولوی صاحب اب بہکی بہکی باتیں کرنے لگے - اب کون کہتا ہے؟ ویدک دھرم تو سرشٹی کے پرواہ کو انادی مانتا ہے - نہ کہ کسی ایک سرشٹی کو - مطلب یہ کہ کوئی ایسا زمانہ مقرر ہی نہیں کیا جا سکتا - جس سے پہلے پرماتما نے سرشٹی رچنا نہ کی ہو۔

سوال:- اب اگر مادہ کو قدیم مان لیا جائے تو بھی دور تسلسل کا ابطال ہی ہوتا ہے۔ مادہ قدیم ہے۔ اس کی صفات بھی قدیم ہیں - اور یہ فرض کر لو۔ کہ مادہ کی خاصیت کا نتیجہ پیدائش عالم ہے۔ اب یہ ضروری ہے۔ کہ یہ عالم اسی طرح ہمیشہ قائم رہے۔ کیونکہ ازلی صفات کا ازلی اثر ہے...... اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں ہونا چاہیئے - لیکن اس صورت میں دورِ تسلسل عائد نہیں ہو سکتا۔

جواب - اس جاہلانہ فلاسفی کی تردید ہم کر چکے ہیں - اور بتلا چکے ہیں - کہ تغیر بھی مادہ کے خواص میں ہے - اور بغیر اس کے مادہ کو عالم کی شکل میں فرض کرنا محال ہے۔

اس کے بعد دن رات کے سلسلہ کے انادی نہ ہونے پر دوبارہ بحث کی ہے۔ جس کا جواب دیا جا چکا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کے پاس اب غلط دلائل کا بھی بالکل خاتمہ ہو گیا - جو پھر پھر پہلی باتوں کو دہرانے لگے۔

فاروق کے چھ مضامین میں سے چار ہم کو حاصل ہو سکے جس کا جواب باصواب دیا گیا - باقی دو مضامین بھی اسی قسم کی فضول دلائل سے کام لیا ہوگا - چھ کے بعد بھی باقی وار د لکھا گیا - اگر مل جائے - تو اُس کا جواب بھی لکھا جائے گا - لیکن یہاں ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں - مرزائیوں کی ویدک سدھانتوں کی تردید کرنا فضول ہے۔ کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب اپنی آخری عمر میں ویدک دھرم کے بہت نزدیک آگئے تھے - اگر آپ کی زندگی وفا کرتی - تو ہمیں اُن کو شدھ کر لینے کی پوری اُمید ہو چکی تھی - کیونکہ وہ وید کو ایشوری گیان ماننے تک لگ گئے تھے - جیسا کہ پیغام صلح میں انہوں نے لکھا ہے:-

"ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں" صفحہ ۳۲ ماسوائے اس کے جقدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے - وہ تعلیم ویدک کی تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے" صفحہ ۵

"نہ صرف وید کو ایشوری گیان اور تمام اسلامی حقائق کو وید سے اخذ ہوا مانتے تھے - بلکہ وہ ویدک سدھانتوں کو بھی ماننے لگ گئے تھے چنانچہ اسی سلسلہ پیدائش و فنا کو وہ ازلی مانتے تھے - چنانچہ آپ نے لکھا ہے:-

چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے - اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں - کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے - اسلام اور اس ملک کے دیگر مذاہب پر لکچر - صفحہ ۳۰

کیوں مولوی صاحب! اپنے مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد کی بات کو بھی مانو گے - یا اب بھی اعتراض کرتے ہی رہو گے؟

ہم یہ بھی بتلا دیں - کہ مرزا صاحب کو یہ روشنی آریہ سماج ہی سے ملی تھی - چنانچہ پیغام صلح ۷ جون ۱۹۳۳ء میں تحریر ہے:-

"میں نے جناب میاں صاحب کی اس طرف توجہ دلائی - اور عرض کی - کہ حضرت ایک طرف تو آریہ سماج اس بات سے (حدوث روح و مادہ میں سلسلہ تخلوق کا ازلی ہونا) اپنی صداقت کی لاف مارنے لگ گئے ہیں - دوسری طرف مولانا ثناء اللہ طعنے دے رہا ہے کہ احمدی آریوں کی چوٹ سے اسلام کو چھوڑ کر آریوں کے عقائد مان گئے - جیسا کہ میر محمد اسحاق کی کتاب گواہ ہے۔

لیکن شاید مولوی صاحب کہیں کہ تھوڑی سی کسر رہ گئی - مرزا صاحب روح مادہ کو تو حادث ہی مانتے رہے - لیکن ہمارا یقین ہے - کہ اگر مرزا صاحب کچھ دن اور زندہ رہتے - تو یہ بات بھی ان کی سمجھ میں آ جاتی - کہ سرشٹی کے پرواہ سے انادی ہونے کے اصول کو مان لینے پر روح و مادہ کا قائم ماننا لازمی ہو جاتا ہے - کیونکہ اگر یہ مانا جائے - کہ پیدائش کے بعد فنا - اور فنا کے بعد پیدائش کے ازلی سلسلہ میں خدا ہر فنا میں روح و مادہ کو بالکل نیست و نابود کر دیتا ہے - تو یہ فضول ہوگا - کیونکہ اس کے بعد نئی پیدائش کے لئے پھر جو روح و مادہ کو نیستی سے پیدا کرے گا - تو پہلے کو ہی کیوں نہ رہنے دیا جائے اس کے علاوہ روح و مادہ کی فنا میں بہشت و دوزخ کو بھی فنا ماننا پڑے گا - کیونکہ وہ بھی روح و مادہ کا جزو ہے - دوسری طرف اسلامی اصول قیامت یعنی فنا کے بعد ہی بہشت و دوزخ میں جانا بلاتے ہیں تو کون کب بہشت و دوزخ میں رکھا جائے گا - کیونکہ کے وقت ان پر بھی فنا کا دور ہوگا - اگر بہشت فنا کے مانو گے - تو سوال ہوگا - کہ یہ کب بنایا گیا بنایا گیا - اس سے پہلے کی روحوں کا قیام کہاں اس لئے اس بہشت کو ازلی ماننا پڑے گا ضرورت میں مخلوق نہیں ہو سکتا - اور اگر ہر کا بہشت الگ بنتا ہے - تو ازل سے بننے والے بہشت دوزخوں کی تعداد مقرر نہیں ہو سکتی لامحدود ہوں گے - اگر تعداد مقرر نہیں کی جا تو ان کے لئے جگہ بھی لامحدود ہونی چاہیئے - تو نئی دنیا کہاں پیدا ہو گی - اگر ان میں سے چ بھی کر دے - تو بھی لامحدود کی حد فاصل نہیں سکتی - اور اگر روح و مادہ کی پیدائش کسی وقت ایک ہی بار مانی جاوے - تو پیدائش سلسلہ بھی وہیں ٹوٹ جائے گا - پھر نوعی کہاں رہی - اس بحث کے سامنے آتے ہی قدیم خالق کی مخلوق بھی قدیم ماننے ہونے پرواہ سے انادی ہونے کے ساتھ جیو ایشور کے انادی ہونے پر بھی ضرور یقین لے آ پھر شدھی میں کیا دیر تھی *

(بولو ستیہ سناتن ویدک دھرم کی جے)

خط و کتابت کے وقت اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں

ادھیاپکہ کی ضرورت

ہمیں ایک ادھیاپکہ کی جو کہ مڈل پاس اور ٹرینڈ ہو - ضرورت ہے تنخواہ مبلغ ۲۵ تا ۳۵ روپے حسب لیاقت - آریہ خیالات رکھنے والی کو دی جاوے گی - خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو:-

جگل کشور مینیجر ہندی ناگری گرلز سکول مارٹی شہر

اس اشتہار کو غور سے پڑھیں

ہردوار میں ایک تجربہ کار ایجنٹ کی ضرورت

شلاجیت کے بیوپار کے لئے ہردوار ایک مشہور مقام ثابت ہو چکا ہے۔ ہر ملک کے یاتری ہزاروں کی تعداد میں وہاں پر بڑی عقیدت کے ساتھ آتے ہیں - اس خیال سے مالکان ایجنسی نے فیصلہ کیا ہے کہ بہت ہی جلد ہردوار میں کاروبار شروع کیا جائے - ہمارے نرخوں کا مقابلہ کوئی بھی شلاجیت فروخت کرنے والی کمپنی نہیں کر سکتی - مال بالکل خالص ہوگا - خواہشمند اصحاب جو دو صد روپیہ نقد بطور ضمانت دے سکیں - پتر وہار کریں - کمیشن معقول دیا جائے گا بڑے منافع کا بیوپار ہے۔ المشتہر

مینیجر ہزارہ کیمیکل ایجنسی (رجسٹرڈ) شلاجیت کے بڑے بیوپاری مانسہرہ

پنڈت مدن موہن مالویہ کی یادگار

(از شری پوجیہ ماسٹر آتمارام جی امرتسری)

"It is true, we have no really ancient temples, Hindu palaces of worship in that country."
[Physical-Religion-Page 56. By Prof. F. MaxMuller.

مندرجہ بالا سنسکرت کے نامی ودوان پروفیسر میکسمولر کا یہ کتھن ہے۔ اس کے لئے یہ ایک محقق مکتا ہے۔

پرانے ویدک آریہ کال

مورتی مندر نہیں تھے۔ بھارت ورش میں اور سر مونیر ولیمس کے کتھن انوسار قدیم پرجا گایتری کا جپ کیا کرتی تھی۔

مزید براں پروفیسر ولیم جونز آدی انیک سنسکرت دان بدیشی محقق تتھا میکس مولر صاحب اس مت کے ہیں۔ کہ بدھ مت اور جین مت سے پہلے بھارت میں مورتی مندر نہیں تھے۔

ویدک آریہ سماجی ہم لوگ گایتری کا جاپ کرتے ہوئے سورج کی طرف مکھ چھاتی کے روگ کی درشٹی سے کرتے ہیں۔ اور منتر میں سوتا شبد کے ارتھ نگت کرتا ایشور نرا کار کے مانتے ہیں۔ پرانیہ سناتنی پنڈت اسی منتر کا جپ کرتے ہوئے سدیہ کو مورتیہ دیوتا جان کر اس کی پوجا کرتے ہیں۔ نیز ودوان سناتنی کے لئے بھی سورج ہی سب سے اونچا مندر ہے۔

پھر اس سناتنی سورج دیو مندر کی موجودگی میں ۲۲ لاکھ خرچ کر کے کاشی میں مورتی مندر سب سے اونچا بنانا افسوس کی ناقص عقل روپے کا اسراف کرنا ہے۔

اس کی جگہ پوجیہ شری پنڈت مدن موہن جی مالوی کی سمرتی میں گؤشالہ قائم کی جائے۔ جس کی رکھشا کے لئے کسی بھی ہندو۔ آریہ۔ برہمو۔ جینی۔ سکھ۔ بدھ اور سناتنی کو اعتراض نہیں ہے۔

بیہی صفحہ کے دوسرا کالم) اس پر شنکا یہ ہے۔ کہ شری مہرشی سوامی دیانند جی کی آگیا کو درست تسلیم کیا جائے یا شری سوامی سرودانند جی کے وچار کو جو کہ انہوں نے رگ وید کے دو منتروں کے پرمان دے کر لکھے گئے ہیں۔ یعنی کوئی دیکھتی شرادھوں کے دنوں اپنے مرت ماتا پتا کی یادگار میں (دنگ کے سے پہنچنے کے نمت) ڈسی کو دو یگیہ (ہون اگر دواکر پروہت کا دکشنا اور بھوجن سے ستکار کرتا ہے۔ (دیتا ہے) تو کیا اس دیکھتی پروہت کا یہ کاریہ ویدک سدھانت انوکول ہے۔ یا ورودھ۔ یدی وردھ ہے۔ تو کیا سوامی جی مہاراج اور ان شتھی شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کا سمرتی دوس بھی اس زد میں نہ آویں گے۔

کرپا کر کے دونوں شنکاؤں کا مفصل سمادھان کریں۔ تاکہ پھر شنکا کے لئے استھان نہ رہے۔

(بھاگ چند آریہ۔ خانخاناں۔ ضلع جالندھر)

دوکانداروں اور اشتہار دہندگان کے لئے نادر موقع

دیانند ڈائری سنہ ۱۹۳۶ء

(ہندی)

اس میں ہر صفحہ پر ایک وید منتر کو نظم کی صورت میں لکھا جائیگا۔ اور ڈاک۔ ریل۔ ماپ۔ تول۔ اور جانکاری کے علاوہ رشی دیانند کرت آریہ اودیش رتن مالا بھی شامل ہے۔ ڈائری اپنے ڈھنگ کی ہوگی۔ اس میں تھوڑے صفحے اشتہار کے لئے بھی رکھے گئے ہیں۔ اس لئے اشتہار دہندگان اپنا اشتہار جلدی بھیجدیں۔

دوکانداروں کو خاص رعایت

قیمت سادی جلد ۱۰/- سنہری جلد ۱۰/-

پتہ:- بھیم سین ورما مینیجر آریہ ساہتیہ مندر ہاسپٹل روڈ۔ لاہور

وید سمبندھی دو شنکائیں

کیا چاروں ویدوں کا گیان صرف ایک ہی رشی شری اگنی کے ہردیہ میں ہوا؟

(۱) چونکہ آریہ سماج بموجب تحریر سوامی جی مہاراج چاروں ویدوں کا گیان اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرا چار مہرشیوں کے ہردیوں میں ہونا مانتا ہے۔ اور شری سوامی دیانند جی مہاراج نے اس کے متعلق ستیارتھ پرکاش اور بھاشیہ بھومکا میں سہ پرمان کافی روشنی ڈالی ہے۔ جو کہ اس پرکار ہے ستیارتھ پرکاش ساتواں سمولاس صفحہ ۲۱۵۔ پرشن۔ کن کے آتماؤں میں کب ویدوں کا پرکاش ہوا۔ اتر

अग्नेर्ऋग्वेदो वायोर्यजुर्वेदः सूर्यात्सामवेदः । शत० [११।५।४।२।३]

پرتھم سرشٹی کی آدی میں پرماتما نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ تتھا انگرا۔ ان رشیوں کے آتماؤں میں ایک ایک وید کا پرکاش کیا۔

پرشن:۔

यो वै ब्रह्माणं विदधाति पूर्वं यो वै वेदांश्च प्रहिणोति तस्मै ॥ [श्वेता॰ अ॰ ६। मं॰ १८]

یہ اپنشد کا بچن ہے۔ اس بچن سے برہما جی کے ہردیہ میں ویدوں کا اپدیش کیا ہے۔ پھر اگنی آدی رشیوں کے آتماؤں میں کیوں کہا؟

اتر:۔ برہما کے آتماؤں میں اگنی آدی کے دوارا استھاپت کرایا۔ دیکھو منو کے کیا لکھا ہے:۔

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् । दुदोह यज्ञसिद्ध्यर्थमृग्यजुःसामलक्षणम् ॥ मनु [१।२३]

جس پرماتما نے آدی سرشٹی میں منشیوں کو اتپن کر کے اگنی آدی چاروں مہرشیوں کے دوارا چاروں وید برہما کو پراپت کرائے۔ اور اس برہما نے اگنی وایو۔ آدتیہ اور انگرا سے رگ۔ یجو۔ سام اور اتھرو وید کا گرہن کیا۔ رگ وید بھاشیہ بھومکا ستیارتھ سنسکرن صفحہ ۲۴۔ پرشن۔ تو کس پرکار سے کئے تھے۔ اتر۔ گیان کے بیچ میں۔ پرشن۔ کن کے گیان میں۔ اتر۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرا کے۔ پرشن۔ وہ تو جڑ پدارتھ ہیں۔ اتر۔ ایسا مت کہو۔ وہ سرشٹی کی آدی میں منشیہ دیہہ دھاری ہوئے تھے۔ کیونکہ جڑ میں گیان کا سمبھو ہے وغیرہ مگر شری سوامی سرودانند جی اپنی تصنیف سمارگ درشن کے صفحہ ۔ پر اس طرح فرماتے ہیں:۔

यो जागार तमृचः कामयन्ते, अग्निर्जागार तमृचः कामयन्ते ॥

پرشن۔ کیا اس وید گیان کے گیاتا انیک پرش تھے۔ یا ایک؟

اتر:۔ وید سے تو پتہ چلتا ہے۔ کہ ایک ہی تھا۔ یہ رگ وید کے دو منتروں کے پرتھم دو بھاگ ہیں۔ ان کا ارتھ ہے۔ کہ جو پرش اودیا کی نندرا سے پرتھک ہو کر ودیا میں جاگروک ہو جاتا ہے۔ رگ وید اپنا ارتھ پرکاشن کے نمت اس پرش کی کامنا کرتا ہے۔ اس کے اتر میں دوتیہ منتر کے پورو کا بھاگ ہے کہ اگنی جاگ اٹھا جس کی رگ وید کامنا کرتا تھا۔ یہاں اگنی کون کی سنگیا ہے بھا (अग्निर्माणवकः) بڑے تیجسوی چتر سبودھ چھاتر کہتے ہیں۔ ایوم اس پرش نے جنم مرن پردا اتری اودیا کو ست سنگ سدوچار اور سد انشٹھان سے دور کر دیا۔ وہ اس گیان کا ادھیکاری تھا۔ اس کی ہی اگنی سنگیا ہوئی۔

نوٹ۔ اس سدھانت کے سویکار کرتے ہیں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرا ان چار رشیوں پر وید پرگٹ ہوئے یہ استیہ سدھ ہوگا؟

نہیں۔ اس کی یہ ستھا تو ہو سکتی ہے۔ یا ٹھیک وچار یں۔ برہمن گرنتھوں کے اس بچن کو ستیارتھ پرکاش رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں پرمان روپ سے لکھا ہے۔ اگنی اور رودی تو اگنی سروپ ہی ہیں۔ وایو سے اگنی کی اتپتی ہے جنیہ جنک بھاؤ سمبندھ سے دونوں میں ایکیہ ہو جانے سے وایو کو بھی اگنی کہہ سکتے ہیں۔

अङ्गानां रसः प्राणः अङ्गिराः ۔ انگرا یہ پران دھیان ہے۔ आत्मा वै पुत्रनामासि شریر سدھ جیون بیتو پران ہی ہے۔ اس پران کا نام بھی اگنی ہی ہے۔ اپنشدوں میں پرتکش آتا ہے۔ کہ شین کال میں کون جاگتا ہے۔؟ اتر یہ ہے۔ کہ प्राणाग्नि جاگتا ہے۔ اس پرکار ان چار شبدوں میں کوئی بھید نہیں آتا۔ یہ سب سمان ارتھ کے واچک ہیں۔ یتھا ایک دیا۔ انت وستو بھید سے انت اور وہی پیار بھید سے چار ہیں۔ تتھو ایک ہی پرش کی ودیا کمیان بھید سے چار پرکار کی اور ونیہ سنگیا ہو جاتی ہے استھان نہیں۔ ایکیت دو منتروں میں رگ کے ساتھ ساتھ سام وید کا بھی نام ہے۔

एकान्तवादः । اور اگنی شبد کے ساتھ دونوں کا انوے ہے۔ یجو اور اتھرو کی سنیاتے سے मध्यमहति سے سنگتی ٹھیک ہو سکتی ہے۔ شاستر کی اس مریادا سے کسی پرکار کا بھی دوش نہیں آتا (بقیہ اسی صفحہ کے پہلے کالم میں)

گیان کی گنگا میں ایک غوطہ

از شری مہاشہ پریم چندر جی آریہ سلوک لاہور

ہے ناتھ!

سوامن! سوامن!!! آپ میرے ناتھ ہیں۔ میری رکھشا کرو۔ سنکٹ میں پڑا ہوں۔ سنسارک بندھنوں میں اسیر ہوں۔ میرا ایک ایک انگ سور کھشت نہیں ہے۔ تیری راہ سے دور۔ بھٹکا ہوا۔ اور پرکرتی کا غلام ہوں۔ پکارتا ہوں اور تیرے نام کی دوہائی دیتا ہوں۔

سوامن!!! آؤ۔ آؤ۔ اور مجھے بچاؤ۔ پرکرتی کے چمتکار کے لئے اُچھلتا ہوں۔ اور سانسارک وستوؤں پر مرمٹنا چاہتا ہوں۔ کہتا ہوں۔ کہ یہ میری ہیں۔ کیا یہ میری ہیں؟ نہیں۔ مجھے یہ بھی پتہ نہیں۔ کہ میں کیا ہوں۔ کون ہوں۔ اور کیا کر رہا ہوں میرے دل و دماغ پر خودی اور اہنکار کا بھوت اتنے ویگ سے جوش وخروش سے مصروف کار ہے کہ میں اپنے آپ سے بھی گیا گذرا ہو گیا ہوں مجھے اتنا پتہ بھی نہیں ہے۔ کہ کہاں جا رہا ہوں۔ اپنا راستہ دکھاؤ۔ بھولا ہوا ہوں۔ سنہری ٹھگوں کی اٹھکیلیاں میرے من کو وچلت کر رہی ہیں۔ اور بڑے بھاری ویگ سے تیرے دوار سے دور لے جانا چاہتی ہیں۔

ہے ناتھ! آؤ۔ آؤ۔ اور مجھے سور کھشت کرو۔ سنکٹ ہرو۔ اور پراکرت بندھنوں کو توڑ ڈالو۔ میری رکھشا کرو۔ اور کچھ نہیں۔

کانٹا

گلاب کی جھاڑی میں ٹیڑھا اور نوکیلا کانٹا کس شان سے کھڑا ہے۔ اور گل خوش نما کی نکہت حاصل کر رہا ہے۔ لیکن پھول کو ذرا بھی تکلیف نہیں دیتا اور پتیوں کو خراب نہیں کرتا۔ اگرچہ دوسری طرف ہم انسان اشرف المخلوق کہلانے والے کانٹے کی زندگی سے بھی گئے گذرے ہیں۔ باغ میں جاتے ہیں پھول کو دیکھتے ہیں۔ ہاتھ سے پکڑ کر توڑ ڈالتے ہیں اور سونگھ سونگھ کر پھول کو خراب کر دیتے ہیں۔ لیکن کانٹے کا سونگھنا ایسا نہیں ہے۔ اس کا سونگھنا ہمارے سے اچھا۔ پھول کو خراب نہیں کرتا ہم زندگی میں کتنے پھول خراب کر دیتے ہیں کیا ہمارا اسی میں شرف ہے؟ نہیں۔ ہم اس پہلو میں اشرف نہیں ہیں۔ ہمیں کانٹے سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور دنیا کے کسی بھی پھول کو خراب نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ہم اس قسم کی حرکت کے لئے نہیں آئے۔ بلکہ گلستان عالم کی خوشنمائی کے لئے آئے ہیں۔ اور ہمارے جیون بھی اسی پرکار ہونے چاہئیں۔

چولھا گرم ہے

بالکل گرم ہے۔ اور چپاتیاں تیار ہو رہی ہیں۔ تنور شکم کے لئے چپاتیوں کا ایندھن گرم چولھا ہی تیار کرتا ہے۔ اور اگر چولھا گرم نہ ہو۔ تو سالن کا تیار ہونا اور چپاتیوں کا پک جانا محال۔

نرم نرم پیٹ کے لئے گرم گرم چولھے کا قربانی کرنا ہر روز ہماری آنکھوں کے سامنے آتا رہتا ہے۔ مگر ہم نے کبھی اس گرم وجود سے درس حقیقت کے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ منہ بنا کر چپاتیاں ہضم کرتے رہتے ہیں سالن چبا جاتے ہیں۔ ہمارا کیا حق ہے۔ کہ ہم اس طرح کریں۔ اگر کل ہی چولھا میاں ہمارے بائیکاٹ پر تل جاوے۔ اور کھانا بنانے سے جواب دے ڈالے۔ تو اس نرم نرم پیٹ کی کیا بنے؟ کوئی ہے جواب۔ یا مارے بھوک کے تڑپ تڑپ کر مر جائیں چند دن پھل چبا کر گزارہ کر لو۔ پھر کیا ہو۔ ساری دنیا کے لئے پیٹ کی بلا موجود ہے۔ مگر چولھا کی قربانی سے سبق حاصل نہیں کیا جاتا۔ افسوس!

خاک کا تودہ

کل کی بات ہے۔ مٹی کے چھوٹے ذرات نے میرے ساتھ ہم کلام ہونے کی جرأت آزمائی دکھلائی اور گویا ہوئے۔ کہ اے خاک کے وجود اور خود پرست مجسمے! اب تو کیوں ہمیں پاؤں تلے روندتا ہے۔ اور جوش انگیز انداز میں بوٹ کی ٹھوکر سے مسلتا ہے۔ کچھ تو رحم کر۔ ظالم انسان۔ انسانیت کا درس دینے کے لئے گوش نصیحت نیوش سے سن۔ تیری اس قسم کی حرکات سے دنیا بیزار ہے اور تو بے خودی میں چور۔ یاد رکھ اتنا اکڑنا اچھا نہیں۔ ایک دن آئے گا کہ تو بھی ہمارا ہم شکل بن جائے گا۔ اور تیرے وجود سے مٹی کے ذرات برآمد ہونگے۔ اور اسی طرح مسلا جائے گا۔ جس طرح اس وقت تو ہمارے ساتھ سلوک کرتا ہے منزل قریب ہے۔ اور کوئی دم کا کھیل ہے۔ جان کی خیر مانگو۔ سنسار پریورتن شیل ہے۔ زبردست کرانتی اور بھاری انقلاب اپنی ایک ہی لپیٹ میں لپیٹ ڈالے گا۔ جانتا نہیں۔ بھیم اور ارجن سے یودھا کہاں ہیں؟ انہیں بھی اپنی طاقت کا گھمنڈ تھا سکندر کہاں گیا۔ رستم سے کیا ہستی۔ سب مٹ گئے۔ مٹی میں مل گئے۔ تو مٹی کا وجود۔ خاک کا تودہ اور پھر اکڑتا ہے۔ خاک کا وجود ہوتے ہوئے اپنے ہم جنس ذروں سے حقارت آمیز سلوک کرتا ہے حقیر بن۔ غرور کو تیاگ دے۔ یہ حرکت اچھی نہیں۔

میں نے جب یہ تقریر سنی۔ تو دم بخود ہو گیا۔ اور آئندہ کے لئے یہ نشچے کر لیا ہے۔ کہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرونگا۔ اور کوئی بھی اس قسم کا فعل سرزد نہیں ہوگا۔ جس سے غرور و نخوت اور خود پرستی کا مظاہرہ دکھائی دے۔ بس۔ بس پھر نہیں۔

کتاب زندگی

زندگی اور پھر اس کی کتاب! ہاں بالکل درست ہے۔ جیون بھی ایک کتاب ہی ہے۔ اس کے ورق ہیں۔ اور وہ اسی طرح پلٹے جاتے ہیں۔ جس طرح ایک پاٹھک سوادھیائے کرتا ہوا پرشٹوں کو الٹتا ہے۔ اور یکے بعد دیگرے ساری کی ساری کتاب کو پڑھ جاتا ہے۔ منش روپی پرانی اسی بھانتی جیون روپی پستک کے سوادھیائے کے لئے برسوں سے پریتن کر رہے ہیں۔ ہر روز ایک ورق پلٹا جاتا ہے۔ اور ہر ایک کٹھن ایکسپیرینس اکثر کو پیش نظر کرنا پڑتا ہے۔ کل جس شے کا علم نہیں تھا۔ آج اس کی خبر ہو رہی ہے۔ اور آج جس بات کا پتہ چلا۔ کل اس کی حقیقت سے جانکاری ہو جاتی ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ سرشٹی کے آرمبھ سے ہو رہی ہے۔ اور بالکل ایسے ہی خود بخود ہو رہی ہے۔ کہ جیسے نیچر اپنی گلکاریوں سے کائنات کا ہر روز بناؤ سنگار کرتی ہے۔ اور سرشٹی روپی دلہن بن سنور کر منشیوں کو ہی موہت نہیں کرتی۔ بلکہ چرند و پرند کیا درندہ۔ حیوان تک کسی نہ کسی بناوٹ پر نگاوٹ کرنے سے نہیں چوکتے۔ کوئل کی کوک۔ پپیہا کی پی کہاں۔ اور بلبل نوا کا راگ سنو ان کے جیونوں کی پستک کا پاٹھ دیکھنے سے پتہ چلے گا۔ کہ کس بھانت سے کتاب زندگی کے مطالعے ہو رہے ہیں۔ ہم سب منش روزانہ سوادھیائے کرتے ہیں۔ مگر ہمیں پتہ نہیں ہوتا۔ کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ہمارا سوادھیائے اور ہمارا پاٹھ ہمیں کچھ بھی سکھاتا نہیں دیتا۔ ہم پڑھ جاتے ہیں۔ مگر بے پڑھوں کی طرح۔ سوادھیائے کرتے ہیں۔ مگر پتہ نہیں کیا کر رہے ہیں۔ ہمارے سامنے ہمہ کی ہی پستکیں پڑی ہیں۔ لیکن اہنکار کی ماترا سے ہم اپنے آپ میں مست ہیں۔ اور جیون روپی پستک کے پاٹھ سے کوئی لابھ نہیں اٹھاتے۔ اکشروں کو دیکھتے ہیں۔ ورق پلٹتے ہیں۔ گنگناتے ہیں۔ مگر بے معنی۔ ایشور نے ہماری زندگی با معنی بنائی ہے۔ لیکن افسوس کہ ہم اسے بے معنی کر رہے ہیں۔ جیون کی کتاب کو خراب کر رہے ہیں لیکن پتہ نہیں

پربھو! ہمیں گیان دو۔ تاکہ ہم آپکی عطا کردہ ایشور کو اپنے جیون میں دھارن کر سکیں اور تیرے ہی گن گان کرنا پنا لکش بنا لیں۔ اور بس۔

پورانک دھرم کی ننگی تصویر
یعنے
جلیبی پستول
عنقریب چھپ کر تیار ہو جائے گا۔ کیا آپ نے اس کے لئے ابھی تک کوئی آرڈر روانہ کیا ہے؟ اگر نہیں۔ تو ابھی سے جلد فرمائش بھیجدیں۔ کیونکہ اس کتاب کی موجودگی میں آپ بڑے سے بڑے پورانک پنڈت کا منہ بند کر سکتے ہیں۔ ہر ایک سوال کا جواب اور ہزاروں پرمانوں سے بھری کتاب کا حاصل کرنا آپ کے لئے لازم ہے۔ ضخامت .. ہم صفحات۔ قیمت ایک روپیہ۔ پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو خرچ ڈاک معاف
پتہ:- مینیجر پریم پستکالیہ گورو دت بھون لاہور

ویشو انریگیوں کیلئے
سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں۔ چیز اعلیٰ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت۔
نرخ:- ۸ر۔ ۱۰ر فی سیر پختہ
بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی۔ لاہور

ویشوانز یگیوں کی دھوم

ڈیرہ غازیخاں میں ویشوانز یگیہ

(۱) اس سپتاہ بھی یگیہ ہوتے رہے۔ بلکہ کئی روز ایک دن میں دو دو یگیہ ہوتے رہے۔

یگیہ کرتا پروہت مہاشہ موہن لال جی

	روپے آنہ پائی
گت سپتاہ	۱۱۱ — ۴ — ۰
شریمان ڈیرہ رام جی منیجر آریہ پتری پاٹھ شالہ گرہ پر	۵ — ۰ — ۰
" شریمتی رکمن دیوی جی	۲ — ۰ — ۰
شریمان لکھمی تارا چند جی گورنمنٹ پنشنر	۳ — ۰ — ۰
(یگیہ کرتا پروہت سندر داس منتری)	
شریمتی لال دیوی جی ادھیاپکہ	۲ — ۰ — ۰
شریمان لالہ مہندر ناتھ جی اپدیشک	۴ — ۸ — ۰
شریمتی آشا دیوی جی ادھیاپکہ	۱ — ۴ — ۰
شریمان لالہ ٹھاکر لال جی نانگیہ	۱۰ — ۰ — ۰
" لالہ عالم چند جی بھاٹیہ	۲ — ۰ — ۰
" مستری جمنی داس جی	۲ — ۰ — ۰
میزان	۱۴۳ — ۰ — ۰

مبلغ ۱۴۳ روپے کل دکھشنا اس ہفتہ پراپت ہوئی۔ شریمان پنڈت واسدیو جی وِدیا النکار کا اپدیش یگیوں کی مہما پر آریوں میں نیا جیون پیدا کرنے والا تھا۔

آریہ سماج رتیہ

پنڈت پورن چند جی نے آریہ بھائیوں کو اکثرت کرکے ویشوانز یگیہ کروانے کے لئے پریرت کیا۔ چنانچہ آریہ بھائیوں نے پنڈت جی کے تحت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار اس روز سے ویشوانز یگیہ کروانے شروع کر دیئے۔ ویشوانز یگیہ مہاشہ گوری شنکر، مہاشہ سیتا رام، بھجا رام، بختاور مل اور آسا رام گپتا نے اپنے گرہ ستھان پر کروائے۔ جس کے اندر استریاں بھی کافی تعداد میں آ جاتی تھیں۔ یگیہ کے اختتام پر مہاشہ شونارائن جی اپنے بھجنوں دوارہ ان کے اندر پرچار کرتے رہے۔ مہاشہ جی کے بھجنوں سے استریوں پر خاص پربھاؤ پڑا۔ اور تعداد آریہ سماج کے لئے پریم اتپن ہوا۔ دان کی سوچی مِن پرکار ہے۔

	روپے آنہ پائی
مہاشہ گوری شنکر جی ونگا	۲ — ۰ — ۰
لالہ بھجا رام جی	۲ — ۰ — ۰
لالہ میری مل جی	۲ — ۸ — ۰
" سیتا رام جی پردھان	۱ — ۸ — ۰

	روپے آنہ پائی
مہاشہ بختاور مل جی	۱ — ۰ — ۰
" آسا رام گپتا	۱ — ۰ — ۰
لالہ کستوری لال جی	۱ — ۰ — ۰
مہاشہ نتھو رام جی	۱ — ۰ — ۰
ڈاکٹر تارا سنگھ جی	۱ — ۰ — ۰
حکیم کھیم چند جی	۱ — ۰ — ۰
اردھ شتابدی چندہ	۵ — ۰ — ۰
میزان	۱۹ — ۴ — ۰

اُمید ہے اس سماج سے اور چندہ بھی اکٹھا کرکے بھیج دیا جاوے گا۔ کیونکہ اس موقعہ پر سماج ہذا کے چند ممبران باہر گئے ہوئے تھے۔ سماج ایک چھوٹے سے قصبہ میں ہے۔ جس کو قائم ایک سال ہو گیا ہے۔

(سیتا رام پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور

پچھلے سپتاہ میں مِن لکھت سجنوں کے گرہ پر ویشوانز یگیہ ہوا:-

مہاشہ بخشی رام جی	۱ — ۱۲ — ۰
مہاشہ گوراندتہ مل جی	۲ — ۰ — ۰

(منتری آریہ سماج رانی کا تالاب)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی :-

لاہور چھاؤنی کے آریہ بھائیوں نے ویشوانز یگیہ بڑی دھوم دھام سے شروع کر دیئے ہیں یگیوں کی تازہ لسٹ حسب ذیل ہے :-

	روپے
ڈاکٹر پریم چند جی	۳ — ۰ — ۰
" ہنس راج جی پردھان	۵ — ۰ — ۰
لالہ پیارے لال جی اورسیر	۵ — ۰ — ۰
مہاشہ گوردچرن داس جی	۳ — ۰ — ۰
" گومتی پرشاد جی	۲ — ۱۲ — ۰
" پرکاش چند جی	۳ — ۰ — ۰
" چونی لال جی	۲ — ۸ — ۰

(اسسٹنٹ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج گوجرانوالہ

ویشوانز یگیہ اس جگہ ۲۲ بھادوں سمت ۱۹۹۲ سے شروع ہوئے ہوئے ہیں۔ بہت سے سبھاسدوں اور دوسرے آریہ پرشوں کے گھروں میں روزانہ ہو رہے ہیں۔ کل آج تک ۴۵ گھروں میں ویشوانز یگیہ ہو چکے ہیں۔ اور ان کی دکھشنا سماج کے کوش میں ۸۷ روپے پہنچ چکی ہے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھیج دیئے جاویں گے۔ ابھی یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔ کیونکہ آج کل پنڈت دلیپتی جی ڈسکہ گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ماسٹر کرم چند جی آریہ اناتھ آلیہ کے سپرنٹنڈنٹ پروفیسر اندر جی ایم۔ اے سناتک پردھان یگیہ کرا رہے ہیں اور بھی کئی ایک سجن اس کام میں بڑے اتساہ کے ساتھ امداد دے رہے ہیں۔ جن کا میں بڑا دھنیہ واد کرتا ہوں۔

(گوتم دیو منتری آریہ سماج گوجرانوالہ)

آریہ سماج سنگرور :-

آریہ پرتی ندھی سبھا دوارا نشچت کئے گئے ویشوانز یگیہ کو آریہ سبھاسد بڑے اتساہ سے ودھی پوروک کرا رہے ہیں۔ یگیہ ہفتہ میں دو مرتبہ کئے جاتے ہیں۔ اور اتوار کے دن مندر میں سپتاہک ست سنگ ہوتا ہے۔ یہ یگیہ ۹ ستمبر کو پردھان جی کے ہاں سے شروع کئے گئے ہیں۔ اب تک سات یگیہ ہو چکے ہیں۔ جن کی دکھشنا آدھی کی تفصیل مِن درج ہے۔ اس کے بعد کی تفصیل پھر بھیجی جاوے گی۔

	روپے آنہ پائی
لالہ آتما رام جی پردھان سپرنٹنڈنٹ انسپکٹر	۴ — ۰ — ۰
" وید پرکاش جی	۱ — ۱۲ — ۰
" بھگوان داس جی انسپکٹر آف سکولز	۱ — ۱۲ — ۰
" بنارسی داس جی سہگل	۱ — ۴ — ۰
نرنجن داس گپتا منتری	۱ — ۰ — ۰
مہاشہ رگھبر دیال جی	۱ — ۰ — ۰
جوشی گوردپرشاد جی	۱ — ۰ — ۰
میزان	۱۲ — ۱۲ — ۰

قلعہ سوبھا سنگھ

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ میں ویشوانز یگیہ بڑے اتساہ سے ہوئے۔ یگیوں کی دکھشنا ۵۶ روپے اور دان ۴۳ روپے پراپت ہوا ہے۔

(منتری آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ)

قائم شدہ سنہ ۱۸۸۲ء

قائم شدہ سنہ ۱۸۸۲ء

ویشوانز یگیوں کیلئے

شاستروکت اور اُتم ہون سامگری

در ۶/- ۸/- ۱۲/- ۱ع/- فی سیر منگائیں۔

تھوک مال

کے خریداروں کو خاص رعائت دیجاتی ہے

نوٹ:- گوروکل فارمیسی کی دوائیاں ہمارے ہاں سے ملتی ہیں۔

پتہ

سیتارام اینڈ سنز دھوپ سامگری والے لاہور

ماہ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں کے سالانہ جلسے اور اُن کا پربندھ

وزیر آباد ۱۱ سے ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء	پنڈت ست دیو جی آریہ مسافر۔ پنڈت ایشور چندر جی درشن آچاریہ۔ پنڈت دلیپ جی شاستری۔ سوامی دھیرانند جی مہاراج۔ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار منتری سبھا۔ مہاشہ کیسر چند جی۔ مہاشہ پھولپال جی
اوکاڑہ ۱۱ سے ۱۳ " "	پنڈت رام سروپ جی۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر لاہور۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجن اپدیشک
گورکل بھٹنڈہ ۹ سے ۱۲ اکتوبر "	پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گورکل کانگڑی۔ پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم۔ اے۔ مہاشہ مکند رام جی بھجن اپدیشک۔
سنبھالکھا (کرنال) ۱۱ سے ۱۳ اکتوبر "	پنڈت منیشور دیو جی۔ پنڈت سومدیو جی۔ سوامی یوگانند جی مہاراج۔ مہاشہ امر سنگھ جی بھجنیک۔ پنڈت منسا رام جی ۱۰-۱۱ اکتوبر۔
بھوانی ۱۱ سے ۱۴ اکتوبر "	پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک۔ پنڈت سمیر سنگھ جی سناتک۔ پنڈت پورن چند جی سدھانت بھوشن مہاشہ شونارائن جی۔ مہاشہ موہن لال جی بھجنیک۔
سمہ سٹہ ۱۱ سے ۱۵ اکتوبر "	پنڈت ہردیالو جی۔ پنڈت رام دیالو جی شاستری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک۔ مہاشہ ماتھر شرما جی۔ مہاشہ بہاری لال جی۔ مہاشہ آتم دیو جی بھجن اپدیشک
فیروز پور چھاؤنی ۱۳ سے ۲۰ اکتوبر "	پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت ہردیالو جی۔ پنڈت یشپال جی سناتک۔ مہاشہ ماتھر شرما جی۔ مہاشہ مکند رام جی۔ مہاشہ نقر چند جی۔ سوامی دھیرانند جی مہاراج
جھوک انترا ۱۸ سے ۲۰ اکتوبر "	پنڈت وشوناتھ جی۔ سوامی رُدرانند جی مہاراج سوامی سیوکانند جی مہاراج۔ مہاشہ آتم دیو جی۔
کالکا ۱۸ سے ۲۰ اکتوبر "	پنڈت منیشور دیو جی۔ پنڈت سومدیو جی۔ پنڈت منسا رام جی۔ مہاشہ بھگت رام جی۔ مہاشہ امر سنگھ جی۔
کمار سبھا پنڈی بہاؤالدین ۱۸ سے ۲۰ اکتوبر "	پنڈت دلیپ جی شاستری۔ مہاشہ ساگ رام جی بھجنیک
کٹھوعہ ۲۵ سے ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء	پنڈت دھرم دت جی پنڈت پورن چند جی۔ پنڈت یشپال جی۔ سدھانت النکار مہاشہ کیسر چند جی بھجن اپدیشک۔
راولپنڈی شہر ۲۵ تا ۲۷ اکتوبر "	پنڈت بدھ دیو جی۔ سوامی ویدانند جی مہاراج پنڈت لکھی رام جی۔ پنڈت گورودت جی۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی مہاشہ ہرشچندر جی۔
بہاولپور ۲۴ تا ۲۶ اکتوبر "	پنڈت پریہ ورت جی۔ سوامی سیوکانند جی مہاراج پنڈت شانتی پرکاش جی۔ شری ماتھر شرما جی۔ مہاشہ ...سنگھ جی۔ مہاشہ آتم دیو جی۔
کوٹلی ۲۴ تا ۲۷ اکتوبر "	مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر لاہور پنڈت اگست مُنی جی۔ پنڈت بال مکند جی۔ مہاشہ ساگ رام جی مہاشہ اندرجیت جی۔
آریہ کمار سبھا فیروز پور شہر ۲۴ تا ۲۶ اکتوبر "	پنڈت ہردیالو جی۔ پنڈت چندر بھانو جی مہاشہ ماتھر شرما جی۔ مہاشہ بھگت رام جی مہاشہ مکند رام جی۔
فریدکوٹ ۲۷ سے ۲۹ اکتوبر "	پنڈت منسا رام جی پنڈت ہردیالو جی پنڈت چندر بھانو جی۔ مہاشہ ماتھر شرما جی۔ مہاشہ نقر چند جی۔ مہاشہ مکند رام جی۔

کیا آپ کمزور ہیں؟

اگر آپ جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ یا کسی بیماری کی وجہ سے جسم میں کمزوری آگئی ہے۔ یا آپ کو جریان احتلام وغیرہ نے کمزور کر دیا ہے۔ یا آپ کے دل میں خون کی کمی ہے۔ معدہ و جگر کمزور ہو گئے ہیں بھوک نہیں لگتی۔ کھانا ٹھیک سے ہضم نہیں ہوتا۔ تو آپ کو فوراً

تلوار مارکہ

شربت فولاد!!!

کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ جو طاقت کی ایک بہترین دوا ہے۔ اور شربت کی شکل میں تیار کی گئی ہے۔ بچوں۔ بڈھوں اور جوانوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ دل و دماغ جگر و معدہ ہر ایک عضو رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ کمزوری اور سستی رفع کر کے بدن میں طاقت اور چستی پیدا کرتی ہے۔ صرف ایک بوتل کا استعمال آپ کی طبیعت میں جوش پیدا کر دے گا۔ اور بدن میں خون صالح پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگے گا۔ پیاس بجھانا اور بھوک بڑھانا اس کا ایک خاص کرشمہ ہے۔ جسمانی کمزوری دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنانا اس کی ایک خاص صفت ہے۔ دنیاوی سختیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے قوت مردانگی۔ ہمت۔ استقلال اور جوش پیدا کرنا صرف اسی کا کام ہے۔ قابل اعتماد حکیموں۔ ڈاکٹروں اور ویدوں اور معزز ایڈیٹران اخبارات نے آزمائش کر کے نہایت تعریفی سرٹیفکیٹ دیئے ہیں۔ تھوڑے دنوں کا استعمال آپ پر روشن کر دے گا۔ کہ آیورویدک ادویات کی مقابلہ انگریزی ادویات میں نہیں مل سکتی آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے خرید کر استعمال کریں۔ نقالوں سے بچیں۔ ہمارے کارخانہ کا نام اور تلوار دیکھ کر خریدیں۔ قیمت چالیس خوراک صرف ڈیڑھ روپیہ۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔

بنانے والے

گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت وشدھالیہ لوہارو ضلع حصار

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ شتابدی کے اُپلکش میں

ہفتہ وار آریہ مُسافر لاہور

اردھ شتابدی نمبر

(باتصویر)

دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں اشاعت پذیر ہو گا۔ جسمیں سبھا کے اتہاس سبھا کے کام اور سبھا کے کاریہ کرتاؤں پر نہایت سیر حاصل لیکھ پرکاشت ہونگے۔ کئی بلاک کی تصویریں ہونگی یہ بڑھیا نمبر مستقل خریداروں کو مفت نذر ہو گا۔ اس لئے آپ

آج ہی آریہ مُسافر"

کے خریدار بن جائیں۔ اشتہار دہندگان کو بھی اس بینظیر نمبر میں کہ جو معمول سے کئی گنا زیادہ تعداد میں شائع ہو گا۔ اپنے اشتہاروں کے لئے ابھی سے جگہ ریزرو کرا لینی چاہیئے۔

(مینیجر آریہ مسافر لاہور)

آریہ ساماجک جگت

آریہ سماج لائل پور کے سماچار:-

لائلپور میں گوروکل بیٹ سوئی کے آچاریہ شری پنڈت دھرم دیو جی پچھلے بدھ وار سے پدھارے ہوئے ہیں۔ ان کے ہمراہ سبھا کے بھجن اپدیشک شری راجپال جی بھی ہیں۔

شری آچاریہ جی اور راجپال جی دیروار راتری سے آریہ سماج مندر میں جنتا کو اپنے منوہر بھجنوں اور اتم اپدیشوں سے گدگد کر رہے ہیں۔ شری آچاریہ جی کے اپدیش نہایت ہی عالمانہ اور بھگتی رس سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ صبح ۷ بجے سے ۸ تک اور شام کو ۷ سے ۹ تک روزانہ ست سنگ ہو رہا ہے۔ حاضری بہت ہوتی ہے۔

(۲) بدھ وار ۲۵ کو لائلپور سماج نے شری ورجانند دوس بڑے ہی سماروہ سے منایا جس میں گوروکل پریمیوں کے علاوہ آچاریہ شری دیو شرما جی گوروکل کانگڑی اور آچاریہ دھرم دیو جی گوروکل بیٹ سوئی کے اتم بھاشن رشی جیون سمبندھی ہوئے۔ اور مہاشہ راجپال جی کے بھجن ہوئے۔ حاضری کی تعداد کافی تھی۔ یہ اتسو سماج نے پہلی ہی دفعہ منایا ہے۔ بہت اچھا اثر رہا ہے۔

(۳) آج اتوار کو منتری کالج سماج کی پریرنا پر کالج مندر میں دونوں سماجوں نے سملت ستیارتھ ست سنگ منایا۔ جس میں آچاریہ دھرم دیو جی اور پنڈت راجپال جی کے دھرم اپدیش اور منوہر بھجن ہوئے۔ سماج ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

(۵) وشو شانتی یگیہ وشو شانتی یگیہ باقاعدہ ہر روز ہو رہے ہیں۔ اس وقت تک ۲۲ یگیہ ہو چکے ہیں اور ۶۱ روپے ۱۳ آنے دان پراپت ہو چکا ہے۔ آج صبح لالہ امین لال صاحب وکیل اپ پردھان کے گھر یگیہ ہوا۔ مبلغ ۵ روپے دکشنا ملی۔

(۶) سماج نے ضلع پر پرچار اور اپنے شدھ شدہ بھائیوں میں بھی کاریہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جلد باقاعدہ پرچار کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(۷) آج شام بھی ہمارے سماج کے پوروپردھان لالہ دیوی داس جی پردھان کو تنہ سماج کے گھر وشو شانتی یگیہ ہو گا جس میں شریمان پنڈت دھرم دیو جی اور مہاشہ راجپال جی کے اپدیش اور بھجن ہوں گے۔

(۸) ہمارے گورنمنٹ کے سرکلر کے متعلق سماج نے پروٹسٹ پرستاو سویکار کر کے نقلیں ادھیکاریوں کو بھیج دی گئیں۔

(۹) اردھ شتابدی کے لئے بھی کاریہ باقاعدہ شروع کر دیا جائے گا۔ اردھ شتابدی اپ سبھا بنا دی گئی ہے۔

آریہ سماج سنگرور کے سماچار:-

(۱) آریہ سماج سنگرور کے ممبران میں آج کل نئے اتساہ کا سنچار ہو رہا ہے۔ ستیارتھ ست سنگوں میں حاضری کافی ہوتی ہے۔ آریہ ویر بڑے پریم اور شردھا سے ہون کرتے ہیں۔ اور بھجن گاتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے سندھیا کی ویاکھیا منتری جی کرتے ہیں جس میں کہ شروتا گن بہت دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں اور ممبران کی تعداد کو بڑھانے کے لئے خاص کوشش کر رہے ہیں۔

(۲) ۲۴ ستمبر کی رات کو پنڈت چندر بھانو جی پنڈت ماتھر شرما جی یہاں پر تشریف لائے انہوں نے ۲۵ ماہ حال کو خود اپنے سامنے وشو شانتی یگیہ کرایا۔ اور شام کو سماج مندر میں پنڈت ماتھر شرما نے میجک لینٹرن کے ذریعہ ویاکھیان دیا باوجودیکہ سماج مندر کے نزدیک ہی رام لیلا کا پنڈال تھا۔ جس میں کہ باجہ بڑے زور شور سے بج رہا تھا۔ اور حالانکہ سناتن دھرم سبھا کی طرف سے ایک لیکچر کا انتظام تھا۔ پھر بھی حاضری اتنی زبردست تھی۔ کہ سماج مندر کا احاطہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ دیویاں بھی بہت بڑی تعداد میں موجود تھیں۔ پنڈت جی کے اپدیش کا جنتا پر بہت گہرا اثر پڑا۔

(۳) شریمان پنڈت پریہ ورت جی بھی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں تشریف لائے تھے۔ ان کو سماج کی طرف سے یقین دلایا گیا۔ کہ کم از کم ۱۰۱ روپیہ سماج علاوہ دکشنا وشو شانتی یگیہ کے ماہ نومبر میں پرتی ندھی سبھا کے پاس ارسال کر دیگی اور پنڈت جی کے فرمانے پر ہندی "آریہ" بھی سماج کے لئے مہاشہ وید پرکاش جی نے جاری کرا دیا۔ جس کے لئے سماج ان کو دھنیواد دیتی ہے۔ (نرنجن داس گپتا منتری آریہ سماج)

رائیکوٹ گوروکل مہاودیالیہ کے سماچار

گوروکل میں آج کل ... طرح سے آنند منگل ہے۔ سب برہمچاری برس میں ششماہی امتحان سماپت ہو چکا ہے۔ نتیجہ نکلنے والا ہے۔ دونوں ودیالیوں کی پڑھائی زور شور سے پر آرمبھ ہے۔

(۲) ۲۸ ستمبر کو گوروکل مہاودیالہ رائیکوٹ میں کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے مشہور لیڈر شری یت اینے ... شریمتی شودیوی جی۔ شری اجیت سنگھ جی ستیارتھی۔ رائے صاحب ڈاکٹر ...

سمپادک آریہ گزٹ اچانک پدھارے۔ اوچت آتتھ کے بعد شری یوجیہ آچاریہ شری سوامی گنگا گری جی نے سارے گوروکل کا نرکشن کروایا۔ شری یت اپنے ساتھ شریمتی شنو دیوی جی سے برہمچاری ورگ ایک ستھان پر بلوا کر ان کے سواستھ کا اولوکن کیا۔ شریمتی جی پہلے بھی گوروکل پدھار چکی ہیں۔ اس سمیہ بھی برہمچاریوں کو اکٹھا بلوا کر ان کے سواستھ تھا پڑھائی آدی کا نرکشن کیا تھا۔ اس سمیہ بھی شریمتی جی گوروکل سے خوش ہو کر گئی تھیں۔ اس سمیہ گوروکل چار شرینیوں تک ہی تھا اب گوروکل کو مہاودیالیہ کے روپ میں پریت ہوا جان اتینت پرسن ہوئیں۔

(آتما نند۔ سہایک مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج کیمبل پور کے سماچار:-

ہفتہ واری جلسہ مورخہ ۱۵ کو سوامی نتیانند جی کا اپدیش ہوا۔ اور ۲۲ ستمبر کو پنڈت دیوی داس صاحب پردھان کا بھاشن ہوا۔

۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء کو سندھیا اور پرارتھنا پنڈت منشی دیو نے کرائی۔ اور بھاشن رائے صاحب کدار ناتھ ایڈوکیٹ پریذیڈنٹ کا ہوا۔

آپ نے فرمایا۔ کہ وید ایشور بانی ہیں۔ جو چار رشیوں پر نازل ہوئے۔ اور وید کے آدھار پر منش ماتر کا کلیان ہے۔ اور اس وقت ہندوستان سے باہر بھی لوگ ویدوں کی عظمت کے قائل ہیں۔ اور دن بدن ہوتے جاتے ہیں۔ ویدوں کی تعلیم پھیل رہی ہے۔ مگر ہندو آریہ ماتر کی بدقسمتی ہے کہ جولائی ۱۹۳۵ء میں ڈاکٹر پران ناتھ جو ہندو یونیورسٹی بنارس میں پروفیسر ہیں۔ ان کا مضمون ... اور ... پرچے جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ ویدوں کی زبان سیریا۔ زبان کا خذہ ہے۔ اور بابلون سے نکلی ہے۔ اور دو ہزار برس سے رگ وید بنائی گئی وغیرہ وغیرہ

جناب رائے صاحب نے فرمایا۔ کہ ہندوستان میں ان باتوں کا اثر پڑے یا نہ پڑے۔ مگر دوسرے ملکوں میں ضرور غلط فہمی پھیل سکتی ہے جس کے لئے وقت پر آریہ سماج کو فکر مند ہونا چاہیئے اور آدر آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ پرادیشک سبھا کی بھی توجہ دلائی جانی چاہیئے۔

(مہان سنگھ سیکرٹری آریہ سماج کیمبل پور)

آریہ سماج قادیاں کا چناؤ:-

... آریہ سماج قادیاں کا

جنرل اجلاس منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے :-

لالہ ہری رام جی بزاز	پردھان
پنڈت چرن داس جی :-	اپ پردھان
داتا رام	منتری
راجہ رام پرتاپ جی :-	اپ منتری
لالہ دھنی رام جی :-	خزانچی
لالہ یوگیندر پال جی :-	سہایک خزانچی
لالہ سوہن لعل جی :-	لائبریرین

داتا رام منتری آریہ سماج قادیاں

آریہ سماج فتح گڑھ کا سالانہ چناؤ

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء بروز منگل کو آریہ سماج سبھاسدوں کی جنرل میٹنگ ہوئی جس میں ادھیکاری بنے۔

پردھان :- شری پنڈت جے چند جی
اپ پردھان :- مہاشہ سنت رام جی
آڈیٹر :- بابو ملک راج جی
خزانچی :- لالہ خیراتی لعل جی پانڈے
منتری :- مہاشہ ہنس راج جی پوری
اپ منتری :- مہاشہ ستیہ پال جی پانڈے
لائبریرین :- مہاشہ تارا چند جی ...

حسب ذیل انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے:

(۱) لالہ لعل چند (۲) مہاشہ خیراتی لال ... (۳) مہاشہ لاجپت رائے پاٹھک (۴) مہاشہ ... دگل (۵) مہاشہ جگن ناتھ پاندھی (۶) ... دھنپت رام بھاٹیہ۔ مہاشہ منوہر لال پانڈے مہاشہ دیا رام (۹) مہاشہ ہنس راج گندر ...

(منتری آریہ سماج فتح گڑھ)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-۲۲ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جلسہ سے پہلے ۸ ستمبر سے ... ردرانند جی مہاراج کی پربھاوشالی کتھا مندر میں ہوتی رہی۔ نگر کیرتن ۲۰ ستمبر ۴ بجے سے ... تک رہا۔ شری سوامی ردرانند جی مہاراج ... دیوان چند جی پنڈت ستیہ دیو جی آریہ ... پنڈت نما رام جی کے منوہر اپدیش اور ... سمشیر سنگھ مہاشہ کیسر چند جی کے منوہر ... ہوئے۔

شدھی۔ ۲۰-۲۱-۲۲ ستمبر کو شدھی کا ... اور تینوں دنوں میں تقریباً دس گراموں ... جولاہے بھائیوں کو شدھ کیا گیا۔ چندن چندن پہلے پنڈت سنت رام جی ... میگھ اودھار سبھا۔ مہاشہ وسادا مل ... نتھو رام کو شدھی کے لئے لوگوں کو ... کے لئے گراموں میں بھیجا گیا۔ یہ سب ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پشاور چھاؤنی میں ویشوانر یگیہ

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کے وسیع میدان میں ویشوانر یگیہ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار پراتہ ۵½ بجے سے ۹½ بجے تک بھاری پیمانہ پر بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا جس میں سینکڑوں استری پرش اور بچوں نے شامل ہوکر یگیہ کی شوبھا کو بڑھایا۔ سماج کا پنڈال اور ویدی بھلی پرکار سے سجائے گئے تھے۔ کارروائی پراتہ ۵½ بجے سندھیا کے ساتھ شروع ہوئی۔ جس کے پشچات مہاشہ ہریش چندر جی کے بھجن ہوئے اور پھر پنڈت گوردت جی نے یگیہ کی کارروائی کو آرمبھ کیا۔ یگیہ کنڈ کے ایک طرف شری پنڈت گوردت جی نے پروہت کا آسن لیا۔ اور باقی تینوں اطراف میں سماج ہذا کے ادھیکاری اپنی اپنی سمبھ دھرمنی کے ساتھ یجمان بن کر بیٹھے۔ سادھارن یگیہ اور ویشوانر یگیہ کی آہوتیوں کے علاوہ یجروید کے بہت سے منتروں کی آہوتیوں کے ساتھ یہ یگیہ سمپورن ہوا۔ یگیہ کے دوران میں شری پنڈت جی وید منتروں کی دیاکھیا بھی کرتے جاتے تھے۔ سب پریوار سملت روپ سے پربھو کے دربار میں بیٹھ کر اپنے ہردوں کو پوتر بنا رہے تھے۔ اور اپنی منگل کامنائیں پورن کرنے کا سادھن کر رہے تھے۔ یگیہ کی سماپتی پر اردھ شتابدی کے لئے دھن اکتر کیا گیا۔ مبلغ ۲۰۰ روپیہ کے قریب اکتر ہو چکا ہے۔ اور ابھی بہت دھن اکتر ہونے کی آشا ہے۔ اور آخیر میں کڑاہ پرشاد سے سب جنتا کا ستکار کیا گیا۔

(اننت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج سرسہ کی طرف گوگا مڑھی پرچار

یہ میلہ پرتی ورش بھادوں کرشنا اشٹمی سے نومی تک اور بھادوں شکلا اشٹمی سے نومی تک ہوتا ہے۔ گوگا مڑھی جو کہ ریاست بیکانیر میں سرسہ سے بیس کوس دوری ہے۔

اب کی بار گت بھادوں شکلا چھٹ کو ہی یہاں سے میلے کے استھان پر اپدیشک بھجنیک آدی پہنچے۔ اور دوسرے دن اوم کا جھنڈا آسکے کر کے جھنڈے کا گیت گایا۔ اور میلے میں سنکیرتن کیا۔ سنکیرتن میں جو اتساہ اور امنگ تھی۔ وہ دیکھنے کے قابل تھی۔ راتری کو ساڑھے آٹھ بجے سے ۱۱ بجے تک اپدیش اور بھجن ہوتے رہے۔ جنتا کا جم گھٹا ہو رہا تھا۔ اشٹمی کو پراتہ ہون سے کاریہ شروع ہوا اور سارے دن اپدیش بھجن ہوتے رہے پاکھنڈوں کا کھنڈن کیا۔

نومی کو پراتہ ہون کرایا گیا۔ اور شریمان سری رام جی نے ہیری اپستھتی میں ۱۱۵ یگیوپویت کرائے۔ دن اور راتری میں خوب اپدیش اور بھجن ہوتے رہے سارے کاریہ کا پربھاؤ اچھا رہا۔

سرسہ سے پنڈت شری رام جی اپدیشک اور مہاشہ بہادر سنگھ جی بھجن اپدیشک۔ اور بال کرشن منتری بھجنیک اور مہاشہ پنا لعل جی اور باہر سے مہاشہ سالگ رام جی کوٹھ والے اور مہاشہ سیرا لال جی پال وناراین بھجن اپدیشک ترکانوالی اور پنڈت چیترام راول والے پدھارے۔ سب مہاشوں نے اپدیش دوارا اور بھجنوں دوارا خوب پرچار کیا اور پربھاؤ بہت ہی اچھا رہا۔

(گنپت رام منتری آریہ سماج سرسہ)

شری گوروکل دھام جہلم

برہم چاریوں کی پریت یاترا والی منڈلی جو کہ شریمان پنڈت چندر جی ودیا بھوشن کی ادھیکشتا میں باہر گئی تھی۔ واپس آ گئی ہے۔ اس بار برہم چاریوں کے دھنر ودیا اور تلوار لاٹھی وغیرہ کے کھیلوں اور ویاکھیانوں نے آریہ جنتا کو کافی محظوظ کیا۔

(۲) شریمان پنڈت جیدیو جی شاستری ساہتیہ اپادھیائے گوروکل سبھا کی طرف سے آشرم کے بھاتر لاوہن آدی کے لئے باہر کی سماجوں میں دھن اکتر کرنے کے لئے گئے ہیں۔ آریہ مہا جنتا کا دھارمک کرتویہ ہے کہ نردھن بالکوں کو ویدک شکشا دینے والی اس مقدس درسگاہ کی ادارتا سے سہایتا کریں۔

(۳) پچھلے دنوں شری سوامی گنگا نند جی و شری سوامی برنا نند جی آچاریہ گوروکل چتوڑ یہاں پدھارے۔ مؤخر الذکر سوامی جی مہاراج نے تمام برہم چاریوں کو یگیہ شالا میں ایک پوتر اپدیش برہم چاریوں کے جیون پر دیا۔

(۴) ۱۱ ستمبر کو سوامی ویدانند جی تیرتھ جی شری سوامی سیوکا نند جی یہاں پدھارے۔ سوامی جی چونکہ گوروکل شکشا پٹل کے پردھان اور گوروکل کے پریکشک ہیں۔ لہٰذا آپ نے برہمچاریوں کی سماہی پریکشا لی۔ اور دو دن آشرم کے کام کاج کی دیکھ بھال کی۔

(۵) گوروکل درسگاہ میں اس وقت علاوہ کھیلوں کے سبزی بھی کافی مہیا ہو جاتی ہے۔

(۶) چھاتر منڈلی کی واگ وردھنی سبھا کا اجلاس بڑے سمارو سے ہوگا۔ جس میں نیرت پریشد نے سملت ہوکر شری ڈاکٹر پران ناتھ جی ودیا النکار بھوت پورو سناتک گوروکل کانگڑی کے خلاف گھوا سنتوش اس وشے پر پرگٹ کیا۔ کہ ڈاکٹر مہودے نے وید مقدس میں مصری اور سیرین بادشاہوں کا اتہاس ثابت کرتے ہوئے گوروکل جیسی سنستھا کو کلنکت کیا ہے۔ جن کی جڑوں پر ہزار ہا روپے ملک کے اس لئے خرچ ہوئے کہ وہ رشی کے مشن کو پھیلانے میں سہایک بنیں گے افسوس کہ وہی آج ویدک دھرم روپی کلپ برکش کی جڑوں پر کٹھارا گھات کر رہے ہیں۔ آریہ دوانوں کا کرتویہ ہے کہ آپ کے لیکھوں کا فوری نوٹس لیویں

شری پنڈت مالویہ جی کو بھی ایک پتر اس آدیشیہ سے بھیجا جائے گا۔ کہ ہندو یونیورسٹی کے پروفیسروں سے ہندو تہذیب و تمدن کی رکشا کے بجائے ہنچ کنی ہو رہی ہے۔ لہٰذا آپ کو اس اہم معاملہ کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔

(چندر پال شاستری پردھان پرکاش ویبھاگ)

آریہ پرتی ندھی سبھا کوئیٹہ ریلیف فنڈ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارا استھاپت کوئیٹہ ریلیف فنڈ کے لئے مندرجہ ذیل سجنوں نے دان دیا ہے۔ یہ فہرست ان رقوم کی ہے جو ۸ بھادوں سے ۱۶ اسوج تک سبھا کے دفتر میں موصول ہوئی ہیں۔

۱۸ بھادوں تا ۱۶ اسوج

آریہ سماج شکر گڑھ	۳۰ روپے ۔ آنے ۳ پائی
،، نالا گڑھ	۹ ۔ ۔ ۔
آریہ پرتی ندھی سبھا میرٹھ شہر	۱۲۳ ۔ ۸ ۔
آریہ سماج نیر دہلی (از الف)	۱۲ ۔ ۔
دھرم راج بی۔ اے بھگوانوالہ	۔ ۔ ۔

(ماہ اسوج)

آریہ سماج شجاع آباد	۷ ۔ ۔
شکار پور سندھ سے اکتر دوارا پنڈت گیان چند جی	۔ ۔ ۔
آریہ سماج لاہور چھاؤنی	۴ ۔ ۔
آریہ سماج کوئٹہ	۳ ۔ ۔
مہاں سنگھ دوارہ چھبیلی لال اینڈ کمپنی	۔ ۔ ۔
چمن لعل ویدی لال اینڈ کمپنی بمبئی	۔ ۔ ۔
بھاگی لعل پورن چند جی	۔ ۔ ۔
کے۔ کے دہتہ بمبئی	۔ ۔ ۔
،، ،، ،، ،،	۔ ۔ ۔
بی۔ ایم نیلداری اینڈ کمپنی	۔ ۔ ۔
دوتا رام کمرشل گنج	۔ ۔ ۔
شری سلدشن جی	۸ ۔ ۔
آریہ سماج بغداد	۱۱ ۔ ۔
آریہ سماج گنگا نگر	۔ ۔ ۔

اعلیٰ زندگی۔ درازیٔ عمر اور لطف خانگی کو سچے معنوں میں حاصل کرنے کے لئے

سکھ سمپن جیون (ہندی)

نامی کتاب کا غور سے مطالعہ کریں پبلک کی اس قسم کی ضروریات کو دیکھ کر مصنف نے اپنے پندرہ سالہ تجربہ کی بنا پر اور کئی مستند کتابوں کا نچوڑ اس کتاب میں بھر دیا ہے۔

(دو سو صفحات کی کتاب صرف دس آنہ میں)

مصنف کا پتہ:-

کویراج پنڈت ویدبر جی امرت فارمیسی ڈیرہ غازیخاں

نوٹ: یہ کتاب پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور سے بھی مل سکتی ہے۔

پنڈت منسا رام جی ویدک توپ کی لکھی ہوئی

پورانک پول پرکاش

(یہ کالو رام شاستری کی کتاب آریہ سماج کی موت کا جواب ہے)

سچ مچ پورانک دھرم پر یہ بم کا گولہ ہے۔ اس کتاب کے موجود ہونے سے کوئی پورانک نہیں بول سکتا۔ ایک روپیہ بھیج کر پوری قیمت میں حاصل کرنے کے حقدار بنیئے۔

قیمت تقریباً تین روپے

بھیم سین ورما آریہ ساہتیہ منڈل ہسپتال روڈ لاہور

"پرکاش" لاہور کا "دیانند انک"

اخبار "پرکاش" کا سالانہ "دیانند انک" اکتیس سال سے جس شان و شوکت سے آریہ جاتی نے افراد کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے۔ اور جس اشتیاق اور محبت بھری نگاہوں سے وہ اس کا مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اب کے سال بھی "دیانند انک" کی ظاہری و معنوی خوبیاں گزشتہ سالوں سے کسی صورت میں کم نہ ہوں گی۔ اور یہ نمبر پبلک کے ہاتھوں بیار دیوالی سے کچھ روز پہلے پہنچ جائے گا۔ "پرکاش" کے "دیانند انک" کو ایک نایاب تحفہ بنانے کے لئے چوٹی کے ودوانوں اور مشہور نامہ نگاروں کے مضامین اور اعلیٰ پایہ کے شعراء کی نظمیں حاصل کی گئی ہیں۔ اور کی جا رہی ہیں۔ نیز لیجنڈری تصاویر کے علاوہ بلاک کی نہایت رنگین اور خوبصورت تصویر بھی نمبر کی زینت کا باعث ہوگی۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت گزشتہ سالوں کی نسبت بہت کم کر دی گئی ہے۔ یعنی

تین آنے فی کاپی

(مینجر "پرکاش" لاہور)

اردھ شتابدی بلیٹن

ہارگذاری ڈیپوٹیشن نمبر ۵

برائے اضلاع گجرات و جہلم

پیروشاہ ضلع گجرات ۔۔۔ ۔۔۔ ۹ روپے

دولتانگر " " ۰ ۔۔۔ ۴ ۔۔۔ ۱۲

(یہ روپے بذریعہ منی آرڈر بھیجے جا چکے ہیں)

فتح پور ضلع گجرات ۰ ۔۔۔ ۸ ۔۔۔ ۵

جلالپور " " (۱۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ڈیپوٹیشن جاوے گا)

مہاشہ سادن مل جی ۔۔۔ ۰ ۔۔۔ ۵ روپے

ان آریہ سماج کڑیانوالہ ضلع گجرات

جہبر ضلع گجرات ۔۔۔ ۰ ۔۔۔ ۲۰ "

ابھی چندہ ہو رہا ہے۔ تفصیل بعد میں ارسال

(منشی گوپال سنگھ)

اردھ شتابدی ڈیپوٹیشن نمبر ۶ کا کاریہ

اردھ شتابدی ڈیپوٹیشن نمبر ۶ نے جو شری پنڈت ... جی ودیالنکار منتری سبھا بمعہ شری دیوشرما ... گورداس کانگڑی پر مشتمل ہے۔ اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ یہ ڈیپوٹیشن مورخہ ۲۵/۹/۳۵ ... جہبرہ پہنچا۔ جہاں ایک مقامی اردھ شتابدی کمیٹی قائم کی گئی۔ کمیٹی ہذا مندرجہ ذیل ... پر مشتمل ہے:۔

(۱) شری بوڑی رام جی (۲) شری تیارام جی (۳) ... رلارام جی ویدیہ (۴) شری سوریہ دیو جی۔ ... شری خوشحال چند جی (۶) شری تیرتھ رام ... کمیٹی ہذا کے نیوجک مہاشہ رلارام جی ویدیہ ... گئے ہیں۔ کمیٹی کی تقرری کے بعد جن جن ... بھائیوں نے اردھ شتابدی یگیہ میں آہوتی کی پرتگیا کی ہے۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

	پائی	آنہ	روپے
خوشحال چند جی	۰	۔۔۔	۱۰
سنت رام جی	۰	۔۔۔	۲
تیارام جی	۰	۔۔۔	۱۰
دھرم پال جی	۰	۔۔۔	۲
دیارام جی	۰	۔۔۔	۴
دیوان چند جی	۰	۔۔۔	۳
سائیں داس جی	۰	۔۔۔	۲
... رام کرشن جی	۰	۔۔۔	۵
شری دولت رام جی	۰	۸	۔۔۔

	پائی	آنہ	روپے
شری سنت لال جی	۰	۔۔۔	۱۱
" رلارام جی ویدیہ	۰	۔۔۔	۵
" سوریہ دیو جی	۰	۔۔۔	۱
" رلارام جی	۰	۔۔۔	۱
میزان	۰	۸	۵۶

شری بوڑی رام جی نے پرتگیا کی ہے۔ کہ وہ بھی شیگھر ہی اس مہان یگیہ میں اپنی طرف سے آہوتی ڈالنے کا نشچیہ کریں گے۔

چک جہبرہ کے بعد ڈیپوٹیشن ہذا جھنگ پہنچا یہاں شری پنڈت بھیم سین جی کی زیر صدارت اردھ شتابدی سمبندھ میں آریہ کانفرنس ہوئی جس میں نشچیہ کیا گیا۔ کہ ضلع بھر میں اردھ شتابدی کا کام کرنے کے لئے ایک کمیٹی قایم کی جائے۔ نشچیہ انوسار اس کمیٹی کے سیکرٹری ملک بشنداس جی اور اسسٹنٹ سیکرٹری مہاشہ رامدتہ مل جی مقرر ہوئے ہیں۔ کمیٹی ہذا ۱۲ اصحاب پر مشتمل ہے۔ جھنگ اور مگھیانہ کی دونوں سماجوں کی طرف سے ضلع شتابدی کمیٹی کے خرچ کے لئے مبلغ دس دس روپیہ دینے سویکار ہوئے ہیں یہ کمیٹی جلد ہی اپنا کاریہ آرنبھ کر دے گی۔

(اردھ شتابدی پرکاش گورودت بھون لاہور)

اردھ شتابدی ڈیپوٹیشن نمبر ۱ کی کامیابی

دھن سنگرہ کا کاریہ

اس سے پہلے آریہ سماج شملہ کے دانیوں کی فہرست شائع کی جا چکی ہے۔ شملہ کے کئی بھائی دہلی میں رہتے ہیں۔ ان سے تتھا شملہ سے جو دھن ان دنوں پراپت ہوا ہے۔ (۳۱۰) کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

	روپے
مہاشہ دینا ناتھ جی رئیس نقد ۔۔۔ ۰ ۔۔۔	۵
شری مہاشہ بالکشن جی دہلی " ۔۔۔ ۰ ۔۔۔	۵۰
شری بدری مل جی ۱۰۰ روپے / " نارائن دت جی ۱۰۰ " / تتھا ان کے بھائی ۱۰۰ "	۳۰۰
لالہ لال چند جی انڈر سیکرٹری نعلم پنجاب گورنمنٹ	۵۱
شری جے چند جی ٹنڈن ۔۔۔ ۰ ۔۔۔	۱۰۰
" پیارے لال جی ریٹائرڈ سب جج ۔۔۔ ۰ ۔۔۔	۴۰
" راماشنکر جی۔ ایس۔ ڈی۔ او ۔۔۔ ۰ ۔۔۔	۲۵
" رامچندر جی تتھا ان کے بھائی ۔۔۔ ۰ ۔۔۔	۱۰۰
" ہنسراج جی کھنہ	۵۰

	روپے
شری منوہر لال جی ۔۔۔ ۰ ۔۔۔	۲۰
" ننالگ رام جی ۔۔۔ ۰ ۔۔۔	۵۰

شریمان آچاریہ رام دیو جی پردھان تتھا پنڈت گیان چند جی بی۔ اے ۲۵ ستمبر کی رات کو چل کر ۲۶ ستمبر کو صبح دہلی پہنچے۔ اور مندرجہ ذیل دھن نقد تتھا وعدے اردھ شتابدی کے لئے اکٹھا کیا:۔

	روپے
شری لالہ رلارام جی میلا رام جی ٹھیکیدار نئی دہلی۔ پرتگیا	۲۵۰
شری لالہ جگن ناتھ جی اکونٹنٹ رام نگر۔ نئی دہلی	۲۵۰
شری دیشراج جی اسسٹنٹ اکونٹنٹ آفیسر "	۵۰۰
شری پت بی۔ ڈی گپتا لیڈی ہارڈنگ روڈ "	۵۰
شری پنڈت اندر جی "ارجن" دہلی	۲۵۰
" لالہ گوپی چند جی پردھان آریہ سماج نئی دہلی	۱۲۵
" لالہ راجارام جی ۱۰ روپیہ نقد نئی دہلی پرتگیا	۳۰
" لالہ اندر سین جی "	۶۵
" منشی رام جی منتری "	۱۱۲
" سردار چند جی "	۳۰
" پنڈت نارائن دیو جی ایس ڈی او	۳۰
" لالہ حقیقت رائے جی نقد ۱۰ روپے پرتگیا	۲۵
" لالہ رام رکھا مل جی اسسٹنٹ اکونٹنٹ نئی دہلی	۱۰۰
" برج بھوشن جی ۸ مارکیٹ نئی دہلی	۳۰
" پنڈت لدھوا جی راج ویدیہ " ۱۵ روپے نقد باقی پرتگیا	۵۰
گپت دان۔ نقد	۲۰
شری پنڈت بالکشن جی معرفت پنڈت دھرم چندر جی	۱۲۰
شری پنڈت یدھشٹر جی	۲۵
" پنڈت رامیشور جی	۲۵
" ڈاکٹر بلرام جی ایم۔ ڈی۔	۵۰
" بوادتہ جی ۹ کلایو سٹریٹ نئی دہلی	۴۰
" ڈاکٹر سرداری مل جی "	۲۵
" پورن چند جی	۳۶
" شادی رام جی	۵۰
" نند لال جی اوورسیر "	۲۵
" پنڈت دھرم دیو جی شردھانند میموریل دہلی	۶۰
" پنڈت دیدبرت جی نیا بانس دہلی	۲۵
شری پنڈت راجیشور جی	۲۰

داد وواد سرو تھا بند کر دیا جاوے۔

(منتری ساردیشک سبھا دہلی)

حیدرآباد دکن کی گھٹنا کے سمبندھ میں

آریہ ساردیشک سبھا کا نشچیہ

ساردیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کا ادھیویشن ۲۹/۹/۳۵ کو دن کے دو بجے شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کی صدارت میں بلیدان بھون (دہلی) میں ہوا۔ ادھیویشن میں نمن بارہ سجن اپستھت تھے۔

(۱) مہاتما نارائن سوامی جی (۲) آچاریہ رامدیو جی (۳) سوامی سوتنترانند جی (۴) سوامی برہمانند جی (۵) پنڈت دھرمدیو جی شاستری (۶) پنڈت چندر شیکھر جی (۷) بابو شری رام جی (۸) لالہ نارائن دت جی (۹) لالہ گیان چند جی (۱۰) پنڈت چموپتی جی (۱۱) پروفیسر سدھاکر جی۔ (۱۲) لالہ دیش بندھو جی

اس ادھیویشن میں مختلف وشیوں کے اتیرکت شری پنڈت بدھ دیو جی کا وشے اتیت مہتو پورن تھا۔ اس ادھیویشن میں سویم پنڈت جی اپستھت تھے پنڈت جی نے اپنا وکتویہ دیا۔ پنڈت جی کے سمبندھ میں انترنگ سبھا کے پرستاؤ سنکھیا ۱۲ مورخہ ۱۱/۳/۳۵ کے دوارہ نمن نشچیہ کیا گیا تھا۔

"اس سبھا کی سمتی میں حیدرآباد میں شاستر ارتھ کرتے ہوئے پنڈت بدھ دیو جی نے رشی دیانند کے چترسے جو ترسکار پورن دیوہار کیا ہے۔ وہ دھرم نیتی شستھا چار راج نیم جس بھی درشٹی سے دیکھا جائے۔ سرو تھا انوچت ہے۔ اور وشیش کر ایک آریہ اپدیشک کی اور سے اسکا ہونا اتیت نندنیہ ہے اس سبھا کی سمتی میں پنڈت بدھ دیو کو پشچاتاپ کرنا چاہیئے۔"

اس پر پیہ وچار کرنے کے بعد انترنگ سبھا نے نمن نشچیہ کیا:۔

" حیدرآباد میں کئے گئے شاستر ارتھ کے سمبندھ میں پنڈت بدھ دیو جی کا وکتویہ سنا گیا پنڈت جی نے اپنی صفائی میں کہا:۔

(۱) ان سے یہ کاریہ اسادھارن اوستھا میں ہوا ہے۔

(۲) سامانیہ ان کا دیوہار نیتی تتھا شستا چار کے وردھ ہے اور وہ انہوں نے اتیت دکھ پوروک کیا ہے۔ اور آگے کو اسے کبھی نہیں دوہرائیں گے۔

(۳) سبھا کے اپرکت تتھی ۱۱/۳/۳۵ سنکھیا ۱۲ کے پرستاؤ میں پرکیت ہوئے "دھرم" شبد سے ان کے وچار میں بھرانتی پیدا ہو رہی ہے۔

نشچیہ ہوا۔ کہ سبھا پنڈت جی کے اس نمر وکتویہ تتھا وشواس دلانے کو پریاپت سمجھتی ہے اور گھوشنا کرتی ہے کہ سبھا کے پوروسویکرت پرستاؤ سے "دھرم" شبد وستر ت ارتھوں میں ہی پرکیت ہوا ہے۔ سبھا سب آریہ بہتروں تتھا آریہ سماجوں کو آدیش کرتی ہے کہ اب یہ

آریہ سماج دھرم پور کیلئے اپیل

دھرم پور (ضلع شملہ) میں تپ دق کے تین ہسپتال اور سینی ٹوریم ہیں۔ اس کے علاوہ ایک خاص جگہ جس کا نام آؤٹ کیمپ ہے۔ اس میں بھی تپ دق کے مریض ٹھہر سکتے ہیں۔ (باقی جگہ شہری مریض نہیں ٹھہر سکتے پردیسی آدمیوں کو میڈیکل آفیسر صاحب کا سرٹیفکیٹ یعنی ہیلتھ سرٹیفکیٹ لینا پڑتا ہے) جس کی وجہ سے ہندوستان کے تمام علاقے سے لوگ آتے ہیں۔ بلکہ سیام اور افریقہ سے بھی آتے ہیں۔ مریضوں کے ساتھ جو صاحبان آتے ہیں۔ ان کے ٹھہرنے کے لئے اہل مسلمان کی طرف سے مسجد اور سرائے ہے۔ سکھ صاحبان بھی گوردوارہ بنوا رہے ہیں۔ صرف ہندوؤں کے ٹھہرنے کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ اس لئے آریہ دھرم مندر کی خاص طور پر آوشیکتا ہے ؞

دھرم پور ریلوے سٹیشن ہے۔ سپاٹو۔ کسولی۔ ڈگشائی اور سناور کا سنٹر ہے۔ ان جگہوں کو دھرم پور ہو کر لوگ جاتے ہیں۔ اس لئے دھرم پور میں مسافر عام طور پر آتے رہتے ہیں۔ کسولی۔ سپاٹو۔ ڈگشائی ملٹری پرچھاؤنیاں ہیں۔ اور سناور میں ملٹری کا ایک بہت بڑا اسکول ہے۔ جو بہت اچھے پیمانہ پر چل رہا ہے گرمیوں کے دنوں میں سیر کرنے کے لئے بہت سے صاحبان تشریف اس طرف لاتے ہیں ؞

ان تمام تکلیفوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پنڈت جگدیش چندر کوشل ایس۔ ڈی۔ سی نے یہاں آریہ سماج مندر بنانے کے لئے کوشش کی۔ زمین خرید کر لی گئی ہے۔ اور ایک کمرہ ۱۳ × ۱۰ کا ایک ماہ تک تعمیر ہو جائے گا۔ باقی چار کمرے اور ایک ہال معہ گیلری بنانے کو باقی رہ جاوے گا جس کی لاگت کا اندازہ آٹھ ہزار روپیہ ہے۔ آریہ سماجی بھائیوں سے اور دانی پرشوں سے پرزور اپیل ہے۔ کہ وہ کرپا کر کے دان دے کر کرتارتھ کریں۔ اور پن کے بھاگی بنیں ؞

یہ پہاڑی علاقہ ہے۔ اور اس میں پرچار کی اشد ضرورت ہے۔ آریہ سماج کا پرچار نہ ہونے کی وجہ سے مانس شراب اور وبھچار وغیرہ بہت ہوتا ہے۔ "رسم ریت" ہونے کی وجہ سے آئے سال بہت سی عورتیں غیر مذاہب میں چلی جاتی ہیں۔ کئی قسم کی بدرسومات جاری ہیں وغیرہ وغیرہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو آریہ سماج مندر سے ہی رک سکتی ہیں۔ چونکہ آریہ سمن اور اپدیشک وغیرہ عام طور پر آتے رہیں گے۔ جن کے ست اپدیشوں اور بھجنوں سے عام پہاڑی جنتا کو بہت لابھ ہوگا۔ اور سماج کا بھی کافی پرچار ہوگا۔ جو بھائی پانچ سو روپیہ یا اس سے زیادہ رقم دان دیں گے۔ ان کے نام کا پتھر کمرہ پر لگوا دیا جاوے گا۔ آشا ہے۔ کہ ہماری اپیل پر ضرور دھیان دیا جائے گا۔ تمام روپیہ منتری آریہ سماج دھرم پور (شملہ) یا معرفت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام پر آنا چاہیئے

(بیسر رام منتری آریہ سماج دھرم پور)

آریہ سماجوں سے پرارتھنا کی جاتی ہے۔ کہ دھرم پور مندر کے لئے سہایتا کریں اور وہ دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں بھیجیں ؞

(دفتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

مہاودیالیہ گوروکل رایکوٹ کا جنم اتسو

آج مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۴ء صبح دس بجے منتری ڈاکٹر گورو پرشاد جی رایکوٹ نواسی کی ادھیکشتا میں بڑے سماروہ کے ساتھ گوروکل جنم دن منایا گیا۔ سب سے پہلے گوروکل ماتری بندنا گان ہوا۔ اور گوروکل کی اُنتی کے لئے ایشور سے پرارتھنا کی گئی۔ پھر گوروکل وشے پر کویتائیں پڑھی گئیں جن میں شری پنڈت پرمانند جی شاستری تتھا برہمچاری پرکاش چندر جی کی کویتائیں خاص دیکھنے کی تھیں۔ پھر گوروکل کے اتہاس پر شری پنڈت اربن دیو جی نے پرکاش ڈالا۔ پشچات گوروکل کا اُدیش اس پر پنڈت کرشن دیو جی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ انت میں منتری آچاریہ جی تتھا سبھا پتی مہودے کے مارمک بھاشن ہوئے۔ اور دھنیاواد سے کر سبھا وسرجت کی گئی۔ اور آئے ہوئے سب سجنوں کو گوروکل کی طرف سے پریتی بھوجن دیا گیا۔ اوم شم

(آتما نند۔ سہایک مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

عمدہ چھپائی

بڑھیا کاغذ

پرتھم کھنڈ — قیمت ایک روپیہ

دوسرا کھنڈ — قیمت ایک روپیہ — مجلد ۱؎

ویدک ونے

لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھے ودیا النکار آچاریہ گوروکل کانگڑی

یہ وہی گرنتھ ہے۔ جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے۔ آریہ اخبارات آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے۔ وید کی کھوج کی باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا یہ گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے۔ ہر روز کے لئے ایک ایک پرارتھنا مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا ہے۔ اس کے بعد منتر دوارہ پرارتھنا کی گئی ہے۔ آخر شبد ارتھ دے دیا گیا ہے۔ ہر ایک ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین حصوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج کارتک چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوائیے۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی۔

ملنے کا پتہ:- منیجر پستک رچنا وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

(نوٹ) یہ گرنتھ شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتا ہے۔

بہار گورنمنٹ کے ہندیہ سرکلر کے خلاف

آریہ جگت میں ہلچل

آریہ سماج جامپور کا پرستاؤ

آریہ سماج جامپور بہار گورنمنٹ کے سرکلر جو سرچ لائیٹ اخبار مورخہ ۲۱ر اگست ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا ہے۔ اور جس میں آریہ سماج کے خالص دھارمک پرچار کا دیہ کو عیسائیت کے منافی بیان کیا گیا ہے۔ اور چھوٹا ناگپور ڈویژن میں آریہ سماج کے کارکنوں کو خطرناک بیان کیا گیا ہے۔ اور پولیس افسروں کو آریہ سماج کی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ کے خلاف زوردار پروٹسٹ کرتا ہے۔ یہ سرکلر بھارت سرکار کی عرصہ سے اعلان کردہ مذہبی معاملات میں غیر جانب داری کی پالیسی کے سراسر خلاف ہے۔ ۵ر ستمبر ۱۹۳۵ء کو کونسل میں بہار گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری نے اس کے متعلق جو بیانات اور جوابات دیئے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی نظر میں بالکل ناتسلی بخش اور مبہم ہیں۔ یہ آریہ سماج گورنمنٹ سے بڑے زور سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس سرکلر کو بلا تاخیر واپس لے۔

(گنیش دت منتری آریہ سماج جامپور)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی

آریہ سماج لاہور چھاؤنی بہار گورنمنٹ کے سرکلر (جو سرچ لائیٹ اخبار مورخہ ۲۱ر اگست ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا ہے۔) اور جس میں آریہ سماج کے خالص دھارمک پرچار کو عیسائیت کے منافی بیان کیا گیا ہے۔ اور چھوٹا ناگپور ڈویژن میں آریہ سماج کے کارکنوں کو خطرناک بیان کیا گیا ہے۔ اور پولیس افسران کو آریہ سماج کی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے کے خلاف

زوردار پروٹسٹ کرتا ہے۔ یہ سرکلر بھارت سرکار کی عرصہ سے اعلان کردہ مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کی پالیسی کے سراسر خلاف ہے۔ ۵ر ستمبر ۱۹۳۵ء کو کونسل میں بہار گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری نے اس کے متعلق جو بیان اور جوابات دیئے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی نظر میں بالکل ناتسلی بخش اور مبہم ہیں۔ یہ آریہ سماج گورنمنٹ سے بڑے زور سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس سرکلر کو بلا تاخیر واپس لے۔

(سائیں داس منتری آریہ سماج)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی

آریہ سماج گورو کل دھاگ انبالہ چھاؤنی بہار گورنمنٹ کے سرکلر (جو سرچ لائیٹ اخبار مورخہ ۲۱ر اگست ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا ہے۔ اور جس میں آریہ سماج کے خالص دھارمک پرچار کاریہ کو عیسائیت کے منافی بیان کیا گیا ہے۔ اور چھوٹا ناگپور ڈویژن میں آریہ سماج کے کارکنوں کو خطرناک بیان کیا گیا ہے۔ اور پولیس افسران کو آریہ سماج کی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے) کے خلاف زوردار پروٹسٹ کرتا ہے۔ یہ سرکار بھارت سرکار کی عرصہ سے اعلان کردہ مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کی پالیسی کے سراسر خلاف ہے۔ ۵ر ستمبر ۱۹۳۵ء کو کونسل میں بہار گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری نے اس کے متعلق جو بیان اور جوابات دیئے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی نظر میں بالکل ناتسلی بخش اور مبہم ہیں۔ یہ سماج گورنمنٹ سے بڑے زور سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس سرکلر کو بلا تاخیر واپس لے۔

(۲) اس پرستاؤ کی نقلیں مندرجہ ذیل چٹھوں پر روانہ کر دی گئی ہیں :-

(الف) پرائیویٹ سیکرٹری ہز ایکسیلنسی وائسرائے شملہ۔

(ب) " " " گورنر بہار پٹنہ۔

(ج) سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور۔

(د) " سارودیشک پرتی ندھی سبھا۔ دہلی

(ر) " آریہ پرتی ندھی سبھا بہار بانکی پور پٹنہ۔ (ل) ایڈیٹر ٹربیون۔

(ک) اڈیٹر آریہ مسافر لاہور۔

(رکیشو رام منتری انبالہ چھاؤنی)

تحائف سنہ ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے

بھاری رعایت — بھاری رعایت

یکم نومبر ۱۹۳۵ء تک آرڈر دینے والوں کو بھاری رعائیت

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لیئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں۔ جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لیئے ریل و ڈاک کے قانون کرایہ ریل و مال وغیرہ بھی درج کیئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لیئے کافی حد تک مفید ثابت ہو گی۔ خریدنے سے پہلے اس ڈائری کا ملاحظہ فرمائیں۔ معہ سنہری جلد کے قیمت صرف پانچ آنے۔ یکم نومبر تک لینے والوں کو پونے تین روپیہ درجن۔

آریہ کیلنڈر سنہ ۱۹۳۶ء

یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کر دیا ہے۔ اس کا سائز ۳۶-۱ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہو گا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پہ چھپا ہوا ہے۔ اس سے بڑا اور سندر کیلنڈر آپ کو اور کہیں نہیں ملے گا۔ اس میں انگریزی اور دلیسی تاریخیں دونو رنگوں میں دی گئی ہیں

کیلنڈر کے اردگرد مشہور آریہ پرشوں کی تصویریں ہیں

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پروَرتک رشی دیانند جی سرسوتی کے کپڑے والی تین رنگوں میں چھپا ہے۔ یہ چیز اس لیئے ہے۔ کہ ہاتھوں ہاتھ خریدی جائے گی۔ قیمت صرف ۴ر یکم نومبر تک لینے والوں کو سوا دو روپیہ درجن۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہو گا۔

کیلنڈر کی موٹی تاریخوں والا بھی چھاپا جائے گا۔ جس کے بیچ میں ایک سہ رنگی تصویر ہو گی۔ تصویر میں بھارت ماتا کو ... لگی ہوئی ہو گی۔ اور سوامی دیانند جی وید کے پرکاش سے توڑ رہے ہیں۔ ساتھ مہاتما گاندھی بھی اسی راستہ کا انوسرن کر رہے ہیں۔ قیمت فی تین آنے۔ یکم نومبر تک لینے والوں کو ڈیڑھ روپیہ درجن ملے گا۔

ملنے کا پتہ :- راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

कृण्वन्तो ओ३म् विश्वमार्यम्

آریہ مسافر

ہفتہ وار

قیمت سالانہ تین روپے فی ار

لاہور

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक - आर्य्य मुसाफिर - लाहौर

جلد ٦ } اتوار:- ۴ر کارتک سمت ۱۹۹۲ بکرم دیانند آبد ۱۱۱ مطابق:- ۲۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء { نمبر ۴۰

...ک کی پھیلاؤ ہر طرف

...اج کے نیم

...اور جو پدارتھ ودیا سے جانے
...کا آدی مول پرمیشور ہے۔
...سروپ۔ نراکار۔ سرب شکتیمان
...۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی
...سرو ایشور۔ سروویاپک سرو
...۔ پوتر اور سرشٹی کرتا
...کرنے یوگیہ ہے۔
...ودیاؤں کا پستک ہے وید کا
...سب آریوں کا پرم دھرم ہے
(۴) ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے تیاگنے
...میں سروُدا اودیت رہنا چاہیئے۔

...کے نیم

(۵) ...سار اور تقات ستیہ اور
...کرنے چاہئیں۔
(۶) ...اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے
...اور سماجک اُنتی کرنا۔
(۷) ...دھرم انوسار برتنا
...
(۸) ...ودھی کرنی چاہیئے
(۹) پرتیک کو اپنی ہی انتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہیئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیئے۔
(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک نیم میں سب سوتنتر ہیں

آج کے لیکھ

انتیہ پریکش (شری پروفیسر ستیہ ورت جی)

اردھ شتابدی اور ویدپرچار (شری پنڈت دشونا تھ جی ایم۔ اے)

اردھ شتابدی دھن سنگرہ (ہیلپنگ ڈیپارٹمنٹ)

آریہ سماج کا ایک خاموش سپاہی (شری کندن لعل جی)

لاہور میں اردھ شتابدی کی تیاریاں۔ (پرکاش دبھاگ)

بہتر ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ (۷۲۰۰۰)

اردھ شتابدی بلیٹن۔ والنٹیئروں کی دھوم

آریہ ساماجک جگت -- ایڈیٹوریل نوٹ -

آریہ ویرد کوں کے نیم

ویدامرت

इमे ये नार्वाङ् न परश्चरन्ति न ब्राह्मणासो न सुतेकरासः।
त एते वाचमभिपद्य पापया सिरीस्तन्त्रं तन्वतेऽप्रजज्ञयः॥

ऋ० १०।७१।९.

اس وید منتر میں وید پڑھنے کا مطلب صاف کیا گیا ہے۔ وید پڑھنے کے دو مقاصد ہیں۔ ایک اس لوک کو بنانا یعنی اس دنیا میں ترقی کرنا اور دوسرا پرلوک کو بنانا۔ یعنی پارلوکک اُنتی کرنا۔ اس مطلب کو دوسرے الفاظ میں اور زیادہ صاف کیا گیا ہے۔ یعنی کرم شیل اور برہم گیانی بننا۔ جو لوگ وید کے بتلائے ہوئے کرم یوگ پر چل کر کرم شیل اور برہم گیانی نہیں بنتے ہیں۔ ان کا وید پاٹھ بے فائدہ ہی جاتا ہے۔ وہ پاپ کا ہی جیون بسر کرتے ہیں۔ اور پاپ پورن ریتی سے جیون بتاتے ہوئے وہ کھیتی کپڑے بننے جیسے چھوٹے موٹے کام پہلے ہی کرتے چلیں۔ ان کو اس لوک اور پرلوک میں کوئی اُنتی حاصل نہیں ہوتی۔

وید ہمارا دھرم گرنتھ ہے۔ وید کا مطلب خود وید نے ہی بتلا دیا ہے۔ کہ وہ اس لوک اور پرلوک کی اُنتی کرنا ہے۔ اس لئے ہمارے دھرم کا آدرش بھی وہی ہوا۔ یعنی دنیاوی ترقی اور برہم پراپتی وشیشک درشن کار نے اسی لئے دھرم کا لکھشن یہ کیا ہے۔ کہ جس میں سے اس کی سدھی ہو۔ وہی دھرم ہے۔ یعنی جیون بتانے کے جس ڈھنگ سے ہماری اس لوک میں خوب ترقی ہو۔ اور ہم برہم پراپتی کے بھی قابل بنتے جائیں۔ اُس کا نام دھرم ہے۔ اس لئے جو اصول اس کسوٹی پر درست نہیں اُترتے۔ اُنہیں دھرم نہیں مانا جا سکتا۔

پس اے انسان! پرماتما کے پرم پوتر گیان وید کو سویکار کر۔ اور اس کے آدھار پر اس لوک کی پورن اُنتی کرتا ہوا انت میں آنند کے مہا سمندر بھگوان کے پاس پہنچنے کے یوگیہ اپنے آپ کو بنا۔ جسے پراپت کر کے تیرے تمام دکھ دور اور سارے بندھن کٹ جائیں گے۔

آریہ مسافر کا اردھ شتابدی نمبر باتصویر نہایت شان کیساتھ شائع ہونیوالا ہے اشتہار دینے کا اچھا موقع ہے

ہندو آرٹ پریس بیرون لاہوری دروازہ لاہور میں چرنجی لعل پریم پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر ودیا پرکاش... سے شائع ہوا

اردھ شتابدی بلیٹین

اردھ شتابدی دھن سنگرہ

لودھیانہ۔ پشاور شہر پشاور چھاؤنی اور نوشہرہ

اس سے پہلے جن سجنوں نے اردھ شتابدی کے لئے دان دینے کی پرتگیائیں یا نقد دھن دیا ہے ان کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ دہلی کے بعد ڈیپوٹیشن لدھیانہ پہنچا۔ اور مندرجہ ذیل مہانو بھاؤں سے پرتگیائیں تتھا نقد دھن پراپت ہوا ہے۔

روپے آنے پائی

شری ڈاکٹر خوشی رام جی } آریہ سماج لودھیانہ — ۱۰۱ — . — .

شری دیوان رام شرن جی پردھان } آریہ سماج چوڑا بازار لودیانہ } جس میں یکمشت نقد دے دیا — ۵۰ — . — .

رائے صاحب لالہ کندن مل بی ڈی فیکٹری — ۵۰ — . — .

" شو پرشاد جی لودیانہ — ۲۵ — . — .

شری پنڈت دساکھی رام جی — ۲۵ — . — .

شری لالہ جگن ناتھ جی صراف نقد — ۲۵ — . — .

لالہ امیر چند جی پرتگیا — ۳۱ — . — .

ڈاکٹر برنداہن جی — ۵۱ — . — .

ڈاکٹر گوجرمل جی ۲۵ نقد — ۵۱ — . — .

شری لالہ لبھو رام جی منیجر — ۱۵ — . — .

منتر منڈلی سے اکٹر کرکے دینے کا وعدہ — ۲۰ — . — .

لالہ نند لعل جی اوورسیر — ۱۰۰ — . — .

ماسٹر ستیہ پال جی گورنمنٹ ہائی سکول — ۲۶ — . — .

ان کے علاوہ اور بھی کئی سجنوں سے دھن دینے کی آشا دلائی ہے۔ آشا ہے وہ بھائی شیگھر نشچے کرکے اپنے آہوتی ڈالکر کرتارتھ کریں گے۔

پشاور شہر

شریمتی سرسوتی دیوی دھرم پتنی } رائے بہادر بیلی رام جی ایڈووکیٹ } — ۵۰۰ — . — .

رائے صاحب لالہ مہر چند جی کھنہ ایم۔ ایل سی — ۵۰۰ — . — .

رائے بہادر چونی لال جی فائنینشل } سیکرٹری ۲۰ روپیہ نقد ۵ روپیہ پرتگیا } — ۲۵ — . — .

شری لالہ نارائن داس جی رجسٹرار — ۵۱ — . — .

" لالہ لچھمن داس جی پردھان آریہ سماج آسیہ — ۲۵ — . — .

" " دینا ناتھ جی صراف بازار } اندرون شہر نقد } — ۲۵ — . — .

" " سکھر مل جی صراف — ۲۵ — . — .

" " نارائن داس جی آف میسرز } کانشی رام نارائن، اندرون شہر } — ۱۰۱ — . — .

" پنڈت رام نارائن جی منتری — ۱۵ — . — .

" لالہ گوکل چند جی بار ایٹ لا نقد — ۱۰ — . — .

" مہاشہ صاحب پنڈت موہن جی نقد — ۲۰ — . — .

روپے آنے پائی

شری وراٹ دیو جی — ۴۵ — . — .

شری لالہ دسوندھی مل جی } ۱۰ روپے نقد ۱۵ کی پرتگیا } — ۲۵ — . — .

شری رام کرشن جی سیٹھ اینڈ سنز نقد — ۵ — . — .

" ہیرا سنگھ جی پردھان } آریہ سماج نقد } — ۵ — . — .

شری لالہ دیوان چند جی دت نقد — ۲ — . — .

" " سرجن مل جی " — ۵ — . — .

" شو کمار جی " — ۵ — . — .

" تارا سنگھ جی — ۲ — . — .

" وشوناتھ جی — ۷ — . — .

" پنڈت برج لال جی — ۳ — . — .

" نند لس جی — ۵ — . — .

پشاور چھاؤنی

شری پرکاش جی معرفت } رائے بہادر دیوان چند جی } — ۵۰ — . — .

شری لالہ رامداس جی اگروال نقد — ۲۵ — . — .

" " شالگرام جی اینڈ کو " — ۲۵ — . — .

" جگت سنگھ اینڈ کو } ۲۰ روپے نقد پانچ کی پرتگیا } — ۲۵ — . — .

رائے بہادر دینا ناتھ جی انجنیئر پرتگیا — ۵۰ — . — .

شری لالہ شو لال جی الاد بنکر — ۵۰ — . — .

" " موتی رام جی نقد — ۵ — . — .

" " خوشی رام جی — ۵ — . — .

" جے دیو جی اکونٹنٹ — ۵ — . — .

" کندن لعل جی نقد — ۵ — . — .

" سکھدیو جی — ۱۰ — . — .

" یشندت جی سیٹھی } اندرون شہر پشاور } — ۵۱ — . — .

" اندرجیت لعل جی محلہ رامپو — ۲۵ — . — .

" لالہ بیلی رام جی — ۱۰ — . — .

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل سجنوں نے بھی اپنی آہوتیاں ڈالنے کی پرتگیا ئیں کی ہیں۔ جو امید ہے شیگھر نشچے کرکے اطلاع بھیج دینے کی کرپا کریں گے شری کندن لال جی۔ شری جے دیو جی اکونٹنٹ

گرنڈ سے تک۔

شری رائے بہادر کرم چند جی صدر شری لالہ ہر بھگوان جی اندرون شہر۔ شری لالہ گوکل چند جی بار ایٹ لا۔ شری ڈاکٹر بھگت رام جی صدر

اس کے بعد ڈیپوٹیشن نے نوشہرہ صدر سے مندرجہ ذیل آریہ بھائیوں سے اردھ شتابدی کے لئے دھن اکٹھا کیا۔

نوشہرہ صدر

لالہ جگن ناتھ جی پردھان نوشہرہ — ۲۰ — . — .

شری لالہ گوبند رام جی — ۳۰ — . — .

" موتی ساگر جی منتری — ۵ — . — .

مہاشہ نرسنگھ دیو جی — ۵ — . — .

شری لال چند جی — ۱۵ — . — .

" سیتا رام جی خزانچی — ۵ — . — .

" لالہ رامانند جی گپتا بجاج — ۵۰ — . — .

" ڈاکٹر سیوا رام جی — ۲۵ — . — .

" لالہ میلا رام جی — ۵۰ — . — .

" " لبھ داس خزان چند جی — ۲۵ — . — .

" بھگت گوری سنگھ جی — ۵ — . — .

اس کے علاوہ شری رام سنگھ جی۔ شری ایشر داس جی جگی۔ شری مکند لال جی۔ شری شو سروپ جی امرمل نے بھی اپنی اپنی آہوتیاں ڈالنے کی پرتگیا ئیں کیں۔

(اردھ شتابدی پرکاش گورودت بھون — لاہور)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

شوک پرستاؤ

لودھیانہ ۱۳ اکتوبر۔ آریہ سماج لدھیانہ کے جنرل اجلاس میں شری مہاشہ کرشن جی کی پوجیہ ماتا کے سرگباش ہونے کی خبر کو آریہ سماج لدھیانہ کے ممبران نے نہایت دکھ سے سنا۔ اور سروسمتی سے نشچے ہوا۔ کہ شری مہاشہ کرشن جی مالک پرتاپ اور پرکاش کی پوجیہ ماتا جی کے سورگباش ہونے پر آریہ سماج لدھیانہ شوک پرگٹ کرتا ہوا مہاشہ جی تتھا ان کے پریوار سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوا ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ ان کی پوجیہ ماتا جی کو سدگتی پردان کریں۔

آریہ سماج لودھیانہ میں ویشوا نرگیہ۔

آریہ سماج لدھیانہ نے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار اس کی گولڈن جوبلی کے اپ لکش میں ویشوانر گیہ ممبران آریہ سماج

لودھیانہ نے اتساہ پورک ۶ اکتوبر ... کر دیا ہے۔ چنانچہ ۶ اکتوبر ... تک شری پنڈت وشنو متر جی سناتک ... ذیل سبھا سدان کے ویشوا نر یگیہ کرایا۔ ۲۲ روپے ۸ ... وید پرچار کے لئے ... ذیل دان پراپت ہوا۔

پنڈت جسونت رائے و پنڈت } وشنو متر جی سناتک } — ۲

شری لالہ نتھو لال جی وڈیرہ وکیل } آپ پردھان } —

رائے کندن لال جی بی۔ اے —

شری ماسٹر رام لال جی بی۔ اے —

شری ڈاکٹر بختاور سنگھ جی } پردھان آریہ سماج } —

شری لالہ منگل سین جی آنند } سیکرٹری آریہ سماج } —

شری لالہ لبھو رام جی نیئر کو شادھکش } آریہ سماج لودیانہ } —

شری لالہ متھرا داس جی } افریقہ نواسی لودیانہ } —

کل میزان ۲۲ روپے ۸

(نوٹ) رائے صاحب لالہ کندن لال جی ... شری کرشن کانت مالوی شریمتی شنودیوی ... الستھت تھے۔ یگیہ کی ایک کاپی ... منتری جی سے لے کر پسند فرمایا۔

(لبھو رام نیئر خزانچی آریہ ...)

کیندریہ اناتھ آلیہ کو دان

ہماری اپیل پر بلڈنگ کے لئے ... لالہ گیان چند جی پوری نے نوشہرہ ... سے مبلغ ۵۰۰ روپیہ اور شری ... جی نے مبلغ ۲۰۰ روپے اپنی طرف سے ... دلی رام جی تنیجہ کی طرف سے ۵۰۰ ... دینے اور دلوانے کا وچن دیا ہے ... مسٹر جے۔ این پوری دہلی نے ۱۶۳ ... افریقہ سے اکٹھا کرکے بھیجا ہے۔ ... ان مہانو بھاؤں کا دھنیواد کیا جاتا ہے ... ڈیڑھ ہزار روپیہ کی اور ضرورت ہے ... مہا پرشوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ ... اس رقم کو جلدی پورا کر دیویں۔

دیوسہ رام آنریری سیکرٹری ... کیندری اناتھ آلیہ ریلوے روڈ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء

آریہ جنتا کے پرتی

(از شری آچاریہ رام دیوجی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

شتابدی کے دن نکٹ آرہے ہیں۔ ابھی تک ستر ہزار روپیہ کے قریب لکھے جاچکے ہیں۔ روپیہ نقد بھی آرہا ہے۔ مگر نقدی کی رفتار زیادہ تیز ہونی چاہیئے۔ سمیلنوں کی رونق میں کوئی شک نہیں ہے۔ وید سمیلن کا پردھان پد شری پنڈت سات ولیکر جی نے سویکار کر لیا ہے ان کی چٹھی میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ سینکڑوں آدمی حیدرآباد دکن اور بمبئی سے آنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ پنجاب سے تو ہزارہا آدمی آئیں گے ہی کئی بھائیوں کا خیال ہے۔ کہ گورودت بھون کا وسیع احاطہ ناکافی ثابت ہوگا۔ بھگوان کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ہزاروں آئیں۔ لیکن آتم شدھی کے بعد آئیں۔ اور اپنے جیون میں کرانتی لانے کے ادیش سے آئیں۔ اس اردھ شتابدی کو ایک پرو سمجھیں۔ نہ کہ ایک میلہ۔ پرتیک بھائی بہن اس پوتر پرو پر کوئی شبھ سنکلپ لے کر ساتھ جاوے اور کسی ششٹھ واسنا کو چھوڑ کر جاوے۔ سندھیا کا سمپادن کرنیوالے رشیوں نے بھی اس بات کو سمجھا تھا۔ کہ منشیہ جاتی میں جتنی ایرشا دویش کی لہریں ہیں۔ آتنی اور کسی وردانشا کی نہیں۔ اس لئے سندھیا میں چھ بار بھگوان سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ ایرشا دویش سے ہم بچیں۔ اور کسی برائی سے بچنے کے لئے اتنی بل پوربک پرارتھنا نہیں کی گئی۔ اگر لوگ ہم دل سے سندھیا نہیں کرتے۔ تو اب شروع کر دیں۔ میں اپنے ہردیہ کو ٹٹولتا ہوں۔ تو اس میں کسی بھائی کے لئے دویش نہیں دیکھتا ہوں۔ پریم کی لہریں ہی موجزن ہیں بھگوان سے روز پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ یہ لہریں آریہ سماج کو سیراب کریں۔ اور آریہ بھائی اور بہنوں کے ہردیوں میں پریم کے بیج بو دیں۔ اور پریم کے انکروں کو پھل دایک بنا دیں۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ میں اس میں کامیاب ہو جاؤنگا۔ اور اگر کامیاب نہ ہوا۔ تو سمجھونگا کہ میری بھاؤناؤں میں کوئی کمی ہے۔ اس مختصر سے دورے میں جہاں کہیں میں گیا۔ وہاں کے آریہ بھائیوں نے میرا وہ سواگت کیا۔ جس کے یوگیہ میں اپنے آپ کو پاتا نہیں۔ یدی بنانے کے لئے تین شیل ہوں۔ اردھ شتابدی کے پرو کی سماپتی پر میں ایک اور دورہ سماجوں میں کرنا چاہتا ہوں۔ اور آریہ بھائیوں کے چرنوں میں شیش رکھ کر ان سے زوردار پرارتھنا کرنا چاہتا ہوں کہ پارٹی بازی ختم کریں بھائی بھائی کا دل لے۔ ایک ایشور ایک ہی وید گیان اور ایک رشی کے انویائی ملکر بیٹھیں۔ وید بھگوان کہتا ہے۔ کہ لوگوں کی سمتی سانجھی ہونی چاہیئے۔ وچار سانجھے ہونے چاہئیں۔ اور ایک ہی پتا کے پتر کی حیثیت میں ہم کو پریم پوربک ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہیئے۔ کیا یہ سمبھو نہیں ہے؟ سماچار پتر پریم بڑھانے یا پریم گھٹانے کے بڑے زبردست سادھن ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے سروسمتی سے یہ پرستاؤ کیا ہے۔ کہ آریہ پرش ایک دوسرے پر دویش پورن کٹاکش کرنا بند کر دیں۔ اور آریہ سماچار پتر دویش پورن لیکھ چھاپنا بند کر دیں۔ اور کسی آریہ سنستھا کے ورودھ قلم نہ اٹھائیں۔ آخر یہ آریہ سنستھا ہماری ہیں۔ اگر اس میں کوئی ترٹیاں ہیں۔ تو وہ ہماری ترٹیاں ہیں۔ ان ترٹیوں کے ہٹانے کا سادھن تشہیر نہیں ہے۔ بلکہ آتم سمرپن ہے۔ ہم لوگوں کو آتم سمرپن کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ بنا آتم سمرپن کے سدھار نہیں ہو سکتا۔ اگر پربندھکوں میں دوش ہے۔ تو اس دوش کے ہم بھاگی ہیں۔ کیونکہ پربندھک کہیں آسمان سے تو گرے نہیں۔ ہم اور آپ ہی پربندھک ہیں۔

آج کل ڈیموکریسی کے برے دن آئے ہوئے ہیں یورپ میں جو ڈیموکریسی کے ڈھنگ ہیں۔ ان سے لوگ اتنے تنگ آگئے ہیں۔ کہ ڈکٹیٹرشپ اور مطلق العنان حکومت کا یگ واپس آرہا ہے۔ مجھے دکھ ہے۔ کہ آریہ سماج میں بھی یہ روگ گھس رہا ہے کیا ہم بھی کسی کو ڈکٹیٹر بنانے کی دھن میں ہیں۔ رشی دیانند تو ڈکٹیٹرشپ کے شترو تھے۔ انہوں نے منشی اندرمن کو بھی آریہ سماج سے نکالا تو سب آریہ سماجوں کی صلاح سے۔ ہمیں تو یہ سیکھنا چاہیئے کہ عہدے سیوا کے لئے ہوتے ہیں۔ نہ کہ حکومت کے لئے۔ مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی۔ کہ سبھا پچھلے انتخاب کے متعلق جو جانچ کر رہی ہے۔ اس میں بہت سی آریہ سماجیں پورن سہیوگ دے رہی ہیں۔ اور بلا رو رعایت لوگ سچائی کا انکشاف کر رہے ہیں۔ جن سبھاسدوں کے متعلق ایکشن لیا جا رہا ہے۔ وہ بھی بڑے امان ہیں۔ ایک اوستھا میں تو ایک سبھاسد کو غلطی لگی بھی

اور جب اس کو یہ لکھ لیا۔ تو اس نے خود ہی اسے چھوڑ دیا۔ جو آریہ سماج کے نئے پرتی ندھی فارم آئے ہیں ان کے متعلق بڑی احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ جب تک منتری اور پردھان کا پرمان پتر نہیں ہوتا۔ کہ سب سبھاسد شنالس دے رہے ہیں۔ اور سنے نیموں کے انوسار سدا جاری ہیں۔ تب تک کوئی فارم انترنگ سبھا میں پیش ہی نہیں کیا جاتا۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ کچھ سماجیں جن کے پرتی ندھی اس سمیہ سبھا میں ہیں۔ ایسی بھی ہیں۔ جن میں اپ نیموں کا پالن پورن روپ سے نہیں ہوتا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ سماجیں اپنے آپ چیت جاویں۔ نہیں تو ستیہ آگرہ اور پریم آگرہ کی وجہ کا درشیہ آریہ جنتا کو دیکھنا پڑے گا۔

(۲)

ویشو انرگیت ہندی میں چھپ گیا ہے۔ آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ ہزاروں کاپیاں فوراً منگوالیں۔ سب بھائی بہن اس گیت کو یاد کر لیں۔ اس کی طرز بھی ساتھ دی ہوئی ہے۔ جلوس میں یا تو وہ گیت گایا جائیگا یا ویشوانر یگیہ سمبندھی وید منتر گائے جاویں گے۔ پرانے رشیوں نے بڑی قیمتی وراثت ہمارے لئے چھوڑی ہے۔ کہ جو شبھ کام کریں۔ وید منتر بول کر اور پربھو کا نام لے کر کریں۔ وید منتروں کا وینوگ ہر کام کے لئے نہ کیول جائز ہے۔ کنتو اوچک بھی ہے میں تو یہ چاہتا ہوں۔ کہ ویر اتسو۔ رشی اتسو اور ہمارے سب اتسووں کی پدھتیاں بن جائیں۔ ان اوسروں پر جو یگیہ ہوں۔ ان یگیوں میں سامانیہ پرکرن کے انترگت ویر پوجا اور رشی پوجا سمبندھی وید منتروں کی آہوتیاں ڈالی جاویں۔ اور انہیں منتروں کے آشیہ کی گیتیاں سب ہندی میں بنائی جاویں کیا ہی سندر درشیہ ہو۔ اگر ویر اتسو کے سمیہ ویر پوجا سمبندھی وید منتر پنڈت لوگ گائیں۔ اور اس کے پیچھے ساری جنتا اسی آشیہ کی گیتیاں پریم اور شردھا سے گادیں۔ یہ ہے سچے ارتھوں میں ویدک پرچار۔ ہم جھنڈا ابھواون آدی کئی نئی پدھتیاں بناتے ہیں۔ کنتو ان میں وید منتروں کو ستھان نہیں ہوتا۔ آریوں کی پرتیک پدھتی میں وید منتر ہونے چاہئیں۔ اور انہیں کے آشیہ کی گیتیاں ہونی چاہئیں۔ کل رات کو میں ایک ویدک وواہ میں سملت ہوا۔ جب پھیرے ہو رہے تھے۔ تو دیویاں پنجابی کے گیت گارہی تھیں۔ مجھے ایکدم سوجھا کہ کیا ہی اچھا ہو یدی پرتگیا منتروں کے آشیہ کو لے کر سرل گیتیاں بنائی جاویں۔ اور ور اور وَدھو پرتگیا منتر بولیں۔ تو اس کے بعد دیویاں وہ گیتیاں سریلی آواز سے گادیں۔ کسی پنڈت کی دارشنک ویاکھیا میں وہ آنند وکاس اور وہ سریلا پن کہاں۔ جو بھاؤ سُنے ماتاؤں بہنوں اور پتریوں کے مدھر کنٹھوں سے نکلے ہوئے گیتوں میں ہوتا ہے سنا دہن پرچار میں جتنا پرچار گیتوں دوارہ ہو سکتا ہے۔ اتنا پلیٹ فارم سے نہیں۔ کنتو گیت منشیوں کے ادھورے بھاؤ کے بھرے نہ ہوں۔ بلکہ منگل مئی

[illegible] میں اپنی آنکھوں سے یہ درشیہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ تین چار ہزار وید منتروں کا وینوگ آریوں کے بھن بھن پروؤں کی پدھتیوں میں ہو جاوے۔ سنسکرت دان لوگوں کو یہ منتر یاد ہو جاویں۔ اور سادھارن پرجا ان کے آشیہ کو جتلانے والے گیت یاد ہو جاویں۔ جب کوئی بہن یا بھائی اداس ہو۔ تو بجائے ہیر کی طرز کے گیت گانے کے وہ ان وید گیتوں کو گادیں۔ اور آنند اور شانتی پراپت کریں۔ اور وید مئے بھاؤناؤں کے سمندر میں اسنان کر کے اُس آنند کو پراپت کریں۔ جو اس لوک پرلوک دونوں میں ہردیہ کو گدگد پرسن کرنے والا ہو۔

(۳)

سبھا کی آگیا تھی۔ کہ ہزارہا آریہ سماج کے نئے سبھاسد شتابدی سے پورو بھرتی کئے جاویں۔ چار چار آنے کی کاپیاں چھپ چکی ہیں۔ جن جن سماجوں نے منگوانی ہوں۔ وہ جھٹ منگوا لیں۔ کیا دو مہینے ہم سب ملکر اس کام میں نہیں لگا سکتے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ جو سماج سب سے ادھک سبھاسد بنائے۔ اُس کا ورنن وشیش روپ سے شتابدی ورتانت میں کیا جاوے۔ اور جو دیکھتی پانچسو سے ادھک سبھاسد بنادیں۔ ان کی فوٹو بھی اس ورتانت میں چھپوادی جاوے۔ تاکہ آئندہ نسلوں کو بھی پتہ لگے۔ کہ دیانند کے مشن پرچار بڑھانے میں کس سماج اور کن ویکتیوں نے ادھک سے ادھک کام کیا ہے۔

(۴)

"آریہ مسافر" اردو میں آریہ پرتی ندھی سبھا کا واحد آرگن ہے۔ اس میں ہی شتابدی کے پرمانک سماچار چھپتے ہیں۔ کچھ مہینوں سے میرے لیکھ بھی زیادہ تر اس میں ہی چھپتے ہیں۔ اب میں نے سنکلپ کیا ہے۔ کہ پرتیک سپتاہ ایک لیکھ اس میں ضرور لکھوں۔ کیا اس کے شتابدی تک دو ہزار (۲۰۰۰) خریدار نہیں بن سکتے۔ پرتیک سماج کو "آریہ مسافر" منگوانا ہی چاہیئے۔ اور آریہ سبھاسدوں کو بھی ایسا نہ ہو۔ کہ گھاٹے کی وجہ سے سبھا کو اسے بند کرنا پڑے۔ آریوں کے کام بند ہوں۔ یہ شوبھا کی بات نہیں۔ پچھلے چلائے ہوئے کام خوب چلیں۔ اور نئے کام اور چلائے جائیں۔ اسی میں شوبھا ہے۔

اوشیک سوچنا

جن جن آریہ سماجوں کے نام "آریہ مسافر" نمونہ جاتا ہے جلد اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔ آریہ سبھاسدوں کو "آریہ مسافر" کے خریدار بننے کی پریرنا کریں۔ اور مستقل گراہک بن جائیں۔ (مینیجر)

امیر ملت کے ساتھی

پیر جماعت علی شاہ کی امارت کھوکھلی ثابت ہو رہی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ چند ہی دنوں میں یہ ڈھونگ سارے مسلم جگت کے گوش گذار ہو جائے گا۔ اور ساری اسلامی جماعت صوتی صاحب کی امارت سے دستکش ہو جائے گی۔ تی الحال امیر بنانے والوں میں سے تین سرکردہ مسلم لیڈروں نے پیر صاحب کی بائیکاٹ کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اور وائس چیئرمین استقبالیہ کمیٹی شہید گنج کانفرنس ماجہ عبدالرحمن صاحب ایڈوکیٹ نے تو راولپنڈی میں تقریر کرتے ہوئے پیر صاحب کی بائیکاٹ کی تلقین پر کڑی آو چنا کی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ پیر صاحب کو یہ اختیار نہیں دیا گیا تھا۔ کہ وہ ہمسایہ قوم کے خلاف اقتصادی بائیکاٹ کا ہتھیار اٹھائیں۔ حتٰہ کہ شہید گنج کمیٹی میں اس موضوع پر بحث ہی نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ فعل پیر جی کا ذاتی ذمہ داری کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔ شہید گنج کانفرنس اس کے لئے ذمہ دار نہیں۔

دہلی۔ اجمیر۔ بہاولپور۔ اور دیگر مقامات کے مسلمانوں نے تو صوتی صاحب کے اس حربہ کیخلاف اظہار نفرت کر دیا تھا۔ مگر آپ کے امیر ملت کے ساتھیوں کا اس طرح کا اظہار یہ ثابت کر رہا ہے کہ اثر و نفوذ کا پتنگ کٹ گیا ہے۔ اور جلد ہی گر جائے گا۔

کیا جنگ عالمگیر صورت اختیار کریگی

یہ سوال ہے۔ جو رہ رہ کر پیدا ہوتا ہے۔ مگر حالات کے پیش نظر یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اٹلی اور ایبے سینیا کا جھگڑا ابھی تک عالمگیر جنگ کی صورت اختیار کرنے سے رہا۔ اور نہ ہی حالات اس درجہ تک پہنچے ہیں۔ کہ یورپ کی آزادی پسند حکومتیں مفت میں لڑائی مول لیں۔ لیگ آف اقوام کے فیصلے گو کتنے ہی کڑے ہوں۔ اور اقتصادی بائیکاٹ کا بھوت کتنا ہی بھیانک ہو۔ اس حالت میں بھی جرمن اور جاپان کا اٹلی کا حلیف کیا جاتا اور صرف برطانیہ اور فرانس کا جنگ سے دلچسپی لینا حبش اور روم کی لڑائی کو دنیا کی عالمگیر جنگ نہیں بنا سکتا۔

اس کے برعکس جو سب سے بڑا سوال ہے۔ وہ یہ ہے کہ دونوں متقابل ممالک کے قدیمی عناد کو کون اپنے گلے ڈال لے۔ اور جنگ کے لئے نبرد آزما ہو جائے اس لئے جنگ کی عالمگیری کے خواب لینا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ مگر پھر بھی کہنا پڑتا ہے۔ کہ حالات اور رفتار کے منقلب ہوتے دیر نہیں لگتی۔ مہذب اور متمدن قومیں بھی خونخوار بن جاتی ہیں۔ اور دنیا کا امن نیست و نابود ہو سکتا ہے۔ لیکن نہیں۔ ایسا ہونا کسی بھی ملک اور قوم کے لئے مفید نہیں ہے اور نہ ہی ہونا

چاہیئے۔ کیونکہ اس سے کسی بھی قوم کا بھلا نہیں ہو سکتا ؛

مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کیخلاف

مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور نے ایسا فیصلہ لکھا۔ کہ مرزائی جماعت کو اپنی صفائی کے لئے مقلدین کے آگے بھی دست سوال دراز کرنا پڑا ابھی ابھی پنڈیوم ہوئے مرزا محمود احمد کی طرف سے اپیل کے ابتدائی مراحل کے لئے سر تیج بہادر سپرو لاہور تشریف لائے۔ بارہ ہزار روپے کی اپیل کی گئی ہے۔ فوری ضرورت کا مطالبہ جماعت کے سامنے رکھا گیا ہے۔ اور احمدیت کے عزت و وقار کا سوال پیش کیا جاتا ہے۔ ہر احمدی بلکہ احمدی بچے کو بھی چندہ کے لئے تحریک کی جاتی ہے ایسی حالت میں ثواب کا بھی لالچ ساتھ ہی ہے۔ اس حالت میں اور تو کچھ نہیں روپیہ بٹورنے کے ڈھنگ دیکھ کر یہ اختیار کہنا پڑتا ہے۔ کہ مرزائی اس فن میں باکمال ہیں۔ اور بھولے بھالے احمدیوں کی پسینے کی کمائی کو حاصل کر لینا ان کے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہے ؛

اٹلی کے ہر ایک سپاہی کی خوراک

اٹلی کے ہر سپاہی کو میدان جنگ میں روزانہ حسب ذیل خوراک ملتی ہے :-

ڈبل روٹی $1\frac{1}{2}$ پونڈ۔ گوشت ۶ اونس سیویاں ۶ اونس۔ آلو $2\frac{1}{2}$ اونس۔ سبزی ۱۲ اونس۔ تمباکو ایک اونس۔ سیویاں کی جگہ ہفتہ میں اتنے ہی دو بار چاول دیئے جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی چربی روغن اور پنیر بھی دیا جاتا ہے۔ پچھلے دنوں گرمیوں میں اطالوی فوج شراب جَو کے لئے مر رہی تھی چنانچہ اس کے لئے سپلائی کا خاص انتظام کیا گیا۔ اور ایک بڑی کمپنی کو بیر کا ٹھیکہ دے ڈالا۔ امید ہے کہ ناز پروردہ فوج میدان جنگ میں حبشیوں سے نبرد آزما ہے اور بڑی شان سے

جنگ کے بگل بجا رہی ہے۔ مگر دیکھئے انجام بخیر۔ یہ نازک وجود نزاکت آفرینی تک ہی محدود رہتے تو خیر تھی۔ دنیا کے امن کو نابود کرنا ان ایسے لوگوں کی قسمت میں پڑا تھا۔ جو باوجود مہذب کہلانے کے اتنی قساوت قلبی پر اتر آئے ہیں۔

خلیفہ قادیاں کی اولاد

"آریہ مسافر" کی ایک قریبی اشاعت میں مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی تازہ شادی کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ لیکن اب کے بالکل نئی معلومات کی بنا پر قادین کو جان لینا چاہیئے۔ کہ لاہور کا احراری آرگن "مجاہد" راوی ہے۔ کہ خلیفہ صاحب کی یہ چھٹی بیوی ہے۔ اور پہلی پانچ بیویوں سے جو اولاد ہوئی ہے۔ وہ چھبیس کے قریب ہے جزاک اللہ خیر الجزاء۔ خداوند کریم نے آپ کو جہاں خلافت کے شرف سے ممتاز کیا۔ وہاں کثیر اولاد ہونے میں بھی بڑھ جانا امارت کی ایک زبردست نشانی ہے بالخصوص یورپ کے مانع اولاد کی تحریک والوں کو تو یہ زبردست عملی چیلنج ہے۔ جس سے احمدیت کی صداقت کا بین ثبوت ہویدا ہو رہا ہے۔ چھبیس کیا ابھی تو عمر کے وسطی عہد میں آئے ہیں۔ ماشاء اللہ سن کہولت تک چراغ روشن ہوتے رہیں گے۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ احراری ہوشیار ہو جائیں ؛

سبھا کا اہم پرستاؤ

آریہ سماج میں جھگڑے اور شانتی ستھاپت کرنے کے لئے یہ سبھا ضروری سمجھتی ہے۔ کہ سماچار پتروں میں کوئی آریہ پُرش پر سپر سماؤ چنا تتھا سبھاؤں اور انیہ سنستھاؤں پر کنامش یکت لیکھ نہ لکھیں اور آریہ پتروں سے یہ سبھا ایوروک پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ ایسے لیکھ اپنے پتروں میں نہ چھاپیں۔ تتھا یہ سبھا پنجاب کی آریہ سماجوں کو اُپدیش دیتی ہے۔ کہ وہ ایسے لوک مت دوارہ سماچار پتروں کو اس نشچے انوسار کاریہ کرنے کے لئے بادھت کریں ؛

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

چار آنہ ندھی

مہرشی سوامی دیانند جی کا نروان دوس قریب آگیا ہے۔ اس اوسر پر آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کا جو کرتویہ ہے۔ اس کی جانب منتری سبھا نے خاص توجہ دلائی ہے۔ اور بتلایا ہے۔ کہ پیارے رشی کی یاد میں ہر ایک آریہ بھائی کو چار آنہ ندھی میں اوشیہ دان دینا چاہیئے۔ اس پرکار تھوڑے تھوڑے دھن کے بھاگ سے بہت بڑا کام ہو سکتا ہے۔ اور وید کے دھرم تتھا رشی کے سندیش کو گھر گھر پہنچانے کے لئے اگر آریہ بھائی اپنی دان پرنالی کو سدھار دیں۔ اور سبھا کی خاص خاص ندھیوں کو دھن دیویں۔ تو جہاں ان

کے دھن کا جائز استعمال ہوگا۔ وہاں کاریہ مزید سہولتا کا باعث ہوگا۔ ... کو اس اوسر پر بڑے اتساہ سے رشی ... چاہیئں۔ اور چار آنہ ندھی میں دھن دینا ... پانچ ہزار روپیہ پورا ہو جائے ؛

ولیشوانرگیت

ولیشوانرگیت سرل اور سلیس ہندی میں ... ہو گیا ہے۔ جس کا اُردو رُوپ آریہ مسافر ... نظر ہے۔ گو اردو کی خامیوں کے کارن ... اچارن میں کٹھنتا ہوگی۔ لیکن اس کے بھاؤ ... کو دیکھ کر آپ انبھو کر سکتے ہیں۔ کہ کیسا ... سُندر گیت ہے۔ آریہ سماجوں کو اسے ... طور پر آریہ بھائیوں کی منڈلیاں بنانی ... اس گیت کو ازبر کر لیں۔ اور بڑی مدھر ... کے اوسر پر گایا جائے۔

اس گیت کے پنجابی ترجمہ کا بھی وچار ہے ... پنجابی کوتا میں اچھی دسترس رکھتے ہوں۔ انہیں ... پنجابی رُوپ بنا کر سبھا میں بھیج دینا چاہیئے ... سب سے اُتم کوتا کو سبھا دوارا سویکرت ... کر لیا جائے ؛

مفت ستیارتھ پرکاش

ارد ھ شتابدی کے شبھ اوسر پر ملنے ... ستیارتھ پرکاش تقسیم کرنے کا بھی وچار ... کئی بار آریہ بھائیوں کا دھیان اس ... آکرشت کیا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک پتہ نہ ... پایا۔ کہ کون کونسی سماجیں کتنی کتنی کاپیاں ... میں تقسیم کر دائیں گے۔ اور اس مد میں ... دانی سجنوں سے کتنا دھن پراپت ... آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کو اس ... دینی چاہیئے۔ تاکہ آریہ سماج کے ... ستیارتھ پرکاش سے رشی دیانند اور آریہ ... سندیش ادھک سے ادھک آریہ پرشوں ... پہنچایا جا سکے ؛

آریہ سماجیں اور ولیشوانرگیت

یہ جان کر بڑا ہرش ہوا ہے۔ کہ پنجاب ... بھائی بڑے اتساہ سے ولیشوانر یگیہ کر ... ہیں۔ سبھا میں روزانہ اس پرکار کی کئی ... موتی ہیں۔ لیکن ان کے آدھار پر یہ نہیں ... کہ ابھی تک کتنا کاریہ ہوا ہے۔ اور کون کون ... سماج نے کتنے ولیشوانر یگیہ کروائے ... ولیشوانر یگیوں دوارہ کتنا دھن اکرشت ... کرپیا آریہ سماجیں اور آریہ اپدیشک ... اوشیہ دھیان دے کر آریہ پرتی ندھی ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویشوانر یگیوں کی دھوم

[کو]سلی میں اردھ شتابدی کا کاریہ

[د]ھرم دیر آریہ بڑے پرشارتھ سے کام کر رہے [ہ]یں۔ دو صد روپیہ اکٹھا کر دیں گے۔ مبلغ ۱۱۶ [ر]وپیہ سبھا کے دفتر میں بھیج چکے ہیں۔ چندہ منں [م]ہت سجنوں نے دیا:-

	روپے	آنے	پائی
[آریہ] سماج کوسلی نے دان دیا	۱۱۵	۰	۰
[د]ھرم دیر آریہ منتری	۶	۰	۰
[پن]ڈت دہاری لعل جی شرما	۱	۰	۰
[ک]نور مہتاب سنگھ جی	۱	۰	۰
،، راج سنگھ جی	۰	۴	۰
لالہ بھاگ مل جی آریہ	۱	۰	۰
$\frac{1}{35}$-۵ تک چندہ	۱۲۴	۴	۰

یہاں عرصہ دراز سے پنڈت پورن چند جی شرما [م]ہانت بھوشن اور شو نرائن جی اپدیشک آئے [ہو]ئے ہیں۔ دو روز پرچار کیا۔ مبلغ ۱۰ روپے اکٹھا کر دیے [... سن]گھ جی اور $\frac{8}{35}$ ۲۶ کو ۱۴؍ اور مبلغ ۱۱۳ روپے [... ن]ے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور روانہ [کر]وا دئے گئے ہیں۔

دھرم ویر جی آریہ منتری آریہ سماج کوسلی [بڑ]ے اتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ اردھ شتابدی [کے] لئے مبلغ ۱۱۶ روپے جمع کئے ہیں۔ اس کے علاوہ [ا]ہر تعلقہ گرام میں نئے آریہ سماج ستھاپت کی ہے [...] سبھا ان کا دھنیاواد کرتی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ کے ویشوانر یگیہ:-

آریہ سماج حافظ آباد

	روپے	آنے	پائی
ڈاکٹر دولت رام جی	۲	۸	۰
[ش]ری راجیندر ناتھ	۴	۰	۰
،، ہزاری لعل جی	۲	۸	۰
،، میلا رام جی	۵	۰	۰
،، ویسراج جی	۲	۰	۰
میزان	۱۰	۰	۰

[آر]یہ سماج گوجرانوالہ:-

	روپے	آنے	پائی
[ش]ری بھیم سین جی وکیل	۳	۰	۰
،، کیسر مل جی	۲	۴	۰
،، وشنو ناتھ جی	۲	۸	۰
،، گوتم دیو جی	۲	۴	۰
،، گوکل چند جی	۲	۰	۰
،، گوردھن داس جی	۱	۰	۰
،، وزیر چند جی	۲	۴	۰
،، حاکم رائے جی	۱	۱۲	۰

	روپے	آنے	پائی
شری دیوان چند جی	۱	۴	۰
،، تلسی رام جی	۵	۰	۰
،، کنا دیو جی	۳	۰	۰
،، حویلی رام جی	۲	۱۲	۰
،، اندر جی ایم-اے	۴	۰	۰
،، گیان چند جی	۲	۴	۰
،، متھرا داس جی	۲	۰	۰
،، نرنجن ناتھ جی	۲	۰	۰
،، کشوری لال جی	۲	۸	۰
،، وزیر چند جی	۲	۰	۰
،، رام چند جی	۱	۰	۰
،، دیش راج جی	۴	۰	۰
میزان	۴۸	۱۲	۰

(گوتم دیو منتری آریہ سماج)

رجوعہ میں ویشوانر یگیہ:-

	روپے	آنے	پائی
ڈاکٹر کرشن گوپال جی	۳	۰	۰
شری مہاراج کرشن جی	۵	۰	۰
،، سنت لال جی	۱	۸	۰
،، مول چند جی	۲	۰	۰
،، گنگا رام جی	۲	۰	۰
،، جمنا داس جی	۰	۴	۰
مہاشہ گوبند رام جی	۵	۰	۰
،، جیون لعل جی	۳	۰	۰
شری موہن لال جی	۲	۴	۰
شری رام مل جی	۱	۰	۰
شری رام لبھایا جی	۰	۴	۰
	۲۵	۴	۰

آریہ سماج بتگہ:-

مورخہ $\frac{9}{35}$-۲۱ کو پنڈت فقیر چند جی بھجنیک اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور بتگہ پدھارے۔ سماج مندر میں آریہ جنتا کو بھجنوں دوارا آنندت کیا۔ اردھ شتابدی کے لئے دھن سنگرہ کیا گیا۔ نمن لکھت آریہ سجنوں نے اپنا اپنا بھاگ شتابدی فنڈ میں دیا۔ مبلغ بارہ روپے پنڈت جی کو دیئے گئے۔ بقایا ان کو دیدیا جاوے گا۔

	روپے	آنے	پائی
لالہ کشمیری لال چوپڑہ	۵	۰	۰
شری نتھو رام آریہ پنشنر	۵	۰	۰
پنڈت بسنت رائے جی	۲	۰	۰
لالہ کرپا رام جی	۳	۴	۰
لالہ ٹھاکر داس جی	۲	۰	۰

	روپے	آنے	پائی
لالہ ہری چند جی سٹیشن ماسٹر	۲	۰	۰
لالہ مہاراج جی ملہوترہ	۱	۰	۰
میزان	۲۰	۴	۰
پنڈت جی کو دیئے گئے	۱۲	۰	۰
بقایا	۸	۴	۰

تراپ ضلع کیمل پور میں ویشوانر یگیہ:-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کرپا سے پنڈت گورودت جی سناتک، اور مہاشہ ہرلشچندر جی بھجن اپدیشک مورخہ $\frac{1}{35}$-۳ پدھارے۔ آتے ہی ویشوانر یگیہ کے لئے ہمیں پریرت کیا۔ مورخہ $\frac{1}{35}$-۵ کو پراتہ کال آریہ سماج مندر میں بڑے پیمانہ پر یگیہ ہوا۔ پہلے سندھیا اپاسنا ہوئی۔ شری پنڈت گورودت جی نے ویشوانر یگیہ کے منتروں کی ویاکھیا کی۔ یگیہ کے پشچات مہاشہ ہرلشچندر جی کے بھجن ہوئے۔ بھجنوں کے بعد جو آریہ بھائی ست سنگ میں حاضر تھے مندرجہ ذیل دان دیا:-

	روپے	آنے	پائی
شری رام نرائن جی	۲	۸	۰
مہاشہ چیت رام جی	۲	۱۲	۰
،، رام لعل جی	۲	۰	۰
،، جگن ناتھ جی	۳	۰	۰
،، ہربنس لال جی	۲	۰	۰
،، سیتا رام جی	۱	۸	۰

اور مبلغ ۵ روپے ۱۲؍ اور دان اکٹھا ہوا۔ مبلغ ۹ روپے ۸؍ پنڈت گورودت جی اور مہاشہ ہرلشچندر جی کو اردھ شتابدی کیلئے دیئے گئے۔ چند آریہ بھائی یگیہ میں موجود نہ تھے۔ ان سے دھن اکٹھا کر کے سبھا کی سیوا میں بھیجا جاوے گا۔

یگیہ میں ہی سرگباشی مہتہ دھرم داس جی جو کوئٹہ میں جنرل پوسٹ آفس کے ہیڈ کلرک تھے۔ بمعہ پریوار بھونچال میں پرلوک سدھار گئے ہیں ان کے بھاؤں کا دھیان کرتے ہوئے ان کے بہنوئی مہتہ موتی رام جی دسر گباشی جی کی بہن دیراں بائی نے جوان کا رہائشی مکان قیمتی تقریباً ۱۰۰۰ روپیہ ہے ...

قائم شدہ سنہ ۱۸۸۲ء

قائم شدہ سنہ ۱۸۸۲ء

ویشوانر یگیوں کیلئے

شاستروکت اور اوتم ہون سامگری در

۶؍-۸؍-۱۲؍-۱؍ فی سیر منگائیں

تھوک مال

کے خریداروں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

نوٹ:- گورو کل فارمسی کی دوائیاں ہمارے سے ملتی ہیں۔

پتہ

سیتا رام اینڈ سنز دھوپ سامگری والے لاہور

آریہ ساماجک سماچار

سبھا کی اردھ شتابدی کا انوکھا اپہار
دیانند وچن امرت

سبھا کی گولڈن جوبلی کے موقعہ کے لئے تقریباً سا ۲۰ صفحہ کی ایک پستک تیار کی گئی ہے یہ پستک نہ صرف آریہ سماجیوں کے لئے بلکہ سنسار کے ہر ایک بشر کے لئے مفید ہے۔ اس میں سوامی جی مہاراج کے اُن وچنوں کا سنگرہ کیا گیا ہے۔ جن کا سروپ سارو جنک یعنی عالمگیر ہے۔ اِن وچنوں میں کسی ایک خاص دھرم کی طرف کہیں بھی اشارہ نہیں ملتا۔ اس پستک کے پڑھنے سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ سوامی دیانند جی مہاراج کن کن طریقوں سے ساری دنیا کے لیڈروں کا سنگٹھن کرنا چاہتے تھے اور سب کے لئے ایک ہی دھرم کا اپدیش دینا چاہتے تھے۔ اور اس بات کو انہوں نے آریہ سماج کے دس نیموں میں بتلا دیا ہے کہ آریہ سماج کے نیم کسی ایک دھرم یا دیش کے لئے نہیں ہیں۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پستک کو دس حصوں میں منقسم کر دیا گیا ہے۔ آریہ سماج کے دس نیموں کو ہیڈنگ بنا کر سوامی جی کے عالمگیر سروپ والے وچن اکٹھے کئے گئے ہیں۔

ناظرین کو یہ سُن کر خوشی ہوگی۔ کہ یہ پستک پریس میں دیدی گئی ہے۔ اور چھپنی شروع ہو گئی ہے۔ یہ $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۱۶}$ سائز میں بڑھیا انٹیک کاغذ پر چھاپی جاوے گی۔ ٹائپ نہایت نفیس استعمال کیا جا رہا ہے۔ ایسی سندر پستک کی قیمت ابھی تک ۴ ر رکھنے کا خیال ہے یہ پستک ایک ہزار کی تعداد میں چھپائی جائے گی ہر ایک آریہ بھائی اور آریہ سماج کو ایسی انوکھی پستک خریدنے کے لئے ابھی سے ساہتیہ وبھاگ گورودت بھون لاہور کو آرڈر بھیج دینا چاہیئے۔

ادھیکش۔ پرکاشن وبھاگ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

گوجرانوالہ میں ویدک بواہ:۔

لالہ ہری رام جی مڈرن سپرنٹنڈنٹ فور ٹلے سنڈمین کی سُپتری پرکاش وتی کی شادی ۱۳ اسوج اور چھوٹی پتری سوشیلا دیوی کا بواہ ۱۷ اسوج کو ہوا۔ وواہ سنسکار پنڈت دلیپتی جی آریہ اپدیشک نے کرائے لالہ ہری رام جی نے مبلغ ایک سو ایک روپیہ مختلف فنڈوں کو دان دیا۔ لالہ لبھنداس جی نے ۲۵ روپے لالہ ہرچند داس جی وکیل نے ایکصد روپیہ مختلف فنڈوں میں دان دیا۔ جس کے لئے سماج ان سب سجنوں کا دھنیواد کرتی ہے ؛

گورو کل اندر پرستھ میں وجے دشمی:۔

گورو کل اندر پرستھ میں وجے دشمی کا تہوار نہایت شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ امسال بھی ۴ اکتوبر سے ۷ اکتوبر تک یہ پوتر تیوہار حسب دستور سابق و خیش سمارو سے منایا گیا جس اتفاق سے گورو کل کے مشہور سناتک پنڈت جناب دیو جی ودیا النکار پنڈت سیدھو جی ودیا النکار پنڈت دلیش بندھو جی ودیا النکار پنڈت واچسپتی جی ودیا النکار پنڈت حابرت جی ودیا النکار پنڈت پرمانند جی ودیا النکار پنڈت کرشن چندر جی ودیا النکار وغیرہ وغیرہ اس موقعہ پر یہاں پدھارے ہوئے تھے دیسی کھیلوں کے علاوہ گورو کل کے برہم چاریوں کے فٹ بال۔ ہاکی۔ والی بال وغیرہ کے میچ ہوئے برہم چاریوں نے اپنے جسمانی کرتب کے کمالات دکھلائے جنہیں دیکھ کر باہر سے آئے ہوئے مہانو بھاؤ از حد محظوظ ہوئے۔

غرضیکہ چار دن گورو کل میں خوب چہل پہل رہی ۷ اکتوبر بوقت ۴ بجے شام ہون یگیہ کے بعد ملک کے مایۂ ناز لیڈر اجمیر کے مشہور کانگرسی رہنما شری یت ہری بھاؤ جی اپادھیائے کی زیر صدارت وجے دشمی کی سبھا گورو کل ہال میں منعقد ہوئی۔ ہال کو طرح طرح کے موٹوز اور بیل بوٹوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ گورو کل کے برہم چاریوں نے بذریعہ نظم و نثر شری رام چندر جی کے جیون پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کئی سناتک مہانو بھاؤں اور ادھیاپکوں نے بھی شری رام چندر جی کے جیون پر روشنی ڈالی۔ آخر میں صاحب صدر کا نہایت پُر زور ویاکھیان ہوا۔ اور جلسہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوا بعد اختتام جلسہ اہالیان گورو کل کا مشترکہ سہبھوج ہوا۔ صاحب صدر بھی سہبھوج میں رونق افروز تھے۔ سہبھوج ختم ہونے کے بعد برہم چاریوں نے لنکا دہن کی رسم ادا کی۔ اور ساری کارروائی رات کے ۱۲ بجے ختم ہوئی۔

(گوپال بھکشو ادھشٹاتا)

کبیروالہ میں ویدک دھرم [illegible]

آریہ سماج کبیروالہ کا پہلا [illegible] ۲۱ ستمبر کو شری پنڈت نرنجن [illegible] دنشاد ویروت آریہ سماج میلسی [illegible] اُتسو کے اُپلکش میں آریہ سماج [illegible] آرمبھ کی۔ کتھا کے دوران میں [illegible] دھرم سبھا کا اُپدیشک کرشن شاستری [illegible] سے کبیروالہ پہنچا۔ اور مہابیر دل [illegible] دن کبیروالہ میں آریہ سماج اور [illegible] پرورتک مہرشی سوامی دیانند جی [illegible] میں بعید از انسانیت اور خلاف [illegible] مگر سبک پر اس دریدہ دہن کی [illegible] پڑا۔ اور لوگ آریہ سماج مندر میں [illegible] آتماک پیاس بجھانے لگے۔ جہاں [illegible] دنوں میں صرف تیس پینتیس کی حاضری [illegible] وہاں سو ڈیڑھ سو کی تعداد میں [illegible] گئے۔ اور شری پنڈت ستیہ [illegible] منتری آریہ سماج خانیوال و شری [illegible] جی مہاراج و شری پنڈت رام [illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا بھی پہنچ گئے [illegible] بہت ہی آنندت ہوئی۔

$\frac{۹}{۳۵}$ ۲۷ پانچ بجے شام کو نگر کیرتن [illegible] ۲۹ ستمبر کو دو دن اُتسو کی کارروائی [illegible] شور سے جاری رہی جس میں شری [illegible] جی مہاراج و شری سوامی [illegible] و شری پنڈت منسا رام جی شاستری [illegible] و شری پنڈت رام سروپ جی [illegible] سومدیو جی لائل پور والے [illegible] نرنجن دیو جی و مہاشہ کیسر چند جی [illegible] جی اتیادی مہانو بھاؤں کے [illegible] بھاشن ہوتے رہے۔ دوران جلسہ [illegible] سوشل سدھار پر دو کانفرنسیں [illegible] جی مہاراج و لالہ پنڈی داس جی [illegible] وکیل خانیوال کی صدارت میں [illegible] $\frac{۵}{۳۵}$ ۳۰ کو آریہ استری کا جلسہ [illegible] ماتا درگا دیوی جی بکھیہ ادھیاپکا [illegible] شالہ سرائے سدھو و شریمتی [illegible] جی دھرم پتنی لالہ پنڈی داس جی [illegible] مہاشہ خانیوال و مہاشہ [illegible] اپنے منوہر ویاکھیان [illegible] کا پرچار کیا۔

غرضیکہ جلسہ ہر پہلو سے [illegible] ساتھ سماپت ہوا۔ اور [illegible] بنانے کی ہر ایک سازش [illegible] انت میں میں آریہ سماج [illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب [illegible] آریہ سماج سرائے سدھو۔ میاں [illegible] بھی اور شری پنڈت سومدیو جی کا اتینت دھنیواد کرتا ہوں جنہوں نے کہ اتسو کو کامیاب بنانے کے لئے ہر پرکار کی سہایتا کی ؛ (منتری آریہ سماج کبیروالہ)

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

Light of Truth

ستیارتھ پرکاش انگریزی:۔ اس کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے۔ ایک لیکھک نے جتنوں کو آریہ بنایا ہے۔ اس کا ثانی بھی دوسرے سادھنوں سے نہیں۔ اب تک انگریزی میں اس کا سُندر اور سستا سنسکرن نہ تھا۔ اس کمی کو آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے۔ قیمت ۸ر۔ مجلد عہ ر

The Foundation Ha[illegible] Realigeon

سرچشمہ مذاہب۔ شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری اپنی ودوتا کے لئے مشہور ہیں یہ کتاب انہی کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے۔ اس کے انیک بھاشاؤں میں انوواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی پڑھے یووک ویکتی کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ قیمت مجلد ۲ار

The [illegible] & the Leatures of Arya Phalasphii

اجمیر اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر دیئے ہوئے انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے ان کے دیا کھیاتا شری پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے شری پنڈت چموپتی جی اور بابو گنگا پرشاد جی ٹہری والے ہیں۔ کتاب کی بھومکا آچاریہ رام دیو جی نے لکھی ہے قیمت ۸ر

سماج کے دس نیم۔ لیکھک پنڈت چموپتی جی اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تتھا دیانک ویاکھیا کی ہے آریہ کون کالجوں میں اپہار کے طور پر بانٹا گیا ہے۔ انٹیک پیپر سندر چھپائی۔ پختہ جلد ۔ ۸۰ صفحات قیمت ۴ر صرف

The Vedic Cast System Tandac & Problem

ویدک ورن بیوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری پنڈت گنیش دیو جی نے یہ کتاب لکھی ہے۔ قیمت ۴ر

ملنے کا پتہ

سیکرٹری آریہ سماج مدراس

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سبھا کی اردھ شتابدی اور وید پرچار

نمبر ۲

(از شری پنڈت وشوناتھ جی ایم۔اے شاستری لاہور)

پہلے مضمون میں جتلایا جا چکا ہے۔ کہ پرچار کے بغیر کوئی دھرم بھی دنیا میں نہیں پھیل سکتا۔ سب دھرموں میں پرچار کی بدولت ہی ترقی ہوتی ہے۔ آج بھی ہم وید پرچار پر زور دے رہے ہیں ہمارے اور دوسرے دھرم والوں کے پرچار میں کیا فرق ہے۔ اس مسئلہ پر ہم نے وچار کرنا ہے دوسرے دھرموں میں صرف پرچارک ہی کام کرنے والے ہی نہیں ہوتے۔ کیول اُنہی کے آشرے پر سپھلتا نہیں ہوتی۔ بلکہ یجمانوں کی شردھا اُس پرچار کی قیمت کو دس گنا کر دیتی ہے۔ اگر پرچارک لوگ بہت زور سے بھی پرچار کیوں نہ کریں۔ لیکن اگر لوگوں میں شردھا نہ ہو۔ تو ان کا پرچار سپھل نہیں ہو سکتا۔ پرچارک لوگ شردھا کا اُپدیش دیتے ہیں۔ اور بھات یجمانوں کو پہلے شردھالو بناتے ہیں۔ پیچھے اپدیش دیتے ہیں۔ …سی بات [illegible] نے ایک جگہ ورنن کیا ہے اور …یا ہے۔ کہ گورو کو کس پرکار کے شاگرد کو شکشا دینی چاہیئے۔ تو سپشٹ طور پر کہا ہے۔ شردھالو ودیارتھی کو شکشا دینی چاہیئے۔

ہمارے آج کل کے دھرم میں اس بات کا ابھاؤ دیا جاتا ہے۔ ہمارا دھرم پرچار لوگوں کو بُرائی …یتوں سے۔ بُرے رواجوں سے تو چھڑاتا ہے لیکن سکھاتا ہے۔ اس کے متعلق وچار کرنا ہے۔ …ن دوسروں کا زیادہ کیا جاتا ہے۔ لیکن منڈن …س چیز کا۔ یہ وچار کرنا ہے۔ ہم عام طور پر کپڑوں کی مثال دیا کرتے ہیں۔ کہ جیسے کپڑے کو پہلے دھونا چاہیئے۔ پھر رنگ چڑھانا چاہیئے۔ یعنی پہلے تو آتما کے دوش دور کرنے چاہئیں۔ اور پھر اس پر رنگ چڑھانا چاہیئے۔ کپڑا ایک بار سفید تو …دیتے ہیں۔ لیکن اس پر رنگ نہیں چڑھایا جاتا۔ اس طرح خطرہ یہ رہتا ہے۔ کہ اگر اس سفید کپڑے پر رنگ نہ چڑھایا۔ تو پھر یہ میلا پڑ جائے گا۔ …بات نشچے روپ سے جان لیں۔ کہ اگر ایک بار رنگ چڑھ جائے۔ تو منش بڑے بڑے سنکٹ …لا ہو جاتا ہے۔ مثال کے لئے آپ ہر روز دیکھتے ہیں۔ کہ استریوں کی اکثر مندروں پر چڑھاوا چڑھانے کی عادت ہے۔ سادھوؤں کی پوجا کرنے کا سوبھاؤ …ہے۔ تو وہ بار بار سمجھانے پر بھی اپنے ارادہ پر …رہتی ہیں۔ اور وہ اپنی حیثیت کے بموجب …دان وغیرہ کرتی ہیں۔ لیکن آریہ لوگ اپنے سدھانتوں پر پکے نظر نہیں آتے۔ میں آپ کو بتلا چکا ہوں۔ …مہاراجہ اشوک کو جب یہ نشچے ہو گیا۔ کہ بدھ مذہب واقعی سب لوگوں کے لئے اپکاری ہے تو …کے پتروں پتریوں نے دیش ودیش میں گھوم گھوم کر پرچار کیا۔ راجہ لوگ اگر دھرم پرچار کے لئے بھکشو بن کر گھومتے ہیں۔ تو پھر اس بات میں شک …کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ کہ ان میں شردھا تھی۔ دھرم پرچار کے لئے شردھا کی بڑی ضرورت ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگ وید پرچار کے لئے چرچا تو بہت کرتے ہیں۔ لیکن عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ آریہ سماجوں کے بڑے بڑے عالی شان مندر ہیں۔ لیکن سپتاہک ست سنگ کے دن حاضری دیکھیں۔ تو حیران ہونا پڑتا ہے۔ اگر آریہ سماج کا اُدیش مندر بنانا ہی ہے۔ تو مندر کیا سناتن دھرم سے کم ہیں۔ جن آریہ سماجوں نے ہزاروں روپے مندر پر خرچ کر رکھے ہیں۔ آپ ذرا غور سے دیکھیں کہ انہوں نے کبھی آریہ سماج کا پروہت بھی رکھا ہے۔ پروہت رکھنا انہیں مشکل معلوم دیتا ہے۔ لیکن ایک عالیشان مندر بنانا انہیں معلوم دیتا ہے۔ پہلے ہمیں ایسا کبھی معلوم نہیں دیتا۔ کہ دھرم مندر بنانے کے لئے خوب زور لگایا گیا ہو۔ پہلے جتنے بھی دھرم مندر بنتے تھے۔ کوئی شردھالو بھگت، اپنے دان سے مندر بنوا دیتا تھا۔ اور پجاری یا دھرم مندر میں ٹھہرنے والے بھکشوؤں کو در بدر مانگنے جانا نہیں پڑتا تھا۔ دھرم آچاریوں کو فکر صرف دھرم پرچار کا ہی ہوتا تھا۔ یجمان شردھالو تھے اپدیشک پرچار کی لگن والے۔ یجمان یتھا شکتی۔ تن من دھن سے دھرم پرچار کرنے میں سہایتا دیتے تھے۔ لیکن آج کل لوگ جتنا دان کرتے ہیں اس کا ایک کافی حصہ تو اینٹوں پتھروں کی عمارتوں میں لگ جاتا ہے۔ اگر ہم اپنا سارا روپیہ وید پرچار پر خرچ کریں۔ تو مندروں کی ہمیں کمی نہیں رہتی۔ ایک بھی شردھالو دھنیش آریہ سماج کی شرن میں آ جائے۔ تو وہی اکیلا ہی مندر بنوا دے۔ دھرم پرچار ہونے پر روپیہ خود بخود آ جاتا ہے۔ لیکن آریہ پرشوں کو پرچار کی طرف ہی اپنا تن من دھن لگانا چاہیئے۔ پرچار ہی سنسار میں کرانتی پیدا کرتا ہے۔ وچار ہی لوگوں میں کھلبلی ڈالتے ہیں۔ اگر ہم پرچار کی طرف پوری توجہ نہ دیکر دوسرے کاموں کی طرف زیادہ دھیان دیں گے۔ تو ہم اپنے اصلی مقصد سے گر رہے ہوں گے۔

ہمارے پروگرام میں تبدیلی کی بھی ضرورت ہے آریہ سماج اپنے سماجک سدھار کے لئے بھارت میں اپنا نام رکھتا ہے۔ لیکن جب ہم ایک کام کر چکیں تو دوسرا شروع کر دینا چاہیئے۔ ہم نے یتیم خانہ اس لئے کھولے ہیں کہ اناتھوں کی رکھشا ہو۔ اور لوگوں کے دل میں اناتھ رکھشا کے بھاؤ پیدا ہوں آج اگر عام ہندو جنتا یتیم خانے کھولنے کے لئے تیار ہے تو آریہ سماج کو وید پرچار کو مکھیہ رکھتے ہوئے ان سنستھاؤں کو علیحدہ کمیٹیاں بنا کر چلانا چاہیئے آج کل ایک ایک آریہ سماج کے اردگرد سینکڑوں ایسے گاؤں ہوتے ہیں۔ جہاں آریہ سماج کا سندیش لوگوں نے سنا ہی نہیں۔ پرچار سے دوسرے سماجک سدھار ساتھ ساتھ ہوتے چلتے ہیں۔ آج کل آریہ سماجیں خود ہی وچار کر لیں۔ کہ ان کی جائیداد کا کتنا حصہ وید پرچار میں خرچ ہوتا۔ اور کتنا دوسرے کاموں میں۔ اور آپ لوگ صرف یہ ہی نہ کہیں کہ وید پرچار دھن سے ہی ہو سکتا ہے۔ وید پرچار کے لئے تو لگن کی ضرورت ہے۔ یہ تو آج کل لوگوں کی عجیب پرورتی سے معلوم ہونے لگا ہے کہ دھرم کے لئے دھن کی ضرورت ہے۔ ورنہ آپ سوچیں۔ کہ پراچین پرچار شیلی میں کتنا خرچ ہوتا تھا۔ اگر مندر میں کتھا ہوتی ہے۔ تو استری پرش اپنے آپ ہی پرنام کرتے پیسے [illegible] آنے چڑھا رہے ہیں۔ کہیں چندہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس صورت میں دانی لوگ یہ بھاؤ بھی کبھی دل میں نہیں لاتے۔ کہ وہ اس دان سے کسی پر احسان کر رہے ہیں۔ بلکہ اس کو وہ بڑی خوشی سے دیتے ہیں۔ اور اپنا فرض سمجھتے ہیں لیکن آج کل چندہ دیتے وقت دانی پہلے تو لینے والے کو دیکھتے ہیں۔ پھر ان کا لحاظ کرتے ہوئے اور مانو بڑا احسان کر رہے ہیں۔ ایسا سمجھ کر دان کرتے ہیں۔ یہ ہے پرورتی کا بھید۔ [illegible] پرشوں کی بہت سی طاقت تو روپیہ اکٹھا کرنے میں خرچ ہو جاتی ہے دان یا دھرم کے لئے [illegible] دینا تو سچی لگن کا کام ہے۔ کسی کے مانگنے آنے پر تو دان کا بہت ماہتو جاتا رہتا ہے۔

آریہ سجنو! اگر آپ اردھ شتابدی کو سپھل بنانا چاہتے ہیں۔ اور اپنے نیتاؤں کے وچن کا آدر کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہر ایک آپ ہی یتھا شکتی تن۔ من۔ دھن سے سبھا کی سہایتا کریں۔ اپنے دان کو ساتوک بنائیں۔ اپنے نیتاؤں اور مہا پرشوں کی سچی سیوا یہی ہے۔ کہ ان کی آگیا کا پالن کریں۔ اور سچے ہردیہ سے پالن کریں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ شتابدی کے اُپلکش میں

ہفتہ وار آریہ مُسافر لاہور

کا

اردھ شتابدی نمبر

(باتصویر)

دسمبر ۱۹۳۵ء کے دوسرے ہفتہ میں اشاعت پذیر ہو گا جس میں سبھا کے کام اور سبھا کے کاریہ کرتاؤں پر نہایت سیر حاصل لیکھ پرکاشت ہوں گے۔ کئی بلاک کی تصویریں ہونگی۔ یہ بڑھیا نمبر مستقل خریداروں کو مُفت نذر ہو گا۔ اس لئے آپ

آج ہی آریہ مُسافر"

کے خریدار بن جائیں۔ اشتہار دہندگان کو بھی اس بیش نظر نمبر میں کہ جو معمول سے کئی گنا زیادہ تعداد میں شائع ہو گا۔ اپنے اشتہاروں کے لئے ابھی سے جگہ ریزرو کرا لینی چاہیئے۔

(مینیجر آریہ مسافر لاہور)

خط و کتابت کے وقت اپنا نام و پتہ خوشخط لکھا کریں۔ تاکیداً عرض ہے۔ (مینیجر)

یادِ رفتگان

آریہ سماج کے خاموش سپاہی مہاشہ مرلیدھر جی آریہ

از شری مہاشہ کندن مل جی دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور

رہیے شہید قوم کے گر جان جایئے
قربان جانیوالے کے قربان جایئے

رشی دیانند جی مہاراج کے اُپدیشوں نے سینکڑوں زندگیوں کو پلٹ دیا۔ ہزاروں خوابیدہ روحوں کو جگا دیا۔ اُن کی زبان میں وہ جادو تھا۔ جو بگڑوں کو بناتا تھا۔ اور بہے ہوؤں کو راہِ راست پر چلنے کے لئے پردان کرتا تھا۔ اسی وجہ سے آریہ سماج نے اپنے پہلے کال میں سینکڑوں ایسے آریہ سجن پیدا کئے۔ جو کریاتمک رُوپ سے آریہ سماجی تھے۔ جو سچ پوچھو۔ تو رشی کے لگائے ہوئے پودے کو سینچنے والے دراصل وہی تھے۔ اُن ہی دیر پُرشوں میں سے ایک مہاشہ مرلیدھر جی بٹالہ نواسی تھے۔ آپکے پتا لالہ نہنو مل جی بڑے پکے شو بھگت تھے انہوں نے ایک شوالہ بھی بنوایا تھا۔ اور اپنے خرچ پر ایک پجاری رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ بچپن میں آپ کو آپکے پتا شو بھگتی کو مکتی کا سادھن بتا کر اس پر شردھا کرنے کے لئے کہا کرتے تھے۔

ابتدائی تعلیم آپ نے بٹالہ ضلع گورداسپور میں حاصل کی۔ اس کے بعد آپ گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر میں داخل ہوئے۔ آپ ابھی فسٹ ایر میں ہی تھے۔ کہ اُن ہی دنوں میں سوامی دیانند سرسوتی جی کا آگمن امرتسر میں ہوا۔ آپ نے رشی کے اُپدیش امرت کا پان کیا۔ اور ایسے مگدھ ہوئے۔ کہ لاہور میں بھی سوامی جی کے اُپدیشوں کو سُننے کے لئے اُن کے پیچھے پیچھے چلے آئے۔ ان اُپدیشوں کا اثر یہ ہوا کہ آپ کے وچاروں میں بڑا پریورتن ہو گیا۔ اور آپ آریہ سماج کے بھگت بن گئے۔

کچھ خانگی حالات کی وجہ سے آپکے پتا نے آپ کو کالج سے ہٹا کر گورداسپور تھانونگوئی کی ملازمت دلوا دی بعد میں آپ صدر تھانونگو ہو گئے۔ اُن دنوں میں آپ اپنے گھر میں ہی سماج لگایا کرتے تھے۔ اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو خاص طور پر بھجن اور سندھیا آدی سکھایا کرتے تھے۔ آپکے جیون میں ادرشوں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جو کہ آپکے جیون کی گھٹناؤں سے ودت ہوتا ہے۔

آپ کو ساٹھ روپے ماہوار تنخواہ اور اس کے علاوہ پندرہ روپے ٹی۔ اے ملا کرتا تھا۔ ٹی۔ اے کے پندرہ روپے آپ گھوڑے پر خرچ کیا کرتے تھے اور جہاں بھی آپ جاتے۔ وہاں سے گھاس مول لے کر گھوڑے کو کھلاتے۔ اور پٹواریوں کے گھر کا خود کھانا تو درکنار گھوڑے کو پانی تک بھی نہ پلنے دیتے تھے۔ رشوت دینے اور لینے والوں کے سخت برخلاف تھے۔ اگر کبھی کوئی کچھ دینے کی کوشش کرتا۔ تو اُسے کہتے کہ ہمیں کچھ روپے دیکر کیوں آپ بھی پاپ کے بھاگی بنتے ہو۔ اور مجھے بھی بناتے ہو۔ اگر ان ہی روپوں سے سماج مندر بنوا کر لوگوں کے جیونوں کو اچھا بنانے میں مدد کر سکتے ہو۔ تو کر دو۔

ایمانداری کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ آپ کے بھتیجے لالہ بشمبر دت جی حال ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول نگروٹہ بگواں ضلع کانگڑہ سرکاری چاقو کے ساتھ اپنی پنسل تراشنے لگے۔ جب آپ نے دیکھا۔ تو چاقو واپس لے لیا۔ اور کہنے لگے۔

”دیکھو بیٹا چاقو سرکاری ہے اور پنسل تمہاری سرکاری چیز کو اپنے ویکتی گت فائدے کے لئے استعمال کرنا پاپ ہے“

اسی طرح ایک دفعہ اُپرکت لالہ بشمبر دت جی اور آپ کا لڑکا ایک پٹواری کے گھر سے گنے کا رس پی آیا اور کچھ گنے بھی لے آئے جب آپ کو معلوم ہوا۔ تو آپ بہت ناراض ہوئے۔ اور اُن ہی گنوں سے اُن کو تاڑنا کی۔ اور کہا۔ کہ لوگ کہیں گے۔ اپنے مُنہ سے تو مانگتا نہیں۔ لیکن لڑکوں کے ذریعہ سے رشوت لیتا ہے۔ خبردار۔ اگر پھر کبھی کسی پٹواری وغیرہ سے کوئی چیز لی۔ تو سزا ملے گی“

پریوار زیادہ ہونے کی وجہ سے گذارہ کچھ تنگی سے ہوتا تھا۔ ایک دفعہ آپ کے بڑے بھائی صاحب نے مالی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ”مرلی دھر تمہارے ماتحت ۶۰۰ پٹواری ہیں۔ اگر ایک ایک روپیہ سالانہ بھی آپ ان سے لیں۔ تو ۶۰۰ روپے سال کی آمدنی ہو جائے“ آپ نے جواب دیا۔ بھائی صاحب میں گو بریر منہ مارنا نہیں سیکھا۔ اور نہ ہی سیکھوں گا۔ اگر رشی کے بتلائے ہوئے راستہ پر چلتا رہا تو۔

آپ شُدھی اور اُچھوت ادھار کے اُس زمانہ میں جب کہ ایسے وچار رکھنا بھی پاپ سمجھا جاتا تھا۔ بڑے زبردست حامی تھے۔ اور عملی طور پر بھی وہ یہ کام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے دینا نگر سماج کے ماتحت کئی میگھوں کو شدھ کیا۔ ایک دفعہ آپ کے ساتھ آپ کا ذکر گنپت رائے مہاجن بھی تھا۔ آپ کے ساتھ ہی اُس نے بھی شُدھ ہونیوالے بھائیوں کے ہاتھ سے روٹی وغیرہ کھائی۔ جب آپ واپس بٹالہ لوٹے۔ تو مہاجن برادری نے آپ کے ذکر کا حقہ پانی بند کر دیا۔ وہ غمگین صورت بنائے آپکے پاس آیا۔ اور آکر رونے لگا۔ آپ نے اُسے تسلی دی اور کہا کہ ”پانی تو ہمارے سامنے کنوئیں سے بھرو۔ اور پیو۔ جو روکے گا۔ ہم اُس سے نپٹ لیں گے۔ اور حقہ پینا ہی چھوڑ دو۔ اگر ہم نہیں پیتے۔ تو ہم بھی جیتے ہی ہیں“۔ چنانچہ اُس نے اُس وقت سے حقہ پینا چھوڑ دیا۔

آپ ذات پات کے بھی خلاف تھے۔ آپ نے ذکر شام سنگھ جی کی شادی جو آپ کے دھرم پتر بنے ہوئے تھے۔ اور کسی دوسری برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنی برادری میں کی تھی۔

آپ دیوی پر بکرے چڑھانے اور مانس کھانے کے بڑے مخالف تھے۔ اور ان باتوں کے لئے وہ برادری کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ اپنے بھتیجے کے منڈن سنسکار پر آپ نے دیوی پر بکرا چڑھانے سے انکار کر دیا۔ جس کی وجہ سے بٹالہ کی پوری برادری آپ سے ناراض ہو گئی۔ لیکن انہوں نے کہا۔ کہ ”مجھے ویکتیوں سے دھرم زیادہ پیارا ہے۔“

آپ نے اپنی زندگی میں کئی سماجیں قائم کیں بٹالہ میں آریہ سماج مندر رائے شو سنگھ جی سے آپ نے بنوایا تھا۔ قادیان۔ سری گوبندپور اور چھینا کی آریہ سماجیں بھی آپ کی کوششوں کا پھل ہیں آپ کی ذاتی زندگی ایک نمونہ کی زندگی تھی۔ چنانچہ لالہ موتی رام جی (جو کہ کالج پارٹی کے ایک بڑے کارکن ہیں) کے بھائی لالہ دیوان چند جی وکیل بٹالہ کہا کرتے ہیں۔ کہ ”میں صرف مہاشہ مرلی دھر جی کے ویکتی گت جیون سے پربھاوت ہو کر گوروکل پارٹی کا ممبر بنا ہوں“

گورداسپور میں دو آریہ سماجیں ہیں۔ ایک گوروکل سیکشن کی ہے اور دوسری کالج سیکشن کی۔ آپ گوروکل پارٹی کی سماج کے پردھان تھے۔ اور ماسٹر مرلیدھر جی کالج پارٹی کے۔ اُن دنوں پورانکوں سے اکثر شاستراتھ ہوتے رہتے تھے۔ انتظام دونوں سماجیں ملکر کیا کرتی تھیں۔ اور ہر ایک بات میں ایک دوسرے کو سہیوگ دیا کرتی تھیں۔ پورانکوں کے شاستراتھ میں ہار جانے کی صورت میں لوگ اُن کو کہا کرتے تھے۔ اسے آریہ سماجیوں کے خلاف کیوں شور مچاتے ہو۔ اُن کے یہاں تو دو مُرلیاں بج رہی ہیں۔ اور دونوں زبردست ہیں تمہارے میں ایسا کوئی شخص نہیں۔ جو سدگنوں میں اُن کا مقابلہ کر سکے۔

آپ کا وچار تھا۔ کہ لوگ سیوا کے سب کام بلا معاوضہ ہی کرنے چاہئیں۔ چنانچہ گوروکل کے لئے چندہ اکٹھا کرتے ہوئے جن دنوں سوامی شردھانند جی مہاراج بٹالہ آئے۔ تو انہوں نے آپ کو سبھا کا کام کرنے کو کہا۔ تو آپ نے جواب دیا۔ ”اگر ایشور نے شکتی دی۔ تو مفت کام کروں گا۔ دان کا دھن لیکر تو کام کرنے کو دل نہیں چاہتا“ اسی پرکار اُن کے جیون کی بیسیوں گھٹنائیں ادھور [illegible] ہیں۔ لیکن بڑھ جانے کا اندیشہ [illegible] کلام یہ کہ آپ میں وہ سب کے سب [illegible] جاتے تھے۔ جو کہ ایک آریہ سماجی [illegible] چاہئیں۔

ملازمت کے آخری ایام میں آپ کو [illegible] ملازمت سے ایک پرکار کی نفرت [illegible] چنانچہ آپ نے استعفیٰ دیدیا۔ ڈپٹی کمشنر نے بلا کر سمجھایا۔ کہ ملازمت ہی اچھی [illegible] جیسے خیالات کے آدمی بیوپار میں کامیاب [illegible] سکیں گے لیکن آپ نے جواب دیا۔ دھرم سچائی سے بیوپار میں جتنی کامیابی مل [illegible] ادھرم اور جھوٹ سے کبھی نہیں ہو [illegible] ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا کہ ایک سال کی [illegible] لے کر اس کام میں بھی کوشش کر دیکھو [illegible] ہوئی تو بہتر۔ ورنہ پھر اپنی ملازمت پر [illegible] جانا آپ نے جواب میں کہا۔ کہ میں سرکار [illegible] میں رکھ کر اپنا اُلو سیدھا کرنا نہیں چاہتا [illegible] ڈپٹی کمشنر صاحب نے خود ہی تجارت کر [illegible] آپ کو ایک سال کی چھٹی دے دی [illegible] واپس کر دیا۔

ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد [illegible] آرین بھارت ٹریڈنگ کمپنی کھولی [illegible] کے حصے فروخت کر کے ضلع گورداسپور [illegible] ایک لاکھ روپیہ اکٹھا کیا۔ آپ اس کمپنی [illegible] مینجنگ ڈائریکٹر تھے اور دیگر ڈائریکٹر [illegible] راجیہ رتن آتما رام جی امرتسری (حال [illegible] رائے شو سنگھ جی بٹالہ نواسی لالہ بشمبر [illegible] جی (پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ [illegible] سبھا پنجاب کے پتا) لالہ کرم چند جی [illegible] کمپنی میں کام کرنے کے ایام میں آپ [illegible] آتما رام جی امرتسری کے ساتھ ملکر سوا [illegible] کیا کرتے تھے۔ اور آپ کی ان کے ساتھ [illegible] تھی۔ ان ہی دنوں میں آپ بان پرست [illegible] کا وچار کرنے لگے۔ گھر میں جا کر سونا اور [illegible] چھوڑ دیا۔ لڑکوں کو بورڈنگ میں داخل کر [illegible] اور اپنی دھرم پتنی کو میکے بھیجدیا۔ خود [illegible] داڑھی مونچھ صاف کروا لئے۔ ان دنوں [illegible] آپ لیکچر بھی دیا کرتے تھے۔ خاص کر [illegible] چیزوں کا پرچار کیا کرتے تھے۔

۱۵ اگست ۱۹۰۳ء میں آپ بخار [illegible] آپ ویدوں سے علاج کرواتے رہے [illegible] کو ویدک طریقہ علاج پر وشواش تھا [illegible] دس پندرہ دن نہ اترا۔ تو آپ کے ایک [illegible] ڈاکٹر نے جو کہ اُن ایام میں آپ کے پاس [illegible] تھے۔ آپ کو بخار کی بیہوشی کی حالت میں [illegible] پلا دی۔ اس دوائی میں شراب بھی تھی جب [illegible] کچھ ہوش آیا۔ تو آپ نے کہا۔ تم نے بڑا [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

انتہ پریکشن

لیکھک پروفیسر ستیہ ورت جی سدھانتا لنکار گورو کل ــــ کانگڑی

آریہ سماج کو ستھاپت ہوئے اتنے سال بیت گئے. کتنی دیوالیاں آئیں اور چلی گئیں۔ ہر ایک دیوالی رشی دیانند کی یاد دلاتی آئی۔ اور رشی کی یاد کو درڑھ بنانے کا سندیش دے کر چلی گئی۔ آج پھر جب ایک سال بعد ایک اور دیوالی رشی دیانند کی یاد لے کر آئی ہے۔ ہمارا کرتویہ ہے کہ ہم اپنے چولے میں منہ ڈال کر دیکھیں اور سوچیں کہ اب تک کہاں تک پہنچ چکے ہیں۔ اور ابھی ہمیں کتنی دور پہنچنا ہے۔

رشی دیانند کی یادگار آریہ سماج ہے۔ آریہ سماج نے اپنے سالوں میں جو کچھ کیا۔ وہی انتی کا سب سے بڑا سمارک ہے۔ اس لئے رشی دیانند کے سمرن کے اس پرو کے دن آریہ سماج کے کاریہ پر ایک سمالوچناتمک درشٹی ڈالنے سے رشی کی یادگار کو پھر سے تازہ کیا جا سکتا ہے۔

ایسے پرو کے دن سال میں کبھی کبھی آتے ہیں۔ ہر ایک ویکتی کا کرتویہ ہے۔ کہ مہانپرشوں کے سندیش کو سنے۔ اور سال بھر اس سندیش کو کریا میں پرنت کرنے کا پریتن کرے۔ جس پرکار ویکتی کبھی کبھی ایسے دنوں سال بھر کے لئے سنکلپ لے لیتے ہیں۔ اور اسے سال کے باقی دنوں نبھانے کا پریتن کرتے ہیں اسی پرکار سنستھاؤں کا کرتویہ ہے کہ ایسے دنوں میں آتم نریکشن کریں۔ اور آتم نریکشن کرنے کے بعد سنستھا کے ہت کے لئے کہیں سنکلپوں کو پرستاؤ روپ میں کر کے انہیں سال بھر کریا میں لانے کا پریتن کریں میں آج آریہ بھائیوں کے سمکش اسی پرکار کا آتم نریکشن کرنا چاہتا ہوں۔

آریہ سماج ایک جیوت جاگرت سماج ہے تھوڑے ہی سالوں میں اس نے جو انتی کی ہے۔ وہ اس کے ورودھیوں کو بھی آشچریہ میں ڈال رہی ہے آریہ سماج کے پرتی اوپیکھا دکھلانے والے بھی اس کی طرف کھنچ رہے ہیں۔ اپنے کو آریہ سماجی گھوشت نہ کرتے ہوئے آریہ سماجی وچاروں میں بولنا ایک فیشن ہو گیا ہے۔

آریہ سماج نے دو دشاؤں میں کاریہ کیا ہے وہ دشائیں ہیں "پرچار تتھا شکشا" ہم ان دونو پر کرمشہ وچار کریں گے:

پرچار کا کاریہ

آریہ سماج اپنے جنم دن سے ہی اپنے سدھانتوں کے پرچار میں لگا ہوا ہے۔ ہندو سماج میں اب تک جتنے بھی نوین سنگٹھن ہوتے ہیں۔ ان میں اب تک آریہ سماج کا سا سو تنترت پرچار کاریہ کوئی بھی نہ کر سکا. کئی لوگوں کا وچار ہے. کہ آریہ سماج نے پرچار کا ڈھنگ عیسائیوں سے لیا ہے پرنتو آریہ سماج کے سے جلسے عیسائیوں کے درشٹی گوچر نہیں ہوتے. آریہ سماج مکھیہ طور پر اپنا پرچار سماجوں کے وارشک اُتسووں دوارا کرتا رہا ہے. ہر ایک آریہ سماج کے اُتسو پر آریہ سماج کے، وچیہ بولنے اپدیشک اکثر ہوتے ہیں۔ جو آریہ سماج کے بھن بھن سدھانتوں پر دو تا پورن ویاکھیان دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ اُتسو سال میں ایک بار ہوتے ہیں۔ اس لئے شہر کے پرایہ سبھی لوگ ان اُتسووں میں سملت ہوتے ہیں۔ اور آریہ سماج کے سدھانتوں سے پریچے پراپت کرتے ہیں آریہ سماج کی اس پرچار شیلی کا اب دیگر سنستھائیں بھی انوکرن کرنے لگی ہیں۔ پرنتو ان کے پاس نہ تو اتنے اپدیشک ہی ہیں اور نہ اتنے سالوں کا انوبھو۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آریہ سماج تھوڑے دھن سے جو کچھ کر سکا ہے۔ دوسری سنستھائیں ادھک دھن کے خرچ سے بھی وہ سب کچھ نہیں کر پائیں۔

اس پرچار شیلی کا یہ تو پرنام ہوا ہے۔ کہ جنتا کو آریہ سماج کے سدھانتوں سے پریم تتھا کافی پریچے پراپت ہو گیا ہے۔ پرنتو اس شیلی کا سمے اب سماپت ہوا بھی دکھتا ہے۔ آریہ سماج کے سدھانتوں سے جانکاری جنتا میں بہت کافی ہو چکی ہے اب لوگ یہ انوبھو کرنے لگے ہیں۔ کہ ہمیں جانکاری سے کچھ آگے بڑھنا چاہیئے. جن سدھانتوں کا ہم پرچار کرتے رہے ہیں۔ وہ سدھانت اب کریا میں پرنت ہونے چاہئیں. جیون میں چرتارتھ ہونے چاہئیں۔

پرنتو ہماری جو پرچار شیلی اب تک چل رہی ہے وہ اس پرکار کی ہے. کہ اس سے صرف سدھانتوں کا پرچار ہی ہو سکتا ہے۔ اور کچھ نہیں۔ جیسا میں نے پہلے کہا. کسی بات کو کریاتمک بنانے کے لئے جیون میں گھٹانے کے لئے سنکلپ کی ضرورت ہوتی ہے اس سنکلپ شکتی کو جاگرت کرنے کا ہم کوئی پریتن نہیں کرتے. پرشن یہ ہے. کہ اس سنکلپ شکتی کو کس پرکار جاگرت کیا جائے۔

آریہ سماج میں سنکلپ شکتی کو جاگرت کرنے کے لئے ورتمان پرچار پدھتی کو سرودتھا بدلنا ہوگا۔ ہمارے اُتسووں پر ویاکھیاتا بھن بھن وشیوں پر تین تین گھنٹوں تک دھوآں دھار ویاکھیان دیئے جاتے ہیں. کوئی ورن ویوستھا پر گھنٹہ بھر بولتا ہے. دوسرا ویاکھیاتا آشرم ویوستھا پر کچھ جھاڑتا ہے. تیسرا کسی تیسری بات پر بہت کچھ کہہ جاتا ہے. پرنام یہ ہوتا ہے. کہ لوگ سنتے ہیں۔ اور اتنا سنتے ہیں. کہ سننے کے ہی عادی ہو جاتے ہیں۔ اس کے بجائے اگر اُتسووں کا روپ سما کانفرنسوں کا ہو جائے۔ اور ان میں کسی وشیش پروگرام پر وچار کیا جائے۔ تو پرستاؤں کے روپ میں آریہ سماج کی سنکلپ شکتی جاگرت ہو سکتی ہے.

اس کا سب سے اچھا اپائے وہی ہے۔ جو کچھ دن ہوئے آریہ سماج میں شروع بھی ہوا تھا۔ ہر ایک ورش ایک اکھل بھارتیہ آریہ کانگرس ہونی چاہیئے. جس میں سال بھر کے لئے پروگرام بنایا جائے۔ اس کانگرس کا اُتسو اسی پرکار وشال اور شاندار ہونا چاہیئے. جس پرکار راجنیتک کانگرس کا ہوتا ہے۔ اس کے اُتسو بھی جگہ جگہ نمنترن ملنے چاہئیں. اس پرکار یہ بڑے بھاری پرچار کا سادھن بن سکے گا۔ اس کانگرس میں سال بھر کے لئے جو پروگرام طے ہو گا اس پروگرام کو پرانتیہ پرتی ندھی سبھاؤں کے اُتسو ... دنگل بننے کے بجائے پرچار کے سادھن بننے چاہئیں. جیسا کہ لئے تو اس سمے ہماری پرتی ندھی سبھاؤں کے ادھیویشن ہوتے ہیں۔ پرتی ندھی سبھا کا پرچار کیلئے اپنا کوئی ادھیویشن نہیں ہوتا۔ یہ بات وچارنیہ ہے ہونا یہ چاہیئے. کہ اکھل بھارتیہ آریہ کانگرس میں پاس ہوئے پرستاؤں کو پرانتیہ پرتی ندھی سبھاؤں کی کانفرنسوں میں پھر پاس کیا جائے۔ اور بھن بھن شہروں کے پرتی ندھی اپنے اپنے شہروں میں جا کر سال میں ایک بار جس پرکار اُتسو کرتے ہیں۔ اس پرکار اُتسو نہ کر کے کانفرنس کریں۔ اور انہیں کو پاس کریں۔ تتھا ان پر ویاکھیان کرائیں۔ ہر ایک سماج کے پاس یہ رپورٹ ہونی چاہیئے. کہ اس کے سدسیوں میں سے کتنوں نے ان پرستاؤں کو کریاتمک روپ دیا ہے یہ رپورٹ ہر ایک شہر کی سماج پرتی ندھی سبھا کے پاس بھیجے۔ اور پرتی ندھی سبھا اکھل بھارتیہ آریہ کانگرس کے دفتر میں بھیجے. میری سمتی میں اب سمیہ آ گیا ہے. کہ ہم اپنی پرچار شیلی میں پریورتن کر کے اسے نیا روپ دیں۔

آریہ سماج کے پاس دوسرا کام شکشا ہے. شکشا کے چھیتر میں بھی آریہ سماج نے اتنی انتی کی ہے کہ کام سنبھلتا پرتیت نہیں ہوتا

شکشا کا کاریہ

ویسے آریہ سماج کے شکشا کے چھیتر میں کئی پرکار کے کاریہ ہیں۔ پرنتو ان میں مکھیہ طور پر اس کا کاریہ بھارت ورش میں گوروکل شکشا پرنالی کا پنر جیوت کرنا ہے۔ اس سمے بھن بھن پرانتوں میں انیک گوروکل ہیں۔ اور ان پر ہزاروں روپیہ خرچ ہو رہا ہے گوروکل شکشا پرنالی اس پرکار پھیل جانے کا بھی ابھی پرایہ ہے. کہ جنتا اس بات کو سمجھنے لگی ہے کہ شکشا میں چرتر نرمان سب سے بڑی چیز ہے۔ ایک بات اور ...

کیا آپ کمزور ہیں؟

اگر آپ جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ یا کسی بیماری کی وجہ سے جسم میں کمزوری آگئی ہے یا آپ کو جریان۔ احتلام وغیرہ نے کمزور کر دیا ہے۔ یا آپ کے دل میں خون کی کمی ہے۔ معدہ و جگر کمزور ہو گئے ہیں۔ بھوک نہیں لگتی. کھانا ٹھیک ہضم نہیں. تو آپ کو فوراً

تلوار مارکہ شربت فولاد ؁

کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے. جو طاقت کی ایک بہترین دوا ہے۔ اور شربت کی شکل میں تیار کی گئی ہے بچوں. بڈھوں اور جوانوں کے لئے یکساں مفید ہے. دل و دماغ جگر و معدہ ہر ایک عضو رئیسہ کو طاقت دیتی ہے. کمزوری اور سستی رفع کر کے بدن میں طاقت اور چستی پیدا کرتی ہے. صرف ایک بوتل کا استعمال آپ کی طبیعت میں جوش پیدا کر دے گا۔ اور بدن میں خون صالح پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگے گا. پیاس بجھانا اور بھوک بڑھانا اس کا ایک خاص کرشمہ ہے. جسمانی کمزوری دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنانا اس کی ایک خاص صفت ہے. دنیاوی سختیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے قوت مردانگی. ہمت. استقلال اور جوش پیدا کرنا صرف اسی کا کام ہے. قابل اعتماد حکیموں ڈاکٹروں اور ویدوں اور معزز ایڈیٹران اخبارات نے آزمائش کر کے نہایت تعریفی سرٹیفکیٹ دیئے تھوڑے دنوں کا استعمال آپ پرورش کر دے گا. کہ آیورویدک. ادویات کی نظیر انگریزی ادویات میں نہیں ملتی آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے خرید کر استعمال کریں۔ نقالوں سے بچیں. ہمارے کارخانہ کا نام اور تلوار مارکہ دیکھ کر خریدیں قیمت چالیس خوراک صرف ڈیڑھ روپیہ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔

بنانے والے

گپتا اینڈ کمپنی مالکان جنگ گریت و شدھالیہ ٹوہانہ ضلع حصار

ہے کہ چھوٹی چھوٹی شرینیوں کے گوروکل رتنک ہو جاویں رہیں ۔ پرنتو کئی استھانوں پر مہاودیالیہ کی شکشا بھی گوروکلوں میں دی جاتی ہے ۔ مہاودیالیہ میں شکشا خرچ بہت زیادہ ہوتا ہے ۔ اس لئے بھن بھن گوروکلوں میں مہاودیالیہ تک شکشا دینے کا یہ پرنام ہوتا ہے کہ اس خرچ کو برداشت نہ کر سکنے کے کارن ہم اچھی کوٹی کی پریاپت شکشا نہیں دے سکتے اس سب سے اچھا اُپائے یہی ہے کہ بھارت کے سمپورن گوروکل ایک سنگٹھن کے آدھین ہوں ۔ اور مہاودیالیہ وبھاگ کیول ایک جگہ ہو ۔ دو استھانوں پر آیورویدک چلا کر دونوں کو اپورن روپ سے چلانے کی نسبت کہیں اچھا ہے ۔ کہ ایک ہی استھان پر ہمارا اشٹ ودیہ مہاودیالیہ ہو ۔ اتنے ہی اپادھیائے ایک استھان پر رہتے ہوئے دوگنے ودیارتھیوں کو پڑھا سکتے ہیں ۔ پھر دو استھانوں پر اپنی شکتی کا اپویہ کیوں کیا جائے ؟ یہی بات انیہ وشیوں کے ادھیاپن کے سمبندھ میں ہے ۔ اگر ایک جگہ پر اتہاس کا ایک اپادھیائے دس ودیارتھیوں کو پڑھا رہا ہے ۔ تو کیا ضرورت ہے کہ دوسری جگہ اتنا ہی خرچ کرکے ایک دوسرا اپادھیائے پانچ ودیارتھیوں کے لئے رکھا جائے دونوں ودیارتھیوں کو ایک ہی جگہ کیوں نہ پڑھایا جائے اس سمے جس پرکار یوستھا چل رہی ہے اس کا یہ بھی پرنام ہے کہ ہم تھوڑے سے ہی وشیوں کی شکشا دے سکتے ہیں ۔ کیونکہ ہمیں دوہرا کام کرنا پڑ رہا ہے اگر سب گوروکلوں کا سنگٹھن ایک ہو جائے ۔ اور سب کا مہاودیالیہ وبھاگ بھی ایک جگہ پر کر دیا جائے تو جو روپیہ دوہرا کام کرنے میں خرچ کیا جا رہا ہے اس سے ہم نئے کام جاری کر سکتے ہیں ۔ اس سمیہ کریاتمک وشیوں کا ہمارے گوروکلوں میں ابھاؤ سا ہے اگر ہم شکتیوں کو کیندرت کرکے کام کریں ۔ تو کیوں نہ گوروکل میں کرشی ۔ ترکھانی ۔ وانجیہ وشیہ تتھا انیہ ویوسائے بھی پڑھائے جا سکیں ۔ اس سمیہ ان سب وشیوں کو پڑھا سکتے ہیں ۔ سب سے بڑی بادھا یہ ہے ۔ کہ ہمارے پاس اتنا روپیہ ہی نہیں کہ ہم یہ سب کچھ پڑھا سکیں ۔ پرنتو جس سماج کے پاس اتنا درویہ ہو ۔ کہ وہ دو جگہ الگ الگ وید کے ساہتیہ کے ۔ سائنس کے آیوروید کے پروفیسر رکھ سکے ۔ اس کے پاس درویہ کی کمی نہیں ۔ ویوستھا کی کمی ہے اگر وہ سماج ان وشیوں میں کیندری کرن کو پیدا کر سکے تو اس درویہ (بچت) کا وہ انیہ دشاؤں میں اپیوگ کر سکتی ہے ۔

اب پرشن یہ رہ جاتا ہے یہ رہ جاتا ہے ۔ کہ کیا سب وبھاگ ایک ہی جگہ رکھے جائیں ۔ یا الگ الگ شکشا کی درشٹی سے سب سے اچھا یہ ہے کہ شکشا سمبندھی سب وبھاگ ایک ہی جگہ ہوں ۔ ایک ہی استھان پر تو یہ سماج کا سب سے بڑا آیوجن یہ مہاودیالیہ ہو ۔ وہیں انیہ مہاودیالیہ ہوں ۔ جن میں کرشی ویوسائے آدی کے ساتھ ساتھ ویدرشن آدی سب مضمون پڑھائے جائیں ۔ جو لوگ گوروکل شکشا پرنالی دوارہ اپنے بالکوں کو شکشا دینا چاہیں ۔ ان سب کے بالک بھن بھن پرانتوں سے اس ایک ہی جگہ شکشا پراپت کریں ۔ ایک استھان پر سب پرکار کے مضمون پڑھائے جانے سے لابھ یہ ہوگا ۔ کہ ودیارتھیوں کو سب وشیوں سے تھوڑا تھوڑا پریچیہ ہو جائے گا ۔ کبھی آیوروید پر ویاکھیان ہو رہے ہیں کبھی کرشی پر تو کبھی وید اور جیوتش پر کار کی جو مکھی شکشا سے ودیارتھیوں کا مانسک وکاس بہت اچھا ہو سکے گا اور آریہ سماج ایک اُچیہ کوٹی کا وشو ودیالیہ قائم کر سکے گا ۔ ہمیں یہ ماننا چاہیئے ۔ کہ ہمارے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے ۔ کہ ہم ہر ایک پرانت میں مہاودیالیہ وبھاگ کی شکشا دینے والے گوروکل کھولیں اور انہیں سپھلتا سے چلا سکیں ۔ آریہ سماج کا اس پرکار کا گوروکل ایک ہی ہونا چاہیئے ۔ اسکول تک کی تعلیم دینے والے بھلے ہی کتنے ہی ہوں ۔ پرنتو انہیں بھی کھولتے ہوئے یہ دھیان رکھنا چاہیئے ۔ کہ دس دس بیس بیس ودیارتھیوں کے لئے ایک ایک گوروکل نہ کھول دیا جائے ۔ الگ الگ کام کرنے کی نسبت سنگٹھت پریتن سے ہی ادھک لابھ ہو سکتا ہے ۔

آپائے

میں سمجھتا ہوں ۔ کہ جن دو باتوں کی طرف میں نے آریہ جنتا کا دھیان آکرشت کیا ہے ۔ ان کی دشا میں انیک بھائی کئی بار وچار کر چکے ہونگے پرنتو اس دشا کی طرف کوئی کریاتمک قدم اٹھتا نہیں دیکھتا ۔ اس کا سب سے اچھا اپائے یہ ہے کہ آریہ سماج کی سنگٹھت مشینری کو ہلایا جائے ہر ایک آریہ سماج کو ایسے کسی خاص ادھیویشن میں ان دونوں اسکیموں پر وستر ک وچار کرکے اپنی سمتی پرتی ندھی سبھا کے پاس بھیجنی چاہیئے جب پنجاب یو ۔ پی تتھا انیہ پرانتوں کی پرتی ندھی سبھاؤں میں اس آشے کے پرستاؤ پہنچیں گے تو وہ ان دونوں باتوں کے دشا میں ادشیہ وچار کریں گے ۔

دیوالی کے آج کے دن جب چاروں طرف اندھکار کے سمے روشنی کے چھوٹے چھوٹے دیئے ٹمٹما رہے ہیں مجھے یہی روشنی دکھائی دے رہی ہے ۔ آریہ سماج کو اب بولنا چھوڑ کر کرنا سیکھنا چاہیئے ۔ تبھی آریہ سماج رشی دیانند کے مشن میں سپھلتا ہو سکتی ہے ۔

آریہ مسافر کے اردھ شتابدی نمبر میں اشتہار دینے والے ابھی جگہ ریزرو کرا لیں ۔ نرخ مناسب (مینیجر)

گوروکل آیورویدک فارمیسی

چیون پراش

ہر موسم کے لئے ٹانک ہے ۔ بچے اس سے موٹے تازے ہوتے ہیں کھانسی دل کی دھڑکن ۔ تپدق کی خاص دوا ہے قیمت چار روپے فی سیر ۔

ست سلاجیت

درد کمر ، درد گردہ ۔ اور پیشاب و دھات کی سب بیماریوں کی اکسیر دوا ہے ۔ قیمت ۱۲ ار فی تولہ

سرمہ

آنکھوں کی حفاظت کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی سرمہ نہیں ۔ ہزاروں مریضوں نے استعمال کر کے فائدہ حاصل کیا ہے ابھی منگا کر استعمال کیجئے ۔ قیمت

لاہور کے ایجنٹ

ویریندر اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

پتہ ۔ آیورویدک فارمیسی نمبر ۱۲ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں :-

۹/۵ ۳۵ کو لالہ مکھراج جی ساکن علی وال متصل مان کے فرزند لالہ کرم چند جی کا وواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ انہوں نے تین روپے ویشو انریگیہ میں دان دیئے۔ اور دو روپے آریہ سماج فتح گڑھ کو دان علیحدہ دیئے۔ امید ہے ایک ڈیپوٹیشن روانہ ہو کر ضلع پارروال گھنٹے بانگر پہنچ کر فتح گڑھ واپس لوٹے گا۔

(ہنسراج پوری منتری آریہ سماج)

آریہ سماج ڈیرہ بابا نانک :-

لالہ ہرسچند جی ہردوروال نواسی نے اپنے لڑکے کی شادی کے موقعہ پر جو تاریخ ۲۰/۱۰ سووچ سمت ۹۲ ڈیرہ بابا نانک بمکان لالہ موہن لال حلوائی کے ہوتی ہے۔ مبلغ ۵ روپے دان مقامی آریہ سماج ڈیرہ بابا نانک کو دیا۔

(منتری آریہ سماج ڈیرہ بابا نانک)

آریہ سماج ٹنگہ

مورخہ ۶/۱۰ ۳۵ کو بیدی ہربنس سنگھ جی کی دختر کی شادی ہوئی۔ بواہ سنسکار پنڈت لچھمن دت جی نوشہرہ نواسی اور پنڈت رام ناتھ جی بیدی والے نے کروایا۔ مبلغ پانچ پانچ روپیہ پنڈتوں کو دکشنا دی گئی۔ اور دو روپے آریہ سماج ٹنگہ کو ملے۔

(نتھو رام آریہ پنشنر پردھان آریہ سماج)

آریہ سماج کونسل کا چناؤ :-

پردھان :- مہاشہ ہمت سنگھ جی آریہ

اُپ پردھان :- لالہ منوہر لال جی

منتری :- دھرم ویر آریہ

اُپ منتری :- لالہ رام ناتھ جی

پستکادھیکش - شری بھیروں پرشاد جی

کوشادھیکش :- لالہ بشمبر دیال جی -

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج بھرتھلہ کی ستھاپنا :-

دھرم ویر آریہ اور ہمت سنگھ آریہ نے موضع بھرتھلہ ضلع روہتک ۲۱ اگست رات کو پرچار اور ہون کیا۔ اور سماج قائم کی۔ اور ۳۲ سجنوں کا یگیہ پویت کر دیا۔ مبلغ پانچ روپے وید پرچار کیلئے دان دیا۔ حسب ذیل چناؤ ہوا :-

پردھان :- شری مہاشہ سلطان سنگھ جی

اُپ پردھان :- ” خوشی رام جی

منتری :- ” دیا رام جی -

اُپ منتری :- ” بھوج رام جی -

کوشادھیکش :- ” ہر سنگھ جی -

(دھرم ویر آریہ منتری)

لاہور میں اردھ شتابدی کی تیاریاں

لاہور کی لوکل آریہ سماجوں کا اتساہ سراہنیہ ہے

مورخہ ۶ اکتوبر کو اردھ شتابدی سمتی تھا لاہور کی لوکل سماجوں کی انترنگ سبھاؤں کے ممبروں کی ایک ضروری میٹنگ اردھ شتابدی مہوتسو کے پربندھ کے لئے ۲ بجے دن کے گورودت بھون کے ہال میں ہوئی جس میں مختلف سماجوں کی طرف سے ۶۵ آریہ سجن شامل تھے۔

سب سے پہلے شری پردھان رام دیو جی نے اردھ شتابدی سماروہ کی وشیشتا پر اپنے وچار پرگٹ کئے۔ اور لاہور کی آریہ سماجوں کے ذمہ داری سماجوں کی پرشنسا کی۔ ازاں بعد شری پنڈت گیان چند جی نے دھن سنگرہ کے کچھ حالات بتا کر سب آریہ بھائیوں سے پرارتھنا کی۔ کہ سب سے اہم ذمہ داری لاہور نواسیوں کی ہے جن کے اوپر باہر سے آنے والے آریہ بھائیوں کے آتتھیہ ٹھہرانے۔ سواگت کا بھار ہے۔

والنٹیر یا آریہ دل } اتسو میں سب سے ضروری چیز والنٹیر ہوتے ہیں۔ کیونکہ سارا پربندھ والنٹیروں دوارہ ہی ہوتا ہے۔ اورقات اتسو کی سپھلتا والنٹیروں پر نربھر ہوتی ہے۔ اس کے لئے شری لالہ ہردیال جی ادھشٹاتا مقرر ہوئے۔ انہوں نے اردھ شتابدی کے موقعہ پر **۲۵۰۰** ویر دل سنگھٹت روپ سے لانے کا وشواس دلایا۔ ویر دل باقاعدہ ٹرینڈ ہو کر ہی آنے چاہئیں۔ اس کے لئے جو جو بھائی اپنی سیوائیں دینا چاہتے ہیں۔ وہ ادھشٹاتا آریہ ویر دل گورودت بھون لاہور سے خط و کتابت کریں ویر دل کے والنٹیروں کو کیا کیا ساتھ لانا ہوگا۔ علیحدہ پرکاشت ہو جائے گا۔

آتارا } آتارا کے لئے لاہور کی پرسدھ جگہوں کا پربندھ کیا جا رہا ہے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ جلدی نتیجہ ہونے پر آریہ سجنوں کی خدمت میں سوچنا دی جائے گی۔ آتارا کے پربندھ کے لئے مندرجہ ذیل مہانوبھاؤ مقرر ہوئے ہیں :-

شری رام پرتاپ جی ریٹائرڈ تحصیلدار ادھشٹاتا شری بخشی جھنڈا مل جی۔ شری مہاشہ ہرچند جی سنگر مشین والے۔ شری چندربھان جی گوال منڈی۔ شری تاراچند جی۔ شری ٹھاکر داس جی سرگالہ کلاں۔

رشی لنگر } رشی لنگر کا کام امسال وسیع پیمانہ پر ہوگا۔ اس واسطے جو بھائی اس کام میں دلچسپی رکھتے ہوں انہیں بھی اس کام میں ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ فی الحال مندرجہ ذیل بھائیوں کو اس کام پر مقرر کیا گیا ہے :-

شری لالہ بدھ رام جی - بھگت ایشر داس جی - شری گوپال داس جی میو حل فنڈ۔ شری منگل سین جی لاہور چھاؤنی۔ پنڈت شوالال جی۔ شری داس مل جی اکبری منڈی۔ سردار مہر سنگھ جی۔ شری ناتھا مل جی اکبری منڈی شری چندربھان جی گوال منڈی نیوجک مقرر ہوئے۔

پنڈال تھا بازار } پنڈال کے لئے مندرجہ ذیل مہانوبھاؤ مقرر ہوئے ہیں۔ امید ہے شری بادا لکھا سنگھ جی ٹھیکیدار دہلی تھا راے صاحب امرت رائے جی انبالہ چھاؤنی بھی اپنی سمتی کرتارتھ کرتے رہیں گے۔ لالہ حکم چند جی ادھشٹاتا۔ لالہ نند لال جی اُپ منتری سبھا۔ لالہ سوہن لال جی ٹھیکیدار

جلوس } گورو کلوں۔ کنیا گورو کلوں تھا تھا منتری پاٹھ شالاؤں کے ودیارتھی کافی تعداد میں آریہ جلوس میں شامل ہوں گے۔ جلوس کی کامیابی سے اتسو کی کامیابی سمجھی جاتی ہے اس لئے امید ہے۔ کہ پنجاب بھر کے آریہ بھائیوں کے علاوہ بھارت ورش تھا انیہ پرانتوں کے آریہ بھائی بھی سملت ہونگے۔ جلوس کے لئے مندرجہ ذیل آریہ بھائیوں کو مقرر کیا گیا ہے :-

شری لالہ کانشی رام جی وید۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا۔ شری ڈاکٹر ڈھلا رام جی۔ شری لچھمن چند جی ودیارتھی تھا لالہ امیر چند جی اُپ سبھا کے نیوجک ڈاکٹر بھگت رام جی پردھان آریہ سماج گوال منڈی مقرر ہوئے ہیں۔

ٹورنامنٹ } شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا لاہور۔ ادھشٹاتا۔

شری جنا داس جی۔ شری نریندر ناتھ جی شاہدرہ۔ شری پنڈت جواہر لعل جی۔ شری دیو سین جی۔ شری ہنس راج جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی آریہ سماج سدوں گورو کلوں۔ کنیا گورو کلوں تھا ہائی سکولوں کے ودیارتھیوں کے آپس میں کھیلوں کے میچ ہوں گے۔ انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے۔ سب آریہ ودیارتھیوں سے پرارتھنا کی ہے کہ وہ ابھی سے نتیجہ کر کے سوچت کریں۔ کہ وہ کن کن کھیلوں میں بھاگ لے سکیں گے۔

پنڈال کی سجاوٹ } پنڈال کی سجاوٹ کا کاریہ امسال گورو کل کانگڑی کے ودیارتھیوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ سمتی کی خدمت میں .... سے کرنے کی کرپا کریں گے۔ تھا پورس کاریہ کے ادھشٹاتا شری لالہ چرنجی لال ڈی۔ ایل۔ او۔ والے تھا شری پرکاش چند اور شری مہادیو جی مقرر ہوئے ہیں۔

انکوائری آفس } انکوائری آفس گورودت بھون کی ڈیوڑھی کے پاس ہوگا۔ جس میں ٹیلیفون کا پربندھ کیا جائے گا۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل مہانوبھاؤں کی سیوائیں حاصل کی گئی ہیں :-

لالہ چرنجی لال جی آریہ گوال منڈی ادھشٹاتا۔

لالہ ہربنس لال جی - لاہور چھاؤنی۔

مہاشہ دینا ناتھ جی گوال منڈی۔

مہاشہ جگل کشور جی دھرم پورہ - لاہور

شری جنا داس جی گوال منڈی۔

شری پنا لعل جی - لاہور چھاؤنی۔

شری سبے چند جی اُپ منتری آریہ سماج گوال منڈی

شری دیوی داس جی - دھرم پورہ -

شری دین دیال جی گورودت بھون لاہور۔

سٹیشن سواگت } سٹیشن پر سواگت کے لئے ..... والنٹیروں کا پربندھ تو ہوگا ہی۔ تھا اپنی ویکتیوں کے لئے سٹیشن سواگت کے لئے لاہور کی لوکل آریہ سماجوں کے پردھان شری ڈاکٹر ڈھلا رام جی تھا شتابدی کمیٹی کے سدسیہ ہوں گے۔

یگیہ } یگیہ کا کاریہ یکم دسمبر سے شروع ہوگا۔ جس میں شری پنڈت ..... جی۔ شری پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر شری بدھ دیو جی شری پنڈت مکتی رام جی۔ شری پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت نردیو جی۔ پنڈت شو ..... جی۔ پنڈت ایتی پرشاد جی۔ کئی مہانوبھاؤ یگیہ کی شوبھا بڑھائیں گے۔

ان کے سجھاؤں کا پربندھ کرنے کے لئے ..... کی لوکل سماجوں کے منتریوں کی اُپ سبھا بنا دی گئی جس کے ادھشٹاتا شری نرنجن ناتھ منتری سماج وچھو والی مقرر ہوئے۔ جو مندرجہ بالا پنڈتوں کے ساتھ مل کر یگیوں کا پربندھ کریں گے۔

(اردھ شتابدی پرکاشن گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج شہر سلطانپور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج شہر سلطانپور کا پہلا سالانہ ..... ۱۶-۱۷-۱۸ نومبر ۱۹۹۲ بکرمی مطابق ۲۰-۳ نومبر ۱۹۳۵ء کو ہونا نشچت ہوا ہے جس میں بڑے بڑے سنیاسی مہاتما پدھاریں گے۔ آپ کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔

چوکھا نند آریہ سیوک آریہ سماج

پرجوش آریہ بھائیوں کا اُتساہ
اردھ شتابدی کے یگیہ کو سمپورن کرنے کیلئے

۲۰۰۰ـ؍۷ بہتر ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے

یہ دیکھ کر ہرش ہوگا۔ کہ آریہ بھائیوں میں اردھ شتابدی کے یگیہ کو سپھل کرنے کے لئے وشیش جوش اور اُتساہ دکھائی دے رہا ہے۔ اور آریہ بھائیوں نے دھن اکتر کرنے کی طرف توجہ دینی شروع کر دی ہے۔ مگر پھر بھی کاریہ کی رفتار کو تیز کرنے کی آوشیکتا ہے۔ آریہ بھائیوں سنگرہ کے لئے جلد سمتیاں اور ڈیپوٹیشن بنا کر دھن اکتر کرنے میں لگ جانا چاہیئے۔ اور سبھا دوارا کی گئی اڑھائی لاکھ کی اپیل کو پورا کر دینا چاہیئے۔

(پرکاش وبھاگ)

وجے دشمی

وجے دشمی کا تیوہار بتاریخ ۲۵؍۱۰ سماج مندر میں منایا گیا۔ ہون یگیہ کے پشچات شریمتی شکیل کماری کے بھجن ہوئے۔ اس کے بعد شری سوامی جی و دشنودت جی کے اپدیش ہوئے۔ اس کے بعد اوم کے جھنڈے کی ستھاپنا ہوئی۔

(ساگر چند اُپ منتری)

آریہ سماج رتیہ ۔

مورخہ ۲۳؍ستمبر کو پنڈت پورن چندجی سدھانت بھوشن و مہاشہ شو نارائن جی بھجنیک رتیہ پدھارے اور چار دن تک اپنی امرت ورشا اور منوہر بھجنوں دوارا جنتا کو آنند کرتے رہے۔ مہاشہ شو نارائن جی کے بھجن قابل تعریف تھے۔ جس کا پبلک پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ اور یہ بات ہر ایک نے دل پر اثر کر گئی۔ کہ آریہ سماج ایک دھارمک اور سوئے ہوؤں کو جگانے والی پارٹی ہے۔

(سیتارام پردھان)

اسمبلی کے ڈپٹی پریسیڈنٹ گوروکل کانگڑی میں

کل لیجسلیٹو اسمبلی کے پریسیڈنٹ شری پُت ککل چندر دت جی سیر دا اتر گوروکل کانگڑی پدھارے اور سنستھا کا اولوکن کر آتینت پرسن ہوئے گوروکل دشنو دت دیالیہ کے گورنر تھا دائس چانسلر پروفیسر سنیہ ورت جی سدھانتا النکار نے شری پریسیڈنٹ کو گوروکل کے بھِن بھِن وبھاگوں کو دکھلایا۔ اور گوروکل کے سمبندھ میں سب کچھ بتلایا۔ گوروکل کے ادھیکاریوں نے شری پنت جی سے گوروکل کے آگامی اُتسو میں سمّلت ہونے کے لئے انورودھ کیا جسے انہوں نے سویکار کیا۔ آگامی اُتسو میں جو بہت سمبھوتہ ایسٹرکی چھٹیوں میں ہوگا۔ مہاتما گاندھی تھا دیش کے انیہ انیک نیتاؤں کے سمّلت ہونے کی آشا ہے۔

(مکھیہ ادھشٹھاتا۔ گوروکل کانگڑی)

اس اشتہار کو غور سے پڑھیں

ہردوار میں ایک تجربہ کار ایجنٹ کی ضرورت

شلاجیت کے بیوپار کیلئے ہردوار ایک مشہور مقام ثابت ہو چکا ہے ہر ملک کے یاتری ہزاروں کی تعداد میں وہاں پر بڑی عقیدت کے ساتھ آتے ہیں۔ اس خیال سے مالکان ایجنسی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بہت ہی جلد ہردوار میں کاروبار شروع کیا جائے۔ ہمارے نرخوں کا مقابلہ کوئی بھی شلاجیت فروخت کرنیوالی کمپنی نہیں کر سکتی۔ مال بالکل خالص ہوگا۔ خواہش مند اصحاب جو دو صد روپیہ نقد بطور ضمانت دے سکیں۔ پتر وہار کریں۔ کمیشن معقول دیا جاوے گا۔

المشتہر

منیجر ہزارہ کیمیکل ایجنسی رجسٹرڈ شلاجیت کے بڑے بیوپاری

مانسہرہ صوبہ سرحد

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر

پرویش سنسکار

۲؍۱۰ کو مہاشہ جان رام جی نے گرہ پرویش سنسکار کرایا۔ ایک روپیہ سماج کو دان دیا۔

منڈن سنسکار

۳؍۱۰ کو تمارام جی نے اپنے دوارہ کو اس کے سنسکار کرائے۔ تین روپے دکشنا دیشواہریگیہ ودھی میں دی۔ ایک روپیہ یتیم خانہ فیروزپور کے لئے دان دیا۔ سنسکار شری پنڈت آریہ منی جی نے کرایا۔

نام کرن سنسکار

۴؍۱۰ کو ۹½ بجے صبح شری لالہ بشمبر ناتھ جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ پنڈت آریہ منی جی نے سنسکار کی ودیا کہیا کی۔ لالہ بشمبر ناتھ جی نے

ایک روپیہ ۸ سماج کو دان دیا۔

سیتا پک ست سنگ

۲۵؍۱۰ کو سیتا پک ست سنگ میں شری سوامی دشنودہانند جی کا دیا کھیان ادھیکار چینتا پر ہوا۔

پرویش پتر

پچھلے ہفتہ میں مہاشہ سیتارام جی و مہاشہ جگت رام جی دو سجن سماج کے نئے ممبر بنے۔

آریہ کمار سبھا کا اُتسو

آریہ کمار سبھا کے اُتسو پر شری پنڈت ہردیالو جی۔ پنڈت چندر بھانو جی اپدیشک مہاشہ ماتھر شرما جی۔ ماسٹر بھگت رام جی۔ مہاشہ کندن لال جی بھجنیک و اپدیشک پدھاریں گے۔

۴۷

اکسیر بلدن

ہر قسم کی کھانسی کا جادو اثر علاج

تپ دق کے مریضوں کو اور اُن بیماروں کو جو دمہ۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ اور خشک کھانسی میں مبتلا ہوں۔ اُن کو فوراً آرام پہنچاتی ہے۔ یہ

پھیپھڑوں کی ٹانک بھی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) نصف شیشی (۱۲؍)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر امرت دھارا۔ لاہور

مہرشی دیانند سرسوتی کے جیون اور کام کے سمبندھ میں پُستکیں

...دیانند جی کی فتح اردو	...؍
...رشی وچار	۔؍۔
...صدی کا مہرشی	۱؍
...کا شہزادہ، ...دیانند اردو	۲؍
...دیانند دادرش سدھارک، اردو	۱۲؍
...تند چرتامرت اردو	۳؍
...شی جیون ہندی	۱؍
مہرشی درشن اردو	۲؍
ریفارمر ہندی	۸؍
سوامی دیانند کا ویش ہندی	۸؍
سوامی دیانند از ارہند گھوش انگریزی	۸؍
لائف آف سوامی دیانند انگریزی	۳؍
دیانند پرکاش ہندی	۱۴؍
رشی دیانند سوچت و سوکھنت جیون چرتر ہندی	۲؍
مہنی چرت امرت سنسکرت	۱۰؍
دوتیہ دیانند ہندی	۱۲؍
مہرشی دیانند اور ان کی تعلیم اردو	۱۴؍
مہرشی سوامی دیانند کا جیون چرتر ہندی	۶؍
ٹیچنگز آف آریہ سماج و سوامی دیانند انگریزی	۲؍

ملنے کا پتہ

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رشی اُتسو

آریہ سماجوں سے نویدن

از شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

مہاپرشوں کے جیون ہمیں سکھلاتے ہیں کہ ہم اپنے جیون کو کیسے اوچیہ بنا سکتے ہیں۔ یہی کارن ہے کہ سبھیہ جاتیاں اپنے مہاپرشوں کے جنم اور مرتیو کے دنوں کو بڑے اتساہ سے مناتی ہیں۔ اس نیم کے انوسار آریہ سماج پرتی ورش اپنے پرورتک رشی دیانند کا مرتیو دوس (دیوالی) وشیش اتساہ سے مناتا ہے۔

سوامی دیانند جی نے اپنا جیون ویدک دھرم کی رکھشا کرنے سنسار کو ستیہ مارگ پر لانے منش ماتر میں سمانتا اور بھراترِ بھاؤ کا پرچار کرنے اور گرے ہوؤں کو اٹھانے میں لگا دیا۔ انہوں نے اچھوت پن دور کر کے پد دلت بھائیوں کو منش سماج میں سمان ادھیکار دلانے اور ان کی اوستھا اونچی کرنے کا پرچار کیا۔ جس کا پرینام ہندو سماج کا ورتمان کال میں اچھوت بھائیوں کو سمان ادھیکار دینا ہندو سنگٹھن اور دیش میں پرتیک پرکار کی جاگرتی کا دکھائی دینا ہے۔

پرتیک آریہ سماج کا کرتویہ ہے کہ وہ اس ورش بھی پوروکی بھانتی رشی اُتسو پورن اتساہ سے منائے آریہ جنتا میں جیون جاگرتی اور اتساہ پیدا کرنے کی آوشیکتا ہے۔ پراتہ کال اپنے اپنے گرام اور نگر میں آریہ بھائی ملکر بڑے سمارو سے سنکیرتن کرتے ہوئے جلوس نکالیں۔ بڑے پیمانہ پر یگیہ کئے جاویں۔ اور رشی اور جیون پر ویاکھیان کرائے جاویں۔ دھارمک پستکیں بنا مول بانٹی جائیں۔ اور اچھوت پن کا بھاؤ مٹا کر سرو آریہ نر ناری اس اُتسو میں بھاگ لیں۔ اور سب آریہ بھائی اُس دن اپنے جیون کو اُنت کرنے کے لئے کچھ ورت دھارن کریں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے اس اوسر کے لئے چار آنہ مشن فنڈ قایم ہے۔ اس کے لئے دھن اکٹر کیا جاوے۔ اس فنڈ کا آشیہ یہ ہے کہ اس شبھ اوسر پر پرتیک آریہ نر ناری کم سے کم چار آنہ کی راشی رشی کے مشن کے لئے دان کریں۔ پنجاب پرانت میں کئی لاکھ آریہ ہیں۔ پرتیک آریہ اپنے بھاگ کی آہوتی اس یگیہ میں ڈالے۔ تو یہ یگیہ سپھل ہو سکتا ہے۔ یدی آریہ نر ناری اس کی اور تنک بھی دھیان دیں۔ تو پانچ ہزار روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج اس اُتسو کو وشیش اتساہ اور شردھا بھگتی بھاؤ سے منائے۔ تاکہ رشی کا مشن اُنتی کرے۔ یہ اُتسو اس ورش دیوالی کے دن ۱۰ کارتک سنہ ۱۹۹۲ء مطابق ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء سنیچروار ہوگا۔ پنجاب پرانت کے آریہ اور آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ اس پونیہ اوسر پہ کم از کم چار آنہ پرتیک ویکتی سے اکٹر کر کے سبھا کو بھیجیں۔ پنجاب پرانت کے آریہ اس ورش چار آنہ مشن فنڈ کے لئے کم از کم پانچ ہزار روپیہ اوشیہ اکٹر کریں۔

وشواز گیت

ٹیک:-

دھرتی کے سب باسی سُن لو کیا ناد گگن میں گونج رہا

یہ سپنا بانکے ویدوں کی کیا کچھ سندیش سناتی ہے

اپنائے اودیا اندھیرا ہم ان سے لڑنے آئے ہیں

نربل گھائل اسہائیوں کی دردھ ڈھال ہماری چھاتی ہے

ہتھیار انوکھا دھارا ہے جس سے مرنا بھی جینا ہے

یہ دل میں گھس کر کاٹ کرے یہ پریم بڑا دردھ گھاتی ہے

جب ہار گئے گولی گولے تب پریم وہاں پھاٹک کھولے

کٹ کر نہ جھکے کس کے آگے وہ گردن بھی جھک جاتی ہے

ہم سب کو متر بنا دیں گے تب وہ سب آریہ کہاویں گے

پشو پکشی تک بھی بولیں گے دھرتی پھولی نہ سماتی ہے

جس کے ہم سیوک ہیں سارے وہ سوامی بھی البیلا ہے

نت لٹوا ڈیوں کو کر دی انمول ہمیں اک تھاتی ہے

وہ پرتھما سنسکرتی ویدمئی جو نت پرانی نت نئی

وہ دویہ تپا کا جوتی مئی اس کی نبھ میں لہراتی ہے

ہم اس کے پہرے والے ہیں ہم اس کے ہت نت جاگیں گے

یہ کہہ کر گیان رہسیہ نئے سوتوں کو نیند جگاتی ہے

ہٹ جا یہ راہ نہیں تیری کہ دوبوں موت بھینکر سے

بڑھ بڑھ کر لڑتے یہ سپنا آتی تجھ سے مدماتی ہے

ویدوں کی کرنیں لے جھولی چلتے ہیں برہمن بن اگوا

جب ان کے ہاتھ تو بر لگیں وش کی اوشدھ بن جاتی ہے

نگری اب آریہ بناویں گے یش کا بانا پہنا دیں گے

جس میں سُرن گت شانت لہیں دل دیوؤں کے دہلاتی ہے

گھر گھر میں پھول مہکتے ہیں ہریالے آنگن ہنستے ہیں

جل کے جھرنے کہیں ماکھن کی مشکی اود گھوش گنجاتی ہے

پگ پگ پر جیکے سگھرائی کونے کونے میں سُتھرائی

بچھڑے اچھلیں بچے کھیلیں کہیں آتی دھنیوز بھاتی ہے

سب مل پنچوں کی بات سنیں آپا دھاپی نت دور کریں

چلنے میں کھانے پینے میں سب کے من ساجھی بھاتی ہے

نت گھر گھر ہوم سگندھ اُٹھے سب کے من میں یہ بھاؤ اُٹھے

کس بھانتی چلے یہ ساگری ہم کو یہ پاٹھ سکھاتی ہے

ہم دیانند کے سینک ہیں سوکمار نہ ہم کو گن لینا

جب اڑ بل آن اڑے سپنا بجلی بھی گھور گراتی ہے

جو پربت کی نہ اکڑ مانے جو ساگر کو گاگر جانے

وہ سپنا دوار کھڑی تیرے کر جوڑے سیس نواتی ہے

پرارتھنا

ہوں ویر ہمارے وید دھنی۔ کشتری دِکھلے لیں روک انی

گوویں ہوں اُجلے دودھ بھری۔ وش بچار بہن میں مہاں بلی

باہن دے جوتے سے شیل ہلا۔ نگری کی لاج رکھیں مہلا

یودکوں کی ان میں کیرتی بجے۔ جو سبھا بھون میں دنیہ سجے

جب مانگے امبر جل برسے۔ سکھ سمپتی سے دھرتی سرسے

ہم کو نہ کسی سے کچھ بھے ہو۔ تیری جے ہو جے ہو جے ہو

بوقت خط وکتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پتہ و نام خوشخط تحریر کیا کریں۔

(مینجر آریہ مسافر لاہور)

اعلیٰ زندگی - درازیٔ عمر - اور لطف خانگی سچے معنوں میں حاصل کرنے کیلئے

سکھ سمپن جیون (ہندی)

نامی کتاب کا غور سے مطالعہ کریں۔ پبلک کی اس قسم کی ضروریات کو دیکھ کر مصنف نے اپنے پندرہ سالہ تجربہ کی بنا پر اور کئی مستند کتابوں کا نچوڑ اس کتاب میں بھر دیا ہے۔

(دو سو صفحات کی کتاب صرف دس آنہ میں)

مصنف کا پتہ:-

کویراج پنڈت ویدبرت جی امرت فارمیسی ڈیرہ غازیخاں

نوٹ:- یہ کتاب پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور سے بھی مل سکتی ہے۔

پارو وال ویدک بواہ ۔

لالہ ملکراج کے لڑکے کی شادی پر مختلف فنڈوں کو دان دیا گیا۔ بواہ ویدک ریتی سے ہوا ہے۔

	روپے	آنہ	پائی
آریہ سماج مدراس	۲	۔	۔
″ فتح گڑھ چوڑیاں	۲	۔	۔
″ ″ گھنکے بانگر	۲	۔	۔
اردو شتابدی فنڈ معرفت آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں	۳	۔	۔
گوروکل کانگڑی معرفت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور	۲	۔	۔
وید پرچار فنڈ	۴	۔	۔
اندھا ودیالیہ امرتسر	۲	۔	۔
میزان	۱۷	۔	۔

(ارجن چند مرواہ پارو وال)

آریہ ویر دل کے نیم

اردھ شتابدی کے اپ لکش میں آریہ ویروں کا بھاری اجتماع ہونے والا ہے۔ اس کے انتظام کے لئے ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو گورودت بھون لاہور میں شری پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر صدارت آریہ ویر دل کی بیٹھک ہوئی۔ اور نمن پرکار نیم تیار ہوئے ہیں:۔

نام:۔ اس کا نام پنجاب آریہ ویر دل ہوگا۔ یہ دل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ہوگا

ڈیپوٹیشن:۔ (۱) آریہ سنسکرتی کی رکشا۔

(۲) پیڑت دکھیوں کی سیوا۔ رکت تتھا سہایتا۔

(۳) میلوں تتھا اتسووں میں پربندھ میں سہایتا۔

(۴) شاریرک انتی کے لئے کھشاتردھرم کا پرچار تتھا ویایام شالاؤں کا سنگھٹن۔

(۵) نویوکوں میں شاریرک۔ مانسک۔ تتھا آتمک انتی کے سادھن پیدا کرنا۔

دل کا سنگھٹن } (۱) گیارہ آریہ ویروں کا ایک ورگ ہوگا۔ جس میں ایک نایک کہلائیگا باقی دس کے آدھین ہونگے۔ اور ویر کہلائیں گے۔

(۲) جس استھان میں ایک سے زیادہ ورگ ہوں گے۔ وہاں ایک مکھیہ نایک ہوگا جو کہ استھانک ورگوں دوارہ چنا جائے گا۔ اور پرانتیہ دلپتی دوارہ Confirm ہوگا۔

(۳) پرتیک منڈل کے لئے ایک منڈل دلپتی ہوگا جس کے آدھین اس منڈل کے ورگ ہونگے اور پرانتیہ دلپتی دوارا مقرر ہوگا۔

(۴) ایک پرانتیہ دلپتی ہوگا۔ جو پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا دوارہ تعینات ہوگا۔

پربندھ } دل کی ایک پربندھ کرتا سبھا ہوگی۔ جس کے پردھان پرانتیہ دلپتی ہوگا۔ اور ہر ایک منڈل کا دلپتی اس کا سدسیہ ہوگا۔ اس سبھا کا کورم پانچ کا ہوگا۔ یہ پربندھ کمیٹی سبھا آریہ ویر دل کا اندرونی پربندھ کرے گی جسے اس کے سمبندھ نیم بنانے کا ادھیکار ہوگا۔

سنچالن } اس دل کے سنچالن کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا پرتی ورش ایک پرانتیہ آریہ ویر دل سبھا بنایا کرے گی۔ جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے سات سبھا سد آریہ ویر دل کے ۳ سبھا سد اور ایک پرانتیہ دلپتی ہوگا۔

اس سبھا کے مندرجہ ذیل ادھیکار اور کرتویہ ہونگے۔

(۱) پربندھ کرتا دوارہ پرستک بجٹ کو سویکار کرنا۔

(۲) آریہ ویر دل کی نیتی کا نردھارت کرنا۔

(۳) سمبندھ نیموں کا سمپٹ کرنا۔ اس سبھا کا کورم ۵ کا ہوگا۔

آریہ ویر } آریہ ویر وہ لوگ ہوں گے۔ جن کی آیو ۱۵ ورش سے نیون نہ ہو۔ جو آریہ سنسکرتی میں وشواس رکھتا ہو۔ اور جو آریہ ویر دل کے لئے نیت پرتگیا کو سویکار کر پرویش پتر پر دستخط کرے۔ پربندھ کرتا سبھا کو بال ویر تتھا مہلا ویر دل بنانے کا ادھیکار ہوگا۔

وردی } ۱۔ پگڑی کیسری } سودیشی ہو۔
۲۔ قمیص خاکی }
۳۔ نکر خاکی
۴۔ کھنڈا یا تلوار دھارن کرنا آوشک ہوگی۔ پرتیک نایک مکھیہ نایک۔
۵۔ منڈل دلپتی تتھا پرانتیہ دلپتی کے لئے کوٹ بھی پہننا ہوگا۔
۶۔ ویر دل تتھا ادھیکاریوں کی وردی میں بھنتا کے نشان پربندھ کرتا سبھا نشچت کریگی

سنشودھن } ان نیموں میں سنشودھن کرنے تتھا گھٹانے بڑھانے کا ادھیکار پرانتیہ آریہ ویر دل سبھا کو ہوگا۔ جس کا کورم گیارہ کا ہوگا۔ اور یہ سنشودھن آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا دوارہ سمپشٹ ہوگا۔

آریہ مسافر کے اردھ شتابدی نمبر کے لئے بہت جلد اپنے اشتہار بھیجکر فیصلہ کرلیں۔ شاید بعد میں جگہ حسب منشا نہ مل سکے۔ (مینیجر)

تلہ گنگ میں آدرش ویدک وواہ:۔

مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء کی صبح کو آریہ سماج کے بڈھے شیر لالہ کشن چند جی کوچھر خزانچی کی سپتری شریمتی رام پیاری (اوشا دیوی) کا وواہ شریمان مہاشہ ستیہ پال جی ساکن بھوگ پور ڈسٹرکٹ جالندھر کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے شریمان پوجیہ پنڈت گورودت جی سے کرایا۔ پنڈت جی کی ویاکھیا کی شیلی اتی اتم تھی۔ وواہ کی ضروری ضروری باتوں کو نہایت خوبی سے سمجھایا گیا ہے۔ اس پر سوامی دھیرانند جی کی ویاکھیا نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا شادی نہایت اعلےٰ پیمانہ پر کرائی گئی اس شبھ اوسر پر ورپکش کی طرف سے مبلغ پچاس روپے اور کنیاپکش کی طرف سے مبلغ ۲۵ روپے دان کرائے گئے۔ جو کہ مندرجہ ذیل طریقہ پر تقسیم کئے گئے

	روپے
دکھشنا ہردوار پروہت دبھجنیک	۱۴—۰—۰
ویدپرچار ندھی آریہ پرتی ندھی سبھا	۳۰—۰—۰
ودھوا سہائک	۲—۸—۰
یتیم خانہ	۲—۸—۰
آریہ سماج تلہ گنگ	۱۵—۰—۰
تلہ گنگ ودھواؤں کی سہایتا کے لئے	۵—۰—۰
دلت ادھار منڈل	۲—۸—۰

(سنت رام آریہ منتری آریہ سماج تلہ گنگ)

آریہ سماج بھیرہ:۔

(۱) انترنگ سبھا میں سروسمتی سے پاس ہوا کہ لالہ پنڈی داس صاحب چنڈھوک کو آریہ سماج بھیرہ کا اپ پردھان مقرر کیا گیا۔ اور بھائی رام لال و لالہ منوہر لال مودی کو انترنگ سبھا کا ممبر بنایا گیا۔

(۲) ۲ ۱۰/۳۵ کو مہاشہ سورج پرکاش ولد لالہ سیتا رام بہل کی شادی ہمراہ کوشلیا دیوی دختر لالہ جیون مل وج ویدک ریتی سے پنڈت کرپا رام نے کرائی۔ اس موقعہ پر ورپکش کی اور سے ۸۵ روپیہ اور کنیاپکش کی اور سے ۲۰ روپے مختلف فنڈوں میں دان دیا

۵ ۱۰/۳۵ کو مہاشہ ترلوک ناتھ ولد لالہ کرپا رام تلواڑ کی شادی ہمراہ شانتی دیوی دختر لالہ ایشر داس جی ویرہ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول گروٹ پورن ویدک ریتی سے پنڈت بالمکند صاحب اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے کرائی۔ اس موقعہ پر لالہ پنڈی داس سیر اپ پردھان و بھائی رام لعل دمنتری اور مہاشہ شالگرام بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا موجود تھے۔ پنڈت بالمکند جی نے منوہر اپدیش اور ہر ایک منتر کی بہ تفصیل ویاکھیا کرنے سے حاضرین استری اور پرشوں کے دوں پرشوں کے دوں پر بہت اچھا پڑا۔ ہر دو پکشوں کی اور سے پچاس روپے دان ہوا۔

(۳) دیشوانر بگیہ لالہ نرسنگھ داس پردھان اور مہاشہ رام سبھروال کے گھر کرائے گئے لالہ نرسنگھ داس نے ۲ روپے چار آنے لالہ بابا رام نے ۱ روپیہ ۴ دکھشنا دی۔ اب دسہرہ کے بعد یگیہ شروع جائیں گے۔ اور روپے سبھا کو ... جا دیں گے۔

(رام پیارا سیکرٹری سماج بھیرہ)

آریہ سماج چمکور:۔

مورخہ ۲ ۱۰/۳۵ کو لالہ گوبند رام جی سیکرٹری آریہ سماج روپڑ مقام چمکور پدھارے۔ ان کے پرشارتھ سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار ودھی پوروک ویشوانر یگیہ ڈاکٹر سدا رام صاحب۔ مہاشہ تلسی رام جی مہاشہ ہر رام جی پنڈت نتھو رام جی کے گھروں میں کروائے گئے۔ دکھشنا وصول شدہ اردھ شتابدی فنڈ میں بذریعہ منی آرڈر بھیج دی گئی ہے۔ اور بھی یگیہ ہونے کی آشا ہے لالہ گوبند رام جی کا ایک منوہر ویاکھیان بھی ہوا۔ ہم لالہ گوبند رام جی کے بہت مشکور ہیں۔

(منتری آریہ سماج چمکور)

آریہ سماج بنگہ:۔

مورخہ ۱۰ و ۱۱ ۱۰/۳۵ کو مہاشہ فقیر چند جی بھجنیک اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور بنگہ میں تشریف لائے۔ اور چوک بازار میں بھجن اپدیش ہوئے۔ جنتا کو خوب آنند آیا

(۲) چند دنوں سے شری سوامی ودیانند جی سرسوتی جی مہاراج بنگہ میں آئے ہوئے ہیں۔ آریہ سماج مندر میں ان کا ویاکھیان ہوا۔ یجروید منتر کی ویاکھیا کی۔ اور بڑی اتمتا گیتا۔ سمرتی۔ درشن اور اپنشدوں کے پرمان دے کر سدھ کیا۔ کہ یہ سب نام پرماتما ہی کے ہیں۔ اور کیول اسی کی اپاسنا کرنی چاہیئے۔ تبھی کلیان ہوگا۔ پربھاؤ بہت اچھا رہا۔ اور سدا جاری رہنے کے لئے اپدیش کیا اور نیز آریہ سماجیوں کو سوادھیائے کرنے کے لئے کہا گیا۔

(نتھو رام آریہ منسٹر پردھان)

آریہ سماج اخلاص پور:۔

(۱) مہاشے منشی رام جی کے پوتے کا نام کرن سنسکار مورخہ ۱۰ ۱۰/۳۵ کو ویدک ریتی انوسار ہوا دو روپے دان آریہ سماج اخلاص پور کو پراپت ہوا۔ بالک کا نام نردوش کمار رکھا گیا۔

(۲) بابو گوردھن داس جی کے لڑکے کا نام کرن سنسکار بھی اسی تاریخ کو ہوا۔ ایک روپیہ آریہ سماج کو دان ملا۔ بالک کا نام سنتوش کمار رکھا گیا

(نور تنک سنگھ پردھان)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل پوٹھوہار کے برہمچاریوں کی

سرو سنگ یاترا

(۱) ۱۳ اگست کو موسمی چھٹیاں شروع ہوتے ہی گوروکل پوٹھوہار کے چھوٹے برہم چاری ڈاکٹر بھدرسین ماسٹر موتی لال چند جی اور پنڈت مرلی نند جی کے ساتھ پہاڑی یاترا کے لئے چل پڑے تھے۔ راستہ میں ۷-۸ دن ناہن ٹھہر کر ۲۳ کو سیجھاد پہنچ گئے۔ اور وہاں ایک ماہ تک ٹھہر کر ۲۶ ستمبر کو چلکر ۲۹ ستمبر کو واپس گوروکل میں پہنچ گئے ہیں۔

(۲) بڑے برہم چاری پنڈت سومدت جی مکھیہ ادھشٹاتا۔ اور پنڈت دکرما دتیہ جی ویایام ماسٹر کے ساتھ ڈلہوزی۔ چمبہ وغیرہ پہاڑوں کی یاترا کے لئے گئے تھے۔ یہ پارٹی لدھیانہ۔ جالندھر ٹیالہ گورداسپور وغیرہ شہروں میں ٹھہرتی ہوئی ۲۳ کو ڈلہوزی پہنچی۔ ان سب مقامات میں پنڈت سومدت جی کے ویاکھیان برہم چاریوں کے بھجن اور جسمانی ورزش کے کھیل ہوئے۔

ڈلہوزی میں برہم چاری آریہ سماج مندر بیلون بازار میں ٹھہرائے گئے۔ مقامی اتساہی آریہ سجنوں نے ان کے بھوجن کا انتظام بڑے پریم سے اپنے گھروں میں کر دیا تھا۔ برہم چاری روزانہ تین تین چار چار کی ٹولیوں میں آریہ سجنوں کے گھروں میں جا کر بھوجن کرتے رہے۔ یہاں برہم چاری ایکماہ رہے۔ درمیان میں ۵-۶ دن کے لئے آریہ سماج چمبہ کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے بھی گئے تھے۔ چمبہ میں ریاست کے سبھی اعلےٰ افسروں کی موجودگی میں برہم چاریوں کے جسمانی ورزش کے کھیل ہوئے۔ جن سے خوش ہو کر شری ٹیکا صاحب نے ۱۷۵ روپے برہم چاریوں کو پھل وغیرہ کے لئے عطا کئے۔

ڈلہوزی میں بھی تین بار برہم چاریوں کے جسمانی ورزش کے کھیلوں کا مظاہرہ ہوا۔ دو بار سینما ہال میں اور ایک بار پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا کے پوتے کے چوتھے جنم اتسو کے متعلق جلسے کے موقعہ پر۔

۲۴ ستمبر کو ڈلہوزی سے واپس ہونا تھا اس لئے ۲۳ کی شام کو مقامی آریہ سجنوں کی امداد کے لئے دھنیاواد پریم کے اظہار کے لئے گوروکل پارٹی کی طرف سے شہر سے دور ایک کھلے میدان میں ۴ سے ۷ بجے تک کھیلوں کا اور پریتی بھوجن کا انتظام کیا گیا۔ گوروکل پریمی آریہ سجن اپنے پریواروں کے ساتھ اس میں شامل ہوئے اور کبڈی قیدی چھوٹ۔ کرسی دوڑ۔ سیب دوڑ۔ سمرتی پریکشا۔ بھاگیہ سواڑہ وغیرہ دلچسپ پروگرام میں سب نے حصہ لیا۔ آخر میں پریتی بھوجن ہوا اور سب آریہ سجنوں کا ان کی امداد اور پریم کیلئے دھنیاواد کیا گیا۔ الوداع کا یہ نظارہ بہت ہی رقت انگیز تھا۔ پُرنم آنکھوں سے آپس میں پریم اور شکوری کے اظہار کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔

۲۴ ستمبر کی صبح کو ڈلہوزی سے چل کر پٹھانکوٹ ٹھہرتے ہوئے ۲۷ کی صبح کو گوروکل میں واپس پہنچ گئے۔

ایشور کی کرپا اور آریہ سجنوں کی امداد سے ہماری یاترا بخیریت ختم ہوگئی۔ لدھیانہ۔ جالندھر ٹیالہ گورداسپور۔ پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی بیلون بازار چمبہ وغیرہ مقامات پر جن سجنوں نے ہماری امداد کی ہے ان سب کا میں اس کل کی طرف سے بہت بہت دھنیاواد کرتا ہوں۔ ڈلہوزی میں آریہ سماج کے مشہور ودوان شری پنڈت برہمدت جی کے ست سنگ سے برہم چاریوں نے بہت لابھ اٹھایا پنڈت جی بھی وقتاً فوقتاً اپنے قیمتی اپدیشوں سے برہم چاریوں کو لابھ پہنچاتے رہے۔ پنڈت جی کا بھی برہم چاریوں کی طرف سے دھنیاواد کرتا ہوں۔

(سوہائیک مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل پوٹھوہار)

آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں:۔

$\frac{9}{35}$ ۳۰ کو بابو رام لال جی کے گھر یگیہ ہوا انہوں نے ویشو انریگیہ کے لئے ۔۔۔۔ ۰ ۔۔۔۔ ۰ ۔۔۔۔ ۵

مہاشہ لاجپت رائے } پاٹھک چوڑ گڑھ ۔۔۔۔ ۰ ۔۔۔۔ ۰ ۔۔۔۔ ۳

مہاشہ دیارام جی چوڑ گڑھ ۔۔۔۔ ۰ ۔۔۔۔ ۰ ۔۔۔۔ ۴

(ہنسراج پوری منتری آریہ سماج)

آریہ کمار سبھا حسن گنج (پار) لکھنؤ کا ۱۴واں شاندار جلسہ

اُپرکت سبھا کا جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ ستمبر تتھا پہلی دوسری اکتوبر کو ڈھلاہی گھر بازار ڈالی گنج میں بڑے سماروہ پوروک منایا گیا۔ ۲۷ تاریخ کو نگرکیرتن خاص خاص مقامات سے ہوتا ہوا دس بجے رات کو سماپت ہوا۔ اتسو میں پنڈت دویانند جی پنڈت بہاری لال جی کاویہ تیرتھ۔ سوامی تیاگانند جی تتھا کنور سکھ لال سنگھ جی آریہ مسافر کی پُرجوش عالمانہ تقریریں ہوئیں۔ دوران جلسہ میں مسلمان مولویوں سے شنکا سمادھان بھی ہوا جس کا سمادھان پنڈت دیانند جی نے بڑی عمدگی کے ساتھ کیا۔ جس کا اثر پبلک پر اچھا رہا۔ آریہ کماروں دوارا لیکھ پیٹھن تتھا واد ابواد بھی ہوا۔ جس میں پرتھم دوسرے نمبر پر آنیوالے آریہ کماروں کو پارتوشک دیئے گئے۔ یہ جلسہ اصلیت میں اپنے ڈھنگ کا اپورب جلسہ ہی ہوا ہے۔

ہرشرن ودیارتھی

(سیکرٹری آریہ کمار سبھا حسن گنج)

اردھ شتابدی پر دوکانیں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنی اردھ شتابدی مہوتسو دسمبر کے آخری ہفتہ میں منا رہی ہے جو غالباً دس دن رہے گا۔ پنڈال تتھا بازار کے ادھشٹاتا شری حکم چند جی اورسیر مقرر ہو چکے ہیں۔ جو بھائی اتسو کے دنوں بازار میں دوکان لینا چاہیں۔ وہ ادھشٹاتا جی سے خط وکتابت کریں۔ اور درخواست کے ہمراہ دس روپے پیشگی بھی جمع کرا دیں۔ جن دوکاندار بھائیوں کی درخواستیں اس سمبندھ میں موصول ہو چکی ہیں۔ ان کی خدمت میں نویدن ہے کہ وہ کرپا کر کے دس روپے پیشگی سبھا میں جمع کرا دیں۔ تاکہ ان کی درخواستوں پر لشچیہ کیا جاوے۔

اردھ شتابدی پرکاش وبھاگ

گورودت بھون ۔ لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

ضروری سوچنا

اردھ شتابدی کمیٹی نے نشچیہ کیا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے اردھ شتابدی مہوتسو کے سمیہ ویایام سمیلن کیا تھا ایک بڑا بھاری آریہ ٹورنامنٹ کا پربندھ کیا جائے۔ جس میں گوروکل۔ کالج۔ سکولوں کے ودیارتھی۔ آریہ ویر دلوں کے ممبران و دیگر آریہ بھائی جنہیں جسمانی ویایام سے خاص دلچسپی ہے اس ٹورنامنٹ میں حصہ لیں گے مہوتسو کے موقعہ پر شہزوری کے عجیب وغریب کرتب۔ تلوار لاٹھی کے حیرت کن کھیل دکھلائے جائیں گے ہاکی۔ والی بال۔ گتکا۔ کشتی۔ کبڈی کے ٹورنامنٹ کا انتظام کیا جا رہا ہے آریہ سنستھاؤں کی ٹیموں تتھا آریہ ویر کھلاڑیوں سے پرارتھنا ہے کہ اپنی ٹیموں و کھلاڑیوں کے نام لکھ بھیجیں۔ ویایام سمیلن کے پردھان شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدا امرت دھارا ہونگے

منتری پرکاش وبھاگ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس

۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء کے "آریہ مسافر" میں ۵۳ - آریہ سماجوں اور مہاپرشوں کے اتہاس پراپت ہو جانے کے سمبندھ میں سوچنا شائع ہو چکی ہے۔ مزید جو اس کے بعد پراپت ہوئے ہیں۔ ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

(۴) کیمبل (۵) چک ۱۹۲ ر کھ برانچ ضلع لائلپور (۶) عارف والا۔ (۷) نور محل۔ (۸) رادور ضلع کرنال (۹) کٹھوعہ ریاست جموں۔ (۱۰) رائے کوٹ (۱۱) قومی سدھار سبھا ادا کھا ضلع گورداسپور) (۱۲) گوروکل کمالیہ (۱۳) وجوعہ ضلع جھنگ (۱۴) لمبے گرٹھ (۱۵) بھوڑہ کلاں ضلع گوڑگانواں (۱۶) دھاڑی ضلع ملتان (۱۷) لالہ جگت رام ؛

ادھیکش پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔

آریہ سماج علی پور میں ویشو انریگیہ :۔

آریہ سماج علی پور کے نمن لکھت آریہ بھائیوں نے ویشوانریگیہ کرائے اور دکشنا دی ہے۔

شری میگھ رام جی	۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۴ روپے
شری سنگھ رام جی	۔۔ ۰ ۔۔ ۶
مہاشہ وشن لال جی	۰ ۔۔ ۱۲ ۔۔ ۱
مہاشہ نیتا رام جی	۰ ۔۔ ۴ ۔۔ ۲
ڈاکٹر آسا رام جی	۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۳
مہاشہ میگھراج جی	۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۲
مہاشہ بول چند جی	۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۱
ڈاکٹر مولراج جی	۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۵
مہاشہ گیانی رام جی	۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲
مہاشہ گودڑ رام جی	۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۳
مہاشہ چرن نند جی	۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۱
مہاشہ سندر داس جی	۰ ۔۔ ۱۲ ۔۔ ۲
مہاشہ دھرم کھیتر جی	۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۱
شریمتی کملا دیوی جی	۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۰
ٹھاکر دولت رام جی	۰ ۔۔ ۴ ۔۔ ۴
مہاشہ رگھو رام جی	۰ ۔۔ ۴ ۔۔ ۲
مہاشہ خوشحال چند جی	۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۱
مہاشہ چوکھا نند جی	۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۴
ڈاکٹر رام چند جی	۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۲
ٹھاکر کیشو دیوی جی	۰ ۔۔ ۸ ۔۔ ۲
مہاشہ دیو دیال جی	۰ ۔۔ ۰ ۔۔ ۲

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج ست گھرا کا جلسہ ملتوی :۔

آریہ سماج ست گھرہ ضلع منٹگمری کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر کو نشچت کیا تھا۔ لیکن وہ چند ایک خاص وجوہات کی بنا پر ملتوی کیا گیا ہے۔ اس لئے ہر ایک آریہ بھائی جن کو جلسہ کے لئے نمنترن دیا گیا تھا۔ وہ نوٹ کر لیویں۔

(امرناتھ چوپڑہ منتری آ۔)

بہار گورنمنٹ کے تنذیہ سرکلر کے خلاف

آریہ جگت میں ہل چل

آریہ سماج لودھیانہ

آریہ سماج لودیانہ بہار گورنمنٹ کے سرکلر (جو سرج لائٹ مورخہ ۲۱؍۸؍۳۵ء میں شائع ہوا ہے) اور جس میں آریہ سماج کے خالص دھارمک پرچار کو عیسائیت کے منافی بیان کیا گیا ہے۔ اور چھوٹا ناگپور ڈویژن میں آریہ سماج کے کارکنوں کو خطرناک بتایا گیا ہے۔ اور پولیس آفیسروں کو آریہ سماج کی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے) کے برخلاف زوردار پروٹسٹ کرتا ہے یہ سرکلر بھارت سرکار کی عرصہ سے اعلان کردہ مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کی پالیسی کے سراسر خلاف ہے۔ ۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کو کونسل میں بہار گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری نے اس کے متعلق جو بیان اور جوابات دیئے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی نظر میں بالکل ناتسلی بخش اور مبہم ہیں یہ آریہ سماج گورنمنٹ سے بڑے زور سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس سرکلر کو بلا تاخیر واپس لے۔

(اودیرام منتری آریہ سماج لودیانہ)

آریہ سماج کوسلی

بہار گورنمنٹ کے سرکلر (جو اخبار سرج لائٹ مورخہ ۲۱؍اگست ۱۹۳۵ء) میں شائع ہوا ہے اور جس میں آریہ سماج کے خالص دھارمک پرچار کو عیسائیت کے منافی بیان کیا گیا ہے اور چھوٹا ناگپور ڈویژن میں آریہ سماج کے کارکنوں کو خطرناک بیان کیا گیا ہے۔ اور پولیس افسران کو آریہ سماج کی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ کے خلاف زوردار پروٹسٹ کرتا ہے۔ یہ سرکلر بھارت سرکار کی عرصہ سے اعلان کردہ مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کی پالیسی کے سراسر خلاف ہے۔ ۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کو کونسل میں بہار گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری نے اس کے متعلق جو بیان اور جوابات دیئے ہیں، وہ آریہ سماج کی نظر میں بالکل ناتسلی بخش اور مبہم ہیں۔ یہ آریہ سماج گورنمنٹ سے بڑے زور سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس سرکلر کو بلا تاخیر واپس لے۔

(سیکرٹری آریہ سماج کوسلی)

آریہ سماج گوجرانوالہ

آریہ سماج گوجرانوالہ بہار گورنمنٹ کے سرکلر (جو سرج لائٹ اخبار مورخہ ۲۱؍اگست ۳۵ء میں شائع ہوا ہے) اور جس میں آریہ سماج کے خالص دھارمک پرچار کو عیسائیت کے منافی بیان کیا گیا ہے۔ اور چھوٹا ناگپور ڈویژن میں آریہ سماج کے کارکنوں کو خطرناک بیان کیا گیا ہے اور پولیس افسران کو آریہ سماج کی سرگرمیوں کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے کے خلاف زوردار پروٹسٹ کرتا ہے۔ یہ سرکلر بھارت سرکار کی عرصہ سے اعلان کردہ مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کی پالیسی کے سراسر خلاف ہے۔ ۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کو کونسل میں بہار گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری نے اس کے متعلق جو بیان اور جوابات دیئے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی نظر میں بالکل ناتسلی بخش اور مبہم ہیں۔ یہ آریہ سماج گورنمنٹ سے بڑے زور سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس سرکلر کو بلا تاخیر واپس لے۔

(منتری)

سوچنا

آریہ سماج لودھیانہ نے کوئٹہ ریلیف فنڈ کے لئے مبلغ ۵۰۰ روپے دان دیا ہے۔ اس میں استری سماج کا بھی دھن شامل ہے۔ مندرجہ بالا دھن سبھا کے کوش میں جمع ہو گیا ہے۔ سبھا اس کے لئے اتی دھنباد کرتی ہے۔

منتری کوئٹہ ریلیف کمیٹی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب — لاہور

تحائف سنہ ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے

بھاری رعایت — بھاری رعایت

یکم نومبر سنہ ۱۹۳۵ء تک آرڈر دینے والوں کو بھاری رعایت

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں۔ جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں۔ جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لئے ریل و ڈاک کے قانون۔ کرایہ ریل و مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہوگی۔ خریدنے سے پہلے اس ڈائری کا ملاحظہ فرما دیں۔ مع سنہری جلد کے قیمت صرف پانچ آنے۔ یکم نومبر تک لینے والوں کو پونے تین روپیہ درجن۔

آریہ کیلنڈر سنہ ۱۹۳۶ء

یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کروایا ہے۔ اس کا سائز ۳۶ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہوگا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے۔ اس سے بڑا اور سُندر کیلنڈر آپ اور کہیں نہیں ملے گا۔ اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دونوں رنگوں میں دی گئی ہیں

کیلنڈر کے ارد گرد مشہور آریہ پرشوں کی تصویریں ہیں

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پروَرتک رشی دیانند جی مہاراج کی تصویر بڑے والا چترہے رنگوں میں چھپا ہے۔ یہ چیز اس یوگیہ ہے۔ کہ ہاتھوں ہاتھ خریدی جائے۔ قیمت صرف چار آنے۔ یکم نومبر تک لینے والوں کو سوا دو روپیہ درجن۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

کیلنڈر موٹی تاریخوں والا بھی چھاپا جائیگا۔ جس کے بیچ میں ایک سہ رنگی تصویر ہوگی۔ تصویر میں بھارت ماتا کو ہتھکڑی لگی ہوئی ہوگی۔ اور سوامی دیانند جی وید کے پرکاش سے توڑ رہے ہیں۔ ساتھ مہاتما گاندھی اسی راستہ کا انوسرن کر رہے ہیں۔ قیمت فی تین آنے۔ یکم نومبر تک لینے والوں کو ڈیڑھ روپیہ درجن ملے گا۔

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار ارگن
یادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम

آریہ مسافر

قیمت سالانہ تین روپے فی ار

ہفتہ وار

لاہور

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक आर्य्य मुसाफिर लाहौर

نمبر ۴۳ { ۲۷- اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق:- دیانند ابد ۱۱۱ بکرم ۱۹۹۲ سمت کارتک ۱۱- اتوار

تصنیف کو سماج کی نیجا ؤ ہر طرف

آریہ سماج کے نیم

(۶) سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ودھی کرنی چاہیئے۔

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی انتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہیئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

ویدامرت

उलूक यातुं शुशुलूक यातुं जहि श्वयातुमुत कोकयातुम।

सुपर्णयातुमुत गृध्रयातुं दृषदेव प्रमृण रक्ष इन्द्र ॥ ऋ. ७.१०४.२२

اُرتھ:- گرُڈ کی مانند چال چلن یعنی تکبر- انانیت، گدھ کی مانند برتاؤ- یعنی دوسروں کے گوشت پر خود تقویت حاصل کرنے کی خواہش- چڑیا کی مانند برتاؤ- یعنی بہایت مغلوب الشہوت (بوڑھا ہونے پر بھی کئی کئی شادیاں کرنا-) کتے کی مانند رہنا- یعنی آپس میں دشمنی کرنا) مگر دوسروں کے سامنے دم ہلانا- اُلو کی مانند- یعنی جو روشنی سے بھاگتا ہے۔ اسی طرح گیان کی روشنی سے بھاگ جانا- بھیڑیوں کی طرح درندہ پن دکھلانے والے یہ راکھشش ہیں تکبر- لالچ- شہوت- غرور- محبت اور غصہ- یہ دکار ہیں- جن کو جیسے پتھر سے جانداروں کو مارتے ہیں۔ اسی طرح پتھر کی مانند دل پختہ کر کے- (اندر) پرماتما یعنی شخصو! ان راکھششوں کو دور کرو اور ان سے سب کو بچاؤ"

اس وید منتر میں بھگوان نے انسانوں کو اُپدیش کیا ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے ہمیشہ بچتے رہیں- بلکہ ہمیشہ ان کی تخریب میں کمربستہ رہیں- کہ جو تکبر کے پتلے اپنے آپ کو وہ کچھ سمجھتے ہوں کہ جو وہ فی الحقیقت نہیں ہیں اور دوسروں کے مال پر خود موجیں اڑاتے ہوں- اور ایسے مغلوب الشہوت ہوں- کہ باوجود بیہودہ ہونے کے کنواری عورتوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے شادی کرتے جاتے ہوں- ایسے ہی ایک بوڑھے کے متعلق ایک شاعر نے کہا تھا۔ ؎

کنواری عورتیں کرتا تیری حالت ایسی یہ ہے ۔۔۔ نہ دنداں در دہاں ودی نہ بودہ در شکم داری

بھلا یا قوتیاں کھانے سے کیا ہوتا ہے اے ناداں ۔۔۔ نہ جائے گی نہ جا سکتی ہے یہ پیری ہے بیماری

ایسے لوگ اپنے ہم وطنوں اور ہم مذہبوں میں تو افتراق و نفاق کا بیج بو کر انہیں آپس میں لڑوا دیتے ہیں۔ مگر دوسروں کے سامنے کتے کی مانند دُم ہلاتے پھرتے ہیں- ہر ایک انسان کو ایسے شخصوں سے خواہ وہ کیسا ہی ڈھونگ رچ کر کیوں آئیں۔ ہمیشہ بچنا اور دوسروں کو بچانا چاہیئے۔

آج کے لیکھ

رشی کی سمرتی میں- (شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا)

اسلام دیانند کے قدموں پر (شری پریم چند جی)

ترک اور شردھا کا اوتار- (شری گنیش دت جی)

کیا میں دیانند سینک ہوں؟ (ایک سینک)

ویشواتر یگیہ- (شری پرسرام جی)

مرزائیوں کے ساتھ زبردست مباحثہ (شری ستیہ پال جی)

اردھ شتابدی بلیٹن - ویشواتر یگیوں کی دھوم

پچھتر ہزار روپیہ چندہ جمع ہو چکا ہے۔

آریہ ساماجک جگت- سبھا کی اوشیک سوچنائیں

اب تک اردھ شتابدی کا کتنا کاریہ ہوا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹ-

ویدامرت

آریہ مسافر کا اردھ شتابدی نمبر باتصویر نہایت آب و تاب سے شایع ہونیوالا ہے- اشتہار دہندگان کیلئے اچھا موقع ہے

ہندو آرٹ پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں باہتمام چرنجی لال پریم پرنٹر و پبلشر

کیا میں دیانند سیوک ہوں؟

میں دیانند کی سینا کا سیوک ہوں۔ میں دیانند کی فوج کا سپاہی ہوں۔ میں نے دیانند کی تیز برہان سے فیض حاصل کیا۔ اور میں نے دیانند کی پرجوش قلم کے سامنے سر نیاز جھکا دیا۔ کیا میں اب بھی دیانند کی سینا کا ایک سپاہی اور سیوک نہیں کہلا سکتا؟ جب کہ میرا من۔ میری دانی اور میرا آتما اس مہان شکتی کے سامنے جھک گیا ہے۔ دنیا کے رہنماؤں سے ایک برگزیدہ مہان پرش اور ایسے پوتر دیوتا کی سینا میں بھرتی ہو گیا ہوں۔ جس کا جیون ایک جیوتی ہے جیون ہے۔ اور جس کے جیون کی پوترتا کے سامنے دنیا کے مذاہب والے جھک گئے ہیں۔ میں بھی تپسوی کے سامنے نہ جھکوں۔ میں سر کو خم کروں گا۔ گردن کو جھکاؤں گا۔ اور رشی کی سینا میں شامل ہو کر اپنے رشی کے آدیش کے انوسار اپنے جیون کو بتاؤں گا۔ میں دیانند کی سینا کا سیوک ہوں۔ میرے جیون میں دیانند کے آدیش کا چتر انکت ہوگا۔ اور میں دیانند کے چرتر کو اپنے چرتر میں ڈھالنے کی کوشش کروں گا۔ میں نے اپنے آچرن کو دیانند کے بتلائے ہوئے ایک آریہ پرش کے آچرن کے انوسار بنانا شروع کر دیا ہے۔ کیا میں اب بھی دیانند کی سینا کا سیوک نہیں ہوں؟ اودھیہ ہوں۔ میں ایک وفادار سپاہی کی طرح دیانند کی سینا میں شامل ہو گیا ہوں۔ تو ہمات اور رسومات سے برسرپیکار رہتا ہوں۔ رسومات کے ساتھ جنگ آزمائی وغیرہ بنا لیا ہے۔ میں نے تمام مذاہب کی تحریرات کو چھان مارا۔ ہندو مسلم سکھ اور عیسائی لٹریچر کو پڑھا اور اچھی طرح سے وچار کیا۔ لیکن ستیہ کا پورا اور پوتر مذہب دیانند کے مارگ میں جتنا سپشٹ اور صاف دکھائی پڑا۔ وہ کسی اور ہادی کے کہلائے آزمودہ معارج سے نہیں دیکھا میں نے تصوف کی راہ پکڑی۔ اور زہد و ورع کے فلسفہ پر غور و فکر کیا۔ دنیا والوں کی دنیا کی دھن میں بھی مجھے یہ خیال تھا۔ کہ آتم شدھتا کا حقیقی مارگ دکھائی پڑے۔ لیکن وہ کہاں خیالی بلندیوں پر چڑھا۔ اور اترا تصور کے آسمان پر پرواز کی۔ اور وچار پرواہ میں بہتا چلا گیا۔ سندر اور اتھاہ سمندر میں پہنچ کر بھی در شہوار نہ پایا۔ جو دیانند کے دوار سے پایا۔ اور ایسا پایا ہے۔ کہ اب میں دیانند کا ہو گیا ہوں۔ ترشنا مٹ گئی ہے۔ وچار سمندر ہو گئے ہیں۔ گوہر حاصل کر لیا ہے اور بام عروج پر پہنچ گیا ہوں۔ اب یہ کوئی دنیا کے مذہب والا تو میرا مقابل ہو۔ یہ ہے دیانند کی سینا میں شامل ہونے اور دیانند کا سیوک بننے کا پریتام۔ اور نتیجہ۔ میں اب اپنا اور اپنے آپ کا نہیں۔ بلکہ سنسار بھر کا ہت چنتک ہوں۔ میرے وچار اپنی ذات تک نہیں۔ بلکہ وسترت اور وسیع تر ہو گئے ہیں۔ ایشور کا اپاسک ہوں ایشوری گیان سے ہدایت حاصل کرتا ہوں۔ ستیہ میرا دھرم ہے۔ اور دھرم انوسار وچارنا میرا شیوہ ہے۔ شادیرک آتمک اور سماجک اُنتی کے ساتھ اپکار کی گھٹی مجھے پلا دی گئی ہے پریتی اور پریم سے دیوہار کرنا میرا وطیرہ ہے اور سب کی اُنتی کے ساتھ اپنی اُنتی جانتا ہوں کیا اب بھی دیانند کا سیوک نہیں ہوں۔ ضرور ہوں۔ اپنے مجھے دیانند کا سیوک کہئیے۔ میں سیوادار ہوں۔ خدمت گذار سپاہی ہوں۔ فرائض پر ڈٹ گیا ہوں سنسار کی کوئی طاقت اور کوئی قوت مجھے ہلا نہیں سکتی؟ ”دیانند سیوک“

آریہ سماج کیمبل پور کے سماچار

(۱) بابو ہر بھگوان چیف کلرک کیمبل پور کی لڑکی اوم جیوتی کی شادی ہمقام ... جو ویدک ریتی سے ہوئی۔ بابو صاحب منشی دیو کو کیمبل پور سے اپنے ساتھ جھنگ لکھیانہ لے گئے تھے۔ اس اوسر پر آریہ سماج کیمبل پور کے لئے بابو صاحب نے مبلغ ۱۵ روپے دان دیا۔

(۲) لالہ نند لال جی ناڑہ نواسی کے سپتر کی شادی پنڈت منشی دیو جی نے جنڈ میں ویدک ریتی سے کرائی۔ آریہ سماج کیمبل پور کو اس اوسر پر مبلغ ۵ روپے دان دیا۔

(۳) بوگنڈا مل گڈ کلرک کیمبل پور کی شادی ... کے وطن میں ہوئی۔ آریہ سماج کو ۵ روپے دان ملا۔

(۴) آریہ سماج میں ۱۷ دسمبر کو پنڈت دیسراج جی برڈودہ نواسی کا لیکچر ہوا۔ پنڈت جی تین یوم تک قیام فرما کر اپدیش دیں گے۔

(۵) آریہ سماج مندر کا ہال اور گیلری پہلے سے تیار ہو چکے ہیں۔ اب ایک کمرہ جدید بیادگار چودھری چرنجیت صاحب ایڈوکیٹ مرحوم کی بنایا گیا ہے۔

(۶) آریہ سماج میں جناب بابو داس صاحب ٹھیکیدار اپنی گرہ سے بجلی لگوا رہے ہیں۔ سماج آپ کا دھنیواد کرتی ہے۔ (منسا سنگھ منتری)

تحایف ۱۹۳۶ء شایع ہو گئے

رعایت بھاری

یکم نومبر ۱۹۳۵ء تک آرڈر دینے والوں کو بھاری رعایت

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں۔ جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں۔ جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لئے ریل و ڈاک کے قانون۔ کرایہ۔ ریل و مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہوگی۔ خریدنے سے پہلے اس ڈائری کا ملاحظہ فرمائیں۔ سنہری جلد کے قیمت صرف پانچ آنے۔ یکم نومبر تک لینے والوں کو پونے تین روپے درجن۔

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۶ء

یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کر دیا ہے۔ اس کا سائز ۳۶-انچ لمبا اور ۲۲-انچ چوڑا ہوگا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے۔ اس سے بڑا اور سندر کیلنڈر آپ کو اور کہیں نہیں ملے گا۔ اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دونوں رنگوں میں دی گئی ہیں۔

کیلنڈر کے اردگرد مشہور آریہ پُرشوں کی تصویریں ہیں

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند جی سرسوتی کے چہرے والا چتر رنگوں میں چھپا ہے۔ چیز اس قدر دلکش ہے۔ کہ ہاتھوں ہاتھ خریدی جائے۔ قیمت صرف چار آنے یکم نومبر تک لینے والوں کو سوا دو روپیہ درجن۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

کیلنڈر

موٹی تاریخوں والا بھی چھاپا جائیگا۔ جس کے بیچ میں ایک سہ رنگی تصویر ہوگی۔ تصویر میں بھارت ماتا کے ہاتھ میں ہتھکڑی لگی ہوئی ہوگی۔ اور سوامی دیانند جی وید کے پرکاش سے توڑ رہے ہیں۔ ساتھ مہاتما گاندھی راستہ کو انوسرن کر رہے ہیں قیمت فی تین آنے۔ یکم نومبر تک لینے والوں کو ڈیڑھ روپیہ درجن ملے گا۔

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اسلام دیانند کے قدموں پر

از شری مہاشہ پریم چندر جی آریہ سیوک گورودت بھون لاہور

ہندو د[illegible] بات تو جانے دیجئے۔ آپ اسلام کو ہی دیکھ[illegible] رشی دیانند کے اپکار کے نیچے دبا ہوا اس[illegible] رشی کا شکر گزار[illegible] موجود ہے رشی دیانند ہی وہ شخصیت [illegible] تھی۔ جس نے اسلام کو قدامت کی اوگھٹ گھاٹی سے اٹھا کر نئی روشنی کے قریب لا کھڑا کیا۔

آج سے ساٹھ ستر سال پہلے کے اسلامی اخبارات کو دیکھ جائیے۔ مولوی لوگوں کی جماعت عیسائی مشنریوں کے اعتراضات سے اتنی متخائف تھی۔ اور سر سید احمد خاں کے وقت کے متمدن طبقہ کے مسلمان اسلام سے برگشتہ ہو رہے تھے۔ اب کے شمس العلما مولوی ممتاز علی صاحب مرحوم کی نسبت بھی یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ جو اس عرصہ کی پرانی یادگار تھے۔ انہیں بھی اس وقت اسلام کھٹک رہا تھا۔ اور اعتراضات پیدا ہوتے تھے گو انہوں نے اپنی عمر میں عورتوں کی اصلاح کا کام کیا ہے۔ اور تحریر کے زور پر اسلام کی بہترین خدمت کی۔ لیکن یہ دیکھئے کہ یہ اس زمانہ کے لوگ کس طرح اسلام سے متنفر ہو رہے تھے۔ اور انہیں اسلام میں ذرا بھی کشش دکھائی نہیں پڑتی تھی۔ اور

اسی طرح سر سید احمد خاں کی بات ہے انہوں نے اسلام کو مذہب کی شکل میں بھی دیکھا۔ اور سیاسیات کے رنگ میں بھی۔ لیکن جہاں تک حالات کے دیکھنے سے پتہ چلا ہے۔ رشی دیانند کے اثر سے متاثر ہو کر انہوں نے ہی سب سے پہلے اسلام کو بچانے کے لئے عہد حاضرہ کے نظریات کے مطابق رنگنے کی کوشش کی۔ اور قرآنی آیات کی سائنٹفک تھیوریوں کے انوسار تفسیر و تشریح کی بنا ڈالی۔ ہر ایک بات کو قدرت سے تطابق دیکر پیش کیا۔ گو اس سے اسلام کی اصلیت پر پردہ پڑ گیا۔ پر نام کو تو اسلام زندہ رہ گیا۔ اور اسی نام کے اسلام سے آج دنیا کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ اسلام کا مذہبی وجود نابود ہو گیا ہے۔ مسلمانوں کو قرآن کے کلام الہی ہونے پر یقین نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ وشواس ہے۔ کہ فرشتوں کے ساتھ خداوند کریم بروز قیامت دیدار دیں گے۔ حشر۔ نشر۔ جزا سزا اور عمل جیسے وہمرد یا تشریحات کو نئی روشنی کے مہذب مسلمان کہلانے والے نہیں مانتے۔ آزادی اور آزاد خیالی کی روش سے دو چار مسلمانوں کو نہ تو روزہ اور نہ ہی حج اور زکوٰۃ پر شردھا ہے۔ اور نہ ہی یہ یقین ہے۔ کہ خداوند کریم نے صرف عربوں کے لئے ہی نذیر روانہ کرنے پر اکتفا کیا۔ اسلام کی حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے یہاں ریسرچ کر چکے ہیں۔ کہ کیا اسلام بذات خود ایسی چیز پیش بھی کرتا ہے یا نہیں۔ جو دنیا کی [illegible] کے لئے نئی ہو۔ یا پرانے مذاہب کا تجربہ

یہودیت کی نسبت پہلے یہ وچار نہیں تھا۔ کہ اس کا عکس کس شکل میں دکھائی پڑتا ہے۔ کیونکہ عیسائیت کی بنیاد سراسر اس کی متباین ہے۔ عیسویت ایک ایسی چیز ہے۔ جو کامل طور پر یہودیت سے میل نہیں کھاتی۔ مگر اسلام کی نسبت یورپ اور ہند کے غیر مسلموں نے نہیں بلکہ مسلمانوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ اس وقت جتنی فرسودگیاں اسلام میں مذہب اور مذہبی اعتقادات کی شکل میں دکھائی دیتی ہیں وہ سب کی سب یہودیت سے لی گئی ہیں۔ جس کی نسبت پرانے مسلمانوں کو کچھ پتہ ہی نہیں تھا۔

اس کے علاوہ خیالات کی دنیا کی طرف آیئے۔ احمدی جماعت مسلمانوں میں ذرا زیادہ ہوشیار دکھائی دیتی ہے۔ مگر یہ جماعت بھی رشی دیانند کے احسان مانتی ہے۔ اخبارات میں اختلافی مضامین کی اشاعت کے برعکس اعتقادی عالم میں پہنچ کر دنیا کے تسلسل کے مسئلہ پر آریوں کے قریب آ گئے ہیں خدا کی ہستی اور اس کی قدرت کے مسئلہ پر عقلی اعتراضات سے گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کے طرز و طریق اور اظہار بیان سے پتہ چلتا ہے کہ جتنا بھی اختلاف دکھائی پڑتا ہے۔ وہ نام سے اختلاف بنایا ہوا ہے۔ اور اسلام کو سیاسی شکل میں قائم رکھنے کے ہی خیال سے ایسا کیا جا رہا ہے ورنہ رشی کے قدموں میں سارا کا سارا اسلام آ گیا ہوتا ہے

بڑے بڑے مسلمان لیڈروں کو دیکھ جاؤ۔ سر سید احمد خاں سمیت کہ آج کل کے لیڈروں میں سے کونسا مسلمان قائد ہے۔ جو سوامی دیانند کے احسانات کو نہیں مانتا حکیم اجمل خاں کی شخصیت دیانند کے احسانات کی معترف تھی مولانا محمد علی شوکت علی اپنی زبان سے رشی کے احسانات کا اقرار کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر انصاری۔ مولانا ابو الکلام۔ مفتی کفایت اللہ صدر جمعیت العلماء ہند سید سلیمان ندوی خواجہ حسن نظامی۔ حکیم احمد شجاع صاحب مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری وغیرہ ہم تمام کے تمام عہد حاضر کے مسلمان رشی کی کرپا کے زیر بار ہیں مسلمان شاعروں نے آج تک جتنی کوتائیں رشی کی یاد میں لکھی ہیں اور مسلمان لیکھکوں نے رشی دیانند جی کی نسبت جو کچھ تحریر کیا۔ وہ اگر یکجا کیا جائے تو ایک زبردست پستک تیار ہو سکتی ہے اور یہ امر صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام اور اسلام کے نام لیوا دیانند کے قدموں پر چلنا باعث صد فخر خیال کرتے ہیں۔ اور چل رہے ہیں۔ دنیا رشی کے قریب آ رہی ہے وہ عنقریب آ جائیگا جب مذہبی اسلام کامل طور پر رشی کے قدموں میں ہوگا۔ اور اسلام کا مذہبی وجود دیانند کے گن گان کرنے میں سب سے پیش پیش نظر آئیگا۔ تب جا کر دیانند کا اسلام کی نسبت کام پورا ہوگا۔ اور دیانند کی [illegible] جھکانے لگے گی۔ ورنہ نہیں۔

آج جبکہ اس جہاں نیتا کا مرتیو دوس منایا جاتا ہے۔ آریوں کو یہ دھارنا کرنی چاہیے کہ اسلام کو آریہ سماج اور رشی دیانند کے زیادہ قریب لانے میں مستعدی سے کام لیں اور مسلمانوں کے دلوں پر قابو حاصل کر کے انہیں یہ بتایا جائے۔ کہ اسلام اور آریہ سماج کہاں تک قریب آ گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی عقلی دنیا کے پیرو بن کر اسلام کو آریہ سماج میں مدغم کر دیا جائے۔ تب جا کر رشی کا آدرش پورا ہوگا۔ ورنہ نہیں۔

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ویدوں حکیموں پنساریوں کیلئے فائدہ مند تجنیسی
صرف ۱۳ روپے ۸ آنے
(تیرہ روپے آٹھ آنے)
کرشنا شدھ سلاجیت جو بہار سرکار سے رجسٹرڈ ہے۔ آیورویدک اور یونانی قانون طب میں اس قدرتی نعمت کو رسائن اور کیمیائے بدن بتلایا ہے۔ ہردوار وغیرہ مقامات سے بدرجہا خالص اور صاف۔ اڑھائی تولہ کی شیشی خوبصورت پیکنگ ہر ریلوے سٹیشن پر فری ڈیلیوری مال دیا جاتا ہے۔ چھ ماہ کے اندر نہ فروخت ہونے کی صورت میں مال واپس لیا جاتا ہے۔ کرایہ واپسی بذمہ ایجنٹ ہوگا۔ فی شیشی آٹھ آنہ ہمراہ اشتہار ہونگے جن پر ایجنٹ کا نام ہوگا۔ سول ایجنسی کے قواعد الگ ہیں۔ قلیل سرمایہ سے زیادہ آمدنی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اصلی کستوری ملک تبت۔ زعفران کشمیری کابلی ہینگ۔ زیرہ سیاہ۔ بنفشہ۔ خالص شہد سفید۔ برہمی بوٹی یہ رعایت پہاڑوں کے بیش قیمت تحفے منگوا سکتے ہیں۔ المشتہر
ہزارہ کیمیکل ایجنسی رجسٹرڈ شلاجیت بھون مانسہرہ صوبہ سرحد

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ شتابدی کے اپ لکش میں
ہفتہ وار "آریہ مسافر" لاہور کا
اردھ شتابدی نمبر
(باتصویر)
دسمبر ۱۹۳۵ء کے دوسرے ہفتہ میں اشاعت پذیر ہوگا۔ جسمیں سبھا کے کام اور سبھا کے کاریہ کرتاؤں پر نہایت سیر حاصل لیکھ پرکاشت ہوں گے۔ کئی بلاک کی تصویریں ہوں گی۔ یہ بڑھیا نمبر مستقل خریداروں کو مفت نذر ہوگا۔ اس لئے آپ
آج ہی "آریہ مسافر"
کے خریدار بنجائیں۔ اشتہار دہندگان کو بھی اس بے نظیر نمبر میں کہ جو معمول سے کئی گنا زیادہ تعداد میں شائع ہوگا۔ اپنے اشتہاروں کے لئے ابھی سے جگہ ریزرو کروا لینی چاہیے۔
(مینیجر آریہ مسافر لاہور)

کرانتی کاری دیانند کا ظہور

شری لالہ دیوان چند جی وکیل - بٹالہ

رشی دیانند جی کرانتی کاری تھے۔ اس وقت ہندو سماج فضول توہمات بیہودہ رسومات اور خلاف عقل مذہبی تعصبات کا بندہ تھا۔ بیہودہ ذات پات چھوت چھات اور مجلسی قیود ہندوؤں کو دوسری اقوام و مذاہب کا تر نوالہ بنا چکے تھے عیسائی پادری اکثر حساب لگایا کرتے تھے کہ وہ ایک یا دو صدیوں میں سارے ہندوستان کو عیسائی بنا لیں گے۔ مسلمان لوگ بھی ایسی ہی باتوں میں مست تھے۔ ہندو بیواؤں کا جبریہ رنڈیاپا اور فضول شادی کی بندشوں سے بیشمار عورتیں اور مرد مجبوراً غیروں کے پھندے میں چلے جاتے تھے۔ تمام ہنود اچھوت اور دیگر غریب اقوام ہندوؤں کی سختی اور ظالمانہ بائیکاٹ سے تنگ آکر اپنے آبائی دھرم کو چھوڑ جاتے تھے۔ ٹھیک اس وقت جبکہ ہندو قوم چاہ مذلت میں گر چکی تھی۔ رشی ور نے سنکھ ناد بجایا۔ پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا لہرا کر اس شکست خوردہ مایوس اور موت سے بغلگیر قوم میں نیا جوش اور نیا جیون پیدا کر دیا حتیٰ کہ حملہ آور اور فاتح اقوام اپنی فتح کو شکست ماننے پر مجبور ہوئیں۔ بلاشبہ شری سوامی جی کا مشن اور وہ پروگرام اور ان کا گورو منتر ایک مرتی ہوئی قوم کے لئے آب حیات ہے۔ اگر کوئی کمی ہے۔ تو ان کے پیروکاروں یا آریہ سماج کے ممبران و لیڈران کی عملی زندگی میں کوتاہی کی وجہ سے ہے۔ آج اس جو سماج میں جس قدر کاہلی اور انتشار لڑائی جھگڑے اور تنازعات ہیں۔ ان سب کا علاج رشی کے گورو منتر اور پروگرام میں صریح طور پر درج ہے۔ اگر آریہ لوگ پوری شردھا اور اتساہ سے سوامی جی کے دکھائے ہوئے مارگ پر چلنے کی کوشش کریں تو ہم سماج بھارت میں سب کی سرتاج ہو۔ اور بھارت کا درجہ دنیا میں پہلے کی طرح سب سے اونچا ہو سکتا ہے۔ آج کل جس قدر تنازعات آریہ لیڈران کارکنان یا جنتا میں ہیں۔ ان کا سب سے بڑا سبب یہ ہے۔ کہ نوجوان آریہ سماج کے نظام میں پوزیشن ہے کہ آریہ سماج کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لینا چاہتے ہیں۔ کسی نہ کسی وجہ سے جو بھی رکاوٹیں ان کے راستہ میں حائل ہیں ان کو وہ عبور کرنے میں زیادہ تیز رفتاری کر رہے ہیں اس کا نہایت سہل علاج ہماری آشرم مریادا میں ہے۔ اگر پچاس سے اوپر عمر والے ادھیکاری انتظامیہ کاموں سے خود بخود کنارہ کشی کرکے بان پرستھی یا سنیاسی بننے کو تیار رہوں۔ تو یہ تمام کاہلی و شانتی اور پارٹی بازی ایک منٹ میں ختم ہو جائے ہمارے لیڈران جھگڑتے۔ اس لئے ختم ہونے میں نہیں آتے۔ کیونکہ ان کے درمیان کوئی خونی رشتہ نہیں۔ کاش ذات پات کے خلاف مکچرپٹے والے [illegible]

اکبر نے مغلیہ سلطنت کو صدیوں تک مستحکم اور مضبوط راجپوتوں سے رشتے جوڑ کر بنایا۔ اگر ہمارے لیڈران کا آپس میں کوئی رشتہ ہوتا تو وہ اس قدر جلدی آپس میں منتشر نہ ہو جاتے اور نہ ہی اس طرح پارٹی بازی کو بڑھانے کی کوشش کرتے۔

آریہ سماج کی رفتار ترقی کیوں سست ہے رشی ور نے مورتی پوجا کا ناش کیا تھا۔ مگر ہم نے بت پرستی ترک کرکے بلڈنگوں اور پتھروں کی شاندار انسٹی ٹیوشنوں پر اپنا سروسو لگا دیا ہے کہ ویدپرچار کا سوکشم تتو ان کالجوں و گورو کلوں کی دیواروں کے سایہ میں ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ جس غریبانہ گوروکل کا نقشہ سوامی جی نے اپنی امر پستک ستیارتھ پرکاش میں کھینچا ہے وہ کہاں ہے؟ سوامی جی نے اپنی زندگی کی ساری پونجی محض ویدک یتر آلیہ اجمیر پر لگا دی۔ اس پریس نے جسقدر آریہ سماج کی خدمت کی ہے۔ اس قدر شاید ہی کسی ایک بڑی سے بڑی انسٹی ٹیوشن نے کی ہو۔ جن پر غریب آریوں کی جیبوں سے لاکھوں روپے صرف ہو چکے ہیں۔ کاش آریوں میں اکالی بھائیوں کی طرح اس مرکزی پریس پر قبضہ کرکے اسے کیول آریہ سماج کے پرچار کے لئے استعمال کرنے کی سپرٹ اور طاقت ہوتی آریوں کے کروڑوں روپے شاندار انسٹی ٹیوشنوں کی بت پرستی پر اب تک لگ چکے ہیں۔ کاش! ان خزانوں کا کوئی حصہ ہی آریہ پریس پر صرف ہوتا۔ تو شاید دنیا میں آریہ سماج کا بول بالا ہوتا۔ سوامی دیانند نے پریس کی اہمیت کو اس تاریک زمانہ میں محسوس کیا۔ مگر باوجود شہید لیکھرام کی خونی وصیت کے آریہ سماج کے لیڈران نے آریہ پریس پر سبھا کی آمدنی کا شاید ہی کچھ فیصدی حصہ لگایا ہو۔

مجلسی آزادی سیاسی آزادی کا پیش خیمہ ہے۔ کانگرسی لیڈران بغیر مساوات کے ہندو مسلمانوں کی ایک مشترکہ قوم بنانا چاہتے ہیں بھلا مسلمان قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف کیسے کافروں یا مشرکوں سے مل کر ایک قوم بننا گوارا کر سکتے ہیں۔ وہ لوگ دنیا میں مسلم اور غیر مسلم کی تمیز کو کب نظر انداز کر سکتے تھے۔ ایک ہزار سالہ اسلامی حکومت کے خواب ان کو غلام ہندوؤں سے تعاون پر آمادہ نہیں کر سکتے۔ کاش! یہ کانگرسی لیڈروں نے [illegible] ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک قوم بنانے کے خواب تک نہ لیتے۔

اصلیت یہ ہے۔ کہ جن لوگوں میں خونی رشتہ۔ یعنی بیٹی کا بیوہار۔ مشترکہ سیاسی اغراض مشترکہ بزرگوں اور روایتوں کی پوجا کا خیال ایک ملک ایک بھاشا ایک ہی طریقہ رہن سہن۔ ایک ہی مذہب نہ ہو۔ وہ ایک قوم کہلانے کے مستحق نہیں تاریخ سے یہ صاف ثابت ہے۔ کہ باوجود اسلامی مساوات اور اخوت کے خاندان سید افغانوں سے مل کر ایک قوم نہ کہلائیگا۔ مغلوں نے پٹھانوں و سیدوں کو مٹا کر تخت ہند سنبھالا۔ اس وقت ہند میں پٹھان۔ مرہٹے۔ سکھ۔ راجپوت اور گورکھا علیحدہ علیحدہ اقوام تھیں۔ مگر اس وقت تک ہندو مسلم مشترکہ تو کیا ہندو اور مسلم علیحدہ علیحدہ بھی قومیں موجود ہیں۔ اگرچہ ان میں قومیت کے اکثر عناصر ضرور موجود ہیں؟

سوامی دیانند ویدوں اور آریہ سنسکرتی کے رکھشک تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ راجپوتوں پر لگا دیا۔ اودے پور خاندان پر وہ خود مختار ہو گئے۔ چتوڑ کے قلعے کو دیکھ کر رشی وہ اکثر مضطرب خاطر ہوا کرتے تھے۔ رشی ور نے اپنا مرکز اجمیر کیوں بنایا؟ اپنا پریس ہند کے قدرتی مرکز میں کیوں کھولا؟ موجودہ آریہ لیڈران کی توجہ تو بھکشا منڈلیوں سے پرے جا نہیں سکتی۔ نہ ہی ان کو ایسے سوالات کے حل کی ضرورت ہے کاش اگر آریوں کا ہندو ریاستوں میں کوئی اثر ہوتا یا آریوں کے اپنے بنک اور بیمہ کمپنیاں ہوتیں۔ تو جو نوجوان جہاں تک سبھا میں جلدی جلدی انقلاب لانے کے درپے نظر آتے ہیں۔ وہ شانتی سے مختلف ریاستوں یا علاقوں میں اپنا گذارہ اور سماج کی سیوا کرتے نظر آتے۔ اور سماج میں اس قدر تنازعات اور پارٹی بازی کا دور دورہ نہ ہوتا۔ یہ نہایت افسوسناک ہے کہ سماج کے اکثر آدمی سوامی جی کے اپدیش انوسار آریہ جاتی اور آریہ سنسکرتی کی رکھشا کو ترک کرکے ہندو مسلم ایکتا کے ذریعہ سوراجیہ لینے پر تلے ہوئے ہیں۔ جس کا نتیجہ زیادہ خطرناک غلامی کی زنجیریں آپ کے سامنے کہہ رہی ہیں۔

موجودہ بیکاری ایک خوفناک اژدہا کی صورت پکڑ رہی ہے۔ ہمارے کالج اور سکول کسی زمانہ میں ہمارے لئے مفید تھے۔ اگرچہ وید پرچار کے راستہ میں [illegible] حائل ہیں۔ مگر موجودہ حالات میں وہ بلا شبہ [illegible] کو بیکار یا ناکارہ بنا [illegible] کی زبردست [illegible] سوامی جی کی جرمن پروفیسروں سے خط و کتابت سے واضح ہوتا ہے۔ کہ وہ آج سے ۶۰ سال پہلے موجودہ بیکاری کا حل کر چکے تھے۔ جرمن پروفیسروں سے آپ نے سفارش کی۔ کہ ہندی طلباء کو وہاں صنعت و حرفت کی تعلیم دی جاوے۔ اور اس کے عوض سوامی جی جرمن طلباء کو سنسکرت و آریہ سنسکرتی کی تعلیم دیں گے۔ کاش آریہ سماج کے پہلے نیتا سوامی جی کی سپرٹ کو سمجھ کر اس پر عمل کرتے۔ آریوں کو پنجاب میں تعلیمی رہنمائی کا فخر حاصل ہے۔ مگر وہ فخر اسی حالت میں بجا ہو اگر چند آریہ لیڈران تیاگی بن کر نیتی گھریلو صنعت و حرفت کی طرف قوم کی توجہ مرکوز کر سکیں گے۔ بڑے بڑے کالجوں کی موجودہ سکیمیں اس وقت سرکاری پنجہ کے تحت [illegible] بوسیدہ اور نقصان دہ ثابت ہو رہی ہیں ان کالجوں کے مالک ہمت اور حوصلہ کریں تو قدیمی موجودہ تعلیمی سکیموں کو جاری رکھ کر بھی اپنی تمامتر توجہ طاقت اور روپیہ آبادی سے دور سستے داموں میل دو میل اراضی خرید کر وہاں پر ہر قسم کی انجنیئری اور دوسری صنعتی [illegible] پر لگا سکتے ہیں۔ اور قوم کو ناکارہ ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ گورو کلوں کے متعلق سبھا پر کوئی بندش نہیں۔ ہر گوروکل میں ایک برہمچاری کو کوئی نہ کوئی صنعت سیکھنا لازم قرار دیا جاوے سوائے ان لوگوں کے جو محض ویدا پدیشک کے صرف وید اور آرش گرنتھوں کا گیان چاہیں۔ مگر ان کے لئے بھی آیور وید کی تعلیم ہونی چاہیے۔ تاکہ جہاں بھی وہ پرچار کو جائیں۔ لوگ خود بخود اپنی ضروریات کے لئے ان کی طرف چلے آویں۔

المختصر سوامی دیانند نے ہندو سماج کو اٹھانے کے لئے وید [illegible] منتر [illegible] امرت سے کم نہ [illegible] خزانہ پیش کیا ہے سماج کے تمام تنازعات کو مٹانے کے لئے اور اخوت کا پیغام ورن آشرم مریادا دیا ہے۔ پرماتما تک پہنچنے کے لئے برہمچریہ دویا کا دان کیا۔ ویدوں کے پرچار [illegible] ماتر بھاشا کو سب سے اعلیٰ ذریعہ [illegible] اپدیشک اور پرچارک کے روپ میں بان پرست آشرم کے آگے رکھا [illegible] سادہ اور کم خرچ نقشہ آپ نے اپنی [illegible] درج کیا ہے۔ اس جیسے سینکڑوں [illegible] با آسانی کھول سکتا ہے۔ مگر شاندار [illegible] یونیورسٹیوں نے ہمارے لیڈروں کو [illegible] اسی لئے وید پرچار پیچھے جا رہا ہے [illegible] کو سارا سالانہ تعلیمی کا بجٹ گوروکل [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ترک اور شردھا کا اوتار

(از شری گنیش دت جی منتری آریہ سماج - جام پور)

رشی دیانند سے پہلے شردھا کا بڑا زور تھا۔ یہاں تک کہ شردھا کے نام پر اندھ وشواس بھی جاری ہو چکے تھے۔ رشی دیانند نے [illegible] کے پھیلانے کو دیکھ کر وہاں ترک یعنی عقل کو بھی کافی بڑھاوا دیا۔ کیونکہ نہ اکیلی شردھا سے کام چل سکتا ہے اور نہ اکیلے ترک سے بھلائی کا پودا سرسبز ہو۔ دونوں کے مناسب مقدار میں ملا دینے سے ہوتا ہے۔ رشی دیانند کی تمام کتابیں اس سچائی کو پورے زور سے پرگٹ کر رہی ہیں۔ کسی بھی مضمون پر نظر دوڑائیے۔ جہاں وید اور ست شاستروں کے پرمان دیئے ہیں۔ وہاں بڑھ کر [illegible] ترک کا دھارا بھی مسلسل بہتا دیکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رشی کے لیکھ اپنا قائم رکھنے والا اثر رکھتے ہیں۔

مگر زمانہ کی چال بھی ایک عجیب رفتار سے چلتی ہے۔ کسی وقت اگر شردھا پر زور ڈالا گیا۔ تو موجودہ وقت میں صرف دلیل بازی منطق پر زیادہ انحصار دکھایا جا رہا ہے۔ دماغی نشوونما کے اتنے کافی سادھن موجود ہیں۔ کہ ان کا شمار کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ مغربی سبھیتا کا نچوڑ اگر دیکھا جاوے تو بھی عقل کے زور پر سائنس نے خوب کھوجیں کی ہیں۔ یہ تو دماغ کے پرواز کا پھل ہیں۔ مگر وہ ایشور آدم کے ساتھ کرودھ کو نا ش کرنے کا موجب [illegible] ہو جاتی ہے۔ اہنکار کو [illegible] دیا ہے۔ سب سے سلام لینا ہی [illegible] لیتا ہے۔ کسی کو نصیحت کرنا گناہ بھی آج کل سمجھا ہے۔ عقل کی چمک سے ہوتے دو [illegible] مل جاتے ہیں اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ دوسرا پہلے نمستے یا جے سری کرشن اور گڈ مارننگ سر کہے نہیں۔ تو میں کیوں کہوں۔ ایسی انتظار میں دونوں ہی بلا زبان ہلائے چل دیتے ہیں۔ یہ بات بڑھتی ہوئی عقل کا افسوسناک نتیجہ ہے۔ عقل پھیلتی جاتی ہے۔ اپنے عیب چھپانے اور دوسروں کو بدنام کرنے کے ڈھنگ نکلتے آتے ہیں۔ وجہ عقل کی تیزی۔ اور دل کا نو ترمیم ہونا۔ اے کاش کہ اس طریقہ تعلیم میں جتنا دماغ کی وسعت پر دھیان دیا جاتا ہے۔ اسی قدر دل کی پاکیزگی پر توجہ دی جاتی۔ تو یہ نتیجہ نہ نکلتا۔ دماغی ترقی بھی سادھنوں سے ہو رہی ہے۔ [illegible] بغیر سادھن کے کیسے [illegible] کی طرف سے آج کل خوب ہے پیدا ہی کی جاتی [illegible] تقریر کو سننے کی صرف زیادہ توجہ ہے اور [illegible] کی طرف بہت کم دھیان۔ [illegible] نہیں کی جاتی۔ یہی ہماری [illegible] باعث ہے۔ ہمارا [illegible]

میں رامائن کی کتھا کرتے وقت لوگوں سے اکثر پوچھا کرتا ہوں کیا راون کے دس سر تھے؟

اس سوال پر بحث کر رہا تھا۔ کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس کے حقیقت میں ہی دس سر تھے۔ آج کل دلیل بازی کے زمانے میں ان باتوں کو کون مانتا ہے۔ کئی لوگوں کا خیال ہے کہ نہیں۔ سر تو ایک تھا۔ چار وید اور چھ شاستر پڑھے تھے۔ دس کی گنتی ایسے پوری ہوتی ہے مگر ذرا غور سے خیال فرمائیے۔ تو یہ قیاس بھی درست نہیں۔ کیونکہ چھ درشن تو وید کی تصنیف ہیں۔ اور کیا صرف راون نے ہی چار وید اور چھ شاستر پڑھے تھے۔ سماد ھان تب بھی نہیں ہوتا۔ ٹھیک ماننے کے شوق کی بات سے گو آتا ہیں۔ کہ راون کا سر تو ایک ہی تھا۔ اس نے دماغی ترقی پر دس گنا زور لگایا تھا۔ آج کل کئی [illegible] ہارس پاور کے انجن ہوتے ہیں۔ کوئی [illegible] ہارس پاور کا اور [illegible] ہارس پاور کا۔ یہی بات دس سروں میں [illegible] ہے۔

تک لینی چاہیئے کہتے ہیں راون ویدوں کا بھاشیہ کار بھی تھا۔ ایک عام دماغ کی حالت سے اس نے دس گنا عقلی ترقی کر لی تھی۔ مگر دل سیاہ ہی رہا۔ صاف ہونے ہی نہ آیا۔ گدھے کا پنڈ اس کے ضدی ہونے کا ثبوت ہے۔ سب متروں اور نیک [illegible] نے سمجھایا۔ مگر اس کی ابھیمان والی بڑھی اور ضدی طبیعت پر کچھ بھی نہیں بھایا۔ نتیجہ سونے جیسی لنکا تباہ کرائی۔ بھبھیشن جیسا بھگت بھائی نکلوا دیا۔ عزیزوں کو قتل کروایا۔ اور اپنے پیچھے وہ حسرتناک کہانی چھوڑ گیا۔ جس کی یاد ہر سال تازہ کی جاتی ہے۔ کہ اے لوگو صرف عقل کے گھمنڈ میں اگر سچائی کا خون کرو گے۔ تو راون جیسے [illegible] والے لوگ کی ہی گتی ہو گی۔ تو ہم لوگ کس کیفیت کی رہ رہے ہیں۔ بزرگوں کے [illegible] نہایت قیمتی نقطہ کو کبھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دو۔ [illegible] ایسے با عقل بھی ہونے چاہیئے جو ترک اور شردھا [illegible]

کو لاسکے رکھ سکتے ہوں۔ نہیں تو ہماری نقصان ہوگا۔ یہی بات دھیان میں رکھتے ہوئے [illegible] شردھا پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے جس نے نہ صرف دماغی ترقی پر زور دیا بلکہ ساتھ ہی ہردیہ کی پوترتا پر اس سے بڑھ کر زور دیا۔ کیونکہ دونوں کے ساتھ دنیا سے پورا دکھ دور کرنے میں عقل سے زیادہ دل کی پوترتا کا تعلق ہے۔ رشی کا مدعا جہاں شردھا کے ساتھ ترک چلانا تھا۔ وہاں ترک کے ساتھ شردھا کو بھی درست اور قائم رکھنا تھا۔

اے کاش ہمیں ایسا نہ ہو کہ راون شردھا کی طرح ہم ترک رشی کو چھوڑ صرف دلیل بازی کے سہارے اپنی ہانی کر بیٹھیں۔ وقت ہی رہ دھیان میں جاگریں۔ جس سے رشی دیانند ہمیں بچانا چاہتے ہیں۔ اوم شم۔

اطلاع

ضرورت کے اشتہاروں کے لئے آریہ مسافر نہایت موزوں اخبار ہے۔ یہ [illegible] آریہ سماجوں میں پہنچتا ہے۔ نرخ مناسب ہیں۔ منیجر

[illegible]

مفت

[illegible] سوامی [illegible] آنند [illegible] کی تصنیف [illegible] جواب [illegible] کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔ [illegible] صفحات کی ضخیم کتاب میں [illegible] کی ہیں [illegible] منیجر [illegible]

اعلیٰ زندگی - [illegible] لطف [illegible] حاصل کرنے کے لئے

سکھ سمپت جیون (جلد اول)

[illegible]

کیا آپ کمزور ہیں؟

اگر آپ جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ یا کسی بیماری کی وجہ سے کمزوری آ گئی ہے۔ یا آپ کو جریان، احتلام وغیرہ نے کمزور کر دیا ہے۔ یا آپ کے دل میں قوت کی کمی ہے۔ معدہ و جگر کمزور ہو گئے ہیں۔ بھوک نہیں لگتی کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا۔ تو آپ کو فوراً

تلوار مارکہ **شربت فولاد!!**

کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ جو طاقت کی ایک بہترین دوا ہے۔ اور شربت کی شکل میں تیار کی گئی ہے۔ بچوں۔ بوڑھوں اور جوانوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ دل و دماغ جگر و معدہ جیسے اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے کمزوری اور سستی دفع کر کے بدن میں طاقت اور چستی پیدا کرتی ہے۔ صرف ایک بوتل کا استعمال آپ کی طبیعت میں جوش پیدا کر دیگا۔ بدن میں خون صالح پیدا ہو کر چہرہ [illegible] کی طرح چمکنے لگے گا۔ پیاس بجھانا اور بھوک بڑھانا اس کا ایک خاص کرشمہ ہے۔ جسمانی کمزوری دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنانا اس کی ایک خاص صفت ہے دنیاوی سختیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے قوت مردمی ہمت استقلال اور جوش پیدا کرنا صرف اسی کا کام ہے۔ قابل اعتماد حکیموں ڈاکٹروں اور ویدوں اور معزز ایڈیٹران اخبارات نے آزمائش کر کے نہایت تعریفی سرٹیفکیٹ دیئے ہیں۔ چند دنوں کا استعمال آپ پر روشن کر دے گا۔ کہ یہ دیگر ادویات کی نسبت کس قدر بڑھ کر ہے۔ آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے خرید کر استعمال کریں۔ نقالوں سے بچیں۔ ہماری [illegible] کا نام دیکھ کر خریدیں۔ قیمت چالیس خوراک صرف ڈیڑھ روپیہ۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پتہ: گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپتا وشدھالیہ [illegible] ضلع حصار

ٹھیک ایک سو ورش ہوئے۔ اگست ۱۸۸۱ء کاٹھیاواڑ میں ایک مہان شکتی کا پرادُربھاؤ ہوا تھا۔ اس وقت یہ کون کہہ سکتا تھا کہ وہ جاتی کو سروناش سے بچانے والے ہیں۔ اس کا نام ہے۔ چنانچہ جس مہان آتما کا ہم ورنن کر رہے ہیں اس نے ہمارے لئے گھر چھوڑا۔ ہمارے لئے دکھ اٹھائے۔ اور ہماری بھلائی کے لئے پران تک ارپن کر دیئے۔ اگر یہ مہاپُرش اس دیش میں نہ آتا تو ہمارے اوپر انیک پرکار کی آفتیں اور آفتیں پڑی ہوئی ہوتیں۔ مصیبتوں دکھوں اور آفتوں سے بچانے والا کون تھا؟ رشی دیانند تھا۔ رشی کے پتا کرشن جی شو کے بھگت تھے۔ اور اپنے پتر کو بھی یہی سکھایا۔ جب لوگ سب جاکر ان کی پوجا پاٹھ کرنے لگے تو پتا جی کرودھت ہوتے۔ وہ چاہتے تھے کہ ہماری طرح ہمارا بیٹا بھی شو کی بھگتی کرے۔ مگر سو؟

کھل گیا جس پہ راز پنہائی

ہیچ سمجھے وہ عیش سلطانی

ان پراچین رشیوں کے بھارت ورش میں جگہ جگہ اپدیشوں سے سنتپت آتماؤں کو شانتی دیتے تھے۔ رشی نے اگر نہر جیوت کر دیا۔

رشی نے دیکھا۔ کہ لوگ ویدوں کو بھول گئے ہیں ویدوں کی جگہ گیتا رامائن اور پرانوں نے لے لی ہے وید پستکیں بھی گھروں میں نہیں ملتیں۔ لوگ جڑ بھوت کو پانی دینے کی بجائے پتھروں کو پانی دیتے ہیں۔ لاکھوں نہیں کروڑوں ویدک دھرمی دھرم کو چھوڑ کر عیسائی اور مسلمان ہوتے جا رہے تھے۔ یہ دیکھ کر پیارے رشی نے ویدوں کی شکشا کا پرچار کیا۔ اور کہا۔ کہ نت ویدمنتروں کا پاٹھ کیا کرو جس سے تم کو اپنے پراچین دھرم سے شردھا پیدا ہو۔ رشی نے ستیارتھ پرکاش رگوید آدی بھاشیہ بھومکا آریہ ابھی نیہ آدیاوں پستکیں بنائیں۔ یدی ہم ان پستکوں کو پڑھیں۔ تو دھرم کے لئے پریم بڑھے اور جیون سدھر جائے۔

کروڑوں اور لاکھوں بال ودھواؤں کا دھرم بھرشٹ ہوتے دیکھ کر شری سوامی جی نے اپدیش دیا۔ کہ بال ودھواؤں کا دواہ ہونا ضروری ہے۔ ویدوں اور سمرتی شاستروں میں ایسا کرنے کی آگیا ہے۔ جب میلہ ہردوار کے کمبھ کے اوسر پر سوامی جی پدھارے تو مہادیو پرشاد نامی سجن نے ایک نوٹس دے رکھا تھا۔ کہ یا تو کوئی سدھ کر کے میری تسلی کر دے۔ کہ ہندو دھرم سچا ہے۔ نہیں تو عیسائی ہو جاؤں گا۔ مگر کسی پنڈت اور سادھو کو حوصلہ نہ ہوا۔ کہ مہادیو پرشاد کے پاس جا کر اس کو سمجھا دیں۔ اسی طرح ہزاروں جاتی کے لعل ہندو دھرم سے بے مکتب ہو کر عیسائی اور مسلمان ہو چکے تھے۔ سوامی دیانند نے پرچار کر کے ان کو ویدک دھرم میں لا کر مہادیو پرشاد کو بچا لیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں ویدک

اگر رشی دیانند نہ آتے؟

(از شری مہاشے پرسوتم چندر جی منتری آریہ سماج ———— راہوں)

دھرم کے سیوکوں کے ہر شہر میں پھیلا دیا۔ اور وہ عیسائی ہو سکتا ہے بچ گیا۔ آج تک رشی اور آریہ سماج کی بدولت لاکھوں ہزاروں آدمی عیسائی مسلمان ہونے سے بچ رہے ہیں۔ اگر سوامی دیانند نہ آتے۔ تو رام و کرشن کی سنتان کبھی کی چوٹی کٹوا اور جنیو تڑوا دھرم سے پتت ہو گئی ہوتی۔ سینکڑوں آتماؤں کے لال عیسائی اور مسلمان دھرم سے واپس آ کر پھر اپنے پراچین دھرم کو ماننے لگے۔ یہ ہمارے سوامی جی کی ہی کرپا کا پھل ہے۔

دیش بھگتی سوامی جی کے جیون کا خاص اُدیش تھا۔ وہ کہتے تھے۔ کہ سوراجیہ ہی راجیہ کی سب سے اچھی پرنالی ہے۔ انہوں نے اپدیش دیا کہ جس پرکار انگریز اپنے ملک کی چیزوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی اپنے ملک کی چیزوں کا استعمال اور قدر کرو۔ اس سے ہی تمہارا اور تمہارے ملک کا کلیان ہو گا۔ نہیں تو دیش نردھن ہو جائے گا۔

سوامی جی کی نیتی تھی۔ کہ بھارت باسیوں میں ہندی بھاشا اپنی بھاشا۔ اپنے دھرم اور اپنی پراچین ودّیا سے پریم ہو جائے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ شری سوامی جی مہاراج سورج نکلنے سے پہلے نہا کر جمنا ندی کے کنارے سمادھی لگا اور اپنی برتیوں کو ایکاگر کر کے ایشور کے دھیان میں مست تھے۔ اس وقت ایک استری نے سنان کرنے کے بعد سادھو جان کر نیک نیتی سے پاؤں پر سر رکھ دیا۔ جب ٹھنڈے بال سوامی جی کے پاؤں پر لگے۔ سوامی جی کی سمادھی کھل گئی۔ دیکھا۔ ایک یوتی استری ہاتھ باندھے کھڑی ہے۔ سوامی جی نے کہا۔ ماتا یہاں سے جاؤ۔ اپنے پتی پرماتما کی سیوا کرو۔ آخر کار گمبھیر بیر اٹھا۔ نگر کے باہر جا کر گوبردھن پربت پر چلا گیا۔ دو تین کوس کے فاصلے پر جنگل میں ایک مندر جس میں کوئی انسان تو کیا کوئی پنکھی بھی نہیں رہتا تھا۔ اس مندر میں پدم آسن لگا کر ایشور بھگتی میں مگن ہو گیا۔ دو رات و دو دن ہو گئے۔ بھوک تنگ کرتی ہے پیاس ستاتی ہے۔ نیند بھی غالب آنا چاہتی ہے مگر میرا رشی اپنے خیال میں ہی مست ہے۔

ہم گھنٹے گذر جانے پر اپنا امتحان خود ہی کرتے ہیں۔ وہ چیز جو یوتی استری کا انہوں نے دیکھا تھا۔ جب چت سے کوسوں دور ہو گیا تو رشی واپس آئے

یہ چرتر ہمیں شکشا دے رہا ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ آتمک بل کو دھارن کیا جائے۔ یہ بل ہر ایک وجود میں ہے۔ جو اس کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ نہیں تو سب کوششیں رائیگاں اور ضائع ہو جاتی ہیں۔

آریہ ویر کانفرنس

آریہ ویر دل کانفرنس ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو دیرو واس جالندھر نگر میں بڑے سمارہ وہ سے ہوئی۔ جس میں آریہ ویر دلوں کے سنگٹھن پر وچار ہو گا۔ سب سماجیں اپنے پرتی ندھی بھیجنے کا یتن کریں۔

(رہبر دیال ادھشٹاتا آریہ ویر دل)

سبھا کا اتہاس

آریہ پتروں دوارا یہ کئی بار سوچنا دی جا چکی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس تیار کیا جا رہا ہے۔ اور آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ وہ جلد از جلد اپنا اتہاس لکھ کر بھیج دیں۔ تاکہ وقت پر کام آ سکے۔ اور بڑی سماجوں سے زیادہ شکایت یہ ہے کہ وہ شاید اس کام کی طرف اتنا دھیان نہیں دیتیں ان سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اوشیہ ہی اس کام کی طرف دھیان دیں۔ تاکہ اتہاس کے کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ کئی سماجوں کے منتری مہاشے پوچھتے ہیں۔ کہ اتہاس میں کیا کیا باتیں ہونی چاہئیں تو ان کی جانکاری کے لئے لکھا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل باتوں پر خاص دھیان رکھنا چاہیئے۔

(۱) آریہ سماج کی ستھاپنا (۲) آریہ سماج کی سنستھائیں (۳) آریہ سماج کی جائیداد۔ (۴) خاص واقع (۵) خاص اندولن مثلاً شدھی۔ ولت ادھار وغیرہ۔

۲۹ ستمبر کے پرچہ میں ۶۳ اور ۲۰ اکتوبر کے پرچہ میں ۱۷ سماجوں کے اتہاس پہنچنے کی سوچنا دی جا چکی ہے۔ اس کے بعد جو پراپت ہوئی ہیں ان کی سوچی مندرجہ ذیل ہے:-

(۱) کھنڈیاں (۲) کیچر تھلہ۔ (۳) بھین۔ کوڑ نواں۔ (۴) کوٹ چھٹہ (۵) پنڈی بھٹیاں۔ (۶) سانگلا ہل (۷) تلہ سوجان سنگھ (۸) انبالہ چھاؤنی (۹) ساون (۱۰) سرگودھا۔ (۱۱) دت نگر (گجرات) (۱۲) ڈنگہ (گجرات) (۱۳) مہاشہ چرنجی لال جی

لدھیانہ نواسی۔

ادھشٹاتا۔ پرکاشن وبھاگ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گوروکل وبھاگ انبالہ چھاؤنی کا سالانہ جلسہ یکم۔ ۲۔ ۳ نومبر ۱۹۳۵ء کو ہونا نشچیہ ہوا ہے۔ جس میں بڑے بڑے سنیاسی و مہاتما پدھارنے کی آشا ہے۔

استری سماج کا سالانہ جلسہ چار۔ پانچ نومبر ۱۹۳۵ء کو ہو گا۔

(منتری آریہ سماج انبالہ چھاؤنی)

گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی میں نئے لڑکوں کا داخلہ

گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی (ہردوار) میں نئے بالکوں کا داخلہ گوروکل کے سالانہ جلسہ پر ایسٹر کی چھٹیوں میں ہو گا۔ اپنے لڑکوں کو گوروکل میں داخل کرانے کے خواہشمند جلد ہی اپنی درخواست بھیج کر منظوری حاصل کر لیں۔ داخلہ کے فارم اور گوروکل کے قواعد دفتر گوروکل ہذا سے منگوایئے

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج لودھیانہ۔

آریہ سماج لودھیانہ میں اس سے پہلے ہفتہ ۹ ویشنوانہ یگیہ کرائے گئے۔ جن کی دکشنا وید پرچار فنڈ میں مبلغ ۲۲ روپے ۸ ر

اس ہفتہ مندرجہ ذیل سبھاسدان آریہ سماج لودھیانہ کے گرہ پر شری پنڈت ہردیال جی و پنڈت وشنودت جی سناتک نے یگیہ کرائے۔

شری پنڈت لکھی رام جی و پنڈت برہم دیو جی کے مبلغ	۴۔۰۔۰
لالہ نبسی لال جی باسل	۲۔۴۔۰
پنڈت وشنودت جی سناتک	۱۔۴۔۰
منشی مادھو رام جی	۱۔۱۲۔۰
ڈاکٹر خوشی رام جی پنشنر اسسٹنٹ سرجن	۲۔۸۔۰
پنڈت بھگوانداس جی ٹکٹ کلکٹر	۱۔۱۲۔۰
ماسٹر کنہیا لال جی	۲۔۱۲۔۰
دلیپ چند جی بی۔ ایس سی	۲۔۱۲۔۰
پریم ناتھ جی بی۔ اے	۱۔۸۔۰
میزان	۲۵۔۴۔۰

(الہجو رام منتری خزانچی آریہ سماج لودھیانہ)

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (منیجر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور
۲۷- اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء

رشی کی سمرتی میں

(شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

आदित्या रुद्रा वसवो जुषन्ता मिदं ब्रह्म क्रियमाण
-नवीयः। शृण्वन्तु नो दिव्यापार्थिवासो
गोजाता उत ये यज्ञियासः॥ अथर्व १९ का. सू ४

رشی جیون ویدک سوادھیائے اور برہم چریہ سادھنا کی جیتی جاگتی مورتی ہے۔ آج آریہ جاتی میں جو چیتنا اور جاگرتی دکھائی دیتی ہے۔ اس کا ایک مکھیہ کارن رشی دیانند دوارا کیا ہوا وید اپدیش تھا ویدک برہم چریہ پرنالی کا پنر جیوت کرنا ہے دیپاولی کا اوسر آریہ جاتی کے گورو کا پروب ہے اس دن آریہ مریادا پرشوتم رام چندر نے اناریہ جاتیوں پر وجے پاکر راجدھانی میں آگمن کیا تھا جنتا نے دیپ مالاؤں دوارا اپنے وجیتا کا سواگت کیا تھا۔ پرجا نے راج رشی کے سواگت کے لئے اپنے ہردیوں کے اُلاسوں کی جگمگاتی دیپ مالا کے روپ میں پرگٹ کیا تھا۔

آریہ جاتی کے سوبھاگیہ سے اس پرو میں رشی دیانند نے آریہ جاتی کا ورودھی شکتیوں کو جیت کر اسی دیپاولی کے دن سنسارک شترؤوں سے بھلے بھیت اور مرتیو کا دن سن کر کانپنے والی ہندو جاتی کو اپنے مرتیو سجے ہونے کا اپدیش دیا۔ رشی نے اپنے شریر کو چھوڑتے ہوئے برہم تیج کی نرمل جیوتی کو جگا کر راج رشی رام چندر کی سمرتی میں کی گئی دیپاولی کی شوبھا کو جاگرت کر دیا۔

آریہ جاتی میں ۶ تم رکھشا کے لئے برہم تیج اور کشتری تیج کے پوتر میل کی آوشیکتا تھی۔ کرم ہین برہم وگیان اور گیان ہین کرم ہی آریہ جاتی کی انتی میں بادھک ہے کرم ہین گیان کے کارن آریہ جاتی کے دیوہاروں کا گیان نرنیتا تھا مولکتا سے رہت ہو گیا۔ آتما کی امرتا جیسے اچھے سدھانت کیول ماتر تارکک چرچاؤں کے وشئے تھے۔ اُن کا وچارک ویوہار اور کاریہ سے کوئی سمبندھ نہیں رہا تھا۔ اس لئے ان سدھانتوں میں دوسروں کو آکرشت کرنے کی شکتی بھی نہ رہی تھی۔ رشی نے اس دیپاولی کے دن آتما کی امرتا کے سدھانت کو کریاتمک روپ دے کر پھر سے نویں روپ میں اسے جنتا کے سامنے رکھا۔ ۔۔ ویدپرتی پادت برہم گیان بھی صدیوں سے کرم ہین ہونے کے کارن اپنی آن کو کھو چکا تھا۔ رشی دیانند نے اوپر لکھے منتر کی اس سچائی کو پرگٹ کیا۔

یہ ویدپرتی پادت گیان کرم روپ میں پرنیت ہوتا ہوا پرتی دن اُنت ہونے والے سوریہ کی بھانتی منشوں کے لئے وُنتیا تھا مولکتا کو پیدا کرتا ہے۔ آدتیہ برہم چاری رودر برہم چاری تھا وسو برہم چاری اس کریا روپ میں پرنیت ہونے والے گیان کی سیوا کرتے ہیں۔ پرتھوی لوک انترکھش لوک تھا اتیہ لوک لوکانتروں میں رہنے والے چیتن جگت کو اسی کرم مے گیان کا شرون کرنا چاہیئے۔

رشی دیانند نے سویم کرم پردھان گیان کا اُپدیش کیا۔ اسی لئے لوگوں نے ان کے اُپدیشوں کو نویگ لانے والا سمجھا۔ اور سچا رتھ میں آپ کے اتر ادھیکاریوں (آریہ سماج) نے ان پر عمل کرتے ہوئے آریہ جاتی تھا آریہ دیش میں نویگ تھا نوجیون سنچار کر دیا۔ آج بھارت ورش میں رہنے والی ہر ایک جاتی میں چیتنا تھا سُبھرتی دکھائی دے رہی ہے۔ جنتا میں کورے گیانیوں اور واک شور دھرم آچاریوں کے مقابلے میں کرم ویروں کی پوجا ہوتی ہے۔

استری جاتی تھا دلت جاتیوں میں سو ابھیمان کی بھاونائیں رشی کے بنائے ستیہ اور برہم چریہ کے پرچار کرنے والے اپدیشوں کا ہی پرنیام ہے۔

رشی کے ان اپدیشوں کو جنتا کے سامنے جاگرت رکھنے کے لئے پنجاب میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب وستر ت روپ سے یتن کر رہی ہے اس یتن کو سپھل کرنے کے لئے دو دوان اپدیشکوں کی سہایتا سے پنجاب کے کونے کونے میں دھرم پرچار کیا جا رہا ہے۔ اس دھرم پرچار کے کاریہ کو جاری رکھنا ہی رشی کی اصلی سمرتی ہے اس دیپاولی کے اوسر پر ہر ایک آریہ کے ہردے میں برہم رشی کا سمرن ہی آتا ہے۔ آریہ جاتی کے پرانی روپ چاروں ویدوں کے اُدھارک جاتی میں سماننا تھا نیایک بھاؤں کو جگانے والے ورن آسچار تروں آریہ آشرم مریادا کے انوسار چاروں آشرم مولک رہسیہ کو جنتا کے سامنے رکھنے والے مہرشی کو کون بھول سکتا ہے۔ پنجاب کے آریہ پرشوں نے اس پوتر سمرتی میں ہر ایک آریہ کو سمّلت کرنے کے لئے چار آنہ مشن فنڈ جاری کیا ہوا ہے۔ رشی نروان کے اُپ لکش میں ہونے والے سمارہ کے اوسر پر ہر ایک آریہ بھائی کو رشی دوارا سچالت دیان کاریہ کو پورا کرنے کے لئے کم سے کم چار آنے کی راشی سبھا میں بھینٹ کرنی چاہیئے آریہ دھرم کے مورت روپ برہم رشی کی سمرتی میں یہ بھینٹ تُچھ ہے۔ ہم آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے بل پوروک پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس اوسر پر رشی سمرتی کے اُپ لکش میں اپنے کرم مے گیان اور گیان مے کرم کے سنچے میں یتن شیل ہو کر رشی دوارا پرورتنت نویگ کے سندیش ہر بنیں۔

آریہ ویروں کی ضرورت

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے اوسر پر انتظامیہ کام کے لئے کافی سیوا داروں کی ضرورت ہوگی۔ سبھا دوارا پنجاب آریہ ویر دل کا کام شروع ہو گیا ہے۔ جو جو آریہ بھائی آریہ ویر دل کے پرتی اپنی سیوائیں سمرپن کرنا چاہیں وہ شری لالہ ہردیال جی ادھشٹاتا پنجاب آریہ ویر دل "ویر نواس" جالندھر کے ہاں اپنا نام انکت ہونے کے لئے بھیجدیں۔

ایک قادیانی شاعر

قادیانی شاعری کچھ گھٹیا انداز کی نہیں ہے اسی لئے مرزائی شاعروں کو زلزلہ کی حقانیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کئی بار شعر و سخن سے واسطہ پڑا۔ اب کے حضرت برہم زلزلہ کے مصیبت زدوں کو الزام دیتے ہیں۔

بیچ نکلا کرکے تکفیر نبی
این خیال است و محال است و جنوں
بس اب مزے سے انکار کی سزا بھگتو۔ جاتے کہاں ہو۔

دہلی کا اشتہار باز صوفی

خواجہ حسن نظامی دہلی کا بڑا اشتہار باز صوفی ہے جہاں اس کا کام پرزور انداز میں اپنی کتابیں فروخت کرتا ہے۔ وہاں بسا اوقات گڑگڑا کر بھی مریدوں اور دوستوں کو کتب خریدنے پر مجبور کرتا ہے۔ دیکھئے فرماتا ہے:-

"اخوانِ طریقت میرے پیارے بچے حسین کی پہلی تالیف میلادی جنتری کی اشاعت میں پوری کوشش کریں۔ اور مفت نہ مانگیں۔"

کیوں؟ اس سے آمدن کم ہونے کا احتمال ہے جو راہ طریقت کے خلاف اور تصوف کے سراسر منافی ہے۔

لکھنؤ کے دو شیعہ اخبار

حکومت ایران نے مُلا ازم کو نابود کرنے کے لئے قانونی پنجہ کو زیادہ مضبوط کیا۔ تو اس کی فکر بھی ہندوستانی مسلمانوں کو ہو پڑی ہے۔ لکھنؤ کے دو شیعہ اخبار "اسد" اور "سرفراز"، اسی بات کو لے کر میدان گرم کرنے پر تل گئے ہیں اگر سرفراز نے تو بیان تک "اسد" کی منہ بند کرنے کی جرأت دکھائی۔ کہ زبان سے اُف تک بھی کرنے پر تنقید ہو رہی ہے۔ لیکن "اسد" نے تازہ اشاعت میں ایران کے مجبوس علماء کی جو فہرست شائع کی ہے۔ وہ ثابت کرتی ہے۔ کہ ایران میں درحقیقت مذہب پر دور ابتلاء آ رہا ہے۔ لیکن یہ پتہ نہیں ایران کے نئے مسلمانوں میں کیوں اتنی کشش ہے اور ہندوستان کے فاقہ مست مسلمانوں کے لئے کیوں نہیں۔

اٹلی کا وار شیخ پر

یہ بات تو مسرت کی ہے۔ کہ ہر ایک جماعت اپنے طبعی خصائص کے مطابق عمل کرتی ہے اس لئے اٹالوی سمالی لینڈ کے مشہور قادری قاضی محمد بن حسن اور ان کے خلفاء نے شیخ سنوسی کی تحریک جہاد کی دربردہ حمایت کی۔ اور انہیں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ لیکن یہاں سے بیٹھے ہوئے دہلی کے خواجہ زلف دراز کہتے ہیں۔ ہندوستانی مسلمان حکومت ہند کو مجبور کریں۔ کہ اس فعل کی پاداش میں اٹلی سے بازپرس کی جائے۔ دیکھئے ملک معظم کی حکومت اس سلسلہ میں کیا قدم اٹھاتی ہے اور خواجہ صاحب کی تحریک کا کیا حشر ہوتا ہے۔

اطالوی سمالی لینڈ کے مسلمان

اوّل تو اطالوی سمالی لینڈ کے مسلمان ہی بہت نہایت پست حالت میں۔ اور پھر جب کہ وہ باربرداری کے علاوہ کچھ نہیں کرسکتے۔ اٹلی کی جبریہ بھرتی سے تنفر کرنے تک پڑے ہندوستانی مسلمانوں کو خیال ہے کہیں بغاوت نہ کردیں۔ ہمارے مسلم اخبارات میں جبریہ بھرتی کے خلاف آرٹیکل لکھے جاتے ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس قسم کی بھرمار سے اخبارات مسولینی کے مطالعہ میں آئیں گے یا قارئین کی ضیافت طبع کے لئے ورق ہی سیاہ کئے جائیں گے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

احرار کا جنازہ

جس طرح احرار نے فوری قوت حاصل کی تھی۔ اسی طرح شہید گنج ایجی ٹیشن نے ان کی طاقت کو منتشر کر دیا ہے۔ پنجاب میں تو اخباری دنیا احرار کا جنازہ نکالنے پر تلی ہوئی ہے۔ اور زمیندار میں اس انداز میں سے جنازہ شائع ہو گیا ہے۔

پنجاب کے احرار۔ اسلام کے غدار
اللہ کے قانون کی سچائی سے بیزار
اسلام اور ایمان اور انسان سے بیزار
ناموس پیمبر کے نگہبان سے بیزار
کافر سے موالات مسلمان کو آزار
احرار جہاں کے ہیں یہ اسلام کا

جنازہ تو اٹھ گیا۔ دیکھئے اب مٹی کب دی جاتی ہے؟

مسلم گردی کا شکار

کراچی میں پچھلے سال مہاراج ناتھو رام جی کو مسلم گردی کا شکار ہونا پڑا۔ لیکن اب تک تو مسلمان یہ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ لوگ اپنے شہیدوں کا نام لینا بھی بند کر دیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مہاشہ ہیرا لال جی جو آریہ سماج کراچی کے سرگرم ورکر ہیں وہ بھی ایک تقریر کی وجہ سے نہیں بلکہ سرگرمی سے آریہ سماج کا عملی کام کرنے کے کارن مسلمانوں نے اخبارات میں بدنام کرنا شروع کر دیا ہے۔ چونکہ وہ بندرگاہ پر انسپکٹر ہیں۔ اس لئے سب سے قبل انہیں معطل کرانے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ دیکھئے اب آگے کیا ہوتا ہے۔ اور اگر کراچی میں اس قسم کی منتقمانہ سپرٹ کا پرچار ہوتا گیا۔ تو خیریت

اچھوت لیڈر کو جواب

مہاتما گاندھی جی نے اچھوت لیڈر امبیدکر کی مایوس کن تقریر پر آلوچنا کرتے ہوئے صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے۔ کہ

"دھرم تو ایسی چیز ہے۔ جو کسی کے شریر سے اتنا وابستہ نہیں۔ جتنا زیادہ آتما کے ساتھ ہے اس لئے دھرم کو تبدیل کرنے کی دھمکی کا ارادہ ڈاکٹر امبیدکر کے من کی حقیقت کو تو کھلے بندوں واضح کر دیتا ہے۔ مگر ہٹھ اور ضد کا کیا کہنا۔ ڈاکٹر امبیدکر بھی اڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ تو دھرم کو جسم سے وابستہ جاننے کی صریح غلطی کر رہے ہیں۔ بتلائیے۔ اب ایسے سمجھے بوجھے کو سمجھانے کے لئے کونسا فرشتہ طلب کیا جائے؟

مسجدیں گرجا بن گئیں

حکومت بلغاریہ نے دو مسجدوں کو گرجاؤں میں تبدیل کر دیا اور وہاں کی مسلم آبادی کا پارہ حرارت بڑھ گیا۔ مظاہرہ کرنے والوں پر گولی داغنی پڑی۔ اور سینکڑوں ابھی تک جیل میں ٹھونس دیا گیا ہے۔ جن میں ... ہے

... نوجوان چھپ کر ترکستان میں بھاگ آئے ہیں۔ مگر حیرت ہے۔ کہ خواجہ حسن نظامی نے ان مظلوموں کا سپیچو بنانے کی تحریک شروع نہیں کی!

آریوں سے سبق

پورانک دوست گو ہر معاملہ میں آریہ سماج کی تقلید کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی اپنی اہمیت کو جتانے سے نہیں چوکتے۔ چنانچہ ماہر سناتن دھرم پرچارک جہاں آریہ سماج اور اس کے بانی کے خلاف ہمیشہ زبان دراز کئے رہتا ہے۔ وہاں آریوں سے بھی سبق حاصل کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے لکھتا ہے

"سناتن دھرمیوں کو آریہ سماج کی سرگرمیوں سے سبق سیکھ کر پھر سے بھارت ورش کو سورگ دھام بنانا چاہیئے۔" (۱۶۔ اکتوبر)

کیا اسے ہی کہتے ہیں۔
جادو وہ جو سر چڑھ بولے

پیر جماعت علی اور اچھوت

ڈاکٹر امبیدکر نے مذہب سے بیزاری کا کیا رنگ اڑایا۔ پیر جماعت علی شاہ کو بھی دعوت اسلام کی سوجھ گئی۔ اپنی گلیم کو لے کر آگے بڑھنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ آؤ اسلام ...

بہت خوب! کیا یہ اسی قسم کی دعوت تو نہیں۔ جیسی شہید گنج ایجی ٹیشن کے لئے رضاکاروں کی سول نافرمانی کی تھی۔ کیونکہ آپ ایک میدان میں تو پرکھے جا چکے ہیں۔

شاہ حبش کی تقریر

ابی سینیا اور اٹلی کی جنگ زوروں پر ہے۔ اخبارات میں حبش کی پسپائی کے حالات اشاعت پذیر ہو رہے ہیں۔ مگر اب کے شاہ حبش کی حوصلہ افزا تقریر سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جنگی چالوں میں اٹلی کے اقدام سے اٹلی کی فتح کے آثار کا دکھائی دینا ناحاصل ہے۔ حبشی بڑے پرجوش انداز میں قوت افزائی کر رہے ہیں۔ دیکھئے حالات کیا ... گل کھلاتے ہیں۔ اور متمدن حکومت وحشی لوگوں پر کس طرح تصرف حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اچھوتوں کیلئے ایک کروڑ روپیہ

ڈاکٹر امبیدکر کے اعلان کی تہ میں کونسا جذبہ کام کر رہا ہے۔ اور مسلمان جماعتوں نے اس سلسلہ میں کیا کچھ سوچا ہے۔ وہ تو دعوت اسلام کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ مگر دو سال قبل ایک والئے ریاست کی ایک کروڑ روپیہ اچھوتوں کے لئے وقف کرنے کی پیشکش کا لالچ امبیدکر کے لئے کشش کا باعث بنا ہوا ہے۔ دیکھئے ایک طرف روپیہ کا لالچ اور دوسری طرف پیر جماعت علی شاہ صاحب کا بذات خود ڈاکٹر کے دردولت پر پہنچ کر اسلام پیش کرنا کیا گل کھلاتا ہے۔ کیونکہ پنجابی مسلمانوں کا بانکا ڈی امیر اس مشن کو لے کر چل پڑا ہے۔

اسلام اور فلسفہ سزا

مسٹر عابد علی صاحب بھوری ایڈیٹر اسلام کانپور نے اکتوبر کے اشیوہ میں فلسفہ سزا پر خامہ فرسائی کی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ

"اسلام کی سزا کی فلاسفی یہ ہے۔ کہ ... دی جائے۔ اُسے محسوس کرے اور ... پر آمادہ ہو۔"

اصلاح تو تب ہو سکے۔ جب سزا کے ... عاقبت کے بعد روحوں کو پھر اجسام میں ... ہو۔ لیکن اسلام اور اس قسم کا تصور ...

کفر اور کافر

اسلام کی متبائین عقیدہ کفر ہے اور مسلمانوں کے علاوہ ساری دنیا کافر ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف میں کافروں سے دوستی نہ رکھنے کی ہدایت ہے۔ جیسا کہ ایڈیٹر اسلام کہتا ہے اور کافروں سے موالات دلی دوستی کی اجازت قرآن میں نہیں ہے۔"

جب ایسا نہیں ہے۔ تو پھر ہندو مسلم اتحاد کے خواب کیا معنے رکھتے ہیں۔ ہندو تو صریحاً کافر اور ان کا عقیدہ کفر ہے۔

مالیر کوٹلہ کی حالت

مالیر کوٹلہ میں عرصہ سے ہندوؤں کے لئے عرصہ حیات تنگ ہو رہا ہے۔ مگر باوجود گورنمنٹ ہند کو اس کا علم ہونے کے نواب کی حکومت سے باز پرس نہیں کی جاتی۔ چنانچہ حال ہی میں لالہ پورن چند جی پردھان ہندو سبھا کا قتل ہوا ہے۔ اس کے بعد باقی ہندوؤں کو محفوظ رکھنا لازم ہے۔ جب تک خاص کوشش سے یہ کام نہ کیا گیا۔ تب تک ہندو اپنے آپ کو محفوظ نہیں جان سکتے۔ اس لئے گورنمنٹ ہند کو ریاست کے حالات کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔

اردھ شتابدی کیلئے

پچھتر ہزار روپیہ اکترت ہو گیا ہے۔ اور دھن دھڑا دھڑ آ رہا ہے۔ آریہ بھائیوں کو اس کاریہ کے لئے پربلتا سے دشٹ یتن کرنا چاہیئے۔

منتری اردھ شتابدی سبھا

پرچار آندھی

ویدک دھرم کے اوم پرچم دیانند کے مشن کو گھر گھر پہنچانے کے لئے پرچار آندھی میں ہر ایک آریہ بھائی اور آریہ سماج کو اوشیہ دھن کا بھاگ دینا چاہیئے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رِشی کا ناد

(از مہاشہ رام لال جی گپتا ——— جالندھر شہر)

رشی نے ایسا ناد بجایا
ندرا میں سوتے بھارت کو پل میں آن جگایا

(۱) ویدوں کا پرکاش پھیلا کر — اندھکار کو دُور بھگا کر
بھولے بھٹکے جگ کو پھر سے — سیدھا راہ دکھلایا۔ رشی نے..

(۲) اونچ نیچ کا بھاؤ مٹا کر — پرانی ماتر سے پریم سکھا کر
چھوُت چھات کا بھوت بھگا — سمتا کا پاٹھ پڑھایا۔ رشی نے..

(۳) اتیاچار بہت تھے ہوتے — پرہم تو تھے بے سدھ سوتے
پھونک منتر آتم گورو کا — بانہیں پکڑ اُٹھایا۔ رشی نے...

(۴) لاکھوں ہی مت پنتھ چلے تھے — اینٹیں پتھر پوج رہے تھے۔
ایک برہم کی سکھلا پوجا — نراکار پجوایا۔ رشی نے...

(۵) رو رو سے تھی ودھوا بیچاری — سُننے نہ تھا کوئی آہ و زاری
پھرتی تھیں وسے ماری ماری — ان کا دُکھ مٹایا۔ رشی نے...

(۶) آریہ جاتی مالا تھی پیاری — بکھر رہے تھے منکے سارے
ایک سوتر میں انہیں پرو کر — سُندر ہار سجایا۔ رشی نے...

(۷) نربل ساہس ہین ہوئے تھے — سنگھ شکتی سے تھمین ہوئے تھے
ایسے سنکٹ کے اوسر پر — ایکتا کا پاٹھ پڑھایا۔ رشی نے

(۸) پاپ ودبھ کا جال بچھا تھا — ستیہ دھرم کا نام مٹا تھا
آکر جگ میں پھیر رشی نے — ویدک دھرم پھیلایا۔ رشی نے...

(۹) سوتنترتا کی سیکھ پڑھائی — ایک راشٹر بھاشا سکھلائی
تو نے ہی آکر کے ہم کو — سیدھے مارگ دکھلایا۔ رشی نے...

(۱۰) ندرا میں بے سدھ سوئے ہوئے تھے۔ دھن دولت سب کچھ کھوئے تھے
دیش پریم کا منتر پھونک — بھارت کو آن جگایا۔ رشی نے......

آریہ سماج لودھیانہ میں ویدوکت بواہ

شری لالہ تلسی رام جی دوساجھ افریقہ واسی کی سپوتری پتری لیش وتی جی کا بواہ شری لالہ امرناتھ جی رئیس لودیانہ کے سپوتر مسٹر پریم ناتھ جی پوری بی۔اے کے ساتھ شری پنڈت ہردیال جی شاستری نے ویدوکت ریتی سے کرایا۔ شری لالہ تلسی رام جی نے بواہ سے پہلے ویدمنتروں سے ایک ہون کیا۔ جو کئی دن تک ہوتا رہا۔

وشواہ یگیوں کیلئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں۔ چیز اعلےٰ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت۔

نرخ ۸ سیر ۔ ۱۰ فی سیر

پتہ
بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک
بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا کی گولڈن جوبلی
اور
کالجوں۔ سکولوں۔ پاٹھشالاؤں اور ودیالیوں کا فرض

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں وشواہ یگیوں کی دھوم مچ رہی ہے۔ اور دن پرتی دن تازہ سماچاروں سے ودت ہوتا ہے۔ کہ جنتا یگیوں کے لئے بڑی اُچھک ہے۔ سبھا کا وچار ہے۔ کہ سکولوں۔ کالجوں۔ پاٹھشالاؤں اور ودیالیوں میں یہ یگیہ سامو ہک رُوپ سے کئے جائیں۔ اس کاریہ کے لئے پنڈت جے دیو جی ودیالنکار شکشا سمتی اور پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم۔ اے نیت کئے گئے ہیں۔ وہ جہاں آپ کے ہاں پہنچ کر وشواہ یگیہ کروائیں گے وہاں اردھ شتابدی کا پیغام لے آئیں گے۔ اور اپنے منوہر ویاکھیانوں سے جنتا کو لابھ پہنچائیں گے۔ یگیہ میں ہر ایک بالک اور بالکا بھاگ لے۔ اور چار آنہ دکھشنا ارپن کرے۔ اس لئے تمام کالجوں سکولوں۔ پاٹھشالاؤں اور ودیالیوں کے ادھشٹاتا ابھی سے یگیہ کی تیاری کا کام شروع کر دیں پروگرام سے سوچت کیا جائے گا۔

اگر ادھشٹاتا مہانو بھاؤ اپنی سہولیت کے لئے کوئی تاریخ مقرر کرنا چاہیں۔ تو شیگھر تاریخ مقرر کر کے اطلاع دیدیں۔

اس سمبندھ میں جو کارروائی کریں۔ اس کی سوچنا اردھ شتابدی کاریالیہ کو شیگھر بھیجدیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے
پرتی ندھیوں کے نام

جیسا کہ پہلے سوچت کیا گیا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے اُپلکش میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سبھا سدوں کو اپنی ماہوار آمدن کا ادھ بھاگ دینے اور یگیہ کو سمپورن کرنے کی پرارتھنا کی گئی تھی۔ اب جب کہ سمے بالکل تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور کام دن بدن ادھک ہو رہا ہے۔ تمام بھائیوں کو کرپا جلد ہی دھن سبھا کاریالیہ میں بھیج دینا چاہیئے۔

(منتری اردھ شتابدی سمتی)

چھپن ہوٹالوں کی شدھی

۱۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو چک نمبر ۱/۲۷ گیدڑوہا آبادی گنگا سنگھ میں ۵۶ ہوٹالوں کی شدھی سماروہ سے ہوئی۔ مہاشہ بلراج جی بھجن اپدیشک جی کے پریشرم سے یہ پوتر کاریہ بڑی شانتی سے ہوا۔ مہاشہ جی کے بھجنوں کا اتی اُتم پربھاؤ پڑا۔ دو دن بعد بھی اوکت مہاشہ جی کے بھجن ہوتے رہے۔

(تارا چند بھنڈاری منتری آریہ سماج ڈچکوٹ)

مہرشی دیانند سرسوتی کے جیون اور کام کے سمبندھ میں کچھ پستکیں

دیانندجی کی فتح اردو	۱ر	مہرشی درشن اردو	۲ر	منی چرتر امرت سنسکرت	۱۰ر
اچار اردو		ریفارمر ہندی	۱ر	دوتیہ دیانند ہندی	۸ر
ہندی کا مہرشی	۱ر	سوامی دیانند کا ادیش ہندی	۱ر	مہرشی دیانند اور ان کی تعلیم	۴ر
شہزادہ دیانند اردو	۴ر	سوامی دیانند انار بندو گھوش انگریزی	۱ر	مہرشی سوامی دیانند کا جیون چرتر ہندی	۴ر
دیانند اور رشی سمارک	۴ر	ایسٹے آن سوامی دیانند	۴ر	ایسیے آن آریہ سماج و سوامی دیانند انگریزی	۲ر
گیان امرت اردو	۴ر	دیانند پرکاش ہندی	۸ر		
جیون ہندی		رشی دیانند سوچت و سوکھنت جیون چرتر ہندی	۴ر		
	۱ر				

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وشواز یگیوں کی دھوم

وشواز یگیہ کی ودھی

سماچار پتروں - آریہ سماجوں کے پتر دن دوارا معلوم ہو رہا ہے۔ کہ آریہ جنتا وشواز یگیوں کو بڑی شردھا تتھا پریم سے اپنا رہی ہے۔ یہ یگیہ ۲۲ دسمبر تک جاری رہیں گے اس کے بعد ۲۳ دسمبر کو اردھ شتابدی مہوتسو کا پروگرام آرمبھ ہو جائے گا۔ دور دور سے آریہ بھائیوں کے پدھارنے کے سماچار مل رہے ہیں۔ پنجابی بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ باہر سے آنے والی جنتا پرتی ان کا سواگت کر کے شردھا کے پھول چڑھا دیں۔

آریہ ویر دل } آریہ ویر دل کے نیم پچھلے ہفتہ کے آریہ مسافر میں شائع ہو چکے ہیں۔ سب آریہ سماجوں کو اپنے ہاں آریہ ویر دل قائم کرنا چاہیئے۔ سبھا کی طرف سے لالہ ہردیال جی بی۔ اے سول لائنز جالندھر شہر پر دفیسر دیتی آریہ ویر دل مقرر ہو گئے ہیں۔ ویر دل کے سمبندھ میں جو بھائی یا آریہ سماجیں خط و کتابت کرنا چاہیں۔ وہ مندرجہ بالا سے پتر دوارا کریں۔

اس کے علاوہ لالہ ہردیال جی شیگھر ہی آریہ سماجوں کا دورہ شروع کر کے آریہ ویر دلوں کے قائم کرنے کا کاریہ آرمبھ کرنے والے ہیں۔ جو بھائی اس سمبندھ میں خاص دلچسپی رکھتے ہوں۔ وہ جلدی انہیں لکھ کر اپنے ہاں بلانے کا پربندھ کریں۔

مہاشہ حشمت رائے جی	۲
" پرہلاد دت جی	۲
" ملاپ چند جی	۵
" رادھو رام جی	۲ — ۴ — ۰
" دیوی داس جی دھرمپورہ	۲ — ۸ — ۰
ویدیہ ملک راج جی	۲
مہاشہ دولت رائے جی	۲ — ۱۲ — ۰
" شبدیال جی	۲
" چمن لال جی	۱ — ۱۲ — ۰
" آتما رام جی	۲ — ۱۲ — ۰
" رام گوپال جی	۲ — ۱۲ — ۰
" ایشر داس جی	۱۰

اس میں پہلی قسط بھی شامل ہے }

مہاشہ آتم درشن جی	۲
" ودّیا ساگر جی	۱
" ہنسراج جی	۵
" تارا چند جی	۲

اس وقت تک ۳۰ کے قریب ممبر بن چکے ہیں۔ (سائیں داس منتری)

گجرات اور جہلم کی آریہ سماجوں کی پرچار یاترا

سبھا کی آگیا انوسار رام اور شری بال مکند جی اپدیشک بطور ڈیپوٹیشن جا رہے ہیں۔ اپنی اپنی سماجوں کے منتری سبھا سدوں کو یگیہ کرانے کے لئے تیار کریں۔ رمزادہ ست سنگ کی پرتی کو چلائیں۔ اردھ شتابدی کا ساتھ ہو سکنے سے دوسروں کی اپیکشا اور دھک ہوتا ہے ہر ایک سماج شکتی بھر چار اور دھن سنگرہ میں لگا دیں۔ نیز سماجیں اپنے اپنے گرد و نواح کے دیہات بھی بھیں جہاں ابھی تک آریہ سماج آواز نہیں پہنچی۔ پر چار کا پربندھ کریں تاکہ وہ لوگ بھی ویدک دھرم کا لابھ اٹھا سکیں۔ ڈیپوٹیشن کا کی سیوا میں حاضر ہوگا۔ نیز ذیل کی…

شری پنڈت دھرم دت جی اپدیشک کا کاریہ

پچھلے دنوں آپ گھرونڈہ براستہ دینا نگر ضلع گورداسپور پدھارے۔ اور مندرجہ ذیل آریہ بھائیوں سے اردھ شتابدی کے لئے دان کی پرتگیائیں لیں۔

	روپے	آنہ	پائی
شری لالہ دولت رام جی پردھان آریہ سماج گھرونڈہ }	۱۰۰	—	—
گپت دان نقد پرتگیا	۲۵	۴	—
لالہ ہیرا لال جی "	۱۰	—	—
لالہ سائیں داس جی "	۱۰	—	—

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا :-

نمستے! رسیدات متعلقہ اردھ شتابدی وصول ہو چکی ہیں۔ سبھا کی آگیا انوسار وشواز یگیہ جاری ہو گئے ہیں۔ اس وقت تک کئی یگیہ ہو چکے ہیں۔ جن سے مندرجہ ذیل دکشنا وصول ہوئی ہے :-

	روپے	آنہ	پائی
مہاشہ اننت رام جی پردھان	۵	—	—
" ہرلال چند جی آریہ	۵	—	—
پنڈت گیان چند جی ویدیہ منتری آریہ سماج }	۲	—	—
لالہ حویلی رام جی	۲	۸	—
شریمتی ماتا جیونی جی والدہ مہاشہ چونی اننت رام }	۵	—	—
شریمتی سو دیوی جی دھرم پتنی آریہ منتری پاٹھ شالہ }	۲	—	—

	روپے	آنہ	پائی
کل میزان	۱۴	۰	۰

اس دکشنا دھن کے علاوہ مبلغ ۸۰ روپیہ اردھ شتابدی ادھی میں آریہ سماج کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ اور دھن بھی جلد بھیجا جاویگا۔ اس کے علاوہ بھی وشواز یگیہ ہوں گے۔

(اننت رام آریہ پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج مجیٹھہ :-

آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار اس ہفتہ سے وشواز یگیہ شروع کر دیئے ہیں۔ حسب ذیل سجنوں کے گھر یگیہ ہو چکے ہیں۔ اور باری باری سبھا سدوں کے گھر یہ یگیہ ہو رہا ہے

مہاشہ کشن چند جی	۲ — ۸ — ۰
لالہ دیوان چند جی	۳ — ۸ — ۰
بابو دیوی داس جی	۲ — ۸ — ۰

(منتری آریہ سماج مجیٹھہ)

لاہور چھاؤنی میں وشواز یگیہ

	روپے	آنہ	پائی
مہاشہ چمن لال جی	۲	—	—
ڈاکٹر پریم چند جی	۳	—	—
" ہنسراج جی	۵	—	—
لالہ پیارے لال جی	۵	—	—
مہاشہ گوردھن داس جی	۳	—	—
" گوپی ناتھ جی	۲	—	—
" پرکاش ناتھ جی	۳	—	—
" چونی لال جی	۲	—	—
" امرت جی	۵	—	—

قائم شدہ ۱۸۸۲ء

وشواز یگیوں کیلئے

شاستروکت اور اُتم ہون سامگری

فی سیر ۶ / ۸ / ۱۲ / ۱ منگائیں

تھوک مال

کے خریداروں کو خاص رعایت دی جاتی

نوٹ :- گوروکل کانگڑی کی دوائیاں ہمارے ہاں سے ملتی ہیں

پتہ سیتا رام اینڈ سنز دھوپ سامگری والے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں سالانہ جلسوں کی دھوم

آریہ سماج جھنگ شہر کا وارشک اتسو

آریہ سماج جھنگ شہر کا تیرھواں وارشک اتسو ۲۷-۲۸-۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔

۲۷ ستمبر کو سایں کال ۶ بجے آریہ سماج مندر سے مہاشہ مہرچند جی و مہاشہ سالگ رام جی کے سریلے بھجنوں سے نگر کیرتن شروع ہو کر شہر کے بازاروں سے ہوتا ہوا ۹ بجے سماپت ہوا۔

۲۸ کو پراتہ کال برہم یگیہ کے پشچات شری سوامی یوگانندجی تتھا پنڈت ورت پال جی سدھانت النکار کا لیکچر ہوا۔ دوپہر کو مہاشہ مہرچند جی کے بھجنوں سے جلسہ کی کارروائی کو شروع کرتے ہوئے شری سوامی سدانند جی مہاراج تتھا پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر کے عالمانہ لیکچر ہوئے۔ راتری کو ۸½ بجے پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کا پربھاؤ شالی لیکچر ہوا۔ حاضری کا درشیہ عجیب تھا۔

۲۸ ستمبر کو برہم یگیہ کے بعد سوامی سدانند جی کا اپدیش تتھا آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کے بھجن تتھا نو ینڈ ہوئے۔ اور پنڈت بھیم سین جی کے زیر صدارت میں اردو شتابدی کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ اس کے پیچھے دوپہر کو پنڈت ورت پال جی تتھا پنڈت بھیم سین جی کے لیکچر ہوئے۔ اور سماج کی وارشک رپورٹ پڑھی گئی۔ راتری کو شانتی پرکاش جی آریہ مناظر کا عالمانہ لیکچر ہوا۔ جس کو آریہ جنتا تتھا مسلمان بھائیوں نے بڑی گمبھیرتا سے سنا۔ اور پنڈت جی کی وسیع واقفیت سے لوگ دنگ رہ گئے۔ اس کے بعد پربھو کا دھنیاد کرتے ہوئے جلسہ کی کارروائی کو بڑی دھیرتا کے ساتھ آرتی تتھا شانتی پاٹھ کرتے ہوئے سماپت کیا گیا۔

اور ۳۰ تاریخ کو دوپہر ۱۲ بجے سے شام کے ۶ بجے تک استری سماج کا اتسو بڑی سپھلتا سے ختم ہوا۔

(مہابیر)

آریہ سماج تلونڈی سابو کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سابو کا دوسرا سالانہ جلسہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ اسوج مطابق ۸-۹-۱۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں شری پنڈت منسا رام جی شاستری ویدک توپ و شری پنڈت ہردیالو جی۔ پنڈت چندر بھانو جی۔ ماتھر شرما جی۔ مہاشہ بھگت رام و مکند رام جی بھجن اپدیشک نے اپنے بھجنوں و اپدیشوں سے جنتا کو آنند کیا۔ اور جلسہ نہایت کامیابی سے سماپت ہوا۔ حاضری حد سے زیادہ ہوتی رہی۔ پنڈال میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ شری پنڈت چندر بھانو جی نے کئی ودیشوانز یگیہ کرائے۔ یگیہ کرانے کی

مرزائیوں کے ساتھ زبردست مباحثہ

آریہ سماج مجیٹھ کی بین فتح

مرزائیوں کے اعتراضات کے دندان شکن جواب

آریہ یودک سماج مجیٹھ کے سالانہ جلسہ ۲۷ سے ۳۰ ستمبر تک بڑے سمارہ سے منایا گیا۔ یوں تو شری سوامی دھیرانند جی مہاراج نے ۲۴ ستمبر سے ہی کتھا آرمبھ کر دی تھی۔ مگر ۲۷ ستمبر کو اتسو کی کارروائی شروع ہوئی۔

۲۷ ستمبر کی راتری کو مہاشہ مکند رام جی کے بھجنوں کے بعد شری پنڈت بدھ دیو جی میرپوری کا "آریہ سماج کیا ہے"، اس کی کیا ضرورت تھی؟" اور اس کے اصول" کے موضوع پر ایک اتی اتم ویاکھیان ہوا۔ جنتا پر نہایت ہی اچھا پربھاؤ پڑا۔

۲۸ ستمبر کو ہون یگیہ کے بعد بھجن ہوئے۔ اور شری پنڈت ہردیالو جی شاستری کا اتم اپدیش ہوا۔ اپدیش بھگتی پوردن تھا۔ اسے استری پرشوں نے بہت پسند کیا۔ اس کے بعد مہاشہ سوہن لال جی کے بھجن اور شری پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ بعد دوپہر ۲ بجے سے چار بجے تک، قادیانی مرزائیوں کے ساتھ "وید الہٰی گیان ہے" کے مضمون پر شاستراتھ ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت بدھ دیو جی میرپوری۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر جی مناظر تھے۔ صدر شری پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر تھے۔ مہاشہ محمد عمر نے نہایت بیہودہ سوال کئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ مولوی صاحب وید کی شکشا سے بالکل کورے ہیں۔ پنڈت بدھ دیو جی نے نہایت مدلل اور دندان شکن جواب دیئے۔ پبلک پنڈت جی کی قابلیت پر عش عش کرتی تھی پربھاؤ بہت ہی اچھا پڑا۔ بعد میں پنڈت جی نے مرزائیوں کو چیلنج دیا۔ کہ اگر ہمت ہے۔ تو "احمدیت" یا "مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر شاستراتھ کرو۔ لیکن انہوں نے مباحثہ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ راتری کو پنڈت ستیہ دیو جی کا "الہام" کے موضوع پر ایک نہایت ہی مدلل ویاکھیان ہوا۔ ان بعد شری پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے کا "ویدوں" پر نہایت ہی پر از معلومات ویاکھیان ہوا۔ جنتا پنڈت جی کی وسیع معلومات اور ودوتا پر مگدھ ہو رہی تھی۔

۲۹ ستمبر کو صبح ہون یگیہ کے بعد بھجن ہوئے۔ پنڈت پورن چند جی کا اپدیش ہوا۔ پنڈت دولت رام جی شاستری اور پنڈت ہردیالو جی شاستری کے ویاکھیان ہوئے۔ بعد دوپہر بھجنوں کے پشچات پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے اور پنڈت بدھ دیو جی میرپوری کا "اوتار واد" پر ویاکھیان ہوا۔ جس کو جنتا نے بہت سراہا۔ راتری کو پنڈت بھگوت دت جی بی کا ویاکھیان تھا۔ جس میں حاضری کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

۳۰ ستمبر کو سارا دن استری سماج کا جلسہ زیر صدارت ماتا گنگا دیوی جی ہوا۔ راتری کو سنگیت دربار ہوا۔ جو نہایت کامیاب رہا۔ ان بعد آرتی۔ شانتی پاٹھ، "ویدک دھرم کی جے" کے نعروں کے بعد اتسو نروگھن سماپت ہوا۔ اور حاضری اور پرچار کے لحاظ سے تمام سابقہ سالوں سے سبقت لے گیا۔

(ستیہ پال پردھان آریہ یودک سماج مجیٹھ)

۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو دھن دیوی آریہ بھون میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جلسہ سے ۱۵ روز قبل پنڈت دھرم بیر جی نے رامائن کی کتھا کی۔ ۳ اکتوبر کو نگر کیرتن سے نگر واسیوں کو سندیش پہنچایا۔ اور ۴ اکتوبر سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ ۵ اکتوبر کو تین یگیوپویت سنسکار کرائے گئے۔ آریہ سماج کا فی پرچار رہا۔

(بالکند منتری)

شیلی سے لوگ بہت پربھاوت ہوئے اور سبلغ ۱۸ روپے ۸ روپیہ دان پراپت ہوا۔ جو کہ پنڈت جی کو دیا گیا۔

(کندن لال گپتا)

آریہ سماج نابھ کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج نابھ کا ساتواں سالانہ جلسہ ۳ سے

آریہ سماج کراچی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کراچی کا ۴۹ واں سالانہ جلسہ بڑی شان و شوکت اور دھوم دھام سے منایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی مندرجہ ذیل ہے۔

جلسہ کے لئے ایک پنڈال ایک پنڈال دھنیت میں آریہ پتری پاٹھشالا کی سندر باٹکا میں تیار کیا گیا۔ جس میں مورخہ ۲۳ ستمبر سے ۳ اکتوبر تک رات کو ۸½ بجے سے لے کر دس بجے تک مہاشہ دھرم دیو کے منوہر بھجنوں کے بعد شری پنڈت لوکناتھ جی ترک واچسپتی اپنشدوں پر کتھا کرتے رہے۔ اور ۲۰ ستمبر سے لے کر ۳ اکتوبر تک آریہ سیوک دل کے ممبر موٹر بس میں بیٹھ کر ہر روز جلسہ کی سوچنا نگر کی دور دراز گلیوں اور محلوں میں گھوم گھوم کر جنتا کو دیتے رہے۔

۴ اکتوبر کو پوجیہ سوامی ویدانند جی تیرتھ شری مہاتما ٹیک چند جی مہاراج پربھو آشرت مہاشہ امی چند جی کا ننا پاٹھ ۔ پنڈت منگل دت جی۔ شری سوامی سروپانند جی مہاراج اور بھیکھن داس جی پدھارے اور جلسہ کی کارروائی آرمبھ ہوئی۔ رات کو ۸ بجے سے لے کر دس بجے تک آریہ یوک ودیالیہ شالہ کے کھلاڑیوں کی طرح طرح کی کھیلیں دکھا کر جنتا کو نہایت پرسن کیا۔ خاص کر مہاشہ کو بچن داس اور پروفیسر ... نے اپنے کھیلوں سے جنتا کو اتی مودیک بنایا۔

۵ اکتوبر کو پراتہ کال ۶ بجے سے یجروید کا سمپورن مہایگیہ شروع ہوا۔ جس کے ادھشٹاتا شری مہاتما ٹیک چند جی پربھو آشرت تھے۔ شری پنڈت لوکناتھ جی برہمت اور مہاشہ ملاوا رام جی یجمان نیت ہوئے۔

۶ اکتوبر کو پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کراچی میں پدھارے۔ جن کی آمد نے جلسہ کی شوبھا کو دو چند کر دیا۔ ۷ اکتوبر کو شنکا سمادھان کے سمے پر شنکا کرنے والے مہاشیوں خاص کر احمدی بھائیوں کو تسلی بخش جواب دیا گیا۔ جنتا پر آریہ سماج کا پربھاؤ اچھا رہا۔ دوران جلسہ میں رشی لنگر اور یجروید کا سمپورن یگیہ شروع کیا گیا۔ رشی لنگر میں لگ بھگ تین ہزار کے نر ناریوں نے بھوجن کیا۔ (میں سب آریہ بھائیوں سے پرزور پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ اپنے سالانہ جلسہ میں ان دونوں یوں رشی لنگر اور یجروید کے مہان یگیہ کا پروگرام ضرور ہی رکھا کریں۔)

جلسہ کی کارروائی مورخہ ۸ اکتوبر کو رات کے ۱۱ بجے اور یجروید کے یگیہ کی پورن آہوتی ۹ اکتوبر پراتہ کال آٹھ بجے، ایشور پرماتما کی کرپا سے نروگھن سمپورن ہوئی۔

(رشی رام منتری آریہ سماج کراچی)

آریہ سماجک سماچار

آریہ سماج جلالپور کیکناں میں جھنڈا اتسو

مورخہ ۲۷ را سوج آریہ سماج مندر میں نہایت دھوم دھام سے یگ کنڈ کی تنری جھنڈا لہرانے کی رسم ادا ہوئی صبح ۸ بجے ہون یگیہ کیا گیا۔ پنڈی سید پور سے بہت سے آریہ یووک اس مبارک رسم میں شامل ہونے کے لئے مدعو کئے گئے تھے جو بازار سے ہوتے ہوئے بھجن گاتے ہوئے آریہ سماج مندر میں پہنچے۔ ممبران آریہ سماج نے ان کا اتساہ پوروک سواگت کیا۔ مہاشہ سنت رام جی سیکرٹری آریہ سماج منڈی بہاؤالدین بھی اس اتسو میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے بعد دوپہر ۳ بجے جلوس نکالا گیا۔ سب سے آگے بینڈ باجہ و آتشباز اور جھنڈے والے تھے۔ اس کے بعد مہاشہ راجہ رام جی پردھان و ممبران آریہ سماج تھے۔ ان کے بعد آریہ یووک جن کے سروں پر کیسری رنگ کی پگڑیاں تھیں۔ نہایت شان سے دو دو کی قطار بنائے بھجن گاتے تھے جن کا انتظام مہاشہ چمن لال جی آزاد دلیتی کے سپرد تھا۔ اس کے بعد پنڈی سید پور والے یووک کیسری پگڑیاں باندھے رونق بڑھا رہے تھے سب سے آخیر آریہ استری سماج کیسری دوپٹے پہنے دیویاں باموقع بھجن گا رہی تھیں۔ غرضیکہ ایسا نظارہ یہاں دیکھنے میں پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ خاص کر اس موقعہ پر جبکہ پوراتنکوں کی طرف سے مسلسل مخالفت جاری ہے۔ یہ شاندار نظارہ جلالپور کیکناں کی زندگی کا ثبوت پیش کر رہا تھا۔

جلوس بازار سے ہوتا ہوا مندر آریہ سماج میں ختم ہوا۔ واپسی پر لالہ راجہ رام جی پردھان آریہ سماج نے اپنے کر کملوں دوارہ ایک جم غفیر کے سامنے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس تمام نظارہ کی مہاشہ سچہ نند جی فوٹو گرافر منڈی بہاؤالدین نے فوٹو لی۔ اس کے بعد پردھان جی نے مختصر تقریر میں آریہ یووکوں کو ہمیشہ شانت رہنے کا اپدیش کیا۔

اس کے بعد مہاشہ سنت رام جی سیکرٹری آریہ سماج منڈی بہاؤالدین نے جھنڈے کی شان برقرار رکھنے کے لئے تلقین کی۔ مہاشہ کستوری لال جی و مہاشہ رام لال جی ٹیچر ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول پنڈی سید پور نے باموقع بھجن بھیجے۔ ملک دیوی داس جی آریہ کی کویتا ہوئی۔ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ مہاشہ مہر چند جی چڈھا عرف کھتری نے مانس کھانا چھوڑنے کا پرن لیا ہے اور سچا آریہ بننے کی پرتگیا لی ہے۔

مہاشہ سنت رام جی منڈی بہاؤالدین۔ مہاشہ ہنسراج جی سبھروال سیکرٹری آریہ یووک سماج و مہاشہ چمن لال جی آزاد دلیتی کا ہاردک دھنباد کرتا ہوں۔ جن کے پریشرم سے یہ اتسو خاندار ... نر وگھن سماپت ہوا۔

(دیوان چند بھولا منتری)

لالہ گردھاری لال جی کا دیہانت :-

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا ۱۳ ادھیویشن لالہ گردھاری لال جی خزانچی آریہ سماج کی ۱۰؍اکتوبر ۱۹۳۵ء کو اکسمات مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے اور ان کے سمبندھیوں اور پریوار کے ساتھ سمویدنا پرگٹ کرتا ہے :

(جیوتی پرشاد)

آریہ سماج مجیٹھ کا چناؤ :-

پردھان :- لالہ لبھو داس جی اوورسیر

منتری :- مہاشہ رام سرن جی۔

خزانچی :- لالہ دیو دت جی۔

پستکادھیکش :- بھگت چھجو رام جی۔

ممبران انترنگ سبھا :-

(۱) آئیصاحب ... چند جی (۲) لالہ کشن چند جی۔
(۳) بابو لبھو داس جی (۴) مہاشہ رام سرن جی۔
(۵) بھگت چھجو رام جی (۶) لالہ دیو دت جی۔
(۷) بابو دیوی داس جی (۸) بابو رام لال جی۔
(۹) پنڈت رام دتہ جی :

(منتری آریہ سماج مجیٹھ)

آریہ سماج نارووال کا چناؤ :-

آریہ سماج نارووال کا وارشک چناؤ نمن پرکار ہوا :-

پردھان :- پنڈت رام ناتھ جی

اپ پردھان } لالہ بیلی رام جی۔
تھا پرتی ندھی }

منتری :- مہاشہ ہنسراج جی آریہ۔

اپ منتری :- لالہ برکت رام جی

کوشادھیکش :- لالہ گیان چند جی ٹرنک مرچنٹ۔

پستکادھیکش تھا } لالہ سائیں داس جی صراف
پرا پرتی ندھی }

آڈیٹر :- پنڈت سوہن لال جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ان کے اترکت بابو ہنسراج جی پلیڈر لالہ سنت رام جی و مہاشہ دیشراج جی کو انترنگ سدسیہ چنا گیا۔ ہفتہ واری ست سنگ باقاعدہ لگتے ہیں سبھا سدوں کی بھرتی بڑے زوروں سے جاری ہے اور یہ سوبھاگیہ مہاشہ گیان چند جی تھا لالہ سائیں داس جی صراف کو ہی پراپت ہوا ہے اردھ شتابدی کے اپلکش میں یہاں پر ۱۲ گھروں میں دلیشوا نریگیہ کرائے گئے تھے۔ اور پراپت ہوا دھن سبھا کو بھیجا جا چکا ہے۔ لالہ جھنڈے سہائے کے پوتے کا منڈن سنسکار پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر نے ویدک ریتی سے کرایا۔

(ہنسراج منتری آریہ سماج نارووال)

شری دیانند براہم مہا ودیالیہ لاہور نیا داخلہ

گذشتہ پندرہ سال سے یہ سنستھا زیر اہتمام ڈی۔ اے۔ وی کالج مینیجنگ کمیٹی لاہور نہایت خوش اسلوبی سے چل رہی ہے۔ اس ودیالیہ میں صرف وہی لڑکے داخل ہو سکتے ہیں۔ جن کی عمر ۱۶ سال سے کم نہ ہو۔ اور لیاقت میٹرک (سنسکرت) یا پراگیہ تک ہو۔ یہاں پر سنسکرت ودیا اور آریہ سدھانتوں کی شکشا کا پربندھ بہت اعلیٰ ہے۔ چار سال پڑھنے پر آخری ڈگری ودیا واچسپتی دی جاتی ہے۔ جو ودیارتھی ودیا واچسپتی میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ وہ سیدھے پنجاب یونیورسٹی کے شاستری کے امتحان میں بیٹھ سکتے ہیں۔ گذشتہ سالوں میں شاستری کے امتحانوں میں ہمارے طالب علموں نے اچھی کامیابی حاصل کی ہے۔

ودیارتھیوں کو آشرم میں ہی رہنا پڑتا ہے جس سے نہ صرف ان کی دماغی ترقی ہی ہوتی ہے۔ بلکہ جسمانی اور روحانی ترقی بھی۔ اپنے ڈھنگ کی یہ انوکھی سنستھا ہے۔ جن پراگیہ یا میٹرک تک سنسکرت تک نوجوانوں کو آریہ سماج کے مشن کی لگن ہو۔ جو تپ اور تیاگ کا جیون بسر کرنا چاہتے ہوں۔ آریہ سماج اور ماترِ بھومی کی سیوا سیوا کرنا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنی درخواستیں بنام آچاریہ ودیالیہ ہذا ۳۰ اکتوبر سے پیشتر ہی بھیجدیں۔ مفصل حالات کے لئے پراسپکٹس طلب فرمادیں (مفت) یوگیہ اور ادھیکاری طالب علموں کو وظیفے بھی دیئے جاتے ہیں۔

(آچاریہ ودیالیہ ہذا)

آریہ سماج حیدرآباد سندھ :-

آریہ سماج حیدرآباد سندھ ۱۳ دسمبر کی ہفتہ وار میٹنگ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی منائے جانے کے لئے ہاردک پرسنتا اور سبھا کو بدھائی پرگٹ کرتا ہے :

(موہن لال)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار

سنسکار ۸ اکتوبر کو مہاشہ بیلی لال جی پٹواری کے نوجات پتر کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ ایک روپیہ دکشنا ملی۔ جو ویدپرچار فنڈ میں دان دیا گیا ۸ اکتوبر کو مہاشہ کا کا رام جی کی پتری کا پوراہ ... ودھی انوسار کرایا گیا۔ دو روپے ۲ اردان ... برات موضع ننگل سے آئی تھی۔

روزانہ ست سنگ :- ۱۱ اکتوبر اور ۱۲ اکتوبر کو پردھان آریہ سماج آدم پور دوآبہ کی پریرنا سے روزانہ ست سنگ سماج مندر میں لگایا گیا پردھان جی نے بڑی شردھا سے بھجن گائے۔ اور پرارتھنا کرائی۔ اور ہون یگیہ روزانہ کرنے پر زور دیا۔

دان :- لالہ نرائن داس جی کپور نے اپنی پتری کا شبھ وواہ پر مبلغ ۵ روپے آریہ سماج کو دان لئے اور ویدپرچار کی طرف ... معرفت پردھان آریہ سماج آدم پور مبلغ دو روپے دان پراپت ہوا۔

جاتی پرویش سنسکار :- ۱۴ اکتوبر کو ظفروال کے ۱۸ گھرانوں کا جاتی پرویش سنسکار کرایا گیا۔ پردھان ہوم مہاشہ برہم دت جی نے کرایا۔ ۳۲ پرشوں کو یگیوپویت پہنائے گئے۔ اور یگیوپویت کی مہما بڑی اُتمتا سے مہاشہ جی نے سمجھائی۔ بعد ازاں ... گردھاری لال منتری آریہ سماج نے ان کو اپدیش دیا۔ ان کے ہاتھ سے برفی سب سجنوں نے ... سے کھائی :

(گردھاری لال منتری آریہ سماج)

آریہ سماج شہر سلطان ... کا سالانہ اتسو

مورخہ یکم۔ ۲۔ ۳ نومبر مطابق ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ ... بروز شکروار۔ سنیچروار۔ ایتوار ہونا نشچت ہوا ہے جس میں بڑے بڑے ودوان اپدیشک و بھجنیک ... پدھارنے کی آشا ہے۔ نیز زیر صدارت کنور سکھ ... جی آریہ مسافر زبردست مشاعرہ ہوگا۔ اور ... کہ پنڈتوں سے شاستراتھ بھی ہوگا۔ ... ہو رہے ہیں۔ سب آریہ بھائیوں سے نویدن ... اس مہوتسو پر درشن دے کر آریہ ویروں کا ... بڑھاویں :

(ہرسچندر منتری آریہ سماج شہر سلطان)

آریہ سماج قلعہ جالندھر کا جلسہ

آریہ سماج قلعہ جالندھر کا وارشک ... ۱۔ ۲۔ ۳۔ نومبر کو بڑے سماروہ سے ... جس میں کنور سکھ لال جی۔ لالہ خوشحال چند ... سوامی اچتیانند جی۔ مہاتما ہنسراج جی ... رام چند جی دہلوی کے علاوہ اور بھی ... مہانو بھاؤ پدھار رہے ہیں۔ جلسہ کی ... مکمل تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔

(رنبیر لال ایم۔ اے منتری آریہ سماج)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وشواتر یگیہ

شری پنڈت پرسرام جی شاستری ——— لدھیانہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاریوں نے وشواتر یگیہ کی سکیم کو سوچ کر قابلیت کا جو درجہ حاصل کیا ہے۔ وہ شاید ہی کسی اور کو حاصل ہو۔ جو سکیم سبھا نے سوچ رکھی ہے۔ ٹھیک اسی کے مطابق وشواتر یگیہ پدھتی میں وید منتر بھی درج ہیں۔ یعنی کچھ وید منتر ویدک سوادھیائے کی بھاؤنا کے اور کچھ آریہ نگر۔ سیڈیکل مشن کی بھاؤنا کے اور راشٹر کی منگل کامنا کے ہیں۔ وہ نظارہ بار بار میری آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ جب کہ میں آریہ سماج گھرونڈہ ضلع گوردا سپور (جہاں کہ میں نے تقریباً بیس یگیہ کرائے ہیں۔) کی آگیا سے پرتیک آریہ کے گھر وشواتر یگیہ کروا کر اور سبھا کا سندیش پہنچا وشواتر یگیہ کے منتروں کی دیاکھیا کیا کرتا تھا اور منتروں کے بھاؤ ارتھ بتلاتا تھا۔ تو غیر آریہ سماجی بھی یگیہ کروانے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ ہوں بھی کیوں نہ۔ آخر آکرشن کرنے والے وید منتر ہی تو ہیں۔ اور وہ بھی وشواتر یگیہ کے سمبندھ کے پرتیک یگیہ میں تقریباً سارا شہر ہی شامل ہوا کرتا تھا۔ استریاں۔ بچے بوڑھے سب مل کر پربھو کا بھجن کیرتن کرتے۔ اور یگیہ میں بھی بھاگ لیتے تھے۔ اور سماپتی پر سب ہی مشٹان تقسیم کیا جاتا تھا۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ لوگ دھارمک کاریوں سے جی چراتے ہیں۔ لیکن وہاں کا نظارہ بہت ہی عجیب تھا۔ لوگ بار بار منتری جی سے کہہ کہہ کر شردھا پورک یگیہ کرواتے۔ اور سبھا کی اردھ شتابدی فنڈ میں دکھشنا دیتے تھے۔ میرے خیال میں جیسی سکیم وشواتر کی سوچی گئی ہے۔ ویسی آج تک کسی نے نہیں سوچی۔ اور جتنا پرچار اکیلے اس یگیہ سے ہو جاتا ہے۔ اتنا سارے سال بھر میں نہیں ہونے پاتا۔ اس یگیہ کی آہوتیوں کے ساتھ ہی آریہ گرہ میں شردھا اور پریم بھی پروشٹ ہو جاتے ہیں۔ اگر وشواتر یگیہ کے منتروں کے کچھ بھاؤ دئے جاویں۔ تو آدھا آنند پرابت ہوتا ہے۔ اور جگہ کی تو میں کہہ نہیں سکتا۔ لیکن جو پربھاؤ میں نے گھرونڈہ میں اس یگیہ کا دیکھا ہے۔ وہ ادرنیہ ہے۔

یہ مجھے پکی امید ہے۔ کہ ایسا ہی پربھاؤ دوسری سماجوں پر بھی ہوگا۔ اسی پر بھی ہوگا۔ اس پربھاؤ کو سامنے رکھتے ہوئے میں اور سبھاؤں سے بھی نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اپنے اپنے اتسووں پر وشواتر یگیہ ودھی کو پرچلت کریں۔ اس پرارتھنا کو سماپت کرتا ہوا۔ میں سادھارن جنتا سے عموماً اور آریہ جنتا سے خصوصاً یہ سانورودھ پرارتھنا کرونگا۔ کہ وہ اپنی شرومنی سبھا کی آگیا کو بسر و چشم قبول کرتی ہوئی وشواتر یگیہ ودھی کو ادھک سنکھیا میں پرچلت کرے۔ کوئی آریہ گھر پنجاب میں ایسا نہیں رہنا چاہیئے۔ جہاں وشواتر یگیہ کی آہوتیاں نہ ڈالی گئی ہوں۔ اور جہاں اس یگیہ کے دوارہ سارے سنسار کی منگل کامنا نہ کی گئی ہو۔ اس سمے جہاں ہم اپنی سبھا کے اتسو کو اچھی طرح کامیاب کرتے ہوئے غیروں کے کانوں میں بھی ویدک سندیش پہنچا سکیں گے۔ وہاں اپنی شدھی کر سکیں گے۔ اس لئے میں سماج کا ایک تچھ سا سیوک ہوتا ہوا تمام آریہ جنتا سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وید آگیا انوسار ویدک سندیش پرتیک گھر میں پہنچانے کے لئے کیول وشواتر یگیہ ہی سروتم اپائے ہے۔ اس لئے اس سمیہ جس کے گھر پر یگیہ نہ ہوا ہو۔ وہ اپنے کو بد قسمت سمجھے۔ ان شبدوں کے ساتھ میں اپنی پرارتھنا سماپت کرتا ہوں۔ اوم شم

آریہ سماج جالندھر کا وارشک اتسو

آریہ سماج قلعہ جالندھر کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر کو پوری شان سے منایا جائے گا۔ جس میں شری مہاتما ہنس راج جی۔ شری مہاتما کرم چند جی قادیان۔ شری سوامی اچھتیا نند جی مہاراج۔ لالہ خوشحال چند جی خورسند کنور سکھ لال جی آریہ مسافر۔ ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ مسافر رئیس المناظرین۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ مہتہ رام چند جی شاستری۔ پنڈت ...رام جی ایم۔ اے کے پدھارنے کی پوری آشا ہے۔

(بربنس لال مجرم منتری آریہ سماج)

آریہ سماج لائلپور میں شدھی:-

۱۱ ستمبر کو آریہ سماج لائلپور نے دو مسلم بھائیوں کی شدھی کی۔ یہ بھائی جموں کے رہنے والے ہیں اور کارن وش مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کے پورانے نام موہن لال اور رام لال رکھے گئے۔

(منتری آریہ سماج لائلپور)

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

بڑھیا کاغذ

عمدہ چھپائی

دوسرا کھنڈ قیمت ایک روپیہ مجلد ۸/۱

پرتھم کھنڈ قیمت ایک روپیہ

ویدک وِنے

لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھے ودیا النکار آچاریہ گوروکل کانگڑی

یہ وہی گرنتھ ہے۔ جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے۔ آریہ اخبارات آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے ویدک کی کھوج کی باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے۔ ہر روز کے لئے ایک ایک پرارتھنا مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا ہے۔ اس کے بعد منتروں دوارہ پرارتھنا کی گئی ہے۔ آخر شبد ارتھ دیدیا گیا ہے۔ ہر ایک ماہ کے شروع جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین حصوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بیساکھ جیٹھ۔ ساڑھ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج۔ کارتک چار ماہ ہیں قیمت ایک روپیہ (عہ)

تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن۔ چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوایئے ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑیگی

ملنے کا پتہ:- مینیجر پستک رچنا وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔پی)

(نوٹ) یہ گرنتھ شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انار کلی لاہور سے بھی مل سکتا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لیجئے!

جلدی کیجئے!!

آگیا!!!

۸

بھاری رعایت

صرف پرچار کیلئے

کیا؟

پرچار کا انوپم شبھ اوسر

سستے پن کی حد ہو گئی

ستیارتھ پرکاش چار آنہ میں

سنسکار ودھی دو آنہ میں

رشی دیانند نروان اردھ شتابدی کے اوسر پر ستیارتھ پرکاش کا چار آنے والا سنسکرن نکالا گیا تھا۔ وہ ان[illegible]
انیہ رشی کرت گرنتھ بھی بہت تھوڑے داموں میں شردھالو... ہاتھ بک گیا۔ اور کتنوں کو ہی نراش ہونا پڑا۔ دوسری آورتی بھی بک چکی۔ اب لیجئے وہی چار آنے والا سنسکرن پھر تیار ہو گیا ہے۔ اور وشیشتا یہ[illegible]
کہ کاغذ چھپائی سب بڑھیا کے سمان ہی ہے۔ کم از کم سو کاپی لینے پر چار آنہ فی کاپی کے حساب سے اور اس سے کم لینے والوں کو ساڑھے چار آ[illegible]
دینا ہوگا۔ پیکنگ پوسٹ الگ۔ مال گاڑی سے منگوانے میں آسانی رہے گی۔ انیتھا خرچ وشیش پڑے گا۔

سنسکار ودھی

کا دو آنہ والا سنسکرن تیار ہے۔ پستک کے آکار پرکار میں کوئی کمی نہیں۔ کیول پرچار کی درشٹی سے مول کم کیا گیا ہے۔ ایک سو منگوانے[illegible]
کو دو آنے میں۔ کم لینے والوں کو سوا دو آنے میں۔

آریہ سماجوں کیلئے سہولت

اپنے سبھاسدوں کیلئے اور پرچار کیلئے اکٹھی پستکیں منگوائیے

کرتویہ درپن } شری نارائن سوامی جی مہاراج کا بنایا ہوا سندھیا۔ اپاسنا۔ ہون۔ بھجن آدی کی پستک تیار ہے۔ قیمت تین آنے۔ بڑھیا کاغذ ۴؍

دیانند گرنتھ مالا } رشی کرت گرنتھوں کا سنگرہ جس کی قیمت صرف پرچار کے لئے اڑھائی روپے کر دی ہے۔ مجلد تین روپے۔ بڑھیا مجلد چار روپے۔

رشی دیانند سمرتی گرنتھ } قیمت سادہ چھ روپے۔ بڑھیا بارہ روپے کی[illegible] پر ایک روپیہ دیا جاتا ہے۔

یجروید بھاشیہ بھاشیہ } مہرشی کرت یجروید بھاشیہ بھاشیہ کا مولیہ دو[illegible] ہیں۔ صرف پرچار کے لئے اڑھائی روپے۔

رشی دیانند کرت انیہ گرنتھ رعایتی قیمت پر

اشٹادھیائی بھاشیہ۔ قیمت آٹھ روپے رعایتی قیمت اڑھائی روپے۔ **رگوید آدی بھاشیہ بھومکا**۔ قیمت ایک روپیہ چھ آنہ۔ رعایتی قیمت ایک روپیہ[illegible]
رگوید سنگھتا۔ ساڑھے تین روپے۔ اتھروید سنگھتا۔ ڈیڑھ روپیہ۔ یجروید سنگھتا۔ بارہ آنے۔ سام وید سنگھتا۔ بارہ آنے۔ سام وید سنگھتا۔ آٹھ آنے۔ [illegible]
قیمت تیس روپے۔ یجروید بھاشیہ پندرہ روپے۔ ہون منتر۔ آریودیشیہ رتن مالا۔ ادنتیہ کرم ودھی چودہ آنے سینکڑہ۔
ان کے اتریکت منتروں۔ اُپ کرنیکا تتھا انیہ رشی کرت سبھی گرنتھ قابل فروخت موجود ہیں۔ سب آرش گرنتھوں کے منگوانے کا پتہ:۔

پربندھ کرتا:۔ **ویدک پستکالیہ اجمیر**

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

कृण्वन्तो ॐ विश्वमार्यम्

آریہ مسافر

قیمت سالانہ تین روپے۔ فی ار

ہفتہ وار

لاہور

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

तार का पता:- आर्य्य मुसाफिर लाहौर

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

آریہ سماج کے نیم

(۵) سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

...طرف

...ج کے نیم

... جاننے

...مول پرمیشور ہے۔

...نند سوروپ نراکار سرب شکتیمان

...ی۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی

...پم۔ سروادھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اپاسنا کرنے یوگیہ ہے۔

(۳) وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا ...نا۔ سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے

...کرنے اور استیہ کے تیاگنے میں ...ا چاہیئے۔

جلد ۱۶ } اتوار :- ۱۸ ر کارتک سمت ۱۹۹۲ بکرم۔ دیانند آبد ۱۱۱۔ مطابق ۳ ر نومبر سنہ ۱۹۳۵ء { نمبر ۴۴

آج کے لیکھ

اردھ شتابدی کیلئے بیاسی ہزار روپیہ آگیا ہے۔

اردھ شتابدی اور وید پرچار (شری پنڈت وشوناتھ جی ایم اے)

بھگوان دیانند کا بودھا روپ (شری کندن لال جی)

رشی رن کے متعلق کرتویہ۔ (شری پنڈت وشوناتھ جی)

گیان کی گنگا میں ایک غوطہ۔ (شری پریم چندر جی)

بھونچال اور کرم پھل (شری پنڈت پورن چند جی)

اردھ شتابدی بلیٹن۔ ولیشوانر یگیوں کی دھوم۔

آریہ سماجوں میں رشی نروان اتسو کی چہل پہل

ایڈیٹوریل نوٹ۔ اوشیک سوچنائیں۔ وغیرہ

پرتیکشا

اے گلشن ہندوستان کے مالی آ۔ اور دیکھ کہ تیرے لگائے ہوئے پودے کسطرح پھل اور پھول رہے ہیں۔ انہیں ایک بار تیرے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ تجھے پتہ چل جاوے۔ کہ تیری کائنات کسطرح گلکدہ بنی ہوئی ہے۔

اے کفر و الحاد کی گھٹاؤں کو چھن بھن کرنے والے! تو آ! اور اپنے نور سے ایک بار پھر دُنیا کو منور کر دے ؛

اے ہندوستان کی کشتی کے ناخدا۔ آ۔ اور دیکھ کہ ہندوستان کا جہاز عہد قدیم کے وہمیات سے پُر سمندر کو کیسے عبور کر رہا ہے۔ تو آ۔ اور اسے ساحل مراد تک پہنچا دے ؛

آریہ سماج کا چمن تیری آمد آمد کا منتظر ہے۔ آ۔ اور رحمت کا بادل بن کر آ۔ اور ایک بار پھر اسے سرسبز و شاداب کر دے ؛

اے رہبر کامل! تیرے عقیدت مندوں کو تیری ضرورت ہے۔ کہیں گم کردہ راہ نہ ہو جائیں۔ ایشور کے لئے آ۔ اور ایک بار پھر آ۔ اور اسے منزل مقصود کی طرف لے جانے کے لئے رہنمائی فرما ؛

اے رشی آ! پیارے رشی جلد آ۔ کہ تیرے اُپاسک تیری پرجوش آواز پر لبیک کرنے کے لئے کھڑے ہیں۔ تیری مدھر میٹھی اور ترنم ریز آواز کو سُننا چاہتے ہیں۔ آ۔ اور اپنی خوش الحانیوں سے آ کر سب کو ایک بار پھر مسحور بنا دے ؛

پریم چندر

آریہ مسافر کا اردھ شتابدی نمبر باتصویر بڑی شان کیساتھ شائع ہونیوالا ہے۔ اشتہار دہندگان کیلئے اچھا موقع ہے

ہند وارڈ پریس ہسپتال روڈ اخبار سٹریٹ لاہور میں باہتمام چرنجی لعل پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر ... سے شائع ہوا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجک جگت

آریہ سماج بھٹنڈہ کے سماچار

مورخہ ۱۲ سے ۱۴ اکتوبر تک پنڈت ہردیال جی اور پنڈت کندی رام جی بھجنیک یہاں پر اردھ شتابدی کے کاریہ کے لئے پدھارے۔ جنہوں نے ۳ روز تک پرچار کیا۔ اردھ شتابدی کے لئے دھن کی اپیل کی۔ جس میں مبلغ ۱۰۰ روپے سبھا کو کہتا اور چندہ کے روپ میں دیا۔ اُپدیشوں تتھا بھجنوں کا جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ جس کی وجہ سے اب تک بھی شتابدی کے لئے دھن پراپت ہو رہا ہے۔

(۲) گورو کل شیپ ودیالیہ بھٹنڈہ کا سالانہ جلسہ ۹ سے ۱۲ اکتوبر تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جسمیں بہت سے اُوچیہ کوٹی کے سنیاسی اور ودوان لوگ پدھارے۔ گورو کل سے اتسو کے بعد ۱۳ اکتوبر کا انجمن حمایت اسلام کی طرف سے مذہبی کانفرنس کا منتران ہوا تھا۔ جس میں پنڈت لبھو رام جی جو کہ گورو کل کے جلسہ میں پدھارے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس منتران کو سویکار کیا۔ انہوں نے مذہب اور سائنس پر پربھاؤ شالی لیکچر دیا۔ جس کا اثر یہاں کی جنتا پر بہت پڑا۔ انہیں تاریخوں میں بہن شکیل کماری جی آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے استری سماج میں پرچار کیا۔ استری سماج کا باقاعدہ چناؤ کرا کے استری سماج قایم کی۔

راتری کو پنڈت جی نے لیکچر دیا۔ اور شریمتی شکیل کماری جی نے بھجن دوارہ پرچار کیا۔ اور اپیل کی۔ کہ سب بھائی آریہ سماج کے ممبر بنیں۔ اور آریہ سماج کے کاریہ کو بلند کریں۔

دوران پرچار بہت سے سجنوں نے اپنا ہاتھ اٹھا کر پرتگیا کی۔ کہ وہ آریہ سماج کے کاریہ میں ہر طرح بھاگ لیں گے۔ آریہ سماج کی طرف سے شریمتی جی کا دھنیواد کیا۔

(بھگونت رائے منتری آریہ سماج بھٹنڈہ)

آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں:۔

مورخہ ۱۹/۱۰/۳۵ کو پنڈت بدھ دیو جی میرپوری و پنڈت دھرم دت جی کا جلوس نکالا گیا۔ جلوس میں شہر کا ہجوم کافی تھا۔ نیز سنگھ سبھا کے ممبران سب ہمراہ تھے۔ جلوس تالاب سے شروع ہو کر آریہ سماج مندر کے پاس ختم ہوا۔ کارروائی سے پبلک پر بڑا اثر پڑا۔

ماہواری جلسہ

۱۰/۱۱/۳۵ کو شام کے ۸ بجے تا ۱۱ بجے آریہ سماج مندر میں ماہواری جلسہ ہوا۔ حسب ذیل مہانو بھاووں نے ویاکھیان دیئے۔ اور منوہر بھجن گا کر جنتا کو آنندت کیا۔ حاضری بہت کافی تھی۔ اثر بہت اچھا رہا۔

(۱) ۸ تا ½۸ بجے بھجن۔ ایشور پرارتھنا۔ مہاشہ بالکرشن جی آریہ بھجنیک۔

(۲) ½۸ تا ½۹ بجے ویاکھیان پنڈت دھرم دت جی (ویدھی ایشوری گیان ہے)

(۳) ½۹ تا ۱۰ بجے تک بھجن مہاشہ بالکرشن و مہاشہ تارا چند جی۔

(۴) ۱۰ تا ۱۱ بجے پنڈت بدھ دیو جی میرپوری۔ (آتمانندی ڈھول کا پول) یعنی اس کے ویدوں پر کئے ہوئے اعتراضوں کا جواب۔

(نوٹ) آتمانند مسیح انجمن اسلامیہ فتح گڑھ کے جلسہ پر نہیں آیا۔ حالانکہ اس کے اُن کے اشتہار میں دو دن ۱۹ و ۲۰ اکتوبر کو پروگرام تھا۔

۲۰/۱۰/۳۵ کو رات کے ۸ تا ۱۱ بجے پنڈت بدھ دیو جی میرپوری کا راد ہا سوامی مت کے ڈھول کا پول پر بڑا عالمانہ اور پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوا۔ لوگوں کو ان کی چالوں سے بچنے کے لئے آگاہ کیا گیا۔ پنڈت دھرم دت جی و مہاشہ بالکرشن جی کے لیکچر و بھجن ہوئے۔ کارروائی پرلطف رہی۔ حاضری بہت کافی تھی۔

(ہنسراج پوری منتری آریہ سماج ہذا)

گورو کل کورکشیتر میں نئے بالکوں کا داخلہ

گورو کل کورکشیتر میں نئے بالکوں کا داخلہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر (فروری ۱۹۳۶ء کے آخیر میں) ہوگا۔ ۲۵ نئے بالک داخل کئے جائیں گے۔ جو سجن آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر (بڑے دنوں کی چھٹیوں آخیر دسمبر ۱۹۳۵ء میں) لاہور ہی میں اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ بھی کرا سکتے ہیں۔ گورو کل کے قواعد اور داخلہ کے فارم دفتر گورو کل کورکشیتر ضلع کرنال سے منگوا لیں۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کورکشیتر)

اپیل

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور میں اس وقت ۱۱۰ لڑکے لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں۔ سردیوں کا موسم شروع ہو گیا ہے۔ لیکن ہمارے پاس بہتوں کے لئے گرم کپڑے مثلاً رضائی۔ تلائی گرم بنڈی اور گرم کوٹ نہیں ہیں۔ دانی ویروں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ہماری سہایتا کریں۔ تاکہ سردیوں میں بچوں کو کشٹ نہ ہو۔

بوسہ رام آنریری سیکرٹری
پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

آریہ سماج مہت پور کا سالانہ جلسہ:۔

آریہ سماج مہت پور ضلع جالندھر کا ۲۳ واں وارشک اتسو ۸ تا ۱۰ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲۳ تا ۲۵ کارتک بروز شکروار تا اتوار ہونا نشچت ہوا ہے۔ یکم نومبر سے ۸ نومبر تک آریہ سماج مندر میں کتھا ہوگی۔ مہت پور نواسی ملازم بھائی اتسو میں شامل ہو کر شوبھا کو بڑھا دیں۔

(ہری چند پردھان آریہ سماج مہت پور)

گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی میں جسٹس رنگی لال ہائی کورٹ جج:۔

۲۲/۱۰/۳۵

کل لاہور ہائی کورٹ کے جج شری یت رنگی لال جی گورو کل پدھارے۔ اور چار گھنٹہ تک گورو کل کے برہم چاریوں تتھا گورو کل کے انیہ کاریوں کا کومن کرتے رہے۔ گورو کل بھنڈار میں بھوجن کی دوستھا دیکھ کر وہ بہت پرسن ہوئے۔ چھوٹے برہم چاریوں کے سوا ستھ۔ یوگیتا۔ اور کریا شیلتا کو دیکھ کر انہوں نے آکانکشا کی۔ کہ سرپرستہ گورو کل میں ایک ہفتہ بتانے کی اچھا پرگٹ کی تاکہ وہ یہاں رہ کر یہاں کے جیون میں کریاتمک بھاگ لے سکیں۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی)

آریہ سماج سری نگر کا چناؤ:۔

پردھان۔ شریمان لالہ گوبند سہائے جی ریٹائرڈ اسسٹنٹ اکونٹنٹ آفیسر

اُپ پردھان:۔ شریمان لالہ بھگت رام جی منیجر میٹل مارٹ ہری سنگھ سٹریٹ

منتری:۔ شریمان لالہ چرنجیت لال جی ٹھیکہ دار رئیس۔

اُپ منتری:۔ شریمان لالہ ستیہ پال جی۔

کوشادھیکش:۔ شریمان مہاشہ ہنسراج جی سوتی

پستکادھیکش:۔ شریمان پنڈت وشو دیو جی شاستری۔

پرتنشٹھت:۔ شریمان رائے صاحب دیوان گورداس جی۔ لالہ امرناتھ وید سدھانت رتن۔ شریمان مہاشہ دھرمپال جی۔

ادھشٹاتا آریہ پتری پاٹھ شالہ۔ شریمان ڈاکٹر کل بھوشن جی ہیلتھ آفیسر سری نگر۔

کوشادھیکش آریہ پتری پاٹھ شالہ:۔ شریمان لالہ بھگت رام جی۔

(ستیہ پال اُپ منتری آریہ سماج حضوری باغ سری نگر)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور

سپتاہک ست سنگ

بتاریخ ۱۳/۱۰/۳۵۔ شری سوامی دشوانند جی مہاراج کا ویاکھیان ہوا۔ بتاریخ ۲۰/۱۰/۳۵ بابو ہری داس جی وکیل منتری آریہ سماج کا "اشومیدھ یگیہ" پر ہوا۔ جس میں آپ نے اس مہان یگیہ کا صحیح مفہوم پبلک کے سامنے پیش کیا۔

شدھی

بتاریخ ۱۲/۱۰/۳۵ کو ایک جنم کی مسلمان عورت کی شدھی کی گئی۔

ولیشوانر یگیہ

بتاریخ ۱۶/۱۰/۳۵۔ لالہ جھنڈا رام جی کے گرہ پر ولیشوانر یگیہ ہوا۔ اور ایک روپیہ دکشنا پراپت ہوا۔

پروویش پتر

گت سپتاہ میں ۴ سجن آریہ سماج میں پروشٹ ہوئے ہیں۔

(گوسائیں ساگر چند اُپ منتری)

آریہ سماج خانکی کا چناؤ:۔

پردھان:۔ لالہ کرشن لال جی اکونٹنٹ۔

اُپ پردھان:۔ پنڈت رودر دت جی تاجر

منتری:۔ شری جیوا رام جی شرما۔

اُپ منتری:۔ لالہ منی لال جی۔

کوشادھیکش:۔ شری دیوان چند جی بزاز

پستکادھیکش:۔ شری متھرا داس جی۔

(منتری آریہ سماج خانکی)

بوقت خط و کتابت اپنا چٹ کا نمبر اور پتہ عین خوشخط تحریر کیا کریں۔ منیجر اخبار آریہ مسافر

بوقت خط و کتابت اپنا نام خیال سے لکھا کریں۔ منیجر

اردھ شتابدی کی خوشی میں آریہ مسافر کے پریمیوں کو

مفت

راد ہا سوامی مت کے آچاریہ آنند سروپ جی کی زہریلی تصنیف یتھارتھ پرکاش کے دونوں حصوں کا مدلل جواب چھ آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔ سوا دو سو صفحات کی ضخیم کتاب میں مُکتوک فلاسفی مکتی اور رادھا سوامی آنند کی حقیقت خود ساختہ روحانیت پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی لاجواب آوپتا سے رادھا سوامی کیمپ میں تہلکہ مچ گیا ہے۔

منیجر پریم پستکالیہ گورودت بھون لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۳- نومبر سنہ ۱۹۳۵ء

"مسافر" پریمیوں سے دو دو باتیں

آج مجھے پھر آریہ بھائیوں اور آریہ مسافر کے پریمیوں سے دو دو باتیں کرنی ہیں - اور میں چاہتا ہوں کہ آریہ بھائیوں کو جہاں ہر سپتاہ اردھ شتابدی کے شبھ سماچاروں سے سوچت کرتا ہوں - وہاں آریہ مسافر اور پیارے مسافر کے لئے بھی سوچت کر دوں - چنانچہ مسافر کے پریمیوں کو مسافر کی موجودہ حالت کا اگر کسی قدر احساس ہے تو وہ اس حس کو اور زیادہ جاگرت کریں تاکہ آریہ مسافر پنجاب کے آریہ بھائیوں تک ہی آریہ دھرم کا سندیش پہنچانے تک نہ رہے بلکہ اس کی آواز نہایت درجہ پر اثر ہو - مخالف اور موافق اس کی طاقت کا لوہا مان جائیں - اور اس کی مدلل اور پُر متانت بحث سے دنیا مبہوت ہو جائے -

یہ سب کچھ کیسے ہو سکتا ہے - آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کی کوتاہی ہے تو ایسا ہونے سے رہا - اور نہ ہی آریہ پتر پترتوں کی حوصلہ شکن حالت سے آریہ مسافر کا پریوار بڑھ سکتا ہے - اور نہ ہی کبھی بڑھنے کی سمبھاونا ہو سکتی ہے -

اب جبکہ آریہ مسافر کو ساپتاہک روپ میں آئے دو سال ہونے کو آ رہے ہیں - نہیں کہا جا سکتا کہ جس طرح آریہ مسافر کو اپنانا چاہیئے - اسی طرح آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں نے آریہ مسافر کو اپنایا ہے - کئی اُتساہی اور کرم شیل آریہ بھائی ایسے ہیں - جو اخبار منگوا سکتے ہیں - لیکن نہیں منگواتے - آریہ سماجوں کی حالت اس وشئے میں بالکل ہی عجیب ہے - گو یہ کہا جاتا ہے - کہ موجودہ یگ ساپتاہک پتروں کے لئے بہت اُبھاری ہے - مگر متمدن ممالک اور وہاں کے سماچار پتروں کی حالت کو دیکھا جائے - تو معلوم ہوتا ہے کہ ہفتہ وار اخبار بہت اچھی حالت میں ہیں -

میرا ارادہ ہے - کہ آریہ مسافر کو کم از کم دس ہزار پریمیوں تک پہنچانے کا یتن کیا جائے - اور اس کی حالت کو اتنا بہتر کر دیا جائے - کہ دنیا کی کوئی طاقت بھی آریہ مسافر کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھ سکے - اور مسافر کی دھوم مچ جائے - مگر یہ دیکھ کر کہ آریہ بھائی اور آریہ سماجیں اس معاملہ میں ہمیں بہت کم سہیوگ دیتی ہیں - اور اگر کچھ سمے کے لئے حالت سدھر بھی جاتی ہے - تو پھر کوتاہی کا ایسا ماتم چھا جاتا ہے کہ بس ہی بھلی کئی آریہ سماجیں ایسی ہیں - کہ جنہیں آریہ مسافر تین ماہ سے باقاعدہ جا رہا ہے لیکن باوجود اخبار دوارا نوٹس میں لانے پر بھی انہیں خبر نہیں ہے کہ پیارے مسافر کے وارتک شلک کے لئے تقاضا ہو رہا ہے - اس عالم میں بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے - کیا آریہ مسافر کے کوش میں کہیں سے مفت کا مال آ گیا ہے - آریہ سماجوں کو شاید یہی محسوس ہوتا ہے کہ مسافر تو باپ کے مال سے سیوا کر رہا ہے - نہیں - ایسا نہیں ہے ایسی حالت میں آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کی اس پرکار کی توجہ سے آریہ مسافر کی مالی حالت کمزور ہو جائے گی - اسی لئے جب تک مسافر کے پریمی اس طرف توجہ دے کر ادھک پریشرم سے کام نہ لیں گے - تب تک ان کو یہ خواب باندھے رکھنا - کہ آریہ مسافر ان کی ہر سپتاہ مفت سیوا کرتا رہے گا - ناممکن ہے - اس لئے سب سے پہلے آریہ سماجوں کو اس اور شیگھر دھیان دینا چاہیئے دو سپتاہ انتظار کیا جائے گا - اس کے بعد ان تمام بھائیوں اور آریہ سماجوں کے پاس آریہ مسافر وی۔پی۔ کے لئے حاضر ہو گا - جس کا ستکار کرنا ہر ایک آریہ سماج کا اخلاقی اور دھارمک کرتویہ ہے - اور اگر منی آرڈر دوارہ تین روپیہ بھیج دیئے جائیں - تو وی۔پی۔ خرچ کے تین آنے کی بچت رہے گی - ہاں اگر کسی صورت میں آریہ مسافر کی سیوا درکار نہ ہو - تو پہلے ہی پتر سے سوچت کر دیں - تاکہ دفتر مفت کی زیر باری سے بچ جائے -

---

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے لئے

آریہ بھائیوں سے

بیاسی ہزار روپیہ (۸۲۰۰۰)

کا اس وقت تک اپیل کیا ہے - اور آشا ہے - کہ اگلے سپتاہ ایک لاکھ سے کہیں ادھک روپیہ ہو جائیگا اب چونکہ سمے بہت کم رہ گیا ہے - دانی مہانو بھاوؤں کو اس طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے - اور بھاگ کوش کو اپیل دوارہ مانگے دھن سے ادھک جمع کر کے بھر دینا چاہیئے - اور جن جن آریہ سماجوں کے پاس اردھ شتابدی کا اکترت دھن موجود ہو - کہ بہت جلد سبھا کاریالیہ میں بھیج دیں -

(منتری اردھ شتابدی سمتی لاہور)

ضروری اطلاع

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے اردھ شتابدی کے موقعہ پر اردھ شتابدی فنڈ کے نمت دھن اکتر کرنے کے لئے رسیدی نوٹ چھپوائے ہیں - جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :-

رقم رسیدی نوٹ		کل رسیدی نوٹ	نمبر		
یکصد روپیہ		۹۹۹	۱	لغایت	۹۹۹
پچاس	"	۵۰۰۱	۱۰۰۰	"	۶۰۰۰
پچیس	"	۵۰۰۰	۶۰۰۱	"	۱۱۰۰۰
دس	"	۵۰۰۰	۱۱۰۰۱	"	۱۶۰۰۰
پانچ	"	۱۰۰۰۰	۱۶۰۰۱	"	۲۶۰۰۰
ایک	"	۲۴۹۰۰	۲۶۰۰۱	"	۵۰۹۰۰
		۵۰۹۰۰			

آریہ سجنوں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے - کہ پانچ روپیہ والے نوٹوں میں نمبر ۱۶۸۸۱ - اور نمبر ۱۶۹۸۱ کے نوٹ اور ایک روپیہ کے نوٹوں میں ۴۴۷۵۱ لغایت ۴۴۸۰۰ اور ۴۹۹۰۱ تا ۴۹۹۵۰ ان نمبروں والے نوٹ نہیں ہیں - اور نقات ان نوٹوں پر مندرجہ بالا نمبر نہیں لگے ہیں اور اس لئے جاری نہیں کئے گئے ہیں -

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور - ۳۰/۱۰/۳۵

تلوار بند صوفی

"امیر ملت جماعت علیشاہ کی تحریک کی نسبت "آریہ مسافر" کی ایک قریبی اشاعت میں لکھا گیا تھا کہ کیا پیر صاحب نے "خود بے تلوار ہی رہنے کی ٹھانی ہے - اگر تلوار چھین لی ہے تو ایسے تصوف کو سلام"

معاصر حمایت اسلام کو اس کھری تنقید سے سخت غصہ آیا ہے اور اپنے اس جوش میں اس زبردست نوٹ لکھ مارا ہے - کہ :-

"ہر مسلمان سپاہی ہے - خواہ وہ صوفی ہی کیوں نہ ہو -"

کیا موزون اور مدلل جواب ہے - صوفی کے لئے رضا کارانہ انداز - خوب کہی - خدا کی تلاش اور دنیا کے دھندوں کی مصروفیت میں منہمک رہنا مولانا رومی جیسے صوفی اعظم کے خیال میں اس طرح ہے -

ہم خدا خواہی و ہم دُنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

لیکن نئی روشنی کے اخباری مولانا ایک نئی تفسیر پیش کر رہے ہیں - اور صوفی کو تلوار بند کر کے میدان میں لے آئے ہیں - دیکھیں تصوف کا یہ نیا پہلو ملک اور اسلام کے لئے کتنا مفید پڑتا ہے ؟

سر سپرو لاہور میں

خلیفہ قادیان کی نیس پر ہائی کورٹ میں سیشن جج گورداسپور کے فیصلہ پر بحث کرنے کے لئے سر تیج بہادر سپرو لاہور تشریف لائے - اور آپ نے نہایت عالمانہ انداز میں نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا - کہ :-

" دنیا کی کسی عدالت کو اس بات کا اختیار نہیں ہے - کہ کسی مذہب کے سچے یا جھوٹے ہونے کے متعلق کوئی فیصلہ صادر کرے "

اگر یہ درست ہے - کہ کسی عدالت کو یہ مجاز نہیں کہ وہ کسی مذہب کے سچے اور جھوٹا ہونے کا فیصلہ دے - تو مذہبی معاملات کو عدالت تک لانے کی کوشش ہی نہیں کرنی چاہیئے - اور اگر ابتداء میں غلطی ہو گئی تھی - تو خلیفہ قادیان کو اب اس تازہ کوشش سے اجتناب کرنا چاہیئے تھا

اسلام کی عظمت ختم ہو چکی

اسلام کی حکومت کو عرصہ ہوا چلی گئی - اور اس

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کے ساتھ ہی وہ ختم بھی جاتا رہا جو یزید کی خلافت اور اسلامی حکمرانوں کی شان سے ظاہر ہوا کرتا تھا اب رہی سہی عظمت بھی ختم ہو گئی ہے۔ جس کا ثبوت آنریبل سر سید رضا علی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل جنوبی افریقہ کے الفاظ میں بدیں طور ہے۔

" اسلام کی عظمت رخصت ہو چکی۔ قدامت پسندی کا زمانہ ہے۔ ایجاد اختراع جدت سے یہ مسلمان محروم ہیں۔ مذہب کی آڑ میں جدت پسند قوموں کی تقلید سے بھی مسلمانوں کو روکا جاتا ہے "

(اسد ۵ اکتوبر)

یہ ہے اسلام کی زندگی کی حالت۔ بھلا جس وجود کی عظمت ہی ختم ہو گئی ہو۔ اور وہ ناکارہ محض رہ گیا ہو۔ اس کی زندگی کیسی۔ اور اس کے نام پر دعوت چہ معنی دارد ؟

پیر پرستی

اسلام میں پیر پرستی سے توبہ کرنے والی جماعت اہلحدیث ہے۔ جہاں اس کے آرگن میں پیر پرستی کے خلاف مضامین اشاعت پذیر ہوتے ہیں وہاں تازہ اشاعت میں سید امیر جیلانی شاہ نے لکھا ہے

ہے مانگے کوئی پیر سے بیٹا بیٹی
لے ور سی ہے تمنا کسی کی
ہے تعویذ گنڈے کی بازار گرمی
نہ اسلام ان میں نہ ایمان باقی
ہے بھنگڑ سے پیر کو رہبر بنایا
یقیں اپنا اللہ سے سب نے گنوایا

جب یہ سب کچھ اسلام نہیں۔ تو پھر ایسے حالات کی موجودگی اور اسے ہی اسلام بتلا کر پیش کرنا اسلام نہیں ہو سکتا۔ اس نے موجودہ حالت کو اسلام کا دور حیات کہنا بھی درست نہیں۔ جو پیر پرستی کا گھوارہ بنا ہوا ہے۔

اسلام اور اچھوت پن

اسلام مساوات کا مدعی ہے۔ اور اب کے ڈاکٹر امبیدکر کے اعلان پر اسلامی اخبارات نے جتنا شور و شغب بپا کیا۔ اتنا اور کسی طبقہ نے نہیں کیا لیکن کیا ہی خوب ہے۔ کہ جس اچھوت پن کی نفی کا مسلمان ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں۔ وہ اچھوت پن اسلام میں موجود ہے۔ محمود اور ایاز کی مثال پیش کرنے کا زمانہ گیا۔ اب تو یہ حالت ہے۔ کہ :-

" مسلمان امرا کے نوکروں سے اچھوتوں کا سا سلوک ہے۔ پہلے ملازم گھر کا ایک فرد تصور ہوتا تھا۔ ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتا تھا۔ لیکن بچا کھچا کھانا دیکر ٹال دیا جاتا ہے " (مجاہد ۱۹ اکتوبر)

کیا اسی برتے پر اچھوتوں کو دعوت اسلام دی جا رہی ہے۔ اور کیا اچھوتوں کے ساتھ اسی قسم کے عملی

بر تاؤ کے بلاؤ تو اندر ہی اندر تیار نہیں ہو رہے ؟

ایران کے آٹھ قدم

شاہ ایران نے ایران کی تمدنی ترقی کے لئے آٹھ قدم آگے بڑھائے ہیں۔ جن سے مسلم علما کا طبقہ کشیدہ ہے۔

(۱) عورتوں کے لئے کھلی آزادی اور پردہ قانوناً منع کر دیا گیا ہے۔

(۲) سوائے مخصوص دنوں کے علما شرعی لباس نہ پہنیں۔

(۳) مسجدوں کو امرستان اور عدالتوں کو دادگرستان کہا جائے۔

(۴) بغیر مالیات ادا کئے کوئی شخص نماز جماعت قائم نہ کرے۔

(۵) ایران رعایا داڑھی منڈوا دے۔

(۶) مجالس تجہیز و تکفین وغیرہ کے متعلق از حد احتیاط برتی جائے۔

(۷) کسی شہر میں تین مسجدوں سے زیادہ نہ ہوں۔

(۸) متعہ اور تعدد ازدواج ممنوع۔

امید ہے ان اصلاحات پر عامل ہونے سے ایران کی کایا پلٹ جائے گی۔ بالخصوص دوشیزہ لڑکیوں کی فروخت اور گداگری کم ہو جائے گی۔ اور ایرانی ایک تمدنی شہری کی شکل میں دنیا کے سامنے پیش ہو سکیں گے۔

اسلام اور زکوٰۃ

زکوٰۃ کے فلسفہ پر مسلم علماء نے اپنے مخصوص رنگ میں بہت کچھ لکھا۔ مگر ان کے فقہی انداز کے علاوہ اخباری دنیا کا عندیہ زیادہ کشش پذیر ہو سکتا ہے۔ اسی لئے معاصر حمایت الاسلام کا ایڈیٹر مبلغ اسلام کے جامعہ میں ڈاکٹر امبیدکر کو دعوت اسلام پیش کرتا ہوا جہاں اسلام کی خوبیوں پر خوش اعتقادی کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ وہاں کہتا ہے کہ اسلام میں تو دیکھئے :-

" زکوٰۃ کا طریقہ کیسا عمدہ اور منفعت بخش ہے " کتنا نفع بخش ہے۔ وہ بھی سن لیجئے :-

" اسلام کا حکم ہے۔ کہ تمہاری جائداد اور نقدی میں غریب مسلمان بھائیوں کا بھی حصہ ہے۔ تاکہ کوئی مسلمان بھی بھوکا نہ رہے۔ "

بہت خوب! اس سے زیادہ فلسفہ زکوٰۃ پر اور کیا لکھا جا سکتا ہے ؟

ابی سینیا کا انجام

ہفتہ بھر کی تازہ خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اٹلی کی فوجوں نے حبش کو نابود کرنے اور حبش کے بارونق شہروں میں خون کی ندیاں بہانے میں کوئی کسر بھی اٹھا نہیں رکھی۔ مختلف مقامات پر

بھائی کو جس طور رہا ہے۔ اور ابی سینیا کے حق میں انجام اچھا دکھائی نہیں پڑتا۔ گو ایک مورچہ میں اٹلی والوں کا کافی سامان حرب حبشیوں کے ہاتھ آیا۔ اور حالات نے کچھ صورت بدل ڈالی۔ مگر ساتھ ہی اطالوی توپوں نے اتنا بھاری کام کیا ہے۔ کہ بس ہی بھلی۔ دیکھئے اس جنگ سے ابی سینیا کا انجام کیا ہوتا ہے۔

کروڑپتیوں کا اغوا

امریکہ کو نئی دنیا بھی کہتے ہیں۔ شاید اسی لئے وہاں سے نت نئی خبریں آیا کرتی ہیں۔ ایک خبر آئی ہے۔ کہ میکسیکو کے علاقہ میں پانچ کروڑپتیوں کو ڈاکوؤں نے اغوا کر لیا۔ جب کہ وہ شکار کھیلنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ان میں نیویارک سٹی بنک کے وائس پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ اور نیشنل بنک کے وائس پریذیڈنٹ بھی۔ دیکھئے ان دولت مندوں کے اغوا سے ڈاکوؤں کو کیا فائدہ ہوتا ہے۔ اور انہیں کتنی دولت ملتی ہے کیونکہ یہ کام دولت پر ہاتھ صاف کرنے کے لئے ہی کیا گیا ہے۔

ویشوانز یگیہ پدھتی

آریہ جنتا نے ویشوانز یگیہ پدھتی کو بڑی اتمتا سے اپنایا ہے۔ اور آریہ سماجوں میں ویشوانز یگیہ بھاری سنکھیا میں ہو رہے ہیں۔ بھجانے پدھتی کا جو پہلا سنسکرن چھپوایا تھا۔ وہ سماپت ہو گیا تھا۔ اور مانگ بدستور بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ یہ حالت دیکھ کر دوسرا سنسکرن چھپوا لیا گیا ہے۔ جس جس آریہ سماج اور آریہ بھائی کو ویشوانز یگیہ پدھتی کی آوشیکتا ہو وہ اردھ شتابدی کاریالیہ سے ایک آنہ کا ٹکٹ برائے ڈاک خرچ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

ویشوانز گیت

جیسا کہ پہلے سوچت کیا جا چکا ہے۔ اردھ شتابدی سمتی کی اور سے ویشوانز گیت نہایت بڑھیا کاغذ پر سندر ٹائپ میں پرکاشت ہو گیا ہے۔ اس کے ایک طرف آنند کند رشی دیانند جی مہاراج کا چتر ہے۔ اور دوسری طرف گورودت بھون کی شاندار بلڈنگ کا فوٹو ہے۔ بیچ میں یگیہ کنڈ سے سگندھت لپٹیں اٹھتی ہوئی دکھلائی گئی ہیں۔ اس کے نیچے ویشوانز گیت ہے۔ اس سندر اور اتیجت گیت کی طرز۔۔۔ ہے

" ویدوں کا ڈنکا عالم میں بجوا دیا رشی دیانند نے " کی ہے۔ جب دیانند کی سینا کے سپاہی یہ سندر گیت گاتے ہوئے رشی نگر لاہور میں پدھاریں گے وہ سمیہ کیسا بڑھیا ہوگا۔ اس کا انبھو اسی سمے ہی ہو سکے گا۔ اس لئے آریہ بھائیوں کو جلد ہی ویشوانز گیت منگوا کر اسے از بر کر لینا چاہئے۔

اردھ شتابدی پر دوکانیں

اردھ شتابدی بازار کی تیاری کے ... تیار ہو گئے ہیں۔ اور دوکانوں کے ... لگنے ہیں۔ جن جن دوکاندار بھائیوں کو ... کے موقع پر اپنی دوکانیں لانے کا وچار ہو اردھ شتابدی سمتی کے منتری کو سوچت ... موزوں استھان پر جگہ مل جائے۔ ورنہ ... نہ ہو۔ کہ پیچھے ہاتھ ملنا پڑے۔

ویشوانز یگیوں کا دھن

آریہ بھائی اور آریہ سماجیں جس لگن ... ویشوانز یگیوں کو اپنا رہی ہے۔ وہ ... اس سے پہلے ایک بار آریہ سماجوں کو ... جا چکا ہے۔ کہ جن جن آریہ سماجوں کے پاس ... یگیوں کا دھن ہو۔ وہ کرپیا جلد ہی سبھا ... میں بھیج دیں۔ چنانچہ اب پھر سوچت کیا ... کہ تمام آریہ سماجیں ۳۱ اکتوبر تک ... یگیوں کا دھن آیشنٹ شیگھر سبھا کار... بھیج دیں۔ اور جن جن سجنوں نے یگیہ کرا... ان کی سنکھیا انکت کرتے جائیں تاکہ ... چل سکے کہ اردھ شتابدی کے یگیہ میں کن کن پرشوں نے بھاگ لیا ہے۔

آریہ ادھیاپکوں کا فرض

اردھ شتابدی کے شبھ اوسر پر جہاں ... بھائیوں اور آریہ دیویوں کا فرض ہے کہ ... دھن کا کافی حصہ اس مہان یگیہ میں ارپت ... وہاں آریہ ادھیاپکوں۔ پروفیسروں ... آدمی کو اپنی اپنی ماسک آمدنی کا اردھ ... مہان یگیہ میں بھینٹ کرنا چاہئے۔ اس ... بھر کے آریہ استادوں اور پروفیسروں کو ... اپنے اپنے حصہ کا دھن اردھ شتابدی سمتی کاریالیہ میں بھیج دینا چاہئے۔

مشن فنڈ اور اردھ شتابدی

آشا ہے۔ دیوالی کے اوسر پر رشی دیانند ... مشن کی سہایتا کے لئے آریہ پرشوں نے ... دیا ہوگا۔ چنانچہ جن جن آریہ سماجوں کے ... فنڈ کا دھن پڑا ہو۔ وہ شیگھر ہی ... کاریالیہ میں بھیج دیویں۔ اور اردھ شتابدی ... دھن اکترت کرنے کے لئے منڈل بنا کر ... شیگھر کام شروع کر دیں کیونکہ سمے بہت کم ... ہے۔ وشیش یتن سے کام کیا جانا ... یگیہ کی سپھلتا سے دنیا کو جتلایا جا ... کے لئے تن۔ من۔ دھن دوارا سیوا کرنا ... کام نہیں ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

1701

بھگوان دیانند کا یودھا روپ

(از شری مہاشہ کندن لال جی آیوروید کالج - لاہور)

...مہاپرشوں کی زندگیاں پہاڑوں کی چوٹیوں سے
...اور ذخار سمندروں سے بھی کہیں زیادہ گہری
...تی ہیں۔"

...یہ الفاظ شری دیانند جی کے متعلق تو بالکل سچ
...ہیں۔ میں جب جب بھگوان کی زندگی پر غور کرتا ہوں
...وشال اور وراٹ روپ میں ہی دیکھتا ہوں۔
...میں تو ہے بھگوان دھارمک سدھارک کی حیثیت
...سے کہیں سماجک سدھارک۔ راج نیتک سدھارک
...دیش ہتیشی۔ سودیشی پریمی۔ برہم چاری۔ ادوتیہ
...ودوان۔ یوگی راج آدی نظر آتے ہیں۔ تو کہیں
...اُن کو نربھئے اور دیر یودھا کی حیثیت سے
...دیکھتا ہوں۔ اُن کے گنوں کی انتہا نہ پانے کی
...صورت میں کہہ دیتا ہوں۔ کہ "بھگوان تمہاری
...زندگی واقعی پہاڑوں کی برفانی چوٹیوں سے اونچی
...اور ذخار سمندروں سے بھی کہیں زیادہ گہری ہے"

آج کل اپنے حقوق طلب کرنے اور اپنے
...آپ کو دوسری جاتیوں کے اتیاچاروں سے بچانے
...کا ذریعہ یُدھ ہے۔ یُدھ ہے ہی دوسرے الفاظ
...میں اپنی جاتی کو بڑھانے اور جیون رکھشا کرنے کا
...نام - یہ ایک سُبھاوک گُن ہے۔ اور سنسار کا پرتیک

پرانی جو اپنی اُنتی چاہتا ہے۔ اس کو ہر سمے برتنا ہے
اور دوسروں کے ساتھ اُس کو سنگھرش اور رکھشا
دگرڑی اوشیہ کرنی ہی پڑتی ہے۔

یہ وہ ڈنکا ہے۔ جو جاتیوں کو السیہ ندرا سے
جگا دیتا ہے۔ اور اسی کو سچا کر ہمارے پوروجوں
نے دوسروں کے ساتھ دھرم یُدھ کئے تھے۔ چنانچہ
ویدیں بھی سنسار میں پاپ پھیلانے والوں سے
دھرم یُدھ کرنے کا اُپدیش ہے۔ مہابھارت
اور رامائن کا تو مول منتر ہی یُدھ ہے۔ اسی سے
ہی ہمارے ویر پُرش اور ویر دیویاں بنی ہیں۔ ارجن
بھیم - پرتاپ - شیواجی اور گورو گوبند سنگھ جی آدی
مہاپُرش یُدھ کے کارن ہی تو مشہور ہیں۔ درگاوتی
اور لکشمی بائی کا نام بھی یُدھ نے ہی اتہاس کے
پنوں پر سُنہری اکشروں میں لکھا ہوا ہے۔
اسی سے ایشور وشواس - ویش ابھیمان - اوجیہ

ابھلاشائیں - سمراجیہ بھیتی - سواستھ - بل -
نڈرتا - سوتنترتا - دھیرج - ویرتا - ودّیا - بُدھی
اور شانتی آدی گن پیدا ہوتے ہیں۔ اور سیتھر رہتے
ہیں۔ اتیاچار اور اپمان سے بچنے کا کیول یہی
طریقہ ہے۔

بھگوان دیانند ہمیں بھی دھرم یُدھ کا اُپدیش
دیتے ہیں۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ صدیوں کی سوئی
ہوئی آریہ سنتان بیدار ہو جائے۔ اور اپنے آپ
کو سمجھ کر اپنی رکھشا کے اُپائے سوچے۔ مہاپُرش
روشنی کے میناروں کی طرح ہوتے ہیں۔ جہاں وہ
دوسروں کو روشنی دیتے ہیں۔ وہاں وہ خود بھی روشن
ہوتے ہیں۔ چنانچہ سوامی جی کی زندگی میں بھی ایسے
کئی واقعات آتے ہیں۔ جو اُن کے یودھا روپ کو
پرگٹ کرتے ہیں۔

کرن واس میں سوامی جی ایک دن گنگا تٹ پر
اُپدیش دے رہے تھے۔ بروِلی کے راؤ کرن سنگھ
کچھ ہتھیار بند ساتھیوں کے ساتھ وہاں آئے۔ اور
کچھ بات چیت کرتے کرتے وہ اتنے کرودھ میں
آ گئے۔ کہ تلوار کھینچ کر سوامی جی پر آکرمن کر دیا۔
سوامی جی نے تلوار چھین دو ٹکڑے کر دیئے۔ اور
راؤ کرن سنگھ کو پکڑ کر کہا۔ "میں تمہارے ساتھ اس
سمیہ وہی سلوک کر سکتا ہوں۔ جو کسی آتتائی کے
ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن میں سنیاسی ہوں۔ اس
لئے چھوڑ دیتا ہوں۔ جاؤ ایشور تمہیں سمتی دے"
یہ ہے ویر دیانند کی ویرتا!

ایک دن بریلی میں ویاکھیان دے رہے تھے کسی
نے کہا۔ آپ عیسائیوں کا کھنڈن نہ کریں۔ کیونکہ
یہاں کے اوچیہ راجیہ کرمچاری سب عیسائی ہیں
اور کمشنر جو لیکچر میں موجود ہے۔ وہ بھی ناراض ہوگا
تو سوامی جی نے جواب دیا۔ "لوگ کہتے ہیں۔ کہ اسئیہ
کا کھنڈن نہ کرو۔ اس سے کمشنر ناراض ہوگا۔ کلکٹر
اپرسن ہوگا۔ پرنتو چاہے چکرورتی راجہ بھی اپرسن
کیوں نہ ہو۔ ہم تو سچ ہی کہیں گے!

یہ ہے نڈر۔ اور نربھئے دیانند کی سچائی - اور
دھرم کے لئے نڈرتا اور نربھیتا!

فرخ آباد میں ایک دفعہ مسلمانوں کے متعلق لیکچر دے
رہے تھے۔ تو کسی مسلمان نے کہا۔ اگر اس وقت مسلمانوں
کا راجیہ ہوتا۔ تو میں آپ کو قتل کر دیتا۔ تو یودھا دیانند
جواب دیتے ہیں۔ اُس سمیہ میں بھی کسی راجپوت کی
پیٹھ ٹھوک دیتا۔ اور دھرم یُدھ شروع کر دیتا!"
رشی کا یُدھ سب تہذیبوں کی رکھشا کے لئے ہے
اور دھرم پریم کی ستھاپنا کے لئے تم رکھشا کے لئے

ہے۔ اسی لئے تو اس کا نام دھرم یُدھ ہے۔ وہ
کسی پر اتیاچار کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ سنسار کو
اتیاچاروں سے بچانے کے لئے لڑا جاتا ہے ویدک
سینا بھی جب دھرم یُدھ کے لئے نکلتا ہے تو سنسار
سے ظلموں کو مٹانے کا تہیّہ کر کے نکلتا ہے چاروں
دشائیں بہنوں کی طرح اُس کا ابھیشیک کرتی ہیں
اور وہ جو کبھی لڑائی لڑتا ہے۔ وہ جس بات
اور جس کام میں سنسار کا اُپکار یا اُس کی خیر پرک
آتمک اور سماجک اُنتی دیکھتا ہے۔ اُس کو کر گزرتا
ہے۔ اور یودھا روپ میں کر گزرتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں۔ کہ راجستھان میں مورتی پوجا کا
کھنڈن نہ کریں۔ وہاں کے لوگ ظالم ہیں۔ آپ کو
نقصان پہنچائیں گے۔ دیانند کا جواب راجستھان
کے پرچار میں پنہاں ہے۔ کس بیخوفی سے۔ نڈرتا اور
سوتنترتا سے بھگوان وہاں ستیہ کا پرچار کرتے
ہیں۔ یہ کسی سے چھپی ہوئی بات تھوڑا ہی ہے۔

یودھا سو پہچانیئے جو لڑے دھرم کے ہیت
پُرزہ پُرزہ کٹ مرے کبھو نہ چھوڑے کھیت

آخری دم تک یودھا دیانند دھرم یُدھ لڑتے
رہے۔ اور انہوں نے سنسار سے جو کبھی لڑائی
چھیڑ کر نمایاں فتحیابی حاصل کی۔ لیکن آریہ سنتان
پھر اس یُدھ کے مُول منتر کو بھول گئی۔

آج چاروں طرف سے ظلم ہو رہے ہیں برادران
وطن دوسروں کے ساتھ بلکہ ہمیں کچل دینا چاہتے
ہیں۔ ہماری ہستی کو اس صفحۂ دُنیا سے حرف
غلط کی طرح مٹا دینا چاہتے ہیں۔ مگر ہم ہیں۔ کہ
چُپ بیٹھے دیکھتے ہیں۔ آج ضرورت ہے۔ ہمیں
ان نوجوانوں کی۔ جو خون دینے والے مجنوں ہوں
جو دھرم کی ویدی پر سروسو سواہا کرنے والے
ہوں۔ جو اپنے آپ کو اُس سمیہ دھرم یُدھ میں
لگا دینے والے ہوں۔ جب کہ دُنیا منو وِنودھ
میں سمیہ کھو رہی ہو۔ آیئے! وہ نشۂ قربانی سے
سرشار نوجوان آیئں۔ اور رشی کی پینہ سمرتی میں اُس
یُدھ کو جس کو رشی نے چھیڑا تھا۔ پورا کرنے کا
سنکلپ کریں۔ اسی سے ہی دھرم کا ادے
اور ادھرم کا کھشے ہوگا!

ضرورت

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان نگر کو ایک بڑے ہی یوگیہ
اُپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو پروہت کا کاریہ کر سکے
تتھا اُپدیشک کلاس جو آرمبھ ہونے والی ہے۔ کو
پڑھا سکے۔ پرارتھنا پتر جلدی منتری آریہ سماج کے نام
آنے چاہئیں۔ ایسی دیویاں بھی جو اُپدیشک کلاس پڑھانے میں
سمرتھ ہوں پرارتھنا پتر بھیج سکتی ہیں (۲) آریہ منڈل پتری
پاٹھشالا کیلئے ایس۔ وی اور جے۔ وی ترینڈ ادھیاپکاؤں
کی ضرورت ہے جو دڑھ آریہ سماجی وچاروں کی ہوں۔
پرارتھنا پتر بنام منیجر آریہ منڈل پتری پاٹھشالہ بوہڑ دروازہ
ملتان نگر کے نام ستمبر تک آنی چاہئیں۔

سیکرٹری آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر

تندرست اور طاقتور آدمی

...میں صرف تندرست اور طاقتور آدمی ہی اپنی زندگی کا لُطف اُٹھا سکتا ہے۔ اور آرام کی زندگی بسر کر
...سکتا ہے۔ اس لئے دانشمند آدمی کو ہر ممکن طریقہ سے اپنی قوت اور طاقت میں اضافہ اور اپنی
...ہستی کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ سب کچھ آپ بڑی آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔
...بڑے بڑے ماہرانِ طب حکیموں۔ ڈاکٹروں اور ویدوں کی رائے ہے۔ کہ طاقت جسمانی کے
...رکھنے کے لئے فولاد ایک ضروری چیز ہے۔ فولاد تازہ اور رشدہ خون پیدا کرتا ہے۔ ہر ایک عضو رئیسہ
...دماغ جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ آپ یہ معلوم کر کے خوش ہونگے کہ ایک قابل ہندوستانی
...بی۔ ایل۔ گپتا۔ ایم۔ بی۔ ایچ نے ہمالہ کی مقوی ترین جڑی بوٹیوں کے ذریعہ فولاد کو حل کر کے انتہائی
...کوشش اور جانفشانی کے ساتھ

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱

...نام سے ایک نہایت ہی اعلےٰ درجہ کی طاقتور میٹھی دوا دنیا کے سامنے پیش کی ہے جو کہ
...تلوار کی طرح تیز ہے۔ جس کی پہلی ہی خوراک اپنی تیزی کا اثر دکھلا کر پینے والے کو تعجب میں
...ڈال دیتی ہے۔ یہ شربت فولاد خاص طور پر طاقت مردمی کو بڑھاتا ہے۔ اور جگر اور معدہ کو قدرتی حالت
...میں لا کر خون میں اضافہ کرتا ہے۔ اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔

یہ فولاد اور دیگر چند ایک فیض بخش دواؤں کا مرکب

بہت ہی طاقتور دوا ہے

...میں روزہ خوراک ایک پونڈ پیکنگ کی بوتل میں صرف ڈیڑھ روپیہ ہندوستان کے ہر ایک
...اور قصبہ کے دوا فروشوں سے مل سکتا ہے۔ مارکہ دیکھ کر خریدیں۔

...گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ ٹوہانہ ایس پی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سبھا کی اردھ شتابدی اور وید پرچار

(نمبر ۳) از شری پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم۔ اے (نمبر ۳)

سبھا کی اردھ شتابدی کے موقع پر کئی سجن بان پرستھ آشرم میں پرویش کر کے اپنے جیون کو ویدک دھرم کے پرچار کرنے کے لئے سمرپن کریں گے وہ سچ مچ اپنے جیون کو پوتر بنائیں گے۔ جو اپنی آیو کے تیسرے بھاگ کو پروپکار کی طرف لگانے کا شبھ سنکلپ کریں گے۔ پراچین سمیہ میں پرچار کا کاریہ وان پرستھیوں اور سنیاسیوں کے ہاتھ میں ہی ہوتا تھا۔ وہ لوگ سنسار کی چنتاؤں سے رہت ہوتے ہوئے دھرم پرچار کا کاریہ کرتے تھے گرہستی براہمن بھی پڑھانے اور یگ کرانے کا کاریہ کرتے تھے۔ پروہت ہو کر اپدیش بھی دیا کرتے تھے۔ سنیاسیوں اور گرہستیوں کے پرچار میں بھید ہے سنیاسی لوگ آزاد ہوتے ہیں۔ جہاں اُن کی اچھیا آئی۔ وہاں پرچار کیا۔ اور سوتنتر روپ سے دکھیں تو اس نہیں کرتے لیکن گرہستی لوگ تو ایک ستھان پر رہ کر اور کسی ودیستھا میں رہ کر پرچار کرتے ہیں۔ وہ سنگٹھن بنا کر پرچار کرتے ہیں۔ گرہستیوں کو نیم پوروک اپدیش کرنا گرہستی براہمنوں کا کام ہے۔ لیکن سنیاسی لوگوں کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ باقاعدہ کسی ایک خاص ستھان میں رہ کر سوتنتر روپ سے کوئی سنگٹھن کا کاریہ کریں۔ اس لئے دونوں طرح کے پرچارکوں کی ضرورت ہے۔ سنیاسی اور بان پرستھی بھی چاہیے اور گرہستی برہمن بھی چاہیے۔ پراچین سمیہ میں گرہستی براہمن اپنے نرواہ کے لئے یگیہ کے اوسر پر دکشنا پراپت کیا کرتے تھے۔ اس وقت کسی پرکار کی تنخواہ کا سسٹم نہیں تھا۔ آج کل سمیہ کی گتی کو دیکھ کر تنخواہ کا سسٹم جاری کر دیا گیا ہے۔ سسٹم کسی طرح کا ہو۔ یہ ضروری ہے کہ گرہستی براہمنوں نے روٹی کھانی ہے۔ کپڑا پہننا ہے۔ اور اس کے لئے انہیں مکان کی ضرورت ہے ان ضروریات کو پراچین برہمن دکشنا سے پوری کیا کرتے تھے۔ لیکن آج کل سمیہ کی گتی کے ساتھ تنخواہ کا سسٹم بنا دیا گیا ہے۔ کئی لوگ اس بات پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ تنخواہ دار اپدیشکوں کے ذریعہ ویدک دھرم کا اچت پرچار نہیں ہو سکتا اس کے لئے تو تیاگی سنیاسیوں کی ضرورت ہے۔

لیکن یہ سوال اٹھتا ہے کہ آخر سنیاسی آکر بنتے ہیں۔ تو انہی اعتراض کرنے والے آریہ سماجیوں میں سے ہی۔ وہ سنیاسی کہیں ودیش سے تو آتے ہی نہیں ہیں۔ اعتراض کرنے کے لئے سب تیار رہتے ہیں۔ اور اعتراض کرنے والے خود عمر رسیدہ ہوتے ہوئے بھی بان پرستھ ہو کر میدان میں آنا نہیں چاہتے دھرم کے نام کی پکار لگانا تو بہت چاہتے ہیں لیکن خود کرنا نہیں چاہتے۔ اگر سب اس طرح سے وچار کریں۔ تو پھر بتلائیے۔ بان پرستھی اور سنیاسی کہاں سے آئیں گے۔ اور پرچار کا کام کیسے چلیگا۔ اور سے بھی اوستھا ہے۔ آج پرچار کھیتر میں نیم پوروک پرچار کرنے والے کتنے بان پرستھی اور سنیاسی ہیں۔ اگر ان کی اوستھا یہی ہے۔ اور گرہستی تنخواہ دار اپدیشکوں کو آپ آدر کی درشٹی سے نہ دیکھیں۔ تو آپ بتلائیں۔ کہ پرچار کا کام کیسے چلیگا آریہ پرتنیدھی وچار کرو۔ آج بان پرستھیوں اور سنیاسیوں کے آشریہ پر اتنے اتسو۔ یگیہ اور اتنا پرچار کیا ہو سکتا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں۔ کہ ورتمان تھوڑے سے سنیاسیوں اور بان پرستھیوں سے اگر پرچار کا کاریہ نہیں چل سکتا۔ اور نئے بھی کوئی نہیں آتے۔ تو آپ لوگ پھر تنخواہ دار گرہستی براہمنوں کی سہایتا کے لئے تیار کیوں نہیں ہوتے۔ پردھان جی نے جب ڈھائی لاکھ کی اپیل کی ہے۔ اور وہ بھی اس لئے۔ کہ پرچار کھیتر کو اور ادھک وستریت کیا جا وے۔ تو آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ دل کھول کر اردھ شتابدی فنڈ کی سہایتا کریں۔

اردھ شتابدی کے متعلق سبھا کے پراپیگنڈہ کے ساتھ ہر ایک آریہ سماج میں بھی وید پرچار کا پراپیگنڈہ ہونا چاہیے۔ ہر ایک آریہ سماج کو اپنے نگر اور اردگرد گراموں میں پرچار کا کاریہ شروع کر دینا چاہیے۔

آریوں کے ہر ایک کام میں پہلے یگیہ کیا جاتا ہے یگیہ سے سب کاریوں میں سپھلتا کی کامنا کی جاتی ہے۔ اس لئے سبھا نے ویشوانتر یگیہ رچنے کے لئے آدیش کیا ہے۔ ویشوانتر یگیہ میں سادھارن یگیہ کے علاوہ اٹھارہ وشیش منتروں کا سنگرہ کیا گیا ہے یگیہ کرتے وقت ان یگیہ کے منتروں پر وچار کریں اور یگیہ کرتے وقت بڑے پریم سے ان ارتھوں کو منتروں کے ساتھ ساتھ پڑھ لیا جائے اور باقی اپستھت سجن ان ارتھوں کو بڑی شردھا سے شروع کریں۔ اور اس موقعہ پر ایک اور بات بڑی دھیان دینے یوگیہ ہے۔ جو میں نے کئی جگہ ویشوانتر یگیہ کے موقعوں پر دیکھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ پورن آہوتی دینے کے پہلے یجمان سے ورت لیا جاتا ہے۔ کہ وہ کسی ایک اچھی بات کو دھارن کرنے کی پرتگیا کرے مثال کے لئے اگر کسی کو حقہ پینے کی عادت ہے۔ تو وہ چھوڑ دے۔ اگر کوئی نیم پوروک سندھیا ... وہ نیم پوروک سندھیا کرنے کا ورت ... اگر کوئی نیم پوروک سماج میں نہیں جاتا ... میں نیم پوروک جانے کا ورت دھارن کرے اگر ہر ایک یجمان ورت کو دھارن کرے گا ... یگیہ سے آپ پرچار کاریہ میں سہایتا کریں ... آتم سدھار بھی کریں گے۔ یگیہ کا پورا لابھ ... پراچین سمیہ بھی کئی موقعوں پر بڑے بڑے ... جایا کرتے تھے۔ نتیہ ہون کرنے ... سجن ہوا کرتے ہیں۔ ہر ایک آریہ سماج کا ... خاص موقعہ پر تو ہر ایک آریہ کے گھر پر ہون ... ہون کرنے سے ہم کیول اگنی جلا کر اس میں گھی ... کی آہوتیاں ہی نہیں دیتے۔ بلکہ اس کے علاوہ ... گھر میں ایک پوتر وایو منڈل پیدا کرتے ہیں ... میں ویدک دھرم کے بھاؤں کو لیجاتے ہیں ... آریہ پن پیدا کر دیتے ہیں۔ جب گھر کا ہر ایک ... میں سامگری ڈالتا ہے تو اس میں کئی ایک بھاؤ ... ہو جاتی ہیں اور اس یگیہ کے وقت پروہت کو ... کہ وہ اس یگیہ کی ویاکھیا کرے۔ اور وشیش ... پر پرکاش ڈالے۔ جس سے ہر ایک اپستھت ... پر یہ بات انکت ہو جائے کہ وہ یگیہ کس مقصد ... کر رہا ہے اس طرح اس لیکھ میں میں صرف یہی بتلا ... آریہ سماجیوں کے لئے وید پرچار کے لئے سبھا ...

چند ادویات

جن کے استعمال سے آپ پھر سے تندرست جوان پھرتیلے۔ جوشیلے ہو سکتے ہیں

اکسیر نمبر ۱ یہ مقوی باہ ہے سستی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ بڑھوں کو جوانوں کو پہلوان بناتی ہے۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے (للعہ) ۳۲ گولی دو روپے نمونہ صرف آٹھ آنے ایک یا دو گولی روزانہ دودھ یا چائے کے ساتھ کھانی کافی ہیں۔

اکسیر نمبر ۳۴ الف جریان کی لاثانی دوائی ہے۔ جب کہ روح زندگی ضائع ہوتے رہنے سے انسان انسان دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے اس دوائی کو استعمال کرنا چاہیے قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۸ گولی ۸ر

اکسیر نمبر ۴ کثرت احتلام سے جب انسان تنگ آجاوے۔ خاص کر طالب علم زیادتی اخراج سے جب کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت کرنے لگیں۔ تو اس اکسیر کو استعمال کرنا چاہیے۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ ۸ گولی ۵ر

دنت مکرد هوج ہی ... سرعت ... مرد کے واسطے ایک ... مرض ہے۔ لوگ اس کے واسطے ... کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ مقوی ... اور دافع سرعت بھی اعلیٰ ہے۔ ... یہ ہے۔ کہ کوئی منشی مخدرستی کر نیوالی چیز اس کے اندر شامل نہیں۔ ... عام ہوتی ہے۔ قیمت ۲۰ گولی ... نمونہ ۴ گولی ۸ر

طلاء نمبر ۱ اگر بیرونی نقائص بھی ساتھ ہوں۔ تو مالش کے واسطے طلاء نمبر ۱ منگوا کر رگوں پٹھوں کو طاقت پہنچاویں۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے (صر) نمونہ سوا روپیہ (ع۴ر)۔

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوا دیں۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۔۔۔ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا سٹرک امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ بھائیو! رشی رن کے متعلق اپنے کرتویہ کو سمجھو!

(از شری پنڈت وشونا تھ جی آریہ اُپدیشک)

[illegible] अनृणा [illegible] परस्मिन् [illegible] अनृणाः [illegible]
[illegible] ६।११७।३

ارتھ:- اس لوک میں انرن (قرضہ سے بیباک) رہیں۔ پرلوک میں انرن ہوں۔ تیسرے لوک میں انرن ہوں۔ اس اتھروید کی شرتی بھگوتی میں ہمارے لئے یہ اُپدیش ہے۔ کہ ہم اپنی زندگی میں اس لوک سمبندھی پتر رن پرلوک سمبندھی۔ دیو رن اور موکش پراپت کے لئے رشی رن کو اتار کر اپنے جیون کو سپھل بنائیں۔

یہ رن یعنی قرضہ کیا ہے۔ اس کے متعلق برہمن گرنتھوں میں کہا گیا ہے۔ کہ:-

[illegible] ऋणवा जायते [illegible]
[illegible]

ارتھ۔ جب منش دنیا میں جنم لیتا ہے۔ تو اس کے سر پر تین قرضے ہو جاتے ہیں۔ ایک پتروں کا دوسرا دیوتاؤں کا۔ سوم۔ رشیوں کا۔ ان مہاتماؤں نے ہم پر جو اُپکار کئے ہیں۔ وہی رن یعنی قرضہ ہیں۔ ان اُپکاروں کے عوض ویسے ہی دوسروں پر اُپکار کرنے سے ہم ان رنوں سے مُکت ہو سکتے ہیں ایک درشٹانت ہے۔ کہ ایک اسّی سال کا بوڑھا بڑ کا درخت لگا رہا تھا۔ کسی نوجوان نے اُس سے پوچھا۔ بابا! یہ بڑ کا پودا کتنے سال کے بعد کسی کو اپنی چھایا سے آرام دینے کے قابل ہوگا۔ بوڑھے نے جواب دیا۔ دس پندرہ سال کے بعد۔ نوجوان نے پھر پوچھا۔ تمہیں کتنے برس تک جینے کی آشا ہے۔ بوڑھے نے کہا۔ ایک پل بھر کا بھی پتہ نہیں۔ لیکن اگر کوئی خاص حادثہ نہ ہوا۔ تو بھی یہ کمزور اور روگی جسم دو چار سال سے زیادہ نہیں ٹھہر سکیگا۔

نوجوان نے کہا۔ تو پھر تمہارا یہ کام پرلے درجہ کی نادانی کیوں نہیں۔ کیونکہ یہ بڑ کا درخت دس سال کے بعد چھایا والا ہوگا۔ اور اُس وقت تو تم دوسرے جہان میں ہوگا۔

بوڑھے نے کہا۔ بچہ! اگر تیرے جیسی عقل کے ہی انسان دنیا میں بستے۔ تو ہر ایک کام صرف اپنے فائدہ کے لئے کرتے۔ تو کسی کو بھی آرام میسر نہ ہوتا۔ بیٹا! میں بھی پہلے اسی خیال میں تھا۔ لیکن اب کسی مہاتما کے ست سنگ سے سمجھ آئی۔ کہ میں نے جو دوسرے پروپکاری مہاتماؤں کے اُپکاروں سے لابھ اُٹھایا ہے، وہ مجھ پر ایک قرضہ چڑھ گیا ہے۔ اگر اُس کے اتارے بغیر مرونگا۔ تو پاپی مرونگا۔ اس لئے جسقدر بقایا عمر ہے۔ اُسی میں کچھ قرضہ اتار جاؤں اس لئے میرے عزیز! میں یہ بڑ کا درخت اپنے فائدہ کے لئے نہیں لگا رہا۔ بلکہ خیال یہ ہے۔ کہ دوسروں کے لگائے برکشوں کے سایہ میں میں نے ساری عمر آرام کیا۔ اس قرضہ کو اتارنے کے لئے اوروں کے آرام کے لئے بھی کوئی سایہ دار درخت لگا جاؤں اس بات سے اُس نوجوان کے دل میں اسی سمے ایک خوشگوار تبدیلی آ گئی۔ اور وہ ایک نہایت دھرماتما اور پروپکاری منش بن گیا۔ پس یہاں بھی تین قرضوں میں سنسار کے سب ہی پروپکاروں کو شمار کر کے اُس کے عوض ویسے ہی اُپکاروں کو کر کے رن مُکت یعنی تین قرضوں سے سبکدوش ہو جانے کا اُپدیش ہے۔ اسی لئے یگیوپویت میں تین تار رکھے ہیں۔ تاکہ یہ تین رن ہمیں ہمیشہ یاد رہیں۔

ان میں پتری رن یعنی ماتا پتا آدی کے اُپکار ہمیں جنم دینا۔ پالنا کرنا۔ ودیا اور دھرم کی شکشا دینا وغیرہ ہیں۔ اس کے عوض ہمیں اپنے ماتا پتا آدی بزرگوں کی سیوا کرتے ہوئے سنتان اُتپن کر کے ان کو لائق بنانے سے ہم پتری رن سے چھوٹتے ہیں اس سے چونکہ دنیا کے سنسار کا قیام ہے۔ اس لئے یہ اس لوک سمبندھی کا چکانا ہے۔

دوسرا دیو رن ہے۔ ہم دان شیل پرشوں کے اُپکار کا ہر وقت فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں (دیوتا کا ارتھ دان شیل ہے) کنوؤں سے پانی پینا۔ برکشوں کی چھایا میں آرام کرنا۔ مسافری میں۔ سراؤں میں آرام پانا۔ ودیالیوں میں ودیا لابھ کرنا۔ دھرم اُپدیشکوں سے دھرم اُپدیش وغیرہ کا لابھ اٹھانا چکتسالوں میں روگوں کا علاج کرانا وغیرہ۔ ان رفاہ عام کے کاموں کو جن مہاتماؤں نے لاکھوں روپیہ دان کر کے ایسا کیا ہے۔ ان کا ہم پر کسقدر احسان ہے اس کے عوض ہمیں بھی اُپکار کے کاموں میں دان کر کے اس رن کو اپنے سر سے اُتارنا چاہیئے۔ چونکہ شاستر کے مطابق [illegible] دان سے پرلوک میں اُتم بھوگوں کی پراپتی ہوتی ہے۔ یعنی دھنا ڈیہ کلوں میں جنم ہوتا ہے۔ اس لئے یہ پرلوک سمبندھی ہمارا کرتویہ ہے۔

تیسرا رشی رن ہے۔ پرم پتا پرماتما جیوؤں کے کلیان کے لئے سرشٹی کے آدی میں دشیش جیوؤں کو اُن کے کرم انوسار منش جنم دے کر چار رشیوں دوارہ چاروں ویدوں کا اپدیش کرتے ہیں۔ ایشوری آگیا انوسار وہ رشی سب منشوں کو ویدوں کا اپدیش دے کر اور ویدک دھرم کا مارگ وستزت کرتے ہیں یہ سلسلہ آخیر دنیا تک قائم رہتا ہے۔ منش کے لئے وید ودیا اور ویدک دھرم سے بڑھ کر کوئی پدارتھ نہیں ہو سکتا۔ منش جنم دوارا ہی آتما ادیہ ماتما کا ستیہ گیان ہو کر دھرم مارگ پر چلتا ہوا یہ جیو موکش پد کو پراپت کر کے پرمانند کو حاصل کرتا ہے۔ جن رشیوں نے پرم کلیان کے مارگ ویدک دہرم کی ہمیں شکشا دی جواب پر میرا سے ہر ایک منش کو حاصل ہو رہی ہے ان کا ہم پر کسقدر اُپکار ہوا ہے۔ ان چار رشیوں کے بعد بھی جنہوں نے ویدک تتوؤں کو وستار سے جانا اور منشوں کے دھرم لابھ کے لئے وید انوسار یگیہ کرم سنسکار۔ بھگتی۔ یوگ آدی کی الگ پدھتیاں بنا کر دھرم کا مارگ سگم کیا۔ اُن رشی منیوں نے بھی ہم پر بڑا اُپکار کیا۔ اُن کا رن بھی ہمارے سر پر ہے۔ کسی وقت پاپیوں کی تعداد بڑھ کر دھرم کا زور کم ہو جاتا ہے۔ دھرم کے ستھان میں ادھرم ہی دھرم کا روپ دھارن کر لیتا ہے اور ویدک دھرم کا سوروپ ہی بدل جاتا ہے۔ ایشوری نیم انوسار اس وقت بھی پورا پنڈت مہاتما اپنے تپ سے رشی پدوی پراپت کر کے ویدک دھرم کا ادھار کرتے ہیں۔ فی زمانہ مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج ایسے ہی رشیوں میں سے تھے لیکن جسقدر مہرشی کو ادھرم سے مقابلہ کرنا پڑا پچھلے زمانہ کے کسی ہی مہرشی کے سامنے ایسے حالات گذرے ہونگے اتہاس میں تو ہمیں کوئی اس قسم کا زمانہ نظر نہیں آیا۔ مہرشی دیانند کے وقت میں نہ صرف ویدک دہرم ہی پورانک روپ میں ویدک شکشا کے سرو تھا پرتی کول ہو چکا تھا۔ بلکہ بھارت اور بھارت بھن دیشوں کے انیک او یدک سمپرداؤں کا سنسار میں بڑا پرچار ہو رہا تھا۔

مہرشی دیانند سرسوتی نے ستیہ سناتن ویدک دہرم کے سدھانت روپی باتوں سے اس میدان میں کیسی فتح حاصل کی۔ اس کے لئے مہابھارت میں شری وید ویاس جی نے ارجن کی بہادری کا ایک شلوک لکھا ہے۔ جب شری کرشن گھوڑوں کو آرام دے رہے تھے اور ارجن بنا رتھ کے اکیلے ہی اپنے دشمنوں سے جنگ کر رہے تھے

[illegible]

ارتھ:- سنجے کہتے ہیں۔ دھرت راشٹر! اس وقت اکیلے ارجن نے جس کے پاس رتھ بھی نہیں تھا۔ زمین پر کھڑا تھا۔ سب راجاؤں کو جو رتھوں پر چڑھے ہوئے استر شستروں سے سوسجت تھے۔ ایسے روک دیا۔ جیسے وید کے وچنوں کے سامنے اویدک وچن کھڑے نہیں رہ سکتے۔ سچ مچ مہرشی دیانند کے ویدک سدھانتوں کے سامنے کوئی مت متانتر مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مہرشی دیانند کا ہم پر کسقدر رن ہے۔ اس کو آپ اچھی طرح جان گئے ہونگے۔ اب اس رن کو کیسے اتارا جائے۔ دھرم شاستر کا وچن ہے:-

[illegible] दानेन [illegible] कर्मणा । सन्तत्या पितृलोकानां शोधयित्वा [illegible] ॥

ارتھ:- دیوتوں کا قرضہ دان سے پتروں کا سنتان اُتپتی سے اور رشیوں کا یگیوں سے شدھ کر پورن ویراگی ہو کر سنیاس دھارن کرے۔ رشیوں کا قرضہ بڑے بڑے یگیوں کی آیوجنا کر کے ویدک دہرم کے پرچار کے ذریعے ہی اتارا جا سکتا ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور پچاس سال سے رشی رن کو اچھی طرح ادا کر رہی ہے۔ دوسرے الفاظ میں پنجاب کے سب آریہ بھائی اس قرضہ کو چکا رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک او یدک سمپرداؤں کو ہم پوری طرح سے دبا نہیں سکے۔ اس لئے سبھا نے اردھ شتابدی کے مہا یگیہ کی آیوجنا کی ہے۔ اس سے ہم بل حاصل کر کے بڑے زور شور سے ویدک دھرم کا پرچار کر سکیں گے

آریہ بھائیو! اُٹھو۔ کمر ہمت باندھ لو۔ اوم کا پوتر جھنڈا ہاتھ میں اُٹھاؤ۔ پرتگیا کرو۔ کہ پوتر ویدک دھرم کا پریم سندیش منشیہ ماتر تک پہنچا دیں گے۔ اڑھائی لاکھ روپے جمع کرنے کا جو نشچے کیا ہے۔ اپنی دان ویرتا سے اسے پورا کر دو۔ اس کے علاوہ پرن کرو۔ کہ آج سے ہم چوبیس گھنٹوں میں کم از کم ایک گھنٹہ ویدک دھرم کے پرچار میں ضرور لگایا کریں گے۔ دسمبر ماہ میں لاہور میں ہونے والے اردھ شتابدی مہوتسو میں پریوار سہت پہنچیں سوئم سیوک بن کر سبھا کا ہاتھ بٹائیں۔ اور نئے جوش اور اُتساہ کے ساتھ ویدک جھنڈے تلے جمع ہو جاویں۔

آریہ سماج ڈیرہ بابا نانک کے سماچار

اردھ شتابدی کے لئے نمن پرکار دھن اکٹھا ہوا:-

بیدی گوپال داس جی پردھان	۵
لالہ بخشی رام جی منتری	۵
بابو جگ بہادر اُپ پردھان	۲
لالہ بڈھا مل جی خزانچی	۲
پنڈت لبھو رام جی سب پوسٹماسٹر	۲
" دیوکرشن جی صراف	۲
لالہ مولراج کوہلی	۱
" لالہ فقیر چند جی زرگر	۰ — ۲ — ۰

کل ۱۹ روپے ۲ آنہ اردھ شتابدی کے لئے دھن اکٹھا کر کے سبھا کاریالیہ میں بھیجدیا گیا ہے

(۲) پنڈت لبھو رام جی سب پوسٹماسٹر کے لڑکے کا نام سنسکار ۱۳ اکتوبر کو ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ آپ نے ۸ سماج کو دان دیا۔ برادری کا لڈؤں سے منہ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویشوانزیگیوں کی دھوم

قادیان میں ویشوانزیگیہ

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے سمبندھ میں آریہ سماج قادیان نے نسچیہ کیا۔ کہ ویشوانز ہر ایک سبھاسد کے گھر کیا جاوے

اس کے انوسار یکم کارتک سمت ۱۹۹۲ کو شریمان لالہ ملاوا رام جی سیٹھ کے گھر سے شروع ہوا۔ آج تک سلسلہ یگیہ شروع ہے۔ شریمان پنڈت دہرم دت جی اُپدیشک شری پنڈت دیجے شنکر جی اُپدیشک بڑے پریم سے ہر ایک آریہ بھائی کے گھر یگیہ کراتے ہیں اور بڑی اتم ریتی سے وید منتروں کی ویاکھیا کرتے ہیں جس سے بہت پر بھاؤ پڑ رہا ہے۔ دو دن رات کے وقت شہر میں اردھ شتابدی کے سمبندھ میں شریمان پنڈت دہرم دت جی شری پنڈت دیجے شنکر جی کے لیکچر ہوئے اور ساتھ شری مہاشہ بالکرشن جی کے بھجن ہوتے رہے۔ جس سے نگرنواسیوں پر بہت اُتم پر بھاؤ پڑا۔ من لکھت سجنوں کے گھروں میں یگیہ ہو چکے ہیں اور ابھی تک یگیوں کا سلسلہ شروع ہے۔ ذیل کے سجنوں نے یگیہ کروائے اور دکھشنا دی:۔

	روپے	آنہ	پائی
لالہ ہری رام جی پردہان آریہ سماج	۳	۰	۰
لالہ ملاوا رام جی سیٹھ	۴	۴	۰
پنڈت چرنداس جی اُپ پردہان	۳	۴	۰
لالہ دھنی رام جی بھنڈ	۳	۰	۰
لالہ ہر چند جی دوگل	۱	۸	۰
لالہ کنہیا لال پیارے لال سیٹھ صراف	۸	۴	
لالہ حضرت رام جی چوپڑہ	۲	۸	۰
پنڈت سائیں داس جی	۱	۸	۰
ڈاکٹر جگن ناتھ جی	۱	۱۲	۰
پنڈت لچھمی رام جی حکیم	۱	۰	۰
لالہ راجہ رام پرتاپ	۳	۰	۰
لالہ جیاراج سیٹھ صراف	۲	۰	۰
لالہ سوہن لال جی دوگل	۱	۸	۰
میزان کل	۳۶	۸	۰

(داتا رام منتری آریہ سماج قادیان)

آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں:۔

...۱۲ کو مہاشہ منوہر لال جی پاندھی سپتر لالہ چیت ... نے ویشوانزیگیہ کروایا۔ اس میں پنڈت دہرم ... جی و مہاشہ بالکرشن بھجنیک شامل تھے۔ انہوں ... مبلغ ۴ روپے اردھ شتابدی فنڈ میں۔ اور ... مہاشہ آریہ سماج فتح گڑھ کو علیحدہ دان

دیا۔ (ہنسراج پوری منتری آریہ سماج)

جموں میں ویشوانزیگیہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار آریہ سماج جموں کی طرف سے ویشوانزیگیہ کا سلسلہ یکم اسوج سے شروع کیا گیا تھا۔ چنانچہ یکم اسوج سے لے کر ۳ کارتک تک مندرجہ ذیل آریہ بھائیوں کے گھروں میں یگیہ ہو چکے ہیں۔ ہون یگیوں کے کروانے میں مہاشہ تلسی رام جی۔ پنڈت لیدھ رام جی اور لالہ گوبنداس جی وغیرہ سجنوں نے بہت اتساہ اور دلچسپی دکھائی ہے۔ اور یگیہ کرنے والے آریہ بھائی بھی بڑے پریم اور ستکار پوروک یگیہ کراتے ہیں۔

	روپے	آنہ	پائی
شری لالہ تلسی رام جی سابق منتری	۳	۰	۰
گپت دان	۱	۰	۰
شری چوہدری سوہن لال جی	۳	۸	۰
″ لالہ عطر چند جی خزانچی	۱	۰	۰
″ ″ گوبنداس جی	۲	۸	۰
″ ″ ایشرداس جی اُپ پردہان	۳	۴	۰
″ ″ مانک چند جی پردہان	۳		
″ ″ جگن ناتھ جی	۲	۰	
″ ″ دیوان چند جی	۳	۰	۰
″ ماسٹر رام لال جی	۲	۰	۰
″ پنڈت مُرلی لال جی	۴	۰	۰
″ لالہ نرائن داس جی ریٹائرڈ انجنیئر	۲	۸	۰
″ لالہ بدھا رام جی	۳	۰	۰
″ ″ بسنت رام جی ٹھیکیدار	۳	۰	۰
″ ڈاکٹر جوالا سہائے جی	۲	۴	۰
″ لالہ شورام جی	۳	۰	۰
″ ″ اننت رام جی	۱	۱۲	۰
″ دیوان اننت رام جی	۱	۸	۰
″ لالہ دینا ناتھ جی وکیل	۳	۰	۰
″ ڈاکٹر شورام جی	۲	۰	۰
″ لالہ دیا رام جی	۲	۸	۰
″ ″ مول شنکر جی	۵	۸	۰
″ ″ بساکھی رام جی	۲	۴	۰
″ ″ ہری رام جی سیٹھی	۳	۴	۰
″ ″ لال چند جی ٹھیکیدار	۳		
″ ″ جگن ناتھ جی ٹھٹھیار	۲		
″ ″ درگا داس جی آڑھتی	۵		
شری پروفیسر مانک چند جی	۲	۰	۰
میزان	۷۵	۱۲	۰

(اننت رام منتری آریہ سماج جموں)

آریہ سماج کمرشالی:۔

آریہ سماج کمرشالی میں آریہ سماجی بھائیوں کے اُتساہ سے ویشوانزیگیہ بڑی دھوم دھام سے ہو رہے ہیں جن بھائیوں کے گھر میں یگیہ ہو چکے ہیں۔ اُن کے دان کی سوچی نمن پرکار سے ہے۔

	روپے	آنہ	پائی
پردہان مہاشہ چاندی رام جی حکیم	۳	۴	۰
خزانچی مہاشہ سائیں دتہ رام جی	۲	۴	۰
مہاشہ کنہیا رام جی زمیندار	۲	۴	۰
″ جیٹھا نند جی	۲	۴	۰

اس کے علاوہ ابھی بہت سے بھائیوں کے گھر میں ویشوانزیگیہ ہونے کی سوچی اگلے ہفتہ دی جاوے گی

(بھگوان داس سدھانت وشارد)

آریہ سماج بھٹنڈہ۔

مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو آچاریہ ... اور پنڈت گیان چند جی بی۔اے بدھ ... تشریف لاتے یہاں پر اردھ شتابدی کے دھن اکٹھا کیا گیا۔ اور رات کو آچاریہ جی ... پربھاوشالی لیکچر ہوا۔ دان کی تفصیل حسب ذیل:

لالہ سدّو مل جی پردہان	وعدہ ...
مہاشہ ست برت جی سپتر / ڈاکٹر پیارے لال بیدی	۱۵۰ روپے نقد / ۵۰ کا وشواس ...
لالہ تارا چند جی سیکرٹری / بھوبیارا فلور ملز	۳۵ روپے نقد
مہاشہ پورن چند جی	وعدہ ...
لالہ رام چندر جی آریہ	۱۵ روپے نقد ۱۵ کا وعدہ
لالہ بنسی رام جی	۱ — ۰ — ۰
میزان	۲۲۵ — ۰ — ۰

اس کے علاوہ اور بھی دھن اکٹھا ہوتا۔ مگر آچاریہ جی کے پاس وقت نہ تھا۔ چونکہ انہوں نے ...

قائم شدہ سنہ ۱۸۸۲ء — قائم شدہ سنہ ۱۸۸۲ء

ویشوانزیگیوں کیلئے

شاستروکت اور اُوتم ہون سامگری در

۶/ ۸/ ۱۲/ ۱؏ فی سیر منگائیں

ٹھوک مال

کے خریداروں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

نوٹ:۔ گوروکل فارمیسی کی دوائیاں ہمارے ہاں سے ملتی ہیں:۔

پتہ:۔ سیتارام اینڈ سنز دھوپ سامگری والے لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گیان کی گنگا میں ایک غوطہ

از شری مہاشہ پریم چند جی آریہ سیوک - گورودت بھون لاہور

ایک بات

صرف ایک بات اور بالکل ایک ہی بات - اور کچھ نہیں دوسری بات جاننا نہیں چاہتا - اور نہ ہی کسی اور بات کے جاننے کی اوشیکتا ہے - جانتے ہو - وہ بات کیا ہے؟ - تم دنیا کے بندے ہو - تمہیں کیا خبر کہ اس ایک بات کے جاننے میں کونسا راز پوشیدہ ہے یہ بھید ہے - اور ایک ایسا بھید ہے - جو صرف ایک ہی عقدہ رکھتا ہے - جب وہ ایک گانٹھ کھل جاتی ہے - اور ایک ہی الجھن سلجھ جاتی ہے - تو بس اور کسی بات کے جاننے کی ضرورت نہیں رہتی - اور نہ ہی کوئی اور بات جان پڑتی ہے مجھے - وہ بات بڑی پریہ پرتیت ہوئی ہے - اتنی پریہ - کہ جان بھی قربان کر دوں - اور اپنے آپ کو اس بات پر نیوچھاور کرنے میں ذرا بھی سنکوچ نہ دکھاؤں - وہ بات میرے جیون کی جیوتی سے سنبدھت ہے - میرے پرانوں کی گانٹھ ہے - اور میرے ہردے کو پرپھلت کئے رکھتی ہے - میں اسی بات کے آدھار پر جیتا ہوں اور زندگی کے سانس لے رہا ہوں - وہ بات ہے بڑی سادی - بڑی سیدھی اور بڑی ہی سرل - اس بات کو جاننے والے اور کسی بات کی جانکاری نہیں چاہتے - اسی لئے میں بھی اسی ایک ہاں - ایک پربھو کے نام کی ایک بات میں ہی بلا شک سارے سنسار - ساری کائنات اور تمام پرانیوں کو الجھا ہوا دیکھتا ہوں - جب تک اسی ایک اور ایک بات کو جاننے کی کوشش نہیں کی جائے گی - تب تک دوسری باتوں کی اوشیکتا رہے گی - ہاں اگر ان باتوں کی الجھنوں سے آزاد ہونا چاہتے ہو - تو آؤ - ایک اور صرف ایک ہی پریتم پربھو پیارے ستیہ کی بات کو جانو - اور سنسار کی الجھنوں سے آزاد ہو جاؤ ÷

پانی

دو گیسوں کا مرکب ایک وجود - پانی - دریا میں بہہ رہا ہے - نالوں میں رواں ہے - تالابوں میں موجود ہے - گھاٹیوں سے سہم رہا ہے لیکن ہے پانی - گلاس میں موجود - گھڑے میں بند - حمام میں گرم اور صراحی میں قید پانی ہی تو ہے - پانی کا وجود ہمارے لئے حیات آفریں ہے - ہماری زندگی کا انحصار اسی پر ہے - اسے کسی برتن میں ڈال دو لوٹے میں بھی پانی - کوزہ میں بھی پانی - اور آبخورہ میں بھی پانی ہے - پانی کہیں جانے سے نہیں جھجکتا ہم بلا خوف اسے پی جاتے ہیں - اس نے کبھی یہ نہیں کہا - کہ مجھے کیوں پیتے ہو - غلیظ برتن میں نہ ڈالو - غریب کے پیٹ میں نہیں جاؤں گا - مٹی سے کیوں ملتے ہو - صابن کے کسیلا پن سے نفرت ہے - ایسا نہ کرو -

پانی کی زندگی اور پانی کے وجود سے ہم نے کبھی ہدایت حاصل کی ہے؟ پانی ہائیڈروجن اور آکسیجن کا مرکب ہے - ہم بھی جیو اور پرکرتی کے مرکب ہیں - اس پہلو میں پانی سے کوئی خصوصیت نہیں رکھتے - آگے چلو - ہماری زندگی اور پانی کی زندگی میں بڑا فرق ہے - ہماری زندگی ہمارے لئے - اپنے آرام کے لئے اور اپنی آسائش کے لئے ہے - مگر پانی کی زندگی دوسروں کے لئے اور غیروں کے واسطے ہے - اب سوچو - ہم اچھے یا پانی - کاش میں بھی پانی ہوتا - کسی وجود کی تسکین کا باعث بنتا - اب کیا ہوں - میری زندگی کس کے لئے ہے - اپنے لئے اور اپنے واسطے - افسوس ایسا نہ ہوتا - اب کیا ہو سکتا ہے - ہاں میں اپنی زندگی کو - اپنے جیون کو - اور اپنی حیات کو دوسروں کے لئے بنانے کی کوشش کروں گا - اور ضرور کروں گا - ایشور مجھے طاقت دے - قوت دے اور ہمت دے - تاکہ میں اور نہیں تو پانی کے وجود کی مانند اپنے وجود کو نیوچھاور کر کے کسی کے کام آ سکوں - اور کچھ نہیں ÷

دو نینن کے بیچ

جانتے ہو - دو نینن کے بیچ - ہاں اس جگہ کیا ہے؟ نور کا استھان ہے - روشنی اور اجالے کی جگہ ہے اور وہاں سے ہی ان آنکھوں کو تیج کی شکتی پراپت ہوتی ہے - اور یہ دو چکشو ہیں سے وہ شے حاصل کرتے ہیں - جو سنسار کی وچتر تا درشاتی ہے اور چتر سے جگت کے سندر سندر چتر ان نینوں کے سامنے آ کر پربوھن دیتے ہیں - اور منش مدہوش ہو جاتا ہے - اپنے آپ کو جاننے کے وپریت دنیا کی چیزوں کو جاننے کی کوشش کرتا ہے - اور معلوم کرنا چاہتا ہے - کہ یہ کیا ہے؟ کیوں ہے؟ کیسے ہے؟ اور کس لئے ہے؟ اسے یہ نین دھوکہ دیتے ہیں - اور وہ الٹا گیان پراپت کرنے کے لئے دوڑتا ہے - یہ نہیں دیکھتا ہے - کہ میں کیا ہوں - کیوں ہوں - کیسے ہوں - اور کس لئے ہوں - یہ سمجھ کا پھیر نہیں - بلکہ ان نینوں کا اندھیر ہے اور جہاں اندھکار ہے - کہ بھیتر کے گیان کے وپریت باہر کی وستوؤں پر مرمٹنے کے لئے ہر ایک اور سے انسکتا دکھائی دیتی ہے اور انہیں وچرنے والے منش روپی پرانی اصلی تتو کو نہیں جانتے اور دھوکا کا شکار بنے رہتے ہیں - تو کا کام! جانا پہچاننا ہے - نینوں کا کام دیکھنا ہے اور پھر نہ معلوم کیا کارن ہے کہ یہ انکھیاں گیان کی بات اور مرم کو جاننے کی کوشش نہیں کرتیں - انہیں سمجھاؤ اور اصلی تتو کو جاننے پر مجبور کرو - نہیں تو جانتے ہو - کیا ہوگا - دھوکا اور فریب کی شکار انکھیاں جیون کو آگ دیکھے مارگ کی طرف لے جائیں گی - اور پڑے بھٹکتے رہو گے ÷

ویدوں حکیموں - پنساریوں کیلئے فائدہ مند ایجنسی

صرف ۸ آنے ۱۳ روپے

(13 / 8)

(تیرہ روپے آٹھ آنے)

گورنمنٹ شدھ شلاجیت - جو بھارت سرکار سے رجسٹرڈ ہے آیورویدک اور یونانی قانون طب میں اس قدرتی نعمت کو رسائن اور کیمیائے بدن بتلایا ہے - سردار وغیرہ مقامات سے بدرجہا خالص اور صاف - اڑھائی تولہ کی شیشی خوبصورت پیکنگ ہر ریلوے اسٹیشن پر فری ڈلیوری مال دیا جاتا ہے - چھ ماہ کے اندر نہ فروخت ہونے کی صورت میں مال واپس لیا جاتا ہے - کرایہ واپسی بذمہ ایجنٹ ہوگا - فی شیشی آٹھ آنے ہمراہ اشتہار ہوں گے - جن پر ایجنٹ کا نام ہوگا - سول ایجنسی کے قواعد الگ ہیں - قلیل سرمایہ سے زیادہ آمدنی ہو سکتی ہے - اس کے علاوہ اصلی کستوری ملک تبت - زعفران کشمیری - کابلی ہینگ - زیرہ سیاہ - بنفشہ - خالص شہد سفید برہمی بوٹی - یہ رعایت پہاڑوں کے بیش قیمت تحفے منگوا سکتے ہیں -

المشتہر :- ہزارہ کیمیکل ایجنسی رجسٹرڈ شلاجیت بھون مانسہرہ صوبہ سرحد

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ شتابدی کے اپلکش میں

ہفتہ وار "آریہ مسافر" لاہور کا

اردھ شتابدی نمبر

(با تصویر)

دسمبر ۱۹۳۵ء کے دوسرے ہفتہ میں اشاعت پذیر ہوگا - جس میں سبھا کے کام اور سبھا کے کاریہ کرتاؤں پر نہایت سیر حاصل لیکھ پرکاشت ہوں گے - کئی بلاک کی تصویریں ہوں گی - یہ بڑھیا نمبر مستقل خریداروں کو مفت نذر ہوگا - اس لئے آپ

آج ہی آریہ مسافر

کے خریدار بن جائیں - اشتہار دہندگان کو بھی اس بے نظیر نمبر میں جو کہ معمول سے کئی گنا زیادہ تعداد میں شائع ہوگا - اپنے اشتہاروں کے لئے ابھی سے جگہ ریزرو کروا لینی چاہیئے ÷

(مینیجر آریہ مسافر لاہور)

آریہ سماج نارنول کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج نارنول کا سالانہ جلسہ یکم ۲-۳ نومبر ۱۹۳۵ء کو بڑے سماروہ سے منایا جاویگا بڑے بڑے ودوان اپدیشک اور سنیاسیوں کے دھارمک وشیوں پر ویاکھیان ہوں گے - نگر کیرتن یکم نومبر ۱۹۳۵ء کو ہوگا -

(منتری آریہ سماج نارنول)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی بلیٹن

اردھ شتابدی کے لئے پٹیالہ سے دان

آریہ سماج پٹیالہ کی طرف سے ۵۰۰ روپے (آریہ نگر میں کمرہ بنانے کے لئے ہے)

پائی آنہ روپے

شری یم دگنی جی ۱۰۱
شری لالہ متھرا داس جی پٹرول والے نقد ۱۱
لالہ دوارکا داس جی ٹھیکیدار ۵۱
لالہ سندر داس بلاقی داس جی نقد ۲۵
لالہ بلاقی داس جی فنانس آفس ۱۰ روپے نقد ۲۵
شری نرنجن پرشاد جی ۵۱
بابو برج کشور جی پوسٹ آفس ۔ نقد ۵
لالہ صاحب کاہن چند جی ۳۱
لالہ اندر سین جی ۲۱
رائے صاحب شو پرشاد جی نقد ۱۱
مسٹر ایل ۔ پی ۔ ورما چیف انجنیئر ۵۱
رائے صاحب رتن چند جی ۵۰
لالہ دولت رام جی نقد ۳۷ ۔ ۸
پروفیسر کپلا ،، ۳
،، دیو راج جی بھلہ ۱۱
،، کشوری لال جی نقد ۵
ٹھاکر پنجم سنگھ جی ۲۵ نقد ۵۱
ڈاکٹر رگھوناتھ سنگھ جی سول سرجن ۔ نقد ۵
پنڈت رام رتن جی اکونٹس آفیسر ۱۱
پروفیسر ودیا ساگر جی نقد ۱۱
لالہ کرم چند جی منیجر پٹیالہ بنک نقد ۱۰
مہاشہ کرشن جیون جی ۵
شری دیو راج جی وکیل ۵
رائے صاحب لالہ منشی رام جی انجینئر ایس ۔ ڈی ۔ او نقد ۱۰
دیوان روشن لال جی ۱۱
مسٹر دھینگرہ پوسٹ ماسٹر جنرل ۱۱
شری لالہ دھنی رام جی نقد ۵
،، لالہ رام چرن داس جی ایڈوکیٹ نقد ۵
شری لالہ حکم چند جی ایڈوکیٹ ۵
سیٹھ امیر چند جی ۵
دیوان بالکرشن جی ۵
لالہ کشن چند جی نقد ۵

پائی آنہ روپے

لالہ رام لعل جی منیجر پنجاب نیشنل بنک ۔ نقد ۱۱
پنڈت دتّا رتن جی منتری ۲۵
مسٹر گوسوامی جی ۱۱

کراچی سے دھن سنگرہ :-

شری سوامی ویدانند جی تیرتھ ۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار آریہ سماج کراچی کے سالانہ جلسے پر ۴ تا ۷ اکتوبر پدھارے تھے ۔ اتسو کے پشچات دونوں مہانو بھاووں نے وہاں اردھ شتابدی کے لئے دھن اکتر کرنے کا کاریہ آرمبھ کر دیا ۔ جس کے پرینام روپ میں کراچی میں نقد دو ہزار روپیہ تھا سات سو روپیہ کی پرتگیائیں پراپت کیں ۔

کراچی میں بابو دینا ناتھ جی منیجر دھنپت مل جوالا داس جی نے اپنی موٹر دے کر دھن اکتر کرایا ہے سبھا ان کا دھنیواد کرتی ہے اس کے علاوہ شری بابو پرکاش روپ جی مہاشہ منشی رام جی منتری ۔ مہاشہ ملاوا رام جی ۔ مہاشہ امرناتھ جی ۔ پنڈت وشوناتھ جی منتری آریہ سماج کیماڑی تھا لاکھ روپ چند جی پردھان آریہ سماج کراچی نے ڈیپوٹیشن کو جو سہیوگ دیا ہے ، سبھا ان سب کا ہاردک دھنیواد کرتی ہے ۔ مندرجہ ذیل مہانو بھاووں نے بڑی شردھا تھا پریم سے اردھ شتابدی کے لئے دان دیا ۔ سبھا ان سجنوں کا بھی دھنیواد کرتی ہے ۔

پائی آنہ روپے

پنڈت وشوناتھ جی ترک واچسپتی ۔ کراچی ۵۱
شری بابو روپ لال جی آف دھنپت مل دیوان چند جی ۱۲۵
شری یت دینا ناتھ جی آف دھنپت مل جوالا پرشاد جی ۱۲۵
سیٹھ ورندا رام پھول جی ۱۰۱
آریہ سماج کیماڑی ۵۱
شری یت مہاشہ دیو یداس جی ۵
،، بابو گجراج جی ۱۰
سیٹھ ویرم لدھا جی ۱۰۱
سیٹھ لعل چند جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ ۱۰۱
سیٹھ پھول پھول جی ۵۱

پائی آنہ روپے

شری یت سیٹھ گوبند رام جی ۵۱
مہاشہ بشمبر مل جی ۵
مہاشہ آسن داس جی ۵
،، جگن ناتھ جی ۵
،، تر لوک چند جی ۵
،، ٹھاکر داس جی ۲
گپت دان ۲
گپت دان ۱
مہاشہ کندن لال جی ۱
گپت دان ۱
گپت دان ۱
مہاشہ پیارے لال جی ۱۱
،، بابو رام جی سینیٹری انسپکٹر نقد مبلغ ۲۰ روپیہ پرتگیا ۔ ۲۱
مہاشہ بلدیو سنگھ جی سیوک آریہ سماج ۱
شری یت بابو نرنجن پرشاد جی آف کشن چند اینڈ کو ۳۱
مہاشہ بشمبر داس جی ۱
،، منشی رام جی منتری ۵
آریہ سماج کراچی ۱۰۱
دیوان جیا رام جی ۲۵
لالہ جسونت رائے جی آف جسونت رائے اینڈ سنز ۳۱
گپت دان ۱
شری یت مہاشہ رتن لال جی ۱۱
،، مہاشہ لالہ منا لال جی ۱۵
،، مہاشہ گوچرن داس جی ۵
مہاشہ امرناتھ جی کالڑہ ۲
برہمچاری دیویندر ناتھ جی شرما ۱
شری یت گنگا رام پرادرس ۱۱
شری پرکاش سروپ جی وعدہ ۲۰ روپے نقد ۱۵
مہاشہ کرپال چند جی نیو گراموفون ہاؤس ۲۰
رائے بہادر جیا رام ٹھاکر داس جی ۱۰۱
سیٹھ جے رامداس ناوڈل جی ۱۰۱
شری یت مہاشہ جیرام داس جی ۱۰
مہاشہ مہر چند جی ۵
،، رام سیوک لال جی گپت ۵
شری یت ستری بھیم جی ۱۱
شری یت بابو رام لال جی ۵
،، پرما نند جی ۲

شری یت بھائی راج بہادر نگو جی ۱
،، پنڈت کرشن چندر جی ۱
،، ،، دینا ناتھ جی ۱
،، بابو سرداری لعل جی ۱
شریمتی لاجونتی دیوی جی ۱
شری یت پنڈت دولت رام جی جوشی ۱
شری یت مہاشہ گوندرام جی ۱
،، پنڈت لکھو رام جی ۱
،، مہاشہ مادھو جی ماسٹر ۱۱
گپت دان ۲
سیٹھ رو ڈامل درگا داس جی ۵۱
شری یت بشنداس گوبند رام جی ۱۱
،، مہاشہ بالکرشن جی ۵
،، چندر ونشی گھروکا کشتری سبھا ۲
،، جیس راج جی (منورا) ۵
،، متھرا داس جی (منورا) ۵
،، مہاشہ موہن لال جی دلال ۷
مہاشہ دھرم دیو جی ۱
گونڈل آیورویدک اوشدھالیہ ۱
مہاشہ مہا دیو جی ۲
،، منوہر لال جی ۵
شری یت منی رام جی ۱
،، مہاشے رام کرشن جی ۲
،، ،، گھنشیام داس جی ۵
بشمبر داس کمپنی ۱۱
سردار تارا سنگھ جی ۲۱
شری یت پنڈت بھگت رام جی ۲
،، رام لال جی ۱
،، بابو کاشی رام جی ۱
سو بھاگیہ وتی پریم کماری جی ۱
شری یت پنڈت منسا رام جی ۱
،، مہاشہ کرشن لال جی ۱
،، بابو مولا مل جی ۵
،، ،، راجا رام جی ۲۵
،، ،، متھرا داس جی ۱
،، مہاشہ بشنداس جی ۱
،، بابو ہری چند جی ۱
،، ،، بانکا رام جی ۱
،، ،، ٹیک چند جی ۱
،، مہاشہ مرادی لال جی ۵
،، ،، موہن لال جی شرما ۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرم پھل اور بھوگ یونی (بھوگ چال)

کرم پھل اور بھونچال

از شری پنڈت پورن چند جی آریہ اپدیشک سدھانت بھوشن

۲۳ جون کے آریہ مسافر میں شائع شدہ شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک کے بھونچال سمبندھی ایک لیکھ کا جواب میں نے آریہ مسافر کے یکم ستمبر کے پرچہ میں شائع کرایا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی پرتگیا کی تھی کہ اگلے کسی پرچہ میں ۲۸ جولائی کے آریہ مسافر میں شائع شدہ لیکھ کا بھی جواب دونگا۔ پرنتو اور دوسرے شتابدی کا کاریہ ادھک ہونے سے جواب دینے میں دیری ہوگئی آج اُکت لیکھ کا جواب پاٹھکوں کی بھینٹ کرنا چاہتا ہوں۔ شری پنڈت جی نے لکھا ہے کہ مہاشہ دھنپت رائے جی کے اعتراض اٹھانے پر ان کو کرم فلاسفی پر بہت غور کرنا پڑا ہے۔ لیکن ہم سا لیکھ کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ "کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔ اور وہ بھی مرا ہوا"! اتنی لمبی چوڑی غور و خوض کے بعد شردھیہ پنڈت جی کو مہابھارت میں ایک شلوک ملگیا ہے۔ جو پنڈت جی کے خیال میں ان کے پکش کی پشٹی کرتا ہے۔

پنڈت جی کی کرم فلاسفی کے مطابق دکھ سکھ اور کرم پھل کی میمانسا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے مہابھارت میں ڈھونڈ تلاش کرتے ہیں!! کیا یہ کیا یہ مانیہ پنڈت جی کا ویسا ہی بھولا پن نہیں ہے جیسا کہ اس بالک کا جو لڈو خریدتا ہے۔ لیکن جاکر کھڑا ہو جاتا ہے سبزی والے کی دوکان پر؟

کیا پنڈت جی جیسے سوادھیائے شیل وکتی کو یہ معلوم نہیں۔ کہ مہابھارت کوئی فلاسفی کا گرنتھ نہیں؟ بلکہ وہ تو ایک اتہاسک گرنتھ ہے۔ اور پھر اس وقت تو مہابھارت بھانمتی کا پٹارا بنا ہوا ہے۔ جس میں سے ہر ایک سدھانت نکالا جا سکتا ہے۔ شریمان جی دکھ سکھ اور کرم پھل کی میمانسا کے لئے تو ویدک فلاسفی کے پرسدھ چھ شاستروں کا سہارا لینا چاہئے تھا۔ خیر تاہم آپ کے دیئے ہوئے شلوک کی پڑتال کرتے ہیں۔ آپ یہ شلوک لکھتے ہیں:۔

एवं हठाच्च दैवाच्च स्वभावात्‌ कर्मणः फलम्‌ ॥

اس کا ارتھ پنڈت جی نے غلط سمجھا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔ کہ منش کو جو سکھ دکھ ملتا ہے۔ اس کے چار کارن ہوتے ہیں۔ ایک ہٹھ یعنی اتفاق۔ دوئم دیو یعنی پراربدھ کرم۔ سوئم اپنا سوبھاؤ۔ اور چہارم اپنے یا دوسرے کے فعل کا اثر"

اصل میں اس شلوک میں یہ بتلایا گیا ہے کہ منشیوں کو ان کے کرموں کا پھل تین پرکار سے ملتا ہے شاستر کاروں نے سارے سکھوں اور دکھوں کو تین حصوں میں بانٹا ہے۔ جیسے پہلا ادھیاتمک دوسرا آدھی دیوک اور تیسرا آدھی بھوتک۔ یہی بات اس شلوک میں بھی کہی گئی ہے۔ شلوک کا سیدھا ارتھ یہ ہے کہ "اس پرکار ہٹھ سے دیو سے اور سوبھاؤ سے (تین پرکار سے) کرم کا پھل ملتا ہے"

پرنتو اگر آپ اپنے ہی کئے ہوئے ارتھ پر ہی بضد ہیں تو بھی چار کارن نہیں بن سکتے۔ آپ اتفاق کو ایک کارن مانتے ہیں۔ اور خود ہی اتفاق کے ارتھ کرتے ہیں۔ کہ "اچانک یعنی نہ سوچا ہوا مقصد اس سے پورا ہو جاوے"۔ لیکن اس پر سوال ہوتا ہے کہ کس کا نہ سوچا ہوا مقصد بھونچال کے ذریعے حاصل ہوتا؟

اگر کہو۔ کہ جیو کا نہ سوچا ہوا مقصد بھونچال کے دوارہ حاصل ہوتا ہے۔ تو اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ انسان کو جتنا بھی سکھ یا دکھ حاصل ہوتا ہے وہ سب جیو کا نہ سوچا ہوا ہوتا ہے۔ اگر نہیں تو بتلایئے کہ جو جاتی آیو اور بھوگ ملتا ہے۔ اس کو کون جیو جانتا ہے اور سوچتا ہے۔ شریمان جی اس ہی لئے تو گیتا میں کہا گیا ہے۔ کہ:۔

कर्मण्येवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन ॥

ارتھات۔ کرم میں تو ہمارا ادھیکار ہے۔ لیکن پھل میں نہیں۔ اس لئے اگر آپ کا ارتھ ٹھیک ہے۔ تو سب سکھوں اور دکھوں کا صرف ایک ہی کارن ہٹھ۔ یعنی اتفاق۔

دوسرا کارن آپ تبلاتے ہیں۔ دیو یعنی پراربدھ کرم یہ ویدک سدھانت ہے ہی۔ تیسرا کارن لکھا ہے اپنا سوبھاؤ۔ اس کے لئے آپ نے مثال دی ہے۔ بھوجن میں مرچ زیادہ ہونے کی اور تبلایا ہے۔ کہ جس کو مرچ کھانے کی عادت ہے۔ اس کو اس بھوجن میں آنند آتا ہے۔ لیکن جس کو عادت نہیں اس کو کشٹ ہوتا ہے پرنتو آپ نے یہاں بھی دھوکا کھایا۔ شریمان جی عادت کے لئے سنسکرت میں ابھیاس شبد آیا ہے۔ جس کے معنے بار بار کرنے کے ہے۔ اس لئے اس بھوجن کے کھانے جو سکھ یا دکھ ہوتا ہے۔ وہ بھی کرم کا ہی پھل ہے۔ اب رہ گیا چوتھا کرم کا پھل۔ سو صاف ہے ہی۔ پس یہ شلوک بھی آپ کا ساتھ نہیں دیتا۔ اس میں بھی سب سکھوں اور دکھوں کا کارن اپنے کئے ہوئے کرم ہی تبلاتے ہیں۔

شریمان جی ویدک کرم فلاسفی کا یہ سدھانت تو اتنا پرسدھ ہے۔ کہ اس کو آریہ دھرم کا ماننے والا معمولی انسان بھی جانتا ہے۔ کہ "جیسی کرنی ویسی بھرنی" "جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے"۔ تلسی داس جی کے یہ شبد معمولی پڑھے لکھے ویدک دھرمی کو بھی یاد ہیں۔

کرم پردھان وشو کری راکھا
جو جس کرے سو تس پھل چاکھا

اس لئے مترورا اس خیال کو دل سے نکال دیجئے کہ اپنے شبھ یا اشبھ کرموں کے بنا بھی پرماتما ہمیں سکھ یا دکھ دیدیتا ہے۔ اگر پرماتما ایسا کرتا ہے۔ تو اس کو نیائے کاری کوئی نہیں کہہ سکتا۔ پرماتما نے تو خود وید میں فرمایا ہے کہ:۔

याथातथ्यतोऽर्थान्‌ व्यदधात्‌ ॥

ارتھات۔ ان دونوں جیو اور برہم میں سے جو ایک جیو ہے۔ وہ اس برکش روپی سنسار میں پاپ پنیہ پھلوں کو اچھی پرکار بھوگتا ہے۔ یہاں "اچھی پرکار" شبد پر دھیان دیں۔ اچھے پرکار کا ارتھ ہے ٹھیک دیو کے مطابق۔ ارتھات جیسے کرم کرتا ہے۔ ویسے ہی پھل بھوگتا ہے۔ نہ کم نہ زیادہ۔

شریمان جی آپ کے کہنے پر کچھ وشواس تو ہے۔ کہ آپ نے کرم فلاسفی پر خوب غور تو کیا ہوگا۔ لیکن کیا دوسروں کے اعتراض اٹھانے کے بعد پرنتو اتنی کوشش کرنے کے باوجود بھی آپ کو سارے ویدک ساہتیہ میں ایک بھی شبد ایسا نہ ملا۔ جو آپ کے پکش کی پشٹی کرتا ہو۔ لیکن پہلے آپ لیکھ لکھ چکے تھے چاہے وہ ٹھیک ہو غلط آپ کو نبھانا ضروری ہوگیا۔ کسی شاستر میں پرمان نہ ملے۔ تو کیا ہوا؟ شورت (خود ساختہ اصول) ہی سہی۔ آخر منو ابھاس جب اوت تنڈا بھی تو کسی مرض کی دوا ہیں ہی!

آپ ایک بڑی مزیدار عبارت لکھتے ہیں:۔ "دلیل بھی یہی کہتی ہے کہ کسی کرم کا منصفانہ معاوضہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو کسی منصف کی تحریک سے حاصل ہو۔ جہاں کسی منصف کی تحریک نہ پائی جائے اس کو سکھ دکھ کا کارن کچھ اور ہو سکتا ہے ایسے نیائے کا کرم پھل نہیں کہہ سکتے۔ جیو آتما کے کرم پھل میں نیاؤ کرنے والا پرماتما ہے۔ اور اس کی تحریک صرف یہ ہے کہ وہ جیو کو مرنے کے بعد کسی دوسرے خاص جسم میں بھیج دیتا ہے"۔

پنڈت جی کی اس عبارت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ منشیہ کو جو سکھ دکھ ملتا ہے۔ اس کے دو کارن ہیں ایک منصف کی تحریک سے کسی کرم کا منصفانہ معاوضہ (ارتھات نیاؤ کا کرم پھل) اور دوسرا بنا کرم کے ہی انیاؤ سے سکھ دکھ کچھ اور کے دوارہ (شاید شیطان کی طرف سے) معلوم ہوتا ہے پنڈت جی پارسیوں کی طرح سے اس سدھانت کو ماننے لگے ہیں کہ خیر ہست از یزداں و شر از اہرمن۔ یعنی نیکی خدا کی طرف سے ہے اور بدی شیطان کی طرف سے۔

شریمان جی کیا سنسار کے اندر کوئی بھی ایسی گھٹنا ہوتی ہے جس میں فاعل کی تحریک نہ ہو۔ تو جب آپ بھونچال وغیرہ میں تو ایشور کی تحریک پاتے نہیں تو

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

(لیکھک لالہ بوسہ رام جی آنریری سیکرٹری)

ماہ ستمبر کے آخر میں ۹۲ لڑکے اور ۲۰ لڑکیاں تھیں۔ ۴۰ لڑکے پرائمری کلاس میں۔ ۹ لڑکے مڈل کلاسز میں اور ۵ لڑکے۔ ۷ لڑکے دیانند اپدیشک ودیالیہ میں۔ ۱۱ لڑکے دیانند دستکاری سکول میں۔ ۱۶ لڑکے۔ اور ۹ لڑکیاں درزی کلاس میں۔ ایک لڑکا مٹھا کودت چیمبر ٹیل انڈسٹریز میں شکشا پا رہے ہیں۔ اور باقی ۳ لڑکے ابھی چھوٹے ہیں۔ شام کے وقت ۱۰ لڑکوں کو ہارمونیم سکھلایا جاتا ہے۔ لڑکیوں کو پڑھانے کے علاوہ سینا پرونا اور گھر کا کام کاج بھی سکھایا جاتا ہے۔ جن بھائیوں نے اس ماہ سہائیتا کی ہے۔ ان سب کا دھنیاد کرتے ہیں۔ مسٹر کے۔ آر۔ سچدیو سول ہسپتال بر ہما ۲۵ روپے گپت دان معرفت بخشی امیر چند جی ڈھنڈی کیمبل پور نے ۲۵ روپے مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ۔ پرکاش لاہور نے ۵۰ روپے۔ منتری آریہ سماج نوما لائی نے ۲۵ روپے دیوان کھیم چند جی ماڈل ٹاؤن لاہور نے ۲۵ روپے اور مسٹر جے۔ این پوری کوارٹرز نمبر ۴۴ دہلی نے آپ اور اپنے متروں سے ۱۶۲ روپے ۱۳ آنے اکٹھے کر کے بھیجے ہیں۔ ایک اور سجن گپت روپ سے ۱۲۵ روپے ماہوار بچوں کو اُتم بھوجن دینے کے لئے ماہوری دان دے رہے ہیں۔ ان سب کا خاص طور پر دھنیاد کیا جاتا ہے۔

خصوصیات:۔ یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ہیں۔ یہاں پر بچوں کو شکشا دینے کے علاوہ دستکاری بھی سکھلائی جاتی ہے جس سے وہ اپنی روزی کمانے کے لائق بن جاتے ہیں۔ سینکڑوں اناتھ لڑکے یہاں سے کام سیکھ کر اپنا خاطر خواہ گذارہ کر رہے ہیں۔ اناتھوں کے علاوہ غریب لڑکوں کو بھی داخل کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی غریب خواندہ بالک اناتھ آلیہ کی درزی کلاس میں کام سیکھنا چاہے تو حسب گنجائش بلا فیس داخل کیا جاوے گا۔

ضروریات:۔ یہ اناتھ آلیہ صرف دانیوں کے آسرے چل رہا ہے۔ بچوں کی تعداد بڑھ جانے سے مکان کی تنگی ہے دو نئے کمرے بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ دانی ویروں سے پرارتھنا ہے کہ وہ یتھا شکتی دھن سے سہائیتا کریں۔ (۲) بچوں کے کھیلنے کیلئے کوئی گراؤنڈ نہیں۔ اس کے لئے سفید زمین کی ضرورت ہے (۳) سردیوں کا موسم شروع ہوگیا ہے ہمارے پاس رضائی اور گرم کپڑوں کی کمی ہے۔ دانی ویر اس طرف جلد دھیان دیں۔ تاکہ بچوں کو سردیوں میں کشٹ نہ ہو۔ اس کے علاوہ آٹا۔ دال۔ گھی۔ بستر۔ برتن وغیرہ اور دیگر اخراجات کے لئے نقدی کی ضرورت ہے۔ جو بھائی جتنی سہائیتا دے سکیں۔ خوشی سے سویکار ہوگی۔ اناتھ آلیہ کی سالانہ رپورٹ مفت طلب کریں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ضرور ہی اس میں کسی دوسری ستا کا ہاتھ ماننا پڑیگا یا اگر آپ ایسا مانتے ہیں کہ بھونچال وغیرہ میں تو ایشور کی تحریک ہے۔ لیکن ان کے ذریعے جو سکھ یا دکھ جیووں کو ہوتا ہے۔ اس میں ایشور کی تحریک نہیں۔ تو اس حالت میں ایشور کو ایسا ہی الپگیہ ماننا پڑے گا۔ جیسا کہ جیو کو۔ اور آپ تو ایک پرکار سے ایشور کو ناقص العقل ہی سمجھے ہیں۔ جب کہ آپ کہتے ہیں۔ بھونچال وغیرہ اتفاقیہ واقعات سے جو سکھ یا دکھ جیووں کو ہوتا ہے۔ اس میں ایشور کی خاص تحریک نہیں ہوتی۔ اتفاقیہ امر اس کو کہتے ہیں۔ کہ جس سے بنا سوچا ہوا۔ مقصد حاصل ہو جائے۔ جیسا کہ بائیبل کے اندر خدا کو بنا ہوا مقصد حاصل ہو گیا تھا۔ اس نے آدم کو بناتے ہوئے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ آدم لعنتی ہوگا۔ اور اس کی اولاد دنیا میں فساد بپا کردیگی لیکن خدا کی توقع کے خلاف آدم لعنتی ہوا۔ اور دنیا میں فساد، قتل اور خونریزی برپا ہوئی۔ اور خدا کو پچھتانا پڑا۔

آپ نے جو کہا ہے کہ "جیو آتما کے کرم پھل میں دکھ دینے والا پرماتما ہے"۔ اس پر میرا نویدن یہ ہے جیو کے کرم پھل میں اشیاء کا کرتا کون ہے؟ یا کسی کرم کے جیووں کو اتنی بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے؟

آگے آپ کہتے ہیں کہ "اس کی تحریک صرف یہ ہے وہ جیو کو مرنے کے بعد کسی دوسرے خاص جسم میں بھیج دیتا ہے۔"

یہاں 'صرف' لفظ پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہاں تو پنڈت جی مہاراج نے حد ہی کردی ہے اس سے بڑھ کر بحر ویس اور خیال آج تک کسی آریہ اپدیشک کے منہ سے نہیں سنا تھا۔ بھلا پنڈت جی مہاراج ذرا بتلائیے تو سہی کہ کیا اس طرح ایشور جس کی تحریک صرف مرنے کے بعد خاص جسم دینا ہی ہو۔ اور بس کیا وہ قرآن کے خدا جیسا ہی ہے۔ جس کو مالک یوم الدین کہا گیا ہے؟ یہ بات مضحکہ خیز ہے کہ ایشور جیووں کو صرف مرنے بعد کوئی خاص جسم دے کر اپنا کام ختم کر دیتا۔ اور پھر ہمیشہ اس کے ایجنٹ جیووں کو بھونچال کی اور سردی گرمی کی مصیبتوں میں ڈالے رکھتے ہو!

آپ آگے ایک اور مزیدار بات کہتے ہیں کہ جب کے پراربدھ کرم کا پھل وہی ہو سکتا ہے جس کا شریر کے ساتھ تعلق ہو۔"

شرمان جی یہ تو بتلائیے کہ کیا شریر کے بنا سکھ بھوگا جا سکتا ہے۔ کیا بھونچال میں جن کو چوٹیں لگیں۔ ٹانگیں ٹوٹیں۔ بہت سے ہمیشہ کے اپاہج ہو گئے۔ وغیرہ وغیرہ مصیبتوں کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں؟

اب ہم کلیش کی پشٹی میں مہرشی پتنجلی کا یہ پیش کرتے ہیں۔

सति मूले तद्विपाको जात्यायुर्भोगाः ॥

آپ اس سوتر کا ارتھ اور بھاشیہ اپنے ہی ڈھنگ کا کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ "پچھلے جنم کے گیان اور کرم کی جڑ کے قائم رہنے سے۔ جاتی۔ آیو اور بھوگ ملتے ہیں"

معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس سوتر کو مول گرنتھ میں سے نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی اس کے آگے اور پیچھے کے سوتروں کو پڑھا ہے۔ اس ہی لئے آپ نے سوتر کا ارتھ الٹا کیا ہے۔ دیکھئے پہلا سوتر یہ ہے:-

क्लेशमूलः कर्माशयो दृष्टादृष्टजन्मवेदनीयः ॥

ارتھات ورتمان اور اگلے جنم میں ملنے والے شبھ اور اشبھ کرموں سے اتپن پنیوں اور پاپوں کا مول کلیش ہیں۔ پھر اس سے اگلا سوتر یہ ہے جس کا ارتھ پنڈت جی نے کیا ہے

सति मूले तद्विपाको जात्यायुर्भोगाः ॥

اس کا ٹھیک ارتھ یہ ہے۔ کلیش جو کرم آشیوں کا مول ہے۔ اس کے رہتے ہوئے منش وغیرہ جاتی آیو ارتھات مقررہ وقت تک زندگی اور بھوگ ارتھات سکھ اور دکھ ملتے ہیں۔ اس سوتر میں پتنجلی جی مہاراج تو کرم وپاک کا مول کلیش کو مانتے ہیں اور "अविद्या क्षेत्रमुत्तरेषाम्" اور کلیش کا مول اودیا کو مانتے ہیں۔ لیکن پنڈت جی مہاراج گیان ارتھات ودیا کو کرم وپاک کا مول مانتے ہیں۔

خیر کوئی بات نہیں! اودیا اور ودیا میں تھوڑا ہی فرق ہے؟ صرف الف کا۔

اس بات سے کسی آریہ کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر ایک سکھ یا دکھ پراربدھ کرم کا ہی پھل نہیں بلکہ موجودہ جنم کے پرشارتھ بھی اس میں کارن ہوتے ہیں۔ لیکن آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ پرشارتھ بھی تو اپنے ہی کرم ہیں۔ اس لئے منشیہ کو جتنا بھی سکھ یا دکھ ہوتا ہے۔ اس کا کارن اپنے کرم ہی ہوتے ہیں۔ چاہے پچھلے جنم کے کرم ہوں یا موجودہ جنم کے کرم ہوں۔ لیکن یہ ہمارا کام ہے کہ ہم یہ پتہ لگا دیں۔ کہ فلاں سکھ یا دکھ کس کرم کا نتیجہ ہے پراربدھ کرم کا یا پرشارتھ کرم کا؟ جہاں اپنا پرشارتھ کام نہ دیتا ہو۔ اور انسانی ساری تدبیریں فیل ہو جاتی ہوں۔ تو اس سکھ یا دکھ کو پراربدھ کرم کا ہی پھل سمجھنا چاہیئے"۔ مہرشی گوتم جی نیائے شاستر میں کہتے ہیں۔

ईश्वरः कारणं पुरुषकर्माफल्यदर्शनात् ॥

ارتھات سکھ دکھ روپی پھل دینے والا ایشور ہے کیونکہ کئی بار پرشارتھ کو نشپھل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ پرنتو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایشور بنا کرم

کے ہی پھل دے دیتا ہے۔ بلکہ ایشور ہمارے ہی کئے ہوئے کرموں کا پھل دیتا ہے نیائے درشن کے پہلے ادھیائے کے دوسرے سوتر میں بتلایا گیا ہے۔ کہ پرورتی سے جنم ہوتا ہے اور جنم سے دکھ ہوتا ہے۔ اس پرکار سے دکھ کا کارن پرورتی ہی ہے اور پرورتی کا ارتھ

प्रवृत्तिर्वाग्बुद्धिशरीरारम्भः ॥

من۔ بچن اور شریر سے کرم کرنا۔ مہرشی ویاس جی بھی ویدانت درشن میں کہتے ہیں:-

वैषम्यनैर्घृण्ये न सापेक्षत्वात्तथाहि दर्शयति ॥

ارتھات کرم کے مطابق پھل دینے سے پرماتما پر ظلم اور بے رحمی کا دوش نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ یہ بات اچھی پرکار سے ثابت ہو گئی کہ بھونچال سے جو سکھ دکھ جیووں کو ہوا اس کا کارن ان کے اپنے کرم ہی تھے۔ آشا ہے کہ پنڈت جی اس لیکھ کو غور سے پڑھیں گے۔

لیکھ کے لمبا ہو جانے کے خوف سے پنڈت جی کے ۲۹ ستمبر کے لیکھ کے اتر کچھ نہ لکھتا ہوا اگلے کسی پرچہ میں جواب دوں گا۔

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

Light of Truth

ستیارتھ پرکاش انگریزی:- اس کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے۔ ایک پنڈت نے جتنوں کو آریہ بنایا ہے وہ اس کا ستائش بھی دوسرے سادھنوں سے نہیں۔ اب تک انگریزی میں اس کا سندر اور سستا سنکرن نہ تھا اس کمی کو آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے قیمت مجلد ۱۲ار

The Fountain Head of RELIGION

سرچشمہ مذاہب شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری اپنی ودتا کے لئے مشہور ہیں۔ یہ کتاب انہی کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے۔ اس کے انیک بھاشاؤں میں انواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی پڑھے لکھے ودوان کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ قیمت مجلد ۱۲ار

The Innerman & other Lectures on Arya Philosophy

اجمیر اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر دیئے ہوئے انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے ان کے ویاکھیان شری پنڈت گنگا پرشاد جی ٹہری اپادھیائے شری پنڈت چموپتی جی اور بابو گنگا پرشاد جی ٹہری والے ہیں۔ اس کتاب کی بھومکا آچاریہ رامدیو جی نے لکھی ہے قیمت ۶ار

سماج کے نیم:- لیکھک پنڈت چموپتی جی۔ اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تتھا دگیانک ویاکھیا کی ہے۔ آریہ سکولوں کالجوں میں ایسا کے سروپھا ہو گیا ہے۔ اینٹک پیپر۔ سندر۔ چھپائی ضخامت ۱۳۰ صفحات قیمت ۶ار صرف۔

The Vedic Caste System & Panchama Problem

ویدک ورن ویوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری پنڈت کیشو دیو جی نے یہ کتاب لکھی ہے قیمت ۳ر

پتہ:- سیکرٹری آریہ سماج مدراس

مہرشی دیانند سرسوتی کے جیون اور کام کے سمبندھ میں کچھ پستکیں

مہرشی دیانند کی فتح اردو	۱۰ر	مہرشی درشن اردو	۲ار	منی چرت امرت سنسکرت	۱ار
مہرشی وچار "	۳ر	دبقا در ہندی	۱۰ر	ودیہ دیانند ہندی	۱۰ر
انیسویں صدی کا مہرشی "	۱ار	سوامی دیانند کا ادیش ہندی	۱۰ر	مہرشی دیانند اور ان کی تعلیم	۴ار
امن کا شہزادہ رشی دیانند اردو	۲ار	سوامی دیانند از گھوش انگریزی	۱۰ر		
باغی دیانند دادرش سدھارک اردو	۴ار	لائف آف سوامی دیانند "	۴ار	مہرشی سوامی دیانند کا جیون چرتر ہندی	۲ار
دیانند چرن امرت "	۴ار	دیانند پرکاش ہندی	۴ار	لائف آف آریہ سماج و سوامی دیانند انگریزی	۱ار
مہرشی جیون ہندی	۱ار	رشی دیانند سوچت و سوکھتت جیون چرتر ہندی	۶ار		

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی بلیٹن صفحہ ۱۰ سے آگے

آریہ استری سماج کراچی ۔۔۔ ۱۰۱
شری یت مہاشہ چرنجی لال جی ۔۔۔ ۵
" " پڑھال جی ۔۔۔ ۱
شری متی شنکر مول جی بھائی صدر ۔۔۔ ۵
شری یت مہاشہ چندر بھانو جی ۔۔۔ ۲
شری یت مہاشہ ٹہل رام جی ۔۔۔ ۵
" " ہیرانند جی کھیڑا ۔۔۔ ۲
" " سیتا رام جی ۔۔۔ ۲
گپت دان ۔۔۔ ۱
شری مہاشہ دیا رام جی ۔۔۔ ۵
شری یت مہاشہ سنت رام جی ۔۔۔ ۱
" " ٹھاریہ رام جی ۔۔۔ ۱
" " ویرجی بھائی ۔۔۔ ۵
" " متھرا پرشاد جی ۔۔۔ ۵
" " گھنشا داس جی ۔۔۔ ۱
" " مادھو داس جی ۔۔۔ ۵
" " ہردیال جی ۔۔۔ ۵
گپت دان ۔۔۔ ۲
شری یت مہاشہ سوربھی سنگھ جی ۔۔۔ ۱
" " پورن چند جی ۔۔۔ ۱
" " کیشو دیو جی ۔۔۔ ۱
" " امرناتھ ویریندر جی ۔۔۔ ۴
" " دیوان چند جی ۔۔۔ ۱
" " شری رام جی ہری جن بوٹ ہوس ۔۔۔ ۳
" " دیوان چند جی ۔۔۔ ۱
" پنڈت لچھمن داس جی ۔۔۔ ۱
" مہاشہ پرکاش چندر جی ۔۔۔ ۲
" " امید سے رام جی ۔۔۔ ۱
" " گوردھن لال جی ۔۔۔ ۱۰
سوبھاگیہ وتی لیلاوتی جی ۔۔۔ ۵
شری یت سیٹھ تلسی داس جی ۔۔۔ ۲
" مہاشہ دھنا بل جی ۔۔۔ ۷
" " جالی رام جی ۔۔۔ ۲
" " بھولا رام جی دلال ۔۔۔ ۵
شریمتی سیتا دیوی جی ۔۔۔ ۲
شری یت سیٹھ لکشمی چند الیشور داس جی ۔۔۔ ۵۰
سوبھاگیہ وتی پریم کماری جی ۔۔۔ ۱
شری یت ڈاکٹر پرمانند جی ۔۔۔ ۲۰
گپت دان ۔۔۔ ۱۵۰
گپت دان ۔۔۔ ۱

گپت دان ۔۔۔ ۴ ۔۔۔
بابو سوہن لال جی ۔۔۔ ۵ ۔۔۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل آریہ بھائیوں نے اردھ شتابدی میں دان دینے کی پرتگیا کی:-

شریمتی بہن کرتار دیوی جی ۔۔۔ ۱۲۵
شری پردھان ہرت چند جی آریہ سماج کیماڑی ۔۔۔ ۲۵
شری ڈاکٹر دیوان چند جی ٹوپل جی ہنگولانی ۔۔۔ ۱۰۱
شری مہاشہ نوتن داس جی ۔۔۔ ۵۱
مہاشہ جھا مل جی ۔۔۔ ۱
ڈاکٹر بہادر سنگھ جگت سنگھ جی ۔۔۔ ۱۱
شری ہیرالال جی انسپکٹر چوکی داران ۔۔۔ ۵
شری موتی رام جی چوہدری ۔۔۔ ۵
بابو اموک رام جی سردنہ ۔۔۔ ۱
مہاشہ چرنجی لال جی کپڑے والا ۔۔۔ ۴
" سنت رام جی ۔۔۔ ۲۵
بابو پرکاش چند جی ۔۔۔ ۱۰
مہاشہ بابو رام جی سینٹری انسپکٹر ۔۔۔ ۳۰

اردھ شتابدی پرکاش
گورودت بھون لاہور

آریہ سماج لودھیانہ:-

ویشوانتر یگیہ متواتر ہو رہے ہیں۔ ۶ ر اکتوبر سے ۲۰۔ اکتوبر تک کے یگیوں میں مبلغ ۴۵ روپے ہم وصول ہوئے۔ اس کے علاوہ ۱۲ روپے ۲۷ ر اکتوبر تک مندرجہ ذیل صاحبان نے یگیہ کرائے:-

	روپے	آنے	پائی
شری رام لوک جی			
لالہ بابو رام جی گپتا	۲	۔	۰
ڈاکٹر بندرابن جی	۲	۔	۰
ماسٹر شری رام گوپال جی بی-اے	۲	۔	۰
پنڈت بل رام جی ڈرائنگ ماسٹر	۲	۔	۰
ماسٹر سری کرشن جی	۱	۱۲	۰
پنڈت پیارے لال جی	۱	۴	۰
ماسٹر کشن سنگھ جی ہنگو	۱	۔	۰
میزان	۶	۴	۰

(لیکھو رام منتری لودھیانہ)

سوجانیاں میں ویدک دھرم پرچار:-

مجھے آج کل سبھا نے ضلع گورداسپور منڈل میں لگا دیا ہے۔ پہلا پروگرام سبھا نے سوجانیاں کا دیا۔ یہاں میں نے چار پانچ دن پرچار کیا۔ پرچار کے دوران میں اردھ شتابدی کے لئے ویشوانتر یگیہ

آریہ ساماجک جگت

کے سمبندھ میں اپیل کی۔ ایک چھوٹے سے گاؤں میں سے تسلی بخش جواب ملا۔ جن دانی سجنوں نے ویشوانتر یگیہ کی دکشنا دی ہے۔ ان کے نام ہمن پرکار ہیں:-

	روپے	آنہ	پائی
شریمان مہاشہ گیان چند جی	۲	۸	۰
" " بوٹا رام جی	۲	۴	۔
" " لکھمی چند جی	۲	۔	۰
" " ملکھی رام جی	۱	۔	۰
شریمان مہاشہ مہاراج کرشن جی	۱	۔	۰
" " ہر بھگوان جی	۱	۔	۰
" " دلیشراج جی	۱	۔	۔
" " دیا رام جی	۱	۔	۔
" " بنسی لال جی	۰۱	۔	۔
شریمتی بسنتی دیوی جی	۰	۸	۔
متفرق دان	۱	۱۲	۔
میزان	۱۵	۔	۔

(رباکرشن بھجن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا)

آریہ سماج نور محل کے سماچار:-

(۱) آریہ سماج نور محل نے دیوالی کا اُتسو بڑے سماروہ سے آریہ ہائی سکول نور محل کے وسیع احاطہ میں صبح ۹ بجے منایا۔ ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد لالہ ہردیال جی ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کا ایک نہایت ہی موثر اور عالمانہ لکچر (مضمون آریہ سماج کی اُونتی کے کارن) ہوا۔ جس کا جنتا پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔ حاضری پچاس ساٹھ کے قریب تھی۔ رشی مشن کے لئے مہر فنڈ بھی جمع کیا گیا۔ آریہ سماج نے آج سے صبح پانچ بجے پربھات پھیری کا سلسلہ شروع کیا ہے رونق اچھی ہو جاتی ہے۔ یہ سلسلہ ایک ہفتہ تک رہے گا۔

(۲) آریہ سماج نور محل کا ۳۰واں سالانہ جلسہ یکم-۲-۳ نومبر ۱۹۳۵ء بروز شکر، سنیچر، ایت وار ہونا نشچت ہوا ہے۔ بڑے بڑے ودوان مہاتماؤں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ دھن سنگرہ کے لئے آریہ سماج کے سبھاسد اچھی طرح پریتن کر رہے ہیں گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی جلسہ کو ہر پہلو سے کامیاب بنانے کے لئے لالہ دیسراج صاحب ہیڈ ماسٹر پوری تندہی سے کام کر رہے ہیں۔

(بلدیو راج اُپ منتری آریہ سماج)

خانکی میں رشی اُتسو:-

رشی اُتسو پر پنڈت تیرتھ رام جی کا دیا کھیان ہوا۔ چار آنہ مہر فنڈ کے ستر روپے ۲ ر اکتوبر ہوئے۔ اردھ شتابدی کے لئے اکیس روپیہ

اور ویدپرچار کے لئے پچاس روپیہ کل مبلغ ۶۷ ! پنے ۲ ر پنڈت تیرتھ رام جی کو سبھا کے کوش میں جمع کرانے کے لئے دیئے گئے۔

(چیدا رام منتری)

پنڈت نتھو رام اُپدیشک کا کاریہ

میں سبھا کی آگیا انوسار نمبردار لالہ چرنجیو لال جی کی سیوا میں گیا۔ ان کی آگیا انوسار میں اور پنڈت دسادا رام اپدیشک نے ہمن لکھت گراموں میں پرچار کیا۔ جس سے انبھو ہوا۔ کہ گراموں میں پرچار کی بہت ضرورت ہے۔ بلکہ جو گرام مسلمانوں کے ہیں۔ اور چند گھر مہاشوں کے ہیں ان کی سہایتا کی بہت ہی ضرورت ہے

(۱) کوٹ ڈوگراں نمبر ۲ ور دسہرہ میں نگر کیرتن (۳) دہڑ پیر محمد۔ (۴) سائیاں والی (۵) اروکے۔ یہاں سردار بھگت سنگھ جی نے اپنے کنوئیں مہاشوں کے لئے کھول دیئے ہوئے ہیں۔ (۶) لُبکہ۔ یہاں کانفرنس ہوئی۔ سات سو (۷۰۰) پتوال شدھ کئے گئے۔

(۷) کوٹلی بوپے راؤ۔ مسلمانوں کا گرام ہے صرف دو گھر مہاشوں کے ہیں۔

(۸) تخت پید۔ یہاں بھی مہاشوں کو تکلیف ہے سارا گرام مسلمانوں کا ہے۔ آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ نے کچھ پربندھ کیا ہے آشا ہے کہ معاملہ جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔

(۹) سیدو والہ۔ یہاں مہاشہ گنپت رام نے یگیہ کرایا ہے۔ اور پرچار ہوا۔

(نتھو رام اپدیشک سنگھترہ)

آریہ سماج سنگھترہ میں بھی ویشوانتر یگیہ آرمبھ ہو گئے ہیں۔

آریہ سماج سنگھترہ میں مولانا ستیہ دیو جی پدھارے۔ آپ کے یہاں چار لیکچر ہوئے۔ جن کا بہت پربھاؤ پڑا۔ حسب ذیل سجنوں نے ویشوانتر یگیہ کروائے ہیں:-

(۱) لالہ رشنہ داس جی تلی کے گھر یگیہ ہوا۔ اور پانچ روپے دان دیا۔

(۲) لالہ سندر داس جی ایرول پردھان آریہ سماج مبلغ چار روپے دان دیا۔

اور یگیہ ہونے والے ہیں پھر اطلاع دی جاوے گی۔

(نتھو رام اپدیشک سنگھترہ)

آریہ سماج دھوچک

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کے اُپ لکشن میں آریہ سماج ہذا اور دیو چک کی طرف سے حسب ذیل دان برائے نمن محمت سجنوں سے ہوا۔ جو سبھا میں بھیجا گیا ہے:-

منشی بیلی رام جی پردھان آریہ سماج ۔۔۔ ۔۔۔ ۲
مہاشہ تقیر چند جی ۔۔۔ ۔۔۔ ۴
〃 سانجھی رام سوداگر مل جی ۔۔۔ ۔۔۔ ۳
〃 بہاری لال جی ۔۔۔ ۔۔۔ ۳
〃 دھرم پال جی ۔۔۔ ۔۔۔ ۱
مہاشہ بوٹا مل جی ۔۔۔ ۔۔۔ ۱
منشی میلا رام جی ۔۔۔ ۔۔۔ ۱
مہاشہ سنسار چند جی ۔۔۔ ۔۔۔ ۱
〃 بادامی جی ۔۔۔ ۔۔۔ ۱
〃 گور بخش جی ۔۔۔ ۔۔۔ ۱
〃 منشی رام مدرس دیو چک حال مدرس چھنی ٹیکا ۔۔۔ ۔۔۔ ۱
مہاشہ دھرم دت جی ۔۔۔ ۸ ۔۔۔
مہاشہ رلا رام جی ۔۔۔ ۴ ۔۔۔
مہاشہ سائیں داس جی بک سیلر ۔۔۔ ۴ ۔۔۔
مہاشہ وید پرکاش جی نمبردار، مہاشہ لال چند جی چوپڑا ۔۔۔ ۸ ۔۔۔
〃 وید متر جی ۔۔۔ ۴ ۔۔۔
〃 کشوری لال سکھ دیو جی ۔۔۔ ۸ ۔۔۔
〃 وید پرکاش دھرم ساگر جی ۔۔۔ ۸ ۔۔۔
شریمتی سکھ دیوی دھرم پتنی لالہ بوٹا مل جی ۔۔۔ ۸ ۔۔۔
منشی دیوی رام جی اُپ پردھان ۔۔۔ ۴ ۔۔۔
مہاشہ برکت رام جی ۔۔۔ ۴ ۔۔۔
〃 چرن داس جی ۔۔۔ ۴ ۔۔۔
〃 پشپال جی ۔۔۔ ۸ ۔۔۔

میزان کل ۔۔۔ ۸ ۔۔۔ ۲۲

(دھرم پال اُپ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے سماچار

(۱) مورخہ ۷ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کی طرف سے وجے دشمی کا تہوار منایا گیا۔ ہون یگیہ وایشور پرارتھنا کے پشچات برہمچاری ستیہ بھوشن گوروکل کانگڑی نے مریادہ پرشوتم رام چندر جی کے جیون پر روشنی ڈالی۔ اور اصلی معنوں میں اس تہوار کو منانے کا طریقہ بتلایا۔ رام چندر جی کے جیون کے متعلق ایک دو بھجن بھی سب نے ملکر گائے۔ بعدیں آرتی و شانتی پاٹھ کے پشچات سب بھائیوں کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ امسال بھی حسب معمول آریہ سماج کیطرف سے دسہرہ پر ٹریکٹ اتیادی بانٹے گئے جس سے عوام نے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔

(۲) مورخہ ۷ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو چوہدری روپ چند پلیڈر پردھان آریہ سماج ہذا کے گھر سرگودھا سے برات آئی۔ اور ان کی ہمشیرہ شانتی دیوی کا وواہ پورن ویدک ریتی سے پنڈت بے دیو جی ودیا النکار نے کرایا۔ پربھا اچھا رہا۔ آریہ سماج مبلغ پندرہ روپیہ دان پراپت ہوا۔ جس کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

(۳) رشی اتسو ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بڑے سمارہ سے منایا گیا۔ جس میں رشی دیانند کے جیون وکام کے لیکچر و بھجن ہوئے۔ مانیہ ور ڈاکٹر اوم پرکاش جی نے وید پرچار کے لئے اپیل کی۔ جسقدر دھن اکترت ہوگا۔ سبھا کے کاریالیہ میں روانہ کر دیا جائے گا۔ آریہ سماج کے کام کے متعلق دیر تک وچار ہوتا رہا۔ نشچیہ ہوا۔ کہ ہمیں تیاگی بننے کی ضرورت ہے۔ آریہ سماج کے مشن کی تکمیل کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے سامنے اونچا آدرش رکھیں۔ اور اتساہ سے ملکر کام کریں بعد آرتی و شانتی پاٹھ کے کارروائی سماپت کی گئی۔ جنتا کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

(۴) ودوان رام کنور بڑولہ نے آریہ سماج کا اتہاس تیار کر لیا ہے۔ جو کہ عنقریب ہی سبھا کے شتابدی کاریالیہ میں روانہ کر دیا جائیگا۔

(موہن لال اُپ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج وار برٹن ہ

۲۶ر اکتوبر کو آریہ سماج مندر میں ... کیا گیا۔ اور وار برٹن کے سب آریہ سجنوں نے ... کو وشیش سمارہ سے منایا مہاشہ ... جی نے دیوالی کے تہوار اور سوامی دیانند کے جیون کے سمبندھ میں ایک ویاکھیان دیا۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

(۲) سماج مندر میں روز شام کو ستیارتھ پرکاش کی کتھا ہوتی ہے۔ ان دنوں چودھواں سمولاس شروع ہے۔

(۳) چونکہ یہاں سماج اپنا مندر نہیں تھا۔ اس لئے سماج مندر کے لئے چودہ مرلہ زمین خریدی ہے۔ دانی سجن مندر کی عمارت بنوانے کے لئے دان بھیجنے کی کرپا کریں۔

(۴) استری آریہ سماج مندر میں ان دنوں ... دیوی جی مہابھارت کی کتھا کرتی ہیں۔ اور ... لڑکیوں کو ہون منتر اور سندھیا سکھائی جاتی ہے ہندی بھی پڑھائی جاتی ہے۔

(منتری آریہ سماج وار برٹن)

گوروکل آیورویدک فارمیسی

چیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچے اس سے موٹے تازے ہوتے ہیں کھانسی دل کی دھڑکن۔ تپدق کی خاص دوا ہے

قیمت چار روپے فی سیر (للعہ)

لاہور کے ایجنٹ

ویریندر اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

ہمدم منجن

دانتوں کی حفاظت کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی منجن نہیں ہے۔ ہزاروں لوگوں نے اس کی تعریف کی ہے آزمائیے۔ قیمت فی شیشی ...

سنگراجیت

درد گردہ - درد کمر - اور پیشاب رُکنا وغیرہ کی بیماریوں کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت ۱۲ار فی تولہ

پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۲ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں رشی اُتسو کی دھوم

مہرشی دیانند کے وچاروں کی دگ وجے (رامدیو)

دنیا بھر کے ملک رشی کی راہ دیکھ رہے ہیں (ستیہ پال)

(گورودت بھون میں رشی نروان اُتسو)

۲۶ر اکتوبر کو صبح ۶ بجے آریہ سماج وچھو والی اور انار کلی سے رشی کیرتن کرتے ہوئے آریہ پرشوں کی منڈلیاں روانہ ہوئیں۔ اور ۸ بجے گورودت بھون کے رشی منڈپ میں پہنچ گئیں۔ جہاں ایک بڑا یگیہ ہو رہا تھا۔ حاضرین میں آچاریہ رامدیو جی۔ پروفیسر شیو دیال جی۔ مہاتما ہنسراج جی۔ لالہ دیوی چند جی۔ سوامی ستیانند جی آدی مہانو بھاؤ تھے۔ کاریہ واہی وشوانر گیت سے آرمبھ ہوئی۔ اور شری پنڈت ٹھاکر دت جی نے آنریبل جسٹس بخشی ٹیک چند جی کو کرسی صدارت پیش کی۔

مہاشہ دھنی رام جی نے سنگیت اور کیندری اناتھ آلیہ کے ودیارتھیوں کی کویتا کے بعد پنڈت راجا رام جی شاستری نے فرمایا۔ کہ رشی کی وصیت کی طرف ہمیں وشیش دھیان دینا چاہیئے۔ اور ویدوں کے پرمانک بھاشیہ کی تیاری کے لیے وشیش پریتن کرنا چاہیے۔ جس کے لیے ڈی۔ اے۔ وی۔ سنستھا کی بھاشا سے بھی کافی سامگری مل سکتی ہے۔

پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے نے اپنی تقریر میں رشی بھاشیہ شیلی کے انوسار کام کرنے کے علاوہ بعض کی سرگرمیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور پروفیسر دیوان ناتھ جی کے ٹائمز آف انڈیا میں چھپے لیکھ پر آلوچنا کی۔

دیاشنکر بدرام۔ مہاشہ دھنپت رائے اور لالہ خیراتی لال آدی نے اپنی اپنی کویتائیں پڑھیں۔

ڈاکٹر ستیہ پال جی کی تقریر

میں تو اپنا سوبھاگیہ سمجھتا ہوں۔ کہ مجھ سے آدمی کو رشی کے پرتی اپنی شردھا پرگٹ کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ میرا سمبندھ آریہ سماج اور رشی دیانند سے ایسا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جس طرح تھکا ماندہ آدمی امن کی جگہ حاصل کر کے آنند حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح جب جب میں سیاسی معاملات سے تھکاوٹ محسوس کرتا ہوں۔ اور جب مجھے نراشا اور دکھ کا انبھو ہوا۔ میں بھگوان کے چرنوں میں حاضر ہوا۔ اور شانتی مانگی۔

میں یہ سنکر حیران ہوں۔ کہ آریہ سماج کو کچلنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اور آریہ سماج کو مٹا دینے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ مگر مجھے وشواس ہے۔ کہ دنیا کی کوئی قوت بھگوان کا پیغام کچلنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ ہندوستان رشی دیانند کے پیغام کی طرف توجہ دے رہا ہے۔ ہندوستان نہیں بلکہ دنیا بھر کے ملک رشی کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ اور رشی کے پیغام سے عملی طور پر ہاتھ بڑھا رہے ہیں۔

بھگوان نے پرانی ماتر کے آنند کے لیے جنم لیا اور آریہ سماج کی بدولت ہی ساری دنیا اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی فکر میں ہے۔ دنیا اور آریہ سماج کا پتہ اگر پوچھنا ہے۔ تو جاؤ کمال پاشا اور مسولینی سے پوچھو۔ جنہوں نے دیانند سے سب کچھ سیکھا ہے۔

رشی دیانند انسانوں کو بدلنے نہیں آیا تھا۔ بلکہ انسان کے دل کو بدل دینا اس کا کام تھا۔ بھگوان نے ایسا ہی کیا۔ آج دیکھئے دنیا بدل گئی ہے۔ اور جذبات ایسی چوٹی پر پہنچ گئے ہیں۔ جہاں پہنچ کر سوامی کی اعجاز کو مانے بغیر چارہ ہی نہیں۔

میں اپنے مسلمان اور عیسائی دوستوں سے کہتا ہوں۔ کہ بھگوان تمہارا حقیقی دوست ہے۔ بھگوان کی کسی کتاب سے ایک فقرہ تو نکال دیجیے۔ کہ کوئی ہندو ہندو ہونے سے مسلمان سے بہتر ہے۔ انگریزوں کی نسبت ان سے دریافت کیا گیا۔ سچائی بہتر چیز ہے۔ جو جاتی برہمچریہ کا پالن کرتی ہے۔ سربلند ہوتی ہے اور آج یہی کارن ہے کہ انگریز اتنی پر پہنچ گئے ہیں۔

سوامی جی نے ہم کو نربھے ہونا بتلایا۔ اور سوامی جی کی کرپا سے وید کی چرچا شروع ہوئی۔ اور آج ہمارا ذکر اغیار کی محفل میں ہو رہا ہے۔ حوصلہ اور ہمت کو ہاتھ سے نہ دیجیے۔ ہم بھیروؤں میں ہیں رشی کے جیون سے شکشا حاصل کرنی چاہیئے۔

سوامی جی سے کسی نے کہا۔ کہ فلاں ریاست میں نہ جائیے۔ آپ کو قتل کر دیں گے۔ رشی نے کہا۔ کہ دیانند کی گردن کسی کے آگے جھک نہیں سکتی۔ میرا پربھو پر وشواس ہے۔ دیانند کا یقین تھا کہ پربھو سب کام کر رہے ہیں۔ منزلیں کٹی شکستہ دل ہو جاتے ہیں۔ مگر ہم آپ کے حوصلے کو دیکھتے ہیں۔ بھگوان کی شکتی سب یہ کام کر رہی ہے۔ ہمت ہارنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آریہ سماج ترقی کر رہا ہے۔ دھرم اور راستی کو ہر دل کے مندر میں دھارن کر کے قدم بڑھاتے چلو۔ دنیا کھلی باہوں سے آپ کو ہم آغوش کرنے کے لئے تیار ہے۔

ڈاکٹر جی کے لیکچر کے بعد پنڈت وشنو پرشاد جی نے۔ مہاشہ منوہر لعل جی شہید۔ شری ہنسراج جی گپتا اور کماری شیلا دیوی کی کویتائیں ہوئیں۔ اور آچاریہ رامدیو جی کا ویاکھیان ہوا۔

پروفیسر رامدیو جی کا ویاکھیان

ایک ڈھال ایک طرف سے سونے اور دوسری طرف سے چاندی کی تھی۔ ایک آدمی ادھر سے آیا۔ اس نے چاندی کا حصہ دیکھا اور دوسرا سمجھ ہے۔ جس نے سونے کی طرف کو دیکھا۔ پنڈت بھگوت دت جی نے فرمایا ہے۔ کہ ویدوں کی سورج کو چھپانے کے لیے بادل چھائے ہیں۔ میں بتلاؤں گا کہ ویدوں کا کیسے اُدگرن ہو رہا ہے۔ رشی نروان کو پچاس سال ہو گئے۔ ایسی حالت میں دنیا نے رشی کے سندیش کو کہاں تک جان لیا ہے۔ اس یُگ کو سائنس کا یگ کہتے ہیں۔ ایک انگریز ودوان نے لکھا ہے کہ دچار آدمی کے ساتھ گوند کی طرح چپکے ہوئے ہیں۔ لیکن آج سائنس کو پتہ نہیں کہ مادہ کیا ہے۔ مسٹر آلیور لاج کہتے ہیں سائنس دنیا کے بنانے کے سوال پر بالکل ناقابل ہے۔ سائنس کہتی ہے کہ کچھ تتو ایسے ہیں۔ جن کو ہم وہ جگت نہیں کر سکتے۔ سر آلیور لاج کہتا ہے۔ دنیا ماتے لطیف ترین حصہ نہیں۔ ہم وہاں تک نہیں پہنچ سکتے ہیں۔ رگوید میں آتا ہے۔ کہ دنیا سلسلہ سے بنی ہے۔ جو ایتھر ہے۔ رشی نے سائنس اور عیسائی دھرم کو سوچنے کا راستہ بتلایا۔ لوگ ویدوں کو بچوں کی بلبلاہٹ سمجھتے تھے۔ گو آریہ سماج نے ویدوں کا پرمانک بھاشیہ نہیں نکالا۔ مگر وید آگے پہنچ رہے ہیں۔ اور ویدوں کی سچائیاں پرگٹ ہو رہی ہیں۔

ایک انگریز نے اپنی تازہ تصنیف میں لکھا ہے کہ رگوید کے رشیوں نے جو باتیں بتلائیں۔ وہ دنیا کے کسی بھی طبقہ میں نہیں ہیں۔ انگلینڈ کے ایک حصے سے گنیش کی مورتی نکلی ہے اور اپسرا مجسمہ بھی ملا ہے۔ جس میں بُدھ بھگوان اُپدیش کر رہے ہیں۔ لوگوں پر اثر ہو رہا ہے۔ ہڑپا کے کھنڈرات سے ویدک خاص چیزیں کا وچار موجود ہے۔

سائیکو انالیس جنگ لکھتا ہے۔ کہ ہم میں اپنشدوں کے وچاروں کی باریکی سمجھنے کی بھی سمجھ تا پیدا نہیں ہوئی۔ انکی کوئی قوت ہے۔ کشو ہو کے تیسرے ادھیائے میں جو کچھ لکھا

آریہ سماج آسیا پتان:۔
وشوانر یگیہ سے نمن پرکار آمدنی و خرچ ہوا ہے

نمبر	نام	روپے	آنے	پائی
(۱)	مہاشہ چھجو مل جی	۴	۴	۰
(۲)	" برج لال جی	۳	۰	۰
(۳)	" وشیشر ناتھ جی کھنہ	۳	۰	۰
۴	" نارائن داس جی	۲	۴	۰
۵	" ادم سرن جی	۲	۰	۰
۶	" کھیم چند جی	۳	۱۲	۰
۷	" پیارے لعل جی	۲	۸	۰
۸	" نانک چند جی	۱	۰	۰
۹	" وشوامتر جی	۲	۰	۰
۱۰	" منوہر لال جی	۲	۸	۰
۱۱	" نند لال جی	۱	۱۲	۰
۱۲	مہاشہ بھگوان داس جی	۱	۱۲	۰
۱۳	" جیون مل جی	۱	۱۲	۰
۱۴	" موتی رام جی	۱	۲	۰
۱۵	" مانک چند جی کی دھرم پتنی	۱	۰	۰
۱۶	" دیوان چند پنشنر تحصیلدار	۲	۸	۰
۱۷	" پشاوری لعل جی	۱	۱۲	۰
۱۸	" جگن ناتھ جی	۱	۰	۰
۱۹	" لعل سنگھ جی	۲	۰	۰
۲۰	" دوارکا ناتھ جی	۱	۸	۰
۲۱	" پربھو دیال جی	۲	۸	۰
۲۲	" دیو کی نندن جی	۱	۱۲	۰
۲۳	" رام داس جی	۳	۰	۰
۲۴	" ہیرا لال جی	۲	۰	۰
۲۵	" ٹھاکر چند جی	۲	۴	۰
۲۶	" رام نرائن جی	۱۵	۰	۰
	میزان کل	۶۷	۱۴	۰

پنڈت ہر کیشچندر بھجنیک کو دیئے۔ جنہیں سے شہر کی پرچی سماج میں رکھی ہے۔ اور ایک روپیہ کی چار پرچیاں دانیوں کو دی جا چکی ہیں۔ مبلغ ۵۵ روپے پنڈت گورودت جی کو دیئے۔ جس میں سے ۱۵ روپے کی پرچی دانی سجن کو دی جا چکی ہے۔ باقی ۴۰ روپے کی پرچیاں سماج میں ہیں۔

مبلغ ۶ روپے ۱۰ر باقی سماج میں پڑے ہیں اور بھی جو کچھ پراپت ہوگا۔ اس کے ساتھ اور رشی اُتسو پر بھی مبلغ ۱۰ روپے۔ نقد ہیں و عدہ ۸ر ہیں کسی اُپدیشک مہودے کے دوارہ سبھا میں بھیج دیئے جائیں گے۔

۱۳ر اکتوبر کو سماج کا چناؤ ہوا۔ اور نمن لکھت سجن چنے گئے:۔

پردھان:۔ شریمان لچھمن داس جی۔
اپ پردھان:۔ مہاشہ برج لال جی و چھجو مل جی
منتری:۔ گوبند رام جی
سہایک منتری:۔ وشوامتر جی۔
کوشادھیکش:۔ مہاشہ نانک چند جی۔
پستکادھیکش:۔ شری لال سنگھ جی۔
پرتشٹھت سدسیہ:۔ وشیشر ناتھ۔ منوہر لال جی وغیرہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہے۔ رگوید کے ایک سوکت کا ترجمہ ہے۔ رشی نے کہا۔ وید کے معنے گیان ہیں۔ ہیلو بنیا سے ایک پرمان ملتا ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ وید کا ڈنکا کہاں کہاں بج رہا ہے۔ سر آئیور لاج کہتے ہیں۔ دماغ سے تم کہیں نہیں پہنچ سکتے۔ جہاں ترک رہ جاتا ہے وہاں شردھا کام دیتی ہے۔ اور قرآن کی طرح مورتی پوجا کے خلاف ہے۔ پدھ گیا کے دنت نے یونیورسل ریلیجس کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ مورتی پوجا وید سے پیچھے چلی یگیہ میں پشو ہنسا دھرم درودھ ہے اور اگنی ہوتر اور یگیوپویت کا پرچار منش ماتر میں کرنا چاہیئے۔ در اصل آریہ سماج سناتن اور پراچین دہرم ہے اور سناتن دھرم ہی آریہ سماج ہے۔

شری آچاریہ جی کی تقریر کے بعد پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا والے صاحب صدر کا شکریہ کیا۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

ملتان میں رشی نروان اتسو

آریہ سماج مندر بوہڑ دروازہ ملتان نے ۲۶ر اکتوبر کو بڑی دھوم دھام سے رشی نروان اتسو منایا۔ یہاں پہلی ہی بار لاہور کی طرح گورو کل اور

کالج سیکشن کی سماجوں کا فیصلہ ہؤا۔ کہ نروان اتسو گوروکل وبھاگ اور پودھ اتسو کالج وبھاگ میں مشترکہ منایا جائے۔ کارروائی رائے بہادر مدن گوپال جی کی صدارت میں ہوئی۔ لالہ موتی رام جی نے وید پاٹھ کیا۔ شری رام دیالو جی شاستری۔ پروفیسر ہربنس لعل جی۔ سوامی آنند نندجی۔ ڈاکٹر دیوانچند جی۔ شری برندرا ایم۔ اے نے اپنی اوجسوی وکتر تاؤں دوارہ رشی جیون پر پرکاش ڈالا۔ گوروکل کے برہم چاریوں اور ڈی۔ اے۔ وی سکولوں کے ودّیارتھیوں نے گیت گائے۔ اور ہیری پاٹھشالہ کی کنیاؤں نے رشی اپکار ورنن کئے۔ شری سبھا پتی جی نے مبلغ ۲۰ روپے مشن فنڈ اور مٹھائی کے لئے دیئے۔

(رنجیت رائے منتری)

قادیان میں رشی اتسو

مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۵ء بوقت ۱۱ بجے دوپہر آریہ سماج مندر میں رشی اتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں پہلے ہون ہؤا۔ اس کے پیچھے شہر میں سنکیرتن کیا گیا۔ سنکیرتن میں لالہ ہری رام جی کے سریلے اور جوشیلے بھجنوں اور جیکاروں نے خوب سماں باندھا ہؤا تھا جس سے سنکیرتن میں خوب

رونق تھی۔ بھیڑ کے سبب بازاروں سے گذرنا مشکل ہو رہا تھا۔ بازار کے چوک میں شریمان پنڈت ترلوک چند جی شاستری کا دیوالی کے مہتو پر پربھاؤ شالی لیکچر ہؤا۔ لیکچر میں کافی سے زیادہ رونق تھی۔

سنکیرتن کے بعد سماج مندر میں اتسو منایا گیا بھجن ہو کر شریمان پنڈت ترلوک چند جی شاستری کا رشی دیانند جی مہاراج کے جیون پر اتی اتم لیکچر ہؤا۔ سبھا کی آگیا انوسار چار آنہ مشن فنڈ کے لئے اپیل کی گئی شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ سماپت کیا گیا۔

(دانا رام منتری آریہ سماج قادیان)

آریہ سماج کیمبل پور

۲۶ کو ۲ بجے آریہ سماج مندر میں رشی اتسو منایا گیا۔ رائے صاحب بابو کدار ناتھ جی جلسہ کے پردھان تھے۔ پنڈت منشور جی اور بابو رام لعل صاحب پنشنر لوگ ابھیاسی اور جناب رائے صاحب کی وکتر تائیں ۔۔ سن استریاں اور پرش اچھی تعداد میں تھے۔ بالمیکی پارٹی کے بھجن ہوئے اور سماجک سبھاجنوں نے بھی بھجن گائے

(رشانسگھ منتری)

آریہ سماج روپڑ

دیوالی کے دن آریہ سماج روپڑ ... کیا۔ جب آریہ سماج ہذا کے سب ... یہ انتظام آریہ سماج نے مندر میں ... پریم پوروک یہ کارروائی سماپت ... کے بعد شام کو ایک یگیہ کیا گیا۔ اور ... جی کا ایک نہایت ہی پُرانتم سو ... جیون پر دیا کھیان ہؤا۔ جس میں ... تمام واقعات رکھے۔ کہ کس پرکار ... گیان ہؤا۔ اور کسطرح سے دکھ ... ہت کے لئے ویدک دھرم کا پرچار ... دیوالی کا دن ہے۔ اسی دن شری ... مہاراج اپنے سچے پتا کی گود میں ... دن کی دیر سے انتظار کر رہے ... پورن ہو گئی۔

(دید پرکاش پردھان آریہ ...)

سوامی دگیانند جی مہاراج ...

شری سوامی دگیانند جی مارشس ... کہیں ہوں۔ تو وہ کرپیا سیکرٹری آریہ ... پشاور صدر دوارہ اوشیہ سوچت ... (گورودت ودّیا النکار آریہ ...)

تحائف ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے

یکم نومبر ۱۹۳۵ء تک آرڈر دینے والوں کو بھاری رعایت

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں۔ جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں۔ جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے علاوہ ریل و ڈاک کے قانون۔ کرایہ ریل و مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہوگی۔ خریدنے سے پہلے اس ڈائری کو ملاحظہ فرما دیں۔ مع سنہری جلد کے قیمت صرف پانچ آنے یکم نومبر تک لینے والوں کو پونے تین روپے درجن۔

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۶ء

یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کروایا ہے۔ اس کا سائز ۳۶ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہوگا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہؤا ہے۔ اس سے بڑا اور سندر کیلنڈر آپ کو نہیں ملے گا۔ اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دونوں رنگوں میں دی گئی ہیں۔

کیلنڈر کے ارد گرد مشہور آریہ پرشوں کی تصویریں ہیں

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند جی سرسوتی کے کپڑے والا چتر ... رنگوں میں چھپا ہے۔ چیز اس یوگیہ ہے۔ کہ ہاتھوں ہاتھ خریدی جاوے قیمت صرف ... آنے (۱۰) یکم نومبر تک لینے والوں کو سوا دو روپیہ درجن۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

کیلنڈر معمولی تاریخوں والا بھی چھاپا جائے گا۔ جس کے بیچ میں ایک سہ رنگی تصویر ہوگی۔ تصویر میں بھارت ماتا کو ہتھکڑیاں لگی ہوئی ہوں گی۔ اور سوامی دیانند جی وید کے پرکاش سے توڑ رہے ہیں۔ ساتھ مہاتما گاندھی بھی اُسی راستہ کو انوسرن کر رہے ہیں۔ قیمت فی تین آنے۔ یکم نومبر تک لینے والوں کو ڈیڑھ روپیہ درجن ملے گا۔

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection ... eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل ۲۹۹۲

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار ارگن یادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो ॐ विश्वमार्यम

آریہ مسافر

ہفتہ وار

لاہور

قیمت سالانہ تین روپے - فی ار

ایڈیٹر :- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक :- आर्य्य मुसाफिर - लाहौर

جلد ۶ } اتوار ۰-۲۵ کارتک سمت ۱۹۹۲ بکرم دیانند ابد ۱۱۱ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۳۵ء { نمبر ۴۵

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

آریہ سماج کے نیم

(۵) سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک۔ آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا۔

(۷) سب سے پریتی پورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہیں رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آج کے لیکھ

آریہ مسافر کیلئے دس ہزار پریمیوں کی ضرورت

جگت پرانبیہ شردھانند دل سمیلن۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کا اردھ شتابدی مہوتسو

اردھ شتابدی کی شاندار تیاریاں ❖ درشن ابھلاشی

قادیانی مسیح کی تکذیب ❖ آریہ جگت میں رشی اتسو

دھوم ❖ ولیشوانر یگیوں کی دھوم - آریہ ساماجک

جگت ❖ ایڈیٹوریل نوٹ - وغیرہ

عظمت کی یاد

بحر و بر پر کون تھا کل حکمران کچھ یاد ہے
کس کے قبضہ میں تھا یہ سارا جہاں کچھ یاد ہے
آج ہے تم سے مخالف ذرہ ذرہ دھر کا
کس کا تھا سارا جہاں کل مدح خواں کچھ یاد ہے
پھر رہے ہو تم شکست و خوار ہوکر دھر ہیں
فتح کا تھا کس کے ہاتھوں میں نشاں کچھ یاد ہے
پڑھ رہا ہے بیٹھ کر کیا قصۂ اغیار کو
بے خبر تجھ کو بھی اپنی داستاں کچھ یاد ہے
ایک دن وہ تھا کہ تیرے نعرۂ تکبیر سے
گونج اُٹھتی تھی فضائے آسماں کچھ یاد ہے
آہ کیوں تو آج اتنا ہو گیا ہمت شکن
کیسے کیسے ہو گئے تجھ میں جواں کچھ یاد ہے
تیرے اشجار تمنا آج ہیں وقف خزاں
گل پھلا پھولا تھا تیرا گلستاں کچھ یاد ہے
آج کیوں تو خانماں برباد آتا ہے نظر
لامکاں پر کل تھا تیرا آشیاں کچھ یاد ہے
کس کے ہاتھوں میں عناں - ہفت کشور تھی بتا
کانپتے تھے کس سے ساتوں آسماں کچھ یاد ہے
آج کیوں بڑھتے نہیں تیرے قدم اے آرزو
کون تھا کل تک امیر تمازواں کچھ یاد ہے

مسافر کا اردھ شتابدی نمبر باتصویر عنقریب شائع ہونیوالا ہے - اشتہار دینے والے بہت جلدی مینیجر سے فیصلہ کرلیں

ہندو آرٹ پریس چیمبر اخبار سٹریٹ لاہور میں باہتمام چرنجی لال پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر واقعہ گورودت بھون لاہور سے شائع ہوا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی بلیٹن

اردھ شتابدی ٹورنامنٹ

اردھ شتابدی کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے نشچے کیا ہے۔ کہ اردھ شتابدی کے موقعہ پر جسمانی ترقی کے خیال سے ایک بڑا سمیلن ویایام سمیلن کے نام سے بلایا جاوے۔ جس میں جسمانی ترقی کے سادھنوں پر ویایام پریمی تجربہ کار بھاو بھاووں کے خیالات سے آریہ جنتا کو لابھ پہنچے۔ اس ویایام سمیلن کے اپلکش میں ایک بڑے بھاری آریہ ٹورنامنٹ ۲۵ر دسمبر سے شروع کرنے کا وچار ہے آریہ ویر دل کی طرف سے جو میچ بسنت کے موقعہ پر ہوتے تھے۔ وہ بھی اسی میں شامل ہونگے فیس داخلہ مندرجہ ذیل ہے۔ براہ مہربانی آپ اپنی سنستھا کی طرف سے شامل ہونے والے کھلاڑیوں و ٹیموں کے ناموں سے جلدی اطلاع دیں تاریخ نکالتے وقت اس بات کا دھیان رکھا جاویگا کہ باہر سے آنے والے کھلاڑیوں تتھا ٹیموں کو بہت دن لاہور نہ ٹھیرنا پڑے۔

نام کھیل	فیس داخلہ
(۱) ہاکی	۱۵ روپے فی ٹیم جن کا تعلق بی۔ اے۔ ایچ۔ اے سے
ہاکی	۱۰ روپے " سکول ٹیم
(۲) والی بال	۱۲ روپے "
(۳) رسہ	۲ روپے "
(۴) گتکا سائیکل	۲½ روپے "
" سکول	۴ر فی لڑکا
(۵) فٹ بال	۵ روپے فی ٹیم
(۶) کشتی	(۱) آریہ ہندو جوانوں کی۔ (۲) آریہ سبھا سدوں سبھائیوں کی (۳) آریہ ودیارتھیوں کی۔

کشتی میں جو جتھ اوّل رہے گا۔ اسے بھیم کی پدوی دی جاوے گی۔ اور ایک بھیم گرز انعام میں دیا جاوے گا۔

اس کے علاوہ تلوار تیر۔ لاٹھی آسن جمناسٹک کی کھیلیں بھی ہونگی۔

رضا کردت شرما تید پردھان ٹورنامنٹ

ڈیپوٹیشن

سوامی ودرانند جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی پنڈت وشوناتھ جی۔ مہاشہ آتم دیو جی پر مشتمل ہے۔ آج کل ضلع مظفر گڑھ کی آریہ سماجوں میں گھوم رہا ہے۔ ان کا پروگرام مندرجہ ذیل ہے:-

سیت پور	=	۷ - ۸ نومبر
نیر پور	=	۹ - ۱۰ نومبر
جتوئی	=	۱۱ - ۱۲ نومبر
جھنگی والہ	=	۱۳ - ۱۴ "
خانگڑھ	=	۱۵ - ۱۶ "
مظفر گڑھ	=	۱۷ر نومبر

مندرجہ ذیل سماجوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ ڈیپوٹیشن کا پورا پورا سواگت کرتے ہوئے کافی سہوگ دینے کی کرپا کریں:- رنگ پور۔ ستانواں۔ کوٹ ادو۔ دائرہ دین پناہ۔ لیہ کروڑ۔ بھکر۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

کا

اردھ شتابدی مہوتسو

جو ۲۳ر دسمبر سے ۲۹ر دسمبر تک بڑے سماروہ سے گورودت بھون میں منایا جاویگا۔ اس موقعہ پر دوکانیں بھی لگیں گی۔ جن کے لئے مندرجہ ذیل نیم ہونگے :-

(۱) ہر ایک دوکان ۹ × ۹ فٹ پیمائش کی ہوگی۔ دو طرفہ کھلی دوکان کا کرایہ ۲۵ روپے فی دوکان اور ایک طرفہ کھلی کا ۲۰ روپے فی دوکان تمام دنوں کے لئے ہوگا۔

(۲) دوکانیں چھتی ہوئی تیار ملیں گی۔ سامنے سے کھلی ہونگی۔

(۳) دوکان میں روشنی کا انتظام دوکاندار کو خود کرنا ہوگا۔

(۴) دوکان کا کرایہ مقرر ہوگا۔ جو اُتسو کے تمام دنوں کے لئے ہوگا۔ چاہے دوکان اس سے کم دن کے لئے استعمال کی جاوے گی۔

(۵) حلوائی۔ دودھ۔ چائے والے۔ ہوٹل و تنور والوں کی دوکان کے لئے سفید جگہ مقرر کر کے دیجاویگی اس کو چھتنے کا انتظام دوکاندار اپنا کرے گا۔ کرایہ دو صد مربع فٹ جگہ تک کے لئے ۱۵ روپے فی سینکڑہ مربع فٹ۔ اس سے اوپر ۵ صد مربع فٹ جگہ کے لئے ۱۲ روپے فی سینکڑہ مربع فٹ اور اس سے اوپر لی جاویگی۔ تو ۱۰ روپے فی سینکڑہ مربع فٹ ہوگا۔

(۶) دوکان کی منظوری ملنے پر مقررہ کرایہ پیشگی اُسی وقت ادا کرنا ہوگا۔

(۷) اگر منظوری ہوجانے پر دوکان دار دوکان نہیں لگائے گا۔ تو پیشگی ادا کردہ کرایہ واپس نہیں کیا جاوے گا۔ ادھشٹاتا دوکانات کو ادھیکار ہوگا۔ کہ وہ ۲۳ر دسمبر تک انتظار کر کے دوسرے کو دوکان دیدے۔ اس صورت میں پہلے دوکاندار کا کوئی حق نہیں رہے گا۔

(۸) دوکانوں کے بٹوارے کا ادھیکار ادھشٹاتا کو ہوگا۔ جو دوکان مقرر کردی جاوے گی۔ وہ ادشیہ دوکاندار کو سویکار کرنی ہوگی۔

(۹) دوکان حاصل کرنے کے لئے درخواست ۱۰ر دسمبر ۱۹۳۵ء تک ادھشٹاتا دوکانات اردھ شتابدی گورودت بھون لاہور کے پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست میں دوکان کا پورا نام۔ مالک کا نام۔ اور کس کس چیز کی دوکان ہوگی۔ درج ہونا چاہیئے۔ اور درخواست کے ساتھ دس روپے پیشگی آنے چاہئیں جس دن دوکانیں تقسیم کی جاویں گی۔ اُسی دن دوکاندار کو خود موقعہ پر حاضر ہو کر دوکان لینی ہوگی۔ اگر موقعہ پر حاضر نہ ہوگا۔ تو پیشگی کرایہ ضبط ہو جائے گا۔ اگر دوکان لے لی جاویگی۔ تو بروقت منظوری اُسی وقت بقایا کرایہ ادا کرنا ہوگا۔ اگر کرایہ بقایا ادا نہیں کیا جائے گا۔ تو پیشگی ضبط ہوگی۔ اور منظوری منسوخ ہو جاوے گی۔

(۱۰) اشلیل پستکوں کی فروخت بالکل منع ہے۔ سگرٹ۔ بیڑی آدی کی کوئی دوکان نہ ہوگی۔

(۱۱) ملاوٹی اور بنسپتی گھی استعمال کرنا بالکل منع ہے۔ اگر گھی ملاوٹی یا بنسپتی معلوم ہوگا۔ تو دوکان اٹھا دیجاوے گی۔ دوکاندار کو کوئی عذر کرنے کا حق نہ ہوگا۔ ہر ایک وستو بازار کے بھاؤ پر بکیں گی۔

(۱۲) خوانچہ اور چھابڑی والوں کو سودا بیچنے کے لئے خاص ٹکٹ اور کرایہ مقرر ہوگا بغیر اس کے سودا بیچنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ادھشٹاتا کے نیت کردہ ستھان پر بیٹھنا ہوگا۔ ان سب پر ادھشٹاتا کو پورا اختیار ہوگا [illegible]

تمنع ہے۔

(۱۳) ادھشٹاتا کو ادھیکار ہوگا۔ کہ مندرجہ [illegible] کسی نیم کے بھنگ کرنے والے دوکاندار کو [illegible] نکال دے اور دوکان خالی کرائے۔

(۱۴) دوکانوں کے وشے میں اگر کوئی پوچھ [illegible] کرنی ہو تو ادھشٹاتا سے کریں۔

(ادھشٹاتا دوکانات اردھ شتابدی [illegible]
گورودت بھون لاہور

اردھ شتابدی دھن سنگرہ

بھوپال والا

آریہ سماج بھوپال والا دھرم شالہ کے لئے	۵۰۰
پنڈت بہاری شاہ دست رام جی وید بھاشیہ کے لئے	[illegible]
ٹیچران آریہ ہائی سکول بھوپال والا	[illegible]
پنڈت سوہنا مل میلا رام جی	[illegible]
لالہ راجچند جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول	[illegible]
لالہ برکت رام گیان چند جی	[illegible]
لالہ فقیر چند جی	[illegible]

لاہور۔ (گذشتہ سے پیوستہ)

شری لالہ روشن لال جی سپورٹس وید بھاشیہ	[illegible]
باوا بلونت سنگھ جی	[illegible]
رائے بہادر لچھمن لال جی سبھا اپ پردھان	[illegible]
پنڈت بھیم سین کی ودیا النکار سبھا منتری	[illegible]
لالہ سوہن لال جی ٹھیکیدار	[illegible]

شاہدرہ دہلی سے :-

شری لالہ بابو رام جی پراپت	[illegible]
" خزانچی بابو ترشا رام جی	[illegible]
" شری مہاشہ شام لال جی	[illegible]
" بابو منگل رام جی	[illegible]
" بابو آسا رام جی	[illegible]
" گرداری لال جی	[illegible]
" شیو پرشاد جی	[illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۱۰- نومبر ۱۹۳۵ء

ویشوا نر یگیہ کی سپھلتا

شری پوجیہ آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نے ویشوا نر یگیہ کی پرتھا کو کیسے سندر سمیہ میں دچارا۔ کہ آج آریہ جگت میں یگیوں کی دھوم مچ گئی ہے۔ شاید ہی وہ کوئی بدقسمت سماج اور بدبخت آریہ بھائی ہو۔ جس نے یگیہ پرنالی سے اپنی سہمتی پرگٹ نہ کی ہو۔ پنجاب بھر کی آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے اس نہاں سماروہ کو سپھل کرنے کے لئے شبھ کا مناؤں سے ویشوانر یگیہ آرمبھ کئے۔ اور آج مجھے یہ دیکھتے ہوئے اتینت خوشی ہوئی ہے کہ آریہ بھائیوں کے ہردیہ میں پراچین کال کو پھر سے لانے اور رشیوں کی پرتھا کو جاگرن کرنے کے بھاؤ موجود ہیں اور آریہ بھائی وہ پراچین یگ پھر سے دیکھتے ہیں جس کی یاد اس وقت تک ہردیوں میں موجود ہے۔

رشیوں کا وہ پراچین کال اور یگیوں سے وایو منڈل کو سگندھت کر دینے کا عملی کام کوئی مشکل نہیں ہے۔ آریہ بھائیوں نے اردھ شتابدی سماروہ کے اُپ لکش میں بڑی سندر بھاونا اور بڑے پوتر دچاروں سے یگیہ آرمبھ کئے۔ اور بہت سے یاچنائیں کیں۔ جن کا پھل روپ عنقریب دیکھنے میں آئے گا۔ ہزاروں آریہ بھائی آریہ نگر لاہور میں پدھار کر ویدک دھرم کی ڈنکے بجے کریں گے اور اردھ شتابدی کے پیغام کو حاصل کر کے ایک نیا جیون اور نئی جاگرتی کی سپرٹ دھارن کریں گے گو آریہ بھائیوں میں جاگرتی کی سپرٹ نمودار ہو گئی ہے۔ اور آریہ بھائی سچیت ہو کر اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے مستعد دکھائی دیتے ہیں۔ اور عملی تو نشے سے اس قسم کا پریچہ دینے پر تل گئے ہیں۔ کہ موجودہ یگ آریوں کے لئے کوئی بھاری یگ نہیں ہے۔ آریوں کے دلوں میں اپنے دھرم کے پرتی شردھا ہے۔ اور وہ اس کے لئے تن من دھن نچھاور کرنے میں ذرا بھی سنکوچ نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی سنکوچ کرنا آریوں کا کام ہے دھن کی بات ہی کیا ہے۔ ہر ایک مقام پر آریہ بھائی اردھ شتابدی کے لئے ایک سپرٹ دیکھتے ہیں۔ اور اس یگیوں دوارہ پیدا کی گئی جیون شکتی کے آدھار پر دھن سنگرہ کے کام کی بدھ ہو رہی ہے۔ اور آریہ بھائی اپنے اپنے دھن کا بھاگ دینے کے لئے ادبیت دکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ آریوں کی دھرم کے پرتی شردھا کا ہی نمونہ ہے۔ کہ اتنے الپ کال میں جیون جیوتی کو پرجولت کر کے ایک ایسا سندر سمے اپستھت کر دیا گیا ہے۔ جس کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اردھ شتابدی اُتسو کی سپھلتا ویشوانر یگیوں کی لہریں ہی پنہاں تھی۔ جب تک یگیوں کا کاریہ آرمبھ نہیں ہوا تھا۔ شتابدی کے لئے آریوں کے دلوں میں کوئی خاص جوش نہیں تھا لیکن جب سے یگیوں کی پوتر ریتی کو سنچالت کر ڈالا گیا ہے۔ اردھ شتابدی کا کاریہ خود بخود ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سبھا کاریالیہ میں دن پرتی دن شتابدی کے لئے دھن آتا دکھائی دیتا ہے۔ اور یہ معلوم ہو رہا ہے۔ کہ کہ اس جہاں یگیہ میں آہوتی ڈالنے کے لئے آریہ ماتر تیار ہو چکا ہے۔ آریہ اپدیشکوں کی رپورٹوں اور سماچاروں سے گیات ہوتا ہے کہ آریہ بھائی یگیہ کی ریتی سے اتیو سہانو بھوتی اور انومتی پرگٹ کر رہے ہیں۔ اور ہر ایک آریہ سماج اس وشئے میں اپنا اپنا بھاگ دیکھ جہاں اردھ شتابدی کو سپھل کرنے میں عملی سپرٹ کا اظہار کر رہی ہے۔ وہاں ویشوانر یگیوں کی سپھلتا ہی ایک ماتر ایسی شے ہے۔ جو ہمارے لئے خاص کشش پذیر ہے۔ اس لئے آریہ بھائیوں کو اس اور خاص دھیان دیکر یگیوں کی پرتھا کو اتینت ویگ سے شروع کرنا چاہیئے۔ اور وہ بھائی جنہوں نے اپنے اپنے گھروں میں پوتر یگیہ نہیں کروائے انھوں یگیوں میں بھاگ نہیں لیا۔ وہ اوشیہ اس نومبر ماس میں یہ کام کر لیں۔ یگیوں دوارہ جہاں گرہ بھر کے وایو منڈل سے شدھتا کا سنچار ہوگا۔ وہاں آتم نرکیشن اور آتم سنشودھن کی بھاونا کو جگا کر اس جہاں اور اپوروہ یگیہ کے لئے اپنی آہوتی دینا اس سے بھی ادھک لابھ پرد ہے۔ آریہ ماتر کو اس اور توجہ دے کر یگیہ کو سپھل کرنے میں اپنی شکتی بھر بھاگ لینا چاہیئے اور ویشوانر یگیوں کی سپھلتا سے آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے یگیہ کو سمپورن کرنا چاہیئے۔ اس میں سب آریوں کا بھلا ہے۔

اردھ شتابدی مہوتسو کی اپوروسپھلتا

چوراسی ہزار (۸۴۰۰۰) روپیہ آگیا ہے

اردھ شتابدی کے یگیہ کو سپھل کرنے کے لئے آریوں کا پریشرم اُتساہ جنک ہے۔ اس سپتاہ کی رپورٹ سے گیات ہوا ہے۔ کہ اس وقت تک چوراسی ہزار روپیہ آگیا ہے۔ دانی مہانو بھاووں کو اس اور ادھک توجہ دینی چاہیئے۔ اور جن جن سماجوں کے پاس اردھ شتابدی کا دھن پڑا ہو۔ وہ کرپیا ساتھ ہی ساتھ سبھا کاریالیہ میں بھیجتی جائیں۔ اور ادھک پریشرم سے کام لے کر دھن کی راشی کو جلد پورن کر دیں۔

(منتری اردھ شتابدی سمتی لاہور)

عراق کے ہندوستانی

عراق میں کافی تعداد میں ہندوستانی آباد ہیں۔ اور وہاں پہنچ کر ملکی اور تمدنی ترقی میں جیسا ہندوستانیوں نے کام کیا ہے۔ وہ مصریوں سے نہیں بن پڑا۔ اس وقت جب کہ کروڑوں روپوں کا ہندوستانیوں کا سرمایہ وہاں لگا ہوا ہے۔ حکومت عراق نے تین ماہ یا اس سے کم کے نوٹس ہر ایک ہندوستانی تاجر کو دیئے ہیں۔ کہ وہ فی الفور عراق سے چلے جائیں۔ اس معاملہ میں وہاں کے مظلوم ہندوستانیوں میں سے ایک بھائی کی چھٹی ڈاکٹر دا ہندر ناتھ ٹھکور کو اس ہفتہ ملی ہے۔ جس میں وہاں کے دکھی پرشوں کی داستان بیان ہے۔ اور ہندوستانی لیڈروں سے سہیوگ کی درخواست کی گئی ہے دیکھئے ہندوستانیت سے اُنس رکھنے والے ملکی لیڈر اس معاملہ میں کہاں تک ہندوستانیوں کے لئے کچھ کر دکھاتے ہیں۔ اور عراق کے ہندوستانیوں کا مسئلہ کون سی صورت اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ اس وقت ملکی لیڈروں کی توجہ دیگر معاملات کی طرف لگی ہوئی ہے۔ بیرون کے ہندوستانیوں کی طرف نہیں۔

شری مہاشہ چرنجی لعل جی پریم

آریہ مسافر کے کرم شیل سمپادک شری مہاشہ چرنجی لعل جی پریم آج کتنے دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آپ آریہ سماج ڈسکہ کے جلسہ سے لوٹ کر آئے۔ تو صحت اتنی خراب ہو گئی۔ کہ بستر سے اُٹھ تک نہ سکے۔ چنانچہ یکم ستمبر سے یہ حالت ہے۔ کہ طاقت سلب ہوتی جا رہی ہے۔ جگر کی خرابی کا۔ احتمال تھا۔ لیکن ایشور کی دیا سے وہ فکر دور ہوا ہے۔ اور اب غذا قدرے ہضم ہونی شروع ہوئی ہے۔ مسافر کے پریمیوں کو پرارتھنا کرنی چاہیئے۔ کہ ایشور انھیں جلد صحت مند کرے۔

(پریم چندر)

سائبیریا میں نماز

سائبیریا میں وحشی انسانوں کی آبادی پائی جاتی ہے۔ ایک دوسرے سائل نے مولانا سے دریافت کیا۔ کہ:-

ایک شخص مسلمان ملک سائبیریا میں جو قطب شمالی کے قریب ہے۔ جہاں چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہے۔ نماز روزہ کس طرح ادا کرے؟

جواب ملتا ہے:-

"روزہ تو رمضان میں ہے۔ وہاں رمضان ہی نہیں تو روزہ کیسا۔ نماز کے لئے حدیث آثار قیامت میں آیا ہے۔ کہ اوقات نماز کا اندازہ کر کے پڑھ لیا کرنا"

تو وہاں کے رہنے والوں کو روزہ کی چھٹی ہو گئی۔ اور نماز کے لئے اندازہ سے کام لینے کی قید۔ مگر یہ بتلایا جائے۔ اندازہ کس حساب سے ہوگا۔ کیا چھ ماہ کے دن کے حساب سے یا بارہ گھنٹہ کے دن کے حساب سے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا یہ معراج ہے

گو کہنے کو تو یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ معراج کا مطلب بلندی اور عروج ہے۔ لیکن استعارۃً عالم سے بالا ہو کر باتیں کرنا اور کہنا۔ کہ

"نماز مومن کا معراج ہے۔ معراج کیا تھا۔ ہمارے نبی کریم کا ایک نہایت ہی مصفا و جلی کشف کے اندر باتیں کرنا تھا۔" (مصباح)

کیا نماز پڑھنے والے مومن کی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ اور وہ ایسے ہی معراج پر پہنچتا ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو کیا بتلایا جا سکتا ہے کہ عمر بھر نماز پڑھنے والے نمازیوں نے کتنی بار معراج کا رتبہ حاصل کیا۔

مسولینی کا عزم جنگ

یورپ کی طاقتوں سے نبرد آزما ہونا ایشیائی قوت کا کام نہیں ہے۔ ابی سینیا بیچارہ بالکل تاب ہی نہیں لا سکا۔ اور مسولینی نے اتنے قلیل عرصہ میں اس کا کچومر نکال دیا ہے۔ کہ جسے دیکھ کر دنیا حیران ہو رہی ہے۔ اور مسولینی کے عزم سے لرزہ براندام ہے۔ مسولینی نے تمام بین الاقوامی ساکھ سے توجہ کو ہٹا کر ساری دنیا کو اپنی جانب متوجہ کر لیا ہے اور اب کے جو اقتصادی بائیکاٹ کی مہم جاری ہونے والی ہے۔ اسے ایسے جرأت مندانہ انداز میں پس پشت ڈال دینے کا اظہار کیا ہے۔ کہ دنیا کے بڑے بڑے سیاسی مدبر انگشت بدنداں ہیں۔ اور سوچ رہے ہیں۔ کہ یہ آتش فشاں وجود کس انداز سے دبایا جائے۔ تاکہ دنیا جنگ کی لپیٹ میں آنے سے بچ جائے۔

حکومت سرحد کی مسلم نوازی

اکثریت کی بنا پر حقوق دیئے جانے سے قبل ہی سرحد کی مسلم اکثریت نے ہندوؤں کیساتھ جس قسم کا برادرانہ سلوک شروع کر دیا ہے۔ اس کا نمونہ سرحد کے سکولوں سے ہندی اور گورمکھی تعلیم بند کرنے کا سرکلر ہے۔ اس سرکلر کیخلاف زبردست جذبہ ہندوؤں اور سکھوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ اس ضمن میں لالہ مہر چند جی کھنہ نے سرحد کونسل کے مرکردہ ہندو لیڈر خاص دلچسپی لے رہے ہیں اور ۳ نومبر ۱۹۳۵ء کے اجلاس میں تو یہ حالت تھی۔ کہ سرحد کونسل کے اجلاس میں ہندوؤں اور سکھوں کا مکمل [illegible] تھا۔ ان کی جانب سے بھیجے گئے میمورنڈم کو پڑھا گیا۔ کہ کس طرح ہندو تہذیب اور تمدن پر کلہاڑا چلایا جا رہا ہے۔ اور ہندی اور گورمکھی کو نابود کر کے اقلیت کے ساتھ نامناسب برتاؤ کرنے پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ دیکھئے حکومت سرحد ایسی حالت میں [illegible]

ہندوؤں کے ساتھ سلوک کرتی ہے۔

سرحد کی ہندو سکھ اور مسلم درسگاہیں

سرحد میں جہاں حکومت کی مسلم نوازی نے ہندوؤں اور سکھوں کی تہذیب کو نابود کرنے کے لئے ہندی اور گورمکھی کو بند کر دینے کا سرکلر شائع کیا ہے۔ وہاں اردو کے حامی مسلمانوں اور مسلم گرل سکولوں میں پڑھنے والی لڑکیوں کی تعداد چودہ ہزار چار سو تینتالیس ہے ان میں سے صرف ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی ہندو طالبات کی تعداد ایک ہزار نو سو ہے۔ صوبہ میں کرسچن لڑکیاں باون پارسی گیارہ اور متفرق چار ہیں۔ لیکن اس پر بھی کمال یہ ہے کہ جب مسلمان لڑکیاں ساڑھے پانچ ہزار سے زائد نہیں ہیں۔ تو پھر ہندوؤں کیساتھ مساوی سلوک کیوں روا نہیں رکھا جاتا۔ حکومت سرحد کا یہ غیر واجب سلوک؟ اور ہندوؤں کی ہی زبان کو ہی صوبہ سے نابود کرنے کا عزم کہاں تک منافرت انگیز ہے۔ اس معاملہ میں سارے ہندوستان کے ہندوؤں اور سکھوں کو متفقہ طور پر سرحدی ہندوؤں کی امداد کرنا چاہیئے۔ اور اپنی قومی اور مذہبی زبان پر حملے ہونے سے بچانا چاہیئے۔

پنڈت مالوی جی کا نیا پروگرام

پنڈت مدن موہن مالویہ جی نے پشو بلی کے خلاف مہم شروع کر دی ہے۔ اور دھرم شاستروں سے اس فعل کی پوزیشن کو حل کرنے کے لئے آرٹیکلوں کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔ اور بتلایا ہے کہ کہ درگا پوجا کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ پشو بلیدان اوشیک ہے اور پھر موجودہ زمانہ میں کوئی بھی ایسی بات دکھائی نہیں دیتی۔ جس کی بنا پر پشو بلی کی حمایت کی جائے۔ پنڈت جی کی یہ تحریک نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک ہندو بھائی کو اس سلسلہ میں پنڈت جی کو سہیوگ دینا چاہیئے۔ اور پشو بلی کی رسم کو نابود کرنے میں معاونت کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہندوؤں کے ماتھے سے یہ کلنک کا ٹیکہ دھل جائے۔ اور ہندو تہذیب عین سچی ویدک تہذیب بن جائے۔

خواجہ حسن نظامی کا وطیرہ

خواجہ حسن نظامی ہر انداز میں ہندوؤں پر برستے ہیں۔ اور ان کی تحریروں میں یہ خاص بات ہوا کرتی ہے۔ کہ وہ ایک انتقامی سپرٹ سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سینما سنسار میں جانے والے مسلمانوں نے [illegible] سے۔ اور غیر ہندوستانی نام سے متنفر کرتے ہوئے ہندوستانی زبان سمجھتے ہندی نام رکھے خواجہ صاحب کو یہ بات چبھ گئی۔ اور نہیں تو غیر مسلم فلم سازوں پر برس پڑے۔ اس کیساتھ مسلمان ایکٹروں کو شدھ ہو جانے والے تک لکھ کر طعنہ زنی پر اتر آئے۔ اور مسلمانوں کی تہذیب اور مسلمانوں کے تمدن پر حملہ مشہور کرنے لگ گئے ہیں۔ یہ ہے خواجہ صاحب کی قلبی حالت اور اس کی حقیقت۔

تقلید یورپ اور مسلمان

مسلمان مذہب کے برعکس تقلید یورپ پر کس قدر فدا ہو رہے ہیں۔ اور اسلام کو کہاں تک چھوڑنے پر اتر آئے ہیں۔ وہ آئے دن کے واقعات اور اسلامی اخبارات کے مطالعہ سے بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اسلام کی اس قسم کی حالت کو دیکھ کر معاصر نور نے کیسے صاف الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ:-

"یورپ کی کورانہ تقلید نے جہاں اور بہت سی اخلاقی کمزوریاں ہم میں پیدا کر دی ہیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے کہ بیشک طور پر ہم مذہب کے متعلق کچھ گفتگو کرنا تہذیب و شائستگی کے خلاف سمجھتے ہیں۔" (نور ۳ر نومبر)

جب مسلمانوں کی خود ایسی حالت ہو۔ تو وہ دیگر مذاہب کے پیرواں کے خلاف لب کشائی ہی کیسے کر سکتے ہیں۔ اور مذہبی اعتقادات کی استحکامیت کے راگ گا سکتے ہیں۔

چین کو جاپان کا تہدید نامہ

یورپ میں اٹلی اور ابی سینیا اور ایشیا میں چین اور جاپان کا اکھاڑہ تیار ہو جاتے۔ یا جاپان کی روس سے ٹھن جائے۔ اس خطرہ کا احتمال ہر وقت دکھائی دیتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں ایک کافی عرصہ دنیا کے اور بڑے بڑے ممالک کے سیاست دان تخفیف اسلحہ کے لئے دوڑ کر رہے ہیں۔ وہاں اب نیا جنگی دور آ گیا ہے کہیں کچھ اور کسی جگہ کچھ ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے سیاست دان اپنی خیالی کاوشوں سے جنگی سپرٹ کو نابود کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ مگر دیکھئے۔ یہ جوش کب تک دبا رہتا ہے۔ اور کس وقت کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ نہیں تو نتیجہ خراب ہی ہوگا۔ دنیا کا امن و سکون نابود ہو جائے گا۔ اور تمدن کی ترقی کے نشان پھر اس صورت تک پہنچ جائیں گے جتنے آج سے ایک صدی پہلے تھے۔

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں کیونکہ اس طرح پتہ نہیں چلتا۔ (مینجر)

اسلام کو نقصان پہنچانے والے

کیا اسلام کو ہندو سکھ یا آریہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ نہیں۔ معاصر پیسہ اخبار [illegible] کہ ایسا بالکل نہیں۔ بلکہ اسلام کو نقصان پہنچانے والے خود مسلمان ہیں۔

"تمام دنیا اسلام قبول کر لیتی مگر مسلمان خود ترقی اسلام کے راستہ میں حائل ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اسلام پر موٹے موٹے پردے ڈال دیئے ہیں۔"

اگر مسلمان ہی اسلام کی تعلیم در پردہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس کی صورت کو [illegible] کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ تو پھر ایسے اسلام اشاعت کے لئے تبلیغی مشن کیا معنی رکھتے ہیں۔ یہ اسلام کو مزید نقصان پہنچانا نہیں ہے۔

سرحد میں بھی تلوار آزاد

حکومت پنجاب کی طرح سرحد میں بھی تلوار آزادی ہو گئی۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر نے اعلان کر دیا ہے کہ صوبہ سرحد میں بغیر لائسنس کے تلوار رکھنے کی اجازت ہے۔

پنجاب میں تو آزادی تلوار کے ابتدائی [illegible] سکھوں اور ہندوؤں کی شہادت سے [illegible] ڈالے گئے۔ ایک ایسے وقت میں جب کہ [illegible] کرہ ہوائی شہید گنج ایجی ٹیشن کے غدار [illegible] نے از حد بگاڑ دیا تھا۔ یہ حکم اور آزادی [illegible] کا فرمان قبل از وقت تھا۔ حکومت کو اس [illegible] میں اتنی عجلت سے کام نہیں لینا چاہیئے [illegible] جب تک حالات اعتدال پر نہ آ جائے۔ اس [illegible] فرمان جاری نہ کیا جاتا۔

حضرت آدم اور حوا

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے ایک سائل دریافت کرتے ہیں۔ کہ:-

"مجھ سے ایک آریہ نے سوال کیا کہ [illegible] عقیدہ کی بنا پر اماں حوا حضرت آدم کی [illegible] کی پسلی سے پیدا ہوئیں۔ تو وہ آدم کی [illegible] اس سوال کا کیا جواب دیا جائے؟"

مولانا جواب دیتے ہیں:-

"حوا کا پسلی سے پیدا ہونا ثابت نہیں [illegible] ضعیف ہے۔ اگر صحیح مانا جاوے تو [illegible] پسلی سے پیدا نہیں ہوا کرتے۔ لہٰذا [illegible] آدم کی لڑکی نہ ہوئی۔"

کیسا مدلل اور مسکت جواب ہے [illegible] حدیث کو ہی ضعیف بتایا جا رہا ہے تو پھر [illegible] کہا جاتے۔ عقلی انداز میں اپنے عقیدہ کی [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی کی شاندار تیاریاں

اردھ شتابدی مہوتسو کی تاریخیں نشچت ہو گئیں

سارے بھارت ورش کی سماجوں کے نمائندے آئیں گے

اردھ شتابدی کی تقریبوں کے جلنے کی آریہ جنتا کی عرصے سے اچھا کب تھی۔ چنانچہ شتابدی سمتی نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ مہوتسو ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء سے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء تک متواتر سات دن منایا جائے۔ پورن سپتاہ بھر میں آریوں کا لاکھوں کی سنکھیا میں پدھارنا اور بڑے شاندار پیمانہ پر شردھنی سبھا کی گولڈن جوبلی منانا اتینت منوہر اور آکرشت ہوگا۔

اردھ شتابدی ڈے

اردھ شتابدی سمتی نے نشچے کیا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی گولڈن جوبلی کے اُپ لکش میں اردھ شتابدی ڈے ہر ایک آریہ سماج میں منایا جائے جس روز ہر ایک ایسے آریہ بھائی کو جس نے دلیتوانتر یگیہ میں بھاگ نہیں لیا۔ شتابدی یگیہ میں دھن کا بھاگ نہ ڈالا ہو۔ وہ اوشیہ اپنا بھاگ اس دیا یگیہ میں ڈالے۔ اس روز بڑے سماروہ سے آریہ بھائی جلوس نکالیں اور اپنی اپنی آریہ سماجوں میں اردھ شتابدی کے پروگرام کو پورا کرنے کے بعد لاہور کے آریہ نگر پر آنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ نسنکھیہ ہی تاریخ کا نشچے کر کے سمتی دوارا اعلان کیا جائے گا۔

رشی لنگر

اردھ شتابدی مہوتسو پر ایک بہت بڑے رشی لنگر کا انتظام ہو رہا ہے جس میں باہر سے پدھارنے والے آریہ بھائیوں کے بھوجن کا انتظام کیا جائے گا۔ وسیع پیمانہ پر تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور کام کو باقاعدہ ایک سپتاہ کے قریب جاری رکھنے پر غور ہو رہا ہے جو بھائی رشی لنگر میں اپنا بھاگ دینا چاہیں وہ نقد اور جنس کی صورت میں اردھ شتابدی سمتی کے پاس جمع کرا سکتے ہیں۔

اردھ شتابدی بھجن سنگرہ

اردھ شتابدی جلوس میں گائے جانے والے گیتوں کے سنگرہ کے سمبندھ میں نشچے ہو رہا ہے اور سبھا کا وچار ہے۔ کہ اس اوسر پر گائے جانے والے مخصوص بھجنوں کا سنگرہ تیار کیا جائے تاکہ آریہ بھائی اُن کے گان سے ایک بار نگری کو گنجا دیں۔ اور بتلا دیں۔ کہ آریوں کی اپنے کاریہ کے پرتی شردھا کس پرکار ہوا کرتی ہے اگر اس سنگرہ میں اپنی بھجن سمّلت کرانا چاہیں تو کر پیا وہ اردھ شتابدی کاریالیہ کو اوشیہ سوچت کریں۔ ۱۵ نومبر تک سوچنا میرے کاریالیہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔

شریمتی کا آنند دیتے وقت اپنا نام یاد سے لکھا کریں۔

اردھ شتابدی کا شاندار جلوس

اردھ شتابدی کا شاندار جلوس دیکھنے سے تعلق رکھے گا۔ اور وہ اتنا شاندار ہوگا۔ کہ اب تک دھارمک سماروہوں کے اوسر پر اتنا بھاری جلوس نہ نکلا ہو۔ جہاں جلوس میں کالجوں اور ودیالیوں کے ودیارتھی رشی گن گان کرتے ہوئے شوبھا بڑھا رہے ہونگے۔ وہاں سکھ بینڈ باجے بھی شان سے جلوس کی شان کو دوبالا کریں گے۔ گوروکل کے سناتک اپنی ڈگری ڈریس میں سمّلت ہونگے۔ اور آریہ سماج کے تمام مہان نیتا ساتھ ہونگے۔ اس بہت بڑے جلوس کی شان دیکھنے سے تعلق رکھیگی۔ لاکھوں آریوں کا ساتھ ہونا۔ اور اپنی اپنی منڈلیوں سے آریہ نگر کو پدھارنا شہر کے مختلف حصص میں دھارمک سندیش پہنچانا۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی گولڈن جوبلی کے پرتی اپنی

پُر جوش بھاؤناؤں کا پرگٹ کرنا ورنن سے باہر ہے۔

اردھ شتابدی پنڈال

اردھ شتابدی پنڈال اور بازار کے نقشے تیار ہو گئے ہیں۔ گورودت بھون کے وسیع احاطہ کے دونوں طرف بازار اور سمیلنوں کے استھان ہوں گے بھون کی بائیں طرف ایک اتنا بھاری پنڈال بنانے کی تیاریاں ہو گئی ہیں۔ جتنا اجمیر شتابدی کے اوسر پر بنایا گیا تھا۔ پنڈال کمیٹی اپنا کاریہ نہایت تمک سے شیگھر اتی شیگھر کر رہی ہے۔ بازاروں اور دوکانوں کے نقشے تیار ہو گئے ہیں۔ اور کام ابتدائی مراحل سے آگے چل پڑا ہے۔

اردھ شتابدی کے یاتری

اردھ شتابدی سماروہ پر آئے ہوئے یاتریوں کے رہنے کے استھان نشچت ہو چکے ہیں۔ آنار کلی میں لاجپت رائے ہال لے لیا ہے۔ اس کے علاوہ گورودت بھون کے نکٹ جتنے بھی پبلک استھان ہیں ان کو جلدی حاصل کر لیا جائے گا۔ تاکہ یاتریوں کو کسی پرکار کی کٹھنائی محسوس نہ ہو۔ بلکہ اس کے اتیرکت جو بھائی خیموں میں رہنا چاہیں۔ اُن کے لئے بھی انتظام ہو رہا ہے۔ چھولداریوں کے کرایہ آدی کا نشچے جلد اخبار دوارہ پرکاشت کر دیا جائیگا اور ہر پرکار کی سوبھدا سے یاتریوں کو شتابدی سماروہ سے ہونے والے لابھ سے مستفید کیا جائے گا۔

اردھ شتابدی اور بھارت ورش کی سماجیں

اردھ شتابدی سماروہ پر کیول پنجاب بھر کی سماجوں کے نمائندے ہی اپنی شردھا پرگٹ کریں گے بلکہ بھارت ورش کے مختلف حصص سے آریہ بھائیوں کے پدھارنے اور تمام بڑی بڑی سماجوں کے نمائندوں کے آنے کے سماچار آ رہے ہیں کاٹھیاواڑ گجرات اور سورت آدی کی طرف سے اور کلکتہ وغیرہ استھانوں سے بھی آریہ بھائی پدھاریں گے۔ جس سے مانو یہ سماروہ ایک پرکار سے پرانتک نہیں بلکہ آل انڈیا بن جائے گا۔ اور اس کی شوبھا ادھک بڑھ جائے گی۔ اس اوسر پہ آریہ پرتی ندھی سبھا سے دیگر پرانتوں کے آریہ بھائیوں کا یوگ دینا اور پدھارنا سراہنیہ ہے۔

اردھ شتابدی دھن سنگرہ

اردھ شتابدی دھن سنگرہ کا کاریہ دن پرتی دن اُنساہ جنک دکھائی دیتا ہے۔ پرانت کے مختلف مقامات پر اتساہی آریہ بھائیوں کی کمیٹیاں بن گئی ہیں۔ اور وہ بڑی لگن سے کام ہو رہا ہے۔ ڈیرہ غازی خان کے علاقہ میں شری سوبھراج جی شری لالہ گنیش دت جی اور مہاشہ مولچند جی کوٹ چھٹہ والے دھن اکترت کرنے کا کام کر رہے ہیں۔ سرگودھا میں مہاشہ تاراچند جی آدی کا کاریہ بڑا سراہنیہ ہے۔ پشاور کے علاقہ میں پنڈت گورودت جی آدی نے حوصلہ افزا کام کیا ہے۔ اور اسی پرکار شری راجندر کرشن کمار جی موگہ۔ شری دریا دت جی پٹیالہ شری لالہ ہردیال جی ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز جالندھر۔ شری لالہ لبھو رام جی نیر لدھیانہ۔ شری ڈاکٹر لال چند جی و شری رام کیول جی انبالہ۔ منشی گوپال سنگھ جی گجرات۔ شری آیا نگھ جی جھنگ مگھیانہ۔ شری بھیشم سنگھ جی کوہاٹ۔ شری سوامی ویدانند جی۔ شری سوامی دھیرانند آدی اپنے اپنے علاقوں میں اردھ شتابدی کا دھن اکترت کر رہے ہیں۔ سب آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو اردھ شتابدی کے دھن سنگرہ کرتاؤں کا سہیوگ دینا چاہیئے۔ اور ادھک سے ادھک دھن کا

مندرجہ ذیل آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں

رسالہ امراض مخصوصہ مرداں } اس رسالہ میں مردوں کی خفیہ امراض کی وجہ تسمیہ علامات وغیرہ کا پورا نقشہ کھینچا گیا ہے اور گم شدہ طاقت بحال کرنے کیلئے اصول و نسخہ جات ہیں۔ اخیر میں ادارہ عالیہ کی تیار کردہ ادویات ہیں۔ یہ لکھنا چاہیئے۔ کہ شادی شدہ ہیں؟ طالب علم ہرگز درخواست نہ کریں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاوے گا۔

(لیکچر) ہندوستانیوں کی جسمانی کمزوری } یہ لیکچر کوی رتن وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ایس۔ پی۔ ایس کے ہال میں جاڑوں کی لالٹین سے دیا تھا۔

رسالہ ملیریا خورد } اس میں ملیریا موسمی بخار کی مکمل تشریح ہے۔ ہر ایک شخص کو اس رسالہ کو پڑھنا چاہیئے کیونکہ کوئی گھر اس بیماری سے خالی نہیں رہتا۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوائیں

رسالہ امرت } مشہور و معروف دوائی امرت دھارا جو ایک ہی دوائی کل امراض کا علاج ہے اس کی مکمل تشریح اس کے اندر ہے۔

فہرست ادویات } امرت دھارا اوشدھالیہ کی تمام ادویات کی فہرست بھی مفت بھیجی جاتی ہے

ملحقہ **سو سالہ عجیب کیلنڈر مفت!**

خط و کتابت و ملنے کیلئے پتہ:- **امرت دھارا لاہور**

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویشوانز یگیوں کی دھوم

دینے میں ذرا بھی سنکوچ نہیں کرنا چاہیئے۔

اردھ شتابدی میں آریہ سیناک

اردھ شتابدی کے مہان سمارودہ پر آریہ ویر اپنی خاص شان سے فرائض کو مستعدی سے سرانجام دینے کے لئے تیار ہو جائیں شری لالہ ہردیال جی ادھیکش آریہ ویردل ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز سول لائینز جالندھر کے ہاں اپنے اپنے نام الکت کرائیں۔ اور ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے شری ادھیکش جی کی حسب ہدایت اپنے آپ کو تیار کرلیں۔ جن جن آریہ سیوکوں کے دل میں سملت ہونے کا وچار ہو۔ وہ شیگھر جالندھر کے پتہ پر پتر ویوہار کریں۔ کیونکہ اس اوسر پہ کافی والنٹیروں کی خدمات کی ضرورت ہوگی۔

اردھ شتابدی اور مختلف کانفرنسیں

اردھ شتابدی سمارودہ پر ہونے والی مختلف کانفرنسوں کی تاریخیں مقرر ہو گئی ہیں۔ ویدسمیلن اور آریہ ویردل کانفرنس آدی کی تھیتاں مقرر ہو چکی ہیں اور جلوس کی تاریخ کا نشچہ بھی ہو گیا ہے ادی شیگھر ان تاریخوں سے آریہ جنتا کو سوچت کیا جائے گا۔ اور شتابدی سمارودہ کا پروگرام کافی سمے پورو ہی آریہ بھائیوں تک پہنچا دیا جائے گا۔

اردھ شتابدی وشوانز گیت

اردھ شتابدی ویشوانز گیت کے سمبندھ میں جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ اور بڑے بڑھیا کاغذ پر سندر ٹائپ میں چھپ گیا ہے آریہ سماجوں کو اس کے منگوانے میں شیگھرتا کرنی چاہیئے۔ اور ایک آنہ کے ٹکٹ ڈاک خرچ کے لئے بھیج کر ادشیہ منگوا لینا چاہیئے۔ تاکہ بعد کو کٹھنائی نہ ہو۔

ضرورت

آریہ سماج جوہڑ دروازہ ملتان نگر کو ایک بڑے ہی یوگیہ اپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو پروہت کا کاریہ کر سکے تھا اپدیشک کلاس جو آرمبھ ہونیوالی ہے۔ کو پڑھا سکے۔ پرارتھنا پتر جلدی منتری آریہ سماج کے نام آنے چاہئیں۔ ایسی دیویاں بھی جو اپدیشک کلاس پڑھانے میں سمرتھ ہوں پرارتھنا پتر بھیج سکتی ہیں (۲) آریہ مڈل پتری پاٹھشالہ کیلئے ایس۔ وی اور جے۔ وی ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے۔ جو درڑھ آریہ سماجی وچاروں کی ہوں پرارتھنا پتر بنام منیجر آریہ مڈل پتری پاٹھشالہ جوہڑ دروازہ ملتان نگر کے نام شیگھر آنی چاہئیں۔

سیکرٹری آریہ سماج جوہڑ دروازہ ملتان شہر

کلاس والہ میں ویشوانز یگیہ :-

اب کی آگیا انوسار کلاسوالہ سماج میں بھی ویشوانز یگیہ آرمبھ کر دیا گیا ہے۔ اب تک ست سنگ ویشوانز کے سمیہ ہی ہوتا تھا۔ اس سمیہ پرنیت نمن لکھت سجنوں کے گرہ میں یگیہ ہو چکا ہے

نام	روپیہ	آنہ	پائی
شری حکیم ہری رام جی پردہان	۳		
″ لالہ ہنسراج جی مرداہ	۱	۰	۰
″ لالہ چندر مل رام رکھا مل جی	۲	۰	۰
″ سنت رام موراج جی پوری	۳		۰
″ لالہ نتھا مل بھاٹیہ	۱	۸	۰
″ ″ ہنسراج مہاجن	۱	۰	۰
″ ″ یودا دتا جی مہاجن	۱	۰	۰
″ ″ یشپال جی مہاجن	۲	۰	۰
″ ″ ملک راج مہاجن	۲	۰	
″ ″ بالمکا مل جی مہاجن	۲	۴	۰
″ ″ سنت رام عرضی نویس	۲	۰	
″ ″ بابو رام جی سلوار	۱	۰	
شریمتی بھاگونتی جی	۱	۰	
شری لالہ آتما رام جی	۲	۴	۰
″ ″ چرنجی لعل جی	۱	۴	۰
″ ″ مقیر چند جی	۱	۰	
″ ″ روہری رام جی اروڑہ	۱	۸	۰
″ ″ میلا رام جی ″	۱	۸	۰
″ ″ موراج جی ″	۲	۴	۰
″ ″ ہنسراج جی ″	۱	۱۲	۰
″ ″ لبھورام جی مہرہ	۲	۰	۰
″ ″ شوودیال جی ″	۱	۱۲	۰
″ ″ بوٹا رام جی مہاجن	۱	۴	۰
″ پنڈت ہنسراج جی	۱	۴	۰
″ مہاشہ گردھاری لال بھاٹیہ	۱	۸	۰
″ ماسٹر جگت رام جی (منشی)	۱	۸	۰
″ لالہ گردھاری لال جی کھتری	۱	۰	۰
″ ڈاکٹر مت رام جی	۲	۰	۰
″ لالہ بھاگ لال جی مرداہ	۲	۰	۰
″ مہاشہ دستی رام جی	۱	۱۲	۰
میزان کل	۵۰	۴	۰
۲ ۲/۵	۲	۱۲	۰
	۵۳	۰	۰

اس وقت تک مبلغ ۵۳ روپے جمع ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ایک روپیہ شری پنڈت بھگوت دت جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کو دے دیا گیا تھا۔ باقی رقم ۵۲ روپے بذریعہ منی آرڈر سارسالی خدمت ہے علاوہ مندرجہ بالا رقم کے مبلغ ۹ روپے مہاشہ رام رکھا مل جی مہاجن سے ویدپرچار کے واسطے

آن کے دوارہ سنسکار پر پراپت ہوئے ہیں وہ بھی علیحدہ ارسال ہیں۔ رسیدات بھیجکر کرتارتھ کریں (جگت رام منتری آریہ سماج ہذا)

ضلع سرگودہا میں ویشوانز یگیہ :-

۱۷ اکتوبر کو خوشاب سے پنڈت برت پال جی مہاشہ تارا چند آریہ مہاشہ مہرچند جی بھجنیک پر مشتمل ڈیپوٹیشن صدر شاہ پور پہنچا۔ سات آریہ پریواروں میں ویشوانز یگیہ ہوئے مندرجہ ذیل دھن پراپت ہوا:-

نام	روپیہ	آنہ	پائی
لالہ گوپی چند جی پردھان	۲	۱۲	۰
ماسٹر ترلوک ناتھ جی	۲	۴	۰
بھگت کرم نارائن جی	۲	۸	۰
سیٹھ ٹھاکر داس جی	۲	۱۲	۰
منشی سنت رام جی	۱	۴	۰
بابو موراج جی	۱	۸	۰
چوہدری بھگوان داس جی وکیل	۵	۰	۰
مہاشے جے دیو جی	۱	۰	۰
بابو دونی چند جی	۱	۰	۰
لالہ لکشمن داس جی	۲	۰	۰
لالہ اننت رام جی	۲	۰	۰
بابو بودھراج جی	۱	۰	۰
پنڈت گنپت رام جی	۱	۰	۰
پروفیسر رام کرشن جی	۱	۰	۰
″ الیشر داس جی	۱	۰	
منشی اوتم چند جی	۱	۴	۰
شریمتی دیہاں دائی	۱	۰	۰
لالہ گوبند رام جی جج	۵	۰	
دیوان نرائن داس جی	۲	۰	۰
پروفیسر ہنسراج جی	۱	۰	۰
میزان	۳۸	۴	۰

۲۲ اکتوبر کو سبھا کی آگیا انوسار مہاشہ مہرچند جی بھجنیک سیالکوٹ چلے گئے۔ پنڈت برت پال جی و مہاشہ تارا چند جی تخت ہزارہ میں پہنچے۔ تین ویشوانز یگیہ کرائے۔ اور مندرجہ ذیل دھن پراپت ہوا:-

نام	روپیہ	آنہ	پائی
پنڈت چونی لال جی	۷		۰
لالہ تیرتھ رام جی	۵		۰
لالہ منگل سین جی	۲	۸	۰
لالہ جگن ناتھ جی	۴	۰	۰
مہاشہ دیوان چند جی	۲	۰	۰
لالہ جیا رام جی	۱	۰	۰
مہاشہ ہربنس لال جی	۱	۰	۰
″ کرم سنگھ جی	۱	۰	۰
″ ٹھاکر [illegible] جی	۱		

سیٹھ بھگوان داس جی سرگودہا ۔۔۔ ۵

۲۵ اکتوبر کو مہاشہ تارا چند جی دیوالی کے [illegible] سملت ہونے کے لئے خوشاب چلے گئے اور پنڈت برت پال جی بھیرہ میں۔

مہاشہ تارا چند جی بڑے اتساہی [illegible] قیمتی وقت ڈیپوٹیشن کو دے رہے ہیں [illegible] کا دھنیہ واد کرتی ہے۔

(تارا چند۔ آریہ)

آریہ سماج سنگرور :-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارا نیوکت [illegible] کے ویشوانز یگیہ بڑے اتساہ سے ہو رہے ہیں۔ ایک فہرست پہلے بھیجی گئی تھی [illegible] فہرست دان آدی کی اب بھیجی جاتی ہے۔ [illegible] چند یگیوں کے اور بھی کئے جانے کی سمبھاونا [illegible] فہرست نمن لکھت ہے:-

گزشتہ تفصیل

نام	آنہ	پائی
لالہ بھگوان داس رام گوپال جی	۰	۰
لالہ بھگوان داس جی عطار	۰	۰
لالہ کرتا رام جی	۸	۰
لالہ منسا رام جی اپ پردھان	۰	۰
ماسٹر آتما رام	۱۲	۰
ماسٹر مول سنگھ جی	۰	۰
چودھری کوڑا رام جی	۸	۰
لالہ موہن لال جی	۰	۰
لالہ ماتو رام جی سنگل	۰	۰
میزان	۸	۰

آریہ سماج گرلی :-

آریہ سماج گرلی پردیپ مالا کے موقع پر اتسو منایا۔ ایک ہفتہ نگر میں پرات [illegible] کیا گیا۔ اور ۲۵ کی شام کو نگر کیرتن [illegible] اور ۲۶ تاریخ پراتہ کال ہون یگیہ [illegible] ویاکھیان ہوئے اور حاضرین کا [illegible] ستکار کیا گیا۔ اور شام کو آریہ سماج [illegible]

شکھشیہ ادھیاپکہ کی ضرورت

لکشمی دیوی آریہ کنیا پاٹھ شالہ بھیرہ شاہ پور کے لئے ایک ایس۔ وی [illegible] ضرورت ہے۔ جو آریہ خیالات کی ہو [illegible] کو ترجیح دی جاوے گی۔ درخواست [illegible] تمام ضروری امور اور نقول سرٹیفکیٹ [illegible] بنام نرسنگھ داس جی آنند [illegible]

ایل۔ ایل۔ بی بھیرہ آنی چاہئیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی وصیت کو لے کر میدان صحافت میں آیا۔ پہلے پہل ماہواری میگزین کی صورت میں امر شہید سوامی شردھانند جی نے شائع کرنا شروع کیا۔ اس سے قبل ست دھرم پرچارک جالندھر میں بھی کچھ اوراق شائع ہوتے تھے۔ جو صرف مسافر مشن کے مخصوص ہوا کرتے تھے۔ وہ سمے کیسا سندر تھا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سابق پردھان دیوان بدری داس جی ایڈووکیٹ اس حصہ کو خود ایڈٹ کیا کرتے تھے۔

عرصہ ہوا وہ زمانہ گیا۔ اس کے بعد ماہوار صورت ہفتہ واری شکل میں منتقل ہوتے دو سال ہو چکے ہیں۔ یہ آریہ مسافر کے دور جدید کا عہد ہے دور میں اسے ترقی کے لئے کھلا میدان ملا۔ اور ایڈٹ کرنے کے لئے اتفاق سے جرنلسٹ مہاشہ چرنجی لال سبھا پریم نے وہ کام کیا۔ جو قارئین کے سامنے ہے۔ ایسے حالات میں ایک آریہ پتر کو کامیاب بنانا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ جبکہ اور بھی چار دار اخبار پنجاب کے آریوں کی سیوا کے لئے اشاعت پذیر ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے میدان صحافت میں ایک نئے اخبار کو بالکل اسی لائن پر کھڑا کر دینا معجزہ نہیں ہے۔ آریہ مسافر ہفتہ وار کلیور میں آ کر جو سیوا کی وہ جس قسم کے معلومات آرٹیکل آریہ جنتا کے پرتی آریہ دروا کرپٹی کئے۔ وہ بھولے ہوئے نہیں ہیں۔ سماج کے جوبلی کے دو واروں کے درد کا پورن اور آریہ ایڈیشنوں کے پُراز معلومات مضامین آریہ مسافر کا ہر ہفتہ پریمیوں کے پاس پہنچا۔ ترین مذہبی مباحثہ پر پُرزور نکتہ چینی کا مخالفین کے بھی دانت کھٹے کر رہا ہے۔ مرزائی اور دیگر اسلامی انجمنیں ہمیشہ آریہ سدھانتوں پر اعتراض کیا کرتی اور آریہ سماج کے منہ آیا کرتی۔ مگر آریہ مسافر جیسے شیر نر کے آگے یہ ایک موضوع پر مدلل اور پرمعنی بحث کرنے سب کی سب صم بکم ہو گئی ہیں۔ انہیں اب نہ اعتراض کرنے کی جرأت ہے۔ اور نہ ہی وہ کرنے کے لئے میدان میں آنے کی ہمت۔ عیسائیت کے وشئہ میں بھی ایسی ہی حالت مشنری لوگوں کے دانت کھٹے ہو گئے ہیں لوگوں کی کیا پوچھتے ہو: ہر ایک پوپ کا کے لئے آریہ مسافر ہمیشہ تیار رہتا ہے ایسی موزوں بات پیش کرتا ہے کہ جواب آتا۔ ایشور کی دیا سے اسے ٹھیک بھی پرتش ملے ہیں۔ جن کی لیکھن شکتی کے سامنے کی مجال ہی نہیں ہو سکتی۔ ملکی حالات اور کیلئے آریہ مسافر ایک مستند شے ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی پرمانک سوچنائیں میں پرکاشت ہوتی ہیں۔ اور اس کے ایڈیٹ

آریہ مسافر کیلئے دس ہزار پریمیوں کی ضرورت

۱۰۰۰۰

شہید اکبر کی وصیت کو اپناؤ

از شری مہاشہ پریم چند جی - آریہ سیوک لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں آریہ مسافر نے جو خدمات کی ہیں۔ اور جیسی سیوا کر رہا ہے۔ وہ کسی سے بھولی ہوئی نہیں۔ آریہ مسافر نے ایک بار آریہ جگت میں نئی روح پیدا کر دی ہے۔ اور اُتساہ اور امنگ کی پُرجوش لہر سے آریوں کو بالکل اتنجت کر دیا ہے۔ ہر ایک آریہ بھائی کے دل میں ویدک دھرم کے پرتی شردھا بڑھ رہی ہے اور ایک بار دھی یگ آباد دکھائی دے رہا ہے۔ جب آریوں کے پریم اور پریت بجلی کی تیز رو کی طرح دلوں پر اثر انداز ہو گا۔

اتنا مفید کام کرنے والے اور ایسے پُرجوش سپاہی کے لئے جس نے پنجاب کے آریوں کا اتنی زبردست خدمت کی ہے۔ اس کی اشاعت دو بام عروج پر پہنچانا۔ اور ملنے ہی پنجاب کے آریوں کا ایک اور صرف ایک واحد گزٹ بنا دینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ آریہ مسافر دوسرے معنوں میں دشو بھر کے آریوں کا اخبار ہے۔ اور پنجاب کے آریوں کے لئے خاص طور پر اس کی خدمات نہایت ہی قابل ستائش ہے۔ تو کچھ غلط نہیں ہو گا۔ اس دستے میں اگر ہندوستان بھر کی سماجوں میں اس کے پتا بک سفر کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے شروع ہو جاتے اور آریہ بھائی اسے منگوا کر نئی روشنی کے مذہبی جنونیوں کو درست کرنے کے لئے کام شروع کر دیں۔ تو آریہ سماج کے لئے ایک بہت بڑا میدان صاف ہو سکتا ہے اور اس طرح توہمات اور فرسودہ اعتقادات کی شاہراہ ہموار ہو سکتی ہے۔

ان تمام امور کے ساتھ ہی اگر آریہ جنتا آریہ مسافر کو اپنانے کے لئے ہاتھ دراز کرے۔ اور صرف پنجاب سے ہی دس ہزار آریہ مسافر پریمی میدان میں نکل آئیں۔ اور یہ پرن کر لیں۔ کہ آریہ مسافر کا ہر ہفتہ ضرور سوادھیائے کیا جائے گا اور اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منگوایا جائے گا۔ تو پھر آریہ مسافر کی کیا شان ہو گی۔ آریہ مسافر کے صفحات دُگنے کر دیئے جائیں گے۔ اور اس کے کاغذ آدی کے علاوہ آل انڈیا لیڈروں کے مضامین سے آریہ مسافر کو سوشوبھت کیا جائے گا۔ اس کی ظاہری اور معنوی صورت سے دنیا مبہوت ہو جائے۔ باتصویر ایڈیشن شائع ہو گا۔ اور سارے سنسار کے آریہ جگت کے سماچار دینے کے ساتھ ہی ہر پرکار کی سامگری لے کر حاضر ہوا کرے گا۔ اس وقت آریہ مسافر کی کیسی اعلیٰ شان ہو۔ وہ صرف دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے۔

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کا مشن صرف محدود اشاعت اور پنجاب کی آریہ سماجوں سے پورا نہیں ہو گا۔ بلکہ سارے بھارت دیش اور اس سے باہر رہنے والے آریوں کو اشاعت کے مقدس کام کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور پریس کی طاقت کو مستحکم کرنے میں اپنی شکتی لگا دینی چاہیئے۔ کیونکہ فی زمانہ اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ آریہ دھرم کے پیغام کو عوام تک پہنچا سکا نہیں ہے۔

آریو! اگر آپ شہید کے مشن سے محبت کا کچھ بھی دم بھرتے ہو۔ اور تحریری کام کی ضرورت کا تھوڑا سا بھی احساس ہے۔ تو آریہ مسافر کے پریمیوں کی لسٹ میں دس ہزار نام اندکت کرا دو۔ اور ایک بار آریہ جگت میں مسافر کی دھوم مچا دو۔ کوئی نگر، کوئی گرام اور کوئی آریہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو آریہ مسافر منگوا سکتا ہو۔ مگر نہ منگواتا ہو بلکہ ہر ایک منگوا سکنے والے آریہ بھائی کو شہید کے مشن کے نام پر۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ہفتہ وار گزٹ آریہ مسافر کو ضرور منگوانا چاہیئے۔ اسی میں آریوں کا بھلا ہے۔

تندرست اور طاقتور آدمی

دنیا میں صرف تندرست اور طاقتور آدمی ہی اپنی زندگی کا لطف اٹھا سکتا ہے۔ اور آرام کی زندگی بسر کر سکتا ہے اس لئے دانشمند آدمی کو ہر ممکن طریقہ سے اپنی قوت اور طاقت میں اضافہ اور اپنی تندرستی کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ سب کچھ آپ بڑی آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بڑے بڑے ماہران طب حکیموں۔ ڈاکٹروں اور ویدوں کی رائے ہے۔ کہ طاقت جسمانی کے قائم رکھنے کے لئے فولاد ایک ضروری چیز ہے۔ فولاد تازہ اور شدہ خون پیدا کرتا ہے۔ ہر ایک عضو بشمول دل و دماغ جگر، معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ آپ یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ ایک قابل ہندوستانی ڈاکٹر لی۔ ایل گپتا ایم۔ بی۔ نے ہمالیہ کی مقوی ترین جڑی بوٹیوں کے ذریعہ فولاد کو حل کر کے انتہائی کوشش اور جانفشانی کے ساتھ

تلوار مارکہ

شربت فولاد ۱۰۰

کے نام سے ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی طاقتور میٹھی دوا دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ چونکہ تلوار آبدار کی طرح تیز ہے۔ جس کی پہلی ہی خوراک اپنی تیزی کا اثر دکھا کر پینے والے کو تعجب میں ڈال دیتی ہے یہ شربت فولاد خاص طور پر طاقت مردمی کو بڑھاتا ہے۔ اور جگر اور معدہ کو قدرتی حالت میں لا کر خون میں اضافہ کرتا ہے۔ اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔

یہ فولاد اور دیگر چند ایک فیض بخش دواؤں کا مرکب

بہت ہی طاقتور دوا ہے

قیمت بیس روزہ خوراک ایک پونڈ پیکنگ کی بوتل میں صرف ڈیڑھ روپیہ۔ ہندوستان کے ہر ایک شہر اور قصبہ کے دوا فروشوں سے ملتا ہے۔ مارکہ دیکھ کر دیکھ کر خریدیں۔

تیار کرنیوالے- گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ لوہاٹہ الیس۔ پی۔ ریلوے

اردھ شتابدی کی خوشی میں آریہ مسافر کے پریمیوں کو

مفت

راد ہا سوامی مت کے آچاریہ آنند سروپ جی کی زہریلی تصنیف یتھارتھ پرکاش کے دونوں حصوں کا مدلل جواب چھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔ سوا دو سو صفحات کی ضخیم کتاب میں مفوک فلاسفی مکتی اور رادھا سوامی ایشور کی حقیقت خود ساختہ روحانیت پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی لاجواب آنے جانے سے رادھا سوامی کیمپ میں تہلکہ مچ گیا ہے

مینیجر پریم پستکالیہ گورودت بھون لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدامرت

महे-चन त्वामद्रिव: परा शुल्काय देयाम।
न सहस्राय नायुताय वज्रिवो न शताय शतामघ ॥
ऋ० ८-१-५-॥ साम० ५० ३-२०

ارتھ :- ہے اندر! میں تجھے کبھی نہ بیچوں کسی بھاؤ نہ بیچوں۔ چاہے کوئی مجھے ہزار دیوے لاکھ دیوے۔ کروڑ دیوے۔ اس پرتھوی کو سورن اور رتنوں سے بھر کر دیوے۔ تو بھی میں اس کے بدلے میں کبھی تجھے نہ دیوں۔ کبھی تجھے نہ چھوڑوں (वज्रिवः) ہے سنسار برتی کے بش کرنے والے؟ اپنے سب ایشوریوں رت یہ سمپورن سنسار تو تیرے پرن روپ کے ایک کرن کی بھی برابری نہیں کر سکتا۔ تو ہے (शतामघ) ہے اننت ایشوریہ والے! اس سنسار کا وہ کونسا ایشوریہ ہے۔ وہ کونسا بھوگ ہے۔ جسے پانے کے لئے میں تجھے دیدوں؟ ہے شتامگھ! ہماری بانی تیرے پرم پرم ایشوریہ کو کیا جان سکتی ہے؟ تیرے مول کو کیا بول سکتی ہے؟ بس تو تو ہے میرے اندر! انمول ہے۔ اور ایسا انمول تو سنسار کے سبھی پرانیوں کو پراپت ہوا ہوا ہے سبھی جیوؤں کے اندر آیا ہوا ہے۔ پر ہا! یہ سوئے ہوئے جیو تجھے نہیں دیکھتے۔ تیرے مولیہ کو نہیں پہچانتے۔ یہ نادان لوگ تو ذرا ذرا سے لوبھ سے یا ذرا ذرا سے ڈر سے روز تجھے تیاگتے ہیں اور تجھے بیچتے ہیں۔ یہ لوگ کیول اپنے اہیت آرام نہ ملنے کے ڈر سے یا "روزی" چھن جانے جیسے شودر بھے سے ہی تجھے چھوڑ دیتے ہیں۔ ستیہ کو تیاگتے ہوئے نیائے آدی ستیہ نیموں کا ادلنگھن کرتے ہوئے تجھے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ لوگ دھن پراپت کے پرلوبھن سے کچھ سانسارک سکھ ملنے کے لالچ میں تجھے بیچ دیتے ہیں۔ استیہ انیائے کو سویکار کر تجھے بیچ دیتے ہیں۔ پرنتو ہے اگیانی تجھے سمجھتے نہیں۔ ہے بجرو! (اے اِیشر) قیمت کو جانتے نہیں۔ پر تجھ انمول رتن کو پاکر اب میں کیسے کبھی تجھے گنوا سکتا ہوں۔ تجھے پاکر میں نے تو سب کچھ پالیا ہے تجھے تو کوئی بستو نہیں دیکھتی۔ جسے پانے کے لئے اب میں تجھے کسی کو دے سکوں۔ میں تو اب بھینکر سے بھینکر بھے اُپستھت ہو جانے پر بھی اور موہ سے موہک پرلوبھن کے آ جانے پر بھی تجھے کبھی نہیں چھوڑ نہیں سکتا۔ میں سب سنسار کے سب بھوگوں کو چھوڑ دونگا۔ میں سکھیوں مرتیوں کو سہہ لونگا۔ پر میں نے تجھے ایسا جان لیا ہے۔ کہ میں اب تیرے تیاگنے کی بات بھی نہیں سوچ سکتا۔ میں تجھے چھوڑنے کا ارتھ ہی نہیں سمجھ سکتا ؏

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ شتابدی کے اُپ لکش میں

ہفتہ وار "آریہ مسافر" لاہور کا

اردھ شتابدی نمبر

(باتصویر)

دسمبر ۱۹۳۵ء کے دوسرے ہفتہ میں اشاعت پذیر ہوگا جس میں سبھا کے کام اور سبھا کے کاریہ کرتاؤں پر نہایت سیر حاصل لیکھ پرکاشت ہونگے۔ کئی بلاک کی تصویریں ہونگی۔ یہ بڑھیا نمبر مستقل خریداروں کو مفت نذر ہوگا۔ اس لئے آپ

آج ہی آریہ مسافر

کے خریدار بن جائیں۔ اشتہار دہندگان کو بھی اس بے نظیر نمبر میں جو کہ معمول سے کئی گنا زیادہ تعداد میں شائع ہوگا۔ اپنے اشتہاروں کے لئے ابھی سے جگہ ریزرو کروا لینی چاہیئے ؏

(مینیجر "آریہ مسافر" لاہور)

ایک پرانتیہ شردھانند دل سمیلن ڈیرہ دون کے

پروفیسر اندر ودیا واچسپتی کے سبھا پتتو میں سویکرت پرستاؤ

(۱) اس سمیلن کی سمتی ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرتیک آریہ سبھا سد انترنگ سد سیہ اور... کو نیم پوروک سندھیا اور سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ اور سوادھیائے کی پرورتی کو... کے لئے آریہ سبھا سد۔ آریہ رتن۔ سدھانت رتن۔ سدھانت شاستری۔ سدھانت وشارد... دھرم وشارد پریکشاؤں میں اوشیہ سملت ہونا چاہیئے۔

(۲) اس سمیلن کی سمتی ہے۔ کہ ورتمان پرستھتی کے انوسار پرتیک آریہ سماجی کو درڑھتا پوروک... کی پرتگیا کرنی چاہیئے۔ اور متھیا سمجھو۔ شدھ کھادی ہی پہننی چاہیئے۔

(۳) یہ سمیلن ورتمان جنم مولک ذات پات کو سماج کے لئے گھور گھاتک سمجھتا ہوا برابر... سے اتر ادھ لو بدن کرتا ہے۔ کہ وہ نمن لکھت سدھانتوں کو شیگھر دیو ہار میں لانے کا... کریں ؏

(۱) دواہ سمبندھ گن کرم انوسار ہی کیئے جائیں۔ اس میں جنم مولک ذات پات کا... نہ کیا جائے۔ اور جو ویوہار کرے۔ اسے آریہ سبھا سد نہ بنایا جائے۔

(۲) ناموں کے ساتھ جنم جاتی سوچک شرما۔ ورما۔ گپتا آدی اپادھیاں تھا... کپور۔ پوری۔ تیواری۔ اگروال آدی پدویاں نہ لگائی جائیں جو لگائے۔ اسے پد... نہ بنایا جائے۔

(۳) ذات پات کے آدھار پر کھان پان میں پرہیز نہ کیا جائے۔

(۴) اس سمیلن کی سمتی ہے۔ کہ گرام سدھار اس یگ کا مکھیہ کاریہ ہے۔ اس لئے گرام... دیکھ بھال کرنے کے لئے شردھانند دس درشی سے پوروہی کسی سندر ستھان میں گرام پر ستھ... کرنے کا پریتن کیا جائے ؏

(امرناتھ وید شاستری پردھان منتری شردھانند دل ڈیرہ دون)

آریہ سماج قصور کو دان

ماسٹر شنکر داس جی وائس پریزیڈنٹ آریہ سماج قصور نے چار صد روپیہ سے آریہ... مندر میں ایک کمرہ بنوانے کا وچن دیا ہے ؏

(سیکرٹری)

ویدوں حکیموں۔ پنساریوں کیلئے فائدہ مند ایجنسی

صرف ۸ــــ۱۳

(13/8)

(تیرہ روپے آٹھ آنے)

کرشتا شدہ شلاجیت۔ جو بھارت سرکار سے رجسٹرڈ ہے۔ آیوویدک... قانون طب میں اس قدرتی نعمت کو سائنس اور کیمیا نے بدل بتلایا ہے... مقامات سے بدرجہا خالص اور صاف۔ اڑھائی تولہ کی شیشی خوبصورت پیکنگ... اسٹیشن پر فری ڈیلیوری مال دیا جاتا ہے۔ چھ ماہ کے اندر نہ فروخت ہونے کی صورت میں مال واپس لیا جاتا ہے۔ کرایہ واپسی بذمہ ایجنٹ ہوگا... آٹھ آنے۔ ہمراہ اشتہار ہونگے۔ جن پر ایجنٹ کا نام ہوگا... قواعد الگ ہیں۔ قلیل سرمایہ سے زیادہ آمدنی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ... کستوری ایک قیمت۔ زعفران کشمیری۔ کابلی ہینگ۔ زیرہ سیاہ۔ بنفشہ... سفید۔ برہمی بوٹی۔ یہ رعایت بیماروں کے بیش قیمت نسخے منگوانے میں...

المشتہر: سیکرٹری ارکیمیکل ایجنسی رجسٹرڈ شلاجیت بھون مانسہرہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قادیانی مسیح کی تکذیب کی آواز
مسیح قادیان کے گھر سے

(از جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

مخالفین مرزا ان کی تکذیب یا تردید کریں۔ تو کچھ تعجب نہیں۔ مثال مشہور ہے۔ "دشمن بات کرے اَن ہونی"۔ تعجب ہاں اگر اپنے ہی پروردہ بلکہ لخت جگر تکذیب پر کمربستہ ہو جائیں۔ تو کیوں نہ کہا جائے کہ ؎

دوست ہی دشمن جان ہو گیا اپنا حافظ
نوش دارو نے کیا کیا اثر سم پیدا کیا

آج ہم بھی بتانا چاہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب قادیانی کے حق ہی مثال صادق آ رہی ہے۔ جس کی تفصیل ناظرین کی تفریح کا موجب ہوگی۔

جناب مرزا صاحب نے اپنی پیدائش اور بعثت کی بابت لکھا ہے۔ کہ

"دنیا کی تاریخ کا چھٹا ہزار گمراہی کا تھا جس کے آخر میں میں پیدا ہوا۔ اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے۔ جس میں ہم (مرزا صاحب) موجود ہیں۔"
(لیکچر سیالکوٹ)

مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب سے پہلے ضلالت پر ضلالت تھی۔ ان کے آنے کے بعد سراسر ہدایت کا زمانہ شروع ہو گیا ہے۔ خاص کر مسلمانوں کے عروج پر عروج کا وقت آ گیا ہے۔

اخبار الفضل قادیان ۲۲ راکتوبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ

مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ گمراہی کا زمانہ ہوگا۔ جس وقت مرزا صاحب مسیح موعود بن کر آئے تھے۔ وہ وقت سخت گمراہی کا تھا۔ یعنی چودھویں صدی ہجری کا شروع بالکل صحیح ہے۔ مگر مسیح موعود کے آنے کے بعد ساتواں ہزار جو سراسر نور اور ہدایت کا زمانہ ہے۔ اس کی کیا کیفیت ہے۔ الفضل ہی کے الفاظ میں ہم بتائیں گے۔ الفضل نے ایک حدیث نبوی نقل کی ہے جس میں قرب قیامت کی گمراہی کا ذکر ہے۔ کہ قرآن خوانی کی رسم اور اسلام کا صرف نام رہ جائیگا اس کے بعد لکھا ہے کہ:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اس زمانہ میں ایسی وضاحت سے پوری ہو چکی ہے۔ کہ اس کی تفصیل بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہر ایک انسان اس بات سے واقف ہے۔ کہ اس زمانہ میں لوگ اسلام کی تعلیم سے کیسے دور ہو چکے ہیں۔ اور قرآن مجید پر عمل کرنا انہوں نے کسطرح ترک کر دیا ہے۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی باوجود اشد مخالفت و معاندت کے کہتے ہیں:-

"سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اٹھ چکا ہے فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر واللہ دل سے اسے نہایت معمولی اور بیکار کتاب جانتے ہیں۔"
(اہلحدیث ۱۴ جون ۱۹۱۲ء)

پس قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہ زمانہ ایسا ہے۔ جس میں کسی برگزیدہ انسان کا مبعوث ہونا ضروری ہے۔"
(الفضل ۲۲ راکتوبر ۳۵ء)

کیسا صاف اور کھلا اعتراف ہے۔ کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے آنے کے بعد بھی گمراہی اور زیادہ ہو گئی ہے۔ امرحق بھی یہی ہے پنجاب کے مختلف مقامات کی سیر کرو۔ ہندوستان کے مختلف بلاد میں پھر جاؤ۔ بلکہ اس دوسرے ممالک میں بھی چلے جاؤ۔ تو بغیر کسی بحث تمحیص کے روز روشن کی طرح معلوم ہو جائیگا۔ کہ مخلوق نے خالق کو چھوڑ دیا ہے۔ اور نسل انسانی پر وہ وقت آ گیا جس کی بابت حضرت آدم کو ارشاد ہوا ہوگا۔ کہ نی ہزار نو سو نوے بنی آدم دوزخ کے لائق ہیں صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

چونکہ ایسا صاف اور ناقابل انکار ہے اس لئے مرزا صاحب کے لخت جگر میاں محمود احمد (خلیفہ) نے جن لفظوں میں اعتراف کیا ہے۔ وہ اپنے معانی میں اور ہمارے دعوے کی دلیل بننے میں روشن ترین ہیں۔ ناظرین شہادت محمودیہ کو بغور پڑھیں میاں صاحب اپنے والد (بڑے مرزا جی) کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ کہ آپ تو ہمیں ترقی اسلام کے وعدے دیتے تھے۔ حال یہ ہے کہ اسلام دن بدن تنزل میں ہے اور سامان قعر مذلت میں گر رہے ہیں خطرہ ہے۔ کہ وہ آپ کے وعدوں کو مجنونہ سعاد کے وعدوں کی مانند جانیں گے اور کہیں گے ؎

ما صاحبہ کال الا باطیل

شہادت محمودیہ جو منظوم ہے۔ قابل شنید ہے ؎

اے چشمۂ علم و ہدیٰ اے صاحب فہم و ذکا
اے نیک دل اے باصفا اے پاک طینت باحیا
اے مقتدا، اے پیشوا، اے میرزا، اے رہنما
اے مجتبیٰ اے مصطفےٰ اے نائب رب الوریٰ
کچھ یاد تو کیجئے ذرا
ہم سے کوئی اقرار ہے
دیتے تھے تم ہر دم خبر جو حق تھی جس سے یاں کہ
مٹ جائیگا سب شور و شر موت آئیگی شیطان پر
پاؤ گے تم فتح و ظفر ہونگے تمہارے بحر و بر
آرام سے ہوگی بسر ہوگا خدا مد نظر
وہ دن ہیں یہ وعدے مگر
یاں حالت ادبار ہے
ہر دل میں ہے بغض و کیں ہر نفس شیطان کا رہی
جو ہو فدائے نور دیں کوئی نہیں کوئی نہیں
ہر ایک کے سر میں مکیں ہے کبر کا دیو لعیں
اک دم کو یاد آتی نہیں درگاہ رب العالمیں
بے چین ہے جان حزیں
حالت ہماری زار ہے
کہنے کو سب تیار ہیں چالاک ہیں ہشیار ہیں
منہ سے تو سو اقرار ہیں پر کام سے بیزار ہیں
ظاہر میں سب ابرار ہیں باطن میں سب اشرار ہیں
مصلح ہیں پر بدکار ہیں ذاکر ہیں پر ذاکر ہیں
حالات پر اسرار ہیں
دل مسکن انکار ہے
چھینے گئے ہیں ملک سب باقی ہیں اب شام و عرب
پیچھے پڑا ہے ان کے اب دشمن لگاتے تاک سب
ہم ہو رہے ہیں جاں بلب جینا نہیں کوئی سبب
ہیں منتظر اس کے کہ کب آتے ہیں امداد رب
پیالہ بھرا ہے لب بہ لب
مونہہ کو بھی اک درکار ہے
کیا آپ پر الزام ہے
یہ خود ہمارا کام ہے
غفلت کا یہ انجام ہے
سستی کا یہ انعام ہے
قسمت یونہی بدنام ہے
دل خود اسیر دام ہے
اب کسی جگہ اسلام ہے باقی فقط اک نام ہے
ملتی نہیں مے جام ہے
بس یہی اک آزار ہے

(منقول از کلام محمود صفحہ ۶۷ و ۶۸)

الفضل کا مضمون ضرورت موعود صحیح ہے اور میاں محمود احمد صاحب کا بیان بھی صحیح ہے۔ پس نتیجہ یہی نکلا۔ کہ مسیح موعود ابھی نہیں آیا۔ باپ بیٹے کے بیانات کو خود پڑھیں۔ اور مسیح موعود کے آنے سے پہلے اور پیچھے زمانہ کی بابت دل سے فتویٰ پوچھو۔ اس سے پہلے کہ پوچھے جاؤ۔ آہ ؎

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

درشنِ الٰہی

ان اندھیری اندھیارہ راتوں سے مختلف۔ ہاں بالکل مختلف ایک رات تھی جب دیانند [illegible] روشنی تھا۔ اور نہ ستاروں میں چمک۔ وہ رات [illegible] رشی۔ ہاں !! دیدوں والا سوامی اس بیان پر جھوٹی یاد میں مست تھا۔ [illegible] میرے سوامی کو اپنے پاس بلایا کیا تم نہیں ہے۔ اسی رات کی تاریکی میں [illegible] ذرہ ذرہ روشن ہو گیا۔ زمین سے آسمان تک اُدھ جاتا [illegible] دیدوں والے نے تقریب سے دنیا کا ذرہ [illegible] اُدھر جلا تھا [illegible] دیدوں والے نے دنیا [illegible] پاس بلا یا۔ یعنی پھر [illegible] باتوں کے لئے [illegible] دیدوں والے کو یاد دلاتے ہیں۔ وہ دیوالی ہے۔ وہی دیئے روشن ہیں۔ جو ہر سال عالم کو [illegible] آج بھی وہ رات ہے۔ [illegible] میں۔ اور دیدوں والے [illegible] کے نام کے بعد [illegible] رشی کا سنہری اور پُر جوش [illegible] اس پیارے کے قدموں کی طرف جھکا۔ مگر میرا [illegible] اور میرا بڑھاپا [illegible] ہیں۔ دیدوں والے سے۔ ہاں بلند مرتبہ رشی سے [illegible] روشنی کو جانتا ہوں۔ روشنی کا اعتقاد [illegible] ہوں۔ اور یہی [illegible]

آریہ سماج فرید کوٹ میں رشی اتسو

آریہ سماج مندر فرید کوٹ میں رشی اتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ رشیمیوں پر بڑی اہم تقریریں ہوئیں۔ (منتری)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وشوانر یگیوں کی دھوم

ضلع جالندھر میں وشوانر یگیہ

شری پنڈت ایش پال جی سدھانت النکار اپدیشک ... ندھر لدھیانہ منڈل نے جالندھر ضلع میں ... سنگرہ کا کام تھا وشوانر یگیہ کروانے کا کام کر رہے ہیں۔ اس ضلع کی آریہ سماجوں نے بڑے پریم اور ... کے ساتھ پنڈت جی کو کاریہ کرنے میں یوگ دیا ہے۔

... ندھر شہر میں ۶۹ یگیہ ہوئے۔ جن سے مبلغ ۱۸ روپے پراپت ہوئے۔

... غداں جالندھر	۷ یگیہ	۲۰ روپے پراپت
آریہ سماج کرتار پور	۱۲ یگیہ	۸ روپے ۸ آنے
،، پھلور	۸ یگیہ	۱۹ روپے ۱۰ آنے
،، ماہوں	۷ یگیہ	۲۹ ،، ۱۲ آنے
،، کپورتھلہ	۱۱ یگیہ	۲۶ ،، ۸ آنے
،، وزتھل	۱۲ یگیہ	۳۳ ،،

اس کے علاوہ اس ضلع کی اور سماجوں میں بھی یہ کئے جاتے ہیں۔ اب تک جالندھر ضلع میں یگیوں ... روپے پراپت دھن کو نکر ... کمیٹی ۱۰۰/۶ روپے نقد پراپت ہو چکے ہیں۔ آریہ سماج کرتار پور پھلور جالندھر چھاؤنی سلطان پور۔ بستی شیخ آبادی آریہ سماجوں نے یگیہ کروانے کے علاوہ دھن اکٹھا کرنے میں بڑی مدد دی ہے۔ جالندھر ضلع کی اور سماجوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ بھی پنڈت جی کو دھن سنگرہ میں سہیوگ دیں جس سے شتابدی کا کاریہ نروگھن سماپت ہو۔

(پرکاش وبھاگ)

گورو کل اندرپرستھ میں وشوانر یگیہ

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کی آگیا انوسار گورو کل واسی آریہ پرشوں نے وشوانر یگیہ شروع کر دیئے ہیں۔ سب بھائی اوتر یگیوں پر بڑے اُتساہ اور لگن سے اکٹھے ہوتے ہیں۔ سب گورو کل واسیوں نے وشوانر یگیہ کی دکشنا میں حصہ لیا ہے۔ مندرجہ ذیل وشوانر یگیہ کی دکشنا دیا نند دیا نتھ جی کے ذریعہ سبھا لاہور کو پہنچا دی گئی ہے :-

نام	روپیہ	آنہ	پائی
شری پروفیسر گوپال جی	۴	—	۰
،، پنڈت مہامنی جی	۲	۱۲	۰
،، ،، دھرم دیو جی	۱	۱۲	۰
،، ،، رام چندر جی	۲	۸	۰
،، ،، جگن ناتھ جی	۲	۴	۰
،، ،، آنند سروپ جی	۱	۸	۰
،، ،، ہری شرن جی	۱	۰	۰
،، ،، وکرم آدتیہ جی	۱	۰	۰
،، ،، ہری دشتی کمار جی	۱	۰	۰
،، ڈاکٹر نیتانند جی	۱	۱۲	۰
،، پنڈت ایشوردت جی	۲	۴	۰
،، ،، پرمیشری داس جی	۱	۴	۰
،، ،، وبھو دیو شرما	۱	۱۲	۰
،، ،، وشو رام جی	۱	۰	۰
،، مہاشہ ارجن سنگھ جی	۴	۰	۰
،، ،، جوہری لعل جی	۱	۴	۰
،، ،، وید شرما جی کمپونڈر	۰	۸	۰
،، ،، دلیپ راج جی	۱	۰	۰
شری مہاشہ نیادر سنگھ جی	۱	۰	۰
پاچک بھنڈار	۲	۰	۰
گئو شالہ بھرتیہ	۱	۴	۰
کاریالیہ بھرتیہ	۰	۸	۰
چکتشالیہ بھرتیہ	۰	۴	۰
ہری جن گورو کل	۰	۸	۰
متفرق	۰	۱۰	۰
میزان کل	۳۶	۱۰	۰

منتری آریہ سماج گورو کل اندرپرستھ دہلی

ضروری اطلاع

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے اردھ شتابدی کے موقعہ پر اردھ شتابدی فنڈ کے نمت دھن اکٹھا کرنے کے لئے رسیدی نوٹ چھپوائے ہیں۔ ایک ایک صد روپیہ، پچاس روپیہ، پچیس روپیہ، دس روپیہ، پانچ روپیہ اور ایک روپیہ والے ہیں۔ جو بھائی اردھ شتابدی فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کرنا چاہتے ہیں انہیں ...

قائم شدہ سنہ ۱۸۸۲ء

وشوانر یگیوں کیلئے

شاستروکت اور اوتم ہون سامگری در

۶/- ۸/- ۱۰/- فی سیر منگائیں

تھوک مال

کے خریداروں کو خاص رعائیت دی جاتی ہے

نوٹ:- گورو کل فارمیسی کی دوائیاں ہمارے ہاں سے ملتی ہیں۔

پتہ:- سیتارام اینڈ سنز دھوپ سامگری والے لاہور

جوانی کی اُمنگوں اور شباب کے ولولوں کو تازہ کرنیکے لئے

طاقت کی حیرت انگیز دوائی

مہاں شکتی وِلاس

ہر ایک موسم میں استعمال کیجاتی ہے - اگر آپ طاقت ہمت وش اور توانائی کے ساتھ شباب اور جوانی کا لطف آج ہی حاصل کرنا چاہتے ہیں - تو

آزمودہ اکسیر

کا تجربہ فرما کر صحت حاصل کریں مکمل مجلس سات روپے سات آنہ

ملنے کا پتہ:- مہاں شکتی وِلاس اوشدھالیہ سنت نگر لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ ساماجک سماچار

تلاش

اسر گھنشیام داس جی دوکاندار کلول نقل (میانوالی) کے سپتر عزیز لکھمی رام بعمر ۱۸ سال کو عرصہ تین ماہ علدم پتہ ہوئے ہو گئے ہیں۔ عزیزم گمشدہ آریہ سماجی ہے۔ ماسٹر جی اس کے علدم پتہ ہونے سے از حد دیاکل ہیں۔ اگر کسی بھائی کو پتہ چل جائے تو وہ اوشیہ ماسٹر جی کے پاس پہنچانے کا یتن کرے۔

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں میں پرچار:۔

(۱) شریمان جعدپال جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے دو یوم بذریعہ بھجن اپدیش کیا۔ اس کے ایک ہفتہ بعد شریمان پنڈت ارجن دیو جی اپدیشک دیانند مکتی سدن (ڈوگی) سیالکوٹ نے ۵ یوم متواتر بذریعہ بھجن اپدیش بڑے پریم سے کیا۔ حاضری دن بدن بڑھتی گئی۔ اور ان کے پرچار کا جنتا پر بہت ہی اُتم پربھاؤ پڑا۔

دیپ مالا کے دن رشی اتسو منایا گیا۔ ان کے پرچار سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ سالانہ جلسہ ہو رہا ہے۔ حاضری کافی تھی۔

چار آنہ فنڈ کے لئے مبلغ ۴ روپے پراپت ہوئے۔ حاضرین کو جلیبیوں سے ستکار کیا گیا اور پرشاد بھی تقسیم کئے گئے۔

(۲) ویشوانر یگیہ شریمان بابو ریا رام جی پردھان آریہ سماج کے گھر ہوا۔ مبلغ ۴ روپے دکھشنا اور لالہ بوٹا مل جی کے گھر سے مبلغ عہ روپیہ پراپت ہوئے جو سبھا کو بھیجے گئے۔ باقی یگیہ کسی کارن سے نہیں ہو سکے تھے۔

اب پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں نویدن ہے کہ ایک یوگیہ بھجنیک و اپدیشک کو بھیج کر تاکہ پرچار کریں تاکہ باقی سبھا سدان کے گھر یگیہ کروائے جائیں۔

(۳) چندہ کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

(تلسی داس آریہ سیوک منتری)

آریہ سماج گوردا سپور:۔

آریہ سماج گورداسپور کا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ و ۱۲۔ نومبر ۱۹۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس شبھ اوسر پر پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار، پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے سابق گورنر گوروکل کانگڑی۔ پنڈت پریہ ورت جی ایڈیٹر "آریہ" پنڈت ستیہ دیو جی۔ پنڈت وجے شنکر جی۔ اور پنڈت دھرم دت جی اپدیشک وغیرہ وغیرہ ودوان اپنے منوہر اپدیشوں تتھا دیا کھیانوں سے جنتا کو آنندت کریں گے۔ سنکیرتن مورخہ ۹ ماہ نومبر بروز ہفتہ ہوگا۔ اس واسطے گورداسپور ضلع کے آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس جلسہ میں درشن دیکر اتسو کی شوبھا کو بڑھاویں۔

(رکھی کیش پردھان)

آریہ سماج جانیاں منڈی کے سماچار

آریہ سماج کے مندر کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے تمام آریہ سماجی سجن مندر کی تعمیر میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ چونکہ سبھا کے پاس فنڈ تھوڑا ہے دانی سجنوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ دان دیکر سچے معنوں میں کر کے پُن کے بھاگی بنیں

(۲) آریہ سماج ہذا میں ایک بڑا بھاری ویشوانر یگیہ رچایا گیا۔ اور اردو شتابدی کے لئے مختلف سجنوں سے آریہ سماج کے سبھاسدوں سے مبلغ ۲۶ روپے ۸ر نقد وصول ہوئے۔ جو کہ شری پنڈت رام سروپ جی شاستری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے حوالہ کئے گئے۔ اور جو باقی جو وعدے ہوئے ہیں۔ وہ بھی جلد وصول کر کے سبھا کے دفتر میں روانہ کر دیئے جاویں گے۔

(۳) مورخہ ۲۲/۱۰/۳۵ کو شری مہاشہ بہاری لعل جی اپدیشک یہاں پدھارے۔ تین دن یہاں رہ کر خوب پرچار کیا۔ جنتا میں ان کے لیکچروں کی خوب دھوم مچی ہوئی ہے۔ چنانچہ پبلک نے ان سے بارہا تقاضا کیا۔ کہ پنڈت جی آٹھ دن رہ کر یہاں پرچار کریں۔ مگر پنڈت جی کو بامر مجبوری سبھا کے پروگرام کے مطابق چیچہ وطنی جانا پڑا۔

(کانشی رام منتری آریہ سماج جانیاں منڈی)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار:۔

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار ویشوانر یگیہ ہو رہے ہیں۔ یہ سلسلہ تین ہفتہ سے ہو رہا ہے۔ پچھلے دو ہفتوں میں ۴۵ روپے مختلف گھروں سے دکھشنا پراپت ہوئی۔ کام ختم ہونے پر اکٹھا شدہ روپیہ سبھا کے دفتر میں بھیج دیا جاوے گا۔

(۲) ۲۵/۱۰/۳۵ کو شام کے ۴ بجے تین جنم کے مسلمانوں کی شدھی ان کی درخواست پر آریہ سماج مندر میں کی گئی۔

(۳) مہرشی نروان دوس کے سلسلہ میں ۲۵ر اکتوبر ۸ بجے رات ماسٹر رام لعل جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول کا میجک لالٹین کے ذریعہ ایک اتی اُتم ویاکھیان ہوا۔ حاضرین مہرشی دیانند کے واقعات زندگی تصویروں سے دیکھ کر بہت پرسن ہوئے۔ سنیچر ۴ بجے شہر میں سنکیرتن کیا گیا۔ پھر ۸ بجے رات سنیچر وار ۲۶ کو ایک بڑے یگیہ کے بعد پیارا تھا بھجن و ویاکھیان ہوئے۔ مندر کا صحن بھرا ہوا تھا۔ اسی دن

---

۱۲ بجے دوپہر کو شری پنڈت بسا کھی رام جی سودیشی کلاتھ مرچنٹس کی نئی دوکان کا پرویش سنسکار ہوا۔

اتوار سپتاہک ستسنگ کے بعد ۲۷/۱۰/۳۵ کو لالہ لبھو رام جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ آریہ ہائی سکول کے نئے مکان کا پرویش سنسکار ہوا مبلغ پانچ روپیہ کا دان پراپت ہوا۔

(منگل سین آنند منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج منڈی بہاؤ الدین کا چناؤ:۔

آریہ سماج منڈی بہاؤ الدین کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہے۔

پردھان:۔ مہاشہ لعل چند جی

اپ پردھان: مہاشہ رام سرن داس جی وکیل و مہاشہ گورو دیال جی حکیم۔

منتری:۔ مہاشہ گوڈریل جی۔

اپ منتری:۔ مہاشہ چندر بھان آریہ و رگھبیر چند جی۔

خزانچی:۔ مہاشہ گوردا س مل جی۔

انترنگ سبھا کے ممبر حسب ذیل ہیں

مہاشہ گھنشیام داس جی آڑھتی۔ مہاشہ سنت رام جی مہاشہ سندر داس جی۔ مہاشہ سدا رنگ جی مہاشہ پرنام داس جی۔ مہاشہ سوداگر مل جی مہاشہ ہری چند جی بجنتی ہربنس لال جی وکیل۔ بابو رام لال جی۔ پنڈت چرنداس جی

(چندر بھان منتری منڈی بہاؤ الدین)

آریہ سماج پٹیالہ کے سماچار:۔

(۱) آریہ سماج پٹیالہ مہاشہ اندر سین جی آریہ سبھاسد کی اکال مرتیو پر شوک پرکاشت کرتا ہے۔ ان کی موجودگی سے نہ کیول آریہ سماج پٹیالہ کو ہی بلکہ گوروکل آدی دوسری سنستھاؤں کو بھی لابھ تھا۔ جس سے کہ اب ہم کو بھاری ہانی ہوئی ہے۔ ان کی اُدارتا۔ سرلتا اور وچار شیلتا کے گنوں کے کارن دیگر سب پٹیالہ واسی بھی ان کے وِیوگ کو انو بھو کر رہے ہیں۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ ان کے سپتروں کو بھی انہی ست گنوں سے سبھوشت کرے۔

آریہ سماج پٹیالہ، نے اس سوا چاری سچے سیوک دھرم دینے اور سجن مہاتما کی اکال مرتیو پر ان کے پریوار کے ساتھ ہمدردی پرگٹ کرتا ہے تھا ہاردک دکھ انبھو کرتے ہوئے اس ہم

کہ پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ان کے پریوار کو شانتی پردان کرے۔

(دیا رتن منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج رسالپور کے سماچار:۔

آریہ سماج رسالپور کی اوستھا نہایت شتھل ہو چکی تھی۔ یہ سب حال منتری جی نے شریمان بابو نہال جی کے آگے نویدن کیا۔ بابو جی نے ایک سادھارن سبھا آریہ سجنوں کی بلانے کو کہا۔ منتری نے ۱۶ر اکتوبر رات کو ۸ بجے سبھا رکھی جس میں بابو جی کی پرارتھنا سے سب سجن حاضر ہوئے۔ شریمان بابو جی نے بہت پربھاؤ شالی اپدیش کیا۔ اور سب کو سماج سے ہت کرنے اور ہر سپتاہ پر اکٹھے ہونے کے لئے پرارتھنا کی۔ اور پوجیہ بابو جی نے سماج کے لئے ایک پرویت رکھنے کے لئے مبلغ ۳۰ روپے ماہوار ایک سال تک دینے سویکار کئے۔ میں سماج کی طرف سے اُن کا اتی دھنیاد کرتا ہوں۔ انہوں نے اس سماج میں پھر سے جیون ڈال دیا ہے۔

دیوالی

۲۶/۱۰/۳۵۔ سنکیرتن کے بعد ۷½ بجے ہون یگیہ بھی پرارتھنا ہوتی۔ اپدیش چونکہ سیٹھ رادھا کشن جی مردان والوں کا ہونا تھا۔ وہ کسی کارن سے نہیں آئے۔ پردھان جی نے پرب پدنی سے دیوالی کا مہتو سنایا۔ اور ایک دو لیکھ سوامی جی کے جیون پر پڑھے گئے۔ ایک بجے سے ۳ بجے تک پریتی بھوجن ہوا۔ بھوجن میں ۱۲۵ نرناری بچے شامل ہوئے۔ بھوجن میں حلوہ۔ پوری سبزیاں تھیں بھوجن شالہ کے پربندھک مہاشہ چمن لال جی سوداگر سارا پروگرام بہت اچھی طرح سے پورا ہوا۔

سماج شریمان بابو نہال جی کی کرپاؤں کو بہت سراہتی ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بابو جی کو اس سے بھی بڑھ کر سامرتھ دے تاکہ دھرم کاریوں میں ان کام سب سے ادھیک ہے پوجیہ بابو جی کا جیون بڑا اچھا جیون ہے۔ گرہست میں رہکر بھی آپ تیاگی ہیں۔ اور سچے آریوں کا جیون ویتیت کر رہے ہیں۔ پرماتما ان کو بل بدھی اور شکتی اور بھی زیادہ دے اور کشل رکھے۔

(دھنشی رام منتری آریہ سماج رسالپور)

آریہ سماج مندر دہرموکے بنیادی پتھر اتسو

مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار صبح ۹ بجے بڑی دھوم دھام سے زیر صدارت شری پوجیہ پادشری پت پنڈت گوبند رام جی مشہور و معروف آریہ سماجی وکسولی آریہ سماج کے سرگرم کارکن آرمبھ ہوا۔ سب سے پہلے شری لالہ بنارسی داس جی اپ منتری آریہ سماج دہرموکے کا بھجن ہوا۔ پشچات ہون یگیہ ہوا۔ شریمان بابو بوٹا رام جی ڈنگٹ جی بوہی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نے بہت سندر پرارتھنا کرائی۔ پرارتھنا کے پشچات پنڈت سُکھ دیال جی بھجنیک کا ایک بھجن ہوا۔ اور پنڈت شیشو دیو جی سدھانت شرومنی اُپدیشک کا منوہر اپدیش ہوا۔ اس کے پشچات شری یت شری لالہ کیشو رام جی پردھان آریہ سماج دھرمپور نے آریہ سماج دھرمپور کا اتہاس سنایا۔ منتری آریہ سماج دھرمپور نے مندر فنڈ کے آمدن اور خرچ کی رپورٹ سنائی۔ اس کے پشچات شری پوجیہ پاد شری پنڈت گوبند رام جی پردھان جلسہ نے بڑے سندر شبدوں میں ویاکھیان دیا۔ اور شری یت لالہ ترلوکی ناتھ جی (ساہوکار والے) نے اپنے پوتر کر کملوں سے آریہ سماج مندر دھرمپور کی آدھار شیلا رکھی۔ شریمان ماسٹر دت رام جی پردھان آریہ سماج ڈگشائی نے شری یت شری لالہ ترلوکی ناتھ جی کی طرف سے اعلان کیا۔ کہ مبلغ پانصد روپیہ کی لاگت کا ایک کمرہ تیار کرا دیں گے۔ اور اس سے زیادہ اور بھی جو کام یا سہائتا اس سماج کی ہو میں کرتا رہوں گا اور دو روپیہ ماہوار چندہ ہمیشہ کے لئے دھرمپور سماج کو دیتا رہوں گا۔ اور دھرمپور سماج کا ممبر رہتے ہوئے مندر کے لئے دھن اکٹر کرنے میں ہر طرح سے سہائتا کروں گا۔ اس کے پشچات مہاشہ کیسر چند جی کا منوہر بھجن ہوا۔ اور شری یت شری لالہ کیشو رام جی پردھان آریہ سماج دھرمپور نے شریمان شری پوجیہ پاد پنڈت گوبند رام جی و شریمان لالہ ترلوکی ناتھ جی و حاضرین ان مہانو بھاوں کا جو کسولی، گڑھ کھل، سناور، ڈگشائی وغیرہ سے پدھارے ہوئے تھے۔ آتی دھنیواد کیا۔ حاضرین کو موہن بھوگ سے ستکار کیا گیا۔ اور پرتی بھوجن ہوا۔

(ریسر رام منتری آریہ سماج دھرمپور)

آریہ سماج سنگرور۔

۷ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو لالہ سیتا رام صاحب ناظم اینڈ سشن جج سنگرور کی سپتری کا ویدک ریتی سے نام کرن سنسکار لالہ آتما رام جی پردھان آریہ سماج نے کرایا۔ کنیا کا شبھ نام کرشن کماری رکھا گیا۔ سنسکار کی اہمیت پر پردھان جی نے ویاکھیان دیا۔ جس کا لوگوں پر اثر ہوا۔ حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ اور سماج کو پانچ روپے دان پراپت ہوا۔ پرم پتا پرماتما کنیا کو دیرگھ آیو پردان کریں۔

پوپ منڈل قلعہ دیدار سنگھ:۔

۲۸ اور ۲۹ تاریخ کو پنڈت بدھ دیال جی کا اپدیش ٹھاکر دوارہ کے سامنے ہونا قرار پایا۔ رات کو جب اپدیش شروع ہوا۔ تو پوپ منڈل اور سیکرٹری سناتن سبھا نے شور مچا کر اپنی گندہ ذہنیت کا ثبوت دیا۔ اپدیش برابر جاری رہا۔ اور اُن کے اپنے ہی آدمیوں نے انہیں بے حد شرمندہ کیا۔ جس سے وہ اس روز

چپ ہو گئے۔ مگر دوسرے دن پھر گڑبڑ ڈالنی چاہی۔ جس سے تمام پبلک کو پتہ چل گیا۔ کہ یہاں کی سناتن دھرم سبھا کس ذہنیت کی مالک ہے۔ پنڈت جی کے لیکچر کا پربھاؤ جنتا پر بہت اچھا پڑا۔ اور پوپ منڈل کے منہ بند ہو گئے۔

(منتری سبھا ہذا)

سدا چار شکھشا:۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے حال ہی میں سدا چار شکھشا نام کا ۳۲ صفحہ کا ٹریکٹ شائع ہوا ہے۔ جس کے لیکھک شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما موجد امرت دھارا ہیں پنڈت جی نے اس میں سدا چار کے اکاون سنہری اصول بتلائے ہیں۔ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت فی کاپی ۱۰ر فی درجن ۴ر پچاس سے اوپر کے خریدار سے فی کاپی ایک پیسہ

ملنے کا پتہ:۔ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور۔

گورو کل بیٹ سوہنی گجرات ضلع مظفر گڑھ

I۔ برہم چاری سب سواستھ ہیں۔ روگی گرہ بالکل خالی ہے۔

II۔ بھگوان کی دیا سے اس بار ملیریا کا پربھاؤ بہت کم پڑا ہے۔ کوئی برہم چاری روگی نہیں رہا ہے۔

III دیپ مالا کے روز ۲۶-۱۰-۳۵ کو گورو کل کا جنم روز بڑی شان و شوکت سے زیر صدارت شریمان لالہ اُتم چند صاحب بی۔ اے گورنمنٹ پنشنر پردھان گورو کل منایا گیا ہے جلسہ انعامی رکھا گیا تھا جس میں گورو کل کے برہم چاریوں کے علاوہ بھی گجرات تھانیہ نزدیک کی بستیوں کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو بھی نمنترت کیا گیا تھا۔

پروگرام نہایت دلچسپ تھا۔ مضامین اور کویتا سمیلن میں پوری تیاری کے ساتھ برہم چاریوں تتھا باہر سے یوکوں نے بھاگ لیا۔ مضمون کا وشے "مہرشی دیانند کی دیا" اور پنڈت گنگا رام جی کے "آریہ جاتی پر اوپکار" تھے۔ کویتا میں مصرع طرح تھا۔ "جہاں کو جیت کر وہ جیا۔ بھارت سے بھی گیا تو دیوالی کے دن گیا۔"

مضمون میں اول۔ برہم چاری ستیہ دیو ودیارتھی شرینی
دوئم۔ " " شانتی سروپ "
سوئم۔ لالہ منال چند بجاج میٹرک پاس
کویتا میں اول۔ برہمچاری شانتی سروپ ودیارتھی شرینی
دوئم لالہ سکھ دیو بجاج زمیندار گجرات
سوئم برہمچاری ارجن دیو دوسری شرینی

مضمون و کویتا میں اول انعام چاندی کے دو میڈل تقسیم ہوئے تھے۔

انعامات کا فیصلہ ذریعہ بورڈ ججان ہوا جس کے

ممبران حسب ذیل ہیں:۔

(۱) شریمان لالہ گنپت رائے صاحب سیکرٹری گورو کل و چندو لال جی گجرات۔

(۲) سوامی سیوا رام جی پنشنر مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل

(۳) پنڈت دھرم دیو جی آچاریہ گورو کل۔

(۴) چوہدری سوریہ پرکاش جی شریف چھجرہ۔

(۵) بابو بالک رام صاحب اسٹیشن ماسٹر

استری پرشوں سے کمرہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا نیز استریوں کے لئے بھی دو انعام شدہ سندھیا اور ہون منتر سنانے میں تھے۔ جس میں شریمتی ایشور دیوی جی۔ شریمتی شانتی دیوی جی سپتری شریمان لالہ رام چندر جی پردھان آریہ سماج نے انعام حاصل کیا ہے۔

IV شریمان پنڈت دھرم دیو جی آچاریہ گورو کل اپنے دورہ لاہور۔ امرتسر۔ لائل پور۔ پنڈ دادنخان وغیرہ سے کافی سپھلتا سے واپس آ گئے ہیں۔ آپ کے لیکچروں اور مہاشہ راجپال جی کے بھجنوں کا جنتا پر اچھا اثر پڑا ہے۔ مندرجہ بالا مقاموں پر آریہ سجنوں نے بھی کافی سہائتا کی ہے۔ جس کے لئے اُن کا دھنیواد ادا کیا جاتا ہے۔

آشا کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ بھی دانی سجن اس غریب گورو کل کو ضرور یاد فرماویں گے۔

V۔ سہ ماہی امتحان ودیارتھیوں کا ہو چکا ہے جس کا نتیجہ بہت اچھا رہا ہے۔ ادھیاپک گن دلی لگن سے کام کر رہے ہیں۔ (سیکرٹری گورو کل بیٹ سوہنی گجرات)

آریہ سماج جموں میں وید کتھا۔

آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں کے ساپتاہک ستسنگوں میں چر کال سے شری پنڈت ... جی شاستری یجر وید کی منوہر کتھا کر رہے ہیں جس کے ۳۱-۱ ادھیائے آگے سماپت ہو چکے ہیں۔ اب ۳۲ویں ادھیائے کی کتھا جاری ہے۔ کتھا کے لئے پنڈت جی نے ہفتہ بھر پوری تیاری کر کے جس یوگیتا اور اتم ریتی سے وید منتروں کا ویاکھیا اور اُن کا سندر سروپ اپنی کتھا میں ... کرتے ہیں۔ اس کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ ... کتھا کرنے کا ڈھنگ بڑا ہی سرل اور ... اور جنتا کو پربھاوت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ... وجہ ہے۔ کہ سماج کے ستسنگ نہایت پُر ... ہوتے ہیں۔ اور دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ ... جن سجنوں کو اس سمیہ تک وید کی اس امرت ورشا کا گیان نہیں ہوا ہے۔ وہ اب سے ... سماج کے ساپتاہک ستسنگوں میں جو ... کو صبح ساڑھے آٹھ سے ساڑھے دس بجے تک ... ہیں۔ شامل ہو کر کتھا سے لابھ اٹھا دیں گے۔

(منتری آریہ سماج جموں)

ہر ایک آریہ بھائی آریہ مسافر کیلئے دو دو نئے خریدار پیدا کرے

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

LIGHT OF TRUTH

ستیارتھ پرکاش انگریزی:۔ اس کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے۔ ... نے جتنوں کو آریہ بنایا ہے۔ ... دوسرے سادھنوں سے نہیں۔ اب تک ... میں اس کا سندر اور ستا سنکرن نہ تھا ... آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے قیمت ... مجلد ...

The Fountain Head of Religion

سر چشمہ مذاہب:۔ شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری اپنی ودوتا کے لئے مشہور ہیں۔ یہ کتاب انہی کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے۔ اس کے انیک بھاشاؤں میں انواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی پڑھے لکھے یووک یووتی کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیے۔ قیمت مجلد ۱۲ر

The Imanman & other Lectures on Arya Philosophy

اجمیر اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ ... ہوئے انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ... شری پنڈت گنگا پرشاد جی ٹیہری ... پنڈت چموپتی جی اور بابو گنگا پرشاد جی ... ہیں۔ اس کتاب کی بھومکا ... چاریہ رام دیو جی ... ہے۔ قیمت ۶ر

سماج کے نیم۔ لیکھک پنڈت چموپتی جی۔ اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تتھا وگیانک ویاکھیا کی ہے۔ آریہ سکولوں، کالجوں میں بہار کے سر دیتا ہو گیا ہے۔ اینٹک پیپر سندر چھپائی ضخامت ۱۰۴ صفحات قیمت ۶ر

The Vedic Caste System & Panchama Problem

ویدک ورن ویوستھا اور ہریجن سمسیا شری پنڈت گنیش دیو جی نے یہ کتاب لکھی ہے۔ قیمت صرف تین آنے (۳ر)

پتہ:۔ سیکرٹری آریہ سماج مدراس

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اِستریوں کے اُپواس کے متعلق سمرتیوں کی آگیا

[illegible Devanagari] بھارت کی گراوٹ کے جہاں اور بہت سے کارن ہیں وہاں استری شودر نادھیایم والی بناوٹی شرتی پر عمل کر کے پٹھن پاٹھن کا سلسلہ بند کرنا بھی ایک بڑا بھاری کارن ہے کیونکہ سنتانوں کو جتنی ماتا سے وِچھی شکشا مل سکتی ہے۔ اتنی انیہ کسی سے نہیں جب ماتائیں خود ہی وِدشی نہ ہونگی۔ تو وہ اپنی سنتان کا کیا ہِت کر سکیں گی۔ پڑھے لکھے بدھیمان منش تو اس بات کو بھلی بھانتی جانتے ہیں۔ کہ کھرا سونا بغیر پوری قیمت ادا کئے پراپت ہونا مشکل ہے۔ مگر ہر قسم کے سکھوں کی بغیر سادھنوں کے پراپتی کرنے والی ان پڑھ استریوں میں سوارتھی لوگوں نے تھوڑی قیمت پر ہی کھرا سونا بنا بتایا۔ یعنی تِتھی وشیش میں اُپورس (بھوکے رہنا) کرنے سے ہر قسم کی کامنائی پورتی ہوتی ہے۔ جیسے دھن کی کامنا والا دھنندا ایکادشی کا برت کرے۔ پُتر کی کامنا والا پُتردا ایکادشی کا برت کرے۔

اب ہم نے اس لیکھ میں صرف یہ درشانا ہے۔ کہ استریوں کے اپورس (بھوکے رہنا) کے متعلق ہمارے پُوروج رشیوں کی کیا سمتی ہے۔ چنانچہ شنکھ سمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۱۔

न [illegible] नारी [illegible] ॥१॥

ارتھ:- برت اُپورس اور انیک بھانتی کے دھرم کرنے سے استری کو سُورگ پراپت نہیں ہوتا۔ پرنتو کیول ایک ماتر پتی کے پُوجن سے سورگ کو جاتی ہے۔

اور منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۱۵۵

नास्ति स्त्रीणां [illegible] न [illegible] --

ارتھ:- استریوں کا الگ کوئی یگیہ نہیں۔ نہ برت۔ نہ اُپورس۔ کیول ایک پتی کی سُرشا سے سورگ میں پُوجیہ ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس سے آگے منوجی فرماتے ہیں:-

पत्यौ जीवति यानु स्त्री उपवासं [illegible] --

ارتھ:- جو استری پتی کے جیوتے بھوکی رہنے والا برت کرتی ہے۔ وہ پتی کی آیو کو بارھا (نقصان یا کاٹنا) پہنچاتی ہے۔ اور نرک کو جاتی ہے۔ ایسا ہی پراشر سمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۱۷

पत्यौ जीवति या नारी उपोष्य [illegible] --

ارتھ:- جو استری اپنے پتی کے جیوت رہتے ہوئے نراہار برت کرتی ہے۔ وہ پتی کی آیو ہرن کرتی ہے اور مرنے کے اُپرانت نرک کو جاتی ہے۔

مہا بھارت شانتی پرب ادھیائے ۲۲۱ میں یدھشٹر مہاراج نے بھیشم پتامہ سے پرشن کیا۔ کہ سادھارن لوگ جو دیہہ پیڑا کر اُپورس کو تپسیا کہا کرتے ہیں۔ کیا یہی تپسیا ہے۔ بھیشم پتامہ نے اُتر دیا۔ کہ سادھارن لوگ جو ایسا کہتے ہیں۔ ایک مہینہ یا ایک پکش اپورس کرنے سے تپسیا ہوتی ہے۔ سو یہ آتم وِدیا کی دُکھن سروپ تپسیا ہے۔ اس سے یہ برت اچھے پرشوں کی سمتی کے وپریت ہے۔ ناظرین آپ نے استریوں کے اُپورس کے متعلق رشیوں کی سمتی بالا دیکھ لی۔ کہ بھوکے رہنے کے برت کو استریوں کے لئے کتنا ہانی کارک بتایا ہے۔ بلکہ اس کے وپریت گرہستی کو یہ راے دی ہے کہ منو ادھیائے ۳ شلوک ۱۱۴

सुवासिनीः कुमारीश्च [illegible] ॥

[illegible] ॥

ارتھ۔ سُوِسنی (جن کا ابھی وواہ ہوا ہو) کماری۔ روگی لوگ اور گربھ وتی استری ان کو اتتھی کے پہلے ہی بناوچار بھوجن کرا دوے۔

ایسا ہی مہرشی دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش سمولاس گیارہ میں فرماتے ہیں۔ گربھوتی وسدیو ودھاستا استری۔ لڑکے۔ یُوا ایرشوں کو تو کبھی اُپورس نہ کرنا چاہیئے۔ پرنتو کسی کو کرنا بھی ہو۔ تو جس دن اجیرن ہو۔ کشدھا نہ لگے۔ اُس دن شرکاوت شربت یا دُودھ ہی کر رہنا چاہیئے۔ جو بھوک میں نہیں کھاتے اور بنا بھوک بھوجن کرتے ہیں۔ وہ دونو روگ ساگر میں غوطے کھا دکھ پاتے ہیں۔ اس لئے ہم لوگوں کو اُتی اُچت ہے کہ جہاں تک ہمارا دایرہ اثر ہو۔ استریوں کے اپورس کے متعلق رشیوں کی سمتی کا آدر کرتے ہوئے پرچار کرنا چاہیئے۔ تاکہ استریاں اس غلط طریقہ کو چھوڑ کر صحیح طریقہ (یعنی اجیرن (بدہضمی) ہونے پر بھوکے رہنا) پر عمل کریں۔ تو بجائے نقصان کے فائدہ ہو ادم شم

(بھاگ چند آریہ فانخاناں۔ ضلع جالندھر)

اردھ شتابدی کی تیاریاں

ولیشوانز یگیہ میں ہی مہوتسو کی سپھلتا ہے

مہوتسو کے اپہار۔ ولیشوانز گیت۔ سُندر بیج۔ رشی دیانند کی اعلےٰ تصویر اور اردھ شتابدی کیلنڈر

از شری پنڈت وشونا تھ جی شاستری ایم۔ اے۔ لاہور

آریوں کے جیون کا مول دھیہ یگیہ ہے۔ پراچین کال سے آریوں کے ہر ایک کرم میں یگیہ کی پردھانتا رہی ہے۔ بغیر یگیہ کے سپھلتا کے آریوں کا کوئی کاریہ سپھل نہیں ہو سکتا۔ اگر یگیہ نرو گھن ہو جاتا ہے تو سمجھئے۔ کاریہ بھی سپھل ہو گیا ہے۔

چاروں دیدوں کے منتر اپنے اپنے ستھان پر منش جیون کو سپھل بنانے میں پرم سہایک ہیں۔ آریوں کے ہر ایک پرکار کے یگیہ میں منتروں کا وِنیوگ ہوتا ہے۔ جیسا موقعہ ہو۔ ویسے منتروں کا وِنیوگ کیا جاتا ہے۔ وید کے منتر ہر ایک منش کے لئے اور ہر وقت کے لئے نصیحت آموز ہیں۔ جس سمیہ جگت کو جیسی اوستھا معلوم دیتی ہے اُسی طرح کے منتر اُس کے مکھیہ سے نکلتے ہیں۔ ایک راجہ جب اپنے راجیہ کو بڑا بڑھا چڑھا دیکھتا ہے۔ تو وہ راج سویہ یگیہ کرتا ہے اور سنسار میں اپنا پربھتو جماتا ہے۔ اور اگر برہمن دھرم کی ہانی ہوتی ہوئی دیکھتا ہے۔ تو وہ پھر سے

[illegible Devanagari] منتر کا

وِنیوگ کر کے مہا یگیہ کی رچنا کرتا ہے۔ اور سنسار کو آریہ بنانے کا پکا سنکلپ کر کے اپنی شکتیوں کو اسی طرف لگا دیتا ہے۔ کہ سنسار کو آریہ بنانا ہے۔ اسی طرح آج آریوں کو ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ وہ پرجا میں جا کر پرچار کا کاریہ کریں۔ پرجا کی شاریرک اور مانسک اوستھا سُدھارنے کے لئے وہ ہسپتال کھولیں۔ اور پرچارک سنستھا کو قائم کریں۔ وید آدی ستیہ شاستروں کا پھر سے پرچار کریں۔ اُن کا سُندر بھاشیہ کر کے پرجا کے سامنے رکھیں۔ غرضیکہ ویدک دھرم کے پرچار کو ہر طرح سے مضبوط بنا دیں۔ اس کے لئے انہوں نے وید منتروں کا سنگرہ کیا۔ اور ایک یگیہ کی ودھی بنائی۔ یگیہ صرف اتنے ہی نہیں ہیں۔ جتنے پراچین رشیوں نے پستکوں میں ورنن کر دیئے ہیں۔ دھرم کی حد اتنی ہی نہیں ہے جتنی پراچین لوگوں نے سمجھی۔ جتنی سمجھ لگا کر کوئی دھرم کے تتو کو سمجھنے کی کوشش کرے گا اتنا ہی وہ پھل پائے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ولیشوانز یگیہ کی رچنا کر کے آپ کے سامنے رکھی ہے۔ یہ وہ یگیہ ہے۔ جس کی آج لوگوں کو ضرورت ہے۔ ہم کوئی بڑے بھارا جہ تو نہیں ہیں۔ کہ اشومیدھ یگیہ کریں۔ ہم تو سروپرچار چاہیں۔ دھرم کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ اور جس کی سنگل کامنا کیلئے ہم نے ولیشوانز یگیہ رچا ہے۔ اپنی ضروریات کے مطابق لوگوں نے پراچین سمیہ میں یگیہ بنائے اب ہمارے حالات اور ہیں۔ پراچین اشومیدھ آدی مہا یگیہ کرنے کی ہم میں شکتی نہیں ویسے ہم تجستوی راجہ نہیں۔ کہ کر سکیں۔ تو اب ہمیں ضرورت اور سمیہ کے مطابق ہی یگیہ رچنا کرنی چاہیئے۔ ولیشوانز یگیہ ہر ایک گرہستی کو لازمی طور سے کرنے چاہئیں۔ کئی ایسے پریوار ہیں۔ جن میں یگیہ نہ ونا دہ ہوتا ہے۔ اُن کے لئے یہ نہایت اعلےٰ موقع ہے۔ کہ وہ یگیہ سے اپنے گھر کو پوِتر کریں گھر کو ہی نہ پوِتر کریں۔ بلکہ آتما اور ہردیہ کو بھی پوِتر کریں۔ یگیہ کے وشیش منتروں کے ارتھ میں ایک وشیش رس ہوتا ہے۔ ان میں ایک اُپدیش بھرا ہوتا ہے۔ ایک پرکار کی پوِتر کتھا ہوتی ہے جس سمیہ یجمان آگنی میں آہوتی ڈالتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی منتر کا ارتھ سنتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو کچھ سمیہ کے لئے کچھ آنند کے سرور میں ڈبکی لگاتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ یہ وہ رس ہوتا ہے۔ جس کو ایک شردھالو اور سچا بھگت ہی محسوس کر سکتا ہے۔

ایسے اردھ شتابدی جیسے شبھ اوسر پر جس گرہستی نے اپنے گھر یگیہ نہیں کرایا۔ وہ مانو اس یاتری کے سمان ہے جس نے گنگا کے تٹ پر پہنچ کر بھی پوِتر جل سے اپنے آپ کو شدھ نہیں کیا۔ اس یگیہ کا مکھیہ پریوجن لوگوں کی سامیک سمسیاؤں کو سلجھانا ہے۔ سماجک سدھار تبھی ہو سکتا ہے جب کہ ہر ایک بشر اس میں شریک ہو۔ اردھ شتابدی میں مہینہ ڈیڑھ مہینہ ہی رہ گیا ہے۔ سب بھائیوں کو اس عرصہ میں اپنے ہاں اوشیہ یگیہ کرا لینا چاہیئے یہ یگیہ صرف گرہستیوں کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ برہم چاریوں اور وان پرستھیوں کے لئے بھی ہے۔ ہر ایک آریہ سکول اندسٹری پاٹھ شالا اور گوروکل کے پربندھکرتاؤں سے نویدن ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے ہاں یگیہ کر کے سبھا کو سوچنا دیں۔ بچوں کے لئے دکھشنا صرف چار آنے ہے۔ ہر ایک بالک اور کنیا چار آنہ کی رقم بڑی آسانی سے اردھ شتابدی فنڈ میں دے سکتی ہے اور ولیشوانز یگیہ گیت کے سمبندھ میں بھجانے پڑے

آریہ مسافر کا اردھ شتابدی نمبر اپنا اشتہار دیکر اپنی تجارت کو ترقی دیں۔ منیجر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منددرجہ ذیل پیرپر دلیشوانرگیت چھپوائے ہیں
اس گیت کی قیمت ایک آنہ رکھی گئی ہے ۔ اس گیت
کے اوپر ایک طرف شری سوامی دیانند جی کی دوسری
طرف گورودت بھون کی اور بیچ میں بھون گنڈ کی تصویر
دی گئی ہے ۔ نیلے رنگ میں چھپائی ہے ۔ اور لال
رنگ میں تصویریں ہیں ۔

گیت تو شیشہ میں جڑوا کر رکھنے کی چیز ہے ہر
ایک آریہ یوک بیرتی بالک اور کنیا کو چاہیئے ۔ کہ وہ اس
گیت کو یاد کرے ۔ سکولوں اور پاٹھشالاؤں میں
یہ گیت سب بالکوں اور کنیاؤں کو یاد کرا دینا چاہیئے
جن جن سبھاؤں سے دلیشوانر یگیہ کرا لیا ہے اور
جو کروائینگے ۔ ان کے لئے بڑے خوبصورت میڈل کے
بیج بنوائے جاتے ہیں ۔ جس پر ہون کنڈ کی تصویر
ہوگی اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی
اور اس کی تاریخ لکھی ہوگی ۔ اس کی قیمت صرف
ایک آنہ ہوگی ۔ جو کہ لاگت قیمت ہے لیکن یہ یاد رہے
کہ یہ بیج وہی حاصل کر سکیں گے جنہوں نے دلیشوانر
یگیہ کرایا ہوگا ۔

اس کے علاوہ اردھ شتابدی کے موقعہ پر سوامی
دیانند مہاراج کی ایک نہایت اعلےٰ تصویر چھاپ
کر تیار کی جائے گی ۔ جس کی قیمت دس آنہ ہوگی
یہ تصویر بالکل قدرتی ہوگی ۔ تصویریں قدرتی سینری
بھی ہوگی ۔ اس موقعہ پر نہایت ہی عمدہ کیلنڈر جو
چھپوائے جاتے ہیں ۔ جن پر شری سوامی دیانند
شری سوامی شردھانند ۔ پنڈت لیکھرام ۔ اور
پنڈت گورودت کی تصویروں کے علاوہ آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب کے آج تک جتنے پردھان رہ چکے
ہیں ۔ ان سب کی تصاویر ہونگی ؛

ریویو
راد ھا سوامی مت اور ویدک دھرم

لیکھک شری مہاشہ لکھشمن جی آریہ اپدیشک ۔
پرکاشک ویدک پستکالیہ آریہ سماج برلالائین
دہلی ۔ ضخامت ۰۰ ۵ صفحات سے زائد ۔
قیمت صرف ۱۲ ار

لیکھک مہودے نے نہایت متین انداز میں
رادھا سوامی مت کے آچاریہ لالہ آنند سروپ کی
کتاب یتھارتھ پرکاش کے تینوں حصوں کا نہایت
مدلل اور عالمانہ جواب دیا ہے اور آریہ سماج
اور ہندو دھرم شاستروں کے متعلق پھیلائی
ہوئی غلط فہمیوں کے ساتھ ساتھ صاحب جی
کی اخلاقی جرأت سے آریہ سماج اور آریہ
بزرگوں کی تحریرات سے غلط اقتباسات
پیش کرنے کے ساتھ ہی ۔ ہر ایک مبالغہ آمیز دلیل
سے کام لینے کی حقیقت کو کما حقہ ہر ایک کتاب
کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے ۔ جو رادھا سوامی
فتنہ کے سدباب کے لئے ایک بہترین ہتھیار ہے
ہر ایک آریہ بھائی کو جو رادھا سوامی مت کے
پیرؤں سے دوچار ہونا چاہے ۔ اس کتاب کی
رہنمائی حاصل کرنا چاہیئے ۔ اس کی عالمانہ تحریر

ضمانت ہے ؛

آریہ سماج جامپور میں رشی اُتسو

۲۴ نومبر کو رشی اُتسو کا پرب منایا گیا ۔ بر یدیگیہ ہوا
ویدک پاٹھشالہ کے ودیارتھیوں نے شہر میں جلوس
نکالا ۔ رات کو ۹ بجے کاروائی شروع ہوئی سبھا
پتی کا آسن شری سوامی ردرانند جی مہاراج
نے گرہن کیا ۔ رشی دیانند کے جیون سمبندھی کئی
تقریریں ہوئیں ۔ جو مناسب موقع تھیں ۔ پنڈت
وشوناتھ جی کا دیاکھیان ۔ آریہ مہیلا ودیالیہ کی کنیاؤں
کا سُریلا بھجن ۔ اور مہاشے چھجو رام جی ۔ مہاشے
بالکرشن جی کی پنجابی کویتا خاص قابل ذکر ہیں آخر
میں سبھا پتی جی کا آتی آکرشک ۔ اور منور نجک بھاشن
ہوا جس کا عنوان "نرالا رشی" اور سوامی جی نے
اس نرالے پن کو نہایت خوبصورتی سے ادا کیا ۔ لوگ
بہت بدیوار بیٹھے تھے ۔ سب کو کھری کھری سنائی ۔
سچائی سنانے میں وہ کسی مذہب کی طرفداری مطلق
نہیں پڑنے دیتے ۔ سب کو یکساں طور پر ہدایت
فرماتے ہیں ۔ اہل اسلام بھی بہت بھاری تعداد میں
رونق افروز ہوئے ۔ انہیں بھی مخلصانہ مشورہ دیا
گیا ۔ اس قیمتی بھاشن سے متاثر ہو کر لوگ مطالبہ کرنے
لگ گئے ۔ کہ سوامی جی ضرور ہمارے سالانہ جلسہ پر
تشریف لا دیں ۔ سوامی جی نے فرمایا ۔ مجھے کیا
انکار ہے ۔ مبلغ ۲۰ روپے چار آنہ ندھی کے لئے
نقد اور وعدہ ہوا ۔ آخر میں شانتی پاٹھ ہو کر کاروائی
ختم ہوئی ؛

آریہ سمیلن

آریہ سمیلن جو اردھ شتابدی کے موقعہ پر ہونے
والا ہے ۔ اس کے سبھا پتی چننے کے لئے سبھا
نے سب سماجوں کی رائے مانگی ہے ۔ آریہ سماج
جامپور نے سروسمتی سے اس گورو مئے پد کے لئے
شری آچاریہ رامدیو جی کا نام تجویز کیا ہے کیونکہ جتنی
خاموش سیوا میں آچاریہ جی نے کی ہیں اور ابتک برابر
کر رہے ہیں ۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تجویز سروسمتی
سے پاس ہوتی ہے ؛

گنیش دت منتری

گورو کل کورکشیتر سماچار ؛۔

(۱) گورو کل میں وجے دشمی (دسہرہ) اور دیوالی
کا تیوہار بڑے اتساہ سے منایا گیا ۔ دسہرہ
سے چار دن پہلے سے کل کے سب واسیوں نے
ملکر کھیلوں میں حصہ لیا ۔ چاروں دن ہاکی
فٹ بال ۔ والی بال ۔ کبڈی ۔ ڈھاک ڈھمی قیدی
چھوٹ ۔ سمرتی پریکشا ۔ لمبی دوڑ ۔ بادھا دوڑ
بھومی جیت ۔ لنکا وجے ۔ وغیرہ منورنجک
کھیل ہوتے رہے ۔ دشمی کے دن بڑے ہون
کے بعد شری پنڈت وشومتر جی کی صدارت میں
سبھا ہوئی ۔ سبھا میں برہمچاریوں اور ادھیاپکوں
نے رام چندر جی کے جیون پر بہت ٹھیک پر
دیاکھیان دیئے ۔ سبھا کے بعد سب کل واسیوں
نے ملکر پریتی بھوج کیا ۔

دیوالی کے دن شام کو بڑے ہون کے بعد سبھا
کی گئی ۔ سبھا میں دیاکھیانوں کے علاوہ سنگیت
اور بھجنوں کے علاوہ سنگیت اور بھجنوں کا خاص
طور سے انتظام کیا گیا تھا ۔ برہمچاریوں اور
ادھیاپکوں کے دیاکھیان اور بھجنوں کے علاوہ
باہر سے خاص طور سے بلوائے گئے شری
بابا گنگا گری جی اور بابا شری کرشن جی کے راگ
جیون اور رشی جیون پر بھجن ہوئے ۔ سبھا کے بعد
سہ بھوج ہوا ۔ اور بعد میں روشنی اور آتشبازی
چلائی گئی ۔ برہمچاریوں نے اپنے بنائے ہوئے
غبارے اڑائے ۔

(۳) آریہ سماج کے مشہور ودوان شری پنڈت
رام چندر جی دہلوی اپنے خط کے مطابق جلدی
ہی گورو کل میں آ کر ایک دو ہفتہ نواس کریں گے
اس عرصہ میں آپ برہمچاریوں کو آریہ سدھانتوں
سے واقف کرانے کے لئے دیاکھیان دیں گے دیگر
آریہ ودوانوں کو بھی اسی طرح دیاکھیان دلانے کے
لئے ان سے خط و کتابت کی جا رہی ہے

(۴) گورو کل میں نئے بالکوں کا داخلہ عام طور
پر سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہوتا ہے لیکن کئی
آریہ سجنوں کے آگرہ پر یہ طے ہوا ہے ۔ کہ جو سجن
آریہ پرتی ندھی سبھا کی شتابدی کے موقعہ پر
لاہور میں اپنے بالکوں کو گورو کل میں داخل کرانا
چاہیں ۔ وہ بھی وہیں پر داخل کرا سکتے ہیں گورو کل
کا سالانہ جلسہ فروری کے آخری ہفتہ میں ہوگا

پربندھ کرتا
(گورو کل کورکشیتر ۔ ضلع کرنال)

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی ؛۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار اس
سماج کے پروہت شری پنڈت چندر بھانو جی
سدھانت بھوشن ۱۳ اکتوبر تک ۴۴ دلیشوانر
یگیہ کرا چکے ہیں ۔ یگیوں کا سلسلہ ماہ نومبر و دسمبر تک
بھی جاری رہے گا ۔ یگیوں کے یجمانوں سے مندرجہ
ذیل دکھشنا پراپت ہوئی ہے ؛

	روپے	آنہ	
مہاشہ گوپی چند جی		۱۲	۰
" جگن ناتھ جی	۲	۰	۰
" دیوان چند جی	۲	۴	۰
" سردار سنگھ جی	۲	۰	۰
" مادھو پرشاد جی	۵	۱۲	۰
" بوٹا دتہ مل جی	۳	۴	۰
" امرناتھ جی }	۴	۰	۰
" رامچندر جی }	۱	۱۲	۰
" کندن لال جی	۲	۰	۰
" رگھو رام جی	۳	۰	۰
لالہ ہنسراج جی ٹھیکیدار	×		

مہاشہ پربھو دیال جی (پریمی)
" راجہ رام جی
لالہ میلا رام جی ٹھیکیدار
مہاشہ بھگت رام جی ایم اے
" اندر سین جی
" لکشمن سنگھ جی
" شانتی سروپ جی
" جگدیش راج جی
شریمتی ستیہ بھراواں دیوی جی
مہاشہ جسونت سنگھ جی
" شیام سندر جی
پنڈت دھرم چندر جی
باوا ملکھا سنگھ جی ٹھیکیدار
مہاشہ موجی رام جی
لالہ رلا رام جی ٹھیکیدار
مہاشہ دلیش راج جی
" گنپت رائے جی
" بالکرشن جی
" خیراتی رام جی
لالہ بنواری لال جی ٹھیکیدار
مہاشہ ماہیندر ناتھ جی
" بل بھدر جی
" اننت نارائن جی
" چمن لعل جی
پنڈت رام شرن جی
" اقبال ناتھ جی
مہاشہ دیو دت جی
مہاشہ ہری شنکر جی
" ہنسراج جی
" شادی رام جی
" بھاگ رام جی
" نند لعل جی
" رام چندر جی
میزان کل

(رام شرن منتری)

آریہ سماج قلعہ دیدار سنگھ ؛

شری پنڈت بدھ دیال جی اپدیشک کا ہم لوگ
پچھلے دنوں آپ یہاں پدھارے
نے شتابدی فنڈ میں دان دیا ؛
لالہ پورن چند جی کپور
مہاشہ ہربنس لال جی شرما
لالہ گیان چند جی کھنہ
لالہ ایشر داس جی گھلاٹی
مہاشہ جگجیت سنگھ جی
ڈاکٹر سنت رام جی کھورانہ
" خوشحال چند جی
میزان ۱۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں رشی اُتسو کی دھوم

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی:-
آریہ سماج انبالہ چھاؤنی میں ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء
رشی نروان اُتسو بڑی شان اور پریم سے منایا
گیا۔ پراتہ کال ۵ بجے سے ۷ بجے تک آریہ بھائیوں
اور بہنوں کا سمِلت کیرتن ہوا۔ یہ جلوس شہر کے
بڑے بڑے بازاروں اور محلوں سے گذرا۔
... ایک سو نر ناری اس میں شامل ہوئے تھے۔
بعد صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک آریہ سماج گورو کل
بھاگ انبالہ چھاؤنی میں اُتسو منایا گیا۔
خوش قسمتی سے آریہ کنیا گورو کل بڑودہ کی تقریباً
کنیاؤں مع اپنے آچاریہ کے آئی ہوئی تھیں۔
ان کی حاضری نے اُتسو کی شان کو دوبالا کر دیا۔
... بجے یگیہ شروع ہوا۔ اس کے بعد ان کنیاؤں کا
... سنگیت ہوا۔ پھر برہمچارنی ... گوری
کا اُپدیش ہوا۔ اس کے بعد پنڈت ... دت جی
... برہمچارنی سرسوتی کماری۔ ... کماری
... دیوی کے اُپدیش۔ اس کے بعد پنڈت
... بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ...
... رام جی کا اُپدیش ہوا۔ حاضری بہت
زیادہ تھی۔ استریاں بھی کافی تعداد میں تھیں۔
... میں مہرشی دیانند جی کی سمرتی میں ان کے
... کی پورتی کے لئے منتری سماج نے حاضرین سے
اپیل کی۔ اور ۱۳۱ روپے چندہ جمع کیا گیا۔ اس کے
شانتی پاٹھ کے بعد کل کارروائی سماپت ہوئی۔ ۲۵
اور ۲۸ اکتوبر کو ایک بڑی حاضری میں
گوروکل بڑودہ کی کنیاؤں کے اُپدیش سنگیت
... کی بڑی پربھاؤلی کھیلیں ہوئیں۔ ان تمام
... کی جنتا پر بڑا پربھاؤ پڑا۔
(کیشو رام منتری)

آریہ سماج بستی غذاں جالندھر۔
امسال آریہ سماج بستی غذاں نے اگلے سالوں
کی طرح رشی نروان دوس دیوالی کے دن بڑی شان
سے منایا۔ رات کو سماج مندر میں دیپ مالا کی
... بھجن وغیرہ کہنے کے بعد شری کویراج ستیہ دیو
... ودیا بھوشن نے رشی جیون پر ایک پربھاؤ شالی
... دیا۔ آخر میں چار آنہ فنڈ پر تیک ممبران سے
... کیا گیا۔
(سنت رام منتری آریہ سماج بستی غذاں)

آریہ سماج سکھر:-
آریہ سماج سکھر نے بموقعہ دیوالی شری سوامی
دیانند جی کا نروان دوس منایا۔ جس میں شری سوامی
... جی کے نئے شاگرد (چیلے) شری سوامی
... جی نے سوامی جی کی سمرتی میں پربھاؤ
... ویاکھیان دیا۔ اور شریمان لالہ ... جی میونسپل
کونسلر اور ... جی میونسپل کونسلر
... جی اور ... رام جی نے سوامی

جی کی جیونی کی چند گھٹنائیں اور سوامی جی کے
سمبندھ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔
(راجا رام منتری آریہ سماج)

آریہ سماج جموں:-
آریہ سماج جموں مندر ہسپتال روڈ جموں میں
شری مہرشی دیانند جی مہاراج کی پُنیہ سمرتی میں
بروز دیوالی بوقت صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک
رشی اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں
شری پنڈت لبدھو رام جی شاستری و شری پنڈت
لکشمن دت جی کے بڑے منوہر ویاکھیان اور شری
بلدیو جی بھجن پرچارک و نیز آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی
کی لڑکیوں کے منوہر و سندر بھجن ہوئے۔ سماج کا
ہال بوجہ سندر مولوؤں سے سجایا گیا تھا۔ حاضری سے
بھرپور تھا۔ پردھان سماج کی اپیل پر سبھا کے
ویدپرچار کے لئے چار آنہ فنڈ میں مبلغ بیس روپے
چندہ اکٹھا ہوا۔ تمام کارروائی نہایت سنجیدگی اور
سبھتا سے سماپت ہوئی۔
(اننت رام منتری آریہ سماج جموں)

گوروکل اندرپرستھ:-
گوروکل اندرپرستھ میں رشی اُتسو بڑی شان و
شوکت سے منایا جاتا ہے۔ امسال بھی رشی اُتسو
حسب دستور سابق مورخہ ۲۷ اکتوبر بوقت ۷ بجے
شام زیر صدارت شری پنڈت انا جی ردیا دھیتی
گوروکل ہال میں جسے برہمچاریوں نے رنگ برنگی جھنڈیوں
جھنڈیوں اور طرح طرح کے موٹو سے اچھی طرح آراستہ
کیا ہوا تھا۔ منایا گیا۔ ہال حاضرین سے بھرپور تھا
سب سے پہلے گوروکل اندرپرستھ کی سنگیت
کلاس نے جسے کھلے ابھی عرصہ زائد از دو سال
نہیں ہوا ہے۔ یہ سنگیت ودیا کر کے دکھلا کے
اور حاضرین کو محو حیرت بنایا۔ ازاں بعد برہمچاریوں
نے بذریعہ تحریر و تقریر رشی دیانند کے جیون پر
اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کئی برہمچاریوں نے اپنی
کوِتائیں پڑھیں۔ جنہیں صاحب صدر نے خاص
طور پر پسند کیا۔ ادھیاپک مہانو بھاؤں نے بھی
رشی کے جیون پر روشنی ڈالی۔
اخیر میں سبھاپتی مہودہ کا پُر زور ویاکھیان ہوا۔
آپ نے نہایت موثر الفاظ میں رشی دیانند کے مشن کو

بڑے خوبصورت پیرایہ میں واضح کیا۔ اور بتلایا کہ
رشی دیانند کا آریہ سماج قایم کرنے کا کیا مطلب
تھا۔ آریہ سماج کسی سمپرداے کا نام نہیں بلکہ
سچائی کا نام ہے۔ جو کبھی نہ کسی دن منزد ہو کر
رہے گی۔ رشی دیانند نے بھارت ورش کی فضول
رسم و رواج و توہمات کو نیست و نابود کرنے کا
بیڑا اٹھایا تھا۔ اور وہ ایک حد تک اس میں کامیاب
بھی ہوئے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے آپ نے رشی
دیانند کے پیروؤں سے پُر زور اپیل کی۔ کہ وہ آریہ
سماج کو صفحہ ہستی پر زندہ جاوید رکھنے کے لئے رشی
دیانند کی تعلیم اور ان کے اصولوں کی پیروی کریں۔
تبھی دیش اور آریہ سماج کا کلیان ہو گا۔ ساری
کارروائی ۱/۲ ۹ بجے شام شانتی کے ساتھ ختم ہوئی
اور رات کو برہمچاریوں نے غبارے وغیرہ اڑائے
(گوپال لکھیا دھشٹاتا)

آریہ سماج سنگرور:-
دیانند نروان اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا
تمام آریہ ویر صبح ۷ بجے کیسری رومال پہنے ہوئے
سماج مندر میں اکٹھے ہوئے۔ اور بڑے پریم
اور دلی لگن سے تمام شہر میں سنکیرتن کیا گیا۔
لوگوں میں پرچار کرنے کے لئے مفت ٹریکٹ تقسیم
کئے گئے۔
سنکیرتن کے بعد مندر میں جلسہ ہوا جس میں کہ
وشیش آہوتیوں سے ہون کیا گیا۔ تھا بھجن اور
پرارتھنا کی گئی۔ اس کے بعد منتری نے سوامی جی
کی زندگی سے چند واقعات پیش کرتے ہوئے
آریہ ویروں کو ایشور وشواش ویدوں پر شردھا
دھرم پرچار کی لگن اور سوامی جی کی مانند نڈرتا
دھارن کرنے کے لئے اپیل کی۔ اس ویاکھیان کا
لوگوں پر بہت اثر ہوا۔ اس کے بعد آرتی اور
شانتی پاٹھ سے جلسہ برخاست ہوا۔
(نرنجن داس گپتا منتری آریہ سماج)

نریلہ میں رشی اُتسو:-
۲۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج نریلہ دہلی
کی طرف سے مقامی سماج مندر میں ایک برہد
یگیہ کیا گیا۔ جو پراتہ ۷ بجے سے آرمبھ ہوا۔ شری
دھرم ویر جی سناتک گوروکل کانگڑی برہما تھے
یگیہ کے بعد انیک سجنوں میں یگیہ شیش بانٹا
گیا۔ اور ۲۷ اکتوبر کو بانار میں بھی یگیہ کیا گیا۔
(دینا دیال آریہ منتری)

آریہ سماج میرپور:-
کارتک ۱۹۹۲ء کو رشی اُتسو بڑی شان و شوکت
سے آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ آریہ بھائیوں نے
... ہی رشی ... کیرتن ... شہر ...
... اور رشی ... (منتری)

مہرشی دیانند سرسوتی کے جیون اور کام کے سمبندھ میں کچھ پستکیں

مہرشی دیانند کی فتح اردو	۱/-	مہرشی درشن اردو	۲/-	منی چرت امرت سنسکرت	۱۰/-
مہرشی وچار "	۱/-	ریفارمر ہندی	۱/-	ودّیہ دیانند ہندی	۲/-
انیسویں صدی کا مہرشی "	۱/-	سوامی دیانند کا اُپدیش ہندی	۱/-	مہرشی دیانند اور ان کی تعلیم	۱۱/-
امن کا شہزادہ رشی دیانند اردو	۲/-	سوامی دیانند از گھوش انگریزی	۱/-		
باغی دیانند (اُپدیش مدھارک) اردو	۴/-	لیف آن سوامی دیانند "	۴/-	مہرشی سوامی دیانند کا جیون چرتر ہندی	۶/-
دیانند چرتر امرت "	۴/-	دیانند پرکاش ہندی	۱۱/-	لیف آف آریہ سماج و سوامی دیانند انگریزی	۶/-
مہرشی جیون ہندی	۱/-	رشی دیانند سوچت و سوکھت جیون چرتر ہندی	۶/-		

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

ویشوا نریگیوں کیلئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان۔
سے ہی آپ ہون۔ سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں۔ چیز اعلیٰ اور
پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے بیوپاریوں کو
خاص رعایت نرخ ۸/- ۱۰/- فی سیر
بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک
بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج جامپور کے سماچار

(۱) یہاں اکورشی جیون کتھا کا آرنبھ ہوا۔ روزانہ رات کو ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک کتھا ہوتی رہی۔ مہاشے اُدے بھان جی شرما اور لالہ مول چند جی نظم کا حصہ ادا کرتے تھے۔ گانے بجانے کے ساتھ خوب لطف بڑھتا رہا۔ آخر میں کچھ وقت رشی جیون پر اکشیپوں کا جواب دینے میں لگایا جاتا رہا۔ یہ سیوا گینشدت کے سپرد رہی۔ پورانی۔ جینی۔ قرآنی اور عیسائیوں کی طرف سے لگائے ہوئے الزام کا جواب دیا جاتا رہا۔ حاضری بہت ہوتی تھی۔

(۲) ویدک پاٹھ شالہ کی امداد میونسپل کمیٹی جامپور نے کئی وجوہات سے بند کر دی تھی۔ اس کی بحالی کی پیروی کی گئی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب سے ڈیپوٹیشن ملا۔ ملاقات کا اثر اچھا رہا۔ اب میونسپل کمیٹی نے خود ہی فیصلہ کر دیا ہے کہ امداد بدستور جاری رہے گی۔ چنانچہ ۶ ماہ کی امداد کا چیک مل گیا ہے۔

(۳) پنڈت وشوناتھ جی اور پنڈت شانتی پرکاش جی اردھ شتابدی کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کی غرض سے یہاں پدھارے کئی روز بلا ناغہ اُن کا پرچار کرایا گیا شہر کے لوگوں نے بہت ہی لابھ اٹھایا۔ دونوں پنڈت صاحبان نے اپنے اپنے ڈھنگ سے مؤثر پرچار کیا۔ اردھ شتابدی کے لئے حسب ذیل رقوم اکٹھی ہوئیں:

جامپور	۲۰۰۰ روپے	داجل	۱۵۰ روپے
کوٹ چھٹہ	۱۰۰ "	راجن پور	۱۰۰ "
فاضل پور	۶۲ "		

ضلع بھر میں باقی ڈیرہ غازی خاں اور تحصیل سنگھڑ رہتی ہے۔ وہ بھی جلدی رقوم ادا کر کے سبکدوش ہوں گے۔ بہرحال لوگوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا سے دلی تعاون کا ثبوت دیا ہے۔

(۴) شری سوامی رودرانند جی مشہور مناظر سبھا یہاں پدھارے۔ ان کی کھری کھری پرچار شیلی سے لوگ خاص طور پر متاثر ہوئے۔ سوامی جی نے ویدک سدھانتوں پر خوب محققانہ اور فلسفانہ بحث کی۔ جس سے لوگوں پر ویدک دھرم کے سدھانتوں کا سکہ جم گیا۔ پہلا دیا کھیان مکتی کے وسائل پر۔ دوسرا پنر جنم اور تیسرا اوتار واد پر ہوا۔ ان تینوں ایڈیشنوں کا نہایت گہرا اثر پڑا۔ اوتار واد والے مضمون پر بحث کرتے وقت سوامی جی نے فرمایا۔ کہ کئی لوگ خدا کا اوتار مانتے ہیں۔ تو کوئی فرقہ خدا کو مجسم قرار دیتے ہیں اہل اسلام اسے عرش پر مجسم مانتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اس پر کئی مسلمان دوستوں نے شنکا سمادھان کرنا چاہا۔ انہیں بخوشی تمام وقت دیا گیا۔ اُن کے اعتراضوں کا مدلل جواب سوامی جی نے دیا۔ اور نہایت شیریں کلامی سے۔ وقت تنگ ہونے کی وجہ سے دوسرا دن مقرر کیا گیا۔ چنانچہ ۴۳/۴ کو بعد دوپہر ۳ بجے کارروائی شروع ہوئی اہل اسلام کی طرف سے مولوی قادر بخش صاحب اور آریہ سماج کی طرف سے شری سوامی رودرانند جی مقرر ہوئے۔ پریذیڈنٹ سبھا کا کام گینشدت آریہ سیوک سے لیا گیا۔

سب سے پہلے شری سوامی نے تقریر کی۔ کہ حدیث شریف میں خدا کو مجسم مانا گیا ہے۔ حوالہ جات دیئے کہ خداوند کریم ساتویں روز عرش معلےٰ پر چڑھ گیا۔ چار فرشتوں نے تخت اٹھایا ہوا ہے۔ اور روز قیامت زمین خدا کے بائیں ہاتھ میں ہوگی۔ اور آسمان بیٹھے ہوئے دائیں ہاتھ میں۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ خدا مجسم ہے

بعد ازاں مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ بیشک حدیث شریف میں بھی یہی الفاظ درج ہیں لیکن ان کا مدعا وہ نہیں۔ جو سوامی جی لیتے ہیں۔ کیونکہ عربی زبان کے محاورات ہیں۔ صرف سمجھانے کی غرض سے ایسا لکھا گیا ہے۔ درحقیقت وہ مجسم نہیں ہے۔

کافی دیر تک مناظرہ ہوتا رہا۔ طرفین سے زیر بحث پر جولانی طبع دکھلائی گئی۔ نہایت متانت اور سنجیدگی سے اس مناظرہ میں اہل اسلام و آریہ لوگ تقریباً تقریباً تعداد میں حاضر تھے۔ پنڈال ٹھساٹھس بھرا ہوا تھا۔ اور لوگ بڑی توجہ سے تقریر کو سن رہے تھے۔ مقررہ وقت کے ختم ہو جانے پر صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور مسلمان دوستوں کا بھی خاص طور پر۔ کیونکہ وہ تحقیق کے جذبہ سے متاثر ہو کر تشریف لائے تھے۔ کارروائی پوری شانتی سے ہو سکی۔ سوامی جی کی شیریں کلامی اور فصاحت کا چرچا لوگوں میں رہا۔ اس مناظرہ کا اچھا پڑا۔ کہ ستیہ اور استیہ کا فیصلہ کرنے میں بُرد باری ضروری شرط ہے اور دونوں فریقین نے پوری پابندی کی۔

گینشدت منتری
آریہ سماج جامپور

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

عمدہ چھپائی

پرتھم کھنڈ
قیمت ایک روپیہ

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

ویدک ونے

بڑھیا کاغذ

دوسرا کھنڈ
قیمت ایک روپیہ
مجلد ۱۲

لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھے ودیالنکار آچاریہ گورو کل کانگڑی

یہ وہی گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے۔ آریہ اخبارات۔ آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے۔ وید کی کھوج کی باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے۔ ہر روز کے لئے ایک ایک پرارتھنا مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا ہے۔ اس کے بعد منتروں والا پورا ارتھ ہے۔ آخر شبد ارتھ دیا گیا ہے۔ ہر ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین حصوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ قیمت ایک روپیہ (۱۲ مجلد)
دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج۔ کاتک چار ماہ ہیں قیمت ایک روپیہ (۱۲ مجلد)
تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ پھاگن۔ چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ۔ (۱۲ مجلد)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوایئے۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑیگی۔

ملنے کا پتہ:- منیجر پستک رچنا وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور۔ (یو۔ پی)

نوٹ:- یہ گرنتھ شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے بھی مل سکتا ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ؔ
کیفؔ کو قادیان کی یجا و ہر طرف

ॐ

ب کا ہفتہ وار آرگن

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

قیمت سالانہ تین روپے فی ار

آریہ مسافر

ہفتہ وار

لاہور

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक आर्य्य मुसाफिर लाहौर

جلد ...- ۲ مگھر سمت ۱۹۹۲ بکرم - دیانند آبد ۱۱۱ - مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۳۵ء { نمبر ۴۶

"آریہ مسافر"
کے لئے
ہر بڑے شہر میں
ایجنٹوں کی
ضرورت ہے
مینجر سے خط وکتابت کریں۔

آج کے لیکھ

ویدبھاشیہ کی آلوچنا - (شری سیٹھ مدن موہن جی)

وید پرچار کے لئے - (شری سوامی سوتنترانند جی)

اردھ شتابدی کا اُدیش - (شری پرسرام جی)

اردھ شتابدی کا ناد - (شری پورن چند جی)

آریہ سمیلن کا پردھان - (شری گنیشدت جی)

اردھ شتابدی کی رونق - (پروفیسر ستیہ ورت جی)

بھونچال کرم پھل ہے - (شری دھنپت رائے جی)

اردھ شتابدی دھن سنگرہ -

ولیشوانتر یگیوں کی دھوم - آریہ سنسار میں کیا ہو رہا ہے -

سالانہ جلسے - گوروکلوں کے سماچار -

ایڈیٹوریل نوٹ ۔ وغیرہ وغیرہ

جوشِ محبّت

مجھے وہ دل دے رشی پہ نثار ہو جاؤں
پربھو! ہیں زندہ دلوں میں شمار ہو جاؤں

رشی کے خاک نشینوں میں بیٹھ کر میں بھی
دیارِ ہند میں اِک تاجدار ہو جاؤں

ملے جو دولتِ عشقِ رشی سے کچھ پونجی
جہاں عشق میں پھر مالدار ہو جاؤں

پتا کی پاک محبّت کے جوش میں از بس
رشی کی دیا سے میں خاکسار ہو جاؤں

پلادے ساغرِ رحمت نیاز آگیں کو
کہیں پیاس سے نہ بیقرار ہو جاؤں

"پریم چندر"

آریہ مسافر کا اردھ شتابدی نمبر باتصویر کئی گنا زیادہ تعداد میں شائع ہونیوالا ہے۔ اشتہار دینے والے بہت جلد منیجر سے فیصلہ کرلیں۔

ہندو آرٹ پریس چیمبر اخبار سٹریٹ لاہور میں مہاشہ چرنجی لال پریم پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر واقعہ گوردت بھون لاہور سے شائع ہوا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکلوں کے سماچار

گوروکل جہلم

(۱) پربھو کی اپار کرپا سے گوروکل روز افزوں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ اردگرد کی آریہ سماجیں اس آشرم سے کافی لابھ حاصل کر رہی ہیں موسم بڑا خوشگوار ہے۔ سب آشرم واسیوں کی صحت بہت اچھی ہے۔ برہمچاری ورگ اپنے پٹھن پاٹھن میں خوب لگے ہوئے ہیں۔ اور ادھیاپک ورگ اپنے فرائض کو یتھا شکتی ادا کر رہے ہیں۔

(۲) دیپاولی کا اتسو گوروکل بھومی میں سمارو سے منایا گیا۔ رات کو دیپ مالا کی گئی۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کالج سیکشن جہلم۔ سرائے عالمگیر اور جلالپور کیکناں کی آریہ سماجوں میں اس پرب کے اپلکش میں منائے گئے۔ تیوہاروں میں اس آشرم کے ادھیاپک تھا برہمچاری ورگ نے سہیوگ دیا۔ اور اس گوروکل کی طرف سے کئے گئے پرچار کا جنتا پر سنتوش جنک پربھاؤ پڑا۔

(۳) خبریا۔ ... یم پوجیہ پنڈت جے دیو جی سنیہی شاستری مکھیہ ادھیاپک گوروکل ہذا کے ادیوگ سے ادھیاپک ورگ نے ویشوانر یگیہ رچایا سبھا کی اردھ شتابدی کے لئے سبھی مہانو بھاؤں سے یتھا شکتی دھن بھینٹ کیا۔ اس یگیہ میں یجمان کے فرائض کو شریمان مہاشہ گنیش دت جی جگیاسو نے ادا کیا۔ یگیہ بڑی دھوم سے سماپت ہوا۔

(منتری پرکاشن وبھاگ)

گوروکل بیٹ سوہنی

(۱) گوروکل میں پڑھائی کا کام زور شور سے ہو رہا ہے خوب شدھی سے برہمچاری پٹھن پاٹھن میں لگے ہوئے ہیں۔ ادھیاپک خاص محنت سے کام کر رہے ہیں۔

(۲) روگی گرہ بالکل خالی ہے۔ سب برہمچاری و کریچاری سوستھ ہیں۔

(۳) روزانہ برہمچاری سویرے سنان سندھیا ہون باقاعدہ کرتے ہیں۔ بھوجن کرکے پڑھائی میں لگ جاتے ہیں۔ چار بجے دودھ پلایا جاتا ہے شام تک بچے کھیلتے ہیں۔ سب کام نیم انوسار اور ادھیاپکوں کی نگرانی میں ہو رہا ہے۔

(۴) بھوجدت کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ وہ دہورت کچھ رسید بکیں اور کاغذات ساتھ لے کر بھاگ گیا ہے۔ جنتا اس سے سوچیت رہے۔ وہ ماہ ستمبر سے گوروکل سے پرتھک کر دیا گیا ہے اب کوئی صاحب گوروکل کے نام پر اس کو دان نہ دیوے۔ اگر ستمبر یا اکتوبر میں کسی صاحب نے اس کو دان دیا ہو۔ جلدی مجھے لکھ بھیجے تاکہ اس سے وصولی کا ادچت پربندھ کیا جاوے۔ (رام چندر آریہ ادھشٹاتا)

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج بنگہ کے سماچار

مورخہ ۳-۱۱-۳۵ اتوار آریہ سماج مندر میں شری سوامی ویدیکانند سرسوتی جی مہاراج کا منوہر اپدیش ہوا سوامی جی کی بھاشن پڑا اُتم اور پربھاؤ یکت ہوتا ہے۔ سوامی جی اب یجروید کا سوادھیائے کیا کریں گے

(۲) ضلع جالندھر ہوشیارپور کی جملہ آریہ سماجوں کے منتری مہودیہ سے نویدن ہے۔ کہ اگر ان کو اپنے ہاں پرچار کی ضرورت ہو تو سوامی جی کو بنگہ کے پتہ پر پتر تحریر کریں (نتھو رام آریہ پردہان)

سارودیشک سبھا کی سوچنا:۔ آریہ ویر دل کے پرچلت نیموں میں سنشودھن کرنے کی آوشیکتا تھی اس لئے اس کا نیا مسودہ تیار کر آریہ مہانو بھاؤں کے پاس بھیجا گیا ہے۔ پرارتھنا ہے کہ وہ اپنی سمّتی سارودیشک سبھا کو ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء تک بھیج دیویں۔ (شری سارودیشک سبھا)

آریہ سماج خان گڑھ دومنہ:۔ (۱) دیپ مالا کا تیوہار بڑی اُتم ریتی سے منایا گیا۔ مہرشی سوامی دیانند کے جیون کے سمبندھ میں موٹی موٹی باتیں بتلائی گئیں۔ مہرشی فنڈ کا دھن اکترت ہوا۔

(۲) ویشوانر یگیہ آرمبھ ہو گئے ہیں۔ روزانہ ست سنگ میں خوب رونق ہوتی ہے۔ (منتری)

آریہ سماج فیروزپور دانی کا تالاب۔ ۲۶ اکتوبر کو پراتہ کال دونوں سماجوں کی طرف سے آریہ سماج مندر گوروکل وبھاگ راجی کا تالاب میں رشی اتسو منایا گیا۔ شری جیبی راج ایڈووکیٹ۔ مہاشہ بدری داس جی پلیڈر اور پنڈت چندر بھانو جی کے ویاکھیان ہوئے۔ (منتری)

آریہ سماج روپڑ کے سماچار:۔ کارکا آریہ سماج کے جلسہ کے بعد پروگرام انوسار پنڈت سومدیو جی۔ تتھا مہاشہ امر سنگھ جی بھجنیک روپڑ پدھارے۔ ایک ہفتہ روپڑ کے محلوں میں خوب ہی پرچار ہوا جس کا پربھاؤ شہر والوں پر اچھا رہا۔ مہاشہ کرتار چند چوہدری دھرمپال کلرک زمیندارہ بنک۔ لالہ منشی رام چوہدری پچھمن داس۔ حکیم جیارام کے گھروں میں یگیہ ہوئے۔ دکشنا پنڈت جی کو دی گئی۔

(۲) ۲۶ اکتوبر کو دیوالی اتسو وید منتروں سے اچھی طرح منایا۔ ۴ بجے شام برہد ہون ہوا۔ پھر مہاشہ امر سنگھ نے بھجنوں دوارہ پرچار کیا۔ ۸ بجے رشی اتسو کی کاروائی شروع ہوئی۔ پنڈت سومدیو جی کا ویاکھیان پر تاثیر ہوا

(۳) کچھ عرصہ سے روپڑ میں ویدک دھرم پرچار کی چہل پہل رہتی ہے۔ یہ سب بابو پران ناتھ جی وکیل کی لگن اور پریم کا پھل ہے۔ (منشی رام آہلووالیہ سیکرٹری آریہ سماج روپڑ)

آریہ سماجوں کو سوچنا:۔ ۲۲ اسوج سمت ۱۹۹۲ آریہ سماج تلونڈی سابو کے اتسو میں سبھا کی نشچت انوسار پنڈت بلراج جی ویدی بطور پروہت کام کر رہے ہیں۔ نزدیک کے آریہ بھائیوں سے نویدن ہے کہ ویشوانر یگیہ تتھا انیہ سنسکاروں پر پنڈت جی کو بلا سکتے ہیں۔ پنڈت جی اس وقت تلونڈی میں ابھنندن کی کستھار رہے ہیں۔ (منتری آریہ سماج تلونڈی سابو)

آریہ سماج سیالکوٹ میں شدھی:۔ آج ست سنگ کے بعد ایک ہندو دیہاتی جو کچھ عرصہ سے مسلمان ہو گیا تھا۔ کو ان کی درخواست پر پنڈت بلاقی رام جی نے ویدک ریتی انوسار شدھ کیا۔ غلام رسول کا نام کرپا رام پہلا نام اور فاطمہ کا نام کا نام سنتی پہلا نام رکھا گیا۔ (رام لال شرما سیالکوٹ)

ہندی گھاتک سرکلر کے خلاف پروٹسٹ:۔ سٹرانیٹر گورنمنٹ کے برخلاف ست سنگ کے بعد لالہ جرنداس جی ایڈووکیٹ نے ایک پرستاؤ پیش کیا۔ جس کی تائید پنڈت بلاقی رام جی شاستری نے بڑے زوردار شبدوں میں کی۔ اور بتلایا۔ کہ جو آریہ بھائی ہندی بھاشا کو نہیں جانتے۔ وہ یرن کریں۔ کہ وہ ضرور پڑھیں گے اور اپنی اولاد کو ادھشیہ پڑھائیں گے۔ نشچہ ہوا۔ کہ اس پرستاؤ کی نقل اخبارات و ڈائریکٹر گورنمنٹ کو بھیجی جاوے (رام لال شرما سیالکوٹ)

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں کے سماچار:۔ ۱۹ کارتک سمت ۱۹۹۲ کو شریمان پنڈت دلیپ جی نے پتری لالہ سر پندنا تھ کو شادھیکش آریہ سماج کا نام کرن سنسکار کر دیا۔ پتری کا نام سوکھ دیوی رکھا۔ پانچ روپے دان پتری پاٹھشالہ و وید پرچار کے لئے پراپت ہوئے حاضرین کا شکریہ سے سکار کیا (۲) ۲۱ کارتک کو شریمان پنڈت دلیپ جی و شریمان بھگپال جی کے منوہر اپدیش ہوئے۔ حاضری اچھی تھی۔ تلسی داس منتری

وارشک ادھیویشن

آریہ سماج سیالکوٹ کا چناؤ:۔

پردھان:۔ لالہ شورام جی بی۔ اے

اُپ پردہان:۔ بابو برج لال جی وکیل

منتری:۔ لالہ گیان چند جی بیدی

اُپ منتری:۔ لالہ سردیپ نارائن جی وکیل

خزانچی:۔ لالہ گیان چند جی تیل والے

اُپ خزانچی:۔ رام لال شرما

لائبریرین:۔ لالہ وزیر چند جی وڈیرہ

(رام لعل شرما اسسٹنٹ خزانچی)

آریہ سماج کٹھوعہ کے سماچار:۔

سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ کارتک سمت ۱۹۹۲ کو آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا ہے۔ جس میں پنڈت وشنوناتھ جی شاستری ایم۔ اے۔ پنڈت پرشاد جی۔ پنڈت دیے شنکر جی اپدیشک پدھارے ہوئے تھے۔ جن کے ویاکھیانوں کا جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا ہے اور مہاشہ کیسر چند جی مہاشہ بالکرشن جی نے اپنے بھجنوں دوارہ جنتا کو خوب آنند کیا۔ باوجود ایام دیوالی ہونے کے حاضری کافی ہوتی رہی۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

وارشک چناؤ:۔

پردھان:۔ لالہ نہال چند جی اورسیر

اُپ پردھان:۔ بابو منشی رام جی اورسیر

منتری:۔ لالہ تیجرام جی وکیل

اُپ منتری:۔ لالہ سائیں داس جی وکیل

" ":۔ " تیجرام گپتا عرائض نویس

خزانچی:۔ لالہ بیلی رام شاہ جی

لائبریرین:۔ لالہ جیت رام جی

سٹورکیپر:۔ لالہ چھجو رام جی ملہوترہ

پاٹھشالہ سب کمیٹی کے ممبر:۔

لالہ تارا چند جی۔ لالہ چھجو رام جی ملہوترہ۔ لالہ نہال چند جی۔ لالہ بیلی رام شاہ جی۔

(سیکرٹری آریہ سماج کٹھوعہ)

آریہ سماج مغلپورہ کا چناؤ:۔

نویدن ہے کہ آریہ سماج مغلپورہ (لاہور) کا وارشک چناؤ ۶ نومبر ۱۹۳۵ء کو اس طرح ہوا ہے:۔

پردھان:۔ لالہ دولی چند جی

اُپ پردھان:۔ لالہ پریم ساگر جی

منتری:۔ درگا داس

اُپ منتری:۔ لالہ منشی رام جی

کوشادھیکش:۔ لالہ کندن لال جی

پرتشٹھت سبھاسد:۔ لالہ جگن ناتھ جی پنڈت

(منتری)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۱۷ - نومبر سنہ ۱۹۳۵ء

اسلام سر اقبال سر آغا خاں اور جواہر لعل نہرو

قادیانیت کے بائیکاٹ کی تحریک کے زیر اثر علامہ اقبال نے ایک بیان اسلام کی تنظیم پر دیا تھا اخباری دنیا اور مذہبی عالم میں اس کی خوب چرچا ہوئی قادیاں کے موجودہ خلیفہ نے اس پر نہایت پرمعنی نکتہ چینی کی تھی۔ اور اقبال کی قادیانیت کی مدح سرائی کے نمونے پیش کئے تھے۔ اور وہ واقعات دُہرائے تھے۔ جن سے اقبال کی قادیانیت نوازی کے آثار ہویدا ہوتے ہیں۔

یہ سوال دوسرا ہے۔ کہ اقبال کی پیش کردہ نظریہ سے اسلام کی تنظیم ہوسکتی ہے۔ یا نہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں جو ایک بات پیدا ہوئی ہے وہ نہایت دلچسپی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ سر اقبال نے جس اسلام کی جانباز ہستی سر آغا خاں کی مدح سرائی کی ہے۔ کیا اس کی زندگی اسلام کا عکس پیش کرسکتی ہے۔ لیکن برعکس اس کے۔ کہ ان حقائق پر روشنی ڈالی جاوے۔ پنڈت جواہر لعل نہرو نے باوجود غیر مذہبی آدمی ہونے کے اس ہفتہ ایک بیان کے دوران میں کیا خوب فرمایا ہے۔ کہ

" اگر اسلام ایک عالمگیر قومیت کا نام ہے تو دُنیا بھر کے مسلمانوں کی پالیسی یکساں ہونی چاہیئے۔ جس پر عمل کرنے سے سب قومی تعلیمی اور اقتصادی مسائل حل ہوسکیں "۔

اس سے آگے اسلام اور قومیت کے متعلق جن حقائق کا اظہار کیا ہے۔ وہ اسلام کی حقیقت کو مبرہن کرنے میں کافی ہیں جیسا کہ آپ نے اقبال سے دریافت کیا ہے کہ

" کیا سر اقبال کسی ایسے ملک کی مثال پیش کرسکتے ہیں۔ جو وحدت اسلام کا نقشہ پیش کرسکتا ہو۔ قومیت اور وحدت اسلام دو متضاد باتیں ہیں اور ایک دوسرے کو کمزور کرتی ہیں "۔

اسلام کی حقیقت کے بعد نہرو جی نے اقبال کے اسلام پر چند دلچسپ ریمارکس پیش کئے ہیں۔ اور بتلایا ہے۔ کہ ایسی حالت میں جب کہ اسلام وحدت کا کوئی ایسا نمونہ پیش نہیں کرسکتا۔ جس سے اس کے عالمگیر ثابت کئے جانے کا حل ہوسکے اور پھر وحدت اسلام کا اسلامی قومیت کو پیدا کر دینا بالکل ہی ناممکن ہے۔ ایسی حالت میں سر اقبال کا اسلام کیا ہے۔ وہ بھی دیکھ لیجئے

" سر اقبال کی رائے ہے۔ یہ اسلام اور قومی خیالات بیشک ایک خالص زمین میں آباد ہونیوالے لوگوں کی باہمی رشتہ داری کے خلاف ہیں ان کے نزدیک ان کی باہمی رشتہ داری کی بنیاد صرف مذہب ہے۔ لیکن آج کل مغربی ایشیا کے اسلامی ممالک میں قومی اور وطنی تحریکوں کا دور دورہ ہے ترک تورانی قومیت پر فخر کرتے ہیں۔ ایرانی اپنی قدیم قومی روایات پر۔ مصر۔ سیریا۔ فلسطین ٹرانس جارڈن اور عراق کے باشندے عرب قوم کے ایسے اتحاد کے خواب دیکھ رہے ہیں جس میں مسلم عرب اور عیسائی عرب حصہ دار ہوگئے۔ بتلایئے ایسی صورت میں اقبال کا اسلام کہاں پہنچ جاتا ہے۔ اور کیا اس صورت میں اسلام کی متحدہ قومیت کا احساس بھی ہوسکتا ہے جب یہ تمام اسلامی ممالک الگ شاہراہ پر گامزن ہو رہے ہیں۔ اور اپنے لئے الگ الگ لائحہ عمل تجویز کر رہے ہوں۔ اس صورت میں سر اقبال کا اس قسم کا خواب ایک خیالی فسانہ سے زیادہ نہیں رہتا۔ اور پھر جب افسانہ کے ہیرو کے لئے سر آغا خاں جیسے مسلمان کو منتخب کیا گیا۔ تو بات ہی ختم ہوگئی پنڈت جواہر لعل جی نے سر آغا خاں کی بین الاقوامی ہستی کے متعلق لکھا ہے کہ:-

" سر آغا خاں ایک مالدار طبقہ کے گرو اور سردار ہیں۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کے خوش عقیدت پیروان میں خدائی صفات مانتے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے پیروؤں سے دینی زکوٰۃ کی ایک کثیر رقم حاصل کرتے ہیں۔ اور ایک ذریعہ آمدنی روحانی بخشش اور رعائیتوں کا عطیہ بھی ہے۔ یہ امر موجب دلچسپی ہے۔ کہ یہ دقیانوسی زمانہ کا طریقہ آج بھی اس زور شور سے رائج کیا جا رہا ہے لیکن حقیقتاً سب سے تعجب خیز امر یہ ہے کہ وہ مذہبی پیشوا جو اس طریق عمل کا حامی ہو اور اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ خود نہایت نئے فیشن کا آدمی ہے۔ اعلےٰ مغربی طریق سے متمدن ہے۔ اور لنڈن اور پیرس کی سوسائٹیوں میں، اعلےٰ فیشن کا مالک خیال کیا جاتا ہے۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کے لیڈر بھی ہیں۔ ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے۔ لیکن جو سوال مجھے تکلیف دے رہا ہے۔ وہ یک جہتی اسلام کے متعلق سر آغا خاں کا بیان ہے۔ میں حیران ہوں کہ یہ سب باتیں یک جہتی اسلام کے ساتھ کیسے نبھ سکتی ہیں "۔

اس معمہ کو آغا خاں اور سر اقبال دونوں حل نہیں کرسکتے۔ کیونکہ اسلام نے وحدت کا کوئی ایسا نکتہ پیش نہیں کیا۔ جس کے زیر اثر فرزندان اسلام کو ایک لڑی میں پرو دیا جائے۔ اور وحدت اسلام کا خواب پورا ہوتا دیکھنے میں آجائے۔ ہاں سر آغا خاں کی جمیع الصفات ہستی کو اس کی قیادت کے فخر سے متفخر دیکھ کر پنڈت جی کو یہ لکھنا پڑا ہے۔ کہ

" معلوم ہوتا ہے۔ دائرہ اسلام بہت وسیع ہے کہ اس کے اتحاد اور یک جہتی میں سب کچھ ہوسکتا ہے "۔

اگر اس قسم کے اتحاد کا بین ثبوت تلاش کرنا ہو تو ایران اور ترکستان کے اسلامی تمدن کو دیکھ جاؤ جب یہ دونوں مسلمان حکومتیں دنیا کو اسلام کی وحدت کا نمونہ نہیں دکھلا سکیں۔ تو سر اقبال جیسے غلام ملک کے باشندے اور سر آغا خاں جیسے روحانی اور مادی پیشوا کی قیادت کیا رنگ لاتی ہے۔ یہ ایک معمہ ہے۔ جس تک پہنچ کر پنڈت جواہر لعل نہرو جی بھی متحیر ہیں۔ اور اسلام کے منتظم کرنے کے ٹھیکیدار سر اقبال سے دریافت کرتے ہیں۔

" سر اقبال کے بیان کو دیکھ کر مجھے پھر ذرا شبہ ہوتا ہے۔ سر اقبال تنزل ایمان کے ساتھ ہی نہیں تو حقیقی اسلام کے سیدھے اور تنگ راستہ کے دلدادہ ہیں۔ جن کے قدم اس سے ڈگمگا جائیں وہ اس دائرہ میں نہیں رہ سکتے۔ اپنے اس شبہ اور دشواری کو کیسے دور کروں۔ کیا سر محمد اقبال یہ معمہ حل کریں گے "۔

سر اقبال سے یہ معمہ حل ہی نہیں ہو سکتا۔ اسلام کے پاس اگر اس معمہ کا حل ہوتا۔ تو وہ سر موصوف کو کب کا مل گیا ہوتا۔ اور وہ اس پیچ در پیچ عقدہ کو حل کرچکے ہوتے ہیں۔ لیکن اب کیا ہے۔ جو کچھ ہے وہ اقبال کے بیان سے ظاہر ہے۔ مزید کیا لکھا جائے۔

اردھ شتابدی کا کاریہ

اردھ شتابدی جوں جوں نزدیک آرہی ہے کام کی رفتار بھی اسی تیزی سے بڑھ رہی ہے عموماً دفتر کا عملہ اور سبھا کے کاریہ کرتا اردھ شتابدی کے لئے پوری لگن اور اتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ روزانہ سماجوں کی طرف سے دریافت طلب امر کئے پتر آتے ہیں۔ ان تمام آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو یہ جان لینا چاہیئے۔ کہ اس سمبندھ میں ہر ایک قسم کی سوچنائیں اور سماچار آریہ مسافر میں پرکاشت ہوتے ہیں۔ مزید دریافت کے لئے اس واسطے بس آریہ مسافر کا مطالعہ زیادہ سود مند رہتا ہے۔ اس لئے تمام آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو جو۔ اردھ شتابدی کا سندیش ہر ایک آریہ بھائی تک پہنچانے کے لئے آریہ مسافر کی اشاعت کی طرف زیادہ متوجہ ہونا چاہیئے۔

شتابدی کے یگیہ میں

کیا آپ نے اردھ شتابدی کے مہان یگیہ میں اپنی آہوتی نہیں ڈالی۔۔ اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو آپ کس بات کے منتظر ہیں۔ اس مہان یگیہ کے پرتی اپنی آہوتی پیش کیجئے یہ یگیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پچاس سال کے شاندار کام سے سنبدھت ہے۔ اچھوت ادھار۔ شدھی۔ سوشل اصلاح اور مذہبی توہمات کے انسداد میں آریہ پرتی ندھی سبھا نے جو کام کیا ہے۔ وہ آپ سے بھولا ہوا نہیں ہے۔ اس قسم کے اچھے کاموں اور بالخصوص وید سندیش کے ہر ایک گھر میں پہنچانے کے لئے آپ ضرور اس یگیہ میں اپنا بھاگ دیں گے۔ مزید انتظار کی کوئی احتیاج نہیں۔

حسن نظامی کا سوال

خواجہ حسن نظامی آج کل جنگ حبش اور اٹلی کے متعلق ایک عجیب پوزیشن بنائے ہوئے ہیں۔ کہ ایک طرف تو حبش کی حمایت کرنے سے نہیں چوکتے۔ اور دوسری حبش کے انجام کو خطرہ میں محسوس کرتے ہوئے لیگ آف نیشنز پر آنسو بہاتے ہیں۔ مگر جب اس طرح بھی بن نہیں آئی۔ تو مصر اور اٹلی کے حالات کو پیش نظر رکھ کر کہتے ہیں۔ کہ:-

" معلوم نہیں برٹش ایمپائر باوجود طاقت در ہونے کے اٹلی سے اس قدر کیوں ڈرتی ہے۔ کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور ہے۔ جس سے انگریز دب رہے ہیں۔ ورنہ یہ موقع تھا۔ کہ مسولینی کے کان کھینچ دیئے جاتے۔"

خواجہ صاحب اگر انگریز ڈر رہے ہیں تو آپ کس مرض کی دوا ہیں۔ آپ ہی ذرا بڑھ کر جرأت سے ان کے کان دبا دیجئے۔ انگریز منع نہیں کرتے۔ ذرا ہمت دکھلاؤ۔

پنڈت مینشور دیوجی کو صدمہ

آریہ جگت میں یہ خبر اتینت شوک سے سُنی جائیگی کہ شری پنڈت مینشور دیوجی کی دھرم پتنی کا دیہانت ہوگیا ہے۔ شریمتی عرصے سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ لیکن آرام کے باوجود یک بخت نمونیہ کے حملے نے انہیں اس اسار سنسار سے الگ کر دیا۔ اس صدمۂ عظیم سے ہمیں اتینت شوک ہے۔ ایشور پنڈت جی کو دھیریہ پردان کریں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مرزا قادیانی کی دو باتیں

یادش بخیر مرزا غلام احمد قادیانی اچھی سرشت کے مالک تھے۔ آپ کے پاک کلام کا نمونہ الفضل کے صفحات پر ہمیشہ شائع ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ ۹ نومبر کے اخبار میں نہایت پرغضب انداز میں تحریر ہے۔ کہ:-

"ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جاہل دشمنوں کا منہ تم دیکھتے ہو۔ پھر نہیں دیکھو گے۔ وہ جڑھ سے کاٹے جائیں گے۔ اور ان کا نام و نشان نہیں رہے گا۔"

اس کے بعد ۱۲ نومبر کی اشاعت میں آیا ہے کہ "خدا نے ترقی کی راہیں کھول دی ہیں۔ اور وہ لوگوں کو ہدایت کر رہا ہے۔ اور یہ اسی کا کام ہے۔ آسمان پر اس قدر جوش ہے۔ جو ہماری سمجھ میں نہیں آسکتا۔"

کیا یہ اسی جوش کا نتیجہ تو نہیں جو دشمنوں کو جڑ سے کاٹنے کے انداز میں دکھلایا گیا ہے۔ اگر اسی وجہ سے جوش ہے۔ تو ہماری سمجھ میں آگیا۔

شہید گنج ڈے

پیر جماعت علیشاہ کی قیادت میں لاہور میں ۵ نومبر ۱۹۳۵ء کو شہید گنج ڈے منایا گیا ہزاروں کی تعداد میں مسلمان شامل ہوئے۔ اور زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ گو اس سلسلہ میں کوئی ناخوشگوار حادثہ نہیں ہوا۔ لیکن پھر بھی اس قسم کی ندائے کارانہ سرگرمیاں عوام میں جوش پیدا کرنے کا باعث ثابت ہو جاتی ہیں۔ گو ایسے مظاہروں کی مذہب اجازت نہیں دیتا۔ مگر نامعلوم تصرف کے داعی نے ایسے وطیرہ سے روحانیت کے کس پہلو کی تکمیل حاصل کرنی ہے۔

اٹلی اور ابی سینیا

اٹلی کے جانفروش نبرد آزماؤں نے ابی سینیا میں پے درپے کامیابی حاصل کرنی شروع کر دی ہے۔ اور فتوحات کی رفتار سے یہ دکھائی پڑتا ہے۔ کہ حبش کا انجام قریب ہے اور وہ وقت نزدیک آرہا ہے۔ جب یہاں کے رہنے والے آزاد لوگوں کے گلے میں طوق غلامی ہمیشہ کے لئے ڈالا جائے گا۔ اس ضمن میں اٹلی کی ہوائی بمباری نے زبردست کام کیا ہے۔ بالمقابل لڑائی اور نبرد آزمائی کا زمانہ نہیں رہا۔ اب تو تلوار کی زبان توپ کے گولے سے کاٹ جاتی ہے۔ اور بندوق کا فائر بم کے گرائے جانے سے ناکام بنایا جاتا ہے

حبش کے پاس ایسے وسائل نہیں ہیں اور اگر حامیں کی تشنگی پر کنوئیں کھود نے کی مثل کو سچ ثابت کرنا ہے۔ تو اس سے کون روک سکتا ہے۔

انصاری کانگرس سے علیحدہ ہو گئے

ڈاکٹر انصاری کانگرس میں مسلمانوں کے بڑے نمائندہ تھے۔ اور مہاتما گاندھی جیسے مہان نیتا کی صحبت کا شرف حاصل تھا۔ انہوں نے اب سے کانگرس کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور چار آنہ والی ممبری میں بھی شامل نہیں ہوتے اس حقیقت کو جان کر ایڈیٹر جیسا اخبار بغلیں بجا رہا ہے۔ اور مسرت کا اظہار کر رہا ہے۔ جو اس امر کا زبردست ثبوت ہے۔ کہ مسلمان کانگرس کا ساتھ دینے

سے ہے۔ اور نہ ہی کسی بڑے سے بڑے مسلم لیڈر سے یہ توقع ہو سکتی ہے۔ اگر وطن پرستوں کی جماعت ہوشمندی سے کام لے کر صرف ہندوؤں کو ہی متحد کرتے ملک کی اصلاح پر کمربستہ ہو جاتے تو عظیم الشان کام ہو سکتا ہے۔ اس طرح کی کھچڑیوں سے کچھ نہ بنے گا۔

نکالتا ہے جبر و تعدی یا مذہب کی بربادی سے کہیں اصلاح ہوئی ہے۔ یہ بھی خوب کہ صدیوں کا مذہبی قانون بدل ڈالو۔ ڈاڑھی منڈواؤ۔ کوٹ پتلون اور ہیٹ پہنو۔ مستورات کو بے پردہ بناؤ۔ جو درجہ عورتوں کو بانی اسلام نے دیا تھا اس کو مٹا کر زمانہ جاہلیت کی تصویر پیش کرو۔

"اسد"

کتنی سادہ لوحی کے انداز میں مذہب پرستی کا ڈیفنس پیش کیا جاتا ہے۔ کیا ہائیکورٹ کے ریڈ وکیٹ سے اس قسم کے جذبات کی توقع ہو سکتی ہے۔ جس کا دماغ یورپ کے لٹریچر کا پروردہ ہو۔

ہریجن اور سناتن دہرم پرچارک

امرتسر کے سناتن دہرم پرچارک کی پالیسی اچھوت پن کے انداع کے قطعاً خلاف رہی۔ مگر شکر ہے۔ کہ اب کے ڈاکٹر امبیدکر کے اعلان سے معاصر موصوف کو بھی ایک کارٹون شائع کرنے کی جرأت ہوئی۔ اور آپ نے سوراجیہ دہلی سے ایک تصویر نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ڈاکٹر امبیدکر ہریجنوں کو ہریجن کی بجائے دشٹ جن بننے کی ہدایت کر رہے ہیں۔ بہت خوب! شکر ہے سناتن دہرم کو اس وقت بھی ہوش ہو گئی ہے۔ اگر چند برس پہلے ہوتی۔ تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ لیکن اس وقت بھی صرف اتنا کہنے سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک ہریجنوں سے ان کی پوری عملی سہانوبھوتی نہیں کیجائے گی۔

کیا ہندوازم کیپٹل ازم کے مترادف ہیں

معاصر حمایت اسلام کے ایڈیٹر کا فرمانا ہے کہ ہندوازم کیپٹل ازم کے مترادف ہے۔ اس سلسلہ میں دلائل اور واقعات سے کام لینے کے برعکس اتنی مبالغہ آرائی سے کام لیا اور کہا ہے کہ:-

"دولت زیادہ تر ویش۔ براہمنوں کے سرمایہ دار طبقات کے ہاتھ میں آگئی اور دولت پیدا کرنے والی جماعت انتہائی مصروفیت اور غربت میں ... اگر ایسی حالت پیدا ہو گئی ہے۔ تو اس میں ... ازم کا کیا تصور ہے۔ شودروں کی ذمہ داری باقی طبقات پر عائد ہے اور نہ ہی اس سے یہ ثابت ہو سکتا ہے ... پرستی ہندوؤں کا دھرم ہے۔ اگر ہی ... شودروں کی ایسی حالت نہ ہوتی۔ تو ... بھی ہندو دھرم کا ایک انگ ہیں۔

اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

کے موقع پر

مہایگیہ

اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب منانے کی جو تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ان میں سے ایک مکھیہ کام مہایگیہ کا بھی ہے۔ مہایگیہ جس تاریخ سے شروع ہونا ہے۔ اس کی سوچنا پھر دی جاویگی۔ جن بھائیوں کو یگیہ کے ساتھ خاص پریم ہے۔ اور وہ آسانی سے دان بھی دے سکتے ہیں۔ ان کے لئے سنہری موقع ہے۔ کہ وہ گھی اور سامگری کا دان دیں۔ کئی بھائی بہنیں اپنے ہاتھوں سے پوتر گھی اور پوتر سامگری تیار کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے اپنی شردھا کی بھینٹ کرنے کے لئے موزوں موقع ہے۔ گھی سامگری کے علاوہ کئی دوسرے اخراجات ہیں۔ جن میں وہ سبھا کو سہولت پہنچا سکتے ہیں۔ مثلاً ہون کی لکڑیاں۔ ویدکی کاپیاں۔ یگیہ شیش کے لئے خرچ۔ براہمنوں کے لئے وستر اور دکھشنا۔ ہون کے لئے بڑے چھوٹے برتن وغیرہ وغیرہ کئی ایک سامان کے لئے شردھا و بھائی دان دے سکتے ہیں۔

ایک ضروری امر یہ بھی ہے۔ کہ ہمارے کچھ بھائی اپنی دھرم پتنی سمیت یجمان بننے کے لئے تیار ہوں۔ جو بھائی اس نیک کام میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ جلدی اپنا نام لکھا دیویں۔ اور یہ بھی تحریر کریں۔ کہ وہ کتنے دن اس کام کے لئے ارپن کر سکتے ہیں۔ واضح ہو۔ کہ یہ مہایگیہ ۲۵ دسمبر کو سماپت ہو گا اس واسطے اس سے پہلے پہلے ہی ہر ایک بھائی کسی دن شامل ہو سکتے ہیں۔ یجمانوں کی فہرست تیار ہونے پر سب کو پروگرام بھیجا جاوے گا۔

اس وقت تک مفصلہ ذیل دان کا وچن ہو چکا ہے:-

(۱) دو ٹین گھی ½ ۱ من سامگری۔ شریمان بوڑی رام جی عطار چک جھمرہ۔
(۲) دو ٹین گھی ½ ۱ من سامگری۔ شریمتی سرسوتی دیوی جی دھرم پتنی شریمان کرپا رام جی لاہور میسرز بیلی رام برادرز والے۔
(۳) دو ٹین گھی ½ ۱ من سامگری۔ شریمان کوی راج ہرنام داس جی وید۔ لاہور۔

جو بھائی اس یگیہ کے متعلق کوئی صلاح مشورہ دینا چاہیں۔ اس پر بڑی خوشی سے وچار کیا جاوے گا۔

(ادھشٹاتا مہایگیہ)

ایران کے دور جدید پر

کلکتہ کے ایک بیرسٹر ہمایوں مرزا صاحب ایران کے دور جدید پر آج کل خامہ فرسائی کر رہے ہیں لیکن حیرت ہے۔ کہ نئی روشنی کے فیض یافتہ نے لکھا ہے۔ کہ:-

حکومت ایران نے کیا خوب طریقہ اصلاح کا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی

اردھ شتابدی کی رونق

از شری پروفیسر ستیہ برت جی گوروکل کانگڑی ——— ہردوار

امسال دسمبر کے آخر میں پنجاب کے دور نزدیک شہروں دگراموں سے ہزاروں کی تعداد میں آریہ سماجی یہاں لاہور میں جو پنجاب کا ایک مشہور تاریخی اور سکھیہ استھان ہے۔ اپنی سبھا کی گولڈن جوبلی یا اردھ شتابدی مہوتسو منانے کے لئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا ہے۔ اور اس کا پچاس سالہ شاندار ریکارڈ آریہ سماجیوں کی سنگٹھن شکتی کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ اس سبھا کی سرگرمیاں جس کی وجہ سے اس سبھا کو چار چاند لگے۔ دو پہلوؤں سے سمجھنی چاہئیں۔ مشنری (تبلیغی) اور تعلیمی۔ ان سرگرمیوں اور پروگرام کو سمجھنے کے لئے سبھا کی ساخت کے متعلق تھوڑا سا گیان ہونا ضروری ہے۔

پنجاب میں ہر ایک سماجی گاؤں میں ہو یا شہر میں جس کے کم از کم دس ممبر ہیں۔ اپنا ایک نمائندہ سبھا میں بھیج سکتی ہیں۔ اس کے بعد ۲۰ ممبروں پر ایک نمائندہ لیا جاتا ہے۔ اس پرکار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تمام آریوں کی ایک نمائندہ اسمبلی کا درجہ رکھتی ہے۔ اس اسمبلی کے ممبران تین سو کے قریب ہیں۔ جو پنجاب کے شہروں میں دیہاتوں کی سماجوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ہر ایک سماج اپنی سالانہ آمدنی کا دسواں حصہ سبھا کو بطور فیس الحاق کے ادا کرتا ہے۔ سبھا کا اجلاس سال میں ایک مرتبہ گورودت بھون ہال میں منعقد ہوتا ہے۔ جس میں دور نزدیک سے قریباً دو سو نمائندہ حصہ لیتے ہیں۔ یہ اجلاس دو دن رہتا ہے۔ اس میں سال بھر کے ضروری مسائل پر بحث ہوتی ہے۔ سالانہ رپورٹ سنائی جاتی ہے۔ مختلف سنستھاؤں کے بجٹ پاس کئے جاتے ہیں سبھا کے عہدیداروں کا سالانہ چناؤ ہوتا ہے۔ اور انترنگ سبھا ممبران چنے جاتے ہیں۔

چونکہ جنرل سبھا بار بار نہیں بلائی جا سکتی اس لئے سبھا کے کاریہ کو چلانے کے لئے ایک انترنگ چنی جاتی ہے۔ پہلے صرف ایک ہی انترنگ سبھا ہوتی تھی۔ جو کہ تعلیمی اور مشنری دونوں کاموں کو چلاتی تھی۔ لیکن گذشتہ سال سبھا کام کو درست انتظام کے خیال سے دو انترنگ سبھائیں بنا دی گئی ہیں۔ ایک تو انترنگ سبھا جس کے سپرد ویدک پرچار کا کام ہوگا۔ دوسری ودیا سبھا جو گوروکلوں اور اس سے سمبندھت سنستھاؤں و دیگر تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں کے پربندھ کی ذمہ دار ہوگی۔ ودیا سبھا کی ضرورت بہت مدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ اس لئے پنجاب کے آریوں نے اس فیصلہ پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اُمید ہے کہ ودیا سبھا اپنی مکمل توجہ اور پوری کوشش سے تعلیمی کاموں کو کامیاب کرے گی۔ اور گذشتہ کی نسبت سے ادھک ترقی کے راستہ پر لے جائے گی۔

اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا کا سارا کام ان دونوں سبھاؤں کی معرفت سرانجام دیا جاتا ہے۔

سبھا کا مشنری کام (پرچار کاریہ)

پنجاب بلوچستان صوبہ سرحد میں پھیلا ہوا ہے تقریباً ۶۵ اپدیشک بھجنیک گاؤں گاؤں شہر شہر میں آریہ سماج کا سندیش جنتا تک پہنچانے کے کام میں مصروف ہیں۔ پرانی آریہ سماجوں کو مضبوط کرنا۔ اور نئے مقامات پر سماجیں قائم کرنا ان کا خاص فرض ہے۔ ہر ایک آریہ سماج اپنا سالانہ جلسہ بڑی شان و شوکت سے مناتی ہے۔ تاکہ ویدک دھرم کو عام جنتا میں سر دل عزیز بنایا جائے۔ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر چندہ اکٹھا کیا جاتا ہے۔ لیکچر کرائے جاتے ہیں۔ سبھا کی جانب سے اپدیشکوں کو پروگرام ملتا ہے۔ جو موقعہ پر پہنچکر سماج کا سندیش سناتے ہیں۔ اس پرکار سبھا اپنے اپدیشکوں و دیگر کارکنوں کے ذریعہ آریہ سماج کے سدھانتوں کے پرچار کا بیڑا زبردست پروپیگنڈا کرتی ہے۔ سبھا کے پروپیگنڈا پر ایک لاکھ سولہ ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ سبھا کے مشنری کام سے بڑھ کر شاندار کام اس کا تعلیمی پروگرام ہے۔

ہردوار کے مقام پر گوروکل جیسا انسٹی ٹیوشن چل رہا ہے۔ جس میں ۵۰۰ کے قریب ودیارتھی شکشا گرہن کرتے ہیں۔ اور یہ گوروکل ایک اچھی خاصی شاندار یونیورسٹی کے درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ گذشتہ ۳۵ سال کا ریکارڈ بڑا شاندار اور قابل فخر ہے۔ اس کے گریجویٹ زندگی میں ہر ایک صیغہ میں بڑی عزت حاصل کر رہے ہیں۔ اور سوسائٹی کے مفید اور شہری ثابت ہو رہے ہیں۔ ان کا آدرش بغیر ضائع خدمت اور اونچا کیریکٹر کو پیدا کرنا ہے۔ تاکہ ان کی ماتا (گوروکل) کا نام روشن ہو۔ گوروکل کے علاوہ درجنوں ہائی سکول۔ پاٹھ شالائیں۔ کالج وغیرہ سبھا کے انتظام اور نگرانی سے چل رہے ہیں۔

پچاس سالہ جشن (اردھ شتابدی) کے موقعہ پر جنتا کو سبھا کے گذشتہ شاندار کام کی واقفیت ہو سکے گی۔ اس موقعہ کو سپھل بنانے کے لئے وچار سے ایک مفید پروگرام تجویز کیا گیا ہے پنجاب کے کسی اچھے مقام پر روگیوں کی سیوا کے لئے ایک بڑا ہسپتال کھولنے کی تجویز ہے اس کے علاوہ ایک آریہ نگر کی تجویز کی جا رہی ہے جہاں آریہ پرش رہ کر آریہ دھرم کے انوسار اپنے جیون کو بنا سکیں۔ اور جنتا کو برادرانہ اخوت اور سداچار کا اپدیش دے سکیں۔ سبھا نے ڈھائی لاکھ روپیہ کی اپیل اپنے پروگرام کو سپھل بنانے کے لئے کی ہے۔ جس کے لئے سبھا کے پردھان آچاریہ رام دیو جی ایک کر کے گھوم رہے ہیں آشا ہے۔ کہ آریہ پرش ان کی دن رات سیوا اور پریشرم کا دھیان کرتے ہوئے ڈھائی لاکھ سے بھی زیادہ دھن اکٹھا کر دیں گے۔ صرف ڈیڑھ ماس باقی رہ گیا ہے۔ ہر ایک آریہ پرش کا فرض ہے کہ اس مہایگیہ میں شامل ہوں۔ اور تن۔ من۔ دھن سے اپنی آہوتی دے کر اس کو سپھل کریں۔

آریہ سماج جموں کے سماچار

گرام گلوڈے چک ریاست جموں کے نواسی مسمی نانان ولد فتح چند۔ قوم ہندو کمہار کو جو کئی سال سے پتت ہو کر مسلمان ہو گیا ہوا تھا۔ اور جس نے اپنا نام محمد حسین رکھوا لیا ہوا تھا۔ مورخہ ۲۲ اسوج کو سماج ہذا میں شدھ کیا گیا۔

(۲) مورخہ ۷ کارتک کو مسمات سیتا دیوی قوم برہمن تحصیل اکھنور نواسی کا جو کہ عرصہ تقریباً چار سال سے ودھوا ہو چکی تھی۔ اس کا پنر بواہ مسمی بدری ناتھ جو کہ ... کے گاؤں اور ذات برادری سے تھا۔ سماج ہذا میں ہوا۔ سنسکار پنڈت دیوان چند جی نے کیا۔ اس موقعہ پر بدری ناتھ جی نے علاوہ دکھشنا کے مبلغ پانچ روپے دان ہذا کو دیئے۔

(۳) مورخہ ۱۱ کارتک کو ایک اور ودھوا استری مسمات نہال دیوی امرتسر نواسی کا پنر وواہ مسمی پنوں رام برہمن سکنہ جندواہ ریاست جموں کے ساتھ آریہ سماج ہذا میں ہوا۔ سنسکار پنڈت لبھو رام جی نے کرایا۔ پنوں رام جی نے اس موقعہ پر علاوہ دکھشنا کے ایک روپیہ دان سماج کو دیا۔

(۴) پچھلے دنوں ایک ودھوا استری مسماۃ ... قوم برہمن لاہور سے یہاں کی کسی اد ... کی ملازمت میں ویشنو دیوی کی یاترا کے لئے جموں آئی۔ لیکن کسی وجہ سے اس کے ساتھ سے بچھڑ گئی ... اثنا میں کسی پرش نے اسے ورغلا کر پھسلا لیا۔ لیکن جب شادی کا وقت آیا۔ تو وہ غائب ہو گیا۔ چنانچہ وہ مصیبت کی ماری سماج ہذا میں وارد ہوئی سماج نے

کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید مالک امرت دھارا اوشدھالیہ کی تیار کردہ دوائی

اکسیر نمبر ۲

"لکشمی وِلاس رس"

یہ ویدک کی ایک مشہور دوائی ہے جس کے بیشمار گن ہیں۔ لکھا ہے کہ دودھ کے ساتھ ہمیشہ کھائے۔ تو بوڑھا بھی موافق جوان ہو جائے۔ سنپات۔ ذیابیطس۔ بھگندر۔ گلے کی سوجن۔ سنگرہنی۔ پیچش۔ کھانسی۔ نزلہ زکام۔ بواسیر۔ درد جوڑ۔ درد گلو۔ درد چشم۔ ضعف بصر۔ درد کمر۔ کثرت طمث وغیرہ کو مفید ہے بخار یا اور امراض کے بعد جو کمزوری کمی باہ۔ جریان وغیرہ ہوتی ہے۔ اس کو خاص طور پر مفید ہے۔ جریان سرعت احتلام کو نافع ہے قیمت ۲۰ گولی چار روپے ۳۲ گولی دو روپے نمونہ ۸ گولی ۸ر

طلاء نمبر ۱۴ — یہ بیرونی استعمال کے لئے ہے جب پٹھوں اور نسوں میں نقص پیدا ہو تو اس طلاء کی باہر مالش کرنی چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ہے۔ ر نصف ۔ر

نوٹ — مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردمان فہرست اور ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوائیں۔

ایک تازہ رائے

جناب بندہ تسلیم!

آپ کی ارسال کردہ اکسیر نمبر ۲ حسب الہدایت استعمال کی گئی۔ جس سے مجھے کلی اور حیرت انگیز فائدہ حاصل ہوا۔ میں اپنے تجربہ کی بنا پر وثوق تمام نہایت شکریہ کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ کی ہر دوائی واقعی بے نظیر اور انمول رتن ہے۔ اور ہر ایک دوائی میں شافی مطلق کی رحمت کا اثر پوشیدہ ہے مجھے منی کا پتلا پن۔ دیگر کئی اقسام کی شکایات تھیں۔ استعمال دوائی سے نمایاں اور فوری فائدہ دیکھا ہے۔ میرے خیال میں اہل عالم کو ہمیشہ آپ کی راستے سے دوائی طلب کرنی چاہیئے۔ دعا ہے کہ آپ کا کارخانہ روز افزوں ترقی کرے۔

رام کشن ورما جند ملاں پور ضلع انبالہ

کتب ۲۵ — خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: امرت دھارا ۔ لاہور

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی کا ناد

(از شری پدن چندجی ودیارتھی)

آریہ جگت کو، جس طرح سے گیات ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی میں ڈیڑھ ماس کے قریب سے باقی رہ گیا ہے جوں جوں سے نزدیک آتا جاتا ہے۔ تیوں تیوں آریہ لوگوں کی ذمہ داری بڑھتی جاتی ہے۔ سبھا نے گوروکل کھولے۔ کالج کھولے۔ پتر اور پتریوں کی شکشا کے لئے کئی پرکار کے ودیا ستھاپن کئے۔ اپدیشک اور بھجنیک رکھے۔ ان تمام سادھنوں کو وید پرچار کے لئے جاری کیا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ پچاس سال میں ہم کہاں تک پہنچے ہیں۔ کتنے گرہستیوں میں ہم نے وید بھگوان کی پستک کا استھاپن کرایا اپنے جیون میں وید مریادا کو کتنا ڈھالا؟ یہ پرشن ہیں۔ جو ہر ایک آریہ نرو ناری کے ہردیہ میں اٹھنا چاہیئے اور اس کا اتر آتما سے لینا چاہیئے۔

ست سنگ

پراچین آریہ دھرم اور آریہ ساہتیہ میں ایشور واد اور ایشور پراتنا پر بڑا زور دیا ہے۔ اپنشدوں کی گاتھائیں اس اُجل پرمان ہیں۔ اس اُنش میں ہم نے کیا کیا ہے۔ اس کی اور بھی درشٹی پات کرنا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج میں سپتاہک ست سنگ لگتا ہے۔ وید اپدیش ہوتا ہے سنکیرتن اتھوا عام طور پر بھجن گائے جاتے ہیں۔ اگنی ہوتر آدی یگیہ بھی پرایا ہوتے ہیں۔ یہ پروگرام قریباً قریباً سب آریہ سماجوں میں منایا جاتا ہے لیکن ویکتی گت اُنتی۔ آسن۔ پرانایام دھیان سمادھی جو کہ آتمک اُنتی کا ضروری انگ ہے۔ اس طرف سموہک روپ سے دھیان نہیں دیا جاتا۔ یہ ایک ضروری انگ ہے۔ جس کو مت وادی لوگ مکر کے آنند اٹھاتے ہیں جیسے رادھا سوامی وغیرہ۔

اس پرکار کے ست سنگ واج یوگ کے آدھار پر ضرور ہونے چاہئیں۔ جو آریہ بھائی ان باتوں میں کچھ بھی مہارت رکھتے ہوں۔ اپنی اپنی سماج میں سادھک منڈلیاں بنا کر اس کاریہ کو آرمبھ کر دیویں۔ آریہ سنیاسی۔ بان پرستھی اور اگر کوئی ایسا گرہستی بھی مل جاوے۔ اور تلاش کرنے پر ضرور مل جائے گا۔ اس سے آپس میں سہانبھوتی بڑھ جاوے گی۔ اب ورتمان کے سب آریہ سبھا سدوں میں سہانبھوتی کی کمی ہے۔ یدی کوئی سبھا سد لگاتار بہت دیر تک ہفتہ واری ست سنگوں میں نہ بھی آوے۔ تو کوئی بھی اس کا سبب جاننے کا یتن نہیں ہوتا۔ کہ غیر حاضری کا کارن کیا ہے۔

آریہ بھائیوں کو یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ آنے والا استو اس کے پریوار میں کسی پرکار کی تکلیف ہے۔ یا کیا بات ہے۔ دوسرے مت والوں کے ست سنگی آپس میں خوب پریتی

سماجوں میں ایسے ست سنگ استھاپن کرنے چاہئیں۔ اس سے یہ لابھ ہوگا۔ کہ ہم لوگ ان لوگوں کو جو آتمک پیاس اس پرکار سے بجھانا چاہتے ہیں۔ اپنی اور آکرشن کر سکیں گے۔

اشتہار بازوں سے

اردھ شتابدی نمبر کے لئے اشتہار آرہے ہیں۔ اگر آپ بھی اس بھاری سنکھیا میں پرکاشت ہونے والے اردھ شتابدی نمبر میں اشتہار دینے کا وچار رکھتے ہیں۔ تو ابھی دفتر آریہ مسافر سے خط و کتابت کر کے فی الفور اپنا اشتہار بھیج دیں۔ تاکہ اسے موزون ستھان پر لگا دیا جائے۔ (منیجر)

رکھتے ہیں۔ اور سب سے پر ایک دوسرے کے سہکاری بن جاتے ہیں۔

اردھ شتابدی کے سنہری موقعہ پر اس پرکار کے ست سنگوں کا آرمبھ کر کے آریہ

رشی کرت پستکوں کا سوادھیائے

بھگوان دیانند کے گرنتھوں میں پرماتما کی بھگتی کی یکتی سدھ بڑی اونچی مہما ملتی ہے آریہ بھونے۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اور ستیارتھ پرکاش کے خاص ستھانوں کو پڑھ کر منش چکت رہ جاتا ہے۔ اور ایشور بھگتی کا سمندر اُمنڈ آتا ہے۔ ان ستھانوں کے واکیوں کو یدی اکٹھا کر کے سنگرہ کر کے علیحدہ پرکاشت کر دیا جاوے۔ اور اس کے آدھار پر ست سنگ قائم کئے جاویں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں ویدک ست سنگ سرو ترپرسد... آریوں اور دوسرے مت اولمبیوں میں بھی شیگھر ہی پھیل سکتے ہیں۔ اس طرف ذرا دھیان... بات کرنے کی ضرورت ہے۔ رشی کرت گرنتھوں کا سوادھیائے اتی آوشک ہے۔ اور دوسرا یہ بڑا بھاری فائدہ اس سے یہ ہوگا۔ کہ ہر ایک آریہ سماجی اپنی آتمک اُنتی میں لگ جاوے گا۔

گورو گُن گان

ہر ایک آریہ سماج میں شتابدی کے اپلکش میں کم از کم ایک سپتاہ ضرور ایسا مقرر ہو کہ سائیں کال کو رشی دیانند جی کے جیون پر کتھا کے روپ میں پرچار ہو۔ کیونکہ اس یگ میں رشی دیانند جی ہی ایسے مریادا پرشوتم ہوئے ہیں۔ جنہوں نے وید پرچار اور وید بھاشیہ کرتے ہوئے اپنے پران پیاروں کی آہوتی دے کر آریہ ورت کو جیون پردان کیا ہے۔

اصل میں یہ اردھ شتابدی پنجاب میں قائم ہوئے وید پرچار فنڈ کی ہے جس کے لئے $2\frac{1}{2}$ لاکھ کی اپیل کی گئی ہے۔ کوئی بھی ایسا کنجوس آریہ سماجی نہیں رہنا چاہیئے۔ جو یتھا شکتی اپنی آہوتی اس مہایگیہ میں نہ ڈالے۔ تمام قسم کی باتوں کو بھلا کر اس یگیہ کو سمپورن کرنا ہے۔ اس وقت وید پرچار کے لئے دھن کو پورا کرنا ہے ہی... ہونا چاہیئے۔ تبھی مہرشی کی آتما سورگ میں ہم سپوتوں کی ورشا پر کریں گے۔

آریہ سماج رائیکوٹ

(۱) آریہ سماج رائیکوٹ نے رشی اتسو بڑی دھوم دھام شان سے منایا۔ چار آنہ فنڈ کا دھن... اکٹھا کیا گیا۔ اور اردھ شتابدی فنڈ کے لئے دس روپے چندہ اکٹھا ہوا۔

(۲) آریہ سماج رائیکوٹ کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ نومبر ۳۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

رگھوبر پرشاد پردھان

"آریہ مسافر کا اردھ شتابدی نمبر"

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی پچاس سالہ گولڈن جوبلی کے شبھ اوسر پر نہایت شان سے آریہ مسافر کا اردھ شتابدی نمبر پرکاشت ہوگا۔ جس میں سبھا کے پچاس سالہ کاریہ اور اس سے سمبندھت وبھاگوں سے ہونے والے کام کا پریچے دیا جائے گا جس سے پتہ چل جائے۔ کہ پنجاب کے آریہ بھائیوں نے آریہ سماج کے لئے پچاس ورش میں کیا کام کیا ہے۔

اردھ شتابدی نمبر کے لئے آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں اور مشہور لیڈروں کے آرٹیکل آگئے ہیں۔ آریہ شعراء کی

جشن جوبلی

کے متعلق پر جوش نظمیں اس نمبر کی شان کو دو بالا کر دیں گی۔ ان تمام اوصاف کے باوجود اس نمبر کی قیمت بہت کم یعنی صرف

تین آنہ فی کاپی

اشتہار دہندگان کو آج ہی اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کرا لینی چاہیئے۔ تاکہ

ہزاروں کی تعداد میں

شائع ہونے والے اردھ شتابدی نمبر میں ان کا اشتہار موزون جگہ پر شائع ہو کر

تجارت کو چار چاند لگائے

آریہ سماجوں اور لوکل ایجنٹوں کو اپنے آرڈر جلد مع قیمت بھیج دینے چاہئیں۔ سو پرچہ کے لئے محصول ڈاک معاف اور ایک پرچہ کے لئے ساڑھے تین آنے کے ٹکٹ ارسال کریں۔

منیجر آریہ مسافر گورودت بھون لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وید پرچار کیلئے دھن سنگرہ کرو

اردھ شتابدی کو کامیاب بناؤ۔ گرام پرچار کیلئے عملی کام کرو

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی منائی جانے والی ہے۔ اس کے لئے سبھا کے ادھیکاری بھرسک پریتن کر رہے ہیں۔ تاکہ پنجاب سبھا کا جیسا پربھاؤ آریہ جگت میں ہے۔ شتابدی بھی اس شان کی ہو۔ یہ اتسو پوس ماس میں ہوگا۔ یہ بھی وچتر بات ہے۔ سبھا نے جو دن اتسو کا نشچت کیا ہے۔ وہی دن شہید اکبر سوامی شردھانند جی کا بلیدان دوس ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے مکھیہ کاریہ کرتاؤں میں شری سوامی جی ہیں۔ جس سمیہ کالج سے آریہ سماجی پرتھک ہوئے تھے۔ اس سمیہ اس ویر نے آریہ سماجیوں کو کہا تھا۔ کالج کو جانے دو ہم وید پرچار کا کام کریں گے اُسی دن سے آریہ پرتی ندھی سبھا نے وید پرچار شروع کیا ہے۔ اس لئے یدی اگر یہ لکھا جائے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا کام وید پرچار ہی تھا اور وید پرچار ہی ہونا چاہیئے۔ تو یہ کوئی اینوکتی نہ ہوگی۔ اس شتابدی کے سمیہ بھی آریہ سجنوں نے نشچیہ کیا ہے۔ کہ جو دھن اس سمیہ اکٹھا ہوگا اس میں سے سب سے پرتھم۔ ایک لاکھ وید پرچار کے لئے ہوگا۔ اگر اس سے ادھک ہوگا۔ تو انیہ کاریوں میں خرچ کیا جائے گا۔ ساری اپیل اڑھائی لاکھ کی ہے۔

اس بھومکا کے پشچات میں وید پرچار کی پرانی پدھتی کو سنکشیپ سے لکھتا ہوں۔ آرمبھ میں آریہ سماج میں جو سجن داخل ہوئے۔ وہی آریہ سماج کے پرچارک تھے۔ وہ آجیوکا ارتھ اپنا اپنا کام کرتے تھے۔ اور اس میں سے سمے نکال کر آریہ سماج کا پرچار اور اُتسو بھگتا دیا کرتے تھے۔ اسی کوٹی میں لالہ منشی رام جی (شری سوامی شردھانند جی) تھے۔ ماسٹر آتمارام جی امرتسری پنڈت گورودت جی۔ رائے صاحب روشن لعل جی بیرسٹر لالہ دیوراج جی جالندھر۔ پنڈت کرپارام جی (سوامی درشنانند جی) ماسٹر درگا پرشاد جی۔ لالہ رلارام جی پلیٹ لیڈر رائے پیڑارام جی۔ رائے ٹھاکر دت جی دھون آدی سجن ہیں۔ جس سمے وچار کیا گیا کہ پرچار کے لئے اُپدیشک ہونے چاہئیں۔ تب اُپدیشک مقرر کئے گئے۔ جن کو آجیوکا ارتھ دھن ماسک روپ میں ملتا تھا۔ جسے کوئی دکشنا اور کوئی دینیہ سمجھتا تھا۔ آرمبھ کے اُپدیشک بھی اتساہی۔ تیاگی۔ دکھ سہنے والے۔ مان سے بھاگنے والے۔ دھرم بیر سجن تھے۔ اُن کے کچھ نام یہ ہیں:-

پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر۔ پنڈت آریہ منی جی نیا ہوا یادھیائے۔ پنڈت کرپارام جی پنڈت گنپتی شرما جی۔ پنڈت رام رتن جی۔ ماسٹر متھرا داس جی۔ پنڈت سنتوش سنگھ جی کاویہ تیرتھ۔ پنڈت پورنانند جی (یہ پہلے سوامی پورنانند جی تھے) اس سمے سنیاسی بھی کام کرتے تھے۔ جو اپنی اچھیا اور اپنے وچاروں سے پریرت ہو کر کاریہ کرتے تھے وتن آدی نہ لیتے تھے۔ ان میں سوامی نیتانند جی سوامی ستیانند جی سوامی برہمانند جی۔ سوامی آلارام جی۔ سوامی وشیشورآنند جی۔ سوامی آتمانند جی۔ سوامی گوپالانند جی۔ آدی ہیں کچھ سنیاسی دھن بھی لیتے تھے

ان کو اس سے سادھو کہا جاتا جاتا تھا۔ جیسا کہ سادھو برمانند جی امرتسری تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ آریہ سماج کے پہلے کام کرنے والے بھی پہلے کی طرح کام کرتے تھے۔ اسی طرح یہ گنگا جل کا پرواہ ہو کر وید پرچار کا کاریہ اُتم ریتی سے چل رہا تھا اور سماجوں کی سنکھیا بڑھ رہی تھی۔

اس سمے آریہ سماجیں اپنی پرسدھتا سے آریہ پرتی ندھی سبھا کو وید پرچار کے لئے دھن دیا کرتی تھیں۔ اور اس سمے آریہ پرتی ندھی سبھا کا وید پرچار کا بجٹ لگ بھگ پانچ سہسر ہوتا تھا۔ اس سمے اس اوستھا میں کام کرنا کٹھن ہو رہا تھا اس سمے منتری لالہ کیدارناتھ جی اور وید پرچار کے ادھشٹاتا مہاشہ کرشن جی تھے۔ کچھ سمے کے پیچھے ادھشٹاتا جی منتری بن گئے۔ اس سمے آریہ پرتی ندھی سبھا نے آریہ سماجوں کے ذمہ وید پرچار کی ماسک نیت کی آرمبھ میں آریہ سماجوں نے اسے پورا کرنے کا پریتن کیا۔ اور وید پرچار کی آمدنی اکتیس ہزار تک پہنچ گئی۔ ان سالوں میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری پد پر مہاشہ کرشن جی۔ لالہ دھرم چند جی پنڈت ٹھاکر دت جی

امرت دھارا رہے اس سے وید پرچار کو جیوت کرنے کے لئے یہ دھنیہ داد ہی ہے۔ اس سمے آریہ سماجوں کی تعداد اس وقت سے زیادہ ہے اور یہ بھی نشچے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماجیوں کی تعداد بھی زیادہ ہے۔ پرنتو اس سمے وید پرچار کے لئے دھن کم آتا ہے۔ اس وقت آریہ سماجوں کے اُتسو خوب ہوتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ویتن بھوگی اُپدیشک پہلے سے کہیں ادھک ہیں۔ پھر بھی دھن کا کم آنا جہاں اچھا نہیں ہے۔ وہاں ایک بات اور بھی ادھک دکھد ہے۔ اس سمے آریہ

پرتی ندھی سبھا کے پاس آنریری اُپدیشک پہلے سے کم ہی نہیں یدی یہ لکھ دوں تو بھی اینوکتی نہ ہوگی کہ آنریری نام ماتر ہی ہیں۔ شری سوامی ستیانند جی جب سے آریہ سماج کے کاریہ کشیتر سے پرتھک ہوئے ہیں اس سمے انہوں نے سبھا منتری کو ایک پتر لکھا تھا۔ جو چھپوا کر آریہ سماجوں کو بھی بھیجا گیا تھا۔ اس پتر میں سوامی جی نے یہ بات لکھی تھی۔ گو اُن کے شبد تو یاد سے اُتر گئے ہیں۔ پرنتو اُن کا بھاؤ یہی تھا۔ کہ آریہ سماج میں آرمبھ میں جب کہ انہوں نے کاریہ آرمبھ کیا تھا۔ آریہ سماج میں آنریری کام کرنے والے ادھک تھے ان کے سمے میں بھی ان کی ماترا پریاپت تھی۔ پرنتو جب سے وہ سبھا کے کاریہ کشیتر سے پرتھک ہوئے ہیں۔ اس سمے آنریری کام کرنے والے نام ماتر ہی ہیں۔ اس لئے انہوں نے سبھا منتری کو پریرنا کی تھی۔ کہ بھوشیہ میں پریتن کرنا چاہیئے کہ آنریری کام کرنے والے پہلے کی طرح آریہ سماج کے کاریہ کشیتر میں زیادہ ہوں۔ ان سے جہاں سماج کا کام ہوتا ہے۔ وہاں کاریہ آسانی سے ہو جاتا ہے۔ اور اُتم روپ سے ہوتا ہے۔ ان کے اس لیکھ سے پتہ لگتا ہے۔ وہ اس ترٹی کو بھی انوبھو کرتے تھے تب ہی انہوں نے اس کا لیکھ کیا تھا۔

جہاں آریہ سماج میں وید پرچار کے لئے دھن کا ابھاؤ اور آنریری کام کرنے والوں کی کمی ہے۔ وہاں آریہ سماجوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اور نگروں سے نکل کر آریہ سماج گراموں میں بھی جانا چاہتا ہے اس پرکار کاریہ کشیتر بڑھ گیا ہے۔ آوشیکتا میں ادھک ہو گئی ہیں۔ آریہ سماج کا ادیش سنسار کا اُپکار کرنا ہے۔ اور سادھن کم ہو رہے ہیں اس پرچار کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی منائی جا رہی ہے۔ یہ مجھے پرتیت ہوتا ہے اردھ شتابدی اتسو پر آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاریوں نے جو اپیل کی ہے۔ اس اڑھائی لاکھ میں ایک لاکھ وید پرچار کا ہے۔ اس سمے آریہ سماجیوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ وید پرچار ندھی میں ایک لاکھ روپیہ اوشیہ جمع کر دیں جس سے تاکہ بھوشیہ میں کاریہ اُتم ریتی سے ہوتا رہے یدی اس اوسر پر بھی یہ پربندھ نہ ہو سکا۔ تو یہ کاریہ چلنا اسمبھو نہیں مشکل اوشیہ ہو جائے گا۔ اس سمے جو پرتی ندھی سبھا کے آدھین لگ بھگ پانچ سو سماجیں ہیں۔ ان کا سنبھالنا ہی کٹھن ہوگا۔ نئے پرچار کی تو چنتا ہی کیا ہے۔

گرام پرچار کا کاریہ سب سے ادھک اوشیہ ہے ایسا اُتم آرمبھ ہو جانا چاہیئے تھا۔ سبھا بس کے لئے آریہ سماجوں کو پریرنا بھی کر رہی ہے پرنتو

آریہ مسافر کے بغیر

آپ کن باتوں سے محروم رہتے ہیں؟

۱۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے سماچاروں اور سوچناؤں سے۔

۲۔ شری آچاریہ رام دیو جی پردھان اور شری پنڈت بھیم سین جی سبھا منتری کے لیکھوں سے۔

۳۔ اردھ شتابدی مہوتسو کی شاندار تیاریوں سے۔

۴۔ آریہ سماجوں میں ہونے والے اردھ شتابدی کے کاریہ سے۔

۵۔ مخالفین ویدک دھرم کے اعتراضات کے جواب سے۔

۶۔ آریہ سماج کے مخالفوں کی ناکامیوں کے واقعات سے۔

۷۔ آریہ سماجک جگت کے پرامانک سماچاروں سے۔

۸۔ دیش میں ہونے والی اوشیک گھٹناؤں سے۔

۹۔ پیش آمدہ حالات پر آریہ سماجی نقطۂ نگاہ سے۔

پس آپ آج ہی آریہ مسافر کے خریدار بن جائیں۔

(مینجر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجوں نے اس اور اچت دھیان نہیں دیا۔ یہ اردھ شتابدی میں اس طرف دھیان نہ دیا۔ تو مجھ شنکا ہے آریہ سماج کو گرام پرچار کا وچار سرد تھا چھوڑ دینا چاہیئے۔ اس وشے میں میری ایک اور پرارتھنا بھی ہے جو گرام پرچار کی باتیں باتیں اور دقتانی دیتے ہیں۔ میرے وچار میں ان میں سے کسی کو بھی گراموں کا انبھو نہیں ہے۔ وہ کبھی گرام میں جا کر رہے نہیں۔ اور نہ جانتے ہیں۔ کہ گرام والوں کو کیا دکھ ہیں۔ اور ان کا اپائے کیا ہے۔ اس لئے ان پستکوں کا گیان لابھ دایک نہ ہوگا۔ اور ان کی سبھی سکیمیں ہی ہونگی۔ اگر اداہرن کی اوشکتا ہو تو میں بھائی پرمانندجی کا نام لکھ سکتا ہوں۔ وہ کسی سمے ایک گرام نیا نوندھ گئے رہتے۔ ان کو وہاں جا کر ہی گرام کی واستوک اوستھا کا پتہ لگا۔ کہ گرام کس پرکار وچرتے ہیں۔ یہ بھی وہاں جا کر ہی انبھو ہوا۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھی وہاں ہی جا کر بودھ پراپت ہو۔ یہ ابھی سے وچار لینا چاہیئے۔

اس کے ساتھ ہی میں ایک بات اور لکھ دوں کہ پنجاب کے تین بھاگ ہیں۔ ہندو۔ سکھ مسلمان ہریانہ پرانت (انبالہ کمشنری) ہندو ہے۔ ماجھا دوآبہ رادا۔ (جالندھر لاہور کمشنری) سکھ ہے۔ اور راولپنڈی مسلمان ہے۔ ہندوؤں میں آریہ بھاشا دوارا۔ مسلمانوں میں اردو دوارہ کام ہوتا ہے۔ اس کا پربندھ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس ہے۔ پرنتو گورمکھی کا پربندھ سبھا کے پاس نہیں ہے۔ یدی گورمکھی کا پربندھ نہ کیا گیا۔ تو ہمارا گرام پرچار ادھورا ہی رہے گا۔ اس لئے جو گرام پرچار کا سوپن دیکھ رہے ہیں۔ ان کو گورمکھی کے سکشا آنا اوشیک ہے۔

چالیس ورش کے پشچات جب ہم اردھ شتابدی منا رہے ہیں۔ اس سمیہ پرچار کے کاریہ کو بڑھانا چاہیئے۔ بڑھانا اس ریتی سے ہوگا۔ پرتھم تو اپدیشک کم از کم ایک ضلع میں ایک۔ اور ایک بھجنیک۔ آگے چلکر یہ تی اور بڑھا کر ایک تحصیل کے لئے مقرر ہو جائے۔ اس کے لئے پنجاب میں دیسی راج انوسار پچاس ضلعے ہو جائیں گے۔ اس کے لئے کم از کم ایک سو اپدیشک اور بھجنیک اوشیک ہیں۔ ان میں سے دو ایسے ہوں۔ جن کا ویتن ایک سو یا ڈیڑھ سو ہو۔ پانچ ایسے ہوں۔ جن کا ویتن ستر یا سو ہو۔ تین ایسے ہوں۔ جن کا ویتن پچاس یا ستر ہو۔ پچاس ایسے ہوں۔ جن کا ویتن تیس یا پچاس ہو۔ تینیس وہ ہوں جن کا ویتن تیس سے کم ہو۔ ان کے ویتن کا دھن اور مارگ ویسے آریہ سماجوں سے پراپت ہونا چاہیئے۔ ان کے اتیرکت گرام پرچار والے ہوں۔ ان میں سے بھی انبالہ کمشنری کم سے کم دس گراموں کے لئے ایک اپدیشک ہونا چاہیئے۔ اور جالندھر اور لاہور کمشنری کے لئے بیس گراموں کے لئے ایک

راولپنڈی میں پچیس یا تیس گراموں کے لئے ایک ہو یہ اوستھا سیما پرانت کی ہے۔ یدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس شتابدی کے اوسر پر اس پرکار ویدپرچار کا پربندھ کر دے۔ تو ویدپرچار کی اوستھا ٹھیک ہو جائے گی۔ اور سبھا کا وہ ادیش جو سورگیہ سوامی شردھانندجی نے رکھا تھا۔ کہ ہم وید پرچار کریں گے۔ پورا ہو جائیگا۔ انتھا آپ سوچیں کیا ہوگا۔ اس کے پورا کرنے کے دو ہی سادھن

ہیں سے بھی یدی کسی کو اوشیکتا ہو۔ تو سادھارن ریتی سے کچھ سبھا سے لے لیں۔ اس کام کے لئے بان پرستھ یا سنیاسی ہوں۔ کیا اس اردھ شتابدی کے اوسر پر ایسی سنکھیا مل جائے گی۔ جو بان پرستھ آشرم میں پرویش کر کے آریہ سماج کی سیوا کریں۔ یا سنیاس گرہن کر کے آریہ سماج کے سیوک بنیں۔

پچھلے سال پردھان جی نے کسی لیکھ میں آتنا دلائی تھی۔ کہ کوئی سجن اس مارگ پر چلنے والے ہیں

سے آریہ سماج کو دیں۔ تو کچھ کام ہو سکتا ہے اور اگر یہ تین باتیں بھی نہ ہوں۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا ویدپرچار نہ کر سکے گی۔ کیونکہ آریہ سماجوں کا دھن سنستھاؤں کے لئے ہے۔ ویدپرچار کے لئے نہیں ہے۔ آریہ سماج کے سیوک سنستھاؤں کے ادھیکاری ہیں۔ اپدیشک نہیں ہیں۔

ویدپرچار کا کام اسی سمے ہوگا۔ جس سمے ادھک سنکھیا آنریری کام کرنیوالوں کی ہوگی۔ اور ساتھ ہی آریہ سماجیں ویدپرچار کے لئے دھن دینا اپنا کرتویہ سمجھیں گی۔ جیسے وہ پاٹھ شالائیں کھولتی ہیں۔ ویسے اپنے پرانت میں پرچار کا پربندھ بھی کریں گی۔

انت میں میں آریہ سماجوں کو چیتاونی دینی چاہتا ہوں۔ اور یہ پرارتھنا بھی کرتا ہوں۔ کہ وہ ویدپرچار کو اپنا ئیں۔ اور ویدپرچار کے لئے شتابدی تک ایک لاکھ ایکتر کریں۔ اور پنجاب شکتی دھن دے کر سبھا کے ادھیکاریوں کی مانگ کو پورا کریں۔ کیا یہ سبھا ویدپرچار کے لئے بنائی گئی تھی۔ ویسے ہی اس کا ویدپرچار کا کام بھی ہو۔ یدی شتابدی کے اوسر پر بھی آریہ سماجوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے ویدپرچار کا کچھ نہ کیا۔ اور انتیہ سنستھاؤں کی طرف دھیان دیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ انیہ سنستھائیں انہیں ادھک پریہ ہیں تو ہم انہیں ضرور انوبھو ہوگا۔ کہ جو سنستھائیں ویدپرچار کا دم بھر کر سامنے آتی ہیں۔ وہ ویدپرچار کی نہیں۔ آپ ویدپرچار کو بھلا کر ادھر جائیں تو یہی دشا ہوگی۔ جو ایک کوی نے لکھی ہے۔

دین گنوایا دُنی سے۔ دُنی نہ چلی ساتھ
پیر کلہاڑا ماریا۔ مورکھ اپنے ہاتھ

اردھ شتابدی نمبر
کیلئے

آریہ پرشوں اور آریہ سماج کے نیتاؤں کے لیکھ دھڑا دھڑ آ رہے ہیں۔ اگر آپ بھی سبھا کے کسی مہان ویکتی کے سبھا دوارا، کاریہ سے جانکار ہیں۔ تو اوشیہ آج ہی لیکھ لکھ کر بھیج دیجیئے۔ تاکہ اسے اردھ شتابدی نمبر میں پرکاشت کر دیا جائے۔

(سمپادک)

ایک کا اُلیکھ اوپر کیا گیا ہے۔ ارتھات دھن سنگرہ ہو۔ اور ویتن بھوگی اپدیشک نیت کئے جائیں۔ دوسرا اپائے وہی جس کا اُلیکھ سوامی ستیانندجی نے کیا تھا۔ جیسا آریہ سماج کا آرمبھ کال میں تھا۔ ارتھات آنریری اپدیشک ہوں۔ ان

یدی وہ آنشا پورن ہو جائے۔ تو مجھے پرسنتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو سکے۔ تو وچار کرنا ہوگا۔ کہ کیا کیا جائے اس کے لئے ایک مارگ اور بھی ہے آریہ سماج اپنا گرہ کرتیہ کرتے ہوئے سپتاہ میں دو دن یا پرتی دن دو گھنٹے یا سال میں دو تین ماہ یا اس سے کم زیادہ

اطلاع

ضرورتوں کے اشتہارات چھپوانے کیلئے آریہ مسافر ایک نہایت موزوں اخبار ہے۔

تندرست اور طاقتور آدمی

دنیا میں صرف تندرست اور طاقتور آدمی ہی اپنی زندگی کا لطف اٹھا سکتا ہے اور تمام آرام کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اس لئے دانشمند آدمی کو ہر ممکن طریقہ سے اپنی قوت اور طاقت میں اضافہ اور اپنی تندرستی کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ سب کچھ آپ بڑی آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بڑے بڑے ماہران طب حکیموں، ڈاکٹروں اور ویدوں کی رائے ہے۔ کہ طاقت جسمانی کے قائم رکھنے کے لئے فولاد ایک ضروری چیز ہے۔ فولاد تازہ اور شدھ خون پیدا کرتا ہے۔ ہر ایک عضو رئیسہ دل و دماغ جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ آپ یہ معلوم کر کے خوش ہونگے۔ کہ ایک قابل ہندوستانی ڈاکٹر بی۔ ایل گپتا ایم۔ بی۔ ایچ نے ہمالیہ کی مقوی ترین جڑی بوٹیوں کے ذریعہ فولاد کو حل کر کے انتہائی کوشش اور جانفشانی کے ساتھ

تلوار مارکہ **شربت فولاد** ۱۰۰

کے نام سے ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی طاقتور میٹھی دوا دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ جو کہ تلوار آبدار کی طرح تیز ہے۔ جس کی پہلی ہی خوراک اپنی تیزی کا اثر دکھا کر پینے والے کو تعجب میں ڈال دیتی ہے۔ یہ شربت فولاد خاص طور پر طاقت مردمی کو بڑھاتا ہے۔ اور جگر اور معدہ کو قدرتی حالت میں لا کر خون میں اضافہ کرتا ہے۔ اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔

یہ فولاد اور دیگر چیدہ چیدہ فیض بخش دواؤں کا مرکب

بہت ہی طاقتور دوا ہے

قیمت بیس روزہ خوراک یک پونڈ پیکنگ کی بوتل میں صرف ڈیڑھ روپیہ۔ ہندوستان کے ہر ایک شہر اور قصبہ کے دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ مارکہ دیکھ کر خریدیں۔

تیار کرنیوالے:- گپتا اینڈ کمپنی مالکان جیندر گپت اوشدھالیہ لدھیانہ (دیس پنجاب)

اعلیٰ زندگی - دراز عمر اور لطف خانگی کو سچے معنوں میں حاصل کرنے کیلئے

سکھ سمپن جیون (ہندی)

نامی کتاب کا غور سے مطالعہ کریں پبلک کی اس ضروریات کو دیکھ کر مصنف نے اپنے ... کے ... پر اور بھی مستند کتابوں کا ... بھر دیا ہے (۲۰۰ صفحات کی کتاب صرف ...

مصنف کا پتہ:-

کویراج پنڈت ویدبرت جی امرت نا... ڈیرہ ...

نوٹ:- یہ کتاب پنڈت ... مالک دیدک ... موہن لال روڈ لاہور سے بھی مل سکتی ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وید بھاشیہ کی یوجنا

کی

پرارمبھک رُوپ ریکھا

از شری سیٹھ مدن موہن جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی

...شو چندر جی کے دیئے دھن سے آریہ پرتی ندھی ...یو۔پی کے نریکھشن میں جو یوجنا تیار ہوئی ہے ...گھشیپ میں نیچے پرکاشت کی جاتی ہے آشا ...آریہ پرش اور آریہ ودوان اپنی اپنی اُولیہ ...دیں گے۔ تاکہ یوجنا کو بھلی بھانتی سمجھ او دھکت ...پورن بنایا جاسکے۔ سمتی ارتھ جن آریہ ...دوسرے ودوانوں کے پاس انواد بھیجا جائیگا ...سوچی بھی پرکاشت کی جاتی ہے۔ اس ...میں سوچنا ملنے پر انیہ ودوانوں کے نام ...سملت کر لئے جائیں گے۔

وید بھاشیہ کے لئے کم از کم تین ودوان بھانو ...وں کی سمپادک سمتی ستھائی روپ سے نرمان ...ے گی۔ اس سمپادک سمتی کی سہایتا کے لئے ... ایسے آریہ ودوان بھی ہوں گے۔ جو لیکھن پتر ...لیکھک سنکلن۔ پستکالیہ پربندھ اور ...ی دیو ہارک کام کریں گے۔

...سمپادک سمتی کے اوپر آریہ ودوانوں کی ایک ...شن سمتی بھی ہوگی۔ جس کا کاریہ سرل بھاشیہ ...سرل انواد میں ایک سوتنتر ناہے یا نہیں۔ یہ ...صا ہوگا۔ اس میں پانچ سات اچھے ودوان ...رہیں گے۔ اکت نریکھشن سمتی ایک پرکار سے ...ندھی سبھا کی اُپ سمتی ہوگی۔

...اس کام کے لئے کسی کیندریہ استھان کو ...کہ اچھیہ کوٹی کے ویدک پستکالیہ کے ساتھ ہی ...انیہ سب پرکار کی آسانی ہو۔ اور جہاں کا ...ورن انوسندھان کاریہ کے لئے سردتھا انوکول ...چنا جائیگا۔

...کاریہ کرتاؤں کو وید سمبندھی کاریہ کرنے کی ...لت انیہ کسی پرکار کی چنتا نہ رہے۔ ان کے لئے ...ب ویتن آدی کا پربندھ کیا جائیگا۔

...سب سے پرتھم یجروید اور رگوید کا سرل ...شیہ یا انواد شروع کیا جائیگا۔ رشی دیانند ...بھاشیہ کے انوسار منتروں کا سرل ہندی انواد ...ہے گا۔ ساتھ ہی ویدک سدھانت اور ودھی ...تھا ودیا وگیان کی ادھونک سبھیتا کی درشٹی ...پر بھاؤ جنک کوئی اپیوگی ارتھ پراپت ہوگا ...بھی دیدیا جائیگا۔

...سمپادک سمتی پرتھم دوارا سید دشیوں کو ...باتوں کو درشاتے ہوئے نریکھشن سمتی سے ...انت نرنیہ کرے گی۔ اور انیہ ودوانوں کی ...بھی پراپت کرے گی۔

...سادھارنتیہ مہرشی کے بھاشیہ کو آدھار مانتے ...بھی اوشیکتا انوسار انیہ ادھیاتمک ...بھی ایلوک اور آدھی بھوتک ارتھ کئے جاسکیں گے ...گیان آدی دیوتاک بھاؤ بھی پردرشت کئے ...گے۔

...وگیان۔ ویدک۔ راجنیتی۔ جیوتش پرک آدی ...کرنے کا ارتھ کرتے تھے ان ان وشیوں میں پردین

ودوانوں سے پرامرش لیا جائے گا۔

۵۔ پدھتی یا بھاشیہ کا کرم نمن پرکار ہوگا۔

۱۔ پرستاونا۔ (۲) ودہد بھومکا (۳) مشئے سوچی (۴) دیوتا۔ رشی۔ چھند۔ سور آدی (۵) منتر (۶) پاٹھ۔ انواد (۷) فٹ نوٹ اور پرمان۔ پرورت نراکرن وشیک ودیچنا۔ پاٹھ بھید آدی۔

سدھانت سمبندھی باتوں کا الیکھ ودہد بھومکا میں ہی رہے گا۔ مکھیہ مکھیہ ویدک پری بھاشک شبدوں کے ویاکھیا کے سمبندھ میں بھومکا کے اندر ہی سپشٹ دگدرشن کر دیا جائے گا۔ باقی وشیوں کے لئے تدرشٹی سے گرنتھوں کے پرتیک فٹ نوٹ بھی دیئے جائیں گے۔

یتھا سمبھو براہمن گرنتھ اور نروکت آدی آرش گرنتھوں کے پرتیک بھی فٹ نوٹ رہیں گے بھاشیہ کرتے سمے تمام ملنے والے بھاشیہ ٹیکا۔ انواد۔ اگھشیپ۔ آلوچنا۔ پرانتو دشٹیک پریام اتہاسک دشٹے اور انیہ متوں کو دھیان میں رکھ کر اوشیکتا انوسار مناسب ٹپنی بھی دی جاوے گی۔

(۶) بھاشیہ کھنڈوں میں پرکاشت ہوگا۔ یجروید کا بھاشیہ ادھیائے کرم سے چالیس انکوں میں پرکاشت ہوگا۔ اسی پرکار رگوید۔ سام وید اور اتھروید کے سنکرن کھنڈوں میں پرکاشت ہونگے۔

ایسے آریہ ودوانوں کے نام جن سے سندگدھ منتروں کے ارتھ کے لئے مشورہ لیا جائے گا۔

پنڈت برہمدت جگیاسو۔ پنڈت شوناتھ پنڈت چندرمنی۔ پنڈت دیو شرما۔ پنڈت جے دیو۔ پنڈت بدھ دیو۔ پنڈت چموپتی۔ پنڈت بھگوت دت۔ آچاریہ وشوشروا۔ سوامی ویدانند تیرتھ۔ شری راجگورو شاستری

ڈاکٹر بابو رام۔ پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے۔ شری نارائن سوامی۔ پنڈت گنگا پرساد ٹیہری۔ پنڈت رام دت شکل۔ پنڈت دامودر ستوکر۔ پنڈت برہسپتی۔ ڈاکٹر منگل دیو۔ پنڈت دھیریندر ناتھ پنڈت پریہ ورت۔ پنڈت ستو لیکر۔ پنڈت ایودھیا پرشاد۔ پنڈت کالی چرن۔ پنڈت بہاری لعل۔ سوامی ابھیانند۔ پنڈت رام اوتار۔ پنڈت دھیریندر شاستری۔ پنڈت ایشور چندر۔ پنڈت کمتی رام پنڈت رودر دیو۔ پنڈت راجا رام۔ پنڈت وشو بندھو سوامی سوتنترانند۔ ڈاکٹر بال کرشن۔ پنڈت مہیش پرشاد ماسٹر آتمارام۔ پنڈت درگا پرساد۔ بابو شیام سندر لعل پنڈت اودے ویر۔ پنڈت وید ویاس۔ سوامی سرودانند۔ پنڈت اگنو رائے۔ پنڈت سود بیر دیو۔ پنڈت لکشمی دھر واجپئی۔ شری نردھر لعل گووند رام ہاسانند آدی

باقی ودوانوں کے نام

پنڈت آنند شنکر باپو بھائی دھرو بنارس پنڈت ودھو شیکھر بھٹاچاریہ کلکتہ۔ پنڈت مدھو سودن جی اوجھا جے پور۔ پنڈت ودیا دھر شرما گوڑ بنارس ڈاکٹر تارا پد چودھری پٹنہ۔ پنڈت سیتا رام شاستری کلکتہ۔ ڈاکٹر اوبناش چندر داس کلکتہ۔ ڈاکٹر لکشمن لاہور۔ ڈاکٹر رگھبیر لاہور۔ پنڈت گردھر شرما چترویدی جے پور۔ ڈاکٹر کندن راجہ مدراس۔ ڈاکٹر ویلویکر پونا۔ شری بیچا ناتھ۔ کاشی ناتھ راجواڑے پونا۔ پنڈت گوپی ناتھ کویراج بنارس۔ پنڈت درگا پرساد لکھنؤ پنڈت شیام شاستری جی میسور آدی۔

شکتی گھاٹ میں شاستر ارتھ

پنڈت بیشو ردیو جی بھاشنہ سوھن لعل جی کے ہمراہ شکتی گھاٹ پر پدھارے۔ وہاں پہنچ کر پنڈت پرسرام جی سے شاستر ارتھ کی ٹھن گئی۔ مگر مکتی اور پرمانوں کی بھرمار سے پورانک پنڈت لاجواب ہو گیا۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

ضرورت

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان نگر کو ایک بڑے ہی یوگیہ اُپدیشک کی ضرورت ہے جو پرچار کا کاریہ کر سکے تتھا اُپدیشک کلاس جو آرمبھ ہونیوالی ہے۔ کو پڑھا سکے۔ پرارتھنا پتر جلدی منتری آریہ سماج کے نام آنے چاہئیں۔ ایسی دیویاں بھی جو اُپدیشک کلاس پڑھانے میں سمرتھ ہوں۔ پرارتھنا پتر بھیج سکتی ہیں (۲) آریہ مڈل پتری پاٹھشالہ کے لئے ایس۔ وی۔ او۔ جے۔ وی ٹرینڈ ادھیاپکا کی ضرورت ہے جو درڑھ آریہ سماجی وچاروں کی ہوں پرارتھنا پتر بنام منیجر آریہ مڈل پتری پاٹھشالہ بوہڑ دروازہ ملتان نگر کے نام بھیجنے چاہئیں۔ ہری سیکرٹری آریہ سماج ...رام

جوانی کی اُمنگوں اور شباب کے ولولوں کو تازہ کرنے کیلئے

طاقت کی حیرت انگیز دوائی

مہاں شکتی ولاس

ہر ایک موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگر آپ طاقت ہمت جوش اور توانائی کے ساتھ شباب اور جوانی کا لطف آج ہی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو

آزمودہ اکسیر

کا تجربہ فرما کر صحت حاصل کریں۔ مکمل بکس سات روپے سات آنے

ملنے کا پتہ۔ مہاں شکتی ولاس اوشدھالیہ سنت نگر لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی بلیٹن

وشیش سوچنا
اردھ شتابدی کے تحفے
پنجاب بھر کی آریہ سماجوں کے سیکرٹری صاحبان کے نام

ماہ دسمبر ۱۹۳۵ء کے آخری ہفتہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی (اردھ شتابدی) ہونے والی ہے اور یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ ویدک دھرم پرچار کے لئے یہ ایک بہترین موقعہ ہے۔ چنانچہ اسی خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے اردھ شتابدی سمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے مندرجہ ذیل چیزیں خاص طور پر تیار کرائی ہیں۔ یہ چیزیں اردھ شتابدی کے تحفے ہونگے۔ اور ہر ایک آریہ نرناری کو اردھ شتابدی کی یادگار کے طور پر ضرور خریدنا چاہیئے۔ یہ چیزیں اردھ شتابدی بازار سے مل سکیں گی۔

(۱) رنگین تصویر مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی۔ یہ تصویر نہایت محنت سے خاص طور پر تیار کرائی گئی ہے۔ ایسی شاندار تصویر آج تک تیار نہیں ہوئی۔ یہ تصویر ۷ رنگوں میں جدید آرٹسٹ طریقہ سے نہایت نفیس کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔ قیمت ۱۰ ار فی تصویر۔

(۲) شتابدی کیلنڈر ۹۲-۱۹۹۳ (۱۹۳۶ء) درمیان میں مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کی تصویر گرداگرد امر شہید سوامی شردھانند جی۔ پنڈت لیکھرام۔ پنڈت گورودت جی کی تصاویر کے علاوہ آج تک کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کل پریذیڈنٹوں کی تصویریں ہونگی۔ اس کیلنڈر کی قیمت ۲ر۶ پائی فی کیلنڈر ہوگی

(۳) وشواز یگیہ بیج (میڈل) ہر ایک آریہ استری پرش بچے اور بوڑھے کو یہ بیج لگا کر اردھ شتابدی کے شاندار جلوس میں شامل ہونا چاہیئے۔ قیمت ار۳ پائی۔ شتابدی میں پدھارنے والے سجنوں کو ایک آنہ میں مل سکے گا۔

یہ سوچنا آریہ سماجوں کے سپتاہک ست سنگوں میں سنائی جائیں۔

تصویریں۔ کیلنڈر و بیج (میڈل) کی تیاری و چھپائی کا انتظام سلور جوبلی پینٹنگ کمپنی لاہور جو اس کام میں خاص شہرت اور تجربہ رکھتے ہیں کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس لئے پنجاب بھر کی آریہ سماجوں کے منتری صاحبان کی خدمت میں پرارتھنا کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی سماجوں و سبھا کے ممبروں کے لئے جسقدر تصاویر کیلنڈر۔ بیج (میڈل) درکار ہوں۔ اس کا آرڈر ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء سے پہلے پہلے براہ راست بنام منیجر سلور جوبلی پینٹنگ کمپنی نزد شاہی محلہ پوسٹ آفس لاہور کو بھیج دیں۔ تاکہ ان کو ہر چیز کی ضرورت کا صحیح اندازہ معلوم ہو سکے۔

سیکرٹری اردھ شتابدی سمتی
گورودت بھون لاہور

اردھ شتابدی کے دانی

شری سوامی ویدانند جی تیرتھ دوارہ پراپت دھن کی سوچی

راولپنڈی صدر بازار سے :-

	روپے	آنہ	پائی
آریہ سماج۔ وشواز یگیوں کے	۷۱	۱۲	۰
شری لالہ جگن ناتھ جی بھابر	۱۰	—	—
" خوشحال چند جی	۱۰	—	—
میزان	۹۱	۱۲	۰

لال کرتی بازار سے

آریہ سماج۔ وشواز یگیوں سے	۳۲	۸	—
شری گیان چند رام سہائے جی	۲۵	—	—
" منگت رام رام پرشاد جی	۱۱	—	—
ڈاکٹر ایشور داس جی	۵۰	—	۰
شری لال چند جی فوٹو گرافر	۱۰	۰	۰
" سیوک رام جی	۵	—	—
" بابو جگن ناتھ جی	۱۰	۰	۰
" سرداری لال جی	۵	۰	—
" مدن لال جی کپور	۲	—	—
" منتری رام لال جی	۲	۴	۰
" جگن ناتھ جی بجلی والے	۵	—	—
" پیارے لال جی	۲	—	۰
" رگھویر داس جی	۱	—	۰
" گردھاری لال جی	۲	۰	۰
" مہر چند جی	۵	۰	۰
" ڈھونڈا رام جی	۱	۰	۰
" ہنس راج جی	۳	۰	—

راولپنڈی شہر سے :-

شری برج بھوشن جی آریہ	۵	۸	—
" امرناتھ جی	۵	—	—
" دیوان چند جی	۱	—	۰
آریہ سماج وشواز یگیوں سے	۹۴	۸	۰

اردھ شتابدی کا کاریہ

(۱) خاکی سے پنڈت تیرتھ رام کو ۱۰۰ روپیہ اردھ شتابدی کے لئے پراپت ہوئے۔

(۲) بوٹا رام منتری آریہ سماج ڈکشائی ضلع شملہ سوچنا دیتے ہیں۔ کہ وہاں ۱۵ یگیوں دوارا ۳۲ روپے ۱۲ ار پراپت ہو چکے ہیں۔ اور سماج کو جگانے کا شریہ شری پنڈت منیشور دیو جی کو پراپت ہے۔

(۳) شری سوامی دھیر انند جی مہاراج کے پریتن سے آریہ سماج سنت نگر لاہور میں یگیہ تھا اُن سے ۸۳ روپے پراپت ہوئے۔

(۴) شری رام شرن جی جیمہ گیانی کیمبل گرام میں وشواتر یگیہ کرا رہے ہیں۔ ۱۵ روپے پہلے تھا ۱۲ روپے اب اکٹھے ہونے کی اطلاع دیتے ہیں۔

(۵) پنڈت رام سروپ جی آپدیشک چک نمبر $\frac{96}{12}$ ضلع منٹگمری میں پدھارے۔ اور یگیوں کے ۱۳ روپے وصول کئے۔

(۶) پنڈت ہریال جی نے نمن سماجوں سے وشواتر یگیوں کے نمن پرکار دھن پراپت کیا۔

کالا باغ	روپے آنہ ۱۹—۱۲	کمر شانی	روپے آنہ ۸—۴
عیسٰے خیل	۱۷—۸	کل رقم	۸۵—۸

پنڈت جی بنوں کی طرف جاتے ہیں۔ اُمید ہے کہ وہاں بھی پنڈت جی کا بھلی پرکار سواگت ہوگا۔ اور کافی دھن اردھ شتابدی کے سمبندھ میں پراپت ہو جاوے گا۔

(۷) مہاشہ کیسر چند جی پھیلروان پدھارے اور وہاں سے اردھ شتابدی کے لئے ۹۴ روپے ۴ر پراپت کئے ہیں۔

(۸) مہاشہ برلیتچند رجی بھجن اپدیشک اور پنڈت گورودت جی کے پرشارتھ سے ہری پور ہزارہ سے وشواز یگیہ دوارہ ۳۸ روپے دھن پراپت ہوا۔

(۹) رنبیر سنگھ پورہ سے پنڈت دیوان چند جی وید دوارہ وشواز یگیوں کا ۱۷ روپے ایک آنہ دان پراپت ہوا۔ اور اردھ شتابدی فنڈ کے لئے ۳ روپے ۳ر پراپت ہوئے۔

لالہ امرناتھ جی	نقد	۱	— ۰ ۰
پنڈت سرداری لعل جی		۱	— ۰ ۰
بابو چمن لال جی	وعدہ	۵	— ۰ ۰
بابو نرنجن ناتھ جی	نقد	۲	— ۰ ۰
پنڈت سرنداس جی	"	۷	— ۰ ۰
ماسٹر مادھو رام جی وشواز یگیہ	"	۱	— ۰ ۰
گپت دان		۱۰	— ۰ ۰

اردھ شتابدی کے دانی

قصور

لالہ دینا ناتھ جی پروہان نقد
مہاشہ گوری شنکر جی مہرہ نقد
" شری کرشن جی امپیریل بنک نقد
لالہ امرناتھ جی
" ہیمراج جی پنجاب نیشنل بنک "
" نانک داس ریلی برادرس "
" رادھا کشن جی عرف بلے شاہ "
" بہاری لعل جی "
" سوہن مل جی "
مہاشہ گوردتا مل موہن لال جی "
ماسٹر شنکر داس جی کوٹ مراد خاں } ایک مکان بنک آریہ نگر کیلئے
پہلی قسط اکتوبر ۱۹۳۶ء میں دینگے
لالہ بوڑ چند جی نقد
شری سیٹھ موہن لال جی "
ڈاکٹر رامداس جی سوری "
شری دولت رام دیوان چند جی "
" گورا ندتہ مل ہردیال جی "
" سیٹھ رادھا کشن جی "
پنڈت رام رکھا مل جی وکیل وعدہ
لالہ کانشی رام جی کو چھڑ " نقد
سردار امر سنگھ جی "
لالہ جگن ناتھ جی وکیل وعدہ
شری رام جی گپتا "
" لالہ سوریندر ناتھ جی "
" لالہ دیوی دیال جی وکیل
لالہ منگل داس جی وکیل
لالہ چونی لال جی بڈھانہ } "
لالہ منگل داس جی
لالہ دلیسراج جی نقد
لالہ باک مل بہاری لعل جی "
لالہ چوندا لعل جی کنٹمیری مل "
لالہ ہر بھگوان جی "
دیوان گوکل چند جی
لالہ تیرتھ رام جی وعدہ
شری لابھ چند جی حکیم نقد
" رام ناتھ تارا چند جی
بیسرز گوری شاہ امرناتھ جی "
شری رام دھن چکی والے "
لالہ ہنسراج جی "

اردھ شتابدی کا اُدیش

از شری پربھو دیال جی شاستری آریہ ہائی سکول ۔۔۔ لدھیانہ

[illegible] کی دھوم نہ مچ رہی ہو۔ اگر سبھا اتنا [illegible] ٹکیوں دوارہ اور دیہہ تینوں دوارہ اردھ [illegible] کا سندیش ہر ایک ستھان پر پہنچانے کا یتن [illegible] ہے۔ اسی اُتسو کے اُپلکش میں پورو اکت [illegible] کی سدھی کے لئے سبھا نے ۲½ لاکھ روپے [illegible] کی ہوئی ہے۔ تو اس رقم کو جمع کرنے کے لئے [illegible] یگیہ تھا اور کئی پرکار کے سادھن عمل [illegible] جا رہے ہیں۔ دھن سنگرہ کے سمبندھ [illegible] طرح کے آدمی درشٹی گوچر ہوتے ہیں اول [illegible] سبھا کی مہان آیوجنا کو درشٹی پتھ میں رکھتے [illegible] اور اس کی سدھی کے لئے دھن کی ادشیکتا [illegible] کرتے ہوئے شردھا سے اس یگیہ میں آہوتی ڈالتے [illegible] دوم وہ جو سبھا کی مہان آیوجنا بھلی بھانت [illegible] ہوئے بھی "آگے سماج نے کیا کر دیا جو [illegible] اردھ شتابدی سے اس کی کمی پوری کی جاویگی"؟ [illegible] کہتے سُنے جاتے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ [illegible] شیرینی کے وہ آدمی ہیں۔ جو آپ تو کچھ کرتے [illegible] لیکن دوسروں کے اُتساہ کو بھی نشٹ کر [illegible] ہیں۔

[illegible] تینوں میں سے پہلی شرینی کے سجنوں کے [illegible] مجھے صرف یہی کہنا ہے۔ کہ وہ سوامی دیانند [illegible] مہاراج کی آگیا کا پالن سچے من سے کر رہے ہیں [illegible] کام کا پھل ہم نہیں بتا سکتے۔ کچھ ہی دنوں [illegible] میں خود انوبھو ہوگا۔ کہ ہم نے سبھا کی آگیا [illegible] کرتے ہوئے اپنی آتما کو کتنے اونچے شکھر [illegible] چڑھا دیا ہے۔ اور وہ کچھ کال کے انتر دیکھیں گے [illegible] کے کاریہ کی کتنی پرشنسا کرے گی۔

[illegible] شرینی کے مہانو بھاوؤں سے میں کیول یہی [illegible] پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ہردیہ پہ ہاتھ رکھ [illegible] دل سے وچار کریں۔ کہ آج تک دیش کے [illegible] پرچار۔ سدھار اور شُدھی کا سنچار آریہ [illegible] سماج نے کیا ہے۔ کیا کوئی اور سوسائٹی کر سکتی تھی [illegible] پرتیکش دیکھ رہے ہیں۔ اور مت والے بھی [illegible] سماج کا کسی نہ کسی روپ میں انوسرن ادشیہ [illegible] رہے ہیں۔ آریہ سماج کے ویدپرچار۔ اچھوت [illegible] ادھار۔ استری شکشا۔ ودھوا وواہ آدی مہان کاریوں [illegible] دیکھتے ہوئے "آریہ سماج نے کیا کیا" یہ کہنا [illegible] کرتگھنتا پر دربار ہے۔ ہم یہ نہیں وچارتے۔ کہ جس [illegible] آریہ سماج نے ان مہان کاریوں کو جنم دیا تھا۔ [illegible] وقت عام رواج کے انوسار کیا ادستھا تھی۔ [illegible] طرح سارا سنسار سماج کی مخالفت کے لئے ڈٹ [illegible] تھا۔ لیکن آج "آریہ سماج نے کیا کیا"۔ اپنے ایسے [illegible] نکتہ کرنے والے سچے سچی درشٹی سے سرد سادھارن [illegible] وہ اپنائے گئے۔ انہیں کا دیوتا کر دیکھیں۔ اور [illegible] وچاریں۔ کہ واقعی آریہ سماج نے کچھ کیا ہے [illegible] یا نہیں! مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اگر کوئی [illegible] ایسی بات کہے۔ تو قابل توجہ نہیں۔ لیکن جبھی

خاصی عقل رکھنے والے سجن اخباروں میں آریہ سماج کے کام کو پڑھتے ہوئے بھی ایسے ایسے بیہودہ پرشن اُٹھاتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ جہاں بھی بھارتیوں پر مصیبت کا وقت آیا۔ کیول آریہ سماج ہی شیر بن کر میدان میں کودا۔ اور مصیبت روپی شترو کو پراجت کر کے آریہ سماج نے ہی پھر سے سکھ اور شانتی کا سامراجیہ ستھاپت کیا۔ کیا جموں کشمیر شورش۔ بھونچال بہار و کوئٹہ کے وہ وقت انگیز نظارے جنتا سے بھولے ہوئے ہیں۔ جس سمیہ آریہ سماج کے ہی سیوکوں (جن میں اودھیکاری بھی شامل ہیں) نے اپنی جان خطرہ میں ڈال کر مصیبت زدہ لوگوں کی رکھشا کی۔

شکشا کا کاریہ جیسا آریہ سماج نے کیا ہے۔ وہ کسی سے در پردہ نہیں سمے انوسار اس کا کیا پرنام ہوا۔ یہ دیگر بات ہے۔ لیکن پھر بھی ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے سنستھاؤں میں شکشت ودیارتھی سو فیصدی نہ سہی۔ تو ۹۵ فیصدی ایسے نکلتے ہیں۔ کہ جن کے انتہ کرن میں ویدک دھرم کے سنسکار جمے ہوتے ہیں۔ پھر کچھ کال کے بعد بھلے ہی نشٹ ہو جائیں۔

اسی طرح سے استری شکشا ہے۔ ابھی آج کل کنیا مہا ودیالیہ بڑودہ کی چھاترائیں پنجاب کا دورہ کرنے آئی ہیں۔ اور انیک پرکار کے ویایاموں سے جنتا کو چکت کر کے اُس ویدک دھرم کا پرچار کر رہی ہیں۔ جس کے سدھانت سرومانیہ ہیں۔

میں کہاں تک ورنن کروں۔ آریہ سماج کا کام ایک سے ایک بڑھ کر خاص بہتر کتاب ہے۔ جسے دیکھ کر آریہ سماج کے پرتی شردھا کا بھاو بچہ بچہ کے دل میں گھر کر گیا ہے۔ تو پھر ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ وہ لوگ کیسے تنشتھر ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ "آریہ سماج نے کیا کیا"۔

تیسری شرینی کے مہانو بھاوؤں کے سمبندھ میں میں کچھ نہیں کہونگا۔ کیونکہ ان کے لئے شاستروں میں ایک شبد "بھو کبھار بھوت" (زمین کا بوجھ) ہے اور ان کے سمپردائے کا سدھانت ہی کیول یہ ہے۔ "نہ کریں گے نہ کرنے دیں گے"۔ بھلا ایسے آدمیوں کے لئے سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ......بھونکتے رہ جاتے ہیں اور ست ہاتھی نکل جاتا ہے۔ کہ اب میں وچارشیل آریہ جنتا سے نمرنویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ سبھا کے مہان کاریہ کرم کو مدنظر رکھتی ہوئی۔ دوسری اور تیسری شرینی کے سجنوں کو شانتی پوروک سمجھا کر۔ اور

آریہ سماج کے اُپکاروں کا سمرن کرا کر پہلی شرینی میں ان کا سماویش کرے۔

اب میں دھن کی آوشیکتا پر دو چار شبد لکھ کر اس کتھن کو سماپت کروں گا۔ آج تک کوئی بھی مشن ہمیں ایسا دکھائی نہیں دیتا۔ جو دھن کے بنا پرچار کر سکتا ہو۔ آج عیسائی مشنری کیوں ترقی پر ہیں۔ کیونکہ ان کی پیٹھ پر امریکہ جیسی مالدار حکومتیں ہیں۔ آج مسلمان کیوں ترقی کر رہے ہیں۔ وہ سب خرچوں میں سے اپنے مذہب کے پرچار کے خرچ کو سب سے اُتم مانتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آج یدی ان میں کوئی دھن کی اپیل ہو لی ہے۔ تو اپیل کرتے دیر لگتی ہے۔ دھن سنگرہ میں دیر نہیں لگتی تو پھر آپ ہی بتلائیں۔ اُن کا پرچار کس طرح نہ ہو۔ ادھر ہم ہیں۔ پردھان جی ۲½ لاکھ کی اپیل سبھا کے اُدیشوں کی پورتی کے لئے کرتے ہیں۔ تو ہم اپنے سوبھاؤ سے مجبور ہو کر باد یہ کہتے ہیں۔ کہ کیوں جی اتنا دھن کیا کرنا ہے۔ بنا دھن کے بھی پرچار ہو سکتا ہے ہم یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اس وقت ہمارے اندر سوئم پرچار کرنے کی طاقت نہیں رہی۔ اور وقت ایسا آ گیا ہے۔ دھن کے بنا کچھ کام نہیں سدھ ہو سکتا۔

جب ہم ان باتوں کو سنتے ہیں۔ تو چنتت ہو جاتے ہیں۔ کہ آج آریہ سماجی انیک پرکار کے کاریہ میں فضول خرچ کرتے ہوئے بھی یہ کہتے سنے جاتے ہیں کہ صاحب کیا کریں۔ زمانہ بڑا بے روزگاری کا آ گیا ہے یہ ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ زمانہ بیروزگاری کا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی کیا دان کے نت ہی بیروزگاری کا پرشن آ کھڑا ہوتا ہے۔ ہم اپنے پراچین اتہاس کو اٹھا کر دیکھیں۔ تو پتہ چلتا ہے۔ کہ کس طرح ان لوگوں نے شریشٹھ کاریوں میں اپنا جیون سمرپن کر دیا جن

کا نام آج بھی [illegible] کی طرح چمک رہا ہے لیکن رونا تو اسی بات کا ہے کہ اتہاس پڑھنے کی شکتی کون پیدا کرے۔ انہیں سب باتوں کی چنتا ہی تو سبھا کی اردھ شتابدی منائے جانے کا مکھیہ کارن ہے۔ انہیں مشکلوں کا حل تو سبھا سوچ رہی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس اُتسو پر ایک لاکھ ستیارتھ پرکاش کی کاپی جنتا میں تقسیم کی جاویگی۔ اس لئے آریہ سجنو! اس سمیہ میں سبھا کے یہ کاریہ کوئی سادھارن نہیں ہیں۔ جو بنا دھن کے ہی سدھ ہو سکیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ سارا سنسار اس جھنڈے تلے جمع ہو کر "ویدک دھرم کی جے" کا نعرہ لگائے۔ اگر آپ کے انتہ کرن میں شری سوامی دیانند جی مہاراج کی آتما کو پرسن کرنے کی اچھیا ہے۔ اگر آپ رشی رن سے مکت ہونا چاہتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کا پرانت بھارت دیش میں بازی لے جائے۔ تو آج سے ہی سبھا کی اردھ شتابدی کو سپھل بنانے میں تت پر ہو جاویں۔ اور تینوں سادھنوں (تن۔ من۔ دھن) کو اچھی طرح اپیوگ میں لاویں جس سے آپ پُنیہ کے بھاگی ہو سکیں۔ اوم شم

اردھ شتابدی کی خوشی میں

مُفت

رادھا سوامی مت کے آچاریہ آنند سروپ جی کی زہریلی تصنیف یتھارتھ پرکاش کے دونوں حصوں کا مدلل جواب چھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔ سوا دو سو صفحات کی ضخیم کتاب میں ٹھوک فلاسفی مکتی اوتار وادیا سوامی ایشور کی حقیقت خود ساختہ ہو رہا ہے پرکاش روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی لاجواب آلوچنا سے رادھا سوامی کیمپ میں تہلکہ مچ گیا ہے۔

مینجر پریم پستکالیہ گورودت بھون لاہور

مہرشی دیانند سرسوتی کے جیون اور کام کے سمبندھ میں کچھ پستکیں

مہرشی دیانند کی فتح اردو	۸ر	مہرشی درشن اردو	۸ر	اُتھنی چرتر امرت سنسکرت	۸ر
مہرشی وچار "	۸ر	ریفارمر ہندی	۸ر	وِرتیہ دیانند ہندی	عہ
اُنیسویں صدی کا مہرشی "	۱ر	سوامی دیانند کا اُدیش ہندی	۸ر	مہرشی دیانند اور ان کی تعلیم	
اس کا شہزادہ رشی دیانند اردو	۲ر	سوامی دیانند کوش انگریزی	۸ر	مہرشی سوامی دیانند کا جیون چرتر ہندی	
باغی دیانند و آدرش سدھارک اردو	۴ر	لیکچر آن سوامی دیانند "	۴ر	لیکچر آن آریہ سماج و سوامی دیانند انگریزی	
دیانند چرن امرت "	۴ر	دیانند پرکاش ہندی	۴ر		
مہرشی جیون ہندی	۱ر	رشی دیانند سوجت جیون چرتر ہندی	۴ر		

ملنے کا پتہ:۔ وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بھونچال کرم پھل ہے

شری دھنپت رائے جی سیالکوٹ

۹ رمارچ سے آریہ مسافر کے پرچہ میں شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک کے شائع شدہ مضمون "بھونچال اور کرم پھل" پر میں نے اخبار آریہ مسافر مورخہ ۲۳ رمارچ دوارہ شنکا کی تھی۔ مگر کارن وش میں باہر چلا گیا۔ اس لئے شری پنڈت جی کا شنکا وارن اتر جو کہ آپ نے "آریہ مسافر" مورخہ ۱۳ رساون میں پرکاشت کرایا۔ نہ پڑھ سکا۔ واپسی پر میں نے اُن کا ۱۳ رساون والا مضمون تتھا ۱۳ ر اسوج والا مضمون اخبار آریہ مسافر میں بجواب مضمون شری پنڈت پورن چند جی آریہ اپدیشک سدھانت بھوشن پڑھا۔

شری پنڈت وشوناتھ جی نے اپنے دونوں مضمونوں میں یہ بتلانے کی کرپا نہیں کی۔ کہ جو جیو بھونچال وغیرہ میں مرجاتے ہیں۔ یا زخمی ہو جاتے ہیں۔ ان کا کیا دوش ہوتا ہے۔ اور جو بچ جاتے ہیں۔ اُن کے کس پُن کرم کا پھل ہوتا ہے۔ کیونکہ جب بھونچال آتے ہی رہتے ہیں۔ تو جیووں کو کس کرم کی سزا جزا ملتی ہے۔

آپ نے لکھا ہے۔ کہ پرماتما جیو کو دوسرا شریر دیکر کرموں کا پھل بھگتا تا ہے۔ (۱) جب ایسا ہی ہے۔ تو یہ کیوں نہ مانا جائے کہ جو جیو بھونچال والے علاقہ میں جاتے ہیں۔ یا رہتے ہیں۔ ان کے کرم انوسار ان کو دوسرا شریر دے کر کرموں کا پھل بھگتانے کا سمے آگیا ہوتا ہے۔ (۳) لئے سکھ دکھ بھوگنے کے لئے ان کا وہاں اکٹھا ہونا لازمی ہے

دھن گھاٹا۔ منافع۔ امیری۔ غریبی یہ بھی کرم پھل ہے کیونکہ دُنیا میں اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ ایک شخص کسی غریب کے گھر میں پیدا ہو کر بھی سنسار میں بڑا آدمی بن جاتا ہے۔ اور کوئی امیر گھرانے میں پیدا ہو کر بھی سنسار میں دھکے کھاتا ہے۔ اس کے پیدا ہونے سے پہلے وہاں سکھ ہوتا ہے۔ مگر اُس کے پیدا ہوتے ہی یا کچھ عرصہ بعد وہاں کھانے کو بھی نظر نہیں آتا۔ تجارت کے اندر کئی آدمی بہت پرشارتھ کرنے پر بھی کچھ نہیں کما سکتے۔ اور بعض صرف بیٹھے رہنے سے یا تھوڑا پرشارتھ کرنے پر لاکھوں کے مالک بن جاتے ہیں۔

(۳) پریرنا ایشور کی اندر سے ہوتی ہے۔ تب وہ کوئی کام کرتا ہے۔ بیٹھے بیٹھے آدمی کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے۔ وہ اسے کر کے کا ساحل دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ کسی کے کہنے پر بھی نہیں چلتا۔ اس لئے پریرنا اندر سے ہی ہوتی ہے۔ لہذا جو بھونچال زدہ علاقوں میں رہتے ہیں۔ یا جاتے ہیں۔ ان کے اندر پرماتما کے نیم انوسار اپنے کرموں کے مطابق خود بخود وہاں پہنچنے کی پریرنا ہوتی رہتی ہے۔ اور وہ وہاں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور سکھ دکھ بھوگتے ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ لکھا بھی ہے:-

[illegible]

[illegible]

(۴) آپ نے جنگل کے اندر بھیڑیئے اور آدمی کی مثال دی ہے۔ ایسے واقعات بھی کرم پھل کا ہی پرنام ہیں۔ کسی بڑے پاپ کے کارن اتنے بڑے بھئے کا پراپت ہونا اور اُس سمے کسی پوروجنم کے پُن کے کارن کسی کے پہنچنے پر بال بال بچ جانا یہ سب کرموں کا پھل ہے۔ بغیر موت کوئی شخص نہیں مرتا کئی دفعہ سانپ کا کاٹا ہوا۔ جس کسی نے زہر کھالیا ہو۔ یا کسی کو دے دیا گیا ہو۔ مکان پر سے گر پڑنے سے۔ گہرے پانی میں ڈوبتے ڈوبتے انسان بچ جایا کرتے ہیں۔ مگر اکثر اوقات کئی آدمیوں کا جو کہ اچھے بھلے تندرست ہوتے ہیں۔ راہ چلتے ہارٹ فیل ہو جاتا ہے۔ اور وہ وہیں مرجاتے ہیں۔ تو موت کا کوئی نہ کوئی کارن ضرور اپنے کرم انوسار ہوتا ہے۔ خواہ وہ بھونچال ہو۔

(۵) کشش ثقل کا نتیجہ سب کے حق میں اچھا ہونا چاہیئے تھا۔ جب سبھی جیو پرماتما کی پرجا ہیں۔ تو یہ تفرقہ کیوں کہ کئی تو کشش ثقل سے بچ جاویں۔ اور کئی راہ ملک عدم کا سیر کریں۔

شریمان جی! شری سوامی دیانند جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سمولاس کے شروع میں رگوید کا ایک منتر دیا ہے۔ وہی منتر منڈک اُپنشد کے تیسرے منڈک کے پہلے کھنڈ کا پہلا منتر ہے اس کا ترجمہ کرتے ہوئے شری سوامی جی مہاراج لکھتے ہیں:" ان جیو اور برہم میں سے ایک جو جیو ہے۔ وہ اس برکھش رُوپ سنسار میں پاپ پُن پھلوں کو اچھے پرکار بھوگتا ہے۔ پھر چودھویں سمولاس کے شروع میں چوتھے نمبر پر جو سمالوچنا کی ہے اس میں شری سوامی جی لکھتے ہیں کہ (جب مسلمان لوگ پوروجنم اور پوروکرت پاپ پن نہیں مانتے۔ تو کہیں پر نعمت اوقات فضل دیا کرے اور کہیں پر نہ کرنے سے خدا پکشپاتی ہو جائے گا۔ کیونکہ بنا پاپ پن سکھ دکھ دینا کیول انیائے کی بات ہے اور بنا کارن کسی پر دیا اور کسی پر کرودھ درشٹی کرنا بھی سوبھاؤ سے ہی ہے۔ وہ دیا اتھوا کرودھ نہیں کر سکتا۔ اور جب ان کے پوروسنچت پُن پاپ ہی نہیں۔ تو کسی پر دیا اور کسی پر کرودھ کرنا ہی نہیں ہو سکتا۔"

تو سوامی جی کے لیکھ انوسار یہ بات ثابت ہے۔ کہ سکھ دکھ بھونچال وغیرہ سب کرم پھل ہیں۔ شری پنڈت پورن چند جی آریہ اپدیشک کے لیکھ اس وشے میں نکل چکے ہیں۔ وہ بھی پورن اور نیکی سچت ہیں۔

۳ رنومبر کے آریہ مسافر کے پرچہ میں ... نکلا ہے۔ میرے خیال میں وہ اس سارے ... اچھی روشنی ڈالتا ہے۔ اور اس کے ... ثابت کرنے کے لئے کہ بھونچال کرم پھل ہے ... دوسرے مضمون کی ضرورت نہیں رہتی ... جی نے بڑی اچھی طرح سے روشنی ڈالی ... کے بعد یہ بات ثابت کرنے کے لئے کہ ... پھل ہے۔ کسی دوسرے مضمون کی ضرورت نہیں رہتی۔ شری پنڈت جی نے بڑی اچھی طرح ثابت کر دیا ہے۔ کہ بھونچال کرم پھل ہے۔ میری شری پنڈت وشوناتھ سے ہاتھ جوڑ کر ... ہے۔ کہ وہ بھی اُن کے مضمون پر اچھی طرح ... کریں۔ چونکہ شری پنڈت پورن چند جی کے ... مجھے جو شنکا تھی۔ وہ دُور ہو گئی ہے۔ اس کے متعلق اب کچھ نہیں لکھوں گا۔ ... پنڈت وشوناتھ جی جو اتر میرے اس ... وہ بیں بڑی پرسنتا سے پڑھوں گا۔

ایک اور سجن شریمان ہرگوپال جی ... سکول خانپور نے بھی اخبار آریہ مسافر ... میں اپنے مضمون ۲۰ ر ۱۰ اس بات کو ثابت کیا ... بھونچال کرم پھل ہے۔ اس لئے شری ... وشوناتھ جی کو پنہ وچار کرنا چاہیئے۔

آریہ سماج جامپور کا ریزولیوشن

آریہ سماج جامپور کا عام اجلاس منعقدہ ... صوبہ سرحد کے اُس سرکار کے خلاف ... آواز احتجاج بلند کرتا ہے۔ جس میں امدادی ... میں ہندی اور گورمکھی کے بجائے اُردو ... جاری کرنے کا غیر منصفانہ حکم ہے۔ ... ایسا نہ کرنے پر امداد بند کر دینے کی ... ہے۔ سرد سمتی سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے ... ایسے جانبدارانہ حکم کو جلدی سے پیشتر ... جائے۔

(گنیش دت منتری)

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان

مہاشہ بہاری لال جی بھجن اپدیشک ... یہاں پہنچے۔ دو دن ہندو سبھا ... رو۔ آریہ سماج بوہڑ دروازہ میں ... کیرتن سے جنتا کو لابھ پہنچاتے رہے ... دن ملتان چھاؤنی پہنچے۔ اور اچھوت ... پر دیا کھیان دیئے۔

(رنجیت ... منتری)

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

Light of Truth

ستیارتھ پرکاش انگریزی:- اس کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے ایک پنتک نے جتنوں کو آریہ بنایا ہے۔ اس کا ترجمہ بھی دوسرے سادھنوں سے نہیں۔ اب تک انگریزی میں اس کا سندر اور سستا سنسکرن نہ تھا اس کمی کو آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے قیمت ۸ر مجلد ۱۲ر

The Fountain Head of Religion

سرچشمہ مذاہب:- شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹہری دودنا کے لئے مشہور ہیں۔ یہ کتاب انہی کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے۔ اس کے انیک بھاشاؤں میں انواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی پڑھے لکھے یووک یووتی کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے قیمت ۱۲ر

سماج کے نیم:- لیکھک پنڈت چموپتی جی۔ اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تتھا دگیانک دیاکھیا کی ہے۔ آریہ سکولوں کالجوں میں اپہار کے سروتھا یوگیہ ہے۔ انٹیک پیپر پر چھپائی ضخامت ۴۰ صفحات قیمت ۲ر صرف

اجمیر اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر دیئے ہوئے انگریزی دیاکھیانوں کا سنگرہ ہے۔ ان کے دیاکھیاتا شری پنڈت گنگا پرشاد جی ٹہری اُپادھیائے شری پنڈت چموپتی جی اور بابو گنگا پرشاد جی ٹہری والے ہیں اس کتاب کی بھومکا آچاریہ رامدیو جی نے لکھی ہے قیمت ۱ر

The Immanan & other Lectures on Arya Philosophy

The Vedic Caste System & Panchama Problem

ویدک ورن ویوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری پنڈت کیشو دیو جی نے یہ کتاب لکھی ہے قیمت صرف ۱ر

ملنے کا پتہ:- سیکریٹری آریہ سماج مدراس

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی کی تیاریاں

سماجوں سے ضروری نویدن

…سماجوں نے وشیش اتساہ سے
…اتسو آریہ سماجوں نے وشیش اتساہ سے
…ہے۔ اس کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا
…کی جانب سے ہیتا سمبہ سرکلر جاری کر
…گئے ہیں۔ اور یہ بھی نویدن کیا گیا تھا۔
…اس موقعہ پر چار آنہ ندھی کے لئے دھن
…سبھا کے دفتر میں ارسال کر دیں۔ چنانچہ
…سماجوں نے دھن بھی ایکتر کیا ہے۔ لیکن
…آریہ سماجیوں کی طرف سے ابھی تک
…ندھی دھن سبھا کے دفتر میں پہنچا ہے
…آریہ سماجوں سے نویدن ہے کہ وہ اس
…کا دھن بہت جلد سبھا کے دفتر میں ارسال

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
گورودت بھون لاہور

…سبھا کا اتہاس

…درجہ ذیل آریہ سماجوں اور سنستھاؤں کا
…پراپت ہو چکا ہے:۔
…تک ۸۳ آریہ سماجوں کی جو لسٹ شائع ہو
…ہے۔ اس کے بعد جن کا ورتانت آیا ہے ان
…نام حسب ذیل ہیں۔
…ہائی سکول لدھیانہ (۲) آریہ اناتھ آلیہ
(۳) ایس۔ اے۔ وی سکول تونسہ (۴)
…سماج رسالپور (۵) سبھا گہاں (شیخوپورہ)
…گروہ (کانگڑہ)۔ (۷) کرول باغ دہلی۔
…ناداں (۹) گوروکل مٹ سوہنی۔ (۱۰)
(۱۱) گرونڈہ (۱۲) مری نگر (۱۳)
(۱۴) کوٹ مول چند (جھنگ) (۱۵)
(۱۶) کلانوالی (حصار) (۱۷) ٹونی دیوی
…جھوک اترا (۱۸) ڈیرہ غازیخان (۱۹) ہرنپور
…ظفروال (۲۱) انبالہ چھاؤنی (۲۲) جونڈہ
…کوٹ) (۲۳) دیانند مکتی سنگھ آگے تھے
…کوٹ) (۲۴) جیلہ (جھنگ) (۲۵) کیمبل پور
…لالہ مرلیدھر (۲۷) کمالیہ (۲۸) گوروکل
(۲۹) گوروکل بھیس وال۔

…سماجوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ اب
…شتابدی میں بہت تھوڑا سمیہ رہ گیا ہے
…سماجوں اور سنستھاؤں کا اتہاس ابھی
…نہیں پہنچا۔ جلد از جلد بھیجکر کرتارتھ کریں۔
…اردھ شتابدی کے موقعہ پر تیار ہو کر لوگوں
…میں پہنچ جائے گا۔ یہ صدیوں تک ایک
…رہنے والی پستک ہے۔ اس لئے جتنا جلد
…آریہ سماجوں کا اپنا اپنا اتہاس پہنچ جانا
…چاہئے۔

اردھیکش پرکاشن وبھاگ

اردھ شتابدی کے مہان سماروہ پر آریہ پرشوں کی آمد کتنی ہردے آکرشت ہو رہی ہے۔ اس بات کا اندازہ ان پتروں سے لگتا ہے۔ جو آئے دن سبھا کاریالیہ میں آتے ہیں۔ اور مختلف امور کے نشچیوں کی پوچھ تاچھ سے سمبندھت ہوا کرتے ہیں۔ آریہ جنتا کے پوتر جوش اور اتساہ کی امنگوں کا یہ چتر دیکھ کر چند ایک نشچیوں کو نیچے درج کیا جاتا ہے:۔

اردھ شتابدی ڈے

اردھ شتابدی کے اپلکش میں اردھ شتابدی ڈے منانے کا نشچیہ کیا گیا ہے۔ اور یہ وچار ہوا ہے۔ کہ اس مہان سماروہ کی یاد میں ۲۰ دسمبر کو اردھ شتابدی ڈے ہر ایک آریہ سماج میں منایا جاوے اس دن پربھات پھیری اور جھولی سے گر شتابدی کا دان اکتر کرنے کے لئے وشیش یتن کیا جائے اس تاریخ کو شری پردھان کا وکتویہ بھی پڑھا جائیگا۔

اردھ شتابدی سپتاہ

اردھ شتابدی کے سلسلہ میں شتابدی سمتی نے نشچیہ کیا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج کو ۱۴ دسمبر سے ۲۰ دسمبر تک اردھ شتابدی سپتاہ منانا چاہیئے اور اس سلسلہ میں اردھ شتابدی کے سندیش کو ہر گھر میں پہنچانا چاہیئے۔

اردھ شتابدی سپیشل ٹرین

اردھ شتابدی کے اوسر پر ہزاروں یاتریوں کی آمد کے سلسلہ میں کچھ سماجیں سپیشل ٹرینوں کے چلانے پر زور دے رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں ہر ایک آریہ سماج کو اپنے ہاں سے آنے والے یاتریوں کی سوچی جلد سبھا کاریالیہ میں بھیج دینی چاہیئے تاکہ سپیشل ٹرینوں کا انتظام فی الوقت ہو جائے۔

اردھ شتابدی دیپ مالا

اردھ شتابدی کے ہرش سماروہ کے اوسر پر گورودت بھون میں ۲۸ اور ۲۹ دسمبر کو دیپ مالا منائی جائے گی۔ اور بھون کو دیپکوں اور بجلی سے سوشوبھت کیا جائے گا۔

شردھانند ڈے

اردھ شتابدی خوش قسمتی سے اسی سپتاہ منائی جا رہی ہے۔ جس سپتاہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے مشہور مہان نیتا شری سوامی شردھانند جی کو جام شہادت نوش کرایا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں شری سوامی جی کا دوس ۲۸ دسمبر کو اردھ شتابدی کے سلسلہ میں بڑے سماروہ سے منایا جائے گا۔

اردھ شتابدی وید سمیلن

اردھ شتابدی پر ہونیوالے وید سمیلن کے پردھان جیسا کہ پہلے سوچت کیا جا چکا ہے۔ شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی ایڈیٹر "آریہ" نیت ہوئے ہیں۔

نام کرن سنسکار

۱۰ کارتک سمت ۱۹۹۲ کو شری پنڈت دیوان چند جی ویدپربھاکر اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔

…ہے جہاں شری رام جی نے پتر کا نام کرن سنسکار کرایا۔ اور عزیز کا نام بھارت رکھا گیا جہاں جی نے حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا۔
(منتری آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ ریاست جموں)

آریہ سماج کلاچی کے سماچار

آریہ سماج کلاچی کا یہ اجلاس گورنمنٹ سرحد کے محکمہ تعلیم کے سیکرٹری کے اس سرکلر کے خلاف پر زور پروٹسٹ کیا گیا۔ جس کی غرض تمام منظور شدہ گرلز سکولوں سے ہندی اور گورمکھی کو ہٹا کر اس کی بجائے اردو یا انگریزی کو ذریعہ تعلیم مقرر کرنا ہے۔ اس لئے پرارتھنا ہے کہ اس ہولناک سرکلر کو واپس لیا جائے۔
سیکرٹری آریہ سماج کلاچی

پورانکوں میں پرچار کے لئے بہترین ٹریکٹ

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے پورانکوں میں پرچار کے لئے چھاپے ہوئے ٹریکٹوں کی دھارمک جگت میں دھوم مچ گئی ہے۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر ان کا پرچار کریں۔ اب تک مندرجہ ذیل ٹریکٹ چھپ چکے ہیں:۔
آریہ سماج اور مورتی پوجا قیمت دو پیسہ۔ دیونندک کون ہے۔ آریہ سماج یا پورانک دھرم دو پیسہ۔ شیو پران کی پڑتال قیمت دو پیسہ۔ مہابھارت اور نیوگ دو پیسہ سناتن دھرم اور نیوگ تین پیسہ۔ نیوگ اور پورانک دھرمی دو پیسہ۔ آریہ سماج اور پران دو پیسہ پورانک ایشور کی پڑتال ایک پیسہ۔ پورانک دھرم اور وام مارگ ایک پیسہ ویدک دھرم کی وجے ایک پیسہ۔ مورتی پوجا کھنڈن ایک پیسہ۔ شرادھ پر شنادلی ایک پیسہ۔ شرادھ پوستھا ایک پیسہ مرتک شرادھ ایک پیسہ۔ (نوٹ) آریہ سماجوں، ویدک سماجوں، کمار سبھاؤں وغیرہ کو اکٹھے منگوانے پر دو پیسہ والے ۸ر سینکڑہ اور ایک پیسہ والے ۲ر سینکڑہ کے حساب دیئے جائیں گے۔
ملنے کا پتہ:۔
اوم پرکاش شرما منیجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور

ویدوں، حکیموں، پنساریوں کیلئے فائدہ مند ایجنسی

صفر ۱۳ روپے ۸ آنے

(تیرہ روپے آٹھ آنے)

کرشنا شد سلاجیت۔ جو بھارت سرکار سے رجسٹرڈ ہے۔ آیورویدک اور یونانی قانون طب میں اس قدرتی نعمت کو رسائن اور کیمیائے بدن بتلایا ہے۔ ہردوار وغیرہ مقامات سے بدرجہا خالص اور صاف۔ اڑھائی تولہ کی شیشی خوبصورت پیکنگ ہر ریلوے سٹیشن پر فری ڈلیوری مال دیا جاتا ہے۔ چھ ماہ کے اندر نہ فروخت ہونے کی صورت میں مال واپس لیا جاتا ہے۔ کرایہ واپسی بذمہ ایجنٹ ہوگا۔ فی شیشی آٹھ آنے۔ ہمراہ اشتہار ہونگے۔ جن پر ایجنٹ کا نام ہوگا۔ سول ایجنسی کے قواعد الگ ہیں قلیل سرمایہ سے زیادہ آمدنی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اصلی کستوری ملک تبت۔ زعفران کشمیری۔ کابلی ہینگ۔ زیرہ سیاہ۔ بنفشہ۔ خالص شہد سفید۔ برہمی بوٹی بہ رعایت پہاڑوں کے بیش قیمت تحفے منگوا سکتے ہیں۔

ہزارہ کیمیکل ایجنسی رجسٹرڈ شیلا جیت بھون مانسہرہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لیجئے! جلدی کیجئے!! آگیا

کیا؟

بھاری رعایت

صرف پرچار کیلئے

پرچار کا انوپم شبھ اوسر

سستے پن کی حد ہوگئی

ستیارتھ پرکاش چار آنہ میں

سنسکار ودھی دو آنہ میں

انیہ رشی کرت گرنتھ بھی بہت تھوڑے داموں میں شریمد دیانند نروان اردھ شتابدی کے اوسر پر ستیارتھ پرکاش کا چار آنہ والا سنسکرن گیا تھا۔ وہ ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔ اور کتنوں کو ہی نراش ہونا پڑا۔ دوسری آورتی بھی بک چکی۔ اب لیجئے وہی چار آنے والا سنسکرن گیا ہے۔ اور وشیشتا یہ ہے۔ کہ کاغذ۔ چھپائی سب بڑھیا کے سمان ہی ہے۔ کم از کم سو کاپی لینے پر چار آنہ فی کاپی کے حساب سے اس سے کم لینے والوں کو ساڑھے چار آنہ فی کاپی دینا ہوگا۔ پیکنگ پوسٹ الگ۔ مال گاڑی سے منگوانے میں آسانی رہے گی۔ انیتھا بھی پڑے گا۔

سنسکار ودھی

کا دو آنہ والا سنسکرن تیار ہے۔ پستک کے آکار پرکار میں کوئی کمی نہیں۔ کیول پرچار کی درشٹی سے مول کم کیا گیا ہے۔ منگوانے والے کو دو آنے میں۔ کم لینے والوں کو سوا دو آنے میں۔

آریہ سماجوں کے لئے سہولت

اپنے سبھاسدوں کیلئے اور پرچار کے لئے اکٹھی پستکیں منگوائیے

کرتویہ درپن } شری نارائن سوامی جی مہاراج کا بنایا ہوا۔ سندھیا۔ اپاسنا۔ ہون۔ بھجن آدی کی پستک تیار ہے۔ قیمت تین آنے۔ بڑھیا کاغذ ۶؍

دیانند گرنتھ مالا } رشی کرت گرنتھوں کا سنگرہ جس کی قیمت صرف پرچار کے لئے اڑھائی روپے کردی ہے۔ مجلد تین روپے۔ بڑھیا مجلد چار روپے۔

رشی دیانند سمرتی گرنتھ } قیمت سادہ چھ روپے۔ بڑھیا بارہ روپے ایک پر ایک روپیہ دیا جاتا ہے۔

یجروید بھاشا بھاشیہ } مہرشی کرت یجروید بھاشا بھاشیہ کو ہیں۔ صرف پرچار کے لئے اڑھائی

رشی دیانند کرت گرنتھ رعایتی قیمت پر

رگویدادی بھاشیہ بھومکا: قیمت ایک روپیہ چھ آنے۔ رعایتی **اشٹادھیائی بھاشیہ**: قیمت آٹھ روپے رعایتی قیمت اڑھائی روپے۔ **رگوید سنگھتا** سوا تین روپے۔ **اتھرووید سنگھتا** ڈیڑھ روپیہ۔ **یجروید سنگھتا** بارہ آنے۔ **سام وید سنگھتا** بارہ آنے۔ **سام وید سنگھتا** آٹھ آنے رگوید قیمت تیس روپے۔ **یجروید بھاشیہ** پندرہ روپے۔ **ہون منتر**۔ **آریہ بودھ رتن مالا** اور **نتیہ کرم ودھی** چودہ آنے سیکڑہ۔ ان کے اتیرکت منتروں آپ کو نیکا تتھا انیہ رشی کرت سبھی گرنتھ قابل فروخت موجود ہیں۔ سب آرش گرنتھوں کے منگوانے کا پتہ:۔

پربندھ کرتا:۔ **ویدک پستکالیہ اجمیر**

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویشوانر یگیوں کی دھوم

...ماج لدھیانہ:-
...تی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار ویشوانر
...کا سلسلہ برابر جاری ہے ۶؍ اکتوبر
...اکتوبر تک ۲۸ یگیوں پر مبلغ ۶۰ روپے
...کے علاوہ ۷؍ نومبر تک مندرجہ ذیل
...ن کے ہاں ویشوانر یگیہ کرائے گئے

نام	روپیہ	آنہ	پائی
...شدہ رقم	۶۰	۴	۰
...چند جی سوداگر	۲	۰	۰
...یپال جی بی۔اے	۲	۴	۰
...و رام جی بی۔اے	۳	۰	۰
...ے دیو جی ادھیاپک	۱	۴	۰
...کم چند جی بی۔اے	۳	۰	۰
...م نرائن جی ٹھاپر	۱	۸	۰
...ی رنجیت سنگھ جی بی اے	۱	۸	۰
...ن لال جی بی۔اے	۲	۴	۰
...شام لال جی	۱	۸	۰
...کیسر چند شانتی سروپ جی	۳	۸	۰
کل میزان	۸۲	۰	۰

(لبھو رام نیر لودھیانہ)

...ماج گوجرانوالہ:-

نام	روپیہ	آنہ	پائی
...ان سابقہ	۴۸	۱۲	۰
...سنت رام جی ودھاون	۳	۱۲	۰
...ی لال جی مونگا	۲	۰	۰
...اری لعل جی صراف	۲	۸	۰
...بھاگ مل جی	۱	۸	۰
...منوہر لعل جی گگو	۲	۸	۰
...ا راچند جی	۲	۸	۰
...لال جی	۲	۴	۰
...ن لال جی تلی	۳	۰	۰
...لال جی کوچھڑ	۲	۴	۰
...بہاری لعل جی	۲	۰	۰
...بشن داس جی	۱	۸	۰
...ٹھاکر داس جی	۲	۱۲	۰
...شتی رام جی	۱	۱۲	۰
...ہاری لعل جی	۱	۸	۰
...لک رام جی	۱	۰	۰
...ل نین جی	۱	۸	۰
...ھنوری مل جی مدھوک	۱	۰	۰
...بند سنگھ جی	۲	۰	۰
...جگن ناتھ جی	۲	۴	۰
...خوشحال چند جی	۲	۰	۰

نام	روپیہ	آنہ	پائی
شری سندر داس جی بھاٹیہ	۲	۰	۰
،، کلیان داس جی	۱	۸	۰
ڈاکٹر مسیح بھان جی	۱	۴	۰
شریمتی سرسوتی جی ادھیاپکہ	۱	۸	۰
شری ہری رام جی	۲	۴	۰
ڈاکٹر گنگا رام جی	۳	۱۲	۰
شری رام نرائن جی	۲	۴	۰
پنڈت بشمبر داس جی	۲	۸	۰
شری چون مل جی وکیل	۱	۴	۰
،، دلیشراج جی وکیل	۱	۸	۰
،، بھاگ مل جی	۴	۰	۰
،، سیتا رام جی	۳	۰	۰
،، کرم چند جی	۱	۰	۰
،، رام دھن جی	۱	۱۲	۰
،، وشمبر ناتھ جی	۲	۴	۰
،، گلاب رائے جی	۲	۸	۰
،، رام سہائے جی	۲	۰	۰
،، دلیشراج جی کتیال	۱	۱۲	۰
،، دیوی دتہ مل جی	۱	۴	۰
،، دلیشراج جی	۱	۰	۰
،، ملکھراج جی وئید	۲	۴	۰
،، بہاری لال جی مدھوک	۲	۰	۰
میزان	۱۳۴	۱۲	۰

(گوتم دیو منتری آریہ سماج گوجرانوالہ)

گوروکل اندرپرستھ:-

نام	روپیہ	آنہ	پائی
ویشوانر یگیوں سے آریہ سماج شاہدرہ دہلی آریہ سماج گوروکل اندرپرستھ کی معرفت	۱۱	۰	۰
پروفیسر گوپال جی	۲	۰	۰
مہاشہ ارجن سنگھ جی	۴	۰	۰
ماسٹر جگن ناتھ ہرشا جی	۲	۴	۰
پنڈت رام چندر جی	۲	۸	۰
،، مہاشمی جی	۲	۱۲	۰
مہاشہ ایشور دت جی	۲	۴	۰
پنڈت انند سروپ جی	۱	۸	۰
،، پردنش جی	۱	۰	۰
ڈاکٹر نیتا نند جی	۱	۱۲	۰
پنڈت ہری شرن جی	۱	۰	۰
،، وکرما دت جی	۱	۰	۰
،، بھودیو جی	۱	۱۲	۰
ماسٹر دیو شرما جی کمپونڈر	۱	۸	۰

نام	روپیہ	آنہ	پائی
گوروکل کے بھنگی	۰	۸	۰
ٹھیلے والے	۱	۴	۰
مہاشہ دیش راج جی	۱	۰	۰
مزدور	۰	۱۰	۰
مہاشہ جگ پال جی		۴	۰
پنڈت دھرم دیو جی	۱	۱۲	۰
،، پرمیشور داس جی	۱	۴	۰
ماسٹر شو رام جی	۱	۰	۰
مہاشہ جھوری لال جی	۱	۴	۰
رسوئیے	۲	۸	۰
مہاشہ نیادر سنگھ جی	۱	۰	۰
میزان	۳۶	۱۰	۰

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج سیالکوٹ:-

نام	روپیہ	آنہ	پائی
لالہ چرنداس جی ایڈوکیٹ	۴	۰	۰
لالہ گیان چند جی اگروال	۴	۰	۰

نام	روپیہ	آنہ	پائی
لالہ منوہر لعل جی ٹالوالہ	۳	۱۲	۰
ماسٹر دولت رام جی	۲	۱۲	۰
مہاشہ رام لعل جی شرما	۳	۱۲	۰
ماسٹر دلیشراج	۱	۰	۰
لالہ گنیش داس جی	۲	۸	۰
لالہ حویلی رام جی	۲	۸	۰
بابو پالا لال جی	۴	۴	۰
لالہ ہری رام جی ہیڈ ماسٹر	۴	۰	۰
لالہ کانشی رام جی	۲	۸	۰
پنڈت دیوان چند جی	۳	۸	۰
سیٹھ وشیشر ناتھ جی	۲	۸	۰
لالہ سکھدیال جی بی۔اے	۲	۱۲	۰
لالہ شو رام جی پردھان	۴	۰	۰
ڈاکٹر چھجو رام جی	۱	۰	۰
میزان	۴۹	۴	۰

بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

قایم شدہ سنہ ۱۸۸۲ء قایم شدہ سنہ ۱۸۸۲ء

ویشوانر یگیوں کیلئے

شاستروکت اور اوتم ہون سامگری

در ۶/- ۸/- ۱۲/- عہ فی سیر منگائیں

تھوک مال

کے خریداروں کو خاص رعائیت دیجاتی ہے

نوٹ:- گوروکل فارمیسی کی دوائیاں ہمارے ہاں سے ملتی ہیں

پتہ:- سیتا رام اینڈ سنز دھوپ سامگری والے لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سمیلن لاہور

کا

پردھان شری آچاریہ رام دیوجی کو بنایا جائے

(از شری گینیشدت جی منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر کئی ضروری سمیلن ہونے ہیں۔ مثلاً وید سمیلن۔ آریہ بردھ سمیلن۔ ٹورنامنٹ سمیلن اور دھرم پرچار سمیلن وغیرہ ہونگے۔ ان سمیلنوں کے لئے خاص خاص مشہور سجن پردھان پد کے لئے نیکت کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ وید سمیلن کے لئے شری پنڈت سات ولیکر جی اوندھ۔ آریہ وردھ سمیلن کے لئے شری لالہ رام کرشن جی سابق پردھان پرتی ندھی سبھا۔ ٹورنامنٹ سمیلن کے لئے شری پنڈت ٹھاکردت جی موجد امرت دھارا اور دھرم پرچار سمیلن کے لئے شری پنڈت ستیہ دیو جی ودیا النکار کے نام نامی فیصلہ ہو چکے ہیں۔ ان سب کا انتخاب نہایت ہی موزوں ہے ان کے علاوہ ایک اور سمیلن ہوگا۔ جس کا نام آریہ سمیلن ہے۔ یہ معرکہ کا سمیلن ہے۔ اور خاص طور پر آریہ سماجیوں کے متعلق وچار ہوں گے۔

شرومنی سبھا نے صرف اسی سمیلن کے لئے پردھان بننے کے لئے آریہ سماجوں سے رائے مانگی ہے۔ اس سے اس سمیلن کا مہتو سمجھ میں تو آسکتا ہے کئی بار اخباروں میں پڑھ لینے کے بعد ابھی تک آریہ سماجیں چپ ہیں۔ اس چپ کی وجہ ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آئی۔ کیا آریہ سماجوں کو اس سے ضروری کام درپیش ہیں۔ جو فرصت ہی نہیں ملتی۔ یا کسلتی ہی اصل کارن ہے۔ پہلا عذر تو کوئی بھی سمجھدار سجن ماننے سے رہا۔ ہاں دوسری وجہ ہو سکتی ہے۔ جو کہ کسی بھی صورت میں آریہ سماج جیسی زندہ سوسائٹی کے لئے شوبھا کی بات نہیں ہے ؛

پہلے صاحبان آریہ سماج جام پور نے پہل کردی ہے۔ اور اس آریہ سمیلن جیسے نہایت ذمہ دار سمیلن کے گورو مئے پد کے لئے شری آچاریہ رام دیو جی کا نام سروسمتی سے تجویز کیا ہے۔ کوئی ایک رائے بھی مخالف نہ نکلی۔ یہ آچاریہ جی کے تیاگ تپسیا اور لیاقت کا بدیہی ثبوت ہے۔ آچاریہ جی کی شاندار خدمات کا ریکارڈ آریہ جنتا کے سامنے ہے نہ صرف ریکارڈ ہی بلکہ اب تک جو خاموش اور ٹھوس سیوا دہ کر رہے ہیں۔ کسی سے چھپی نہیں ہے جن مشکل حالات میں نمرتا پور دک منصفانہ۔ مدبرانہ رویہ شری پردہان جی لئے جا رہے ہیں۔ یقیناً وہ ہر ایک نرپکش آدمی کو اُن کا مداح بنا رہا ہے اور پھر سلدا وقت ہی سماج سیوا میں لگانے کا شریہ انہیں حاصل ہے۔ ان سب خصوصیتوں کے علاوہ وہ دیانند نروان اردھ شتابدی اجمیر میں اسی شاندار عہدہ کو نہایت کامیابی سے سرانجام دے چکے ہیں کہ جہاں آریہ سماج کی ۔ ادی شکتی موجود تھی۔ جب ایسے موقعہ پر وہ سپھل ہو چکے ہیں۔ اور اپنی لیاقت کا لوہا سب کو منا چکے ہیں ؛

اس کے بعد سرگودھا وغیرہ کئی مقامات پر آریہ سمیلن کی پردھان پدوی انہیں دی گئی۔ تو اب آریہ سماجیں کس سوچ میں ہیں۔ انہیں آریہ سمیلن کے نہایت ضروری معاملہ میں اپنی قیمتی رائے لکھ بھیجدینی چاہیے۔ ہاں شوبھا اسی بات میں ہے۔

گوروکل آیورویدک فارمیسی

چیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچے اس سے موٹے تازے ہوتے ہیں۔ کھانسی دل کی دھڑکن۔ تپدق کی خاص دوا ہے

قیمت چار روپے فی سیر۔ (للعہ)

سلاجیت

درد گردہ - درد کمر اور پیشاب - دھات

سب بیماریوں کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت ۱۲/ فی تولہ

لاہور کے ایجنٹ

ویریندر اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۱۲ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تصنیف کو سماج کی بیجا و ہر طرف

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वम

قیمت سالانہ تین روپے۔ فی ار

آریہ مسافر لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक - आर्य्य मुसाफिर लाहौर

"آریہ مسافر"

ویدک دھرم کا سچا پرچارک اور سبھا کا ہفتہ وار گزٹ ہے۔ آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجئے۔ (مینیجر)

جلد ۶ } اتوار - ۹ مگھر سمت ۱۹۹۲ بکرم۔ دیانند آبد ۱۱۱ مطابق:- ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۳۵ء { نمبر ۴۷

آج کے لیکھ

رگوید سو میرین ڈاکومنٹ ہے۔ (پنڈت راجیندر ناتھ جی)
شتابدی کے لئے پیدل یاترا۔ (شری شوداس جی)
پرتی ندھی سبھا کا اتہاس۔ (پنڈت چمو پتی جی)
گروکل کانگڑی کی لائبریری۔ (دکھیہ ادھشٹاتا)
ستری اور سمرتی کار۔ (شری بھاگ چند جی)
شتابدی کیلئے کیا کچھ ہو رہا ہے۔ (اردھ شتابدی سماچار)
سوانتر گیت۔ (سوامی دھیرانند جی)
ویر دل پنجاب (پنڈت بنواری لعل جی)
سوانتر یجیوں کی دھوم (پرکاشن و بھاگ)
سنسار میں کیا ہو رہا ہے۔ سالانہ جلسے۔
ایڈیٹوریل نوٹ۔ گوروکل سماچار۔

جبہہ سائی

بر در رشی جبہہ سا گشتم
خاک گشتم براہ او صد شکر
در نگاہش تبسّمے دیدم
آتش عشق کرد رسوائم
من بریدم ز ننگ و نام نسب
آہ مجنوں کشید و من یا او
بودشاہی بفقرہائے عبث
ذکر عشق و جنوں خود کردم

خاک پا گشتہ بے بہا گشتم
در خور تاج نقش پا گشتم
در پئے عرض مدعا گشتم
خاک گردیدہ کیمیا گشتم
چوں بعشق تو مبتلا گشتم
در او دیدہ ہمنوا گشتم
در پے سایۂ ہما گشتم
وائے بر من کہ خودستا گشتم

شوخی نقش پائے او تا چیز
دیدہ فارغ ز رہنما گشتم

"پریم چندر"

شتابدی نمبر کے لئے مضامین اور اشتہارات بہت جلد بھیجیں کیونکہ مضامین کی ترتیب شروع ہو گئی ہے۔ مینیجر

ہندو آرٹ پریس پیسہ اخبار سٹریٹ ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنجاب کے مشہور ہپناٹک ڈاکٹر فخر الحکما و ماہر رُوحانیت

پروفیسر جگدیش متر صاحب کی تصنیفات

انسان کو امیر۔ تندرست۔ کامیاب۔ پرکشش اور سُکھی بنانیوالی کتابیں

مشعل زندگی } دنیاوی زندگی کو کامیاب اور سُکھی بنانے کے لئے بہترین اور مُفید ترین ہدایات کا مجموعہ۔ خاص کر کے لئے بہترین رہبر کا کام دینے والی کتاب۔ اس کے از حد مفید ہونے کے متعلق ہزاروں حاصل ہو چکے ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عمر) جلد آرڈر دیں۔ باقی ہیں۔ ورنہ اگلے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

سنکلپ درشن حصہ اول و حصہ دوم یک جلد میں } قوتِ ارادی اور من کی طاقت بڑھائے۔ کاروبار میں من کی طاقت کو خرچ کرکے کامیابی حاصل کرنی چاہیئے۔ بلا دوا کس طرح تندرست رہنا چاہیئے۔ سُکھ حاصل ہو سکتی ہے۔ وغیرہ مضامین پر ایک پریکٹیکل کورس ہے۔ قوت خیال کی ہے۔ جس نے پڑھا وہی شیدا ہو گیا۔ نہایت مفید اور خوشی طاقت اور شانتی دینے والی کتاب ہے اصحاب اس کا روزانہ سوادھیائے کرتے ہیں۔ قیمت ہندی عہ اُردو عہ

سنکلپ درشن حصہ سوئم (تازہ تصنیف) } مسمریزم۔ حاضرات۔ ہمزاد۔ جنتر۔ منتر پر نہایت سلیس عملی کورس ہے۔ قیمتوں کے کورس اس علم پر ہیں۔ یہ اُن سب سے اعلےٰ کتاب ہے۔ پروفیسر اپنے لمبے تجربہ سے صرف اُن کے لئے لکھی ہے۔ جو قیمتی کورس خرید پروفیسر صاحب کا دعوےٰ ہے۔ کہ جو شخص اس کتاب کو ایک دفعہ اچھی طرح سے پڑھ وہ بھی ان حیرت انگیز علوم کے رازوں سے اچھی طرح واقف ہو جاوے گا۔ اور حیرت انگیز اور خود کسی طلسم یا چارم میں نہیں پھنسے گا۔ اور جو جنتر۔ منتر وغیرہ بنا کر بیچتے ہیں۔ ان کے پاکھنڈ کو سمجھ سکے گا۔ اور خود کئی قسم کے مسمیرک اپریٹس مانند جادو کی انگوٹھیاں نتر ہال درشی شیشے غرض اس کتاب پر عمل کرکے آپ ایک عمدہ عامل بن جاویں گے۔ قیمت صرف

سموہن شاستر تین حصے ایک جلد میں } یہ کتاب سموہنی آشرم جس میں یوگ ابھیاس۔ یکسوئی۔ ہپناٹزم۔ ہپناٹک طریقہ علاج وغیرہ خفیہ آتمک و دِدیائیں سکھائی جاتی ہیں۔ کا پریکٹیکل کورس ہے۔ اس کو اس لئے شامل کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ لوگ جو آشرم سے کسی وجہ سے ممبر نہیں ہو سکتے۔ لیکن آتم میگنیٹزم۔ ہپناٹزم وغیرہ سیکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ بھی فائدہ اُٹھالیں۔ کتاب تمام کی تمام سے پُر ہے۔ اس لئے اس کو وہی منگوائیں۔ جنہوں نے واقعی ابھیاس کرنا ہو۔ اور اپنے جیون کو اور اپنے آپ کو شانت اور حیرت انگیز شخصیت بنانا ہے۔ جو لوگ اس کو منگوانا چاہیں۔ ان کو کرکے ساتھ بھیجنی ہوگی۔ اس پر عمل کرنے سے جو طاقت حاصل ہوگی۔ اس کا ناجائز استعمال نہ کر اصلی ۹ روپے۔ اردھ شتابدی تک صرف ۶ روپے۔

ہپناٹک طریقہ علاج } ہپناٹزم کیا ہے؟ اس سے کس قسم کی بیماریاں دُور ہوتی ہیں؟ اور کیوں انسان خود اپنی بیماریاں کیونکر بغیر دوا کے اچھی کر سکتا ہے؟ ان سب میں مفصل بیان ہے۔ آخیر میں جنہوں نے اس علم سے شفا حاصل کی ہے۔ ان بھی موجود ہے۔ غرض علاج کے متعلق اس علم اور اس کی فلاسفی سمجھنے کے لئے یہ کتاب ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر سموہنی آشرم گورداسپور (پنجاب)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۲۴-نومبر ۱۹۳۵ء

یگیہ سپھل ہو رہا ہے

اردھ شتابدی کا مہان یگیہ سپھل ہو رہا ہے اس سمبندھ میں آریہ سماجوں میں نئے جیون کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور آریہ بھائی بڑے اتساہ سے یگیہ کو سپھل کرنے کا پریتن کر رہے ہیں۔ سبھا میں آئے ہوئے سماچار پتروں اور آریہ سماجوں میں اردھ شتابدی سمبندھی کاریہ کو دیکھ کر پورن روپ سے نشچیہ ہو رہا ہے۔ کہ یہ مہا یگیہ بڑی اُتم ریتی سے سپھل ہوگا سبھا کے آدھین تمام آریہ سماجوں میں ویشوانر یگیہ اور اردھ شتابدی دھن سنگرہ کا کاریہ ہو رہا ہے۔ اس کے اتریکت ڈیپوٹیشنوں دوارا جو کام ہوتا دکھائی پڑتا ہے۔ وہ ازحد قابل تحسین ہے۔ دھن کی فراہمی کی رفتار بڑی تیز ہو رہی ہے کوئی بھی آریہ سماج ایسی دکھائی نہیں پڑتی۔ جو پورن پریشرم سے اس مہان یگیہ کو سپھل کرنے میں کوتاہی دکھا رہی ہو۔ اس سمبندھ میں آریہ بھائیوں کا سہیوگ اور یگیہ کو سپھل کرنے کا اتساہ پورن کام دیکھ کر بڑا ہرش ہوتا ہے۔ اور یہ دکھائی دیتا ہے کہ سبھا کی اپیل سے ادھک دھن آنے کی آشا ہے نقد اور وعدوں کی رفتار بڑے ویگ سے تیز ہوتی جا رہی ہے۔ آریہ بھائی اور آریہ سماجیں اس وشے میں اپنے فرائض سے فراموش دکھائی نہیں پڑتیں بلکہ چھوٹی چھوٹی اور بڑی بڑی سماجوں میں ہونے والے کاریہ اور دھن سنگرہ کو دیکھ کر ہی نہیں۔ بلکہ یگیہ میں سممِلت ہونے کے بھاوؤں کی پوترتا اس جوش پھوٹ سے کہ یہ انومان کیا جا رہا ہے۔ کہ جب یگیہ پرارمبھ ہوگا۔ اور آریہ نرناری آریہ نگر لاہور میں۔ ہاں ہاں اس مہان نیتا گورودت کے مورتی مان مندر میں جب ہزاروں نہیں نہیں لاکھوں آریوں کے گروہ کے گروہ آئیں گے۔ اور اپنی پریم سے شردھا سے ہردے مندر کو آریتو سے پری پورن کرنے کے بھاوؤں کو لے کر پچاس سالہ کاریہ کا ہرش پرگٹ کریں گے۔ وہ کیسا سندر اور دویہ چتر ہوگا۔ اس وقت کی اُمنگوں۔ اس سمے کے ولولوں اور اس کال کی ہاردک بھاوناؤں کا چتر دیکھنے سے تعلق رکھے گا۔ ایک طرف آریہ ودوان بیٹھے آریہ دھرم کے ہت و چاروں کو چار دانگ عالم میں پھیلا دینے پر سوچ رہے ہونگے۔ دوسری طرف آریہ یووک

پراچین سچائیوں کے انویائی صوبہ کی ہی نہیں۔ بلکہ آتمک جگت کے وچاروں کو اس اور جھکا دیں گے اور دکھلا دیں گے۔ کہ ستیہ اور سچے دھرم کی شکتی کتنی پربل ہے۔ اسی پرکار اردھ شتابدی کے یگیہ کی سپھلتا کا انومان اس وقت ہی لگایا جا سکے گا۔ جس وقت یہ یگیہ ہو رہا ہوگا۔ ابھی تو اس کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور یہ اسمبھو ہے۔ کہ ایک ایشور کو ماننے والی اور وید پر پورن وشواس رکھنے والی جماعت اور وہ سنگٹھن جس نے اپنے آپ کو ایشور کے راہ پر لا کھڑا کیا ہو۔ جس کی دویہ جیوتی سے ستیہ کا چمتکار ہمارے سامنے دکھائی دیتا ہے۔ اور جس کے آنترت سارے پرانی مانتر وچر رہے ہیں۔ اس سماج کا رچایا ہوا یگیہ سپھل نہ ہو۔ اردھ شتابدی کا یگیہ ہر ایک پہلو سے سپھل ہوگا دھن کے لحاظ سے اس کی سپھلتا ہو رہی ہے اور آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کے سہیوگ سے اس

آریہ دیویاں آریہ پرش گمبھیر ہردیوں سے وچار شکتی کو ستھر کریں گی۔ اور اپنے آپ کو ویدک دھرم اور آریہ سماج کے پرتی نیوچھاور کر دینے کے ولولوں سے ویدک دھرم کی پوترتا کا سنچار کرنے پر اُدیت دکھائی دیں گی۔ وہ کتنا شبھ سمیہ ہوگا

وہ کتنا منوہر کال ہوگا۔ یگیہ کے لئے آتمک سامگری کا اکٹر کرنا۔ اور پورن روپ سے اپنے آپ کو ویدک دھرم کا بنا دینا اردھ شتابدی کے یگیہ کی کیا کچھ کم سپھلتا ہے۔ آریوں کے پچاس سالہ کاریہ اور پچاس سال کے کاریہ کا نریکشن اور اس کاریہ کے لئے آتم شدھی دوارہ اُٹھاتے ہوئے پوتر قدم جہاں جائیں گے۔ آریوں کا بول بالا کرتے چلے جائیں گے آریوں کی وجہ اور آریوں کی شکتی کا انومان آج سے پچاس پہلے کون کر سکتا تھا۔ پوتر دھرم کی پھیلتا کا یہ منوہر چتر اور ایسا اُتم کاریہ کس کے وچار میں آیا تھا۔ اور کسے خبر تھی۔ کہ نئی روشنی کے ہوتے ہوئے بھی

کی کامیابی کا چتر دکھائی دے رہا ہے اور معلوم پڑتا ہے کہ سبھا کی سُنہری اور سورن جوبلی آریوں کے اندر ایک نئی شکتی کو پیدا کر دے گی۔ آریہ دھرم کے فدائی اسے پورن روپ سے سپھل بنا رہے ہیں۔ آریہ سماجیں اور آریہ پُرش ہی کیا۔ اس یگیہ کو کامیاب کر دکھانے کے لئے ان تمام پرانے کاریہ کرتاؤں نے سہیوگ دینے پر کمر بدھنا دکھلائی ہے جن کی ہمت اور جوش سے بڑے بڑے پوتر کام سرانجام ہوئے اور اس وقت تک سبھا کو پنجاب ہی کیا۔ بھارت بھر میں کامیابی دکھائی دی۔ اردھ شتابدی سبھا کے کاریہ کی ایک پوتر یادگار ہے

اس یادگار کو منانے کے لئے سمست آریہ پُرشوں کا اُدیوگ ہی سے کام لینا چاہیئے۔ اور ستیہ گیان کے پرساد اور ویدک دھرم کے پرچار۔ ہاں ہاں شہروں کے ساتھ گراموں میں بھی ویدک دھرم کا سندیش پہنچانا چاہیئے۔ اور کسی بھی منش کو ویدک سچائیوں سے ناواقف نہیں رکھنا چاہیئے۔ تاکہ رشی دیانند کے فدائیوں کی فداکاریوں سے ہر ایک دیکتی ویدک دھرم کی سنیتا سے واقف ہو جائے۔ اور ویدک دھرم کا ناد بڑے زور سے بج جائے۔ سو ویدک دھرم کا ناد ہی اردھ شتابدی کا ناد ہے۔ آریہ سماج کی کامیابی ہی اردھ شتابدی کا سندیش ہے جیسے ہر گھر اور ہر ایک دیکتی تک پہنچانا ضروری ہے۔ اس لئے تمام آریہ بھائیوں اور آریہ دیویوں اور آریہ یووکوں کو بڑے جوش اور اتساہ سے پوتر کامناؤں اور سچے ولولوں سے اردھ شتابدی کے کاریہ کو پورن کرنا چاہیئے۔ اور ایک بار سارے سنسار کو دکھلا دینا چاہیئے کہ آریہ جن اپنی پچاس ورشیہ سپھلتا پر ہی مسرور نہیں ہو رہے۔ بلکہ اس مسرت کے بعد نہایت خوشی سے ویدک سچائیوں کو ادھک لابھ پرد ثابت کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں۔ اور اپنے جیون سے آریہ دھرم کو سارو بھوم دھرم ثابت کرنے کا سچا پریشرم دکھلا رہے ہیں یہی نقطہ میں اردھ شتابدی کا سندیش اور اردھ شتابدی کی سپھلتا کا راز پوشیدہ ہے۔ جسے جاننا ہر ایک آریہ کا پرم دھرم ہے ؎

آریہ سماجوں سے آوشیک نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے یہ نشچیہ سویکار کیا ہے کہ آریہ سماجیں سبھا کے پتروں ہفتہ وار "آریہ مسافر (اردو)" تتھا ماسک "آریہ" (ہندی) کے گراہک بنیں۔ اس لئے پنجاب پرانت کے سارے آریہ سماجوں سے نویدن ہے کہ وہ ضرور ہی ان دونوں پرچوں کے گراہک بن جائیں۔ جن آریہ سماجوں کا چندہ سماپت ہو گیا ہو۔ وہ فوراً آگامی ورش کے لئے چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اور جو آریہ سماجیں اس وقت تک گراہک نہیں ہیں۔ وہ چندہ بھیجکر فوراً گراہک بن جاویں۔ ان دونوں پرچوں کے گراہک بننے سے کئی پرکار کے لابھ ہونگے۔

(۱) یہ کہ سبھا کے آرگن چلتے رہیں گے۔ جن کے ذریعہ سے سبھا پرچار کا پروپیگنڈا کرتی رہے گی۔ کیونکہ ہر ایک زندہ سوسائٹی کے لئے اپنا ایک آرگن کا ہونا نہایت ضروری ہے ؎

(۲) سبھا کی سرگرمیوں کی سوچنا آریہ سماجوں کو ملتی رہیں گی۔

(۳) ویدک دھرم کے سدھانتوں کے منڈن کے لیکھ ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعے ویدک دھرم کا پرچار بڑھتا ہے۔ اس لئے میں پروٹیک آریہ سماجوں سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ فوراً ہی ان ہر دو پتروں کا چندہ ارسال کر کے گراہک بن جاویں۔ "آریہ" کا چندہ تین روپے اور "آریہ مسافر" کا بھی تین روپے وارشک ہے ؎

نویدک

بھیم سین

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

شہید گنج اور جواہر لعل نہرو

پنڈت جواہر لال نہرو جی کو بھی بالآخر شہید گنج پر اظہار خیال کی ضرورت محسوس ہوئی۔ لہٰذا آپ نے اس بے معنی جھگڑے کی حقیقت پر بحث کرتے ہوئے حکومت سوویٹ کے وطیرہ اور مسجدوں کی حرمت کے ساتھ ہی کمال پاشا کا مسجدوں کو تفریح گاہ کے علاوہ قسطنطنیہ کی جامع مسجد کے عجائب گھر بنانے کا استدلال بھی پیش کیا ہے۔ اور دریافت کیا ہے کہ اگر مسجد کی حرمت کا ہی سوال ہے تو زار روس اور اس کے بعد سوویٹ حکومت کے طرز عمل پر اسلامی دنیا میں کیوں احتجاج بلند نہ کیا گیا۔ آج یہ ہندوستان کی بدقسمتی ہے۔ کہ اس قسم کے سوال پیدا کر کے فرقہ وارانہ خلیج کو پاٹنے کی کوشش کی جاتی ہے اور ملک کی اصلاح و فلاح کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ افسوس کہ جو طاقت اس قسم کے فضول جھگڑوں میں صرف کی گئی ہے۔ اسے ملک و قوم کی بہبودی کے لئے صرف کیا جاتا۔ اور کوئی ایسا قدم اٹھایا جاتا جو کچھ بہتر ثابت ہو سکتا تو کیا ہی عمدہ تھا ؎

آریہ ویروں کا فرض

آریہ بھائیوں - آریہ پرشوں - اور آریہ ویروں کا فرض اولین ہے کہ وہ آریہ سماج کے پرتی اپنے آپ کو اردھ شتابدی کے شبھ اوسر پر بھینٹ کر دیں اور اپنے جیون اور اپنی زندگی کو مکمل طور پر آریہ سماج کی زندگی اور آریہ سماج کا جیون بنائیں اس سلسلہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا دوارہ آریہ ویروں کی سنستھا بنا ہو چکی ہے جس کے دل پتی پنجاب کے اتساہی آریہ پرش شری لالہ ہردیال جی ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز ہیں آپ کو ادھشٹھ اس اوسر پر آریہ ماتر کی سیوا کا پرن کرنا چاہیئے - اور اپنے جیون کو سچے آریہ ویروں کا جیون بنانا چاہیئے. جس سے آریہ سماج اور ویدک دھرم کا ناد چہار دانگ عالم میں گونج اٹھے۔

اردھ شتابدی کیلئے پیدل یاترا

اردھ شتابدی کے شبھ اوسر پر پیدل یاترا کا پربندھ شریہ شری سوامی سدانند جی مہاراج کو پراپت ہوا ہے. آپ نے اس مہان یگیہ میں سمّلت ہونے کے لئے یکم دسمبر سے پیدل یاترا آرمبھ کر دی ہے - آریہ بھائیوں اور اتساہی آریہ پرشوں کو سبھا دوارا رچے گئے مہایگیہ میں اپنی شردھا کا بھاگ دینے کے لئے پیدل سفر کرنا از حد مفید ہے اس سے جہاں آریہ جگت میں اتساہ کی لہر پیدا ہو گی - وہاں راستہ میں آنے والے گراموں میں ویدک دھرم پرچار ہونے کے علاوہ اردھ شتابدی کا سندیش بھی پہنچ جائے گا - کیا ہی اچھا ہو - کہ یکم دسمبر کو پنجاب کے مختلف علاقوں سے منڈلیاں پرستھان شروع کر دیں اور سوامی جی کی طرح اس مہایگیہ میں سمّلت ہونے کے لئے پیدل یاترا شروع ہو جائے۔

ولیشوا ازیگیوں کی رفتار

آریہ جگت میں ولیشوا ازیگیوں کی دھوم مچ گئی ہے - اور آئے دن کے سماچاروں سے گیات ہوتا ہے کہ بڑے اتساہ اور پوری لگن سے آریہ بھائی یگیہ کروا رہے ہیں - آریہ سماجوں کی سوچنائیں اس امر کی شاہد ہیں - کہ ولیشوا ازیگیوں کی رفتار دن بدن تیز ہو رہی ہے - اور نہایت شردھا سے یگیہ ہو رہے ہیں - اردھ شتابدی کے مہایگیہ کی سچی آہوتی کا سامان کی جا رہی ہیں اور ہر ایک آریہ بھائی اپنے اپنے حصے کا دھن دے رہا ہے - چھوٹی چھوٹی سماجوں اور سماجوں نے

سبھا سدوں نے اس سلسلہ میں ادھک تر اتساہ کا پریچہ دیا ہے - اس سلسلہ میں تمام پرانت کی بڑی بڑی سماجوں اور آریہ بھائیوں کو اس اور وشیش دھیان دینا چاہیئے اور ان تمام سبھا سدوں کو یگیہ کے لئے پریرت کرنا چاہیئے - جن کے ہاں ابھی تک یگیہ نہیں ہوئے - کیونکہ یگیہ پرنالی ہی ایسی سپرٹ کو پیدا کرنے والی پرتھا ہے - جس پر اردھ شتابدی کے یگیہ کا سپھل ہونا نربھر ہے اس حالت میں جب کہ سمے بہت تھوڑا رہ گیا ہے ادھک ویگ سے اس کام کو جاری کر کے اپنی شردھا کا پریچہ دیجیئے۔

سندھیا کا نیم

پنڈی بھٹیاں کے اتساہی آریہ بھائی شری تلسی داس جی نے آریہ بھائیوں کی سندھیا کے مختلف طریقوں کی نسبت آریہ مسافر کی دیرینہ اشاعت میں پرشن اٹھایا تھا - کہ سندھیا کے پہلے تین بار گایتری کا جاپ ہونا چاہیئے - یا آخیر میں تین دفعہ گایتری منتر کو پڑھا جائے - اس سلسلہ میں ودیا سبھا نے نتیجہ بھیجا ہے - کہ سامو ہک سندھیا ہر ایک سماج مندر میں پنچ مہایگیہ ودھی انوسار ہونی چاہیئے اس لئے ہر ایک آریہ سماج مندر میں پہلے ایک بار گایتری کا پاٹھ کر کے سندھیا کے منتر اوم شنو دیوی پھر پرکرمان کے منتروں سے پہلے اوم شنو دیوی کا پاٹھ کرتے گایتری منتر کا اچار کریں - اور پرکرمان کے بعد اوم شنو دیوی کا پاٹھ اور گایتری کا جپتن اور اس کے بعد نمسکار منتر اور سمرپن کا پاٹھ ٹھیک ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کا ہفتہ وار اخبار ویدک آدرش بحکم سرکار نظام بند ہو چکا ہے - حیدر آباد دکن کے آریہ بھائیوں کو اپنے پرانت کی آریہ سماجوں کے سماچاروں سے سوچت ہونے کے لئے کافی کٹھنائی ہو رہی تھی - چنانچہ یہ خبر نہایت ہرش کی سوچک ہو گی - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نے آریہ سماجوں کے سماچاروں سے آریہ بھائیوں کو سوچت کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً بلیٹن شائع کرنا آرمبھ کیا ہے - اور گیات ہوا ہے کہ شری سوامی ستیہ نند جی مہاراج کی نظام راجیہ میں آمد سے پرچار کا کافی کاریہ ہوا ہے - اور دس کے ایگزیکٹو تیلنگا سماج کے فیصلہ کی تعمیل ہو رہی ہے - جس شخص نے

بلا حکم بزعم خود ہٹو کر مار کو پوتر ہون کنڈ کو مسمار کر دیا - اس کے خلاف کارروائی کے لئے خط و کتابت جاری ہے - فیصلہ پر جلد آریہ جگت کو سوچت کیا جائے گا۔

ہندی گھاتک سرکلر

صوبہ سرحد کے ہندی گھاتک سرکلر کے خلاف ملک کے ہر ایک کونے سے آوازیں آ رہی ہیں - تمام ہندو - آریہ اور سکھ سبھائیں اس وشے میں پرستاؤ پاس کر رہی ہیں - پریس بھی پوری مستعدی سے اس نامناسب حکم کی مذمت کر رہا ہے - لیکن شوک ہے - کہ اس حالت میں بھی حکومت سرحد اور اس کا محکمہ تعلیم ٹس سے مس نہیں ہوا - اور نہ ہی اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر سلجھانے کی کوشش سننے میں آئی - ایسی حالت میں اقلیت کے ساتھ اس قسم کا انیائے از حد ناقابل مذمت ہے گورنمنٹ کو بضرور اس معاملہ کی طرف ابھی سے دھیان کرنا چاہیئے - اور سرحد کی ہندو اقلیت کے تمدن کے تحفظ سے انصاف اور حق رسی کا ثبوت دینا چاہیئے۔

مقدمہ کی اپیل کے بعد

قادیانی مقدمہ کی ہمدرگوشت اور ہائی کورٹ میں ہزاروں روپے خرچ کر کے چند الفاظ حذف کرا لینے کی کوشش اتنی اہم نہیں ہے - معاصر پیسہ اخبار نے تحریر کیا ہے - کہ جب کہ لاکھوں آدمی اس فیصلہ کو پڑھ چکے ہیں - اپیل کے فیصلہ کو کون سنے گا - یہی نہیں بلکہ مرزا محمود نے جب کہ عدالت میں بذات خود تسلیم کیا - کہ ان کے والد نے ٹانک وائن ایک دو دفعہ ضرور منگوائی - اب اگر اس بیان کو یا برعکس اس کے مقدمہ کی تمام کارروائی کو اشاعت پذیر کیا جائے - تو پھر مرزائیت کے خلاف کس قسم کا تعفن قائم رہے گا - کیا اس کے متعلق بھی غور کیا ہے۔

عراق کی بلا آریوں پر

حکومت عراق نے اپنی مملکت سے ہندوستانیوں کو نکل جانے کا آرڈر جاری کیا ہے اس ضمن میں معاصر پیسہ اخبار کو کیا شوجھی ہے - وہ بالکل ہی عجیب ہے - کہ

"آریہ سماجیوں نے عراق میں مسلسل شرارتیں کر کے حکومت عراق کو اس قسم کے احکام جاری کرنے پر مجبور کر دیا ہے"

اگر یہی بات تھی - تو آریوں کے ساتھ سارے ہندوستانیوں پر اس حکم کا نفاذ کیا معنی رکھتا ہے،

اور پھر اس حالت میں جب کہ انگریزی حکم برداری کے ختم ہونے کے وقتاً فوقتاً بعد اس قسم کے احکام جاری ہوتے ہیں - تو اس صورت میں آریوں پر عتاب کی نظر کیا معنی رکھتی ہے البتہ وہ اس لئے مسلم اخبار نویسوں سے بچائے جنہیں حالات کا علم ہی نہیں ہوا کرتا۔

کیندری اناتھ آلیہ لاہور

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور میں سال ۳۴-۱۹۳۵ء میں ۸۷ لڑکے اور لڑکیاں تھیں جن میں سے چند ایک سکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں - اور کچھ دستکاری میں لگے ہوئے ہیں - امسال ۲۲ ہزار ۸ سو ۴۷ روپے چار پائی کیش اور وستو کے ذریعے پراپت ہوئے - اور سال آئندہ کے لئے پندرہ ہزار کا بجٹ پاس ہوا - اس اناتھ آلیہ کے ذریعہ یتیم بچوں کی نگہداشت کا نہایت اہم کام ہو رہا ہے - دانی سجنوں کو ادھشٹھ دان دینے سے اس اور دھیان دینا چاہیئے تاکہ قوم کے بچے بھکاری بننے سے بچ جائیں - اور اپنی آئندہ زندگی سدھار سکیں۔

فوٹوگرافی حرام ہے

معاصر اہلحدیث میں تصویر کشی اور فوٹوگرافی کے متعلق کچھ عرصہ سے بحث ہو رہی ہے چنانچہ اس ضمن میں یہ جاننا نئی روشنی کے اعتبار کی حقیقت اور پرانے نظریہ کی اہمیت کے لئے مفید ہو گا - کہ اس تصویر کی ترقی کے زمانہ میں بھی کہا جاتا ہے - کہ

" شریعت حقہ نے تصویر کو منع کیا ہے زمانہ میں تصویر کی جو صورت مروج تھی اس کے جو نقائص تھے - ان نقائص و مفاسد کا خیال ہر ایک تصویر سازی پر کیا جائے گا - خواہ دستی ہوں - یا عکسی - اللہ کے نبی کا فرمان کہ ذی روح کی تصویر بنانا اور کھنا حرام ہے اس کے ذریعے جو کچھ وہ حاصل کرتا ہے بھی حرام ہے - اور ذی روح تصاویر کا رکھنا ... سر یہ ہے کیونکہ سر کاٹنے پر وہ درخت کی ... ہو جاتی ہے - اور وہ مباح ہے لہذا ہر وہ ... جس میں سر ہے حرام ہے - اگر دستی تصاویر ... طرح عکسی تصاویر میں سر ہے تو مصور ... وعید کا مستحق ہے - جو اس کے متعلق ... اس فتوے کی موجودگی میں مسلمان ... کو سب سے پہلے سوچ لینا چاہیئے - ... اخبارات بھی اب تو با تصویر ایڈیشن ... ہیں - اور فلم اور سینما میں پارٹ ادا کرتے ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی کے سمبندھ میں کیا کچھ ہو چکا ہے

(اردھ شتابدی سماچار)

آریہ ویر دل

آریہ ویر دل کے پرانتیہ دلپتی لالہ ہردیال جی مقرر ہو چکے ہیں ۔ آریہ ویر دل کے نیم بن چکے ہیں ۔ ضرورت کے مطابق سماجیں منگوا سکتی ہیں ۔ لالہ ہردیال جی نے اپنا کاریہ شروع کر دیا ہے ۔ وہ جالندھر بستی نمذان امرتسر ۔ لاہور ۔ راولپنڈی ۔ پشاور کا دورہ کر چکے ہیں ۔ ان کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے ۔ کہ آریہ لوگ بڑی دلچسپی لے رہے ہیں ۔ اور بڑا اتساہ دکھا رہے ہیں ۔ آریہ ویر دل کے سمبندھ میں جو بات جریت دریافت طلب ہو ۔ وہ ہردیال جی سول لائن جالندھر کے پتہ پر پوچھ سکتے ہیں ۔

اتارا

اتارا کے سمبندھ میں جب تک یہ معلوم نہ ہو سکے ۔ کہ ہمیں کتنے آدمیوں کے لئے پربندھ کرنا چاہیئے ۔ تب تک اتارے کے پربندھ کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگانا کٹھن ہے ۔ بڑے ہرش سے اطلاع دی جاتی ہے ۔ کہ ڈی ۔ اے کالج مینجنگ کمیٹی نے بڑی پرسنتا سے اردھ شتابدی پر پدھارنے والے بھائیوں کے اتارے کے لئے ڈی ۔ اے ۔ وی سکول ۔ ڈی ۔ اے ۔ وی ہائی سکول ۔ ڈی ۔ اے کالج کی بلڈنگز آریہ پرتی ندھی سبھا کو دینا سوئیکار کیا ہے ۔

اس کے علاوہ ضرورت پڑنے پر اڈ سنٹرل ۔ ڈی ۔ اے ۔ وی کالج ہوسٹل ۔ ڈی اے ۔ وی ہائی سکول بورڈنگ ہاؤس ۔ ڈی ۔ اے وی بورڈنگ بھی دینے کا وچن دیا ہے ۔ اس کے علاوہ بہت بہت دھنیاد ہے لاجپت بھون ۔ دیال سنگھ ہائی سکول کی بھی مل چکی ہیں ۔

یہ نہیں کیا جاوے گا ۔ کہ ہر ایک نرناری ایک ہی ستھان پر ٹھہر سکیں اس لئے خیموں کا پربندھ ہوگا ۔ جو شدھ پوتر لگائے جاویں گے ۔ جو بھائی پریوار سہت آنا چاہیں ۔ اور الگ رہنا پسند کریں ۔ وہ سوچت کر دیا کریں ۔ جس سے یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ کتنے خیموں کی ضرورت ہوگی ۔ خیموں کے کرایہ کے بارہ میں بہت جلد فیصلہ کیا جاوے گا ۔

ہر سال جہاں آریہ سماج لاہور وچھووالی کا جلسہ ہوتا ہے ۔ وہ ستھان چھوٹا ہے ۔ نشچے کیا گیا ہے کہ اس سال یہ جلسہ گورودت بھون کی دوسری طرف کھلے میدان میں منایا جاویگا ۔ دکانوں کے نقشے تیار ہو چکے ہیں ۔ پنڈال اردھ شتابدی جتنا مقرر کیا گیا ہے ۔ دو دکانوں کے نقشے بن چکے ہیں کرایہ ۲۰ روپے فی دکان مقرر کیا گیا ہے ۔ یہ بازار مہوتسو کے ساتھ سات دن رہے گا ۔ اس کے ادھشٹاتا لالہ حکم چند جی ہیں ۔ دکاندار بڑی تیزی سے دکانیں لے رہے ہیں ۔ جو بھائی دکان ریزرو کرانا چاہیں پیشگی دے کر کروا سکتے ہیں ۔

جلوس

جہاں گورو کل کے سناتک اپنے دیش ہت جنتا کو پر دعاوت کریں گے وہاں یہ بھی نشچے کیا گیا ہے کہ پرتی ندھی سبھا سے سمبندھت آریہ سماجوں اور ان کے دوارہ سنچالت سنستھاؤں کو بھی اس میں شامل ہونا چاہیئے ۔

بھی کیسری پہنے ہوئے ہوں ۔ ہر ایک سماج تتھا سنستھا کو اپنی دھوجا سائن بورڈ کپڑے پر لکھا ہوا اپنی سماج کا نام ساتھ لاویں ۔ اگر کسی چیز کا انتظام خود نہ کر سکیں تو ہم آپ کی لاگت پر وہ چیز تیار کروا دیں گے ۔ قیمت پیشگی آنی ضروری ہے اگر کوئی ایسی سنستھا ہو ۔ جس کا پردرشن جلوس میں کرنا مناسب ہو تو ساتھ لاویں ۔

اس کی اطلاع بھی پہلے دینے کی کرپا کریں جلوس میں بینڈ کی زیادہ ضرورت ہوگی ۔ اس لئے جو سماجیں یا سکول دے سکیں ۔ اس کی اطلاع بہت جلد دینے کی کرپا کریں ۔

جلوس کے لئے بھجنوں کا سنگرہ کیا جا رہا ہے ۔ جو مجموعی طور پر مل کر گائے جا سکیں ۔ اگر کسی بھائی کے وچار میں کوئی ایسا بھجن ہو ۔ تو وہ اس کی اطلاع بھیج دیں ۔ تاکہ وہ بھجن بھی اس پستک میں آ جاوے

دلیشوامرگیت آرٹ پیپر پر بڑا سندر چھپ چکا ہے ۔ آریہ سماجوں کو گھر بیٹھے ایک آنہ میں مل سکتی ہے ۔

جلوس میں سب سے پہلے ادم کی دھوجا ہوگی اس کے بعد بھارت ورش کے سمست سنیاسیوں کی ٹولی ہوگی ۔ جن کو سنگھٹت کرنے کے لئے شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج سے آیوجنا کرنے کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے ۔

اس کے بعد آریہ بردھ منڈل / اپدیشک تتھا اپدیشک ودیالیہ سناتک منڈل گوروکلوں کے برہم چاری ۔ سکولوں کے ودیارتھی ۔ سکاؤٹس آریہ ویر دل کنیا گوروکل تتھا کنیا مہاودیالیہ کی لڑکیاں آریہ مہلائیں ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرتی ندھی ضلع وار آریہ سماجوں کی بھجن منڈلیاں ہونگی ۔ جلوس کا سارا پربندھ آریہ ویر دل کے سپرد ہوگا ۔

جلوس میں شامل ہونے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا دھیان رکھنا چاہیئے :-

پرتیک آریہ کیسری پگڑی پہن کر آویں ۔ اور آریہ دیویاں بھی اپنے دوپٹے تتھا ساڑھیاں

مہایگیہ

اردھ شتابدی کے موقعہ پر یہ یگیہ کیا جائے گا ۔ جس کی مفصل تفصیل علیحدہ پرکاشت ہو چکی ہے ۔ اس مہایگیہ کے لئے یجمانوں کی ضرورت ہے ۔ جو سودیشی دستر پہن کر

آریہ سماجوں کے منتری صاحبان کی سیوا میں نویدن

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ شتابدی کمیٹی نے ہونیوالے بردھ سمیلن کے ادھشٹاتا پد کی سیوا میرے نربل کندھوں پر رکھی ہے ۔ اس لئے سب منتری صاحبان آریہ سماجوں کی سیوا میں نویدن ہے ۔ کہ اپنے اپنے آریہ سماج کے بردھوں (بوڑھوں) کے شبھ نام اور آیو کے پتہ سے سیوک کو سوچت کریں ۔ اور سب بردھ صاحبان کو اردھ شتابدی میں شامل ہو کر ۔ بردھ سمیلن میں اپنے انبھووں کا اظہار فرما کر لابھ پہنچائیں ۔

انتا ہے ۔ کہ منتری صاحبان اپنی اپنی سماج کے بزرگوں کو لاہور آنے اور اپنے وچاروں کو پرکٹ کرنے کی پریرنا اوشیہ کریں گے ۔ جن کی سوچنا بھی مجھے بھیجنے کی کرپا کریں ۔ یدی کوئی ورِدھ بردھ سمیلن میں رکھنے کے یوگیہ ہو ۔ تو کرپا کر کے مجھے بھیجنے کی کرپا کریں ۔ شری پردھان جی کی آگیا سے سمیلن میں رکھنے کا یتن کروں گا ۔ چونکہ سمیہ بہت تھوڑا ہے ۔ اس لئے شیگھر سوچنا آ جانی چاہیئے ۔

آپ کا سیوک

بھجو رام نیرؔ ادھشٹاتا ۔ بردھ سمیلن اردھ شتابدی

آنند آشرم لودھیانہ

پریوار سہت اس یگیہ کی شوبھا کو بڑھا دیں ۔ جو بھائی یگیہ میں خاص دلچسپی رکھتے ہوں اور اپنا وقت اس کام کے لئے ارپن کرنا چاہیں ۔ وہ یگیہ کے ادھشٹاتا سے پتر ویوہار کریں ۔

ٹورنامنٹ

اردھ شتابدی مہوتسو پر ٹورنامنٹوں کا بھی نشچے کیا گیا ہے ۔ گوروکلوں ۔ کالجوں ۔ ہائی سکولوں ۔ کی کھیلیں ہونگی ۔ مقابلہ میں کامیاب ہونیوالوں کو انعامات بھی دیئے جاویں گے ۔

برہم چاریوں کی پنڈال میں کھیلیں ہوں گی ۔ جن پر ٹکٹ لگایا جاوے گا ۔

دیپ مالا

۲۸-۲۹ ر دسمبر کو گورودت بھون میں منائی جاوے گی ۔ یہ نظارہ دیکھنے سے تعلق رکھے گا ۔ سارے بھون کو بجلی کے لیمپوں سے اور بعض بعض چتروں سے سجایا جائے گا ۔

اردھ شتابدی کے تحفے

مہرشی دیانند سرسوتی کے بڑے سائز کی تصویر جو سات رنگوں میں شائع ہوگی ۔ جو ہر ایک بھائی دس آنہ میں لے سکیگا ۔ شتابدی کیلنڈر ۱۹۳۶ء میں سوامی ورجانند ۔ سوامی دیانند سوامی شردھانند ۔ پنڈت لیکھرام پنڈت گورودت جی کے چتروں کے علاوہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے سب پردھانوں کے چتر ہونگے ۔ جس کی قیمت اڑھائی آنے ہوگی ۔ ویشوانز یگیہ میڈل ہر ایک آریہ نرناری جنہوں نے ویشوانز یگیہ کرائے ہوں انہیں ایک آنہ میں مل سکے گا ۔ اس کو پہن کر جلوس میں شامل ہونے سے شوبھا بڑھ سکتی ہے ۔ یہ کام سلور جوبلی پبلشنگ کمپنی شاہی محلہ ڈاک خانہ لاہور کو دیا گیا ہے ۔ جو آریہ سماجیں اپنے ہاں اردھ شتابدی سے پہلے پہلے مندرجہ بالا اشیاء منگوانا چاہیں ۔ وہ انہیں آرڈر دے کر منگوا لیں ۔

اردھ شتابدی پر ہونیوالے سمیلن

اردھ شتابدی پر ہونے والے ودوھ سمیلنوں کے سمبندھ میں یہ جانکر ہرش ہوگا ۔ کہ تقریباً تمام سمیلنوں کے سبھاپتیوں کا نشچے ہو گیا ہے جو اس پرکار ہیں :-

(۱) وید سمیلن کے پردھان شری پنڈت ستو لیکر جی مقرر ہوئے تھے ۔ اب اس کے ادھشٹاتا شری پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی مقرر ہو گئے ہیں اس سمیلن میں ویدک شکشا یا ویاکھیا سمبندھی مضامین پڑھے جاویں گے ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(۲) مہلا سمیلن کی پردھان شریمتی ودیاوتی سیٹھ کنیا گوروکل مقرر تھیں۔ اب اس کے ادھشٹاتری شریمتی شنو دیوی جی مقرر ہوتی ہیں۔ اس سمیلن میں پرستاؤ ہونگے۔

(۳) دھرم پرچار سمیلن کے پردھان شری پروفیسر شودیال جی تھے ادھشٹاتا لالہ ہر بھگوان جی مقرر ہوئے۔ اس میں ودوان دیو سبھا اور سماج سنگٹھن کے اپدیشک اور پرچارک پر تقاریر ہوں گی۔

(۴) ودیا سمیلن کے پردھان شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا تھے ادھشٹاتا پنڈت بنواری لال جی گورودت بھون لاہور مقرر ہوئے۔

(۵) سودیشی سمیلن کے پردھان شری ڈاکٹر ستیہ پال جی تھے ادھشٹاتا پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار منتری سبھا مقرر ہوئے۔ اس سمیلن میں پرستاؤ ہونگے۔

(۶) برہم چریہ سمیلن کے پردھان پد کے لئے شری سوامی ستیانند جی مہاراج سے پرارتھنا کی جائے گی۔ ادھشٹاتا شری دیو شرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی مقرر ہوئے۔ اس سمیلن میں پرستاؤ ہوں گے۔

(۷) آریہ سنسکرتی سمیلن کے ادھشٹاتا شری پنڈت ستیہ برت جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی مقرر ہوئے اس سمیلن میں پرستاؤ اور پردھان کا بھاشن ہوگا۔

(۸) ودیسا سمیلن کے پردھان شری تورجی ولبھ داس جی مقرر تھے۔ اب اس کے ادھشٹاتا شری اے۔ ایم کپور ہیلی کالج لاہور مقرر ہوئے ہیں۔ اس سمیلن میں پرستاؤ ہوں گے۔

(۹) آریہ ورددھ سمیلن کے پردھان شری رام کرشن جی وکیل جالندھر تھے ادھشٹاتا شری لبھو رام جی نیر لدھیانہ مقرر ہوئے۔ اس سمیلن میں اپنی چھوٹی عمر کے آریہ سماج کے کام تھا اپنے انوبھو بتائیں گے۔ اگر کسی نے سوامی جی کے درشن کئے ہونگے۔ تو وہ بھی اسے درشن دیں گے۔

(۱۰) آریہ سمیلن کے پردھان شری گھنشام سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے سوا گتا دھیکش۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید امرت دھارا۔ پردھان آریہ سماج وچھووالی اور اس سمیلن کے ادھشٹاتا شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مقرر ہوئے

(۱۱) کویتا سمیلن کے پردھان شری پنڈت چموپتی جی جی۔ ایم۔ اے۔ تھے ادھشٹاتا شری لال چند جی لاہور تھا پرتھوی سنگھ جی آزاد مقرر ہوئے۔

(۱۲) سرسوتی سمیلن کے ادھشٹاتا برہم چاری [illegible]

ککشمی مقرر ہوئے۔ اس کی دو بیٹھکیں ایک وید سمیلن میں دوسری آریہ سنسکرتی سمیلن میں ہونگی۔

(۱۳) آریہ شکشا سمیلن کے پردھان شری مہاتما ہنس راج جی تھے ادھشٹاتا لالہ مولراج جی منتری پنجاب آریہ شکشا سمتی مقرر ہوئے

(۱۴) دلت ادھار سمیلن کے پردھان ایم سی راجہ مقرر ہوئے۔

لالہ بھاگ مل جی	وعدہ	۱۵ — ۰ — ۰
لالہ گوبند رام جی	"	۱۰۰۰ — ۰ — ۰
لالہ بیگھراج جی	"	۵۰ — ۰ — ۰
لالہ رام رکھا مل جی ہیڈ ماسٹر	"	۲۵ — ۰ — ۰
ڈاکٹر مکند لال جی	"	۲۵ — ۰ — ۰
لالہ گور بخش رائے جی	"	۱۰ — ۰ — ۰
لالہ خوشحالی مل جی	"	۱۰ — ۰ — ۰
لالہ کاکا رام جی	نقد	۵ — ۰ — ۰

برہم پارائن مہایگیہ

اردھ شتابدی کے سمبندھ میں [illegible] مہایگیہ کا پربندھ ہے۔ جو کہ چاروں [illegible] کے منتروں دوارا ۱۱ تاریخ ۱۱ دسمبر سے [illegible] ۲۵ دسمبر تک ہوگا۔ آریہ پرشوں کی [illegible]

اشتہار بازوں سے

اردھ شتابدی نمبر کے لئے اشتہار آ رہے ہیں۔ اگر آپ بھی اس بھاری سنکھیا میں پرکاشت ہونیوالے اردھ شتابدی نمبر میں اشتہار دینے کا وچار رکھتے ہیں۔ تو ابھی دفتر آریہ مسافر سے خط و کتابت کر کے فی الفور اپنا اشتہار بھیجدیں۔ تاکہ اسے موزوں استھان پر لگا دیا جائے۔ (مینیجر)

اردھ شتابدی دھن سنگرہ

گوجرانوالہ کے دانیوں کی سوچی

		پائی — آنے — روپے
شری گوتم دیو جی	وعدہ	۵۰۰ — ۰ — ۰
پنڈت اندر جی	"	۲۰ — ۰ — ۰
لالہ بھیم سین جی وکیل	"	۱۰۰ — ۰ — ۰
لالہ کیسری داس جی ۲۰ روپیہ نقد		۱۰۰ — ۰ — ۰
لالہ دیوی دتا مل جی	وعدہ	۳۲ — ۰ — ۰
شری وشونا تھ جی	"	۲۰ — ۰ — ۰
" شمبھر داس جی دس نقد		۲۵ — ۰ — ۰
لالہ کیسر مل جی	وعدہ	۲۵ — ۰ — ۰
لالہ کشوری مل جی	"	۱۵ — ۰ — ۰
شری ٹھاکر داس جی	"	۱۰ — ۰ — ۰
" گوکل چند جی	"	۲۵ — ۰ — ۰
" وزیر چند جی	"	۱۰ — ۰ — ۰
دھرم پتنی لالہ موہن لال جی دس نقد		۱۰۱ — ۰ — ۰

لالہ دیش راج جی	وعدہ	۵ — ۰ — ۰
لالہ بہاری لال جی	نقد	۱۰ — ۰ — ۰
لالہ چندر پرکاش جی	وعدہ	۵ — ۰ — ۰
لالہ وزیر چند جی	وعدہ	۱۰ — ۰ — ۰
ماسٹر وزیر چند جی	"	۱۰ — ۰ — ۰
لالہ بلاقی داس جی	"	۱۵ — ۰ — ۰
لالہ ہجوری مل جی	"	۱۰ — ۰ — ۰
لالہ دمل دیو جی	نقد	۱۰ — ۰ — ۰
لالہ باکرشن جی	وعدہ	۵ — ۰ — ۰
لالہ ڈاکٹر رام رتن جی نقد		۱۰۰ — ۰ — ۰
لالہ امولک رام جی	نقد	۲۰ — ۰ — ۰
لالہ پربھو دیال جی وکیل پچاس نقد		۲۰۰ — ۰ — ۰
دیوان بدری ناتھ جی	وعدہ	۱۰۱ — ۰ — ۰
چوہدری پرتاپ سنگھ جی	"	۱۵ — ۰ — ۰
شری ساوتری دیوی چڈھا نقد		۱۰۱ — ۰ — ۰
لالہ دیوان چند کنٹریکٹر	"	۲۵ — ۰ — ۰
لالہ رام لعل سہگل	وعدہ	۳۱ — ۰ — ۰
لالہ خوشحال چند جی مدان	"	۵۱ — ۰ — ۰

نویدن کرتے ہیں۔ کہ یگیہ سمبندھی مندرجہ ضروریات کو جلدی سے جلدی پورا کر کے ہماری سہایتا کریں۔

(۱) شدھ پوتر گھی ۱۵ من۔ شہروں میں ملنا مشکل ہے۔ اس لئے ہم بازار سے نہیں لینا چاہتے۔ ہم ان سب آریہ مہانو بھاؤں [illegible] میں رہتے ہیں۔ جن کی اپنی گائیں ہیں۔ [illegible] انتظام اور نگرانی سے شدھ گھی تیار کرا [illegible] کی خدمت میں نویدن کرتے ہیں۔ کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ گھی [illegible] اس کی اطلاع جلد سے جلد اردھ شتابدی [illegible] میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(۲) ہون سامگری ۳۰ من۔ ہم اپنی [illegible] بنوانا چاہتے ہیں۔ اس لئے والی مہانو [illegible] لئے سامگری میں پڑنے والی چیزیں [illegible] کی کرپا کریں۔

(۳) یگیہ سمیدھا ۶۰ من۔ پلاش [illegible] کی لکڑی چاہیئے۔ جو سجن بھیج سکیں [illegible] کرپا کریں۔

(۴) دوسری ضروری اشیاء [illegible] روپیہ اور چاہیئے۔ اس پر کار اس [illegible] ۱۴۰۰ کے لگ بھگ خرچ ہوگا۔ [illegible] کو جلد اس طرف اپنا دان کا ہاتھ بڑھا [illegible]

(۵) یجمان یگیہ کے لئے ۲۵ [illegible] ہوگی۔ جو کہ یگیہ سمبندھی نیموں [illegible] کم سے کم ۳ گھنٹہ تک دھرم [illegible] آسن کو سشوبھت کر سکیں۔ جو [illegible] اس کاریہ کو سمپن کرنا چاہیں۔ [illegible] نام جلد ہمارے پاس بھیجیں۔

نرنجن ناتھ ادھشٹاتا

اردھ شتابدی کاریالیہ گوروکل [illegible]

ویشوانریگیوں کے لئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں۔ چیز اعلے۔ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت

نرخ ۸ ارنی سیر

بھگت رام پوری اینڈ سنز

مالک تجارت دستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا رگوید سومیرین ڈاکومنٹ ہے؟

ڈاکٹر پران ناتھ کے لیکھوں پر آلوچناتمک درشٹی

لیکھک شری پنڈت راجیندر ناتھ جی شاستری

...پروفیسر چندر
یونیورسٹی بنارس اپنی ایک لیکھ "انڈانسرٹیڈ ویدکی انڈیا" میں نکال رہے ہیں۔ اس میں انہوں نے انوچت ڈھنگ سے یہ سدھ کرنے کا اسپھل پریتن کیا ہے۔ کہ رگوید میں عراق کے شہر کا ذکر ہے۔ رگوید کی زبان سنسکرت نہیں۔ بلکہ عراقی۔ مصری اور اسیری زبان سے ملی ہوئی سنسکرت ہے۔ اس امر کے ثبوت میں آپ نے رگوید کے بہت سے حروف اور منتر نکالے ہیں۔ جن کی بنا پر آپ کو اس قسم کے خیالات پیش کرنے کا حوصلہ ہوا ہے۔

اس قسم کی دیوار تیار کرنے میں آپ کو کن کن اقسام کی غلطیوں سے مقابل ہونا پڑا ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کو لیکھ کے لئے انگریزی کا آسرا اس لئے لینا پڑا ہے۔ کہ ہندی میں الٹے شبدوں کی توڑ موڑ کر دکھا ہی نہیں سکتے تھے۔ اس سے پہلے کہ ہم اور کچھ تحریر کریں ڈاکٹر صاحب کی ایک انیہ پرمان رہت پرتگیا کا بھی عریاں عکس سامنے رکھ دینا چاہتے ہیں جس سے پرمان رہت وشواس ماتر پر کھڑی کی گئی بھوتھی سدھانت کی دیوار سے ٹکرانے میں ادھک پریاس نہ کرنا پڑے۔

۷ر جولائی ۱۹۳۵ء کے لیکھ کے آرمبھ میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ یہ سروسمت سدھانت بن چکا ہے۔ کہ آریوں کی سبھیتا لیکھ بھاشا اور اتہاس پہلے سے دو ہزار پہلے نہیں جا سکتا۔ ادھونک اورینٹل سکالر عیسے سے دو ہزار سال سے پہلے کی بات کو پرلاپ ماتر سمجھتے ہیں۔ وہ ادھونک سکالر کس پرکار کے ہونگے۔ یہ تو لیکھ کی سماپتی پر ہی انومان کیا جا سکے گا۔ پر یہاں سنکشیپ سے کچھ مشرقی اور مغربی ودوانوں کی رائیں اور شبیہ اور ترک اور ادھیاتمک سمجھتے ہیں۔ جس سے بھلی بھانتی سدھ ہو جائے گا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی پرتگیا کس پرکار نسار ہے۔

۱- پنڈت رگھونندن شرن نے اپنے پرسدھ گرنتھ ویدک سمپتی میں وید کال نرنے پر ایک لمبا پرکرن لکھ کر پریاپت پرکاش ڈالا ہے۔ اور ویدکا سمے دیوسوت منو کے کال میں مانا ہے۔ (ص۱۲۸) منو کا سمے بارہ کروڑ پانچ لاکھ تیس ہزار تیس سال تک ہے۔ ص۱۱۲

۲- بابو ومیش چندر دوبارتن لکھتے ہیں "سام وید پر وکرم لکھشو تسریہ سنول ہتی بیتا" ارتھات سام وید کی آیو ایک لاکھ سال سے کم نہیں۔"

مانو برادی جنم بھومی ص۲۸

جب سام وید ہی اتنا پرانا ہے۔ تو ان کے مت میں رگوید کتنا پرانا ہوگا۔ یا ٹھیک سویم وچار لیں۔

۳- شری نارایاد گی بھودے اپنے گرنتھ "آریہ ورتا سیتل آریوں کی جنم بھومی" میں لکھتے ہیں۔ اس وشے بھوگربھ شاستروں کا مت ہے۔ کہ منش پرانی تیسرے ... میں پیدا ہوا ... رگوید کے رشی ترتیہ یگ میں تھے تیسرے یگ کے بعد ہی ہیم یات "ہوا۔" ہیم یگ" دوبارہ ہوا ہے۔ ان برنانی عہدوں میں ہی "پتھروں کا دور" آیا۔ مغربی ودوانوں کا خیال ہے۔ کہ "پتھروں کے دور" کے شروع ہوئے دو لاکھ چالیس ہزار سال ہوئے۔ ارتھات۔ رگوید کے صفحہ ۳، منتر ارتھ درشٹا اسٹی ٹنگ بھگ اڑھائی لاکھ سال پہلے" برنانی عہد" سے بھی پہلے تیسرے یگ میں ہوئے۔

اردھ شتابدی کے لئے
پیدل یاترا
یکم دسمبر سے یاترا آرمبھ ہوگی

یہ جان آریہ جنتا کو اتینت پرسنتا ہوگی کہ اردھ شتابدی کے مہان یگیہ میں سمّلت ہونے کے لئے پیدل یاترا پرارمبھ ہونے والی ہے۔ چنانچہ ضلع شاہ پور کی سماجوں کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ شری سوامی سدانند جی مہاراج یکم دسمبر ۱۹۳۵ء کو میانی سے اردھ شتابدی کے لئے پیدل چل پڑیں گے۔ جو یاتری پیدل آنا چاہیں۔ وہ یکم دسمبر ۱۹۳۵ء کو میانی پہنچ جائیں۔ اور رستہ میں آنے والے نگروں کے آریہ بھائی پیدل منڈلی میں سمّلت ہونا چاہیں۔ تو وہ بھی ہو سکتے ہیں۔

شیو داس دھون والس
پریذیڈنٹ آریہ سماج
میانی (سرگودھا)

(۴) شری ادبناش بابو کہتے ہیں۔ کہ رگوید کے پراچین سوتر اس سمے بنے جس سمے راجپوتانے اور یو۔پی میں سمندر لہریں مار رہا تھا۔ وہ تیسرا ... تھا۔ اس ... کا اندازہ آج سے تین چار لاکھ برس پہلے کا کیا جا سکتا ہے۔ بھوگربھ سمبندھی ساکھشیوں سے سدھ ہے۔ کہ سپت سندھو اور بھارت بھومی میں تیسرے یگ کے مایوسین اور پلیوسین وبھاگ میں منش پرانی اتپن ہوا۔ پراچین ویدک سبھیتا اتینت بھوت کالین ہے۔ جو کروڑوں نہیں تو لاکھوں سال کی پراچین کہی جا سکتی ہے۔ ... میرے سدھانت بھوگربھ شاستر انوسار ہیں۔ انہیں کے ساتھ یا تو گر جائیں گے۔ یا سویکرت ہونگے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں
برہم پرائن یگیہ

شری پربھو آشرت مہاتما ٹیک چند جی مہاراج کی کٹیا پر ۱۲ر جنوری ۱۹۳۶ء اتوار پورنیما کے دوس سے برہم پرائن مہایگیہ کا آرمبھ ہوکر اس کی ۱۳ر اپریل ۱۹۳۶ء اتوار بیساکھی کو پورن آہوتی ڈالی جاوے گی۔ اس میں چاروں ویدوں کے منتروں دوارا برہد ہون یگیہ ہوگا جسمیں دس لاکھ آہوتی گائتری ساوتری منتر سے بھی دی جاویگی۔ اس کے علاوہ ایک کروڑ اکھنڈ جاپ بھی گائتری کا ہوگا۔ ست سنگ وید پاٹھ۔ کتھا۔ بھگوت بھجن اور یوگ سادھن سے پروگرام کو اتی لابھدایک بنایا جاویگا۔ اس کے لئے ۲۴ ورتیوں کی ضرورت ہے (جو تین ماہ کے لئے سادھن آشرم میں رہ کر اس مہایگیہ میں شامل ہوسکیں اور سادھن آدی کرنے کی اچھیا رکھتے ہوں)

جو سجن شامل ہونا چاہیں۔ وہ مجھ سے پتر ویوہار کریں۔ تاکہ ان کو پروگرام وغیرہ سے مطلع کیا جاوے۔

متھرا داس پردھان آریہ سماج
ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

رگویدک انڈیا ص۳۵۶

۵- بھگوان تلک ویدوں کا کال "اتر دھرو نواس" میں دس ہزار سال سے بھی پہلے کا سویکار کر گئے ہیں۔

یہ تو ہوئی وید اور ادیدک سبھیتا کے وشے میں بھارتیہ ودوانوں کی سمتیاں اب کچھ مغربی ودوانوں کی رایوں کا بھی اولوکن کیجئے۔

۶- جیو گوئی "آف دی ہندوازم" میں Count Bjorns jerna لکھتے ہوئے صفحہ ۴۵ پر لکھتے ہیں۔ کہ

"بھارت کے انتم سمراٹ مہاراج چندر گپت نے لیستکالیہ میں سے یونان کے ایلچی میگستھنیز کو ایک نسب نامہ حاصل کیا تھا۔ جس کو اس نے اپنے گرنتھ میں بھی ادھرت کیا ہے۔ اس نسب نامہ میں یمی سے لے کر چندر گپت کے عہد تک ۱۵۳ راجاؤں کی گنتی کی ہے۔ جن کے راج کال کی اوردھی ۶۴۵۱ برس تین ماہ ہے۔"

چندر گپت کو ہوئے ۲۲۵۰ سال ہو چکے ہیں۔ یعنی یمی کو ہوئے آٹھ ہزار سات سو ایک سال ہوئے ہیں۔

اس وشے میں ایک اور ساکشی دیکر اس پرکرن کو سماپت کریں گے۔ کہ نہیں سکتے۔ ڈاکٹر صاحب ان مہانو بھاوؤں کو بھی سکالر مانتے ہیں یا نہیں۔

۷- اتہاس کے پڑھنے والے لوگ جانتے ہیں۔ کہ دلبستان نام کے لیکھ جو کشمیر میں ملے ہیں۔ انہیں Boctria میں راج کرنے والے ہندو راجاؤں کی نامادلی لکھی ہے۔ جس کے وشے میں قل کی سٹیک ہسٹری آف انڈیا کے دوسرے پارٹ کے ۲۳۷ پر لکھا ہے کہ۔

یہ بکٹیریا کے راجہ ہندو ہی تھے۔ یہ بات اب نرو واد اور سروسمت ہو چکی ہے۔ یہ نامادلی سکندر تک پانچ ہزار چھ صد برس کی پرانی سدھ ہوتی ہے۔ اس وشے میں نمن واکیہ پڑھئے۔

"دلبستان نام کے بکٹیرین لیکھ مہا ایران راجاؤں کی سمپتھ نامادلی اُپستھت کرتا ہے۔ جن کا پہلا راج دنش سکندر کے حملہ سے پانچ ہزار چھ سو سال پہلے بکٹیریا میں راجیہ کرتا تھا۔"

مطلب یہ نکلا۔ کہ یہ راجہ عیسے سے چھ ہزار سال پہلے بکٹیریا میں راجیہ کرتے تھے۔ کیونکہ چندر گپت کالین سکندر کے حملہ کو دو ہزار دو سو پچاس ہو گئے۔ کل سات ہزار آٹھ سو پچاس برس پہلے یہ راجہ راجیہ کرتے تھے۔ جس سمے بھارتیہ راجہ دو دیش میں راج کرتے تھے۔ اس سمے بھارتیہ آریوں کی سبھیتا کس اُنتی کے شکھر پر تھی۔ یہ پاٹھک سویم وچار کریں۔

مغربی اور مشرقی کتنے ہی ودوانوں کے اس پرکار کے صاف لیکھ ملنے پر بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ پرتگیا کس پرکار کر ڈالی۔ کہ

آریوں کا اتہاس بھیتا اور بھاشا چلنے سے دو ہزار سال قبل کہنا اوچت ہے۔ اور کوئی بھی منتری ماننے کو تیار نہ ہوگا۔

اگر ڈاکٹر صاحب کا یہ تصوّر اس بات پر آشرت ہے۔ کہ انہوں نے اپنے نرالے ڈھنگ سے رگ وید میں بیبولینا کا چلنے سے ایک ہزار تیس سال پہلے کا اتہاس نکالا ہے۔ اس لئے وید اس سے پیچھے کے ہیں۔ تب ہم یہ دھیان کریں گے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی الٹ نرالی سوجھ سے ہمیں ان کے بتلائے سوکت میں ۱۹۰۸ء والی دلی کی گولی گھنٹا کا اتیہ دکھائی پڑتا ہے۔ صاف طور پر اس میں بیٹھنے والے کمونسٹ۔ سوامی شردھانند پر وفیسر اندر ان کے اخبار ارجن۔ بہادری دھیرج اور چاندنی چوک کا ذکر ملتا ہے یہ سوکت ۱۹۰۸ء میں اس کے پیچھے کا بنا جان پڑتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کی الٹ نرالی دھارنا کا جواب دگیہ پنڈت کی طرح دیکھیں گے یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر ڈاکٹر صاحب نے اس وشے پر کچھ اور لکھا۔ تو اوشیہ بھلی بھانتی وچار ہو سکے گا۔

آگے ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں۔ کہ وید کے وشئے میں اس ساری بھرانتی کا مول وہ ویکتی واچک سنگیائیں اور ودیشی بھاشاؤں کے شبد ہیں جن کو پنڈت منڈلی اب تک سنسکرت کا سمجھ کر ارتھ کا انرتھ کرتی رہی۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کو چھانٹ نکالا ہے۔ اس چھانٹ میں انہوں نے ایک کتیل یہ بھی کیا ہے۔ کہ جہاں شبد سامپیہ نہ ہوا۔ وہاں وید کے شبدوں کو وکرت کر کے سومیرین بھاشا کا سہارا لے کر اپنا ذکر نکالا۔ اس شبد کے کہاں سے کہاں کس کس شبد کا بنیاد رکھ گھڑنا پڑا۔ اور سومیرین کی اپیکشا کرنی پڑی ہے۔ یہ قاں کو انتر آتما جانتا ہے۔ ہم تو کیوں کر دھیان واتر کر سکیں گے اور جہاں وید سے اتہاس کا ساتھ نہ دے کر کچھ نئی بات کہی۔ وہاں ڈاکٹر صاحب نے اتہاس نویند لائٹ کا نام دے کر سنتوش کیا ہے۔

مرجوانی کے لیکھ میں آپ نے کچھ شبد اور ان کے اُدھرن دیکر سدھ کرنے کی پریاس کیا ہے۔ کہ ویدوں میں انیہ بھاشاؤں کے شبد ہیں۔ پر آپ نے اس دھارنا کے لئے یکتی نہیں دی۔ کیا بھاشا وگیان کی ساری تھیوریاں انرتھک ہیں۔ جو یہ سدھ کرتی ہیں۔ کہ سنسکرت ماتر بھاشا ہے انیہ بھاشائیں اسی سے نکلی ہیں۔

لیکھ وستار بھئے سے یہاں کیول دو ایک یکتیاں دیتے ہیں۔ ضرورت پڑی تو پھر وستار سے لکھیں گے۔ سنسار میں جتنی بھاشائیں ہیں۔ ان سب سے بڑھ کے وستریت ورن اور کلشٹ اُچارن وید بھاشا میں ہیں۔ ویدک بھاشا کی آوازیں ... تنبہ

بھاشاؤں کی اپیکشا بہت بڑھ کے ہیں۔ سنسکرت میں ۴۷۔ روسی میں ۳۵۔ فارسی میں ۳۱۔ ترکی اور عربی میں ۲۸۔ سپین میں ۲۷۔ انگریزی میں ۲۶ فرنچ میں ۲۵۔ چین اور ہیرو میں ۲۰۔ اور دو ایک میں ۱۷ اُچارن ہیں۔ ہاں چینی بھاشا ہے۔ جس میں دیکھنے کو ۴۰۸ آوازیں ہیں۔ مگر وہ تھوڑی سی ہی آوازوں کا وستار ہیں۔ جس پرکار سنسکرت میں کا کے

بنتی ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ اس سے وستریت اور پورنت ورن مالا نہیں ہے۔ کلشتا میں بھی اور زبانیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ سنسکرت کے چند شبدوں کا ایسا اُچارن ہے۔ جو دوسرے دیش والوں سے کرتے ہی نہیں بنتا۔ دوسرے ملک والوں کی ہی کیا۔ اُدات آدی بھید سے "ح" کے اُچارن کو ہمارے دیش والے بھی بھول پرکار کے اُچارن کو تو ہمارے دیش والے بھی بھول

عظیم ترین شخصیت

اے بھارت کی ڈوبتی نیّا کو پار لگانے والے! اے عدیم المثال ناخدا!

آ۔ اور دیکھ۔ کہ تیرے عقیدتمند تیرے مشن کی گولڈن جوبلی منا رہے ہیں۔ اور ویدوں کا پیغام دُنیا کے کونہ کونہ میں پہنچا دینے پر مصمم ہیں۔

آ۔ اور دیکھ۔ کہ کس شان سے تیرے دیوانے مستانہ وار آ رہے ہیں۔ شتابدی کا سندیش سُنا رہے ہیں۔ اور ویشو انربیکیوں کی دھوم مچا رہے ہیں۔

اے نااُمید دلوں کی ڈھارس بندھانے والے!

کیا تیرا دل پروانوں کی جانفروشی پر مسرّت افروز نہیں ہوتا۔ آہ! کیا تجھے بشاشت نہیں ہوتی کہ تیرے مشن کے سیوادار کیسے دلفریب انداز میں ولولوں اور اُمنگوں کے طوفان لے کر آ رہے ہیں۔

اے ادنےٰ سی بات سے متاثر ہو جانے والے!

آ۔ اور ان کی شکستہ کمروں کو اپنے کرم کی مومیائی سے مضبوط کر دے۔ اور ان کے دلوں کو بارانِ رحمت سے سرسبز کر دے۔

آ۔ اور اپنے عقیدتمندوں کے لئے رحمت کا دامن دراز کر دے۔

اے شکستہ دلوں میں جوش اور توانائی پیدا کرنے والے!

آ۔ اور پھر عہدِ کہن اور زمانہ ماضی کی یاد کو تازہ کر دے۔

اے ویدوں والے ۔ اے مساوات کا سبق دینے والے ۔ اے بچھڑوں کو ملانے والے۔

اے عظیم ترین شخصیت!

آ۔ اور دُنیا کو ویدوں کا پیغام پہنچانے کے لئے۔ بچھڑوں کو دھرم میں۔ پھر شیرازہ میں یکجا کرنے کے لئے۔ منش ماتر کو بھائی بھائی بنانے کے واسطے اور تفرقہ بندیوں کو مٹانے کے لئے تیری رہنمائی کی احتیاج ہے۔ آ! اور جلد آ! اور ایسے وقت پر آ۔ جس وقت تیرے سُنہری کام کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے تیرے لاکھوں عقیدتمند جمع ہو رہے ہیں۔ آ۔ شتابدی پر اوشیہ آ۔ اور آ کر ہمارے دلوں کو نور جوش سے معمور کر دے۔

"پریم چند"

گئے ہیں۔ اور بھاشائیں سرل اُچارنوں کی طرف رہی ہیں یہ اس اُس زبان کے آدھین اور تلنا سے گیات ہو سکتا ہے۔ سنسکرت بھاشا کے سماس تدھت اور کرتیہ پرتیوں نے اس کے مول بھاشا ہونے میں کوئی سندیہ نہیں چھوڑا۔ ادھونک بھاشا کے پنڈتوں کے انوسار بھی واکیہ ردیہ علیش آتمک پر پورتی برت و بھکت یکت پورن ورن مالا والی بھاشا سب بھاشاؤں کی مول ہو سکتی ہے۔ یہ سب باتیں سنسکرت بھاشا میں ہی ہیں۔ سنسکرت کو چھوڑ کر اور کوئی بھاشا مول بھاشا نہیں ہو سکتی۔ جب سنسکرت بھاشا ہی

چار روپ ہیں۔ اسی پرکار چینی بھاشا میں بھی ہیں۔ انہیں بھیدوں کی گنتی سے کل ۴۴ بھید ہوتے ہیں۔ مگر سنسکرت میں ایسے گنتی کی جائے تو ہزاروں ہونگی۔ جس طرح ایک ہی ورن ہل۔ ہرسو دیرگھ۔ پلتو بھید سے چار پرکار کا اُدات انودات سوریت بھید سے بارہ قسم کا اور سانو ناسک اور نرنوناسک بھید سے چوبیس پرکار کا ہو جاتا ہے ہمارے یہاں سوّر اور ویجن ملا کر ۹۷ پرکار کے ہیں۔ اگر سوروں کو ہل نہ ہونے کے کارن ۱۷ سے اور ویجنوں کو چوبیس گنا کریں۔ تو تعداد ہزار کے قریب

آریہ ویدک سنگھ گورودت بھون لاہور

آریہ ٹورنامنٹ

امسال آریہ ویدک سنگھ کے ٹورنامنٹ بسنت کی بجائے اردھ شتابدی ٹورنامنٹ کے ساتھ ہی جا رہے ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ ۱۵ دسمبر سے شروع ہو جاویں گے۔ سکولوں۔ کالجوں کی ٹیموں سے بہتر ہو رہے ہیں۔ لیکن کلبوں۔ دیگر ٹیموں نے ابھی اپنے نام نہیں بھیجے۔

میچوں کے علاوہ پنڈال میں گتکا، کشتی و آسن۔ آدی کے مقابلے بھی ہوں گے۔ جن میں پرتیک آریہ ویر حصّہ لے سکتا ہے۔

آریہ ویدک سماجوں آریہ کمار سبھاؤں کے سبھاسدوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ان نوجوانوں کے ناموں سے اطلاع دیں۔ جو اس مقابلہ میں حصّہ لینا چاہتے ہوں۔ اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ ویدک سبھاؤں کا کوئی نہ کوئی پرادیشک سنگھٹن ہو جاتے۔ ایسا وچار بہت سے سجنوں نے پرگٹ کر رہے ہیں۔ اس وشئے میں جو ویدک بھائی وچار رکھتے ہوں۔ وہ سوچت کریں۔ میرا وچار ہے کہ اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ ویدک سبھاؤں کے سنگھٹن کو بھی کوئی عملی صورت دی جاوے

بنواری لال منتری آریہ ویدک سنگھ

گورودت بھون لاہور

آریہ سماج فتح آباد کے سماچار

(۱) سب آریہ سجنوں نے ایکترت ہو کر پرارتھنا کی کہ ایشور اپنی اپار دیا سے مہاتما چرنجی لال جی پریم ... کو شیگھر ہی صحت یاب کریں تاکہ وہ دھرم کے کاروں میں پھر اپنی تقریر و تحریر دوارہ آریہ جاتی کا بھلا کریں۔

ضرورت

آریہ سماج پُرانہ دروازہ ملتان نگر کو ایک ... اپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو پرچار ... اپدیشک کلاس میں ... پرارتھنا پتر جلدی منتری آریہ سماج ... بھیجیں۔ ایسی دیویاں بھی ... سمرتھ ہوں۔ پرارتھنا پتر بھیج سکتی ہیں ... پتری پاٹھشالا کے لئے ... ادھیاپکاؤں کی ضرورت ہے ... ہوں۔ پرارتھنا پتر بنام منیجر آریہ ... ملتان نگر کے نام شیگھر آنی چاہئیں ...

ہم تو اس میں یہ اپ بھرنش کس مولک بھاشا سے آئے۔ کیا کہیں یہ ماؤں سے ... برس پرانی سومیر سیریا یا مصر کی کوئی ... اگر نہیں تو یہ اپ بھرنش کس پرکار آئے ... ماتر سے ؟

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اتہاس

از شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ لاہور

گذشتہ ماہ جون میں میں نے پرتی ندھی سبھا کے اتہاس سمجھنے کے لئے اخبارات کی پرانی فائلوں۔ رپورٹوں۔ تقریروں کا مطالعہ شروع کیا تھا۔ سماجوں سے ان کا اتہاس منگوایا گیا جہاں بھی معلوم ہوا۔ کہ اتہاس کا کسی قسم کا مسالہ موجود ہے۔ میں خود گیا۔ یا خط وکتابت کے ذریعہ وہاں سے تمام سامان منگوا لیا۔ اس وقت میرے کمرے میں کتابوں۔ فائلوں۔ رجسٹروں اور ٹریکٹوں کے ڈھیر لگے رکھے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے اتہاس کا کافی مسالہ دستیاب ہوا ہے۔ اور اس کی بناء پر میں نے اتہاس کا ساحصّہ لکھ لیا ہے۔ اور باقی لکھ رہا ہوں۔

میں نے اتہاس کو چار زمانوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے کال کا نام گورودت کال ہے۔ جو رشی دیانند کے دیہانت سے شروع ہو کر پنڈت گورودت کے دیہانت کے ساتھ سماپت ہو جاتا ہے دوسرے لفظوں میں وہ ۱۸۸۳ء سے لے کر ۱۸۹۰ء تک چلتا ہے۔ دوسرا کال لیکھرام کال ہے وہ پنڈت لیکھرام کے بلیدان کے ساتھ ۱۸۹۷ء میں ختم ہوتا ہے۔ تیسرا منشی رام کال ہے۔ جس کی میعاد مہاتما منشی رام کے سنیاس لینے یعنی ۱۹۱۷ء تک ہے۔ اس کے بعد ورتمان کال ہے۔

سبھا کی بنیاد گورودت کال میں پڑتی ہے لیکھرام کال میں خانہ جنگی ہو کر سماج کے دو وبھاگ ہو جاتے ہیں۔ اور مہاتما پارٹی کا کام الگ شروع ہوتا ہے ویدپرچار فنڈ کا آغاز اسی کال میں ہوا ہے کالج وبھاگ کالج کو اور مہاتما وبھاگ ویدپرچار کو سنبھال لیتا ہے۔ منشی رام کال میں گورو کل۔ دلت ادھار۔ وغیرہ تعمیری کام شروع کئے جاتے ہیں اور کئی بڑے بڑے مقدمے ہوتے ہیں جن میں سب سے بڑا پٹیالہ سڈیشن کیس ہے۔ اور ورتمان کال میں دیانند سیوا سدن۔ اپدیشک ودیالیہ کنیا گورو کل اور موگا کالج کی بنیاد پڑتی ہے۔ یہ سرگرمیاں خالص سبھا کی ہیں۔ سماجوں کا کام اس سے جدا ہے۔

مختصراً سبھا کی تاریخ کا یہی خلاصہ ہے۔ میں نے سبھا تک ہی محدود نہ رہ کر مہاتما پارٹی کی ان تحاریک کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو سیدھی سبھا کے ماتحت نہیں ہیں۔ مثلاً کنیا مہاودیالیہ اور میگھ ادھار سبھا۔ کیونکہ یہ بھی سبھا کے ہی موجودہ یا سابقہ ممبروں کی محنت کا پھل ہے۔ سبھا نے براہ راست یا بالواسطہ اور بھی چھوٹے موٹے کام کئے ہیں۔ جن کا ذکر ان تحاریک کے ضمن میں بہت آپ ہو گیا ہے۔

پرچار کے کام میں بلیدان پے در پے ہوتے ہیں لیکھرام۔ منشی رام۔ رام چند۔ شردھانند راجپال نانک رام مہاشہ ہیں۔ جن کے پرتی خود سے آریہ سماج کے اتہاس کے صفحات ہمیشہ کے لئے چمکتے رہیں ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ وہ ان تھک پرچارک قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے آریہ سماج کی تاریخ کی بے نظیر زندہ ایثار کی بنیاد پر تعمیر کی ہے۔ سوامی آتمانند۔ سوامی نتیانند۔ سوامی درشنانند پنڈت آریہ منی۔ پنڈت گنپتی شرما۔ مہاشے چرنجی لعل پنڈت پورنانند۔ لالہ وزیر چند۔ سوامی یوگیندر پال ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج۔ ماسٹر درگا پرشاد ایسے تارے ہیں۔ جو کسی بھی سوسائٹی کے آسمان کو بے مثال آب وتاب عطا کر سکتے ہیں۔

پربندھ کرتاؤں میں لالہ سائیں داس رائے بہادر پیڑا رام رائے بہادر ٹھاکر دت۔ لالہ رلیا رام منتری بے چند۔ یہ سب موجودہ نسل کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ سبھا کا نظام جو کچھ بھی ہو سکا ہے۔ انہی کی انتظام اور انضباط کی طاقتوں کا نتیجہ ہے۔ مظفرگڑھ اور سیالکوٹ کے پنڈت گنگا رام اور لالہ گنگا رام۔ جالندھر کے لالہ دیو راج اور چوہدری رام بھجدت نئی تحاریک کو جنم دینے والے ہیں زندہ مہاپرشوں کا نام میں جان بوجھ کر نہیں لے رہا ہوں ان کے کام کا اندازہ کوئی آئندہ زمانہ کا مورخ لگا سکے گا۔ میں اپنے اتہاس میں ان کے گن دوشوں کی پریکھشا کئے بغیر ان کے کام کا گیت گا دونگا۔ سو یہاں اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

واقعات کا ذکر کرتے ہوئے میں نے کوشش یہ کی ہے۔ کہ ان میں علت ومعلول کا سلسلہ دریافت کروں ہر ایک واقعہ کسی واقعہ کی تیاری ہوتا ہے۔ گھٹناؤں اور سنستھاؤں کے وکاس کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہیں تاریخ انسان کے حالات کے ساتھ کشمکش کا تذکرہ ہے ایک جماعت اپنے آپ کو ایک قسم کے ماحول میں پاتی ہے وہ کوشش کرتی ہے کہ اس ماحول میں تبدیلی لائے کئی پہلوؤں سے اسے کامیابی ہوتی ہے۔ کئی اور باتوں میں وہ حالات کے تابع ہو جاتی ہے۔ جب تک اس جماعت میں زندگی ہے۔ وہ اپنے گرد ونواح پر غلبہ پاتی جاتی ہے۔ جب اس کی قوتوں کا انحطاط شروع ہوتا ہے۔ وہ حالات سے مغلوب ہونے لگتی ہے آریہ سماج کی حالت مقدم الذکر قسم کی ہے۔ اس وقت تک اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھا ہے۔ پچھلے پچاس سال میں اس نے صوبے کا نقشہ بدل دیا ہے۔ آج اس کی مجلسی۔ ادبی اور اعتقادی حالت میں زمین و آسمان کا فرق آ گیا ہے۔ دیگر صوبوں سے پنجاب ان سب پہلوؤں میں نمایاں طور پر مختلف ہے۔ اس کی ایک وجہ یہاں آریہ سماج کا وجود ہے۔ آئندہ کی پوچھو جانے۔ پر اب تک آریہ سماج کا وہی پوچھ رہا ہے سرکار نے پہلے تو سماج کو ایک بے ضرر دو فاہ عام کی سوسائٹی سمجھا۔ لیکن بعد میں اس کے مخالفوں کے بھڑکانے سے اسے ایک باغیانہ جماعت قرار دیدیا ان دنوں سماج مصیبت کی بھٹی میں تھا بے گناہ آریہ سماجیوں کو ان کے ذریعہ معاش سے محروم کر دیا گیا۔ انہیں جیلوں کی ہوا کھانی پڑی۔ خبر گیری نہ ہونے کی وجہ سے ان کے رشتہ دار لقمۂ اجل ہوئے۔ کئی سالوں کی کشمکش ومعرکہ کے بعد پھر امن کا وقت آیا۔

اسی اثنا میں ملک علیہ بھی بدل گیا۔ اس کا سماج پر سماج کا اس پر اثر پڑا ہے۔ جو مطالعہ کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔

میں یہ سلسلہ مضامین اس لئے دے رہا ہوں کہ ان سب پہلوؤں سے سبھا کے اتہاس کا سب نتیجہ پاٹھکوں کے پیش کر دوں۔ آئندہ لیکھوں میں میں مختصراً یہ ظاہر کرونگا۔ کہ سبھا کی کوششوں کا ہمارے صوبے کے مجلسی ادبی۔ اعتقادی اور سیاسی حالات پر کیا اثر پڑا ہے یہ اثر کیسے شروع ہوا ہے۔ کس طرح بتدریج ترقی کرتا گیا اور آج اس کی کیا حالت ہے؟ مجھے یقین ہے کہ یہ مطالعہ ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ میرا آج کا لیکھ اس مطالعہ کا دیباچہ سمجھنا چاہیئے۔

ابھی سب آریہ سماجوں نے اپنا اتہاس نہیں بھیجا اصل اتہاس میں تو فقط وہ امور اور واقعات جگہ پاتے ہیں جن کی تمام صوبے کی نظر سے اہمیت ہے۔ مگر آریہ سماجوں کے متعلق ایک ضمیمہ تیار کیا جا رہا ہے جس میں تمام سماجوں کا حال قلمبند کیا جا رہا ہے وقت کم رہ گیا ہے۔ جن سماجوں کا اتہاس اب تک نہیں آیا۔ انہیں جلدی کم سے کم وہ حالات لکھ دینے چاہیئں جو ان سے پوچھے گئے ہیں۔ اس سے یہ ضمیمہ صوبہ بھر کے سماجوں کا دیکھ آئینہ سا ہو جائیگا۔ اب اس کام میں دیر کی گنجائش نہیں ہے۔ یہی ذیلی سنستھاؤں سے ہے۔ ان کا بھی ایک ضمیمہ تیار ہو رہا ہے۔

نئی نسلوں کے لئے پرانی نسلوں کی سرگرمیوں سے واقف ہونا ضروری ہے پرانی روایتیں نئی سرگرمیوں کی جنم داتا ہوتی ہیں۔ آریہ سماج کی تاریخ خاندانوں کے نئی پود کو ان کے مطالعہ سے فخر ہوگا۔ کہ ہم جن کے جانشین ہیں۔ وہ ...

”آریہ مسافر“ کا اردھ شتابدی نمبر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی پچاس سالہ گولڈن جوبلی کے شبھ اوسر پر نہایت شان سے آریہ مسافر کا اردھ شتابدی نمبر پرکاشت ہوگا۔ جس میں سبھا کے پچاس سالہ کاریہ اور اس سے سمبندھت وبھاگوں سے ہونے والے کام کا پریچے دیا جائے گا۔ جس سے پتہ چل جائے کہ پنجاب کے آریہ بھائیوں نے آریہ سماج کے لئے پچاس ورش میں کیا کام کیا ہے۔

اردھ شتابدی نمبر کے لئے آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں اور مشہور لیڈروں کے آرٹیکل آ گئے ہیں۔ آریہ شعرا کی

جشن جوبلی

کے متعلق پُر جوش نظمیں اس نمبر کی شان کو دوبالا کر دیں گی۔ ان تمام اوصاف کے باوجود اس نمبر کی قیمت بہت کم یعنی صرف

تین آنے فی کاپی

اشتہار دہندگان کو آج ہی اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کرا لینی چاہیئے۔ تاکہ

ہزاروں کی تعداد میں

شائع ہونے والے اردھ شتابدی نمبر میں ان کا اشتہار موزوں جگہ پر شائع ہو کر

تجارت کو چار چاند لگائے

آریہ سماجوں اور لوکل ایجنٹوں کو اپنے آرڈر جلد مع قیمت جلد بھیج دینے چاہئیں۔ نمونہ پرچہ کے لئے محصول ڈاک معاف اور ایک پرچہ کے لئے ساڑھے تین آنے کے ٹکٹ ارسال کریں۔

مینیجر ”آریہ مسافر“ گورودت بھون لاہور

گوروکل کانگڑی کی لائبریری

جس دن آدمی نے پرانے کارناموں کو کتابی شکل میں جمع کرنا شروع کیا تھا۔ اس دن آج کی تمدن کی راہ پر بڑا بھاری قدم رکھا تھا۔ مگر وہ دن اور بھی زیادہ مبارک تھا جب اس کتابوں کو جمع کرنا شروع ہوا۔ شاید اسیریا اور بابل کے پرانے لوگوں نے جنھوں نے اس کی داغ بیل ڈالی تھی۔ ان کتب خانوں کی اتنی ضرورت نہ سمجھی تھی۔ جتنی کہ آج بیسویں صدی میں سمجھی جا رہی ہے۔ آج کتب خانوں کا ہونا ایک دم ضروری ہے۔ زمانہ کے رخ کے ساتھ چلنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ایک درسگاہ میں اس کا اپنا ایک کتب خانہ ہو۔ جوں جوں انسان زمانہ پر فخر پاتا جا رہا ہے توں توں یہ زیادہ ضروری اور آسان ہوتا جا رہا ہے۔ اسی وجہ سے آج جگہ جگہ چھوٹے بڑے کتب خانے کھلتے جا رہے ہیں۔ دنیا میں کوئی یونیورسٹی ایسی نہ ہوگی جس میں اپنی عالیشان لائبریری نہ ہو۔ گوروکل بھی ایک یونیورسٹی ہے لہذا یہ لازمی ہے۔ کہ یہاں بھی ایک بڑا زبردست کتب خانہ ہو۔ گوروکل کے لئے یہ اس لئے بھی ضروری ہے۔ کیونکہ شہروں سے دور رہتے ہوئے یہی ایک چیز ہے۔ جو گوروکل کو متمدن دنیا کے ساتھ ملائے رکھے۔ یہاں اور بھی کئی طرح کی ترقی میں اس سے مدد ملتی ہے وہاں مانسک ترقی میں بھی اس سے بہت مدد ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ گوروکل کی جب سے بنیاد رکھی گئی۔ تب ہی سے لائبریری کو بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سرسوتی سدن کو کھلے ۳۴ سال پورے ہو چکے ہیں۔ ان ۳۲ سالوں کی تاریخ بہت دلچسپ ہے۔ اسے ہدیہ ناظرین کرتے ہوئے ہمیں کافی خوشی ہوتی ہے۔

ہمارا کنٹرولڈ ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اجلاس میں یہ پاس ہوا۔ کہ بھکشا ندھی کو کتابوں کے لئے خرچ کیا جائے۔ یہ رسم کچھ دن تو چلتی رہی۔ مگر جیسے جیسے گوروکل کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ ویسے ہی لائبریری بھی ترقی کرتی گئی۔ اور بھکشا ندھی کی رقم اس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے ناکافی ثابت ہوئی۔

اس کے بعد کتب خانہ کا خرچ تعلیم کے بجٹ میں سے پاس ہونے لگا۔ حالانکہ لائبریری میں کتابوں کا ذخیرہ تو کافی ہو گیا تھا۔ مگر انہیں کسی ترتیب کے ساتھ نہ رکھا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ کئی سالوں سے انہیں ترتیب دینے کا سوال اٹھ رہا ہے۔

۱۹۱۵ء میں پنجاب یونیورسٹی کے لائبریرین مکند لال جی یہاں آ کر نئے ڈھنگ سے دینے میں مصروف ہوئے۔ یہ ترتیب مصنف اور مضمون کے ڈھنگ سے دی گئی تھی۔ تب سے اب تک یہی سسٹم چلا آتا ہے اس چوتھائی صدی سے کتب خانہ کی کتابیں کس رفتار سے بڑھی ہیں یہ نیچے کی جدول سے ظاہر ہوگا:-

۱۹۰۲ء میں	۲۳۳۶	کتابیں تھیں
۱۹۱۰ء "	۵۱۳۹	ہوگئیں
۱۹۱۴ء "	۷۹۱۲	"
۱۹۱۸ء "	۱۰۰۰۰	"
۱۹۲۲ء "	۱۰۹۰۰	"
۱۹۲۶ء "	۱۲۲۵۵	"
۱۹۳۰ء "	۱۴۰۶۹	"
۱۹۳۳ء "	۱۶۰۰۰	"

اس کا نقشہ زبانوں کے لحاظ سے یہ ہے:- انگریزی ۹۴۴۰۔ سنسکرت ۲۶۰۰۔ ہندی ۳۴۵۰۔ گجراتی ۳۲۔ اردو ۳۳۷۔ مراٹھی ۱۷۲۔ بنگالی ۱۱۱۔ پالی ۱۵۴۔ مجموعہ ۱۶۰۰۰۔

اس کے سوا بہت سی ہاتھ کے لکھے ہوئے پرانی کتابیں اور نہایت نایاب کتابیں بھی موجود ہیں۔ اس دوران میں بہت سی انسانی اور خدائی آفتوں نے گوروکل کو گھیرا۔ آگ لگی باڑھ آئی استھان کی تبدیلی ہوئی۔ اس کے مخالفین میں بھی ردوبدل ہوتا۔ یہ سرسوتی سدن جس کی بنیاد امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج کے ہاتھوں رکھی گئی تھی۔ برابر ترقی کرتا جا رہا ہے اس کے ساتھ ایک ریڈنگ روم بھی ہے جس میں ہندوستان اور ممالک غیر کے مشہور اخبارات آتے ہیں۔ اس اخبار روزانہ ۴ + ۱۸ ہفتہ وار + ۳۶ ماہانہ اور گیارہ سہ ماہی۔ اس طرح کل ۷۵ رسالے یہاں آتے ہیں۔

کچھ سالوں پہلے یہاں سے ویدک میگزین نام کا ایک رسالہ نکلا کرتا تھا۔ جو کئی کارنوں سے بند ہے۔ اس کے تبادلہ میں کئی رسائل ہمیں ملا کرتے تھے۔ اب اس کے بند ہونے سے ان کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ پھر بھی انسٹی ٹیوشنوں کو دیکھتے ہوئے یہ تعداد اطمینان بخش ہے۔ یوں کہنے کو گوروکل شہروں سے بہت دور جنگل میں پڑا ہے۔ مگر اخبارات اور رسائل کی مدد سے آج متمدن دنیا کا مرکز بن رہا ہے۔ اس جگہ کتابوں اور رسائل سے فائدہ حاصل کرنا اتنا آسان ہے کہ یہاں کا ہر ایک باشندہ اس سے استفادہ حاصل کرتا ہے پچھلے سال ۱۹۳۳ء میں ۱۲۵۷ کتابوں سے کالج کے طلباء نے اور ۱۷۷۳ سے استاذہ اور دیگر کارکنوں نے فائدہ اٹھایا۔ جتنی سہولتیں یہاں حاصل ہیں۔ اتنی شاید کسی اور جگہ نہ ہوں۔ کچھ سالوں پہلے سرسوتی سدن ہندوستان میں اور خصوصاً یو۔ پی میں ایک جگہ رکھتا تھا۔ اور آس پاس تو اتنا بڑا ذخیرہ آج کل بھی نہیں ہے۔ پر باہر کے کتب خانجات ہمیں سرکاری۔ ریاستی یا کسی اور طرح کی امداد سے ایکدم ترقی ہو گئی۔ کلکتہ کی امپیریل لائبریری کی بنیاد ہی نہ پڑتی۔ اگر سرکار ممد نہ ہوتی۔ بڑودہ کی لائبریری بھی ترقی نہ کر سکتی۔ اگر اس پر مہاراجہ کا سایہ عاطفت نہ ہوتا۔ اور بھی بہت سے کتب خانے بڑھے۔ مگر سرکار کی امداد سے۔ ہندوستان میں ایسے کتب خانے کم ہونگے جو پبلک کی شفقت اور محبت کی وجہ سے اتنے بڑھے ہوں بہت سے اداد مہانو بھاؤ اپنی رچنا یا دوسری اچھی اچھی کتابیں تحفہ میں دیتے رہتے ہیں۔ ایسے دانی مہانو بھاؤں میں کنھیالال جی بی۔ ایس سی۔ ایل ایل بی کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جنھوں نے انسائیکلوپیڈیا برٹینکا کی چودہ جلدیں دان دی ہیں۔ اس کے سوا ہزاروں روپیہ اس پر سالانہ خرچ کئے جاتے ہیں۔ جن سے ویدک درشن آیوروید۔ تواریخ۔ سائنس ... پالیٹکس وغیرہ سب ہی مضامین کی نئی اعلیٰ درجہ کی مستند کتابوں کا مرکز کیا جاتا ہے۔ اس کتب خانہ کی بہت کافی شہرت ہے۔ جو کوئی یاتری ہردوار آتے ہیں۔ وہ اس کے درشن ضرور کرتے ہیں۔ اور سب اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اتنا بڑا ذخیرہ شاید ہی کہیں ہوگا۔ کچھ سال پہلے شری یت کرجی نے اس کی دیکھ کی تھی۔ اور جاتے ہوئے لکھا تھا۔ ایسا کتب خانہ بہت کم کالجوں میں ملیگا۔ اور بھی بہت سے لوگوں نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔ مگر جگہ کی قلت سے ان کی تفصیل نہیں دی جا سکتی۔ اس کا انتظام بہت اچھے ڈھنگ سے ہوتا ہے اس کے مہتمم پروفیسر سنیہ کیتو جی ودیا النکار (پروفیسر گوروکل یونیورسٹی) ہیں۔ اس سے پہلے مغربی ... کے پروفیسر نند لال جی اس کا سنچالن بڑی ... کے ساتھ کرتے تھے۔ انہوں نے جس انہماک اور لگن کے ساتھ کام کیا۔ وہ قابل تعریف ہے۔ امید ہے۔ کہ اگر دانی مہانو بھاؤ اور پبلک کا پریم اس کے ساتھ بڑھتا گیا تو یہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گا۔

(دیکھیے ادھشٹاتا) (ادم شرما)

ویدوں حکیموں پنساریوں کیلئے فائدہ مند ایجنسی

صرف ۸-۱۳ روپے آنے

(تیرہ روپے آٹھ آنے)

کرشنا شد سلاجیت۔ جو بھارت سرکار سے رجسٹرڈ ہے۔ آیوردیدک اور یونانی طب میں اس قدرتی نعمت کو رسائن اور کیمیائے بدن بتلایا ہے۔ ہردوار وغیرہ مقامات سے بدرجہا خالص اور صاف۔ اڑھائی تولہ کی شیشی خوبصورت پیکنگ ہر ریلوے اسٹیشن پر فری ڈیلیوری مال دیا جاتا ہے۔ چھ ماہ کے اندر نہ فروخت ہونے کی صورت میں مال واپس لیا جاتا ہے۔ کرایہ واپسی بذمہ ایجنٹ ہوگا۔ فی شیشی آٹھ آنے اشتہار ہمراہ اشتہار ہونگے۔ جن پر ایجنٹ کا نام ہوگا۔ سول ایجنسی کے قواعد الگ ہیں قلیل سرمایہ سے زیادہ آمدنی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اصلی کستوری ... کشمیری۔ کابلی ہینگ۔ زیرہ سیاہ۔ نیفشہ۔ خالص شہد سفید۔ برہمی بوٹی بہ رعایت کے بیش قیمت تحفے منگوا سکتے ہیں۔ المشتہر

ہزارہ کیمیکل ایجنسی رجسٹرڈ سلاجیت بھون مانسہرہ سرحد

پوتر ہون سامگری وغیرہ کے متعلق سب سامان سیتارام اینڈ سنز لاہور سے خرید فرماویں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پراچین کال سے اب تک گورو منتر پر لوگوں کو بڑی ہی شردھا رہی۔ ہوتی بھی کیوں نہ۔ جب کہ ہمارے پوروج رشی مکت کنٹھ سے اس کی سراہنا کرتے نہ تھکتے تھے۔ سمے کے پھیر سے جب آریہ گرنتھوں کا پٹھن پاٹھن بند ہو گیا۔ تو لوگ اصل گورو منتر

[illegible]

کو بھول گئے۔ مگر شردھا ویسی ہی بنی رہی۔ ایسے موقعہ کو غنیمت سمجھ کر تن۔ من۔ دھن ارپن کرانے والے کان پھونکے گوروں نے اپنا اپنا کلپت گورو منتر بنا کر گورو بن موڑیں اڑانے لگے۔ اور چیلے بھی اپنے آپ کو کرتیہ کرتیہ سمجھنے لگے۔ کہ بس ہم نے گورو منتر لے لیا ہے۔ اب بیڑا پار ہے۔ یہ وبا ان پڑھ لوگوں میں ہی نہیں بلکہ پڑھے لکھے طبقہ میں بھی بڑے زور سے سرایت کر رہی ہے۔ اس لئے میں پاٹھکوں کی سیوا کے لئے گورو منتر (گائیتری) دستے سمرتی کاروں کے وچار آپ کے سنمکھ رکھونگا جس سے آپ لوگوں کو دڑھ وشواس ہو جائے گا۔ کہ گورو منتر (گائیتری) ہی ہے۔ نہ کہ کوئی اور۔ کتا ستا گرو۔ تو میری چیلی تاں میں تیرا گرو۔

گائیتری کی مہما

(۱) چونکہ گائیتری منتر میں بدھی کی پرارتھنا کی گئی ہے۔ اس لئے گائیتری کو گورمنتر کہتے ہیں۔

(۲) چونکہ یگیوپویت پہنا کر برہم ماتا پتا اور آچاریہ گائیتری منتر کا اپدیش کرتے ہیں۔ گورو دوارا شش کو اپدیش دیئے جانے کے کارن گائیتری کو گورمنتر کہتے ہیں۔

(۳) ویدوں کا سار روپ ہونے سے بہت مہتو والا ہے۔ اور مہتو والا گورو ہوتا ہے۔ اس لئے گائیتری کو گورمنتر کہتے ہیں۔

(۴) گائیتری منتر تینوں ہی ویدوں میں ہے۔ اور چاروں ویدوں کی سندھیا ودھی میں ہے۔

(۵) گائیتری منتر میں ستتی۔ پرارتھنا۔ اپاسنا تینوں ہی شامل ہیں۔ اس واسطے بھی پوتر ہے۔

(۶) سب سے ادھک پریہ ہونے کے کارن ایشور نے پرتھم گائیتری منتر ہی گایا۔

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۷۶: برہما نے تینوں ویدوں سے اکار۔ اُکار۔ مکار اور بھور۔ بھوہ۔ سوہ یہ تین ویاہرتی سار نکالی ہیں۔

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۷۷: پرجاپتی برہما نے تینوں ویدوں سے تت سوتر ایں سادتری رچا کے ایک ایک پاد دوہا ہے۔

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۸۱: اونکار سے یکت تین اوناشی مہا ویاہرتی اور تر پدا گائیتری وید کا مکھیہ جاننا۔

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۸۳: اوم یہ ایکشر پر برہم کا واچک ہے۔ اور پرانا یام بڑا تپ ہے

گائیتری اور سمرتی کار

(از منشی بھاگ چند جی آریہ خانخاناں)

اور گائیتری سے سریشٹھ کوئی منتر نہیں۔ تتھا مون (چپ) سے ستیہ بھاشن سریشٹھ ہے۔

شنکھ سمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۱: وید میں سب منتر پوتر کہے ہیں۔ ان سمپورن منتروں میں گائیتری پردھان ہے۔ اگھمرشن منتر سے سریشٹھ جل کے بھیتر جپنے میں دوسرا منتر نہیں ہے۔ اور گائیتری کے سمان دوسرا جپ نہیں ہے۔

شنکھ سمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۱: ویدوں کی ماتا گائیتری ہے اور پاپوں کا ناش کرنے والی ہے۔ اس لوک اور پرلوک میں گائیتری سے پرے پوتر کرنے والا دوسرا نہیں ہے۔

شنکھ سمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۲: جو لوگ نرک روپی سمندر میں پڑے ہیں۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر رکشا کرنے والی گائیتری ہی ہے۔ اس کارن نیم پورک سندھیا سے نتیہ گائیتری کا ابھیاس کرے۔

شریمد بھگوت گیتا ادھیائے ۱۰ شلوک ۳۵۔ سام گانوں میں برہت سام چھندوں میں گائیتری میں ہوں۔

جپ ودھی

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۷۵: پوروا گر دربوں کو بچھا کر اس پر بیٹھے۔ اور پوتروں ماری کر پوتر ہو کر تین بار پرانا یاموں سے پوتر ہو۔ اونکار کے اُچارن کرنے یوگیہ ہوتا ہے۔

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۱۰۱: پراتہ کال کی سندھیا کو گائیتری کا جاپ کرتا ہوا سوریہ درشن ہونے تک استھت ہو کر اور سائنکال کی سندھیا کو نکشتر درشن ٹھیک ٹھیک ہونے تک بیٹھ کر کرے۔

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۱۰۴: جل کے سمیپ ایکاگر چت سے بن میں جا کر نتیہ کرم اور گائیتری کا جاپ بھی کرے۔

سمورت سمرتی شلوک ۶: نکشتروں کے بنا چھپے ہوئے پراتہ کال کی سندھیا کرے اور سوریہ دیو کے آدھے است ہو جانے پر سائنکال کی سندھیا کرے۔

سمورت سمرتی شلوک ۷: جب تک سوریہ کے درشن بھلی بھانتی نہ ہو جائیں۔ تب تک کھڑا ہوا ہوا گائیتری کا جپ کرتا رہے۔ اور جب تک نکشتر بھلی بھانتی سے اُدے نہ ہو جائیں۔ تب تک سائنکال میں بیٹھ کر جپ کرتا رہے۔

شنکھ سمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۱۷: اس کارن سمپورن یتن کے ساتھ سنان کرنے کے پیچھے پوتر چت ہو کر من کو روک سمپورن پاپوں کے ناش کرنے والی گائیتری کا جاپ کرے۔

شریمد بھگوت گیتا ادھیائے ۶ شلوک ۱۱-۱۲-۱۳ شدھ دیش میں اپنا ستھر آسن ستھاپت کرکے جو نہ بہت اونچا ہو نہ بہت نیچا ہو۔ جو کمبل۔ مرگ چرم وکشا سے بچھایا گیا ہو۔ اس آسن پر بیٹھ کر من کو ایکاگر کر کے آتما کی شدھی کے لئے من اور اندریوں کی کریاؤں کو روکے ہوئے یوگ کو سادھے۔ شریر سر اور گردن کو اچل اور سیدھا ٹھہرائے ہوئے اپنے ناک کے اگر بھاگ کو (دھیان لگا کر) دیکھ کر اور دشاؤں کو نہ دیکھتا ہوا ستھر ہووے۔

جپ کرنے کا پھل

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۸۰۔ اس (اُونکار روپ) اکشر اور تریا ویکت سادتری (گائیتری) کو تینوں ویاہرتی پوروک گا کر وید کا جاننے والا دونوں سندھیاؤں میں جپتا ہوا وید پڑھنے کے پھل کو پراپت ہوتا ہے۔

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۷۹: اور بیر تریک (گائیتری) کو سہسر (ہزار) بار گرام کے باہر ایک ماس (مہینہ) جپنے سے دوج بڑا پاپ سے بھی چھوٹ جاتا ہے جیسے سرپ کینچلی سے۔

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۸۲: جو نش پرتی دن آلسیہ رہت ہو کر تین ورش پرینت اوم ویاہرتی اور گائیتری کا جپ کرتا ہے۔ وہ پر برہم کو پراپت ہوتا ہے۔ وایو وت (ہوا کی طرح) سوتنتر چاری ہو کر سوموُرتی مان شریر بندھن سے رہت ہو جاتا ہے۔

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۸۵: ودھی یگیہ سے جپ یگیہ دس گنا ادھک ہے۔ اور وہی یدی دوسروں کے سننے (سننے) میں نہ آوے۔ ایسا جاپ سو گنا ادھک ہے۔ اور کیول من سے جو جپ کیا جاوے وہ ہزار گنا ادھک کہا ہے۔

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۸۶: یہ جو باقی چار یگیہ ہیں۔ یہ سب جپ یگیہ کے سولھویں بھاگ کو بھی نہیں پاتے۔

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۸۷: برہمن جپ کرنے سے ہی سدھی کو پراپت ہوتا ہے اور انیہ کچھ کرے یا نہ کرے۔ وہ میتر یہ کہا ہے۔ اس میں سنشے نہیں۔

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۱۰۲: پراتہ سندھیا کے جپ سے راتری بھر کی اور سائنک سندھیا سے دن بھر کی دُرواسنا کا ناش ہوتا ہے۔

کاتیاین سمرتی کھنڈ ۱۱ شلوک ۱۳: جس کرم کرنے میں

تندرست اور طاقتور آدمی

دنیا میں صرف تندرست اور طاقتور آدمی ہی اپنی زندگی کا لطف اٹھا سکتا ہے اور تمام آرام کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اس لئے دانشمند آدمی کو ہر ممکن طریقہ سے اپنی قوت اور طاقت میں اضافہ اور اپنی تندرستی کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ سب کچھ آپ بڑی آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بڑے بڑے ماہران طب حکیموں ڈاکٹروں اور ویدوں کی رائے ہے۔ کہ طاقت جسمانی کے قائم رکھنے کے لئے فولاد ایک ضروری چیز ہے۔ فولاد تازہ اور شدہ خون پیدا کرتا ہے۔ ہر ایک عضو رئیسہ دل و دماغ جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ آپ یہ معلوم کرکے خوش ہوں گے۔ کہ ایک قابل ہندوستانی ڈاکٹر بی۔ ایل۔ گپتا ایم۔ بی۔ ایچ نے ہمالیہ کی مقوی ترین جڑی بوٹیوں کے ذریعہ فولاد کو حل کرکے انتہائی کوشش اور جانفشانی کے ساتھ

تلوار مارکہ

شربت فولاد

کے نام سے ایک نہایت ہی اعلےٰ درجہ کی طاقتور میٹھی دوا دنیا کے سامنے پیش کی ہے جو کہ تلوار آبدار کی طرح تیز ہے۔ جس کی پہلی ہی خوراک اپنی تیزی کا اثر دکھا کر پینے کو تعجب میں ڈال دیتی ہے یہ شربت فولاد خاص طور پر طاقت مردمی کو بڑھاتا ہے۔ اور جگر اور معدہ کو قدرتی حالت میں لا کر خون میں اضافہ کرتا ہے۔ اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔

یہ فولاد اور دیگر چند ایک فیض بخش دواؤں کا مرکب

بہت ہی طاقتور دوا ہے

قیمت بیس روزہ خوراک ایک پونڈ پیکنگ کی بوتل میں صرف ڈیڑھ روپیہ۔ ہندوستان کے ہر ایک شہر اور قصبہ کے دوا فروشوں سے مل سکتا ہے۔ مارکہ دیکھ کر خریدیں۔

تیار کرنے والے

گپتا اینڈ کمپنی مالکان چند گپت اوشدھالیہ لوہانہ (ایس۔ پی ریلوے)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ادھک کشٹ ہوتا ہے۔ اس میں کلیان بھی ادھک ہوتا ہے۔

سمپانشن سمرتی کھنڈ ۱ اشلوک ۱۴:۔ جو سندھیا نہ کرنے سے بچے کرتے ہیں۔ اور جو سدا نیمت سنان کرتے ہیں۔ سرپ (سانپ) جس بھانتی گرڑ کے سامنے نہیں جاتے۔ اسی بھانتی سمپورن دوش ان کے سامنے نہیں آتے۔

شنکھ سمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک ۵:۔ گائیتری کا جاپ جیووں کو پوتر کرتا ہے۔ اور اچھیا نوسار جپ کرنے سے اس جاتی میں پرسدھی کو پراپت ہوتا ہے۔

شنکھ سمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۱-۲-۳:۔ جو منش مرو ودادیا ہرتی۔ پرنو۔ بیسراین کے ساتھ گائیتری کا جپ کرتا ہے۔ وہ کبھی بھے نہیں پاتا۔ سو بار گائیتری کا جپ کرنے سے دن کے سمپورن پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں اور ہزار بار گائیتری کا جاپ کرنے سے سمپورن پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ جو دس ہزار بار گائیتری کا جاپ کرتا ہے۔ اس کے سمپورن پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں سورن کی چوری کرنیوالا۔ برہم ہتیا کرنے والا۔ گورو پتنی سے گمن کرنے والا۔ مدرا پینے والا۔ یہ سب ایک لاکھ گائیتری کا جپ کرنے سے نشٹ پاپ شدھ ہو جاتے ہیں۔

شنکھ سمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۶:۔ جو ہون گائیتری سے کیا جاتا ہے۔ وہ سمپورن منورتھوں کو پورن کرنے والا ہے۔ بھگتی پردا اور ور کے دینے والی گائیتری سمپورن پاپوں کو ناش کرتی ہے۔

شنکھ سمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۷:۔ جو منش شانتی کی ابھلاشا کرے۔ وہ پوتر ہو کر گائیتری کا ہون چاولوں سے کرے۔ اور جو اکال مرتیو سے بچنے کی اچھیا کرے وہ گھی سے ہون کرے۔

شنکھ سمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۸ و ۹ و ۱۰:۔ اور لکشمی کی اچھیا کرنے والا کملوں سے ہون کرے۔ برہم تیج کی اچھیا کرنے والا دودھ سے ہون کرے۔ اور بھلی بھانتی سادھان سے گھی ملے ہوئے تلوں دوارہ دس ہزار گائیتری سے ہون کرنے سے منش سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور پاپ آتما منش لاکھ گائیتری کے ہون کرنے سے سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے تھا من ابھیشت لوک میں جنم لے کر ابھلاشت کو پاتا ہے

شنکھ سمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۱۳:۔ گائیتری میں تت پر کو ہر یہ اور کا دیہ سے جلد ے کارن کہ اس برہمن میں پاپ اس بھانتی نہیں ٹکتے۔ جیسے کمل کے پتے اوپر جل کی بوند نہیں ٹھیرتی۔

شنکھ سمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۱۴-۱۵-۱۶:۔ براہمن گائیتری کا جپ کرنے سے ہی سدھ ہو جاتا ہے اس میں کچھ سندیہ نہیں۔ وہ برہمن چاہے انیہ کرم کرے یا نہ کرے۔ تو بھی اس کو میتر کہتے ہیں یاں شتو جپ سو کا پھل کے دینے والا ہے اور مانس جپ ہزار کا پھل دیتا ہے۔ شیش کر کے گائیتری کا جپ ... سو سے ... ن کرے۔ جو منش گائیتری کے ...

میں تت پر ہے۔ وہ سورگ کو پراپت ہوتا ہے۔ اور گائیتری کا جپ کرنے سے موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔

منو سمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۸۰:۔ اس گائیتری کے جپ سے رہت اور ساتنگ پراتہ سو کریا (اگنی ہوتر آدی) سے رہت دوج سجنوں میں نندا کو پاتا ہے۔

منو سمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۱۰۳:۔ جو پراتہ کال کی سندھیا نہ کرے اور جو سائنگ کال بھی نہ کرے وہ سمپورن دوجوں کے کرم سے شودر وت وہشکار یہ ہے۔

منو سمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۱۰۵:۔ نتیہ کرم میں ان ادھیائے (ناغہ) نہیں ہے۔ کیونکہ اس کو برہم یگیہ کہا ہے۔

کاتیاین سمرتی کھنڈ ۱۱ شلوک ۱:۔ برہمنوں کو سندھیا ہین ہونے پر سمپورن کرموں کا ان ادھکاری کہا ہے۔

دکش سمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۲۲:۔ جو برہمن سندھیا اپاسنا نہیں کرتا۔ وہ جیتا ہوا ہی شودر ہے۔ اور مر کر وہ کتے کی یونی میں جنم لیتا ہے۔

دکش سمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۲۳:۔ سندھیا ہین منش نتیہ اشدھ ہے۔ اور وہ سمپورن کرموں کے ایوگیہ ہے۔ وہ جو کچھ کرم کرتا ہے۔ اس کا پھل اسے نہیں ملتا۔

وسشٹھ سمرا ادھیائے ۳ شلوک ۱۰:۔ جس گاؤں میں برت ہین ادھین سے ورجت برہمن اپنی جیو کا کا نرواہ کرتے ہیں۔ راجہ ان گرام واسیوں کو ڈنڈ دیوے۔ کارن یہ کہ یہ سب گرام باسی چوروں کو آہار دے کر ان کا پالن کرتے ہیں۔

آریہ سماج جگادھری

کا سالانہ جلسہ

۱-۲-۳ نومبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج جگادھری کا سالانہ جلسہ بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اس سال شری پنڈت بدھ دیو جی تتھا شری پنڈت منسارام جی جلسہ پر پدھارے۔ پہلے دن پنڈت بدھ دیو جی کا دوپہر پیچھے کا ویاکھیان جس میں پنڈت جی نے شیو۔ شاکت تتھا ویشنو مت کے سمبندھ میں عجیب و غریب باتیں بتلائی تھیں۔ اسی دن رات کے سمے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک شنکا سمادھان کا سمے تھا چند سناتن دھرمی پنڈت صاحبان شنکا سمادھان کے لئے تشریف لائے۔ اور شنکائیں کیں۔ ان کا جواب پنڈت بدھ دیو جی نے اس خوبی سے دیا۔ کہ سننے والے دنگ رہ گئے۔

دوسرے دن پنڈت منسارام جی تشریف لائے۔ آپ کا دوپہر کا ویاکھیان نہایت ہی عالمانہ تھا۔ آپ نے مورتی پوجا اور پورانوں پر ... ویاکھیان دیا۔ جس میں مورتی پوجا کے ... دلیلیں دی گئیں۔ کہ پبلک ششدر رہ گئی۔ ... پورانک کیمپ میں اس سے کھلبلی مچ گئی ... دن کچھ سناتن دھرمی پنڈت جی کے پاس ... مطالبہ کیا۔ کہ جو باتیں انہوں نے رات ... تھیں۔ وہ پستکوں سے دکھلا دیں۔ پنڈت جی نے فوراً کھول کھول کر ان کے سامنے رکھ ... تمام ویاکھیانوں اور شنکا سمادھانوں کا ... پر نہایت عمدہ پڑا ہے۔ اب تمام ... کھچڑی پک رہی ہے اور امید ہے کہ جلد ... جگادھری میں ضرور ایک معرکہ کا ... پڑے گا۔

(دولیا رام سیکرٹری آریہ سماج ...)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا ...

۱-۲-۳ نومبر ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم ... منایا گیا۔ ۳۰ و ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر کو ... چھاؤنی کے بڑے بڑے بازاروں۔ ... محلوں میں کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ... اتسو میں حاضری بہت زیادہ ہوئی ... پنڈت منسارام جی۔ پنڈت پریہ ... پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت چموپتی جی ... آچاریہ دیو شرما جی۔ شریمتی شنو دیوی ... بڑے پر بھاؤ شالی ویاکھیان ... دھیانتہ دیشراج جی دھیانتہ بھگت ... سریلے بھجنوں نے جنتا کو خوب ... ہر طرح سے کامیاب ہوا۔ اور ... ہوا۔

(کیسو رام منتری ...)

آریہ کمار سبھا فیروزپور کا سالانہ ...

آریہ کمار سبھا کا سالانہ جلسہ ... کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اور ... کانفرنس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن ...

(۱) یہ کانفرنس انسانوں کی ... منش ماتر کے لئے ہانی کارک ... برتھا سے جہاں پر ابرادہ ... ہوتا ہے وہاں اس سے منش ... کے جذبات پیدا ہوتے ہیں ... لوگوں سے پرارتھنا کرتی ہے ... پرتھا کو جلد از جلد تیاگ دیں

(۲) یہ کانفرنس پنڈت ... کی پرسنسا کرتی ہے۔ جو کہ وہ ... دور دھ کر رہے ہیں۔

(۳) یہ کانفرنس ... مادی جی سے جو کہ ...

تحائف ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے

دسمبر ۱۹۳۵ء تک آرڈر دینے والوں کو بھاری رعائت

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں۔ جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں۔ جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لئے ریل و ڈاک کے قانون۔ کرایہ ریل و مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہوگی۔ خرید نے سے پہلے اس ڈائری کا ملاحظہ فرماویں۔ مع سنہری جلد کے قیمت صرف پانچ آنے دسمبر ۱۹۳۵ء تک لینے والوں کو پونے تین روپے درجن۔

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۶ء } یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کروایا ہے اس کا سائز ۳۶ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہوگا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے۔ اس سے بڑا اور سندر کیلنڈر آپ کو اور کہیں نہیں ملے گا۔ اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دونوں رنگوں میں دی گئی ہیں۔

کیلنڈر کے ارد گرد مشہور آریہ پرشوں کی تصویریں ہیں

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند جی مہاراج کی سرسوتی کے گرد ... والا چتر تین رنگوں میں چھپا ہے۔ چیز اس یوگیہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ خریدی جائے قیمت صرف چار آنہ۔ دسمبر ۱۹۳۵ء تک لینے والوں کو سوا دو روپیہ درجن ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

کیلنڈر } سولہ تاریخوں والا بھی چھپایا جائے گا۔ جس کے بیچ میں ایک سہ رنگی تصویر ہوگی تصویر میں بھارت ماتا کو ہتھکڑی لگی ہوئی ہوگی۔ اور سوامی دیانند وید کے پرکاش سے توڑ رہے ہیں۔ ساتھ ہی مہاتما گاندھی بھی اسی راستہ کو اوسرن کر رہے ہیں قیمت فی تین آنے۔ دسمبر ۱۹۳۵ء تک لینے والوں کو ڈیڑھ روپیہ درجن ملے گا۔

ملنے کا پتہ:

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویشوانر یگیوں کی دھوم

آریہ جگت میں ویشوانر یگیوں کی دھوم مچ رہی ہے۔ تازہ آمدہ سماچاروں سے پتہ لگتا ہے کہ آریہ سماجیں بڑے اُتساہ سے یگیہ کروا رہی ہیں۔ اس ہفتہ کی ڈاک میں تین نگھٹ سماجوں نے ویشوانر یگیہ کروائے۔ اور دھن پراپت کیا۔

سمدوں نے یگیہ کروائے۔ جن کی دکشنا مبلغ ۴۷ روپے بارہ آنے پراپت ہوئے۔ ابھی ۲۵ یگیہ اور ہونے والے ہیں۔

—— آریہ سماج نیپال پور کی طرف سے اس سے پہلے ساڑھے بیس روپے ویشوانر یگیوں کے آئے ہیں۔ اس ہفتہ چھ سبھاسدوں نے یگیہ کروائے۔ اور پونے نو روپے پراپت ہوئے۔

—— آریہ سماج کوٹ نجیب اللہ میں پنڈت گوردت جی اور مہاشہ ہرنیشچندر جی کے ادیوگ سے آٹھ یگیہ ہوئے۔ اور مبلغ چودہ روپے ایکتر ہوئے۔

—— آریہ سماج ظفروال میں یگیہ آرمبھ ہو گئے ہیں۔ اس ہفتہ سات یگیوں سے مبلغ ساڑھے نو روپے پراپت ہوئے ہیں

—— آریہ سماج ہرنپور ضلع جہلم میں پنڈت درت پال جی نے نو یگیہ کروائے اور دس روپے دکشنا پراپت ہوئی۔

—— آریہ سماج کبیروال ضلع ملتان میں چھبیس آریہ بھائیوں نے یگیہ کروائے اور ۳۲ روپے پراپت کیئے۔

—— آریہ سماج چوکی منڈی میں ویشوانر یگیوں دوارہ اردھ شتابدی کے لئے کل دان اکیاسی روپے اکتر ہوا ہے۔

—— آریہ سماج احمد پور شرقیہ میں پنڈت رام چندر جی سدھانت بھوشن پدھارے ویشوانر یگیہ اور اردھ شتابدی کے لئے مبلغ ستر روپے اکترت ہوئے۔

—— آریہ سماج مبٹ خیل میں مہاشہ لیکھرام جی کے اُتساہ سے بارہ ویشوانر یگیہ ہوئے۔ اور ساڑھے ستائیں روپے ایکترت ہوئے۔

—— آریہ سماج ڈیرہ ٹیک سنگھ میں پنڈت نیتر تھ رام جی کے ادیوگ سے ویشوانر یگیوں دوارہ اردھ شتابدی کے لئے مبلغ پچاسی روپے پراپت ہوئے ہیں۔ آریہ سماج خان گڑھ میں سوامی رودرانند جی کی آمد پر اردھ شتابدی ادی کے لئے مبلغ چھبیس روپے دھن پراپت ہوا

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

—— آریہ سماج فیروز پور چھاؤنی کا وارشک اُتسو بڑی دھوم دھام سے بیس اکتوبر تک منایا گیا۔

—— آریہ سماج شہر سلطان کا پہلا وارشک اُتسو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ پُتر دانک دل کو پنڈت لوکناتھ جی کی طرف سے ازحد شکست ہوئی۔ جلسہ میں کافی رونق رہی۔

—— آریہ سماج کالکا کا سالانہ جلسہ ۲ اکتوبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔

—— آریہ سماج مہت پور ضلع جالندھر کا سالانہ جلسہ ۱۰ نومبر تک بڑی دھوم دھام سے ہوا

پنڈت ہردیال جی اور مہاشہ فقیر چند جی کے لکچروں اور اپدیشوں سے جنتا نے آنند اٹھایا۔

—— آریہ سماج دولت نگر کا سالانہ جلسہ ۸ سے ۱۰ نومبر تک ہوا۔ پروفیسر دیوان چند جی ایم۔ اے۔ پنڈت ماتھر سنگھ جی نے پریم بھرے اپدیش دیئے۔

آریہ سماج نوشہرہ چھاؤنی کا چناؤ:-

پردھان:- شری لالہ امیر داس جی ٹھیکیدار

اپ پردھان:- " " بھگت گوری شنکر جی

منتری:- " " نرسنگھ دیو جی

اُپ منتری:- لعل چند آریہ

خزانچی:- " لالہ سیتارام جی۔

لائبریرین:- " مہاشہ موتی ساگر جی۔

(لعل چند آریہ)

نام کرن سنسکار

۱۹۳۵ء کو لالہ بدری لعل پٹواری کے پُتر کا نام کرن سنسکار پنڈت ستیہ دیو جی نے کر دیا۔ بالک کا نام ریش پال رکھا گیا۔ مبلغ دو روپے پنڈت جی کو دکشنا اور دو روپے آریہ سماج کو دان پراپت ہوئے۔ اور لالہ جی نے سب اپستھت سجنوں کا لڈوؤں سے ستکار کیا۔

(گوردھاری لال منتری ظفروال)

—— ۲۹ کو پراتہ کال مہاشہ تلسی رام جی اُپ پردھان ۳۵ کے پُتر کا نام کرن سنسکار پنڈت مکند لال نے کروایا۔ بالک کا نام وید پرکاش رکھا گیا۔ مہاشہ جی نے دو روپیہ وید پرچار کیلئے دان دیئے۔

(سادھو چند اپ منتری آریہ سماج فیروز پور)

—— ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء کو مہاشہ مشتاق رائے جی کے پُتر کا نام کرن سنسکار پنڈت رام رکھا مل جی و لالہ گوبند رام جی نے کر دیا۔ بالک کا نام سدرشن کمار رکھا گیا۔ پنڈت جی نے ایک اتی اتم ویاکھیان دیا۔ مہاشہ جی نے آریہ سماج کو دو روپے دان دیا۔ بعد میں پریتی بھوجن ہوا۔ (ڈاکٹر بدری ناتھ ڈوسکہ)

اردھ شتابدی کی خوشی میں

مفت

راونا سوامی مت کے آچاریہ آنند سروپ جی کی ذہریلی تصنیف یتھارتھ پرکاش کے دونوں حصوں کا مدلل جواب چھپ رہا ہے۔ ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔ ۲۰۰ صفحات کی ضخیم کتاب ہے۔ منطق۔ فلاسفی لکھی اور راوناسوامی ایشور کی حقیقت خود ساختہ دوہائیت پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی لاجواب آؤ جانے سے راداسوامی کیمپ میں تہلکہ مچ گیا ہے۔

مینیجر پریم لیس کالیہ گوردت بھون لاہور

صبح کے ناشتے کے ساتھ ہی طاقت بھر لو!

آپ سردیوں میں اپنے صبح کے ناشتہ کے ساتھ مندرجہ ذیل اکسیر تیار کردہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی ایک گولی کھایا کریں۔ تو یقیناً بہت ہی فائدہ اٹھائیں گے۔

اکسیر اعظم سُستی۔ کمزوری ہر قسم کی دور کر کے پھرتی و چستی لاتی ہے۔ بوڑھے کو جوانی کا لطف دکھاتی ہے۔ جوانوں کے اندرونی طاقت اور ہوشیاری بھر دیتی ہے۔ امراض مخصوصہ مردان کی یہ عام دوائی ہے۔ جریان۔ سرعت۔ کثرت احتلام کو مفید پڑتی ہے۔ صبح کے ناشتہ کے وقت چائے یا دہی کے ساتھ جس کے بھی آپ عادی ہیں۔ اس کو کھایا کریں۔ اور پھر اس کے اندر آپ ملاحظہ فرمادیں۔ زیادہ ضرورت ہو۔ تو ایک گولی تیسرے پہر یا رات کو بھی کھایا کریں۔ قیمت ۴۸ گولی چار روپے (للعہ) ۲۴ گولی دو روپے (عا) نمونہ ۸ گولی ۸ر

طلاء اعظم بیرونی استعمال کے لئے ہے۔ جب نسوں اور پٹھوں میں نقص واقع ہو گیا ہو۔ تو اس طلاء کی بیرونی طور پر مالش کرنی چاہیئے۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے (صہ) نمونہ ایک روپیہ چار آنے (ٰعہ)

مفصّل حالات جاننے کیلئے رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوالیں۔

خط وکتابت وتار کیلئے پتہ:- امرت دھارا ۲۰۲ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

اعلیٰ زندگی۔ درازئ عمر اور لطف خانگی کو صحیح معنوں میں حاصل کرنے کیلئے

سکھمئے جیون (ہندی)

کتاب کا غور سے مطالعہ کریں۔ پبلک کی اس قسم کی ضروریات کو دیکھ کر مصنف نے اپنے پندرہ سالہ تجربہ کی بناء پر اور کئی مستند کتابوں کا نچوڑ اس کتاب میں بھر دیا ہے۔ ۲۰۰ صفحات کی کتاب ۱ر

مصنف کا پتہ:-

کویراج پنڈت ویدبرت جی امرت فارمیسی ڈیرہ غازیخاں

(نوٹ) یہ کتاب پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور سے بھی مل سکتی ہے۔

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وشواز گیت

{شری سوامی دھیرانند جی مہاراج نے وشواز گیت کو سہل بھاشا میں تیار کیا ہے۔ جسے قارئین آریہ مسافر کے پیش نظر کیا جاتا ہے}

دھرتی کے لوگو سب سُن لو۔ کیا داج آکاشوں آتی ہے
یہ سینا باندھے ویروں کی۔ کیا کچھ سندیش سُناتی ہے
انیائے اَدّویا اندھیرا۔ ان سے ہم لڑنے آئے ہیں
ہم سیوک دین دُکھیوں کے۔ یہ سب کا بھلا ہی چاہتی ہے
سیوا پریم کے ہیں ہتھیار پڑے۔ پھر جو اس کے ساتھ لڑے
بندی خلنے پھاٹک کھول دیئے۔ یہ قید سے سدا چھڑاتی ہے
ہم سب کو متر بنائیں گے۔ پشو پکشی بھی سُکھ پائیں لگے
مِل آپس میں ہم پریم کریں۔ یہ دویش بھاؤ نہیں چاہتی ہے
یہ دیکھ غریب سپوتوں کو۔ گئو ودھوا اور اچھوتوں کو
سب دیکھ اناتھ پیار کرے۔ یہ سب کے دُکھ مٹاتی ہے
کوئی جنم کا ادنےٰ اعلےٰ ہو۔ کیا گورا ہو یا کالا ہو
کیا دیش ودیشوں والا ہو۔ یہ سب کو ساتھ ملاتی ہے
دیانند رشی جب آئے تھے۔ اُن گُم وید لبھائے تھے
یہ شکھشا اتم ویدوں کی۔ گھر گھر میں دنیا چاہتی ہے
ویدوں کا گیان یہ کہتا ہے۔ نت نیا سدا یہ رہتا ہے
جیوں سورج چاند ہیں نت نئے۔ یہ گیان بھی اس ہی بھانتی ہے
جو دیو ناگری پیاری جی۔ اسے پڑھو سبھی نر ناری جی
ہم اس کے پہرے دار بنے۔ ہو زندہ آریہ جاتی ہے
ہم سُندر نگر بنائیں گے۔ شُدھ والو کر دکھلائیں گے
گلی سڑکیں بوٹے بیل لگے۔ کہیں ہون سگندھی آتی ہے
گھر گھر میں ایشور بھگتی ہو۔ پھر نرناری میں شکتی ہو
کہیں بچے بچھڑے کھیل رہے۔ کہیں گئوئیں دھول سہاتی ہیں
گھر گھر دشواس پریم بڑھے۔ پرنچ یگیہ سدا نت نیم کریں
ابھیمان چھوڑ چھل کپٹ سبھی۔ یہ نمر بھاؤ سکھلاتی ہے
دشواس پربھو ہم دھارتے ہیں۔ دیانند کے سیوک پیارے ہیں
سب پاپ پاکھنڈ اُڑادیں گے۔ بلوان ہماری چھاتی ہے
اک ایشر بھگت کہائیں گے۔ ہم آریہ وشو بنائیں گے
سب ویدک دھرم پھیلائیں گے۔ یہ آگیا ایشور بھاتی ہے
ہم اُپکار سبھی سنسار کریں۔ مل تینوں دھار سدھار کریں
دھر دھیرج کھڑے پکار کریں۔ جو نر سب ہو دکھلاتی ہے

گوجرانوالہ میں پُنر وداہ

مورخہ ۱۰ کارتک سمت مطابق ۲۸ اکتوبر سنہ کو آریہ سماج مندر میں شام کے ۸ بجے پنڈت دیتی جی جگادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ایک پنر وداہ کر دیا۔ لالہ حاکم جی نیچرا مین آباد نے اپنی رختہ دار تارا بائی کو جو کفیاں تحصیل پھگسی ریاست بھوپال کے رہنے والی ہے اور عرصہ تین سال سے ودھوا ہو گئی ہوئی ہے۔ اور جس کی عمر ۲۲ سال کی ہے بسمی ہری چند ولد لالہ دساکھی رام قوم کھتری کوہلی ساکن بہدرتہ چک ۱۶ ضلع شیخوپورہ سے ویدک ریتی سے وداہ کر دیا۔ اور مبلغ ۲ روپے آٹھ آنے آریہ سماج کو دان دیا۔ اور دو روپے دکھنا دی ۔

(کوتم دیو منتری آریہ سماج گوجرانوالہ)

آریہ سماج نور محل

آریہ سماج نور محل نے اپنا تیسواں سالانہ جلسہ بڑے سماروہ سے یکم۔ دو۔ تین نومبر کو آریہ ہائی سکول نور محل کے وسیع احاطہ میں منایا۔ یہ جلسہ بہ لحاظ حاضری و دھن سنگرہ کے پچھلے جلسوں سے غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔ انتظام کے لحاظ سے لالہ دلیپ راج صاحب ہیڈ ماسٹر کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ وقت کی پابندی جس کے لئے ہندوستان کی سوسائٹیاں خاص طور پر بدنام ہیں ہیڈ ماسٹر صاحب مذکور کے انتظام کی ایک خصوصیت تھی۔ پربھات پھیری کا سلسلہ تو پہلے ہی سے جاری تھا۔ نگر کیرتن شنکروار ۳ بجے سے شروع ہو کر ۶ بجے شام ختم ہوا۔ سنیچر وار و ایتوار صبح۔ بعد دوپہر رات ۱۰ بجے تک بڑے بڑے مہانو بھاوؤں کے اُپدیش و منوہر بھجن ہوئے جن کا جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا۔ دلیپ راج نیز آپ منتری

پورانکوں میں پرچار کیلئے بہترین ٹریکٹ

آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کی طرف سے پورانکوں میں پرچار کے لئے چھاپے ہوئے ٹریکٹوں کی دھارمک جگت میں دھوم مچ گئی ہے۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کران کا پرچار کریں۔ اب تک مندرجہ ذیل ٹریکٹ چھپ چکے ہیں:۔

آریہ سماج اور مورتی پوجا قیمت دو پیسہ۔ دیو نندک کون ہے۔ آریہ سماج یا پورانک دھرم دو پیسہ شری کی پڑتال قیمت دو پیسہ مہابھارت اور نیوگ دو پیسہ سناتن دھرم اور نیوگ تین پیسہ نیوگ اور پورانک دھرم دو پیسہ آریہ سماج اور پوران دو پیسہ۔ پورانک ایشور کی پڑتال ایک پیسہ۔ پورانک دھرم اور دام مارگ ایک پیسہ ویدک دھرم کی دیھے ایک پیسہ۔ مورتی پوجا کھنڈن ایک پیسہ۔ شرادھ پرشنادی ایک پیسہ شرادھ ہو سکتا ہے پیسہ۔ مرتک شرادھ ایک پیسہ (نوٹ) آریہ سماجوں۔ ویدک سماجوں کمار سبھاؤں وغیرہ کو اکٹھے منگوانے پر دو پیسہ والے ۸ سینکڑہ اور ایک پیسہ والے ۱۲ سینکڑہ کے حساب دیئے جاوینگے ملنے کا پتہ

اوم پرکاش شرما مینیجر آریہ ویر ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور

جوانی کی اُمنگوں اور شباب کے ولولوں کو تازہ کرنے کے لئے

طاقت کی حیرت انگیز دوائی

مہاں شکتی ولاس

ہر ایک موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگر آپ طاقت ہمت جوش اور توانائی کے ساتھ شباب اور جوانی لطف آج ہی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو

آزمودہ اکسیر

کا تجربہ فرما کر صحت حاصل کریں مکمل بکس سات روپے سات

ملنے کا پتہ:۔ مہاں شکتی ولاس اوشدھالیہ سنت نگر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے

آریہ سماج گوجرہ :-

دیپ مالا کے پوتر تیوہار کے اوسر پر آریہ سماج گوجرہ نے تین روز تک بذریعہ سنکیرتن نگر کے گلی گلی اور محلہ محلہ میں رشی کا سندیش پہنچایا۔ روزانہ حاضری اُمید سے سوا ذکر رہاتی تھی۔ جس سے لوگوں کی رشی کے پرتی شردھا صاف ٹپکتی تھی۔ دیپ مالا کے دن پراتہ کال آریہ پردھی کے انوسار برہدیگیہ کیا گیا۔ ازاں بعد دلفریب بھجن ہوئے۔ نرناریوں سے آریہ سماج مندر بھرا ہوا تھا۔ رشی جیون پر چند موثر تقاریر ہوئیں چار آنہ مشن فنڈ کے لئے اپیل کی گئی۔ جس کے لئے دھن اکٹھا ہو رہا ہے۔ جو سبھا کے کوش میں بھیجا جائیگا شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ سماپت ہوا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مہاشہ بساکھی رام نے اس شبھ اوسر پہ مبلغ پانچ روپیہ کی لاگت سے موہن بھوگ تقسیم کرایا اب چند روز سے آریہ سماج مندر میں گیتا کی کتھا ہوتی ہے جس میں کافی استری پُرش سملت ہوتے ہیں

(چمن لال منتری آریہ سماج گوجرہ)

آریہ سماج ڈسکہ :-

آریہ سماج ڈسکہ کے نوجوانوں کے دل میں اس قدر جوش و خروش ہے۔ کہ ان کے عملی پروگرام کا نظارہ دیکھنے کے قابل ہے۔ ہر روز صبح و شام دونوں وقت مندر آریہ سماج ڈسکہ میں ست سنگ ہوتا ہے۔ پہلے ایشور استتی کے بھجن۔ پھر سملت سندھیا اس کے بعد پرارتھنا اور پھر شانتی پاٹھ سے کارروائی کی جاتی ہے۔

(۲) شریمان مہاشہ چرنجی لال جی پریم (ایڈیٹر آریہ مسافر) کی خدمت میں نویدن ہے کہ اپنی صحت سے اطلاع دے کر مشکور فرمادیں۔ کیونکہ آریہ سجنوں کا دھیان اسی طرف ہے اور آپ کی صحت کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں

(ڈاکٹر بدری ناتھ کالڑہ کوٹ ڈسکہ)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار :-

(۱) پرچار ۲۵-۲-۲ کو سپتاہک ست سنگ میں بابو بشمبر ناتھ جی وکیل سیالکوٹ پدھارے۔ انہوں نے سندھیا کے منتروں کی بڑی سندر ویاکھیا کی۔ اور سب آریہ بھائیوں کو اردھ سہت سندھیا کرنے کی پریرنا کی۔

(۲) رشی اتسو۔ بروز دیوالی پراتہ کال ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک یہ اتسو بڑے سماروہ سے آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ برہد ہون یگیہ کیا گیا۔ پیل پر ۴ روپے۔ ارپن ہوئے۔ بوندی تقسیم کرتے آرتی و شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی حاضری بہت تھی۔

(گردھاری لال منتری آریہ سماج)

ڈنگہ میں آریہ ویر دل کی ستھاپنا :-

شری ہردیال جی ادھشٹھاتا آریہ ویردل پنجاب کی آگیا انوسار ڈنگہ میں آریہ ویر دل کی قائمی کی گئی ہے۔ اور ویروں کی وردیوں کے لئے آرڈر دیدیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل چناؤ ہوا۔

دلپتی :- مہاشہ درگا داس جی

اُپ دلپتی :- " سرداری لال جی

منتری :- کنور دیو ناتھ جی بی۔اے

(کنور دیو ناتھ جی منتری)

مہیلا وشرام آشرم جالندھر :-

۱۰۷ ودھوائیں کوئٹہ سے جالندھر کے ضلع میں ہی آئی ہوئی ہیں۔ ان میں سے کافی تعداد ایسی ہے۔ جن کی عمر ۳۰ سال سے کم ہے ان ودھواؤں کے مفصل حالات ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس لئے جو اصحاب ودھوا وواہ کے خواہشمند ہوں۔ وہ اپنا مفصل حال ہمارے دفتر "دیر نواس جالندھر شہر" میں بھیجدیں۔ ایک کھتری ودھوا جس کی عمر ۲۸ سال ہے۔ خوبصورت سوشیل ہے۔ جس کا خاوند اور بچے کوئٹہ کے بھونچال میں فوت ہو گئے ہیں گھر کے کام کاج کو بخوبی سنبھال سکتی ہے ہمارے آشرم میں رہنے کے سبب ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ اس کے لئے فوراً کسی نوجوان برسر روزگار کی ضرورت ہے۔

(سیکرٹری آشرم ہذا جالندھر شہر)

مہا ودیالیہ رائے کوٹ :-

گوروکل مہا ودیالیہ رائیکوٹ کا وارشک اتسو ہولی کی تعطیل ۶-۷-۸-۹ مارچ ۱۹۳۶ء و مطابق ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ پھاگن سمت ۹۲ بروز شکر۔ سنیچر۔ ایت اور سوموار کو ہونا نشچت ہوا ہے اس شبھ اوسر پر آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی مہاتما اُپدیشک اور بھجنیکوں نے آنا سویکار کیا ہے اس لئے سب آریہ بھائیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس اتسو میں سملت ہو کر اتسو کی شوبھا کو دوبالا کریں۔ اس ورش اس مہوتسو پر ۲۰ برہم چاری پرویش کئے جاویں گے۔ جن مہانو بھاوؤں نے اپنے اپنے برہم چاریوں کو پرویش کرانا ہو۔ وہ کاریالہ سے نیماولی تتھا پرویش فارم منگا کر ۱۰ فروری تک پُر کر کے کاریالیہ میں بھیج دیویں۔

(آتمانند کرشادھیکش گوروکل رائیکوٹ)

ضروری سوچنا

ہندوستان کے سب پستکالیوں (لائبریریوں) کی ایک ڈائرکٹری بنانے کا انتظام یونیورسٹی کی طرف سے کیا گیا ہے۔ اس کے انوسار ہندوستان کی سب ہی لائبریریوں کے منتریوں کی سیوا میں درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ مختصر حال اپنی لائبریریوں کا فوراً بھیجدیں۔ لیکن بہت سے منتریوں نے اب تک بھیجنے کی مہربانی نہیں کی ہے اب تک قریب قریب ۱۵۰ پستکالیوں کی سوچنا ملی ہے۔ چھاپہ خانہ میں دیئے جانے سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ کافی تعداد اکٹھی ہو جائے اس لئے جنہوں نے اپنے پستکالیوں کا حال ابھی تک نہیں بھیجا ہے۔ وہ فوراً روانہ کرنے کی مہربانی کریں۔ دوسرے گوروکل پریمی سجنوں سے درخواست ہے کہ اگر ان کو کسی پستکالیہ کا حال معلوم ہو۔ تو وہ خود یا وہاں کے منتری مہاشہ سے روانہ کرانے میں میری مدد کریں۔

مکھیہ ادھشٹھاتا گوروکل یونیورسٹی کانگڑی (سہارنپور)

آریہ سماج نابھہ کا سالانہ چناؤ :-

آریہ سماج نابھہ کا سالانہ چناؤ کیا گیا جس میں حسب ذیل عہدیداران و ممبران انترنگ سبھا چنے گئے ہیں :-

پنڈت شمبھو ناتھ جی سپرنٹنڈنٹ - پردھان

لالہ رام چند داس جی وکیل	اُپ پردھان
منوہر لعل	منتری
بابو بال مکند جی	آڈیٹر
مہاشہ رونق رام جی	خزانچی
پنڈت بھوپال دیو جی	لائبریرین

بابو بسنت رام جی - بابو ہر گوپال جی - بابو جگل کشور جی - بابو گنپت رائے جی - بابو کندن لال جی بی۔اے بی۔ٹی - لالہ مادھو رام جی - بابو کھتر چند جی مہاجن انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے۔

(منوہر لال منتری)

بٹ خیل میں نام کرن سنسکار :-

۲۳ کارتک کو بابو چونی لال جی پوسٹ ماسٹر چکدرہ کے سپتر کا نام کرن سنسکار مہاشہ لیکھرام جی نے کرایا۔ شبھ نام ستیہ پال رکھا گیا۔ حسب ذیل دان دیا

پنجاب پرتیندھی سبھا آریہ لاہور	۵	روپے
آریہ سماج بٹ خیل	۳	"
آریہ سماج شمدری	۱	"
آریہ سماج تھانہ	۱	"
سندھیا ہون منتر مفت بانٹنے کیلئے	۲	"

(پیشاوری مل منتری)

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

The Fountain Head of Religion

سرچشمہ مذاہب :- شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری اپنی ودوتا کے لئے مشہور ہیں - یہ کتاب انہی کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے۔ اس کے انیک بھاشاؤں میں انواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی پڑھے لکھے یووک یووتی کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ قیمت ۱۲/

Light of Truth

ستیارتھ پرکاش انگریزی :- اس کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے ایک پستک نے کتنوں کو آریہ بنایا ہے۔ اس کا ستانس بھی دوسرے سادھنوں سے نہیں۔ اب تک انگریزی میں اس کا سندر اور ستا سنسکرن نہ تھا۔ اس کمی کو آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے۔ قیمت ۱۲/ مجلد ۱/

سماج کے نیم :- لیکھک پنڈت چوپتی جی - اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تتھا وگیانک ویاکھیا کی ہے۔ آریہ سکوں۔ کالجوں میں اپہار کے مرو تتھا یوگیہ ہے۔ انٹیک پیپر۔ سندر چھپائی ضخامت ۱۰۴ صفحات قیمت صرف ۶/

The Inmaman of the Lectures on Arya Philosophy

جمیرا ودہ شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر دیئے ہوئے انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے۔ ان کے ویاکھیا شری پنڈت گنگا پرشاد جی ٹیہری اپادھیائے شری پنڈت چوپتی جی اور بابو گنگا پرشاد جی ٹیہری والے ہیں۔ اس کتاب کی بھومکا آچاریہ رام دیو جی نے لکھی ہے۔ قیمت ۶/

The Vedic Caste System & Panchama Problem

ویدک ورن ویوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری پنڈت کیشو دیو جی نے یہ کتاب لکھی ہے۔ قیمت صرف ۳/

ملنے کا پتہ :- سیکرٹری آریہ سماج مدراس

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنجاب آریہ ویر دل

بڑے ہرش کی بات ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنی سنمرکشتا میں آریہ ویر دل بنانے کا نشچے کیا ہے۔ اور اس کا پربندھ کے لئے شری لالہ ہردیال جی بی۔ اے کو جو حال ہی میں محکمہ تعلیم سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ پرانتک دل پتی نامزد کیا ہے۔ ہمارے دل پتی جی عمر کے لحاظ سے بے شک بوڑھے ہوں لیکن اتساہ کے جوش۔ لگن اور پریشرم کے لحاظ سے نوجوانوں سے بڑھ کر ہیں۔ آپ کا دل و دماغ اب ویر دل کے سنگٹھن پر لگ رہا ہے آپ آشاوادی ہیں۔ نراشتا آپ سے بات کرتے ہی دور ہو جاتی ہے۔ ہمیں پوری آشا ہے کہ ایسے بزرگ کی زیر سرکردگی اور ویر دل نیم افسار سنگٹھت ہو جائے گا۔

ویر دل کا ادیش آریہ جنتا میں گھنتا ترچرم کا پرچار ہے۔ ادھکار دریہ دکھی سنظلوم پرجا کی رکھشا تتھا سیوا۔ اس کے علاوہ آریہ جنتا کے میلوں۔ اتسووں آدی اوسروں پر سیوا کا کاریہ تہواروں کے اندر تتھا پرنتک اُنتی کے سادھنوں کا پرچار تتھا پربندھ۔ یہ منشا

کی گوکل سماج کے تو نہ ہوگی۔ لیکن آریہ ویر پر پرتیک سماج کی سیوا کا بھار آ پڑے اور پڑ لیں گے۔

سبھا کی اردھ شتابدی مہوتسو پر ہزاروں کی سنکھیا میں آریہ پرش پدھار رہے ہیں دور دور سے آریہ پرش پریوار سہت آنے کو تیار بیٹھے ہیں۔ آریہ سجّن۔ دیویوں کی شکشا تتھا سیوا اور آریہ جنتا کی خدمت کا نایاب اوسر آ رہا ہے کون وبھاگا آریہ ویر ہوگا۔ جو دل میں اس سیوا کے امولیہ سیوا کو کھونا پسند کرے گا بڑے بڑے شہروں میں ویر دل ستھاپت ہو گئے ہیں۔ جو یادوری اس مہوتسو کے موقعہ پر ویشوا انترگیت گاتے ازار ادم کا جھنڈا ہاتھ میں اٹھائے لاہور کے بازاروں کو سوشوبھت کریں گے۔ گیارہ آریہ ویر دل مکر ایک جتھا بنا سکتے ہیں۔ جس میں دس سبھاسد اور ایک نایک ہوگا۔ خاکی قمیض خاکی نکر۔ کیسری پگڑی۔ ہاتھ میں لاٹھی۔ کمر میں تلوار آریہ ویروں کا ویش نیت کیا گیا ہے۔

ماننیہ دل پتی کا خیال ہے۔ کہ کم از کم ڈھائی ہزار آریہ ویر لاہور میں اکٹھے ہوں گے۔ آریہ ویر دل کانفرنس ہوگی۔ پریڈ ہوگی۔ آریہ ویروں کی کھیلیں ہوں گی۔

ان سب سے بڑھ کر آریہ ویر اپنے تن۔ من سے آریہ بھائی۔ بہنوں اور بچوں کی سیوا کریں گے آریہ ویروں کے رہنے کا پربندھ علیحدہ ہوگا ان کے لئے رہائش تتھا خوراک کا پربندھ بھی سبھا کرے گی۔ جس ستھان میں ابھی ویر دل نہ بنا ہو۔ انہیں چاہیئے۔ کہ بہت جلد اسے سنگٹھت کریں۔ اور سبھا کو سوچت کریں۔

آریہ ویرو! اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے آپ کی شرومنی سبھا نے ویر دل کو اپنے پربندھ میں سنگٹھن کرنے کا نشچے کیا ہے۔ میرا یقین ہے اور پنجاب کے نوجوانوں کے اندر اتساہ۔ جوش ہے۔ اور سیوا کی لگن ہے۔ وہ اس موقعہ پر اپنی ویرتا کا ثبوت دیں گے۔

(بنواری لال گورودت بھون لاہور)

ضرورتوں کے لئے

اشتہارات کے لئے آریہ مسافر ہی ایک موزوں اخبار ہے۔ نرخ مناسب ہیں منیجر اخبار سے خط وکتابت کریں۔

اپنشد آتما و شانتی دلانے والی پستکیں

اپنشد پرکاش یعنی ایش۔ کین۔ کٹھ وغیرہ اپنشدوں کے اردو۔ ہندی ترجمے از شری سوامی درشنانند
اردو قیمت ۱۲؍ ہندی ۱۲
اشٹانگ یوگ پرکاش۔ یعنی یوگ کے آٹھ انگوں یم نیم آسن۔ پرانایام وغیرہ مفصل تشریح اردو قیمت
تتو دیناد شنی کی کتھا یعنی مکتی اور بندھن کی ... گوتم کپل۔ کناد وغیرہ رشیوں کے وچار اور قیمت
اودّیا کے چار انگ۔ یعنی یوگ درشن میں لکھے ہوئے اودّیا کے چار انگوں کی تشریح بطور سوال و جواب
اردو قیمت ۲ ہندی ۳
گورو شکشا۔ یعنی اپنشدوں کا وہ اپدیش جو پرانے سمے میں گورو شِشیوں کو دیا کرتے تھے۔ قیمت
اردو ۳ ہندی ۳
ایشور پراپتی اردو ۴ سورگ کی سیڑھی اردو
جگیا سو " ۴ مہا ایشور پوجا "
مکتی کا سفینہ گیان " ۷ گرہستھ سدھار " ۶
ایشور ملاپ " ۷ آریہ بھجن " "
بھگوت گیتا ۱۲ برہم وچار ۸ دو چار درشن ۸
ذریعہ پنڈت شرما ماک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

اردھ شتابدی کا اوپہار

چھپ رہا ہے

چھپ رہا ہے

امر شہید شری سوامی جی مہاراج کے اپدیشوں کا سنگرہ

دھرم اپدیش (ہندی میں)

(حصہ اوّل)

شری سوامی جی مہاراج کے اپدیش سننے کا جن کو موقع ملا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ سوامی جی مہاراج کے اپدیش کسقدر پربھاؤ شالی۔ ردے گراہی اور جنتا کو ستیہ اور دھرم کا مارگ دکھانے والے ہوتے تھے۔ جس آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی منانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس سبھا کے جنم داتا سوامی جی مہاراج ہی تھے۔ آریہ پرشوں کے لئے اردھ شتابدی کا یہ ایک امولیہ اوپہار ہے۔ اس پستک کی ایک ایک کاپی ہر ایک آریہ پریوار اور آریہ سماج میں رہنی اوشیک ہے۔ کاغذ عمدہ صفحات سوا سو سے زیادہ۔ پستک چھپ رہی ہے۔ جب یہ اشتہار پاٹھک پڑھ رہے ہونگے۔ تب تک پستک چھپ کر تیار ہو جاوے گی۔

ملنے کا پتہ: **پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور**

(نوٹ) لاہور میں یہ پستک برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور سے مل سکیگی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

تعلیم ویدیاک پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

آریہ مسافر

ہفتہ وار

لاہور

قیمت سالانہ تین روپے - فی ا/

ایڈیٹر چرنجی لال پریم

साप्ताहिक - आर्य्य मुसाफ़िर

लाहौर ॥

جلد ۶} اتوار :- ۱۶ ؍ مگھر سمت ۱۹۹۲ بکرمی - دیانند آنند ۱۱۱ مطابق - یکم دسمبر ۱۹۳۵ء {نمبر ۴۸

"آریہ مسافر"
پنجاب کے آریوں کا ایک ماتر آرگن ہے۔ اس کی اشاعت بڑھایئے اور امدادی فنڈ میں دان دیجئے۔

آج کے لیکھ

آریہ مسافر اور آریہ ویر دل (شری لالہ ہردیال جی)
رگوید پر کٹھا آگھات کا جواب (پروفیسر شودت جی)
آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس۔ (پنڈت چموپتی جی)
وید پرچار اور اس کے سادھن (پنڈت نردیو جی)
بھونچال اور کرم پھل (پنڈت وشونا تھ جی)
اردھ شتابدی فنڈ (مہاشہ پریتم چند جی)
اردھ شتابدی کے اوشیک سماچار
آریہ مہیلا ودیالیہ جام پور۔ (شری گنیش دت جی)
ولیتو انرتیسیوں کی دھوم - آریہ جگت کے سماچار
اردھ شتابدی بلیٹن۔ ایڈیٹوریل نوٹ

وید اپدیش

उत स्वया तन्वा संवदे तत् कदा न्वन्तर्वरुणे भुवानि
किं मे हव्यमहृणानो जुषेत कदा मृळीकं सुमना अभिख्यम् ॥
ऋ० ७.८६.२

اب مجھے پرم اپربھو کا درشن ہوئے بنا چین نہیں ملسکتا۔ میں تو اب اس پاپ لوارک دیو ساکشات دیکھ لینا چاہتا ہوں۔ سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے میرا من ادھر ہی لگا رہتا ہے۔ کھاتے ہوئے پیتے ہوئے چلتے ہوئے پھرتے ہوئے مجھ میں اسی کے وشئے میں نانا پرکار کے وچار و ترنگ اٹھتے رہتے ہیں۔ میں اپنے ہی شریر کے ساتھ اپنے ہی آپ میں اس برن کے وشئے میں بار تالاپ کرنے لگتا ہوں۔ اب کب میں اس پربھو کے دھیان میں مگن ہو سکوں گا۔ کیا کبھی میں اس پربھو کے اندر ہو سکونگا۔ اس برن کے جہان آشرے کو پا کر کیا کبھی میں اسی کے آدھار سے پران دھارن کرتا ہوا نرنتر اسی میں رم سکوں گا۔؟ میں تو اس کے درشن پانے کے لئے اپنا سروسو سوا ہا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اپنی بڑی سے بڑی بھینٹ چڑھانے کو اودیت ہوں۔ پر نہ جانے وہ میرے اس ہٹ کو سویکار بھی کرے گا یا نہیں؟ کہیں وہ اسے اپوگیہ ہی۔ تو نہیں سمجھے گا؟ کہیں وہ اس شودر بھینٹ سے اپرسن تو نہیں ہو جائے گا؟ کیا وہ سچ مچ میرے اس سمرپن کو اکرودھ پرسن ہوتا ہوا سیون کرے گا۔ اوہ جانے میرے لئے بھی کیا کبھی وہ سودن ہووے گا۔ جس دن پربھو درشن سے میں اپنے جیون کو سپھل کر سکوں گا؟ میرے پرم آنند کا وہ دن مجھے "سمنا" کر دینے والا وہ دن کبھی آوے گا۔ جب کہ میں اس پرم سکھ کاری اپنے آنند سوروپ برن کا پرتیکش درشن کر سکوں گا۔ آمنے سامنے ہو کر اس کا ساکشات کر سکوں گا؟

اوم شانتی۔

اردھ شتابدی نمبر کے لئے مضامین اور اشتہارات بہت جلد بھیجیں کیونکہ مضامین کی ترتیب شروع ہو گئی ہے۔ (منیجر)

ہندو آرٹ پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں مہاشہ چرنجی لال پریم پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر واقعہ گورودت بھون لاہور سے شائع ہوا۔

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہندی گورمکھی سرکلر کیخلاف ہلچل

آریہ سماج ہنومان روڈ دہلی کا پرستاؤ

آریہ ہنومان روڈ نئی دہلی شمال مغربی سرحدی صوبہ کی سرکار کے محکمۂ تعلیم کے اس حکم کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس کے ذریعے اس نے ہندی و گورمکھی کی بجائے انگریزی و اردو کو ذریعہ تعلیم بنانا نشچت کیا ہے۔

یہ حکم ہماری تہذیب و تمدن پر ضرب لگاتی ہے۔ اور اقلیت میں رہنے والی اقوام کے لئے سخت ناانصافی پر مبنی ہے۔ اس لئے صوبہ سرحد کے گورنر سے یہ سماج درخواست کرتا ہے کہ اس حکم کو جلد از جلد واپس لے لیا جائے

(رام سرن منتری)

آریہ سماج روپڑ:-

آریہ سماج روپڑ نے اپنی بیتاک میٹنگ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۳۵ء سر و سمتی سے نشچے کیا۔ کہ وزیر تعلیم صوبہ سرحدی کا سرکلر جو کہ انہوں نے ہندی و گورمکھی کے برخلاف نکالا ہے۔ نہایت ہی قابل اعتراض ہے۔ اور ہندو و سکھ دھرم و تہذیب پر سخت چوٹ ہے۔ یہ سماج گورنمنٹ صوبہ سرحدی سے پر زور درخواست کرتی ہے۔ کہ یہ سرکولر جلد سے جلد واپس لیا جاوے

(سیکرٹری آریہ سماج روپڑ)

فیصلہ کمیٹی آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی

(۱) یہ جلسہ محکمہ جات متعلق صوبہ سرحد کے سرکلر ۳۰۴۹ بی ڈی ایس مورخہ ۱۲/۳/۳۵ کے خلاف پُرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ تیسری اور چوتھی پرائمری جماعتوں میں اردو ذریعہ تعلیم ہو۔ ہندی اور گورمکھی کو خارج کر دیا جائے۔ اور جو سکول سرکلر میں متذکرہ شرائط کو پورا نہ کریں ان کی گرانٹیں بند کر دی جائیں۔

(۲) یہ جلسہ حکومت سرحد (محکمہ جات متعلقہ) کے صوبہ سرحد میں ہندو تہذیب کو مٹانے کے لئے بڑھتے ہوئے رجحان کو تشویشناک خیال کرتا ہے اس بات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پرائمری سکولوں سے ہندی اور گورمکھی کو خارج کیا جا رہا ہے۔

ان ریزولیوشنوں کی نقل جناب ڈائرکٹر صاحب، انسپکٹرس صاحبہ گرلز سکول و حکومت سرحد و پریس کو بھیجی جاویں۔

سیکرٹری

(آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی)

آریہ سماج دھاڑی:-

آریہ سماج دھاڑی کا جنرل اجلاس منعقدہ ۱۲/۱۱/۳۵ صوبہ سرحد کے محکمہ تعلیم کے اس سرکلر کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے جس میں امدادی سکولوں میں ہندی اور گورمکھی کے بجائے اردو اور انگریزی جاری کرنے کا غیر منصفانہ حکم ہے یہاں تک کہ ایسا نہ کرنے پر امداد بند کر دینے کی دھمکی دی ہے۔ نیز پُر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس سرکلر کو فی الفور واپس لیا جائے۔

(رام آسانند آریہ منتری آریہ سماج دھاڑی)

آریہ سماج بھیرہ:-

آریہ سماج بھیرہ کا جنرل اجلاس سرحدی صوبہ کا سرکلر کے محکمہ تعلیم کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ اس نے ہندی بھاشا اور گورمکھی کی بجائے انگریزی اور اردو کی تعلیم پانا نشچت کیا ہے۔ یہ حکم ہماری تہذیب و تمدن کے خلاف ہے۔ لہٰذا آریہ سماج بھیرہ سرحدی صوبہ کے گورنر صاحب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس حکم کو جلد از جلد واپس لیا جائے۔

(۲) اس پرستاؤ کی نقول جناب گورنر صاحب بہادر و ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم اور اخبارات کو بھیجی جائیں۔

(رام پیارا سیکرٹری)

آریہ سماج بسی:-

آریہ سماج بسی سرحدی گورنمنٹ شکشا وبھاگ کے منسٹر کے اس سرکلر کا جس میں اس پرانت کے سمت سکولوں ہندی اتھوا گورمکھی پڑھانے سانرودھ کیا گیا ہے۔ ورودھ کرتی ہے۔ اور سرحدی گورنمنٹ اور بھارتیہ گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ سرکلر تُرنت واپس لے لیا جاوے کیونکہ وہ چھپے روپ میں ویدک دھرم اور سمت آریہ سبھیتا کے اوپر کھیرا آکھیپ ہے

(۱) پاس ہوا۔ کہ اس کی پرتی منسٹر شکشا وبھاگ اور ایڈیٹروں کو بھیجی جاوے۔

(بشن نت لستے اُپ منتری)

آریہ سماج پھلروال:-

یہ جلسہ فرنٹیر گورنمنٹ کی پالیسی جو کہ اس نے ہندی اور گورمکھی کے متعلق اختیار کی ہے۔ اس کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ اور درخواست کرتا ہے کہ اپنے اس تازہ سرکلر کو واپس لے کر عام بیکت...

کے شکریہ کی مستحق بنے یہ جلسہ تمام سکولوں کے کارپردازوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ہندی و گورمکھی کو لازمی قرار دیں۔

(شانتی سروپ شرما منتری)

آریہ سماج کبیر والہ:-

آریہ سماج کبیر والہ ضلع ملتان کا عام اجلاس منعقدہ ۲۲/۱۱/۳۵ صوبہ سرحد کے اس سرکلر کے خلاف نہایت زوردار آواز احتجاج بلند کرتا ہے جس میں امدادی سکولوں میں ہندی اور گورمکھی کی بجائے اردو اور انگریزی جاری کرنے کا غیر منصفانہ حکم ہے یہاں تک کہ ایسا نہ کرنے پر امداد بند کر دینے کی دھمکی بھی ساتھ ہے۔ سرو سمتی سے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ایسے جانبدارانہ حکم کو جلدی سے پیشتر واپس لے لیا جاوے۔

(منتری)

آریہ سماج لدھیانہ

آریہ سماج لدھیانہ کی سپتاہک میٹنگ مورخہ ۱۷/۱۱/۳۵ میں سرو سمتی سے نشچے ہوا۔ کہ گورنمنٹ ہند کے محکمہ تعلیم کے سیکرٹری صاحب کو لکھا جاوے کہ آریہ سماج لودیانہ اس سرکلر کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس کی غرض سے صوبہ سرحد کے تمام منظور شدہ گرلز سکول سے ہندی اور گورمکھی کو ہٹا کر اس کی جگہ اردو یا انگریزی کو ذریعہ تعلیم مقرر کرتا ہے۔ اس سرکلر کو ہندوؤں کے سوشل تمدن پر براہ راست حملہ قرار دیتے ہوئے گورنر صاحب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس بے ہودہ سرکلر کو فوراً واپس لے لے۔

(منگل سین انند منتری آریہ سماج)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی:-

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ جنرل اجلاس سرحدی گورنمنٹ محکمہ تعلیم کے اس سرکلر کو جس کی رو سے اور ہندو اور سکھ لڑکیوں کو سکولوں میں ہندی اور گورمکھی پڑھانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اور سکولوں کو جن میں ان زبانوں کی تعلیم دی جائے گی گرانٹ بند کرنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور محکمہ تعلیم سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے اس دل شکن سرکار کو واپس لے کر ہندو سکھ جنتا کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرے۔

(منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ:-

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ شمال مغربی سرحدی صوبہ سرکار کے محکمہ تعلیم کے اس حکم کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس کے ذریعے اس کے ہندی و گورمکھی کی بجائے انگریزی و اردو کو مادھیم بنانا نشچے کیا ہے۔ یہ نادر شاہی حکم ہندو سنسکرتی و تہذیب پر ایک کٹھار آگھات ہے۔ اور اقلیت میں رہنے والی اقوام کے لئے سخت بے انصافی پر مبنی ہے۔ اور سرحدی صوبہ کے گورنر سے یہ آریہ سماج پرارتھنا کرتا ہے...

ویدوں، حکیموں، پنساریوں کیلئے فائدہ مند ایجنسی

۱۳–۸

روپے آنے

(تیرہ روپے آٹھ آنے)

کرشنا شدھ سلاجیت:- جو بھارت سرکار سے رجسٹرڈ ہے۔ آیورویدک اور یونانی قانون طب میں اس قدرتی نعمت کو رسائن اور کیمیائے بدن تبلایا ہے۔ سردار وغیرہ مقامات سے بدرجہا خالص اور صاف اڑھائی تولہ کی شیشی خوبصورت پیکنگ ہر ریلوے سٹیشن پر فری ڈیلیوری مال دیا جاتا ہے۔ چھ ماہ کے اندر نہ فروخت ہونے کی صورت میں مال واپس لیا جاتا ہے۔ کرایہ واپسی بذمہ ایجنٹ ہوگا۔ فی شیشی آٹھ آنے، ہمراہ اشتہار ہوں گے۔ جن پر ایجنٹ کا نام ہوگا۔ سول ایجنسی کے قواعد الگ ہیں۔ قلیل سرمایہ سے زیادہ آمدنی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اصلی کستوری تبت زعفران، کشمیری کابلی ہینگ، زیرہ سیاہ، بنفشہ، خالص شہد، برہمی بوٹی بہ رعایت کم قیمت تحفے منگوا سکتے ہیں۔

المشتہر:-

ہزارہ کیمیکل ایجنسی رجسٹرڈ شلاجیت بھون مانسہرہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مُسافر لاہور

یکم دسمبر ۱۹۳۵ء

کیا آریہ مُسافر کی ضرورت نہیں؟

یہ سوال ہے۔ کہ کیا آریہ مسافر" بند کر دیا جائے؟ اور کیا آریہ مسافر کی ضرورت نہیں ہے؟ یا آریہ مُسافر اپنا کام ختم کر چکا ہے؟ نہیں آریہ سماج آریہ بھائیوں اور آریہ ویروں کو آریہ مسافر کی اشد ضرورت ہے۔ اور بھاری اوشیکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آریہ جگت کے پریس کی طاقت کو انبھو کرنے والے جانکار مہانو بھاؤں کی رائے ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ہفتہ وار آرگن کو روزانہ کی صورت دیدی جائے۔ جس کا مکھیہ کام جہاں دیش کی ہونے والی سوچناؤں سے جانکار کرنا ہو۔ وہاں آریہ سنسار کو اپنے اصلی مارگ کی طرف لے جانا بھی ہو۔ اور دیش کال اور دھرم کے علاوہ ایسے انداز میں کام کیا جائے جس سے ویدک دھرم اور آریہ سماج کے عالمگیر سدھانتوں کے سامنے دنیا سر تسلیم خم کر دے لیکن برعکس اس کے آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ جہاں اتنی لمبی چوڑی آشائیں نہایت تیزی سے ... کر رہی ہیں۔ اور پریس کی طاقت سے دنیا کو ویدک دھرم کا گرویدہ بنا دینے کا وچار موجود ہے ... عملی طور پر آریہ بھائی آریہ مسافر کی اتنی سہائیتا نہیں کر سکے۔ جس سے یہ ہفتہ واری قالب میں آریہ سنسار کو آریہ دھرم کا سندیش سُنا سکے بلکہ پرتی ندھی سبھا کے کاریالیہ سے آئی ہوئی سوچنا ... گیات ہوا ہے۔ کہ اس وقت کم از کم گیارہ سو ... کی اشد ضرورت ہے۔ تب جا کر آمد و خرچ ... ہو سکتے ہیں۔ نہیں تو مسلسل خرچ کی موجودگی ... آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کی بے توجہی سے آریہ مسافر کو بند کر دینے کا سوال در پیش ہو ... کہ کیا آریہ بھائی اور آریہ سماجیں اس اہم ... طرف اپنا دھیان آکرشت کریں گی۔ اور ... بھائی اس ضروری معاملہ کی طرف دھیان ... اور ہفتہ عشرہ کے اندر آریہ مسافر کی حالت ... کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھائیں گے۔ جیسا کہ ... میں شری لالہ ہردیال جی بی۔ اے ادھشٹاتا ... پر شائع شدہ لیکھ سے آپ کو پتہ چل گیا ... آریہ مسافر کی مالی حالت اچھی نہیں ہے۔ اس ... خاص طور پر آریہ سماجوں کی طرف سے تساہل ... تیز ہے۔ متواتر کافی عرصہ سے جن آریہ سماجوں کو آریہ مسافر بیراپت ہو رہا ہے۔ اور انہیں اطلاع بھی دی جا چکی ہے۔ مگر ان حالات کی موجودگی میں بھی ان نادہندہ آریہ سماجوں نے آریہ مسافر کا چندہ بھیجنے کی جرأت نہیں کی۔ اور نہ ہی باوجود سوچنا کے انہوں نے وار شک شلک بھیجا ہے۔

کیا ان آریہ سماجوں کی ایسی حالت کی موجودگی میں آریہ مسافر پر بوجھ نہیں پڑ رہا۔ اور کیا اس کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے برعکس قدم اٹھانے سے آریہ مسافر روزنامہ کی صورت اختیار کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ یہ ہے سوال جو رہ رہ کر سامنے آتا ہے۔ اور آریہ جنتا کو اس اور دھیان آکرشت کرنے کی طرف پریرت کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے اور دریافت کرنے کی جرأت ہوتی ہے۔ کہ کیا آریہ مسافر کی ضرورت نہیں؟ آریہ مسافر کی ضرورت تو تب ختم ہو سکتی ہے۔ جب آریہ سنسار کے پرتی شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی وصیت بھول جائیگی۔ شہید کی وصیت موجود ہے۔ رشی کا سندیش اور ویدک دھرم کا ناد بجانے کے لئے آریہ مسافر ایک پُر جوش سپاہی ہے۔ اس زبردست پرچارک کی موجودگی میں آپ ہزاروں نر ناریوں تک ویدک دھرم کا سندیش پہنچا سکتے ہیں۔ اور بیک وقت مخالفین کے اعتراضات کا جواب لاکھوں وِکتیوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ ایسے پرچارک اور مستری کے ہوتے ہوئے آپ کو آریہ سنسار کے سماچاروں اور دنیا میں ہونے والی ہلچل کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔ اور پھر اس کے علاوہ یہ بات کیا کم غور طلب ہے۔ کہ ہر ایک زندہ سوسائٹی کا اپنا آرگن ہونا لازم ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا ایک جیوت جاگرت سنستھا ہے اس سبھا کے وشال کاریہ اور اس کے سمبندھ میں ہونے والی گھٹناؤں سے جانکار ہونا ہر ایک آریہ بھائی کا فرض مقدم ہے۔ بالخصوص سالے پرانت کی آریہ سماجوں کو آریہ مسافر لازمی طور پر خریدنا چاہیئے اور اس کے سہائیتا فنڈ میں امداد دے کر ایسے طبقہ میں بھی آریہ مسافر کو پہنچانا چاہیئے۔ جہاں آریہ سماج کی آواز کا جلد یا بدیر بلند ہونا بان پڑتا ہو۔ آپ کو شری ادھشٹاتا جی نے تمام حالات سے آگاہ کر دیا ہے۔ اور آریہ بھائیوں سے آریہ مسافر سمبندھی جو پرشن کیا ہے۔ آشا ہے کہ اس کا یتھوچت اُتر پراپت ہوگا۔ اور دھن کے ابھاؤ کی جو شکایت سنائی دے رہی ہے۔ وہ ایسے ہی بنی نہ رہے گی۔ جیسے کہ اس سے پہلے ہونے والے حالات سے دکھائی دے رہی ہے۔ بلکہ ہر ایک آریہ بھائی جو آریہ مسافر کا خریدار نہیں ہے۔ اور ہر ایک آریہ سماج جس کے پاس نمونتاً اخبار حاضر ہو رہا ہے۔ آریہ مسافر کا سالانہ چندہ بھیجدیں گے۔ اور اپنے اپنے دوستوں سے مسافر فنڈ کے لئے دھن اکٹرت کر کے دفتر آریہ مُسافر میں ارسال کر دینگے۔ تاکہ دھن سمبندھی پرشن فوراً حل ہو جائے۔ اور آریہ مسافر بلا خوف و رعائت مخالفین ویدک دھرم کے اعتراضات کا جواب دیتا ہوا آریہ جگت میں ہونے والی گھٹناؤں سے آپ کو سوچیت کرتا رہے۔

تناسخ کی صداقت پر ایک سپر چولسٹ کی رائے

آواگون کے ویدک سدھانت کی تائید میں آئے دن ماہرین روحانیات نے ایسے پُر زور دلائل پیش کئے ہیں۔ جن سے یہ امر پایہ یقین تک پہنچ چکا ہے۔ کہ تناسخ کا سدھانت اٹل ہے۔ چنانچہ اس سمبندھ میں انگلستان کے ایک سپر چولسٹ مسٹر ڈسمنڈ نے ایک ناممکن التردید نظریہ پیش کیا ہے اور لکھا ہے کہ:۔

"اس کے لئے یکسوئی حاصل کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اگرچہ یہ کہنا بہت آسان ہے۔ لیکن اس کا حاصل ہونا در اصل نہایت مشکل ہے۔ یہ یکسوئی حاصل کرنے کے لئے آپ ہدایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے کسی معمولی چیز مثلاً ایک دیا سلائی کے بکس پر ہی پانچ منٹ کے لئے اپنی توجہ ایسی جمانے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ اس اثنا میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی دل دوسری شئے کی طرف راغب نہ ہو۔ صرف اس مقصد میں ہی کامیابی حاصل ہونے کے لئے مہینوں کی لگاتار مشق اور محنت کی ضرورت ہے۔

جب یہ کامیابی حاصل ہو جائے۔ تو پھر توجہ اپنے اوپر قائم کی جائے۔ اور زمانہ گزشتہ کی باتوں کو سوچا جائے۔ روزانہ واقعات زندگی کی ایک مکمل ڈائری رکھی جاوے۔ جس میں ہر ایک واقعہ کو خواہ وہ کیسا ہی حقیر کیوں نہ ہو۔ جو حالت بیداری وقوع پذیر ہوا۔ درج کیا جائے۔ اور اسے ہر روز یاد کیا جائے۔ کچھ عرصہ کی مشق سے یہ خیالی عمل ایسا آسان ہو جائے گا۔ کہ خود بخود بلا کسی کوشش کے ہو جایا کرے گا۔

سونے کے وقت بستر پر لیٹ کر گزشتہ ایام کے تمام واقعات کو جہاں تک ممکن ہو سکے۔ یاد کیا جائے اور صبح جاگتے ہی رات کے تمام خوابوں اور دیگر حرکات کو جو عالم بیخودی میں کی گئی ہوں۔ یاد کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس طرح آہستہ آہستہ حافظہ کی طاقت بڑھتی جائے گی۔ اور پرانے سے پرانے زمانہ گزشتہ کی باتیں یاد آتی جائیں گی۔ یہاں تک یہ موجودہ زندگی ایک باقاعدہ اور مسلسل زندگی معلوم ہونے لگے گی اسی طرح حافظہ کے اور زیادہ نشو و نما حاصل کرنے پر پچھلے جنموں کے بھی کچھ نظارے اپنی جھلک دکھانے لگیں گے۔ حتیٰ کہ رفتہ رفتہ وہ جنم بھی حقیقی اور واقعی معلوم ہونے لگیں گے۔ اور ان کے واقعات کا سلسلہ بھی ایسا ہی باقاعدہ ہو جائیگا۔ نیز ہر واقعہ ایسا صاف اور صریح معلوم ہونے لگے گا۔ گویا کہ کل ہی ہوا ہے۔

اس رائے کی موجودگی میں یہ کہنا۔ کہ یوگ بل سے پچھلے جنم کے حالات سے واقفیت نہیں ہوتی۔ قطعاً غلط ہے۔ اور یہ ثابت ہے۔ کہ یوگی کی ورتیاں نہایت درجہ باریک بینی سے اُن حالات کو کامل طور پر جان سکتی ہیں۔ جو پچھلے جنم میں ہو چکے ہوں۔

بھونچال اور کرم پھل

آریہ مُسافر میں بھونچال اور کرم پھل کے سلسلہ میں عرصہ سے بحث جاری ہے۔ اس سمبندھ میں آپ نے دونوں کے وچاروں کا مطالعہ کیا۔ اور آپ کو ویدک عقیدہ کے علاوہ ترک کے آدھار پر کئے گئے اعتراضات کا بھی تسلی بخش جواب مل گیا ہوگا۔ اور پتہ چل گیا ہوگا۔ کہ کرم پھل کی فلاسفی کتنی پر از اہمیت ہے۔ لہٰذا سوچیت کیا جاتا ہے۔ کہ اس سلسلہ کو ختم کر دیا گیا ہے اور بہت جلد ایک اور بحث طلب سوال پیش کیا جائے گا جس کے سمادھان سے آریہ جنتا کا جانکار ہونا اوشیک ہے۔

ضروری اطلاع

ضرورتوں کے اشتہارات کے لئے آریہ مُسافر نہایت ہی موزون اخبار ہے۔ نرخ مناسب رکھے گئے ہیں۔ (مینجر)

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورو گوبند سنگھ جی کی بے ادبی ہیں

مرزائی لوگ ازحد بے باک ہو رہے ہیں ۔ اور کھلے بندوں ہندوؤں اور سکھوں کے بزرگوں کی نسبت غلط فہمیاں پھیلانے پر اتر آئے ہوئے ہیں ۔ چنانچہ اسی ضمن میں " فاروق " میں واحد حسین نام کے ایک مرزائی نے گورو گوبند سنگھ جی پر مسافروں کی پگڑیاں اتارنے کا الزام لگایا ہے اور کہا ہے ۔ کہ گورو جی نے گپال موچی تیرتھ پر سکھوں کو سزا دینے کے لئے مسافروں کی پگڑیاں اتار لینے کا حکم دیا ۔ مگر اس ضمن میں یہ بات نہایت درجہ استعجاب انگیز ہے ۔ کہ دو شیڈ ۔ فاروق کے صفحات پر تحریر کئے گئے ہیں ۔ ان میں ان کے منشا کو کوئی اشارہ بھی نہیں ۔ بلکہ سکھوں کو جبر سے منع کرنے کا حکم ہے ۔ کہ

تب ست گور اچرت بچارا
نا تے چھینے کریہ پکارا
بھاگ جاتے سیلہ ڈ پاوے
بکرے جنگ کرن بن آوے
تو نہ سر ہے کاج کوؤ
کرے سو رام سکھ تے سکھ ہوؤ

مرزائیوں کا مباحثات سے احتراز

عموماً یہ دیکھا جاتا ہے ۔ کہ مرزائی لوگ مباحثہ سے گریز کرنے لگ جاتے ہیں ۔ اور آریہ سماجی اعتراضات ہی کیا بلکہ ہر ایک قسم کے سوشل اعتراضات سے بھی جی کترانے لگ جاتے ہیں ۔ اس کی اصل غائیت کا نمونہ ۷ نومبر ۱۹۳۵ء کی خلیفہ کی تقریر میں دکھائی دیتا ہے ۔

مباحثات پبلک کے اخلاق کی وجہ سے کرنے پڑتے ہیں جس طرح ہمارے ملک میں لوگ مرغ بازی بٹیر بازی کے عادی تھے ۔ وہ مولوی بازی کے بھی عادی ہیں ۔ ایک مولوی ادھر کھڑا ہو جاتا ہے اور ایک اُدھر ۔ ایک دوسرے کو چوٹیں ملاتے ہیں ۔ اور پبلک یہ تماشہ دیکھ کر خوش ہوتی ہے ۔ یہ دراصل گرے ہوئے اخلاق کا مظاہرہ ہوتا ہے ۔

اگر ایسی ہی بات ہے ۔ تو مرزا غلام احمد صاحب نے بھی پادری آتھم سے مباحثہ کیا تھا ۔ کیا وہ بھی اخلاق کے اسی زد میں آتا ہے ؟

ترکی کے مسلمان

ترکستان دوسرے معنوں میں مسلمانوں کا ملک بن رہا ہے ۔ اور یورپ کی مختلف آبادیوں میں رہنے والے مسلمان ہجرت کر کے ترکی میں آرہے ہیں ۔ رومانیا سے بہت سے مسلمان ترکی آچکے ہیں ۔ اور اس موسم سرما میں مزید تیس ہزار آجائیں گے گو سلاویہ کے چودہ لاکھ اور بلغاریہ کے اسی ہزار مسلمان بھی ترکستان میں آجائیں گے ۔ یہی نہیں ۔ بلکہ یونان اور دیگر خطوں سے سمٹ کر مسلمانوں کی ساری آبادی ترکستان میں پہنچنے کی کوشش کر رہی ہے روس سے لاکھوں مسلمان ترکستان آگئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یورپ میں یہ اسلامی کالونی قطعاً مسلمانوں کا گہوارہ بن جائے گی اور سیاسی لحاظ سے ہی نہیں بلکہ مذہبی تقوے کے زیر نظر ترکی کا اسلام ایک قسم کا ایسا اسلام ہوگا جو یورپ کے رنگ میں رنگا ہوگا ۔ وہ ہندوستانی اور ایشیائی اسلام سے مختلف ہوگا ۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اسی طرح ایشیا میں بھی افغانستان اور ایران کو مسلمانوں کا خالص مسکن بنا دیا جائے اور ہندوستان چین افریقہ وغیرہ سے سارے کے سارے مسلمان سمٹ کر ان دونوں ملکوں کو بارونق کر دیں ؛

اچھوتوں کیلئے ایک کروڑ روپیہ

انجمن حمایت الاسلام لاہور کے آرگن نے اچھوتوں میں تبلیغ اسلام کے لئے ایک ہزار لائف ممبر اور ایک کروڑ روپیہ تبلیغ فنڈ برائے ہریجن اسلامی مشن طلب کیا ہے ۔ اور اس مشن کے مالی ٹرسٹ کے لئے ہز ہائینس سر آغا خاں کا نام نامی پیش کرتا ہے مشن کے لئے پچاس سالہ پروگرام تک زیر تجویز ہے اور مشن کے کلچرل اور معاشی پروگرام کے علاوہ دو ہزار مجاہدوں کی فوری ضرورت کا اعلان کیا گیا ہے یہ مجاہد اسلامی مکتی فوج کے نام سے موسوم ہونگے ۔ مگر دوسری طرف ہندوؤں کی یہ حالت ہے ۔ کہ وہ کوئی پروگرام بھی تیار نہیں کر رہے ۔ جس سے ہندو جاتی کے اس انگ کو علیحدہ ہونے سے بچایا جا سکے ؛

سے لوگ بڑی کثرت سے جمع تھے اور ... کی چھت بھی دوسرے مکان سے ملتی ... بایں ہمہ قاتل کا آج تک بھی پتہ نہ چلا ۔

کیا خان بہادر صاحب اس زمانہ کی تحریرات سے اس قسم کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں ۔ یا یونہی ہوائی باتیں اور خیالی فسانہ ہی بنایا گیا ہے ۔

تردید

۱۰ نومبر کے اخبار پرکاش میں بابو دیوی شرن جی کا ایک لیکھ پنڈت جے چندر جی ودیا النکار رچت " بھارتیہ اتہاس کی روپ ریکھا " پستک پر ایک نظر کے عنوان سے چھپا ہے ۔ اس پستک میں پنڈت جے چندر جی نے پراچین آریوں کی جیون کے سمبندھ میں آریہ سماج کے وچاروں کے ... پشچمی ودوانوں کے سمان لکھا ہے ۔ اس پر دیوی شرن جی آپتی اٹھاتے ہوئے اپنے ... لکھتے ہیں ۔ کہ

" اب یہ پستک " بھارتیہ اتہاس کی روپ ریکھا " گورو کل میں پڑھائی جانے لگی ہے ۔ ... آشچریہ ہے ۔ یہ پستک نہ ہی پہلے اور نہ ہی ... کی کسی شرینی میں پڑھائی جاتی ہے ۔

(پرکاشن وبھاگ گورودت بھون)

ریویو

دافع الاوھام { لیکھک شری ... }

جی آچاریہ شری مہیدیا نند عربی سکول امرتسر ۔ قیمت بارہ آنہ ضخامت ... صفحات ۔ لکھائی چھپائی عمدہ ملنے کا پتہ پنڈت وزیر چند جی شرما ویدک لیٹریچر ... اس کتاب میں شری پنڈت ... نہایت عالمانہ انداز میں مرزا غلام احمد کی پیشگوئی متعلقہ شہید اکبر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر پر بحث کی ہے ۔ اور مرزا صاحب کی تاویلوں کو ایسے ڈھنگ میں عیاں کیا ہے ... بے اختیار مصنف کی قوت استدلال ... دینے کو جی چاہتا ہے ۔ اس کتاب کی ... علمی مرزائی عالم مرزا کی صداقت کو ... میں نام رہیں گے ۔ آج تک اس قسم کی ... تالیف آریہ سماج کے لٹریچر میں نہیں ... مرزائیوں کا منہ بند کرنے کے کام ... آریہ بھائی اور آریہ مناظر کو یہ کتاب رکھنی چاہیئے ۔ بڑے کام کی چیز ہے ... ملاحظہ فرمائیے ۔

دلت اُدھار سمیلن

آریہ مسافر کے پچھلے پرچہ میں اردھ شتابدی لکھنؤ کے موقعہ پر ہونے والی تمام کانفرنسوں کی فہرست شائع ہو چکی ہے ۔ اس کے مطابق اس موقعہ پر مورخہ ۲۸ دسمبر بعد دوپہر ایک دلت ادھار سمیلن منعقد ہوگا ۔ جس کے پردھان دلت جاتیوں کے لیڈر شری یت ایم ۔ سی راجہ ممبر اسمبلی ہوں گے ۔ دلت جاتیوں سے تعلق رکھنے والے ہر بھائی سے درخواست ہے ۔ کہ وہ اگر کوئی ریزولیوشن اس سمیلن میں پیش کرنا چاہیں ۔ وہ جلد ہی اس کی ایک نقل ادھشٹاتا دلت ادھار سمیلن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام ارسال کرنے کی کرپا کریں ۔ تاکہ اس پر وچار کیا جا سکے ؛

ادھشٹاتا دلت ادھار سمیلن
گورودت بھون لاہور

قادیان میں مباہلہ

احراریوں نے قادیان میں مباہلہ کرنے کے لئے ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو جانا تھا ۔ اس سلسلہ میں گورنمنٹ کی طرف سے کافی پولیس کی جمعیت قادیان پہنچ گئی اور مباہلہ نہیں ہو سکا ۔ احراری اس امر پر مستعد تھے ۔ کہ کسی نہ کسی طرح خلیفہ قادیان کے مباہلہ کی شرط کا بھانڈا پھوڑ دیا جائے ۔ مگر جائے حیرت ہے کہ مہینوں سے خلیفہ جی نے ایک لمبی لسٹ مباہلہ میں شرکت کرنے والے مرزائیوں کی دینی شروع کر دی تھی ۔ اور میدان کو گرم کرنے کے لئے اشتہارات اور اخبارات کے ذریعہ زبردست پراپیگنڈا کر ڈالا تھا ۔ تاکہ اس موقعہ پر نقص امن ہوائی خراب ہو جائے مگر حکومت کی بر موقع دخل اندازی سے مباہلہ کی آگ سلگ نہ سکی باوجود اس حالت کے مرزائی اخبارات اسے احرار کی شرارت سے منسوب کرتے ہیں ؛

ایک مرزائی خان بہادر کا مبلغ علم

حاضر پیغام صلح میں خان بہادر میاں غلام رسول صاحب صدر میونسپل کمیٹی جھنگ نے اپنے احمدی ہونے کی سرگذشت لکھتے ہوئے شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کے واقعات کا سلسلہ نہایت ہی پُر از اغلاط انداز میں پیش کیا ہے ۔ کہ

" لیکھرام نے نہایت دیدہ دلیری سے مباہلہ اور مبارزہ کے رنگ میں حضرت مرزا صاحب کے خلاف عذاب کی پیشگوئی شائع کی ۔ "

۳ نومبر کالم ۳

افسوس کہ اس ضمن میں پنڈت جی کی پیشقدمی کا کوئی ثبوت ہی پیش کیا ہوتا ۔ اور اگر خیر یہاں تک گزرتی تو اور بات تھی ۔ آگے چلکر خانصاحب نے نہایت بے باکی سے تحریر کیا ہے ۔ کہ

" وقوعہ قتل لیکھرام دن کے وقت اور گھر کے آدمیوں کی موجودگی میں ہوا ۔ اور اسی وقت بے حد شور ہوا ۔ بلکہ قاتل کا تعاقب بھی ہوا ۔ مکان کے نیچے بارات کے اتفاقی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر اور آریہ ویردل

لیکھک شری لالہ ہردیال جی ادھشٹاتا "آریہ مسافر" و "آریہ ویردل" پنجاب

بھی جب آریہ پرتی ندھی سبھا نے جنرل اجلاس میں "آریہ مسافر" کا ادھشٹاتا بنایا گیا تھا۔ اس وقت جملہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پریمیوں نے بیک آواز یہ فرمایا تھا۔ کہ آریہ مسافر کو ضرور ہی ہفتہ وار رکھا جائے۔ میرے پاس تو کئی چٹھیاں آرہی ہیں کہ آریہ مسافر کو روزانہ بنا دیا جاسکے۔ بعض اصحاب کو تو یہ خیال ہے۔ کہ ہفتہ واری اخبار کی نسبت روزانہ کے چل نکلنے کا زیادہ امکان ہے۔ ایک اور سجن جو آریہ سماج کے پرانے بڑے محنتی کارکن ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ کیا آریہ پرتی ندھی سبھا جیسی شرومنی سبھا ایک روزانہ اخبار نہیں چلا سکتی؟ ادھر تو ایسے اصحاب کی جن کے دل میں آریہ سماج کے مشن سے پیار ہے۔ یہ مانگ ہے۔ کہ آریہ مسافر کو روزانہ کیا جائے۔ اُدھر آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر والے مجھے یہ نوٹس دے رہے ہیں۔ کہ اگر گیارہ سو (۱۱۰۰) روپے کا گھاٹا جو اس وقت تک ہے۔ پورا کرنے کا بندوبست نہ کیا گیا۔ تو اخبار بند کرنا پڑے گا۔ دفتر کے ذمہ دار ادھیکاری بھی حق بجانب ہیں۔ کیونکہ روپیہ کے بغیر کام چل کیسے سکتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ پانچسو سے زائد آریہ سماجوں میں سے جو پنجاب اور صوبہ سرحد و بلوچستان میں ہیں۔ صرف نصف کے قریب "آریہ مسافر" کی گراہک ہیں۔ برعکس اس کے گذشتہ تین ماہ سے ۲۶۱ سماجوں کو "آریہ مسافر" اس خیال سے بھیجا جارہا ہے کہ وہ اس کو پڑھ کر یہ اندازہ لگالیں۔ کہ آریہ سماج کے حالات معلوم کرنے۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے اعتراضات کا جواب دینے اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے حالات معلوم کرنے کا صرف ایک واحد ذریعہ یہ ایک اخبار ہے۔ جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا اُردو آرگن ہے۔

کیا اب وہ ساری کی ساری آریہ سماجیں اپنا چندہ بھیج کر گراہک بننے کی کرپا کریں گی۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ اور اس مطلب کا ایک ریزولیوشن آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کی گذشتہ میٹنگ میں پاس بھی ہوا ہے۔ کہ سماجوں کو بڑے زور سے پریرنا کی جائے۔ کہ وہ اس پرچہ کی ضرور گراہک بن جائیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ میری یہ عرضداشت آریہ سماجیں پڑھ کر ضرور ہی "آریہ مسافر" کی خریداری کی اطلاع معہ چندہ دفتر "آریہ مسافر" لاہور میں بھیجدیں گے۔

مگر پھر بھی چند ایک آریہ سماجیں ایسی رہ جائیں گی۔ جو حقیقت میں اس قدر نادار ہیں کہ تین روپیہ بھی ادا نہیں کرسکتی۔ ایسی سماجوں کی بڑی سماجوں کو سہایتا کرنی چاہیئے کیا آریہ سماج کے لوگ اناتھ بالکوں کی رکھشا کے لئے دھن نہیں دیتے۔ وہ یہ سمجھ کر کہ کچھ آریہ سماجیں ایسی اناتھ ہیں۔ کہ وہ اپنی امداد نہیں کرسکتیں۔ اس کے لئے چندہ ادا کردیں۔ کیا بڑی بڑی سماجوں کا یہ فرض نہیں۔ کہ وہ اپنی چھوٹی اور کمزور سماجوں کی سہایتا کریں؟ اگر کوئی دس سماجوں کا چندہ ادا کرسکتی ہے۔ تو تیس روپے بھیجدے۔ اور اگر کوئی پانچ یا سات کا چندہ ادا کرسکتی ہے۔ تو اسی لحاظ سے ان کمزور سماجوں کا چندہ ادا کرکے اُن کے شکریہ اور پُن کی بھاگی بنیں۔

بدقسمتی سے آریہ مسافر کے ایڈیٹر شریمان چرنجی لال جی پریم دو ماہ سے بستر علالت پر پڑے ہیں۔ جب وہ تندرست تھے۔ تو وہ سماجوں میں سے اس طرح کا روپیہ خود اکٹھا کرکے ہمیشہ لاتے رہے ہیں۔ مگر اب وہ مجبور ہیں۔

آریہ ویردل

مجھے سبھا نے آریہ ویردل کے سنگٹھن کرنے کا کام سونپ دیا ہے میں اس ماہ کے شروع سے برابر دورہ پر ہوں۔ جالندھر کے ضلع کا دورہ کرنے کے بعد میں امرتسر۔ لاہور۔ راولپنڈی پشاور۔ کوہاٹ بنوں۔ ڈیرہ اسمعیل خاں کیمبلپور فیروزپور۔ موگا۔ لدھیانہ۔ روہتک۔ جہلم وغیرہ کا دورہ کرتا ہوا اب ضلع حصار۔ نابھہ بہاولپور وغیرہ کی طرف جارہا ہوں۔ آپ کو یہ سُن کر خوشی ہوگی۔ کہ جہاں جہاں میں گیا ہوں۔ وہاں کی سماجوں اور آریہ ویروں نے بڑی خوشی سے آریہ ویردل بنانا منظور کرکے کام شروع کردیا ہے۔ تیس جگہ سے آریہ ویردل بننے کی اطلاع مجھے پہنچ گئی ہے۔ اب میرے لئے سوال یہ ہے۔ کہ "آریہ مسافر" یا آریہ ویردل؟ کیا میں آریہ ویردل کے سنگٹھن کے کام کو چھوڑ کر آریہ مسافر کے لئے دھن اکٹھا کرنا شروع کردوں۔ بارہ سو (۱۲۰۰) روپیہ اکٹھا کرنا کچھ مشکل نہیں۔ مگر ادھر آریہ ویردل کا کام بند ہو جائے گا۔ میں نے جن آریہ سماجوں کے آریہ سماج کے پریمیوں سے مشورہ کیا ہے۔ وہ سب یہ کہتے ہیں کہ آریہ مسافر کے لئے سماجیں خودبخود امداد کردیں گی آپ بے فکر ہو کہ آریہ ویردل کا کام کرتے رہیں مجھے اپنے آپ بھی یہی اُمید ہے۔ اور ساتھ ہی مجھے آریہ ویردل کی سنگھٹنا کی آوشیکتا بھی بہت بااہم معلوم ہوتی ہے۔

بعض آریہ سماجوں میں مجھ سے یہ پوچھا گیا۔ کہ کیا آریہ ویردل اس لئے بنایا جارہا ہے۔ کہ اردھ شتابدی کے لئے والنٹیر اور سیوک مل جائیں۔ میرا جواب تھا صرف اسی لئے نہیں۔ پھر پوچھا گیا۔ کہ کیا اس لئے بنا رہے ہو۔ کہ اپنی دیویوں کی رکھشا کی جائے۔ میرا جواب ہے۔ کہ یہ ایک بڑا ضروری کام ہے۔ مگر صرف اس لئے بھی نہیں۔ پھر یہ کہا گیا۔ کیا اس لئے آریہ ویردل بنا رہے ہو۔ کہ آئے دن کے جھگڑوں سے آریہ جنتا کی رکھشا ہو۔ میں نے کہا۔ کہ یہ مدعا بھی ہے۔ مگر مخالفین کا مقابلہ کرنا ہی مدعا نہیں۔ تو پھر پوچھا گیا۔ کہ نوجوان آریہ ویروں کو توانا اور مضبوط بنانا مدعا ہے۔ میں نے کہا یہ ایک ضروری مدعا ہے۔ مگر اس پر بھی بس نہیں۔ ایک شخص نے پوچھا۔ یہی نہیں تو وہ پھر کونسی بات ہے۔ جس کے لئے آپ سرگرداں پھر رہے ہو۔ میں نے کہا۔ مجھے باہر کے مخالفین کا اتنا خوف نہیں جتنا اندر کے کیڑوں کا ہے۔ جو آریہ جاتی کو گھن اور دیمک کی طرح کھا رہے ہیں۔

(۱) مجھے تو ایسے آریہ ویر چاہیئں۔ جو یہ پرن لیں کہ وہ اُس وقت تک چارپائی پر نہ سوئیں گے۔ جب تک کہ دس آریہ جاتی کے ہونہار۔ نوجوانوں کو سیگرٹ کی بدعادت نہ چھڑا دیں گے۔

(۲) مجھے تو ایسے آریہ ویر چاہیئں۔ جو یہ پرن لیں۔ کہ وہ اپنے گاؤں یا شہر میں کسی بڈھے کے ساتھ کمسن کنواری کنیا کا بیواہ نہ ہونے دیں گے۔ پرچار سے۔ ستیہ گرہ سے پروپیگنڈا سے۔ ایسے کام نہ ہونے دیویں۔

(۳) مجھے تو ایسے آریہ ویر ملنے چاہیئں۔ جو کہ کسی ایسے نوجوان کی شادی نہ ہونے دیں گے۔ جس کی نوجوان بیوی موجود ہو۔ وہ ہر طرح کی تکلیف برداشت کرکے بھی ایسے تعلقات کے خلاف جدوجہد کریں گے۔

(۴) میں ایسے آریہ ویر اور ویرانگنیں پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ جو یہ پرن کرلیں۔ کہ وہ کبھی برہم چریہ پورا کرنے کے بغیر شادی نہ کریں گے۔ خواہ ان کو کتنی ہی تکلیف سہنی پڑے۔

(۵) میں ایسے آریہ ویر حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ جو بچے ہرش سے پرن کریں۔ کہ وہ دھن کے ساتھ شادی نہ کریں گے۔ اور کسی ایسی لڑکی سے شادی نہ کریں گے جس سے والدین دو سو سے زیادہ جہیز دینا چاہتے ہوں۔

(۶) میں ایسے ویروں کے دل بنانا چاہتا ہوں جو اس بات کا پرن لیں کہ وہ اپنے گاؤں یا شہر یا علاقہ میں شاردا ایکٹ کے خلاف شادی نہ ہونے دیں گے۔

(۷) میں ایسے ویروں کو ملنا چاہتا ہوں جو یہ اقرار کریں۔ کہ کم سے کم دس نوجوانوں کو سینما دیکھنے کی بدعادت سے بچانے اور چھڑانے کا اقرار لیں۔

(۸) میں ایسے آریہ ویردل بنانا چاہتا ہوں۔ جو آریہ جاتی کی دیویوں کو مسجدوں اور مجاوروں پر ماتھا رگڑنے اور فقیروں سے جادو ٹونہ کرانے والوں کو حلیمی اور عاجزی سے باز رکھیں

(۹) میں تو ایسے آریہ ویروں کے ملنے کا مشتاق ہوں۔ جو میرے سے وعدہ کرے کہ وہ کبھی اس وقت تک مٹھائی نہ کھائیں گے۔ جب تک کہ کم از کم روزانہ دو آریہ جاتی کے غریب بچوں کو پیٹ بھر کر روٹی نہ دے لیں۔ میرے پیارے آریہ ویرو۔ آپ کے اپنے گاؤں میں ایسے لوگ ہیں جن کو پیٹ بھر کر روٹی نہیں ملتی۔ کیا ہمارا یہ حق ہے کہ ہم تو عیش کریں۔ اور وہ نان جویں سے محروم رہیں۔

(۱۰) میں تو ایسے آریہ ویروں کا دل بننے کا سوبھاگ پراپت کرنا چاہتا ہوں۔ جو پرن لیں۔ کہ جب تک دس بھنگیوں یا چماروں کے بچوں کو آریہ بھاشا پڑھا نہ دیں گے وہ کسی اخبار کے مطالعہ میں وقت ضائع نہ کریں گے۔

سوال ہوتا ہے۔ کہ مجھے اس میں کامیابی کی کہاں تک اُمید ہے۔ میرا جواب بالکل سیدھا ہے مجھے اتنی ہی اُمید ہے۔ جتنی اس کاشتکار کو جو اپنی جھولی گیہوں سے بھر کر بکھیرتا پھرتا ہے۔ اس اُمید میں کہ فصل پکنے پر اُس کو دس گنا ہو کر ملے گی۔ اُس فصل کا اُگانا اور پرورش کرنا۔ اور پھر پکانا اُس پرم پربھو کے ہاتھ میں ہے۔ اسی طرح سے میں اپنا فرض تو بیج بونا سمجھتا ہوں۔ باقی سب کچھ اُس بھگوان کے ہاتھ میں ہے۔ جو ہماری سب کی رکھشا اور پالن کرتا ہے۔ پرماتما کرے کہ ہم میں یہ بل پیدا ہو۔ کہ ہم اپنے پرنوں کو پورن کرنے میں کامیاب ہوں۔ (باقی آئندہ)

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو بڑھائیں (منیجر)

ہون سامگری و یگیہ کے متعلق سب سامان سیتارام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرمادیں

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ بھائیو اردھ شتابدی فنڈ میں اپنا اپنا بھاگ ڈالو

مہاشہ پریتم چند جی منتری آریہ سماج - راہوں

اس سال دسمبر میں آریہ پرتی ندھی سبھا نے اپنی پچاس سالہ اردھ شتابدی منانے کا فیصلہ کیا ہے اور تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ دھن سنگرہ کا کام بھی بڑے زور سے ہو رہا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان آچاریہ رام دیو جی نے اردھ شتابدی کے اُپ لکش میں ۲½ لاکھ روپیہ کی آپ لوگوں کے سامنے اپیل کی ہے۔ ہمارا یہ کرتویہ ہے۔ کہ ہم جلد ہی اس دھن کو اکٹھا کر کے آریہ پرتی ندھی سبھا کی شان کو دو بالا کریں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس ڈھائی لاکھ روپیہ کس طریقہ سے استعمال کیا جائے گا۔ ایک لاکھ روپیہ وید پرچار کوش میں جمع ہوگا۔ پچاس ہزار روپیہ سے وید بھاشیہ اور ایک لاکھ روپیہ گرام پرچار و ایک آریہ نگر کے بنانے میں لگائے جائیں گے۔

آپ کو بھلی بھانتی معلوم ہوگا۔ جس وقت سوامی شردھانند جی مہاراج و سوامی درشنانند جی مہاراج و شری لالہ ملا رام جی کالج پارٹی سے علیحدہ ہوئے تھے۔ اس وقت پرتی ندھی سبھا کی کیا حالت تھی۔ اس وقت صرف چند اُپدیشکوں کو لے کر یہ سبھا میدان میں نکلی تھی۔ اس وقت پرماتما کی کرپا سے ۹۰ کے قریب اُپدیشک و بھجنیک ایسے ہیں۔ جو سبھا کا کام کرتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا اب اور آگے قدم بڑھانا چاہتی ہے۔ یعنی اب سبھا ایک ٹھوس پروگرام آریہ جنتا کے آگے رکھے گی۔ جو کہ آریہ جاتی کے لئے بڑا ہی لابھ دایک ہوگا۔

جو آدمی پنڈت نہیں۔ اور جو استری پنڈتہ نہیں وہ خود بخود وید کے ارتھ نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ وید کے ارتھ کرنے کی لیاقت تبھی ہو سکتی ہے۔ جب کہ آدمی چند سال تک لگاتار کوشش اور محنت سے سنسکرت اور ویاکرن کا سواد دھیان جاری رکھے۔ جنہوں نے شروع میں سنسکرت کی تعلیم حاصل نہیں کی۔ وہ وید کا ارتھ نہیں کر سکتے جس طرح ہر ایک شخص مشین ایجاد نہیں کر سکتا۔ بلکہ بنی ہوئی مشین سے ہر ایک فائدہ لے سکتا ہے وید کے ارتھ سنسکرت میں ہیں۔ مگر جس وقت مسلمانوں کی حکومت آئی۔ اس وقت سنسکرت کا ابھاؤ ہو گیا چنانچہ آریہ پرتی ندھی سبھا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سنسکرت سے سروسادھارن جنتا کے لئے نہیں بلکہ عوام الناس کے فائدہ کے لئے آریہ بھاشا میں ارتھ کیا جائے۔ اور سب کو معلوم ہو جائے۔ کہ وید کیا ہیں۔ اور ان کی کیا تعلیم ہے۔ جو کہ ہم بالکل بھول چکے ہیں۔

آریہ سنتان برسوں سے سنتی آئی ہے۔ کہ ہمارا پرم دھرم وید ہے۔ لیکن وید کا حقیقی پرچار کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا نے وید بھاشیہ کے لئے پچاس ہزار کے لئے اپیل کی ہے۔ آپ اس اپیل کا ضرور جواب دیویں

کیا کوئی ایسا شہر یا قصبہ بھی ہے۔ جس جگہ مسجد ہو۔ اور وہاں اذان اور بانگ دینے والا کوئی مُلاں نہ پایا جائے۔ یا کوئی ایسا گرجا ہے۔ جس میں آٹھویں روز اپدیش سنانے والا کوئی پادری مقرر نہ ہو۔ کیا کوئی ایسا مندر ہے۔ جس میں پجاری نہ ہو۔ کیا کوئی ایسی دھرم شالا ہے۔ جس میں کوئی بابا یا مہنت نہ ہوے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آریہ سماجوں کو ہی آپ بغیر پنڈتوں کے دیکھیں گے اگر ہر ایک سماج جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت ہے۔ ان کے اندر ایک ایک کام کرنے والا پنڈت ہوتا۔ تو اس وقت تک آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت لگ بھگ ۷۰۰ اپدیشک ہوتے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ پانچسو کے لگ بھگ آریہ سماجوں میں ۹۰ کے قریب اُپدیشک اور بھجنیک ہیں۔ اگر سماجیں ہر ضرورت کو محسوس کریں۔ اور کافی روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے پرتی ندھی سبھا کے حوالہ

کرنے کا ارادہ کریں۔ تو کیا سبھا ۵۰۰ سو کے قریب اُپدیشک نہیں رکھ سکتی ہے۔ چونکہ اپدیشک کافی تعداد میں رکھنے کے لئے سماجوں نے وچار نہیں کیا۔ اس لئے سماجوں کے ذریعہ اتنا اچھا پرچار نہیں ہوتا۔ جو کہ ہونا چاہیئے۔ جہاں سماجوں کو اُپدیشک کی ضرورت ہے۔ وہاں آج کل صرف سال میں ایک دفعہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہی اُپدیشک ملتے ہیں۔ کیا وہ آدمی جو روزمرہ کھانا کھا کر تندرست اور مضبوط ہو سکتا ہے۔ اور اگر سال کے ۳۶۰ دن بھوکا رہے۔ اور ۳ دن پیٹ بھر کر کھانا کھالے۔ تو اس کا کیا حال ہوگا۔ جلسوں کی ایسی حالت تو نہیں ہے۔ اس بات کا وچار کرو۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان شری رام دیو نے ایک لاکھ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے جمع کرنے کا نشچہ کیا ہے۔ اس کو جلدی پورا کرنے کا یتن کرو۔ آریہ سماج اور پرتی ندھی سبھا کے سب فنڈوں میں

دان دینا ہی ہمارا فرض ہے۔

وید پرچار فنڈ جو کہ سماج کی جان ہے۔ آریہ بھائیوں کو اوشیہ دان دینا چاہیئے۔ سماج کی ترقی کا انحصار وید پرچار فنڈ پر ہے۔ جو یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ عیسائی موسائی محمدی لوگوں کے مقابلہ پر اسی فنڈ کی بدولت کام ہوا ہے اور ہو سکتا ہے۔ ان آریہ بھائیوں کا فرض ہے کہ وہ سماج کے اس پران روپی فنڈ کے کوش کو بھر دیں۔

آریہ ورت پر اس وقت چاروں طرف سے ادھرم اور اودیا کا راجیہ ہے۔ بت پرستی۔ مردم پرستی زر پرستی کی گہری خندق ہمارے آگے ہے لاکھوں بھائی اس خندق میں گرتے جا رہے ہیں۔ اُپدیشکوں کے نہ ہونے سے لاکھوں گرنے کے لئے تیار ہیں پیارے آریہ بھائیو! آپ اب تک گوتم۔ کپل۔ کناد اور وشوامتر گوتر والے کہلانے کا فخر رکھتے ہو۔ وید روپی سورج اودیا روپی بادلوں کی اوٹ میں آجانے سے چھپ گیا ہے۔ تمہارے تھوڑے سے پرشارتھ سے بادل چھن بھن ہو سکتے ہیں اور اودیا کا بھی ناش ہو سکتا ہے۔ کیا آپ اس پوتر اور ضروری دھرم کاریہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کا ہاتھ نہ بٹاؤ گے۔ مختلف متانتروں والے لوگ ایک صوبہ میں لاکھوں روپیہ اپنے متوں کے پرچار میں خرچ کر ڈالتے ہیں۔

پراچین آریہ بزرگ دان کے لئے مشہور تھے کیا کرشن سے یوگی راج کی بھومی میں ۲½ لاکھ روپیہ کوئی مشکل چیز ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ہاتھ مضبوط کرو۔ اس وقت تن سے من سے اور دھن سے وید پرچار فنڈ کی مدد کرو۔ تاکہ وہ مہا یگیہ جس کی بنیاد مہرشی شری سوامی دیانند جی مہاراج نے ڈالی تھی۔ آپ کے پرشارتھ سے پورن ہو۔ اور آنے والی نسلیں آپ کی ہمت کو یاد کریں؟

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ میں رشی اُتسو

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ میں ۱۰ ارکاتک کو رشی اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ہون یگیہ کے بعد سب نے مل کر بھجن گائے۔ اور پنڈت دیو جی و دیگر آریہ اُپدیشک نے رشی جیون پر روشنی ڈالی۔ اور مہاشے منگو رام جی نے رشی جی کے متعلق اپنے پوتر خیالات کا اظہار کیا۔ لالہ رام لعل جی نے مٹھائی تقسیم کی۔ رات کو دیپ مالا کی گئی۔ اور چندہ جمع کر کے شری پنڈت جی کو دیا گیا۔

(چھجو رام منتری آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ ریاست جموں)

بوقت خط وکتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

جوانی کی اُمنگوں اور شباب کے ولولوں کو تازہ کرنے کیلئے

طاقت کی حیرت انگیز دوائی

مہا شکتی وِلاس

ہر ایک موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگر آپ طاقت ہمت جوش اور توانائی کے ساتھ شباب اور جوانی کا لطف آج ہی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو

آزمودہ اکسیر

کا تجربہ فرما کر صحت حاصل کریں مکمل بکس سات روپے سات آنے

ملنے کا پتہ:- مہا شکتی اوشدھالیہ سنت نگر - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اتہاس

(۲)

مجلسی رواجات کی اصلاح

لیکھک شری پنڈت چمو پتی جی ایم-اے لاہور

آریہ جگت میں یہ خبر پرسنتا سے پڑھی جائیگی کہ سبھا کا اتہاس چھپنا شروع ہو گیا۔ ... اس لیکھ کے پاٹھکوں کے سنمکھ آنے تک گورودت کال چھپ چکے گا۔ اور لیکھرام کال چھپنا شروع ہو گیا ہوگا۔ جس جس سماج اور جس جس سنستھا نے ابھی اپنا اتہاس نہیں بھیجا۔ وہ فوراً لکھ کر بھیجدیں ورنہ جہاں اتہاس کا یہ حصہ ادھورا رہے گا وہاں اس کے عدم اندراج کی انہیں خواہ مخواہ شکایت رہے گی۔

آج ہم آریہ سماج دوارہ کیئے گئے ساماجک سدھار پر درشٹی ڈالیں گے۔ سبھا کی ستھاپنا رشی دیانند کے نرواں کے دو سال بعد ہوتی ہے اس وقت کے اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو جاتی میں کئی ایسی مجلسی برائیوں کا رواج تھا۔ جنہیں موجودہ نسل بھول چکی ہے۔ نرجلا ایکادشی آج بھی منائی جاتی ہے۔ اس کے متعلق ذکر آیا ہے۔ کہ ایک جگہ اس پرو کے دن بشنوؤں کو بھوکا رکھا جاتا تھا۔ اس سے بھوکے رکھنے والوں اور رہنے والوں دونوں کو پنیہ ہوتا تھا۔ شادی کے موقعہ پر طوائفوں کے ناچ کے خلاف جا بجا آواز اٹھائی جا رہی ہے۔ آریہ سماجی اپنی شادیوں میں بھجنوں کے گائے جانے کا رواج جاری کر رہے تھے۔ جو ایسا کرتا تھا۔ اس کی تعریف کی جاتی تھی اور اخباروں میں اس اصلاح کی خبریں شائع ہوتی تھیں۔ شادی کی رسوم کی اصلاح کا ذکر نہایت دلچسپ ہے۔ سلطان پور لودھی میں کرپارام کی لڑکی کی شادی تھی۔ سناتنیوں نے مشہور کیا۔ کہ آریہ سماجی تو رومال باندھ کر وواہ کر لیتے ہیں۔ ان کی شادی میں نہ کوئی منتر پڑھا جاتا ہے۔ اور نہ کوئی اور شاستر وکت رسم ادا کی جاتی ہے لالہ منشی رام نے پنڈت جی کو سنسکار ودھی دکھائی۔ تب انہیں تسلی ہوئی۔ لیکن پھر ایک شرابی برہمن چند آوارہ گرد لڑکوں کو لے کر کرپارام کے دروازے پر آ کھڑا ہوا۔ اور واہی تباہی بکنے لگا۔ برہمن کے جسم پر فقط لنگوٹ تھا۔ پولیس میں خبر کی گئی لیکن اس نے بھی دست اندازی سے انکار کر دیا برہمن دیوتا نے اور کرپارام کی ماں نے دقت پیدا کر دی۔ ہم دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ کہ کرپارام کی لڑکی نے نوگرہ پوجا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس کی یہ بات دریکش والوں کو ماننی پڑی کرپارام شادی میں شامل نہ ہوئے۔

گنگ سے بلاشے دھنیت رائے پنڈت گنگا رام کو مظفر گڑھ میں خبر دیتے ہیں۔ کہ ان کی لڑکیوں کے لیئے وروں کی ضرورت ہے۔ اس میں وہ جات پات کی پرواہ نہ کریں گے۔ دوسری طرف اخباروں میں لیکھ نکل رہے ہیں۔ کہ ابھی جات توڑنے کا وقت نہیں آیا۔ کہیں اصلاح کی تیزی سے سوسائٹی کا ڈھانچہ ڈھیلا نہ ہو جائے۔

ادھر یہ اصلاح چل رہی ہے ادھر اخباروں میں اشتہار نکل رہے ہیں۔ کہ گیارہ برس کے لڑکے کے لئے کنیا۔ اور چھ برس کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ وواہ "ویدک ریتی" سے ہوگا۔ سولہ اور پچیس برس کی شادی کے بغیر آریہ سبھاسد نہ ہو سکنے کا پرستاؤ سب سے پہلے جالندھر سماج نے پاس کیا ہے۔ جات پات توڑ کر دو پرسدھ شادیاں ہوتی ہیں۔ ایک تو بال ودھوا سومترا کا ڈاکٹر گورودت سے وواہ ہے دوسرا لالہ منشی رام کی لڑکی امرت کلا کا ڈاکٹر سکھدیو سے وواہ ہے۔ دونوں وواہ لالہ منشی رام کے پربندھ سے ہوئے ہیں۔ اور ان پر اخباروں میں لے دے کی گئی ہے۔ آگے چل کر انہیں ڈاکٹر گورودت کے لڑکے کی شادی پنڈت پورنانند کی لڑکی سے ہوتی ہے۔ یہ دونوں وواہ جات پات توڑ کر کیئے گئے۔ ودھواؤں کی سنتان تھے۔

آریوں میں ودھوا وواہ بہت جلدی شروع ہو گیا ہے۔ اخباروں میں ایسے نیوگ کہا گیا ہے۔ اس کا عام رواج تو اب تک بھی نہیں ہو سکا۔ لیکن خال خال واقعات کا ذکر گورودت کال میں ہی ملتا ہے۔ آہستہ آہستہ اس روپ میں ترقی ہوئی ہے شادی کے موقعہ پر ساہے کی پرواہ نہ کرنے اور دیگر ضمنی اصلاحات پر منشی رام کال تک زور دیا جاتا رہا ہے۔ شادی کے علاوہ ایک اور موقعہ جس پر اصلاح کی ضرورت ہے۔ وہ انتیشٹی ہے۔ کپورتھلہ میں گوبند سہائے کی ماں کا سنسکار ویدک ریتی سے ہونے کا نشچے کیا گیا۔ جالندھر کے سبھاسد بھی وہاں پہنچے۔ وہاں سامگری ملنی کٹھن ہو گئی کسی ہندو کی دوکان سے ارتھی تک کا سامان نہ مل سکا۔ آخر مسلمانوں سے سبھی سامان خرید کیا گیا۔ اور رسم ادا ہوئی۔ پنڈت گورودت نے اپنے پتا کے دیہانت پر سر منڈانے سے انکار کیا۔ اس کی مخالفت ہوئی۔ ڈاکٹر پرمانند نے ایسے موقعہ پر سر منڈایا۔ یہ واقعہ ۱۹۰۸ء سے پہلے کا ہے۔ اس سے "سرمنی" سبھا کی بنیاد پڑی پہلے اس سبھا کا نام شرومنی سبھا ہوا۔ یہ "سرمنی" کا سنسکرت سنسکرن تھا۔

سرمنی سبھا ڈاکٹر چرنجیو کی کرتی تھی۔ پنڈت گورودت کے وقت میں ہی آریہ سماج میں ایک ایسا دل پیدا ہو گیا تھا۔ جو سوسائٹی میں فوری انقلاب لانا چاہتا تھا۔ ان نوجوانوں کی خواہش یہ تھی۔ کہ آریہ سبھاسد فقط وہی لوگ ہوں۔ جو رشی دیانند کے ایک ایک اکشر کو عملی جامہ پہنائیں۔ اپنی شادی میں کسی اویدک رسم کو داخل نہیں ہونے دینا چاہیئے جات پات کا بندھن اڑا دینا چاہیئے۔ عورتوں کو بغیر پردہ کے مردوں کی ہر ایک سرگرمی میں شامل ہونا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے کئی موقعوں پر عین جلسہ میں وہ چکیں جو پردہ کے لیئے آئی ہوئی تھیں۔ کم کر دیں۔ منتظمین کو پریشان ہونا پڑا۔ لیکن عارضی طور پر سدھار ہو گیا۔ چونکہ سر منڈانے کے متعلق یہ وہم تھا۔ کہ ماتم کی نشانی ہے۔ شرومنی سبھا والوں نے اپنی سبھا کی دیکشا کا اسے ننگ بنا دیا۔ مجلسی اصلاح کے معاملے میں یہ لوگ انتہا پسند تھے۔ ڈاکٹر چرنجیو بڑودہ گئے۔ تو وہاں ڈھیڈھوں کی شدھی کی۔ یہ رہتیوں کی شدھی سے پہلے کا واقعہ ہے۔ یہ شدھی خواہ ابتدائی تھی۔ لیکن تھی مکمل۔ ڈھیڈھوں کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ اور اپنی اپنی برادری میں اس طرح جذب کیا گیا۔ کہ بہت جلدی اس قوم کی عورتیں اور مرد دیگر آریوں میں رل مل گئے۔ ایک دیوی کنیا مہاودیالیہ جالندھر کے سٹاف پر آ گئی۔ بعض کے وواہ اونچی ذاتوں کے آریوں سے ہو گئے۔ دلت ادھار کا ذکر ہم پیچھے کریں گے اس وقت شرومنی سبھا کے ضمن میں یہ مختصر سا سنکیت آ گیا ہے۔

ڈاکٹر چرنجیو کا پہلا نام چرنجی لعل تھا شرومنی سبھا نے ہی ان کا سر منڈا کر نیا نام کرن کیا۔ مہاشہ دورنگ لال نے دھرم ویر بنے۔ اس وقت یہ لاہور کے پرسدھ ڈاکٹر ہیں۔ رادھا کرشن کا نام کلش بیر ہوا۔ لبھو رام کا دیا بیر۔ یہ سب سجن ولایت چلے گئے۔ ان کے ساتھ شرومنی سبھا بھی منتقل ہو گئی۔ اس سبھا کا ستھان آریہ بھراتری سبھا نے لیا۔ جس کے جنرل سیکرٹری ماسٹر رامداس دور تمان پروفیسر رامدیو تھے۔ پنڈت پورنانند اس کے سرگرم ممبر تھے۔ انہوں نے دوسرا وواہ کر لیا۔ یہ وواہ ودھوا سے کیا گیا تھا۔ لیکن سدھ نت

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کی بھینٹ

"آریہ ویر" لاہور کا سناتن دھرم نمبر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کی تقریب میں "آریہ ویر" لاہور کا خاص

"سناتن دھرم نمبر"

۲۲ دسمبر ۱۹۳۵ء کو بڑی آب وتاب سے پرکاشت ہوگا۔ اس نمبر میں چوٹی کے آریہ ودوانوں کے لیکھوں سے یہ بات سدھ کی جائے گی۔ کہ رشی دیانند کی پادت ویدک دھرم ہی سناتن دھرم ہے اور جس دھرم کو پورانک دھرمی بھائی سناتن دھرم کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ وہ ہرگز سناتن نہیں۔ نہایت ہی عالمانہ اور ٹھوس لیکھوں کا نہایت شاندار سنگرہ ہوگا۔ چندہ آریہ شعرا کی نظمیں بھی دی جاوینگی۔ سائز رسالہ $\frac{20 \times 26}{8}$ ہوگی۔ تاکہ ریکارڈ رکھا جا سکے۔ ضخامت پہلے سب نمبروں سے زیادہ ہونے کے باوجود قیمت فی کاپی صرف دو آنہ (۲ر) ایک پرچہ کے لئے ۲ر کے ٹکٹ بھیجیں۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی اس نمبر کا خوب پرچار کریں۔

اشتہار دہندگان کیلئے سنہری موقع ہے

نمبر مذکور کو بھاری تعداد میں چھپایا جائیگا۔ اور اردھ شتابدی پر ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوگا۔ رعایتی اور کم از کم ریٹ اشتہارات حسب ذیل ہے۔ جلد اپنے اشتہار مع اجرت بھیجکر جگہ ریزرو کرائیں

فی صفحہ	½ صفحہ	¼ صفحہ
۱۰/-/-	۵/۸/-	۳/-/-

منیجر "آریہ ویر" لاہور

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی درشٹی سے اسے غیر موزون قرار دیا گیا۔ آخر یہ سبھا بھی رہ گئی۔ یہ سبھائیں اب نہیں ہیں لیکن ان کے اثرات باقی ہیں۔

رشی دیانند کے نروان کے پشچات ہی ڈی اے۔ وی سکول کھول دیا گیا۔ برہم چریہ کا ادھار اس کے ادیشوں میں تھا۔ پہلے پہل اس سکول کے بورڈنگ ہوس کا یہ نیم بنایا گیا۔ کہ اس میں شادی شدہ لڑکوں کے داخلے کی ممانعت ہو گئی۔ اور اب ایف اے تک ممانعت چلتی ہے۔

گورو کل میں شادی شدگان کے داخل ہونے کا ذکر ہی کیا ہے۔ وہاں سے ڈگری حاصل کر کے بھی کوئی سناتک چوبیس برس کی عمر سے پہلے شادی نہیں کر سکتا۔ شادی تو شادی وہاں کے ودیارتھیوں کو وگ دان کی بھی اجازت نہیں ہے۔ یہ اور بات ہے۔ کہ چوری چھپے کچھ ایسے واگ دان ہو گئے ہیں۔

گورو کل کی ستھاپنا ۱۹۰۲ء میں ہوئی۔

کنیاؤں پر برہم چریہ کا پرچار کنیا مہا ودیالیہ نے کیا ہے۔ اس کی ستھاپنا ۱۸۹۶ء میں ہوئی۔ کنیا گورو کل پیچھے قائم ہوا۔ وہ اس سدھار میں سہایک ہوا ہے۔ کنیاؤں کو زیوروں کا تیاگ اور من کھلے سیدھا چل سکنا تک جالندھر ودیالیہ نے ہی سکھایا۔ آریہ سماج کی باقی پاٹھ شالاؤں نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق ان اصلاحات میں سہائتا دی کنیا مہا ودیالیہ کی اس سپرٹ کو صوبے میں لے جانے کا کریڈٹ ان پاٹھ شالاؤں کو ہے۔ پہلے وواہوں پر گندے گیت گوائے جاتے تھے۔ بچھڑے ہوئے مقامات میں اب تک بھی ان کا رواج ہے۔ ان کی جگہ شستہ اور مہذب سیٹھنیوں کو رواج دیا گیا مائی بھگوتی کو رشی سے اپدیش پراپت کرنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا تھا۔ عورتوں کی اصلاح میں سب کی پیشرو وہی ہیں۔ پہلے پہل شستہ سیٹھنیاں انہوں نے بنائیں۔

بالکوں اور بالکاؤں کی شکشا تعداد اوّل سماج سدھار کا انگ ہے۔ ان کا ذکر میں کسی اور لیکھ میں کرونگا۔ اس لیکھ میں میں نے شادی اور انتیشٹی کا بالخصوص ذکر کیا ہے۔ ان سنسکاروں سے رسوم بد کو ہٹانے اور ویدک ریتی کو پرچلت کرنے میں آریہ سماج کو بہت مخالفت کا سامنا ہوا ہے ذات پات کا توڑنا شادی کی عمر بڑھانا۔ ودھوا وواہ۔ وغیرہ اصلاحات آہستہ آہستہ ہوئی ہیں۔ لیکن اب وہ بڑی حد تک ہو چکی ہیں۔ ہمیں آج یہ سمجھ سکنا مشکل ہے کہ نشہ زدہ اور شستہ کے سامنے بزرگ طوائف کا ناچ کرنے اور گندی سیٹھنیاں سننے میں مزے لیتے تھے۔ گوشت خوری اور شراب نوشی رئیس ہونے کا نشان تھی جس کا مظاہرہ شادی بیاہ کے موقعوں پر خوب ہوتا تھا۔ انتیشٹی کے موقعہ پر سر منڈوا کر پندرہ دن تک محض بیکاری زوری کی جاتی تھی۔ شادی درحقیقت گڑیاؤں

کی ہوتی تھی۔ آج زمانہ بدل چکا ہے۔ آریہ سماج تو آریہ سماج۔ سناتن دھرم میں بھی ایک انقلاب عظیم آ چکا ہے۔ آریہ سماج کا سماج سدھار ساری ہندو جاتی کا سماج سدھار ہو چکا ہے۔ اس کے لئے ہمیں ان بزرگوں کا مشکور ہونا چاہیئے جو ایک پس افتادہ زمانے میں پیدا ہوئے۔ اور ہمیں ایک اصلاح یافتہ زمانے کا وارث چھوڑ گئے۔ اب ہمیں نہ شادی میں دقتیں ہیں۔ نہ اور سنسکاروں میں۔ جو کر پارام گوبند سہائے۔ گورودت اور منشی رام کے حصے آئی تھیں۔ انہوں نے دقتیں اٹھائیں اور ہمارا راستہ صاف کر گئے۔

آریہ سماج میں اس وقت انتہا پسند لوگ کم ہیں۔ ڈاکٹر چرنجیو کا دل اپنا کام کر چکا معلوم ہوتا ہے۔ اب پردہ کہاں ہے؟ ماتم میں سر کون منڈاتا ہے؟ ذات پات کا خیال بھی اڑتا جا رہا ہے۔ سنسکار شدہ ویدک ریتی سے ہوتے ہیں۔ اس گرم دل کے متعلق اس وقت بھی یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ کہیں یہ آریہ سماج کو ایک ذات نہ بنا دیں۔ آریہ برادری کی قائمی کی تحریک سے ہی خطرے کا خیال ضرور آ رہا ہے کہ کہیں یہ آریہ سماج کو آریہ جاتی سے جدا تو نہ کر دیگی؟ آریہ سماج ایک مذہبی جماعت ہے یا مجلسی؟ مذہبی جماعت کے کچھ مذہبی عقائد ہوتے ہیں کیا شادی کے رشتے کے لئے ضروری ہے کہ دو دھو کے عقائد ایک

ہوں؟ مختلف عقائد کے لوگوں میں شادی ہو جانے میں کیا ہرج ہے؟ آریہ جاتی میں عقائد کے معاملہ میں آزادی رہی ہے۔ شیووں۔ ویشنوی۔ شاکتوں دویت وادیوں۔ ادویت وادیوں کی آپس میں شادیاں ہوتی رہی ہیں۔ آریہ سماج اس شادی کے رشتے کو دوسرے ممالک میں بھی لے جانا چاہتا ہے۔ کیا اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ مختلف ممالک کے میاں بیوی ایک ہی اعتقاد کے ہوں؟ یا منو کی اس آگیا کی پیروی میں کہ ستری اور ودیا سب کی بھی لے لینی چاہیئے۔ آریہ یورپ۔ عیسائی اور مسلمان لڑکیوں تک سے بھی وواہ کر لینے کو تیار ہونگے؟ یہی پرشن آریہ کنیاؤں سے کیا جا سکتا ہے عیسائیوں اور مسلمانوں کے ساتھ رشتہ ہونے کا سوال تو زیادہ عملی نہیں۔ لیکن آریہ جاتی کے دیگر فرقوں کے متعلق یہ سوال بالکل عملی ہے۔ اتہاس بتاتا ہے۔ کہ جودھا بائی نے اکبر کو ہندو بنا لیا اور ہیلن کو چندر گپت نے ہندوستانی۔ زندہ تہذیب ہمیشہ غالب رہے گی۔ ذات پات توڑک فقط ذات پات توڑنے پر ہی زور دیتے ہیں۔ سدھانت پریمی کیول سدھانتوں کی ایکتا پر۔ لیکن وواہ کا ادیش نہ ذات توڑنا ہے۔ اور نہ سدھانتوں کا پرچار کرنا۔ سدھانتوں کی ایکتا اور ذات پات کی آزادی گرہست میں سکھ لانے کے ذریعے ہیں، یہ تحریکیں اس سکھ کی ایزادی میں جس قدر معاون ہوں۔ مفید ہیں۔ لیکن ان کا

یکطرفہ پن بہت مدت قائم نہیں رہ سکتا۔ رو ڈھیوں کو اڑا دینے کے لئے یکطرفہ پن کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن یہ کسی سماج کی مستقل پرورتیاں نہیں بن سکتیں۔ یہی اوستھا ذات پات توڑک منڈل سبھا اور بھراتری سبھا۔ شردھانند سبھا۔ آریہ سماج کا استھان نہیں لے سکتی۔ آریہ سماج ایک زندہ سنستھا ہے۔ اس نے اصلاح کو قبول کیا۔ لیکن آریہ جاتی سے اپنا سمبندھ نہیں توڑا۔ سماجی سدھانت کی درشٹی سے کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔ جو مختلف عقائد کے لوگوں میں باہمی رشتے ناطے کو روکے۔ جب تک آریہ سماج ایک زندہ طاقت ہے۔ اس کا آچار اور وچار۔ اپنا پربھاؤ بڑھائے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ اس کا غالب رہنا یقینی ہے۔ اس کا اس وقت تک کا اتہاس یہی سبق دیتا ہے۔

آریہ سماج کلانوالہ:-

۱۹ اکتوبر کو پنڈت دلیپ جی آریہ اپدیشک نے اور مہاشہ لدھا رام کے گھر ولیبو اتی یگیہ کروایا۔ چار روپے دکھشنا دی گئی۔ ۲ روپے آریہ سماج کی طرف سے اردھ شادی فنڈ۔ پچیس روپے پرچار فنڈ اور سات روپے کوئٹہ ریلیف میں دیئے گئے۔

(منتری)

نئی جوانی

وہ غایت درجہ دلچسپ اور عملی طور پر مفید و مستند کتاب جس کی ہر شادی شدہ مرد۔ جوان اور بوڑھے کو یکساں مفید ہے

جوانی کیا ہے۔ کسطرح بنتی ہے اور کسطرح سے بگڑتی ہے کیا جوانی دوبارہ واپس آ سکتی ہے۔ اپنی بیوی کے مرد کو مباشرت کے بارے میں کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ کیا ویرج کو جسم کے اندر روک رکھنا بیماری پیدا کر سکتا ہے جنہوں نے غلط کاریوں سے اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیا ہے وہ گھر پر بھی اپنا علاج آسانی سے کر سکتے ہیں۔ برسوں کے امرد کو چند ہی دنوں میں مرد کامل بنا دینے والے نسخے۔ بنانے میں نہایت آسان۔ اجزا عام فہم قیمت میں نہایت سستے۔ ایک ہی ماہ کے استعمال سے جسم کا وزن شرطیہ طور پر پانچ پونڈ لیکر پندرہ پونڈ تک بڑھا دینے والا نسخہ۔ امساک کا ایک نہایت ہی لاثانی نسخہ جو گھڑیوں کی خبر لاتا ہے جس میں افیون یا اور کسی نقصان دہ چیز کا کوئی جز نہیں ہے سفتیں بن جانے والے بیسیوں مقوی باہ نسخے صاف صالح اور جدید خون پیدا کر کے چہرے کو لال سرخ بنا دینے والا نسخہ بلا مبالغہ سیر بل دودھ اور چھٹانکوں مکھن ہضم کر دینے والا عجیب و غریب نسخہ۔ وہ غذائیں جو قوت مردمی کو طاقت دیتی ہے اس قسم کی سینکڑوں مفید اور کار آمد راز کی باتیں کتاب نئی جوانی میں لکھی گئی ہیں۔ جو ایک نہایت ہی بلند پایہ کتاب ہے سب باتیں تجربات تجربات کی روشنی میں لکھی گئی ہیں لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ سرورق رنگین باتصویر باوجود ان خوبیوں کے قیمت مع محصول صرف ۱۲؎ ناپسند ہو تو دام واپس۔

ملنے کا پتہ:- گپتا اینڈ کمپنی ٹوہانہ ضلع حصار- (پنجاب)

مفت

رنگ و بو سے مہکے ہوئے مضامین کا نہایت بلند پایہ اور شاندار ماہواری رسالہ آب حیات جس کا مطالعہ مردہ تنوں میں نئی زندگی کی روح پھونک دیگا۔ نمونہ کے طور پر مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں:- منیجر رسالہ آب حیات۔ ٹوہانہ۔ این۔ بی ریلوے۔

پتت آتماؤں کو شانتی دلانے والی پستکیں

اپنشد پرکاش یعنی ایش۔ کین کٹھ وغیرہ اپنشدوں کے اردو ہندی ترجمے از شری سوامی درشنانند

اردو قیمت ۱۲؎۔ ہندی ۱؎

اشٹانگ یوگ پرکاش یعنی یوگ کے آٹھ انگوں یم نیم آسن۔ پرانایام وغیرہ مفصل تشریح اردو قیمت ۲؎

تتو وچار رشی کی کتھا یعنی مکتی اور بندھن کے گوتم۔ کپل۔ کناد وغیرہ رشیوں کے وچار اردو

اودیا کے چار انگ یعنی یوگ درشن میں لکھے اودیا کے چار انگوں کی تشریح بطور سوال و جواب

اردو قیمت ۲؎ ہندی ۳؎

گورو شکھشا یعنی اپنشدوں کا وہ اپدیش جو رشی سمیہ میں گورو شششوں کو دیا کرتے تھے۔ قیمت تین آنے ہندی ۳؎

ایشور پراپتی اردو ۳؎ سورگ کی سیڑھی اردو

جگیاسو ۴؎ ایشور پوجا

مکتی کا ستیہ گیان ۷؎ گرہستھ سدھار

ایشور ملاپ ۷؎ آریہ جیون

بھگوت گیتا ۳؎ برہم وچار ۴؎ وچار درشن

پتہ

وزیر چند شرما مالک ویدک لٹریچر ایجنسی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ڈاکٹر پران ناتھ وِدیا النکار کا رگوید پر کٹھار آگھات

لیکھک سری پروفیسر شودت جی گیانی - ایم - اے - وردھا

کاشی ہندو وشو ودیالیہ کے ادھیاپک ڈاکٹر پران ناتھ ودیا النکار نے السٹرٹیڈ ویکلی آف انڈیا میں پرکاشت اپنے لیکھوں دوارا یہ پرمانت کرنے کا دیرتھ پریاس کیا ہے۔ کہ آریہ لوگ ایک ہزار سال قبل مسیح بیلونیا - سومیر - لیبیا اور مصر وغیرہ دیشوں میں رہتے تھے۔ اور رگوید بھارتیہ گرنتھ نہیں ہے۔ ان کا یہ بھی کتھن ہے۔ کہ رگوید میں سومیر کے سب گیات پراچین نگروں کا وستار سے ورنن ہے۔ اس سمبندھ میں رگوید کے بہت سے منتروں کا حوالا بھی دیا ہے۔ اس لیکھ میں سپشٹ روپ سے یہ بتایا جائیگا۔ کہ ڈاکٹر مہاشہ جن منتروں دوارا اپنے انوکھے سدھانت کی پشٹی کرنا چاہتے ہیں ان منتروں کے ارتھ سے سروتھا ناواقف ہیں اور شبدوں کی سمانتا کے سہارے ہی انہوں نے ایک خیالی قلعہ بنا دیا ہے۔

سچ مچ ہی پراچین کال میں بھارتیہ آریہ سنسکرتی اور ٹائیگرس - یوفریٹس - نیل آدی ندیوں کے کچھاروں میں دکست تت کالین سنسکرتی کے مدھیہ آشچریہ جنک سمانتا معلوم ہوتی ہے۔

کسائیٹ - مٹانی - ہٹائیٹ آدی پراچین جاتیوں کے شلا لیکھوں سے جن میں ویدک دیوتا آریہ ناموں اور شبدوں کی سپشٹ الیکھ ہے سوالیں - اندر - مروتھس عیسے سے ۱۷۶۰ سال قبل کے کوسائیٹ لیکھوں سے - اندر - ماون - متر - ناسبتہ - وروا سو - بیش دت - ارشیہ - ایک تیرس نیچ - ناز - سنہ ۱۳۶۰ قبل مسیح کے ہٹائیٹ شلا لیکھ سے اس کتھن کی پورنتیا پشٹی ہوتی ہے۔ اس سمبندھ میں مہاشہ پی گائیلس کیمبرج ہسٹری آف انڈیا کے دوسرے ادھیائے میں دیکھتے ہیں۔

"بابگیج کی شلا لیکھوں کے سمے کے ہی ٹیل ایل امرنا کے پرسدھ پتر ہیں۔ ان میں پشچم ایشیا کے شامی لوگوں کا الیکھ ہے۔ جن کے راجاؤں کے نام اس پرکار ہیں۔ ارتسم - دوسوت - سوورتن - یہ اصل آریہ نام ہیں۔

ان پرمانوں سے ظاہر ہے۔ کہ سنہ ۲۰۰۰ سال قبل مسیح پہلے ٹائیگریس اور یوفریٹس ندیوں کے مدھیہ ورتی دیش میں آریہ سنسکرتی کے انویائی رہتے تھے اس سمبندھ میں کیمبرج ہسٹری آف انڈیا کے ادھیائے میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بھی ...

بھارتھ میں اس انومان کے لئے ظاہر اویل گزشتہ ۱۵۰۰ سال قبل مسیح پورو آریہ وتش ... کا پربھو تو انتریہ ایشیا مینر اور پشچم بیلونیا ... انومان کے لئے بھی کوئی بادھا نہیں ہے۔ ... اور وشیشٹ کرو گس ندی ... اور جیکسر تیج کے مدھیہ کی اور پھیل گئے۔"

اس پرکار یہ ظاہر ہے۔ کہ اتنے پراچین کال میں آریہ بھاشا جاننے والے آریہ سبھیتا میں رنگے ہوئے لوگ ٹائیگرس اور یوفریٹس ندیوں کے مدھیہ ورتی دیش میں ورتمان تھے۔ اس سمبندھ میں اتہاسکوں کے دو مت ہو ہی نہیں سکتے۔ میکڈانل پربھوتی کا وچار ہے۔ کہ آریہ لوگ یورپ ورتی اپنے آدم نواس ستھان سے جب بھارت کی طرف آ رہے تھے تب مارگ میں ان کی کچھ ٹولیاں ٹائیگرس اور یوفریٹس ندیوں کے کنارے بس گئی ہونگی - یہ کارن ہے کہ وہاں پر آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کے نشان ملتے ہیں کنتو جیکوبی یا رز ٹیر کو زیر بھرتی وودانوں کا مت ہے۔ کہ آریہ لوگ بھارت ورش سے ہی ایران ہوتے ہوئے ان دیشوں میں پہنچے۔ یہاں اس وواد میں پڑنے کی آوشیکتا نہیں ہے۔ کیونکہ پربھوتو دونے سے اس کا کوئی وشیش سمبندھ نہیں ہے۔ اس وواد کے سمبندھ میں پرتو وبھاگ کے بھوت پورو ڈائرکٹر سر جان مارشل کے شبدوں کا الیکھ ہی پریاپت ہے۔

کاشی ہندو وشو ودیالیہ میگزین اپریل سنہ ۱۹۲۶ء و صفحہ ۹۲ پر لکھا ہے:-

"کچھ سمے سے یہ وچار درڑھ ہو رہا ہے - کہ عراق اور مصر کی سبھیتا کی جنم بھومی میسوپوٹیمیا کے پورو میں ہونی چاہیئے۔ یدی بھارت میں ہی کوئی ایسی جنم بھومی تھی۔ تو یہ اتنا سمبھو ہے۔ جتنا کہ اسمبھو وہ استھان اتر بھارت کا اُپجاؤ پردیش ہی رہا ہو - جاتیوں کے نرگمن اوشیہ ہوئے ہیں - اور اور ادھک سمبھو ہے۔ کہ اتریہ بھارت کا گھنا جن سمودائے پشچم کی طرف سیستان میں سے ایران اور کاسپین سمندر کے نزدیکی میدانوں میں پھیلا ہو۔"

سر جان مارشل کے یہ شبد ودیا النکار جی کے مندرجہ ذیل شبدوں کی نسارتا کا کھلا ثبوت ہے۔

"اب یہ نرودواد سدھانت بن گیا ہے۔ کہ آریہ جاتی کا اتہاس ان کی سنسکرتی بھاشا اور گرنتھ عیسے سے ڈیڑھ یا دو ہزار پہلے کے نہیں ہو سکتے۔ تین ہزار قبل مسیح تک بھی آریوں کی پراچینتا کو لے جانا - ادھونک پراچین اتہاسی وشا کے مت انوسار مورکھتا پورن ہے۔"

اتنے پراچین کال میں آریہ سنسکرتی کے اس دور ورستی پربھاؤ کے کارن کو ودیا النکار جی اپنے انوکھے ڈھنگ پر ہی سمجھنا چاہتے ہیں۔ ان کا یہ منتویہ ہے۔ کہ آریہ لوگ بیبولینا - سومیر اور پشچم کے دیشوں کے نواسی تھے۔ اور رگوید میں سومیر کے سب پراچین نگروں کا سپشٹ ورنن ہے۔ اب اس انوکھے منتویہ کی سچائی پر وچار کیا جائے گا۔ جس سے یہ ظاہر ہوگا۔ کہ ودیا النکار نے کس پرکار رگوید پہ کٹھار آگھات کیا ہے۔

तुतुरि पर्वतेष्ठाम्

"پتھروں میں بنا ہوا تُتُل شہر"

ودیا النکار کے مت انوسار तुतुरि شبد سومیر کے تُتُلی نام کے پرانے شہر کا نام ہے۔ رگوید منڈل چھ سوکت بائیس منتر چھ میں "پربتوں میں سیت تُتُلی شہر کا پتہ چلتا ہے۔ اس کتھن کی نسارتا سمجھنے کے لئے نردشت وید منتروں پر پورنتیا وچار کرنا چاہیئے۔ (باقی اگلے ہفتہ)

بوقت خط و کتابت یا آرڈر دیتے وقت پتہ خوشخط لکھیں - اور آخر میں پتہ لکھنا بھی نہ بھول جایا کریں (منیجر)

اعلیٰ زندگی - دراز یئے عمر اور لطف خانگی کو سچے معنوں میں حاصل کرنے کے لئے

سکھ سمپن جیون (ہندی)

نامی کتاب کا غور سے مطالعہ کریں۔ پبلک کی ہر قسم کی ضروریات کو دیکھ کر مصنف نے اپنے پندرہ سالہ تجربہ کی بناء پر اور کئی مستند کتابوں کا نچوڑ اس کتاب میں بھر دیا ہے۔ دو سو صفحات کی کتاب - ارزاں - مصنف: ...

کویراج پنڈت ویدبرت امرت دیسی ڈیرہ غازیخان

نوٹ: یہ کتاب پنڈت ... شرما مالک ویدک لٹریچر ... لالہ موہن لال روڈ لاہور سے بھی مل سکتی ہے۔

"آریہ مسافر" کا اردھ شتابدی نمبر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی پچاس سالہ گولڈن جوبلی کے شبھ اوسر پر نہایت شان سے "آریہ مسافر" لاہور کا اردھ شتابدی نمبر پرکاشت ہوگا۔ جس میں سبھا کے پچاس سالہ کاریہ اور اس سے سمبندھت دبھاگوں سے ہونے والے کام کا پریچہ دیا جائے گا۔ جس سے پتہ چل جائے کہ پنجاب کے آریہ بھائیوں نے آریہ سماج کے لئے پچاس ورش میں کیا کام کیا ہے۔

اردھ شتابدی نمبر کے لئے آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں اور مشہور لیڈروں کے آرٹیکل آ گئے ہیں - آریہ شعراء کی

جشن جوبلی

کے متعلق پرجوش نظمیں اس نمبر کی شان کو دوبالا کر دیں گی۔ ان تمام اوصاف کے باوجود اس نمبر کی قیمت بہت کم یعنی صرف

تین آنے فی کاپی

اختہار دہندگان کو آج ہی اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کرا لینی چاہیئے - تاکہ ہزاروں کی تعداد میں شائع ہونے والے اردھ شتابدی نمبر میں ان کا اشتہار موزوں جگہ پر شائع ہو کر

تجارت کو چار چاند لگائے

آریہ سماجوں اور لوکل ایجنٹوں کو اپنے آرڈر جلد معہ قیمت بھیج دینے چاہئیں سو کے لئے محصول ڈاک معاف - اور ایک پرچہ کے لئے ساڑھے تین آنے ٹکٹ ارسال کریں۔

"منیجر آریہ مسافر گورودت بھون لاہور"

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تقدیر کا دوسرا رُخ

ویدپرچار اور اُس کے سادھن

شری پنڈت نردیوجی کا دیہ تیرتھ - دیانند اُپدیشک ودیالیہ - لاہور

۱۱ دسمبر میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی سماروہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ایسے سنہری اوسر سنستھاؤں کے جیون میں روز مرّہ نہیں آتے اس لئے ان کے شبھ چنتکوں کا کرتویہ ہوتا ہے کہ وہ ایسے اوسروں سے اوشیہ لابھ اٹھائیں۔ اگر اس موقعہ پر بھی ہم نے غفلت سے کام لیا۔ تو ہمیں ایک طویل اوسر تک کف افسوس ملنا پڑیگا۔ رفاہ عام کے بیسیوں کام سبھا کے زیر اہتمام چل رہے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ سبھا کا مکھیہ کاریہ وید پرچار ہے۔ اس کے دو ہی مکھیہ سادھن ہیں۔ دھن اور جن۔ ان میں سے دھن کے لئے کام بڑے زور شور سے ہو رہا ہے۔ سبھا کے اُپدیشک ہی نہیں۔ بلکہ بڑے بڑے ادھیکاری بھی بھکشا کی جھولیاں لئے دھن سنگرہ کے کاریہ میں مصروف ہیں۔ اس لئے آشا رکھنی چاہیئے۔ کہ سبھا کی اڑھائی لکھ کی اپیل کا نہایت حوصلہ افزا جواب ملیگا۔ جس میں سے سب سے پہلے ایک لاکھ روپیہ وید پرچار کے فنڈ میں جمع کیا جائے گا۔ لہذا اس پہلو میں جو کچھ کرنا چاہیئے۔ وہ ہو رہا ہے۔ اب رہا اس کا دوسرا پہلو۔ ارتھات جن۔

یہ امر محتاج بیان نہیں ہے۔ کہ روپیہ ہوتے ہوئے بھی آدمیوں کے بغیر پرچار نہیں ہو سکتا۔ آریہ سماج کا کاریہ کشیتر دن بدن وسیع ہو رہا ہے۔ اور اُپدیشکوں کی موجودہ تعداد ناکافی ثابت ہو رہی ہے گراموں میں ابھی تک ہم نے پرچار شروع ہی نہیں کیا جس کا اب شروع ہو جانا ازبس ضروری ہے۔ اس لئے اُپدیشکوں اور پرچارکوں کی تعداد میں اضافہ کئے بغیر وید پرچار کے کام کو وسیع دینا ایک ناممکن امر ہے۔

پرچار کے لئے موزوں ترین طبقہ سنیاسی اور بان پرستھی مہاتماؤں کا ہے۔ جو دنیوی اغراض سے بے نیاز ہو کر اس خدمت کو سرانجام دیں اس طبقہ کی اس سمیہ آریہ سماج میں نمایاں کمی ہے جن بردھ آریہ پُرشوں کو خانگی حالات اجازت دیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس سنیھ اوسر پر سنیاس یا بان پرستھ آشرم میں پرویش کر کے اپنی بقیہ زندگی کو پرچار کے اربن کر دیں۔ جو یورن ریتی سے گرہستھ کو نہ چھوڑ سکیں۔ انہیں بھی یوجیہ شری سوامی سوتنترانندجی کی سمتی کے انوسار اپنے سمیہ کا کچھ بھاگ اوشیہ اس کام کی بھینٹ کرنا چاہیئے۔ آریہ سماج یا آریہ پرتی ندھی سبھا کے کام کو اس حد تک پہنچانے میں موخرالذکر لوگوں کا ہی زیادہ ہاتھ ہے آریہ سماج کے ابتدائی ایام میں ہر ایک آریہ بذات خود پرچارک تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ یہ سپرٹ کم ہوتی گئی۔ اس کے کئی کارن ہیں۔ جن کی بحث میں پڑنا لاحاصل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حالات بہت حد تک تبدیل ہو گئے۔ اس زمانہ میں جو سادھن برتے جاتے تھے۔ وہ موجودہ حالات میں ہتنے کامیاب ثابت نہیں ہو سکتے۔ مگر اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آج کے آریہ پرشوں میں اپنے دھارمک گرنتھوں کے مطالعہ کا رجحان کم ہو گیا ہے جسے پھر سے پیدا کرنے کی ضرورت ہے آریہ پرشوں کو شائع شدہ لٹریچر کے مطالعہ سے اپنی معلومات میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ اور ویدک دھرم کے مسائل کو کما حقہ جاننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ بوقت ضرورت دوسروں پر اپنے دھرم کی فضیلت کو واضح کر سکیں۔

پرچار کا کاریہ کرنے والا تیسرا طبقہ اُپدیشک مہانو بھاؤں کا ہے۔ جو اپنا سارا سمیہ اس کام کے لئے دیتے ہیں۔ اور اپنی اجیوکا کے لئے سبھا سے کچھ وتین لیتے ہیں۔ موجودہ حالات میں سبھا کا کاریہ ایسے ہی مہانو بھاؤں سے چل رہا ہے مستقبل میں اگر آنریری کام کرنے والے نہ مل سکے تو وید پرچار کی توسیع کے لئے ان ہی کی تعداد میں اضافہ کرنا پڑیگا۔ چنانچہ یوگیہ اپدیشکوں کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کچھ عرصہ سے دیانند اُپدیشک ودیالیہ جاری کر رکھا ہے۔ جہاں ایسے نوجوانوں کو جو آریہ سماج کی سیوا کی زبردست لگن رکھتے ہوں۔ اور اپنا جیون ویدک دھرم کے پرچار کی خاطر بھینٹ کرنا چاہتے ہوں: باقاعدہ شکشا دی جاتی ہے۔ دس سال کے قلیل عرصہ میں جتنے کاریہ کرتا آریہ سماج کو اس سنستھا نے دیئے ہیں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وید پرچار کی حقیقی سہایک یہ واحد سنستھا ہے۔

ویدک دھرم پرچار کی لگن تتھا آریہ سماج کی سیوا کی اُمنگ رکھنے والے نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس میں داخل ہو کر اور باقاعدہ شکشا گرہن کر کے اپنے آپ کو وید پرچار کے یوگیہ بنا دیں۔ آریہ سماجوں تتھا آریہ پرشوں کا کرتویہ ہے۔ کہ اگر وہ کسی سداچاری سشیل اور ہونہار نوجوانوں کو اس کام کے یوگیہ سمجھیں۔ تو اسے شکشا کے لئے ودیالیہ میں بھیجیں۔ ودیالیہ کے متعلق مزید حالات کی واقفیت کے لئے "آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ کورودت بھون لاہور" سے خط و کتابت کریں۔

جہاں تک اصولوں کے پرچار کا تعلق ہے آریہ سماج کو پچاس سال کے عرصہ میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ سوشیل سدھار کے جن کاموں کے ابتدا میں آریہ پُرشوں کو ناگفتہ بہ مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ آج وہ کام بہت حد تک تکمیل کو پہنچ چکے خیال کے طور پر استری شکشا۔ بال وواہ کا نشیدھ۔ اچھوت ادھار اور ودھوا وواہ آدی کا نام لیا جا سکتا ہے۔ رشی دیانند کے وچاروں کا سکہ آج دیگر مذاہب نے مان لیا ہے۔ اسلام اور عیسائیت نے رشی کی برہان قاطع کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر لیا ہے دوزخ و جنت کے نقشے بدل گئے ہیں۔ حور و غلمان اجسام نے راحتِ ابدی کی شکل اختیار کر لی ہے۔

آریہ سماج کا پروگرام اب تک زیادہ تر تخریبی تھا اب تعمیری پروگرام کی ضرورت ہے۔ اگر آریوں کو اپنی کی عظمت کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بٹھانا ہے۔ تو انہیں اب اپنے عملی جیون کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اور لوگوں کے سامنے ویدک دھرم کے جیون کا آدرش پیش کرنا ہو اگر آپ کے جیونوں میں رس ہوگا مٹھاس ہوگی۔ تو ہر کس و ناکس آپ کی طرف کھنچا چلا آویگا۔

اردھ شتابدی کی خوشی میں

مُفت

رادھا سوامی مت کے آچاریہ آنند سروپ جی کی تصنیف یتھارتھ پرکاش کے دونوں حصوں کا جواب چھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کریں دو سو صفحات کی ضخیم کتاب میں ٹھوک فلاسفی رادھا سوامی الیشور کی حقیقت خود ساختہ پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے یہ وہ کتاب ہے جس لاجواب آج تک رادھا سوامی کیمپ میں تہلکہ مچا دیا
مینیجر پریم پستکالیہ گورودت بھون

ایک یوگیہ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے

آریہ پتری پاٹھ شالہ لال کرتی راولپنڈی کیلئے ایک یوگیہ ٹرینڈ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے آریہ وچار کی ہو۔ تمام پر ارتھنا پتر بنام پتری پاٹھ شالہ لال کرتی بازار راولپنڈی نام آنے چاہیئں۔

تحائف ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے

دسمبر ۱۹۳۵ء تک آرڈر دینے والوں کو بھاری رعایت

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کیلئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں۔ جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں۔ جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لئے ریل و ڈاک کے قانون۔ کرایہ ریل و مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہوگی۔ خریدنے سے پہلے اس ڈائری کا ملاحظہ فرماویں۔ مع سنہری جلد کے قیمت صرف پانچ آنے دسمبر ۱۹۳۵ء تک لینے والوں کو پونے تین روپے درجن۔

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۶ء یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کروایا ہے۔ اس کا سائز ۳۶ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہوگا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے۔ اس سے بڑا اور سندر کیلنڈر آپ کو اور کہیں نہیں ملیگا۔ اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دونوں رنگوں میں دی گئی ہیں۔

کیلنڈر کے اوپر دیگر مشہور آریہ پُرشوں کی تصویریں ہیں

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانندجی سرسوتی کے کپڑے والا چیز بن رنگوں میں چھپا ہے چیز اس یوگیہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ خریدی جائے۔ قیمت صرف چار آنہ دسمبر ۱۹۳۵ء تک لینے والوں کو سوا دو روپیہ درجن۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

کیلنڈر موٹی تاریخوں والا بھی چھپایا جائے گا۔ جس کے بیچ میں ایک سہ رنگی تصویر ہوگی تصویر میں بھارت ماتا کو ہتھکڑی لگی ہوئی ہوگی۔ اور سوامی دیانند دیش کے پرکاش سے توڑ رہے ہیں۔ ساتھ مہاتما گاندھی بھی اہنسا راستہ کو انوسرن کر رہے ہیں۔ قیمت فی تین آنے۔ دسمبر ۱۹۳۵ء تک لینے والوں کو ڈیڑھ روپیہ درجن ملیگا۔

ملنے کا پتہ:-
راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بھونچال اور کرم پھل

از شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اُپدیشک

شریمان پنڈت پورن چند جی آریہ اُپدیشک کے
۳ نومبر ۱۹۳۵ء کے اَنک میں نویدن ہے
مضمون ۳ نومبر ... دونوں پکشوں میں ہر ایک اپنے
شاستر ارتھ میں ... اس خیال سے اگر جواب دیتے ہوئے
سمجھا جاتا ہے۔ اس خیال سے اگر جواب دیتے ہوئے
... اور کٹھور شبدوں سے کام لیا جائے۔ تو
... ابھی ایسا ہی کرے گا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اصل
شاستر ارتھ کا مضمون چھوٹ کر شستر ارتھ ہونے
لگتا ہے۔ میں اپنے متر سے آشا رکھوں۔ کہ آئندہ
... "کھودا پہاڑ نکلا چوہا" اس سے بڑھ کر پھر ذلیل
خیال، وغیرہ فقروں کا استعمال نہ کریں گے۔
پنڈت جی نے مہابھارت کے پرمان پر اعتراض
کیا ہے۔ اور اس کو ایسا ہی بتلایا ہے۔ جیسا کہ لڈو
... دار سبزی کی دوکان پر جا کھڑا ہو۔
شریمان جی مہابھارت اگرچہ اتہاسک گرنتھ ہے
اس میں رشیوں کے اپدیش اور سنواد میں وید شاستر
... بھید کھولے گئے ہیں۔ اور دھرم میں وِدْوان
اس کا پرمان دیتے آئے ہیں۔ مہرشی دیانند جی
نے کئی پرمان دیئے ہی ہیں۔ میرے جواب کے
... کو بھی مہابھارت کا پرمان لکھنا پڑا۔ آگے
... داس جی کی چوپائی بھی لکھ ڈالی۔ پھر اس
... کیوں؟ میں سنے تو اس کا ارتھ ٹیکا کاروں
... ہی کیا تھا۔ لیکن اس میں سے بیت دکھ نہ
... سے نکل آئے۔

اتفاق۔ اچانک۔ عام الفاظ ہیں۔ ہر ایک
... نعہ پران کا استعمال کرتا ہے۔ اس کے معنے
... کسی گہری فلاسفی کی ضرورت نہیں۔ جس
... اس کا استعمال کیا جائے۔ وہی بتلا دیتا ہے
... کا جیڑ سے لنتی ہے۔ یا پرماتما کے ساتھ۔
... گاؤں میں ایک گھر میں چوروں نے نقب
... والوں کو کچھ پتہ نہیں تھا۔ لیکن اچانک
... یہ اسی وقت گاڑی سے اُتر کر پہنچا۔ اور
... گئے۔ صبح گھر والے کہتے تھے۔ کہ اگر
... یہ شخص اُس وقت نہ پہنچ جاتا۔ تو ہمارا سب
... تا۔
اتفاق یا اچانک کا لفظ اس لئے استعمال ہوا
... کا عین الوقت پہنچا گھر والوں چوروں
... سوچا ہوا مقصد نہ تھا۔ اس طرح اتفاق
... لوگوں کو دکھ سکھ پراپت ہوتے رہتے
... اتفاق کو آپ ایشور کی پریرنا کہدیں۔
... نسبت۔ لیکن اس سے جیو کی سوتنترتا
... ہو سکے گی۔ اب سوچیئے۔ کہ سب سکھوں اور
... اتفاق کیسے ہوگیا؟ مہربانی فرما کر میرے
... اعتراض اٹھایئے۔
... حالات بھی دوڑ دھوپ یا اتفاق میں شامل
... پرشارتھ میں سہائک یا رکاوٹ بن کر اپنا
... اور سکھ دکھ کا باعث بنتے ہیں۔
... واقعات کا انسان کی کامیابی
... کتنا تعلق ہوتا ہے۔ دنیا میں

گہری نگاہ ڈالکر نتیجہ نکالئے۔ اور اگر ان کو بھی آپ پراربدھ کرم پھل کہتے ہیں۔ تو ان میں ایشور کی خاص تحریک ثابت کرنی ہوگی۔ ورنہ یہ اندھا دھند کرم پھل کی پراپتی ہوگی۔ جیسا کہ جینی لوگ مانتے ہیں۔

(۴) سوبھاؤ اور ابھیاس۔ یہاں پنڈت جی معمولی فلاسفی میں پڑ گئے۔ عام طور پر عادت اور سوبھاؤ ایک ارتھ میں استعمال ہوتے ہیں۔ ابھیاس مشق کو کہتے ہیں۔ مشق سے جو طبیعت بنتی ہے۔ اُسے عادت کہتے ہیں۔ اسی طرح ابھیاس کرنے سے سوبھاؤ بنتا ہے۔ اگر ابھیاس اور عادت ہم معنے الفاظ ہیں۔ تو جب ایک ماسٹر طالب علم کو کسی لفظ کے بار بار لکھنے کے لئے کہتا ہے۔ کہ اس کا ابھیاس کر۔ یا اس کی مشق کر۔ تو کیا یہ بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ اس کی عادت کر؟ اگر کسی پیدائشی صفت کو بھی سوبھاؤ مانو گے۔ تو اس کے مطابق بھی بھِن بھِن رُچی ہونے سے اس کا سکھ دُکھ پر اثر پڑے گا۔

۵۔ نیائے کا پھل۔ یہاں سکھ دکھ کا کارن اشٹ انشٹ کی پراپتی اور تیاگ ہوتا ہے۔ آگ میں ہاتھ ڈالنے سے اُس کی حرارت سے جل جاتا ہے اور اُس کو دکھ ہوتا ہے۔ یہ صرف آگ کا اثر ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہمارے کسی دشکرم کا پھل ہے۔ کیونکہ اگر ہم کوئی بھی حرکت نہ کریں۔ اور کسی طرح آگ ہمارے ہاتھ پر آ پڑے تو بھی ہاتھ جلے گا۔ اس کو ہم سنسرگ پھل کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ایک چور کو جب مجسٹریٹ اس کی چوری کا پھل جیل کی صورت میں دیتا ہے تو یہ نیائے کا پھل ہے۔ کیونکہ ایک نیائے کاری نے اُس کے جُرم کا اندازہ کر کے دیا۔ سنسرگ پھل کی طرح یہ خود بخود پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس پراربدھ کرم پھل ایک نیائے کا پھل ہے۔ جس کو نیائے کاری پرماتما ہمارے شُبھ اُشبھ کرموں کے مطابق اچھی یا بری جگہ پیدا کر کے دیتا ہے۔ سنسرگ سے پیدا ہونے والے دُکھ سکھ سے تمیز کے لئے پرماتما کی خاص تحریک کا پایا جانا اس کے لئے ضروری ہے۔ اور پرماتما کی وشیش پریرنا

جیو کو جنم دینے کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ اس لئے پیدائشی سرمایہ کے علاوہ جو کہ ہمیں جاتی آیو اور بھوگ کے روپ میں ملتا ہے۔ اور کوئی پراربدھ کرم کا پھل نہیں کہلا سکتا۔

(۶) یوگ درشن کے [illegible] کا ارتھ میں آپ نے نند کے بھاشیہ [illegible] گیان اور کرم کے اُپنا دکیا انسان بھول سکتا ہے اور جو بھول ٹھیک کر دے۔ اس کا دھنیاواد کرنا چاہیئے۔ لیکن آپ نے اس بھول کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔

آپ نے لکھا ہے۔ ورتمان اور اگلے جنم میں ملنے والے شُبھ اور اُشبھ کرموں سے اُتپن پُنیوں اور پاپوں کا مول کلیش میں کلیش جو کرم آشیوں کا مول ہے۔ نہ معلوم اس فقرے کا مطلب کیا ہے۔ کرم بھی ملا کرتے ہیں؟ کرم تو خود اشبھ شبھ پاپ اور پنیہ کا روپ ہیں۔ لیکن آپ ان سے پاپ پنیہ کو اُتپن کر رہے ہیں اور پاپ اور پنیہ کا مول کلیش بتلایا۔ پانچ کلیش۔ اودیا۔ اسمتا۔ راگ۔ دویش۔ ابھی نویش ہیں۔ پاپ کا مول اودیا آدی کلیش ہیں۔ لیکن پنیہ کا مول بھی کیسے ہوگیا؟ اور بیچاری اودیا کی تو کوئی ہستی ہی نہ رہی۔ کہ جس سے کوئی شُبھ کرم ہو سکے کلیش کرم آشیوں یعنی کرم پھل کا بھی مول ہے۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کرم پھل کی ادھشٹاتری دیوی بھی اودیا ہی ہے۔ یا کچھ اور؟

(۷) میں نے جس سدھانت کا ورنن کیا۔ اس کے لئے وید اور شاستر کے سینکڑوں پرمان ہیں یعنی کرم کا پھل دوسرا جنم یا جنم کے ساتھ تعلق رکھنے والے جاتی آیو اور بھوگ ہی پراربدھ کرم کا پھل ہیں۔ سنسار میں جو ہمیں سکھ دکھ ملتا ہے۔ اس کا صرف ایک کارن پراربدھ کرم ہی نہیں ہوتا اپنے پرشارتھ۔ سوبھاؤ اور اتفاق بھی سکھ دکھ میں کارن ہیں۔ پرمان میں نے لکھ دیئے۔ دلائل سے ثابت کر دیا۔ اور یہ ایک ایسا وچار ہے جو ہمارے دل میں غور و خوض اور پرشارتھ کی ضرورت پیدا کرتا ہے۔ ہندوانہ پراربدھ کا خیال آلسیہ اور آکرمنیتا کا مول ہے۔

(۸) آپ نے میرے مقابل ادھیاتمک آدھی دیوک اور آدھی بھوتک سکھ دکھ کو کرم کا پھل بتلایا ہے۔ (ا) سانکھیہ میں جہاں ان کا ذکر ہے۔ ایسا ہی نہیں کہا۔ اگر آپ کے پاس کوئی وید شاستر کا پرمان ہو۔ تو پیش کریں۔

(ب) ادھیاتمک۔ ایک شخص نے کھانے میں بد پرہیزی کی۔ بیمار ہو کر دکھی ہوا۔ بتلایئے اس دکھ کا کارن پراربدھ کرم پھل کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ اُس کا کارن صاف نظر آ رہا ہے اور اگر کسی بیماری کا کارن ہمیں نہ معلوم ہو۔ تو بھی کیا

تندرست اور طاقتور آدمی

دنیا میں صرف تندرست اور طاقتور آدمی ہی اپنی زندگی کا لطف اٹھا سکتا ہے اور تمام آرام کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اس لئے دانشمند آدمی کو ہر ممکن طریقہ سے اپنی قوت اور طاقت میں اضافہ اور اپنی تندرستی کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ سب کچھ آپ بڑی آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بڑے بڑے ماہران طب۔ حکیموں ڈاکٹروں اور ویدوں کی رائے ہے۔ کہ طاقت جسمانی کے قائم رکھنے کے لئے فولاد ایک ضروری چیز ہے۔ فولاد تازہ اور شدہ خون پیدا کرتا ہے۔ ہر ایک عضو رئیسہ دل و دماغ جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ آپ یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے۔ کہ ایک قابل ہندوستانی ڈاکٹر بی۔ ایل۔ گپتا ایم۔ بی۔ ایچ نے ہمالیہ کی مقوی ترین جڑی بوٹیوں کے ذریعہ فولاد کو حل کر کے انتہائی کوشش اور جانفشانی کے ساتھ

تلوار مارکہ

شربت فولاد!!

کے نام سے ایک نہایت ہی اعلےٰ درجہ کی طاقتور میٹھی دوا دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ جو کہ تلوار آبدار کی طرح تیز ہے۔ جس کی پہلی ہی خوراک اپنی تیزی کا اثر دکھلا کر پینے والے کو تعجب میں ڈال دیتی ہے یہ شربت فولاد خاص طور پر طاقت مردمی کو بڑھاتا ہے۔ اور جگر اور معدہ کو قدرتی حالت میں لاکر خون میں اضافہ کرتا ہے۔ اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔

یہ فولاد اور دیگر چند ایک فیض بخش دواؤں کا مرکب

بہت ہی طاقتور دوا ہے

قیمت بیس روزہ خوراک ایک پونڈ پیکنگ کی بوتل میں صرف ڈیڑھ روپیہ۔ ہندوستان کے ہر ایک اور قصبہ کے دوا فروشوں سے ملسکتا ہے۔ مارکہ دیکھ کر خریدیں

تیار کرنیوالے:- گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ لوہانہ (ایس۔ پی۔ ریلوے)

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تن جسم کی پیدائیشی خاصیت کسی بیماری کا کارن
ہو۔ تو صرف اسی قدر پراربدھ پھل ہو سکتا ہے
اس کے ساتھ جو یہ بد پرہیزی کریں گے۔ وہ ہمارے
اس جنم کی غلطی ساتھ شامل ہو جاوے گی۔

(ج) آدھی بھوتک۔ ایک مسافر کو چوروں نے
مارا۔ اور اس کا دھن لوٹ لیا۔ کیا یہ پراربدھ کرم کا
پھل ہے۔ اب یہ تو صاف بات ہے۔ کہ چوروں نے
اپنی سوتنترتا سے ایسا کیا۔ تو اس کا مطلب یہی ہے
کہ چوروں ہی کرم پھل داتا ہوئے۔ نہ کہ پرماتما۔ اور اگر
پرماتما نے چوروں کو تحریک کی۔ تو وہ بے گناہ قرار
دیئے جائیں گے۔

(د) آدھی دیوک۔ اگنی۔ آندھی۔ بارش۔ بھونچال
سردی۔ گرمی وغیرہ۔ یہ پرماتما کی سرشٹی میں یوں
کے سوبھاوک ہیں۔ ان سے ہانی۔ لابھ دونوں ہو سکتے
ہیں۔ یہ سب جیووں کے لئے ایک سے ہیں۔ نہ معلوم
آپ کرم پھل کے ساتھ ان کا کیا تعلق سمجھتے ہیں۔
کوئیٹہ میں بھونچال آیا۔ قدرتی نیم کے مطابق اس
نے اس وقت آنا ہی تھا۔ خواہ آبادی ہوتی یا جنگل
اب بھی آ رہے ہیں۔ اب جن لوگوں نے وہاں جا کر
نقصان اٹھایا۔ وہ اپنی سوتنترتا سے گئے تھے
پرماتما ان کو پکڑ کر نہیں لے گیا تھا۔ پھر ان کے دکھ
کو کرم پھل کیسے مانا جاوے۔ جینی لوگ خود بخود کرم
پھل مانتے ہیں۔ اب اگر کرم پھل پردان میں ایشور
کی پریرتا ثابت نہ کریں۔ تو وہ کرم پھل کیسے ہو سکتا
ہے جین سدھانت کے مطابق ہی ایسا مانا جا سکتا ہے

(۹) لوگوں کو ایک بڑی غلطی یہ لگ رہی ہے۔
اور اس میں پنڈت جی بھی شامل ہیں۔ کہ ہر ایک دکھ
سکھ کا کارن کوئی اپنا کرم ہونا ضروری ہے۔ ورنہ پرماتما
پر انیائے کا دوش لگے گا۔ اس کا سمادھان پہلے بھی
کر چکا ہوں۔ دوبارہ لکھا جاتا ہے۔

(ا) کرم کا پھل اوشیہ ملتا ہے۔ یہ ویدک سدھانت
ہے۔ لیکن ہر ایک دکھ سکھ کسی اپنے کرم ہی کا پھل
ہوتا ہے۔ اس میں کوئی پرمان نہیں۔

(ب) اگر یہ سدھانت مان لیا جاوے تو کوئی مجرم
نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ جلاد جرم کے لئے لازمی ہے
کہ وہ کسی کرم کا پھل نہ ہو۔ اگر جرم کی ہستی ہے تو
بنا کسی کرم کے سکھ دکھ ہونا لازمی ہے۔

(ج) دستوں میں پرماتما نے سنسار کے پدارتھ
انسان کی بھلائی کے لئے دے رکھے ہیں۔ یہ جیو اپنی
سمجھ کے مطابق ان کے سنسرگ سے سکھ دکھ اٹھاتا
ہے۔ پرماتما اس کا ذمہ دار نہیں۔ لیکن جتنا نے مکتی
پراپت کرنا ہے۔ اس لئے پربھو ہمارے گیان اور
شبھ اشبھ کرم کے انوسار دوسرا جنم دیتا ہے صرف
سرمایہ پیدائش ہمارے پراربدھ کے انوسار ملتا
ہے۔ اس کے بعد سب کچھ حالات کے مطابق بنے
پرشارتھ سے حاصل کرتا ہے۔ ویدک کرم پھل کا یہی
سچا سدھانت ہے جس میں کسی طرح کی الجھن نہیں

شری مہاشہ دھنپت رائے جی کے مضمون کا جواب :-

(۱) سوال۔ جو جیو بھونچال وغیرہ میں زخمی ہو
جاتے یا مر جاتے ہیں۔ اُن کا کیا دوش ہوتا ہے؟

جواب:- پرماتما کا یہ سنسار دکھ سکھ دونوں کا
کارن ہے۔ جیو کی موکش کی طرف پرورتی کے لئے
ایسا ہونا لازمی تھا۔ اس لئے اگر طبعی گھٹناؤں
سے کسی کو نقصان پہنچے یا دکھ ہو۔ تو پرماتما پر
کوئی دوش نہیں لگ سکتا۔

(۲) بھونچال سے مرنے والوں کو دوسرا شریر
دے کر اُن کے ... کرموں کا پھل بھگتانے کا
سمیہ آ گیا ہوتا ہے۔

جواب:- پراربدھ کرم کا پھل شاستروں نے جو
آیو (عمر) کہا ہے۔ اس کا مطلب شریر کی گارنٹی
ہے۔ یعنی قدرتی طور پر خاص مدت تک قائم رہنے
والا شریر۔ نہ آپ کی تحریر سے یہ بات ثابت نہیں
ہوتی۔ اس لئے ایسا ماننا بھی ٹھیک نہیں :

(۳) کوئی امیر گھر میں پیدا ہو کر غریب ہو جاتا ہے
اور کوئی غریب سے امیر۔ کوئی بہت کوشش کرنے پر
بھی کچھ نہیں کما سکتے۔ یہ گھاٹا منافع امیری غریبی
بھی کرم پھل ہے۔

جواب:- پراربدھ کرم کا پھل صرف سرمایہ پیدائش
ہوتا ہے۔ لیکن ہمیں اس بات کا ادھیکار ہے۔ کہ
یہ عام اصول ہے۔ ایک مزدور اپنی مزدوری
حاصل کر کے اس کے استعمال میں خود مختار ہے اس
لئے اگر کوئی غریب گھر میں پیدا ہو کر دولت مند بن
جاتا ہے۔ تو اس نے اپنی پراربدھ پر فتح حاصل کر لی
وہ ایک شورویر ہے۔ اور تنزل کی طرف جانے والا
نالائق ہے۔ کوشش کرنے پر بھی ناکامیاب ہونے
کا باعث پراربدھ کرم نہیں ہوتا۔ بلکہ پرشارتھ میں
نقص ہوتا ہے۔ افسوس ہندو جاتی پراربدھ کرم کے
سچے سدھانت کو بھول کر کیسی پرشارتھ ہین ہو گئی۔
وچار کرو ایسا خیال رکھنے والا کبھی پرشارتھی ہو سکتا
ہے۔ اس کے متعلق کچھ شاستروں کے وچن لکھتا ہوں۔

सुमन्त्रितं सुविक्रान्तं सुकृतं सुविचारितम्। सिध्यन्त्यर्था महाबाहो दैवं चात्र प्रदक्षिणम्॥

ارتھ:- بھیم کا وچن ہے۔ کہ ارتھوں کی سدھی اچھی
صلاح۔ شورویرتا۔ ٹھیک طریقے سے کرنے اور
وچار سے کرنے سے ہوتی ہے۔ پراربدھ کی تو اس
میں سہایتا ماتر ہوتی ہے۔ مثلاً ایک ودیارتھی
محنت اور غور سے پڑھنے سے کامیاب ہوتا ہے
اگر دیو سے اُس کو دماغ بھی اچھا ملا ہے۔ تو دیو کی صرف
اسی قدر سہایتا ہے۔ لیکن دماغ کتنا ہی اعلیٰ ہو۔
اگر وہ پڑھنے کا پرشارتھ نہیں کرتا۔ تو اُسے کچھ بھی
حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے خلاف ایک کند ذہن بھی
محنت سے کسی قدر کامیابی کی امید رکھ سکتا ہے۔

رامائن میں لکشمن جی کا وچن ہے۔ جو شخص
پرشارتھ سے پراربدھ کو روک سکتا ہے۔
پراربدھ سے ستایا نہیں جا سکتا۔

یوگ درشن ... سوتر کے بھاشیہ
جی لکھتے ہیں۔ کہ پراربدھ کے کرم پھل کے اثر ...
کیا جا سکتا ہے۔ جیسے وشوامتر نے اپنی ...
عمر میں ترقی کر لی۔

آخر ایک ویدوچن بھی اس رشتہ میں دیا جاتا ...

ارتھ:- پراربدھ کے وچنوں کو سویکار کرتا ہے۔ کہ
پرشارتھ سے اس سے دور ہو جا۔ یعنی پراربدھ ...
اثرات کو زائل کر۔ اور اپنے متروں کے ساتھ ...
سے کام کر۔ اس منتر میں پراربدھ کے اثرات ...
کرنے پرشارتھی بننے اور آتم نیتی سے کامیاب ...
اُپدیش ہے۔ پراربدھ کا وہمی کچھ نہیں کر سکتا ...

(۴) بھونچال کے ستھان میں پہنچنے کے لئے ...
نیم انوسار مقتولوں کے دلوں میں خود بخود پریرنا ...

جواب:- ایشوری پریرنا کے ماننے سے جیو ...
رہ سکتا۔ اور اس کے لئے صرف پریرنا ہی ...
قیدی کی طرح وہاں پہنچانے کا انتظام بھی ...
کو کرنا ہوگا۔ اور جو کسی خاص کام کے لئے گئے ...
متعلق کیا کہیں گے؟

(۵) میری دی ہوئی بھیڑیا کی مثال میں کرم ...
ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں کسی قسم کی ایشوری ...
نہیں۔

(۶) گزشتہ نقل کا نتیجہ مقامی حالات کے ...
ہوا۔ اس میں کرم پھل کی کوئی گنجائش ...

(۷) مہرشی سوامی دیانند سرسوتی مہاراج ...
پراربدھ کے قائل نہ تھے۔ وہ پرشارتھ ...
سے اتم سمجھتے تھے۔ دیکھو ستیارتھ ...

(۸) آپ کے بے پتہ پرمان کے جواب ...
ضرورت نہیں سمجھی۔ اس کے لئے معافی ...

آریہ سماج نابھہ میں نام کرن سنسکار

مورخہ ۷ ار کارتک سمت ۹۲ بوقت ...
صبح مہیوک کی لڑکی کا نام کرن سنسکار ...
اس سنسکار کو پنڈت رام نرائن جی پروہت ...
سماج نابھہ نے کرایا۔ بالکا کا نام ...
سیوک ... گیا۔ حاضری کافی تھی۔

(منوہر لعل منتری ...)

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

Light of Truth

ستیارتھ پرکاش انگریزی :- اس کے بارے
میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے۔ ایک پستک
نے جتنوں کو آریہ بنایا ہے۔ اس کا ستاتش بھی
دوسرے سادھنوں سے نہیں اب تک انگریزی
میں اس کا سندر اور ستا سنسکرن نہ تھا۔ اس کمی کو
آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے۔ قیمت ۱۲؍ مجلد ۱؍

The Fountain Head of Religion

سرچشمہ مذاہب :- شری گنگا پرشاد جی چیف
جج ٹیہری اپنی ودوتا کے لئے مشہور ہیں۔ یہ کتاب انہی
کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے۔ اس کے انیک بھاشاؤں میں
انواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی لکھے پڑھے یووک
یووتی کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ قیمت ۱۲؍

The Swami & other Lectures on Arya Philosophy

اجمیر شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر دیئے ہوئے
انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے ان کے ویاکھیا
شری پنڈت گنگا پرشاد جی ٹیہری اپادھیائے شری
پنڈت چموپتی جی اور بابو گنگا پرشاد جی ٹیہری والے
ہیں۔ اس کتاب کی بھومکا آچاریہ رام دیو جی لکھی ہے قیمت ...

آریہ سماج کے نیم :- لیکھک پنڈت چموپتی جی۔ اس
میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تتھا
وگیانک ویاکھیا کی ہے۔ آریہ سکولوں۔ کالجوں میں
اپیار کے سرد ہو گیا ہے۔ اینٹک پیپر۔ سندر
چھپائی ضخامت۔ ۹۰ صفحات۔ قیمت ۶؍

The Vedic Cast System & Pancham Problem

ویدک ورن ویوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری
پنڈت کیشو دیو جی نے یہ کتاب لکھی ہے قیمت ...

ملنے کا پتہ :- سیکرٹری آریہ سماج مدراس

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی بلیٹن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے سمبندھ میں

تازہ سماچار

آریہ سماجوں کا فرض

آریہ ویردل کے پرتگیا پتر چھپ کر بڑی بڑی آریہ سماجوں میں پہنچ چکے ہیں۔ امید ہے آریہ سماجیں اِن کو پُر کرانے کا کام کر رہی ہونگی۔ اس سمبندھ میں ۳۰ نومبر تتھا یکم دسمبر کو جالندھر میں آریہ ویردل کے افسروں کا ٹریننگ کیمپ ہوگا۔ اس لئے آریہ ویردل کے منڈل ولپتیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ۲۹ نومبر تک کی شام تک جالندھر پہنچ جاویں۔ یہ کیمپ لیکھرام نگر آریہ ہائی سکول جالندھر میں ہوگا۔ یکم دسمبر کو آریہ ویردل کی پہلی میٹنگ ہوگی۔ جھنڈے اور بیجز تقسیم ہونگے۔

آتارا کے سمبندھ میں گت سپتاہ سوچنا دی جا چکی ہے۔ پرنتو ابھی تک بہت کم آریہ سماجوں سے سوچنائیں پراپت ہوئی ہیں۔ کہ وہ اتنی اتنی تعداد میں شامل ہونگے۔ اس سمبندھ میں جب تک ہمیں پوری پوری تعداد کا پتہ نہ چلے۔ آتارا کے پربندھ میں کٹھنائی ہو رہی ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں کو شیگھر سوچنا دیدینی چاہیئے۔ کہ فلاں فلاں سماج کے اتنے آدمی تتھا پریوار آ رہے ہیں۔

اس سمبندھ میں یہ بھی تجویز ہوئی ہے کہ گورودت بھون کے میدان میں خیمے لگا کر ایک کالونی بنائی جاوے۔ جس میں باہر کے آنے والے سجنوں کا ٹھہرانے کا پربندھ کیا جائے۔ یہ پربندھ پریواروں کے لئے ان کے خرچ پر ہوگا۔ بڑے ہرش کی بات ہے کہ لوگوں میں بڑا اُتساہ پیدا ہو رہا ہے چنانچہ ملتان شہر سے ایک جتھہ آریہ کماروں کا سائیکلوں پر اردھ شتابدی میں شمولیت کے لئے آ رہا ہے اسی طرح اور بھی کئی جگہوں سے پیدل جتھے آویں گے۔ ان لوگوں کو جو اپنا پیدل جتھا اس پرکار لانا چاہتے ہیں۔ اگر وہ اپنا پروگرام بنا کر شائع کرا دیویں۔ تو راستہ میں انہیں اور بھی کئی ساتھی مل سکیں گے۔ اور جہاں جہاں وہ آویں گے۔ راستہ میں ویدک دھرم کا پرچار بھی کرتے آویں گے۔

پنڈال } پنڈال کمیٹی کے ادھیکاری بڑے اُتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ شیگھر ہی پنڈال کا کام شروع ہونے والا ہے۔ بازار کے لئے دوکانوں کے آرڈر بڑی تیزی سے آ رہے ہیں ایک ہفتہ بازار کی رونق رہے گی۔ اس لئے دوکانداروں کو سوچنا دی جاتی ہے۔ کہ وہ شیگھر ۱۰ روپیہ پیشگی بھیج کر اپنے لئے دوکان ریزرو کرا لیں۔ دوکان کا کرایہ سات دنوں کا بیس روپیہ رکھا گیا ہے۔ اس وقت تک ۲۵-۳۰ دوکانیں ریزرو ہو چکی ہیں۔ دوکانیں ۹ × ۹ فٹ ہونگی۔ دوکانوں کے لئے ۱۰ دسمبر تک درخواستیں ادھشٹاتا دوکانات کے پاس آ جانی چاہئیں۔

جلوس } اُتسو کی شوبھا جلوس پر نربھر ہوتی ہے۔ عام طور پر اُتسو کے ایک دن پہلے سنکیرتن یا نگر کیرتن ہوتا ہے۔ چونکہ اس بار پنجاب کی سب سماجوں کے آریہ بھائی سمّلت ہونگے۔ اس واسطے ۲۵ دسمبر کو ۲ بجے دوپہر سے ۹ بجے رات تک جلوس ہوگا۔ آریہ سماجوں کی منڈلیوں اور دوکانوں۔ ہائی سکولوں۔ پاٹھشالاؤں کو ابھی سے سوچنا دیدینی چاہیئے۔ کہ وہ کس کس دن پدھاریں گے جلوس میں آدمیوں کو کیسری پگڑی تتھا آریہ مہلاؤں کو کیسری دوپٹہ پہن کر آنا چاہیئے۔ ہر ایک سنستھا اپنا دھوجا ساتھ لانی چاہیئے۔ جن جن سماجوں یا سنستھاؤں کے آدھین بینڈ باجہ یا لاٹھی گتکے کی شکشا ہو۔ وہ ضرور لانے کی کرپا کریں۔ اور اس کی سوچنا شیگھر دینے کی کرپا کریں۔

جن بھائیوں نے متھرا شتابدی یا اجمیر شتابدی کا نگر کیرتن دیکھا ہے۔ وہ اب تک یاد کرتے نہیں تھکتے اور کہتے ہیں کہ ایسے ہی نظارے جاتیوں میں نئے خون کا سنچار کرتے ہیں۔ ہر ایک آریہ بھائی کا فرض ہے کہ جلوس میں شامل ہو کر جلوس کی شوبھا کو بڑھا دیں۔ جو بھائی اُتسو میں شامل ہوں وہ سودیشی وستر پہن کر آویں۔

یگیہ } اب تک دو ویدوں یجروید اتھرووید کے یگیوں کو سمپورن کرنے کی سامگری پہنچ چکی ہے۔ آریہ بھائیوں کو شیگھر دھیان دے کر باقی دو ویدوں کے یگیوں کی سامگری بھی مہیا کر دینی چاہیئے یگیہ ۱۸ دسمبر کو پراتہ شروع ہوگا۔ اور ۲۵ دسمبر پراتہ کو پورن آہوتی ہوگی۔ جو بھائی اپنی روحانی پیاس بجھانا چاہتے ہیں۔ انہیں لگاتار دیدیہ دن کا آچارن ضرور اپنے کانوں سے شروع کرنے کے لئے یگیہ میں شامل ہونا چاہیئے۔

ٹورنامنٹ } ٹورنامنٹ کے سمبندھ میں لوگ بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ انٹری فیس آ رہی ہیں جو جو ٹیمیں ان میچز میں بھاگ لینا چاہیں۔ وہ ابھی سے اپنی انٹری فیس بھیج کر اپنا نام درج کرا لیں۔

اردھ شتابدی سپتاہ } ۱۴ دسمبر سے ۲۰ دسمبر تک یہ سپتاہ منایا جائے۔ ان دنوں پراتہ کال پربھات پھیری کی جائے۔ جس میں دیشواتو گیت یا انیہ گیتوں دوارہ پرچار کیا جائے۔ دوپہر کو جھولی لے کر سرو سادھارن سے اردھ شتابدی کے لئے دھن اکٹھا کیا جائے۔ اور سب بھائیوں کو جلسہ میں شمولیت کے لئے پریرنا کی جائے۔

اردھ شتابدی ڈے } ۲۰ نومبر اس دن ہر ایک سماج میں سب سبھاسد مل کر برہد یگیہ کریں۔ اور اس دن ہر ایک پریوار جنہوں نے اپنی آہوتی اس یگیہ میں نہیں ڈالی۔ ڈال دینی چاہیئے اس دن پردھان جی کا بھاشن بھی پڑھا جاوے۔ جو کہ تیار ہو رہا ہے۔ اور سب سماجوں کو بھیجا جاویگا۔

اردھ شتابدی کے تحفے } اردھ شتابدی کے موقعہ پر تین چیزیں خاص طور پر تیار کروائی گئی ہیں فوٹو شری سوامی دیانند جی کا بڑے سائز کا۔ سات رنگ کا۔ آج تک ایسا فوٹو تیار نہیں ہوا۔ قیمت ۱۰/

اردھ شتابدی کیلنڈر } سنہ ۱۹۳۶ء کا کیلنڈر ہوگا جس میں شری سوامی ورجانند جی سوامی دیانند جی۔ پنڈت لیکھرام جی۔ پنڈت گورودت جی تتھا اب تک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان مہانو بھاوؤں کے چتر ہونگے۔

ویشوانر بیج } یہ ان سجنوں کو دیئے جائیں گے جنہوں نے اردھ شتابدی فنڈ میں اپنی آہوتی ڈالی ہے۔ اور جنہوں نے ویشوانر یگیہ کرائے ہیں۔ لاہور آنیوالوں کو ایک آنہ میں مل سکے گا۔ اسے لگا کر جلوس میں شامل ہونے سے ادھک پربھاؤ پڑے گا۔

کاریہ کرتری سمیلن } گت سپتاہ اور اردھ شتابدی میں ہونے والے سب سمیلنوں کی سوچنا چھپ چکی ہے۔ ان سمیلنوں کے علاوہ کاریہ کرتری سمیلن بھی بڑا ضروری ہے اس میں صرف آریہ سماجوں کے ادھیکاری تتھا کاریہ کرتا ہی بھاگ لے سکیں گی۔ اس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج تتھا ادھشٹاتا لالہ نندلال جی مقرر ہوئے ہیں۔ اس سمیلن میں سبھا تتھا پرانت بھر کی سماجوں کے کاریہ کرتا اکٹرت ہونگے۔ ان کا پرسپر پریچے کرانا تتھا آگامی کے لئے آریہ سماج کی اُنتی کے اپائے سوچنا اس کا ادیش ہوگا۔

آریہ مسافر کے لئے دو دو نئے خریدار بھیج کر ہر ایک آریہ بھائی اشاعت کے بڑھانے میں حصہ ضرور لے۔ (مینیجر)

٥	١٢	٣
٨	٧	٩
٨	٣	١١

۱۵۰۰
پندرہ سو روپیہ انعام

(۱) سب سے زیادہ درست جواب بھیجنے والے کو ۵۰۰ روپیہ (۲) سب سے زیادہ درست جواب دینے والی استری کو ۳۰۰ روپیہ۔ (۳) تیسرا انعام ۲۰۰ روپیہ (۴) چوتھا انعام ۱۰۰ روپیہ (۵) پانچواں انعام ساٹھ روپیہ (۶) چھٹا انعام چالیس روپیہ۔

مندرجہ بالا خانوں کو ایسے ڈھنگ سے پُر کریں۔ کہ ہر طرف سے اکیس کا ہندسہ بن جائے۔ ہر ایک جواب کے ساتھ ایک روپیہ فیس داخلہ آنی چاہیئے۔ تمام جوابات ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء تک دفتر میں پہنچ جائیں۔ نتیجہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء کو نکلے گا۔

سیکرٹری۔ پاپولر پزل راوی روڈ۔ لاہور

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر کے پریمی

آریہ مسافر کے پریمیوں سے نمر نکمت ہے کہ نوبھاؤ کا چندہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کو سماپت ہوتا ہے۔ کرپیا اطلاع کے ملتے ہی تین روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ نہیں تو ۱۶ دسمبر کو وی۔ پی کئے جائیں گے جن کا وصول کرنا آپ کا دھارمک کرتویہ ہے۔ دینجر

مہاشہ کندن لعل جی لاہور۔ آریہ سماج چھاؤنی۔ لائبریرین ٹاون آریہ سماج کراچی۔ لالہ بوسہ رام جی لاہور۔ آر۔ ایل۔ سوتا۔ بھاباں (دربھا) لالہ نرائن دت جی ٹھیکیدار دہلی۔ لالہ گردھاری لال جی ٹھیکیدار دہلی آریہ سماج حیدر آباد سندھ۔ آریہ سماج بھکر لالہ ہنسراج کپور۔ لاہو۔ مہاشہ آریہ منی جی نکودر۔ ہیڈ ماسٹر آریہ سکول رہتک۔ لالہ جگن ناتھ جی چونڈہ مہاشہ پریم داس جی موچی والی۔ آریہ سماج کمیریاں۔ مہاشہ برہمدت جی کوٹ عیلے خاں۔ مہاشہ راجہ رام سیالکوٹ۔ مہاشہ جگن ناتھ جی سیالکوٹ مہاشہ بھاری لال جی سیالکوٹ۔ مہاشہ ہنسراج جی سیالکوٹ مہاشہ مہر سنگھ جی سیالکوٹ۔ مہاشہ اروڑا مل جی کتب فروش سیالکوٹ مہاشہ ہنسراج جی اگروال سیالکوٹ مہاشہ کرشن لال جی سیالکوٹ۔ مہاشہ گردھاری لال جی سیالکوٹ۔ مہاشہ چمن لال جی سیالکوٹ۔ مہاشہ سکھدیو راج جی سیالکوٹ۔ پنڈت بھمنداس جی بھمبر مہاشہ شیام بہادر مل سکندر آباد۔ لالہ ہیمراج جی ہوتی۔ آریہ سماج سراں اکسم سر۔ مہاشہ نتھو لال جی بھیلروں بابو جگن ناتھ جی بھٹنڈا۔ مینجر ویدک لائبریری مری آریہ سماج کوٹ نکا۔

آریہ سماج پنڈدادنخاں کا اتسو

آریہ سماج پنڈدادنخاں کا وارشک اتسو ۱۰ نومبر سے ۱۲ نومبر تک منایا گیا۔ اتوار ۲½ بجے شام سماج مندر سے نگر کیرتن شروع ہوا جس میں آریہ سماج کے سبھاسد اور آریہ پرائمری سکول کے ودیارتھی شامل ہوئے

۱۱ نومبر کو ہون یگیہ کی کارروائی کے بعد شریمان پنڈت پال جی و پنڈت ہری پال جی و پنڈت دیپتی جی کے منوہر اپدیش اور مہاشہ سنت رام جی و مہاشہ مہرچند جی و مہاشہ دیسراج جی کے بھجن ہوئے۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سماج مندر میں پہنچنے پر ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے سماج مندر کا ہال گونج اٹھا۔ اور پنڈت جی ویدی پر آ براجے اور آپ نے عالمانہ منوہر اپدیش سے جنتا کو آنند کیا۔ اپیل پر تقریباً ۹۰۰ روپیہ نقد فراہم ہوا۔ آرتی و شانتی پاٹھ و شکریہ کے بعد سالانہ جلسہ نہایت ہی کامیابی سے نردگھن سماپت ہوا۔

(رام رکھا اُپ منتری)

آریہ سماجوں کے سماچار

— آریہ سماج منٹگمری ٹوانہ میں پنڈت برتپال اور مہاشہ مہرچند جی پدھارے۔ اور اردھ شتابدی سمبندھی و چار پرکٹ کئے۔

— آریہ سماج جلال پور کیکنان دوارہ سوچت ہوا ہے۔ کہ وہاں لالہ جے رام شاہ صاحب۔ ماتاجی ڈاکٹر بی۔ ٹی چھتوال اور مہاشہ بدری سہائے جی کی سپتری کا دیہانت ہو گیا ہے۔ ایشور مرتک آتماؤں کو سدگتی پردان کرے۔

— آریہ سماج جموں میں ایک دلت جاتی کی پتت استری کو اس کے وارثوں کی موجودگی میں شدھ کر کے آریہ دھرم میں پروشٹ کیا گیا ہے

— آریہ سماج جموں سے لالہ گوردھن رام سوری نے اپنی پتری کی صحت یابی پر ہون کروایا۔ اور آپ نے اٹھارہ روپے مختلف آریہ سماجک فنڈوں کو دان دیئے۔

— پردھان آریہ سماج سکھوال کی بردھ ماتا کا دیہانت ہو گیا ہے۔ تین روپے اردھ شتابدی اور دو روپے پتری پاٹھشالہ کے لئے دان کیا گیا ہے۔

— آریہ سماج سیالکوٹ میں ویشوا نر یگیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ پراتہ اور سایں کال ست سنگ مقررہ سمے پر ہوتے ہیں۔

— آریہ سماج میانی کو زنانہ ہسپتال قائم کرنے کے لئے بابو شوراماداس جی مرحوم کی طرف سے اٹھارہ صد روپیہ دان ملا ہے۔ اور لالہ چرنجیت لال جی نے ایک کنال چھ مرلہ زمین اس نیک کام کے لئے بمعہ سامان عمارتی دان دیا ہے۔ علاوہ بریں اس بھاری کام کے لئے کافی روپے کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر دانی پرشوں سے سہائتا مانگی گئی ہے۔

— آریہ سماج رائکوٹ کا سالانہ اتسو ۲۲ سے ۲۴ نومبر تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پنڈت ہردیال جی پنڈت رام سروپ جی پراشری اور پنڈت یشپال جی پدھارے تھے۔

— آریہ سماج بھیلروں کا سالانہ چناؤ ہو گیا ہے۔ پردھان لالہ نانک چند جی اور منتری ڈاکٹر شانتی سروپ جی مقرر ہوئے ہیں

— آریہ سماج سبی کے چناؤ میں پردھان لالہ جھانگی رام جی اور منتری لالہ میلا رام جی سنگیت ہوئے ہیں۔

— آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ یکم دسمبر ۱۹۳۵ء کو نشچت ہوا ہے۔

— آریہ سماج نابھہ سے اطلاع آئی ہے۔ کہ

بابو لبنت رام جی کے پوتے کا نام کرن سنسکار پنڈت رام نرائن جی نے کر دیا ہے۔

— آریہ سماج دھرم پورہ (شملہ) کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ اور ایک کمرہ تیار ہو گیا ہے۔ اور پنڈت گوپی رام جی اسٹیشن ماسٹر کی تبدیلی پر ایک پارٹی دی گئی۔

— گوروکل اندر پرستھ میں واٹر ورکس کی سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے لالہ رلیا رام میلا رام جی اور بابو لکھا سنگھ ٹھیکیدار دہلی نے خاص امداد دی ہے۔

— آریہ سماج روپڑ کے سالانہ چناؤ میں ڈاکٹر وید پرکاش جی پردھان اور مہاشہ لال چند جی گپتا منتری مقرر ہوئے ہیں

— آریہ سماج کراچی کے وارشک چناؤ میں سیٹھ روپ لال کھنگر داس جی پردھان اور مہاشہ پرکاش سروپ جی سیکرٹری نشچت ہوئے ہیں۔

کر دیا۔ اور نیم انوسار سترہ روپے چار آنے دکشنا پراپت ہوئی۔

— کنیا مہا ودیالیہ جالندھر اور دوآبہ ہائی سکول جالندھر میں ویشوا نر یگیہ ہو چکے ہیں۔

ویشوا نر یگیوں کی دھوم

— رسول ہیڈ ڈسٹرکٹ گجرات میں پنڈت اور مہاشہ سالگ رام جی کے ایتر گت شری وید انند جی مہاراج کے پدھارنے سے اردھ شتابدی کا یہ شروع ہو گیا ہے۔ اور اس وقت تک یگیوں اور اردھ شتابدی کے لئے ... چار آنے پراپت ہوئے۔

— آریہ سماج جگادھری میں شری ... کے پرشارتھ سے اٹھارہ ویشوا نر یگیہ ہوئے ... دھن چھتیس روپے آٹھ آنے پراپت ہوا ہے۔

— آریہ سماج لاہور چھاؤنی میں ویشوا نر یگیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ اب تک ۱۲ یگیہ اور ہوئے ہیں۔ اور ۱۶۱ روپے ۸ ... پراپت ہوئے۔

— آریہ سماج خان گڑھ دوئمہ ضلع مظفر گڑھ میں سبھا کی آگیا انوسار یگیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ بارہ سبھاسدوں کے گھر یگیہ ہوئے جن سے ۲۵ روپے ... دھن ہوا ہے۔

— گوروکل رائے کوٹ میں پنڈت یشپال جی ... اُدیوگ سے سارے کرمچاریوں نے سمیلت ...

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کی
اُپ لکشی میں

سبھا کا اتہاس ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء تک تیار ہو کر لوگوں کے ہاتھ میں پہنچ جائیگا۔ اس میں سبھا کی پچاس برسوں کا اتہاس نہایت ہی اچھے ڈھنگ سے پنڈت چموپتی جی نے لکھا ہے۔ اس میں کئی ایک فوٹو دیئے جائیں گے۔ کاغذ اور چھپائی اعلیٰ ہے۔ پستک کا حجم چار سو صفحہ سے بڑھ جائے گا۔

دیانند رتن مالا رشی دیانند کے گرنتھوں سے سار و جنک واکیوں کا ... میں سنگرہ شری وشوناتھ جی ایم۔ اے شاستری نے کیا ہے۔ ... کی قیمت چار آنہ ہے۔ اردھ شتابدی سے پہلے خریدنے والوں کو تین آنے میں دی جائے گی۔ پستک چھپ کر تیار ہو چکی ہے۔ چھپائی نیلی سیاہی میں نہایت اعلیٰ ہے۔ رشی دیانند کی خوبصورت فوٹو بھی دی گئی ہے۔

Immortal Sayings of Dayanand یہ پستک انگریزی میں ہے۔ رشی دیانند کے گرنتھوں سے سار و جنک واکیوں کا ... شری وشوناتھ جی ایم۔ اے شاستری نے کیا ہے۔ پستک کی قیمت چار آنہ ہوگی۔ اردھ شتابدی سے پہلے خریدنے والوں کو تین آنے میں ملے گی۔ اس میں سوامی دیانند کا نہایت اعلیٰ فوٹو ہے۔ چھپائی اور کاغذ اعلیٰ ...

منتری۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنجاب کے مشہور ہپناٹک ڈاکٹر فخر الحکما و ماہر روحانیت

پروفیسر جگدیش متر صاحب کی تصنیفات

انسان کو امیر۔ تندرست۔ کامیاب۔ پُرکشش اور سُکھی بنانے والی کتابیں

...ل زندگی } دُنیاوی زندگی کو کامیاب اور سُکھی بنانے کے لئے بہترین اور مُفید ترین ہدایات کا مجمُوعہ۔ خاص کر نوجوانوں کے لئے بہترین رہبر کا کام دینے والی کتاب۔ اس کے ازحد مُفید ہونے کے متعلق ہزاروں ریویوز حاصل ہو چکے ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عـہ) جلد آرڈر دیں۔ چند کتابیں باقی ہیں۔ ورنہ اگلے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا +

...لپ درشن حصہ اوّل وحصہ دوم یک جلد میں } قوت ارادی اور من کی طاقت بڑھانے۔ کاروبار میں من کی طاقت کو خرچ کر کے کسطرح کامیابی حاصل کرنی چاہیئے۔ بلا دوا کسطرح تندرست رہنا چاہیئے۔ سکھ۔ شانتی کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ وغیرہ مضامین پر ایک پریکٹیکل کورس ہے۔ قوت خیال کی بہترین تشریح ہے۔ جس نے پڑھا۔ وہی شیدا ہو گیا۔ نہایت مفید اور خوشی طاقت اور شانتی دینے والی کتاب ہے۔ بہت سے اصحاب اس روزانہ سوادھیائے کرتے ہیں۔ قیمت ہندی عـہ ۔ اُردو عـہ +

...پ درشن حصہ سوئم (تازہ تصنیف) } مسمریزم حاضرات۔ ہمزاد۔ جنتر منتر پر نہایت سلیس عملی کورس ہے۔ جتنے بڑی بڑی قیمتوں کے کورس اس علم پر ہیں۔ یہ اُن سب سے اعلےٰ کتاب ہے۔ پروفیسر صاحب نے اپنے لمبے تجربہ سے صرف اُن کے لئے لکھی ہے۔ جو قیمتی کورس خرید نہیں سکتے۔ پروفیسر صاحب کا دعوےٰ ہے۔ کہ جو شخص اس کتاب کو ایک دفعہ اچھی طرح سے پڑھ ہی جاوے گا۔ وہ بھی ان حیرت انگیز علوم کے رازوں سے اچھی طرح واقف ہو جاوے گا۔ اور حیرت انگیز کام کر سکے گا۔ اور خود کسی طلسم یا چارم میں نہیں پھنسے گا۔ اور جو جنتر منتر وغیرہ بنا کر بیچتے ہیں۔ ان کے پاکھنڈ کو اچھی طرح سمجھ سکے گا۔ اور خود کئی قسم کے مسمیرک اپریٹس مانند جادو کی انگوٹھیاں ترکال درشی شیشے وغیرہ بنا سکے گا۔ غرض اس کتاب پر عمل کر کے آپ ایک عمدہ عامل بن جاویں گے۔ قیمت صرف عـہ

...ن شاستر تین حصے ایک جلد میں } یہ کتاب سموہنی آشرم ہیں جس میں یوگ ابھیاس۔ یکسوئی۔ ہپناٹزم۔ ہپناٹک طریقہ علاج سپرچوئلزم وغیرہ خفیہ آتمک و دویائیں سکھائی جاتی ہیں۔ کا پریکٹیکل کورس ہے۔ اس کو اس اشتہار میں اس لئے شامل کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ لوگ جو آشرم کے کسی وجہ سے ممبر نہیں ہو سکتے۔ لیکن آتم اُنتی یکسوئی۔ پرسنل میگنےٹزم۔ ہپناٹزم وغیرہ سیکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ بھی فائدہ اُٹھالیں۔ کتاب تمام کی تمام عملی اسباق سے پُر ہے۔ اس لئے اس کو وہی منگوائیں۔ جنہوں نے واقعی ابھیاس کرنا ہو۔ اور اپنے جیون کو سدھارنا ہے۔ اور اپنے آپ کو شانت اور حیرت انگیز شخصیت بنانا ہے۔ جو لوگ اس کو منگوانا چاہیں۔ ان کو یہ پرتگیا تحریر کر کے ساتھ بھیجنی ہو گی اس پر عمل کرنے سے جو طاقت حاصل ہو گی۔ اس کا ناجائز استعمال نہ کریں گے۔ قیمت اصلی ۹ روپے۔ لیکن اردھ شتابدی تک صرف چھ روپے +

...ک طریقہ علاج } ہپناٹزم کیا ہے؟ اس سے کس قسم کی بیماریاں دُور ہوتی ہیں؟ اور کیوں ہوتی ہیں؟ انسان خود اپنی بیماریاں کیونکر بغیر دوا کے اچھی کر سکتا ہے؟ ان سب باتوں کا اس میں مفصل بیان ہے۔ آخیر میں جنہوں نے اس علم سے شفا حاصل کی ہے۔ اس کی تصدیق بھی موجود ہے۔ غرض علاج کے متعلق اس علم اور اس کی فلاسفی سمجھنے کے لئے یہ کتاب نہایت اعلےٰ ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے +

ملنے کا پتہ

مینیجر سموہنی آشرم گورداسپور (پنجاب)

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مہیلا ودیالیہ جام پور

آریہ مہیلا ودیالیہ جام پور وہ سنستھا ہے۔ جسے آریہ سماج جام پور نے یکم اپریل ۱۹۲۶ء سے جاری کر رکھا ہے۔ تین سال کا کورس ہے۔ سرکاری امداد کچھ بھی نہیں لی جاتی۔ ذریعہ تعلیم خاص طور پر ہندی اور سنسکرت بھاشا ہے۔ کم سے پرائمری کی کنیائیں اس ودیالیہ میں داخل کی جاتی ہیں۔ پاٹھ ودھی کنیا گوروکل کے آدھار پر ہے۔ رشی دیانند کرت گرنتھوں کا پاٹھ چلتا رہتا ہے۔ دنیا بھر کے مذہبی میدان کی واقفیت کے لئے ستیارتھ پرکاش "کرم کانڈ" شدھ سوروپ دیکھنے کی سے" سنسکار ودھی بھگتی بھاؤ کو اصلی اوستھا میں کرنے کی نیت سے "آریہ بھونے" ودھار کی شدھی اور کلیان کے لئے "ودیا ساگر" نامی گرنتھ مقرر ہیں رشی گرنتھوں کے علاوہ بھارت کی پراچین عظمت کا درشن کرانے والی کتاب "بھارت بھارتی" رشی دیانند کا جیون چرتر پڑھنے کے لئے شری دیانند پرکاش جیسی مدھر بھاشا والی بھاشا والی کتاب گرہست آشرم میں کام آنے والی اصولوں کی خاطر گرہ پربندھ۔ کٹائی۔ سلائی۔ بنائی وغیرہ ایشور بھگتی میں من لگانے والا مضمون سنگیت بھجن وغیرہ باجہ پر سکھائے جاتے ہیں۔ تاکہ لڑکیاں تعلیم پاکر قابل مائیں بن سکیں۔ اس مقررہ سکیم کے علاوہ موجودہ ہلچل نے باخبر رکھنے کی غرض سے اخبار اور رسالجات مثلاً روزانہ ملاپ ہندی لاہور ہفتہ واری ارجن دہلی۔ ہفتہ واری کھری بات لاہور ماہواری "چاند" پریاگ۔ سنجے دہلی۔ آریہ لاہور وغیرہ پرچے منگوائے جاتے ہیں۔ تاکہ کنیائیں ہر لحاظ سے یوگیہ بن سکیں۔

تین سال پڑھنے کے بعد "سدھانت دشی" کے پرمان تر سے آریں النکرت کیا جاتا ہے پرائمری تک اکثر گیان ہو جاتا ہے اس کے بعد سدھانت کرانا نہایت ضروری ہے۔ امدادی مڈل سے اب کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آتا۔ دنیا کے اس بہتے ہوئے رو کے بالکل برخلاف آریہ سماج جام پور نے کافی ساوں سے ایسا مبارک قدم اٹھا رکھا ہے جس کے لئے وہ ہر لحاظ سے شکریہ کی مستحق ہے ویدک سدھانت اور ویدک سبھیتا پرچار کی خاطر جو قلیل خرچ ہو رہا ہے اس سے کسی وقت خاطر خواہ نتیجہ نکالنے کی امید ہو سکتی ہے۔

ودیالیہ میں تین ادھیاپکائیں کام کر رہی ہیں جو صرف گزارہ ماتر لے کر دلی لگن سے سیوا کر رہی ہیں۔ ان کے تیاگ کا ثبوت یہ ہے۔ کہ تینوں ادھیاپکائیں کل ۷۳ روپے میں کام کر رہی ہیں۔ امدادی مڈل پاٹھشالاؤں میں ۴۰ روپے کو بمشکل تمام ایک ادھیاپکہ دستیاب ہو سکتی ہے۔ آخر ان دیویوں کا تیاگ کبھی رنگ لائیگا۔ اتنی جانکاری سے بہرحال خوش ہو جانا چاہیئے۔ خوشی اس بات کی ہے کہ استری جاتی کی چال درست لائن پر چلائی جا رہی ہے جب منشا پھل کب نکلے گا۔ یہ زیادہ تر ہمارے اپنے پرشارتھ پر منحصر ہے۔ پربھو ہمیں بل دیں اور فرض پر ڈٹے رہنے کی ہمت۔ پبلک کی آگاہی کے لئے آٹھویں جماعت کا صرف دھرم شکشا کا پرچہ لکھ رہا ہے جس سے ہم قیاس کر سکیں گے کہ انہیں کتنی واقفیت بہم پہنچائی جا رہی ہے تبھی تو وہ ۱۵ تنے مشکل سوالوں کا جواب دینے کے لئے تیار ہو سکتی ہیں۔

اگر یہ بات گستاخی میں داخل نہ ہو۔ تو کئی سوالوں کا جواب مدت مدید سے بنے آریہ سماجیوں سے ملنا ممکن نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے اتنی بات بھی ہمارے لئے باعث تسکین ہو سکتی ہے۔

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

"شردھانند" کا …

"شردھانند" لاہور کا … کو جنتا کے سامنے بطور … جس کے سرپرست ڈاکٹر … منتری ہیں۔ قیمت فی پرچہ … مینجر "شردھانند" … ۳۵ نسبت روڈ …

آریہ سماج گوجرانوالہ …

اس ہفتہ آریہ سماج مندر میں … ہیں۔ ایک منجندر ناتھ دت … گیا تھا۔ اور ایک محمد بی بی … کھنڈ سے تحصیل شاہدرہ … سے مسلمان تھی۔ اور ایک … کھتری چوہڑ ساکن چونڈا … جو دس سال سے عیسائی تھا … کا نام رام پیاری رکھا گیا۔ اور … کے سابقہ نام ہی رہنے … گوتم دیو منتری

آریہ مسافر کے پریمی دو …

آریہ مسافر کی اشاعت کو بڑھائی …

گوروکل آیورویدک فارمیسی

چیون پراش

ہر موسم کے لیئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچے اس سے موٹے تازے ہوتے ہیں۔ کھانسی دل کی دھڑکن۔ تپ دق کی خاص دوا ہے

قیمت چار روپے فی سیر (للعہ)

سنجیونی مرہم

ست سلاجیت

درد گردہ۔ درد کمر اور پیشاب دھات کی بیماریوں کی اکسیر دوا ہے قیمت ۱۲ فی تولہ

لاہور کے ایجنٹ

ویریندر اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

آیورویدک فارمیسی نمبر ۱۲ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

تصنیف کو سماج کی پیاؤ ہر طرف

اوم

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

ہفتہ وار آرگن

آریہ مسافر لاہور

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ار

ہفتہ وار

ایڈیٹر:- چرنجی لال پریم

साप्ताहिक आर्य्य मुसाफिर लाहौर

جلد ۱۰ } اتوار:- ۲۳ مگھر سمت ۱۹۹۲ بکرمی دیانند ابد ۱۱۱ - مطابق :- ۸ دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء { نمبر ۴۹

آریہ مسافر

ویدک دھرم

کا

سچا پرچارک اور سبھا کا

ہفتہ وار گزٹ

ہے - آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجیے

(مینجر)

آج کے لیکھ

اردھ شتابدی کیلئے آریہ ویروں کی بیتابی (شری لالہ ہردیال جی)

ویدک پرکھار آگھات (پروفیسر شیودت جی)

آریہ ویر دل راولپنڈی کی تیاریاں (اے - ایس - بخشی)

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی (ڈاکٹر سائیں داس جی)

اردھ شتابدی کے کام کی رفتار - (پرکاش دبھاگ)

... وشو انکر منتا کی اوشیکتا ... (شری پنڈت وشوناتھ جی)

ضرورت ہے - (شری کُندن لال جی)

اردھ شتابدی اور ویشواتریگیوں کی دھوم

اردو کل کے سنرکھشکوں سے نویدن -

ایڈیٹوریل نوٹ - وغیرہ وغیرہ

اردھ شتابدی سیوا

کے لئے

آریہ ویروں کی بیتابی

کیا آریہ ویر اسی طرح سے تڑپتے رہیں گے؟ میرے پاس اطلاع پہنچی ہے - کہ سینکڑوں آریہ ویر خصوصاً ضلع حصار کے اردھ شتابدی میں سیوا کرنے کے لئے بڑی بیتابی سے تڑپ رہے ہیں - مگر وہ لاہور آمد و رفت کا کرایہ نہیں دے سکتے - کیا دھن کے نہ ہونے سے یہ آریہ ویر اسی طرح تڑپتے رہیں گے؟ اگر نہیں تو آریہ جنتا دانی مانی سجن بہت جلدی میرے پاس ان کے کرایہ کیلئے روپیہ بھیجیں ساٹ روپیہ فی آریہ ویر کے حساب سے جتنے سو آریہ ویر آپ سیوا کے لئے بلانا چاہتے ہیں - اُتنے -/۰۰۷ روپیہ آجانے چاہئیں -

ہردیال دلیتی "آریہ ویر دل" دیر نواس جالندھر

اردھ شتابدی نمبر کے لئے مضامین اور اشتہارات بہت جلد بھیجیں تاکہ موزوں جگہ پر لگایا جا سکے - (مینجر)

ہندو آرٹ پریس میو اخبار سٹریٹ ... چرنجی لال پریم ... کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر ... لاہور سے شائع ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

موگہ میں اردھ شتابدی کا کاریہ

(شری پنڈت لیکھپال جی سدھانت النکار کا بیان)

شری پنڈت لیکھپال جی سدھانت النکار اردھ شتابدی کا کاریہ کرکے شریمان پنڈت ہردیال جی کے ساتھ ڈیپوٹیشن بنا کر ہم موگہ پہنچے۔ یہاں آنے پر موگہ کالج کے پرنسپل مہیندر کرشن کمار جی ایم۔ اے نے ہم سے کہا۔ اگر آپ دو دن یہاں ٹھہر جاویں۔ تو اردھ شتابدی کے لئے کچھ کاریہ ہو سکتا ہے۔ ان کی آگیا کو مان کر مورخہ ۲۶ و ۲۷ نومبر ۱۹۳۵ء کو چندہ اکٹھا کرنے کا کام کیا۔ ڈیپوٹیشن میں پنڈت ہردیال جی اور میرے علاوہ لالہ نند لال جی پردھان آریہ سماج موگہ تھا پرنسپل شامل تھے۔

پرنسپل صاحب ہمارے خاص دھنیواد کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت خرچ کرکے بہت سا وقت چندہ اکٹھا کرنے کے کام میں دیا۔ یہاں پر ہمیں جو بھی سپھلتا ہوئی ہے اس کا بہت سا شریہ پرنسپل جی کو ہے یہاں کے آریہ سماج کے اپ منتری ڈاکٹر پران ناتھ جی آیورویدالنکار نے بھی ہماری سہایتا کی ہے۔ دو دن میں قریباً ایک سو چھبیس روپے ۱۲ آنے وصول ہو گئے ہیں۔ دسمبر میں یہاں یگیہ کرانے کے لئے پھر آنا ہے۔ امید ہے کہ قریب اسقدر ہی روپیہ اور ہو جائے گا۔

ہمیں یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ کہ یہاں کے آریہ بھائیوں کا بھی سبھا سے پورا سہیوگ ہے اور شتابدی میں بھی بہت سے بھائی آنے کو تیار ہیں آریہ جنتا کو یہ جان کر اور بھی خوشی ہوگی کہ یہاں آریہ ویر دل کا سنگٹھن بہت زور سے ہو رہا ہے اور یہاں کے آریہ ویر شتابدی پر سیوا کے لئے اپنے آپ کو تیار کر رہے ہیں۔ گورو کل کانگڑی کے یوگیہ سناتک ڈاکٹر پران ناتھ جی آیورویدالنکار نے یہ سنکلپ کیا ہے۔ کہ وہ اردھ شتابدی پر دھرمارتھ اوشدھالیہ کھولیں گے۔

فیروزپور۔ جالندھر۔ لودیانہ وغیرہ ضلعوں میں سب سماجوں کے آریہ پرش بڑے شتابدی کے موقعہ پر لاہور میں آنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں جن بھائیوں سے ہم نے دان اکٹھا کیا ہے۔ ان سب کا یہ کہنا ہے۔ کہ وہ ہمیں دیئے ہوئے دان کے علاوہ شتابدی پر اپیل کے وقت اور بھی دان کریں گے۔ میں موگہ کے آریہ بھائیوں کا ہاردک دھنیواد کرتا ہوں۔ پرماتما انہیں ساہس دے کہ وہ سبھا کی چھتر چھایہ میں اس پرکار سے ویدک دھرم کی سیوا بڑے اتساہ سے کرتے رہیں گے۔

اردھ شتابدی کے کام کی رفتار

آریہ سماج ہری پور ہزارہ میں ویشوانر یگیہ

مورخہ ۴/۱۱/۳۵ کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار مہاشہ ہریش چندر جی بھجنیک نے ۲۷ تا ۳۰ اکتوبر تک رات کے سمے بھجن و اپدیش کئے۔ چنانچہ ان کے سندر بھجن و اپدیش دوارہ حاضری دن بدن بڑھتی گئی۔ اور ان کے پرچار سے جنتا پر بہت ہی اتم پربھاؤ پڑا۔ بعد میں ۲۰/۱۰/۳۵ کو پنڈت گورودت جی پدھارے۔ اور پھر دوبارہ مہاشہ ہریش چندر جی بھجنیک کے ہمراہ پنڈت جی نے اپنے منوہر اپدیش و ویاکھیان دوارہ جنتا کو پرسن کیا۔ اور ساتھ ہی صبح و شام کو مندرجہ ذیل یگیوں کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ اور اس میں یجمانوں سے مندرجہ ذیل دکھشنا پراپت ہوئی:۔

لالہ ایشر داس جی صراف میونسپل کمشنر و پردھان	روپے ۱۰ آنے -- پائی --
مہاشہ کنور راج انند سروپ جی	۱-۰-۰
ڈاکٹر کرم نارائن جی ملہوترہ	۲-۰-۰
مہاشہ پرمانند ہری چند جی	۲-۰-۰
رائیزادہ شیو رام جی بالی	۲-۸-۰
لالہ بھولا رام جی عبالی	۸-۰-۰
لالہ روپ چند جی نندا	۱-۰-۰
میزان	۲۲-۸-۰

(کرم نارائن ملہوترہ جائنٹ سیکرٹری)

فیروزپور ٹھیکا والی بستی میں ویشوانر یگیہ

آریہ سماج فیروزپور شہر کے اتساہی ممبر مہاشہ مدن جیت آریہ نے بار بار پریرنا کر کے یگیہ کرانے شروع کر دیئے ہیں۔

مورخہ ۳/۱۱/۳۵ کو ماسٹر سہاگ رام جی کے گھر یگیہ کرایا گیا۔ مہاشہ مدن جیت نے ویشوانر گیت گایا۔ اور استری و پرشوں نے ان کے پیچھے وہ سندر گیت بھی اچارن کیا۔ اور لیکچر ہوا۔

مورخہ ۴/۱۱/۳۵ کو پراتہ کال آریہ سماج مندر میں آریہ کمار سبھا کے ممبروں کو اکٹھا کیا گیا۔ اور ذیل کے آریہ کماروں نے ویشوانر یگیہ کیا۔ مہاشہ مدن جیت نے کماروں کو بڑے ہی آسان شبدوں میں شتابدی یگیہ کا ادیش اور ادم کے جاپ وغیرہ باتوں کا اپدیش دیا۔ منتروں کی ویاکھیا بہت عمدہ کی۔ دریاں بھی گا[illegible]

جوانی کی امنگوں اور شباب کے ولولوں کو تازہ کرنے کیلئے

طاقت کی حیرت انگیز دوائی

مہاشکتی ولاس

ہر ایک موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ طاقت ہمت جوش اور توانائی کے ساتھ شباب اور جوانی کا لطف آج ہی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو

آزمودہ اکسیر

کا تجربہ فرماکر صحت حاصل کریں مکمل بکس سات روپے سات آنے

ملنے کا پتہ:۔ مہاشکتی اوشدھالیہ سنت نگر۔ لاہور

۴۲۹ع

پیٹ و معدہ کی جملہ خرابیوں کیلئے

امرت دھارا کے تین چار قطرے صبح و شام کھانے کے بعد استعمال کریں:۔ قوت ہاضمہ کو بہتر بنانے والی خوراک کو جلد ہضم کرنیوالی۔ ضرر رساں تیزابوں کو بے تاثیر کرکے پیٹ کی ہوا کو نکالنے والی دوائی ہے۔

امرت دھارا

معدہ اور انتڑیوں کی جملہ خرابیوں مثلاً بدہضمی۔ نفخ۔ درد معدہ۔ درد قولنج۔ متلی اسہال۔ کلیجہ کی جلن۔ پیٹ کے ورم۔ ہیضہ۔ تپ محرقہ و دیگر تکالیف و علامات کیلئے

یقینی شفا بخش دوا ثابت ہوئی ہے؟

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے نمونہ [illegible]

احتیاط

نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض ہیں دھوکہ دیکر دکھ کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۸ر دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء

آریہ پُرشو! چیتو

لیکھک شری آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

اردھ شتابدی مہوتسو بہت نکٹ آ رہا ہے۔ ایک لاکھ تین ہزار روپیہ کا چندہ لکھا جا چکا ہے۔ جس میں سے چالیس ہزار کے قریب نقد سبھا کے دفتر میں اور آریہ سماجوں اتیادی کے پاس موجود ہے۔ لیکن اب کام تیزی سے ہونا چاہیئے۔ پروگرام نہایت دلکش ہے بڑے بڑے مہاتما سنیاسی دکھائی دے رہے ہیں ہندوؤں میں بیکاری ہٹانے کے سادھنوں پر وچار کرنے کے لئے ایک مہتو پورن سمیلن ہوگا۔ جس کے پردھان بمبئی کے مشہور دیش بھگت۔ سودیشی کے سرگرم پرچارک اور دیتی سیٹھ سورجی ولبھ ہونگے۔ اس سمیلن کے دھشٹاتا میا نمیر کے ڈیری اکسپرٹ بابو بھگوان داس ہیں۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہیئے کہ کوئی عملی نتیجہ نکلیگا۔ ویروں کی بنک انشورنس کمپنی کھولنے پر بھی وچار ہوگا اور گورو کل ہیں اور انیہ ستھانوں پر شلپ ودیالے کھولنے کے عملی ذرائع بھی سوچے جائیں گے۔ وید کے بڑے بڑے پنڈت ۲۰ر دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء کو اکٹھے ہو رہے ہیں۔ تاکہ وید بھاشیہ کی سکیم بن جائے۔ وید پر بڑے سندر لیکھ پڑھے جائیں گے۔ اور ویاکھیان ہونگے۔ ورن ویوستھا اور سوشل ازم پر دھرم چرچا ہوگا۔ ڈاکٹر امبیدکر کی تجویز کے متعلق گوروکلوں اور کالجوں کے ودیارتھیوں میں "کیا دھرم پریورتن اچھوت ادھار کا حل ہے" اس میں گرما گرم بحث ہوگی۔ گوروکل کے برہمچاری اور سناتکائیں دھارا پرواہ سنسکرت بول کر سنائیں اور انیہ سنسکرتگیوں کے ساتھ گوروکل کے برہمچاری بحث مباحثہ کے لئے بھی تیار ہونگے۔ گوروکل کے برہمچاری شریر کے کرتب پرجا کو دکھلائیں گے۔ استری سمیلن میں کنیا گوروکل کی برہمچارنیاں کھیلیں دکھلائیں گی۔ جو بھارت ورش میں تھوڑی ہی کنیائیں کر سکتی ہیں۔ سناتکاؤں کے ویاکھیان بھی استری سمیلن میں ہوں گے۔ اس پرکار سیاسی سمیلن بھی ہونگے۔ ادھیاتمکتا اور ویدک کے جگیاسوؤں کے لئے آچاریہ دیو شرما جی اپنے ستھان پر پراتہ کال ساڑھے چار بجے اور شام کو سات سے آٹھ بجے تک موجود ہونگے۔ یوگ سمبندھی ان سے بولنے والا لابھ کرنا ہو۔ سمجھے تو یت کرکے وہ ان سے

کر سکتے ہیں۔

اس پرکار سب پربندھ اُتم ہو گئے ہیں۔ ڈی اے۔ وی کالج کے کئی وشال بھون آتا سے کرلئے مل گئے ہیں۔ انیہ بھونوں کے لینے کا بھی پربندھ کیا جا رہا ہے۔ کشٹ کسی کو نہ ہوگا۔ محکمہ ریل کے ساتھ بھی پتر ویوہار ہو رہا ہے۔ تاکہ سپیشل ٹرینیں چھوٹ سکیں۔ میں نے اردھ شتابدی کا سندیش چھپنے کو دے دیا ہے۔ وہ اردھ شتابدی دوس پر سب نرناریوں کو سُنانا چاہیئے۔ میں ہر ستھان پر نہیں پہنچ سکتا۔ سب آریہ بھائیوں کو دھن اکٹر کرنے کے کام میں لگ جانا چاہیئے۔ اور جس سماج کے پاس دھن پڑا ہو۔ وہ بھیج دینا چاہیئے۔

آریہ سمیلن کے پردھان پد کا آسن شری گھنشام سنگھ جی گپتا ایم۔ ایل۔ اے پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا مدھیہ پرانت گرہن کریں گے۔ ان کی سویکرتی بھی آگئی ہے۔ اس میں کئی مہتو پورن پرستاؤں پر وچار ہوگا۔ جن کو تیار کرنے میں نہ صرف ہم لوگوں کا بلکہ مہاتما ہنسراج جی اور اُن کے ساتھ کام کرنے والوں کا بھی ہاتھ ہے۔ آریہ سماج میں نفاق کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ سماج کے بھوشیہ کے وشے میں دونوں دل مل کر کوئی قدم اٹھانے کے لئے پنجاب میں تیار ہوئے ہیں۔ اس سمیلن میں نہ صرف سدھانت پریم اور سدھانت رکھشا کا جذبہ مضبوط ہوگا۔ بلکہ آریہ سماج بہ حیثیت مجموعی سوشل میدان میں بھی عملی قدم اٹھائے گا۔ وہ قدم کیا ہے۔ اور اس قدم کے اُٹھانے سے آریہ سماج میں کیا عملی جیون آئیگا۔ اُس پر وچار کرنے کے لئے بھی آریہ پُرشوں کو اور دیویوں کو بلا لحاظ پارٹی ہزاروں کی سنکھیا میں اس مہوتسو میں سملت ہونا چاہیئے۔ اور اس جگہ میں دکھشنا دینے کے لئے تیار ہو کر آنا چاہیئے۔ مخالفت اور مزاحمت کے باوجود (جس کا سب کو دکھ ہے) آریہ جگت میں اتساہ کی لہریں ٹھاٹھیں مارتی ہوئی نظر آتی ہیں اس اُتساہ کو عملی شکل دینی چاہیئے۔ وہ عملی شکل صرف روپے کی صورت میں ہی نہیں بلکہ جیون کو پوتر اور تیاگ مئے بنانے کی صورت میں اور آریہ جاتی کی رکھشا میں خون بہانے کے لئے آمادگی کی صورت میں بھی ہونی چاہیئے۔ آریہ سماج کو دیش بھگتی کا پاٹھ مہرشی نے سوئم پڑھایا تھا اس لئے اس جگہ اوسر پر ایک سودیش بھگتی سمیلن بھی ہوگا۔ جس کے پردھان مشہور آریہ سماجی دیش بھگت اور پنجاب کے پولیٹیکل لیڈر شری ڈاکٹر ستیہ پال جی ہونگے۔

اس سمیلن میں یہ وچار کیا جائے گا۔ کہ دیش اُنتی کا جو رچناتمک پروگرام ہے۔ اس میں آریہ سماج کا حصہ کیا ہوگا۔ دیش کی آزادی کا جنگ کیول پولیٹیکل نیتا ہی نہیں لڑ سکتے۔ اس لڑائی میں کامیابی تبھی ہو سکتی ہے۔ اگر ہمارے دماغ۔ ہمارے دل۔ ہمارا لباس اور ہماری ریتی نیتی اور بھاشا بھی سودیشی ہو۔ یہ کام کانگرس کی اپیکشا بھی آریہ سماج زیادہ خوش اسلوبی سے کر سکتا ہے۔ دلت بھائیوں کے ادھار اور ان کو جذب کرنے کے متعلق بھی اس مہوتسو پر عملی قدم اٹھائے جائیں گے۔ اس لئے آریہ سماجیوں سے خصوصاً اور آریہ جاتی کے انیہ نونہالوں سے عموماً پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں اس مہوتسو میں شریک ہوں اور اپنے دھرم۔ جاتی۔ دیش کے کلیان مارگ کو دیکھیں اور دکھائیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی پر

کاریہ کرتری سمیلن

اردھ شتابدی سمتی نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ اس مہوتسو پر ایک کاریہ کرتری سمیلن کیا جاوے جس میں پنجاب پرانت کی آریہ سماجوں سے کاریہ کرتا بھائی شامل ہوں۔ اُن کا پرسپر پریچے ہو۔ اور وہ سب مل کر آریہ سماج کی اُنتی کے اُپائے سوچیں۔ یہ سمیلن بڑے مہتو کا سمیلن ہے۔ آرمبھ کال سے ہی آریہ سماج کے مشن کو پھیلانے میں آریہ کاریہ کرتاؤں کا وشیش بھاگ رہا ہے۔ پرتیک آریہ سماج میں ایسے کاریہ کرتا ہیں۔ جو اپنا جیون نرواہ کرتے ہوئے شیش سارا سمے آریہ سماج کی سیوا میں لگاتے ہیں۔ یہ انہی آریہ کرم ویروں کے پرشارتھ کا پھل ہے کہ آریہ سماج نے قلیل عرصہ میں اتنی ترقی کی ہے۔ اور سنسار کے اتہاس میں ایک عظیم الشان درجہ حاصل کیا ہے پنجاب کے آریہ سماج کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر ایسے کاریہ کرتاؤں کا شامل ہو کر آگامی کے لئے آریہ سماج کی اُنتی اور آریہ سماج کے کاریہ کشیتر کو وسترت کرنے کے اُپائے سوچنا بڑا ضروری ہے۔

اس لئے پرانت کی سمت آریہ سماجوں سے نویدن ہے کہ وہ اس ضروری سمیلن میں شامل ہونے کے لئے اپنے ہاں کے کاریہ کرتاؤں کو پریرنا کریں۔ یہ سمیلن ۲۴ر دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء کو پراتہ کال ہوگا۔ اس کے سبھاپتی پوجیہ پاد شری سوامی سوتنترا نند جی مہاراج ہونگے۔

آریہ سماجوں سے یہ بھی نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں کے ایسے کاریہ کرتاؤں کے نام۔ پتہ۔ آیو اور اس سمیہ کس روپ میں آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں، یہ سوچی بنا کر بھیجدیں۔ سوچی ۱۵ر دسمبر تک ادھشٹھاتا کے پاس پہنچ جانی چاہیئے۔ کاریہ کرتاؤں سے بھی نویدن ہے۔ کہ وہ بھی اپنے نام سے اطلاع دیں۔ تاکہ پروگرام بنانے میں سہولیت ہو۔ اور وہ اپنی تجویزیں بھی لکھ کر بھیجدیں۔ تو اچھا ہو۔ دیویاں بھی جو آریہ سماج کی سیوا میں تت پر رہتی ہیں۔ اس سمیلن میں شامل ہو سکتی ہیں۔

میں آشا کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماجیں اس سمیلن کو سپھل بنانے میں سہایتا دیں گی۔

نند لال آریہ ادھشٹھاتا کاریہ کرتری سمیلن

اردھ شتابدی مہوتسو گورودت بھون لاہور

اردھ شتابدی دھن سنگرہ

دان کی فہرست ایک لاکھ سے بڑھ گئی ہے

اس وقت تک اردھ شتابدی کے سمبندھ میں جو روپیہ سبھا کے کاریالیہ میں پراپت ہو چکا اور جتنے وعدے ہو چکے ہیں۔ وہ سب ملا کر کل ایک لاکھ تین ہزار روپیہ ہو چکا ہے۔ وعدوں میں سے اکثر ماہ دسمبر میں وصول ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ ہزاروں روپے آریہ سماجوں میں جمع پڑے ہیں آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ یہ دھن شیگھر ہی کاریالیہ میں بھیجنے کی کرپا کریں۔

(گیان چند منتری)

اردھ شتابدی نمبر کے لئے اشتہار بہت جلد بھیجدیں۔ شاید آپ کا اشتہار پھر موزوں جگہ حاصل نہ کر سکے۔ (مینیجر)

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ ویر دل کے افسران کا ٹریننگ کیمپ

آریہ ویر دل کے افسران کا ٹریننگ کیمپ ۳۰ نومبر اور یکم دسمبر کو جالندھر شہر میں ...
ہائی سکول کے وسیع میدان میں نہایت کامیابی سے ہوا۔ ۲۵-افسر پنجاب کے مختلف اضلاع ...
شامل ہوئے تھے۔ خوش قسمتی سے سب کے سب نوجوان نہایت جوشیلے اور کارکن تھے۔ اس ...
تدریسی باتوں کو جو بطور افسران کے ان کو سیکھنی چاہیئے تھیں۔ بڑی محنت اور توجہ سے سکھ...
بجے صبح اٹھ کر ۵½ بجے سے ۶½ بجے تک ہر دو روز بھگت منگت رام جی کی منڈلی نے ہری کر...
گیا۔ صبح اشنان دھیان سے فارغ ہو کر ہون یگیہ کیا گیا۔ جس میں دونوں دن نئے آنے والے افسر...
آریہ ویروں کا دکھشانت سنسکار سکھایا گیا۔ تھوڑا سا ناشتہ کھا کر آریہ ویروں کو عملی طور پر ...
ڈرل سکھائی گئی۔ اور پھر ڈاکٹر لبھ چند جی نے دونوں دن راسبھک سبھائیتا پر نہایت دلچسپ لیکچر ...
ذہن نشین کرائے پھر پنڈت کالیہ جی نے افسران کو بہت سی لمبی باتیں سمجھائیں۔ اور عملی طور پر ذہن نشین ...
کرایا۔ جو کہ ایک بڑے ہجوم میں کام کرنے والوں کو جاننی چاہئیں۔ آگ بجھانے خطرہ میں جانوں کو بچ...
اور ٹریفک کا انتظام کرنے کے متعلق مفصل ہدایات دی گئیں۔

آریہ ویر دل کی قائمی۔ آریہ ویر دل کی قائمی کے متعلق جو افسران کے تجربات تھے۔ وہ سنے گئے۔ ا...
کے متعلق بہت بحث مباحثہ کے بعد آریہ ویر دل کی منیجنگ کمیٹی نے ترمیمات کے ساتھ آریہ ویر ...
کی پربندھ کرتری کے مفصل قواعد کو منظور کیا۔

اردھ شتابدی کا کام مختلف ضلعوں کے آریہ ویروں کو اس طرح سے تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ان ...
یہ درخواست کی گئی۔ کہ وہ ان کاموں کے لئے خاص طور پر تربیت حاصل کریں۔

(۱) واچ اینڈ وارڈ۔ ارتھات۔ پولیس کا کام۔ فرانٹیئر کے اضلاع اور رہتک۔
(۲) خوراک کا انتظام۔ جالندھر اور لدھیانہ۔
(۳) سپورٹس ٹورنمنٹ۔ فیروزپور۔
(۴) ڈاک خانہ اور پرکاش وبھاگ۔ ملتان۔
(۵) آفس کنٹرول گمشدہ اشیاء کا دفتر) سیالکوٹ اور ملتان۔
(۶) پوچھ تاچھ ([illegible]) کا دفتر لاہور۔ اور گورو دکل کانگڑی۔
(۷) ٹرانسپورٹ اور آمد کا انتظام۔ سواگت۔ امرتسر اور کیمبل پور۔
(۸) پنڈال۔ لاہور اور باقی بہت سے اضلاع۔

(ہردیال دلیپتی آریہ ویردل)

* ہے۔ کہ ہر ایک سماج سے کافی تعداد میں آریہ بھائی آئیں گے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو۔ کہ تما...
سماجیں نہایت جلد اپنے اپنے ہاں سے آنے والے آریوں کی سنکھیا سبھا کاریالیہ میں بھیجدیں۔ تاکہ ...
آنا ہے کے انتظام میں زیادہ آسانی ہو سکے۔

"آریہ مسافر" کے لئے دو دو نئے خریدار بھیجکر اپنا فرض پورا کیجئے

ویشنو ازیگیوں کیلئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دکان
سے ہی آپ ہون۔ سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں۔ چیز
پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں
خاص رعایت
فہرست مفت
بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک
بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

کہ اسی سلسلہ میں روس اور جاپان کی بھی نہ چھڑ جائے۔ اگر اس قسم کے حالات پیدا ہو گئے۔ تو عالم کے کاروبار کو زبردست دھکا لگے گا۔ اور تمام ممالک کی منڈیاں سرد پڑ جائیں گی۔ مزدور طبقہ پہلے ہی بُری حالت میں ہے۔ اس قسم کے حالات کے رونما ہونے پر متوسط طبقہ کے افراد بھی خستہ ہو جائیں گے۔ اور غربت ہر چہار اطراف سے چھاپے مارنے شروع کر دیں گے۔

جنوبی امریکہ میں ویدک دھرم پرچار

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے جنوبی امریکہ میں پروفیسر ستیہ چرن جی ایم۔ اے ویدک دھرم پرچار کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اس سے قبل وہ فرانس اور انگلینڈ گئے تھے۔ چنانچہ انہیں اپنے مشن میں بڑی زبردست کامیابی ہوئی تھی آپ ایک ماہ ٹرینیڈاد میں پرچار کرنے کے بعد ڈچ گنی پہنچے۔ ڈچ گنی میں گورنر اور سرکاری احکام نے ان کا زبردست خیر مقدم کیا۔ اور پروفیسر جی نے ویدک دھرم کی عظمت اور ویدک دھرم کے اعلیٰ آدرشوں کی وضاحت کی۔ جس پر ہندوستانی اور امریکن عش عش کر اٹھے۔ اس کے بعد پروفیسر جی ڈچ گائینا پہنچے۔ اور پھر ٹرینیڈاد آ گئے ہیں۔ اور وہاں کے نواسیوں کو ویدک دھرم کا سندیش سنا رہے ہیں۔

اردھ شتابدی کا کام

اردھ شتابدی کا کام دن بدن بڑھ رہا ہے اور یہ پرتیت ہو رہا ہے۔ کہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں آریوں کا سمندر لاہور کی طرف اُمڈ آئے گا۔ اس سلسلہ میں پیدل جتھوں کی تحریک کی ابتدا شری سوامی سدانند جی مہاراج نے پٹیالہ سے کی ہے۔ اور نہایت شان سے سینکڑوں آریوں کی شبھ کامناؤں کو لے کر یکم دسمبر سے چل پڑے ہیں۔ اس سلسلہ میں دوسرا جتھہ راماں منڈی ریاست پٹیالہ سے روانہ ہونیوالا ہے جس کی سوچنا اسی اشو میں پرکاشت ہو رہی ہے ملتان سے سائیکلوں پر آریہ یووک آنے والے ہیں اور آریہ سماجوں سے آئے ہوئے حالات سے پتہ چلتا*

لاہور کا کرہ ہوائی

نامعلوم شہید گنج تحریک کی ابتدا کیسی گھڑی میں ہوئی۔ کہ پنجاب میں فرقہ وارانہ اختلافات کی خلیج وسعت پذیر ہونی شروع ہو گئی۔ اور اسی کا نتیجہ یکم دسمبر کی صبح کو دیکھنے میں آیا۔ ہزاروں لٹھ بند غنڈے مذہبی جنون کا شکار بن کر اپنے ہی ہم جنس بھائیوں کے خون کے پیاسے بن گئے اور ہندو مسلم فساد کی آگ بھڑک اٹھی۔ شہر میں اس وقت صورت حالات درست ہو گئے ہیں۔ پولیس اور احکام کی کوشش سے حالات پر قابو پا لیا گیا ہے لیکن باوجود اس امر کے غنڈوں کی شرارت کا خدشہ باقی ہے۔ اس موقعہ پر ہندو نوجوانوں نے حفاظت خود اختیاری کے فرض کو پہچان کر حملہ آوروں کا مقابلہ کیا۔ اور کئی بازاروں اور محلوں کو ویران ہونے سے بچایا۔

اٹلی میں جبری بھرتی کا حکم

تازہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے۔ کہ مسولینی نے اٹلی میں جبری بھرتی کا حکم جاری کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اور ابی سینیا کی جنگ نے یہاں تک ناک میں دم کر ڈالا ہے۔ کہ جنگ عظیم کے وقت سے جمع کردہ طاقت کے ختم ہو جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے اور حبش کی جغرافیائی گنجلکوں کی وجہ سے فتح کا خواب پریشان ہو رہا ہے۔ علاوہ بریں دنیا بھر کے ملکوں کا کاروبار سے انکار سب سے زبردست ضرب کاری ہے۔ گو اس ضمن میں خبر آئی ہے کہ جرمنی نے اٹلی سے خفیہ معاہدہ کی ٹھان لی ہے۔ مگر اس طرح کامیابی مشکل ہے۔ اور شاید کہ جبری بھرتی کا حکم ملک کی عملی ہمدردی سے جواب کا باعث ہی نہ بن جائے۔

جاپان، چین اور روس

ایک طرف اٹلی اور حبش نبرد آزما ہیں دوسری طرف جاپان اور چین کے ٹھن جانے کی خبریں آتی ہیں۔ اور رائٹر کی اطلاع ہے۔ کہ جاپان کے لاکھوں سپاہی شمالی چین میں پہنچ رہے ہیں۔ اور خدشہ ہے

اردھ شتابدی کی پیدل یاترا کا

دوسرا جتھہ

اردھ شتابدی لاہور کے مہایگیہ میں شمولیت کے لئے راماں منڈی ریاست پٹیالہ سے آریہ سماج کا دل اوم کا جھنڈا ہاتھ میں لئے ہوئے مورخہ ۱۲ دسمبر کو روانہ ہو کر ویدک دھرم کا گراموں میں پرچار کرتے ہوئے مورخہ ۲۲ دسمبر کو لاہور پہنچے گا۔ اور راستہ میں بھٹنڈہ۔ جیتو۔ فرید کوٹ۔ کوٹ کپورہ اور فیروزپور وغیرہ سے گزرے گا۔ دھرم پریمیوں سے پرارتھنا ہے کہ راستہ میں اس پیدل یاترا میں شامل ہو کر ویدک پرچار میں ہاتھ بٹا کر یش کے بھاگی بنیں۔

(... منتری آریہ سماج)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چراغ

وقت میں اپنے کمرے میں بیٹھا سوچ وچار میں مشغول تھا۔ کہ یکایک میری نظر مٹی کے چراغ پر پڑی دیکھا۔ تو وہ اپنی گردن اونچی اٹھائے اپنی فضیلت کے گیت گا رہا ہے۔ اپنی بے وقت قربانی روشنی دینے کا گھمنڈ اُس کے سر پر سوار تھا۔ پرانے شاعروں کی نازک خیالیاں اس نے سنی تھیں۔ اُن کی یاد ہی اُسے زیادہ اکڑ فوں بنا رہی تھیں۔ مجھ سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی دماغ کو اعتدال پر لانے کے لئے کچھ کہنا شروع کیا۔ کہ او کم ظرف چراغ! اگرچہ پرانے شاعروں نے تیرا دماغ عرش بریں پر چڑھا دیا ہے گو یہ ان کی ذرہ نوازی تھی۔ مگر ان کی فراخدلی کا ناجائز فائدہ اٹھا۔ تو اپنی حقیقت پوری اصلیت میں دیکھ۔ بتی تو کھا جاتا ہے۔ محبت کی قائم مقام چکنائی جلا ڈالے۔ جہاں رہے۔ کاجل یعنی کالا ہی کر دے۔ پانی دینے سے چڑ چڑاتا ہے۔ ہوا لگتے ہی بجھ جائے۔ اگر کہیں سلگ جائے۔ تو تنکا بھی نہ بچنے دے۔ تھوڑی سی روشنی دینے پر گرمی وغیرہ وغیرہ۔ ایسے کم ظرف کا اتنا اترانا مناسب نہیں ہے۔

سارے کڑوے گھونٹ چراغ نے پورے صبر سے پیے۔ آخر میں یہی جواب دیا۔ کہ او مغرور انسان تو نے میرے اوصاف کو بہت بھدی شکل میں پیش کیا ہے۔ پھر بھی تجھے چیلنج دیتا ہوں۔ کہ انسانی نظر ڈال کر میرے جیسے کتنے ملیں گے۔ دوسروں کی خاطر قربان ہونے والے کتنے ہیں۔ چراغ نے سوچنے کا مصالحہ دیدیا۔ حیرانی میں ہوں۔ اس کو کیا جواب دوں۔

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

کھانگڑھ } آریہ سماج کھانگڑھ ضلع مظفرگڑھ کا اجلاس عامہ منعقدہ مورخہ ۱۲/۳۵ ۱ سردسمتی سے صوبہ سرحد کی گورنمنٹ عالیہ سے پرزور درخواست کرتا

دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور کی پریکھشائیں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اُپدیشکوں کی یوگیتا بڑھانے تھا آریہ پرشوں میں سدھانتوں کے پرچار کے لئے سدھانت وشارد۔ سدھانت بھوشن تھا سدھانت شرومنی وغیرہ پریکھشائیں جاری کر رکھی ہیں۔ جن کا پربندھ ودیالیہ کے آدھین ہے۔ جن میں صرف ودیالیہ کے ودیارتھی ہی نہیں۔ بلکہ باہر کے ودیارتھی۔ آریہ پرش اور دیویاں بھی شامل ہوتی ہیں حسب معمول امسال بھی یہ پریکھشائیں مارچ کے دوسرے ہفتہ میں ہونگی۔ امیدوار اپنی درخواستیں مع فیس امتحان ۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء تک آچاریہ ودیالیہ کے نام بھیج دیں۔ درخواست چھپے ہوئے فارم پر آنی چاہیئے۔ جو ودیالیہ سے پراپت ہو سکتا ہے۔ شرح فیس حسب ذیل ہے:-

سدھانت شرومنی تین روپے۔ سدھانت بھوشن اڑھائی روپے۔ سدھانت وشارد۔ دو روپے

(نردیو سدھانت شرومنی۔ کاویہ تیرتھ
دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور)

ہے۔ کہ وزیر تعلیم کے ہندی اور گورمکھی گھاتک سرکلر کو جو کہ ہندوؤں اور سکھوں کے دھرم پر ایک کٹھار آگھات ہے۔ اور جس نے ہندوؤں اور سکھوں کے دھارمک جذبے کو مجروح کر دیا ہے۔ جلد از جلد واپس لے کر اکثریت کی بے چینی کو شانت کرے۔

(آسو رام منتری آریہ سماج ہڈا)

آریہ سماج مظفرگڑھ:- ۲۴ نومبر۔ آریہ سماج مظفرگڑھ کے جنرل اجلاس میں زیر صدارت پنڈت راجیندر پرشاد صاحب ایڈوکیٹ سرو سمتی سے حسب ذیل پرستاؤ پاس ہوا۔ کہ وزیر تعلیم صوبہ سرحدی کا سرکلر جو کہ انہوں نے ہندی و گورمکھی کے برخلاف جاری کیا ہے۔ درست نہیں ہے۔ نہایت ہی قابل اعتراض ہے اور ہندو

TILAK HOSIERY

MANUFACTURERS OF
WOOLLEN-AND-COTTON-WEAR
ONE GOVERNING PRICE
PAPARMANDI & ANARKALI LAHORE.

تلک ہوزری فیکٹری لاہور کی سو فی صدی خالص اونی اشیا خریدنے پر اصرار کریں

شرفا کیلئے: جنٹس سلپ اوور۔ سویٹر کوٹ۔ جنٹس ویسٹ کوٹ۔ جنٹس مفلر

بچوں کیلئے: بے بی سیٹ۔ بے بی کیپ۔ بے بی سٹاکنگ۔ بے بی سٹاکس

عورتوں کیلئے: لیڈیز اوور کوٹ۔ لیڈیز سویٹر کوٹ۔ لیڈیز جیکٹ۔ لیڈیز پل اوور

(مینیجر تلک ہوزری فیکٹری (رجسٹرڈ) پاپڑ منڈی لاہور)

آریہ ویر دل راولپنڈی کی شاندار تیاریاں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ارد شتابدی جو کہ لاہور ماہ دسمبر میں ہونی قرار پائی ہے اس میں سیوا کرنے کے لئے راولپنڈی سے آریہ ویر دل کی طرف سے شاندار تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ہر روز شام کو آریہ سماج گوردکل وبھاگ میں آریہ ویروں کی بینڈ پارٹی کی ٹریننگ ہوتی ہے۔ آریہ ویروں کی پریڈ بینڈ کے ساتھ ہر دیدوار شام اور ہر اتوار صبح کو ہوتی ہے۔ آریہ ویر بڑی دلچسپی سے پریڈ میں حصہ لے رہے ہیں۔ تقریباً تقریباً سا ٹھ آریہ ویروں کی وردیاں تیار ہو چکی ہیں۔ دن بدن نئے آریہ ویروں کی بھرتی دھڑا دھڑ ہو رہی ہے۔ نئے والنٹیر بھی ساتھ ساتھ اپنی وردیاں بنواتے جاتے ہیں۔ جالندھر میں پنجاب آریہ ویر دل کی طرف سے جو آفیسروں کا کیمپ ہو رہا ہے۔ اس میں ٹریننگ لینے کے لئے مہاشہ کرشن گوپال جی کو بھیجا گیا ہے۔

پنجاب آریہ ویر دل جالندھر سے نئے فارم پر گیا و آریہ ویر دل کے نیموں کے چھپ کر جائے دفتر میں پہنچ چکے ہیں۔ کافی تعداد میں نئے فارم پُر کروا لئے گئے ہیں۔ مکمل تعداد والنٹیروں کی جو کہ لاہور جا سکے گی۔ بعد میں بتلا دی جاوے گی

آریہ ویروں کے ہمراہ ایک گروپ آریہ ویرانگوں کا بھی ہوگا۔ جس گروپ کی نائیک شریمتی بھاگونتی جی بی۔ اے مکھیہ ادھیاپکہ مہیلا ودیالیہ راولپنڈی ہونگی۔ آپ بڑی جانفشانی سے لیڈی والنٹیرز بھرتی کر رہی ہیں۔

آریہ ویروں کی تعداد بڑھانے کے لئے مہاشہ برج بھوشن جی مکھیہ نائیک بڑی کوشش کر رہے ہیں۔ آن ہی کی خاص مہربانی سے آریہ ویر دل راولپنڈی نے دوبارہ وہ ترقی دکھلائی ہے جو کہ قابل تعریف ہے۔

آریہ ویر دل کے سپیشل اجلاس میں بذریعہ ووٹنگ مندرجہ ذیل ممبران کا چناؤ ہوا ہے:۔

(۱) رائے صاحب سردار دکھ لال جی (سرپرست)
(۲) مہاشہ برج بھوشن آریہ۔ مکھیہ نائیک
(۳) مہاشہ دیشراج جی مہاجن۔ نائیک۔
(۴) اے۔ ایس بخشی۔ نائیک و منتری۔
(۵) بخشی اندرناتھ جی۔ مڈل آسٹر کچر؟

چونکہ نئے آریہ ویروں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے اس لئے والنٹیروں میں سے نائیکوں کا چناؤ آئندہ اتوار مورخہ ۵ دسمبر ۳۶ء کو شام کو ہوگا:

(اے۔ ایس بخشی نائیک آریہ ویر دل راولپنڈی)

آریہ سماج بیاس کا پرستاؤ:۔

آریہ سماج بیاس صوبہ سرحد کے محکمہ تعلیم کے ہندی وگورمکھی بند کرانے کے سرکلر کا زبردست ودروھ کرتی ہے۔ نیز گورنر صاحب بہادر صوبہ سرحد سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ اس سرکار کو جلد از جلد واپس لے کر دھارمک تعلیم کی رکھشا کریں۔

(جوتی رام منتری آریہ سماج بیاس)

آریہ یوک سماج میانی کا سالانہ چناؤ:۔

آج ۳۵/۱۲/۱ کو آریہ یوک سماج کا عام اجلاس بوقت ۹ بجے صبح آریہ سماج مندر میں ہوا۔ جس میں حسب ذیل سالانہ چناؤ ہوا:۔

پردھان:۔ ملک نریندر ناتھ جی۔
اپ پردھان:۔ مہاشہ بھگت رام جی راجپوت
منتری:۔ مہاشہ راج کمار سین جی
اپ منتری:۔ مہاشہ کستوری لعل جی ٹنڈن۔
خزانچی:۔ مہاشہ رام سرن داس جی۔
لائبریرین:۔ مہاشہ ستیہ پال جی دھون

عہدیداران کے علاوہ نمن لکھت انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے:۔

مہاشہ منوہر لعل جی کٹار۔ چودھری درشن لال جی ٹنڈن۔ رام گوپال جی دھون۔ مہاشہ ہربنس لال جی چھابڑا۔ اوم پرکاش چھنال۔

(راجکمار سین منتری میانی)

آریہ سماج منٹگمری کا پرستاؤ:۔

آریہ سماج منٹگمری کا یہ ہفتہ واری ست سنگ گورنمنٹ ہند کے محکمہ تعلیم کے سیکرٹری کے اس سرکلر کے برخلاف پرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس کی غرض سے صوبہ سرحد کے تمام منظور شدہ گرلز سکول سے ہندی اور گورمکھی کو ہٹا کر اس کی بجائے اردو یا انگریزی کو ذریعہ تعلیم مقرر کرنا ہے۔ اس سرکلر کو ہندوؤں کے تمدن پر براہ راست حملہ قرار دیتے ہوئے گورنر صاحب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس ہولناک سرکلر کو واپس لے لیں۔

(سوہن لال سیکرٹری آریہ سماج)

آریہ سماج خانگڑھ:۔

آریہ سماج خانگڑھ کا روزانہ ست سنگ حسب معمول پراتہ کال اتساہ پوروک ہو رہا ہے آریہ لوگ ادھک اتساہ سے صبح ۵ بجے مندر میں پہنچ جاتے ہیں کارروائی ۵ بجے سے ۶ بجے تک رہتی ہے۔ شہر میں ہما کا بہت چرچا ہو رہا ہے

(آسو رام منتری)

آریہ ساہتیہ وبھاگ

آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور

کی

نئی پستکیں

(۱) **ستیارتھ پرکاش بھاشیہ** (دوسرا سملاس۔ لیکھک شری چمپتی ایم۔ اے۔ اس پر کئے گئے سب اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔) جیوتش وغیرہ مضامین نئی سامگری دی گئی ہے ضخامت بڑے سائز کے ۲۶+۹۰ صفحات قیمت ...

(۲-۳) **آریہ بھجن سنگرہ** (دوسرا و تیسرا حصہ) اس حصوں میں اپدیش۔ ویراگ۔ آریہ سماج ہت اور سنسکاروں وغیرہ سب مضامین ... ۲۲۴ صفحے۔ قیمت ۶؍

(۴) **ایتھارتھ پرکاش کی حقیقت** (لیکھک شری پنڈت بدھ دیو جی ... ساون مل جی۔ اس کتاب میں ...) کا مکمل جواب ہے۔ سندر چھپائی۔ سنہری جلد ضخامت ۲۶۰ + ۲۸۔ قیمت ۱۱؍

(۵) **وید میں اتہاس نہیں ہے**۔ (چھپ رہی ہے) (لیکھک شری پنڈت ... اس کتاب میں) کیا وید میں راجاؤں وغیرہ کا اتہاس ہے؟ کیا نرکت کار وید میں اتہاس مانتے ہیں؟ ... ودوتا پورن وچار کیا گیا ہے۔ ضخامت لگ بھگ ۳۰۰ صفحے۔ قیمت تقریباً ...

کچھ دیگر کتابیں

(۱) **ستیارتھ پرکاش بھاشیہ** (پہلا سملاس) لیکھک شری چمپتی ... میں رشی کے بتائے پرماتما کے ناموں کو سنسکرت ساہتیہ سے ڈھونڈ دکھایا گیا ہے ... کے جواب دیئے گئے ہیں۔ سب آریہ ودوانوں اور آریہ پتروں نے بہت ... ضخامت ۹۲ + ۱۰۔ قیمت ۶؍

(۲-۵) **رگ ویدشتک، یجر ویدشتک، سام ... اتھروویدشتک**۔ لیکھک شری سوامی اچیتانند جی مہاراج۔ چاروں ویدوں ... سو سو منتروں کے سنگرہ۔ شبدارتھ اور بھاوارتھ سہت۔ دورنگی چھپائی سنہری جلد ...

(۶) **پربھو پریم سنگیت** (سو بھجن) قیمت ۳؍

(۷) Science & ancient Hindu Thought ... special reference to the ... end ...

لیکھک پرنسپل سائیں داس جی۔ قیمت ۱؍

(۸) ... & Reconversion to Hinduism ... The Muslim period

لیکھک پروفیسر سری رام جی ایم۔ اے قیمت ۱؍ دیگر کتب کے لئے ہمارا سوچی پتر منگوائیے

نوید کا ادھیکش آریہ ساہتیہ وبھاگ۔ آریہ پرادیشک پر...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ڈاکٹر پران ناتھ ودّیا النکار

کا

(نمبر ۲) رگوید پر کٹھار آگھات (نمبر ۲)

پروفیسر شودت جی گیانی ایم - اے وارد ھا

رگوید منڈل ۶ سوکت ۲۲ منتر ۲ میں لکھا ہے

"ہمارے پراچین [illegible] پتروں نے جو کہ سمردھی کی اچھیا کرنے والے تھے۔ شتروؤں کا ناش کرنے والے پربتوں پر رہنے والے اور طاقتور اندر کی پرارتھنا سے استتی کی" ۲

"ادھین - کمزور نہ ہونے والا سکھ پردجودھن ہے۔ اُسنے ہے اشویکت اندر سکھی کرنے کے لئے ہمیں دے۔ ہم اس اندر سے پتر سیوک آدی ملکیت وہ یہ تی پر دودھن مانگتے ہیں" ۳

ہے اندر جس سکھ کا انھو پراچین کال میں رشیوں نے کیا ہے۔ وہی سکھ ہمیں دو۔ ہے شتروؤں میں کھیداُتپن کرنے والے وردھی۔ انکوں دوارہ پرشنست دھنوان اور اسروں کے ہنن کرنے والے اندر اس یگیہ میں تمہارا کونسا بھاگ ہے۔ اور ان کا کونسا ہے۔" ۴

"یگیہ کرنے والے کی استتی جس انتقار وڑ بجبر پانی اندر کا درن کرتی ہے۔ اسی کے کرم تنقاگن گان کرتی ہے۔ انکوں کو دش میں کرنے والے کرتو یہ پرائن اور بل شیل اندر کی کیرتی گا کر پجمان سکھی ہوتا ہے۔ اور شترو پر چڑھ کر جاتا ہے" ۵

ہے بلوان اندر تونے اپنے منوجب بجبر دوارہ برتا پوریک نکرش شیل ورتر کا ناش کیا۔ اتینت ادجسوی اور مہان اندر تونے اعگن اور شکتی شالی شکوں کو بجبروں سے پھوڑا ہے" ۶

اس سوکت کا دیوتا اندر ہے۔ اتفات اس سوکت میں جتنے منتر ہیں۔ وہ سب اندر کے سمبندھ میں ہی کچھ نہ کچھ کہہ سکتے ہیں۔ ان وید منتروں پر درشٹی پات کرنے سے وید کا ایک سادھارن ودیارتھی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان منتروں میں کسی نگر وشیش کا بالکل ذکر بھی نہیں۔ اور

[illegible]

شبد اندر کے وشیشن ہیں۔ [illegible] شبد [illegible] دھاتو میں "کرن" پرتیہ جوڑنے سے بنتا ہے اور اس کا ارتھ ہے ناش کرنے والا۔ کیونکہ "کن" [illegible] کے ارتھ میں پریکت ہوتا ہے "تتر" اندر کا دیوتک ہے۔ اور [illegible] بھی سنبدھت ہے۔ اس پرکار انیہ دھاتوؤں سے بھی ویدوں میں ملتے ہیں۔ اور "پا" دھاتو سے [illegible] اور "گم" دھاتو سے [illegible] وغیرہ۔ ایسے سب ہی کوش اور بھاشیہ کار اس شبد کو اندر کا دیوتک کہتے ہیں۔ اور اس پکش کا سمرتھن کرتے ہیں ویدمنتر کے ارتھ پر وچار کرنے سے ہی ظاہر ہے۔ کہ یہ شبد اندر کا وشیشن ہے۔ اور

[illegible]

اس اندر کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ جو کہ بھلگتے شتروؤں کا ناش کرنے والا۔ اور پربتوں پر [illegible] ہے۔ اس شبد سے کسی نگر کا بودھ کداپی نہیں ہوتا۔

ایک وید منتر میں اور سوکت میں کسی بھی شہر کا بالکل ذکر ہی نہیں ہے۔ اس میں تو اندر کی طاقت کا اظہار ہے۔ پھر نہ معلوم کیونکر ہمارے ودّیا النکار مہودے اس ٹکڑہ سے "تتی" شہر کو دیکھتے ہیں اس پہیلی کو وہ ہی سلجھا سکتے ہیں۔

[illegible]

یعنی "تتی" شہر کے بیوپاری۔

رگوید کے اس شبد میں ودّیا النکار جی کو "تتی" شہر کے بیوپاریوں کے درشن ہوتے ہیں۔ اس شبد کی سندھی توڑنے پر

[illegible] + [illegible]

ہوتا ہے "تنو" شبد "تو" دھاتو میں [illegible] پرتیہ جوڑنے سے بنتا ہے۔ اور اس کا ارتھ شکتی شالی ہوتا ہے

اسی پرکار [illegible] شبد [illegible] دھاتو میں "اس" پرتیہ جوڑنے سے سدھ ہوتا ہے۔ اور اس کا ارتھ سنبد کرنے والا ہوتا ہے۔ اس سے بیوپاری کا بودھ کسی پرکار سے نہیں ہو سکتا۔ [illegible] شبد بیوپاری کا سوچک نہیں ہے۔ نہ کہ "ونی" جن منتروں میں اس شبد کا اپیوگ ہوا۔ ان میں ارتھ پر وچار کرنے سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس جملہ کا ارتھ "تتی نگر کے بیوپاری" نہیں ہو سکتا۔ ان منتروں میں بیوپاریوں کے ذکر کی نہ تو کوئی ضرورت ہے اور نہ کوئی موقعہ ہی۔ یہ شبد ویدک ویاکرن اور ارتھ کی درشٹی سے بالکل ہی مختلف ہیں۔ اور اس سے سادھارن گیان رکھنے والوں کو بھی بھرم نہیں ہو سکتا۔

[illegible] = [illegible]

ودّیا النکار مہودے کمامت ہے۔ کہ رگوید میں شبد "پرانے" اور "شہر" کے ارتھ میں استعمال ہوا ہے۔ مگر مہاشہ جی نے "اور" شبد کے ارتھ کو سمجھنے کی ذرا بھی تکلیف نہیں اُٹھائی۔ اگر اس شبد کو پرکرن میں سے جاننے کی کوشش کرتے۔ تو ایسی غلطی نہ ہوتی۔ رگوید میں اس شبد کا ارتھ وسترت کھشیتر ستھان۔ دوری اور وستار آدی ہے یہ انیہ شبدوں سے ملکر دیوتاؤں کی وشیشتا بتلاتا ہے۔ اور [illegible]، [illegible]

— [illegible]

"شہر یہ اور دکھ کا دشہ ہے۔ مگر پنڈت جی جنہے شہر سوچک کی ستیتا ثابت کرنے کے لئے کوئی بھی ویدک منتر کا پرمان نہیں دیا۔

[illegible] ([illegible])

سومیر کا "اما" Umma شہر۔

ودّیا النکار جی سمجھتے ہیں۔ کہ رگوید کا یہ شبد سومیر کے "اما" شہر کا پتہ دیتا ہے۔ اس مت کی پشٹی کے لئے بہت سے ویدک منتروں کے پرمان بھی دیئے ہیں۔ اور انہیں پرمانوں پر آلوچنا تمک درشٹی سے ظاہر ہوگا۔ کہ ودّیا النکار جی کس پرکار اپنی اچھیا انوسار ویدک منتروں پر کٹھار آگھات کرنے کے لئے تلے ہوئے ہیں

رگوید منڈل دس۔ سوکت پچاس منترہ میں آیا ہے:-

"ہے مہان اندر یگیہ کرنے والے کی شیگھر رکھشا کرو۔ سب لوگ تمہاری مہان رکھشا سے پرسن ہیں۔ تم ہمیشہ جوان رہو۔ ہے دیو یگیوں کے اُت کرشن میں سہایتا پردان کرو۔"

اپروکت منتر میں [illegible] شبد کا الیکھ تک نہیں ہے۔ پھر بھی نہ معلوم کس پرکار ہمارے ودّیا النکار مہودے نے اس میں "اما" شہر کو جان لیا۔ ہاں [illegible] شبد اوشیہ موجود ہے اور شیگھر گامی چنچل وغیرہ ارتھوں میں مستعمل ہے۔

[illegible]

شبد بھی ایسے ہی بنا ہے۔ اور اسی ارتھ میں استعمال ہوتا ہے۔ کداچت [illegible] [illegible] شبد میں ودّیا النکار نے سومیر کے "اما" شہر کے درشن کئے ہوں۔ کنتو اس شبد کا ارتھ رکھشا ہوتا ہے۔ جیساکہ اُکت منتر کے ارتھ سے سدھ ہے۔ اس کا کسی نگر وشیش کے نام سے کوئی بھی سمبندھ نہیں ہے۔

باقی ——— باقی

آریہ مسافر کا اردھ شتابدی نمبر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی پچاس سالہ گولڈن جوبلی کے شبھ اوسر پر نہایت شان سے "آریہ مسافر" لاہور کا اردھ شتابدی نمبر پرکاشت ہوگا۔ جس میں سبھا کے پچاس سالہ کاریہ اور اس سے سمبندھت وبھاگوں سے ہونے والے کام کا پریچے دیا جائے گا۔ جس سے پتہ چل جائے کہ پنجاب کے آریہ بھائیوں نے آریہ سماج کے لئے پچاس ورش میں کام کیا ہے۔

اردھ شتابدی نمبر کے لئے آریہ سماج کے جوبلی کے ودوانوں اور مشہور لیڈروں کے آرٹیکل آگئے ہیں۔ آریہ شعراء کی

جشن جوبلی

کے متعلق پرجوش نظمیں اس نمبر کی شان کو دوبالا کر دیں گی۔ ان اوصاف کے باوجود اس نمبر کی قیمت بہت کم یعنی صرف

تین آنے فی کاپی

اشتہار دہندگان کو آج ہی اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کروا لینی چاہیئے۔

ہزاروں کی تعداد میں

شائع ہونے والے اردھ شتابدی نمبر میں ان کا اشتہار موزوں جگہ پر شائع ہوکر

تجارت کو چار چاند لگائے

آریہ سماجوں اور لوکل ایجنٹوں کو اپنے آرڈر جلد مع قیمت بھیج دینے چاہئیں۔ نمونہ پرچہ کے لئے محصول ڈاک معاف - ایک پرچہ کے لئے ساڑھے تین آنے کے ٹکٹ ارسال کریں

منیجر آریہ مسافر گورودت بھون لاہور

ضروری اطلاع

ضرورتوں کے اشتہار دینے کے لئے اخبار آریہ مسافر نہایت ہی بہتر ہے۔ نرخ ارزاں -
(منیجر)

ویدوشہ اُنکر منکا کی آوشیکتا

ازشری پنڈت وشوناتھ جی۔ آریہ اُپدیشک

مہرشی دیانند سرسوتی جی سے پہلے بھی آریہ جاتی میں ویدوں کا نام بڑی عزت سے لیا جاتا تھا۔ پرنتو ویدوں کے پڑھنے کا ابھیاس بہت کم ہو چکا تھا۔ وید ایشوری گیان کی پستک ہے۔ یہ سروتنتر سدھانت آریہ جاتی میں ہر سمے مانا جاتا رہا ہے۔ جب یہود عیسائی مسلمان کا دُنیا نام بھی نہ جانتی تھی۔ اس وقت صرف ایک الہامی کتاب وید کا ڈنکا دُنیا میں بجتا تھا۔

لیکن زمانہ کی گردش ملاحظہ ہو۔ بعد میں پیدا ہونیوالے مذاہب نے اپنی الہامی کتب کو اس قدر اپنایا۔ کہ ہر ایک مسلمان کے گھر میں قرآن شریف کی کتاب کا ہونا لازمی قرار دیا۔ اور انجیل و توریت کی تو اس قدر اشاعت ہوئی۔ کہ غیر عیسائیوں کے گھروں میں بھی ان کو پہنچا دیا گیا۔ اس وقت وید کی پستک بڑے بڑے شہروں میں بھی دیکھنے کو نہ ملتی تھی۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہندوؤں میں دھرم سے پیار نہ رہا تھا۔ لیکن ہاں انہوں نے دھرم کا رشتہ ویدوں سے ہٹا کر پُرانوں سے جوڑ لیا تھا۔ اس لئے ہر جگہ بھاگوت وغیرہ کی ہی کتھا باچی جاتی تھی ویدوں کے صرف نام کا ہی احترام رہ گیا تھا۔

۱۷۷۹ء میں کرنل پولیر صاحب نے مہاراجہ جیپور کے پستکالیہ سے ویدوں کی نقل حاصل کی۔ اور انگلستان میں ویدوں کی اشاعت کی گئی۔ اس سے یورپ میں وید کی چرچا خوب پھیلنے لگی۔ لیکن ہندوستان ویسے ہی خواب خرگوش میں سویا ہوا تھا۔ یہاں پر شری راجہ رام موہن رائے جی بانی برہمو سماج نے ویدوں کی کچھ چرچا کی۔ لیکن شری دیویندر ناتھ جی نے چند لڑکوں کو کاشی میں بھیج کر ان کو ساین ہند رِبھاشیہ کے کچھ وید ارتھ پڑھوا کر اُن کی شہادت کی بناء پر ویدوں کو بالکل تلانجلی دلا دی۔

وید کے وشے میں آریہ جاتی کو اس سے ایک بڑا دھکا لگنے والا تھا۔ کہ وید ودھارک مہرشی دیانند نے جنم لیا۔ اور ویدوں کا وہ ناد بجایا۔ کہ دنیا بھر کے منشوں کے کانوں میں چاروں طرف سے وید وید کی آواز ہی سُنائی دینے لگی۔ آپ نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد وید کا بھاشیہ کرنا بنایا۔ لیکن افسوس کہ ابھی وہ ویدوں کا بھاشیہ بھی نہ کرنے پائے تھے۔ کہ آپ کو اس سنسار کو چھوڑنا پڑ گیا۔ لیکن وہ اپنا کام کر گئے۔ وید بھاشیہ کا سنمارگ دکھا گئے۔ اس لئے ان کی شیلی پر سچا وید بھاشیہ کرنا مشکل نہ رہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کے سورگباش کے بعد وید کا پڑھنا پڑھانا ویسے ہی جاری رہا۔ اور بہت سے ودوانوں نے آپ کی شیلی پر سمستر ویدوں کے بھاشیہ لکھے۔ پنڈت شوشنکر کا ویہ تیرتھ اور پنڈت آریہ منی جی نے رگوید کے اس بھاگ کا بھاشیہ کر دیا۔ جو مہرشی سے باقی رہ گیا تھا۔ پنڈت تلسی رام جی نے سام وید اور پنڈت کھیم کرن جی نے اتھروید کا اتم بھاشیہ کیا۔ اس طرح چاروں ویدوں کا بھاشیہ مکمل ہوگیا۔

اور ابھی حال ہی میں اجمیر نیتر الہ کی طرف سے اسی شیلی پر چاروں ویدوں سمپورن بھاشیہ کر دیا گیا۔ وید منتروں اور ویدک وشیوں پر بھی بہت سے گرنتھ لکھے گئے ہیں۔ جن سے ویدوں کا مہتو بہت پھیلا ہے۔ اس لئے وید بھگت ایسے مہانو بھاؤں کے بھی کرتگیہ ہیں۔

اب آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی اور پنجاب کی طرف سے بھی وید بھاشیہ کی آیوجنا ہو رہی ہے۔ میں اُس آریہ بھائی سے سہمت ہوں۔ جس نے لکھا تھا۔ کہ دونوں سبھاؤں کو الگ الگ بھاشیہ کرنے کی بجائے مل کر کام کرنا چاہیئے۔

وید منتروں کی انکر منکا اجمیر ویدک نیترالہ سے مل جاتی ہے۔ اور بڑی کارآمد ہے کیونکہ اس سے منتروں کا پورا پورا پتہ مل جاتا ہے۔ اور ایک ودوان بڑی آسانی سے اس بات کا گیان پراپت کر سکتا ہے کہ ایک منتر کس کس وید میں کہاں کہاں آیا ہے۔

شری سوامی نیتا نند جی و شری سوامی وشویشورانند جی کی سشبد انکر منکا بڑے کام کی چیز ہے اس کے بنانے میں بہت سادھن اور پریشرم خرچ ہوا ہے۔ لیکن ویسے ہی یہ ایک بڑی قیمتی چیز بن گئی ہے اس نے وید ابھیاسیوں کے کام کو بہت سہل کر دیا ہے وید کا وید پرمان سے ارتھ کرنے کے لئے اس کی بڑی سہایتا مل گئی ہے۔

وید آرش کوش۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے اس کا پہلا بھاگ شائع ہو چکا ہے۔ اس کے بنانے میں سشبد انکر منکا نے بڑی سہایتا دی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اس کے بغیر یہ پستک بن ہی نہ سکتی تھی لیکن اس کی بھی بڑی ضرورت تھی۔ آریہ ودوان وید بھاشیہ کرنے میں مہرشی دیانند سرسوتی کی شیلی کو اپناتے ہوئے بھی کبھی کبھی بھول کر جاتے ہیں لیکن اس کی موجودگی میں یہ غلطی نہیں ہو سکتی۔

مذکورہ بالا سارا ویدک ساہتیہ بڑا قیمتی اور وید پرچار کی ضرورت کو پورا کرنے والا ہے۔ لیکن اس وقت ویدوشہ انکر منکا کی ضرورت بہت محسوس ہو رہی ہے۔ یہ نہیں۔ کہ اس وشہ پر کچھ نہیں لکھا گیا۔ وشہ کی انکھو پستکیں آریہ ودوانوں کی طرف سے بہت سی شائع ہو چکی ہیں۔ اور ان سب میں بڑی پستک وید امرت اسی وشہ پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہے۔ لیکن میں ایسی پستک چاہتا ہوں۔ جس میں چاروں ویدوں کے سب منتر آ جاویں۔ اس وقت اور دیگر متوں کی طرف سے ہر وقت یہ مطالبہ رہتا ہے۔ کہ ہر ایک وشہ کا وید سے پرمان دیا جاوے۔ آریہ بھائیوں میں بھی وید کے ساتھ اس قدر پریم ہو گیا ہے۔ کہ وہ وید ہی کو سُننا چاہتے ہیں۔ وید کے آدھار پر تو خواہ دوسرے شاستروں کا پرمان بھی سننے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن جس دیا کھیان یا لیکھ میں وید کا نام نہ ہو۔ اُس کو کھوکھلا ہی سمجھتے ہیں۔ وید کے پریمی اپنی شردھا سے یہ بھی شوق رکھتے ہیں۔ کہ ہر ایک وشہ کے متعلق وید بھگوان میں جہاں جہاں جو کچھ اُپدیش ہے۔ وہ سب کچھ جان لیں۔ اس پستک سے ان کی یہ ضرورت بھی پوری ہو جاوے گی۔ شاستر ارتھ کرنے والے آریہ ودوانوں کے لئے تو یہ ایک نہایت قیمتی چیز ہوگی۔ شاستر ارتھ میں اس پستک کی قدر اپیوگتا سدھ ہوگی۔ اس کے لئے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

اگرچہ ایک ایک وید منتر ادھیاتمک آدھی دیوک اور آدھی بھوتک تینوں روپ سے کئی ایک وشیوں کو پرگٹ کرتا ہے۔ لیکن اس سے کوئی مشکل پیش نہ ہوگی۔ مکھیہ وشہ کو سامنے رکھ کر گون وشیوں کا بھی ذکر کر دیا جا سکتا ہے۔ یا ایک منتر الگ الگ وشیوں کی فہرست میں بھی درج کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس پستک کے فٹ نوٹ میں ساین اور مہیدھر بھاشیہ کے وشیوں کا بھی ذکر کر دیا جائیگا۔ تو یہ زیادہ اپیوگی ہو سکے گی۔

اُوپر ذکر ہو چکا ہے۔ کہ ہماری سبھاؤں کی سبھا دونوں ہی وید بھاشیہ کروا رہی ہیں۔ اگر ان دونوں میں ایک سبھا ویدوشہ انکر منکا کا کام سنبھال لے۔ تو کس قدر لابھ ہو سکتا ہے۔

اردو شتابدی کیلئے

اپنا اپنا

لیکھ جلد بھیجیں

غلط خیال

اکثر لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ شربت فولاد بھی دوسرے شربتوں کیطرح گرمیوں میں استعمال کرنے کی چیز ہے۔ لیکن یہ خیال اُن کا غلط ہے۔ بلکہ

تلوار مارکہ شربت فولاد

طاقت کی ایک بہترین دوا ہے جو شربت کی شکل میں تیار کی گئی ہے۔ اور ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ بلکہ سردیوں کے تین مہینے تو اس کے استعمال کے خاص دن ہیں۔ ہر شخص کو طاقت حاصل کرنے کے لئے تلوار مارکہ شربت فولاد کرنا چاہیئے۔ جو طاقت دیتا ہے۔ نئی طاقت۔ نیا خون۔ بدن میں خون ہے۔ چہرے کو کندن کر دیتا ہے۔ بھوک کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے۔

موسم سرما میں تلوار کا استعمال ضرور ہر ایک اعضاء رئیسہ نیا خون۔ نئی جوانی پیدا کرتا صالح پیدا کرکے کی طرح چمکا بڑھاتا ہے جو ہے۔ ہر قسم کو دور کرتا ہے جسمانی کمزوری ایک بار خرید کر ضرور آزمائش کریں

قیمت فی بوتل ۴۰ خوراک صرف ڈیڑھ روپیہ (عیر) اپنے شہر کے دوا فروشوں سے مارکہ دیکھ کر خریدیں۔ نقلی شربت بہت چل رہے ہیں دھوکہ سے بچیں ہمارے کارخانہ کا نام بوتل پر دیکھیں

ایجنسی کیلئے:- منیجر گپتا اینڈ کمپنی مالکان جیندر گپت ادشدھالیہ لوہارو ضلع حصار کو لکھیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مرد میداں بن کے نکلو کشٹ جاتی کے ہر
ایک ایشور کے سوا کسی سے مت ڈرو
قوم کی خاطر جیو اور قوم کی خاطر مرو
شکل کس منہ سے دکھا دیگے بھلا سنسار میں
ناؤ ویدک دھرم کی گر رہ گئی منجدھار میں

بوقت خط وکتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اعلیٰ زندگی۔ درازئ عمر اور لطف خانگی کو
سچے معنوں میں حاصل کرنے کے لئے

سکھ سمپن جیون ہندی

نامی کتاب کا غور سے مطالعہ کریں پبلک کی اس
قسم کی ضروریات کو دیکھ کر مصنف نے اپنے پندرہ سالہ
تجربہ کی بنا پر اور کئی مستند کتابوں کا نچوڑ اس کتاب
میں بھر دیا ہے۔ دو سو صفحات کی کتاب دس آنہ میں
مصنف کا پتہ :-
کویراج پنڈت وید برت امرت فارمیسی ٹیرہ غازیخاں
(نوٹ) یہ کتاب پنڈت وزیر چند شرما مالک ویدک
پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور سے بھی مل سکتی ہے

پترت آتماؤں کو شانتی دلانے والی پستکیں

اپنشد پرکاش یعنی ایش۔ کین کٹھ وغیرہ ۱۰ اپنشدوں کے
اردو۔ ہندی ترجمے از شری سوامی درشنانند جی
اردو قیمت ۴؎ ۔ ہندی ۴؎
اشٹانگ یوگ پرکاش۔ یعنی یوگ کے آٹھ انگوں یم نیم
آسن۔ پرانایام وغیرہ مفصل تشریح اردو قیمت ۸؎
ستو دیتار شی کی کتھا۔ یعنی مکتی اور بندھن کے متعلق
گوتم۔ کپل۔ کناد وغیرہ رشیوں کے وچار اردو قیمت ۸
اودیا کے چار انگ۔ یعنی یوگ درشن میں لکھے ہوئے
اودیا کے چار انگوں کی تشریح بطور سوال و جواب
اردو قیمت ۲ر ہندی ۳ر
گورو شکھشا۔ یعنی اپنشدوں کا وہ اپدیش جو پرچین
سمے میں گورو ششوں کو دیا کرتے تھے قیمت
اردو ۳ر ہندی ۳ر گرہستھ سدھار ۲ر ایشور بھکتی ۸
ایشور پراپتی ۲ر سورگ کی سیڑھی اردو ۲ر
مکتی کا ستیہ گیان ۲ر آریہ جیون ۲ر جگیاسو ۲ر
جگت گیتا ۳ر برہم وچار ۵ر وچار درشن ۴؎
وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

ضرورت ہے!

(از مہاشہ کندن لال جی دیانند آیورویدک کالج — لاہور)

غریبوں کے لئے مرنا۔ مریضوں کی دوا ہونا
کوئی سیکھے دیانند سے دھرم پر جان فدا ہونا

وہ جو مخالفوں کے آگے چھاتیاں تان دیتے تھے۔ جو گئو۔ برہمن اور ماترہ شکتی کی حفاظت کے لئے تیروں کے وار سہتے تھے۔ جو برچھیوں سے کھیلتے اور تلواروں سے بغلگیر ہوتے تھے۔ وہ جو خون کی ہولیاں کھیلتے تھے۔ رنگ کے چند چھینٹوں کے بجائے خون کی ندیاں بہا دیا کرتے تھے۔ وہ جو مصیبتوں کو آرام کا سوچک سمجھتے تھے اور دکھوں کو عیش کا سامان خیال کرتے تھے۔ جن کا منتو یہ تھا۔

جنہیں ہے قوم کا غم وہ اپنا غم کھائیں گے کیا
جو فدائے قوم ہیں مرنے سے گھبرائیں گے کیا

کیا؟ خواب ہو گئے وہ نوجوان۔ افسانہ بن گئے وہ جاتی اور دیش کے پریمی۔ رہ گئی اُن کی ایک رُلانے اور تڑپانے والی یاد۔

مگر نہیں۔ اب بھی ان کا مستحان لینے والے ہیں۔ سب نہ سہی۔ کچھ ہی سہی کسی چیز کا ابھاو نہیں ہوتا۔

آئیں۔ اور بڑی خوشی سے آئیں۔ وہ ویر جو قوم کے لئے سب کچھ سواہا کرنے والے ہوں اور اپنے آپ کو مٹا کر ایک ایسی آگ روشن کرنے والے ہوں۔ جو کبھی نہ بجھے اور شانت ہونے والی ہو جس سے سنسار بھر کی برائیاں جل جائیں اور سرنیشٹھ آریاورت نیشٹھ دچاروں کی ایک الوہم جیوتی پیدا ہو۔

وہ نربھے ہو کر آئیں۔ اور دھرم یدھ میں کود کر سنسار کو دکھا دیں۔ کہ ہم بھی کچھ ہیں۔ اُن کا مدھر اور مستانہ گیت ہو:-

دھار سنسار کی ہے پیاس بجھانے کے لئے
یہی گنگا تو ہے ویروں کے نہانے کے لئے

ہاں تو پھر آئیں نا۔ وہ لوگ اب اور اسی وقت ضرورت ہے اُن کی آریہ جاتی کو۔ بزرگوں کا رن اتارنے کے لئے۔ اور ماں کا دودھ سپھل کرنے کے لئے۔ اگر وہ اس وقت نہ آئے اور بھیڑوں کی طرح بھاگ گئے۔ تو اُن کے لئے مرنے کا مقام ہوگا۔

آن مٹتی ہے بزرگوں کی اُٹھو ہمت کرو

آپ اور اسی وقت۔ اُن کی۔ جو مرنے کے لئے تیار ہوں۔ نہ کہ مارنے کے لئے۔ ویسے ہی جیسے گورو گوبند سنگھ جی کے پانچ پیارے۔

اُن کی جو کہ شمع قوم کے پروانے ہوں۔ جاتی کو اُتم سمان اور جاتی رکھشا کے لئے جان کی بازی لگانے والے ہوں خود دکھ سہہ کر جاتی کو سکھ پہنچانے والے ہوں۔ خود کو مٹا کر قوم کو ایٹ بنانے والے ہوں۔ جو نہ مصیبتوں سے گھبرائیں۔ نہ مشکلوں سے ڈرنے پائیں۔ ویسے ہی جیسے کہ امر شیواجی۔ مہارانا پرتاپ اور ویر بندہ بہادر۔

اُن کی۔ جو ستیہ کی حفاظت کے لئے جانیں لڑا دینے والے ہوں۔ جو راج نیتک اور سماجک سدھار کے راستے میں اپنے آپ کو مٹا دینے والے ہوں۔ ویر۔ برہم چاری۔ نربھے اور یوگی۔ ویسے ہی جیسے کہ مہرشی دیانند!

جو بھگوان رام کے سے مریادا پرشوتم اور بھگوان کرشن کے سے ویر اور نیتی و دھرم کے مربیہ ہوں۔ وہ کون ہو سکتے ہیں؟ جانباز نوجوان!

کون سے نوجوان؟ وہ جنہوں نے دچار بلٹ دیئے۔ جنہوں نے سنسار میں کرانتی بپا کر دی۔ ظالموں اور ستمگروں کی گردنیں اکڑا ان کے تاج جن کے پاؤں چوما کرتے ہیں۔

وہ جنہوں نے راجستھان کی ریت کی سفیدی کو اپنے خون کی لالی سے لالی میں تبدیل کر دیا اور کھنڈرات آج تک بھی جن کی ویرتا کے مستانے راگ گا رہے ہیں۔ جو دھرم اور دیش کے لئے لڑتے ہوئے امر پد کو پراپت ہو گئے ہیں لیکن مطیع نہ ہوئے۔

وہ جنہوں نے جنگلوں کی خاک چھانی۔ در در پھرے۔ بھوک اور پیاس کو برداشت کیا۔ ماتا۔ پتا۔ بہن۔ بھائی اور سب سے زیادہ پیارے بچے دھرم کے لئے قربان کر دیئے اور پوچھنے پر کہا:-

جائے لال تیرے ہتھیں بنھ سہرے
لاڑی موت دے نال پرتا آیا
لکھ ہے سی تیرا اتے کی میرا جیدی وستسی
اُس دے ہتھ بھیڑا آیا

وہ جنہوں نے گھر کے سکھوں کو تیاگ کر۔ سورگ سے بھی کہیں زیادہ سکھد ایک گرہستھ کو چھوڑ کر پورن برہم چریہ کو دھارن کرتے ہوئے دیش اور جاتی کے نہیں۔ نہیں بلکہ سارے سنسار کے سدھار کا بیڑا اٹھایا۔ اور اسی کی سیوا میں اپنے آپ کو قربان کر گئے۔

ویدوں۔ حکیموں۔ پنساریوں کیلئے فائدہ مند ایجنسی

صرف ۱۳ روپے ۸ آنے

(تیرہ روپے آٹھ آنے)

کرشنا شدھ شلاجیت :۔ جو بھارت سرکار سے رجسٹرڈ ہے۔ آیورویدک اور یونانی قانون طب میں اس قدرتی نعمت کو رسائن اور کیمیائے بدن بتلایا ہے۔ ہر دوار وغیرہ مقامات سے بدرجہا خالص اوصاف اڑھائی تولہ کی شیشی خوبصورت پیکنگ۔ ہر ریلوے سٹیشن پر فری ڈیلیوری مال دیا جاتا ہے۔ چھ ماہ کے اندر نہ فروخت ہونے کی صورت میں مال واپس لیا جاتا ہے۔ کرایہ واپسی بذمہ ایجنٹ ہوگا۔ فی شیشی ۸ر ہمراہ اشتہار ہونگے جن پر ایجنٹ کا نام ہوگا۔ سول ایجنسی کے قواعد الگ ہیں۔ قلیل سرمایہ سے زیادہ آمدنی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اصلی کستوری ملک تبت زعفران کشمیری۔ کابلی ہینگ۔ زیرہ سیاہ۔ بنفشہ۔ خالص شہد۔ برہمی بوٹی بہ رعایت پہاڑوں کے بیش قیمت تحفے منگوا سکتے ہیں۔ پتہ یہ ہے :-

ہزارہ کیمیکل ایجنسی رجسٹرڈ شلاجیت بھون مانسہرہ صوبہ سرحد

ہون سامگری و یگیہ کے متعلق سب سامان سیتارام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرماویں

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل کورکشیتر کے سنرکشکوں اور پریمیوں سے ایک نویدن

اپنی عمدہ آب و ہوا کی وجہ سے گوروکل کورکشیتر کو کافی شہرت ہو چکی ہے۔ سال میں زیادہ تر مہینوں میں یہاں کی آب و ہوا بہت اچھی رہتی ہے لیکن برسات کے موسم میں جب کہ سب جگہ ہی ملیریا بخار کا زور ہوتا ہے۔ یہاں بھی موسم صحت افزا نہیں رہتی۔ اور موسمی بخار کا حملہ ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں سے بچنے کے لئے سب برہم چاریوں کو کونین یہاں استعمال کرنے کی اجازت حاصل ... ہر سال ہی سب برہم چاری ان دنوں میں ۱۵ اگست سے یکم اکتوبر تک ڈیڑھ ماہ کے لئے کسی صحت افزا پہاڑی مقام پر رہتے ہیں پچھلے تین چار سالوں میں بڑے برہم چاری شملہ کوٹ ... ڈلہوزی وغیرہ مقامات میں۔ اور چھوٹے برہم چاری۔ سولن۔ بچھاڑ۔ سپاٹو وغیرہ صحت افزا پہاڑی مقامات میں لے جائے جاتے ہے ہیں۔ لیکن تجربہ میں یہ بات آئی ہے۔ کہ صرف ۱½ ماہ میں برہم چاریوں کو باہر رکھنا ہی کافی نہیں ہوتا۔ اگر جولائی ماہ میں ہی برہم چاریوں کو باہر رکھا جائے۔ اور اکتوبر میں بھی برہم چاری باہر رہیں۔ تو ان کی صحت پر بہت اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ برہم چاریوں کے سارے سال کے بنائے ہوئے سواستھ کو ملیریا بخار کا ایک ہی حملہ خراب کر دیتا ہے۔

پچھلے دو تین سالوں سے گوروکل کے کئی ہت چنتک ہمارے سامنے یہ وچار رکھ رہے ہیں۔ کہ برہم چاریوں کو بُری موسم کے بُرے اثرات سے بالکل بچائے رکھنے کے لئے ان کو جہاں ۱½ ماہ کے لئے پہاڑ پر لے جا کر رکھا جاتا ہے۔ وہاں ان کو ساری موسم میں ہی رکھا جائے میں نے کئی سنرکشکوں سے اس بارہ میں بات چیت کی ہے اور اکثر سبھی نے اس وچار کی تصدیق کی ہے۔ پچھلے سال ہمارے چھوٹے برہم چاری سپاٹو پہاڑ پر جا کر رہے تھے۔ وہاں ان کی صحت بہت عمدہ رہی تھی۔ دوسرے پہاڑوں پر کافی پانی کا انتظام۔ کھلا جنگل اور کھیلنے کے لئے کافی جگہ نہ ملنے کی جو شکایت تھی۔ وہ وہاں نہیں رہی۔ ساتھ ہی یہ جگہ نزدیک ہونے کے گوروکل سے سبزی وغیرہ بھیجنے میں سہولیت رہتی ہے۔ یہاں اتنی زیادہ سردی بھی نہیں ہوتی۔ کہ برہم چاریوں کو اس موسم میں بھی گرم کپڑوں کا استعمال کرنا پڑے۔ چھاؤنی ہونے سے یہ بات تو تصدیق شدہ ہی ہے۔ کہ یہاں کی آب و ہوا عمدہ ہے۔

شملہ کالکا ریلوے لائن کے دھرم پورہ سٹیشن سے آٹھ میل اور کسولی سے بھی آٹھ دس میل پر یہ مقام ہے۔ کالکا اور دھرم پورہ سے موٹر اور ٹانگا وغیرہ بھی جاتے ہیں۔ آس پاس اور جتنے بھی صحت افزا پہاڑ ہیں۔ ان سب کی بجائے یہاں زیادہ سہولتیں رہنے کی اُمید ہے۔

مقامی آریہ سجنوں کے زور دینے پر اور امداد کا وعدہ کر لینے پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اگلے سال سے برہم چاریوں کو اس ساری موسم میں سپاٹو پہاڑ پر رکھا جائے۔ اور آگے کے لئے شہر سے دور کسی کافی پانی والے اور سُندر نظارے کے مقام پر زمین لے کر مستقل طور سے رہنے کی جگہ بنائی جائے اور برہم چاری وہیں پر رہ کر تعلیم حاصل کرتے رہیں ہمیں پوری اُمید ہے۔ کہ اس سے برہم چاریوں کی صحت کو اُمید سے زیادہ فائدہ ہوگا۔

گوروکل پریمیوں اور سنرکشکوں سے نویدن ہے کہ وہ اس بارہ میں اپنے قیمتی وچاروں سے ہم کو مطلع کریں۔ اور اس سکیم کو کامیاب بنانے کے ذرائع پر وچار کر کے اس کو کامیاب بنانے کے طریقوں کو ہمیں سمجھا دیں۔ تاکہ گوروکل کے اگلے سالانہ جلسے کے موقعہ پر اس سکیم پر پورا وچار کر کے اس کے لئے مناسب کارروائی شروع کی جاوے۔

یہ یاد رہے۔ کہ یہ فیصلہ کر لینے پر اس سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے سب گوروکل پریمیوں کو کافی کوشش سے کام لینا پڑیگا۔ لیکن "جہاں چاہ وہاں راہ" کی کہاوت کے مطابق بھگوان نے چاہا تو سکیم کامیاب ہو کر رہیگی۔

دسوندت ودیا النکار گورنر گوروکل کورکشیتر

ایک یوگیہ ادھیاپکہ کی ضرورت

آریہ پتری پاٹھ شالہ لال کرتی بازار راولپنڈی کیلئے ایک یوگیہ جے. وی ٹرینڈ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے جو دڑھ آریہ وچار کی ہو۔ تمام پرارتھنا پتر منیجر آریہ پتری پاٹھشالہ لال کرتی بازار راولپنڈی کے نام آنے چاہئیں۔

اردھ شتابدی کا اوپہار

امر شہید شری سوامی جی مہاراج کے اُپدیشوں کا سنگرہ

[illegible]

چھپ رہا ہے

دھرم اُپدیش

(ہندی میں)

(حصہ اوّل)

انوادک اور سنگرہ کرتا

شری لالہ لبھو رام جی نیر

شری سوامی جی مہاراج کے اُپدیش سننے کا جن کو موقع ملا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ سوامی جی مہاراج کے اُپدیش کسقدر پربھاوشالی۔ روچک اور جنتا کو سچا دھرم کا مارگ دکھانے والے ہوتے تھے جس آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی منانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس سبھا کے جنم داتا سوامی جی مہاراج ہی تھے۔ آریہ پرشوں کیلئے اردھ شتابدی کا یہ ایک امولیہ اوپہار ہے۔ اس پستک کی ایک ایک کاپی ہر ایک آریہ پریوار اور آریہ سماج میں ہونی اوشیک ہے۔ کاغذ عمدہ صفحات سوا سو سے زیادہ۔ پستک چھپ رہی ہے۔ جب یہ اشتہار پاٹھک پڑھ رہے ہونگے۔ تب تک پستک چھپ کر تیار ہو جاوے گی۔

ملنے کا پتہ: پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

(نوٹ) لاہور میں پستک برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور سے مل سکے گی۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج تلہ گنگ کے سماچار

آریہ سبھا یک سبھا کی قایمی

آریہ سماج تلہ گنگ کے زیر تحت آریہ سبھا یک سبھا قایم کی گئی ہے۔ جس کا ممبر ہر ایک ویدک دھرمی ترجس نے ویشوا نزیگیہ کرایا ہے۔ ہو گا۔ اس سبھا کا موٹا مطلب آریہ ممبران اور ویدک دھرمیوں کی ہر پرکار کی سیوا اور انتی کرنا ہے۔ یہ سبھا تن من اور دھن سے ہر ایک بھائی کی مدد۔ کہ جس کا مستحق ہو گا۔ کرے گی۔ اور آپس کے ویر دور دھ مٹا کر نسوارتھ پریم پیدا کرے گی۔ اس سبھا کے پردہان شریمان ڈاکٹر رام لبھایا مل جی سیکرٹری مہاشہ سدا رنگ جی مقرر ہوئے ہیں

آریہ ویر دل کی قایمی

اسی طرح آریہ ویر دل بھی قایم ہوا ہے۔ جس کے نایتی مہتہ جیون مل جی و بابو امرناتھ جی مقرر ہوئے ہیں۔ تعداد ممبران چالیس کے لگ بھگ ہے

ہون یگیہ

مورخہ ۱۳ ار نومبر کو شریمان لالہ نرائن داس جی انسپکٹر پولیس کوئٹہ کے ہاں اس کے سپتر کی مزید دوس کے سلسلہ میں ہون یگیہ ہوا۔ حاضری کافی تھی۔

مورخہ ۱۷ ار نومبر ۱۹۳۵ء کو پھر شریمان لالہ نرائن داس جی پولیس انسپکٹر کے ہاں ان کی پُتر و دھو اور پُتر کوئٹہ میں بوجہ بھونچال سورگباش ہو گئے تھے۔ اس کے سلسلہ میں ہون یگیہ ہوا۔ اس موقعہ پر شریمان لالہ نرائن داس جی نے آریہ سماج تلہ گنگ کو مبلغ ۹۵ روپے دان۔ اور پانچ روپے چندہ ویشوا نزیگیہ دیا۔ اور شریمان لالہ رام چند جی چڈھا جو کہ بابو جے دیال جی سپتر لالہ نرائن داس جی کے سسر تھے۔ انہوں نے مبلغ پندرہ روپے دان تلہ گنگ آریہ سماج کو دیا۔ آریہ سماج دونوں مہانو بھاؤں کا دھنیاد کرتی ہے اور ایشور سے پرارتھنا ہے کہ ان کو ادھک بل اور سامرتھ پردان کریں۔ تاکہ وہ دھرم کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

مورخہ ۲۱/۱۱/۳۵ کو شریمان بابو رام لبھایا مل جی سٹیشن ماسٹر نے آریہ سماج مندر کے ہال کمرہ کے لئے کارپٹ میٹنگ دینے کا وعدہ کیا ہے ایشور ایسے دانی سجنوں کو ادھک سامرتھ پردان کرے۔

اردھ شتابدی پر جانے کی تیاری

اردھ شتابدی پر جانے کے لئے یہاں سے تقریباً ڈیڑھ صد آریہ نر ناری لاہور جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خوب دھوم دھام سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ویشوا نزیگیہ مکمل ہو چکے ہیں۔ تقریباً اسی گھرانوں نے ویشوا نزیگیہ کرائے ہیں۔

سنت رام منتری آریہ سماج تلہ گنگ

آریہ سماج ہری پور ہزارہ کے سماچار

مورخہ ۱۳/۱۱/۳۵ کو مہاشہ بخشی دیوی دیال جی پریذیڈنٹ آریہ سماج مانسہرہ کی اکال مرتیو مورخہ ۵/۱۱/۳۵ کو ہوئی ہے۔ چنانچہ ان کی موجودگی سے نہ کیول آریہ سماج مانسہرہ کو ہی بلکہ ہری پور آدی دوسری سنستھاؤں کو بھی لابھ تھا۔ جس سے اب ہم کو بہاں ہانی ہوئی ہے اُن کی سُرلتا اور چار ستیلتا کے گنوں کے کارن دیگر سب ہری پور نواسی بھی اُن کے دیوگ کو اتی انو بھو کر رہی ہیں۔ چنانچہ مورخہ ۱۴/۱۱/۳۵ کو تمام سبھاسد بطرف مانسہرہ برائے ماتم پرسی روانہ ہو گئے۔ اور وہاں جا کر بخشی دیوی دیال جی مرحوم کے پریوار کے ساتھ ہمدردی پرگٹ کی۔ جس پر انہوں نے مبلغ پانچ روپے دان ہری پور آریہ سماج کو دیئے۔ لہٰذا آریہ سماج اپنے اُس سدا چاری اور سجن پھر آتما کی اکال مرتیو پر ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ اُن کے پریوار کو شانتی پردان کرے۔

(کرم نارائن ملہوترہ سیکرٹری)

آریہ سماج دوڈھملا چک ضلع گورداسپور

آریہ سماج ہذا کا ہفتہ وار ست سنگ ہر اتوار صبح ہوتا ہے۔ ست سنگ میں پہلے ایشور پرارتھنا کے بھجن بعد میں ہون یگیہ و کتھا ستیارتھ پرکاش کی جاتی ہے۔ حاضری اچھی ہوتی ہے۔ روزانہ ست سنگ سے قصبہ ہذا میں اچھا پربھاؤ پڑتا ہے جس سے ہر نگر نواسی کا خیال ست سنگ کی طرف رہتا ہے۔

مورخہ ۶ ار مگھر سمت ۱۹۹۲ کو شری پنڈت وجے شنکر جی آریہ اُپدیشک پدھارے۔ رات کو پنڈت جی نے اپنے منوہر ویاکھیان و اُپدیش سے استری جنتا کو آنندت کیا۔ دوسرے دن پنڈت جی چلے گئے اور شریمان مہاشے بالکشن جی بھجن اُپدیشک پدھارے دو یوم انہوں نے اپنے منوہر بھجنوں دوارا قصبہ ہذا میں اتنا پربھاؤ پڑا۔ کہ اگلے روز حاضری کئی گنا بڑھ گئی۔ پنڈت جی بہت ودوان اور اُپدیش کرنے میں بہت اچھے ماہر ہیں۔

(دھرم پال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈھلی الملبنڈی کا چناؤ:-

پردھان :- سردار ہیرا سنگھ جی۔
اُپ پردہان :- لالہ تارا چند جی۔ پنڈت برج لال جی
منتری :- تارا سنگھ۔
اُپ منتری :- مہاشہ بشنو کمار جی
نیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ :- مہاشہ ارجن دیو جی
کوشا دھیکش :- مہاشہ بشن داس جی
لیسنکا دھیکش :- مہاشہ وشوا ناتھ جی
پرتنشٹ سبھا سدان :- مہاشہ سکھر مل لالہ متھرا داس جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل وکیل۔ پشاور۔ پنڈت رام نرائن جی۔ مہاشہ سرجن مل جی عرائض نویس۔
پرتی ندھی :- لالہ خوشی رام جی۔ بھگت رام جی۔ مہاشہ کندن مل جی۔ مہاشہ وسوندھی مل جی

(تارا سنگھ منتری آریا سماج)

آریہ سماج لائل پور کے سماچار:-

(۱) پچھلے دنوں آریہ سماج پروہت پنڈت ہنسراج جی نے مہاشہ ہزاری لال بھجنیک کے ساتھ ضلع لائلپور کے دس پندرہ گراموں میں ویدک دھرم پرچار کیا۔

(۲) آریہ سماج کے پرتشٹ سبھاسد لالہ پریتم داس جی کی سپوتری دھرم پتنی شریمتی درگا دیوی جی مورخہ ۲۲/۱۱/۳۵ کو سورگباش ہو گئی۔ جس کا سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ لالہ جی نے مبلغ دو صد روپیہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا ہے۔

مورخہ ۲۴/۱۱/۳۵ کو ستیاہک ست سنگ میں فرانس گورنمنٹ کے ہندی گورنمنٹ ورودھ مرکار کے برخلاف پروٹسٹ کا پرستاؤ پاس کیا گیا۔

آریہ سماج لائل پور کا سالانہ جلسہ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶ ر جنوری ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

(دولت رام منتری آریہ سماج)

اشتہار بازوں کیلئے

اردھ شتابدی نمبر

کے لئے اشتہار آرہے ہیں۔ اگر آپ بھی اس بھاری سنکھیا میں پرکاشت ہونے والے اردھ شتابدی نمبر میں اشتہار دینے کا وچار رکھتے ہیں۔ تو ابھی دفتر آریہ مسافر سے خط و کتابت کر فی الفور اپنا اشتہار بھیجدیں۔ تاکہ موزوں ستھان پر لگا دیا جائے

(مینیجر)

نئی جوانی

وہ غایت درجہ دلچسپ اور عملی طور پر مفید و مستند کتاب جس کی ہر شادی شدہ مرد جوان اور بوڑھے کو یکساں ضرورت ہے

جوانی کیا ہے کسطرح بنتی ہے۔ اور کسطرح سے بگڑتی ہے کیا جوانی دوبارہ واپس آسکتی ہے۔ اپنی بیوی کے مرد کو مباشرت کے بارے میں اختیار کرنا چاہیے۔ کیا ویرج کو جسم کے اندر روک رکھنا بیماری پیدا کر سکتا ہے جنہوں نے غلط کاریوں سے اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیا ہے۔ وہ گھر پر بھی اپنا علاج آسانی سے کر سکتے ہیں برسوں کے نامرد کو چند ہی دنوں میں مرد کامل بنا دینے والے نسخے بنانے میں نہایت آسان۔ اجزا عام فہم۔ قیمت میں نہایت سستے۔ ایک ہی ماہ کے استعمال سے جسم کا وزن شرطیہ طور پر پانچ پونڈ سے لیکر پندرہ پونڈ تک بڑھا دینے والا نسخہ۔ امساک کا ایک نہایت ہی لاثانی نسخہ جو گھڑیوں کی خبر لاتا ہے۔ جسمیں افیون یا اور کسی نقصان دہ چیز کا کوئی جزو نہیں ہے۔ مفت میں بن جانے والے بیسیوں مقوی باہ نسخے صاف صالح خون پیدا کرکے چہرے کو لال سرخ بنا دینے والا نسخہ بلا مبالغہ سیروں دودھ اور چھٹانکوں مکھن ہضم کر دینے والا عجیب و غریب نسخہ وہ غذائیں جو قوت مردمی کو طاقت دیتی ہیں ہر قسم کی سینکڑوں مفید اور کار آمد دانکی باتیں کتاب نئی جوانی لکھی گئی ہیں۔ جو ایک نہایت ہی بلند پایہ کتاب ہے۔ سب باتیں تجربات کی روشنی میں لکھی گئی ہیں۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔ سرورق رنگین باتصویر۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت مع محصول ڈاک صرف ۶/ عہ نا پسند ہو تو دام واپس۔

ملنے کا پتہ:- گپتا اینڈ کمپنی ٹوہانہ ضلع حصار (پنجاب)

مفت } رنگ و بو سے مہکے ہوئے مضامین کا نہایت بلند پایہ اور شاندار ماہواری رسالہ آب حیات جس کا مطالعہ مردہ تنوں میں نئی روح پھونک دیگا۔ نمونہ کے طور پر مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں

مینیجر رسالہ آب حیات ٹوہانہ۔ ایس۔ پی ریلوے۔

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہندی گھاتک سرکلر کے خلاف آریہ جگت میں ہلچل

آریہ سماج گورو کل وبھاگ انبالہ چھاؤنی:-
آریہ سماج گورو کل وبھاگ انبالہ چھاؤنی صوبہ سرحد کے محکمہ تعلیم کے اس سرکلر کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس میں امدادی سکولوں میں ہندی اور گورمکھی کی بجائے اردو اور انگریزی جاری کرنے کا غیر منصفانہ حکم ہے اور افسران بالا سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس سرکلر کو ہندو اور سکھ مفاد کے لئے جلد از جلد واپس کیا جاوے۔

(کیشو رام منتری آریہ سماج)

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین:-
۲۶ کو فرنٹیر گورنمنٹ اس سرکلر کے کو سرحد کنیا پاٹھ شالاؤں میں ہندی اور گورمکھی کی بجائے تیسری جماعت سے اردو و انگریزی ذریعہ تعلیم ہونے کی پُرزور مذمت ہے۔ اور فرنٹیر گورنمنٹ سے التماس کرتا ہے کہ اسے منسوخ فرما کر ہندو سکھ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔

(سیکرٹری گوروکل)

آریہ سماج راجن پور:-
آریہ سماج راجن پور نے اپنی انترنگ سبھا کی میٹنگ میں جو کہ بتاریخ ۱۶ کو مندر آریہ سماج میں منعقد ہوئی۔ بذریعہ ریزولیوشن نمبر ۸ قرار پایا کہ آریہ سماج راجن پور گورنمنٹ کے اُس سرکلر کو جس کے ذریعہ سے صوبہ سرحد میں ہندی و گورمکھی سکولوں سے ہٹادی گئی ہے۔ نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور گورنمنٹ سے استدعا کرتی ہے۔ کہ اس ناواجب حکم کو فی الفور واپس لیا جاوے۔

(سیکرٹری آریہ سماج راجن پور)

آریہ سماج ہری پور:-
آج مورخہ ۲۵ر نومبر ۱۹۳۵ء کو ۸ بجے شام آریہ سماج مندر میں سبھا پرانت سرکار کے ہندی و گورمکھی گھاتک سرکلر پر لالہ ایشرداس جی پردھان میونسپل کمشنر کی صدارت میں سرد سمتی سے نمن لکھت پرستاؤ پاس ہوئے۔

(۱) قصبہ ہری پور کے آریہ پرشوں کا یہ جلسہ سبھا پرانت سرکار کے سرکلر نمبر ۵۵۹ دسمبر ۷۶۳ مورخہ ۱۲ جون میں ہندی و گورمکھی کی جگہ کنیا پاٹھ شالاؤں میں انگریزی و اردو کو لازم قرار دے کر ہندوؤں اور سکھوں کے دھرم اور سبھیتا پر گھور آکرمن کیا گیا ہے۔ انیت گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے اور ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر سے ونے پوروک پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اس سرکلر کو واپس لے کر نیائے کیا جائے۔

(۲) کونسل کے جن دیر سبھاسدوں نے سرکلر سے اپرسنتا پرگٹ کر کے کونسل کا بائیکاٹ کیا ہے ان سے ہاردک پرشنسا پرگٹ کرتا ہے۔

(کرم ناراین ملہوترہ جائنٹ سیکرٹری)

آریہ سماج حیدرآباد سندھ:-
(۱) آریہ سماج حیدرآباد سندھ مورخہ ۲۴ر نومبر بروز اتوار کا یہ ہفتہ واری ست سنگ صوبہ سرحد محکمہ تعلیم کے اس سرکلر کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جو کہ سرحد کی کنیا پاٹھ شالاؤں کے برخلاف جاری کیا گیا ہے۔ کہ گرانٹ ان پاٹھ شالاؤں کو دی جاوے گی۔ جو لڑکیوں کو تیسری جماعت سے اردو یا انگریزی میں تعلیم دیں گے۔ اور ہندی و گورمکھی میں تعلیم دینے والی پاٹھ شالاؤں کی گرانٹ بند کی جاوے گی۔ اور گورنمنٹ سرحد سے پُرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس سرکلر کو جلد از جلد واپس لے کر ہندوؤں اور سکھوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ اور ان کے دلوں کو شانت کریں۔

(منتری آریہ سماج حیدرآباد سندھ)

اردھ شتابدی کی خوشی میں

مفت

راد ہا سوامی مت کے آچاریہ آنند سروپ جی کی زہریلی تصنیف یتھارتھ پرکاش کے دو حصوں کا مدلل جواب چھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کریں سوا دو سو صفحات کی ضخیم کتاب میں ٹھوک فلاسفی کتی اور رادھا سوامی ایشور کی حقیقت خود ساختہ روحانیت پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی نوجوان کتاب آتو جیا سے رادھا سوامی کیمپ میں تھلکہ مچ گیا ہے۔

مینیجر پریم پستکالیہ گورودت بھون لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے اُپلکش میں

سبھا کا اتہاس } ۲۲ر دسمبر ۱۹۳۵ء تک تیار ہو کر لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ جائیگا جس میں سبھا کے پچھلے پچاس برسوں کا اتہاس نہایت ہی اچھے ڈھنگ سے پنڈت چمو پتی جی نے لکھا ہے۔ اس میں کئی ایک فوٹو دیئے جائیں گے۔ کاغذ اور چھپائی اعلیٰ ہے پستک کا حجم چار سو صفحہ سے بڑھ جائے گا۔

دیانند رتن مالا } رشی دیانند کے گرنتھوں سے سار روپ ۔۔۔ ڈکتیوں کا ہندی میں سنگرہ شری وشوناتھ جی ایم۔ اے شاستری نے کیا ہے۔ اس کی قیمت چار آنہ ہے۔ اردھ شتابدی سے پہلے خریدنے والوں کو تین آنے میں دی جائے گی پستک چھپ کر تیار ہو چکی ہے۔ چھپائی ۔۔۔ سیاہی میں نہایت اعلیٰ ہے رشی دیانند کی خوبصورت فوٹو بھی دی گئی ہے۔

Beautiful Sayings of Daya Nand } یہ پستک انگریزی میں ہے۔ رشی دیانند کے گرنتھوں سے سار روپ واکیوں کا سنگرہ شری وشوناتھ جی ایم۔ اے شاستری نے کیا ہے پستک کی قیمت چار آنہ ہوگی۔ اردھ شتابدی سے پہلے خریدنے والوں کو تین آنے میں ملے گی۔ اس میں سوامی دیانند کا نہایت اعلیٰ فوٹو ہے۔ چھپائی اور کاغذ اعلیٰ ہے۔

ملنے کا پتہ

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

تحائف سنہ ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے

دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء تک آرڈر دینے والوں کو بھاری رعایت

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سنسار کیلئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں۔ جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں۔ جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لئے ریل و ڈاک کے قانون۔ کرایہ ریل و ڈاک وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہوگی۔ خریدنے سے پہلے اس ڈائری کا ملاحظہ فرما دیں۔ معہ سنہری جلد کے قیمت صرف پانچ آنے۔ دسمبر ۱۹۳۵ء تک لینے والوں کو پونے تین روپے درجن۔

آریہ کیلنڈر سنہ ۱۹۳۶ء } یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کروایا ہے۔ اس کا سائز ۲۰ x ۳۰ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہوگا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے۔ اس سے بڑا اور سندر کیلنڈر آپ کو اور کہیں نہیں ملیگا۔ اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دونوں رنگوں میں دی گئی ہیں۔

کیلنڈر کے اردگرد مشہور آریہ پرشوں کی تصویریں ہیں

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند جی سرسوتی کے کیرتنے والا چتر تین رنگوں میں چھپا ہے۔ چیز اس یوگیہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ خریدی جاوے۔ قیمت صرف چار آنہ۔ دسمبر ۱۹۳۵ء تک لینے والوں کو سوا دو روپیہ درجن۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

کیلنڈر } سوامی تاریخوں والا بھی چھاپا جائیگا جس کے بیچ میں ایک سہ رنگی تصویر ہوگی۔ تصویر میں بھارت ماتا کو ہتھکڑی لگی ہوئی ہوگی۔ اور سوامی دیانند وید کے پرکاش سے توڑتے ہیں۔ ساتھ مہاتما گاندھی بھی اسی راستہ کو انوسرن کرتے ہیں۔ قیمت فی تین آنے دسمبر ۱۹۳۵ء تک لینے والوں کو ڈیڑھ روپیہ درجن ملیگا۔ ملنے کا پتہ:-

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی

از شری ڈاکٹر سائیں داس جی بھنڈاری مانسہرہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اپنی گولڈن جوبلی منا رہی ہے۔ اور اس مہان یگیہ کی سپھلتا ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ پنجاب کے آریہ بھائیوں نے آنند کا سمے اُپستھت کر دیا ہے اس شبھ اوسر پر جب کہ آریہ جنتا کو گیات ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے سمیلن ہونگے۔ اور سب پرانتوں کے آریہ بھائی پدھاریں گے۔ اس اوسر پر میرے دل میں وچار پیدا ہوا ہے۔ کہ چند ایک اہم امور آریہ بھائیوں کے پیش کروں۔ آشا کرتا ہوں کہ اس مہان یگیہ پر آنے والی جنتا ان کی طرف اوشیہ دھیان دے گی۔

(۱) سب سے پہلے آریہ بھائیوں کو اپنے اندر جیسا کہ شری آچاریہ جی نے بتلایا ہے۔ آتم سنشودھن کی بھاونا پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی آریہ سماج مندروں کو دھرم مندر کے رُوپ میں پیش کرنا چاہیئے۔ اور سنکلپ کر لینا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج مندر برتوں اور اسی قسم کے دوسرے اوسروں کے لئے استعمال ہوں۔

(۲) گرام سدھار کے لئے مستعد ہونے والے کارکنوں کو پیدل یاترا دوارا گرام پرچار کرنا چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو ادھک تیاگی اور پرلیشرمی بنانا چاہیئے۔ جس سے چھوٹے چھوٹے گاؤں کے لوگوں پر ادھک اثر پڑنے کی سنبھاونا ہو سکتی ہے۔

(۳) ویدوں کے بھاشیہ کا سرل ہندی انوواد ہونا چاہیئے۔ اور جتی الوسع یہ کوشش کی جائے کہ مشکل ہندی کے استعمال سے گریز ہی کیا جائے تاکہ سادھارن ہندی جاننے والوں کو آسانی ہو۔

(۴) تمام آریوں کو سبھا دوارہ پرکاشت پرمانک پستکوں سے ہی پرمان دینے چاہیئں۔ اور ان پستکوں کو ہی مستند جاننا چاہیئے۔

(۵) آریہ بھائیوں کو اپنے اپنے گھروں میں ویدک سنسکاروں کی پرتھا چلانی چاہیئے۔ اس وشے میں سنسکار ودھی کے بھاشیہ کا تیار ہونا بھی اوشیک ہے۔ جس میں ہر ایک سنسکار پر باوضاحت لکھا جائے۔

(۶) آریہ سماج کا گورمکھی لٹریچر بالکل ہی عنقا ہے۔ اس سلسلہ میں زیادہ اتساہ کی ضرورت ہے بالخصوص جب کہ پنجاب میں نوّے فیصدی استریاں گورمکھی سے ہی جانکار ہیں۔ اُن کے لئے گورمکھی لٹریچر کی اشد ضرورت ہے۔

(۷) عام طور پر ساپتاہک ست سنگوں میں ایک ہی پرکار کی پرتھا پائی جاتی ہے۔ آریہ بھائیوں کو اس کے ادھک روچک بنانے کے لئے مناسب ترامیم کرنی چاہیئں۔ اور اگر باقی تمام امور کے برعکس ویدپاٹھ اور وید منتروں کے شدھ اُچارن پر زیادہ بل دیا جائے۔ تو ادھک لابھ دائیک ہوگا۔

(۸) آریہ بھائیوں کو آریہ سماج کے تمام ممبروں کو ایک سنگھ اور ایک برادری کا خیال کرنا چاہیئے۔ اور اگر اس شبھ اوسر کے بعد آریہ برادری اور آریتو کے بھاؤ زیادہ جاگرت کرنے کا یتن کیا جائے تو نہایت ہی بہتر ہے۔ جس سے ہمدردی کے پوتر بھاؤں سے ادھک لابھ کی سنبھاونا ہے۔ آریہ بھائی ان چند امور کی طرف اوشیہ توجہ دیں گے۔ ایسے مہان یگیہ اس لئے ہی آتے ہیں۔ کہ اپنے اندر کوئی وششیش اُچیہ بھاؤ پیدا کیا جائے۔ اس لئے سب آریہ پرشوں کو اوشیہ ان امور کی طرف دھیان دینا چاہیئے

عظیم الشان مشاعرہ

۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء کو عظیم الشان مشاعرہ زیر صدارت فصیح العصر امیر الشعرا منشی تلوک چند صاحب محروم ہوگا۔ آریہ شعراء سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل مضامین پر نظمیں لکھ کر ۲۲-۱۲-۳۵ تک اردھ شتابدی کوی دربار کے پاس بھیجدیں،

فہرست مضامین :-

(۱) آریہ سماج - (۲) مہرشی دیانند (۳) اچھوت ادھار - (۴) گورو کل شکشا (۵) آریہ سبھیتا (۶) موجودہ ذات پات کی خرابیاں (۷) وید - (۸) آریہ سماج کے شہید اکبر (پنڈت لیکھرام جی و سوامی شردھانند جی (۹) استری شکشا - (۱۰) گولڈن جوبلی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (۱۱) کشاتر دھرم۔

(اردھ شتابدی کوی دربار گورودت بھون لاہور)

اردھ شتابدی نیوتسو

اگر آپ نے

اردھ شتابدی نمبر

کیلئے

آرڈر نہیں دیا۔ تو فوراً ہی اپنا آرڈر بھیجدیں۔ کیونکہ سٹیم بہت کم رہ گیا ہے۔

(منیجر)

اردھ شتابدی کے لئے پہلے جتھے کی یاترا آرمبھ ہوگئی

شری سوامی سدانند جی مہاراج کی پیدل یاترا

آج مورخہ یکم دسمبر کو شری سوامی جی بارہ بجے دن کے ممبہ مہاشہ بھگتی رام کے پیدل یاترا پر روانہ ہو گئے ہیں۔ روانگی سے پیشتر شری سوامی جی نے آریہ سماج مندر میں ایک بڑا ہون یگیہ کیا۔ جس میں آریہ سماج اور آریہ یووک سماج کے سبھاسد شامل تھے۔ اس کے بعد استریاں اور کنیائیں بھی شری سوامی جی کو روانہ کرنے کے لئے بہت سنکھیا میں مندر آریہ سماج میں آگئیں۔ ایک دو بھجنوں کے بعد شری سوامی جی نے ایک اتی اتم ویاکھیان اردھ شتابدی مہوتسو اور آریوں کے کرتویہ پر دیا۔ جو کہ نر اور ناریوں کے دل میں اُتساہ پیدا کرنے والا تھا۔ سوامی جی کے اپدیش کے بعد اپستھت استری اور پرشوں میں گڑ وہ پرشاد تقسیم کیا گیا۔ یہ کارروائی ختم ہونے پر نشچت سمیہ پر شری سوامی جی بمعہ سیوک یاترہ کے لئے تیار ہو گئے۔ شری سوامی جی کو جلوس بنا کر شہر میں لیجایا گیا۔ بھجن منڈلی کیرتن کر رہی تھی۔ اس کے پیچھے شری سوامی بمعہ سیوک کے ہاتھ میں اردھ شتابدی یاترا کا جھنڈا لئے ہوئے تھے۔ اور آریہ سماج کے پریمی کافی تعداد میں ساتھ تھے شہر سے کچھ دور فاصلہ پر شری سوامی جی کو سب آریہ سبھاسدوں نے نمستے کہی۔ اور سوامی جی روانہ ہو گئے شری سوامی کا پروگرام قادر آباد تک ممکن لکھت ہوگا۔ قادر آباد سے آگے کا پروگرام بعد ازاں سوامی جی اخبارات میں بھیج دیں گے۔

یکم دسمبر ۱۲ بجے میانی سے روانہ ہوئے۔ شام کو ملکوال پہنچکر رات کو وہاں پرچار کریں گے۔ ۲ر دسمبر ملکوال سے روانہ ہو کر ہریہ میں پہنچیں گے۔ رات کو وہاں پرچار کریں گے ۳ر دسمبر کو ہریہ سے روانہ ہو کر منڈی بہاؤالدین پہنچیں گے۔ رات کو وہاں پرچار کر کے ۴ر دسمبر پھالیہ پہنچیں گے۔ رات کو وہاں پرچار کر کے ۵ر دسمبر صبح پھالیہ سے روانہ ہو کر قادر آباد پہنچیں گے۔ میں آشا کرتا ہوں۔ شری سوامی جی کے منوہر اُپدیشوں سے آریہ جنتا خوب فائدہ اٹھائے گی۔

(شیو داس اُپ پردھان آریہ سماج میانی)

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

The Dominance of Modern Ledwarans on Aryal Philosophy

اجمیر شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر دیئے ہوئے انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے ان کے ویاکھیا شری پنڈت گنگا پرشاد جی ٹیہری، پادھیائے شری پنڈت چموپتی جی اور بابو گنگا پرشاد جی ٹیہری والے ہیں اس کتاب کی بھومکا آچاریہ رامدیو جی نے لکھی ہے قیمت ۱ر

Light of Truth

ستیارتھ پرکاش انگریزی اس کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے۔ ایک پستک نے جتنوں کو آریہ بنایا ہے۔ اس کا ثانی کوئی دوسرے سادھنوں سے نہیں۔ اب تک انگریزی میں اس کا شدھ اور سستا سنسکرن نہ تھا۔ اس کمی کو آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے قیمت ۸ر مجلد ۱۲ر

The Fountain Head of Religion

سرچشمۂ مذاہب۔ شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری اپنی ودوتا کے لئے مشہور ہیں۔ یہ کتاب انہی کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے۔ اس کے انیک بھاشاؤں کے انوواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی لکھے پڑھے یووک کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ قیمت ۱۲ر

The Vedic Caste System & Pancham Problem

ویدک ورن ویوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری پنڈت کیشو دیو جی نے یہ کتاب لکھی ہے قیمت ۳ر

آریہ سماج کے نیم۔ سلیکھک پنڈت چموپتی جی۔ اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تتھا دیگ ویاکھیا کی ہے۔ آریہ سکولوں، کالجوں میں پڑھانے کے سرو تھا یوگیہ ہے اینٹک پیپر سندر چھپائی ضخامت ۱۴۰ صفحات قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ

سیکرٹری آریہ سماج

مدراس

اردھ شتابدی دھن سنگرہ

شری کنا دجی گوجرانوالہ —— ۵۰۰
" موہن لال جی جاگھل —— ۵۰۰
لالہ کرپا رام آف بیلی رام برادرس لاہور —— ۳۰۰۰
لالہ روشن لال جی سپورٹس ہیڈ لاہور —— ۲۵۰
باوا بلونت سنگھ جی لاہور —— ۲۵۰
رائے بہادر لچھمن لال جی لاہور —— ۲۷۵
پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار —— ۱۰۰
لالہ سوہن لال جی ٹھیکیدار —— ۵۱
آریہ سماج وچھووالی لاہور —— ۱۰۰۰
لالہ چونی لال جی ماتصور " —— ۳۰
لالہ مول راج جی بی اے بی ٹی لاہور —— ۵۰
ڈاکٹر ڈھیلا رام جی " —— ۵۰
لالہ گوپال داس جی سولی سیکرٹری اورینٹل لائف انشورنس کمپنی لاہور —— ۱۰۰
شریمتی گیان دیوی جی لاہور —— ۱۰
شریمتی گوپال دیوی جی لاہور —— ۵
شری چونی لال جی آریہ " —— ۶۵
پنڈت بنواری لال جی " —— ۵۱
لالہ بھیرو رام جی ٹورانس مین —— ۷
شریمتی کرم دیوی جی —— ۵۰
شری ددانکر جی —— ۴۰
شری ودیا نند جی —— ۲۵
شریمتی سرسوتی دیوی جی —— ۱۰
شریمتی سرسوتی دیوی جی دو ٹین گھی ۱/۴ من ساگری
کویراج ہرگوپال داس جی ایضاً
لالہ ایشر داس جی رام گلی —— ۲۰
شری روپ لال جی پونگم ایکیڈمی گھی ۲ بوری آٹا چار گدے پرالی۔ ایک گڈا لکڑی
لالہ جگت رام جی ورجانند پریس لاہور —— ۳
لالہ امر ناتھ جی ساہنی —— ۱
لالہ ملک چند جی شاہ عالمی دروازہ —— ۵
مہندی بھون لاہور —— ۸
لالہ پنا لال جی —— ۳
لالہ ڈی رائے جی —— ۲۵
پنڈت ٹھاکر داس جی —— ۲
مل سٹورس —— ۲
لالہ رام دتہ مل اینڈ سنز —— ۵
شری دینا یال جی —— ۱۵
" رام چندر جی —— ۱۰
" جگل کشور جی —— ۱۱
" منشی رام جی —— ۱۱
" موہن لال جی —— ۴—۸—۰
" ساگر چند جی —— ۵
" پرہلاد دت جی —— ۱۰
" سندر داس جی —— ۷
" گیان چند جی —— ۵
" پریم چند جی —— ۴
" موتی سنگھ جی —— ۸

لالہ کرپا رام جی آف بیلی رام برادرس —— ۲۰۰۰

مہاشہ دھرم دت جی بٹالہ سے سوچنا دیتے ہیں کہ وہاں ۱۳۰ روپے ۱۲ آنہ اکٹھے کئے ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ودیشوا ترنگیوں کی دکشنا —— ۵۲—۱۲—۰
لالہ بشن سنگھ جی —— ۱۰
لالہ خوشی رام جی مستری —— ۱۰
لالہ شیام لال جی —— ۵
لالہ گوکل چند جی —— ۵
مہاشہ ستیہ پال جی —— ۱
لالہ شمبھو دت جی —— ۱
وید گوربخش رائے جی —— ۱
لالہ گردھاری لال جی —— ۱۰
لالہ چیت رام جی —— ۱۰
لالہ سندر داس جی —— ۱۰
لالہ سکھ دیال جی —— ۵
لالہ ہری گوپال جی —— ۱۰
میزان —— ۱۳۰—۱۲—۰

قلعہ گڑھ شنکر:۔
باوو دیوان چند جی ۵ روپیہ نقد پرتگیا —— ۲۵
" روشن لال جی سیٹھ نقد —— ۱۱
غور غشتی ۴—۱۱ روپے نقد وعدہ —— ۶
وانشہر ۱۰ روپے نقد اپنی پرتگیا کا لفٹ
باوو گوبند رام جی ۱۵ نقد " " "
" ہرشچندر جی " —— ۱—۸—۰
" مانک چند جی " —— ۱—۸—۰
" گیان چند جی " —— ۱
" دھنپت رائے جی ۲ نقد وعدہ —— ۳
" خوشی رام جی سپلائی " —— ۶

ضلع مظفر گڑھ
علی پور:۔ پائی آنہ روپے
لالہ کھلندا رام جی —— ۲
رائے گیلا رام جی —— ۹
ڈاکٹر مولراج جی —— ۱۰
مہاشہ نتو رام جی —— ۱
لالہ گردھاری لال جی —— ۱
لالہ مول چند جی گگایا —— ۱
لالہ خان چند جی —— ۱
لالہ واسدیو جی حکیم —— ۱
لالہ منوہر لال جی —— ۱
شری کشن دھاری جی —— ۱

ٹھاکر دولت رام جی —— ۹—۴—۰
شری دیوی داس جی —— ۲
شری دھرم بھکشو جی —— ۱
ماتا چوکھا نند جی —— ۵—۸—۰
بھگت بینا رام جی —— ۲
ڈاکٹر آسا نند جی —— ۳
شری ریچو رام جی —— ۲—۴—۰
رائے گوبند رام جی —— ۳
شری سندر داس جی —— ۱
شری ایشور داس جی —— ۲—۴—۰
ڈاکٹر رام چندر جی —— ۱
منشی بول چند جی —— ۱—۸—۰
ٹھاکر کیشو دیو جی —— ۲—۸—۰
شری وسندا رام جی —— ۱—۱۲—۰
شری میگھراج جی —— ۲—۸—۰
شریمتی کملا دیوی جی —— ۲
شری ہری چند جی —— ۲—۸—۰
شری جھانگی رام جی —— ۲
شری دیال چند جی —— ۲—۴—۰
شری میگھو رام جی —— ۷—۸—۰
شری کرشن کمار جی —— ۵
آریہ سماج —— ۸

جتوئی سے:۔
چودھری بوسہ رام جی —— ۴—۸—۰
مہاشہ حکمی رام " —— ۱
شری تیج بھان جی —— ۱
شری سوکھی رام جی —— ۱
شری ریمل داس جی —— ۲
شری ہیرو رام جی —— ۱
شری ٹکایا رام جی —— ۲
گیت دان —— ۱
شری آسو رام جی —— ۰—۸—۰
شری کنول نین جی —— ۰—۸—۰
شری لیکھراج جی —— ۰—۸—۰
شری مول چند جی —— ۰—۸—۰
شری دولت رام جی —— ۰—۸—۰
شری میگھراج جی —— ۱
شری ہیرا نند جی —— ۱
شری اودھو داس جی —— ۲
شری پیارا لال جی —— ۱
شری پرسا رام جی —— ۱
شری آسا نند جی —— ۲
شری میلا رام جی ہیڈ ماسٹر —— ۱
شری ستیہ پال جی —— ۱

شری آتم دیو جی
شری میگھراج جی
شری خوشحال چند جی
شری ٹیکم داس جی
حکیم نند لال جی
شری گنڈا رام جی
شری ٹیک چند جی
ڈاکٹر دیوی دیال جی
لالہ میلا رام جی

جھنگی وال:۔
آریہ سماج
شری تارا چند جی
شری دھرم چند جی

خان گڑھ
چودھری نرائن دت جی
شری دولت رام جی
شری ایشور داس جی
شری آسو رام جی
شری گو نارا رام جی
شری بجے دیو جی
شری رشی کیش جی
شری رام چندر جی
شری چیتن داس جی
شری کالو رام جی
شری شو نرائن جی
شری دھرم دیو جی
شری کرشن کمار جی
شری لوک ناتھ جی
شری ٹھاکر داس جی
شری رام کرشن جی
شری بھوج راج جی
شری بھیمن لعل جی
شری چندر بھان جی لکھما
شری ہیم راج جی
شری پیا رام جی
شری کالو رام جی
شری گردھاری لعل جی
آریہ سماج

شری نونہال جی رسالپور
شری گوکل جی نارنگ
شری بھگوان داس جی لاہور چھاؤنی

منٹگمری کے دانی
آریہ ہائی سکول سٹاف
لالہ آتم چند جی حلوائی
پنڈت ارجن دیو جی
لالہ ہر بھگوان جی
لالہ برج لال جی
لالہ موہن لال جی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی اور ویشوانتر یگیوں کی دھوم

[گورو کل] اندرپرستھ میں ویشوانتر یگیہ:-

[گورو کل] اندرپرستھ کے جملہ کرم چاریوں کی [طرف سے] ماہ نومبر کے آغاز میں ویشوانتر یگیہ پر [کی گئی] یگیہ کی دکھشنا شری پنڈت دیوناتھ جی دوارا [پرتی] ندھی سبھا پنجاب کو بھجوا دی گئی ہے۔

[...] نومبر بوقت ۶½ بجے صبح گورو کل اندرپرستھ [کے کرم] چاریوں کی طرف سے ویشوانتر یگیہ ہوا۔ یگیہ [میں] برہم چاریوں کے علاوہ سب ادھیاپک بھانو [اور] کرم چاری اکٹھے ہوئے۔ یگیہ کا نظارہ قابل [دید تھا]۔ وید منتروں سے فضا گونج رہی تھی اور [سب کے] چہروں سے بشاشت کے آثار نمایاں تھے۔ [...] برہم چاریوں نے اپنے کپڑوں کی [...] میں سے بچا کر ایک روپیہ فی برہم چاری [...] طرح چھوٹے برہم چاری ۸ ر فی برہمچاری [...]۔ دکھشنا کی میزان تقریباً سو روپیہ ہے۔ [...] پرتی ندھی سبھا کو بھیجی جا رہی ہے۔

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

[...]ہرہ میں ویشوانتر یگیہ:-

[...] ۲۳ کو پنڈت گوردت جی و مہاشہ ہریشچندر [...] آریہ سماج مانسہرہ میں برائے پرچار [...] سنگرہ اردھ شتابدی کے لئے پدھارنے [...] سماج میں مہاشہ ہریشچندر جی کے منوہر بھجن [...] پر ہوئے۔ اور رات کو آریہ سماج مندر [میں] پرچار کا سلسلہ شروع ہوا۔ حاضری کافی ہوتی [...]۔ پرچار کا جنتا پر بہت اچھا اثر ہوا۔ بھجنوں کے [...] پنڈت گوردت جی کے منوہر اپدیش ہوتے [...] آج سماج کے ست سنگ میں پنڈت جی نے [...] آنے کا کارن درشن کیا۔ اور ویشوانتر یگیہ کرنے [...] گیا۔ تمام ممبروں کا خیال ویشوانتر یگیہ کرانے [...] لیکن دن صرف تین تھے۔ اس لئے ہر ایک [...] ایک آریہ کے گرہ میں ویشوانتر یگیہ ہونا [...] ہوا۔ یگیہ پانچ ہوئے۔ اور پرچار چھ یوم تک [رہ]ا۔ جنتا پر پرچار کا کافی اثر ہوا۔ وید پرچار [...] اپیل کے لئے مبلغ ۵۲ روپے اکٹھے کرکے پنڈت [گور]دت جی کی بھینٹ کئے گئے۔

(بہاری لعل منتری آریہ سماج)

	روپے آنہ پائی
سنت رام آریہ	۲-۸-۰
شریمان مہاشہ رام داس جی لکھا	۳-۰-۰
،، ،، رام چندر جی زرگر	۳-۰-۰
،، ،، موہن لعل جی	۲-۸-۰
،، ،، پرمانند جی زرگر	۳-۸-۰
،، ،، شورام جی سودی	۲-۴-۰
،، ،، چاچا کشن چند جی	۲-۰-۰

مہاشہ مالک چند جی زرگر	۱-۱۲-۰
،، منوہر لال جی مہتہ	۲-۴-۰
،، منگل سین جی جگی	۲-۸-۰
،، رام لبھایا جی ڈاکٹر	۲-۰-۰
،، نانک چند جی زرگر	۲-۴-۰
،، امرناتھ جی سیکنڈ ماسٹر	۳-۴-۰
،، جوالا سنگھ جی پترہ	۲-۸-۰

گوروکل میں ویشوانتر یگیوں کی دھوم

(از شری دیو شرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی)

گت سنیچر وار ۸ نگھر کو گوروکل پریوار کا ویشوانتر یگیہ ہوا۔ اس میں گوروکل کے سب چھوٹے بڑے برہم چاری آچاریہ جی کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔ پرارمبھ میں پنڈت بدھ دیو جی رچت ویشوانتر گیت ملکر گایا گیا۔ پھر ودھی پوربک ویشوانتر یگیہ ہوا۔ سماپتی پر شری آچاریہ جی نے اس یگیہ کا مطلب اور مہتو بتلایا۔ اور سب نے ملکر پرارتھنا کی۔ کہ جن چار سنکلپوں کو درشٹی میں رکھ کر شری سوامی دیانند جی نے آریہ سماج روپی یگیہ کی ستھاپنا کی تھی۔ پنجاب پرانت کی سبھا اپنے اگامی پچاس ورشوں میں آگے بڑھنا چاہتی ہے۔ اُن میں پربھو ہماری مدد کریں۔

اس کے بعد شری آچاریہ جی نے اپنی دکھشنا کا ایک روپیہ دیا۔ تتھا سب چھوٹے برہم چاریوں کی طرف سے چار آنے کے حساب سے اور بڑے برہم چاریوں کے ایک روپیہ کے حساب سے دکھشنا دیئے جانے کی گھوشنا کی۔ اگلے دن اتوار سے گوروکل کے کرم چاریوں کے گھر میں عام طور پر پراتہ اور شام ویشوانتر یگیہ ہو رہے ہیں۔ شری پنڈت امرناتھ جی سپرد سے آرمبھ ہوکر پرایہ سبھی ادھیاپکوں اور ادھیاپکاؤں کے گھروں میں ویشوانتر یگیہ ہو رہے ہیں۔ گوروکل اندرپرستھ میں بھی سنیچر وار کو گوروکل پریوار کا یگیہ ہوا۔ اور مکھیہ ادھشٹاتا جی سے لے کر بھنگی تک سب سے دکھشنا پرتی ندھی سبھا کے کاریالیہ میں بھجوا دی گئی ہے۔

شریمان پربھگوان ڈاکٹر	۳-۴-۰
شریمان مہاشہ امرناتھ جی سیٹھی	۴-۸-۰
،، ،، نہال سنگھ جی	۵-۰-۰
،، ،، نانک چند جی زرگر (غریب)	۲-۸-۰
،، ،، مہتہ جیون مل جی	۳-۸-۰
،، ،، مہاشہ ایشر داس جی	۲-۸-۰
،، ،، رام لبھایا جی اسٹیشن ماسٹر	۳-۰-۰
،، ،، ہرنام داس تیرتھاں والا	۳-۱۲-۰
،، ،، چاندی رام جی اکوال والا	۲-۰-۰
،، ،، گلاب چند جی زرگر	۲-۸-۰
،، ،، گوکل چند جی باہری	۲-۰-۰
،، ،، واماداس جی تلکوال والا	۲-۰-۰
،، ،، سدارنگ جی	۲-۸-۰
،، ،، کنہیا لال جی زرگر	۲-۴-۰
،، ،، گوبند رام جی آبوجہ	۴-۰-۰
،، ،، سیوک رام سنگھر والا	۳-۴-۰
،، ،، جیرام شاہ سیٹھی	۱-۸-۰
،، ،، واماداس جی	۲-۰-۰

مہاشہ ایشر داس جی بزاز	۲-۴-۰
،، کرشن بابو	۳-۴-۰
،، حاکم رائے جی زرگر	۱-۰-۰
شریمتی بہن بھاگونتی جی	۱-۰-۰
،، ہربنس لال جی	۲-۰-۰
،، پرتھی چند جی تمباکو فروش	۲-۸-۰
،، کرشن لال جی حکیم	۲-۰-۰
،، چاتر مل جی زرگر	۲-۸-۰
،، رام لال جی لائبریرین	۱-۸-۰
،، گومانی رام جی بھاٹیہ	۲-۰-۰
،، پرمانند جی بترہ	۲-۰-۰
،، مہر چند جی کوچر	۳-۴-۰
،، ہیراج جی تدرتی	۰-۱۰-۰
،، گیان چند جی زرگر	۲-۰-۰
،، نقیر چند جی حکیم	۱-۰-۰
،، اننت رام جی واسیلو	۲-۰-۰
شریمتی گنیش دیوی جی	۰-۸-۰
،، جے رام جی کوچر	۲-۰-۰

مہاشہ گیان چند جی کوچر	۲-۰-۰
،، اتم چند جی زرگر	۱-۱۲-۰
،، کرشن لال جی منیاری	۲-۱۲-۰
،، بھگوان داس جی ماسٹر	۲-۸-۰
شریمتی بہن ارملا دیوی جی	۱-۰-۰
،، جے دیال جی زرگر	۱-۸-۰
،، سوداگر مل جی زرگر	۳-۰-۰
،، رام لال جی زرگر (غریب)	۱-۸-۰
،، نرائن داس جی پولیس انسپکٹر	۵-۰-۰
،، شورام جی زرگر	۲-۱۲-۰
،، پرتھی چند جی زرگر	۲-۰-۰
،، رام لعل جی ٹیوٹر	۱-۰-۰
،، دیوی داس جی اکوال والا	۲-۴-۰
،، بھمی شاہ جی جھانلا والا	۲-۰-۰
،، گوربخش لال جی سیٹھی	۱-۰-۰
،، راجہ رام جی	۰-۵-۰
،، گھیلا رام جی	۲-۱۲-۰
،، گوپال داس منگل سین	۳-۰-۰
،، گمانی رام جی زرگر	۳-۰-۰
،، منگل سین تمباکو فروش	۱-۰-۰
،، سنت سنگھ مکرڈ	۲-۰-۰
،، امرت شاہ ملکوال والا	۲-۰-۰
،، بیلی رام جی زرگر	۳-۰-۰
،، جوالا سہائے آتم پرکاش جی	۲-۸-۰
،، رام لبھایا مل جی	۱-۰-۰
میزان	۱۸۶-۳-۰

(سنت رام منتری آریہ سماج)

آریہ سماج نورپور چنبہ اور پٹھانکوٹ:-

نورپور:-

لالہ پورن چند دکھشنا ویشوانتر یگیہ	۲-۸-۰
لالہ ہیرا نند ،، ،،	۳-۸-۰
مہاشہ لوچو رام جی	۱-۰-۰
کمیل نواسی آریہ	۰-۱۲-۰
پنڈت حاکم رائے وان	۳-۰-۰
،، سندر لال جی	۱-۰-۰
لالہ شیام لال رتن چند یگیہ	۳-۸-۰
پنڈت رام سرن ٹھیکیدار	۱۹-۸-۰
میزان	۲۲-۱۲-۰

چنبہ:-

لالہ بنواری جی وال	۱-۰-۰
پنڈت دھرم دت جی	۰-۴-۰
میزان	۱-۴-۰

[آری]ہ سماج تلہ گنگ میں ویشوانتر یگیہ:-

	روپے آنہ پائی
[شر]یمان مہاشہ رام نرائن جی	۲-۸-۰
مہاشہ مالک چند جی پردھان	۳-۰-۰
پنڈت لیکھراج جی پروہت	۱-۸-۰
مہاشہ ہر بھگوان جی زرگر	۲-۰-۰
،، کالو رام جی پٹواری	۴-۰-۰

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کا میزان ۳۴—۱۲—۰
۱—۴—۰
۱۴—۰—۰
۵۰—۰—۰

(رام سرن آریہ - چیپہ)

آریہ سماج ننڈ پور

لالہ ... چند جی دان ۳—۰—۰
لالہ رام کھاما جی ۱—۰—۰
... پان چند جی ۱—۰—۰
لالہ دھرم ویر جی ۰—۴—۰
لالہ ٹیک چند جی ۰—۴—۰
لالہ پرکاش چند جی ۰—۴—۰
لالہ فقیر چند جی ۰—۸—۰
لالہ رام چند جی ۰—۴—۰
پنڈت دیوی دیال جی ۰—۴—۰
لالہ سترن داس جی ۰—۴—۰
لالہ ہیرا لال جی ۰—۴—۰
ماسٹر نتھا سنگھ جی ۰—۴—۰
لالہ ہنسراج جی ۰—۴—۰
لالہ شیام لال جی مہتہ ۰—۴—۰
لالہ ہربنس لال جی ٹھیکیدار اورسیر ۲—۰—۰
بخشی امین چند جی ۲—۰—۰
لالہ مہر چند دوکاندار ۱—۰—۰
ہ-۱۵-۰ ۱—۰—۰
میزان ۱۲—۰—۰

اردھ شتابدی کی دھوم :-
شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک سوامی سدانند جی پنڈت شانتی پرکاش۔ مہاشہ بالکرشن اور مہاشہ اتم دیو جی پریمی نے اس پرکار سے اردھ شتابدی کا دھن اکترت کیا۔

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان ۳۷۲—۰—۰
" " جام پور ۲۰۰—۰—۰
" " داجل ۱۵۰—۰—۰
" " ارجن پور ۱۰۰—۰—۰
" " کوٹ چھٹہ ۱۰۰—۰—۰
" " علی پور ۱۰۰—۰—۰
" " مظفر گڑھ ۸۰—۰—۰
" " جتوئی ۵۲—۰—۰
" " خیر پور ۵۰—۰—۰
" " جھنگی والا ۲۶—۰—۰
" " کوٹ ادو ۴۴—۰—۰
" " دائرہ دین پناہ ۴۰—۰—۰
" " سیتا پور ۲۶—۰—۰
" " خان گڑھ ۲۶—۰—۰
" " پچاں سدس ۱۴—۰—۰
" " جھوک اترا ۱۰—۰—۰

آریہ سماج شہر سلطان ۲۵—۰—۰
فاضل پور ۲۰—۰—۰
احسان پور ۵—۰—۰
جورنہ ۳—۰—۰
عمر کورا ۲—۰—۰
میزان ۱۴۶۱—۰—۰

چند اور مقامات سے بھی سبھا کو سہایتا ملی ہے جن کی رپورٹ نہیں ملی۔ کئی ستھانوں پر ہم جا نہیں سکے وہاں آریہ بھائیوں کو اپنی سہایتا سبھا کو بھیج دینی چاہیے اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ آریہ سماج رحجان اور تونسہ کے رہنے والے آریہ بھائیوں کی خاص طور سے توجہ دلائی جاتی ہے

تواں شہر میں دیشوانتر یگیہ :-
ڈاکٹر آسا رام جی پردھان ۲—۴—۰
مہاشہ ستیہ پال جی اپ منتری ۳—۸—۰
لالہ بھدر سین جی منتری ۴—۴—۰
لالہ جے دیو جی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ۲—۰—۰
لالہ شری رام جی خزانچی ۳—۸—۰
لالہ کرم چند جی ۵—۴—۰
لالہ دھرم چند جی ۴—۴—۰
میزان ۲۵—۰—۰

(منتری)

جھنگ میں دیشوانتر یگیہ :-
مہاشہ دیوی دتہ مل جی ۲—۱۲—۰
مہاشہ خوشی رام جی ۳—۸—۰
لالہ چرنجیت لال جی ۲—۱۲—۰
مہاشہ جگن ناتھ جی ۳—۰—۰
" خوشوقت رائے جی ۱—۰—۰
" نرائن داس جی پردھان ۵—۰—۰
" لبھنداس جی سہگل ۲—۰—۰
" بھاوت بھوشن جی ۲—۰—۰
" مستان چند جی ۲—۸—۰
" ہری چند جی ۴—۰—۰
ڈاکٹر موہن لال جی ۲—۸—۰
پنڈت شوورام داس جی ۱—۸—۰
دیوان ساون مل جی ۳—۰—۰
مہاشہ رام چندر جی سٹیشن ماسٹر ۳—۴—۰
کالا رام جی ۲—۸—۰
میزان ۳۲—۴—۰

(سیکرٹری آریہ سماج)

آریہ سماج برنالہ ریاست پٹیالہ :-
لالہ چرنجی لال جی پردھان ۵۱—۰—۰
بابو پرتھوی چند جی ایڈوکیٹ اپ پردھان آریہ سماج ۷—۰—۰
لالہ پرتھی چند جی مالک فرم ملکھی رام پرتھی چند ۳—۰—۰

مہاشہ متر سین جی منتری ۴—۰—۰
" سری رام جی اپ منتری ۴—۰—۰
پنڈت ہیرا نند جی ۱—۰—۰
مہاشہ رونق رام پٹواری ۱—۰—۰
" حکم چند جی ۵—۰—۰
پنڈت گنپت رائے جی ۲—۰—۰
مہاشہ فقیر چند جی ۱—۰—۰
پنڈت گنگا بشن جی ۲—۴—۰
لالہ رام گوپال جی خزانچی ۲—۰—۰
لالہ گنگا رام جی پٹواری ۱—۰—۰
لالہ مہر چند جی سٹیشن ماسٹر ۴—۰—۰
مہاشہ بنسی دھر جی خزانچی ۵—۴—۰
پنڈت بناری داس جی ۲—۰—۰
مہاشہ بابو رام سود ۱—۴—۰
پنڈت بشمبر داس جی ٹکٹ کلکٹر ۲—۰—۰
لالہ راجہ رام جی نقل نویس ۱—۰—۰
لالہ راجی داس جی ۱—۰—۰
سردار سیوا سنگھ جی ۱—۰—۰
بابو نانک چند جی گوڈس کلرک ۴—۰—۰
بی بی ساوتری دیوی جی ۵—۰—۰
چارتو نہ مشن فنڈ بموقعہ دیوالی ۲—۶—۰

انیہ دان اردھ شتابدی سمبندھی
لالہ بنواری لال جی دھوری ۱۱—۰—۰
لالہ بابو رام جی ۲—۰—۰
لالہ کندن لال جی ۱—۰—۰
مہاشہ سادھو رام ۰—۸—۰
لالہ کنہیا لال جی ۲—۰—۰
لالہ رکھی رام جی منیجر بنک ۱—۰—۰
لالہ کنور سین روشن لال جی ۱—۰—۰
لالہ نورتا رام بگو رام جی ۱—۰—۰
لالہ منگل مل سادھو رام جی ۱—۰—۰
بابو اچھرو رام جی مالک کارخانہ ۱۰—۰—۰
لالہ رکھی رام کندن لال جی
لالہ چرنجی لال بابو رام جی ۶—۰—۰
لالہ نوبر چند جی ۱—۰—۰
بابو رگھناتھ داس جی ۱—۰—۰
لالہ چرنجی لال ۲—۰—۰
میزان ۱۵۲—۱—۰

(متر سین سیکرٹری)

کلوٹ پنڈت رام سروپ جی پاراشری بھیجتے ہیں
شری گھنشیام داس جی ۱—۰—۰
شری ملک راج جی ۲—۰—۰
شری کدارناتھ جی ۱—۰—۰
شری خیراتی رام جی ۱—۰—۰
شری منشی لال جی ۲—۰—۰
شری ہری متر جی ۲—۸—۰
شری گنگا رام جی ۲—۰—۰
شری دیانا تھ جی
شری ست رام جی
شری خوشی رام جی
شری کنہیا لال جی
شری رام رتن جی
شری کرم چند جی اگروال
شری چندو لال جی
شری ملکھراج جی
شری جیتا داس جی
شری بالکرشن جی
میزان

گرلی سے :-
شری ودھاوا رام جی
شری ناتھو رام جی
شری سندر مل جی
شری ڈاکٹر جیٹھی رام جی
گیت دان
سکول سٹاف گرلی
مہاشہ جیٹھی رام جی
میزان

پیراگپور سے :-
شری دیالو رام جی گیہ دوار
شری پرتھوی چند جی
شری بدری داس جی
شری واسدیو جی
شری جیسی رام جی
شری سرنو مل جی
شری نول کشور جی لال
شری ہوشیارو رام جی "
شری منسا رام جی "
شری گورچرن داس جی "
میزان

امرتسر سے :-
ڈاکٹر چونی لال جی چیرٹھ
ڈاکٹر سرسوتی دیوی جی
لالہ امرناتھ رام جی
لالہ کرم چند جی صراف
سیٹھ جگت بندھو جی
لالہ منشی رام جی صراف

رسالپور چھاؤنی - پنڈت گوردت جی دھن سنگرہ کاریہ :-
بابو برج لال جی نقد
سپرنٹنڈنٹ بابو پرسن نقد
لالہ سمر کھامل جی نقد
بابو ... گپتا نقد
" کرشن لال جی وعدہ
" بھیم سین جی برنگیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سیف و قلم کی پیلا دھرت

ओ३म्

واراَرگن
بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

قیمت سالانہ تین روپے - فی پرچہ ار

مسافر

ہفتہ وار
لاہور

ایڈیٹر:-
چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक- आर्य्य मुसाफिर

آریہ مسافر لاہور
ویدک دھرم
کا
سچا پرچارک اور سبھا کا
ہفتہ وار گزٹ
ہے - آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجئے -

جلد ۲۶ } اتوار :- یکم پوہ سمت ۱۹۹۲ بکرمی - دیانند آبد ۱۱۱ - مطابق :- ۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء { نمبر ۵۰

وید امرت

इराच्चक मानाय प्रति पाणाय अक्षये।
आत्मा अभ्मृणव वाभि: कामेनाजन यनस्व: ॥
अथर्व १९-५२-३ ॥

آج میری شنوائی ہوگئی ہے مجھے میرا پرتی پالک مل گیا ہے - میں سکھی ہوگیا ہوں - ایشور نے میری پرارتھنا کو سن لیا ہے - کنتو سنکلپ کے کارن مجھے میرا ابھیشٹ پراپت کرا کر مجھ میں اس کا سکھ بھی آدین کر دیا ہے - ایک سمے تھا جب میں دور سے اس کی اچھیا کرتا تھا - بار بار کامنا کرتا تھا - اس دور ستھ وستو کی اس وش مرا ہے سی لبھتو کی بار بار پرارتھنا کرتا تھا - اس سمے لوگ مجھ پر ہنستے تھے - مجھے پاگل سمجھتے تھے - کہتے تھے یہ اسمبھو ہے - ابھی اس کا سمے نہیں آیا ہے - اس دیش کے لوگوں کو کیسے مل سکتا ہے اس جنم میں تو یہ ہونے والا نہیں ہے - یوں تو میری دھرنا درڑھ تھی - میری اچھیا سچی تھی - میں نے اس پرارتھنا کو جاری رکھا - میرا ہردے پرتی پالن رکشنر پانے کے لئے نرنتر پکار مچا رہا - اس سمے بیشک یہی دیکھتا تھا - کہ میرے ہردے سے نکلی یہ سب پکاریں یہ سب پرارتھنائیں کیول اس شونیہ آکاش میں لین ہو جاتی ہیں - نشٹ ہو جاتی ہیں - بالکل بیکار جاتی ہیں - پر اب میں دیکھتا ہوں - کہ میرے ہردے سے نکلی یہ پرارتھنائیں پربھو کے انتے ہردے میں انترنکش ہردے میں ایشوریہ منوبے وایو منڈل میں ٹھیک پرکار سے گرہیت ہوتی تھیں - اور وہاں سورکشت رہتی تھیں - اب دیکھتا ہوں - کہ میری اچھیا کی پرارتھنا بھی ویرتھ نہیں گئی ہے - جس کا پھل ہے کہ ایک دم سے بھی آیا - کہ جب ایشور نے انہیں سنا - چاروں دشا اور باسیوں میں اس کی خوب چرچا ہوئی - لوگ اسے سمبھو ادچیت اور شگھر ہو سکنے والی بستو سمجھنے لگے - اور آج تو یہ پرتی پالن ساکشات اپستھت ہی ہوگیا ہے - اور اس سمے میں سکھ محسوس کر رہا ہے - سچ مچ اس پربھو کی سرشٹی میں کوئی سچا اور درڑھ سنکلپ ویرتھ نہیں جاتا - کبھی ویرتھ نہیں جاتا ؎

[...] کے لیکھ

[...] آچاریہ رام دیو جی پردھان سبھا کا سندیش -
[...] ودت بھون میں اردھ شتابدی کی زبردست تیاریاں
[...] ودت بھون میں پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف آفس کا انتظام -
[...] نٹ ملازمین کو سوچنا - آریہ سماج اور گیتا -
[...] کے آریہ ویروں کے امتحان کا وقت -
[...] شتابدی اور وشوا نریگیوں کی دھوم -
آریہ سنسار میں کیا ہو رہا ہے -
آریہ ویر دلوں کی ستھاپنائیں
[...] بھر کے آریوں کی شتابدی کے یگیہ میں آہوتیاں
[...] ٹوریل نوٹ اور دلچسپ خبریں
وید امرت

[...] شتابدی نمبر کی لکھائی شروع ہوگئی - اشتہارات کیلئے چند صفحہ باقی رہنے کا اندازہ ہے - آپ آجکل ہی اشتہار بھیج دیں سمجھ [...]

[...] پرنٹر پبلشر بمقام [...] لاہور میں چھپا - چرنجی لعل پریم پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر واقعہ گورودت بھون لاہور سے شائع ہوا -

آریہ سماج اور گیتا

سنسکرت ساہتیہ کے اندر بھگوت گیتا کو نہایت اونچہ استھان پراپت ہے۔ ادھیاتمک رازوں کو جس خوبی اور سرل سنسکرت میں وید ویاس نے گرنتھ کیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ پراچین سبھی آچاریوں نے اپنے اپنے بھاشیہ اور ٹیکائیں کی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ گرنتھ اور بھی شوبھا کی چیز بن گئی ہے پھر لطف یہ کہ ہر ایک آچاریہ نے اپنے اپنے مت کی پشٹی کرنے کی پوری کوشش کی۔ سوامی شنکر آچاریہ نے اسے گیان پر لگایا۔ تو گیانیشور مہاراج نے بھگتی کا گرنتھ ثابت کیا۔ اور لوک مانیہ تلک نے کرم یوگ کا شاستر سدھ کیا۔ غرضیکہ سبھی نے ارتھوں کو اپنے عقیدہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی۔ اتنے پیارے آدرنیہ گرنتھ کو رشی دیانند نے کوئی خاص مہتو نہیں دیا۔ پاٹھ ودھی میں جگہ نہیں دی اور اپرمانک گرنتھوں میں بھی شمار نہیں کرایا۔ اس کی قیمتی شکشا کو دھیان میں رکھتے ہوئے منڈنیہ گرنتھوں میں نہیں لکھا۔ اور سدھانت وردھ کئی شلوکوں کی موجودگی میں اسے پاٹھ ودھی میں استھان نہیں دیا۔ ایک طریقہ سے رشی دیانند نے اس گرنتھ سے اپیکشا کا سلوک روا رکھا۔ رشی دیانند کو ویدوں پر جتنا یقین تھا، اتنا کسی دوسری پستک پر نہیں۔ آچاریہ نے اچھا رویہ رکھا جس سے ڈھلمل لوگ اسے پرمان کوٹی میں رکھنے کا ساہس نہیں کر سکے

مگر جتنا فائدہ بھی جتنا فائدہ اس گیتا سے ہو سکتا تھا۔ سروسادھارن نے وہ بھی نہیں اٹھایا۔ خاص خاص ودوان ہی سمجھ سکتے تھے۔ وہ لابھ اٹھاتے رہے۔ کیونکہ گیتا کی سنسکرت بڑی سرل اور نہایت تحکدار ہے۔ جس طرف بھی کوئی کھینچنا چاہے کھینچے جا سکتا ہے۔ مگر بھلا ہو شری پنڈت تلکی رام جی آچاریہ گوروکل پوٹھوہار کا۔ جنہوں نے بھگوت گیتا کا بھاشیہ کر دیا ہے۔ وہ بھاشیہ میں نے اوّل سے آخیر تک پڑھا ہے۔ کوئی بات سدھانت وردھ اور بے مطلب کی نہیں رہنے دی۔ سات سو شلوکوں میں سے ۳۵۰ شلوک رہنے دیئے ہیں۔ باقی تین سو بیالیس شلوک آپ نے نکال دیئے ہیں۔ پنروکتی دوش والے اسنگت اور پرکھشپت شلوک سب چھوڑ دیئے ہیں۔ نکال دینے کی کارروائی من مانی نہیں کی۔ بلکہ ایک ایک شلوک کو چھوڑنے کی وجہ دلیل کے ساتھ درج کر دی ہے۔ ۱۰۸ صفحہ کی صرف بھومکا لکھ دی ہے۔ جس میں سارا خلاصہ دیدیا ہے۔ اب یہ گیتا گرنتھ نہایت کار آمد چیز بن گئی ہے۔ اور ہر ایک سجن کے مطالعہ کے لائق ہے

کیونکہ جن شبدوں سے ویدک سدھانتوں کے کھنڈن کی بو آتی تھی۔ وہ سب نکال دیئے ہیں۔ کرم یوگ کی فلسفانہ تعلیم دینے میں جو درجہ گیتا کا ہے۔ وہ اس کی خاص اہمیت ہے۔ ارجن کی طرح کرتویہ پتھ سے وچلت ویکتیوں کو کرتویہ کا بودھ کرانے میں واقعی لاثانی کتاب ہے۔ سادھارن جنتا کے ہاتھوں میں اسے دینے میں اب کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔ بڑی خوشی سے دی جا سکتی ہے۔ میرے وچار میں جو چیز مانع نہیں تھی۔ وہ نکل جانے پر سب بھائی اس کا پاٹھ کر سکتے ہیں۔ کم از کم ایک بار اس کا ضرور مطالعہ کر لیا جائے۔ بہت ہی فائدہ مند بھاشیہ ہے۔

(گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

لائل پور میں آریہ ویر دل کی قائمی

شریمان لالہ ہردیال جی سبھاپتی آریہ ویر دل پنجاب لائل پور پدھارے۔ اور ان کی پریرنا سے لائلپور میں آریہ ویر دل قائم ہو گیا ہے جس کی کہ پہلے سخت ضرورت تھی۔ امید ہے اردھ شتابدی کے

موقعہ پر یہاں سے کافی ... جاویں گے۔ اور شکشا بھی ... دی جائے گی۔

(۲) آریہ ودیالیہ ... کی ... دا ایک سنستھا شامل ہو گئی ... سے اس کو اپنے ہاتھ میں ... کام باقاعدہ شروع ہو گیا ... سجن ودیالیہ کرنے میں تہ شامل ...

(۳) آریہ سماج نے اپنے ... سیما پرانت سرکار کے ہندی ... کے خلاف پروٹسٹ کا پرستاؤ ... نمت جیا نو بھاوں کو بھیجے ہیں ... گورنر مہودے سیما پرانت ... ممبر ادر پردہان منتری ہندی ... لاہور۔

(۴) آریہ سماج نے اپناد ... ۲۶ ر جنوری ۱۹۳۶ء کو ... کام شروع ہو گیا ہے۔

(منتری آریہ سماج ...)

اردو شتابدی نمبر کی ... ہو گئی ہے اس لئے اشتہار ... جلد اپنے اپنے اشتہار بھیج ...

گوروکل آیورویدک فارمیسی

چیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچے اس سے موٹے تازے ہوتے ہیں کھانسی۔ دل کی دھڑکن۔ تپ دق کی خاص دوا ہے۔ قیمت چار روپے فی سیر

ست سلاجیت

دردگردہ - دردکمر اور پیشاب وغیرہ کل بیماریوں کی اکسیر دوا ہے قیمت ۱۲ / فی تولہ

لاہور کے ایجنٹ

ویریندر اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

پتہ :- آیورویدک فارمیسی نمبر ۱۲ - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-0. ... Singh Collection, Handwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۱۵ ار دسمبر ۱۹۳۵ء

اردھ شتابدی نمبر

بس اس کے بعد اگلے ہفتہ "آریہ مسافر" کا اردھ شتابدی نمبر آپ کے پاس ہوگا۔ اور آپ جہاں آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی منا رہے ہوں گے وہاں آریہ مسافر دوارہ پیش کردہ بھینٹ کو دیکھ دیکھ کر گدگد پرسن ہوں گے۔ اردھ شتابدی نمبر کے سلسلہ میں جہاں آریہ پرتی ندھی سبھا کے مختلف امور کے سوشل کارناموں پر پنجاب بھر کے بہترین لیکھکوں کے لیکھ ہوں گے۔ وہاں نہایت درجہ عالمانہ مضامین اور آج سے پچاس سال پہلے کی حالت اور اس وقت تک کی آریہ پرتی ندھی سبھا کی ترقی پذیر حالت پر ایسا پُرجوش تبصرہ ہوگا۔ جسے آپ ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھ لینے میں ذرا بھی سنکوچ نہیں کریں گے۔ آریہ مسافر کا اردھ شتابدی نمبر ایک تحفہ ہوگا۔ شری پوجیہ نارائن سوامی جی پردھان آریہ ساردویشک سبھا۔ شری راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری۔ شری پوجیہ پنڈت نرنجن دیو جی مہاودیالیہ جوالاپور۔ شری پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا اور شری آچاریہ جی کے لیکھ اور سندیش اس کی شان کو دوبالا کریں گے۔ اور آپ کو پتہ چل جائے گا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نے کسطرح پے در پے ترقی کے راستہ پر قدم بڑھائے۔ اور کسطرح موجودہ حالت میں پنجاب بھر میں ایک بہترین سوشل کام کرنیوالی جماعت تیار ہوگئی۔ ہزاروں آریوں کی شرومنی سبھا کے گزشتہ کارناموں کے لئے یہ نمبر ایک خاص یادگار رکھنے کے قابل شے ہوگی اور آریہ سماج کے پچاس سالہ اتہاس کی جھلک بھی اس سے دیکھی جاسکے گی۔

ایسے تحفہ کے حاصل کرنے کے لئے آریہ بھائیوں اور آریہ سماجیوں کو تنیت جوش سے کام لینا چاہیئے۔ اور اگر آپ کی سماج نے یا آپ نے اس کی اشاعت کے سلسلہ میں کوئی قدم نہیں اٹھایا تو ابھی سے آرڈر بھیج دیجیئے۔ ورنہ اردھ شتابدی پر آئی ہوئی جنتا میں ہاتھوں ہاتھ ختم ہو جانے کی سمبھاونا ہے۔ اور بعد میں کسی بھی دام پر اس نمبر کا مہیا ہونا مشکل ہے۔ بالخصوص ایسے اوسر پر جبکہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی گولڈن جوبلی منائی جا رہی ہوگی۔ اس اوسر پر آریوں کو آریہ مسافر کی طرف بھی وشیش دھیان دینا چاہیئے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا دوارا رچائے ہوئے اس آتمک یگیہ میں بھی آہوتی ڈالنی چاہیئے۔ اور آریہ مسافر کی اشاعت کے سلسلہ میں کچھ کام کرنا چاہیئے۔ اس ضمن میں آریہ مسافر کے پریمیوں کو دو دو مزید خریدار پیدا کرنے چاہئیں۔ تاکہ آریہ مسافر کی نسبت جس قسم کے مالی حالات کو شری ادھشٹاتا جی نے پیش کیا ہے۔ درست ہوسکے۔ جب تک آریہ بھائی اس وشے میں کوئی پُرجوش قدم نہیں اٹھائیں گے۔ تب تک آریہ مسافر کی طرف سے یہ فکر دور نہیں ہوسکتا آریہ مسافر کے پریمیوں کو اس اوسر پر اس طرف اوشیہ دھیان دینا چاہیئے۔ تاکہ شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی یادگار ہمیشہ کے لئے چرستھائی بن جائے۔

حمایت اسلام کی صدا قت

یکم دسمبر کو لاہور میں جو فساد رونما ہوگیا تھا۔ وہ سراسر مسلمانوں کے بے معنی اشتعال پذیر ہونے کا نتیجہ تھا۔ ورنہ ۳۰ ر نومبر تک شہر کے حالات بالکل اچھے تھے۔ اور سکھوں اور ہندوؤں کا شاندار جلوس اس بات کا ثبوت تھا۔ کہ پُرامن جماعت کسطرح اپنے مطالبات کے لئے سعی کرتی ہے لیکن یکایک یکم دسمبر کی صبح کو مسلمانوں کا شہر کے متعدد حصوں سے ہندوؤں اور سکھوں پر ہلا بول دینا اسلامی شرافت کا کیا ثبوت ہے۔ اور پھر اس کے بعد حمایت اسلام کا یہ تحریر کرنا۔ کہ:۔

"مسلمانوں کا قومی کردار ساڑھے تیرہ سو سال پُرانا ہے۔ اس کے زمانے کے سینکڑوں انقلابات دیکھے ہیں، حوادث کے بے پناہ تھپیڑے کھائے ہیں۔ صدیوں خون کی ارغوانی لہروں کے ساتھ کھیلے ہیں۔ مسلمان چھچھورا اور اوچھا نہیں۔ اس کے کیریکٹر میں ایک شاہانہ وقار اور سپاہیانہ فیاضی ہے۔"

کیا اسی شاہانہ وقار اور سپاہیانہ فیاضی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے سات بے گناہ سکھوں پر نہایت درجہ بزدلانہ انداز میں حملے کئے گئے۔ اور تیرہ سو سال کے پرانے کردار کا ثبوت پیش کیا۔ اور پھر لکھا جاتا ہے۔ کہ مسلمان خاموش رہے۔ اگر مسلمانوں کی یہی خاموشی ہے۔ اور اسی قسم کی بزدلانہ ہنگامہ آرائیوں سے اسلام کا چھچھوراپن وابستہ نہیں ہے۔ تو اس سے بڑھ کر جوان حوصلگی کا ثبوت کیا ہوسکتا ہے۔

مذہب کے نام پر قتل کرنیوالے

خدا کی راہ پر لیتے ہیں جان یہ کام کرتے ہیں
یہ دیوانے خود اپنے دین کو بدنام کرتے ہیں
اگر مذہب پیام صلح ہے تلقین ایمان ہے
اگر مقصود اس کا سربسر اصلاح انسان ہے
اگر مذہب زمانہ کو سکھاتا ہے روا داری
ہے مقصد اس کا مخلوق اور خالق سے وفاداری
تو پھر یہ قتل کرنا عین بیدینی جہالت ہے
کمینہ پن ہے سفلہ پن ہے غنڈاپن شرارت ہے

"پنچ"

ابن سعود کی بیویاں

ابن سعود ایک عربی فرمانروا ہے۔ جس کا اقتدار اس وقت عراق کے علاقہ پر ہے۔ اس کی بیویوں کی تعداد میں ایک اور کا اضافہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے لندنی اخبارات میں ہلچل مچ گئی ہے۔ اور پتہ چلا ہے۔ کہ شیخ نوفل شیدان کی لڑکی سے تازہ شادی کرکے اپنی بیویوں کی تعداد کو ۱۰۵ تک پہنچا دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ خبر بھی کم اہمیت نہیں رکھتی۔ کہ اتنی بیویاں ہر ہفتہ دو نئی شادیوں سے اکٹھی کی گئی ہیں۔ اور پھر اس پر طرہ یہ کہ جب یہ بیگم محل میں پہنچی۔ تو اور بیگموں نے صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے ہڑتال کردی تھی۔ مگر ابن سعود نے جب ان کو اس طرح پر سمجھایا۔ کہ اگر اس طرح کیا گیا۔ تو سب کو میکے بھیجدیا جائے گا۔ اس وجہ سے ہڑتال فیل ہوگئی۔ یہ ہے ایک آزاد اسلامی تاجدار کی شادیوں کی سرگزشت۔ جو اس روشن عہد میں بھی اہمیت کا ثبوت بہم پہنچا رہا ہے۔

اٹلی اور ابی سینیا

اس ہفتہ کی تازہ خبروں سے پتہ چلا ہے کہ اٹلی کی افواج کو پے در پے شکست پر شکست ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے اطالین جرنیل ناکام ہوگئے ہیں۔ بالخصوص شاہ حبش کے باغی داماد کی گرفتاری سے حالات اور بھی خراب ہوگئے ہیں اور اب تو یہ خیال ہوتا جاتا ہے۔ کہ مسولینی کی کامیابی ناممکن ہے۔ اور اس طرح کے حالات رہے اور کامل ایک ماہ تک اٹلی کو اس قسم کی ناکامیاں دیکھنی پڑیں۔ تو پھر اٹلی کا پسماندہ ہوجانا یقینی ہے۔

آریہ مسافر
کے اردھ شتابدی نمبر کے لئے
اگر آپ نے آرڈر ارسال نہیں کیا
تو ابھی بھیج دیں۔ ورنہ نمبر پھر
کسی بھی قیمت پر دستیاب
نہیں ہوسکے گا۔ (دیکھیں)

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دھنیاواد

میں پچھلے اڑھائی ماہ جگر بڑھ جانے کی وجہ سے سخت بیمار پڑا رہا۔ اور اس قدر کمزور ہو گیا کہ میرا وزن صرف ستر پونڈ رہ گیا۔ چونکہ عزیز پریم چندر جی نے آریہ مسافر میں میری علالت کی خبر شائع کر دی۔ اس لئے بہت سے سجنوں اور آریہ سماجوں نے مجھے پتر لکھے۔ اب میں ان تمام بھائیوں اور سماجوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں اطلاع دیتا ہوں۔ کہ پرماتما کی کرپا سے اب میں تندرست ہو گیا ہوں۔ اور ۹ ر دسمبر سے کام پر آ گیا ہوں۔ اگرچہ کمزوری ابھی تک موجود ہے۔ لیکن امید ہے۔ کہ پربھو کی کرپا سے یہ بھی جلد دور ہو جائے گی۔ آریہ بھائیوں کی ہمدردی نے میرے دل میں پہلے سے بھی زیادہ اتساہ پیدا کر دیا ہے ؛

(چرنجی لال پریم)

پیر جماعت علی شاہ کی لیڈری

ایک طرف تو پنجابی مسلمانوں کی ایک جماعت نے پیر جماعت علی شاہ کو امیر ملت بنا دیا۔ اور دوسری طرف مسلم اخبارات یہ دیکھنے لگ گئے ہیں کہ شہید گنج ایجی ٹیشن کیا گل کھلاتی ہے۔ مگر وائے غضب اب جبکہ پیر جی کی لیڈری کی ابتدا و انتہا پر مولانا ثناء اللہ جیسے عالموں نے خامہ فرسائی شروع کر دی ہے۔ مرزائی جماعت نے بھی دل کی بھڑاس نکالنے کی ضرورت محسوس کی اور اس سلسلہ میں بمبئی کے قادیانی اخبار "سالار" نے لکھا ہے :۔

" یہ بات اخباروں کا مطالعہ کرنے والی پبلک سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ کہ امیر ملت پیر جماعت علی شاہ کی سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ خاص طور پر ان کے بمبئی کے دورے کے بعد بمبئی کے اخباروں نے ان کی سخت مخالفت کی ہے۔ اور ان کی امارت کو غیر ضروری ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے مفاد کے واسطے سخت نقصان دہ خیال کیا ہے۔ گو یہ اخبار احرار کے ہیں۔ اور یقیناً ایسے سوال سب سے پہلے احرار ہی اٹھایا کرتے ہیں۔ مگر ہمیں تو یہ پہلے ہی معلوم تھا۔ کہ مسلمانوں نے جس شخص کو اپنی لیڈری کے لئے انتخاب کیا ہے۔ یقیناً مسلمانوں کے لئے غیر مفید ثابت ہوگا۔ مگر حالات کی نا مساعدت

" سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے "

کہہ کر اس وقت بھی ہم اپنی رائے کو ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ تا وقتیکہ ہم اس امر کو اشد ضروری سمجھیں۔ مگر امیر ملت کی جس طرح سے مخالفت ہو رہی ہے۔ اگر یہی سلسلہ جاری رہا۔ تو یقیناً مسلمانوں کے بکھرے ہوئے شیرازے کے لئے

پیر جی کی گدی پر بٹھایا جاوے۔ مرزا محمود کی موجودگی میں یہ ایک زبردست گستاخانہ حرکت ہے اس لئے قادیانی خلیفہ کو ابھی سے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور گنڈہ تعویذ کے کام کو نہایت سرعت سے وسیع کرنے میں مستعدی دکھانی چاہیئے اسی

میں اسلامی ملت کا جھگڑا ہے

نے امیری خاص زیادہ مشکل ہوئی۔ اور غالباً آپ اتنی جانچ پڑتال کے بعد اگر ان کی نظر ایک تعویذ اور گنڈے لکھنے والے پر پڑی ہے۔ تو یقیناً ان کے بعد حکیم کریم الدین عامل کا ہوگا۔ کیونکہ تعویذ اور ٹونے میں وہ اپنا ثانی نہیں مانتے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اپنا وقت نکالنے والی بات کریں اور ابھی امیر ملت کے معزولی کے سوال کو نظر انداز کر دیں ؛

لیکن برعکس اس کے کہ حکیم کریم الدین عامل کو

ایک معقول سوال

بابا آدم کی پسلی سے حوا کے پیدا ہونے کی نسبت مولانا ثناء اللہ صاحب سے ایک مومن نے سوال کیا تھا جس کا نہایت ہی غیر معقول جواب دے کر ایک اور مسلمان مولانا پر تعاقب کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ :۔

"گزارش ہے کہ پرچہ اخبار مذکور بابت یکم نومبر صفحہ ۱۳ میں محمد حیات شاہپوری نے سوال کیا ہے۔ کہ مجھ سے ایک آریہ نے سوال کیا کہ تمہارے عقیدہ کی بنا پر اماں حوا حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا ہوئیں۔ تو وہ آدم کی دختر ہوئیں۔ اس سوال کا جواب کیا دیا جائے۔

آپ نے جواب دیا۔ کہ حوا کا پسلی آدم سے نہیں۔ حدیث ضعیف ہے۔ سو مودبانہ گزارش ہے کہ آپ کا "ثابت نہیں" فرمانا بعید از عقل ہے حالانکہ متفق علیہ حدیث میں آتا ہے۔ عن ... قال قال رسول اللہ صلعم استوصوا بالنساء خیرا فان المرأۃ خلقت من ضلع (الحدیث) ... صفحہ ۴۶۹ ج ۱ مسلم شریف صفحہ ۴۷۵ ج ۱ جس پر ... تحریر فرماتے ہیں۔ وفیہ دلیل لما یقول الفقہاء او بعضھم ان حوا خلقت من ضلع آدم قال اللہ تعالی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا وبین النبی صلعم انھا خلقت من آدم۔ فقط اور جس پر علامہ ابن حجر ... فرماتے ہیں۔ فیہ اشارۃ الی ان حوا خلقت من ضلع آدم الایسر۔ فقط

تفصیل کے لئے دیکھئے۔ تفسیر خازن صفحہ ۔۔ سورہ نساء اور تفسیر قادری صفحہ ۱۲۹ سورہ مذکور اور تفسیر ... البیان صفحہ ۶۵ سورہ مذکور۔ لہذا آپ کا فرمانا ... نہیں۔ حدیث ضعیف ہے۔ کیسے صحیح ہوا۔ مانکہ متفق علیہ ہے۔ ضعیف کیسے ہوئی۔ اس کا جواب پرچہ میں ضرور شائع فرمائیں۔ تاکہ میری تسلی ہو۔ اس کو اعتراض نہ خیال فرمائیں۔ بلکہ تحقیق تصور کریں۔ آپ کا خادم۔ محمد عبد اللہ خریدار اہلحدیث۔ باقی پور ضلع امرتسر)

گورنمنٹ ملازمین کو سوچنا

اردھ شتابدی مہوتسو جو بڑے دنوں کی رخصتوں میں ہونے والا ہے۔ اس میں شامل ہونے کے لئے ہر ایک آریہ نر ناری خواہش مند ہے۔ اگرچہ ان دنوں گورنمنٹ دفاتر بند ہوتے ہیں۔ تو بھی ہو سکتا ہے۔ کہ کچھ آریہ بھائیوں کی ڈیوٹی ان دنوں دفتروں میں لگائی جائے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا۔ کہ گورنمنٹ سے پرارتھنا کی جائے۔ کہ وہ آریہ سماجی ملازمین کو ان ایام میں ڈیوٹی سے مبرا رکھیں گورنمنٹ سے خط و کتابت کرنے کے بعد گورنمنٹ نے اس بات کو منظور کر لیا ہے۔ کہ جو آریہ بھائی اس جلسہ میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ اپنی درخواست افسران بالا کی خدمت میں دیں۔ پنجاب گورنمنٹ نے اپنے ماتحت ڈیپارٹمنٹوں کو بذریعہ سرکلر یہ اطلاع دی ہے۔ کہ وہ ایسے خواہش مند اصحاب کی عرضیوں پر خاص غور فرمائیں۔ لہذا آریہ بھائیوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ وہ ابھی سے اپنی درخواستیں جلد ہی افسران بالا تک پہنچا دیں ۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے سے بھی سپیشل ٹرینوں کے چلانے کیلئے خط و کتابت کی گئی ہے۔ اس لئے سب آریہ بھائیوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اردھ شتابدی کے موقعہ پر چلنے والی سپیشل ٹرینوں سے فائدہ اٹھائیں

گیان چند

سیکرٹری گولڈن جوبلی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی

بردھ سمیلن

اردھ شتابدی سمتی نے نشچے کیا ہے۔ کہ شتابدی کے مہوتسو پر بردھ سمیلن کیا جاوے جسمیں پنجاب پرانت کے سب بودھ آریہ بھائی سممت ہو کر اپنے اپنے انبھوؤں کو پرگٹ کریں میں "آریہ مسافر" دوارہ سب منتری صاحبان آریہ سماج ہائے پنجاب کی سیوا میں نویدن کیا تھا۔ کہ اپنے اپنے نگر کے بردھ آریہ بھائیوں کو بردھ سمیلن میں سممت ہونے کی پریرنا کرتے ہوئے مجھے ان بردھ مہانو بھاؤں کی سوچی سے کرتارتھ کریں اب جبکہ اردھ شتابدی مہوتسو میں صرف چند روز باقی ہیں۔ سماجوں نے اس اور کچھ دھیان نہیں دیا۔ میں نے دیکھی گنتی تو سب بودھوں کو جن کو میں جانتا تھا۔ الگ الگ پتر لکھے ہیں۔ کرپیا منتری صاحبان کو اس سمیلن کو سپھل بنانے کے لئے میری سہایتا کرنی چاہیئے۔ کہ ورا شیگھر اپنے اپنے ہاں کے بردھوں کے شبھ نام سے جلد سوچت کریں۔ کہ کب لاہور پدھاریں گے ،

لیکھ رام نیتر اردھ شتابدی بردھ سمیلن

(آنند آشرم لودیانہ)

مولانا کا جواب

اس حالت میں مولانا نے نہایت درجہ چالاکی سے کام لے کر کتنا غیر معقول جواب دیا ہے۔ کہ :۔

" وہ روایت جس میں اضافت (ضلع آدم) ساتھ آئی ہے۔ اس کو تو بتصریح محدثین آپ بھی ضعیف مانتے ہونگے۔ دوسری روایت جو آپ نے بلا اضافت (من ضلع) نقل کی ہے۔ اس میں ایک قسم کی تشبیہ ہے جیسے خلق الانسان من عجل۔ ... جلدی کوئی مادی چیز نہیں ہے۔ بلکہ ایک قسم کا وصف ہے۔ پس اس حدیث کی رو سے یہی معنی ہیں۔ کہ عورت میں فطری کجی ہے۔ جو حضرات وہ معنے کئے ہیں۔ جو آپ کی مراد ہے۔ ان کا قول ہے۔ جو شرعی حجت نہیں۔ ہاں آپ اگر اسی پر قناعت کریں۔ تو کوئی حرج نہیں ؛ "

ایسی حالت میں مسلمانوں کو اس قسم کے عقائد سے انحراف ہی اچھا ہے۔ ورنہ جواب کی غیر معقولیت تو واضح ہی ہے ؛

سبزی خور ڈکٹیٹر

یہ بات نہایت مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ جرمن ڈکٹیٹر ہٹلر اور مسولینی دونوں سبزی خور ہیں۔ ان کی ... آگے یورپ لرزہ براندام ہو رہا ہے اور بڑے بڑے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شری آچاریہ رام دیو جی پردھان سبھا کا سندیش

اردھ شتابدی ڈے

اردھ شتابدی ڈے کے اوسر پر ۲۰ دسمبر کو پردھان جی کا یہ سندیش ہر ایک آریہ تک پہنچایا جاوے۔

...یہ جتا کو کیا سندیش دوں۔ میں تو وید اور رشی ...کے سندیش کو پھیلانے والا ہوں۔ اس لئے ...سر پر جو رشی نے خود سندیش دیا تھا۔ اسی ...راتا ہوں۔ صرف خطوط وحدانی کے اندر ...ید میرے ہیں:-

...یسا کون منشیہ ہوگا۔ جو اپنا۔ اپنے بندھوؤں ...اور پرمیشور کی آگیا کا پالن کرنا نہ چاہے ...ی ایسا بھی منشیہ ہے۔ جو پرسپر متر تا۔ ست ...پریتی۔ دھرم انوشٹھان۔ ودیا کی بردھی۔ ...کرموں اور آلسیہ کا تیاگ۔ سریشٹھ کرموں ...ان۔ پراوپکار اور پرشارتھ کے بنا مروت ...اور ایشور پریتی یا دت ویدوں کے انوسار ...کئے بنا سکھ کو پراپت ہو سکے۔ اس لئے ...کے اس مہا سمودائے میں (جو آریہ پرتی ندھی ...جاب کی اردھ شتابدی کے اس پوتر اوسر ...ہوئے ہیں) وید منتروں کے دوارا سب ...یوں کے ہت کے لئے ایشور کی آگیا کا مختصر ...جاتا ہے۔ جس کو سب منشیہ دیکھ۔ سن اور ...من کریں۔ اور اس میلے میں تن من اور ...سے آنے ستیہ سکھ روپ پھلوں کو پراپت ...اور اپنے منشیہ وید روپ برکش کے دھرم ...م اور موکش روپی چار پھل پا کر جنم سپھل ...ور اپنے سہچاری لوگوں کو بھی مذکورہ پھلوں ...کرا دیں۔ اس رشتے میں نیچے لکھے وید منترو ...دیکھ لیجئے۔

ओ३म विश्वानि देव सवितु...
परासुव यद्भद्रं तन्न आसुव...
...ل ۵ اشٹک ۴ سوکت ۸۲ منتر ۵

उतत्वं सख्ये स्थिरपीतमाहु...
हिन्वन्त्यपि वाजिनेषु ।
अधेन्वा चरति माययैष वा...
ऋवां अफलामपुष्पाम् ।...
यस्तित्याज सचिविदं सखा...
न तस्य वाच्यपि भागो अस्ति...
यदीं शृणोत्यलकं शृणोति...
प्रवेद सुकृतस्य पन्थाम्...
सर्वे नन्दन्ति यशसा...

सभासाहेन सख्या सखायः
किल्बिष स्पृत्पितुषणि ह्येषां
भं हितो भवति वाजिनाय ॥१०.
सक्तुमिव तितउना पुनन्तु यत्र
धीरा मनसा वाचमक्रत ।
अत्रा सखायः सख्यानि जानते
भद्रैषां लक्ष्मीर्निहिताधि वाचि ॥२.
ऋ॰ मं, १० अ० ८. सू० ७१ मं० ५-६.
१०, २.

सहनाववतु सहनौ भुनक्तु सह
वीर्यं करवावहै ।
तेजस्विनावधीतमस्तु मा विद्विषावहै
तैत्तिरीयारण्यक अ० ८ अनु १.

ارتھ۔ (۱) ہے سرو سکھ داتا۔ جگت کے پیدا کرنے والے اور دھارن کرنے والے پرمیشور ہمارے سب برے کرموں اور دکھوں کو دور کیجئے۔ اور شبھ کرم اور نتیجہ سکھ کو ہمیں پراپت کرائیے۔ ۱

(۲) جس منشیہ کو ودوان لوگ اگیانی کہتے ہیں۔ وہ سادھن روپ پھولوں اور ارتھ کام موکش روپ پھلوں سے رہت تھا سو شکھشا شبد ارتھ اور سمبندھ کے بودھ سے رہت بانی کو سن کر ادھل کپٹ آدمی برے کرموں سے یکت ہو کر چلتا ہے۔ اسے ودوان لوگ دوردھ ودیا یکت کر کے اور کرم یکت کر کے بڑھاتے اور متر تا کے لئے پراپت کرتے ہیں۔ ۲

(۳) جو منشیہ سب سے پریم کر کے سکھ دینے والے متروں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس کا سفلتا ودیا کی بانی میں کوئی بھاگ نہیں ہوتا۔ جو کچھ وہ سنتا ہے وہ ادھرتھ پر ویجن رہت سنتا ہے۔ وہ دھرم کے مارگ کو نہیں جانتا۔ ۳

(۴) جو منشیہ ودیا کی پراپتی کرنے کرانے کے لئے پاپ یا سوارتھ کرتا ہے۔ وہ سکھ نہیں پاتا۔ اور جو اتینت جکاری کیرتی مان سبھا کا بھار اٹھانے والے اور وشس کی اونتی کرنے والے سب سے پراپت ہونے یوگیہ متروں سے متر تا کرتے ہیں۔ وہ سب سکھی ہوتے ہیں۔ ۴

(۵) جیسے ستو کو چھلنی سے چھان کر صاف کرتے ہیں ویسے ہی دھارمک ودوان دگیان سے بانی کو پوتر

اور ودیا یکت کرنے والے سوہرد بھاؤ (پریم) یکت ہو کر متروں کے کرموں اور بھاؤوں کو جاننے والے جس درشٹی سمودائے یا سبھا میں ہوتے ہیں۔ ان کی ہی بانی میں کلیان اور سکھ کرنے والی ودیا شوبھا یکت درتی راج کی شری سدا استھت رہتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم ایک دوسرے کی رکھشا کرتے۔ ایک دوسرے کے ساتھ آنند ہو گئے۔ ایک دوسرے کے بل پراکرم کو بڑھاتے رہیں۔ ہم میں ودیا کا پٹھن پاٹھن اتینت پرکاش یکت ہو۔ اور ہم لوگ آپس میں ویر ودھ کبھی نہ کریں:-

پراچین کال میں آریہ ورت کی انتی کا کارن وید وکت دھرم پر چلنا تھا۔ اور اس سمے کی اونتی کا کارن وید وکت دھرم کا تیاگ ہے۔ جس کا پھل دکھ ہو۔ وہ کبھی دھرم اور جس کا پھل سکھ ہو۔ وہ کبھی ادھرم نہیں ہو سکتا۔ اب بھی یدی کبھی اونتی ہو سکتی ہے۔ تو انہیں کرموں سے ہو سکتی ہے جنہیں آریہ سماج کے سبھاسد کرنا کرانا چاہتے ہیں۔ ارتھات۔ سنسکرت ودیا کے جاننے والے سودیشیوں کی بڑھتی کے ابھلاشی پروپکارک۔ نشکپٹ ہو کے ستیہ ودیا دینے کی ابھلاشا یکت۔ دھارمک ودوانوں کی منڈلی بنا اور وید آدی ستیہ شاستروں کے پڑھانے کے لئے پاٹھ شالا استھاپت کرنا ہے۔ اس بات کو سن کر سب بھدر لوگ سویکار کر کے آریوں کی انتی کرنے میں تن۔ من۔ دھن سے جٹ جائیں گے

رشی نے فرمایا ہے۔ کہ تن۔ من دھن سے آریوں کی انتی میں لگ جانا چاہیئے۔ اردھ شتابدی کے پوتر اوسر پر سودیشیوں کی بڑھتی کے ابھلاشی رشی دیانند کے انویائی ایک آریہ نگر کی استھاپنا کریں گے جس کے ذریعہ دردرنارائن (غریب نواز) کی پوجا ہوگی غریبوں کے پیٹ میں روٹی جائے گی۔ اور ان میں سوشکھشا پھیلے گی۔ ودوانوں کی آدرشک منڈلی پرتی دن ست سنگ لگایا کرے گی۔ اور ہزاروں نر ناری ویدامرت کا پان کر کے اپنی پتت آتماؤں کو شانت کریں گے۔ آریہ سماج کے کسی پرانے کوی نے کیا اچھا کہا تھا۔ ع

"یگ ہوئے بیچ ہو سگندھت اپنا بھارت درش دیش"

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اپار دیا سے پنجاب کا دیش تو یگ ہون سے سگندھت ہو رہا ہے اردھ شتابدی تک ہزاروں اور وشو انتر یگیہ ہونے چاہئیں بھگوان دیانند جہاں جاتے تھے۔ یگیہ کرواتے تھے بڑے بڑے یگیوں کی آیوجنا کرتے تھے۔ ایک مہاراجہ کو انہوں نے خط لکھا تھا۔ کہ دس ہزار روپیہ خرچ کر کے ایک بڑا یگیہ کرو۔ کیا ہم لوگ جو رشی کے انویائی ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار اردھ شتابدی تک اور کچھ ہزار یگیہ نہیں کروا سکتے۔ ضرور کروا سکتے ہیں۔ اگر وید اور رشی میں ہماری شردھا ہو۔

آخیر میں ایک نازک بات پر کچھ کہنے کا ساہس کرتا ہوں سمت ۱۹۲۹ بکرمی میں رشی نے اپ نشد منتر کی چھاپا انوواد کی سرن سے کر آریہ لوگوں کو آدیش کیا تھا۔ کہ وہ ایک دوسرے کی رکھشا کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ آنند ہو گیں۔ ایک دوسرے کے بل پراکرم کو بڑھاتے رہیں۔ اور آپس میں ویر ودھ کبھی نہ کریں کتنے شرم اور دکھ کی بات ہے۔ کہ رشی کے اس آدیش کے ۶۵ ورش بعد جب کہ رشی کی پیاری آریہ جاتی کی ستھتی سنکٹ میں ہے۔ اور چاروں طرف سے اس کے ناش کرنے کے لئے سازشیں کی جا رہی ہیں رشی کے انویائی ہم آریہ سماج کے سنگٹھن کے بل پراکرم کو گھٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ صرف اس واسطے کہ کچھ ہستیوں سے ہم ناراض ہیں۔ رشی نے کہا تھا کہ ایک دوسرے کے ساتھ آنند ہو کیں۔ اور ہم سر دست اس کے وپریت چل رہے ہیں۔ رشی نے فرمایا۔ کہ ہم لوگ آپس میں ویر ودھ نہ کریں۔ آریہ جاتی میں آپس میں ویر ودھ کا کوئی انت نہیں۔ لیکن دکھ اور شرم کی بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں جس آریہ جاتی کی رکھشا کا بیڑا اٹھایا تھا۔ وہ ایسے بھدر پرش ہیں۔ جو اس سنگٹھن کی ہانی پر تلے ہوئے ہیں۔ ایشور انہیں سومتی دیں۔ ایک خوشی کی بات یہ ہے کہ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا اور ڈی۔ اے۔ وی کالج پورا سہیوگ دے رہے ہیں۔ خاص ہستیوں پر نہیں تو جماعتوں پر تو رشی کا پربھاؤ ہے ہی۔ ایک بات اور کہہ کر اس سندیش کو سماپت کرتا ہوں:-

* جہاں جہاں سماجیں نہیں ہیں وہاں وہاں...

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریوں کے پرتی نمن پر کاروشی کا سندیش ہے۔
"اگر کوئی آریہ اکیلا ہو۔ تو سوادھیائے کرے۔ دو ہوں۔ تو پرشن اتر کریں۔ تین و تین سے ادھک ہوں۔ تو ست سنگ کریں۔ اور کسی دھارمک گرنتھ کا پاٹھ کریں۔"

اگر کسی گرام میں تین یا اس سے ادھک آریہ ہوں اور وہاں آریہ سماج کی ستھاپنا نہ ہو۔ تو آریہ سماج کی ستھاپنا کر کے اردھ شتابدی کے اُدسر پر درشن دیں۔ ہیں سب ستھانوں پر نہیں پہنچ سکتا۔ وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے سب بھائی بہن دھن اکٹھا کرنے میں لگ جائیں۔ اور اردھ شتابدی پر کہ دکھشنا لے کر آویں۔ اور جو نہ پہنچ سکیں۔ وہ دکشنا بھیجدیں۔

آریہ سماجوں کے منتریوں کو چاہیئے۔ کہ وہ میرا سندیش جو درحقیقت وید اور رشی کا آدیش ہے سب آریوں کی بھیری سبھا میں سنادیں۔" اوم شم

آریہ سماج حصار کا پرستاؤ

یکم دسمبر۔ یہ جنرل اجلاس شمالی مغربی سرحدی صوبہ کی گورنمنٹ کے اس سرکار کی نندا کرتا ہے جس کے رو سے صوبہ سرحد کے جیابہ کنیا پاٹھ شالاؤں میں ہندی اور گورمکھی کو اڑا کر اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس اجلاس کی رائے میں سرحدی سرکار کا یہ حکم ہندوؤں اور سکھوں کی تہذیب اور زبان پر ہی نہیں بلکہ ان کے دھارمک (مذہبی) اور سماجک حقوق پر چوٹ کی گئی ہے۔ اور اس طرح سے سرحدی علاقہ کی اقلیت کو غیر زبان سیکھنے کے لئے مجبور کیا گیا ہے۔ جس کا قدرتی نتیجہ ہندو اور سکھ لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے میں رکاوٹ ہوگی۔ اس واسطے یہ اجلاس سرحدی سرکار سے پرزور التماس کرتا ہے۔ کہ وہ تعلیم کے طریقہ میں کسی قسم کی مداخلت نہ کرے۔ نیز یہ اجلاس عالی حضور گورنر صاحب بہادر صوبہ سرحد سے بزور پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس سیاہ سرکلر کو جلد منسوخ فرما کر اپنی انصاف پسندی کا ثبوت دیویں۔ کیونکہ اس سرکلر کے ذریعہ تمام ہندوستان کے ہندوؤں اور سکھوں میں ناراضگی اور بے چینی پھیل رہی ہے۔

(جگت رام سیکرٹری آریہ سماج حصار)

گوروکل جہلم کی واگ وردھنی سبھا کا پرستاؤ

اکت گوروکل کے ادھیاپکوں و چھاتراؤں کی یہ سبھا سیمانت سرکار کے نئے جاری کئے گئے گھرنت سرکلر کا (جس میں ہندی اور گورمکھی کو ہٹا کر ان کے ستھان پر اردو کو مادھیم بنانے کی متعصبانہ آگیا دی ہے) گھور وروُدھ کرتے ہوئے اُدھر ناراضگی کا اظہار کرتی ہے اور اس سے ہندو سنسکرتی کی بڑی بھاری ہانی سمجھتی ہے اور سرکلر مذکور سے آگرہ کرتی ہے کہ ہندو ماتریہ اس ایمان جنک سرکلر کو جلد از جلد واپس لیں۔ تاکہ ہندوؤں کے اندر اسنتوش نہ بڑھنے پائے۔"

(منتری واگ وردھنی سبھا گوروکل جہلم)

آریہ سماج کیتھل کا پرستاؤ

(کیتھل یکم دسمبر) آریہ سماج کا جنرل اجلاس صوبہ سرحد کے ہندی۔ گورمکھی گھاتک سرکلر کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ اور ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب صوبہ سرحد سے اس کی تنسیخ کے لئے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس نامنصفانہ سرکلر کو منسوخ فرما کر اقلیتوں کے مفاد کا تحفظ کریں۔

(پریم چندر شرما)

آریہ سماج خانگڑھ

اُپ نیم انوسار ہفتہ وار ست سنگوں میں حاضری کافی ہوتی ہے۔ جو کہ پورا سو سو تک پہنچ جاتی ہے شہر کی پبلک بھی سبھا ئیک روپ میں حصہ لیتی

پتت آتماؤں کو شانتی دلانیوالی پستکیں

اُپنشد پرکاش یعنی ایش۔ کین۔ کٹھ وغیرہ اپنشدوں کے اردو۔ ہندی ترجمے از شری سوامی درشنا نند جی اردو قیمت ۱۲/ ہندی ۱۲/

اشٹانگ یوگ پرکاش۔ یعنی یوگ کے آٹھ انگوں یم نیم آسن۔ پرانایام وغیرہ مفصل تشریح اردو قیمت ۱۲/

تتو دتیا رشی کی گتھا۔ یعنی مکتی اور بندھن کے متعلق گوتم۔ کپل۔ کناد وغیرہ رشیوں کے وچار اردو قیمت ۸/

اودیا کے چار انگ۔ یعنی یوگ درشن میں لکھے ہوئے اودیا کے چار انگوں کی تشریح بطور سوال و جواب اردو قیمت ۲/ ہندی ۳/

گورو شکھشا۔ یعنی اپنشدوں کا وہ اُپدیش جو پراچین سمیہ میں گورو شششوں کو دیا کرتے تھے قیمت اردو تین آنے ہندی ۳/

ایشور پراپتی اردو	۲/	سورگ کی سیڑھی اردو	۷/
یگیہ	" ۴/	ایشور پوجا	" ۸/
مکتی کا ستیہ گیان	" ۷/	گرہستھ سدھار	" ۶/
ایشور ملاپ	" ۷/	آریہ جیون	" ۷/
بھگوت گیتا	۸/	برہم وچار	۵/
وچار درشن	۱۲/		

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

Light of Truth

ستیارتھ پرکاش انگریزی :- اس کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے۔ ایک پستک نے جتنوں کو آریہ بنایا ہے۔ اس کا ثانی بھی دوسرا سادھنوں سے نہیں۔ اب تک انگریزی میں اس کا شدھ اور ستا سنسکرن نہ تھا۔ اس کمی کو آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے قیمت ۱۲/ مجلد ۱۴/

The Foundation Haus of Realigan

سرچشمہ مذاہب۔ شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری اپنی ودوتا کے لئے مشہور ہیں۔ یہ کتاب انہی کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے۔ اس کے انیک بھاشاؤں میں انوواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی پڑھے لکھے یووک یووتی کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے قیمت ۱۲/

سماج کے نیم :- لیکھک پنڈت چموپتی جی۔ اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تتھا دیگیانک ویاکھیا کی ہے۔ آریہ سکولوں۔ کالجوں میں اپہار کے سرد تھا یوگیہ ہے۔ اینٹک پیپر۔ سندر چھپائی ضخامت ۲۰۰ صفحات۔ قیمت صرف ۶/

The Summon of Athen Lectures on Arya Philosophy

اجمیر اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر دیئے ہوئے انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے ان کے دیاکھیا شری پنڈت گنگا پرشاد جی ٹیہری اپادھیائے شری پنڈت چموپتی جی اور بابو گنگا پرشاد جی ٹیہری والے ہیں اس کتاب کی بھومکا آچاریہ رامدیو جی نے لکھی ہے قیمت

The Vedic Caste System & Problem

ویدک ورن ویوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری پنڈت کیشو دیو جی نے یہ کتاب لکھی ہے۔ قیمت صرف ۳/

ملنے کا پتہ:- سیکرٹری آریہ سماج مدراس

ہے۔ اور اردھ شتابدی کی خوشی ... کا اتساہ دن بدن بڑھ رہا ہے ... سے ادھک پریم ہو رہا ہے ... ست سنگ ہوتا ہے اتساہ ... پورن روپ سے بن جائے گی ...

اردھ شتابدی کی خوشی ...

مُفت

رادھا سوامی مت کے آچاریہ آنند ... زہریلی تصنیف یتھارتھ پرکاش کا مدلل جواب چھ آنے کے ٹکٹ ... طلب کریں۔ سوا دو سو صفحات کی ... فلاسفی مکتی اور رادھا سوامی ایشور کی ... روحانیت پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے ... لاجواب آتو جناب سے رادھا سوامی کیمپ ...

مینیجر پریم پستکالیہ گوردت ...

ضرورت

ایک آریہ سجن جن کی پہلی استری ... ہو چکا ہے۔ اور جن کی آیو ... برسر روزگار ہیں۔ مبلغ ۵۵ روپے تنخواہ پاتے ہیں۔ پوری کھتری ایک سیوگیہ ودھوا بال کنواری کی ضرورت ہے۔ ذات پات کا کوئی ... نہیں ہوگا۔ پتر ودہار معرفت منتری آریہ سماج گوروکل ...

اعلیٰ زندگی۔ درازیٔ عمر اور ... سچے معنوں میں حاصل کرنے کے ...

سُکھ سمپتی جیون

اسی کتاب کا غور سے مطالعہ کریں ... قسم کی ضروریات کو دیکھ کر ... پندرہ سالہ تجربہ کی بنا پر ... اس کتاب میں ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورودت بھون لاہور میں اردھ شتابدی کی زبردست تیاریاں

ہزارہا آدمیوں کیلئے پنڈال تیار ہو رہا ہے

بازار بن رہے ہیں ※ جلوس کا دلچسپ پروگرام

گورودت بھون کے اُتر کے بڑے میدان میں ایک بھاری پنڈال تیار کیا جا رہا ہے۔ جس میں بیس ہزار بھائی بہنوں کے بیٹھنے کا انتظام ہوگا۔ کرسیاں بھی رکھی جائیں گی۔ آٹھ لاؤڈ سپیکر لگائے جائیں گے۔ پنڈال کو سجانے کا کام گوروکل کورکشیتر کے برہم چاریوں کے سپرد کیا گیا ہے۔

پنڈال کے سامنے راوی روڈ کی طرف ایک بڑا بھاری بازار لگایا جائیگا۔ جسمیں دو سو کے لگ بھگ دوکانیں ہونگی۔ گورودت بھون کے سامنے اور جنوب کی طرف بھی دوکانوں کا پربندھ ہوگا۔ بھوجن وغیرہ کی دوکانیں اسی طرف ہونگی۔ باقی دوکانیں شمال کی طرف۔

بھوجن کی دوکانوں کو چھوڑ کر باقی سب دوکانوں کی چھتیں لوہے کی چادروں سے بنائی جائیں گی دوکانداروں کو رہائش مہیا کرنے کا بھی پربندھ ہوگا۔

پنڈال اور بازار کے درمیان ایک بڑا بھاری جھنڈا لگایا جائیگا جس پر اوم کی پتاکا لہرائی جائے گی۔ جھنڈا لہرانے کی رسم ۲۲ دسمبر کو پراتہ کال آٹھ بجے ہوگی۔ جس میں آریہ ویر دل۔ گوروکلوں اور سکولوں کے ودیارتھی۔ کنیا گوروکل۔ کنیا مہاودیالیہ کی برہم چارنیاں۔ بھجن منڈلیاں اور تمام جتھا صف باندھ کر نظام میں شامل ہونگی۔ یہ بڑا پربھاوشالی درشیہ ہوگا۔

پنڈال اور بازار میں آنے جانے کے تین دروازے بنائے جائیں گے جنہیں پوری طرح سجایا جائے گا۔ بڑے دروازے پر ایک ایسا لاؤڈ سپیکر لگایا جائے گا۔ کہ ہر وقت یہ پتہ لگتا رہے گا۔ کہ پنڈال کے اندر کیا کارروائی ہو رہی ہے۔

دسمبر شردھانند دوس کو تھا ۲۹ دسمبر کو دونوں دن گورودت بھون پر دیپ مالا ہوگی۔ گورودت بھون کو تصویروں اور بجلی کے لیمپوں سے سجایا جائے گا۔ یہ ایک بڑا منور نجک درشیہ ہوگا۔

۲۲ دسمبر کو دو بجے بعد دوپہر گورودت بھون سے جلوس روانہ ہوگا۔ اور ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول ... چیمبر جی روڈ سے گزرتا ہوا چوک نیلہ گنبد سے ... بازار میں داخل ہوگا۔ اور پھر لوہاری دروازہ ... سے داخل ہوکر پاپڑ منڈی۔ شاہ عالمی دروازہ مچھی ہٹہ۔ بزاز ہٹہ چوک سرجن سنگھ واٹر ورکس۔ کمٹی بازار سوتر منڈی سے ہوتا ہوا لوہاری دروازہ سے نکل کر ایس۔ بی۔ ایس کے پاس سے گذر کر گورودت بھون میں راتری کے نو بجے ختم ہوگا۔ جلوس میں سب سے آگے گھوڑسوار آریہ ویر دل اور اُس کے پیچھے پیادہ آریہ ویر دل بعد ازاں ترتیب مندرجہ ذیل ہوگی۔

(۱) سنیاسی مہاتما۔ آریہ بردھ منڈل۔ اپدیشک اُپدیشک ودیالیہ۔ سناتک منڈل۔ گوروکل کے برہم چاری۔ سکولوں کے ودیارتھی۔ سکاؤٹس۔ آریہ ویر دل کنیا گوروکل تتھا کنیا مہاودیالیہ کی لڑکیاں آریہ مہلائیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرتی ندھی۔ آریہ سماجوں کی بھجن منڈلیاں ہونگی۔

جلوس کا سارا پربندھ آریہ ویر دل کے سپرد ہوگا جلوس میں شامل ہونے والے پرتیک آریہ کیسری پگڑی پہن کر آویں۔ اور آریہ دیویاں اپنے ڈوپٹے تتھا ساڑھیاں بھی کیسری پہن کر آویں۔

ہر ایک ضلع میں آریہ ویر دل کی آرگنائزیشن کا کام شروع ہے۔ آریہ ویر دل کے نیموں کے انوسار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے لالہ ہردیال جی بی۔ اے کو پرانتیہ دلپتی مقرر کر دیا ہے۔ آپ بڑی گرمجوشی سے کام کر رہے ہیں۔ تیس کے لگ بھگ نگروں کا دورہ آپ کر چکے ہیں۔ بڑے زور شور سے بھرتی ہو رہی ہے۔ کم از کم ایک ہزار آریہ ویردل کی جمعیت ہونے کی پوری امید ہے۔ مہوتسو کا پربندھ ادھک تر آریہ ویروں کے ہاتھ میں ہوگا۔

لاہور میں بڑے دنوں میں سردی اپنے جوبن پر ہوتی ہے۔ اس لئے اتارا کا پربندھ مکانوں میں کیا جا رہا ہے۔ اس وقت تک اس مطلب کے لئے مندرجہ ذیل بلڈنگیں مل چکی ہیں۔ جن کے لئے مالکان کا خاص طور پر دھنیہ باد کیا جاتا ہے:۔

(۱) ڈی۔ اے۔ وی کالج (۲) ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول (۳) ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول (۴) خالصہ ہائی سکول (۵) دیال سنگھ ہائی سکول (۶) لاجپت رائے بھون (۷) اوڈ فیلوز ہال۔ ہر ایک ضلع کے آریہ بھائیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ استھان نیت کئے جائیں گے۔ تاکہ وہ سب اکھٹے رہ سکیں۔ اس کے علاوہ

جو لوگ اپنے پریواروں کے ساتھ خیموں میں رہنا چاہیں۔ ان کیلئے ایک صاف ستھرے استھان پر خیمے لگائے جائیں گے۔ یہ خیمہ کرایہ پر دیئے جائیں گے۔ جو بھائی خیموں میں رہنا پسند کریں۔ ان سے پرارتھنا ہے۔ کہ شیگھر ہی کاریالیہ کو سوچنا دینے کی کرپا کریں۔

اردھ شتابدی کے سمبندھ میں مہایگیہ ۱۴ دسمبر کو شروع ہوگا۔ کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ اس موقعہ پر چاروں ویدوں کا یگیہ ہو جائے۔ پرنتو یہ بات آریہ بھائیوں کی شردھا اور بھگتی پر منحصر ہے۔ شری یوجیہ پردھان جی کی اپیل ہے کہ آریہ بھائی بہن یگیہ کے لئے گھی۔ سامگری آدی سب چیزیں بڑی شردھا سے بھینٹ کریں اس طرح سے جتنی بھینٹ آئے۔ اتنا ہی یگیہ کیا جائے۔ اس وقت تک یجروید۔ اتھروید کے لئے گھی۔ سامگری آدی آ چکی ہے۔ شردھالو بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ شیگھر ہی باقی دو یگیہ کی سامگری بھیجدیں۔ بہتر تو یہ ہے۔ کہ بھینٹ گھی۔ سامگری آدی کی صورت میں ہو۔ مگر جو بھائی نقد ہی بھیج سکیں۔ اُن کے دھن سے پوتر گھی سامگری آدی یہاں سے خرید کیجاوے گی۔

ہزاروں نر ناری اس مہوتسو پر پدھاریں گے اندازہ یہ ہے۔ کہ وہ پچاس ہزار کا مجمع ہوگا۔ اتنے بڑے مجمع کے لئے رشی لنگر کا انتظام کرنا بڑا مشکل ہوگا۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ رشی لنگر میں صرف آریہ ویر دل۔ اپدیشک تتھا مانیہ اتتھی ہی بھوجن کریں۔ اتنے رشی لنگر کے لئے بھی ہزاروں روپے درکار ہونگے۔ اس لئے خاص کر منڈیوں کے بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ آٹا اور گھی شیگھر بھیجنے کی کرپا کریں۔

ٹورنامنٹ ۔ اردھ شتابدی کے موقعہ پر ایک بڑا بھاری ٹورنامنٹ ہوگا۔ جس میں گوروکلوں سکولوں اور دوسرے کالجوں کی ٹیمیں شامل ہوں گی فٹ بال۔ ہاکی۔ والی بال کشتی۔ گتکا۔ لاٹھی۔ تلوار وغیرہ کے میچ ہونگے۔ جیتنے والی ٹیموں کو انعام تمغے دیئے جائیں گے۔

گوروکلوں کے برہمچاریوں کی کھیلیں۔ گوروکل کانگڑی اور گوروکل کورکشیتر کے برہم چاریوں کی کھیلیں بڑے پنڈال میں ہونگی۔ جن کا داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ یہ کھیلیں بڑی موثر نجک اور شکشا پرد ہونگی۔

آریہ سماج لبتی غزاں کے سماچار

(۱) سماج کے سپتاہک ست سنگوں میں خوب رونق بڑھ رہی ہے۔ کویراج ستیہ دیوجی وید واچسپتی ہر ہفتہ ستیارتھ پرکاش کی کتھا کرتے ہیں۔

(۲) آریہ سماج کے آدھین ایک لوئر مڈل سکول ہے۔ جس کا انتظام ڈاکٹر وزیر چند جی مینجر سکول ہذا بڑی اچھی طرح سے کر رہے ہیں۔ ان کی زیر نگرانی سکول نے اس سال کافی ترقی حاصل کر لی ہے اگرچہ ڈاکٹر صاحب کی عمر اس وقت ۷۶ سال کے لگ بھگ ہے۔ لیکن پرماتما نے آپ کے اندر کام کرنے کی وہ ہمت دی ہے۔ کہ نوجوانوں میں بھی کم دیکھنے میں آتی ہے۔

(۳) پنڈت بشن پال جی نے پچھلے دنوں آریہ سماج کے آٹھ ممبروں کے گھروں میں دیشوانر یگیہ کرائے باقی کویراج ستیہ دیوجی وید واچسپتی کرا رہے ہیں پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے لئے دھن اکٹھا کرنے کے لئے لالہ دوارکا چند جی پردھان اور کویراج ستیہ دیوجی وید واچسپتی بڑے اتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ قریباً ۱۰۰ روپے اکٹھے کئے جا چکے ہیں۔ آشا ہے کہ ایک دو ہفتہ میں اور بھی رقم جمع ہو جائے گی۔

(سنت رام منتری آریہ سماج)

آریہ سماج بھدوڑ:۔

چونکہ بابو بنسی رام ریٹائرڈ سب ڈویژنل آفیسر بمبئی گورنمنٹ سول انجینئر (لنڈن) پردھان آریہ سماج بھدوڑ اپنی رہائش دہلی منتقل کر رہے ہیں اس لئے آپ نے آریہ سماج بھدوڑ کی پردھان پد سے استعفےٰ دیدیا ہے اور ان کی بجائے سرو سمتی سے لالہ رونق رام جی ماسٹر بھدوڑ سکول آریہ

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنجاب کے آریہ ویروں کے امتحان کا وقت

شریمان لالہ حکم چندجی آڑھتی تاندلیانوالہ وپریذیڈنٹ پنجاب ٹریڈرز ایسوسی ایشن ۔ لائل پور

اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج کا کام ہندوستان بھر کے تمام صوبوں بلکہ ہندوستان سے باہر بھی کافی ہو رہا ہے۔ لیکن یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اگر شری سوامی دیانند جی کے بعد اس گاڑی کو چلانے والے شیر نر پیدا ہوئے ہیں۔ تو وہ زیادہ تر پنجاب کی سرزمین میں ہی پیدا ہوئے ہیں۔ شری سوامی دیانند جی کے بعد پنجاب کو ہی یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس نے شری سوامی شردھانند پنڈت لیکھرام۔ پنڈت گورودت اور لالہ لاجپت رائے مہاتما ہنسراج کو آریہ سماج کی خدمت کے لئے پیدا کیا۔ اور ان مہانو بھاوؤں نے اپنی بے نظیر قربانیوں سے آریہ سماج کے کام کو چار چاند لگائے۔ جب میری آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ آتا ہے۔ کہ جس وقت متھرا کی شتابدی میں سوامی شردھانند جی کی دھارمک فوج لاکھوں کی تعداد میں بڑے اُتساہ کے ساتھ جمع تھی تو میرے دل میں یہ وشواس ہو جاتا ہے۔ کہ پنجاب کے ویر اُس شیر ببر سوامی شردھانند جی کے پوتر ہاتھوں سے لگائے ہوئے پودے آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کو بھی اسی شان سے مناوے گی۔ اور میں یو۔پی کے آریہ سماجی بھائیوں سے بھی یہ امید کرتا ہوں کہ جس طرح ہم پنجاب کے آریہ سماجی لاکھوں کی تعداد میں یو۔پی میں گئے تھے۔ وہ بھی اب پنجاب میں اُسی شان سے سپیشل ٹرینیں چلا کر آویں گے اور رشی بھگتی کا ثبوت دیں گے۔

اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا نے اردھ شتابدی منانے کے لئے بڑے اُتساہ سے کام شروع کر دیا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم سبھا کے ادھیکاریوں کا ہاتھ بٹائیں۔ سبھا کے پردھان نے (جن کی ساری زندگی آریہ سماج کی سیوا میں گزری ہے) اڑھائی لاکھ روپیہ کے لئے اپیل کی ہے۔ میں باوجود مخالف حالات کے یہ خیال کرتا ہوں، کہ آریہ سماجی شیروں کے سامنے اڑھائی لاکھ روپیہ اکٹھا کر دینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ اس موقعہ پر صرف پنجاب کے استری پُرش کم سے کم اڑھائی لاکھ کی تعداد میں اکٹھے ہوں گے۔ اگر وہ ایک ایک روپیہ بھی دیں گے۔ تو اڑھائی لاکھ ہو جاویگا۔ حالانکہ آریہ سماج کے حلقے میں کئی ایسے دانویر بھی موجود ہیں۔ جو کہ ایک ایک آدمی دس دس ہزار دے سکے گا۔ چونکہ میرا تعلق زیادہ تر تجارتی حلقے سے ہے۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ ہر جگہ بیروزگاری کی شکایت ہے۔ لیکن باوجود تجارت کی حالت خراب ہونے کے بھی بیوپاری طبقہ سے اپیل کروں گا۔ کہ ہر ایک موقعہ پر جب بھی کسی نیک کام کے لئے روپیہ کی ضرورت پڑی۔ تو تاجر پیشہ جماعت نے ہی لاج رکھی۔ مہارانا پرتاپ کی آڑے وقت میں امداد کر کے اس کے گرے ہوئے حوصلہ کو بڑھانے والا کون تھا۔ وہ آپ کا ہی ایک بیوپاری بھائی بھاماشاہ تھا جس نے بھارت کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچایا تھا۔ اس لئے میں اپنے تاجر بھائیوں سے ضرور درخواست کر دوں گا کہ آپ رشی بھگتی کا سچا ثبوت دیتے ہوئے دیش دھرم کا پالن کرتے ہوئے اپنی تھیلیوں کے منہ کھول دو۔ اور جہاں بھی سبھا کے پوجیہ پردھان یا کوئی اور ڈیپوٹیشن جاوے۔ روپوں کی ورشا کر دو۔ اور اپنی زندگی کا ثبوت دو۔ جہاں میں نے روپیہ کے لئے درخواست کی ہے۔ وہاں میں یہ بھی اپیل کرونگا کہ ایسے موقعے بار بار نہیں آیا کرتے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ کم از کم ہر ایک ضلع سے لاہور کے لئے ایک ایک سپیشل ٹرین ضرور چلے۔ اور لاہور کے جھنڈوں سے سجی ہوئی ہو۔ میں اپنی اس درخواست کو ختم کرتے ہوئے ایک اور ضروری معاملہ پر بھی کچھ روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ شاید کئی آریہ سماجی بھائیوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ آریہ سماج کے کئی لیڈروں میں بے اتفاقی ہے۔ اس کے متعلق میں صرف اتنا عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ کئی سجنوں نے اس معاملہ کو نپٹانے کی کوشش کی۔ چنانچہ میں نے بھی پچھلے ہفتہ میں دو دن لاہور میں لگائے۔ اور پوری کوشش کی۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ میں جس اُتساہ سے لاہور گیا تھا۔ مجھے کامیابی نہیں ہوئی۔ لیکن میں مایوس نہیں ہوں۔ کہ میں فی الحال یہ نہیں لکھنا چاہتا۔ کہ میرے مشن کی گاڑی کس جگہ جا کر رک گئی۔ اور مجھے ناکامیاب واپس آنا پڑا۔ اگر موقعہ دیکھوں گا۔ تو پھر کسی وقت روشنی ڈالوں گا۔ فی الحال میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جہاں ہم مغربی ممالک سے اُن کے نقص دیکھ کر اُن کے اوپر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ وہاں ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ اُن کے گُن گرہن کریں۔ انگریز ہوں یا امریکن۔ وہ لوگ صرف اسی گُن کی وجہ سے حکومت کر رہے ہیں کہ وہ لوگ کُرسی کو سلام کرتے ہیں۔ یعنی کئی دفعہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ امریکہ میں موچی کا لڑکا پریزیڈنٹ چنا گیا۔ برطانیہ میں ایک معمولی مزدور وزیر اعظم بن گیا۔ لیکن بڑے بڑے کروڑ پتیوں نے بڑے بڑے ودوانوں نے اسی کرسی کو سلام کیا۔ اور اسی کُرسی کا حکم مانا۔ تو ہمارا پُوجیہ تیاگی پُرش ہے۔ کہ جس کی ساری ... کی سیوا میں گذری ہے۔ تو ہم ... کو مدنظر رکھتے ہوئے اُسی کرسی ... کریں۔ جو کرسی ہم نے خود اُن کو ... اپنے ڈسپلن کا ثبوت دیکھوں ... دلی خواہش ہے۔ کہ شتابدی کے موقع ... جی ایک بڑے جرنیل کی حیثیت سے ... نظر آویں۔ مجھے اب بھی وشواس ... آریہ سماجی بھائی اس معاملہ میں ... تو میں اس نیک مشن میں کامیاب ہو ... آخیر یہ پھر درخواست کروں گا کہ ... ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے سردار ... ہوئے اپنے ڈسپلن ثبوت دیں۔

آریہ سماج جامپور کے ...

(۱) گیتا کی کتھا روزانہ شروع ہو گئی ... ہے پراتہ کال ۶ بجے سے ... بجے ... ہوتی ہے۔ پہلے ایک بھجن گا کر ... بھگتی سے منتروں کا مدھر پاٹھ ہو ... گیتا کی کتھا دیا کھیا کے ساتھ ویدک ... کی پشٹی کی جاتی ہے۔ بھجن ہو کر ... کا وردانی ختم کی جاتی ہے۔

اس کتھا میں لوگوں نے خاص دلچسپی ... بہت سویرے جاگ کر سورج نکلنے ... جاتے ہیں۔ وقت بہت اچھا ...

(۲) ۵ مگھر کو گنیش دت آریہ ... ایک ہزار کی رقم اپنے پوجیہ پتا جی کے ... لئے وقف کر رکھی ہے۔ اُس کے سود ... مستحقوں میں تقسیم کیا گیا۔ گندم ... دی گئی۔

(۳) ۲۳۲ روپے ۸ حسب ذیل ... شرومنی پرتی ندھی سبھا کو ارسال ... مبلغ ۲۰۰ روپے اردھ شتابدی ... ۸ آنے دشانش سمت ۱۹۹۰ ...

(۴) آریہ ویر دل کی قائمی کے لئے ... چنانچہ $\frac{11}{25}$ ۲۶ کو عام اجلاس ... شوق سے اپنے نام پیش کئے ... بن چکے ہیں۔ اُن کے دل پتی ... میونسپل کمشنر مقرر ہوئے ہیں ... بعد تسر پر چلنے کا کافی شوق نظر ... کے متعلق واقفیت لیتے رہے۔ ... دگنیش دت منتری ...

بوقت خط و کتابت اپنے ... ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل ... معاف۔ (مینیجر)

نئی جوانی

وہ غائیت دلچسپ اور عملی طور پر مفید و مستند کتاب۔ جس کی ہر شادی شدہ مرد۔ جوان اور بوڑھے کو یکساں ضرورت ہے

جوانی کیا ہے کس طرح بنتی ہے۔ اور کس طرح بگڑتی ہے۔ کیا جوانی دوبارہ واپس آ سکتی ہے۔ اپنی بیوی کے مرد کو مباشرت کے بارے میں کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ کیا ویرج کو جسم کے اندر روک رکھنا بیماری پیدا کر سکتا ہے۔ جنہوں نے غلط کاریوں سے اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیا ہے۔ وہ گھر پر بھی اپنا علاج آسانی سے کر سکتے ہیں برسوں کے نامرد کو چند ہی دنوں میں مرد کامل بنا دینے والے نسخے۔ بنانے میں نہایت آسان۔ اجزاء عام کم قیمت میں نہایت سستے۔ ایک ہی ماہ کے استعمال سے جسم کا وزن شرطیہ طور پر پانچ پونڈ سے لے کر پندرہ پونڈ تک بڑھا دینے والا نسخہ۔ امساک کا ایک نہایت ہی لاثانی نسخہ جو گھڑیوں کی خبر لاتا ہے جس میں افیون یا اور کسی نقصان دہ چیز کا کوئی جزو نہیں ہے۔ مُفت میں بن جانے والے بیسیوں مقوی باہ نسخے صاف صالح خون پیدا کر کے چہرے کو گل سرخ بنا دینے والا نسخہ بلا مبالغہ سیروں دودھ اور چھٹانکوں مکھن ہضم کر دینے والا عجیب و غریب نسخہ وہ غذائیں جو قوت مردمی کو طاقت دیتی ہے۔ اس قسم کی سینکڑوں مفید اور کارآمد راز کی باتیں کتاب نئی جوانی میں لکھی گئی ہیں۔ جو ایک نہایت ہی بلند پایہ کتاب ہے۔ سب باتیں تجربات کی روشنی میں لکھی گئی ہیں۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ۔ سرورق رنگین۔ باتصویر۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت معہ محصول ڈاک صرف دو روپے چھ آنے۔ (ع۲) ناپسند ہو۔ تو دام واپس۔

ملنے کا پتہ۔ گپتا اینڈ کمپنی لوہارو نہ ضلع حصار (پنجاب)

مُفت

رنگ و بُو سے مہکے ہوئے مضامین کا نہایت بلند پایہ ادرشا ماہواری رسالہ آب حیات جس کا مطالعہ مُردہ تنوں میں نئی رُوح پھونک دیگا نمونہ کے طور پر مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔ مینیجر آب حیات لوہارو (ایسٹ پی ریلوے)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی اور ویشوانز یگیوں کی دھوم

آریہ سماج وچھووالی دوارہ ویشوانز یگیہ

	روپے آنہ پائی
لالہ بوسا رام جی پریم گلی	۲—۰—۰
مہاشہ گندھرو سین جی	۱—۸—۰

شریمان مہاشہ لال چند جی کرشن نگر دوارہ سملت یگیہ سے

،، بھگوان جی	
،، مہاشہ لعل چند جی	
،، جگدیش چندر جی	
،، دھنپت رائے جی	
،، گیان سنگھ جی	
،، سنت رام جی پیروہان	
،، پھیرو رام جی	۲۵—۴—۰
،، متھرا داس جی	
کماری کوشلیا دتا	
شریمتی بھاگیہ ونتی	
شریمان مہاشہ لکشمن چندر جی	
،، ارجن داس جی	
ڈاکٹر پریم ناتھ جی کوچہ دھمہان	۲—۸—۰
،، ڈھلا رام جی	۴—۰—۰
شریمان مہاشہ ہنسراج جی	۲—۴—۰
،، برج موہن جی	۴—۱۲—۰
،، رام پرتاپ جی تحصیلدار	۵—۰—۰
،، مولراج جی رام گلی	۳—۴—۰
شریمتی بدھ ونتی جی وچھووالی	۵—۰—۰
شریمان پنڈت ٹھاکر دت جی ملتانی وید	۵—۸—۰
شریمتی شورکشا دیوی جی	۳—۰—۰
،، کملا دیوی جی	۲—۰—۰
پنڈت مہر چند جی سمپادک آریہ ویر	۲—۴—۰
شریمتی رادھا دیوی جی مکھیہ ادھشٹاتا	۱—۴—۰
،، دھرم پتنی کشن لال جی	۰—۸—۰
شریمتی مہارانی پنڈت دیوتی پرشاد جی	۱—۶—۰
شریمان لالہ کیدار ناتھ جی ٹھاپر	۳—۰—۰
شریمتی سمترا دیوی جی	۰—۸—۰
شریمان پنا لال جی	۲—۰—۰
،، شونا تھ جی چڈھا	۴—۸—۰
شریمتی منگلا دیوی جی	۰—۸—۰
،، سرسوتی دیوی جی	۳—۰—۰
شریمان آتما نند جی ودیا النکار	۲—۸—۰
شریمتی لیلاوتی جی ادھیاپکا	۱—۴—۰
شریمان ڈاکٹر ودیا ساگر جی ٹھاپر	۲—۰—۰
شریمتی کیسر دیوی جی ادھیاپکا	۱—۴—۰
،، گنگا دیوی جی	۲—۱۲—۰
شریمان پنا لال جی	۱—۱۲—۰

لالہ شانتی نارائن جی موریہ دوارہ	۵—۰—۰
شریمتی ایشور کور جی وچھووالی	۰—۸—۰
،، دروپدی دیوی جی	۱—۰—۰
،، مایا دیوی جی	۱—۴—۰
،، پھول کماری جی	۱—۱۲—۰
،، ودیاوتی جی	۱—۰—۰
شریمان جگت رام جی کھجور گلی	۴—۰—۰
،، برج کرشن جی	۲—۱۲—۰

شریمان پروفیسر شودیال جی ایم اے	۵—۰—۰
،، ودیا رتن جی	۲—۰—۰
شریمتی گوپال دیوی جی دوارہ	۱—۶—۰
،، کرم دیوی جی	۵—۰—۰
شریمان پرکاش چندر جی	۲—۰—۰
میزان	۲۷—۱۴—۰

گوردکل رائیکوٹ میں شری پنڈت لیش پال جی

مہاشہ نند لال جی پوری ایس۔ ڈی۔ او	۱۰—۰—۰
،، گوپال داس جی کمپونڈر	۲—۰—۰
،، ہریش چندر جی پوسٹ ماسٹر	۲—۰—۰
،، لبھن داس جی سگنیلر	۱—۱۲—۰
،، منوہر لال جی	۲—۰—۰
،، گوپال داس جی گڈس کلرک	۲—۸—۰
،، بہاری لال جی	۱—۰—۰
،، چندر پرکاش جی اے۔ ایم۔ ایس	۲—۰—۰
،، دیہرت رام جی مستری	۱—۲—۰
،، ملتانی رام جی	۱—۱۲—۰
،، بھگوان داس جی ٹکٹ کلرک	۲—۰—۰
میزان	۵۱—۰—۰

یہ کل روپیہ سبھا پنڈت رام چندر جی دوارا پراپت کر چکی ہے۔

آریہ سماج ہنومان روڈ دہلی

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی میں ماہ اکتوبر تک ۴۴ ویشوانز یگیہ ہوئے تھے۔ جن سے ۱۲۲ روپے دکشنا پراپت ہوئی تھی۔ ماہ نومبر میں ۱۷ ویشوانز یگیہ اور کرائے گئے۔ جن سے مندرجہ ذیل دکشنا پراپت ہوئی ہے۔

شری پنڈت امرناتھ جی	۳—۴—۰
،، ڈاکٹر تلسی رام جی	۳—۰—۰
،، ایودھیا ناتھ جی	۳—۸—۰
،، لال چند جی	۱—۸—۰
،، ڈاکٹر پردیو پرشاد جی	۱—۸—۰
،، پروفیسر رام دیو جی ایم۔ اے	۲—۴—۰
،، رگھوپتی شرما جی	۲—۸—۰
،، گیندا رام جی	۲—۱۲—۰
،، اوم پرکاش جی	۲—۸—۰
،، کرشن چندر جی	۲—۰—۰
،، رام کرشن جی	۲—۰—۰
،، دیوان چند جی	۲—۰—۰
،، مول چند جی شرما	۲—۲—۰
،، برج بھوشن جی بی۔ اے	۲—۰—۰
،، گیان سروپ جی	۱—۸—۰
،، حکومت لال جی	۲—۴—۰
،، دھرم پرکاش جی	۱—۰—۰
،، امرناتھ جی (دان اردھ شتابدی)	۲—۰—۰
میزان	۳۹—۱۲—۰
کل میزان	۱۶۱—۱۲—۰
آریہ پرتی ندھی سبھا کو جو بھیجا جا چکا	۱۵۳—۰—۰
،، ،، ،، کا بقایا ہے	۸—۱۲—۰

اردھ شتابدی کے پروگرام میں تبدیلی نہیں ہوگی

—— آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے دفتر سے کئی ایک سجنوں نے دریافت کیا ہے۔ کہ موجودہ صورت حالات جو کہ لاہور میں سکھ مسلم کشیدگی اور اس کے سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ سے رونما ہوئے ہیں کو مدنظر رکھتے ہوئے اردھ شتابدی کے پروگرام میں کسی قسم کی تبدیلی واقعہ ہوگی۔ اس کے متعلق بذریعہ اخبارات سب بھائیوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ اس وقت لاہور میں بالکل امن و امان ہے۔ اور احکام بڑی سرگرمی سے انتظامات کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ کے طور پر کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ اندریں حالات کوئی وجہ ایسی دکھائی نہیں دیتی کہ اردھ شتابدی کے پروگرام میں تبدیلی کی جاوے۔ لہٰذا اردھ شتابدی کا مہوتسو جیسے کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ ۲۳ دسمبر سے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء تک بڑی شان و شوکت سے منایا جاوے گا۔ اور جس کے لئے تیاریاں بڑے زور شور سے کی جا رہی ہیں +

سیکرٹری اردھ شتابدی
گورودت بھون لاہور

شریمان فقیر چند جی گوالمنڈی	۱—۱۲—۰
،، نوتن داس جی	۵—۰—۰

کرشنا نگر سے شریمان مہاشے لال چند جی دوارہ ——۲

شریمان سکھ لال جی گوالمنڈی	۲—۰—۰
،، نند لال جی آریہ	۳—۲—۰
شریمتی کلاوتی جی ادھیاپکا	۱—۰—۰
،، راج دیوی جی	۱—۰—۰
شریمان ودیا ساگر جی	۱—۱۲—۰
،، ایشور چندر جی	۲—۰—۰
،، حکم چند جی	۲—۰—۰
،، جے۔ ڈی۔ کھوسلہ	۲—۱۲—۰
آریہ استری پاٹھشالہ وچھووالی کی چھاتراؤں سے	۱۰—۲—۰
شریمان تارا چند جی	۲—۸—۰

سدھانت النکار نے ویشوانز یگیہ کرایا۔ جس سے شری مکھیہ ادھشٹاتا جی کے ذریعے مبلغ ۷ روپے ۴ آنہ دکشنا اکٹھی ہوئی۔ مکھیہ ادھشٹاتا جی کا دھنیہ واد ادا کرتے ہیں۔

سمہ سٹہ میں ویشوانز یگیہ

مہاشہ نارائن داس جی	۲—۰—۰
،، ٹھاکر لال جی اے۔ وی۔ آئی۔ ایم	۲—۰—۰
،، ایشور داس جی سگنیلر	۲—۰—۰
،، دولت رام جی گڈس کلرک	۲—۸—۰
،، گیان چند جی سارٹر	۲—۱۲—۰
،، حکم چند جی آئی۔ ڈبلیو	۱۰—۰—۰
،، ہیرا لال جی۔ ٹی۔ ایکس۔ آر	۲—۰—۰

(نوٹ۔ دیشوا نرگھیوں کو اسلام ما دھرم میں بھی داخل رہنے کی گجرات آریہ منتروں کی دعا کرنا ہے اس سماج کے پردھان شری پنڈت چند بھوجی سدھانش بھوشن کرائے ہیں۔

آریہ سماج رام نگر :-

میں لالہ مہاشہ میرو جی کریم گھر کو جنوں سے جیل کر ادھر پر بیٹھے۔ اور ۴ گھر کو دہاں رکھ بر جاکر گیا اور ۲۰ تاریخ کو حجۃ سامیت پرچار کرکے ۴ گھر کو رام نگر بیٹھے۔ دیشو نرگھیہ آرنبھ کے بعد جاننا مندرجہ ذیل مہا بھاؤں کے گھر میں بیٹھ گئے تھے۔

لالہ منگت رام جی پردھان — ۱—۰—۰
" سنت رام جی منتری — ۱—۰—۰
ماسٹر ارجن دیو جی — ۱—۰—۰
" داسو جی — ۱—۰—۰

ان کے علاوہ ۲۵ روپے ۸ آنے دان اردھ شتابدی کے لئے بھی سبھا کو پراپت ہوا۔ — ۲۹—۴—۰

اور اب ہم علاقہ گکھڑ میں اردھ شتابدی کے لئے جا رہے ہیں۔

(دیوان چند، ٹیکٹ پرچارک)

مہاشہ سدیو جی آریہ اپدیشک دوارا :-

ناؤں کلاں ضلع گوڑگاؤں

روپے آنے پائی

لالہ نند کشور جی — ۵—۰—۰
لالہ جگدیش پرشاد جی — ۵—۰—۰
لالہ سردارا مل جی — ۱—۸—۰
لالہ امراؤ جی — ۱—۰—۰
لالہ لکشمن چند جی — ۱—۰—۰
لالہ سورج بخش جی — ۱—۰—۰
لالہ چندر مل جی — ۱—۰—۰
لالہ بچن مل جی — ۱—۰—۰
لالہ جینا رائن جی — ۰—۸—۰
گپت دان — ۲—۰—۰
لالہ نند کشور جی دوارا — ۱—۰—۰
لالہ کیول رام جی — ۲—۰—۰
لالہ نتھو رام جی — ۵—۰—۰
لالہ اننت رام جی ککڑ — ۲—۰—۰
مہاجنی سکول — ۳—۸—۰
لالہ گوردتا مل جی — ۲—۰—۰
لالہ بابو رام جی — ۱—۰—۰
لالہ ہری کشن جی — ۱—۰—۰
مہاشہ پرتھوی سنگھ جی — ۱—۰—۰

ناوڈ ضلع گوڑگانواں :-

مہاشہ ہردت جی بی اے — ۱۱—۰—۰
" موہن لال جی — ۵—۰—۰
میزان — ۱۶—۰—۰

سوہنا ضلع گوڑگانواں :-

مہاشہ پربودھ چند جی — ۲—۰—۰
لالہ بیلا رام جی — ۲—۰—۰
مہاشہ جیسنگھ لال جی — ۱—۰—۰
مہاشہ امراؤ سنگھ جی — ۱—۰—۰
مہاشہ گردھاری لال جی — ۱—۰—۰
" شنکر مل جی — ۱—۰—۰
" ژال چند جی — ۱—۰—۰
" شو پرشاد جی — ۱—۰—۰
" سوہن لال جی — ۱—۰—۰
" اجے رام جی — ۱—۰—۰
" جگن ناتھ جی — ۱—۰—۰
" برج کشور جی — ۱—۰—۰
گپت دان — ۰—۴—۰
میزان — ۱۳—۴—۰

گوڑگانواں :-

ٹھاکر اننت پال سنگھ جی وکیل — ۳—۰—۰
بابو خوشی رام جی — ۲—۰—۰
مہاشہ خوب لال جی — ۲—۴—۰
" سوہن لال جی — ۲—۰—۰
" موہن لال جی — ۱—۱۲—۰
لالہ روشن لال جی وکیل — ۱—۰—۰
لالہ منشی لال جی — ۱—۰—۰
مہاشہ دھنی رام جی — ۱—۰—۰
بابو ناگرمل جی وکیل — ۱—۰—۰
لالہ تارا چند جی وکیل — ۱—۰—۰
مہاشہ جوت رام جی — ۱—۰—۰
پنڈت سیدھا رام جی — ۱—۰—۰
پنڈت بدری پرشاد جی — ۱—۰—۰
کنور گوپال جی — ۱—۰—۰
پنڈت بھگوتی پرشاد جی — ۱—۰—۰
مہاشہ چونی لال جی — ۱—۰—۰
مہاشہ گنگا رام جی — ۱—۰—۰
پنڈت آسا رام جی — ۱—۰—۰
پنڈت ننوا رام جی — ۱—۰—۰
مہاشہ ہری سنگھ جی — ۱—۰—۰
بابو گلزاری لال جی — ۱—۰—۰
مہاشہ گھیسا رام جی — ۰—۸—۰
مہاشہ شبو رام جی — ۰—۸—۰
گپت دان — ۰—۴—۰
میزان — ۲۹—۴—۰

کیمبل پور

شری پنڈت ویدیا داس جی پردھان — وعدہ ۵۱—۰—۰ (۲۰ روپے وصول)
آریہ سماج کیمبل پور وعدہ — ۵۰—۰—۰
بابو جگل کشور جی — ۵—۰—۰
" سیتا رام جی صراف — ۵—۰—۰
لالہ ایشوری داس جی — ۵—۰—۰
لالہ ہر بھگوان جی — ۲—۰—۰
(۱۷ روپے وصول)

پشاور :-

روپے آنہ پائی

شری لالہ تارا چند جی نقد — ۱۰—۰—۰
" پنا لال جی — ۲—۰—۰
" لالہ دیوی داس جی — ن—۰—۰
" لالہ کرشن رام جی نارائن داس — ۵۰—۰—۰
مہاشہ بھگت رام جی ایم اے — ۰—۸—۰
" اندرجیت لال جی رام پورا — ۲۵—۰—۰
شری برج لال جی — ۲—۰—۰
" مہاشہ وشو ناتھ جی — ۳—۰—۰
" بے دیو جی اکونٹنٹ — ۵—۰—۰
" دینا ناتھ جی — ۵—۰—۰
" نارائن داس جی ہیڈ منشی — ۵—۰—۰
" دلیپ راج جی — ۲—۰—۰
" گلاب رائے جی — ۵—۰—۰
" لچھمن داس جی — ۲۵—۰—۰
" ڈاکٹر بھگت رام جی ایم ڈی — ۲۵—۰—۰
وعدہ اردسمبر تک
" دیوان گنگا بشن جی — ۵—۰—۰
شری منتری جی آریہ سماج صدر — ۷—۰—۰
میزان — ۱۸۱—۸—۰

رسال پور :-

مہاشہ ہربنس لال جی نقد — ۶—۸—۰
" رام لال جی — ۶—۰—۰
شریمتی رام پیاری جی — ۲—۸—۰
" رام داس جی — ۱—۸—۰
" چانن شاہ جی — ۳—۸—۰
" منوہر لال جی — ۵—۰—۰
" ملتانی رام جی — ۲—۰—۰
شریمان سوامی رگھوناتھ جی — ۳—۰—۰
" گوردتہ مل جی — ۳—۰—۰
" کرشن لال جی — ۳—۰—۰
" سردار پرتاپ سنگھ جی — ۵—۰—۰
" بنسیر ناتھ جی — ۵—۰—۰
" بابو رام لال جی — ۱—۰—۰
" سیتا رام جی وعدہ — ۲—۰—۰
" کھیم راج جی — ۲—۰—۰
" حکومت رائے جی — ۲—۸—۰
" بھیم سین جی — ۱—۸—۰

کالا باغ :-

آریہ سماج کالا باغ نقد — ۵۰—۰—۰
مہاشہ گردھاری لال جی — ۵۰—۰—۰
میزان — ۱۰۰—۰—۰

ٹانک :-

شری لالہ ایشور داس جی پردھان — ۵۰—۰—۰ (۲۵ نقد ۲۵ روپے وعدہ)
" ڈاکٹر کدار ناتھ جی ایم بی ایس نقد — ۱۰—۰—۰
" پورن چند جی اتری — ۵—۰—۰
" جیسا رام جی — ۵—۰—۰

شری پنچ بھائی جی نقد

کلاچی :-

شری ڈاکٹر چندر بھان جی نقد
" لالہ شام داس جی — ۱—۰—۰
" " بشن داس جی — ۱—۰—۰
" ماسٹر ٹھاکر داس جی — ۱—۸—۰
" ملکھیا رام جی — ۱—۰—۰
" جودھا رام جی — ۱—۰—۰
" تقانہ رام جی — ۱—۰—۰
" سوبھا رام جی — ۱—۰—۰
" مہاشہ بلدیو جی — ۱—۰—۰
" منگو لال جی — ۰—۸—۰
" بھیری لال جی — ۱—۰—۰
" پوکھر داس جی — ۱—۰—۰
" سندر داس جی منتری — ۱—۰—۰
" گوبند لال جی — ۱—۰—۰
" بھگوان داس جی جانباز — ۰—۸—۰
" حکیم آسا نند جی — ۰—۴—۰
استری سماج کلاچی — ۱—۰—۰
" بیلی رام جی — ۱—۰—۰
" چوکھا رام جی — ۱—۰—۰
میزان — ۲۸—۴—۰

نورکوٹ :-

ڈاکٹر ہر لیکھ چندر جی — ۱—۰—۰
شری پردھان بھگو رام جی — ۱—۰—۰
" لالہ منی رام جی — ۵—۰—۰
" " دیوان چند جی — ۱—۰—۰
" " میلا رام جی — ۱—۰—۰
" " ودیا پرکاش — ۱—۰—۰
" چونی لال جی — ۱—۰—۰
" منشی رام جی — ۱—۸—۰
" تلسی رام جی — ۰—۴—۰
شریمتی شکنتلا دیوی جی — ۰—۸—۰
میزان — ۲۲—۴—۰

بارہ منگا :-

لالہ ہری رام جی کوہلی — ۱—۰—۰
" گنگا رام جی بھنڈاری — ۲—۰—۰
ڈاکٹر ہری رام جی — ۱—۰—۰
" ترلوک چند جی — ۱—۰—۰
" جمنا پرشاد جی — ۱—۰—۰
" ہنسراج جی بھنڈاری — ۰—۸—۰
" سنت رام جی — ۱—۰—۰
" کرم چند جی — ۰—۸—۰
" کدار ناتھ جی — ۱—۰—۰
" ہنسراج جی ایرول — ۱—۰—۰
" رانتج رام جی ہیڈ ماسٹر — ۱—۰—۰
" منشی رام جی
میزان

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فیروزپور چھاؤنی:-

لالہ بانکے رام جی	۴۴—۴—۰ (جملہ)
دیوان گوردھن داس جی	
لالہ تلوک چند جی	
لالہ دینا ناتھ جی	
لالہ بال مکند جی	
پنڈت گوردھن داس جی	
پنڈت نند لال جی	
لالہ نارائن داس جی	
لالہ بھگونت لال جی	
سردار سرمکھ سنگھ جی	
لالہ نتھو رام جی	

شاہ پور شہر:- مہاشہ ہرچند جی بھون اپدیشک لکھتے ہیں کہ

ہم آریہ سماج شاہ پور شہر میں ۱۶ ار نومبر کو پہنچے۔ یہاں شری مہاشے رام چند رجی کی انتھک پریشرم سے یگیہ آرمبھ ہو گئے اور ساتھ مہاشہ ایشر داس جی بھی ہماری سہائیتا کرتے رہے۔ مہاشہ رام چند جی نے اتنے اتساہ سے سہیوگ دیا کہ گھر کا کام کاج چھوڑ کو سارا دن اس کام میں لگے رہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میں ایک سوسائٹی کرا دوں گا۔ جو ویشو انند یگیہ اب تک ہو چکے ہیں۔ ان کی سوچی بھیج رہا ہوں۔ اسے پرکاشت کر دیویں۔

شری ڈاکٹر لال چند جی	۳—۰—۰
" رامچند جی	۲—۱۲—۰
شریمتی شانتی دیوی جی	۱—۴—۰
شریمتی ست بھراںواں لاجونتی جی	۱—۴—۰
شری بابو انوکھا رام جی	۳—۰—۰
" ایشر داس جی۔	۲—۰—۰
" گوپی رام جی	۱—۸—۰

جہان آباد

ہیت رام جی	۱—۴—۰
لالہ چمن لال جی	۱—۴—۰
حکیم رامدتہ مل جی	۱—۴—۰

شاہ پور شہر

ماسٹر عطر چند جی	۱—۸—۰
لالہ شری رام جی	۲—۰—۰
مہاشہ مالک چند جی	۲—۰—۰
ماسٹر آسانند جی	۲—۰—۰
لالہ موہن لال رام آشرامل جی	۵—۰—۰
بھیرہ شاہ پور	
بابو گنپت رائے جی	۵—۰—۰
لالہ ہیرا لعل جی	۱—۸—۰
ڈاکٹر بھولا رام جی	۱—۴—۰
ماسٹر سہج داس جی	۱—۴—۰
لالہ دیوی دتہ مل جی	۲—۰—۰
لالہ جیون مل جی	۱—۰—۰
شریمتی سرسوتی دیوی دھرم پتنی	

کوڑی چند مانک مالہ	۲—۰—۰
لالہ لکشمی داس جی	۳—۴—۰
ماسٹر جگل کشور جی	۱—۸—۰
ماسٹر برج لال جی	۰—۸—۰
سیٹھ جیون مل جی	۲—۱۲—۰
شریمتی بھراںواں بائی جی دھرم پتنی ڈاکٹر لبشن داس جی ٹکسالہ	۲—۰—۰
سیٹھ منوہر لال جی	۱—۰—۰
لالہ ایشر داس جی گلاٹی	۳—۰—۰
پنڈت تارا چند جی	۲—۰—۰
لالہ رام بھجا مل جی صدر	۱—۰—۰
ماسٹر میلا رام جی	۲—۰—۰
شریمتی گنگا دیوی جی	۱—۰—۰
شری جگدیش چندر جی	۱—۴—۰
لالہ دیوی دتہ مل جی	۱—۴—۰
شریمتی دانی دیوی جی دھرم پتنی لالہ موہن لال جی	۱—۴—۰
شریمتی رام پیاری جی دھرم پتنی لالہ شنکر داس جی	۱—۴—۰
شریمتی رام پیاری جی دھرم پتنی لالہ رام دھن جی بھاٹیہ	۱—۰—۰
شریمتی بھراںواں بائی جی	۰—۱۰—۰
شری لکشمی داس جی چاولہ	۱—۰—۰

لالہ ہیرا نند جی	۱—۴—۰
لالہ گوبند لال جی	۱—۸—۰
بھائی گوردت سنگھ جی چاچڑ	۱—۸—۰
گپت دان	۰—۸—۰
میزان	۷۹—۱۰—۰

آریہ سماج نابھہ ویشوا نر یگیہ:-

بابو بسنت رام جی افسر مرافعہ	۵—۰—۰
شری منتری آریہ سماج	۳—۰—۰
بابو بال مکند جی کلرک ڈاکخانہ	۲—۰—۰
" گنپت رائے جی	۲—۰—۰
لالہ کدار ناتھ جی	۲—۰—۰
پنڈت شمبھو ناتھ جی پردھان	۲—۴—۰
بابو موتی رام جی خزانچی	۳—۰—۰
بابو سر گوپال جی	۲—۴—۰
مہاشہ گنپت رائے جی	۱—۸—۰
" مادھو رام جی آڑھتی	۳—۰—۰
" جگل کشور جی	۲—۰—۰
" چرنجی لال جی بانسل	۱—۰—۰
" دیوان چند جی	۱—۰—۰
پنڈت بھوپال دیو جی	۱—۰—۰
بابو تارا چند جی	۱—۰—۰
بابو روپ لال جی	۲—۸—۰

بابو کھبر دیال جی	۲—۰—۰
لالہ جگن ناتھ جی	۲—۰—۰
لالہ راجیداس جی اپ پردھان	۳—۰—۰
میزان	۴۲—۸—۰

چندہ اردھ شتابدی:-

پنڈت شمبھو ناتھ جی پردھان	۴۰—۰—۰
بابو گنپت رائے جی	۱۰—۰—۰
مہاشہ گینڈا مل رائے جی	۵—۰—۰
" بال مکند جی	۵—۰—۰
" رونق رام جی	۵—۰—۰
" منوہر لال جی	۵—۰—۰
بابو سر گوپال جی	۵—۰—۰
لالہ سادھو رام جی	۲—۰—۰
بابو چانن رام جی	۱—۰—۰
مہاشہ دیدار سنگھ جی وعدہ	۵—۰—۰
بابو رام سروپ جی	۱—۰—۰
میزان	۸۴—۰—۰

ضلع امرت سر:-

مائی گلاب دیوی جی کوریا	۳—۰—۰
پنڈت رور چند جی چابل، لالہ بدھا داس جی "	۵—۰—۰
پنڈت درگا داس جی	۳—۰—۰
مہاشہ سولکھن سنگھ جی	۲—۰—۰
شریمتی لال دیوی نوشہرہ	۵—۰—۰
مہاشہ رام چند جی "	۵—۰—۰
لالہ ملکھراج جی پٹواری سہر	۱—۰—۰
آریہ سماج سوہل	۳—۰—۰
سردار صورت سنگھ جی پہلوان گھنٹے ضلع لاہور	۴—۰—۰
لالہ ساون سنگھ جی "	۱—۰—۰
لالہ لچھمن داس جی	۱—۰—۰
لالہ جوتی شاہ اٹاری شام سنگھ	۲—۰—۰
بابو خیراتی رام جی "	۱—۰—۰
لالہ برکت رام جی "	۱—۰—۰
" سادھو رام جی " (یہ دو نو راد ہا سوامی ہیں)	۱—۰—۰
بابو کدار ناتھ جی "	۱—۰—۰
ڈاکٹر پیارے لال جی "	۱—۰—۰
لالہ ایشر داس جی ڈپٹی ریٹائرڈ، پھیلو وال ضلع امرت سر	۲—۰—۰
پنڈت بوٹا رام جی چونڈا دیوی	۲—۰—۰
ماسٹر سالگ رام جی "	۱—۰—۰
باوا لابھ سنگھ جی کھونگل	۱—۰—۰
پنڈت بدری ناتھ جی جھنڈے والی	۱—۰—۰
" وشنو داس جی شام نگر	۴—۰—۰
" گوراندتہ جی "	۳—۰—۰
" منشی رام جی "	۱—۰—۰

"آریہ مسافر" کا اردھ شتابدی نمبر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی پچاس سالہ گولڈن جوبلی کے شبھ اوسر پر نہایت شان سے "آریہ مسافر" لاہور کا اردھ شتابدی نمبر پرکاشت ہوگا۔ جس میں سبھا کے پچاس سالہ کاریہ اور اس سے سمبندھت وبھاگوں سے ہونے والے کام کا پریچے دیا جائے گا جس سے پتہ چل جائے کہ پنجاب کے آریہ بھائیوں نے آریہ سماج کے لئے پچاس ورش میں کیا کام کیا ہے۔ اردھ شتابدی نمبر کے لئے آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں اور مشہور لیڈروں کے آرٹیکل آ گئے ہیں۔ اور شعرا کی

جشن جوبلی

کے متعلق پُر جوش نظمیں اس نمبر کی شان کو دوبالا کر دیں گی۔ ان تمام اوصاف کے باوجود اس نمبر کی قیمت بہت کم یعنی صرف

تین آنے فی کاپی

اشتہار دہندگان کو آج ہی اپنے اشتہارات کیلئے جگہ ریزرو کرا لینی چاہیے۔ تاکہ

ہزاروں کی تعداد میں

شائع ہونے والے اردھ شتابدی نمبر میں ان کا اشتہار موزوں جگہ پر شائع ہو کر

تجارت کو چار چاند لگائے

آریہ سماجوں اور لوکل ایجنٹوں کو اپنے آرڈر جلد مع قیمت بھیج دینے چاہئیں۔ نمونہ پرچہ کے لئے محصول خرچ معاف۔ اور

ایک پرچہ کے لئے ساڑھے تین آنے کے ٹکٹ ارسال کریں۔

"منیجر آریہ مسافر گوردت بھون۔ لاہور"

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنڈت مکھرام جی — ۳
سردار ہرنام سنگھ جی راجپوت تنظیم نگر — ۱
" ودھ جگت رام جی — ۱
پنڈت بسنت لال جی ٹھیکیدار — ۲
" رام رتن جی — ۱
" ودکشن لال جی ٹوڈی ہکمن — ۴
بابو چرن داس جی — ۲
نئے روپے جو بنے — ۱۳

دان سوچی چندہ وید پرچار

(ویر منڈل - لالہ لبھو رام جی نیئر لودیانہ)

میرے جو پرتگیا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کی اپ لکشش میں وید پرچار کے لئے کی تھی - ایشور کا دھنیاد ہے کہ میرے متر منڈل نے مہاشے اُدار تا سے پورا کر دیا۔ جس کے لئے ان کا دھنیاد ہے۔ مبلغ تین سو روپیہ جو سبھا کو روانہ کر چکا ہوں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

رسید نمبر ۱۴۹۵ ۱۲-۸-۹۱ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب — ۴۲
بمعرفت پنجاب نیشنل بنک لاہور آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھیجا — ۱۶۰
عزیزی ڈاکٹر دیش راج جی نیئر

ڈی۔ پی۔ ۰۶ { — ۵۰
کرنل ڈاکٹر امیر چند جی آئی۔ ایم۔ ایس — ۲۵
پنڈت اوتم چند جی گورمب ڈویژنل آفیسر — ۴۰
ڈاکٹر گوردتہ مل کپور رائیس پرنسپل امرتسر — ۲۵
رائے صاحب پیارے لال صاحب ڈویژنل انجنیئر — ۱۵
پنڈت دشومتر جی دریا اللہ کار — ۱۲-۱۲
بابو بنسی لال جی پنشنر سب ڈویژنل آفیسر گوجرداس — ۱۱
عزیز دوارکا پرشاد جی نیئر سب ڈویژنل آفیسر — ۱۰
پنڈت ڈی۔ ڈی شرما اوور سیئر سنڈوے — ۱۰
رائیزادہ لالہ تلسی رام جی پنشنر تحصیل ددر — ۱۰
ڈاکٹر تلک رام بھایا صاحب اسسٹنٹ سرجن — ۱۰
رائے نگینہ مل صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر — ۱۰
ڈاکٹر سکھرام داس صاحب پنشنر لودیانہ — ۵
لالہ بشر داس جی کپور ترس پھگواڑہ — ۵

بابو کشن بال جی ریلوے گارڈ — ۵
لالہ دتا پرشاد صاحب لودیانہ — ۵
لالہ تلسی رام دوسا یہ افریقہ ذاتی — ۵
رسید نمبر ۱۸۰۹ $\frac{5}{92}$ ۲۱ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور — ۱۰۰
لالہ چانن رام جی بی۔ اے ایڈووکیٹ موگا — ۵
بابو ہرنس لال جی بیری ڈویژنل اکونٹنٹ — ۵
بابو دولت رام جی سود ٹھیکہ دار حیدر آباد دکن — ۳
ڈاکٹر اچھر سنگھ جی پنشنر سب اسسٹنٹ سرجن — ۳
ڈاکٹر دوستی رام جی لیکھی اسسٹنٹ سول سرجن لودیانہ — ۲
لالہ تعریف چند۔ اوم پرکاش چوڑا بازار لودیانہ — ۲
بابو گوردتہ مل جی پنشنر کمسریٹ لودیانہ — ۲
سردار مان سنگھ صاحب بی اے لودیانہ — ۲
بابو دیوی دتہ مل صاحب ٹھیکیدار " — ۲
لالہ جگدیش رام صاحب — ۲
پنڈت رام رکھا مل صاحب بی۔ اے — ۲

لالہ چندو لال ہنس راج نیئر سوداگر جراب — ۔۔۔
لالہ کشن چند جی رہالی والا معرفت منشی مادھو رام جی — ۔۔۔
کل میزان مبلغ تین سو روپیہ جو سبھا کے کوش میں پہنچ چکے ہے۔
ارسیوک۔ لبھو رام نیئر آنند آشرم لودیانہ

آریہ سماج گوجرہ:-

شری بابو ویر بھان جی پردھان — ۱-۸
" چمن لال جی منتری — ۱
" ناما مل داس جی خزانچی — ۱
" لوڑ نیدا رام جی — ۲-۸
" ڈاکٹر جگن ناتھ جی — ۵
" رامجیداس جی — ۱-۴
" اوور چند جی — ۱-۸
" جوہری رام جی ڈئیلر — ۲
" رادھا کشن جی اپ منتری — ۱-۸
" موہن لال جی — ۵
" رام رکھا مل جی — ۲-۱۲
" کرم چند جی — ۱-۸
" میلا رام جی — ۲-۱۲
" ماسٹر بابو رام جی — ۲-۱۲

تحائف ۱۹۳۶ء شائع ہو گئے

دسمبر ۱۹۳۵ء تک آرڈر دینے والوں کو بھاری رعایت

آریہ ڈائری (ہندی)

ہم ہر سال آریہ سماج کے لئے آریہ ڈائری شائع کرتے ہیں جس کی خوبیاں وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں جن کی جیبوں میں آریہ ڈائری زینت پا چکی ہے۔ اس سال کی ڈائری میں آریہ سماج کی پوری واقفیت کے لئے ریل و ڈاک کے قانون، کرایہ ریل اور مال وغیرہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ گویا یہ ڈائری ہر ایک آدمی کے لئے کافی حد تک مفید ثابت ہو گی۔ خریدنے سے پہلے اس ڈائری کا ملاحظہ فرما دیں۔ معہ سنہری جلد کے قیمت صرف پانچ آنے دسمبر ۱۹۳۵ء تک ایک درجن لینے والوں کو پونے تین روپے درجن۔

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۶ء } یہ کیلنڈر ہم نے بڑی محنت سے تیار کروایا ہے۔ اس کا سائز ۲۶ انچ لمبا اور ۲۲ انچ چوڑا ہو گا۔ اور پانچ رنگوں میں آرٹ پیپر پر چھپا ہوا ہے۔ اس سے بڑا اور سندر کیلنڈر آپ کو اور کہیں نہیں ملیگا۔ اس میں انگریزی اور دیسی تاریخیں دونوں رنگوں میں دی گئی ہیں۔

کیلنڈر کے ارد گرد مشہور آریہ پُرشوں کی تصویریں ہیں

کیلنڈر کے درمیان میں آریہ سماج کے پروتک رشی دیانند جی سرسوتی کی خوبصورت دلآویز تین رنگوں میں چھپا ہے۔ چیز ایسی ہو گئی ہے کہ ہاتھوں ہاتھ خریدی جاوے۔ قیمت صرف چار آنہ۔ دسمبر ۱۹۳۵ء تک لینے والوں کو سوا دو روپیہ درجن۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

کیلنڈر } موٹی تاریخوں والا بھی چھاپا جائے گا۔ جس کے بیچ میں ایک سہ رنگی تصویر ہو گی تصویر میں بھارت ماتا کو ہتھکڑی لگی ہوئی ہو گی۔ ادھر سوامی دیانند وید کے پرکاش سے اور ادھر مہاتما گاندھی بھی اپنی راستہ کو انوسرن کر رہے ہیں۔ قیمت فی کاپی تین آنے۔ دسمبر ۱۹۳۵ء تک لینے والوں کو ڈیڑھ روپیہ درجن ملے گا۔ ملنے کا پتہ۔

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے اُپ لکشش میں

سبھا کا اتہاس } ۲۲ دسمبر ۱۹۳۵ء تک تیار ہو کر لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ جائیگا اس میں سبھا کے پچھلے پچاس برسوں کا اتہاس نہایت ہی اچھے ڈھنگ سے پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے نے لکھا ہے۔ اس میں کئی ایک فوٹو دیے جائیں گے۔ کاغذ اور چھپائی اعلیٰ ہے۔ پستک کا حجم چار سو صفحہ سے بڑھ جائے گا۔

دیانند رتن مالا } رشی دیانند کے گرنتھوں سے سار وچنک واکیوں کا ہندی میں سنگرہ شری وشوناتھ جی ایم۔ اے شاستری نے کیا ہے۔ پستک کی قیمت چار آنے ہے۔ اردھ شتابدی سے پہلے خریدنے والوں کو تین آنے میں دی جائیگی۔ پستک چھپ کر تیار ہو چکی ہے۔ چھپائی رنگیلی سیاہی میں نہایت اعلیٰ ہے۔ رشی دیانند کی خوبصورت فوٹو بھی دی گئی ہے۔

An Anthology of Dayanand } یہ پستک انگریزی میں ہے۔ رشی دیانند کے گرنتھوں سے سار وچنک واکیوں کا سنگرہ شری وشوناتھ جی ایم۔ اے شاستری نے کیا ہے۔ پستک کی قیمت چار آنہ ہو گی۔ اردھ شتابدی سے پہلے خریدنے والوں کو تین آنے میں ملے گی۔ اس میں سوامی دیانند کا نہایت اعلیٰ فوٹو ہے۔ چھپائی اور کاغذ اعلیٰ ہے۔

ملنے کا پتہ

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جلوس میں شامل ہونے کیلئے اپنی اپنی سماج کی دھوجا یا کپڑے پر نشان ضرور ساتھ لاویں

اردھ شتابدی مہوتسو کی وجہ سے آریہ جنتا کی سہولیت کیلئے محکمہ تار گھر نے گورودت بھون میں تار گھر لگانا منظور کر لیا ہے

اردھ شتابدی پر دوکانیں

ہر ایک دوکان ۹ × ۹ فٹ پیمائش کی ہوگی۔ دو طرفہ کھلی دوکان کا کرایہ ۲۵ فی دوکان اور ایک طرف کھلی کا ۲۰ فی دوکان تمام دنوں کے لئے ہوگا۔ دوکانیں چھتی ہوئی تیار ملیں گی۔ سامنے سے کھلی ہونگی۔ دوکان میں روشنی کا انتظام دوکاندار کو خود کرنا ہوگا۔ دوکان کا کرایہ مقررہ ہوگا۔ جو اُتسو کے تمام دنوں کے لئے ہوگا۔ چاہے دوکان اس سے کم دن کے لئے استعمال کی جائے۔ حلوائی۔ دودھ۔ چائے والے۔ ہوٹل و تنور والوں کی دوکان کے لئے سفید جگہ مقرر کر کے دی جاوے گی۔ اس کو چھتنے کا انتظام دوکاندار اپنا کرے گا۔ کرایہ دو صد مربع فٹ جگہ تک کے لئے ۱۵ فی سینکڑہ مربع فٹ۔ اس سے اوپر پانصد مربع فٹ کے لئے ۱۲ فی سینکڑہ مربع فٹ اور اس سے اوپر لیا جاوے گی۔ ۱۰ فی سینکڑہ مربع فٹ ہوگا۔ دوکان کی منظوری ملنے پر مقررہ کرایہ پیشگی اسی وقت ادا کرنا ہوگا اگر منظوری ہو جانے پر دوکاندار دوکان نہیں لگائیگا۔ تو پیشگی ادا کردہ کرایہ واپس نہیں کیا جائے گا۔ ادھشٹاتا دوکانات کو ادھیکار ہوگا کہ وہ ۲۵ دسمبر تک انتظار کر کے دوسرے کو دوکان دیدے۔ اس صورت میں پہلے دوکاندار کا کوئی حق نہیں رہے گا۔ دوکانوں کے بٹوارے کا ادھیکار ادھشٹاتا کو ہوگا۔ جو دوکان مقرر کر دی جائے۔ وہ ادشیہ دوکاندار کو سویکار کرنی ہوگی۔ دوکان حاصل کرنے کے لئے درخواست ادھشٹاتا دوکانات اردھ شتابدی گورودت بھون لاہور کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

(حکم چند میونسپل اوسیر ادھشٹاتا دوکانات اردھ شتابدی گورودت بھون لاہور)

اردھ شتابدی پر کون کون مہانو بھاؤ پدھار رہے ہیں

شری نارائن سوامی جی مہاراج۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ شری سوامی بیتانند جی مہاراج۔ شری پوجیہ پاد ساتولیکر جی۔ شریمتی ودیا وتی جی بی۔اے۔ شری پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ شری پنڈت لوکناتھ جی ترک شرومنی۔ شری پنڈت ستیہ برت جی مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی۔ شری سورج و لبھ داس جی بمبئی۔ شری لالہ رام کرشن جی سابق پردھان پرتی ندھی سبھا۔ شری سیٹھ گھنشام سنگھ جی ایم۔ایل۔اے پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا سی۔پی۔ شری تلوک چند جی بی۔اے۔ شاعر۔ راولپنڈی۔ شری پوجیہ مہاتما ہنسراج جی۔

گولڈن جوبلی پر سپیشل ٹرینیں

جوبلی میں شامل ہونیوالے آریہ بھائیوں کیلئے سہولتیں

جوبلی میں شامل ہونے والے آریہ بھائیوں کی خواہشات کے مطابق افسران نارتھ ویسٹرن ریلوے نے مندرجہ ذیل سہولتیں دینی منظور فرمائی ہیں:۔

(۱) ۲۱-۲۲ دسمبر کو سپیشل گاڑیاں مندرجہ ذیل ریلوے لائنوں پر چلائی جائیں گی:۔

(الف) دہلی سے لاہور براستہ سہارنپور

(ب) دہلی سے لاہور براستہ بھٹنڈہ۔

(ج) پٹھان کوٹ سے لاہور

(د) پشاور سے لاہور

(م) مارٹن انڈس سے لاہور براستہ لائلپور

(ن) سماسٹہ سے لاہور براستہ ملتان

(۲) مسافروں کے آرام کے لئے ہر ایک اسٹیشن پر خاص انتظام رکھا جائے گا۔

(۳) لاہور ریلوے اسٹیشن پر ہمارے کارکنان کو خاص پاس دیئے جائیں گے۔ تاکہ مسافروں کو با آسانی اتارا جا سکے۔ اور ان کی سواری کا بندوبست کیا جا سکے

(۴) مسافروں کے آرام کے لئے گورودت بھون میں ٹکٹ گھر۔ انکوائری آفس کھولا جاوے گا۔

جوبلی میں شامل ہونے والے آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ریلوے کی دی ہوئی سہولتوں و کرایہ کی رعایت سے موقعہ کی مناسبت سے پورا پورا لابھ اٹھانے کی کرپا کریں ہر ایک آریہ سماج کو اپنے اپنے نزدیکی سٹیشن ماسٹر و جوبلی دفتر کو سپیشل ٹرین سے آنے والے آریہ بھائیوں کی تعداد سے مطلع کرنا چاہیئے۔

(سیکرٹری اردھ شتابدی گورودت بھون لاہور)

اردھ شتابدی سماچار

— آریہ سماج حافظ آباد نے ایک سو روپیہ اردھ شتابدی یگیہ میں دینا منظور کیا ہے۔

— اردھ شتابدی کے لئے جوش عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ذیل کی سماجوں سے مزید دھن آیا ہے۔ آریہ سماج لیہ مبلغ ۲۰ روپے۔ آریہ سماج کروڑ ۲۰ روپے۔ آریہ سماج سانگلہ ۳۳ روپے۔

— آریہ سماج مندر بھوانی میں یکم دسمبر کو ہندی دگو رکھشی سرکلر کے خلاف احتجاجی جلسہ میں زبردست پروٹسٹ کیا۔

— آریہ سماج جھنگ شہر میں بیس کے لگ بھگ دیشو انرنگیہ ہو چکے ہیں۔ اور وید کی کتھا کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ اور یکم دسمبر کو ہندی دگو رکھشی سرکلر کے خلاف پروٹسٹ کا ریزولیوشن پاس ہوا۔

— آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں کا وارشک اتسو ۱۱ تا ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء کو ہونا نیت ہوا ہے جبکہ ہماری مکھیہ سبھا اردھ شتابدی اتسو کے مہان یگیہ سے فارغ ہو جائے گی۔ آشا ہے اتسو بڑی کامیابی کے ساتھ ہوگا۔

اردھ شتابدی سپتاہ اور دوس

۱۸ دسمبر سے ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء تک ہر ایک آریہ سماج میں یہ سپتاہ منایا جاویگا۔ پراتہ کال پربھات پھیری کی جائے جس میں دیشو انرگیت یا اپنے بھجن گائے جاویں۔ دوپہر کے وقت آریہ سبھا سدوں تتھا سادھارن جنتا سے اردھ شتابدی کے لئے دھن سنگرہ کیا جائے۔ جن سبھا سدوں نے یگیہ نہیں کرائے ان سے پربرنا کی جاوے۔ کہ وہ اردھ شتابدی دوس پر ملکر سماج میں ضرور یگیہ کرائیں

۲۰ دسمبر۔ اس دن پربھات پھیری کے بعد برہد دیشو انرنگیہ کیا جاوے۔ جس میں آریہ سماج کے سب سبھا سد پریوار سہت شامل ہوں۔ اور دکشنا پراپت کی جاوے۔ اس کے بعد پردھان جی بھاشن دیں ...

ڈیرہ غازی خاں میں ودواہ سنسکار: شریمان مہاشے دھرم دیو جی نائگیہ کا ودواہ سنسکار ویدک ریتی سے شریمان ڈاکٹر لودیو جی نے کرایا۔ اس اوسر پر یجمان جی کی اور سے مبلغ پندرہ روپے دان پراپت ہوا اور بابو کچھ روپیہ دکشنا۔ جو شریمان ڈاکٹر صاحب نے آریہ پتری پاٹھ شالا کو دان دیئے۔

(ستدداس منتری آریہ سماج ڈیرہ غازی خان)

Digitized by eGangotri Gyaan Kosha

علاوہ آریہ ویرانگنہ کا بھی ایک گروپ ...
اس گروپ کی نائکہ شریمتی بھاگونتی ...
آریہ ویردل کا ریڈنگ روم ہر روز ...
بجے سے لے کر ۷ بجے تک کھلا رہتا ہے ...
مسٹر رونقی رام سلوجا بخوشی اپنی ڈیوٹی ...
دے رہے ہیں۔ اس ریڈنگ روم میں ہر قسم ...
اردو۔ انگریزی اخبار موجود رہتی ہیں ...
سے پرارتھنا ہے۔ کہ دان دیتے وقت ...
دل ریڈنگ کو نظر انداز نہ کر دیا کریں۔ بلکہ ...
آنے پر ضرور اس ریڈنگ روم کی بھی کچھ ...
سہائتا کیا کریں ؎

اے۔ ایس بخشی نائک دفتری ...

آریہ سماج پسرور کا سالانہ اتسو

آریہ سماج پسرور کا سالانہ اتسو ۲۹-۳۰ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۳۵ء کو بڑی شان ... سے منایا گیا۔ ۲۹ نومبر کو نگر کیرتن ... طرف سے مندرجہ ذیل اپدیشک وبھجنیک ... ہوئے تھے۔ سوامی منگلانند جی مہاراج ... ستیہ دیو جی۔ آریہ مسافر۔ پنڈت دھرم ... پنڈت دلیپ جی پنڈت ایشور چندر جی۔ پنڈت ... مہاشہ کیسر چند جی مہاشہ بلدیو جی بھجنیک، ...

راولپنڈی میں آریہ ویروں کا جھنڈا ابھیواد

(اوم کا رنگین جھنڈا لہرایا گیا)

آریہ سماج گورو کل وبھاگ کے وسیع میدان میں اتوار ۸ نومبر بوقت ۱۰ بجے صبح باوردی بینڈ کے ساتھ آریہ ویردل راولپنڈی کے آریہ ویروں نے جھنڈا ابھیوادن (جھنڈا کی سلامی) کی مبارک رسم بڑی آن سان سے ادا کی۔ شریمان پنڈت مکتی رام جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل پوٹھوہار رہتاس کے دست مبارک سے اوم کا رنگین جھنڈا لہرا رہا تھا۔ تو جھنڈے کا گیت بڑی رسیلی سروں سے گایا گیا۔ شریمان بخشی اندر ناتھ جی نے باجہ کے ساتھ سب سے آگے اور ان کے پیچھے تمام آریہ ویروں نر ناریوں نے بخوشی اونچی آواز سے گیت دہرایا۔ اس مبارک موقع کی خوشی میں بخشی اندر ناتھ مہاشہ دیو راج و مہاشہ سری رام جی نے لاٹھی۔ گرمٹی کے چلانے کے اعلیٰ اعلیٰ کرتب دکھلائے۔ جسے دیکھ کر جنتا بہت خوش ہوئی۔ جھنڈا ابھیوادن و سلامی کے بعد شریمان پنڈت مکتی رام جی نے آریہ ویروں کے جاری کردہ کام کی تعریف کی۔ اور عام پبلک و آریہ جنتا سے اپیل کی۔ کہ وہ آریہ ویروں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے ان کی سہائتا کریں۔ اور آریہ یووکوں سے پرارتھنا کی۔ کہ وہ بھی کافی تعداد میں آریہ ویردل راولپنڈی میں شامل ہو کر اردھ شتابدی لاہور کی شوبھا کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ اور پبلک کے سامنے اپنی خدمات پیش کریں۔ ۱۵ دسمبر اتوار صبح دس بجے آریہ ویروں کی آئندہ ...

...	...
״ بھوج راج جی	۱ — ۰ — ۰
״ جگن ناتھ جی	۱ — ۰ — ۰
״ گوردتہ مل جی	۲ — ۰ — ۰

آریہ سماج تلونڈی سابو

اب تک جو وشوا نر یگیہ ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل دھن سنگرہ حسب ذیل ہے:۔

مہاشہ کشور چند جی	۲ — ۸ — ۰
لالہ سوبھا رام جی	۶ — ۰ — ۰
״ آتما سنگھ جی	۵ — ۰ — ۰
مہاشہ کندن لال جی	۴ — ۰ — ۰
״ چودھری لال جی	۳ — ۰ — ۰
״ لبھو رام جی	۲ — ۸ — ۰
״ لکھ راج جی	۳ — ۰ — ۰
״ بگو مل جی	۱ — ۰ — ۰
״ ہزارہ سنگھ جی	۱ — ۰ — ۰
میزان	۲۸ — ۰ — ۰

(کندن لال گپتا منتری)

اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے

تحفہ جات

یہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس موقع کے لئے ذیل کے تحفہ جات خاص طور پر تیار کرائے ہیں۔

رنگین تصویر مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی خاص کشش رکھنے والی تصویر قیمت ۱۰ /

اردھ شتابدی کیلنڈر سنہ ۱۹۳۶ء جس میں مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی تصویر کے سوا گرو شری سوامی ورجانند جی پنڈت گورودت جی دہرم شہید شری سوامی شردھانند جی۔ پنڈت لیکھرام جی اور آج تک کے کل پردھانوں کی تصاویر ہوں گی۔ قیمت فی دو آنے ۶ پائی ؎

وشوا نر یگیہ بیجز (میڈل) اپنی شان کے نرالے نہایت خوبصورت۔ وضعدار۔ جنہوں نے یگیہ کے یا یگیہ کے لئے کچھ دان دیا ہے۔ صرف انہی کے لئے۔ قیمت فی میڈل ایک آنہ ۳ پائی۔ (۱ ۳ /)

ملنے کا پتہ:۔

سیکرٹری اردھ شتابدی کاریالیہ
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت
بھون، لاہور

جوانی کی اُمنگوں اور شباب کے ولولوں کو تازہ کرنیکے لئے

طاقت کی حیرت انگیز دوائی

مہاں شکتی وِلاس

ہر ایک موسم میں استعمال کی سکتی ہے۔ اگر آپ طاقت ...

جوش اور توانائی کے ساتھ شباب اور جوانی کا لطف ...

آج ہی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو

آزمودہ اکسیر

کا تجربہ فرما کر صحت حاصل کریں مکمل بکس سات روپے سات ...

ملنے کا پتہ:۔ مہاں شکتی اوشدھالیہ سنت نگر۔ لاہور

اردھ شتابدی کے اُپ لکش میں یکم جنوری ۱۹۳۶ء تک خاص رعائت

اگر آپ نے

اس وقت تک کرشنا شلاجیت رجسٹرڈ کی ایجنسی حاصل کرنے کا ارادہ نہ کیا ہو۔ تو ایسے موقع کو ضائع نہ کریں۔ نہایت ہی توجہ اور غور سے مندرجہ ذیل باتوں کو پڑھیں ؎

(۱) کرشنا شلاجیت رجسٹرڈ سارے ہندوستان بھر میں مقبول عام ہو چکی ہے اس کی ایجنسی حاصل کرنے کے لئے صرف تیرہ روپے آٹھ آنے کے کم سرمایہ کی ضرورت ہے ؎

(۲) اڑھائی تولہ کی شیشی خوبصورت پیکنگ کا دام صرف آٹھ آنہ ہے۔ کام شکتی کو بڑھانیوالی بڑی اہل دردھک رسائن ہے۔ ہر قسم کے درد۔ چوٹ۔ پیشاب۔ اور گردہ کے امراض میں تجربہ شدہ امرت اوشدھی ہے۔

(۳) بکری پر ایجنٹ کو دو آنہ فی شیشی کمیشن دیا جاتا ہے۔ ہر ایک ریلوے اسٹیشن پر فری ڈیلیوری مال دیا جاتا ہے۔ چھ ماہ کے اندر فروخت نہ ہونے کی صورت میں اپنے خرچ پر مال واپس لیا جاتا ہے۔

(۴) ایجنٹ کو تین درجن کا آرڈر دینا چاہیئے اشتہار جس زبان میں ضرورت ہوں۔ ساتھ دیں گے۔

(۵) ہر ایک شہر میں صرف ایک ہی ایجنٹ ہوگا۔ اردھ شتابدی کی تقریب میں یہ خاص رعائتیں ہیں۔ تجربہ کار کینوسنگ ایجنٹ کی ضرورت ہے۔ جو ہر مقام پر ایجنسیاں قائم کر سکے۔ کمیشن معقول۔

اصلی کستوری۔ کشمیری زعفران۔ کابلی ہینگ۔ کوہستانی زیرہ۔ بنفشہ۔ خالص شہد بارعایت ہم سے خریدیں ؎

ہزارہ کیمیکل ایجنسی رجسٹرڈ شلاجیت بھون مانسہرہ صوبہ سرحد

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(۷) فولاد برم چاریاں دن بدن بڑھ رہی ہے۔ موسم سرما سر پر آگیا ہے۔ قلت مکانات کے کارن تکلیف درپیش ہے۔ دانی بھائو بھاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس غریب کل کی اور دھیان دیتے ہوئے اس تکلیف کو رفع کرنے کی کرپا کریں۔

(روشن لال کلارک گوروکل)

آریہ سماج کیمبل پور :-

۱۰ کو لالہ چند بھان جی کے گرہ پر دیشوا انرنگیہ ۔ ۱۷ کو بابو اتم پرکاش کے گرہ پر دیشوا انرنگیہ اور نیز ان کے بچے کا نام کرن سنسکار ہوا مبلغ ۳ روپے ۴ر دان ہوا۔

۲۱۔ شریمان لالہ جگل کشور جی ایڈووکیٹ کے پتا جی کا دیہانت ہوگیا۔ پتا جی کا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ایک بھاری وزن میں سامگری اور گھی مہیا کیا گیا۔

دیشوا انرنگیہ پنڈت دیوی داس جی پردھان کے گھر پر تھا۔ اور آریہ سماج میں بھی دیشوا انرنگیہ کیا گیا جو صاحبان گرہ پر دیشوا انرنگیہ بوجہ ڈیوٹی لا کر کے نہیں کرسکتے۔ وہ سماج مندر میں دیشوا انرنگیہ میں شریک ہو جاویں۔

۱۶ کو بابو گنگا رام جی کے گرہ پر دیشوا انرنگیہ کر اور بیٹر کے اتپن ہونے کی خوشی میں یگیہ کیا گیا۔

آریہ سنسار کے سماچار

کے تمام کرم چاریوں نے اپنی آہوتی دی۔ جس کا سالم چندہ پنڈت ٹھاکر رام جی آریہ اپدیشک کو دیدیا گیا تھا۔

(۳) گوروکل کی اور سے شریمان پنڈت دھرم دیو جی آچاریہ گوروکل گرام پرچار کا کام بڑے زور شور سے کر رہے ہیں۔ آج کل شریمان مہاشہ جی بھجن اپدیشک و مہاشہ روشن لال جی کلارک گوروکل علاقہ ڈونہ۔ بھیرہ۔ کنجھیر وغیرہ میں گرام پرچار کے لئے گئے ہوئے ہیں۔

(۴) ۱۰ ارگھر سنت ۱۹۹۲ کو زیر صدارت شریمان لالہ اوتم چند صاحب بی۔ اے گورنمنٹ پنشنر شوک سبھا کی گئی جس میں ماسٹر لال چند جی ادھیاپک گوروکل کی استری کے سورگباش ہو جانے پر شوک پرستاو پاس کیا گیا۔ کہ پرماتما آپ کو بل اور شانتی دیویں۔

(۵) ہر ماہ کی پرتھم تاریخ کو ودیارتھیوں کا وزن لمبائی چوڑائی ناپ کرائی جاتی ہے۔ جس کی سرپرستوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔

(۶) ششماہی پریکشا ہو چکی ہے جس کا پرنام اچھا رہا ہے۔

آریہ سماج بھیرہ ایک روپیہ یتیم خانہ پنڈت گنگا رام ۸ ر دیا۔ اور حاضرین کا کڑاہ پرساد سے ستکار کیا۔

(رام پیارا سیکرٹری آریہ سماج)

شوک پرستاو :-

آریہ سماج نابھ کے سبھاسدان شمبھو ناتھ جی پردھان آریہ سماج نابھ کے بڑے بھائی پنڈت سنت رام جی کی اچانک اور بے وقت مرتیو پر بڑے رنج و افسوس کا احساس کرتا ہے اور اس کے بھائی صاحبان و دیگر متعلقین کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

(منوہر لال منتری آریہ سماج نابھ)

گوروکل سیٹ سوہنی گجرات :-

(۱) برہمچاری سب سواستھ ہیں۔ روگی گرہ بالکل خالی ہے۔

(۲) پچھلے دنوں گوروکل میں دیشوا انرنگیہ بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا تھا۔ جس میں گوروکل

شام نگر ضلع امرتسر کے سماچار :-

(۱) شام نگر ضلع امرتسر میں پنڈت بلدیو متر کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا لڑکے کا نام دیوانند رکھا۔ پنڈت جی نے دو روپے دان گوروکل برالسی ضلع مظفر گڑھ اور مبلغ چار روپے ادھ شتابدی کو دیئے۔

(۲) شام نگر ضلع امرتسر میں آریہ ویر دل کی ستھاپنا کی۔ جس کے دلپتی پنڈت بلدیو متر جی چنے گئے۔

(۳) تلونڈی کھمن ضلع امرتسر میں نئی آریہ سماج ستھاپت کی ہے۔ حسب ذیل چناؤ ہوا :-

پردھان :- لالہ کشن دیال جی۔

اپ پردھان :- لالہ نرائن داس جی

منتری :- لالہ ہنسراج جی۔

کوشادھیکش :- لالہ گوربخش رائے جی۔

(رام چند آریہ)

آریہ سماج بھیرہ :-

(۱) ۶/۱۲/۳۵ کو بابو ہری کندن لال کی دھرم پتنی کی تیرھویں پر ان کے گھر پر ہون کیا گیا۔ مبلغ ۲۰ روپے مختلف فنڈوں کو دان دیا۔

(۲) ۷/۱۲/۳۵ بوقت ۱۰ بجے صبح مندر آریہ سماج میں شریمتی راج دلاری کا پنر وواہ لالہ اچھرج لال سیٹھی کے ہمراہ پنڈت گنگا رام سودن نے کرایا

غلط خیال

اکثر لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ شربت فولاد بھی دوسرے شربتوں کی طرح گرمیوں میں استعمال کرنے کی چیز ہے۔ لیکن یہ خیال ان کا غلط ہے۔ بلکہ

تلوار مارکہ شربت فولادت

طاقت کی ایک بہترین دوا ہے۔ جو شربت کی شکل میں تیار کی گئی ہے۔ اور ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتی ہے بلکہ سردیوں کے استعمال کے خاص کو طاقت حاصل سرما میں تلوار مارکہ کا استعمال ضرور جو ہر ایک اعضا کو نیا خون۔ نئی طاقت کرتا ہے۔ بدن کرکے چہرے کو کندن ہے۔ بھوک بڑھاتا جاتا ہے۔ ہر قسم کی

تین مہینے تو اس وزن ہیں۔ ہر شخص کو سردی کے موسم شربت فولادت کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کو طاقت دیتا ہے نئی جوانی پیدا خون صالح پیدا کی طرح چمکا دیتا جو کھانا ہضم ہو

کمزوری کو دور کرتا ہے۔ ایک بار خرید کر ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی بوتل ۴۰ خوراک ڈیڑھ روپیہ (عہ) اپنے شہر کے دوا فروشوں سے مارکہ دیکھ کر خریدیں۔ نقلی شربت بہت جگہ رہے ہیں۔ دھوکے سے بچیں۔ ہمارے کارخانہ کا نام بوتل پر دیکھیں۔

ایجنسی کیلئے منیجر گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ لوہانہ ضلع حصار کو لکھیں

موسم سرما شروع ہے

۴۲۶

ہندوستان کے مشہور و معروف حکیم و ویدوید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی زیر نگرانی تیار کردہ مندرجہ ذیل چند طاقت بخش ادویات میں سے کسی ایک کا استعمال کرکے سال بھر کے لئے طاقت کا خزانہ جمع کرلیں۔

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردمان "مفت منگوا دیں"

اکسیر بہت باجی کرن اوشدھ ا یہ ایک مقوی ٹانک دوائی ہے کھانسی نزلہ زکام وغیرہ کو بھی دور کرتی ہے اور قوت مردی کو طور پر بخشتی ہے ترتیب ۴۰ ادویات کا مجموعہ ہے قیمت ۴۸ گولی چار روپے ۲۴ گولی دو روپے ۱۲ گولی ایک روپیہ	**اکسیر بہت باجی کرن** ۱۲ یہ دوائی ان آدمیوں کیلئے مخصوص ہے جو شرعت کے شاکی ہیں اس سے جریان و احتلام بھی دور ہوتے ہیں ۲۰ گولی صرف ایک روپیہ ۲۰ گولی تین روپے نمونہ ۵ گولی ۴ر	**اکسیر اعظم** ۲ شوجی مہاراج کا تجربہ کردہ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو پہلوان بنانے والا نسخہ جو کھانسی نزلہ زکام حبس وغیرہ کو بھی نافع ہے۔ قیمت ۲۴ گولی چار روپے نمونہ ۸ر اکسیر ۲ درجہ اول قیمت چھ روپے نمونہ ایک روپیہ آٹھ آنے
کشتہ فولاد شنگرفی مقوی ہے جگر کو قوت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے امراض منی کو دور کرتا ہے فی تولہ ۸ر ۶ ماشہ ۱۲ر	**اکسیر ۱۸ کشتہ شنگرف** از حد مقوی باہ ہے سردیوں میں استعمال کرنے سے سارا سال طاقت بحال رہتی ہے قیمت فی تولہ دس روپے ۱ ماشہ پانچ روپیہ ۱ ماشہ ۱۲ر	**اکسیر ۱۹ کشتہ قلعی درجہ اول** یہ سو سو بھٹی کر اول صاف کیا جاتا ہے پھر کشتہ چاندی بھی اس کے ساتھ کچھ بیش مرد کو بنگ اور شہد کو نگ بھی ہو صادق آتا ہے قیمت فی تولہ دس روپے ۱ ماشہ ۱ر

طلاء اعلیٰ ۵ دن کے اندر طاقت کمال بخشتا ہے بیرونی طلا اور مقوی ادویہ استعمال کرکے اگر صحت نہیں ہوئی تو اس کو لگا کر فائدہ اٹھائیں۔ اس کے ساتھ کوئی مقوی دوائی بھی استعمال کریں۔ تو بہت بہتر ہے قیمت فی شیشی ۵ر نمونہ ۱ر

خط و کتابت کا پتہ۔ امرت دھارا۔ لاہور

ملنے کا پتہ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

Gangotri Gyaan Kosha

آریہ ساہتیہ وبھاگ

آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور

کی

بڑھیا خوبصورت — بازار سے سستی

اُردو ہندی پستکیں بھی مہواُتسو پر آریہ نگر میں ہمارے بک سٹال پر درشن دیں

نئی پستکیں

(۱) **ستیارتھ پرکاش بھاشیہ** (ہندی) دوسرا سملاس، لیکھک شری دا جیتی ایم۔ اے۔ اس پستک میں دوسرے سملاس پر کیے گئے سب اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں۔ بھوت پریت اور پھلت جیوتش وغیرہ مضامین نئی سامگری دی گئی ہے۔ ضخامت بڑے سائز کے ۶۷ + ۹ صفحات قیمت ۱۲/

(۲-۳) **آریہ بھجن سنگرہ دوسرا و تیسرا حصہ** ان حصوں میں اُپدیش۔ ویراگ، آریہ سماج، رشی دیانند دیش بھگت اور سنسکاروں وغیرہ سب مضامین پر بھجن ہیں۔ ضخامت ۲۲۴ صفحے۔ قیمت ۶/

(۴) **ستھیارتھ پرکاش کی حقیقت** (اُردو) لیکھک شری پنڈت بُدھ دیو جی میرپوری اور مہتہ ساونمل جی۔ اس کتاب میں ستھیارتھ پرکاش حقیقت سوئم کا مکمل جواب ہے۔ سندر چھپائی۔ سنہری جلد۔ ضخامت ۲۶۰ + ۲۸ قیمت ۱۱/

(۵) **ویدمیں اتہاس نہیں ہے** (ہندی) چھپ رہی ہے۔ لیکھک شری پنڈت پریہ رتن جی آرش۔ اس کتاب میں۔ کیا رشی منتر کرتا ہیں؟ کیا وید میں راجاؤں وغیرہ کا اتہاس ہے؟ کیا نرکت کار وید میں اتہاس مانتا ہے؟ وغیرہ وشیوں پر ودوتا پورن وچار کیا گیا ہے۔ ضخامت لگ بھگ ۳۰۰ صفحے۔ قیمت تقریباً ۱۲/

کچھ دیگر کتابیں

(۱) **ستیارتھ پرکاش بھاشیہ** (ہندی) (پہلا سملاس) لیکھک شری دا جیتی ایم۔ اے۔ اس گرنتھ میں رشی کے بتلائے پرماتما کے ناموں کو سنسکرت ساہتیہ سے ڈھونڈ دکھایا گیا ہے۔ سب اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں۔ سب آریہ ودوانوں اور آریہ پتروں نے بہت بڑھیا ریویو بھیجے ہیں۔ ضخامت ۹۲ + ۱۰ قیمت ۶/

(۲-۵) **رگ وید شتک۔ یجروید شتک۔ سام وید شتک۔ اتھروید شتک**:۔ لیکھک شری سوامی ابھیانند جی مہاراج۔ چاروں ویدوں سے ایشور بھگتی کے سو سو منتروں کے سنگرہ۔ شبدارتھ اور بھاوارتھ سہت۔ دو رنگی چھپائی۔ سنہری جلد قیمت فی گٹکا ۴/

(۶) **پربھو پریم سنگیت** سوبھجن قیمت ۳/

(۷) Modern Science & ancient Hindu thought With Special Reference to the end of an earth

لیکھک پرنسپل سائیں داس جی قیمت ۱/

(۸) Conversion & Reconversion to Hindu-ism during the Moslem period

لیکھک پروفیسر سری رام جی ایم۔ اے قیمت ۱/ دیگر کتب کے لیے ہمارا سوچی پتر منگوائیں۔

نویدک

ادھشٹھاتا آریہ ساہتیہ وبھاگ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور

سے بڑھ کر درخواست کرتی ہے کہ وہ اس سرکار کو منسوخ فرماکر ہندوؤں اور سکھوں کی تہذیب اور تمدن کی رکھشا کریں۔ اور ان کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کریں۔

(چودھری راجارام سیکرٹری آریہ سماج سکھر)

آریہ سماج چوڑا بازار لودیانہ:۔

دیوالی کے دن رشی نروان بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ چار آنہ فنڈ میں مبلغ گیارہ روپے کے لگ بھگ جمع ہوئے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیج دیے گئے۔

۱۱/۳۵ ۴ کو ماسٹر ستیہ پال کے پوتے کا نامکرن سنسکار ہوا۔ ان کے سپتر مہاشہ وید پرکاش جی نے اس اوسر پر ۵ روپے سنسکار ودھی دان کیں۔

۱۱/۳۵ ۴ کو گوردیال سنگھ نامی ایک مہاشہ اور اس کے سپتر نے ویدک دھرم میں پرویش کیا۔ اور ایک روپیہ سماج کو دان دیا۔

۱۱/۳۵ ۷ کو مہاشہ پیارا لال داروغہ آبکاری جگادھری کی سپتری کا زنانہ ہسپتال میں دیہانت ہو گیا۔ ان کی پریرنا پر سماج کے سبھاسدوں نے جاکر لڑکی کا انتم سنسکار کیا۔ اس اوسر پر مہاشہ پیارے لال جی نے دو روپے سماج کو دان دیے۔

۱۱/۳۵ ۲۲ کو اس سماج کے اُپ پردھان لالہ گوردیال جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل کے سپتر کا نامکرن سنسکار ہوا۔ اس اوسر پر لالہ جی نے گیارہ روپے سماج کو دان دیے۔

۱۱/۳۵ ۲۶ کو عبداللہ خاں نامی ایک مسلمان کو جو پانچ چار ماہ سے براہمن سے مسلمان ہو گیا تھا شدھ کیا گیا۔

کچھ کارنوں سے یہاں پر ودیشوا نریگیہ جلدی کروائے نہیں جا سکے۔ اب کئے جا رہے ہیں۔ نمن لکھت سجنوں نے یگیہ کروایا۔ اور پرتی ندھی سبھا کو دان دیا۔

لالہ جگن ناتھ جی ٹرین اگزامنر	۲—۴—۰
لالہ بھیا رام جی سوداگر	۲—۰—۰
لالہ ہری چند جی کندن فیکٹری	۲—۴—۰
لالہ کوڑا رام متھرا منتری آریہ سماج	۲—۸—۰

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار اس سماج نے نشچے کیا ہے۔ کہ آریہ مسافر مارچ ۱۹۳۶ء سے منگوایا جائے۔ اس سمے پتر میرے نام آتا ہے وہاں سے خبریں دیکھ لی جاتی ہیں۔

اس سماج کا اگامی وارشک اُتسو ۹ مارچ سے ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء کو منانا نشچے ہوا ہے۔

(کوڑا رام متھرا منتری آریہ سماج)

آریہ سماج موونڈہ:۔

آریہ سماج موونڈہ کے سرد پردھان منتری شری لالہ آتما رام جی کا دیہانت یکم دسمبر ۱۹۳۵ء کو حرکت قلب کے بند ہو جانے سے ہو گیا۔ آپ نے بچپن سے ہی آریہ سماج کی بڑی سیوا کی ... ایشور ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

سنت منتری

...وں نے دو روپیہ دلیشوا نریگیہ، ایک روپیہ سپتری ... لال ایک روپیہ سرتی پاٹھ شالا کو دان دیا۔

(سنا سنگھ سیکرٹری آریہ سماج کیمل پور)

...جرہ میں ہندو یووک سبھا کی قائمی:۔

... سب ذیل چناؤ ہوا:۔

پردھان۔ شری میاں سرداری لال جی۔

اُپ پردھان:۔ ،، ترلوک ناتھ جی۔

منتری:۔ رام پرکاش جی۔

اُپ منتری:۔ ،، ارجن داس جی

خزانچی:۔ ،، ترلوک ناتھ جی اُپ پردھان

لائبریرین ،، دینا ناتھ جی

اسسٹنٹ لائبریرین:۔ شری میاں خیراتی لال جی۔

انترنگ سبھا کے ممبر:۔

شری جوالا داس جی۔ شری دیوی داس جی شری ... کرشن جی۔ شری وزیر چند جی۔ شری روشن لال ... شری گوبند رام جی۔ شری گردھاری لال جی۔ شری پریتم دیو جی۔

سبھا کے سرپرست:۔ شری پنڈت چندن دت جی شاستری اور شری پنڈت رام چندر جی نیت کیے گئے ہیں۔

...چناؤ کے بعد پنڈت رام چندر جی نے ... اپنے کرتویہ کا کرنے کے واسطے ایک اتی اُتم ... دیا جسے یووکوں نے نہایت غور کے ساتھ سنا۔

سبھا کا ستیارتھ ست سنگ اتوار شام کو ہوا کرے گا ... پروگرام اس پرکار ہے۔

شری ارجن داس جی	پریم چرچا۔
منتری ہنسراج جی	لطیفہ۔

(رام پرکاش منتری سبھا)

آریہ سماج سکھر:۔

... آریہ سماج مندر میں شری میاں مہاشہ دھرم دیو جی ... آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کے مورخہ ... نومبر سے روزانہ بھجن اور اُپدیش ہوتا ہے ... شری میاں پنڈت برہسپتی جی ودیا النکار پردھان آریہ سماج سکھر کی پردھانتا میں ۲۹ نومبر کو آریہ سماج مندر میں سروسمتی سے ذیل کے پرستاؤ پاس ہوئے:۔

... آریہ سماج سکھر کا یہ عام اجلاس فقیری ... مل جی میونسپل کونسلر دیگر ویدک پتری پاٹھ ... کی مرتیو پر ... شوک پرگٹ کرتا ہے اور ... سے پرارتھنا کرتا ہے کہ سورگیہ کی آتما کو ... پردان کرے۔ اور ان کے پسماندگان کو ... شانتی دے۔

... آریہ سماج سکھر کا یہ عام اجلاس حکومت ... سرکار کے خلاف ... کمیٹی گورنر صاحب ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی بلیٹن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی

شاندار پروگرام اور تازہ ترین خبریں!!

لاہور میں بالکل امن وامان ہے۔ اردھ شتابدی مہوتسو بڑے سماروہ سے ۲۳ر دسمبر سے ۲۹ر دسمبر تک منایا جائے گا۔ ۱۶ر دسمبر سے برہم یگیہ پرارمبھ ہو گیا ہے۔ یہ یگیہ پراتہ کال ۷ بجے آرمبھ ہوا کرتا ہے۔ اور شام کے ۶ بجے تک جاری رہتا ہے۔ تین تین گھنٹے کے پشچات ایک ایک گھنٹے کا اوکاش ہوگا۔ یگیہ سے پہلے ۶½ سے ۷ بجے تک پربھو کیرتن ہوا کرتا ہے۔ شریمان نرنجن ناتھ جی ادھشٹاتا یگیہ تا پروہت دیوتی پرشاد جی یگیہ کا پربندھ کر رہے ہیں۔ ودیالیہ کے ودھیارتھی اور ودیاوتی وید گان کرتے ہیں۔ اس سمیہ تک یجر وید۔ سام وید اور اتھرو وید کے سانگوپانگ تھا گھی پراپت ہو چکا ہے۔ یگیہ کے پریمیوں کے لئے یہ ایک امولیہ اوسر ہے۔ آشا ہے یگیہ پریمی شریمان رگوید کے یگیہ کو بھی آدی سانگری پہنچا کر یگیہ کے بھاگی بنیں گے۔ سمپورن رگ وید کے لئے ... روپیہ خرچ ہوگا۔

(۲) اس وقت جن جن مہانو بھاوؤں نے اردھ شتابدی پر پدھارنا سویکار کیا ہے۔ ان کے شبھ نام نمن پرکار ہیں۔ (۱) مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا (۲) سوامی سرودانند جی مہاراج (۳) سوامی ویدانند جی مہاراج (۴) سوامی سوتنترانند جی مہاراج (۵) سوامی برتانند جی مہاراج (۶) سوامی ندرآنند جی مہاراج (۷) سوامی دھیرانند جی مہاراج (۸) سوامی یوگانند جی مہاراج۔ (۹) سوامی آتمانند جی مہاراج (۱۰) پنڈت رام چندر جی دہلوی (۱۱) پنڈت ساتولیکر جی (۱۲) پنڈت بے دیو جی ودیا النکار (۱۳) سیٹھ شیو جی بلبھ (۱۴) پنڈت دیوشرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی (۱۵) پنڈت سیتہ برت جی گورنر گوروکل کانگڑی (۱۶) پنڈت لکشمی رام جی اپادھیائے۔ (۱۷) پنڈت لوک ناتھ جی (۱۸) شری منشی تلوک چند جی محروم (۱۹) شری گھنشیام سنگھ جی گپتا ایم۔ ایل۔ اے (۲۰) شری لالہ رام کرشن جی بھوت پوروپردھان آریہ پرتی ندھی سبھا (۲۱) شریمتی ودیاوتی جی سیٹھ آچاریہ گوروکل ڈیرہ دون (۲۲) شریمتی شیو دیوی جی (۲۳) بھگت منگت رام جی۔ (۲۴) مہاشہ جگدیش چندر جی (۲۵) مہاشہ سنت رام جی۔ اور سبھا کے سبھی بھجنیک پدھاریں گے۔

ان کے علاوہ شری آچاریہ رام دیو جی۔ شری مہاتما ہنس راج جی۔ شری پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت پریہ ورت جی پہلے ہی سے لاہور میں براجمان ہیں۔ یہ سب سجن بھی اتسو کی شوبھا کو بڑھائیں گے۔ آشا ہے اور بھی بہت سے سنیاسی مہاتما تتھا آریہ اپدیشک بھی اس اوسر پر پدھاریں گے۔ سب گوروکلوں کے اپادھیائے تتھا ادھیاپک بھی پدھاریں گے۔

سنستھائیں } اس سمیہ تک کاریالیہ میں جو سوچنائیں آ چکی ہیں۔ ان کے انوسار نمن سنستھاؤں کے برہم چاری اور ودیارتھی آ رہے ہیں:

گوروکل کانگڑی۔ گوروکل اندرپرستھ۔ گوروکل کورکشیتر۔ کنیا گوروکل ڈیرہ دون۔ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر۔ گوروکل کمالیہ۔ گوروکل جہلم۔ گوروکل پوٹھوہار۔ گوروکل گوجرانوالہ۔ ڈی۔ ایم کالج موگا۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ۔ ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول منٹگمری۔ اینگلو سنسکرت سکول نوانشہر۔ اندھ مہا ودیالیہ امرتسر۔

انمار } اس وقت تک سبھا کے کاریالیہ میں جو سوچنائیں پراپت ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق آٹھ ہزار یاتری اس مہوتسو میں شامل ہونے کے لئے آ رہے ہیں۔ جن کے اتارنے کا انتظام سبھا کو کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ ہزاروں نرناری اپنے اپنے رشتہ داروں اور پریمیوں کے پاس اپنے پہنچنے کی اطلاع دے چکے ہیں۔ باقی سماجوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ شیگھر ہی اپنے اپنے شہر سے پدھارنے والے یاتریوں کی سنکھیا کی سوچنا دفتر میں بھیج دیں۔ تاکہ سب کے لئے ٹھیک ہی انتظام کیا جا سکے۔ پرتیک سماج کے یاتریوں کے اتارنے کا پربندھ الگ الگ کیا جا رہا ہے۔ یاتریوں کے لئے مکانات کا پرلسے سجاوٹ سے پربندھ کیا گیا ہے۔ بڑے بڑے سکولوں، کالجوں کی بلڈنگوں کے علاوہ ... گھر بھی حاصل کئے ہیں۔ یاتریوں کے شوچ سنان آدی کے لئے اتم پربندھ کیا جا رہا ہے۔ روشنی، صفائی اور پانی کا بھی پورا پورا پربندھ ہوگا۔ کمروں میں پرالی بچھا دی جائے گی۔ یاتریوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی سماجوں سے ساتھ لاویں۔ روشنی وغیرہ کے خرچ کے لئے پرتیک پرش یا استری سے ہر ایک بچے کے لئے ۱ر آٹھ دن کے لئے جاویں گے۔

خیمہ جات } جو بھائی اکیلے اپنے اپنے پریوار کے لئے خیمہ لینا چاہیں۔ انہیں مندرجہ ذیل نرخ پر خیمہ مہیا کئے جا سکیں گے۔ جو کہ بڑے صاف ستھرے استھانوں پر لگے ہوئے ہونگے۔ خیمہ ... روز۔ اور چھولداری ۱۲ر روز پر ملے گی۔

کرایہ مکانات } کچھ بھائیوں نے اردھ شتابدی دفتر میں اس طرح کے پتر لکھے ہیں۔ کہ پریوار کے لئے کرایہ کے مکانوں کا پربندھ کیا جائے۔ جہاں رسوئی سنان شوچ آدی کے لئے کافی انتظام ہو۔ ایسے سجنوں کے لئے مکانوں کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ جو جو خیموں میں یا کرایہ کے مکانوں میں رہنا چاہیں۔ ان کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس سوچنا کے پڑھتے ہی دفتر کو سوچنا دینے کی کرپا کریں۔

سٹیشن سواگت } سٹیشن پر یاتریوں کے سواگت کے لئے ایک کیمپ وزیر آباد کی طرف کے مسافر خانے کے سامنے کے پارک میں سواگت کا کیمپ ہوگا۔ پلیٹ فارم پر ہر ایک گاڑی پر سویم سیوک موجود ہونگے۔ جو سواگت کیمپ میں یاتریوں کو پہنچائیں گے۔ سواگت کیمپ میں ایک نقشہ لگا ہوگا۔ جس سے پرتیک ضلع کے یاتری کو پتہ لگ جائے گا۔ کہ کس کے اتارے کا پربندھ کہاں ہے۔ سٹیشن سے اتارے کے کیمپوں تک لے جانے کے لئے بسوں، لاریوں وغیرہ کا انتظام ہوگا۔

سپیشل ٹرینیں } جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ ۲۱-۲۲ر دسمبر کو مختلف سٹیشنوں سے سپیشل ٹرینیں چلیں گی۔ یاتریوں کو چاہیئے۔ کہ سب اکٹھے مل کر اپنے اپنے سٹیشن سے سپیشل ٹرینوں میں سوار ہوں۔ ٹرینوں کو سجایا جائے۔ اور راستہ میں کیرتن ہو۔ ہر ایک آریہ سماج کے منتری سے پرارتھنا ہے کہ اس بات کا خاص دھیان رکھا جائے۔ کہ اپنے نزدیک ترین سٹیشن ماسٹروں کو وہاں کے یاتریوں کی سنکھیا کی سوچنا ۱۹ر دسمبر تک ضرور دے دیں۔

جلوس } ۲۵ر دسمبر کو ۱۲ بجے دوپہر گورودت بھون سے جلوس نکلے گا۔ جیسا کہ پہلے سوچنا دی جا چکی ہے۔ یہ جلوس نہایت بھاری اور شاندار ہوگا۔ اور سمراجنم شتابدی کی یاد تازہ کرے گا۔ پرتیک آریہ نرناری کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ کیسری پگڑی اور دوپٹہ پہن کر شامل ہوں۔ جلوس میں لاٹھی تلوار کی اجازت نہ ہوگی۔ مقررہ بھجن جو اردھ شتابدی کمیٹی کی طرف سے چھپوائے جا رہے ہیں۔ گائے جائیں گے۔

اردھ شتابدی سپتاہ اور دوس

اردھ شتابدی سپتاہ ۱۴ر دسمبر سے آرمبھ ہو گیا ہے۔ آشا ہے کہ سب سماجیں اتسا پوروک پہلے کی دی ہوئی سوچنا کے مطابق منا رہی ہونگی۔ اس سپتاہ میں پرتیک شہر میں اردھ شتابدی کے لئے جھولی نکالی جائے۔ اور دھن اکٹھا کیا جائے۔ جن بھائیوں نے ابھی تک یگیہ نہ کرائے ہوں۔ وہ اب یگیہ کرائیں۔ جہاں کہیں یگیہ کرانے والوں کی ادھکتا ہو۔ وہاں کے بھائی ایک ہی دن میں ایک ہی جگہ مل کر یگیہ کرائیں۔ ۲۰ دسمبر کو پرتیک سماج مندر میں ایک بڑی سبھا ہو۔ اور اس میں سبھا پردھان کا سندیش پڑھا جائے۔

مہوتسو کا پروگرام } مہوتسو کا پروگرام چھپ گیا ہے بہت شیگھر ہی آریہ جنتا کے ہاتھ میں پہنچ جائے گا۔

آریہ ویر دل } ۲۲ر دسمبر سے آریہ ویر دل کا اجتماع لاہور میں شروع ہو جائے گا۔ ...

۔۔۔ ہر دہیرہ ۔۔۔ بعد ۔۔۔ اپنے قبضہ میں لے
۔۔۔ تلوار وغیرہ شستر رکھ لیں۔ کیونکہ ایسی چیزیں سٹیشن پر ہی پولیس اپنے قبضہ میں لے

۔۔۔ پنڈال کے سامنے

۔۔۔ میں } اردھ شتابدی بازار میں ۱۲۰ دکانوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ ۔۔۔ ان میں کتابیں کپڑا وغیرہ ہر طرح کی اشیاء کی دکانیں ہوں گی۔ جن پر پینٹ ڈالے جا چکے ۔۔۔ کے جنوب میں ہوٹلوں حلوائیوں کی دکانوں اور کھلونوں وغیرہ کے لئے دکانات ہوں گی ۔۔۔ دکانیں لگ چکی ہیں۔ جو بھائی دکانیں لینا چاہیں۔ وہ شیگھر ہی اردھ شتابدی بازار کی سیوا میں ۔۔۔ دیں جیسا کہ ۔۔۔ دکانیں ریزرو کروا سکتے ہیں۔

۔۔۔ سیلن } ودوت سمیلن ۳۰ دسمبر کو ہوگا۔ اس میں بھارت ورش کے ودوان سمت ہوں گے۔ اس سمیلن میں وچار کیا جائے گا۔ کہ وید بھاشیہ ۔۔۔ پرچار کیا جائے۔

۔۔۔ ٹر } سب سماجوں تتھا سنستھاؤں کو اردھ شتابدی کے پوسٹر روانہ کئے جا چکے ہیں۔ کچھ سماجوں کو ریلوے پارسل دوارا بھیجے جا چکے ہیں۔ آشا ہے۔ کہ انہوں نے چٹھیاں چھڑا لی ۔۔۔ گی۔

۔۔۔ یہ ٹورنامنٹ } ۲۰ دسمبر کو منٹو پارک میں شروع ہوگا۔ تقسیم انعامات ۲۹ دسمبر کو ہوں گے۔

رشی لنگر

رشی لنگر میں آریہ دیروں۔ اپدیشکوں تتھا سنیاسی مہاتماؤں اور مانیہ اتتھیوں کے بھوجن کا ۔۔۔ بندوبست ہوگا۔ ایسے اتتھیوں کی سنکھیا دو ہزار سے ادھک ہوگی۔ جو بھائی رشی لنگر کے لئے ۔۔۔ چاہیں۔ شیگھر ہی بھیج کر کرتارتھ کریں۔

۔۔۔ سکار } جو بھائیوں نے اردھ شتابدی کے اوسر پر دان پرستھ اتھوا سنیاس دھارن کرنے کا نشچے کیا ہوا ہے۔ وہ اپنے لئے جو تتھی اچت سمجھیں۔ اطلاع دیں۔ جو بھائی ۔۔۔ کے سنسکار اس اوسر پر کرانا چاہیں۔ وہ اپنے لئے انکول تتھی کی سوچنا دینے کی کرپا کریں۔

۔۔۔ تحفے } اس موقع کے لئے ذیل کے تحفہ جات خاص طور پر تیار کرائے ہیں۔
رنگین تصویر مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی قیمت ۱۰ ار
۔۔۔ اردھ شتابدی کیلنڈر ۱۸۷۵ء سے ۱۹۳۵ء تک۔ جس میں مہرشی سوامی دیانند جی کی تصویر کے ۔۔۔ شری سوامی ورجانند جی۔ پنڈت گورودت جی و امر شہید شری سوامی شردھانند جی، شری ۔۔۔ لیکھرام جی اور آج تک کے کل پردھانوں کی تصاویر ہوں گی۔ قیمت ۲ ر ۲ پائی۔

۔۔۔ شوانر یگیہ بیجز (سٹیل) } اپنی شان کے نرالے نہایت خوبصورت و دھن کراد ہوں گے۔ جنہوں نے یگیہ کئے یا یگیہ کے لئے دکشنا دی ہے۔ صرف انہی ۔۔۔ ہے ہیں۔ فی بیجز ۱ ر ۳ پائی

۔۔۔ ان پاتر } شتابدی پنڈال کے تینوں بڑے دروازوں پر بڑے بڑے صندوق رکھے ہوں گے اردھ شتابدی میں سمت ہونے والے نر ناری۔ بوڑھے بچے سب کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ ۔۔۔ داخل ہوتے وقت ایک بار ایک آنہ کسی ایک صندوق میں ڈالنے کی ضرور کرپا کریں۔ اس سے یہ پتہ لگ ۔۔۔ سکے گا کہ ان تینوں میں کتنے بھائی سمت ہوئے ہیں۔

۔۔۔ یپ مالا } ۲۸-۲۹ دسمبر کو گورودت بھون میں ہوگی جس کے لئے بڑے بڑے سندر چتر اور ڈیزائن تیار کرائے گئے ہیں۔

جھنڈا ادگھاٹن } کی رسم ۲۵ دسمبر کو پراتہ کال ہوگی۔ یہ رسم شری پوجیہ پاد شری نارائن سوامی جی مہاراج اپنے پوتر کر کملوں سے ادا کریں گے۔ اس وقت سب ۔۔۔ دیر۔ دیر انگنائیں۔ گورو کلوں کے برہم چاری۔ سکولوں کے ودیارتھی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے سبھاسد ۔۔۔ تتھا جنتا اکٹھی ہوگی۔ یہ درشیہ بڑا پربھاؤ شالی ہوگا۔

گورو کلوں کے برہم چاریوں کی کھیلیں ۲۷ دسمبر رات کو ہوں گی۔ یہ کھیلیں دیکھنے یوگیہ ہوں گی ۔۔۔ ٹکٹ پرتیک پرش اور استری کے لئے ۱ر اور بچے کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ ہوگا۔

۔۔۔ سمت پرارتھنا تتھا مون } ۲۸ دسمبر کو بعد دوپہر ہوگی۔ جو شری سوامی دیانند جی مہاراج کرائیں گے۔ پرارتھنا کے بعد ۵ منٹ کے ۔۔۔ سب اپستھت جن مون دھارن کرکے آتما اتی کے لئے پرارتھنا کریں گے۔

نوٹ:- منتری اردھ شتابدی گورودت بھون لاہور

مختصر پروگرام اردھ شتابدی سماروہ

سوموار ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء – ۷½ بجے سے ۹ بجے تک پربھو کیرتن۔ یگیہ۔
۹ سے ۹½ تک شری نارائن سوامی جی دوارہ اردھ شتابدی مہوتسو کی گھوشنا بھجن۔ اپدیش شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

بعد دوپہر – ۲ بجے سے ۵ بجے تک وید سمیلن۔

راتری – ویاکھیان شری پنڈت لوکناتھ جی اور شری پنڈت رام چندر جی دہلوی آریہ سنگھر

منگلوار ۲۴ دسمبر – ۷½ بجے سے ۹ بجے تک پربھو کیرتن یگیہ۔ ۹ بجے سے ۱۱½ بجے تک کاریہ کرتری سمیلن۔ مہلا سمیلن۔ اور کنیا گورو کل کی برہم چارنیوں کی کھیلیں۔

بعد دوپہر – ۲ بجے سے ۳ بجے تک گورو کل کے برہم چاریوں کے سنسکرت ویاکھیان۔ تتھا ۳ بجے سے ۵ بجے تک آریہ سمیلن

راتری – ویاکھیان۔ شری نارائن سوامی جی مہاراج تتھا شری پنڈت چموپتی جی ایم اے

بدھوار ۲۵ دسمبر – ۷½ بجے سے ۹ بجے تک پربھو کیرتن یگیہ کی پورن آہوتی۔ ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک شری نارائن سوامی جی دوارہ اوم کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔

بعد دوپہر – ۲ بجے سے ۶½ بجے تک جلوس

ویروار ۲۶ دسمبر – ۷½ بجے سے ۹ بجے تک پربھو کیرتن یگیہ۔
۹ بجے سے ۱۱ بجے تک یوسمہائے سمیلن

بعد دوپہر – ۲ بجے سے ۵ بجے تک آریہ سمیلن کی دوسری بیٹھک۔

راتری – ۷ بجے سے ۹ بجے تک دھرم چرچا سمیلن بمضمون۔ ویدک ورن ویوستھا تتھا سماجک شگٹھن کے اپائے

شکروار ۲۷ دسمبر – ۷½ بجے سے ۹ بجے تک پربھو کیرتن یگیہ ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک اپدیش پنڈت لکھی رام جی اپادھیائے
۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک پردھ سمیلن

بعد دوپہر – ۲ بجے سے ۳ بجے تک ویاکھیان شری سوامی ویدانند جی مہاراج
۳ بجے سے ۶ بجے تک اپیل شری آچاریہ رام دیو جی پردھان سبھا۔ گورو کلوں کے برہم چاریوں کی کھیلیں۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ۔

سنیچروار ۲۸ دسمبر – ۷½ بجے سے ۹ بجے تک پربھو کیرتن یگیہ
۹ بجے سے ۱۱½ بجے تک شکشا سمیلن

بعد دوپہر – ۲ بجے سے ۲ بجکر ۲۰ منٹ تک سمت پرارتھنا۔ آتم چنتن۔ ۲-۲۰
۲ سے ۳½ بجے تک ویاکھیان پنڈت ستیہ ورت جی لکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی
۵ بجے تک شردھانند سمیلن۔

راتری – دیپ مالا۔ ویاکھیان شری سوامی سرواتند جی مہاراج

اتوار ۲۹ دسمبر – ۷½ بجے سے ۹ بجے تک پربھو کیرتن یگیہ ۹ بجے سے ۱۱½ بجے تک برہم چریہ سمیلن۔

بعد دوپہر – وادپرتیوگیتا۔ تقسیم انعام آرین ٹورنامنٹ

راتری – ۷ بجے سے ۷½ بجے۔ دھنیاد شری آچاریہ رام دیو جی پردھان سبھا
۷½ سے ۱۰ بجے تک۔ کوی دربار زیر صدارت شری لالہ ترلوک چند جی محروم۔

آریہ سمیلن – ۲۰ دسمبر سے ۲۲ دسمبر تک ہر روز ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک گورودت بھون میں ہوا کرے گا۔

آرین ٹورنامنٹ – ۲۰ دسمبر سے ۲۸ دسمبر تک ہر روز منٹو پارک لاہور میں ہوا کرے گی۔

سوچنا

جو آریہ بھائی اپنے تار کے ستھانوں پر سمت یگیہ کرانا چاہیں وہ شری لالہ ہردیال جی دلیتی آریہ ویر دل لاہور سے درخواست کرنے پر مفت سامگری اور سمدھا پراپت کر سکتے ہیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تصنیف کو سماج کی پھیلاؤ ہر طرف

ویدپاک کی پھیلاؤ ہر طرف

اوم

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا ہفتہ وار آرگن

कृण्वन्तो - विश्वमार्यम्

قیمت سالانہ تین روپے - فی پرچہ ۱؍

مسافر
ہفتہ وار لاہور

ایڈیٹر :- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक आर्य्य मुसाफिर लाहौर।

جلد … آتوار ۱۵ پوہ سمت ۱۹۹۲ بکرمی دیانند آشند ۱۱۱ مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء { نمبر ۵۲

آریہ مسافر
ویدک دھرم
کا
سچا پرچارک اور سبھا کا
ہفتہ وار گزٹ
ہے۔ آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجئے
(مینیجر)

اس خطا پر مجھے مارا کہ گنہگار نہ تھا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے مہوتسو کے سلسلہ میں گورنمنٹ پنجاب نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ اتنا نامناسب خلاف تدبر اور خلاف انصاف ہے۔ کہ اس سے آریہ سماجک جگت میں خصوصاً اور آریہ (ہندو) جگت میں بالعموم انتہائی مایوسی اور ناراضگی پیدا ہو گئی ہے۔ آریہ سماج وچھووالی (لاہور) کو قائم ہوئے ۵۸ سال ہو چکے ہیں اور ہر سال اس کا سالانہ اتسو ماہ نومبر میں ہوا کرتا ہے۔ اور نگر کیرتن کا جلوس سالانہ جلسہ کا ایک جزو لاینفک ہوا کرتا ہے۔ امسال چونکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی بنیاد سے قائم ہوئے پچاس سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ ایام کرسمس میں یعنی ۲۳ دسمبر سے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء تک سبھا کی اردھ شتابدی کا مہوتسو منانے کا نتیجہ کیا گیا۔ اس لئے آریہ سماج وچھووالی لاہور نے بھی اپنے سالانہ جلسہ کی گولڈن جوبلی کے ساتھ منانے کا فیصلہ کیا۔ اول تو یہ توقع ہی نہ جا سکتی تھی۔ کہ گورنمنٹ آریہ سماج جیسی شاندار امن پسند اور پابند قانون سنستھا کے متعلق ایسا رویہ اختیار کرے گی کہ جس سے اسے اس کے ایسے دھارمک حق سے بھی کہ جس پر وہ پورے ۵۸ سال تک مستفید ہوتی رہی ہے۔ ایسی بُری طرح محروم کر دیا جائے

اور کبھی ایسی صورت ہیں کہ جب ایک ہفتہ پہلے سرکار کی طرف سے آریہ سماج وچھووالی کو اپنے سالانہ اتسو کے سلسلہ میں نگر کیرتن کا جلوس نکالنے کی اجازت دی گئی۔ لیکن چند دن بعد جلوس کی تاریخ سے عین ایک دو دن پہلے اس کی ممانعت کر دی گئی۔ اول تو جب گورنر صاحب اپنی تازہ تقریر میں یہ علی الاعلان فرما چکے تھے۔ کہ لاہور شہر میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے جو دفعہ ۱۴۴ عاید ہے۔ اس کا اثر دہا۔ تک جلوسوں پر جو مدت مدید سے نکالے جاتے ہیں۔ کوئی اثر نہ ہوگا۔ اور گورنمنٹ ایسے جلوسوں کے متعلق درخواستوں پر ہمدردانہ طریق پر غور کرے گی۔ اول تو کسی کو توقع نہ تھی۔ کہ آریہ سماج کے دیرینہ دھارمک حق کے راستہ میں حکام وقت کی طرف سے کوئی اڑچن ڈالی جائے گی لیکن گورنر صاحب کی متذکرہ بالا تقریر کے بعد شک و شبہ کی گنجائش ہی نہ رہی تھی۔ لیکن چند دن کے بعد جب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ادھیکاریاں سبھا کو اطلاع دی۔ کہ جلوس کے متعلق پولیس وغیرہ کے انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ تب تو بالکل ہی تسلی ہو گئی۔ لیکن

اے بسا! آرزو کہ خاک شدہ

اچانک شتابدی سے صرف دو تین دن پہلے حکم آ گیا۔ کہ جلوس کی ممانعت کی جاتی ہے۔ باوجود اس کے پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا نے ایک دفعہ اور احکام وقت سے گفت و شنید کے ذریعہ منصفانہ فیصلہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جب اس میں بھی کامیابی نہ ہوئی۔ تو سبھا نے اپنی اردھ شتابدی ملتوی کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ اس سے آریہ جگت میں کتنی مایوسی اور ناراضگی پیدا ہوئی ہے اس کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں۔ جو اس بات سے واقف ہیں۔ کہ آریہ (ہندو) ماتریں اس مہوتسو کے متعلق کتنا بھاری جوش اور مستعدی موجود تھی کئی بھائی دُور دراز فاصلہ سے پیدل جتھے بنا کر آئے تھے۔ اور کئی بائیسکلوں پر آ گئے تھے۔

علاوہ ازیں سبھا کا بھی کئی ہزار روپے کا نقصان ہو گیا۔ کئی چوٹی کے ودوانوں کو جنہیں دور دراز فاصلہ سے مدعو کیا گیا تھا۔ ان میں سے کئی ۲۲ر کو لاہور بھی پہنچ گئے تھے۔ علاوہ ازیں حیدرآباد دکن۔ برٹش ایسٹ افریقہ وغیرہ مقامات سے سینکڑوں آریہ ویر اور آریہ بھائی حکم امتناعی کے موصول ہونے سے بھی پہلے پہنچ چکے تھے۔ غرضیکہ اس غیر منصفانہ اور غیر مدبرانہ حکم کی وجہ سے نہ صرف آریہ جگت میں رنج و قلق کی ایک زبردست لہر آریہ جگت میں پھیل گئی۔ بلکہ ہزاروں روپے کا نقصان ہو گیا۔ لطف کی بات یہ ہے۔ کہ اگرچہ گذشتہ ۵۸ سال سے آریہ سماج لاہور نگر کیرتن کے متعلق اپنے حق کو استعمال کرتی رہی ہے۔ لیکن کبھی کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ اور اس دفعہ تو سماج ہر قسم کی جائز پابندیوں کے ماتحت جلوس نکالنے کے لئے بھی تیار تھی۔ آریہ سماج ایک زندہ اور امن پسند دھارمک سوسائٹی ہے آج تک اس کے اتسووں میں کبھی دنگہ نہیں ہوا۔ اس صورت میں آریہ جگت حیران ہے۔ کہ کیا انہیں یہی امن پسندی کا صلہ ملا ہے؟

(ایڈیٹر)

گورودت بھون لاہور میں پروٹسٹ سبھا

آج مورخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو گورودت بھون لاہور میں حکومت پنجاب کے خلاف آریوں کی بھاری سبھا ہوئی۔ جس کی صدارت کے شری بھائی پرمانند جی نے فرائض ادا کئے۔ سب سے پہلے شری آچاریہ رام دیو جی پردھان سبھا نے تمام حالات کو بالتفصیل بیان کیا۔ اور گورنمنٹ کی طرز عمل کو بوضاحت بیان کیا۔ شری پنڈت پریہ ورت جی۔ مہاشہ خوشحال چند جی خورسند۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت گیان چند جی کی زبردست تقاریر ہوئیں۔ پروٹسٹ کا ریزولیوشن پاس ہوا۔ شری بھائی جی اور شری بھیم سین جی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

(رپورٹر)

نوٹ کر لیں { آریہ مسافر کے پریمیوں کو سوچنا دی جاتی ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے التوا کے کارن آریہ مسافر کا اردھ شتابدی نمبر بھی ملتوی کر دیا گیا ہے ÷ (مینیجر)

… پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر دانتہ گورودت بھون لاہور سے شائع ہوا۔

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ دھرم پرچارنی سبھا جموں کشمیر سرینگر

ریاست جموں کشمیر میں ویدک دھرم پرچار کو ادھک ویگ سے چلانے کے لئے سرینگر کی سماجوں کی اور سے ایک "آریہ دھرم پرچارنی سبھا جموں کشمیر سرینگر" کی ستھاپنا کی گئی ہے۔ اور اس سبھا نے اپنا کاریہ آرمبھ کیا ہے۔ اس سال کے لئے نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے ہیں شری دیاال جی بی۔ اے۔ سی۔ ای ریٹائرڈ انجنیر پردھان شری جانکی ناتھ جی بی۔ اے۔ منتری
ر جانکی ناتھ جی ودیارتھی سدھانت رتن کوشادھیکش۔ تتھا شری دینا ناتھ جی شری دیاال جی شری ماگھو رام جی سبھا سد۔

منوہر ویاکھیان دیا۔ اور اس میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے سمبندھ میں جنتا سے ویدوانر یگیہ کرانے کے لئے پریرنا کی۔ چنانچہ اسی دن پانچ سبھا سدوں کے گھروں پر ویدوانر یگیہ کروائے گئے جن سے دس روپے چار آنے پراپت ہوئے اس سے پہلے بھی آٹھ یگیہ ہو چکے ہیں۔ جن پر ۱۹ روپے

کا منوہر ویاکھیان آریہ سماج مندر میں ہوتا رہا۔ حاضری کافی تھی۔ تمام ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پنڈت جی کا لیکچر نہایت مؤثر تھا۔ پنڈت جی نے موجودہ تہذیب اور ویدک تہذیب پر روشنی ڈالی۔ اور ساتھ ہی پورانے اتہاس کا مطالعہ کرنے پر زور دیا۔ جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ (دھنراج منتری)

آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس

سبھا کی طرف سے جو اتہاس تیار کروایا گیا تھا۔ وہ چھپ تو گیا ہے اور نریکشت بھی ہو گیا ہے۔ کنتو انترنگ سبھا نے سروسمتی سے نشچیہ کیا ہے۔ کہ اس کے ستھلوں پر پنہ وچار کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ جب وہ پستک کا نریکشن کرے گی۔ تو پستک کا اس کمیٹی کی آگیا انوسار اگر ضرورت ہوئی۔ تو سنشودھن کر دیا جاوے گا۔ تب ہی سبھا اس کو شائع کر سکے گی اس سے پہلے نہیں۔

رام دیو
پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

ستیارتھ پرکاش پریکشا

آریہ دھرم پرچارنی سبھا جموں۔ کشمیر۔ سرینگر نے اپنی پچھلی سبھا میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ کشمیر میں ستیارتھ پرکاش پریکشا رشی بودھ اتسو پر منعقد کی جاوے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ امتحان ماگھ سمت ۹۲ مطابق ۱۹ فروری ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔ جو سجن اس پریکشا میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ امتحان کی تاریخ سے ۱۵ دن پہلے منتری سبھا کو سوچت کریں۔ (جانکی ناتھ بی۔ اے منتری آریہ دھرم پرچارنی سبھا سرینگر)

ویدک ودیالیہ لاڈوہ ضلع کرنال

ویدک ناتھ آلیہ لاڈوہ ضلع کرنال میں ویدک ودیالیہ وبھاگ کھولا گیا ہے جس میں سنسکرت کے ودیارتھیوں کو پنجاب یونیورسٹی کی پراگیہ وشارد پریکشا دلانے کا پربندھ کیا گیا ہے۔ جس کے لئے ایک یوگیہ تجربہ کار ادھیاپک کو تعلیم دینے کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس وبھاگ میں ودیارتھیوں سے صرف بھوجن کا خرچ لیا جاوے گا۔ بستر۔ پستک ودیالیہ کی طرف سے دیا جاوے گا۔ پڑھائی۔ بورڈنگ کی فیس کچھ نہ لی جاوے گی۔ نیز اس میں ہندی رتن ہندی بھوشن اور ہندی پربھاکر پریکشائیں بھی دلائی جائیں گی۔ ان کے لئے بھی مندرجہ بالا نیم رکھا گیا ہے۔ پنجاب میں ہندی و سنسکرت ودیا کا پرچار کرنے کے لئے ہی ایسا پربندھ کیا گیا ہے۔ اپنی ترقی چاہنے والے ودیارتھی ۱۰ دسمبر ۱۹۳۵ء تک داخلہ فارم و پراسپکٹس منگا کر ودیالیہ میں بھرتی ہو کر لابھ اٹھاویں۔ اس وبھاگ میں ۱۰ ودیارتھی رکھے جاویں گے۔ پرارتھی شیگھرتا کریں۔ (پورنانند منیجر ویدک ودیالیہ وبھاگ لاڈوہ ضلع کرنال)

آریہ سماج رام گڑھ کے سماچار

پنڈت سنت رام جی آریہ سیوک اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آریہ سماج رام گڑھ میں پدھارے سب سے پہلے آپ نے ستیا گرہ ست سنگ میں ایک بڑا

۱۲ آنے دکشنا پراپت ہوئی تھی۔ ابھی اور بھی یگیہ ہونے والے ہیں۔ ان سے بھی جو دھن پراپت ہوگا۔ وہ شیگھر ہی سبھا کو بھیج دیا جاوے گا۔ (درگا داس منتری)

آریہ سماج کیمبل پور:۔

(۱) آریہ سماج کیمبل پور میں سوامی آنند جی کے منوہر اپدیش مرہٹی اور ہندی بھاشا میں ۸ تاریخ سے ہو رہے ہیں۔ جنتا پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے
(۲) مہاشہ دھرم دیو کی مہابھارت کی کتھا روزانہ ۸½ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوتی ہے۔ حاضری سے مندر کھچا کھچ بھر جاتا ہے۔ اور جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑتا ہے۔
(موہن لال سبھا سد آریہ سماج کیمبل پور)

ودیالیہ میں وید پرچار:۔

مورخہ ۱۹ دسمبر کو پنڈت بنارسی لال جی بھجن اپدیشک

آریہ سماج گرلی کا سالانہ جلسہ:۔

آریہ سماج گرلی ضلع کانگڑہ کا سالانہ جلسہ ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۱۔۱۲۔۱۳ ماگھ سمت ۹۲ بکرمی بروز شکر۔ سنیچر۔ ایتوار کو بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ دلت ادھار و بدھوا وواہ کانفرنس ہوگی۔ اچھے اچھے پنڈتوں کے آنے کی آشا ہے۔ درشن دے کر دھرم لابھ اٹھاویں۔
(کھڑک رام منتری)

آریہ سماج جڑانوالہ:۔

آریہ سماج جڑانوالہ کی طرف سے سبھا کی اردھ شتابدی کے سمبندھ میں شتابدی سپتاہ بڑے سماروہ سے منایا جا رہا ہے۔ شہر میں روزانہ پربھات کال سنکیرتن کیا جاتا ہے۔
آج مورخہ ۲۰ دسمبر کو آریہ سماج مندر میں سبھا کی آگیا انوسار ایک جلسہ ہوا۔ شری آچاریہ رام دیو جی کا سندیش پڑھ سنایا گیا۔ نیز لالہ شیو ناتھ رائے جی

پردھان آریہ سماج نے ...
کہ گورنمنٹ کی جلوس کی اجازت ...
سے شاید اردھ شتابدی ...
بتاتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہمیں ...
چاہیئے۔ اور اس وقت تک ...
تک کہ سبھا کا کوئی خاص فیصلہ ...
پہنچا۔
(دیس راج منتری آریہ ...)

آریہ سماج لیہ

شریمان سوامی رُدرانند جی ...
آتم دیو جی بھجنیک نے آریہ سماج ... کر چار دن اردھ شتابدی کے ... خوب پرچار کیا۔ ہر روز رات کے ... منوہر اپدیش سننے کے لئے سب ... سملت ہوتے تھے۔ سناتنی بھائی ... سوامی جی کے لیکچروں کو بہت ... یہاں ان کا آتی اثر پربھاؤ پڑا ... اپنی طرف سے ایک یوگیہ پروہت ... ہے۔ جو یہاں پرچار و سنسکار کرے ... کوئی بان پرستھی سنجی کریا کریں۔ ... کا پربندھ کر دیا جاوے گا۔ آریہ ... سماج کا کام بھی آرمبھ کر دیا ہے۔ ... ایک چٹی پاٹھ شالہ بھی چل رہی ہے ...
(گنگا رام اپ منتری)

"آریہ ویر"

سناتن دھرم نمبر

۳۰ دسمبر کو بڑی آب و تاب ...
آریہ ویر لاہور کا سناتن دھرم نمبر ... ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے ... کو پرکاشت ہونا تھا۔ لیکن اردھ ... ملتوی ہو جانے کے کارن اس کی تاریخ ... تاکہ باہر کے سجن جواب لاہور نہ پدھار ... بھیج کر منگوا سکیں۔ ایک ہفتہ بڑھا ... اب یہ نمبر ۳۰ دسمبر کو بڑی آب و تاب ... ہوگا۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی ... آرڈر نہیں دیئے۔ جلد آرڈر بھیج ... آریہ سماج کے پرسدھ نیتاؤں ... لیکھکوں کے نہایت شاندار لیکھ ... شاندار مرقع ہوگا۔ قیمت فی پرچہ ... رسالہ کا ہوگا۔
(مینیجر آریہ ویر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حکومتِ پنجاب کیخلاف پُرزور پروٹسٹ

ڈپٹی کمشنر لاہور اور سٹی مجسٹریٹ کے متضاد احکام

شری آچاریہ رام دیو جی کا بیان

گذشتہ سے آگے

میں آریہ جنتا

سیوک ہوں۔ اس لئے اُنہی کے سامنے جواب دہ ہوں۔ میں اپنی صفائی

پیش کرتا ہوں۔ نوکر کو سوامی کے آگے جوابی کرنی ہی چاہیئے۔ آریہ جنتا کو جو

تکلیف اور مایوسی ہوئی ہے۔ اس کے لئے میں ہرگز ذمہ دار نہیں ہوں۔ ۱۳ار

دسمبر کو میں پروفیسر شو دیال جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی پردھان آریہ

سماج وچھووالی لاہور اور پنڈت گیان چند جی ڈپٹی کمشنر صاحب کو ملے

اس وقت کرفیو آرڈر بھی تھا۔ پھر بھی ڈپٹی کمشنر صاحب نے ہم کو یقین دلایا

چونکہ جلوس سالانہ ہے۔ اور مذہبی ہے۔ اس لئے اس کی اجازت ہو گی

۱۵ار دسمبر کو آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کا اجلاس تھا۔ اس

ڈیپوٹیشن کے دوران میں ہی میں نے اردھ شتابدی سمبندھی اس انتظام کے

متعلق ڈپٹی کمشنر صاحب سے پھر فون پر بات چیت کی۔ اس وقت بھی انہوں

نے فرمایا۔ کہ جلوس کی منظوری انہوں نے دیدی ہے۔ اور پولیس کو احکام

جاری کر دیئے ہیں جلوس ہی ملتے ہیں نے آریہ جنتا میں زور شور سے اعلان کر دیا

کہ جلوس نکلے گا۔ اور اس شان سے نکلے گا جس شان سے اس شاندار جماعت کا

جلوس نکلنا چاہیئے۔ آریوں کے گھروں میں شادیانے بجنے لگے۔ بچوں نے اور استریوں

نے سوٹ بنوانے شروع کر دیئے۔ آریوں کے پژمردہ دلوں میں تازگی آنے لگی۔

پژمردہ اس لئے۔ کہ کئی لوگ لاہور کی حالت سے خائف تھے۔ لدھیانہ کے شاندار

ہائی سکول میں ایک شاندار ودیاواتی بگیہ ہوا سکول کے بارہ سو ودیارتھی بگیہ سمیلت

ہوئے۔ آریہ سماج لدھیانہ کے پردھان یجمان بنے۔ ودیارتھیوں اور ادھیاپکوں

نے اور سے پنڈت بنسی پال جی کو سبھا کے لئے دکھشنا پراپت ہوئی۔ لڑکوں نے نئی

وردیاں بنوائیں۔ سکول کا شاندار بینڈ اور ایکسٹرا تیار ہوا۔

۱۷ار دسمبر کو سٹی مجسٹریٹ نے مجھے فون کیا۔ کہ جلوس نہیں نکل سکتا۔ گورنمنٹ

کی رائے بدل گئی ہے۔ میں نے کہا۔ کہ ہمارے ہزاروں روپے خرچ ہو چکے ہیں سینکڑوں

آدمی مشرقی افریقہ وغیرہ سے اس غرض کے لئے بھارت میں پہنچ چکے ہیں۔ اور کئی ابھی

جہاز پر سمندر میں ہی ہیں۔ سب تیاریاں ہو چکی ہیں۔ پیدل یاترا والے لوگ چل چکے ہیں

لاہور کی حالت آگے سے بہتر ہے۔ اس لئے کئی بندشیں ہٹائی جا چکی ہیں۔ اس لئے اب جلوس

بند کرنے کے کیا معنے ہیں۔ ان پرشنوں کا جواب کوئی نہیں دے سکا۔ چیف سیکرٹری سے

لے کر سٹی مجسٹریٹ تک کوئی نہیں دے سکتا ۵۸ ورشوں سے آریہ سماج لاہور کا

جلوس نکلتا ہے۔ آج تک کبھی کوئی بدمزگی نہیں ہوئی۔ بلکہ مسلمان اصحاب تک بھی ہماری

بھجن منڈلیوں کی خاطر تواضع کرتے رہے ہیں۔ ان سب باتوں کی سچائی کو تسلیم کیا گیا۔

لیکن فیصلہ نہیں بدلا گیا۔

ہمیں بتلایا گیا۔ کہ شیعہ مسلمانوں کے جلوس بھی بند کر دیئے گئے ہیں۔ وہ جلوس جو

پانچ ورشوں سے نکلتے تھے۔ اور صرف مسلمان محلوں سے گذرتے تھے۔ ان کا لاہور

میں کوئی چرچا نہیں تھا۔ کہ وہ ان معنوں میں کوئی مذہبی نہیں تھے۔ جن معنوں میں آریہ سماج

کا جلوس ہے۔ آریہ سماج کا جلوس آریہ سماج کے پہلے سالانہ جلسہ سے ہی نکلتا ہے شیعوں

کا جلوس اگر مذہبی رسوم کا حصہ ہوتا۔ تو صرف پانچ برس سے ہی کیوں نکلتا۔ میری رائے

تو یہ ہے۔ کہ اس جلوس کو روکنا بھی نامناسب ہے۔ بہرحال آریہ پرتی ندھی سبھا کے جلوس

کے ساتھ اس کا کیا مقابلہ ہے۔ پچاس ورشوں کے بعد یہ سبھا جس کی قائمی کے وقت

اس کے ساتھ تھوڑی سی سماجیں تھیں۔ آج پنجاب میں چار لاکھ آریہ سماجیوں کی سوامنی

سبھا ہے۔ پانچسو آریہ سماجیں اس کے ماتحت ہیں۔ وید منتر گاتے ہوئے پربھو بھگتی کے بھجن

سناتے ہوئے ویدک دھرم کی جے کے پر فلک شگاف نعروں سے آکاش کو گونجاتے ہوئے

ہزارہا استری پُرش اور بچے جب لاہور کے بازاروں میں سے گذرتے۔ تو ایسا سماں بندھتا۔ جو

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لاہور کے اتہاس میں کبھی نہ بندھا ہو۔ ہزارہا ہندو اور سکھ اس جلوس میں شامل ہوتے ہزارہا دیندار مسلمان بھی پربھو بھگتی اور توحید کے بھجن شنکر وجد میں آتے۔ بھلا اس جلوس سے کیا جھگڑا پیدا ہو سکتا تھا۔ نہ کسی مذہب کے برخلاف کچھ ہونا تھا۔ نہ ملت کے خلاف پربھو آپ کے سامنے ہیں۔ پھر پربھو کی پرتھوی پر پربھو بھگتوں کو چلنے سے روکنا۔ سرکار کے لئے کہاں تک اُچت ہے۔ اور پھر بجن دیکر اس وچن کے برخلاف

منانا تو بالکل ہی مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ بھلا سبھا ایک اجیہ اردھ شتابدی کو منا کر کیا کرتی۔ گوروکلوں کے برہم چاری اور برہم چارنیاں۔ پتر ودیالیوں اور پتری پاٹھشالاؤں کی ہزارہا ودیارتھی اور ودیارتھنیاں لاہور میں اکٹھے ہو کر آدرا ہے ماتا پتا اور سنستھاؤں کا ہزارہا روپیہ خرچ کر کے گوروودت بھون کی چار دیواری میں بند ہو کر کیا کرتے۔ آریہ جنتا کی آواز اور انترنگ سبھا اور ودیا سبھا کا حکم یہی تھا۔ کہ اردھ شتابدی پچاس ورش کے بعد کرنی ہے۔ جیسے کرو شان سے کرو۔ اس کو دیپاولی اور دسہرہ بناؤ۔ محرم نہ بناؤ۔ اس حکم کے آگے میں جھک گیا کیونکہ سیوک کا سوامی کے حکم کے آگے جھکنا ہی کام ہے۔

آریہ پُرشو! اردھ شتابدی منائی جائے گی۔ اور شان سے منائی جائے گی۔ اور ایسی شان سے منائی جائے گی۔ جیسی شان سے اس وقت کی لاہور کی مخدوش حالت میں شاید ہی منائی جا سکتی۔ تاریخ کا انتظار کرو۔ پربھو سے پرارتھنا کرو۔ کہ وہ تاریخ جلد آئے۔ لیکن میں معمولی سی شرطیں لگاتا ہوں۔ ان کو پورا کرو۔ تاکہ میں خوشی سے فوراً اتساہ سے تاریخیں مقرر کر سکوں۔ وہ شرائط حسب ذیل ہیں:۔

(۱) پچھلے سال ۲۲ نئی آریہ سماجیں بنی تھیں۔ اس سال پچیس تو بن چکی ہیں۔ اردھ شتابدی کے اتسو تک تو نئی سماجیں اور بننی چاہئیں۔ آریہ اُپدیشک آریہ ویر اور آریہ جنتا اس کام پر جُٹ جائے۔ تو کوئی مشکل بات نہیں۔ اس شرط کو پوری کرو۔ میں جلد تاریخیں مقرر کر دوں گا۔

(۲) آریہ اُپدیشکوں نے عین تندہی سے اس ورش کام کیا ہے۔ اس کے لئے میرے ہردے میں پرشنسا کے بھاؤ تو ہیں۔ دھنیواد میں اس لئے نہیں کرتا۔ کیونکہ میں ان کو سبھا سے الگ نہیں سمجھتا۔ جو انہوں نے کام کیا۔ وہ ان کا اپنا ہی کام ہے۔ ہزارہا ویشواس یگیہ ہو چکے ہیں۔ کم از کم پانچ ہزار اور ویشواس یگیہ ہو جائیں۔ پھر دیکھئے اردھ شتابدی کی تاریخیں کتنی جلدی مقرر ہوتی ہیں۔

(۳) آریہ سماج کے اتہاس میں کسی اپیل کو اتنی کامیابی نہیں ہوئی۔ جتنی کہ اردھ شتابدی کی اپیل کو۔ ۱۲ اگست کو میں نے باقاعدہ کام شروع کیا تھا۔ پندرہ دن کے لئے پِتر چھبیلداس کو چوٹ کی وجہ سے اور ایک ہفتہ سے زیادہ بہن تپسوی آچاریہ ودیاوتی کی بیماری کی وجہ سے میں ڈیپوٹیشن میں شامل بھی نہیں ہو سکا۔ لیکن عزیز پنڈت گیا چند جی و عزیز پنڈت بدھ دیو جی نے کام جاری ہی رکھا۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ لکھنے کے وقت تک قریباً ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ چندہ ہو چکا ہے جس میں سے تقریباً پینتالیس ہزار

کے پاس ہے۔ میں آریہ جنتا کا دھنیواد کرتا ہوں۔ لیکن میں چاہتا ہوں۔ کہ اردھ شتابدی تاریخوں تک اڑھائی لاکھ چندہ ہو جائے۔ جس میں کم از کم ڈیڑھ لاکھ نقد ہو۔ دیگر تک میری یہ دلی خواہش ہے۔ کہ سبھا کے دفتر میں پچیس ہزار روپیہ اور نقد آ کا طریقہ سہل ہے۔ جس جس سماج کے پاس جتنا جتنا روپیہ اردھ شتابدی ویشواس یگیوں کا پڑا ہے۔ وہ ایک دم سبھا میں بھیجدیں۔

جن بھائیوں نے پرتگیائیں کی ہیں۔ وہ بھی اپنا روپیہ فوراً بھیجدیں۔ پھر میں ساٹھ ہزار روپیہ ہو جانا دس دن میں کیسے مشکل ہے۔ آریہ جنتا نے میری اچھیائیں پوری کیں۔ آشا ہے۔ یہ بھی پوری ہو جائے گی۔

(۴) آریہ سماج کے چار آنہ سبھا یک کم از کم دس ہزار پنجاب بھر میں اردھ کی تاریخیں نیت کرنے سے پہلے ہی ہو جانے چاہئیں۔

۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کو ہمارا شاندار جلوس نکلنا تھا۔ وہ جلوس بلا وجہ گیا۔ اس لئے پنجاب کی ہر ایک آریہ سماج اُس دن احتجاجی جلسہ کرے سمن لکھت پرستاؤ پاس کر کے اس کی ایک کاپی گورنمنٹ پنجاب کو اور ایک پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں بھیجدیں۔

"۔۔۔۔۔۔۔۔ کے آریوں کا یہ پبلک جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب وچھووالی آریہ سماج کے متفقہ نگر کیرتن کو گورنمنٹ کی طرف سے بند کئے پر شوک اور دکھ پرگٹ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت میں جب کہ گورنمنٹ نے کی حالت زیادہ مخدوش تھی۔ اس جلوس کی باقاعدہ اجازت دیدی تھی کچھ بہتر ہونے پر اس اجازت کو بلا وجہ منسوخ کر دیا۔ یہ سماج محسوس کرتا اس ممانعت سے پنجاب کے لاکھوں آریوں کے دل کو سخت چوٹ لگی ہے۔ یہ پرتی ندھی سبھا کو یقین دلاتا ہے۔ کہ سب آریہ اس کے ساتھ ہیں۔ اور اردھ کی آنیوالی تاریخوں کی پرتیکشا کر رہے ہیں۔"

اس پرستاؤ کو سویکار کرنے کے بعد آریہ سماج کی ویدی سے پربھو سے کی جانی چاہیئے۔ کہ وہ پوتر پنجاب بھومی میں سامپردایک وویش کو دور کر کی لہر چلائیں۔ اور یہاں کی سرکار کو سومتی دیں۔ کہ وہ نیائے پورک شاسن

"رام دیو"

[illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کا پرچار سنگٹھن گیگ لاؤ

(لیکھک شری یجیہ . . . سوامی مہاراج)

آریہ سماج کا جنم اوڑیا کی ناش اور دیا کی مدد کے لئے ہوا تھا۔ آریہ سماج نے جنم کال ہی سے ان ہی کے ... آریہ سماج نے اپدیشک اور سنیاسی ہی ... گیا۔ آریہ سماج ... ایک ایک سنیاسی ... اس کا جیون ... گیا۔ جہاں ایک بھی آریہ رہتا تھا ... سمجھا جاتا ... اپدیشک کر تو یہ پالن اور بل کے کارن اس ... جانتے تھے۔

آریہ سماج کے اس پرچار نے لاکھوں ہندوؤں کی انیک بھائیوں ... روپیہ سے ہندو سماج سے باہر تھیں ... آدمی ... پرچار ... میں جذب کر لیا ... کوئی کہہ نہیں سکتا کہ کبھی وہ شرتی تھیں۔ اُن کے نام اس سے لینے کی ضرورت نہیں۔ ان کی سمرتی کو لوگ بھول چکے ہیں۔ جیسے ... رواج نشٹ کر دیئے۔

"استری شودرو ... " کی پرمپرا کو عیسائیوں سے ... کی پرتھا کو دور کر کے ہمیشہ کے لئے اس کا ... ہڑتال پھیر دی۔ "اشٹ ورشا بھویت گوری" والی کلپنا اور خراب کہاوت کو بھلا دیا۔ جس کے پرنام اس کا ستیاناس کر کے ... ایک میں اشٹ ... کے سولہ ... کے لئے ... رام لال شاستری کو باد ... ہوتا تھا۔ مسلمان اور عیسائیوں کو شدھ کر کے انہیں کھانے پینے میں ... چوکے چولھے ہی میں دھرم ... کا ... ہوا۔ جنم کی ذات پات کو نشٹ کرنے کے لئے ... جاتی ... کی پرتھا ... کی ... مان۔ شادی ... اور ... کی طرف استری پرشوں کے دھیان آکرشت کئے۔ اس پرکار کے انیک ... سمرتی ... کہ جنہیں پرچار ... کی ... کہنا چاہیے ... دیش واسی نے ... میں آج بھی جاگرتی ہے۔ اور ... آریہ کو ... کر رہی ہے۔

میں اس گھڑی کو ... سے مہرشی دیانند کے ... اور سال کے ... آریہ سماج کے ... مہرشی کی ... سمرتی کو ... سنانے کا ... بنا ... آریہ سماج کے پرچار ... کمان ... ہے۔ اور ...

کسی ذلیل پرکار ... ختم ہو گیا ... کام میں شروع ہو گیا۔ ... نکل ... میں ... سے ... نکلا۔ ... آریہ سماج انہیں ... سنگٹھن ... ہو گیا ہے۔ ... میں ہیں ... سے کوئی ... ایسا ... ہے ...

سماج میں آکر دیکھ سہی

اے کاشی جانے والے ——— گنگا میں نہانے والے
اے قشقہ لگانے والے
پُران سُنانے والے ——— وید پڑھا کر دیکھ سہی
سماج میں آکر دیکھ سہی

کیسی ہے فصاحت ان میں ——— کیسی ہے بلاغت ان میں
کیسی ہے ملاحت ان میں
کیسی ہے صداقت ان میں ——— آنکھوں سے لگا کر دیکھ سہی
سماج میں آکر دیکھ سہی

رُخ کی ہے شان نرالی ——— حکمت سے نہیں ہو خالی
ہے بڑے مراتب والی
رہبر ہے جن کا عالی ——— تو پردہ اٹھا کر دیکھ سہی
سماج میں آکر دیکھ سہی

رشی دیانند تھے جتی ——— ہر بات تھی ان کی سچی
کرتے تھے حکایت حق کی
سُرمہ تھی پاک مٹی ——— آنکھوں میں لگا کر دیکھ سہی
سماج میں آکر دیکھ سہی

رشی دیانند کا ستیہ پریم

(از شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک)

یہ دیکھ کر عجیب… کہ عدالت میں ایک ستیوادی… جس نے دیتے دل میں پکا ارادہ کر لیا ہو کہ ایک شبد بھی جھوٹ نہیں کہنا… کتنا بھی چالاک وکیل ہو… وہ ہوشیار سے ہوشیار وکیل بھی اس کو بہکا نہیں سکتا… وہ ایک چالاک سے چالاک کی جرح کی گرفت میں آسکتا ہے۔ سچائی کا یہ ایک معجزہ ہے۔

مہرشی دیانند نہ صرف وید شاستر کے پنڈت تھے بلکہ دیگر علوم کی بھی… سواد حیات… اور نہ بھی… واقفیت… کی تھی… لیکن دھرم کے ٹھیک راستے کے پتہ لگنے میں سب سے بڑی سہایتا آپ کی اپنی ستیہ پریتا سے حاصل ہوئی۔ دو… بھارت میں اور بھی بڑے بڑے ودوان پنڈت موجود تھے… ان کو یہ… کیوں نہ ملا؟

مہرشی دیانند کے جیون چرتروں کے… آریہ پرشوں کے تجھے بہت سے مل جاتے ہیں… لیکن… یہ نہ سمجھے کہ… پیارا… پیرانے رکھ… ہو… سے… اس لئے بابو دیویندر ناتھ مکھوپادھیائے… سے مہرشی کے جیون کی ستیہ پریم کی… کسی… جیسے… کے… جاتے ہیں… مفصل ذکر… کتاب میں سے پڑھ سکیں۔

(۱) مولوی… صاحب نے… ستمبر ۱۸۸۲ء کو ایک خط دیویندر بابو کو لکھا۔ اس میں تحریر فرمایا:-

"میرا مہرشی دیانند سے اجمیر میں ملاپ ہوا۔ اس وقت آپ نے پرانک ہندوؤں سے سمبندھ ترک نہیں کیا تھا۔ سچائی کی تلاش میں تھے… دیدوں پرانہیں… وشواس تھا… اس… مرتبہ… سے واقف… تھے… میں کوئی حیرانی کی بات نہیں… ہے سو… کیا… مگر… نہیں دیکھا… لاہور سے… پڑھا… مہرشی نے… منگا لیا۔" صفحہ… حصہ…

(۲) فرخ آباد میں پادری… نے… کے سوال پر کہا۔ مجھے تو بہت اٹھا دیا جائے۔ لیکن… کو… کر نہ سکا۔ صفحہ ۲۴۳ حصہ دوم

(۳) مہرشی نے سنسکرت… پڑھ… کہ… سے دوسرے پنڈت تھے… سنسکرت کی… بیان… کے… تیار ہوگئے۔

لیکن مہرشی نے کہا۔ کہ جو نمشیاں ہیں۔ ان کو… ملا دینا چاہیئے۔ اور دوسرے… دیا جائے۔

(۴) مراد آباد میں مہرشی… جو شیام سندر… کا جوجن… سیٹھ صاحب کے اعتراض پر… جب… کہا… چپ… کچھ… صفحہ…

(۵) میرٹھ میں سوامی جی نے… بھاگیرتھ لال… کے کہنے پر حقہ پینا چھوڑ دیا۔ صفحہ…

(۶) سیٹھ… پر… کچھ لوگ سوامی جی کے پاس گئے کہ مسلمان اور ہندو… عیسائیوں کا کھنڈن کریں۔ سوامی جی نے کہا کہ سب مذہب… کا… کوشش… کا کھنڈن… صفحہ…

(۷) لالہ… ہوشیار… کے سوال پر کہا… ستیہ کا… گرنتھ ہی… سب سے… ہے۔ صفحہ…

(۸) مہرشی کے ایک آریہ سماجی… پستک چرانے… کا دوش… لیا۔ مہرشی نے اسی وقت اُسے… کر دیا۔

کو انہیں دوبارہ سبھا سد بنا لیا جائے۔ صفحہ ۱۲۵

(۹) مراد آباد… پیپل… نام کے پنڈت سے بات چیت ہوئی۔ مہرشی سے کہیں سنسکرت بھاشن میں اشدھی ہوگئی۔ جس کو مہرشی نے تتکال… کر لیا۔ اور… کے اپمان پر کہا۔ میں اسے درست ثابت کر سکتا ہوں۔ لیکن ایسا کبھی نہ کروں گا۔ صفحہ…

(۱۰) ایک دشمن نے شوچ کے وقت قتل کرنا چاہا۔ قاتل نے کہا۔ شوچ کے بعد میں خود گردن جھکا دوں گا۔ مہرشی نے اپنا وچن پورا کر دیا اور قاتل چھوڑ کر چلا گیا۔ صفحہ ۴۹۳

(۱۱) … پچیس… دیا… کہ… کی جاگیر والے… سندر کی… پیتی… نے کہا۔ کہ… روپیہ سے میں ستیہ نہیں چھوڑ سکتا۔ صفحہ ۶۶۷

(۱۲) پنڈت گوپال راؤ ہری نے آپ کے جیون چرتر میں لکھ دیا کہ… پر وہاں… دو بار مہرشی کو… آیا کرتے تھے۔

مہرشی کو جب معلوم ہوا۔ تو آپ نے کہا۔ کہ یہ بات غلط ہے۔… صاحب صرف… آئے… ستیہ نہ لکھو!!

گوروکل آیورویدک فارمیسی

چیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچے اس سے موٹے تازے ہوتے ہیں۔ کھانسی۔ دل کی دھڑکن۔ تپ دق کی خاص دوا ہے۔ قیمت چار روپے فی سیر

لاہور کے ایجنٹ

ویریندر اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

سُکھ سنچار

سِدھ مکر دھوج

…

آیورویدک فارمیسی نمبر ۱۲ - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

آریہ سماج کا پرچار گراموں میں کیسے ہو سکتا ہے؟

از شری لالہ ہردیال جی ادھشٹاتا "آریہ مسافر" — لاہور

کسی دھرم کے عقاید کا سمجھنا ایسا آسان نہیں کہ ہر ایک بآسانی سمجھ سکے۔ عوام اس لئے عقاید کی باریکیوں میں نہ پڑ کر درخت کو اس کے پھل سے پہچانتے ہیں۔ کہ مفید ہے یا مُضر۔ لوگ بڑے بڑے علماء کے لکچر اور اپدیش سُننے کے لئے جاتے ہیں مگر ان میں سے اکثر تو اس کان سے سنتے ہیں اس کان سے نکال دیتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مجھے ایک کہانی یاد آگئی ہے۔ وہ میرے مطلب کو اچھی طرح واضح کر دے گی۔ اس لئے ناظرین کے مفاد کے لئے درج کرتا ہوں۔

ایک دفعہ ایک راجہ نے دوسرے راجہ کے ملک پر چڑھائی کی۔ اور یہ دیکھنا چاہا۔ کہ اس ملک میں کوئی عقلمند اہلکار بھی ہے یا نہیں۔ اور تین سونے کی مورتیاں بھیجکر کہلا بھیجا۔ کہ اگر ان میں جو فرق ہے۔ وہ ٹھیک ٹھیک سمجھا دیا جاوے تو ہم دوستی کر لیں گے۔ ورنہ لڑائی کی جائے گی۔ راجہ نے ان مورتیوں کو جو بجنسہ ایک سی تھیں بغور ملاحظہ کیا۔ کوئی شکل و شباہت میں فرق نظر نہ آیا۔ جب تولا گیا۔ تو وزن میں بھی یکساں نکلیں دوسرے مصاحبوں نے بھی معائنہ کیا۔ کوئی فرق معلوم نہ ہؤا۔ راجہ کا ایک بوڑھا وزیر تھا۔ جو پنشن یافتہ تھا۔ اُس کے پاس جب مورتیاں بھیجی گئیں۔ تو وہ یہ سوچ کر کہ کوئی بہت باریک فرق ہوگا۔ اُن کے ایک ایک انگ کو بغور ملاحظہ کرنے لگا۔ بہت غور کے بعد اس کو یہ معلوم ہؤا کہ مورتیوں کے کان میں چھید ہے۔ لیکن اتنا چھوٹا۔ کہ اس میں خشخاش کا دانہ ہی جا سکتا ہے۔ وزیر نے پہلی مورتی کے کان میں خشخاش کا دانہ ڈالا۔ تو وہ دوسرے کان کے سوراخ سے نکل گیا۔ جب دوسری مورتی کے کان میں ڈالا ہؤا دانہ بہت ہلانے پر بھی باہر نہ نکلا۔۔ اس پر وزیر نے یہ لکھ بھیجا۔ کہ یہ مورتیاں انسانوں کی تین اقسام کو ظاہر کرتی ہیں۔ اوّل وہ جو کسی اچھی بات کو ایک کان سن دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ دوئم وہ جو سن کر سمجھ کر دوسروں کو سُنانے تک ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اور تیسری قسم ان انسانوں کی ہے۔ جو کسی اپدیش کو سن کر اپنے اندر جذب کر کے اُس کو اپنی زندگی کا حصّہ بنا کر اس کو اپنے عمل سے روزمرہ زندگی کے طور اطوار میں ہی پبلک کے سامنے رکھتے ہیں اپنشدوں میں بھی کہا ہے۔ کہ تیسری قسم کے پند و نصائح کے سُننے والے بہت کم ہی دیکھنے میں آتے ہیں۔

عوام پہلی قسم کے ہی ہوتے ہیں۔ مگر عامل با عمل لوگوں کے جیون ہی اُن کی رہبری کا سبب بنتے ہیں۔ سمرتیوں میں بھی اسی لئے لکھا ہے۔ کہ جس راستہ بزرگ ترین افراد و قوم چلتے ہوں۔ وہی عوام کے لئے درست راستہ دھرم و کرم کا ہے۔ بھگوان شری کرشن جی مہاراج بھی گیتا میں یہی فرماتے ہیں کہ اگر بزرگان قوم کا اخلاق و اطوار بگڑ جائیں۔ تو ساری پرجا کے اطوار اور اخلاق بھی ویسے ہی ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی گراوٹ کا پاپ بھی وہ برگزیدہ ہستیاں بنتی ہیں۔

شری سوامی جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش میں مکتی کے وشے پر لکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ پرمیشور کی اگیا پالنے۔ ادھرم۔ اودیا۔ بُری صحبت۔ بُرے سنسکاروں اور بُرے ویسنوں سے الگ رہنے۔ اور سچ بولنے۔ پروپکار۔ ودیا۔ پکشپات رہت نیائے دھرم کی ورِدھی کرنے اور پورِدکت پرکار سے پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اور اُپاسنا کرنے سے۔۔ انسان کی مکتی ہوتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو انسان صفات حسنہ کو رکھتا ہؤا اپنے جیون کو اس طرح نبھاتے ہیں جیسے کہ مندرجہ بالا اقتباس میں درج ہے۔ وہی ایشور کے سچے اوپاسک اور بھگت ہیں۔ اور اُن ہی کا کلیان ہوتا ہے۔ اور وہ ہی سچے راہبران قوم ہوتے ہیں۔

آریہ سماج کے آغاز کے زمانہ میں جن سجنوں کو شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا ست سنگ پراپت ہؤا۔ وہ عموماً عامل باعمل ہوتے یہی سبب تھا۔ کہ ان دنوں آریہ سماج کا پرچار بہت جلدی ہو گیا۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی جہاں جہاں آریہ سماج کا پرچار عوام میں ہے۔ اور آریہ سماج کو لوگ بڑی عزت سے دیکھتے ہیں۔ وہ ایسی جگہ ہیں۔ جہاں آریہ سماج کے لیڈر سچے معنوں میں عامل باعمل تھے۔ مجھے ایسی ہستیوں سے ملنے کا موقعہ ملا ہے۔ جو بہت سنسکرت کے ودوان اور سدھانتوں کے عالم نہ تھے۔ مگر اُن کے زندگی کے حالات سچائی اور نیکی کی زندہ مثال تھے۔ انہوں نے درجنوں نوجوانوں کو آریہ سماج کے دائرہ میں کھینچ کر مفید آریہ سماجی بنایا۔ بخلاف اس کے جہاں آریہ سماج کے عہدہ داروں کی ساماجک زندگی نقائص سے مبرا نہ تھی وہاں لوگوں کو آریہ سماج سے آہستہ آہستہ پہلے سرد مہری اور پھر نفرت ہو گئی۔

کچھ عرصہ بعد جب آریہ سماج میں ہر مذاق کے اشخاص شامل ہونے لگے۔ تو بہت سے ایسے اصحاب بھی تھے۔ جو اپنی کوئی خاص غرض لئے ہوئے آریہ سماج میں داخل ہوئے تھے۔ ایسے لوگوں سے یہ توقع کرنا کہ وہ اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوں اور دنیاوی کاروبار زندگی میں بطور سچے آریہ سماجی کی طرح چمکیں۔ یہ ناممکن تھا۔ اس زمانہ میں سدھانتوں پر عمل کی نسبت ان کے ماننے اور منانے پر زور دیا جانے لگا۔ مثلاً ایک شخص جو مانس تو کھاتا ہے مگر مانس کے کھانے کو پاپ مانتا ہے۔ عزت پانے لگا اور وہ شخص جو وید کا پڑھنا پڑھانا تو کیا۔ ہندی بھی اچھی طرح نہیں جانتا۔ صرف اس لئے برگزیدہ اشخاص میں شمار ہونے لگا۔ کیونکہ وہ ویدوں کو ایشور کرت مانتا اور اُس کے کثر اکثر کو سچا مانتا۔ سدھانت کی رٹ لگانے والا خواہ اُس کا بیوہارک جیون کیسا ہی گندہ ہو۔ نہایت اعلیٰ کیرکٹر کے آریہ سماج کے اعلیٰ ممبروں کی پگڑیاں اُچھالنے میں کامیاب ہؤا۔ حاصل مطلب یہ کہ آریہ سماج کے دائرہ میں معیار بدل گیا۔ اونچے جیون کی وہ قدر جو پنڈت لیکھرام جی کے زمانہ میں تھی۔ اعلیٰ علمیت کی وہ قدر نہ رہی۔ جو ماسٹر درگا پرشاد جی کے وقت تھی۔ دھن پرشوں کی زیادہ مانگ ہونے لگی قدرتی طور پر آریہ سماج عوام کی نظروں میں گرنے لگا۔ اور نوجوانوں کے دلوں میں اُس کی وہ کشش نہ رہی۔ جس سے مہاتما ہنسراج پنڈت گورودت۔ رائے ٹھاکر دت۔ لالہ دلارام۔ سوامی شردھانند جیسی برگزیدہ ہستیاں کو اپنی آغوش میں کھینچا تھا۔ جس پڑھے لکھے سے پوچھو وہ یہی کہتا سنائی دیتا ہے کہ اب آریہ سماج کی ضرورت نہیں۔ پرانے پرانے آریہ سماج کے کارکن بھی اُداسین ہو کر پیچھے بیٹھ گئے۔

اردھ شتابدی کے موقعہ پر یہ چند تمہیدی الفاظ لکھنے ضروری اس لئے سمجھے گئے کہ اس وقت یہ خیال بڑے زوروں پر ہے۔ کہ آریہ سماج کا پرچار دیہات میں ہونا چاہیئے۔ اب بھی دیہات کے لوگوں میں مقابلتاً چھل کپٹ کی زندگی کم ہے۔ سادگی اور ایمانداری سے روزی کمانے کی طرف توجہ زیادہ ہے۔ اس لئے ویدک دھرم کی سچائیاں وہاں جلدی گھر کر جائیں گی۔ مگر یہ بات نظر انداز نہ کرنی چاہیئے۔ کہ شہروں میں بسا اوقات لوگوں کو ایک دوسرے کے خانگی حالات کی واقفیت کم ہوتی ہے اور ایسے سمراج سماج کافی ہوتے ہیں۔ جن کے دوسرے ممبران آشنا بھی نہیں ہوتے۔ گرام واسیوں میں یہ ناممکن ہے۔ ہر ایک آریہ سماجی دوسرے آریہ سماجی سے دن میں کئی دفعہ ملے گا۔ اور اگر کسی ایک آریہ سماجی کے جیون میں کوتاہی پائی گئی۔ تو وہ سارے آریہ سماجی لوگوں کو لے ڈوبے گی۔ اور اس دیہات اور گرد و نواح میں آریہ سماج کے خیالات کا پرچار سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

میں اس بات کو پھر دوہرانا چاہتا ہوں۔ کہ اگر گرام واسیوں میں آریہ سماج کے کام کا دائرہ وسیع کرنا منظور ہے۔ تو وہاں اپدیشکوں کے ایک دو دن کے لکچروں سے کام نہ چلے گا۔ وہاں تو ایسے اشخاص کی بود و باش کی ضرورت ہے۔ جنہوں نے آریہ سماج کے سدھانتوں کو بقول سورگباشی پنڈت گورودت جی کے اپنے جیون میں مہرشی کا جیون لکھا اور سمجھ کیا ہو۔ جب تک ایسے اشخاص نہیں بہتر ہوگا۔ کہ اس کام کو نہ چھیڑا جائے۔ تاکہ آئندہ کام کرنیوالوں کے لئے فضا کو خراب نہ کیا جائے۔

البتہ ایک طریقہ ہو سکتا ہے۔ کہ گرام پرچار کے لئے خاص ٹریننگ سکول کھولا جائے۔ جہاں کسی دیہاتی مرکز میں کسی تجربہ کار اور عامل باعمل آریہ سماجی کی زیر نگرانی خوش اخلاق۔ جوشیلے۔ تپسوی اور سادہ زندگی والے نوجوانوں کو تربیت دی جائے یہاں یہ بھی لکھ دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ چناؤ ایسے نوجوانوں کا کیا جائے۔ جو شادی شدہ ہوں۔ اور جو اپنی دھرم پتنی کو بھی اپنے کام میں شریک کرنے کو تیار ہوں۔ یہ سچائی چھپانے سے چھپ نہیں سکتی۔ کہ آریہ سماجک پریواروں میں آریہ سماج کی رنگت بہت کم ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ بڑے بڑے آریہ سماجک لیڈروں کی اولاد آریہ سماج کے دائرہ سے باہر چلی جا رہی ہے۔ اس لئے میں اس بات پر زور دے رہا ہوں۔ کہ گرام پرچار ٹریننگ سکول میں پریوارک جیون ہو۔ اور ایک سال بھر ٹریننگ دونوں پتی اور پتنی کو دی جائے۔ اور وہ پر وہت زیادہ قابل سمجھا جائے جس نے اپنی پتنی کو بھی اس مطلب کے لئے تیار کر لیا ہو۔ کہ جہاں وہ اپنے گھر کی خانہ داری اپنے بال بچوں کی مناسب پرورش اور تربیت کرتی وہاں اپنے یجمانوں کی گرہ پتنیوں کو بھی اپنے طرز عمل سے اثر پذیر کر سکے گی۔

ایسے جوڑے کو یہ ضرورت نہ ہوگی۔ کہ ان کے روزانہ زندگی اخراجات کہاں سے آویں گے۔ دیہات کی ضروریات جہاں بہت کم ہیں۔ وہاں انسانی جسم کو صحت میں رکھنے کے لئے بہت سے غذائی سامان بہت خرچ پر مہیا ہو جاتے ہیں۔

ایک اور بات جو قابل توجہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جہاں ہندو نوجوانوں کے لئے ذریعہ روزگار سرکاری یا نیم سرکاری ملازمت تھی۔ اور یہ تعلیم یافتہ اصحاب ہی کو مل سکتی تھی۔ آریہ سماج نے بہت سے سکول اور کالج کھول کر اس تعلیم کے حصول میں سہولتیں پیدا کر کے سینکڑوں نوجوانوں کو روزگار کے لائق بنایا۔ وہ سب نوجوان قدرتی طور پر آریہ سماج کے زیر احسان ہو گئے۔ اور آریہ سماجی ہو گئے

Gangotri Gyaan Kosha

اب حالات بدل گئے ہیں۔ سرکاری ملازمت کا دائرہ ویسے ہی بالکل تنگ ہو گیا ہے۔ اور اس میں ہندو دلت کے لئے تو اب کوئی گنجائش ہی نہیں۔ اس لئے جہاں آریہ سماج کے دیگر دیشی نیتاؤں کو جہاں یہ سوچنا ہے۔ کہ کیا اب ان سکولوں کالجوں کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے؟ وہاں اب بھی سوسائٹی کی آنکھیں آریہ سماج کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ کہ وہ ہی بہتر راہبری کر کے ہندو نوجوانوں کے لئے ذریعہ معاش مہیا کریں۔

دستکاری کا کام سکھانے کے لئے آریہ سماج اور ہندو سبھاؤں نے مختلف طریقہ شروع کر رکھے ہیں۔ مگر ابھی تک کہیں بھی نمایاں کامیابی نہیں ہوئی۔ منجملہ دیگر اسباب کے اس کا بڑا بھاری سبب جو ترقی کے راستہ میں حائل ہے۔ وہ دستکاری کے کام کرنے والے کے لئے جذبۂ حقارت ہے۔

پنجاب میں تو دستکاری کا کام کرنے والے ہندوؤں کی تعداد قلیل ہے۔ مگر دوسرے صوبوں میں جہاں ہندو پیشہ ور ہیں۔ وہاں وہ سب اچھوت جاتیاں سمجھی جاتی ہیں۔ اس لئے آریہ سماج کا کام پراپیگنڈا کرنا ہے۔ ہر ایک آریہ سماجی اپنے طرز عمل سے ہندو چماروں۔ ترکھانوں۔ لوہاروں اور جلاہوں سے اپنے کاروبار میں محبت کا اظہار کرے۔ آج سے بیس سال پہلے جب میں نے آریہ میگھ اودھار سبھا کا کام کرتے ہوئے میگھوں کو آریہ سماج کے دائرہ میں جذب کیا تھا۔ تو بڑی بھاری تعداد میگھوں نے کپڑا بننے کا اپنا آبائی کام چھوڑ دیا۔ باوجود بہت سمجھانے کے انہوں نے اس کام کو ہاتھ میں نہ لیا۔ اور یہی کہا۔ کہ یہ کام ہی ہم کو اچھوت بنانے والا ہے۔

مہاتما گاندھی جی نے اس راز کو خوب سمجھا ہوا ہے۔ اس لئے انہوں نے ہری جنوں کے سب کام اپنے ہاتھ سے کرنے شروع کر دیئے۔ جب سے اونچی ذاتوں کے لوگوں نے میلا صاف کرنے۔ کپڑا بننے اور چمڑا کا کام کرنے کو اپنایا ہے۔ ہریجنوں کے لئے جذبۂ حقارت کم ہو گیا ہے۔ مگر یہ موجود ضرور ہے۔ اور ہماری دیودی میں تو یہ ابھی کم نہیں ہوا۔

جالندھر میں ہم نے استریوں کے لئے آریہ مہیلا شلپ شالا کھولا ہوا ہے۔ جہاں کو ئیٹہ کی مصیبت زدہ بیوگان کے علاوہ دوسری دھوا یا لدھوا آریہ مہیلاؤں کو دستکاری سکھانے کا انتظام ہے۔ اب ہم نے آریہ ویروں میں بیروزگاری کی زبردست لہر کو دیکھ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب آریہ دیروں کے زیر اہتمام آریہ ویروں کو مندرجہ ذیل دستکاریاں سکھانے کا انتظام کیا جائے۔

(۱) بائیسکلوں کی مرمت (۲) بالٹیوں اور ٹرنک وغیرہ کا بنانا (۳) درزی کا کام (۴) کرسی وغیرہ زنجیر کا بنانا (۵) جلد سازی (۶) دری بافی (۷) رنگ ریزی (۸) برتنوں پر قلعی کرنا (۹) زردوزی۔ (۱۰) بوٹ بنانا۔ (۱۱) بنیان اور جراب بننا۔ (۱۲) ریشمی کپڑا بننا وغیرہ

ان کاموں کے کارخانے جالندھر میں بہت موجود ہیں۔ اور بہتوں کے مالک ہندو ہیں۔ ان میں سے کئی اس بات کے خواہشمند ہیں کہ ہندو پڑھے لکھے نوجوان ان کے ہاں کام کریں۔ ہم نے کئی نوجوانوں کو اس کام میں راغب بھی کیا ہے۔ مگر موجودہ سکولوں اور کالجوں کی تعلیم تربیت نے ہمارے ہونہار نوجوانوں کو نکارہ کر دیا ہے۔ ماسوا نوکری کے کسی اور کام کو کرنے کے لئے خصوصاً ایسے کام میں جہاں محنت کرنی پڑے۔ بالکل تیار نہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ایسے نوجوانوں کی زندگی کو اس طرح پر ڈھالا جائے کہ وہ اچھے اثرات کے زیر اثر بلا تکلیف محنت کی زندگی بسر کر سکیں۔ اس لئے ان کے لئے ایک آشرم کھولنے کی تجویز ہے جسمیں نوجوانوں سے صرف آٹھ روپیہ ماہوار خرچ خوراک لیا جائے۔ اور مختلف کارخانوں یا کاریگروں کے ماتحت ان ان کو مندرجہ بالا کام سکھائے جائیں۔ ہمارا تجربہ یہ ہے۔ کہ جن نوجوانوں کو روٹی کپڑا بھی مفت دیا گیا۔ ان کے اندر خودداری کی کمی رہتی ہے۔ اور وہ اپنے قوت بازو سے روزی کی بجائے دان کی کمائی کو ترجیح دیتے ہیں۔ چھ ماہ یا ایک سال کے عرصہ میں نوجوان اپنی روزی کے لائق ہو سکے گا۔ اور اس عرصہ میں آشرم کی تربیت اس کے دھارمک وچاروں پر اثر انداز ہو گی۔ یہ نوجوان مختلف دیہات میں جا کر اپنی روزی کما سکیں گے۔ اور اپنے چال چلن سے عوام پر اثر ڈال سکیں گے۔

ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہر ایک شہر میں آریہ ویر دل کے زیر اہتمام اس قسم کے آشرم کھولے جا دیں۔ اور وہ اپنے تجربات کو مرکزی آشرم سے مطلع کرتے رہیں۔ اور ایک دوسرے کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

قادیانیوں کے منہ پر چپت

قادیانی کو پیشگوئی شہید اکبر پنڈت لیکھرام پر چیلنج کی جرأت نہیں رہے گی۔ آپ صرف ۱۲ آنے کے ٹکٹ بھیج کر منتری ویدپرکاش جی آچاریہ عربی۔ سنسکرت ودیالیہ کی تازہ ترین تصنیف کا مطالعہ فرمائیے۔ یہ تین صد صفحہ کی بہترین ضخیم کتاب ہے۔

منیجر پریم پستکالیہ گوردوارہ لاہور

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

ویدک ونے

عمدہ چھپائی
پرتھم کھنڈ
قیمت ایک روپیہ

بڑھیا کاغذ
دوسرا کھنڈ
قیمت ایک روپیہ
مجلد ۱۲

لیکھک شری پنڈت دیوشرما جی ابھے ودیالنکار آچاریہ گورو کل کانگڑی

یہ وہی گرنتھ ہے جس کا پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے۔ آریہ اخبارات۔ آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے۔ ویدک کی ماتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے روز کے لئے ایک ایک پراتھنا مقرر ہے پہلے وید منتر دیا ہے اس کے بعد منتروں دوارہ پراتھنا ہے۔ آخر بھاشا ارتھ دیا گیا ہے۔ ہر ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین حصوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ ساڑھ۔ قیمت ایک روپیہ (مجلد ۱۲)
دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج۔ کاتک چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (مجلد ۱۲)
تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن چار ماہ ہیں قیمت ایک روپیہ (مجلد ۱۲)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوائیے۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑیگی۔

ملنے کا پتہ: منیجر پستک رچنا وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

(نوٹ) یہ گرنتھ شہید دھرم مہاشہ راجپال کے آریہ پستکالیہ دسرسوتی آشرم انارکلی سے بھی مل سکتی ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل رائیکوٹ کا سنکشپت اتہاس

(از شری سوامی گنگاگری جی مہاراج)

پر یہ جنوایا جا سکتا ہے کہ آج ہم آپ کے سامنے گوروکل مہاودیالیہ رائیکوٹ کے وشیہ میں کچھ لکھنے کے لئے اودیت ہوئے ہیں۔ اس لیکھ میں یہ بتلانے کی یہ چیشٹا کی ہے کہ اس نے اپنا کیا کیا کتنے سیوا کاریہ جنتا کو دیئے۔ اور اب اس کی کیا کاریہ کرم ہے۔ بھوشیہ کے لئے اس نے کیا کیا سوچا ہے۔

یہ بتلا دینا اوچت ہوگا کہ اس کی پرارمبھک اوستھا کیا تھی۔ یہ گوروکل پہلے نابھہ سٹیٹ میں ہودلی مانک گاؤں میں ایک سادھو سنتوں کے ڈیرے کے روپ میں تھا۔ جب وہاں آریہ سماج کا سنگٹھن ہو چلا گیا۔ اس نے بھی اپنے سنکچت روپ کو تیاگ کر وستریت روپ کو دھارن کیا۔ پاٹھ شالا کے روپ میں پرینت ہونے کے انتر کئی ہی دشیش کارنوں سے اسے اپنے پورو ستھان کو تیاگ کر نوین کشیتر میں پداپن کرنا پڑا۔ ہودلی گاؤں کے پاس پڑنے والے رائیکوٹ نامک قصبے کے باشندوں شری ڈاکٹر گورو پرشاد جی پردھان آریہ سماج رائیکوٹ۔ شری پنڈت رامچندداس جی بابو گوپی چند جی منیش ماسٹر آدی مہانو بھاؤں کی شبھ پریرنا سے رائیکوٹ قصبہ سے ایک میل کی دوری پر سوامیہ ستھان پر اس نے اپنا اڈہ جمایا۔ یہ ستھان پراکرتیہ بھی نیک پردلش ہے۔ جل وایو کے لحاظ سے اتیوّ لابھ پرد ہے۔ یہاں پر آنے کے دو ورش پشچات معمولی پاٹھ شالہ کے روپ کو تیاگ کر اس نے پرارمبھک سنکشو پیوگ گوروکل کا روپ دھارن کیا۔ جس کی ادھارشلا شردھیہ شری سوامی نتیانند جی مہاراج دوارہ سمت ۱۹۷۶ میں رکھی گئی۔ تب سے یہ گوروکل برابر چار سال تک چترتھ شرینی تک شکشا کا کیتر بنا رہا۔ اسی بیچ میں یہ گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی سے سمبندھت ہوا۔ پرنتو پرنام سوروپ دو چھاتر برہم چاری کیشو دیو تتھا برہمچاری ودیا رتن کو یہاں سے گوروکل کانگڑی میں بھیجا گیا جو کہ اس سمے چترتھ تتھا تیر ودش شرینیوں میں شکشا لابھ کر رہے ہیں۔

اس کے بعد اسے آٹھویں شرینی تک کانگڑی کی شاکھا بنا دیا گیا اور اشٹم شرینی تک کی شکشا دیتا رہا ہے۔ ان دونوں چھاتراؤں کے بھیجنے کے انتر چار سال میں اشٹم شرینی تک یہ بڑھا۔ اس لئے چار سال تک یہ کوئی چھاتر کانگڑی نہ بھیج سکا۔ تیسرے چار چھاتر اشٹم سے اندر پرست پریکشا اتیرن کئے جن میں تین چھاتر دھن ابھاؤ کے کارن پریکشا سے کر واپس آگئے۔ اور ایک چھاتر وہیں پروشٹ ہوا۔ پھر کرم سے جتنے چھاتر یہاں تیار ہوتے رہتے ہیں ان کو اندر پرست بھیج دیا جاتا ہے۔ اور آگے بھی بھیجے جاتے رہیں گے۔ پرنتو فیس نہ دے سکنے کے کارن یہاں کے چھاتر زیادہ تعداد میں اندر پرستھ میں نہیں جا سکتے۔ ہاں جو فیس ادا کر سکتے ہیں اور ان کے ماتا پتا تو ان کو برہمچاری وہاں جانا چاہتے ہیں۔ بنا کسی روک ٹوک کے انہیں وہاں بھیج دیا جاتا ہے۔ (یہ تحقیقہ ہے) اس لئے جو چھاتر وہاں پر داخل نہیں ہو سکتے۔ ان کی پوری شکشا کا پربندھ یہاں پر کر دیا جاتا ہے۔

اشٹم شرینی کے اپرانت چترودش شرینیوں تک پاٹھ ودھی چھپ چکی ہے۔ تتھا اس کے سنچالن کا پربندھ بھی ہو چکا ہے۔ اس سمیہ دس شرینیاں ہیں۔ کل چھاتر پچاس ہیں۔ پہلا جبہ سے کچھ چھاتر جو کانگڑی نہیں جا سکے تھے۔ وہ یہاں کے پاٹھ کرم کے انوسار پڑھتے رہے ہیں۔ اس لئے اس بیچ بھی یہاں پڑھے سویگیہ سویگیہ چھاتر تیار ہوتے رہے ہیں۔ اپدیشک ودیالیہ لاہور کی پریکشائیں بھی یہاں سے دلوائی جاتی رہی ہیں۔ پانچ چھ چھاتراؤں نے سدھانت بھوشن تتھا سدھانت شرومنی پریکشائیں پاس کیں۔ ساتھ میں یہاں کی پاٹھ پدھتی سے چلتے ہوئے اپنی چھاتراؤں کے آدھار پر بادہ شرینیوں تک یہ گوروکل چلتا رہا ہے۔ کیونکہ ان چھاتراؤں کو سوکشیت ہونے کے کارن کاریہ کشیتر میں اترنا پڑا۔ ۱۰ اور سناتک روپ میں آنا پڑا۔ آگے چل کر آپ یہ پتہ لگ جائے گا۔ کہ اس کل سے شکشا پراپت چھاتر بھن بھن کشیتروں میں سرچار و روپ سے کاریہ سنچالن کر رہے ہیں۔ اور کتنے چھاتر یہاں سے گوروکل کانگڑی بھیجے جا چکے ہیں۔ استو۔ اب آپ پہلے اس کی ورتمان پرا استھتی کے وشے میں پریچیہ پراپت کریں۔ آج اس گوروکل کو کھلے ۱۶ ورش ہوئے ہیں۔ یہ گوروکل آسے والی سمسیہ یا دھاؤں کا سامنا کرتا ہوا اپنا پرا یہ وقت چلا جا رہا ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے فیصلہ اس گوروکل کی سمپتی کی رجسٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام ہو گئی ہے۔ اور وہی اس کی سوامنی سبھا ہے۔

سمپتی

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

LIGHT OF TRUTH

ستیارتھ پرکاش انگریزی۔ اس کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے۔ ایک اس نے جتنوں کو آریہ بنایا ہے اس کا ثانی بھی دوسرے سادھنوں سے نہیں۔ اب تک انگریزی میں اس کا سندر اور سستا سنسکرن نہ تھا۔ اس کمی کو آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے قیمت مجلد ۸ر

The Fountain Head of Religion

سرچشمہ مذاہب شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری اپنی ودوتا کے لئے مشہور ہیں یہ کتاب انہی کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے اس کے انیک بھاشاؤں میں انواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی پڑھے لکھے یووک یووتی کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیے قیمت ۱۲ر

The Imam ... & other Lectures on Arya Philosophy

اجمیر اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر دیے ہوئے انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے ان کے ویاکھیان شری پنڈت گنگا پرشاد جی ٹیہری اپادھیائے شری پنڈت چموپتی جی اور بابو گنگا پرشاد جی ٹیہری والے ہیں اس کتاب کی بھومکا مہاتما نارائن سوامی جی نے لکھی ہے قیمت ۶ر

سماج کے نیم نیکھک پنڈت چموپتی جی۔ اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تتھا وگیانک ویاکھیا کی ہے آریہ سکولوں کالجوں میں ایہار کے نمونہ لیا گیا ہے اینٹک پیپر سندر چھپائی ضخامت ۱۴۰ صفحات۔ قیمت صرف ۶ر

The Vedic Cast system & Panchama Problem

ویدک ورن ویوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری پنڈت کیشو دیو جی نے یہ کتاب لکھی ہے قیمت صرف ۳ر

ملنے کا پتہ یہ ہے:-

سیکریٹری آریہ سماج مدراس

جوانی کی امنگوں اور شباب کے ولولوں کو تازہ کرنے کے لئے

طاقت کی حیرت انگیز دوائی

مہاں شکتی ولاس

ہر ایک موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ طاقت ہمت۔ جوش اور توانائی کے ساتھ شباب اور جوانی کا لطف

آج ہی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو

آزمودہ اکسیر

کا تجربہ فرما کر صحت حاصل کریں مکمل بکس سات روپے سات آنے

ملنے کا پتہ: **مہاں شکتی اوشدھالیہ سنت نگر۔ لاہور**

اس کی کھیتی ۴۲ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اس کے علاوہ پچیس بیگھہ پھلواڑی ہے۔ جس میں سے پندرہ بیگھہ میں ایک سندر سا ودیالے (باغیچہ) ہے۔ جس سے برہمچاریوں کو پکوترے مالٹے نارنگیاں سنترے انار۔ امرود۔ انجیر۔ اور کیلا آدی تازہ پھل پرایت روپ میں سے کے پر اوپیوگ ہوتے رہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ہر ایک پرکار موسمی شدھ تازہ سبزی کے علاوہ گنا۔ خربوزہ۔ تربوز آدی بھی کثرت سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور شیش بھومی میں تھیا کو نے پرائی ہوئی پچاس بیگھہ بھومی میں کھیتی کی جاتی ہے۔ جس سے برہمچاریوں کو کھیتی باڑی کا گیان پرتیہ کرا دیا جاتا ہے۔

گؤشالہ

گؤشالہ میں چالیس کے لگ بھگ پشو ہیں۔ اس کا اور لیش اچھی اچھی نسل کی گائیں تھا پیدا کرنا ہے برہمچاریوں کو تازہ دودھ دہی پراپت ہو جاتا ہے کسی کو پاس کے گاؤں سے دشوست جنوں سے پراپت دودھ سے پورا کیا جاتا ہے۔

شکشا

اس سمے اس گورو کل میں دس شرینیاں ہیں۔ اس کی آٹھ شرینیاں گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی سے سمبدھ ہیں۔ اُن کی وہی شکشا دی جاتی ہے جو کانگڑی میں ہوتی ہے اس کے پشچات جیتر وش شرینی تک سوتنتر مہاودیالیہ کھولا گیا ہے اس لیے ہے برہمچاری شکشا پاتے ہیں جو کسی کارن وش کانگڑی نہیں جا سکتے۔ یہاں ودیالیہ کو کھولنے کی ضرورت اس لئے پڑی کہ وہ برہمچاری جو ادھک خرچ نہ دے سکنے کے کارن کانگڑی میں پڑھ نہ سکتے تھے اپنی شکشا کو پورا نہیں کر پاتے تھے ان کی شکشا کو پورا کیا جائے

یہاں ودیالیہ میں سنسکرت کے بہ تھا انگل بھاشا کو وِشیش روپ سے پڑھائی جاتی ہے۔ جس سے دونوں ہو کر پرچار کا کام بھی اچھی طرح سے کر سکیں اور سنسکرت کے بعض بعض بھاگوں شاستروں کی شکشا کے لئے پرکھا یکشی نہ ہونا پڑے۔

اوشدھالیہ

یہ گورو کل گرام کے لئے آتینت اپیوگی سدھ ہو رہا ہے۔ گرام پرچار کی آوشیکتا کو انوبھو کرتے ہوئے ایک پروپکاری اوشدھالیہ بھی کھولا گیا ہے۔ جس میں آس پاس کے لوگوں کو بنا مولیہ دوائی دی جاتی ہے۔ اس کے کارن گرامیوں پر آریہ سماج کا کافی پربھاؤ پڑا ہے۔ اسی کا پھل ہے۔ کہ سمہ آبادی ہیں... یہ بھی برہمچاری گورو کل میں پرویش ہیں۔ ویدیہ شری سوامی سچیدانند جی مہاراج اوشدھ تیار کر گراموں میں گھوم گھوم کر بھی روگیوں کو بنا مولیہ اوشدھی وتیرن کرتے رہتے ہیں۔

پستکالیہ

اس گورو کل کا ایک سر دانیہ پستکالیہ بھی

ہے۔ جس میں سنسکرت۔ ہندی۔ اُردو۔ انگریزی کی بارہ سو کے لگ بھگ پستکیں ہیں۔ جو پڑھائی کی پستکوں سے علیحدہ ہیں۔ یہ پرتی دن ترقی کر رہا ہے۔ سنسکرت۔ ہندی اُردو بھاشا کے ماسک ویکلی تھا سپتاہک بارہ سماچار پتر اس پستکالیہ میں آتے ہیں۔ اس کے علاوہ کلا ودیالیہ بھنڈار۔ وستو بھنڈار آدی بھی اپنے اپنے روپ میں اچھے ہیں۔

برہمچاریوں کا سواستھ

یہاں کے برہمچاریوں کا سواستھ نہایت عمدہ ہے اس وشے میں ادھک لکھنا ویرتھ ہے۔ کیونکہ یہاں کے برہمچاری بعض بعض سکولوں تھا ایک دو گورو کلوں میں جا کر اپنے اُتم سواستھ کا ساکھیہ میں ویایام کر پریچے دے چکے ہیں۔

کاریہ کرتی ورگ

گورو کل مہا ودیالیہ ملتانی کے درتمان کاریہ کرتاؤں کی سوچی نمن پرکار سے ہے:-

(۱) شری سوامی گنگا گری جی مہاراج آچاریہ ممبھیہ ادھشٹاتا۔

(۲) شری پنڈت رام سکھ جی مصر درشن آچاریہ کوی تارک سکھ اُپ آچاریہ

(۳) شری سوامی آتمانند جی کوشادھیکش۔

(۴) شری پنڈت پرمانند جی شاستری ساہتیہ تھا ویاکرن ادھیاپک۔

(۵) شری پنڈت ارجن دیو جی ودیانددھی دھرم شکشا تھا ویاکرن ادھیاپک۔

(۶) پنڈت کرشن دیو جی شاستری دیاکرن ادھیاپک

(۷) شری پنڈت سوم کیرتی جی ودیا النکار انگریزی ادھیاپک

(۸) شری ماسٹر ہیرا چند جی بی۔اے انگل بھاشا تھا گنت ادھیاپک۔

(۹) شری ماسٹر وشو شیو سروپ جی الیکھ ادھیاپک

(۱۰) شری ماسٹر لکھمی سہائے جی آریہ بھاشا ادھیاپک۔

(۱۱) شری سوامی سچدانند جی وید۔

(۱۲) شری برہمچاری پرکاش چند جی (شاستریہ) سہایک ادھیاپک۔

(۱۳) شری برہمچاری برت پال جی (شاستریہ) سہایک ادھیاپک۔

اس کے علاوہ دس سیوک اور ہیں۔

اس گورو کل نے اس تھوڑے سمے میں جو سیوک تیار کئے ہیں۔ اُن کی سوچی نمن پرکار ہے:-

(۱) شری پنڈت اودھے بھانو جی پردھان ادھیاپک سنسکرت پاٹھ شالہ بھول منڈی نابھہ۔

(۲) شری پنڈت بھیشور دیو جی سدھانت شرومنی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

(۳) شری پنڈت کرشن دیو جی شاستری ادھیاپک گورو کل مہا ودیالیہ رائے کوٹ

(۴) شری پنڈت ارجن دیو جی ودیانددھی ادھیاپک گورو کل مہا ودیالیہ رائے کوٹ

(۵) شری پنڈت پرمانند جی شاستری ادھیاپک گورو کل مہا ودیالیہ رائے کوٹ۔

(۶) شری پنڈت رویندر ناتھ جی شاستری ادھیاپک گورو کل شیخوپورہ۔

(۷) شری پنڈت ودیا ساگر جی شاستری ادھیاپک رادھا کرشن ہائی سکول جگراؤں۔

(۸) شری پنڈت اودے دیو جی شاستری سدھانت بھوشن (بلند شہر)

(۹) شری پنڈت چندر پال جی سدھانت شرومنی (بنارس میں) شکشا ادھیین کر رہے ہیں۔

(۱۰) شری پنڈت بلدیو کرشن جی شاستری (لدھیانہ)

(۱۱) شری پنڈت ستیہ پرکاش جی شاستری (لاہور)

(۱۲) شری پنڈت سوریہ رام جی شاستری (مدراس)

(۱۳) شری پنڈت بھارتیندر جی " لاہور

(۱۴) " " پریم ناتھ جی " فیروزپور

(۱۵) " " جگدیش جی وید وششٹ لائل پور

(۱۶) " " سومدت جی کویراج ابوہر

(۱۷) " " برہم سروپ جی وید وششٹ بٹھنڈہ

(۱۸) " " یش پال جی کویراج جگادھری

(۱۹) " " یشپال جی کویراج لاہور

(۲۰) " " وشو امتر جی وِش (بمقام کانگڑہ میں ویاپار کھشتریں)

(۲۱) شری پنڈت لکشمن دت جی شاستری ماریشس

(۲۲) " " وشومتر جی پربھاکر ادھیاپک سکول شنگیرہ منڈی بیکانیر

(۲۳) شری پنڈت ستیہ پال جی شاستری رائیکوٹ (سوہاگیہ)

(۲۴) شری ماسٹر ستیہ پال جی مالیرکوٹلہ۔

(۲۵) شری پنڈت رام سروپ جی رائے کوٹ۔

(۲۶) پروفیسر دیش بندھو جی گانیا چاریہ گن حرد مہا ودیالیہ جالندھر۔

(۲۷) شری دیوشیل جی وِگیت ادھیین کر رہے ہیں۔

(۲۸) شری ستیہ کیتو جی ہندو کالج پٹیالہ سٹیٹ انگل بھاشا ادھیین کر رہے ہیں۔

(۲۹) برہمچاری پرکاش چندر جی شاستریہ سہایک ادھیاپک گورو کل رائے کوٹ

(۳۰) برہمچاری برت پال جی شاستریہ سہایک ادھیاپک گورو کل رائے کوٹ

(۳۱) شری سوامی سچدانند جی وید گورو کل رائے کوٹ۔

اس کے اتریکت نمن لکھت چھاتر گورو کل رائے کوٹ سے یہاں گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی میں بھیجے گئے ہیں۔

(۱) شری برہمچاری کیشو دیو جی۔ ودیا دش شرینی

(۲) شری برہمچاری ودیا رتن جی (۔۔۔ شرینی)

(۳) شری برہمچاری بلدیو جی (نوین شرینی)

(۴) شری برہمچاری ستیہ دیو جی (ا۔۔ شرینی)

(۵) شری برہمچاری ۔۔ جی چندر گپت جی (نوین شرینی)

چار برہمچاری فیس نہ دینے کے کارن وہاں داخل نہ ہو سکے۔

پچھلے سال بھی جہاں چھ برہمچاری گورو کل اندر پرستھ جانے والے تھے۔ وہاں ۔۔۔ بھیجے جا سکے۔ تین برہمچاری اپنے گھر چلے گئے۔ اور ایک گورو کل رائے کوٹ کی ۔۔ شرینی میں ودیا ادھیین کر رہا ہے۔

اس سنکشپت اتہاس سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ اس گورو کل نے اتنے تھوڑے سمے میں کتنی اُنتی کی ہے۔ پرماتما جی کی کرپا سے یہ گورو کل سادھو سنتوں کے ڈیرے سے ترقی کرتا کرتا آج مہاودیالیہ کے روپ میں آپ کے سمکھ ہے۔

اس کا بھاویہ کاریہ کرم اوپر کے ورتانت سے سپشٹ ہے

سمبھوتیہ آگامی ہولیوں سے پور ۔۔۔ ہولیوں کی تعطیلات میں ہونا نشچت ہے۔ اس گورو کل کا اپنا ایک ماسک پتر چھپ کر نکلے گا۔ اس کے لئے ابھی سے ۔۔۔ کیا جا رہا ہے۔ آشا ہے۔ اس آیوجنا میں ۔۔۔ ہو سکیں گے۔

آریہ سماج منٹگمری

دلیشوا انریگیہ تقریباً تمام ممبروں کے گھر میں ہو چکے ہیں۔ جس سے ۱۲۳ روپے ۔۔۔ ہو گئے ہیں۔ جو سبھا کو بھیج چکے ہیں۔

(۲) اردھ شتابدی بیشاکھ منایا گیا ہے۔

(مہن لال منتری آریہ سماج)

پتہ درکار ہے

مجھے شری پنڈت ودیا بھکشو جی کے پتہ کی ضرورت ہے۔ کرپا کر کے ان کا پتہ بہت جلد تحریر فرمائیں کیونکہ ان کو یہاں بلانا ہے۔ کرپا کر کے جلد

دِنیت چندر و سل
اُپ پردھان آریہ سماج حیدر آباد
سلطان بازار

آریہ سماج میانوالی کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج میانوالی۔ لالہ گرکل چند جی ۔۔۔ پردھان آریہ سماج پشاور کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور ان کے پریوار سے ۔۔۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج کی پوتر سمرتی میں

شردھا کے پھول

نیکھک شری لبھو رام نیر — لدھیانہ

امر شہید سوامی شردھانند جی ایک ... تھے۔ ان ہی گنوں کے سبب ... آریہ سماج کے نیتا بنے۔ اور انہوں نے آریہ ... میں وہ کام کیا۔ جو سورج کی طرح چاروں ... ان کے کام کے متعلق جہاں تک ... آریہ سماج لاہور وچھووالی کے نیتا ... سنگ میں پہلا اپدیش دیا۔ تو اس وقت کے ... شری سورگباسی لالہ سائیں داس جی ... گوئی کی تھی۔ کہ "آج آریہ سماج میں ... طاقت آئی ہے۔ دیکھیں اس سے بھلا ہوتا ہے یا نہیں؟ جو آگے چل کر ٹھیک ثابت ہوئی اس ... نے آریہ سماج کے گورو کو چار چاند لگا دیئے ... نے بڑے سے بڑے وہ وہ کام لیئے۔ جن ... ممکن سمجھا جاتا تھا۔ کتنیا مہا ودیالیہ۔ گورو کل ... وغیرہ پرچار کا آرمبھ یہ سب ان کی ذندہ ... کا رہیں۔ ان انتھک کوششوں کے لئے جس طرح ... اور مخالف جھگڑوں میں انہوں نے کام کر کے ... سماج کا سر اونچا کیا۔ یہ ان کا ہی حصہ تھا۔ ... جی کی وہ ہستی تھی جس نے اپنی زندگی کے بہترین ... سے آریہ سماج کا اتہاس بنایا ہے ... ان کا استقلال شردھا آج ہمارے سنگٹھن ... لیکن ان کے کارن۔ تب کیا تھا گئی۔ چنتر ... کے ہردوں میں ... سوامی ... شردھانند جی کا جیون آرنبھ سے ہی قربانی کا ... رہا ہے۔ اس قربانی کے جیون سے آریہ ... کو سبق لینا چاہیئے۔ قومیں خود ... لوگوں سے نہیں بلکہ قربانی کی ... لوگوں سے بنتی ہیں۔ شہید بننا ہی ... سب سے بڑا گن تھا کہ جس ... ان کے چت میں بیٹھ جانا۔ ... کام کرنا سیر اکرتو ہے۔ ... جیسا کہ کیا تک ... لے آتے تب ... ان کو چین نہ تھی ہیں ... تھا کہ وہ ہر ایک ... ان میں سب سے ... رہتے تھے۔ آریہ سماج ... ہر ایک کام اور سدھار کا سہرا آپ کے ہی سر ... اب جبکہ جات پات کا توڑنا ایک سادھارن ... ہوتا ہے۔ اس سمے جبکہ مہاتما منشی رام ... اپنی سپتری کا ودواہ سنسکار جات ... توڑ کر کیا۔ تو معاملہ اور تھا۔ یہ کام اس سمے ... مہاتما منشی رام جی کے حصے میں آیا تھا جو ... اس پہل پر آریہ سماج کے کچھ حصہ کی طرف ... مخالفت ہوئی۔ مگر آپ نے اس کا مردانہ وار ... کر کے آگے ہی قدم رکھا۔ جس سے ان کی ارتھ ... کو کافی ہر جانا پڑا۔ ... سوامی شردھانند جی عالم باعمل تھے۔ جو کچھ وہ

کر کہتے۔ اگر بچپن کی شادی سے گھر نا تھی تو یہ نہ تھا کہ اپنے بچوں کے لئے کوئی اور اصول اور دوسروں کے بچوں کے لئے کوئی اور قسم تھا۔ اگر گورو کل کے ... شردھانند ... کیجئے

وہ کر دکھایا۔ جو کیا وہ مرد میدان بن کر کیا۔ نیکی ہمت اور حوصلہ سے بے غرض ہو کر کیا۔ آپ کے جیون میں دوسروں سے پریم کرنے کی ایک بڑی بھاری خوبی تھی۔ آپ کا کریا تمک جیون اور دوستو کے جیون ... بہلانے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے

خطاب

تیرے چراغ سے روشن ہے ہند کی محفل
جو تو نہ ہو تو ہے تاریک قلب انسانی
خجل ہے تیری شعاعوں سے دیدہ باطل
ترے علوم سے ہے ویران بزم ایمانی
ترا ذکر ہے گلستاں میں لالہ زاروں میں
تری مہک ہے طرب خیز مرغزاروں میں
نظر فریب ہے کس درجہ یہ تیری صورت
دلوں کو کیوں نہ لبھائے یہ موہنی مورت
کمال عقل کا اذکار ہے خبر تیری
متاع ہوش کو بجلی ہے اک نظر تیری
جو تو نہ ہو تو حقانیت کی ضو نہ رہے
کوئی بھی راہ ہدایت کا راہرو نہ رہے
فسردہ قلب ہے اک آگ پھر لگا دینا
جو سوتے ہیں انہیں یکایک جگا دینا

... بڑی شکشا کا جیون بے پکڑ ... مصیبتیں ان کے لئے جیل یاترا کی۔ مسلم برادران پر بھیڑ بی۔ تحریک خلافت میں ان کے شانہ بشانہ کام ... سنائیوں کے اوپر گیا۔ پھر سنگٹھن آیا۔ تو ان کی امداد کو سوامی شردھانند ہی تھے۔ جو پہنچے۔ اگر انہیں مسلمانوں سے درخش ہوتا۔ تو کیا کوئی ہندو ڈاکٹر نہیں ملتا۔ لیکن جب کبھی بیمار ہوئے۔ اپنے ہمدرد مسٹر ڈاکٹر انصاری سے ہی علاج کروایا۔ جان بھی دی۔ تو دھرم پرچار کے لئے۔ آپ پاپی

کو پتہ ... دونوں ستیوں کو سب سے پہلے گورو کل میں شکشا کے لئے داخل کیا۔ جات کے ورود ہوئے۔ تو اسے ایک ٹھ جھگڑے میں گزار دیا۔ اگر بھکشو بنے۔ تو پہلے اپنا سروسو آریہ سماج روپی یگیہ میں آہوتی ڈال کر تب اوروں کے آگے ہاتھ پسارا۔ اچھوتوں سے پیار کرنا سکھلایا۔ تو پہلے ان کو اپنے ساتھ کھلایا اور دیش بھگت بنانے۔ تو سب سے پہلے سینہ تان کر گورکھوں کی بندوق کے آگے کھڑے ہو گئے۔ جو کہا۔

سے نفرت نہیں کرتے تھے۔ بلکہ پاپ سے گھرا تھی ان کی حقیقی آزمائش کا سمیہ ۱۹۰۷ء میں آیا۔ جب کہ شری لالہ لاجپت رائے جی کو جلا وطن کیا گیا۔ گورنمنٹ اس سمیہ آریہ سماج سے سخت بدگمان تھی۔ اس وقت آریہ سماج کی عزت کے مقابلہ میں اپنی جان تک کی پرواہ نہ کر کے آریہ سماج کی رکھشا کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ مہاتما منشی رام جی نے ان دنوں جو سیوا آریہ سماج کی کی۔ وہ کسی سے چھپی نہیں۔ انہوں نے اس موقعہ پر حیرت انگیز دلیری اور نڈرتا کا ثبوت دیا۔ اپنے جن آریہ بھائیوں کے ساتھ لالہ لاجپت رائے جی نے سالوں کام کیا تھا۔ جن کی انتھک کوششوں کے لئے انہوں نے تن من دھن ارپن کیا تھا۔ انہوں نے ان سے اس نازک وقت میں ان سے آنکھیں پھیر لیں۔ اور ان سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کیا۔ یہاں تک کہ ان کے آریہ سماجی ہونے تک سے انکار کر دیا گیا۔ یہ دشیہ دیکھ مہاتما منشی رام جی کی رگ حمیت پھڑک اٹھی۔ انہوں نے اس سمیہ وہ کام کیا۔ جو اس سے پہلے نہ کیا تھا۔ سالہا سال اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر انہوں نے لالہ جی کو اپنایا۔ اور آریہ سماج اور پالیٹکس کے مضمون پر سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور میں ایک سلسلہ مضامین لکھا۔ جس کی چاروں اور دھاک پڑ گئی۔ مانڈلے سے واپس آکر لالہ لاجپت رائے جی نے اپنے پرانے ساتھیوں کے سلوک کے حالات سنے۔ تو وہ دھڑے بندی سے آزاد ہو گئے۔ ان کے وچاروں میں یہاں ایک پریورتن ہوا۔ کہ آخرکار انہوں نے صاف کہہ دیا کہ "دیانند کالج لاہور کے ساتھ میرا سمبندھ ہے جو ایک پتا کا پتر کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن گورو کل کا تعلق وہ ہے۔ جو عاشق کا اپنے معشوق سے ہوتا ہے۔"

ان دنوں چونکہ آریہ کہلانا ہی سڈیشن کا مترادف تھا۔ اس لئے مہاتما منشی رام جی نے اپنے نام کے ساتھ جگیاسو کی جگہ "آریہ" لگانا آرمبھ کر دیا۔

لاہور کے سالانہ جلسہ پر آنے سے پہلے مہاتما منشی رام جی کو آریہ سماج بچھووالی کی طرف سے خط ملا جس میں لکھا تھا۔ کہ وچھووالی ... سماج مندر میں اگر اوم کا جھنڈا گرا دیا۔ اس سمیہ آپ کے جذبات کیا تھے۔ ... ایک آہ سرد بھری ... اوم کا جھنڈا اگر گیا ... کچھ سیکنڈ خاموشی رہی۔ ... اوم کا جھنڈا بگڑ گیا۔ ... وہ اس کا لال دکھ لاؤ۔ ... اوم کے جھنڈے کو گرانے کی ... اوم ... ایک منش کے ہردیہ پٹل پر لکھا ہوا ہے اوم ...

اکثروں میں لکھا ہوا ہے اوم کو کون ناش کر سکتا ہے؟ ان شبدوں کے ساتھ ہی جلسہ کے پنڈال میں ایک بر تی نند دوڑ گئی۔ اس وقت دیا گیان سے مہاتما منشی رام جی کا کبھی سے کہیں لاتھم کیا۔ اہم اس کا تا ہے کہ بڑی باتوں سے بعض اوقات اچھی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ سوامی جی کے قتل کو کام برا تھا۔ لیکن اس سے ان کا رتبہ شاندار ہو گیا۔ سوامی شردھانند جی نے اپنے مرنے سے ایک روز پہلے منزیں وا بہ رام پال سنگھ جی کے تار کا جواب دیا تھا۔ وہ سوامی جی کا سندیش ہے جو وہ اب کیا تھا یہ کہ شریر بڑھا ہو چکا ہے اس سے بہت سے کریا تمام کار دیئے۔ اب یہی اوگیہ ہیں کہ اس سے اور ۔ کام مجھ سے ہو تو یہ اچھا ہے کہ یہ شریر چھوٹ جائے۔ تو پھر پھر بھارت میں جنم دوں۔ اور شدھی کے دوبارہ آریہ جاتی کی سیوا کروں“

یہ شردھانند کا انتم سندیش تھا۔ جسے ہر ایک کو سن کیا اچھا کہا ہے۔ سے

منشی میں تیرے تھے ہند کے سب پیرو جواں
ہند میں کب ان پھر آجا تو اے شاہ زماں

سوامی جی مہاراج کے ان لگنوں کا درشن کرتے ہوئے ہمارا ہر ایک آریہ کا کرتویہ ہے۔ کہ ہم اپنے پیارے امر شہید کی سمرتی میں سب راگ دویش

ضرورت

ایک آریہ تیجن جی کی سپلی اسٹنری کا دیہانت ہو چکا ہے۔ قریب جن کی آیو ۲۳ ورش ہے برسرروزگار ہیں مبلغ ۵۵ روپے ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔ پورا محکمہ کا پٹے کے لئے ایک سیگیہ ودھوا یا کنواری لڑکی کی ضرورت ہے۔ دانو پات کا کوئی بندھن نہیں ہوگا۔

پیرو دوبارہ سرفت
منتری آریہ سماج گوروکل دھاگ لائل پور

آریہ مسافر کی اشاعت

بڑھانا

ہر ایک آریہ بھائی کا فرض اولین ہے

(مینیجر)

شاکراں کا وبرت دھارن کریں۔ اپنے دھرم اپنی جاتی اور غریبوں کے لئے تن۔ من۔ دھن ارپن کرنے کا پن کریں۔ یہی طریقہ سوامی شردھانند جی پیاری سمرتی کے پرکاش کا ہے

اتالیق جہاں — گوروکل

از نتیجۂ فکر منتری روشن لال جی روشن بی۔اے پٹیالوی

جس نے قائم حق پرستی کا کیا دنیا میں راج
اور ہندو قوم کی عالم میں جس نے رکھی لاج

پوجتے ہیں آریہ بھائی جسے عزت سے آج
جس کو اقوامِ جہاں پہچانتی ہیں ...

اس گوروکل کی کروں توصیف میں کیونکر بیاں
جس کی ہستی میں ہوں مضمر خوبیاں ہی خوبیاں

گلشن ہستی ہوا تھا جب کہ پامالِ خزاں
ٹوٹتی تھیں آسماں سے نت نئی ...

وید کی تعلیم پر اٹھتی تھیں ہر سو انگلیاں
برہمچریہ کو بھلا بیٹھے تھے جب ...

ہر طرف شور و شغب تھا کفر کی تشہیر کا
رکنِ مذہب کیلئے پہلو نہ تھا تعمیر کا

مغربی تہذیب کا تھا ہند میں سکہ رواں
لٹ رہی تھی مذہب و ایمان کی ...

برسرِ پیکار تھے آپس میں سب خورد و کلاں
مٹ چکا تھا ان کے دل سے مہر و ...

شمع محفل بجھ چکی تھی آہ! پروانوں کے ساتھ
گردشِ پیہم میں تھے مینوش پیمانوں کے ساتھ

سوامی شردھانند نے مشکل کشائی خوب کی
قالبِ مردہ میں ہندو قوم کے روح ...

رہنمائی میں تھی اس کے وہ اداۓ دلبری
مغربی بننے لگے جس کے اثر ...

ایک جادو سا جگایا اوم کی تحریر سے
کر لیا سب کو مقید پیار کی زنجیر سے

ہو نہیں سکتا تیری ہمت کا ثانی منشی رام
تو نے قائم کر کے اس کل کو کیا ...

آریوں کے لب پہ رہتی ہے دعا یہ صبح و شام
مشعلِ راہِ حقیقت ہو تیرا دنیا ...

تو فرشتہ تھا، مدبر، با اصول، و دردمند
آریوں کا تو نے عالم میں کیا ہے سر بلند

اے گوروکل! در حقیقت تو ہے نورِ معرفت
تو نے عالم سے مٹا دی تیرگی ...

کاشفِ اسرارِ حق ہے اور رنگِ حریت
تو اتالیقِ جہاں ہے، ...

تیرگیٔ دہر میں تو مشعلِ روشن بنے
مطلعٔ تاریک میں تو نور کا دامن بنے

اردھ شتابدی کی خوشی میں
نصف قیمت

پربھاکر اوشدھالیہ قلعہ سوبھا سنگھ کی نہایت مفید اور اکسیر ادویات کہ جن کی موجودگی میں کسی ڈاکٹر یا وید کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہئیں۔ اگر آپ منگوا کر استعمال کریں گے۔ تو ضرور لابھ اٹھائیں گے۔

بال رکھشک } یہ گولیاں بچوں کی ہر ایک بیماری مثلاً چیچک۔ درد۔ اپھرا۔ قبض۔ دست۔ پیچش۔ بخار کھانسی وغیرہ کو دور کرنے میں نہایت اکسیر ہیں۔ ہفتہ میں دو بار استعمال کرنے سے بچے ہر ایک بیماری سے محفوظ رہتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

جیوتی پرکاش } آنکھوں کی سرخی۔ جالا۔ ناخونہ۔ ککرے۔ پھولا وغیرہ کو دور کرتا اور آنکھوں کی جیوتی کو بڑھاتا ہے۔ اس کا متواتر استعمال عینک کی عادت کو چھڑاتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

پربھاکر رسائن } یہ دوائی مردوں کی دیرینہ سمبندھی روگ اور استریوں کے رحم سمبندھی روگ پردر اور سوم وغیرہ کو دور کر کے طاقت مردمی کو بڑھاتی اور اولاد نرینہ پیدا کرتی ہے نہایت اکسیر ہے قیمت فی شیشی عہ

دنت رکھشک } دانتوں کی ہر ایک بیماری کو ہٹا کر دانتوں کو مضبوط اور پائیدار بناتا ہے۔ خاص کر ماسخورہ کے لئے تو نہایت ہی اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنے۔

دھنونتری چورن } یہ چورن پیٹ درد۔ اپھرا۔ بدہضمی۔ باد گولہ۔ اور جوڑوں کے دردوں کو دور کر کے قوت ہاضمہ کو بڑھاتا اور تازہ خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ

ان کے علاوہ ہمارا اوشدھالیہ اٹھرا جیسی موذی مرض کا نہایت اعلےٰ علاج کرتا ہے۔ جن بھائیوں کے گھر میں اولاد نہ ہو یا ہو کر مر جاتی ہو۔ وہ ہمارے ساتھ خط وکتابت کریں:

پتہ:- مینیجر پربھاکر اوشدھالیہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی کے اُپ لکش میں یکم جنوری ۱۹۳۶ء تک خاص رعایت

اگر آپ نے

اس وقت تک کرشنا شلاجیت رجسٹرڈ کی ایجنسی حاصل کرنے کا ارادہ نہ کیا ہو۔ تو ایسے موقع کو ضائع نہ کریں۔ نہایت ہی توجہ اور غور سے مندرجہ ذیل باتوں کو پڑھیں

(۱) کرشنا شلاجیت رجسٹرڈ سارے ہندوستان بھر میں مقبول عام ہو چکی ہے۔ اس کی ایجنسی حاصل کرنے کے لیے صرف تیرہ روپے آٹھ آنے کے کم سرمایہ کی ضرورت ہے۔

(۲) اڑھائی تولہ کی شیشی خوبصورت پیکنگ کا دام صرف آٹھ آنہ ہے۔ کام شکتی کو بڑھانے والی بڑی بل وردھک رسائن ہے۔ ہر قسم کے درد۔ چوٹ۔ پیشاب اور گردہ کے امراض میں تجربہ شدہ امرت اوشدھی ہے۔

(۳) بکری پر ایجنٹ کو دو آنہ فی شیشی کمیشن دیا جاتا ہے۔ ہر ایک ریلوے اسٹیشن پر فری ڈلیوری مال دیا جاتا ہے۔ چھ ماہ کے اندر فروخت نہ ہونے کی صورت میں بچے ہوئے مال واپس لیا جاتا ہے۔

(۴) ایجنٹ کو تین درجن کا آرڈر دینا چاہیئے۔ اشتہار جس زبان میں ضرورت ہوں۔ ساتھ دیئے جاویں گے۔

(۵) ہر ایک شہر میں صرف ایک ہی ایجنٹ ہوگا۔ اردھ شتابدی کی تقریب میں یہ خاص رعائتیں ہیں تجربہ کار کینوسنگ ایجنٹ کی ضرورت ہے۔ جو ہر مقام پر ایجنسیاں قائم کر سکے۔ کمیشن معقول۔ اصلی کستوری کشمیری زعفران۔ کابلی ہینگ کوہستانی زیرہ۔ بنفشہ خالص شہد بارعایت ہم سے خریدیں۔

ہزارہ کیمیکل ایجنسی رجسٹرڈ شلاجیت بھون مانسہرہ صوبہ سرحد

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے اُپ لکش میں

دیانند رتن مالا { رشی دیانند کے گرنتھوں سے سار وچنک واکتیوں کا ہندی میں سنگرہ شری پنڈت وشونا تھ جی ایم۔ اے شاستری نے کیا ہے۔ پستک کی قیمت چار آنہ ہے۔ اردھ شتابدی سے پہلے خرید نے والوں کو تین آنے میں دی جاوے گی۔ پستک چھپ کر تیار ہو چکی ہے۔ چھپائی نیلی سیاہی میں نہایت اعلا ہے۔ رشی دیانند کی خوبصورت فوٹو بھی دی گئی ہے۔

Immortal Sayings of Dayanand { یہ پستک انگریزی میں ہے۔ رشی دیانند کے گرنتھوں سے سار وچنک واکیوں کا سنگرہ شری وشونا تھ جی ایم۔ اے شاستری نے کیا ہے۔ پستک کی قیمت چار آنہ ہوگی۔ اردھ شتابدی سے پہلے خرید نے والوں کو تین آنے میں ملے گی۔ اس میں سوامی دیانند کا نہایت اعلا فوٹو ہے۔ چھپائی اور کاغذ اعلا ہے۔

ملنے کا پتہ

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

آریہ مسافر، آریہ پرتی ندھی سبھا کا گزٹ ہے۔ اس کی خریداری ہر ایک بھائی کے لئے لازم ہے ۔ (مینیجر)

اردھ شتابدی کا اُپہار

چھپ رہا ہے

امر شہید شری سوامی جی مہاراج کے اُپدیشوں کا سنگرہ

چھپ رہا ہے

دھرم اُپدیش (ہندی میں)

لالہ لیکھو رام جی نیئر

لیکھک و الاک

(حصہ اول)

شری سوامی جی مہاراج کے اُپدیش سُننے کا جن کو موقع ملا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ سوامی جی مہاراج کے اُپدیش کس قدر پربھاوشالی۔ روچک اور جنتا کو ستیہ اور دھرم کا مارگ دکھانے والے ہوتے تھے۔ جب آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی منائی جا رہی ہے۔ اس سبھا کے جنم داتا سوامی جی مہاراج ہی تھے۔ آریہ پُرشوں کے لئے اردھ شتابدی کا یہ ایک امولیہ اُپہار ہے۔ اس پستک کی ایک ایک کاپی ہر ایک آریہ پریوار اور آریہ سماج میں رہنی اوشیک ہے۔ کاغذ عمدہ صفحات سو ہو سے زیادہ۔ پستک چھپ رہی ہے جب یہ اشتہار پاٹھک پڑھ رہے ہونگے تب تک پستک چھپ کر تیار ہو جاوے گی۔

ملنے کا پتہ: **پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور**

(نوٹ) لاہور میں پستک برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور سے مل سکے گی۔

آریہ سنسار میں ویشوا نزگیوں کی دھوم

آریہ سماج لدھیانہ :-
شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار ویشوانزگیوں کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ ۷ نومبر تک ۲۹ یگیوں پر مبلغ ۸۲ روپے کے علاوہ ۱۷ دسمبر تک مندرجہ ذیل صاحبان کے ہاں ویشوانزگیہ کرائے گئے۔

	روپے آنہ پائی
پہلے جمع شدہ رقم	۸۲ — —
لالہ چیت رائے اوم پرکاش جی کمالیہ سپورٹ ورکس	۲ — ۰ — ۰
پنڈت بھگمن داس جی	۱ — ۸ — ۰
ڈاکٹر سانگھر امداس جی پنشنر	۲ — ۰ — ۰
ماسٹر ہرکیشن جی علاوہ ترکے اور ایک روپیہ	۱ — ۰ — ۰
بابو دھن داس جی افریقہ نواسی	۱ — ۰ — ۰
ماسٹر فقیر چند جی آریہ سکول	۱ — ۸ — ۰
,, گنیشا رام جی	۱ — ۰ — ۰
ولد بابو رام جی اگروال	۲ — ۱۲ — ۰
رائیصاحب لالہ کھیو پرشاد جی رئیس رائے بہادر لالہ رنگی لال جی رائیصاحب لالہ سرکیشن داس جی	۸ — ۰ — ۰
پنڈت ہردیال جی شاستری	۱ — ۸ — ۰
مہاشہ دولی چند جی آریہ	۲ — ۰ — ۰
کل میزان	۱۰۶ — ۴ — ۰

جن میں مبلغ ایک سو روپیہ سبھا کے کوش میں پہنچا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آریہ سماج لدھیانہ سے جو شری پردھان جی وید پرچار کے لئے دئے گئے تھے۔ اس کے لئے ۱۷ روپے اور سماج کی اور سے سبھا کی سیوا میں روانہ کئے گئے۔ مبلغ ۳۰ روپے اس کے علاوہ رشی انسو اور مبلغ تین سو روپیہ میں نے اپنے متر منڈل سے اکٹر کر کے دینے کا بچن دیا تھا۔ سبھا کے کوش میں بھیجدیا گیا ہے اور بقایا ویشوانزگیوں کا اور وید پرچار کا اکٹر کر کے جلد بھیجا جائے گا۔

(لبھو رام نیر آنند آشرم لدھیانہ)

لاڈوہ ضلع کرنال

لالہ دلیپ چند جی بزاز	۲ — ۴ — ۰
رام دت گوتم ایڈیٹک	۲ — ۰ — ۰

لالہ روپ چند جی	۱ — ۰ — ۰
,, مالچند جی	۱ — ۰ — ۰
,, مکند لال جی	۵ — ۰ — ۰
پنڈت نتھو رام جی شرما	۱ — ۱۲ — ۰
لالہ کیدار ناتھ جی وید	۱ — ۰ — ۰
ڈاکٹر بینی پرشاد جی	۲ — ۱۲ — ۰
لالہ پریم چند جی بزاز	۲ — ۴ — ۰
,, بنارسی داس شنکر رام جی	۴ — ۰ — ۰
,, نانو مل جی پنساری	۱ — ۴ — ۰
,, آسا رام جی بزاز	۱ — ۰ — ۰
	۲۵ — ۴ — ۰

(رام دت گوتم)

آریہ سماج ڈونیڈلوی

آریہ سماج ڈونیڈوی میں تمام سبھا سدوں نے خاص مندر آریہ سماج ڈونیڈوی میں ویشوانزگیہ کیا۔ مندرجہ ذیل صاحبان نے دان دیا۔

ٹھاکر نرنجن سنگھ جی	۱ — ۸ — ۰
,, شیو رام جی	۰ — ۸ — ۰
,, رام سرن جی	۰ — ۴ — ۰
,, اندر سنگھ جی	۱ — ۰ — ۰
,, نانک رام جی	۱ — ۰ — ۰
,, لکشمن پرکاش جی	۱ — ۰ — ۰
,, چوہدری جی	۱ — ۰ — ۰
	۹ — ۴ — ۰

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج روپڑ :-

	روپے آنہ
لالہ لال چند جی گپتا	
ڈاکٹر وید پرکاش جی	۲ — ۰ — ۰
لالہ سائیں داس جی	۲ — ۰ — ۰
,, فقیر چند جی	۱ — ۸ — ۰
پنڈت دیوا کرت جی	۱ — ۸ — ۰
ٹھاکر گلاب سنگھ جی	۱ — ۰ — ۰
لالہ جگل کشور جی	۲ — ۴ — ۰
مہاشہ رامچند داس جی	۵ — ۰ — ۰
چوہدری لال چند جی	۱ — ۴ — ۰
لالہ نرسنگھ داس جی	۲ — ۰ — ۰
,, نتھو رام جی	۲ — ۰ — ۰

" نئی جوانی "

وہ نہائت درجہ دلچسپ اور عملی طور پر مفید و مستند کتاب جس کی ہر شادی شدہ مرد جوان اور بوڑھے کو یکساں ضرورت ہے۔

جوانی کیا ہے۔ کسطرح بنتی ہے اور کسطرح بگڑتی ہے۔ کیا جوانی دوبارہ واپس آسکتی ہے؟ اپنی بیوی کے مردوں کے بارے میں کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ کیا دریعہ کو جسم کے اندر سوک وکٹا بیماری پیدا کر سکتا ہے۔ جنہوں نے غلط کاریوں سے اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیا ہے۔ وہ گھر پر بھی اپنا علاج آسانی سے کر سکتے ہیں۔ برسوں کے نامرد کو چند ہی دنوں میں مرد کامل بنا دینے والے نسخے بنانے میں نہایت آسان۔ اجزاء عام فہم۔ قیمت میں نہایت سستے۔ ایک ہی ماہ کے استعمال سے جسم کا وزن شرطیہ طور پر پانچ پونڈ سے لیکر پندرہ پونڈ تک بڑھا دینے والا نسخہ۔ امساک کا ایک نہایت ہی لاثانی نسخہ جو گھنٹوں کی خبر لاتا ہے۔ جس میں افیون یا کسی اور نقصان دہ چیز کا جزو نہیں ہے۔ مفت میں بن جانے والے بیسیوں مقوی باہ نسخے۔ دوات صالح خون پیدا کر کے چہرے کو گل سرخ بنا دینے والا نسخہ بلا مبالغہ سیروں دودھ اور چھٹانکوں گھی ہضم کر دینے والا عجیب و غریب نسخہ وہ غذائیں جو قوت مردمی کو طاقت دیتی ہیں۔ اس قسم کی سینکڑوں مفید اور کارآمد رازکی باتیں کتاب "نئی جوانی" میں لکھی گئی ہیں۔ جو ایک نہایت ہی بلند پایہ کتاب ہے۔ سب باتیں تجربات کی تجربات کی بنا پر لکھی گئی ہیں۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔ سرورق رنگین۔ باتصویر۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت معہ محصول ڈاک صرف دو روپے چھ آنے (۶؍۲) ناپسند ہو تو دام واپس۔

ملنے کا پتہ :- **گپتا اینڈ کمپنی ٹوہانہ ضلع حصار (پنجاب)**

مفت { لنگ وڈ سے لکھے ہوئے مضامین کا نہایت بلند پایہ اور شاندار ماہوار رسالہ آبحیات۔ جس کا مطالعہ مردہ تنوں میں نئی روح پھونک دے گا۔ نمونہ کے پرچہ مفت طلب فرماکر ملاحظہ فرمائیں۔

منیجر "آبحیات" ٹوہانہ (ایس۔ پی ریلوے)

غلط خیال

اکثر لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ شربت فولاد بھی دوسرے شربتوں کی طرح گرمیوں ہی میں استعمال کرنے کی چیز ہے۔ لیکن یہ خیال ان کا غلط ہے۔ بلکہ

تلوار مارکہ **شربت فولاد** رجسٹرڈ

طاقت کی ایک بہترین دوا ہے جو شربت کی شکل میں تیار کی گئی ہے۔ اور ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتی ہے بلکہ سردیوں کے تین استعمال کے خاص کر حاصل کرنے کے میں تلوار مارکہ شربت ضرور کرنا چاہیئے۔ جیسے کو طاقت نئی طاقت نئی جوانی نیا خون صالح پیدا کرتا کی طرح چمکا بڑھاتا ہے۔ جو ہر قسم کی جسمانی ۔ ایک بار خرید کر

جیسے تو اس کے دن ہیں۔ ہر شخص نے موسم سرما تو لازمی استعمال جو ہر ایک اعضاء کو دیتا ہے۔ نیا خون پیدا کرتا ہے بدن کرکے چہرے کو دیتا ہے۔ بھوک کھا کر ہضم ہو جاتا کمزوری کو دور کرتا ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی بوتل ۴۰ خوراک صرف ڈیڑھ روپیہ (۸؍۱) چھ بوتل کے خریدار کو ایک بوتل مفت۔ تلوار مارکہ دیکھ کر خریدیں۔ نقلی شربت بہت چل نکلے ہیں۔ دھوکے سے بچیں۔ ہمارے کارخانہ کا نام تو بل پیدا کریں جتنی سکے منیجر گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدالیہ ٹوہانہ ضلع حصار کو لکھیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنجاب کے مشہور ہپناٹک ڈاکٹر فخر الحکماء ماہر روحانیت

پروفیسر جگدیش متر صاحب کی تصنیفات

انسان کو امیر۔ تندرست۔ کامیاب پرکشش اور سکھی بنانے والی کتابیں

مشعلِ زندگی } دنیاوی زندگی کو کامیاب اور سکھی بنانے کے لئے بہترین اور مفید ترین ہدایات کا مجموعہ۔ خاص کر نوجوانوں کے لئے بہترین رہبر کا کام دینے والی کتاب۔ اس کے ازحد مفید ہونے کے متعلق ہزاروں ریویوز حاصل ہو چکے ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) جلد آرڈر دیں۔ چند کتابیں باقی ہیں ورنہ اگلے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا +

سنکلپ درشن حصۂ اول و حصۂ دوئم یک جلد میں } قوتِ ارادی اور من کی طاقت بڑھانے۔ کاروبار میں من کی طاقت کو خرچ کر کے کس طرح کامیابی حاصل کرنی چاہیے۔ بلا دوا کس طرح تندرست رہنا چاہیے۔ سکھ۔ شانتی کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ وغیرہ مضامین پر ایک پریکٹیکل کورس ہے۔ قوت خیال کی بہترین تشریح ہے۔ جس نے پڑھا وہی شیدا ہو گیا۔ نہایت مفید اور خوشی طاقت اور شانتی دینے والی کتاب ہے۔ بہت سے اصحاب اس کا روزانہ سوادھیائے کرتے ہیں۔ قیمت ہندی عہ اردو عہ

سنکلپ درشن حصۂ سوئم (تازہ تصنیف) } مسمریزم۔ حاضرات۔ ہمزاد۔ جنتر۔ منتر پر نہایت سلیس عملی کورس ہے۔ جتنے بڑی بڑی قیمتوں کے کورس اس علم پر ہیں یہ ان سب سے اعلیٰ کتاب ہے۔ پروفیسر صاحب نے اپنے لمبے تجربہ سے طرف ان کے لئے لکھی ہے۔ جو قیمتی کورس خرید نہیں سکتے۔ پروفیسر صاحب کا دعوے ہے۔ کہ جو شخص اس کتاب کو ایک دفعہ اچھی طرح سے پڑھ ہی جاوے گا۔ وہ بھی ان حیرت انگیز علوم کے رازوں سے اچھی طرح واقف ہو جاوے گا۔ اور حیرت انگیز کام کر سکے گا۔ اور خود کسی طلسم یا چارم میں نہیں پھنسے گا۔ اور جو جنتر منتر وغیرہ بنا کر بیچتے ہیں۔ ان کے پاکھنڈ کو اچھی طرح سمجھ سکے گا۔ اور خود کئی قسم کے مسمرک ایرلٹ مانند جادو کی انگوٹھیاں ترکال درشی شیشے وغیرہ بنا سکے گا۔ غرض اس کتاب پر عمل کر کے ایک عمدہ عامل بن جاویں گے۔ قیمت صرف عہ

سموہن شاستر تین حصے ایک جلد میں } یہ کتاب سموہنی آشرم جس میں یوگ ابھیاس۔ یکسوئی۔ ہپناٹزم۔ ہپناٹک طریقہ علاج سپرچوئل ازم وغیرہ نفلیہ آہمک و دو ہائیں سکھائی جاتی ہیں۔ کا پریکٹیکل کورس ہے۔ اس کو اس اختصار میں اس لئے شائع کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ لوگ جو آشرم کے کسی وجہ سے ممبر نہیں ہو سکتے۔ لیکن آتم انتی یکسوئی۔ پرسنل میگنےٹزم۔ ہپناٹزم وغیرہ سیکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ بھی فائدہ اٹھالیں۔ کتاب تمام کی تمام عملی اسباق سے پُر ہیں۔ اس لئے اس کو وہی منگوائیں۔ جنہوں نے واقعی ابھیاس کرنا ہو۔ اور اپنے جیون کو سدھارنا ہے۔ اور اپنے آپ کو شانت اور حیرت انگیز شخصیت بنانا ہے۔ جو لوگ اس کو منگوانا چاہیں۔ ان کو یہ پرتگیا تحریر کر کے ساتھ بھیجنی ہوگی۔ اس پر عمل کرنے سے جو طاقت حاصل ہوگی۔ اس کا ناجائز استعمال نہ کریں گے۔ قیمت اصلی مبلغ ۹ روپے۔ اردھ شتابدی تک صرف چھ روپے۔

ہپناٹک طریقہ علاج } ہپناٹزم کیا ہے؟ اس سے کس قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں؟ اور کیوں ہوتی ہیں؟ انسان خود اپنی بیماریاں کیونکر بغیر دوا کے اچھی کر سکتا ہے؟ ان سب باتوں کا اس میں مفصل بیان ہے۔ آخیر میں جنہوں نے اس علم سے شفا حاصل کی ہے۔ اس کی تصدیق بھی موجود ہے۔ غرض علاج کے متعلق اس علم اور اس کی فلاسفی سمجھنے کے لئے یہ کتاب نہایت اعلیٰ ہے قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

ملنے کا پتہ

منیجر سموہنی آشرم گورداسپور پنجاب

لیجئے! جلدی کیجئے!! آگیا!!!

کیا ؟

بھاری رعایت

صرف پرچار کیلئے

پرچار کا انوپم شبھ اوسر

ستیارتھ پرکاش چار آنہ میں

سستے پن کی حد ہوگئی

سنسکار ودھی دو آنے میں

وید رشی کرت گرنتھ بھی بہت تھوڑے داموں میں شریمد دیانند نروان اردھ شتابدی کے اوسر پر ستیارتھ پرکاش کا چار آنہ والا سنسکرن نکالا گیا تھا۔ وہ ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔ اور کتنوں کو ہی نراش ہونا پڑا۔ دوسری آورتی بھی بک چکی۔ اب لیجئے وہی چار آنہ والا سنسکرن پھر تیار ہو گیا ہے۔ اور وشیشتا یہ ہے۔ کہ کاغذ۔ چھپائی سب بڑھیا کے سمان ہی ہے۔ کم از کم سو کاپی لینے پر چار آنہ فی کاپی کے حساب سے اور اس سے کم لینے والوں کو ساڑھے چار آنہ فی کاپی دینا ہوگا۔ پیکنگ پوسٹ الگ۔ مال گاڑی سے منگوانے میں آسانی رہے گی۔ انتھا خرچ زیادہ پڑے گا۔

سنسکار ودھی

کا دو آنہ والا سنسکرن تیار ہے۔ پستک کے آکار پرکار میں کوئی کمی نہیں۔ کیول پرچار کی درشٹی سے مول کم کیا گیا ہے۔ ایکسو منگوانے والے کو دو آنے میں۔ کم لینے والوں کو سوا دو آنے میں

آریہ سماجوں کیلئے سہولت

اپنے سبھاسدوں کیلئے اور پرچار کے لئے اکٹھی پستکیں منگوایئے۔

کرتویہ درپن } شری نارائن سوامی جی مہاراج کا بنایا ہوا۔ سندھیا۔ اپاسنا۔ ہون بھجن آدی کی پستک تیار ہے۔ قیمت تین آنے۔ بڑھیا کاغذ پر

دیانند گرنتھ مالا } رشی کرت گرنتھوں کا سنگرہ جس کی قیمت صرف پرچار کے لئے اڑھائی روپے کردی ہے۔ مجلد تین روپے۔ بڑھیا مجلد چار روپے۔

رشی دیانند سمرتی گرنتھ } قیمت سادہ چھ روپے۔ بڑھیا بارہ روپے۔ کمیشن ہر ایک پر ایک روپیہ دیا جاتا ہے۔

یجروید بھاشا بھاشیہ } مہرشی کرت یجروید بھاشا بھاشیہ کا حصہ دو جلدوں میں صرف پرچار کے لئے اڑھائی روپے۔

رشی دیانند کرت گرنتھ رعایتی قیمت پر

اشٹادھیائی بھاشیہ: قیمت آٹھ روپے رعایتی قیمت اڑھائی روپے۔ **رگویدادی بھاشیہ بھومکا**۔ قیمت ایک روپیہ چھ آنے۔ رعایتی ایک روپیہ۔ **رگوید سنگھتا**: ستائیس روپے۔ **اتھروید سنگھتا**: ڈیڑھ روپیہ۔ **یجروید سنگھتا**: بارہ آنے۔ **سام وید سنگھتا**۔ آٹھ آنے۔ **رگوید بھاشیہ** قیمت تیس روپے۔ **یجروید بھاشیہ** پندرہ روپے۔ ہون منتر۔ اپدیش رتن مالا اور نتیہ کرم ودھی چودہ آنے۔

ان کے علاوہ سوامی جی کے تمام رشی کرت سبھی گرنتھ قابل فروخت موجود ہیں۔ سب آرش گرنتھوں کے منگوانے کا پتہ۔

پربندھ کرتا:۔

ویدک پستکالیہ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...کی نجات ہر طرف

...کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

بیادگار شہید دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

آریہ مسافر لاہور

قیمت سالانہ تین روپے - فی پرچہ ۱؍

ہفتہ وار

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक - आर्य्य मुसाफिर ल...

آریہ مسافر
ویدک دھرم
کا
سچا پرچارک اور سبھا کا
ہفتہ وار گزٹ
ہے۔ آپ اس کا مطالعہ
ضرور کیجئے (مینجر)

...وار:- ۲۲ پوہ سمت ۱۹۹۲ بکرمی دیانند ابد ۱۱۱ - مطابق:- ۵ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء { نمبر — ۱

گورنمنٹ پنجاب کیخلاف آریہ سنسار میں اظہار ناراضگی کی زبردست لہر

آریہ سماجوں کے پروٹسٹ

...سماج کراچی:-

...یہ سماج کراچی گورنمنٹ پنجاب کی اس نیتی کا جس ...ارہ گورنمنٹ پنجاب نے آریہ سماج وچھووالی ...کے اتسو سمبندھی جلوس کے روک دینے کی ...ی ہے۔ (یاد رہے یہ جلوس لگاتار ۸۰ سال ...کالا جاتا رہا ہے) جلوس کی روکاوٹ کے کارن ...یہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی اور آریہ ...ج وچھووالی لاہور کے جلسے بند کرنے پڑے ہیں ...ناراضگی کرتی ہے۔

(منتری آریہ سماج کراچی)

...سماج ڈیرہ غازیخاں:-

...یہ سماج ڈیرہ غازی خاں کا یہ اجلاس گورنمنٹ ...کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ ...ی کے دھارمک جلوس کو بند کرنے کے خلاف ...احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور قرار دیتا ہے کہ یہ فعل ...کے دھرم پر سراسر ناجائز حملہ ہے۔

(مسندوداس)

...سماج گوروکل وبھاگ انبالہ چھاؤنی:-

...یہ میٹنگ وکل گورنمنٹ پنجاب کے اس حکم کے خلاف ...احتجاج بلند کرتا ہے جس سے آریہ پرتی ندھی ...پنجاب کی گولڈن جوبلی کے جلوس کو روکنے کی ...شش کی گئی ہے۔ کیونکہ ایسے احکام سراسر مذہبی ...مت پر مبنی ہیں۔

(پردھان آریہ سماج انبالہ چھاؤنی)

آریہ سماج بھاگیاں:-

(۱) یہ ... آریہ سماج بھاگیاں کا یہ اجلاس اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دھارمک جلوس کو بند کر دینے میں لاہور کے حکام اور گورنمنٹ کے خلاف سخت رنج اور غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس گورنمنٹ کی اس کارروائی کو دھارمک معاملات میں مداخلت بیجا تصور کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے نمرتا پوروک پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ کرپا کر کے بہت ہی جلدی حالات کا معائنہ کر کے جدید تاریخیں اردھ شتابدی منیت کرے۔ آریہ پرش نہایت اتساہ سے ہر قسم کی سہایتا کرنے کو تیار ہیں۔

(۴) اس پرستاؤ کی کاپی پریس کو ارسال کی جاوے۔

(کانشی رام منتری آریہ سماج)

آریہ سماج خان گڑھ:-

مورخہ ۲۹ دسمبر کو آریہ سماج خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ کے آریوں کا پبلک جلسہ زیر صدارت سردار گوبند سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی ہوا۔ جس میں گورنمنٹ کے ناجائز رویہ پر جو کہ اس نے اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

(آریہ سماج وچھووالی کے نگر کیرتن پر پابندی عائد کر کے ظاہر کیا) اظہار افسوس کیا گیا۔ اور پروٹسٹ کا ریزولیوشن پاس کر کے نقل ریزولیوشن کی ایک کاپی گورنمنٹ پنجاب کے پاس اور ایک کاپی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں ارسال کی گئی۔

(آسو رام منتری آریہ سماج خانگڑھ)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں کچہری روڈ:-

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا یہ ادھیویشن حکومت پنجاب کے اس جبری حکم کا جسے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اردھ شتابدی کے جلوس کو جس کے نکلنے کے لئے یقین دلایا گیا تھا۔ عین وقت پر جب ہر پہلو سے مکمل تیاری ہو چکی تھی۔ بند کر دیا گیا۔ پروٹسٹ کرتا ہے۔

نشچے ہوا۔ کہ اس پرستاؤ کی ایک نقل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ پرائیویٹ سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ اور پریس کو بھیجی جاوے۔

(پیرا رام منتری آریہ سماج)

آریہ سماجیوں کے دلوں کو سخت رنج پہنچایا ہے زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔

(تارا سنگھ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج راماں منڈی:-

آریہ سماج راماں منڈی کی عام سبھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور وچھووالی آریہ سماج کے متفقہ نگر کیرتن کو گورنمنٹ کی طرف سے بند کئے جانے پر شوک اور دکھ پرگٹ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت میں جب کہ گورنمنٹ نے جب لاہور کی حالت زیادہ مخدوش تھی اس جلوس کی باقاعدہ اجازت دیدی تھی۔ اور حالات کے بہتر ہونے پر اس اجازت کو بلا وجہ منسوخ کر دیا۔ یہ سماج محسوس کرتا ہے۔ کہ اس ممانعت سے پنجاب کے لاکھوں آریوں کے دل کو سخت چوٹ لگی ہے۔ یہ جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا کو یقین دلاتا ہے کہ سب آریہ اس کے ساتھ ہیں۔ اور اردھ شتابدی کی آئندہ والی تاریخوں کی پرتیکشا کر رہے ہیں۔

(منال چند منتری آریہ سماج)

آریہ سماج پشاور:-

آریہ سماج دھکی نعلبندی پشاور شہر کا یہ جلسہ حکومت پنجاب کے اس جبری حکم کے برخلاف جو انہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں ہونے والے آریہ سماج وچھووالی لاہور کے جلوس کو جو مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کو لاہور میں نکلنا تھا۔ باوجود گورنمنٹ کی اس اعلانیہ پالیسی کے کہ وہ مذہبی معاملات میں دخل نہ دیگی بند کر کے آریہ سماج کو سخت مالی نقصان پہنچانے کے علاوہ

پنجاب میں آریہ سماج کا بھاوی کاریہ کرم

لیکھک شری پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

سبھا کی اردھ شتابدی کے اوسر پر آریہ بھائیوں کی درشٹی آریہ سماج کے بھاوی کاریہ کرم پر سبھا ہے۔ اس سمیہ تک آریہ سماج نے جتنے بھی کاریہ کئے ہیں۔ ان میں یدی پوری سپھلتا پراپت نہیں ہوئی۔ تو بھی یہ بات سنکوچ من سے کہی جا سکتی ہے کہ آریہ پرشوں نے پرمیت سادھنوں تتھا پرتیکول پرستھتی میں جو کچھ کام کیا ہے۔ وہ آریہ سماج جیسی جیوت جاگرت سنستھا ہی کر سکتی تھی۔ اس سمیہ سامانیہ بھارت ورش کا کوئی بھی وشیشتہ پنجاب کا کوئی بھی سارو جنک اندولن تتھا دھرم نہیں جس پر آریہ سماج کی چھاپ انکت نہیں۔ کیول چھاپ ہی نہیں۔ آریہ سماج کی کاریہ پرنالی تتھا اس کے ویدک دھرموں کو بھن بھن مذہبوں نے اس طرح اپنا لیا ہے۔ جیسے کہ وہ ان کی اپنی چیز ہو۔ اسی کارن اب آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں کے سامنے یہ پرشن بار بار اپستھت ہو رہا ہے۔ کہ بھوشیہ میں ایسا کون سا کاریہ کرم جنتا کے سامنے رکھیں۔ جس سے آریہ سماج میں بھی جیون اور اتساہ کا سنچار ہو۔ ابھی عام جنتا بھی پہلے کی بھانتی آریہ سماج کے نیتر تو میں اپنی پتھ پر چلنے کو بادھت ہو۔

یہ ٹھیک سمجھو ہے۔ جب آریہ سماج بدلی ہوئی اوستھاؤں تتھا نئی اوشکتاؤں کو درشٹی میں رکھتے ہوئے سپھلتا روپ سے اپنے کاریہ کرم میں پریورتن کرے۔ سرو پربھم اس کی درشٹی سے اب کھنڈن آتمک پدھتی کو چھوڑ کر منڈن آتمک پدھتی کا انوسرن کرنا چاہیئے۔ کھنڈن آتمک درشٹی سے دو دھرموں کے دھرم گرنتھ پڑھنے کے ستھان پر اپنا ادھک سے ادھک سمے سدھانتک گرنتھوں کے انوشیلن میں لگانا چاہیئے اس کاریہ سے ساتھ ہی زمانہ تتھا ودیا پرچار پر وشیشتہ بل دینا چاہیئے۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کے نیموں میں ودیا کے پرچار اور اودیا کے دور کرنے پر وشیش بل دیا ہے۔ اس سمے ودیا پرچار کے لئے ستھان ستھان پر ودیا پرچار کے ستھان پر کھتیاں کھلوائیں وینے یا ولاسے کا سادھن بن گئی ہیں ان نرسنسیوں نے پریا پراپت کا کیا ودیا سکھ کا آنند دینے کے ستھان پر سنکٹ تتھا پاپ بڑھانے والی بیکاری کا سادھن بن رہی ہے ہمیں اس دشا کو پریورتن کرنا چاہیئے سامانیک مکتی جاتی وار وشیشتہ آریہ جاتی وتمنیہ ادیشا تتھا اسی پر کا بھاؤ پیدا کرنے والی کرتوں میں بیٹھی ہوئی ہے۔

جس سمے آریہ سماج نے کاریہ پرارمبھ کیا تھا۔ اس سمیہ لوگوں کی درشٹی میں جنم مولک جات پات تتھا برادری کے بندھنوں کا اتنا زور تھا۔ کہ ان کے وردودھ سوچنا یا بولنا سادھارن آدمیوں کا کام نہیں تھا۔ پرنتو آریہ سماج کے لگاتار پرچار سے آج جہاں تک وچاروں سدھانتوں کا پرشن ہے۔ جنم مولک ذات پات تتھا برادریوں کے بندھنوں کی حمایت کرنیوالے کچھ گنتی ہی کے ملیں گے۔ جنم مولک ذات پات کی مکتی ہینتا تتھا برادریوں کی ہانیاں کسی سے چھپی نہیں ہیں۔

آریہ سماج کے اس کرانتی کاری وچاروں کے کارن اچھوت اور دلت کہی جانے والی جاتیوں میں چیتنا تتھا اتیہ سادھن کے بھاؤ پیدا ہو گئے ہیں۔ اور اب اپنی موج تتھا امنگ سے پہلے سے زیادہ چیتن ہو گئی ہیں۔ ان بھائیوں کی یہ پرورتی آریوں کے لئے اتساہ جنک ہے۔

پرشن یہ ہے۔ کہ ان بھائیوں کی امیدوں تتھا بھوگوں کے پورا کرنے کے لئے آریہ سماج کو کیا کرنا چاہیئے۔ اب کیول ماتر آدرش واد کے چنتن ماتر سے کام نہیں چل سکتا۔ ہمیں اب کوئی کریا تمک ویوہارک کاریہ بنانا چاہیئے۔ جس سے آریہ سماج در تمام سمیہ کے سارو جنک اندولنوں میں پرمکھ ستھان پراپت کر سکے۔ منش سماج میں پرچلت سب سدھاروں تتھا دھرموں کا سرو سمت اور لبش سارو بھوم مانو دھرم ہے۔ سب دھرموں کا مول کا بیہ کرم مانو دھرم کا پالن کرنا ہے۔ مانو دھرم کے وشیشتہ جو بھی بھید ہیں۔ وہ سب دھرموں میں دکھائی دیتے ہیں۔ اس مانو دھرم کا ہی دوسرا نام آریہ دھرم ہے۔ سنسار میں پرچلت دودھ دھرموں کے سرو سامانیہ دھرموں کا نام ہی مانو دھرم تتھا آریہ دھرم ہے۔ اس سمے منش سماج قومیت اور مذہبی دھرموں میں بٹا ہوا ہے۔ انہیں دور کر منش سماج کو آریوں نے ویدک سوچک نام کے وبھاگوں میں ہی بٹنا چاہیئے۔ مانو دھرم تتھا آریہ دھرم کا پالن کرنے والوں کو وہ کسی دیش۔ پریوار یا جاتی کے رہنے والے ہی کیوں نہ ہوں۔ آریہ کہنا چاہیئے۔ اس سمے ہمارے دیش میں دو پرکار اچھوت اور دلت جاتیوں کو بیاشد۔ ہریجن۔ جنگلی۔ پہاڑی قومی

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے اوسر پر آنیوالے

یاتریوں سے نویدن

شریمان جی! آپ شتابدی کے موقعہ پر لاہور ضرور پدھاریں گے۔ اور خیال میں شتابدی کی کارروائی کے علاوہ لاہور کی اور مشہور مشہور جگہوں کی یاترا کریں گے۔ ان میں سے ایک کا پریچے میں آپ کو دینا چاہتا ہوں۔ پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ آپ اس تیرتھ کی یاترا ضرور کریں۔ وہ تیرتھ ہے۔ وہ آپ کا اپنا مرکزی ہندو اناتھ آلیہ ہے۔ جو راوی روڈ پر ہے۔ اور جس میں ۱۱۲ کے قریب لڑکے لڑکیاں رہتی ہیں۔ جن کو نہ صرف وستر وغیرہ دیئے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کو ضروری شکشا بھی دی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد ان کو یوگیہ شہری اور اپنے روزگار کمانے کے لائق دستکاری وغیرہ کا کام بھی سکھائے جاتے ہیں۔ علاوہ اس کے اناتھ آلیہ میں دوزی کلاس بھی ہے۔ جس میں ۳۰ کے قریب اناتھ لڑکیاں کام سیکھتی ہیں اور جن کے قریب لڑکے کام سیکھ کر یہاں سے چلے بھی گئے ہیں۔ یہاں ایک سکول بھی ہے۔ جو مڈل تک ہے۔ اور جس کو میونسپل کمیٹی سے گرانٹ بھی مل رہی ہے۔ نہ صرف اناتھ آلیہ کے بچے ہی پڑھتے ہیں۔ بلکہ باہر کے لڑکے بھی جن میں ہریجن بھی ہیں۔ آکر پڑھتے ہیں۔ اور کام سیکھتے ہیں۔

یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج اور پنڈت بشمبر ناتھ جی سابق گورنر گوروکل ہیں۔ اور ان کی مینیجنگ کمیٹی میں آریہ سماج کے بڑے بڑے پرسدھ شامل ہیں۔ مثلاً :-

(۱) شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا لاہور۔
(۲) شری مہاشہ کرشن جی مالک اخبار پرتاپ۔ پرکاش۔ لاہور۔
(۳) پنڈت ٹھاکر دت جی وید شاستری ملتانی گلی بازار لاہور۔
(۴) شری ڈاکٹر روشن لال جی کھیڑہ نسبت روڈ لاہور۔
(۵) شری ڈاکٹر گنیشی لال جی M.B.B.S. لاہور۔
(۶) شری پنڈت گیان چند جی بی۔ اے۔ لاہور۔
(۷) شری پروفیسر شو دیال جی ایم۔ اے لاہور۔
(۸) شریمان لالہ نرنجن ناتھ جی گرودت بھون لاہور
(۹) شری لال گیان خیل جی بی۔ اے موہنی روڈ لاہور۔

آج کل بچوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور ان کے کھانے پینے کا خرچ بھی بڑھ رہا ہے۔ اس لئے سب سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ کرپا کر کے اس کی طرف دھیان دیں۔ اور جتنا بھی ہو سکے سہایتا کریں۔ ہم کو سرِدست کمرہ بنوانے کے لئے دو ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔

نویدک
پرسرام آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ
راوی روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۵ - جنوری سنہ ۱۹۳۶ء

اُٹھو اور جاگو

لیکھک شری آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور

(۱)

پچھلے چند سالوں سے پنجاب میں جو واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ وہ کسی سمجھدار آدمی سے چھپے نہیں ہیں۔ ہندوؤں کی اس صوبے میں جو حالت ہو رہی ہے۔ وہ بھی اظہر من الشمس ہے۔ آریہ سماج ہندو جاتی کی سنسکرت رکھشا کے لئے ہر سمیہ کٹی بدھ رہا ہے۔ اس لئے جو لوگ ہندوؤں کو ناواجب طور پر نیچا دکھلانا چاہتے ہیں۔ ان کی نظروں میں آریہ سماج بھی خار کی طرح کھٹکتا ہے۔ آریہ سماج ایک وشدھ دھارمک سنستھا ہے۔ ویدک اس کا دھرم سرودیاپک ہے۔ اور جیون کا کوئی کشیتر نہیں جس کے متعلق وہ صحیح رہنمائی نہ کرتا ہو۔ تو بھی عہدوں اور کونسلوں میں نشستوں کی جدوجہد میں جس کا نام آج کل کئی لوگوں نے پالٹیکس رکھا ہوا ہے۔ اس نے کبھی حصہ نہیں لیا۔ آریہ سماج کے بانی نے اس کو یہ سکھلایا۔ کہ جس جاتی کی سنسکرتی زندہ ہے۔ وہ جاتی کبھی دیر تک پولٹیکل طور پر غلام نہیں رہ سکتی۔ آریہ سماج چونکہ پراچین آریہ سنسکرتی کو پنر جیوت کرنے اور اس کے سامراجیہ کو بڑھانے میں لگا ہوا ہے۔ اس لئے اس کے دوارا نہ کیول آریوں کو سوراجیہ ہی ملے گا۔ کنتو آریہ وچاروں کو چکرورتی راجیہ بھی ملے گا۔ برٹش سرکار سدا یہ کہتی چلی آئی ہے کہ اس کا آدرش ہندوستانیوں کو سوراجیہ کے یوگیہ بنانا ہے۔ وہ دن مبارک ہوگا۔ جس دن ہندوستانی اس قابل ہو جائیں گے۔ کہ برٹش سرکار کو چھٹی دیدیں۔ آریہ سماج کا گھوشت اُدیش اور برٹش سرکار کا گھوشت اودیش ایک ہی ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ برٹش سرکار شروع سے ہی آریہ سماج کے راستہ میں وگھن بادھائیں اُپستھت کرتی رہی۔ پہلا وگھن تب اُپستھت کیا گیا تھا جب بنارس میں رشی دیانند کا ویاکھیان روک دیا گیا تھا۔ اس سمے "پائونیر" کے ایڈیٹر مشہور تھیاسوفسٹ مسٹر سینٹ تھے۔ جو رشی دیانند کے بھگت تھے۔ انہوں نے وائسرائے کو اور گورنمنٹ آف انڈیا کو چیتاونی دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گورنمنٹ سنبھل گئی۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اپنا حکم منسوخ کرنا پڑا۔ لیکن رشی دیانند نے اسی سمے سے آریوں کے اندر آتم سمان اور انگریزوں کے ساتھ سمانتا کے بیوہار کے بھاؤ بھرنے شروع کر دیئے۔

۱۸۸۳ء میں جب رشی دیانند جی کا نروان ہوا۔ تو کرنل الکاٹ نے لکھا کہ رشی دیانند سروتم دیش بھگت تھے۔ جن کے اندر ودیشیوں کی انوچت خوشامد تا مناسب خوشامد اور ان سے بیجا طور پر دبنے کا بھاؤ سرودا تھا ہی نہیں تھا۔ مسز بسنٹ نے ٹھیک کہا ہے۔ کہ رشی دیانند نے ہی سب سے پہلے گھوشنا کی تھی۔ کہ ہندوستان ہندوستانیوں کے لئے ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ کہ سرکار کے انیائے کے ورودھ آریہ سماج نے بہ حیثیت مجموعی کبھی آواز نہیں اُٹھائی۔ منشی اندرمن کے خلاف جب سرکار نے مقدمہ چلایا تھا۔ تو اس سمیہ اُن کے ڈیفنس کے لئے رشی نے روپیہ جمع کیا تھا۔ گئو رکھشا کو بند کرنے کے خلاف رشی دیانند نے زبردست اندولن کیا۔ اور ایک بڑا زبردست محضر نامہ تیار کیا گیا جس پر لاکھوں آدمیوں کے دستخط کرائے گئے۔ رشی کے دیہانت کے پشچات چودھری نول سنگھ نے گئو رکھشا کا جھنڈا اُٹھایا۔ گئو رکھشنی سبھاؤں کے سمبندھ میں سرکار سے کچھ سنگھرش بھی ہوا۔ پٹیالہ کے مقدمہ کا اتہاس لاکھوں آریہ پرشوں کی یاد میں ابھی تک تازہ ہے ہاں یہ ٹھیک ہے۔ کہ ورتمان راج نیتی کے اندولنوں میں آریہ سماج بہ حیثیت مجموعی حصہ نہیں لیتا۔ اور اس سمبندھ میں اس کی نیتی میں کوئی فرق نہیں آیا لیکن سچی راج نیتی کے مول سدھانتوں کا پرچار کرنا اور جیا تمک کاریہ کے دوارا دیشوں اور جاتیوں کو ادھیاتمک آرتھک اور نتیجے کے طور پر راج نیتک سوراجیہ کے یوگیہ بنانا آریہ سماج کے تھیہ ادیشوں اور کاریوں میں سے سدا ایک رہا ہے۔ اور رہے گا انیائے کو آریہ سماج نے نہ کبھی سہن کیا ہے اور نہ کبھی کرے گا۔ آریہ سماج کا پچھلا اتہاس اس کا جولنت اُداہرن ہے۔ اس لئے آریہ سماج کے ورتمان نیتا یہ سمجھتے تھے۔ کہ چونکہ برٹش گورنمنٹ آریہ سماج کو سمجھ گئی ہے۔ اس لئے آریہ سماج اور سرکار کا سنگھرش سنگھرش نہ ہوگا۔ پر چلت راج نیتی میں آریہ سماج نے حصہ نہیں لینا۔ اور راج نیتی کے سُتھر سدھانتوں کے پرچار سے جس کا لازمی نتیجہ سوراجیہ ہوگا مدد کرنے کی کوشش گورنمنٹ بے سود سمجھتی ہے۔ لیکن دکھ کی بات ہے کہ پنجاب کے ورتمان لارڈ صاحب کی نیتی ایسی ہے۔ جس سے کہ پنجاب کی ورتمان فرقہ دارانہ فضا زیادہ خراب ہو جائے۔ اور بجائے سُلجھنے کے زیادہ اُلجھ جائے۔ اگرچہ اُن کا ارادہ اس کے اُلٹ ہے۔ وہ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ایک جماعت کے افراد کی طرف سے کوئی غلطیاں ہوں۔ اور اُس جماعت پر پابندیاں عاید کرنا لازمی ہو جائے۔ تو اُس جماعت کو زیادہ بھڑکنے سے بچانے کا واحد طریق یہ ہے کہ بیگناہ جماعتوں پر بھی پابندیاں عاید کی جائیں۔ جب بہت سے بیگناہ سکھ مارے گئے۔ تو یہ لازمی تھا۔ کہ کچھ دیر کے لئے مسلمانوں کو نشستر کیا جائے۔ لیکن گورنمنٹ نے مظلوم سکھوں کی کرپان پر بھی جو اُن کا ایک مذہبی نشان ہے۔ پابندیاں عاید کر دیں۔ اگر اشتعال کے دنوں میں بھی جب کہ سکھ قتل ہو رہے تھے۔ لاہور میں سکھوں نے کرپان کا ناجائز استعمال نہیں کیا۔ اُدھر آریوں کی اردھ شتابدی کی دھوم تھی۔ گورنمنٹ کو معلوم تھا۔ کہ آریوں کا ایک دھارمک جلوس نکلے گا۔ جو میلوں لمبا ہوگا۔ اور جس میں ہزارہا آریہ سماجی پربھو کے بھجنوں کا گان کریں گے۔ وید منتروں کی دھونی سے لاہور شہر کو گنجا دیں گے اور تمام مذاہب کے پربھو بھگتوں کے ساتھ آریہ سماج کے برادرانہ خلوص کا پردرشن کریں گے۔ یہ بات غلط ہے جو ایک اخبار میں چھپی ہے۔ کہ میں نے گورنمنٹ سے کسی پرکار کا صلاح مشورہ کیا۔ یا اجازت مانگی۔ ڈپٹی کمشنر سے کسی اور سمبندھ میں میری ملاقات ہوئی اور بات چیت کے دوران میں یہ بات نکل آئی۔ کہ گورنمنٹ سالانہ مذہبی جلوسوں پر کوئی پابندی عاید نہ کرے گی۔ اور ہمارے پُرامن جلوس کے متعلق پورا سہیوگ دیگی۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سمبندھ میں احکام بھی دیئے جا چکے تھے۔ لیکن پنجاب گورنمنٹ کے ان افسران جنہوں نے ۱۴۴ دفعہ لگایا ہوا تھا۔ کی خواہشات اور انتظامات کی پرواہ نہ کرکے آریوں کو مجبور کیا۔ کہ وہ بھی اپنے اتہاسک جلوس کو ستھگت کر دیں۔ اور بہت نقصان اٹھائیں۔ آریوں میں اسنتوش کی لہر پھیل گئی ہے۔ کئی بھائیوں نے سبھا کو چٹھیاں لکھی ہیں۔ کہ دبنا نہیں چاہیئے۔ اور ہر جائز اور پُرامن طریق سے اپنے جائز دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کرنی چاہیئے چاہے کتنا ہی کشٹ ہو۔ چاہے کئی آریہ ویروں کی جان بھی چلی جائے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر روٹی کھاتے دیوالہ نکلتا ہے۔ تو نکل جائے۔ جب آریہ لوگ پُرامن ہیں۔ کسی فرقہ دارانہ جھگڑے میں حصہ نہیں لیتے۔ فرقہ پرستی کے شترو ہیں۔ ان کے جلوس میں جو انارکلی سماج کے اتسو کے وقت نکلا تھا۔ اور ایسے وقت میں نکلا تھا جب کہ لاہور کی فضا خراب تھی۔ کسی قسم کی گڑبڑ نہیں ہوئی۔ تو آریوں کو ناجائز طور پر دبانا ان کی صلح پسندی کا ناجائز لابھ اٹھانا ہے۔ جو گورنمنٹ کی شان کے شایاں نہیں۔ گذشتہ دنوں میں جو پروٹسٹ میٹنگ ہوئی تھی اور جس میں حاضری اتنی تھی۔ کہ ہال ٹھسا ٹھس بھر گیا تھا مجھے میں آریوں کے سب پولیٹیکل خیالوں کے پرتی ندھی اُپستھت تھے۔ جس کی کارروائی بھی جتلاتی تھی۔ کہ آریوں کے دلوں میں اس سمیہ کتنا دکھ کتنا روش اور کتنا اسنتوش ہے۔ اس میٹنگ کے پردھان بھائی پرمانند جی تھے۔ جو دنیا جانتی ہے۔ کہ کانگرسی نہیں ہیں۔ لیکن آریہ سماج کے ایک مایہ ناز لیڈر ہیں انہوں نے بھی آریوں کو یہی تلقین دی تھی۔ کہ اگر سرکار اپنی پُرامن رعایا کے کسی طبقے کے دھارمک حقوق کی رکھشا کرنے کے ناقابل ہے۔ محض اس لئے کہ کوئی شورش پسند طبقہ گڑبڑ ڈال کر گورنمنٹ کی پوزیشن کو مشکل بنا دے گا۔ تو وہ گورنمنٹ دیر تک پرجا کے دلوں میں اپنی پوزیشن قائم نہیں رکھ سکتی۔ پنڈت بدھ دیو۔ پنڈت پریہ ورت اور سوامی اونکار سچدانند کے بھی پُرزور ویاکھیان ہوئے۔ انہوں نے بھی آریوں کو یہی بتایا۔ کہ شکتی کا سمپادن کرکے آتم رکھشا کے کشٹ اٹھانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

اگرچہ ان ودوانوں کا ورتمان راج نیتی سے کبھی تعلق نہیں رہا۔ اور ان کے جیون دھرم سیوا کے لئے ہی ارپن ہیں۔ لالہ خوشحال چند خورسند نے بھی پُردرد تقریر کی۔ اور دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے آریوں کو ہر پرکار کی قربانی کرنے کی تلقین کی۔ میں نے تو لکھیہ پرستاؤ کو پیش ہی کیا تھا۔ میں نے بھی آیو بھر دھرم کی سیوا ہی کی ہے۔ اگرچہ ایک بار کانگرس کے حکم پر جیل بھی گیا ہوں۔ ناظرین کو پتہ لگ گیا ہوگا۔ کہ سارے وکتاؤں کے پولٹیکل وچار بھن بھن تھے۔ مگر اُن کا مطالبہ ایک تھا۔ اور پرجا کی رہنمائی بھی ان کی طرف سے ایک ہی طریق پر تھی۔ آریہ سماج کی کوئی پارٹی نہیں۔ آریہ سماج کا کوئی نیتا نہیں۔ جس کو اردھ شتابدی کے جلوس کے ستھگت ہونے کے متعلق مجھ سے بھن کوئی وکتویہ ہو۔ کانگرسی نیشنلسٹ ہندو مہا سبھائی اور پولٹیکس سے اُداسین سبھی آریہ سماجی نیتا اس وشے میں ایک مت کے تھے۔ مجھے دکھ ہے کہ گورنمنٹ نے اپنے تازہ اعلان میں آریہ سماجیوں کے زخموں پر نمک چھڑکا ہے۔ جہاں گورنمنٹ نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ مذہبی جلوسوں کے ملتوی کئے جانے پر کئی جماعتوں کو تکلیف ہوئی ہے۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے۔ کہ رائے عامہ بالعموم ان پابندیوں کے متعلق گورنمنٹ کے ساتھ ہے۔ پنجاب بھر میں پروٹسٹ میٹنگز ہو رہی ہیں۔ ہندو اور آریہ سماجی اور سکھ گورنمنٹ کی اس ناواجب کارروائی سے نالاں ہیں۔ سکھوں نے ستیہ آگرہ شروع کر دیا ہے۔ اور آریوں کے نیتا پرجا کے اس مطالبہ کے متعلق ابھی وچار میں ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ اس کی ضرورت نہ پڑے۔ لیکن گورنمنٹ کو صرف پولیس کی رپورٹیں پہنچتی ہیں۔ جو غالباً یہ ہیں کہ آریہ سماجی جلوس روکنے پر زیادہ ترخوش ہیں اور ہندوؤں کی ہمدردی گورنمنٹ کے ساتھ ہے۔ گورنمنٹ کو آنکھیں کھولنی چاہئیں۔ اور واقعات کا صحیح علم پولیس دوارہ نہیں بلکہ مقامی افسروں دوارہ

Digitized by eGangotri Gyaan Kosha

حاصل کرنا چاہیئے۔ جھگڑے بڑوں کو اور بھرے کا ناعقلمندی میں داخل نہیں ہے۔

آریہ جنتا کو میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس کے خادم ہر پرکار سے آریوں کے حقوق کی رکھشا کریں گے اور ضرورت ہوئی۔ تو دنیا کو جتا دیں گے۔ کہ آریہ سماج کسی کو ستاتا نہیں، لیکن کسی کے دباؤ میں بھی اپنے جائز حقوق کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ اور کوئی دنیاوی قوت آریہ سماج کے کسی سیوک کو خائف نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ ان سطور کے راقم کو خائف کرے میں کی پبلک زندگی میں امر کا بدیہی ثبوت ہے۔ کہ ناجائز طور پر دباؤ کسی کو ہے ہی نہیں۔ لیکن دبنے کا شبد اس کی ڈکشنری میں بھی نہیں ہے۔ اور یہ اس سمیہ سے جبکہ آٹھ برس کی عمر میں پنڈت گورودت کے چرنوں میں بیٹھ کر اس نے ویدک دھرم کی دیکھشا لی تھی۔ پٹیالہ کے مقدمہ کے دوران میں لاہور سماج کے اتسو پر میں نے جو تقریر کی تھی۔ اور پرات سمرنیہ سوامی شردھانند کے ساتھ ملکر جو کتاب لکھی تھی وہ تقریر ابھی تک پرکاش کے کالموں میں موجود ہے اور وہ کتاب جس کی دھوم لنڈن میں بھی مچ گئی تھی اب تک مارکیٹ میں ہے۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ اس تقریب کے اعادہ کی ضرورت نہ ہو۔ اور اس کتاب میں درست وچاروں کے از سر نو اشاعت کی ضرورت نہ پڑے۔ لیکن اگر ضرورت ہوئی۔ تو آریہ جنتا تیار ہے اور آریہ ویر دھرم کے لئے کشٹ سہن کرنے کی شکتی کا پردرشن کرنے کے لئے اُدیت رہیں ؎

(۲)

اردھ شتابدی سمپت ہوگئی۔ اس کے پہنچنے سے پہلے گورُوکل کا جلسہ ہوگا۔ گورُوکل آریہ سماج کی بہومولیہ سمپتی ہے۔ اس گورُوکل سے ہی دیوشرما جیسے رتن اتپن ہوئے ہیں۔ جن کی ادھیاتمکتا کا لوہا ستو دھرتی مہاتما گاندھی بھی مانتے ہیں اور جن کی ویدک دنے کو پڑھ کر بڑے بڑے کانگری رشت پد بھگت بن گئے ہیں۔ جے دیو جیسے وید بھاشکار اتپن ہوئے ہیں۔ جن کی دو دوتا کی چرچا ودوت منڈل میں ہے۔ درتانند جیسے تیاگی سنیاسی پیدا ہوئے ہیں جن کا سیتم جراتی ہیں ہی دیکھ کر لوگ رہسمریہ کی شکتیوں کے قائل ہوئے ہیں۔ بدھ دیو جیسے تیاگی پر سبھا شالی ودوان براہمن نکلے ہیں جن کی تکن سپہ دنیا مست ہے۔ اور کٹ کنٹھ سے کہتی ہے کہ دھنیہ وہ گورُوکل ہے۔ جس نے بدھ دیو جیسے رتن جنتا کو دیئے ہیں۔ اسی پرکار آریہ جگت میں شیلپ گورودت بھرنگھ کی گرگ پرچارک اور کتنے ہی پر یہ برت جیسے مرد و بھاشی اور ٹھوس ودیا کے مالک کتنے اور ودوان ہیں۔ چندرکانت سون گرد ھ گورُوکل کا آ جارہیہ ہے۔ اس کی ودیا کی چرچا گجرات کاٹھیاواڑ بھر میں ہے۔ اب وہ افریقہ میں ویدک دھرم کا ڈنکا بجانے جارہا ہے۔ عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں کہ درن ویوستھا کے متعلق مہاتما گاندھی

کے وچاروں کو بدلنے میں گورُوکل کے ایک سناتک دھرم دیو ودیا بھیستی کا بڑا ہاتھ ہے۔ اپنے دھرم گرنتھوں کی گٹھڑی باندھ کر یرودہ جیل میں گاندھی جی کے پاس گیا تھا۔ اور ان کے سامنے پرانوں اور مہابھارت کے وہ پرمان پیش کئے۔ جن کو مہاتما جی کئی جگہ دہرا چکے ہیں۔ کیتو دیو گیانی ایک اور سناتک ہے۔ جس نے ہزارہا عیسائیوں کو ویدک دھرم میں پروشٹ کیا ہے۔ ہندی میں سب سے بڑے ودوان کو منگلا پرشاد پاریتوشک دیا جاتا ہے جو مہا پنڈت مہابیر پرشاد دویدی جیسے بوڑھے ساہتیہ سیویوں کو ہی ملا کرتا تھا۔ لیکن گورُوکل کے دو سناتک اس انعام کو تیس برس کی عمر سے پہلے ہی حاصل کر چکے ہیں بنارس یونیورسٹی کے ہندی ودوان میں ہندوستان بھر کے بی۔ اے اور ایم۔ اے کے ودیارتھیوں کو پراست کر کے گورُوکل کے برہمچاری ہی سالہا سال سے ہی ٹرافی حاصل کر رہے ہیں۔ گورُوکل سے پہلے یہ حالت تھی۔ کہ سناتنی پنڈت جب ان کا دلیل میں دیوالہ پڑتا تھا۔ تو سنسکرت میں شاستر ارتھ کی دھمکی دے کر اپنی جان چھڑانے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن آج گورُوکل کی برکت سے یہ حالت ہوگئی ہے۔ کہ بنارس جیسے سنسکرت کے کیندر میں گورُوکل کے برہمچاری پڑنانے دھرے کے سنسکرت کے ودیارتھیوں سے سنسکرت میں شاستر ارتھ کرتے ہیں۔ اور کاشی کے مشہور پرانک پنڈت جو مدھیست ہیں "دیانندی" ودیارتھیوں کی وجے کی گھوشنا کرتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ سے ان "دیانندیوں" کو وجے اُپہار دیتے ہیں۔ پچھلے دنوں میں ایک ایسی ریاست میں گیا۔ وہاں کے کٹر سناتنیوں نے میرے سامنے گورُوکل کی بڑی پرشنسا کی۔ اور یہ کہا۔ کہ آپکا ایک سناتک اس راجدھانی میں رہتا ہے۔ اور ہم لوگ اُس سے اپنی نوجوان لڑکیوں اور بہو بیٹیوں کو تعلیم دلاتے ہیں۔ اس لڑکی نے مجھے بتلایا۔ کہ وہ اپنی ششیاؤں کو پہچانتا بھی نہیں۔ کیونکہ ان بہنوں کی شکل دیکھنے سے اس کو کیا مطلب۔ اس کا کام تو ان دیویوں کو شکشا دینا ہے۔ گورُوکل کے سناتکوں کے آچار کی دھاک ہر جگہ بیٹھی ہوئی ہے۔ بڑے بڑے امیر لوگ غریب سناتکوں کے ساتھ اپنی لڑکیوں کا بیاہ کرتے ہیں۔ محض اس لئے کہ سناتک ہی ایسے نوجوان ہیں۔ جن کی نسبت بالعموم دعوے سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ پتنی برت ہیں۔ پتنی برت دھرم کی چرچا تو ہندوؤں میں دیر سے تھی۔ لیکن اس کلی یگ میں پتنی برت دھرم کو نیم پوروک نبھاتے ہوئے اور سیاست رام کے زمانے کو واپس لانے کا سہرا گورُوکل کے سر پر ہی بندھے گا۔ گورُوکل کے ایک سناتک نے مزدکت جیسے کٹھن آرش گرنتھ کا بھاشیہ کر ڈالا۔ اس بھاشیہ کی تعریف لنڈن کے ایشیاٹک سوسائٹی کے جرنل نے جی بھر کی

اور اس بات کو خاص طور پر نوٹ کیا ہے کہ یہ بھاشیہ رشی دیانند کی درشٹی سے کیا گیا ہے۔ گورُوکل کے مکھیہ ادھشٹاتا اس وقت ایک ایسے سناتک ہیں۔ جو انگریزی کے بھی اچھے لیکھک ہیں اور انگریزی میں ایک پستک بھی لکھ چکے ہیں۔ اب پنڈت بیران ناتھ کے اوشٹ پاٹھ تگ دیو سمبندھی لیکھ کا انہوں نے انگریزی میں ایک ایسا پر از معلومات اور عالمانہ جواب لکھا ہے جو شائع ہوتے ہی ودوانوں میں مقبول عام ہو جائیگا۔ پنڈت بدھ دیو شتپتھ براہمن کا جو بھاشیہ کر رہے ہیں وہ ودوانوں کے دل اور دماغ کو تسخیر کر رہا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر آریہ سماج کے اتہاس میں سے گورُوکل کا شاندار باب نکال دیا جائے۔ تو اس اتہاس کا مولیہ ہی کتنا رہ جاتا ہے۔ آج جن لوگوں نے وید کے ورق پلٹ کر بھی کبھی نہیں دیکھے۔ وہ بھی دیو شرما دشوناتھ جے دیو کی جنم داتری سنستھا گورُوکل کا ورودھ وید کے پوتر نام پر کرتے ہیں۔ جن کو ویدوں پر یا تو وشواس ہے ہی نہیں۔ یا بڑا ڈھیلا وشواس ہے۔ جو لوگ اگنی ہوتر بھی بھول کر نہیں کرتے۔ اور جو رشی بھگتی اور سدھانت پریم کو مُلّاپن کا نام دیتے ہیں۔ اور رشی بھگتوں کو نیچا دکھانا اپنے جیون کا مکھ ادیش سمجھتے ہیں وہ بھی وید پرچار کا نام لے کر بدھ دیو دھرم دیو اور انیہ وید پرچار کے دیوانوں کو پیدا کرنے والی سنستھا کو انیتھا سدھ بتلا رہے ہیں۔ آریہ جنتا کو جاننا چاہیئے گورُوکل ویر سنیاسی امر شہید شردھانند کی زندہ سمرتی ہے۔ شردھانند نے اس پودے کو خون سے سینچا۔ شردھانند کے کئی ساتھیوں نے اپنی صحت کو اسی پر قربان کیا۔ آریہ جنتا اس پودے کے میٹھے پھل کھا رہی ہے۔ آؤ ہم ملکر راکھشوں کے ودھونس سے اس شردھانند یگیہ کی رکھشا کریں۔ تن۔ من اور دھن کی آہوتی ڈال کر اس یگیہ اگنی کو پرجولت کریں راکھشوں کو پرے بھگا دیں اور اس جلسے کو کامیاب بنا کر دنیا کو بتلا دیں۔ کہ جو آریہ برٹش گورنمنٹ سے نہیں ڈرتے۔ مذہبی جنونیوں کی تلوار سے خائف نہیں۔ وہ دیانند کے ششیہ اور شردھانند کے نام لیوا جن کے اندر دھرم ویر لیکھرام کی سپرٹ مفقود نہیں ہوئی۔ گندم نما جو فروش نام نہاد آریہ سماج کے "رکھشکوں" کی چالوں میں بھی نہیں آتے اور خون دینے والے مجنوؤں نے جس گورُوکل کی ستھاپنا اور رکھشا کی ہے۔ دودھ پینے والے مجنوؤں کے دوارہ اس کا ناش نہ ہونے دیں گے ؎

(۳)

اردھ شتابدی کے متعلق میں اپنا پروگرام پھر سے دوہراتا ہوں۔ اور واضح کرتا ہوں:۔

(۱) اردھ شتابدی تک سو سے پور و کم از کم سو نئی سماجوں کی قائمی ہو جانی چاہیئے۔ جن میں سے ۲۸ کی قائمی ہو چکی ہے۔ جو اپدیشک جاؤ بھاؤ سب سے زیادہ نئی آریہ سماجوں کی ستھاپنا کریں گے۔ ان کو شتابدی سمارود کے سمے پرشنسا پتر دیا جائیگا۔ اور پدک بھی۔ پُرانی آریہ سماجیں جو سُست پڑ چکی ہیں۔ ان کا پنر جیون اس

کے اپتر کت ہونا چاہیئے۔

(۲) اردھ شتابدی تک اردھ شتابدی کے لئے اڑھائی لاکھ کا چندہ پورا ہو جانا چاہیئے اس میں سے کم از کم ڈیڑھ لاکھ نقد ہو جانا چاہیئے آریہ سماج کے منتریوں اور انیہ ادھیکاریوں کو شدہ چندے کی وصولی میں لگ جانا چاہیئے۔ گورُوکل کے اتسو تک یہ چندہ وصول ہو جانا چاہیئے گورُوکل کے لئے چندہ لکھوانا اور پرایت کرنا اور گورُوکل کے اتسو کے بعد اردھ شتابدی کا نیا چندہ جمع کرنے کا کام پھر سے زور شور سے ہو جانا چاہیئے۔

(۳) دیشو انتر یگیہ جاری رہنے چاہئیں۔ تک ہزارہا آریہ سماجی اور ہندو گھرانوں پر اگنی پر جولت کر کے ویدوں کا سندیش پہنچانا یہی وید پرچار کا سرو اتم طریقہ ہے کہ کی انترنگ سبھا کا کوئی ایسا سبھاسد نہ ہو جو اگنی ہوتر کو نتیہ کرم کی طرح کرنا شتابدی سے آرمبھ نہ کر دے۔ آریہ سبھاسدوں کو بھی تعداد میں روزانہ اگنی ہوتر کا آرمبھ کرنا چاہیئے از کم سپتاہ میں ایک بار نیم پوروک اگنی ہوتر آریہ سبھاسد کے گھر میں ہونا ہی چاہیئے۔ سماج میں روزانہ یگیہ ہونا اور ست سنگ ہو جو جو آریہ سماجیں یہ پرتھا آرمبھ کریں۔ دیں۔ تاکہ شتابدی مہوتسو کے موقعہ پر آریہ ایک سوورنیہ ناماولی تیار کی جاوے۔ جن میں سماجوں کے نام ہوں۔ جن میں یہ سوورنیہ پرتھا گئی ہے۔ شرم کی بات ہے۔ کہ مندروں میں ہر۔ گوردواروں میں روزانہ شبد کیرتن ہو۔ کیول اتوار کو کھلیں۔ میں اپنے پردھانی کے آریہ سماج کے خوبصورت چہرہ سے اس کو دھو ڈالنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں ناماولی کے ساتھ مجھے آریہ سماجوں کی شائع کرنی پڑے۔ جس میں اُن آریہ سماجوں ہوں۔ جو اس سوورنیہ پرتھا کو جاری کرے ست سنگ کی ستھاپنا تو ہوگئی ہے کے بہت سے مقاموں سے زمین مفت مل زمین کے چناؤ کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی جو زمین کا چناؤ کر کے جلد ہی اعلان کر دے جہاں آریہ جگت میں ایک ست سنگ نگر ہو ہر نگر میں دینک ست سنگ کا ہونا ضروری ہے پرتی ندھی سبھا کی طرف سے گورودت بھون ست سنگ آرمبھ ہوگا۔ جہاں بھادی سے کے طریقہ پر وید اپنشد درشن۔ رامائن۔ مہابھارت اتیادی کی کتھاؤں کے پربندھ مقرر ہوں گے اور کتھا واچکوں کا اعلان اخباروں میں کیا جائیگا

(۴) سملت پرارتھناؤں میں بڑی شکتی ہے سچی پرارتھنائیں پہاڑوں کو ہلا دیتی ہیں۔ بدل سکتی ہیں۔ (بقیہ دیکھو صفحہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حکومت پنجاب کے جبری حکم کیخلاف آریہ جگت کا پروٹسٹ

آریہ سنسار میں اظہار ناراضگی کی زبردست لہر

اردھ شتابدی پروٹسٹ ڈے کے سلسلہ میں آریہ سماجوں اور آریہ کمار سبھاؤں کے ریزولیوشن

آریہ سماج برنالہ :-

آریہ سماج برنالہ کی سادھارن سبھا منعقدہ ۲۵ دسمبر گورنمنٹ پنجاب کے اس حکم پر جس کی رو سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی شتابدی اتسو کے دھارمک جلوس پر پابندی عاید کی گئی۔ سخت غم اور غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ حکم مذکور سے پُرامن شہریوں کے حقوق میں مداخلت ہوتی ہے۔ اور حکم مذکور ملکہ معظمہ کے اعلان کہ رعایا کے مذہبی حقوق میں مداخلت نہیں کی جاویگی۔ صریحاً خلاف ہے۔ سماج [illegible] کرتی ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب آئندہ تدبیر کا [illegible] دیگی۔ تاکہ اس قسم کے موقعہ درپیش نہ ہوں۔

(منشی [illegible] سیکرٹری آریہ سماج برنالہ)

آریہ سماج شیخوپورہ :-

گورنمنٹ کے منحوس حکم کے خلاف جس کی رو سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کا جلوس حکماً بند کیا گیا ہے۔ پروٹسٹ کرنے کے لئے جلسہ عام مورخہ ۲۵/۱۲/۳۵ کو بوقت ۷ بجے شام آریہ مندر میں منعقد ہوا۔ اور گورنمنٹ کے اس حکم کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور گورنمنٹ کے اس حکم کو اپنے دھارمک حقوق پر ایک بھاری حملہ قرار دیا گیا۔ یہ ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوا جس کی ایک نقل سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ و پریس کو بھیجی گئی

(سیتارام اُپ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج دائرہ دین پناہ :-

آج ۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار پروٹسٹ ڈے منایا گیا۔ جس میں تقریباً ممبران آریہ سماج حاضر تھے۔ صدر جلسہ لالہ [illegible] چنے گئے۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

پہلے چند مقررین نے گورنمنٹ کے اس نادر جبری حکم کی مذمت کی۔ اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے اوتسو کی جس کے سب انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ دور دراز ممالک سے لوگ آ پہنچے تھے گورنمنٹ نے آخری وقت پر ممانعت کر کے آریہ جگت کے دلوں کو سخت رنج اور ٹھیس پہنچائی ہے۔ یہ خالص مذہبی اور دھارمک جلوس تھا۔ اس قسم کے جلسے اور جلوس ۵۰ سال پہلے نکلتے چلے آیا کرتے ہیں۔ اور کہ جس پر آج تک کبھی کوئی ممانعت نہیں کی گئی۔ لیکن اس دفعہ جب کہ ہم اپنی سبھا کی پچاس سال کام کی خوشیاں منانے چلے ہوں۔ اور جس پر کہ ہزاروں روپیہ خرچ ہو چکے ہوں۔ عین وقت پر ممانعت کر دینا گورنمنٹ کی شان کے شایاں نہ تھا۔ جس پر ہم ممبران آریہ سماج دائرہ دین پناہ گورنمنٹ کے اس جبری اور مذموم رویہ پر اظہار ناراضگی ظاہر کرتے ہیں۔ نیز قرار پایا کہ اس کی نقل پریس، گورنمنٹ پنجاب اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجی جائے۔

(منتری آریہ سماج دائرہ دین پناہ)

آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں :-

۲۵/۱۲/۳۵ کو آریہ سماج فتح گڑھ کی انترنگ سبھا میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا :- کہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کے جلوس کی ممانعت کے جبری حکم کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے التماس کی گئی۔ کہ آئندہ کبھی آریہ سماج کے دھارمک جلوس کو نہ روکے۔ (منتری)

آریہ سماج و یووک سماج میانی :-

آج مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار اردھ شتابدی جلسے اور جلوسوں پر گورنمنٹ کی طرف سے پابندی کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے عام اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل پرستاو پاس ہوا :-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جو کہ آریہ سماجیوں کی ایک شرومنی سبھا ہے۔ جس کو قائم ہوئے اور ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہوئے پچاس ورش ہو گئے ہیں۔ جس کی پچاس سالہ جوبلی یعنی اردھ شتابدی کرسمس کی تعطیلات میں ہوتی تھی۔ اس کے لئے ہر قسم کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔ ہزارہا روپیہ خرچ بھی ہو چکا تھا۔ دور دراز سے ہزاروں آدمی لاہور پہنچ چکے تھے۔ عین وقت پر گورنمنٹ نے اردھ شتابدی کے جلسے اور جلوسوں پر پابندی عاید کر کے پرانت بھر اور اس کے باہر کے آریہ سماجیوں کے دل کو مجروح کیا ہے اس وقت لاہور میں امن تھا جلسے اور جلوس امن سے ہو سکتے تھے۔ اس لئے گورنمنٹ کے اس حکم سے ہم آریہ سماجیوں کی جو دل شکنی ہوئی ہے۔ اس کے خلاف آریہ سماج میانی و آریہ یووک سماج میانی ناراضگی کا اظہار کرتی ہے۔

اس پرستاو کی نقل سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و اخبارات کو روانہ کی گئی ہے۔

(راجکمار سین منتری آریہ یووک سماج میانی)

آریہ سماج گوجرہ

۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء (۱) آریہ سماج گوجرہ کا یہ پبلک جلسہ گورنمنٹ کے اس ناقابل برداشت رویہ کے خلاف جو کہ اس نے آریہ سماج وچھووالی لاہور کے ۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کو نکلنے والے جلوس کی اجازت دے کر بھی بند کر دیا ہے۔ صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور اپنے سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس حکم کو آریہ سماج کے دھارمک پر زبردست چوٹ سمجھتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس آریہ پرتی ندھی سبھا کے اُس فیصلہ کے اوپر بھی جو کہ جلوس روک دینے والے گورنمنٹ کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم کیا ہے۔ اظہار افسوس کرتا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کے سینکڑوں دلدادہ آریہ ویر اپنے گزشتہ شہیدوں کے نقش قدم پر چلنے کو تیار ہو سکتے تھے۔ لہذا آئندہ کے لئے بھی یقین دلاتا ہے۔ کہ حسب ضرورت آریہ ویر دھرم رکھشا کے لئے سروسو بلیدان کرنے کو تیار ہیں۔

(چمن لال منتری آریہ سماج گوجرہ)

آریہ سماج فیروزپور چھاونی :-

یہ جلسہ پنجاب گورنمنٹ کے اس نامناسب حکم کو جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اردھ شتابدی کے دھارمک جلوس کو بند کرنے کا ہے۔ جبکہ اس کے واسطے سب تیاریاں ہو چکی تھیں۔ اور سبھا کا بہت سا دھن خرچ ہو چکا تھا۔ اور باہر سے جنتا بھی بہت بڑی تعداد میں شمولیت کے لئے پہنچ چکی تھی بہت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مذہب میں مداخلت بیجا سمجھتا ہے۔ کیونکہ اس سے ہر ایک آریہ کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرے۔

(رگھو [illegible] منتری آریہ سماج)

آریہ سماج چک جھمرہ :-

آریہ سماج چک جھمرہ حکام لاہور کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر دھارمک جلوس کی ممانعت کر کے لاکھوں آریوں و ہندوؤں کے دلوں کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ پرزور مذمت کرتا ہے اور گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے۔ کہ اس نادر جبی حکم کو جلد از جلد واپس لے کر ہندو رعایا کو شکریہ کا موقع دیوے۔

(ہنسراج وید منتری آریہ سماج چک جھمرہ)

آریہ کمار سبھا سرگودھا :-

آریہ کمار سبھا بلاک ۲ سرگودھا کا ہفتہ واری ست سنگ سرکار کے اُس حکم جو کہ اُس نے آریہ پرتی ندھی سبھا کی گولڈن جوبلی کے اوسر پر اُس کے جلوس کو نہ نکالنے کا دیا ہے۔ گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ ایسے جلوسوں پر پابندی نہ عاید کی جاوے۔

(دوارکا ناتھ منتری آریہ سماج سرگودھا)

آریہ سماج چھچھرولی۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کے اوتسو سے جلوس نکالنے کی اجازت نہ دینے کے جبری حکم کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے آج آریہ سماج چھچھرولی کا غیر معمولی اجلاس ہوا۔ اور اس میں سروسمتی سے یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ :-

گورنمنٹ پنجاب نے جو جلوس نکالنے کی ممانعت کے بارہ میں جبری حکم دیا ہے۔ آریہ سماج بہ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ یہ حکم صریحاً مذہب میں دخل دیتا ہے۔ خود ملکہ معظمہ وکٹوریہ آنجہانی کے پروکلیمیشن کے خلاف ہے۔

ریزولیوشن ہذا کی ایک نقل حکومت پنجاب اور ایک نقل ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اور ایک نقل آریہ پرتی ندھی [illegible]

[illegible] (منتری آریہ سماج چھچھرولی)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی:-

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ عام جلاس جو زیر صدارت مہاشہ آتم درشی جی مورخہ ۲۵ وقت ۸ بجے رات آریہ سماج مندر میں منعقد ہوا۔ گورنمنٹ پنجاب کے اس حکم کے برخلاف جو اس نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اردو شتابدی مہوتسو پر نکالے جانے والے جلوس کے بند کرنے کے متعلق جاری کیا ہے۔ بڑے زور سے صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور بڑے دکھ سے اس امر کا اظہار کرتا ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب نے اپنے افسران کے یقین دلانے کے باوجود عین وقت پر یہ جبری حکم جاری کر کے بھارت ورش اور اندیہ دیشوں کی امن پسند آریہ جنتا کے دلوں کو سخت ٹھیس لگائی ہے۔

(پورن چند منتری آریہ سماج)

آریہ سماج لیہ:-

آریہ سماج لیہ گورنمنٹ پنجاب کے اس حکم کے خلاف جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے جلوس و اجلاس کی اجازت نہیں دی گئی۔ سخت اظہار ناراضگی کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ پر واضح کرتا ہے۔ کہ اس حکم سے آریہ بھائیوں کی سخت دلآزاری ہوئی ہے اور ان کو کافی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

(گنگا رام اپ منتری آریہ سماج لیہ)

آریہ سماج پتوکی:-

مورخہ ۲۳ کو آریہ سماج پتوکی نے اپنی انترنگ سبھا میں اردھ شتابدی کے جلوس کو گورنمنٹ نے روک کر ہزاروں آریہ بھائیوں کے دلوں کو دکھ پہنچایا ہے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور گورنمنٹ کی اس کاروائی کو انوچت خیال کیا گیا۔

(منتری آریہ سماج پتوکی)

آریہ سماج جہانیاں منڈی:-

(۱) آریہ سماج جہانیاں منڈی ضلع ملتان کا یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب کے اس جابرانہ رویہ کو جو اس نے شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کے جلوس پر عین موقعہ عین وقت (جبکہ جلوس کے لئے ہر قسم کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں) اختیار کیا ہے۔ نفرت و حقارت سے دیکھتا ہے۔ اور اس رویہ کو مذہبی حقوق میں دست اندازی تصور کرتا ہوا پُرزور مذمت کرتا ہے کہ اس نامنصفانہ حکم سے لاکھوں آریہ سماجیوں کے دلی حقوق کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کے جائز حقوق کو بری طرح پائمال اور ان کے دلوں کو سخت مجروح کیا ہے۔ جس سے تمام ویدک دھرمیوں میں ایک ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔

(۲) آریہ سماج کا یہ اجلاس شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے کاریہ کرتاؤں کو مبارکباد دیتا ہے کہ جنہوں نے ایسے نازک وقت پر اپنے تمام نقصانات کو برداشت کرتے ہوئے امن پسندی و...

وصلگی کا پورا ثبوت دیا ہے۔

(کانشی رام منتری آریہ سماج)

آریہ سماج سرسہ:-

آریہ سماج سرسہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے حکم کو جس کی رو سے اردھ شتابدی پر ہونے والے آریہ سماج وچھووالی لاہور کے جلوس کو روکنے کے برخلاف سخت اظہار ناراضگی ظاہر کرتا ہے اور اس حکم کو مذہبی آزادی میں مداخلت خیال کرتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اس حکم یا آئندہ ایسے حکموں کے برخلاف جو کارروائی

سخت اظہار غم و غصہ کرتا ہے۔ اور ایسے بے موقعہ حکم کو سرکار کی کمزوری خیال کرتا ہے۔ اور آریہ ویر دل پرانتیہ دلیتی جی جی سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پر زور دیں۔ کہ ایسے حکموں کے برخلاف تمام جائز طریقے استعمال کرے۔ اور آریہ ویر دل سرسہ تمام باامن طریقوں طریقوں میں جن میں ستیہ آگرہ بھی شامل ہے۔ ہر طرح سے مدد دینے کو تیار ہے۔

(منتری)

کوٹ عیسے خاں:-

ہم اہالیان کوٹ عیسے خاں گورنمنٹ پنجاب کے لاہور میں

سے تمام انتظامات پولیس مکمل کئے جا چکے تھے عین موقعہ اور بعید از انصاف اعلان کیا گیا۔ کم از کم آریہ حلقوں میں اظہار افسوس کیا جاتا ہے۔

(برہم)

آریہ سماج پنڈی گھیپ:-

آریہ سماج پنڈی گھیپ کا یہ جلسہ اردھ شتابدی کے جلوس اور جلسہ کو ایسے تنگ وقت پر جبکہ تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ گورنمنٹ کے روکنے پر خلاف منشا ہے کہ آریہ سماجیوں کے دلوں کو زبردست ٹھیس لگی ہے۔ اور مالی نقصان ہوا ہے۔ زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور ہر دو آریہ ندھی سبھاؤں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ کوئی تجویز سوچیں کہ جس سے آئندہ کے لئے ایسی صورت رونما نہ ہو۔

پاس ہوا۔ کہ اس کی نقل ہر دو آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو اور اخبارات کو بھیجی جائے۔

(رام دتہ مل سبھی منتری)

آریہ سماج جلالپور کیکناں:-

آریہ سماج جلالپور کیکناں کا غیر معمولی اجلاس گورنمنٹ پنجاب کے اس جابرانہ حکم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جس سے گورنمنٹ نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے اردھ شتابدی مہوتسو کے جلوس کو عین وقت پر بند کر کے سماج جگت میں ہیجان پیدا کر دیا ہے کہ ۵۸ سالوں سے آریہ سماج کے جلوس نہایت طریقہ سے نکلتے آتے ہیں۔ کبھی بدامنی نہیں ہوئی اور نہ ہی کبھی فرقہ دارانہ فسادات میں آریہ نے حصہ لیا ہے۔ اس جابرانہ حکم سے شرارتی عنصر کو تقویت ملتی ہے۔ نیز منتظمان اردھ شتابدی سے جن کو کافی نقصان و تکالیف برداشت کرنی پڑی ہیں۔ اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

(دیوان چند بھولا۔ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج مانسہرہ:-

آریہ سماج مانسہرہ نے اپنے خاص اجلاس میں ۱۲/۲۵ کو کثرت رائے سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا:-

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی (جوبلی) کے جلوس پر جو کہ ایک دھارمک جلوس بننے والا تھا۔ عین وقت پر بند کر کے جو نقصان آریہ جنتا کو پہنچایا ہے۔ گورنمنٹ کے اس حکم کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتی ہے۔

(۲) یہ بھی قرار پایا۔ کہ اس پرستاؤ کی نقل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ اردھ شتابدی کمیٹی اور پریس کو بھیجی جاوے۔

بہاری لعل جاہی منتری آریہ سماج

آریہ مسافر کے پریمی دھیان دیں

"مسافر" کے جن جن پریمیوں کا چندہ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۶ء کو سماپت ہے۔ وہ سجن کرپا کر کے سوچنا ملتے ہی اپنا وارشک چندہ جلد بذریعہ منی آرڈر بھیجنے کی کرپا کریں۔ ورنہ بصورت دیگر ان کے نام ۱۶ر جنوری ۱۹۳۶ء کو وی۔ پی روانہ ہونگے۔ جن کا وصول کرنا انتیت آوشیک ہے۔ (منیجر)

آریہ سماج سکھر۔ ڈاکٹر تلسی رام جی دہلی۔ شری سیمراج جی ٹی کیرالی۔ آریہ سماج سمہ سٹہ۔ آریہ سماج گوجرہ۔ شری ہرسنگھ جی لاہور۔ ڈاکٹر دولت رام جی حافظ آباد۔ پنڈت امرناتھ جی کوئٹہ۔ آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ شری ساوتری دیوی جی برار۔ لالہ باگھی رام جی شرقپور۔ ٹھاکر دولت رام جی علی پور۔ شری بیلا رام جی نئی دہلی۔ شری دھرم دیو جی احمد پور۔ ویدک واچنا اور پنڈ دادنخاں۔ شری امیر چند جی لدھیانہ۔ شری چمن لال جی لدھیانہ۔ شری جگل کشور جی انبالہ چھاؤنی۔ رائے صاحب امرت لال جی انبالہ چھاؤنی۔ لالہ چرنجیت لال جی سری نگر۔ ڈاکٹر سچا در سنگھ جی لدھیانہ۔ ڈاکٹر لبھا داس جی کوٹ ادو۔ کمار سبھا دو آبہ سکول جالندھر۔ لالہ دیودت جی دینا نگر۔ شری سیتا رام جی دہلی۔ آریہ سماج چیچہ وطنی۔ لالہ گوردھا رام جی جنڈولہ۔ لالہ گوبند پرشاد جی ایبٹ آباد۔ لالہ ہیمراج جی فیروزپور۔ آریہ یوک سبھا داماں منڈی۔ لالہ دھرپال جی بھٹنڈہ۔ آریہ سماج پٹیالہ۔ لالہ بیرل جی پٹیالہ۔ لالہ نور آنا رام جی روپڑ۔ ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول روپڑ۔ ڈاکٹر ویدپرکاش جی روپڑ۔ مسز دلیسراج جی روپڑ۔ مہاشہ جیون داس جی چک ۱۹۱۔ آریہ سماج چنیوٹ۔ لالہ رام لال جی کروڑ۔ ڈاکٹر گوکل چند جی بہول۔ آریہ سماج میرپور۔ شری جگن ناتھ جی سامبھر۔ آریہ سماج ننگہ۔ لالہ گوردھن دت جی کمند پور۔ لالہ سرداری لال جی۔ خزانچی ڈسکہ۔ آریہ سماج سرگودھا۔ ڈاکٹر رام کشن جی راولپنڈی۔ مہاشہ رام لال جی راولپنڈی۔ دیوان بھگو رام جی دوپٹہ۔ آریہ سماج کاہنا کاچھا۔ آریہ سماج صدر بازار سیالکوٹ۔ آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں۔ مہاشہ لبھو داس جی دہلی۔ لالہ دولت رام جی کوٹ کشن چند۔ پروفیسر بنسی لال جی جالندھر۔ مہاشہ سندر سنگھ جی نیچوڑ۔ مہاشہ بھگوان داس جی ستیانہ۔ لالہ چرنداس جی دہلی۔ ماسٹر لکھپت رائے جی خان چوراسی۔ آریہ سماج ڈلی ڈوی۔ پنڈت بنسی دھر جی گوبند گڑھ۔ ڈاکٹر گوروت سنگھ جی جالندھر۔ بابو جگن ناتھ جی پلیڈر جالندھر۔ آریہ سماج سلطان پور لودھی۔ بابو ماگھی رام جی مکھوعہ۔ آریہ سماج بکھو وال۔ آریہ سماج رائے کوٹ۔ گوروکل رائیکوٹ۔ آریہ سماج جالندھر شہر۔ بابو امرناتھ جی مغلپورہ۔ مہاشہ سوہن لال جی گوجرگاؤں۔ آریہ سماج کپور تھلہ۔ ماسٹر الیشوردت جی لاہور۔ چودھری امر سنگھ جی کالا افغاناں۔ سندر دیر گڑھ بھگوا اڑہ۔ پنڈت رود چند جی چاول۔ مہاشہ امرناتھ جی بوکن۔ مہاشہ کلدیپ جی سیالکوٹ۔ مہاشہ یوگندر پال جی سیالکوٹ۔ مہاشہ برنس لعل جی سیالکوٹ۔ شری جیون داس جی کوٹ عیسے شاہ۔ لالہ رادھا کشن جی سامانہ۔ لالہ دیوان چند جی چک ۳۲۲۔ شری جگنا پرسی گھڑیالہ۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کرے۔ اس میں ہر طرح سے مدد دینے کو یہ آریہ سماج تیار ہے۔

آریہ ویر دل سرسہ:-

آریہ ویر دل سرسہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے حکم کو جس کی رو سے اردھ شتابدی پر ہونے والے آریہ سماج لاہور کے جلوس کو روک دیا گیا۔ کے برخلاف

نکالے جانے والے پرامن جلوس کے لئے امتناعی حکم کے خلاف جو کہ گورنمنٹ نے عین گیارھویں گھنٹے کیا یعنی جبکہ سبھا کی طرف سے ہر قسم کی تیاری ہو چکی تھی افریقہ سے آنے والے آریہ بھائی سرزمین ہند پر قدم رکھ چکے تھے۔ سینکڑوں والنٹیر جلوس میں شمولیت کے لئے پیدل روانہ ہو چکے تھے۔ زبردست پروٹسٹ کرتے ہیں۔ حالانکہ جلوس کے لئے ذمہ دار افسران کی طرف

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چھوا چھوت کے مسئلہ کا صحیح حل

(از شری کیدار۔ آئی۔ ڈی۔ ڈی۔ ڈیرہ دون)

ان دنوں سبھی چھوٹی موٹی اخباروں اور سبھاؤں میں ڈاکٹر امبیدکر کے اعلان کا تذکرہ چھڑا ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر کے اس اعلان نے بہت سے سنجیدہ ہندوؤں میں ایک بے چینی سی پیدا کر دی ہے۔ مگر ہندو قوم بحیثیت مجموعی ابھی بھی غفلت کی گہری نیند سو رہی ہے اور میرا تو خیال ہے۔ کہ جات پات کے نشہ میں چور اس قوم کا بہت بڑا حصّہ اور اس کے ساتھیوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کرتا ہوا ہرگز ٹس سے مس نہ ہوگا کیا ہم بھول جاتے ہیں کہ ہندوؤں کی تعداد بتیس کروڑ سے بائیس کروڑ کیوں رہ گئی؟ جاتی کے انگوں کو کٹتے۔ جاتی کے لالوں کو لٹتے اور جاتی کی استریوں کو غیروں کے قبضے میں جاتے دیکھ کر بھی اس دیش میں پرانے لکیر منتقی اور کنبھ کرنی نیند سونے والوں کو کچھ احساس نہیں ہوا۔ آج بھی بہتیرے اندھ وشواسی اور دقیانوسی خیالات کے ٹھیکیدار ایسے موجود ہیں۔ جو کسی اچھوت کے کنوئیں مندر یا چوکے میں گھس آنے پر مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ چھوا چھوت کے مسئلہ کا حل پھر کیا ہے؟ خصوصاً اس موقعہ پر جو ڈاکٹر امبیدکر نے جو دھمکی دی ہے اس کا تسلی بخش جواب انہیں کیا جاوے؟ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر کی مشکل چھوا چھوت کے مسئلہ کا جو حل دیگر مذاہب کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ بیماری کے علاج کی بجائے اُسے اور بھی خطرناک بنانے والا ہے۔ آج مسلمان علماء اور مولوی ڈاکٹر صاحب کو دعوت اسلام کے ساتھ ہی چلے اور لالچ دے رہے ہیں۔ اہل اسلام کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اسلام اور برابری کے قائل ہیں۔ اور اگر اچھوت آج دین اسلام قبول کر لیں۔ تو وہ اپنی موجودہ سب دقتوں سے رہائی پا کر دوسرے مسلمانوں کی طرح ہی مسلمانی حقوق کے پوری طرح حق دار ہو سکتے ہیں۔ دوسری طرف مسیح دھرم کے علمبردار بھی ڈاکٹر امبیدکر کو عیسائی دھرم کی رواداری اور خوبیوں کے زیر اثر پیغام دے رہے ہیں۔ سناتنی ہندو اس کوشش میں ہیں۔ کہ کسی طرح سمجھا بجھا کر تھوڑی بہت رعائتیں دے کر ہندو سماج کا انہیں ٹوٹا پھوٹا انگ بنائے رکھیں ہم ان سب سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا اُن کے اپنے اپنے مذہب کی عالمگیری قدرت اور وسعت یہیں تک محدود ہے۔ کہ جب تک کوئی شخص اُن کے گروہ میں شامل نہ ہو جائے۔ تب تک وہ مساوات کے انسانی حقوق کو حاصل کرنے کا بھی مجاز نہیں ہو سکتا۔ کیا اسلام اور عیسائیت کی فراخدلی بُردباری اور وطنیت ان کے ہم مذہبوں تک ہی ختم ہو جاتی ہے؟ وہ مذہب کیا دنیا میں جینے کا حق دار ہو سکتا ہے۔ جو محض خیالات اور مذہب کے اختلاف کی بنا پر سب انسانوں سے برابر کا سلوک رکھنے کا کبھی روادار نہ ہو۔

درحقیقت اہل اسلام اور اہل مسیح کا یہ عقیدہ اور ان کے مذاہب کا یہ حصّہ ہی ساری خرابیوں کی جڑ ہے۔ کہ جب تک کوئی اسلام یا عیسائیت کے حلقہ بگوش میں نہ آ جائے۔ یا اور بھی کھلے الفاظ میں جب تک کوئی حضرت محمد اور یسوع مسیح پر ایمان نہ لائے۔ وہ کافر ہونے سے کسی طرح کی آزادی سہولیت اور رعایت کا حق دار نہیں ہے یہاں تک کہ خدائی بادشاہت میں بھی بہشت کو اوّل الذکر اور دوزخ کو آخر الذکر کے لئے مخصوص کر دیا جاتا ہے۔ مگر حق یہ ہے۔ کہ کوئی مذہب چاہے کچھ کہے۔ اور اُس کی کتب میں چاہے کچھ بھی لکھا ہو۔ مگر انسانیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ بنی انسان کے ساتھ خواہ وہ کسی طبقے کسی قوم اور کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ مساوات اور رواداری پر مبنی برادرانہ سلوک کیا جائے۔ کسی کو کسی وقت بھی یہ بھولنا نہ چاہیئے۔ کہ ہر انسان انسان ہونے کی حیثیت سے انسانی سلوک کا حق دار ہے۔

دُکھ ہے۔ کہ آج دوسرے مذاہب خصوصاً اسلام اپنے ہی ملک میں بسنے والے ایک بہت بڑی تعداد انسانوں کے گروہ کو پستی اور کس مپرسی کی حالت میں دیکھ کر اُن سے انسانی ہمدردی کا اظہار کرنے کی بجائے اپنی ذاتی اغراض پورا کرنے کے درپے ہو رہا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کیا اسلام کی مساوات بردباری اور فراخدلی یہاں پر ختم نہیں ہو جاتی۔ جب اُس کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہریجنوں کے ساتھ ہمدردی اور برابری کا سلوک ہو سکتا ہے۔ اگر وہ سب اسلام کو قبول کر کے اُن کے ہم مذہب ہو جاویں۔ ہم کہتے ہیں اور زوردار الفاظ میں چیناؤنی دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ہر مذہب والوں کو چاہیے وہ اہل اسلام ہی کیوں نہ ہوں۔ ہریجنوں کے ساتھ غیر مشروط طور پر اور ان کے اسلام کی پناہ میں آئے بغیر ہی رواداری اور انسانیت کا برتاؤ کرنا ہوگا۔ اگر مسلمان یا کوئی دیگر مذہب والے نہیں چاہتے۔ کہ دوسرے ان کی حق تلفی کر کے اُن کے ساتھ حیوانوں سے بھی گیا گذرا سلوک کریں۔ تو انہیں بھی دوسروں کو چاہے وہ ہندو ہوں عیسائی ہوں یا ہریجن ہوں برابری کا درجہ دینا ہوگا۔

ہمارا خیال نہیں کہ کوئی آریہ سماجی اس بارے میں کسی طرح کی غلط فہمی کا شکار ہوں۔ ابھی تک کسی آریہ سماجی کو یہ جرأت نہیں ہوئی۔ اور نہ شاید ہوگی ہی۔ کہ وہ ہریجنوں سے یہ مانگ پیش کرے کہ جب تک وہ آریہ سماج کے سدھانتوں کو قبول نہیں کریں گے۔ آریہ سماج اُن کے ساتھ برابری کا سلوک روا رکھنے کو تیار نہیں ہوگا۔ آریہ سماج کا دروازہ تو ہریجنوں کے لئے بھی غیر مشروط طور پر ویسا کھلا ہے۔ جیسا کہ ہندوؤں مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے ہے۔ آریہ سماجیوں کی ایک سا بھی کوشش رہی ہے۔ کہ ہریجن ہندوؤں کا انگ بنے رہ کر بھی اچھے سلوک کے حقدار سمجھے جائیں۔ انہوں نے اچھوت ادھار کی تحریک کو پورا سہیوگ دیتے ہوئے کبھی اس بات کی ترغیب نہیں دی۔ کہ آریہ سماجی ہونے پر ہی انہیں سب طرح کے حقوق اور رعائتیں ملیں گی۔ ہریجن پہلے ہی ہندو رہ کر کسی بھی دیوی دیوتا کی پوجا کریں۔ انہیں وہ سب سامان اور ادھیکار جو ہر انسان کا پیدائشی حق ہیں۔ اور دوسرے مذہب والوں کو حاصل ہیں۔ ہر حال میں ملنے چاہئیں۔

آریہ سماج کے لئے تو اس سے غیر مشروط طور پر سمجھوتہ کرنا اس لئے بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ اُس کی بنیاد اس اصول پر قائم ہے۔ کہ جو جیسا کریگا۔ ویسا بھریگا۔ نیک اعمال کرنے والا کسی مذہب اور کس قوم سے بھی تعلق رکھتا ہو۔ تو ثواب کمائیگا۔ اور بُرے کام کرنے والا ہر حال میں دوزخ کی آگ میں جلیگا۔ محمد۔ مسیح۔ بدھ۔ رام۔ کرشن اور دیانند کسی کی رسالت گواہی یا شہادت میں آریہ سماج کا یقین نہیں ہے۔ ایک شخص مسلمان ہو کر بھی گناہوں کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ اور اس کی سزا بھی ہر حال میں اُسے بھگتنی پڑتی ہے۔ اس دنیائے فانی میں ہی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اہل اسلام میں بھی بہتیرے قتل کے جرم میں پھانسی کے تختے پر لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ دوسری طرف ایک ہریجن۔ ہریجن رہتے ہوئے بھی پاک اور اچھی زندگی بسر کرتے ہوئے خدا کے نزدیک پہنچ سکتا ہے۔ خدا سے یہ امید رکھنا ہی بعید از عقل ہے کہ وہ کسی شخص کے گناہوں کا مرتکب ہوتے ہوئے اور خراب زندگی بسر کرتے ہوئے بھی محض اُس کے ہاتھ میں تسبیح یا کراس یا اس کے ماتھے پر ٹیڑھی سیدھی لکیریں دیکھ کر ہی اُس کے لیے جنت یا سورگ کے دروازے کھولنے کا فرمان کر دیگا۔ اُس سرو شکتیمان سروویاپک سرو گیہ اور نیائے پرمیشور کے حضور میں تو کوڑی کوڑی کا حساب چکائے بنا کسی جیو کی نجات ناممکن ہے۔ ہم نے اوپر چھوا چھوت کے مسئلے کا جو حل پیش کیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ہر قوم اور ہر مذہب والے اخلاقی۔ مجلسی اور ملکی طور پر پابند ہیں۔ کہ وہ ہریجنوں کے ساتھ برابری کا سلوک کریں۔ چھوت اچھوت کا سوال پیدا ہونا ہی دراصل انسان کی انتہائی کمزوری اور گراوٹ ہے۔ اس سرزمین خدا کا کوئی جزو بھی اچھوت نہیں ہے۔ انسانی عقل پہ حیرانی ہوتی ہے۔ کہ اُس نے چوپاؤں پرندوں اور مچھلیوں تک کو اچھوت نہ سمجھا۔ اور امرت پتر دنیا جن میں ساکشات بھگوان کے درشنوں تک کی بھاونا رکھی جاتی ہے۔ چھونے کے ناقابل سمجھتی ہے۔ کیا انسانی حماقت اور کوتہ اندیشی کا نمونہ اس سے بڑھ کر دوسرا اور مل سکیگا؟

چھوا چھوت کے مسئلے کا حل ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہریجن عیسائی ہو جائیں۔ یا اسلام قبول کر لیں وہ چاہیں کچھ رہیں۔ مگر دوسرے مذہب کے پیروؤں اور اپنے آپ کو ہریجنوں سے اونچا اور بالاتر سمجھنے والوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ انہیں حقارت اور نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھ کر انہیں انسانی حقوق اور برابری کا درجہ عطا کریں۔ ہمیں یقین رکھنا چاہئے کہ یہ کام ایک دن ہو کر ہی رہے گا۔ ہریجن تو کیا ان سے بھی گئی گذری قوموں نے دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں کو تہ و بالا کر کے سب طاقت اپنے ہاتھ میں کر لی۔ خصوصاً ہندو قوم کے لئے یہ دور اندیشی اور اپنی ہی بھلائی سوچنے کا وقت ہے۔ ہریجنوں کے اوپر اتیا چار رہا کہ گروہ اب تک پاپ کی بھاگی بن رہی ہے۔ اس وقت اگر خوشی سے ہریجنوں کے حقوق اُن کو دیدے۔ تو اُس کی شان اور عزت بھی بڑھ کی تھوڑی سی فراخدلی سے ہمیشہ کے لئے انہیں ممنون و مشکور بنایا جا سکتا ہے۔ مگر اس وقت کی تھوڑی سی غلطی اور کم عقلی کے لئے ہندوؤں کو صدیوں پچھتانا ہوگا۔

لبھو رام دوآبہ ہائی سکول جالندھر!

لبھو رام دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء کو زیر صدارت رائے بہادر جے سکھ ریٹائرڈ اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب منعقد ہوا بھجنوں۔ مکالموں۔ نظموں وغیرہ کے نہایت ہی دلچسپ پروگرام کی نمائش سے پبلک کو محظوظ کیا گیا۔ اس کے بعد لالہ کرپا رام ہیڈ ماسٹر سکول ہذا نے سالانہ رپورٹ پڑھی پریذیڈنٹ صاحب نے اپنے دست مبارک سے دو صد کے قریب انعام طلبا میں تقسیم کئے۔ غریب طلبا کی امداد کے لئے جو فنڈ قائم ہے اُسے بہت پسند کیا اور ہمیں مبلغ ۱۰۱ روپیہ بطور دان دیا۔ اس کے بعد جمنا سٹک کے کھیل دکھائے گئے اور کارروائی سماپت ہوئی۔

(ہیڈ ماسٹر)

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وشوانتر آتما کا پوجن کرو

لیکھک شری دیو شرما جی "ابھے" ۔۔۔ گوروکل کانگڑی

پنجاب کی آریہ پرتی ندھی سبھا اپنے پچاس سال گذار چکی ہے۔ اگلے نئے پچاس سال میں پدارپن کرتے ہوئے وہ خوشی منا رہی ہے۔ پچھلے دہشکوں میں جو کچھ اس نے پنجاب میں وید پرچار کیا گورو کل سنچالن آدی کا بیان کا دیہ کیا ہے اس کی پرسنتا میں اور سنتوش میں شاید وہ اتسو منا رہی ہے۔ ۲۲ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک کے سات دن اس اتسو کے دن نیت ہوئے ہیں۔ اس میں سملت ہونے کے لئے پنجاب بھر کے سہروں نر ناریوں کو دیہ ہوں میں اکثرت ہونگے۔ بہت سے بھاشن ہونگے۔ شاندار بڑا بھاری جلوس نکلے گا دیپاولی بھی کی جائے گی۔ پر یہ سب کس لئے؟ بہت سے لوگوں کے ایک ستھان پر جمع ہونے میں تو بہت سے، سو اسی کر یہ پر بھاؤ ہی اتپن ہونگے۔ بہت پرکار کی رسو دھائیں ہوں گی۔ بہت سے سوا بھاوک منیوں کو بھنگ ہوگا۔ لوگوں کے آنے جانے میں بہت سا روپیہ ریل بھاڑے میں خرچ ہو جائیں گے۔ وہ سو پرچت بھاشن۔ پرستاؤ۔ شور وغل۔ دھکم دھکا آدی ہوگا۔ اس پرکار ایک اور میلا بھرنے سے کیا فائدہ؟

اس کولاہل پورن اندھکار میں بھی ایک آشا کی کرن دکھائی دیتی ہے۔ ایک ہی بات ہے جو ایک مرت ڈھیر کو سجیو بنا سکتی دکھائی دیتی ہے۔

وہ ہے نیا سنکلپ!! اس مہوتسو میں ہم کیول پچھلے کاریہ پر سنتا پرکٹ کرنے کے لئے اکٹھے نہیں ہوئے ہیں کنتو اصل میں آگے کے لئے نیا سنکلپ دھارن کرنے کے لئے اکثرت ہوئے ہیں۔ اس پدارپن کے سے شتابدی کے پروگراموں سے وشوانتر یگیہ کے گھر گھر کئے جانے کا آیوجن کیا ہے۔ یدی ٹھیک ریتی کیا جائے۔ ارتھات سنکلپ پورا کیا جائے۔ تو یہ سب کچھ سارتھک ہو جائے گا۔ نہیں تو یہ اتسو آریہ سماج کے اتہاس میں ایک نئے یگ کا پرارمبھک سدھ ہوگا۔

ایک وشوانتر آتما ہے۔ سب منشوں کی ایک سامو ہک آتما ہے۔ سب مردوں کا ہت کرنے والی آتما ہے۔ یدی اس کی شکتی کو کسی طرح سنچالت کیا جائے۔ تبھی ہم سب منشوں کا کوئی کلیان بہت سدھ ہو سکتا ہے۔ اسے سنچالت کرنے کا ایک سنکلپ!! سامو ہک سنکلپ!!! پرل ایک سامو ہک سنکلپ!!! رشی دیانند دوارا پروتت آریہ سماج کی یہ پنجاب پرتیہ شاکھا ہی پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا ہے۔ اس کے سب ارتھات آریہ سبھاسد یدی اس یگیہ کے چلانے کے لئے اگلے پچاس درشوں کے لئے سچے بھاؤ سے سنکلپ کریں۔ اپنے ہردے کی گہرائی سے اور اپنے تن کی دو سنچالتی سنکلپ کریں تو وہ یگیہ ادشیہ ہی وشوانتر آتما کی شکتی کو سنچالت

کر سکتا ہے۔ جیسے اس اتسو کے سمبندھ میں ایک ہی کرتویہ کرم دکھائی دیتا ہے۔ کہ ہم سب آریہ بھائی

کیا جا رہا ہے۔ ہم گھر گھر وشوانتر یگیہ رچکر یہ سنکلپ سے پرارمبھ کریں۔ کہ:-

وید پرچار سے سچ کے دیو ہوں۔ اس دیش کی دیوی شکتیاں جاگیں۔ تپسوی براہمنوں کی دانی آنے والے پچاس میں دیش کی وشا میں سمپورن پریورتن کر دیں۔

(۲) ایسا ویدک ساہتیہ نرمان ہو۔ کہ وہ سنسار وید رہسیہ روپی رتنوں کو دیکھ اس کی آنکھ کھولنے والا ثابت ہو۔

(۳) غریبوں اور پیڑتوں کی ورگ نواروں کی ... میں بھی کچھ سیوا کاریہ کیا جا سکے

(۴) ایک آدرش آریہ نگری کی نیو رکھ کر سنسار کو سچے آریہ جیون کی جھانکی دکھائی جا سکے۔

یدی ہم ایسا کریں گے۔ تو یہ شتابدی مہوتسو سارتھک ہو جائے گا۔ یدی اس ... سنکلپ سے اگنی سے پردیپت ہو کر ہم ... آویں گے۔ تو یدی ہمارا جلوس نکلے گا ... ہمارے بھاشن ہونگے۔ تو ان میں سچ ہوگا ... جو پرستاؤ ہونگے۔ اور جو ہمارے آنے جانے میں ہم غریبوں کا لاکھوں روپیہ خرچ ہوگا۔ وہ ... سب پوجن ہو جائے گا۔

آریہ سماج مانسہرہ

مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج ... نے امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج کا ... منایا۔ اور جس میں ڈاکٹر سائیں داس جی ... و لالہ مہر چند جی پلیڈر نے اپنے خیالات ... حاضرین کو گوش گزار کیا۔ ڈاکٹر سائیں داس ... امر شہید کی زندگی کے واقعات کو مفصل ... بیان کیا۔ کس طرح ان کے جیون کا ایک ایک لمحہ آریہ جاتی کے لئے وقف تھا۔ اور کس طرح ... مخالفین کو اپنی مدلل باتوں سے منہ بند ... مخالفین کے پاس ان کے سوالوں کا جواب ... گولیوں کی بارش کے اور کوئی نہ تھا۔ جو ... ایک دشٹ آتما نے ان پر برسا کر ان کو شہید ... جب تک ہندو جاتی کا ایک بچہ بھی باقی ... کا نام تا ابد قائم رہے گا۔

(۲) آریہ سماج مانسہرہ نے اپنے ... اجلاس میں مورخہ ۲۳-۱۲-۳۵ کو نیلنگ دھیدا ... جو پرامن ہندوؤں کے جلوس پر نظام کی ... لاٹھی چارج کیا ہے۔ اور ہندوؤں کو زخمی ... ہے۔ کے اس فعل کی پر زور مذمت کرتا ہے۔ زیر ریزولیوشن کی تائید لالہ مہر چند جی نے کی ... کی تائید مزید لالہ ایشر داس پردھان ...

رسنتری آریہ سماج

گورو کل اندر پرستھ کا سالانہ جلسہ

فروری کی آخر تاریخ ۱۹۳۶ء بروز ... بھون میں بڑی شان و شوکت سے منایا جائے گا

افسونِ حیات

شاعر۔ دنیا کی تلخیوں سے گھبرایا ہوا شاعر۔ جب تسکین و تسلی سے دور اور بہت دور ہوتا ہے۔ تو اسے راحت کی تلاش کرتے ہوئے آریہ سماج کا سایہ ہی سکون آموزی کا باعث دکھائی دیتا ہے جیسے الفاظ کی زبان سے شاعر نے انداز ذیل میں بیان کیا ہے:-

تلخیٔ ایام سے جب تنگ آ جاتا ہوں میں
اور پیکار عمل کا حوصلہ ہوتا نہیں
جب ہجوم یاس ہے سکوں آموز دل
جب دل مایوس وقف مدعا ہوتا نہیں
جب دل ہنگامہ آرائے جہان آرزو
سوز و ساز زندگی سے آشنا ہوتا نہیں
جب بھٹک جاتا ہوں راہ منزل مقصود سے
رہنمائے شوق میرا رہنما ہوتا نہیں
شہریاری کے طلسم حرص کا ہو کر اسیر
شوق آزادی سے جب میں آشنا ہوتا نہیں
جب سکوت مرگ ہوتا ہے مرے جذبات
زندگی کا دل میں کوئی ولولہ ہوتا نہیں
بے دلی میں جب مرے احساس مٹ جاتے ہیں سب
اور ذوق و شوق مجھ کو شعر کا ہوتا نہیں
نغمہ و صہبا و فرش سبزہ و سرو سمن
کوئی بھی عیش جہاں کلفت ربا ہوتا نہیں
تیرے نغمے پھونکتے ہیں مجھ میں افسون حیات
موجزن ہوتا ہے رگ رگ میں مری خون حیات

اگلے پچاس درشوں میں وید پرچار کا کاریہ ٹھیک پرکار سے اور تیز ... ارتھوں میں ہوتا ہے۔ ہمارے

... یگیہ ... پچاس ... کا ریہ کرم ... کی پار ... کریں جس کے ... شتابدی ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
اور
اُس کا شاندار کام

رجسٹرڈ قائم شدہ ۱۸۸۵ء ——— گورودت بھون لاہور

(آمد و خرچ سالانہ تین لاکھ روپیہ)

شری ماشہ پریم چند جی آریہ سیوک گورودت بھون لاہور

ماتحت انسٹی ٹیوشنز

۱- وید پرچار۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا اہم کام ویدک دھرم پرچار ہے۔ جس کے لئے سبھا کے ماتحت پنجاب بھر میں ہونے چھ صد کے قریب آریہ سماجیں ہیں۔ اور ستر کے لگ بھگ اپدیشکوں اور بھجنیکوں سے دھرم پرچار کیا جاتا ہے۔ اور ویدک سنسکرتی کی روح پھونکی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ آنریری پرچارکوں کی تعداد چالیس کے قریب ہے۔ جو وقتاً فوقتاً پرچار اور لیکچروں کے کام کو نہایت سرگرمی سے کرتے ہیں۔

اپدیشکوں کا کام جہاں عام طور پر مشغل اصلاح ہے وہاں توہمات اور بے سروپا اعتقادات کو نابود کرنے کے لئے بحث مباحثے بھی کام لیا جاتا ہے۔ دیگر سنسکاروں کے ذریعہ پراچین سنسکرتی کو مضبوط کرنے کا کام ہوتا ہے۔ سالانہ پچاس ہزار لاکھ سے اوپر لگ بھگ ہے۔

۲- گورو کل:- سبھا کے ماتحت گورو کل کانگڑی جیسی سنستھا اور اس کے ماتحت کنیا اور کنیا گورو کل سے بڑا بھاری کام ہو رہا ہے جس پر ڈیڑھ لاکھ روپے سالانہ کے قریب خرچ آتا ہے۔

۳- اپدیشک:- دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ذریعہ لائق اور نجودی اپدیشک پیدا کئے جاتے ہیں جن پر سالانہ ہزاروں سے زیادہ سالانہ خرچ آتا ہے۔

۴- آریہ شکشا سمتی:- جو آریہ کنیا پاٹھشالاؤں اور سکولوں کے انتظام کے لئے ایک رجسٹرڈ باڈی ہے۔ جس کے ماتحت ایک سو کے قریب سنستھائیں ہیں۔

۵- آریہ ودیارتھی آشرم:- ودیارتھیوں کے رہنے کے لئے گورودت بھون میں بڑا اعلیٰ انتظام ہے۔ سوا پانچ ہزار کے قریب سالانہ خرچ آتا ہے۔

۶- ویدک پستکالیہ:- سبھا کے ماتحت گورودت بھون میں ایک بھاری پستکالیہ قائم ہے۔ جس سے لاکھوں آدمی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

لٹریری خدمات

۱- آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت لٹریری کام بڑے اعلیٰ پیمانہ پر ہوتا ہے۔ سبھا کے ذریعے ویدک لٹریچر پیدا کرنے کا بڑا بھاری کام ہو رہا ہے۔ اس کام کے لئے ایک "ریسرچ ڈیپارٹمنٹ" بنا ہوا ہے جس میں ویدوں کے بڑے بڑے ودوان کام کرتے ہیں۔

۲- آریہ:- آریہ جنتا کو آریہ ساہتیہ اور آریہ سنسکرتی سے جانکار کرنے کے لئے سبھا نے ایک ماہواری میگزین "آریہ" نام سے نکالا ہوا ہے۔ جس میں ویدک اور شاستروں سمبندھی بڑے اچھے مضامین چھپتے ہیں۔

۳- آریہ مسافر اردو پڑھی لکھی جماعت میں پرچار اور بالخصوص مسلم جماعت کی

سرگرمیوں سے آریہ بھائیوں کو جانکار کرنے کے لئے ہر ہفتہ شائع ہوتا ہے۔ جس میں اس کے علاوہ بڑے بڑے عالمانہ مضامین وید اور اس کے

بہترین لٹریچر لاکھوں کی تعداد میں اشاعت پذیر ہوکر عوام کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے۔

۵- ویدوں کی ریسرچ کے سمبندھ میں کام ہو رہا

اُدیش

۱- ویدوں اور پراچین آرش گرنتھوں کی پڑھائی کے لئے اور آریہ اپدیشکوں کی تیاری کے لئے ایک ودیالیہ قائم کرنا۔

۲- سرو سادھارن کے فائدہ کے لئے گیان سمبندھی پستکوں کا ایک پستکالیہ قائم کرنا۔

۳- وید شکشا کو مضبوط کرنے کے لئے اُپدیش پستکیں شائع کرنا۔

۴- پنجاب اور انیہ پرانتوں میں ویدک دھرم کے پرچار کا پربندھ کرنا۔

۵- ویدک دھرم پرچار کے سادھن نردھارن کرنا۔ اور اُپائے سوچنا۔

مختلف موضوعات پر اشاعت پذیر ہوا کرتی ہے۔

(۴) پرکاش ویبھاگ:- آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت پرکاشن ویبھاگ کے ذریعہ آریہ جگت میں پرچار کی روح پھونکنے اور مضامین پھیلی ہوئی بعض غلط فہمیوں کو دور کرنے کا کام کیا جاتا ہے۔

(۵) سبھا کے ذریعہ ٹریکٹوں اور اسی قسم کے مفید لٹریچر اور کتب کا سلسلہ جاری ہے۔ "ویدارتھ" اس سلسلہ کی ایک اہم کتاب ہے۔

ہندوستان میں ویدک مشن

۱- آریہ پرتی ندھی سبھا دوارہ بہت پرچارک تیار کئے جاتے ہیں۔ جو دوسرے مذاہب کے لٹریچر سے پوری واقفیت رکھتے ہیں۔ اور جہاں جہاں ضرورت ہو کام کرتے ہیں۔

۲- خاص خاص مقامات پر پرچار کے مرکز قائم کرنے میں سبھا نے لاکھوں روپے خرچ کئے۔ اور ہزاروں مسلم۔ عیسائی ہونے والوں کو ویدک دھرم میں داخل کیا۔

۳- شدھی اور اچھوت ادھار کے لئے جہاں جہاں ضرورت ہو سبھا اپنے پرچارک بھیجتی ہے

۴- دوسرے مذاہب کے متعلق ریسرچ کا کام جاری ہے۔ سبھا دوارا اسلام۔ عیسائیت کے متعلق ریسرچ

ج- اور ایک جامع ڈکشنری تیار ہو رہی ہے جس کا پہلا حصہ زیر طبع ہے اور باقی حصہ ہو چکا ہے۔

۶- ضروری مضامین پر سبھا سے کئی ٹریکٹ نکلے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

۷- ویدک دھرم پر بہترین لٹریچر بھارت ورش کی مختلف زبانوں میں شائع کیا جا چکا ہے۔

یوروپ میں ویدک پرچار

اس وقت جب کہ مغربی تہذیب نے ایشیا اور یوروپ کے مختلف ممالک پر قبضہ جما رکھا ہے۔ آریہ سماج نے ویدک دھرم کا علم یوروپ میں پھیلا کر آریہ سدھانتوں کی سچائی کا روشن ثبوت پیش کر دیا ہے۔ ویدک دھرم کے مخالفین سے تیر د آزمائی کی سپرٹ ہی نہیں۔ بلکہ عوام کے دلوں پر تسلط جمانے کے ساتھ ہی ویدک روحانیت کے آگے دنیا کو سر تسلیم خم کرایا۔ اور یوروپ کے بڑے بڑے زبردست عالموں کو با وجود تہذیب و حکمت کا اجارہ دار ہونے کے ویدک فلسفہ کی آغوش میں لا کر تسکین حاصل ہوتی ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے انگلینڈ اور جرمنی میں پرچار کے لئے بہترین انگلش لٹریچر فراہم کیا گیا۔ بالخصوص ستیارتھ پرکاش کا جرمن ترجمہ

یعنی ترجمہ پیش کرانے کی تحریک شری سوامی سوتنترانند جی کے پرشاد تتھ کا پھل ہے۔

شری کو ویدک فلسفہ سے روشناس کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کام شروع کیا۔ اور پنجاب کے اُتساہی آریہ پرشوں نے گاہے ماہے فرانس۔ سوئٹزرلینڈ اور اٹلی میں پہنچ کر یوروپ کے مغرب زدہ لوگوں کو ویدک دھرم کی حقانیت کا سبق پڑھایا

دیگر ممالک میں ویدک پرچار

۱- امریکہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ویدک مشن کے لئے کام شروع کیا۔ اور آریہ لٹریچر سے وہاں کے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہو گئی۔

۲- آسام میں شری پنڈت چشپال جی سنگھ گورو کل کانگڑی روانہ کئے گئے۔ جنہوں نے ہزاروں افراد کو ویدک دھرم کی آغوش میں لانے اور ان کو فلسفہ سے روشناس کرنے کا کام کیا۔

۳- ٹرینیڈاڈ میں سب سے پہلے ویدک مشن کی بنا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ودکروں سے شروع ہوئی۔ آج وہاں ہزاروں آدمی آریہ سماج کے مشن کے پیروکار ہیں۔ اور عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے لئے ستون تر کام کر رہے ہیں

۴- عدن میں پنڈت کنہیا لال جی کے ذریعہ آریہ سماج کی روح وہاں پہنچی۔ اور ویدک مشن نے کام کرنا شروع کر دیا۔

۵ بغداد:- بغداد میں سب سے پہلے چار کے جی اتساہی آریہ بھائیوں نے ویدک مشن کی بنیاد ڈالی اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے مختلف طریقوں سے پرچار ہوتا رہا۔ اور لٹریچر فراہم کیا گیا۔

۶- افریقہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرچارکوں بالخصوص شری پنڈت چموپتی جی ایم اے اور پنڈت دھرم دیو جی ودیا مارتنڈ وہاں نہایت اُتم کام ہوا۔ آج وہاں افریقہ پردیش کی علیحدہ پرتی ندھی سبھا بن چکی ہے۔ جس کے ماتحت کئی سکول پاٹھشالائیں اور انسٹی ٹیوشن ہیں۔

۱- اس کے علاوہ بہت سا کام مختلف ممالک میں خط و کتابت اور مفت لٹریچر کے ذریعہ ہو رہا ہے سبھا دوارا پرکاشت ویدک میگزین نے اس دشا میں بڑا بھاری کام کیا۔ اور جنوبی افریقہ۔ فجی۔ جاوا سماٹرا۔ عرب۔ مصر۔ سنگاپور۔ برما۔ ناٹال زنجبار۔ دارالسلام وغیرہ میں انگریزی جاننے والوں کے دلوں میں ویدک سدھانتوں کی چھاپ لگا دی۔ اور آج لاکھوں افراد ان ممالک میں آریہ سماج کے جانکار پیدا ہو چکے ہیں۔

ہندوؤں کی عام بہبودی کے کام

۱- آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے دیانند متھرا دس کالج موگا میں اور لدھیانہ۔ سیالکوٹ وغیرہ مقامات پر ہائی سکول اور متعدد مڈل سکول قائم ہیں۔ دیہاتی علاقوں میں علاوہ مردم شماری کے

Gangotri Gyaan Kosha

ہندو بچوں کی تربیت آریہ سماج کے اصولوں کے مطابق کی جاتی ہے۔

۲- سبھا کے پرچارک دیہات میں دورہ کرکے عام جنتا میں بیداری پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اور انہیں رسم و رواج سے آزادی حاصل کرنے اور مال و جائیداد کی حفاظت کے علاوہ توہمات اور بیہودہ اعتقادات سے بچنے کی تلقین کیا کرتے ہیں۔ پنجاب کے مختلف اضلاع میں پرچار کے مرکز قائم ہیں جو میں لاتی اور پبلک اور بھجن کا کام کرتے ہیں۔

۳- آریہ ہندو جاتی ویدک جیتا کو کھو چکا ہے۔ اور ویدک لٹریچر سوا معیار نہیں رہا۔ اس دوران میدانوں میں آریوں کو اس قابل بنانا جس سے سماج کی مجموعی طاقت بڑھ جائے۔ سبھا اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش کر رہا ہے۔

ب- اپدیشکوں، مناظروں اور بھجنیکوں کے ذریعہ جہاں تک ممکن ہو مختلف سوسائٹیوں کی جو خواہش ظاہر ہو مدد کی جاتی ہے۔

پروگرام اور ضرورت

۱- ہمارا مدنظر یہ ہے کہ یورپ اور ایشیا کی تمام بڑی بڑی زبانوں میں وید مقدس اور ویدک شاستروں کے ترجمے کئے جائیں۔ ایسا ہی بھارت ورش کی سب بڑی بڑی زبانوں میں بھی کام کیا جائے اور ہندوستان سے باہر ممالک میں ویدک مشن قائم ہو جائیں۔ پنجاب کی تمام آریہ سماجوں کی معاونت کی احتیاج ہے۔

(۱) آپ ذیل کے طریقوں میں سے کسی طریق پر ویدک دھرم کے پرچار کے کاموں میں حصہ لے کر سہائتا کر سکتے ہیں۔

(۲) اپنی ماہوار آمدنی سے کچھ حصہ مقرر کر دیں۔ جو ماہ بماہ سبھا کو پہنچا دیں۔

(ب) سنسکاروں اور تقریبوں کے موقع پر سبھا کے مختلف شعبوں میں دان دیکر اپنے فرض کو پورا کریں۔

(۳) اگر آپ کا کچھ روپیہ بنک میں جمع ہو، تو اس کا سود ویدک دھرم پرچار کے لئے وقف کر دیں۔

(۴) یکمشت عطیہ کی صورت میں امداد کریں۔

(۵) سبھا کی طرف سے شائع ہونے والے لٹریچر کو قیمتاً منگوا کر جنتا میں تقسیم کریں۔

(۶) سبھا کے اخبارات کے خریدار بن کر سبھا کے حالات سے واقفیت حاصل کریں۔

(نوٹ) تمام زر سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے پتہ پر بھیج دیں۔

ضرورتوں کے اشتہار دینے کے لئے آریہ مسافر نہایت موزون پرچہ ہے۔ نرخ سستے ہیں۔ (منیجر)

گوروکل اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

از شری ... پرمیشر گوپال جی بی۔اے ... (مصنف) گوروکل اندر پرستھ

آج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو قائم ہوئے نصف صدی گذر چکی ہے۔ گذشتہ پچاس سال میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ سماج کی بہتری و بہبودی کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ آریہ سماج کے ہر فرد بشر پر بخوبی ہویدا ہیں۔ لیکن دیگر خدمات کے علاوہ سبھا نے جو سب سے بہترین کام کیا ہے۔ وہ میرے خیال میں گوروکل کا کھولنا اور اس کا خوش اسلوبی سے چلانا ہے۔ موجودہ طریقہ تعلیم کے خلاف علم جہاد بلند کرتے ہوئے امر شہید شری سوامی شردھانند جی مہاراج نے پراچین شکشا پرنالی کو قائم کرکے اسے فروغ دینے کے لئے اب سے ۴۵ سال قبل گوروکل کی بنیاد رکھی تھی شری سوامی جی مہاراج نے یکدم اپنے عیش و آرام چھوڑ کر گوروکل کے لئے جو بیش بہا قربانیاں کیں۔ وہ تا ابد قائم رہیں گی۔ اور ہرگز فراموش نہ ہو سکیں گی۔ راے بہادر دیوان بدری داس، مہاشہ کرشن جی، شری آچاریہ رام دیو جی، پنڈت بشمبر ناتھ جی، لالہ رام کرشن جی وغیرہ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے شری سوامی جی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گوروکل کے لئے نہایت بے غرضانہ خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور جن کی قربانیوں کے طفیل سے گوروکل جنتا کے اس معیار پر پہنچا ہے۔ کہ موجودہ ہمعصر درسگاہیں اس پر رشک کرتی ہیں کاش کہ شری سوامی شردھانند عالم فانی سے عالم جاودانی کے لئے رحلت نہ کئے ہوتے۔ اور آج ہمارے درمیان ہی مسند نشین ہوتے ہوئے گوروکل ادبی گلشن کو جسے انہوں نے اپنے خون سے سینچ کر سرسبز اور شاداب بنایا تھا۔ اپنی دختر بیروؤں کی خدمات کی بدولت ثمر در دیکھتے۔ اور باغ باغ ہوتے۔ آہ! آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ لیکن یہ امر کہ گوروکل ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور بدستور ترقی کر رہا ہے ان کی روح کے لئے باعث تسکین ضرور ہے۔

گوروکل کو گذشتہ ۴۵ سال سے کس نے چلایا؟ کیا یہ کسی سرکاری یا نیم سرکاری یا غیر سرکاری امداد سے چل رہا ہے۔ کیا امرا در و سا کی دست شفقت اس پر خاص نظر عنایت ہے؟ کیا کسی راجہ مہاراجہ نے اس کے لئے خاص دان دیا ہے؟ تو اس کا جواب آپ کو نفی میں ملیگا۔ یہ عالی شان سنستھا صرف آریہ پرتی ندھی سبھا کے حسن انتظام اور غریب قوم کے دان کے سہارے سے چل رہی ہے بغیر سرکاری امداد کے کوئی ہمعصر تعلیمی سنستھا اتنی خوش اسلوبی سے نہیں چل رہی ہے۔ سچ تو یہ تھا۔ اس کی وجہ صرف آریہ پرتی ندھی سبھا کا حسن انتظام ہے گوروکل قائم کرتے وقت آریہ پرتی ندھی سبھا کے پیش نظر مندرجہ ذیل تین مدعا تھے:۔

(۱) وید کے ودوان پیدا کرنا۔

(۲) آریہ سماج کے پرچار کے اچھے پرچارک بنانا۔

(۳) عمدہ شہری زندگی بسر کرنے والے نکالنا۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا گوروکل مندرجہ بالا نکتہ نظر سے کامیاب رہا ہے؟ تو کم از کم میرا ضمیر تو اس کا جواب اثبات میں دیتا ہے۔ کیونکہ گوروکل نے اعلیٰ درجہ کے وید کے ودوان پیدا کئے ہیں آج آریہ سماج کے اندر کوئی وید کے ودوان نظر آتے ہیں۔ تو وہ گوروکل کے سناتک ہیں۔ پنڈت جے دیو جی نے چاروں ویدوں کا سرل ہندی میں بھاشیہ کرکے اپنی علمی قابلیت کا ثبوت دیا ہے۔ پنڈت دیوشرما جی نے ویدک درشن لکھ کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ وید منتروں کا ارتھ کس خوش اسلوبی سے ادا کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اور کئی سناتکوں نے ویدک ساہتیہ لکھ کر اپنی علمی فضیلت کے ثبوت دیئے ہیں۔ پرچار ویبھاگ میں گوروکل کے سناتک نہایت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ پنڈت اندر جی، پنڈت بدھ دیو جی، پنڈت پریہ ورت جی، پنڈت بھیم سین جی، پنڈت نتھو پال جی، پنڈت دھرم دیو، پنڈت کیشو دیو وغیرہ جو آریہ سماج کے سرگرم کارکن ہیں وہ بھی گوروکل کے ہی سناتک ہیں۔ علاوہ ازیں جو سناتک گوروکل سے نکلے ہیں۔ وہ سب بہت اچھی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور اپنے اپنے فنون میں ماہر ہیں۔ میں نے آج تک کسی اخبار میں نہیں پڑھا۔ اور نہ ہی کبھی سُنا ہے۔ کہ فلاں گوروکل کے سناتک نے بیروزگاری سے تنگ آکر خودکشی کر لی ہے۔ اس کے برعکس موجودہ سرکاری یونیورسٹیوں کے بہت سے گریجوئیٹ بیروزگاری سے تنگ آکر موت کے گھاٹ اُتر چکے ہیں۔ اور کئی جرائم کے خطرناک حوادث کے شکار ہو چکے ہیں۔ گوروکل کے بچوں کو زمانہ طالب علمی میں ایسی تعلیم دی جاتی ہے۔ کہ وہ محنت کے عادی بنیں۔ اور کسی کام کو اپنے ہاتھ سے کرنے میں عار نہ سمجھیں۔ لہٰذا وہ محنت کے عادی بن جاتے ہیں۔ جو ان کی آئندہ زندگی میں زبردست معاون ثابت ہوتی ہے غرضیکہ گوروکل کے اوصاف حمیدہ کہاں تک مدون کیا جائے:

گوروکل کیا ہے؟

بیری کا اور خوشی ہے گوروکل محبت کی راہ سے بہم کا پیرو رہا ہے۔ اور یہ تو ہوا گیرہی کا سوال ہے کچھ اصحاب ایسے بھی ہیں۔ جن کی نظر میں گوروکل ناکامیاب رہا ہے، وہ ایسے اصحاب ہیں جو گوروکل کو آدرش دیکھنے کے متمنی ہیں۔ لیکن انسان آخر کار انسان ہی ہوتا ہے

انسانی کام مکمل ہونا ناممکن ہے۔ انسان غلطی کا پتلا ہے۔ لہٰذا وہ اصحاب جن کی نظر میں گوروکل ناکامیاب ہے۔ گوروکل کے نقائص پر نظر ڈالیں۔ اور ان نقائص کو دور کرنے اور کرانے کی کوشش کریں۔ تو یہ بہت بہتر ہوگا۔ بہ نسبت اس امر کے کہ وہ گوروکل سے مایوس ہو جائیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک آریہ سماجی گوروکل کی ترقی کی راہ میں صدق دلی سے کوشاں ہوتا ہوا آریہ پرتی ندھی سبھا کی امداد کرے گا۔ اور مضمون ختم کرتے ہوئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کارکنوں اور گوروکل کے سنچالکوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ جن کی سرگرم کوششوں سے گوروکل موجودہ اعلےٰ معیار کو پہنچا ہے۔

آریہ سماج نراین گڑھ

(۱) مورخہ ۱۲/۳ ۲۰ کو آریہ سماج نراین گڑھ نے اور وہ شتابدی ٹرے کر بڑی دھوم دھام سے منایا۔ صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہون کیا گیا اور وینیو امر گیت اور اپدیش بھجن گائے گئے۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سندیش منتری سماج نے آریہ پُرشوں کو پڑھ کر سُنایا۔ بعد ازاں ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک تمام ہندو بازار سے گزر کر میدان میں آریہ ٹورنامنٹ میں سب آریہ بچے پہنچے اور دنگل اور پروگرام ٹورنامنٹ کیا گیا۔ شام کے ۵ بجے سے ۶ بجے تک جیتنے والے بچوں کو انعامات تقسیم کئے گئے نیز رات کو آریہ سماج مندر میں دیپ مالا کی گئی

(۲) ۱۳/۵ ۲۲ کو سماج کا ہفتہ واری ستسنگ ہوا جس میں ہون یگیہ کے پشچات ہنداری وغیرہ گھاٹک سرکار صوبہ سرحد کے خلاف مندرجہ ذیل پرستاؤ سرگرمی سے پاس کیا گیا۔

آریہ سماج نراین گڑھ ضلع انبالہ صوبہ سرحد کے محکمہ تعلیم کے اس سرکلر کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس کی رُو سے صوبہ سرحد کے سکولوں میں ہندی و گورمکھی کے عوض اُردو میڈیم رکھا گیا ہے۔ اس سرکلر سے ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو سخت ٹھیس پہنچی ہے۔ یہ سماج بحضور وائسرائے ہند اور وزیر سرحد سے پُرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے جذبات کو جلد از جلد واپس لے کر ہندوؤں کو تسکین بخشی جائے۔ اور رعایا پروری اور انصاف پسندی کا سچا ثبوت دیا جاوے اس پرستاؤ کی ایک نقل بخدمت ہند اور وزیر تعلیم صوبہ سرحد اور آریہ سماج ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت کی تازہ خبریں!

آریہ سماج جالندھر شہر ۵۰ واں سالانہ جلسہ

آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا شاندار استقبال

آریہ سماج جالندھر شہر کا پچاسواں سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-۲۲ دسمبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا اس جلسہ کی خاصیت یہ تھی۔ کہ اس میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے سب بڑے بڑے اُپدیشک تھا نیتا موجود تھے آچاریہ رام دیو جی پردھان۔ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ پنڈت ستیہ ورت جی گورنر گوروکل کانگڑی تیاگ مورتی پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ ویدوں کے لاثانی ودوان پنڈت پریہ ورت جی سناتک گوروکل کانگڑی۔ پنڈت گیان چند جی ممبر دیانند سیوا آشرم۔ پنڈت یش پال جی سدھانت النکار پنڈت منسا رام جی شاستراتھ مہارتھی۔ پنڈت ہردیال جی وغیرہ مہانو بھاوؤں نے تشریف لا کر اپنے اُپدیشوں سے پبلک کو لابھ پہنچایا۔ سنگیت آچاریہ بھگت منگت رام جی اپنی منڈلی کے ساتھ پدھار کر اپنے منوہر بھجنوں سے پبلک کو آنندت کیا۔ اس جلسہ کا جالندھر کی پبلک پر خاص پربھاؤ پڑا۔ ضلع کی دیگر آریہ سماجوں سے بھی آریہ بہن بھائی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ پنڈال ہر وقت پریمیوں تھا دیویوں سے کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔

اس جلسہ کی ایک اور خاصیت یہ تھی۔ کہ جالندھر ضلع کی آریہ سماجوں نے اس موقع پر آریہ سماج کے سردانہ نیتا آچاریہ رام دیو جی کی سیوا میں ایڈریس پیش کیا۔ اور تین ہزار روپے کی تھیلی ان کے چرنوں میں بھینٹ کی۔ یہ دھن آریہ سماج جالندھر کے ادھیکاریوں اور اس ضلع کے ویدپرچار منڈل کے ادھشٹاتا پنڈت یش پال جی سدھانت النکار کی کوششوں سے اکٹھا کیا گیا تھا۔

۲۲ر دسمبر کو پراتہ کال ٹھیک ۹ بجے شری آچاریہ جی سبھا کے دیگر ادھیکاریوں اور اُپدیشکوں کے سماج مندر میں پرویش کیا۔ اور ان کے آنے کی سوچنا لبھو رام دوآبہ ہائی سکول کے بینڈ کے ذریعہ سب حاضرین کو مل گئی۔ انترنگ سبھا کے سب ممبروں نے ان کے گلے میں پھولوں کا ہار پہنایا۔ اس کے بعد ویشوانر گیت سے ان کا سواگت کیا گیا۔ اور ان کی سیوا میں ایڈریس پڑھ کر سنایا گیا۔

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے شری آچاریہ جی نے کہا۔ کہ جالندھر آریہ سماج کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس سماج نے ایسے مہا پُرشوں کو پیدا کیا ہے۔ جیسے کہ سوامی شردھانند جی اور لالہ دیو راج جی جنہوں نے کہ آریہ سماج کی تاریخ میں نئی لہریں پیدا کی ہیں۔ اس سماج کے ساتھ میرا بھی بہت پرانا تعلق رہا ہے۔ اس سماج کے ادھیکاریوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ سدا اسی پرکار سے وید پرچار کی سہایتا کرتے رہیں۔ اور سبھا کی آگے آنیوالی اردھ شتابدی کو کامیاب بنانے کے لئے پریتن کریں۔ آخر میں شری آچاریہ جی نے یگیوں کی پرتھا کو دیویوں تھا بھدر پرشوں سے اپنے گھروں میں پرچلت کرنے کی اپیل کی۔ اس کے بعد سواگت گیت کے ساتھ یہ کارروائی ختم ہوئی ÷

یگیہ دت ودیا النکار
منتری آریہ سماج جالندھر شہر

نیست کر گئے۔ اس لئے انہوں نے معہ اپنی دھرم پتنی کے یجمان کے فرائض کو ادا کیا۔ یگیہ کے بعد پنڈت جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور اس کے بعد شری آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا بھاشن بھی پنڈت جی نے بڑی اُتم ریتی سے جنتا کو پڑھ کر سنایا۔ جس کا بہت اُتم پربھاؤ پڑا۔ اس کے بعد بھجن ہوئے۔ اور جنتا میں چاولوں کا پرشاد تقسیم کیا گیا۔ اور یہ جلسہ نرودھن سماپت ہوا۔ (منتری)

آریہ یودک سماج میانی :-

آج بروز اتوار آریہ سماج مندر میں سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار نارتھ ویسٹرن فرنٹیر پراونس کے سرکلر

کے خلاف مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس ہو کر سویکار ہوئے ہیں :—

آریہ سماج میانی N.W.F.P. وزیر تعلیم کے جاری کردہ سرکلر جس میں کہ اس صوبہ کے پرائمری سکولوں میں ہندی اور گورمکھی کی جگہ اردو اور انگریزی کو دی گئی ہے۔ کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے یہ سرکلر ہندو جاتی اور ہندو دھرم پر کٹھار گھات ہے۔ اس لئے گورنمنٹ صوبہ سرحد سے پرارتھنا کی جاتی ہے۔ کہ جلد از جلد اس سرکلر کو واپس لے کر جو اشانتی اس سے پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی تلافی کرے۔

اس ریزولیوشن کی کاپی۔ گورنمنٹ صوبہ سرحد۔ سارودیشک سبھا اور اخبارات میں بھیجی گئی ہے۔ (سیکرٹری)

گوروکل کانگڑی کا جلسہ ہولیوں کی چھٹیوں میں ہوگا

گوروکل وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی۔ ۲۵ر دسمبر۔ گوروکل کانگڑی کا ہر دوار کا سالانہ جلسہ جس میں ملک کے کونے کونے سے لاکھوں مرد۔ عورتیں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس سال ہولی کی چھٹیوں میں ۶-۷-۸-۹ر مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۲۴-۲۵-۲۶-۲۷ر پھاگن سمت ۱۹۹۲ بکرم کو دھوم دھام سے منایا جاویگا۔ کیونکہ اس سال بہت زیادہ یاتریوں کے آنے کی اُمید ہے۔ اس لئے جلسہ کی ابھی سے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اور ایک لاکھ کے قریب یاتریوں کے رہنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ مہاتما گاندھی۔ شری رابندر ناتھ ٹیگور۔ سر تیج بہادر سپرو سی سوامی جنانی وغیرہ ملک کے بڑے بڑے لیڈروں کو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے نمنترت کیا جا رہا ہے۔ دھارمک سماجک اور ساہتیک سمیلنوں کی تیاریاں زور شور سے کی جا رہی ہیں۔ ان کانفرنسوں کی صدارت کے لئے ملک کے بڑے بڑے لیڈروں کو دعوت نامے بھیجے جا رہے ہیں۔ جلسہ کے متعلق جو جو تیاریاں ہوتی جائیں گی۔ ان کی اطلاع بذریعہ اخبارات پبلک کو دی جاتی رہے گی۔

نئے لڑکوں کا داخلہ بھی شروع ہو گیا ہے اس لئے ماتا پتا کو اپنے بالک بھیجنا بھی شروع کر دینا چاہیئے

(مکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل کورکشیتر کا سالانہ جلسہ :-

گوروکل کورکشیتر کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ر فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۱۷-۱۸-۱۹ر پھاگن سمت ۱۹۹۲ کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاوے گا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے کوشش کر دی گئی ہے۔ جلسہ کے موقعہ پر ۲۰ نئے لڑکے داخل کئے جائیں گے جو صاحبان اپنے لڑکوں کو داخل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ دفتر گوروکل سے قواعد اور داخلہ کے فارم منگوا کر جلدی بھر کر بھیجدیں۔

(گورنر گوروکل کورکشیتر ضلع کرنال)

آریہ سماج دایرہ دین پناہ کے سماچار۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار تاریخ ۲۰ر دسمبر ۳۵ء کو اردھ شتابدی سپتاہ بڑے دھوم دھام سے منایا گیا۔ روزانہ پراتہ پانچ بجے سارے شہر میں سنکیرتن یعنی پربھات پھیری ہوتی تھی جس میں ایشور پرارتھنا کے بڑے سندر سندر بھجن گائے جاتے تھے۔ اس کا سارے شہر پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔

۲۰ر دسمبر کو پراتہ سنکیرتن ہو لینے کے بعد صبح بجے آریہ سماج مندر میں ایک بڑے پیمانہ پر برہد یگیہ رچا گیا جس میں شہر کے بہت سے نر ناری اچھی تعداد میں شامل ہوئے۔ یگیہ ویشوانر یگیہ ودھی سے پنڈت وشو ناتھ جی شرما نے کرایا۔ یجمان لالہ آسانند جی

آریہ سماج چک جھمرہ :-

آریہ سماج کے جنرل اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوئے۔

آریہ سماج چک جھمرہ صوبہ سرحد کے وزیر تعلیم کے اس سرکلر کیخلاف جس کی رو سے امدادی گرلز سکولوں میں ہندی و گورمکھی کی تعلیم میں روکاوٹیں ڈالی گئی ہیں" زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ صوبہ سرحد سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ اس سرکلر کو جلد از جلد واپس لے لے۔ کیونکہ یہ اقلیت والی قوموں کے حقوق اور مذہب میں مداخلت ہے۔

(ہنسراج وید منتری آریہ سماج)

آریہ سماج گوروکل وبھاگ شیخوپورہ کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج گوروکل وبھاگ شیخوپورہ کا وارشک چناؤ مورخہ ۳۵-۱۲-۱ء کو آریہ سماج مندر میں ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدہ داران کا چناؤ ہوا :-

پردھان :- چوہدری ہری صاحب بی۔ اے (آنرز) وکیل شیخوپورہ۔

منتری :- لالہ منوہر لال جی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل۔

اُپ پردھان :- شریمان لالہ رام رکھا مل جی پنشنر۔

اُپ منتری :- ڈاکٹر سیتا رام جی ڈنٹسٹ

خزانچی :- لالہ بھگت رام جی ڈنگ باہری۔

لائبریرین :- لالہ رام داس جی

ان کے علاوہ لالہ آیا رام جی۔ ڈاکٹر تیرتھ رام جی مہتہ ہنسراج جی۔ لالہ کرپا رام جی۔ لالہ ایشر ناتھ جی جنرل مرچنٹ۔ بابا شہ مول چند جی۔ انترنگ سبھا کے ممبر منتخب ہوئے۔

شری سوامی شردھانند بلیدان دوس

شری سوامی شردھانند جی مہاراج کا شہیدی سپتاہ آریہ سماج گوروکل وبھاگ نے بڑے اُتساہ سے منایا۔ تین روز پیشتر صبح کے وقت شہر میں سنکیرتن کیا گیا۔ اور ۲۳ر دسمبر کو بوقت ۷ بجے شام آریہ سماج مندر میں جلسہ ہوا۔ جس میں شریمان لالہ رام رکھا مل جی نے سوامی جی مہاراج کی زندگی پر ایک پُر اثر تقریر کی اور حاضرین کو سوامی جی مہاراج کے نقش قدم پر چلنے کی تقلید کی۔ اس کے بعد شری پنڈت تیرتھ رام جی سدھانت بھوشن نے سوامی جی مہاراج کی زندگی پر ایک موثر تقریر کی۔ اور فرمایا ہے۔ کہ مہا پُرشوں کے مرتیو دن منانے تبھی لابھ دایک ہو سکتے ہیں۔ اگر اُن کی زندگی سے ہم سبق سیکھیں اور جو برت ہم دھارن کرتے ہیں۔ اُن پر کبھی بدھ رہیں۔ آخیر میں شانتی پاٹھ سے جلسہ ختم ہوا۔

(سیتا رام اُپ منتری)

آریہ مسافر کے لئے دو دو نئے خریدار بھیج ہر ایک اپنے فرض کو پورا کریں

(مینیجر)

Gangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج نرائن گڑھ

۱۳ کی شام کو پنڈت سومدیو جی اور پنڈت امر سنگھ جی بھجنیک اردھ شتابدی کے چندے کی فراہمی کے واسطے یہاں پدھارے۔

۱۵ دسمبر کو صبح ۸ بجے آریہ سماج مندر میں سماج کا ہفتہ واری ست سنگ ہوا۔ پوجیہ پنڈت سومدیو جی نے ہون یگیہ کرایا۔ بعد ازاں سماج کے عہدہ داران کا نئے سال کے لئے چناؤ کیا گیا۔ جو کہ حسب ذیل ہے:-

پردھان:- شریمان گوندرس جی
اُپ پردھان:- شریمان پنورام جی۔
منتری:- شریمان رام چند جی۔
اُپ منتری:- شریمان اوم پرکاش جی۔
پستکادھیکش:- شری کشوری لال جی۔
خزانچی:- شری سادھو رام جی۔

بعد ازاں پوجیہ پنڈت سومدیو جی نے اردھ شتابدی فنڈ کے لئے چندہ کی اپیل کی۔ چنانچہ تمام ممبران سماج سے مبلغ ۱۳ روپے ۲ آنے۔ آریہ سماج کی طرف سے ایک روپیہ ۱۳ ر کل ۱۵ روپے بطور چندہ اردھ شتابدی فنڈ پوجیہ پنڈت جی کو دیئے گئے۔ اور ۱۲/۱۵ کی شام کو ۸ بجے سماج مندر کے سامنے پہلے پنڈت شری امر سنگھ جی کے بھجن ہوئے۔ پھر پنڈت سومدیو جی کا اُپدیش ہوا۔ جسمیں پبلک پر اچھا اثر ہوا۔ حاضری کافی تھی:

(کشوری لال آریہ نرائن گڑھ)

آریہ سماج ہری پور ہزارہ کا چناؤ:-

نویدن ہے کہ آریہ سماج ہری پور ہزارہ کا سالانہ چناؤ اس پرکار ہوا ہے:-

پردھان:- لالہ ایشر داس جی ریٹائرڈ میونسپل کمشنر
اُپ پردھان:- " روپ چند جی نندہ
منتری:- ڈاکٹر کرم نرائن جی ملہوترہ
اُپ منتری:- کوی راج انند سروپ جی۔
لائبریرین:- رائےزادہ شورام جی۔ بالی
خزانچی:- مہاشہ پرمانند جی۔
انترنگ سبھا سد:- مہاشہ ہری چند جی۔ مہاشہ لکھمی چند جی۔

(کرم ناتھ نارائن ملہوترہ منتری)

آریہ سماج گھروٹہ:-

ضلع گورداسپور کی تحصیل پٹھانکوٹ کے علاقہ میں بہت سی تعداد قوم برٹن کی عرصہ سے آریہ سماج کی کوشش سے شدھ کیجا چکی تھی۔ مگر کسی وجہ سے ان کا نام رجسٹر جرائم پیشہ میں درج چلا آتا تھا جس کے باعث ممبران قوم مذکور اور ان کے عیال و اطفال کو اپنی نقل و حرکت میں سخت مشکل پیش آرہی تھی۔ اب رائے بہادر چوہدری دیوان چند جی سینی انڈوکیٹ ہائی کورٹ لاہور مقیمی گورداسپور کی مہربانی اور خاص کوشش سے وہ قوم رجسٹر جرائم پیشہ سے خارج ہوگئی ہے۔ اس پروپکار کے کام کے لئے رائے بہادر ممدوح آریہ پبلک کی طرف سے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ پرماتما ان کو شبھ پھل پردان کریں۔

گوردت سنگھ بانی منتری آریہ سماج گھروٹہ)

ڈیرہ غازیخاں کی خبریں

ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر

آریہ سماج مندر میں ہندوؤں کے اجلاس میں گورنمنٹ سرحد کے اُس سرکلر کے خلاف جس میں اُس نے ہندی اور گورمکھی کی بجائے اُردو لازمی قرار دینے کا حکم جاری کیا ہے۔ بطور پروٹسٹ اظہار ناراضگی کیا گیا۔ اور باتفاق رائے قرار پایا کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ جلد سے جلد اُسے واپس لیوے:

اُپدیش

اردھ شتابدی کے اُپلکش میں شری سوامی رُدرانند جی آریہ مسافر۔ شریمان پنڈت وشوناتھ جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ اور مہاشہ آتم دیو جی بھجنیک تشریف لائے اور کئی روز یہاں ٹھہر کر آریہ جنتا کو اپنے موثر اُپدیش سے آنندت کیا: اور ڈیرہ غازی خاں آریہ سبھا سدوں کی اور سے ۲۷۳ روپیہ سبھا کی بھینٹ کیا گیا:

کوئیٹہ ریلیف کا کام

آریہ پرادیشک سبھا لاہور نے گت ماس کی طرح اپنا ماہواری شلک ۲۸ روپے آریہ پتری پاٹھشالہ ڈیرہ غازیخاں کے لئے بھجوانے کی کرپا کی۔ اور اپنا انسپکٹر مزید سہایتا دینے کے لئے بھجوا کر مصیبت زدگان کو مشکور کیا آریہ سماج سبھا مذکور کی کرتگیہ ہے۔

لوکل ریلیف کمیٹی

لوکل ریلیف کمیٹی نے مصیبت زدگان میں شریمان رائیصاحب سیٹھ حکم چند جی۔ شریمان لالہ نوتن داس جی ننگلانی۔ شریمان سیٹھ ملاوا رام جی و شریمان لالہ چیتانند جی دوادار رضائیاں تقسیم کیں:

فخر قوم شریمان ڈاکٹر گوپی چند جی کی آمد

فخر قوم شریمان ڈاکٹر گوپی چند جی بھارگو کوئٹہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ۱۱/۲۶ ر کو تشریف لائے۔ اور مصیبت زدگان کے مرجھائے ہوئے دلوں میں زندگی ڈال کر مشکور کیا۔ اور ان سے پوری پوری ہمدردی کا اظہار کیا۔ ان کی مدھر بانی مصیبت زدگان کی آفت کو بھلا دینے والی تھی:

شریمان پنڈت داسدیو جی اور شریمان لالہ جیا رام صاحب ڈھنگرہ میونسپل کمشنر نے اپنے دست مبارک سے سنٹرل ریلیف کمیٹی کی طرف سے امداد تقسیم کرنا منظور فرمایا ہے

(سندر داس منتری)

آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ:-

مورخہ ۲۹-۳۰ نومبر و یکم و ۲ ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲۹ ر نومبر کو نگر کیرتن بازاروں سے گزر کر تمام ہندو محلوں میں کیا گیا۔ پنڈت سومدیو جی اور پنڈت منشور دیو جی کے اپدیش اور لیکچر صبح کے وقت ہوئے جو کہ ایشور بھگتی سے پُر تھے۔ پروفیسر دیش بندھو جی کے سُریلے بھجنوں نے پبلک کو آکرشت کیا۔ لالہ رام لعل جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا ہندو سنگھٹن پر نہایت مدلل اور موثر لیکچر ہوا۔ پنڈت سوم دت پرنسپل گوروکل کورکشیتر نے اپنے منوہر دیاکھیانوں کے دوارہ قصبہ ہذا کی جنتا پر امرت ورشا کی۔ پنڈت منسارام مہا اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے تین عالمانہ اور فلسفیانہ لیکچر دیئے۔ ایسے کامیاب جلسہ کے لئے منتظمان آریہ سماج روپڑ دھنباد کے مستحق ہیں۔

لال چند گپتا بی۔ اے منتری آریہ سماج روپڑ

گوروکل بیٹ سوہنی کے سماچار:-

(۱) مورخہ ۲۳ ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو شردھانند ڈے زیر صدارت شریمان پنڈت دھرم دیو جی آچاریہ گوروکل بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ جس میں شری آچاریہ جی نے پوجیہ پاد شری سوامی شردھانند جی کے جیون کے متعلق اول سے آخر تک ایک گھنٹہ تک اپنے لیکچر میں نہایت ہی شیریں زبان سے سنایا۔ کہ شری سوامی جی نے پراتن آشرم آدرش کو قایم کیا ہے۔

(۲) برہمچاریوں کی پڑھائی زور شور سے ہو رہی ہے۔ ادھیاپک گن دل لگن سے کام کر رہے ہیں۔

(۳) سردی آج کل پورے جوبن پر ہے۔ ان دنوں برہمچاریوں کے لئے کپڑوں کی خاص تکلیف محسوس کی جا رہی ہے۔ شریمان مانیہ ور رائیصاحب سیٹھ ایشر داس صاحب رئیس اعظم پنڈدادنخاں نے علاوہ تیس کمبلوں کے مبلغ یکصد روپیہ برہمچاریوں کے کپڑوں کے لئے بھیجکر برہمچاریوں کی سہایتا فرمائی ہے۔ ہم کل واسی ان کا ہاردک دھنباد کرتے ہیں۔ باقی بھی دیش کے دھنی لوگوں سے پرارتھنا ہے کہ شریمان دانے صاحب کی بھانتی یتیموں غریبوں کا ہر سمیہ دھیان رکھتے ہوئے ایشور آگیا کا پالن کرنا چاہیئے

(رام چندر ادھشٹاتا)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی:-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار آریہ سماج گوروکل وبھاگ انبالہ میں ۱۴ دسمبر ۱۹۳۵ء سے ۲۰ ر دسمبر تک شتابدی سپتاہ منایا گیا۔ ہر روز صبح کو ۶ بجے پربھات پھیری ہوتی رہی۔ اس کے بعد ہون اور ویدکی کتھا۔ ۲۰ ر دسمبر کو رات کے وقت بھی لوگ سماج مندر میں اکٹھے ہوئے۔ شری پردھان جی کا سندیش منتری جی نے پڑھ کر سنایا

اس کے بعد رائیصاحب امرت لال جی پردھان سماج نے مختصراً حاضرین کو بتلایا کہ سماج میں شتابدی کا منایا جانا ملتوی کر دیا گیا ہے۔ ۲۳/۱۲/۳۵ کو شہید دھرم سوامی شردھانند جی کا بلیدان دن بڑے پریم اور اُتساہ سے منایا گیا۔ پراتہ کال ۶ بجے سے ۷ بجے تک پربھات پھیری ہوئی۔ اس کے ساتھ سماج مندر میں ہون ہوا۔ اس کے بعد وید کی کتھا۔ راتری کو ۷ سے ۱۰ بجے تک سماج مندر میں پھر نگر کیرتن سوامی بیدھڑک جی کے بھجن اور پنڈت ... جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ شورام جی گپتا بی۔ اے۔ کاریہ کرتا دیانند مشن ہوشیارپور کے عالمانہ دیاکھیان ہوئے حاضری کافی تھی:

کیشو رام منتری آریہ سماج ...

آریہ سماج حیدرآباد سندھ

آریہ سماج حیدرآباد سندھ کا سالانہ ... ۱۶ ر فروری ۱۹۳۶ء کو ۷ بجے شام مندر ... میں ہوگا:

(سیکرٹری)

آریہ سماج لدھیانہ -

(۱) لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷ ... مارچ ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

(۲) لودھیانہ آریہ سماج لالہ متھرا داس جی ... نواسی سبھا سد آریہ سماج لودھیانہ کے ... بلبیر کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ... پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ لالہ متھرا داس جی ... پریوار کو شانتی پردان کریں۔ اور مرتیہ آتما کو ... پردان کریں:

(۳) ۲۳/۱۲/۳۵ کو آریہ سماج لودیانہ میں شری سوامی شردھانند جی بلیدان دوس بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد لالہ بابو رام جی گپتا ... پردیال جی شاستری نے شری سوامی جی کے ... پر دیاکھیان دیئے:

(ادو ھو رام سبھا سد ...)

ادشیک سوچنا:-

جن جن آریہ بھائیوں کو سردیا نندی ... کم و بیش کچھ حالات معلوم ہوں۔ وہ ... کرکے مجھے سوچیت کریں۔ تاکہ میں ان کی ... جانے والے ٹریکٹ میں زیادہ وضاحت ... سکوں:

مہاشہ رگھوناتھ رائے آریہ سیوک ...
براستہ نوشہرہ کلاں۔ ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویشوانر یگیہ

آہ! شری پنڈت وشنودت جی

آریہ جگت میں یہ خبر انتہت شوک سے سنی جائیگی کہ آریہ سماج کے اُتساہی کاریہ کرتا آریہ سماج کے پُرانے ورکر شری پنڈت وشنودت جی پلیڈر فیروزپور اس اسار سنسار میں نہیں رہے۔ آپ عرصہ سے رعشہ کا شکار رہے۔ اور کام کاج سے مفلوج ہو چکے تھے مگر اس حالت میں بھی آپ نے اپنے لیکھوں سے آریہ جگت کی سیوا اپنا مقدم فرض خیال کیا ہوا تھا آریہ جبا فز کے آپ ایک قابل لیکھک ہی نہیں بلکہ شری مہاشہ وزیر چند جی کے سورگباش ہونے پر موگہ سے آریہ سما نے کے سمپادن کا نہایت اچھا کام کرتے رہے۔ اس کے علاوہ عرصہ تک آریہ پرتی ندھی سبھا کے ٹریکٹ پرچار دبھاگ کے ادھشٹاتا رہے بیسیوں آریہ سماجوں کی ستھاپنائیں آپ کے پوتر ہاتھوں سے ہوئیں۔ آپ کے دل میں آریہ سماج کی سیوا کی بھاری لگن تھی۔ آپ باوجود کشمیری براہمن ہونے کے نہایت آزاد خیال تھے۔ اور برادری کے معاملات میں آپ نے اپنی زندگی میں بھاری قربانی کر دکھلائی۔ اپنی آیو کے پچھلے حصّہ میں آپ نے "پرکاش" میں یادرفتگان کے تحت ایک قابل یاد سلسلہ جاری کیا۔ جو ان کے آریہ جیون اور آریہ پُرشوں سے پریچت ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ افسوس کہ آج وہ قابل لیکھک ہمارے درمیان نہیں رہا۔ جو ایک لیکھک ہی نہیں بلکہ عملی طور پر زبردست ورکر تھا۔ پنجاب کے آریہ جگت کو آپ کی بیوقت علیحدگی سے سخت ہانی ہوئی ہے۔

۲۸ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو جب آپ کی ارتھی لاج روڈ سے اٹھائی گئی۔ تو آریہ سماج کے دونوں دبھاگوں کے کاریہ کرتا ہمراہ تھے۔

نام	روپیہ	آنہ	پائی
” کیسر مل جی	۰	۸	—
” روپچند اس جی	۰	۸	—
” درگا داس جی	۰	۸	—
” سانگ رام جی	۰	۴	—

نام	روپیہ	آنہ	پائی
مہاشہ موتو رام جی	۲	۸	۰
” سیوا رام جی	۲	۸	۰
لالہ تلسی داس جی	۱	۰	۰
حکیم کھیم چند جی	۲	۴	۰
لالہ راد معو رام جی	۳	۰	۰
” دھرم چند جی	۲	۴	۰
شریمتی بائی دیوی جی کھیہ ادھیاپکہ آریہ کنیا پاٹھشالہ	۱	۰	۰
لالہ لونیت رام جی	۵	۰	۰
ڈاکٹر کیدار ناتھ جی	۳	۰	۰
لالہ ایشور داس جی وکیل پیردہان	۳	۱۲	۰
ماسٹر لیکھرام جی	۳	۰	۰
دیوان بوٹا رام جی	۲	۸	—
لالہ روپ چند جی	۲	۸	۰
لالہ دلیپ چند جی	۳	۰	۰
لالہ آسو رام جی	۲	۸	۰
لالہ جیٹھ نند جی	۲	۰	۰

مرٹھ بلوچاں:۔

نام	روپیہ	آنہ	پائی
مہاشہ ایشور داس جی	۲	۰	۰
” اموک رام جی	۱	۰	۰
” چرن داس جی	۱	۰	۰
” لدھا رام جی	۱	۰	۰
پنڈت مایا رام جی	۱	۰	۰
مہاشہ دکھا رام جی	۲	۰	۰
” جیون داس جی	۱	۰	۰
ڈاکٹر کرشن گوپال جی	۱	۰	۰
مہاشہ جوندہ رام جی	۱	۰	۰
” رام کرشن جی	۰	۸	۰
” ایس چند جی	۰	۸	۰

نام	روپیہ	آنہ	پائی
لالہ امرناتھ جی	۰	۴	۰
مہاشہ لال چند جی	۰	۴	۰
” مہندر سنگھ جی	۰	۴	۰
” بھیم سین جی	۰	۴	۰
” لدھا مل جی	۰	۴	۰
” امرناتھ جی	۰	۴	۰
” اننت رام جی	۰	۴	۰
شریمتی لیلاوتی جی	۰	۴	۰
شریمتی شوشیلا دیوی جی	۰	۴	۰
لالہ ویشراج جی	۰	۴	—
لالہ میلا رام جی	۰	۴	۰

آریہ سماج ٹانک:۔

نام	روپیہ	آنہ	پائی
لالہ امیر چند جی	۲	۰	—
” وزیر چند جی	۱	۸	۰
” جودھا رام جی	۲	۸	۰
” چندر بھان جی	۳	۱۲	۰
” گودھا رام جی	۲	۰	۰
” جیا رام جی بزاز	۴	۰	۰

آریہ سماج عنوطہ فتح گڑھ

نام	روپیہ	آنہ	پائی
مہاشہ بال مکند جی	۱	—	—
” مہاراج کرشن جی	۱	۰	۰
” لچھمن داس جی	۱	۰	۰
لالہ رام سرن داس جی	۱	۰	۰
” جوہری لال جی	۵	۰	—
پنڈت گردہاری لال جی	۱	۰	۰
مہاشہ روشن لال جی	۱	۰	—
ڈاکٹر جگن ناتھ جی	۱	—	۰
مہاشہ رتن چند جی	۱	۰	۰
لالہ کنہیا لعل جی	۱	۰	۰
لالہ بادا مل جی	۱	۰	۰
مہاشہ بنسی لال جی	۱	۰	۰
” رام چندر جی	۱	۰	۰
” منی رام جی	۲	۰	۰
استری سماج	۵	۰	۰
لالہ حویلی رام جی	۱	۰	۰
بابو ہری کرشن داس جی	۱	۰	۰
مہاشہ لال چند جی	۰	۴	۰
” دیوان چند جی	۰	۴	۰
” ہربنس لال جی	۰	۴	۰
” رام سنگھ جی	۰	۴	۰
” رام سندر داس جی	۰	۴	۰
مولوی لال دین جی	۰	۴	۰

ویشوانر یگیوں کیلئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پُرانی دوکان سے ہی آپ ہون۔سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں۔چیز اعلےٰ۔ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت۔

نرخ ۸ر ۱۰ر فی سیر

بھگت رام پوری اینڈ سنز

مالک بھارت دستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

Light of Truth.

ستیارتھ پرکاش انگریزی اس کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے۔ ایک پینک نے جتنوں کو آریہ بنایا ہے۔ اس کا ستانس بھی دوسرے سادھنوں سے نہیں۔ ایتک انگریزی میں اس کا سُندر اور سستا سنکرن نہ تھا۔ اس کمی کو آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے۔ قیمت ۸ر مجلد ۱۰ر

The Fountainhead of Religions.

سرچشمہ مذاہب:۔ شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری اپنی ودوتا کے لئے مشہور ہیں۔ یہ کتاب انہی کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے۔ اس کے انیک بھاشاؤں میں انواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی سیکھے پڑھے یووک یووتی کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ قیمت ۱۲ر

The Innerman & Other Lectures on Arya Philosophy.

اجمیر شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر دیئے ہوئے انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے ان کے ویاکھیا شری پنڈت گنگا پرشاد جی ٹیہری اپادھیائے شری پنڈت چموپتی جی۔ اور بابو گنگا پرشاد جی ٹیہری والے ہیں۔ اس کتاب کی بھومکا آچاریہ رامدیو جی نے لکھی ہے۔

قیمت صرف ۶ر

آریہ سماج کے نیم:۔ لیکھک پنڈت چموپتی جی۔ اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تتھا وگیانک ویاکھیا کی ہے۔ آریہ سکولوں۔ کالجوں میں اُپہار کے سرو تھا یوگیہ ہے۔ انٹیک پیپر سُندر چھپائی۔ ضخامت ۱۴۰ صفحات۔ قیمت ۶ر

The Vedic Caste System & Panchama Problem.

ویدک ورن ویوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری پنڈت کیشو دیو جی نے یہ کتاب لکھی ہے قیمت ۳ر

ملنے کا پتہ:۔

سیکرٹری آریہ سماج مدراس

Gangotri Gyaan Kosha

اُٹھو اور جاگو

(بقیہ صفحہ ۳)

اور منش جاتی میں کرانتیاں پیدا کر سکتی ہیں آریوں کو اپنے ست سنگ اپنی انترنگ سبھائیں۔ اپنی اُپ سبھاؤں کو سمت پرارتھناؤں سے آرمبھ کرنا چاہیئے۔ اور شانتی پاٹھ سے سماپت کرنی چاہئیں۔ سبھا ان سب سمیلنوں کی پرتھک پرتھک سمت پرارتھناؤں کی ودھیاں شائع کر دے گی۔ وچار کیا جا رہا ہے۔ کہ لاہور کے سب آریہ چاہے وہ کسی آریہ سماج کے سدسیہ ہوں۔ مہینے میں ایک روی وار گورودت بھون کے وسیع میدان میں اکٹھے ہوں۔ ہزاروں نر ناریاں مل کر سمت بھجن گائیں۔ سمت پرارتھنا کریں۔ اور اس موقعہ پر کسی مہاتما کا اپدیش من کی میل کو دھونے والا دھرم اپدیش ہو۔ جو کہ ادھیاتمکتا کا کچھ بھاگ پرتیک استری نر اور ناری کے پلے باندھ دے۔ لاہور میں اس پرتھا کے آرمبھ ہونے کے بعد انیہ استھانوں میں بھی جہاں ایک سے زیادہ آریہ سماجیں ہوں۔ یہ پرتھا آرمبھ ہونی چاہیئے۔ جہاں ایک ہی آریہ سماج ہو۔ وہاں مہینے میں ایک دن ایک بڑا بھاری یگیہ ہونا چاہیئے جس کے لئے سامگری گھرت نکڑیاں اور یگیہ شیش کی سامگری شردھالو نر ناریوں کے گھروں سے آنی چاہیئے۔ اور جس کی اگنی پر جولت کرنے کے لئے کسی سرنشٹھ اگنی ہوتری براہمن کے اگنی کنڈ سے اگنی آنی چاہیئے۔ اس کی ودھی بھی سبھا جلدی پرکاشت کر دے گی۔

(۵) اردھ شتابدی کے اُپ لکش میں میں ایک اور پرتھا چلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ پرتیک ورش میں ایک سپتاہ ستیارتھ پرکاش سپتاہ منائی جائے۔ اس سپتاہ میں پرتیک گوروکل پرتیک سکول، کالج اور کنیا پاٹھ شالا میں ستیارتھ پرکاش کی کتھا ہو۔ ستیارتھ پرکاش پر ویاکھیان اور ستیارتھ پرکاش پرشنکا سمادھان ہوں۔ اس ورش کی ستیارتھ پرکاش سپتاہ کی سوچنا شیگھر دے دی جائے گی۔

بوقت خط وکتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (مینیجر)

آریہ سماج ساون کے سماچار:۔

آریہ سماج ساون کے سبھاسدوں اور سبھاؤں کو کم گھروں میں سبھا کی اگیا انوسار پندرہ دن دشوانتر یہ ہوئے۔ مبلغ ۲۰ روپے دکھشنا پراپت ہوئی پانچ روپے اور ملا کر سبھا کے دفتر میں مبلغ ۲۵ روپے بھیج دیئے گئے ہیں۔

(منتری نگاہ سنگھ)

سرحدی سرکلر کے خلاف:۔

آریہ سماج لیہ سرحدی صوبہ کے سررشتہ تعلیم کے سرکلر کے خلاف جس میں ہندی کے بجائے گرل سکولوں میں اردو جاری کرنے کی آگیا دی ہے۔ سخت ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اس سرکلر کو جلدی منسوخ کیا جائے۔ کیونکہ اس سے ہماری ماتری بھاشا کی ہانی ہوتی ہے۔

(۲) پاس ہوا۔ کہ اس ریزولیوشن کی ایک کاپی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم سرحدی صوبہ پشاور کی خدمت میں بھیجی جاوے۔ اور ایک کاپی پریس میں بھیجی جاوے۔

(گنگا رام منتری آریہ سماج لیہ)

دیانند سالویشن مشن کا چناؤ:۔

دیانند سالویشن مشن کی جنرل باڈی کے ممبران حسب ذیل نیت ہوئے ہیں:۔

پردھان:۔ لالہ دیلوی چند جی۔

چوہدری نند اسنگھ جی منتری۔ لالہ رام داس جی پنڈت رلا رام جی۔ پنڈت مادھو رام جی۔ پنڈت ملاوا مل جی۔ لالہ پربھدیال جی۔ لالہ ملکھی رام جی۔ پنڈت گورداس رام جی۔ لالہ ملکھی رام جی اودہری لالہ نند لال جی۔ لالہ منا رام جی۔ باوا گورمکھ سنگھ جی۔ لالہ لکھن لال جی۔ ڈاکٹر لال چند جی۔ لالہ خوشحال چند جی خورسند۔ لالہ ہرچند داس جی۔ رائے بہادر مکند لال جی لاہور۔

رشی دیانند کا سندر چتر

مہرشی سوامی دیانند جی کا نہایت پُر تصویر براینچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور نے تیار کروایا ہے۔ جو کافی بڑے سائز پر قریباً آٹھ رنگوں سے چھاپا گیا ہے۔ یہ ایک بہترین کارنامہ ہے۔ قیمت صرف ...

کراچی میں شردھانند بلیدان اُتسو

آریہ سماج کراچی نے شہید سنیاسی شری شردھانند جی کی پوتر سمرتی منانے کے لئے ... کو کراچی نواسی آریہ سجنوں کی میٹنگ ہوئی جس کے پردھان شری سوامی دیدانند جی مہاراج تھے۔ مختلف اصحاب یعنی مہاشہ دلوی رام جی سداشو جی مہاراج۔ پنڈت کیتو دیو جی ... جی مہاراج کی جیونی پر روشنی ڈالی۔ اور ... ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ ... ملاوا رام جی۔ مہاشہ بھان پرکاش جی مہاراج جی اور مہاشہ لال چند جی نے سوامی جی ... سمبندھ میں بھجن گائے۔ سبھاپتی کے بھاشن ... کاروائی سماپت ہوئی۔

(منتری آریہ سماج کراچی)

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

ویدک وِنے

لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھے ودیا النکار آچاریہ گوروکل کانگڑی

یہ وہی گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے۔ آریہ اخبارات آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے۔ وید کی کھوج کی باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال بھر کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے روز کے لئے ایک ایک پرارتھنا مقرر ہے پہلے وید منتر دیا ہے۔ اس کے بعد منتروں دوارہ پرارتھنا کی گئی ہے آخر شبدارتھ دے دیا گیا ہے۔ ہر ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین حصوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں یعنی چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ قیمت ایک روپیہ (۱ء)

دوسرے کھنڈ میں ساون بھادوں۔ اسوج۔ کارتک چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (۱ء)

تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (۱ء)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے جلد منگوایئے۔ ورنہ تیسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی۔

پتہ:۔ مینیجر پستک پرچار وبھاگ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

اردھ شتابدی کا اوپہار

امر شہید شری سوامی جی مہاراج کے اُپدیشوں کا سنگرہ

دھرم اُپدیش

ہندی میں

چھپ رہا ہے۔

حصّہ اوّل

شری سوامی جی مہاراج کے اُپدیش سننے کا جن کو موقع ملا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ سوامی جی مہاراج کی کس قدر پربھاؤشالی روچک اور جنتا کو ستیہ اور دھرم کا مارگ دکھانے والے ہوتے تھے جس آریہ سبھا کی اردھ شتابدی منانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس سبھا کے جنم داتا سوامی جی ہی تھے۔

آریہ پرشوں کے لئے اردھ شتابدی کا یہ ایک اہولیہ اوپہار ہے۔ اس پستک کی ایک کاپی ہر ایک آریہ پریوار اور آریہ سماج میں رہنی اوشیک ہے۔ کاغذ عمدہ صفحے سوا سو سے زیادہ۔ پستک چھپ رہی ہے۔ جب یہ اشتہار پاٹھک پڑھیں گے تب تک پستک چھپ کر تیار ہو جاوے گی۔

پتہ:۔ پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

(نوٹ) لاہور میں یہ پستک گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور سے بھی مل سکتی ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجوں کے پروٹسٹ

(بقیہ صفحہ ۲ سے آگے)

نام دینے یا ان کے لئے نیا نام نیا مت سمجھا پت کرنے کے سمقان پر امہنس آریہ شید سے ہی پکارنا چاہیئے۔ آدیہ شبد کا شبدارتھ تو یہ ہے کہ جو منش دوسروں کو اپنے جیسا سمجھے۔ جنم مولک یا منش کرت بھید بھاؤں کے سمقان پر سو بھاوک گن کرم ودیا اور کریا شیلتا کے آدھار پر منش ماتر میں سم بھاؤ سے دیوہارک سمبندھ کرنے کی منودرتی پیدا کرنی چاہیئے۔ ایسی اوستھا میں ہی ہم اچھوتوں اور دلتوں کی امنگوں تتھا مانگوں کو پوری کر سکتے ہیں۔

اس پرکار سے اس سمے منش ماتر میں بڑھ رہی بیکاری تتھا بھوگ واد کو دور کرنے کے لئے ہمیں ویدک آشرم مریادا کا وشیش روپ سے پالن کرنا چاہیئے۔ آشرم سنکٹ کے کارن جنہیں ودیا ادھین تتھا تیاگ سے جیون بتانا چاہیئے۔ وہ بھوگ وادیوں کی طرح جیون بتا رہے ہیں۔ جنہیں لوک سیوا کرنی چاہیئے۔ وہ گرہست تتھا سنسار کے بندھنوں میں پڑے یووکوں کی بیکاری کو بڑھانے کا کارن بن رہے ہیں۔ اس سمے آتمک کرانتی کرتواؤں سے آریہ سماج کو بچانے کے لئے کرترم سادھنوں سے سنتتی نرودھ کے لئے پریرت کیا جا رہا ہے یہ کرترم سادھن جن سنکھیا کی باڑھ کو تو روک دیں پرنتو اس سے بھوگ واد بند نہیں ہوگا۔

آریہ سماج کو سامو ہک روپ سے تتھا ویکتک روپ سے اس سمے آریہ مریادا کے روپ کے

آریہ سماج بھلوال:۔

آج مورخہ $\frac{۱۲}{۳۵}$ ۲۵ کو صبح کے وقت آریہ سماج مندر میں ایک جنرل اجلاس زیر صدارت شری سوامی سدانند جی مہاراج منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن سر دہمتی سے پاس ہوا:۔

یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب کے اس رویہ کی جو کہ اس نے اردھ شتابدی کے اوسر پر جلوس نکالنے کی اجازت نہ دے کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساتھ اختیار کیا ہے۔ پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی واضح کرتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اس رویہ سے آریہ جگت کے دل کو سخت رنج پہنچایا ہے۔

(پورن چند منتری آریہ سماج بھلوال)

آریہ سماج سرگودھا:۔

آریہ سماج سرگودھا کا یہ روزانہ ست سنگ سرکار کے اس کاریہ کو جو اس نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کے اوسر پر نکالنے والے جلوس کو روک کر کیا ہے۔ اور حیث سمجھتا ہے یہ جلوس پچاس ورش سے لگاتار شانتی پور وک نکلتا رہا ہے اور اس روکاوٹ کو اپنے دھرم میں مداخلت سمجھتا ہے جیسے نہ کرنے کا مہارانی وکٹوریہ نے اپنی گھوشنا میں وچن دیا تھا۔

(نند لعل منتری آریہ سماج سرگودھا)

آریہ سماج آدم پور

آریہ سماج آدم پور نے نمن لکھت پرستاؤ پاس کیا گورنمنٹ کا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے جلوس کو بند کرنا مندنیہ ہے۔ اس سے آریہ پرتی ندھی سبھا کا بہت نقصان ہوا ہے۔ اس لئے یہ سبھا اس حکم کو انیائے پورن سمجھتی ہے۔ اور گورنمنٹ کے فعل پر گھرنا پرگٹ کرتا ہے۔

(روتی رام منتری آریہ سماج)

آریہ سماج سانہ وال:۔

۲۵ر دسمبر کو آریہ سماج سانہ وال کا سادھارن ادھیویشن گورنمنٹ پنجاب کے پنجاب کے خلاف جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے جلوس کو روکا گیا ہے۔ زبردست پروٹسٹ کرتا ہے اور اس فعل کو بے جا مداخلت سمجھتا ہے۔

(دین دیال)

آریہ سماج رد پرٹ:۔

آریہ سماج وچھوالی کے جلسہ اور شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں جو ۲۳ر دسمبر سے ہونی تھی۔ گورنمنٹ کا یکایک جلوس کی ممانعت $\frac{۱۲}{۳۵}$ ۸ کو جب کہ ہزاروں روپیہ خرچ کر کے تیاری مکمل ہو چکی تھی۔ کر دینے کے خلاف جس کی وجہ سے اردھ شتابدی ملتوی کرنی پڑی آریہ سماج وچھوالی کی یہ جنرل میٹنگ پر زور پروٹسٹ کرتی ہے اور اظہار ناراضگی کرتی ہے۔

(منشی رام سیکرٹری آریہ سماج)

آریہ سماج کوٹ کپورہ:۔

۲۵ر دسمبر کو آریہ سماج کی جنرل میٹنگ ہوئی اس میں سر دہمتی سے گورنمنٹ کی اس بزدلانہ کارروائی کی سخت مذمت کی گئی۔ جبکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اعلان دوارہ جنتا کو جلوس کی سوچنا دے چکی تھی کہ اس میں تلوار کی ممانعت ہے۔ لیکن پھر بھی گورنمنٹ نے عین وقت پر اردھ شتابدی کے جلوس کی ممانعت کر دی۔ آریہ سماج اس فعل پر گورنمنٹ سے اظہار ناراضگی کرتی اور پر زور پروٹسٹ کرتی ہے۔

(جگت رام اپ منتری)

اردھ شتابدی کی خوشی میں

نصف قیمت

جیون پرکاش } کمالنی۔ سکر دردکا۔ پھیپھڑوں کی خرابی کی مشہور دوائی قیمت فی سیر چھ روپے

ورکشاسو } باقاعدہ شاستر وکت ودھی سے تیار کیا ہوا فوائد مندرجہ بالا۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے فی سیر۔

لاکشادی تیل } پرانے بخار کی خشکی اور کمزوری کو دور کرنے کی ویکسیر اعظم دوائی قیمت [illegible] فی سیر

نارائن تیل } گٹھیا۔ فالج۔ گھٹنے کا درد۔ وغیرہ وات روگوں کو دور کرنے کے لئے اندرونی

مہا یوگراج گوگل } مہا یوگراج گوگل کھائیں۔ اور اوپر نارائن تیل کی مالش کریں نہایت مفید ہے بلکہ اکسیر سے کم نہیں۔ تیل بارہ روپے سیر۔ اور گوگل ایک روپیہ چھٹانک۔

منڈور بٹیکا } جگر کی خرابی اور یرقان (جس میں مریض کا رنگ زرد ہو جاتا ہے) کی خرابی کو دور کرنے میں کبھی فیل نہیں ہوتی۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ۔

کماری آسو ابھیاون } تلی اور جگر کی بیماری کو دور کرنے کے لئے بہترین دوائیاں ہیں۔ آسو دو روپے آٹھ آنے فی سیر۔ اون۔ [illegible]

نوٹ:۔ اوپر پوری قیمت درج ہے۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔ اور یہ رعایت ۲۲ر دسمبر ۱۹۳۵ء سے ۱۵ر جنوری ۱۹۳۶ء تک رہے گی۔

بھگوان سنگھ آریہ منیجر آریو ویدک اوشدھالیہ نریلا صوبہ دہلی

شری سوامی درشنانند جی کرت پستکیں اور

اپنشدوں شاستروں وغیرہ کے ترجمے

پستک	زبان	قیمت
شماچندر اودے	اردو	
دھرم ویر		
یووتیار شی کی کتھا		
گیتا پچیسی		
گورو شکشا		
گیتا پچیسی	ہندی	
گورو شکشا		
وید پراچین شکشا پرنالی	ہندی	
ودیا کے چار رنگ		
	اردو	
[illegible] چکر کوری		
[illegible] پرابتی		
[illegible] کی عظمت		
[illegible] رہبان وید قرآن	اردو	
[illegible] کی پہچان		
[illegible]		

شاستر	زبان	قیمت
درشنانند گرنتھ سنگرہ دو جلدوں میں	اردو	
"	ہندی	
نیائے درشن بھاشیہ اردو ترجمہ	اردو	
"	ہندی	
ویشیشک	"	
"	اردو	
سانکھیہ	"	
"	ہندی	
ویدانت	"	
"	اردو	
اپ نشد پرکاش	"	
"	ہندی	
کمتی [illegible] آصفی	اردو	
اکسیر اعظم		
بلی شکشا ودوان جاگ	ہندی	

(فہرست مفت طلب کیجئے)

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

طاقت کا خزانہ

"چمپارس"

قوت باہ اور مردمی طاقت کے لئے لاجواب چیز ہے۔ دیریہ کو گاڑھا اور با افراط پیدا کرتی ہیں۔ صاف اور صالح خون کو پیدا کرتی ہے ہاضمہ درست کرتی ہے۔ پھیپھڑوں اور پٹھوں کو مضبوط بناتی ہے۔ زکام نزلہ اور بلغم کی زیادتی کے لئے ازحد مفید ہے ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ضعف بصارت۔ دل دھڑکن کو نافع ہے۔ جریان۔ احتلام اور سرعت کا اعلےٰ علاج ہے۔ اس کا چند دن کا استعمال غضب کی طاقت بخش دیتا ہے۔ کچھ دیر استعمال کی ہوئی رسائن کا کام دیتی ہے۔ یہ شرط ہے۔ کہ "چمپارس" افیم دھتورہ۔ بھانگ وغیرہ سے مبرا ہے۔ ہر مزاج کے موافق ہے۔ سردیوں کا استعمال سال بھر کے لئے طاقت کا خزانہ جمع کر دیگا ÷

قیمت ۳۰ خوراک تین روپے (۳؎ر)

"کولاذا"

"کولاذا" دائمی زکام و نزلہ کا واحد علاج ہے۔ زکام نزلہ آج کل عالم گیر وبا کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ کھانسی اور دمہ اس کی مہربانی ہے۔ لاپرواہی تپ دق کی شکل ... ہے ÷

موتیا بند۔ بہرہ پن۔ دانت اور ڈاڑھ درد۔ حافظہ کی ... بالوں کا جلد سفید ہو جانا۔ ناک اور گلے کی خراش۔ دا... قبض اور سر درد وغیرہ وغیرہ سب زکام اور نز... کا بگاڑ ہے۔ در اصل آج کل جو امراض حلق اور سینہ ترقی ... رہی ہیں۔ وہ صرف زکام اور نزلہ کی بگڑی ہوئی شکل ہے ... "کولاذا" ان سب شکایتوں کو جڑ سے کھو دیتا ہے۔ ... ابتدائی دمہ کو بھی مفید ہے۔ نزلہ کو کبھی سینہ پر نہیں ... دے گا۔ افیم والوں کی افیم چھڑا دیتا ہے۔ پلیگ ... دنوں میں حفظ ماتقدم کے طور پر بھی استعمال کیا ... سکتا ہے ÷

قیمت فی شیشی ۳۰ خوراک دو روپے (۲؎ر)

"سوم راج"

اگر آپ لیوکوریا شویت پرد یعنی جریان الرحم کا علاج کرتے کرتے تنگ آ چکے ہیں۔ تو ایک بار سوم راج کا بھی استعمال کر کے دیکھئے۔ لیوکوریا کو جڑھ سے کھو دیتا ہے۔ ایک ماہ کا استعمال عورت کو مانند باقرہ کر دیتا ہے۔ عورتوں میں تپ دق کی زیادتی مردوں کی نسبت اسی مرض کی لاپرواہی ہے۔ جو گھر گھر میں گھسی ہوئی ہے۔ اور جس میں ۹۵ فیصدی عورتیں مبتلا ہیں۔ چہرہ کی بے رونقی کمر میں درد۔ آنکھوں کا اندر دھنس جانا۔ آنکھوں کے ارد گرد کالے گڑھے پڑ جانا۔ حیض میں خرابی۔ حمل کا نہ ٹھہرنا۔ یہ سب تکالیف اسی کی بدولت ہیں۔ اس کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کریں۔ سوم راج دس دن کا استعمال آپ کو یقین دلا دے گا ÷

قیمت دس خوراک دو روپے آٹھ آنے

سرمہ

"نینولا"

ککرے اس کے استعمال سے ہمیشہ کے لئے یعنی کا... ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کی خارش۔ سُرخی۔ پانی بہنا۔ دھوپ میں نہ کھلنا۔ چندھیا جانا۔ جالا دکھائی ... یہ سب تکالیف چند دن میں دور ہو جاتی ہیں۔ بصارت کو تقویت۔ آنکھ کو ٹھنڈک اور طراوت ... ہے۔ اگر آپ اپنی آنکھوں کی شکایات کو لا علاج ... ہار بیٹھے ہیں۔ تو آپ ہم سے خط و کتابت کریں ... ہمارے طریقہ علاج سے حیران رہ جائیں گے۔ "نینولا" ... خدمت کرنے کا موقع دیں۔ ابتدائی موتیا بند کا ... آپ کو یقین دلانے کے لئے دو سے چار ہفتہ تک کا استعمال کافی ہے ÷

قیمت فی تولہ چار روپے۔

نوٹ:۔ ۲۷ برس تک اس سرمہ نے بنی نوع انسان کی خدمت کی ... اور ہندوستان کے علاوہ باہر بھی یہ خدمت کرنے پہنچا ہوا ہے ...

نوٹ:۔ جے لال اینڈ کمپنی کا نام اس بات کی گارنٹی ہے۔ کہ جتنی بھی دوائیاں انہوں نے پبلک کے سامنے پیش کی ہیں۔ وہ سب آزمودہ ہیں ... ان کی تیاری میں اعلےٰ درجہ کے کشتہ جات اور جڑی بوٹی نیز استعمال ہوتی ہیں ÷

نوٹ:۔ اگر آپ باقاعدہ طور پر علاج کرانا چاہیں۔ تو اپنی ساری حالت لکھ کر ہم سے مفت مشورہ حاصل کریں ÷

جے لال اینڈ کمپنی مینوفیکچرنگ کیمسٹس راولپنڈی کرتارپورہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ओ३म्

تصنیف کو سماج کی بھلائی ہر طرف

...ک کی بھلائی ہر طرف

...سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम

...سافر لاہور

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ار

ہفتہ وار

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक:- आर्य मुसाफिर

جلد ۔ ۷ } اتوار ۔ ۲۹ ۔ پوہ سمت ۱۹۹۲ بکرمی دیانند آبد ۱۱۱ مطابق :- ۱۲ ر جنوری سنہ ۱۹۳۶ء { نمبر ۔ ۲

آریہ مسافر

ویدک دھرم

کا

سچا پرچارک اور سبھا کا

ہفتہ وار گزٹ ہے

آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجئے

(مینیجر)

حکومت پنجاب کیخلاف آریہ سنسار میں ناراضگی کی زبردست لہر

آریہ سماجوں اور کمار سبھاؤں کے پروٹسٹ

...سماج روپڑ:-

...سماج روپڑ گورنمنٹ پنجاب کے اس غیر ...سلوک پر جو گورنمنٹ نے ٹھیک اس وقت ...پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی منائی ...تھی۔ اور مورخہ ۱۵ ر دسمبر تک D. M. لاہور ...کے نکالنے کی اجازت دی ہوئی تھی۔ اور ہر قسم ...کی ذمہ واری اپنے اوپر لی ہوئی تھی اور ...شتابدی کے انتظامات پر آریہ پرتی ندھی ...ہزاروں روپیہ صرف کر چکی تھی۔ اور دیگر ...انتظامات بھی تقریباً مکمل ہو چکے تھے۔ ...شتابدی میں شامل ہونے کے لیے سینکڑوں ...اور دیگر ممالک سے روانہ ہو چکے تھے۔ ...بھی پہنچ چکے تھے۔ اردھ شتابدی کے جلوس ...بند کر کے آریہ سماجیوں کے دلی جذبات ...پہنچائی ہے۔ نہایت نفرت کی نگاہ سے ...گورنمنٹ سے پر زور مطالبہ کرتی ہے ...اس بات کی خاص احتیاط رکھے۔ کہ وہ ...جلسوں میں جن سے کسی قسم کے نقص ...ہو۔ ان میں دخل نہ ڈالا کرے۔

(منتری آریہ سماج روپڑ)

...پرستھ:-

...گوروکل اندرپرستھ کا یہ پبلک جلسہ ...سبھا اور دچھووالی آریہ سماج کے متفقہ نگر کیرتن کو گورنمنٹ کی طرف سے بند کئے جانے پر شوک اور دکھ پرکٹ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت میں جب کہ گورنمنٹ نے جب لاہور کی حالت زیادہ مخدوش تھی۔ اس جلوس کی باقاعدہ اجازت دیدی تھی اور حالات کے بہتر ہونے پر اس اجازت کو بلا وجہ منسوخ کر دیا۔ یہ سماج محسوس کرتا ہے۔ کہ اس ممانعت سے پنجاب کے لاکھوں آریوں کے دل کو سخت چوٹ لگی ہے یہ جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو یقین دلاتا ہے کہ سب آریہ اس کے ساتھ ہیں۔ اور اردھ شتابدی کی آنیوالی تاریخوں کی پرتیکشا کر رہے ہیں۔

(منتری گوروکل آریہ سماج اندرپرستھ)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ:-

مٹھ ٹوانہ کے آریوں کا یہ جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا اور دچھووالی آریہ سماج کے نگر کیرتن کو گورنمنٹ کی طرف سے بند کئے جانے پر شوک پرکٹ کرتی ہے خاص کر اس حالت میں جب کہ گورنمنٹ نے لاہور کی زیادہ مخدوش حالت میں جلوس کی اجازت دیدی تھی۔ یہ آریہ سماج محسوس کرتا ہے۔ کہ اس ممانعت سے نہ صرف پنجاب کے آریوں کو سخت ٹھیس پہنچی ہے۔ بلکہ سبھا کو ہزاروں روپوں کا نقصان ہوا ہے۔

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں:-

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں حکومت پنجاب کے آریہ سماج دچھووالی اور آریہ سماج لاہور کے متفقہ نگر کیرتن کے بند کئے جانے پر اظہار افسوس کرتی ہے۔ اور سرحدی حکومت کے مذہبی گھاتک سرکلر کے خلاف پروٹسٹ کرتی ہے۔

(تلسی داس آریہ پنڈی بھٹیاں)

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا:-

مورخہ ۲۵ ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا نے اپنے عام اجلاس میں آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر جلسہ اور جلوس پر پابندی لگائے جانے کے خلاف زور دار پروٹسٹ کیا گیا۔ اور اسے امن پسند آریوں کے دلوں کو ٹھیس پہنچانے کا باعث قرار دیا گیا۔ اور گورنمنٹ کے اس فعل سے پنجاب میں دھارمک اقلیتوں کے حقوق کا جو یقین دلایا گیا تھا۔ اس کے تنزل ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا۔

(سیکرٹری آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا)

آریہ سماج جام پور:-

آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

کی آ گیا انوسار پروٹسٹ ڈے منایا گیا۔ جس میں اردھ شتابدی کے جلوس بند کرنے پر اظہار افسوس ہوا۔ یہاں سے کافی لوگ جانے پر تیار تھے۔ کئی چلے بھی گئے تھے۔ بہتوں نے سامان باندھ رکھا تھا۔ کہ اچانک اردھ شتابدی کے ملتوی ہونے کا تار آ گیا۔ تیار ہوئے سجنوں کو دلی رنج ہوا۔ پرستاؤ سرو سمتی سے پاس ہوا۔

نقل پرستاؤ

جامپور کے آریوں کا یہ پبلک جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور دچھووالی آریہ سماج کے متفقہ نگر کیرتن کو گورنمنٹ کی طرف سے بند کئے جانے پر شوک اور دکھ پرکٹ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت میں بھی جب کہ گورنمنٹ نے جب لاہور کی حالت زیادہ مخدوش تھی۔ اس جلوس کی باقاعدہ اجازت دیدی تھی۔ اور حالات کے بہتر ہو جانے پر اس اجازت کو بلا وجہ منسوخ کر دیا۔ یہ سماج محسوس کرتا ہے۔ کہ اس ممانعت سے پنجاب کے لاکھوں آریوں کے دل کو سخت چوٹ لگی ہے۔ یہ جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا کو یقین دلاتا ہے۔ کہ سب آریہ اس کے ساتھ ہیں۔ اور اردھ شتابدی کی آنے والی تاریخوں کی پرتیکشا کر رہے ہیں۔

(گنیش دت منتری آریہ سماج جامپور)

آریہ مسافر میں اپنا اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں۔ مینیجر

ہندوستان پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں چھپا۔ مہاشہ چرنجی لال پریم پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر (واقعہ گورودت بھون لاہور) سے شائع ہوا۔

Gangotri Gyaan Kosha

لالہ مادھو داس جی انجینئر
لالہ تلسی رام جی

پروفیسر رام چندر جی کھنہ

شری ہرگوبند پور :۔
شری لالہ نند داس جی
" " روشن لال جی
" " دیا رام جی
" وید مہر چند جی شرما
مہاشہ سادھو رام جی
" رام چندر جی منتری
لالہ درگا داس جی
لالہ دیوان چند بشنداس جی
مہاشہ بنا لال جی
لالہ گوردیال جی
لالہ چھجو رام جی
لالہ برہمانند جی
لالہ ہیرانند جی
میزان

وِشوانز گیہ

لالہ درگا داس جی آڑھتی نقد	۱۰
مہاشہ بھونت جی ورما "	۱۰
مہاشہ دیش راج جی میمبر پورسندھر نقد	۵
" سوہن لال جی وعدہ	۵
پنڈت دشونا تھ جی وید نقد	۵
بخشی شو رام وعدہ	۲
مہاشہ دیوان چند جی وکیل نقد	۲
ڈاکٹر کنول نین جی / ہیڈ ماسٹر نقد	۲
مہاشہ شو لال جی وعدہ	۲
" امرناتھ جی ڈرائیور "	۵
" مرلیدھر جی نقد	۲

ملک بشنداس جی	۲
ماسٹر لدھا رام جی	۱
لالہ کھیم داس سوہن لال جی	۱
لالہ کانشی رام جی بجھادن	۲
" لدھا رام جی "	۴
" دیوی دتہ مل جی ہندی رتن	۵
" میا داس جی نگوں	۲
" مستان چند کھنہ	۲
" امیر چند جی بزاز	۲
مہاشہ بھارت بھوشن جی	۲
میزان	۹۹

رقومات جو منتری اردھ شتابدی کمیٹی ضلع نے وصول کی ہیں :۔

رائے بہادر لالہ چندا س جی	۲۵
لالہ جگدیش رائے جی گنڈھ	۳
لالہ گنپت رائے جی مہوترہ	۲
ملک ڈھا کو رام جی	۵
ملک پورن چند جی	۵
دیوان ساون مل جی	۵
رائے صاحب لالہ جوکھا نند جی	۵
پنڈت جے گوپال جی	۵
آریہ پتری پاٹھ شالہ	۲ ۔ ۱۲
ماسٹر جیون داس جی بہشیانی	۳
لالہ دیال داس بھیرا یامل جی	۷
پنڈت جگدیش چندر جی وکیل	۳
ڈاکٹر رام رنگ جی	۳
لالہ چمن لال جی تلواڑ	۱
میزان	۹۲ ۔ ۱۲

رقومات جن کے وصول ہونے کی امید ہے

لالہ ستار چند جی کپور	۱۰
لالہ لدھا رام جی شرما	۱
پنڈت دیا بیر جی	۲
پروفیسر حکم چند جی	۲
لالہ رام دتہ مل جی سیٹھی	۱
میزان	۱۶

آریہ سماج جموں :۔

پروفیسر نانک چند جی وعدہ	۵۰
لالہ نانک چند جی ٹھیکیدار نقد	۱۵
ٹھاکر نکا سنگھ جی وعدہ	۲۰
[illegible] جی	۱۰

کراچی سے نقد وصول :۔

گیت والی سرت مہاشہ منشی رام جی	۱
شری بابو سیتا رام جی	۵
" ماسٹر رام سہائے جی	۵
" لالہ دھاری رام چندو رام جی	۵۱
" لالہ دھنا رام رام دتہ مل جی	۱۵
کراچی مڈلین براڈکرس ایسوسی ایشن	۳۱
سیٹھ بھیم داس رام رکھی مل جی	۱۵
شریمتی دھرم پتنی چندر حلوائی	۲۵
مہاشہ چرنجی لال جی کپڑے والے / بھیلی پرگنگیا	۴
سیٹھ شمبھو ناتھ موراج جی	۲۵
" منی لال رام سہائے جی	۵
شری لالہ نارائن داس جی	۱۰
" بابو پرکاش سروپ جی بیلی پرگنگیا	۱۰
آریہ سیوک دل	۱۰
مہاشہ دیا لال جی ٹیکسی ڈرائیور	۵

حیدرآباد سندھ :۔

بھائی ٹاہو رام جی ہرات	۲
" سیوک رام جی	۱
شری بھوجراج رتن ہرات	۱
شری جھمٹ مل جی	۱۱
" کھیم چند جی	۱
پروپرائیٹر شری رام پریس	۱
بھائی لیلا رام جی	۲
شری بول چند والمدل جی	۲ ۔ ۸
" پونومل جی	۔ ۔ ۴
" بھگوان داس جی بک سیلر	۔ ۔ ۸
" ماسٹر بھگوان داس جی	۵
" منگومل جی	۱
" بالسی مل جی	۵
" گوبند رام وتیا رام جی	۔ ۔ ۸
" نانک چند جی	۔ ۔ ۸

جھنگ سے پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا نے کمن پرکار دھن وصول کیا :۔

ملک نرائن داس جی	۱۰ روپے
لالہ بھگوان رام جی	۱۰
ڈاکٹر موہن لال جی	۱۰
لالہ جیون داس جی جھابڑہ	۵
ماسٹر راجپال داس جی	۵
لالہ رام مہج جی	۵
لالہ ہری چند جی	۱۰
رائے بہادر لالہ سیوا ناتھ جی	۵
لالہ چھیریا مل جی سگھ	۵
لالہ کرم چند جی گورو دوارہ	۵
لالہ گوشی رام جی ہندی رتن	۵

پورانک دھرم کی ننگی تصویر
یعنی
جیبی پستول
یہ پستک پورانک دھرم کا ایک دلچسپ آئینہ ہے جس کی موجودگی میں اور کسی کتاب کے مطالعہ کی ضرورت نہیں رہے گی اور بڑے سے بڑے پورانک کا منہ بند کرنے میں آپ کامیاب ہو جائیں گے۔ کتاب پریس میں پہنچ چکی ہے۔ بعد کو یہ کتاب آپ کو کسی بھی قیمت پر دستیاب نہیں ہوسکیگی ضخامت چار سو صفحات قیمت ایک روپیہ پیشگی قیمت بھیجنے پر محصول ڈاک معاف۔

قادیانی
لاجواب ہو گئے
"دافع الاوہام" کی موجودگی میں قادیانی جماعت پیشگوئی شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی پر مباحثہ میں لاجواب رہ گئے۔ آپ اس بالکل نئی اور بہترین تصنیف کو صرف بارہ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں
ضخامت تین صد صفحات (۳۰۰)

تین ۳ نئی پستکیں
اردھ شتابدی کی خوشی میں
مفت
راد ہا سوامی مت کے آچاریہ آنند سروپ جی کی زہریلی تصنیف یتھارتھ پرکاش کے دونوں حصوں کا مدلل جواب چھپ گیا ہے۔ ... کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔ سوا دو سو صفحات کی ضخیم کتاب میں ٹھوک ... فلاسفی ... اور راد ہا سوامی الیٹور کی حقیقت خود ساختہ ...

منیجر رسالہ ... لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۱۲ - جنوری ۱۹۳۶ء

گوروکل کانگڑی کا وارشک مہوتسو

لیکھک شری پنڈت بھیم سین جی سبھا منتری

اس ورش گوروکل کانگڑی کا مہوتسو ہولیوں کی چھٹیوں میں ہونا نشچت ہوا ہے۔ یہ ورش گوروکل کے اتہاس میں مہتو پورن ورش ہے۔ اس سال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سنہ ۱۹۲۳ء میں سویکرت کئے ہوئے آریہ ودیا سبھا سمبندھی پرستاؤ کو عملی روپ دیکر گوروکل پریمی جنتا کی اچھیا کو پورا کیا ہے۔ مکھیہ روپ سے گوروکل کانگڑی تتھا اس کے سمبندھت شاکھاؤں کو اُنت کرنے کے لئے پرتھک سبھا کا نرمان کر پنجاب میں گوروکل اندولن کو سُتھر روپ سے کر اس کے بھوشیہ کو اُجول تتھا پرگتی شیل بنا دیا ہے۔ ودیا سبھا تتھا انترنگ سبھا کے اُبھیہ سامانیہ ادھیکاریوں کے ہونے سے دونوں سبھاؤں کا کام سہیوگ تتھا شرم وبھاگ کے سنہری اصول پر چل رہا ہے۔ دونوں سبھائیں اپنے اپنے کام میں سوتنتر روپ سے کام کر رہی ہیں ایک دوسرے کے کاریہ سمبندھ سے کسی کی اپیکشا نہیں ہوگی۔ دونوں سبھاؤں کے آدھین سنستھاؤں کے سب کام ایک دوسرے کے سہایک روپ میں ہو رہے ہیں۔ ہمارا وشواس ہے کہ اُتروتر آریہ ودیا سبھا گوروکل کانگڑی تتھا پنجاب میں گوروکل اندولن کو ادھک اپیوگی تتھا لوک پریہ بنانے میں سپھل سدھ ہوں گی۔ آریہ ودیا سبھا گوروکل کو آریہ جنتا کے لئے ادھک اپیوگی بنانے کے لئے وشیش روپ سے وچار کر رہی ہے۔ آشا ہے کہ اس ورش آگامی سماجک جنتا کے سامنے کچھ نہ کچھ ٹھوس کاریہ بھی رکھا جائے گا۔

آریہ سماج کے رچناتمک کاریہ کرم میں گوروکل کو وشیش استھان ہے۔ گوروکل تتھا گوروکل شکشا پرنالی آریہ دھرم کی آدھار شلا ہے۔ گوروکل شکشا پرنالی کا پرچار کئے بنا آریہ دھرم تتھا ویدک سنسکرتی کا پرچار نہیں ہو سکتا۔ گوروکل کانگڑی نے اس دشا میں کیا کاریہ کیا ہے۔ آج اس پر پرکاش ڈالنے کی آوشیکتا نہیں۔ آریہ سماج کے سورگیہ نیتا شری مہاتما منشی رام ... سارودیشک سبھا کے پردھان شری سوامی جی تتھا پنجاب پرتی ندھی سبھا کے پردھان آچاریہ رام دیو جی آدی نے گوروکل کے آریہ سنسکرتی کے واتاورن سے سپھورتی تتھا کریا شکتی کا سینچ کر آریہ سماج تتھا آریہ جاتی کی جو سیوا کی ہے۔ وہ کسی سے چھپی نہیں۔ شری پادری سودرساتو لیکر جی شری کھیم کرن داس جی اتھرو وید بھاشیکار تتھا پنڈت شو شنکر جی آدی آریہ پنڈتوں نے گوروکل کے ویدستے واتاورن تتھا گوروکل کے اُتسووں پر ہونے والے وید سمیلنوں کے سہیوگ سے ویدک ساہتیہ نرمان میں جو سپھلتا پراپت کی ہے۔ وہ ان ودوانوں کے کرتیوں سے سپشٹ ہے۔ آریہ سماج کے سارو بھوم سوروپ کو سنسار کے سامنے رکھ کر امریکن یوروپین۔ جاپانی۔ بھارت بھن دیشوں کے جگیاسو لوگوں کو ویدک سنسکرتی تتھا آریہ سنسکرتی میں دیکشت کرنے کا شریہ گوروکل کو ہی ہے۔ آج بھی گوروکل میں امریکن۔ یوروپین ودیشی ودیارتھی رہ کر ویدک سنسکرتی تتھا آریہ دھرم کے سوروپ کو پرتیکش دیکھتے ہیں۔

گوروکلوں کو چھوڑ کر آج بھارت ورش میں کیا سناتن کوئی دوسرا ودیا پیٹھ نہیں ہے۔ جہاں پرتیک ودیارتھی کے لئے وشیش کر وید کا ادھین کرنا آوشیک ہو۔ ایسے شکشنالیہ کے سوائے اور کسی شکشنالیہ سے وید کے ودوان پیدا ہو سکنے کی آشا ہو۔ آریہ سماج کا مکھیہ کاریہ وید ودیا کا پرچار کرنا ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں کے ہردیوں میں گوروکل کے لئے وشیش پریم تتھا شردھا کا ہونا سوابھاوک ہی ہے۔

سادھارن جنتا کی اس شردھا نے ہی گوروکل کو سپھل سنستھا کی استھتی تک پہنچایا ہے۔ راج سہائتا تتھا دھنک شریشٹھیوں کے سہیوگ کے بغیر سادھارن جنتا کے سہیوگ سے چلنے والی گوروکل اپنے ڈھنگ کی ایک ہی سنستھا ہے۔ گوروکل کے کارن آریہ سماج کا نام دور دور تک پہنچا ہے۔ گوروکل میں پاشچاتیہ تتھا پوروی ساہتیہ کے سمملت شکشن نے آریہ سماج کے پرچارکوں کے درشٹی بندو کو اُدار بنایا ہے۔ اور آریہ سماج کو انگریزی تتھا سنسکرت کے ودوانوں کے سامنے وشیش روپ سے اُپستھت کیا ہے۔

پنجاب میں سنسکرت تتھا ہندی پرچار کے اندولن کو گوروکل سے کتنی سہائتا ملی ہے۔ اسے پنجاب یونیورسٹی کے بھوت پورو رجسٹرار مسٹر وُلنر نے مکت کنٹھ سے سارو جنک سبھا میں سویکار کیا ہے۔ کہ بھارت ورش کے ادھک انش شکشنالیوں کا واتاورن بھارتیتا کے پرتیکول ہے۔ ان کے وچار رہن سہن تتھا ویوہار میں بھارتیتا کی چھاپ نہیں دکھائی پڑتی۔ انگریزی بھاشا تتھا اردو بھاشا کے شکشن کے کارن پنجاب میں وشیش روپ سے ادھیاپکوں تتھا ودیارتھیوں کی وچار شیلی بھارتیہ سنسکرتی کے پرتیکول ودیشی سبھیتاؤں کے رنگ میں رنگی جاتی ہے۔

گوروکل کانگڑی تتھا گوروکل پدھتی کے انوسار شکشا دینے والے ودیالیوں نے اس سمبندھ میں بھارت میں پتھ پردرشک کا کام کیا ہے۔ ہندی دوارا شکشا دینے میں گوروکل نے کتنی سپھلتا پراپت کی ہے۔ اس کے لئے ہندی سنسار کے پرسدھ منگلا پرشاد پاریتوشک کا اتہاس دیکھنا چاہئیے گوروکل وشو ودیالیہ کے پاشچاتیہ درشن پڑھنے والے ودیارتھیوں کو ہندی بھاشا دوارا پاشچاتیہ درشن دینے کا شبھ کاریہ شری پروفیسر سدھا کر جی نے کیا تھا۔ گوروکل کے واتاورن سے انہیں پر بھاشاؤں کے نرمان کرنے میں جو سپھلتا ہوئی۔ اس کا لوہا ہندی سنسار نے مانا اور گوروکل اُپادھیائے شری پروفیسر سدھا کر کو منو وگیان کے اُپ لکش میں منگلا پرشاد پاریتوشک بھینٹ کی۔ اسی پرکار پنڈت ستیہ کیتو جی پنڈت جے چندر جی آدی نے منگلا پرشاد پاریتوشک پراپت کرکے گوروکل کی دھاک ہندی سنسار میں بھی اٹکت کر دی۔

ویدک سنسکرتی آریہ سماج تتھا بھارتیتا جس درشٹی سے بھی دیکھیں۔ گوروکل وشو ودیالیہ سپھل شکشنالیہ کے روپ میں جنتا کی شردھا کا پاتر بنا ہوا ہے۔ جیوت شکشنالیہ کی بھانتی گوروکل اپنی اس سپھلتا کو انتم سیما نہیں سمجھتا۔ گوروکل کے سنچالک اس وشو ودیالیہ کو ادھک اُنت تتھا ویاپک بنانا چاہتے ہیں۔ وہ اسے اُدار ودیا پریمی دھرم پرچارکوں تتھا ودوانوں کا تیار کرنے والا ودیالیہ بنانا چاہتے ہیں۔ گوروکل جس پتھ پر چل رہا ہے۔ گوروکل پریمی جنتا کو اُدار ودیا پریمی دھرم پرچارک اور ودوان لوک سیوکوں کے لئے ابھیمان ہے۔

گوروکل کے وارشک اُتسو اس بات کے جیتے جاگتے چتر ہیں وہاں دھرم پرچار کے ساتھ ساتھ ودیا پرچار بھی ہوتا ہے۔ عیسائی دھرم اور اسلام میں ودیا اور دھرم کا سہیوگ نہیں ہے۔ پرنتو ویدک دھرم میں یہ دونوں کے سہایک ہو کر رہتے ہیں۔ آریہ سماج بھی اسی بھاؤنا سے کام کر رہا ہے۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کے اُدیشوں میں ودیا کے پرچار تتھا اودیا کے ناش پر اسی لئے وشیش بل دیا ہے ویدک سنسکرتی تتھا آریہ دھرم کی وششٹتا کا جیتا جاگتا چتر گوروکل ہے۔ پنجاب کے آریہ بھائیوں نے اپنا پسینہ بہا کر اس سنستھا کو چلایا ہے۔ پنجاب کے اتساہی بھائیوں کو اتساہ پوروک اپنے گوروکل کے اس وارشک اتسو میں سمملت ہونا چاہئیے گوروکل کا سنچالن جنتا کی آرتھک سہائتا سے ہی چلتا ہے۔ ہر سال کی بھانتی اس ورش بھی گوروکل کی بھکشا منڈلیاں گوروکل پریمی جنتا کے پاس پہنچ رہی ہیں۔ آریہ جنتا کو چاہئیے کہ ان کا ہاردک سواگت کرے۔ اور گوروکل کو اُنت بنانے کے لئے پورن سہیوگ دیں۔ وارشک اتسو میں ڈیڑھ ماس کا سمے رہ گیا ہے۔ اسی عرصہ میں گوروکل کانگڑی کی ودھ شاکھاؤں کے بھی اُتسو ہونگے۔ پنجاب کے آریوں کے یہ ماس گوروکل ماس ہیں۔ انہیں شہروں میں گوروکل شکشا پرنالی پر ویاکھیان کرانے چاہئیں۔ استھانیہ دانیوں سے دھن اکتر کرکے گوروکل کی سہائتا کرنی چاہیئے۔ مجھے پورن آشا ہے کہ آریہ بھائی گوروکل سنچالکوں کو پورن سہیوگ دیں گے۔

آریہ سماجوں کے جلسے

ارد شتابدی کی وجہ سے دسمبر میں آریہ جگت میں بہت کم وارشک اُتسو ہوئے۔ اور ادھک تر ارد شتابدی کی طرف ہی توجہ دی گئی۔ مگر اس وقت تک جب تک کہ ارد شتابدی کی نسبت پورن نشچے نہیں ہو جاتا آریہ سماجوں کو جنوری فروری اور مارچ میں اپنے وارشک اُتسو بڑے جوش اور اُتساہ سے منانے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور تاریخیں نشچت کرکے آریہ پرتی ندھی سبھا کو جلد سوچت کرنا چاہیئے۔

آریہ سماجوں کے پروٹسٹ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کے جلوس کو روکنے کا جو حکم حکومت پنجاب کی طرف سے عمل میں لایا گیا۔ اس پر آریہ جگت میں بےحد گھبراہٹ اور اشانتی کی لہر پیدا ہو گئی ہے۔ ہر روز نئی سماجوں کی طرف سے پروٹسٹ کے پرستاؤ پراپت ہوتے ہیں۔ استھان ابھاؤ سے کچھ پروٹسٹ آریہ مسافر میں پرکاشت نہیں کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ گورنمنٹ کو آریہ سماج کی اسنتوش جنک حالت کا پتہ چل گیا ہوگا۔ اور آئندہ کے لئے آریوں کے جذبات کا احترام کرنے میں گورنمنٹ خاص خیال رکھیگی۔

اردھ شتابدی

آریہ پرتی ندھی سبھا کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں جہاں گورنمنٹ نے ہندوؤں کے دلوں کو پژمردہ کرنے کی پرات دکھائی ہے۔ وہاں آریہ سماجوں میں آگے سے دوگنا جوش بڑھ رہا ہے۔ اور اردھ شتابدی کی تاریخوں کے نیچے کی نسبت جلد ہی فیصلہ ہونے والا ہے۔ اردھ شتابدی سماروہ ادھک دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں جہاں آریہ جنتا کو شری آچاریہ رام دیو جی کے اعلان کا انتظار کرنا چاہیئے وہاں ساتھ ہی یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جہاں جہاں اردھ شتابدی کا دھن اکترت ہو چکا ہے۔ وہ جلد سبھا کاریالیہ میں بھیجدیا جاوے۔ اور پورے اتساہ سے اردھ شتابدی کے لئے پُرجوش انداز میں پھر سے بدستور سابق کام شروع کردیا جائے۔

امریکہ میں اسلام کا حشر

ہمارے احمدی دوست امریکہ میں اشاعت اسلام پر کمربستہ ہیں۔ مگر جادو وہ جو سر چڑھ بولے۔ امریکہ میں اسلام کا جھنڈا لہرانے کرنے کے موضوع پر صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی کا ایک دلچسپ لیکچر ہیتی کرنیکل میں شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے یہ راز بتلا دیا ہے۔ کہ وہاں مسلمانوں کی اس قدر پست حالت ہے کہ وہ بجائے ایک نمونہ قائم کرنے کے اسلام کی بدنامی کا باعث ہو رہے ہیں۔

کیا خوب! کیا ہی اسلامیت۔ جو امریکہ کے متمدن شہریوں کو اسلام کی آغوش میں لانے کا باعث بنے۔

تناسخ اور تہذیب کلکتہ

دہلی کی شریمتی شانتی دیوی کا تناسخ کے معجزہ کو صریح درست ثابت کرنے کو سماج و مسلم جگت میں بڑی حیرت سے دیکھا گیا ہے۔ نو سال کی کنیا کا پچھلے جنم کے حالات بتلانا اور سب چیزوں کو شناخت کر لینا آواگون کی صداقت کا ایک بھاری ثبوت ہے۔ مگر "ہند" کلکتہ نے اتنی دور بیٹھے ہوئے بتلا دیا ہے۔ کہ لڑکی نے پہلی شناخت میں غلطی کی۔ اور ماں کی بجائے پھوپھی کے پاؤں پر گر کر غش کھا گیا۔ کہ یہی تناسخ ہے۔ مگر اس غلطی کا دہلی تک کسی بھی مسلم اخبار کو پتہ نہیں چل سکا۔ ورنہ آج سارا کا سارا مسلم جگت نہایت درجہ بلند آہنگی سے شور مچا اٹھتا۔

نظام دکن کی جوبلی

مسلم اخبارات میں آج کل نظام دکن کی سلور جوبلی کا زبردست چرچا ہے۔ اس ضمن میں ہندوستان کے تمام مسلم اخبارات بڑے جوش سے عوام کو ابھارنے پر تُل گئے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں اپنے خاص ایڈیشن نکالنا چاہتے ہیں۔ مگر جائے غضب کہ ہندوؤں سے آباد ریاست کے حکمران کی جوبلی کے پروگرام بناتے ہوئے ہندوؤں کے جذبات کا مطلق احترام نہیں کیا جاتا بلکہ اس سلسلہ میں جہاں تک پتہ چلا ہے۔ ہزاروں حیوانوں کے گلوں پر چھری پھرنے والی ہے۔ بھیڑ بکری اور گائے کی کافی تعداد مہیا کی جارہی ہے۔ مگر ہندو پریس اور ہندو جنتا بالکل ہی خاموش ہے اور اپنی آواز حضور نظام تک پہنچانے کی بالکل سعی نہیں کر رہی۔ اور نہ ہی والیئے نظام کے اس پروگرام کی منظوری دیتے وقت اس بات کا وچار ہے۔ کہ کیا اس قسم کی حرکت سے ہندو پرجا کے دل کو ٹھیس تو نہیں لگے گی۔ مگر برعکس اس کے اس قسم کا اقدام بالکل ہی ناقابل برداشت ہے آریہ ہندو جنتا کو اس کے خلاف پُرجوش پروٹسٹ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں ایک ہزار بیل ذبح کئے جانے والے ہیں۔ جس سے ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس لگائی جائے گی۔

ایک کروڑ دس لاکھ پونڈ

اٹلی اور حبش کی جنگ کا جلد ختم ہوتا دکھائی نہیں پڑتا۔ اس وقت جنگ کے حالات کی رفتار حبش کی فتوحات کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ اور شاید اسی کارن سے حکومت اٹلی نے مشرقی افریقہ کے غیر معمولی جنگی اخراجات کے لئے ایک کروڑ ستر لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں۔ جس سے زیادہ تر اطالوی نوآبادیات کی تنظیم اور جنگ میں کام آنیوالوں کے پسماندگان کی امداد کا خرچ ہوگا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا صرف اتنے روپیہ سے ہی یہ مہم سر ہو جائے گی اور غیر معمولی اخراجات کا بوجھ اٹلی کو آئندہ زندگی میں آرام دلائے گا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ کشمکش اور جنگ کی زندگی بہتر نہیں ہوا کرتی۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ روپیہ جنگ کی بجائے غریبوں کی فلاح پر خرچ کیا جاتا۔ جس سے اور نہیں تو اہل اٹلی ہی ٹھنڈی سانس لے سکتے۔

عرب میں چرس کے دم

اس خبر کا معاصر "ستارہ" ذمہ دار ہے۔ کہ جس نے فوڈ سپلائی کمپنی کے ایک ملازم سے ساٹھ تولہ چرس برآمد ہونے پر بڑا دلچسپ تبصرہ کیا ہے۔ کہ

"اللہ اللہ یہ مسلمانوں کی حالت ہے۔ جس پر مسلمان فخر کرتے ہیں۔ اہل مکہ کے لئے یہ نایاب تحفہ ہر سال فوڈ سپلائی کمپنی کے ملازمین لے جایا کرتے ہیں تاکہ خانہ کعبہ کے نزدیک بیٹھنے والے چرس کا دم لگا کر ڈائرکٹ اللہ میاں سے باتیں کیا کریں۔"

بہت خوب! کیا ہی عجیب حالت ہے۔

یورپ کا پالیٹکس

یورپ کا پالیٹکس بھی اپنے اندر ایک خاص وصف رکھتا ہے۔ وہاں کے لیڈر کس انداز کے سیاست دان ہیں۔ وہ اٹلی اور حبش کی جنگ پر لیگ آف نیشن کے اجلاس کی تقریروں سے پتہ چل سکتا ہے۔ کہ کس درجہ نرم اور ملائم انداز میں مطالبات پیش ہوا کرتے ہیں اور پھر اس سلسلہ میں مسٹر لاول وزیراعظم فرانس اور مسٹر سیموئیل ہور کا پیکٹ ایک خاص پُراسرار شے تھی۔ جس کی وجہ سے مسٹر سیموئل ہور کو برطانوی کیبنٹ سے بذات خود مستعفی ہونے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور ایسے انداز میں یہ سارا کا سارا جال ٹوٹ گیا کہ اب پھر اس کے جُڑنے کی صورت دکھلائی نہیں پڑتی۔ برطانیہ نے اب ایک نئی ہستی کو اپنی طرف سے پیش کیا ہے۔ جو اٹلی کے معاملات پر نرمی سے غور کرنا جانتے ہی نہیں۔ اب سارا یورپ حیران ہو رہا ہے۔ اور یہ آواز بھی سنائی دے رہی ہے۔ کہ شاید جنگ کے شرارے اٹھ ہی کھڑے ہوں۔

پچاس ہزار پونڈ آگ کی نذر

نظام دکن کی جوبلی اغلباً فروری میں منائی جانے والی ہے۔ اس سلسلہ میں جہاں ایک ہزار بیل اور دس ہزار بھیڑوں کی گردن پر چھری پھیری جائے گی۔ وہاں جوبلی کی شان کو دوبالا کرنے کے لئے اس وقت تک پچاس ہزار پونڈ کی آتشبازی کے آرڈر دے دیئے گئے ہیں۔ جسے والیئے ریاست چاندی کی گاڑی میں بیٹھ کر جلتا ہوا دیکھیں گے۔

اس متمدن عہد میں کیا اس سے بھی بڑھ کر وحشت کا نمونہ مل سکے گا۔ جو ایک مسلمان حکمران کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔

کانگریس کی جوبلی

دسمبر کے آخری ہفتہ کانگرس کی جوبلی کی سارے ہندوستان میں دھوم مچ رہی ہے۔ بڑے بڑے کانگرس مراکز میں جشن منائے گئے۔ اور کانگرس کی پچاس سالہ زندگی پر غور کیا گیا۔ اور ملک کی ترقی کی حالت میں کانگرس کے بھاگ پر روشنی ڈالی گئی۔ مگر افسوس لاہور میں پنجاب کانگرس کمیٹی کو جلوس کی اجازت نہ ملنے سے اس چہل پہل کا فخر حاصل نہ ہوا بلکہ ملکی لیڈران کو اس سلسلہ میں امرتسر جانا پڑا۔ مہاتما جی نے باوجود علالت کے ایک نہایت حوصلہ افزا پیغام بھیجا ہے۔ اس سلسلہ میں لنڈن کانگرس نے بھی ایک جشن منایا۔ اور ساری دنیا کو بتلا دیا گیا۔ کہ باوجود حکومت کے دباؤ کے کانگرس ابھی تک زندہ ہے۔ اور اپنی زندگی کی خوشی منا رہی ہے۔

ریویوز

دیانند رتن مالا (ہندی)

لیکھک شری پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم۔ اے۔ پرکاشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔ ضخامت زائد از چالیس صفحات کاغذ بڑھیا قیمت ۳ر

اس چھوٹے سے کتابچہ میں نئے یگ کے پرورتک مہرشی دیانند سرسوتی کے وچنوں کا آریہ سماج کے دس نیموں کے سلسلہ کے مطابق سنگرہ پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ عام پبلک آریہ سماج کے عالمگیر سدھانتوں کی حقیقت رشی کے اپنے وچنوں سے معلوم کر سکے۔ اور رشی کا سندیش گھر گھر پہنچایا جائے۔ آشا ہے کہ آریہ جنتا اس کے مطالعہ سے خود لابھ اٹھائے گی۔ وہاں اسے عام جنتا تک پہنچا کر رشی کے سندیش اور آریہ سماج کے پیغام کو ہر کہ و مہ تک پہنچانے کی کوشش کرے گی۔

ایمارٹل سیئنگز آف دیانند (انگریزی)

لیکھک شری پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم۔ اے۔ پرکاشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔ ضخامت ۸۴ صفحے۔ قیمت ۴ر

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے اپلکش میں رشی دیانند جی کا سندیش انگلش داں جنتا تک پہنچانے کے لئے رشی کے وچنوں کو ایسے ڈھنگ سے پیش کیا ہے جس سے آریہ سماج کے دس نیموں کی تفسیر خود رشی کی قلم سے تیار ہو گئی ہے۔ اس ٹریکٹ میں پہلے رشی کی نہایت مختصر لائف پیش کی گئی ہے۔ اس کے بعد مسلسل ہر ایک نیم پر موزوں ہونے والے رشی کے گرنتھوں سے فقرے پیش کئے ہیں۔

ستیارتھ پرکاش بھاشیہ (دوسرا بھاگ)

لیکھک شری پنڈت واچسپتی جی ایم۔ اے۔ پرکاشک ساہتیہ وبھاگ آریہ پرادیشک سبھا انارکلی لاہور۔ قیمت ۶ر

یہ کتاب رشی دیانند جی کے مقبول عام گرنتھ ستیارتھ پرکاش کے دوسرے سمولاس کی تفسیر ہے۔ اس تفسیر کی تیاری میں واچسپتی جی کو بڑی محنت سے متعدد گرنتھوں کا سوادھیائے کرنا پڑا ہے۔ بالخصوص جنتر منتر اور اسی قسم کے متعلقہ مضامین نہایت قابلیت سے مرتب ہیں۔ اس مفید سلسلہ کے شائع ہونے سے جنتا کی ایک بھاری ضرورت پوری ہو گئی ہے۔ سوادھیائے پریمی آریہ پرش اس کے مطالعہ سے کافی لابھ اٹھا سکیں گے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حکومت پنجاب کیخلاف آریہ جگت کا پرزور پروٹسٹ

آریہ سنسار میں اظہار ناراضگی کی زبردست لہر

اردھ شتابدی پروٹسٹ ڈے کے سلسلہ میں آریہ سماجوں اور کمار سبھاؤں کے ریزولیوشن

آریہ سماج رادور ضلع کرنال:-

آریہ سماج رادور کا جنرل اجلاس نہایت رنج و دکھ کے ساتھ حکومت پنجاب کے اس جبری حکم کے خلاف سخت پروٹسٹ کرتا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے جلوس نکالنے کی اجازت نہ دی۔ جبکہ اس کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی تھیں۔ بیس ہزار کے قریب جنتا نے اردھ شتابدی کمیٹی کو رہائش کے انتظام کے لئے اطلاع دیدی دیدی تھی۔ بہت سے آریہ بھائی آ چکے تھے۔ اور نگر میں آدھا روپیہ کا بجیہ ہو چکا تھا۔ گورنمنٹ نے عین وقت پر آخری جواب دیدیا۔ کہ جلوس کی اجازت نہیں ہوگی۔ پچاس ورش کے بعد ہم خوشیاں منانے کے لئے اکٹھے ہوں۔ اور ہمارے گورو کلوں۔ کالجوں سکولوں کے ہزارہا چھاتر اور چھاترائیں آنند منگل میں شامل ہونے کے لئے اکٹھے ہوں۔ اور پرتی ندھی سبھا کی مجموعی طاقت کو دیکھنے کے لئے تیار ہوں اور اس نظارہ کی اجازت عین وقت پر بند کر دی جائے اس سے بڑھ کر دکھ کی بات کیا ہو سکتی ہے۔

(چوکھا رام منتری آریہ سماج رادور)

آریہ سماج جالندھر شہر:-

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کے جلوس کو لاہور کے ڈپٹی کمشنر نے بلا وجہ بند کر کے نہایت ہی نامناسب کارروائی کی ہے۔ اس طرح کے دھارمک جلوسوں اور جلسوں وغیرہ کو بلا وجہ بند کرنا سیدھا مذہبی کاموں میں دخل دینا ہے اس لئے جالندھر آریہ سماج کے آریہ پرش گورنمنٹ کی نامناسب کارروائی کو گہری شک کی نظر سے دیکھتا ہوا گورنمنٹ کی اس کارروائی کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔

(۲) اس ریزولیوشن کی ایک نقل اخبارات اور گورنمنٹ افسران کی خدمت میں بھیجی جائے۔

(رام دل منتری آریہ سماج)

آریہ یووک سماج چونیاں:-

آریہ یووک سماج چونیاں ضلع لاہور کے آریوں کا یہ پبلک جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اردو چھوالی آریہ سماج کے متفقہ نگر کیرتن کو گورنمنٹ کی طرف سے بند کئے جانے پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت میں جب کہ گورنمنٹ نے جب لاہور کی حالت زیادہ مخدوش تھی۔ اس جلوس کی باقاعدہ اجازت دیدی تھی۔ اور حالات کے بہتر ہونے پر اس اجازت کو بلا وجہ منسوخ کر دیا۔ یہ سماج محسوس کرتا ہے۔ کہ اس ممانعت سے پنجاب کے لاکھوں آریوں کے دل کو سخت چوٹ لگی ہے۔ یہ جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا کو یقین دلاتا ہے۔ کہ سب آریہ اس کے ساتھ ہیں۔ اور اردھ شتابدی کی آنے والی تاریخیں بہت قریب ہیں۔

منتری آریہ سماج چونیاں

آریہ سماج جڑانوالہ:-

آریہ سماج جڑانوالہ کا یہ پبلک جلسہ گورنمنٹ کے اس ناجائز حکم کو جو کہ اس نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے اس دھارمک جلوس کے عین وقت پر بند کرنے کے لئے دیا ہے۔ (جب کہ جلوس کی ہر قسم کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں) نظر حقارت سے دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبردست مذمت کرتا ہے۔

(دلیپ راج منتری آریہ سماج جڑانوالہ)

غلط خیال

اکثر لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ شربت فولاد بھی دوسرے شربتوں کی طرح گرمیوں میں استعمال کرنے کی چیز ہے۔ لیکن یہ خیال ان کا غلط ہے۔ بلکہ

تلوار مارکہ

شربت فولاد

طاقت کی ایک بہترین دوا ہے۔ جو شربت کی شکل میں تیار کی گئی ہے۔ اور ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ بلکہ سردیوں کے تین مہینے تو اس کے استعمال کے دن ہیں۔ ہر شخص کو طاقت حاصل کرنے کے لئے موسم سرما میں تلوار مارکہ شربت فولاد کا استعمال ضرور کرنا چاہیئے جو ہر ایک اعضاء کو طاقت دیتا ہے۔ نیا خون پیدا کرتا ہے۔ نئی جوانی پیدا کرتا ہے۔ صاف خون پیدا کر کے چہرے کو کندن کی طرح چمکا دیتا ہے۔ جو کھانا ہضم کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ ہر قسم کی جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ ایک بار خرید کر آزمائش کریں۔

قیمت فی بوتل ۴۰ خوراک صرف ڈیڑھ روپیہ (۱؎۸) اپنے شہر کے دوافروشوں سے طلب کریں۔ نقلی شربت بہت چل رہے ہیں۔ دھوکے سے بچیں۔ ہمارے کارخانہ کا نام بوتل پر دیکھیں۔

منیجر گپتا اینڈ کمپنی مالکان جینت گپت اوشدھالیہ ٹوہانہ ضلع حصار کو لکھیں

اوم

اردھ شتابدی کی خوشی میں

نصف قیمت

جیون پرکاش: کھانسی۔ کمزوری۔ پھیپھڑوں کی خرابی کی مشہور دوائی قیمت فی سیر چھ روپے

درکت شاسو: باقاعدہ شاستر دکت ودھی سے تیار کیا ہوا۔ قواعد مندرجہ بالا۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے فی سیر۔

لاکشادی تیل: پرانے بخار کی خشکی اور کمزوری کو دور کرنے کی ویدک اکسیر اعظم دوائی قیمت دو روپے فی سیر

نارائن تیل، مہا یوگراج گوگل: گٹھیا۔ فالج۔ لقوہ۔ گھٹنے کا درد وغیرہ وات روگوں کو دور کرنے کے لئے مندرجہ بالا طور پر مہا یوگراج گوگل کھائیں اور مہا نارائن تیل کی مالش کریں۔ ثابت ہوگا کہ یہ اکسیر سے کم نہیں۔ تیل بارہ روپے سیر۔ اور گوگل ایک روپیہ چھٹانک

منڈور بٹیکا: جگر کی خرابی اور یرقان (اس میں مریض کا رنگ زرد ہو جاتا ہے) کی ترقی کو دور کرنے میں کبھی فیل نہیں ہوتی۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے

کماری آسو، بھیالون: تلی اور جگر کی بیماری کو دور کرنے کے لئے تریاق ہیں۔ آسو دو روپے آٹھ آنے فی سیر۔ لون سوا روپیہ چھٹانک

نوٹ:- اوپر پوری قیمت درج ہے۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔ اور یہ رعایت ۲۲ دسمبر ۱۹۳۵ء سے ۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء تک ہے۔

بھگوان سنگھ آریہ منیجر آریہ آیورویدک اوشدھالیہ نربلا موہیا دہلی

Gangotri Gyaan Kosha

گوروکل کورکشیتر کے سنرکشکوں سے

ایک نویدن

(از پنڈت بنسیلال جی سدھانت النکار پردھان سنرکشک سبھا)

پیارے بھائیو! گوروکل کورکشیتر کا سالانہ جلسہ اب بہت نزدیک آگیا ہے۔ جلسہ ۲۸۔۲۹ فروری اور یکم مارچ ۱۹۴۸ء کو ہوگا۔ اس طرح سے جلسہ ہو اب مشکل سے دو ماہ ہی رہ گئے ہیں۔ آپ سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ برہم چاریوں کے بھوجن کپڑے وغیرہ کے لئے جو ماہواری خرچ گوروکل میں لیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ برہم چاریوں تعلیم دفتر کے خرچ وغیرہ پر تقریباً ۶۰۰۰ روپے سالانہ اور بھی خرچ ہوتا ہے یہ روپیہ ہر سال چندہ مانگ کر ہی جمع کیا جاتا ہے پچھلے سال گوروکل کے پرشٹھاتی مکھیہ ادھشٹاتا شری پنڈت سومدت جی نے کوئٹہ وغیرہ مقامات سے خاص طور سے چندہ مانگ کر چھ ہزار روپے سے بھی زیادہ چندہ جمع کر لیا تھا۔ لیکن اس سال گوروکل کے ادھیکاریوں کو یہ دھن جمع کرنے میں بہت مشکلات ہو رہی ہیں۔ میں ابھی اپنے بچے کو ملنے کے لئے گوروکل گیا تھا۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ پچھلے سال جہاں ماہ دسمبر کے آخیر تک جانندھی (جنرل فنڈ) میں ۵۷۰۰ روپے جمع ہو چکا تھا۔ وہاں اس سال صرف ۱۲۰۰ روپے ہی آئے ہیں۔ پہلے کوئٹہ کے زلزلہ کی وجہ سے سب جگہ چندہ ہونے سے اور بعد میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور کانگرس کی گولڈن جوبلی کے چندوں کی بھرمار کی وجہ سے سب جگہ چندہ جمع کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اس مشکل کے وقت میں اکیلے پنڈت سومدت جی پر ہی گوروکل کے لئے یہ سب دھن جمع کرنے کا بوجھ ڈال دینے سے کام نہیں چلیگا۔ ہم سنرکشکوں کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ صرف بھوجن کپڑے وغیرہ کے مقررہ شلک دیکر ہی ہمارا فرض پورا نہیں ہو جاتا ہے۔ گوروکل کسی ایک شخص کا نہیں ہے۔ یہ تو سب کا مشترکہ ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اپنے فرض کو سمجھنا چاہیئے۔ اور ادھیکاریوں کے بوجھ کو ہلکا کرنا چاہیئے۔ اگر ہم میں سے سنرکشک گوروں کے جلسہ تک کم سے کم ۱۰۰ روپے اپنے دوستوں سے وصول اور گوروکل کے پریمی سجنوں سے جمع کر کے لے جائے۔ تو اس مشکل کا حل بڑی آسانی سے ہو جاتا ہے۔ ہم سنرکشک لوگ سالانہ جلسے پر پہنچ کر گوروکل کے ہر ایک کام کو دیکھ کر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اور یہ ہمارا فرض بھی ہے۔ مگر ہمیں اس طرح کی نکتہ چینی کرنے کا تب ہی حق ہے۔ جب کہ ہم گوروکل کو اپنا سمجھ کر اس کی سب ضروریات کو بھی پورا کریں۔ میں سنرکشک سبھا گوروکل کورکشیتر کے پردھان کی حیثیت سے سب سنرکشک بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ اس (بقیہ دیکھو ہی نمبر کے کالم ۲ میں)

آریہ سماج کے تیاگی نیتا شری آچاریہ رامدیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کی سیوا میں جالندھر کے آریہ پرشوں دوارہ سمپرت

ابھی نندن پتر

پوجیہ مہا نوبھاو!

ہم جالندھر نگر تتھا ضلع کے آریہ پرش آج آریہ سماج جالندھر کے بچاسویں وارشک اتسو کے اس شبھ اوسر پر آپ کو آریہ سماج کے سر دسر شریشٹھ نیتا کے روپ میں اپنے بیچ میں اپستھت دیکھ کر ایک اپورو اور نیہ آنند کا انبھو کر رہے ہیں۔ آپ نے اپنی کرپا سے اس اوسر پر ہمارے نگر میں پدھار کر ہمیں یہ آنند انبھو کرنے کا امولیہ اوسر پردان کیا ہے۔ اس کے لئے ہم آپ کا ہاردک ابھی نندن کرتے ہیں۔

سمانیہ آچاریہ جی! آپ کی درلبھ گناولی کا ہم جتنا بھی چنتن کرتے ہیں۔ اتنا ہی ہم آپ کی مہتتا کے بھاوؤں سے بھر جاتے ہیں۔ ان بھاوؤں کے پرکاشن کا اوسر ہمارے بھیتر ایک سوبھاگیہ ہرش کا سنچار کر دیتا ہے۔ اور ہم آپ کا ابھینندن کرنے کے لئے ہردیہ کی بھاوناؤں سے وِوش ہو جاتے ہیں۔

آپ پورویہ اور پاشچاتیہ ساہتیہ کے پرکانڈ پنڈت ہیں۔ اپنی انگلش بھاشا کی یوگیتا دیش بھر کے وِدوانوں میں مانی ہوئی چیز ہے۔ اتہاس۔ درشن۔ سماج شاستر۔ دھرم وگیان ساہتیہ آدی انیک وشیوں کے تاشیرستی پنڈت ہیں۔ آپ کی وکترتو شکتی کی کشلتا سے آریہ سماج کا بچہ بچہ سوپریچت ہے۔ بھلا ایسے پرکانڈ پنڈت کو اپنے بیچ میں سنشوبھت پا کر کون جن سماج ہے۔ جو اپنے آپ کو گورو انوبھو نہ کرے گا۔ اور اس کا ابھینندن کرنے کے لئے ہمارات ادیت نہ ہو جائے گا۔

پانڈتیہ جیسی یوگیتا تو انیتر بھی مل جاتی ہے۔ پرنتو مانیور! آپ کے پانڈتیہ کو گہری سادگی۔ اپورو نرابھیمانتا۔ گمبھیر سچرترتا۔ انوپم اُدارتا۔ اور تیہ آتم تیاگ اور اپنے آدرشوں کے لئے کٹھاری سے بھاری کشٹ سہنے کی درلبھ بھاونا کے جو بھوشن پراپت ہوئے ہیں۔ وہ ایک آپ کی ہی چیز ہے۔ آپ کو سچ آشرم میں بھی ایک تپسوی بھکشوک اور پریکارک درتی سنیاسی کا جیون وتیت کرتے رہے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ ایسے درلبھ گنوں کا آپ جس بہانو بھاؤ میں ہو۔ اس کا ابھینندن کرنا اپنی مہما کو بڑھانا ہے۔

مانیہ بھوتے! آپ کے ان سر شریشٹھ گنوں کی بدولت آریہ سماج اور دیش کا جو اپکار ہوا ہے اس کا ہم ان تھوڑی سی پنگتیوں میں الیکھ نہیں کر سکتے۔ روشکت۔ مہاتما سوامی شردھانند جی مہاراج کے جیون کال میں آپ ان کے داہنے ہاتھ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ملکر آپ نے دیش اور آریہ سماج کے لئے جو کاریہ کیا ہے۔ وہ ودوانوں کے اتہاس میں سنہری اکشروں سے لکھا جائے گا۔ گوروکل جو کہ آریہ سماج کی سنسار کو ایک دین ہے۔ کے نرمان سنوردھن اور سنرکشن میں آپ کا لیتہ نہیں ہوا تو رت کہلاتا رہا ہے۔ سوامی شردھانند جی مہاراج کے اور تو آپ ہی آریہ سماج کے ایک ماتر نیتا ہیں۔ آپ کی سیواؤں نے آپ کو آریہ جنتا کے ہردیوں کا سمراٹ بنا دیا ہے آپ نے اپنے سواستھ۔ سکھ۔ ایشوریہ اور آرام کی پرواہ نہ کر کے آریہ سماج کے کلیان کے لئے جو کشٹ اٹھائے ہیں۔ انہیں سماج کبھی بھول نہیں سکتا۔ اور آپ کے اپکاروں سے اُرن نہیں ہو سکتا۔

آپ کی یوگیتا اور سیواؤں کے کارن پنجاب کی آریہ جنتا نے اس ورش آپ کو اپنی شرومنی سبھا کا پردھان بنا کر آپ کے پرتی اپنے بھاوؤں کا اُچت پریچے دیا ہے۔ اس سروُچیہ پد پر آرُڑھ ہو کر آپ سماج کی اور بھی ادھک سیوائیں کر سکیں گے۔ آپ کے پردھان بننے سے سماج میں ہونے والے نوجیون سنچار کے چنہ ابھی سے درشٹی گوچر ہونے لگے ہیں۔ سبھا کے اردھ شتابدی مہوتسو کے اپلکش میں آپ نے جو ویشو انریگیوں کی پربھاتی چلائی ہے۔ وہ سماج کے اتہاس میں نئی چیز ہے اس سے آریہ پریواروں میں دھارمک بھاونا کا خوب پرچار ہو رہا ہے۔ آپ نے آتے ہی آریہ جنتا کے سنمکھ ویدک انوسندھان وبھاگ کی ستھاپنا آریہ لوک کا نرمان۔ آریہ سیدھانیک مشن آدی کی آیوجنا کا نیا کاریہ کرم رکھ دیا ہے۔ یہ کاریہ کرم آریہ سماج کے گورو۔ مہما اور شکتی کو بڑھائیگا۔ اور ویسی سندیہہ نئے پرانوں کا سنچار کرے گا۔

آپ جیسے تیاگی نسوارتھ اور تپ پر کاریہ کرتا ہیں۔ پربھو کی کرپا سے ویسے ہی آپ کو سہیوگی بھی پراپت ہوتے ہیں۔ آج آپ کے ساتھ کاریہ کرنے کے لئے جو پنڈتوں کا منڈل آگے بڑھا ہے۔ اس منڈل کے سب کے سب سدسیہ ودوان تیاگی نسوارتھی اور ویدک دھرم کی دھن والے ہیں۔ آپ سوارتھ ہیں۔ اور یہ وِشواس ہی کاریہ کرتا آپ کے چاروں اور پریکر بنا کرنے والے ... گو ... آشا ہی

ادھ کر پاکشک کاریہ کرتاؤں کے سہیوگ کو اپنی نئی آیوجناؤں میں پوری سپھلتا ... آریہ جنتا کے ہردیہ سمراٹ ... سیوا ہیں۔ اور آپ کے گن ایکسا ... مانس کی آنکھوں کے سامنے ناچ رہے ... ہمیں آپ کے پرتی شردھا اور سنمان ... سے بھر رہے ہیں۔ آپ کا سہرش ابھینندن ... لئے بادھت کر رہے ہیں۔ ہم آپ کا ... کرتے ہیں۔ اور پربھو سے سانجلی ... کرتے ہیں۔

پربھو۔ آچاریہ! ہمارے پیارے ... اتنا بل پردان کرو۔ اتنی شکتی ... کی دگھن وار دھاؤں کو پددلت کر ... اپنے دھییہ۔ ایک ماتر دھییہ۔ ... لوک سیوا۔ سماج سیوا کے پوتر کاریہ ... رہیں۔ اور سپھل منورتھ ہوں۔

آپ کے یہاں پدھارنے کے ... تتھا ضلع کی سماجوں کی طرف ... فنڈ میں آپ کے پریہ فنڈ میں تین ہزار ... تچھ سی رقم چرنوں میں بھینٹ ... کیجیئے۔ اوم شانتی شانتی شانتی

(بقایا گوروکل کورکشیتر کا) ... سے گوروکل کے لئے چندہ جمع کرنے کا ... کر دیں۔ اور جلسے تک کم سے کم ۱۰۰ روپے ... لا دیں۔ مجھے اُمید ہے۔ کہ اگر ہم اس ... کام شروع کر دیں گے۔ تو سو روپے ... ہر ایک سنرکشک جمع کر ... لا سکتا ہے ... بچوں کے ہت کو سامنے رکھ کر سو روپے ... جمع کر کے نہ دے سکیں۔ تو ہم ادھیکاریوں ... سال میں چھ ہزار روپے جمع کرنے کی ...

شریمتی بہن ویراں دیوی جی ...

شتابدی سمبندھی دھن سنگرہ ...

اردھ شتابدی کے لئے شریمتی ویراں ... وار برٹن نے شیخوپورہ۔ چوہڑ ... گوجرہ۔ سمندری۔ لائلپور۔ جڑانوالہ ... صاحب۔ باربرٹن آدی ستھانوں سے ... مبلغ ۱۶۱ روپے ۱۲ آنے اکٹھے کئے ہیں ... ہارڈک دھنیاواد کرتی ہے۔ اور آشا کرتی ... آگامی کو بھی اسی پرکار کاریہ کرتے ... کریں گی۔

منتری اردھ شتابدی ...

ضرورتوں کے لئے اشتہار ...
لئے آریہ مسافر ٹھیک اخبار ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرانے ورکرز

اور

اُس منوّر زمانے کی یاد

از قلم شری پنڈت نردیو جی شاستری ویدتیرتھ مہاودیالیہ جوالاپور

سبھا کی منشا ہے ۔ مجھ سے یہ پرارتھنا کی ہے کہ میں اس موقعہ پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آج تک کے کام کی نسبت اپنے خیالات کا اظہار کروں ۔ اگرچہ میرا کاریہ کشیتر زیادہ تر یو۔ پی ۔ نیز بھارت ورش کے دیگر حصص سے ہے ۔ اور پنجاب سے سیدھا سمبندھ کار کتا ہے بگاہے ہوتا ہے ۔ تو بھی پنجاب میں کیا کیا ہوتا رہتا ہے ۔ اور کون کیا کیا کرتا ہے اس کا علم مجھ کو رہتا ہے ۔ گورو کل کانگڑی اور مہاودیالیہ جوالاپور اتنے نزدیک ہیں ۔ کہ پنجاب کی کوئی بات ہم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی ۔ اور میں جب پنجاب میں سب سے پہلے آیا تھا ۔ (سنہ ۱۸۹۳ء میں) تب ۵ سال لاہور میں رہا تھا ۔ اس لئے مجھے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُن دنوں کے حالات بھی کچھ خبر ہے ۔ جب کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا کام دوسری پیڑھی کے ہاتھ میں گیا ۔ یا نے ڈیپروفیسر رام دیو) مہاشہ کرشن ۔ پنڈت وشمبھر ناتھ جی وغیرہ کے ہاتھوں میں آیا ۔ تب ان سے تعلقات کچھ بھی ہونے سے اُن کے وقت کے پرتی ندھی سبھا کے حالات بھی مجھے معلوم ہیں ۔

جب میں لاہور میں حصول تعلیم کر رہا تھا ۔ تب وہاں آریہ ودیارتھی آشرم کا بورڈر تھا ۔ اس وقت پنڈت وشمبھر ناتھ جی اسی بورڈنگ میں رہتے تھے مہاشہ کرشن کسی دیگر جگہ پڑھتے تھے اور پروفیسر رام دیو وہاں کے کلچرڈ اور مہاتما پارٹی کے جھگڑے میں ڈی ۔ اے ۔ وی سکول سے تازہ ہی باہر آئے تھے ۔ اور ہمارے ماسٹر تولا رام جی آریہ ودیارتھی آشرم کے سپرنٹنڈنٹ تھے اس طرح سے میرا تعلق آریہ پرتی ندھی سبھا سے تھا ۔ اُس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا کی باگ ڈور پہلی پیڑھی (مہاتما منشی رام ۔ لالہ رام کرشن جی وکیل جالندھر والے ۔ ٹھاکر دت دھون ۔ سیٹھ پیرا رام ۔ رائے ملا رام ۔ لالہ جیون داس ۔ لالہ دیوراج جی ۔ چودھری جیکشن امرتسری ۔ بھگت رلیا رام ۔ پنڈت رشی رام ۔ لالہ خوشی رام جی ۔ ۔ ۔ لالہ بھگت وغیرہ وغیرہ نیتاؤں) کے ہاتھ میں تھی اُس وقت کے ماسٹر شیل ایم جو اب تک بھی آریہ پرتی ندھی سبھا کے کام میں متواتر ہاتھ بٹاتے رہے ۔ ۔ ۔ بیاور چودھری داس سابق پردھان سبھا اُس وقت میں نانوے وکیل تھے ۔ ہاں میں بھول گیا ۔ ماسٹر درگا پرشاد جی بھی اُس وقت کے کالج میں نیتاؤں کے ۔ ۔ ۔ مہاشہ جے چند جی نے بھی ۔ ۔ ۔ کام کیا ہے ۔ ماسٹر درگا پرشاد جی کا کام ۔ ۔ ۔ سکول اس وقت ماسٹر سیوا رام جی بہت ماسٹر

کرم چند بی ۔ اے وغیرہ کے باعث چمک اٹھا تھا اس وقت مہاتما پارٹی کے نیتا مہاتما منشی رام جی تھے اور پرتی ندھی سبھا کے اُپدیشکوں میں قابل تعظیم و قابل فخر پنڈت لیکھرام جی شرما آریہ مسافر ۔ پنڈت کرپا رام شرما جگراؤنی ۔ پنڈت پورنانند پنڈت آریہ منی جی کی دھوم تھی ۔

چونکہ وہ آریہ سماج کا شاسترارتھ کا زمانہ تھا اس لئے سارا پنجاب پورانک اور مسلمانوں کے ساتھ شاسترارتھ سے گونج اٹھا تھا ۔ کلچرڈ اور مہاتما پارٹی کا ڈنکا بجتا رہتا تھا ۔ دوسرے شاسترارتھوں کا چرچا ۔ اس لئے پنجاب کی راجدھانی میں ایک بڑی چہل پہل رہتی تھی ۔

شری پنڈت لیکھرام جی کی مرتیو کے موقعہ پر یہ دونوں پارٹیاں مل گئی تھیں ۔ وہ ایک عجیب نظارہ تھا ۔ مگر یہ ملاپ الیسال سے زیادہ نہیں رہا اور ڈی ۔ اے ۔ وی کالج کی پھوٹ کے بعد جب مہاتما منشی رام وغیرہ کا الگ دل بنا ۔ تب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ستھاپنا ہوئی ۔ پہلی پیڑھی اور خاص مہاتما منشی رام وغیرہ نے بڑی جدوجہد کے بعد پنجاب میں اپنی شان قائم کی ۔ گورو کل کانگڑی کھولنے کا فخر انہیں لوگوں کو ہے ۔

دوسری پیڑھی میں پرتی ندھی سبھا اور گورو کل کے چلانے کا کام پرکاش پارٹی سے بڑے اعلیٰ پیمانہ پر کیا ۔ اس میں بھی پرتی ندھی سبھا کو چلانے اور سنبھالنے کا کام مہاشہ کرشن اور پنڈت وشمبھر ناتھ وغیرہ نے کیا ۔ اور گورو کل چلانے کا اور اس وحاک بٹھانے کا کام رام دیو جی کا خاص کام تھا ۔ پیاشہ کرشن اور وشمبھر ناتھ وغیرہ کا بھی بہت زیادہ ہاتھ رہا ۔ پرتی ندھی سبھا کو مضبوط بنانے میں جن اصحاب نے خاموش اور مخلص کام کیا ۔ اس میں شری سوامی ستیانند جی ۔ شری لالہ شیو دیال جی ایم اے پنڈت ٹھاکر دت شرما وغیرہ کا نام لیا جانا چاہیئے شری پنڈت گنگا دت جی شاستری (سورگیہ سوامی شدھ تیرتھ جی مہاراج) ویدک آشرم جالندھر کے مکھیہ پنڈت تھے ۔ پرتی ندھی سبھا کو اپدیشک تیار کرنے میں انہوں نے خاص امداد فرمائی ۔ اور گورو کل ساگردوں کے ابتدائی پانچ سال کے کام میں انہوں نے مہاتما منشی رام جی کے دست راست کا کام کیا

پھر یہ مہاودیالیہ جوالاپور کے آچاریہ بن کر چلے گئے اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا تیسری پیڑھی کے ہاتھ میں ہے ۔ اور اس کے بارے میں جو بھی اس کی اوائل عمری کے میرے جیسا دور بیٹھا آدمی کوئی رائے نہیں لگا سکتا ۔ ہاں مشکل کا مقابلہ کر سکتا ہے لیکن پہلی اور دوسری پیڑھی کے بارے میں میں بلا کسی جھجک کے کہہ سکتا ہے ۔ کہ موجودہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی بنیاد پہلی پیڑھی نے رکھی ۔ اور اس میں ایسے مضبوط پتھر لگائے کہ دوسری پیڑھی نے اُسی بنیاد پر ایک عالی شان قابل دید عمارت تیار کر دی ۔ کہ آج آریہ جگت میں ایسی زبردست پرتی ندھی سبھا کہاں ہے ۔ بلحاظ دھن ۔ بلحاظ سنگھٹن ۔ ویر چار ۔ جن پہلے سے دیکھئے ۔ کام بہت مضبوط ہے ۔

تیسری پیڑھی اس بات میں خوش نصیب ہے کہ اس کو نہایت پائیدار تیار شدہ سنستھائیں ملیں پہلی دوسری پیڑھی میں جیسا دھرم بھاؤ و لگن تھی ۔ ویسی لگن اور ویسی ہی دھن اور ویسا ہی دھرم بھاؤ اور ویسی ہی بات پر مر مٹنے کی عادت بھی اگر نئی پیڑھی میں بھی رہے گی ۔ تو امید کرنی چاہیئے ۔ کہ پنجاب کا کام دن بدن ترقی پذیر ہوگا ۔ مجھے گورو کل کانگڑی میں کام کرنے کا سوبھاگیہ پراپت ہو چکا ہے ۔ اور جب ہم لوگ مہاودیالیہ میں جا بیٹھے ۔ تو مکر لینے دینے کا بھی سوبھاگیہ پراپت ہو چکا ہے ۔ اور میرے بہت زیادہ مت بھید رہے ہیں ۔ مگر اب یہ بھی موقعہ آ گیا ہے ۔ کہ اب کوئی مت بھید بھی نہیں ۔ اور میں پروفیسر رام دیو ۔ مہاشہ کرشن پنڈت وشمبھر ناتھ اور بزرگوار شیو دیال جی ایم ۔ اے پنڈت ٹھاکر دت شرما کو اُن تندہی و جانفشانی کے لئے جس سے کہ انہوں نے سبھا کو بنایا ۔ بدھائی دیتا ہوں ۔

اس پرتی ندھی سبھا کے ماتحت بہت سی سنستھائیں ہیں ۔ (۱) گورو کل اپنا کام کر ہی رہا ہے (۲) دیانند سیوا سنگھ نے بھی بڑا کام کیا ہے ۔ پنڈت چموپتی ایم ۔ اے ۔ شری گیان چند جی اور شری بدھ دیو ودیالنکار نے مشنری اسپرٹ سے کام کیا ۔ اس لئے وہ بھی بدھائی کے مستحق ہیں ۔ (۳) دیانند اپدیشک ودیالیہ سوامی ستیانند جی کی

بھی بلیغ کا نمایاں کارنامہ ہے ۔ انہوں نے ایک لاکھ روپیہ کی فراہمی کر کے اس کی بنیاد رکھی تھی ۔ پھر سوامی سوتنترانند جی نے سبھا ۔ اب اس سنستھا سے اُپدیشک تیار ہو رہے ہیں جو اس اردھ شتابدی کے موقعہ پر اور چند سنستھائیں اس پرتی ندھی سبھا کے ماتحت چلنے والی ہیں ۔ بھگوان کرے کہ ان سے پنجاب کا بھلا ہو اُس وقت کے آریہ اخبارات :-

اُس وقت پنجاب پرتی ندھی سبھا کا انگریزی کا خاص اخبار "آریہ پتر کا" تھی ۔ ایڈیٹر باوا ارجن سنگھ جی تھے ۔ آپ قلم توڑ لیکھک تھے ۔ ان کے عہد میں کلچرڈ پارٹی کا آریہ میسنجر اخبار انگریزی ماہوار زیر ایڈیٹری باوا چھجو سنگھ جی برادر اعظم باوا ارجن سنگھ نکل رہا تھا ۔

دونوں بھائی ایک گھر میں رہتے تھے ۔ مگر لکھتے وقت ایک دوسرے کی کوئی کمی فروگذاشت نہ کرتا تھا مہاتما منشی رام جی کا ستیہ دھرم پرچارک بھی بڑا کام کرتا تھا ۔ جیسے مہاتما جی برخوردار پہنچے یہ وہ ہندی میں ہو گیا ۔ ادھر دوسری پارٹی میں آریہ گزٹ تھا ۔ اب نہ وہ مہاتما پارٹی ہے ۔ نہ وہ کلچرڈ پارٹی ۔ اب دونوں کے نام بدل گئے ہیں ۔ اب ڈی کالج پارٹی ہے ۔ یا گورو کل پارٹی ۔ اور ان پارٹیوں کے نام سے سماجیں بھی پکاری جاتی ہیں ۔

ہاں میں بھول گیا :-

اس موقعہ پر اگر میں ماسٹر وزیر چند اور شری یوگیندر پال جی کا نام نہ لوں ۔ تو ایک فاش سہو کا مرتکب ہوں گا ۔ اُس وقت کی کس کس بات کو یاد کروں ۔ اور یاد کرنے کی کوشش بھی کروں ۔ تو کامیاب بھی کیسے ہو سکتا ہوں ۔ اور وہ زمانہ اپنی مثال خود تھا ۔ آج مہاتما منشی رام ۔ لالہ ٹھاکر دت دھون ۔ رائے پیرا رام ۔ چودھری رام بھج رائے ملا رام ۔ پنڈت لیکھرام ۔ پنڈت کرپا رام شرما جگراؤنی (سوامی درشنانند سرسوتی) ۔ پنڈت گنگا دت جی شاستری (سوامی شدھ بودھ ۔ ۔ ۔) پنڈت میتا رام شاستری گوجرانوالہ راولپنڈی کہاں ہیں اور وحدت بھیاد ۔ ۔ ۔ باہمی کشمکش کہاں ہیں سب کال کے گال میں سما گئے ۔

پھر یہ بھولتا ہوں :-

اُس وقت کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اور مہا اپدیشک پنڈت ۔ ۔ ۔ رام جی کی ۔ ۔ ۔ دھیا تک چرچا لوگوں کو ابھی یاد ہے ۔ ۔ ۔ پنڈت جی سنیاس آشرم میں اچیت سوامی کے ۔ ۔ ۔ ۔ ہیں ۔ اور کہیں ۔ ۔ ۔ پرتپ ۔ ۔ ۔

Gangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کے بال کال پر ایک نظر

آتا ہے یاد مجھ کو گذرا ہوا زمانہ

(شری دیاشنکر سنت رام جی اچاریہ صدر بازار راولپنڈی)

زندہ اقوام کی یہ نشانی ہے۔ کہ جس وقت بھی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اپنے ماضی پر نظر ڈال کر اپنے گذشتہ اتہاس کو دیکھ کر مستقبل کو شاندار بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اپنے بزرگوں کی کردہ غلطیوں کو نظر انداز کر کے آئندہ کے لئے ان سے بچنے کی کوشش کرتی ہیں۔ آریہ سماج کا دعویٰ ہے کہ وہ ملک کی جیتی جاگتی تحریک ہے۔ اس لئے ہم آج جب کہ ہم پرم پتا پرماتما کی کرپا سے آگے ہو کر سبھا کی ارد شتابدی منا رہے ہیں۔ اپنے گذشتہ اتہاس پر نظر ڈالیں۔ اور دیکھیں کہ وہ آئندہ کے لئے ہماری کس قدر رہنمائی کر سکتا ہے میں اس وقت سبھا کے بچپن یا بال کال کا ہی ذکر کروں گا۔

سبھا کا بال کال ہمارے لئے بہت ہی شاندار نگ ہے۔ رہنما نظر کو ذرا آج سے پچاس سال پیچھے کی طرف لے جائیے۔ وقت بھی کیسا سہاونا تھا جب بڑھے آریہ سماجی بغل میں اشٹادھیائی لئے ہوئے پنڈت گورو دت کی کوٹھی پر جاتے تھے۔ تاکہ ویدیہ ودیا پڑھ کر سارے سنسکرت پڑھ کر ویدوں کا داستوک گیان حاصل کر سکیں۔ آریہ سماج کے جہاں بیتا لالہ سائیں داس۔ لالہ لاجپت رائے۔ مہاتما ہنسراج دن بھر کالج میں پڑھتے ہیں۔ اور شام کو گھر آکر پرچار میں لگ جاتے ہیں۔ ماہواروں میں لیکچر دیتے ہیں۔ شاستراتھ کرتے ہیں۔ تو آریہ سماج کے اخبار سے لئے کرتے ہیں۔ بوڑھے لالہ جیونداس کے سلوک پر جگہ پر نوں کا جھنڈا لگ رہا ہے۔ لوگ ویدک سدھانتوں پر اعتراض کر رہے ہیں۔ اور یہ اللہ کے لوگ یہ جواب دے کر سب کی تسلی کر رہے ہیں۔ لاہور آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ میں شامل ہونے کے لئے جالندھر سے لالہ منشی رام جی آ رہے ہیں۔ جو گاؤں گاؤں اس انگ پرچار میں مست ہیں۔ آریہ سماج کا ست سنگ ہے۔ پرچار اسی یہ ہے۔ ویدوں کا جاتیہ کا شاستراتھ بھارتی پنڈت آتما رام سوامی ہاتھ میں جھاڑو لئے سماج مندر کو صاف کر کے دریاں بچھا رہا ہے۔ خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ہے گھر گھر میں ہے چرچہ نہیں ہے۔ مہاتما منشی رام لالہ دیوراج۔ پنڈت گورو دت ہاتھوں میں آریہ پستک لئے ہوئے پریم میں مست جھوم جھوم کر برادر کو بھجن سنا رہے ہیں تو ہی من کا من میں ہلا رہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے آریہ سبھاسد گا رہے ہیں۔ آہا یہ سوریہ نظارہ پھر بھی کہیں یہ آنکھیں دیکھیں گی۔

سماج کے بھجو۔ ایک اور نظارہ دیکھو۔ معمولی سا لڑکا آریہ سماج کا ممبر بنتا ہے۔ پرچار کی لگن پیدا ہوتی ہے۔ سنسکرت پڑھنے۔ فارسی پڑھتا ہے۔ عربی پڑھتا ہے۔ اور پرچار کے میدان میں جو پڑتا ہے۔ سادھو اور بزرگوں سے شاستر

اور یہ کل مسلمانوں سے مباحثہ۔ آج عیسائیوں کی کتابوں کا جواب۔ کل مرزا قادیانی کے خبط کو کھول رہا ہے۔ بیوی کی پرواہ نہیں۔ بوڑھی ماں کا فکر نہیں۔ بستر مرگ پر پڑے بیٹے کا فکر نہیں۔ لیکھرام کو آریہ سماج اور صرف آریہ سماج کی فکر ہے۔ اور اس کا نتیجہ۔ آریہ دیگر بار چھوڑ کر پرچار کار میں لیکھرام کا ہاتھ بٹانے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔ منشی رام وکالت چھوڑ کر سورتی پوجا پر شاستراتھ کر رہا ہے۔ پنڈت کرپارام۔ پنڈت گنپتی شرما۔ سوامی یوگیندر پال۔ پنڈت چمو پتی شاستری۔ پنڈت تلسی رام سوامی سب شاستراتھوں میں مشغول ہیں۔ مخالفوں کی کوئی تحریر ان کا کوئی اعتراض بغیر جواب دیئے نہیں رہ جاتا۔ آریوں کے دلوں میں ایک آگ ہے۔ ایک بجلی ہے۔ جس وقت بھی جس طرف وہ آگ اپنا رخ کرتی ہے۔ ایک کھلبلی سی مچ جاتی ہے۔ پوپ لمبا ہراساں۔ محمدی لرزاں۔ عیسائی ترساں۔ گورنمنٹ خوفزدہ۔ ہر ایک جماعت پر آریہ سماج کا رعب غالب ہے۔ آریہ سماجی کا نام سنکر مخالف خوف سے کانپ اٹھتے ہیں۔ پیچھا چھڑانا ان کو مشکل ہو جاتا ہے۔

پیارے آریہ بھائیو! آپ نے گذشتہ پچاس سال میں نہایت شاندار کام کیا ہے۔ اور اس پر آپ جتنا فخر کریں۔ بجا ہے۔ دشو وکھیات گورو کل کانگڑی جیسا دھرم کا لیہ جالندھر۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج اور اس کے ساتھ متعلقہ سکول اور پاٹھ شالائیں۔ دیانند دلت ادھار سبھا اور دلت ادھار منڈل۔ کنیا مہاودیالیہ اور کنیا گوروکل آج کس سے پوشیدہ ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اینگلو ویدک سکولوں کے پرچار سے۔ اس وقت پنجاب کو دیگر تمام صوبوں سے فوقیت ہے۔ یہاں مدراس جیسی چھوت چھات نہیں۔ بنگال جیسے زور بہار اور یو۔ پی جیسے نو قنوج اور تیرہ چولہے نہیں ہیں۔ پنجاب کے ہندو آریہ سماج کے پرچار کی بدولت اپنے سوامیوں کو سمجھتے ہیں مہاتما لیکھرام کی سنگت میں چوما پورا حصہ لینے والے ہیں۔ لاہور کا زیادہ شہر آپ کو ایک اچھی پاریہ سبھا کر دیتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اور آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ۔ ع

مذاق بھی وہی ہیں۔ مستانے نہیں ہیں

دل بھی وہی ہیں۔ من میں شرارے نہیں ہیں

جس طرح تیل کے بغیر چراغ نہیں جل سکتا۔ اسی طرح جیسے عشق کے کبھی ہم کے بغیر قومیں زندہ نہیں رہتیں۔ اونچی اونچی سر بفلک عمارتیں۔ بنکوں پر لاکھوں روپیہ کا حساب۔ سنہری اور روپہلی بورڈ سب بیکار ہیں۔ وہی تڑپ۔ عشق اور دیوانگی ہمارے دلوں سے غائب ہوتی سی نظر آتی ہے آؤ۔ اس کو تلاش کریں۔ وہ آپ کو آریہ سماج کے بال کال کے اتہاس سے ہی یاد کرنے سے ملے گی۔ وہ دیانند۔ لیکھرام۔ گورو دت۔ درشنانند اور شردھانند کے جیون میں ملے گی۔ اسی کا دھیان کر کے آریہ سماج کا بیڑا پار ہو گا۔ کرسے کی پیٹھ کیا کر دو۔ یہ تم عقائد کی انتھک پر چار کرو۔ کہ پیچھے پریم کے ساتھ آریہ سماج کی سیوا کر سکے۔ چھین چھین کر آریہ سماج صرف آریہ سماج کا دھیان ہو گا۔ لیکچر دیں گے شاستراتھ کریں گے۔ اگر زندہ رہے ہاتھ میں جھاڑو لے کر سماج مندر کی سیوا کر سکے تو ہمیں عار نہ ہو گا۔ آریہ سماج اور آریہ بھائیوں کی کوئی بھی سیوا اگر ہم سے ہو سکے تو اپنے جیون کو ہم سپھل سمجھیں گے۔ اگر یہ برت ہم نے دھارن کر لیا۔ تو پھر گھڑی ہی ہاتھ باندھے ہمارے سامنے کھڑی ہے۔ پرماتما ہماری سہایتا کرے کہ ہم اس برت کو نبھا سکیں۔

آریہ سماج کا داستوک سورپ
بقیہ صفحہ ۱

بن جائے گا۔ جگہ جگہ ان میں لڑائی کے اکھاڑے کھلے اور پاٹھ شالائیں کھلیں۔ پتھر کی مورتیوں کی پوجا کی جگہ گھر گھر میں بھگوان کی پوجا ہونے لگی۔ ۳۶ ء میں مغربی خیالات اور تہذیب کا جو سیلاب آیا اس کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ اس شخص کی درشن کے لئے ریشی دیانند نے جو لوگوں کے دل میں تڑپ پیدا کر دی ہے

نئی جوانی

وہ غایت درجہ دلچسپ اور عملی طور پر مفید و مستند کتاب جس کی ہر شادی شدہ مرد جوان اور بوڑھے کو یکساں ضرورت ہے

جوانی کیا ہے کس طرح بنتی ہے۔ اور کس طرح بگڑتی ہے۔ کیا جوانی دوبارہ واپس آسکتی ہے؟ اپنی بیوی کے ساتھ مرد کو معاشرت کے بارہ میں کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ کیا زہر کو جسم کے اندر روک رکھنا بیماری پیدا کر سکتا ہے۔ جنہوں نے غلط کاریوں سے اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیا ہے۔ وہ گھر بیٹھے اپنا علاج آسانی سے کر سکتے ہیں۔ ہر مسلک کے نامرد کو چند ہی دنوں میں مرد کامل بنا دینے والے نسخے بنانے میں نہایت آسان اجزاء عام فہم قیمت میں نہایت سستے۔ ایک ہی ماہ کے استعمال سے جسم کا وزن شرطیہ طور پر پانچ پونڈ سے لے کر پندرہ پونڈ تک بڑھا دینے والا نسخہ۔ امساک کا ایک نہایت ہی لاثانی نسخہ جو گھڑیوں کی خبر لاتا ہے جس میں افیون یا کسی اور نقصان دہ چیز کا کوئی جزو نہیں ہے۔ مفت میں بن جانے والے بیسیوں مقوی باہ نسخے صاف صالح خون پیدا کر کے چہرے کو لال سرخ بنا دینے والا نسخہ بلا مبالغہ سیروں دودھ اور چھٹانکوں مکھن ہضم کر دینے والا عجیب و غریب نسخہ وہ غذائیں جو قوت مردمی کو طاقت دیتی ہیں۔ اس قسم کی سینکڑوں مفید اور کارآمد راز کی باتیں کتاب "نئی جوانی" میں لکھی گئی ہیں جو ایک نہایت ہی بلند پایہ کتاب ہے۔ سب باتیں تجربات کی روشنی میں لکھی گئی ہیں۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔ سرورق رنگین۔ باتصویر۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت مع محصول ڈاک صرف دو روپے چھ آنہ (عہ) نا پسند ہو تو دام واپس۔

ملنے کا پتہ:۔

گپتا اینڈ کمپنی ٹوہانہ ضلع حصار (پنجاب)

مفت { رنگ و بو سے مہکے ہوئے مضامین کا نہایت بلند پایہ اور شاندار ماہواری رسالہ "آب حیات" جس کا مطالعہ مردہ تنوں میں روح پھونک دیگا۔ نمونہ کے طور پر مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔ منیجر آب حیات ٹوہانہ (ای۔ پی ریلوے)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کا واستوک سوروپ

پچاس سال پہلے — پچاس سال بعد

[illegible]

[illegible]

آریہ سماج کے ظہور سے

اندھیرا ہو گیا رخصت شب یلدائے ہجراں کا
نظر آنے لگا مشرق میں چہرہ صبح تاباں کا
ہر اک جاذب النظارہ ہے اک نور کا عالم
گرا ہے ٹوٹ کر تکمہ تجلی کے گریباں کا
پیام زندگی دے کر چمن کے سونے والوں کو
صبا نے اور ہی کچھ کر دیا عالم گلستاں کا
نہالان چمن جھوم اٹھے کلیاں ہر طرف چٹکیں
گلوں کی خوشنما آنکھوں سے ہر حسن نے جھانکا
اسی عالم میں آ پہنچا سنہری جشن تو دیکھو
کمال زینت محفل پیام زندگی دیکھو

[illegible]

پچاس سال پہلے

[illegible]

ہم نے اسے اچھی طرح دیکھا ہے کہ ۱۹۳۵ء کے دن دیکھتے ہوئے اور اُنہیں کے سامنے ملتے بڑھنے رشی دیانند کا سوروپ کو ٹھیک ٹھیک نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس وقت سماج کے جیسے چاروں طرف نظر اٹھا کر دیکھتا ہے۔ تو اسے ہر طرف ہر ایک ... روڑھیوں اور کوریتیوں کو توڑنے کے لئے آمادہ سا دکھ پڑتا ہے۔ اس وقت جگہ جگہ شتری شنادیں کھلی ہیں۔ جہاں تک کہ ... کا پڑھنا وید شاستر کے خلاف سمجھتے تھے۔ ... کنیا پاٹھشالاؤں کے لئے چندے کرتے نظر آتے ہیں۔ ...

کو آریہ سماج کہا کرتا تھا۔ انہیں دوسرے لوگ بھی کہنے لگ گئے ہیں۔

آریہ سماج سے غلطی یہ ہوئی۔ کہ اس کی ساری طاقت کھنڈن میں ہی لگی رہی۔ اور جو کچھ وہ کہتا تھا اس کو بہت تھوڑا حصہ عمل میں دکھائی دیتا تھا۔ اب جب کہ دوسرے لوگ وہی باتیں کہنے لگ گئے ہیں۔ جو کہ آریہ سماج سالوں سے کہتا آیا ہے۔ مگر کرتا نہیں رہا۔ اب جگہ جگہ جگہوں سے آواز سنائی دے رہی ہے کہ آریہ سماج میں اور دوسری سنستھاؤں میں کیا فرق ہے؟ اب ۱۹۳۵ء سن میں اس بات کی ضرورت پیدا ہو گئی ہے کہ اگر آریہ سماج نے سدھار کے کام میں دیگر سنستھاؤں سے ...

آریہ سماج کی تجلی

دنیا میں جا کے سب کو سنا دے یہ خبر —— سن ۱۹۰۰ء

کہنا کہ زندگی کا نیا دور شروع ہے

یہ آفتاب نور تجلی ...

پچاس سال بعد

یہ پہلے کہا جا چکا ہے۔ کہ رشی دیانند کے حقیقی سوروپ کو سمجھنے کے لئے آج سے پچاس سال پہلے اور پچاس سال بعد کی حالت کا مقابلہ ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت کی تازہ ترین خبریں!

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی

پشاور شہر

(۱) ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر نے جو ہل چل مچائی ہوئی ہے۔ اس کے سلسلہ میں شریمان پنڈت کرشن کانت جی مالوی اور شریمتی شنو دیوی جی پشاور تشریف لائے۔ اور مورخہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۳۵ء آریہ کنیا پاٹھ شالہ ڈھکی دالگراں کے سپتاہک ست سنگ میں شامل ہوئے اور جن کنیاؤں نے سال گزشتہ میں دھرم شکشا کا امتحان پاس کیا تھا۔ اور آریہ شکشا سمتی لاہور کی طرف سے ان کے لئے سرٹیفکیٹ آئے ہوئے تھے۔ ان کو شریمان پنڈت کرشن کانت مالوی جی نے اپنے دست مبارک سے تقسیم کیا۔ اور پتری وشنو دیوی جو پربھم پرکتا دھرم شکشا میں پنجاب بھر میں دوئم نمبر پر پاس ہوئی۔ اس کو آریہ شکشا سمتی لاہور کی طرف سے مقرر شدہ سات روپے نقد انعام بھی دیا گیا۔

(۲) مورخہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو دیروار ۲ بجے دن کے استری ست سنگ آریہ منڈل کنیا پاٹھ شالہ میں ہوا۔ اور اس میں ہندی گورمکھی گھاتک سرکار کے متعلق پتری لکشمی دیوی سپتری بابو برکت رام جی طالب علم ساتویں جماعت پاٹھ شالہ مذکور نے ایک اعلیٰ مضمون پڑھا۔ اور بعد ازاں شریمتی شنو دیوی جی نے ایک عالمانہ لیکچر دیا کہ یہاں سرکلر مذکور کے متعلق دیا۔ جس کا استریوں پر گہرہ اثر پڑا۔ اس موقعہ پر باوجود وقت اطلاع ہونے کے استریوں کی بڑی تعداد حاضری ہو گئی تھی۔

مورخہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو ہی ۶ بجے شام آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے وسیع مندر میں ایک عام جلسہ ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر کے متعلق ہوا۔ جس کے شروع میں پتری ساوتری دیوی۔ سپتری مہاشہ موتی رام جی طالب علم ساتویں جماعت پاٹھ شالہ مذکور نے ایک اعلیٰ مضمون پڑھا۔ جس کو سن کر حاضرین بہت خوش ہوئے۔

بعد ازاں شریمان پنڈت کرشن کانت مالوی جی نے منوہر اور دلکش ویاکھیان شروع کیا۔ اور جو کچھ میں اس وشے پر کہنا چاہتا تھا۔ اس کے پہلوؤں پر پتری ساوتری دیوی نے روشنی ڈال دی اور واضح طور پر ہر پہلو پر پوری بحث کر دی ہے۔ جی نے اپنے خیالات سرکلر مذکور اور ہندوؤں کے حقوق کے متعلق مدلل طور پر ظاہر کر کے ہندوؤں کو خطرہ سے بیدار کیا۔ اور فرمایا کہ ہمارا اور سنگھٹت ہو کر ہی اپنی رکشا کر سکتے ہیں۔ شریمتی جی شنو دیوی جی وسابق پرنسپل کنیا مہا ودیالہ جالندھر نے اپنے خیالات سرکلر مذکور کے ظاہر کئے۔ انہوں نے اپنے خیالات ایسی فصاحت سے بیان کئے کہ حاضرین عش عش کر اٹھے۔

(بااعلان پتری لکشمی دیوی)

اور ساوتری دیوی نے پڑھے۔ ان کا حاضرین پر ایک اچھا اثر ہوا۔ کہ سردست انتظام کر کے ایک ایک تمغہ چاندی رائے صاحب لالہ ہرچند کھنہ بی۔ اے۔ ایم ایل۔ سی کی دھرم پتنی کی طرف سے اور ایک ایک تمغہ چاندی شریمتی شنو دیوی جی کی طرف سے ہر دو پتریوں کو دیئے گئے۔ جلسہ میں حاضری کی یہ حالت تھی کہ پاٹھ شالہ مذکورہ کا وسیع صحن و ہال اور گیلریاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔

(۴) مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو شریمان سوامی شردھانند جی مہاراج کا بلیدان دوس زیر صدارت دیوان چندو مل صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اور شری سوامی جی مہاراج کے جیون کے متعلق لالہ متھرا داس صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل۔ پنڈت ہرلشچندر جی اپدیشک دست اور عادسبھا اور ماسٹر رام بھیجا مل جی نے اپنے اپنے عالمانہ خیالات ظاہر کئے۔ جن کا حاضرین پر بہت اچھا اثر پڑا۔ آخر میں دیوان چندو مل جی مذکور نے شدھی فنڈ کے لئے بڑے مؤثر الفاظ میں چندہ کی اپیل کی۔ جس پر مبلغ ۱۲ روپے اکٹھے ہو گئے۔

(تارا سنگھ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج جامپور کے سماچار:-

(۱) ۲۲ دسمبر ۳۵ کو سار وجنک سبھا کی آگیا پر ہندی ڈے منایا گیا۔ پرستاؤ پہلے پاس ہو چکا تھا۔ اسی روز شریمان دیوان جیون مل جی نے اپنے لیکچر میں ہندی بھاشا پر کافی روشنی ڈالی۔

(۲) ۲۳ دسمبر ۳۵ کو شردھانند بلیدان دوس منایا گیا آریہ سجنوں نے شہر بھر میں سنکیرتن کیا۔ رات کو ایک سار وجنک سبھا ہوئی۔ سبھاپتی کا آسن برہم چاری رشی دیو جی ودیا النکار نے گرہن کیا۔ شری سوامی جی کے جیون سمبندھی کئی تقریریں ہوئیں۔ جو مناسب موقعہ تھیں۔ آریہ مہیلا ودیالیہ کی کنیاؤں نے جو بھجن گایا۔ وہ خاص طور پر پسند کیا گیا۔ پردھان جی کی تقریر کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی

(۳) مندرجہ ذیل فنڈوں کو امداد بھیجی گئی اناتھالیہ مظفر گڑھ۔ اناتھالیہ فیروز پور چھاؤنی گیندری

۵ روپے ۵ روپے ۵ روپے

اناتھالیہ راوی روڈ لاہور۔ سادھو آشرم ہردوار گنج ملیگڑھ

دس روپے

برہم چاریہ جو مہاتما ٹیک چند جی ویدک منتری چلنے گئے ہیں۔ پانچ روپے۔

(گنیش دت منتری آریہ سماج جامپور)

مرکزی اناتھالیہ کو دان:-

مندرجہ ذیل دانیوں نے ہماری اپیل پر بلڈنگ فنڈ کے لئے ذیل کی رقومات دان میں دی ہیں جس کے لئے کمیٹی ان کا ہاردک دھنیواد کرتی ہے:-

	روپے
(۱) مہتہ ایشوردت جی لاہور	۶۰۰
(۲) لالہ مادھو رام جی رئیس لاہور	۶۰۰
(۳) لالہ برج لال جی آفس قانونگو سکر گڑھ	۱۰۰
(۴) لالہ گیان چند جی پوری اکونٹنٹ نوشہرہ	۵۰۰
(۵) لالہ دلی رام جی نینجہ معرفت سردار سنت سنگھ جی لاہور	۵۰۰
(۶) سردار سنت سنگھ جی لاہور	۲۰۰
(۷) رائے صاحب لال چند جی ریٹائرڈ انجنیئر لاہور	۵۰۰
(۸) مسٹر پی۔ این پوری دہلی	۱۶۳
(۹) لالہ بنارسی داس جی گپتا بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔ لاہور	۱۱۱
(۱۰) لالہ تلک رام جی کوہلی پشاور	۱۰۰
کل میزان	۳۲۷۴

(سیکرٹری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور)

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا:-

مورخہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر میں صوبہ سرحد کے ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر کے خلاف عام جلسہ ہوا جس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ گورنمنٹ صوبہ سرحد سے اسے فوراً واپس لینے کی پرارتھنا کی گئی۔ جس کی نقل گورنر صوبہ سرحد کو بھیجی گئی۔

(۲) مورخہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر میں شری سوامی شردھانند جی کی شہادت کا دن منایا گیا۔ جس میں مہاشہ گیان چند جی اور ہرکشن لال جی کے منوہر بھجنوں کے بعد مہاشہ تیجرام جی کی دو پراثر نظمیں ہوئیں۔ ازاں بعد شری پنڈت گیان چند جی اور مہاشہ اننت رام جی کے سوامی جی کے جیون سمبندھی لیکچر ہوئے۔ اور کارروائی سماپت ہوئی۔

(۳) مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۵ء کو مہاشہ لبھو چند جی کے سپتر مہاشہ گیان چند جی کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ لڑکے کا نام دیویندر لال رکھا گیا۔ دکشنا کے علاوہ پانچ روپے دان پراپت ہوا۔

(سکرٹری آریہ سماج)

آریہ سماج چیگوبہ کا پرستاؤ:-

آریہ سماج چیگوبہ کو سخت رنج یہ معلوم کر کے پہنچا ہے۔ کہ مانک نگر کے میلہ پر جب کہ آریہ سماجی پربھو بھگتی کے بھجن حسب دستور قدیم گاتے جا رہے تھے۔ پولیس اور مسلمانوں نے حملہ کر کے ہمارے پوجیہ نیتا و آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے منتری پر قاتلانہ حملہ کر کے زخمی کر دیا گیا۔ نیز دیگر آریوں کو زدوکوب کیا۔ ہم ادباً مگر بڑے زور سے سرکار کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں کہ فوری کارروائی کر کے نیز سرکل انسپکٹر صاحب جن کے قرابت دار ہمنا باد وغیرہ میں ہیں۔ ان کا وجود ہی اس فساد کی بنا ہے۔ لہٰذا فوری انتظام عمل میں لا کر ہمارے لیڈر نیز آریوں کے جان و مال کی حفاظت کی جائے۔

(منتری آریہ سماج چیگوبہ عرف معین آباد)

سرحدی سرکلر کے خلاف پروٹسٹ:-

قصبہ کھڈیاں کے آریہ پرشوں کا یہ جلسہ صوبہ سرحد محکمہ تعلیم کے اس سرکلر کی کنیا پاٹھ شالاؤں کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے جو کہ سرحد کی کنیا پاٹھ شالاؤں کے برخلاف جاری کیا گیا ہے کہ گرانٹ ان پاٹھ شالاؤں کو دی جاوے گی۔ جو کہ لڑکیوں کو تیسری جماعت سے اردو یا انگریزی میں تعلیم دیں گے۔ اور ہندی و گورمکھی میں تعلیم دینے والی پاٹھ شالاؤں کی گرانٹ بند کی جاوے گی۔ اور گورنمنٹ سرحد سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ اس سرکلر کو جلد از جلد واپس لے کر ہندوؤں اور سکھوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ اور ان کے دلوں کو شانت کریں۔

(۲) کونسل کے جن دیر سبھا سدوں نے سرکلر سے اپرسنتا پرگٹ کر کے کونسل کا بائیکاٹ کیا ہے۔ ان کے اردک پرسنتا پرگٹ کرتا ہے۔

(منتری آریہ سماج کھڈیاں)

آریہ سماج رادور ضلع کرنال کا پرستاؤ:-

آریہ سماج قصبہ رادور کا جنرل اجلاس سرحدی صوبہ کے ہندی گھاتک سرکلر نمبر ۹۰۰۰۷-۷۶۲۲ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو جن میں ہندی اور گورمکھی کی جگہ کنیا پاٹھ شالاؤں میں اردو انگریزی کو لازمی قرار دیکر ویدک تہذیب و تمدن پر سخت ضرب لگائی ہے۔ نہایت گھرنا کی دشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور صوبہ سرحدی گورنمنٹ کی سیوا میں درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس کو بہت جلد منسوخ کر کے بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرے۔

(چوکھا رام منتری آریہ سماج رادور)

آریہ ساز میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھاویں۔

گورو کل جہلم شردھانند دوس:۔

۲۳ دسمبر بروز سوموار گورو کل کی بھومی میں سوامی شردھانند جی کے بلیدان دوس کے اپ لکش میں بڑے سماروہ سے ادھیویشن کیا اس ادھیویشن میں ادھیاپک مہانو بھاؤں تتھا برہم چاریوں نے کویتاؤں و بھاشنوں دوارہ شردھا کے پشپ ارپن کئے۔

(منتری پرکاش دبھاگ)

شدھی:۔

بتاریخ ۲۱ دسمبر اتوار کو آریہ سماج مندر میں مسمی روکڑی شاہ ولد وت سہائے سکنہ موضع موگہ تحصیل تلہ گنگ ضلع کیمبل پور کو جو کہ عرصہ ۱۲ سال کا ہوا بُری صحبت میں پڑ کر اپنے دھرم سے پتت ہو گیا تھا شدھ کر کے ویدک دھرم میں داخل کیا گیا حاضری کافی تھی شدھ شدہ بھائی نے حاضرین میں اپنے ہاتھ سے مٹھائی تقسیم کی جو کہ سب نے بڑے پریم سے کھائی۔

(زونیت رام پردھان آریہ سماج بنوں)

گورو کل اندر پرستھ میں شردھانند سپتاہ

گورو کل اندر پرستھ میں شردھانند سپتاہ ۲۳ سے ۲۹ دسمبر تک بڑے سماروہ سے منایا گیا سارے ہفتہ چاروں وید و اپ نشد و گیتا کا کھنڈ پاٹھ رات دن ہوتا رہا۔ برہم چاری و ادھیاپک مہانو بھاؤ باری باری یگیہ میں حصہ لیتے رہے۔ ہون سامگری سے سارا وایو منڈل معطر تھا وید منتروں سے فضا گونج رہی تھی۔ یگیہ کے علاوہ مقامی برہم چاریوں کے پاس دلیسی کھیل ہاکی، فٹ بال، والی بال وغیرہ کے میچ ہوئے۔ ۲۳ دسمبر کو وقت ۲ بجے شام شری پت رام لعل جی ریٹائرڈ جج کی زیر صدارت شری سوامی جی کی آتما کو خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے اہالیان گورو کل کا جلسہ گورو کل ہال میں جسے برہم چاریوں نے خوشنما رنگ برنگی تصاویر اور موٹوز سے اچھی طرح آراستہ بنایا تھا منعقد ہوا۔ برہم چاریوں اور ادھیاپکوں نے بذریعہ نظم و نثر شری سوامی جی کی سیوا میں شردھا نجلی پیش کی۔ آخر میں صاحب صدر نے نہایت مؤثر اور جامع الفاظ میں شری سوامی جی کے جیون پر روشنی ڈالی۔ اور حاضرین سے ان کے نقش قدم پر چلنے کے لئے اپیل کی جلسہ کی کارروائی شام کے ۶ بجے ختم ہوئی۔ ان جذبات کی وجہ سے سیوا بخیر و خوبی ختم ہوا۔

گوپال

آریہ سماج کنٹھ منڈل:۔

بتاریخ ۲۵/۱۲ کو ماتری کو ... دیوان چند جی جسپن

سیکرٹری پچایتی ہندی پتری پاٹھ شالہ کنٹھ منڈل تحصیل خوشاب مہاشہ ستیہ پال جی منتری آریہ سماج قرول باغ دہلی کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ ماتا جی کا داہ کرم سنسکار ۲۵/۱۲ کو پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔ اس اوسر پر آنت مہاشہ جی نے (۲) روپے مختلف فنڈوں میں دان دیا۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ سورگباشی کی آتما کو شانتی اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کریں۔

(منتری)

آریہ سماج شاہدرہ ملز کا چناؤ:۔

پردھان:۔ ڈاکٹر شری کرشن جی۔

اپ پردھان:۔ مہاشہ جمنا داس جی انجینئر۔

منتری:۔ مہاشہ آنند سروپ جی۔

اپ منتری:۔ مہاشہ ملکھ راج جی۔

خزانچی:۔ مہاشہ لکھمی رام جی۔

(منتری)

آریہ سماج کیمبل پور:۔

۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو لالہ سیتا رام صاحب صراف پرتشٹھت ممبر آریہ سماج کیمبل پور کی ماتا جی کا دیہانت ہوا۔ لالہ سیتا رام جی نے ادھیکاریان آریہ سماج کو بلوا کر داہ کرم سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ پنڈت بلیشور جی اور پنڈت ایشور دت جی اور رائے صاحب کیدار ناتھ جی نے سنسکار ودھی سے منتر پڑھے۔

(۲) ستاپک جلسہ آریہ سماج میں پنڈت دتم داس جی ہارمونیم ماسٹر کے بھجن ہوئے۔ اور شریمان پنڈت دیوی داس جی پردھان آریہ سماج کا اپدیش ہوا۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ آریہ سماجوں کو اب جدید سال کے لئے زندگی میں پرچار اور پرچارک کی طرف جانے کے لئے پروگرام سامنے رکھنا چاہئے۔ اور جو آریہ سماجی صاحبان ہندی بھاشا سے ان بھگیہ ہیں۔ وہ پوری توجہ دیکر تھوڑے سمیہ میں اس کو سیکھنے کا یتن کریں۔ کسی سندھ و ماتر کو اگر ہندی نہیں آتی۔ تو حیف ہے۔ اور نیز روزانہ سندھیا وغیرہ کے علاوہ سوادھیائے ضروری ہے۔

(مہان سنگھ منتری کیمبل پور)

دھنیاد:۔

آریہ سماج داماں منڈی مندرجہ ذیل آریہ پرشوں کا دھنیاد کرتی ہے:۔

آریہ سماج داماں منڈی پیدل پر چار کے زیر نگرانی مہاشہ گینڈا رام جی پردھان مورخہ ۲۵/۱۲ کو داماں منڈی سے روانہ ہو کر سبھنڈہ، جیتوں، فرید کوٹ، کوٹ کپورہ، فیروزپور، قصور ہوتے ہوئے اور وہ تنت بڑی کا ملتوی ہونے کی وجہ سے واپس لوٹ آئے۔

راستہ میں جیتو منڈی لالہ ... چند (آریہ سماج) فرید کوٹ، کوٹ کپورہ، قصور (فیروزپور کالج کمیٹی) کا دھنیاد کرتے ہیں کہ انہوں نے پیچھے کا سو آگت

پرشٹ سے کیا۔ اور آریہ پرشوں کو بہت تکلیف ہوئی ان کے شکوریہ۔

(منال چند سیکرٹری آریہ سماج)

لاہور چھاؤنی میں شردھانند بلیدان:۔

شردھانند بلیدان دوس آریہ سماج مندر لاہور چھاؤنی میں مہاشہ آتم درشی جی کی صدارت میں سوموار بتاریخ ۲۳/۱۲/۳۵ء ماتری کو منایا گیا۔ سب سے پہلے پرسدھ بھجن اپدیشک مہاشہ بہاری لال جی نے سوامی شردھانند جی کے جیون پر منوہر بھجن گائے۔ اس کے بعد مہاشہ برج لال جی نے اپنی آنکھوں دیکھے سوامی جی کے گن بیان کئے پھر مہاشہ سنت رام جی درد نے ایک نظم بول کر جنتا کو اپنی طرف آکرشت کیا۔ جس کے بعد مہاشہ جسونت رائے جی جسونت نے نظم بول کر حاضرین کو رلا دیا اس کے بعد پنڈت ستیہ دیو جی مولانا نے جنتا کو سوچت کیا۔ کہ سوامی جی نے اس یگ میں گورو کل کھول کر دہ کام کیا ہے۔ جو مہابھارت سے لے کر آج تک کوئی اور انسان نہ کر سکا۔ آخر سماپتی پر مہاشہ آتم درشی جی نے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ اگر جاتی کی ترقی چاہتے ہو۔ تو سوامی جی کی طرح ہر ایک بات پر عمل کرنے کا یتن کرو۔

(بلدیو جی اپ منتری)

شوک پرستاؤ:۔

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر اپنی ہفتہ وار میٹنگ مورخہ ۲۹/۱۲/۳۵ میں سچے ولیش بھگت آریہ سماج کے سچے سیوک منتری سپرٹ رکھنے والے پوجیہ پردھان پنڈت وشنو دت جی ایڈووکیٹ کی اچانک مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے پریوار سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ان کی پوتر آتما کو سدگتی پردان کریں۔

(رگھو ساگر چند اپ منتری)

خبردار!

مسمی ہنس راج ولد ہردت سنگھ قوم کھتری سکنہ فیروزپور جس کی عمر ۲۳ یا ۲۴ سال کے قریب ہے اور سوامی شو رامی جی جشنک (رنگیم) کا شاگرد تھا۔ اس جگہ سے اُن کے پارچات دوائیاں وغیرہ لے کر بھاگ گیا ہے۔ جس کسی سجن کو وہ ملے اس کو پولیس کے حوالہ کر دے۔ اس کی بابت رپورٹ پولیس میں لکھوا دی گئی ہے۔ یا منتری آریہ سماج کے پتہ پر اس کا پتہ تحریر کر دے۔ سوامی جی پتہ دینے والے کو خوش کر دیں گے۔ اس کا ناک طوطے کی طرح ہے۔ تھوڑی آگے بڑھی ہوئی ہے اور اوپر کی طرف ہے۔ مونچھ بھی اوپر بڑھی ہوئی ہے۔ درمیانہ قد اور گندمی رنگ ہے۔ کسی جگہ

دوائی فروخت کرتا ہوا پتہ لگ جائیگا۔ اس کے لئے اسٹریٹس پاس ہے۔

(گوتم دیو منتری آریہ سماج گوجرانوالہ)

ضروری تصحیح

مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء کے ٹریبون میں مندرجہ ذیل عنوان سے "آریہ مہلا آشرم شلپ شالہ جالندھر شہر" کی سرخی سے شائع کیا گیا تھا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نے یہ آشرم کھولا ہے۔ اس خبر سے غلط فہمی کا احتمال ہو گیا ہے اس لئے عوام کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ آریہ مہلا آشرم و شلپ شالہ جالندھر شہر آریہ پرشوں کی زیر سرکردگی میں جس میں کہ رائے صاحب جی بی - اے ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز اور چودھری دوار کا داس دت جی بھی ہیں کھولا گیا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس کے لئے حسب ذیل سہولتیں مہیا کی ہیں۔

(۱) ۱۰ روپے ماہوار ہر ایک لنستان ... اور ۱۵ روپے ماہوار ہر ایک سنتان والی کو ایک سال کے عرصہ کے لئے شلپ سیکھنے کو جو کہ آشرم میں داخل ہونگی۔ دیا جائے۔

(۲) ہر ایک ودھوا کو کام سیکھنے کے بعد ... وغیرہ یا جس قسم کا کام سیکھا ہو گا۔ اس کے اوزار دیئے جائیں گے۔

اس کے علاوہ سبھا کے ایک خاص فنڈ ... کے منتظمان کو متفرق اخراجات کے لئے دیں گے۔

گیان چند

سیکرٹری کوئٹہ ریلیف کمیٹی گوجرانوالہ

سوچیا پرمانند ڈیرہ غازیخاں شردھانند ڈے

۲۵/۱۲/۳۵ - آج زیر صدارت شریمان رائے ... چودھری جیون داس صاحب شری سوامی شردھانند جی دوس آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ اور ... مہاشہ بھنڈاری ناتھ جی۔ جیا رام جی کے ... اور منتری ماسٹر دھنا رام جی مہاشہ ... پنڈت داسدیو جی کے لیکچر شری سوامی جی کی ... پر ہوئے۔ آریہ منتری پاٹھ شالہ ڈیرہ ... نے بھی اس سمبندھ ادھر میں ... جی چندن کی ... دیپ ...

سالانہ جلسہ

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ جلسہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء مقرر ہوا ہے۔ ... دو دو آنوں ... آشا ہے۔ آریہ سجن جو ہمیشہ ... باہر سے بھیجا کرتے ہیں۔ اس سال بھی ... یگیہ ... درشن دیکر کرتارتھ کریں گے۔

(سندر داس منتری آریہ سماج)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لاگت داموں میں انگریزی آریہ ساہتیہ

Light of Truth

ستیارتھ پرکاش انگریزی:- اس کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو دیپک دکھانا ہے ایک لاکھ نے جتنوں کو آریہ بنایا ہے۔ اس کا ستانس بھی دوسرے سادھنوں سے نہیں۔ اب تک انگریزی میں اس کا سندر اور ستا سنکرن نہ تھا اس کمی کو آریہ سماج مدراس نے پورا کر دیا ہے قیمت مجلد عہ

The fountain Head Religion

سر چشمۂ مذاہب:- شری گنگا پرشاد جی چیف جج ٹیہری اپنی ودوتا کے لئے مشہور ہیں۔ یہ کتاب انہی کی گمبھیر لیکھنی سے نکلی ہے۔ اس کے انیک بھاشاؤں میں انواد ہو چکے ہیں۔ ہر ایک انگریزی پڑھے لکھے یووک یووتی کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ قیمت ۱۲ ار

The Innerman of others Lectures on Arya Philasphy.

اجمیر اردہ شتابدی کے موقعہ پر آریہ فلاسفی پر دیئے ہوئے انگریزی ویاکھیانوں کا سنگرہ جب ان کے ویاکھیا شری پنڈت گنگا پرشاد جی ٹیہری ابادھیائے شری پنڈت چموپتی جی اور بابو گنگا پرشاد جی ٹیہری والے ہیں۔ اس کتاب کی بھومکا آچاریہ رام دیو جی نے لکھی ہے قیمت ۶ ر

سماج کے نیم:- لیکھک پنڈت چموپتی جی۔ اس میں پنڈت جی نے سماج کے دس نیموں کی ویدک تھا دگیا نک دیا کھیا کی ہے۔ آریہ سکولوں کالجوں میں اُپہار کے سرو تھا یوگیہ ہے۔ انٹیک پیپر سندر چھپائی ضخامت ۱۴۴ صفحات قیمت ۶ ر

The Vedic Caste System & Panchama Problem.

ویدک ورن ویوستھا اور ہریجن سمسیا پر شری پنڈت کیشو دیو جی نے یہ کتاب لکھی ہے۔ قیمت صرف ۳ ر

ملنے کا پتہ:- سیکرٹری آریہ سماج مدراس

کے گت ورش کے اتسو پر اپنے بھاشن میں کر چکا ہوں اسی طرح الفکار منتر کا میں بھی لکھ چکا ہوں۔ پرنتو چونکہ بہت سے آریہ بھائیوں کو یہ بات معلوم نہ ہونے سے اب بھی میرے پاس آریہ سماجوں میں آنے کے لئے پتر آجاتے ہیں۔ اور وہ ان تین شرطوں کو بنا پورا کئے بھی مجھے بلانے کا پریم پوروک آگرہ کرتے ہیں۔ اس لئے سبھا کے منتری جی کے کتھن انوسار میں سبھا کے اس پتر دوارا بھی بہت آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں سے نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ ان تین شرطوں کے بنا پورا کئے مجھے بلانے یتن نہ کریں۔ ویسے تو گوروکل کا ہی کاریہ میرے لئے اتنا ادھک پریاپت ہے کہ مجھے کہیں باہر جانے کا اوکاش ہی نہیں مل سکتا۔ پر پھر بھی یدی کسی سماج کے ایسے دس بیس اتساہی اور عملی جیون والے آریہ سماجی بھائی اپنے آریہ سماج میں مجھے بلائیں گے۔ جو کہ ان تین شرطوں کو پورا کرتے ہوں۔ تو وہاں جانا میں اوشیہ پسند کروں گا بات یہ ہے۔ کہ جن لوگوں نے ان تینوں باتوں پر گمبھیرتا پوروک عمل کرنا آرمبھ کر دیا ہے۔ ان کی سیوا میں اوشیہ دور تک کر سکتا ہوں۔ پر ان تین دشاؤں میں ہی سیوا کر سکتا ہوں۔ اور اس سیوا کرنے کو اپنا کرتویہ بھی سمجھتا ہوں۔

(دیو شرما ابھئے) گوروکل کانگڑی

اُتسو کرنیوالے آریہ سماجوں سے نویدن

...بار آریہ سماجیں اپنے اتسو کے لئے مجھے بھی ...کرتی ہیں۔ پرنتو انہیں معلوم نہیں ہے۔ کہ ...گت ورش کے لاہور کے اتسو کے بعد سے ...نشچے کر لیا ہے۔ کہ میں یونہیں" ویاکھیان ...کے لئے آریہ سماجوں کے اتسوؤں پر نہ ...گا" یونہیں" سے میرا ابھپرایہ ہے۔ کہ ...کریں ویاکھیان دینے سے کوئی لابھ نہ دیکھوں ...جاؤں۔ بلکہ وہیں پر جاکر کچھ سیوا کا رک سادھ ...نگا۔ جہاں کے لوگ شرطوں کے انوسار کچھ عمل ...بھی تیار ہوں۔ پچھلے کچھ ورشوں سے میں ...ان باتوں کا پرچار کر رہا ہوں۔

...روز دن سندھیا اور سوادھیائے کرنا۔

...) ذات پات کو نہیں ماننا۔

...ستان دوارا بنا ہوا کھادی کے ہی وستر پہننا۔

...ستان والی ...لئے میں نے سمجھا ہے۔ کہ جس آریہ سماج ...عملی طریقہ تین پرتگیائیں کرتے۔ اسے دس دیکھنے ...میں ہونگے۔ وہاں جاکر بولنے دوارا میں کچھ ...سیوا نہیں کر سکتا ہوں۔ یہ نویدن تو میں لاہور

گوروکل آیورویدک فارمیسی

چیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے بچے اس سے موٹے تازے ہوتے ہیں۔ کھانسی۔ دل کی دھڑکن۔ تپ دق کی خاص دوا ہے۔ قیمت چار روپے فی سیر۔

لاہور کے ایجنٹ

ویریندر اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

سپت امرت

دردِ گردہ۔ دردِ کمر۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ دردِ شکم کی مجرب دوا ہے قیمت ۱۲ ار فی تولہ

اشٹ شودھ

...بالوں کی حفاظت کے لئے اس سے بڑھ کر ...

آیورویدک فارمیسی نمبر ۲۱ - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

پنجاب آریہ شکشا سمتی

کی

دھرم شکھشا پریکشائیں

ہر ورش یہ پریکشائیں ماہ دسمبر میں ہوا کرتی ہیں اس ورش بھی ۱۰ دسمبر کو لی گئی تھیں۔ گت سال اس پریکشا میں سمِلت ہونے والے پریکشارتھیوں کی تعداد ۸۴۴ تھی۔ اس ورش پریکشا کی فیس لگا دیئے جانے سے کچھ بھائیوں کو امید تھی کہ شاید تعداد کم ہو جائے۔ لیکن بڑے ہرش کی بات ہے۔ کہ اس ورش یہ تعداد ۹۲۰ تک پہنچ گئی ہے۔ باوجود فیس کے بڑھ جانے کے اعلیٰ نتیجہ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ پریکشا ترقی حاصل ہو رہی ہیں۔ جس جس سکول کے جتنے جتنے ودیارتھی پریکشا میں بیٹھے ہیں۔ ان کی سوچی نیچے درج کی جاتی ہے:-

کنیا پاٹھشالہ	پہلی پریکشا	دوسری پریکشا
کمالیہ	۴۰	۲۳
منٹگمری	۸	×
دہلی چاوڑی	۲۱	۲
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۵۲	۱۴
شجاع آباد	۱۶	×
ملتان	۶۱	۱۵
کرنال	۸	×
لاہور چھاؤنی	۲۲	۱۵
ابوہر	۵	×
جھجر	۷	×
بانی	۵	×
بھیوال	۶	×
جموں	۵	×
امرتسر	۱۳	۲۱
جھنگ شہر	۱۹	×
قرول باغ دہلی	۱۰	×
ڈیرہ غازی خاں	۳۴	۵
پشاور شہر	۲۲	۷
لاہور	۴۸	۱۹
رشی گوبندپور	۹	×
شاہدرہ لاہور	۷	×
سرگودھا	۴۲	×
حافظ آباد	۳	×
داجل	×	۴
لدھیانہ	×	۷۵
ڈی۔اے۔وی ہائی سکول منٹگمری	۱۰	۳
ایس۔اے۔وی سکول تونسہ	۱۵	×
آریہ ہائی سکول لدھیانہ	۳۰	۳۳
این ڈی وکٹر ہائی سکول جالندھر	۱۴	×
سناتن ...ایس ہائی سکول بھیرہ	۳۹	۱۴
کے سی ایس ہائی سکول سیالکوٹ	۲۵	۳۲
ڈی۔اے۔وی ہائی سکول نور محل	۱۸	۵

سمتی کی اور سے پربندھ کیا گیا ہے۔ کہ امسال امتحان کا نتیجہ فروری کے پہلے ہفتہ میں نکال دیا جائے۔ آشا ہے مکمل نتیجہ فروری کے دوسرے ہفتہ کے آریہ مسافر میں نکل جاوے گا۔

آریہ شکشا سمتی

آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی۔

شریمان پنڈت دشونت جی وکیل فیروزپور کی دردناک موت سے جو ہندو جاتی کو بالعموم اور آریہ سماجوں کو بالخصوص نقصان پہنچا ہے۔ وہ امید نہیں کہ جلد تر پورا ہو سکے۔ پس آج ہم ہردو سماج چھاؤنی فیروزپور کے سبھاسد اکٹھے ہو کر ان کے شوک کا پرستاؤ پاس کرتے ہیں۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ ان کی آتما کا کلیان کریں اور ان کے پسماندگان کو صبر کی طاقت بخشیں۔ تاکہ وہ اس بھاری صدمہ کے بوجھ کو اٹھا سکیں

(۲) نقل اس پرستاؤ کی ان کے پتر پنڈت جتندر ناتھ جی کی سیوا میں بطریق ہمدردی بھیجی جاوے اور ایک ایک نقل برائے اشاعت ملاپ۔ پرتاپ۔ آریہ مسافر آریہ گزٹ کو بھیجی جائے۔

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج چاوڑی بازار کا سالانہ جلسہ۔

آریہ سماج چاوڑی بازار کا سالانہ جلسہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء سے ۱۰ ... تک منایا جائے گا۔ لہٰذا غیر مذاہب سے نویدن ہے کہ ویدک دھرم کے کسی سدھانت پر شنکا ہو تو باقاعدہ اپنی انجمن کے ذریعہ منتری جی سے خط و کتابت کر کے ۱۵ جنوری تک مضمون اور وقت طے کر لیں۔

بشمبر دیال

(سہایک منتری آریہ سماج چاوڑی بازار)

گوروکل کانگڑی میں نئے برہمچاریوں کا داخلہ شروع ہو گیا

جو مہانو بھاؤ گوروکل کانگڑی ہردوار میں اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہتے ہیں۔ وہ جلد ہی گورنر گوروکل کانگڑی سے خط و کتابت کریں۔ کیونکہ کئی ضروری وجوہات سے اس بار جلسہ جولیوں کے اندر ۶-۷-۸-۹ مارچ کو رکھا گیا ہے۔ اس لئے وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ کئی مہانو بھاؤں کو دیر میں پرارتھنا پتر بھیجنے کے کارن نراش ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے جلد ہی پتر ویوہار کر کے طے کر لیجیے۔

مکھیا دھشٹاتا

(گوروکل کانگڑی)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں:-

کچہری دروازہ آریہ سماج کے ... سالانہ جلسہ کے موقعہ پر سناتن دھرمی نمائندوں کی موجودگی میں ...

بھارت ماتا

میری جننی، میری ماتا
گیان کی بھومی بھارت ماتا
تیرے پربت کالے کالے
اور ان پر گھنگھور گھٹائیں
میٹھے جل کے شیتل چشمے
تیرے امرت جل کے ساگر
تیرے صحرا، تیرے جنگل
کیسے پیارے جل اور تھل ہیں
تیری گئوئیں تیری بھینسیں
تیرے بانکے مست کبوتر
تیرے ڈنگر ڈھور پکھیرو
سب کے سب ہیں پیارے منظر
آنکھوں میں کھب جانے والے
تو نے پڑھنا مجھے سکھایا
تو نے مجھ کو سب کچھ بخشا
تیری پیاری پیاری صورت
لڈو، پیسو، اور جلیبی
سِٹھا، مکھن، تازہ شیر
کیلے، خربوزے، باداام
لیچی، جامن اور انار
کس کو چھوڑوں کس کو کھاؤں
یہ سب چیزیں میں کھاتا ہوں
تو ماتا، میں بیٹا تیرا
بس اب ایک یہی ہے حسرت
تجھ پر اپنا تن من واروں
میری آس یہی ہے ماتا
میرے پاس یہی ہے ماتا

میرے سب شکھوں ک...
علم کی دیوی بھارت...
برف کے اندر سوتے...
آ گئے پیچھے، دائیں...
تیرے نرمل نرمل...
پیارے پیارے سُندر...
اور ہر اک جنگل...
کیسے پیارے پھول اور...
تیرے گھوڑے تیری...
تیرے پیارے پیارے...
تیرے بانکے دلبر...
سُکھ کے ساماں سارے...
نظروں کو للچانے...
تو نے انساں بنا...
تو ہے میری پیاری...
ہے ہر اک خوبی کی...
حلوا، پوری، اور...
برفی، پیڑے، دبڑی...
تیرے بادہ ماہی...
کس کس کا میں کروں...
کس سے اپنا جی...
ماتا تیرے گن گاتا...
تیرے ارپن سب...
یعنی کر لوں تیری...
میں بھی اپنا فرض...
بھارت

بھارت ماتا!

(پریم ناتھ)

آریہ سماج جنڈیالہ گورو:-

آج مورخہ ۲۲ دسمبر ۳۵ء کو یہ سماج ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر جو صوبہ سرحد میں پاس ہوا ہے اسے گھور نندا کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اسے جلدی واپس لیا جائے۔ کیونکہ یہ ظالمانہ حکم ہندوؤں اور سکھوں کو بیحد ناپسندیدہ ہے۔

(منتری)

آریہ سماج جہانیاں منڈی:-

(۱) آریہ سماج کا یہ اجلاس صوبہ سرحد کے ہندی گورمکھی گھاتک سرکار کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ اور ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر صوبہ سرحد سے ... تہذیب ... کرتا ہے کہ وہ اس ...

... نا منصفانہ سرکلر کو منسوخ فرما کر ہندو... کی تہذیب و تمدن کی حفاظت کریں... بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور فرما دیں...

(۲) یہ اجلاس شری سارودیشک... دہلی کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہے... تہذیب کے گھاتک سرکلر کو منسوخ... لا امکان مناسب کارروائی کرے۔

(۳) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ... نقل جناب گورنر صاحب بہادر صوبہ... سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی... اخبار آریہ مسافر لاہور کو بھیجی جائے...

(کالشی رام ...)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنجاب کے مشہور ہپناٹک ڈاکٹر فخر الحکما و ماہر رُوحانیت

پروفیسر جگدیش متر صاحب کی تصنیفات

انسان کو امیر۔ تندرست۔ کامیاب پُرکشش اور سکھی بنانیوالی کتابیں :۔

مشعل زندگی } دنیاوی زندگی کو کامیاب اور سکھی بنانے کے لئے بہترین اور مفید ترین ہدایات کا مجموعہ۔ خاص کر نوجوانوں کے لئے بہترین رہبر کا کام دینے والی کتاب۔ اس کے ازحد مفید ہونے کے متعلق ہزاروں ریویوز حاصل ہوچکے ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) جلد آرڈر دیں۔ چند کتابیں باقی ہیں۔ ورنہ اگلے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

سنکلپ درشن حصہ اول و حصہ دوم یک جلد میں } قوت ارادی اور من کی طاقت بڑھانے۔ کاروبار میں من کی طاقت کو خرچ کرکے کسطرح کامیابی حاصل کرنی چاہیئے۔ بلا دوا کسطرح تندرست رہنا چاہیئے۔ سکھ شانتی کسطرح حاصل ہو سکتی ہے۔ وغیرہ مضامین پر ایک پریکٹیکل کورس ہے۔ قوت خیال کی بہترین تشریح ہے جس نے پڑھا وہی شیدا ہوگیا۔ نہایت مفید اور خوشی۔ طاقت اور شانتی دینے والی کتاب ہے۔ بہت سے اصحاب اس کا روزانہ سوادھیائے کرتے ہیں۔ قیمت ہندی عہ اردو عہ

سنکلپ درشن حصہ سوئم (تازہ تصنیف) } مسمریزم۔ حاضرات۔ ہمزاد۔ جنتر۔ منتر پر نہایت سلیس عملی کورس ہے۔ جتنے بڑی بڑی قیمتوں کے کورس اس علم پر ہیں۔ یہ اُن سب سے اعلےٰ کتاب ہے۔ پروفیسر صاحب نے اپنے لمبے تجربہ سے صرف ان کے لئے لکھی ہے۔ جو قیمتی کورس خرید نہیں سکتے۔ پروفیسر صاحب کا دعوےٰ ہے۔ کہ جو شخص اس کتاب کو ایک دفعہ اچھی طرح سے پڑھ ہی جاوے گا۔ وہ بھی ان حیرت انگیز علوم کے رازوں سے اچھی طرح واقف ہو جاوے گا اور حیرت انگیز کام کر سکے گا۔ اور خود کسی طلسم یا چارم میں نہیں پھنسے گا اور جو جنتر۔ منتر وغیرہ بنا کر بیچتے ہیں۔ ان کے پاکھنڈ کو اچھی طرح سمجھ سکے گا۔ اور خود کئی قسم کے مسمیرک اپریٹس مانند جادو کی انگوٹھیاں ترکال درشی سیشے وغیرہ بنا سکے گا۔ غرض اس کتاب پر عمل کرکے ایک عمدہ عامل بن جاویں گے۔ قیمت عہ

سموہن شاستر تین حصے ایک جلد } یہ کتاب سموہنی آشرم جس میں یوگ ابھیاس۔ یکسوئی۔ ہپناٹزم۔ ہپناٹک طریقہ علاج سپرچوئل ازم وغیرہ خفیہ آتمک و دیائیں سکھائی جاتی ہیں۔ کا پریکٹیکل کورس ہے۔ اس کو اس اشتہار میں اس لئے شامل کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ لوگ جو آشرم کے کسی وجہ سے ممبر نہیں ہو سکتے۔ لیکن آتم اُنتی۔ یکسوئی۔ پرسنل میگنٹزم۔ ہپناٹزم وغیرہ سیکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ بھی فائدہ اٹھالیں۔ کتاب تمام کی تمام عملی اسباق سے پُر ہیں۔ اس لئے اس کو وہی منگوائیں جنہوں نے واقعی ابھیاس کرنا ہو۔ اور اپنے جیون کو سدھارنا ہے۔ اور اپنے آپ کو شانت اور حیرت انگیز شخصیت بنانا ہے۔ جو لوگ اس کو منگوانا چاہیں۔ ان کو یہ پرتگیا تحریر کرکے ساتھ بھیجنی ہوگی۔ اس پر عمل کرنے سے جو طاقت حاصل ہوگی۔ اس کا ناجائز استعمال نہ کریں گے۔ قیمت اصلی مبلغ نو روپے۔ اردھ شتابدی تک صرف چھ روپے ؂

ہپناٹک طریقہ علاج } ہپناٹزم کیا ہے؟ اس سے کس قسم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں؟ اور کیوں ہوتی ہیں؟ انسان خود اپنی بیماریاں کیونکر بغیر دوا اچھی کر سکتا ہے؟ ان سب باتوں کا اس میں مفصل بیان ہے۔ آخیر میں جنہوں نے اس علم سے شفا حاصل کی ہے۔ ان کی تصدیق بھی موجود ہے۔ غرض علاج کے متعلق اس علم اور اس کی فلاسفی سمجھنے کے لئے یہ کتاب نہایت اعلےٰ ہے۔ قیمت آٹھ آنے (۸)

ملنے کا پتہ

مینیجر سموہنی آشرم گورداسپور (پنجاب)

Gangotri Gyaan Kosha

طاقت کا خزانہ

"چمپارس"

قوت باہ اور مردمی طاقت کے لئے لاجواب چیز ہے۔ ویریہ کو گاڑھا اور با افراط پیدا کرتی ہے۔ صاف اور صالح خون کو پیدا کرتی ہے۔ ہاضمہ درست کرتی ہے۔ پھیپھڑوں اور پٹھوں کو مضبوط بناتی ہے۔ زکام۔ نزلہ اور بلغم کی زیادتی کے لئے از حد مفید ہے۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ضعف بصارت۔ دل دھڑکن کو نافع ہے۔ جریان۔ احتلام اور سرعت کا اعلےٰ علاج ہے۔ اس کا چند دن کا استعمال غضب کی طاقت بخش دیتا ہے۔ کچھ دیر استعمال کی ہوئی رسائن کا کام دیتی ہے۔ یہ شرط ہے۔ کہ "چمپارس" افیم۔ دھتورہ۔ بھانگ وغیرہ سے مبرا ہے۔ ہر مزاج کے موافق ہے۔ سردیوں کا استعمال سال بھر کے لئے طاقت کا خزانہ جمع کر دیگا۔

قیمت ۳۰۔ خوراک تین روپے (سے)

"کولاذا"

"کولاذا" دائمی زکام و نزلہ کا واحد علاج ہے۔ زکام اور نزلہ آج کل عالمگیر وبا کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ کھانسی اور دمہ اس کی مہربانی ہے۔ لا پرواہی تپ دق کی شکل ہے۔

موتیا بند۔ بہرہ پن۔ دانت اور ڈاڑھ درد۔ حافظہ کی کمزوری۔ بالوں کا جلد سفید ہو جانا۔ ناک اور گلے کی خراش دائمی قبض اور سر درد وغیرہ وغیرہ سب زکام اور نزلہ کا بگاڑ ہے۔ در اصل آج کل جو امراض حلق اور سینہ ترقی کر رہی ہیں۔ وہ صرف زکام اور نزلہ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ کولاذا ان سب شکایتوں کو جڑ سے کھو دیتا ہے۔ حتیٰ کہ ابتدائی دمہ کو بھی مفید ہے۔ نزلہ کو کبھی سینہ پر نہیں گرنے دے گا۔ افیم والوں کی افیم چھڑا دیتا ہے۔ پلیگ کے دنوں میں حفظ ماتقدم کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۳۰ خوراک دو روپے۔ (عار)

"سوم راج"

اگر آپ لیوکوریا شویت برو یعنی جریان الرحم کا علاج کرتے کرتے تنگ آ چکے ہیں۔ تو ایک بار "سوم راج" کا بھی استعمال کر کے دیکھئے۔ لیکوریا کو جڑ سے کھو دیتا ہے۔ ایک ماہ کا استعمال عورت کو مانند باقرہ کر دیتا ہے۔ عورتوں میں تپ دق کی زیادتی مردوں کی نسبت اسی مرض کی لاپرواہی ہے۔ جو گھر میں گھسی ہوئی ہے۔ اور جس میں ۹۵ فیصدی عورتیں مبتلا ہیں۔ چہرہ کی بے رونقی کمر میں درد۔ آنکھوں کا اندر دھنس جانا۔ آنکھوں کے ارد گرد کالے گڑھے پڑ جانا۔ حیض میں خرابی۔ حمل کا نہ ٹھہرنا۔ یہ سب تکالیف اسی کی بدولت ہیں۔ اس کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کریں۔ سوم راج دس دن کا استعمال آپ کو یقین دلا دے گا۔

قیمت دس خوراک دو روپے آٹھ آنے

"نینولا"

ککرے اس کے استعمال سے ہمیشہ کے لئے یعنی کافور ہو جاتے ہیں آنکھوں کی خارش۔ سرخی۔ پانی بہنا۔ دکھنا۔ دھوپ میں نہ کھلنا۔ چندھیا جانا۔ جالا دکھائی دینا۔ یہ سب تکالیف چند دن میں دور ہو جاتی ہیں۔ نینولا بصارت کو تقویت۔ آنکھ کو ٹھنڈک اور طراوت پہنچاتا ہے۔ اگر آپ اپنی آنکھوں کی شکایات کو لاعلاج سمجھ کر ہار بیٹھے ہیں۔ تو آپ ہم سے خط و کتابت کریں۔ آپ ہمارے طریقہ علاج سے حیران رہ جائیں گے۔ "نینولا" کو خدمت کرنے کا موقع دیں۔ ابتدائی موتیا بند کا خاص آپ کو یقین دلانے کے لئے دو سے چار ہفتہ تک کا استعمال کافی ہے۔

قیمت فی تولہ چار روپے

نوٹ:۔ ۲۷ برس تک اس سرمہ نے بنی نوع انسان کی خدمت کی ہے۔ اور ہندوستان کے علاوہ باہر بھی یہ خدمت کرنے پہنچا ہوا ہے۔

نوٹ:۔ جے لال اینڈ کمپنی کا نام اس بات کی گارنٹی ہے۔ کہ جتنی بھی دوائیاں انہوں نے پبلک کے سامنے پیش کی ہیں۔ وہ سب آزمودہ ہیں۔ اور ان کی تیاری میں اعلےٰ درجہ کے کشتہ جات اور جڑی بوٹیاں استعمال ہوتی ہیں۔

نوٹ:۔ اگر آپ باقاعدہ طور پر علاج کرانا چاہیں۔ تو اپنی ساری حالت لکھ کر ہم سے مفت مشورہ حاصل کریں۔

جے لال اینڈ کمپنی مینوفیکچرنگ کیمسٹس راولپنڈی کرتارپور روڈ

CC-0. Gurukul Kangri Collection

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

اوم

آریہ سماج کا ہفتہ وار آرگن

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ار

آریہ مسافر لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر:- چمنی لعل

साप्ताहिक आर्य्य मुसाफिर

Ludhiana

آریہ مسافر

ویدک دھرم

کا

سچا پرچارک اور سہایک

ہفتہ وار گزٹ ہے

آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجئے

(مینیجر)

جلد ۔ ۷ } اتوارہ ۔ ۱۳ ۔ ماگھ سمت ۱۹۹۲ بکرمی ۔ دیانند آبد ۱۱۱ مطابق ۔ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء { نمبر ۔ ۴

آج کے لیکھ

گوروکل کانگڑی اور آریہ سماج (سوامی ستیانند جی)

آریہ سماج دُنیا کی نگاہوں میں (سوامی سوتنترانند جی)

آریہ سماج اور بان پرستھ (مہاشہ موہن لال جی)

قرآن شریف اور گاؤ کشی (شری احمد علی جی)

ہندو مسلم ایکتا کا واحد علاج (صوفی گیانند جی)

ویدک دھرم کی اوشیکتا (مہتہ جیمنی جی)

مہاشہ کرشن جی کے سبھا پردھان پر مول آکشیپ (پرکاش وبھاگ)

دروت بھون کے سماچار

جھگڑا مندر مسیت دا چک جائے (نظم)

پرمیشور پریم (حفیت جی)

آریہ ویرو اُٹھو! (مہاشہ کندن لال جی)

آریہ جگت کی تازہ ترین خبریں

پیارے سوامی

(از شری حفیت جی سیالکوٹ)

پیارے سوامی توں گھول گھمائیاں ۔ جس کیتیاں نیک کمائیاں

دیانند سی سورج گیان دا ۔ سچا بھگت سچے بھگوان دا

ایشور نال محبتاں لائیاں ۔ پیارے سوامی توں

چھڈے راگ تے رنگ جہاندے ۔ دُنیا والڑے سُکھ سنتان دے

بھسماں جنگلاں وچ رمائیاں ۔ پیارے ”

کھوج کھوج کے آتما لبھیا ۔ سنگت ورجانند دی کم پھبیا

نستے دُکھ تے دُور بلائیاں ۔ پیارے ”

گورو چرناں تے سیس نوائیکے ۔ جھنڈا اوم دا کندھے تے چائیکے

بڑیاں کھوٹیاں رسماں ہٹائیاں ۔ پیارے ”

دیانند سی مرد میدان دا ۔ سچا روپ سی آریہ شان دا

بھارت ماتا نوں لکھ ودھائیاں ۔ پیارے ”

سچے جگت پتا ہتکاری ۔ دیانند رشی برہم چاری

مرد کے بھیج اساڈیاں سائیاں ۔ پیارے ”

Gangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت کی تازہ ترین خبریں

تین صد چماروں کی شدھی

(۱) ۱۰ پھاگن کو پنڈت نتھو رام اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے موضع درمان سے دو کوس کے فاصلہ پر چھوال گرام میں تین سو چماروں کو باقاعدہ شدھ کر کے اُن کو آریہ جاتی میں پرویش کرایا۔ ظفروال سے چار پانچ بھائی اس شبھ موقعہ پر حاضر ہونے کے لئے گئے۔ شدھی سے پہلے ۹ پھاگن کی رات کو خوب زور سے دھرم پرچار ہوا۔ مہاشہ نتھو رام کے بھجن ہوئے۔ پنڈت رام ناتھ اور دیگر اُپدیشکوں کے لیکچر ہوئے۔ دولت اودھار سبھا ہوشیارپور کے دو پرچارک بھی شامل ہوئے۔

(۲) ۱۳ پھاگن کو پراتہ ۷ بجے مہاشہ بدری لال پٹواری کے مکان پر ہون یگیہ ہوا۔ مہاشہ جی نے ایک روپیہ دکھشنا کے علاوہ سب آریہ بھائیوں کا مٹھائی سے ستکار کیا۔ ماسٹر گردھاری لال نے پرارتھنا کرائی اور یگیہ کی مہما ورنن کی۔

(۳) اسی شام وسرڈی کا تہوار آریہ سماج مندر میں خوب سماروہ سے منایا گیا۔ بڑا ہون یگیہ کیا گیا۔ بھجن گائے گئے۔ پھر سب آریہ بھائیوں نے ملکر سندھیا کی۔ ماسٹر گردھاری لال نے پرکاش کے وسرڈی انک سے ایک مضمون اور ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ آرتی و شانتی پاٹھ کے بعد سب آریہ بھائیوں میں ریوڑیاں اور پھرچہ بانٹے گئے۔ حاضری کافی تھی۔

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

آریہ سماج چنڈی چیاں

واہر صد چار ماہ سے روزانہ ست سنگ پراتہ ۸ بجے سے ۹ بجے تک ہوتا ہے۔ جس میں ہون یگیہ سندھیا اور بھجن اپدیش ہوکر وید منتروں کی کتھا ہوتی ہے جس میں استری و پرش پرماتما کے گنوں کا ورنن کرکے آنند کے بھاگی بن رہے ہیں۔

(۲) ۹ پوہ سے یکم ماگھ تک پراتہ ست سنگ کے علاوہ رات کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک شریمان مانیہ ور سوامی دھیرانند جی مہاراج کتھا دوارا اور شریمان پنڈت دیشراج جی بھجنیک بھجنوں دوارا نگر واسیوں کو امرت پان کرا کر آنند کرتے رہے۔ مہاشہ دیشراج جی کے بھجنوں کو سننے والوں کی یہ خواہش رہتی تھی کہ ایک گھنٹہ اور بھجن ہو سکتے۔ ورنن کے لئے شریمان ادھشٹاتا پرچارک پرتی ندھی سبھا پنجاب کو دھنیواد ہے۔ پرچار کا اثر بہت اچھا ہوا۔

(۳) وسرڈی کی شام کو ہون کیا گیا۔ اور یکم ماگھ کو پراتہ ہون کرکے سوامی جی کا منوہر اپدیش ہوا اور وید پرچار پر ہوا۔ بعد میں کڑاہ پرشاد تقسیم کرکے کاروائی ختم کی گئی۔

(تلسی داس آریہ سیوک آریہ سماج ...)

آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں

مورخہ ۱۳ پوہ بروز منگلوار آریہ سماج کے وسیع مندر میں زیر صدارت پنڈت جے چند جی ماگھی کا تہوار منانے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ حاضری کافی تھی۔ جلسہ کی کاروائی سے پہلے ہون یگیہ ہوا۔ اس کے بعد جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مہاشہ اوم پرکاش کا ایک منوہر بھجن ہوا۔ پھر مہاشہ دھنپت رام جی مہاپدیشک کا بڑا اسندر اور عالمانہ وید اپدیش ہوا۔ جس کا اثر حاضرین پر نہایت اچھا پڑا۔ اس کے پشچات مہاشہ تارا چند جی ہیڈ ماسٹر نے سبھاپتی جی کے حکم پر سنکرانتی کے موضوع پر پربھاؤ شالی لیکچر ہوا۔ حاضرین کا ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا۔ آرتی و شانتی پاٹھ ہو کر کاروائی جلسہ سماپت ہوئی۔

(ہنسراج اپ منتری)

آریہ سماج چک جھمرہ کا سالانہ چناؤ

مورخہ ۵ کو آریہ سماج مندر میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے:-

پردھان:- مہاشہ خوشحال چند جی

اُپ پردھان:- مہاشہ سنت لال۔ مہاشہ دیوان چند جی

منتری:- مہاشہ سادھو داس

اُپ منتری:- مہاشہ دیال چند جی

خزانچی:- مہاشہ رام بھجایا مل جی۔

پستکادھیکش:- مہاشہ پرمتی راج جی۔

آڈیٹر:- بابو مراری لال جی۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل انترنگ سبھا کے سبھاسد چنے گئے:-

(۱) مہاشہ بڈی رام جی۔ (۲) مہاشہ سیاداس جی (۳) مہاشہ ہنسراج جی (۴) مہاشہ بلدیو جی (۵) پنڈت سر چند جی (۶) مہاشہ دولت رام جی (۷) مہاشہ دلا رام جی وغیرہ۔

(سادھو داس منتری آریہ سماج چک جھمرہ)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ جلسہ

پہلا دن پراتہ:- ۸ سے ۹ بجے تک ہون۔ ۹ سے ۱۰ بجے تک بھجن مہاشہ راجپال جی

دوپہر:- ایک سے ۳ بجے تک۔ استریوں میں شریمتی شکیلا کماری جی۔ شریمان پنڈت بہاری لال جی کے بھجن و اپدیش ہوئے۔

بعد دوپہر:- ۳ سے ۵ بجے تک وسرڈی اتسو پر برہد یگیہ کے پشچات مہاشہ راجپال جی کے بھجن اور شریمان پنڈت رام چند جی کا دیاکھیان ہوا۔

رات کا پروگرام:- ۷ سے ۸ بجے تک بھجن مہاشہ بہاری لال جی۔ ۸ سے ۹ بجے تک شریمان پنڈت پنہیال جی کا پُر از معلومات ویاکھیان ہوا۔ انہوں نے بھی دھن کے لئے اپیل کی۔ اور آریہ سماج کے کاموں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد منتری آریہ سماج نے گت ورش کی رپورٹ پیش کی۔ اور دان اکٹھا کیا گیا۔ اس اتسو پر کل چندہ تقریباً ..۔ روپیہ ہوا۔ اس کے بعد شری کنور سکھ لال جی نے آریہ سماج کے درخشندہ کارناموں کو بڑی فصاحت سے درشایا۔ آریہ سماج مندر میں جنتا سے بھرا ہوا صحن یر آمدے رہال سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ اس ورش کا اتسو پچھلے سالوں کی نسبت کامیاب رہا۔ کنور صاحب کے ویاکھیان عنتا میں زندگی پیدا کرنے والے تھے۔ لوگ سخت سردی کے باوجود ہزاروں کی تعداد میں نہایت شانتی سے تمام کاروائی کو سنتے رہے۔

(سندر داس منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں)

یگیہ

جو بہرجی کواٹرز لاہور میں شری لالہ سیوک رام جی سیٹھی بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے اپنے پتا شری لالہ سوبھراج جی ہیڈ ہی گھیپ کی یاد میں ہون یگیہ کروایا۔

گورو کل بیٹ سوہنی گجرات

(۱) برہمچاری سب سوستھ ہیں۔ روگی گرہ بالکل خالی ہے۔

(۲) مورخہ ۲۸/۱۲/۳۵ کو کانگریس گولڈن جوبلی بڑے سماروہ کے ساتھ منائی گئی۔ جس میں شریمان شاستری مہندر پرتاپ جی ہیڈ ادھیاپک نے فرمایا کہ قوم پر مرنے والوں کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

(۳) موسم سرما جوبن پر ہے۔ سردی بڑے زور کی پڑ رہی ہے۔ پارچات از قسم دھوتیاں۔ نکریں۔ لنگوٹ کی ضرورت ہے۔ علاوہ پارچات کے گندم و نقدی کی اشد ضرورت ہے۔ دانی مہاپرشوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس غریب کل کی اور دھیان ...

---

(۴) ۳ پوہ کو تہوار لوہڑی زیر صدارت ... ادتم چند صاحب بی۔ اے۔ گورنمنٹ ... شریمان لالہ گنپت رائے صاحب سیکرٹری ... شان سے منایا گیا۔ جس میں ہون یگیہ کیا گیا ... ماسٹر لال چند جی ادھیاپک گورو کل ... مہندر پرتاپ جی ہیڈ ادھیاپک نے ... کہ یہ تہوار کیوں منایا جاتا ہے برہمچاریوں کے بھجن کے بعد کاروائی سماپت ہوئی۔

(۵) گورو کل ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس ... ہے۔ کہ آئندہ اس گورو کل کا نام گنگا ... بیٹ سوہنی گجرات رکھا جائے۔

(روشن لال کلرک گورو کل بیٹ ...)

قادیان میں ویدک دھرم پرچار

مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج ... لوہڑی کا تہوار بڑی شان سے منایا گیا ... شری پنڈت دیو شنکر جی اُپدیشک ... سبھا پنڈت تر لوک چند جی شاستری ... کے تہواروں کے مضمون پر پربھاؤ شالی لیکچر ... مہاشہ بالکرشن جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی ... کے رات کے گیارہ بجے تک سُر یلے اور ... ہوتے رہے آریہ سماج مندر کا وسیع ہال ... سے بھرا ہوا تھا۔ حاضرین میں ریوڑیاں تقسیم ... آریہ سماج قادیان کا سالانہ جلسہ ۲۰ ... مارچ ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس ... مہاتما اُپدیشک اور راگی تشریف لائیں گے۔

(داتا رام منتری آریہ ...)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی گورو کل ...

آریہ سماج کا سالانہ چناؤ اتوار ۱۹ ... ۹½ بجے ہون پرکاد ہوا:-

پردھان:- رائے صاحب ...

پردھان پرچار و بھاگ تھا) ڈاکٹر ...
ادھشٹاتا وید پرچار)

اُپ پردھان:- مہاشہ بلاقی داس جی

منتری:- پنڈت سائیں داس جی

اُپ منتری:- مہاشہ بدھاوا لال جی ...

خزانچی:- مہاشہ سدانند جی۔

لائبریرین:- مہاشہ ہری چند جی۔

پرتشٹھت سبھاسد:- ڈپٹی صاحب ... جی۔ مہاشہ جوتی پرشاد جی۔

پرتی ندھی:- مہاشہ گینڈا رام جی۔ مہاشہ ...

مہاشہ رام چرن جی۔ مہاشہ منشی رام ...

کاہن سنگھ جی۔ مہاشہ ... جی۔

(سائیں داس منتری)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۲۶ جنوری ۱۹۳۶ء

مہاشہ کرشن جی کے سبھا پر نرمول آکشیپ

پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

اس ورش ستمبر ۱۹۳۵ء سے مہاشہ کرشن جی (بھوت پورو سبھا منتری تتھا ورتمان انترنگ سبھا کے سدسیہ) سبھا تتھا اس کے ورتمان ادھیکاریوں کے وشے میں نرادھار آکشیپ اپنے سماچار پتر "پرکاش" میں پرکاشت کر رہے ہیں۔ جب ان کا پرتیواد کیا گیا تو انہوں نے اسے اپنے پتر میں پرکاشت کیا۔ اور نہ اپنی بھول سویکار کی۔ آریہ جنتا کے سمرن کرانے کے لئے ہم ان کھنڈناؤں کو یہاں پرکاشت کرتے ہیں۔

(۱) سبھا کوئٹہ کے لئے ۲۳ جون تک دو ہزار سے زیادہ روپیہ جمع نہ کر سکی۔ "پرکاش" مورخہ … جون ۱۹۳۵ء

لیکن … جولائی کے پرکاش میں پنڈت ٹھاکر دت جی … دھان کوئٹہ ریلیف کمیٹی نے واضح کیا۔ کہ ۲۲ جون تک … آٹھ ہزار نقد آ گیا ہے۔

(۲) آریہ پرتی ندھی سبھا نے سبھا پردھان کا حکم … کر دیا۔ اور نشچے کیا۔ کہ پنڈت چموپتی جی پوروت … کاریہ جاری رکھیں۔ "پرکاش" ۲۰ نومبر ۱۹۳۵ء

پرنتو … مہاشہ جی نے اس کے برخلاف پہلے … لکھا ہے۔ کہ:-

آریہ پرتی ندھی سبھا کو پنڈت چموپتی جی کی خدمات … کرنے کی چال ناکام رہی۔ اس چال کی ناکامی … سبھا کے پردھان شری رام دیو جی تعریف … ہیں۔ "پرکاش" ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء

… جی کے متعلق ۲۰ اکتوبر کی سوچنا کے بعد … کر برخلاف لکھنا کہاں تک ٹھیک … رہا ہے … طرح مہاشہ جی نے پرکاش میں لکھا تھا۔ کہ ایک … میں نمایاں حصہ لینے کے کارن … نے گوروکل میں پروفیسر بنا دیا۔ یہ بات … غلط تھی۔ جس کا پرتیواد کیا گیا۔ پرنتو مہاشہ … میں بھی نہ اپنی غلطی سویکار کی۔ اور … کا کھنڈن کیا۔

… ان دنوں پھر انہوں نے … ایسی ہی نرمول باتیں پرکاشت کی … رکھنے کے لئے … کرنا اوشیک ہے۔

… ۱۹۳۵ء کے پرکاش میں وہ لکھتے ہیں کہ

… سبھا کے ادھیکاری تتھا اپدیشک پرکاش کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ آج تک سبھا کے کسی ادھیکاری و اپدیشک نے پرکاش کا بائیکاٹ نہیں کرایا۔ ہاں سبھا کے ساپتاہک پتر آریہ مسافر کے پرچار کے لئے لوگوں کو وشیش روپ سے پریرت کیا گیا ہے۔ اس کی وشیش آوشیکتا اس لئے بھی ہوئی کہ مہاشہ کرشن جی کے نجی پتر "پرکاش" نے سبھا کی اردھ شتابدی سمبندھی خبروں کو اس ورش چھاپنا بند کیا ہوا ہے۔ اور یدی کبھی کوئی وکتویہ پرکاشت بھی کیجاتی ہے۔ تو اسے کانٹ چھانٹ کر۔

۱۹ جنوری کو مہاشہ جی نے "پرکاش" میں سبھا کے اتہاس شیرشک سے لیکھ لکھا ہے۔ اس لیکھ میں بھی زیادہ تر باتیں غلط لکھی گئی ہیں۔ کچھ نمونے یہاں دیئے جاتے ہیں۔

(۲) اردھ شتابدی سمارو ہ کے سمپنن ہونے کے ساتھ ساتھ پردھان نے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء کے آریہ مسافر میں لکھ کر گھوشنا پرکاشت کی تھی کہ۔ سبھا کی طرف سے جو اتہاس تیار کروایا گیا تھا وہ چھپ گیا ہے۔ اور نریکشن بھی ہو گیا ہے۔ کنتو انترنگ سبھا نے سرب سمتی سے نشچے کیا ہے۔ کہ اس کے کچھ سھلوں پر پنہ وچار کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ جب وہ پستک کا نریکشن کرے گی۔ تو پستک کا اس کمیٹی کی آگیا انوسار اگر ضرورت ہوئی۔ تو سنشودھن کر دیا جائے گا۔ تب ہی سبھا اس کو شائع کر سکے گی۔ اس سے پہلے نہیں۔

اس گھوشنا کے بعد مہاشہ جی کا یہ لکھنا۔ کہ سبھا کا اتہاس پرکاشت نہ ہو گا۔ کہاں تک ٹھیک ہے۔ یہ آریہ بھائیوں کو سوئم سوچنا چاہیئے۔ پردھان سبھا کا اتہاس چھپوانا چاہتے تھے۔ انہیں کی پریرنا سے اردھ شتابدی سمتی کے بجٹ میں گنجائش نہ ہونے پر بھی انترنگ سبھا سے وشیش روپ سے سبھا اتہاس کے لئے بجٹ سویکار کرا لیا۔ سبھا کی اور سے سبھا اتہاس کے لکھوانے کے لئے سب پرکار سے ادھیک وشیش پربندھ کیا گیا۔ یہ کہنا ٹھیک نہیں۔ کہ سبھا پردھان سبھا کا اتہاس چھپوانا نہیں چاہتے تھے۔ وہ اسوستھ ہوتے ہوئے بھی نریکشن سمتی کے پہلے دو تین ادھیویشنوں میں

سمّلت ہوتے رہے۔ وہ سبھی سے پرارتھنا پریورتن کرنیکی صلاح دیتے رہے۔ اردھ شتابدی کے لئے دھن سنگرہ ارتھ باہر جانے کی دشا میں سبھا منتری کو سمّلت ہونے کے لئے کہہ گئے۔ سبھا منتری نے سبھا پردھان کی آگیا انوسار یہ بھی کیا۔ ادھیک سے ادھیک پریورتن کرنے کے لئے بھی کہا۔ اتہاس لکھنے کے سمبندھ میں ۴ دسمبر کو سبھا ادھکاریوں نے نریکشک سمتی کے ساتھ

بھی رکھی۔ اور سبھا کی نیتی کی درشٹی سے ہی اتہاس لکھے جانے اور پریورتن کئے جانے پر زور دیا۔ پرنتو وہ پریورتن نہیں ہو سکے اور سبھا کی نیتی کی نسبت لیکھک کے ویکتگت سمتیوں کو سمتھا دینا اچت سمجھا گیا اس پر اس سمتی کے سنیوجک سبھا منتری نے لکھت پرتیواد سمتی کو

گوروکل کانگڑی اور آریہ سماج

از قلم شری سوامی ستیانند جی مہاراج

گوروکل کانگڑی کی ستھاپنا مہاتما منشی رام جی نے کی تھی۔ یہ کیول شری سوامی دیانند جی کے لکھت بھاوؤں کو شردھا سے ساکار روپ دینا تھا۔ اس سمیہ کے آریہ سماجیوں کے دو دل تھے۔ ایک دل تو مہاتما منشی رام کے نیتا پن میں وشواس رکھتا تھا۔ وہ بڑی لمبی آشاؤں کے ساتھ منوہر منورتھوں کے ساتھ اور درڑھ نشچے کے ساتھ گوروکل کی پاٹھ پدھتی کا پکش پاتی تھا۔ اور دوسرا دل ایسا تھا جس میں انگریزی شکشا اور ڈگریاں لئے ہوئے لوگ ادھک تھے۔ جو گوروکل کی پاٹھ پرنالی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اس کو اپیوگی نہیں سمجھتے تھے۔ اس کو دیرگھ کال یہ مانتے تھے۔ اور اس کو سمے کے سروتھا پرتی کول جانتے تھے۔ اس دل کے سجن گوروکل کا کھلم کھلا ویرودھ تو نہیں کرتے تھے۔ پرنتو گوروکل کی ستھاپنا میں سہایتا دینے سے سروتھا اداسین تھے۔

مہاتما منشی رام جی آریہ سماج کی مہاتما پارٹی کے پربل نیتا تھے۔ وہ پربھاوشالی پرش تھے۔ وہ زوردار ویاکھیان داتا تھے۔ اپنے بھاشنوں کے پربھاؤں سے وہ جنتا کو اپنا انویائی بنا لیتے تھے۔ ان کے ہاتھ میں دھرم پرچارک ساپتاہک اخبار بھی تھا۔ جس کے ویرودھ اس پتر میں مہاتما جی کی قلم قدم اٹھاتی تھی … سر سے پاؤں تک ایکبار تو کانپ ہی جایا کرتا تھا۔ ایسی اوستھا میں مہاتما منشی رام جی کے چلائے ہوئے کام کے پرتی کول بولنا ایک ٹیڑھی کھیر سمجھا جاتا تھا۔ یہی کارن تھا۔ کہ گوروکل کانگڑی کی ستھاپنا کے ویرودھ لوگوں نے کھڑے ہونے کا ساہس نہیں کیا۔ اور شری مہاتما جی اس کی ستھاپنا کرنے میں سپھل ہو گئے۔

پرنتو گوروکل کانگڑی کی ستھاپنا نے آریہ سماج کو چار چاند لگا دیئے۔ اس انوکھے اور انوپم کام سے آریہ سماج کی کیرتی کی کرن چاروں دشاؤں میں چمکنے لگی۔ سماچار پتروں میں اس کے یش کے سنہرے گیت گائے جانے لگے۔ اور دیش کے مانیہ نیتاؤں کے مکھوں سے اس کی پرشنسا ہونے لگی۔ یہ کہنا سروتھا ست ہے۔ کہ گوروکل کانگڑی نے آریہ سماج کے پربھاؤ کو بہت بڑھایا۔ اس کو جنتا کی آنکھوں میں ادھک اونچا کیا۔ سروپریہ بنایا۔ اور دیش ہتیشی سماجوں میں اتم ستھان دیا۔

گوروکل کانگڑی کے رچناتمک کام کے ستھاپن ہونے پر آریہ سماج کا جھنڈا گورو کے ساتھ جھولنے لگا۔ آریہ سماجوں کے اتسووں پر روپیہ جیسے بادل بن کر برسنے لگ گئے۔ لوگ دھڑا دھڑ آریہ سماجوں میں پرویش کرنے لگے۔ آریہ سماجوں کے اتسووں کی شوبھا دو چار ورشوں میں ہی سیما پار کر گئی۔ جہاں جاؤ جیسے ہو۔ وہیں آریہ سماج کے اس شبھ کرم کی کیرتی کی کتھا کہی جاتی تھی۔ آریہ سماجوں کے جن۔ دھن اور مان کو جتنا گوروکل کانگڑی نے بڑھایا ہے۔ اتنا دوسرے کسی کام نے بھی نہیں بڑھایا۔

گوروکل کانگڑی کی ستھاپنا سے پہلے بھارت ورش کے ہر ایک پرانت میں بڑے بڑے نگروں میں سماجیں ہوا کرتی تھیں۔ ان میں انگلیوں پر گنے ہوئے سبھاسد ہوتے تھے۔ دھن کا بھاری ابھاؤ تھا۔ بہت تھوڑے آریہ سماج مندر تھے۔ آریہ سماجوں کے اتسووں میں کوئی بڑی کشش نہیں ہوتی تھی۔ ویرودھ جہاں تہاں گھور ہوتا رہتا تھا۔ پرنتو گوروکل کانگڑی کی ستھاپنا کے ترنت پشچات آریہ سماج کا ستارہ سب سے اونچا چمکنے لگ گیا۔ آج کا آریہ سماج سمبندھی سنسار گوروکل کانگڑی کا ہی پھل روپ ہے۔ آج کی آریہ سماجوں کی سج دھج … سمپتی جن سنکھیا اور مان وردھی گوروکل کانگڑی کے پربھاؤ کا ہی پرنام ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ گوروکل کانگڑی کی ستھاپنا کے پشچات آریہ سماج نے ہر ایک شبھ کام میں دن دونی رات چوگنی انتی کی ہے اس سے آریہ سماج کا دو دیشوں میں بھی آدر مان بڑھا ہے۔ دوسرے دیشوں اور دھرموں کے لوگوں میں اکثر آریہ سماج گوروکل کے نام اور کام سے ہی یاد کیا جاتا ہے۔ جیسی کیرتی گوروکل کانگڑی نے پراپت کی ہے۔ جتنا یہ پرسدھ ہے۔ دور دور دیشوں کے جتنے لوگ اس کو جانتے ہیں۔ اور جتنا اس کا آدر ہے۔ ایسا سوبھاگیہ بھارت کی انیہ کسی بھی شکشا سمبندھی سنستھا کو پراپت نہیں ہے۔

Gangotri Gyaan Kosha

پاس بھیجدیا۔ اور بعد میں نکمت اتہاس کی سول کالی سمتی کے پاس جانے سے پور داد رکن ارتھ سبھا میں بھیجنے کو کہا جس نے سبھا کے ادھیکاریوں کی اور سے اس پر وچار کر پرستاوت اُچیت پریورتن نرنکھشن سمتی کے پاس بھیجے جاسکیں۔ پرنتو سمتی نے شیگھرتا میں یہ بھی نہ کیا۔ اس اوستھا میں یہ وشے انترنگ سبھا میں رکھ دیا گیا۔ انترنگ سبھا کے ادھیویشن سے پہلے سبھا پردھان نے سبھا اتہاس کے لیکھک سے پریورتن یوگیہ ستھلوں کے سمبندھ میں بات چیت بھی کی۔ انہوں نے اسی دن ہونے والے انترنگ سبھا کے ادھیویشن تک اپنی سمّتی دینے کی آشا بھی دلائی۔ سبھا پردھان نے انترنگ سبھا کے ادھیویشن کے وقت دوبار سیوک کو لیکھک بھودیو کے مکان پر بھیجا۔ پرنتو وہ نہ مل سکے۔ اس لئے یہ انترنگ سبھا میں وشے پیش نہ ہو سکا۔ اور سبھا کا اتہاس نرنکھشن سمتی کے دو سدسیوں کی اپیکشا میں آدر ایک بار صرف ایک سدسیہ کی اپیکشا میں سنایا جا کر چھپوایا گیا۔ (یہ بھی انترسبھا کے نشچے انوسار دو کا کورم اوشیک تھا)

پریورتن یوگیہ ستھلوں کے سمبندھ میں لیکھک مہودے کی سمّتی کی سوچنا اُس دن نہیں مل سکی۔ اس لئے انہوں نے اس دن ایجنڈا میں ہونے پر بھی انترنگ تھی ۱۵ دسمبر میں یہ وشے پیش نہیں کیا۔ اس عرصہ میں اتہاس چھپتا رہا۔ اور لاچار پردھان جی کو اوچک وقت کے طور پر یہ وشے سیدھا انترنگ سبھا تھی ۱۹ دسمبر میں پیش کرنا پڑا۔ مدرت ہونے پر جب اُس کی پرتی سبھا کاریالیہ میں آئی۔ تب اُس کا نرنکھشن کرنے کے بعد پردھان نے سبھا کے پرستاؤ سمبندھی کارروائی کے نیم سنکھیا ۵ کے انوسار اسے پیش کیا۔ اور انترنگ سبھا کے نکمت تھیکرت پرستاؤ کے انوسار اُس کا پرکاشن تھگت ملتوی ہونا سُتھگت کیا۔

شری پردھان جی نے سوچنا دی۔ کہ ان کی سمتی میں سبھا اتہاس نرنکھشن سمتی دوارا نرنکھشت ہونے والے سبھا کے اتہاس میں کئی ستھل ایسے ہیں۔ جو سبھا اور گورو کل کے ہِت کو ہانی پہنچانے والے ہیں۔ اس آشے کا شری مکھیہ ادھشٹاتا جی گورو کل کا بھیجا ہُوا پتر اُدھر بھی پڑھا گیا۔

سر وسمتی سے نشچے ہُوا۔ اس اتہاس کا آگے چھپنا بند کیا جائے۔ اور اب تک چھپی ہوئی سب کاپیاں سبھا کاریالیہ میں سرکشت رکھی جائیں۔

تیار ہوئی اتہاس پُستک پر وچار کر کے بھوشیت روپ میں پرکاشت کرنے کیلئے ایک اُپ سمتی بنائی جائے۔ اس اُپ سمتی کے نرنکھشن کے بعد یہ اتہاس پستک پرکاشت کی جائے۔

اس دشا میں یہ لکھنا کہ پردھان سبھا کا اتہاس شائع نہیں کرنا چاہتے۔ اور وہ پرکاشت نہیں ہوگا سروتھا غلط ہے۔

۴۔ واستوک ستھتی کو سمجھنے کے لئے یہ لکھ دینا بھی اوشیک ہے۔ کہ اردھ شتابدی سمتی نے سبھا اتہاس لکھنے کا کاریہ آچاریہ رام دیو جی کو دیا تھا پرنتو پنڈت چموپتی جی کے گورو کل سے لاہور چلے آنے پر مکھیہ روپ سے مہاشہ کرشن جی نے آچاریہ رام دیو جی کو سبھا اتہاس لکھنے کا کاریہ پنڈت چموپتی جی کو دینے کی صلاح دی۔ انہوں نے مہاشہ کرشن جی (جو اُن دنوں منتری تھے) کی بات سویکار کی۔ اور پنڈت چموپتی جی اتہاس لکھنے کی تیاریوں میں لگ گئے۔

۵۔ اسی لیکھ میں مہاشہ جی لکھتے ہیں کہ "اتہاس چھپ چکا۔ اور جو سکا چھپ رہی تھی تو سبھا کے ادھیکاریوں کو سوجھا۔ سبھا کے اتہاس میں کچھ باتیں نامناسب ہیں۔ اس لئے انہوں نے اس کی چھپائی بند کر دی۔ اس کے بعد انترنگ سبھا کی گئی۔"

یہ بات بھی غلط ہے۔ سبھا اتہاس کی چھپائی انترنگ سبھا کی سویکرتی کے بعد ہی بند کی گئی۔ پہلے نہیں۔ انترنگ سبھا نے اتہاس چھپوانے کی آگیا دی تھی۔ اور نیم انوسار وہی اُسے روک سکتی تھی۔ اس کی سویکرتی لے کر ہی اُسے روکا گیا۔ پہلے نہیں۔

۶۔ یہ بات بھی غلط ہے کہ پروفیسر شودیال جی تھا کچھ آزاد ممبر پروٹسٹ کر کے سبھا سے اُٹھ آئے۔ جس سے یہ وشے انترنگ سبھا میں پیش ہُوا تھا اُس سمے پروفیسر شودیال جی وہاں اپستھت ہی نہیں تھے سبھا پردھان نے ادھیویشن پرارمبھ ہونے پر اپستھت سدسیوں کو سوچنا دیدی تھی۔ کہ اردھ شتابدی کے وشے کے بعد سبھا اتہاس کا وشے اوشیک روپ میں پیش ہوگا۔ وشے اُپستھت ہونے پر کوئی سدسیہ برتی واد روپ میں اُٹھ کر نہیں گیا۔ اس سمبندھ میں جو بھی نشچے ہُوا۔ وہ سرو سمتی سے ہُوا تھا۔

۷۔ یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ اتہاس نرنکھشن سمتی منسوخ کر دی گئی ہے۔ اور نئی سبھا بنا کر نرنکھشن سمتی کے سدسیوں پر اوشواس پرگٹ کیا گیا ہے۔ اتہاس نرنکھشن سمتی اپنا کاریہ کر چکی ہے۔ اس کا سویکرت اتہاس انترنگ سبھا میں پردھان سبھا نے پیش کیا۔ انترنگ سبھا نے سب کچھ سن کر پستک کو پرکاشت کرنے سے پورو اوشیک وچار کرنے کے لئے اُپ سبھا بنا دی انترنگ سبھا کی سمتی میں اس میں کچھ پریورتن اچت ضروری ہیں۔ سبھا نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے یہ پرستاو سویکرت کیا ہے۔ سمتیوں دوارا ایک گئی۔ رپورٹ اٹھا ان کے دوارا کئے گئے نشچے پر پُنر وچار کرنے کے لئے اُپ سبھا بنانا نیم وِرُدھ اور انوچت نہیں ہے۔

مہاشہ کرشن جی کو سوتم معلوم ہے۔ کہ انترنگ سبھا دوارہ نیت کی گئی انوسمینٹ کمیٹی کے نرنیہ کو کتنی بار بدلا ہے۔ اور اوشیکتا انوسار پُنہ وچار کے لئے نئی یوجنا بھی کی۔

کچھ ورش پورو سبھا دوارا نیت
Retranch mant Committee

دیر کئے گئے نرنیوں کو بھی انترنگ سبھا نے بدلا۔ اور اوشیکتا انوسار وشیش وبھاگوں کے خرچ کے سمبندھ میں کانٹ چھانٹ کرنے کیلئے کئی وبھاگوں کے وشیہ میں پُنہ وچار کرنے کا پربندھ بھی کیا گیا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا نے گورو کل کمیشن نیت کیا اس کی رپورٹ انترنگ سبھا میں پیش ہوتی رہی۔ ودیا سبھا میں بھی پیش ہوئی۔ کمیشن کی کئی سفارشیں نامنظور کی گئیں۔ اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا کمیشن کے سدسیوں کا اپمان ہُوا ہے۔ یا اُن پر اوشواس پرگٹ کیا گیا۔

برٹش سرکار نے سائمن کمیشن نیت کیا۔ پرنتو سائمن کمیشن کی سفارشوں کو سویکار نہیں کیا گیا۔ کیا اس سے کمیشن کے ممبروں کا اپمان ہُوا۔ کیا کانگرس نے کانپور کے ہندو مسلم دنگے کے سمبندھ میں اپنی نیت سمتی دوارا رپورٹ تیار کرا کر اس کے پرکاشن کو روک کر سمتی کے سدسیوں کا اپمان کیا تھا؟

انترنگ سبھا نے اُپ سبھا بنا کر پہلی سمتی کے سدسیوں کا اپمان نہیں کیا۔ اور نہ نئی اُپ سبھا کے ممبروں نے سدسیہ بننا سویکار کر کوئی انوچت کاریہ کیا۔

سبھا دوارا لکھائی گئی پستک میں لیکھک کی انومتی کے بنا سبھا کو پریورتن کرنے کا ادھیکار ہے۔ یا نہیں؟ اس وشے میں یہ لکھنا کافی ہے۔ کہ سبھا اس سے پہلے بھی اوشیکتا انوسار سبھا کی اور سے پرکاشت پستکوں میں آگرتو یہ پدھتی سے پریرت ہوکر پریورتن کرتی رہی ہے۔

ویدامرت کے سمبندھ میں اسی پرکار کے پریورتن کئے گئے۔ سبھا کی اور سے تیار کرائے گئے اردو ستیارتھ پرکاش کے پرتھم انواد لیکھک لالہ کنج بھومکا کو اکا جی سنسکرنوں میں لیکھک انوادک کی انومتی پراپت کئے بنا اردو ستیارتھ پرکاش میں سے نکال دیا گیا۔

سبھا نے اپنے اُتر داتو کو سمجھتے ہوئے سبھا کے اتہاس کے سمبندھ میں پرستاو سویکار کیا ہے سبھا کی اور سے پرکاشت ہونے والی پستکوں کے لئے سبھا اپنی ذمہ داری کو نبھانا اپنا فرض سمجھتی ہے۔

آریہ جنتا سے نویدن ہے۔ کہ وہ ان نرآدھار باتوں پر وشواس نہ کریں اور سبھا کے سنگٹھن کو درڑھ تتھا پربھاوشالی بنانے کے لئے سبھا کے ادھیکاریوں کو سہیوگ دیں۔

مہاشہ جی سے بھی یہی نویدن ہے۔ اُنہوں نے جس سبھا کے سنگٹھن کو اپنی انتھک سیوا سے بل شالی بنایا ہے۔ اُس کے سمبندھ میں غلط فہمی سے سمتی پرکاشت نہ کیا کریں۔ اس سے جنتا میں غلط فہمیاں پھیلتی ہیں۔ اور سبھا کے سنگٹھن کو ٹھیس پہنچنے کی سمبھاونا ہو سکتی ہے۔ وہ انترنگ کے رکن ہیں۔ سبھا میں شامل ہو کر صحیح حالات معلوم کر سکتے ہیں۔

کنگ جارج کا انتقال

۲۱ جنوری کو لنڈن سے خبر آئی ہے۔ کہ کنگ جارج کا انتقال ہو گیا ہے۔ ۱۹۱۰ء میں آپ تخت حکومت پر سرفراز ہوئے تھے۔ ۱۹۳۵ء میں آپ کے عہد کی سنہری یاد میں گولڈن جوبلی منائی گئی تھی۔ کسی کو خبر تھی۔ کہ اتنا جلد فی الفور آپ کی صحت جواب دے ڈالے گی۔ آپ کا عہد ہندوستان اور حکومت برطانیہ کے مقبوضات کے لئے ایک ترقی کن عہد تھا۔ اس عرصہ میں بھارت واسیوں کی آزادی کی کوشش ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ مزدور پارٹی کو آپ کے عہد میں برسر اقتدار ہونے کا شرف ہُوا۔ اور نیشنل گورنمنٹ کی بنا آپ کے ہی عہد میں ایمرے میکڈانلڈ کی کوششوں سے ڈالی گئی۔ ہندوستان کے بے تاج بادشاہ مہاتما گاندھی سے آپ نے آداب شاہی کے خلاف ایک لنگوٹ میں ہی شرف ملاقات بخشا۔ اور سب سے حیرت افزا جنگ بھی آپ کے ہی عہد میں ہوئی۔ آپ کے چھبیس سالہ مدوجزر سے آپ کا عہد ایک تاریخی عہد بن گیا۔ کئی لہریں اٹھیں۔ کئی تحریکیں پیدا ہوئیں مگر آپ اور آپ کی حکومت پر اس کا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ اس کے برعکس آپ کی ذات والا صفات لاکھوں فرزندوں کی محبت کی مرکز بنتی گئی۔ آپ کا انداز گفتار اور جذبۂ اخلاص قابل تحسین تھا۔ لیکن افسوس کہ روزگار ستم رفتار نے ہی ہم میں لیکر آپکو ہم سے ہمیشہ کیلئے جدا کر دیا۔ وائے افسوس!

انوسندھان کا کام

آریہ جنتا کو یہ جان کر اپنت ہرش ہوگا کہ اردھ شتابدی کے سلسلہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے انوسندھان وبھاگ میں سنچالت ہونے والے انوسندھان کا کام پرارمبھ ہو گیا ہے۔ بڑے بڑے ودوان بڑی مستعدی سے لگ گئے ہیں۔ ہا نکھوس ہے کے بھاشیہ کے لئے ایک سمتی بیٹھنے والی ہے۔ کاریہ کی آیوجنا جلد آریہ جنتا کے سامنے آئے گی کسطرح اور ڈھنگ سے کام شروع کیا جاوے گا۔ آریہ جنتا کو اس مہان کاریہ کی حقیقت معلوم ہو جاوے گی۔

گوروکل کیلئے تیاریاں کرلو

گوروکل کانگڑی کا وارشک اتسواب بالکل ہی نزدیک آرہا ہے۔ اس سلسلہ میں آریہ بھائیوں کو ابھی سے تیاریاں شروع کردینی چاہئیں۔ اور اتینشت اتساد سے گوروکل کے لئے کام بھی شروع کردینا چاہئیے۔ بالخصوص اس سروا ہیوگی سنستھا کے لئے دان دیکر پن پراپت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آریہ سماج کے پاس یہ ایک کیول ماتر آدرش سنستھا ہے۔ جس کی آدشیکتا سمازمانہ قائم ہے۔ اور جس کے پیدا شدہ رتنوں نے دیش اور جاتی کے لئے بڑے بھاری کام کئے ہیں۔ سماجک سنسار میں شری پنڈت بدھ دیو جی۔ شری پنڈت لیکھرام جی اور شری پنڈت جی سے بڑھ اور کونسی ہستی ہے۔ راجنیتک سنسار میں آچاریہ دیو شرما جی کی ستیہ بھگتی کا دھیان ماتما گاندھی جی بھی مانتے ہیں۔ سماجک سیوا کے سلسلے میں دوسناتکوں کا منگلا پرشاد یا رپورٹنگ پراپت کرنا۔ اور اسی طرح پنڈت دھرم دیو جی۔ پنڈت کیشو دیو جی گیانی آدمی کے کاریہ سے دیش بھلی پرکار پریچت ہے۔ آریہ ماتر کو گلے میں جھولیاں ڈال کر ہر ایک بھائی سے یتھاشکتی دان پراپت کرنا چاہیئے۔ اور ادھک سنکھیا میں گوروکل پدھار کر آریہ سماج اور ویدک دھرم کی سب سے بڑی سنستھا کے اتسو کی شان کو دوبالا کرنا چاہیئے۔

ہر ہٹلر کی تازہ تقریر

ہر ہٹلر نے اس خیال کے پیش نظر کہ ہندوستانی آرین ہیں۔ اپنے ملک کے شہری حقوق دینے کے لئے ایک تقریر میں کہا ہے کہ اگر ہندوستانی چاہیں۔ تو انہیں جرمن فوج میں ملازم کرلیا جائے گا۔ گو اس تقریر سے ہندوستانیوں کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اس کے باوجود ہر ہٹلر کا جذبہ قابل تحسین ہے۔ جس کا یورپ کی دوسری حکومتوں میں پایا جانا مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن ہے۔

کیا آریہ سماج اسلام کا زبردست مخالف ہے

پنڈت جواہر لال جی نہرو نے پرتاپ کے جوبلی ایڈیشن میں آرٹیکل لکھتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ

اگرچہ آریہ سماج ہندوؤں کے تمام دیگر فرقوں کی نسبت اسلام کے زیادہ نزدیک تھا۔ لیکن اسلام کا زبردست مخالف بن گیا۔

اسلام کا آریہ سماج مخالف نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایسے تقرب سے آریہ سماج کے عالمگیر اصولوں پر کسی قسم کی نکتہ آفرینی کی گنجائش ہوسکتی ہے۔ لیکن قربان جائیں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کی منطق کے۔ کہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ

"آریہ سماج اسے بخوبی جانتا تھا کہ اسلام کے اصول ایسے ہمہ گیر ہیں۔ کہ اگر آریہ سماج اسلام کے قریب رہا۔ تو اسلام اسے ہڑپ کرجائیگا"

نور - ۱۷ جنوری سنہ ۳۶ء

وہ کیسے؟ ابھی تک پچاس سال کے عرصہ میں تو آریہ سماج کو اسلام سے خطرہ نہیں ہوا۔ مگر اب یہ کیسے سوجھ گئی۔ کہ اسلام کے ہڑپ کرلینے کے خطرہ کو دیکھ کر آریہ سماج نے اسلام کی مخالفت شروع کردی۔

آریہ سماج کا اسلام سے اختلاف بنیادی ہے۔ فروعی نہیں خدا کی ہستی سے ہی یہ اختلاف شروع ہوتا ہے۔ پھر اسے اسلام کے قریب بیان کرنا جہاں پنڈت جواہر لال جی کی خوش فہمی ہے، وہاں قادیانی ایڈیٹر کا یہ فعل جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔

اسلام خطرہ میں

مسلم ایڈیٹروں کا اسلام کب خطرہ میں ہوتا ہے۔ اس کے متعلق لاہور کے مسلم اخبارات "مصور" کے ایڈیٹر محمد نذیر صاحب نے ایک مقالہ تحریر کیا ہے کہ آج کل مسلم اخبارات کے ایڈیٹر فلم کمپنیوں کے پیچھے پنجے جھاڑ کر پڑے ہوئے ہیں۔ اور مسلم عوام کو اسلام خطرہ میں کی دوہائی دے کر بھڑکاتے ہیں

لیکن اس قسم کا خطرہ کب لاحق ہوا کرتا ہے، اس کی نسبت تقریر کرتے ہیں۔

۱۔ اخبار کی ناکامیابی اور اس کے ایڈیٹر کی عزت بھی اسلام کو خطرہ کا شکار بنا دیتی ہیں۔

۲۔ جن اخبارات کے ایڈیٹروں کی سٹوریاں اگر فلم کمپنیوں میں فروخت نہیں ہوتیں۔ تو اسلام خطرہ میں آجاتا ہے۔

۳۔ اگر فلم کمپنیوں کے مالکان اپنی جہالت سے کسی ایڈیٹر کی خاطر خواہ مدارات نہیں کرتے۔ تو خطرہ خود بخود آتا ہے۔

۴۔ اگر کسی فلم کمپنی کے ہیروئن غلطی سے اپنی بداخلاقی کا مظاہرہ کر بیٹھتی ہیں۔ تو سینما والے فری پاس نہیں دیتے۔ تو اسلام خطرہ کا شکار ہو جاتا ہے۔

اگر یہ سب کچھ درست ہے۔ تو سمجھدار پبلک "اسلامی خطرہ" کی حقیقت سے کما حقہ واقف ہو چکی۔

آریہ سماج سیاسی جماعت نہیں ہے

آچاریہ رام دیو جی کا ایک لیکھ آریہ مسافر میں شائع ہوا تھا۔ جس میں تحریر تھا کہ

آریہ سماج چونکہ پراچین آریہ سنسکرتی کو پنرجیوت کرنے میں لگا ہوا ہے۔ اس لئے اس کے دوارا نہ کیول آریوں کو سوراجیہ ہی ملے گا۔ کنتو آریہ وچاروں کو چکرورتی راجیہ بھی ملے گا۔

آریہ مسافر ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء

ایڈیٹر نے صرف "آریہ وچاروں" کو حذف کردیا ہے۔ اور باقی عبارت لکھنے کے بعد آریہ سماج کو سیاسی جماعت کا خطاب بخش ڈالا ہے۔ اس حسن ظن کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ آریہ وچاروں کو تو چکرورتی راجیہ پراپت ہو ہی رہا ہے۔ آج انگلینڈ۔ جرمن۔ روس اور امریکہ کے ودوان آریہ سماج کے وچاروں اور ویدوں کی تعلیم کو اپنا رہے ہیں۔ تو کیا وہ آریہ سماج کی سیاسیات کے سامنے سر تسلیم خم کر رہے ہیں۔

محمد اسلم کا عذر

شہید جاراج نتھو رام جی کے قاتل کی طرف سے پیروی کرتے ہوئے مسٹر محمد اسلم نے یہ الفاظ کہے تھے کہ "شریعت اسلامیہ کی رو سے پیغمبر صاحب کو گالی دینے کی سزا قتل ہے۔ اس لئے عبدالقیوم نے کوئی جرم نہیں کیا۔"

ان الفاظ کی وجہ سے سشن کورٹ نے ان سے جواب طلب کیا۔ تو انہوں نے کہا:۔

"جوش کی حالت میں نا معلوم میرے منہ سے کیا نکل گیا۔ میں بطور وکیل ان خیالات کو اشاعت دینا نہیں چاہتا۔"

مگر جب یہ معاملہ جوڈیشل کمشنروں کے سامنے آیا تو انہوں نے ریمارکس دیئے۔ کہ

اگر مسٹر اسلم نے ان فقرات کے لئے عذر خواہی نہ ہوتی۔ تو انہیں عبرت ناک سزا دی جاتی۔ وکلا کا فرض انصاف ہے۔ نہ کہ اس کے راستہ میں مشکلات پیدا کرنا۔

پورانک کیمپ میں ہلچل مچا دینے والا

پھر آ رہا ہے

جیبی پستول

چھپ رہا ہے

یعنی

پورانک دھرم کی ننگی تصویر

اس کتاب میں پنڈت جوالا پرشاد مصر۔ پنڈت کالو رام شاستری اور پنڈت مادھو آچاریہ کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ اور ہزاروں حوالہ جات اور سوالات سے پورانک دھرمیوں کا قافیہ تنگ کر ڈالا ہے۔ تاکہ انہیں آریہ سماج کے مقابل آنے کی جرأت ہی نہ رہے۔ ہر ایک آریہ بھائی اس کتاب کی موجودگی میں بڑے سے بڑے پورانک پنڈت کو ناکوں چنے چبوا سکتا ہے۔ کیا آپ نے اس کتاب کیلئے آرڈر روانہ کیا ہے۔ اگر نہیں تو چار صد صفحہ کی کتاب کو حاصل کرنے کیلئے ابھی سے آرڈر دے دیجئے۔ ورنہ ایسا نہ ہو۔ کہ آپ کو کف افسوس ملنا پڑے۔

قیمت فی جلد ایک روپیہ - پیشگی بھیجنے والوں کو محصول ڈاک معاف۔

دس سے زیادہ جلدوں کے خریدار کو پندرہ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔

پتہ:۔ مینیجر پریم پستکالیہ گورودت بھون لاہور

بھاگوت گیتا کا ادھیاتم بھاشیہ

لیکھک شری پنڈت مکتی رام جی اپادھیائے گوروکل پوٹھوہار

اس بھاشیہ نے ادھیاتم جگت میں کرانتی پیدا کردی ہے۔ اور گیتا کی اصلیت مہابھارت اور دلائل عقلی سے واضح کردی ہے۔ آریہ سماج کے مایہ ناز ودوان راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی لکھتے ہیں۔ کہ:۔ اگر ... لوکمانیہ تلک ہوتے۔ تو شری پنڈت مکتی رام جی کو اس انوسندھان پورن موک ٹیکا پر درتک ... بھاشیہ منگل واد دیتے۔ پرتیک گیتا پریمی کو یہ گرنتھ اپنے پستکالیہ میں ضرور رکھنا چاہیئے۔

... ۲۰۰ صفحے۔ قیمت عہ

... ادھیاتم گرنتھ مالا کا دوسرا پشپ شری سوامی ویدانند جی تیرتھ "یوگ اپنشد" اردو شتابدی کے اپلکش میں تیار ہو کر عنقریب ہی چھپ جائیگا۔ لاہور کے تمام کتب فروشوں سے گیتا کا بھاشیہ ملسکتا ہے۔

مینیجر ادھیاتم گرنتھ مالا گوروکل پوٹھوہار ڈاکخانہ چوہا خالصہ (راولپنڈی)

بان پرستھ آشرم اور آریہ بھائی

(از مہاشہ موہن لال جی مٹھ ٹوانہ)

شت پتھ میں ایک منتر آتا ہے:-

[illegible]

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ منش کو یہ واجب ہے کہ برہم چریہ آشرم کو پورا کر کے گرہستی ہونے کے بعد بان پرستھی اور بان پرستھی ہونے کے بعد سنیاسی ہو یہ ترتیب وار آشرموں کا قاعدہ ہے۔ منو مہاراج نے (جو کہ ہندوؤں کے ایک بڑے واضع قوانین ہو گذرے ہیں) نے منش کی آیو کو کم از کم سو ورش مقرر کیا ہے۔ اور اسے چار بھاگوں یا آشرموں میں تقسیم کیا ہے۔ ارتھات۔ برہم چریہ گرہست۔ بان پرستھ اور سنیاس آشرم پچاس سے ۷۵ سال کا عرصہ بان پرستھ آشرم کہلاتا ہے۔ منش کو چاہئے کہ اس آشرم میں آ کر ویدوں و شاستروں کا سوادھیائے نیم پورک برہم چریہ برت دھارن کرے۔ اور خوب تپسیا کرے۔ اس کے بعد ۲۵ ورش تک کا زمانہ سنیاس آشرم کہلاتا ہے۔ اس آشرم میں منش دوسرے لوگوں کو اپدیش سناتا ہے۔ اور سنیاسی بن کر سب کے فائدے کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کو دھرم اپدیش کرے۔

جب لوگ ویدک دھرمی تھے۔ تو ان چاروں آشرموں کا نیم پورک پالن کیا جاتا تھا۔ آپ اتہاس اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ آپ کو بھلی بھانتی یہ گیان ہو جائے گا۔ کہ مہا پرش کس طرح سے ان آشرموں کے مطابق اپنا جیون بسر کیا کرتے تھے۔ آپ رامائن کو اٹھا کر دیکھ لیں۔ جب مہاراجہ دسرتھ رام چندر جی کے راج سے ورت ہوئے۔ تو مہاراجہ دسرتھ نے راج سبھا بلائی۔ اور اپنے وچار پرگٹ کئے۔ کہ اب میں نے گرہست آشرم کو پورا کر لیا ہے۔ رام چندر جی اس یوگیہ ہو گئے ہیں۔ کہ راج کا کام خوش اسلوبی سے کر سکیں۔ اگر رانی کیکئی اپنی داسی منتھرا کے جھانسے میں نہ آجاتی۔ تو مہاراجہ دسرتھ رام چندر کو راجہ بنا کر آپ ضرور بان پرستھی ہو جاتے۔ اسی طرح سے شنکر آچاریہ نے گرہست آشرم کے پالن کئے بغیر ہی بان پرستھ آشرم میں پرویش کر لیا۔ اور اپنی ساری آیو دیش کی کریتیوں و بدھ و جین مت کے کھنڈن منڈن کرنے میں ہی ویتت کر دی۔

زمانہ کے حالات کے مطابق جیسے کئی مذہب آئے اور کئی ختم ہو گئے۔ لوگوں نے ویدوں کی شکشا کو بھلانا شروع کر دیا۔ وہ اس ویدک مریادا کو بھی بھول گئے۔ اور الٹا اس کا ٹھٹھا مخول اڑانے لگ پڑے۔ چند دن ہوئے مجھے ایک پادری کی ملکت لیکھ میزان الدین کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ سنیاس آشرم کا مذاق اڑاتے ہوئے پادری صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:-

اگر تمام لوگ اس طرح سے جنگلوں میں چلے جاتے۔ تو تمام دنیا خالی ہو جائے گی۔ پھر کاشتکاری کون کرے گا۔ اتیادی ان تمام اعتراضات کا جواب میں عنقریب ہی نمبر وار آریہ مسافر میں شروع کروں گا۔ فی الحال اتنا ہی کہہ دینا پریاپت ہے۔ کہ اب تو یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ لوگ ساری عمر گھر داری میں ہی گذار دیتے ہیں۔ بان پرستھ دراصل اس حالت کا نام ہے۔ جب انسان دنیاوی تفکرات اور زندگی کی جد و جہد سے علیحدہ ہو کر تحقیقات کا کام شروع کرتا ہے۔ ویدک زمانہ کا بان پرستھی ایک پہلو میں موجودہ زمانہ کا Research scholar ہے۔

آج کل یورپ میں کئی لوگ پچاس برس کی عمر میں تمام دنیاوی سکھوں کو تیاگ کر علم کی ترقی کے لئے ایکانت زندگی بسر کرتے ہیں۔ جو کئی طرح سے ہمارے ویدک دھرمی بان پرستھی سے ملتے ہیں۔ آج یورپ کے فلاسفر ۵۰ سال کی عمر میں انسانی زندگی کے لئے جو جو ضوابط و اصول تجویز کرتے ہیں۔ مثلاً بقول ڈاکٹر سٹانلی ہال ڈنر کوون وغیرہ ۵۰ سال کے بعد انسان کو چاہئے۔ کہ وہ دھن کمانے اور گھر کے کام کاج کے دھندوں سے علیحدہ ہو کر شانتی کی زندگی گذارے۔ عورتوں سے تمام تعلقات منقطع کر دے۔ اور نفسانی خواہشات کو قطعی طور پر تیاگ دے۔ یہ سب بڑے زور سے بان پرستھ آشرم کے اصولوں کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن بان پرستھی کا اولین شانتی اور اس کا آخری مقصد راحت کامل کا حصول ہے۔ جو بغیر [illegible] حاصل نہیں ہو سکتا۔ زندگی [illegible] رموز اس دنیا کے نہیں جانے جا سکتے۔ چونکہ یورپ کے محقق صرف مادی تحقیقات میں ہی لگ گئے ہیں۔ اس لئے اہل زیادہ سے زیادہ نیم بان پرستھی ہی کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس سے انہیں مالی سکھ حاصل ہو گا۔ روحانی شانتی ہرگز نہیں۔ (دیکھئے اردو ستیارتھ پرکاش از مہاتما منشی رام جی) کیا اب بھی کسی کو اس کے متعلق شک رہ گیا ہے؟

آریہ بھائیو! دنیا ویدک دھرم کے عالمگیر جھنڈے کے نیچے پناہ لینے کے لئے دوڑی آ رہی ہے۔ اور آہستہ آہستہ ویدک سدھانتوں کے آگے سر تسلیم خم کر رہی ہے۔ ضرورت ہے ایسے آریہ ویروں کی۔ جو اپنی جان کی پرواہ نہ کر کے ان میں اپنے سدھانتوں کا پرچار کریں۔ اور ویدوں کی شکشا ان کو ان کے سمکھ رکھیں۔ دیکھئے وید بھگوان اس کے متعلق کیا اپدیش دیتا ہے:-

[illegible]

ارتھات۔ ماتا پتا کے ساتھ رہنے والی لڑکی جیسے گھر میں رہ کر حیران ہوتی ہے۔ اسی طرح سے میری بھی حالت ہے۔ اس لئے اب میں سادھارن اوستھا کی طرف آتا ہوں۔ اے پربھو مجھے گیان دو۔ جس سے میں ترقی کروں۔ اس پوتر وید منتر میں پرم دیو پرماتما منشوں کو اپدیش کرتے ہیں۔ کہ انہیں ساری آیو لڑکیوں کی طرح گھر کے دھندوں میں ہی نہیں گذار دینی چاہیئے بلکہ اپنی آتمک اُنتی کے لئے سنیاس آشرم میں ادھشیہ پرویش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کسی دانا نے کہا ہے

کار دنیا کسے تمام نہ کرد ہر کہ گیرید گیرید

ضرورت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم ویدک آنگیا انوسار بان پرستھی بنیں۔ مہرشی دیانند سرسوتی و شہید سنیاسی سوامی شردھانند جی نے بان پرستھی بن کر ہمارے سامنے ایک جیتی جاگتی مثال قائم کر دی ہے۔ جب پنڈت لیکھرام جی کے دل میں ویدوں کے پرتی اگادھ شردھا پیدا ہو گئی۔ تو آپ نے منو مہاراج کی اس سمرتی کے آدھار پر [illegible] یعنی نوکری ذکھ ہے اس سے دھرم کا پرچار ہونا مشکل ہے۔ آپ نے نوکری سے استعفیٰ دے دیا۔ اور اپنا سارا سمیہ آریہ سماج کو ہی دینے لگ پڑے۔ شری آچاریہ رام دیو جی نے سرگودھا کے آریہ سمیلن پر آریہ جنتا کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی تھی۔ کہ اب آریہ سماج کا کام ان لوگوں کے ہاتھ میں آ گیا ہے۔ جو اپنا سارا سمیہ آریہ سماج کو نہیں دے سکتے۔ ضرورت ہے کہ آریہ سماج کو سارا سمیہ دینے والے کاریہ کرتا دھک سنکھیا میں مل سکیں۔ انہوں نے یہاں بھی بان پرستھیوں کی تعداد میں معقول اضافہ کرنے کی طرف اشارہ کیا تھا۔ انہوں نے ایک دفعہ لکھا تھا۔ کہ سبھا کی شتابدی تک کم از کم بارہ بھائی بان پرستھی بننے کے لئے تیار ہو جائیں۔ شری پوجیہ پاد سوامی سوتنترا نند جی مہاراج نے اس تعداد کو بالکل قلیل قرار دیا ہے۔ میں نے ایک لیکھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ارد شتابدی کے لئے چند تجاویز میں شری پروفیسر رام دیو جی سے یہ نمرتا پورک پرارتھنا کی تھی کہ آپ جہاں کہیں بھی ارد شتابدی کے لئے ڈیپوٹیشن لے کر جائیں۔ تو اپنے تدبر کو کام میں لاتے ہوئے آریہ بھائیوں کو بان پرستھی بننے کے لئے خاص طور پر پریرنا کریں۔

آچاریہ جی نے میرے اس نرنے پر بھی کچھ دھیان دیا ہے یا کہ نہیں۔ اپنے لیکھ کو سماپت کرتا ہوا میں آشا کرتا ہوں۔ کہ آپ بان پرستھ آشرم میں پرویش کر کے سبھا کی آنریری طور پر سیوا کر کے سبھا کی مالی حالت کو مضبوط کرنے میں سہایک ہوں گے۔ اودھو رام

علاقہ جلالپور میں آدرش وواہ سنسکار

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بھجن اپدیشک مہاشہ ہریش چندر جی جلالپور واسی کا وواہ سنسکار لوہڑی نے شبھ اوسر پر شریمتی [illegible] کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا۔ دیوی نے ایک [illegible] گھرانے میں پرورش پائی ہوئی دیوی شریمتی [illegible] وواہ سمبندھی کاریہ والی ایک آریہ دیوی کے سدرش کرتی رہی۔ پروہت کا کاریہ شریمان پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کرایا۔ وواہ کی ویاکھیا سرل پنجابی میں بڑے اچھے مؤثر پیرایہ سے کرتے ہوئے ور ودھو کو گرہستھ دھرم سے پوری پوری واقفیت کرائی۔ تاکہ وے اپنے کرتویہ کا پالن اچھی طرح سے کر سکیں۔

پروہت دیو دے کی ویاکھیا کا تمام جنتا پر بھاری اثر ہوا۔ اس علاقہ میں یہ پہلا ہی ویدک [illegible] تھا۔ اور جس مؤثر طریقہ پر شریمان پروہت جی نے اسے سر انجام دیا۔ وہ انہی کی قابلیت کا [illegible] تھا۔ کہ جس نے ٹکا پنتھی پرانک پوپوں کے [illegible] میں جکڑی ہوئی جنتا کی آنکھیں کھول دیں [illegible] تمام نر و ناری کے دلوں میں ویدک سنسکاروں [illegible] مہانتا کا سکہ بٹھا دیا۔ شریمان مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک کے وقت پر نہ پہنچنے کے کارن [illegible] نے خود ہی ویدی پر بیٹھے بیٹھے اپنے بھجنوں [illegible] تمام جنتا کو پرسن کر دیا۔ اس شبھ اوسر پر [illegible] طرف سے مبلغ ۳۳ روپے مختلف [illegible] پراپت ہوا۔ سنسکار سے پہلے دو تین روز [illegible] کے گھر پر پرچار کا کاریہ بھی ہوتا رہا جس [illegible] بڑی پربھاوت ہوئی۔ سنسکار سے دو [illegible] شریمان مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک نے [illegible] دیو دیہ کے گھر پر اپنے منوہر [illegible] بھجنوں [illegible] جنتا کو بڑا موہت کیا۔

رسکر دھاری لال منتری آریہ [illegible]

آریہ سماج جام پور کے سماچار

پرانے کال روزانہ کتھا گیتا کی بند کر [illegible] کے بجائے اب شریمان پنڈت [illegible] آریہ اپدیشک ویدوں کی کتھا کرتے [illegible] پہلے سے دوگنی ہو گئی ہے۔ دیوبان [illegible] میں آ کر لابھ اٹھا رہی ہیں۔ پنڈت [illegible] شیلی دنوں دن زوروں پر ہے۔ طبیعت [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنسار کی اشانتی کو دُور کرنے کیلئے

ویدک دھرم کی سخت ضرورت ہے

از شری مہتہ جیمنی جی بی-اے ویدک مشنری

آج کل دنیا میں دو قسم کے خیالات والے آدمی ہیں۔
(۱) Materia lists (سائنٹفک) اور
(۲) Religious (دھارمک) دونوں سوال کرتے ہیں۔ کہ آج کل آریہ سماج کی ضرورت کیا ہے؟ سائنٹفک لوگ کہتے ہیں۔ کہ سائنس بہت اُنتی کر رہا ہے۔ جس سے ہر ایک چیز کی ضروریات بہ آسانی مہیا ہو سکتی ہیں۔ سائنس کے کرشمے بہت ہی عجیب و غریب ہیں۔ ۲۳ر اپریل ۱۹۲۳ء کا نظارہ یاد کرو۔ برٹش گورنمنٹ نے لندن سے سات میل کے فاصلہ پر ویمبلی شہر میں نمائش کی جس کی افتتاحی رسم شاہنشاہ جارج پنجم کے ہاتھوں سے کرائی گئی۔ اس نمائش میں ½۲ لاکھ آدمی جمع ہوئے۔ ریزرو کلاس کا کرایہ سو روپیہ۔ اوّل درجہ کا پچاس روپیہ اور دوم درجہ کا ۲۵ روپے مقرر تھا۔ سات لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ افتتاحی رسم کے وقت شاہنشاہ معظم کی زبان مبارک سے گیارہ الفاظ نکلے تھے۔

By the grace of God I open this exhibition to-day

یعنی "ایشور کی کرپا سے میں آج اس نمائش کو کھولتا ہوں"

یہ الفاظ اس وقت ۸۴ میل کے فاصلہ پر Radio phone کے ذریعہ دوسرے مقامات پر سنائی دیتے تھے۔ ½ منٹ کے اندر تمام مقامات پر پہنچ گئے۔

W. Russel صاحب نے ایک پستک Wonder ful Century (عجیب و غریب صدی) نامی لکھی ہے جس میں تحریر کیا ہے۔ کہ آج بیسویں صدی بہت ہی عجیب و غریب صدی ہے۔ اس نے وایو منڈل کے پیٹ کو چیر کر ایروپلین وغیرہ ہوائی جہاز چلائے۔ سمندر کو چیر کر بڑے بڑے جہازوں کے ذریعہ سے دُنیا کو مالا مال کر دیا۔ پہاڑوں کے سینہ شگاف کر کے ریل بنائی۔ غرضیکہ قدرت کو ہر طرح سے غلام بنا لیا۔ اگر کوئی مردہ واپس آجائے تو وہ حیران ہو جائے گا۔ کلکتہ میں بٹن دبانے سے نصف سکنڈ میں ۲ لاکھ ۸۰ ہزار لیمپ جل اٹھتے ہیں۔

W. Russel صاحب اپنی کتاب میں تین سوال اٹھاتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:-
(۱) اگرچہ ہم نے تمام بھوتوں کو اپنے بس میں کر لیا ہے مگر کیا ہم آگے کی نسبت زیادہ سکھی ہیں؟

Are we more happy than our forfathers.

(۲) کیا ہماری چنتائیں اپنے پیشواؤں سے کم ہو گئی ہیں؟
(۳) کیا موجودہ تہذیب سے ہماری آتماؤں کو کچھ ہدایت ہوئی ہے؟

Arther Bannian صاحب نے اپنی کتاب The world perplexity میں لکھا ہے۔ کہ تمام سنسار میں اشانتی چھائی ہوئی ہے کیونکہ آج کل اس تہذیب کے زمانہ میں ایک جاتی دوسری جاتی کو نگلنے کے لئے نانا پرکار کی ایجادیں اور مشینیں تیار کر رہی ہیں۔ جس سے آسمان کا رنگ خونی ہو گیا ہے۔

۴ر جنوری ۱۹۲۳ء کو Lenee Lury صاحب نے لینگ روف منسٹر کے اجلاس کے بعد کہا تھا۔ کہ یورپ میں سے شانتی کا لفظ غائب ہو گیا ہے۔

امریکہ کے ایک پادری Robert Brown صاحب نے اپنی کتاب Peach Before and after the greate war. (دنیا یدھ کے پہلے اور بعد) نامی میں لکھا ہے۔ کہ جنگ سے پہلے امریکہ کی جو حالت تھی۔ اب اس میں بہت پریورتن ہو گیا ہے۔ چھ برس کے اندر جنگ میں امریکہ نے ۹ ارب ۳۹ کروڑ روپیہ کمایا۔ مگر چار برس کے بعد اخلاقی ترقی یہ ہوئی۔ کہ طلاق کے مقدمے دس گنے ہو گئے۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں ۲۸ ہزار چوری کے مقدمے ہوئے۔ بہت سے گرجا گھر بند ہو گئے۔ اور

Amrica has become a Famerh امریکہ شیطان کی بھوری بن گیا ہے

امریکہ میں سب سے بڑا دھن پتی ہنری فورڈ Henry Ford. ہے۔ جو موٹروں کے کارخانہ کا بادشاہ ہے۔ اس کی ایک سکنڈ کی آمدنی ۳۴ روپیہ ہے۔ ایک منٹ کی آمدنی ۲۰۴۰ روپیہ۔ اور ایک گھنٹہ کی آمدنی ۱۲۲۴۰۰ روپیہ ہے۔ اور ایک دن کی آمدنی ۲۹۳۷۶۰۰ ہے۔ ہنری فورڈ صاحب سے ایک پادری صاحب نے سوال کیا۔ کہ کیا دنیا میں تجھ سے بڑھ کر کوئی اور شخص سکھی ہے؟ ہنری فورڈ نے جواب دیا۔ کہ پادری صاحب تمہارا پرشن غلط ہے پرشن یہ ہونا چاہیئے۔ کہ تمہارے سے بڑھ کر دنیا میں کوئی اور بھی دکھی ہے؟ وجہ دریافت کرنے پر بتلایا۔ کہ دنیا میں سکھ تین پرکار کے ہیں۔ اوّل سکھ یہ ہے کہ اس کی صحت اور ہاضمہ اچھا ہو۔ میں روزمرہ دوا استعمال کرتا ہوں۔ ہاضمہ بالکل خراب ہے۔ روزمرہ کسی نہ کسی مرض میں مبتلا رہتا ہوں۔ کوئی کھانا اچھا نہیں لگتا۔ دوسرا سکھ وہ ہے۔ کہ رات کو آنند کے نیند آجائے نیند بڑی نعمت ہے۔ مجھ کو نیند میں بھی سوپنا آتا رہتا ہے کہ میری فلاں فرم کا دیوالہ نکل گیا ہے۔ فلاں کارخانہ میں چوری ہو گئی۔ فلاں ملازم بے ایمان اور میری جان کا دشمن ہے۔ اگر چارپائی کے نیچے رات کو بلی بھی آجائے۔ تو مارے خطرہ کے فوراً چونک پڑتا ہوں۔ کہ دشمن آگیا۔

تیسرا سکھ یہ ہے۔ کہ آزادی سے جہاں چاہے چلا جائے۔ مگر میں تین ماہ سے چھت پر نہیں گیا۔ ہر وقت یہ اندیشہ رہتا ہے۔ کہ کہیں انارکسٹ بم سے نہ مار ڈالیں مزدوروں میں ہمیشہ دشمنی رہتی ہے۔ امیروں کو مار ڈالتے ہیں۔ جب مجھ کو باہر جانا ہوتا ہے تو پولیس میں اطلاع دیتا ہوں۔ ایک بڑے مضبوط موٹر میں جس کے لوہے کے تختے ہوتے ہیں جس میں گولی اثر نہ کر سکے۔ بیٹھ کر پولیس کے پہرہ میں باہر نکلتا ہوں۔ سر اٹھا کر بھی ادھر اُدھر نہیں دیکھ سکتا۔ ہر وقت گولی کا اندیشہ رہتا ہے۔ گویا ہنری فورڈ اُتم بھوجن نہیں کر سکتا۔ نیند اچھی طرح نہیں آتی۔ چھت پر تازہ ہوا نہیں کھا سکتا۔ یہ دنیا کے کروڑ بلکہ ارب پتیوں کا حال ہے۔ اس لئے پادری صاحب لکھتے ہیں۔ کہ امریکہ شیطان کی دوزخ بن گیا ہے۔

The heart has been in mart.

نہ وہاں دھرم ہے۔ نہ اخلاق یہ حال تو امریکہ کا ہے۔

(۲) جرمنی کا حال

رابندر ناتھ ٹیگور ہندوستان کے بڑے پرسدھ کوی (شاعر) ہیں۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں اُنہوں نے یورپ کی یاترا کی۔ فرانس ہوتے ہوئے ہالینڈ کے ایک شہر یوٹریکٹ میں پہنچے۔ وہاں کی یونیورسٹی کے پرنسپل کو جب معلوم ہوا۔ تو اس نے چٹھی لکھی۔ کہ ہم آپ کو ایڈریس دینا چاہتے ہیں۔ رابندر ناتھ ٹاگور ½۱ میل کے فاصلہ پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ راستہ کے دونوں طرف آدمیوں کا بڑا بھاری ہجوم درشنوں کے لئے جمع ہو گیا۔ جس سے پولیس کا انتظام مشکل ہو گیا۔ رابندر ناتھ ٹاگور نے جب لوگوں کا اس قدر اشتیاق دیکھا۔ تو موٹر میں نہیں بیٹھے۔ پیدل چل پڑے۔ لوگوں نے اُن کے کپڑوں کو پکڑ کر اپنی آنکھوں سے لگا لیا۔ پرنسپل صاحب نے ایڈریس پڑھا۔ ایڈریس نہ انگریزی میں تھا۔ اور نہ ہالینڈ کی زبان میں۔ بلکہ وہ سنسکرت بھاشا میں تھا۔ غیر ممالک میں سنسکرت کی یہ قدر و عزت ہے مگر ہندوستان کی حالت اس کے برعکس ہے۔ جھوڑ بریلی کا جلسہ تھا۔ جس میں ڈسٹرکٹ کمشنر شنکر جاسح جی کو ایڈریس دیا گیا۔ ایڈریس پادم لیہ دھر جی وکیل پردھان آریہ سماج جھوڑ بریلی نے پڑھا۔ جو انگریزی بھاشا میں تھا۔ حالانکہ شنکر جاسح جی ہمن زبان، سنسکرت، انگریزی، ناگری سے بخوبی واقف ہیں۔ انگریزی میں ایڈریس دینا سخت تعجب کی بات ہے۔ جرمنی میں جا کر رابندر ناتھ ٹاگور لیپزک میں ٹھہرے۔ دو نوجوان لڑکیاں پھولوں کی مالا ڈالنے کے لئے اُن کے کمرہ میں آئیں۔ اور ٹوٹی پھوٹی انگریزی زبان میں بولیں کہ ہم مشرق ہاؤس اور بھگتی کے پھول ارپن کرنے آئی ہیں۔ رابندر ناتھ جی نے پوچھا۔ کہ Why do you love me "آپ مجھ سے اس قدر پریم کیوں کرتی ہو۔" جواب دیا۔ کیونکہ آپ بھارت ورش کے رہنے والے ہیں۔ جو ایشور کی اپاسنا کرتا ہے۔"

"Because Bharat loves God"

رابندر ناتھ جی نے پوچھا۔ کہ تمہارے ملک میں ایشور کو نہیں پوجتے؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہمارے ملک میں ایشور کے لئے کوئی ستھان ہی نہیں"

There is no room for God in our country.

(۳) جب رابندر جی ناروے کے کوپن ہیگن شہر میں پہنچے۔ تو جرمنی کے ایک شخص مسمی ... نے ٹاگور جی کے پاس چٹھی بھیجی کہ مجھے افسوس ہے۔ کہ جب آپ جرمنی میں تھے۔ مجھے آپ کے آنے کی خبر نہیں ملی۔ کیونکہ

"I want to visit India and if my desire is fulfilled I shall be fortunate."

میرا ارادہ بھارت ورش میں جانے کا ہے۔ اور اگر میری اچھیا پوری ہو گئی۔ تو میں اپنے آپ کو بہت ہی خوش نصیب خیال کروں گا۔ کیونکہ مشینوں اور کلاؤں نے ہماری روحانی اور اخلاقی موت کر دی ہے۔ اسی چٹھی میں پھر لکھا ہے۔ کہ بھارت میں جا کر میں آگرہ کا تاج محل یا دلی کا لال قلعہ نہیں دیکھوں گا۔ بلکہ وہاں جا کر گیان کے موتی دیکھ کر پراپت یا ان کروں گا"

۴- انگلینڈ

۲۷ر جنوری سنہ ۱۹۲۳ء کو لنڈن میں مسٹر ایڈمنڈ نے اپنے ایک لیکھ میں تحریر کیا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۰۴ء میں جب میں پادری بن کر ہندوستان میں لوگوں کو عیسائی بنانے کی غرض سے آیا۔ تو ۹ برس کے بعد اپنشد پڑھنے کے بعد میں بھارت کا شش بن گیا لنڈن میں ۱۹ سال کے عرصہ میں بڑا پریورتن ہوا۔ وہاں پہنچ کر طرح طرح کے موٹر مشینیں۔ عجیب عجیب مادی ترقی کے سامان دیکھ کر میری طبیعت میں طرح طرح کے خیال پیدا ہونے شروع ہو۔ کیونکہ پہلی ہی شام کو یہ خواہش ہوئی کہ میں پھر ہندوستان کو واپس چلا جاؤں۔ ایک روز وزیر اعظم نے پوچھا کہ آپ نے ...

جرمنی کو فتح کر رہا ہے۔ اب تو بہت سکھی ہو گئے۔ جواب ملا کہ ہر کومات کو نیند بھی نہیں آتی۔ کیونکہ Competition یعنی مقابلہ کی وجہ سے روز روز دیوالیہ بنک میں دم کر رکھا ہے۔ پھر میں نے امیر لوگوں سے پوچھا کہ تم تو بہت سکھی ہو۔ جواب ملا کہ ڈاکو اتنے بہت بڑھ گئے ہیں جن کی وجہ سے زندگی وبال جان ہو گئی ہے۔ رات کو تفکرات کی وجہ سے سونا حرام ہو گیا ہے۔ پھر پادریوں سے دریافت کرنے پر پتہ لگا کہ وبھچار (زنا کاری) اور بداخلاقی بہت بڑھ گئی ہے۔ گرجاؤں میں حاضری بالکل نہیں ہوتی حالانکہ اب گرجاؤں میں چائے خانے بھی کھولے گئے ہیں۔ اور خوبصورت لڑکیوں کو چائے پلانے کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ مگر پھر بھی کوئی شخص گرجاؤں میں نہیں آتا۔ ایک پادری صاحب نے یہ بھی بتلایا کہ There is no time for God in this country.

یعنی ایشور کا دھیان کرنے کے لئے اس ملک میں کوئی وقت نہیں ہے۔"

(۵) Arther Russel صاحب نے لکھا ہے کہ سنسار میں اشانتی پھیل رہی ہے جرمنی والوں نے Gold کی بجائے God کو تصور کر لیا ہے۔ ہر جگہ ناستک پن پھیل رہا ہے آتما اور پرماتما کی طرف دھیان دینا تضیع اوقات سمجھا جاتا ہے۔ یورپ کے دیگر ممالک کا بھی یہی حال ہو رہا ہے۔ سابق وزیر اعظم لائڈ جارج صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے سمجھا تھا کہ جنگ یورپ (مہا یدھ) کے بعد شانتی ہو جائے گی۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ اب ہر ایک قوم لڑائی کے لئے تیار ہو رہی ہے یدھ میں ۲ کروڑ آدمی مر گئے۔ اور ۳ کروڑ زخمی ہو گئے۔ مگر پھر بھی کچھ نتیجہ نہ نکلا۔

(۶) دنیا میں تین چیزیں شیطان ہیں:۔

Asperation (۱)

Astantion (۲)

Astingtion (3)

جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دوسری قوموں کو مارو دوسری قوموں کا ناش کرو۔ دوسری قوموں کو لوٹو۔ پھر ڈوایل صاحب نے لکھا ہے۔ کہ سنسار میں یہ اشانتی کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ قدرت کو چھوڑ کر مصنوعی چیزوں کو لوگ تہذیب سمجھنے لگ گئے ہیں۔ یورپ میں تہذیب کا دیوالہ نکل گیا ہے۔ فیشن کی تہذیب کا راج ہو رہا ہے۔ اس لئے سنسار کو شانتی حاصل کرنے کے لئے ویدک دھرم کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ ویدہی سچے گیان اور سچی شانتی کا بھنڈار ہیں۔ فرانس کے ایک ودوان Pary Lato نے ایک پستک لکھی ہے۔ جس کا نام ہے:۔

I am going to India

جس میں لکھا ہے۔ کہ میں بھارت ورش آریوں کی داتائی سے گیان حاصل کرنے کے لئے اور آتمک چین

ایشور پریم

پربھو تو بندھو ہے۔ سکھا ہے۔ ہر ایک کا رکھشک اور ہتیشی تو ہی ہے۔ تو ہی کیول آشرا ہے۔ تیرے آشرے سے ہی سب کشٹ دور ہوتے ہیں۔ تیرا آشرا زندگی اور تیرا تیاگ موت ہے۔ اس لئے ہے بندھو تیرے ہی آشرے میں سکھ ہے۔

پربھو تو شدھ اور پوتر اور پاپ رہت ہے۔ تیری اُپاسنا سے ہی شدھ پوتر اور پاپ رہت ہو سکتے ہے۔ تو ہی اپاسیہ دیو ہے تیری بھگتی ہی موکش کا کارن ہے پربھو تو پریم کا سروور ہے۔ پریم تیرا سوبھاوک گن ہے۔ اپنی جیو روپی پرجا سے تو ہر سمیہ پریم کرتا ہے۔ تو نے سرشٹی کے آرمبھ میں اپنا اننت وید روپی گیان دیکر جیوں سے اپنے پریم کا اظہار کیا ہے۔ متر تا کا پوتر اُپدیش دے کر منش کو بھی ہر ایک پراتی ماتر سے پریم کرنے کا آدیش کیا ہے۔

پربھو تو بل کا بھنڈار ہے۔ نربلوں کا رکھشک ہے۔ تیرے گیان کے ذریعہ آتما میں ایسا بل آتا ہے کہ منش کسی سے بھی بھیت نہیں ہوتا۔ ہمیں بل پردان کرو۔ کہ ہم آپ بندھو جانکر خود کو شدھ پوتر کرکے پرمیشر پریم

[illegible]

عمل کرکے سنسار میں صحیح معنوں تیرے اُپترین پر آرودھ ہوکر سنسار بھر کو آریہ بنانے کی پرتگیا کریں ÷ اوم شم

(دھنپت رائے)

ید کے گیان کو پراپت کرنے کے لئے جاتا ہوں کیونکہ در اصل عیسائی دھرم میری آتما کو سچی شانتی نہیں دے سکتا ہے۔ اب دنیا ویدک دھرم کی خوبیوں اور ویدوں کی آتمک گیان سے بخوبی واقف ہو کر ویدوں کے شانت سرد سے امرت پان کرنے کے لئے بے چین ہو رہی ہے اس لئے اب آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ اپنے سچے ویدک دھرم کو دنیا کی پیاسی آتماؤں تک پہنچانے کا یتن کریں +

اوم شم

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھاویں:

جھگڑا مندر مسیت دا چک جاے

تیری کھوج وچ عقل کمب چھوڑ گئے تیری بھال وچ تھوتھا خیال ہویا

لکھاں انگلاں گنجھلاں کھول تھکیاں تیری زلف دا سدھا نہ وال ہویا

گھگی بجھ گئی سنگھاں دی رو رو کے بٹ بٹ کے چور گھڑیال ہویا

چیک چیک کے قلم دی جیبھ پاٹی اجے حل نہ تیرا سوال ہویا

تیری سِک کوئی سجری سِک تے نہیں ایہہ چیر دکھنی گلے دا ہار ہوئی

ایہہ اود دکنی جدوں دا ایت بنیا نلے دل دی مٹی تیار ہوئی

تیرے ہجر وچ کیسے نے کن پاڑے اتے کسے نے جٹاں ودھائیاں نے

دُھوہے مار کے کسے نے چلیے کڈھے کسے رڑے تے راتاں لنگھائیاں نے

کوئی لکیا کھوہ دے وچ پُٹھا اتے کسے نے دھونیاں تائیاں نے

تیرے عاشقاں نے لکھاں جتن کیتے پر توں منہ توں زلفاں نہ چائیاں نے

تیری سِک درے کئی تھیائے مر گئے اجے ٹیک نہ وصل دا اُجڑا بھا

لکھ سسیاں مرگئیاں تھلاں اندر تیری ڈاچی دا اجے نہ کھرا لبھا

کسے مُہل قران دا پاٹھ کیتا کسے دل دا پترا کھولیا وے

کسے نیناں کے ساگر کنگھال مارے کسے ہک دا کھونجا پھرولیا وے

کسے گلیاں دے دیوے دی لو تھلے تینوں زلفاں دی راحت وچ ٹولیا وے

رو رو کے دنیا نے راہ پائے پر توں ہس کے ہائے نہ بولیا وے

ویدے کلیج مارے تیرے عاشقاں نے اجے اتھرو تینوں نہ پوہے کوئی

تیری سوہنہ کجھ رودن دا مزا ای نہیں پونجھن والا جے کول نہ ہوئے کوئی

تیری مانگ دی سڑک تے پیا جھیڑا ادھروں چیلیاں نال پرتیاں گیا میں

نازاں دولتاں حسن حکومتاں دا اور سب سے راہ وچ جوگ کھنڈ ایہا میں

کسے قیس نوں لگا جے عشق تیرا اوسنوں لیلیٰ دا لیلا بنائیا تیں

کسے رانجھے توں چڑھیا جے چا تیرا اوسنوں ہیر دی سیجے سوائیا تیں

ساڈے ہنجواں کیتا نہ نرم تینوں ساڈی آہ نے کیتا نہ چیک تینوں

اسیں سڑ گئے وچھوڑے دی آگ اندر لاگے وسدیاں آئیا نہ سِک تینوں

جے توں منہ توں زلفاں ہٹا دیویں بٹ بٹ تکت کل سنسار رہ جائے

رہ جائے بھائی دے ہتھ وچ سنکھ پھڑیا بانگ ملاں دے سنگھ وچکار رہ جائے

حوراں دا رہ جائے سندھور گھلیا جام صوفی دا ہویا تیار ہو

قلم ڈھے پیئے ہتھوں فلاسفر دی منکر تکتا تیری ڈہار رہ

اک گھڑی جے کھلا دیدار دے دیں ساڈا نت دا رگڑا مک جائے

تیری زلف دا سانجھا پیار ہو وے جھگڑا مندر مسیت دا چک جائے

کسے چھنا بنایا جے کھوپڑی دا اوڑکھیاں نال چھپوائیا ای

کسے دل دا رنگلا پلنگ ڈاہیا تیرے نازنوں عیند راں آئیاں

کسے مُتیاں سیتیاں چم دیاں تیری بے پرواہی نے پائیاں

رگڑ رگڑ کے متھے چٹاک پے گئے اجے متاں تیریاں چائیاں

مار سٹیا تیریاں روسیاں نے بھوک سٹیا بے پرواہی

لے کے جان توں اجے نہ گُھنڈ چایا خبرے ہور کی اے منہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ ویرو! اُٹھو

(از شری مہاشہ کِشن لال جی دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور)

یہ سرشٹی کا نیم ہے۔ کہ جب کسی جاتی کے پتن کے دن نزدیک آتے ہیں۔ تو اُس کے نوجوان جاتی سے دکھ اور دلاس پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے آدرش کو بھول جاتے ہیں۔ اور اسی کارن سے ویکتی گت پتن کو پراپت ہو کر سمشٹی گت پتن کے بھی کارن بنتے ہیں۔ کیونکہ سوسائٹی ویکتیوں کے مجموعے کا ہی نام تو ہے۔ جب ویکتیاں ہی بگڑ گئیں۔ تو پھر سوسائٹی کیوں نہ بگڑے؟ آدرش کو بھول جانے کی وجہ سے ہی گراوٹ شروع ہوتی ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارا آدرش پڑھ لکھ کر بی۔ اے۔ ایم۔ اے بن کر غلامی کا طوق گلے میں ڈال لینا ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ اتنے نیچے آدرش کے رکھتے ہوئے بھی ہم نشچت روپ سے یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم اس کام میں سپھل ہوں گے۔ بلکہ بزدلوں کی طرح کہتے ہیں۔ کہ ہم کو جیسے اجازت دیں گے۔ ویسا ہی کرنا پڑے گا۔ یاد رکھو نوجوانوں کے لئے یہ نکمی حجت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اُن کے پکے ارادوں اور مضبوط جسموں کے آگے اس بات کی کوئی حقیقت نہیں۔ کوئی ہستی نہیں۔ کیونکہ

الوالعزم دانشمند جب کرنے پہ آتے ہیں
سمندر چیرتے ہیں کوہ سے دریا بہاتے ہیں

دریا تو گیان وردھی کے لئے ہوتی ہے۔ مگر ہم اسے ڈگری وردھی کا سادھن سمجھ کر ڈگری دیوی کے آگے اپنی صحت۔ دولت۔ ہمت آدی سب کو "بلی" چڑھا دیتے ہیں۔ اور نوجوان بڈھے بن جاتے ہیں۔ اس جیون میں تو ہم میں مرتیو کو جیتنے کی طاقت ہونی چاہیئے تھی۔ جیسا کہ وید بھگوان نے کہا ہے

"برہمچریہ تپسا دیوا مرتیو اپاگھنت"

"برہمچریہ کے تپ سے دیوتاؤں نے مرتیو کو جیت لیا۔" آج ہمارا برہمچریہ آشرم گرہست آشرم سے بھی بڑھ کر دلاس اور بھوگ کا منبع بنا ہوا ہے۔ ہم سوٹ بوٹ پہن کر زلفیں بنا بنا کر اس طرح نزاکت سے چلتے ہیں۔ کہ شان خدا یاد آتی ہے۔ پھر کئی قسم کی بناوٹی پالشوں سے اپنے "بیاہ" بالوں کو پالش کر کے خوبصورت بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس کا گن کرم سوبھاؤ ہی اُس کی شوبھا کو بڑھا رہا ہو۔ اس کی صورت! پالش تو اُسی چیز پر کیا جاتا ہے۔ جو اپنا میل اور پالش کے بنا اس کی خوبصورتی نہ دکھا سکتی ہو۔ میں صاف صاف کہہ دوں۔ کہ نوجوان بھائی خوبصورت بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اسی لئے ہی نہ کہ وہ کُروپ ہیں، ان کو خوبصورتی کی آوشکتا ہے۔ تاکہ اُن کی "کُروپتا" چھپ جائے۔ اور اُن پر "خوبصورتی" کا یقین دلا دوں۔ مگر

ہندوستانی نویووتیاں آخر اُن سے ہی شادی کریں گی۔ اُن کی شادی کے لئے کہیں انگلینڈ سے لڑکے نہیں منگوائے جائیں گے۔ ان باتوں کو سوچتے ہوئے وہ کیوں نہ اپنے آپ کو سادگی کے زیور سے آراستہ کریں گے۔ کیونکہ ؎

جسے خوبی خدا نے دی اُسے زیور کی کیا حاجت
کہ کیسا خوشنما لگتا ہے دیکھو چاند بن گہنے

وہ ویریہ کی رکھشا کریں۔ کیونکہ ویکتی اور جاتی کے محل کی یہی بنیاد ہے۔ اسی کو مضبوط کر کے اور اپنے آدرش کو پوتر بنا کر آگے بڑھیں۔ پوتر آدرش اُن میں بجلی کی سی طاقت بھر دیگا۔ منش کا یہ سوبھاؤ ہے۔ کہ جب وہ اپنے گول کی طرف دیکھتا ہے۔ تو آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس کا کوئی منزل مقصود ہی نہیں۔ اُس بیچارے نے بڑھنے کی کوشش ہی کیا کرنی ہے اس لئے نوجوان بھائیو! اپنے سامنے پوتر اور اونچے آدرش کو رکھتے ہوئے "اوم" "اوم" کہتے ہوئے آؤ ہم چلتے ہیں یدھ کشیتر میں پتا کا اوم کی لہرانے ماتری بھومی کے سدیوں کو پچھا اپنا جیون وکھلانے آج جن جاتیوں کو ہم ترقی یافتہ دیکھتے ہیں۔ اُن کی اُنتی کا کارن بھی پوتر اور اونچے آدرش میں پنہاں ہے۔ وہ جاتیاں ہر سمے اپنا سنگھٹن کرتی رہتی ہیں۔ اور اپنے پُرانے گورو کو دیکھ کر آگے بڑھتی ہیں۔ مگر ہم ہیں۔ کہ "سلطان پدرم بود" کی رٹ لگاتے رہتے ہیں۔ مگر خود کچھ نہیں کرتے۔ آج رٹ لگانے کا زمانہ گیا۔ اب تو کرنے کا وقت ہے ہم آریہ سنسکرتی کے دعویدار ہوتے ہوئے بھی اُس سے بے خبر ہیں۔ اور دوسری جاتیاں اُسی سے فائدہ اٹھا کر آج سنسار کو مقابلہ کے لئے چیلنج کر رہی ہیں۔

امریکہ جاپان کو شکست دیتا ہے۔ لیکن جاپان اس شکست کو بھول نہیں جاتا۔ بلکہ یاد رکھتا ہے اور جب تک وہ اپنے آپ کو امریکہ سے ٹکر لینے کے قابل نہیں بنا لیتا۔ اُسے چین نہیں آتا۔ اسی طرح جرمن پولینڈ کی شکست کو بھولتا نہیں۔ بلکہ یاد رکھتا ہے۔ اور جب ہنڈنبرگ پولینڈ کو شکست دیتا ہے تو جرمن فخر سے کہتے ہیں۔ کہ آج ہم نے بدلا لیا۔ کام کرو ستھاکے انوسار کرنا ہی منش جیون کا اُدیش ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہم مصیبت میں ہیں ہماری جان۔ ہمارا مال۔ ہمارے دھرم استھان۔ بیوی بچے۔ ماں بہن۔ عزت۔ حرمت۔ شان و شوکت غرضیکہ سب کچھ خطرے میں ہے تو پھر وہ

ہم کیوں نہ اُٹھیں۔ بکرے جیسا معصوم جانور بھی ستائے جانے پر مرنے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ خاک جیسی حقیر چیز بھی پاؤں کی ٹھوکر لگنے پر سر پر چڑھنے کی کوشش کرتی ہے۔ تو پھر ہم تو انسان ہیں ہم میں تو آتم سمان اور آتم رکھشا کی بھاؤنائیں سب سے زیادہ ہونی چاہئیں۔ جب ہمارے سامنے "اُٹھنے والوں" کی مثالیں موجود ہیں۔ تو پھر ہم کیوں نہ اُٹھیں۔ ہم میں برہم تیج۔ کشتریہ بل اور دھرم دردھتا آدی آدی سب گُن ہیں۔ لیکن بہت پرانے۔ اب اُن کے پُنر اُدھار کی ضرورت ہے۔ اور جب تک یہ نہ ہوگا۔ ہم مار کھاتے ہی رہیں گے۔

ایسے ہم بھی کیا مرد ہیں۔ جن کو اپنی بہو بیٹیوں کی عزت کی حفاظت کے لئے کسی کا محتاج ہونا پڑتا ہے۔ وہ قوم دُنیا سے مٹ جانے کے قابل ہے۔ جو اپنی ماتری شکتی کی حفاظت نہیں کر سکتی۔ میں یہاں کے حالات دیکھتا ہوں۔ ہندوؤں کو پٹتے اور مار کھاتے دیکھتا ہوں۔ اور ان کے مندروں اور ایشوروں کی بارش دیکھتا ہوں۔ معصوم بچوں کو بے رحمی سے قتل ہوتا دیکھتا ہوں۔ عورتوں کی عزت کو خطرہ میں دیکھتا ہوں۔ تو خون کے آنسو روتا ہوں۔ کاش کہ ہندوؤں کو کوئی سنگھٹت ہو کر آتم رکھشا کر سکھلا سکے! ؎

کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا
بن کہے بھی رہا نہیں جاتا

بہت ہو چکا۔ بہتیرا سو چکے۔ بہت کچھ کھو چکے ہیں۔ بلکہ سب کچھ ہی لٹا چکے۔ اب اے نوجوانو! اُٹھو۔ اور آریہ ویر دل قائم کر کے اپنی شکتی کو سنگھٹت کر کے کسی کو دکھا دو۔ کہ ہم بھی زندہ ہیں۔ اتنی درخواستیں بھیجو۔ کہ آریہ ویر دل کے ادھشٹاتا کو سر کھجلانے کی فرصت نہ ملے۔ اور اُن کے پاس اتنا کام ہو جائے۔ کہ وہ اور کسی کام کو کر ہی نہ سکیں اور وہ جس آدرش حالت میں آپ کو دیکھنا چاہتے ہیں اُن کو اُسی حالت میں اُنہیں دکھا دو۔ اور وہ شتابدی کے جلوس میں اتنی تعداد میں شامل ہو۔ کہ دُنیا دیکھے اور بیساختہ کہہ دے۔ کہ آریہ ویر زندہ ہیں۔ کیا یہ کمزور آواز آپ پیدا کرے گی؟ ہاں ضرور کرے گی کیونکہ ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں رکھتی وہ طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

اوم شم

آریہ مسافر میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ مینجر

آریہ پاٹھشالہ کلاچی کے سماچار

آریہ پاٹھشالہ کلاچی کا بائیسواں سالانہ جلسہ ۲۶ لغایت ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء کو رونق سے ہوا۔ شریمان ٹھاکر امر سنگھ صاحب جیو اپدیشک و ملک بیلی رام صاحب ایم۔ اے پروفیسر بھاشہ ہری چند بھجنیک و ڈاکٹر منگھو لال صاحب ڈیرہ والے و شاعر ملک گنیش داس جی کھانیجو۔ سیتا سرن و لالہ چوہڑ رام صاحب ڈیجہ شامل ہوئے۔ پرچار بہت اچھا ہوا۔ اور حاضری اس قدر ہوتی تھی۔ کہ جگہ نہ ملتی تھی۔ شریمان لالہ چوکھا رام جی منیجر سر وندو پلیڈر کرتے تھے جس سے لوگ شردھا و پریم کے ساتھ دان پیش کرتے تھے۔ ہندی اور گورمکھی سرکار کے برخلاف بہت کچھ کہا گیا۔ منیجر صاحب نے ان سب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے باہر سے چندے بھجوائے یا جمع کئے۔ کل چندہ مبلغ دو ہزار روپیہ ہوا۔ جس میں سے ۱۶۰۰ روپیہ نقد ہوا۔ سب سے زیادہ رقومات حسب ذیل صاحبان کی کوششوں سے پاٹھشالہ کے فنڈ میں آئیں:۔

لالہ تلسی داس صاحب تنیجہ نے لکھنؤ سے ۱۲۵ روپے لالہ چیتن داس صاحب تنیجہ سپرنٹنڈنٹ لورالائی سے ۱۰۰ روپیہ لالہ خوشی رام صاحب بترہ نے کانپور سے ۷۵ روپے بھجوائے۔ درباری لال منتری نے بلوچستان۔ لورالائی۔ اپنڈی جی ضلع پشاور۔ ضلع کوہاٹ ضلع بنوں۔ جانک اور وزیرستان کا دورہ فرما کر تکلیف اٹھائی۔

اس سال پاٹھشالہ کی عمارت میں ایک نیا مکان شامل کرکے اضافہ کیا گیا ہے۔ اب ۲۴۴ لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ ۳۱/۱۲ کو جلسہ انعام تقسیم کا ہوا۔ ۱۹۳۵ء میں ۱۳ لڑکیاں مڈل میں شامل ہوئیں۔ جو سب کی سب پاس ہوئیں۔ آخیر میں سب صاحبان و لیکچراروں و شاعروں کا شکریہ ادا کیا گیا۔

وائس پریزیڈنٹ آریہ سماج کو صدمہ

شریمان لالہ بیلی رام جی جناب وائس پریزیڈنٹ آریہ سماج کلاچی کا پوتا لالہ تخت رام جناب عرائض نویس مرض نمونیہ سے ۳/۱۲ کو سورگباش ہو گیا ہے۔ لالہ بیلی رام جی کے سارے خاندان کا دارومدار اسی پر تھا۔ آریہ سماج و پاٹھشالہ کی طرف سے شوک کا ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ پرماتما مرحوم بیلی رام کے خاندان کو شانتی پردان کرے۔ انتیشٹی کرم سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔

سالانہ معائنہ

۱۷/۱۲ کو انسپکٹرس صاحبہ کا سالانہ معائنہ بخیریت گذرا۔ اور وہ خوش گئیں۔

(درباری لال تنیجہ منتری آریہ سماج کلاچی)

آریہ مسافر کے وی۔ پی آ رہے۔ جن کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہے۔

(مینجر)

آریہ سماج دُنیا کی نِگاہوں میں

(لیکھک شری سوامی سوتنترانندجی مہاراج)

رشی دیانند جی کی وصیت میں ویش وشانتر اور دیپ دیپانتر میں وید پرچار کرنے کا کام آریہ سماجیوں کے لئے لکھا ہوا ہے۔ اس کے لئے آریہ سماج کوشش بھی کرتا ہے۔ میں پرچار کے وشے پر اپنے وچار کئی بار پرگٹ کر چکا ہوں۔ اور آگے بھی کرتا رہوں گا۔ لیکن آج میں اپنے وچار لکھنا نہیں چاہتا ہوں اسی لئے میں نے اس لیکھ کا شیرشک بھی الگ دیا ہے۔ کچھ دن ہوئے۔ میرے پاس ایک کتاب آئی۔ اس کتاب کا نام ہے۔ "آریہ سماج کس اور،" پہلے میں نے کسی اخبار ان میں سے کوئی لیکھ بھی پڑھا تھا۔ اب وہ اخبار سے پستک روپ میں چھاپے گئے ہیں۔ اور اس پستک کی بھومکا لکھنے والے گورو کل کے سناتک ہیں اس لئے میں اس لیکھ میں صرف اس کتاب سے کچھ نقل کرتا ہوں۔ تاکہ آریہ سماجیوں کو پتہ لگ جائے۔ کہ ان کے کام کو کس نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کتاب ہندی میں ہے۔ میں اس بھاشا کو اردو میں لکھ دیتا ہوں۔

"اس جان کاریہ کرم کے پرچلن کے لئے آریہ سماج نے وتین بھوگی اپدیشک رکھے۔ گورو کل سکول اور کالج کھولے۔ یتیم خانوں کی سہایتا کی۔ ونیتا آشرم و استری سماجیں بنا ڈالیں۔ اس مبہم کالے آڈمبر ماتی درویہ بھکشی سٹریر سے کیول وچار کا ہی پرسار ہو سکا۔ پنچ یگیہ یم نیموں کی ستھاپنا دروڑھ بھی نہ ہو سکی۔ اب تک کا پرچار چلبے کا ہی ہوا۔ اسی کا نہیں۔ کرتویہ استی کو پراپت نہ کر سکا۔ کرتویہ ایک وشیش ہے۔ کنتو سبھا نیا اس کا واستو پربھاؤ ہے۔ جس کے بنا کرتویہ دارشنک رہ گیا تک ہوتے ہوئے بھی لابھ پرد نہیں۔

گورو کلوں نے کبھی گارنٹی کی تھی۔ کہ وے گوتم کناد اتپن کریں گے۔ اور اسی وجہ کے وش بھوت ہو کر آریہ جنتا نے اپنی شکتی سے کہیں ادھک سمپتی گورو کل کے چرنوں پر رکھ دی۔ کنتو گورو کل پرکشوں کے پھلوں نے اپنے پریچے کا یہ کرم وچیوں سے پرمانت کر دیا۔ کہ وے اپنے تئیں نرا پید کال میں بھی یم نیم تتھا پنچ یگیہ کی ایکانت موری سنجیں ہیں۔ ان کا پناجیون اتنا مت بنی ہی نہیں ہے کہ وے بھارت کی وشیش کر آریہ سماج کی پرمت الپ شکتی میں ترودا کر سکیں۔ جیسا کہ نیت آریہ جنتا سے وچت پنڈت لیکھرام جی جیسے پونیں کے سپاہی نے کر دکھایا۔ ان کے من میں وید پرچار کی اتکٹ اگنی تو کیا سادھارن پرچار یدانی بھی نہیں ہے بلکہ شکتی بھٹ اس اوچی کر دنالپسند یدہ) کاریہ سے بچنا چاہتے ہیں۔

آریہ جنتا جانتی نہ تھی۔ کہ یوون (جوانی) دید پرچار کے لئے ایک یکت سمہ نہیں ہے۔ اور گورو کلوں کے سنچالک اپنے معشوقوں کی ممتا سے اس رہسیہ کو کھول نہ سکتے تھے۔ گورو کلوں کی آوشیکتا تو تھی۔ اس لئے کہ آریوں کی سنتان وستوک گرہستھ بن کر اپنے گن کرم ورچی کے انوسار کاریہ جنتی اور گرہستھ جیون دتاتی کنتو جب یم و پنچ یگیہ نشٹ دستو بھی گورو کل کار خانہ میں نہ بن سکی۔ اور جنتا میں آرجنا ہوئے۔ تبھی تب سوارتھ و کیٹ دھرم کا نیا آدرن پہن کر جنتا میں ترک وداکیہ چٹنا سے سمادھان کرنے لگے۔ جس کے پھل سروپ گورو کلوں و کالجوں کے ساتھ آیوروید ک شاخائیں بھی بنا ڈالی گئیں۔ تاکہ یہ وک وید چکتسا دوارہ پرچار کریں۔ صفحہ ۱۵۰ و ۱۵۱ یا،،

اس لیکھ میں لیکھک سجن نے پرچار کو مکھیہ مان کر اس پر وچار کیا ہے اور میں نے اس کو اس لئے سماچار پتروں میں بھیجا ہے۔ تاکہ جنتا کو اس بات کا پتہ لگ جائے۔ کہ آریہ سماجی ہی اس کام کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اگر ضرورت ہو۔ تو کسی وقت اس پر کچھ وچار ہی کریں۔ اس وچار کے بعد اگر مناسب سمجھیں۔ تو وہ بھی اپنی رائے اخباروں میں لکھ دیں۔ یا آریہ پرتی ندھی سبھا میں بھیجدیں ورنہ اپنے آریہ سماج میں رکھ کر بھی وچار کر لیں اگر یہ بھی مناسب نہ سمجھیں۔ تو اپنی رائے بنا کر اپنا ہی کام کریں۔ کیونکہ جب تک کوئی سب پرکار کی باتیں نہ سن لیں۔ اس وقت تک اگر کوئی نتیجہ کرتا ہے۔ اس میں غلطی کی بھاونا زیادہ ہوتی ہے ÷

آخیر میں میں پاٹھکوں سے نمر نویدن کرتا ہوں کہ وہ وید پرچار کے لئے جو کچھ ان سے ہو سکتا ہے۔ کریں۔ کیونکہ اگر آریہ سماج سے وید پرچار مٹ گیا۔ تو اس کا کچھ نہ رہے گا۔ اور پرچار کے لئے وہ یتھا شکتی اپنا تن۔ من بھینٹ دیں۔ بعد میں دھن کا سوچ لیں ÷

سکلات والا چل بسے

بمبئی ۱۷ جنوری۔ مسٹر سکلات والا کی غیر متوقع موت کی خبر جو گذشتہ رات لندن میں فوت ہوئے۔ بمبئی کے ٹریڈ یونین اور پولیٹیکل حلقوں میں نہایت افسوس کے ساتھ سنی گئی۔

گورودت بھون لاہور کے سماچار

دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب } آج کل انوسندھان (ریسرچ) وبھاگ کی ...... ہو رہی ہیں۔ جلد ہی ویدوں کا بھاشیہ کرنے کے لئے بیٹھنے والی ہے۔ اس کام کے لئے یوگیہ ودوان سنگھٹت ہو کر کام کریں گے۔ جس وید بھاشیہ کی آریہ جنتا مدت سے اتسک ہو رہی تھی۔ وہ کام سبھا شیگھر شروع کر دینے والی ہے۔ وید پرچار وبھاگ سبھا کے آدھین اب ایک اور نیا کام شروع ہو گیا ہے۔ اور وہ ہے ہندی پرچار کا۔ ویسے تو سبھا ..... سے ہندی پرچار کا کاریہ کر رہی ہے۔ لیکن اب اس کام کو سبھا ادھک اتساہ سے جاری کرنا چاہتی ہے۔ شری دیانند جی مہاراج نے آریہ سماج کے ہر ایک ممبر کے لئے ہندی جاننا لازمی قرار دیا ہے۔ لیکن ابھی تک سماجوں میں ہر ایک ممبر ہندی نہیں جان سکا۔ سبھا کی اچھیا ہے کہ ہندی پرچار اس ڈھنگ سے کیا جائے۔ کہ ہر ایک آریہ بھائی ہندی سے واقف ہو جائے۔ اس کے لئے کئی ایک سکیموں پر وچار ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے اور ضروری سکیم تو یہ ہے کہ ہر ایک آریہ سماج میں ایک راتری پاٹھشالہ ہو۔ جو آریہ بھائی جو ہندی نہیں جانتے۔ اگر ہندی سیکھا کریں۔ اگر کوئی پنڈت مل سکے تو اچھا ہے۔ نہیں تو اچھے ہندی جانتے ہوں۔ وہی اپنے دوسرے بھائیوں کو سکھاتے رہیں۔ ایسی پاٹھشالائیں کئی ... میں کھولی جا سکتی ہیں۔ پاٹھشالہ ہر روز لگے۔ ہفتہ میں تین یا دو بار لگے۔ یا صرف اتوار ہی لگا کرے۔ مطلب یہ ہے۔ جس طرح آسانی ہو۔ اسی طرح کی پاٹھشالہ کھولی جا سکتی ہے مثال کے لئے اس ہفتہ پاٹھشالہ رام گڑھ (مغلپورہ لاہور) کھولنے کی آیوجنا کی گئی ہے۔ جو سنیچر وار۔ اتوار کو شام کے ... کرے گی۔ اسی طرح اپنی سہولیت کے مطابق ہر ایک آریہ سماج اپنے ہاں ہندی کی اوشیہ پاٹھشالہ ... اس پاٹھشالہ میں آریوں کے علاوہ دوسروں کو بھی داخل کیا جا سکے گا۔ امید ہے آریہ سماجیں ... کے مطابق ضرور بیضرور اپنے ہاں ہندی پاٹھشالائیں کھولیں گی ÷

دھرمشالہ } آریہ پرشوں کو پتہ ہوگا۔ کہ عرصہ دو سال سے گورودت بھون میں سبھا کی طرف سے ... کھولی گئی ہے۔ دھرمشالہ کی بلڈنگ نہایت اعلےٰ ہے۔ کمرے بڑے صاف ... لئے تکیہ۔ اور کھانا وغیرہ کوئی پکانا چاہے۔ تو اس کے لئے علیحدہ رسوئی بنی ہوئی ہے۔ سندھیا ... لئے ساتھ ہی یگیہ شالہ بنی ہوئی ہے۔ آریہ بھائیوں کو اس سے لابھ اٹھانا چاہیئے۔

پنڈت ٹھاکر دت انڈسٹریز } آریہ سجنوں کو پتہ ہوگا۔ کہ گورودت بھون میں عرصہ ... سکول کھلا ہوا ہے۔ اس میں پہلے تو ترکھان کا کام ... تھا۔ اب اس میں کنگھی یعنی چاقو آدی کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح اور طرح طرح ... میں رائج کر دیئے جائیں گے ÷

(ادھشٹھاتا۔ پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ سماج مٹھ لوڈانہ کے سماچار

مورخہ ۲۶/۱ ۱۹ بروز ایتوار کو آریہ سماج کے روزانہ ست سنگ میں مندرجہ ذیل پرستاؤ ... پرستاؤ کی ایک نقل سیکرٹری نظام حیدر آباد دکن اور "آریہ مسافر" کو روانہ کی گئی ÷

آریہ سماج مٹھ لوڈانہ کا یہ ست سنگ حضور نظام حیدر آباد دکن کے اس حکم کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ جوبلی کے موقعہ پر سوبیلوں کو بلا تصور موت کے گھاٹ اتارا جائے گا۔ یہ آریہ سماج حضور نظام حیدر آباد دکن کی توجہ اس حکم کی طرف مبذول کرا کے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس نادر شاہی حکم کو منسوخ کر دیں۔ کیونکہ اس سے رعایا کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

(موہن لال منوچہ اپ منتری)

(۲) ماسٹر ٹھاکر داس جی کی پرارتھنا پر آریہ سماج کے سبھا سدوں نے ان کے ... کا پردیش سنسکار پوران ویدک ریتی سے کرایا۔ سنسکار کے پشچات سب آئے ہوئے ... بھوگ سے ستکار کیا گیا ÷

(۳) لوہڑی کا تہوار مہاشہ ہنسراج ودھوا کے گرہ پر بڑے سمارو کے ساتھ منایا گیا۔ ... آریہ سماج ... پشچات سب مل کر بھجن گائے۔ اور ماننیہ ورڈ ڈاکٹر رام پرکاش جی پردھان آریہ سماج ... نے لگ بھگ ایک گھنٹہ بھر ایک سارگربھت بھاشن دیا۔ اپرانت بھائیوں کا ریوڑیوں (...) ... ستکار کیا گیا۔

(موہن لال منوچہ اپ منتری آریہ سماج مٹھ لوڈانہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

سنسار چکر

کنگ جارج شہنشاہ ہند

جنم مورخہ ۳ - جون ۱۸۶۵ء
کارونیشن ۶ رمئی ۱۹۱۰ء
دیہانت ۲۰ ر جنوری ۱۹۳۶ء ۱۱ بجکر ۵۵ منٹ

کنگ جارج شہنشاہ ہند کی موت کی خبر سے تمام مہذب دنیا دنیا میں غم کا عالم طاری ہو گیا ہے۔ ہر ملک اور ہر شہر میں ان کی مرتیو کی خبر نہایت افسوس اور رنج سے سنی گئی ہے۔ ملک معظم مرحوم کی پچھلے چند دنوں کی بیماری کے دوران میں دنیا کے ہر شخص کو سخت فکر پیدا ہو گیا تھا۔ اور دنیا کے کونے کونے سے ان کی صحت کے متعلق اطلاعات حاصل کی جا رہی تھیں۔ ان کی درازیٔ عمر کے لئے گرجوں میں دعائیں کی گئیں۔ لیکن جو پرماتما کو منظور تھا۔ وہی ہوا۔ کنگ جارج کی موت سے ایک عظیم شخصیت صفحۂ ہستی سے مٹ گئی۔

مرحوم کنگ جارج اپنے شاندار صفوں سے تمام دنیا میں مشہور تھے۔ ان کے تخت پر بیٹھتے ہی سلطنت برطانیہ میں نہایت بھاری مشکلات پیدا ہو گئی تھیں۔ لیکن کنگ جارج نے نہایت قابلیت سے ان مشکلات پر قابو پا کر سلطنت میں امن بحال کیا۔ کنگ جارج میں وہ تمام خوبیاں تھیں۔ جو ایک کامیاب بادشاہ میں ہونی چاہئیں۔ بادشاہ ایڈورڈ گذر نے کے بعد عام خیال تھا۔ کہ کنگ جارج اپنے والد مرحوم کی طرح بین الاقوامی سیاسیات سے واقف نہیں۔ لیکن تخت پر بیٹھتے ہی کنگ جارج نے نہایت اعلیٰ قابلیت کا ثبوت دیا۔ اور عام شکوک کو دور کر کے اپنی رعایا کے دلوں میں گھر کر لیا۔ کنگ جارج نے عالمگیر ہر دلعزیزی حاصل کی تھی۔ ان کے لئے رعایا اپنے بچوں کی طرح تھی۔ وہ امیر و غریب میں کوئی تمیز نہ کرتے تھے۔ ان کے لئے دولتمند اور مفلس یکساں ہمدردی کے مستحق تھے۔ بلکہ غریبوں کے لئے اُن کے دل میں زیادہ درد اور فراخدلی تھی۔ ان کے راحت اور غم میں ہمیشہ کنگ جارج شریک ہوتے تھے۔ مرحوم بادشاہ کے دل کو کوئٹہ اور بہار کے بھونچال سے بھاری صدمہ ہوا تھا۔

ہندوستان کے لوگ کنگ جارج کے نہایت ممنون ہیں۔ کنگ جارج کی حکومت میں ہی ہندوستان نے ذمہ دار حکومت کی طرف قدم بڑھایا ہے۔ اُن کے راجیہ میں ہندوستان میں تعلیمی، سیاسی اور مجلسی پہلو سے عظیم ترقی کی ہے۔

۹ ر فروری ۱۹۲۱ء میں ڈیوک آف کناٹ کے ذریعہ بادشاہ نے ہندوستان کو پیغام ارسال کیا تھا۔ اس سے مظہر ہے کہ بادشاہ کا ہندوستانیوں کے ساتھ کتنی الفت اور گہری ہمدردی ہے۔ ہندوستان کی تحریک آزادی میں وہ دلچسپی لیتے تھے۔ گول میز کانفرنس میں ۱۹۳۰ء میں بھی مرحوم ملک معظم نے خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ ہندوستان کو اپنی سلطنت کے ممبروں کے برابر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر ہندوستان کے نئے آئین سے لوگ خوش نہیں۔ تو ان کی ذمہ داری مرحوم بادشاہ پر نہیں۔ بلکہ اُن اشخاص پر ہے۔ جنہوں نے انڈیا ایکٹ مرتب کیا۔ کنگ جارج مہاتما گاندھی۔ پنڈت مالوی اور مسز نائیڈو سے بخوشی ایک دعوت پر ملے تھے بادشاہ مرحوم ہندوستان کے جذبۂ آزادی کا اعتراف کیا کرتے تھے۔ ہمیں اُمید ہے۔ کہ ان کے جانشین بھی اپنے والد کے نقش قدم پر چلیں گے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ کنگ ایڈورڈ ہر طرح سے کامیاب بادشاہ ہوں۔ ہم مرحوم کنگ جارج کی بے وقت مرتیو پر عالمگیر غم و رنج میں شریک ہوتے ہیں۔

پچاس ہزار روپیہ روشنی پر

۱۸ر جنوری۔ نظام دکن نے اپنی سلور جوبلی کی تقریب میں پچاس ہزار روپیہ حضرت محمدؐ صاحب کی قبر پہ روشنی کے لئے منظور کیا ہے۔

ہرہٹلر کا اعلان

ہرہٹلر نے ایک فقرہ میں یہ بھی کہا۔ کہ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ دوسری سلطنتیں اٹلی کے معاملات میں دخل دیں۔ اگر کسی سلطنت نے اٹلی کے مقابلہ کی کوشش کی۔ تو ہم اٹلی کا ساتھ دیں گے۔

ایڈورڈ ہشتم کی تاجپوشی

شہنشاہ جارج پنجم کی وفات کی وجہ سے ایڈورڈ ہشتم کی تاجپوشی کا ۲۲ جنوری کو اعلان ہو گیا۔

مصر کو نیا آئین

تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مصری نو آبادی والے گورنمنٹ کے حامی ہیں۔ اور وفدی نیدنسماس پاشا کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نئے آئین کے سلسلہ میں گفت و شنید کے لئے تیار ہے۔

ساری دنیا میں ماتم

ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کا ماتم ساری دنیا میں منایا گیا۔

کرپان مورچہ

۲۱ جنوری تک کرپان مورچہ کی وجہ سے ۲۳۵ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

آریہ کمار سبھا بنگہ

بنگہ کمار سبھا کا سالانہ چناؤ مورخہ ۱۷-۱-۳۶ کو ہوا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل نوجوان کثرت رائے سے عہدیدار قرار پائے ہیں۔ اور انہوں نے سالانہ جلسہ برموقعہ شوراتری کرنا قرار پایا ہے۔

پردھان :- مہاشہ پورن کمار جی
اپ پردھان :- مہاشہ سدرشن سنگھ جی
سیکرٹری :- مہاشے پیارے موہن جی
خزانچی :- مہاشے جنک راج جی
لائبریرین :- مہاشے بھرت رائے جی

برطانیہ منظوریات پر کاربند ہوگا

لنڈن ۱۷ جنوری۔ اس اطلاع کی تردید کی گئی ہے۔ کہ برطانی کابینہ تیل کی منظوریات پر کاربند نہ ہوگا۔ برطانیہ ابھی تک اسی ملک پر قائم ہے کہ تیل کی منظوریات کے متعلق جو قدم بھی مجموعی طور پر اٹھایا جائے گا۔ اور جس کا فیصلہ جنیوا میں ہوگا۔ برطانیہ اس پر کاربند رہے گا۔

جرمن پہلوان کا چیلنج منظور

رستم ہند امرتسری کا اعلان

امرتسر ۱۷ جنوری۔ حمیدہ پہلوان رستم ہند امرتسری نے مسٹر ہرکریمر جرمنی پہلوان کا چیلنج منظور کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "مجھے یہ پڑھ کر از حد خوشی ہوئی ہے۔ کہ آپ آج کل میں مقیم ہیں۔ اور کسی ہندوستانی پہلوان سے کشتی لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں ہندوستان کا مسلمہ پہلوان ہونے کی حیثیت سے میں آپ کا چیلنج بخوشی منظور کرتا ہوں۔ اور اگر آپ میرے ساتھ کشتی لڑنے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ تو مجھے خوشی ہوگی۔ یہ بات آپ کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ میں نے پچھلے سال ہی ہز مجسٹی کی سلور جوبلی کی تقریب پر امرتسر میں "رستم ہند" کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ اور یہ میرا آبائی پیشہ ہے۔ میں گاماں پہلوان رستم زمان کے خاندان سے تعلق رکھتا ہوں"

بارہ ہزار روپے کی قیمت کا گولہ چوری ہو گیا

اجمیر ۱۸ جنوری۔ درگاہ خواجہ صاحب میں مزار پر سے سونے کا ایک گولہ جس کی قیمت بارہ ہزار روپیہ ہے پُراسرار طریق سے گم ہو گیا ہے۔ مسلمانوں میں کھلبلی پیدا ہو گئی ہے۔ درگاہ کی بنیاد پڑے ہوئے سینکڑوں سال گزر چکے ہیں۔ لیکن اس طرح کا حادثہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ کمشنر نے خود موقع واردات کا ملاحظہ کیا۔ اگر یہ گولہ نہ ملا۔ تو خادم کو تاوان ادا کرنا پڑے گا۔ چ۔ ش۔ د۔ ب۔ ر

آریہ سماج جامپور:- مہاشہ ہری چند جی صراف نے ۲۰ روپے غریب لڑکوں میں دھرم شکشا کی کتابیں اور لٹریچر کی شکل میں دان دیئے ہیں۔ تاکہ غریب لڑکوں کا بھلا ہو سکے۔

(گنیش دت منتری آریہ سماج جامپور)

کرتویہ درشن

سندر سنہری مجلد گٹکا بھگتی درپن۔ بھگتی درشن۔ کرتویہ درشن وغیرہ سب سے بڑا ۸۵ تصاویر ۴۹۰ سے اوپر صفحات۔ سوادھیائے کے لئے بہت سے وید منتروں۔ نتیہ کرموں اور بہت ہی ضروری کام کی باتوں کا مجموعہ۔ روزانہ پاٹھ۔ انعام۔ جہیز۔ برات اور بطور سوغات دینے کے لئے سب سے بہترین چیز ہے۔ قیمت باوجود سب سے زیادہ کام کی باتیں ہونے کے صرف ۱۰ر۔ پانچ کاپی کے خریدار کو ۸ر میں فی کاپی کے حساب سے دیا جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لعل روڈ لاہور

Gangotri Gyaan Kosha

چندہ شتابدی اور ویشوانز یگیوں کی دھوم

چندہ اردھ شتابدی عارف والہ

لالہ مرناتھ جی مالک کارخانہ دھنپت مل جوالا داس	۲-۰-۰
لالہ جگن ناتھ گپت رائے جی	۱۱-۰-۰
سیٹھ بھوانا تھ جی	۱۱-۰-۰
لالہ نند لال دیا رام جی	۵-۰-۰
لالہ سانجھی رام جی	۱-۰-۰
لالہ منوہر لال جی	۲-۰-۰
لالہ بھرت سنگھ جی	۲-۰-۰
بابو جمنا داس جی وسٹماسٹر	۲-۰-۰
سیٹھ دیا رام جی	۵-۰-۰
بابو گنگا داس جی	۲-۰-۰
مہاشہ خوشونت رائے جی	۲-۰-۰
لالہ جیون داس مکند لال جی	۲-۰-۰
پنڈت درگا دت جی شاستری	۲-۰-۰
لالہ ملکھی رام جی بزاز	۱۱-۰-۰
لالہ جگن ناتھ جی	۲-۰-۰
ماسٹر ٹکن رام جی	۲-۰-۰
مہاشہ وید پرکاش جی	۱-۰-۰
مہاشہ وزیر چند جی	۱-۰-۰
مہاشہ لیکھراج جی	۲-۰-۰
بابو بشمبر ناتھ جی	۱-۰-۰
مہاشہ نول چند جی	۱-۰-۰
مہاشہ لال چند جی	۱-۰-۰
مہاشہ جگن ناتھ جی مابل والے	۱-۰-۰
لائیڈز بنک	۱-۰-۰
بابو رام نرائن داس جی	۱-۰-۰

چندہ ویشوانز یگیہ

بابو گپت رائے جی	۳-۰-۰
لالہ ٹھاکھی رام جی	۳-۴-۰
بابو بشن داس جی	۳-۰-۰
بابو خوشونت رائے جی	۲-۰-۰
بابو دکھ بھنجن لال جی	۲-۰-۰
لالہ دیس راج جی	۲-۰-۰
مہاشہ دیا رام جی	۱-۰-۰
جو چندہ پنڈت امرناتھ جی ودیارتھی اپدیشک ودیالیہ کو دیا گیا	۹-۱۲-۰
جو چندہ پنڈت رام سروپ جی شاستری کو دیا گیا	۱۰۷-۰-۰

(آریہ سماج عارف والا)

میانی میں ویشوانز یگیہ :-

	روپے - آنہ - پائی
شری پردھان دیوید یال جی	۲-۸-۰
" مہاشہ بھرت جی	۲-۸-۰
" منتری برج لال جی	۲-۴-۰
" ماسٹر ٹیک چند جی	۲-۱۲-۰
" مہاشہ رجی رام جی	۲-۰-۰
" ماسٹر ہیرا لال جی	۱-۰-۰
" مہاشہ رام چند جی	۳-۰-۰
" مہاشہ جگدیش متر جی	۱-۴-۰
" مہاشہ پیارے لال جی	۲-۰-۰
" ڈاکٹر منوہر لال جی	۲-۴-۰
" لالہ دونی چند جی	۲-۸-۰
" مہاشے جوالا رام جی	۲-۰-۰
" " رام چندر جی	۲-۱۲-۰
" " ایشر داس جی	۱-۰-۰
" ماسٹر کھیم چند جی	۳-۴-۰
" مہاشہ دھرم لین جی	۲-۴-۰

بنوں میں ویشوانز یگیہ :-

شری ڈاکٹر ایشر داس جی	۵-۰-۰
" ڈگنا تھ جی	۵-۰-۰
" لالہ نین سکھ جی	۲-۰-۰
شری پریتم کماری جی	۲-۰-۰
" دیوان چند جی	۲-۴-۰
" پردھان وشونت رائے جی	۵-۰-۰
" لالہ سنت رام جی وکیل	۱-۸-۰
" لالہ نند رام جی	۲-۴-۰
" رام چندر جی	۱-۰-۰
" چھتہ رام جی سیوک سماج	۱-۰-۰
" دولت رام جی	۲-۰-۰
" داس رام	۲-۰-۰
" مہاشے ہردیال جی	۵-۰-۰
" ماسٹر دونی چند جی	۲-۰-۰
" لالہ موہن لال جی وید	۲-۸-۰
" رام کشن جی	۱-۰-۰
" سندر سنگھ جی	۲-۰-۰
شری ودیا دھر جی	۱-۰-۰
" بھگوندا رام جی	۰-۸-۰
" وشنداس جی	۰-۸-۰

آریہ کنیا پاٹھ شالہ	۱۰-۰-۰
گپت دان	۰-۲-۰

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور میں ویشوانز یگیہ

مہاشہ چونی لال جی منتری	۲-۱۲-۰
شریمتی پریتم کور جی	۱-۰-۰
مہاشہ بودھ راج جی	۱-۸-۰
مہاشہ گوردیال جی	۱-۱۲-۰
مہاشہ جے چند جی	۲-۰-۰
مہاشہ پرتاب چند جی	۱-۸-۰
مہاشہ یگیہ دت جی	۱-۰-۰
مہاشہ بہاری لال جی	۲-۰-۰
مہاشہ رودی دت جی	۲-۰-۰
مہاشہ وید پرکاش جی	۱-۰-۰
مہاشہ امر چند جی	۲-۰-۰
مہاشہ رگھوناتھ رائے جی	۲-۸-۰
ڈاکٹر امرناتھ جی	۲-۱۲-۰
میزان	۴۲-۱۲-۰

امرتسر میں ویشوانز یگیہ :-

شری ڈاکٹر اتین چند جی	۲-۴-۰
شری ڈاکٹر رام رکھا مل جی	۵-۰-۰
مہاشہ مہاراج مل جی	۲-۰-۰
مہاشہ منشی رام جی	۱-۰-۰
مہاشہ کرم چند جی	۵-۰-۰

ضرورتوں کے اشتہار آریہ مسافر میں چھپوا کر لابھ اٹھا دیں۔ نرخ بہت سستے ہیں ۔ (مینیجر)

"آریہ" کا رشی بودھ انک

شِو راتری کا شبھ اُپہار

۲۱- فروری ۱۹۳۶ء کو شوراتری کے دن رشی بودھ اتسو کے موقعہ پر سبھا کے سندری ماہواری رسالہ " آریہ " کا رشی بودھ انک پرکاشت ہوگا۔ آریہ سماج کے اخباری میں یہ انک ایک لاثانی چیز ہوا کرتا ہے۔ اس میں رشی جیون سے سمبندھ رکھنے والے سندر نظمیں اور منوہر لیکھ رہتے ہیں۔ سدھانتوں پر وچار پورن لیکھوں کا سنگرہ ہوتا ہے۔ سماج کے اکثر سبھی اچھے لیکھک اس میں اپنی بھاؤ پورن رچنائیں دیتے ہیں۔ آریہ پرتی آریہ سماجیں ہر برس پرچار میں بانٹنے کے لئے بھاری تعداد میں منگوایا کرتی ہیں۔ اس برس بھی یہ انک ہمیشہ کی طرح پوری سج دھج کے ساتھ پرکاشت ہوگا۔ اس برس کے انک میں ایک وشیشتا ہوگی۔ اس سال کوشش کی جا رہی ہے کہ اس میں وید کے وشیہ پر زیادہ لیکھ ہوں۔ اس میں پاٹھکوں کو سوادھیائے کی بہت پریرنا ہوگی۔ وید کے نئے نئے رہسیہ معلوم ہونگے۔ اور برس بھر کے لئے آتمک پریرنا ہوگا۔ آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کو ابھی سے اس انک کے لئے آرڈر دینا شروع کر دینا چاہیئے۔ جس میں سبھا کو انک کے چھپوانے میں آسانی ہو۔ جنتا کو سمیہ پر مل سکیں۔ ایک کاپی کی قیمت چھ آنہ ہوگی۔ جو لوگ ابھی سے تین روپیہ بھیج کر آریہ کے گاہک بن جائیں گے۔ انہیں یہ انک مفت ہی مل جائے گا۔ اشتہار دینے والوں کو بھی اس بڑی تعداد میں چھپنے والے انک میں اپنے اشتہار دیکر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

مینیجر "آریہ" گورودت بھون لاہور

پوتر ہون سامگری و یگیہ کے متعلق سب سامان سیتارام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرماویں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

ہندو مسلم ایکتا اور اتحاد کیونکر ہو سکتا ہے؟

از پنڈت گیانند دیو جی صوفی مولوی فاضل۔ اپدیشک دیانند سالویشن مشن ہوشیار۔ مقام کرنال

[illegible] اور یہ سماج پر یہ دوش
یا آکشیپ کرتے ہیں۔ کہ سماج میل ملاپ میں بادھک
سدھ ہوتا ہے۔ اس کی سرگرمی ایسی ہوتی ہے۔ جن
سے مسلمان ناراض ہو کر ہندوؤں کے ساتھ ملنا
پسند نہیں کرتے۔ جس کے کارن دیش اُنتی اور سوتنترتا
(آزادی) کے کاریہ میں بادھا (رکاوٹ) پڑتی ہے۔
اب وچار کے قابل یہ امر ہے۔ کہ جو منش جو دیش سے
پریم کرتا ہے۔ یعنی راشٹر کے لئے تیاگ اور بلیدان
کی بھاونا اس میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ کس ہیتو سے
اس کے من کے اندر اتنا اونچا کوٹی کا پریم یا انوراگ
اُتپن ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنا سروسیہ دیش اور جاتی کے
لئے ارپن کر دیتا ہے۔ اگر ہم دارشنگ درشٹی کون
(فلسفانہ طور) سے اس پرشن پر وچار کریں۔ کہ
دیش کے لئے منش کے ہردے میں کیوں پریم پیدا ہوتا
ہے۔ راشٹریہ بھومی میں وہ کونسا آکرشن ہوتا ہے جو
منش کو اپنے پران تک اُتسرگ (قربان) کرنے کو
تیار کر دیتا ہے۔ حالانکہ ناتوک درشٹی سے اگر دیکھا جائے
تو تمام سنسار کے پرمانو ایک جیسے ہیں۔ اور پرمانو سے
ہی مل کر ساری دنیا بنی ہے۔ پھر کیا کارن ہے۔ کہ بھارت
بھومی کے لئے تو اپنا سروسیہ ارپن کر دینا چاہتے ہیں
اور دوسرے دیشوں کے لئے اپنا انوراگ ہردے
میں اُتپن نہیں ہوتا۔ اس کا یہی کارن ہے۔ کہ پرمپرا
(ہمیشہ) سے ہمارا سمبندھ بھارت کے چپہ چپہ سے
ہے۔ اپنے اس مطلب کو ایک درشٹانت میں بیان
کرتا ہوں:۔

میرے ایک متر لاہور میں مکانات کا بیوپار کرتے تھے
جس کی وجہ سے وہ لاکھوں روپیہ کے آدمی بن گئے تھے
اور صدہا مکان بنوا کر فروخت کئے۔ بدقسمتی سے ان کا
کام فیل ہو گیا۔ اور اُن کی ساری جائیداد قرق ہو گئی۔
جس دن ان کی جائیداد کا نیلام ہونے والا تھا۔ میں
بھی اُن سے ملنے گیا۔ اتفاق سے یہ وہ وقت تھا۔
کہ سرکاری ملازمان ان کی موروثی اور رہائشی مکان کی
نیلامی کے لئے باہر جمع ہو رہے تھے۔ اس وقت میں نے
ان کو عجیب حالت میں مکان کے اندر پایا۔ مکان کے
ایک ایک کھمبے۔ دروازوں۔ دیواروں سے لپٹ لپٹ
کر وہ اس طرح رو رہے تھے۔ مانو ان کے کسی پیارے
کی مرتیو ہو گئی ہے۔ اور اس کی لاش شمشان بھومی میں
لے جانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ جب وہ کچھ شانت ہوئے
تو میں نے اُن سے پوچھا کہ متر! یہ تمہاری کیا حالت ہے
تم اس قدر بیقرار کیوں ہو رہے ہو۔ تم نے اپنی زندگی
میں سینکڑوں ہزاروں مکانات بنوائے اور فروخت کئے
مگر کبھی تم کو ذرا بھی رنج نہیں ہوا۔ آج ویسا ہی تو واقعہ
ہے۔ ایک مکان تمہارا نیلام ہو رہا ہے۔ اس کے لئے
اتنی بیقراری۔ رنج اور غم کیوں سہہ رہے ہو؟
اس کا جو جواب انہوں نے مجھے دیا۔ وہی راشٹر
بھگتی کے لئے بھی ہو سکتا ہے۔ الفاظ انہوں نے
یہ کہے۔ یہ مکان نہیں ہے۔ میرے خاندان کا چترپٹ
ہے۔ اس کا ایک ایک کونہ میرے بزرگوں اور

میرے ماں باپ بھائی بہنوں کی تاریخ زبان حال سے
بیان کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ جدھر میری نگاہ اٹھ
جاتی ہے۔ مجھ کو یاد آ جاتا ہے کہ میری ماں یہاں رہا
کرتی تھی۔ یہاں میرا باپ آرام کرتا تھا۔ یہاں میرے
بھائی بہن کھیلا کرتے تھے۔ یہاں میں پڑھا کرتا تھا
آج میرے کل خاندان کا نشان چھینا جا رہا ہے۔
اس لئے میں روتا ہوں۔ اور مجھے دکھ ہوتا ہے۔ یہی
بات راشٹر اور ملک کے لئے کہی جا سکتی ہے۔ ہم
بھارت سے کیوں پریم کرتے ہیں؟ اس لئے کہ اس
بھارت میں وہ ایودھیا نگری ہے۔ جو مریادا پرشوتم
بھگوان کی جنم بھومی ہے۔ اس بھارت میں وہ برندابن
گوکل برسانہ ہیں۔ جہاں یوگیراج بھگوان کرشن
لیلائیں کر چکا ہے۔ اس میں وہ ہلدی گھاٹ اور
چتوڑ ہیں۔ جہاں ویر شرومنی مہارانا پرتاپ نے
اپنی اور چیتک بیر تا کا پریچے دیکر بھارت کے مستک
کو اونچا کیا تھا۔ یہ اس شیواجی کی جنم بھومی ہے۔ جس
نے بھارت کو سوتنتر کرنے کے لئے اپنا سروسیہ
سواہا کر دیا تھا۔ جس میں ویر شرومنی گورو گوبند سنگھ
جی نے بھارتیہ سنسکرتی اور سبھیتا کی رکھشا کے لئے
اپنے کلیجہ کے ٹکڑوں پر یہ پُتروں کو نچھاور کیا تھا۔
ہمیں اُن سے پریم ہے۔ اُن کی ہم پوجا کرتے ہیں
وہ ہمارے پوروج تھے۔ اس لئے اُن سے سمبندھ
رکھنے والی ہر ایک وستو اور ہر ایک ستھان پوجیہ ہے
اور اس کی رکھشا کے لئے ہم اپنا سروسیہ ارپن کرنے کو
تیار ہو جاتے ہیں۔ بھارت کی سبھیتا ہی بھارت کا
اتہاس ہمارے پوروجوں کا اتہاس ہے۔ بھارت کا چپہ
چپہ ہمارے پوروجوں کے رکت سے سینچا گیا ہے۔
اس لئے بھارت ہماری آنکھوں کی جیوتی دل کا سرور
اور پرانوں کا پران ہے۔

اب آؤ۔ اس کسوٹی پر ہم بھارتیہ مسلمانوں کی
پرکشا کرتے ہیں۔ کیا وہ بھارتیہ سبھیتا کو اپنی سبھیتا
بھارتیہ اتہاس کو اپنا اتہاس بھارتیہ راشٹر کے مہان
پرشوں کو اپنا پوروج مانتے ہیں؟ کدا پی نہیں۔ پس یہ
کیسے آشا کی جا سکتی ہے۔ کہ جس ستھان پر وہ کیول
نواس کرتے ہیں۔ اور وہاں کی سبھیتا۔ سنسکرتی اتہاس
اور پوروجوں سے کسی پرکار کا کوئی سمبندھ نہیں
رکھتے۔ پھر وہ کیونکر اس کے لئے تیاگ اور بلیدان
کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کو یہاں رہتے ہوئے کئی برس
بیت گئے۔ پرنتو اس عرصہ میں بھارت کی کسی وستو کو
نہیں اپنایا۔ بھارت کے ۷ کروڑ مسلمانوں میں
ادھک انش (زیادہ تر) نو مسلم ہیں۔ جو ہندوؤں سے
مسلمان بنائے گئے ہیں پر نتو مردم شماری کی رپورٹ دیکھنے

سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۴½ کروڑ کے قریب عربوں کی
اولاد ہندوستان میں آباد ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کو صدیقی
فاروقی۔ زبیری۔ عمروی۔ قریشی۔ علوی۔ سید وغیرہ
لکھواتے ہیں۔ کسی تاریخ میں بھارت میں عربوں کا آنا
اور آباد ہونا نہیں لکھا۔ ہندوستان میں عرب لوگ
کبھی آکر آباد نہیں ہوئے۔ اگر باہر سے کچھ مسلمان
آئے۔ تو وہ ایرانی۔ ترک۔ مغل وغیرہ تھے۔ اگر
آج مغل۔ ایرانی ۴ کروڑ ہوتے۔ تو ہمیں کوئی تعجب نہ
ہوتا۔ یہ کتنے تعجب کی بات ہے۔ کہ بھارت میں وہ
نو مسلم جاتیاں جن کا ہندو سے مسلمان بننا یقینی اور
قطعی طور پر تحقیق ہے۔ آج وہ بھی اپنے کو عربوں
کی اولاد ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسے
مسلمان جلاہے۔ جن کے سمبندھ میں یہ نشچے تھا کہ
یہ ہندو سے مسلمان بنائے گئے۔ پرنتو وہ آج اپنے
کو ہندو سے مسلمان کہنے کو تیار نہیں۔ بلکہ یہ ثابت کرنے
کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہم انصاری ہیں۔ اور ہمارے
بزرگ عرب سے آکر ہندوستان میں آباد ہوئے تھے۔ اسی
پرکار دوسری جاتیوں کا بھی حال سمجھنا چاہیئے۔ مثال کے
طور پر ایک جاتی کا چشم دید حال بیان کرتا ہوں:۔
گورکھپور کمشنری۔ بنارس کمشنری اور صوبہ بہار کے
ترہٹ کمشنری میں ایک مسلمان جاتی رہتی ہے جس کا
حال بطور درشٹانت ہم یہاں دیتے ہیں جس سے مسلمانوں
کی منوبرتی کی تصویر بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔
اس جاتی کا نام ہے "راتی" اور یہ تقریباً ۲½
یا ۲ لاکھ کی تعداد میں اس علاقہ میں نواس کرتے ہیں۔
ان کے متعلق مولوی ذکاء اللہ صاحب نے تاریخ ہند
میں اور تاریخ اودھ میں لکھا ہے کہ شاہجہاں بادشاہ
کے زمانہ میں کچھ گندھی کا پیشہ کرنے والے لوگ مسلمان
بنائے گئے۔ جو گلاب۔ کیوڑا وغیرہ کا عرق۔ تیل۔ عطر
وغیرہ نکالنے کا کام کیا کرتے تھے۔ شاہجہاں نے ان
کو صوبہ اودھ کے پوربی حصہ میں آباد کیا تھا۔ اور ان
کو "عرقی" (عرق نکالنے والے) کے نام سے موسوم
کیا گیا۔ جو بگڑتے بگڑتے راتی بن گیا۔ موجودہ زمانہ
میں اس قوم کی حالت بہت اچھی ہے۔ یہ ایک بیوپارک قوم
ہے۔ بمبئی۔ پٹنہ۔ کلکتہ۔ پٹنہ وغیرہ میں ان کی بڑی بڑی
فرمیں اور ملیں قائم ہیں۔ خصوصاً گورکھپور اور ترہٹ
کے علاقہ میں کوئی شوگر فیکٹریوں کے مالک راتی لوگ ہیں۔
اس جاتی کی سماجک پوزیشن مسلمان میں بہت خراب ہے
کیونکہ مسلمان لوگ ان کو تقریباً اسی درشٹی سے دیکھتے
ہیں۔ جیسے ہندو اچھوتوں کو دیکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ
مسلمان جلاہے بھی ان کے ہاتھ سے پانی نہیں
پیتے۔ اور اپنا حقہ نہیں دیتے۔ پر تو دوسرے مسلمان

قوموں کے مقابلہ میں دھن اور ودیا میں یہ لوگ بہت
سریشٹھ ہیں

سنہ ۱۹۲۷ء میں انجمن راقیان کی طرف سے ایک
چار پانچ ودوانوں کا اس بات کی جانچ کے لئے
کمیشن کیا گیا۔ کہ وہ راقیوں کی اُتپتی اور ان کے بزرگوں
کے متعلق جانچ کریں۔ اور یہ قوم کہاں سے آئی۔ کیونکر
آئی۔ اور اس کے مورث اعلیٰ کہاں کے رہنے والے
تھے۔ اور کون تھے۔ سنہ ۱۹۳۲ء میں اس کمیشن کی رپورٹ
انجمن نے پرکاشت کی۔ جو تقریباً دو اڑھائی سو صفحہ
کی کتاب ہے۔ اس میں شروع سے آخیر تک یہ ثابت
کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہمارے مورث اعلیٰ
عراق عرب (میسوپوٹامیا) سے آکر ہندوستان میں آباد
ہوئے۔ ہمارا اصلی نام عراقی تھا۔ جو بگڑ کر راتی ہو
گیا۔ مولوی ذکاء اللہ صاحب نے تاریخ ہند میں اور تاریخ
اودھ میں جس گندھی جاتی کے مسلمان ہونے کا حال
اور عرقی نام سے موسوم ہونا لکھا ہے۔ وہ دراصل ہم
نہیں ہیں۔ بلکہ کوئی اور ہوگا۔

جب اس رپورٹ کو میں نے پڑھا۔ تو بڑا تعجب ہوا
گورکھپور ضلع کے ایک قصبہ ... میں آ جاتی کے
ایک وکیل میرے متر تھے۔ میں اُن کے پاس ملنے کے لئے
گیا۔ جاتے ہوئے اُن کے سائن بورڈ پر میری نظر پڑی
جس میں لکھا ہوا تھا۔ کہ "مولوی ... صدیقی"
میں نے اوپر جا کر ان سے سوال کیا۔ کہ آپ کی قومی
سبھا نے جو رپورٹ پرکاشت کی ہے۔ کیا آپ اس
سے اتفاق کرتے ہیں۔ جواب دیا۔ کہ میں خود اس
کمیشن کا ایک ممبر تھا۔ جو جانچ کے لئے مقرر کیا گیا تھا
میں نے کہا۔ تو پھر آپ اس بات کے ماننے میں کوئی
اعتراض نہ ہوگا۔ کہ آپ کے بزرگ عراق عرب سے آکر
ہندوستان میں آکر آباد ہوئے۔ جواب ملا۔ کہ ہاں۔ بالکل
ٹھیک ہے۔ اور ہم کو جو نو مسلم بتلایا جاتا ہے۔ یہ بالکل
غلط ہے۔ میں نے پھر عرض کیا۔ کہ مجھے اس کے ماننے
میں کوئی عذر نہیں۔ میں مان لیتا ہوں۔ کہ آپ کے مورث
اعلیٰ عراق عرب سے آکر ہندوستان میں آباد ہوئے تھے
مگر آپ کو اپنے قول و فعل میں ایک ہونا چاہیئے۔
رپورٹ میں تو آپ یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ ہمارے مورث
اعلیٰ عراقی تھے۔ لیکن سائن بورڈ میں آپ صدیقی
لکھتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ کے مورث اعلیٰ
خاص عرب کے باشندے تھے۔ جو ابوبکر صدیق کی
اولاد میں سے ہوں گے۔ ان دونوں باتوں میں آپس میں
اختلاف ہے۔ اگر آپ عراقی ہیں۔ تو صدیقی نہیں
ہو سکتے۔ اگر صدیقی ہیں۔ تو عراقی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ
ابوبکر صدیقی خاص عرب کے باشندے تھے۔ اور عراق
سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ سن کر وہ لاجواب ہو
گئے۔ میں نے اُن سے کہا۔ کہ آپ نہ عراقی ہیں نہ صدیقی
ہو، اصل نو مسلم تیلی۔ لیکن کیا کرو مسلم سوسائٹی
میں شریف اور کلین اس وقت سمجھا جاوے گا۔
جبکہ تم اپنے آپ کو عربوں کی اولاد ثابت کر دو۔ علاوہ اگر
عربوں کی اولاد ثابت نہیں کر سکتے۔ تو عرب کے پاس

...ہیں کہیں سے ناطہ جوڑلو۔ یہ ہے تمہاری ...ئی کی ذہنیت !!

اس واقعہ سے یہ بات اچھی طرح جانی جاسکتی ہے کہ مسلم سماج میں کس پرکار کی منوورتی (ذہنیت) کام کر رہی ہے۔ جن لوگوں میں درو ہ (ملکی بغاوت) کی ... زیادتی ہو۔ کہ وہ اپنی نسل تک بدل لینے میں ... ہو جاویں۔ ان سے یہ اُمید کرنا۔ کہ وہ دیش کے لئے بلیدان (قربانی) کریں گے۔ اور اس کی اُنتی کے لئے کشٹ اُٹھاویں گے۔ یہ بڑا بھرم ہے۔ کسی جاتی ... راشٹر میں پریم اُتپن کرنے کے لئے سب سے بڑا ساد ھن علم ادب (ساہتیہ) ہے۔ اگر ہم بھارتیہ مسلمانوں کے ساہتیہ کو دیکھیں۔ تو ہم کو معلوم ہوگا۔ کہ اس ساہتیہ میں دیش پریم کے بجائے دویش پریم (غیر ملکی محبت) ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ جب کسی مسلمان کو کسی بہادری کی مثال دینی ہوگی۔ تو وہ رستم کی بہادری کے گیت گائیگا اگر کسی دانی کے دان کا ذکر کریں گے۔ اور حاتم طائی کی سخاوت کا گان کریں گے۔ اگر کسی منصف کے انصاف کا بیان ہوگا۔ تو نوشیرواں کے ترانے الاپیں گے۔ کسی کی عظمت اور شان و شوکت کا بیان کرنا ہوگا۔ تو سکندر۔ دارا۔ افراسیاب کی بڑائی کے گیت گائیں گے۔

اب پوچھو۔ تمہارا ان سے کیا تعلق ہے۔ یہ نوشیرواں حاتم طائی تمہارے کیا لگتے ہیں۔ کوئی مذہبی واسطہ نہ قومی۔ رام۔ کرشن کا نام لینا اور ان کی بڑائی کے گیت گانا ہندوستانی مسلمانوں کی نگاہ میں پاپ ہے محض اس لئے۔ کہ وہ مسلمان نہ تھے۔ تو حاتم۔ نوشیرواں رستم۔ دارا بھی مسلمان نہ تھے۔ لیکن بھارتیہ مسلمان غیر ممالک کے بہادروں کی جے جے کار بول سکتا ہے۔ مگر اپنے بزرگوں اور اپنے باپ دادوں کا نام لینا ان کی نگاہ میں پاپ سمجھا جاتا ہے۔ یہ ہے ہندوستانی مسلمانوں کی ذہنیت۔ ایسے لوگوں کی بابت کیا امید کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے ملک اور قوم کی ترقی کے لئے قربانی کریں گے

آج اگر عرب کے رہنے والے ایک مسلمان کے پاؤں میں کانٹا لگ جائے۔ اور ایک ایرانی کے سر میں درد ہو جاوے ترکستان میں کوئی نوبت پہنچ جائے۔ ترکوں پر کوئی مصیبت آجائے۔ تو ہندوستان کے سات کروڑ مسلمان بیاکل ہو جاتے ہیں۔ جگہ جگہ سوسائیٹیاں بنتی ہیں چندے کئے جاتے ہیں ہر ایک مسجد میں جلسے ہوتے ہیں۔ اور وہ دلچسپی دیکھنے میں آتا ہے۔ جو کسی بہت بڑی قومی مصیبت کے وقت دیکھی جانی چاہیئے۔ ہندوستان میں پلیگ پڑے۔ بھونچال آویں۔ سیلاب آویں۔ آگ لگے۔ طوفان آویں۔ مگر ہندوستان کے مسلمانوں کے کان پر جوں تک نہ رینگے گی۔ لاکھوں آدمی موت کے گھاٹ اتر جاویں ہزاروں بچے یتیم ہو جاویں۔ ہزاروں استریاں بدھوا ہو کر ایک ایک دانہ کو ترسیں۔ ان مسلمانوں کو کوئی چنتا تک نہیں ہوگی۔ یہ عرب۔ ترکی مصر کی ہی چنتا میں مگن رہیں گے۔ گذشتہ سال بہار میں غضبناک قیامت خیز بھونچال آیا۔ ہزاروں آدمی موت کے گھاٹ اتر گئے ہزاروں معصوم بچے جو شہزادوں کی مانند اپنا جیون بسر کرتے تھے۔ ایک ایک دانہ کے لئے محتاج ہو کر ننگی گلی ٹھوکر کھاتے نظر آئے۔ جگہ جگہ ریلیف سوسائیٹیاں بنائی گئیں۔ چندے کئے گئے۔ شری راجیندر بابو نے سہائتا کے لئے اپیلیں کیں۔ ملک نے دل کھولکر ان کی اپیلوں کا جواب دیا۔ اُس میں مسلمانوں نے کتنا دھن دیا تھا۔ وہ اس حساب سے ظاہر ہوگا۔ جو شری راجیندر پرشاد بابو کی طرف سے اس فنڈ کی بابت جب کہ وہ ۲۵ لاکھ روپے کے قریب پہنچا تھا۔ پرکاشت کرایا گیا تھا۔ ۲۵ لاکھ روپیہ میں سے صرف گیارہ ہزار مسلمانوں کا تھا۔ اور اس پر طرہ یہ کہ ہم کو (مسلمانوں کو) کل روپیہ میں سے آدھی رقم امداد کی شکل میں دی جاوے۔ ہاں بہار کی مسجدوں کے لئے مسلمانوں نے کافی روپیہ دیا۔ سوامی شردھانند کے قاتل عبدالرشید کے مقدمہ کو پریوی کونسل تک لے جانے کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ جمع کرسکتے ہیں اور مہاراج نتھو رام اور راجپال کے قاتلوں کے لئے دو ہزارہا روپیہ جمع کر سکتے ہیں۔ مگر دیش اور جاتی کے نام پر ان کی جیب سے ایک پیسہ بھی نہیں نکل سکتا۔ ایسی اوستھا میں یہ آشا کرنا کہ ہندوستانی مسلمان دیش اور جاتی کے لئے کچھ تیاگ کریں گے۔ یہ سوپن ماتر ہے۔ جب تک بھارتیہ مسلمانوں میں اپنی قومی تہذیب اور قومی تاریخ اور قومی بزرگوں کی بابت پریم اور آدر کے بھاؤ پیدا نہیں ہوتے۔ اس وقت تک ان سے یہ آشا کرنا فضول ہے۔ ہم میل میل کا تو شور مچاتے ہیں۔ مگر میل کی بنیاد کو قایم کرنے کا کوئی پریتن نہیں کرتے۔ جن بنیادوں پر میل کی بنیاد کھڑی کی جاسکتی ہے۔ وہ بھی سبھیتا۔ سنسکرتی اتہاس اور پوروج (بزرگ) ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ بھارت کے سارے مسلمان اسلام کو ترک کردیں اگر وہ ایمانداری کے ساتھ اسلام کو موکش داتا تسلیم کرتے ہیں۔ تو خوشی کے ساتھ عمل کریں۔ مگر اسی طرح جیسے ترکی نے اسلام پر عمل کیا۔ اور جسطرح ایرانی کر رہے ہیں۔ ترکوں کا ایک ایک بچہ اپنے ملک کے لئے اپنے ماتا پتا کو۔ اور ہر ایک ماتا پتا اپنے بچوں کو ہنسی خوشی نچھاور کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ جیسے ایرانیوں نے کیا۔ سارا ایران مسلمان ہوگیا ہے مگر انہوں نے رستم۔ دارا۔ افراسیاب۔ نوشیرواں کو نہیں بھلایا۔ آج ایران کا بچہ بچہ ان کی جے جے کار بول رہا ہے۔ لیکن افسوس یہ ہمارا ابھاگا دیش ہی ایسا ہے۔ جہاں ۷ کروڑ ایسے منش رہتے ہیں جو نہ کیول سبھیتا۔ سنسکرتی کو ہی چھوڑتے ہیں۔ بلکہ اپنے بزرگوں کو بھی تلانجلی دینے کو تیار ہیں اس وجہ سے ہمارے ان ہندو نوجوانوں سے جو ایکتا کے نہ ہونے کے کارن آریہ سماج کو کوستے رہتے ہیں گذارش ہے کہ ان مندرجہ بالا باتوں پر وچار کریں۔ اور دیکھیں کہ میل نہ ہونے میں اصل وجوہات اور اسباب کیا ہیں اور ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ دوم غم

قرآن شریف میں گاؤکشی ورودھ

(لیکھک شری احمد علی صاحب فیملنگ روڈ لاہور)

(نظام دکن کی سلور جوبلی پر ایک ہزار گؤوں کا بدھ کیا جائیگا۔ جس پر گذشتہ پرچہ میں ایک نوٹ لکھا گیا تھا۔ اس نوٹ کو دیکھ کر ہمارے متر شری احمد علی جی نے قرآن شریف سے چند حوالجات ارسال کئے ہیں۔ جنہیں ہم بصد شکر نظر ناظرین کرتے ہیں) (ایڈیٹر)

(۱) قرآن مجید کھیتی کے جانوروں کی ہلاکت کی سخت مخالفت فرماتا ہے۔ ہندوستان میں تو گائے و بیل پر سارا زراعتی دارومدار ہے۔ اس لئے ہندوستان میں گاؤکشی ازروئے قرآن مجید ممنوع ثابت ہوتی ہے۔ (دیکھو سورہ بقر آیات ۲۰۴ و ۲۰۵)۔

(۲) قرآن مجید میں حضرت موسےٰ کی قوم کا جو قصہ درج ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ کی قوم نے بیل کی پرستش شروع کردی تھی۔ اور اس اعتقاد کی بیخ کنی کے لئے ان کو بیل کی قربانی کا حکم دیا گیا تھا۔ مگر اس حکم کے ساتھ بھی شرط لگی ہوئی ہے۔ "کہ کھیتی کے کام کا ہو" (دیکھو سورہ بقر ۶۸ سے ۷۱ تک)

(۳) تحقیق کیجیئے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ عرب میں گائے بیل کو زراعتی اہمیت زیادہ حاصل نہیں۔ کیونکہ وہاں کھیتی کا کام خچر اور گھوڑوں سے بھی لیا جاتا ہے۔ پھر بھی مندرجہ بالا حکم میں حضرت موسےٰ کی قوم کو ہدایت کی گئی۔ کہ کھیتی کے بیل نہ ہلاک کریں ۞

(۴) مسلمانوں کے لئے اس رسم کو ہندوستان میں جاری رکھنا قرآنی احکام کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ کم سے کم مجھے باوجود بہتیری تلاش کے قرآن مجید سے ایسا کوئی حکم نہ مل سکا۔ جس کی روسے ہندوستان میں گاؤکشی کو جائز قرار دیا جاسکے۔ بلکہ جو کچھ ملتا ہے اس کے خلاف ہوتا ہے ۞

(۵) اگر کوئی صاحب مہربانی کرکے کسی ایسی قرآنی آیت کا حوالہ لکھ بھیجیں جس کی روسے گاؤکشی ہندوستان میں جائز قرار دی جاسکے۔ تو میں بہت مشکور ہونگا۔ لیکن اگر ایسا کوئی حکم نہ مل سکے۔ تو پھر میں مولوی صاحبان کی خدمت میں مودب عرض کرونگا۔ کہ آپ خواہ مخواہ اپنی خودساختہ شریعت کو قرآن مجید کے ساتھ شامل کرکے قرآن مجید کی مرنجان مرنج تعلیم کو بدنام کرنے کی کوشش ترک فرمائیں۔ خدا آپ کو سمجھ دے۔ تاکہ ہندوستان کا بیڑا پار ہو ۞

جزائر فجی میں ویدک دھرم پرچار

پنڈت ایس چند جی سناتک گوروکل کانگڑی جزائر فجی میں عرصہ آٹھ سال تک ویدک دھرم کا پرچار کرتے رہے ہیں۔ ان جزائر میں آریہ سماج بہت ترقی کر رہا ہے۔ ہندی کا پرچار بھی دن بدن بڑھ رہا ہے پنڈت جی نے وہاں ہندی ساہتیہ کے پرچار میں بڑا بھاری کام کیا ہے۔ آپ نے وہاں کی آریہ کنیا پاٹھشالہ کو سب سے وشال بھارتیہ پاٹھ شالہ بنادیا ہے۔

(پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

کوئٹہ کی ازسرنو تعمیر

ایک سال میں ایک کروڑ کا خرچ

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ کوئٹہ کی ازسرنو تعمیر کے سلسلہ میں سنہ ۳۷-۱۹۳۶ء کے سال کا خرچ ایک کروڑ سے زیادہ ہو بلکہ ممکن ہے۔ اس سے بہت کم ہو۔ اگرچہ سرکاری عمارات کی ازسرنو تعمیر کا اندازہ دس کروڑ تک ہے۔ لیکن خرچ کو متعدد برسوں تک پھیلا دیا جائے گا۔ تاکہ ایک سال میں میزانیہ پر بار گراں عاید نہ ہو۔

ملکِ معظم سُرگباش ہوگئے

لنڈن ۲۰ جنوری۔ ملک معظم کا انتقال ۱۱ بجکر ۵۵ منٹ پر رات ہوگیا۔

لنڈن ۲۰ جنوری۔ ۹ بجکر ۲۵ منٹ۔ رات کو شہنشاہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹروں نے بلیٹن جاری کیا ... منظہر ہے۔ بادشاہ سلامت کی زندگی شانتی سے اپنے خاتمہ کی طرف جارہی ہے۔ تین ڈاکٹروں نے بلیٹن پر دستخط کئے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اگر آپ ویدک ساہتیہ کا سوادھیائے کرنا چاہتے ہیں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساہتیہ وبھاگ میں تشریف لائیں یا بذریعہ ڈاک منگوائیں

کیا؟

شری پنڈت برہم دت جی جگیاسو ودیا النکار
کا
برہم یگیہ سندھیا
(ہندی)
قیمت

پنڈت چموپتی جی ایم اے
کا
ویدک سوَرگ (اردو)
قیمت

وید آرش کوش

رشی دیانند جی کے ویدک بھاشیہ سے ویدک شبدوں کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ نرکت اور براہمن گرنتھوں کے ورت دیے گئے ہیں۔
قیمت حصہ اول صرف

پنڈت وشوناتھ شاستری ایم اے
کا
دیانند رتن مالا (ہندی)
اس پستک میں سوامی دیانند جی کے سادو چنک ... کا سنگرہ کیا گیا ہے۔
قیمت صرف

مہاشہ چرنجی لعل جی پریم
کا
شاستر ارتھ درپن (اردو)
اس کتاب میں مرزائیوں کی ... کا مدلل جواب دیا گیا ہے
قیمت صرف

پنڈت شوشنکر جی کاویہ تیرتھ
کا

پی یوش بندو

جسمیں یکصد منتروں کی بڑے روچک ڈھنگ سے ویاکھیا کی گئی ہے۔
قیمت صرف

سوَرگ (ہندی)
ویدوں اور دوسرے شاستروں سے پنڈت بدھ دیو جی نے ویدک سوَرگ کی ویاکھیا کی ہے۔
قیمت

یاسک یگ (ہندی)
اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ یاسک ... ویدوں میں اتہاس نہیں مانتے
بالکل تازہ تصنیف ہے۔
قیمت

Dayanand

رشی دیانند جی کے ساد و چنک ... کا انگریزی ایڈیشن ہے۔
قیمت صرف

Arya

آریہ سماج کے دس نیموں کی پنڈت چموپتی جی نے انگریزی میں ویاکھیا کی ہے۔
قیمت صرف

وید امرت

انمول ویدک منتروں کا سنگرہ۔ جسمیں ہر ایک وشے پر وید منتر اکٹرت کیے گئے ہیں۔ کاغذ اور جلد اعلیٰ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (عہ)

سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

آریہ جگت

آریہ سماج اچھرہ

آریہ سماج اچھرہ پنجاب گورنمنٹ کی اس ادوچت اور دانی کو بڑی ورشنی سے دیکھتی ہے۔ جو کہ اس نے اندر و ہستانادی کے موقعہ پر پرم سوریکرتی دیگر پیچھے پرنتا تیاری ہو جانے پر نگر کیرتن کے نکلنے کو نشیدھ کر کے ایک شدھ دھارمک سبھا کو اپنے کرتویں سے وچت رکھا ہے۔ ساتھ ہی اس نے شرمتی ماتا و دھیتوری اکوتریہ کی کھوشنا میں بھی بہت کھتیپ کیا ہے۔ دھارمک کرتویں سے پرتھک کر کے آریہ کے دلوں کو بڑی بھاری چوٹ اور بہت آدھک ہانی پہنچائی ہے۔

(۲) سرو سمتی سے سویکار ہوا۔ کہ ریزولیوشن کی نقل پنجاب کو تتھا سماچار پتروں میں بھیجی جاوے۔

(تروک ناتھ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج ہمنا باد نظام ریاست میں مکر سنکرانتی

نیم پوروک جلتہ وار سنسنگ شکروار کی شام کے ساڑھے پانچ بجے سے ۷ بجے تک ہوتا ہے۔ حاضری اچھی رہتی ہے۔ پہلے ہون ہوتا ہے۔ پھر سندھیا اور بعد میں بھجن گائے جاتے ہیں۔ سنکرانت کا ست سنگ ودھی پوروک ۹ بجے صبح سے شروع ہوا۔ حاضری اچھی تھی۔ پہلے ہون کیا گیا۔ پھر بھجن شروع ہوئے۔ ایک گھنٹہ بھر مسلسل شانتی پوروک بھجن ہوتے رہے۔ آخر میں ہمارے پرانت کے مشہور آریہ سنگیت بھجنیک مہاشے پرسرام جی کے سنگیت بھجن ہوئے۔ شری سوامی جی کے جیون چرتر میں سے چند گھٹنائیں سنانے کے بعد آرتی ہوئی۔ آج کے ست سنگ میں کچھ خاص رونق تھی۔ میں (منتری) نے سوچت کیا۔ کہ آئندہ ست سنگوں میں ستیارتھ پرکاش کی کتھا ہوگی۔ شانتی پاٹھ کے بعد ودھی کے مطابق حاضرین میں تل کے لڈو تقسیم کئے گئے۔ جنہیں حاضرین نے آنند سے کھائے ہیں۔ (منتری) نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد ست سنگ کا وسرجن ہوا۔

(منتری آریہ سماج ہنا)

تھورام اپدیشک کا پنڈ دادن کا کام

پرماتما کی دیا اور رشی کے تپ کا پیغام

چودہ سالہ مورچہ پر دو حملے

(۱) دریان سے آٹھ میل اتر کی طرف دس بارہ گرام چودہ ورش سے اڈے ہوئے تھے۔ اب مورخہ ۲۶ ر

چوں ... سے تھے۔ دو دن خوب پرچار ہوتا رہا۔ ان چوں پر چار میں اودھک حصہ لیتے رہے۔ ان گراموں میں مسلمانوں کی آبادی ادھک ہے۔ ممن ہمت گراموں میں پرچار کیا۔ پنیالہ (گورو گوبند سنگھ جی کے جنم دن پر) ... رتیاں۔ کپورہ۔ بڑا پنڈ۔ سنگھترہ۔ گلیال۔ کھیال۔ چھوڑل کو ہلیاں۔ تیتریاں۔

سنگھترہ میں تہوار لوہڑی اچھی طرح منایا گیا۔ ہون یگیہ ہوا۔ پیچھے پرچار آرمبھ ہوا۔ جو کہ دو گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ لوگ بڑے پریم سے سنتے رہے۔

(نتھورام اپدیشک)

شوک پرستاؤ۔

آریہ سماج شملہ شری پنڈت وشنودت جی پردھان آریہ سماج فیروزپور شہر کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ مرگت آتما کو سدگتی اور ان کے پریوار کو شانتی پردان کریں۔

(بہاری لال منتری آریہ سماج شملہ)

ضرورت

آریہ سماج گورنمنٹ کوارٹرز (چوبرجی) لاہور کیلئے ایک ایسے یوگیہ مہاتما سنیاسی یا بان پرستھی یا ریٹائرڈ اپدیشک یعنی پروہت کی ضرورت ہے۔ جس کے بھوجن اور کپڑے وغیرہ کا خرچ یہ آریہ سماج دیگا۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہونی چاہیئے۔ منتری آریہ سماج چوبرجی گورنمنٹ کوارٹرز لاہور۔ نوٹ:- اگر کسی منتری کو معلوم ہو کہ کسی ایسے یوگیہ رکتی کا پتہ ہو۔ تو مطلع کر کے مشکور فرماویں۔

(ناتک چند منتری آریہ سماج ہذا)

گوروکل آیورویدک فارمیسی

چیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچے اس سے موٹے تازے ہوتے ہیں۔ کھانسی۔ دل کی دھڑکن۔ تپ دق کی خاص دوا ہے۔ قیمت چار روپے فی سیر۔

لاہور کے ایجنٹ

برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور

آنکھوں کی حفاظت کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ بڑا ہوں یا مریضوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ آپ بھی اس کا ہی استعمال کیجئے۔ قیمت بارہ روپے فی تولہ

ملنے کا پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۱۲۔ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعلیم ویدپاک کی پھیلاؤ ہر طرف

اوم

ستیہ ... سماج کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

آریہ مسافر

لاہور

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ۱/

ہفتہ وار

گوروکل نمبر

ایڈیٹر چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक- आर्य्य मुसाफिर लाहौर।

آریہ مسافر
ویدک دھرم کا
سچا پرچارک
اور
سبھا کا ہفتہ وار گزٹ ہے
آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجیے
(منیجر)

جلد ـــ ۷ اتوار :- ۲۶ پھاگن سمت ۱۹۹۲ بکرمی دیانند آبد ۱۱۱ مطابق ۸ - مارچ ۱۹۳۶ء نمبر ـ ۱۰

گوروکل کے جنم داتا

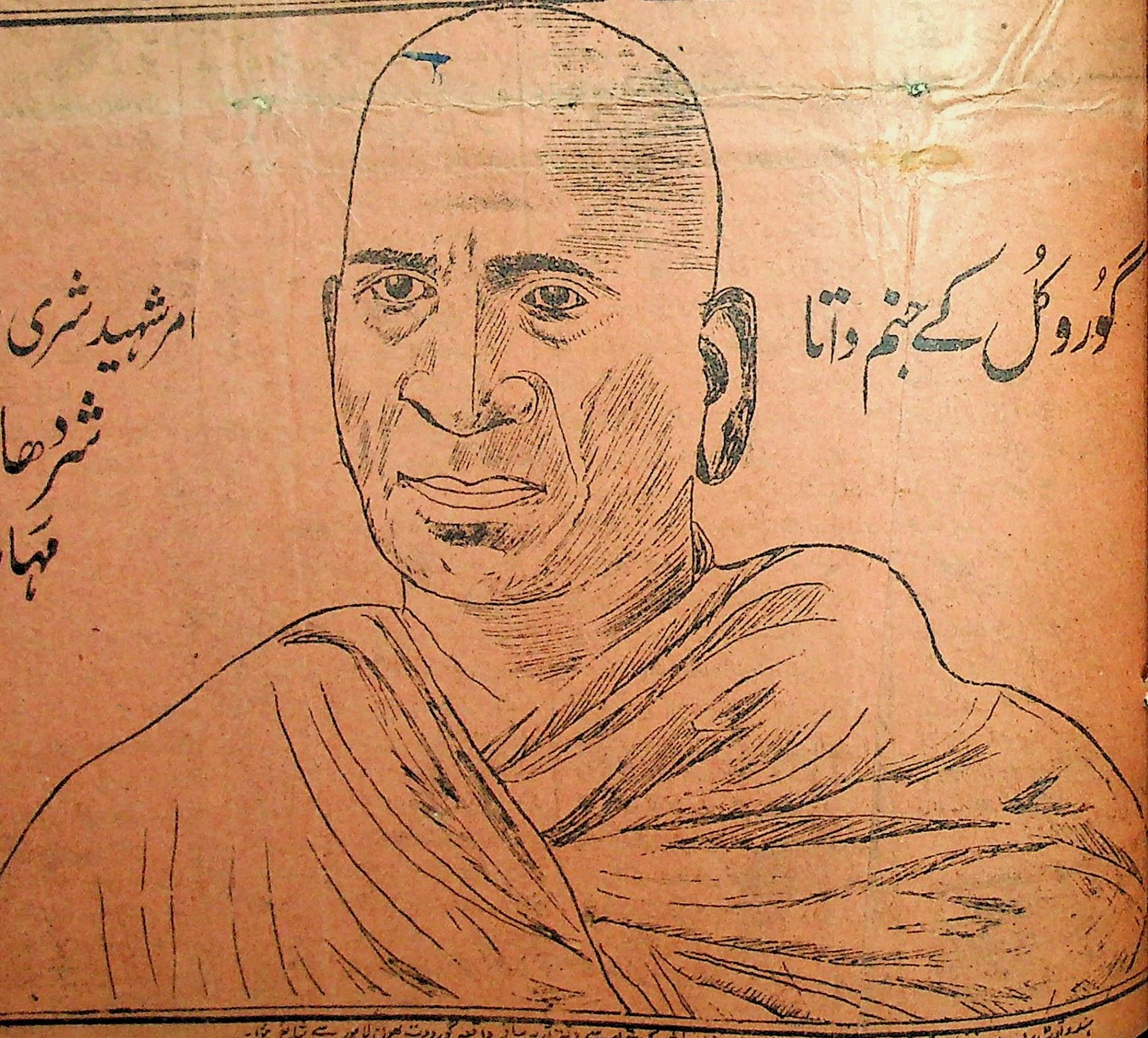

امر شہید شری سوامی
شردھانند جی
مہاراج

ہندو الیکٹرک پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور [illegible] سے شائع ہوا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک ہندو سیاح کے عربستان میں سات سال

— مکہ وغیرہ کا حج —

عرب کے دلچسپ حالات

اس مضمون کے راقم ہمارے خاص مہربان ہیں۔ آپ نے بغیر کسی کی مدد کے سات سال تک عرب کی یاترا کی ہے۔ اس یاترا کے مفصل حالات آپ نے آریہ مسافر میں لکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ جس سلسلہ کی یہ پہلی قسط ہے

ایک دن میں نے سوچا۔ کہ عربستان کی سیاحت پیدل کرنی چاہیئے۔ پتا پرماتما کا دھنیواد ہے۔ کہ جس کی کرپا سے میں سات سال تک عربستان کی پیدل سیاحت کر کے اب واپس بھارت ورش پہنچا ہوں میں اپنی سیاحت پر چند لیکھ لکھوں گا۔ تاکہ عام لوگ بھی مستفید ہو سکیں۔

سب سے پہلے میں کراچی بندرگاہ میں پہنچا اس کے بعد میں گھارا پیر گیا۔ وہاں ایک جگہ پر گرم پانی کا چشمہ ہے اور اس کے نزدیک ہی ٹھنڈے پانی کا چشمہ بھی ہے۔ وہاں لوگ کثرت سے اشنان کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے بعد میں صوب ندی۔ سون میانی۔ لیاری۔ اُرماڑا سے ہو کر سینی پہنچا یہ بندرگاہ خلیج فارس کے کنارے واقع ہے۔ اور یہاں بیاز بھی کھڑا ہوتا ہے اور یہاں ہندو لوگ بھی ہیں جو کہ تجارت کرتے ہیں۔

اس کے بعد گوادر بندرگاہ ہے یہاں بھی ہندو لوگ ہیں۔ گوادر سے سقط تک کشتی میں آیا یہاں کا بادشاہ ایک عرب ہے جو نہایت ہی قابل شخص ہے سقط سے لے کر عمان تک جو کہ عرب ہیں خارجی فرقہ کے نام سے مشہور ہیں۔ لیکن فقط سقط میں کچھ شیعہ مسلمان بھی ملتے ہیں۔ یہاں بھی ہندو تاجر ہیں اس کے بعد میں دبئی بندرگاہ پہنچا۔ وہاں کا سردار شیخ سعید ہے۔ جو کہ نہایت ہی خوش طبع آدمی ہے وہاں بھی ہندو تاجر ہیں۔ وہاں سے میں قطر سے ہو کر ذوالحج۔ فوہ۔ ذخیرہ۔ فویرت۔ منیر سے ہوتا ہوا جزیرہ بحرین پہنچا۔ یہاں موتی کا بیوپار بہت ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں سمندر سے زیادہ موتی نکلتے ہیں۔ یہاں بھی ہندو تاجر ہیں۔ اس کے بعد میں دمام۔ قبیر قطیف سے ہو کر الحساء پہنچا۔ یہاں کھجور بہت پیدا ہوتی ہے۔ یہ شہر صحرا کے کنارے واقع ہے یہ سب علاقہ نجد میں شمار ہوتا ہے یہاں سے پندرہ دن کے بعد ریاض آتا ہے رستے میں فقط ایک دفعہ دسویں دن پانی ملتا ہے۔ مکہ۔ مدینہ اور جدہ کو چھوڑ کر باقی سب نجد اور حجاز کے عرب لوگ۔ بدو لوگ صبح کو کھجور کا ناشتہ کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد قہوہ (بلھوہ) پیتے ہیں۔ اور دوپہر کو چاول یا جوار کی روٹی کھاتے ہیں۔ اور رات کو کھجور کھاتے ہیں۔ وہاں گیہوں اور چاول اور پھل وغیرہ پیدا نہیں ہوتے اور نہ ہی وہاں بھارت ورش کی طرح کوئی دریا ملتا ہے۔ سارے عربستان میں طلاق کا بہت رواج ہے بلا کسی جھجک کے عورتیں طلاق جلدی سے لے لیتی ہیں لیکن جب کسی عورت کی چار یا پانچ اولادیں ہو جاتی ہیں۔ تو اس کی طلاق دی ہوئی شکل ہو جاتی ہے جس سے اُن کی اولادیں جنگی رہتی ہیں۔

ریاض میں ایک بادشاہ ہے۔ جو کہ عبدالعزیز بن سعود کے نام سے مشہور ہے۔ وہ بہت ہی اچھا بادشاہ ہے۔ صرف ایک خدا پر اس کو وشواس ہے کسی ولی یا نبی سے مرادیں نہیں مانگتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے مدینہ کے سب مزار گرا دیئے ہیں حتیٰ کہ امیر حمزہ کا مزار بھی گر چکا ہے۔ اور جنت البقیع کے سب مزار گر چکے ہیں جنمیں زیادہ تر حضرت محمد صاحب کے صحابہ کے مزار تھے۔ اور ایسے ہی مکہ میں جنت المامع میں سب مزار صاف ہو چکے ہیں۔ مکہ۔ مدینہ۔ جدہ کو چھوڑ کر باقی سب نجد و حجاز کے علاقہ میں کہیں تمباکو سگرٹ کی دوکان نہیں ہے کیونکہ وہ بادشاہ و سب نجدی لوگ تمباکو کو سکھوں کی طرح نہیں چھوتے اور ساتھ ہی بادشاہ موصوف نے اپنی داڑھی کتا رکھی ہے۔ صرف ٹھوڑی پر تھوڑے سے بال رہنے دیئے ہیں اور ایسے ہی سب نجدیوں کا ایسا حال ہے۔ ہتھیار تھا یہ جا۔ اور سارے نجد و حجاز میں سب امیر عربوں کے پاس غلام آدمی اور غلام عورتیں بکثرت ہیں۔ ان پر بہت ظلم کیا جاتا ہے۔ اور رات دن ان سے کام لیتے ہیں۔ ان کی خرید و فروخت بھیڑ بکریوں کی طرح ہوتی ہے۔ اور بادشاہ موصوف کے پاس بھی بہت غلام ہیں۔ وہاں تقریباً ایک سو کے قریب موٹریں ہمیشہ رہتی ہیں۔ وہاں کچھ موٹر ڈرائیور ہندوستانی بھی ہیں۔ ریاض سے مکہ تک کوئی سڑک بنی ہوئی نہیں ہے۔ ریگستان اور کہیں پہاڑیاں بھی ہیں۔ اس لئے موٹروں کو بڑے چکروں سے چلاتے ہیں۔

ریاض سے چلکر شقرا۔ حرات۔ دوادمی۔ شاترا سے ہو کر سیل پہنچا۔ پیدل جانے والوں کو یہاں سے احرام باندھنا پڑتا ہے۔ احرام کیا چیز ہے؟ اس کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ کہ غسل کر کے ایک دھوتی باندھنی پڑتی ہے۔ اور دوسری دھوتی اوڑھنی پڑتی ہے۔ سر ننگا رکھنا پڑتا ہے۔ سیل سے چلکر ہم مکہ پہنچے مکہ ایک بڑا شہر ہے۔ اس کے چاروں طرف پہاڑ ہیں مکہ شہر کے عین درمیان میں بیت اللہ یعنی اللہ میاں کا گھر ہے یہ ایک بڑی بھاری مسجد کے مانند ہے اس مسجد کے اندر جانے کے لئے بہت دروازے ہیں اس کے اندر ایک وسیع میدان ہے جسے حرم شریف کہتے ہیں۔ حرم شریف کے چاروں طرف برآمدے ہیں اور عین وسط میں بیت اللہ ہے ایک چھوٹا سا مکان ہے۔ جو کہ پرانے زمانہ کے پتھروں کا بنا ہوا ہے مگر اس مکان کی چھت پر اور چاروں دیواروں کے باہر ایک سیاہ کپڑا لٹکا رہتا ہے جو کہ قرآن کی آیتوں سے نقش کیا ہوا ہوتا ہے۔ باب السلام سے داخل ہونا پڑتا ہے اور اس بیت اللہ کا طواف (پردکھنا) شروع ہو جاتا ہے۔ اور جب حجر الاسود کے پاس آتے ہیں تو اُسے چومتے ہیں۔ حجر الاسود کے معنی کالا پتھر ہے۔ آپ دیکھیں گے تو ایک سفید شلا ہے۔ مگر اس کے بیچ میں قدرتی طور پر نقش و نگار رکا ہے ہیں۔ ایسے نقش و نگار اور کئی پتھروں میں بھی ملتے ہیں۔ مگر کہتے ہیں۔ کہ یہ حجر الاسود بہشت سے آیا ہے خیر ایسے ہی سات دفعہ طواف کرتے ہیں۔ اس کے بعد زمزم کا پانی پیتے ہیں۔ زمزم بیت اللہ کے قریب ہے۔ یہ ایک کنواں ہے۔ کہتے ہیں کسی زمانہ میں یہ ایک چشمہ تھا۔ طواف کرنے کے بعد ہی صفا و المروہ میں سات دفعہ دوڑ لگاتے ہیں۔ اس کے بعد سر منڈوا کر احرام اتار دیتے ہیں اور کپڑے پہن لیتے ہیں۔ پھر ۹ تاریخ عربی مہینہ ذی الحجہ کو جبل عرفات میں جا کر حج کرتے ہیں۔ جبل عرفات مکہ سے تقریباً بارہ میل مشرق کی طرف ہے۔ یہ جنگل میں ایک میدان ہے۔ وہاں کیکر۔ ببول وغیرہ کانٹے دار جھاڑیاں بہت ہیں اور ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے۔ جس کے اوپر ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ اس پہاڑ کی بابت مشہور ہے کہ جب اللہ میاں نے بابا آدم اور حوا کو بہشت سے نکال کر زمین پر پھینکا تو آدم کہاں جا پڑا۔ اور حوا کہاں جا پڑی۔ کہتے ہیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے حوا نے آدم کو یہاں پہچانا تھا۔ اور یہاں ہی میاں بی بی کا ملاپ ہوا تھا۔ اس لئے اللہ میاں ضرور یہاں ملتا ہے۔ لیکن ویسے تو اس کا گھر مکہ میں ہی ہے۔ وہاں ایک خطبہ بادشاہ پڑھتا ہے۔ اور تقریباً ۴ بجے شام کے سب حاجی لوگ واپس مزدلفہ آ کر رات کو ٹھیر جاتے ہیں۔ اور دوسرے دن منیٰ (منا) میں پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں بازار میں تین دیواریں بنی ہوئی ہیں۔ جو کہ شیطان یا (جمرہ) کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کو چھوٹے چھوٹے کنکر مار کر بھیڑ بکری کی قربانی کرتے ہیں۔ چونکہ مکہ کے ارد گرد گھاس نہیں ہے۔ سنا کے پودے ہیں (جس کے کھانے سے جلاب لگتا ہے) بکریاں سنا کھاتی ہیں جو گوشت پیٹ بھر کر کھا لیتا ہے۔ اس کا پیٹ تو ایسا چلتا ہے۔ کہ بند نہیں ہو سکتا۔ اور وہ مر جاتا ہے میں نے حج کے دنوں میں دیکھا۔ کہ ایک ایک گھنٹہ میں تقریباً پچاس پچاس آدمی مر جاتے ہیں۔ اور [illegible] ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ لیکن ان [illegible] گوشت کسی کو نہیں کھانے دیتا۔ جا[illegible] گھڑے پڑے رہتے ہیں۔ جو کہ قربانی کی ہوئی [illegible] ایک کھائی میں گاڑ دیتے ہیں۔ پھر سب [illegible] مکہ میں آ جاتے ہیں۔ اور ان کا حج [illegible] تقریباً سارے عرب میں گائے کے [illegible] (شکھا) سر پر رکھتے ہیں۔ اور خصوص[illegible] لوگ اور شام (سنجیو) کے لوگ عرب کے لوگ سروں پر چوٹیاں رکھتے ہیں ایک عجیب بات ہے۔ کہ سارے عربستان [illegible] لڑکیوں کا ختنہ (سُنت) بھی ہوتا ہے [illegible] رسم میں صرف عورتیں ہی شامل ہوتی ہیں۔ حج کے دنوں میں پانی بہت مہنگا ملتا ہے (مشک) پانی کا تقریباً چار [illegible] مشکل ہو جاتا ہے۔ اور وہاں ایک [illegible] دو دو پیسہ میں بکتا ہے۔

وہاں کی عورتیں ہندوستانی عورتوں [illegible] سر سے پاؤں تک برقعہ نہیں رکھتیں چہرہ پر ایک کالا رومال باندھ لیتی ہیں آنکھیں صاف نظر آتی ہیں۔ اور [illegible] میں ننگے دھڑنگے رہتے ہیں۔ اور [illegible] ہیں۔ صرف ایک نیلی دھوتی باندھ[illegible] سارے جسم پر تیل ملتے ہیں۔ اور [illegible] ہتھیار رکھتے ہیں۔

مکہ و مدینہ میں ہندوستانی مسلمان [illegible] ہیں۔ وہاں کے عرب لوگوں نے اردو [illegible] ہے۔ کیونکہ ہندوستانی حجاز کو عربی [illegible] ان کا گذارہ حجاز پر ہوتا ہے۔ وہ [illegible] بھی کرتے ہیں۔ پنجاب کو بنجاب۔ اور سیالکوٹ اور کراچی کو کراشی اور [illegible] اور پانی کو بانی اور چاول کو شاول [illegible] چائے کو شائے اور بیٹھو کو بیٹھو [illegible] شو تا کہتے ہیں۔ اور ایسے ہی بہت [illegible] بولتے ہیں۔

مکہ میں انگریزی پڑھنے کے [illegible] مدرسے بہت ہیں۔ وہاں مدرسہ [illegible] مدرسہ محلا میں انگریزی پڑھائی [illegible] انگریزی بھی اچھی بولتے ہیں۔ [illegible] D O ڈو کو دو [illegible] وٹ کو وت ڈوڈو کو دد کہتے ہیں۔ پھر حج ختم [illegible] جانے کی تیاری ہونے لگی۔ [illegible] حالات پھر لکھوں گا۔

(ایک ہندو سیاح)

ضرورتوں کے اشتہار دیے [illegible] مسافر میں نہایت موزوں [illegible] نہایت رعایت سے رکھے گئے ہیں۔ (منیجر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی

چونتیسواں ۳۴ کا سالانہ جلسہ کا

پروگرام

شُکروار - ۶ مارچ ۱۹۳۶ء

صبح :- ۷ سے ۸ بجے تک - ہَون و بھجن

۸ " ۸½ " " پرارتھنا و اپدیش

۸½ " ۱۰ " " سرسوتی سمیلن پرتھم بیٹھک - ودیارتھیوں کا سنسکرت میں وواد ہوگا - سرو اُتم وکتاؤں کو پُرسکار دیئے جائیں گے -

نرنائک - پنڈت دردیش جھا - پنڈت سریندرناتھ بھٹاچاریہ ساہتیہ آچاریہ پنڈت واگیشور ودیا النکار

۱۰ سے ۱۰½ بجے تک چھوٹے برہمچاریوں کا شاستر ارتھ

۱۰½ سے ۱۱ بجے تک دیاکھیان ماسٹر ہردیال جی ایم - اے

دوپہر :- ۱½ بجے سے ۲ بجے تک بھجن

۲ " ۳ " " دیاکھیان پنڈت یش پال جی سدھانت النکار

۳ سے ۳½ بجے تک - بھجن

۳½ سے ۵ " " راشٹریہ بھاشا سمیلن سبھاپتی - شری ہری بھاؤ گوبل

رات :- ۷ بجے سے ۸ بجے تک - بھجن

۸ " ۸½ " دیاکھیان شریمتی چندراوتی جی ایم - اے - بی - ٹی

۸½ سے ۹½ بجے تک دیاکھیان سوامی کیولانند جی

۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک - کھیلیں -

سنیچروار - ۷ مارچ ۱۹۳۶ء

صبح :- ۷ بجے سے ۸ بجے تک ہَون تتھا بھجن -

۸ " ۹½ " " سرسوتی سمیلن کی دوسری بیٹھک

سبھاپتی - پنڈت جے دیو شرما - پروفیسر وشوناتھ ودیا النکار اور پنڈت چندرکانت ویدواچسپتی ودوان نبندھ پڑھیں گے

۹½ بجے سے ۱۱ بجے تک دلت ادھار سمیلن سبھاپتی راجہ بہادر کشن پال سنگھ سابق وزیر یو - پی -

دوپہر :- ۱ سے ۲ بجے تک بھجن

۲ " ۳½ " سرسوتی سمیلن کی تیسری بیٹھک - سبھاپتی :- سردار ولبھ بھائی جی پٹیل -

۳½ بجے سے ۴½ بجے تک دیاکھیان پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی

۴½ سے ۴¾ بجے تک سنسکرت میں دیاکھیان برہمچاری چندرگپت -

۴¾ سے ۵ بجے تک - دیاکھیان - پنڈت مگھن ناتھ جی نرکت رتن

رات :- ۷ سے ۸ بجے تک بھجن

۸ " ۹ " دیاکھیان پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی

۹ سے ۱۰ بجے تک دیاکھیان شری نارائن سوامی جی -

اتوار - ۸ مارچ ۱۹۳۶ء

صبح :- ۷ سے ۱۱ بجے تک دیکشانت سنسکار دیکشانت بھاشن :- سرڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب - آشیرواد :- سردار ولبھ بھائی جی پٹیل -

دوپہر :- ۱ سے ۲ بجے تک - بھجن

۲ " ۴ " " گوروکل سمیلن

سبھاپتی :- آچاریہ رام دیو جی - آچاریہ دیو شرما جی - پروفیسر ستیہ ورت جی - پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار - سردار ولبھ بھائی جی پٹیل اور پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی آدی سجنوں کے بھاشن ہونگے -

۴ سے ۵ بجے تک دیاکھیان تتھا اپیل آچاریہ رام دیو جی

۵ " ۵½ " " دھن سنگرہ

رات :- ۷ سے ۸ بجے تک بھجن

۸ سے ۹ بجے تک دیاکھیان پنڈت بدھ دیو جی

۹ " ۱۰ " " سوامی ستیہ دیو جی پریواجک

سوموار - ۹ مارچ ۱۹۳۶ء

صبح :- ۷ سے ۸ بجے تک ہَون و بھجن -

۸ سے ۹½ بجے تک - سرسوتی سمیلن کی چوتھی بیٹھک سبھاپتی :- پنڈت جے دیو جی شرما -

برہمچاری لکشمی سنگھ اور برہمچاری رام ناتھ جی اپنے نبندھ پڑھیں گے -

۹½ سے ۱۱ بجے تک وید آرمبھ سنسکار - آچاریہ رام دیو جی وید آرمبھ دکھشا دیں گے

دوپہر :- ۱ سے ۲ بجے تک بھجن

۲ سے ۳½ بجے تک ورن آشرم ویوستھا سمیلن - سبھاپتی ڈاکٹر میس (ہالینڈ)

۳½ بجے سے ۴½ بجے تک - دیاکھیان - پنڈت گنگارام جی ایم - اے چیف جج ٹیہری سٹیٹ

۴½ سے ۵½ بجے تک شردھانند دلت سمیلن -

رات :- ۷ سے ۱۰ بجے تک سنگیت سمیلن -

دوسرا پنڈال ۶ مارچ شکروار -

رات :- انت وشو ودیالیہ واد وواد سمیلن -

پورانک کیمپ میں ہل چل مچانیوالا

"چلتی پستول" چھپ گیا ہے

بجلی کی سرعت رفتاری سے آرڈر آرہے ہیں - ایکر دیہ بھیجکر جلد منگوایئے - شاید ادھ شتابدی تک کتاب ختم ہوجائے

پرم پستکالیہ گورودت بھون لاہور

آریہ سماج چک جھمرہ

مورخہ ۱۹ فروری کو مسمی گنڈارام (جو کہ کسی کے بہکانے سے عیسائی ہوگیا تھا) کو آریہ سماج مندر میں شدھ کیا گیا - اور اس کا پہلا نام گنڈارام ہی رکھا گیا ہے ۔

(خوشحال چند منتری)

اپنے پستکالیہ کیلئے نئی پستکیں منگوایئے

اگر آپ اپنے مطالعہ یا اپنے پستکالیہ کے لئے عمدہ عمدہ کتابوں کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں، تو ہمیشہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کو یاد رکھیں - اور اُن کی مندرجہ ذیل تازہ چھپی کتابیں منگوایئے ۔

(۱) **بھارت بھومی اور اس کے واسی** (ہندی) قیمت عہ مصنفہ پنڈت جے چندر جی ودیا النکار - اس پُستک کی بھارت کے سب عالموں نے تعریف کی ہے - بھارت بھومی کا سچا گیان دینے کے لئے اس سے اچھی دوسری پُستک نہ ہوگی -

(۲) **بھارت سماج شاستر** (ہندی) قیمت عصہ مصنفہ پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی - اس پستک کے پاٹھ سے بھارت واسیوں کا مستقبل سے اونچا ہو جاتا ہے - اور ان کے ہردیہ میں بھارت کے دھرم اور تہذیب کے لئے آدر پیدا ہوتا ہے -

(۳) **تبت میں سوا سال** (ہندی) قیمت ہے - مصنفہ بودھ دھرم کے مشہور بھکشو راہل جی - آپ بودھ دھرم کے سرکردہ لیڈر ہیں - اور سرگزشت لکھنے میں ماہر ہیں - آپ کی یہ کتاب طالب علموں کے جیون میں اُتساہ بھرنے والی اور ان کو دلیر بنانے والی ہے -

(۴) **امر جیون** (ہندی) قیمت عصہ مصنفہ سورگیہ ڈاکٹر کشیپ دیو شاستری - یہ پستک بہت قیمتی وچاروں کا بھنڈار ہے - اس کے مطالعہ سے ایکبار تو پاٹھک کے اندر نئے جیون کا سنچار ہو جاتا ہے - اور وہ اپنے آپ کو ساو دھارن اوستھا سے بہت اونچا اُٹھا ہوا پاتا ہے -

ملنے کا پتہ

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوپال دیانند اور ہمارا کرتویہ

لیکھک شری بھاگ چندرجی آریہ ——— خانخاناں

بھارت ورش کو گنگا دیوی سکل سے زیادہ تر کھیتی پر ہی منحصر ہے۔ بیوپار پیشے سے کسی دوسرے ملک کے محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ خود دوش اور پشوؤں کی تمام اشیا یہاں باافراط پیدا ہوتی تھیں۔ اب بھی اگر یوڈر کریم وغیرہ کے دلدادہ اکثر فیشن پرست بھارتی غیر ضروری اشیا کا استعمال ترک کر دیں تو ہمیں کوئی چیز ودیش سے نہیں لینی پڑتی۔ زندگی کا ضروری جزو اناج جس پر کہ انسانی زندگی کا دار و مدار ہے۔ بھارت ورش میں بخوبی پیدا ہوتا ہے۔ مگر اناج کی پیداوار کے لئے سب سے افضل سادھن بیل کا ہونا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ جہاں دیگر ممالک میں گھوڑوں۔ اونٹوں وغیرہ سے کھیتی کا کام لیا جاتا ہے۔ وہاں بھارت ورش میں اس کام کو گائے کے بچے (بیل) ہی بخوبی کر سکتے ہیں۔ نئے تجربات سے بھی یہ بات اکثر ثابت ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ کئی لوگ اونٹوں سے کھیتی کرنے لگے۔ مگر اونٹ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کام میں ناکامیاب ہو کر تھوڑی ہی عمر میں مر گئے۔ اور کسانوں نے کھیتی کا کام مشینری سے کیا۔ وہ بھی اکثر قرضداری دیکھنے لگے۔ اسی لئے تو پراچین شاستروں میں منش سماج کو چار حصوں میں وبھگت کرتے ایک حصہ (ویش) کا خاص کرم کھیتی باڑی اور پشو پالن دوارہ دھن اپارجن کرنا رکھا۔ برہمن۔ کشتری۔ اور شودروں کو دھن اکثر ویشوں سے ہی پراپت ہوتا تھا۔ کیونکہ مطلوبہ چیز جس جگہ ہو گی۔ اسی جگہ سے پراپت کی جا سکتی ہے۔ دھن دھانیہ وغیرہ دونوں کے لحاظ سے ویشوں کے ہی ادھیکار ہوتا تھا۔ آریہ ورت چاروں کا راجیہ نہ ہونے کے کارن ورن مریادا ایسی بگڑ گئی۔ کہ پھر اب تک سدھرنے میں نہ آئی۔ پھر یہ کہ جب اندر بال ووہ کا رواج ہو گیا۔ بچوں کے ہی بچے پیدا ہو کر جہاں خود انسانوں کی نسل بگڑ گئے جاتے۔ وہاں گائے وغیرہ پشوؤں کی نسل کا کیسے فکر ہو۔ ویسے تو ہر طرف سے یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ گائے برہمن کی رکھشا کرنی چاہئے۔

ब्राह्मणार्थे गवार्थे वा यस्तु प्राणान् परित्यजेत। मुच्यते ब्रह्महत्याया गोप्ता गोब्राह्मणस्य च॥

(ارتھ) جو منش برہمن اور گؤ کے نمت اپنے پران تیاگ کرتا ہے۔ وہ اور برہمن گؤ کی رکشا کرنے والا پرش برہم ہتیا کے پاپ سے چھوٹ جاتا ہے۔

لیکن برہمن کے پہچانے (ماننے) میں تو کئی ہندوؤں ... ورش کی ان الگ الگ ہے۔ یعنی آریہ سماج تو جس کسی منش کے گن۔ کرم۔ سوبھاؤ شاستروں میں بتلائے برہمن کے سے ہوں برہمن جیسے ہوں گے۔ اسے برہمن مانتا ہے۔ اور ہر ایک لوگ منش جنم سے برہمن ہونے سے ہی برہمن مانتا ہے۔ مگر گائے کے متعلق تو اختلاف ہے ہی نہیں۔ اس کو تو سب ہندو بلا مذہبی تفرقات کے گؤ ماتا کر کے ہی پکارتے ہیں۔ کیونکہ اس میں سب آدمی گؤ میں ہیں۔ چند سکھ صاحبان جو کہ اپنے آپ کو ہندو دھرم سے الگ بتاتے لگ جاتے ہیں۔ ... ہوئے پر بھی وہ مندرجہ ذیل آگیا کا ہی پالن کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہر ہندو ماتر کا فرض اولین ہے۔

پراشر ادھیائے ۹-۴۷

गो वृषाणां विपत्तौ च पावकः प्रेक्षका जनाः। अनिवारयतां तेषां सर्वेषां पातकं भवेत्॥

(ارتھ) گؤ اور بیل کی اکال مرتیو کو اپنے نیتروں سے دیکھ کر بھی اس کو اس آسن مرتیو چھڑانے کی جو منش چیشٹا نہیں کرتے۔ وہ گؤ ہتیا پاپ کے بھاگی ہوتے ہیں۔ چنانچہ دھرم شاستر نے گؤ رکھشا کا ایک آسان طریقہ بھی بتایا۔ جس سے کہ بنا جھگڑا کئے ہی گؤ رکھشا ہو سکتی ہے۔

پراشر ادھیائے ۹-۳۶

प्रपा कूप वापीषु वृक्षच्छेदेषु पातयन्। गवाशनेषु विक्रीणंस्ततः प्राप्नोति गोवधम्॥

(ارتھ) کوپ باوڑی یا تالاب میں گؤ کو ہر بنا کرنے پر یا برکشوں کو کاٹ کر گؤ کے اوپر ڈالنے پر یا کسی گؤ بھکشن کاری منش کے ہاتھ گؤ کو بیچنے پر پورا گؤ ہتیا کا پاپ ہوتا ہے۔

جب گائے کو بھکشکوں کے ہاتھ فروخت ہی نہ کیا جاوے گی تو بہت سی گوئیں اکال مرتیو سے بچ جاویں گی۔ چنانچہ اسی مطلب کے نام امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج نے بھی گؤ رکھشا سمبندھی چھپوائے تھے۔ جن کے چند فقرے مجھے یاد ہیں۔ گؤ بھکشکوں کو روپیہ سود پر نہ دیا جائے۔ اور کسی کو گؤ بھکشک کے ہاتھ گائے نہ بیچی جائے۔

ایک صاحب نے اور ہی تجویز کی تھی۔ کہ پیدا ہوتے ہی اگر گائے کے بچھڑے کو سؤر کے خون کا ٹیکا کر دیا جائے۔ تو مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہونے والی گوئیں تو بچ ہی جاویں گی۔ گائے کیول ہندوؤں کو ہی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ بلکہ بلا لحاظ مذہب پرانی ماتر جو بھی اس کا دودھ۔ گھی۔ دہی وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ فائدہ پہنچاتی ہے۔ گھروں کو شدھ کرنے کے لئے گوبر گئے کا۔ صبح جن کھانے کے بعد گؤ کو گراس دینا ہو۔ تو گائے کی ضرورت ہے۔

اتری سمرتی ۳۲۱

तेनाग्नयो हुताः सम्यक् पितरस्तेन तर्पिताः। देवाश्च पूजिताः सर्वे यो ददाति गवाह्निकम्॥

(ارتھ) جو منش پرتی دن گؤ کو گراس (کھانے کو) دیتا ہے۔ وہ اگنی ہوتر۔ پتری ترپن اور دیوتاؤں کی پوجا ان سبھی کے پھل کو پراپت ہوتا ہے۔

پینے کے لئے گائے کے دودھ کی پوترتا کی اتری سمرتی شلوک ۱۲۸

कपिला यस्तु दुग्ध्वा या धारोष्णं यत्पयः पिबेत्। शव व्यास कृतः कृच्छ्रः श्वपाकमपि शोधयेत्॥

(ارتھ) دوہتے ہوئے کپیلا گؤ کے سوبھاوک گرم دودھ کو جو منش پیتا ہے۔ وہ ویاس جی کا بنایا ہوا کرچھ ہے۔ یہ چنڈال کو بھی شدھ کر دیتا ہے۔ گائے کے دودھ کی بات تو دور رہی۔ گائے کے درشن کرنے سے ہی منش پوتر آجاتی ہے۔ جیسا کہ پراشر ادھیائے ۱۲-۴۴

अग्निचित् कपिला सत्री राजा भिक्षुर्महोदधिः। दृष्टमात्राः पुनन्त्येते तस्मात् पश्येत्तु नित्यशः॥

(ارتھ) اگنی ہوتر کرنیوالا۔ کپیل گؤ۔ یگیہ کرنیوالا۔ راجہ۔ سنیاسی۔ سمندر یہ دیکھنے سے ہی پوتر کرتے ہیں۔ اس کارن ان کا درشن سروداہمیشہ کرے۔ پراشر ادھیائے ۱۲-۸۰

चान्द्रायणं पावकं च तुलापुरुष एव च। गवां चैवानुगमनं सर्वपापप्रणाशनम्॥

(ارتھ) چاندراین۔ پاوک بھوجن۔ تُلا پرش برت۔ اور گؤوں کے پیچھے جانا اس سے سمپورن پاپ ناش ہو جاتے ہیں۔

सर्वे शिलोच्चयाः सर्वाः सवन्त्यः पुण्यह्रदास्तीर्थानि ऋषिनिवासा गोष्पदे स्कन्दा इति देशाः॥

گوتم سمرتی دوسرا پرپاٹھک ادھیائے ۱۹

(ارتھ) سمپورن پربت۔ جھرنے۔ پوتر کنڈ۔ تیرتھ۔ رشی۔ گؤوں کا نواس ان سمپورن ویشوں میں جانے سے سمپورن پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔

श्रोत्रियं सुभगां गां च अग्निमग्निचितं तथा। प्रातरुत्थाय यः पश्येदापद्भ्यः स प्रमुच्यते॥

کاتیاین کھنڈ ۱۹ شلوک ۹ (ارتھ) جو منش پرات کال ہی اٹھ کر ویدپاٹھی۔ سوبھاگنی استری۔ گؤ۔ اگنی ہوتر ان کا درشن کرتا ہے۔ وہ سمپورن وپتیوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ بلکہ کاتیاین کھنڈ ۲۷ شلوک ۱۴ میں۔

गौर्विशिष्टतमा विप्रैर्वेदेष्वपि निगद्यते। न ततोऽन्यद्वरं यस्मात्तस्मादौर्वर उच्यते॥

(ارتھ) برہمنوں نے گؤ کو ویدوں میں بھی اُتم کہا ہے اسی کارن گؤ سے سریشٹھ اور کوئی نہیں ہے۔ اسی سے گؤ کو ور کہتے ہیں۔ بلکہ دھرم شاستروں نے اس منش پر افسوس کیا ہے جس کے گھر گائے نہیں ہے۔

اتری شلوک ۲۱۷

यस्यैकापि गृहे नास्ति धेनुर्वत्सानु...

...मंगलानि कृतस्तस्य तमः क्षयः॥

(ارتھ) جس کے گھر میں ایک بھی گؤ بچھڑے والی (ارتھات) دودھ دینے والی نہ ہو۔ اس کا منگل کس پرکار سے ہو سکتا ہے۔ اور پاپ دُکھ واندھکار کا ناش کس پرکار سے ہو سکتا ہے۔ اور فیصلہ دیتے ہیں کہ

اتری شلوک ۳۱۰

यत्र वेदध्वनिर्ध्वान्तं न च गोभिरलंकृतम्। यत्र बालैः परिवृतं श्मशानमिव तद्गृहम्॥

(ارتھ) جو گھر وید کی دھونی سے پوتر نہیں۔ جو گھر گؤ سے شوبھایمان نہیں ہے۔ اور جو گھر بالکوں سے پری پورت نہیں ہے۔ وہ گھر شمشان کے سمان کے سمان ہے۔ اس یگ کے مہان پرش گوپال رشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش کے سمولاس دس میں زکر پورک لکھا۔ کہ ایک گائے کی ایک پیڑھی پر ۴۷۵۶۰۰ منش ایک بار پالت ہوتے ہیں اس سے بھن (بیل) گاڑی۔ سواری۔ بھار اٹھانے آدی کرموں سے منشوں کے بڑے اپکارک ہوتے ہیں۔ ان پشوؤں کے مارنے والوں کو سب منشوں کی ہتیا کرنے جانئے گا۔ دیکھو جب آریوں کا راجیہ تھا۔ تب یہ مہا اپکارک گائے آدی پشو نہیں مارے جاتے تھے۔ تبھی آریہ ورت وا دیگر بھوگولک دیشوں میں بڑے آنند میں منش آدی پرانی رہتے تھے کیونکہ دودھ۔ گھی۔ بیل آدی پشوؤں کی بہتائی ہونے سے ان رس پشکل پراپت ہوتے تھے۔ جب سے ودیشی ماتس آہاری اس دیش میں آکے گؤ آدی پشوؤں کے مارنے والے مدیہ پائی راجیہ ادھیکاری ہوئے ہیں۔ تب سے کرمشہ آریوں کے دُکھ کی بڑھتی ہوتی جاتی ہے۔ اور اپنے کئے وید بھاشیہ میں اگنیہ شبد کا ارتھ کیا ہے

अघ्न्या

اہنیئے سرود اگائے

अहन्तव्या भवति

یجر وید کے پہلے ہی منتر میں

अघ्न्या यजमानस्य पशून् पाहि

کبھی نہ مارنے یوگیہ گؤ ہم خوب بڑھو۔ ایسا ارادہ کر کے ہمیشہ کے لئے ان دام مارگیوں کا جو یگیہ میں گائے کے مانس سے ہون کرنا وید انکول بتلاتے تھے منہ بند کر دیا۔ اور گوشت خوروں کی دلائل کا رد کرنے کے لئے گؤکرناندھی کتاب لکھ کر نہ کیول گؤ مانس بلکہ ہر قسم کی گوشت خوری کا تشدد کیا۔ لکچروں دوارہ بھی گؤرکھشا کا پرچار کیا جو کہ شری سوامی جی کی سوانح عمری سے ظاہر ہے۔ اور اپنی زندگی میں ہی گؤ ہتیا کا پاپ بھارت ورش سے اٹھانے کا بیڑا اٹھایا۔ جو کہ انکے چھپے تیروں سے بھلی پرکار ودت ہوتا ہے۔ ہزاروں آدمیوں کے دستخط کروائے۔ کیونکہ لارڈ رپن صاحب نے سوامی جی سے وعدہ کیا ہوا تھا۔ اسی مدد میں دیکھئے شاہپور آدھیش سر ناہر سنگھ جی نے چالیس ہزار آدمیوں کے دستخط کروائے۔ مگر پرماتما کو یہ منظور نہ تھا۔ اس لئے یہ کام پورا نہ ہوا۔ اب اس کام کا پورا کرنا سوامی جی کے سچا ان آریہ سماج کے ذمے ہے۔ انتہا سو ہیں جہاں بھی آپ کسی کے پاس دھن دھان...

(باقی صفحہ ۸ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۸ - مارچ ۱۹۳۶ء

گوروکُل کانگڑی مہوتسو

جس وقت یہ پرچہ ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچے گا اُس وقت تک بھارت ورش کے آریوں کے مایۂ ناز انسٹی ٹیوشن گوروکل کا کہ جو ملک میں اپنے ڈھنگ کا واحد خالص قومی انسٹی ٹیوشن ہے۔ سالانہ مہوتسو شروع ہو چکا ہوگا۔ عام طور پر گوروکل کا سالانہ مہوتسو ایسٹر کی رخصتوں میں ہوا کرتا تھا۔ لیکن اسسال خاص وجوہات سے یہ ہولی کی چھٹیوں میں ہوگا۔ چونکہ ان ایام میں موسم نہایت خوشگوار ہوتا ہے۔ اس لئے اُمید ہے۔ کہ یہ تبدیلی بجائے نقصان کے فائدہ کا موجب ہوگی۔ مزید برآں اسسال کا مہوتسو اَور بھی کئی خصوصیات رکھتا ہے۔ اس سال ملک کے جتنے برگزیدہ ترین اصحاب تشریف لائیں گے۔ اس سے پہلے شاید ہی کبھی آئے ہوں۔ مہاتما گاندھی جی نے جلسہ میں شامل ہونا منظور فرما لیا تھا۔ لیکن اُن کی بیماری کی وجہ سے ڈاکٹروں نے اُنہیں آرام کرنے کا حکم دیا ہے۔ گو ابھی تک مہاتما جی سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ لیکن اُن کا تشریف لانا یقینی نہیں کیا جا سکتا۔ ایگر ملک کے سرتاج شری یت سردار پٹیل نے اسسال کے مہوتسو میں شامل ہونا بلکہ سرسوتی سمیلن کا پردھان بننا بھی منظور فرما لیا ہے۔

علاوہ ازیں یو-پی کے سابق وزیر تعلیم راجہ صاحب کوٹلہ دلت ادھار سمیلن کی صدارت کریں گے۔ ایک گوروکل سمیلن ہوگا۔ جس کے صدر آچاریہ رام دیو جی ہوں گے جو اس میں گوروکل شکشا پرنالی پر روشنی ڈالیں گے اور گوروکل کی سپھلتا۔ راشٹریتا کی درشٹی سے گوروکل کے بھن بھن پہلوؤں پر مہتو پورن بھاشن ہوں گے۔ سردار پٹیل کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر آنے۔ بنارس کے مشہور و معروف فلاسفر بابو بھگوان داس جی اور کئی دیگر سرکردہ صاحب جن میں کئی ممبران اسمبلی ہوں گے۔ اس سمیلن میں شرکت اختیار کریں گے۔

ان تمام باتوں سے بڑھ کر یہ امر خاص خصوصیت رکھتا ہے۔ کہ اسسال کا دکھشانت سنسکار جو ہر سال گوروکل مہوتسو کی رُوح ہوا کرتا ہے۔ اسسال نہایت آکرشک اور سبق آموز ہوگا۔ آنریبل سر ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سلف گورنمنٹ پنجاب نے اسسال اس موقعہ پر دکھشانت بھاشن دینا قبول فرما لیا ہے۔ اس کے علاوہ ملک کے روحِ رواں سردار پٹیل جی اور کئی دیگر لیڈر نئے سناتکوں کو آشیرواد دیں گے۔

گوروکل شکشا پرنالی کی مہتتا پر آج کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مصداق ہے۔ ہندوستان تو ایک طرف دنیا بھر کے ماہرانِ تعلیم یہ تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ یہی ایک طریقہ ہے۔ کہ جس سے انسانی بچوں کو حقیقی طور پر مفید تعلیم دی جا سکتی ہے۔

موجودہ طریقہ تعلیم جو ملک میں رائج ہے۔ وہ صرف بیکاروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے اور کچھ نہیں کرتا اس نے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو کہاں تک بیکار اور لاچار بنا دیا ہے۔ اس کا ثبوت اس بات سے مل سکتا ہے کہ صوبہ مدراس کی ریاست ٹراونکور میں ایک نوجوان عیسائی نے جو ایم-اے اور ایل-ٹی پاس ہے۔ سٹیٹ ملٹری سروس میں بیس روپیہ ماہوار پر ایک کلرک کی آسامی قبول کر لی ہے۔ اس آسامی کے لئے جب اشتہار دیا گیا۔ تو اس کے لئے دو صد اشخاص نے جن میں زیادہ تر گریجویٹ تھے۔ درخواستیں دیں۔

ابھی حال ہی میں لالہ منوہر لال جی ایم-اے سابق وزیر تعلیم گورنمنٹ پنجاب نے ڈی-اے-وی کالج جالندھر کے کانووکیشن اور تقسیم انعامات کے جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے اپنی تقریر کے دوران میں موجودہ طریقہ تعلیم اور طریقہ امتحانات کی مذمت کرتے ہوئے صاف الفاظ میں فرمایا۔ کہ طالب علموں کو کسی جگہ نہیں پہنچاتے۔ اسی طرح سر جوگیندر سنگھ صاحب وزیر زراعت نے دیال سنگھ کالج لاہور کے سالانہ کانووکیشن کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اپنی تقریر میں طلباء کو مشورہ دیا۔ کہ انہیں محض کتابی علم پر ہی انحصار نہ رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اپنی کوشش سے مزید ترقی کرنا چاہیئے۔ آج کون دیسی یا بدیشی ماہر تعلیم ہے۔ جو یہ تسلیم نہ کرتا ہو۔ کہ طلبا کو تعلیم دینے کا بہترین ذریعہ کوئی غیر ملکی زبان نہیں بلکہ ان کی اپنی مادری زبان ہی ہو سکتی ہے۔ یورپ ہندوستان میں اس صداقت کا تجربہ کرنے کا [illegible] حاصل ہوا ہے۔

آج وہ تمام لوگ جو طلباء کی سود و بہبود کے متعلق وچار کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اس بات کے قائل ہو رہے ہیں۔ کہ طلبا اور اُن کے اُستادوں میں صرف سکول کالج کے وقت تک کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ دائم تر پتا پتر کا تعلق ہونا چاہیئے۔ اس کا تجربہ بھی سب سے پہلے گوروکل کانگڑی نے ہی کیا۔ اور اسے کامیابی کے درجہ تک پہنچایا۔ امتحانات کے طریقہ میں تبدیلی کرنا اور قومی بنا پر خود کورس تیار کر کے نصاب تعلیم میں داخل کرنا یہ سب گوروکل کے ہی کارنامے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ مختلف اقوام اور مذاہب کی طرف سے گوروکل طریقہ تعلیم کی تقلید ہو رہی ہے۔ چنانچہ جینیوں۔ عیسائیوں اور سناتنیوں وغیرہ نے اپنے اپنے گوروکل کھول رکھے ہیں۔

قصہ کوتاہ آج تمام ماہرین تعلیم گوروکل کے طریقہ کے قائل ہو چکے ہیں۔ یہ درست ہے۔ کہ تمام انسانی انسٹی ٹیوشنوں میں کچھ نہ کچھ نقائص ضرور ہوتے ہیں اور گوروکل میں بھی کئی ہوں گے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ ان کی وجہ سے اس کی خوبیوں کی طرف سے بھی آنکھ بند کر لی جائے۔ آج گوروکل کی وجہ سے دنیا میں آریہ سماج کا سر اونچا ہے۔ اور وہ ایک مذہبی دھارمک اور قومی انسٹی ٹیوشن قائم کرنے اور اسے ۳۴ برس تک کامیابی کے ساتھ چلانے پر جتنا چاہے فخر کر سکتا ہے۔

آریہ ویرو! کیا آپ اپنے ایسے قیمتی انسٹی ٹیوشن کو کسی بھی صورت میں نظر انداز کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ویرو! یہ وہ پودا ہے۔ جسے امر شہید سوامی شردھانند جی نے نہ صرف لگایا ہی تھا۔ بلکہ جسے انہوں نے اپنے خون سے سینچا تھا۔ آؤ! کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ہمارے پانی تک نہ دینے کی وجہ سے یہ سوکھ جائے۔ اور اس طرح ہماری پیشانی پر احسان فراموشی اور کوتہ اندیشی کا امٹ دھبہ لگ جائے۔ اٹھو! کمر ہمت باندھو۔ اور اپنا رُخ گوروکل کی طرف پھیر دو۔ جو بھائی کسی وجہ سے اسسال اس مہوتسو میں نہ شامل ہو سکتے ہوں۔ وہ اپنا چندہ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کے نام بھیج دیں۔ جس کی مقدار کم از کم اتنی تو ہونی چاہیئے کہ جتنی وہ مہوتسو میں شامل ہونے کی صورت میں ریل والوں کو ادا کرنے کے لئے مجبور ہوتے۔ امید ہے۔ ہماری یہ پکار بہرے کانوں پر نہیں پڑے گی۔

شریمتی کملا نہرو کی وفات

آہ! آخر وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا۔ ملک کے سربرآوردہ ترین لیڈروں میں سے ایک پنڈت جواہر لال نہرو جی کی دھرم پتنی شریمتی کملا دیوی جی اس اسار سنسار کو چھوڑ کر پرم پتا پرماتما کی گود میں جا بیٹھیں۔ اگرچہ شریمتی مرحومہ کے علاج پر روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا۔ اور یورپ کے مختلف ممالک میں اُنہیں علاج معالجہ کے لئے لے جایا گیا۔ لیکن موت کا کیا علاج؟ کچھ نہ بنا۔ شریمتی موصوفہ پنڈت جواہر لال کی ملکی خدمات میں ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتی رہتی تھیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ولایت میں اُن کے پاس پہنچے۔ تو شریمتی موصوفہ نے فرمایا کہ میری نسبت ملک کو آپ کی زیادہ ضرورت ہے۔ نہرو خاندان نے ملک و قوم کی جو بے نظیر خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ ملک کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھی جائیں گی۔ شریمتی کملا دیوی کی موت بھی قربانیوں کے طویل سلسلہ میں ایک کڑی ہے۔ کیونکہ ایسی ناز و نعم میں پلی ہوئی دیوی کا جیل کی زندگی بسر کرنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ ہمیں پنڈت جواہر لال جی نہرو اور ان کے خاندان سے اس صدمہ جانکاہ میں پوری ہمدردی ہے۔

ایک فضول اعتراض کا مسکت جواب

مسلم معاصر پیام اسلام جالندھر شہر میں ایک سلسلہ مضامین بعنوان "آواگون کا ثبوت" نکل رہا ہے۔ اس میں تناسخ جیسے سچے مسئلہ پر ایسے فضول اور نامعقول اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ کیا مسلمانوں میں علمیت کا بالکل فقدان ہو گیا ہے۔ جو ایسی لایعنی باتیں کرتے ہیں۔ ہم اس سلسلہ مضامین کے خاتمہ کے منتظر ہیں۔ جونہی یہ ختم ہوگا۔ ہم پرماتما کی کرپا سے اس کا دنداں شکن جواب دیں گے۔ کہ ناظرین پڑھ کر خوش ہو جائیں گے۔ اس نوٹ میں ہم پیام اسلام کے ایک نہایت لچر اعتراض کا جواب دینا چاہتے ہیں جو اس نے اپنے ماہ مارچ کے پرچہ میں کیا ہے۔ ایک دیا کے اس بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہ چونکہ پہلے جنم اور موجودہ جنم میں بھاری اختلاف ہو جاتا ہے۔ اس لئے پچھلے جنم کے تعلقات کا موجودہ جنم کے تعلقات پر اطلاق نہیں ہو سکتا۔ ایڈیٹر صاحب پیام اسلام لکھتے ہیں۔ کہ :-

"پنڈت جی کے بیان کردہ نظریے کی بنا پر یہ لازم آئیگا۔ کہ ہر چھ سات برس کے بعد کوئی باپ کسی کا باپ۔ کوئی بیٹا کسی کا بیٹا۔ کوئی بھائی کسی کا بھائی۔ کوئی بہن کسی کی بہن۔ اور کوئی ماں بیٹی وغیرہ کسی کی ماں بیٹی وغیرہ نہ رہیں۔ اور نہ اس مدت کے بعد کوئی ظالم ظالم ہے۔ نہ مظلوم مظلوم نہ فاعل فاعل ہے اور نہ مفعول مفعول۔ کیونکہ بنظر تحقیق یہ امر ثابت ہو چکا ہے۔ کہ اتنی مدت کے بعد انسان کا پرانا جسم تحلیل ہو کر تمام کا تمام نکل چکتا ہے۔ اور اس کے بدلے میں بالکل تازہ بتازہ نیا جسم روح کو مل جاتا ہے۔"

لیکن معترض صاحب نے اتنا نہ سوچا۔ کہ اس جنم میں سات سال کے بعد جو پرانا جسم تحلیل ہو جاتا ہے تو

CC-0. Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اسلام کے دین فطرت ہونے کا ایک نمونہ

مسلم علماء عموماً کہا کرتے ہیں۔ کہ دین اسلام دین فطرت ہے۔ اور اس میں کوئی بھی بات خلاف عقل یا خلاف علم نہیں ہے۔ ہم ایسے علماء کی خدمت میں مندرجہ ذیل حدیث پیش کر کے پوچھتے ہیں۔ کہ یہ علم و عقل کے کہاں تک مطابق ہے؟ اور جو لوگ ایسے توہمات کو مانتے ہیں۔ وہ دنیا سے جہالت کا استیصال کیسے کر سکتے ہیں؟

"حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ایک بلی پلی تھی۔ اس کو بھی علم غیب تھا۔ ایک دن بعض خادموں نے عرض کیا کہ حضور کے یہاں کسی روز زیادہ مہمان آجاتے ہیں۔ اور کسی روز کم۔ جس کی وجہ سے وقت پر کھانا پکانے میں دقت ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے معلوم ہو جایا کرے تو اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہماری یہ بلی تم کو بتلا دیا کرے گی۔ انہوں نے کہا۔ حضور یہ کس طرح؟ فرمایا۔ کہ جس قدر یہ پھیرے کیا کرے بس سمجھ لیا کرو۔ کہ اتنے ہی مہمان آئیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا"

سر آغا خاں کا حلیہ

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی بڑے دور اندیش اور معاملہ فہم بزرگ ہیں۔ وہ ان مصلحت اندیش انسانوں میں سے ہیں۔ جو کسی شخص یا موقعہ سے اپنا فائدہ حاصل کرنے کے لئے وقت پر ...... کو بھی ...... بنا لیا کرتے ہیں ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ آج کل آغا خاں صاحب ہندوستان میں تشریف فرما ہیں۔ اور وہ مسلمانوں کے مسلم لیڈر کی حیثیت سے آئندہ اصلاحات وغیرہ کے متعلق خوب پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ... آپ ایک اونچے پایہ کے متمول اور بخیر طبع بزرگ بھی ہیں۔ پھر کیسے ہو سکتا تھا۔ کہ خواجہ صاحب جیسے شخص کی تعریف میں رطب اللسان نہ ہوتے۔ چنانچہ آپ نے اپنے اخبار منادی میں سر آغا خاں کی خوب تعریف کی ہے۔ بلکہ ان کا حلیہ تک چھاپا ہے اس قلمی حلیہ کے دوران میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ

"وہ دیکھنے میں بالشتی یورپین۔ برتنے میں سودیشی مسلمان۔ اپنی ہندو امت کیلئے وشنو اوتار ہیں۔ وغیرہ وغیرہ"

ہمیں اس میں کچھ باتیں سمجھ میں نہیں آئیں اول تو خواجہ صاحب کی "برتنے میں سودیشی مسلمان" سے کیا مراد ہے؟ کیا اس کے یہ معنے ہیں؟ کہ آغا خاں صاحب انسانوں کے ساتھ ویسے ہی برتتے ہیں جیسے؟ تو یہ ان کی کوئی بہت بڑی تعریف نہیں۔ اگر کوئی اور معنی ہیں۔ تو کرپا کر کے ان کی وضاحت کر دیں۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ آپ نے خواجہ صاحب کو مسلمان لکھا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا اور وشنو کا اوتار سمجھتا ہے جیسا کہ خواجہ صاحب نے خود ان کی بابت لکھا ہے۔ کہ وہ اپنی ہندو امت کے لئے وشنو کا اوتار ہیں وہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے۔ ایک اور بات جو ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ وہ یہ ہے۔ کہ جو شخص ایک مسلمان کو وشنو کا اوتار سمجھتا ہے۔ وہ ہندو کس طرح ہو سکتا ہے۔ اول تو کوئی مسلمان اپنے آپ کو وشنو کا اوتار نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ اسلام اوتارواد کا قائل ہی نہیں۔ اور نہ ہی اپنی امت کو ایسا کرنے کے لئے کہہ سکتا ہے۔ لیکن بفرض محال اگر کوئی غرض کا بندہ پیر ایسی نامناسب حرکت کر بھی بیٹھے۔ تو کوئی سچا مسلمان اس کی تعریف و توصیف نہیں کر سکتا علاوہ ازیں کسی ہندو کا ہندو رہتے ہوئے ایک مسلمان کو وشنو کا اوتار سمجھنا ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی مسلمان کا مسلمان رہتے ہوئے مرزا قادیانی کو نبی تسلیم کرنا۔ لیکن خواجہ صاحب مجبور ہیں۔ غرضمند ...... ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی تحریروں کو زیادہ وقعت نہیں دی جانی چاہیئے۔ ع

اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انہیں کچھ نہ کہو

اسلام میں گڑبڑ

لاہوری مرزائیوں کا مسلمہ آرگن معاصر "پیغام صلح" اسلام کی موجودہ حالت پر افسوس بہاتا ہوا رقمطراز ہے:-

"افسوس مکفر علماء کے نزدیک حدیث سے انکار کرنے والے بھی مسلمان ہیں۔ بغداد کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے بھی مسلمان ہیں۔ نماز روزہ ترک کرنیوالے بھی مسلمان ہیں۔"

مسلمان عموماً ہندو دھرم کا یہ کہہ کر مضحکہ اڑایا کرتے ہیں۔ اور کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ عجیب معجون مرکب دھرم ہے جس میں وید کو ماننے والے بھی ہندو اور نہ ماننے والے بھی ہندو ہیں۔ پرمیشور کو ماننے والے بھی ہندو اور اس سے منکر بھی ہندو ہی کہلاتے ہیں۔ لیکن پیغام صلح کی مندرجہ بالا سطور سے صاف ثابت ہے۔ کہ اس میں صرف ہندو دھرم کی ہی تخصیص نہیں۔ اسلام بھی اس گناہ سے پاک نہیں۔ اور مسلمانوں کے تمسخر کے جواب میں ہندو بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ

"ایں گناہ نیست کہ در شہر شما نیز کنند"

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

کا

اردھ شتابدی مہوتسو

آریہ پرتی ندھی سبھا کا اردھ شتابدی مہوتسو جو کرسمس کے دنوں میں ہونا تھا۔ اور جو نگر کیرتن کی آگیا نہ ملنے کے کارن سستھگت کرنا پڑا تھا۔ اب ایسٹر کے دنوں میں ۱۰ ار سے ۱۳ ار اپریل تک نیت کیا گیا ہے آریہ سماج کا گورو اسی میں ہے۔ کہ اس شتابدی مہوتسو کو شان سے منایا جائے۔ پنجاب کے آریہ بھائیوں کو اس سماروہ میں سمّلت ہو کر اپنا ضلعی سنگٹھن تنتھا گورو کا پریچے دینا چاہیئے۔ اردھ شتابدی میں نیت تھوڑا سمیہ رہ گیا ہے۔ ابھی سے تیاریاں شروع کر دینی چاہیئں۔ اور اسے سپھل بنانے کے لئے تمن کاریوں کی اور اوشیہ دھیان چاہیئے:-

(۱) جن سجنوں نے پرتگیائیں کی ہیں۔ انہیں اپنی اپنی پرتگیا کا دھن اردھ شتابدی مہوتسو سے پہلے بھیج دینا چاہیئے۔

(۲) جن سماجوں تتھا آریہ بھائیوں کے پاس اردھ شتابدی کا ڈیپوٹیشن نہیں پہنچا۔ انہیں سوئم سبھا میں یا ستھانک سماجوں میں اردھ شتابدی کا دان اوشیہ بھیج دینا چاہیئے۔

(۳) سبھا کے سدسیوں کو اپنی ماسک آمد کا اردھ بھاگ اس یگیہ میں اوشیہ دان دینا چاہیئے۔

(۴) جن سماجوں میں اردھ شتابدی سمبندھی ویشیش انترنگ سبھائیں نہیں ہوئے یا کم ہوتے ہیں۔ انہیں اس کاریہ کو اوشیہ پورا کرنا چاہیئے۔

(۵) جن سماجوں کے پاس اردھ شتابدی کا دھن پڑا ہو۔ انہیں ترنت بھیج دینا چاہیئے۔

گیان چند

منتری اردھ شتابدی کمیٹی

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں منیجر

ریڈیو کے ذریعہ تبلیغ دین

ہمارے برادران وطن بڑے عقلمند اور موقعہ شناس ہیں۔ وہ اپنے دین کی تبلیغ کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ ملک میں ریڈیو کا رواج خوب ہو رہا ہے اور تمام متمول اشخاص کے گھروں میں ریڈیو سیٹ لگے ہوئے ہیں۔ تو جہاں دوسری قوموں نے اسے انہیں محض لہو و لعب کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ وہاں ہمارے برادران وطن نے اسے تبلیغ دین کے لئے استعمال کرنے کی جدت سے کام لیا ہے۔ چنانچہ پشاور اور لاہور کے متعلق جو پروگرام عموماً اخبارات میں شائع ہوتا رہتا ہے۔ اس میں سب سے ابتدائی پروگرام اکثر قرآن شریف سے تلاوت یا نعت خوانی ہوتا ہے۔ چنانچہ ٹربیون مورخہ ۱۴ر مارچ ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۳ پر لاہور اور پشاور کے متعلق جو پروگرام شائع ہوا ہے۔ اس میں بھی یہ دونوں امور موجود ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ مسلمانوں کی یہ جدت قابل اعتراض ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم تو ان کی موقعہ شناسی اور دور اندیشی کی داد دیتے ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا کل کو اگر دوسری قوموں کے لوگ ریڈیو کو وید مقدس یا گرنتھ صاحب یا انجیل مقدس کی تلاوت کا ذریعہ بنائیں۔ تو حکام بالا کو اس میں کوئی خرابی تو نظر نہیں آئیگی آریہ سماج پنجاب میں ایک وفد سوسائٹی سمجھی جاتی ہے۔ اسے اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ اور ریڈیو کے ذریعہ وید خوانی اور دیا نند گرو گان کا سلسلہ شروع کرنا چاہیئے۔

ٹرینوں میں گداگری

دنیا کے کسی مہذب ملک میں عام گداگری کی اجازت نہیں۔ صرف ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جس میں ہر جگہ اور ہر وقت گداگروں سے سامنا رہتا ہے۔ اس سے پہلے تو عام کوچوں اور بازاروں میں اس خرابی کا سامنا ہوتا تھا۔ لیکن اب تو ریلوے ٹرینوں تک یہ وبا پہنچ گئی ہے۔ ہم نے بارہا دیکھا ہے۔ کہ گداگر لوگ اپنے زخموں اور ناکارہ اعضاء کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹرینوں میں بھیک مانگا کرتے ہیں جس سے بیچارے مسافروں کو از حد تکلیف ہوتی ہے۔ ریلوے ایک تجارتی محکمہ ہے۔ اس کا فرض اولین ہے کہ گاہکوں کو خوش رکھتا ہے۔ اس لئے افسران محکمہ ریلوے کا فرض ہے کہ وہ اس بدعت کا جلد علاج کریں اور بیچارے سیدھے سادے مسافروں کو اس مصیبت سے جلد نجات دلائیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورُوکُل اَور راشٹریہ شکھشا

لیکھک شری آچاریہ پنڈت دیو شرما جی — گوروکل کانگڑی

واستو میں راشٹریہ پکش گوروکل کی کوئی وشیش تا نہیں ہونی چاہیئے۔ شکھشا تو ہر ایک راشٹریہ ہی ہونی چاہیئے۔ لیکن چونکہ دربھاگیہ سے اس دیش میں اراشٹریہ سرکار کے نیچے اراشٹریہ ودیشی شکھشا ہی سب کہیں پھیلی ہوئی ہے۔ اور بھارت کے نئے بالکوں اور جوانوں کی بگاڑتی ہوئی بھارت کا جڑ سے ناش کر رہی ہے اس لئے گوروکل کی شکھشا کا راشٹریہ ہونا بھی ایک بڑی بھاری وشیشتا ہو گئی ہے۔ اس لئے جو بھائی برہمچریہ گورو شیشیہ سمبندھ ویدک سنسکرتی آدی گوروکل شکھشا پرنالی کی مہان وشیشتاؤں کو انو بھو ابھی نہیں کر سکتے۔ انہیں صرف اس کے بھاری لابھ کے لئے بھی اپنے بالکوں کو گوروکل میں داخل کرانا چاہیئے۔ کہ یہاں ان کے بالک پران پرد راشٹریہ شکھشا کے وایو منڈل میں پڑھ سکیں گے۔ اور سچے ارتھ میں شکست ویتن پراپت کر سکیں گے۔ گوروکل میں شکھشا پائے ہوئے ودیارتھیوں میں راشٹریتا کے سنسکار پوری طرح ڈالے جاتے ہیں۔ اس میں تو کوئی سندیہ کی بات نہیں ہے بلکہ الٹا کئی لوگوں کو تو شاید کچھ آریہ سماجی بھائیوں کو گوروکل میں ضرورت سے زیادہ راشٹریتا نظر آتی ہے ایک بھائی کے شبدوں میں وہاں پولیٹکس کی آگ پہلے ہی بہت جلتی رہی ہے۔ لیکن ہم ابھی دیکھیں گے کہ ایسے ہولناک ہونے کی بھی کوئی بات نہیں ہے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ گوروکل میں راشٹریتا کیسے آتی ہے؟ کہاں سے آتی ہے گوروکل آریہ سماج کی سنستھا ہے۔ صرف اسی لئے گوروکل کا راشٹریہ شکشالیہ ہونا ضروری ہو گیا ہے اس یگ کے مہان پرش دیانند نے آریہ سماج کو جس پراچین سنسکرتی کے پنراُدھار کے لئے جنم دیا ہے۔ وہ سنسکرتی (دوسرے شبدوں میں) بھارتیہ سنسکرتی و راشٹریہ سنسکرتی ہی ہے۔ اس لئے پرارمبھ کے آریہ سماجی اپنے اگادھ دیش پریم کے لئے پرسدھ ہوتے تھے۔ بلکہ آریہ سماجی اور راج ورودھی سمانارتھک شبد سمجھے جاتے تھے۔ اس آریہ سماج نے جب اپنے آپ کو بدھ مول کرنے کے لئے کانگڑی کے جنگل میں گوروکل کی ستھاپنا کی۔ تو گوروکل کو بھی سرکار اس ورودھ کی درشٹی یا بھئے کی درشٹی سے دیکھتی تھی۔ اس کی سور بنجاب کہتا ہے پرانے لوگ جانتے ہیں یہ اور بات ہے کہ اب آریہ سماج میں وہ تیج نہ رہا ہو۔ آریہ سماج میں ایسے بہت سے لوگ آ گئے ہوں جن کی روزی کسی نہ کسی پرکار سرکار کے آدھین ہونے کے کارن وہ دربل تا وش اس پوتر دھرم سے اپنی آنکھ بیچ کر چیتے رہنے کے ابھیاسی ہو گئے ہوں اور اس لئے بیچ دین ہو گئے ہوں۔ اور گوروکل سے بھی سرکار کوئی بھئے نہ دیکھتا ہو۔ تو بھی یہ تو سوریہ کی طرح سپشٹ ہے۔ کہ گوروکل کے ایک بہت چند راشٹریہ شکھشا سنستھا ہونے کا بیج اس کے آریہ سماج کی سنستھا ہونے میں ہی ودیہ مان ہے۔

اس لئے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گوروکل کے سوپن کو دیکھنے والے رشی (مہاتما منشی رام) نے دیانند اینگلو ویدک کالج کو بیکار نراتھک سمجھ کر گوروکل کو سرکار کے کسی بھی پرکار کے سمبندھ سے جدا رکھ کر کھولا۔ یہی راشٹریہ شکشالیہ کا ورتمان کال میں سب سے پہلا لکشن ہے۔ سرکار کی ڈگری کا موہ چھوڑنے اور سرکاری پیسہ کا لوبھ چھوڑنا اس کے بغیر سرکاری پنجہ سے اچھوتا رہنا اسمبھو ہے۔ یہ بات مہاتما منشی رام کی تیز بدھی دیکھتی تھی۔ اس لئے انہوں نے اپنی ہی ڈگری میں گورو اُتپن کرنے کا مہان دوسادھیہ کام کرنا اپنے اوپر لیا۔ اور غریب بھارتیہ جنتا کے آگے در در پھرتے ہوئے جھولی پسارنا سویکار کیا۔ لیکن کبھی سرکاری ڈگری اور سرکاری پیسہ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ آج تو میرے جیسا بھی دیکھ سکتا ہے۔ کہ گوروکل کو دیکھ کر کئی سندر سندر سنستھائیں سرکاری پرلوبھن میں آکر پرارمبھ میں ہو گئیں اور بھرشٹ ہو گئیں مگر اس وقت اس نتیجے کو دیکھنا اور چاروں طرف سے اس گھور اندھیرے اور طوفان کے بیچ میں راشٹریہ شکشا کی اس جوتی کو جلائے رکھنا مہاتما منشی رام جیسے تپسوی اور ان کے ساتھی آریہ سماجیوں کا ہی کام تھا۔ اس مہاتما نے سرکار سے مل سکنے والے لاکھوں روپیوں کو ٹھکرا دیا۔ پر اپنی آریہ جنتا اور پرمیشور کا بھروسہ نہیں چھوڑا۔ یہی کارن ہے۔ کہ گوروکل آج تک سچ ہے اب تو مہاتما گاندھی کی کرپا سے راشٹریہ لوگوں میں سرکار سے اسمبندھ رہنے کا ایک فیشن سا ہو گیا۔ کہا جا سکتا ہے۔ پر اب سے تیس سال پہلے ایسا کرنیوالوں کا مہتو کتنا ہے۔ یہ انوبھو ہی کیا جا سکتا ہے پر آج بھی اگر کہیں آریہ سماجی بھائیوں کے من میں کمزوری کے بس اچھے گوروکل کو سرکار سے پرتیکش یا اپرتیکش روپ میں سمبندھ کرنے کی اچھیا اُتپن ہو جاتی ہے۔ تو انہیں گوروکل کے اس پوتر اور پربل ادبھو کو اسمرن کر لینا چاہیئے۔ اور کٹھور تپسیا سے اپجی اُجول وستو کو کلنکت کرنے کے دچار تک کو اپنے اندر نہیں رہنے دینا چاہیئے۔ سرکار سے سروتھا اسمبندھ سنستھا میں ہی دیش پریم کا رس بہہ سکتا ہے۔ یہ راشٹریہ شکشالیہ میں رہنے والا دوسرا تتو ہے اس غلام دیش میں بالکوں میں جتنا دیش پریم پیدا کیا جا سکے۔ اتنا ہی تھوڑا ہے۔ پر جہاں اس درشٹی سرکار کے ہاتھ کی چھایا بھی پڑتی ہو۔ وہاں کومل ہر دیہ بالکوں میں دیش پریم وکست ہونے میں بادھا پڑنا ضروری ہے۔ گوروکل کے ودیارتھیوں میں جو آج دیش پریم کی اُمنگ بھارت کے سوادھین دیکھنے کی جان پائی جاتی ہے۔ وہ ان کا سوادھین کھلے وایو منڈل میں اپنے سوراجیہ کے سے وایو منڈل میں پلنے کے کارن ہے۔ آج جو کروڑوں بھارت کے بچے سرکاری مدرسوں میں داستانی آتم ہتیا کا پاٹھ "سبھیتا" کے ساتھ پڑھ رہے ہیں۔ اسے دیکھ کر جی میں یہی آتا ہے۔ کہ اس پڑھائی سے تو ان کا بے پڑھا رہنا اچھا ہے۔ جی میں آتا ہے۔ کہ وہ سمیہ کب آئے گا۔ جب کہ گرام گرام میں ایک چھوٹا سا گوروکل کھل سکے گا۔ پر ہمارے اندر وہ ابھیشٹ دیش پریم کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ جب کہ ہم اپنے دیش کے اتہاس کو ایسا پڑھتے ہوں۔ جیسا سرکاری سکولوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ اس لئے بھارت کا سچا اتہاس پڑھایا جانا گوروکل کی راشٹریہ شکھشا کی تیسری پہچان یہی ہے۔ ہمارا پراچین کال کتنا اُجول تھا۔ ہمارے پہلے بزرگ بھی کتنے رشی گیانی دھن سمپتی آدی سے بھی گورو شالی ہوئے تھے۔ یہ انوبھو ہمیں اونچا اٹھاتا ہے۔ ہم میں تو جیون ستی پیار کرتا ہے۔ اور اپنے دیش کے لئے آتم بلیدان کرنے کو گیہ پریم اُتپن کرتا ہے۔ اور ودیشی سرکار کا سوارتھ انہیں شدھ بھاؤناؤں کے کچلنے میں سدھ ہوتا ہے۔ اس لئے گوروکل میں شرم پوروک تیار کیا گیا۔ واستوک بھارت کا اتہاس پڑھایا جاتا ہے ایسا پریتن کرنے کے کارن ہی گوروکل سچی راشٹریہ شکشا دینے میں سپھل ہو رہا ہے۔ اس پرکار اپنی ماتر بھاشا (ہندی) دوارا اونچی سے اونچی شکشا دینا گوروکل کی چوتھی وشیشتا ہے جس سے گوروکل کا سکیش راشٹریہ بنتا ہے۔

پرسنتا کی بات ہے کہ آج اس دیش میں غیر سرکاری۔ اردھ سرکاری شکشالیہ بھی کچھ اگرسر ہو رہے ہیں۔ لیکن گوروکل میں آج سے بیس برس پہلے نہ صرف اتہاس ارتھ شاستر اور پاشچاتیہ درشن کی بلکہ رسائن وغیرہ وگیانوں کی بھی اونچی شکشا (M. A. تک کی شکشا) ہندی بھاشا دوارہ ہی سپھلتا پوروک دی جا رہی ہے۔ ان کے علاوہ شدھ کھادی کے وستروں کا تھا اور بھی یتھا سمبھو سودیشی وستوؤں کا ابھوگ کرنا گوروکل میں راشٹریہ کی ستھاپنا گوروکل میں دیش کے نیتاؤں کی پوجا وغیرہ سب راشٹریہ شکشا کے لئے آوشیک ہیں تو گوروکل میں ودیمان ہیں بلکہ میں تو کہونگا۔ کہ گوروکل میں جو سنسکرت کی شکشا دی جاتی ہے۔ وید اور شاستروں کا پاٹھ بدھی میں گورو پورن ستھان ہے۔ گوروکل میں کی جانے والی اُپاسنا ویدک پرچار کی ہے۔ تتھا ویدک سنسکرتی کے انوسار سدا سرل تپسیا مے برہم چریہ پوروک جیون بتایا جاتا ہے۔ وہ سب بھی گوروکل کی راشٹریتا کے پرچارک ہیں۔

شاید میرے اس انتم کتھن میں ہی وہ بات آگئی ہے جس کے کارن کئی لوگ گوروکل کو راشٹریہ شکشالیہ کہنے میں جھجکتے ہیں۔ سنا ہے۔ کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پرنسپل شری یت ذاکر حسین صاحب نے گوروکل پر لکھتے ہوئے ایک لیکھ میں لکھا تھا۔ کہ گوروکل راشٹریہ شکشالیہ نہیں ہے۔ میں نے یہ لیکھ پڑھا نہیں ہے۔ مگر پھر بھی سادھارن روپ سے اپنا وچار الیستھ کرتا ہوں۔ کہ کوئی بھی شکشالیہ تبھی تک راشٹریہ ہے۔ جب تک اسے اپنے ودیارتھیوں میں بھاؤناؤں کے وکست ہونے کے لئے سب اوسر رکھی ہے۔ جنہیں میں چار پانچ لکشن روپ میں اوپر بتلا چکا ہوں۔ پھر وہ شکشالیہ اپنی سچی وشیشتا چاہے جو کچھ بھی رکھتا ہو۔ سرکار سے اسمبندھ۔ دیش پریم کی شکشا۔ شدھ اتہاس اور ہندی بھاشا کا مادھیم ہونا وغیرہ ایسے ہیں۔ جنہیں سب وچارکوں نے راشٹریہ شکشالیہ کے لئے ٹھیک پہچان مانا ہے۔ بے شک گوروکل آریہ سماج کا (ایک وشیش دھرم سنستھا) کا شکشنالیہ ہے۔ پھر اگر آریہ سماج کی سنستھا ہونے سے بھی اوپر لکھے چار پانچ لکشن اچھی رہتے ہوں اور میرا اچھی رہتے ہیں۔ تو گوروکل ضرور راشٹریہ سنستھا ہے۔ پر یہ تو راشٹریہ شکشا تب تو سنکوچت ارتھوں میں پریکت کرنے سے ہوا۔ اگر راشٹریہ شکشا شبد کو وستری ارتھوں میں پریکت کیا جائے تب تو گوروکل کو شاید سرو سریشٹھ راشٹریہ شکشالیہ کہا جانا چاہیئے۔ بے شک گوروکل راشٹریہ آندولن (بارا جنیتک آندولن) کی اُپج نہیں ہے۔ پر راشٹریتا بھی ایک گہری وستو ہے۔ یہ صرف راجنیتک آدھار پر ٹھہرنے والی نہیں ہے گجرات ودیا پیٹھ میں سنہ ۱۹۳۰ء میں ہوئے راشٹریہ میں ہوئے راشٹریہ شکشا سمیلن میں جب یہ پرستاؤ پیش کیا گیا کہ "راشٹریہ شکشالیہ کا ادیش سوراجیہ کے سینک تیار کرتا ہے" تو میں نے اس کا ورودھ کیا تھا میں نے یہ کہہ کر ورودھ کیا تھا۔ کہ یدی سوراجیہ کا ارتھ کیول راجنیتک سوراجیہ ہے۔ یا آرتھک سوراجیہ بھی ہے۔ پر سانسکرتک سوراجیہ بھی نہیں ہے تو گوروکل اس کو سویکار نہیں کر سکتا۔ گوروکل اسے تبھی مان سکتا ہے۔ جبکہ سوراجیہ کا ارتھ سانسکرتک سوراجیہ بھی ہو۔ سب نے اسے مانا۔ مہاتما گاندھی تو سدا ہی سنسکرتی کو مکھیہ ستھان

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیتے ہیں۔ اس واسطے پوجیہ گاندھی جی نے اپنے بھاشن میں اسے دوہرایا۔ کہ ساسنکرتک سوراجیہ ہی اصلی سوراجیہ ہے۔ اسی ارتھ میں میں کہتا ہوں کہ گورو کل ساسنکرتک سوراجیہ کی سینک تیار کرنے والی سنستھا ہے۔ اس لئے گورو کل اس دستو کے اپنی سنسکرتی سکھانے والی سنستھا ہے۔ جو کہ ہماری راشٹریتا کا بھی آدھار ہے۔ دوسرے شبدوں میں گورو کل راشٹریتا کی جڑ جمانے والی سنستھا ہے۔ تاکہ راشٹریتا کے باہری روپ رنگ دینے والی سنستھا۔

اس ارتھ میں میں یہ کہنے کی دھرشٹتا کرتا ہوں۔ کہ گورو کل اپنے اصلی روپ میں سرو سریشٹ راشٹریہ سنستھا ہے۔ اور گورو کل کی سنسکرت بھاشا اور وید کی شکشا تھا برہمچریہ آدی، شیشتا میں اسی گمبھیر راشٹریتا کے ہی پرچایک ہیں۔ تاکہ اس کی اما شٹریتا کے راج نیتک اندولن سے پیدا ہوئے بہت سے راشٹریہ شکشالیہ جو اتنی سہیتا پرورک نہیں مل سکے ہیں۔ جتنا کہ گورو کل کا شکشالیہ اب تک مل رہا ہے۔ اس کا کارن بھی میری سمجھ میں گورو کل کا یہ بکیت پرکار سے گہرے ارتھوں میں راشٹریہ شکشالیہ ہوتا ہے۔ اور کوئی کارن نہیں۔

گورو کل کی راشٹریتا کے اس ویچار تھ روپ کے ورنن کے بعد یہ درترا ٹھیک ہے۔ کہ وہاں کے ودیارتھی بھی۔ ساتک راشٹریتا میں اتی کرنوالے رہیچہ بھرشٹ ہونے والے ہوتے ہیں۔ یا ہو جائیں گے ویسے تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ ورتمان اوستھا میں اراشٹریہ ہونے کی اپیکشا قومی راشٹریہ ہونا سیکڑوں درجہ اچھا ہے۔ اس آگ سے پرے رہ کر سڑنے کی اپیکشا اس آگ میں جل کر راکھ ہو جانا سینکڑوں درجہ اچھا ہے۔ لیکن جہاں تک شکشا کا سمبندھ ہے۔ گورو کولیہ شکشا راشٹریتا کے سمبندھ میں بھی سمو لتا ہی سکھاتی ہے۔ اس کا کارن سپشٹ ہے۔ کہ گورو کل کی راشٹریتا ایک بڑے وسترت آدھار پر اپنی استھتی رکھتی ہے۔ دھرم کے آدھار پر ساروبھوم اور ساروکالک دھرم کے آدھار پر استھتی رکھتی ہے۔ ہماری راشٹریتا دشو بندھوتا کے کبھی ورودھ نہیں ہے۔ جو کچھ آریہ سماجی بھائی راشٹریتا کے دھرم ورودھی دستو سمجھنے لگے ہیں بلکہ راشٹریتا اور ناستکتا کو ایک بات کہتے دیکھتے ہیں۔ نہیں اس ہماری دھرم مولک راشٹریتا اور دوسروں کی سنکوچت بھوتک راشٹریتا کا بھید اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں اگرچہ اس سمے ہماری راشٹریتا اور دوسروں کی راشٹریتا میں کوئی بھید معلوم نہ پڑے۔ اور کتنی دیر گورو کل ایک راجنیتک گرمی کا راجوکہ، استو میں جیون کا کیندر بنا کیندر کا مرکز دیکھتا ہو۔ تو بھی بھارت جب اپنے راج نیتک سوراجیہ کو پراپت کرلیگا۔ (یا اس سے پہلے بھی بھارت کا نیترتو گاندھی جیسے سچے دھارمک پرشوں کے ہاتھ میں نہیں رہے گا) ہماری اور دوسروں

کی راشٹریتا کا بھید سپشٹ ہو جائے گا۔ اور تب شاید گورو کل راشٹریتا کے دائرے کے، کیندر کے ساتھ انہیں انتر راشٹریتا کا (شانتی کا) کیندر بھی دیکھنے لگے گا۔ استو۔

اس لیکھ میں میں نے گورو کل کی راشٹریتا کا شدھ سروپ پرگٹ کرنے کا یتن کیا ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم نے گورو کل میں راشٹریتا کے اس آدرش کو پراپت کر لیا ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ ہمارا یہ آدرش ہے۔ اور ہم اس کے لئے یتن شیل ہیں۔ پرمیشور ہمیں اس آدرش کو پراپت کرائے۔

(صفحہ ۴ سے آگے)

کا ذکر دیکھیں گے۔ وہاں اس میں ادھک حصہ گایوں کا ہی ہوگا۔ سوریہ ونشی راجہ دلیپ کے سنتان نہ ہوتی تھی پنڈتوں کے کہنے پر راجہ اور رانی نے بہت دیر تک بن میں گوؤیں چرائیں۔ اور انہی کے دگدھ پر گزارہ کیا۔ چنانچہ ان کے بعد از میعاد سنتان ہو گئی۔ بھگوان شری کرشن جی نے تو اپنی قیمتی زندگی کا زیادہ حصہ گوئیں چرانے پر ہی خرچ کیا۔ اور اپنے آچرن سے بتایا۔ کہ اسی طرح سب منش ماتر کو گورکشا کرنی چاہیئے۔

جب بھارت میں دودھ گھی کی نہریں بہتی تھیں خالص گھی بھی ملنا دشوار ہو گیا ہے۔ کیا اس کی اپنے دھرم سے کوتاہی نہیں؟ ادھر ہمارے اہل وطن کی ذہنیت دیکھیئے۔ وہ تو اب ہی گائے کو ماتا سے مانتے ہیں۔ جس کا پرتیکش پرمان زندہ دکھن چال ہی ہیں دینے والے ہیں۔ دوسرے ساتھ ہی کے شیلین ہیں۔ کہ اپنے سوٹ بوٹ اور سائیکل پر تو مصنوعی خوبصورتی کے لئے بیسیوں روپے خرچ کر سکتے ہیں۔ مگر ہمیں پچیس روپے کو گائے کو گھر میں نہیں رکھ سکتے جس کے دودھ گھی دودھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل کانگڑی

لیکھک شری پروفیسر لال چند جی ایم۔اے۔ گوروکل کانگڑی

لوگ کہتے ہیں۔ کہ گوروکل کے برہم چاری ویوہار کشل نہیں ہوتے۔ دُنیا کے ڈھنگ نہیں جانتے۔ مگر دھیان سے اور پریم سے دیکھا جائے۔ تو اس اکشلتا کے پیچھے سرلتا اور ستیہ تا چھپی ہوئی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی کوئی برہم چاری اکھڑ ہو۔ بات کرنے کا ڈھنگ نہ جانتا ہو مگر اس میں شک نہیں۔ کہ یہاں بہت سے برہم چاری بہت سرل سوبھاؤ کے ہوتے ہیں۔ اندر باہر سے ایک ہوتے ہیں۔ سچے ہوتے ہیں بیشٹ وکتا ہوتے ہیں۔ الگ لپیٹ سے بات نہیں کرتے۔ مگر جیسا دل میں ہو۔ ویسا کہہ دیتے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں۔ گوروکل کے برہم چاری ابھیمانی ہوتے ہیں۔ ان میں نمرتا نہیں ہوتی۔ نکمے نہیں جھکتے۔ میرا یہ اڑدھ وشواس ہے۔ کہ دنیا میں اور ایسے ہی گوروکل میں کمی Hero worship کی نہیں۔ Heroes کی ہے۔ جہاں بھی گوروکل کا برہم چاری واستوک گُن دیکھتا ہے۔ وہاں ہی جھک جاتا ہے اگر ان کو ابھیمان ہے تو اپنے کُل کا۔ اپنی سبھیتا کا۔ اپنے دھرم کا۔ اپنے دیش کا۔ اپنے رشی منیوں کا۔ اپنے ویروں کا اپنے شہید کل نایک جیہ سوامی شردھانند کا۔

لوگ کہتے ہیں۔ کہ گوروکل کے برہم چاری انگریزی میں کمزور ہوتے ہیں۔ سامانیہ یہ ٹھیک ہے۔ کہ کمزور ہوتے ہیں مگر کئی ایک جیسے پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی ویدک مشنری بنگلور۔ پنڈت ستیہ ورت جی سدھانت النکار پروفیسر گوروکل کانگڑی وغیرہ بڑی خوش اسلوبی سے لیکھوں دوارا اور ویاکھیانوں دوارا اپنے بھاؤ پرگٹ کر لیتے ہیں۔

سادھارنیہ جو ان کی انگریزی میں کمی رہ جاتی ہے اس کے بدلے میں ان کی اپنے پراچین گرنتھوں سے اپنے وید اپنشدوں سے۔ اپنے درشنوں سے باہر کی نسبت بہت زیادہ واقفیت ہوتی ہے۔ وہ اپنی سبھیتا کے رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔ لالہ لاجپت رائے جی کہا کرتے تھے۔ کہ مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں۔ تو کوئی سعدی کا حوالہ دیتا ہے۔ کوئی غالب کا۔ کوئی ذوق کا۔ مگر جب ہندو آپس میں ملتے ہیں۔ تو کوئی Shakespeare کا۔ کوئی Milton کا۔ بھائیو! اگر کہیں رامائن۔ مہابھارت اپنے وید اپنشدوں اپنے درشنوں کے حوالے سننے ہوں۔ تو آؤ گوروکل اور سنو برہم چاریوں کے وارتالاپ۔

لوگ کئی اعتراض کرتے ہیں۔ اور ان کے کئی جواب دیئے جاتے ہیں۔ ان کو چھوڑ کر میں دو باتوں کی طرف دھیان کھینچنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ چونکہ برہم چاریوں کو اپنے پریوار سے پرے رکھا جاتا ہے۔ اس لئے ان کے اندر سو کھشمتا پیدا کرنے کے لئے اور پریم کو سنسکرت کرنے کے لئے راگ ودیا کا یہاں بہت اتم پربندھ ہونا چاہیئے۔ بہت لوگ یہ پوتر آتما اور بھگتی بھاؤ میں رنگا کوئی گان ودیا کا مرمگیہ یہاں ہونا چاہیئے۔ جس سے ودیارتھی گان ودیا سیکھ کر آرت پان کیا کریں۔ من کے ییگ کو شانت کرنے کے لئے اور اس میں سرور لانے کے لئے اور بھگوان کی گود میں سہج سے جا پہنچنے کے لئے اگر کوئی سرل اور سرس اپائے ہے تو وہ گان ودیا ہے۔ اس طرح سے جہاں برہم چاری سچ مچ برہم میں وچرنا سیکھ جائیں گے۔ وہاں ان کے بھاؤوں کے اندر سو کھشمتا آ جائے گی اور اکھڑپنے کی شکایت دُور ہو جائے گی۔

دوسری بات جو میں گوروکل کے سمبندھ میں کہنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہاں جلدی سے جلدی شلپ ودیا کا سکھانا شروع کر دینا چاہیئے۔ کوئی شکشا پورن نہیں ہے۔ جس میں head اور heart اور hand رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ جہاں کتابی علم سے دماغ روشن کیا جائے۔ گان ودیا سے دل اونچا سوکھشم ادا کیا جائے۔ وہاں ساتھ ہی ساتھ شلپ ودیا ہاتھ کی کشلتا بڑھائی جائے۔ ایک کہاوت ہے۔ ”ہنرمند نزبے ہنر خر“ ارتھات جو کوئی ہنر جانتا ہے وہی انسان ہے۔ جو کوئی ہنر نہیں جانتا۔ وہ گدھا ہے۔ مسلمان ہندوؤں کی نسبت نردھن ہوتے ہوئے بھی کیوں زیادہ زبردست اور شکتی شالی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی ہنر سیکھے ہو ہوتے ہیں۔ ہندو پندرہ روپیہ کی کلرکی کرنے میں تو شان سمجھتا ہے۔ مگر لوہار یا مستری کا کام کرنا اپنی گراوٹ سمجھتا ہے۔ یورپ اور امریکہ اگرانتی کے شکھر پر چڑھے ہیں۔ تو شلپ ودیا کی بدولت جتنی جلدی ہو سکے۔ شلپ ودیا کے سکھانے کا گوروکل میں پربندھ ہونا چاہیئے۔ اور ایسے برہم چاری گوروکل سے نکلنے چاہئیں۔ جو روٹی کے لئے کسی کے محتاج نہ ہوں۔ پر تو جہاں چاہیں۔ اپنا کام کر کے اپنا پیٹ بھر سکیں۔ اور اپنے پاؤں کھڑے ہو سکیں۔

✻ دلچسپ ہے۔ ان مہانوبھاؤں کے علاوہ آریہ سماج کے پرایہ سبھی سادھو سنیاسی تتھا نیتا گن اس جلسہ پر پدھار رہے ہیں۔ جلسہ کا انتظام ٹھیک ڈھنگ سے ہو رہا ہے۔ اب صرف سات ہی دن باقی ہیں آشا ہے کہ دیش کے بھنکشت راشٹریہ وچاروں کے لوگ تتھا آریہ جنتا بھاری تعداد میں پدھار کر گوروکل کے اتسو کی شوبھا بڑھائیں گے۔

گوروکل کانگڑی کا وارشک اتسو

—— سمیلنوں اور سبھاؤں کی دھوم ——

کون کون لیڈر تشریف لا رہے ہیں؟

ہردوار۔ ۲۴ فروری۔ گوروکل کانگڑی کا ۳۴واں سالانہ جلسہ ہولی کی چھٹیوں میں ۶ سے ۹ مارچ تک ہونے والا ہے۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی اس کی تیاریاں دھوم دھام سے ہو رہی ہیں۔ پہلے کچھ سالوں سے یہ جلسہ ایسٹر کی چھٹیوں میں کیا جا رہا تھا۔ اس سال ہولیوں میں رکھنے سے کچھ لوگوں کو یہ شنکا تھی۔ کہ شاید یہ جلسہ زیادہ کامیاب نہ ہو سکے۔ مگر گوروکل میں آنے پتروں سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہولی کی چھٹیاں ہی گوروکل کے جلسہ کے لئے زیادہ مفید ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہولیوں کے موسم میں نہ زیادہ سردی ہوتی ہے۔ اور نہ ہی زیادہ گرمی۔ موسم بڑا خوشگوار ہوتا ہے۔ اس لئے گوروکل پریمی یاتری شہروں کی گندگی سے بھری ہولی کو چھوڑ کر گوروکل میں آنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ دوسرے گوروکل کے جلسہ کا کاریہ کرم بھی اس بار زیادہ شاندار اور رچناتمک بنایا گیا ہے۔ یاتریوں کی جانکاری کے لئے مکھیہ سمیلنوں و نیتاؤں کی فہرست ہی کافی ہوگی

(۱) **وید سمیلن** جنرہ وید بھاشیہ کار پنڈت جے دیو جی شرما ودیا النکار کی زیر صدارت ہوگا۔ اس میں گوروکل کے اپادھیائے اور انیہ ودوان ویدوں کے سمبندھ میں گیان پورن لیکھ پڑھیں گے۔

(۲) **دلت ادھار سمیلن** ڈاکٹر امبیڈکر کے بھاشنوں میں ہندو جاتی کے سامنے دلتوں کی سمسیا کا ایک نیا روپ پیش کیا ہے۔ یہ سمیلن کوٹلہ کے راجہ اور یوپی کے سابق وزیر تعلیم مہاراجہ کشل پال سنگھ جی کی زیر صدارت ہوگا۔ یہ سمیلن دلت ادھار کی سمسیاؤں پر نئی روشنی ڈالیگا

(۳) **راشٹر بھاشا سمیلن** ہندی ہی بھارت کی ایک ماتر راشٹر بھاشا ہو سکتی ہے۔ مگر اس کی لپی میں کچھ ایسے سدھار آوشیک ہیں۔ جس کے انوسار دیوناگری لپی کو سارا بھارت سویکار کر سکے۔ ہندی لا ینوٹائپ کے آوشکارک شری ہری جی گوول کی ادھیکشتا میں ہوگا۔ اس سمیلن میں راشٹر بھاشا کی کمیوں و آوشیکتاؤں پر پورن وچار کیا جاویگا۔

(۴) **کویتا سمیلن** اس کے سبھاپتی ہندی سنسار کے لبدھ پرتشٹھ ودوان پنڈت سکھدیو بہاری جی مصر ہونگے۔ آس پاس کے ضلعوں کے پرمکھ ہندی کوی اس میں بھاگ لیں گے۔

(۵) **گوروکل سمیلن** آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان آچاریہ رام دیو جی کی ادھیکشتا میں ہوگا۔ اس سمیلن میں گوروکل شکشا پرنالی کی اپیوگتا گوروکل کی سپھلتا، راشٹریتا کی درشٹی سے گوروکل آدی بھن بھن پہلوؤں پر مہتو پورن بھاشن ہونگے۔ اس سمیلن میں سردار پٹیل، راشٹروادی دل کے نیتا شری مادھو شری انے۔ ڈاکٹر بھگوان داس اور اسمبلی کے انیہ کئی ممبران کے بھاشن ہونگے۔ گوروکل سمیلن اپنے ڈھنگ کا ایک ہی ہوگا

(۶) **سرسوتی سمیلن** اس کے سبھاپتی پد کو بھارتیہ راشٹر یہ سبھا کے کرن دھار گجرات کے گورو سردار ولبھ بھائی پٹیل نے سویکار کر لیا ہے۔ اس میں سامیہ واد اور گاندھی واد میں کون سریشٹ ہے، اس وشے پر مہتوپورن بحث ہوگی۔ آچاریہ دیو شرما جی اور اس کے پروفیسر پنڈت ستیہ کیتو جی ودیا النکار اور اسمبلی کے کچھ ممبر اس واد وواد میں حصہ لیں گے۔

(۷) ان سمیلنوں کے علاوہ دھرم دیو سبھا سمیلن اور شردھانند سمیلن کا بھی آیوجن کیا گیا ہے۔ ان سمیلنوں کے اتیرکت اس سال کا دیکشانت سنسکار بھی مہتو پورن ہوگا۔ اس میں بھی انیک مہانوبھاؤں نے آنا سویکار کر لیا ہے۔ بتھاریتھ میں یہ سنسکار ہی گوروکل کے اتسو کی جان ہے۔ پنجاب سرکار کے وزیر سر ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ اس بار دیکشانت بھی بھاشن دیں گے۔ سردار منل تتھا انیہ انیک راشٹریہ نیتا سناتکوں کو آشیرواد دیں گے۔ اس پرکار گوروکل کانگڑی کا یہ وارشک اتسو بڑے معرکہ کا ہوگا۔ گوروکل پریمی آریہ جنتا بہت بڑی تعداد میں اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آ رہی ہے۔ ہمیں امید تھی۔ کہ بھارت کے گورو۔ نیتیا کی مورتی مہاتما گاندھی بھی اس جلسہ پر پدھاریں گے ان کے آنے کی سویکرتی بھی گوروکل میں آ چکی تھی۔ مگر ہمارے دربھاگیہ کہ سبھا کہ وہ بیمار پڑ گئے۔ اور اپنے بچن کو پورن کرنے میں اسمرتھ ہے۔ اب بھی مہاتما جی سے خط و کتابت جاری ہے۔ مہاتما جی کے ڈاکٹر انہیں آرام کی صلاح دیتے ہیں۔ اس سے شاید اس بار ان کا آنا نہ ہو سکے۔ مگر سردار پٹیل۔ شری منے۔ ڈاکٹر بھگوان داس۔ سر ڈاکٹر گوکل چند نارنگ مہاراجہ کشل پال سنگھ جی۔ شری ہری جی گوول۔ ڈاکٹر ... آدی مہانوبھاؤں کا آگمن ...

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رشی بودھ اُتسو کی دھوم دھام

رشی بودھ اتسو راولی کاتالاب فیروز پور۔

۲۱/۲ ۳۶ کو رشی بودھ اتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا یہ اُتسو دونوں آریہ سماجوں نے مشترکہ طور پر منایا۔ صبح ۶ بجے نگر کیرتن آریہ سماج مندر راولی کا تالاب سے شروع ہوا۔ اور شہر کے مختلف حصوں سے گذرتا ہوا آریہ سماج کالج بھاگ میں ختم ہوا۔ اس کے بعد ہون سندھیا، پرارتھنا، اور دیاکھیان ہوئے۔ مہاشہ شادی رام جی پلیڈر ایڈوکیٹ۔ آریہ منی جی پردھان آریہ سماج گوروکل دھوانگ اور پنڈت ہری چند جی آریہ پروہت کے دیاکھیان رشی کی جیونی پر ہوئے۔

(منتری آریہ سماج راولی کا تالاب)

مہرشی بودھ اُتسو۔

آریہ سماج شردھا نند بازار امرتسر میں مہرشی دیانند جی مہاراج کے بودھ اُتسو کے اُپ لکش میں ۱۵ فروری سے ۲۱ فروری تک ہر روز رات کے ۸ بجے منوہر بھجنوں کے بعد شری یت پنڈت چمو پتی جی ایم اے سابق گورنر گوروکل کانگڑی ممبر دیانند سیوا سدن ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک۔ وید کتھا دوارا امرت ورشا کرتے رہے ہیں کتھا ایسی روچک اور مدھر ہوا کرتی تھی کہ پرش اور استریاں اتنی تعداد میں شامل ہوتے تھے۔ کہ مندر کا ہال اور صحن کچھا کچھ بھر جاتا تھا امرتسر میں کتھا سے ایسے گدرہ ہوئے ہیں۔ کہ اب غیر ہولیوں کے دنوں میں شری پنڈت جی کی کتھا کے لئے زور دے رہے ہیں شوراتری کے دن آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار وید پرچار کے لئے دھن بھی اکٹھا کیا گیا۔ بودھ اُتسو کے دنوں ایک بھائی کی شدھی کی گئی۔ اور آریہ سماج کے نئے سبھاسد بنائے گئے۔

(رگھوناتھ شرما اُپ منتری آریہ سماج امرتسر)

رشی اتسو انبالہ چھاؤنی لال کرتی بازار۔

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی میں مورخہ ۱۹-۲۰ اور ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء کو رشی بودھ اتسو کے اُپ لکش میں پراتہ ۵½ بجے سے سنکیرتن پرارمبھ ہوا اور اور بازار کی مختلف جگہوں میں سے دیشور استتی تتھا رشی دیانند کے اپکار کے گیت گاتے ہوئے ۷ بجے سماج میں جاکر سماپت ہوا۔ مورخہ ۲۱ فروری کو سنکیرتن بجائے ۵½ کے ۵ بجے سماج مندر سے آرمبھ ہوا۔ اور پہلے دو دنوں کی بھانت ۷ بجے آرتی اور شانتی پاٹھ کے پشچات سماپت ہوا۔ آریہ سماج کے پرچار تتھا رشی دیانند کے تپ کے پرتاپ سے اس دن کی یہ ایک وشیش گھٹنا تھی۔ کہ پراتہ جب کہ سردی بھی خوب پڑ رہی تھی۔ استریاں اور چھوٹے چھوٹے بچے پرشوں سے ادھک سنکھیا میں سمت ہو رہے اس دن لال کرتی بازار کے سب استری پرش دن میں ۹ بجے سنکیرتن کرتے ہوئے ایک میل سے بھی ادھک دوری پر آریہ سماج صدر بازار میں ہونے والے پریتی بھوجن میں سمت ہوئے۔ اور رشی بودھ اتسو بھی آریہ سماج صدر [illegible]

منایا۔ (سندر سنگھ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج میرپور میں رشی بودھ اُتسو۔

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پروگرام انوسار نہایت شان و شوکت سے منایا گیا۔

پراتہ کال

آریہ پرش تتھا آریہ ودیالیہ نگر نواسیوں کو سنکیرتن دوارہ پربھو بھگتی اور رشی گن واد کے منوہر اور رسیلے بھجنوں دوارہ نہال کرتے رہے۔

ہون یگیہ

پراتہ کال سنکیرتن کے پشچات یجروید کا ہون ہوتا رہا جس میں آریہ پرش نہایت شردھا سے شامل ہو کر لابھ اٹھاتے رہے۔

اچھوت اُدھار

اچھوت بھائیوں کو روزانہ آریہ پرش کنوؤں پر ساتھ لے جا کر اشنان کرتے رہے۔ اگرچہ چند ایک نام نہاد سناتن دھرمی بھائیوں نے اس شبھ اوسر پر تی لڑائی کی اور آریہ پرشوں کی سہن شیلتا اور بردباری سے کارروائی نرودگھن سماپت ہوئی۔

جلوس اور جلسہ

رشی بودھ اُتسو کے شبھ اوسر پر ۲ بجے شری لالہ بودھ راج جی پردھان آریہ سماج جن کے مکان سے جلوس آرمبھ ہوا۔ جو بازار میں پربھو بھگتی اور رشی گن واد گاین کرتا ہوا آریہ سماج مندر میں سماپت ہوا۔ درمیان میں شری پنڈت ودیا دھر اُپدیشک آریہ پرادیشک سبھا کے اپدیشوں نے جلوس کی شان کو چار چاند لگا دیئے۔

آریہ سماج مندر میں کارروائی (دونوں سماجوں کی طرف سے مشترکہ) ماتشے ارجن دیو جی ودیارتھی کی نظم سے آرمبھ ہوئی۔ اس کے پشچات پنڈت ودیا دھر جی و پنڈت وشوناتھ جی کے رشی جیون پر منوہر اور پربھاوشالی دیاکھیان ہوئے۔ اس کے پشچات راقم نے رشی جیون کا سندیش سُنا کر عملہ وید پرچار کے لئے اپیل کی جس پر ۲۵ روپے کے لگ بھگ چندہ جمع ہوا۔ جلسہ اور جلوس کی کارروائی دونوں سماجوں کی طرف سے مشترکہ ہوئی ہے

سہبھوج

آریہ سماج مندر میں ایک وسیع پیمانہ پر سہبھوج کا پربندھ کیا گیا۔ سہبھوج کے کھانے پانی کا پربندھ اچھوت بھائیوں کے سپرد تھا۔ اس سہبھوج میں ۔۔۔ کے لگ بھگ استری پرش شامل ہوئے۔ سہبھوج کا درشیہ نہایت ہی اچھا تھا۔

ودھوا وِواہ

لالہ سوہن لال جی کی سپتری عمر بیس سال جو کہ بال ودھوا تھی کی شادی کے [illegible]

سوہن لال جی نے نہایت دلیری سے اپنی سپتری کا دواہ جموں نواسی لالہ بہاری لال جی کمیا دنڈر کے ساتھ کر دیا جموں سے لالہ بہاری لال جی کے رشتہ دار جن میں جموں کے مانیہ در کر شری لالہ اننت رام جی منتری آریہ سماج سے شامل ہوئے۔ وواہ سنسکار شری پنڈت وشوناتھ جی نے کرایا۔ اس شبھ اوسر پر ۲۸ روپے دان پراپت ہوا۔

(منتری آریہ سماج میرپور)

آریہ سماج چک جھمرہ

آریہ سماج چک جھمرہ کی اور سے شوراتری مہوتسو نہایت شان سے منایا گیا۔ پراتہ ۴ بجے سے ۶ بجے تک تمام گلی بازاروں میں سنکیرتن کیا گیا۔ پھر ۷ سے ۸½ بجے تک ہون یگیہ سندھیا پرارتھنا ہوئی۔ اور مہاشہ ہنس راج جی کے بھجنوں کے بعد مہاشہ ملا رام جی و تیرتھ کا ایک دیاکھیان ہوا۔ بعد میں بابو تیرتھ رام جی مالک کارخانہ روئی کا ایک اتی اُتم دیاکھیان ہوا۔ اور کارروائی سماپت ہوئی۔

(خوشحال چند منتری آریہ سماج)

عارف والہ میں رشی بودھ اتسو۔

۲۱/۲ ۳۶ کو آریہ سماج مندر میں ۷ بجے شام سے ۱۱ بجے تک رشی بودھ اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا ۹½ بجے تک پریتی بھوجن شروع ہوا۔ اس میں تمام آریہ بھائی اور ماتائیں اور بہنیں بھی شامل تھیں۔ ماسٹر تلک چند مہاشہ خوشونت رائے اور مہاشہ جگن ناتھ کنور نے رشی دیانند کے جیون چرتر پر تقریریں کیں۔

(منتری آریہ سماج عارفوالہ)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں میں رشی بودھ اتسو

۱۵ تا ۲۱ فروری رشی بودھ اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پراتہ ہر روز سنکیرتن اور شام کو شری سوامی دیانند جی مہاراج کی جیونی پر پنڈت واسدیو جی کتھا کیا کرتے ہیں۔

(منتری آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں)

رشی بودھ اتسو آریہ سماج کیمبل پور۔

۲۱/۲ ۳۶ کو آریہ سماج مندر میں رشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ جس میں صدر جلسہ رائے صاحب کدار ناتھ جی ایڈوکیٹ تھے۔ پردھان شریان پنڈت دیوی داس صاحب نے رشی جیون پر سپیچ فرمائی۔ ڈاکٹر سکھ دیو جی نے ہارمونیم بجایا۔ اور سری سوامی پاٹھ شالہ کے ودیارتھی (لڑکے اور لڑکیوں) نے بھجن گائن کئے۔ اور نیز سوامی پاٹھ شالہ کے لڑکے لڑکیوں کو انعام تقسیم کئے گئے۔ [illegible]

سے ہری جن پاٹھ شالہ کے اتسو میں ہری جن پاٹھ شالہ کے دو ودیارتھیوں نے خوب رونق کی۔ رائے صاحب کدار ناتھ نے مدلل تقریر فرمائی جس میں ظاہر فرمایا۔ کہ ہندوؤں کے اندر رشی جی کی لہر دوڑ رہی ہے۔ اور بہت سی کوریتیاں دُور ہو رہی ہیں۔ اتسو میں استری اور پرشوں کی اچھی حاضری تھی۔ آریہ کنیا پاٹھ شالا کی چھاترائیں بھی تھیں۔

(منا سنگھ منتری آریہ سماج)

روپڑ میں رشی بودھ اُتسو۔

آریہ سماج روپڑ نے آریہ سماج مندر میں بروز شکروار مورخہ ۲۱/۲ ۳۶ کو رشی بودھ اتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ آریہ سماج مندر حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہون یگیہ بڑے وسیع پیمانہ پر کیا گیا بھجنوں کے بعد موقع کے مطابق نظمیں پڑھی گئیں اور مہاشہ چانن رام جی نے دو گھنٹہ تک بڑا زوردار دیاکھیان سوامی جی کے جیون پر اور شوراتری کی گھٹنا پر دیا۔ جس کو سننے کے لئے ہمارے مسلمان بھائی بھی بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ اور شانتی پوروک ویریم سے آخیر تک سنتے رہے۔ رات کو آریہ سماج مندر میں دیپ مالا کی گئی۔ اور کئی سبھاسداں آریہ سماج نے گھروں پر بھی دیپ مالا کی۔

(لال چند گپتا بی۔ اے منتری)

آریہ سماج سیالکوٹ:۔

مورخہ ۱۷ فروری سے لے کر ۲۱ فروری تک رشی بودھ سپتاہ منایا گیا۔ ۱۷ فروری سے ۲۰ فروری تک رات کے ۸½ سے ۹½ بجے تک شری پنڈت دیوان چند جی پریم بھرے شبدوں میں پیارے گورو ورشی دیانند جی کے جیون پر کتھا کرتے رہے۔ آپ کی جادو بھری زبان جس میں آپ پیارے گورو کا گن واد کرتے تھے۔ بیان کرنا مشکل ہے۔ مورخہ ۲۱ فروری کو رشی بودھ بڑی شان سے منایا گیا۔ سب سے پہلے ۷½ بجے سے ۸½ بجے تک ہون یگیہ ہوا۔ اس کے بعد سندھیا ہونے کے قریب سماج کے پردھان بابو شو رام جی بی۔ اے سماج مندر پر اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ آریہ ہائی سکول کے بینڈ نے جھنڈے کی سلامی اتار دی۔ اس کے بعد آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں نے "لہرا لہرا دھوجا اوم کی" بھجن گایا۔ یہ جھنڈا لہرانے کے موقعہ کیلئے شری یت پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے نے سیالکوٹ سماج کی پریرنا پر بنا دیا تھا۔ اس کے بعد آریہ ہائی سکول کے ودیارتھیوں نے جھنڈے کی استتی میں ایک بھجن گایا۔ اس کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ اس کے بعد سماج کے وسیع ہال میں مہاشہ دیال چند جی کے بھجنوں سے کارروائی شروع ہوئی۔ اور پنڈت دیوان چند جی و دولت رام جی نے رشی جیون پر اُپدیش دیئے۔ بعد ہم رشی کے لئے لالہ سروپ ناراین جی [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

دوزخ میں داخل کر دے گا۔ یہ روایت (امام) مالک اور ترمذی اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ (مشکوٰۃ ایضاً حدیث نمبر ۸۹)

ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ منڈی بہاؤ الدین میں

آریہ سماج کی طرف سے ایڈریس

یکم مارچ کو ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب منڈی بہاؤ الدین کا سرکاری طور پر دورہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے دو بجے بعد دوپہر شہر کا معائنہ فرمایا۔ پھر آریہ سماجیوں کی درخواست پر آپ آریہ سماج مندر میں تشریف لے گئے۔ مندر خوب سجایا گیا تھا۔ بینڈ باجہ اور ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے آپ کا سواگت کیا گیا۔ بعد ازاں ہندی میں ایک ایڈریس ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ کہ ملک اور جاتی کی موجودہ ترقی میں آریہ سماج کا بہت سا ہاتھ ہے۔ آریہ سماج کا سکہ سب لوگ مان چکے ہیں۔ اور اس کی تقلید کر رہے ہیں۔ میرے اندر جو بھی گن ہیں۔ وہ آریہ سماج کی بدولت ہیں۔"

آپ نے پتری پاٹھشالہ کا بھی معائنہ کیا اور بچیوں کی مٹھائی کے لئے دس روپے عطا فرمائے سماج کی طرف سے بھی پتریوں کو مٹھائی دی گئی

حدیثوں کی سیر

عجیب و غریب و منور نجک باتیں

مسلم بن یسار کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیۃ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ الآیۃ کی تفسیر پوچھی گئی۔ حضرت عمر کہنے لگے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کی بات پوچھا گیا تھا۔ آنحضور نے یہ فرمایا۔ کہ اللہ تعالے نے حضرت آدم کو پیدا کر کے اُن کی پشت پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور اُس سے اُن کی اولاد کو نکال کر یہ فرمایا میں نے ان لوگوں کو جنت کے واسطے پیدا کیا ہے اور جنتیوں ہی جیسے یہ عمل کریں گے۔ پھر اُن کی پشت پر ہاتھ پھیر کر اور اولاد کو نکالا۔ اور یہ فرمایا کہ ان کو دوزخ کے واسطے پیدا کیا ہے۔ اور دوزخیوں ہی جیسے یہ عمل کریں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول خدا پھر عمل کس کام کے ہوئے۔ (جو کچھ ہونا تھا ہو گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ نے جب بندہ کو جنت کے واسطے پیدا کیا ہے۔ اس سے جنتیوں ہی کے عمل کرائے گا۔ یہاں تک کہ وہ انہیں اعمال پر مر جاوے گا۔ اور اللہ تعالے اس کو جنت میں داخل کر دیگا۔ اور جس بندہ کو دوزخ کے واسطے پیدا کیا ہے اس سے دوزخیوں ہی کے عمل کرائے گا۔ یہاں تک کہ وہ انہیں اعمال پر مر جائے گا۔ اور اللہ تعالے اُسے

متفق علیہ ہے۔ (مشکوٰۃ ایضاً حدیث ۷۶)

ہر شخص کا انجام مقرر ہو چکا ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ تم میں سے ہر شخص کے لئے اس کا ٹھکانا دوزخ میں یا جنت میں مقرر ہو چکا ہے صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول خدا پھر اس مقرر شدہ ہی پر ہم بھروسہ کیوں نہ کرلیں۔ اور عمل کرنے چھوڑ دیں (کیونکہ کچھ فائدہ نہیں) آنحضور نے فرمایا۔ کہ عمل (برابر) کئے جاؤ۔ کیونکہ ہر شخص کو وہی عمل میسر ہوگا۔ جو اس کے واسطے مقرر ہو چکا ہے۔ جو سعادت مند ہے اُس کو سعادت مندی کے اعمال میسر ہونگے۔ اور جو بدبخت ہوگا۔ اُس کو بدبختی کے اعمال میسر ہوں گے پھر اسی کی تصدیق کے لئے یہ آیۃ (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الآیۃ) آنحضور نے پڑھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ (مشکوٰۃ ایضاً حدیث نمبر ۷۹)

خدا جیسا چاہیگا کرائیگا

چونکہ ہندوؤں میں جو حیثیت ۱۸ پوران رکھتے ہیں مسلمانوں میں وہی بلکہ اُن سے بھی بڑھ کر حیثیت حدیثیں رکھتی ہیں۔ احادیث کی کتابیں تو کئی ہیں۔ لیکن صحاح ستہ بہت مشہور اور مستند مانی جاتی ہیں۔ چنانچہ اس بناء پر ہم آج حدیث کی ایک نہایت مستند کتاب مشکوٰۃ شریف میں سے کچھ احادیث ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے درج ذیل کرتے ہیں امید ہے۔ کہ یہ اُن کے معلومات میں زیادہ کرنے کا موجب ہونگی۔

تقدیر

انسان کی پیدائش سے ۵۰ ہزار برس پہلے تقدیر لکھی گئی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے مخلوق کی تقدیروں کو لکھ دیا تھا۔ اور اللہ کا عرش اُس وقت پانی پر تھا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ (پہلی فصل تقدیر کا بیان حدیث نمبر ۷۳)

آخری عمل ہی کارگر ہوگا

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کوئی بندہ دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے۔ حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔ اور کوئی جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے۔ حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے۔ کیونکہ عملوں کا اعتبار خاتموں پر ہے۔ (یہ روایۃ)

ماہِ مارچ میں امرت دھارا اور اُسکے مرکبات ¾ قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر منگوادیں!

جریان پرمیہ احتلام کمزوری سستی نامردی کیلئے

۲ دو شرطیہ و حکمی بمعیادی دوا

ان سے بڑھ کر مفید و موثر دوا کسی کو دنیا کے پردے پر نہیں مل سکتیں لیکن یہ شرط ہے کہ کامل یقین کیساتھ ایکماہ برابر استعمال کریں جن لوگوں کو یقین نہ ہو یا جو ایکماہ برابر استعمال نہ کرسکیں وہ ہرگز نہ منگائیں

— پرمیہا تنک گولیاں —

ان گولیوں کے ایکماہ کے استعمال سے جریان پرمیہ احتلام رقت منی ذیابطیس زیادتی پیشاب پیشاب میں ریگ و شکر جانے پتھری پڑ جانے وغیرہ پیشاب اور منی کی جملہ خرابیاں یقینی اور شرطیہ دور ہو کر جسم میں وہ طاقت چستی پھرتی و قوت مردمی کے وہ حیرت انگیز دوبارے پیدا ہوتے ہیں کہ مایوس سے مایوس کمزور و بوڑھے تک بھی اپنے آپ کو اٹھارہ سالہ نوجوان جیسے جوانمرد محسوس کرنے لگتے ہیں قیمت فی پیکٹ ایکماہ ۳ روپے علاوہ محصول

— نایاب طلاء اکسیر —

یہ طلاء و بلاشبہ بمنزلہ اکسیر ہے اسکے استعمال سے عضو مخصوص کی سستی نامردی کجی لاغری کوتاہی جھکاؤ رگوں کا پھولنا وغیرہ جملہ خرابیاں بناکسی تکلیف کے دور ہو کر وہ تندی تیزی سختی و درازی و فربہی پیدا ہوتی ہے کہ نامرد مرد و بوڑھے جوانمرد بنجاتے ہیں قیمت فی شیشی ایکماہ ۳ روپے علاوہ محصول

المشتہر حکیم تلسی پرشاد اگروال بال جین کاریالیہ علی گڑھ شہر یو۔ پی

امرت دھارا کے پینتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں

...چ تک چار روپے کی بجائے دو روپے آٹھ آنہ میں منگوادیں!

فہرست ادویات مفت طلب کریں

جناب کوی و نود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا لاہور کا تیار کردہ

ایک انوکھا میڈیسن بکس یعنے حکیم

...بکس نہ ہوگا۔ یہ بکس جیب میں رکھا جاسکتا ہے جس میں صرف تین ادویات ہیں جنکی موجودگی میں کسی اور دوائی کی ضرورت نہیں!

...ہزاروں مرد اور عورت مان چکے ہیں کہ تقریباً کل امراض کا علاج ہے۔ اندرونی و بیرونی استعمال ہوسکتی ہے۔ اس کی مدد کے واسطے

ایک امرت گولی جو دست آور ہیں اور ۶۴ امراض کو بااثر مفید ہیں۔ اور ایک گندھارس جو کہ قابض ہے اور ہر قسم دست ... قبض یا دست کی جیسے ضرورت ہو امرت دھارا کی مدد کیواسطے ان میں سے ایک کو رکھ کر کل امراض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔

...دھارا — لاہور المشتہر مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

Gangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں کا پروگرام

نام سماج	تاریخ	کون کون اپدیشک شامل ہوں گے
دھرکوٹ رندھاوا	۷-۸-۹ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء	پنڈت دلیپ جی شاستری ۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر ۔ پنڈت جگن ناتھ جی شاستری پنڈت تیرتھ رام جی مہاشہ کیسر چند جی ۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی ۔
گوروکل کانگڑی	۶-۷-۸-۹ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء	پنڈت بدھ دیو جی ۔ پنڈت پریہ ورت جی ۔ پنڈت یش پال جی ۔ مہاشہ بھگت رام جی بھجنیک ۔
گوروکل کمالیہ	۷-۸-۹ مارچ "	پنڈت رام چندر جی سدھانت بھوشن ۔ پنڈت رام دیالو جی شاستری ۔ پنڈت ہریال جی ۔ مہاشہ بھدر پال جی ۔ مہاشہ دیشراج جی
کمار سبھا جھنگی والا	۶-۷-۸ مارچ "	پنڈت وشوناتھ جی ۔ سوامی رودرانند جی مہاراج پنڈت ستیہ دیو جی ۔ شریمتی شکیل کماری جی ۔ مہاشہ ہرشچندر جی ۔ مہاشہ بہاری لال جی ۔
کوہریالہ	۷-۸-۹ مارچ "	پنڈت چندر بھانو جی ۔ پنڈت وشوناتھ جی ایم ۔ اے پنڈت وجے شنکر جی ۔ مہاشہ اندرجیت جی ۔ مہاشہ بال کرشن جی ۔
کیور تھلہ	۵-۶-۷ مارچ "	پنڈت رام سروپ جی پاراشری ۔ پنڈت پریہ ورت جی ۔ پنڈت منسا رام جی پنڈت چندر بھانو جی ۔ لالہ چرنجیت لال جی ۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی ۔ مہاشہ فقیر چند جی ۔ مہاشہ دیشراج جی ۔
سانون (کرنال)	۶-۷-۸ مارچ "	پنڈت میشور دیو جی پنڈت سوم دیو جی پنڈت رام سروپ جی ۔ مہاشہ شونرائن جی مہاشہ رام لال جی
نریلا (دہلی)	۷-۸ مارچ "	پنڈت دھرم ورت جی ۔ پنڈت سمر سنگھ جی ۔ سوامی یوگانند جی مہاراج ۔ مہاشہ موہن لال جی ۔ سوامی بیدھرک جی
جلال پور کیکناں	۱۰-۱۱-۱۲ مارچ "	سوامی رودرانند جی مہاراج ۔ پنڈت سداشیو جی ۔ مہاشہ مہر چند جی ۔ مہاشہ سالگرام جی
ددھ چک	۱۳-۱۴-۱۵ مارچ "	پنڈت دلیپ جی شاستری ۔ پنڈت رام سروپ جی پاراشری پنڈت وشوناتھ جی ایم ۔ اے ۔ مہاشہ فقیر چند جی مہاشہ امرناتھ جی ۔
جھوئی	۱۳-۱۴-۱۵ مارچ "	پنڈت ستیہ دیو جی ۔ پنڈت رام چندر جی سدھانت بھوشن ۔ سوامی رودرانند جی ۔ مہاشہ بھدر پال جی مہاشہ مکند رام جی ۔
بھیرہ	۱۳-۱۴-۱۵ مارچ "	سوامی دھیرانند جی مہاراج پنڈت بال مکند جی ۔ مہاشہ سالگ رام جی ۔
سبی (بلوچستان)	۱۳-۱۴-۱۵ مارچ "	پنڈت بردیالو جی ۔ پنڈت دھرم دت جی ۔ سوامی ویدانند جی مہاراج ۔ مہاشہ اودے سنگھ جی مہاشہ آتم دیو جی ۔
لدھیانہ (چوڑا بازار)	۱۳-۱۴-۱۵ مارچ "	پنڈت بدھ دیو جی پنڈت منسا رام جی ۔ پنڈت چندر بھانو جی ۔ سوامی سوتنترانند جی مہاراج ۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی ۔ پنڈت یش پال جی ۔ مہاشہ بال کرشن جی ۔
نئی دہلی	۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ مارچ "	آچاریہ رام دیو جی ۔ پنڈت پریہ ورت جی ۔ پروفیسر گوپال جی ۔ پنڈت ستیہ برت جی ۔ لالہ بردیال جی مہاشہ بھگت رام جی ۔ مہاشہ کیسر چند جی ۔
کوٹ چھٹہ	۱۳-۱۴-۱۵ مارچ "	پنڈت بھیم سین جی ۔ پنڈت وشوناتھ جی ۔ پنڈت شانتی سروپ جی ۔ شریمتی شکیل کماری جی ۔ مہاشہ ہرشچندر جی ۔ مہاشہ ہرچند جی ۔
شجاع آباد	۱۳-۱۴-۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء	لالہ چرنجیت لال جی ۔ سوامی یوگانند جی مہاراج جی ۔ پنڈت رام دیالو جی شاستری ۔ شریمتی ... جی ۔ مہاشہ دیشراج جی ۔ مہاشہ اندرجیت جی
ڈیکوٹ	۱۶-۱۷-۱۸ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء	مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر جی ۔ پنڈت تیرتھ رام جی ۔ سوامی یوگانند جی
سامانہ	۱۷-۱۸-۱۹ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء	مہاشہ بھدر پال جی ۔ مہاشہ بہاری لال جی ۔ سوامی دھیرانند جی مہاراج ۔ پنڈت منسا رام جی چندر بھانو جی پنڈت ستیہ دیو جی ۔ مہاشہ ... جی ۔ مہاشہ مکند رام جی ۔

شریمتی کملا دیوی کی موت پر اظہار افسوس

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین کا پرستاؤ

یکم مارچ کو پیرانہ کمال کی کارروائی میں سروسمتی سے پاس ہوا ۔ کہ آریہ سماج منڈی بہاؤالدین کو شریمتی کملا نہرو دھرم پتنی پنڈت جواہر لال نہرو کی اکال مرتیو سے بڑا دکھ ہوا ہے ۔ آریہ سماج پنڈت جواہر لال جی و اُن کے دیگر سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کرتی ہے اور سورگباشی دیوی کی آتما کو شانتی بخشنے اور اس کے لواحقین کو صبر دینے کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے ۔

آریہ مسافر کے خریداروں سے

(رگھبیر چند ایک مینیجر)

"آریہ مسافر" کا جن پریمیوں کا چندہ ختم ہے ۔ انہیں دفتر کی طرف سے اطلاع کی گئی ہیں ۔ کرپیا پتر ملتے ہی اپنا اپنا چندہ منی آرڈر روانہ کر دیویں ۔ نہیں تو ...وی ۔ پی کی صورت میں حاضر ہوگا ۔ جس کو ... کرنا ہر ایک پریمی کا دھارمک کرتویہ ہے ۔

وشوانز گیسوں کمپنی

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی ... سے ہی آپ ہون ۔ سامگری منگوائیں ۔ نرخ ارزاں چیز اعلیٰ رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے بیوپاریوں کو خاص ...

نرخ ۸ / ۔ ۱۰ / فی سیر

بھگت رام پوری

مالک بھارت وستو ایجنسی سنت نگر منڈی لاہور

کرتویہ درشن

سندر سنہری مجلد ... بھگتی درشن ۔ کرتویہ درپن ۔ وغیرہ سب سے بڑا ۲۸۵ صفحے ۔ سوا ... سے اوپر ... ۴۹۰ کے لئے بہت سے ...

نتیہ کرموں اور بہت ہی ضروری کام کی باتوں کا مجموعہ ... پاٹھ ۔ انعام ۔ جہیز برات اور بطور سوغات دینے ... سے بہترین چیز ہے ۔ قیمت باوجود سب سے زیادہ کام کی ہونے کے صرف ۱۰ / پانچ کاپی کے خریدار کو ۸ / فی کاپی کے حساب سے ...

ملنے کا پتہ :- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

مبلغ یکصد روپیہ انعام

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کمیٹی کی طرف سے مبلغ یکصد روپیہ انعام رکھا گیا ہے۔ جو ایسے سجن کو دیا جاوے گا۔ جو مہرشی دیانند دوارا رچیت پنچ مہا یگیہ ودھی کے انوسار سندھیا کا سرل ہندی کویتا میں سب سے اُتم ترجمہ کریں گے۔ یہ ترجمہ ایسا ہونا چاہیئے۔ جسے سادھارن وکیتی صبح و شام سندھیا کے وقت جاپ کے طور پر گا سکیں۔ یہ کویتا سبھا کے دفتر میں ۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء تک پہنچ جانی چاہیئے۔ بڑھیا کویتا جو سبھا منظور کرے۔ کے چھپوانے کا ادھیکار صرف سبھا مذکور کو ہی ہوگا۔

گیان چند
منتری گولڈن جوبلی کمیٹی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

شری آچاریہ رام دیو جی پٹنہ میں

آریہ جاتی کے مانیہ نیتا آچاریہ رام دیو جی چانسلر گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی ۱۹ فروری کو بانکی پور (پٹنہ) پدھارے۔ اور پانچ دن رہے۔ بہار پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا بانکی پور (پٹنہ) کی تتو آودھان میں آپ کے چار ویاکھیان۔ گورو کل شکشا پرنالی۔ ہندو مسلم ایکتا۔ سرو بھوم گورو دیانند اور کیا آریہ سماج اُنتی کر رہا ہے؟ ان وشیوں پر بنگ مین انسٹی ٹیوٹ تتھا آریہ سماج مندر میں ہوئے پہلے دو ویاکھیانوں کی سبھاپتی کرم شہ بہار سرکار کے شکشا منتری مسٹر عبد العظیم تتھا بہار پرانت کے سوبر سدھ نیتا مسٹر سچدانند سنہا بیرسٹر تھے۔ ہندو مسلمانوں کی جنتا بڑی سنکھیا میں ان ویاکھیانوں میں اپستھت ہوتی رہی۔ پہلے دن کے ویاکھیان میں "گورو کل شکشا پرنالی" بہار راشٹرپتی شری بابو راجیندر پرشاد جی تتھا انیہ نیتا بھی اپستھت تھے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا بہار پرانت کے وشیش آگرہ پر آپ نے اس پرانت کے لئے ایسٹر کی چھٹیوں کے بعد پندرہ دن رہنے کا وچن دیا ہے۔

آچاریہ جی کی ورتمان یاترا کا اُدیش گورو کل کانگڑی کے لئے دھن سنگرہ کرنا ہے۔ آپ کو بہار۔ دانا پور اور پٹنہ سے اتساہ جنک ماترا میں دھن ملا ہے۔ اس سمبندھ میں پہلی وشیشتا اُلیکھنیہ ہے۔ کہ کچھ ایک مسلمانوں نے بھی آپ کی جھولی میں بھکشا ڈالی ہے۔ آپ یہاں سے جھریا۔ جمشید پور ہوتے ہوئے ۳ مارچ تک واپس لاہور چلے جائیں گے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا بہار آپ کے اس اُپکار کے لئے اُن کا کرتگیہ ہے۔ (دینا ناتھ سدھانت النکار منتری سبھا)

ویدک دن پتری (ڈائری)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اردھ شتابدی کے موقعہ پر ایک ویدک ڈائری پرکاشت کرنے کا وچار کیا ہے۔ یہ ڈائری یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۳ سے شروع ہوگی۔ اس کے ہر ایک صفحہ کے اوپر ایک وید منتر دیا جاویگا۔ اور وچار ہے کہ وید منتر کا ارتھ بھی ساتھ دیا جاوے۔ اس میں سادھارن جانکاری کی باتوں کے علاوہ ایک ساہتیہ کے سمبندھ میں بہت سی باتیں درج کی جاویں گی۔ وید کے بھاشیہ کرتاؤں کی فہرست ہوگی۔ وید کی شاکھاؤں اور پرانی شاکھیوں کا نام بھی درج ہوگا۔ ویدک ساہتیہ سمبندھی پستکوں کی قیمت اور اُن کے ملنے کا پتہ بھی درج ہوگا۔ ویدک پاٹھ شالاؤں کا پورا پتہ بھی رہے گا۔ جیوتش کے سمبندھ میں تتھی دیوتا۔ نکشتر۔ نکشتر کا دیوتا۔ سوریہ کے چڑھنے اور غروب ہونے کا وقت۔ تیوہاروں کے نام وغیرہ سب باتوں کا ورنن ہوگا۔ وچار کیا جا رہا ہے۔ کہ وید کے رشیوں۔ دیوتاؤں اور چھندوں کے نام بھی دے جائیں۔ ایسی ڈائری تو دراصل ایک اعلیٰ پستک ہوگی جس میں کہ وید کے سمبندھ میں پوری پوری باتوں کا ورنن ہوگا۔ جو سجن۔ آریہ سماجیں۔ سنستھائیں۔ اور دوکاندار جتنی تعداد میں ایسی ڈائری منگوانا چاہیں۔ وہ ابھی سے اس کے لئے آرڈر دیدیں۔ اس کی قیمت غالباً چار آنہ رکھی جاوے گی۔

ادھیکش۔ ساہتیہ وبھاگ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

ویدک آدرش بواہ:۔

شری ڈاکٹر بنسی لال جی کی سپتری کماری کلا دیوی بی۔ اے کا شبھ بواہ مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۶ء کو شری ایس۔ ایل کھوسلہ گجرات نواسی سے بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ اور تمام رسومات ویدک ادھیکار میں شری نگر لاہور میں۔ اس بواہ کا بڑا اچھا اثر رہا۔ بواہ سنسکار شری پنڈت جگن ناتھ جی آریہ اپدیشک نے کروایا۔

منتری گرام وید پرچارنی سبھا لاہور

گورو کل پوٹھوہار گجرات:۔

مورخہ ۱۲ کو تہوار شوراتری بڑے سماروہ سے منایا گیا۔

بہت سے سجن درخواستہائے داخلہ نئے برہم چاریوں کے ہمراہ لا کر گورو کل میں داخل کرنے کے لئے کشٹ اٹھاتے ہیں۔ چونکہ انقلاب بند ہے۔ اس لئے اُن سے نویدن ہے کہ نئے برہم چاریوں کو داخل کرنے کی بابت تکلیف گوارا نہ کریں۔ جب نئے سال کا داخلہ شروع ہوگا۔ تو آپ کو سوچنا دی جاوے گی۔

(رودرانند آچاریہ)

ویدک اوشدھالیہ امرتسر

امرتسر نواسیوں کی خوش قسمتی ہے۔ کہ ویدک اوشدھالیہ بازار بیکانیریاں کڑہ اہلووالیاں عرصہ بیس سال سے شری پوجیہ سوامی سوتنترانند جی مہاراج کی آگیا انوسار شری پت برہم چاری ورک رام جی بھشگاچاریہ کی زیر نگرانی پبلک کی سیوا دوائی مفت دے کر کر رہا ہے۔ ہر سال ہر علاقہ کے ہزاروں لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس سال بھی گزشتہ سالوں کی طرح ۸۰، ۳۶ بیماروں نے دوائی کھائی ہے۔ غریب اور نادار سنسکرت ودیارتھیوں۔ بھوجن۔ کپڑا۔ کتابیں اور دوائی دیگر ان کی سیوا کی جاتی ہے۔ اس کے سوا دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور میں بھی دوائیاں ودیارتھیوں کے استعمال کے لئے بھیجی جاتی ہیں۔ شری پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سبھا کے پرچار پر گرام پر جاتے ہوئے دوائیاں باہر لوگوں میں بانٹنے کے لئے لے جایا کرتے ہیں۔ جس کی رپورٹ آریہ پرتی ندھی سبھا موجود ہے۔ گویا یہ اوشدھالیہ جہاں امرتسر والوں کی سیوا کر رہا ہے۔ وہاں باہر جنتا کے لئے بھی امرت سر بنا ہوا ہے۔ پبلک کو ایسے اوشدھالیہ کی خدمات سے فائدہ اٹھانے میں پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔

(جگن ناتھ شرما منتری آریہ سماج امرت سر)

آریہ سماج ودھو چک کا سالانہ جلسہ۔

۱۳-۱۴-۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۱-۲-۳ چیت سمت ۱۹۹۲ بروز شکر۔ سنیچر۔ ایتوار کو بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج مندر میں ہوگا۔ جس میں حسب ذیل مہا پرش اپنے منوہر اپدیش و بھجنوں دوارا جنتا کو کرتارتھ کریں گے۔ اس لئے تمام سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ شامل جلسہ ہو کر لابھ اٹھاویں اور جلسہ کی شوبھا کو بڑھاویں۔ شریمان پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ شری پنڈت پورن چند جی۔ شری پنڈت رام سروپ جی پراشری۔ مہاشہ تقیر چند جی بھجنیک۔ مہاشہ امرناتھ جی بھجنیک۔ شریمتی دیاونتی جی۔ کماری شکیلا دیوی جی۔ شری پنڈت ہرش چندر جی۔ شری پنڈت شری رتن جی سنگیت پروفیسر۔ بھگت دھنا مل جی۔ اور ڈی۔ اے۔ بی ہائی سکول گوجرانوالہ کی بینڈ پارٹی۔ دیگر اپدیشک مہاپرش اور اپنے امرت روپی وید اپدیش سے جنتا کو کرتارتھ کریں گے۔

(نوٹ) دیویوں کے بیٹھنے کے لئے عمدہ پربندھ کیا گیا ہے۔

(دھرم پال اُپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈگشائی:۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار اس سماج میں ۱۵ فروری سے ۲۰ فروری تک ہر روز پراتہ ۶ بجے سے ۸ بجے تک سندھیا۔ پرارتھنا و یجر وید کے منتروں سے ہون یگیہ ہوتا رہا۔ ۲۱ فروری کو پراتہ ۵ بجے سے پربھات پھیری کی گئی اور پھر ست سنگ ہوا۔ جس میں رشی جیونی پر ویاکھیان ہوا۔ رات کو ۷ بجے سے ۹ بجے تک شری دیانند جنم تتھا بودھ اتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں جنتا پریاپت سنکھیا میں اپستھت ہوئی۔ مہرشی کے جیون پر بابو بالک رام جی و بابو مراری لعل جی اور سردار بدھ سنگھ جی کی کویتائیں ہوئیں جن کو جنتا نے بہت پسند کیا۔ پنڈت متھن لال جی نے ایک اتی اُتم بھجن سنایا۔ جس سے جنتا بہت آنندت ہوئی۔ بھجن کی ٹیک تھی:۔

معجزہ تو دنیا کے دیکھا۔ مردہ زندہ کر دیا
مرحبا سوامی دیانند۔ کیا تھا اور کیا کر دیا

تر پشچات منتری جی نے مہرشی کے جیون کی موٹی موٹی وشیشتائیں جنتا کو درشائیں۔ اور بھارت کے انیہ وششٹھ نیتاؤں و ودوانوں کی سمتیاں مہرشی کے جیون اور ان کے کاریہ کے بارے میں پڑھ کر سنائیں۔ پربھاؤ اتی اُتم رہا۔ آئی ہوئی جنتا کا جائے و مٹھائی آدی سے ستکار کیا گیا۔

(پورنا رام منتری آریہ سماج ڈگشائی)

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں (منیجر)

آریہ مسافر میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شری پنڈت لیکھرام جی کا سندیش

ٹریکٹ کا کام بند نہ ہونے پائے

آریہ سماجوں کی سیوا میں پہلے سوچنا دی جا چکی ہے کہ سبھا نے جس اُدیش کو سامنے رکھ کر "آریہ" اور "آریہ مسافر" کو جاری کیا ہے۔ اسی اُدیش کو سامنے رکھ کر سبھا نے ماہواری ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع کیا ہے ۲۵ کاپیوں کا ایک پیکٹ ہوگا۔ جو آریہ سماجیں ہر ماہ ایک پیکٹ منگوائیں گی۔ اُن سے ساڑھے چار روپیہ چندہ وصول کیا جاوے گا۔ اور ایک سے زیادہ پیکٹ منگوانے پر چار روپیہ فی پیکٹ کے حساب سے چندہ لیا جانے گا۔ ٹریکٹ وبھاگ کے گراہک بن جانے پر سماجوں کو ہر ماہ نئے سے نئے ٹریکٹ پرچار کرنے کے لئے ملا کریں گے۔ یہ ٹریکٹ سال میں بارہ اپدیشکوں کا کام کریں گے ابھی تک بہت تھوڑی سماجوں نے اس پر دھیان دیا ہے۔ آریہ سماجوں کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ٹریکٹ وبھاگ کی گراہک بنیں

ادھشٹھاتا ٹریکٹ وبھاگ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

آریہ سماج فیروزپور میں لیکچروں کا سلسلہ

۱۴ سے ۲۱ تک ہر شب جناب پریم لعل جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر اپنے ویاکھیانوں سے حاضرین کو آنندت کرتے رہے۔ آپ نے مسئلہ تناسخ، ماس بھکشن کے خلاف اور آریہ سماج کی وشے پر متواتر ویاکھیان دیئے۔ جس کا پبلک پر بہت پربھاو پڑا۔ ویاکھیان کے بعد حاضرین کو اجازت تھی۔ کہ وہ اعتراضات کر سکتے ہیں۔ جن کا مدلل جواب دیا جائے گا۔ مگر کسی نے اعتراضات نہیں کئے۔ پریم جی کی علمیت کی دھاک بندھ گئی ہے۔ (منتری)

کارخانہ امرت دھارا کی ۳۵ ویں سالگرہ

پنڈت ٹھاکردت جی شرما ویدمو جد امرت دھارا تمام باشندگان ہند کے دلی شکریہ و مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے امرت دھارا جیسی دوائی ایجاد کی۔ جو گذشتہ ۳۵ سال وجھوں انسانی امراض کے لئے تیر بہدف ثابت ہو چکی ہے۔ اور اس وقت تک اس سے لاکھوں انسانوں نے فائدہ اٹھایا ہے پنڈت جی کی دیگر ادویات بھی جہاں تک سُنا جاتا ہے نہایت مفید و تسلی بخش ثابت ہوئی ہیں۔ پنڈت جی ایک اعلےٰ درجہ کے مصنف بھی ہیں۔ اور آپ کی کتب نہایت دلچسپی سے پڑھی جاتی ہیں۔

ہم کو اپنے ناظرین کو یہ اطلاع دینے میں خوشی ہے کہ امرت دھارا کے ۳۵ ویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں کارخانہ امرت دھارا نے امرت دھارا اور دیگر ادویات و کتب کی قیمت میں کمی کر کے ہر شخص کو موقعہ دیا ہے۔ کہ وہ امرت دھارا یا کتب آسانی سے خرید سکے یہ رعایت کل ماہ مارچ کے واسطے ہے۔ اور جس وقت ناظرین کے ہاتھ میں یہ اخبار ہوگا۔ اس وقت بھی وہ اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے مستحق ہونگے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ناظرین اس رعایت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

انبالہ جیسوار راجپوت سبھا کا سالانہ جلسہ

۱۲ تا ۱۴ مارچ انبالہ چھاؤنی رحمن بازار میں دھوم دھام سے منایا جاویگا جس میں بڑے بڑے ودوان پدھاریں گے۔ اور اپنے لیکچر وبھجنوں سے جنتا کو کرتارتھ کریں گے۔ (منتری)

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا چناؤ:-

لالہ بشن داس جی وکیل :- پردھان۔

لالہ رام لال جی :- اُپ پردھان۔

لالہ چھجو رام جی :- منتری

لالہ سانجی رام جی :- خزانچی

سیٹھ جگت رام جی پہلے پردھان چنے گئے تھے۔ اُن کے استعفیٰ دینے پر لالہ بشن داس وکیل پردھان بنائے گئے۔ (پردھان آریہ سماج)

آریہ سماج عارف والا کا چناؤ:-

پردھان :- بابو امرناتھ جی ایم۔ اے۔

اُپ پردھان :- لالہ گنپت رائے جی۔

" :- لالہ لکھی رام جی۔

منتری :- لالہ جگن ناتھ جی کنور۔

اُپ منتری :- لالہ سانجی رام جی۔

خزانچی :- مہاشہ خوشونت رائے جی۔

انترنگ سبھا کے سبھاسد:-

ملک کستوری لال جی۔ لالہ جیون داس جی۔ لالہ دنی چند جی۔ ماسٹر مگن لال جی۔ لالہ تنسار لال جی۔ لالہ بشنداس جی۔ ...نداس جی۔

اس وقت آریہ سماج کو جو تکلیف درپیش ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے پاس کوئی پروہت نہیں ہے اس واسطے جو سجن اس کام کو پورا کر سکتا ہو۔ تو خط وکتابت منتری کے نام کر سکتا ہے۔

جگن ناتھ کنور منتری آریہ سماج عارف والہ

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کے سماچار:-

گت سپتاہ شری لالہ میلا رام جی ڈھینگرہ میونسپل کمشنر پردھان آریہ سماج کے سُپتر مہاشہ دینا ناتھ کا ووا...

شری لالہ پرمانند جی تحصیلدار کی سپتری سے ہوا براتِ ملتان گئی۔ پردھان جی کی اور سے یکصد روپیہ مختلف فنڈوں کو دان ملا۔

(۲) آریہ سماج مندر پر باگ کے سامنے سینما لگائے جانے کے خلاف آواز بلند کر کے گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ مداخلت کر کے سینما کے لائسنس جاری نہ کرنے کا حکم صادر فرمائے۔

(۳) آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں کا وارشک نرواچن ۲۳-۲-۳۶ کو اس پرکار ہوا۔

پردھان :- شری میلا رام جی ڈھینگرہ میونسپل کمشنر

اُپ پردھان :- لالہ جیٹھانند جی۔ ماسٹر دھنا رام جی

سیکرٹری :- ڈاکٹر لودیو جی۔ جائینٹ سیکرٹری

لالہ سُندر داس جی۔ اُپ منتری۔ لالہ مہندرو ناتھ جی

پستکا دھیکش :- شریمان لالہ گنیش داس جی۔ لکھی تارا چند جی۔ لالہ آیا رام جی۔ لالہ کیلا رام جی۔ پنڈت واسدیو جی سناتک۔ لالہ کرشن چند جی۔ ماسٹر ڈیدہ رام جی۔

(سُندر داس جائینٹ سیکرٹری آریہ سماج)

آریہ سماج سامانہ کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج سامانہ ریاست پٹیالہ کا سالانہ جلسہ ۱۷ لغایت ۱۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ اس شبھ موقعہ پر آریہ سماج کے ودوان آریہ سدھانتوں پر عالمانہ تقریریں فرمائیں گے اس لئے سب سجنوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ اس شبھ اوسر پر پدھار کر کرتارتھ کریں۔ اور لابھ اٹھائیں۔

(رادھا کشن آریہ منتری آریہ سماج سامانہ)

منڈی دہوری کے آریہ سماجیوں کی سرگرمیاں

۱۶ فروری سے یہاں روزمرہ ۲۰ فروری تک پراتہ کال ۵ بجے سے ۶½ بجے تک سنکیرتن بڑے اتساہ کے ساتھ کیا گیا۔ سنکیرتن سارے شہر دہوری کے محلوں میں کیا گیا جس سے پبلک پر نہایت ہی اچھا اثر پڑا کیونکہ پہلے دن آٹھ دوسرے دن پندرہ تیسرے دن بیس چوتھے دن بائیس پانچویں دن ۲۵ آدمی شامل سنکیرتن ہوئے ۲۱ فروری کو صبح ۸ بجے برہد یجیہ سے کارروائی شروع ہوئی۔ پنڈت پرسرام جی ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ نے پرارتھنا کروائی۔ رات کو ۸ بجے پنڈت جی مہاراج کا اپدیش سوامی دیانند جی مہاراج کے جیون پر ہوا۔ پبلک پر اچھا اثر پڑا۔ حاضری میں سکھ مسلمان۔ ہریجن بھائی موجود تھے۔

(سادھو رام منتری آریہ سماج دہوری)

آریہ سماج مغلپورہ میں رشی بودھ اتسو۔

اس ورش آریہ سماج مغلپورہ (رام گڑھ) میں رشی بودھ اتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ۲۱ فروری تک ہر روز پراتہ کال ۵ بجے سے ۶ بجے تک رام گڑھ۔ ریلوے کوارٹرز سملت سنکیرتن کیا گیا۔

۲۱ تاریخ کی شام کو ہون ...

لالہ دُنی چند جی پردھان کو ... منتخب کیا گیا۔

سب سے پہلے بھائی بوٹا رام جی ... دو تین پر بھو بھگتی کے بھجن ... ساتھ استری پرش بھی باقاعدہ ... ایک ہی نظارہ تھا۔

بھجنوں کے بعد شریمان پنڈت ... آریہ پرادیشک سبھا، شریمان پنڈت ... (لاہور چھاؤنی) اور شریمان مہاشہ ... نے مہرشی سوامی دیانند جی کے جیون ... دیئے۔ سماج مندر دیویوں اور پرشوں ... تھا۔ جنتا پر بہت اچھا پربھاو پڑا۔

(درگا داس منتری آریہ ...)

گورداسپور میں رشی بودھ اتسو

۲۱ فروری ۱۹۳۶ء کو شام ... سبھا گورداسپور کی طرف سے ... گیا۔ ہون کے بعد پنڈت بشنداس جی ... کرائی۔ اور جگدیش چندر جی نے ... ویرسین جی نے ایک نظم دی۔ ویر ... نے نظم پڑھی۔ پنڈت جی نے اپدیش ... شانتی پاٹھ کے بعد اتسو کی کارروائی ... حاضری بہت تھی۔

(پرکاش چند سیکرٹری ...)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

(۱) آریہ سماج بھیرہ کی اردھ شتابدی ... ۳۱ مارچ منائی جاوے گی۔ جس کی تیاریاں ... شان سے کی جا رہی ہیں۔ بڑے بڑے ... اپدیشک اور بھجنیکوں نے آنا سویکار کیا ...

(۲) ۱۶-۲-۳۶ کو مہاشہ برکت رام جی خزانچی ... انشورنس کمپنی لاہور کی شادی ہمراہ دختر ... سنگھ ہریجن چاپ ... میں جات پات توڑ ... ریتی سے ہوئی۔ ورکیش کی اور سے ... سماج کو دان پراپت ہوا۔

(۳) ۲۱ فروری کو ۹ بجے صبح رشی بودھ اتسو ... طلبا کر پا رام ہائی سکول نے رشی کے جیون ... اور بھجن پڑھے۔ اس کے ... ہیں آریہ سماج بھیرہ کی طرف سے طلبا ... سکول کو کتابیں بطور انعام دی گئیں۔

پوتر ہون سامگری وغیرہ کے متعلق سب سامان سیتا رام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرما دیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل دھام جہلم کے سماچار

۲۱ر فروری ۱۹۳۶ء کو شیوراتری کے پوتر تہوار کو منانے کے لئے بارہ برہم چاریوں کی ایک منڈلی بہمراہ مکھیہ ادھشٹاتا مکھیہ ادھیاپک شری پنڈت چیدیو جی و لالہ گنیش داس جگیاسو، ادھیاپک گوروکل آریہ سماج سرائے عالمگیر میں وہاں کے رئیس چودھری دیشراج و منتری آریہ سماج مہاشہ بیلی رام جی کے نمنترن پر گئی۔ پراتہ کال وہاں سنکیرتن کیا۔ اس کی سماپتی پر آریہ سماج مندر میں ایک برہد یگیہ ہوا۔ اور شری برہم چاری اندر جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور شری پنڈت رام دیو جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل نے مہرشی کے پرچارت ویدک دھرم کے مہتو پر ایک پر از معلومات ویاکھیان دیتے ہوئے یکتیوں اور پرمانوں سے خوب واضح کیا۔ کہ بنی نوع انسان کی حقیقی خوشی اور ترقی کے لئے صرف ویدک دھرم ہی مقابلتاً قابل قبول ہے وہاں سے واپسی پر بڑی شردھیوں سے برہم چاری آریہ سماج جوبلی گھاٹ جہلم میں گئے۔ جہاں کہ سردو آریہ سماجوں نے ملکر جلوس کی شکل شہر میں سنکیرتن کیا برہم چاری منڈل دیتی کی مہما کاگان کرتے کرتے شہر کے بازاروں میں ایک دویہ درشیہ پیش کر رہا تھا۔ یہ جلوس آریہ سماج جوبلی گھاٹ میں ۴ بجے واپس آیا۔ جہاں کہ سینکڑوں نر ناریوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی جس کی موجودگی میں شری پنڈت سجے دیو جی شاستری مکھیہ ادھیاپک گوروکل نے شری ماسٹر ماتو رام جی اور بخشی لچھن داس جی کے ویاکھیانوں کے پشچات بڑی گمبھیرتا سے اپنے منوہر اپدیش میں رشی کے اعلیٰ ترین سنہری مقصد کی طرف حاضرین کا دھیان دلاتے ہوئے واضح کیا کہ وہ آتم درشی رشی ہمیں ویدکتا کی طرف لے جانا چاہتے تھے۔ اور ہمارا ادیش ویدکتا کی طرف لیجاتے ہوئے اپنے سنگھٹن کو کامیاب بنانا تھا۔

۲۵ر فروری ۱۹۳۶ء کو برہم چاریوں کی منڈلی موضع ساق گوروکل۔ آریہ سماج مندر مشین محلہ میں شہید اعظم شری پنڈت لیکھرام جی کی برسی منانے کے لئے اپستھت ہوئی۔ برہم چاری دیودرت و ادم پرکاش جی نے دھرم ویر کے تیاگ اور بلیدان کی کتنی ایک گھٹناؤں کو بڑے درد بھرے شبدوں میں بھجنوں دوارا ورنن کیا۔ بعد ازاں شری پنڈت رام دیو جی مکھیہ ادھشٹاتا جی گوروکل جہلم و شری کنور بدن سنگھ جی شاستری ادھیاپک گوروکل نے تیاگ ویر لیکھرام کے پوتر جیون پر گمبھیر ویاکھیان دیئے۔ جنہیں آریہ پرشوں اور دیویوں نے شردھا سے شرون کیا۔

عارشک پریکشا: برہم چاریوں کی وکت پریکشا ماہ چیت کے دوسرے ہفتے میں ہوگی۔ جس کے لئے سارا چھاتر ورگ ہمہ تن مصروف ہو کر تیاری کر رہا ہے۔

سواستھ: سعلے آشرم میں آج کل ایک بھی روگی نہیں ہے۔ گوروکل کی گؤشالہ سے آج کل دودھ بکثرت

طرف سبزہ زار ہے۔ ہر یاول ہی ہریاول کا درشیہ دکھا رہا ہے۔

وارشک اُتسو: پچھلے سالوں میں بیساکھی پر ہوتا رہا ہے۔ مگر امسال اردھ شتابدی کے بیساکھی پر منائے جانے کے کارن ۲۴-۲۵-۲۶ اپریل کو ہونا قرار پایا ہے۔ کافی تعداد میں برہم چاریوں کے داخل ہونے کی امید ہے۔ برہم چاریوں کا ماہواری خرچ فقط ۸ روپے لیا جاتا ہے۔ حالانکہ پرتیک برہم چاری کا خرچ ۱۲ روپے ماہوار سے کم خرچ نہیں آتا۔ آشا ہے کہ آریہ جنتا دانیہ گوروکل پریمی ہندو جنتا اس ہونہار انتی شیل گوروکل میں اپنے پریہ پتروں کو بھیج کر لابھ اٹھائے گی۔ ان کی سنتانوں کا اس پوتر دھام میں اوشیہ کلیان ہوگا۔

(منتری پرکاشن وبھاگ گوروکل جہلم)

آریہ سماج جام پور کے سماچار:-

(۱) سیتا اشٹمی کا پرب ۱۵ر فروری کو خوب رونق سے منایا گیا۔ اس پرب کو مہتو دینے کی غرض سے Baby Show کا کام بھی ساتھ کر دیا گیا۔ ۱۲ر فروری سے شریمان ڈاکٹر جیون لال جی روزانہ لیکچر دیتے رہے لیکچروں میں حاضری امید سے بہت زیادہ ہو جایا کرتی تھی۔ دیویوں نے اس میں خوب دلچسپی لی لیکچر مفصلہ ذیل مضمونوں پر ہوئے۔

(۱) گربھوتی کے لئے ضروری ہدایات۔

(۲) پرسوت کی تکالیف۔

(۳) بچوں کی پرورش کے اصول۔

(۴) عام بیماریوں کے متعلق واقفیت۔

لیکچر اپنی سادہ زبان میں دیئے گئے۔ اس خاطر سب دیویوں نے یکساں لابھ اٹھایا۔ سیتا اشٹمی کے متعلق شریمان پنڈت شانتی پرکاش جی نے کافی روشنی ڈالی۔ اچھے بچوں اور بچیوں کو ایک ایک گون اور شدھ بسکٹ دیئے گئے۔ تقسیم انعامات کا کام رانی صاحبہ رائے شرتی چند صاحب سب ڈویژنل آفیسر نے سر انجام دیا۔ اس ساری کارروائی میں شریمان ڈاکٹر جیون لال جی نے بہت سا قیمتی وقت قربان کیا کامیابی کا سہرا انہی کا حصہ ہے۔

(۲) بہاولپور کے ہندوؤں کے ساتھ جو ناواجب سختیاں برپا کی جا رہی ہیں۔ اس کے متعلق اظہار ہمدردی کا پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوا۔ ساتھ ہی گورنمنٹ ہند سے التجا کی گئی۔ کہ وہ فوری دست اندازی کر کے مظلوم لوگوں کی آہیں سنے۔ اور ریاست کے اندرونی معاملات کو سدھارے۔

(۳) گوروکل بیٹ سوہنی کی امداد کرنے کے لئے شری سوامی سیوا رام جی مکھیہ ادھشٹاتا کا پتر ملا۔ مبلغ ۲۵ روپے امداد بھیجی گئی۔

(گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

(۱) شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی مہاراج کا سمرتی دوس سماج مندر میں ۱۵ر تاریخ کو شام کے ۶½ بجے منایا گیا۔ جس میں پنڈت دیوان چند جی۔ لالہ ہری رام جی ہیڈ ماسٹر و مہاشہ سورج پرکاش جی سابق خورشید احمد نے پنڈت جی کے جیون پر لیکچر دیئے۔ لالہ سوہن لال سیٹھی نے پنڈت جی کے جیون پر ایک سندر کویتا پڑھی۔ پنڈت جی کی زندہ یادگار آریہ مسافر کے لئے اپیل کی گئی۔ اور ۴ روپے فنڈ کے لئے دھن جمع کیا گیا۔ شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

(۲) آریہ سماج سیالکوٹ نے اپنے ہفتہ واری ست سنگ میں نمن لکھت پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوا۔

آریہ سماج سیالکوٹ کی یہ سبھا شریمان مہاراجہ صاحب بڑودہ کو آریہ سماج کے پرسدھ نیتا ماسٹر آتما رام جی امرتسری کو راج منتر کی آبادی سے سبکدوش کرنے کے کارن ہاردک ابھینندن پردان کرتی ہے۔ نیز مہاراج صاحب کا آریہ سماج پرتی ساودھی بھوتی اور پریم کو ہردے سے سراہنا کرتی ہے۔ اور آشا کرتی ہے۔ کہ آریہ کنیا مہا ودیالیہ بڑودہ جو آریہ مہلا وشو ودیالیہ کا روپ دھارن کر چکی ہے۔ اُسے آدرش بنانے میں شریمان مہاراجہ صاحب آرتھک سہایتا اور آشیرواد دے کر آریہ جگت کو انوگرہت کریں گے۔

نتیجہ ہوا۔ کہ اس پرستاؤ کی کاپی اخبارات اور پرائیویٹ سیکرٹری مہاراجہ صاحب کو بھیجی جائے

(رام چند شرما سیالکوٹ)

آریہ سماج بھٹنڈہ کے سماچار:-

آریہ سماج بھٹنڈہ مورخہ یکم مارچ بروز اتوار ستیا ہک ست سنگ کے بعد مورخہ ۲۹/۲/۳۶ پرتاپ اخبار کی پرکاشت شدہ غلط خبر کی پرزور تردید کرتا ہے اور عام جنتا کی اطلاع کے لئے خوشخبری دیتا ہے۔ کہ موجودہ سماج کا کام بہت اچھی طرح چل رہا ہے اور شہر کے معززین میں سے کوئی شخص آریہ سماج سے علیحدہ نہیں ہوا۔ بلکہ ممبروں کی تعداد پہلے سے بڑھ رہی ہے اور اپنے سپتاہک ست سنگ اور تہوار بڑے جوش و خروش کے ساتھ باقاعدہ منائے جاتے ہیں۔

(منتری آریہ سماج بھٹنڈہ)

غلط پراپیگنڈہ:-

کچھ عرصے سیالکوٹ میں ایک نئی آریہ سماج کھلی ہوئی ہے۔ جس کا نام آریہ سماج کالج سیکشن لکھا جاتا ہے۔ اس سماج نے اپنا سالانہ جلسہ ۲۸، ۲۹ر مارچ کو اس دفعہ رکھا ہے۔ اس سماج کے کارکن چندہ اکٹھا کرنے کے لئے لوگوں کے پاس گئے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ اس چھوٹے سے شہر میں دوسری سماج کی کیا ضرورت ہے۔ جب کہ پہلی سماج کی دیدی پردو پکشوں کے نیتاؤں کے لئے کھلی ہوئی ہے۔ اور آپ کی سماج کے وجود کبھی سیالکوٹ تشریف لاسے تو انھوں نے پہلی ہی سماج میں لیکچر اور اپدیش دیئے۔ تو اس بات کا شاید ان کے پاس کوئی اُتر نہیں تھا۔ تو انہوں نے ایک غلط اور گمراہ کن جواب دیا۔ کہ آریہ سماج سیالکوٹ سوائے سکھوں کے اور کسی کو شدھ نہیں کرتی۔ کیونکہ وہ سکھوں سے ڈرتی ہے۔ اس کارن ہم نے دوسری سماج کھولی ہے۔ تاکہ دوسری جاتیوں کو اس سماج دوارہ شدھ کیا جائے۔ یہ غلط بیانی اور جھوٹا پراپیگنڈا بالکل غلط اور لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے ہے۔ آریہ سماج سیالکوٹ ہر ایک جاتی کو شدھ کرتی رہی۔ اور کر رہی ہے۔ اس کے دروازے پرانی ماتر کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں ہی کا واقعہ ہے۔ کہ چوہڑ منڈی میں ایک کانفرنس ہوئی۔ اس کے پردھان لالہ چرن داس جی ایڈوکیٹ سابق پردھان آریہ سماج سیالکوٹ حال منتری آریہ سماج سیالکوٹ تھے۔ اس میں تقریباً ۱۲۰۰ جولاہوں کو شدھ کیا گیا۔ جوگیوں کی شدھی اور ڈوگرے علاقہ میں بٹواوں کی شدھی کسی سے چھپی ہوئی نہیں۔ آشا ہے کہ ان چند واقعات سے جو بھائی آریہ سماج سیالکوٹ کے برخلاف پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اپنا غلط پراپیگنڈہ ختم کر کے پریم کے دھاگے بندھ جائیں گے۔

(رام لال شرما شہر سیالکوٹ)

گوروکل بیٹ سوہنی کے لئے صرف ایک وقت کا بھوجن درکار ہے

گوروکل بیٹ سوہنی میں اناتھ بالک تعلیم پاتے ہیں اس وقت اس کی مالی حالت کمزور ہے۔ اس کی جائیداد سے اتنی آمدنی نہیں۔ کہ جس سے موجودہ تعداد کا خرچ چل سکے۔ ایک وقت کے بھوجن کا خرچ شریمان لالہ ایشور داس صاحب رئیس پنڈ دادنخاں پردان کرتے ہیں۔ جو تقریباً ایک صد روپیہ ماہوار ہوتا ہے۔ اور دوسرے وقت کے بھوجن کا خرچ پنجاب کی تمام آریہ جنتا پر ہے۔ آشا ہے۔ آریہ بھائی ان اناتھ بالکوں کو اپنے بالک سمجھ کر ایک وقت کے بھوجن کا پربندھ کریں گے۔ پنجاب کے ہر ایک سماج کو صرف اڑھائی روپیہ سالانہ آتا ہے۔ جو بہت زیادہ نہیں ہے۔ ہمارا چندہ کلکٹر مہاشہ بوجدت جہاں پہنچے۔ اس کی ضرور امداد کریں۔ جہاں نہ پہنچ سکے وہ سماجیں یا کوئی اور بھائی بذریعہ منی آرڈر یتھا شکتی دان ارسال فرماویں۔ ایک سال کا خرچ اسی ماہ میں اکٹھا ہو جانا چاہیئے۔ مشکور ہونگا۔

حسن دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون

کے پتہ پر بھیجیں۔

ویدک دھرم کا سیوک

رُدرانند آچاریہ گوروکل بیٹ سوہنی

(ضلع گجرات)

...d By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل اندرپرستھ کا سالانہ جلسہ

گوروکل اندرپرستھ کا چھیالیسواں سالانہ جلسہ ۲۸ فروری سے یکم مارچ ۱۹۳۶ء تک نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ حاضری سال سابق کی نسبت بہت زیادہ تھی ہر وقت پنڈال کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ ۲۸ فروری کو کارروائی صبح ۸ بجے شری آچاریہ دیو شرما جی کے اپدیش سے شروع ہوئی۔ دن بارہ بجے مسٹر ستیہ مورتی جی ممبر اسمبلی تشریف لائے۔ گوروکل کی طرف سے ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جواب میں انہوں نے گوروکل شکشا پرنالی کو ملک کی نجات کا واحد بہترین ذریعہ بتلایا اور گوروکل کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تقریر کے خاتمہ پر آپ نے خواہش ظاہر کی۔ کہ اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے بعد وہ کچھ دن گوروکل میں قیام فرمائیں گے اس کے بعد گرام سدھار سمیلن ہوا جس میں کئی دیہاتی بھائیوں کی تقریریں پرجوش۔ کئی اہم تجاویز پاس ہوئیں ۲۸ فروری کی رات کو مشہور و معروف کوی پنڈت دینا ناتھ جی کے زیر صدارت کوی دربار ہوا۔ جس میں گوروکل کے برہمچاریوں نے بھی بہت عمدہ کویتائیں پڑھیں۔

۲۹ فروری کی رات کو سوامی سرودانند جی مہاراج کا بھاشن ہوا۔ حاضری کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ اس دن رات دھار سمیلن بھی ہوا۔ جس کے صدر مسٹر شری پرکاش ممبر اسمبلی تھے۔ ماسٹر رام نارائن سنگھ ممبر اسمبلی اور دیگر اصحاب کی زبردست تقریریں ہوئیں۔

۲۹ کی رات کو برہمچاریوں نے جسمانی کرتب کئے جنہیں دیکھ کر حاضرین دنگ رہ گئے۔ رائے صاحب ٹھکر داس نے انہیں تمغہ جات دئیے۔ ان دنوں سنگیت سمیلن ہوا۔ یکم مارچ یعنی اتوار کو مسٹر گھر سے ممبر اسمبلی کے زیر صدارت اور آل انڈیا شدھی سبھا کے زیر اہتمام شدھی سمیلن ہوا۔ کئی مفید ریزولیوشن پاس۔ پھر مہاتما نارائن سوامی کا اپدیش ہوا۔ اور پنڈت اندر چندر جی کی اپیل پر ۳۱ ہزار روپیہ جمع ہوا۔ اس کے بعد بھائی پرمانند جی ممبر اسمبلی کی زیر صدارت راشٹریہ سمیلن ہوا۔ جس میں شری ٹم سابق صدر ہندو مہاسبھا اور کئی ایک اصحاب کی تقریریں ہوئیں۔ دونوں دن شام کو دنگل اور ہاکی۔ ٹورنامنٹ ہوا۔

آریہ سماج ڈسکہ کے سماچار :-

سناتن دہرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پنڈت سکھرام داس نے مندر۔ شوالہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں اپنے دیا کھیان کے دوارہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی (۱) مورتی پوجا سے ہی ہم ایشور کو پراپت کر سکتے ہیں (۲) پتری شرادھ کرنا لازم ہے اور ایسا کرنے سے بزرگوں کو اس کا پھل پہنچتا ہے۔ (۳) مسکہ نیوگ اور سوامی دیانند مہاراج پر کمینہ حملے کئے۔

ان کا تردیدی جواب ان کے ہر ایک مضمون کے بعد مندر آریہ سماج ڈسکہ میں عام پبلک کے سامنے وید اور

شاستروں کے اصولوں اور ان کے خیال کے مطابق دیا گیا

ڈسکہ میں رشی بودھ اتسو

مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں شیوراتری کا تہوار بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔

۱۹ فروری سے ۲۱ فروری تک تمام شہر میں پربھات پھیری کی گئی۔ آریہ سماج کے ممبران کے علاوہ اور سجن بھی شامل ہو کر پربھات پھیری کی رونق کو بڑھاتے رہے ہیں۔ اور رشی کے گن گان کرتے رہے ہیں

۲۱ فروری صبح ۸ بجے سے ۱۰½ بجے تک خوب رونق تھی پہلے ایک برہد یگیہ ہوا۔ اور پھر ڈاکٹر بدری ناتھ جی کالڑہ نے ایک نظم شوراتری کے موقعہ کی پڑھی اور بعد ازیں لالہ گوبند رام جی بتر۔ ڈاکٹر فقیر چند جی سہدیو نے حاضرین کو اپنے لیکچر و نظم سے متاثر کیا۔ شانتی پاٹھ اور پرارتھنا کے بعد حلوا پرشاد تقسیم کیا گیا۔ رونق خوب تھی۔ پبلک پر اثر اچھا پڑا۔

جلوس

۲ بجے آریہ سماج مندر سے جلوس نکالا گیا۔ جو کہ تمام شہر میں پھرا۔ اور آخیر میں ۵ بجے آریہ سماج مندر میں ختم ہوا۔ جلوس کے وقت شری یان پنڈت ستیہ دیو جی مناظر نے لوگوں کو مختلف جگہوں پر لیکچر دیکر بتایا۔ کہ ہم لوگ شیوراتری کیوں مناتے ہیں؟ علاوہ ازیں رشی جی کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ اسطرح لالہ گوبند رام جی متر۔ ماسٹر بھیم سین جی نے اپنے خیالات پبلک کے سامنے رکھے جنہیں کو پبلک نے ... ڈاکٹر فقیر چند جی سہدیو۔ ڈاکٹر ... نے رشی کی عظمت و شان میں نظمیں پڑھیں ... مقبول ہوئیں۔ شام کو دیپ مالا کی گئی۔ رات کو ۸½ بجے سے ۱۱ بجے تک ڈاکٹر ... کالڑہ۔ مہاشہ چونی لال جی۔ مہاشہ برکت رام ... مہاشہ چونی لال جی گھمبیر۔ پنڈت ستیہ دیو جی ... لالہ گوبند رام جی متر کی نظمیں اور پرارتھنا ... استریوں نے بھی جلوس میں کافی حصہ لیا۔

(۲) لالہ دیوان چند جی گلہاٹی کے فرزند ... کی شادی ۲۴ فروری ۱۹۳۶ء کو موضع ... گجرات میں پوران ویدک ریتی سے ہوئی۔ لوگوں کو ... طرح سے منتروں کے ارتھ سمجھائے گئے۔ لالہ دیوان ... جی نے پچاس روپیہ دان دیا۔ جو کہ مختلف سبھاؤں کو بھیجا جائے گا

پنڈت ستیہ دیو جی نے اور پنڈت ... نے دیا کھیان دیکر پبلک پر روشن کر دیا۔ کہ ... کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہی اپنے لڑکے اور لڑکیوں کا کروایا کریں۔ اور یہی طریقہ ... موجودہ طریقہ جو دوسرے برتن کرتے ہیں۔ ... کی مطلب پرستی کا ہے۔ پبلک پر اس کا گہرا ... پڑا۔

بدری ناتھ کالڑہ اپ منتری آریہ سماج
(ڈسکہ)

گوروکل آیورویدک فارمیسی

چیون پراش

ہر موسم کے لئے عمدہ طاقت کا ٹانک ہے۔ بچے اس سے موٹے تازے ہوتے ہیں۔ کھانسی دل کی دھڑکن۔ تپ دق کی خاص دوا ہے۔ قیمت چار روپے فی سیر۔

لاہور کے ایجنٹ

برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور

ست سلاجیت

دردکمر۔ دردسر۔ اور پیشاب۔ دھات کی بیماریوں کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت ۱۲/ فی تولہ

[illegible]

نمونہ

[illegible]

ملنے کا پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۲۱- گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

تصنیف کو سماج کی پھیلاؤ ہر طرف

ॐ

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम

مسافر لاہور

ہفتہ وار

قیمت سالانہ تین روپے فی ار

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक- आर्य्य मुसाफ़िर लाहौर

جلد - ۱۰ | اتوار:- ۲۴ چیت سمت ۱۹۹۲ دیانند آبد ۱۱۱ - مطابق :- ۵ اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر - ۱۴

آریہ مسافر

ویدک دھرم

کا

سچا پرچارک اور

سبھا کا ہفتہ وار گزٹ ہے

آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجئے

(منیجر)

3 APR. 36

ویدامرت

دھرم کے کام میں ایشور کا دھیان کرو

इमे त इन्द्र ते वयं पुरुष्टुत ये त्वा रभ्य चरामसि
प्रभूवसो नहि त्वदन्यो गिर्वणो गिरः सघत्क्षोणी-
रिव प्रति नो हर्य तद्वचः ॥ ऋ ८-४५-४.

(इन्द्र) سرب شکتیمان پربھو (پُرو ہُتو) لاتعداد دھن یعنی سامان کے مالک (प्रभूवसो) ہر پرکار کی تعریف کے لائق ایشور (ये-इमे, वयं) یہ جو ہم بھی جیو آتما تیرے ہیں (ते) اور ہم (त्वा आरभ्य) تجھے آرمبھ کرکے ارتقات۔ سب اچھے کاموں میں ایشور کا نام لے کر (آستی پرارتھنا) کام کو شروع کریں۔ (चरामसि) یا کرتے ہیں۔ (गिर्वणो गिरः) تم سے دوسرا کوئی نہیں ہے کہ (त्वत् अन्यः) ہمارے ہردے کی بات کو سنے۔ یعنی (नहि सघत) نہیں سنتا (क्षोणी इव) زمین کی طرح (نتت वचः) ہمارے سب بچنوں کو (प्रति हर्य) آپ سنیں۔

اوپر کے منتر کا مطلب بعد ضرورت ہے۔ ہم آتما ہیں۔ اور ایشور دھن دولت والا راجہ ہے جس کے پاس سب مال ہے۔ آتما کے اندر اور ہر ایک طرح کی تعریف ہو سکتی ہے۔ یعنی جب آتما کوئی کام کرے گا۔ تو کوئی ایسی چیز مانگے گا۔ جو اس کے پاس نہ ہوگی۔ اور وہ سب چیزیں ان کے پاس ہیں۔ اس لئے ہر ایک اچھے کاموں میں ایشور کا دھیان کرنا چاہیے۔ بغیر ایشور کے اور کوئی آتما کی آواز کو نہیں سن سکتا ہے۔ کیونکہ آتما کے اندر پرماتما ہی موجود ہے۔ اوم شانتی۔

(ستیہ دیو آریہ مناظر)

کیا؟

ہو پرسشِ بیمارِ وطن ان سے بھلا کیا
جو یہ بھی جانتے ہوتی ہے وفا کیا

کرتا ہے جو جاں اپنی وطن کیلئے قرباں
اس زندۂ جاوید کو تشویشِ قضا کیا

کافور ہوئی جاتی ہے پھر ظلمتِ نفرت
پھیلی ہے زمانہ میں حقیقت کی ضیا کیا

سرگوشیاں کرتی ہوئی پھرتی ہے چمن میں
گل کوئی کھلائے گی نیا بادِ صبا کیا

او دردِ وطن! دل کو میرے بخشنے والے
یہ بھی تو بتا دیتا کہ ہے اس کی دوا کیا

پابندِ وفا روزِ ازل سے ہی ہوا دل
مرتا ہوں وطن پر تو مری اس میں خطا کیا

جو حرص سے کرتا ہے دغا اہلِ وطن سے
معلوم نہیں اس کو خدا دیگا سزا کیا

کم مول کیا کرتے ہیں جو حبِ وطن کا
معلوم نہیں ان کو کہ ہے رنج و بلا کیا

دل میں جو ابھرنے لگے جذباتِ صداقت
ہونے لگی ہے مستیٔ شر نظرِ فنا کیا

جل جل کے پتنگوں نے کہا شمعِ وطن سے
محکوم ہو انسان تو جینے کا مزا کیا

روشن ہے جہاں شیشۂ ہستی ہے ہمارے
شاطۂ قدرت نے ہے کی اس پہ جلا کیا

(روشن - پشاوری بی-اے)

ہون سامگری و یگیہ کے متعلق سب سامان سیتا رام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرماویں

سندر آرٹ پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں باہتمام چرنجی لعل پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر ... سے شائع ہوا

آریہ سماجک جگت

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے سماچار :-

(۱) مورخہ ۴ مارچ ۱۹۳۶ء کے روزانہ ست سنگ میں نمن لکھت پرستاؤ پاس کیا گیا۔ سروسمتی سے یہ نشچے ہوا کہ جب پنڈت جواہر لال جی نہرو ہندوستان پہنچیں۔ تو اس کی ایک کاپی اُن کی سیوا میں بھی روانہ کی جائے۔

پرستاؤ :- آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کا یہ ادھیویشن پنڈت جواہر لعل نہرو کی دھرم پتنی شریمتی کملا نہرو کی جو تت مرتیو کو بڑے کھید کی درشٹی سے دیکھتا ہے اور اس دکھ سمے میں پنڈت جی سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ سورگیہ کی آتما کو شانتی دیوے اور نہرو خاندان کے سمبندھیوں کو اس دکھ کے برداشت کرنے کے لئے ہمت و شکتی پردان کرے۔

(۲) مورخہ ۵ کو لالہ بھگوان داس زرگر کے گھر ان کے لڑکے کا جات کرم سنسکار کیا گیا۔ سنسکار شری پنڈت ارجن دیو جی نے بڑی اچھی طرح سے کیا۔ اور انت میں بھجن دوارہ حاضرین کو آنند کیا۔ حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

(۳) شریمان پنڈت ارجن دیو جی پرچارک دیانند اپدیشک (؟) سنگھ آگرہ کی ضلع سیالکوٹ یہاں پدھارے مارچ سے ۱۸ مارچ تک دھرم شالہ بھائی سیوا رام میں پرچار کیا۔ حاضری کافی ہوتی رہی۔ اور جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔

(موہن لال منوچہ اُپ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج کیمبل پور :-

آریہ سماج کیمبل پور نے اپنے ہفتہ وار جلسہ میں ۸ مارچ کو ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ آریہ سماج کیمبل پور کو معلوم ہوا کہ شری گنگا جی ہردوار میں ٹیلی اور جوالاپور میونسپل کمیٹی کو یکجا کرنے کا حکم ہوا ہے۔ جو ہندو دھرم کے لئے ہانی کارک ہے کیونکہ شری گنگا جی ایک پوتر تیرتھ یاترا استھان ہے ہر دو کمیٹیوں کے یکجا ہونے میں شری گنگا جی کا گورو نشٹ ہو گا۔ پس شری گنگا جی ہردوار کی کمیٹی علیحدہ ہونی چاہئے۔ اور جوالاپور کی علیحدہ۔

۸ کو سوامی سدانند جی مہاراج کا اپدیش ہوا جس میں آپ نے ایشور کا چنتن ہر وقت ہردیہ میں کرنا چاہئے ایشور ہمارے سمیپ براجمان ہیں۔ ہم بد قسمت ہیں۔ کہ ہم پرواہ نہیں کرتے ہیں۔

(ٹھاکر سنگھ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سفید دل منڈی کا پہلا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۷، ۸، ۹ مارچ کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے مہا نو بھاوؤں نے آکر جلسہ کی رونق کو بڑھایا۔ شری پنڈت منسا رام جی۔ شری پنڈت رام سروپ

جی۔ شری پنڈت یشودیو جی۔ شری پنڈت سمر سنگھ جی۔ شری سوامی ودیانند جی مہاراج۔ شری سوامی نتیانند جی مہاراج۔ مہاشہ موہن لعل جی۔ پنڈت شونارائن جی مہاشہ دیو دت جی وغیرہ وغیرہ بھجنیک اُپدیشکوں اور مہاتماؤں کے پربھاؤ شالی ویاکھیانوں سے منڈی نواسیوں پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ جلسہ ہر طرح سے کامیاب ہوا۔

(برج لعل گوئل منتری آریہ سماج)

آریہ سماج خانگڑھ :-

(۱) ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء کو مہاشہ بھگوان داس جی کے پتر کا شردن سنسکار آریہ سماج میں ہوا۔

(۲) ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء کو شوراتری اُتسو منایا گیا۔ پراتہ کال سنکیرتن ہوا۔ بعد ازاں مندر میں ایک ہزار ہر ایک سبھا سد نے گائیتری جاپ کیا۔ پھر بورڈ ہگیہ ہو کر کارروائی سماپت ہوئی۔ شام کو بازاروں میں نگر کیرتن ہوا۔ پھر رات کو (شوراتری کو آریہ سماج کیوں وشیش طور پر مناتی ہے) کے موضوع پر لیکچر ہو کر آخیر میں مشن فنڈ اکٹھا کرنے کی کارروائی سماپت کی گئی۔

لیکھرام بلیدان اتسو

(۳) ۲۵ فروری کو لیکھرام بلیدان ڈے منایا گیا پراتہ کال سنکیرتن ہوا۔ بعد ازاں مندر ہذا میں ست سنگ میں پنڈت لیکھرام جی کے بلیدان ڈے کو اتساہ سے منانے کے لئے منتری جی کی پر اثر تقریر ہوئی۔ شام کو نگر کیرتن ہوا۔ اور رات ۹ بجے سے $10\frac{1}{2}$ بجے تک جلسہ زیر صدارت مہاشہ گردھاری لال جی آریہ پردھان ہوا آریہ کماروں نے پنڈت جی کے زندگی کے متعلق گیت گائے۔ اور مضمون پڑھے۔ زاں بعد منتری جی کی پر تاثیر تقریر ہوئی۔ جس میں مسلمان بھائی بھی اشتیاق سے شامل ہوئے۔ اخیر میں مشن فنڈ اکٹھا کیا گیا صدر جلسہ کے شکریہ کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی۔ کئی نئے سبھا سد بنے اور کئی ایک کو پرویش کرایا جا رہا ہے۔

(۴) ۱۳ مارچ کو شری دیانند مکتی سنگھ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی طرف سے مہاشہ گیان چند جی پرچارک پدھارے جنہوں نے رات کو شدھی اور سبھا ہذا کے متعلق جنتا کو واقفیت جتلا کر سبھا کی امداد کے لئے اپیل کی جو کہ اوسطاً اچھی رہی۔

(آتمو رام منتری آریہ سماج ہذا)

سنرکھشک سبھا کا چناؤ :-

گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر مورخہ ۷ مارچ ۱۹۳۶ء کو برہم چاریوں کے سنرکھشکوں کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کا چناؤ کیا گیا۔

پردھان :- پنڈت سریندر شرما کاویہ تیرتھ ہوڈری ہوس دہلی۔

اُپ پردھان :- پنڈت دریاؤ جی ودیا النکار ٹھیکیدار

منتری :- دولت رام جی بی۔ اے وکیل کپور تھلہ

جن سنرکھشکوں کو برہم چاریوں کے متعلق۔ یا کوئی دیگر شکایت ہو۔ وہ براہ مہربانی منتری کو اطلاع دیویں۔ (منتری)

آریہ سماج سالوں کا ۱۶ واں سالانہ جلسہ

۶ تا ۸ مارچ کو منایا گیا۔ پنڈت منشی ودیالنکار پنڈت سوم دیو جی تتھا پنڈت رام سروپ جی نے اتم ویاکھیان اور مہاشہ رام لعل رام سنگھ کے بھجن ہوتے رہے ۷ کی رات کو پنڈت رام دت جی نے میجک لالٹین دوارا اپدیش کیا۔ دو جنم کے چماروں کا آریہ سماج میں پرویش کرایا گیا۔ اور جلسہ عام میں ان کے ہاتھ سے مٹھائی تقسیم کرائی گئی۔ چونکہ سماج ہذا کی تاریخ میں یہ پہلی ہی عملی پرویش سنسکار تھا۔ اس لئے پورانک برادریوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ مبلغ للعہ وید پرچار کو اور مبلغ پانچ روپے دلت ادھارنا شدھی کو سماج کی طرف سے دان دیا گیا۔

(سنگار سنگھ پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج فیروز پور چھاؤنی کا وارشک چناؤ

پردھان :- لالہ بانکے رام جی ساہنی۔

اُپ پردھان :- دیوان گوردھن داس جی۔

منتری :- نند لال شرما۔ سندھیر۔

اُپ منتری :- لالہ دینا ناتھ جی۔

خزانچی :- پنڈت گوردھن داس جی۔

ایڈیٹر :- بابو ہنس راج جی۔

(نند لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج گرلی کے سماچار :-

جنت پوری دھرما پرچارنی سبھا میں ٹھاکر امر سنگھ عمر ۳۰ سالہ اور شریمتی نرائن دیوی عمر ۲۲ سال ہر دو کا بیر بیاہ ویدک ریتی سے پنڈت مری چند

[illegible]

اسلام پر آریہ سنسکرتی کا اثر

(بقیہ صفحہ ۹)

نہ پڑتا۔ اس لئے ان کی زبان اور ... اور میٹھے عربی کے ہوتے۔ لہٰذا ... مانی جاتی۔ اتہ شہر کے دھن ... کو (جو لکھنا پڑھنا چاہتے) ان ... دگراہیں) میں بھیجدیا کرتے۔ اور وہ ... پندرہ سال کی عمر تک ان میں رہکر ... ان بدوی قبائل میں کئی ایسے قبیلے ... بہت سدھ اور فصیح بلیغ مانی جاتی ... اچھا ہو گی۔ کہ میرا بچہ اس قبیلہ ... کرے۔ اور اس قبیلے والے ... کا مطالبہ کرتے اور جو قبیلے اپنی ... تھے۔ وہ کم خرچ پر راضی ہو جاتے ... تعلیم کے مطابق حضرت محمد صاحب ... سال کی عمر تک اور بقول دیگر ... سال کی عمر تک تعلیم حاصل کرتے ... مقررہ کورس یا سلیبس (نصاب ... گرائیں) لکھنا پڑھنا جانتے تھے ... وہ کر کیول ان کی زبان سیکھتے یا ... کی مشق کرتے۔ اونٹ بکریاں چرا ... اور اس پر کاران کو تعلیم ملتی ... ایک یہ بسر دہ قبیلہ بنی سعد ... سر لشٹھ مانی جاتی تھی) کافی مدت ... میں دو بار قبائل کی استریاں شہر ... کرنے کے لئے آتیں تھیں۔ چنانچہ ... استری بنام "حلیمہ" مکہ شہر ... صاحب کی ماتا نے آپ کو دے دیا ... سویکار نہ کیا۔ کیونکہ آپ کے ... اس کو یہ خیال ہوا۔ کہ لڑکا یتیم ... مجھے کافی دھن نہ ملے گا۔ لیکن ... دی دوسرا بچہ نہ مل سکا۔ اگر ... یہ لکھتے ہیں۔ کہ اس میں بھی حضرت ... ایک چمتکار (معجزہ) تھا۔ جو ... نہ ہوا۔ ممکن ہے۔ ایسی ہی ... ہوا کرتے ہوں؟

(باقی آئندہ)

ضرورتوں کے

دینے کے لئے آریہ ... اخبار ہے۔ نرخ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور
۲۲ - مارچ ۱۹۳۶ء

گورو کل مہوتسو پر چند خیالات

لیکھک شری آچاریہ رام دیو جی پردہان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

میں پنڈت ستیہ ورت جی آچاریہ دیو شرما جی اور آریہ جنتا کو ہاردک ودھائی دیتا ہوں۔ کہ اس سال گورو کل کا وارشک اتسو اپور و کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا ہے۔ حالات بڑے ناموافق تھے۔ اردھ شتابدی مہوتسو کی گھوشنا الیسٹر کے لئے ہو چکی تھی۔ اس لئے یہ اندیشہ تو تھا ہی کہ لوگ بہت تھوڑے جائیں گے متھرا شتابدی کے بعد جو جلسہ ہوا تھا۔ وہ بہت ہلکا تھا۔ لوگوں کی اپستھتی برائے نام تھی۔ یہ ڈر تھا۔ کہ انہیں حالات کا اعادہ نہ ہو جائے۔ آریہ سماج کے چند نیتاؤں نے گورو کل کے برخلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا تھا۔ یہ بات اس سمیہ نہ تھی ہولیوں میں جلسہ ہونے کے کارن کسی قسم کے ریلوے ٹکٹ کی رعایت نہ تھی۔ سردی بھی زیادہ تھی۔ پھر پنجاب میں سے اردھ شتابدی کے لئے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ اسی سال لکھا جا چکا تھا۔ پچاس ہزار روپیہ کے قریب نقد بھی ہو چکا تھا۔ کوئٹہ فنڈ کے لئے بھی اٹھارہ ہزار روپیہ سے اوپر نقد آ چکا تھا۔ وہ چندہ بھی اسی سال میں ہوا تھا۔ حالانکہ بہار فنڈ کے لئے ڈیڑھ سال میں بھی بارہ ہزار سے زیادہ نہ ہو سکا تھا۔ اس لئے یہ بھی خطرہ تھا۔ کہ روپیہ بھی اس سال بہت کم آئے گا۔ متھرا شتابدی کے سمئے روپیہ پنجاب سے بہت نہ ہوا تھا۔ پھر پروپیگنڈا کے کارن یہ بھی خطرہ تھا۔ کہ شاید لوگ گمراہ ہو جاویں۔ اور برہم چاری کم داخل ہوں۔ لیکن پرماتما کی اپار دیا ہے۔ کہ یہ سارے خطرے بے بنیاد ثابت ہوئے ہیں۔ پنڈال اس سال پچھلے سال سے بڑا بنایا گیا تھا۔ اور متھرا شتابدی کے بعد ملیا پور میں جو جلسہ ہوا تھا۔ اس سے تو چوگنا پنڈال تھا۔ لیکن دکشانت سنسکار کے سمیہ یہ پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور سینکڑوں آدمی باہر کھڑے تھے۔ سوامی سردھانند جی کے اپدیش کے سمیہ بھی پنڈال بھر گیا تھا۔ حالانکہ وہ اتسو کا پہلا دن تھا۔ متھرا کے بعد والے جلسہ کی اپیکشا باہر سے بھی کئی گنا لوگ زیادہ آئے تھے۔ روپیہ کے معاملہ میں تو کامیابی بے حد زیادہ ہوئی ہے۔ ۱۹۳۲ء کے جلسہ کے بعد میں جیل گیا۔ اس سال ۵۷۰۳۱ روپیہ نقد دان سے پراپت ہوا تھا۔ جس میں سے مہاندھی کے لئے ۳۷۵۰۸ روپیہ تھا۔ اور ۱۸۵۳۳ روپیہ بھون کے لئے تھا۔ اور باقی انیہ ندھیوں کے لئے تھا۔ اسی پرکار ۱۹۳۰ء کے جلسہ میں نقد دان ۹۶۶۷۶ روپیہ تھا۔ جس میں سے ۴۲۶۶۶ روپیہ مہاندھی میں آیا تھا۔ اور ۴۹۰۴۲ روپیہ عمارت کے لئے تھا۔ شیش انیہ ندھیوں کے لئے تھا۔ ۱۹۳۳ء میں جیل میں تھا۔ اس سال جو اتسو ہوا۔ اس میں کل دان ۵۰۹۱۸ روپیہ ہوا جس میں سے مہاندھی کے لئے کیول ۲۵۲۷۲ روپیہ تھے۔ اور نئے بھون کے لئے صرف ۱۸۰۰۲ روپیہ تھے۔ شیش انیہ دان تھا۔ ۱۹۳۴ء کے اتسو میں میں جیل سے باہر تھا اس سال ۶۳۶۵۱ کل روپیہ ہوا۔ جس میں سے مہاندھی کا روپیہ ۳۵۶۹۴ روپیہ تھا۔ اور خاص چھاترویتیوں کا ۱۵۲۱۶ روپیہ تھا اور نئے بھون کے لئے کیول ۷۲۸۰ روپے تھے۔ اور شیش انیہ ندھیوں کا تھا۔ لیکن ۹۱۵۰۰ اور ۶۳۶۵۰ روپیہ میں تو قریب ۳۰۰۰۰ روپیہ کا فرق ہے ۱۹۳۵ء میں تو کل روپیہ ہی ۴۲۱۲۳ نقد ہوا جس میں سے مہاندھی کا کیول ۲۷۸۴۳ تھا۔ اور نئے بھون کا ۱۱۵۰۰ روپیہ تھا۔ اور شیش انیہ ندھیوں کا تھا۔ اس سے پتہ لگے گا۔ کہ ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۵ء تک دان کی راشی میں تقریباً پچاس ہزار روپیہ کا فرق پڑ گیا۔ اس سال پرماتما کا دھنیواد ہے۔ کہ پھر قدم اوپر کی طرف ہے۔ ۶۵۰۰۰ نقد اس سال ہوا ہے جس میں سے ۴۰۰۰۰ روپیہ سے اوپر مہاندھی کا ہے۔ باوجودیکہ اس سال کا جلسہ پہلے سالانہ جلسوں کے مقابلہ میں ایک ماہ پہلے ہوا ہے اور اس ایک ماہ میں ہی پانچ چھ ہزار روپیہ مہاندھی کا اور آنے والا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ آریہ جنتا کا گورو کل کے ساتھ کتنا اگادھ پریم ہے اور اس روپیہ میں سے ۳۰۰۰۰ روپیہ کی رقم خاص تھی۔ باقی ۳۵۰۰۰ میں سے کیول ۷۰۰۰ روپیہ پنجاب سے باہر سے آیا ہے۔ باقی روپیہ پرایہ سارا پنجاب سے آیا ہے۔ اس سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ باوجود اردھ شتابدی اور کوئٹہ فنڈ میں بھاری دان دینے کے بھی پنجاب کی آریہ جنتا نے اپنے پیارے گورو کل کو بھولا نہیں۔ بلکہ آگے سے بھی زیادہ پریم کا ثبوت دیا ہے۔ میری اپیل کے جواب میں کئی سماجوں نے پچاس پچاس سو سو روپیہ جمع کر کے بغیر کسی ڈیپوٹیشن کے بھیجے ہیں۔ پنجاب کی پرجا میں گورو کل کی ہر دلعزیزی بڑھنے کا اس سے زیادہ ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے اس سال گورو کل زیادہ سرو پریہ ہے۔ اس کا پرمان ایک اور بھی ہے۔

۱۹۳۲ء میں جب میں جیل گیا تھا۔ اس سمیہ گورو کل میں برہم چاریوں کی سنکھیا ۳۴۴ تھی ۱۹۳۴ء میں یہ سنکھیا ۲۶۴ رہ گئی۔ اور ۱۹۳۵ء میں گھٹتے گھٹتے ۲۴۰ رہ گئی۔ اب وہ سنکھیا ۳۴۳ ہے۔ اس طرح سے سنکھیا بھی اب پھر بڑھ رہی ہے۔ امید تھا ہے کہ اگلے سال ۴۰۰ سے اوپر ہو جائے گی۔ یہ واضح رہے کہ گورو کل کے اتہاس میں ۴۰۰ سنکھیا پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ نئے بالک ۱۹۸۹ میں ۷۰ پرویشٹ ہوئے۔ ۱۹۹۰ میں ۴۳ پرویشٹ ہوئے ۱۹۹۱ میں ۴۸ پرویشٹ تو ہوئے۔ لیکن پہلے کے مقابلہ میں زیادہ لڑکے گورو کل چھوڑ کر چلے گئے۔ اس لئے کل سنکھیا پہلے سال سے کم ہی ہو گئی۔

اس سال نئے برہم چاری ۵۴ پرویشٹ ہوئے ہیں۔ جو کہ ۱۹۳۴ء کے جلسہ سے زیادہ ہیں۔ اس سے پہلے بارہ جلسوں میں بھی پرویشٹ برہم چاریوں کی سنکھیا اتنی تھی۔ یا اس سے بھی کم۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے۔ کہ اس سال برہم چاریوں کی سنکھیا سب سے کم داخل ہوئی ہے۔ جیسے کہ ۱۹۳۳ء کے جلسہ سے ہی اس سال زیادہ داخل ہوئے ہیں۔ اور دو بار تھوڑی کی جگہ سنکھیا پچھلے تینوں سالوں سے زیادہ ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ اس سال لڑکے گورو کل چھوڑ کر بہت کم گئے ہیں۔ واضح رہے۔ کہ گورو کل چھوڑنے والے لڑکوں میں نو سناتکوں کا شمار نہیں ہے۔ اس لئے سنکھیا کے لحاظ سے بھی گورو کل اُنتی کی اور ہو گیا ہے اب سنکھیا گھٹ نہیں رہی۔ بلکہ بڑھ رہی ہے روپیہ بھی کم نہیں ہوا۔ بلکہ بڑھ رہا ہے۔ اس اتسو میں دو تین باتیں اور قابل ذکر ہیں۔

سردار پٹیل نے کھلے طور پر اعلان کیا۔ کہ اگرچہ آریہ سماجی کا لیبل انہوں نے دھارن نہیں کیا ہوا لیکن آریہ سماجیوں سے زیادہ وہ اپنے آپ کو آریہ سماجی مانتے ہیں۔ اور رشی دیانند میں ان کی آستھا کسی آریہ سماجی سے کم نہیں ہے سوامی شردھانند کو وہ راشٹریہ شکشا کا جنم داتا اور آچاریہ گورو مانتے ہیں۔ بھائی صاحب کا لیکچر ہے کہا۔ کہ ان کو آریہ دھرم میں کوئی سندیہ نہیں ہے۔ اور گورو کل شکشا پرنالی کے وشے میں ان کو کچھ پرشنوں پر ہے۔ وہ دونوں کو پورے ہردے سے انگیکار کرتے ہیں۔

ڈیرہ دون کنیا گورو کل میں بھاشن کرتے سردار پٹیل نے کہا۔ کہ ان کی سمتی میں اول تو ورش بھر میں ایسا کنیا مہاودیالیہ ہے ہی نہیں اگر ہے بھی۔ تو اس کی حیثیت کنیا گورو کل دہرہ دون سے بہت کمتر ہے۔ مالینڈ کے ڈاکٹر نے جو اپنا بھاشن لکھ کر بھیجا اور جو جلدی ہی چھپ جائے گا۔ اس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ دون آشرم ودیالیہ بھارت ورش کی ہی نہیں۔ بلکہ سارے سنسار کی سمسیا کو حل کر سکتی ہے۔

سر ڈاکٹر گوکل چند جی کا بھاشن بھی بڑا... تھا۔ انہوں نے گورو کل کے سناتکوں سے اپیل کی۔ کہ وہ ویدک دھرم کی سیوا کے لئے تیار ہوں انہوں نے یہ بھی فرمایا۔ کہ سنسار کی کسی ودیا سے ان کو وہ آشا نہیں۔ جو گورو کل سے ہے۔

نو سناتک چندر گپت نے جو تقریر کی۔ اس پر لوگ عش عش کرتے تھے۔ اس کی بھاشا۔ اس کے بھاؤ اور اس کے وچار سارے ہی پرشنسیہ تھے۔ اب ایک سال ویدک دھرم پرچار پنجاب میں ہی ہوگا۔ جو آریہ سماجیں سناتک کو بلانا چاہیں۔ وہ شری مکھیہ ادھشٹاتا جی سے پتر ویوہار کریں اس ورش پنجاب سے باہر شری مکھیہ ادھشٹاتا پنڈت ستیہ ورت جی نے جو کام کیا۔ وہ نہایت ہی قابل قدر ہے۔ انہوں نے بمبئی شہر میں گورو کل کی دھوم مچا دی۔ بمبئی کے میئر مسٹر نادمین اور دیگر وہاں کے پرمکھ ناگرکوں نے گورو کل کے لئے اپیل کی جنمیں ایک مسلمان بھی شامل تھا۔ تھوڑے ہی دنوں میں وہ پانچ ہزار روپیہ سے اوپر نقد کر کے لے آئے ڈاکٹر پران ناتھ کے دینی مضامین کے جواب میں انہوں نے بمبئی کرانیکل میں جس کی اشاعت پنجاب کے ... روزانہ پرچوں کی متفقہ اشاعت سے کہیں زیادہ ہے۔ چار عالمانہ مضامین لکھے۔ جن کی وجہ سے لوگوں میں دھاک بیٹھ گئی۔ گورو کل کو یہ فخر ہے۔ کہ ڈاکٹر پران ناتھ کا انگریزی زبان میں دندان شکن جواب اگر کسی آریہ ودوان نے دیا۔ اور اُن کو لاجواب کیا۔ تو وہ گورو کل کے سناتک اور ورتمان مکھیہ ادھشٹاتا پنڈت ستیہ ورت جی نے ہی کیا۔

بہار میں میں نے دورہ کیا میرے ویاکھیانوں میں کانگریس کے پردھان مہودیہ بھی آتے۔ ایک ویاکھیان کے پردھان بہار گورنمنٹ کے مسلمان منسٹر تھے۔ دوسرے کے بہار گورنمنٹ کی ایگزیکٹو کونسل کے سابق ممبر تھے۔ گورو کل کے لئے چندہ مسلمان منسٹر نے بھی دیا۔ ہندو منسٹر نے بھی دیا۔ ہائی کورٹ کے ججوں نے بھی دیا۔ کونسل کے پریزیڈنٹ نے بھی دیا۔ اور جنتا نے بھی دیا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ بھارت ورش کی جنتا اور جنتا کے سبھی نیتے گورو کل پر لٹو ہیں۔ اور اسی کا نتیجہ بڑا اچھا ہے گورو کل سے جس کے ساتھ ساتھ ہی آریہ سماج

...یش بھی بڑھ رہا ہے۔ ہزاروں آدمی جو میرے دریا کھیاؤں ... آ رہے تھے۔ وہ کیول گوروکل کا سندیش ہی نہیں ... دیتے تھے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وید اور رشی دیانند ... سندیش بھی سنتے تھے۔ اور رشی دیانند کے بتلائے ... مارگ کی مہتتا کے قائل ہوتے تھے۔ پنجاب کے ... پرشو! تمہارے ہی گوروکل نے بھارت کے ہردیہ ... تسخیر کر لیا ہے۔ اور آریہ سماج کی شان کو کئی ... بڑھا دیا ہے۔ اس کی تن من اور دھن سے سہایتا ... دیتا کہ یہ دن دونی اور رات چوگنی اُنتی کر کے ... ماتا آریہ سماج کے یش کو سنسار میں اور بھی زیادہ ... بڑھائے۔ لوگ گوروکل کے وشے میں بے بنیاد ... افواہیں پھیلاتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ گوروکل میں ... آریہ سماج کے سیوک نہیں نکلتے حالانکہ ۲۷۶ ... سناتکوں میں سے ۱۰۰ تو سیدھے آریہ سماج کے ... پردیشک اور گوروکل، تیاری کے ادھیاپک ہو کر آریہ ... سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا ... آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت۔ آریہ پرتی ندھی سبھا بہار اور آریہ پرتی ندھی سبھا بنگال اور ... آریہ پرتی ندھی سبھا ... اس کے سنچالن میں آپ کے سناتکوں کا بہت ہاتھ ہے۔ پنجاب اور بہار کی سبھاؤں کے منتری سناتک ہیں۔ یو۔ پی کی سبھا کا ... ایک منتری سناتک ہے۔ اور باقی پرتی ندھی سبھاؤں کے مکھیہ کاریہ کرتاؤں میں بھی سناتک ہیں۔ آریہ سماج کے پرچار کے ویدک دوداروں میں ... دو کو چھوڑ کر سبھی سناتک ہیں۔ کوئی کہتا ہے آریہ سماجی گوروکل میں لڑکے نہیں بھیجتے۔ حالانکہ ... برہم چاریوں میں سے ۲۵۰ کے پتا آریہ سماج کے باقاعدہ سبھاسد ہیں اور ۱۷۰ کے پتا بھی آریہ سماجی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ پنجابی بالک گوروکل میں کم ہیں۔ حالانکہ ریکارڈ یہ بتلاتا ہے کہ سب سے زیادہ برہم چاری پنجاب کے ہیں۔ اس سے دوسرے نمبر پر یو۔ پی ہے۔ لیکن پنجاب سے کم۔ کوئی کہتا ہے کہ جو لوگ دوسری شادی کرتے ہیں۔ وہ اپنی پہلی استری کے لڑکوں کو گوروکل میں بھیج دیتے ہیں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ ۳۰۴ ودیارتھیوں میں سے کیول ۸ اکی سوتیلی ... ہیں۔ اس کے مقابلے میں ۲۵ برہم چاری ایسے ہیں جو اپنے ماتا پتا کی اکلوتی سنتان ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ گوروکل غریبوں کے لئے نہیں ہے۔ حالانکہ ہمارا گوروکل ۹۵۲۵ روپیہ ہر سال مفت تعلیم پر خرچ کرتا ہے۔ حالانکہ مفت تعلیم دینے کے ... گوروکلوں میں سے کسی کا بجٹ بھی شاید اتنا ... نہ ہوگا۔ ان افواہوں کی پرواہ نہ کیجئے۔ یہ افواہیں ... لوگ پھیلاتے ہیں۔ جن کو گوروکلوں کے ادھیکاریوں ... سے کسی پرکار کی ناراضگی ہے۔ گوروکل کے نکتہ چینوں کو اب نئی بات سناتک ایشوردت کی تحریریں ... ہیں۔ سناتک ایشوردت جی ودوان ہیں۔ سداچاری ... ہیں۔ لیکن ان کے ہردیہ میں کچھ وچتر بھاؤ ہیں۔ جن ... کارن ان کے وچاروں میں کچھ وکرتی آ گئی ہے وہ

ویدوں سے منکر نہیں ہیں۔ اُن کا کہنا یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو آدی بودھ ویدک دھرمی کہلانا چاہتے ہیں کیونکہ بدھ بھگوان ایشور اور وید دونوں کو مانتے تھے۔ ان کا یہ وچار سروتھا اشدھ ہے کیونکہ آج کل کے بودھ ایشور اور وید دونوں سے منکر ہیں۔ اور آدی بودھ ویدک دھرمیوں کی کوئی جماعت نہیں ہے جس میں ایشوردت جی شامل ہو سکیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر بدھ بھگوان ویدک دھرمی تھے۔ تو پھر سناتک ایشوردت جی بھی اپنے آپ کو کیول ویدک دھرمی کہہ سکتے ہیں۔ آدی بودھ لگانے کی کیا ضرورت ہے۔ ویدک دھرم انادی ہے اور بدھ بھگوان کو ہوئے ابھی صرف تین ہزار ورش کا عرصہ ہوا ہے اُن کے اس غلط وچار کا پرتی واد اخبار دوارہ سناتک کرتے رہے ہیں۔ اور کرتے رہیں گے۔ شردھانند دل کے وہ سنستھاپک ہیں لیکن اس سال اُن کو اس دل کا منتری بھی نہیں چنا گیا۔ آریہ سماج کی کسی سنستھا کے نہ وہ اپدیشک ہیں۔ نہ ادھیکاری اور نہ سبھاسد۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ کہ جو لوگ وچار بھید کی وجہ سے لوگوں کو بلاوجہ تنگ کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کا شاید یہ مطالبہ ہو۔ کہ سناتک مذکور کو وچتر بھاؤں اور کسی قدر وکرت وچاروں کے کارن گوروکل کے ڈپلومہ سے محروم کر دیا جائے۔ ڈپلومہ لیتے وقت سناتک مذکور نے کوئی ایسی پرتگیا نہیں کی۔ جسے وہ توڑ رہے ہوں پہلے بھی وچار بھید کے کارن کبھی کسی سناتک کا ڈپلومہ نہیں چھینا گیا۔ اور نہ اب چھینا جا سکتا ہے جو لوگ یہ شور مچا رہے ہیں۔ جب وہ لوگ گوروکل کا سروے سروا تھے۔ تو بھی کوئی کوئی ورلا سناتک ایسا تھا۔ اور اُن کے گیان میں تھا۔ جن کا آریہ سماج سے وچار بھید تھا۔ لیکن اُن کے من میں کبھی خیال نہیں آیا۔ کہ ان کا ڈپلومہ چھینا جائے اس لئے ان کے موجودہ مطالبہ میں جو نیتی کام کر رہی ہے اس کے سمجھنے میں میں اسمرتھ ہوں جو نش کھلے طور پر اپنی ہی نیتی کو چھوڑ دے۔ محض اس لئے کہ دوسروں سے ناراضگی ہے۔ اُن کو میں زیادہ کیا کہوں۔ سناتک کو پریم سے سمجھایا جا رہا ہے۔ اور دیر سے سمجھایا جا رہا ہے اور وہ سمجھ بھی جاویں گے۔ اور میرے ہردیہ میں تو اس کل پتر کے لئے پریم ہی پریم ہے۔ کیونکہ وہ سداچاری ہے۔ تیاگی ہے ودوان ہے۔ کیول بھاوکتا کے وش میں آ کر اور آریہ سماج کی دھیمی چال کو دیکھ کر گھبرا سا گیا ہے یہ سچ ہے کہ جب تک اُن کے یہ وچار ہیں۔ وہ آریہ سماج کی کسی سنستھا میں کوئی خاص پوزیشن پراپت نہیں کر سکتے۔ ان کو ایسی خواہش بھی کوئی نہیں ہے کنتو کل ماتا کی گود میں ہمیشہ ہی ان کے لئے استھان رہے گا۔ وہ اپنے آپ کو آریہ سماجی نہ بھی کہیں تو بھی ویدک دھرمی تو کہیں گے ہی۔ مذہب تبدیل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ بودھ وہ ہیں نہیں۔ اور آدی بودھ ویدک دھرم کے نام کا کوئی

مذہب دنیا میں نہیں ہے۔ ان کے من کی موج ہے۔ اس کو پورا کر لیں۔ آخر میں پھر انہوں نے آریہ سماج کی ہی سیوا کرنی ہے۔ یہ ان کے حق کی بات ہے۔ وہ آریہ سماج میں اور لوگوں کی طرح کوئی فساد کھڑا کرنا نہیں چاہتے۔ جب تک اُن کے من کی یہ اوستھا ہے تب تک وہ ویدک دھرمی ہوتے ہوئے بھی آریہ سماجی کہلانا نہیں چاہتے۔ یہ بات میں بُری نہیں سمجھتا۔ میری رائے میں اپنے آپ کو آریہ سماجی کہلانے کا اُسی کو حق حاصل ہے۔ جو بھاووں اور وچاروں میں سولہ آنے آریہ سماجی ہو۔ ورن ویوستھا کو ٹھیک اسی روپ میں مانتا ہو۔ جس روپ میں رشی دیانند نے اس کی ویاکھیا کی ہے۔ اور اپنے آپ کو آریہ سماجی کہنے میں وہ فخر سمجھتا ہو۔ جو ان شرائط کو پورا نہیں کرتا۔ اس کے لئے اور آریہ سماج کے لئے یہی اچھا ہے کہ وہ آریہ سماج سے Formal سمبندھ نہ رکھے۔ اور آریہ سماج میں جھگڑے نہ بڑھائے۔ ایشوردت آریہ سماج میں نہ ہوتے ہوئے آریہ سماج کا ہی رہے گا۔ اس میں مجھے کوئی سندیہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنا سناتک مذکور کے ساتھ بے انصافی کرنا ہے۔ کیونکہ سناتک کٹر ویدک دھرمی ہے۔ ویدوں پر اس کی پوری آستھا ہے۔ رشی دیانند کا وہ بھگت ہے اور ویدوں کا وہ سوادھیائے کرتا ہے۔ سندھیا اگنی ہوتر آدی نتیہ کرم کرتا ہے۔ ان میں سے کئی صفات اس کے بہت سے سماوچکوں میں نہیں ہے۔ ان کو اس سے ذاتی دویش بھی کوئی نہیں ہے۔ وہ تو اس کی ذاتی مخالفت زیادہ تر اس لئے کرتے ہیں۔ کہ وہ سبھا کے درتمان ادھیکاریوں سے ناراض ہیں۔ اور وہ گوروکل کا سناتک ہے۔ ہاں اس کے بھاووں اور وچاروں کا ورودھ تو خود گوروکل کے سناتک بھی کرتے ہیں۔ اور زور شور سے کر رہے ہیں۔ اور کرنا بھی چاہیئے۔ ہاں وہ اپنے بھائی کو کوئی ذاتی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ کیونکہ وہ سب ایک ہی ماتا کے پتر ہیں۔ آخر سناتک ایشوردت کے کم و بیش وہی وچار ہی تو ہیں۔ جو لالہ تیرتھ رام کے ہیں۔ اور مہاشہ سنت رام کے بھی ہیں۔ کنتو کسی "نیتا" نے ان مانیہ بھائیوں کے برخلاف جہاد کا جھنڈا کھڑا نہیں کیا۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ دونوں بھائی گوروکل کے بھگت ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر طریقہ سے گوروکل کو نقصان پہنچانا ہی ان بھدر پرشوں کا مقصود ہے۔ یہ بات تو آریہ جنتا کو معلوم ہی ہے کہ رشی دیانند کا بھگت میں کتنا ہوں۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں۔ جو میری مفروضہ خاموشی کو موت کی خاموشی کے ساتھ تشبیہ دے کر میری مرتیو کی امنگل کامنا کرتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ امنگل کامناؤں سے کوئی مرتا نہیں ہے۔ میں مروں گا تب ہی جب میری موت آ جاوے گی۔ اور مر کر بھی پھر جنم لے کر گوروکل کی رکشا کروں گا۔ جب تک یہ بھائی برسر اقتدار تھے، تب تک گوروکل کے لئے اپیلیں نکالتے نہ تھکتے تھے۔ اور ہر سال یہ لکھتے تھے۔ کہ "چلو گوروکل کو" اب ایک ہی سال میں گوروکل

اتنا نکما ہو گیا ہے۔ کہ اس میں کوئی گن نہیں رہا۔ سدھارکوں کے نکتہ چینوں کے اور۔ آریہ جنتا دونوں میں تمیز کرنا خوب جانتی ہے۔ اس سمے گوروکل میں شانتی ہے پورا پورا ڈسپلن (ضبط) ہے۔ وہاں آریہ سماج کا وایو منڈل دن بدن مضبوط ہو رہا ہے سناتک تو کیا برہم چاری تک ویدک دھرم کی رکشا کے لئے اخباروں میں عالمانہ مضامین لکھ رہے ہیں۔ گوروکل کے ایسے نکتہ چینوں نے ڈاکٹر پران ناتھ کے مضامین کا جواب تو نہیں دیا۔ ان کا مقصد تو گوروکل پر چوٹ کرنا تھا۔ جن میں جواب دینے کی لیاقت تھی انہوں نے ہی جواب دیا۔ ان میں گوروکل کے سناتک اور برہم چاری ہی شامل ہیں سناتکوں نے چند غیر سناتکوں کی طرح کوئی دلبندی نہیں کی ہوئی۔ اگر کوئی سناتک کوئی غلط بات لکھتا ہے۔ تو اس کے بھائی ہی اس کے ساتھ جھگڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ گن دوسرے لوگوں میں اتنا نہیں ہے۔ دوسرے دل میں تو سب طرح کے لوگ شامل ہیں۔ ایسے لوگ بھی جو ویدک سدھانتوں پر برملا مخول اڑاتے ہیں جو وید کے شبد ارتھ سمبندھ سے انادی نہ ماننے والوں کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں۔ جو رشی دیانند کی بنائی ہوئی سنسکار ودھی پر کیول پھبتیاں ہی نہیں اڑاتے۔ بلکہ جنہوں نے اس کے "سنشودھن" کا بھی یتن کیا ہے دیانند نے ہم کو پرجا تنتر راجیہ عطا کیا ہے۔ اور آریہ سماج کے مٹھ آدھیش بننے سے انکار کیا ہے۔ کنتو ایسے لوگ بھی ہیں جو آریہ سماج سے پرجا تنتر راجیہ ہٹا کر مٹھوں کی ستھاپنا کرنا چاہتے ہیں۔ بھگوان ان کو سمتی دے۔ اور ان کو سیدھے راستہ پر چلائے۔ تاکہ یہ بھائی آریہ سماج کی ۲۵ ورش کی گاڑھے پسینے کی کمائی کو نقصان پہنچانے کی بیکار کوشش نہ کریں۔

گوروکل کے بردھ سیوک

شری لالہ لبھو رام جی نیر لدھیانہ گوروکل کے پرم سیوک ہیں۔ آپ کی گوروکل کے پرتی سیوا بڑی مہتو پورن ہے۔ سالوں سے آپ گوروکل کے لئے منڈل سے سہایتا کی جھولی دوارا دھن اکتر کیا کرتے ہیں۔ اس ورش باوجود انفلوئنزا کے سخت حملہ سے کمزور ہو جانے پر بھی اس انتھک سیوک نے گیارہ صد روپیہ اکتر کر لیا ہے۔ جس کے لئے ہم ... جی کی ہمت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اب آپ نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی اور شتابدی پر ہونے والے بردھ سمیلن کا کام شروع کر دیا ہے۔ آشا ہے۔ بردھ آریہ بھائی بہن ... آپ کے بردھ سمیلن کے لئے آپ کو پورا پورا اسہیوگ دیں گے اور آپ کا منتر منڈل اردھ شتابدی کے یگیہ کو کامیاب

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

میں اس سال گورو کل کانگڑی کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے بہار پرانت میں گیا- اور پٹنہ و دیگر مقامات سے میں نے چندہ اکٹھا کیا- جیسا کہ میں اسی پرچہ میں اپنے ایک اور گورو کل سمبندھی لیکھ میں بتلا چکا ہوں کہ گورو کل کے لئے ہائی کورٹ کے جج. کونسل کے پریزیڈنٹ- ایجوکیشن منسٹر سبھی نے جن میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں- بڑی خوشی سے دان دیا- یہ تو خوشی کی بات ہے ہی لیکن اس سے بھی ادھک ایک پرسنتا کی بات جو میں اپنے آریہ بھائیوں کی سیوا میں اس شبھ کے روپ میں نویدن کرنا چاہتا ہوں- وہ یہ ہے کہ چندہ جمع کرنے کے سلسلہ میں مجھے آریہ سماج پٹنہ سٹی کے پردھان مہاشہ پورن امنی جی سے ملنے کا موقعہ ملا- میری ان مہاشہ جی سے کوئی واقفیت نہ تھی- لیکن گورو کل اور سبھا کا سیوک ہونے سے وہ مجھے پہچانتے تھے جونہی میں ان سے ملا- انہوں نے مجھ سے شکایت اور اس شکایت کے روپ میں اپنا پریچے دینا شروع کر دیا- ان کی بات پہلے تو سن کر میں سمجھا- کہ شاید ان سے کچھ چندہ نہ ملے گا- لیکن آپ بھائیوں کو یہ سن کر پرسنتا ہو گی- کہ انہوں نے کیول اپنی شکایت کی خوبی کی وجہ سے ہی دان دیا- اور کنیا گورو کل کے لئے پانصد روپیہ دان دیا ہے- اُن کی جو شکایت تھی وہی میں آریہ بھائیوں کو سنانا چاہتا ہوں- انہوں نے فرمایا کہ:-

ایک بار وہ ڈیرہ دون آئے- وہ کنیا گورو کل میں بھی گئے- مجھے تو پتہ ہی نہیں- اور نہ اس واقعہ کی یاد ہے- لیکن وہ کہتے ہیں- کہ کنیا گورو کل کے برآمدے میں بیٹھا ہوا کام کر رہا تھا- کہ انہوں نے اپنا پورن پریچے دیئے بنا ہی کنیا گورو کل کو دیکھنے کی اچھیا پرگٹ کی- اور میں نے اس کے جواب میں یہ کہہ کر کہ ہر ایک آدمی کو کنیا گورو کل دیکھنے نیم نہیں ہے کنیا گورو کل دیکھنے کی اجازت نہ دی- یس اُن دنوں کنیا گورو کل کا نکھیہ ادھشٹاتا تھا- وہ پرنام سروپ کنیا گورو کل دیکھے بنا ہی پٹنہ لوٹ گئے- جہاں تک میرے سیوا کال کا مجھے سمرن ہے- میں نے یہ دیکھا ہے- کہ کئی بھائی اس پرکار کی نیم اور [illegible] کی باتوں سے ناراض اور ناخوش ہو جاتے ہیں- لیکن وہ بھائی بتلاتے ہیں کہ وہ اس بات سے ناراض ہو کر نہیں گئے- بلکہ اپنے ہردیہ میں بہت پرسن ہوئے- اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس [illegible] کی سختی کو بہت پسند کیا- ان کا کہنا ہے- کہ اگر آپ آریہ سنستھاؤں میں ہی نیم جو کسی سوسائیٹی کی جان ہوتے ہیں- پالن نہ ہو- تو اور کہاں آشا کی جا سکتی ہے- ہماری سنستھاؤں کی خوبی ہی نیموں کا پالن ہے- پرم پریم

شبھ سندیش

پرماتما کا بنایا ہوا یہ سارا سنسار بھی اسی لئے خوبصورتی سے چل رہا ہے- کہ اس میں کوئی انیم نہیں پایا جاتا- ان سے میری بات چیت ہوتی رہی اور وہ تو یہاں تک بھی تیار ہوتے دکھلائی دیتے ہیں کہ اپنی دان کی راشی کو بڑھا کر ایک ہزار (۱۰۰۰) روپیہ بھی کر دیں- ان کی پوتر ابھلاشا یہ ہے- کہ اس روپیہ کے سود سے کنیا گورو کل کی کوئی سناتکا کسی ویدوشہ کی پاٹھ پستک تیار کیا کرے- ان کا سنکلپ تو پرشنسنیہ ہے ہی- مجھے تو اب آپ بھائیوں سے یہی پرارتھنا کرنی ہے- کہ ہم کو ان مہاشہ پورن امنی جی کی بات سے یہ سبق سیکھنا چاہئیے کہ نیم پالن کے سمبندھ میں وہ بھی اپنے سیوکوں سے ناراض نہ ہوا کریں- بلکہ جہاں نیم کا پالن ہو- وہاں ان کی سہایتا کر کے اُن کی حوصلہ افزائی کیا کریں تاکہ وہ آپ کی سیوائیں اور بھی ادھک سمرتھ ہوں اور خاص کر اس صورت میں جب کہ وہ نیم ہمارے ہی بنائے ہوئے ہیں- جن کے پالن کرانے کی آگیا ہم نے اپنے سیوکوں کو دی ہوئی ہے- کسی سنگٹھن کی شوبھا بھی اسی میں ہے- کہ اس کا من- وچن اور کرم ایک جیسا ہو-

رام دیو پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

تصحیح

آریہ مسافر کے پرچہ مورخہ ۱۵ مارچ میں جو جلسوں کا پروگرام چھپا تھا- اس میں مندرجہ ذیل غلطیاں تھیں:-

حافظ آباد- بھیرہ- قادیان- جنڈیالہ گورو کے اتسو ملتوی ہو گئے ہیں-

پٹیالہ کے اتسو کی تاریخ مورخہ ۲۹ مارچ سے یکم اپریل تک

فریدکوٹ " " مورخہ ۲۸ مارچ " ۳۰ مارچ "

لدھیانہ کے جلسہ مورخہ ۲۷ سے ۲۹ مارچ پر مندرجہ ذیل بھجنیک پدھاریں گے-

مہاشہ بھگت رام جی- مہاشہ فقیر چند جی- مہاشہ کیسر چند صرف نگر کیرتن والے دن-

آریہ سماجوں کے منتری اور بردھ سجنوں کی

سیوا میں اوشیک نویدن

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ شتابدی کا اتسب نزدیک آ رہا ہے- اس لئے سب منتری صاحبان آریہ سماجوں اور آریہ بردھ سجنوں کی سیوا میں نمر نویدن ہے کہ بردھ سمیلن کو سپھل بنانے کے لئے جہاں منتری صاحبان اپنی سماجوں تھا اپنے ضلع کے بردھ آریہ بھائیوں کو سملت ہونے کی پریرنا کر کے لاہور پہنچنے کے لئے آگرہ کریں- وہاں سب بردھ بھائی اردھ شتابدی اتسو پر پدھار کر اپنے اپنے انبھووں کا اظہار فرما کر لابھ پہنچائیں- جن بردھ بھائیوں نے پہلے سملت ہونے کا بچن دیا ہوا ہے- وہ تو اوشیہ ہی پدھاریں گے- اور بردھ بھائی جو سردی کے کارن اس سمیہ نہیں آ سکتے تھے- اب جب کہ اردھ شتابدی اُتسب اپریل میں کھلے دنوں میں ہونا نشچت ہوا ہے- وہ اوشیہ پدھارنے کی کرپا کریں جس کی سوچنا مجھے شیگھر دیں- اور سماجوں کے منتری صاحبان کرپا کر کے اپنے اپنے ہاں کے بردھوں کی جہاں سوچنا دینے کی کرپا کریں- وہاں یتن پوربک ان کو بردھ سمیلن میں سملت ہونے کی پریرنا کر کے آنے والے بھائیوں کے شبھ نام سے سیوک کو شیگھر سوچت کر کے متشکور فرما دیں- چونکہ سمیہ بہت تھوڑا ہے- اس لئے شیگھر سے شیگھر اس اور دھیان دے کر بردھ سمیلن کو کامیاب بنانے میں پوربک یتن کریں-

ویدک دھرم کا سیوک

بھگو رام نیتر ادھشٹاتا بردھ سمیلن اردھ شتابدی

آنند آشرم لودھیانہ

آریہ سماجوں کی سیوا میں نویدن

آریہ سماجوں کو یہ معلوم ہو چکا ہے- کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ماہواری ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری کیا ہے- ہر ماہ نئے سے نئے ٹریکٹ شائع کریں گے- پچیس کاپیوں کا ایک پیکٹ ہو گا- پہلے ہر ماہ ایک پیکٹ منگوانے پر ساڑھے چار روپیہ سالانہ چندہ رکھا گیا تھا- لیکن اب آریہ سماجوں کی سہولیت کے لئے سالانہ چندہ دو روپیہ کر دیا گیا ہے- دو روپیہ میں ہر ماہ پچیس کے حساب سال بھر تین سو بارہ قسم کے ٹریکٹ آپ وصول کریں گے لاگت سے بھی کم دام پر صرف پرچار کی خاطر یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے- مندرجہ ذیل سماجوں کو ایک ایک پیکٹ نمونہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے- وہ سماجیں برائے مہربانی اپنا اپنا چندہ مبلغ دو روپے شیگھر ہی بھیجنے کی کرپا کریں- اور اگر چندہ اغیر چیت تک نہ پہنچا تو سمجھا جائے گا کہ اگلا ٹریکٹوں کا پیکٹ ان سماجوں کے نام وی- پی کیا جائے گا- وی- پی سے سماجوں کو خرچ زیادہ پڑے گا- اس لئے بہتر یہی ہے کہ وہ دو روپے بذریعہ منی آرڈر ماسک ٹریکٹوں کے لئے ادھشٹاتا سانیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام بھیج دیویں- سماجوں کے نام دیئے جا رہے ہیں- جن کو بطور نمونہ ایک ایک پیکٹ بھیجا گیا ہے-

(۱) پیچا وطنی (۲) منٹگمری (۳) راولپنڈی شہر (۴) تاندلیانوالہ (۵) ناگل پور (۶) سری نگر (۷) امرتسر (۸) سیالکوٹ (۹) گوجرانوالہ (۱۰) کمالیہ (۱۱) فیروز شہر (۱۲) دینا نگر (۱۳) کوٹ چھٹہ (۱۴) جام پور (۱۵) ڈیرہ اسمٰعیل خاں (۱۶) ڈیرہ غازی خاں (۱۷) ٹوبہ ٹیک سنگھ (۱۸) شیخوپورہ (۱۹) ملتان (۲۰) مظفر گڑھ (۲۱) پلول (۲۲) سرگودھا (۲۳) راولپنڈی صدر بازار (۲۴) لدھیانہ (۲۵) گوجرہ (۲۶) تونسہ (۲۷) نیو کوئٹہ (۲۸) وچھو والی (۲۹) قلعہ گوجر سنگھ لاہور (۳۰) رام نگر لاہور (۳۱) لاہور چھاؤنی (۳۲) رام گڑھ لاہور (۳۳) گوال منڈی لاہور-

ادھشٹاتا- سانیہ وبھاگ- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور-

ضلع رہتک کے آریہ نوجوان

چند آریہ نوجوانوں کی کوششوں سے دیہات میں دھارمک زندگی پیدا کرنے کے لئے آریہ کمار سبھا کی ستھاپنا کا کام شروع ہو اور سوہٹی میں آریہ کمار سبھا کے قیام کے بعد سالانہ جلسہ بھی منایا گیا- اب اس سبھا میں ویدک پستکالیہ کی ستھاپنا ہونے والی ہے- آشا ہے آریہ بھائی اس سلسلہ میں پورا پورا سہیوگ دیں گے-

(سورج مل منتری آریہ کمار سبھا سوہٹی)

CC-0 ... Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی مہوتسو

(پوجیہ شری آچاریہ رام دیوجی پردھان)

اردھ شتابدی نکٹ آ رہی ہے۔ تیاریاں زور شور سے ہو رہی تھیں۔ ہزار ہا درشکوں کے ٹھہرنے کے لیئے پکّی عمارات کا انتظام ہو گیا ہے۔ اور چھولداریوں اور تمبوؤں کا انتظام بھی ہے۔ بڑے بڑے ودوان آ رہے ہیں۔ آریہ سماجیوں میں اور ہندوؤں میں بیکاری کے مسئلہ کا حل بھی بہت کچھ اُمید ہے۔ اس مہوتسو پر ہو جاوے گا۔ دیو سماج سمیلن کے پردھان سیٹھ سُورجی ولبھ ہیں۔ جنہوں نے ویوپار سے کروڑوں سے زیادہ روپیہ کمایا ہے۔ بڑے سریشٹھ سجن ودوان اور سداچاری آریہ نیتا ہیں۔ ان کا بھاشن چھپنے کے لیئے آ گیا ہے۔ اس میں انہوں نے جو تجاویز لکھی ہیں۔ اگر ان پر عمل کیا گیا۔ تو آریہ سماج اس مہوتسو پر ایک نیا قدم اُٹھائے گا۔ پنڈت ساتولیکر جی کا بھاشن بھی کمال کا ہے۔ اور بھی وید کے ودوان آ رہے ہیں۔ وید سمیلن میں ایک سناتکا بڑا ودوتا پُورن لیکھ پڑھے گی۔ جس میں دیانند بھاشیہ اور سائن بھاشیہ کا مقابلہ کیا جاویگا۔ ایک ہندی سمیلن بھی ہو گا۔ جس میں ایک اور سناتکا پنجاب میں ہندی وشیہ پر معرکہ کا لیکھ پڑھیں گی۔ ہندی کے مشہور لیکھک غالباً اسی سمیلن کے سبھاپتی ہوں گے۔ اور پنجاب کے سبھی ہندی پریمی۔ کنیا گورُوکل کی کنیائیں ستریوں کے سامنے حیرت انگیز جسمانی کرتب بھی دکھلائیں گی ۔

ایک دیویانی سمیلن ہو گا۔ جس میں گورُوکل کانگڑی کے برہمچاری اور کنیا گورُوکل کی سناتکائیں سنسکرت میں بھاشن کریں گی۔ دھرم چرچا سمیلن بھی ہو گا۔ برہمچاری بھی کھیل دکھلائیں گے ۔

جن بھائیوں اور جن سماجوں نے دھن کے لیئے پرتگیائیں کی ہوئی ہیں۔ وہ دھن بھیجنا شروع کر دیں۔ تاکہ روپیہ کی درشٹی سے بھی یہ مہوتسو اتنا کامیاب ہو جتنا کہ اور درشٹیوں سے اس کا کامیاب ہونا نشچت ہے ۔

جن گھروں میں ویشوانر یگیہ نہیں ہوئے۔ وہ ویشوانر یگیہ کروالیں۔ ویشوانر یگیہ کا بیج تیار ہے۔ تفصیل سے اگلے ہفتہ لکھونگا ۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں کی

پیربند

جیند شہر ۲۷ سے ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء } پنڈت سمر سنگھ جی ودیا النکار۔ پنڈت رام سروپ جی سدھانت بھوشن۔ پنڈت گیان چند جی بی۔ اے۔ آریہ سیوک ادہشٹاتا ویدپرچار۔ پروفیسر راجیندر کرشن کمار جی پرنسپل ڈی۔ ایم کالج موگا۔ مہاشہ موہن لال جی۔ مہاشہ شونرائن جی بھجنیک۔ مہاشہ کیسر چند جی بھجن اپدیشک۔ مہاشہ ہرشچندر جی بھجن اپدیشک۔

چک جھمرہ ۲۴ سے ۳۰ مارچ تک } پنڈت دلیپ جی شاستری بھجن اپدیشک۔ پنڈت برت پال جی سناتک گورُوکل کانگڑی۔ پنڈت تیرتھ رام جی سدھانت بھوشن۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر لاہور۔ پنڈت دھرم دت جی آریہ اپدیشک مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک مہاشہ بالکرشن جی بھجنیک

بھاگیاں ضلع شیخوپورہ ۲۷ سے ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء } پنڈت بنواری لال جی بی۔ اے۔ پنڈت دیوان چند جی وید بھوشن۔ پنڈت جگن ناتھ جی شاستری پنڈت تیرتھ رام جی سدھانت بھوشن۔ مہاشہ امرناتھ جی بھجنیک۔ مہاشہ مہرچند جی بھجنیک۔

گھرونڈہ ۲۹ سے ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء } پنڈت رام سروپ جی سدھانت بھوشن۔ پنڈت سمر سنگھ جی ودیا النکار۔ پنڈت ستیہ پال جی ودیا النکار سوامی برہمانند جی مہاراج۔ مہاشہ موہن لال جی بھجنیک۔ مہاشہ رام لال جی بھجنیک ۔

گھروندہ ۳۰ مارچ سے یکم اپریل ۱۹۳۶ء } پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار پنڈت شِودت جی ودیا فاضل۔ سوامی دھیرانند جی مہاراج۔ پنڈت ورت جی آریہ اپدیشک۔ پنڈت دیجے شنکر جی آریہ اپدیشک مہاشہ ہرشچندر جی بھجنیک مہاشہ فقیر چند جی بھجنیک

سمندری ضلع لائلپور ۳۱ مارچ سے ۲ اپریل } پنڈت تیرتھ رام جی سدھانت بھوشن۔ پنڈت دلیپ جی شاستری۔ پنڈت نردیو جی مکھیہ ادھیاپک دیانند اپدیشک ودیالیہ پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک پنڈت سداشو جی آریہ اپدیشک مہاشہ کیسر چند جی بھجنیک۔ مہاشہ بھدرپال جی بھجنیک مہاشہ دلیراج جی بھجنیک۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک۔

گوجرہ ضلع لائلپور ۳۱ سے ۲ اپریل ۱۹۳۶ء } " " " " مہاشہ چرنجی لال جی پریم کے علاوہ باقی مہانُبھاؤ سمندری والے۔

بسی پٹیالہ سٹیٹ ۳۰ مارچ سے یکم اپریل } پنڈت بیشور دیو جی آریہ اپدیشک۔ سوامی یوگانند جی مہاراج پنڈت وشوانا تھ جی ایم۔ اے۔ پنڈت سوم دت جی آچاریہ گورُوکل کورکشیتر۔ مہاشہ امر سنگھ۔ مہاشہ شانک رام جی ۔

گورو ڈم، پوپ ڈم اور اندھ وشواسوں کا بھانڈا پھوڑ کرنیوالی پستک

آریہ ساہتیہ مندر لاہور کی خاص کتاب

پورانک پول پرکاش

از شریمان پنڈت منسا رام جی "ویدک توپ"

جو پورانک پنڈت کالو رام جی شاستری لکھت آریہ سماج کی موت کا دندان شکن جواب ہے۔ کتاب ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے آریہ سماجوں کو جلدی منگا لینی چاہیئے۔ ورنہ مصنف کی "ویدک توپ" کی طرح پچھتانا پڑے گا۔

صفحات کی کتاب قیمت صرف دو روپیہ (عہ) ...

آریہ ساہتیہ مندر ہسپتال روڈ۔ لاہور

پورانک کیمپ میں ہلچل مچا دینے والا

چھپ گیا ہے جیبی پستول

بجلی کی سرعت رفتاری سے آرڈر آ رہے ہیں۔ اگر آپ بھی منگوانا چاہتے ہیں تو آرڈر جلدی بھیجیں کہ کتاب ختم ہو جاوے۔

پتہ:- منیجر ہٹی پرچم لیکچر گوروت بھون لاہور۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

قرآن مجید کی کونسی تفاسیر منشاء خداوندی کے مطابق ہیں؟

لیکھک شری ہری سنگھ جی خلیفہ - دہلی

موجودہ مسلمانوں کے دلوں میں عام طور سے یہ خیال پیدا ہوا کرتا ہے۔ کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت محمد صاحب کے وقت کے مسلمانوں کے دلوں میں مسائل اسلام اور قرآنی معلومات کے متعلق اس قدر اختلافات نہ تھے۔ کہ جس قدر اختلافات موجودہ وقت کے مسلمانوں کے عقائد میں نظر آ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اسلام کے فرقوں کے تمام لوگ ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں مثلاً اہل حدیث فرقہ کے تمام مسلمان دیگر فرقوں کے لوگوں کو ناری کہتے ہیں۔ اور تمام فرقوں کے مسلمان قادیانی فرقہ کے لوگوں کو مسلمان بھی نہیں سمجھتے ہیں اور اسی طرح سنت والجماعت فرقہ کے تمام آدمی شیعہ فرقہ کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس کل فرقوں کی یہی حالت ہے کہ جس کا کافی اور درست جواب یہ ہے کہ حضرت محمد صاحب کے مسلمانوں کے دلوں میں جب کبھی کسی دینی یا دنیوی مسئلہ کی بابت کچھ خیالات یا کہ شکوک پیدا ہوا کرتے تھے۔ تو وہ سب حضرت محمد صاحب سے دریافت کر کے بلا کسی قسم کی حیل و حجت کے اُن پر یقین کر کے اپنے دلوں کو تسکین دے لیا کرتے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی صدہا آیات کے مضامین سے ظاہر ہے۔ یعنی جب کبھی کسی شخص نے آپ سے یہ دریافت کیا۔ کہ سورج اور چاند کیا ہیں، تو وحی کا نام لے کر بتلا دیا گیا۔ کہ سورج اُجالا ہے۔ اور چاند چراغ ہے۔ اور یہ سب اپنے اپنے گھیرے میں گھوم رہے ہیں۔ یہاں تک کہ سورج چاند کو نہیں پکڑ سکتا ہے۔ اور نہ چاند سورج کو۔ ایسے ہی جب کسی بدوی نے پوچھا کہ پہاڑ کیا ہیں۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو میخ کی طرح زمین میں اس طرح گاڑ دیا ہے۔ کہ زمین انسانوں کو لے کر کسی طرف کو جھک نہ پڑے اور جس وقت قیامت ہوگی۔ تو یہ سب پہاڑ چلنے لگیں گے اور دھنی ہوئی روئی کے گالے کی طرح ہر طرف اُڑتے پھریں گے۔ اور موجودہ زمین اور آسمانوں کے بجائے دوسرے آسمان تیار ہو جاویں گے ایسے ہی جب کبھی کسی نے دریافت کیا کہ حضرت اگر آپ یہ کہتے ہو۔ کہ میں لوگوں کو ڈرانے کے لئے آیا ہوں تو آپ کے ساتھ رہنے کو اور لوگوں کو ڈرانے کو آسمان پر سے کوئی فرشتہ کیوں نہ آ گیا۔ تو بذریعہ وحی جواب دیا گیا تھا۔ کہ اگر زمین پر بجائے انسانوں کے فرشتے بستے اور پھرتے ہوتے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو ڈرانے کے لئے آسمان سے کسی فرشتہ کو اتارتا۔ لیکن چونکہ پر انسان پھرتے اور بستے ہیں اس لئے اُن کو ڈرانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تم جیسے انسان کو ہی بھیجا ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ قرآن مجید نے جبرائیل کو فرشتہ بتلایا ہے اور رسول بھی۔ کیونکہ وہ اللہ کا ... ڈرانے کے لئے اور حضرت محمد صاحب کو قرآن کی تعلیم دینے کے لئے بھیجا تھا۔ اور چونکہ یہ سچ ہے۔ کہ آنحضرت نہ تو از قسم فرشتہ تھے ... قرآن کا یہ غلط ہوا۔ کہ محمد صاحب کو ڈرانے کے لئے آسمان سے جبرائیل نام کا کوئی فرشتہ آیا کرتا تھا۔ اور یہ بھی غلط ہوا۔ کہ قرآن کو سن کر جناتوں کا کوئی گروہ خوف زدہ ہو گیا تھا۔ اور اس گروہ کے جناتوں نے جا کر اپنی قوم کے جناتوں کو قرآن مجید کے آنے کی خبر سنائی تھی۔ اور معلوم نہیں۔ کہ جناتوں کا وہ گروہ کہ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ عرب کے کون سے کونے میں بستا تھا۔ اور اس وقت وہ کہاں رہتا ہے۔ اور بڑا تعجب ہے۔ کہ قرآن زبان عربی میں بیان کیا جایا کرتا تھا۔ اور جنات اس کو سنتے ہی فوراً ایمان لے آتے تھے۔ کہ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ نہ تو جبرائیل نام کا کوئی فرشتہ تھا۔ اور نہ وہ لوگ از قسم جنات تھے بلکہ یقین کرنا چاہیئے۔ کہ مثل جینیوں کے جو کہ خدا کی ہستی کے منکر ہیں۔ وہ سب انسان ہی تھے۔ اور ہم یہ چند اخیر کی سطور لکھ دینا کہتے ہیں۔ کہ اس وقت کے مسلمانوں کے دلوں میں اختلافات ہونے کا یہی سبب تھا۔ کہ جس کو ہم نے آٹھ سطور کے اوپر کی سطور والا میں تحریر کر دیا ہے۔ اور اس لئے اُس وقت کے و نیز اُس وقت کے بعد بھی کچھ زمانہ تک کے تمام مسلمان عموماً روزہ نماز۔ زکوٰۃ۔ حج اور کلمہ پر اعتقاد رکھتے تھے۔ اور ان کو دینی اسلام کے جزو اعظم سمجھ کر اُن پر عمل کرنا اور قرآن مجید کا روزانہ تلاوت کرنا اپنا دینی فرض جان کر دین کی باتوں میں عقل کو دخل دینا کفر جانکر ہر قسم کے ایسے کاموں سے کہ جن پر عمل کرنے سے اور اُن کے سننے سے اسلام کو خطرہ پہنچنے کا اندیشہ ہوتا تھا۔ پرہیز کیا کرتے تھے اور مذہب اسلام کی تبلیغ کرنا ہی اپنا مقصد اعلیٰ سمجھتے تھے۔ خواہ وہ چھوٹے قصص کے ذریعے اور کہانیوں کے ذریعے کیا جائے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی پرانی تفسیروں اور روضۃ الاحباب۔ روضۃ الصفا۔ قصص الدنیا رسول شریف و نیز صدہا پیروں اور اولیاؤں کی سوانح عمریوں کے مضامین سے ظاہر ہے۔ خواہ بذریعہ جہاد یعنی تلوار کے ذریعہ کیا جائے۔ جیسا کہ گذشتہ زمانہ کی اسلامی تاریخوں مثل تاریخ فرشتہ۔ تاریخ فتوح الشام وغیرہ کے مضامین اور قرآن کی پرانی تفسیروں سے ثابت ہے۔ کہ جن سے آج کل کے ہزاروں مسلمان اپنے دین کی کمزوری اور بدنامی کو چھپانے کی غرض سے انکار کر رہے ہیں۔ اور ایسا ... بھی ہے۔ کہ کوئی مذہب ...

اسلام میں دیگر ملکوں و قوم کے تعلیم یافتہ لوگ شامل ہوتے گئے تھے۔ اور اُن کے دلوں میں مذہب اسلام کے کسی مسئلہ کی نسبت شکوک پیدا ہوتے تھے۔ تو اُن کے وقت کے مولوی اور مُلّاؤں نے جیسا کچھ اُن کی ناقص سمجھ میں آ گیا تھا۔ جواب دیتے گئے تھے۔ اور اس طرح پر مختلف قسم کے فرقے اسلام میں پیدا ہوتے گئے تھے۔ اور جاننا چاہیئے۔ کہ جس وقت سے عیسائی مذہب کے بعض علماء نے مذہب اسلام کے خلاف کچھ کتابیں تحریر کی ہیں۔ اور خصوصاً رشی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سمولاس میں قرآن مجید کے مضامین لکھ کر بذریعہ تنقید محققانہ طریق سے کاری ضرب لگائی ہے۔ اُس وقت سے ہندوستان کے مسلمان فرقوں کے قریباً بیسیوں علماء نے قرآن مجید کی نئی نئی قسم کی تفسیریں تحریر کر دی ہیں۔ کہ جن کا منشا قرآن مجید اور اسلام کو اُن اعتراضات کے اثرات سے محفوظ رکھنے کا ہے کہ جو اثرات قرآن مجید کی پرانی تفسیروں کے مضامین کو درست ماننے ظاہر ہو رہے تھے۔ لیکن پھر بھی مذہب اسلام کے فرقوں کے تمام لوگ متفق طور سے کسی ایک یا کہ دو فرقوں کے علماء کی تحریر کردہ تفاسیر پر اپنا اعتقاد اس طرح نہیں رکھتے ہیں۔ کہ جس طرح تمام آریہ سماجی رشی دیانند کی تحریر کردہ ویدوں کی تفسیر اور عقائد پر رکھتے ہیں۔

علاوہ مندرجہ بالا شکوک کے ایک شک بعض مسلمانوں کے دلوں میں یہ اور پیدا ہو رہا ہے۔ کہ موجودہ فرقوں کے کون سے عالم کی تحریر کردہ قرآن کی تفسیر اور عقائد منشاء خداوندی کے عین مطابق ہیں۔ مثلاً مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تحریر کردہ قرآن مجید کی تفسیر اور عقائد درست ہیں۔ یا کہ مولانا محمد علی صاحب فرقہ احمدیہ کی تحریر کردہ قرآن مجید کی تفسیر اور عقائد اور ایسے ہی مولانا حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی تحریر کردہ تفسیر اور عقائد صحیح ہیں۔ یا کہ مولانا عبدالحق صاحب حقانی دہلوی کی تحریر کردہ تفسیر اور عقائد۔ علیٰ ہذا القیاس یہی شک دیگر کل فرقوں کے علماء کی تحریر کردہ تفاسیر اور عقائد پر ہو رہا ہے کہ جس کا درست جواب موجودہ فرقوں کے علماء کی تحریر کردہ تفسیروں اور کتابوں سے ہرگز نہیں مل سکتا ہے۔ کیونکہ ان سب علماء کی تحریر کردہ تفسیریں قرآن مجید کے بنانے والے کے منشاء کے قطعی خلاف ہیں کہ جس کا کافی ثبوت قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت کے مضمون سے مل رہا ہے۔

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ۔ آل عمران رکوع ۱

ترجمہ۔ وہی ہے (اللہ) کہ جس نے اتاری (اے محمد) تجھ پر کتاب (یعنی قرآن) کہ جس میں بعض پختہ آیتیں ہیں۔ اور وہ اُم الکتب ہیں۔ اور باقی آیتیں متشابہات ہیں۔ یعنی مختلف معنی دینے والی ہیں۔ سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے۔ وہ پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ اُن آیتوں کے کہ جو متشابہات ہیں اور تلاش کرتے ہیں۔ ان میں فتنہ و فساد اور جاننا چاہتے ہیں۔ ان کا اصلی مطالب سوائے اللہ کے اور کوئی شخص نہیں جانتا ہے۔ اور جو لوگ مضبوط علم والے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم ایمان لائے سب پر۔ کیونکہ وہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہیں اور نصیحت نہیں مانتے ہیں۔ مگر عقلمند لوگ۔

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت سے نہایت ہی واضح طور پر یہ ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ قرآن میں بعض آیات تو ایسی ہیں۔ جو کہ اُم الکتاب یعنی دید کی ہیں۔ اور بقایا ایسی ہیں۔ کہ جن کے اندر گڑبڑ ہے۔ سو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے۔ وہ فتنہ و فساد کی غرض سے وہ گڑبڑ مضمون والی آیتوں کے اصلی معنی اور مطالب جاننے کی خواہش میں کوشاں رہتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اُن گڑبڑ آیات کے صحیح مطالب سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی شخص نہیں جان سکتا ہے۔ اور جو لوگ مضبوط علم والے ہیں۔ یعنی قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ اُن سے نصیحت لیتے ہیں لہٰذا جبکہ قرآن مجید نے خود یہ کہہ دیا ہے۔ کہ متشابہ آیات کے حقیقی مطالب بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی شخص نہیں جانتا ہے یہاں تک حضرت محمد صاحب کہ جن پر قرآن نازل ہوا تھا وہ بھی نہیں جانتے تھے تو ایسی صورت میں یہ ایک پختہ اور یقینی بات ہے کہ موجودہ وقت کے اور نیز گذشتہ زمانہ کے فرقوں کے علماء کی تحریر کردہ قرآن کی جسقدر تفسیریں ہیں وہ سب غلط ہیں۔ کیونکہ موجودہ اور گذشتہ تمام فرقے کے علما متشابہ آیات کی تاویلیں کر کے دنیا میں فتنہ و فساد کرانا چاہتے ہیں۔

علاوہ اس کے ان لوگوں کے دلوں میں جو کہ در حقیقت مسلمان نہیں ہیں۔ اور خصوصاً عرب کے باشندے نہیں ہیں۔ اور زبان عربی سے ناواقف ہیں۔ اگر ایسا خیال پیدا ہوتا ہے تو قرآن مجید کی آیات کے معنی اور مطالب در حقیقت کون سے درست ...

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہیں۔ اور کون سے اشخاص اس کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ تو اس کا درست جواب بھی قرآن مجید میں مندرجہ ذیل آیات کے ذریعہ دیا گیا ہے۔

(۱) فانما یسرنٰہ بلسانک لعلھم یتذکرون ؂

ترجمہ۔ سو اس کو ہم نے (یعنی اللہ نے) آسان کیا (یعنی قرآن کو) (اے محمد) تیری زبان میں تاکہ وہ لوگ (کہ جن کی زبان عربی ہے) اُس سے نصیحت حاصل کریں۔ (دخان رکوع ۳)

(۲) انا جعلنٰہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون ؂

ترجمہ (اللہ فرماتا ہے کہ) بیشک ہم نے بنایا قرآن کو عربی زبان کا تاکہ اے لوگو (جو کہ زبان عربی کو بخوبی جانتے ہو) اُس کو سمجھ لو۔ زخرف رکوع ۱۔

(۳) فقد یسرنا القرآن للذکر (بلسان عربی مبین) فھل من مدکر (مریم رکوع ۲)

ترجمہ۔ اور ہم نے آسان کیا قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے۔ (ظاہر عربی زبان میں) تو کیا ہے کوئی شخص اُسے نصیحت حاصل کرنے والا۔

مندرجہ بالا آیات کے نہایت ہی واضح معنی اور مطالب یہ ہیں۔ کہ قرآن مجید کا پاٹ عربی زبان والوں کے لئے نہایت آسان ہے اور اُن کو قرآن سے نصیحت حاصل کرنی چاہئیے۔ اور اس کو عربی زبان میں اس لئے بیان کیا گیا ہے۔ کہ عربی زبان والے اُس کو بخوبی سمجھ لیں۔ لہٰذا مندرجہ بالا آیات کے مضامین سے یہ ثابت ہوا۔ کہ درحقیقت جو لوگ ملک عرب کے باشندے ہیں اور جن کی زبان عربی ہے۔ اور اُس میں ہی وہ عربی زبان جو کہ حضرت محمد صاحب کے زمانہ میں قوم قریش کی زبان تھی اور جو کہ غالباً اس وقت بھی شہر مکہ اور مدینہ کے آس پاس کے دیہاتوں میں بولی جاتی ہوگی۔ وہی لوگ اسی کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ دوسرے ملک کے لوگ نہیں۔ اور انہیں لوگوں کے لئے یہ قرآن بیان کیا گیا تھا۔ اور اس لئے ہر ایک شخص کو یہ جان لینا مناسب ہے۔ کہ قرآن مجید کی آیات کے معنے اور مطالب عرب کے لوگ جانتے ہیں۔ وہی درست ہو سکتے ہیں۔۔ خواہ وہ علم و عقل کے مطابق ہوں یا کہ مخالف۔ کہ جس کا ظاہر ثبوت یہ ہے۔ کہ موجودہ فرقوں کے وہ لوگ کہ جن کے اعتقادات عرب اور افغانستان کے مسلمانوں کے اعتقادات کے مطابق نہیں ہیں۔ اگر وہاں جا کر اپنے خیالات اور اعتقادوں کا پرچار کرنا چاہیں تو ہرگز نہیں کر سکتے ہیں۔ اور اگر کریں تو سنگسار کر دیئے جاویں۔ جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ گذشتہ ایام میں جب کہ قادیانی فرقہ کے پرچارکوں نے وہاں جا کر اپنے خیالات کا پرچار کرنا چاہا تو وہ سنگسار کر دیئے گئے تھے۔ (ادم شرم)

نامہ کتابت کے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ مینیجر

آریہ سماج کا ایک رتن

راؤ بہادر ماسٹر آتمارام جی امرتسری

راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی امرتسری کا نام آج آریہ جگت میں وکھیات ہے۔ آپ کی پرچنڈ لیکھنی سے بڑے بڑے مخالفوں کے منہ بند ہوئے۔ اور آپ کی یکتی کے سامنے بڑے بڑے زبردست مناظر ناکام ہو گئے۔ اور انہیں ویدک دھرم کی حقانیت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔

آج سے اڑسٹھ ورش پہلے آپ کی آتمانے امرتسر کے سیٹھ رادھا کرشن جی کے گھر کو روشن کیا لیکن کیا خبر تھی۔ اس ہونہار کی تربیت اور پرورش کے پانچویں سال ہی سیٹھ جی عالم جاودانی کو کوچ کر جائیں گے۔ لیکن آپ کی خداداد ذہانت کہ آٹھ برس کی عمر سے تعلیم کی ابتدا کرنے پر بھی بہت جلد ترقی یافتہ حالت تک پہنچ گئے۔ ودیارتھی کال میں ہی آریہ سماج کے لیکچروں کے سننے کی لاگ لگ گئی۔ اُن دنوں دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر امرتسر میں فروکش تھے۔ پنڈت جی سے بھی وارتالاپ ہوا۔ تو آپ نے ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کی جانچ آپ کے مستقبل کو بھانپ لیا۔ شری پنڈت گورودت جی ودیارتھی کے ایما پر آپ آریہ سماج کی ویدی پر پہنچ گئے اور آریہ سماجوں کے جلسوں میں ایک آریہ لیکچرار کے طور پر جانے لگ گئے۔

امرتسر سے تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ لاہور کالج کے ودیارتھی بن گئے تھے۔ ابھی ایف۔ اے میں ہی تھے۔ کہ آپ کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ اس سلسلہ میں پھر امرتسر مراجعت کرنی پڑی۔ اور اسی اثنا میں صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے آپ کی قابلیت اور ذہانت کو بھانپ کر نائب تحصیلداری پر نامزد کر دیا۔ مگر پنڈت گورودت جی کی لگن نے اُس طرف جانے نہ دیا۔ آپ پنڈت جی کے پاس پہنچکر اشٹادھیائی اور دھرم شکشا کا پاٹھ کرتے اور ایک قابل آریہ پرچارک بن گئے۔

لاہور آنے پر آپ نے مڈل سکول قائم کیا۔ اور اُس کی ہیڈ ماسٹری کے کال میں آریہ سماج کے پرچار کے لئے ہی ادھک سمے لگایا کرتے تھے۔

پنڈت گورودت جی کی یہ زبردست خواہش تھی۔ کہ غیر ممالک میں ویدک دھرم کا ناد بجانے کے لئے ماسٹر جی کو ہمراہ لے جائیں۔ لیکن افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی۔ اور تھوڑی سی آیو میں ہی آپ کو ایشور کی گود میں جانا پڑا۔

اس زمانہ میں پنجاب میں گوشت خوری کا ادھک پرچار تھا۔ اس کو روکنے کے لئے آپ نے ویجیٹیرین سوسائیٹی کی بنیاد ڈالی۔ اور ماس بھکشن کو روکنے کے لئے نہایت کامیابی سے کام کر دکھایا۔ بعد کو امرتسر میں پنجابی ہائی سکول قائم کیا۔ لیکن دو سال کے بعد ہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری بن جانے پر لاہور چلے آئے۔ اور پرچار کے کام پر ڈٹ گئے۔

ماسٹر جی کو اچھوتوں کی شدھی کے سلسلہ میں اپنی برادری سے بھی دو چار ہونا پڑا۔ اور اس سلسلہ میں بارہ سال بعد برادری نے خود بخود آپ کے مدعیہ کی مخالفت چھوڑ دی۔ ماسٹر جی نے آریہ سماج وچھووالی لاہور کے ذریعہ شدھی کا بڑا شاندار کام کیا۔ اور آج سے تیس سال پہلے ہی ہریجنوں سے اسپرشتا کا سر وتھا تیاگ کر ڈالا۔

اُن دنوں پنجاب میں مخالفین ویدک دھرم کی طوطی بولتی تھی۔ اور ہندو نوجوانوں کو مرتد کرنے کا کام زوروں پر تھا۔ اسی وجہ سے ماسٹر جی کو ایک ہفتہ وار اخبار "ہتکاری" کے نام سے جاری کرنا پڑا۔ اس اخبار نے ہندو نوجوانوں میں بیداری پیدا کرنے کا بہت اچھا کام کیا۔ جس سے بہت سے ہندو اپنے آبائی دھرم سے ونچت ہونے سے بچ گئے۔

ماسٹر جی کی تحریرات میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے تحریری مباحثہ ایک خاص شے ہے۔ جو آریہ سماج کے لٹریچر میں ایک اوچہ استھان پراپت کرے گا۔ اور میرا وچار ہے جس طرح ریفارمروں کی تحریرات نے آنے والی نسلوں کے لئے شاہراہ حیات کا کام کیا ہے۔ اسی طرح ماسٹر جی کی محققانہ تصنیفات کے مطالعہ سے ہزاروں خوابیدہ روحیں بیدار ہونگی۔ اور آریہ دھرم کی ترقی کے راستہ میں آپ کا لٹریچر اتینت لابھ پرد ثابت ہوگا۔

ماسٹر جی کی پنجاب میں بیس سالہ زندگی کے بعد بڑودہ میں آپ کو انسپکٹر تعلیم بن کر جانا پڑا۔ وہاں پہنچ کر آپ نے آریہ سماج کا اچھوت ادھار کا نہایت پیمانہ پر کام شروع کر دیا۔ آپ کی کوششوں کی خبر جب مہاراج گائیکواڑ جی کو ہوئی۔ تو مہاراج نے ماسٹر جی کو "راجیہ رتن" کے خطاب سے سرفراز کر دیا۔

مہاودیالیہ جوالاپور میں آپ کے مڈل لیکچروں کو سن کر جگت گرو شاردا پیٹھ آدھیش سوامی شنکر آچاریہ جی نے "ودیا کھیان وچسپتی" کی اپادھی آپ کو پردان کی۔

بڑودہ راجیہ کی سروس سے ریٹائر ہو کر ماسٹر جی نے گورو کل براہمن کی سیوا کرنی شروع کر دی۔ آپ کی سادہ زندگی اور اُوچ جیون قابل تعریف ہے۔ آپ نے گورو کل پہنچکر پرانے ... کو بہتر جیوت کر دیا۔

شری راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی نے گجرات میں آریہ سماج کا کام ایسے انداز سے شروع کیا کہ آج بھارت ورش میں آپ کے کام کی دھوم مچ گئی ہے۔ آپ نے کئی ودیالیہ ستھاپن کئے۔ بڑودہ راجیہ میں ہندی درس و تدریس کا کام آپ کی ہی کوششوں کا ۔ ۔ ۔ ۔ ہے۔ آپ نڈر واقع ہوئے ہیں۔ کہ راجوں مہاراجوں کی پرواہ میں بھی نہیں جھجکتے۔ آپ کی علمی قابلیت اور کوشش کو دیکھ کر کولہاپور کے مہاراجہ نے آپ کو بلایا۔ راجیہ رتن جی نے اُس وقت ستیارتھ پرکاش اور سنسکار چندرکا وغیرہ کتب پیش کیں۔ مہاراجہ صاحب نے ماسٹر جی سے ویدک دھرم کو اپنانے کی بھاری خواہش پیش کی۔ راجیہ رتن جی کی بدولت مہاراجہ نے آریہ سماج کی دیکشا لی۔ علاوہ ازیں مہاراجہ شاہو اور مہاراجہ ... نے بھی آپ کے اپدیشوں سے لابھ اٹھایا۔ اچھوت ادھار اور ودیا پرچار کے کاموں کو دیکھ کر ... نرلیش نے آپ کو راجیہ مترا کی اپادھی پردان کی۔

آج کل آپ آریہ کمار سبھا بڑودہ کے پردھان اور آریہ کنیا مہاودیالیہ کے چانسلر ہیں۔ نیز آریہ کمار آشرم۔ آریہ کمار پریس۔ ہری جن ... سون گڑھ اور آریہ کنیا مہاودیالیہ کے سنچالک ہیں۔

راجیہ رتن جی کی بھانجی آپ کے سپوتر آنند پریہ جی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی بجائے انسپکٹر آف سکولز کا عہدہ چھوڑ کر ویدک دھرم پرچار کا کام کر رہے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں آریہ کنیا مہاودیالیہ کی چھاترائیں پنجاب میں آئی تھیں جن کے جسمانی کھیلوں کو نہایت اچھی نگاہ سے دیکھا گیا تھا۔

راجیہ رتن جی "آریہ مسافر" کے دھرم کال سے مسافر کے لئے لیکھ لکھ رہے ہیں۔ آپ چاروں ویدوں کے سوادھیائے میں ادھک سمے کرتے ہیں۔ اور انویشن کے کام میں لگے رہے ہیں۔

بڑودہ کال میں بھی آپ کی لگن آپ کی ... آپ کے برتارے کو دیکھ کر آپ نے آریہ جگت کی شردھا دن بدن بڑھتی گئی۔ اور آپ کے کام اور نام کو چر ستھائی کر دینے کے لئے بھارت ورش کے آریہ پرش آپ کی کیرتی اور ... کر رہے ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

قصیدہ میں مہادیو اور بھارت کا ذکر

اس مشہور شاعر کے ستر شعر مذکورہ بالا پستر میں پرکاشت ہوئے ہیں۔ جن کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ کہ ہے ایشور! یہ کیا سچتر لیلا ہے۔ کہ تمام اتہاس کار ایک سور سے کہیں۔ کہ عرب سمیٹک جاتی سے ہیں۔ اور ان کی سنسکرتی دہرم سب آریوں سے الگ تھا۔ ان دونوں کا پرسپر کوئی سمبندھ کبھی نہیں رہا۔ اور اسی عرب کے ایک پراچین کوی موجودہ تمام اتہاسوں کے برودھ کچھ اور ہی کہتا ہے۔ میں تو ان اشعار کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور مجھ پر ایک سکتہ کی سی حالت طاری ہو گئی۔ پاٹھک سویم اس پر بچار کریں۔ ہم یہاں پر تمام اشعار نہیں بلکہ خاص خاص دو چار شعر دیتے ہیں:۔

(۱) تفابنک ذکر امن علوم تب عشرد
قلوبا امانت الہوا و تذکرو
(۲) وتذکرہا عودا الی البدء للوری
زلقیان ذات الملد سوم تبتشرد
(۳) واہل لہا مخوار میما الہنا المہادیو
ومنازل علم الدین منہم و سیترو
(۴) مع اسیر اللاقا حستا کل ہم کبیرۃ عظیمۃ
نجوم اضاءت ثم غاب الہندو

(۱) وہ منش جس کا سارا جیون پاپ اور ادھرم میں گذرا ہو۔ اور ہوا و ہوس نے اس کے دل پر قبضہ کر کے برت پر آیہ بنا دیا ہو (۲) اور ایسا تمام برائی اور ادھرم ہی بتایا ہوا جیون کیا اگر ایشور کو پراپت کرنے کی طرف لگایا جائے۔ تو چھٹکارا مل سکتا ہے۔ ہاں مل جائے گا۔ (۳) اگر ایک بار بھی ستیہ ہردے سے بھاولے پر بھو "مہادیو" کو پکارے۔ تو دھرم مارگ میں اعلے سے اعلے درجہ اس کو حاصل ہو جائیگا۔

اس کے بعد تیس چالیس شعر غائب ہیں۔ جو پڑھے نہیں گئے۔ پھر کہتا ہے کہ:۔

(۴) ہے پربھو! وہ پوتر سمے کب آئے گا۔ جبکہ میں اس اخلاق حسنہ کے بہترین اور اعلے دیش (ہند) بھارت کا درشن کرونگا۔ جہاں تاروں کے سمان چمکنے والے آدرش گرو ہیں۔

اور اس کے بعد کئی شعروں میں بھارت (ہند) کی مہما کا گن گان کیا ہے۔ اب پاٹھک "ابو الحکم" کے ان شعروں کو حجر الاسود کے موجودہ روپ سے ملا کر اگر بچار کریں۔ تو یہ بات صاف ہو جائے گی۔ کہ عرب کے پراچین دہرماونبیوں نے "حجر الاسود" کو موجودہ روپ میں کیوں استھاپت کیا تھا۔ اگرچہ عرب کے پراچین دہرم کے سمبندھ میں ابو الحکم کے مذکورہ بالا شعروں سے بھی ادھک سپشٹ کویتائیں دوسرے کویوں کی موجود ہیں جن میں ویدوں اور بھگوان کرشن آدی کا سپشٹ ورنن آتا ہے۔ اور ان سب کے دیکھنے سے یہ نتیجہ ہو جاتا ہے کہ عرب کے پراچین دہرم ہندو دہرم ہی تھا۔ مگر اس لیکھ میں ہم کو عرب کا پراچین دہرم کیا تھا۔ اس کا نرنے نہیں کرنا ہے۔ بلکہ اسلام پر آریہ سنسکرتی اور ویدک یا ہندو

اسلام پر آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کا پربھاؤ

نہایت زبردست عالمانہ تحقیقات

(نمبر ۲) (نمبر ۲)

از صوفی گیانیندر جی سابق مولانا حاجی عبید الرحمٰن۔ لاہور

سدھانتوں کا پربھاؤ دکھلانا ہے۔

حضرت محمد صاحب کے معجزے

ان اپروکت دونوں اداہرنوں سے اتنا سدھ ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام آریہ سنسکرتی کے پربھاؤ سے سرودتھا شونیہ نہیں بلکہ اس کے عالمگیر پربھاؤ سے اسلام بھی نہیں بچا۔ اب ہم اسلام کے پرورتک حضرت محمد صاحب کے پرارمبھک کاریہ کال کے سمبندھ میں کچھ کہنا چاہتے ہیں:۔

یہ تو سب کو ہی معلوم ہے۔ کہ ان کو خدا کا پیغامبر نبی اور رسول مانا جاتا ہے۔ اور مسلمان اس کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے معجزات دکھلائے یعنی ایسے ایسے کام کئے۔ جو انسانی شکتی سے باہر ہیں اور باہر ہی نہیں بلکہ ناممکن بتلاتے ہیں۔ حضرت محمد صاحب کے دو پرکار کے چمتکار مسلمان لوگ عام طور سے پیش کرتے ہیں۔ پہلا یہ کہ انہوں نے امی یعنی ان پڑھ اور اسکشت ہو کر قرآن جیسی پستک دنیا کے سامنے پیش کی، جو اپنی بھاشا اور ساہتیہ (فصاحت اور بلاغت) کی درشٹی سے ادوتیہ چمتکار ہے۔ اور اس جیسا کوئی دوسرا منش نہ بنا سکتا تھا۔ اور نہ ہی آج تک مقابلہ کر سکا ہے۔

دوسرے انہوں نے اپنی ادبھت شکتیوں کو پرگٹ کر کے بھوتک نیموں اور نظام عالم میں پریورتن کر کے دکھلا دیا یعنی ایک انگلی سے اشارہ کر کے چندرماں کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ سورج جو است ہو چکا تھا اس کو پھر پچھم سے اودے کر دکھایا۔ سویم آسمان پر چڑھ کر گئے۔ اور خدا سے بھینٹ کی۔ یہ تمام باتیں جو کچھ انہوں نے کر دکھائیں۔ یہ کسی انسان سے نہیں ہو سکتیں اس لئے وہ خدا کے فرستادہ تھے۔ اور عجیب و غریب طاقتوں کے مالک۔ لہٰذا ہم کو ماننا چاہیئے۔ کہ وہ خدا کے رسول ہیں۔

اب ان دونوں باتوں کے سمبندھ میں ہم اپنے کچھ بچار پرگٹ کرنا چاہتے ہیں۔ پہلی جو بات ہے۔ اس کے سمبندھ میں تو ہم بڑے زور سے یہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی چمتکار یا دلکشتا نہیں یہ بالکل سادھارن بات ہے پرتیک اچھا لیکھک یہ چیلنج کر سکتا ہے۔ کہ میری جیسی تحریر کوئی نہیں لکھ سکتا۔ اور واقعی نہیں لکھ سکتا۔ کیونکہ ہر لیکھک کی شیلی نروپ رنگ اور ڈھنگ نرالا ہوتا ہے کوئی رس کار اس کی شیلی میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ امی ان پڑھ ہو کر انہوں نے ایسی ادوتیہ کوتی کے دلکش بھاشا کیسے لکھی؟ یہ بھی کوئی چمتکار نہیں۔

کیا آنحضرت امی تھے؟

اسی بھارت میں کئی ایسے مہاپرش ہوئے ہیں۔ جو بالکل ان پڑھ اور اسکشت تھے۔ جیسے کبیر۔ ریداس نانک۔ دادو آدی جنہوں نے ایسی دلکش اور لاجواب کویتائیں کی ہیں۔ کہ اب تک کئی سو برس بیت جانے پر بھی کوئی ان کا مقابلہ نہ کر سکا۔ اور پھر قرآن کی جو خوبی (فصاحت اور بلاغت وغیرہ) بیان کی جاتی ہے اور جس پر اس تمام دعوے چیلنج کی بنیاد رکھی ہی گئی ہے۔ اس کی تو حضرت محمد صاحب کو کافی سکشا ملی تھی۔ اور ہمارا یہ خیال ہے۔ کہ ان کو جن ارتھوں میں امی کہا جاتا ہے۔ وہ درست نہیں۔ بلکہ جب کبھی میں اس پر غور کرتا ہوں۔ تو مجھے نہایت تعجب ہوتا ہے کہ ان کے بھگت کیسے نادان دوست ہیں۔ جو باوجود ایسے خیالات کے کہ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" (خدا کے بعد سب سے بڑا) انکو بھی ایسی باتیں کہتے ہیں جس میں ان کی کوئی بڑائی نہیں۔ کیسی انسان کی خوبی۔ بڑائی۔ بزرگی اس بات میں ہے۔ کہ وہ اپنی شکتیوں کا ایسا وکاس کرے۔ کہ سادھارن پرستھتی سے اونچ کے ادھیہ کوئی مسکان جائے۔ اور اپنی ہی طاقتوں اور بدھی بل سے کام لے کر نہ کہ ہر بات میں خدا اور اس کے فرشتے دخل دے کر اس کی رہنمائی اور امداد کریں۔ پھر اس میں اس انسان کی کیا خوبی۔ ایسی حالت میں تو ایک معمولی سا ایوگیہ منش بھی بہت بڑا انسان بھی بہت بڑا انسان بن سکتا ہے۔ جب کہ بات بات پر خدا اور فرشتے اس کی رہنمائی کریں۔ اس لئے حضرت محمد صاحب کی بڑائی اور بزرگی اس میں ہے۔ کہ انہوں نے باوجود ایک سادھارن سماج میں جنم لینے اور ایک اسکشت جاتی میں کاریہ کر کے اپنی دلکش بدھی اور ادبھت شکتی کا ایسا پریچے دیا اور اتنی اچھی کامیابی حاصل کی۔ جو بڑے بڑے سادھنوں اور شکتیوں کے ہوتے ہوئے بھی حاصل کرنا بہت کٹھن تھا۔ اور اس کے علاوہ حضرت محمد صاحب کو جن معنوں میں امی کہا جاتا ہے۔ وہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ ہر قوم ہر ملک اور ہر سمے میں طریقہ تعلیم اور معیار تعلیم مختلف رہا ہے۔ ہر زمانہ میں کبھی کہیں ایک سا معیار اور طریقہ تعلیم نہیں رہا۔ مثلاً آج ہمارے ہی ملک میں جو طریقہ تعلیم اور معیار تعلیم ہے وہ آج سے تین چار سو برس پہلے نہ تھا۔ اور جو تین چار سو برس پہلے تھا۔ وہ ہزار بارہ سو برس پہلے نہ تھا

جس ماپ سے آج ہم کو کسی کے سکشت اور اسکشت ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ یا ہم فیصلہ کرتے ہیں۔ وہ آج سے چھ سو برس قبل نہ تھا۔ اور بہت دور جانے کی ضرورت نہیں۔ محض آج سے تقریباً ڈیڑھ سو برس پہلے جب صوبہ اودھ میں نوابی تھی۔ اس وقت وہاں یہ دستور تھا۔ کہ تمام بڑے بڑے سردار جاگیردار اور عہدیداران ریاست اپنے بچوں کو آداب مجلس اور طریقہ گفتگو سیکھنے اور چھوٹے بڑوں کے ساتھ طریقہ برتاؤ حاصل کرنے نیز فصیح و بلیغ اردو زبان حاصل کرنے کے لئے چھوٹی عمر کے بچوں کو ویشیاؤں کے گھر بھیجا کرتے تھے۔ اور وہ بچے چودہ پندرہ سال کی عمر تک ان کے گھر رہ کر سکشا پاتے۔ اور ویشیائیں ان بچوں کو محض اپنی صحبت میں رکھ کر اپنے طرز عمل سے تعلیم دیا کرتی تھیں۔ اور کتابی تعلیم اس الگ استادوں کے ذریعہ بچوں کو دی جاتی۔ اس وقت یہ عام خیال تھا۔ کہ ویشیاؤں کا طرز عمل اور طریقہ بات چیت وغیرہ نہایت مہذبانہ اور شستہ ہوتا ہے۔ لہٰذا امیروں کے بچے ان کی صحبت میں رہ کر اس کو حاصل کر سکتے تھے۔ اور وہ ویشیائیں بھی ان بچوں کو بطور ودت اپنے پاس رکھتیں اسی پرکار جس زمانہ میں حضرت محمد صاحب کا جنم عرب میں ہوا۔ وہاں بھی موکھک شکشا کا ہی رواج تھا اور سب سے ادھک دو گن یا گیوتائیں سروشریشٹھ مانی اور سمجھی جاتی تھیں۔ اس زمانہ میں ایک تو ساہتیہ کے سروشریشٹھ انگ کاویہ کا عرب میں بڑا پرچار تھا گھر گھر اور استری پرش سب میں اس کا مان اور پریم تھا۔ یہاں تک کویوں کی شکتیں تھیں۔ کہ اگر وہ چاہیں۔ تو دوستوں کو دشمن اور دشمنوں کو دوست بنا دیتے تھے۔ اتہاس میں کئی ایسی گھٹناؤں کا اولیکھ ملتا ہے کہ کئی بڑی بڑی لڑائیاں کیول کویوں کے ابھمان کے کارن ہوئیں۔ اور بڑی خطرناک لڑائیوں کو کویوں نے بند کرا دیا۔ اور دوسرا گن یدھ کلا کا مانا جاتا تھا۔ نیز چلانا تلوار۔ بھالا۔ ان دونوں باتوں کی عرب کے لوگ بڑے یتن اور خرچ سے اپنے بچوں کو شکشا دلواتے تھے۔ پرتیک عرب کی یہ اچھا ہوتی۔ کہ میرا بچہ ایسی سندر سا ہتیک بھاشا (فصیح بلیغ زبان) بولے اور سیکھے کہ کوئی دوسرا اس کا مدمقابل نہ ہو۔ اور ایسا ہی یدھ کلا میں بہترین سپاہی ہو۔

اس وقت عربوں میں یہ عام خیال تھا کہ شہروں اور قصبوں کے رہنے والے شدھ اور شریشٹھ عربی بھاشا نہیں جانتے کیونکہ شہروں کے رہنے والے وہ پاری آدی کاریوں کے لئے پرایا دیش جاتے رہتے اور وہاں بدیشی آیا کرتے۔ اور بدیشی کے آنے جانے اور ان کے سنسرگ میں رہنے کے کارن بدیشی بھاشا کے شبد ان کی زبان پر چڑھ جاتے اور وہ اپنے بات چیت بیوہار میں ان کو کثرت سے استعمال کرتے رہتے۔ لہٰذا وہ شدھ عربی نہ رہتی کنتو صحرائے عرب کے خانہ بدوش قبیلے یا گرامیں باشندے بدیشی اور بدیشیوں کے سنسرگ سے بالکل باہر رہتے۔ ان کا کوئی کام بدیشیوں سے

(بقیہ صفحہ پر)

Gangotri Gyaan Kosha

سوامی دیانند سرسوتی آچاریہ تھا

شری پنڈت ستیہ دیو جی - آریہ مناظر

नयसि दृति द्विषः कृणोष्वु कथ्यश्वसिनः शमि सवीर उच्यसे ॥

اس وید منتر میں سنسار کی پرجا جو اپدیش سنتی ہے۔ وہ اپدیشک کو کہتی ہے کہ تجھے नीभ सुवीरः ویر اور دھرماتما اور گیانی उच्यसे کہتے ہیں۔ جو خود دھرماتما ہیں ( ) کیونکہ تو ( ) دید کے ورودھ کرنے والے دشمنوں کو ( ) وید کے ماننے والے بھگت ( ) بناتا ہے۔ اور ان کو ( ) اچھے چال چلن دھرم کے راستہ پر چلاتا ہے۔

میرے پیارے ناظرین! اوپر کے منتر سے یہ بات صاف ثابت ہوتی ہے۔ کہ دھرماتما برہم چاری ہو کر وید بھگوان کا اپدیش کر کے سنسار کو وید مارگ پر چلاتے۔ تو وہ وید کے ورودھی لوگ ہوتے ہیں۔ ... سے دشمنی کرتے ہیں۔ اور جو بھی اس کے خلاف کیا جا سکتا ہے۔ کہتے ہیں۔ میرے ملک یا دوسرے ملکوں میں بھی پرچارک آئے۔ مگر عقل کے اندھے لوگوں نے ان کے خلاف ہر پرکار زہر اگلا ہے حال میں ہی سری آچاریہ دیانند سرسوتی وید کا سچا پرچارک آیا۔ اور کچھ لوگوں نے اس کے خلاف بہت کچھ کہا۔ مگر دیانند جی نے کچھ پرواہ نہ کی۔ جیسا کہ ان کے منتر سے پتہ لگتا ہے۔ جو میں نے پھول اسنان ہی کی خواہش کرتا اور سرب ویاپک پرماتما کا کچھ بھی نہیں کہ جس کے آدھین انسان کے جیون موت اور سکھ دکھ ہے۔ تو میں بھی ایسے ہی مورتی آدمی سنجیدگی کے بحث مباحثوں میں من لگاتا۔ مگر کیا کروں۔ میں نے تو اپنا تن۔ من۔ دھن سب سچے ست کے ہی پرکاش میں لگا دیا ہے۔ مجھے تو خوشامد کرنا آپ سوارتھ کا بیوہار نہیں چل سکتا کنتو سنسار کا لابھ ہی مجھ کو چکرورتی راجیہ کے برابر ہے۔ میں سب بات کو ہی پہلے سے اچھی طرح جانتا تھا۔ نیائے کے سمان بال سے سونا نکالنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ مگر میں نے اس دھرم کاریہ کو سرب شکتیمان اور ست کا گھرن کرنے اور انصاف کرنے والے پرماتما کی شرن میں سرو بسر کے اسی کے سہارے آرمبھ کیا ہے۔

اوپر کے خط سے پتہ لگتا ہے۔ کہ سوامی جی کا وید اور اپنشد پر کتنا وشواس تھا۔ اور ہوا بھی ایسا ہی کیونکہ کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے :-

सत्यमेव जयते नानृत सत्ये

न पन्था विततो देवयानः ॥

ہمیشہ سچ کی فتح ہوا کرتی ہے۔ اور جھوٹ پر ہمیشہ ست ہی دیانند جی وید دان کا راستہ ہوا کرتا ہے حال میں ہی ایک مقدمہ جو آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت سری کرشن شاستری پر دھرم دفعہ ۲۹۲ چلایا گیا۔ جس کا فیصلہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۵ء کو میرٹھ سے ہوا ہے۔ اس مقدمہ پر فیصلہ جناب مجسٹریٹ صاحب بہادر نے صادر فرمایا ہے اس پر شری پنڈت جی اپنی فتح کو ظاہر کرنے کے لئے چھاپا ہے۔ جس کی قیمت ۲ روپیہ رکھی ہے۔

حال میں ہی سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے ایک بڑے دھرماتما اپدیشک ڈسکہ تشریف لائے انہوں نے اپنی سبھا کے کارکنوں کو یہ کہا کہ سوامی دیانند نے تین ماہ تک رامابائی کے ساتھ زنا کیا تھا یہ بات بازار میں میرے سامنے ایک سناتن دھرمی سے کی۔ میں نے اُتر دیا۔ کہ میں نے آج تک کبھی بھی ایسا نہ سنا اور نہ پڑھا ہے۔ اس کے بعد شری پنڈت سکھرام داس جی بھی ملے اور کسی طرح سے وہ فیصلہ میں نے کہیں سے منگوایا۔ اور پڑھا۔ جس کا ذکر کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ :-

۹ اپریل کو بروز سنیچر سمت ۳۶ سوامی جی نے ایک خط سرسوتی رامابائی کو لکھا۔ جس کا مضمون یہ ہے۔ کہ :-

” میں نے سنا آپ بیاہ کے لئے سوئمبر وغیرہ اپنے سمان گن۔ کرم۔ سوبھاؤ کا اُتم پُرش کو ڈھونڈ رہی ہو۔ یہ ٹھیک ہے یا نہیں۔ کیونکہ بیاہ کرنے کے بنا برہم چریہ میں رہنا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ آریہ ورت کی ستی وید وشی گارگی وغیرہ کماریوں نے برہم چریہ میں رہ کر استری جاتی کو شانتی سکھ پہنچایا تھا ویسا اُتم سکھ آپ بیاہ کرنے پر ہر قسم کے بندھنوں کے کارن نہیں کرا سکتی۔ ایسا ہونے پر آپ کی کیا مرضی ہے۔ کہ اپنے سمان ور پرش کو پراپت کر کے بیاہ کریں اور جن سے انیک استریاں سنتان کے پراپت کرنے میں پرا کرت ہو۔ کیا اچھا ہو۔ لڑکیوں کو پڑھانے اور استریوں کو اپدیش کریں۔ اگر شریمتی جی کی اچھا ہو کہ سب جگہ اپدیش کرنے جائے تو آریہ ورت میں سب جگہ کے لئے جس جگہ کا چاہو پربندھ ہو سکتا ہے۔ وید وشی کے سے زیادہ سیکھنے کی ضرورت نہیں۔“ اس کا جواب رامابائی نے یہ دیا

” بہت پاؤں سے میرا پرنام اور ابھلاشا پوچھی ہے۔ جن پرماد کے انوسار آج پریشت ہیں کماری ہوں۔ میری آشا ہے۔ کہ یاوت جیون کماری رہوں۔ پرنتو نہیں جانتی۔ بھوشیہ کال میں پربل ودھی کے وش سے کیا ہوگا۔“

اس پتر کے بعد رامابائی مع ایک بنگالی بابو دو ملازمان کے حسب تحریر آریہ سماج کلکتہ میرٹھ تشریف لائے، بابو چندی لال کی کوٹھی پر مقیم ہوئے۔ اور کئی لکچر بھی ہوئے۔ قریب دو ہفتہ مقیم ہونے کے بعد دہلی ہوتے ہوئے اپنے وطن کو مع اپنے ساتھیوں کے چلے گئے۔ سوامی جی نے اپنی کتابوں کا ایک پیکٹ ستیارتھ پرکاش وغیرہ) رامابائی کو دیا۔ اور سماج میرٹھ نے ۲۵ روپے خرچ وغیرہ کو دیئے۔ یہ ملاقات ماہ جولائی ۱۸۷۸ء کو ہوئی۔ اور وہ بنگالی بابو جن بہاری اُن کے ساتھ تھے۔ بعد اُن کے ساتھ شادی بھی ہوئی۔ آریہ سماج میرٹھ کی معرفت رامابائی کے پاس گئے۔ اور بہت سے آدمی راما کے ہمراہ تھے۔“

یہ بات ہے جس کو سری سناتن دھرم سبھا کے چوٹی کے پنڈت صاحب خاص طور سے شری پنڈت سری کرشن جی شاستری جو دھرم کی مورتی ہیں۔ انہیں شک ہی کیا ہو سکتا۔ ایسے ایسے دھرماتما پنڈتوں کے کارن سناتن دھرم کا پرچار ہو رہا ورنہ تو اس وقت سناتن دھرم ختم ہو جاتا۔ شری پنڈت جی سوامی جی کو زنا کار بتلانے اور عام طور سے پنڈت لوگ پرچار کرتے ہیں اس بات پر پنڈت جی پر میرٹھ میں مقدمہ چلایا جا چکا ہے فیصلہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۵ء کو مجسٹریٹ صاحب بہادر نے صادر فرمایا ہے۔ وہ بقدر ضرورت یہ ہے۔ مقدمہ کی سب باتوں نے مجھ کو یقین دلا دیا ہے کہ ملزم نے زنا کا لفظ شاستری ایسا ہی استعمال کیا تھا۔ جیسا کہ ناجائز ... ہے۔ عدالت میں اگر زنا کے بہت سے معنی ... ہیں۔ اور بحث بھی کی۔ مگر جرم کے ہونے کو ... ایسی بات کہنے کے لئے پہلے سے تیار ہو ... ہے۔ مگر استغاثہ یہ ثابت نہیں کر سکا۔ اس ... سے ملزم کو بری کرتا ہوں۔

اب بیان پنڈت جی کا جو عدالت میں دیا ... یہ ہے :- ”میں سماج کے بلانے پر اور ... حسب اجازت تحریری رفع کرنے کے لئے اور شاستر ارتھ کرنے کے لئے سناتن دھرم کی ... سے گیا تھا۔ وہاں مباحثے میں چند سوالات ... دید انند شاستری جو سماج کی طرف سے ... کر رہے تھے۔ ان کا جواب ٹھیک طور پر نہ دے ... سناتن دھرم کی توہین کرنی شروع کی۔ اور کہا کہ ... رشی رنڈی سے کہہ کر تھے۔ اور تمہارے سب رشی ... سے پیدا ہوئے تھے۔ ایسے الفاظ تمہارے رشیوں کے ... گئے۔ اس پر میں نے منع کیا۔ کہ ایسا کہنا مناسب نہیں ... اس پر پنڈت دیو انند شاستری اور بھی طیش میں ... ہوئے اور کہا۔ کہ سوامی جی کے خلاف ایک لفظ ... کہا جا سکتا ہے۔ تب میں نے بطور جواب ان کتابوں ... کی بنیاد پر جو منجانب آریہ سماج اور منجانب سناتن دھرم چھاپی گئی ہیں۔ یہ لفظ کہے۔ کہ سوامی دیانند نے رامابائی کے ساتھ میرٹھ میں زنا کیا۔ یہ لفظ ... میں نے شاستروں کی بنا پر کہا۔ (شاستروں ... مطلب) تھا۔ جو ۸ قسم کا ہوتا ہے۔ میرا مطلب ... ایک مسلمہ بات کو کہہ دینے کا تھا۔ جو پنڈت جی کی ... میں تھا۔ نہ کہ کسی کے جذبات کو صدمہ پہنچانے ... تھا ...... مدعی نے دعوے دیر سے کیا ہے جس ... ثابت ہوا۔ کہ اس وقت صدمہ نہیں ہوا تھا۔“

دستخط سری کرشن شاستری ۱۶ نومبر ۱۹۳۵ء

شاستروں میں یہ بات ضرور ہے۔ کہ برہم چاری ... ۸ قسم کے زنا سے علیحدہ رہ کر ... (کسی عورت کو نہ دیکھیں نہ بات کریں) ... اور بڈھے سنیاسیوں پر یہ ثابت کرنا ... ہی کام ہے۔ اگر دیکھنا ہی زنا ہے۔ ... ہندو سادھو لوگ لکچر دیتے ہیں۔ ... راون کی عورتوں کو ننگا دیکھا تھا۔ ...

(باقی صفحہ ۱۵)

کرتویہ درشن

سُندر سنہری مجلد گنگا بھکتی درپن۔ بھگتی درشن۔ کرتویہ درشن وغیرہ سب سے بڑا ۸۵ تعداد ۴۹۰ سے اوپر صفحات۔ سوادھیائے کے لئے بہت سے وید منتر دل نتیجہ کرموں اور بہت ہی ضروری کام کی باتوں کا مجموعہ۔ روزانہ پاٹھ۔ انعام۔ جہیز۔ برات اور بطور سوغات دینے کے لئے سب سے بہتر ہے۔ قیمت باوجود سب سے زیادہ کام کی باتیں ہونے کے صرف دس آنے۔ پانچ کاپی کے خرید اروں کو آنے ۱۰ مری جلد کے حساب سے دی جاتی ہے۔

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لعل روڈ - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

نمائش

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی

سودیشی نمائش

پہلی اپریل سے لیکر ۳۰ اپریل تک جاری رہیگی

گورنمنٹ پنجاب کے مختلف صیغہ جات شمولیت کر رہے ہیں

نمائش میں دل بہلانے کے لئے کئی قسم کے کھیل اور

سرکس ہونگے

پروفیسر کھتری کا ۱۰۰ فٹ کی بلندی سے چھلانگ لگانا

آنکھوں سے بیس سیر وزن اٹھانا۔ مینوں پر لیٹ کر ۱۰۰ من کا وزن

چھاتی پر رکھنا وغیرہ وغیرہ اس نمائش میں کم از کم

ایک لاکھ آدمی (۱۰۰۰۰۰)

جمع ہونگے نصف سے بہت زیادہ سٹال بک چکے ہیں

مایوسی سے بچنے کے لئے فوراً سٹال بک کرالیویں۔

سیکرٹری گولڈن جوبلی سودیشی نمائش گوروت بھون لاہور

آریہ سماج جموں کی چٹھی

آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ایک مشہور اور ریاست جموں کی پرسدھ مرکزی سماج ہے۔ سماج ہذا جاتی سنگھٹن۔ دلت ادھار اور شدھی وغیرہ سے جو مفید اور عظیم کام جس خوش اسلوبی اور کامیابی سے کر رہی ہے۔ اسے جنتا بھلی پر کار سے جانتی ہے۔ سماج ہذا نے ایک آریہ کنیا پاٹھ شالہ بھی کھول رکھی ہے۔ جو کہ دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ مزید برآں اس سماج نے اپنے ہاں سپتاہک ست سنگ میں گیان کا امرت پان کرانے کے لئے وید بھگوان کی کتھا کا اور منوہر کتھا کا مسلسل سلسلہ جاری کر رکھا ہے اس کتھا کو سماج کے لائق پنڈت لبھو رام جی شاستری جس خوبی اور عمدگی سے کرتے ہیں۔ اس کے سب شروتا گن پورے پرشنسک ہیں۔ اس کے علاوہ دشیش پرچار کا پربندھ بھی شہر نواسیوں کے لابھ کے لئے سماج ہذا کرتی رہی ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں منتری سوامی گنگا گری جی آچاریہ گورو کل رائے کوٹ سماج ہذا کی پرارتھنا پر خاص طور پر جموں پدھارے اور انہوں نے منشیہ جیون کے ادیش پر بڑے عالمانہ ۹ سے ۱۹ فروری تک منوہر کتھا کی۔ جو کہ سننے سے ہی تعلق رکھتی تھی۔ کتھا کیا تھی۔ آریہ شاستروں کا نچوڑ تھا۔ پر بھو بھگتی۔ آتمک اُنتی پراچین سبھیتا۔ آریہ سنسکرتی اور ویدک دھانتا پر ایسے سنہری اور اَمولیہ اُپدیش تھے۔ جن کی تعریف نہیں ہو سکتی۔

کتھا سے پہلے آدھ گھنٹہ کے لئے جاناشنکر سنگھ جی بھجنیک کے رسیلے بھجن ہوتے تھے۔ کتھا کے وقت سماج میں خوب رونق اور چہل پہل ہوتی تھی سماج ہذا اسی طرح جنتا کو مزید آنند اور لابھ پہنچانے کے لئے ایک اور مہا نوبھاؤ کے جموں پدھارنے کا پربندھ کر رہی ہے

اب سماج ہذا کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ چیت مطابق ۲۰ مارچ و یکم اپریل کو منایا جانا نیت ہوا ہے سماج ہذا کا سالانہ جلسہ صرف لوکل حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ جلسہ ریاست بھر کی سماجوں کا جلسہ سمجھنا چاہیئے جس عظیم رونق اور شاندار کامیابی سے سماج ہذا کے

گیتا گیان امرت" لاہور

آنند کند بھگوان کرشن چندر کے پریم بھگتوں اور ان کے امر اپدیش شریمد بھگوت گیتا کے عقیدت مند ناظرین یہ خبر خاص خوشی کے ساتھ سنیں گے۔ کہ گیتا گیان امرت کے نام سے ایک ماہوار رسالہ (اردو) پنجاب کے مشہور کہنہ مشق اخبار نویس و امیر زادہ شانتی نارائن صاحب سابق ایڈیٹر بھارت ماتا لاہور و مترجم گیتا بھیہ اردو و مصنف نارائن کرشن ایڈیشن وغیرہ کی زیر ایڈیٹری جاری ہونے والا ہے۔ جس کا افتتاحی ایڈیشن خاص اہتمام اور شان کے ساتھ بیساکھی پر شائع ہو جائے گا۔ اس رسالہ کا ایک ایک نمبر اُن پنڈتوں کے مضامین نظم و نثر کا ایک مرقع گلدستہ ہوگا۔ جنہوں نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ گیتا کے ادق مضامین پر غور و خوض کرنے میں صرف کر دیا ہے۔ ساتھ ہی اس کے گیتا کے متعلق نادر و نایاب سنسکرت۔ ہندی۔ انگریزی۔ مرہٹی اور بنگالی تصنیفات کے اردو تراجم و اقتباسات بھی اس میں ہدیہ ناظرین ہوتے رہیں گے۔ افتتاحی نمبر تقریباً ۱۲۴ صفحات کا ہوگا۔ جس کی قیمت قسم اعلیٰ باتصویر ۶ر اور معمولی کی ۳ آنے ہوگی۔ سالانہ قیمت قسم اعلیٰ چار روپے (للعہ) معمولی کی دو روپے رکھی گئی ہے۔ لیکن جو صاحب ۱۰ اپریل سے قبل قیمت رسالہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں گے انہیں اعلیٰ ایڈیشن تین روپے سالانہ میں نذر کیا جائے گا۔ شائقین کو اس رعایت سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ملنے کا پتہ:۔

مینیجر گیتا گیان امرت موری دروازہ - لاہور

ویشو اتر لگیوں کیلئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں چیز اعلیٰ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے بیوپاریوں کو خاص رعایت

بھگت رام پوری

ہرنرخ اسی سیر | مالک بھارت وستو ایجنسی موتی منڈی لاہور

Gangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج لکھ پور کے سماچار :-

آریہ سماج مندر لکھ پور کی زمین خرید کر بنیادیں بھری گئی ہیں۔ یکم اپریل کو تعمیر شروع ہو جائیگی سپتاہک ست سنگ باقاعدہ ہو رہے ہیں۔ آریہ بھجنیہ اکی کتھا ہو رہی ہے۔ پتری پاٹھشالہ کا کام باقاعدہ چل رہا ہے۔

۱۲ فروری کو رشی بودھ اتسو بڑی رونق سے منایا گیا۔ ایشور استتی پرارتھنا، اوپاسنا سوستی واچن شانتی پاٹھ کے بعد برہم یگیہ کیا گیا۔ مہاشہ گوردھن داس جی نے بھجنوں دوارا لوگوں کو اتی پرسن کیا اس کے بعد مہاشہ کشن چند اور پنڈت بھگوان داس جی پردھان آریہ سماج نے رشی دیانند کی جیونی پر اتی اتم پربھاؤ شالی ویاکھیان دیئے۔ جنتا بہت پرسن ہوئی۔ حاضرین کا پتاشوں سے ستکار کیا گیا بھجن اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

ویر اتسو شری پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر بلیدان منایا گیا۔ ہون کیا گیا۔ کئی ایک مہانو بھاووں نے پنڈت جی کے کام اور آریہ سماج سے اگادھ پریم پر روشنی ڈالی۔ مہاشہ گوردھن داس نے بھجنوں دوارا لوگوں کو پرسن کیا۔ شانتی پاٹھ اور آرتی کے بعد کارروائی سماپت ہوئی اور مبلغ ۸ ؍ ۲ دان ...

دان وصول ہوا۔ جو بذریعہ منی آرڈر آریہ پرتی ندھی سبھا کو ارسال کر دیا)

اُپدیش بر موقع شادی

شریمان پنڈت گوردت ساکن پھوربھلہ کے چھوٹے بھائی عزیز منسراج کی شادی امرتسریا مل سکنہ لکھ پور کی سپتری کے ساتھ ۸ ؍ ۲ کو نہایت خوش اسلوبی سے ہوئی۔ شریمان ماسٹر فقیر چند صاحب کے پرشارتھ سے برات میں ہون یگیہ کیا گیا۔ مہاشہ گوردھن داس جی نیز دیگر مہانو بھاووں کے منوہر بھجن ہوئے۔ اس شبھ موقع پر دکشنا سے ایک روپیہ آریہ سماج لکھ پور ایک روپیہ کنیا پاٹھشالہ لکھ پور کو بطور دان عطا ہم پنڈت جی کو ودھائی دیتے ہوئے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ پربھو جوڑے کو چرنجیو رکھے۔

پنڈت بھگوان داس جی	۱ ؍
لالہ کرم چند جی	۱ ؍
گوردھن داس جی	۸ ؍

یہ دان بر موقع رشی بودھ اتسو اور ویر اتسو۔ شری پنڈت لیکھرام بلیدان اتسو پر وصول ہوئے جو بذریعہ منی آرڈر ارسال ہیں۔

(منتری آریہ سماج لکھ پور)

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منیجر

آریہ سماج نرملیہ کا وارشک اتسو :-

آریہ سماج نرملیہ کا ساتواں سالانہ جلسہ لالہ بشن سروپ جی گوٹے والے کی ادھیکشتا میں ۷ مارچ ۱۹۳۶ء کو منایا گیا۔ سوامی دھیر آنند جی پنڈت دھرم دت جی سوامی یوگانند جی اور مہاشہ بہاری لعل جی آدی پدھارے کشتی آسن وغیرہ کے کھیل ہوئے۔ اور پانچ انعام سداچاری ودیارتھیوں کو دیئے گئے۔ اتسو سے ایک سپتاہ پہلے سوامی یوگانند جی کتھا کرتے رہے۔

(سیکریٹری آریہ سماج نرملیہ)

آریہ سماج سرہند کا سالانہ چناؤ :-

پردھان :-	مہاشہ رام گوپال جی۔
اُپ پردھان :-	چھجو رام
منتری :-	مہاشہ جے رام سنگھ جی۔
اُپ منتری :-	مہاشہ ایشر داس
خزانچی :-	مہاشہ منی لال جی

انترنگ سبھا میں دو ممبران کے علاوہ لالہ جوالا رام جی اور لالہ دیو راج جی ویدیہ بھی سملت کر لئے گئے ہیں۔

(چھجو رام اُپ پردھان آریہ سماج)

ماہ مارچ میں امرت دھارا اور اسکے مرکبات ۳/۴ قیمت پر۔ باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر منگوائیں!

پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ موجد امرت دھارا کی چند ادویات جو کہ ہزارہا انسانوں کو نفع پہنچا چکی ہیں!

امرت دھارا کے پینتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں

یکم مارچ سے ۳۱ مارچ تک کسی بھی ڈاک خانہ میں خط ڈالنے سے نصف قیمت پر ملینگی!

گندھک رس (رجسٹرڈ) سخت سے سخت اور پرانے سے پرانے اسہال، پیچش، سنگرہنی وغیرہ چند یوم میں کافور۔ اکثر ایک ہی خوراک سے دست و پیچش وغیرہ کو آرام آتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ ۶ ماشہ ۸ ؍ نمونہ ۲ ؍

عرق بخار (رجسٹرڈ) موسمی بخار، ملیریا ہر قسم۔ روزانہ۔ تیجا۔ چوتھیہ وغیرہ سب اس ایک شیشی کے تین دن کھانے سے قطعی دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی خوراک تین یوم صرف ۸ ؍

درد شکن (رجسٹرڈ) اس دوائی کی ایک ہی پڑیہ کھانے سے پانچ منٹ کے اندر چاہے کسی قسم کا درد ہو سر اور آنکھ، دانت، ناک، کان، کمر، جوڑ وغیرہ کسی جگہ درد ہو جاتا رہتا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ نمونہ ۴ ؍

آنکھ روشن آنکھوں کی تمام امراض، دھند، جالا، پانی، خارش وغیرہ کو اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ ؍ ۶ ماشہ ۶ ؍

چت موہنی (رجسٹرڈ) چہرے کے بدنما داغ، کیل، چھائیاں وغیرہ دور ہو کر چہرہ صاف ہوتا ہے اور جھریاں نہیں پڑتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے

دل سندری (رجسٹرڈ) یہ تیل ہے جو چہرہ کو چمکاتا ہے اور داغ کیل وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ ؍

بال اڑانیکی بے نظیر دوائی اس سے ایک منٹ کے اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بخوبی بلا تکلیف جڑھ سے دور ہوتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۶ ؍ نمونہ ۱ ؍

منجن دیسی طرز کا کارآمد منجن ہے۔ دیسی ادویات کا مالک ایسڈ کی ملاوٹ سے بنتا ہے۔ ولایتی سے زیادہ مفید ہے۔ درد بند ہوتی ہے اور ہلتے دانتوں کو مضبوط کر دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸ ؍ نمونہ ۲ ؍

بال سفید تیل (رجسٹرڈ) بالوں پر تمام تیلوں کا سرتاج ہے۔ بالوں کو نرم و ملائم کرتا ہے ... قیمت فی شیشی ۱۲ ؍

دوائی بواسیر ۳ ؍ خونی و بادی ہر قسم کی بواسیر کے واسطے بے نظیر ہے۔ قیمت دو روپے (مع گا) نمونہ ۴ ؍

دوائی تلی ۲ ؍ تپ تلی (طحال) کے واسطے بے نظیر دوائی ہے۔ ہاضمہ کو تیز کرتی ہے۔ قیمت دو روپے۔ نمونہ ۴ ؍

کرکول ہاضمہ کے لئے بے نظیر دوائی ہے۔ معدے و آنتوں کی تمام تکالیف کو دور کرتی ہے۔ قیمت ۶۰ گولی دو روپے ۳۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ ؍

میٹھا پھل حمل کے دو ماہ بعد استعمال کرا دیں۔ شرطیہ لڑکا ہی ہوگا۔ اگر لڑکی ہو تو قیمت واپس۔ قیمت دس روپے (مع گا)

آرام جان جن کو دائمی قبض ہے۔ وہ ان کو کھایا کریں۔ آہستہ آہستہ بیماری دور ہو جاوے گی۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ۔ ۱۶ گولی ۸ ؍

اکسیر ۱ ؍ کمزوری و ضعف کی بے نظیر دوائی ہے۔ مقوی، مبہی، دافع جریان وغیرہ ہے۔ بوڑھے کو جوان بناتی ہے۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے۔ نمونہ ۸ ؍

کرن جوانی اس میں جوانی غائب یا ان کے رس نہیں ہیں پھر بھی تمام افعال رئیسہ اور بلڈ و دیگر کا اثر ہوتا ہے اور جوانی کی کرنیں جسم پر دوڑنے لگتی ہیں۔ ضعف باہ و متعلقہ امراض، تیز نزلہ، زکام، سستی، اعصاب وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ رنگت نکھرتی اور جھریاں بھی دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۱۶ گولی ۔۔ روپیہ ۸ گولی ایک روپیہ

طلاء ۴ ؍ یہ طلاؤں کا بادشاہ ہے۔ اس طلاء کے برابر تمام نقائص کو دور کر کے رگ رگ و پٹھے پٹھے کے اندر روح پھونکنے والا کوئی دوسرا طلاء نہیں ہے۔ قیمت چھ روپے۔ نمونہ ایک روپیہ آٹھ آنہ

سوہاگ وٹی عورتوں کے سفید پانی، جریان، لیکوریا، سیلان الرحم وغیرہ کی اکسیر دوائی ہے۔ قیمت دو روپے۔ نمونہ ۴ ؍

بال سکھ بچوں کی امراض، بدہضمی، قبض، دست، کھانسی وغیرہ کے لئے بے نظیر قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴ ؍

سار سارشٹ مرکب یہ دوائی خون کو صاف کر کے جسم کو کندن کی طرح کر دیتی ہے۔ قیمت دو روپے۔ نمونہ ۶ ؍

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri G...

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اردھ شتابدی سماروہ

ستیارتھ پرکاش جینتی — آریہ سماج ستھاپنا دوس — آرین ٹورنامنٹ

...ری ہدایات ۲۲ مارچ کو پڑھی جائیں

... اتاروں کے لئے مکانی بلڈنگز۔ سرائے۔ دھرم شالائیں مل چکی ہیں۔ جس سے اتارا کا پربندھ ... پیمانہ پر کیا جارہا ہے۔ بلڈنگز کے علاوہ ان ... کے میدان بھی لئے جاچکے ہیں۔ جن میں ... یاں لگ سکیں گی۔ پریواروں کے ٹھہرانے کا ... نگ ہوگا۔ صفائی کے لئے ڈاکٹر مقرر ہو چکے ... بجلیوں روشنی۔ نہانے اور ٹٹیوں کا خاطر ... بندھ کیا جارہا ہے۔

...بھائی تتھا آریہ سماجیں نمن سوچنائیں سبھا کو بھیجنے کی کرپا کریں

... کے نگر سے کتنے آریہ بھائی پدھار رہے ہیں ... ا بہت ہونگے۔ جو اپنے پریواروں کے ساتھ ... پر علیحدہ رہنا چاہتے ہیں۔ اور انہیں کس ... چھولداری یا خیمہ کی ضرورت ہوگی۔

... کا کرایہ	عا۲ر	۴	آدمیوں کے لئے	
"	عا۲ر ۸ر	۴ — ۵	"	"
"	سے ر	۶ — ۷	"	"
... کرایہ	صر	۸ — ۹	"	"
"	۱۲ عہ	۱۱ — ۱۲	"	"

...س

۱۱ اپریل سنیچر وار بعد دوپہر ۲ بجے ... سے بڑی شان سے گورودت بھون ... گا۔ اور ۸ بجے ختم ہوگا۔ سب آریہ سماجوں ... سدوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس جلوس میں ... آریہ سماج کے گورو تتھا سنگھٹن کا پریچہ ... وس اپنی شان کے لحاظ سے اپنی شمال آپ ... میں سنیاسی۔ مہاتما۔ گوروکل کے سناتک ... دیارتھی۔ گوروکلوں کے برہم چاری۔ کنیا ... ودیالیہ کی دیویاں۔ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر۔ آریہ ... بیلائیں۔ آریہ دیر دل۔ آریہ ورد ھ منڈل ... ایپلنک ودیالیہ کے ودیارتھی۔ ... سبھا کے سدسیہ۔ اور آریہ سماجوں ... ہونگی۔

... میں آریہ بھائی پگڑیاں اور ... کیسری ساڑھی پہن کر ... ایک بھائی کے ویشو انر یگیہ ...

اتاراکا پربندھ — جلوس — کوی سمیلن

آریہ سماج کا ستھاپنا دوس ۲۷ مارچ کو ہے۔ آریہ سارو دیشک سبھا کی آگیا انوسار آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ اس دن کو خاص طور پر منایا جاوے۔ لاہور میں یہ دن بڑی شان سے منایا جاویگا۔

ستیارتھ پرکاش جینتی ۲۷ مارچ سے ۲ اپریل تک ان دنوں ہر ایک سماج میں ستیارتھ پرکاش کی کتھا ہونی چاہیئے۔ ستیارتھ پرکاش پر لکچر کرائے جائیں۔ ہر ایک آریہ بھائی کو اس کے پڑھنے تتھا خریدنے کے لئے پریرنا کرنی چاہیئے۔ کوئی ایسا آریہ گھرانا نہیں رہنا چاہیئے۔ جہاں یہ پستک نہ ہو۔ جو سماجیں ستیارتھ پرکاش کو سرد پریہ اور دوسرے مذاہب میں مفت بانٹ سکیں۔ ضرور بانٹیں۔ سبھا نے ستیارتھ پرکاش چھپوانے کی گھوشنا کی تھی۔ اس شرط پر کہ آریہ سماجیں بہت سے ستیارتھ پرکاش خریدیں گی۔ مگر چونکہ آرڈر کم آئے۔ سبھا نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینا مناسب نہیں سمجھا۔ اب سبھا نے پروپکارنی سبھا ویدک پستکالیہ اجمیر سے نشچے کیا ہے۔ کہ وہ آریہ سماجوں کو گھر بیٹھے چار آنہ میں ستیارتھ پرکاش دیں گے۔ بشرطیکہ ۲۵ ستیارتھ پرکاش ہوں۔ کرایہ ریل بذمہ خریدار ہوگا۔ مال گاڑی کے ذریعے سے مال منگوانے میں بہت کم خرچ ہوگا۔ آریہ سماجوں کو اس رعایت سے ضرور لابھ اٹھانا چاہیئے۔ اور اس کی اشاعت سادھارن جنتا تک پہنچانی چاہیئے۔ لاہور میں یہ سپتاہ خاص طور پر منایا جاوے گا۔

یگیہ ۲۷ اپریل سے ۱۱ اپریل تک ایک وید کا یگیہ پورا ہو چکا ہے۔ اب باقی تین وید ان دنوں ادا ہوں گے۔ آریہ بھائیوں کو ان دنوں ایسا یتن کرنا چاہیئے۔ کہ جن آریہ سبھا سدوں نے ابھی تک ویشو انر یگیہ نہیں کرائے ہوں۔ ان سے یگیہ کرائیں۔ یگیہ کی پدھتی سبھا سے طلب کریں۔

۳ اپریل کو برہد یگیہ آرمبھ ہوگا۔ یگیہ کی کارروائی کی سماپتی پر روزانہ ایک پربھاؤشالی ویاکھیان ہوا کرے گا۔ جس میں یگیوں کی فضیلت کے متعلق روشنی ڈالی جایا کرے گی۔ ۳ اپریل کو صبح شری آچاریہ رام دیو جی کا ویاکھیان ہوگا۔ اور رات کو شری پوجیہ سوامی سرود انند جی مہاراج کا لیکچر ہوگا۔ اس پرکار روزانہ صبح۔ شام خوب چہل پہل رہا کرے گی۔

ویشو انر گیت سبھا نے ایک بڑھیا اور سندر کاغذ پر چھپوایا ہے۔ یگیہ کے دنوں آریہ بھائیوں کو صبح اس گیت کے دوارہ اپنے اپنے ستھان پر سنکیرتن کرنا چاہیئے۔ اور اردھ شتابدی مہوتسو میں شامل ہونے کا سندیش دینا چاہیئے۔ ویشو انر گیت اب ایک آنہ کے ستھان میں دو پیسے کردیا ہے۔ یہ قیمت صرف ڈاک خرچ وغیرہ کی ہے۔ آریہ سماجوں کو جلدی منگوا لینے چاہئیں۔

گیان چند
سیکرٹری اردھ شتابدی سمتی

جن آریہ بھائیوں نے ابھی یگیہ بیجز نہیں منگوائے انہیں وہ جلدی منگوا لینے چاہئیں۔

جلوس میں شامل ہونے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کے متعلق سبھا کو سوچنا دے دیویں :-

(۱) اپنی سماج کی بھجن منڈلی بھیجنے کی سوچنا جلدی دیویں۔

(۲) اگر آپ کی سماج میں بینڈ ہے۔ تو اس کے بھیجنے کی بھی اطلاع دیویں۔

(۳) اپنے اپنے سماج گوروکل تتھا سکول کا سائن بورڈ جس پر سماج۔ گوروکل اتھوا سکول کا نام لکھا ہو۔ ساتھ لانے کی کرپا کریں۔ اگر آپ کے ہاں تیار نہیں۔ تو سبھا کو سوچنا دیویں۔ تاکہ ہم آپ کے لئے تیار کروا سکیں۔

آریہ مسافر میں اشتہار دینا اپنی تجارت کو ترقی دینا ہے۔ نرخ مناسب۔ (مینجر)

اردھ شتابدی کے موقعہ پر
شاندار کوی سمیلن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اردھ شتابدی مہوتسو کے موقعہ پر ۹ اپریل کی شب کو ۷½ بجے ایک عالی شان کوی سمیلن ہوگا۔ جس کے پردھان امیر الشعرا رجناب منشی تلوک چند صاحب محروم ہونگے۔ کوی سمیلن میں شامل ہونے والے ہندی پنجابی اور اردو کے شعرا اکرام سے پرارتھنا ہے کہ وہ مندرجہ ذیل مضامین پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ اور سمیلن میں ہونے کی اطلاع منتری اردھ شتابدی مہوتسو گورودت بھون لاہور کو دینے کی کرپا کریں۔

(۱) آریہ سماج۔ (۲) شری سوامی دیانند جی۔ (۳) اچھوت ادھار (۴) وید (۵) گوروکل شکشا (۶) آریہ سبھیتا۔ (۷) ذات پات کی خرابیاں (۸) آریہ سماج کے شہید پنڈت لیکھرام جی شری شردھانند جی وغیرہ۔ (۹) استری شکشا (۱۰) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی۔

اردھ شتابدی کے لئے
باہر سے پیدل جتھے

راماں منڈی ریاست پٹیالہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں سے ایک پیدل جتھا اردھ شتابدی مہوتسو پر شمولیت کے لئے آرہا ہے۔ یہ جتھا راستہ میں ویدک دھرم کا پرچار بھی کرتا آوے گا۔ آریہ سماجوں سے نویدن ہے۔ کہ اس جتھہ کے لئے مناسب سہولتیں بہم پہنچا دیں۔ اور پرچار کا بھی پربندھ کریں۔

سیکرٹری
اردھ شتابدی سمتی۔

اردھ شتابدی سمبندھی
آرین ٹورنامنٹ

دسمبر ماس میں آرین ٹورنامنٹ کی تیاریاں بڑے زور شور سے ہو رہی تھیں بہت سی ٹیموں کے داخلہ کی فیس پہنچ چکی تھی۔ اب بھی سبھا نے بڑے وسیع پیمانہ پر یکم اپریل سے ٹورنامنٹ کا انتظام ...

Gangotri Gyaan Kosha

کر دیا ہے۔ اور اس کے لئے شری دیسراج جی فزیکل ڈائرکٹر موگا کالج کی خدمات حاصل کرلی ہیں وہ لاہور یکم اپریل کو پہنچ کر ٹورنامنٹ کی کارروائی آرمبھ کرادیں گے۔ اس میں سب گورو کلوں اور سکولوں کی ٹیمیں حصہ لے سکتی ہیں۔ مندرجہ ذیل کھیلیں اور داخلہ مقرر کیا گیا ہے:۔

(۱)	ہاکی	فیس داخلہ	۵ روپے
(۲)	والی بال	"	۲ روپے
(۳)	فٹ بال	"	۵ روپے
(۴)	گتکا	"	۴ ر ہر ایک کھلاڑی

ایک ٹیم میں ۴ کھلاڑی ہونگے

(۵) تلوار۔ لاٹھی جمناسٹک وغیرہ کھیل ۲ آنے فی کھلاڑی۔

یہ کھیلیں یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے شروع ہونگی اور ۱۰ اپریل تک جاری رہیں گی۔ جو جو ٹیمیں حصہ لینا چاہیں۔ وہ ۲۳ مارچ ۱۹۳۶ء تک اطلاع بھیج دیویں۔ ۲۵ مارچ کو قرعہ نکال کر کھلاڑیوں کو اطلاع دیدی جاوے گی۔

اس بات کو دھیان میں رکھا جائے گا۔ کہ لاہور سے باہر کی ٹیموں کو زیادہ عرصہ لاہور ٹھہرنا نہ پڑے باہر سے آنے والی ٹیموں کی رہائش کا پربندھ سبھا کی طرف سے کیا جائے گا۔ اُمید ہے۔ کہ سبھی سکول اس ٹورنامنٹ میں حصہ لیں گے۔ جیتنے والی ٹیموں کو چیلنج کپ اور انعامات دیئے جائیں گے۔

گیان چند
(سیکرٹری اردھ شتابدی کمیٹی گورودت بھون لاہور)

گوروکل مکھیہ ادھشٹاتا کا ایڈیٹر ”پرکاش“ کے
نام پتر

شریمان جی نمستے!

آپ کے پرکششٹ پتر میں گوروکل کے سالانہ جلسے کے سمبندھ میں ایک شیر شک سے درن لکھا ہے اس درن میں لکھی کچھ باتیں غلط ہیں۔ ان کے سنشودھن کی اوشکتا ہے۔ آشا ہے۔ آپ نمن لکھت سنشودھن اپنے پتر میں پرکاشت کرنے کی کرپا کریں گے۔

۱۔ درشک مہودے نے لکھا ہے۔ کہ اس درش جلسہ پر کیول برہم چاری داخل ہوئے۔ اصل میں سات کی جگہ اس سے پانچ گنے ارتھات پینتیس ۳۵ نئے برہم چاری داخل ہوئے ہیں۔

۲۔ آپ کے درشک نے لکھا ہے۔ کہ وعدے ملا کر کل روپیہ ۶۵ ہزار آیا ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ وعدے ملا کر کل اکہتر ہزار آیا ہے۔ ۶۵ ہزار روپیہ نقد آیا ہے۔ اس کے اتیرکت چھ ہزار کے وعدے ہیں۔ اس کے اتیرکت میں یہ بھی نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ کے درشک کی درشٹی گوروکل کے ورودھ میں پرتیت ہوتی ہے۔ اسی کارن انہوں نے کچھ ایسی باتیں لکھی ہیں۔ جو اچت نہیں معلوم ہوتیں۔ ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ نے پانچ سو روپیہ دیا تھا۔ یہ نشچت کیسے کہا جا سکتا ہے۔ برہم چاری چندر گپت کے اپنے برہمچاری جیون کے سب میڈل دان دے کر جو تیاگ کا بھاؤ درشایا ہے۔ اور ڈاکٹر گوکل چند جی نے اسے جس پرکار پسند کیا۔ اس کی اس پرکار ہنسی اڑانا مناسب نہیں پرتیت ہوتا۔ اس کے اتیرکت یہ بات آشچریہ کی ہے کہ آپ کے درشک کو آریہ سماج کے کوئی نیتا گوروکل کے جلسہ پر دکھائی نہیں دیئے۔ شری نارائن سوامی جی۔ پردھان آریہ سارودیشک سبھا شری سوامی ستیانند جی۔ شری سوامی کیولانند جی۔ شری آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ شری پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے۔ پردھان منتری آریہ سارودیشک سبھا دہلی۔ پروفیسر مہندر پرتاپ شاستری ایم۔ اے۔ اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یوپی پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار آدی آریہ سماج کے بہت سے گنیہ مانیہ نیتا اتسو میں پدھارے تھے۔ آریہ سماج میں ان کے اتیرکت اس سمے نیتا کون ہے۔ یہ سمجھنا کٹھن ہی۔ آشا ہے۔ آپ اس پتر کو پورا روپ سے پرکاشت کر کے اس بھرم کو دور کرنے کی کرپا کریں گے۔ جو کہ درشک مہودے نے لکھ دوارا پھیلایا ہے۔

ستیہ ورت
مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی

جوبلی ۱۰ تا ۱۳ اپریل ہوگی۔ اس سلسلہ میں وسیع پیمانہ پر سودیشی نمائش ۲۹ مارچ سے ۲۸ اپریل تک ہوگی۔ اردھ شتابدی کا پروگرام ۳ اپریل سے ہی شروع ہو جائے گا۔ اس موقعہ پر پنجاب کے گوشہ گوشہ سے ہزاروں آریہ نرناری پدھاریں گے اس موقعہ پر جو آریہ بھائی آریہ جنتا کی سیوا ان دنوں کے لئے ارپن کرنا چاہیں۔ وہ شگیھر سوچت کردیں۔ جن بھائیوں نے پورو ہی سیوا کرنا سویکار کیا ہوا ہے۔ ان کی خدمت میں نویدن ہے۔ کہ وہ ۷ اپریل تک یہاں ضرور پہنچ جاویں اور جو بھائی اس کام کے لئے اپنی خدمات دینا چاہیں وہ جلد اطلاع دیویں۔ تاکہ ابھی سے سب کی ڈیوٹیاں لگائی جا سکیں۔

(منتری)

آریہ سماج جلالپور کیکناں کا دوسرا وارشک اتسو

آریہ سماج جلالپور کیکناں کا دوسرا وارشک اتسو ۱۰-۱۱-۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں آریہ سماج منڈی بہاؤالدین

آریہ سماج پنڈی سیدپور کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں پریمی سجن باہر کے علاقہ سے اتسو میں سملت ہوئے۔ شاندار جلوس کا نظارہ اس سے قبل یہاں دیکھنے میں نہیں آیا۔ اتسو کی ہر ایک کارروائی میں پنڈال جو کہ نہایت اعلیٰ پیمانہ پر سجایا گیا تھا۔ حاضرین سے کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ ہر دو سبھاؤں کے علاوہ پنڈت رام دیو جی آچاریہ گوروکل جہلم۔ و پنڈت مہر چند جی ایڈیٹر آریہ ویر۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر لاہور ودوان پنڈت پدھارے ہوئے تھے۔ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے منتری مہودے شریمان لالہ خوشحال چند جی خورسند نے پدھار کر اتسو کی شان کو دوبالا کر دیا۔ ان کے عالمانہ ویاکھیان کا حاضرین پر بہت ہی اچھا پربھاؤ پڑا۔ جس کے لئے ان کا ہاردک دھنیاد کیا جاتا ہے۔ آریہ ویر دل کا انتظام۔ رہائش و بھوجن کا نہایت تسلی بخش تھا۔ آریہ ویر دل کے کپتان شری بابو ہنسراج جی سبھروال اور ان کے ممبروں کا ہاردک دھنیاد کیا جاتا ہے۔

(دیوان چند سبھروال منتری آریہ سماج ہذا)

اوشیک سوچنا

آریہ سماج کوئٹہ کی ہری کرشن پتری پاٹھشالہ میں ادھیاپکائیں کام کرتی تھیں۔ اور جن کا پراویڈنٹ فنڈ کا دھن کٹتا تھا۔ ان کی سوچنا کے لئے سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنا پراویڈنٹ فنڈ کا دھن واپس لینے کے لئے درخواستیں بہت جلد اس سبھا کے دفتر میں ارسال کریں جتنے دھن کی واپسی کا مطالبہ وہ کرنا چاہتی ہیں۔ اس کی مقدار بھی ضرور لکھی جائے۔

بھیم سین منتری۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
گورودت بھون لاہور

اردھ شتابدی مہوتسو کے لئے
ڈاکٹروں ویدوں اور
کمپونڈروں کی ضرورت

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب چونکہ پنجاب کے آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا ہے۔ کی پچاس سالہ گولڈن

دیانند دلت ادھار سبھا پنجاب

ضروری سوچنا

۱۔ آریہ پاٹھ شالہ موچیوالی جو کہ ... گنگا رام جی کی پُنیہ سمرتی میں ... تھی۔ آج کل بڑی کامیابی سے ... اس پاٹھشالہ کے لئے سبھا کے ... مہاشہ جیشٹھانند جی دھن اکٹھا ... آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے ... وہ پاٹھشالہ کے لئے دھن اکٹھا ... پدھاریں انہیں دھن اکٹھا کرنے ... کی کرپا کریں۔

(۲) سادیوال ضلع سیالکوٹ میں ... دلت ادھار اتسو ہوا۔ جس میں ... کا ذاتی پر دلیش سنسکار کیا گیا۔

(۳) ٹھاکر دت شرما ہیر بیگل ... باقاعدہ طور پر چل رہا ہے ... انچارج مہاشہ میلا رام جی ... تشریف لے گئے تھے۔ واپس آ گئے ... چھری وغیرہ بنانے کا کام بھی ... جاری کیا گیا ہے۔ تیار شدہ ... مہوتسو کے موقعہ پر پردرشنی میں ...

(۴) سبھا کے اُپدیشک مہاشہ ... پنڈت رام سرن جی جمبہ۔ مہاشہ ... ظفروال مہاشہ ہرشچندر جی ... سرینڈر پال جی ڈوبہ ٹیک سنگھ علاقہ ... ہیں۔ اور مہاشہ دیسراج جی ... میں سملت ہو کر پرچار کر رہے ہیں۔

(گیان چند منتری دلت ادھار ...)

گرام وید پرچارنی سبھا لاہور کا چناؤ

سبھا کا اجلاس مورخہ ۲۳ ... بھون میں ہوا۔ جس میں کثرت رائے ... ذیل عہدیداران کا چناؤ ہوا۔

پردھان:۔ ڈاکٹر جگت رام جی ...
منتری:۔ مہاشہ دھرم دیو ...
اپ پردھان:۔ ڈاکٹر ڈھلا رام ...
اپ منتری:۔ مہاشہ گورودت جی ...
خزانچی:۔ مہاشہ سرداری لال جی ...
ادھیکاریان کے علاوہ ...
انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے:۔
پنڈت گیان:۔ مہاشہ چونی لال ... منشی رام۔ مہاشہ نند لال۔ مہاشہ ... مہاشہ جگل کشور مہاشہ جن لال ... ہربنس لال۔ مہاشہ نریندر ...

(منتری)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماجوں کو خوشخبری

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ماہواری ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ یہ ٹریکٹ افسوس کہ ست سنگوں میلوں اور اتیہ شبھ اوسروں پر مفت تقسیم کرنے لائق ہیں + ۲۵ کاپیوں کا ایک پیکٹ ہوگا۔ ہر ماہ نئے سے نئے ٹریکٹ شائع کئے جایا کریں گے۔ ایک پیکٹ ماہواری منگوانے پر صرف دو روپیہ سالانہ چندہ ہوگا۔ دو روپیہ سے آپ بارہ اتم ایڈیشنوں کا لابھ اٹھا سکتے ہیں پہلے چندہ ساڑھے چار روپیہ رکھا گیا تھا۔ لیکن اب سماجوں کی سہولیت کو مدنظر رکھ کر دو روپیہ کر دیا گیا ہے۔ جو جو سماجیں اس ٹریکٹ وبھاگ کی گراہک بننا چاہیں۔ وہ جلد از جلد اپنا دو روپیہ چندہ بھیجکر کرتارتھ کریں +

ادھیکش :- ساہتیہ وبھاگ - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون - لاہور -

آریہ سماج رادور کی چٹھی :-

قصبہ رادور ضلع کرنال کے "سورہ" گاؤں میں جو ہندو جاٹ اور مسلمانوں کی بستی ہے - وہاں ہندو رہتواں زمانہ قدیم سے رہتے ہیں۔ جو تعداد میں ۱۷ یا ۱۸ ہیں۔ ان کو ہندو جاٹ کنوئیں پر پانی بھرنے کے لئے اجازت نہیں دیتے۔ جس سے ازحد تکلیف ہے۔ اور جو کنواں پرانے زمانہ سے اُن کو پانی کے لئے دیا ہوا ہے۔ وہ گاؤں سے باہر دو تین فرلانگ درختوں کی چھایا میں ہے۔ جو بالکل خراب وخستہ ہے۔ اور اس کے پانی میں جونکیں اور کیڑے وغیرہ پڑے ہوئے ہیں۔ بارش ہو جانے کے بعد بوجہ ایک جوہڑ درمیان میں آجانے کے ان غریبوں کو کنوئیں تک پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ طرح طرح کی سختیاں ہندو جاٹ صرف ان ہندو بھائیوں پر ہی کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ان لوگوں نے مسلمان ہونیکا نشچے کر لیا ہے۔ اور عنقریب وہ شخص سب کے سب معہ عیال واطفال ۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء کو بوعدہ مسلمانوں کے مسلمان ہونے کو تیار بیٹھے ہیں۔ آریہ سماج رادور اور لاڈوہ کی طرف سے وہاں جاکر کوشش بھی کی۔ مگر ہندو جاٹوں نے جو اس گاؤں میں صرف تھوڑے ہی گھر ہیں۔ ایک نہ مانی۔ اس پر مسلمانوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ مسلمانوں کی تعداد بھی اس گاؤں میں معمولی ہے۔ جو دوسروں کی سہائتا سے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ان غریبوں سے کہا۔ کہ ہم آپ لوگوں کے لئے ہزاروں روپیہ اور آدمی صرف کرکے آپ کی تمام مشکلات حل کر دیں گے۔ آپ کلمہ پڑھیں اور پانی پئیں۔ جس ہندو آریہ جاتی کو وسیع کیا جاتا ہے۔ اس کے بھائی ہندو جاتی کے انمول رتن صرف پانی سے تنگ آکر اس روشنی کے زمانہ میں مسلمان ہونے کو تیار بیٹھے ہیں۔ اس کے لئے سب ہندو سوسائٹیوں کے لیڈروں کی خدمت میں التماس ہے کہ پورا پورا دھیان دے کر جلدی سے جلدی کام کریں اور اس کٹھنائی کو حل کریں۔ اور خصوصاً محبان وطن جاٹ صاحبان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنے "سورہ" والے بھائیوں کا پورا پورا دھیان دلاکر اس دباؤ کو دور کیا ختم کر دیں جس سے کہ یہ سمسیا حل ہو جائے۔

(نوٹ) نیز میرے بزرگ چودھری چھوٹو رام جی ممبر کونسل کی خدمت میں التماس ہے کہ کیا وہ ان گتو رکھشکوں کو مساوی حقوق دلاکر یش کے بھاگی بنیں گے۔ اوم شم۔

(رام رکشپال آریہ پردھان آریہ سماج رادور)

آریہ سماج وادبرٹن کے سماچار :-

(۱) ۲۳/۲/۳۶ کو آریہ سماج وادبرٹن کی ایک جنرل میٹنگ ہوئی۔ جس میں نئے سال کے عہدہ داروں کا چناؤ کیا گیا۔ جو مندرجہ ذیل ہے :-

پردھان :- لالہ ہرکشن داس جی بزاز

اُپ پردھان :- لالہ ہیرانند جی۔

منتری :- لالہ دیوی دیال جی۔

اُپ منتری :- مہاشہ موہن لال جی۔

خزانچی :- مہاشہ ہزاری لال جی۔ صراف

لائبریرین :- مہاشہ چنداس جی۔

(۲) ۲۵/۲/۳۶ کو لالہ میلا رام جی کی سپتری سمترا دیوی کا شبھ وواہ لالہ دینا ناتھ جی قلعہ سوبھا سنگھ نواسی کے سپتر مہاشہ اننت رام جی کے ساتھ سوسمپن ہوا۔ وواہ پورن ویدک ریتی سے ہوا بلکی اور وواہ کی رسمیں خاص طور پر پربھاؤشالی تھیں بہن دیراں دیوی جی کے نیز بھوتیں استریوں کے اور کنور اندرجیت کے بھجن بڑے منوہر تھے پنڈت دشونا تھ جی ایم۔ اے کی وواہ کروانے کی شیلی اور اپدیش بھی قابل تعریف تھا۔ جس کا منڈی وادبرٹن کے لوگوں پر اور خاص طور پر براتیوں پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ اور ان میں سے چند ایک نے پرتگیا بھی کی۔ کہ ہم اپنی لڑکیوں کا وواہ پورن ویدک ریتی سے کرا دیں گے۔ اس شبھ اوسر پر مبلغ ۵۰ روپے دان پراپت ہوا۔

وید پرچار فنڈ ۵ روپے۔ سندر آریہ سماج وادبرٹن ۱۵ روپے۔ دکشنا اور کرایہ آدی ۱۰ روپے۔ اردھ شتابدی فنڈ ۲ روپے اخبار آریہ ویر ۲ روپے مرکزی یتیم خانہ ۲ روپے۔ استری آریہ سماج وادبرٹن ۲ روپے۔ اور بنس کھ سبھا ۲ روپے۔ دھرم استھان قلعہ صوبا سنگھ ۱۰ روپے۔

آریہ سماج وادبرٹن دونوں پکشوں کو ہاردک بدھائی دیتا ہے۔ اور ور وکنیا کی درازی عمر کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔

(۳) آریہ سماج وادبرٹن کے برٹن کے لئے زمین خریدی ہوئی ہے۔ دھن ابھاؤ سے ابھی تعمیر شروع نہیں ہوئی۔ دانی سجن آچ دیں :

(منتری آریہ سماج ...)

گوروکل شلپ ودیالیہ بھٹنڈہ :-

پبلک یہ پڑھ کر خوش ہوگی۔ کہ گوروکل شلپ ودیالیہ بھٹنڈہ میں شلپ (دستکاری) مثلاً دری غالیچہ بننا۔ صابون سازی۔ بڑھئی کا کام بورڈ نویسی۔ ٹرنک۔ بالٹی وغیرہ بنانا سلیٹ و چاک کا بنانا۔ اونی وسوتی کپڑا بننا۔ سیاہی تیار کرنا۔ سلائی کی مشین کے دھاگے کی گولیاں بنانا کا کام جاری ہو گیا ہے۔ داخلہ ان دنوں شروع ہے۔ مڈل پاس۔ ہندی رتن یا ان کے برابر یا زیادہ قابلیت رکھنے والے طلباء داخل کئے جاویں گے فیس وغیرہ کچھ نہیں لی جائے گی۔ البتہ ودیارتھیوں کو روٹی کپڑے کا خرچ اپنا اپنا برداشت کرنا ہوگا۔ کورس دو سال کا ہے۔ جو ودیارتھی ایمانداری سے کام کرنے کا اقرارنامہ لکھ کر دیں گے انہیں ۳۰ روپے ماہوار کی نوکری کی گارنٹی بھی دی جائیگی جو ودیارتھی داخل ہونا چاہیں۔ جلد اپنی اپنی درخواستیں بھیجدیں۔

(ادھشٹاتا گوروکل شلپ ودیالیہ بھٹنڈہ)

سوامی دیانند سرسوتی آچاریہ تھا

(بقیہ صفحہ ۱۰)

سے بات کی تھی۔ رام چندر جی نے سادھو ہوکر راون کی بہن سے باتیں کیں۔ کرشن چندر جی نے عورتوں کے کپڑے اٹھائے۔ ایسی حالت میں کوئی سادھو سنیاسی دیوتا سناتن دھرم کا نہیں رہتی وہ الزام نہ لگ سکے۔ جیسا کہ آچاریہ دیانند پر لگایا ہے۔ ہمارے خیال میں اوپر کے سب لوگ دھرماتما تھے۔ دھرماتما پرشوں کو گالیاں دینا نابالغوں کا کام ہے۔ میں نے آج تک دیانند جی کی جے نہیں بولی۔ مگر آج میری آتما سے سوامی جی کے پوتر جیون پر نظر ڈال کر بے اختیار الفاظ

اپنے پستکالیہ کیلئے نئی پستکیں منگوائیے

اگر آپ اپنے مطالعہ یا اپنے پستکالیہ کے لئے عمدہ عمدہ کتابوں کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیشہ

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کو لکھیں اور انکی مندرجہ ذیل تازہ چھپی کتابیں منگوائیے :-

بھارت بھومی اور اس کے نواسی (ہندی) قیمت ۲/۸ مصنف پنڈت جے چندر جی ودیالنکار

اس پستک کی بھارت کے سب عالموں نے تعریف کی ہے۔ بھارت بھومی کا سچا گیان دینے کے لئے اس سے اچھی دوسری پستک نہ ملے گی +

بھارت سماج شاستر (ہندی) قیمت ایک روپیہ (عہ) مصنفہ پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی

اس پستک کے پاٹھ سے بھارت واسیوں کا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے۔ اور ان کے ہردیہ میں بھارت کے دھرم اور تہذیب کے لئے آدر پیدا ہوتا ہے +

تبت میں سوا سال (ہندی) قیمت ۱/۴ مصنف بودھ دھرم کے مشہور بھکشو راہل جی۔ آپ بودھ دھرم کے سرگروہ لیڈر ہیں۔ اور سرگزشت لکھنے میں ماہر ہیں۔ آپ کی یہ کتاب طالب علموں کے جیون میں اتساہ بھرنیوالی اور ان کو دلیر بنانے والی ہے +

امر جیون (ہندی) قیمت ۱/۴ مصنف سوگیہ ڈاکٹر کشیپ دیو شاستری۔

یہ پستک بہت قیمتی وچاروں کا بھنڈار ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایکبار تو پاٹھک کے اندر نئے جیون کا سنچار ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو سادھارن ادستھا سے بہت اونچا اٹھا ہوا پاتا ہے +

ملنے کا پتہ :-

سب طرح کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے } **شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی**

eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج ڈگشائی کے سماچار

سپتاہک ست سنگ

ہون یگیہ کی کارروائی کے پشچات استری پرشوں نے ملکر ایشور استتی کا ایک بھجن گایا۔ اس کے بعد منتری پردھان آریہ سماج ہذا نے مُردہ دلوں کو تازہ کرنے والی پر ارتھنا کر دانی صاحبِ دو دیویوں نے بڑے منوہر بھجن گائے۔ اس کے بعد پنڈت مکھن لعل جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا (دلت ودھاگ) نے آئی ہوئی جنتا کو اپنے منوہر اُپدیش دوارہ اچھی طرح سے دکھا دیا۔ کہ عام ہندو لوگ جس روپ میں آج کل ہم تہوار کو مناتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ سچے معنوں میں یہ کسطرح منایا جانا چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ۔

میں روز سے پنڈت مکھن لعل جی بدھا وتی پاٹھشالہ کمارہٹی (جس میں دلت جاتیوں کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں) تعینات ہوئے ہیں۔ آریہ سماج ڈگشائی کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے۔ کہیں ہون کرانا ہو۔ کوئی سنسکار کرانا ہو۔ کوئی پرب منانا ہو۔ کہیں پرچار کرنے کو جانا ہو۔ پنڈت جی اپنی خدمات کو دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور اپنے منوہر بھجنوں و ویاکھیانوں دوارہ جنتا کی خوب سیوا کرتے ہیں۔

پچھلے دنوں میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار ۱۵ سے ۱۸ تک رشی جنم شتابدی اُتسو منایا گیا تھا۔ حالانکہ کمارہٹی اور ڈگشائی میں تقریباً ایک میل کا فاصلہ ہے۔ اور سخت چڑھائی ہے پنڈت جی صبح یجروید کے منتروں سے ہون یگیہ کراتے اور رات کے سمے سوامی جی کی جیونی پر ویاکھیان دینے آیا کرتے تھے۔ حالانکہ کئی بھائی جو ڈگشائی میں ہی مقیم تھے۔ پہاڑ کی سردی اور بارش سے ڈرتے ہوئے کئی موقعوں پر سماج مندر میں جانے سے گریز کر گئے۔ لیکن پنڈت جی بدستور وقت مقررہ پر آتے رہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ پنڈت جی کی موجودگی نے آریہ سماج ہذا کے جیون میں بہت اتساہ پیدا کر دیا ہے جس کے لئے یہ سماج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و پنڈت جی کا اتی دھنیاد کرتی ہے۔

اس کے بعد شری مکنسکیت منتری جی نے لالہ کرم چند جی ریٹائرڈ پنڈت ۲۔ ۵۔ ۱۷ کا ایک روپیہ سماج کو دان دینے پر شکریہ ادا کیا۔ آرتی و شانتی پاٹھ کے پشچات آئی ہوئی جنتا کا چائے وشٹھان آدی سے ستکار کیا گیا۔ مہاشہ دلیشراج جی سبھاسد آریہ سماج ہذا کی طرف سے ستکار کیا گیا اور کارروائی ختم ہوئی۔

(۲) پچھلے سپتاہ میں آریہ سماج نے دو سجنوں کے گھر پر ہون یگیہ کیا۔

(۳) ... ۔ ۔ سے ہر روز رات کو ۸ بجے سے ۹ بجے تک مہاشہ بودھا رام جی منتری آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کی کتھا کرتے ہیں۔ آئی ہوئی جنتا کے دل و دماغ پر ہر ایک بات ذہن نشین کرانے کے لئے منتری جی اپنی ودوتا دوارا کتھا کو بڑے مفصل روپ میں بیان کرتے ہیں۔

(۴) آریہ سماج ہذا میں ست سنگوں و آریہ پربوں کو بڑے اتساہ و سماروہ سے منایا جاتا ہے۔

(مُنکیت منتری آریہ سماج ڈگشائی)

آریہ سماج جیند کا سالانہ جلسہ

سب دھرم پریمیوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ آریہ سماج جیند کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ مارچ مطابق چیت شدی پنچمی۔ چھٹ۔ سپتمی بار شکر۔ سنیچر۔ اتوار کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس شبھ اوسر پر بڑے بڑے ودوان۔ سنیاسی۔ مہاتماؤں کے منوہر اُپدیش اور عالمانہ ویاکھیان ہونگے۔ یہ جانکر بڑی خوشی ہوگی۔ کہ شری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور نے شری پنڈت گیان چند جی بی۔ اے آریہ سیوک۔ شری پنڈت رام ... جی آریہ اُپدیشک۔ شری پنڈت سمر سنگھ جی سناتک گوروکل کانگڑی۔ شری آچاریہ ... کرشن کمار پرنسپل ... مہاودیالیہ متھرا اس کالج ہوگا کو پدھار کر اپنے منوہر ویاکھیانوں سے جنتا کو ترپت کرنے کا موقع دے دیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی ودوانوں کو بلانے کے لئے خط وکتابت ہو رہا ہے۔ اس موقع پر دیہات و دیگر ... سب دھرم پریمیوں سے خاص کر آریہ بھائیوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس موقع پر پریوار سہت پدھار کر جلسہ کی رونق کو بڑھاویں۔ اور دھرم اُپدیش سے لابھ اٹھاویں۔

(رام پرکاش پردھان آریہ سماج جیند)

آریہ مسافر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو ترقی دیں۔ نرخ مناسب ہیں۔ (مینیجر)

گوروکل آیورویدک فارمیسی

چیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے بچے اس سے موٹے تازے ہوتے ہیں۔ کھانسی دل کی دھڑکن۔ تپ دق کی خاص دوا ہے۔ قیمت چار روپے۔ فی سیر

لاہور کے ایجنٹ

برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

ملنے کا پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۱۲ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

ہفتہ وار آرگن

اوم

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

آریہ مسافر

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ار

ہفتہ وار

لاہور

ایڈیٹر

چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक — आर्य्य मुसाफिर — लाहौर

آریہ مسافر
ویدک دھرم
کا
سچا پرچارک اور
سبھا کا ہفتہ وار گزٹ ہے
آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجئے
(مینیجر)

۲۶۶ کمالیہ سیوڈنٹس کورٹ روڈ
متصل گھنٹہ گھر
لدھیانہ

جلد — ۷ } اتوار — ۱۷ — چیت سمت ۱۹۹۲ بکرمی دیانند آبد ۱۱۱ مطابق ۲۹ — مارچ سنہ ۱۹۳۶ء { نمبر — ۱۳

ویدامرت

इमे ये नार्वाङ् न परश्चरन्ति न ब्राह्मणासो न सुतेकरास: ।
त एते वाचमभिपद्य पापया सिरीस्तन्त्रं तन्वते अप्रजज्ञय: ॥

جو نہ اس لوک میں اور نہ پرلوک میں چلتے ہیں۔ نہ برہم گیانی اور نہ یگیہ شیل یعنی کرم شیل بنتے ہیں۔ وہ یہ اگیانی اس وید بانی کو پاکر بھی پاپ ریتی سے ہل چلانے والے بنتے ہیں یا کپڑا بنتے ہیں۔

اس منتر میں وید پڑھنے کا مقصد صاف ظاہر کیا گیا ہے۔ وید پڑھنے کے دو اُدیشیہ ہیں ایک اس لوک کو بنانا یعنی اس دنیا میں ترقی کرنا۔ اور دوسرا پرلوک کو بنانا۔ یعنی پارلوکک اُنتی کرنا۔ اسی مطلب کو دوسرے الفاظ میں یہ لکھ کر اور صاف کر دیا گیا ہے۔ کہ کرم شیل اور برہم گیانی بنو۔

جو لوگ وید کے بتائے کرم یوگ پر چل کر کرم شیل اور برہم گیانی نہیں بنتے ہیں۔ ان کا وید پاٹھ رائیگاں ہی جاتا ہے۔ وہ پاپ کا ہی جیون ویتیت کرتے ہیں۔ اور پاپ پیدن ریتی سے جیون گزارتے ہوئے وہ کھیتی کرنے اور کپڑے بننے جیسے چھوٹے موٹے کام بھلے ہی کرتے چلیں۔ ان کی کوئی خاص اس لوک اور پرلوک کی اُنتی نہیں ہوتی۔ وید ہمارا دھرم گرنتھ ہے۔ وید کا پریوجن خود وید نے بتا دیا کہ اس لوک اور پرلوک کی اُنتی کرنا ہے اسی لئے ہمارے دھرم کا آدرش بھی وہی ہوا۔ یعنی سنسارک اُنتی اور برہم پراپتی [illegible] درشن کے مصنف نے بھی دھرم کا لکشن یہ کیا ہے۔ کہ یتو ابھیودے نیہ شریس سدھی سہ دھرمہ۔ یعنی جیون بتانے کے اس ڈھنگ سے ہماری اس لوک میں ترقی ہو۔ اور ہم برہم پراپتی کے بھی لائق بنتے جائیں۔ اس کا نام دھرم ہے جو اصول اس کسوٹی پر درست نہ اترتے ہوں۔ انہیں دھرم نہیں مانا جا سکتا۔

اے انسان! پرماتما کے پرم پوتر گیان وید کو سویکار کیا۔ اور اس کے آدھار پر اس لوک کی اُنتی کرتا ہوا آخر میں آنند کے بھنڈار بھگوان کے پاس پہنچنے کے لئے اپنے آپ کو بنا۔ جسے پراپت کرکے تیرے سارے دکھ اور سارے بندھن کٹ جائیں گے۔

میرا وطن

پھولوں سے بھی سوا ہے کانٹا میرے وطن کا
ہے آفتاب مجھ کو ذرہ میرے وطن کا
دل میں جما ہوا ہے نقشہ میرے وطن کا
ہیں سب عزیز مجھ کو اس کی برائیاں بھی
بہتر بہار سے ہے اس کی مجھے خزاں بھی
دنیا میں ہو رہا ہے چرچا میرے وطن کا
گودی میں اس کے کیا کیا دریا چل رہے ہیں
ہر سمت کیسے کیسے چشمے ابل رہے ہیں
گویا بہشت ہے اک نقشہ میرے وطن کا
میں نے جہان بھر میں کیا کیا نہ خاک اڑائی
ایسی نہ جہان بھر میں بستی کہیں نہ پائی
ہے میرے سر میں افسر سودا میرے وطن کا

[illegible] پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر واقع گوروت بھون لاہور سے شائع ہوا۔

Gangotri Gyaan Kosha

نجات کا صحیح راستہ

لیکھک شری لالہ جیون مل جی ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ۔۔۔ خانیوال

شرف المخلوقات

[illegible] مخلوق
[illegible] مخلوقات سے اعلےٰ یا اشرف ہیں یعنی
[illegible]
[illegible] انسان جس
[illegible] اشرف کا خطاب دیا
[illegible] میں خطاب
[illegible] ہیں جو انسان
کو دیگر مخلوقات سے ممیز کرتی ہیں۔ اور اشرف
کا خطاب دلاتی ہیں۔

انسان کا ادنیٰ جسم [illegible] ذہنی و عقلی
[illegible] خوب ہیں۔
[illegible] قابل
[illegible] شروع شروع میں ہی
[illegible] قانون قدرت کی اتباع
[illegible] عاقبت کی طرف
سے [illegible]
[illegible] قدرتی خوراک کی طرف سے
[illegible] سوالات کو حل کر
دیا۔ [illegible] جہاں کہیں کتابیں
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہندو کہاں تک اپنے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ایک عضو معطل کی
[illegible] ہو گیا۔

[illegible] چار صدیوں
[illegible] ہستیوں نے
[illegible] حقیقت کے رازوں
[illegible] آواز قابل قبولیت
[illegible] بے علم گروہ اور پرانے خیالات
[illegible] ہے۔ لہٰذا ان کی آواز
[illegible]
[illegible] دیا جا سکتا
[illegible] آواز [illegible]

بایں ہمہ اگر اس آواز کو تسلیم کا نام دیں بھی
تو ان کی تحقیقات کو انسانی وجود اور انسانی اخلاق
کے ابتدائی مرحلے پر پا سکتے ہیں۔ جسمانی خوراک
میں انہوں نے قدرت کے ایما کی چنداں قدر
نہیں کی۔ مضر صحت خوراک کو ممنوع قرار دینے
کے بجائے وہ ان کی تلافی چنے۔ تمباکو۔ شراب
وغیرہ سے کرتے ہیں۔ جب انسانی جسم کی [illegible]
کوئی گراوٹ واقع نہیں ہوتی۔ اور میرا یقین ہے
کہ جب تک قدرت کے ایما پر عامل نہیں ہوتے
وہ [illegible] جائیں۔

دوسرا پہلو ہے۔ اخلاق کا۔ اخلاق کے
متعلق بھی مغربی بہائی دھیمی آواز میں "[illegible]"
[illegible] کے مبارک اصول تک
تو پہنچ گئے ہیں۔ مگر جہاں ایک طرف یہ آواز نہایت
کمزور ہے۔ وہاں ہندو محققوں کی [illegible]
افضل ترین منازل کو نہیں پہنچے۔ اور روحانیت کی
تو ابھی تک مغرب میں نام بھی نابود ہے۔

قدیم الایام میں ہندو محققوں نے تجربہ کر کے
انسانی وجود۔ اخلاق اور روح پر وضاحت سے
خیالات ظاہر کئے ہیں۔ لہٰذا ہم کو انہی کی شرن
لینی پڑتی ہے۔

ہندو فلاسفی بتلاتی ہے۔ کہ انسانی وجود میں
پانچ کوش یعنی پانچ خزانے ہیں۔ ان مے کوش۔
پران مے کوش۔ منومے کوش۔ وگیان مے کوش
و آنند مے کوش۔ باقی جانداروں میں صرف
پہلے دو ہی ہیں۔ تیسرا بھی کسی کسی جاندار میں
برائے نام ناقص حالت میں معلوم ہوتا ہے اور
چوتھا اور پانچواں تو بالکل نابود ہیں۔ اب دیکھنا یہ
ہے۔ کہ انسان نے ان قدرت کے عطیوں کا کہاں
تک درست استعمال کیا۔ اور آیا وہ دوسرے جاندار
داروں سے افضل یا اشرف کہلانے کا مستحق
ہے بھی یا نہیں۔

(۱) ان مے کوش۔ اس کثیف جسم کا نام ہے۔ جو
ان یعنی خوراک سے پیدا ہوتا ہے۔ بڑھتا اور
پھولتا ہے۔ [illegible] جسم کو نشوونما دینے والی اشیاء

ہوا پانی وغیرہ تک ہیں۔ وہ سب ان پر منحصر
ہوتی ہیں۔ یہ خوراک اسی خالق نے نباتات حیوانات
اور انسان سب کے واسطے بکثرت مہیا کی ہے۔

نباتات ہر ملک و ہر آب و ہوا میں اپنے اپنے
موقعہ اور موسم میں پیدا ہوتے اور نشوونما پاتے ہیں
اور جہاں کہیں ان کی خوراک میں کمی واقع ہو جائے
یا موسم ناموافق ہو یا [illegible] اور آفت آسمانی آ جائے
تو وہ نشوونما نہیں پا سکتے۔ یا تباہ ہو جاتے ہیں
ان کو قدرت نے یہ ہمت نہیں دی۔ کہ اپنے بچاؤ
کا خود انتظام کریں۔ وہ قدرتی احکام کی پابندی
میں لاکھوں برس پیشتر جس حالت میں تھے۔ اسی حالت میں اب
تک چلے آتے ہیں۔ بلکہ بعض جگہ جہاں انسان نے
ان کے نشوونما کے قدرتی وسائل بہتر مہیا کئے۔
یا موافق خوراک بکثرت دی۔ تو ان کی حالت ترقی
بھی کر گئی۔

اسی طرح دیگر چرند پرند بھی آغاز آفرینش سے
جو بھی خوراک ازلی قدرت نے مقرر کی اسی
پر قناعت کرتے ہوئے اوقات بسر کرتے ہیں۔
اور قدیمی حالت میں قائم ہیں۔ بلکہ بعض حالتوں
میں جہاں انسان نے ان کی پرورش کے بہتر وسائل
مہیا کئے۔ وہاں وہ اچھی حالت میں ہیں۔ بہر
حال جہاں تک پرانے واقعات اور تواریخ سے پتہ
چلتا ہے۔ نباتات اور حیوانات کی حالت بدستور
سابق چلی آتی ہے۔

انسان کی حالت قدیم الایام میں بلحاظ قد و
قامت۔ توانائی و تندرستی بہت کچھ بہتر تھی۔ جو
اس وقت نہیں ہے۔ اس کا سبب عام نظر میں اور
حکما کی نظر میں یہی بتلایا جاتا ہے۔ کہ انسان بھی
قدرتی اور ضروری خوراک سے درگذر کر کے مختلف
مضر صحت اور ناموافق خوراک کا عادی ہو گیا۔ اور
حفاظت جسم و قوا اور ذہنی و دماغی کے قدرتی اصولوں
سے منحرف ہو کر بے لگام ہو گیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ
انسان کا جسم قد و قامت۔ توانائی۔ صحت۔ ذہن
و دماغ سب کمزور ہو گئے۔ کپل کناد گوتم آدی
رشیوں کے جسم و دماغ آج دنیا میں نایاب ہیں۔

انسانی جسم کی خوراک [illegible]
سبزیات۔ میوہ جات۔ [illegible] دودھ
وغیرہ ہیں۔ جب تک انسان [illegible]
صابر رہا۔ اس کی جسمانی صحت [illegible]
رہی۔ لیکن جب سے انسان نے [illegible]
بدترین چیزیں اور خوراک [illegible]
سگرٹ۔ بھانگ۔ چرس۔ چنڈو [illegible]
شراب اور گوشت کا استعمال شروع کر دیا
اس کی جسمانی حالت بگڑنی شروع ہو گئی [illegible]
بدن گرتی رہی ہے۔

مذکورہ بالا اشیاء میں سے [illegible]
تو صرف دوائی کے طور پر [illegible]
[illegible]
گوشت چونکہ آج کل [illegible]
بن رہا ہے۔ بالکل خلاف [illegible] کثرت [illegible]
[illegible] گوشت خوری [illegible]
کے واسطے مضر صحت ہے۔ انسان کو [illegible]
جانوروں کا ہی دودھ موافق آتا ہے [illegible]
[illegible] گوشت اور منشیات سے [illegible]
قطعی رکھنا چاہیئے۔

دوسرے جانوروں کی خوراک پر اگر [illegible]
ہی انسان کی قدرتی خوراک کی کافی رہنمائی [illegible]
گوشت خور جانور پانی زبان سے چاٹ کر پیتے [illegible]
[illegible] روشنی اندھیرے میں دیکھ سکتے ہیں [illegible]
[illegible] محسوس کرتے ہیں۔ ان کا [illegible]
کچا گوشت ہضم کر سکتا ہے۔ [illegible]
ان کے دانت گوشت کھانے کے واسطے [illegible]
انسان کا پانی پینے کا طریقہ۔ دانتوں، آنکھوں
کی ساخت۔ زبان کا ذائقہ وغیرہ [illegible]
دیکھتے ہیں [illegible] گوشت خور نہیں ہے۔

اس کے علاوہ گوشت میں یہ [illegible] نقص ہے
انسانی جسم میں سستی۔ مکاری۔ بے رحمی [illegible]
کند ذہنی پیدا کرتا ہے۔ اور [illegible]
بنا دیتا ہے۔ گوشت خور [illegible]
کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

سیاسی نقطہ نگاہ سے بھی [illegible]
نقصان دہ ہے۔ اگر انسان گوشت خوری [illegible]
تو دنیا میں آج ہی امن [illegible]
[illegible] ہندوستان [illegible]
میں ۲۰-۲۲ لاکھ [illegible] زاید گوئیں ذبح [illegible]
[illegible] گوشت خوری چھوڑ دیں [illegible]

کرتویہ درشن

سندر سنہری مجلد گٹکا۔ بھگتی درپن۔ بھگتی درشن۔ کرتویہ درشن وغیرہ سب سے بڑا ۸۵ تصاویر
۴۹۰ سے اوپر صفحات۔ سوادھیائے کے لئے بہت سے وید منتروں نتیہ کرموں اور بہت ہی ضروری کام
کی باتوں کا مجموعہ۔ روزانہ پاٹھ۔ انعام۔ جہیز۔ برات اور بطور سوغات دینے کے لئے سب سے بہتر [illegible]
ہے۔ قیمت باوجود سب سے زیادہ کام کی باتیں ہونے کے صرف دس آنے۔ پانچ کاپی کے خریدار کو
آٹھ آنے (۸/) فی جلد کے حساب سے دیا جاتا ہے

وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri [illegible]

آریہ مسافر لاہور

۲۹ - مارچ سنہ ۱۹۳۶ء

سبھا کا اردھ شتابدی سماروہ

جیسے کہ آریہ مسافر کے پاٹھکوں کو معلوم ہے [illegible] سبھا اپنا اردھ شتابدی سماروہ منانے لگی ہے [illegible] ہونے میں صرف دو باقی ہوں گے۔ کیونکہ جالی شتابدی سماروہ میں شامل ہونے کیلئے اپنے اپنے استھانوں سے چل پڑیں گے۔ شتابدی سماروہ میں [illegible] یاتری بن کر شامل ہونے والوں [illegible] کی [illegible] سے کبھی پڑاؤ بھی [illegible] پہنچے ہوں گے۔ لاہور میں بھی سماروہ کے ساتھ اور [illegible] کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ آریہ سماج [illegible] سنیاسی مہاتماؤں نے سماروہ میں سملت ہونے کی نشچت سوچنا بھی کارہ یا لیہ میں بھیجی ہے شری [illegible] سوامی جی۔ شری سوامی سروانند جی شری سوامی ستیانند جی شری سوامی دیانند جی آدی کا مہاتماؤ سماروہ میں سملت ہو رہے ہیں۔ وید سمیلن۔ مہاتما سمیلن آریہ سمیلن آدی سمیلنوں کا [illegible] بھی ہو گیا ہے وہ دان دیکھتی پد [illegible] آریہ جنتا میں اردھ شتابدی سماروہ کے لئے بھاری [illegible] ہو رہا ہے۔ سبھا کا ریالیہ میں بھی مختلف استھانوں سے آریہ بھائیوں کے بڑی تعداد میں آنے کی سوچنائیں آ رہی ہیں۔ کئی استھانوں سے [illegible] آریہ یووک ٹولیاں بنا کر [illegible] دھرم پرچار کرتے ہوئے پیدل یاترا کی صورت میں لاہور پہنچ رہے ہیں۔ موسم کی درشٹی اور چھٹیوں کی درشٹی سے ایسٹر کے دن اس کام کیلئے وشیش [illegible] کیا گیا ہے۔ ۱۰ اپریل سے ایسٹر تک [illegible] آدی کی چھٹیاں [illegible] ہیں۔ سماروہ میں سملت ہونے والے بھائی [illegible] لاہور پہنچ سکتے ہیں۔ ریلوے دوارا آنے والے یاتریوں کے لئے بھی ایسٹر کی رعایت کو [illegible] لینا چاہئے۔ موسم بھی [illegible] جب سے سماج [illegible] ہے اور [illegible] سماروہ میں سملت ہونے والے یاتریوں کے [illegible] مختلف استھانوں [illegible] سبھا کے [illegible] اناتھالیہ [illegible] کے آنے والے یاتریوں [illegible] سبھا کا یہ [illegible] سوچنا دینی چاہئے۔ [illegible]

آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو چاہئیے کہ اپنے اپنے شہروں سے آنے والے یاتریوں کی اندازاً سنکھیا کی سوچنا سبھا کاریالیہ میں جلد بھیجیں۔ جس سے ان کے اتارے کا نشچت پربندھ کیا جا سکے۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ [illegible] کے قریب ہی ایسا پربندھ کیا جا سکے جس سے آنے والے یاتریوں کو ان کے لئے مقررہ استھان کی سوچنا دی مل جائے۔ یہ بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ سماج [illegible] دوارا یہ سوچنا بھی پرکاشت کی جائے۔ کہ کس کس شہر کے یاتریوں کیلئے کون کون سی جگہ مقرر کی گئی ہے۔ اردھ شتابدی سماروہ میں شامل ہونے والے یاتریوں کی [illegible] دیکھنا کی درشٹی سے یہ اچت سمجھا گیا ہے کہ ایک استھان پر سب کے اتارے کا پربندھ کرنے کی بجائے مختلف استھانوں پر پربندھ کیا جائے۔ جہاں ۲۰ یاتریوں کے سان آدی کا اُچت پربندھ کیا جائے گا۔

گوردت بھون کے ریک اور پنڈال گھر کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ویدک پستکالیہ کی [illegible] سمجھا ہے۔ ساتھ ہی پستکوں تتھا [illegible] آدی کی پردرشنی اور [illegible] پردرشنی کی یوجنا کی جا رہی ہے۔

اس پردرشنی میں سودیشی وستوؤں کی پردرشنی کے ساتھ ساتھ آریہ سماج سمبندھی پرانی درشنیہ وستوؤں کے پردرشن کا بھی پربندھ کیا جا رہا ہے۔ [illegible] پنڈت گورودت جی۔ پنڈت لیکھرام جی تتھا سوامی شردھانند جی کا سمرن کرانے والی وستوؤں کا سنگرہ کیا جا رہا ہے [illegible] اس پرکار کی وستوئیں [illegible] ہیں۔ آریہ بھائیوں کو چاہئیے کہ جن کے پاس اپنے اپنے شہر میں کوئی درشنیہ وستو ہو تو وہ پردرشنی کیلئے بھیج دیں۔ سبھا نے یہ بھی پربندھ کیا ہے کہ دوسری پردرشنی [illegible] آریہ سماج تتھا آریہ سماج کی دودھ [illegible] سنستھاؤں [illegible] چارٹ تیار کئے جائیں [illegible] سماج [illegible] سنستھاؤں کے [illegible] اس پرکار کے چارٹ تیار کر کے سبھا کاریالیہ میں [illegible]

بھیجیں۔ انہیں یہ استھان رکھ دیا جائے گا۔ اس ادسر پر کمیٹیوں کے پردرشن کے علاوہ آریہ شکشنالیوں کے ودیارتھیوں کے لئے ٹورنامنٹ کا پربندھ بھی کیا جا رہا ہے۔ شکشنالیوں کو چاہئیے کہ اپنی اپنی پارٹیاں اس میں سملت ہونے کیلئے بھیج دیں۔ پروگرام کے سمبندھ میں آگے لکھا جائے گا [illegible] جلسہ کے پاس [illegible] پروگرام بھی [illegible] اس کا ڈھنگ پراس پار [illegible] پربندھ کیا جا رہا ہے۔ ودیا پرچار سمیلن۔ وید سمیلن۔ پردھان آریہ سمیلن۔ آریہ سمیلن تتھا ہندی سمیلن آدی ان سمیلنوں کی یوجنا کی جا رہی ہے۔ ان کے دنوں میں دان دیا [illegible] کا بھی پربندھ کیا گیا ہے۔ جلوس بھی بڑی شان سے نکلے گا۔ آریہ سماجی بھائیوں کو چاہئیے۔ کہ اپنی اپنی منڈلیاں تیار کر کے لاہور میں آئیں۔ [illegible] آریہ ویروں کو [illegible] کرنے کی بھی وشیش یوجنا کی گئی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے کاریہ کرتا اس اردھ شتابدی سماروہ کو سپھل بنانے کیلئے اپنی طرف سے پورا یتن کر رہے ہیں۔ جنتا میں بھی اس کے لئے وشیش اتساہ ہے۔ سبھا نے اس ادسر پر ویدپرچار ندھی کے سنچے کرنے کا بھی [illegible] اور سے نگرام پرچار [illegible] انوسندھان تتھا وید بھاشیہ کی یوجنا کو پورا کرنے کیلئے اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل کی ہے۔ اس میں سے کچھ نقد روپیہ لگ بھگ پچاس ہزار سبھا کے خزانہ میں جمع ہو چکا ہے۔ کئی ہزار کے وعدے سبھا کو پراپت ہو چکے ہیں۔ سبھا پردھان شری آچاریہ رام دیو جی ۲۷ مارچ کو رقم کیلئے دورہ پر نکل چکے ہیں۔ ان سے بہت تھوڑا سماں [illegible] کیا ہے۔ ان کا سب استھانوں پر پہنچنا کٹھن ہے۔ آریہ بھائیوں کو چاہئیے کہ اپنے اپنے شہروں میں دھن سنگرہ کا کاریہ شروع کر دیں۔ جن جن استھانوں پر ڈیپوٹیشن نہ پہنچ سکے وہاں۔ وہاں ان کو کر لینے کا پربندھ کر لیں۔ جن آریہ بھائیوں نے ابھی تک اس کے لئے کوئی دان سبھا میں نہیں بھیجا۔ انہیں چاہئیے۔ کہ شیگھر بھیج دیں۔ پچھلے پچاس برسوں میں آریہ سماج نے پنجاب میں جو کام کیا ہے۔ اس کا دس اور [illegible] آگے چند سال کے سامنے رکھا جانے کا [illegible] اس اوسر پر سبھی کو [illegible] ہیں [illegible] یہ بنانے کے لئے [illegible] آریہ پرشوں کو اس سماروہ میں سملت ہو کر اپنے جیون کو سپھل بنانا چاہئے [illegible] آریہ سماج کے پرتی اپنے کرتویہ کا پالن کرنا چاہئیے۔

اسمبلی میں پوسٹ کارڈ کی قیمت میں تخفیف

گورنمنٹ نے جب سے پوسٹ کارڈوں اور لفافوں کی قیمت میں اضافہ کیا ہے۔ تب سے ہی لوگ چلا رہے ہیں۔ کہ ان میں تخفیف ہونی چاہئے چنانچہ قریباً ہر سال اس قسم کی تحریکیں اسمبلی میں پیش کی جاتی رہی ہیں۔ امسال بھی جب پوسٹل بجٹ اسمبلی میں پیش ہوا۔ تو اس مطلب کی ایک تحریک پیش کی گئی۔ کہ پوسٹ کارڈ کی قیمت میں تخفیف کرتے ہوئے بجائے تین پیسہ فی کارڈ کے دو پیسہ کر دیا جائے۔ یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ اسمبلی نے ۳۹ ووٹوں کی کثرت سے یہ تحریک پاس کر دی۔ یہ درست ہے۔ کہ گورنمنٹ کو اس بات کا اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ چاہے تو اس تحریک کو منظور کرے۔ اور چاہے نہ کرے۔ لیکن ملک کی سخت غربت اور کاروبار میں انتہائی سرد بازاری کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ کو یہ معمولی تخفیف تو ضرور ہی منظور کر لینی چاہئے۔ ہم گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اس سے اُسے نقصان کی بجائے بالآخر فائدہ ہی ہوگا۔

دلیپتی آریہ ویر دل لاہور میں

آریہ ویر دل پنجاب کے دلپتی شری [illegible] بی۔ اے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں ۳ اپریل کو لاہور پدھار رہے ہیں۔ چنانچہ آریہ ویروں کو ۳ اپریل کے بعد دیا یہ آریہ ویر دل گورودت بھون لاہور کے پتہ پر پتر ویوہار کرنا چاہیئے۔

اناتھ ویدک پاٹھشالہ لوڑا

اناتھ ویدک پاٹھشالہ قصبہ لوڑا ضلع ہوشیارپور ۳۲ برس سے جاری ہے۔ پاٹھشالہ میں غریب لڑکوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ بلڈنگ کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ پاٹھشالہ کا سمبندھ آریہ [illegible] پنجاب لاہور سے ہے [illegible] اناتھ آریہ [illegible] اکثر [illegible] کاریہ کرتے ہیں۔ درگا داس۔ گردھاری رام۔ [illegible] رام۔ ہنس راج۔ فقیر چند۔ جگت رام۔ [illegible] میلا رام۔ [illegible] رام۔ دیوان چند۔ [illegible] کرم چند۔ دھرم چند۔ [illegible] رام۔ [illegible] کندن لال۔ [illegible] چند۔ منگت رام [illegible]

سیکرٹری۔ سوہن لال [illegible]

پاٹھشالہ ۔ لوڑا

آریہ سماج کا ستھاپنا دوس

(لیکھک۔ شری گپت دت جی۔ آریہ ۔۔۔ جام پور)

آریہ سماج کی ستھاپنا کی گئی۔ آریہ سماج نے اپنے عرصے سے جیون کال میں دنیا کے اندر کیا انقلاب عظیم برپا کر دیا ہے وہ وچاروان طبقے سے پوشیدہ نہیں ہے۔ پھر بھی اگر وہ موجودہ جیسے آریہ سماج کے کارہے سے واقف نہیں۔ ان لوگوں کو دیش کی سابقہ حالت پر نظر ڈالنی چاہئیے آریہ سماج کی قایمی سے پہلے ہندو سماج کی حالت کا نقشہ یہ تھی۔ دیو استھان ۔ ۔ ۔ کا ۔ ۔ ۔ وقت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صرف ۔ ۔ ۔ مانا جاتا تھا۔ برہم چاری نام ۔ ۔ ۔ سنیاسی صرف بھگوا دھاری آچاریہ جیسے قابل عزت عہدے کی ۔ ۔ ۔ جو کہ مردوں کا مال کھانے میں ۔ ۔ ۔ کمزوریوں کی موجودگی میں اسلام اور عیسائی پرچارکوں نے دھاوا بول دیا تھا۔ بھگوان رام اور سری کرشن جیسے یوگیوں پر ناقابل برداشت الزام لگائے جاتے تھے۔ ۔ ۔ ہندو سماج ۔ ۔ ۔ ویدم دم ۔ ۔ ۔ کے بعد اتو ۔ ۔ ۔ مار رہا تھا۔ نوجوان طبقہ دھڑا دھڑ مسلمان اور عیسائی بن رہا تھا۔ عام لوگوں کی کیا بات ہے۔ بڑے بڑے ودوان پنڈت ۔ ۔ ۔ جیسے ۔ ۔ ۔ عیسائی ہوگئے۔ مگر ان کے ۔ ۔ ۔ رنگی ہوئی مغربی تعلیم اور تہذیب نے ۔ ۔ ۔ والا حملہ برپا کر دیا۔ آریوں کی اولاد میں بے لگامی کا پرچار کیا ۔ ۔ ۔ اور ۔ ۔ ۔ کے جذبے کو خوب ابھارا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دھارمک گرنتھ ۔ ۔ ۔ آریوں کو وحشی ثابت کیا۔ اور انگلش ۔ ۔ ۔ تعلیم یافتہ طبقہ اپنے ہی بزرگوں کو old fool کہہ کر نفرت کا اظہار کرتا رہا۔ ۔ ۔ بزرگوں سے تو نفرت ہی وہ یا تو مسلمان ۔ ۔ ۔ یا عیسائی۔ یہ دونوں مذاہب بڑے چاؤ سے ہندوؤں کو ہڑپ کر رہے تھے۔ الغرض اس وقت ہندو دھرم آسے کو دیا بنا ہوا تھا۔ جیسے گھر کے اندر ۔ ۔ ۔ چوٹ کی بلتے

اور باہر ۔ ۔ ۔ کرتے۔

بہرحال یہ جاتی دوسروں کا من بھاتا کھاجا بنی ہوئی تھی۔ مترض مہران اپنشید ۔ ۔ ۔ اندھکار کی حالت میں رشی دیانند نے اپنی دیرگھ درشتی سے پہلے پہل بمبئی شہر میں چیت شدی پنچمی مطابق ۱۰ اپریل ۱۸۷۵ء کو آریہ سماج کی ستھاپنا کی ستھاپنا کرتے ہوئے آریہ سماج کے دس نیم بنائے۔ جو اتنے اُدار ہیں کہ کسی سنجیدہ مزاج اور محقق کو ان سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایشور بھگتی۔ دیش بھگتی۔ سماج بھگتی۔ آتم بھگتی کو اتنے مختصر اور میٹھے شبدوں میں پرو دیا۔ جس پر دنیا اور دینے کے لئے مجبور ہے رشی نے جیون کال میں ہی آریہ سماج نے لوگوں کے دلوں کو دیا۔ دیش کے اندر تھلکہ مچ گیا۔ نہ صرف ہندوستان میں ہی۔ بلکہ امریکہ دیش سے مسٹر اینڈرو جیکسن۔ مسٹر ۔ ۔ ۔ بوس نے اپنے سنہری شبدوں میں لکھا۔

دیکھو۔ آگ۔ عالمگیر آگ۔ بے پرواہ محبت کی آگ۔ سب برائیوں کو خس و خاشاک کی طرح اکھاڑ دینے والی آگ روشن ہوچکی ہے۔ امریکہ کے کھلے میدانوں۔ افریقہ کے کھلے ریگستانوں۔ ایشیا کے پہاڑوں۔ یورپ کے وشال راجوں میں سر دوش ناٹک سب کو پوتر کرنے والی مقدس روشنی مجھے دکھائی دے رہی ہے۔ میں انت اگنی کو جو نشچے روپ سے سنسار بھر کے راجیہ سمبندھی اور تو کو پگھلا ڈالے گی۔ میں دیکھ کر بڑا خوش ہو رہا ہوں۔ اور چھلکتے ہوئے اتساہ کیساتھ اسے دھارن کر رہا ہوں۔ آج اس کی چنگاریاں آسمان کی طرف اڑ رہی ہیں۔ آریہ سماج نام کے اگنی کنڈ میں اس اگنی کا ظہور ہوا تھا۔ اور وہ بھارت میں ایشور کے امرت پتر دیانند سرسوتی کے ہر دے میں پر جلوت ہوئی تھی۔ ہندو اور مسلمان ملکر اس اگنی کو بجھانے کے لئے دوڑے۔ اور عیسائی بھی۔ اس پرکاش کو بجھانے کے پرینتوں میں ہندو۔ مسلمانوں کے ساتھ مل گئے۔ سملت ہوگئے۔ مگر یہ سب گیہ اگنی بڑھتی اور پھیلتی ہی گئی۔"

ناظرین یہ ہیں اس مردم شناس اور حقیقت شناس مہاتما کے قیمتی الفاظ۔ جو بلا کسی مذہبی تعصب اور ہٹ کے رشی راج اور اس کی قایم کردہ آریہ سماج کے متعلق فرمائے گئے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس تھوڑے سے عرصہ پرچار میں نمایاں فرق پڑ گیا۔

"استری شودرو نہ دھییام" اتی ترقی کا پاٹھ کرنے والی جماعت کنیا پاٹھشالائیں کھولنے لگ پڑیں۔ اچھوت ادھار کے متوالوں نے اپنے ہی شبھ ہاتھوں سے ہریجنوں کو منتر دیکھشا دینا شروع کر دیا۔ تیرتھوں پر کھیتر تو پہلے ہی چلتے تھے۔ دان بھی گانٹھ کے پورے دے جاتے تھے اب ان مہنتوں نے بھی پاٹھشالہ اور ودیالیہ آشرم کھولنے میں اپنی خیریت خیال کی۔ تاکہ دان لینے کی وجہ قایم رہے۔ ہون یگیہ کے لئے ویدی منڈل تیار کیا جا رہا ہے۔ استری جاتی کی تعلیم دلت جاتی کا ادھار۔ اپنے حقوق کا خیال سب سے بڑھ کر دیدوں کی طرف شردھا کا بھاؤ پیدا ہونا وغیرہ ایسی خصوصیات ہیں۔ جو صرف آریہ سماج کے پرچار کا ہی نتیجہ قرار دی جا سکتی ہیں زمانہ ماضی کی حالت کا مقابلہ زمانہ حال سے کیا جائے۔ اور کیا بھی جائے بے تعصب ہو کر تو

کی الواقعی آریہ سماج ہندو جاتی کے ۔ ۔ ۔ ثابت ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ۔ ۔ ۔ کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ ۔ ۔ ۔ ہے۔ ہاں یہ فیصلہ شدہ امر ہے ۔ ۔ ۔ کی قایم مقام آریہ سماج نے مری ہوئی ہندو ۔ ۔ ۔ زندہ کر دیا ہے۔ اور جان ڈال ۔ ۔ ۔ کبھی قوم کے افراد میں احساس شکر گذاری ۔ ۔ ۔ ہوگا۔ وہ آریہ سماج کے احسانات ۔ ۔ ۔ کو کھلی نظر سے دیکھے گی۔ اور آریہ سماج کو حقیقی خیر خواہ تصور کرے گی ۔ ۔ ۔ جذبہ شکر گذاری جلدی پیدا ہو۔ اور ۔ ۔ ۔

بچوں کی اکسیر

حکیم ۔ ۔ ۔ گروال ۔ ۔ ۔

قیمت ۔ ۔ ۔

بال جیون گھٹی

بچوں کی ۔ ۔ ۔ دودھ ڈالنا ۔ ۔ ۔

ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ۔ ۔ ۔

سب بنگلہ سوداگروں کے یہاں فروخت ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ کی اصلی بال جیون ۔ ۔ ۔

سوداگروں کو معقول کمیشن ۔ ۔ ۔

مینیجر بال جیون اکادمی ۔ ۔ ۔

تو لاہور ارد شتابدی پر آرہے ہیں

اگر آپ

کسی وجہ سے شتابدی پہ نہیں آرہے ہیں

تو

پنڈال کے عین سامنے والے بک سٹال ۳۶۹ پر ضرور تشریف لائیں اور اپنی سماج کی لائبریری کیلئے اپنے اور اپنے پریوار کے سوادھیائے کیلئے اپنی مترمنڈلی کو بھینٹ دینے کے لئے علمی تحفے خریدیں۔

شتابدی کے دنوں میں ہر ایک کتاب پر تاجرانہ کمیشن ملے گا

لاہور آنے والے اپنے کسی مترکو تاکید کر دیں کہ بک سٹال ۳۶۹ (پنڈال کے عین سامنے) پر ضرور پدھاریں اور آپ کے لئے آپ کے پریوار کیلئے بڑھیا علمی تحفے چنیں۔

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

روزہ کی حقیقت

بجواب

روزہ کا فلسفہ

(از مہاشہ سنت رام جی اجمانی صدر بازار ــ راولپنڈی)

حقیقت اسلام لاہور کے ماہ نومبر ۱۹۳۵ء میں یوسف سلیم چشتی صاحب نے " روزہ کا فلسفہ " کے زیر عنوان ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں روزہ پر فلسفیانہ نکتہ نگاہ سے غور کیا گیا ہے۔ اگر یہ مضمون صرف روزہ تک ہی محدود رہتا۔ تو ہمیں کوئی اعتراض نہ تھا۔ لیکن اس میں راہ چلتے ہوؤں پر بھی اعتراض کیا گیا ہے اس لئے ناظرین آریہ مسافر کی واقفیت کے لئے اس کا جواب لکھا جاتا ہے چشتی صاحب فرماتے ہیں:-

جس طرح نماز کا حکم جملہ مذاہب میں موجود ہے اسی طرح روزہ کا حکم بھی تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ یہود۔ ہنود۔ مجوسی۔ نصاریٰ۔ بودھ۔ جینی جملہ بانیان مذاہب نے خود بھی روزے رکھے۔ اور اپنے پیرووں کو بھی رکھنے کا حکم دیا ہے۔

جواب:- جب آپ کو اس بات کا علم ہے۔ کہ اسلام سے جملہ مذاہب میں روزے کسی نہ کسی صورت میں موجود تھے۔ تو پھر اسلامی روزے کی فضیلت کیا ہی اور جب نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ اسلام سے پہلے ہی موجود تھے۔ تو اسلام کی ضرورت ؟

چشتی صاحب آگے فرماتے ہیں:-

" اسلام کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے پیرووں کو کورانہ تقلید کا نہ حکم دیتا ہے نہ دعوت دیتا ہے۔ جب کوئی حکم دیتا ہے۔ تو اس کی علت اور اس کا فائدہ بھی بیان کر دیتا ہے "۔

جواب:- یہ بھی غلط ہے۔ اور حقیقت اسلام کے اسی نمبر میں اس کی تردید کر دی گئی ہے۔ صفحہ ۷ پر " ایک سوال کا جواب " مضمون میں مولینا عبداللہ امرتسری داڑھی منڈانے کے متعلق مولوی عبدالرحمٰن کے سوال کا جواب دیتے ہوئے جب کوئی جواب نہیں سوجھا۔ تو کورانہ تقلید کی کس طرح تبلیغ کرتے ہیں۔ سنئے:-

" آپ سکھوں کا خیال نہیں کرتے۔ کہ وہ اپنے گورو کے حکم کے کیسے پابند ہیں۔ خواہ کتنی ہی تکلیف ہو۔ ایک بال تک نہیں کاٹتے۔ کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس قابل نہیں۔ کہ ہم ان کی سنتوں سے محبت رکھیں۔ واللہ ہمیں رسول کی سنتوں سے اتنا بھی پیار نہیں رہا۔ جتنا گاندھی کے ماننے والوں کو گاندھی ٹوپی سے پیار ہے "

آگے اس کی مثال دیتے ہوئے مولینا صاحب فرماتے ہیں:-

حضرت انس کہتے ہیں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ کدو ترکاری کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔۔۔ اس دن سے مجھے بھی یہ اچھا لگتا ہے۔ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گریبان کا بٹن کھلے دیکھا۔ تو اس نے بھی اپنا بٹن کھلے چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ سردیوں میں بھی بند نہ کرتا۔۔۔۔"

اس سے آگے مولینا فرماتے ہیں:-

" فارس کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص بھیجے۔ ان کی داڑھیاں منڈی ہوئی تھیں۔ اور لبیں بڑھی ہوئیں۔ آپ نے ان کی طرف دیکھنے سے نفرت کی۔ پھر فرمایا۔ تمہاری خرابی ہو تمہیں کس نے حکم دیا۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے رب نے۔ فرمایا۔ لیکن میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور لبیں کترنے کا حکم دیا ہے۔ بھلا بتلائیے۔ خدانخواستہ اگر آپ اس حالت میں مر گئے۔ اور اس شکل میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور رسول اللہ نے آپ کی طرف دیکھنے سے نفرت کی تو پھر معاذ اللہ کون سا ٹھکانہ ہوگا "۔

کیا اس سے بڑھ کر کورانہ تقلید کی اور مثال ہو سکتی ہے۔

اور شاید یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے روزہ کی علت اور فائدہ بیان نہیں کیا۔ ہاں ایک دو حدیثیں ضرور نقل کی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے۔ اور اس شفاعت کی بناء پر اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔ لیکن یہ بھول گئے۔ کہ رسول اللہ پہلے ہی فرما چکے ہیں۔ اور جس کو خود آپ نے بھی صفحہ ۱۹ پر نقل فرمایا ہے۔ جو شخص ماہ رمضان میں ایمان کے ساتھ طلب ثواب کے روزہ رکھتا ہے۔ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ جب اس دنیا میں ہی پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔ تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے شفاعت کی ضرورت۔ شاید کچھ گناہ بغیر معافی رہ جاتے ہونگے۔

ناظرین دیکھیں کہ مولوی صاحب نے روزہ کی جو فضیلت بیان کی ہے۔ وہ چنداں دلفریب و دلکش نہیں معلوم دیتی ہے۔ ہمارے ساتن دھرمی بھائی اس سے زیادہ دلکش صورت اپنے ایک برت کی ہمارے سامنے رکھتے ہیں۔ " موکھش دا " ایکادشی کے متعلق پدم پران میں لکھا ہے کہ " موکھش دا " ایکادشی کا جو آدمی برت رکھتا ہے۔ نہ صرف اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اس کے مرے ہوئے بزرگوں کے سارے گناہ معاف ہو کر ان کو سورگ مل جاتا ہے۔ لیکن یہ دونوں صورتیں ایک فلسفی دماغ کو اپیل کرنے سے قاصر ہیں۔

ویسے دیکھا جائے۔ تو ہندوؤں کے برت اصول حکمت کی بنا پر اسلامی روزوں سے اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ ہندوؤں کے برت عام طور پر پندرہ دن کے بعد آتے ہیں۔ انسان خوراک کھاتا ہے۔ کچھ تو روزانہ خارج ہو جاتی ہے۔ لیکن کچھ مادہ خون بننے کے بعد باقی بچ رہتا ہے۔ جس کو اگر خارج نہ کیا جائے تو وہ کچھ عرصہ بعد بخار بیماری وغیرہ کی شکل میں ظاہر ہو کر نقصان پہنچاتا ہے۔ اس کے لئے ہندو بزرگوں نے برت سسٹم کو جاری کیا۔ پندرہ دن کے بعد ایک دن کے لئے انسان فاقہ کرے۔ اس دن گندم نہ کھائے۔ بلکہ ایسی اشیاء کھائے۔ جو کہ قبض کشا ہوں۔ اور جسم کے اندر سے جہاں مادہ فاسد کو خارج کریں۔ وہاں انسان کی صحت کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائیں۔ اس کے لئے دودھ اور پھل انہوں نے منتخب کئے۔ حکمت کے جاننے والے ہندو بزرگوں کے اس انتخاب کی ضرور داد دیں گے۔ دودھ اور پھل دونو قبض کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے طبیعت میں کوئی گرانی نہیں ہوتی۔ بلکہ انسان خوشی سے ان کو استعمال کرتا ہے۔ اور اس طرح وہ تندرست رہتا ہے۔ لیکن اس کے برخلاف روزہ کے لئے ایک مسلمان کو خلاف عادت بہت جلدی اٹھ کر مہینہ بھر روٹی کھانی پڑتی ہے۔ اور شام کو خلاف عادت۔ وہ پانی کا استعمال سارا دن نہیں کر سکتا۔ اور اس طرح اس کے اندر خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کی خوراک میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی جس سے اس کے جسم سے مادہ فاسد خارج ہو۔ اس لئے اس کو جسمانی طور پر کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا۔ اور اسی لئے شاید اسلام میں اس کی ضرورت نہیں محسوس کی گئی۔ کیونکہ کہا گیا۔ کہ " روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کی نظر میں مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ " (صفحہ ۱۹ مضمون ہذا) بہرحال جس شخص کے منہ سے روزہ رکھنے پر بو آتی ہو۔ اس کی جسمانی صحت کا ناظرین خود اندازہ لگا لیں۔

رہا روحانی پہلو۔ وہ بھی کچھ نہیں۔ جب ایک آدمی کو یہ بتا دیا جائے۔ کہ محض چند دن فاقہ کرنے سے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ تو پھر

رات کو تھوڑی سی پی صبح کو کرلی توبہ

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

جنت کی چابی اس کے ہاتھ میں ہے۔ اب اس کو کس چیز کا ڈر ہے۔ اسی شفاعت کی بدولت وہ کھلے بندوں کہتا ہے۔ ہوتا ہوں مرتکب گناہ عظیم کا۔

چشتی صاحب کو ہندوؤں کے ہون میں ایک نقص نظر آیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:-

ہنود کے ہاں ہون کرنے کے لئے ہر شخص کو لکڑی رکابی۔ پیالہ۔ گھی۔ لوبان اور بکھڑی کی ضرورت ہے اور غریب لوگ جنہیں کھانے کے لئے گھی نہیں ملتا ہون کے لئے کہاں سے لا دیں گے۔

جواب:- چشتی صاحب اگر گھی غریب کو میسر نہیں آتا۔ تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوا۔ کہ ہون کرنا برا ہے۔ ہر ایک نیک کام کے لئے کچھ نہ کچھ تکلیف اور قربانی انسان کو کرنی پڑتی ہے۔ بڑے بڑے مہاتماؤں کو سچائی کی خاطر کتنی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں۔ تو کیا سچائی بری ہے۔ کوئی چیز اس لئے بری نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ سہل الحصول نہیں۔ لیکن وید نے ایک ایسا اچھا اصول ہمارے سامنے رکھا ہے۔ کہ آپ کو یہاں بھی اعتراض کی گنجائش نہیں رہنے دی۔ اگر گھی میسر نہیں۔ تو دودھ پھل پھول۔ اناج کسی کی آہوتی دی جا سکتی ہے۔ اور اگر کچھ بھی نہ ملے۔ تو حکم ہے۔ کہ پانی کی آہوتی دیدو غریب کو پانی پلا دینا۔ یہ ہی کافی ہے۔ اب بتاؤ۔ دنیا کا کوئی ایسا طبقہ ہے۔ جہاں پانی بھی میسر نہ ہو۔ لہٰذا ہون پر آپ کا اعتراض فضول۔

ہاں روزے کے متعلق یہ اعتراض ہو سکتا ہے کیونکہ حاملہ عورت۔ مریض آدمی۔ چھوٹے بچے۔ اور ایسے مقامات پر رہنے والے آدمی۔ جہاں چھ چھ ماہ کا دن اور رات ہوتی ہے۔ روزہ نہیں۔ روزہ نہیں رکھ سکتے۔ ان کے لئے آپ کو مستثنیات تلاش کرنی پڑیں گی۔ اس کے بغیر گذارہ نہیں۔

آریہ سماج کیمبل پور کے سماچار

۱۵-۳-۳۶۔ ہفتہ واری جلسہ میں رزولیوشن پاس ہوا۔ آریہ سماج کیمبل پور دیوان منگل سین صاحب سکنہ مرتا طفیل ضلع کیمبل پور ایڈووکیٹ گوجرخان کی بے وقت موت پر سخت شوک پرگٹ کرتا ہے دیوان صاحب ایک دورھ آریہ سماجی اور دانی دھرما پرش تھے۔ سابق میں اپنی مرحوم دھرم پتنی کی یادگار میں آریہ سماج کیمبل پور کو پانچ صد روپیہ دان بلڈنگ کے لئے دیا تھا۔ اور آریہ سماج کیمبل پور کی سبھا کے لئے تیار رہتے تھے۔ آریہ سماج کیمبل پور کو ان کی بیوقت موت سے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ آپ اپنے پیچھے بوڑھے پتا دیوان سنت رام ٹھیکیدار اور چھوٹے بچوں اور ودھوا کو چھوڑ گئے ہیں۔ آریہ سماج کیمبل پور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ پرماتما ان کو سدگتی پردان کریں اور ان کے پتا جی اور پریوار کو اس دیوگ کے سہنے کی شکتی پردان کریں۔

(مہا سنگھ سیکرٹری آریہ سماج)

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف (منیجر)

کیا عورتوں کے پردہ کا رواج ہندوؤں سے مسلمانوں میں گیا؟

ایک نئی جدت

از شری پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک

مردوں نے عورتوں کو شک نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان میں پردہ کا رواج جاری کر دیا۔ اور ان کے ذہن میں یہ بات ٹھونس دی۔ کہ پردہ ایک عزت کا نشان ہے۔ عورتوں کی پاکدامنی یا اپنی خود غرضی کے خیال سے عورتوں پر سینکڑوں قیود لگائیں۔ لیکن مرد کی نگاہ بد پر کسی پابندی کی ضرورت نہ سمجھی گئی۔ آخر تجربہ نے بتلایا۔ کہ پاکدامنی کے ساتھ پردہ کا کوئی تعلق نہیں۔ گاؤں کی رہنے والی دیویاں باوجود پردہ نہ کرنے کے نہایت پاک دامن اور شرم و حیا کی مورت ہوتی ہیں اور بدکاروں پر پردہ کچھ بھی روکاوٹ پیدا نہیں کر سکتا۔ بلکہ بعض حالتوں میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ برقعہ پہن کر یہ کہیں چلی جاویں۔ راستہ میں کوئی پہچان نہیں سکتا۔ اس کے علاوہ پردہ اور خاص کر برقعے کا عورتوں کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اور گرمیوں میں تو گویا زندہ جہنم میں مجبور ہوتا ہے۔ سفر میں اگر گھوڑے کی سواری ہو تو عام طور پر عورتوں کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے ہوتے ہیں۔ بہلی یا تانگے میں صرف برقعہ پر ہی بس نہیں۔ ارد گرد کپڑے سے لپیٹ دیا جاتا ہے کہ تازہ ہوا کا بھی ان پر کوئی برا اثر نہ پڑ جائے کچھ مدت تک تو ہماری مسلمان بہنوں نے شریف اور خاندانی امر کے نام پر ان مظالم کو برداشت کیا۔ لیکن دنیا کی روشنی نے ان کی آنکھیں کھول دیں۔ اور ان کو صاف نظر آنے لگا۔ کہ پردہ صرف ایک غلامی کا نشان ہے۔ ادھر ترکی۔ مصر ایران وغیرہ اسلامی سلاطین کے مدبروں نے بھی پردہ کو لعنت سمجھتے ہوئے اس کو ایک جرم قرار دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہاں کی مسلمان دیویاں ایک آن میں آزاد ہو گئیں۔ یہ لہر ہندوستان میں بھی پہنچی اور آزادی کا جھنڈا بلند کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے اعلیٰ خاندان کے مسلمانوں میں پردہ کا رواج بالکل جاتا رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اسلامی جرائد میں معزز مسلمان خاندانوں کی بہو بیٹیوں کی ننگے منہ تصویروں کو دیکھ کر ایک پرانے خیالات کا مسلمان جو پردہ کے ساتھ تصویر کشی کو بھی گناہ عظیم سمجھتا ہے۔ دانتوں میں انگلی دبانے لگتا ہے لیکن اس بیچارے کو کیا پتہ ہمارے مسلمان مدبر اس بات کو بھی جان گئے ہیں کہ فی زمانہ عورتوں کو سماج کے ساتھ وابستہ رکھنے کے لئے ان قیود کو ہٹانا ضروری ہے۔ اس لئے تعلیم یافتہ مسلمان سماج میں اب بہت تھوڑے لوگ پردہ کے حق میں رہ گئے ہیں۔

ویدک دھرم آزادی کا اپدیش دیتا ہے سنسار اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ مذہبی تعصبات سے یہ بالاتر ہے۔ ہمارے لئے ہندو دیویوں کی طرح مسلمان خواتین بھی ہماری ماتا۔ بہنیں اور بیٹیوں کی مانند ہیں۔ ویدک دھرم ستری جاتی کو مان کی روشنی سے دیکھنے کا خاص اپدیش کرتا ہے اس میں ملکی قومی یا مذہبی کوئی بھی دیوار حائل نہیں اس لئے اپنی مسلمان بہنوں کی اس آزادی کی کوشش میں کامیابی دیکھ کر ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے۔ لیکن کہ ہمارے بعض مسلمان بھائی اس نیک کام میں بھی ہندو قوم پر اعتراض کرنا ضروری سمجھتے ہیں سالنامہ نیرنگ خیال ۱۹۳۲ء میں اسلام اور عورت کی سرخی سے جناب خان بہادر علامہ ڈاکٹر نجم الدین احمد صاحب جعفری کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے اسلام میں عورت کا مرد کے برابر درجہ ثابت کرنے کی ٹھیک سعی کی ہے آپ پردہ کے خلاف ہیں اور اس وشے میں آپ اس قدر کٹر ہیں۔ کہ مسلمان بہنوں میں موجودہ پردہ کا رواج ہندوؤں سے آیا مانتے ہیں۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"ہمارا موجودہ پردہ بالکل ہندوؤں کے یہاں سے لیا ہے۔ ...... اسلامی تعلیم میں صرف زینت اور شرمگاہوں کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔ منہ چھپانے یا گھر میں بند رہنے کا کہیں حکم نہیں ہے۔"

اگر یہ بات ہے تو مندرجہ ذیل اعتراضات کا کیا جواب ہوگا؟

(۱) اگر ہندوستان میں اسلام کے وارد ہونے سے پہلے ہندوؤں میں پردہ کا رواج ہوتا۔ تو مسلمان عورتوں میں انہیں سے پردہ کا رواج جاری ہوتا تو ضروری تھا۔ کہ ہندوؤں کا پردہ مسلمانوں سے زیادہ سخت ہوتا۔ لیکن حالات اس کے بالکل برخلاف ہیں۔ مسلمان بہنیں برقعہ کے سخت پردہ کی پابند ہیں۔ لیکن ہندو دیویاں صرف سر کے کپڑے کو منہ پر لے لیتی ہیں۔ اسی طرح گھر کی چار دیواری کا پردہ بھی ہندوؤں میں اتنا سخت نہیں مسلمان علاقوں اور ریاستوں میں اس کی پابندی نہایت ناگزیر ہے ریاست بہاولپور میں دیکھا گیا ہے کہ لوگوں کو اپنے گھروں کے اوپر اس قدر دیواریں بلند کرنی پڑتی ہیں جس سے دوسرے کا گھر نظر نہ آسکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گرمیوں میں رات کو سوتے وقت ٹھنڈی ہوا کا لطف نہیں اٹھا سکتے۔ یہ واقعات تو الٹا یہی ثابت کرتے ہیں۔ کہ ہندوؤں میں پردہ کا رواج مسلمانوں سے جاری ہوا۔

(۲) پنجاب اور یو۔پی میں اسلامی سلطنت بہت پہلے قائم ہوئی۔ اور یہاں مسلمان پوری طرح سے قابض رہے۔ اس لئے یہیں ہندوؤں میں پردہ کا رواج ہے۔ برخلاف اس کے مہاراشٹر اور دکن میں ہندوؤں کے لئے پردہ اب بھی ایک اجنبی شے ہے یہ بات بھی آپ کے خلاف جاتی ہے۔

(۳) مسلمانوں میں پردہ کا رواج صرف ہندوستان میں ہی نہیں۔ ایران۔ مصر۔ ترکی سب جگہ تھا اور ہندوستان سے زیادہ سخت تھا۔ ہندوستانی مسلمانوں نے تو پردہ کا رواج ہندوؤں سے سیکھا۔ لیکن ایران وغیرہ نے کہاں سے سیکھا؟

(۴) پردہ کا ذکر تو ان احادیث میں بھی ہے۔ جو ہندوستان پر اسلامی حملہ سے پہلے وجود میں آئیں۔ کیا انہوں نے بھی ہندوؤں سے سیکھا؟

پردہ کے متعلق آپ کی یہ بالکل نئی جدت ہے۔ اگر اس سے بھی ہماری مسلمان بہنوں کا بھلا ہو جائے۔ تو ہمیں بڑی خوشی ہوگی۔ لیکن بہنوں کو اپنی اصلاح کرتے ہوئے ہمسایہ پر الزام تھوپنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میرا خیال ہے۔ کہ کوئی بھی انصاف پسند مسلمان عالم اس بات میں آپ سے متفق نہ ہو سکے گا۔

ہندوؤں میں پردہ کا رواج تھا۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے تین پرمان دیئے ہیں (۱) منوسمرتی میں عورت کی حفاظت کا ذکر۔ (۲) لچھمن کا سیتا کے زیور نہ پہچان سکنا۔ (۳) دروپدی نے دوشاسن کو کہا۔ مجھے تو آج تک کسی نے دیکھا نہ تھا۔

اگر ہم تھوڑی دیر کے لئے مان بھی لیں۔ کہ اسلام کے ہندوستان میں وارد ہونے سے پہلے ہندوؤں میں پردہ کا رواج تھا۔ تو بھی مذکورہ بالا اعتراضات کی بنا پر یہ نہیں مانا جا سکتا۔ کہ اس سے پہلے مسلمانوں میں پردہ نہ تھا۔ کیا یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ کہ ہندوؤں میں خواہ پردہ رہا ہو۔ لیکن مسلمان ضرور اپنے ساتھ سخت پردہ کا رواج لائے۔ ہندو لٹریچر میں یا غیر ملکی سیاحوں کے بیانات سے بھی اسلام سے پہلے ہندوؤں میں پردہ کا رواج ثابت نہیں ہوتا۔ مذکورہ بالا تین اعتراضوں میں بھی پردہ کا کوئی ذکر نہیں۔ صرف آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔

حفاظت کا مطلب کبھی عورت کا پردہ نہیں ہو سکتا۔ کیا یورپین ممالک میں جہاں پردہ کا بالکل رواج نہیں۔ مردوں کے لئے اپنی عورتوں کی حفاظت لازمی نہیں سمجھتے۔ ایا رانی سیتا لچھمن سے پردہ نہیں کرتی تھی۔ دیور سے پردہ کرنے کا رواج ہندوؤں سے اب بھی نہیں۔ صرف یہ وید کی تھی۔ کہ مرد عورتوں کو غیر معمولی نگاہوں سے نہ دیکھا کرتے تھے۔ اس لئے لچھمن جی نے کہا کہ ہر روز ماتا سیتا کو نمسکار کرتے وقت پازیبوں کو دیکھا کرتا تھا۔ اس لئے صرف وہی پہچان سکا ہوں دوسرے انگوں اور زیوروں کو میں نے کبھی اس نگاہ سے نہیں دیکھا۔

مہارانی دروپدی کے کہنے کا مطلب بھی یہی ہے شاہی خاندان کے مرد عورت اب بھی عام لوگوں کی طرح پھیرتے پھراتے نہیں۔ اس لئے وہ عام لوگوں کے دیکھنے میں کم آیا کرتے ہیں۔ دوشاسن نے مہارانی دروپدی کے شاہانہ اعزاز کا کچھ بھی خیال نہ رکھا۔ اس لئے اس کو یہ کہنا پڑا۔

آریہ جاتی میں پردہ کا رواج نہ تھا۔ یہ مندرجہ ذیل باتوں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

(۱) عام طور پر سوئمبر ودھی کا رواج تھا جس میں کنیا کو ور کے پسند کرنے کا حق حاصل تھا۔ اس کے لئے بعض حالتوں میں بہتوں کے درمیان کسی ایک کو پسند کیا جاتا تھا۔ اس کے لئے ہر ایک کو نظر بھر کر دیکھنا اور وارتالاپ بھی کی جاتی تھی پردہ دار دیویاں ایسا نہیں کر سکتیں۔

(۲) یگیہ آدی دھارمک کاموں میں استریاں اپنے پتی کے ساتھ رہتی تھیں۔ یگیہ عام لوگوں کے درمیان کئے جاتے تھے۔

(۳) عام حالتوں میں استریاں یدھ میں بھی اپنے پتیوں کی امداد کیا کرتی تھیں۔ جیسا کہ مہارانی کیکئی نے مہاراجہ دشرتھ کا ساتھ دیا۔

(۴) اپنے ان بزرگوں کے ساتھ جن سے آج کل پردہ کیا جاتا ہے۔ آریہ دیویاں وارتالاپ کرتی تھیں مہارانی دروپدی نے شری بھیشم پتامہ سے دھرم وشے میں کئی پرشن پوچھے۔ اسی طرح شری کرشن جی سے وارتالاپ کا ذکر ہے۔

ویدک دھرم میں ستریوں کے لئے لجا یعنی حیا دھرم ایک بھوشن بتلایا گیا ہے۔ اسی طرح شرمگاہوں کے ڈھانپنے کا بھی ذکر ہے۔ منہ ڈھانپنے یا پردہ کرنے کا کہیں ذکر نہیں۔ وید بھگوان اپدیش کرتے ہیں:-

अधः पश्यस्व मोपरि संतरां पाद-
कौ हर माते कशप्लकौ दृशन्
स्त्री हि ब्रह्मा बभूविथ ॥

ارتھ۔ اے ستری! لجا سے نیچی نگاہ رکھ۔ اے ستری ادھر ادھر مت جھانک۔ چلنے میں شرم و حیا کا دھیان رکھ۔ تیری شرمگاہیں ظاہر نہ ہوں۔ ویسے تجھے اس قدر آزادی ہے کہ تو یگیہ میں برہما کا استھان بھی لے سکتی ہے۔

ایسے ہی منوسمرتی وغیرہ میں ستری ننگا نہ نہائے

پاؤں کے ٹخنے تک وستر پہنے کا اپدیش ہے۔ لیکن منہ ڈ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی مہوتسو میں سمّلت ہونے کیلئے تیاریاں کرو

ہزارہا آریہ بھائی آنے والے ہیں!

سپیشل ٹرینیں — نگر کیرتن — یگیہ — رِشی لنگر

اردھ شتابدی میں اب صرف چند یوم رہ گئے ہیں۔ آریہ سماجوں میں جتنی حرکت ہونی چاہیئے تھی۔ نہیں ہو رہی۔ آریہ سماجوں کو بہت جلدی اطلاع دینی چاہیئے۔ کہ کس کس سماج کی بھجن منڈلی نگر کیرتن کے لئے تیار ہو کر آوے گی۔ تاکہ اس کاریہ کرم سے نگر کیرتن کا پربندھ کیا جاسکے۔

یگیہ اردھ شتابدی یگیہ ۳ر اپریل کو آرمبھ ہو جاوے گا۔ جو آریہ بھائی یگیہ میں سامگری آدی چیزیں اپنی آہوتی کے طور پر دینا چاہیں۔ وہ بہت جلدی اطلاع دیدیں۔ اور اگر ہوسکے۔ تو ابھی یہاں پہنچانے کی کرپا کریں۔

رِشی لنگر رشی لنگر میں آریہ ویر دل۔ اپدیشک سنیاسی و وانپرستھی تھا ایسے بھائیوں کو جو بھوجن کا سویم پربندھ نہ کر سکیں۔ بھوجن دیا جاوے گا۔ جو سجن رشی لنگر کے لئے آٹا۔ دال۔ گھی۔ نقدی دان دینا چاہیں۔ وہ برائے مہربانی ۵-اپریل تک گوردت بھون میں پہنچا دیں۔

اردھ شتابدی مہوتسو میں پدھارنے والے سجن

شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا۔ شری سوامی سروانند جی مہاراج۔ شری سوامی ستیانند جی مہاراج۔ شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ شری سوامی برتانند جی مہاراج۔ شری سوامی دوانند جی مہاراج۔ شری سوامی دھیرانند جی مہاراج۔ شری سوامی یوگانند جی مہاراج۔ تیاگ مورتی پنڈت ساتولیکر جی وید بھاشیکار۔ پنڈت جے دیو جی ودّیا النکار چترو وید بھاشیکار۔ سیٹھ شورجی ولبھ بھائی داس بمبئی۔ پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گورو کل۔ پنڈت ستیہ برت جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل۔ پنڈت مکتی رام جی اپادھیائے آچاریہ گوروکل جھجر۔ پنڈت بدھ دیو جی ترک شرومنی۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی آریہ مناظر۔ شری منشی تلوک چند جی محروم۔ شری گھنشیام سنگھ جی گپتا ایم-ایل-اے۔ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو-پی۔ شری لالہ رام کرشن جی سابق پردھان سبھا۔ شریمتی ودّیا وتی جی آچاریہ گوروکل دیرہ دون۔ شریمتی شنو دیوی جی۔ بھگت منگت رام جی منڈلی بت۔ مہاشہ جگدیش چند جی سنگیت رتن۔ مہاشہ سنت رام جی بھجن اپدیشک۔

ان کے علاوہ شری آچاریہ رام دیو جی۔ شری مہاتما ہنسراج جی۔ شری پنڈت بدھ دیو جی۔ شری پنڈت چموپتی جی۔ شری پنڈت پریہ ورت جی۔ سبھا کے سبھی اپدیشک و بھجنیک پہلے سے ہی لاہور میں ہیں یہ سب سجن بھی اتسو کی شوبھا کو بڑھائیں گے۔

اردھ شتابدی مہوتسو پر آنیوالوں کا پربندھ

لاہور سٹیشن پر آریہ ویر دل کے والنٹیر ہر وقت پلیٹ فارم پر حاضر ہونگے۔ جو آریہ بھائیوں کو بغیر کسی قسم کی تکلیف کے باہر کیمپ میں پہنچا دیا کریں گے۔ کیمپ میں ہر ایک ضلع کی رہائش گاہ کی فہرست ہوگی۔ ہر ایک ضلع کے آریہ بھائیوں کو ایک ہی ستھان پر ٹھہرایا جاوے گا۔ کیمپ کے پاس موٹر بس سروس کا انتظام ہوگا۔ جو سیدھی رہائش گاہ پر پہنچا دے گی۔ آریہ بھائیوں کو اپنے اپنے سماج سے دریاں ساتھ لانی چاہئیں۔ ہر ایک رہائش گاہ پر۔ پانی کی چھبیل کا پربندھ ہوگا۔ پہرہ کے لئے آریہ ویر دل کا پربندھ ہوگا۔ ٹھہرنے والے بھائیوں کو ٹکٹ جاری کئے جاویں گے۔ تاکہ کوئی آدمی بغیر پاس کے اندر نہ جاسکے۔ ہر ایک ضلع کا پرچارک اس ستھان کا انچارج مقرر کر دیا جائیگا اور ان کے ستھان پر نہانے کا مناسب پربندھ کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ہر ایک آباد کے ستھان پر دکاندار بھائی اپنے خرچ پر چھولداریاں یا ٹینٹ لگانا چاہیں۔ ان کے ٹھہرنے پر پربندھ کر دیا جائے گا۔ روشنی کا پربندھ ہوگا۔ آریہ بھائیوں کو کسی پرکار کا کشٹ نہ ہوگا۔

گیان چند
منتری اردھ شتابدی مہوتسو

اردھ شتابدی پر پدھارنے کیلئے نمنترن

سبھا کے اپدیشکوں کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی میں شمولیت کے لئے سبھا کے سب اپدیشکوں، بھجنیکوں کی خدمت میں پرارتھنا ہے کہ وہ ۹ر اپریل کو یہاں ضرور پہنچ جاویں۔

سنیاسی مہانوبھاووں کی خدمت میں

آریہ سنیاسیوں نے جو کام آریہ سماج کے لئے کئے ہیں۔ آریہ سماج ان کا رِن نہیں چکا سکتا۔ اس موقعہ پر جب کہ باہر سے ہزارہا آریہ نرناری پدھار رہے ہیں۔ سنیاسی مہانوبھاووں کو بھی اپنے درشن دیکر جنتا کو کرتارتھ کرنا چاہیئے۔ آشا ہے سنیاسی مہاتما کافی تعداد میں پدھارنے کی کرپا کریں گے۔

سب آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو:- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی پچاس سالہ گولڈن جوبلی بڑی شان سے منائی جا رہی ہے۔ اس مہا یگیہ میں شمولیت کے لئے میں سب پرتی ندھی سبھاؤں کے ادھیکاریوں کو نمنترت کرتا ہوں۔ کہ وہ اتسو کی شوبھا کو بڑھانے کی کرپا کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ پنجاب میں آریہ سماج نے کتنا کاریہ کیا ہے۔ اس موقعہ پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی بعض آریہ سماجوں کے آریہ بھائی تو پدھاریں گے ہی۔ پرنتو باہر کی پرتی ندھی سبھاؤں کے آریہ بھائیوں کو بھی ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

اردھ شتابدی پر کیا کچھ ہوگا

(۱) آرین ٹورنامنٹ اور کھیلیں اردھ شتابدی کے سمبندھ میں ایک آرین ٹورنامنٹ کا نشچیہ ہو چکا ہے۔ جس کے سیکرٹری شری دلیشراج جی فزیکل ڈائرکٹر موگہ کالج مقرر ہوئے ہیں۔ اس میں گوروکل سکولوں کالجوں تتھا انیہ کلبوں کی ٹیمیں حصہ لے سکیں گی۔ اس میں ہاکی فٹ بال والی بال کے میچ ہونگے۔ یہ میچ یکم اپریل سے ۱۰ر اپریل تک منٹو پارک گراونڈ میں روزانہ ہوا کریں گے ان کے علاوہ گتکا لاٹھی۔ تلوار وغیرہ کے کھیل بھی ہونگے۔ جو ٹیم کامیاب رہے گی۔ ۱۲ر اپریل کو پنڈال میں انعامات دیئے جاویں گے۔ جن ٹیموں نے ابھی تک داخلہ کی فیس نہیں بھیجی۔ انہیں جلدی اطلاع دے دینی چاہیئے۔

(۲) مہا یگیہ ایک وید کا یگیہ دسمبر میں ہو چکا ہے۔ باقی تین ویدوں کا یگیہ ۳ر اپریل سے آرمبھ ہو جاوے گا۔ جو لگاتار ۹ دن تک ہوتا رہے گا۔ ہر روز صبح یگیہ کی کارروائی کے بعد ایک پرموشٹھ یگیوں کی فضیلت پر اپدیش ہوا کرے گا۔ اور رات کو روزانہ ویاکھیان ہوا کرے گا۔ جو بھائی اپنی کمائی میں سے کوئی رقم یگیہ کے لئے دان کرنا چاہے ان کی خدمت میں پرارتھنا ہے کہ وہ ۵ر اپریل تک سامگری۔ گھی وغیرہ اشیاء ہوں دفتر میں بھجوا دیں۔

اردھ شتابدی کا سادن پروگرام

۳-۴-۵ر اپریل رات کو شری سوامی سروانند جی مہاراج کے ویاکھیان ۸½ سے ۹½ بجے تک

۶-اپریل رات کو شری پوجیہ پاد ساتولیکر جی ۸½ سے ۹½ بجے تک

۷ر اپریل:- دھرم چرچا سمیلن زیر صدارت شری پروفیسر شودیال جی ایم-اے۔ ۷½ سے ۱۰ بجے تک

۸ر اپریل:- وادورتی پرتیوگتا گوروکلوں تتھا کالجوں وغیرہ کے ودیارتھیوں کے سنسکرت میں بھاشن۔ ۷ سے ۸ بجے تک

کالجوں اور گوروکلوں کے ودیارتھیوں کی ہندی میں ڈیبیٹ۔ ۸ سے ۱۰ بجے تک

۹ر اپریل:- کوی سمیلن زیر صدارت شری منشی تلوک چند جی محروم ۷½ سے ۱۰ بجے تک۔

۳ر اپریل سے یگیہ شروع ہوگا۔ یگیہ کی سماپتی پر روزانہ ایک ویاکھیان ہوا کرے گا۔

جھنڈا اودگھاٹن کی رسم ۱۰ر اپریل کو پراتہ کال ۷ بجے ہوگی۔ یہ رسم شری پوجیہ پاد شری نارائن سوامی جی مہاراج اپنے پوتر کر کملوں سے ادا کریں گے۔ اس وقت

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سب آریہ ویر دیوانگنائیں گوروکلوں کے برہم چاری سکولوں کے ودیارتھی آریہ پرتی ندھی سبھا کے سبھاسد اُپدیشک تھا آریہ جنتا اکٹھی ہوگی یہ درشیہ بڑا پربھاوشالی ہوگا۔

سملت پرارتھنا تھا مون :۔

۱۸ اپریل کو بعد دوپہر ہوگی۔ جو شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج کرائیں گے۔ پرارتھنا کے بعد ۵ منٹ کے لئے سب اپستھت سجن مون دھارن کر کے آتما شانتی کے لئے پرارتھنا کریں گے۔

اردھ شتابدی کے متعلق

ضروری سوچنائیں

آریہ ویردل } آریہ ویر دل کے سبھاسد باوردی اپنے سامان سمیت بڑی بھاری تعداد میں ۸ اپریل کو لاہور پہنچ جائے گا۔ آریہ ویر دل کی ریلی کا نظارہ دیکھنے کے قابل ہوگا۔

پربھو کیرتن وبھجن } اُتسو کے دنوں میں پنڈال میں پربھو کیرتن پرات کال ۵ سے ۶ بجے تک بھگت منگت رام جی۔ شری پنڈت بدھ دیو جی شری مہاشہ جگن ناتھ چندر جی سنگیت رتن اندھ ودیالیہ گوروکل کرکشیتر کے برہم چاری کیا کریں گے بھگت منگت رام جی سے ۲ اپریل سے ہی پدھارنے کی پرارتھنا کی جا چکی ہے۔

انکوائری آفس } پنڈال کے نزدیک ایک انکوائری آفس ہوگا۔ آریہ بھائیوں کو شتابدی مہوتسو کے سمبندھ میں ہر قسم کی سوچنائیں مل سکیں گی۔

اوشدھالیہ } اس موقعہ پر باہر سے آئے بھائیوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک اوشدھالیہ کھول دیا جاوے گا۔ جس میں کسی یاتری کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔

رشی لنگر } اس میں آریہ ویر دل۔ اپدیشکوں اتھیوں تتھا وشیش ویکتیوں کو بھوجن دیا جائے گا۔

تار گھر۔ڈاک خانہ } اردھ شتابدی کے سمبندھ میں گورودت بھون میں تار گھر کھولنے کا پربندھ کیا جا رہا ہے

آریہ سماج بنگہ کا چناؤ :۔

۱۲۔ مارچ ۱۹۳۶ء بروز سوموار آریہ سماج بنگہ کا سالانہ چناؤ ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل نئے عہدہ دار چنے گئے :۔
پردھان :۔ مہاشہ کرپا رام جی آہلووالیہ
اُپ پردھان مہاشہ بسنت رام جی رتّا ٹھیکیدار

اسٹیشن ماسٹر
سکریٹری :۔ مہاراج کرشن آریہ۔
جائنٹ سیکرٹری : مہاشہ ٹھاکر داس جی زرگر
خزانچی :۔ مہاشہ بسنت رام جی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر
اس کے بعد سالانہ چناؤ کی کارروائی سماپت ہوئی۔ (مہاراج کرشن آریہ سیکرٹری)

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار۔ ست سنگ

تینوں ست سنگ بڑی شان سے چل رہے ہیں

باری باری گئے۔

شوک پرستاؤ

لالہ گیان چند جی آر۔ ایم۔ ایس والے کے بھائی لالہ میلا رام جی کی ڈنگہ میں مرتیو پر اور ہندوستان کی مایہ ناز دیوی شریمتی کملا نہرو جی کی وفات پر سماج کے ست سنگ میں یہ شوک پرستاؤ سب سجنوں نے کھڑے ہو کر پاس کئے۔

مذمت

۱۵۔ مارچ کے ست سنگ کے بعد لالہ چرن داس جی ایڈووکیٹ نے کمپنی ریڈ میں آریہ سماج سیوک سنگھ

اردھ شتابدی کے موقعہ پر مندرجہ ذیل سمیلن ہوں گے۔

۱۔ **وید سمیلن** :۔ پردھان شری پوجیہ پاد دامودر ساتولیکر جی۔
اس سمیلن میں سرسوتی سمیلن بھی شامل ہے۔ جس میں گوروکل کے برہم چاری اور کنیا گوروکل کی سناتکا سنسکرت میں نبندھ پڑھیں گے۔ بہت سے وید کے ودوان بھی ویدوں کی اُتم شکشا پر ویاکھیان دیں گے۔

۲۔ **مہلا سمیلن** :۔ پردھانا شریمتی ودیاوتی جی سیٹھ بی۔ اے آچاریہ کنیا گوروکل دیرہ دون
اس سمیلن کے پروگرام میں کنیا گوروکل کی برہم چارنیوں کی کھیلیں بھی پنڈال میں ہونگی۔ پرستاووں کے اتریکت کنیا گوروکل کی برہم چارنیوں کے سنسکرت اور ہندی میں بھاشن بھی ہونگے

۳۔ **آریہ سمیلن** ۔ پردھان :۔ شری یت گھنشیام سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا مدھیہ پردیش۔
اس سمیلن میں آریہ سماج کے سنگٹھن تتھا پرچار سمبندھی بڑے مہتو پورن پرستاو ہونگے۔

۴۔ **دوسائے سمیلن** ۔ پردھان شری یت سیٹھ شورجی ولبھ داس جی۔
اس میں موجودہ بیکاری کو حل کرنے کے مسائل پر غور کیا جائے گا۔

۵۔ **دھرم چرچا سمیلن** :۔ پردھان پروفیسر شیو دیال جی ایم۔ اے۔ اُپ پردھان سبھا۔
اس میں مختلف مذاہب کے نمائندے حصہ لیں گے۔ آریہ سماج کی طرف سے مکھیہ وکتا شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار ہوں گے۔

وشیش :۔ سامایک سنگٹھن کا سب سے اُتم اپائے درن ویوستھا ہے۔

۶۔ **آریہ پردھ سمیلن** :۔ پردھان شری رام کرشن جی سابق پردھان سبھا۔
اس سمیلن میں آریہ پردھ مہانو بھاووں کے درشن کرائے جائیں گے۔ اور وہ آریہ سماج کی ترقی اور سنستھاؤں کے سمبندھ میں اپنے تجربات بھی سنائیں گے۔

۷۔ **برہم چریہ سمیلن** :۔ پردھان شری سوامی ستیانند جی مہاراج۔

۸۔ **شکشا سمیلن** :۔ پردھان شری مہاتما ہنسراج جی۔
اس سمیلن میں آریہ سکول اور کالجوں کو آریہ سماج کے لئے ادھک اپیوگی بنانے تتھا پرچار میں سہایک بنانے کے وشے پر وچار ہوگا۔

۹۔ **ہندی سمیلن** :۔ پردھان شری منشی پریم چند جی۔

۱۰۔ **کویتا سمیلن** :۔ پردھان شری منشی تلوک چند جی۔ محروم۔
اس میں دہلی۔ امرتسر۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ لاہور وغیرہ کے بڑے مشہور کوی سمت ہونگے

پرتیک ست سنگ میں حاضری دن بدن زیادہ بڑھ رہی ہے۔ پچھلے دو ہفتوں میں پریوارک ست سنگ پنڈت برج کشور جی متیرہ پنڈت رام نارائن جی ڈاکٹر چودھری ناتھ جی کے مکانوں پر

کے وائسر سیوادت جی پر جب کہ وہ میلہ بن رہا کر رہے تھے۔ ہر ایک پشاوری مسلمان کے قاتلانہ حملہ میں سے سوم سیوک چند منٹوں کے بعد شہید ہوگیا۔ یہ اظہار ملامت کا پرستاؤ پیش کیا۔ جو کہ سرستی

سے پاس ہوا۔

اجازت نہ دی جائے

دوسرا پرستاؤ جولالہ جی نے پیش کیا۔ وہ یہ تھا۔ الہ آباد آریہ سماج منڈل کے پاس جو یہ زور دار اپیل کرے کہ گورنمنٹ چلنے کے لئے لائیسنس جاری نہ کرے۔ تاکہ جو بے چینی اس مال کے سماج میں بن جانے سے آریہ سماجیوں میں دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ وہ دور ہو جائے۔

(رام لال شرما شہر سیالکوٹ)

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا کا وارشک اُتسو

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور کا آٹھواں سالانہ جلسہ مورخہ ۷۔۸۔۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو بڑی شان و شوکت اور سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں شری ڈاکٹر بھگت رام جی بودھ منتری۔ شری مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر۔ شری مہاشہ پرتاپ سنگھ جی از دہلی۔ شری پنڈت ولیتی جی شاستری۔ شری پنڈت بال مکند جی۔ شری پنڈت نرنجن شری مہاشہ متھرا داس جی بدوملی و مہاشہ کیسر چند جی نے پدھار کر امرت ورشا کی۔ شری ڈاکٹر بھگت رام جی سہگل وشری مہاشہ چرنجی لال جی پریم و شری پنڈت ولیتی جی کے ویاکھیان خصوصاً پر اثر اور پر زور تھے۔ شری مہاشہ پرتاپ سنگھ جی آریہ کو ایک نہایت ہی عالمانہ ویاکھیان دیا۔
شری مہاشہ چرنجی لال جی پریم کے دو مسئلہ تناسخ (۲) غیر مذاہب ویدک دھرم پر نہایت پربھاوشالی ہوئے۔ مہاشہ متھرا داس جی بدوملی نواسی نے میجک لیمپ دوارا آریہ سماج کی تھا دیر دکھا کر ان کا گورو درشایا۔ شری پنڈت بال مکند جی و شری پنڈت نرنجن کے رشی ایشور بھگتی پر ویاکھیان ہوئے۔ پنڈت ولیتی جی شاستری کا پر از معلومات ویاکھیان کیول ویدک دھرم ہی عالمگیر ہے ادا کیا سنسار کو سکھ اور شانتی پہنچا سکتا ہے ہوا۔ علاوہ ازیں مہاشہ شمشیر سنگھ جی کیسر چند جی کے بھجنوں نے جنتا کو بڑا آنند دیا۔ آریہ ویر دل کا انتظام رہائش وبھوجن تسلی بخش تھا۔ جب باہر سے پدھارے ہوئے آریہ بھائیوں تتھا دیگر سجنوں نے تن من دھن سے آریہ سماج کی سہایتا کی۔ اس جلسہ سے آریہ سماج کی دھوم مچ گئی

(گیان چند شرما ویتا منتری)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل اور ورن بیوستھا

(لیکھک شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار)

گوروکل کے اتہاس میں وہ دن اوسمرنیہ دن ہوگا گوروکل کے اتہاس میں ہی کیوں ویدی گوروکل اپنے اُدیش کی اور ایک قدم آگے بڑھایا گیا۔ اور ایکیمت روپ سے پگ بڑھایا گیا۔ وہ دن بھوشیہ میں سنسار کے اتہاس میں سمرن کیا جائے گا جس دن گوروکل کی پربندھ کرتری سبھا نے یہ نشچے کیا۔ کہ گوروکل میں ورن بیوستھا کو کریاتمک روپ دیا جائے ؟

ابھی تک جو کاریہ کرم اس وشے میں نشچت کیا گیا ہے۔ وہ کیول اتنا ہے۔ ادھیکاری پریکشا کے بعد برہمچاری یہ سنکلپ کیا کریں۔ کہ وہ اپنے آپ کو کس ورن کے لئے تیار کرنا چاہتے ہیں۔ اس چھوٹے سے پریورتن کے بھاری پرینام کیا ہونگے۔ یہ میں آج اس لیکھ میں بتلانا چاہتا ہوں۔ یہ سنکلپ کی چنگاری کیول چنگاری ہی نہیں رہ سکتی۔ کال انتر میں یہ جوالا کا روپ دھارن کرے گی۔ جو برہمچاری برہمن دھرم کا سنکلپ کریں گے۔ وہ یدی پاکھنڈ نہیں کر رہے ہونگے۔ اور سچے ہردے سے سنکلپ کریں گے۔ تو وہ پاٹھ ودھی میں اپنے اُدیش کی پورتی کے لئے اُچت پریورتن بھی مانگیں گے۔ کیا یہ سمبھو ہے۔ کہ شری دیوشرما جی جیسے ستیہ مورتی پرش گمبھیر نشچے آچاریہ کے سامنے بیٹھ کر کئے گئے سنکلپ نرے ڈھونگ ماتر ہونگے۔ میں تو اس بات کی کلپنا بھی نہیں کر سکتا۔ اس پرکار جو برہمچاری کھشتری دھرم کا سنکلپ کریں گے ان کی پاٹھ ودھی میں کوئی کھشتری اچت پریورتن کئے جائیں گے۔

آچاریہ دیوشرما جی کے آشیرواد سے ہی ودیا سبھا نے اس پرستاؤ کو سویکار کیا ہے۔ کیا آچاریہ دیوشرما جی اپنی آیوجنا کے ترک انوگت پرینام سے گھبرائیں گے۔ کیا جب وہ برہمچاری کے ہردے میں سنکلپ اگنی کا آدھان کریں گے تو سب سمد ہوا دینے سے جی چرائیں گے۔ کداپی نہیں! وہ آریہ جنتا کے سامنے نئے پریورتن لے کر اپستھت ہونگے۔ انہیں ہونا پڑے گا۔ اپنی اچھا کے انوسار ان کئے ہوئے ورن کی بھوک اُدبیہ ہوگی کون روکے گا اس بھوک کو؟ کیا کوئی شرتی سمرتی پر آدھارت ورن بیوستھا کو ماننے والا ستی ودیا نند کا بھگت اس کی آگیا پر چلنے سے پاؤں پیچھے ہٹا سکتا ہے۔ یہ ورن بیوستھا کی بھوک پاٹھ ودھی میں پریورتن مانیں گی

وہ پریورتن کیا ہوں گے

پہلے براہمنوں کو لیجئے۔ اب تک گوروکل کی ساری پڑھائی براہمن اتپن کرنے کے لئے لگ رہی ہے پرنتو ابھی یہ اس ڈھب ہو کر پرایدتن کی ادھیکتا ہے بجائے اس کے سمیدرن وید انگوں کا پلڑا گراہی باندھنا پڑتا ہے ہیں۔ پرنتو وشیشگیہ کسی کے بھی نہیں ہو سکتے۔ ودیا النکار کی اپادھی پراپت کرنے کی کامنا بھی ادھیک انش سامانیہ ہے وشیشت

وشیوں کا ادھین ہم پریکشا کے پشچات ہم کرتے ہیں۔ پھر بھی ادھک وشے ایک سے ہی ہیں۔ یدی ہمیں براہمنوں میں وہ ودیا دیس اُتپن کرنا ہے جس کے بنا برہمن شبد آڈمبر ماتر ہے۔ تو ہمیں اپنے وشیوں کا چناؤ اور جلدی آرمبھ کرنا ہوگا جب تک چھوٹی آیو سے ہی ایک دیکتی لگاتار ایک وشے کو پڑھنا پرد ھتاتک سے نہ ہو جائے۔ تب تک سچا ودیا انوراگ کے بڑا براہمنتو اسمبھو ہے۔ براہمن انہی کو تو کہتے ہیں نا۔ جو ودیا کے سامنے چکرورتی راجیہ کو بھی تچھ سمجھے۔ ایسا پربل انوراگ اپنے وکاس کے لئے ادھک سمے مانگتا ہے اتہ اوشیہ ت وشیوں کا چناؤ جتنا شیگھر ہو سکے اچھا ہے۔ کم از کم ہمیں اسے دو سال تو اور پہلے کھینچ لے جانا چاہیئے۔ ارتھات دیا لکیار وشیوں کا چناؤ اشٹم شرینی کی پریکشا کے پشچات ہوا کرے یہ میری دکھی گت سمتی تو اس سے بھی ادھک دور جاتی ہے پرنتو اس سمے پرستاؤ روپ سے میں یہی اپستھت کرتا ہوں

اب پرشن ہوگا۔ کہ ستیارتھ پرکاش تھا سنسکار ودھی میں جو پاٹھ ودھی دی ہے۔ اس میں تو چاروں ویدوں کا پڑھنا لکھا ہے۔ سو اس وشے میں میرا نویدن ہے۔ کہ پاٹھ ودھی سب کے لئے نہیں ہے وہ تو اس پرتبھا شالی بالک کے لئے ہے۔ جسے آچاریہ چاروں ویدوں کا ودوان بننے کے یوگیہ سمجھے اس وشے میں اتنا ہی پرمان پریاپت ہے کہ رشی نے آٹھویں ورش گوروکل میں جانا لکھا ہے۔ اور پاٹھ ودھی اکیس ورش کی ہے۔ تو کیا رشی ہر ایک بالک کے لئے ۲۹ برس کا برہمچریہ اوشیک سمجھتے ہیں۔ کداپی نہیں کم از کم برہمچریہ انہوں نے ۲۴ برس کا لکھا ہے اس لئے یہ ظاہر ہے۔ کہ یہ پاٹھ ودھی چاروں ویدوں کے لئے نہیں ہے۔

پاٹھ ودھی

وشے کیول ویدانگتی میں لکھ گئے ہیں۔ ایسے ہی پرشنوں کو دیا کرن دھرم اور ایک ویدانگ کی ودیا کم سے کم سیکھنی چاہیئے۔ یہ سپشٹ ہے۔ پاٹھ ودھی وہی ہے۔ جس میں کم سے کم شکتی والا بھی ہو گی لے سکے۔ بس یہی، حسنی پاٹھ ودھی ہے۔ اب جتنا شیگھر کوئی اپنے ویدانگ کی ودیا کا نرنیہ کرے اتنا ہی وہ اس میں ادھک پنیہ ہو سکے گا۔ اس سے یہ چناؤ جتنی چھوٹی آیو میں ہو۔ اتنا ہی اچھا ہے ساتھ ہی میں ودیا کے چناؤ پیرہ دیا کرن تھا دھرم کی پڑھائی

بھی اوشیک ہے۔ جو وید ویدانگ پڑھ کر ایک دھرم تتو کا بتانے والا سچا پروہت بننا چاہیئے۔ اور جو رسائن شاستر پڑھنا چاہتا ہے ان دونوں کو ایک ماترا میں دیا کرن پڑھنا کسی پرکار بھی ٹھیک سنگت پرتیت نہیں ہوتا۔ اس لئے دیا کرن اور دھرم شاستر کا بھی کم از کم نشچے کرنا پڑے گا۔

یہ تو ہوئی براہمنوں کی ویوستھا۔ اب جو کھشتری تتھا ویشیہ دھرم کی دیکشا لیں گے۔ ان کے لئے انیہ بھی کئی پریورتن کرنے ہونگے۔ ان کا دن چریا بھی کچھ بھید اوشیہ ہوگا۔ جیسے کھشتریوں کے لئے ویایام کا سمے ایک ادھک کرنا ہوگا۔ بھوجن کی ماترا بھی بڑھانی ہوگی۔ اس لئے ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ودیا سبھا کا یہ نرنیہ گوروکل کے اتہاس میں ایک کرانتی کاری نرنیہ ہے۔

ہماری ورتمان دشا کیسی قابل رحم ہے۔ لگ بھگ بیس برس سے اتہاس ارتھ شاستر پاشچاتیہ درشن تتھا رسائن بھی چار وشے ہیں۔ کیا اسی کا نام دشو ودیالیہ ہے۔ کیا دشو ودیالیہ چار وشے کا ہے۔ یہ وچتر گنت شاستر ہم نے کہاں سیکھا۔ کیا آریہ سماج کے لئے اتینت لجا کی بات نہیں ہے۔ گوروکل کو اب تک ایک وشے کر تیاگی وشیشگیوں کی آوشیکتا ہے جو آچاریہ دیوشرما جی کی بھانتی تیاگ پوروک جیون ویتیت کرتے ہوئے دھیرے دھیرے ان سب وشیوں کے چیئرس ستھاپت کر دیں۔ جن کا اس سمے گوروکل میں ابھاؤ ہے۔

بھوشیہ کا سوپن

یدی ہم اس کاریہ کرم کو ٹھیک نبھا دیں۔ تو اس کا پھل ہم آریہ نگر میں دیکھیں گے۔ ہمارے آریہ نگر میں مدھیہ میں ایک وشال پنڈال ہو۔ اس کے چاروں اور ودیا میں نئے تتووں کے اوشکار کے لئے براہمنوں کی کٹیائیں بنی ہوں۔ سب پرکار کے ودوانوں کے ایکتر ہو اس سے ودیاؤں کے پرچار ہیوگ دوارا اپور و آنند کا اُدیہ ہو۔ اور نتیہ نیا گیان اُپجے۔

سمرن ہے۔ کہ گوروکل میں تو پراپت گیان کا پرچار ہی اچھی پرکار ہو سکتا ہے۔ ادھیاپک نئی کھوج ادھک نہیں کر سکتے۔ وہ کام تو ان پرکر گرہستیوں کا ہے۔ جن میں نئی کھوج کے لئے عمر کی امنگیں ہیں۔ وہی گرہستھ۔ بان پرستھ ہو کر گوروکل میں اپنے پریپکو گیان کا سنچار کریں۔ اور نرنتر آریہ نگر میں نئے سے نیا گیان کھوجیں۔ یہ سوپن ہے۔ جسے مورت روپ دینا آریہ سماج کا کام ہے۔ اور آریہ سماج کے سوپنوں کو مورت روپ دینا گوروکل کا کام ہے۔

یہ کاریہ کٹھن ہے۔ اور اوشیہ کرنا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں۔ کہ اگت ورش گوروکل کے اتہاس میں ایک سمرنیہ تتھی ہے۔ اسے سنسار کے اتہاس میں اسمرنیہ بنانا ہم سناتکوں کا کام ہے شردھانند کے سپوتو کیا اس کاریہ کو پورا نہ کرو گے ؟

آریہ کمار سبھا آریہ بورڈنگ ہاؤس لدھیانہ کا سالانہ چناؤ

اُپ پردھان :- شری ودیر چند جی

منتری :- شری دھرم بیر جی مراد آبادی

اُپ منتری :- تری بھون چند ڈھنڈ

لائبریرین :- شری لیش پال جی

" :- شری ودیا ساگر جی

گورچرن سنگھ جی۔ سبھ دیو جی۔ اوم پرکاش جی بل دیر سنگھ جی۔ چرن سنگھ جی۔ دلیپ چند جی۔ گیان پرکاش جی۔ گیان چند جی۔ وید متر جی انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے۔

(تری بھون چند اُپ منتری)

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر فائدہ حاصل کریں (مینجر)

پورانک کیمپ میں ہل چل مچانے والا

"جیبی پستول"

چھپ گیا ہے

ہر پرکار کا ست آریہ لٹریچر بھی پریم پستکالیہ گورودت بھون لاہور سے منگوایئے

بجلی کی سرعت رفتاری سے آرڈر آ رہے ہیں۔ ایک روپیہ بھیج کر جلد منگوایئے۔ شاید دوسرا ایڈیشن نکلنے تک کتاب ختم ہو جائے

پریم پستکالیہ گورودت بھون لاہور

آریہ ویروں کیلئے اوشیک سوچنا

(از شری لالہ ہردیال جی دلیتی آریہ دل)

(۱) جو سوچنا مجھے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر سے پراپت ہوئی ہے۔ اس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ جو لاہور میں نافذ ہوئی تھی۔ وہ ارد ھ شتابدی پر لاگو نہیں ہوگی۔ اس لئے آریہ ویر اور دوسری جنتا بنا سنکوچ چلی آوے۔ سب آریہ ویروں کو ۸ اپریل ۱۹۳۶ء صبح ہی گورودت بھون لاہور پہنچ جانا چاہیئے۔

(۲) آریہ ویروں کی وردی یہ ہے۔ خاکی قمیص۔ خاکی نکر۔ کیسری پگڑی۔ سرخ رومال جراب۔ سوتری۔ سیٹی اور لاٹھی۔ کل کپڑے سودیشی اور یتھا سمبھو کھدر کے ہونے چاہئیں۔

(۳) افسر نایک سے کرول پتی تک خاکی رنگ کا کوٹ پہن سکتے ہیں۔

(۴) لاہور میں کافی گرمی ہو گئی ہے۔ اپریل کے دوسرے ہفتہ میں اور بھی بڑھ جائے گی۔ اس لئے بستر کا ضرور خیال رکھیں۔ اور خاکی وردی صرف ڈیوٹی پر ہی استعمال کریں۔ عام استعمال کے کپڑے علیحدہ ہونے چاہئیں۔

(۵) بستر میں ایک دری اور دو چادریں ہونی ضروری ہیں۔ پہننے کے کپڑے بھی ایک تھیلے میں ڈال کر بستر میں رکھ لیں۔ الگ سوٹ کیس وغیرہ لانے کی اوشیکتا نہیں۔ کیونکہ سمے پڑنے پر اپنا بستر آپ اٹھانا ہوگا۔

(۶) ہر ایک آریہ ویر کے پاس ایک گروڑی ہونی چاہیئے۔ جس پر اُس کا نام لکھا ہوا ہو۔

(۷) اسٹیشن پر یاتریوں کے سواگت کے لئے پربندھ ہوگا۔ پرنتو یدی کسی خاص گاڑی پر پہنچیں تو خود گورودت بھون راوی روڈ پہنچ جائیں۔ وہاں سے کیمپ میں پہنچا دیا جائے گا۔

(۸) مجھے ابھی تک پوری واقفیت نہیں پہنچائی گئی کہ پرتیک استھان سے کتنے آریہ ویر آ رہے ہیں۔ اس لئے اس سنکھیا کے انوسار پربندھ کرنا ہے۔ جن کی اطلاع ۳۰ مارچ سے پہلے نہ پہنچ سکے گی۔ ان کے لئے پورا پورا پربندھ نہیں ہو سکے گا۔ ۸ اپریل ۱۹۳۶ء تک پتہ "ڈیرہ نواس جالندھر" ہے۔ اس کے بعد "آریہ ویر دل کیمپ گورودت بھون لاہور" ہے۔

(۹) آریہ ویر دل کی کاریہ کارنی کی میٹنگ میں نے جالندھر میں اس لئے نہیں بلائی کہ سفر خرچ کی زیادہ بادی نہ ہو۔ پرنتو اب ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو بعد دوپہر کیمپ میں اوشیہ ہوگی۔ سب ممبروں کو اوشیہ پہنچ جانا چاہیئے۔

(۱۰) سب آریہ ویروں کو قواعد اوشیہ سیکھ لینی چاہیئے۔ اور لاٹھی چلانے کا ہنر جاننے کے لئے اوشیہ روزانہ ایک گھنٹہ مل کر کام کرنا چاہیئے۔ قواعد کے "بول" خوب سمجھنے چاہئیں۔ وہ آریہ ویر قطار کے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ چھاتی نکال کر اور گردن سیدھی رکھ کر چلنے کا ابھیاس بڑا ضروری ہے۔ ہجوم وغیرہ سے کس طرح دیویوں اور پرشوں کو سورکشت رکھا جا سکتا ہے۔ اس کا بھی پرنیاس۔ آریہ ویر کو خوب ابھیاس کرنا چاہیئے۔ جو ہمیں پرکام ہے۔

(۱) رستے اور لاٹھی کی سہایتا سے جنگلا بنانا۔ اس میں پرتیک ویر کو اپنی لاٹھی کو مضبوطی سے تھام کر رکھنا چاہیئے۔ اور رستے کا ایک لپیٹ آریہ ویر کی کمر کے برابر ہونا چاہیئے۔ ایسی اوستھا میں ایک آریہ ویر کا منہ بھیڑ کی اور دوسرے کا اندر کی طرف ہونا چاہیئے۔

(ب) کیول لاٹھیوں کی سہایتا سے جنگلا بنانا۔ لاٹھیوں کے دونوں سروں کو دو آریہ ویر ایک بائیں دوسرا دائیں تھامے رکھیں۔ اور اپنے دوسرے ہاتھ میں دوسری لاٹھی کا سرا جو دائیں بائیں آریہ ویر کے ہاتھ میں ہو۔ تھامے رکھیں۔ اس سمے سب کا منہ بھیڑ کی طرف ہونا چاہیئے۔

(ج) یدی بھیڑ بھاڑ میں کوئی بے سُدھ ہو جائے۔ تو یہ جنگلا اس کے گرد ترنت ایک دوسرے کے ہاتھ کو پکڑ کر بنا دینا چاہیئے۔ تاکہ بے سُدھ کو شُدھ وایو پراپت ہو سکے۔

۲۴۔ ۲۔ ... کی راتری کو شری پروفیسر گنیش ... جی گپتا ... پروفیسر گوپال جی کے ویاکھیان ہوئے۔ پروفیسر گپتا جی نے صوبہ سرحدی سرکار کے ہندی ... کا حوالہ دیتے ہوئے پریرنا کی کہ سب ہندوؤں کو اپنا پتر ویوہار ہندی میں کرنا چاہیئے۔ ساتھ ہی انہوں نے پنجاب کے ودیارتھیوں اور ... فیشن پرستی اور فضول خرچی ... روکنے کی تاکید کی۔ ... دھرم ویرا ... شانتی ... کے بعد جلسہ سماپت ہوا۔ (رام شرن منتری آریہ سماج)

بردھ سمیلن میں شامل ہو کر شوبھا بڑھاویں

جیسا کہ میں نے گت سپتاہ "آریہ مسافر" دوارہ سیوا میں اپنے بردھ بھائیوں اور منتری صاحبان سے بردھ سمیلن کو سپھل بنانے کے لئے نویدن کیا تھا۔ اور جن جن بردھ بھائیوں نے پہلے شرکت کے لئے بچن دیا تھا۔ اُن سیوا میں پتر بھی لکھ چکا ہوں۔ اس لئے سب بردھ بھائیوں کی سیوا میں پُرزور نویدن ہے۔ کہ بردھ سمیلن میں اوشیہ پدھار کر (جو کہ اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپ لکش میں ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک ہوگا) کرتارتھ کریں اور اپنے انبھووں سے کرتارتھ کر کے لابھ پہنچاویں۔ جن سجنوں نے رشی دیانند جی کے درشن کئے ہوں۔ وہ بھی پدھار کر مشکور کریں۔ مہربانی کر کے آنے کی اطلاع جلد دیں۔

آپ کا سیوک:

لبھو رام نیر

ادھشٹاتا بردھ سمیلن اردھ شتابدی

آنند آشرم لودھیانہ

آریہ سماج نئی دہلی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کا وارشک اتسو ۱۳ سے ۱۶ مارچ تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پہلے ۱ سے ۱۰ مارچ تک شری پوجیہ نارائن سوامی جی مہاراج کی منوہر کتھا "آریہ جیون" ہوتی رہی جس میں گرہستھ دھرم کے کرتویوں پر پورن ریتی سے پرکاش ڈالا گیا۔

نگر کیرتن ۱۳ مارچ کو ۵ بجے شام سماج مندر سے نگر کیرتن کا جلوس آرمبھ ہوا۔ اور نئی دہلی کی پرمکھ سڑکوں اور بازاروں سے گذرتا ہوا پنڈال واقعہ ہیو لوک سکوائر میں رات کے ۱۰ بجے ...

جلسہ کا پہلا دن ۱۴ مارچ صبح سندھیا ہون کے پشچات پنڈت چندر بھانو جی سدھانت بھوشن ... آریہ سماج مندر نے پرارتھنا کرائی۔ اس کے پشچات پنڈت ہری شرن جی ... گورو کل اندرپرستھ کا گائتری منتر کی مہما پر منوہر ویاکھیان ہوا۔ جس میں آتما اور پرماتما ... کر بھری تھی۔

بعد دوپہر پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی کا پربھاوشالی ویاکھیان وید وشے پر ہوا۔ آپ کا ویاکھیان اگلے دن ہوا۔ آپ نے اپنے دونوں ویاکھیانوں میں ویدک پرمانوں سے ... کیا۔ کہ اگر ویدک شکشا پر عمل کیا جائے۔ تو منشیہ دیوتا اور سنسار سورگ دھام بن سکتا ہے۔ اس کے بعد ماسٹر ہردیال جی بی۔ اے کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ جس میں انہوں نے بتلایا۔ کہ منشیہ جو بھی کرم کرتا ہے۔ وہ اوشیہ دیکھا جاتا ہے۔ اس کا منسکار اُس کے منشک روپی ریکارڈ پر انکت ہو جاتا ہے اور اس کے انوسار اُسے اگلا جنم ملتا ہے۔ آپ نے دوسرے دن تھوڑے سمیہ میں آریہ ویر دل اور ویر دل کی استھاپنا کے لئے پریرنا کی۔

رات کو شری پوجیہ سوامی سرودانند جی مہاراج کا اُپدیش بھرا ویاکھیان ہوا جس سے حاضرین پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ آپ کا دوسرے دن ایک اور ویاکھیان ایسا ہی اُتم اور منوہر ہوا۔

۱۵ مارچ کو پراتہ سندھیا ہون پرارتھنا کے بعد شری گوپال جی بی۔ اے سہایک ... اندرپرستھ کا یوگ وشے پر ویاکھیان ہوا۔ آپ کا دوسرا ویاکھیان بھی اسی وشے پر ہوا۔

بعد دوپہر پنڈت پریہ ورت جی کا دوسرا ویاکھیان تھا۔ پنڈت ستیہ ورت جی ... کا لیکچر ہوا۔ جس میں انہوں نے سدھ کیا۔ کہ سماج نرمان اصلی طریقہ ویدک ورن ویوستھا ہے۔ ... دھن سے ضروریات زندگی تو خریدی جا سکتی ہے۔ لیکن مان اور پرتشٹھا دویا اور آچار کے انوسار ملنے چاہئیں۔ مرد پیسے اور تو سب کچھ خریدا جا سکے۔ لیکن اس سے کسی کی آتما نہ خریدی جا سکے۔

راتری کو سوامی برہمانند جی نے اپنشدوں اور جیوتش ودیا کے پرمانوں سے ایشور کی سِدھی ... اس کی پراپتی کے اُپائے پر منوہر اُپدیش دیا۔ اس کے بعد اسی سلسلہ میں شری نارائن سوامی جی نے ایشور پراپتی برہمچریہ کی مہانتا شردھا وں سے ہردیوں پر انکت کیا۔

۱۶ مارچ کو ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک استری سماج کا اتسو ہوا۔ جس میں مسز ... ودیاوتی ... شیل وتی جی کماری شانتا دیوی جی ... نارائن سوامی جی کے اُپدیش ہوئے ... جی تھا نیز کئی بھاؤں کے بھجن ہوئے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

معیار فصاحت قرآن

بہرحال جب وہ دوسرا بچہ جننے سے ناامید ہو گئی
تو آپ کے دادا عبدالمطلب نے پرورش
کا بار اپنے اوپر لے لیا۔ تو حلیمہ راضی ہو
کر اپنے ہمراہ لے گئی۔ یہ وہ قبیلہ تھا۔
جس کی زبان اور فصاحت بلاغت سارے عرب میں
مانی جاتی تھی۔ اور اسی قبیلہ میں کافی مدت
... ہے۔ اور سچ قرآن کی جس خوبی اور بزرگی
... کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کو مقابلہ
... کے لئے للکارا جاتا ہے۔ وہ محض قرآن کی
... اور بلاغت ہے۔ جو کچھ اس میں لکھا ہے۔
نہیں۔ کیونکہ قرآن کے واقعات اور قصص وغیرہ
بھی ایسے نہیں۔ جو اس سے پہلے دوسری کتابوں
... موجود نہ رہے ہوں۔ یہاں تک بھی ان میں اضافہ
... کہ جن مذہبی کہانیوں کی بابت اسلام سے
... عیسائیوں اور یہودیوں میں اختلاف تھا۔ ان
... اسی طرح قرآن نے رہنے دیا۔ کوئی ایک فیصلہ
نہیں کیا۔ مثلاً اصحاب کہف کا ایک قصہ یہودی
... میں آتا ہے۔ اور ان کا (یہودی) اس پر اختلاف
... کہ وہ لوگ تعداد میں کتنے تھے۔ قرآن نے بھی اس
... کو نقل کیا ہے۔ مگر جہاں تعداد کا بیان آیا
... وہاں کیول اتنا کہہ دیا۔ کہ "وہ لوگ (یہودی)
... اس بات پر جھگڑتے ہیں۔ کہ وہ تین یا پانچ
... تھے۔ تم (محمد صاحب) کہہ دو کہ میرا رب خوب
... ہے۔ کہ وہ تعداد میں کتنے ہیں (سورہ کہف رکوع ۳)
... تو ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ ہمارا رب خوب جانتا
... مگر ہمارے رب نے اپنی کتاب میں کیوں نہ اس بات
... کو ظاہر کر دیا۔ آخر اس طرح کے جھگڑوں کو فیصل ہی
... کرنے کے لئے تو قرآن کو جج کے روپ میں پیش کرنے
... کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس طرح کی
... کا بھی قرآن نے فیصلہ نہ کیا۔ اور لوگوں کو
... جھگڑتا رہنے دیا۔ اس سے زیادہ نہیں تو کم از
... کم فائدہ ضرور ہوتا۔ کہ قرآن کے ماننے والے
... ایک رائے ہو جاتے۔ مگر یہ بھی نہ ہوا۔ مفسرین
... آپس میں لڑتے رہے ہیں۔ اور اپنے اپنے تیر تکے چلاتے ہے
... اصحاب کہف تعداد میں کتنے تھے۔ اور ایسی کتنی
... ہیں۔ جن پر قرآن نے کچھ نہ کہا۔ محض اگلی کتابوں
... کی باتوں کو لے کر مکھی پر مکھی ماری ہے۔
... جو کچھ ہے۔ وہ کیول اس کی (قرآن) فصاحت
... و بلاغت ہے۔ سو وہ حضرت محمد صاحب کی اس
... کا نتیجہ ہے۔ جو انہوں نے حلیمہ سعدیہ کے گھر رہ کر
... اور اس زمانہ کے پرچلت طریقہ تعلیم کے
... مطابق گو وہ پڑھ لکھ نہ سکے۔ مگر انہوں نے تعلیم حاصل

اسلام پر آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کا پربھاؤ

(نمبر ۳)

نہایت زبردست عالمانہ تحقیقات

(نمبر ۳)

از صوفی گیانیندر جی سابق مولانا حاجی عبید الرحمٰن - لاہور

کی تھی۔ اور یہ گن سیکھا تھا۔ قرآن کی تالیف میں اپنے اس گن کا کمال انہوں نے دکھلایا۔ ہم اس وقت اس بات پر بحث نہیں کریں گے۔ کہ قرآن میں فصاحت اور بلاغت کا جو معیار قدیم عرب میں تھا۔ اس کے مطابق محاورات وغیرہ کے استعمال میں کام لیا گیا۔ یا نہیں۔ البتہ فصاحت اور بلاغت کو قرآن کے مطابق بنایا گیا ہے۔ جب ہم ان باتوں پر بچار کرتے ہیں۔ تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قرآن کو الہامی کتاب ماننے کے بعد عرب کے معیار فصاحت کو قرآن کے مطابق بنا دیا گیا اپنے مذہبی عقیدہ کے مطابق یہ نہ دیکھا۔ کہ اس قدیم معیار فصاحت و بلاغت کے مطابق قرآن ہے یا نہیں بلکہ یہ کیا۔ کہ فصاحت و بلاغت کے معیار کو قرآن کے مطابق بنا دیا گیا۔

قرآن کے چیلنج کی حقیقت

اگر مسلمان بھائی کہتے ہیں۔ کہ اگر ایسا ہی تھا۔ تو عربوں نے قرآن پر اعتراضات کیوں نہ کئے۔ ہم کہتے ہیں۔ انہوں نے کئے۔ اور بڑے زور سے کئے قرآن کے چیلنج " فاتوا بسورة من مثله " (لاؤ کوئی اس جیسی سورۃ بنا لاؤ) کا انہوں نے جواب دیا۔ اور خوب دیا مگر افسوس اور عرب کا تمام ساہتیہ اسلامی حکومت اور مسلمانوں کے قبضہ میں جب آیا۔ تو اس کے وہ تمام بھاگ جو قرآن کے خلاف تھے۔ اور اس کا جواب دینے والے تھے۔ نشٹ کر دیا گیا۔ کیا ایک مسلمان سے یہ امید کی جا سکتی۔ کہ وہ ان کو قائم رکھتا۔ جب کہ غیر مذاہب کے ساہتیہ کو (جن میں قرآن کا کوئی کھنڈن نہیں تھا۔) محض اسلامی تعلیم کے خلاف ہونے کی وجہ سے نشٹ کر دیا گیا۔ خود عربی زبان کے قدیم ساہتیہ کو جو مکہ کے مندر میں محفوظ تھا۔ برباد کر دیا گیا۔ (ستیارتھ لعقول مصنفہ اصمعی صفحہ ۷ تا ۱۲) تو ایسے لٹریچر کو جو سراسر قرآن کی تردید میں بنائے گئے تھے کیونکر محفوظ رکھا جاتا۔ یا ایسے واقعات کو جن میں اسلام کا مد مقابل ہونا اور اسلام کے کسی دعوے کی تردید مخالفوں کی طرف سے مذہبی اور علمی حیثیت سے ہوتا (مسلمان مورخ یا بادشاہ جن کی سرپرستی میں یہ تمام تصانیف ہوتی تھیں) بھلا کیونکر قائم رہنے دیتے۔

اور کس مورخ کو یہ جرأت ہو سکتی تھی کہ ایسے واقعات کو اپنی کتاب میں جگہ دیتا۔ اور مسلمانوں کی منوبرتی کو دیکھتے ہوئے یہ امید بھی نہیں کی جا سکتی۔ جب کہ آج کل وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ تو پھر آج سے ہزار بارہ سو برس پہلے غیر متعصبانہ تالیف تاریخ کی ان سے کیا آشا ہو سکتی ہے۔

معجزات کا دعوےٰ

اب ہے دوسرے قسم کے معجزات جن کی بابت مسلمان علماء بڑے زور شور سے بحث مباحثہ میں تقریر و تحریر کرتے رہتے ہیں۔ اور سینکڑوں لمبی چوڑی فہرستیں حضرت صاحب کے معجزات کی پیش کرتے ہیں ان کو دیکھ کر مجھے یہ کہاوت یاد آتی ہے۔ کہ " مدعی سست گواہ چست "۔

حضرت صاحب نے کبھی دعوےٰ نہیں کیا۔ کہ میں اس قسم کے کوئی کام کر سکتا ہوں۔ تمام قرآن شریف کو پڑھنے اور بچار کرنے سے کہیں بھی اس کا پتہ نہیں چلتا۔ کہ آپ نے کبھی معجزہ دکھلانے کا دعویٰ کیا ہو۔ اور نہ قرآن میں کسی معجزہ کا کہیں بیان آتا ہے بلکہ قرآن شریف میں حضرت صاحب نے اس پرکار کے کاموں اور باتوں کی صاف تردید کی۔ اور منع کیا ہے ایک دو جگہ نہیں بلکہ بار بار اور نہایت صاف لفظوں میں ان باتوں کے ہونے سے انکار کیا ہے۔ اور اگر کوئی مخالف اس پرکار کے کام (جن کو شعبدہ کہا جا سکتا ہے) کرنے کو کہتا تو بڑے صاف شبدوں میں اس کی تردید کر دیتے آج مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں یعنی بریلوی اور دیوبندیوں میں اس پر بڑے مباحثے ہوتے رہتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب عالم الغیب (سروگیہ) تھے یا نہیں۔ بریلوی کہتے ہیں۔ کہ ان کو علم غیب تھا۔ اور پھر عام مسلمانوں میں ان کی (محمد صاحب) پوزیشن اور کام کچھ اس طرح مانے جاتے ہیں۔ کہ ان کو عام انسانیت کے درجہ سے اٹھا کر "نائب خدا" کے درجہ پر پہنچا دیا جاتا ہے۔ بلکہ بہت سے مسلمان تو "احد اور احمد میں فقط ایک میم کا پردہ" الخ اور آپ میں کیول خیدماتر کا بھید مانتے ہیں۔ کنتو ان دونو باتوں یعنی اپنی پوزیشن اور معجزہ دونوں کی بابت بہت صاف شبدوں میں حضرت صاحب نے قرآن میں جگہ جگہ موجودہ مسلم عقیدہ کی تردید کی ہے۔ اپنی ذات کے متعلق کہتے ہیں کہ :-

"قل لا اقول لكم عندي خزائن الله ولا اعلم الغيب ولا اقول لكم اني ملك ان اتبع الا ما يوحى الي قل هل يستوي الاعمى والبصير افلا تتفكرون" (سورہ انعام رکوع ۵ پارہ ۷)

"میں یہ دعوےٰ نہیں کرتا۔ کہ اللہ کے تمام خزانے میرے پاس ہیں۔ اور نہ ہی میں غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ ہی میرا یہ دعوےٰ ہے کہ میں (انسان نہیں ہوں بلکہ) فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف ان باتوں پر عمل کرتا ہوں۔ جن کا مجھے حکم دیا گیا۔ کہا ایک اندھا اور آنکھ والا دونوں کبھی برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے"۔ اور ان کو قیامت کے دن شفاعت کرنے والا بھی مانا جاتا ہے۔ کہ سارے مسلمان گنہگاروں کو خدا سے سفارش کر کے حضرت صاحب جنت دلوا دیں گے۔ مگر اسی آیت کے بعد کہتے ہیں کہ "ليس لهم من دونه ولي ولا شفيع" سوائے خدا کے کوئی دوسرا حمایتی یا سفارش کرنے والا نہیں ہے"۔ ایک جگہ اور کہا ہے۔

"انا بشر مثلكم" سورہ کہف رکوع ۱۲ پارہ ۱۶ "میں تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہوں"۔

اب ہم دوسری چیز معجزات کو لیتے ہیں۔ ایک بار مکہ میں ان کے بڑے بڑے مخالف (جن کو مسلمان بنانے کے لئے آپ بہت سی کوششیں کرتے تھے۔ اور کئی بار خدا سے دعائیں مانگا کرتے تھے۔ کہ ان کو میرا ساتھی بنا دے) حضرت صاحب کے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ :- "فاقسموا بالله جهد ايمانهم لئن جاءتهم آية ليؤمنن بها۔ (قسم ہے خدا کی۔ اگر آپ ایک معجزہ دکھلا دیں۔ تو ہم سب مسلمان ہو جائیں گے) حضرت صاحب نے جواب دیا کہ "انما الآيات عند الله" (معجزات اللہ کے اختیار میں ہیں) سورہ انعام رکوع ۳ پارہ ۸۔ انہوں نے (مخالفوں) معجزات کی ایک تفصیل بھی پیش کی۔ کہ ان میں سے کوئی ایک دکھلا دیا جائے۔ اور اس تفصیل میں کئی ایسے معجزات ہیں جن کی بابت آج کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت صاحب نے دکھلائے۔ مگر ان کو (مخالفوں) اس وقت صاف جواب دیا گیا ہے۔ اور بڑے سپشٹ شبدوں میں ان کو بتلایا۔ کہ اس طرح کے مطالبے منشوں سے کرنے فضول ہیں۔ وہ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ کہ :-

"لن نؤمن لك حتى تفجر لنا من الارض ينبوعا۔ او تكون لك جنة من نخيل وعنب فتفجر الانهار خلالها تفجيرا۔ او تسقط السماء كما زعمت علينا كسفا او تاتي بالله والملائكة قبيلا۔ او يكون لك بيت من زخرف او ترقى في السماء ولن نؤمن لرقيك حتى تنزل علينا كتابا نقرؤه"

(بقیہ آگے صفحہ پر)

ہون سامگری و یگیہ کے متعلق سب سامان سیتارام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرما دیں

Gangotri Gyaan Kosha

اسلام پر آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کا پربھاؤ

(بقیہ صفحہ ...)

کو جواب دیا گیا کہ "قل سبحان ربی ہل کنت الا بشرا رسولا" (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۰ پارہ ۱۵) (وہ بولے) ہم اس وقت تک تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک ایک پانی کی نہر (اس ریگستان) میں نکال دو۔ یا ایک ایسا باغ (ریگستان میں) بنا دو جس میں انار۔ انگور کھجور کے درخت لگے ہوں۔ اور پانی کی نہریں بھی جاری ہوں۔ یا آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دو۔ جیسا کہ کہا کرتے ہو (کہ اگر مسلمان نہ ہوگے تو آسمان پھٹ پڑے گا) یا فرشتوں یا اللہ کو اپنا گواہ بنا لاؤ۔ یا ایک سونے کا مکان بنا دو۔ یا آسمان پر چڑھ جاؤ (مگر آسمان پر چڑھنا بھی ہم اس وقت تک یقین نہ کریں گے۔ جب تک کہ وہاں سے ایک تحریر نہ لاؤ اور اس کو ہم پڑھ لیں۔ (اس کا جواب یوں دیا گیا) پاک ہے میرا رب (اسی کے اندر یہ طاقتیں ہیں وہی ایسے کام کر سکتا ہے) قل کنت "میں کون ہوں۔ کیول ایک انسان ہوں خدا کا بھیجا ہوا" اور تمام شخص جتنے بھی دنیا میں آتے ہیں۔ سب خدا کے بھیجے ہوئے آتے ہیں یعنی اس کے رسول ہیں۔ میرے خیال میں شاید ہی کوئی ایسا انسان دنیا کے کسی حصہ میں ہوگا۔ جو یہ کہنے کے لئے تیار ہو۔ کہ میں اس دنیا میں خدا کا بھیجا ہوا نہیں آیا بلکہ کسی شیطان یا چھان کا فرستادہ ہوں۔ سب یہ ہی کہیں گے۔ کہ ہم خدا کے فرستادہ ہیں۔

(باقی آئندہ)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کے سماچار

بہاولپور کے ہندوؤں کی سختی کیخلاف آواز

۱۲ مارچ کے جنرل اجلاس میں بہاولپور کے ہندوؤں کے ساتھ ریاست بہاولپور کے افسران کی طرف سے بے انصافی اور سختی کے سلوک پر اظہار ناپسندیدگی اور وہاں کے ہندوؤں سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور۔ گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند سے درخواست کی گئی کہ وہ اس ضروری معاملہ میں مداخلت کر کے اپنی ہندو رعایا کی جائز شکایات پر غور کر کے بہاولپور کے ہندوؤں کی مصیبتوں کو دور کریں۔

(۲) ہندو مہا سبھا اور پنجاب پراونشل ہندو سبھا لاہور کی کوشش کے ساتھ جو انہوں نے بہاولپور کے ہندوؤں کی بڑھتی ہوئی مصیبت کو دور کرنے میں کر رہے ہیں۔ ہمدردی پرگٹ کی گئی۔ اور ان کی کامیابی کی ابھلاشا کی گئی۔

شوک پرستاؤ

اسی روز مخدوم شریمان پنڈت جواہر لال نہرو کی دھرم پتنی اور بھارت درش کی دیش دیوی شریمتی کملا نہرو جی کی اکال مرتیو پر آریہ سماج کے جنرل اجلاس میں اظہار افسوس کیا گیا۔ اور پاس ہوا۔ کہ اس کی جدائی دیش کے لئے ہانی کارک ہے۔ اور پرماتما سے اس کی آتما کو سدگتی پردان کرنے کے لئے پرارتھنا کی گئی۔

ویدک سنسکار

۸ کو شریمان لالہ بھگو رام جی کے سپتر مہاشے دھرم بیر جی سناتک کا وواہ شریمان لالہ دیوان چند جی کھوریہ کی سپتری کوشلیا دیوی جی کے ساتھ ویدک ریتی سے شریمان پنڈت داس پوجی سناتک نے کرایا۔ ان کی اور سے مختلف فنڈات میں ... روپے دان ہوا۔

ویدک دھرم پرچار

... کو ہفتہ وار ست سنگ میں رائے صاحب چودھری چمن داس جی کا پربھاؤشالی ویاکھیان ہوا اور ۱۱-۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مندر میں شری پنڈت وشوناتھ جی کا منوہر اپدیش ہوا۔

(سندر داس سیکرٹری آریہ سماج)

شبھ وواہ:—

مہاشہ رام سرن داس جی سبھاسد آریہ سماج قرول باغ دہلی کے برادر عزیز پنڈت رام سروپ جی اپ منتری آریہ سماج قرول باغ دہلی کا شبھ وواہ ... ۱۱ کو شریمتی شاردا دیوی ... کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے پنڈت ویاس دیو جی شاستری ایم۔ اے ایل ایل۔ بی نے کرایا۔ کنیا پکش والے کٹر سناتن دھرمی تھے۔ وواہ سنسکار شروع ہونے سے پہلے ہر ممکن طریقہ سے کوشش کی کہ سنسکار پورانک ریتی سے ہو۔ مگر پنڈت رام سروپ جی کے سدھانت پریم کے سامنے ان کو سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ جو شنکائیں انہوں نے کیں ان کا مدلل اور پریم پورک جواب دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جہاں پورانک پنڈت ویدک پدھتی سے وواہ کرانا چاہتے تھے۔ سنسکار ودھی لے کر سنسکار کرانے میں پنڈت جی کے سہایک بن گئے۔ اور آریہ سماج کی وجے ہوئی۔ ور پکش کی طرف سے مبلغ ۱۷ روپے مختلف فنڈوں کو دان دیا گیا۔ ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ جوڑے کی عمر دراز کریں اور ان کو آدرش گرہستی بنا دیں۔

(ستیہ پال)

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور

ودیالیہ کے سالانہ امتحانات ختم ہو چکے ہیں۔ نئے سال کا داخلہ شروع ہے۔ امیدواروں کی درخواستیں آ چکی ہیں۔ اگر اور کوئی سجن داخلہ کے خواہشمند ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں جلد تر ارسال کر دیں۔ تاکہ انتخاب میں سہولت ہو سکے۔ امیدوار ... اور سنسکرت کا گیان رکھتا ہو ... اور اچھی صحت کا مالک ہو۔ اردو ... کو ترجیح دی جاوے گی۔ ودیالیہ میں ... کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ آریہ سماج کی سیوا کی لگن رکھنے ... کو اس اوسر سے لابھ اٹھانا چاہئے ... کتابت بنام شری آچاریہ دیانند ... گرودت بھون لاہور سے کریں۔

نرد یو سدھانت شرومنی ...

گوروکل اندر پرستھ کے برہمچاریوں ...

سے ضروری نویدن

سب سنرکھشک مہانوبھاوؤں کو مطلع ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور ... مہوتسو ایسٹر کی تعطیلات کے ایام ... اپریل بڑی دھوم دھام سے منایا ... سنرکھشک مہودیہ اپنے برہمچاری ... پر لاہور بھیجنا چاہیں۔ وہ مبلغ ... سفر خرچ آمد و رفت مارچ کے آخر ... پرستھ بھیج دیں۔ (گوپال)

سناتن دھرم پرچارک امرتسر کا ...

۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء کو دو سہ رنگی تعداد ... بڑی شان سے شائع ہوگا۔ جس میں ... رام چرتر کے متعلق مضامین نظم و نثر ... قیمت فی کاپی ۲ ر ایک روپیہ میں ۸ کاپی ... نیجر سناتن دھرم پرچارک اردو ...

تصحیح

آریہ مسافر کے شہید نمبر ... ۲۳ ... مہا ودیالیہ جالندھر کی پستکوں کے اشتہار ... کے در میں غلطی رہ گئی تھی۔ اسے یوں ... کر لیویں۔

پانچ روپے تک دس روپے سینکڑہ ... تک ساڑھے بارہ روپے سینکڑہ ... پندرہ فیصدی۔ پچاس سے پانچ ... یا الیف۔ او۔ آر۔ پندرہ فیصدی ... گاڑی پیکنگ خرچ مجرائی۔ پانچسو روپے ... تک بیس فی صدی الیف۔ او۔ آر ... اوپر اڑھائی فیصدی زیادہ۔ پانچ ... کی رقمیں سال بھر میں پوری کر لینے ... فیصدی اور کمیشن اور مال گو... پیکنگ خرچ ایک درش کے انت میں ... مجرائی دیا جائے گا۔

گورو ڈم۔ پوپ ڈم۔ اور اندھ وشواس کا بھانڈا پھوڑ کرنیوالی سنستھا

آریہ ساہتیہ مندر لاہور کی خاص کتاب

پورانک پول پرکاش

(از شریمان پنڈت منسا رام جی "ویدک توپ")

جو پورانک پنڈت کالو رام جی شاستری لکھت "آریہ سماج کی موت" کا دندان شکن جواب ہے کتاب ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے آریہ سماجوں کو جلدی منگانا چاہیئے ورنہ مصنف کی "ویدک توپ" کی طرح پچھتانا پڑے گا۔ آٹھ سو صفحات کی کتاب قیمت صرف ڈیڑھ روپے

نوٹ:۔ ۲۸ مارچ تک خریدنے پر "دیانند ڈائری" مفت دیجاویگی۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:— آریہ ساہتیہ مندر ہسپتال روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سبھا منتری کی پرچار یاترا

آریہ سماج کوٹ چھٹہ :-

۱۵ مارچ کو آریہ سماج کوٹ چھٹہ کے وارشک اتسو میں مجھے پہلی بار سمّلت ہونے کا ادسر ملا۔ کوٹ چھٹہ دیہاتی سماج ہے۔ آریہ سماج کے اتہاس کا ریہ ورتا سبھا سدوں کے انتھک پرشرم سے اس اتسو کی وشیش رونق تھی۔ پنجاب کے اچھے اچھے شہروں میں سماجوں میں اتنی حاضری نہیں ہوتی جتنی کوٹ چھٹہ سماج کے اتسو میں تھی۔ کوٹ چھٹہ آریہ سماج کے مہانی پنتھان کو قت کو دور کرنے کے لئے اگلے سال سے اپنا اتسو ورت کرے۔ وشیش خاندانی پوجا کر رہے ہیں۔ یہاں پہلے اتسو میں ایسا وشیش باتیں دیکھنے میں آئیں کہ پیشتر حاضری میں مسلمان بھائی بھی وشیش روپ سے سمّلت ہوتے تھے۔ اتسو کو سپھل بنانے میں ہندو مسلمان سناتنی سب کا سہیوگ پرمپتا۔ میں ایتوار کی شام کو کوٹ چھٹہ پہنچا۔ پانچ سو روپیہ سماج کے لئے اپیل کی اور جنتا نے بھائی اتساہ پوروک ساتھ دیا۔

آریہ سماج جام پور

جام پور کے اتساہی آریہ پروشوں نے وشیش سندیش بھیج کر دیا کھیان دینے کے لئے نمنترن دیا۔ اسی دن رات کو نو بجے موٹر لاری سے جام پور پہنچا۔ لاری کے دیر سے پہنچنے کی وجہ سے دیا کھیان کا پربندھ رات کو نو بجے کیا گیا۔ رات کو بھی آریہ سماج کا ہال بھرا ہوا تھا۔ میرے دیا کھیان کا وشے "آریہ سماج ایک شکشا کا دھرم" تھا۔ اس سے سنسار بھر میں دھارمک کٹّرتا کیں جنتا کی آواز کو دبانے والی جنتا کو سوتہ ادھیکار دینے والی کوئی دھرم ہے تو آریہ سماج ہی ہے۔ دھارمک کٹّرتا پر جاسا میں واد ... آریہ سماج ہی کی نہایت کرنے والی ہے۔ آریہ سماج ہی ہے مسلمان، ہندو اپنے اپنے پیغمبروں، تیرتھوں اور گوروؤں کی یادگاریں قائم کرنے کے دھارمک کٹّرتا میں پر جاسا میں واد کو ... دینا چاہیئے۔ آریہ سماج ہی اس وشیش ... پیدا کر رہا ہے۔ آریہ سماج کی شکتی کا رہسیہ یہی ہے۔ آریہ سماجی بھائیوں کو ... کو قائم رکھنا چاہیئے۔ اور آریہ سماج ... کی ذمہ داری ہونے ... آریہ سماج جام پور میں پرتی دن ستسنگ ہوتا ہے۔ سوموار سویرے ... دیا کھیان رکھا گیا۔ اس میں بھی یہاں ... بھی سبھا میں سمّلت ہوئے۔ ... کے ساتھ ہون بھی کیا گیا۔ میں پنجاب ... ادھیکاریوں سے کہنا چاہتا ... پراتہ کال ستسنگ نہیں ...

آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں :-

سوموار دوپہر کو میں ڈیرہ غازی خاں پہنچا۔ ان دنوں یہاں پنجاب کے شکشا وبھاگ نے سرکاری کنیا پاٹھ شالہ جاری کی ہے۔ انسپکٹرس نے آریہ سماج کی بیس سال سے چلی آ رہی آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی گرانٹ بند کر دینے کی آگیا جاری کی ہے۔ اس کے کارن شہر میں بھاری اسنتوش ہے۔ انہی دنوں مڈل کے امتحان میں شامل ہونے والی آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی ادھک انش کنیاؤں کو سرکاری سکول میں تکلیف اٹھا کر جانا پڑا۔ سرکاری سکول کی وجہ سے تکلیفوں کے لئے تیس کنیاؤں کی سہولیت کا خیال بھی نہ رکھا گیا۔ سرکاری کنیا پاٹھ شالہ میں پڑھانے والی ادھیاپکائیں زیادہ تر مسلمان ہیں۔ اس سمسیا پر وچار کرنے کے لئے ڈیرہ غازی خاں کے پرتشٹھت ہندوؤں کی سماج مندر میں وشیش سبھا بلائی گئی۔ رات کو استری شکشا پر وشیش دیا کھیان بھی دیا۔ یہ سمسیا کیول یہیں کی نہیں ہے پنجاب کی آریہ کنیا پاٹھ شالاؤں کے سامنے یہ سمسیا آ رہی ہے۔ سرکاری کنیا پاٹھ شالاؤں میں اردو اور انگریزی ... ہندی کو ہٹایا جا رہا ہے۔ گرانٹ وغیرہ کے کارن آریہ کنیا پاٹھ شالاؤں کو بھی انگریزی تھا اردو بھاشا اپنانے کے لئے بادھیت کیا جا رہا ہے۔ رات کو دیا کھیان دیتے ہوئے آریہ بھائیوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی کنیاؤں کو ان پاٹھ شالاؤں میں نہ بھیجیں۔ جہاں اردو انگریزی ہی سکھایا جاتا ہو اور جہاں کا واتاورن آریہ سنسکرتی کے پرتی کول ہو۔ اس کے لئے یدی آوشیکتا ہو تو آریہ سماج کو سرکاری کنیا پاٹھ شالاؤں کے بائیکاٹ کرنے کا بھی آندولن کرنا چاہیئے۔ دیا کھیان کے بعد اپستھت آریہ پروشوں کو پرتگیا کرنے کا بھی اوسر دیا گیا۔ یہاں کے ادھک انش آریہ پروش اس وچار سے سہمت پرتیت ہوتے تھے۔ دوسرے شہروں کی آریہ کنیا پاٹھ شالاؤں کو بھی اس بات پر وچار کرنا چاہیئے۔

گوردوارہ بیٹ سوہنی :-

منگل وار پراتہ کال ڈیرہ غازی خاں سے روانہ ہو کر ایک دوپہر تین بجے گوردوارہ بیٹ سوہنی پہنچ گیا۔ ان دنوں سبھا نے سوامی رودرانند جی کو گوردوارہ بیٹ سوہنی کا آچاریہ نیت کیا ہوا ہے۔ سوامی رودرانند جی کے کارن وہاں کی پڑھائی تھا پربندھ میں وشیش سدھار ہوا ہے۔ برہمچاریوں کا سواستھ اُتم ہے۔ کاریہ کرتا اتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس گوردوارہ کو اس پردیش کے ویدک پرچار کا کیندر بنایا جاوے۔ ان دنوں ادھر گوردوارہ بیٹ سوہنی کے اسٹیشن سے ہزاروں ہندو و مسلمان یاتری سخی سرور کے میلے میں شامل ہونے کے لئے جاتے ہیں۔ یہ یوجنا کی جا رہی ہے کہ آگامی ورش سے گوردوارہ بیٹ سوہنی کے سہیوگ سے اس میلے میں جانے والے یاتریوں میں ویدک دھرم پرچار کا وشیش پربندھ کیا جائے گا۔ اس کے لئے انہیں دنوں گوردوارہ بیٹ سوہنی کا اتسو رکھ کر سخی سرور جانے والے تتھا وہاں سے آنے والے یاتریوں کو ویدک دھرم کا سندیش سنانے کا ادسر دیا جاوے۔

(بھیم سین)

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منیجر

آریہ سماج ملتان چھاؤنی :-

شام کی گاڑی سے ملتان چھاؤنی پہنچا۔ یہاں کے اتساہی پروش پرتی دن پراتہ ستسنگ لگاتے ہیں۔ سائنکال کو بچوں کے لئے دو چینالیہ جاری ہے۔ سماج کے منتری مہودے نے دیا نند کے سمے کے بعد سائنکال بھی یگیہ ہون کے پربندھ کرنے کی یوجنا دی ہے۔

اپریشن

بھگارتھ پرکاش (اردو) ... سرنا ... شری ... جی ...

... ادیتار تھ پرکاش ... پرکاشت ہو گیا ہے ...

قیمت ... روپئے ...

مہارشی سوامی دیانند ... مصنفہ ...

بھگارتھ آویدن اردو ...

ستیارتھ پرکاش کی ... قیمت اردو ...

وزیر چند شرما مالک ویدک بک ڈپو ... ہسپتال روڈ لاہور

بچوں کی

دھارمک شکشا کا پرشن حل ہو گیا۔ وید کے آدھار پر لکھی ہوئی

جیون پھونکنے والی پستکیں (ہندی)

پوجیہ شری نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ آچاریہ دیو شرما جی۔ اور آچاریہ ودیا دتی جی تھا سب مہودیوں کے عالموں نے ان کتابوں کی کنٹھ سے تعریف کی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہودے نے ان کے مفید ہونے کی گھوشنا کی ہے۔

ویدک شکشا امرت پانچوں بھاگ قیمت	۴	آنند امرت	۱۰	سرل سندھیا	
پرارتھنا امرت	۲	بھگتی رس امرت	۸	ویدک دھرم آریہ سماج	۵
جیون امرت	۲	بال دیانند چرت	۲	...	

پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے سیکرٹری ... کہ بھاؤں نے یہ پستکیں ... ہندو ماتر کی بڑی سیوا کی ہے۔

(نوٹ) سب پرکار کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے۔

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی

ہفتہ وار ست سنگ بڑے سماروہ سے ہوتے ہیں۔ استری پرشوں کی حاضری کافی ہو جاتی ہے پچھلے ہفتہ ماسٹر لکھمی رام جی کا اپدیش ہوا تھا۔ اس ہفتہ پنڈت بلبھدر جی سناتک کا ویاکھیان ہوا۔ پنڈت ماتھر ناتھ جی ہیچک پنڈتوں سے والمن کی کتھا کر رہے ہیں۔

22۔ مارچ رات کو آپ کا سنت جیون پر لالی کرتی سماج میں ویاکھیان ہوا۔ حاضری استری پرشوں کی بہت زیادہ تھی۔ یہاں اردھ شتابدی کے لئے بڑا اتساہ ہے۔ ایک سو سے ادھک آدمی یہاں سے لاہور جا رہے ہیں۔

(رام نند امر منتری آریہ سماج)

ودھوا وواہ سہایک سبھا راولپنڈی

زیر سرپرستی سر گنگا رام ٹرسٹ سوسائٹی لاہور۔ یہ سبھا کئی سالوں سے کام کر رہی ہے۔ شہر کے چیدہ چیدہ اور برگزیدہ صاحب ہیں۔ سبھا میں تا حال ہیں اس کے علاوہ شہر کے سبھی وچارشیل استری نر اس کام سے دلی ہمدردی رکھتے ہیں۔ اس سبھا کی طرف سے گوروکل کے ایک یوگیہ سناتک پنڈت چندر بلی جی ودیا النکار مع گئے فرنیر گجرات۔ میانوالی وغیرہ وغیرہ جگہوں میں پرچار کے لئے گئے ہیں۔ اگر کسی سجن پرش کو ودھواؤں کے پرچار کی ضرورت ہو۔ تو مجھے لکھیں۔ تاکہ مناسب انتظام پر ان کو باہر بھیجنے کا پورا بندوبست ہو سکے۔

یہ سبھا ہر وقت بھولی بھٹکی اور یتیم ودھواؤں کی مدد کرنے کو تیار رہتی ہے۔ اگر آپ کو کسی ایسی ودھوا کا پتہ لگے۔ تو ہمارے دفتر میں اطلاع دیدیں یا اسے یہاں بھجوانے کا انتظام کریں۔ تاکہ اس کا مناسب بندوبست سبھا کی طرف سے جلد کیا جائے سبھا آپ کی تہ دل سے مشکور ہوگی۔ اس کام میں سبھا کسی قسم کا دام وغیرہ نہیں لیتی۔ اور ہر قسم کی خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔

(آنریری سیکرٹری ودھوا وواہ سہایک سبھا کچہری روڈ راولپنڈی)

آریہ سماج ڈسکہ کا چناؤ:-

مورخہ 7 اپریل [illegible] کو بابو [illegible] رام جی منتری آریہ سماج ڈسکہ نے زیادتی کام کی وجہ سے استعفیٰ پیش کیا۔ جو کہ جنرل اجلاس میں پیش ہوا اور بہ رضامندی منظور ہوا۔ بعد ازیں چناؤ میں ڈاکٹر بدری ناتھ کا رواد سرو سمتی سے منتری چنے گئے۔ اور ماسٹر [illegible] چند جی اپ منتری چنے گئے۔

(ڈاکٹر بدری ناتھ کاروادہ منتری)

آریہ سماج جموں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں کا واریشک اتسو ۱۔۲۔ ماگھ بکرمی ۲ اپریل کی بجائے ۲-۳-۴ مئی ۱۹۳۶ء کو بڑے سماروہ سے منایا جاوے گا۔

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار۔

(1) شہید اتسو:- شری پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا شہادت کا دن ۳/۶ ۳۶ کو آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ پہلے ہون یگیہ ہوا۔ پھر ایک بھجن کے بعد سندھیا پرارتھنا کی گئی۔ ماسٹر گردھاری لال نے آریہ مسافر کے شہید نمبر سے ایک مضمون پنڈت لیکھرام کے جیون اور کاریہ پر پڑھ کر سنایا۔ مہاشہ پشپال کا ایک بھجن ہوا۔

جاتی اپدیش ۳/۳۶ کو باوجود بارش کے ملتوی شدہ جلسہ پھر سادووال میں کیا گیا۔ جو بھجن منڈلیاں پدھاری ہوئی تھیں۔ جنہوں نے پہلی رات ۱۱ بجے تک اپنے بھجن گائے۔ اور پنڈت نتھو رام جی و مہاشہ وساوا رام جی کے اپدیش ہوئے۔ دوسرا دن پہلے صبح کے سمے بھی پرچار ہوا۔ ۱۰ بجے بعد دوپہر شدھی کی کارروائی آرمبھ ہوئی۔ پنڈت دیوان چند جی ودیا پربھاکر نے شدھی کرائی۔ اور یگیہ دیدیت دیئے۔ اور پھر ایک بڑا ہون۔ دھیان اپدیش دیا۔ کل ۱۵۳۔ استری پرشوں کی شدھی ہوئی۔ میری درشا دکاوٹ نہ ڈالتی۔ تو اور بھی زیادہ شدھی بڑھ جاتی۔

(2) سپتاہک ست سنگ۔ اسی دن شام کے سمے ظفروال میں سپتاہک ست سنگ ہوا بھجنوں کے بعد پنڈت دیوان چند جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور "شکھ پراپتی" پر پڑا اسرد ویاکھیان دیا۔ حاضری کافی تھی۔

(4) نام کرن سنسکار۔ ۳/۳۶ ۱ کو پریاتہ کال ڈاکٹر مہاراج کرشن جی کے پوترے کا نام کرن سنسکار پنڈت ستیہ دیو جی اپدیشک و مہاشہ دلیپ راج جی نے کرایا۔ بالک کا نام ستیہ بھوشن رکھا گیا۔ ڈاکٹر جی نے آریہ بھائیوں کا دودھ سے ستکار کیا۔ اور ایک روپیہ دکھشنا کے علاوہ ۲ روپے آریہ سماج ظفروال کو دان دیئے۔

(5) پرچار۔ رات آریہ سماج مندر میں پنڈت ستیہ دیو جی کا "ایشور پراپتی" [illegible] ویاکھیان ہوا۔ اور مہاشہ ہنس راج جی نے اپنے بھجنوں سے جنتا کو آنند [illegible] سے سارا ہال بھرا ہوا تھا۔ خوب پرچار [illegible]

(6) راضی نامہ:- ۳/۳۶ ۴ کو مہاشہ گیری [illegible] وغیرہ ساکن ناجو چک نے جو دعوے [illegible] مالی جیرڑں سماج ہذا پر کیا ہوا تھا۔ اس [illegible] راضی نامہ ہو گیا۔ اس طرح جو مقدمہ ڈیڑھ [illegible] سے چل رہا تھا۔ اس کا خاتمہ ہو گیا۔ [illegible] سماج کو مل گیا ہے۔ (گردھاری لال منتری)

ضرورتوں کے اشتہار چھپ [illegible] سکنے کے لئے آریہ مسافر کی خدمت حاصل [illegible]

اردھ شتابدی مہوتسو

کی تیاریاں

اردھ شتابدی پر پدھارنے والے سجنوں کی طرف سے روزانہ بہت سے خطوط آنے شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک بہت سی آریہ سماجوں نے اطلاع نہیں بھیجی۔ ان کی خدمت میں نویدن ہے کہ وہ بہت جلد اپنے ہاں سے پدھارنے والوں کی سوچی سے اطلاع دیویں۔

اتاوا کے پربندھ کے لئے ریلوے اسٹیشن پر بہت سے والنٹیر موجود ہوں گے۔ جو نواس استھان پر پہنچانے کا پربندھ کریں گے۔ ہر ایک آریہ بھائی کو اپنے پیکٹ ٹرنک بستر پر اپنا اپنا نام لکھ کر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ گم نہ ہو سکے۔

لاہور میں پربھات پھیری

اردھ شتابدی مہوتسو کے سمبندھ میں لاہور میں پربھات پھیری شروع ہو گئی۔ امید ہے کہ باقی آریہ سماجیں بھی اپنے اپنے ہاں پربھات پھیری کر کے جنتا کو اردھ شتابدی مہوتسو پر پدھارنے کے لئے اتساہت کریں گی۔

گیان چند
منتری اردھ شتابدی سمتی

امرت دھارا کے پینتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں پانچ میں بھیجت [illegible] مرکبات [illegible] قیمت پر ملیں گی!

امیروں کو اس زعم میں رہنا چاہئے

کہ وہ خرچ کر کے جب چاہیں معالج کو بلا سکتے ہیں بعض اوقات اچانک ایسی تکالیف ہو جاتی ہیں کہ سوچتا نہیں اور جلد ہی معالج ملتا نہیں۔ دیر خطرناک ہوتی ہے۔

اس وقت امرت دھارا ایسے معالج کا کام دیتی ہے

اسی واسطے تو عقلمند امیر بھی گھر میں امرت دھارا رکھتے ہیں کہ امرت دھارا اچانک ہونیوالی امراض کو اکثر جادو کی طرح دفع کر دیتی ہے

مثلاً یکدم پیٹ میں درد کا اٹھنا۔ جی متلانا۔ قے شروع ہو جانا۔ سانپ۔ بچھو۔ کتا وغیرہ کا کاٹ جانا۔ یکدم بیہوش ہو جانا۔ چوٹ یا زخم [illegible]

امرت دھارا کے ۳۵ ویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں رعایتی قیمت پر مل رہی ہے!

کافی مقدار میں منگوا کر رکھ لو اپنا اور دوسروں کا بہت کچھ [illegible]

اصل قیمت -/8/2 فی شیشی رعایتی 1/14/- نصف شیشی 1/4/-
نمونہ -/8/- رعایتی -/6/-

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

سبھا کی اردھ شتابدی اور ہمارا کرتویہ

(از مہاشہ موہن لال جی آریہ ۔ منتھ ڈاٹا)

...سے پیشتر ... اس عنوان سے آریہ مسافر ... میں آریہ بھائیوں کو ان کے کرتویہ ... چیت کیا تھا۔ وہ لیکھ اس سمے لکھا گیا ... جب آریہ بھائی گرمیوں کی چھٹیوں میں ... شتابدی منانے کے لئے ... تک نظر آتے ... جب گورنمنٹ کی طرف سے اردھ شتابدی ... جلوس روک دیا گیا۔ تو سبھا کے ادھیکاریوں ... مناسب سمجھا۔ کہ بنا جلوس کے اردھ شتابدی ... بالکل بے رونق سا ہو گا۔ اس لئے بطور پروٹسٹ ... اردھ شتابدی ملتوی کر دیا۔

... شری پنڈت گیان چند جی منتری اردھ شتابدی ... کے اعلان سے یہ ستفربت ہے۔ کہ سارے ... آریہ سماجوں میں سے کچھ ایسی سماجیں ... جن میں یا تو اردھ شتابدی کا کام ابھی آرمبھ ... نہیں ہوا ہے۔ یا اگر شروع بھی ہوا ہے۔ تو ... نام۔ جن سماجوں کی یہ اوستھا ہے ان کو ... محسوس کرنا چاہیے۔ کہ ان کی شرومنی سبھا کی ... شتابدی منائی جا رہی ہے ... کی کامیابی ... کے ہی سروں پر پڑتا ہے۔ اس اردھ ... سے بیشتر آریوں نے متھرا میں جنم ... اور اجمیر میں دیانند نروان اردھ شتابدی ... وہ بڑے وہ تسو کسی خاص پرانت سے ... نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ سارے آریہ جگت سے

تھے۔ سارو دیشک سبھا نے پرانتک سبھاؤں کے ذمہ کچھ روپیہ لگا دیا تھا۔ اور اس طرح سے وہ شتابدیاں سمپت ہوئی تھیں۔ مگر اس اردھ شتابدی کا سمبندھ صرف پنجاب پرانت سے ہے۔ اس سبھا کو بنے ہوئے ۵۰ ورش ہو گئے ہیں۔ آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے۔ کہ سبھا کے بنانے میں امر شہید سوامی شردھانند جی کا زبردست ہاتھ تھا۔ ہندوستان اور اس کے باہر کتنی ہی پرانتک سبھائیں ویدک پرچار کا کاریہ کر رہی ہیں۔ مگر کام کے لحاظ سے اس سبھا کا نمبر اول ہے۔

سبھا نے اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل کی ہے جس میں سے پچاس ہزار روپیہ سے چاروں وید کا سرل آریہ بھاشا میں انواد کیا جائے گا۔ اور بقیہ دو سری بھاشاؤں میں ... ہر ایک آریہ بھائی کا یہ پرم کرتویہ ہے۔ کہ اردھ شتابدی رولی (روپی) اس بگیہ میں اپنی اپنی آہوتی ڈالیں۔ تب ہی سبھا اس کاریہ کو شروع کر سکتی ہے۔ آپ کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ آپ

خوشی اس اتسو میں سملت ہوں۔ اس موقع پر کئی اہم سمیلن ہونگے جن میں ویدک دھرم پرچار کو وسترت کرنے اور گذشتہ پچاس سال کاریہ کرم پر ایک درشٹی ڈالی جائے گی۔ اس موقعہ پر آریہ جگت کے ... پرسدھ ودوان پدھاریں گے۔ اس سے ہر ایک بھائی کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اردھ شتابدی کے کام میں یوگ دیں۔ جو آنریری طور پر سبھا کی سیوا کر سکتے ہیں۔ وہ سبھا کی آگیا انوسار آریہ سماجوں میں دورہ کریں۔ نئی آریہ سماجیں ستھاپت کریں۔ ویدک دھرم کا پرچار کریں۔ لوگوں کو اردھ شتابدی پر آنے کے لئے پریرنا کریں۔ اسی طرح سے اپدیشک ودیالیہ بھی تندہی سے وید پرچار کی مقررہ رقم کو پورا کرنے کے لئے آریہ سماجوں کے ادھیکاری گن کو پریرت کریں۔ جہاں پہلی دن سے سنگھ نہ لگتا ہو۔ وہاں نیم پوروک ست سنگ لگوائیں جس گرہ میں وشو اتریگیہ نہ ہوتا ہو۔ وہاں وشو اتریگیہ کروائیں۔

آریہ سماج کے وڈے سبھا سدوں کو یہ پرستی بننے کے لئے پریرنا کریں۔ نئی آریہ سماجیں سماجیں قائم کریں۔ غرضیکہ ان دنوں میں آریہ سماج کے کام کو وسیع کرنے کا یتن کریں۔ کہ اردھ شتابدی سے پہلے کوئی ایسا گرام نہ رہنے پائے۔ جہاں آریہ سماج کا سندیش نہ پہنچا ہو۔ یا جہاں آریہ سماج کی پتاکا نہ لہرانے پائی ہو۔ اردھ شتابدی کے اپ لکش میں اتساہ و پریم کی لہریں بہہ جائیں۔ تب بات ہے۔ اور جن سماجوں میں ابھی تک اس کاریہ آرمبھ نہیں ہوا ہے وہاں شروع کر دینا چاہیے۔ شری آچاریہ رام دیو جی نے ... نے کرو دسے پرانتوں میں بھی دھن سنگرہ کا کاریہ کر کے وید پرچار کی اپیل کو پورا کرنے کا پریتن کریں۔ اردھ شتابدی کا پروگرام مدھم نہیں رہنا چاہیے۔ بلکہ پہلے کی طرح ہفتہ بھر پہلے منانا شروع کر دینا چاہیے۔ تاکہ پھر سے پورے جوش اور اتساہ سے اردھ شتابدی کا کاریہ آگے سرعت کر پہنچاتے آریوں کے شریہ کا کارن بن جائے۔

آریہ مسافر کے لئے دو دو نئے خریدار بھیجکر اشاعت بڑھائیں

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

ویدک ونے

لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھے ودیا النکار۔ اُپاچاریہ گورو کل کانگڑی

... گرنتھ جس کے ... پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونیوالا ہے۔ آریہ ... اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے۔ وید کی کھوج کی باتوں سے ... بھرا ہوا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے

... سال کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے ... پہلے وید منتر دیا ہے۔ اس کے منتروں دوارہ پرارتھنا کی گئی ہے۔ آخر ... ہر ماہ کی شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین حصوں میں چھپا ہے

... چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)
... ساون بھادوں۔ اسوج۔ کاتک چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)
... پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

... پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوائیے۔ ورنہ آگے انتظار کرنی پڑے گی۔

سواودھیایہ منجری کا ساتواں پشپ

امر شہید شری سوامی جی مہاراج کے اپدیشوں کا سنگرہ

دھرم اپدیش

آریہ پرشوں کے لئے یہ گرنتھ ایک اموّلیہ اپہار ہے۔ اس پستک کی ایک ایک کاپی ہر ایک آریہ پریوار اور آریہ سماج میں ہونی آوشیک ہے۔ کاغذ عمدہ۔ چھپائی نہایت اعلیٰ۔ یہ پستک دو حصوں میں چھپی ہے ہر ایک حصہ کا دام ۱۲ ہے۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار ہو گا۔

نوٹ:- یہ پستکیں گورو کل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:- پستک بھنڈار گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

ادھشٹیک سوچنا

گورودت بھون لاہور میں دت جاتیوں و دیگر غریب طبقہ کے لڑکوں کو فرنیچر و دیگر قسم کی ترکھانا کام سکھانے کے لئے آریہ سماج کے مشہور دانی مہر پنڈت ٹھاکر دت جی شرما مالک کارخانہ امرت دھارا کے دان سے زیر اہتمام دلت ادھار سبھا پنجاب ایک کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس کی دینانگر ضلع گورداسپور میں جہاں کہ ہر قسم کی پختہ لکڑی بارعایت دستیاب ہو سکتی ہے۔ ایک برانچ کھولی گئی ہے جس کے لئے دینانگر کے لالہ دیودت جی پردھان آریہ سماج نے اپنا وسیع باغ بلا کسی معاوضہ کے دے رکھا ہے۔ یہاں پر غریب طبقہ کے نوجوانوں کو اس قسم کے کام مفت سکھانے کے لئے ہر ممکن سہولتیں دی جاتی ہیں۔ اور نادار لڑکوں کو گذارہ کے لئے بھی امداد دی جاتی ہے۔ اس برانچ میں علاوہ فرنیچر یعنی میز کرسی سپنگ وغیرہ لکڑی کے سامان کے سکولوں میں استعمال ہونے والی تختیاں بھی بنائی جاتی ہیں۔

اس علاقہ میں لکڑی ہر قسم شیشم۔ توت۔ آم وغیرہ ارزاں ملنے سے ماہر کاریگروں کے ذریعہ فرنیچر بمقابلہ کرتا پور وغیرہ کے رعایت اور عمدہ بنایا جاتا ہے۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ اگر آپ یہ سامان عمدہ لکڑی کا بنا ہوا اچھا اور بارعایت چاہتے ہیں۔ تو دوسری جگہ آرڈر دینے سے پیشتر اس کارخانہ کو جو سر بہی خواہ قوم کی سرپرستی کا مستحق ہے۔ آزمائش کا موقعہ دے کر مشکور فرماویں سکولوں کے منیجر ہیڈ ماسٹر صاحبان و تاجران کتب سے خصوصاً التماس ہے۔ کہ وہ تختیوں کی ضرورت کے لئے اس کارخانہ کو آرڈر دے کر اس کی سرپرستی فرماویں۔ مال عمدہ اور بارعایت ملے گا۔ برائے دریافت مزید حالات و نرخ منیجر کو لکھیں۔

منیجر کارخانہ ٹھاکر دت شرما چیریٹیبل انڈسٹریز دینانگر ضلع گورداسپور۔

آریہ سماج رادور ضلع کرنال کے سماچار

آریہ سماج قصبہ رادور ضلع کرنال کے ماتحت اچھوت ادھار دیوناگری پاٹھ شالہ ہے۔ جو عرصہ پندرہ سال سے چل رہی ہے۔ اس کے منیجر لالہ سا کھیسری داس جی تھے۔ جنہوں نے اپنی میعاد آریہ سماج کے کاریہ میں دان کر رکھی تھی۔ آج مورخہ ۲۶/۳ کو سورگباش ہو گئے ہیں۔

لالہ ساکھیسری داس جی آریہ سماج کے سچے تپسوی اور پروانہ تھے۔ اور موضع مڑھا ضلع انبالہ کے رہنے والے تھے۔ ان کی شردھا اچھوت ادھار و آریہ سماج کے کاریہ میں سراہنیہ تھی۔ انہوں نے اپنی جائیداد بھی سب ختم کر دی۔ حالانکہ یہ بیاہ شدہ آفیسی تاد جگی کی پنشنر بھی تھے۔ مگر ایسے شخص ہوش

کرنے سے بھی نہیں مل سکتے۔ مرنے کے سمے مندرجہ ذیل وصیت کر گئے ہیں:۔

چالیس بیگھہ زمین موہڑا گرام میں ہے گورو کل کو کھیتر کو دان کر دی۔ اور ایک مکان پختہ موہڑا گرام مذکور میں واقع ہے۔ ایک برہمنی کو جو اس میں رعیت رہتی ہے۔ دان کر دیا۔ باقی سب سمپتی شکر ماو دی ادھیاپک کو جو ان کے پاس رہتی تھی۔ دیدی ہے۔ آریہ سماج رادور نے ان کی حسب خواہش ان کی ارتھی کو گلیوں میں سے گانا بجا کر بازار میں جلوس نکالا۔ اور باقاعدہ ویدک سنسکار کرا دیا ہے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ ان کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ مورتی سمے نید و دتا چلا گیا۔ آگے آگے اوم کا جھنڈا تھا اور اس کے پیچھے بچے اور بھجنیک خوب بھجن گاتے تھے۔ پرجوش استقبال ہوا۔

(رام رکشپال آریہ پردھان آریہ سماج)

آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ کا وارشک اتسو

آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ کا سالانہ جلسہ ۹/۳۶ سے شروع ہو کر نہایت کامیابی سے ۱۲/۳۶ کو سماپت ہوا۔

۹ر مارچ سے ۱۲ر مارچ تک شریمان پنڈت رام چندر جی دہلوی کے نہایت عالمانہ ویاکھیان ہوئے۔ ہر راتری کو پہلے ۷½ سے ۸½ بجے تک اچھے اچھے بھجن و کویتائیں ہوتی تھیں۔ اور ۸½ سے ۹½ بجے تک پنڈت جی کے لیکچر ۹½ سے ۱۰½ بجے تک شنکا سمادھان ہوتی رہی پنڈت جی کے مضمون "وید ایشور کرت ہیں" "ایشور جیو آتما اور پرکرتی تینوں اناوی ہیں۔ سنسار میں جو سچائی ہے۔ اسے بھی وید انوکول کہہ سکتے ہیں اور جو است ہے۔ وہ وید ورودھ اتیادی بڑے گوڑھ وشیوں کی سما و چنا تھی۔ جہاں آپ کے لیکچر نہایت عالمانہ تھے اس کے ساتھ ہی وہ شنکا سمادھان میں ہر ایک سوال کا بڑی سیغشتا سے جواب دیتے رہے

۱۲/۳ کو آریہ سماج میں پنڈت سالگرام ملازم ریلوے کا ایک برہمن لڑکی سے دھوا دوا ہ کر دیا گیا۔

۱۵/۳ کو آریہ سماج مندر سے شام کے ۴ بجے نگر کیرتن شروع ہوا۔ اور نہایت کامیابی سے ۷ بجے سماج مندر میں آ کر سماپت ہوا۔ اس میں سب بھائی شامل ہوتے اس کے ساتھ بہت سے اچھوتوں کی ایک بھجن منڈلی اور کیسری دل کی منڈلی بھی

تھی مگر کیرتن کا لوگوں پر بہت اچھا اثر پڑا۔ راتری کو بھگت منگت رام جی جالندھر والے مہاشہ شمشیر سنگھ بال کرشن اور گیتا رام جی کے منوہر بھجن ہوئے اور لالہ بال مکند جی بی۔ اے پودیا نہ نواسی کی کویتا ہوئی۔

۱۴/۳ کو پنڈت چندر بھانو جی کا اپدیش ہوا جو بڑا پربھاوشالی تھا۔ پھر دوپہر کو پنڈت بیتپال جی سدھانت النکار اور شری سوامی سوتنترانند جی کے عالمانہ لیکچر ہوئے۔ راتری کو بھجنوں کے بعد صوفی گیانیندر جی کا بڑا مدلل لیکچر ہوا جس میں انہوں نے بتلایا۔ کہ جہاں اور کئی غیر ملکوں میں پرانی آریہ سبھیتا کے نشان اب تک پائے جاتے ہیں ملک عرب بھی اس سے مبرا نہیں۔ چنانچہ انہوں نے بتلایا۔ کہ حج کے دنوں میں مسلمان لوگ نہ کسی جانور کو مارتے ہیں۔ اور نہ کسی قسم کا مانس کھاتے ہیں اور ان کو چھوڑ جوں تک کو مارنے مارنے کی اجازت نہیں۔ اگر غلطی سے بھی وہ ایسا کریں۔ تو بڑا پرائشچت کرنا پڑتا ہے۔ اور کہ وہ حج کے روز مکہ کی بڑی مسجد میں ہر طرف کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتلایا۔ کہ عرب کے پرانے اتہاس کی چھان بین سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ وہاں کے لوگ حضرت محمد سے دو ہزار برس کے قریب پہلے ویدک دھرم کو ماننے والے تھے۔ اور بھارت ورش کے درشنوں کے پیاسے تھے۔

اس کے بعد راتری کو ہی پنڈت بدھ دیو جی سناتک گورو کل کا بڑا منوہر ویاکھیان ہوا۔

۱۵/۳ کو پراتہ کال پنڈت بیتپال جی کا اپدیش ہوا۔ اور بعد دوپہر بھجنوں کے بعد مہاشہ مہیش چندر جی میرٹھ نواسی کی کھیلیں ہوئیں۔ جن کو دیکھ کر لوگ بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے بتلایا کہ برہمچریہ کے بل اور ساتوک بھوجن کے آدھار پر شریر کے اندر کتنا بل دوارا کتنی طاقت آ سکتی ہے۔ آپ کو یہاں سے دو میڈل بھی دیئے۔ اس کے بعد صوفی گیانیندر جی کا دوسرا لیکچر ہوا۔ جس میں انہوں نے بتلایا کہ بھارت ورش کے ساتھ ساتھ ویدوں کے زمانہ کے بعد عرب کے لوگ بھی ایشور اوتار کو ماننے لگ پڑے تھے۔ اور حضرت محمد سے قریباً سات سو سال پہلے عرب کے لوگ شام رنگ والے گائے چرانے والے اور بنسری بجانے والے انگلی پر پہاڑ اٹھانے والے اوتار کو مانتے تھے جو کہ سوائے یوگی راج کرشن کے کون ہو سکتا ہے۔ زمانے کے ساتھ ساتھ وہاں پھر وام مارگ مت پھیل گیا۔ اور یہ مت بڑے زوروں پر تھا جب حضرت محمد کا جنم ہوا۔ تبھی انہوں نے ...

دھرم کا اپدیش کیا۔ جو کہ ویدک دھرم ... تھا۔

راتری کو پروفیسر گیان چند ... پنڈت بدھ دیو جی کے ویاکھیان ... پربھاؤ لوگوں پر بڑا اچھا پڑا۔ غرضیکہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ اور شہر ... کا پربھاؤ بہت اچھا پڑا۔ اس کے ... رام سرن داس جی پردھان دیوان گردھاری ... اپ منتری۔ مہاشہ بارا سنگھ اور ... جی پردھان آریہ سبھاؤں نے کیا۔ ... اور وہ میرے دھنیواد کے پاتر ہیں۔ لوگوں نے اگرہ کرنے پر ... صوفی گیانیندر جی کا ایک لیکچر ہوا۔ لیکچر کا لوگوں پر بہت اچھا پڑا۔ جس ڈھنگ سے ... بولتے ہیں۔ اور اپنے لیکچر کو جس پیرایہ میں ... وہ قابل تعریف ہے۔ ان کے لیکچروں سے ... بہت سی نئی باتوں کا پتہ لگا۔

(کوٹو مل ٹھاپر منتری آریہ سماج)

آریہ سماج کیمبل پور

۲۶/۳ کو لالہ جے رام صاحب جو گاؤں ... رہنے والے ہیں۔ ان کی سپتری شریمتی ... بال مکند جی گاؤں زیارت کے نواسی ... سیتا رام جی کے ساتھ ویدک ریتی انوسار دھوم دھام سے کر دیا گیا۔ بواہ کے ... شریمان پنڈت مکند لال جی شاستری اور ... اپدیشک ودیا ندھی تھے۔

۲۷/۳ کو آریہ سماج کیمبل پور میں ... اور ان کی دھرم پتنی سومتی ... جاتی کی برادری میں پرویش کر ... بھاری یگیہ کیا گیا۔ ان کی برادری کے ... مردمان آریہ سماج مندر میں تشریف لائے۔

(مہا سنگھ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج سونی پت کا چناؤ

سرودسمتی سے مندرجہ ذیل اصحاب ... سبھا آریہ سماج سونی پت چنے گئے:۔

پردھان:۔ لالہ سندت لال جی ...

اپ پردھان:۔ لالہ راجیداس جی ...

" " چودھری شادی رام جی ...

منتری:۔ رام جیون وکیل ...

اپ منتری:۔ لالہ گوپی چند جی وکیل

ادھیکش:۔ لالہ سینک چند جی

پستکادھیکش:۔ پنڈت پرشوتم داس ...

ممبر:۔ لالہ رام کشن داس جی ...

اس ورش آریہ سماج سونی پت کا ... بیساکھ شدی تیج۔ چونکہ ... ۲۶ر اپریل سنہ ۱۹۳۶ء بروز ...

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

ओ३म्

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

قیمت سالانہ تین روپے فی ار

ہفتہ وار

مسافر لاہور

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक- आर्य्य मुसाफिर लाहौर

آریہ مسافر

ویدک دھرم

کا

سچا پرچارک اور

سبھا کا ہفتہ وار گزٹ ہے

آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجئے

(مینیجر)

جلد ۲۰ {اتوار:- ۴ چیت سمت ۱۹۹۲ دیانند آبد ۱۱۱ - مطابق:- ۵ اپریل ۱۹۳۶ء } نمبر ۱۴

ویدامرت

دھرم کے کام میں ایشور کا دھیان کرو

इमेत इन्द्र ते वयं पुरुष्टुत ये त्वा रभ्य चरामसि
प्रभूवसो नहि त्वदन्यो गिर्वणो गिरः सघत् क्षोणी-
रिव प्रति नो हर्य तद्वचः ॥ ऋ० ८-५६-४

(इन्द्र) سرب شکتیمان پربھو (पुरुष्टुत) ہر پرکار کی تعریف کے لائق ایشور (प्रभूवसो) لاتعداد دھن یعنی سامان کے مالک (ये - इमे, वयं) یہ جو ہم بھی جیو آتما تیرے ہیں (ते) وہ سے ہم (त्वा रभ्य) تجھے آرمبھ کرکے اوقات۔ سب اچھے کاموں میں ایشور کا نام لے کر (آستکی پرارتھنا) کام کو شروع کریں۔ (चरामसि) آیا کرتے ہیں۔ (गिर्वणः गिरः) تم سے دوسرا کوئی نہیں ہے کہ (त्वत् - अन्यः) ہمارے ہردے کی بات کو سنے۔ یعنی (नहि सघत) نہیں سنتا (क्षोणी इव) زمین کی طرح (तत् वचः) ہمارے سب بچنوں کو (प्रति हर्य) آپ سنئے۔

اوپر کے منتر کا مطلب بعد ضرورت ہے۔ ہم آتما ہیں۔ اور ایشور دھن دولت والا راجہ جس کے پاس سب مال ہے۔ آتما کے اندر اور ہر ایک طرح کی تعریف ہو سکتی ہے۔ یعنی جب آتما کوئی کام کرے گا۔ تو کوئی ایسی چیز مانگے گا۔ جو اس کے پاس نہ ہوگی۔ اور وہ سب چیزیں ان کے پاس ہیں۔ اس لئے ہر ایک اچھے کاموں میں ایشور کا دھیان کرنا چاہیے ہمارے ایشور کے اور کوئی آتما کی آواز کو نہیں سن سکتا ہے۔ کیونکہ آتما کے اندر پرماتما اوم شانتی۔

(ستیہ دیو آریہ مناظر)

کیا؟

ہو پرسش بیمارِ وطن ان سے بھلا کیا
کرتا ہے جو جاں اپنی وطن کیلئے قرباں
کافور ہوئی جاتی ہے پھر ظلمتِ نفرت
سرگوشیاں کرتی ہوئی پھرتی ہے چمن میں
او دردِ وطن! دل کو میرے بخشنے والے
پابندِ وفا روزِ ازل سے ہی ہوا دل
جو حرص سے کرتا ہے دغا اہلِ وطن سے
کم مول کیا کرتے ہیں جو حبِ وطن کا
دل میں جو ابھرنے لگے جذباتِ صداقت
جل جل کے پتنگوں نے کہا شمعِ وطن سے

جو یہ بھی جانتے ہوتی ہے وفا کیا
اس زندۂ جاوید کو تشویشِ قضا کیا
پھیلی ہے زمانہ میں حقیقت کی ضیا کیا
گل کوئی کھلائے گی نیا بادِ صبا کیا
یہ بھی تو بتا دیتا کہ ہے اس کی دوا کیا
مرتا ہوں وطن پر تو میری اس میں خطا کیا
معلوم نہیں اس کو خدا دیگا سزا کیا
معلوم نہیں ان کو کہ ہے رنج و بلا کیا
ہونے لگی ہے مستی مشرِ نظر فنا کیا
محکوم ہو انسان تو جینے کا مزا کیا

روشن ہے جہاں شیشۂ ہستی ہے ہمارے
شاطۂ قدرت نے ہے کی اس پہ جلا کیا

(روشن - پیشاوری بی۔ اے)

ہون سامگری و یگیہ کے متعلق سب سامان سیتارام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرمادیں

مہتمم دارالاشاعت پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں چھپا اور پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر لاہور سے شائع ہوا

Dr. Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سمیلن کے وچارنیہ پرستاؤ

اوشیک نویدن

اردھ شتابدی سماروہ کے اوسر پر شری ... جی ایم۔اے۔ کے پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کی ادھیکشتا میں سمیلن ہوگا۔ اس سمیلن میں آریہ سماج کا بھاوی کاریہ کرم نشچت کیا جاسے گا۔ اس سمیلن کے لیے نمن لکھت پرستاؤ وچارارتھ آ چکے ہیں۔

۱- اس سمیلن کی سمتی میں وید پرچار پرنالی کو ویدک آشرم مریادا کے انوکول بنانے کے لیے یوگیہ ویکتیوں کو ویدک دھرم پرچار ستھا ادھ پرچار کا کام کرنے کے لیے بان پرستھ تتھا سنیاس آشرموں میں دیکشت ہونا چاہیے۔

۲- یہ سمیلن اس بات پر سنتوش پرگٹ کرتا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ سماج کا شبھ نرمان کرکے تتھا وید بھاشیہ اور ویدک انوسندھان کا کام کرنے کے لیے وشیش یوجنا تیار کی جا رہی ہے۔ یہ سمیلن جنتا سے سادر آگرہ انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ اس کو سپھل بنانے کے لیے پورن سہیوگ دیں۔

۳- ستھانیہ آریہ سماجوں کے اتسووں میں یا سیہ آدی تتھا پرورتن پرکم سے کم اسے کیا جائے تتھا پرتیک ضلع میں پرتی ورش ضلع آریہ سمیلن کرنے کی پرتھا جاری کی جائے۔

۴- بھوشیہ میں کھنڈ آتمک دھرم پرچار کے ستھان پر منڈن آتمک دھرم پرچار پر وشیش بل دیا جائے۔

۵- اس سمیلن کی سمتی میں آریہ پریواروں کو پاریوارک آدرش سے سدا چار کو انت کرنے کے لیے سچا بیس سال کی اوپر کی عمر کے بدھو تتھا تیس سال سے اوپر کی آیو کی ودھوا وواہ کو ننددت سمجھنا چاہیے۔ تتھا کنواری کنیاؤں سے وواہ کرنے والے ودھروں کو آریہ سماج کا سبھاسد نہیں بننا چاہیے۔

۶- اس سمیلن کی سمتی میں آریہ سماج کے سنگٹھن کو انتی شالی بنانے کے لیے اوشیک ہونا چاہیے۔ کہ کوئی بھی ویکتی سبھاؤں تتھا آریہ سماجوں کے پردھان تتھا منتری پد پر لگاتار تین سال سے ادھک کال تک نہ رہے۔

۷- آریہ پرتی ندھی سبھا کو سبھی آریہ سماجوں تتھا آریہ کمار سبھاؤں کو کیندریہ سنگٹھن دوارہ سمیلن کرکے کا وشیش نین کرنا چاہیے۔

۸- آریہ سماج مندروں میں کنیا پاٹھشالاؤں تتھا شکھشا شالاؤں کو چالو نہیں کرنا چاہیے۔ پرتیک آریہ سماج میں ست سنگ ستھان۔ ویایام شالہ۔ سنان آگار تتھا اتتھی گرہ کا پربندھ ہونا چاہیے۔

جو آریہ بھائی ان پرستاؤں کے سمبندھ میں کوئی سنشودھن بھیجنا چاہیں۔ انہیں چاہیے۔ کہ وہ شیگھر بھیج دیں۔ یدی کوئی آریہ سبھاسد نیا پرستاؤ بھیجنا چاہیں۔ تو وہ بھی بھیجدیں۔ جیسے سمیلن میں اپستھت کرنے سے پہلے اوشیک وچار کیا جائے۔

پرستا تتھا سنتوش کی بات ہے۔ کہ اس سے آریہ جگت میں پریورتن کرنے کی اتکنٹھا اچھیا دکھائی دیتی ہے۔ ویدوک۔ پردھونتا۔ انویائی اپدیشک تتھا سادھارن جنتا آریہ سماج میں پریورتن کرنا چاہتے ہیں۔ آریہ سماج کے کاریہ کرم میں آریہ سماج کی پرچار پرنالی میں دھیرے دھیرے پریورتن ہو رہا ہے۔ اوشیکتا اس بات کی ہے۔ کہ آریہ سماج کے سیوک جنتا کی اس پریورتن کرنے کی اچھیا کا سدا اپیوگ کریں۔ اس کا ایک سرل اپائے یہی ہے۔ کہ پنجاب کے کاریہ کرتا اس آریہ سمیلن میں وششیش بھاگ لیں اور وہ ت ادھستھاؤں تتھا سماج کے اوشیکتاؤں کی درشٹی سے کاریہ کرم میں اچت پریورتن کریں۔

ان پرستاؤں میں نرد شٹ باتوں کے اتیرکت کچھ انیہ سمسیائیں بھی آریہ جنتا کے سامنے وچار روپ ہیں۔

اپستھت ہو رہی ہیں۔ ان پر بھی آریہ سماجوں کو وششیش روپ سے وچار کرنا چاہیے۔ ان میں سے پرتھم بات ہے۔ کنیاؤں کی شکشا اس سمبیہ وچارنیہ بات بن رہی ہے۔ پنجاب کا شکشا وبھاگ اس سمے اس ڈھنگ سے چل رہا ہے۔ کہ جس سے شیگھر ہی یا تو آریہ کنیا پاٹھشالائیں بند کرنی پڑیں گی اتھوا آریہ کنیا پاٹھشالائیں آریہ سنسکرتی کے پرتیکول سم سنسکرتی کو اپنانے والی سنستھائیں بن جائیں گی۔ سرکاری اور غیر سرکاری کنیا پاٹھشالاؤں میں اردو اور انگریزی کا زور بڑھ رہا ہے۔ گرہ وغیرہ کے لیے آریہ کنیا پاٹھشالائیں نمن لکھت پرستاؤ آریہ سمیلن میں اپستھت کیے جانے کے لیے پراپت ہوا ہے۔

آریہ کنیا پاٹھشالاؤں کے سنچالکوں کو چاہیے کہ اس سمبندھ میں اپنے وچار رکھیں۔ یدی وہ ان میں کوئی سمادھان کرنا چاہیں۔ تو اسے بھیج دیں۔

"اس سمیلن کی سمتی میں آریہ کنیا پاٹھشالاؤں کو آٹھویں شرینی تک انگریزی پڑھانے کی یوجنا کر دینی چاہیے۔ آٹھویں شرینی تک کی پاٹھ ودھی میں ایسی یوجنا کرنی چاہیے۔ جس سے کنیاؤں کو ہندی کا پریاپت گیان ہو جائے۔ اور وہ ہندی دوارا سب اوشیک وشیوں کا ادھین کر سکیں۔ جو کنیائیں انگریزی پڑھنا چاہیں ان کے لیے [illegible] وشے کے روپ میں وششیش پربندھ کیا جائے۔ جب تک پنجاب شکشا وبھاگ سرکاری کنیا پاٹھشالاؤں میں ہندی کو اچت

ستھان نہیں دیتا۔ سرکاری کنیا پاٹھشالاؤں میں سے وداتا۔ پریچارک۔ انشٹوں کی روک تھام ... تک آریہ پرشوں کو سرکاری کنیا ... دمشٹ کار کرنا چاہیے۔

آریہ سمیلن کے پرستاؤں پر ... کرنا چاہیں۔ انہیں اپنے نام ... چاہییں۔

آریہ سنستھاؤں کی اطلاع کے لیے

پہلے بھی نویدن کیا جا چکا ہے۔ کہ ... سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی ہونے ... میں بڑے وسیع پیمانہ پر گوروت ... پر ۳۰ اپریل سے سودیشی نمائش ... آریہ سنستھاؤں کی سیوا میں اب ... وہ اپنے ہال کے بارکوں اتھوا ... پردرشت کرنے یوگیہ وستوئیں ... پہلے یہاں بھجوا دیں۔

گیان چند

منتری اردھ شتابدی

اردھ شتابدی آریہ پرتی ...

آریہ دیویاں انگنا ہیں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اردھ ... کے لیے شریمتی سیتا دیوی جی ... جسبیلد اس جی آنرکماری لیشودھرا ... سپتنی جی۔ فخر قوم ڈاکٹر ستیہ ... سے آریہ دیویاں اتساہ ول کی ... رہی ہے۔ اس وقت تک ایک ... کی بہنوں نے سیوا کے لیے اپنے ... ہیں۔ لاہور سے باہر کی جو بہنیں ... کرنا چاہیں۔ وہ شریمتی سیتا دیوی ... بھون لاہور کے پتہ پر سوچنا دیں۔

رگیان چند منتری اردھ ...

اپنے لیتکالیہ کیلئے نئی پستکیں منگوائیے

اگر آپ اپنے مطالعہ یا اپنے لیتکالیہ کے لیے عمدہ عمدہ کتابوں کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ شاردا مندر لیمیٹڈ نئی سڑک دہلی کو لکھیں انہوں نے مندرجہ ذیل تازہ چھپی کتابیں منگوائیے۔

بھارت جیوتی اور اس کے نواسی (ہندی) قیمت ۱ مصنفہ پنڈت جے چندر جی ودیا النکار۔ اس پستک کی بھارت کے سب عالموں نے تعریف کی ہے۔ بھارت بھومی کا سچا گیان دینے کے لیے اس سے اچھی دوسری پستک نہ ملے گی۔

بھارت سماج شاستر (ہندی) قیمت ایک روپیہ (عہ) مصنفہ پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی۔ اس پستک کے پڑھنے سے بھارت واسیوں کا سر فخر سے اونچا ... اور ان کے ہردیہ میں بھارت کے دھرم اور تہذیب کے لیے آدر پیدا ہوتا ہے۔

امر جیون (ہندی) قیمت عہ مصنفہ سوامی ... ڈاکٹر ... یہ پستک نہایت قیمتی وچاروں کا بھنڈار ہے ایکبار تو پاٹھک کے اندر نئے جیون کا سنچار ہوتا ہے۔ اور وہ ... سے بہت اونچا اٹھا ہوا پاتا ہے۔

... میں سوا سال

قیمت تین روپے آٹھ آنے ... بودھ دھرم کے مشہور بھکشو ... دھرم کے سرکردہ لیڈر ہیں اور سرگذشت لکھنے میں ماہر ہیں۔ آپ کی یہ کتاب ... میں آنسو بھرنے والی اور ان کو دلیر بنانے والی ہے۔

نوٹ: سب طرح کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ

شاردا مندر لیمیٹڈ نئی سڑک دہلی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۵-اپریل ۱۹۳۶ء

گورودت نگری میں پدھاریئے

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کا سپتاہ ... گیا۔ اور یہ سمارہ موہما گیہ کا کارن ہے۔ کہ آج اس پوتر سمارہ کو پریم بھری نظروں سے دیکھ کر پرسن ہو رہے ہیں۔ کہ رشی دیانند کے انیایوں کے کاریہ پر پرسنتا پرگٹ کرنے کے لئے اکترت ... ہیں۔ اور پنجاب میں آریہ پرتی ندھی سبھا دوارا ... گئے پچاس سالہ کام پر نظر ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ ... یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ دھارمک جگت میں کرانتی ... پیدا کرنے والے آریہ سماج نے ساماجک اُنتی کے کتنے ... طے کئے ہیں۔ اور مستقبل میں اس نے کیا ... ہے۔

وہ زمانہ اور اس زمانہ کے لوگ بھولے ہوئے نہیں ... جس زمانہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی ستھاپنا کی ... اور آریہ سماج کے مشن کو مجموعی طور پر ہاتھ میں لے کر ... کی پوتر سرزمین پر رہنے والوں کو ویدک دھرم کی ... شتابدی آرمبھ کی گئی۔ آج سے پچاس سال ... جہاں پنجاب میں محض انگلیوں پر گنے جانے والے ... پرش تھے۔ وہاں اب یہ حالت ہے۔ کہ لاکھوں آریہ ... دوارا آریہ سماج اور ویدک دھرم کے مشن ... پذیر کرنے کا کام ہو رہا ہے۔ سینکڑوں آریہ ... دوارا پنجاب کے مختلف ستھانوں تک دھرم ... کیا جاتا ہے۔ ہزاروں نگر اور گرام ایسے تھے ... آریہ سماج کا نام تک نہیں گیا تھا۔ وہاں ... وقت آریہ سماج پہنچ گیا ہے۔ اور آریہ سماج ... کے دھارمک ساماجک اور مانسک اصلاح ... اُنتی پرگٹ کی جا رہی ہے۔

... سے پچاس سال پہلے آریہ سماج کا پرکیس اور ... دھرم پر نام بھی نہیں تھا۔ اس وقت آریہ سماج ... اور ترقی کی انتہائی منازل پر نہیں تو بھی ... آریہ سماج اور ویدک دھرم کی سپرٹ ... کا کام کر رہا ہے۔ سکولوں۔ کالجوں۔ ... اور آریہ سماجوں دوارا پنجاب کی سرزمین ... کا پیغام پہنچا جا رہا ہے۔ صرف ہندو ماتر تک ... کا پیغام ہی نہیں پہنچایا جاتا۔ بلکہ غیر مذہب ... بھی آریہ سماج کے کام کو دیکھ کر مرعوب ... ہیں۔ اور آریہ سماج کی روحانی شکتی اور پریم ... بھاؤ کے قائل ہوئے ہیں۔

یہ آریہ سماج کے ۵۰ سالہ کام کی برکت ہی ہے کہ جس سے عوام کی ذہنیت غایت درجہ بدل گئی ہے کہ ہندو جاتی اور آریہ سنسکرتی کے لئے اس پر آشوب زمانہ میں سود کھشت دینا آسان نہیں تھا۔ آج آریہ دھرم اور ویدک سنسکرتی کے محافظ نہایت اتساہ اور پورے جوش سے سنہری یاد منانے کے لئے لاہور کی اور پرستھان کر رہے ہیں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی منانے کے لئے جوق در جوق ہزاروں کی تعداد میں آ رہے ہیں۔ آمدہ خطوط سے جو اعداد و شمار اکھٹے کئے گئے ہیں وہ یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ پنجاب بھر میں آریوں کا اتنا بھاری اجتماع پہلی بار ہو رہا ہے۔ اور نہایت کامیابی سے ہو رہا ہے۔ اردھ شتابدی کے تیار کئے گئے پروگرام سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ساماجک کرانتی پیدا کرنے والوں نے اپنے بھگتوں کو اکترت کر کے ویدک دھرم اور آریہ سماج کی کشش کے تمام وسائل اکترت کر دیئے ہیں۔ اردھ شتابدی کے سلسلہ میں ۸ اپریل سے جہاں برہم پرائین جابجا آرمبھ ہو گیا ہے۔ وہاں سود لیشی پردرشنی نے عجیب ہی رونق پیدا کر دی ہے جن بھائیوں نے اس سے پہلے گورودت بھون کا نظارہ دیکھا ہوا ہے۔ وہ اب جس وقت آئیں گے تو آریوں کی ایک نئی نگری بسی ہوئی دیکھیں گے ان کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی۔ اور ان کا روح مسرور ہو گا۔ کہ عملی انقلاب نے کیسا پُر لطف سماں پیدا کر دیا۔ کیا سے کیا ہو گیا۔ یہاں ... روحانی مسرت کے بے نظیر سامان یگیہ سے جیون پر بڑے بڑے مہاتماؤں کے اُپدیش متواترات روز ہوتے رہیں گے۔ پہلے سپتاہ کا پروگرام صرف یہاں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ہر روز ناتوں کو بڑے بڑے ادیبوں کے ودوانوں کے لیکچر ہوا کریں گے۔ اس کے علاوہ کتنے ہی سمیلن ہوں گے آریہ سمیلن۔ ہندی سمیلن۔ دیایام سمیلن آدی کے علاوہ۔ پردھ سمیلن دوارا پچاس سالہ کام کے تجربات کو جاننے کے بہترین پروگرام کے تیار کرنے میں خاص سہولیت ہو گی۔ مختلف سمیلنوں میں تعلیمی کام سے زندہ عکس دیکھنے میں آئے گا۔ اور مہیلا سمیلن۔ استری جاتی دوارا کئے گئے آریہ سماج کے کام کا جیوت چتر ہو گا۔ آریہ ویرودل نوجوانوں میں جہاں آریہ دھرم کے بھاؤ پیدا کرنے کا نمونہ پیش کرے گی اور سیوا دھرم کی زندہ تصویر ہو گا۔ وہاں ویرتا کے بھاؤوں کو آریہ ماتر میں سنچارت کرنے کا درس دینے میں کمال جانفشانی سے مستعد دیکھنے میں آئیگا۔

آتما کو پرسن کرنے والا یہ نظارہ۔ روح کو پرسرور کرنیوالا یہ چتر صرف چتر ہی نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ خوشی اور یہ پرسنتا جہاں پچاس سالہ کام کی کامیابی کا نتیجہ ہوگی۔ وہاں مستقبل کا پروگرام ویدبھاشیہ کی آیوجنا ویدک دھرم پرچار کے لئے سنسکرتی اور گرام پرچار وغیرہ کی سکیموں کو عملی صورت دینے کے لئے سارے آریہ جگت کی سہایتا کے علاوہ اڑھائی لاکھ روپے کی اپیل کو پورا کر دینا بھی آریوں کے لئے ایک اوشیک کاریہ ہوگا چنانچہ یگیہ سے جیون سے جہاں آریہ جیون دھارن کرنے کے لئے پیدا سہیوگ درکار ہے۔ آتشک ہے۔ جہاں آریہ بھائی اردھ شتابدی سمارہ کی شوکت کو دوبالا کرنے کے لئے بھاری سنکھیا میں پدھاریں گے۔ وہاں یگیہ کو سپھل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کریں گے۔ اور گورودت کی نگری میں پدھارتے ہوئے ایک ایسا اُجل پروگرام بنانے میں کامیاب ہوں گے۔ جس کے دوارا آریہ سنسکرتی اور ویدک جیون کا راجیہ بھارت ورش ہی نہیں۔ بلکہ سنسار بھر میں قائم ہو جائے۔

آریہ مسافر کی طرف دھیان دو

آریہ بھائیوں کو سبھا کے ہفتہ وار آرگن آریہ مسافر کی اور وشیش دھیان دینا چاہیئے۔ اب جب کہ سبھا کا مالی سال ختم ہونے کو ہے۔ آریہ مسافر کی حالت اتنی تسلی بخش دکھائی نہیں دیتی۔ جتنی ہونی چاہیئے اس سلسلہ میں وشیش کوشش کی ضرورت ہے سبھا کا ہفتہ وار آرگن جہاں سبھا کی اوشیک سوچنائیں پرکاشت کرتا ہے۔ وہاں ہر ایک موضوع پر عالمانہ مضامین سے ایسا اردو ساہتیہ پیش کر رہا ہے۔ جس کا نمونہ اور کسی بھی صورت میں پیش نہیں ہو رہا۔ اسلام پر صوفی گیا ... رجی کا سلسلہ تو خاص طور پر محفوظ رکھنے کے قابل ہے۔ ... کے عنوان سے صرف ایک ہی قسط ... ہوئی ہے۔ اس کا باقی حصہ مسلسل جلد اشاعت پذیر ہو ... کے خلیفہ ہری سنگھ جی نے قرآن ... لیکھ لکھا ہے۔ وہ بھی عنقریب پرکاشت ہوگا۔ اس کے علاوہ ایشور کی ہستی کے ثبوت میں ... جا رہا ہے۔ آتما پرماتما کے ... بھاؤ سے پریرنا کی جا رہی ہے۔ ... مالا جلد تیار کر دیں۔ تاکہ آریہ مسافر کے پاٹھکوں کو ہر پرکار کی سامگری ملتی رہے۔ کیا یہی صورت ہیں۔

آریہ بھائی ایک ... دو گر ایک دسے کر آریہ مسافر کی اشاعت بڑھانے کی طرف دھیان دیں ... آتشک ہے۔ اردھ شتابدی پر آنے ہوئے آریہ بھائی آریہ مسافر کی گراہک بنانے کا بھی خیال رکھیں گے۔ تاکہ پنڈت لیکھرام جی کی پوتر یاد ہمیشہ کے لئے سرسبز رہے۔ اور آریہ مسافر ہر سپتاہ نہایت قیمتی عالمانہ مضامین لے کر آپ کے پاس پہنچا کرے۔

گورودت بھون میں مختلف آفس

گورودت بھون میں اردھ شتابدی کے سلسلہ میں کئی آفس بن گئے ہیں۔ اردھ شتابدی کے سمارہ کے سلسلہ میں گورودت بھون تار گھر بکنگ آفس۔ ٹیلیفون۔ انکوائری آفس آدی کا باقاعدہ انتظام ہو گیا ہے۔ سمارہ کے دنوں میں جنتا کو اس سلسلہ میں کوئی دقت نہیں ہوگی بلکہ اس کے علاوہ دیگر ہر ایک قسم کی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔

آریہ ویردل کیمپ

اردھ شتابدی کے سلسلہ میں سینکڑوں آریہ ویر سیوا کے لئے آ رہے ہیں۔ اس کام کے انچارج پنجاب کے ... آریہ شری لالہ ہر دیال جی بی اے پرنسپل ڈی اے وی ہائی سکول ہیں۔ آپ ۳ اپریل کو لاہور پہنچ گئے ہیں۔ اور آریہ ویردل کا کام نہایت باقاعدگی سے جاری ہو گیا ہے اسٹیشن پر سواگت کرنے کا کام نہایت مستعدی سے جاری ہو رہا ہے۔ اردھ شتابدی کے دنوں میں یاتریوں کو اسٹیشن پر ہی ضروری سوچنائیں پہنچا دی جائیں گی۔ اور ان کا کیمپ تک پہنچنے کا باقاعدہ تسلی بخش انتظام ہوگا۔ آریہ بھائیوں کو ... گورودت ... کے آریہ ویروں سے ... کیمپ میں پہنچ کر تمام معلومات حاصل کرنی چاہئیں ... کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

ویدک ساہتیہ خریدیئے

آریہ پرتی ندھی سبھا نے ویدک ساہتیہ کے پرکاشن کا کام عرصہ سے جاری کیا ہوا ہے۔ اردھ شتابدی پر پدھار کر آپ کو ویدک ساہتیہ کے حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے سبھا کی دوکان پر آنا چاہیئے۔ وہاں سبھا دوارا پرکاشت ہر پرکار کی پستکیں پراپت ہو سکیں گی۔ بالخصوص اس اوسر پر اگر دو روپے کی کتابیں خریدیں گے تو دس فیصدی کمیشن مل جائے گا جو کسی اور دوکان سے کدا پی نہیں مل سکے گا۔

Gangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی کا پروگرام

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کا پروگرام نہایت ہی آکرشک تیار ہوا ہے پہلے سپتاہ میں کاروائی آتیت روچک ہے ہر روز پرات سماے پانچ بجے آریہ ودوان یگیہ منڈپ پر دھرم بھاشن دیا کریں گے۔ یگیہ دیانند اپدیشک ودیالیہ کی یگیہ شالہ میں پرووت ہوا کریگا آشا ہے آریہ جنتا آتمک پرساد کو اچھی طرح سے پسند کرے گی۔ شری آچاریہ دیوشرما جی اور شری پنڈت بھگوت دت جی آدی کے اپدیش کتنے اعلیٰ ہوں گے یہ تو آریہ جنتا جانتی ہی ہے۔ راتری کے پروگرام میں متواتر تین روز تک شری سوامی سردانند جی کے اپدیش ہوں گے۔ اس کے علاوہ نمائش کی چہل پہل بھی دیکھنے سے تعلق رکھے گی۔ آریہ جنتا کو اوشیہ اس اوسر پر پدھار کر جہاں آتم پرساد پراپت کرنا چاہیے۔ وہاں آریوں کے سنگٹھن کا ثبوت پیش کرتے ہوئے ہماری سبھا کی اردھ شتابدی پر پدھارنا چاہیے۔

اردھ شتابدی جلوس

اردھ شتابدی سماروہ کا جلوس نہایت شاندار ہوگا۔ جیسا کہ اس سے پہلے تجویز کی گئی تھی۔ آریہ پرشوں کا یہ ادھانی جلوس بڑی زبردست شان سے لاہور کے بڑے بڑے بازاروں سے گذرتا ہوا پراچین سندیش اور ویدک دھرم کا ناد بجائے گا اس شانتی جلوس کو دیکھنے کے لئے دور دراز سے لوگ آرہے ہیں۔ یہ جلوس آریہ سماج کی شکتی اور سنگٹھن کا زندہ ثبوت ہوگا۔ اس میں سب سے آگے آریہ ویر دل کے گھوڑ اسوار، اوم کی پتاکا۔ بھارتیہ آریہ سنیاسی دل۔ آریہ پرودھ منڈل۔ اپدیشک سماج۔ دیانند اپدیشک۔ گورکل سناتک منڈل۔ گورکلوں کے برہم چاری۔ سکولوں کے ودیارتھی۔ بنگلہ آریہ ویر دل۔ کنیا گورکل۔ کنیا مہاودیالیہ۔ جالندھر آریہ پرتی ندھی سبھا کے سدسیہ ضلع وار آریہ سماجوں کی بھجن منڈلیاں نہایت شوبھا جنک ہونگی۔ اس کے علاوہ جلوس کے گذرنے کے راستے آدی کی نسبت جلد سوچت کیا جائے گا۔

اردھ شتابدی پوسٹر

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے لئے نہایت ہی قبول صورت پوسٹر آریہ سماجوں کو بھیجے جا چکے ہیں۔ ان کے ساتھ ہی گولڈن جوبلی سودیشی نمائش کے اشتہارات بھی ہیں۔ سب آریہ سماجوں کے کرم چاریوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ جہاں انہیں آریہ سماج مندروں میں لگائیں۔ وہاں موزوں استھانوں پر چسپاں کرا دیویں۔ نیز جس جگہ یہ پوسٹر نہ پہنچے ہوں۔ فوراً اطلاع دیں تاکہ پوسٹر روانہ کر دیئے جائیں۔

ٹریکٹوں کا سلسلہ

آریہ پرتی ندھی سبھا دوارہ سنیکت ساہتیہ وبھاگ کی اور سے ماہواری ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ پہلا ٹریکٹ "قانون اخلاق" شائع ہوا تھا۔ جس کی دس دس کاپیاں کئی آریہ سماجوں کو روانہ کی گئی تھیں۔ اس کے بعد دوسرا ٹریکٹ "وید سے ویدک ادھیتا" نہایت بڑھیا ٹائپ اور عمدہ کاغذ پر تیار کیا گیا تھا۔ اب تیسرا ٹریکٹ "ایش اپنشد کا سلیس ترجمہ" چھپنے والا ہے جو اردھ شتابدی پر چھپ جائے گا۔ ہر ایک آریہ سماج کو دو روپے سالانہ بھیج کر اس سلسلہ کا گراہک بن جانا چاہیئے۔ تاکہ دس ٹریکٹ فی ماہ بانٹے جایا کریں۔ اس سے ویدک دھرم پرچار کا ستھائی کام ہوگا۔

آنار کمیٹی

اردھ شتابدی کے سلسلہ میں آنار کمیٹی نہایت مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ اور اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ بھاری سنکھیا میں آریہ نر ناری اس سماروہ میں سملت ہونے کے لئے پدھار رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بہت سے مقامات سے یہ اطلاعات نہیں آئیں کہ کتنے آریہ بھائی اس سماروہ میں سملت ہونے کے لئے آرہے ہیں۔ کرپیا سب سماجوں کو جلد از جلد آنار کمیٹی کو اطلاع بھیجنی چاہیئے کہ ہمارے آریہ سماج سے اتنے آدمی سماروہ میں سملت ہو رہے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے سربستہ رازوں کی حقیقت

کتاب دافع الاوہام میں ملاحظہ کیجئے

شہیدان صادق کی فہرست میں پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا نام شامل آتا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے اس شہادت پر پردہ پوشی کرنے کیلئے کئی قسم کے غلط دعاوی پیش کرکے اور کئی قسم کے مغالطے دینے کی ناجائز کوشش کی ہے ان سب واقعات کی پوری تفصیل ابھی تک کسی کتاب میں نہیں ہوئی۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے شری یت پنڈت دیو پرکاش جی نے

کتاب دافع الاوہام متعلقہ پیشگوئی شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی

تحریر کرکے مرزا صاحب کی تمام چالوں کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔ جو شخص اس کتاب کو مطالعہ کریگا وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ مرزا صاحب نے جو باتیں الہام کے طور پر اپنے لئے پیش کی ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ اس ...

رادھا سوامی مت کی زہریلی تصنیف

"بھارتھ پرکاش"

رادھا سوامی مت کے آچاریہ لالہ آنند سروپ جی نے بھارتھ پرکاش جیسی زہریلی تصنیف سے دھارمک جگت میں ایسی پُر زور بغاوت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ جس سے آتمک جگت میں کھلبلی مچ گئی۔ اور روحانیت کے نام پر ٹھگی کا باب کھول دیا۔ آریہ سماج اور رشی دیانند کی ذات پر حد درجہ کمینے حملے شروع کر دیئے۔ اور تھوک چلنے کی ترغیب پر زور دیتے ہوئے اتنی جرأت دکھائی کہ سنجیدہ طبقہ حیران ہوگیا۔ اگر آپ بھارتھ پرکاش کے ابتدائی دو حصص کا مدلل جواب پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو سوا دو سو صفحہ کی ضخیم کتاب صرف چھ آنہ میں ساہتیہ بھنڈار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے حاصل کیجئے۔ یہ کتاب تمام اہل علم نہایت پسند کریں گے۔

کتاب پر جہاں آریہ اخبارات نے نہایت فاضلانہ ریویو کئے ہیں۔ وہاں سیٹھ ... اس محققانہ تصنیف کو سراہا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۳۲۰ صفحات۔ اردھ شتابدی ... قیمت صرف دس آنہ (۱۰)

پتہ { آریہ پریس ہال بازار - امرتسر
پریم پستکالیہ گورودت بھون - لاہور

لاہور اردھ شتابدی پر آریہ سماجک لٹریچر کی شاندار نمائش

دیکھنے کیلئے

بک سٹال ۳۶۹ (پنڈال کے عین سامنے) پر تشریف لائیں

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri ...

گورودت بھون لاہور میں آریہ ودوانوں کا بھاری سماروہ

ہزارہا آریہ پرشوں کی آمد آمد

اردھ شتابدی مہوتسو کے پہلے سپتاہ کا پروگرام

۳- اپریل ۱۹۳۶ء سے ۹- اپریل ۱۹۳۶ء تک

اردھ شتابدی کے اُپلکش میں برہم پرائن مہا یگیہ ۳؍ اپریل سے شروع ہو جائیگا۔ پورن آہوتی ۱۱؍ اپریل کو پراتہ ساڑھے سات بجے ہوگی۔ پرتی دن یگیہ سے پورو ½۵ سے ½۶ بجے تک پراتہ پربھو کیرتن ہؤا کریگا۔ جس میں بھگت منگت رام جی اپنی منڈلی سمیت کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی بھجن منڈلی تھا گوروکل کورکشیتر کی کیرتن منڈلی سملت ہؤا کرے گی۔

پراتہ کال

ہر روز ½۸ بجے سے ½۹ بجے تک نمن مہانو بھاوؤں کے یگیہ وشے پر منوہر اُپدیش ہؤا کریں گے۔

۳-۴ اپریل شری پنڈت بھگوت دت جی رِیسرچ سکالر
۴- ”- شری سوامی سرودانند جی مہاراج۔
۵- ”- شری پنڈت برہم دت جی جگیاسو۔
۶ ”- پنڈت چموپتی جی ویدوا چسپتی چترویدی بھاشیکار۔
۷ ”- شری سوامی ویدآنند جی مہاراج۔
۸ ”- شری آچاریہ دیو شرما جی گوروکل کانگڑی
۹ ”- شری سوامی ورتا نند جی مہاراج آچاریہ گوروکل چتوڑ۔

راتری

ہر روز شام کو آٹھ بجے سے ½۹ بجے تک اُتم ویاکھیان ہوں گے۔

۳- اپریل سے ۵؍ اپریل تک پوجیہ شری سوامی سرودانند جی مہاراج گورودت بھون کے بڑے میدان میں رات کو ویاکھیان دیں۔

۶- اپریل- شری یادداسور ساتولیکر جی۔

۷- ”- دھرم چرچا سمیلن- زیر صدر شری پروفیسر شودیال جی ایم-اے لاہور۔

۸- اپریل- وادیرتی یوگیتا- زیر صدارت مہامہوپادھیائے پنڈت مادھو بھنڈاری اورینٹل کالج لاہور۔ (سنسکرت میں بھاشن)

۹- اپریل کوی سمیلن- زیر صدارت منشی تلوک چند جی محروم بی-اے۔

شری جمنا داس جی ۲۵ روپیہ وعدہ
لالہ مہرچند جی ایگزیکٹو انجینیر ۲۵ ” ”
” پرماتما نند جی پرمانند ہرنام سنگھ - ۵ روپیہ ”
شری لالہ سدا نند جی ۵۰۰ ” ”
لالہ چیلا رام جی منتری ملتان چھاؤنی ۲۰ ” ”
لالہ سدریہ نارائن جی ٹھیکیدار ۱۰۱ ” ”
جمیں - امداد ے پراپت
پروفیسر ہرنس لال جی گورنمنٹ کالج } ۲۱ روپے وعدہ
مہاشہ ٹیک چند جی ۱۰۱ ” ”
منشی ہری لال جی ایڈووکیٹ ۳۱ ” ”
میزان ۲۲۷۴ روپے

اردھ شتابدی پر آنیوالے گورنمنٹ ملازمین کو اطلاع

اردھ شتابدی مہوتسو ۱۰ تا ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء ایسٹر کی رخصتوں میں ہونیوالا ہے۔ اس میں شامل ہونے کے لئے ہر ایک نرناری خواہشمند ہے۔ اگرچہ ان دنوں گورنمنٹ دفاتر بند ہوتے ہیں۔ تو بھی ہو سکتا ہے۔ کہ کچھ آریہ بھائیوں کی ڈیوٹی اُن دنوں دفتروں میں لگائی جائے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا۔ کہ گورنمنٹ سے پرارتھنا کی جائے۔ کہ وہ آریہ سماجی ملازمین کو ان ایام میں ڈیوٹی سے مبرا رکھیں۔ گورنمنٹ سے خط و کتابت کرنے کے بعد گورنمنٹ نے اس بات کو منظور کر لیا۔ کہ جو آریہ بھائی اس جلسہ میں شامل ہونا چاہیں وہ اپنی درخواست افسران بالا کی خدمت میں دیں۔ پنجاب گورنمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنے ماتحت ڈیپارٹمنٹوں کو بذریعہ سرکلر یہ اطلاع دی جائے۔ کہ وہ ایسے خواہشمند اصحاب کی عرضیوں پر خاص غور فرماویں لہٰذا آریہ بھائیوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ درخواستیں جلد ہی افسران بالا تک پہنچا دیں۔

گیان چند
منتری اردھ شتابدی سمتی

اردھ شتابدی مہوتسو کے موقعہ پر لاریوں کی ضرورت

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر ہزاروں نرناری دور دراز سے پدھار رہے ہیں۔ ان کی سہولیت کے لئے ہمیں بہت سی لاریوں کی جلسہ کے دنوں کے لئے ضرورت ہے پٹرول وغیرہ

ملتان سے اردھ شتابدی کے لئے سوا دو ہزار روپیہ

سردار تیج سنگھ جی ایڈووکیٹ ۱۰ روپے وعدہ
شری خان چند جی ۵۱ ” ”
سیٹھ پرسرام جی ۱۸۰ ” جمیں ۵ روپیہ پراپت
چودھری کاروشن لال جی ایگزیکٹو انجینیر } ۱۰۱ روپیہ ” ۲۵ روپیہ پراپت
شری دیوان چند جی شرما ایس ڈی او ۲۵ روپیہ پراپت
” رام لبھایا جی ایڈورڈ میڈیکل ہال ۱۰ ” ”
ڈاکٹر خوشحال چند جی ۳ ” ”
شری ودیا رتن جی ۳ ” ”
” سدانند جی پروفیسر گورنمنٹ کالج ۵۰ ” ”
سیٹھ نند لال جی ۵۰ روپے
جمیں ۵۱ روپیہ ”

سب سے پہلے سبھا کے ساہتیہ بھنڈار میں تشریف لانی چاہیئے۔ اور اپنی لائبریری یا اپنے سماج کے لئے بازار سے سستے داموں پر کتابیں چاہئیں۔
ادھیکش- ساہتیہ بھنڈار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

آریہ مسافر کے پریمیوں کو اطلاع

”آریہ مسافر“ کے پریمیوں کو سوچت کیا جاتا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی پر پدھارتے ہوئے آپ کو آریہ مسافر کی نسبت جس قسم کی اطلاع دینی ہو یا آریہ مسافر کا چندہ جمع کرانا ہو تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آریہ ساہتیہ بھنڈار میں تشریف لائیں۔

(منیجر آریہ مسافر لاہور)

افریقہ سے یاتری آرہے ہیں

ویدک چرچ کسمو ایسٹ افریقہ سے سوچنا پراپت ہوئی ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے اردھ شتابدی سماروہ میں سملت ہونے کے لئے آریہ سماج کے مانیہ ادھیکاری شری مہاشہ رام کرشن جی و شری مہاشہ ایشرداس جی وشارد تشریف لا رہے ہیں۔

منتری اردھ شتابدی - لاہور

بزم مشاعرہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے اردھ شتابدی مہوتسو کے اُپلکش میں ۱۱- اپریل کی شب کو ساڑھے سات بجے منشی تلوک چند صاحب محروم کی صدارت میں آریہ شعراء کا ایک عظیم الشان کوی سمیلن ہوگا۔ اس سمیلن میں پنجاب کے مشہور و معروف شعراء کے علاوہ ہندوستان کے کئی ایک مشہور شعراء کی شرکت کی منظوری پہنچ چکی ہے۔ جن اصحاب نے ابھی تک اپنی شمولیت کی اطلاع نہیں دی ہے۔ وہ براہ کرم اپنی منظوری جلد بھیجدیں تاکہ ان کے اسمائے مبارک پروگرام میں درج کئے جا سکیں۔ اور ان کی رہائش کا مناسب انتظام کیا جا سکے۔

شعراء کرام سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل مضامین پر طبع آزمائی فرمائیں:-
۱- آریہ سماج ۲- شری سوامی دیانند جی۔ ۳- اچھوت اُدھار۔ ۴- وید ۵- گوروکل شکشا ۶- ودھوا سمسیا ۷- ذات پات کی خرابیاں ۸- آریہ سماج کے شہید پنڈت لیکھرام جی و سوامی شردھانند ۹- ستری شکشا ۱۰- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی۔

ساہتیہ بھنڈار

گورودت بھون لاہور

پریمی پرشوں کو یہ جان کر بڑی پرسنتا ہوگی۔ کہ اردھ شتابدی پر منائی جانے والی نمائش میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی پستکوں کی بڑی شاندار دکان ہوگی۔ جس کا ساہتیہ بھنڈار گورودت بھون لاہور ہے۔ اس میں سبھا کی ہر قسم کی تازہ شائع شدہ پستکیں پراپت ہو سکیں گی۔ دس روپے کی کتابیں خریدنے پر دس فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مختلف آریہ ساہتیہ بھی دستیاب ہو سکیگا۔ آپ کو

eGangotri Gyaan Kosha

اسلام پر آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کا پربھاؤ

نہایت زبردست اور عالمانہ تحقیقات

(نمبر ۴) (نمبر ۴)

از صوفی گیان ندیدھی سابق مولانا حاجی عبید الرحمٰن - لاہور

کیا فرشتے نازل ہوتے تھے

ایک بڑی مزیدار بات ان سوالوں میں یہ ہے کہ باشندگان مکہ نے جن جن باتوں کا مطالبہ حضرت صاحب سے کیا تھا۔ اُن میں کئی باتیں مثلاً آسمان پر جانا۔ فرشتوں کا آنا۔ جن کی بابت مسلمان لیکھک بڑے زور سے ہم کو بشواس دلاتے ہیں کہ یہ سب حضرت صاحب نے ایکبار نہیں بلکہ انیک بار کر کے دکھلا دیا۔ خصوصاً فرشتے تو نت کئی کئی مرتبہ ان کے پاس آیا کرتے تھے۔ مگر ہم کو نہایت تعجب ہوتا ہے کہ خود حضرت صاحب نے اس کے بارہ میں کبھی کچھ نہ کہا اور نہ ہی مذکورہ بالا مطالبہ ہونے پر ہی یہ کہا۔ کہ میں تو ایسا کئی بار پہلے کر چکا ہوں۔ یا اب جب کہو۔ کر کے دکھلا دوں۔ بلکہ ان تمام شعبدہ بازیوں کے بالکل برخلاف نہایت ایمانداری اور سچائی کے ساتھ ایک اعلیٰ درجہ کے مصلح اور ستیہ وادی مہا پرش کے سمان صاف کہا۔ کہ اس طرح کے کام سوائے خدا کے دوسرا کوئی نہیں کر سکتا۔

جو آدمی حضرت صاحب کے اس جواب کو دیکھے گا اس کے خیالات آپ کے متعلق کتنے اچھے ہوں گے اور آپ کو کتنا بڑا ستیہ وادی اور ستیہ پریہ سدھارک سمجھے گا۔ جو کبھی اپنے فائدہ کے لئے جنتا کو بھرم میں ڈالنے یا شعبدہ جال میں پھنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ ورنہ یہ ہو سکتا تھا کہ اس کا (چمتکاروں کے مطالبہ کا) گول مول دو معنی شبدوں میں جواب دیا جاتا جس سے وہ بھرم میں پڑ جاتے۔ جیسا کہ اکثر اس پرکار کے سمپردایک گورو کیا کرتے ہیں۔ اور ہمارے دیکھتے دیکھتے کتنوں نے ایسا کیا ہے۔ اور جنتا کو خوب پاگل بنا کر اپنی جھولی بھری ہے۔ مگر حضرت صاحب نے ایسا نہیں کیا۔ لیکن یہ واقعہ جب قرآن کے مفسرین کی ٹیکاؤں کے بعد ہمارے سامنے آتا ہے۔ تب کچھ سے کچھ بن جاتا ہے۔ چنانچہ ایک صاحب "المعین" نامی مفسر ہوئے ہیں۔ وہ اس پر ٹیکا کرتے ہیں۔ کہ "جب کا فروں نے یہ سوال و جواب کئے۔ تو کچھ مسلمانوں کو آپکا یہ جواب پسند نہ آیا۔ اور وہ بھی آپ سے تقاضا کرنے لگے۔ کہ کوئی معجزہ ضرور دکھلایئے۔ ان کا فر ہم کو جڑ (؟) جائیں گے اور طعنہ دیں گے۔ کہ تمہارا پیغمبر ہار گیا۔ چنانچہ ان کے تقاضے سے مجبور ہو کر آپ نے مراقبہ (سمادھی) کیا۔ اور کچھ دیر کے بعد مراقبہ سے فارغ ہو کر فرمایا۔ کہ ابھی جبرائیل فرشتہ آیا تھا۔ اور وہ خدا کی طرف سے کہہ گیا ہے کہ جس چمتکار کی آپ اِچھّیا

کریں گے۔ وہ فوراً ہو جائے گا۔ ذرا بھی دیر نہ لگے گی۔ مگر اس کے ساتھ خدا نے ایک شرط بھی لگائی ہے۔ وہ یہ کہ اگر معجزہ دکھلانے کے بعد بھی یہ کافر مسلمان نہ ہوئے۔ تو ہم ایک کافر کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے۔ سب کو ہلاک کر دیں گے۔

چونکہ خدا کی یہ شرط بہت ہی سخت ہے اور مجھے اس بات کا پورا یقین ہے۔ کہ ایک معجزہ کیا۔ اگر میں ہزار معجزے بھی دکھلا دوں۔ جب بھی یہ کافر مسلمان نہ ہوں گے۔ اس لئے مجھے رحم آتا ہے کہ معجزہ دکھلا کر کیوں مفت میں ان کی جانیں لوں۔ اور ہلاک کراؤں۔ لہٰذا میں معجزہ نہیں دکھلاؤں گا"۔ مگر المعین صاحب شاید اس بات کو بھول گئے۔ (بقول مسلمانان) کہ حضرت صاحب نے سینکڑوں معجزات دکھلائے مگر ایک بھی کافر اس طرح سے نہ مرا۔ اور آج تک دنیا میں موجود ہیں۔ غرضیکہ ان نادان دوستوں اور اندھ وشواسی بھگتوں کے کارن حضرت محمد صاحب کی بہت سی خوبیوں اور مہانتا پر ایسا پردہ پڑ گیا ہے کہ آج ان میں سے سچائی کا معلوم کرنا بہت کٹھن ہے۔ اب اسی واقعہ کو دیکھا جائے۔ کیول قرآن کے سوال و جواب کو دیکھ کر حضرت صاحب کا بڑے سے بڑا مخالف بھی یہ کہنے پر مجبور ہوگا۔ کہ آپ نے لوگوں کو دھوکا نہیں دیا عوام کو بھرم جال یا شعبدہ جال میں پھنسا کر کام نہیں نکالا۔ بلکہ سچائی اور ایمانداری کے ساتھ جو بات جیسی تھی اُس کو ویسا ہی کہہ دیا۔ مگر اس پر جب ان حضرات کی یہ ٹیکا ان کے نظر سے گزرے گی۔ تب ایکدم خیال بدل جائے گا۔ فارسی کہاوت ہے کہ:

"پیراں نمے پرند مریداں می پرانند" پیر نہیں اُڑتے مرید پیروں کو اڑاتے ہیں۔ ایسے واقعات دیکھ کر اس کی سچائی کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔

بات کا بتنگڑ

اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت محمد صاحب نے جب اس پرکار کا کوئی دعویٰ کسی قسم کے الوکک چمتکار کا نہیں کیا۔ بلکہ سادھارنتیا ایک وِدوان ساہتک کے انوسار کیول ساہتیہ چھیتر میں اپنے پرودھیوں کو چیلنج کیا۔ تو انہوں نے کن سدھانتوں اور وِچاروں کا پرچار کیا۔ حضرت صاحب کے پرارمبھک جیون پر وچار کرنے سے سپشٹ ودت ہو جاتا ہے کہ چالیس ورش تک انہوں نے اپنا سمیہ ستیہ کے کھوج اور دھارمک انویشن میں بتایا۔ اگرچہ مفسرین نے اپنی سامپردائک بدھی سے کام لے کر اس ذراسی بات کا بھی بتنگڑ بنایا ہے۔ یعنی حضرت صاحب نے قرآن میں اپنے پرارمبھک وچاروں اور دھرم کے سمبندھ میں سچ سچ سو بھاؤ سے کیول اتنا کہہ دیا کہ "وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ" جس کا کیول یہ مطلب ہے۔ کہ پرارمبھک جیون میں مجھے ستیہ دھرم کا پورا گیان نہیں تھا۔ اتنی سی بات کو لے کر ان لوگوں نے ایسے ایسے تیر تکے چلائے ہیں جنہیں دیکھ کر آشچریہ ہوتا ہے۔

ایک صاحب جن کو اپنی کھوج پر بڑا ابھیمان ہے۔ اس کی ٹیکا کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "واعلم ان بعض الناس ذہب الی انہ کان فی اول الامر تم ہداہ اللہ وجعلہ نبیا اقال الکلبی ووجدک ضالا یعنی کفرا وقال السدی کان علی دین قومہ اربعین سنۃ" تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۲۴۲

یعنی معلوم ہو کہ بعض لوگوں (مفسرین میں) کا یہ خیال ہے۔ کہ وہ کافر تھے پیغمبر ہونے سے پہلے پھر اللہ نے ان کو ہدایت دی اور نبی بنایا۔ اور کلبی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "ووجدک ضالا" (کے ارتھ اور کچھ نہیں کہ) وہ کافر تھے۔ اور سدی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ چالیس برس تک اپنی جاتی کے دین میں رہے"۔

اس پرکار ان لوگوں نے بہت کچھ تکے چلائے ہیں جو سب قطعاً غلط اور لغو ہیں۔ حضرت صاحب نے کبھی اس پرچلت بام مارگ الجھا نتک (جو اس وقت عرب میں بڑے زوروں پر تھا) وچاروں کے الوکک نہ تھے۔ بلکہ انہیں مورتی پوجا سے گھرنا تھی۔ کہ اس کو کبھی انہوں نے اچھی دِرشٹی سے نہیں دیکھا۔ بلکہ کیا یہاں اس زمانہ میں بھی جب کہ اسلام شروع نہیں کیا تھا۔ اور بقول مسلمانوں کے نبی نہیں ہوئے تھے۔" مورتی پوجا کا نشیدھ کرتے رہتے اور لوگوں کو اس کے قریب جانے سے روکتے۔ پھر یہ سوال کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ چالیس برس کی عمر تک کن خیالات اور وچاروں پر عمل کرتے رہے۔ وہ حضرت صاحب کی اُس زندگی پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ چالیس برس کی عمر تک بدھ بھگوان کی طرح

حضرت محمد صاحب کا دھرم

حضرت محمد صاحب کا بھی کوئی نشچت سدھانت یا دھرم نہیں تھا۔ جس پرکار بدھ بھگوان نے پرایت کرنے (الخوا بدھ ہونے) تک کسی وِشیش سمپردائے انتوامت کے الزیابی نہیں ہوئے تھے نہ ہی پرارمبھک کال میں ان کا کوئی نشچت دھرم تھا یا مت۔ بالکل اسی طرح حضرت صاحب بھی اس ابتدائی جیون میں کسی خاص اصول یا مت کے الزیابی نہ تھے۔ اور ان کا تمام وقت (چالیس برس تک) ستیہ کے کھوج اور دھرم انویشن میں بسر کرتا۔ اس بیچ میں وہ کتنے ہی عیسائی یہودی کے پراچین سمپردایوں کے دھرماچاریوں اور گوروؤں سے ملتے جلتے وارتالاپ کرتے رہے یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جبکہ انہوں نے میل جول اور واد وواد کو بالکل بند کر دیا۔ اور پانچ سال تک ایکانت واس کرتے رہے۔ اور ہی الپ بھوجن سامگری (جو کیول جیون یاترا کے نرواہ کے لئے) بمشکل پریاپت ہو لے کر جنگلوں اور تنہا جگہوں میں چلے جاتے اور وہاں لگاتار کئی کئی سپتاہ تک اور اپنا بہت سا سمیہ مراقبہ (سمادھی) میں کبھی ایسا بھی ہوتا۔ کہ آپ کچھ بھی بھوجن ساتھ نہ لے جاتے تو آپ کی بیوی ساتھ کیول اکیلا بہت ہی الپ آہار پہنچا آتیں۔ اس پرکار لگ بھگ پانچ سال آپ نے بتائے۔ انہوں نے کا ریہ (پرچار) آرمبھ کیا۔ جو ۴۰ ورش کی آیو میں کیا۔ اپ نے ترلیشٹھ برس کی آیو پائی۔ ۲۳ برس تک پرچار کا ریہ کیا۔ یہ پرچار کا ریہ آپ کا دو بھاگوں میں ہے

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۱)

کرتویہ درشن

سندر سنہری مجلد گنگا بھگتی درپن۔ بھگتی درشن۔ کرتویہ درشن وغیرہ سب سے بڑا ۸۵ لا... ۴۹۰ سے اوپر صفحات سوا دھیائے کے لئے بہت سے وید منتروں تتھا کرموں اور بہت ہی کام کی باتوں کا مجموعہ۔ روزانہ پاٹھ۔ انعام جہیز۔ برات اور بطور سوغات دینے کے لئے سب سے ... ہے۔ قیمت باوجود سب سے زیادہ کام کی باتیں ہونے کے صرف دس آنے۔ پانچ کاپی کے خریدار کو ... ۲ روپئے ۸ آنے فی جلد کے حساب سے دیا جاتا ہے۔ ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لعل روڈ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

گولڈن جوبلی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

تھا

آریہ سماج وچھووالی کے ۵۸ ویں سالانہ جلسہ کا

پروگرام

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء مطابق ۲۹ چیت

پراتہ

پربھوکیرتن: بھگت منگت رام جی ۴½ سے ۵½ تک
یگیہ:- ۶½ سے ۷½ بجے تک۔
اردھ شتابدی مہوتسو کے آرمبھ کی گھوشنا
تتھا پتاکا ادگھاٹن شری نارائن سوامی جی دوارا
۷½ بجے سے ۷¾ بجے تک
گورو کل کورکشیتر کے برہم چاریوں کے بھجن ۷¾ بجے
سے ۸½ بجے تک
وید سمیلن:- ۸½ بجے ۱۱ بجے تک زیر صدارت
شری پادرا مود رسا تو لیکر جی۔

بعد دوپہر

ویاکھیان:- پنڈت ستیہ درت جی مکھیہ ادھشٹاتا
گورو کل کانگڑی ۲ سے ۳ بجے تک۔
آریہ سمیلن:-
سبھاپتی۔ شری گھنشیام سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے
۳ بجے سے ۵ بجے تک

راتری

ویاکھیان:- شری مہاتما نارائن سوامی جی
۷½ سے ۸¼ بجے تک۔
بھجن:- ۸¼ سے ۸½ بجے تک
سنگٹھن سمیلن:- زیر صدارت مہاتما ہنسراج جی
۸½ سے ۱۰ بجے تک

مورخہ ۱۱ اپریل مطابق ۳۰ چیت سمت ۱۹۹۲

پراتہ

پربھوکیرتن:- ۵½ سے ۶½ بجے تک
پورن آہوتی } ۶½ سے ۷½ بجے تک
اپدیش } شری سوامی ویدانند جی مہاراج
۷½ سے ۸½ بجے تک
برہم چریہ سمیلن }
زیر صدارت ودیا جی وارد ھ
۸½ بجے سے ۱۱ بجے تک

بعد دوپہر

جلوس

۲ بجے سے ۸ بجے تک

راتری

آریہ بھاشا سمیلن:- زیر صدارت منشی پریم چند جی
۸½ سے ۱۰½ بجے تک

---

۱۲ اپریل مطابق یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۳

پراتہ

پربھوکیرتن:- بھجن منڈلی گوروکل کورکشیتر
۵½ سے ۶½ بجے تک
یگیہ:- ۶½ سے ۷ بجے تک
آریہ سمیلن:- زیر صدارت شری گھنشیام سنگھ جی ایم ایل اے
۷ بجے سے ۱۰ بجے تک
بردھ سمیلن:- زیر صدارت لالہ رام کرشن جی
جالندھر ۱۰ سے ۱۱ بجے تک

بعد دوپہر

ویاکھیان:- شری پنڈت بدھ دیو جی مہوا اپدیشک
۲ بجے سے ۳ بجے تک
بھجن } ۳ سے ۳½ بجے تک
وکھیان واپیل }
شری آچاریہ رام دیو جی
۳ بجے سے ۵ بجے تک

راتری

کھیلیں:- گوروکل کے برہم چاریوں کی کھیلیں
(داخلہ بذریعہ ٹکٹ ۱؍)
۷ بجے سے ۹½ بجے تک
تقسیم انعام:- ۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک

۱۳- اپریل مطابق ۲ بیساکھ سمت ۱۹۹۳

پراتہ

پربھوکیرتن:- ۵½ سے ۶½ بجے تک
یگیہ:- ۶½ سے ۷ بجے تک
اپدیش:- شری پنڈت مکتی رام جی اپادھیائے
۷ بجے سے ۸ بجے تک۔
مہلا سمیلن و کھیلیں:- کنیا گوروکل کی برہم
چارنیاں کھیلیں کریں گی۔ زیر صدارت شریمتی
ودیاوتی جی آچاریہ کنیا گوروکل دیرہ دون
۸ بجے سے ۱۰ بجے تک۔

بعد دوپہر

بھجن:- ۱½ بجے سے ۲½ بجے تک آریہ ہائی
سکول کے ودیارتھیوں کے۔
سمپت پرارتھنا:- ۲۰۱۵ سے ۲۰۲۵ تک
مون آتم چنتن:- ۲۰۲۵ سے ۲۰۳۰ تک
دو سالے سمیلن:- زیر صدارت شری سیٹھ
دلبھ داس بمبئی ۲½ بجے سے ۵ بجے تک

راتری

دھنیہ باد:- شری آچاریہ رام دیو جی سبھا پردھان
۷ بجے سے ۷¼ بجے تک۔
بھجن:- ۷¼ سے ۷½ بجے تک۔ مہاشہ جگدیش چندر جی
ویاکھیان:- شری پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی
۷½ سے ۸½ بجے تک

آریہ جنتا بھرم میں نہ پڑے

(پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

(۱)

۲۳ مارچ ۱۹۳۶ء کے آریہ مسافر میں گورکل جھجر کو پرچند خیالات کے عنوان سے شری پردھان جی کا جو مضمون چھپا تھا۔ وہ کسی پر حملہ کرنے کی نیت سے نہیں لکھا گیا تھا۔ نہ ہی کچھ بھاؤ کے آدمیں گورکل کے درودھیوں نے پنجابی اخباروں میں لیکھ لکھ کر اور غلط بیانیاں کر کے ثابت کرنے کا یتن کیا کہ گورکل میں اس سال دان کم آیا ہے۔ روپے کم آئے ہیں۔ اس لئے گورکل سے لوگوں کا پریم گھٹتا جاتا ہے۔ اس سے غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے کچھ اعداد و شمار دینے پڑے۔ اعداد و شمار کو توڑنے تاڑنے سے کچھ نہیں بن سکتا۔ جو شمار و اعداد دیکھے گئے ہیں۔ وہ گورکل کے بجٹوں میں سے لئے گئے ہیں۔ جو جنرل سبھا میں پیش ہوئے تھے۔ ہر ایک بجٹ میں پچھلے سال کا دان کا روپیہ دکھلایا جاتا ہے۔ پیاندھی میں دوسرے عیسنوں سے جو کچھ آتا ہے۔ وہ اس لیکھ میں نہیں دکھلایا گیا۔ اور نہ اس کے دکھلانے کا مطلب تھا۔ کیوں دان کا روپیہ دکھلایا گیا تھا۔

۱۹۳۳ء کی جنرل سبھا میں پچھلے سال کا نقد دان جس میں ۱۹۳۳ء کے جلسے کا دان بھی شامل ہے ۹۲۴۷۶ روپیہ دکھلایا گیا ہے۔

۱۹۳۴ء کی جنرل سبھا میں جو بجٹ پیش ہوا تھا اس میں ایک نوٹ لگا ہوا ہے۔ اس نوٹ کے مطابق پیاندھی کی آمدنی ۴۲۳۴۳ روپے تھی۔ اور ۴۰۰۷۰ روپے دوسرے دان کی آمدنی تھی۔ کل آمدنی جس میں پیاندھی جلسے میں اعلان شدہ آمدنی ہے ۸۲۴۳۷ روپے تھی۔

۱۹۳۴ء کی جنرل سبھا کے اجلاس میں پچھلے سال کا ۹۰۵۳۱ روپے نقد دان دکھلایا گیا ہے اس میں جلسہ کی ۶۵۰۰۰ اعلان شدہ آمدنی شامل ہے۔

۱۹۳۵ء کی جنرل سبھا میں جو بجٹ پیش ہوا۔ جس میں پچھلے سال کی آمدنی ۵۰۹۱۸ روپے دکھائی گئی ہے۔ اس آمدنی میں ۱۹۳۵ء کے جلسہ تک کی آمدنی بھی درج ہے۔

۱۹۳۶ء کی جنرل سبھا میں پچھلے سال کا ۶۲۶۹۱ روپیہ نقد دان دکھلایا گیا جس میں ۱۹۳۶ء کے جلسے کی آمدنی شامل ہے۔ اور

۱۹۳۶ء کی جنرل سبھا میں ۲۱۲۳۴ روپیہ نقد دکھلایا گیا۔ جس میں ۱۹۳۵ء کے جلسے کی آمدنی بھی شامل ہے۔

ان اعداد و شمار میں کوئی جائیداد شامل نہیں ہے۔ بلکہ وہ روپیہ ہی شامل ہے۔ جو سبھا کے کوش میں نقدی کی صورت میں آچکا تھا۔

۱۹۳۶ء کے جلسے میں جو خاص چوبیس ہزار روپیہ نقد شامل ہے۔ وہ جلسے سے ایک دو ماہ پہلے ہی سبھا کے کوش میں آیا تھا۔ وہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور ۶۰۰۰ روپیہ وصیت کا شامل نہیں بلکہ جائیداد کا شامل ہے۔ جو جائیداد کے اس سال سبھا کے قبضے میں آئی ہے۔ کیونکہ وصیت کرنے والا مر چکا تھا۔ زندگی میں وصیت بدلی جا سکتی ہے۔

یہ اعداد و شمار سبھا کی کتابوں سے اور بجٹوں سے لئے گئے ہیں۔ جو جنرل سبھا سے منظور شدہ ہیں۔ اور جن پر سبھا پردھان کے دستخط ہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سبھا اسی آمدنی کو تسلیم کر سکتی ہے۔ جو سبھا کے کوش میں پہنچ جائے اور سبھا کی کتابوں میں درج ہو جائے۔ اخبارات میں اعلان کی پابندی اعلان کرنے والے پر ہے نہ کہ سبھا پر۔ یہ غلط ہے۔ کہ ۱۹۳۳ء کے جلسے تک کی آمدنی ۶۵ ہزار تھی۔ سال تو جلسے سے ایک دو ماہ پیچھے تک بھی رہتا ہے ۱۹۳۳ء کے جنرل اجلاس میں جو بجٹ لکھیا دھشتاتا جی نے پیش کیا۔ کیا اور سبھا نے منظور کیا۔ اور پردھان شری بدری داس جی نے تصدیق کیا۔ اس کے مطابق اس سے پہلے سال کی سارے دان کی آمدنی ۵۰۹۱۸ روپے تھی تو جلسے کی آمدنی ۶۵۰۰۰ ہزار کیسے ہو سکتی تھی پینسٹھ ہزار روپیہ ۵۰۹۱۸ روپے سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے سمجھنے کے لئے زیادہ حساب دانی کی ضرورت نہیں

بدھائی دینے کے سمبندھ میں پردھان جی نے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ جیل میں حاصل ہوئی انفارمیشن کے مطابق لکھا تھا۔ پرنتو پچھلے لیکھ میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اس سال سبھا میں پیش کئے بجٹ کے آدھار پر ہے۔ اس لئے پردھان جی کے لیکھ میں کوئی پرسپر درودھ نہیں ہے۔

پردھان جی کے لیکھ میں تو واقعات دیئے گئے ہیں۔ کسی کو دی گئی بدھائی کو واپس لینے کا پرشن تو ان کا ہے ہی نہیں۔ ہمیں بتلایا جاتا ہے۔ کہ اس پچیس ہزار روپے کا جلسہ کے موقعہ پر اعلان کرنے کی صلاح دی گئی تھی۔ جو کہ ۱۹۳۳ء میں تو کیا ۱۹۳۴ء میں بھی نہیں ملا۔ اور ۱۹۳۵ء میں بھی صرف چوبیس ہزار ملا۔ اس کا اعلان گر ۱۹۳۳ء کے جلسے پر کر دیا جاتا۔ تو سبھا اپنے رجسٹروں میں جو آمدنی نہیں تھی۔ مت سمجھا آمدنی کیسے درج کر لیتی۔ ایسے وصیت تو پچاس ہزار روپے کی تھی۔ اور وہ اس وقت کی گئی تھی۔ جب کہ پنڈت جیمونتی جی نے گورکل ہی بھی نہیں لئے تھے وصیت کرنے والے کی مرتیو بھی پنڈت جیمونتی جی کے مکھیادھشٹاتا بننے سے پہلے ہو چکی تھی اور اس سے پہلے ایک روپے بھی ہو چکے تھے۔ کسی کو اس رقم کے اعلان کرنے کا خیال بھی پیدا نہیں ہوا۔ اس میں سے کیول ۲۹۰۰۰ روپیہ ملا۔ اور وہ پنڈت ستیہ ورت جی کے وقت میں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ۶۵۰۰۰ ہزار روپے کا اعلان کرنے والوں نے کوئی ایسی رقم شامل کر لی جو یا تو اس سال کا اعلان نہ تھی۔ بلکہ گورکل کی کسی پرانی جائیداد کے فروخت کا دھن تھا۔ جو سبھا اس سال کے دان میں شامل نہ کر سکتی تھی۔ یا وعدے کی رقمیں تھیں۔ جو اب تک وصول نہیں ہوئیں۔ یا ۱۹۳۴ء کے جلسے اور اس کے بعد کے ایک دو ماہ کے ۶۳۶۵۱ روپے کے دان میں شامل تھیں اور پہلے اعلان شدہ دان میں بھی آشا کے آدھار پر شامل کر دی گئی تھیں اگر ان میں سے کوئی بات نہیں۔ تو تقریباً چودہ ہزار روپیہ سبھا کے کوش میں داخل ہی نہیں ہوا۔ لیکن یہ تو ایسی فضول بات ہے۔ جو قیاس میں بھی نہیں آ سکتی۔ اگر ۱۹۳۲-۳۳ء، ۱۹۳۳-۳۴ء، ۱۹۳۴-۳۵ء تینوں سالوں کے دان کی آمدنی اکٹھی کی جائے۔ تو کل روپیہ ۱۵۶۴۹۲ روپیہ بنتا ہے۔ فی سال اوسطاً دان کی راشی ۶۲۱۶۴ روپے بنتی ہے۔ اس کے مقابلے میں سال ۱۹۳۱-۳۲ء کی دان کی آمدنی ہی ۹۱۵۳۱ تھی۔ جلسے کی آمدنی ممکن ہے۔ پینسٹھ ہزار روپیہ ہی ہو۔ باقی پیچھے ہوئی ہو۔ اس لئے جلسے پر ٹھیک نقد روپے کا اعلان کیا گیا۔ سال ۱۹۳۰-۳۱ء کی دان کی آمدنی ۴۲۷۴۲ تھی اور سال ۱۹۲۹-۳۰ء کی دان کی آمدنی ۴۶۶۷۲ روپے تھی۔ اس کا یوگ دو لاکھ اکیاون ہزار نو سو سینتالیس بنتا ہے اور اوسطاً ان تینوں سالوں کے دان کی آمدنی فی سال ۹۲۹۸۲ بنتی ہے۔

اس رقم میں ۱۵۰۰۰ روپے کی وصیت کی آمدنی میں سے ایک کوڑی بھی شامل نہیں ہے یہ ظاہر ہے۔ کہ ۱۹۳۶ء کے اگست تک کے دان کی آمدنی پہلے تین سالوں کی اوسط سے کہیں زیادہ ہے اور فرداً فرداً ہر سال کی آمدنی سے زیادہ ہے۔ اس لئے شری پردھان جی نے لکھ دیا۔ کہ آمدنی کے لحاظ سے گورکل کا قدم پھر اس سال آگے کو ہے۔ گورکل اور سبھا کے درودھی یہ ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ کہ اس سال گورکل کی واستوک آمدنی پہلے سے کم ہے۔ اس بات کو غلط ثابت کرنے اور گورکل کو جھوٹی بدنامی سے بچانے کے لئے ہی پردھان جی کو مضمون لکھنا پڑا۔ ان کی اور کوئی غرض نہ تھی۔ اور نہ ہی یہ بحث انہوں نے شروع کی۔ انہوں نے جو کچھ لکھا گورکل کمشنا کے بھاؤ سے

(۲)

لڑکوں کی تعداد کے متعلق صحیح اعداد ... پھر درج کئے جاتے ہیں۔ بکرمی ۱۹۸۲ میں ... کی سنکھیا ۳۲۰ تھی۔ پھر چھ سال ... گئی۔ یہاں تک سمت ۱۹۸۸ میں ۴۱۶ ہو گئی۔ سمت ۱۹۸۹ کے آخیر میں ۴۴۰ ہو گئی۔ ... پھر گھٹنی شروع ہوئی۔ سمت ۱۹۹۰ کے آخیر ... رہ گئی۔ اور سمت ۱۹۹۱ کے آخیر میں ۱۹ ... سال گھٹ کر اب پھر بڑھنی شروع ہوئی ... پچھلے لیکھ میں پردھان جی سے غلطی ہوئی ... لئے ان کو بڑا دکھ ہے گورکل کے دفتر ... نے ایک تالکا بنوائی ہے جس میں ۱۹۰۲ ... پروشٹھ مکت اور شیش ودیارتھیوں ... ہیں۔ ۱۹۳۲ء کی سنکھیا ۴۱۶ تھی۔ ... غلطی سے ۴۴۰ لکھ دی۔ جو کہ سمت ۱۹۸۹ ... سنکھیا تھی۔ یہ سنکھیا اس کے بعد ... تھی۔ پردھان جی جب جیل گئے۔ ۴۱۶ ... گئے تھے۔ گورکل کے اتہاس میں اس ... سنکھیا کبھی نہ ہوئی تھی۔ اور اس کے بعد ... سال میں بھی قائم رہی۔ لیکن ان کے جیل ... میں سنکھیا گھٹتی ہی گئی۔ اس لئے پردھان ... کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اس سال سنکھیا ... بڑھنی شروع ہوئی ہے۔ اور دو سال ... رہی تھی۔ وہ سلسلہ بند ہوا۔

(۳)

اب ذرا ۱۹۳۰ء سے پہلے سالوں ... ہوئے روپے کی حقیقت بھی ناظرین ... ۱۹۲۹-۳۰ء کے سال میں دان کی نقد ... ۹۸۸۶۷ تھی۔ اس میں سے ... مہاندھی کا دھن تھا۔ اس سارے دان ... جائیداد کی رقم شامل نہیں ہے۔ اور ... ہے۔ ۱۹۲۸-۲۹ء میں ۷۷۲۰۵ ... ہوئی۔ جس میں ۳۹۰۱۴ صرف مہاندھی ... ہے اس میں بھی کوئی جائیداد اور وصیت ... تھی۔ ۱۹۲۶-۲۷ء میں کل آمدنی ۶۵ ... ہوئی۔ اس میں بھی کوئی وصیت ... شامل نہیں ہے۔ وشدہ نقد روپیہ ... میں بھی کیول دان کا روپیہ دکھلایا ... ۶۰۰۳ روپیہ ہے۔ ان تینوں ... ۲۷۷۳۵۶ بنتا ہے۔ اور اوسطاً ... ۹۲۹۵۲ بنتی ہے۔

ان اعداد و شمار سے پتہ لگتا ہے ... سے سمت ۱۹۸۵ تک دان کی اوسط ... فی سال تھی۔ سمت ۱۹۸۶ سے سمت ۱۹۸۸ ... تھی اور سمت ۱۹۸۹-۹۱ تک ... ہے۔ گویا پچھلے نو سالوں میں سے ... میں ہی سب سے کم دان کی ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ڈراکمینٹ اور بردھی کی بھی گنجائش لیجئے ۱۹۸۵ میں داستوک آمدنی ۱۵۸۶۳۵ ہوئی۔ اخراجات بجٹ سرپلس رہا۔

۱۹۸۷ میں داستوک خرچ ۱۶۷۵۱۳ اور داستوک آمدنی ۱۷۵۳۴۸ روپے ہوئی۔ یہ بجٹ بھی سرپلس رہا۔

۱۹۸۸ میں داستوک خرچ ۱۵۹۸۵۴ روپے ہوا۔ اور آمدنی ۶۰۵۹۵ روپے ہوئی۔ یہ بجٹ بھی سرپلس رہا۔

۱۹۸۹ میں داستوک خرچ ۱۵۲۹۶۷ ہوا۔ اور آمدنی ۱۳۸۷۵۱ ہوئی۔ گویا یہ بجٹ گھاٹے کا ہے۔

۱۹۹۰ میں کل خرچ ۱۴۹۱۲۹ ہوا۔ اور کل آمدنی ۱۵۰۱۸۰ ہوئی۔ یہ بجٹ سرپلس رہا۔ لیکن تعداد بڑھی بہت ہی تھوڑی ہے۔

۱۹۹۱ میں کل خرچ ۱۵۸۵۹۱ اور آمدنی ۱۴۹۰۴۲ روپے ہوئی۔ یہ بھاری گھاٹے کا بجٹ ہے۔

اس سارے کا سار انش یہ ہے۔ کہ آخر کے تین سالوں میں صرف ایک بجٹ میں تھوڑی سی بچت رہی۔ اور اس سے پہلے تین میں سے دو بجٹ سرپلس بجٹ اور اس سے ایک سال پہلے یعنی ۱۹۸۸ کا بجٹ بھی سرپلس تھا۔ اس سے ناظرین خود ہی اندازہ لگالیں کہ گوروکل کی آمدنی پر تین سال میں کیا اثر پڑا ہے۔ کسی آدمی نے ذاتی طور پر اتنا روپیہ جمع کیا اور وہ کسطرح اس کا جمع کیا ہوا مانا جائے۔ ان باتوں میں جانا عبث ہے۔ پردھان جی کی غرض کسی خاص ادھیکاری پر حملہ کرنے کی نہیں تھی۔ اگر ہوتی۔ تو وہ یہ کیوں لکھتے۔ کہ بارہ سالانہ جلسوں میں بھی ۴۳ یا اس سے کم بالک پرونشٹ ہوئے۔ اور ان بارہ میں سے گیارہ جلسوں کے ساتھ تو ان مہانو بھاوؤں کا کوئی سمبندھ ہی نہیں تھا۔ جو اپنے اوپر غلطی سے حملہ سمجھتے ہیں۔ پردھان جی کی غرض تو صرف واقعات کا صحیح انکشاف کرنا تھا۔ تاکہ جنتا میں بھرم نہ پھیلے۔

(۴)

پنڈت ایشوردت سیدھارتھی کے متعلق اب کہا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج کو اعلان کر دینا چاہیئے آریہ سماج پنڈت جی کی اس پوزیشن کو صحیح تسلیم نہیں کرتا۔ آریہ سماج کیسے اعلان کرے۔ جس سے گوروکل کے ودودھیوں کو سنتوش ہو۔ پچھلے ہی مضمون میں پردھان جی نے لکھا تھا۔ جب تک ان کے من کی یہ اوستھا ہے۔ تب تک وہ ویدک دھرمی ہوتے ہوئے بھی آریہ سماجی کہلانا نہیں چاہتے۔ یہ بات میں برا نہیں سمجھتا۔ میری رائے میں اپنے آپ کو آریہ سماجی کہلانے کا اسی کو حق حاصل ہے۔ جو بھاؤ اور وچاروں میں سولہ آنے آریہ سماجی ہو۔ اور ورن بیوستھا کو ٹھیک اسی روپ میں مانتا ہو۔ جس روپ میں رشی دیانند نے اس کی ویاکھیا کی ہے۔ اور اپنے کو آریہ سماجی کہنے میں فخر سمجھتا ہو۔

اس سے صاف اعلان آریہ سماج اور کیا کرے سبھا پردھان نے ورن بیوستھا کے متعلق پنڈت ایشوردت کی پوزیشن کو رشی دیانند کے سدھانت کے انکول نہیں سمجھتے۔ اور اس لئے یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ ان کو آریہ سماجی کہلانے کا حق حاصل نہیں ہے۔ اس سے زیادہ صاف اعلان اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ دوسری بات رہی کہ گوروکل پر حملہ کرنا کسی کو ہر حالت میں مقصود ہے ایسے لوگوں کے لئے تو بھگوان سے پرارتھنا ہی کی جا سکتی ہے۔ کہ بھگوان ان کو سومتی دیں۔ باقی رہی یہ بات۔ کہ سناتکوں نے چپ سادھ لی ہے اس کا صاف کھنڈن تو ۲۹ مارچ کے "پرکاش" کے پڑھنے سے ہی ہو جاتا ہے۔ جس میں سناتک دھرم دیو جی کا ایک لیکھ چھپا ہے۔ جو لیکھ گوروکل اتسو سے بہت پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ اس لیکھ میں پنڈت ایشوردت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ شردھانند دل کے منتری پد کو چھوڑ دیں۔ چنانچہ انہوں نے چھوڑ بھی دیا ہے۔ سبھا کے ادھیکاریوں نے اور گوروکل کے سناتکوں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے باقی وہ کسی کی امنگل کا منا کامنا امنگل کا منا سے نہیں دیتے۔

(۵)

سوامی ستیانند جی کے برخلاف سبھا کے کسی ادھیکاری نے کوئی ستیاد نہیں کیا۔ پردھان جی نے تو پبلک طور پر کبھی سوامی جی کے خلاف لکھا بھی نہیں۔ مناسب موقعہ اور مناسب جگہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا تو ان کا کرتویہ ہی تھا۔ اور اس کا وہ پالن کرتے رہے۔ انہوں نے سوامی جی سے کبھی کوئی پرسنا پتر نہیں مانگا اور نہ اس کے لئے یاچنا کی۔ اگرچہ ایسے ویت راگ مہاتما سے یدی اس کو کوئی سنستھا پسند ہو۔ تو اس سنستھا کو کبھی برد لعزیز بنانے کے لئے پرارتھنا کرنا برا نہیں دچار بھید تو ان کے مہاتما گاندھی اور سردار پٹیل آدمی سے بھی کئی باتوں میں ہیں۔ کنتو اس سے پرشنسا پتر کی یاچنا کی۔ سوامی جی تو گوروکل کے آچاریہ رہ چکے ہیں۔ یاچنا پردھان جی کیا کرتے۔ سوامی جی کو گوروکل کا فکر پردھان جی سے کم نہیں ہے۔ گوروکل کے ورتمان مکھیہ ادھشٹاتا اور آچاریہ اور سابق مکھیہ ادھشٹاتا اور آچاریہ ہمیشہ ہی سوامی جی کے مداح رہے ہیں۔ اس لئے ان کی کسی کرتی سے

ان پر یہ الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ کہ وہ سوامی جی کے متعلق اپنے رویہ میں بدل گئے ہوں۔

(۶)

بہار ریلیف فنڈ کے متعلق ریکارڈ بتلاتا ہے کہ جون ۱۹۳۴ء تک بہار ریلیف فنڈ میں بارہ ہزار دو سو روپیہ کے قریب آمدنی ہوئی تھی۔ بعد میں ایک ہزار روپیہ کے قریب اور آمدنی ہوکر اس وقت کی کل آمدنی ۱۳۲۰۵ روپیہ ہے۔ "پرکاش" مورخہ ۲۴ جون ۱۹۳۴ء میں اس وقت تک ہی چودہ ہزار روپیہ جمع ہو جانے پر جو بدھائی دی گئی اس کا کارن بھی کسی کی ایسی ہی غلط بیانی ہے۔ جیسے کہ سبھا کے ۱۹۳۳ء کے اجلاس میں گوروکل کے بجٹ میں گت ورش کے سالانہ دان کی صحیح آمدنی ۵۶۹۱۸ کے بجائے صرف ۱۹۳۳ء کے جلسہ تک ہی ۶۵ ہزار نقد جمع ہو جانے کا غلط اعلان کر کے بدھائی حاصل کی گئی۔ اور کہ جس کا ذکر اسی مضمون کے حصہ نمبر۱ میں کیا جا چکا ہے۔

آریہ جنتا کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ سبھا کے ادھیکاری اس کی سیوا میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس ہر ایک غلط بیانی کا جواب دینے کی فرصت نہیں ہے اگر کسی بھائی کو بھرم ہو۔ تو سبھا کے کاریالیہ سے دریافت کر لیا کریں۔

پنجاب آریہ ویر دل

آریہ سنسکرتی کی رکھشا کرو

میرے بہت سے بہت سے ودیارتھی پنجاب کے سب ضلعوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بہت سے ان میں سے سکولوں کے ماسٹر ہیں۔ کیا میں یہ امید کر سکتا ہوں۔ کہ ان میں سے بہت سے **آریہ ویر دل** میں بھرتی ہو جاویں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی پر ۱۰ سے ۱۴ اپریل تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ سکولوں میں پہلی تاریخ سے ۱۵ تاریخ تک چھٹیاں ہیں۔ اس لئے کوئی مشکل نہ ہونی چاہیئے۔ کرایہ کی ایسٹر کے کارن بھی رعایت ہے۔ لاہور میں روٹی وغیرہ کا انتظام ہمارا ہوگا۔

ہر دیال دلیتی پنجاب پرانتیہ آریہ ویر دل

نریلا میں شدھی

آریہ سماج نریلا کے دیوگ سے ایک جنم کے مسلمان الہ دیا کی شدھی ۱۰ مارچ کو سماج مندر میں کی گئی۔ نام رام دیو رکھا گیا۔ شری سوامی دھیرانند جی اس اوسر پر موجود تھے۔

(دین دیال منتری آریہ سماج)

گوروڈم۔ پوپ ڈم اور اندھ وشواس کا بھانڈا پھوڑ کرنیوالی سنستھا

آریہ ساہتیہ مندر لاہور کی خاص کتاب

"پورانک پول پرکاش"

(از شرمان پنڈت منسا رام جی "ویدک توپ")

جو پورانک پنڈت کالورام جی شاستری لکھت "آریہ سماج کی موت" کا دندان شکن جواب ہے کتاب ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے آریہ سماجو کو جلد منگانا چاہیئے۔ ورنہ مصنف کی "ویدک توپ" کی طرح پچھتانا پڑیگا

آٹھ سو صفحات کی کتاب قیمت صرف دو روپے۔

نوٹ:۔ ۳۰ اپریل تک خریدنے پر "دیانند ڈائری" مفت دی جائے گی۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:۔ آریہ ساہتیہ مندر ہسپتال روڈ۔ لاہور

بقرعید پر محققانہ نظر

(از شری گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور)

مسلمان دوستوں میں بقرعید کا تیوہار ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن دُنیا بھر کے مسلمان گائے کی قربانی کرتے ہیں۔ اور اس بات کو اپنے مذہب کا ایک ضروری حصہ خیال کرتے ہیں۔ جب سے ہندو مسلم سوال پیدا ہوا ہے۔ تب سے بقرعید کا تیوہار ہمارے ہندوستان کے لئے ایک خطرہ کی چیز بن گئی ہے۔ فساد ہو جانے کا ڈر رہتا ہے مگر مسلمان دوست اس قربانی کو اتنا عزیز سمجھتے ہیں۔ چاہے انہیں جان پر کیوں نہ کھیل جانا پڑے یا فوجی انتظام سے ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔ وہ گائے کی قربانی کریں گے۔ اور ضرور کریں گے۔ مذہبی آزادی کی اوٹ میں مسلمان بھائی حکومت وقت کی دست اندازی برداشت نہیں کرتے۔ اور گورنمنٹ بھی دخل نہیں دیتی۔ صرف خاطر خواہ انتظام کر دیتی ہے۔ اور بس۔

اگر ہم "بقرعید" کے لفظی معنوں پر غور کریں تو نتیجہ حسب ذیل برآمد ہوگا۔ بقر کے معنے ہیں گئو۔ اور عید کے معنے ہیں خوشی۔ "گئو کی خوشی" یا گئو سے خوشی۔ یہی ان الفاظ کے معنے ہیں۔ جب ان معنوں کی خوشی میں اس تیوہار کی پرکھ کرتے ہیں۔ تو دونوں ہی باتیں ثابت نہیں ہوتیں۔ مارے جانے سے گئو کی خوشی کون مان سکتا ہے۔ جب گائے خود ہی مر گئی۔ تو خوشی کا حق دار کون۔ رہا دوسرا قیاس۔ گئو سے خوشی۔ سو وہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ گائے سے خوشی تو اُس کے دودھ مکھن۔ ملائی اور گھی وغیرہ سے ہو سکتی ہے۔ نہ کہ مار ڈالنے سے۔ جن چیزوں سے خوشی کا تعلق میں بیان کر رہا ہوں۔ انہیں مانس کھانے والے اور نہ کھانے والے دونوں منظور کریں گے۔ اگر گائے کو مار کر کھا جانے سے ہی خوشی مقصود ہے تو وہ صرف مانس خوروں کے لئے ہے۔ اور وہ بھی گائے کے مانس کو حلال سمجھنے والوں کی نظر سے بہرحال نتیجہ وہ برآمد نہیں ہوتا۔ جو تیوہار کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ بقرعید یعنی گئو کی خوشی یا گئو سے خوشی، پھر اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ مدت مدید سے ایسا تیوہار جاری ہے جسے دُنیا کا کافی طبقہ ایمان سمجھ کر تعمیل کر رہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہماری مذہبی کتاب میں ایسا حکم آتا ہے۔ اور بزرگ کرتے چلے آئے ہیں۔ حکم آتا ہے۔ آتا ہوگا۔ مگر وہ کیوں آتا ہے۔ کا سوال تسلی بخش نہیں ہوتا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہؤا۔ کہ اہل اسلام نے یہ رواج یہودیوں سے لیا۔ یہودیوں کے حضرت موسےٰ نے خدا سے یہ الہام پایا۔ کہ گئو کا بلیدان کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کام سے خدا خوش ہوگا۔ زمینداری میں فائدہ۔ سکھ سمپتی اور دھن کا لابھ ہوگا۔ شرط یہ ہے۔ کہ قربانی والی گائے ایسی ہو لال رنگ کی ہو۔ جوتی ہوئی نہ ہو۔ اور تندرست ہو ایسی قربانی سے مراد پوری اور دکھ سے نجات۔ حضرت موسےٰ کی اس بات پر لوگوں نے اعتبار نہ کیا کیونکہ خداوند ذوالجلال اپنی پیاری مخلوق اور حلیم جانور گائے کو مارنے کا حکم کبھی دے سکتا ہے؟ یہی وچار موسےٰ پاکر خدا کے پاس گیا۔ تب کہیں الہام کے نام پر لوگوں نے بمشکل تمام ایسی بات کو بادل ناخواستہ قبول کیا۔ ذرا اور کھوج کریں گے۔ تو یہودیوں نے پارسی مذہب سے یہی خیال نقل کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ پارسیوں کے ہاں ایک کہانی ہے جس کا نام ہی "گو میذ" ہے۔ اُسی کہانی کے بل بوتے پر بیل مارنے کا ودھان ملتا ہے۔ بیل کے مارنے سے ایک حیرانی کا کام ہؤا۔ مرے بیل کے جسم سے جڑی۔ بوٹی۔ اناج اور پھل پھول پیدا ہوئے چاروں طرف ہریالی چھا گئی۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی سے نکلی۔ خون سے سوم رس پیدا ہؤا وغیرہ وغیرہ۔ پارسیوں کی یہ کہانی "گو میذ" بھی بزرگوں کی سُنی سنائی بات پر انحصار رکھتی ہے۔ اس کا اور کھوج کریں گے۔ تو پتہ لگے گا۔ جیسے پارسیوں کے مذہبی سدھانت ویدک دھرم سے لئے گئے ہیں۔ اور یہ کچھ بگڑی سی شکل میں ملتے ہیں یہی بات اس کہانی کے متعلق بھی ہوگی۔ اور پھر لطف یہ کہ سنسکرت ساہتیہ میں براہمن گرنتھوں اور سمرتیوں میں گومیدھ یگیہ کا ذکر بھی آتا ہے۔ خیر ہم نے دیکھ لیا۔ کہ پرانے زمانے کے سب دھرموں میں گو بدھ کا وچار تھا۔ اسلامی۔ یہودی۔ پارسی اور بھارت کے گرنتھوں میں بھی اس کا ودھان پایا جاتا ہے۔ بھارت کے ساہتیہ میں کہا جاتا ہے۔ کہ یہ وچار ویدوں سے آیا ہے۔ کیونکہ براہمن گرنتھ ویدوں کی تفسیریں ہیں رگوید کے کچھ منتروں کے ارتھ ایسے کئے بھی گئے ہیں جس سے گئو مارنا ثابت ہو۔ ساتھ ہی اس کے عین برخلاف وید میں گئو کو نہ مارنے اور "گئو رکھشا" کے بہت سے منتر ملتے ہیں۔ جن میں گئو کو اگھنیا یعنی نہ مارنے کے لائق سدھ کیا گیا ہے۔ یہ ایک عجیب الجھن ہے جو سلجھ نہیں سکتی۔ اگر گئو کو مارنے کی آگیا ہے تب تو گئو رکھشا کرو۔ والے منتر کسی کام کے نہیں۔ اگر رکھشا کرنا ہی وید کا اصول ہے۔ تو مارنے والی آگیا بے مصرف۔ اس مصرف کو مٹانے کی بھی کوشش کی گئی کہ پشو مارنا صرف یگیہ کے لئے لازمی ہے ویسے نہیں۔ پشو یگیہ کے لئے کیسے ہیں۔ وید کی النکار شیلی کو نہ جان کر ہی یہ بھولیں ہوتی رہی ہیں۔ پشو یگیہ کے لئے ہے یہ آگیا درست ہے۔ پشو کا مانس نہیں۔ بلکہ پشو کا دودھ گھی وغیرہ یگیہ کے لئے ہیں۔ گھی کے بغیر یگیہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ساری بھول وید کی درنن شیلی کو نہ جاننے سے ہوئی ہے۔ بھلا ہو شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا۔ کہ جنہوں نے سیتھ پتھ کا بھاشیہ ایسے انوکھے اور فلسفانہ انداز میں شروع کر رکھا ہے جس سے وہ دوش دُور ہو کر یہ کتابیں ویدیا دل کے اصول کے خزانے سدھ ہو سکیں گے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ سبھی دھرموں میں گئو کو مارنے اور گئو کی رکھشا کرنے کے دونوں ہی خیال پورے زور سے چل رہے ہیں۔ گئو مارنے والے عقیدہ کو مان کر بھی گئو کو مارتے وقت آدمی ایسا محسوس کرتا ہے۔ کہ جیسے چوری کر رہا ہو۔ ایسا کام چھپا کر کیا جاتا ہے اندر سے آواز آتی ہے۔ کہ کوئی بھاری بھول ہو رہی ہے۔ اس بھول سے بڑا نقصان ہؤا ہے اور ہو رہا ہے۔

سوال ہوگا۔ اس بھول کی وجہ کیا ہے۔ اس بھول کی وجہ ہے "گئو شبد" اسی ایک گئو لفظ نے دنیا کی تواریخ کی کتھاؤں اور عقیدوں کو پیدا کیا۔ نہ صرف اسی شبد گئو نے ہی بلکہ وید کے اور بھی بہت سے شبدوں کے ساتھ ایسی بھاؤنائیں جوڑ دی گئی ہیں۔ مثلاً "سوم" کو شراب سمجھا گیا ہے۔ سورگ کی کیا حالت بنا دی گئی ہے۔ "اکسر" کے ایسے معنے کئے گئے ہیں۔ جو قابل قبول ہی نہیں ہو سکتے۔ دیوتا شبد سے کیا کیا من مانی کارروائی نہ کی گئی۔ خیر اس وقت ہمارا تعلق صرف گئو شبد سے ہے باقی کسی اور موقعہ پر رکھیں گے۔

ویدک سنسکرت ساہتیہ میں گئو شبد کے چار معنی ہوتے ہیں۔ (۱) گئو جانور (۲) زمین۔ (۳) اندریاں (۴) زبان۔ ان چار معنوں کو موقعہ موقعہ پر استعمال کرنا ہوگا۔ اگر یہ وسیع نظری پیدا ہو جائے۔ تو ساری بات سائنس اور عقل کے مطابق سدھ ہو جاتی ہے۔ وید میں بھی تضاد نہ رہے۔ اور کسی کے رحمدلی کے جذبہ کو ٹھیس بھی نہ لگے۔ اور وید کا حقیقی منشا بھی کہ مخلوق سکھی ہے۔ اس ادیش کو مد نظر رکھ کر مہرشی دیانند جی مہاراج نے گئو میدھ یگیہ کے ارتھ کھیتی کرنا لکھا ہے۔ جو یکتی یکت اور بدھی پوروک ہیں۔ اسی طرح انہوں نے دوسرے ویدک شبدوں کو بھی شدھ معنے پہنائے۔ اور ویدوں پر لگائے ہوئے دوش دور کئے۔ وید کی النکار کے بھاشیہ کے پورے ماہر تھے ایسے ایسے ارتھ کئے جنہیں دنیا بھر کے ودوان اب کھلی زبان سے مانتے جا رہے ہیں۔ ایسی روشنی میں ویدک شبد "گومیذ" پارسی کہتے "گو میذ" اور عربی کے بقرعید یعنی پرتال کی جائے۔ تو سارا معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔

النکار ـــــ معنی

گئو کو مارنا ـــ ـــ کی جوتائی

چمڑی اتارنا ـــ زمین کی اوپر کی تہ اتارنی

ہڈی توڑنا ـــ ڈھیلے پھوڑنا۔

بچھڑے کو ساتھ ملانا ـــ بیج ڈالنا۔

زندہ کر دینا ـــ لہلاتی کھیتی کا نظارہ

آخری نتیجہ وہی نکلا۔ جو سب مذاہب نے ... ہیں۔ "خدا خوش ہوگا" زمینداری میں فائدہ ہوگا سکھ سمپتی اور دھن کا لابھ۔ مرے بیل کے جسم سے جڑی بوٹی۔ اناج اور پھل پھول پیدا ہوئے۔ چاروں طرف ہریالی چھا گئی۔ اور ریڑھ والی ہڈی سے گندم نکلی وغیرہ وغیرہ دیکھئے ناظرین کیسی اچھی سنگتی لگ جاتی ہے۔ نتیجہ بھی وہی اور سب ایک ہی سوت میں ... ہاں صاحب درست ہے۔ میرا بھی دعویٰ ... ہو سکتا ہے۔ کہ کئی اصحاب یہ کھینچا تانی ... سمجھیں۔ اُن کے لئے اتنا نویدن کر دوں ... گئو شبد کی ایسی درگت نہیں ہوئی ... کئی اور بھی ویدک الفاظ ہیں۔ جن کا مفہوم درست نہیں لیا گیا۔ مثلاً شنکر کے ظاہر ... پر دوا کانہ رچایا جانا۔ لوگوں کے شنکر ... شنکر تارا سے لیا۔ اور بات کہیں کی کہیں ... اصل میں شنکر تارا نہیں۔ بلکہ ... میں وید یہ کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ ... ظاہر نہ ہو۔ دواہ نہیں کرنا چاہیئے ... کہ بچوں کی اور بڈھوں کی شادی نہیں ...

ایک اور بات سنئے:۔

عام کہاوت ہے۔ کہ عقل بڑی کہ ... ذرا غور کیجئے۔ کہ بھینس سے بڑا ... ہاتھی ہوتا ہے۔ پھر بھینس لفظ کیوں ... اصل میں لفظ ہے۔ अवस्था جسے سنسکرت ... عمر کہتے ہیں۔ بزرگی بہ عقل است نہ ... والی مثال ہے۔ انگریزی میں ... آیا ہے۔ جس کے معنے کنواں اور خوش ... ایک اور لفظ ... آتا ہے۔ جس کے سالا اور بہنوئی دونوں ... اور بالکل ایک دوسرے سے متضاد ... موقعہ موقعہ پر مناسب مفہوم لیا جاتا ہے ... کے الفاظ کا کیوں نہیں۔ سنسکرت میں ... سے دو معنے نکلتے ہیں۔ نمک اور گھوڑا ... معنی درست ہیں۔ معنے لگائے گئے ... چاہیئے۔ بھوجن کے وقت تو ہوگا نمک ... اگر سواری کا وقت ہو تو گھوڑا لانا ... اُلٹو کول ہوگا۔ ورنہ ساری خرابی ... کی ہے۔ شبد کی نہیں۔ اس سے میرا ... نہیں۔ کہ گئو شبد سے گائے جانور ... کا تصور ہے۔ (بقیہ ملاحظہ ...)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri G...

اسلام پر آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کا پربھاؤ

(بقیہ صفحہ ۶)

اربعات ۱۳ برس آپ نے مکّہ میں کام کیا۔ اور اس کے دس ورش مدینہ میں کام کرتے رہے۔ آپ جب تک کہیں رہے۔ بہت ہی کشٹ سے جیون بتایا مخالفوں کی طرف سے بڑی بڑی یاتنائیں اور ہانیاں اٹھائیں لیکن سب کو صبر شکر کے ساتھ سہن کرتے رہے اور کبھی اداس ہو کر کاریہ کو بند کر دینے یا روک دینے کا وچار تک نہیں کیا۔ حالانکہ مخالفوں نے ہر طرح سے آپ پر ندر ڈالا۔ لالچ سب کچھ دیا۔ مگر آپ کسی طرح وچلت نہ ہوئے اور یہ پراییہ دیکھا گیا ہے۔ کہ اس پرکار کے ستیہ وادی دھرم نشٹ مہاپرش کبھی اپنے یرودھیوں کے بھئے بھیت کئے جانے اتھوا کشٹ اور یاتنائیں دیئے جانے یا لالچ دھن۔ مان پرتشٹھا ادھیکار دا جیہ آدی سے کبھی جو برابر بھی وچلت نہیں ہوتے اور ایک چل برابر بھی اپنے آسن سے نہیں ڈگتے۔ کنتو انہیں مہاپرشوں کا جب کوٹ نیتی کا ادھمب کر کے دھوتوں اور مکار زمانہ سازوں سے مقابلہ ہوتا ہے۔ تو وہ اپنے سچے اور سیدھے سبھاؤ کے کارن اتھو چھل کپٹ آدی سے پرچیت نہ ہونے کے کارن ان کے دوارا چھلے جاتے ہیں۔ کیونکہ ستیہ وادی پُرش اور دھرم مارگ پر چلنے والا منش دوسروں پر بہت جلد وشواس کر لیتا ہے۔ اور ان کے سامنے اپنا ہردے کھول کر رکھ دیتا ہے۔ اور وہ ہوتے ہیں کوٹ نیتگیہ جن کے لئے جھوٹ فریب دھوکا دغا آدی نیتی کے نام پر سب جائز ہیں۔ بلکہ اپنے ادیش پراپتی کے لئے اُن کو سادھن مانتے ہیں۔ پرینام یہ ہوتا ہے۔ کہ سیدھا سادھا دھارمک منش ان کے دوارا اپراجت ہو جاتا ہے۔ اس پرکار کی درشٹانت اتہاسوں میں اور آج کل تو نت پرتی ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ ہماری اس تمہید کا سمبندھ اگلے واقعات سے بہت ہی زیادہ ہے۔ جو پاٹھکوں کے سمکھ بہت جلد آئیں گے۔

(باقی آئندہ)

بقر عید پر محققانہ نظر

(بقیہ صفحہ ۱۱)

نا صرف گائے لیا جائے۔ اور کوئی دوسرا معنی ہو ہی نہیں سکتا۔ یہی بھول کی اصلی وجہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بیچارے گئو شبد کے ساتھ ایسی ایسی بے انصافیاں برتی چلی آئی ہیں۔ اب بڑے کافی عرصہ کے بید ویدوں کے ارتھ دوان مہرشی دیانند نے ہی ستیہ ارتھ کا پرکاش کر دیا ہے جس سے دنیا میں امن بحال ہو سکتا ہے۔ ہندو مسلم اتحاد ہو سکتا ہے۔ اور گائے جیسا مفید حلیم جانور ہمارے لئے حقیقی معنوں میں سکھ دینے والی چیز ثابت ہو گی۔ تبھی حقیقی معنوں میں "بقر عید" کا اطلاق ہو سکیگا۔ گئو کی ارکشا اور سیوا سے) گئو کی ترقی دودھ دہی اور ملائی کا سکھ اور کھیتی باڑی سے گئو سے ہمیں خوشی۔ یہی معنوں کی خوشی اور آنند۔ میری ناقص رائے میں حقیقی بقر عید تو یہی ہے۔ آہا! وہ کیسا سنہری زمانہ ہوگا۔ جب ایسی حالت ہوگی۔ اور بھائی بھائی ملکر بھارت ماتا کے دکھ کوشاں ہونگے۔ گیان سروپ پرمیشور ہم ہندوستانیوں کو عقل سلیم عطا کریں۔ تاکہ تعصب اور ہٹ دھری کو چھوڑ کر ستیہ کو گرہن کر سکیں۔

آریہ مسافر کے پریمیو!

نمن پرکار لکھئے آریہ مسافر کے پریمیوں کا چندہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو ختم ہے۔ انہیں دفتر کی اطلاع ملتے ہی اپنا اپنا چندہ بھیج دینا چاہیئے۔ اردھ شتابدی کے کارن ۱۵ اپریل کو چندہ نہ آنے کی صورت میں وی۔ پی کئے جائیں گے اگر اردھ شتابدی پر آئیں تو ساہتیہ بھنڈار آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کی دوکان پر ہر روز صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک چندہ جمع کرا سکتے ہیں۔ (منیجر)

مہاشہ رام چند جی بھٹنڈہ۔ لالہ چونی لال جی آریہ گوال منڈی لاہور۔ سیکرٹری آریہ سماج بھلوال آریہ سماج فورٹ سنڈیمن۔ لالہ درگا داس جی رام گڑھ مغلپورہ۔ مہاشہ گربخش رائے جی خوطہ فتح گڑھ۔ آریہ سماج کرتارپور۔ پنڈت شنتی دیو جی لاہور۔ لالہ چرنداس جی وکیل سیالکوٹ۔ لائبریرین آریہ سماج سیالکوٹ۔ گنپت راؤ ستارزیکر وکیل شولاپور۔ آریہ سماج ریاسی۔ دھرم دیو جی ہیڈ ماسٹر ویدک ودیالیہ ٹھٹھڑی ممبت۔ آریہ سماج سیکھم۔ لالہ شوسرن داس خیراتی رام بھلور۔ آریہ لائبریری تانگرہ۔ آریہ سماج تیمارپور لالہ جرنجی لال محرر گوڑگانوں۔ آریہ سماج کالکی۔ رادھا دیوی پبلک لائبریری اکال گڑھ۔ لالہ پیارے لال گردھاری لال مہاشہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ نیشنل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ سیٹھ کشمیری لال ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ لالہ متھرا داس بھیم سین جی ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ لالہ رام چندر اسٹیشن ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ آریہ سماج کوٹ کپورہ۔ سیکرٹری آریہ سماج برنالہ۔ لالہ جوا ہر لعل کشمیری گیٹ دہلی۔ مہاشہ سادھو رام جی منتری آریہ سماج دھوری۔ میسرز چانن رام ادم پرکاش جی بھٹنڈہ۔ لالہ گردھاری لال جی گڈس کلرک بھٹنڈہ۔ ڈاکٹر بھگونت رائے جی بھٹنڈہ۔ میسرز میلا مل روشن لال بھٹنڈہ۔ میسرز دولت سنگھ چانن رام جی بھٹنڈہ۔ پروفیسر شوداس جی ایم۔ اے راولپنڈی۔ آریہ سماج سونی پت۔ پنڈت ہنسراج جی ٹیچر ہندو ہائی سکول سونی پت۔ لالہ رامجی داس جی انسپکٹر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی سونی پت۔ پنڈت جے لال جی ملک جماعت دہم ہندو سکول سونی پت۔ مہاشہ رگھوناتھ سہائے جی سینیئر کلاس ہندو سکول سونی پت۔ مہاشہ ستیہ پال جی کپورا فریقہ۔ اوم پرکاش جی برہمچاری ماجرہ (رہتک) حاجی جانی موسےٰ ماگر رہیوار۔ سیکرٹری گودھا رام جی ویڈنگ روم ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ بشمبر داس جی کلرک پوسٹ آفس لکھنؤ۔ امین چند جی مدرس مشن سکول کلانک آباد۔ مہاشہ چونی لال جی لوہا فروش ڈسکہ۔ مہاشہ دیا رام جی آریہ سیوک بیلہ تارا چند جی معرفت سیٹھ دھنپت مل چوالالوس جیبور۔

آریہ سماج چاوڑی کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج چاوڑی بازار کا سالانہ چناؤ ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مندر میں ہوا۔

پردھان:۔ شری لالہ دلیش بندھو جی۔
اپ پردھان:۔ " " اموَلک رام جی۔
" " " شوچرن داس جی۔
" " " بھیجناتھ جی۔
" " " گوری شنکر جی۔
منتری:۔ لالہ جیوتی پرشاد جی
سہایک منتری۔ لالہ دلیش راج جی
اپ منتری:۔ " بشمبر دیال جی
خزانچی:۔ " لکشمی چند جی
لائبریرین:۔ " رام لعل جی

(سیکرٹری آریہ سماج)

ایریشن

ستیارتھ پرکاش ترمعہ انتریت بھوناتھ سرنا۔ کپور تھلوی۔

اس پینٹنگ میں رادھا سوامی مت کا اصلی فوٹو کھینچا گیا ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش کا ایریشن کیا گیا ہے۔ پرچار کی خاطر قیمت ۱۲ سے گھٹا کر ۸ کر دی گئی ہے۔

رادھا سوامی مت پرکاش مصنفہ ہری سنگھ ستیارتھ آچن ۸ ستیارتھ پرکاش کی حقیقت ۲ اردو

وزیر چند خرما مالک سیلک ہوس نل العظم

پورانک کیمپ میں ہل چل مچانے والا

"چلتی پستول"

اس کتاب میں پنڈت مادھو آچاریہ۔ پنڈت کالو رام۔ پنڈت دیا رام وغیرہ سناتن دھرمیوں کے تاسدانہ اعتراضات کی حقیقت کو آشکارا کیا گیا ہے۔ اور ہزاروں حوالہ جات اور سوالات سے ہر ایک وشے پر کمال وضاحت سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ آپ صرف ایک ہی کتاب سے پورانک دھرم کے بڑے سے بڑے پنڈتوں کو ناکوں چنے چبوا سکتے ہیں صرف چند کاپیاں اردھ شتابدی کے لئے رکھ چھوڑی ہیں۔ آپ جب اردھ شتابدی پر تشریف لائیں۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا کے ساہتیہ بھنڈار سے طلب کریں اور کسی جگہ یہ پستک نہیں مل سکیگی۔ قیمت صرف ایک روپیہ ۱ء

منیجر پریم پستکالیہ گوت روڈ بھون لاہور

جریان پرمیہ احتلام کمزوری سستی نامردی کیلئے

وشرطیہ حکمی کیمیاوی دوا

اور کرعیہ دو تڑ دوا کسی کو دینا ہے پر سے پرنہیں مل سکتیں شرط ہی کہ کامل یقین کیساتھ ایکماہ برابر استعمال کریں جس کو یقین نہ ہو یا جو ایکماہ برابر استعمال نکر سکیں وہ ہرگز نہ منگاویں

پرمیہانتک گولیاں

ایکماہ کے استعمال سے جریان پرمیہ احتلام رقت سرعت پیشاب پیشاب میں ریگ و شکر جانے پتھری پڑ جانے وغیرہ کی جملہ خرابیاں یقینی اور شرطیہ دور ہو کر جسم میں وہ طاقت و قوت مردی کے وہ حیرت انگیز ولولے پیدا ہوتے ہیں کہ بوڑھے بھی اپنے آپ کو اٹھارہ سالہ نوجوان جیسے سمجھنے لگتے ہیں قیمت فی پیکٹ ایکماہ ۳ روپے علاوہ محصول

نایاب طلاء اکسیر

طلاء اکسیر ہے اسکے استعمال سے عضو مخصوص کی سستی نامردی ٹیڑھا پن رگوں کا پھولنا وغیرہ جملہ خرابیاں بنا کسی تکلیف کے دور ہو کر تیزی سختی درازی و فربہی پیدا ہوتی ہے کہ نامرد بھی مرد بن جاتے ہیں قیمت فی شیشی ایکماہ ۳ روپے علاوہ محصول

پتہ:۔ گرداری لال جین کار یالیہ علی گڑھ شہر یو۔ پی

Gangotri Gyaan Kosha

چولی بائی ٹیک چند ناگیہ چھاتر ورتی

ڈیرہ غازی خاں نواسی شریمان بھائی ٹیک چند ناگیہ نے مبلغ ۲۵۰۰۰ روپیہ گورو کل کانگڑی کو اس لئے دان دیا ہؤا ہے۔ کہ اس چھاتر ورتی کے ادھیکاری لڑکے ہر سال گورو کل میں داخل کئے جایا کریں۔ جو سجن اپنے بچوں کا آدھا پالن پوشن خرچ دے کر آدھے کے لئے اس چھاتر ورتی سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ اپنی درخواست بہت جلد شریمان بھائی ٹیک چند جی ناگیہ ملاک "جے" ڈیرہ غازی خاں کے پاس بھیج دیں داخلہ کا فارم اور گورو کل کے قواعد دفتر گورو کل کانگڑی سے طلب کریں۔

ستیہ ورت
مکھیہ ادھشٹاتا۔

آریہ سماج وودھو چک کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ مطابق ۱-۲-۳ چیت ۱۹۹۲ جس میں حسب ذیل اُپدیشک۔ بھجنک پدھارے شری پنڈت رام سروپ جی پاراشری۔ شری پنڈت وشوناتھ جی ایم ۔ اے۔ شری پنڈت دیپتی جی شاستری۔ شری پنڈت نتھو رام جی۔ شری پنڈت ہریشچندر جی پرودت آریہ سماج فیروزپور شہر۔ شریمتی بہن دیاونتی جی اُپدیشکا آریہ یتیم خانہ فیروزپور چھاؤنی۔ شری مہاشہ نقیر چند جی بھجنیک۔ شری مہاشہ امرناتھ جی بھجنیک۔ مہاشہ دھرم پال جی اپدیشک دلت ادھار منڈل ہوشیارپور شری پنڈت سرودیالو جی سہت ہیڈ پارٹی ڈی۔ اے۔ وی آریہ ہائی سکول کنجروڑ دتاں۔

۱۳ مارچ کو پہلے آریہ سماج مندر میں ایک بڑا ہون یگیہ کیا گیا۔ جس میں شہر کے استری پرش بھی شامل تھے۔ بعد میں بعد دوپہر آریہ سماج مندر سے نگر کیرتن شروع ہؤا۔ جو شہر کے چاروں طرف گھومی گئی اور جگہ بجگہ بھجن منڈلیاں بھیرتی ہوئیں اور وید اپدیش کرتی ہوئیں ۶ بجے شام آریہ سماج میں سماپت ہؤا۔ نگر کیرتن میں حاضری تقریباً دو اڑھائی ہزار نرناری کے ہو گئی تھی

رات کو ۷½ بجے آریہ سماج مندر میں جلسہ شروع ہؤا۔ شریمان بھجنیک پرشوں نے اپنے منوہر و بھگتی بھرے بھجنوں اپدیشوں سے شروتاگنوں کو آنندت کیا۔ اسی طرح ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء کے رات کے بارہ بجے تک وید اپدیش ہوتے رہے۔ حاضری اس قدر ہوتی رہی کہ جس سے آریہ سماج مندر کی جگہ ناکافی ثابت ہوئی۔ حاضری مسلمان استری پرشوں کی بہت حاضری ہوتی رہی۔ احاطہ آریہ سماج و دکانات آریہ سماج کی چھتوں و دیگر کی دکانوں کی چھتوں پر بھی حاضری نہ سمائی گئی۔ جلسہ کا بہت اچھا اثر رہا۔ بروقت اپیل حسب ذیل دان سفید دان پراپت ہؤا۔ جائے سفید جو کہ تقریباً پانچ چھ مرلہ ہوگا۔ جو کمیٹی چودھری چتر سنگھ۔ لالہ لکھی

[illegible]

اوتار واد

(شری سوامی رودرانند جی آچاریہ گورو کل بیٹ سوہنی)

اوتار واد ایک سناتن دھرم کا بڑا اہم مسئلہ ہے اس کا فیصلہ ہو جانے سے مورتی پوجا اور شریمد بھاگوت وغیرہ پورانوں کا بھی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ ویدنے تو اس کا بہت سیدھا اور مدلل فیصلہ کر دیا ہے جیسے

[illegible]

اس کا ارتھ یہ ہے کہ ایشور سرو ویاپک ہے۔ اور اس کا کوئی جسم نہیں۔ مگر پورانک پنڈت اس کو ٹھیک مان کر بھی ہٹ دھرمی سے یہ جواب دیتے ہیں۔ اجی یہ تو نراکار کا بیان ہے۔ ہم اس کے دو روپ مانتے ہیں۔ جیسے

یہ صاف آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے۔ کیونکہ یہاں مادہ کا بیان ہے۔ ایشور کا نہیں۔ اسی پرکار اک چھل سے بہت سے ثبوت پیش کیا کرتے ہیں۔ جیسے وہ گاو کا کارڈھا گٹ گٹ پی جاتا ہے۔ لہذا مجسم ہؤا۔ وہ گربھ میں وچرت ہے۔ لہذا اوتار دھارن کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ مگر عقل کی آنکھ سے ذرا بھی نہیں دیکھتے۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے سوال کیا ہے۔ اور کیا ہے۔ جب آنکھ پر تعصب کی پٹی باندھ رکھی ہو۔ اور عقل پر پیٹ پوجا کا پردہ پڑا ہو۔ تو وچاریں کیسے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ پنڈت صاحبان ان چھل روپی فقروں کو چھوڑ کر صاف الفاظ میں دکھاؤ۔ جہاں وید میں یہ لکھا ہو۔ کہ میں اوتار دھارن کرتا ہوں۔ گربھ میں تو ویاپک ہونے سے وچرتا ہے۔ گربھ سے پیدا ہوتا ہوں۔ اور آدمی۔ بچہ۔ کچھ وغیرہ بنتا ہوں۔

[illegible] ــــــ ایسا دکھاؤ۔

دوسرا سوال یہ ہے۔ وہ اس کا سبب کیا ہے جس سے اوتار لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔ پرمیشور دھرم کی رکھشا کے لئے اوتار دھارن کرتا ہے۔ اس کا ثبوت وید سے دو۔ تیسرا سوال یہ ہے۔ اوتار کی تعریف بیان کرو۔ اور اس تعریف کے مطابق بتاؤ۔ دنیا میں کوئی اوتار ہؤا ہے یا نہیں۔ اور یہ بھی بتاؤ۔ جو ازلی ابدی نراکار سرو ویاپک ایشور ہے۔ تو اس میں دھرم کی رکھشا اور پاپ کے ناش کا بل ہے یا نہیں۔ اگر کہو نہیں۔ تو جب دنیا میں اوتار نہیں رہتا۔ تب سنسار کے کام کون کرتا ہے۔ یا بند ہو جاتے ہیں۔ اگر بند ہو جاتے ہیں۔ تو ثبوت دو۔ اگر یہ شکتیاں بنی رہتی ہیں۔ تو اس اوتار کی کیا ضرورت ہے اور تمہارے مت کے مطابق جب دو اوتار ایک ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ تو کیا موافق کاموں کے لئے ہوتے ہیں یا متضاد کاموں کے لئے۔ اگر کہو متضاد کے لئے تو اوتار کی تعریف غلط۔ اور اگر کہو موافق کے لئے۔ تو دو کا ایک وقت میں ہونا فضول۔ یہ بھی بتاؤ۔ اوتار تمام پاپ کا ناش کر دیتا ہے۔ یا کسی حصہ کا۔ اور اس کا نقلی اور عقلی جواب دو۔ تاکہ پورانک سدھانت کا پتہ لگے۔

بھیاری لال وغیرہ تھا۔ جو آریہ سماج ملتا تھا۔ آریہ سماج ہذا کو دان کر دی۔ اور شریمان بابو گوری شنکر جی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر یہاں نے خشت پختہ پانچ ہزار دینے کا وعدہ کیا۔ جلسہ بارونق سماپت ہؤا۔

(دھرم پال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر

شہر پشاور کی جملہ آریہ سماجوں کی طرف سے استھاپنا دوس آریہ سماج کا ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء کو بوقت ۵½ بجے شام زیر صدارت دیوان چندو لال صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا اور ماسٹر بھگت رام و ماسٹر امرچند نے روشنی ڈالی تھی اور آریہ سماج کی نسبت اپنے اعلے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں نے بھجن سنایا۔ اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی ایک

[illegible]

کے متعلق پڑھ کر سنایا۔ جس کو لوگوں نے بہت پسند کیا مہاشہ وشوناتھ جی و کھیم چند جی و مہاشہ لبھو رام و مہاشہ شوکمار و ہری جنوں نے اپنے منوہر بھجنوں سے لوگوں کو آنندت کیا حاضرین کا بوندی سے ستکار کیا گیا اور مبلغ چودہ روپے سارودیشک سبھا کے لئے دھن پراپت ہؤا آریہ کنیا پاٹھ شالہ اور آریہ سماج کے مندر میں رات کو روشنی کی گئی۔

(تارا سنگھ منتری آریہ سماج)

جلال پور کیکناں میں آریہ سماج استھاپنا دوس

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج استھاپنا دوس نہایت شان سے منایا گیا حسب پروگرام ۳ بجے بعد دوپہر مندر آریہ سماج سے آریہ یووک سماج و ممبران آریہ سماج نے سنکیرتن شروع

[illegible]

مندر میں ختم ہؤا۔ ۵ بجے شام کو مندر آریہ سماج کے صحن میں یگیہ کیا گیا۔ اوہ عات کے ۸ بجے سماج کے ہال میں سرو جنک سبھا کی گئی۔ حاضری کافی تھی۔ ایشور استتی منتروں سے کارروائی شروع ہوئی۔ بعد ازاں مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کے جیون چرتر کا ایک بھاگ سنایا گیا۔ ماسٹر ... نے آریہ سماج کی استھاپنا پر ایک مضمون پڑھا۔ مہاشہ تیرتھ رام جی آنند۔ مہاشہ کرشن لال ... منوہر بھجن ہوئے۔ کارروائی آرتی و شانتی پاٹھ کے ساتھ سماپت ہوئی۔ اور موہن بھوگ تقسیم کیا گیا۔

(دیوان چند بھولا منتری)

پتہ درکار ہے

شری پنڈت سکھ لال جی آریہ مسافر کہیں ... بھی ہو۔ یا اس کی نسبت پتہ ہو۔ کرپا کر آریہ سماج بھیلروں کو سوچت کریں۔

(منتری)

گمنام ہستی سے تعارف

جب میں نے لالہ گوری شنکر اسسٹنٹ اوورسیر فیروزپور کا ... اخبار آریہ ویر میں پڑھا۔ کہ کس طرح ان کا ... گریجویٹ لڑکا لالہ متھرا داس ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ... براستہ چک نمبر ... ریلوے اسٹیشن ضلع امرتسر ... سے امراض احتلام۔ جریان وذیابیطس بیجی کی ... کا پھول جانا سستی نامردی سے صحت یاب ہؤا۔ تو میں ... لڑکے اور بھانجے کو ساتھ لے کر ماسٹر جی کی خدمت ... حاضر ہؤا۔ واقعی شریف دیانتدار لاطمع ... مخصوصہ کے علاج میں ماہر پایا۔ میں وہاں ... کر خود ادویات خرید کر نسخہ خوردنی ۵۰ تولہ ... عضو پر لگانے کے لئے ماسٹر جی کے ... کی جس پر میری صرف پانچ روپیہ چودہ آنے ... میں ایسے بیماری جو کا دھنیہ باد کرتا ہوں ... ٹھیک صحت یاب ہو گئے مبلغ ۲۵ روپے ... گئے۔ جو ماسٹر جی نے قبول نہیں کئے اور ... واپس کر دیئے۔ میں امراض مخصوصہ کے بیماروں ... ہمدردی مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ... لوٹ سے بچیں اور ماسٹر جی کے پاس پہنچ جائیں ... پختگی بھیج کر نسخہ بتالیں ایک مکمل نسخہ خوردنی ... کیمیا سے بھرا ایک پوٹلی پر مہر ... خرچ آتے ہیں ... قیمتی اور زود اثر اجزا کی مرکب ہے اور ... لذیذ اور فرحت بخش۔ میرے پاس بہت ... چونکہ میں ان کے دیانت طلب اور ... دریافت کر ... دے سکتا۔ اس لئے مجھ سے عزیز ... آپ کو ماسٹر جی سے خط و کتابت کریں۔

دینا ناتھ منشی تحصیلدار ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri G...

آریہ سماج لدھیانہ کا عظیم الشان بیالیسواں سالانہ جلسہ

باپا ہم نیا دی جگت اپکاری مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے دست مبارک سے لگائے ہوئے اور ان کے پیروؤں میں سینچے ہوئے آریہ سماج روپی برکش کے برگ، موسم و شوبھی پر پاتا ہیں۔ تبھی تو ہم دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہوا آگے ہی قدم بڑھا رہا ہے۔

آریہ سماج لودیانہ کا ۴۲ واں سالانہ جلسہ ۲۷ سے ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء تک آریہ سماج مندر اور گھنٹہ گھر نوہریاں کے وشال احاطوں میں نہایت شان و شوکت سے منایا گیا۔ ۲۷ مارچ کو ٹھیک ۴ بجے شام کے آریہ ہائی سکول لدھیانہ سے نگر کیرتن زیر صدارت شری ماسٹر رام لعل جی بی۔اے اور لالہ دھورام جی آپ منتری جیلکر شہر کے خاص بازاروں سے گذرتا ہوا تقریباً ۷ بجے شام آریہ سماج مندر میں نہایت خیر و خوبی سے سمایت ہوا۔ نگر کیرتن کا جلوس نہایت شاندار اور خصوصیت سے پربھاؤشالی تھا۔ جس میں مہاشہ بھگت رام جی، مہاشہ بیر چند جی، مہاشہ کیسر چند جی بھجنیکوں کے علاوہ آریہ ہائی سکول کے ودیارتھیوں، کیسری دل و کرشنا دل (وسملت تھے) اندیہ کین بھائیوں کی منڈلی آدمی پربھو کیرتن سے وہ سمہ باندھا۔ جو نمایاں تھا سب سے آگے آریہ ہائی سکول کا بینڈ اپنے سریلے تانوں سے نگر واسیوں کو محظوظ کرتا ہے۔ چوک بازار میں نگر کیرتن کے پہنچنے پر جلوس اس قدر لمبا تھا کہ دور دور تک تو یہ دل کیسری پگڑیاں باندھے دکھائی دیتے تھے جس کا پربھاؤ نہایت ہی اُتم پڑ رہا تھا۔ بھیڑ میں سے گذرنا مشکل ہو رہا تھا۔ کئی سال میں ایسا عالیشان دیکھنے میں آیا ہے۔ جس کے پربندھ کرتا ماسٹر رام لعل جی بی۔اے لالہ دھورام جی آپ منتری کی لگاتار کوشش نمایاں تھی۔

۲۷ مارچ رات کو گھنٹہ گھر نوہریاں میں شری پنڈت چموپتی جی ایم۔اے سابق گورنر گروکل کانگڑی و مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر کے نہایت پربھاؤشالی لیکچر ہزاروں نر ناریوں کی بستھتی میں ہوئے۔ ۲۸ مارچ کو صبح سے شام تک آریہ آریہ سماج مندر میں شری پنڈت چندر بھانو جی و سوامی پورنا نند جی و شری پنڈت منسا رام جی آدی ودوانوں کے نہایت موثر اپدیش تھا دیگر اپدیش اور لیکچر ہوئے۔ مندر حاضرین سے ہر سمے کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ ۲۸ رات کو گھنٹہ گھر نوہریاں میں شری آچاریہ رام دیو جی و مہاشہ پریم جی نے کے دیا کھیان نے حاضرین کو گرویدہ کیا۔

۲۹ مارچ کو پرانہ کال سے سماج مندر میں شری پنڈت چندر بھانو جی و پنڈت منسا رام جی و شری پنڈت بھیم سین جی سبھا منتری کے اپدیشوں نے حاضرین کو آنندت کیا۔ رات کو ۸ بجے سے ۱۰½ بجے تک گھنٹہ گھر نوہریاں میں شری سوامی نارائن جی مہاراج پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی و شری مہاشہ کرشن جی بی۔اے مالک پرتاپ کے نہایت ہی موثر اپدیش و لیکچر برہم چریہ اور اچھوت ادھار پر ہوئے۔ دونو لیکچروں کا اثر اس قدر پربھاؤشالی تھا کہ ہزاروں نر ناری دت چت ہو کر سنتے رہے۔ دونوں اوجسوی وکتیوں نے اپنے اپنے مضمون کو نہایت خوبی سے ورنن کیا۔ اس کے بعد منتری جی کی اور سے اگیا انوسار شری پردھان جی نے حاضرین اور گھنٹہ گھر نوامی بھائیوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد آرتی و شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ برخواست سمایت ہوا۔

اس سال سبھا کے بھجنیک مہاشوں کے علاوہ بھگت منگو رام جی بھجنیک بھی پدھارے تھے۔ جنہوں نے اپنے منوہر اور بھگتی بھاؤ سے رنگے ہوئے بھجنوں سے جنتا کو آنندت کیا۔ آریہ گرل سکول کی چھاتراؤں کے بھجن موثر تھے۔ کئی سالوں کے بعد اس سال جب ضرورت منوہر اپدیشوں کے علاوہ شری پنڈت منسا رام جی نے مورتی پوجا و مدن دیو سبھا پر خاص لیکچر دیکر جنتا کی واقفیت میں نمایاں اضافہ کیا۔ منتری جی نے آریہ سماج اور آریہ ہائی سکول، آریہ گرل سکول کی رپورٹ سناتے ہوئے سالانہ کام کا مختصر الفاظ میں ذکر کیا۔ جس سے آریہ سماج لودیانہ کی سرگرمیوں کا بخوبی پتہ چلتا تھا۔ سماج مندر وسیع سائبان، فانوس اور جھنڈیوں سے خوب سجایا گیا تھا۔ جس کے لئے لالہ بابو رام جی گپتا اور جتنا دیگر آریہ پرش کارکن دھنیاد کے پاتر ہیں۔ پنڈت بھیم سین جی سبھا منتری کی اپیل پر علاوہ وید پرچار شتابدی کے علاوہ جنہیں اڑھائی سو روپیہ شری رلئے صاحب لالہ خوشحال جی و دیگر چندہ کے تقریباً ایک ہزار روپیہ آریہ سماج و وید پرچار۔ گوروکل کانگڑی آدی فنڈوں کو معہ وعدہ شدہ سنایا گیا۔ اس میں بھی سب سے زیادہ رقم ہمارے آریہ سماج کے پردھان شری رائے صاحب شو پرشاد جی کی طرف سے دی گئی۔ ڈھائی سو روپیہ گوروکل کانگڑی ایک سو روپیہ آریہ گرل و آریہ سماج کا دان شامل تھا۔ آخر میں ہم آریہ سماج لودیانہ کے پردھان شری ڈاکٹر بختاور سنگھ جی کے حسن انتظام کے لئے دھنیاد کرتے ہوئے لالہ شانتی سروپ آپ منتری اور پنڈت برہم دیو جی کا انتھک کوشش کو بھی مبارکباد دیتے ہیں جنہوں نے دیگر ضروری کام

شاستراتھ سمبندھی پستکیں

شاستراتھ جموں اردو		قیمت	۳ر
،، ،، درپن	اردو	،،	۸ر
،، ،، نہچ	ہندی	،،	۱ر
،، ،، مونڈھی	،،	،،	۴ر
،، ،، خورجہ	،،	،،	۱ر
مباحثہ آگرہ	اردو	،،	۲ر
شاستراتھ اجمیر	،،	،،	۱ر
الہام	،،	،،	۴ر
تین ہستیاں	،،	،،	۴ر
شاستراتھ ودان دیو سبھا	اردو	،،	۴ر
... بجواب المصنف	،،	،،	۶ر
... مارگ بجواب زولیم دعوت	،،	،،	۵ر
شاستراتھ کامنی	ہندی	،،	۱ر
... مذہبی کانفرنس گوجرانوالہ	اردو	،،	۶ر
مباحثہ دیوتا	،،	،،	۸ر
... و دھرم پرچار	،،	،،	۱ر

رادھا سوامی مت کی دکھانیوالی پستکیں

رادھا سوامی مت پرکاش	اردو	قیمت		۴ر
،، ،، وچار	ہندی	،،	،،	۹ر
،، ،، آلوچن	،،	،،	،،	۶ر
اپریشن یتھارتھ پرکاش معہ اصلی فوٹو رادھا سوامی ست یعنی آگرہ ۔ ویاس وغیرہ مہنتوں کی اصلیت	اردو			۸ر
یتھارتھ پرکاش آلوچن	اردو	قیمت		۶ر
یتھارتھ پرکاش کی حقیقت	،،	،،	،،	۱۱ر
رادھا سوامی مت اور ویدک دھرم	،،	،،	،،	۱۲ر

دیو سماج کی اصلیت دکھانیوالی پستکیں

دیو سماج کی اندرونی تصویر	اردو	قیمت		۴ر
استہاری دھرم	،،	،،	،،	۲ر
خدائی کیمپ ۶ر + ہوائی جنگ		،،	،،	۶ر
آسمانی گولہ ۴ر + اگنی		،،	،،	۴ر
دیو سماج سے سوالات				۱ر

عیسائی مذہب کی اصلیت دکھانیوالی پستکیں

بائیبل کلام الہی نہیں	اردو	قیمت	۶ر
انجیل کلام الہی نہیں	،،	،،	۱ر
اجتماع ضدین یعنی انجیل میں اختلافات اردو	،،		۶ر
کرسچین مت درپن اردو	،،	،،	۵ر
سدرشن چکر تینوں بھاگ	،،	،،	۷ر
یسوع مسیح کی بیس سالہ نامعلوم زندگی کے حالات اردو			۴ر
ازلوٹ کرسچین ۔ فاس اینڈ فیوس ریلیجن انگریزی			۴ر
عیسائی مذہب سے سوالات اردو و ہندی میں			۱ر
عیسائی مت پریکشا ہندی	اردو		۳ر
عیسائی مذہب میں نجات ناممکن ہے	،،		۱ر
عیسائی مت درپن گورمکھی	قیمت		۱ر
،، ،، پریکشا	قیمت		۱ر
عیسائیوں کے ہاتھ سے بھائیوں کو بچاؤ	اردو	،،	۳ر
کرشن کے کرائسٹ	ہندی		۴ر

ملنے کا پتہ :- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لعل روڈ - لاہور

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
اتسو کیلئے نہایت ضروری

اتسو کے لئے بہت سی بلڈنگیں لی جا چکی ہیں تجویز ہے۔ کہ ان بلڈنگوں کا بٹوارا اس پرکار کیا جائے۔ کہ ہر ایک ضلع کے یاتری اکٹھے ایک استھان پر رہ سکیں۔ مگر اس کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ اردھ شتابدی کاریالہ کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ کس کس سماج سے کتنے یاتری پدھار رہے ہیں۔ اس لئے آریہ بھائیوں تھا آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ فوراً ہی اس کاریالیہ کو سوچنا دیں۔ کہ ان کے نگر سے کتنے یاتری کس تاریخ کو لاہور پدھاریں گے۔

گیان چند
منتری اردھ شتابدی مہوتسو

منڈی بہاؤالدین میں ویدک دھرم کی گونج

چونکہ عیسائیوں کی طرف سے متواتر چار دن آریہ سماج پر سخت رکیک اور ناجائز حملے ہوئے اُن کے جواب میں ۔ اور عوام کو اصلیت سے واقف کرنے کے لئے پوجیہ ٹھاکر امر سنگھ جی پنڈت گنگا سہائے جی اور مشہور جیتا بھجن منڈلی نے متواتر چار دن یعنی ۲۳ سے ۲۶ ماہ حال تک ویدک دھرم پرچار کیا۔ اور اعتراضات کے دندان شکن جواب اور ویدک سدھانتوں کا بڑا مؤثر پرچار ہوا۔ حاضری بہت ہی زیادہ ہو جاتی تھی عوام نے عیسائیوں کے کھوکھلا واقف ہو کر بہت فائدہ اٹھایا۔ جنتا پر بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ سارے نگر میں ٹھاکر جی کی علمیت کا چرچا ہو رہا ہے۔

رگمبیر چند مہندرو اپ منتری آریہ سماج

آریہ ویردل کی ستھاپنا :-

سرب شکتیمان پرماتما کی کرپا سے آریہ سماج ھیرالہ میں آریہ ویردل کی ستھاپنا ہوئی۔ اور دل نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اس کے ۲۴ ممبر بنائے گئے۔ چناؤ حسب ذیل ہوا ہے:-

پردھان :- مہاشہ رام پیارا جی وید
منتریان :- مہاشہ چاتن شاہ جی بزاز
اپ کپتان :- مہاشہ نند لال جی ورمتی
منتری :- ڈاکٹر چمن لال جی ڈسپنسر
اپ منتری :- مہاشہ سدرشن پرکاش جی بزاز

(چمن لال منتری آریہ ویردل ھیرالہ)

آریہ سماج شورکوٹ کے سماچار :-

مورخہ ۵ ماگھ ۱۹۹۲ کو مہاشہ گوپال چند جی سابق خزانچی آریہ سماج ہذا کی پتری کا شریمتی دیالو جی کا شبھ سنسکار ۔ چودھری بانو رام جی کے سپتر سندر داس جی کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا ۔ ... شری پنڈت ...

برت پال جی آریہ اپدیشک نے بڑی کوشش سے کروایا اس اوسر پر ور پکش کی طرف سے ۸ روپے کے قریب سونا اور مبلغ ۱۲ روپے نقد دان ملا۔ اور کنیا پکش کی طرف سے مبلغ ۳۰ روپے بمعہ مختلف فنڈوں کو دان ملا۔

وید پرچار ۵۲ روپے آریہ سماج شورکوٹ ۲ روپے دکھشنا پنڈت جی ۵ روپے۔

کل میزان :- ۵۰ روپے۔

اس کے بعد مہاشہ گوردتہ مل پنساری کا شبھ وواہ ویدک ریتی سے ہوا۔ جس پر مبلغ ۱۱ روپے مختلف فنڈوں کے لئے دان پراپت ہوا۔

(گنگا لال منتری آریہ سماج)

آریہ سماج جلالپور کیکناں کا چناؤ :-

مورخہ ۱۱ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ بروز سوم کو آریہ سماج میں نئے سال کا مندرجہ ذیل چناؤ ہوا:-

پردھان :- لالہ راجہ رام جی ججاتی
اپ پردھان :- لالہ ہری رام شاہ صاحب پنشنر
منتری :- مہاشہ دیوان چند جی سبھروال
اپ منتری :- مہاشہ سوہن لال جی آنند
خزانچی :- مہاشہ حویلی رام جی بزاز

پستکادھیکش و انچارج سامان متعلقہ آریہ سماج	ملک دیوداس جی آریہ یوک

ممبران انترنگ سبھا :-

مہاشہ جودھ رام جی سلوجہ ۔ بھائی دیوی داس جی ۔ مہاشہ کرشن لال جی و ملک ہنسراج جی سبھروال نمائندہ آریہ یوک سماج ۔

(سوہن لال آنند اپ منتری آریہ سماج)

گورکل کورکشیتر کے سنرکشکوں سے نویدن

گورکل کورکشیتر کے سنرکشکوں سے درخواست ہے کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ شتابدی میں کافی تعداد میں شامل ہوں۔ اُن دنوں غالباً ۱۱ یا ۱۲ اپریل کو سنرکشک سبھا کی ایک ضروری میٹنگ ہوگی۔ جس میں کئی ضروری باتوں پر وچار ہوگا۔ حسب ذیل مضمون وچار کے لئے پیش ہیں:-

(۱) برہم چاریوں کو برسات میں کسی ٹھنڈے استھان پر لے جا کر ہر سال رکھنے کی تجویز پیش ہے۔

(۲) اس مقصد کے لئے پہاڑ پر مستقل مکان بنانے کے لئے ہر ایک سنرکشک خود یا چندہ کر کے کم سے کم ... دے دیں۔

(۳) ان مہینوں کے ... ...

(۴) گورکل کورکشیتر کو سندر اور خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے بارہ میں سکیم پر وچار۔

اپکا ہتیشی ... ویدک منتری پردھان سنرکشک سبھا

گورکل دھام جہلم کے سماچار :-

(۱) ذراعتی پریکشائیں ۱۱ چیت مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۳۶ء سے شروع ہو گئی ہیں۔ برہم چاری پریشرم میں مصروف ہیں۔ سواستھ بھی کل واسیوں کا اتم ہے۔ رنگی ناله رنگیوں سے خالی پڑی ہے۔

(۲) گورکل کا وارشکتسو ۲۴-۲۵-۲۶ اپریل مطابق ۱۳-۱۴-۱۵ بیساکھ کو ہونا قرار پایا ہے۔ بڑے بڑے سنیاسی تھا مشہور و معروف مہانو بھاؤں کو پدھارنے کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے۔ اتسو کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔

(۳) نئے برہم چاریوں کا داخلہ بھی اتسو پر ہی ہوتا ہے۔ جن مہانو بھاؤں کو اپنے بالک داخل کرانے ہوں۔ وہ گورکل کے دفتر سے فارم داخلہ منگوا لیں۔

(۴) پچھلے دنوں گورکل کی طرف سے شری پنڈت راما دیو جی بھکشو مکھیہ ادھشٹاتا گورکل ہذا آریہ سماج جلالپور کیکناں کے جلسہ پر پدھارے۔ ان کے عالمانہ لیکچروں کا عوام پر اچھا پڑا۔ علاوہ ازیں آریہ سماج کالج وبھاگ جہلم کے سالانہ جلسہ میں برہم چاریوں تھا ادھیاپکوں نے پورا سہیوگ دیا۔ گورکل کے مکھیہ ادھیاپک شری پنڈت جیدیو جی سنیہی شاستری کو آریہ یودک سبھا جھنگی والا اگیان پورہ نے اپنے سالانہ جلسہ پر خاص طور پر مدعو کیا۔ شری شاستری جی نے سبھا مذکور و آریہ سماج علی پور (ضلع مظفر گڑھ) کے اتسو پر پربھاؤ شالی ویاکھیان دیئے۔

(۵) شری پنڈت چندر پال جی شاستری ادھیاپک گورکل چھ ماہ کی رخصت پر گئے ہوئے تھے۔ وہ اب واپس آ گئے ہیں۔ اور اپنے کاریہ پر بدستور سابق لگ گئے ہیں۔

(۶) گورکل کا کاریہ بھگوان کی دیا سے بڑی اتمتا سے چل رہا ہے۔ آریہ جنتا کو اپنے شبھ مواقع پر اس پوتر دھام کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

(منتری مہا پرکاش دھاگ)

آریہ سماج سنگھرہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سنگھرہ ضلع منٹگمری کے سالانہ اتسو پر جو کہ ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۸-۹-۱۰ چیت سمت ۱۹۹۲ کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا جلسہ سے پہلے پندرہ دن شری سوامی دھیرانند جی مہاراج نے اپنے منوہر اپدیشوں و بھجنوں دوارا جنتا کو آنند شروع کر دیا۔

صبح پراتہ کال ۵ بجے سماج کے سبھا سدوں کی ... میں شری سوامی جی مہاراج ہر روز گلیوں ... دوارہ جنتا کو جاگنے کا منتر دیتے رہتے تھے ... سنکیرتن گلیوں میں ہوتا تھا۔ پھر ۹ بجے سے ... تک بھجن ہوا کرتے تھے۔ ۷ بجے سے ۸ بجے تک ... سوامی جی مہاراج۔ حاضری دن بدن بڑھتے ... بہت بڑھتی گئی۔ حتیٰ کہ شہر کی تمام ... نے ملکر ۲۴، ۲۶ مارچ کی پربھات تک خوب اپدیشوں و ... دوارہ آنند حاصل کیا۔

۲۶ مارچ کو ۳ بجے بازار میں نگر کیرتن دوارہ ... پرچار کیا۔ اس کا اثر بھی خوب اثر پڑا۔ ... کی کاروائی بھجن سکینہ سے پرارمبھ کی گئی ... ہونے کے بعد شری سوامی جی مہاراج کا اپدیش ... دن نہایت پربھاوشالی منوہر تھا جسے ... اور خاص کر استریوں نے بہت پسند کیا۔

اس کے علاوہ یہ ہماری بڑی بھاری خوش ... سمجھیے۔ کہ شری بھگت سنگت رام جی گایک ... سنگیت مہا ودیالیہ جالندھر نے پدھار کر اور ... دوارا نہایت رسیلے بھجن گا کر جلسہ کو اور ... لگا دیئے۔ ہم سب سبھا سدوں کو اتنی حاضری ... کی بالکل اُمید نہ تھی۔ لیکن جب بھی بھگت جی ... کے لئے سٹیج پر بیٹھے۔ ہمارا تمام ہال اور اس ... گلی میں تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ اس کے ... ہی مہاشہ ساگر رام جی جس کے لئے میں ان کا ... کرتا ہوں۔

جلسہ پر شری پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک ... مولانا ستیہ دیو جی اپدیشک و مہاشہ ہر ... بھجنیک نے بھی پدھار کر اپنے اپنے منوہر ویاکھیانوں و بھجنوں دوارا جنتا کو آنندت کیا۔

چنانچہ جلسہ سے پہلے ۲۶ مارچ کو ... میں کیا گیا تھا۔ جس میں اول۔ دوم۔ سوم ... والی استریوں کو انعام شریمتی حاکم دیوی جی ... لالہ بشیشر داس جی نند نے اپنے ہاتھوں سے ... کیا۔ سکول کی کنیاؤں کو اچھے اچھے ... انعام دیا گیا۔

جلسہ ہر پرکار سے کامیاب رہا۔ ... ۴۴ روپے دھن پراپت ہوا۔ جس میں سے ... ۱۵ روپے سبھا کو وید پرچار کے لئے ... بھیج دیئے گئے۔ اور لنگر کا انتظام ... پیمانہ پر کیا گیا تھا۔ سب صاحبان کا ... بعد جلسہ کامیابی سے سماپت ہوا۔

(امرناتھ چوپڑہ منتری ...)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سارودیشک پرتی ندھی کا وارشک ادھیویشن

تھا

نرواچن

اس بار کا وارشک ادھیویشن منگلوار ۳۱ مارچ ... کو سارودیشک سبھا کاریالیہ دہلی میں ... نیم پوروک سمرادائی پراسبھ ہونے سے ... سارودیشک سبھا کے لئے پرتشٹھت سبھاسد ... گئے۔

... سبھاسد { سوامی سرودانند جی / مہاتما نارائن سوامی / سوامی سوتنتر انند جی۔

... کے بعد پچھلے وارشک ادھیویشن کی کارروائی ... رپورٹ پڑھی گئی۔ اور آگامی ورش کے لئے ... کے لئے نرواچن ہوا۔ مہاتما نارائن ... کا نام پیش ہوا۔ اور وہ آگامی ورش ... پردھان چنے گئے۔

... کا نرواچن ہوتے وقت ڈاکٹر کیدار سنگھ ... آریہ مہاسمیلن میں تین ورش بعد پد ادھیکاری ... کے سمبندھ میں سویکار ہوئے تھے۔ ... اور نیتا آریہ سماج کے سنستودھت آپ ... آریہ سماج کے ادھیکاریوں کے پد ... کی اور سبھاسدوں کا دھیان دلایا۔

... پچھلے ورش نرواچن کے سمے مہاتما نارائن ... سوئم لگاتار کئی ورشوں سے پردھان ... اس ورش پردھان نہ بننے کی اچھیا ... کی بات کا ذکر کرتے ہوئے مہاتما نارائن ... سوامی جی سے اپیل کی کہ وہ اس سمبندھ ... کچھ پردرشت کریں۔ ہم کوئی اور نام ... کرنا چاہتے۔ لگاتار چنے جانے سے ادھیکاریوں ... کی اور سنگٹھا کی اور سبھا سدوں کا ... کھینچنا چاہتے ہیں۔ پرنتو پردھان جی ... اچت سبھا۔ اور کوئی وششٹ ویوستھا ... کوئی اور نام پیش نہ ہوا۔ چنانچہ ... سے مہاتما نارائن سوامی جی پردھان ...

... کے بعد اُپ پردھان کا نرواچن ہوا۔

... پردھان { شری یت گھنشیام سنگھ جی۔ شری یت گنگا پرشاد ... شری سوامی سوتنتر انند جی۔ یہاں ... ٹھیک ہے کہ اُپ پردھان کا نرواچن ... شری آچاریہ رام دیو جی نے یہ سوچنا ... کی واستو سے کسی ویکتی کو ایک ... سال سے ادھک نہیں رہنا چاہیئے۔ ... ان کا نام اُپ پردھان پد کے ... انہوں نے یہ بھی کہا کہ اجمیر میں ... اس وشے کا پرستاؤ پاس ہوا تھا۔ ... اس لئے مجھے اس وشے میں ... چاہیئے۔ اس لئے اس بار آپ مجھے ...

... پروفیسر سدھاکر جی۔ لالہ ... پنڈت اندر جی کے نام پیش

ہوئے۔

پنڈت اندر جی اور سدھاکر جی کے نام واپس لے جانے پر لالہ دیش بندھو جی منتری نیکت ہوئے۔

پھر انترنگ سبھا کے سبھاسدوں کا چناؤ ہوا۔ سب پرانتوں کے نیت سنکھیا کے پرتی ندھی نرواچت ہوئے۔ پنجاب پرتی ندھی سبھا کی اور سے شری آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت اندر جی۔ اور پنڈت گیان چند جی انترنگ سبھا کے سبھاسد چنے گئے۔ تین سال سے چلے آ رہے ہیں۔

مہاشہ کرشن جی۔ پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت بھیم سین جی اس بار انترنگ سبھا سد پنجاب کی اور سے نہیں چنے گئے۔

پنڈت چموپتی جی کہی اس سال سارودیشک سبھا کی آجیون سدسیہ بنے ہیں۔ (جو جن پانچسو روپیہ سارودیشک سبھا کو دیتا ہے۔ وہ سارودیشک سبھا کا آجیون سدسیہ بن جاتا ہے۔ پنڈت جی اس بار پانچسو روپیہ دے کر سارودیشک سبھا کے سبھا سد بنے ہیں۔ اور سارودیشک سبھا کے ادھیویشن میں شامل ہوئے ہیں)

آجیون سدسیوں کی اور سے پنڈت چموپتی جی انترنگ سبھا کے سبھا سد چنے گئے۔ اور مہاشہ کرشن جی سی۔ پی پرانت کی اور سے نرواچت کئے گئے۔ ایک پرتی ندھی نے ان کے لئے اپنا استھان خالی کر دیا۔ پھر اس کی جگہ پرتی ندھی مقرر ہوتے ہیں۔

کوشادھیکش اور پستکادھیکش پچھلے سال کی بھانتی لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار اور نارائن دت جی ٹھیکیدار ہوئے۔

نرواچن کے بعد پنڈت اندر جی نے سارودیشک سبھا کی نیم نرمان ویوستھا سمبندھی اُپ ... پیش کرتے ہوئے پردھان سبھا سے نویدن کیا۔ کہ پرانتیہ پرتی ندھی سبھاؤں کی اور سے جو پرتی ندھی یہاں آتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ایک پرتی ندھی ایسے ہیں جو پرتی ندھی سبھا کی اور سے نرواچت نہیں ہوتے بلکہ اس کی انترنگ سبھا دوارا انرواچت ہو کر آتے ہیں۔ سارودیشک سبھا کے نیموں کے انوسار یہ بات نیم ورودھ ہے۔ اس پر پردھان سبھا نے رولنگ دیا۔ کہ اس سمے تک جو کارروائی ہو چکی ہے اس پر کوئی پریورتن نہیں ہو سکتا۔ آگے کے لئے سارودیشک کی انترنگ سبھا اس نیم کو ادھک سپشٹ کر دیگی۔

اس کے بعد بجٹ پیش ہوا۔ اور وہ بنا کسی پریورتن کے سویکار ہوا۔

پنجاب پرتی ندھی سبھا کی اور سے پرتی ندھیوں کے سال میں چنے گئے سارودیشک سبھا کے نئے پرتی ندھیوں کے ادھیکار کے پرتی ندھیتو[1] کے سمبندھ میں بھیجا ہوا پرستاؤ تتھا تت سمبندھی وشے پیش ہوا۔ آچاریہ رام دیو جی نے پرستاؤ کیا۔ کہ اس وشے پر وچار کرنے کے لئے ایک اُپ سمتی بنائی جائے۔ مہاشہ کرشن جی اور پنڈت چموپتی جی نے اس کا ورودھ کیا۔ اور اسے غیر ضروری بتلایا۔ پرنتو سبھا نے آچاریہ رام دیو جی کا پرستاؤ سویکار کیا۔ اور اس وشے پر وچار کرنے کے لئے نمن لکھت مہانوبھاؤں کی اُپ سمتی بنائی گئی۔

بابو گھنشیام سنگھ جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ لالہ دیش بندھو جی منتری سارودیشک سبھا۔

پنڈت بھیم سین جی نے پردھان سبھا سے اس بات کے سمبندھ میں انفارمیشن مانگی۔ کہ کیا سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا کے سدسیہ انترنگ کی کارروائی سماچار پتروں میں پرکاشت کروا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ سبھا کے ادھیکاری جن باتوں کو اوشیک سمجھیں انہیں پرکاشت کروا سکتے ہیں۔ اس پر ان سے نویدن کیا گیا۔ کہ پچھلے ورش

اس کے برخلاف انترنگ سبھا کے چند سبھاسدوں نے انترنگ کی وواداسپد باتوں کی چرچا سماچار پتروں میں کی تھی[2]۔ اور آگے کے لئے اس کی اور وشیش دھیان دیا جائے گا۔ اس کے بعد سبھا منتری نے اُپستھت پرتی ندھیوں سے سہیوگ کی اپیل کی۔

اُپستھت پرتی ندھیوں نے انہیں سہیوگ دینے کا نشچے دلایا۔ (نامہ نگار)

---

[1] نوٹ :۔ مئی ۱۹۳۵ء میں پنجاب پرتی ندھی سبھا کی طرف سے سارودیشک سبھا کے لئے سات نئے پرتی ندھی نرواچت کئے گئے۔ سارودیشک سبھا کا سال مارچ ۱۹۳۶ء میں سماپت ہوتا ہے۔ دس ماہ تک پنجاب کی اور سے وہ پرتی ندھی بھی کام کرتے رہے۔ جن کو سبھا نے اس سال نہیں چنا تھا۔ اس سنگٹھن سمبندھی دقت کو دور کرنے کے لئے سارودیشک سبھا کی سیوا میں نویدن کیا گیا۔ کہ سارودیشک میں پنجاب کے نئے پرتی ندھی جن سے سویکار کئے جائیں۔ جس سے اُن کے نئے پرتی ندھی سبھا کے پرتی ندھیوں کو سارودیشک میں قائم رکھ سکیں۔ مگر سارودیشک کی انترنگ سبھا میں اس وشے پر مت بھید ہونے سے ہیں۔ اس وشے کو اس وارشک ادھیویشن میں رکھا۔

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (منیجر)

ہفتہ وار "گوروکل" کا اجرا

عام خاص پبلک یہ معلوم کر کے خوش ہوگی۔ کہ گوروکل کانگڑی سے "گوروکل" نام کا ایک ہفتہ وار اخبار نکالنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس اخبار کا مقصد گوروکل طریقہ تعلیم کا پرچار کرنا اور آریہ تہذیب کے لئے پبلک میں پریم پیدا کرنا ہوگا کچھ لوگوں کی طرف سے گوروکل کے متعلق پبلک میں جو غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں۔ اُن کا اس اخبار کے ذریعے باقاعدہ جواب بھی دیا جائے گا۔ گوروکل پریمیوں۔ برہمچاریوں کے سنرکھشکوں اور ہر ایک آریہ سماج کو اس اخبار کا خریدار بننا چاہیئے فروری شروع میں اخبار ۱۲ صفحہ کا ہوگا۔ جس کا سالانہ چندہ صرف دو روپے رکھا جاوے گا۔

نکھیہ ادھشٹاتا

گوروکل کانگڑی۔ (سہارنپور)

شہید دھرم شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے درشن

اب اگرچہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج اس دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ لیکن ان کے اپدیش ان کی کتابوں کی صورت میں موجود ہیں۔ جن کو بڑے پریشرم سے اکٹھا کر کے بنام "کلیات سنیاسی" چھپوایا گیا ہے۔

خواجہ حسن نظامی کی داعی اسلام کا جواب اور حسن بن صباح کا نہایت مفصل حال بھی لکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی دیگر کتب مع ان کے جیون چرتر کے اور ان کی تینوں حالتوں کی تصویر جن سے بڑے سائز کے سوا چھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ چونکہ ہر آریہ گھر انے میں موجود ہونی چاہیئے۔

یہ کتاب ... سماجک۔ شریک اتی کے لئے اوشیہ پڑھنی چاہیئے۔ اصل قیمت دو روپے (۲عہ) رعایتی قیمت ۱عہ۔

ماسٹر شوچرنداس اُپ پردھان آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی۔

(اردو شتابدی کے دنوں میں مختلف دکان ...

اگر آپ ویدک ساہتیہ کا سوادھیائے کرنا چاہتے ہیں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساہتیہ وبھاگ میں تشریف لائیں یا بذریعہ ڈاک منگوائیں

کیا؟

پنڈت چموپتی جی ایم اے

ویدک سورگ (اردو)

اس کتاب میں مولانا عبد الحق کے ویدک سورگ کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲

مہاشہ چرنجی لعل جی پریم

کا

شاستر ارتھ درپن

اس کتاب میں ۔ زاریوں کی نوٹ بک کا مدلل جواب دیا گیا ہے

قیمت صرف ۸

یاسک یگ (ہندی)

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ یاسک ویدوں میں اتہاس نہیں مانتا

بالکل تازہ تصنیف ہے۔

قیمت ۸

آریہ سماج کے دس نیموں کی ... ہے۔ قیمت صرف

ودیا آرش کوش

رشی دیانند جی کے ویدک بھاشیہ سے ویدک شبدوں کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ نرکت اور براہمن گرنتھوں کے نوٹ دیئے گئے ہیں ۔

قیمت حصہ اول صرف ۵

پنڈت شیو شنکر جی کاویہ تیرتھ

کا

پی یوش بندو

جسمیں یکصد منتروں کی بڑے روچک ڈھنگ سے ویاکھیا کی گئی ہے ۔

قیمت صرف ۵

وید امرت

انمول ویدک منتروں کا سنگرہ۔ جسمیں ہر ایک وشے پر وید منتر اکترت کئے گئے ہیں۔ کاغذ اور جلد اعلیٰ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے

شری پنڈت برہم دیو جی ودیالنکار

برہم یگیہ ہندی

قیمت

پنڈت وشوناتھ شاستری ایم اے

کا

دیانند رتن مالا (ہندی)

اس پستک میں سوامی دیانند جی کے سادھو چکتسہ اکیوں کا سنگرہ کیا گیا ہے ۔

قیمت صرف ۴

سورگ (ہندی)

ویدوں اور دوسرے شاستروں سے پنڈت بدھ دیو جی نے ویدک سورگ کی ویاکھیا کی ہے ۔

قیمت ۴

of Dayanand

رشی دیانند جی کے سادہ جنگ چرتروں کا انگریزی ایڈیشن ہے۔

قیمت صرف ۴

ملنے کا پتہ:- ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نتیجہ کرم کی اور دھیان دیجئے

لیکھک شری پنڈت دیوپر چند جی شرما مالک ویدک پستکالیہ ـــ لاہور

رشی دیانند نے بکھری ہوئی آریہ جاتی کو پھر سنگٹھت کرنے کے لئے پنچ مہایگیہ ودھی سوزانہ نتیہ کرموں کے لئے اور سنسکار ودھی سنسکاروں اور پاکشک یگیہ آدی کے لئے نرمان کی ہیں۔

پنچ مہایگیہ ودھی کے آرمبھ میں مہرشی لکھتے ہیں کہ یہ پستک نتیہ کرم ودھی کا ہے۔ اس میں پنچ مہایگیہ کا ودھان ہے۔ جن کے نام برہم یگیہ۔ دیو یگیہ۔ پتری یگیہ۔ بھوت یگیہ۔ اور نری یگیہ ہیں۔ ان کے منتروں کے ارتھ اور جو جو کرنے کا ودھان ہے سو سو یتھاوت کرنا چاہیئے۔

ایکانت دیش (گھر میں ایکانت ستھان جو نتیہ کرموں کے لئے نیت ہونا چاہیئے) میں اپنے آتما من اور شریر کو شدھ اور شانت کرکے اُس اُس کرم میں چت لگا کے تت پر ہونا چاہیئے۔ ان نتیہ کرموں کے پھل یہ ہیں۔ کہ گیان پراپتی کے لئے آتما کی اُنتی اور آروگیتہ ہونے سے شریر کے سکھ سے ویوہار اور پرمارتھ کاریوں کی سدھی ہونا اُس سے دھرم - ارتھ - کام اور موکش یہ سدھ ہوتے ہیں۔ ان کو پراپت ہو کر منشیوں کو سکھی ہونا اُچت ہے۔

نتیہ کرموں کو آرمبھ کرنے سے پہلے مہرشی دیانند سنسکار ودھی کے گرہ آشرم پرکرن میں اس پرکار لکھتے ہیں۔ سدا استری پُرش دس بجے شین اور راتری کے پچھلے پہر و چار بجے اُٹھ کر پرتھم ہردیہ میں پرمیشور کا چنتن کر کے دھرم اور ارتھ کا وچار کیا کریں۔ اور دھرم اور ارتھ کے انُشٹھان و اُدیوگ کرنے میں یدی کبھی پیڑا بھی ہو۔ تتھاپی دھرم یکت پُرشارتھ کو کبھی نہ چھوڑیں۔ کنتو سدا شریر اور آتما کی رکھشا کے لئے یکت آہار وہار اوشدھ سیون سوپتھ آدی سے نرنتر اُدیوگ کر کے ویوہارک اور پارمارتھک کرتویہ کرم کی سدھی کے لئے ایشور کی ستتی پرارتھنا۔ اُپاسنا بھی کیا کریں۔ کہ جس پرمیشور کی کرپا درشٹی اور سہائے سے مہا کٹھن کاریہ بھی سگمتا سے سدھ ہو سکیں اس کے لئے پانچ وید منترارتھ سہت سنسکار ودھی میں درج ہیں۔ اس پرکار پرمیشور کی پرارتھنا اُپاسنا کرنی تت پشچات سوچ دنت دھاون۔ مکھ پرکشالن کر کے سنان کریں۔ پشچات ایک کوس و ڈیڑھ کوس ایکانت جنگل میں جا کے یوگا بھیاس کی ریتی سے پرمیشور کی اُپاسنا سوریہ اُدے پرینت اتھوا گھڑی آدھ گھڑی دن چڑھے تک کریں آگے سندھیا اُپاسنا آدی نتیہ کرم تتھا ودھی اُچت سمیہ میں کیا کریں۔

ان دونوں پستکوں میں مہرشی نے نتیہ کرموں پر وشیش دھیان دینے کے لئے لکھا ہے۔ اور ان کرموں کے پھل دھرم - ارتھ - کام اور موکش کی پراپتی لکھتے ہیں۔ اور پنچ مہایگیہ ودھی میں گائتری منتر کے بعد اور سنسکار منتر سے پہلے سمرپن کے روپ میں اس کو لکھا ہے:-

آریہ سماج کو ستھاپت ہوئے ساٹھ سال سے اُوپر ہو چکے ہیں۔ ابھی تک نتیہ کرموں کی طرف دھیان نہیں دیا گیا ہے۔ جنتا میں اس بات کا پرچار نہیں کیا گیا ہے۔ کہ ان کرموں سے مکتی (جنم مرن کے بندھن سے رہت ہونے) تک کی پراپتی ہے۔ اور یہی منشیہ جنم کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ورتیاں اور طرف لگ گئیں۔ جس قسم کے متھیا مت متانتروں کے گڑھوں سے مہرشی دیانند نکالنا چاہتے تھے۔ ایسے ہی اور نئے گڑھے تیار ہو گئے ہیں۔ ہر طرف سے یہی پکار آرہی ہے۔ کہ سماج میں جیون کی کمی ہے۔ جیون بنانے کے لئے نتیہ کرموں کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس بات کو انوبھو کرتے ہوئے سندھیا پر وچار کرنے کی آوشیکتا ہے۔ مارکیٹ میں پائی جانے والی سندھیا پستکوں میں رشی دیانند جی مہاراج کی پدھتی کے سروتھا ورودھ سمرپن نہیں پایا جاتا۔ اور نہ ہی اس سے پہلے کی پرکاشت سندھیا میں نتیہ کرم کی یہ وشیش ایک بات ہے۔ چنانچہ اس کارن سے پنچ مہایگیہ ودھی اور سنسکار ودھی کے آدیش انوسار آریہ سماجوں میں پرچار کے لئے نتیہ کرم کی اعلیٰ سیڑھی پر پہنچنے کے لئے سب آریہ بھائیوں کو سمرپن کی طرف وشیش خیال دینا چاہیئے۔ اس میں سب کا بھلا ہے۔

آریہ سماج گھرونڈے کے جلسہ کا التواء

آریہ سماج گھرونڈہ کا سالانہ جلسہ ۳۰ مارچ و یکم اپریل کو مقرر تھا۔ مگر شری پردھان جی اور ان کے منسٹر کو باوے سنگھ کے مہنتی کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ آریہ بھائیوں کو سوچت ہو جب پھر تاریخیں نشچت کی جائیں گی۔ تو سوچت کر دیا جاوے گا۔

(درگا داس اُپ منتری آریہ سماج)

گوروکل آیورویدک فارمیسی

چیون پراش

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔ بچے اس سے موٹے تازے ہوتے ہیں۔ کھانسی دل کی دھڑکن۔ تپ دق کی خاص دوا ہے۔ قیمت چار روپے فی سیر

کشمیری سُرمہ

آنکھوں کی حفاظت کے لئے خاص چیز ہے۔

لاہور کے ایجنٹ

برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور

ملنے کا پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۱۲۱ - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

لاہور پدھاریئے

لاہور پدھاریئے

لاہور پدھاریئے

کس لئے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی

۱۰ - اپریل سے ۱۳ - اپریل تک

گولڈن جوبلی سودیشی نمائش ۴ اپریل ۱۹۳۶ء کو شروع ہوگی

سپیشل ٹرینیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے اس بھاری اجتماع پر سپیشل ٹرینیں چلانا منظور کیا ہے :-

۱ - دہلی سے لاہور براستہ سہارنپور - ۲ - دہلی سے لاہور براستہ بھٹنڈہ - ۳ - ملتان سے لاہور - ۴ - پٹھانکوٹ سے لاہور - ۵ - ماڑی انڈس سے لاہور

رعایتی ٹکٹ } ریلوے کے رعایتی ٹکٹ یکم سے ۱۳ / اپریل ۱۹۳۶ء تک ہر ایک اسٹیشن سے مل سکیں
تمام آریہ یاتریوں کو اس سے لابھ اُٹھانا چاہیئے ۔

نسو میل سے زائد سفر :- جو مال نمائش کیلئے لاہور لایا جائیگا - اس کا دونوں طرف کی طرف ایک طرف کا کرایہ واپسی خرچ آئے گا

اردھ شتابدی کاریالیہ کو سوچت کریں

۱ - آپ کے یہاں سے ۸/ اپریل کو کتنے یاتری اردھ شتابدی کے لئے چلیں گے ؟
۲ - آپ کے ہاں سے ۹/ اپریل کو کتنے یاتری اردھ شتابدی کے لئے چلیں گے ؟
۳ - ۷/ اپریل کو سپیشل ٹرین کے سمے کی بابت اپنے سٹیشنوں سے پوچھیں اور ٹرینیں خوب سجا کر لائیں ۔

گیان چند
منتری اردھ شتابدی کمیٹی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کی بھینٹ

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

آریہ مسافر لاہور ہفتہ وار کا بلیٹن

اردھ شتابدی

कृण्वन्तो विश्वमार्यम

آریہ مسافر
شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی یادگار
اور
سبھا کا ہفتہ وار آرگن ہے
اس لئے
اس کی اشاعت بڑھانا
ہر ایک آریہ کا فرض ہے

ایڈیٹر
چرنجی لال پریم

سالانہ چندہ ۳؎
فی کاپی ایک آنہ

جلد - ۷ | اتوار یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۳ بکرمی - دیانند آبد ۱۱۱ مطابق ۱۲ - اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر - ۱۵

ویدامرت

अकर्मा दस्युरभि नो अमन्तु रन्यव्रतो अमानुषः ।
त्वं तस्यामित्रहन् वधो दासस्य दम्भय ॥

رگ ۱۰ - ۲۲ - ۸

ارتھ:- اے پرمیشور! تیرا متر - تیرا شترو کون ہوسکتا ہے ؟ اور تیرا شترو ہو کر کوئی اس سنسار میں کیسے رہ سکتا ہے - نہیں، منشیہ تو اتنا گرتا ہے کہ وہ تیرا شترو بھی بنتا ہے - وہ تیرا شترو تب بنتا ہے - جب وہ تیرے سنسار سے شترتا کرتا ہے - جب وہ سنسار دکھش [illegible] وہ دسیو وہ منشیہ ہوتا ہے - جو اکرما ہوتا ہے - جو کرم ہین ہوتا ہے - جو بنا کرم کئے جینا چاہتا ہے - ایسا منشیہ اپنے اس اکرم دوارا جگت کا دکھش کرتا ہے - اسی لئے وہ دسیو داس کہلاتا ہے - ایسا دیو امن [illegible] یدی وہ من کرنے لگے - تب تو وہ کبھی اکرما دسیو نہ رہے - پر وہ تو انیہ برت ہوتا ہے [illegible] سنسار کے الٹے برت لئے ہوتا ہے - وہ من کیوں کرے گا - ؟ وہ تو اہنسا [illegible] آدمی سے [illegible] یدوتوں سے الٹ ہنسا استیہ آدمی کے کرموں کو نشنگ ہو کر [illegible] منشتا سے گرا ہوا نام دھاری منشیہ ہی ہوتا ہے - ایسا منشیہ [illegible] دکھش نہ کرے گا - تو اور کیا کرے گا ؟

[illegible] ایسا دسیو ہمارے اپنے مکھیہ ہوتا ہے - ہم پر حملہ کرتا ہے - تو ہے امترہنو! [illegible] کے لئے اس پرمیشور کا جگت کے دکھش کرنے والے کے لئے تو بدھ روپ ہو جاتا ہے - [illegible] مرتیو روپ ہو جاتا ہے - ہے اندر! تو سدا ہی ایسے دسیوں کا دمن کرتا رہ -

اوم شانتی! شانتی!! اوم شانتی!!!

سبھا کی جوبلی

از شری برج لال جی شاد منتری آریہ سماج فورٹ سنڈیمن

(۱)

جو شردھانند نے پودا کبھی لگایا تھا
وہ نخل بن کے ثمربار ہونیوالا ہے
یہی تو دور تک گلزار ہونے والا ہے

تپیدہ خاطروں پہ ہو رہا ہے سایہ فگن
دلوں سے دور آزار ہونے والا ہے
ترانہ بار عنادل ہیں اس کے گرد سبھی
عجیب جوش کا اظہار ہونے والا ہے

(۲)

کبھی چراغ کی صورت میں سامنے تھا جو
وہ آج شمعِ انوار ہونے والا ہے
کہ ایک نور کا مینار ہونے والا ہے

سفینہ قوم کا جو غرق ہونے والا تھا!!
طفیل اس کے وہی پار ہونے والا ہے
ہے جشن جوبلی کی شان کیا نمایاں شاد
پُر اس کے ذکر سے اخبار ہونیوالا ہے

ہون سامگری و یگیہ کے متعلق سب سامان سیتارام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرمائیے

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ نوجوانوں کو سوچنا:-

اودھ شتابدی کے موقعہ پر ایک نوجوان کانفرنس کیجا دےگی جس سے نوجوان طبقہ آریہ سنسکرتی کی کیفیت اور آریہ سماج کے کاریہ کھشیتر میں آئیکس گی سنگھٹنوں پر آریہ نوجوانوں سے کمار سبھائیں اور یووک سماجیں بنائی ہوئی ہیں۔ جو اپنے ڈھنگ پر مفید کام کر رہی ہیں۔ اگر یووک سماجوں اور کمار سبھاؤں کا آپس میں اچھی طرح سنگٹھن ہو سکے۔ تو اوشیہ لابھ ہوگا۔ لہذا ۱۲ اپریل کو ایک وشیش نوجوان کانفرنس کا پربندھ کیا گیا ہے۔ جس میں آریہ نوجوان ہی حصہ لیں گے۔ جو بھائی اس پروگرام سے سہمت ہوں۔ وہ کرپا کرکے اپنے آنے اور پیش کرنے والے وچاروں سے سوچت کریں ؛

پریتم چند جوش سیکرٹری آریہ ویر دل
گورودت بھون۔ لاہور

آریہ سماج کھیم کرن:-

آریہ سماج کھیم کرن کے ستسنگ ہر اتوار کو صبح آٹھ بجے سے ۱۱ بجے تک لگائے جاتے ہیں۔ ۸ بجے سے ۹ بجے تک سوستی واچن۔ شانتی پاٹھ ہون یگیہ پورن ریتی سے کیا جاتا ہے۔ پرارتھنا بھجن ہونے کے پشچات باری باری ہر ایک مہاشہ ایشور استتی اتہ پرارتھنا کراتے ہیں۔

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ:-

(۱) نام کرن سنسکار:- مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو لالہ بھگوان داس زرگر کے سپتر کا نام کرن سنسکار مانیہ ور ڈاکٹر اوم پرکاش جی نے بڑی اتساہ سے ویدک ریتی سے کرایا۔ موہن لال منتری نے پرارتھنا کرائی۔ بالک کا نام رانا پرتاپ رکھا گیا۔ سنسکار کی سماپتی پر اپستھت بھائیوں کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

(۲) مورخہ ۲۶ مارچ کو لالہ پرماتما زرگر کے لڑکے کا جات کرم سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا۔

(موہن لال اُپ منتری)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا چناؤ:-

مورخہ ۲۲/۳ ۱۹ کو آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا جنرل اجلاس ہوا۔ جس میں ادھیکاریوں کا چناؤ اس پرکار ہوا۔

پردھان:- شری ڈاکٹر ایشر داس جی۔
اُپ پردھان:- شری بابو دیوان چند جی سیٹھ۔
منتری:- " مہاشہ راجپال جی
خزانچی:- " " پیارے لال جی
پستکادھیکش:- شری پنڈت شام لال جی۔ انترنگ سبھا کے سدسیہ۔ پنڈت دیوان چند جی۔ مہاشہ بھگت رام جی۔

پرتی ندھی:- پنڈت دیوان چند جی وید پربھاکر سیٹھ دیوان چند جی۔

(راجپال منتری آریہ سماج)

لیھورام دو آبہ ہائی سکول اولڈ بوائز کا پہلا اجلاس۔

مورخہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء بوقت چار بجے شام لیھورام دو آبہ ہائی سکول کے اولڈ بوائز کا پہلا اجلاس سکول ہال میں زیر صدارت لالہ کرم چند باہری منعقد ہوا۔

مولوی محمد علی آذر مدرس مدرسہ ہذا نے ایک مختصر اور فصیح نظم میں حاضرین اجلاس کو خوش آمدید کہکر محظوظ کیا۔ لالہ کرپا رام ہیڈ ماسٹر اوف سکول نے نہایت مؤثر تقریر میں سکول کی مختصر تاریخ اور بتدریج سرگرمیوں کا بیان فرمایا۔

آپ نے نوجوان نسل کی بہبودی کے سکول ساتھ اولڈ بوائز کے رابطہ اتحاد کی ضرورت محسوس کراتے ہوئے اصحاب مذکورہ سے درخواست کی۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے سکول کی ترقی کو مدنظر رکھ کر سکول کی سرگرمیوں میں قادانی جذبات سے دلچسپی لیں۔ ازاں بعد اولڈ بوائز کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اعلان کیا گیا۔ ڈاکٹر بھگوان داس ایم۔ بی۔ بی ایس کمیٹی مذکور کے سیکرٹری قرار پائے ؛

(ودیا پرکاش کھنہ اسسٹنٹ سیکرٹری
اولڈ بوائز ایسوسی ایشن)

آریہ سماج ڈسکہ:-

منور شواڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیشک گو سوامی گنگا دھر جی نے اپنے ویاکھیان میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ مورتی پوجا سے ہی انسان مکتی کو پراپت کر سکتا ہے۔ اور ایشور کو ملنے کا یہی واحد ذریعہ ہے۔ جو کہ بہت ہی آسان ہے جس میں کہانیوں سے جو کہ بناوٹی تھیں۔ سدھ کیا گیا۔

علاوہ ازیں آپ نے اپنے لکچر میں یہ ثابت کرنے کی کہ تمام مذہب مورتی پوجا کرتے ہیں چنانچہ آپ نے آریہ سماج پر بھی یہی اعتراض کیا۔ اور طرح طرح کی گپیں ہانک کر سناتن دھرمیوں کو خوش کیا۔ آریہ سدھانتوں پر کئی طریقہ سے جائز اور ناجائز لفظوں میں چوٹیں کیں۔ تو مجھ سے رہا نہ گیا۔ اور جنابہ سے سناتن دھرم سبھا ڈسکہ کے پردھان کی سیوا میں مندرجہ ذیل چیلنج بھیجا گیا

کھلا چیلنج تھا۔ ؎

باطل سے دینے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کرچکا ہے تو امتحاں ہمارا

شریمان پردھان صاحب جی! شری سناتن دھرم سبھا ڈسکہ۔ نمستے!

نویدن ہے کہ گوسوامی گنگا دھر جی نے جو آریہ سدھانتوں پر اعتراض کئے ہیں۔ ان کا تردیدی جواب بندہ دینے کو تیار ہے۔ اس لئے مودبانہ التماس ہے کہ بندہ کو بھی وقت دے کر مشکور کیا جائے۔ نوازش ہوگی۔

جواب پردھان صاحب!

پردھان جی نے بغیر سوچے سمجھے ایسے الفاظ میں جواب دیا۔ جیسا کہ کسی مہذب سوسائٹی کا ادنے سے ادنے آدمی بھی نہیں دے سکتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ اپنے گھر یا اپنے سماج مندر میں جو چاہیں کہیں ہم دیکھیں گے کہ کسقدر حاضری وہاں سننے جاتی ہے ہم تو یہاں منڈن ہی منڈ کرتے ہیں۔ کھنڈن کسی کا نہیں کرتے۔ وغیرہ وغیرہ

میں پردھان جی سے پوچھتا ہوں۔ کہ جب گوسوامی گنگا دھر نے اپنے لکچر میں یہ بتلایا تھا۔ کہ آریہ سماجی سندھیا کے وقت اس طرح بیٹھتے ہیں۔ کہ جس طرح سڑک پر میل لگا ہوا ہوتا ہے۔ تو کیا اس وقت آپکے کان بند تھے۔ جو کھنڈن نہیں سن رہے تھے اسی طرح ان کے دوسرے الفاظوں کو جو کہ انہوں نے سوامی جی کے برخلاف کہے۔ سنائی نہیں دیتے تھے! اگر مجھے وقت دیا جاتا۔ تو میں آپ کے تمام مضمون کی قلعی کھول کر پبلک کے سامنے رکھتا۔ اور پبلک کو معلوم ہو جاتا۔ مورتی پوجا سے ایشور کی پراپتی نہیں ہوتی بلکہ جڑ سے جڑ بن جاتے ہیں۔ اور آپ کی بناوٹی کہانیوں کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ اب بھی میرے چیلنج سے بہت بھائیوں کے دل میں شک پڑ گیا ہے اور سناتن دھرمی ہوتے کہتے ہیں۔ کہ ہم مورتی پوجک نہیں ہونگے۔

(ڈاکٹر بدری ناتھ کالڑہ منتری)

آریہ سماج برنالہ

آریہ سماج برنالہ (ریاست پٹیالہ) کا ستائیسواں سالانہ جلسہ ۳ لغایت ۱۰ بیساکھ سمت ۱۹۹۳ مطابق ۱۵ لغایت ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۳۶ء ہوگا۔ بڑے بڑے ودوان مہاتما۔ سنیاسی اپدیشک بھجنیک پدھاریں گے نگر کیرتن ۹ بیساکھ سمت ۱۹۹۳ کو ہوگا۔

(مہتر سین منتری آریہ سماج)

سارودیشک سبھا کا وارشک ادھیویشن

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کا وارشک ادھیویشن ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو بلیدان بھون دہلی میں شری نارائن سوامی جی کے پردھانتو میں ہوا۔ بھارت تتھا بھارت سے باہر کی آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کا پرتی ندھتو کرنے والے کئی آریہ سجنوں نے بھاگ لیا۔ آگامی ورش کے لئے پدادھیکاروں انترنگ سدسیوں اتیادی کا چناؤ ہوا۔ اور سمت ۱۹۹۳ کا بجٹ سویکرت ہوا سبھا نے یہ بھی نشچیہ کیا ہے۔ کہ سبھا کا ۲۵ ورشیہ اتہاس تیار کرایا جائے۔ تین ورش میں کم از کم ایک بار آریہ سمیلن ہوا کرے۔ تتھا پرچار پدھتی کو بتانے کے لئے اپدیشکوں کے پرتی ندھیوں کا کانفرنس پرتی ورش ہوا کرے۔

ادھیکاری:-

پردھان:- شری نارائن سوامی جی۔
اُپ پردھان:- شری سوامی سوتنترانند جی پنڈت گنگا پرشاد جی۔ شری گھنشیام سنگھ جی گپتا ایم۔ ایل۔
منتری:- لالہ دیش بندھو جی۔
کوشادھیکش:- لالہ نارائن دت جی دہلی۔
پستکادھیکش:- لالہ گیان چند جی دہلی۔
انترنگ سبھا کے سدسیہ:-

پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے (راجستھان) پنڈت وید برت جی (بہار) مہاشہ نگین داس (بمبئی) بابو پورن چند جی (پردیسوں کے پرتی ندھی) شری جیوتی سروپ جی (آجیون سدسیوں کے پرتی ندھی) ڈاکٹر شیام سروپ جی (سملت سبھاؤں کے پرتی ندھی) پنڈت چموپتی جی (آجیون سدسیوں کے پرتی ندھی) مہاشہ کرشن جی (سی۔ پی) اندر جی (پنجاب) آچاریہ رام دیو جی (پنجاب) پنڈت گیان چند جی (پنجاب) پروفیسر مہندر جی (یو۔ پی) شری پریتم لال جی (یو۔ پی) شری رام جی (یو۔ پی)

(دیش بندھو منتری)

ورکی ضرورت

ایک ۱۷ سالہ کنیا کے لئے جو ہندی اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے ایک یوگیہ کشتری ور کی ضرورت ہے۔ تندرست سدا چاری۔ ویدک دھرمی۔ کے لئے۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں۔ روزگار ہو۔
پرکاش معرفت ایڈیٹر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی یگیہ پرارمبھ ہو گیا

آریہ پرشوں کے اتساہ کا سندر چتر۔ برہم پرائن مہایگیہ کی سپھلتا

اردھ شتابدی کے پہلے دو دن کا ورتانت

۱۳ اپریل:۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کا افتتاح برہم پرائن مہایگیہ دوارا ۱۳ اپریل کو ہو گیا ہے۔ پربھو کیرتن کے بعد آریہ ترنا دی بھاری سنکھیا میں دیانند اپدیشک ودیالیہ میں یگیہ ویدی کی رونق کو دوبالا کرنے کے لئے آ گئے۔ مہایگیہ کے یجمان شری رام پرتاپ جی ریٹائرڈ تحصیلدار بڑی شردھا سے اپنا کاریہ کر رہے ہیں۔ پروہت کا کام شری پنڈت دیوی پرشاد جی پروہت آریہ سماج وچھووالی کر رہے تھے۔ دن ساڑھے آٹھ بجے یگیہ سماپت ہونے پر درشن آچاریہ شری پنڈت ایشور چندر جی نے یگیہ سے جیون۔ اور یگیہ سے سنسار کی یگیہ سے فلاسفی پر اتی اتم ویاکھیان دیا۔ جنتا کافی سنکھیا میں اکترت ہو گئی تھی بالخصوص باہر سے آنے والے بھائیوں کی کافی تعداد اس بات کا ثبوت تھی۔ کہ آریہ پرشوں کے دلوں میں اردھ شتابدی کے لئے کتنی زبردست شردھا اور پیار کی لگن ہے۔

دن بھر آریہ پرشوں کی آمد کا تانتا بندھا رہا شری لالہ ہردیال جی بی۔ اے آج ہی جالندھر سے لاہور پہنچ گئے ہیں۔ اور بڑی تندہی سے آریہ ویروں کو منظم کرنے کے کام پر ڈٹ گئے ہیں۔ آپ کے زیر ہدایت ہزاروں آریہ ویروں دوارا اردھ شتابدی یگیہ کو سپھل کرنے کا بھاری کام ہے آریہ بھائیوں کی رہائش کا کام اور ہزاروں آریہ پرشوں کو ہر پرکار سہولیت دینے کا کام کیا تھوڑا ہے۔

اسی طرح پشاور۔ کیمبل پور۔ سرگودھا۔ جہلم۔ ... سے آریہ بھائی آ رہے ہیں گولڈن جوبلی سووینئر ... کے سال سے لگے جا رہے ہیں۔ اردھ شتابدی ... کے منتری شری پنڈت گیان چند جی آج کل ... مصروف کار ہیں۔ کہ انہیں اٹھتے بیٹھتے سوتے ... اگر کوئی کام دکھائی دیتا ہے۔ تو وہ اردھ شتابدی کے یگیہ کو کامیاب کر دکھانے کا ہے ... میں آپ کی کوششوں سے دنوں کا کام ... ختم ہو رہا ہے۔ ... ڈاک کا کام بہت کچھ بڑھ گیا ہے آریہ ... اطلاعات ... اردھ شتابدی

کے سلسلہ میں باہر سے آنے والے آریہ بھائیوں کی سوچی کو مکمل کرتا۔ ہر ایک ضلع سے آنے والے آریہ بھائیوں کے رہنے کے لئے مکمل اور تسلی بخش کام کیا کچھ کم ہے۔ اس سلسلہ میں اتایوں کے لئے نمن پرکار بٹوارا کیا گیا ہے:

۱۔ کنیا گوروکل ڈیرہ دون۔ کنیا مہاودیالیہ جالندھر ہریانہ۔ بھگوتی یا مٹھشالہ کی کنیائیں۔ اور اردھ شتابدی پر آنے والی اکیلی استریوں کی رہائش کا انتظام سردار بہادر بھگت سنگھ خالصہ ہائی سکول واقع شیش محل روڈ بالکل ہی گورودت بھون کے نزدیک کیا گیا ہے۔

۲۔ پریواروں کے ساتھ آنے والے آریہ بھائیوں کے آنے کا انتظام ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول موہن لال روڈ پر کیا گیا ہے۔ یہ استھان بھی گورودت بھون کے بالکل قریب ہے۔

۳۔ گوروکل کانگڑی۔ گوروکل کورکشیتر۔ گوروکل متالیہ۔ گوروکل جہلم۔ گوروکل اندرپرستھ اور گوروکل گوجرانوالہ آدی کے برہم چاریوں تتھا سنگھٹکوں کی رہائش کا انتظام ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول لاہور میں کیا گیا ہے۔

۴۔ ڈی۔ ایم۔ کالج موگا۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ۔ آریہ ہائی سکول بھوپال والا۔ آریہ ہائی سکول سیالکوٹ۔ لیکھرام دو آبہ ہائی سکول لدھیانہ اے۔ ایس ہائی سکول نواں شہر دو آبہ۔ ڈی۔ اے وی ہائی سکول منٹگمری۔ ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول امرتسر۔ بال مکند کھتری ہائی سکول امرتسر۔ آریہ ہائی سکول چوہڑ منڈی وغیرہ آریہ سکولوں کے لڑکوں کی رہائش کا انتظام دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کی عظیم الشان بلڈنگ میں کیا گیا ہے۔

۵۔ لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ کانگڑہ۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ انبالہ۔ شملہ۔ دہلی۔ پٹیالہ۔ نابھہ اور جیند وغیرہ کے آریہ بھائیوں کی رہائش کا انتظام سناتن دھرم ہائی سکول میں کیا گیا ہے۔

۶۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ لائلپور۔ گجرات۔ جموں۔ کشمیر۔ سرگودھا۔ جہلم۔ میانوالی۔ جھنگ۔ راولپنڈی وغیرہ اضلاع سے آنے والے آریہ بھائیوں کے لئے دیال سنگھ ہائی سکول اور حویلی راجہ دھیان سنگھ میں انتظام کیا گیا ہے۔

۷۔ منٹگمری۔ ملتان۔ مظفرگڑھ۔ ڈیرہ جات بہاولپور۔ کوئٹہ۔ کراچی۔ سکھر وغیرہ کے آریہ بھائیوں کی رہائش سلانند اولڈ بنس ہال میں ہو گی۔

۸۔ فیروزپور۔ حصار۔ روہتک۔ گوڑگانوں۔ کرنال وغیرہ کے آریہ پرش آریہ سماج مندر وچھووالی تتھا وید مندر راوی روڈ میں رہائش پذیر ہوں گے۔

۹۔ آریہ ویر دل کا کیمپ در رہائش کا انتظام دیو سماج ہائی سکول اور چوبارا صاحب میں ہو گا۔

۱۰۔ آریہ سنیاسی مہاتماؤں کی رہائش کا انتظام دیانند اپدیشک ودیالیہ میں کیا گیا ہے۔

۱۱۔ پرتشٹت اتتھیوں کے لئے امرت دھارا بھون میں نواس استھان پراپت کر لیا گیا ہے۔

اس کے اتیرکت اپدیشک مہانو بھاؤں کے ٹھہرنے کے لئے اپنے اپنے منڈل کے یاتریوں کے ساتھ استھان مل جائے گا۔

اس کے علاوہ خیموں کا انتظام بھی کیا گیا ہے جو آریہ بھائی علیحدہ چھولداری وغیرہ لینا چاہیں۔ انہیں اس کے لئے ابھی سے سوچت کر دینا چاہیئے تاکہ دقت پیش نہ آئے۔

سواگت کیمپ وزیرآباد کی طرف کے ٹھہرنے والے مسافرخانے کی طرف ہو گا۔ ہر ایک گاڑی پر سویم سیوک موجود ہوں گے۔ اور سواگت کیمپ میں ایک نقشہ آویزاں ہو گا۔ جس سے ہر ایک ضلع کے یاتریوں کو اپنی رہائش کا پورا پتہ لگ جائے گا۔ کیمپوں تک جانے کے لئے بسوں اور لاریوں کے علاوہ تانگوں وغیرہ کا انتظام بھی ہو گا۔ تاکہ یاتری بآرام اپنے کیمپ میں پہنچ جائیں۔

۸۔ ۹ اپریل کو مختلف مقامات سے جیسا کہ سپیشل ٹرینیں آئیں گی۔ ان کے لئے ہر پرکار کی سہولیات اسٹیشن پر مہیا ہو جائیں گی۔

اس پرکار کے سندر انتظام کا شریہ شری پنڈت گیان چند جی پر ہی ہے۔ ایک اکیلے باہمت نوجوان نے جہاں اتنا زبردست کام اپنے اوپر لیا ہوا ہے۔ وہاں گولڈن جوبلی کو کامیاب بنانے میں بھی آپ کی کوششیں از حد قابل ستائش ہیں۔

۳ اپریل کی رات کو شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی نے ساڑھے آٹھ بجے اپنا بھاشن پرارمبھ کیا۔ اور بتلایا۔ کہ ہم نے جنتا کو آریہ بنانے کا پرن کیا ہوا ہے۔ ہر ایک آریہ بھائی کو اپنی اندر دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس نے اپنے فرض کو سرانجام دینے کے لئے کہاں تک کام کیا ہے۔

۴ اپریل کی صبح کو پربھو کیرتن کے بعد آریہ یگیہ پرارمبھ ہوا۔ یگیہ کی سماپتی پر شری آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے یگیہ کے فلسفہ پر عارفانہ انداز میں اتنی پرمعنی تقریر فرمائی۔ کہ حاضرین وجد میں آ گئے آپ نے بتلایا۔ کہ انسان کو باعمل بننا چاہیئے۔ یگیہ مے جیون کی یہ سب سے بڑی اور آخری سیڑھی ہے۔

آج اردھ شتابدی کے یگیہ کا دوسرا دن ہے اور گورودت بھون میں آریہ بھائیوں کی آمد اور بشاشت کا سمندر لہریں لیتا ہوا دکھائی دیتا ہے شری پردھان آچاریہ رام دیو جی نے آج شام کو براڈکاسٹ میں جو تقریر کرنی ہے۔ اس کی نسبت از حد دلچسپی کا اظہار ہو رہا ہے۔ کیونکہ یہ تقریر ایک پیغام کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہاں آریہ جنتا کے لئے اتنی بڑھ کے سرگزشت ہے۔ کہ جس کی تعریف الفاظ سے بیان نہیں ہو سکتی۔ آریہ سماج کے پریمی اسے کسی دوسرے استھان پر دیکھ لیں گے۔

آج سے ہی آریہ ویر دل کا کام عملی طور پر شروع ہو گیا ہے۔ یگیہ منڈپ اور ویاکھیان والے میدان میں آریہ ویر اپنی نرالی شان سے ڈیوٹی پر کھڑے ہیں۔

شام کو ساڑھے پانچ بجے گولڈن جوبلی سووینئر نمائش کا افتتاح ہو گیا ہے۔ اس موقعہ پر شری ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کی

Gangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پچاس ورش کے ادھیکاری ورگ

سن	پردھان	منتری
۱۸۸۶ء	لالہ سائیں داس جی	لالہ مان سنگھ سیٹھی
۱۸۸۷ء	"	لالہ جیون داس جی
۱۸۸۸ء	"	لالہ مرلیدھر جی
۱۸۸۹ء	"	"
۱۸۹۰ء	لالہ ایشور داس جی	"
۱۸۹۱ء	لالہ ہنسراج جی	لالہ ایشور داس جی
۱۸۹۲ء	لالہ منشی رام جی	لالہ درگا پرشاد جی
۱۸۹۳ء	"	لالہ آتما رام جی
۱۸۹۴ء	"	"
۱۸۹۵ء	"	"
۱۸۹۶ء	لالہ رام کشن جی	لالہ بھگت چند جی
۱۸۹۷ء	لالہ منشی رام جی	"
۱۸۹۸ء	لالہ رلا رام جی	لالہ خوشی رام جی
۱۸۹۹ء	لالہ منشی رام جی	لالہ شو دیال جی
۱۹۰۰ء	لالہ رلا رام جی	"
۱۹۰۱ء	لالہ منشی رام جی	لالہ مرلیدھر جی
۱۹۰۲ء	پنڈت رام بھج دت جی	لالہ کیدارناتھ جی
۱۹۰۳ء	رائے ٹھاکر دت دھون	"
۱۹۰۴ء	لالہ منشی رام جی	لالہ روشن لال جی
۱۹۰۵ء	لالہ رام کشن جی	لالہ کیدارناتھ جی
۱۹۰۶ء	"	"
۱۹۰۷ء	"	"
سمت ۱۹۶۵ بکرم	"	لالہ چرنجیو جی
سمت ۱۹۶۶ "	"	"
سمت ۱۹۶۷ "	"	لالہ کیدارناتھ جی
سمت ۱۹۶۸ "	"	"
سمت ۱۹۶۹ "	"	"
سمت ۱۹۷۰ "	"	مہاشہ کرشن جی
سمت ۱۹۷۱ "	"	"
سمت ۱۹۷۲ "	"	"
سمت ۱۹۷۳ "	"	"
سمت ۱۹۷۴ "	"	لالہ دھرم چند جی
سمت ۱۹۷۵ "	"	پنڈت ٹھاکر دت جی
سمت ۱۹۷۶ "	پنڈت وشمبھر ناتھ جی	"
سمت ۱۹۷۷ "	لالہ رام کشن جی	"
سمت ۱۹۷۸ "	"	مہاشہ کرشن جی
سمت ۱۹۷۹ "	"	"
سمت ۱۹۸۰ "	"	"
سمت ۱۹۸۱ "	"	"
سمت ۱۹۸۲ "	"	"
سمت ۱۹۸۳ "	رائے بہادر بدری داس جی	"
سمت ۱۹۸۴	"	"
سمت ۱۹۸۵ "	"	پنڈت ٹھاکر دت جی
سمت ۱۹۸۶ "	"	"
سمت ۱۹۸۷ "	"	"
سمت ۱۹۸۸ "	"	مہاشہ کرشن جی
سمت ۱۹۸۹ "	"	پنڈت بھیم سین جی
سمت ۱۹۹۰ "	"	مہاشہ کرشن جی
سمت ۱۹۹۱ "	"	"
سمت ۱۹۹۲ "	آچاریہ رام دیو جی	پنڈت [illegible]

تہذیب جدید کے کرشمے

تختہ اُلٹ دیا ہے فیشن کے زلزلوں نے
محتاج کر دیا ہے اپنی ضرورتوں نے

پنٹیوں نے کالروں نے کوٹوں نے مفلروں نے
بڑھیا لونڈروں نے تیلوں کی شیشیوں نے

میری کمائی لوٹی کچھ میرے نوکروں نے
کچھ میرے درزیوں نے کچھ میرے دھوبیوں نے

برباد ہو رہا ہوں تہذیب نو کے ہاتھوں
دم ناک میں کیا ہے بیوی کے آرڈروں نے

سہل الحصول و سادہ آب و غذا کے بدلے
قبضہ کیا ہے کیکوں لیمن کی بوتلوں نے

دنیا کے ہیں نہ دین کے تعلیم نے بگاڑا
اچھی یہ رہبری کی انگریزی کالجوں نے

کہتے ہیں سب زمانہ ہے برسر ترقی
مجھ کو تو مار ڈالا ہے ان ترقیوں نے

میں چاہتا ہوں پھر وہ سادہ سی زندگی ہو
صیقل نہ کی ہو جس پر جھوٹے تکلفوں نے

نیچر کی گود میں ایک چھوٹی سی جھونپڑی ہو
ڈھانکا ہو جس کو خود ہی پھولوں کی ٹہنیوں نے

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

قیمت ۸ رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

بچوں کی بخار، کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ
ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے

کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاوینگے
خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں
سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے
لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو
قیمت فی شیشی [illegible]
سوداگروں کو معقول کمیشن۔ نئے سوداگر درخواست کریں نمونہ مفت طلب کریں
مفت لو۔ [illegible] اردو خواں معززہ لوگ [illegible] پتہ بھیجیے
ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا
المشتہر منیجر بال جیون گھٹی [illegible]

سودیشی مصنوعات کی مقبولیت پر تقریر بہت حد تک عملی درس لئے ہوئے تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جہاں ملک کی بنی ہوئی اشیاء کے استعمال پر جنتا کو دھیان دینے پر بل دیا۔ وہاں جتلایا کہ آریہ سماج ہی ایک ایسی سوسائٹی ہے جس نے سب سے پہلے سودیشی پرچار کیا۔

راتری کو دانی ایم۔ سی میں شری آچاریہ جی کی تقریر کے سلسلہ میں آریہ پرشوں کی کافی چہل پہل تھی۔ یہ تقریر جہاں اہل لاہور کی دلچسپی کا باعث بنی ہوئی تھی۔ وہاں اس تقریر نے دنیا بھر میں آریہ سماج کے مشن کو پہنچانے کا بڑا اُبھاری کام کیا ہے۔

راتری کو گرودت بھون کے پنڈال میں شری پنڈت برہم دت جی جگیاسو کا اتی سارگربھت بھاشن ہوا۔ جس میں آپ نے نہایت دردمندی سے آریہ پرشوں کو آریہ جیون دھارن کرنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ کی بانی اور آپ کی وکتا دونوں قابل ستائش ہیں۔ آپ کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک شبد اہنسا، ادگی اور صداقت سے لبریز تھا۔

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۱۲-اپریل سنہ ۱۹۳۶ء

اردھ شتابدی سماروہ

(لیکھک شری پوجیہ آچاریہ رام دیو جی سبھا پردھان)

اردھ شتابدی نزدیک آرہی ہے۔ جیسے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنتا میں اتنا جوش و خروش ہے۔ جتنا ماہ دسمبر میں بھی نہیں تھا ہزاروں آدمیوں کے آنے کی اطلاع سبھا کے دفتر میں پہنچ چکی ہے۔ دیویاں بھی بکثرت آرہی ہیں۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ۔ دوآبہ ہائی سکول جالندھر کی پارٹیاں اپنے اپنے بینڈ کے ساتھ آرہی ہیں۔ اسی پرکار اور کئی سماجوں کی بھجن منڈلیاں بھی اپنے اپنے بینڈ کے ساتھ آئیں گی۔ گورکھاؤں کے دو بار بھی پرایہ سب آرہے ہیں۔ جلوس میں ان کی ایک خاص شان ہوگی۔ کنیا گوروکل ڈیرہ دون اور کنیا مہاودیالیہ جالندھر۔ جو پنجاب میں آریہ سماج کے استری شکشا سمبندھی شاندار سنستھائیں ہیں۔ ان کی برہمچارنیاں بھی آرہی ہیں۔ ودوانوں کا بھی ایک اپورو اکٹھ اس سمے ہوگا۔ پنڈت ساتولیکر جی آگئے ہیں۔ انیہ ویدکے پرسدھ ودوان اپنے اپنے استھانوں سے چل چکے ہیں۔ وید سمیلن میں کیول ودوان ہی حصہ نہ لیں گے بلکہ ودوشیاں بھی حصہ لیں گی۔ دیویوں کو رشی بھاشیہ کی فضیلت ثابت کرتے ہوئے اور سائن بھاشیہ سے رشی بھاشیہ کا مقابلہ کرتے ہوئے دیکھنا۔ لوگوں کو وہ زمانہ یاد دلائیگا جب کہ شنکر آچاریہ اور منڈن مصر کے شاستر ارتھ میں ایک دیوی مدھستھ بنی تھی۔ وید سمیلن کا آرمبھ ایک دیوی کے مدھر سنسکرت بھاشن سے ہوگا۔ جس میں وید بھگوان کی استتی کی جائے گی۔ پہلا سمیلن میں کنیا گوروکل کی برہمچارنیوں کے حیرت انگیز شاریرک ویایام کے کرتب بھی دکھلائے جائیں گے۔ برہمچاری گاندھی حیرت انگیز کرتب دکھلائیں گے۔ وید کے ودوانوں کا انتخاب ایک پرسدھ آریہ سماجی ودوان دیرسنگھ نے اپنے ادیر لیا ہے۔ ودوان لوگ وید بھاشیہ کی آرمبھک کٹھنائیوں پر عبور حاصل کرکے وید بھاشیہ کا کام اس شتابدی پر آرمبھ کر دیں گے۔ کوئی ہی وید کا اونچا ودوان ہوگا۔ جو اس سمیلن میں سملت نہ ہوگا سمیلن کی پرائیویٹ بیٹھکیں کیول ودوانوں کے لئے کھلی ہونگی۔ پبلک بیٹھک ساری آریہ جنتا کے لئے ہوگی۔ آریہ سمیلن میں بڑے ضروری وشیوں پر بحث ہوگی۔ ودھوا وواہ اور پدھروں کا کنواریوں سے بواہ آدی مسئلوں پر وچار کیا جائیگا اور آریہ جنتا کی رہنمائی کے لئے ایسا پرستاؤ پاس کیا جائے گا۔ جو آریہ سماج کے دونوں دلوں کے بیتاؤں کو سویکرت ہے شری گھنشیام سنگھ جی بیتا ایم۔ ایل۔ اے نے اپنا بھاشن بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔ وہ آریہ جنتا کے لئے شمع ہدایت ہوگا۔ بواہ آدی سنسکاروں پر فضول خرچی اور اسراف کی دکھلاوا۔ برادری کے ڈنڈے سے بچاؤ کی تجویز پر بڑی سنجیدگی سے غور کیا جائیگا مہاشہ ہنسراج جی کی ادھیکشتا میں جو شکشا

سمیلن ہوگا۔ اس میں اس مسئلہ پر غور کیا جائیگا کہ تمام آریہ سکولوں کو آریہ سماج کے لئے اپیوگی اور ویدپرچار کا سادھن بنایا جائے۔ چاہے وہ سادھن کتنا پرکشش کیوں نہ ہو۔ سب آریوں کے بچوں کی تعلیم ہندی میں ہونی چاہیئے اور سب آریہ سکولوں میں شروع سے ہی ہندی کی پڑھائی کا سنتوش جنک پربندھ ہونا چاہیئے میٹرک تک سب وشے ہندی میں ہی پڑھائے جانے چاہیئں۔ اسی پرکار دھرم شکشا کی پڑھائی کا پربندھ سنتوش جنک ہونا چاہیئے سودیشی پردرشنی کی افتتاحی رسم ۴ اپریل کو ہو چکی ہے۔ سرڈاکٹر گوکل چند جی نے اپنے کر کملوں سے یہ رسم ادا کی۔ اور فرمایا۔ کہ وہ بچپن سے ہی سودیشی کے بھگت ہیں۔ کیونکہ آریہ سماج نے ہی ان کو سودیشی کا پاٹھ پڑھایا ہے۔ مہاتما ہنسراج جی نے آشیرواد دیتے ہوئے کہا۔ کہ وہ آریہ ہی نہیں جس میں سودیش بھگتی نہیں اور جس کا لباس اور رہن سہن سودیشی نہیں۔ دو سارے سمیلن کے پرستاؤ بن گئے ہیں۔ آشا ہے کہ سنہ ۱۹۳۶ء میں آریہ سماجی اپنی جماعت میں سے بیکاری کو دور کرنے پر اور آریہ نوجوانوں کی روزی کو مہیا کرنے کے لئے عملی وسائل پر رچناتمک طریقے سے وچار کریں گے۔ ہریجن سمسیا کا حل بھی سوچا جائیگا اور ودن پیوستھا کی طرف عملی قدم اٹھایا جائیگا آریہ سماج میں کوترک اور سوکھے منطق کا راجیہ ہے۔ ان میں جھگڑے ہیں۔ ہیدوں کے لئے حدود جیبہ ہے۔ ان کے نرس جیون کو سرس بنانے کا یتن کیا جائے گا۔ پربھو بھگتی۔ پربھو کیرتن کی لہر چلانے کا یتن کیا جا رہا ہے۔ اس کا ایک پھل تو ابھی سے درشٹی گوچر ہوتا ہے۔ دسمبر میں یگیہ کے سمے بہت تھوڑے لوگ اپستھت ہوتے تھے اس بار ہری کیرتن اور یگیہ کے سمے سینکڑوں نرناری اپستھت ہوتے ہیں۔ اور بڑے پریم اور شردھا

سے وید اپدیش کو سنتے ہیں۔ کوشش کی جائیگی۔ کہ رنمیٹک اور دنجتک یگیوں کا سنہ ۱۹۳۶ء پرتا نتا بندھ جائے۔ گھر گھر میں اگنی ہوتر کی اگنی پرجولت ہو جائے۔ آریہ سماجیوں کے ہردیوں میں پریم اور بھگتی پرویش کرے۔ باہمی جھگڑے دور ہوں اور آریہ سماج کے اندر ایک نئے یگ کا آرمبھ ہو۔ مخرب الاخلاق مغربیت آریہ سماج میں سے یک قلم ہٹا دی جائے۔ اور دیویوں اور آریہ پرشوں کے جیون میں سادگی آجائے۔ ہردیوں میں پریم کا پرویش ہو جائے۔ اور سنستھاؤں پر شدھ ویدک وچار ادھیکار جمالیں۔ جو لوگ رشی سدھانتوں پر وشواس نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کو پتہ لگ جائے گا۔ کہ اب آریہ سماج اس بات پر تلا ہوا ہے۔ کہ جو رشی دیانند کے سدھانتوں کے زبانی اور عملی پرچارک کٹی بدھ رہیں۔ وہی ان کے پتھ پردرشک ہوں۔ گوروکل کا پربندھ ان لوگوں کے ہاتھ میں رہے گا۔ جو گوروکل میں اپنے لڑکے لڑکیوں کو بھیجیں گے۔ کوئی مانس آہاری روپے کے زور پر آریہ سبھاسد نہیں رہ سکے گا۔ اس کو یا مانس چھوڑنا پڑے گا۔ یا آریہ سبھاسدی۔ شتانش دینے بنا کوئی منش اپنی طرف سے آٹھ آنے دیکر اور اپنے غریب ساتھیوں کی طرف سے دو دو آنے دیکر آریہ سبھاسدوں کی سنکھیا بڑھا کر سماج کو اپنی آسوری بھاؤناؤں کا تختہ مشق نہ بنا سکے گا۔ نہ ہی انتظام کی باگ ڈور کو خرید کر کسی کو دے سکے گا۔ یہ بکنے والی چیز نہیں ہے یہ یگ دھرم کا ہے۔ سیوا کا ہے۔ اور شاندار غریبی کا ہے۔ جو دوسروں کی خاطر غریب ہو گیا۔ وہ ہی بڑا امیر ہے۔ جو اپنے لئے اور اپنوں کے لئے امیر ہے۔ اس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اس یگ میں بہت بڑا غریب ہے۔ کیونکہ امیر

وہ ہوتا ہے۔ جو دوسروں کی سیوا میں پراپت کرتا غریب وہ ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ کام کرنے کو پرجا تیار نہ ہو۔ آج کل پرجا اس کا حکم بجا لاتی ہے۔ جو سدا اس کی سیوا کے لئے اپنے آپ کا بلیدان کر دے۔ جو امیری کا راستہ نہیں ڈھونڈتا۔ وہ ہی امیر ہے۔ کیونکہ پرجا کی سیوا کے بل سے وہ امیروں کے خزانوں کا مالک بن جاتا ہے۔ جو پرجا کا سیوک ہے۔ سب بھگتوں کا سرمایہ اسی کا ہے۔ اور وہ اس کو پرجا کے واسطے ہیں اپنے ادھیکار سے استعمال کر سکتا ہے۔ منو مہاراج نے لکھا ہے۔ کہ سب دھن برہمن کا ہے۔ دوسرے لوگ محض خزانچی ہیں۔ برہمن وہ نہیں جس کو دھن کا ابھیمان ہو بلکہ وہ ہے جس کو اپنی غریبی کا فخر ہو۔ اور جو پدوں کو ٹھکراتا ہو اور جب تک مجبور نہ کیا جائے۔ تب تک کسی عہدے کو منظور نہ کرے۔ برہمن وہ ہے جس کے نخرے شہنشاہوں سے بھی زیادہ ہوں۔ جو دن رات ناراین کی سیوا میں دن رات ایک کر دے۔ اور عہدے کا خواہش مند نہ ہو۔ بلکہ جب عہدے سے مکت ہو جائے۔ تو پربھو کا دھنیاد کرے۔ کہ اس کی سیوا بندھن رہت ہو گئی ہے اگر وہ سیر دھا کرے اس خیال سے کرے کہ پرجا کی سیوا وہ زیادہ کر سکے۔ اس کے لئے کسی عہدہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی وقت عہدے اس پر ٹھونسے جائیں۔ لیکن جب پرجا اس کو مکت کرنا چاہے۔ تو ہزار شکر کے ساتھ اس کی مکتی کے لئے پرجا کے چرنوں میں دھنیاد کا نظریہ پیش کرے یہ یگ ہے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا کے ورتمان سیوک آریہ سماج میں لانا چاہتے ہیں۔ اور وہ اس کی مثال خود قایم کرنا چاہتے ہیں۔ آریہ سمیلن اجمیر کا عہدوں سمبندھی پرستاؤ سماجوں میں رائج ہو گیا ہے۔ لیکن یہ پنجاب پرتی ندھی سبھا کو ہی فخر حاصل ہے۔ کہ اس کی انترنگ سبھا نے تھوڑے سے سنشودھن کے ساتھ اسے سروسمتی کے ساتھ اپنی سبھا کے لئے بھی سویکار کر لیا ہے ÷

آریہ پرشو! اور آریہ دیویو!! آریہ سماج کا قول منجدھار میں تھا۔ سو وہ منجدھ بن رہا تھا۔ آریہ سماج تمہاری سمپتی ہے۔ اس کو سنبھالو مالک اپنی سمپتی کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اور حاکموں دوارا کام نہ لے کر سیوکوں اور کارندوں دوارا اپنا کام کرائے۔ اور ان سیوکوں اور کارندوں کے کام کا پورا پورا نریکشن کرے۔ بھگوان دیانند نے لکھا ہے۔ کہ براہمن بگڑ جاتے ہیں۔ یدی کشتری اور ویش ان پر کڑی نگرانی نہ رکھیں آریہ پرشو! تم بھگوان کی آگیا کے انوسار چلو۔ اپنے سیوکوں کو پرکھو۔ اور بار بار پرکھو۔ سیوکو! سیوا دھرم بہت اونچا ہے سیوک جس کی سیوا کرتا ہے۔ اس سے کچھ نہیں مانگتا۔

Gangotri Gyaan Kosha

مان بھی نہیں چاہتا۔ وہ تو اپنی آتما کا مان چاہتا ہے۔ اُسی کا سنتوش چاہتا ہے اور بھگوان کی دیا چاہتا ہے۔ عہدے اس کے لئے کوئی پرواہ نہیں ہیں۔ اس کا تو من سیوا کے لئے للچاتا رہتا ہے عہدے دینے والوں کی منظر اگر سچ مچ اس پر پڑے۔ اور وہ بھی سمجھے۔ کہ پرجا کا دشو اس ہونے پر بیاد ھبکاری کے رُوپ میں بھی مفید سیوا کر سکتا ہے تو اس شرط پر منظور کرے۔ کہ پرجا بھی اور وہ خود بھی یوگیہ اتر ادھیکاری کو ڈھونڈے۔

یہ اردھ شتابدی ایک کرانتی کی گھوشنا ہے۔ آؤ اس کرانتی کے جنم کی دُکھدائی گھڑیوں کو دیکھو۔ یہ کرانتی کا چھوٹا سا بچہ جنم گھڑی کے سمے کتنا ہی نربل کیوں نہ معلوم ہوگا۔ مگر دن بدن طاقت حاصل کرے گا۔ لوگ بولتے ہیں انقلاب زندہ باد۔ تم لاہور میں آکر بولو۔

اونکاری کرانتی زندہ باد

بردھ بھائیوں کی سیوا میں دنیک نویدن

جو بردھ سجن اردھ شتابدی شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور میں سمّلت ہونے کے لئے لاہور پدھار رہے ہیں۔ ان سب کی سیوا میں نمر نویدن ہے کہ بیجھ گورودت بھون لاہور میں درشن دیکر اپنے اپنے شبھ نام لکھوا دیں۔ اور بردھ سمیلن جو ۱۲ اپریل پراتہ ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک منڈپ شتابدی میں زیر صدارت شری لالہ رام کرشن جی ہوگا۔ اس میں اوشیہ ہی سمّلت ہوکر اپنے انبھووں سے حاضرین کو کرتارتھ کریں۔ مشکور ہونگا۔

نویدک:- بھگو رام نیر تا ادھشٹاتا

بردھ سمیلن اردھ شتابدی گورودت بھون لاہور

اوشیک سوچنا

آریہ جنتا اور خاص کر نویووکوں کو سوچنا دی جاتی ہے۔ کہ آریہ ویر دل سمیلن اور نویووک کانفرنس بجائے ۱۵ اپریل کے ۱۳ اپریل کو چھوٹے پنڈال میں ہوگی۔ کیونکہ ۱۵ اپریل کو پروگرام میں کانفرنس کے لئے وقت نہیں۔

آریہ نویووک کانفرنس جس کے پردھان شریان لالہ ہردیال جی چوپڑہ دلیتی پرانت آریہ ویر دل پنجاب ہونگے اور پروفیسر اشور چندر جی دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ چودھری ویدبرت جی آریہ۔ شریان اجیت سنگھ جی ستیارتھی اور مہانو بھاووں کے ویاکھیان ہونگے۔ اس لئے تمام نویووکوں اور آریہ جنتا سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ کافی تعداد میں پدھار

کر کانفرنس کی رونق بڑھائیں۔

گیان چند

منتری اردھ شتابدی سمتی

پنجاب کے آریہ نرناریوں کا بڑا بھاری شاندار جلوس

آریہ ویردل کے زیر سرکردگی ۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء کو بعد دوپہر ۱ بجے سے ۸ بجے تک پنجاب کے آریہ نرناریوں کا بڑا بھاری شاندار جلوس نکلیگا جس میں سب سے پہلے آریہ ویردل کے گھوڑسوار اس کے بعد اوم کی پتاکا۔ بھارتیہ آریہ سنیاسی دل۔ آریہ وردھ منڈل۔ آریہ سماج کے اپدیشک دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ گوروکل ساتک منڈل اپنے نیرت ولیش میں۔ گوروکلوں کے برہم چاری۔ کالجوں۔ سکولوں کے ودیارتھی۔ سکاؤٹس۔ آریہ مہلائیں۔ کنیا گوروکل کی کنیائیں۔ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی کنیائیں۔ آریہ ویر دل۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ممبران۔ ضلع وار آریہ سماجوں کی بھجن منڈلیاں ہونگی۔ سکولوں تتھا گوروکلوں کے بینڈ بھی کافی تعداد میں آرہے ہیں۔

آریہ بھائی کیسری پگڑیاں اور دیویاں کیسری دوپٹے اوڑھ کر آدیں گی۔

راستہ

گورودت بھون سے شروع ہوکر میلا رام روڈ کچہری روڈ۔ انارکلی۔ لوہاری دروازہ۔ چوک چکلہ۔ پاپڑ منڈی۔ چوک متی۔ شاہ عالمی دروازہ مچھی ہٹہ۔ بزاز ہٹہ۔ چوک سرجن سنگھ۔ لنگے منڈی۔ گمٹی بازار۔ سوتر منڈی ہوکر واپس گورودت بھون براستہ چوک چکلہ لوہاری گیٹ سرکلر روڈ سماپت ہوگا۔

گوروکل کانگڑی میں تشنِشٹ درشک

محرم کی چھٹیوں کی وجہ سے اسمبلی کے کئی ایک ممبر گوروکل دیکھنے آرہے ہیں۔ ۳۱ مارچ کو شری یت ستیہ مورتی پدھارے تھے۔ آپ نے گوروکل کا نریکشن کرکے سمتی پستک میں یہ لکھا۔ کہ اس سنستھا میں آپ کے خواب عملی جامہ دھارن کئے معلوم ہوتے ہیں۔ گوروکل میں برہم چاریوں اور استادوں کے آپس میں میل جول کو دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے۔ اور دو دن تک یہاں کے دایو منڈل میں رہے۔ برہم چاریوں کی وادوواد کی سبھا میں بھی آپ شامل ہوئے۔ طالب علموں کو سنسکرت میں بھاشن دیتے سن کر آپ نے کہا۔ کہ جو لوگ سنسکرت کو مردہ زبان کہتے ہیں۔ ان کو گوروکل آکر دیکھنا چاہئے کہ اس بھاشا میں نہ فقط بھاشن ہی دیا جاسکتا ہے لیکن ساتھ ہی اس میں ہنسی مذاق بھی کیا جاسکتا ہے اور اُوچیہ کوٹی کا خیال بھی پرگٹ کیا جاسکتا ہے۔

سوامی شردھانند جی کا نام لے کر انہوں نے کہا۔ کہ سوامی جی فقط بھارت کے ہی نہیں بلکہ تمام تمام دنیا کے بھگتی تھے۔ ان کے لگائے ہوئے پودے کو لہلہاتا ہوا دیکھنے کی اُن کے دل میں سالوں سے جو لالسہ بنی ہوئی تھی۔ اُسے انہوں نے یہاں آکر پورا کیا۔ کل مایب سور کونسل کے ممبر شری یت داسمیہ اور شری یت سنگے گوڑہ گوروکل پدھارے یہ دونوں مہانو بھاؤ مدراسی ہیں۔ اور اپنے پرانت کے لڑکوں کو گوروکل میں کھیلتا دیکھ کر بہت خوش ہوئے ان کے سوا شری یت گاڈگل اور شری یت لال چند نول رام دونوں اسمبلی کے ممبر بھی آج گوروکل پدھارے اور سنستھا کے انتظام کو دیکھ کر بہت پربھاوت ہوئے اسمبلی کے ان ممبران نے گوروکل کو سنستھا کو دان بھی دیا۔

رستیہ ورت لکھیہ ادھشٹاتا

آریہ سمیلن کی وِشیش نروچنی سبھا

کا

ادھیویشن

شکروار ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو رات کے نو بجے آریہ سمیلن گورودت بھون کے پرمہد پنڈال کے سمیپ ہوگا۔ اس میں نمن لکھت سجن بھاگ لے سکیں گے:-

۱- جن آریہ پرشوں نے آریہ سمیلن میں پیش کئے جانے کے لئے پرستاؤ بھیجا ہو۔

۲- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ تتھا ودیا سبھا کے سدسیہ

۳- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھت آریہ سماجوں کے پرتی ندھی۔

۴- سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی دھرم سبھا کے سدسیہ

۵- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھت آریہ سماجوں کے پردھان اور منتری۔

۶- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیشک۔

۷- پردھان سمیلن وشیش طور پر کسی سجن کو آگیا دے سکیں گے

۸- وشیش نروا چنی سبھا میں سویکرت پرستاؤ تتھا سنشودھن مکھیہ پرستاؤ سمیلن میں پیش ہو سکیں گے۔

تصحیح

گزشتہ ہفتہ کے آریہ ساز میں یہ پرکاش و بھوگ کے لیکھ میں کالم چار سطر تین میں ۲۹۰۰۰ روپیہ غلطی سے لکھا گیا ہے۔ دراصل وہاں ۲۴۰۰۰ ہے۔ جیسا کہ دوسرے ستھانوں میں اسی طرح لکھا ہے اسی طرح سطر ۱۹ میں ادسطاً دان کی راشی ۲۱۶۴ روپیہ ہے غلطی سے ۲۱۶۳ لکھی گئی۔ جیسا کہ انیہ استھان میں لکھا گیا ہے درست کر لیویں۔

وی۔پی آرہے ہیں

جن سجنوں کی میعاد خریداری ختم ہو گئی ہے ان کے نام وی۔پی کر دیئے گئے ہیں۔ وصول فرما کر مشکور فرماویں۔ (مینیجر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل پوٹھوہار میں برہم چاریوں کا داخلہ

گوروکل پوٹھوہار کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳ جیٹھ مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ مئی سنیچر اتوار اور سوموار کو گوروکل بھومی میں منایا جاوے گا جو سجن اپنے بالکوں کو گوروکل میں داخل کرانا چاہیں انہیں پرارتھنا پتر اور داخلہ فارم جلدی بھیج دینے چاہییں۔ گوروکل کے سہایک مہانو بھاؤ بھی ابھی سے گوروکل کی امداد کے لئے کوشاں رہیں۔ اور تن۔ من دھن سے جلسہ کو کامیاب بنانے کا یتن کریں ؛

(لکشمی رام اپادھیائے)

آریہ سماج میانی :-

۲۷۔ مارچ کو آریہ سماج ستھاپنا دوس بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ پراتہ برہم مہورت سارے نگر میں سنکیرتن کیا گیا۔ سائینکال کو چار بجے ہون اور بھجنوں کے پشچات شری مہاشہ ایشور داس جی دتّا ردکا پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوا۔ جس کا الپسنکھیت جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ بعد کو شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

(شو داس دھون منتری)

آریہ ویروں کیلئے اوشیک سوچنا

۱۔ اردھ شتابدی کا مہوتسو شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے یاتری ہزاروں کی تعداد میں آ رہے ہیں۔ اور اس سوچنا کے آپ کو ملنے سے پہلے سینکڑوں یاتری پُرش اور استریاں پہنچ چکے ہونگے۔ ان سب کی سیوا اور انتظام کے لئے آریہ ویروں کو فوراً پہنچنا چاہیئے۔ چونکہ یاتریوں کے ٹھہرانے کا پربندھ مختلف سکولوں اور کالجوں میں کیا گیا ہے۔ اس لئے سینکڑوں آریہ ویروں کی ضرورت ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آریہ جنتا اپنے فرض کو سمجھ کر ہر ایک جگہ سے بڑی بھاری تعداد آریہ ویروں کی بھیجینگی۔ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ بہت سے آریہ ویر وردی کے نہ ہونے کے سبب اپنی سیوا دینے سے قاصر ہیں۔ میں ایسے آریہ ویروں کو سوچنا دیتا ہوں۔ کہ وہ بلا توقف آ جائیں۔ میں ان سے ایسے استھانوں میں کام لے لونگا۔ جہاں کہ وردی کی ضرورت نہیں ؛

۲۔ آریہ ویر جو پریوار سہت آ رہے ہیں۔ وہ مجھے فوراً سوچنا دیں۔ کہ ان کے ساتھ کتنی تعداد ہے تاکہ ان کے اتارے کا ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول میں پربندھ کر سکوں۔ کیونکہ اگر وہاں جگہ نہ رہی تو ان کو دیو سماج ہائی سکول میں جانا پڑے گا۔ جہاں کہ آریہ ویروں کا اتارا ہے۔ اور وہ کافی فاصلہ پر ہے ؛

۳۔ آریہ ویر دل کا نفرنس ۱۳ اپریل سوموار چھوٹے پنڈال میں ہوگی۔ کیونکہ ۱۲ اپریل کو بعد دوپہر پروگرام میں وقت نہیں ؛

۴۔ بھوجن کا پربندھ رشی لنگر میں دھرم شالہ گورودت بھون کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس میں کیول آریہ ویر اور ویرانگنائیں ہی بھوجن کر سکیں گی۔ اس لئے میں آریہ ویروں سے یہ پرارتھنا کرونگا کہ دیویوں کی سیوا کرنے کے لئے اپنے پریواروں میں سے ویرانگنائیں بھی کافی تعداد میں ساتھ لائیں ؛

(ہر دیال دلیپتی آریہ ویر دل لاہور)

اوشیک سوچنا

شری پنڈت یش پال جی ودیا النکار لدھیانہ اور جالندھر کے منڈل سے تبدیل ہو کر لاہور میں دلت ادھار سبھا کے منتری نیکت ہو گئے ہیں۔ آگے سے پنڈت جی کے نام پتر ویو ہار لاہور کے پتہ پر ہی کرنے کی کرپا کریں ؛

تصحیح

آریہ سماج ست گھرا کے جلسے کی رپورٹ میں غلطی سے ایکسو چالیس روپے دان کی بجائے ۴۴ روپے چھپ گیا ہے۔ ناظرین درست کر لیویں

(منتری آریہ سماج)

ضرورتوں

کے اشتہار چھپوانے کے لیئے آریہ مسافر کی خدمات حاصل کریں نرخ بہ نسبت ارزاں ہیں مینیجر اخبار سے خط و کتابت کریں ؛

بچوں کی

دھارمک شکشا کا پرشن حل ہو گیا۔ وید کے آدھار پر لکھی ہوئی

جیون پھونکنے والی پستکیں (ہندی)

پوجیہ شری نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ آچاریہ دیو شرما جی اور آچاریہ ودیاوتی جی تتھا سب صوبوں کے عالموں نے ان کتابوں کی مکت کنٹھ سے تعریف کی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہودے نے ان کے مفید ہونے کی گھوشنا کی ہے۔

اپدیش امرت پانچوں بھاگ قیمت	۴ر	آنند امرت	۱ر	سرل ستیہ بودھ یا ستا - ۲ر ۶ پائی	
پرشادتھ امرت "	۴ر	سبھگتی رس امرت	۸ر	ویدک دھرم آریہ سماج	۵ر
جیول امرت "	۷ر	بال دیانند چرت	۲ر	ودیارتھی جیون رہسیہ شری نارائن سوامی جی کرت	۸ر

پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے سیکرٹری سارودیشک سبھا دہلی نے یہ پستکیں لکھ کر آریہ سماج اور ہندو ماتر کی بڑی سیوا کی ہے۔

(نوٹ) سب پرکار کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ :-

سارودا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

گورو ڈم۔ پوپ ڈم اور اندھ وشواس کا بھانڈا پھوڑ کرنیوالی سنستھا

آریہ ساہتیہ مندر لاہور کی خاص کتاب

پورانک پول پرکاش

(از شریمان پنڈت منسا رام جی "ویدک توپ")

جو پورانک پنڈت کالو رام جی شاستری لکھت "آریہ سماج کی موت" کا دندان شکن جواب ہے کتاب ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے۔ آریہ سماجوں کو جلد منگانا چاہیئے۔ ورنہ مصنف کی "ویدک توپ" کی طرح پچھتانا پڑیگا۔ آٹھ سو صفحات کی کتاب قیمت دو روپے

نوٹ :- ۳۰ اپریل تک خریدنے پر "دیانند ڈائری" مفت دی جائیگی ڈاک خرچ بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ :- آریہ ساہتیہ مندر ہسپتال روڈ لاہور

Gangotri Gyaan Kosha

اسلام پر آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کا پربھاؤ

(نمبر ۵) نہائیت زبردست اور عالمانہ تحقیقات (نمبر ۵)

از شوبی گیانیندر جی سابق مولانا حاجی عبدالرحمٰن ——— لاہور

آریہ سنسکرتی کا پربھاؤ

اب ہم کو یہ بتلانا ہے۔ کہ آپ نے کس پرکار اور کن سدھانتوں کے پرچار سے اپنے کاریہ کا سری گنیش کیا تھا۔ اگرچہ حضرت محمد صاحب کے سارے جیون اور ان کے تمام کاریوں کو، مولک چمتکاروں اور وحی الہام، معجزات آدی کی گھٹاؤں سے اتنا ڈھک لیا گیا ہے۔ کہ اس میں سے حقیقت کا معلوم کرنا اور ٹھیک پریام تک پہنچنا بہت ہی کٹھن ہو گیا ہے۔ اور یہ کچھ مسلمان لیکھکوں ہی نے نہیں کیا ہے۔ بلکہ تمام متوں اور سمپردائیوں نے ایسے ہی امولک اور ان مولی باتوں سے اصلیت پر پردہ ڈال دیا ہے۔ یہودی۔ عیسائی۔ مسلمان۔ پورانک سب نے اسی مارگ کا انوسرن کیا ہے۔ کنتو پھر بھی ہم کوشش کریں گے۔ کہ پاٹھکوں کے سنمکھ حضرت صاحب کے شدھ سروپ کو پرگٹ کریں اور ان کے جیون پر چمتکاروں کا جو پردہ پڑا ہوا ہے اس میں سے اصل حقیقت کو معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔

حضرت صاحب نے ۱۳ سال تک مکہ میں پرچار کیا اور اس سے پورو چالیس سال تک انہوں نے ایک محقق کا جیون مکہ میں بتایا۔ یہ ساری زندگی آپ کی آتینت پوتر اور سراہنیہ ہے۔ اور سب سے بڑی خصوصیت یا ہمارے سپیارے لئے یہ بات یہ ہے۔ کہ آپ کے اس ۵۳ سالہ جیون پر آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کا پورن پربھاؤ سپشٹ ثابت ہوتا ہے۔ اس کو مختصراً ہم یوں بیان کر سکتے ہیں کہ ایک آریہ کے سمان سر شٹھ جیون آپ نے بسر کیا۔ ۲۵ برس تک آپ برہمچاری رہے۔ اور ۲۵ برس کی عمر میں بیاہ کیا حالانکہ مکہ میں بال بیاہ کا بڑا زور تھا۔ مگر آپ نے تمام برادری اور سارے قریش کے رواج کے خلاف، ۲۵ پچیس برس کی عمر میں کرایا۔ اور پھر ۵۰ برس کی عمر تک ایک استری کے ساتھ نرواہ کیا۔ حالانکہ سارے عرب میں بہو بیاہ بڑے زوروں سے پرچلت تھا۔ بلکہ کلینتا اور شرافت کا، بڑائی اور بزرگی کا یہ ایک زبردست انگ مانا جاتا تھا۔ اور کسی بھی دیکتی کی بڑائی معلوم کا پ اسی کو سمجھا جاتا۔ کہ اس کے کتنی استریاں ہیں۔ مگر ایسے لوگوں اور ملک میں رہ کر بھی آپ نے اپنی تمام جوانی بھر ایک ہی استری پر سنتوش کیا۔ اور جب پرچار آرمبھ کیا۔ تو ان سدھانتوں کے ساتھ جن کو کوئی بھی شخص بنیادی حیثیت سے ویدک سدھانتوں کے برودھ نہیں کہہ سکتا۔ ہاں دیا کھیا اور تشریحوں میں جا کر شاید کچھ بھید ہو جائے۔ سو کوئی بات نہیں کیونکہ اسی آریہ ورت میں کئی ایسے سمپردائے ہیں۔ جو بنیادی حیثیت سے تو ویدک سدھانتوں کو مانتے ہیں۔ پرنتو دیا کھیاؤں میں جا کر ان کا بہت کچھ مت بھید ہو جاتا ہے۔ جیسے شری ویدانتی، وشنو اور مہاتما نیچ آدی سمپردائے جو ہیں۔ تو سادھارن ایک مول ویدک سدھانتوں کو ہیں۔ پر ساکھاؤں میں جا کر ان کا مت بھید ہو جاتا ہے اسی پرکار ان تیرہ ورشوں میں آپ کے اصول بھی اس سنسار کے آدی مول سدھانتوں کے آدھار پر نربھر رہے۔

ابتدائی اُپدیش

جب آپ نے مکہ میں پرچار کا آرمبھ کیا۔ تو کن اصولوں کو جنتا کے سنمکھ پیش کیا۔ اور ان کے سمبندھ میں کیا کہا۔ اس کے لئے ہم آپ کے سب سے پہلے اُپدیش اور پرچار سبھا کا حال بیان کرتے ہیں۔ جن پر شاید ہماری طرف کے لیکھکوں نے بہت کم دھیان دیا ہے۔ حالانکہ وہ ہر درشٹی سے بہت ہی اہم ہے ایک تو وہ پہلا وعظ ہے جس میں آپ نے اپنے دھرم اور سوئم اپنے سمبندھ میں بہت صاف لفظوں میں گھوشنا کی ہے۔ مخالفوں نے عوام میں جو جو بھرم پھیلا رکھے تھے ان کا کھنڈن کیا ہے۔

کہتے ہیں۔ کہ جب پرچار کرتے ہوئے آپ کو سال یا چھ سات مہینے ہو گئے۔ تو کچھ کٹر مورتی پوجکوں اور مندر کے پجاریوں نے آپ کے خلاف پبلک میں طرح طرح کے بھرم اور جھوٹی باتیں پھیلانا شروع کر دیں۔ کوئی کہتا کہ یہ ناستک ہے۔ باپ داداؤں کا پراچین دھرم ہم سے چھڑانا چاہتا ہے۔ کوئی کہتا۔ سوئم گورو بننے کی لالسا ہے۔ بہت سے چیلے بنا کر ادھیکار لینا چاہتا ہے غرضیکہ طرح طرح کی افواہیں اڑانی اور غلط فہمی پھیلانی شروع کر دی۔ ان تمام غلط فہمیوں کو شن کر آپ نے یہ مناسب سمجھا۔ کہ ایک عام جلسہ کر کے استیہ باتوں کا کھنڈن اور ستیہ کا پرکاش سب کے سامنے کر دینا چاہیے تاکہ لوگ بھرم میں پڑ کر ستیہ سے غافل نہ رہ جائیں۔ چنانچہ آپ نے ایک بڑی سبھا کا آیوجن کیا۔ اور مکہ کے تمام سمجھدار دھرماچاریوں۔ سرداروں۔ دوکانداروں آدی کو نمنترن بھیج کر بلوایا۔ جب سب جمع ہو گئے۔ تو آپ نے کھڑے ہو کر سوال کیا۔ کہ:۔

"اے بھائیو تم مجھ کو کیا سمجھتے ہو"؟ لوگوں نے جواب دیا۔ "آپ بڑے ایماندار۔ ستیہ وادی اور دھرماتما ہو" پھر آپ کھڑے ہوئے۔ اور کہا۔ "اگر اس وقت میں تم سے یہ کہوں۔ کہ اس پہاڑی (جو مکہ شہر کے بالکل پاس ہے) کی پشت پر ایک بہت بڑی شستر وسینا آ کر کھڑی ہوئی ہے جو ابھی تم پر حملہ کر کے قتل و غارت کر دیگی۔ کیا تم میری بات پر وشواس کرو گے؟"

لوگوں نے جواب دیا۔ "ہاں! ہم وشواس کریں گے۔ کیونکہ آپ امین اور ستیہ وادی ہو۔ کبھی جھوٹ کا آپ پر کسی نے سندیہ بھی نہیں کیا ہے"۔

اس سوال و جواب کے بعد آپ کھڑے ہوئے۔ اور کہا۔ کہ اے بنی عبد مناف! اگر تم کو مجھ پر وشواس ہے اور مجھے سچا مانتے ہو۔ تو میں تم کو اس آنے والے دن سے ڈراتا ہوں۔ جب کہ تم کو اپنے کرموں کی جواب دہی خدا کے سامنے کرنی پڑے گی۔ اس لئے ڈرو اس وقت سے اور توبہ کرو اور برائیوں سے۔ اپنے اعمال کو درست کرو، لوگ مجھ پر الزام لگاتے ہیں کہ محمد ہم سے باپ داداؤں کے پراچین دھرم کو چھڑوانا چاہتے ہیں۔ اور خود گورو بن کر چیلے بنانا اور حکومت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اے بھائیو! یہ سب جھوٹ اور بہتان ہے۔ نہ میں تم سے بزرگوں کے پراچین ستیہ دھرم کو چھڑوانا چاہتا ہوں۔ اور نہ ہی خود گورو بن کر تم کو اپنا چیلہ بنانا یا تمہاری امداد سے حکومت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ قدیم باپ داداؤں کے اس پراچین ستیہ دھرم کی طرف لے جاؤں۔ جس پر ہمارے باپ دادا چلتے تھے اور درمیانی زمانہ میں جو جو برائیاں ان بزرگوں کے نام پر تم کرنے لگے ہو۔ وہ تم سے چھڑوا دوں۔ اور بزرگوں کے پراچین ستیہ دھرم کی طرف لے جاؤں۔ اور جانتے ہو۔ ہمارے بزرگ کس ستیہ دھرم کو مانتے تھے؟ وہ ایک خدا واحد لاشریک کے پجاری تھے اور مورتی پوجا نہیں کرتے تھے۔" (سیرت ہشام اور لائف آف محمد کارلائیل)

یہ ہے حضرت صاحب کی پہلی تقریر جس میں انہوں نے نہایت واضح طور سے اپنے سدھانتوں اور وچاروں کو پرگٹ کیا ہے۔ اس میں دو باتیں وچارنیہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ "میں کوئی نیا مذہب نہیں چلانا چاہتا۔ بلکہ باپ، داداؤں کے پراچین دھرم کو پنر جیوت کرنا چاہتا ہوں" اور دوسرے اپنے باپ داداؤں کے اس پورلے دھرم کا سروپ بتلایا ہے۔ وہ کیول اتنا ہی ہے کہ وہ خدائے واحد لاشریک کی عبادت کرتے تھے۔ اور مورتی پوجا نہیں کرتے تھے۔"

کیا آج مسلمان اس کو مانتے ہیں؟ کبھی نہیں جب تک، حضرت محمد صاحب کو اس کے ساتھ پیغمبر آخر الزمان نہ مانا جائے محض خدا کے ایک ماننے یا بت پرستی چھوڑ دینے سے وہ کسی کو ایماندار کہنے کے لئے تیار نہیں۔ کسی مولوی کے پاس جاؤ۔ اس سے سوال کرو۔ "ایک آدمی ہے۔ جو خدا کو ایک مانتا ہے۔ بت پرستی نہیں کرتا۔ اور جتنے بھی نیک ثواب دھرم کے کام مانے جاتے ہیں۔ وہ سب کرتا ہے اور کوئی برائی یا پاپ کا کام چاہے وہ اخلاقی ہو یا جسمانی کسی طرح کا ہو۔ کبھی نہیں کرتا۔ لیکن محمد صاحب کو پیغمبر آخر الزمان نہیں مانتا! اس کا انجام کیا ہوگا؟" مولوی صاحب فوراً بنا کسی سنکوچ کے اتر دیں گے "حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة"، (اس کے نیک کاریوں کا ناش ہو جائے گا۔ لوک پرلوک میں اس کا کہیں بھلا نہ ہوگا) اس کے سمبندھ میں ایک کتھا مسلم کتابوں میں آتی ہے۔ کہ قیامت کے دن خدا کے سامنے ایک کافر پیش ہوگا۔ جو اپنی زندگی میں بڑا نیک اور دھرماتما تھا۔ بڑے دان پُن کئے تھے۔ جب خدا اس کو دوزخ میں لے جانے کا حکم دیگا۔ تو وہ پرارتھنا کرے گا۔ کہ میں نے تو تیری بڑی عبادت اور بندگی کی تھی۔ اور تیرے بھوکے محتاج بندوں کی بڑی امداد کی تھی۔ تو اس پر خدا اس کو ایک درشیہ دکھائے گا۔ یعنی ایک ریت کا ٹیلہ جمع ہوگا۔ اور پھر زور سے ہوا چلے گی۔ جو اس تمام ریت کے تودہ کو اڑا لے جائے گی۔ یہ درشیہ دکھا کر خدا کہے گا۔ کہ دیکھ تیرے تمام نیک کرم اسی ریت کے ڈھیر کی طرح نیست و نابود ہو گئے کیونکہ تو نے میرے حبیب کو پیغمبر آخر الزمان کو نہیں مانا لہٰذا یہ نیکیاں بھی تجھے کوئی فائدہ نہیں دے سکتیں۔ تو اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب حضرت محمد صاحب کو پیغمبر آخر الزمان ماننا اتنا ضروری اور لازمی

کرتویہ درشن

سندر سنہری مجلد گٹکا۔ بھگتی درپن۔ بھگتی درشن۔ کرتویہ درشن وغیرہ سب سے بڑا ۸۵ تصاویر ۶۹۰ سے اوپر صفحات سوادھیائے کے لئے بہت سے وید منتروں نتیہ کرموں اور بہت ہی ضروری کی باتوں کا مجموعہ۔ روزانہ پاٹھ۔ انعام۔ جہیز برات اور بطور سوغات دینے کے لئے سب سے بہترین ہے۔ قیمت باوجود سب سے زیادہ کام کی باتیں ہونے کے صرف دس آنے۔ پانچ کاپی کے خریدار کو آٹھ آنے فی جلد کے حساب سے دیا جاتا ہے۔ پتہ:۔ وزیر چند شرما مالک ویدک لیسنگ کالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مرزا قادیانی اور بھگوان کرشن

(لیکھک شری ترلوک چند جی شاستری پوران بھاسکر۔ قادیان)

اسلام، مرزائیوں کی طرف سے یوم تبلیغ کے موقعہ پر ایک چار صفحہ کا ٹریکٹ، لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ جس کا نام "وہی ہمارا کرشن" رکھا گیا ہے یہ امام جماعت احمدیہ قادیان کی تحریر ہے۔ جس وقت ہماری آنکھوں کے سامنے سے یہ گزرا۔ تو ہمارے دل میں ایک دفعہ تو ویدک سدھانتوں کے پرچارک مہرشی دیانند کی جے کا جذبہ پیدا ہو گیا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ آخر آج اتنے عرصہ کے بعد احمدی بھائی مہرشی کے چرنوں میں جھک ہی گئے۔ اور ویدک سدھانتوں کو اپنانے کے لئے دوسری قدیم روایات کو تلانجلی دینے میں تھوڑا سا بھی تامل نہیں کیا۔ خیر یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے احمدی دوست بھی آریہ سماج کے علم ادم کے تحت میں آکر ہمارے بزرگوں کے آگے سر تسلیم خم کرنے کو تیار ہیں۔ پرماتما وہ دن جلدی دکھائے۔ جبکہ احمدی دوست ویدک دھرم کو ہی اپنا پیارا دھرم مان کر اس کی توسیع کی ہی سعی میں مصروف ہو جاویں۔ اگر اس ٹریکٹ کے مطابق ان کے خیالات میں اتنا تغیر رونما ہو گیا ہے۔ تو ہم یہاں اپنے احمدی دوستوں اور علماء کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ آخر آپ نے اتنے عرصہ کے بعد اپنا پیارا دھرم اپنا لیا ہے۔ اور اب آریہ سماج کی طرح اس وید بھگوان کی تبلیغ کرنے کے لئے آریہ سماج کے پہلو بہ پہلو ہو کر رشی کے سچے بھگت بن کر کے عالم میں پھر سے ویدک دھرم کا ڈنکا بجانے کے واسطے مددگار و معاون بن سکیں گے۔ پرماتما کرے کہ یہ صدا آپ کی دلی صدا ہو۔ وہاں میں آریہ سماج کو بھی یہ مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ وہ بھی اپنے پرچار کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلا دیں۔ ایک دن آئے گا۔ جب کہ دنیا میں رشی کا مشن پورا ہو گا۔ لیکن ہمارے احمدی بھائی کھلم کھلا ایسا کرنے کو تیار نہ ہوں گے۔ اور ممکن ہے کہ وہ ظاہری طور پر اس پر کچھ کلمات بھی تلمیذانہ کریں۔ مگر ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ اس ٹریکٹ کی موجودگی میں ان کی تردید کا کوئی بھی دنیا پر اثر نہیں ہو گا۔ کیونکہ اس ٹریکٹ کا نام ہی بتا رہا ہے۔ کہ اس نام میں بھی ویدک سدھانت مخفی ہے۔ جس کو مان کر ہی اس کو اس نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہمارے احمدی بھائی اگر اس کی تردید کریں۔ تو مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سوالات پر غور کر کے اس کا موزوں جواب دے کر مشکور کریں۔ ورنہ وہ اس دعوےٰ کو جو کہ اس ٹریکٹ میں کیا گیا ہے۔ بالکل بند کر دیویں تاکہ بھگوان کرشن کے شیدائیوں کے قلوب مجروح نہ ہوں اور ان کے نام پر ایک پاکھنڈ کا جال نہ پھیلایا جاوے۔

حضرت خلیفہ جماعت احمدیہ نے اس کا نام "وہی ہمارا کرشن" رکھا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب بھگوان کے اوتار تھے۔ آریہ سماج اوتار واد کو ماننے سے قاصر ہے۔ اور نہ دلیل سے اوتار واد سدھ ہی ہو سکتا ہے۔ ہم بھگوان کرشن کو ویدک دھرمی اور یوگی راج مانتے ہیں۔ ویدان کی جان تھی۔ اور وید ہی ان کی آن تھی۔ اگر بالفرض حضرت مرزا صاحب کو وہی کرشن ہی مانا جاوے تو میرے احمدی دوستو! ذرا غور کر کے بتاؤ کہ کیا پھر آپ تناسخ سے انکار کر سکتے ہو؟ کیا اس کا نام رکھنے میں اسلام کے تناسخ کے عقیدے کو نظر انداز نہیں کیا گیا؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ ویدک دھرم کی فتح نہیں ہے؟ اگر نفی میں ہے۔ تو کیا یہ دھوکا نہیں؟ اور ہندوؤں کو جال میں پھنسانے کا پروپیگنڈا نہیں ہے؟ گر آپ کا مدعا اوتار لفظ سے سناتن دھرم کے نقطۂ نگاہ سے اس منگ میں ہو۔ تو بھی آپ کو اس بات کا جواب دینا ہو گا۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب خود خدا تھے۔ کیونکہ سناتن دھرمی کرشن کو ایشور ہی مانتے ہیں۔ اسی طرح سے مسیح صاحب بھی خدا سدھ ہو جاتے ہیں۔ لیکن آپ ان کو خدا نہیں مانتے۔ آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے۔ اگر خدا ہیں۔ تو بھی اسلام کے عقیدے کی مخالفت ہے۔ اگر دوسرے ہیں تو بھی اسلام سے تناسخ کی دیوار ٹوٹتی ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ آپ نے کس نقطہ کی بناء پر اس ٹریکٹ کا نام ایسا رکھا ہے۔ کیا یہ آریہ سماج کی ہی شاندار فتح نہیں ہے؟ کیونکہ ہم مانتے ہیں۔ کہ کرشن جی پنر جنم کے قایل ہیں۔ اور اسلامی عقیدہ تناسخ سے ان کو نفرت ہے۔ اگر آپ کے ٹریکٹ کے نام کے مطابق حضرت صاحب ہی کرشن ہیں۔ کہ قبل اس کے کہ آپ کی طرف سے ان کو کرشن کا اوتار مانا جاوے۔ صداقت تناسخ کے حق میں ایک کھلا اعلان کر دیویں۔ تاکہ آگے کچھ وچار کیا جا سکے۔ علاوہ ازیں کرشن کے وہ عقائد جن سے ان کی گیتا بھرپور ہے۔ وہ بھی ماننے پڑیں گے۔ اختصار کے طور پر آپ کے دعوے کے مطابق آپ پر ہماری طرف سے چند ایک اعتراضات ہیں۔ امید ہے کہ آپ کی طرف سے ان کا تسلی بخش جواب دیا جائے گا اگر بقول آپ کے حضرت صاحب کرشن تھے۔ تو

ان کا کیا جواب ہے؟

(۱) بھگوان کرشن پنر جنم کے ماننے والے تھے۔ اور گیتا کا دوسرا ادھیائے سارا ہی اس سدھانت کی تشریح میں لکھا گیا ہے۔ جس کو جان کر ارجن کے اندر آتمک گیان کی جیوتی جاگ گئی تھی۔ اور جس کے دل پر بھگوان کے یہ الفاظ اثر ڈال رہے تھے۔ کہ اے ارجن! جو پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایک دن فنا ہو اور جو مر جاتا ہے۔ وہ پھر پیدا ہوتا ہے۔ یہ جسم ایک کپڑے کی مانند ہے۔ جس طرح سے انسان میلے کچیلے یا پھٹے پرانے کپڑے کو اتار کر اس کی جگہ نیا کپڑا دھارن کر لیتا ہے۔ اسی طرح سے یہ آتما پراچین کرموں کے خاتمہ پر موجودہ جسم کو چھوڑ کر دوسرے جسم میں چلا جاتا ہے۔ اور یہ مکتی تک زندگی و موت کا چکر قایم رہتا ہے۔ کیا آپ اس سدھانت سے متفق ہیں۔ اگر متفق نہیں ہیں تو کیا حضرت مسیح کو کرشن کا اوتار بتانا ہمارے دل کو مجروح کرنا نہیں ہے؟ اور پھر آپ کا یہ فرمانا کہ "وہ نہ کلنک اوتار بھی ہے۔ کیونکہ وہ تمہارے لئے ہاں۔ اے ہندو بھائیو! تمہارے لئے خدا تعالےٰ کی محبت کی چادر کا تحفہ لایا ہے" مذکورہ ٹریکٹ صفحہ ۳ سطر ۸-۹۔" اتحاد کے راستہ میں روڑے ڈالنا نہیں؟ ہماری محبت کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ بشرطیکہ ہمارے سدھانتوں پر متفق رائے ہو کر کوئی آئے۔ کیا حضرت مسیح صاحب نے تناسخ کی تردید کر کے بھگوان کرشن کی مخالفت نہیں کی؟ اور ان کے اس پاک اور مبنی بر صداقت سدھانت کو کچلنے کی کوشش کر کے عالم کے ہندوؤں کے دلوں کو ٹھیس نہیں پہنچائی؟ کیا وہ کسی وقت بھی اس کے ماننے کو تیار ہوتے ہیں؟ اور کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ ابھی شانتی دیوی کے پنر جنم کی زبردست اور بین مثال کو دیکھ کر بھی آپ نے اس سے روگردانی نہیں کی؟ اور اب بھی تناسخ کے مخالف نہیں ہیں؟ اگر یہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ تو آپ کا کرشن بتانے کا دعوےٰ کیا معنے رکھتا ہے؟ اور حضرت مسیح صاحب کی تعلیم کی ہی مخالفت نہیں ہے؟ اور صرف ہندوؤں کو پھنسانے کا ہی یہ جال نہیں ہے؟ ایسے کب تک مقابلہ ہو گا۔ بھگوان کرشن پنر جنم کے قائل اور آپ اس سے منکر۔ بھلا پھر آپ کا دعوےٰ کیسے جایز ہے۔ یہ آپ ہی بتا سکتے ہیں۔ اور اس تفریق کو مٹا سکتے ہیں؟

(۲) بھگوان کرشن آتما کو انادی مانتے ہیں لیکن حضرت مرزا صاحب آتما کو ازلی اور ابدی ماننے کو تیار نہیں۔ اُلٹا اس کی تردید کرتے ہیں۔ اس زمین آسمان کے فرق کے موجود ہوتے پر ان کو کرشن کا درجہ دینا کیا انصاف ہے؟

(۳) بھگوان کرشن ویدک دھرمی تھے۔ ان کی وید کی تعلیم گیتا سے ہی عیاں ہو رہی ہے۔ وہ ویدوں کو ایشوری گیان سمجھ کر اس کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ وہ ویدک ودیا سے ہی یوگ کے اس بلند مینار تک پہنچ گئے۔ جہاں تک کوئی کوئی ہی پہنچ سکتا ہے۔

ویدوں پران کی پوری شردھا تھی۔ ویدک ایشور کے وہ پورے اپاسک تھے۔ وید پرچار ہی کا کام تھا۔ یہی سبب تھا۔ کہ وہ راجہ ہوتے ہوئے بھی یوگی راج کے درجہ کو حاصل کر سکے۔ وید کے لئے وہ اپنے تن من دھن کو ارپن کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ بس یہی ویدک پریم ان میں تھا۔ جس سے ان کو بھیشم پتامہ اور درونا چاریہ نے بھی اپنا سبھاپتی چنا تھا۔ اس سے ہی ان کا ویدک پریم معلوم ہو جاتا ہے۔

مگر مرزا صاحب نہ ہی ویدوں کو ایشوری گیان مانتے ہیں۔ نہ ہی ان کو وہ دھرم پستک کہتے ہیں۔ نہ ہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ بلکہ اس کی مخالفت کرنا ہی ان کا دھرم ہو چکا تھا۔ ویدوں کا نام آیا نہیں اور ان کی قلم میں زلزلہ رونما ہوا نہیں۔ ویدوں کو اور ویدوں کے رچنے والے ایشور کو اور ویدوں کا پرچار کرنے والے رشیوں کو وہ ہزار ہزار صلواتیں سنا کر بڑے خوش ہوتے ہیں۔ دور کیوں جائیں اسی دوسرے "خصوصیت اسلام" نامی ٹریکٹ میں ہی ان کی ویدوں کی بابت شردھا کا بخوبی پتہ چل جاتا ہے۔ کہ وہ کیسے کرشن ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ "کیونکہ دنیا سے پہلے اور دنیا کے مابعد کی خبریں دینا ایک ایسی سہل اور آسان بات ہے۔ جس کو ایک جھوٹا اور مفتری بھی بیان کر سکتا ہے۔ کیونکہ ایسی خبریں آزمائش اور تجربہ کی حد سے باہر ہیں۔ مثلاً فقط یہی غیب کی خبریں دینا۔ کہ پہلے صرف مولی گاجر کی طرح بہت سے انسان زمین میں سے پیدا ہو گئے تھے۔ اور نیز یہ خبر کہ پرمیشر ہمیشہ آریہ ورت ہی اپنی کتاب نازل کرتا رہا ہے۔ اور وید کی سنسکرت ہی خدا کا کلام ہے اور نیز یہ کہ مرنے کے بعد ایک میعادی مکتی ہو گی۔ اور انہیں کو ملے گی۔ جو وید کی تعلیم کے موافق عمل کرتے ہیں۔ یہ اخبار غیبیہ نہیں کہلا سکتے۔ بلکہ ہر ایک مفتری ایسی باتیں کہہ سکتا ہے"۔ خصوصیت اسلام صفحہ ۱۷ ....

کیا اس تعلیم اور ایسے کلمات کی موجودگی میں بھی حضرت مرزا صاحب کو کرشن کا اوتار بتانا جان بوجھ کر ہماری آنکھوں میں دھول جھونکنا نہیں ہے۔ ادھر! احمدی دوستو! ویدوں کے اُپدیش کرنے والے کو مفتری اور جھوٹا بتایا جا رہا ہے۔ ادھر دعوےٰ یہ کیا جا رہا ہے۔ کہ ہم کرشن کے اوتار ہیں۔ کیا دنیا سے انصاف بالکل ہی ختم ہو گیا ہے۔؟ ایک وید کا پرچارک اور دوسرا نندک پھر بھی نندک کو پرچارک کا برابر بتانا ہمارے دلوں پر چوٹ کرنا نہیں ہے؟ ؟

آریہ مسافر کے دو دو نئے خریدار بھیجکر اشاعت بڑھایئے۔ (مینیجر)

Gangotri Gyaan Kosha

"شہید" شبد کی تحقیق

ایڈیٹر صاحب فاروق کی سنسکرت دانی پر ایک نظر

(لیکھک کنور شوراج سنگھ جی ودیارتھی فاضل ادب کیننگ کالج یونیورسٹی لکھنؤ)

صفحۂ تاریخ پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہر ایک خدا پرست اور نیک سیرت انسان کا یہی طرز عمل رہا ہے۔ کہ وہ ہر قسم کی ذاتی اغراض کو چھوڑ کر محض خدا کی بھلائی اور گمراہوں کو راہ راست پر لانے کے لئے ہی اپنی تمام جدوجہد صرف کرتے رہے ہیں۔ مگر ان خدا پرست انسانوں کے حسن خلق اور سچی انسانی ہمدردی کے باعث عوام کے دلوں میں جو سچا اعتقاد اور جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے کچھ دوکاندار لوگ اپنی ذاتی اغراض کو مد نظر رکھتے ہوئے بھیس بدل کر عوام کو اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں۔ چنانچہ ہر زمانہ میں ایسے اشخاص کا وجود پایا جاتا ہے جو کہ خلق خدا کو گمراہ کر کے اپنی اغراض کو پورا کیا کرتے ہیں۔ بمصداق ؎

دنیا میں خضر یاں سینکڑوں راہزن بھی پھرتے ہیں
اگر دنیا میں جینا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

اس لئے ایسے انسانوں سے خبردار اور ہوشیار رہنا اور رکھنا ہر ایک انسان کا فرض اولین ہے اسی غرض کو ملحوظ رکھتے ہوئے کتاب دافع الاوہام متعلقہ پیشگوئی شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی لکھی گئی۔ مگر جن لوگوں کی عقل اور راہ تعصب کسی خاص انسان کی غلام ہو چکی ہے۔ ان کے اندر کبھی صداقت کا دخل محال ہے۔ مگر وہ غالباً ایڈیٹر صاحب فاروق کی نظر میں بہت شاق گذرا ہے۔ چنانچہ دافع الاوہام پر سرسری نظر کے عنوان سے آپ نے ایک مضمون لکھ کر اپنی کم فہمی اور لاعلمی کا ثبوت دیا ہے۔ ان غیر ضروری باتوں کو جو کہ ایڈیٹر صاحب نے خواہ مخواہ بلا وجہ لکھ کر اپنے مضمون کو طوالت دی ہے۔ چھوڑ کر ضروری باتوں کا جواب ذیل میں درج کرتے ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"آریہ سماجی ہر سال اس خدا تعالے کی قہری تجلی کے اظہار کے لئے اتسو کرتے ہیں۔ جناب ایڈیٹر صاحب خدا تعالے کی قہری تجلی تھے نہیں بلکہ اس کے منکر۔ بزدل۔ بدگو لیکھرام قاتل۔ قاتل وغیرہ وغیرہ پر اظہار ملامت و نفرت کر کے ان کے مکرو فریب کا بھانڈا پھوڑ کر خلق خدا کو گمراہی سے بچانے کے لئے۔

پھر آپ لکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے متفقہ طور سے سینکڑوں روپیہ خرچ کر کے اس کتاب کو لکھوایا ہم اس پر کچھ زیادہ نہ لکھ کر فقط اتنا کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں۔ کہ غالباً یہ جھوٹ ایڈیٹر صاحب کو ترکہ میں ملا ہوگا۔ آپ خواہ مخواہ کذب بے سرو پا باتیں لکھ کر کیوں اپنا نامہ اعمال سیاہ کر رہے ہیں۔ کیا آپ یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ یہ کتاب سینکڑوں روپے خرچ کر کے آریہ سماج نے چھپوائی ہے۔ ورنہ ہم یہ کہنے پر مجبور ہونگے۔ کہ (لعنۃ اللہ علے الکاذبین) پھر آپ لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے جواب کی ضرورت تو نہیں تھی۔ مگر آریہ سماج کی بیجا تعریفوں کے سبب اس پر سرسری نظر ڈالتے ہیں ایڈیٹر فاروق اس کتاب کے جواب کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے تھے۔ مگر بجائے یہ کہ آریہ اخبارات نے مجبور کر دیا۔ جواب دینا پڑ گیا۔ عجب بے بسی کی حالت میں ہے۔ مگر مولوی اللہ دتا صاحب اس کتاب کے جواب کی عدم ضرورت کو تسلیم نہیں کرتے چنانچہ ۶ مارچ ۱۹۳۶ء کو جو جلسہ خاص طور پر قادیان میں منعقد ہوا۔ اس میں مولوی اللہ دتا صاحب دافع الاوہام کے بارے یوں فرماتے ہیں۔ کہ

اس کتاب میں اعتراضات جمع کئے گئے ہیں اور اس کتاب کا مفصل جواب تو بعد میں دیا جائے گا۔ الفضل مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء۔ نیز ایڈیٹر صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ آریہ اخبارات نے ہی اس کتاب کی تعریف کی ہے۔ لیکن ہم دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا آپ نے ان مسلم اخبارات کا مطالعہ نہیں کیا۔ جن میں اس کتاب کی تعریف کی گئی ہے۔ اگر امر واقعہ ایسا ہی ہے تو پھر آپ کا یہ لکھنا کہ آریہ اخبارات نے ہی تعریف کی ہے۔ کیا آپ کی کذب بیانی کا بین ثبوت نہیں ہے۔

اس کے آگے ایڈیٹر صاحب نے شہید لفظ کے متعلق اپنی فرضی عبارت تحریر کی ہے جس کا نام و نشان تک کا پتہ ستیارتھ پرکاش میں نہیں ہے۔ (جیسے۔ پس مسلمانوں کا یہ کہنا کہ شہید کا لفظ ویدوں میں نہیں) کیا آپ ان الفاظ کو کتاب سے دکھلا سکتے ہیں۔ وہاں نہ مسلمانوں کا نام ہے اور نہ کوئی ایسی عبارت ہے۔ جس کا یہ مفہوم بھی نکل سکے۔ بلکہ اصل عبارت یہ ہے:۔

"کئی لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ ویدوں میں کوئی ایسا منتر نہیں ہے۔ کہ جس میں شہید کے متعلق کچھ لکھا گیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لفظ شہید ہمارے مفہوم کے پورے معنے ادا کرنے میں قاصر ہے کیونکہ ویدک اصطلاح میں دوسرا مفہوم ہے۔ اور اسلام کی اصطلاح میں دوسرا۔"

اب اس قدر صریح الفاظ ہوتے ہوئے بھی ایڈیٹر صاحب نے غلط بیانی کر کے اپنی بددیانتی کا ثبوت دے ہی دیا ہے۔ نیز ایڈیٹر صاحب کو شہید کے معنے بیان کرنے کے لئے نہ کوئی مسلمان مصنف کی لغت ملی نہ کوئی حدیث ملی اور نہ ہی کوئی عربی عالم کی تصنیف۔ ہاں کسی عیسائی کی نامعلوم لغت ملی۔ جس کا نام تک درج کرنے کی آپ کو جرأت نہ ہوئی۔ اور آپ نے شہید کے معنے صرف اس قدر تحریر کئے ہیں۔ کہ کسی مومن کا کفار کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے مارا جانا شہید کہا ہے۔ اگر یہی ہے۔ تو جناب ایڈیٹر صاحب۔ آپ کو عبد اللطیف اور عبد الرحمن جن کو کہ حکومت افغانستان نے سزائے موت دی تھی۔ انہیں شہید لفظ کے ساتھ موسوم کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ نیز اگر شہید لفظ کو انہی معنوں کے ساتھ موسوم کر دیا جائے۔ تو علامہ اقبال کے اس شعر کے کیا معنے ہونگے۔ کہ

ہر جست محو خود نمائی - ہر ذرہ شہید کبریائی

آگے چلکر ایڈیٹر صاحب نے وید منتروں پر بھی خامہ فرسائی کر کے اپنی ناواقفیت کا ثبوت دیا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ جو شخص معمولی ہندی کے سمجھنے کی بھی قابلیت نہیں رکھتا۔ وہ وید منتروں پر قلم اٹھانے کی جرأت کرتا ہے۔ آپ کی سنسکرت دانی کا ایک بہترین ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ آتم بلیدان اور آتم گھات میں بھی کچھ فرق نہیں سمجھتے۔ اور آپ یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ۔ بلی۔ کے دس معنے ہیں۔ ان معنوں میں کسی کے ساتھ آتم کو لگاؤ۔ لیجئے ہم آپ کے تحریر کردہ پہلے پہلے معنے کے ساتھ ہی لگاتے ہیں۔ آپ نے پہلا ارتھ کیا ہے۔ پوجا کی بھینٹ۔ بھگوان کی پوجا میں اپنے آپ کو سمرپن کرنا آتم بلیدان کرنا ہے۔

"आत्मनो बलिदानमिति आत्म बलिदान:"

لیکن اگر یہ معنے آپ کو تسلیم نہ ہوں۔ تو آپ کے روحانی پیر و مرشد نے جس معنے کو قبول کیا ہے اور اسے بامحاورہ سمجھ کر استعمال کیا ہے۔ وہی درج کرتے ہیں۔ دیکھئے تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۳۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"خبر ملی۔ کہ پنڈت صاحب مذکور ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو دھرم پر بلیدان ہو گئے۔"

اب ایڈیٹر صاحب سمجھ لیں۔ کہ مرزا صاحب مرحوم نے اس کا مطلب آپ کی طرح خودکشی سمجھا۔ یا کچھ اور ایڈیٹر صاحب نے (हविभाव) کے عجیب و غریب معنے لکھے ہیں۔ جس کا دھاتو ارتھ سے کوئی سمبندھ نہیں۔ دیکھئے ... (हविभाव) یہ شبد (हु ...) سے (हविष) بن کر (...) ہو کر (हविभान्) ... معنے ہیں۔ سمرپن کرنے والا۔ آپ اپنی ... کو عینک لگا کر پڑھ لیں۔ اور ... کریں۔

دوسرے منتر میں (दाशुषे) ... (दाश) دھاتو سے ... (...) سوتر سے (अस्तु ...) ... (दाशुषे) بنتا ہے۔ ... بھی اپنے وید بھاشیہ میں شبد کے ... سوتر پیش کرتے ہوئے یہی کرتے ہیں۔

(...) ... ۱۹۱۴۹

"... दाशुषे इति ... निपातितः"

اس کے علاوہ مہرشی سوامی دیانند جی کا ... کر بھی آپ نے نہایت مغالطہ دیا ہے۔ ... اس کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔ ... (یعنی بغیر لالچ کے اپنے پدارتھوں کا ... دانا۔) سرو سوم دینے کا ارتھ معمولی سمجھ ... بھی جان سکتا ہے۔ کہ اپنا سب کچھ دان کر ... رشی دیانند نے توضیح کے لئے ہندی میں ... لکھ دیئے۔ کہ بغیر لالچ کے اپنے پدارتھوں کا ... کرنا۔ آپ ہی بتلایئے۔ کہ اپنے پدارتھ ... کرنے سے اور زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔ نیز ... یاد رہے۔ کہ وید منتروں کے ارتھ عام طور ... ادھیاتمک۔ آدھی دیوک۔ آدھی بھوتک تین ... کے ہوتے ہیں۔ رشی دیانند نے یہاں آدھی ... ارتھ کیا ہے۔ لیکن اگر ایڈیٹر صاحب نے ... یہی معنے دیکھنے ہیں۔ جو کہ پنڈت جی نے ... تو انہیں شری دیو شرما جی آچاریہ گورو کل ... کی تصنیف کردہ ویدک ور نے کا مطالعہ ... پھر آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ پنڈت جی نے ان منتروں کے یہ ارتھ نہیں کئے۔ بلکہ اور ... نے بھی ارتھ کئے ہیں۔ آخیر میں ہم ایڈیٹر ... کریں گے۔ کہ وہ غلط بیانی کو چھوڑ کر ... ہے۔ تو اصل کتاب پر قلم اٹھانے کی جرأت ... ہم بفضلہ تعالے ایک ایک لفظ کا ... جو ایڈیٹر صاحب کو تا حشر یاد رہے گا۔

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروز پور ...

آریہ سماج (گورو کل سیکشن) رانی کا تالاب ... شہر کا وارشک اتسو ۸، ۹، ۱۰ مئی ... سمارو سے منایا جائے گا۔ ۸ مئی ... سمیلنوں کا پربندھ کیا جائے گا۔ ... سنیاسیوں، اپدیشکوں اور بھجنیکوں کے ... آ رہا ہے۔

(منتری)

کوٹلی لوہاراں میں شاندار کانفرنس

مقامی آریہ سماج کی زیر سرپرستی بصدارت شریمان لالہ چندلاس صاحب ایڈوکیٹ وائس پریذیڈنٹ آریہ میگھ ادّھار سبھا سیالکوٹ آریہ بھگتوں کی سوشل۔ دھارمک اور سماجک اوستھا کو بہتر بنانے کے لئے بلائی گئی۔ جس میں مختلف دیہات سے قریباً پانچ چھ صد آریہ بھگتوں کے علاوہ آریہ سماج سیالکوٹ سے شریمان لالہ چندلاس صاحب ایڈوکیٹ و شریمان مسٹر منوہر لال صاحب بیرسٹر سپرٹنڈنٹ سوراجیہ لالہ گنگا رام جی۔ پنڈت دیوان چند جی ادھیاپک و مہاشہ سنت رام جی اپدیشک و چند سبھا سدوں نے شامل ہو کر اپنے وچاروں سے حاضرین کو آنند کیا۔ نیز آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور کے مشہور اپدیشک مہتہ ساون مل جی کا عالمانہ و یاکھیان ویدک دھرم کی فضیلت پر ہوا۔ اور جیٹا بھجن منڈلی کے منوہر بھجن ہوئے آریہ بھگتوں کی ترقیوں پر وچار ہوا۔ اور چند ریزولیوشن پیش ہو کر کثرت رائے سے پاس ہوئے:۔

(۱) علاقہ ہذا میں آریہ بھگتوں کی کافی آبادی ہے۔ ان میں پرچار کے لئے مقامی آریہ سماج کوٹلی لوہاراں میں سماج مندر کی بہت آوشیکتا ہے۔ علاقہ اور بھگت لوگ بہت غریب ہیں۔ لہذا سماج مندر کی تعمیر کے لئے ڈیپوٹیشن بنا کر مختلف شہروں سے دانی ویروں سے دھن اکٹھا کر کے اس کاریہ کو آرمبھ کیا جاوے اور مَن مکھت سجن اپنا قیمتی وقت ارپن کر کے اس کاریہ کو سرانجام کریں۔

لالہ بھاگ مل پردھان آریہ سماج کوٹلی لوہاراں۔ مہاشہ پیارے لال جی منتری۔ مہاشہ نند لال جی سبھا سد بھگت مولراج جی کوٹلی مشرقی۔ بھگت سوہن لعل جی موضع تلواڑہ۔ سردار ہرنام سنگھ جی ٹھیکیدار کوٹلی لوہاراں۔ مہاشہ سنت رام جی اپدیشک آریہ میگھ ادھار سبھا سیالکوٹ۔

(۲) آریہ بھگتوں میں جو بدرسم طلاق دینے و لینے کی پڑ گئی ہے۔ اس کو دور کیا جاوے۔

(۳) نابالغ لڑکے و لڑکیوں کی شادی کرنا۔ ان میں سے ہٹایا جاوے۔ اور آریہ میگھ ادھار سبھا سیالکوٹ سے پرارتھنا کی جاوے۔ کہ وہ اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لے کر مناسب کارروائی کرے۔

(۴) کانفرس گورنمنٹ عالیہ سے التجا کرتی ہے۔ کہ ساردا ایکٹ کے کیس چلانے میں ضمانت والی شرط کو اڑا کر ہماری سہایتا کرے۔

(۵) یہ کانفرنس سارے آریہ میگھ بھائیوں سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ اونچ نیچ کے بھاؤ کو مٹا کر دوسری دلت جاتیوں کے شدھ ہوئے بھائیوں کے ساتھ برابری کا سلوک کریں۔

اس کے بعد شاندار جلوس نکالا گیا۔ جو سنکیرتن کرتا ہوا بازاروں میں سے ہو کر آریہ سماج بھومی میں ختم ہوا۔ اور شاندار سہ بھوج ہو کر کانفرنس سماپت ہوئی۔

(نوٹ) سماج مندر کے لئے بھومی کا دان سورگیہ بابو امر سنگھ جی و سردار بوٹا سنگھ جی آہلووالیہ کوٹلی نواسیوں سے بقدر ۲۶ مرلہ کے ملا ہوا ہے۔ اور جس کی رجسٹری تصدیق شدہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے نام ہو چکی ہوئی ہے۔ دانی سجن سماج ہذا کی مالی امداد کر کے پنیہ کے بھاگی بنیں۔

(پیارے لعل منتری آریہ سماج کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کا وارشک اُتسو

نگر کیرتن بہت ہی بارونق تھا۔ اردگرد کے دیہات سے اڑھائی سو کے قریب سجن شامل اور یہ جلسہ ۱۳-۱۴-۱۵ اپریل کو نہایت کامیابی سے ہوا۔ جلسہ میں شری سوامی سیو کانند جی مہاراج۔ شری یت پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر۔ پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک و شری پریہ ورت پنڈت وجے شنکر جی سدھانت بھوشن تھا شریمتی مانیہ بہن شکیل کماری جی اور مہاشہ ہرلیشچند جی۔ مہاشہ دہرچند جی۔ سوامی سچدانند جی شامل ہوئے۔ اپیل شری پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا نے کی۔ جس پر مبلغ ۳۲۰ روپے پراپت ہوا۔ اس سال کمار سبھا نے ڈرامہ "رشی دیانند پر نالش" دکھایا۔ جو کہ بہت ہی کامیاب رہا۔ لنگر کا انتظام سناتن دھرمی بھائیوں کے ہاتھ میں تھا۔ پنچایت نے ۴۰ روپے امداد دی۔ مسلمان بھائی بھی خاصی تعداد میں شامل ہوتے رہے منُ فنڈوں کو دھن دیا گیا:۔ وید پرچار ۱۰۰ روپیہ۔ دلت ادھار ۲۰ روپیہ۔ گرامیہ ملک شکیل کماری ۱۱ روپیہ شتابدی ۱۰۷ روپے ۱۱ آنے۔ رسالہ آریہ ۳ روپے۔ وشوانلش ۸ روپے۔ رسالہ ددھو سبھا ایک ۲ روپیہ۔ سبھا تیاو دھوا سہاک سبھا ملتان ۳ روپیہ۔ شری سوامی سیوکانند جی مہاراج ۵ روپے۔ جلسہ بارونق اور نہایت امن و امان اور کامیابی سے سماپت ہوا۔

(مول چند آریہ سیوک کوٹ چھٹہ)

پنڈت آریہ منی کرت بھاشیہ وغیرہ

میمانسا آریہ بھاشیہ	آٹھ روپے
ویدانت بھاشیہ	تین روپے
اپنشد "	آٹھ روپے
گیتا "	چار روپے
ویدک کال کا اتہاس	پونے دو روپے
پہلے آٹھ اپنشد آریہ بھاشیہ	چار روپے
چھاندوگیہ " " "	دو روپے
برہدارنیک " " "	دو روپے

مہرشی دیانند کے شِشیہ پنڈت بھیم سین شرما کرت پستکیں

نو اپنشدیں بھاشیہ مجلد	چار روپے
گیتا " " "	پونے دو روپے
آریہ سنگرہ	۵/
آریہ سدھانت چار جلدوں میں فی	۱۲/
دھرم لکشن و ذنیم	۳/
پتی ورتا مہاتمیہ	۳/
جیو سانت و دیپ	۱/
یکسوپویت شنکا سمادھی	۲/

سوامی درشنانند کرت بھاشیہ پستکیں

نیائے درشن بمعہ اردو ترجمہ		دو روپے
ویشیشک	" "	ڈیڑھ روپیہ
سانکھیہ	" "	سوا روپیہ
"	" ہندی	ایک روپیہ
ویشیشک	" ہندی	ڈیڑھ روپیہ
"	"	ڈیڑھ روپیہ
ویدانت	"	سوا روپیہ
"	اردو	سوا روپیہ
اپنشد پرکاش	"	پونے دو روپے
"	ہندی بڑھیا مجلد	پونے دو روپے
درشنانند گرنتھ	اردو کلاں دو (۲) حصے	تین روپے
"	" خورد "	۱/۴

سوامی شنکر آچاریہ کے پرم گرو گوڑ پاد آچاریہ کی پانچوں کارکاس بمعہ تصادیہ — ایک روپیہ

ستیہ وتی مہا نند اردو ۱۰/ — رکسمہ چندر اودے اردو ۶/

دھرم ویر اردو ۲/۸ — ہنار کی کتھا اردو ۸/

پورانک دھرم کی اصلیت دکھانے والی پستکیں

		قیمت
بھوشیہ پوران کی پریکشا	ہندی	۴/
" "	" اردو	۱۰/
پوران پریکشا	ہندی "	۳/
" آلوچن	" "	۴/
پورانک مت درپن میلا	" "	۱۰/
" پول پرکاش	" "	دو روپے
سورگ میں سبجیکٹ کمیٹی	اردو "	۱/
" مہا سبھا	" "	۲/
اموات سدھانت	مورتی پوجا کھنڈن اردو	۲/
مورتی پوجا میمانسا ہندی ۳/	برہما بھو پرکاش ہندی	۳/
آدش پتری یگیہ (شرادھ کھنڈن)		۳/
مورتی پرکاش	ہندی	۲/
مرتک شرادھ کھنڈن	اردو	۲/
مورتی پوجا کھنڈن ہندی ۲/	اردو	۲/
مرتک شرادھ پر دار تاب	اردو	۲/
مہاشہ چرنجی لال کے ٹریکٹ		۶/

ملنے کا پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور

Gangotri Gyaan Kosha

سندھیا منظوم

آچمن:- ہے وبھو آنند اپنا سشیگھر ہم کو دیجئے
دیو من کو شانت کرکے موکش کا سکھ دیجئے

اندریہ سپرش:- کیرتی شکتی بانی آدک میں ملے ہم کو سدا
سرنین کنٹھ آدی میں نت ونتائی دیجئے

مارجن و پرانایام:- ہے پتا ماتا سکھا نپ بندھو گرو سب بڑے
آپ ہی نیتا ہمارے یوگ کا بل دیجئے

اگھمرشن:- ہے وشی دھاتا نیم سے کرم پھل داتا پربھو
پاپ مرشن نیہ پوشن میں سپھلتا دیجئے

منسا پریکرما:- آپ ہیں رکھشک ہمارے سب دشاؤں میں سدا
دویش سنکٹ دور ہونگے ایسو نشچے دیجئے

اپستھان:- جیوتی سکھ بل روپ کو ہم نت نت انوبھو کریں
اندریوں کو داس کرلیں۔ اُتم آیو دیجئے

گایتری:- سرشٹی کرتا۔ دکھ ہرتا آپ سب سے سریشٹھ ہیں
دیو بنا چاہتے ہیں۔ مبدھی ہم کو دیجئے

نمسکار:- شمبھو شنکر شو میو بھو بار بار نمو نمہ
پیاس درشن کی لگی ہے۔ شیگھر درشن دیجئے

(مرسلہ گولچند آریہ سیوک۔ کوٹ چھٹہ)

آریہ مسافر میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے (مینیجر)

ویشوا نرگیوں کیلئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان
سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں چیز اعلیٰ
اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے بیوپاریوں کو
خاص رعایت نرخ ۸/ ۱۰/ فی سیر۔ کھبجت رام پوری مالک بھارت دستکاری ایجنسی
سوتر منڈی لاہور

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی
مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑجاتی ہے۔ کھجلی، سرخی۔ جالا۔ پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت تین روپے فی تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا لذیذ۔ ٹانک۔ قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون و پیپ آنا روکتا ہے
قیمت ۸/ فی شیشی

براہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے
قیمت ۸/ فی شیشی

براہمی بوٹی

۱۲/ سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ
پشاور:- میسرز برج لعل اینڈ سنز چوک ریشم گراں
شملہ:- میسرز ٹھاکر برادرس۔ لوئر بازار

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

یادگار شہید کبیر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम

آریہ مسافر

ہفتہ وار

لاہور

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ا

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक:- आर्य्य मुसाफिर लाहौर

آریہ مسافر
ویدک دھرم
کا
سچا پرچارک اور
سبھا کا ہفتہ وار گزٹ ہے
اس کا مطالعہ ضرور کیجیے
(منیجر)

جلد - ۷ } اتوار:- ۸ بیساکھ سمت ۱۹۹۳ بکرم دیانند ابد ۱۱۱ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء { نمبر - ۱۶

اردھ شتابدی کا سندیش

(لیکھک شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

ایسٹر کی چھٹیوں میں آریہ پرتی ندھی سبھا
[پنج]اب کا اردھ شتابدی سماروہ اشانتت
[آریہ ج]نتا کے ساتھ نردگھن سماپت ہو گیا۔
[ا]س سپھلتا کے لئے ہر ایک آریہ پرش
[پرم]اتما کا دھنیہ واد کرنا چاہیئے۔ اس
[سمار]وہ نے جنتا کے سامنے اس بات
[کو] جیوت جاگرت روپ میں رکھ دیا۔
آریہ سماج جنتا کا اندولن ہے۔ آریہ سماج کے کاریہ کرتا ویدک کو جنتا کا دھرم
[بنانا] چاہتے ہیں۔

اس اوسر پر جتنے بھی سمیلن ہوئے۔ ان میں دو باتیں سمان روپ سے پائی جاتی
[تھیں۔ پ]رتھم یہ ہے۔ کہ آریہ جنتا پرستاؤں کے دوارا رچناتمک کاریہ کی اور قدم اٹھانا
[چاہتی] ہے۔ دوسرا یہ ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کی پرچلت پرتھاؤں میں پریورتن کرنے کو
[تیار] ہے۔

وید سمیلن میں جو بندھ پڑھے گئے۔ جو پرستاؤ سویکار کئے گئے۔ ان کی دھونی یہی
[تھی] کہ پرتیک آریہ کو وید پڑھنا چاہیئے۔ تتھا وید بھاشیہ بنانے کے لئے یوجنا بنانی چاہئے
[جس] سے تک وید بھاشیہ کرنے کی جو پرتھا آریہ پرشوں میں پرچلت ہے۔ اسے بدل کر سامو ہک
[روپ] سے ودوانوں دوارا وید بھاشیہ کروانا چاہیئے۔

آریہ سمیلن میں بھی جو پرستاؤ سویکار ہوئے ہیں۔ ان میں آریوں کو سوئم پرچارک
[بننے] کے لئے پریرت کیا گیا۔ ورتمان پرچار پرنالی کے ستھان پر ان پرستھ تتھا سنیاس
[آشرم] کی اور جنتا کا دھیان کھینچا۔ تتھا ان ذریعوں سے پرچار کرنے پر بل دیا
[گیا ہ]ے۔ دوسرے شبدوں میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آشرم مریادا کو کام میں لانے
[کی] رچناتمک اپائے کی یوجنا کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جلسوں کو

ست سنگ کا روپ دینے کا پرستاؤ
سویکار ہوا۔ پرچلت پرتھاؤں میں پریورتن
کرنے کی طرف پریرنا کی گئی۔
اردھ شتابدی کے سامنے کاریہ کرم
میں رچناتمک کاریہ تتھا پریورتن کی
چھاپ دکھائی دیتی تھی۔
ان دو باتوں کے اتیرکت تیسری بات
جس کی اور ہر ایک آریہ سماجی کا دھیان کھینچا تھا۔ وہ تھا سنگٹھن پریم
کی بھاونا۔ سبھا کے بھوت پوروپردھان لالہ رام کرشن جی نے اپنے پرارمبھک
بھاشن میں آریہ بھائیوں کو سنگٹھن کے مقابلے میں پریم پوروک پرچار کیطرف
دھیان دینے کی درشٹی سے یو بکش کے سامنے سر جھکانے کی آوشیکتا کی
طرف بل دیا۔

پنڈت مکتی رام جی نے اپنے ادھیاتمک اپدیشوں میں سنکلپ منتر کی ویاکھیا
کرتے ہوئے سبھا سنگٹھن کے سر جھکا دینے کی پریرنا کی۔

آریہ جنتا ویدک پرچار میں تتھا ذاتی تحاظوں کو بھول کر اردھ شتابدی سماروہ
میں سملت ہوئی۔ آریہ جنتا کے سامنے اردھ شتابدی نے تین سندیش
دیئے ہیں:-

۱- ویدک دھرم پرچار کے لئے رچناتمک کاریہ کریں۔
۲- پریورتت پرستھتیوں کے انوسار کاریہ پرنالی میں پریورتن کریں۔
۳- سنگٹھن کا مان کریں۔

آریہ جنتا کو چاہیئے۔ کہ اردھ شتابدی کے ان سندیشوں پر عمل کریں۔

[ہ]ون سامگری وگیہ کے متعلق سب سامان سیتا رام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرمائیں

ہندو آرٹ پریس بیرون ... منیجر ... ماسٹر ... کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر ... لاہور سے شائع ہوا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی مہوتسو

چند دلچسپ و سبق آموز باتیں

پنڈال و حاضری

پنجاب بھر کے آریوں کی شرومنی نمائندہ سبھا شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کا مہوتسو ۱۰-۱۱-۱۲ اور ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء گورودت بھون لاہور میں خاص اسی مقصد کے لئے بنائے ہوئے پنڈال میں بڑے سمارہ سے منایا گیا۔ پنڈال کتنا وسیع اور خوبصورت تھا۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگ سکتا ہے۔ کہ شہرۂ ممتاز انگریزی اخبار ٹریبون نے لکھا ہے۔ کہ اس میں پچاس ہزار سے زیادہ اشخاص پہ سہولیت تمام بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ لیکن چند ایک موقعوں پہ یہ وسیع پنڈال آریہ پرشوں و استریوں سے کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔

باہر سے کتنے اشخاص آئے :۔

یہ امر کہ باہر سے کتنے اشخاص اس مہوتسو میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ اس کا صحیح اندازہ تو مشکل ہے۔ ہاں اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ کارکنان نے اندازہ ۲۵ ہزار اشخاص کی رہائش کا انتظام کر رکھا تھا۔ لیکن ۱۱ اپریل کی صبح سے پہلے ہی پہلے آنے والوں کے لئے لی ہوئی تمام جگہیں پر ہو گئیں۔ اور ادھیکاریوں کو اسی دم خیمے وغیرہ لگا کر یا پرائیویٹ اشخاص کے گھروں میں ایسے بھائیوں کی رہائش کا انتظام کرنا پڑا۔ علاوہ ازیں یہ بھی امر واقع ہے۔ کہ ایسے ہزاریوں کی تعداد کہ سبھا کے زیر انتظام مقامات کے علاوہ لاہور میں اپنے رشتہ داروں یا دوستوں کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہزاروں سے کم نہ تھی۔

عام اندازہ یہ ہے۔ کہ اس موقعہ پر کم از کم چالیس پچاس ہزار آریہ بھائی بہن باہر سے تشریف لائے تھے۔ یہ بات تو یقینی طور پر کہی جا سکتی ہے۔ کہ صوبہ پنجاب کی کوئی شاید ہی بد قسمت سماج ایسی ہو۔ کہ جہاں سے پانچ بھائی تشریف نہ لائے ہوں۔ دیویاں بھی ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوئیں۔ پنجاب سے باہر کے علاقوں سے بھی کئی بھائی تشریف لائے ہوئے تھے۔

بے نظیر جلوس :۔

۱۱ اپریل کو جو جلوس نکلا۔ وہ لاہور کے لئے ایک تجربہ تھا۔ اتنا لمبا اور اتنا پُر جوش اور اتنا شاندار جلوس اوّل تو اب تک لاہور میں کبھی نکلا نہیں۔ لیکن اگر کبھی سابقہ جلوسوں کو اس کے ہم پلہ بتایا جا سکتا ہو۔ تو ان کی تعداد ایک آدھ سے آگے نہیں جا سکتی۔

اس جلوس میں کتنے لوگ شامل تھے۔ اس کے متعلق مختلف اندازہ ہے۔ معاصر ٹریبون کا اندازہ پچاس ہزار کا۔ پرتاپ کا ۷۵ ہزار کا اور ملاپ کا ایک لاکھ کا ہے۔ استریاں دس ہزار سے ہرگز کم نہیں تھیں۔ لیکن لوگ تو یہاں تک کہتے تھے۔ کہ یہ جلوس اجمیر شتابدی کے جلوس سے بھی اگر بڑھ کر نہیں۔ تو اس سے کسی لحاظ سے کم بھی نہ تھا۔

رشی بھگتی کے روح افزا نظارے۔

جلوس ایک میل سے زیادہ لمبا تھا۔ اس میں سو کے قریب منڈلیاں تھیں۔ ہر ایک منڈلی جھوم جھوم کر پربھو بھگتی اور رشی بھگتی کے گیت گا رہی تھی۔ آریوں کے دلوں میں جوش کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھا۔ کہ بڈھے بھی نوجوان بنے ہوئے تھے۔

انبالہ کی منڈلی میں رائے صاحب امرت لال جی جیسے بزرگ رشی بھگتی کے گیت ایسے جوش اور مستی سے گا رہے تھے۔ کہ دیکھنے والوں کے سرد سینوں میں بھی ایک دفعہ تو گرمی پیدا ہو جاتی تھی۔ کئی بزرگ تو مستی میں آ کر ناچتے تک دیکھے گئے۔ چنانچہ سندھیوں کی ایک منڈلی جس میں اکثر بڑی عمر کے آریہ بھائیوں کی تھی۔ سارا راستہ ہی ناچ ناچ کر بھجن گاتی رہی۔ نوجوانوں کے جوش کا تو کوئی پارا وار ہی نہ تھا۔ ان کے پاؤں زمین پر نہ لگتے تھے۔ وہ تو اُچھال اُچھال اور مستی میں جھوم جھوم کر دیا نند کا گنا نواد کر رہے تھے۔

ہم سچ کہتے ہیں۔ کہ یہ نظارہ مردہ دل سے مُردہ دل انسانوں کے دلوں میں بھی سرگرمی اور مستعدی کی چنگاری پیدا کر رہا تھا۔ دیویاں بھی باوجود گرمی و تپش کے تمام راستہ بڑے جوش سے رشی بھگتی کے گیت گاتی رہیں ان میں بھی کئی بڑی عمر کی اور کئی نو عمر دیویاں تھیں۔ لیکن کیا مجال ہے۔ کہ کسی کے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش آئی ہو۔ آخر تک ان کا جوش و خروش ایک سا رہا ہے۔ کے دیکھنے لائق نظارہ تھا۔ اور اس کی لاہور نواسیوں کے دلوں سے جلدی محو نہ ہو گی۔

والنٹیروں کا قابل تعریف کام :۔

شری لالہ ہردیال جی بی۔ اے دلیتی نے آریہ ویر دلوں کو سنگٹھت کرنے کا کام شتابدی سے چند ماہ پہلے ہی شروع کر دیا تھا۔ اور جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے کس طرح دن رات ایک کر کے والنٹیروں کو سنگٹھن کے ایک سوتر میں باندھا۔ اور ایک ہزار سے زیادہ والنٹیروں سے شتابدی مہوتسو میں قابل تعریف کام لیا۔ ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ آریہ ویروں نے اس موقعہ پر اپنے فرائض کو ایسی خوبی و خوش اسلوبی سے سر انجام دیا۔ کہ دیکھنے والے عش عش کر رہے تھے۔

والنٹیروں کو کیسی مشکلات میں کام کرنا پڑتا ہے اس کا اندازہ صرف اس ایک واقعہ سے لگ سکتا ہے کہ جب ایک والنٹیر نے ایک آدمی کو کسی بات پر ٹوکا۔ تو اس نے جھٹ اس کے سر پر لاٹھی رسید کر دی۔ اور اس طرح بیچارے کو لہو لہان کر کے رکھ دیا۔ ٹریفک کو کنٹرول کرتے پنڈال میں مجمع کا انتظام کرنا۔ گم شدہ بچوں کی تلاش کر کے ان کے والدین تک پہنچانے اور گمشدہ چیزیں ادھیکاریوں تک پہنچانے میں ہمارے والنٹیروں نے جیسا شاندار کام کیا ہے۔ وہ قابل صد مبارکباد ہے۔ اور ہم لالہ ہردیال جی کو اس کامیابی کے لئے صد قدل سے مبارکباد دیتے ہیں۔

سورگیہ درشیہ :۔

لیکن سب سے بڑھ کر سورگیہ درشیہ جس نے مہاتما منشی رام جی کے زمانہ کے گوروکل کی یاد تازہ کر دی تھی۔ وہ یہ تھا۔ کہ باوجودیکہ لوگ ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ اور نوجوان دیویاں بھی ہزاروں ہی کی تعداد میں بڑی آزادی کے ساتھ میلہ میں ہر طرف گھومتی پھرتی تھیں لیکن کیا مجال ہے۔ کہ کسی نے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا ہو۔

یہ خصوصیت آریوں کے میلوں کو ہی حاصل ہے ... دیویاں ... بغیر کسی ... جھجک یا ہچکچاہٹ

کے بے روک ٹوک پھرتی ... نہیں ہو سکتی۔ کہ ان کے ... ہو سکے۔ علاوہ ازیں ایک ... آریہ ویروں کی ایمانداری ... والنٹیروں کو جہاں کہیں کسی ... ہوئی روپیوں کی پوٹلی یا زیورات ملے۔ جن میں کچھ روپے یا ... ہوتی تھی۔ انہوں نے جھٹ ... کے پاس پہنچا دیں۔ چنانچہ ... اور پوٹلیوں کی کافی تعداد ...

Ary Office

ایک گمنام ہستی سے

نیچے میں نے لالہ گوری شنکر سب ... اخبار آریہ ویر میں پڑھا۔ کہ ... گریجویٹ لڑکا ۔۔۳ روپے ... صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ... مکند خاصہ ریلوے اسٹیشن ضلع امرتسر کو ... جریان، احتلام، کمی، کوتاہی، ... رگوں کا پھول جانا، مردمی اور ... منی و کامل ہستی سے صحت یاب ہو ... لڑکے اور بھائی کو ساتھ لے کر ... میں حاضر ہوا، واقعی شریف ... امراض مخصوصہ کے علاج میں ماہر ... اور میں نے ادویات خود خرید کر ... ۱۰۵ تولہ ۲۱ دن کا اور ایک ... کے لئے ماسٹر جی کے حسب ہدایت تیار ... صرف پانچ روپے ۴ (؟) لاگت آئی ... جن کا دھنباد کرتا ہوں کہ بے ... ہو گئے۔ ۲۵ روپے بطور انعام ... صاحب نے قبول نہیں کئے اور ... کر دیئے میں امراض مخصوصہ کے ... مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ڈاکٹروں ... کی بے پناہ وٹ سے بچیں اور ماسٹر ... یا صرف دو روپے ... ۱۰۵ تولہ ۲۱ دن کیلئے ... قیمتی اور زود اثر اجزا ... خوش ذائقہ ہے میرے پاس ... چونکہ میں ان کے دریافت ... دینے سے معذور ہوں اس ... کرنے کی بجائے ماسٹر جی ... آپ کا خیر اندیش :۔ دیانا ...

آریہ مسافر میں ... فائدہ حاصل ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۱۹- اپریل ۱۹۳۶ء

آریہ سنگٹھن کی اپرودھ

کس کو بدھائی دوں؟

(از آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

اردھ شتابدی سماروہ جس اپرو شوبھا کے ساتھ سماپت ہوا ہے۔ اُس کے لئے میں کس کو بدھائی دوں؟ لوگ مجھے بدھائی دیتے ہیں۔ تو مجھے حیرانی ہوتی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ جنتا کی ہے۔ میں آریہ جنتا کا ہوں۔ اردھ شتابدی سماروہ بھی آریہ جنتا کا تھا۔ بدھائی ہے تو آریہ جنتا کو۔

اور اس سے بڑھ کر بدھائی اگر کسی کو دی جا سکتی ہے۔ تو وہ پرم پتا پرماتما کو۔ کیونکہ آریہ جنتا پربھو کے راستہ پر چلتی ہے۔ اس لئے اُن کے ہر کام میں کامیابی ہی کامیابی ہوتی ہے۔ سبھلتا سویم پربھو کا ہے۔ کیونکہ جو لوگ یوگی نہیں ہیں۔ اور بھگوان کا ساکشات کار نہیں کر سکتے۔ اُن کے لئے سبھلتا ... آنند دائک ہیں۔ اس لئے آنند سروپ بھگوان کی جھانکی دکھلاتے ہیں۔

جیون مکت لوگ بھگوان میں سدا مستغرق رہتے ہیں۔ کرم ویر لوگ بھگوان کے درشنوں کے آنند کی کبھی کبھی جھانکیاں لیتے ہیں۔ اور وہ جھانکیاں ان کو پراپت ہوتی ہیں۔ جب وہ اپنے ... کو بھول کر اپنے سوارتھوں سے اونچے اٹھ کر ... سنکوچت کے گھیرے سے دُور جا کر وشالتا کے ... نہیں اُڑان لیتے ہیں۔ اردھ شتابدی بھی ایک ایسا ہی کاریہ تھا۔ آریہ جنتا کے جو ... اس سمے کام کر رہے تھے۔ وہ کسی پھل کی ... سے نہیں کر رہے تھے۔ چاروں طرف سے رکاوٹیں ... نظر آتی تھیں۔

× × × ×

... لوگ جن کی آستکتا کی نی مضبوط نہیں ہے ... بورہے تھے۔ ایسے کئی بھائیوں نے نیک نیتی ... دل توڑنے کی کوشش بھی کی تھی۔ لیکن کامیاب نہ ہوئے۔ اگر کامیاب ہو جاتے۔ تو یقیناً وہ بڑے دُکھی ہوتے۔ اُن کی ناکامیابی ہی اُن کو آستکتا کی جھلک دکھلاتی تھی۔ اُن میں سے ہر ایک بھائی کا ہر دہ باسنوں اُچھلتا تھا۔ بوڑھے بوڑھے آدمی ناچ رہے تھے۔

چونکہ مجھے پربھو میں وشواس تھا اور مجھے بھگوان کے اس آدیش کا کہ پربھی وشواس تھا کہ بھگوان ہمیشہ ستیہ اور نیائے کی وجے کرواتے ہیں۔ اس لئے تمام مخالف حالات پر میں ہنس دیتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ وید پرچار۔ وید پرکاش ۔ دو ... ان کی سیوا سبھی پنیہ کاریہ ہیں۔ اور ان کی پورتی میں پربھو کی اچھیا کی پورتی ہے اور آریہ جنتا کے چرکال سے چلے آتے سپنوں کی پورتی ہے۔ اور اس کو کامیاب بنانے میں دیوتا کام کر سکتے ہیں۔ پربھو کی آشیرواد اور جنتا کا سہیوگ ان میں سے کسی کے نہ پراپت ہونے کا کوئی کارن نظر نہ آتا تھا۔ یہ سپھلتا ہمارے لئے ایک پاٹھ بھی ہے۔ اور ایک چیتاونی بھی۔ پاٹھ تو اس لئے۔ کہ ہم کو پتہ لگ گیا۔ کہ دھرم کے راستہ پر چلتے ہوئے سنشے اور ڈھیلا پن۔ ناستکتا کے دیوتک ہیں۔ اور چیتاونی اس لئے کہ یدی ہم نے نمرتا چھوڑ دی۔ اور پربھو کی سہائتا بھول کر ڈور ابھیمان کا شکار ہو گئے۔ تو یہ بے نظیر کامیابی ہی ہمارے سروناش کا کارن ہو سکتی ہے پرشن یہ ہے۔ کہ یہ سپھلتا ہم کو فرعون بناتی ہے۔ یا کہ رحیم (خان خاناں)۔ رحیم کو جب پربھو نے بہت سا دھن دیا۔ اور اُس نے اُسے پربھو کی راہ میں بکھیرنا شروع کیا۔ تو کسی کے پوچھنے پر کہ دان دیتے وقت تمہاری آنکھیں نیچی کیوں رہتی ہیں۔ اُس نے جواب دیا:-

دینے والا اور ہے جو دیتا دن رین

× × × ×

دنیا میرا نام لے یا بدھائی دے۔ لیکن میں تو یہی کوشش کرتا ہوں۔ کہ میرے من کی اوستھا اس سمے ٹھیک ایسی ہی ہو۔ اور بھگوان سے پرارتھی ہوں۔ کہ آریہ جنتا بھی اس معاملہ میں اپنے سیوک کا انوکرن کرے۔ جو بھی شتابدی میں موجود تھا۔ وہ دیکھتا تھا۔ کہ جنتا سچی بھگتی رس کا سواد لے رہی تھی۔ پورن آہوتی کے سمے ہزاروں کی تعداد لوگ موجود تھے۔ اور سینکڑوں کی آنکھیں پریم نم تھیں۔

مہاتما ونایک کے ہردے سے نکلے ہوئے اُپدیشوں کا ایک ایک شبد ہزارہا لوگوں کے دلوں کو چھیدتا چلا جاتا تھا۔ سملت پرارتھنا کے سمے ۱۵-۲۰ ہزار کی اپستھتی تھی۔ کنتو آتم چنتن کے سمے پنڈال کے باہر کھڑے ہوئے لوگ ایسا محسوس کرتے تھے۔ گویا پنڈال بالکل خالی اور سنسان ہے۔ پنڈال تو سنسان تھا ہی۔ کیونکہ جنتا اپنے کرتار پرماتما کی گود میں دلین ہو کر انر وچنیہ آنند لے رہی تھی میں تو ابھی ان سمرتیوں دِرشیوں کا آنند ہی لے رہا ہوں۔ اس لئے اور کچھ نہیں لکھ سکتا۔ بھگوان آشیرواد دیں۔ تاکہ یہ ادھیاتمکتا کی لہر سمت آریہ جگت میں پھیل جائے۔ اور آریہ بہنوں اور بھائیوں کے افسردہ دلوں کو پربھلت کر دے اگلے سپتاہ اس مہوتسو پر کچھ اور لکھنے کا ساہس کرونگا۔ اس سمے تو ہردے سے صرف یہی کچھ ہی نکلا ہے۔ اسی کو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

پنجاب کی راجدھانی ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے گونج اٹھی

شتابدی کے جلوس میں ایک لاکھ استری پرشوں کی شمولیت

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کا بے نظیر سماروہ

لاہور کے بازاروں میں ایک میل لمبا جلوس ویدک دھرم پریمیوں کے جوش کا امڈتا ہوا سمندر

پنجاب ۔ سرحد ۔ سندھ اور دہلی کے شہروں سے ہزارہا آریہ سماجیوں نے جلوس کی رونق بڑھائی

لاہور ۱۱ اپریل۔ آج آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی اور آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر ڈیڑھ بجے بعد دوپہر گورودت بھون سے ایک عظیم الشان جلوس نکلا جس میں ایک لاکھ سے زائد مرد اور عورتوں نے شمولیت کی۔

ہندوستان کے دور دراز شہروں سے آریہ سماجی اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے لاہور گذشتہ روز ہی پہنچ گئے تھے جلوس اپنی مثال آپ تھا اور ایک میل سے زائد لمبا تھا پنجاب سے تقریباً ہر ایک بڑے شہر کی آریہ سماجوں کی علیحدہ علیحدہ ٹولیاں جلوس میں شامل ہوئیں۔

گورو کل کانگڑی۔ کنیا گورو کل ڈیرہ دون جہلم گوجرانوالہ اور کورو کشیتر کے لڑکے لڑکیاں آریہ سکولوں کے طالب علم اور آریہ ویر دل کے والنٹیر اس جلوس میں شریک ہوئے۔

جو لوگ جلوس میں شریک ہوئے ان میں سے زیادہ تعداد نے اپنے سروں پر کیسری رنگ کی پگڑیاں باندھ رکھی تھیں۔ اور استریوں نے سر پر کیسری رنگ کے دوپٹے لے رکھے تھے یا کیسری ساڑھیاں پہن رکھی تھیں۔

لیڈی والنٹیرز کی انچارج شریمتی سیتا دیوی تھیں جو شریمتی امر کور اور دیگر لوگوں کے ساتھ انتظام کر رہی تھیں۔

جلوس میں سب سے آگے اوم کا جھنڈا تھا جس کے بعد سوامی شردھانند بینڈ سکھر تھا اور بعد میں آریہ سماجی والنٹیروں کی ایک پارٹی تھی جو گھوڑوں پر سوار تھی اسکی رہنمائی آریہ ویر دل کے انچارج ... آفیسر کر رہے تھے۔

اسکے بعد ہردوار گوروکل بینڈ تھا جس کے بعد گوروکل کے سناتک آچاریہ دیو شرما کی زیر سرکردگی چل رہے تھے۔ ان کے پیچھے گوروکل جہلم پارٹی آریہ ویر دل لیفٹ ورڈ۔ آریہ ویر دل کی پارٹیاں تھیں۔ اسکے بعد تقریباً ہزار سے زائد استریاں تھیں۔ جو اوم کا جھنڈا لہرا رہی تھیں اور دھارمک گیت گا رہی تھیں ان گروہوں کے بعد راولپنڈی آریہ ویر دل گوروکل گوجرانوالہ آریہ سماج فیروزپور آریہ سماج اچھرہ آریہ سماج سیالکوٹ آریہ سماج کوٹلی لوہاراں۔ آریہ سماج شاہدرہ آریہ سماج قلعہ گوبند سنگھ آریہ سماج علی پور آریہ سماج امرتسر آریہ سماج جنڈیالہ۔ آریہ سماج ڈنگہ آریہ سماج منڈی بہاؤالدین۔ آریہ سماج چونیاں آریہ سماج تلونڈی۔ آریہ سماج امبالہ چھاؤنی آریہ سماج دینانگر آریہ سماج منٹگمری کی پارٹیاں تھیں۔

بعد میں ڈی۔ اے۔ وی۔ سکول منٹگمری کا بینڈ تھا اور اسکے بعد دیانند اپدیشک منڈلی تھی۔

اسکے بعد فیروزپور سکول کا بینڈ باجہ تھا۔ اور بعد میں ایک گتکا پارٹی تھی اور سکاؤٹوں کی ایک پارٹی تھی اسکے بعد آریہ ویر دل امرتسر اور اسکی گتکا پارٹی تھی ایس۔ آر۔ دوابہ ہائی سکول جالندھر کے طلباء اور کنیا مہا ودیالیہ کی طلبات کی ٹولیاں تھیں، آریہ سماج گوروداسپور، آریہ سماج راہون پور آریہ سماج سرگودھا۔ آریہ سماج جالندھر آریہ سماج بچھیا دھی آریہ سماج منڈ ھ دسکھر آریہ سماج جام پور ریاست آریہ سماج دہلی آریہ سماج دچھوداہی۔ پنجاب کیندری اناتھ آشرم آریہ سماج قادیاں کی پارٹیاں تھیں آریہ سماج کے سرکردہ کارکنان اور پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نمائندے بھی موجود تھے۔

جلوس کا راستہ

جلوس گوروودت بھون سے چل کر چیمبرلین روڈ سے ہو کر انارکلی میں پہنچا انارکلی میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ جلوس دیکھنے کے لئے جمع تھے دوکانوں کی چھتوں پر آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ بھلہ شو فیکٹری کی دوکان سے جلوس والوں پر پھول برسائے گئے یہاں مہاشہ ہنسراج لالہ مہر چند جی صاحب پریذیڈنٹ ڈی۔ اے۔ وی کالج مینجنگ کمیٹی نے مختلف کارکنان اور لالہ گیان چند سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی کو ہار پہنائے

برقعوں اور استریاں بھی ہزاروں کی تعداد میں انارکلی میں جلوس دیکھنے کے لئے جمع تھیں ان میں سے زیادہ تعداد نے کیسری پگڑیاں اور دوپٹے پہن رکھے تھے جس طرف نظر جاتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے بند وبازار خوب آراستہ کئے گئے تھے جگہ جگہ پر چھبیلیں لگیں ہوئی تھیں انارکلی سے ہو کر لوہاری دروازے سے داخل ہو کر چوک متی، پاپڑ منڈی، شاہ عالمی، بچھوہٹہ، رنگ محل بزاز ہٹہ واچھوالی سوتر منڈی سے ہوتا ہوا ۸ بجے کے بعد گوروودت بھون میں ختم ہوا شاہ عالمی بازار، بچھوہٹہ میں لوگوں نے شربت اور ٹھنڈے پانی کی چھبیلیں لگائی ہوئیں تھیں جلوس کے تمام راستہ میں دوکانوں کے سامنے بازاروں میں مکانات کی چھتوں پر برآمدوں میں آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ عورتیں اور بچے گھنٹوں پہلے جلوس کی انتظار میں بیٹھے رہے جلوس انسانی سروں کا ایک امڈتا ہوا سمندر تھا جس طرف نظر جاتی تھی کیسری پگڑیاں اور کیسری رنگ کے دوپٹے ہی نظر آتے تھے جلوس کی لمبائی کا اندازہ فقط اس بات سے ہی لگایا جا سکتا ہے کہ انارکلی کے چوک میں سے گذرنے میں دو گھنٹے لگے اور اس عرصہ میں سرکلر روڈ اور انارکلی میں تمام ٹریفک رکا رہا۔ اور خاتمہ پر جب جلوس کا پہلا حصہ

اب لیکچروں کی ضرورت نہیں ویدک پرچار کی ضرورت ہے

آریہ سماج کے سالانہ اُتسووں میں تبدیلی کا مطالبہ

ہر سال صوبہ میں آریہ سارودیشک سبھا سالانہ اُتسو بلائے

غیر ممالک میں پرچار کا انتظام۔ آریہ سمیلن کے اجلاس کی کارروائی

لاہور ۱۳ اپریل۔ آج دو بجے بعد دوپہر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں گوروودت بھون کے وسیع پنڈال میں ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ پنڈال حاضرین سے کچا کچ بھرا ہوا تھا۔ ابتدا میں بھجن ہوئے۔ اسکے بعد شری سوامی ویدانند جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور حاضرین سے اپیل کی کہ وہ یہاں آ کر کوئی چیز چھوڑ جائیں۔ اور اس دھارمک میلہ پر ایک خوبی کا پرن لیکر جائیں۔ اسکے بعد آریہ کانفرنس ہوئی اسکے پردھان کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے پروفیسر مہیندر پرتاپ نے اجلاس کی صدارت کی۔

مہاشہ چرن داس جی نے آریہ نگر کے تفصیلی حالات بتائے اور کہا کہ لالہ گنگا رام اور دیگر اصحاب کی کوششوں سے آریہ میگھ ادھار سبھا کی معرفت ۱۹۲۹ء میں چار لاکھ اور ۷۳ ہزار روپیہ کی اراضی خرید کی گئی۔ اسوقت جنگ کی وجہ سے قیمت بہت زیادہ تھی۔ اسکے بعد قیمتوں میں کمی ہو گئی۔ اب گورنمنٹ کا مطالبہ ہے کہ وہی قیمت ادا کی جائے حالانکہ گورنمنٹ نے پرائیویٹ لوگوں سے چوتھائی قیمت وصول کی ہے۔ یہ آریوں کی نگری ایک قابل فخر جگہ ہے اور دلت بھائیوں کی بہتری اس سے ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کا بھی فرض ہے کہ وہ دیہات سدھار کی طرف توجہ دے۔ اسکے بعد یادوس نے ایک ریزولیوشن کا اعادہ کیا جس میں گورنمنٹ کے اس مطالبہ کی مخالفت کی گئی۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ وہ اس اراضی کی قیمت میں اسی اصول پر رعایت کر دے جس اصول پر پرائیویٹ مقامات پر کیا گیا ہے۔

پروفیسر سداشو نے ایک ریزولیوشن پاس کیا جس کا مقصد یہ تھا کہ ہر سال ہر ایک جگہ کے آریہ سماجوں کے سالانہ اتسو منائے جاتے ہیں وہ ست سنگ کے طریق پر ہونے چاہئیں۔ ان میں ظاہرہ کوئی ٹھاٹھ باٹھ نہ ہو اور ویدک دھرم کا پرچار کیا جائے ہر ایک ضلع میں ہر سال اتسو منائے جائیں لیکن کسی جگہ بھی تین سے زیادہ ایڈلیک نہ جائیں اور کسی قسم کا ناٹک وغیرہ نہ ہو ہر روز آریہ سماج مندروں میں ست سنگ ہوا کریں اور سنکیرتن کا بھاؤ پیدا کیا جائے پروفیسر صاحب نے کہا کہ آجکل آریہ سماج کے اتسو ناٹک بنے ہوئے ہیں اور ان میں اپدیشک لوگ ایکٹر بنے ہوئے ہیں یہ ویدک دھرم کے پرچار کا طریقہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس سے کوئی فائدہ ہے پروفیسر صاحب نے سادگی پر زور دیا۔

پنڈت بھیم سین نے کہا کہ اب لیکچروں کی چنداں ضرورت نہیں ہے اب ویدک پرچار کی ضرورت ہے انہوں نے اس امر کی شکایت کی کہ آریہ سماج مندروں کا دھیان نہیں رکھا جاتا وہاں کی جگہ سکول کھلے ہوئے ہیں اور سنیاسی اور بان پرست لوگوں کو جانے کی بہت تکلیف ہوتی ہے۔

پنڈت ویدکشور شرما نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ نوجوان طبقہ آریہ سماج سے دور جا رہا ہے اور حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ اب نوجوان دھرم کی طرف راغب نہیں ہوتے اسوقت جو تحریک زیر کیبث ہے وہ پروگرام کو زیادہ خشک کرنے والی ہے اور اگر اسپر عملدرآمد ہو جائے تو اس میں بہت مشکل پیدا ہو گی اسلئے میری ترمیم یہ ہے کہ نئے سائنٹیفک طریقوں یعنی سینما وغیرہ کا کام سے لیکر ویدک دھرم کا پرچار کیا جائے اور ایسے طریقے اختیار کئے جائیں جو نوجوانوں کے لئے باعث کشش ہوں۔

مسٹر پی۔ سی۔ بالی نے کہا کہ آریہ سماجی اور اپدیشکوں کے اکثر لیکچر ہوا کرتے ہیں۔ لیکن ہر جگہ وہی بات دہرائی جاتی ہے اور اثر کچھ نہیں ہوتا اور کسی کو شاشتروں کا پتا ہی نہیں لگتا اس لئے میری ترمیم یہ ہے کہ ہر جگہ روزانہ اتسووں میں رشی کرت گرنتھوں کا پاٹھ ہو اور دو سال یا پانچ سال کا کورس ہو اس عرصہ میں تمام گرنتھوں کا پاٹھ مکمل

گوروودت بھون میں پہنچ گیا تو اسکا ابھی آخری حصہ سوتر منڈی میں تھا

آریہ ویر دل کے والنٹیرز تمام انتظامات کے انچارج تھے پولیس جلوس کے ہمراہ تھی اور سٹی مجسٹریٹ انتظامات کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔

ہو جائے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ... شاشتروں میں کیا ہے۔

مہاشہ مہر سنگھ نے اس بات کی ... کہ آریہ سماج مندروں میں لڑکیوں کے ... رکھے جائیں مہاشہ جی نے کہا کہ اس ... کے مقصد کو دھکا لگیگا اور جس جگہ ... بنانے کا کوئی انتظام نہ ہو اس جگہ ... پیدا ہوتی ہے۔

محرک نے ترامیم منظور کر لیں اور ... بعد ریزولیوشن پر ووٹ لئے گئے تو ... لگ گیا کہ تیس سے زیادہ اپدیشک ... اور باقی ریزولیوشن پاس ہو گیا۔

شادی کی پابندی

لالہ پیر بخش لال نے ریزولیوشن پیش کیا جس کا ... تھا کہ اگر کوئی رنڈوا ہو تو اسکی شادی ... سال ہو اور ۴۸ سال سے زیادہ کی عمر ... اور ۵۰ سے زیادہ عمر کی ودھوا کی شادی ... قابل مذمت قرار دیا جائے۔ اور کوئی ... کسی کنواری لڑکی سے ساتھ اگر شادی کرے ... اسے بھی غیر پسندیدہ قرار دیا جائے۔

شریمتی لکشمی دیوی نے کہا کہ ... مرد عورتوں پر ظلم کرتے چلے آئے ہیں ... ہمیں گالی کا جواب گالی سے نہیں دینا چاہئے ... جہاں تک ممکن ہو کوئی کنواری رنڈوے ... شادی نہ کرے۔

پنڈت ٹھاکر دت نے کہا کہ یہ پابندی ... دی جائے کہ کوئی ودھوا کسی کنوارے ... نہ کرے پنڈت دھرم دیو جی نے کہا ... کوئی سدھانت نہیں ہے اگر کوئی ودھوا ... برہمچاری کی زندگی بسر کر سکے تو وہ مبارک ... لیکن یہ آپت کال دھرم ہے اور ... کے مطابق چلنا پڑتا ہے میں یہ نہیں کہتا ... جائز ہے لیکن حالات ہی ایسے پیدا ہو ... میں عمر کے متعلق اختلاف کرتا ہوں ... کہ چالیس سال سے زیادہ کے آدمی اور ... سال سے زیادہ عمر کی عورت کی شادی کو ... قرار دیا جائے۔ اور اسکی ملامت کی ...

لالہ نارائن چند جی نے کہا کہ یہ ... تماشہ ہے ہمارے شاشتر موجود ... گرنتھ ہیں ان میں ان چیزوں کا ... کیا وجہ ہے کہ یہ نیا شیڈول تیار کیا ... ہمارے شاشتروں کے سراسر خلاف ... لئے میں اس ریزولیوشن کی مخالفت ...

آچاریہ رام دیو جی نے کہا کہ ... سدھانت موجود ہیں ان ... سکتا اور نہ ہی جس میں ... لیکن یہاں ایک اور مصیبت بھی ... شادی کر لیتے ہیں اور وہ آریہ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کا شاندار مہوتسو

کئی ہزار آریہ پرشوں نے اس میں حصہ لیا۔ گورودت بھون میں اوم کا جھنڈا لہرایا گیا

وہرہ ۱۱ اپریل۔ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اردھ شتابدی مہوتسو اور آریہ سماج وچھووالی لاہور کا وارشک اتسو بڑی شان سے گورودت بھون میں منائے جا رہے ہیں۔ اس دفعہ اردھ شتابدی مہوتسو کی وجہ سے پیرو سنجات سے ہزاروں کی تعداد میں آریہ پرش اور دیویاں تشریف لائی ہوئی ہیں۔ متعدد گوروکلوں اور سکولوں کے ودیارتھی بھی جلسہ کی زینت بنے ہوتے ہیں۔

پراتہ کال یگیہ منڈپ میں ہون ہوا۔ اور پھر جھنڈا لہرانے کی رسم۔ مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کی ادھیکشتا میں ہوئی۔ ماسٹر ہردیال جی بی۔ اے۔ کی دیکھ ریکھ کے زیر ہدایت گوروکل کانگڑی۔ آریہ سکول لدھیانہ۔ آریہ سکول منٹگمری اور گوروکل سکول گوجرانوالہ کے ودیارتھیوں نے بینڈ باجے بجائے۔ والنٹیر دیویوں نے جھنڈا گیت گایا۔ اس کے بعد مہاتما نارائن سوامی جی نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اور رسم ادا کرتے ہوئے مندرجہ ذیل تقریر کی:-

آریہ سماج کا آدھار وید پر ہے۔ مہرشی دیانند نے اس کی ستھاپنا کرتے ہوئے اس کا سمبندھ کیول وید پرچار بیان فرمایا۔ سب پرانی ماتر بھائی بھائی ہیں اور ایشور سب کے پتا ہیں۔ آریہ سماج شروع سے ہی اس سدھانت کا پرچار کر رہا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم سب کو ایشور کا پتر سمجھیں۔ اور کسی سے ایرشا دویش نہ کریں۔ اوم کی پتاکا (جھنڈے) کو لہرانے کا مقصد یہ ہے کہ جہاں جہاں ہم نے وید کا پرچار کرنا ہے۔ وہاں اپنے ماتر پریم کا پرچار بھی کرنا ہے۔ ایرشا دویش کا وجود نہ رہنے دیں۔ اس کو دیکھتے ہوئے آپ کی پرتگیا کریں کہ ہم سب کو بھائی بھائی سمجھیں گے۔ اس وقت آریہ سماج کے کئی سکول ہیں۔ کالج ہیں۔ اور اب آریہ سماج اس قدر مضبوط ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ویدسمیلن

اس کے بعد وید سمیلن کی کارروائی شروع ہوئی۔ ... ڈاکٹر ... صدر منتخب ہوئے ... نے ایڈریس پڑھا۔ اس کے بعد شریمتی ... پنڈت بھگوت دت جی ودیالنکار ریسرچ سکالر ... پنڈت دھرم ناتھ جی۔ پنڈت

آریہ سمیلن کے پردھان بابو گھنشیام سنگھ کا ایڈریس

شری نارائن سوامی اور پنڈت ستیہ ورت جی کی تقاریر

وید پرچار منڈل اور آرین یونیورسٹی کی تجویز

مکتی رام جی آچاریہ نے ویاکھیان پڑھا۔ اس کے بعد ریزولیوشن پاس ہوئے:-

(۱) تین لاکھ کے سرمایہ سے وید منڈل قائم کیا جائے اور حصص فروخت کئے جائیں۔ رشی دیانند کے جنم دن ( ) ہیں۔ ۱۰ روپے کے نوٹ لئے جائیں۔

بعد دوپہر کی کارروائی

ڈیڑھ بجے بعد دوپہر سے دو بجے تک ماسٹر سنت رام اور ماسٹر دیس راج نے نہایت دلکش بھجن سنائے۔

انتظام

پنڈال بہت وسیع بنایا گیا۔ اس پر شامیانے لگائے گئے۔ اور بیس ہزار سے زائد اشخاص کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا۔ جگہ جگہ سنسکرت کے ماٹو لٹک رہے تھے۔ اور بڑے بڑے آریہ لیڈروں اور شہیدوں کی تصاویر آویزاں تھیں۔ دیویوں کے بیٹھنے کا علیحدہ انتظام تھا۔ لیڈی والنٹیرز اور دوسرے والنٹیر بہت اچھا انتظام کر رہے تھے۔

پنڈت ستیہ ورت جی کا لیکچر

پنڈت ستیہ ورت گوروکل کانگڑی نے اپنا لیکچر آرمبھ کرتے ہوئے یہ کہا۔ کہ ہر طرف جدوجہد ہو رہی ہے۔ اور یہ سب لوگ روٹی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ آج کل بھارت ورش کے لوگ سوتنترتا کے لئے بھی جدوجہد کر رہے ہیں۔ دوسری قسم کے لوگ ایسے ہیں۔ جو دنیا کو تیاگ کر چکے ہیں اور آتمک اُنتی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو آج کی پرواہ کرتے ہیں۔ دوسرے مستقبل کا خیال رکھتے ہوتے ہیں۔ مہاتما بدھ اپنے دیش میں سب سے بڑے مہاتما تھے۔ اُن کے کہنے سے بڑے بڑے راجکماروں نے گھر تیاگ دیئے۔ اور فقیری بانا پہن کر چل دیئے۔ یہ تیاگ مارگ کا پرچار ہے اور

دوسرا بھوگ مارگ کا پرچار۔ اب نوجوانوں کے سامنے یہ سوال ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی بھوگ مارگ کے طریقہ سے یا تیاگ مارگ سے بسر کریں۔ سنسار ایشور نے بنایا۔ اسے بھوگنے کے لئے بنایا گیا لیکن بھوگ کس قسم کا ہونا چاہیئے۔ بھوگ کے لئے پہلے تیاگ کی ضرورت ہے۔ جو آدمی شروع سے جوتا پہن کر چلتا ہے۔ اگر اسے ننگے پاؤں چلنا پڑے۔ تو تکلیف ہوگی لیکن اگر کوئی آدمی پہلے سے ننگے پاؤں چلے۔ اور اسے جوتا پہننے کو دے دیا جائے۔ تو وہ جوتا پہن کر سکھ اٹھا سکتا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔ کہ تیاگ مارگ پر چلتے ہوئے۔ اس سنسار میں بھوگ مارگ پر چلنے کی تمیز سیکھنی چاہیئے۔ حقیقی آنند وہی اٹھا سکتا ہے۔ جو پہلے تیاگ کی منزل پر پہنچ جائے گوروکل آشرم کی پہلی شرط یہی ہے۔ کہ وہ تیاگ سیکھے۔

آج کل کے طالب علم

پہلے گوروکل جنگلوں میں بنے ہوتے تھے۔ لیکن اب ودیارتھی شہروں میں رہتے ہیں۔ آج اگر کسی طالب علم کے گھر جاؤ۔ تو اس کے کمرہ کی میز پر کتابوں کی بجائے چائے کی پیالیاں اور سگریٹ کے ڈبے ہوں گے۔ دیوار پر پراچین بزرگوں کی تصاویر کی بجائے سینما ستاروں کے فوٹو ہوں گے۔ پہلے زمانہ میں خواہ معمولی آدمی کا لڑکا یا راجہ کا لڑکا گوروکل میں داخل ہوتا تھا۔ تو اسے گوروکل کے نیموں پر چلنا پڑتا تھا۔ لیکن اب یہ حال ہے۔ کہ ودیارتھی تیاگ کے راستہ پر چلنے کی بجائے شروع سے ہی بھوگ مارگ پر چلتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ان کا مستقبل سیاہ ہوتا ہے۔ ماں باپ تعلیم پر ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ اور ودیارتھی اس روپیہ کو بے دریغ اڑاتا ہے۔ تیاگ کی منزل کے لئے گوروکل نے سب سے پہلے برہم چریہ کا آشرم رکھا تھا۔ پھر بھوگ کا آشرم۔ اس مرحلہ پر ودیارتھی گرہست آشرم میں پرویش

۲۵ برس کی عمر تک برہم چریہ کا آشرم ہوتا ہے۔ اب وہ حالت نہیں ہے۔ ودیارتھیوں میں برہم چریہ کی شکتی نہیں ہے۔ اور اس سے ان کا گرہست آشرم کامیاب نہیں ہوتا۔ بھوگ مارگ پر چلنے سے پہلے ہی ودیارتھی کا اُتساہ اور ترسنا کھو دیتے ہیں جو اُتساہ اور ترسنا قدرت کی طرف سے برہم چریہ آشرم میں رہ کر ودیارتھی میں پیدا ہوتی تھی۔ وہ اب غلط طریقہ پر سینماؤں اور تھیٹروں کے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے۔ زندگی ایک یاترا کی مانند ہے یاتری کو ہر پڑاؤ سے وقت پر گزرنا پڑتا ہے لیکن ہم اس وقت مقرر پڑاؤ سے چلنے کا نام نہیں لیتے۔ جب ہمیں وہاں سے اگلے والی منزل پر گامزن ہونا چاہیئے۔ آج کل کے بڈھے کنگھا کر اور خضاب لگا کر اپنے آپ کو جذب ظاہر کرتے ہیں۔ بہت سی بڈھی عورتیں بھی ایسی ہی ہیں۔ اور جوانی کی ہوس میں اگلے پڑاؤ پر چلنے کا نام نہیں لیتے۔ جب جانتے ہیں۔ کہ موت ایک دن آئے گی لیکن خود بخود دنیا کو چھوڑنے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوتا۔ رشیوں نے ایک بان پرست آشرم بھی مقرر کیا تھا۔ یعنی اس کے بجائے کہ ہمیں کوئی دنیا سے گھسیٹ کر لے جائے۔ ہم خود دنیا سے چل دیں اس وقت دنیا کو بان پرست آشرم کی ضرورت ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ لوگ دنیا کو چھوڑ کر جنگلوں میں بھاگ جائیں۔ لیکن مقصد ضرور ہے کہ انسان میں جو چمٹنے کی عادت ہے۔ اس کی بجائے چھوڑنے کی عادت ڈالے۔ ہمارے آریہ سماج میں یہی جھگڑے ہوتے ہیں۔ جو ایک دفعہ آریہ سماج کا پردھان بن گیا۔ وہ پھر اس عہدہ سے چمٹنے کی کوشش کرتا ہے۔

بان پرست آشرم کہتا ہے کہ چمٹنے کی عادت چھوڑ دی جائے۔ بان پرست آشرم کہتا ہے۔ کہ پہلے تیاگ کرو۔ پھر بھوگ مارگ پر چلو اور پھر تیاگ کرو۔ بڑے شہروں کے باہر بان پرستوں کے گروہ ہوتے تھے۔ لیکن اب شہر کے باہر یا سینما ہال ہیں یا بوچڑ خانے۔

آج کل بے کاری کے سوال نے ... کو پریشان کر رکھا ہے۔ نئے ڈاکٹر ہو رہے ہیں نئے وکیل آ رہے ہیں۔ نئے دوکاندار آ رہے ہیں۔ لیکن یہ پرانے ڈاکٹر، پرانے دوکانداروں وکیلوں کے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکتے

اسی کارن سے ہمارا سماج بھرشٹ ہوتا جاتا ہے
جو ہمارے رشی دنیا میں سکھ شانتی دو آشرم
میں سکھ سے آشرم جانے بیٹی پرش کی حیثیت
کہتا ہے۔ کہ گرہست کے اندر کام کا بھوگ دھرم کے
مطابق کرے۔ ورنہ پرش اور پشو میں کچھ فرق نہیں
کہ سادھارن گرہست اس طرح نہ چلے گا۔ تو اس کا
جیون بگڑے گا۔ اور وہ چاروں طرف اپنی ہوا
پھیلائے گا تو دنیا اور گیان کا سنگرہ کرنا چاہئے
ہو۔ اور برہم کو پہچاننا چاہتے ہو۔ تو برہم کی
چریہ کرو۔ مغرب کی رو میں بہنے سے جیون کے
ہر پہلو میں تنزلی ہو رہی ہے۔

مغرب کی برائیاں

مغرب کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے۔ کہ یورپ میں (پچھم میں) آتشک۔ سوزاک جیسے امراض یا نفرت وغیرہ جیسے امراض بہت تیزی سے پھیل رہے ہیں۔ اور ہندوستان میں ان مرضوں کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے۔ مغربی تقلید کا اس کے سوائے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کہ وہاں کی سب برائیاں ہم میں بھی آ جائیں۔ روگوں سے بری رہنے بدھی اور شریر کو شدھ رکھنے کے لئے پتی اور پتنی کا پریم قائم رکھنے کے لئے برہم چریہ کے پالن کی اشد ضرورت ہے۔ برہم چاری اور برہم چارنی کی سنتان بہت اتم ہو گی۔ اگر والدین نے برہم چریہ کا پالن نہ کیا ہو۔ تو سنتان بھی ہو گی۔ شرادھ کے اصلی معنے یہی ہیں کہ پرانے لوگوں کے اچھے کاموں کو یاد کرنا اور ان کے اصولوں پر نظر رکھ کر برہم چریہ اور گرہست کے اصولوں کو پالن کرنا

برہم چریہ کا پالن وہی کر سکتا ہے۔ جو جوان اندریاں رکھتا ہے۔ دربل اندریوں والا آدمی برہم چریہ اور گرہست کا پالن نہیں کر سکتا۔ برہم چریہ کا لفظ بہت دیاپک لفظ ہے۔ گرہست آشرم کا پالن وہی کر سکتا ہے۔ جس نے برہم چریہ کا پالن کیا ہو۔ آج کل لوگ جوان ہوتے ہی کمزور ہو جاتے ہیں۔ وہ جوان بننے کی خاطر بندروں کے گلینڈز اپنے اندر لگواتے ہیں۔ رشیوں کا کہنا ہے کہ پشوؤں کا انگ اپنے اندر داخل کرنے کی نسبت یہ بدرجہا بہتر ہے۔ کہ ہمارے اندر جو امرت وراثتاً ہوتی ہے۔ اس کا پالن کریں۔ برہم چریہ اور گرہست کا پالن کرنے کے بعد وہی شخص سنیاس یا بانپرست آشرم میں چاروں پرشارتھ پا سکتا ہے۔ جس نے پہلے دونوں آشرموں کا پالن اچھی طرح کیا ہو۔

سوامی ورتانند جی

سوامی ورتانند جی نے کہا کہ برہم چریہ کا پالن کرتے ہوئے جو گرہست ہیں ہوں وہ بندہ کے برابر ہے لیکن اس کا مکھ بندہ کے برابر ہے۔ برہم چریہ کے پالن کے لئے بھوجن کا اچھا ہونا ضروری ہے ... سے پرہیز کرنا چاہئیے۔ ناٹک وغیرہ ... برے گیت گانا ...

زہر قاتل ہیں۔ اچھے کرم ہی برہم چریہ کے لئے ضروری ہیں۔ جو پرش پرماتما کو اپنے نزدیک سمجھتا ہے۔ وہی برہم چریہ کا پالن اچھی طرح کر سکتا ہے۔ جب برا وچار آئے۔ تو اوم کا جاپ بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے بچے کو شروع سے اوم کے اوچارن کی عادت ڈالنا چاہیئے۔ من کو وتر بنائے رکھنا ضروری ہے۔ آج کل دو یا رہتی ناٹک اور سینما دیکھ کر بگڑ رہے ہیں۔ ان بری عادتوں کا چھوڑنا ضروری ہے۔

جلوس میں لاٹھیاں

اس مرحلہ پر پنڈت گیان چند جی نے کہا۔ کہ

برہم چریہ پر لیکچر دیا۔ اور کہا۔ کہ بہترین زندگی بسر کرنے کے لئے برہم چاری ہونا ضروری ہے برہم چریہ کا مطلب زندگی کے سب پہلوؤں میں اچھا رہنا۔ مہاتما گاندھی جو اس وقت دنیا کے تمام بڑے آدمیوں سے بھی بڑے پُرش ہیں۔ اصلی برہم چاری ہیں "امریکہ وغیرہ سے آنے والی عورتیں برہم چریہ کا مطلب برتھ کنٹرول بتلاتی ہیں اور مذموم پروپیگنڈا کرتی ہیں۔ ان کی زہریلی باتیں مت سنو۔ مہاتما گاندھی اصلی برہم چاری ہیں۔ ان کی تقلید کرو۔ برہم چریہ کا مطلب ہے ایک وشے میں نہیں۔ بلکہ سب وشیوں میں۔ سنو اچیہ حاصل کرنے کے لئے برہم چریہ کا پالن ضروری ہے۔ جو

بھی عمل سے کوسوں دور ہیں۔ اور ...
کثرت سے سب۔ پچھم کے پرچار ...
کے والدہ ہم پر بہت پڑتے ہیں ...
فون کے ریکارڈوں میں گندی فرمائش ...
ہم راگ بھی سنتے ہیں۔ تو گندے ...
پڑھتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ...
گندے نظاروں کو ڈھونڈتی رہتی ...
بری باتوں کے سننے کے اجلاسی ...
کی بری خواہشات اور برہم چریہ ...
کی نشانی ہے۔ کہ درجنوں سینما اور تھیٹر ...
ہیں۔ اور نوجوان لڑکے دن بدن ترقی کی ...
ہیں۔

پنڈت ساتولیکر جی

پنڈت ساتولیکر جی نے کہا۔ کہ ...
سوچ لینی چاہیئے۔ کہ برہم چریہ کیا ...
ہوتا ہے۔ برہم چریہ کا تعلق تمام جیون ...
لیکن میں برہم چریہ کے ویریہ سے ...
ہی کچھ کہوں گا۔ جب تک مل کا بجھ ...
تک ویریہ کا ناش نہیں ہو سکتا۔ تحقیق ...
کے مطابق قبضی سے ویریہ کا ناش ...
قبضی ہٹنے سے ۵٫ فیصدی ویریہ ...
قبض دور کرنے کے لئے ...
ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ...
اندر بھی مل ہے۔ جب تک یہ مل دور نہ ...
برہم چریہ کا پالن نہیں ہو سکتا۔ سماج ...
مل بھی ہٹنا چاہیئے۔ سماج کا مل ...
مل ہو گی۔ وہاں برہم چریہ کا نہ ہو گا ...
کی مختصر سی اختتامی تقریر کے بعد ...
سماپت ہوا۔

دیانند کون تھا؟

شری مہاشہ قمر جلال آبادی کا کلام جو اردہ شتابدی مشاعرہ میں از حد مقبول ہوا۔
(ایڈیٹر)

کیوں بیقرار ہے لبِ ساحل سے پوچھ لو
کیوں قیس رو رہا ہے یہ محمل سے پوچھ لو
گر تھک گئے ہو چل کے محبت کی راہ پر
اب کس جگہ رہو گے یہ منزل سے پوچھ لو
مقتول نے یہ کس کا لیا نام وقتِ مرگ
مقتل میں جا کے خنجر قاتل سے پوچھ لو
لیکن جو پوچھنا ہو دیانند کون تھا
آ جاؤ میرے پاس میرے دل سے پوچھ لو

ایک بجے جلوس پنڈال سے شروع ہو گا۔ پردھان صاحب کی آگیا ہے۔ کہ جلوس میں کوئی بھائی شستر یا بڑی لاٹھیاں لے کر نہ چلے۔ صرف والنٹیروں کے پاس لاٹھیاں ہوں۔

پنڈت جی نے حاضرین کو جلوس کے سلسلہ میں مزید ہدایات کیں۔ آج کے جلسہ میں پندرہ ہزار کے قریب دیویوں اور رشیوں نے شمولیت کی۔ اس کے بعد برہم چاریوں نے برہم چریہ کے متعلق بھجن پڑھے۔ اور ڈاکٹر آرین نے برہم چریہ پر لیکچر دیا۔

ڈاکٹر آرین کا لیکچر

ڈاکٹر مہیندر آرین ایم۔ اے نے انگریزی میں

برہم چریہ کا پالن نہیں کرتے۔ وہ اپنے آپ کو دشمنوں اور برائیوں کا غلام بناتے ہیں۔ اور پھر غیروں کے غلام رہتے ہیں۔ برہم چریہ کا پالن کرنے سے انسان دشمنوں کی غلامی نہیں کرتا اور پھر اسے غلامی کے شبد سے بھی نفرت ہو جاتی ہے۔

پنڈت پریہ ورت جی

پنڈت پریہ ورت ایڈیٹر اخبار آریہ نے کہا۔ کہ سوامی دیانند جی سچے برہم چاری تھے۔ ان کے برہمچریہ کو بھنگ کرنے کی دشمنوں نے بہتیری کوششیں کیں۔ لیکن انہوں نے لبھانے والی چیزوں کو پاؤں سے ٹھکرا دیا۔ ہم کو ان کی تقلید کرنی چاہیئے۔ اس مہاپرش کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ لیکن پھر

آریہ مسافر کے لئے دو دو ...
بھیج کر ہر آریہ سجن اپنے ...
پورا کرے۔ (مینیجر)

ورکی ضرورت

ایک ۱۷ سالہ کنیا کے لئے ...
اور گھر کے کام کاج سے ...
ایک یوگیہ کشتری ور کی ضرورت ...
یافتہ۔ سداچاری۔ ویدک دھرمی ...
برسر روزگار ہو۔ خط و کتابت ...
پرکاش معرفت ایڈیٹر ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورودت بھون میں تعلیمی کانفرنس۔ مہاتما ہنسراج جی اور ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ کی تقاریر

ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر کے خلاف پروٹسٹ۔ غیر سرکاری سکولوں اور کالجوں کے خلاف پراپیگنڈہ کی مذمت

۱۰-۱ اپریل۔ آج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں شام کے ۶ بجے گورودت بھون میں مہاتما ہنسراج کے زیر صدارت ایجوکیشنل کانفرنس منعقد ہوئی۔

آچاریہ رام دیو جی نے کہا۔ کہ اس پنجاب میں شکھشا کی بہت ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں آریہ سماج سب سے پیش پیش ہے۔ آریہ سماج کا سب سے بڑا کام ہے۔ اور بھی لڑکیوں اور لڑکیوں کے بہت سے سکول ہیں۔

آپ نے کہا کہ آریہ سماج ہر کام میں رہنمائی کرتا ہے۔ ملک میں بیکاری بڑھ رہی ہے۔ اور ہندی کے خلاف پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ اور پڑھائی کا کام مدھم ہو رہا ہے۔ اس وقت لوگ آریہ سماج کی ہدایت اور رہنمائی کے متمنی ہیں۔ مہاتما ہنسراج جی تیاگی پرش ہیں۔ جن کی تمام عمر آریہ سماج کی سیوا اور نوجوانوں کی اُنتی میں گذری ہے۔ وہ اس سمیلن کے صدر ہونگے۔ میں صدارت کے لئے اُن کا نام تجویز کرتا ہوں۔

پنڈت گیان چند جی نے اس تجویز کی تائید کی۔ اور مہاتما ہنسراج جی سے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کی استدعا کی۔

مہاتما ہنسراج جی کی تقریر

مہاتما ہنسراج جی نے کہا۔ کہ یہ شکھشا جسے ہم یونیورسٹی شکھشا کہتے ہیں۔ اس کا آرمبھ اُس سمے ہوا جب اس دیش میں انگریزی راج کا دخل ہوا۔ سب سے پہلے پادریوں نے جگہ جگہ سکول کھولے۔ اور عیسائی دھرم کا پرچار کیا۔ اس کے بعد گورنمنٹ نے بھی لارڈ رپن کے زمانہ میں سکول بنائے۔ جس وقت مہرشی دیانند جی کا دیہانت ہوا۔ اس وقت ان کے عقیدت مندوں نے ڈی۔ اے۔ وی کالج کی بنیاد ڈالی۔ اس وقت لاہور میں۔ سناتن دھرم کالج اور سکھوں کا کوئی کالج نہ تھا۔ صرف عیسائیوں کا کالج اور گورنمنٹ کالج تھا۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج کو ہندی کا مرکز بنایا۔

اس کے بعد دوسرے فرقوں نے بھی اپنے اپنے کالج کھولے۔ اور اس طرح آریہ سماج کی تقلید کی۔ اس وقت پنجاب کا کوئی ایسا گاؤں یا ضلع ہو گا جس میں آریہ سماج کا کوئی سکول یا کالج نہیں۔ پنجاب میں پرائیویٹ سکولوں کا ایک جال سا بچھا ہوا ہے۔ جو کسی قسم کے دو چار سرکاری اور غیر سرکاری

صنعتی تعلیم کے رائج کئے جانے کے لئے زور دیا گیا

ڈاکٹر بھگوان داس ممبر اسمبلی کی تقریر

دنیا میں پیدا ہوئے۔ جب غیر سرکاری سکولوں کی اس قدر ترقی دیکھی۔ تو سرکاری سکولوں میں لارڈ رپن کی پالیسی تبدیل کی گئی۔ اور غیر سرکاری سکولوں کی گرانٹیں وغیرہ شروع ہوئیں۔

اب غیر سرکاری سکولوں اور کالجوں کے خلاف زبردست پراپیگنڈہ ہو رہا ہے۔ اور گرانٹوں کو کم کیا جا رہا ہے۔ اور [illegible] کے اصولوں کو سخت کیا جا رہا ہے۔ غیر سرکاری طریقہ تعلیم کو بگاڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر

مقرر نے کہا۔ کہ سرحد میں سلطان ولی (؟) نے ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر جاری کیا۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ لڑکیوں کو ہندی سکھانے والے گرلز سکولوں کی گرانٹیں بند کر دی جائیں۔ اگر وہ ہندی تعلیم جاری رکھیں۔ یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ سکولوں میں صرف اردو پڑھائی جائے۔ ہمارا یہ کرتویہ ہے کہ آپ گھر کو سنوارئیں اور گورنمنٹ پر زور دیں۔ کہ وہ ہماری سہائتا کرے اور پنجاب میں ہندی کی بری کو دور کرکے اس کی اُنتی کریں۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ ہماری آواز کو سُنے۔ گورنمنٹ نے جس وقت تعلیم کی بنیاد ڈالی۔ تو گورنمنٹ کا یہ اُدیش تھا۔ کہ ایسا انتظام کیا جائے کہ لوگ ان کی چیزیں بھی خریدیں۔ اس وقت پنجاب میں یہ حالت ہے۔ کہ مسلمان ملازمتوں میں اپنے حصہ سے بھی زیادہ چاہتے ہیں۔ اور ہندو نوجوان یونہی بھٹک رہے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں اپنے بالکوں کے اندر منول (ہاتھ کا) کام کی عادت ڈالیں۔ دوسرا راستہ یہ ہے کہ جو ہمارے یوک ہیں۔ اور روپیہ کی قلت کی وجہ سے زیادہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرکے اپنی روٹی کمانا سیکھیں۔ اپنی شکھشا کے طریقہ میں ہمیں ایسا پربندھ کرنا چاہیئے۔ کہ ہمارے نوجوان ہاتھوں سے کام کرکے روٹی کمانا سیکھیں۔ جو قوم اپنے نوجوانوں کے لئے ایسا کر رہی ہے۔ وہ مبارکباد کی مستحق ہے۔ سکولوں کا جال جو دیش میں پھیلا ہوا ہے اس کا بہت

فائدہ ہے۔ بہت سے لوگ تعلیم سے مستفیض ہوئے اور اس کا نتیجہ بھی ہوا ہے۔ کہ پہلے آریہ سماج کی جو مخالفت کی جاتی تھی وہ بہت حد تک کم ہو گئی ہے۔ ہمیں اپنے سکولوں میں ہندی لازمی قرار دینی چاہیئے۔ اور ہندی گھاتک سرکلر کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں یہ خاص خیال رکھا جانا چاہیئے۔ کہ ہمارے سکولوں میں دھارمک شکھشا اچھی طرح دی جائے اور تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں کو پوری طرح مفید بنایا جائے یہاں تک کہ ہندی بھاشا کی آزادی اس دیش میں ہو۔ آچاریہ رام دیو جی نے ڈاکٹر بھگوان داس ایم ایل۔ اے سے حاضرین کا تعارف کرایا۔

ڈاکٹر بھگوان داس کی تقریر

ڈاکٹر بھگوان داس ایم۔ ایل۔ اے تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو پنڈال ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے گونج اٹھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں تیس برس کے بعد اس دیش میں آیا اور آریہ سماج کا اتنا بڑا جلسہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ دیویوں اور بچوں کے اتساہ کو دیکھ کر میں حیران بھی اور مسرور بھی ہوں۔ اور اتنا اتساہ مجھے اپنی ستر برس کی عمر میں پہلی یا دوسری مرتبہ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔

جہاں تک شکھشا کا تعلق ہے ماتا کا درجہ آچاریہ اور پتا سے بھی بڑا ہے۔ پہلے چار پانچ برس میں بچے کو جو شکھشا ماتا دے سکتی ہے وہ آچاریہ اور پتا نہیں دے سکتے۔ مگر افسوس کہ ہم ہونے والی ماتاؤں کو بھی شکھشا نہیں دیتے۔ شکھشا سبھیتا کا مول ہے اگر شکھشا اچھی ہو۔ تو سبھیتا بھی اچھی ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ مگر ملک کی بدقسمتی ہے۔ کہ ہمارے شکھشا دینے والوں کی بدھی ناش ہو گئی۔

منوسمرتی میں سب سے پہلے فوج اور راجہ کی نہیں کی۔ لیکن شکھشا کی سب سے پہلے فکر کی ہے اس کے بعد دھرم اور انڈسٹریل پہلو اور دوسری چیزوں کو لیا ہے۔ اور دھرم کا بہت حد تک تعلق ہے۔ اگر ہم پراچین اصولوں پر کاربند رہتے۔ تو جو جھگڑے ہم میں ہو رہے ہیں۔ وہ نہ ہوتے۔

آج بعد دوپہر پنڈت ٹھاکر دت جی اور بابو گھنشام سنگھ جی نے ان جھگڑوں کا ذکر کیا تھا مجھے ان جھگڑوں کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہم نے رشی دیانند کی تعلیم کو بھلا دیا ہے۔ جس ورن اور کرم کی شکشا رشی دیانند نے دی تھی اُس کا ناش ہو گیا۔ اگر پراچین اصولوں کے مطابق پبلک زندگی صرف بان پرستوں کے لئے محدود رکھی جاتی۔ تو یہ جھگڑے نہ ہوتے گرہستیوں کو پبلک لائف سے اتنا ہی متعلق ہونا چاہیئے کہ وہ ان بان پرستوں کی مدد کریں۔ پراچین اصولوں کی ورودھتا ہو رہی ہے۔ اور یہی حالت ہماری شکھشا کی ہو رہی ہے۔ شکھشا کا آج کل الٹا پھل مل رہا ہے بیکاری کا جو جھگڑا بڑھ رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پرکرتی کے مطابق شکھشا نہیں مل رہی۔

ودیالیوں اور کالجوں میں یہ بات ضروری ہے کہ ودیارتھی کی پرکرتی پہچانیں۔ جب بالک کا جس کام میں دل لگے۔ اسے تعلیم دی جائے۔ جس بالک کا دل لڑائی جھگڑے میں لگتا ہو۔ اسے کشتری کی شکھشا دینی چاہیئے۔ اور حکومت کے طریقوں کی تعلیم دی جائے۔

گن اور سوبھاؤ کا پہچاننا سچے آچاریہ کا کام بچوں کی پرکرتی کو پہچان کر اچت شکھشا دینی چاہیئے۔ جب تک ایسا نہ ہو تب تک شکھشا کی اصلاح ناممکن ہے۔ گورنمنٹ سکولوں میں بھی یہی طریقہ ہونا چاہیئے۔ کہ پہلے بالک کی پرکرتی پہچانی جائے۔

راجہ کا کام یہی ہے کہ رعایا کے لئے رکھشا کرنا اور جیو کا کام کرنے۔ سچے براہمن کی ہی قدر ہے اگر وہ ودیا اور تپسیا ہو۔ تو اس براہمن کو جانیگا لیکن تھوڑے ہیں۔ جو اپنے نیموں کو پہچانتے ہیں سائنس کا رکھنے والوں کا کام ہے۔ کہ وہ راجہ کشتریہ ادھیکاری ہو۔ اور اگر وہ ٹھیک بات نہ جانے۔ تو اسے منع کرے۔

جنگ عظیم کبھی نہ ہوتی۔ اگر سائنسدان لوگ راجہ کے آگے جھک نہ جاتے اگر سائنس دان مل کر چاہتے۔ تو اس جنگ کو نہ ہونے دیتے۔

مہاتما گاندھی سچے برہمن ہیں۔ اور اپنی ودیا اور تپسیا کے ذریعہ ملک میں کس قدر کام کر رہے ہیں اس طرح کے سچے براہمنوں کی ہر جگہ ضرورت ہے شکھشا کے آرگنائزیشن کے ساتھ اقتصادی آرگنائزیشن بھی ضروری ہے۔ اگر یونیورسٹی میں پیشہ ورانہ تعلیم

Gangotri Gyaan Kosha

لازمی کر دی جائے۔ اور اقتصادی آرگنائزیشن نہ ہو۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بی کام اور بی ایگریکلچر بیکار ہوں گے۔ فرق اتنا ہوگا۔ کہ اب بی۔اے اور ایم۔اے بیکار ہیں۔

صحیح شکشا صرف اسی حالت میں ہو سکتی ہے۔ کہ بالک کی پرکرتی پہچانی چاہیئے۔ اگر وہ پڑھنے کے ناقابل ہے۔ تو وہ شودر ہے۔ اب یونیورسٹی سندوں میں سرٹیفکیٹوں پر ایم۔اے۔ بی۔اے بی۔ایس۔سی وغیرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ یہ لکھنا چاہیئے۔ کہ یہ کھشتریہ بننے کے قابل ہے برہمن بننے کے قابل ہے۔ ویش یا شودر بننے کے قابل ہے دھرم کا شکشا میں دلایا جانا ضروری ہے۔ اور شکشا کے ذریعہ ہم اس دھرم کی شکشا کریں۔ منو نے جو دھرم بنایا ہے۔ وہ سب کے لئے لازمی ہے۔ جب تک ہم اپنے دہرم کو نہ پہچانیں گے تب تک آریہ سماج اور دیش کی حالت کا سدھرنا ناممکن ہے۔ یہی ورن ویوستھا اور یہی آشرم ویوستھا ہی دیش کو بچا سکتی ہے۔

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ

ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ۔ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے کہا۔ کہ اس وقت غور اس بات پر کرنا ہے کہ موجودہ تعلیم کی پرنالی کو تبدیل کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ آج کل لوگ زیادہ تر تعلیم صرف نوکری حاصل کرنے کے لئے پڑھتے ہیں۔ لیکن چونکہ نوکریاں تھوڑی ہیں۔ اس لئے بڑے بڑے تعلیم یافتہ بیکار رہتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ شکشا پرنالی اس طرح تبدیل کی جائے۔ کہ ودیارتھی اپنی روٹی کما سکیں۔ وہ تبدیلی یہ ہے۔ کہ صنعتی اور دستکاری کی تعلیم داخل کی جائے۔ اس وقت نہ سرکار اور نہ گورنمنٹ تبدیلی کرے گی۔ تعلیم پر ڈیڑھ کروڑ کے قریب روپیہ خرچ ہوتا ہے صنعتی تعلیم کے لئے صرف آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ابھی لوگوں میں صنعتی تعلیم کی خواہش پیدا نہیں ہوئی۔ زیادہ تر کالج آرٹس کی تعلیم پر کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔ لیکن اگر وہ آرٹس کی تعلیم کی بجائے صنعتی تعلیم مقرر کر دیں۔ تو لڑکوں کی تعداد گھٹ جائیگی۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ آپ کے اندر صنعتی تعلیم کی خواہش ہونی چاہیئے۔ ہم یونیورسٹی تعلیم کے خلاف شور مچاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہزاروں کی تعداد میں یونیورسٹی سے ملحقہ کالجوں میں طلبا چلے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر بھگوان داس جی نے ٹھیک کہا ہے۔ کہ اگر کئی ہزار طلباء صنعتی کام سیکھ جائیں گے۔ تو وہ بھی بیکار پھریں گے اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ دیش میں ترقی ہو۔ جو فرقوں سے ہو سکتی ہے۔ ایک تو یہ کہ ملک کی صنعت کو بیرونی مقابلوں سے محفوظ کر سکیں یعنی باہر سے آنے والی چیزوں پر محصول بڑھایا جائے اگر آپ حکومت کو مجبور نہیں کر سکتے کہ آپ کی صنعت صنعت کو محفوظ کریں۔ تو کم از کم اتنا ہی کیجئے۔ کہ اپنے دیش کی چیزوں کی حوصلہ افزائی کیجئے سودیشی کا استعمال کیجئے۔ اگر آپ اتنا بھی نہیں کر سکتے۔ تو آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

پروفیسر شو دیال ایم۔اے نے کہا۔ کہ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کی تعلیم کا ڈھنگ اچھا ہو۔ تو آپ تعلیم کا مدعا نوکری نہ سمجھیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر گوکل چند جی نے کہا۔ کہ جب تک آپ نشچے نہ کریں کہ آپ سودیشی چیزیں استعمال کریں گے۔ تب تک آپ کے اندر صنعتی ترقی نہیں ہو سکتی۔ صنعتی ترقی کی کنجی سودیشی چیزوں کا استعمال ہے۔ نیز موجودہ طریقہ تعلیم میں تبدیلی ضروری ہے۔

رزولیوشن

مقرر نے ریزولیوشن پیش کیا۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ موجودہ طریقہ تعلیم چونکہ ناقص ہے اس طرح کی تبدیلیاں کی جائیں۔ جس سے کہ سکولوں میں تعلیم پانے والے لڑکے اور لڑکیوں کے کورس میں دستکاری کی تعلیم بھی شامل ہو۔

اس کے بعد لالہ برج لال بی۔اے ایل۔ایل بی انسپکٹر آف آریہ سکولز نے تقریر کی۔ اور ریزولیوشن کی تائید کی۔ ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

سری راجیندر کرشن کمار پرنسپل موگہ کالج نے کہا۔ کہ بھارت ورش میں شکشا دینے والے بھی اور لینے والے بھی بھارت ورش کے رہنے والے ہیں لیکن شکشا کا ذریعہ ایک غیر زبان ہے۔ اس طرح ہم اپنے ہاتھوں سے اپنے بچوں کی بڑی بھاری شکتی ضائع کرتے ہیں۔ ہمارے بچوں کے جیون پر شکشا کا الٹا پربھاؤ پڑتا ہے۔ اور یہ ڈھونگ کے مترادف ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ شکشا میں پہلی جماعت سے لے کر ہی ہندی بھاشا کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے۔

پنڈت دیوان چند شرما نے ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ صرف بھارت ورش کی ہی انوکھی بات ہے۔ کہ مادری زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کے متعلق بھی رزولیوشن پاس کرنا پڑتا ہے۔ چند مہاپرشوں کو چھوڑ کر ان کے سکولوں اور کالجوں کی فیکٹریوں سے بی۔اے۔ ایم۔اے کے جو سکے نکلتے وہ سب جعلی سکے ہوتے ہیں۔ وہ شکشا ہی کیا ہے جو اپنی زبان میں نہ ہو۔ یہ ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوا۔

تیسرا ریزولیوشن صاحب صدر نے پیش کیا کہ بالکوں کا جیون اچھا بنانے کے لئے آریہ سکولوں اور کالجوں میں دھرم شکشا لازمی قرار دی جائے۔ اور ٹیچروں کو بھی دھرم شکشا کی ٹریننگ دیجائے اس کے بعد سبھا برخاست ہوا۔

ورن ویوستھا کانفرنس لاہور

لاہور۔ ۷ر اپریل۔ آج شام کے ساڑھے سات بجے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اردو مہوتسو اور آریہ سماج وچھووالی لاہور کے ۵۸ ویں سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں گورودت بھون ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں ورن ویوستھا ہی ساماجک سنگٹھن کا سب سے اتم سادھن اس کے موضوع پر مختلف معززین نے اظہار خیالات کیا۔ پروفیسر شو دیال جی ایم۔اے صدر جلسہ ہال حاضرین سے پُر تھا۔

پنڈت بدھ دیو جی :-

پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے کہا۔ کہ ویدک دھرم کے انوسار ہر شخص کو دنیا میں اپنا ورن منتخب کرنا چاہیئے۔ "ورن" کا مطلب یہ ہے۔ کہ اپنی زندگی کے مقصد کا فیصلہ کرو۔ براہمن، کھشتری آدی خود رو چیزیں نہیں ہیں۔ ہر وہ آدمی جو آدمی جو پڑھتا پڑھاتا ہے۔ برہمن کہلا سکتا ہے۔ جو آدمی ... مطابق اپنے آپ کو بیچ دیتا ہے۔ وہ براہمن نہیں ہے۔ جو اپنے آپ کو ودیا میں محو کر دیتا ہے۔ وہ ... اسی طرح کھشتری وہ ہے۔ جو غریبوں اور براہمنوں کی رکھشا کے لئے بل پراپت کرتا ہے۔ ورن کے ... ملک کی بھلائی کو سامنے رکھ کر کوئی متن منتخب کرنا۔ "ورن" کے معنے چناؤ۔ اور "ورن ویوستھا" کے معنے ... برمے کا ٹھیک بھید۔ ہمارے یہاں تو اُسے بڑا سمجھا جاتا ہے۔ جس کے پاس دھن ہو۔ لیکن گیان کی ... محسوس نہیں کی جاتی ہو۔ آریہ مریادا اس پنڈت کو اتم مانتی ہے۔ جس میں گیان اور آتم سنیم ہو۔

پروفیسر یُو۔ این بہال :-

پروفیسر یُو۔ این۔ بہال نے کہا۔ کہ ورن ویوستھا ہندوستان کو ہمیشہ پیچھے لے جاتی رہی ہے۔ ... جاتی سب جھوٹ ہے۔ دھرم ایک ہے۔ اور کرم سب کا اپنا اپنا ہے۔ مہاتما گاندھی جی ہر کام کرتے ہیں۔ براہمن کا کام کرتے ہیں۔ پھر ایک موقعہ پر انہوں نے میلا صاف کیا۔ اور مہتروں کا کام کیا۔ کوئی ... نہیں۔ ورن اور جاتی کو الگ الگ کرنا ملک کے لئے نقصان دہ ہے۔

پروفیسر تیجا سنگھ :-

پروفیسر تیجا سنگھ نے کہا۔ کہ "ورن" کا مطلب ہم عام طور پر "رنگ" سمجھتے ہیں۔ دنیا نے ... جیسی نسل کی تقسیم روا رکھی ہوئی ہے۔ پہلے مقرر نے ورن ویوستھا کے عجیب معنے بتائے ہیں۔ ... یا کھشتری نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر ہندوستان کی ناگفتہ بہ حالت ہوئی ہے۔ تو اسی تقسیم سے ہوئی۔

پنڈت سنت رام جی :-

پنڈت سنت رام جی منتری ذات پات توڑک منڈل نے کہا کہ "ورن" کا ارتھ ادھورا ... ہے۔ آج کل ایک ایم۔اے اپنے مشن کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتا۔ چھ برس کا بچہ کیا کرے گا۔ ... ورن ویوستھا میں شودر بھی ایک ورن ہے۔ شودر کا نام بہت برا ہے۔ جن کو شودر کہا جاتا ہے۔ اگر ... ہو۔ اور پھر انہیں شودر کہا جائے۔ تو کہنے والے کے منہ پر چپت لگائیں۔ دراصل یہ ورن ویوستھا ... کے لئے کیمونل آوارڈ ہے۔ اور سات کروڑ انسانوں کو غلامی میں رکھنے کا ڈھونگ ہے۔

پروفیسر گلشن رائے جی :-

پروفیسر گلشن رائے جی نے کہا۔ کہ میں اس بات کو جانتا ہوں۔ کہ ورن ویوستھا گن۔ کرم اور ... پر مبنی ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ گن۔ کرم اور سوبھاؤ کن کن باتوں پر منحصر ہے۔ ... انسان کا کرم اس کی نسل اور قومیت پر مبنی ہے۔ جس وقت کسی گھوڑے کو گھوڑ دوڑ ... کرنا ہو۔ تو اس کی نسل کو دیکھتے ہیں۔ انسان کے خیالات اور جسم پر موروثی اثر بہت ہوتا ہے ... کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں۔ امریکہ اور جرمنی میں انسان کی چار قسمیں مقرر کی گئی ہیں۔ ... قرار دیا گیا ہے۔ کہ اگر دو مختلف نسلوں کا ... جائے۔ تو اولاد اچھی نہیں ہو سکتی۔ ... جرمنی والوں نے قانون پاس کر دیا ہے۔ کہ کوئی جرمن کسی غیر جرمن سے شادی نہ کرے۔ ... تو شادی ناجائز ہوگی۔ اسی لئے جرمنی سے یہودیوں کو نکال دیا گیا ہے۔ نیز آپ دیکھئے ... اور اچھوتوں میں تعلیم بہت کم ہے۔ اور شنیوں۔ بنیوں اور پنڈتوں میں تعلیم زیادہ ہے۔ ... ہے۔ آپ اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کہ کرم۔ سوبھاؤ اور گن پر موروثی اثر ضروری ...

آریہ مسافر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ سماجی کا فرض ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اردھ شتابدی اور آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ کا دوسرا دن

برہمچریہ سمیلن کا اجلاس۔ پردھان سمیلن شری یت ونوباجی کا بھاشن

برہم چریہ کا پالن کرنے سے ہی انسان بلوان اور مہمان بن سکتا ہے

لاہور ۱۸۔ اپریل۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی اور آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ کا دوسرا روز ہے۔ آج صبح پربھو کیرتن کے بعد برہم پرائن یگیہ سمپلت سے ختم ہؤا پھر سات بجے پنڈت بہاری لال جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ پونے ساڑھے سات بجے سوامی دیدانند جی کا اپدیش شروع ہؤا۔ جس میں انہوں نے یہ فرمایا کہ ہماری کرم اندریاں ہمارے آتما کو گرا بھی سکتی ہیں۔ اور اٹھا بھی سکتی ہیں۔ ہمارا شریر یہ ایک یگیہ ہے۔ جس کی یہ ادھوریو ہیں۔ اور شریر کے اندر انہوں نے باہر کی طرف رخ ہونے کی وجہ سے آتما کو چھپایا ہؤا ہے۔ اگر ان کو باہر کی طرف سے ہٹا کر انترمکھ کیا جاوے تو یہ اس یگیہ کو سپھل بنا سکتی ہیں۔ اور منش سنجات کو پراپت کر سکتا ہے۔

برہمچریہ سمیلن

آچاریہ دیوشرما پرنسپل گوروکل کانگڑی نے برہمچریہ کی عظمت بیان کی۔ اور کہا۔ کہ یہ سمیلن بہت اہم ہے۔ پہلے اس سمیلن کی صدارت کے لئے مہاتما گاندھی کا نام تجویز کیا گیا تھا۔ لیکن وہ بہت سی مصروفیتوں کی وجہ سے نہ آسکے اس لئے ان کی جگہ واردھا آشرم کے مکھیہ سنچالک شری یت ونوباجی سے درخواست کی گئی۔ جو انہوں نے سویکار کی۔ اس جگہ یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ مہاتما گاندھی میں جس قدر روحانیت ہے۔ اس کا بہت سا حصہ انہوں نے شری ونوباجی سے گرہن کیا۔ وہ آج کل کے رشی کہلائے جاسکتے ہیں اور وہ ایک آدرش برہمن ہیں۔ آخر میں مقرر کی تجویز پر شری یت ونوباجی کو صدر منتخب کیا گیا۔ بابو گھنشام سنگھ جی نے اس تجویز کی تائید کی۔

اس جگہ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ صاحب صدر مہاتما گاندھی کی طرح لنگوٹ بند ہیں

صاحب صدر کا بھاشن

شری یت ونوباجی نے اپنی تقریر کو جاری کرتے ہوئے کہا۔ کہ آریہ سماج کے جلسہ میں بہت زیادہ ... ہی پُرش جمع ہوتے ہیں۔ مجھے بتایا ... تھا۔ کہ پنجابی بہت شور مچاتے ہیں۔ اس لئے مجھے بھے پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن آپ کا رس دیکھ کر میرا بھے کچھ کم ہو گیا ہے۔

صاحب صدر نے سیوا کے بھاؤ کے متعلق کہا۔ کہ میرے لئے یہ کٹھن ہے۔ اگر میں اس بات سے پرسن ہوں۔ کہ اتنے میلوں کا سفر کر کے یہاں آؤں۔ اور بھاشن دے کر چلا جاؤں۔ لیکن یہ بھاشن یہیں ختم ہو جائے۔ گوروکل کے اتنے برہم چاری روپیہ خرچ کر کے یہاں آئے ہیں۔ اگر یہاں کے بھاشنوں سے ایک بھی برہم چاری کا جیون بہتر ہو جائے۔ تو میں سمجھوں گا۔ کہ سپھلتا ہوئی ہے۔

جیون ایک ادھیاتم شاستر ہے۔ منش نے جب یہ دیکھا۔ کہ جو عادتیں ہم میں ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ملتی ہیں۔ لیکن منش نے معلوم کیا۔ کہ پشو اور منش میں فرق ہے اور منش کی ہستی کچھ اور ہے۔

منش کی وشیشتا یہ ہے۔ کہ پشو کے دونوں ہاتھ اور پاؤں زمین پر ہیں۔ لیکن پرش کے صرف پاؤں زمین پر ہیں۔ باقی حصہ آکاش میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ پشو زمین کا جیو ہے۔ لیکن پرش کے خیالات آکاش میں چکر لگاتے ہیں۔ یا لگانے چاہئیں۔

اسی طرح ہندو دھرم اور دوسرے دھرموں کے سار کچھ کچھ ملتے ہیں۔ لیکن ہندو دھرم میں ایک وشیشتا ہے۔ وہ برہمچریہ کا لفظ ہے دوسرے مذہبوں میں بڑے بڑے پرش ہوئے۔ لیکن جس وسیع پیمانہ پر ہندو دھرم میں برہم چریہ کا پرچار اور عمل ہوتا ہے۔ وہ دوسرے مذہبوں میں نہیں۔ برہم چریہ پرش کی اہم خوراک ہے اگر یہ اسے ساری عمر نہ ملے۔ تو کم از کم اسے یہ خوراک چھوٹی عمر میں ضروری ملنی چاہیئے۔ یہ بہترین خوراک ہے۔ جو شریر اور بدھی دونوں کے لئے لازمی ہے۔ میں نے یہ انوبھو کر لیا ہے۔ کہ اگر ہم برہم چریہ کا پالن کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ ایک ابھاؤ روپ وستو نہیں ہے۔ بھاؤ روپ وستو ہے برہم چریہ کے لئے نہ کرنے کا لفظ نہیں ہو سکتا۔ کرنے کا شبد آتا ہے۔ یعنی برہم چاری کے کان میں یہ آواز آتی ہے کہ ستیہ بولو۔ یہ آواز نہیں آتی۔ کہ جھوٹ نہ بولو۔ اگر میرے سامنے کوئی وشال کلپنا یا برہم کا سپنا ہے۔ مثلاً سنسار کی سیوا کرنا۔ تب تو برہم چریہ آسان ہو جاتا ہے۔ برہم کے شبد سے ذات کی ضرورت نہیں ہے۔ برہم کے معنے ہیں وشال سپنا۔ اُچیہ خواہش"

مقرر نے ایک مثال پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایک شخص بیڑی پیتا تھا۔ جب اس کے لڑکا ہؤا۔ تو اس نے سوچا کہ بیڑی بُری چیز ہے۔ میں پیتا ہوں لیکن اگر میرا لڑکا مجھے دیکھے گا۔ تو وہ اس بُری چیز کا استعمال کرے گا۔ اس کے بھاؤ اُچیہ ہونے چاہئیں۔ اس بات کا وچار کرتے ہوئے انہوں نے بیڑی چھوڑ دی۔

یہ برہم کلپنا کی ایک مثال ہے۔ اگر اسی طرف بھاؤ بڑھتا جائے۔ تو برہم چریہ کے پالن کرنے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔ اگر ہمارے سامنے صرف اندریوں کا نگرہ کرنا ہے۔ اور کوئی وشال کلپنا نہیں ہے۔ تو بہت مشکل پیدا ہو جائے گی۔ (ڈنٹ اور کرنٹ") ہم سے اٹھتا ہی نہیں ہے۔ لیکن جس کے سامنے وشال کلپنا ہے۔ اس کے لئے وہ نگرہ آسان ہے۔ وشال کلپنا کے بغیر نگرہ مشکل ہے۔ دیہہ کے باہر کی کلپنا ڈھونڈنا ضروری ہے۔ مثلاً ہندوؤں کی سیوا کرنا۔ ہندوستان کے فاقہ کشوں کی سیوا کرنا۔ اور انہیں کسی نہ کسی طرح مدد دینا برہم چاری کے لئے ایسی وشال کلپنائیں ضروری ہیں۔ جب بھی دودھ پیئے گا۔ کھانا کھائے گا۔ تو اسے وہ فاقہ کش یاد آجائیں گے اسی طرح وہ دودھ اور کھانا بھی سینم سے پیئے گا یا کھائے گا۔

برہم چریہ کے لئے برہم چریہ ضروری ہے تاکہ ایک آدرش سامنے رکھا جاسکے۔ جب رشیوں نے ہمارے سامنے یہ آدرش رکھا۔ کہ پوتر چیز کا آدھین کرو۔ ویدوں کا آدھین کرو۔ تو اس عمل سے برہم چریہ آسان اور آنند دایک ہو جاتا ہے محنت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اس محنت میں آنند ملتا ہے برہمچریہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک وشے سے الگ رہنا اور دوسرے وشیوں میں لین رہنا۔ یہ برہم چریہ کا غلط مطلب ہے۔ کھانے پینے رہنے سہنے۔ بولنے چلنے وغیرہ کاموں میں سادھنا کرنا ضروری ہے۔ کہ ہمارے جیون میں کوئی نقص نہ آنے پائے۔

ڈاکٹر بھگوانداس ممبر اسمبلی

ڈاکٹر بھگوان داس ایم۔ ایل۔ اے۔ نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ کہ مغرب کی چمک۔ بھڑک۔ تھیٹر۔ سینما۔ ریل۔ جہاز۔ شراب۔ کباب کا اثر نئی پشت پر پڑ رہا ہے۔ اس لئے میرے بھاشن کا رخ زیادہ تر ودیارتھیوں کی طرف ہوگا۔

پندرہ سولہ برس سے سوراجیہ شبد کے ارتھ کھوجتا رہتا ہوں۔ مجھے

Independence.

کے مترادف ہندی میں ٹھیک کوئی لفظ نہیں ملا۔ اسی طرح میں برہم چریہ کے شبد کا ٹھیک ارتھ کھوج رہا ہوں۔ ایک ارتھ ہے۔ کہ جو وید کا ادھیین کرتا ہو۔ وہ برہم چاری ہے۔ پرماتما برہم ہے اس کا بودھک شاستر وید بھی برہم ہی ہے جس میں اننت سنسار کی شکتی ہے۔ وہ بھی پرماتما برہم کا ایک چمتکار ہی ہے۔ اسی طرح ویدسنی چریہ بھی برہم چریہ ہے۔

آج کل چاروں اور شور مچا ہے۔ کہ بال دواہ رکھو۔ اس کا مطلب ہے کہ کچے شریر کچی بدھی اور کچے خیالات سے جو سنتان ہوگی۔ اس کا شریر بھی بدھی کچی اور خیالات کچے ہونگے۔ اسی شریر اور بدھی کا پکا ہونا ضروری ہے۔ دھرم۔ شریر۔ بدھی اور خیالات کا پشٹ کرنا ضروری ہے۔ سنسار کی درشٹی سے بھی برہم چریہ کی بہت آوشکتا ہے۔ منش کے نوے فیصدی بیماریاں جیبھا اور اپستھ کے دوشوں سے ہوتی ہیں۔ نوجوان لڑکے لڑکیوں کے جیون اگر جیبھا اور اپستھ کے دوشوں سے بری ہیں تو وہ ان نوے فیصدی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں منہ شریر پر جو چمک ہوتی ہے۔ برہم چریہ سے ہوتی ہے۔

۳۶ برس تک گوروکل میں رہنا چاہیئے۔ تب شریر۔ بدھی اور ودیا بدھی کی تکمیل ہو سکتی ہے لیکن ہمارا دوش ہے کہ اپنے بالکوں اور کنیاؤں کو شروع سے ہی اچھی شکھشا نہیں دیتے۔ ان کے دلوں میں شروع سے پاپ اور ڈر بٹھا پیدا ہو جاتے ہیں اور

بان پرست آشرم کی وجہ سے پراچین زمانہ میں بڑے بڑے ڈاکٹر وکیل اور دوکاندار پچاس برس کی عمر میں اپنی پریکٹس چھوڑ کر جنگلوں کو چلے جاتے تھے۔ اور لڑکوں کے لئے میدان چھوڑ دیتے تھے

بان پرستھ آشرم بیکاری کا حل بھی کر دیتا تھا جو ڈاکٹر یا وکیل ریٹائرڈ ہو کر جنگلوں کو جاتے تھے وہ ہر طرح سے لڑکوں کو صلاح و مشورہ دیتے تھے۔ ہر شہر کے قریب بان پرستوں کے گروہ ہوتے تھے۔ اور گرہستیوں کے لڑکے مفت جا کر ان سے تعلیم حاصل کرتے تھے۔ نہ وہ فیس لیتے تھے۔ اور نہ گورنمنٹ سے انہیں کسی قسم کی امداد ملتی تھی۔ انہیں گوروکل کہا جاتا تھا۔

برما کے اندر اب بھی یہ طریقہ ہے۔ اور بان پرست آشرم کی جھلک باقی ہے۔ وہاں ستانوے فیصدی پڑھے لکھے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں بہت تھوڑے آدمی پڑھے لکھے ہیں۔

پراچین زمانہ میں چار آشرم تھے۔ برہم چریہ گرہست بان پرستھ اور سنیاس آشرم۔

برہم چریہ میں برہم چاری تیاگ اور تپ سے اپنے آپ کو بھوگ کے لئے تیار کرتا ہے گرہست میں وہ تین چار بچوں کا باپ بن جاتا ہے۔ ماتا تیاگ اور سیوا کا سبق پڑھتی ہے۔ اور باپ برہم چریہ کے آشرم میں قربانی کا سبق سیکھتا ہے بان پرست آشرم والے بچوں کو اپنا بچہ سمجھتا ہے اور جنگل میں بیٹھا ہوا پوری قوم کے بچوں کی سیوا کرتا ہے یعنی اپنے گاؤں کے بچوں کی سیوا کرتا ہے۔ یہ سیوا کا دائرہ محدود ہوتا ہے۔

سنیاس آشرم میں وہ تمام دنیا کے بچوں کو اپنا بچہ سمجھتا ہے۔ اور وہ ملک کا فکر ملک وہ گاؤں سے نکل کر دنیا پر پہنچتا ہے اور وہ دنیا کی سیوا اپنا کرتویہ سمجھتا ہے۔ اس لئے سنسار کی سیوا کا برت لیتا ہے۔ اس وقت لیگ آف نیشنز کی کرسیوں پر جو بیٹھتے ہیں۔ وہ دنیا کے معاملات کے ٹھیکیدار ہیں۔ ان کی جگہ ایسے سنیاسیوں کو کرسیوں پر بٹھانا ضروری ہے۔ شتابدی کا بھی یہی پیغام ہے۔

آریہ سماج بھلوال میں شدھی

مورخہ ... کو آریہ سماج شدھ بھلوال میں مسمی سکل شاہ کو جو کہ عرصہ تین سال کا ہوا ہندو سے مسلمان ہو گیا تھا۔ اس کی اپنی خواہش ظاہر کرنے پر اسے دوبارہ ہندو دھرم میں لایا گیا۔ اور اس کا نام رام آسرا (سابقہ نام) رکھا گیا۔ یہ شدھی سوامی سدانند جی مہاراج نے کرائی۔ شدھی کے پشچات بابا رام آسرا مل نے اس شبھ ورشوں اور دیوؤں میں اپنے ہاتھ سے مٹھائی تقسیم کی

پنڈت ٹھاکر دت جی (امرت دھارا) صدر استقبالیہ کمیٹی کا ایڈریس

تین لاکھ روپے کے سرمایہ سے ٹرسٹ منڈل قائم کیا جائیگا۔

آریہ سماج کی شاندار خدمات کا اعتراف

تین بجے بعد دوپہر آریہ سمیلن کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ سب سے پہلے پنڈت ٹھاکر دت جی آف امرت دھارا چیئرمین استقبالیہ کمیٹی نے اپنا ایڈریس پڑھا پنڈت ٹھاکر دت نے ایڈریس کے دوران میں کہا۔ کہ پرمیشور کی مہان کرپا ہے۔ کہ آریہ سماج دھرم والی نے آج پچاس برس پورے کر لئے ہیں۔ قدیمی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پرچار کا کام کرتے ہوئے پچاس برس پورے کئے ہیں وہ دونوں اکٹھے منائے جا رہے ہیں۔ ہمارا مشن وہی ہے۔ جو مہرشی دیانند نے چلایا تھا۔ رشی دیانند اس یگ کے آچاریہ ہیں ان کی بدھی ویدک گیان سے بھرپور تھی۔ ان کے قائم کئے ہوئے نیموں پر چلنا ہمارا فرض ہے میں کئی دنوں سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ ہمارے بڑے بڑے اپدیشک اپنے لیکچروں میں ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ جو ہو سکتا ہے کہ اچھی ہوں۔ لیکن رشی دیانند کے سدھانتوں کے انوکول کدا پی نہیں ہوتیں اس سے میرا مطلب یہ نہ سمجھا جائے کہ میں خیال کی آزادی کو روکنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس وقت بھول ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص اپنے وچار کو آریہ سماج کے نیم کہنے لگتا ہے۔ اور ان کا اپدیش دینے لگتا ہے۔ وچار بھید کو سہن نہ کرنا بھول ہے۔ اور وچار بھید کو ہٹ پوروک دوسروں پر ٹھونس دینا اس سے بھی بڑی بھول ہے۔

آریہ سماج کے پرچارکوں کو اس چیز کا پرچار کرنا چاہیئے جو رشی دیانند کے اصولوں کے انوکول ہے یا جس کو سارا سماج پاس کر دے۔ اس سے ہمارے درمیان کے بہت سے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

کئی اصحاب خیال کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی اُنتی کچھ رک گئی ہے۔ اور کئی بڑے بڑے آدمی اس سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔ اور نئے آدمیوں میں پہلا سا اُتساہ نہیں ہے۔ ہمیں ان سب کا حل کو سوچنا چاہیئے۔ میرے وچار میں بھگتی بھاؤ اور سنگٹھن پیدا کرنا چاہیئے۔ آریہ سماج میں آنے والوں کو آتمک خوراک ملنے کی بڑی ضرورت ہے۔ سنگٹھن سیوک کبھی آپس میں لڑ جھگڑ نہیں سکتے۔ بھگتی پیدا ہونے سے ہی سچا پرچار ہو سکتا ہے۔

آج کل کا نئی پیڑھی کا آریہ سماج میں بڑھ گئے ہیں تو بھی ... ویدوں میں آریہ سماج کا اتنا پرچار نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اس سے ہوتا تھا۔ جب کہ ہر ایک سبھا سد اپنے کو پرچارک سمجھتا تھا۔ جب مہاتما منشی رام جیسے کامیاب وکیل بھی دو تارا ہاتھ میں لے کر گلیوں میں گاتے پھرتے تھے۔ میں ویسے ہی گرہستی پرچارک پیدا ہونے کی ضرورت کو محسوس کرتا ہوں۔ ویسے بان پرست اور سنیاس آشرم کی بھی اُنتی ہونی چاہیئے بان پرست وشیش استھان پا کر تو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ جو گھر میں رہتا ہوا بھی پبلک سیوا میں اپنا تن من دھن لگاتا ہے۔ یہ بان پرستی ہی ہے۔

آریہ سماج کی سب سے بڑی ضرورت وید کے کہے ہوئے اصولوں کو سادہ الفاظ میں تمام دنیا میں پہنچانا ہے۔ وید کی ہدایات کو جاننے کی ہر مذہب اور ہر ملک کو خواہش ہے۔ کمال پاشا اب ٹرکی میں ان کا ترجمہ کرا رہے ہیں۔ جرمن۔ انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں پہلے ہی ویدوں کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ مگر وہ ترجمہ غلط ہونے کے باعث لوگوں کے دلوں میں ویدوں کی وہ عظمت نہیں بیٹھتی۔ جو بیٹھنی چاہیئے۔ اس لئے آریہ سماج کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ویدوں کا سرل ترجمہ اور صحیح ترجمہ ہر زبان میں کر کے لوگوں تک پہنچانا چاہیئے۔

اچھوت اُدھار

آریہ سماج کو اس کے اور کاموں کے ساتھ ساتھ دلت اُدھار کی طرف دھیان دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اس سمسیا کو صرف آریہ سماج ہی حل کر سکتا ہے۔ کیونکہ رشی دیانند ہر ایک انسان کو برابر ترقی کا موقعہ دیتے ہیں۔ رشی دیانند جنم کی بجائے گن۔ کرم۔ سبھاؤ کو اونچا جانتے ہیں۔ اور ترقی کے میدان میں سب کو یکساں چھوڑتے ہیں۔

آخیر میں شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے چند نہایت ضروری اقوال بیان کرتا ہوں۔ جو ہر ایک دیش ہتیشی کو یاد رکھنے چاہئیں۔

• اپنے دیش اور دیش کے سب نسلوں کا اصلی ہت آریہ سماج سے ہی ٹھیک طور پر ہو سکتا ہے۔ اس واسطے جو اُنتی کرنا چاہو۔ تو آریہ سماج کے ساتھ مل کر اس کے اُپدیش کے مطابق عمل کرنا سویکار کرو۔ نہیں تو کچھ ہاتھ نہ لگے گا۔ جب آریہ سماج آریہ ورت دیش کی اُنتی کا باعث ہے۔ دنیا کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک سبھاسد کو مناسب ہے۔ کہ وہ اپنے گھر کے کاموں سے بھی زیادہ سماج کی اُنتی میں پرشارتھ کرے

اور جب ورکت ہو۔ تو سارا سماج کی اُنتی ... ہے اس سماج کے پردھان وغیرہ سب ... کو آپس میں پریم پوروک۔ ابھیمان ... وغیرہ درگنوں کو چھوڑ کر اپکار کا وچار ... سے اور ویر کو چھوڑ کر اپنی آتما کی طرح ... کو سمجھیں۔"

اس کے بعد پنڈت ٹھاکر دت شرما ... تجویز اور شری نارائن سوامی جی کی ... آچاریہ رام دیو جی کی تائید مزید کے بعد ... سنگھ رئیس درگ ایم۔ ایل۔ اے پردھان ... پرتی ندھی سبھا سی۔ پی آریہ سمیلن کے ... ہوئے۔ اور انہوں نے اپنا ایڈریس پڑھا

صاحب صدر کا ایڈریس

بابو گھنشیام سنگھ نے اپنے ایڈریس ... میں کہا۔ کہ اس مہوتسو کی عظمت اس بات ... کہ ایسے کام کرتے پچاس برس گذر گئے۔ ... عظمت اس لئے ہے۔ کہ اس سبھا نے ... سماج کی اُنتی کرنے میں پچاس ... لگائے۔

رشی دیانند نے جب بھارت ورش ... شروع کیا۔ تو اس سمے سماج کی برائیاں ... کھوکھلا کر رہی تھیں۔ ان سب کے ... دیانند اور اس کے بعد آریہ سماج نے ... اس میں سچا پرچار کی۔ ویدک دھرم ... کا دھرم ہے۔ آریہ سماج کا کام اس دھرم ... کرنا اور پرچار کرنا ہے۔ نیز آریہ سماج ... آریہ سماج نے بھارت ورش کی ... اونچا کرنا۔ اور بھارت واسیوں کو ... کے مطابق چلانا ہے۔ یورپین تہذیب ... کے موافق نہیں ہے۔ ہمارے جیون کا ... ہونا چاہیئے۔ سادگی اور اعلیٰ خیالات ... خرچی سے پرہیز اور ڈی سینٹرلائزیشن ... راستے میں ہر ایک چیز کے لئے مرکز ... مغربی طریقہ بھارت ورش کے لئے ... ہمیں اپنے سب کام اپنے ہاتھ سے ... ہی کرنے چاہئیں۔ مجھے یہ دیکھ کر ... کہ ہمارے لوگ اچھی مغربی باتوں کی ... کرتے۔ لیکن بری باتوں کو جلد ... ہماری بہنیں بھی اس بری ... فیشن کے سوا سولہ آنے ... مگر ان کے گنوں کو گرہن نہیں ... ایڑی کی جوتی پہننے میں کوئی ... شملہ میں لیڈیاں لیفٹیننٹ کو ... دیکھتا ہوں۔ مگر وطن کی ... کو ویسے ہی گھوڑے کی سواری ... آنکھیں ترستی ہی رہیں۔

آرین لیڈروں ...

اس کے بعد آپ نے ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جی کا دان

آریہ جی نے اپنا سب کچھ آریہ سماج [illegible] بان کر رکھا ہے۔ لیکن شتابدی کے آخری دن ودیا کھیان دیتے ہوئے اعلان کر دیا۔ کہ "میں اپنا جدی مکان [illegible] قیمت مجھے معلوم نہیں سبھا کو دان دیتا [illegible]" مکان کی قیمت خواہ کچھ بھی کیوں [illegible] لیکن ہماری رسے ہیں لکھ پتیوں کے [illegible] ہوں روپیہ کا دان۔ اس پر ہزار بار قربان [illegible] یا جا سکتا ہے۔

آچاریہ دیوشرما جی کے تھیلے کی نیلامی

شری پنڈت دیوشرما جی آچاریہ گورو کل کانگڑی بھی ذات القوم بزرگ ہیں۔ آپ اپنا سب کچھ ویدک دھرم اور گورو کل کے لئے قربان کر چکے ہیں۔ لیکن جب اپیل کے بعد چندہ جمع ہونا شروع ہوا۔ تو کسی والنٹیر نے بالٹی ان کے سامنے بھی کر دی اور پرارتھنا کی۔ کہ کچھ دلوائیے۔ تو آچاریہ جی نے فرمایا۔ "میرے پاس اب رکھا ہی کیا ہے۔ جو ڈالوں۔ ہاں یہ تھیلا ہے۔ لو اسے بھی ڈال دیتا ہوں"!

یہ کہہ کر آپ نے اپنا تھیلا بالٹی میں ڈال دیا۔ سردار لکھا سنگھ جی۔ دہلی والے نے یہ تھیلا سٹیج پر کھڑے ہو کر نیلام کیا۔ بولی بڑھتے بڑھتے ۱۰۱ تک پہنچی۔ جو لالہ روپ شاہ جی نے دی تھی۔ لیکن کچھ منٹ ٹھہرنے کے بعد رقم اور بڑھنے لگی۔ آخرش پنڈت رامیشور جی سناتک نے سناتک منڈل کی طرف سے ۱۵۱ روپیہ کی بولی دی۔ اور اسی پر نیلام ختم ہوا۔ اب یہ تھیلا گورو کل کانگڑی میں بطور یادگار رکھا جائیگا اگرچہ آخری بولی سناتکوں نے دی اور تھیلا انہی کو دیا گیا۔ لیکن لالہ روپ شاہ نے جو ۱۰۱ روپیہ کی بولی دی تھی۔ آپ نے وہ روپیہ بھی شتابدی فنڈ میں دان دیدیا۔

پروفیسر ہاسانند کے کھیل

۱۱ اپریل کی رات کو سندھ کے مشہور جادوگر پروفیسر ہاسانند جی نے ہاتھ کی صفائی کے حیرت انگیز کھیل دکھائے۔ جنہیں دیکھ کر ناظرین عش عش کر رہے تھے۔

پروفیسر صاحب صرف کھیل ہی نہیں دکھاتے تھے۔ بلکہ ساتھ ساتھ پرچار بھی کرتے جاتے ہیں۔ جس سے بہت اچھا پربھاؤ پڑتا ہے

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مختصر ضروری نوٹ

اردھ شتابدی مہوتسو کے پربندھ میں جن سجنوں نے ادھیکاریوں کو کافی سہایتا دی ہے کے واسطے سبھا کے ادھیکاری اُن مہانوبھاؤں کا خاص طور پر دھنیواد کرتا ہے

(۱) لالہ ہردیال جی پردھان دل پتی آریہ ویردل۔

(۲) شری لالہ تاراچند جی سجنتی مہنڈال جی۔ پنڈت جگن ناتھ ایڈیٹر آزاد کے پربندھ میں

(۳) شری پنڈت شولال جی ادھشٹاتا۔ رشی لنگر۔

(۴) شری لالہ حکم چند جی۔ لالہ موہن لال جی اور مہاشہ نند لال جی پنڈال کے پربندھ میں۔

(۵) شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ۔ جلوس۔

(۶) " دیس راج جی۔ شری پرتھوی راج جی۔ پنڈت بنواری لال جی۔ اکوموڈیشن

(۷) " ڈاکٹر دھنی رام جی۔ ڈاکٹر سودرشن جی۔ ڈاکٹر دھرم پرکاش جی۔ ڈاکٹر داور صاحب میڈیکل۔

(۸) گوروکل کورکشیتر کے برہمچاری۔ سجاوٹ

(۹) شری مہاشہ چونی لال جی۔ شری مہاشہ کندن لال جی۔ انکوائری آفس۔

(۱۰) شری نرنجن ناتھ جی ایڈیٹر ودیالیہ۔ ٹکٹ۔

(۱۱) پنڈت دیوکی پرشاد جی پروہت آریہ سماج وچھووالی۔ پرکاشن اور ٹکٹ۔

(۱۲) بھگت منگت رام جی گوروکل کورکشیتر۔ پروفیسر ونیش بندھو۔ مہاشہ جگدیش چندر جی پر بھو کیرتن۔

(۱۳) گوروکل سانگڑی اور کورکشیتر کے برہمچاری کھیلوں میں۔ اور کنیا گوروکل اور ڈیرہ دون اور کنیا گوروکل اور کنیا مہاودیالیہ جالندھر۔ مہیلا سمیلن میں۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل سجنوں نے کارروائی میں حصہ لینے کی جو کرپا کی ہے۔ سبھا ان کا دھنیواد کرتی ہے:-

شری پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج۔
شری پنڈت شری پاد دامودر ساتولیکر جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔
شری پنڈت جے دیو جی وید بھاشیکار۔
شری پنڈت دھرم دیو جی ودیاواچسپتی جی۔
شری یت لالہ گھنشیام سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے۔ شری پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی
شری مہاتما ہنسراج جی۔ لالہ مولراج جی۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔
شری سوامی دیانند جی مہاراج۔ شری سوامی برتانند جی مہاراج۔
شری ودیا واچسپتی۔ ڈاکٹر بھگوان داس جی۔ شری پنڈت دیوشرما جی۔ منشی پریم چند جی
چندرگپت ودیالنکار۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار۔
شری لالہ رام کرشن جی
شری لالہ لبھو رام جی نیّر
" پنڈت لوکناتھ جی
مہاشہ سنت رام جی مہاشہ جگدیش چندر جی
لائل پور۔ گوروکل کے برہمچاری۔ گوروکل کورکشیتر
شری برہم دت جی جگیاسو۔
شری پنڈت ایشور چندر جی
مادھو جی ہنڈاری
راج بہادر سرشار۔ کوی سمیلن
شریمتی ودیاوتی جی۔ شریمتی سیتا دیوی جی۔ کنیا گوروکل کی چھاترائیں۔
پنڈت بھگتی رام جی۔ شری پنڈت جگن ناتھ جی۔ نرگت رتن۔ لالہ بھگوان داس۔

آریہ ویردل

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اردھ شتابدی مہوتسو کے اُپلکش میں جو جو پروگرام کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک آریہ ویردل کی سبھا تھا۔ جو پہلے بھی کئی بار پنجاب میں اس دل کے بنانے کی تحریک کی گئی۔ پرنتو جو سپھلتا اسے اس بار پراپت ہوئی ہے۔ وہ پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ کارن یہ ہے کہ اس سبھا نے نہایت سنجیدہ طور پر آریہ ویردل کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کے وسیع پیمانہ پر سنگٹھت کرنے کی آگیا دی۔ ہماری خوش قسمتی سے لالہ ہردیال جی بی۔ اے۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز بھی اس وقت سروس سے ریٹائرڈ ہو چکے تھے۔ انہوں نے بڑی پرسنتا پوروک آریہ ویردل کے سنگٹھن کے لئے اپنی سیوا سبھا کو پیش کر دی۔ آپ پچھلے کئی ماہ سے دورہ کر کے شہر بشہر کا سفر کرکے اس دل کے سنگٹھن کا کام کر رہے ہیں۔ اس وقت تک باقاعدہ طور پر منظم آریہ ویروں کی تعداد پنجاب بھر میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔

اردھ شتابدی مہوتسو پر جو آریہ ویر پدھارے انہوں نے نہایت محنت اور جانفشانی سے اپنے فرائض ادا کئے۔ پنڈال۔ جلوس۔ انکوائری آفس۔ تارا۔ ڈسپنسری۔ پہرہ۔ رشی لنگر وغیرہ میں ان کی سیوائیں نہایت قابل قدر تھیں۔ کہ اتنا بڑا مہوتسو اتنی شان و شوکت اور خوش اسلوبی اور نرو گھنت پوروک سرانجام پایا۔ اس بات کا سہرا آریہ ویردل کے سر ہے۔ میں اس کے پرانتیہ دل پتی لالہ ہردیال جی کا اور سب منڈل پتیوں تتھا سب آریہ ویروں کا دھنیواد کرتا ہوں۔

اس بار آریہ ویردل کے متعلق ایک خاص بات یہ تھی۔ کہ جہاں سینکڑوں آریہ ویر دل سیوا کے لئے پیش تھے۔ وہاں آریہ ویرانگنائیں بھی ان سے پیچھے نہیں رہیں۔ لالہ چھبیلداس جی کی دھرم پتنی۔ شریمتی سیتا دیوی جی اور نخر قوم ڈاکٹر ستیہ پال کی سپتری کماری یشودھا دیوی نے بڑے پریشرم سے اکیسو کے قریب ویرانگناؤں کا ایک جتھہ تیار کیا ہے۔ اس بار پنڈال میں استریوں کی طرف سے بہت کم شور سنائی دیتا رہا۔ جلوس میں بھی استریوں نے حصہ لینے میں بڑے جوش و خروش کا اظہار ہوتا رہا۔ یہ سب کچھ آریہ ویرانگناؤں کے کارن تھا۔ میں اپنی سب بہنوں کا تہہ دل سے دھنیواد کرتا ہوں۔

آریہ ویروں کا کام اردھ شتابدی سے شروع ہوا ہے۔ ایسا سمجھنا چاہیئے۔ اور مجھے پوری آشا ہے۔ کہ اس دل کو دن دن مضبوط کیا جائیگا۔ اور آریہ ویر اور (بقیہ اگلے صفحہ پر کالم ۱ پر)

دھنیہ واد

(از پنڈت گیان چند جی بی۔ اے۔ منتری اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور)

پرم پتا پرماتما کا انیک دھنیہ واد ہے۔ جس کی انت کرپا سے اور دیا سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اردھ شتابدی مہوتسو سپھلتا پوروک سماپت ہوا۔ اس سپھلتا نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے۔ کہ پنجاب میں آریوں کا سنگٹھن ایک جاندار اور جیتی جاگتی سنگٹھن ہے۔ یہ سپھلتا اس بات کا بھی ثبوت ہے۔ کہ آریہ لوگ کس طرح سے اپنی شرومنی سبھا کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور اس کی آگیا انوسار ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو سکتے ہیں۔

پنڈال جسے نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا جس میں ۲۵ ہزار لوگوں کے بیٹھنے کے لئے جگہ مہیا کی گئی تھی۔ ہر وقت کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ اردھ شتابدی کا جلوس اپنی تعداد اور شان دونوں کے لحاظ سے پنجاب کے لوگوں کے لئے چرسمرنیہ رہیگا نیتا مہانو بھاؤ۔ سنیاسی مہاتما۔ اُپدیشک۔ اور بھجنیک دور دراز سے پدھارے اور انہوں نے اپنی امرت ورشا سے جنتا کو آنند کیا۔ پانچسو آریہ ویروں اور ویر انگنائیں مہوتسو میں شامل ہو کر نہایت تن دہی اور محنت سے اپنے فرائض کی ادائے گی اور مہوتسو کی رونق کو دو گنا کر دیا۔

رشی لنگر میں ایک وقت میں اڑھائی ہزار کے قریب لوگ بھوجن کرتے رہے۔

اتارا کے لئے جو انتظام کیا گیا تھا سکولوں اور کالجوں کی بلڈنگیں ناکافی ثابت ہوئیں۔ اور آخر خیموں کی سٹی ان لینی پڑی۔ ٹورنامنٹ میں چالیس کے قریب ٹیمیں داخل ہوئیں۔ اور ان کے میچ ہزاروں کی کشش کے باعث بنے رہے۔

سٹیشن پر سوآگت کے لئے دن رات ہمارے والنٹیر سیوا کے لئے موجود ہے۔ اور یاتریوں کو سٹیشن سے آرام سے جگہوں پر پہنچانے کے لئے بسوں۔ لاریوں۔ اور تانگوں کا باقاعدہ انتظام مقررہ نرخ پر کیا گیا۔ لگاتار گیارہ روز تک یگیہ ہوتا رہا۔ جس میں ہزاروں نرناری شامل ہوتے رہے۔ پرتی دن پراتہ کال پربھو کیرتن کی شوبھا نرالی تھی بھگتی کا ایک دریا بہہ جاتا۔ اور اُپستھت نرناری آنند اور مستی سے جھوم جاتے۔ انکوائری آفس والوں نے دن رات جاگ کر لوگوں کو اطلاعات پہنچانے کا کام کیا۔ اور ہر طرح یاتریوں کو آرام دیا۔

ٹیلیفون اور تار گھر جاری کئے گئے ریلوے کی طرف بکنگ آفس اور ڈیلیوری آفس جاری کئے گئے۔ ڈسپنسریوں اور اوشدھالیوں کا باقاعدہ انتظام کیا گیا۔

گوروکلوں کے برہمچاریوں کی کھیلوں کے وقت حاضری کا کوئی اندازہ نہ رہا۔ اتنی بھیڑ بھاڑ ہو گئی کہ وقت مقررہ سے پہلے کھیلیں بند کرنی پڑیں۔

میونسپل کمیٹی کی طرف سے صفائی اور چھڑکاؤ پانی اور حقوں وغیرہ کا قابل تعریف انتظام کیا گیا۔ پریس لاہور کی سبھی اخباروں کے رپورٹر کارروائی کی ٹھیک رپورٹ لینے کے لئے پنڈال میں ہر وقت موجود ہے اور اپنے فرائض کی سرانجام دہی نہایت خوش اسلوبی سے کرتے رہے۔

مہوتسو کے پرارمبھ اور جھنڈا لہرانے کا درشیہ اپوروا تھا۔ سماپتی کی کارروائی کے سمیہ پنڈال بھر میں آنند کی موجیں مار رہی تھیں۔ نرناری اپنے مہوتسو کی سپھلتا پر پھولے نہیں سماتے تھے۔ نگار پانچ دن تک گورودت بھون کے وسیع میدان میں استری پرشوں کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا تھا۔

۱۲- اور ۱۳- اپریل کی راتری دیپ مالا کا درشیہ بڑا سہاونا اور دلکش تھا۔ غرضیکہ مہوتسو سمپند ہی ہر ایک کارروائی پورو تی اور سندر تھی۔ میں اس سب کے لئے سبھا کے ادھیکاریوں کی طرف سے آریہ جنتا کو ہارک دھنیہ واد دیتا ہوں۔

اس سمیلن نے آریوں کے حوصلوں کو دوگنا کر دیا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے یش اور کیرتی کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اس سپھلتا کے نرمان میں بلا مبالغہ ہزاروں لوگوں کا ہاتھ ہے پرتیک کا نام لے کر دھنیہ واد کرنا کٹھن ہے میرا ہردیہ سے ان سب بھائیوں کا دھنیہ واد نکل رہا ہے۔ جنہوں نے کسی پرکار بھی اس مہوتسو کی شوبھا بڑھانے میں سہایتا دی ہے۔

داتی مہانو بھاؤ۔ ہزاروں نرناریوں نے باوجود موجودہ زمانہ کے آرتھک آر تھک کشٹ کے دل کھول کر دان دیا ہے۔ ان سب کا دھنیہ واد کیا جاتا ہے۔

سبھا کے اپدیشک تھتا بھجنیک لگاتار نو مہینے تک اپنے آرام کو تلانجلی دے کر دن رات سرگرمی سے دھن سنگرہ کا کاریہ کرتے رہے۔ اور جنتا کو مہوتسو میں سملت ہونے کے لئے اتساہت کرتے رہے۔ اس سب کا دھنیہ واد کیا جاتا ہے۔

آنریری منجسٹ۔ بہت سے آنریری سجن اور اور دیویاں گھوم کر دھن سنگرہ کا کاریہ کرتے رہے ہیں۔ اور سبھا کاریالیہ میں اور دیگر جگہوں پر مختلف فرائض کو سرانجام دیتے رہے ہیں ان سب کا دھنیہ یاد کیا جاتا ہے۔ خاص کر شری سوامی ویدانند تیرتھ جی پنڈت سداشو جی رائے صاحب امرت لال جی پردھان آریہ سماج انبالہ چھاؤنی۔ لالہ رکھی کیش جی پردھان آریہ سماج گورداسپور۔ اور مہاشہ اچھرو رام جی ساندل کا میں بہت ہی آبھاری ہوں۔

آریہ ویروں کے نام سندیش

(از آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

اردھ شتابدی کے مہوتسو پر جس کرتویہ پرائنتا کے بھاؤ سے پریرت ہو کر تم نے اُپستھت جنتا کی سیوا کی ہے۔ وہ واستو میں سراہنیہ ہے آریہ سماج کے اتہاس میں پنجاب میں سب سے بڑے سموہ کا پربندھ کوئی سادھارن بات نہ تھی شکشت پولیس بھی اس کاریہ کو اس تت پرتا سے شاید نہ نبھا سکتی۔ جس طرح تم نے نبھایا ہے جب کہ تم میں سے بہت سے ایسے تھے جو اس کاریہ کے لئے شرو ہٹا گئے تھے۔ تمہاری اپوروا سپھلتا اور رشی کے پوتر مشن میں تمہاری اٹوٹ شردھا پر تم کو تم کو بدھائی دیتا ہوں۔ جہاں تم پورن نیتر یا

(انضباط۔ ڈسپلن) میں لئے وہاں خیشتا قرب نے نہیں چھوڑی مجھے پورن وشواس ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا تمہارے سنگٹھن کو چرستھائی بنائے گی۔ اور تم ایسے اوسروں پر جنتا کی سیوا کا پنیہ کرم سدا کرتے رہو گے۔ تم کو میرا آشیرواد ہے۔ میں تم کو اس سے اچھا سندیش نہیں دے سکتا۔ کہ تم اپنے پوجیہ دلیپتی کی آگیا میں اور ان کے چرن چنھوں پر چلو۔

پنجاب کے آریہ ویروں کا دھنیہ واد

میں صدق دل سے اعلان کرتا ہوں کہ پنجاب کے قریباً ۳۵ مقامات سے آئے ہوئے آریہ ویروں نے سبھا کی اردھ شتابدی کے دوران میں جس محنت۔ سرگرمی اور جانفشانی سے کام کیا اس کا اندازہ ناظرین اس اعلان سے کر سکتے ہیں جو شری آچاریہ رام دیو جی پردھان سبھا و پنڈت گیان چند جی منتری اردھ شتابدی نے کیا ہے۔ جو اسی پرچہ میں دوسری جگہ لکھے گئے ہیں۔ لیکن ان میں سے بھی سرہند آنلہ آریہ ویروں نے تو خاص طور پر بڑی اور اولوالعزمی سے کام کیا۔ جہاں کہیں بھی لگایا گیا۔ انہوں نے بلا چوں و چرا وہاں کام اور ہر پرکار سے سیوا کرنے میں دل و جان وقف کر دیا۔ اس کے علاوہ مغلپورہ۔ دھرم پورہ چھاؤنی ٹوٹ کپورہ۔ فیروز پور۔ بٹالہ گگنگ۔ لدھیانہ۔ کیندریہ اناتھالیہ راوی کے آریہ ویروں نے نہایت پامردی اور جانفشانی سے کام کیا۔ ان تمام بھائیوں کا صدق دل سے دھنیواد کرتا ہوں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ وہ انہیں دھرم کاریوں کے لئے زیادہ سے زیادہ اُتساہ بخشیں۔

(بردیال دلپتی آریہ ویردل)

میرے چار رفقاء کار!

اسی سلسلہ میں میں اپنے ان چار معاونوں کا مختصر سا رفقاء کار کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی مدد کے بغیر خاکسار میں اتنا کام کر سکنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو جاتا۔ کہ جن کی مدد سے کام پورا ہو چکا ہے۔ ان مہانو بھاؤں کے شبھ نام یہ ہیں لالہ چمن لال جی لدھیانہ۔ شری لال گوپال کرشن جی راولپنڈی۔ شری چوہدری دوارکا داس جی شری چوہدری گوپال سروپ جی ایڈووکیٹ سرسہ ان بھائیوں نے دل کھول کر مدد کی۔ اصل بات یہ ہے کہ میرا تو صرف نگرانی کا تھا حقیقی کام کرنے والے تو یہی تھے ان بھائیوں کا بتہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان جیسے سرگرم آریہ ویروں کی تعداد آئے دن روز افزوں ہو۔

(بردیال دلپتی آریہ ویردل)

آریہ ویر دل

(بقیہ صفحہ الف)

ویر انگنائیں اپنے کرتویہ پالن میں ادھک سے ادھک اُتساہ دکھائیں گے۔ مجھے وشواس ہے کہ سبھا کی اپنی سنرکشتا کا ہاتھ اس دل پر برابر رکھتی رہیگی۔ میں سب آریہ سماجوں اور آریہ جنتا سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ آج کل جو حالات ہمارے دیش میں اور خاص کر ہمارے صوبہ میں پیدا ہو چکے ہیں۔ ان میں کوئی سوسائٹی والنٹیروں کی فورس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور نہ اپنی شان کو برقرار رکھ سکتی ہے۔ اس لئے ہم سب کا فرض ہے۔ کہ اس دل کی من اور دھن دونوں سے سہایتا کریں۔

گیان چند منتری اردھ شتابدی
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

نئی یونیورسٹیوں اور کالجوں کا ذکر کیا۔ اور یہ ظاہر کیا کہ آریہ سماج کو ایک آرین یونیورسٹی کی بڑی ضرورت ہے۔ مقرر نے آریہ وواہ بل کا جو انھوں نے اسمبلی میں پیش کیا ہوا ہے۔ ذکر کیا۔ اور بتایا کہ گورنمنٹ کی جو مخالفت تھی۔ وہ ان سے بات چیت کرنے سے دور ہو گئی ہے۔ جس کے لئے وہ گورنمنٹ کے مشکور ہیں۔ آریہ لوگ جیب گن کرم کی رو سے شادی کرتے ہیں۔ اب ان کی وواہوں کو قانون سے جائز بنانا گورنمنٹ کا فرض ہے۔ غیر سرکاری بل اسمبلی میں تنگئی وقت کے باعث اکثر رہ جاتے ہیں۔ ہم کو اندولن کر کے گورنمنٹ کو مجبور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ایسے ضروری بل کو گورنمنٹ کا بل بنا کر پیش کرے۔

اس کے بعد صاحب صدر نے سرحد کے ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ ہر ایک سمجھ دار آدمی چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ اس کی مذمت کئے بنا نہیں رہ سکتا۔ سی۔ پی وہار کا حال مجھے معلوم ہے۔ وہاں مسلمان بھائیوں کی تعداد بہت کم ہوتے ہوئے بھی اُردو سکول ہیں۔ اور وہ میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے خرچ پر چل رہے ہیں۔ ویسا ہی سرحد میں اور پنجاب میں ہندی سکولوں کے لئے ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد مقرر نے وید کے بھاشیہ کی ضرورت کی طرف لوگوں کا دھیان دلایا۔ اور کہا کہ چاہے وہ مکمل ابھی نہ ہو سکے۔ چاہے اس میں کچھ خامیاں بھی رہیں۔ تو بھی اس کام کو شروع ہو جانا چاہیئے۔ وید ایشور کا گیان ہیں۔ مگر ترجمہ کرنیوالے انسان ہیں۔ جو کچھ بہتر سے بہتر ہم سے ہو سکے۔ کرنا چاہیئے۔

آریہ سماج کا مستقبل

مقرر نے آریہ سماج کے مستقبل کے متعلق کہا۔ کہ مہرشی کا جھنڈا جن سمرتیوں کو دور کرنے کے لئے کھڑا کیا گیا تھا۔ اس میں بہت حد تک کامیابی ہو گئی ہے۔ اور دوسرے لوگ بھی اب انہی میدانوں میں کام کر رہے ہیں۔ تو بھی ابھی آریہ سماج کے لئے بہت کام ہے مہرشی کے مشن کو پورا کرنے کا ذمہ آریہ سماج پر ہے۔ یورپین نیاوت کی بڑھتی ہوئی لہر سے ابھی ہم نے اپنے نوجوان لڑکے لڑکیوں کو بچانا ہے۔ اس لئے ہمارا کام آگے سے بہت بڑھ گیا ہے۔ آریہ سماج کے سنگٹھن کو قائم رکھتے ہوئے ہم میں اور ہمارے سناتن دھرمی بھائیوں میں جتنا تفرقہ کم ہو۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ جتنا ہم ایک ہوتے جائیں گے۔ اتنا ہی ویدک سماج کا بھلا ہوگا۔

اس کے بعد آریہ سمیلن کا اجلاس ہوا اور ایک بجے صبح تک ملتوی ہوا۔

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر
لابھ اٹھاویں۔ (مینیجر)

رشی دیانند کے سدھانتوں کی وجے

آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کا براڈکاسٹ بھاشن

انیسویں شتابدی میں رشی دیانند ہوئے۔ اس سمے ان کے سدھانتوں کا اپہاس کیا گیا۔ کیشو چندر سین کو ایک پتر میں پروفیسر میکسمولر نے یہ لکھا۔ کہ چار سو برس کے بعد "آریہ سماج" کی سماپتی ہو جائے گی۔ اور براہموں "دھرم ہندوستان کا راشٹریہ دھرم بن جائے گا۔ کنتو ستیہ یہ ہے کہ بیسویں شتابدی کو دیانند شتابدی کہنا چاہیئے اس شتابدی میں رشی دیانند کے سدھانتوں کی وجے ہو رہی ہے۔ یورپ کے ودوان رشی کے چرنوں پر گر رہے ہیں۔ ڈارون کے وکاس سدھانت رشی دیانند کے سدھانت کا ستھان Holistic Evolution نے لیا ہے۔ اس سدھانت کے انوسار ایک جنس دوسری جنس میں اپنے آپ پروتت نہیں ہو جاتی۔ اور نہ ہی دھیرے دھیرے پروتن ہوتا ہے۔ کنتو کوئی ادرشٹ شکتی ایک دم نئے گنوں کا پرویش کر کے جنسوں میں پروتن کر دیتی ہے۔ ارتھات ایشور کی ادھشٹاتا بیسویں شتابدی کے سائنس دان مانتے ہیں۔ Sir Oliver Lodge نے کیا سندر کہا ہے کہ " Science Positing affirms creative existance" ارتھات سائنس نشچت روپ سے جگت کے کرتا کے سدھانت کو مانتی ہے۔ وید کے وشیہ میں بیسویں شتابدی کے وچار نیتا صاف الفاظ میں رشی کے سدھانت کا پرچار کر رہے ہیں Emerson نے تو وید کے گن گائے ہی تھے کنتو Materlink ادھرت کر کے یہ کہتا ہے کہ وید منشیہ کے وچار اور اس کی بھاشا کے آرمبھ کا دیوتک ہے اور ساتھ ہی یہ کہتا ہے۔ کہ وید میں جو سچائیاں بتلائی گئی ہیں۔ ان سے بڑھ کر سچائی منشیہ جاتی کو اب تک پتہ ہی نہیں لگیں۔ وہ پرواہ سے سرشٹی کی انادی مانتا ہے۔ پنر جنم کو بھی ایک وانچھنیہ سدھانت Materlink مانتا ہے۔ یاد رہے کہ کوئی سادھارن مغربی ودوان نہیں ہیں۔ بلکہ یورپ کے فلاسفروں اور سائنٹسٹوں کا شرومنی اور Noble Prize سے پراپت کر لیا ایسا ودوان ہے جس کے وار شنک وچاروں پر پستک لکھنے سے ہی کئی منشیہ پر سدھی پراپت کر چکے ہیں۔

یہ سب باتیں تو ہیں۔ لیکن یہ ایک مہا یگ پرورتن کا یگ ہے۔ سوشلزم کا یگ ہے۔ بڑے آشچریہ کی بات ہے۔ کہ سوشلزم کے بڑے نیتا ورن آشرم ویوستھا نے ۱۹۳۱ء میں ایک پستک نکالی۔ جس کا نام ہے New Model of the Universe.

اس پستک میں سنگھٹن کا پردھان دیکر اس لیکھک نے ورن ویوستھا کی بھرپور پرشنسا کی ہے اس نے بہت لمبا لکھا ہے۔ یہ لیکھ بہت چھوٹا ہے۔ کیول دو چھوٹے سے ادھرن میں یہاں دیتا ہوں۔ ایک ستھان پر وہ لکھتے ہیں:۔

Division into four casts represents an ideal social organisation in accordance with esoteric system. The reason for this lies of course, in the fact that it is a material, division.

Whether.... people wish or not, whether they recognise it or not, they are divided into four casts, there are Brahmans there are Kashatriyas there are Vaishyas and there are Shudras.

No human legislation no philosophical intricacies, no |........ Pseudo- Sciences and no forms of terror can abolish this fact, and the normal functioning and development of human societies are possible only if this fact is recognised and acted on."

اس کا کارن یہ ہے۔ کہ سماج کو ورنوں میں وبھکت کرنا ہی ادرش سماجک رچنا ہے۔ کارن یہ ہے۔ کہ اس پرکار کی ویوستھا ہی سوبھاوک ویوستھا ہے چاہے لوگ چاہیں یا نہ چاہیں۔ وہ مانیں یا نہ مانیں وہ چار ورنوں میں وبھکت ہوتے ہی ہیں۔ سماج میں براہمن بھی رہتے ہیں۔ کشتریہ بھی رہتے ہیں ویش وہ شودر بھی۔ منشیہ کا بنایا ہوا کوئی قانون کوئی دارشنک وچیدگی۔ کوئی جھوٹا وگیان اور کسی پرکار کے اتیاچار سے یہ تنقیدت نہیں سکتا۔ اور سماج کی اچت ویوستھا تبھی سمبھو ہے۔ اگر ورنوں کو مانا جائے۔ اور ان کی ویوستھا کی جائے۔ وہ پھر لکھتے ہیں۔

" But even an accidental approach to a right division into casts immediately gives a result which lights up History for many centuries afterwards."

اگر کسی سمے بھی ورنوں کی ویوستھا کہیں ہو جائے تو کئی شتابدیوں تک منشیہ جاتی اننتی کرتی رہتی ہے وہ آگے چل کر بھی لکھتے ہیں۔ روس کا کلیان بھی بالشوزم سے نہیں ہوگا۔ بلکہ ورن آشرم ویوستھا سے ہوگا۔"

بڑے چتر کی بات ہے۔ کہ اس پستک کو لکھنے کے کارن اس کو روس سے نکال دیا گیا ہے۔

۱۹۳۲ء میں H.G.Wells نے ایک پستک لکھی۔ جس کا نام تھا The work wealth and happiness of mankind.

اس پستک کے آٹھویں ادھیائے میں ورن ویوستھا کی پورن ویاکھیا ہے۔ ورنوں کا نام وہ Persona رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ شکشت سماج میں تین Persona ورن ہونے چاہیئں۔ برہمن، کشتریہ اور ویش براہمنوں کے وشیہ میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ وہ اپریتک ہی نہیں ہونے چاہیئں۔ کنتو ودھیا یگ، کلا کار، چترکار، لیکھک، ویچتا، وید، نیائے ادھیش۔ وشیش گیہ اور شاسکوں کے منتری بھی برہمن ہونے چاہیئں۔ اور برہمنوں کا یہ ادھکار تیاگ اور آتم سمرپن ہونا چاہیئے۔ سارے ادھیائے کا سنکشیپ میں یہاں نہیں دے سکتا۔

۱۹۳۰ء میں بابو بھگوان داس نے socialism پر ایک پستک لکھی۔ جس سے بھی سپشٹ ٹپکتا ہے کہ Socialism کا وچار ادھورا ہے۔ جب تک اس کے ساتھ ورن ویوستھا کے وچار کو سملت نہ کیا جائے۔

۱۹۳۵ء میں Olland کے ایک پرسدھ ودوان ڈاکٹر نے دھرم اور سوسائٹی کے نام

اردھ شتابدی جوبلی کی نمائش کا افتتاح

لاہور ۱۴ اپریل - آج ساڑھے پانچ بجے دوپہر گورودت بھون میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں سینکڑوں کی تعداد میں معززین لاہور کی موجودگی میں ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے سودیشی نمائش کی رسم افتتاح ادا کی۔

آچاریہ رام دیو جی!

آچاریہ رام دیو جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج کا دن آریہ سماج کی تاریخ میں ایک یادگاری دن ہے۔ آریہ سماج کے جنم داتا سوامی دیانند تھے۔ آپ سودیشی تحریک کے بھی جنم داتا تھے لاہور میں سودیشی تحریک آریہ سماج کے لیڈروں رائے بہادر مولراج اور مہاتما ہنسراج نے ہی شروع کی تھی۔

مہاتما گاندھی جی نے آریہ سماج کی سودیشی تحریک کو زیادہ زور سے چلایا۔ آریہ سماج کو یہی فخر حاصل ہے۔ کہ اس نے ملک کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے سودیشی تحریک کو چلایا اب آریہ سماج کی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر سودیشی نمائش کھولنے کا پربندھ کیا گیا۔ اور رسم افتتاح مشہور آریہ سماجی و وطن پرست ڈاکٹر نارنگ نے ادا کرنی منظور کی ہے۔ آپ نے مہاتما ہنسراج جی سے کہا۔ کہ وہ سودیشی نمائش کی کامیابی کے لئے پرارتھنا کریں۔

مہاتما ہنسراج جی:-

آپ نے کہا۔ کہ میں آچاریہ رام دیو جی کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے آریہ سماج کی سچی سیوا کی ہے۔

آپ نے کہا۔ کہ سودیشی اشیاء کا استعمال کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا کرتویہ ہے۔ سودیشی اشیاء پوتر ہوتی ہیں۔ رشی دیانند جنہوں نے آریہ سماج کی بنیاد رکھی تھی۔ مشہور دیش بھگت تھے اور سودیشی کی تحریک کو چلانے والے تھے۔ اُن کا کہنا تھا۔ کہ اگر آپ اپنے دیش کی بنی ہوئی چیزیں استعمال کریں گے۔ تو آپ ہندوستان کے فاقہ کش لوگوں کی امداد کریں گے۔ آپ نے کہا۔ کہ سودیشی پہننا دیش کی سیوا کرنا ہے۔ آپ نے ڈاکٹر گوکل چند کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طالب علم تھے۔ اور آریہ سماج کے پرسٹڈ نیتا ہیں۔ اور آریہ سماج کے ہر کام کو کرنا وہ فخر خیال کرتے ہیں۔ میں پرماتما سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ انہیں آریہ سماج کا کام کرنے کے لئے بہت عرصہ کے لئے زندہ رکھے۔ پرماتما سودیشی نمائش کو کامیاب بنائے۔ تاکہ لوگوں کو پتہ چلے۔ کہ آریہ سماج ایک زندہ سوسائٹی ہے۔

آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند جی نارنگ:-

جناب صدر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کا مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے سیوا کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ آپ حیران ہونگے۔ کہ یہ شخص بدیشی کپڑوں میں ملبوس کیونکر سودیشی نمائش کی افتتاحی رسم ادا کرتا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں نے سب کپڑے سودیشی پہن رکھے ہیں۔ اگرچہ انگریزی فیشن کے ہیں یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ آریہ سماج کے ذریعہ ہی سودیشی کا پرچار شروع ہوا ہے۔ ۱۸۹۶ء میں جب مہاتما ہنسراج جی گوجرانوالہ گئے۔ تو انہوں نے وہاں سودیشی کا پرچار کیا۔ میں اب تک سودیشی چیزیں استعمال کرتا ہوں پہلے میں کھدر استعمال کرتا تھا۔ مہاتما گاندھی کا ابھی پولیٹیکل جنم بھی نہیں ہوا تھا۔ جب کہ آریہ سماج نے سودیشی کی تحریک شروع کی تھی۔ اور حب الوطنی کا جذبہ لوگوں میں ٹھونسا تھا۔ اچھوت ادھار۔ سودیشی چیزوں کا استعمال۔ اور ہندی پرچار کو سب سے پہلے آریہ سماج نے شروع کیا تھا۔ اور بعد میں مہاتما گاندھی نے تقلید کی۔

آریہ سماج یہ کام پچاس سال سے زائد عرصہ سے کر رہا ہے۔ اچھوت ادھار کانفرنس سب سے پہلے مشہور آریہ سماجی محب الوطن لالہ لاجپت رائے شیر پنجاب نے کرائی تھی جبکہ مہاتما گاندھی یا کانگرس نے اس کام کو شروع بھی نہ کیا تھا۔ مہاتما گاندھی نے بھی اچھوت ادھار کا کام کیا ہے۔ اور اچھوتوں کو اُن کا مشکور ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ کام آریہ سماج نے شروع کیا تھا۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ اب آریہ سماج نے انڈسٹریل تعلیم دینے کے لئے کالج کھولنے کا کام ہاتھوں میں لے لیا ہے۔ آخر میں آپ نے لوگوں کا دھنیہ واد کیا۔ اور رسم افتتاح ادا کی۔

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (مینجر)

گرام ویدپرچار سمیلن

گورودت بھون دشو دیالیہ کے وسیع پنڈال میں ہوا۔ ڈاکٹر بھگت رام جی سہگل ویدک مشنری پردھان تھے۔ سب سے پہلے شری پروفیسر شودیال جی ایم۔ اے نے پرستاؤ پیش کیا۔ کہ

" یہ سمیلن آریہ پرشوں کی دیشٹی گراموں میں ادھک پرچار کی طرف کھینچتا ہے اور پریرنا کرتا ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے گراموں میں بھی آریہ سماجوں کو سنگٹھت کر کے لوگوں کے سماجک تتھا آتمک جیون کو اونچا بناتے ہوئے ویدک دھرم کا پرچار کریں"

پروفیسر صاحب نے فرمایا۔ کہ شہروں کے لوگوں کو بھی گراموں کے لوگوں کی طرح سادہ جیون بنانا چاہیئے۔ اور ان سے پریم پوروک برتاؤ کرنا چاہیئے۔ ان کی صفائی کا خاص دھیان رکھنا چاہیئے یہ بھی فرمایا۔ کہ گراموں میں پانچویں جماعت تک کے سکول لڑکے اور لڑکیوں کے اکٹھے کھلوانے چاہئیں۔ کیونکہ علیحدہ علیحدہ سکول کا خرچ زیادہ آئے گا۔ اور یہ لوگ اسی کے کارن تعلیم سے بے بہرہ رہ جاتے ہیں۔ پانچویں جماعت تک کے بچوں کے اکٹھے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہو سکتا اس پرستاؤ کی تائید ڈاکٹر گیان چند جی فانیوال نے کی۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ گراموں میں جا کر خود اُن کی رہائش اور صفائی صحت کا خیال کریں۔ اور مناسب انتظام کریں۔ موٹے موٹے لفظوں میں آریہ سماج کے نیم گاؤں گاؤں میں لٹکوا دیئے جائیں۔ تاکہ سب لوگ ان سے واقف ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی کہا۔ کہ میجک لالٹین دوارا اور چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کے ذریعہ پرچار کیا جائے۔

پرستاؤ متفقہ طور پر پاس ہوا۔

(۲) دوسرا ریزولیوشن مہاشہ خوشحالی رام جی درما (لائل پور) نے پیش کیا۔

" یہ سمیلن آریہ پرشوں سے انورودھ کرتا ہے کہ گراموں میں آریہ پرشوں کی مالی حالت سدھارنے اور بیکاری کو دور کرنے کے لئے مختلف جگہوں پر چھوٹی چھوٹی دستکاریوں کو شروع کرا دیں اور ایسے اُپدیشک بنائے۔ جو تن کیا جائے۔ جو کہ ان دستکاریوں کو کھلواتے ہوئے ویدک دھرم کا پرچار کریں

(ب) وہ پرچارک اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ دوسرے دھرم کے تبلیغی مشن کس طرح کام کر رہے ہیں اور کس طرح بھولی بھالی جنتا کو پاکھنڈیوں کے جنگل سے بچایا جا سکتا ہے۔ مہاشہ جی نے اس بات پر زور دیا۔ کہ گاؤں کی عام دستکاریاں مثلاً ترکھاناں۔ لوہارا اور سُنارکاری ان کی طرف توجہ دے کر ترقی کی جائے جس سے وہ لوگ ادھک دھن کما سکیں۔ شہروں میں سے ذمہ وار اصحاب کی منڈلیاں گراموں میں جا کر پریم پوروک پرچار کریں۔ اور ان کو ہر پرکار کی سہایتا دیں۔

مہاشہ امرت لال جی جالندھر والے نے اس کی تائید کی۔ اور پاس ہوا۔

(۳) تیسرا ریزولیوشن مہاشہ رام سروپ جی ... نے پیش کیا۔ کہ

" یہ سمیلن گراموں میں آسانی سے پرچار کرنے کے لئے گراموں کی تمام آریہ سماجوں کو پریرنا پر زور پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اپنے اپنے ... میں " گرام ویدپرچارنی سبھا" کی آیوجنا کر کے اپنا سمبندھ گرام ویدپرچارنی سبھا ... کریں۔ تاکہ گراموں کا سنگٹھن ہو سکے"

مہاشہ جی نے بتلایا۔ کہ سب سماجوں کو تین تین پرتی ندھی اس سبھا میں بھیجنے چاہئیں تاکہ اپنے علاقے کے لئے ترقی کے ذرائع ... عمل میں لانے چاہئیں۔ اور سبھا سے اُپدیشکوں کی سہایتا لیا کریں"

یہ ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوا۔

(۴) چوتھا ریزولیوشن مہاشہ جگل کشور جی ... (دھرم پورہ لاہور) نے پیش کیا۔ اور مہاشہ امرت لال جی (جالندھر) نے تائید کی۔

" ہندی پرچار کو بڑھانے کے لئے سب سماجوں تتھا آریہ پرشوں سے یہ سمیلن پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اپنے اپنے ستھانوں پر ... ہندی پاٹھ شالہ کھولیں۔ اور اپنے ... کے سب ان پڑھ استری پرشوں کو ... پڑھانے کی کوششیں کریں۔"

ان کے علاوہ مہاشہ ... جی ... ندھی سبھا پنجاب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہر ایک آریہ کو جاپتا پھر ... بننا چاہیئے۔ اور پریم سے دوسرے ... میں پرچار کرنا چاہیئے"

ضرورتوں
کے اشتہار آریہ مسافر میں
چھپوا کر فائدہ حاصل کریں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنسار بھر کو ویدک دھرم کے جھنڈے تلے لانے کی ضرورت

آریہ بھاشا کانفرنس کے اہم رزولیوشن

لاہور ۱۱ اپریل - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں ڈیڑھ بجے جون کے بعد آریہ بھاشا کانفرنس منعقد ہوئی جس کے صدر منشی پریم چند جی مشہور افسانہ نویس تھے. صاحب صدر نے جو ہندی ساہتیہ کے مشہور لیکھک ہیں صدارتی تقریر کے دوران میں کہا. کہ استریوں کی شکشا - اچھوت ادھار و کھان پان کے چھوت چھات کو دور کرنے کا فخر آریہ سماج کو ہی حاصل ہے. گورو کل کو نیا جنم دے کر آریہ سماج نے شکشا بناتے کا یتن کیا ہے اگر ودیا ہم میں سیوا کا بھاؤ نہ لاتے اور جرأت پیدا نہ کرتے. تو اس ودیا سے اودیا ہی اچھی. گورو کل میں ہندی بھاشا کو شکشا مجسم بنا کر آریہ سماج نے مثال قائم کی ہے. سارے ساہتیہ کی یہی بھاشا ہے. آج کل ہندی بھاشا اور اردو بھاشا میں جو تمیز ہو رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اردو بھاشا والے عربی اور فارسی کے لفظوں سے اردو بھاشا کو مشکل بناتے جاتے ہیں. منشی پریم چند نے بہت جلد اپنی تقریر ختم کر دی.

دمینتی کماری ودیا النکار

دمینتی کماری ودیا النکار نے کہا. کہ ہندی ساہتیہ میں منشی پریم چند جی کے آنے سے اس کی حالت بہت اچھی ہو گئی ہے. پنجاب میں ہندوؤں کا دیوالہ نکلا ہوا ہے. اور اس کی جگہ اردو اور عربی کا بول بالا ہے.

مقرر نے اس مرحلہ پر آریوں کی پراچین تاریخ پر روشنی ڈالی. اور کہا. کہ پنجاب آریوں کا کیندر ہے. اور پنجاب بھارت ورش کا گورو تھا. ہندی کا یہیں جنم ہوا. اور ہندی ساہتیہ کا جنم داتا لاہور ہی پیدا ہوا. کچھ عرصہ بعد صوبہ میں لڑائی اور جھگڑے شروع ہو گئے. آریوں نے اپنی بھاشا بہت حد تک نظر انداز کر دیا. مسلمانوں کے عہد حکومت میں ہندوؤں کو دائرہ میں لانے کی کوششیں کی گئیں. اور ہندی بہت پیچھے رہ گئی. گورو نانک جب پیدا ہوئے انہوں نے پنجابی کی کویتا کہی جس میں زیادہ تر ہندی ہے. باقی گورو صاحبان بھی گورو نانک جی کی طرح ایشور کے بھگت تھے ان کی کویتا میں بھگتی رس تھا. ویر بھگوتی کا زمانہ گزرا. تو ہندی ساہتیہ بھی پیچھے رہ گیا. اس کے بعد مہرشی دیانند نے ملک کو جاگرت کیا. اور مذہبی اصلاح کے ساتھ ہندی کا پرچار کیا. ستیارتھ پرکاش ہندی میں لکھے. اور اپنی پستکیں بھی ہندی میں لکھیں. آریہ سماج پھیلا. پنجاب نے دشمنی کے بجائے ہندی کو اپنایا. ہندی کی چرچا پھر سے شروع ہوئی. بہت سے آریہ ویر بلیدان ہوئے اور آج آریہ سماج اس مضبوط پوزیشن پر پہنچا. سوامی شردھانند جی بھی ساہتیہ دیو اور بہت سے آریہ نیتا دل سے ہندی کو اونچا کرنے کی کوشش کی. ہندی کے پرچار میں ڈی. اے. وی کالج اور گورو کل کانگڑی نے بہت اچھا کام کیا. مقرر نے پنجاب کے ہندی کے لیکھکوں کے نام لئے اور کہا. کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ پنجاب میں ہندی کے چند انے گنے لیکھک ہیں. اور ہندی زبان دوسری زبانوں سے پیچھے جا رہی ہے. پنجاب اس وقت السٹر لینڈ کا السٹر بنا ہوا ہے. اور اس میں تصفیہ شہید گنج جیسے معاملات پر جھگڑے ہیں ایسے حالات میں کوئی اپنی بھاشا کی انتی کی طرف توجہ کر سکتا ہے.

ہندی کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے

... کی عادت بہت کم ہے. ہم کہتے ہیں. کہ سماج نے آریہ بھاشا کا ادھار کیا. لیکن پھر بھی پنجاب میں ہندی کا جتنا پرچار ہونا چاہیئے تھا. ابھی تک نہیں ہوا یہاں تک کہ ہم ہندی میں پتہ لکھ کر خط نہیں ڈال سکتے. آج پنجاب بھارت ورش کے دوسرے ہندی بھاشا کے کیندروں سے پیچھے ہے. یہ پنجاب آریہ کا کیندر ہے. افسوس ہے کہ پنجاب میں ہم ہندی کو شکشا کا ذریعہ بھی نہ بنا سکے. گورنمنٹ کی طرف سے کوئی روکاوٹ نہیں. صرف ہمارا آلس ہی روکاوٹ ثابت ہو رہا ہے. ایک پریوار کے اندر بھی ہمارا ایکتا نہیں. اگر پتی کی بھاشا اردو ہے. تو پتنی کی ہندی اور اگر پتی کی بھاشا ہندی ہے. تو پتنی کی اردو. ہندی کو سکولوں اور کالجوں میں ذریعہ نہ بنانے میں معمولی معمولی بہانے تراش دیئے جاتے ہیں. اگر پنجاب کے تمام سکولوں میں پہلی جماعت سے ہندی کر دی جائے. تو ہندی کی جڑ پنجاب میں جم سکتی ہے.

مقرر نے پرستاؤ پیش کیا. کہ تمام آریہ سکولوں میں پہلی شرینی سے شکشا کا مادھیم ہندی کو ہی رکھا جائے.

پنڈت بھیم سین ودیا النکار نے تجویز کی تائید کی. پرستاؤ سرو سمتی سے پاس ہوا.

ریلوے اور ہندی

پنڈت چندر گپت نے رزولیوشن پیش کیا. کہ محکمہ ریلوے سے درخواست کی جائے. کہ اس محکمہ میں اردو اور انگریزی کی طرح ہندی کو بھی جگہ دیں. محرک نے کہا. کہ ریلوے کے چھکرا جو یو. پی وغیرہ میں پہنچتے ہیں. جہاں ہندی پرچلت ہے. وہاں اور انگریزی پڑھنے میں دقت کا سامنا ہوتا ہے. اس لئے محکمہ ریلوے میں ضروری ہے کہ ہندی کو استھان دیا جائے. تاکہ ہندی جاننے والے یاتریوں کو آسانی ہو. ریلوے ٹائم ٹیبلوں اور ریلوے لٹریچر میں بورڈوں وغیرہ پر ہندی کو استھان دیا جائے.

پنڈت آنند جی پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ نے تجویز کی تائید کی. ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوا.

پنڈت ساتولیکر جی نے پرستاؤ پیش کیا. کہ بچوں کو سکول بھیجنے سے پہلے ہی والدین ہندی کی تعلیم دیں. لالہ رام سرن داس وکیل سرگودھا نے اس ریزولیوشن کی تائید کی.

پنڈت دیویندر نے تائید مزید کی. اور ریزولیوشن پاس ہوا.

منشی پریم چند نے تجویز پیش کی. نجی ووہار اور پتر ووہار میں ہندی استعمال کرنی چاہیئے. یہ ریزولیوشن بھی پاس ہوا.

صاحب صدر نے اختتامی تقریر میں کہا. کہ آپ لوگ اپنے حقوق کو خود نہیں سمجھتے. تو دوسرے آپ کے حقوق کو کیوں سمجھائیں. آپ سوراجیہ مانگتے ہیں. لیکن آپ کے گھر میں انسٹی ٹیوشنوں وغیرہ میں سوراجیہ نہیں ہے. ملک کا سوراجیہ کس طرح ہو بچوں کی تعلیم کا دار و مدار ماتا پر منحصر ہے. ماتاؤں کو چاہیئے سو بچوں کو شروع سے ہی ہندی کی تعلیم دیں. اور سوتنتر ہونے کی شکشا دیں. اس کے بعد آریہ بھاشا کانفرنس ختم ہوئی.

پروفیسر رام دیو کی تقریر

لاہور ۱۲ اپریل - آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں آج سوا تین بجے بعد دوپہر آچاریہ رام دیو جی صدر آریہ پرتی ندھی سبھا نے لیکچر اور اپیل کی.

اس موقعہ پر پنڈال میں تیس ہزار نر ناریاں موجود تھیں. پنڈال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا. اور پنڈال میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی. مجمع کو کنٹرول کرنے کے لئے لیڈی والنٹیروں اور آریہ ویر دل کے والنٹیروں کا زبردست انتظام تھا.

آچاریہ رام دیو پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی. اور کہا. کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں. کہ آریہ سماج ترقی نہیں بلکہ تنزل کی طرف جا رہا ہے. میں یہاں پر اعلان کرتا ہوں کہ آریہ سماج ترقی کر رہا ہے. ویدک دھرم سب سے پراچین دھرم ہے. ایک یورپین فلاسفر نے کہا ہے. کہ ویدک دھرم سب دھرموں کی ماتا ہے ویدک دھرم کا ڈنکا تمام یورپ میں بج رہا ہے. آپ نے کہا کہ روس میں بھی ویدک دھرم کا پرچار ہو رہا ہے. رشی دیانند کے وچار تمام دنیا میں پھیل رہے ہیں. ہندوستان کے پہلے گورنر جنرل وارن ہیسٹنگز نے جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کو چٹھی لکھی تھی. کہ وید دنیا کی سب سے پرانی کتاب ہے. اور جب تمام دنیا تباہ ہو جائے گی تو وید پھر بھی زندہ رہے گا. دنیا کی ہر ایک قوم جو ترقی کر رہی ہے. وہ وید کو کسی نہ کسی روپ میں مانتی ہے. آپ لوگوں کو وید پر پورا وشواس ہونا چاہیئے.

بائیبل اور وید

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ویدک دھرم کا پرچار صرف ہندوستان میں ہی نہیں. بلکہ تمام دنیا میں ویدک دھرم پھیل رہا ہے جرمنی کے ایک مصنف نے یورپین اقوام سے اپیل کی ہے. کہ انہیں بائیبل کو بند کر کے ویدک دھرم کا اچھی طرح مطالعہ کرنے کے لئے ویدوں کو پڑھنا چاہیئے. آپ نے کہا کہ ہمارے دھرم ہندوؤں مسلمانوں اور عیسائیوں میں پھیل رہے ہیں. آریہ پرتی ندھی سبھا نے ویدک دھرم کو پھیلانے کے لئے جو کام کیا ہے. وہ ہر ایک پر روز روشن کی طرح عیاں ہے.

رشی دیانند نے پہلے ہندی کا پرچار شروع کیا تھا. اور اب کانگرس بھی ہندی کے حق ہو رہی ہے. آریہ سماج کا آدرش اونچا ہے. اور ہمیشہ اونچا رہے گا. آریہ سماج ترقی کر رہا ہے. جہاں آریہ سماج کے ممبر چند ہزاروں تک محدود تھے. اب آریہ سماج کے ممبروں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے مجھے افسوس ہے کہ ہم میں بھگتی نہیں ہے. ہمارے ہردے میں وید بھگوان پر ایمان ہونا چاہیئے. اور رشی دیانند کے بتلائے ہوئے مارگ پر چلنا چاہیئے اگر آپ شانتی چاہتے ہیں. تو آپ کو ہر روز پربھو کا نام لینا چاہیئے.

آپ نے مزید کہا. کہ آریہ بھائیوں کو گراموں میں جا کر ویدوں کا اپدیش کرنا چاہیئے. اور روزانہ گھر میں وید پڑھنا چاہیئے. آپ لوگوں کو وید کا اپدیش کرنے اور گراموں میں ویدوں کا پرچار کرنے کے لئے بہت دل کھول کر چندہ دینا چاہیئے. اس کام کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے.

آپ نے کہا. کہ آپ کو سنگٹھت ہونا چاہیئے اور شکتی حاصل کرنا چاہیئے. مسلمانوں اور سکھوں میں ...

رشی دیانند

رئیس الشعرا لالہ انوپ چند جی آفتاب پانی پتی کا کلام فرحت التیام جس نے مشاعرہ اردھ شتابدی میں قبولیت حاصل کی۔ (ایڈیٹر)

ہمارا ملک تھا غفلت کی نیند میں سرشار
رواں تھی سر پہ ستمکش کے ستم کی تلوار
نظر کے سامنے لاکھوں تھے موت کے آثار
لہو کے اشک رلاتی تھی بخت کی رفتار
ہم اپنے ہاتھ سے جاتی کے لال کھوتے تھے
بھنور میں قوم کے بیڑے کو خود ڈبوتے تھے

اجل کی سمت بشر خود بخود لپکتے تھے
پھنسے تھے جہل میں قبروں پہ سر پٹکتے تھے
سروں پہ تیر و تبر ظلم کے چمکتے تھے
زمیں پہ شعلۂ رنج و محن بھڑکتے تھے
وطن کی جان کو سارے جہان کی آفت تھی
مگر زباں ہلانے کی کس میں طاقت تھی

بھٹکتے پھرتے تھے بھارت کے بخت دل مدد
بری طرح سے لٹاتی تھی قوم مال و زر
ستم شعار لٹیروں کے دام میں پھنس کر
پڑے تھے آریہ جاتی کی عقل پر پتھر
اثر تھا وہم کا بھوتوں سے خوف کھاتے تھے
ہم اپنی قوم کی جڑ کو کھلی بناتے تھے

ہوئی تھی پیٹ میں ماتا کے طفل کی شادی
چھنی تھی ظلم کے ہاتھوں سے اپنی آزادی
بنا تھا قوم کی قسمت کا نقش فریادی
ہوئی تھی یادِ بھارت کی آہ! بربادی
وہ بدنصیب ہماری ہی قوم کے تھے بشر
جنہوں نے اپنے سروں پر چلائے خود خنجر

لہو تھا خشک اچھوتوں کی اضطراری سے
بپا تھا حشر یتیموں کی سوگواری سے
فلک لرزتا تھا بیوہ کی بیقراری سے
زمیں تڑپتی تھی بیکس کی آہ و زاری سے
مگر تھے خوابِ گراں میں پڑے یہاں ہندو
فنا کی سمت نہ کیوں ہوتے پھر رواں ہندو

گرا تھا کوہ گراں بد رسوم کا سر پر
ہزار زخمی ہوئے تھے وطن کے لختِ جگر
ہوئے تھے پار کلیجے کے ناوک و نشتر
مثالِ برق وطن کا تھا ہر بشر مضطر
نظر کے سامنے پھرتا تھا حشر کا عالم
بہت ہی درد سے پُر ہے یہ داستانِ غم

رشی نے قوم کو دیکھا جو اس طرح برباد
جگر پہ چوٹ لگی اور ہو گئے ناشاد
اٹھائی بارہا جاتی کے واسطے افتاد
زباں سے کی نہ مگر عمر بھر کبھی فریاد
لئے تھے سارے زمانے کے جان پر آزار
بھنور سے کر دیا لیکن وطن کا بیڑا پار

جہاں میں کون ہے جو اتنا کام کر جائے
وطن کے واسطے راہِ وفا میں مر جائے
اس امتحان میں پورا بشر اتر جائے
تو ہندو جاتی کی حالت ابھی اتر جائے
وطن کے عشق میں سوامی نے زہر کھایا تھا
کہ ملک و قوم کی ویدی پہ سر چڑھایا تھا

اثر دکھائے گی پھر آفتاب کی تحریر
جگر کے خون سے کھینچی ہے درد کی تصویر
جہاں میں وید مقدس کی پھیلے گی تنویر
پلٹنے والی ہے ہندوستان کی تقدیر
دھرم کے عشق کا سودا بھرا ہے ہر سر میں
رشی کے نام کا ڈنکا بجا ہے گھر گھر میں

---

۱۰ اپریل سنہ ۱۹۳۶ء صبح کی کارروائی

جھنڈا لہرانے کی نہایت شاندار و موثر رسم

۱۰ اپریل کی صبح کو پربھو کیرتن اور یجیہ کے بعد ۸½ بجے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی گئی۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس وقت تک بیس ہزار سے زیادہ آریہ پرش اور دیویاں پنجاب کے مختلف مقامات سے تشریف لا چکے ہیں۔ جھنڈا لہرانے کی رسم کے وقت بھی حاضری کافی تھی۔ دیویاں بھی بکثرت میں موجود تھیں۔ آریہ نیتاؤں میں سے شری نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ مہاشہ کرشن جی۔ پرتاپ و پرکاش۔ سوامی سوتنترانند جی۔ لالہ ہردیال جی بی۔ اے کپتان آریہ ویر دل۔ رائے صاحب امرت رائے جی (انبالہ) سوامی ویدانند جی مہاراج۔ لالہ رام کرشن جی سابق صدر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید (امرت دھارا) رائے صاحب لالہ ایشور داس جی وغیرہ موجود تھے۔ جو کہ آریہ بینڈ اس موقعہ پر موجود تھے۔ اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

(۱) آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا بینڈ۔ (۲) راولپنڈی سماج کا بینڈ۔ (۳) گورو کل کانگڑی کا بینڈ (۴) گوروکل گوجرانوالہ کا بینڈ۔

علاوہ ازیں لدھیانہ۔ گوجرانوالہ۔ منٹگمری۔ وزیر آباد لاہور۔ راولپنڈی۔ کرنال۔ جالندھر۔ فیروزپور چھاؤنی۔ موگہ۔ حصار۔ سیالکوٹ وسیع پنڈال کے ارد گرد کے مکانات۔ گورودت بھون کی چھت۔ اور گورودت ودیارتھی آشرم کی چھتوں پر بھی کثیر تعداد لوگ چڑھے ہوئے اس نظارہ کو دیکھ رہے تھے۔

سب سے پہلے لالہ ہردیال جی بی کپتان نے گھوشنا کی۔ کہ یہ رسم کس طریق پر ادا کی جائے گی۔ اس کے بعد باری باری بینڈ باجے بجے۔ پھر شری نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا دہلی نے جھنڈا لہرایا۔ جو پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ تمام پھول پردھان جی پر برسے۔ حاضرین نے بھی چاروں طرف سے پشپ ورشا کی۔ اس موقعہ کی مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔ بعدہٗ جھنڈے کا گیت گایا گیا۔ پہلے دیویاں ایک ایک سطر گاتی تھیں۔ اور پھر تمام مجمع دہراتے گاتے تھے۔ اس موقعہ کا نظارہ ایسا دلکش تھا۔ کہ واقعی دیوتاؤں کے دیکھنے لائق تھا۔ ہر ایک کے چہرے مارے خوشی کے چمک رہے تھے۔ اوم کی خوبصورت پتاکا بھاری بلندی پر لہرا کر شوبھا کو دوبالا کر رہی تھی۔

اس کے بعد شری نارائن سوامی جی نے مختصر سی تقریر کی۔ اور تمام جمع شدہ بھائیوں کو باہمی پریم و پریتی سے رہنے کا اپدیش دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ جھنڈا منش ماتر کے درمیان بھاؤ کا مظہر ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ میں ۴۵-۴۶ سال سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کارروائی دیکھ رہا ہوں مجھے اس پچاس سالہ عرصہ میں بہت ترقی کی ہے۔ اگر ابتدا میں یہ زمین پر تھی تو اب آسمان پر ہے۔ سب بھائی سبھا کو ترقی دینے کے لئے تن۔ من۔ دھن سے مدد گار ہونے چاہیئے۔ اس تقریر کے ساتھ آپ نے شتابدی مہوتسو کی کارروائی برابر شروع ہونے کا اعلان کیا۔

اردھ شتابدی میں شاندار بزم مشاعرہ

۹ اپریل رات کے آٹھ بجے آریہ پرتی ندھی سبھا کی گولڈن جوبلی کی تقریب میں گورودت بھون کے پنڈال میں بزم مشاعرہ منعقد ہوئی۔ پنجاب اور دہلی سے مقتدر شعرا تشریف فرما تھے۔ بانیوں میں منشی راج بہادر جی شرر دہلوی۔ پروفیسر جگدیش جی کیفی دہلوی۔ رئیس الشعرا لالہ انوپ چند جی آفتاب پانی پت۔ فخر الشعرا لالہ لچھمن چند جی روشن بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پانی پت۔ شری قمر جی۔ شری ہند جی۔ مہاشہ منوہر لال جی شہید بی۔ اے۔ مہاشہ جیمنی جی۔ سرشار۔ خیر خواہ سادات۔ شری مشتاق جی۔ فدا۔ پروفیسر سنت سنگھ جی موگا کالج۔ کوی دھنپت جی وغیرہ شعرا نے مشاعرہ میں اپنا اپنا کلام فرحت التیام سنایا۔ اور رشی دیانند اور آریہ سماج کے پرتی اولوالعزم شردھا پرکٹ کی۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہندوستان کا مستقبل دیوی کے ہاتھ میں ہے

آریہ سمیلن کی کارروائی

آریہ نیتاؤں کی تقریریں

لاہور ۱۵ اپریل۔ اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بھو تسو اور آریہ سماج وچھو والی کے ۵۸ ویں سالانہ جلسہ کا آج تیسرا دن ہے آج صبح ساڑھے پانچ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک بھگت سنگت رام اور بھاشہ جگدیش چندر کی منڈلیوں نے پربھو کیرتن کیا۔ ہون یگیہ کے بعد بھجن ہوتے اور اس کے بعد آریہ سمیلن کا دوسرا اجلاس گھنشیام سنگھ ایم ایل۔اے کے زیر صدارت منعقد ہوا۔

آغاز میں پنڈت ٹھاکر دت ویدیا نے حاضرین کو نئے سال کی ودھائی دی۔ اور گائتری منتر کا جاپ کرایا۔ صاحب صدر نے مندرجہ ذیل ماتمی ریزولیوشن پیش کیا۔ جو حاضرین نے کھڑے ہو کر پاس کیا۔

یہ سمیلن آریہ سماج کے سیوک وشنو دت جی فیروز پور باوا گھاسی رام جی۔ ٹھاکر نہال سنگھ جی۔ رائے بہادر ٹھاکر دت جی دھون۔ لالہ گنگا رام جی سیالکوٹ پنڈت گنگا رام جی مظفر گڑھ۔ پنڈت آریہ منی جی سوامی شدھ بدھ تیرتھ اور پنڈت بھیم سین جی کی شوک جنک مرتیو پر دکھ پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے سمبندھیوں سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ ان سوامیوں نے آریہ سماج کی جو سیوائیں کی ہیں ان کی یہ سمیلن سراہنا کرتا ہے۔

اس کے بعد صاحب صدر کی طرف سے مندرجہ ریزولیوشن پیش ہوئے اور سرو سمتی سے پاس ہوئے

کوئٹہ کے مصیبت زدگان کے متعلق

(۲) یہ سمیلن زلزلہ کوئٹہ کی وجہ سے تباہی پر گہرا دکھ پرگٹ کرتا ہے۔ اور اس زلزلہ کے کارن جو پریوار اور ویکتی اناتھ و سہائے ہو گئے ہیں ان کے ساتھ ہاردک سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ دکھی پریواروں کو دھیریہ دیں۔

(۳) بھارت ورش میں آریہ سماج کے جتنے سنگٹھن ہیں۔ وہ ایک سوتر میں بندھ سکیں۔ اور ان میں آریہ سنسکرتی کے عمل کی سوتنترتا ہو سکے۔ اس کے لئے یہ اُچت پرتیت ہوتا ہے کہ ان سب سنستھاؤں کو سمبندھ کرنے کی کوئی یوجنا سارودیشک سبھا دوارہ کی جائے۔

(۴) اس سمیلن کی رائے میں ہر ایک آریہ نر ناری کو چاہیئے کہ اپنے اشت کے سوتنتر کاریوں میں آریہ بھاشا ہی استعمال ہی استعمال کریں اس سمیلن کو اس کا دکھ ہے۔ کہ کچھ ایسے آریہ بھائی ہیں۔ جو سوئنگ یا اپنی ادھینیہ سنستھاؤں میں آریہ بھاشا کے پریوگ کے ورودھ کوئی اڑچن نہ ہوتے بھی آریہ بھاشا کا پریوگ نہیں کرتے۔

(۵) اس سمیلن کی رائے میں سادہ جیون ہماری سبھیتا کی وشیشتا ہے۔ جس کا ہر پرکار رکھشا کرنا پرتیک آریہ کا کرتویہ ہے۔ اس لئے یہ سمیلن پرتیک نر ناری سے انورودھ کرتا ہے کہ وہ آڈمبروں سے اور دوسروں کو دور رکھنے کا یتن کریں۔ آریہ سماجوں میں سودیشی کھدر کا پریوگ ہونا چاہیئے

(۶) آریہ سماج کے سنگٹھن کو انتی شیل بنانے کے لئے آوشیک ہے۔ کہ کوئی بھی ویکتی سارودیشک سبھا پرانتیہ سبھا تتھا آریہ سماجوں کے پردھان منتری پر سرو سمتی ہونے کے سوا نرنتر تین ورش سے ادھک سمیہ تک نہ رہے۔

(۷) اس سمیلن کی سمتی میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو پرانت کی استری آریہ سماجوں تتھا آریہ کمار سبھاؤں کو کیندری سنگٹھن دوارہ سنگٹھت کرنے کی سکیم بنانی چاہیئے۔ اور ان کو پرانتی سنگٹھن میں سنگٹھت کرنا چاہیئے۔

وید پرچار کی آوشکتا

پنڈت ٹھاکر دت جی نے ریزولیوشن پیش کیا کہ رشی دیانند کے آدیش انوسار آریہ پرشوں کو اپنے گرہ کاریوں سے سمیہ نکال کر ویدک دھرم پرچار میں لگانا چاہیئے۔ (ب) تتھا یوگیہ ویکتیوں کو دھرم پرچار دک سیوا تتھا دیا۔ دھرم پرچار کے کام کرنے کے لئے بان پرستھ تتھا سنیاس آشرم میں پرورشٹ ہونا چاہیئے۔

پنڈت ٹھاکر دت جی ویدیا نے ریزولیوشن کے حق میں کہا۔ کہ کبھی وہ زمانہ بھی تھا کہ جب آریہ سماج کا پرچار چھوٹے چھوٹے دوکانداروں سے لے کر بڑے سے بڑا افسر کرتا تھا۔ اور وہ اس کام میں فخر محسوس کرتا تھا۔ آج کل مکتی فوج کے لوگ اور بڑے بڑے انگریز بازاروں میں کھڑے ہو کر عیسائی مت کا پرچار کرتے ہیں۔ لیکن آریہ سماجی پرش اب اس کام سے شرماتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے ودیارتھی بھی کام نہیں کرتے۔ پہلے یہ طریقہ ہوا کرتا تھا۔ کہ ہر اتوار کو آریہ سماج کے ممبران دیہات میں جا کر پرچار کیا کرتے تھے۔ سوامی جی نے لکھا ہے کہ گرہستیوں کو چاہیئے۔ کہ دوسرے کاموں کی نسبت دھرم پرچار کے لئے سمیہ زیادہ نکالیں۔ اب بھی ضرورت ہے۔ کہ اچھے اچھے اور بڑے بڑے پرش بان پرست آشرم اختیار کریں۔ اس زمانہ میں پہلے زمانہ کی طرح بان پرستھی نہیں ہو سکتے جنگلوں میں رہ کر اننی کا زمانہ اب نہیں ہے۔ اب ہم اس قدر کر سکتے ہیں کہ گرہست سے فارغ ہو کر دھرم کے پرچار میں لگیں۔ اور گرہست کے کام کم کرتے جائیں۔ دھرم کے پرچار کو میدان میں آنا چاہیئے۔ دھرم کا پرچار سب سے اہم دان ہے۔ ہر آریہ سماجی کو پرچارک بن جانا چاہیئے اور آپ جہاں جائیں اپنے خیالات پھیلائیں۔

لالہ چرنجیت لال پردھان آریہ سماج سرگنگر نے ریزولیوشن کی تائید کی اور کہا کہ ہمارا مکھ کرتویہ وید پرچار ہے۔ رشی دیانند کے پاس صرف وید اور ایشور کا ہتھیار تھا۔ اور انہوں نے آریہ سماج کو اس قدر درجہ پر پہنچا دیا ہے۔ پرچار کے سوائے اننتی نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد ریزولیوشن پاس ہوا۔

آریہ وواہ بل

بابو گھنشیام سنگھ نے یہ ریزولیوشن پیش کیا کہ یہ سمیلن بھارتیہ سرکار سے انورودھ کرتا ہے کہ آریہ وواہ بل کے قانون بننے میں سہائک ہوں اور چونکہ غیر سرکاری بل اسمبلی میں لیے جانے میں سمیہ کم ہوتا ہے۔ اس لئے سرکار سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس بل کو سرکاری بل کے روپ میں پیش کرے اور سمیہ دے۔

محرک نے کہا کہ ہم آریہ نر ناری پرچلت ذات پات کے بندھنوں کو نہیں مانتے اور ہم میں سے کئی ایک نے اسے عملی طور پر کر دکھایا ہے۔ اور ان بندھنوں کو توڑ کر شادیاں کی ہیں شاستروں کے انوسار ہم ٹھیک ہیں اور مہرشی کی بھی یہی آگیا ہے ہم ذات پات کو نہیں مانتے۔ ورن کو مانتے ہیں اس قانون کا منشا یہ ہے کہ جو اس طرح کے وواہ آریہ بھائی کرتے ہیں۔ وہ قانونی طور سے بھی جائز ہوں اور ان کی اولاد بھی قانوناً جائز تسلیم کی جائے اور اس کے مورو ثی حقوق بھی تسلیم کئے جائیں۔ میرا مقصد یہ ہے کہ سرکار اسے اپنے بل پیش کرے تاکہ اس پر آسانی سے غور ہو سکے اور پاس ہو سکے یہ ریزولیوشن پروفیسر شیو دیال ایم۔اے۔ کی تائید کے بعد متفقہ طور سے پاس ہوا۔

ہندی گھاتک سرکلر

بابو گھنشیام سنگھ نے ہندی کے متعلق دو ریزولیوشن پیش کئے۔ ایک تو یہ کہ صوبہ سرحد کی سرکار کے ہندی گھاتک سرکلر کے خلاف زبردست آواز اٹھائی جائے۔ اور اس پر کبھی بھی عمل نہ ہونے دیا جائے دوسرا ریزولیوشن یہ کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں کی توجہ اس طرف دلائی جائے کہ وہ ایسے سکول بھی قائم کریں جن میں ہندی پڑھائی جائے۔

بابو گھنشیام کی تقریر

محرک نے کہا کہ یہ پرستاو بہت اہم ہے آریہ جاتی ہماری ماتری بھاشا ہے۔ ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر سے سب بھائی واقف ہیں اس سرکلر کا منشا یہ ہے کہ صوبہ سرحد کی سرکار ہندی اور گورمکھی کو ان سکولوں سے نکالنا چاہتی ہے جنہیں سرکار گرانٹ دی جا رہی ہے اگر یہ سکول ہندی اور گورمکھی پڑھاتے رہیں گے تو پانچ سال بعد ان کی گرانٹ بند کر دی جائیگی۔ اور اس قسم کے کئی پرائیویٹ سکول کو تسلیم نہیں کیا جائیگا۔ اس سرکلر کا پرنام یہ ہوگا کہ ہماری بہنیں اور پتریاں ہندی کی تعلیم سے محروم رہ جائیں گی۔ وہاں مسلمان وزیر چاہتے ہیں کہ لڑکیاں اردو سے ہو جائے کچھ نہ پڑھیں اور اپنے کلچر اور اپنی تہذیب سے بے بہرہ رہیں اور ہم اپنی سنسکرتی کی حفاظت نہ کر سکیں۔ اگر باقی صوبوں کا بھی یہی حال رہا۔ تو کیا حالت ہوگی۔ یہ سمیہ پرانت کا سوال نہیں ہے آریہ بھاشا کی رکھشا کرنا ہر جگہ کی آریہ سماج کا فرض ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کی مخالفت اس قدر نہیں کی گئی جتنی کہ ہونی چاہیے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ صوبہ سرحد کی سرکار ابھی سرکلر پر عمل کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔ اس کا ورودھ کرنا آریہ سماج کا فرض ہے کانگریس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی سنسکرتی کی رکھشا کرے۔ میں کانگریس والوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح سمیہ پرانت میں ہندی اور گورمکھی کی مخالفت ہو رہی ہے۔ کیا کسی اور صوبہ میں بھی اس طرح کی اقلیت کے حقوق پر چھاپہ مارا گیا ہے۔ کانگریس کو بھی اس طرف دھیان دینا چاہیے۔

دوسرا ریزولیوشن کے متعلق محرک نے کہا کہ جب میں نے سنا کہ زیادہ تر ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں کی طرف سے اردو سکول چل رہے ہیں اور ہندی سکول نہیں ہیں اسی پرستاو کے ذریعہ میں میونسپلیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

وفد کو جواب

سوامی دیانند نے کہا کہ ہندی اور گورمکھی گھاتک سرکلر کے سلسلہ میں وفد صوبہ سرحد کی سرکار کے پاس گیا تھا اسے بہت عجیب جواب دیا گیا ہے وہ جواب یہ ہے کہ اس سرکلر پر عمل کرنے سے آپ طاقتور ہو جائیں گے مقرر نے کہا کہ معلوم نہیں اس جواب کا مطلب کیا ہے۔

شریمتی سیتا دیوی

شریمتی سیتا دیوی نے کہا کہ اردھ شتابدی کے موقع

ہیں ۔ نقشہ اور جیسی اپنی سنسکرتی کی رکھشا کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں سنسکرتی کی اُنتی کی جا سکتا ہے اور اگر سنگھٹنا نہیں ہوگی تو اُنتی کیا ہوگی اگر یہ سرکلر جاری کیا گیا ہے تو اس میں سمجھتی ہوں سرکار کا قصور نہیں قصور ہمارے مردوں کا ہے ۔ جو اپنی لڑکیوں کو شروع سے انگریزی پڑھانا شروع کر دیتے ہیں وہ ضروری نہیں سمجھتے کہ انہیں سب سے پہلے اپنی مادری زبان پر عبور حاصل ہو۔ انگریزی کی تعلیم دے کر آپ آدرش استریوں کے درجہ سے گرا دیتے ہیں پرستاؤ یہ پاس ہونا چاہیئے کہ جس قدر آریہ سکول اور پاٹھ شالائیں ہیں ان میں سے انگریزی ہٹا دی جائے ۔ میں نہیں چاہتی کہ آپ جس گڑھے میں شروع سے گر جاتے ہیں ۔ اسی میں اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو گرائیں۔ انگریزی ہٹانے سے گرانٹ بند ہو جائے تو پرواہ نہ کیجیے ۔ یہ خرچ جی آپ برداشت کریں ۔ آریہ سنسکرتی کی اُنتی اس وقت تک نہیں ہو سکتی اور ویدک دھرم اس وقت تک نہیں پھیل سکتا جب تک دیویوں میں ویدک دھرم کا پرچار نہیں ہوگا ۔ اور وہ اپنی سنسکرتی سے پوری طرح واقف نہ ہوں ۔ اگر آپ یہ کرنا چاہتے ہیں تو آج سے پرتگیا کیجیے کہ اپنی کسی بیٹی کو انگریزی پڑھنے کیلئے کسی سکول میں داخل نہ کریں گے ۔

ستیہ سے ہندوستان کا بھوشیہ دیویوں کے ہاتھ میں ہے ۔ مرد لاکھ اچھوت ادّھار کا کام کریں سو راجیہ کی رٹ لگائیں لیکن اس وقت تک کچھ حاصل نہ ہوگا جب تک دیویاں ان اصولوں کو نہ سمجھیں اور گرہستھ نہ کریں مغربی سبھیتا نے مردوں کو اندھا کر دیا ہے اب دیویاں بھی اندھی ہو رہی ہیں میں چاہتی ہوں کہ آریہ سکولوں سے انگریزی ہٹا دی جائے ۔ وقت آنے پر میں اس سمبندھ میں ستیہ آگرہ کروں گی ۔

بابو گھنشیام سنگھ نے کہا کہ پتری سیتا دیوی نے اس تقریر سے میری آنکھیں کھول دی ہیں اور ان کو دیکھ کر میں بہت پرسن ہوا ہوں ۔ میں اس جلسہ میں دیویوں کے اتساہ کو دیکھ کر مسرور ہوں اگر کوئی دیوی تقریر کرنا چاہے تو کر سکتی ہے ۔

سانپ کی مانند

اسکے بعد شریمتی نارائن دیوی پرنسپل کنیا مہاودیالیہ جالندھر نے تقریر کی اور کہا کہ میں بھی انگریزی کے خلاف ہوں اردو اور انگریزی کی شکشا سانپ کی مانند ہے ۔ جو ہمارے بچوں اور بچیوں کو ڈس رہی ہے ۔ اس سانپ سے انہیں بچائیے مرد ان گڑھوں میں گر جائیں تو دیش بچ سکتا ہے ۔ لیکن اگر عورتیں اس گڑھے میں گر پڑیں تو دیش تباہ ہو جائے گا دیویوں کو ان مردوں کا بائیکاٹ کر دینا چاہیے ۔

آخر میں یہ دونوں ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوئے ۔

آٹھویں جماعت تک ہندی

پنڈت بھیم سین کی تحریک اور شریمتی سیتا دیوی

کی تائید سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن بھی سروسمتی سے پاس ہوا ۔

اس سمیلن کی سمتی میں پنجاب کی دیویوں میں پرانی ناری پرمپرا یا سبھیتا کے پربھاؤ کو روکنے کے لئے ان کو اپنی دھارمک ساہتیہ کے پرچار میں لانے کے لئے اوشک ہے کہ آریہ سماج کے ادھین چلنے والی آریہ کنیا پاٹھ شالاؤں میں سنسکرت اور آریہ بھاشا دوارا دھارمک ساہتیہ اور دھارمک گیان کا اچھا سا شکشن دیا جائے اور اس آشا کو پورا کرنے کے لئے آٹھویں شرینی تک انگریزی کی شکشا دینا بند کیا جائے اگر کسی پاٹھ شالہ میں وشیش طور پر ادھکتا ہے تو پڑھائی جائے ۔

سرکاری پاٹھ شالاؤں کا بائیکاٹ

پنڈت بھیم سین کا مندرجہ ذیل ریزولیوشن بھی اتفاق رائے سے پاس ہوا ۔

پنجاب سرکار کے شکشا وبھاگ کو پریرت کیا جائے کہ وہ سرکاری کنیا پاٹھ شالاؤں میں ہندی کو شکشا کا ماڈیم بنایا جائے ۔ آریہ پرشوں کو ان سرکاری پاٹھ شالاؤں کا بائیکاٹ کرنا چاہیے جہاں ہندی شکشا کا میڈیم نہیں ہے ۔

اچھوت اور ڈاکٹر امبیدکر

بابو گھنشیام سنگھ نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا آریہ سماج اپنے جنم دن سے پرچلت اچھوت پن کے دور کرنے کا یتن کرتا رہا ہے سمیلن کو ہرش ہے کہ اس اچھوت پن کو دور کرنے کی راہ میں خود ہریجن اور سناتن دھرمی بھائی رکاوٹ ڈال رہے ہیں اس سلسلہ میں مہاتما گاندھی اور پنڈت مالویہ جی جو یتن کر رہے ہیں سمیلن اس سے سہمت ہے ۔ اور ڈاکٹر امبیدکر کے اس وچار سے کہ اچھوت کہلانے والے ویدک دھرم کو تیاگ دیں متفق نہیں ہے ۔ سمیلن اپنے تمام ہندو اچھوت بھائیوں پر زور دیتا ہے کہ وہ ویدک دھرم کا چھوڑنے کا خیال بھی نہ کریں ۔

پنڈت دھرم دیو جی نے اس ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آریہ سماج سچے سناتن ویدک دھرم کا پرچار کرتا ہے ۔ اور اسکا سکھیہ سدھانت ہے کہ سب منش بھائی بھائی ہیں اور ان میں جنم کا اونچ نیچ نہیں ہے ۔ آریہ سماج ذات پات کے بندھنوں کو توڑ رہا ہے رشی دیانند اور آریہ سماج کے اس کام کو یورپ اور تمام دنیا کے بڑے بڑے لوگ سویکار کرتے ہیں فرانس کے ایک بڑے ودوان نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے سوامی دیانند نے اچھوت کو ہیچ کرنے کا یتن کیا وہ اچھوتوں سے بے انصافی ہوتے نہیں دیکھ سکتے تھے اور انہیں آریہ سماج کے مطابق پورنیہ حق دینے کو تیار تھے ۔

ہندو دھرم میں اچھوت کی بیماری

اردھ شتابدی کے سلسلہ میں ۱۳۴۵۰۰ روپیہ چندہ ہوا

۶۲½ ہزار شتابدی فنڈ میں ۲۵ ہزار دھچھووالی سماج فنڈ میں

لاہور ۔ ۱۳ اپریل ۔ پنڈت گیان چند سیکرٹری اردھ شتابدی نے اعلان کیا ہے ۔ کہ اردھ شتابدی کے سلسلہ میں کل (وعدے اور وصولی) ۱۳۴۵۰۰ روپیہ وصول ہوا ہے ۔ اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل کی گئی تھی ۔ اس رقم میں سے ۶۲۵۰۰ روپیہ وصول ہو چکا ہے ۔ اور ایک مہاشے نے ویدیک بھاشیہ کے لئے (جیسا کہ یہ کام جاری رہا) مبلغ ۴۰ روپے ماہوار دیں گے ۔ آریہ سماج دھچھووالی کے ۸۰ ہزار کے سلسلہ میں ۲۵۵۰۰ روپیہ وصول ہوا ہے ۔ اس میں سے ۹۰۰۰ روپیہ استری سماج نے جمع کیا ہے ۔ کل اپیل پر ۳۰۰۰ روپیہ کے قریب جمع ہوا ہے ۔

مقرر نے کہا کہ ہریجن بھائیوں کے لیڈر ڈاکٹر امبیدکر نے انہیں صلاح دی ہے کہ وہ ہندو دھرم کو تیاگ دیں ۔ انہوں نے ہریجنوں کو کہا کہ ہندو دھرم چھوت کی بیماری ہے اس لئے اس بیماری سے بچنے کے لئے اسکا تیاگ ہی اچھا ہے اس میں شک نہیں کہ اچھوتوں سے بہت برا سلوک ہندوؤں نے کیا ہے ۔ انہیں کنوؤں پر چڑھنے نہیں دیا جاتا مندروں میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا ۔ یہ عجب نہیں کہ اچھوتوں کو ہندوؤں پر غصہ آئے اور بدلہ لینے کا بھاؤ پیدا ہو لیکن ڈاکٹر امبیدکر کی یہ نصیحت ٹھیک نہیں ۔ آریہ سماج کی طرف سے انہیں تار دیا گیا اور انہیں کچھ پستکیں بھی بھیجی گئیں اور انہیں بتایا گیا کہ آریہ سماج ہر ایک کو مساوی درجہ دیتا ہے ۔ ڈاکٹر امبیدکر نے ہمیں کہا ہے کہ آریہ سماج سے میری تسلی نہیں ہوئی لیکن میں اچھوتوں کو یقین دلاتا ہوں ۔ اگر کوئی انہیں پورن ادھیکار دے سکتا ہے تو وہ ویدک دھرم ہے ۔

مہرشی کی آواز

پنڈت لیکھپال نے کہا کہ ہندوؤں نے اچھوتوں پر بڑے بڑے اتیاچار کئے ہیں اور اچھوت پن کے خلاف سب سے پہلے سوامی دیانند نے آواز بلند کی اور بھارت ورش کو سندیش دیا کہ اگر ان کے ساتھ انسانوں کا سا سلوک نہیں کرو گے ۔ تو ہندوؤں میں سے یہ بھائی نکل جائیں گے ۔ کوئی وقت تھا کہ جب ہندو عیسائی ہو رہے تھے تو ہندو میں جاگرتی بھی نہ ہوئی تھی اب ڈاکٹر امبیدکر اپنا دھرم چھوڑنے کو کہتے ہیں تو سارا ہندو دھرم کانپ اٹھتا ہے یہ جاگرتی آریہ سماج نے پیدا کی

ہیں کہ اگر اچھوتوں کو اپنے ساتھ نہ ملایا گیا تو ہندو دھرم دنیا سے مٹ جائیگا

ویدیہ حکیم بن

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال کی بنائی ہوئی

مجربات تلسی کا بغور مطالعہ کریں

تو آپ بلا شک وشبہ ویدک و حکمت طریق علاج ادویات کے اچھے خاصے ماہر ہو کر اپنی ودوسروں کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے قابل ہو جائیں گے آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا اور علاج سے ڈاکٹروں کے مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ کمانے لگیں گے ۔ اس میں قواعد علاج اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتلائے گئے ہیں بوڑھوں بچوں جوانوں و نوجوانوں کی ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے دوا لکھے گئے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہونے اور دکھلاتے ہیں قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروت بھون میں اردھ شتابدی مہوتسو کا تیسرا دن

آریہ سمیلن - وردھ سمیلن اور آریہ بھاشا کانفرنس کی کاروائی - آچاریہ رام دیو جی کی ولولہ انگیز تقریر

شری لالہ رام کرشن جی کی سیوا میں سبھا کی طرف سے ایڈریس

والسرائے ہند سے رشی دیانند کی ملاقات - آریہ سوراجیہ کی خواہش کا اظہار - ہندی سرکلر کے خلاف زبردست احتجاج

آریہ وردھ سمیلن کی کاروائی

آریہ سمیلن کی کاروائی کے بعد ایک دلچسپ سمیلن ہوا۔ جس میں بوڑھے آریہ اصحاب شامل ہوئے۔ ایک عجیب منظر پیش تھا۔ جب سٹیج پر سفید اور چمکدار داڑھیوں والے مہاشہ گن اکٹھے ہوئے اس سمیلن کے صدر لالہ رام کرشن صاحب پریزیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب منتخب ہوئے۔

ابھی نندن پتر

سیوا میں

شری یت لالہ رام کرشن جی

(بھوت پورو پردھان)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پردھان

آریہ وردھ سمیلن

شری یت مانیہ پردھان جی سادر نمسکار! پرماتما کی کرپا اور آپ وردھ پرشوں کے آشیرواد سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اردھ شتابدی سماروہ منا رہی ہے۔ یہ سماروہ پنجاب میں آریہ سماج کے اندولن کی سپھلتا کا جیتا جاگتا سمارک ہے۔ ہمارا سوبھاگیہ ہے۔ کہ ہمیں اس سماروہ پر آپ کی سیوا میں شردھانجلی بھینٹ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

گت پچاس ورشوں میں کئی بار سبھا کا داتا درن ... کچھ اور وامیہ کلبد کی شکھ شمی چنگاریوں ... لگا تھا۔ ایسے اوسروں پر آپ کی ساتوک ... شکتی نے ہی آریہ جنتا کے ادھیکاریوں کی ... بڑے بڑے تارکیکوں کے پنیہ رکوں ... اور کرم وبر کاریہ کرتاؤں کی کریا شیلتا ... آپ کی گمبھیرتا اور شانت سے پرورتی

کے ساتھ شانت ہو جاتی تھی۔

پوجیہ پتامہ! آج بھی ہم لوگ آپ کے ویکتیو کی چھایا میں انتی پتھ پر اگرسر ہونے کا یتن کر رہے ہیں۔ سبھا کا پچاس ورش کا اتہاس آپ کے جیون کی آپ بیتی اور آنکھوں دیکھی بات ہے۔ جس طرح بھیشم پتامہ نے کاریہ کشیتر سے نیورت ہوتے ہوئے اپنے آنے والے اُتر ادھیکاریوں کو جیون سنچاری اُپدیش دیا تھا اسی طرح آج ہم آپ کے انوبھو پورن وچنوں کو سننے کے لئے اتسک ہیں۔

پوجیہ ور! آپ نے آریہ سماج جگت میں سنگٹھن کا نرمان کرنے کی پرورتی کو درڑھ مول کر کے آریہ جنتا کے ادھیکاریوں کی رکھشا کر اسے سورکشت پتھ گامی بنایا ہے۔ آریہ سماج اسی سنگٹھن بل کے سہارے آزادی سے دن پرتی دن ترقی کے راستہ پر اگرسر ہو رہا ہے آج اس شبھ اوسر پر ہم آپ کے آشیرواد کی اچھیا کرتے ہیں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں سچی نیتی نیتک ساہس دھرم نشٹھا اور کرتویہ پر چلنے کے لئے درڑھتا پردان کریں

آپ کے آشیرواد داتساہ پاتر

بھیم سین	رام دیو
سبھا منتری	سبھا پردھان

۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء

صاحب صدر کی تقریر

صاحب صدر کے معمر ہونے کی وجہ سے ان کا ایڈریس لالہ گیان چند جی نے پڑھا۔

ایڈریس میں صاحب صدر نے کہا کہ میں آپ اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اسی سمیلن کی صدارت دے کر مجھے بزرگی بخشی ہے مجھے ۱۸۷۷ء میں شری سوامی دیانند جی مہاراج کے درشن ہوئے تھے تب سے میں آریہ سماج کے درخت

تمام آریہ سماجی بھائی سودیشی کا استعمال کریں

ویدک دھرم کے پرچار کے لئے اپنا تن من نچھاور کر دیا جائے

اچھوت ادھار کی حمایت اور آریہ بواہ بل کی تائید

کے سایہ میں ٹھنڈک لے رہا ہوں۔ آریہ سماج نے ودھوا وواہ - اچھوت ادھار - استری شکشا اور ان کاریوں میں بہت کچھ کیا ہے مخالفین نے اس سے ٹکر لینے کی کوشش کی لیکن ٹکر میں آریہ سماج ہمیشہ گوئے سبقت لیجاتا رہا ابھی آریہ سماج کا کام ختم نہیں ہوا۔ آریہ سماج روپی جل کی ٹھنڈی دھارا نے اندھیرے پہاڑوں میں سے جنم لیا تھا۔ اور میدانوں کو سیراب کیا۔ ابھی وہ کام ختم نہیں ہوا وردھ آریہ سجنوں نے اپنا جیون آریہ سماج کے پرچار کے لئے صرف کر دیا ہے اور حتے المقدور آریہ سماج کے اصولوں پر کاربند رہنے اور لوگوں کو رکھنے کی کوشش کی ہے عین ممکن ہے کہ نوجوان ان کے تجربہ سے کچھ لابھ اٹھا سکیں اور ان کے شروع کئے گئے کام کو جو ابھی نامکمل پڑا ہے پورا کرنے کی کوشش کریں سماج میں جھگڑے ہیں ان جھگڑوں کو کم کرنا چاہیے اور ویدک دھرم کا جھنڈا دنیا کے ہر گھر پر لہرانا چاہیے۔

آریہ سماج کے سابق منتری کا بھاشن

لالہ کیدار ناتھ سابق منتری آریہ سماج نے کہا کہ میں ۱۸۸۳ء سے لدھیانہ آریہ سماج میں شامل ہوا اور اس وقت سے اس کے جھنڈے تلے پناہ گزیں رہا میں نے اپنے تجربہ میں یہ معلوم کیا کہ جب تک ہمارے ساتھ ہماری استریاں سہمت نہ ہوں ہماری کامیابی جیون کے کسی میدان میں نہیں ہو سکتی وید ساری دنیا کے لئے وید ہے میں نے شام دید اور رگ وید پڑھے ہیں ان میں ہر جگہ منش ماتر لکھا ہے پہلے وید پڑھنا بہت مشکل تھا لیکن اب آریہ سماج کی کرپا سے وید پڑھنا بہت آسان ہے۔ وید ہر منش کے لئے ہے اور ہر ایک کو گھر میں ویدوں کا پاٹھ کرنا چاہیے اب تو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں بھی وید منتر اچھی طرح پڑھتی ہیں وید کا پڑھنا ہر ایک کے لئے لازمی ہے۔

بھگو رام نیئر لودیانہ

میری آیو تقریباً ۶۹ سال ہے جب میں ۱۲-۱۳ سال کا تھا۔ تو منشی گنیا لال جی الکھ دھاری جی کی پریرنا پر مہرشی دیانند جی مہاراج لودھیانہ پدھارے۔ اور منشی جی کے متر لالہ جیٹھا مل جی خزانچی کے مکان پر سوامی جی کے اُپدیش ہوتے تھے۔

میرے پتا جی کی دوکان کے سامنے خزانچی جی کے مکان پر میں بھی گیا۔ اور ان کی باغیچی سے کچھ پھول اور پودینہ لے کر سوامی جی کے چرنوں میں رکھے۔ اور میں نے سوامی جی سے کہا کہ مجھے بھی آریہ کمار بناؤ۔ سوامی جی نے مجھے تھپکی دیکر فرمایا۔ کہ تم سوئم آریہ کمار ہو۔

میں اس سمیہ بالک تھا۔ آریہ سماج اور آریہ کمار میں بھید نہیں سمجھتا تھا۔ سوئم شبد کا ارتھ بھی نہیں سمجھتا تھا۔ سوامی جی نے میرے مانگنے پر ایک پستک دی۔ جس کو لے کر بازار میں اچھلتا کودتا کہتا پھرا۔ کہ میں بھی آریہ کمار بن گیا۔ اس ۱۸۸۲ء میں لودھیانہ آریہ سماج قائم ہوا۔ میں بھی اکثر سماج میں جاتا رہا۔

۱۸۸۴ء میں میرے چھوٹے بھائی کا دیہانت ہو گیا۔ اس سے دل پر ایسی چوٹ لگی کہ بہت ... ہو گیا۔ اسی خیال میں کچھ نیم بنائے۔ ایشور کرپا سے اب تک ان نیموں پر درڑھ ہوں۔

$\frac{1}{8}$ ۹ اکو شری لالہ رام داس جی خزانچی کی کرپا سے آریہ سماج لودیانہ کا ممبر بن گیا۔

گورو کل سیوا کس طرح ہوگی

جب ۸-۹ سال کی آیو میں ہما شے رحل گبر نومل میں میرا یگیوپویت سنسکار ہوا۔ تو مرگ چھالا پہنے ہوئے جب دروازہ کے باہر جانے لگا۔ تو پہن جی نے روکا۔ کہ کاشی نہیں جانا۔ یہاں ہی پڑھا لیں گے یہ ان کا کہنا کھٹکتا رہا۔ رات کو پردہت جی سے

پوچھا کیا بات ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے گوروکل ہوتے تھے۔ جہاں لڑکے پڑھا کرتے تھے۔ اب وہ نہیں ہیں۔ اس لئے دیپ کیا جاتا ہے۔ منشی رام جی کی میرے پر بہت کرپا تھی جب انہوں نے گوروکل کھولا۔ تو ان کی کرپا سے گوروکل سیوا میں لگ گیا۔ اور اب تک سیوا پر ہوں۔

ایشور کی کرپا سے میں نے جو اپنی جیون کا پروگرام بنایا تھا۔ وہ اس سمے تک پورا ہوتا جا رہا ہے۔ یہ سب کرپا مہرشی جی اور پوجیہ سوامی شردھانند جی مہاراج کی ہے۔

دیوان رتن چند جی

دیوان رتن چند جی (۹۰ برس) پرانی نواسی جی نے کہا کہ میں نے کاشی میں سوامی دیانند جی کا ...... درشن کیا اس بات کو [illegible] برس ہوئے ہیں میں نے جب انہیں پہلی بار دیکھا تو فوراً گھنٹہ تک ان کی مورتی کو دیکھ کر آشچریہ ہوتا رہا۔ میں لگاتار ۲۲ دن تک ان کی خدمت میں رہا۔ اور ایک گھنٹہ روزانہ کے ساتھ جس مباحثہ کرتا اسطرح میرے بہت سے شبہات دور ہو گئے۔ سوامی جی کے پاس سے مولوی انگریز بڑے بڑے وہاں آتے اور سوامی جی سب کے شبہات دور کرتے۔

لالہ پرتھوی لال جی سونیگر نواسی نے کہا کہ اس وقت بھی آریہ سماج جیسا ستیہ سنگ کہیں نہیں ملیگا ہر دو بچوں کو اس ستیہ سنگ میں شامل ہونا چاہیے آریہ سماج کی اُنتی کے لئے بوڑھوں اور نوجوانوں کو اکٹھا ہونا ہوگا نوجوانوں کو چاہیے کہ بوڑھوں کے تجربہ سے فائدہ اٹھائیں اور سنگٹھن اور وید پرچار کا کام کریں۔

اسکے بعد راؤ صاحب کالی سرن اور لالہ حاکم رائے نے تقریر کی۔

ہندوستان میں آریہ سوراجیہ

مسٹر [illegible] وصاری نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ سوامی دیانند جی نے وائسرائے ہند لارڈ [illegible] سے ملاقات کی تھی۔ وائسرائے نے سوامی جی سے کہا کہ آپ کو پرچار وغیرہ کے کام میں تکلیف نہیں ہوئی سوامی جی نے کہا کہ برٹش راجیہ میں یہ تکلیف نہیں۔ وائسرائے نے کہا تو اتنا کہ دیجئے کہ برٹش راجیہ اچھا ہے سوامی جی نے کہا یہ میرے سدھانت کے خلاف ہے اگر ہندوستان کے لئے کوئی سوراجیہ بہتر ہو سکتا ہے تو وہ آریہ سوراجیہ ہے۔

مزید تین تجویزوں کی تائید کے بعد دوسرے سیشن کی کارروائی ختم ہوئی۔

آریہ بھاشا کانفرنس

نومبر [illegible] شتابدی کے سلسلہ میں ڈیڑھ بجے کے اجلاس کے بعد آریہ بھاشا کانفرنس منعقد ہوئی جس کے صدر منشی پریم چند مشہور افسانہ نویس تھے

صاحب صدر نے جو ہندی ساہتیہ کے مشہور لیکھک ہیں صدارتی تقریر کے دوران میں کہا کہ استریوں کی شکشا اچھوت ادھار کھان پان کے چھوت چھات کو دور کرنے کا فخر آریہ سماج کو ہی حاصل ہے گوروکل کو نیا جنم دے کر آریہ سماج نے شکشا کو ملکی بنانے کا یتن کیا ہے۔ اگر ودیارتھیوں میں سیوا کا بھاؤ نہ لائے اور جرأت پیدا نہ کرے تو اس ودیا سے اور ودیا ہی کیا۔ گوروکلوں میں ہندی بھاشا کو شکشا کا مادھیم بنا کر آریہ سماج نے مثال قائم کی ہے سارے ساہتیہ کی یہی جات ہے۔

آجکل ہندی بھاشا اور اردو بھاشا میں جو تمیز ہو رہی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اردو بھاشا والے عربی اور فارسی کے لفظوں سے اردو بھاشا کو مشکل بنا تے جاتے ہیں منشی پریم چند نے بہت جلدی تقریر ختم کر دی۔

کمینتی کماری ودیالنکار

کمینتی کماری ودیالنکار نے کہا کہ ہندی ساہتیہ میں منشی پریم چند جی کے آنے سے اسکی حالت بہت اچھی ہو گئی۔ پنجاب میں ہندی کا دیوالہ نکلا ہوا ہے اور اسکی جگہ اردو اور عربی کا بول بالا ہے۔

مقرر نے اسی سلسلہ پر آریوں کی پراچین تاریخ پر روشنی ڈالی اور کہا کہ پنجاب آریوں کا کیندر ہے اور پنجاب بھارت ورش کا گورو تھا ہندی کو یہیں جنم ہوا تھا اور ہندی ساہتیہ کا جنم داتا لاہور میں پیدا ہوا کچھ عرصہ بعد آریوں میں لڑائی جھگڑے شروع ہو گئے آریوں نے اپنی بھاشا کو بہت حد تک نظر انداز کر دیا مسلمانوں کے عہد سلطنت میں ہندوؤں کو دائرہ اسلام میں لانے کی کوششیں ہوئیں اور ہندی بہت پیچھے رہ گئی۔

گورو نانک صاحب پیدا ہوئے انہوں نے پنجابی کی کویتا کی جس میں زیادہ تر ہندی ہے باقی گورو بھی گورو نانک جی کی طرح ایشور کے بھگت تھے اور ان کی کویتا میں بھگتی رس تھا دلیش بھگتوں کا زمانہ گذرا تو ہندی ساہتیہ بھی پیچھے رہ گیا۔

اسکے بعد مہرشی دیانند نے ملک کو جاگرت کیا اور دوسری اصلاح کے ساتھ ہندی کا پرچار کیا اور شاستر ارتھ ہندی میں کئے اور اپنی پستکیں بھی ہندی میں لکھیں آریہ سماج چھیل پنجاب نے رشی کے بہت سدھانتوں کو اپنایا ہندی کی چرچا پھر سے شروع ہوئی بہت سے آریہ ویر بلیدان ہوئے اور آج آریہ سماج اس مضبوط پوزیشن پر پہنچا۔ سوامی شردھانند جی نے سوامی ستیہ دیو جی ادھیکش سے آریہ نیتاؤں نے ہندی کو اونچا کرنے کی کوشش کی۔ ہندی کے پرچار میں ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج اور گوروکل کانگڑی نے بہت اچھا کام کیا مقرر نے پنجاب میں ہندی کے لیکھکوں ...... کے نام لئے اور کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ پنجاب میں ہندی کے چند ایک گنے لیکھک ہیں اور ہندی دوسری زبانوں سے پیچھے جا رہی ہے پنجاب اس وقت آتش فشاں کا سا بنا ہوا ہے اور اس میں قضیہ شہید گنج جیسے سوالات پر جیت میں ایسے حالات میں کہ اپنی بھاشا کی اُنتی کی طرف

کیا توجہ کر سکتا ہے

ہندی کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے

پنڈت جے چند ودیالنکار نے کہا کہ ہم پنجابیوں میں اتساہ اور جوش بہت ہے لیکن شانتی سے سوچنے کی عادت بہت کم ہے ہم تو کہتے ہیں کہ آریہ سماج نے آریہ بھاشا کا ادھار کیا لیکن پھر بھی پنجاب میں ہندی کا جتنا پرچار ہونا چاہیے تھا ابھی تک نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ہم ہندی میں اپنا لکھکر خط نہیں ڈال سکتے آج پنجاب بھارت ورش کے دوسرے ہندی بھاشا کے کیندروں سے پیچھے ہے یہ پنجاب آریہ سماج کا کیندر ہے۔ افسوس ہے کہ پنجاب میں ہم ہندی شکشا کا مادھیم بھی نہ بنا سکے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں صرف ہمارا آلس ہی رکاوٹ ثابت ہو رہا ہے

ایک پریوار کے اندر بھی ہماری ایکتا نہیں اگر پتنی کی بھاشا اردو ہے تو پتی کی ہندی ہے۔ اگر پتی کی بھاشا ہندی ہے تو پتنی کی اردو۔ ہندی کو کالجوں اور سکولوں میں مادھیم نہ بنانے میں معمولی بہانے تراشے دیے جاتے ہیں اگر پنجاب کے تمام سکولوں میں پہلی جماعت سے ہندی کر دی جائے تو ہندی کی جڑ پنجاب جم سکتی ہے۔ مقرر نے پرستاؤ پیش کیا کہ تمام آریہ ہند سکولوں میں پہلی شرینی سے شکشا کا مادھیم ہندی کو ہی رکھا جائے۔

پنڈت بھیم سین ودیالنکار نے تجویز کی تائید کی اور پرستاؤ سرو سمتی سے پاس ہوا۔

ریلوے اور ہندی

پنڈت چندر گپت نے ریزولیوشن پیش کیا کہ محکمہ ریلوے سے درخواست کی جائے کہ اپنے محکمہ میں اردو اور انگریزی کی طرح ہندی کو بھی جگہ دیں محرک نے کہا کہ ریلوے کے جھگڑے جو یو۔ پی وغیرہ میں پہنچے ہیں جہاں ہندی پرچلت ہوتی ہے وہاں اردو اور انگریزی پڑھنے میں دقت کا سامنا ہوتا ہے اس لئے محکمہ ریلوے میں ضروری ہے کہ ہندی کو استھان دیا جائے تاکہ ہندی جاننے والے بیوپاریوں کو آسانی ہو ریلوے کے ٹائم ٹیبلوں اور ریلوے لٹریچر میں بورڈوں وغیرہ پر ہندی کو استھان دیا جائے

پنڈت اندر جی پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ نے تجویز کی تائید کی اور ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوا۔

پنڈت ساتولیکر جی نے پرستاؤ پیش کیا کہ بچوں کو سکول بھیجنے سے پہلے ہی والدین ہندی کی تعلیم دیں۔

لالہ رامسرن داس وکیل سرگودہا نے اس ریزولیوشن کی تائید کی۔

پنڈت دیویندر نے تائید مزید کی اور ریزولیوشن پاس ہوا۔

منشی پریم چند نے تجویز پیش کی کہ کچی دو بار [illegible]

یہ ریزولیوشن [illegible]

صاحب صدر نے اختتامی تقریر میں کہا کہ لوگ اپنے حقوق کو خود نہیں سمجھتے [illegible] آپ کے حقوق کو کیوں پہنچایا نہیں [illegible] مانگتے ہیں لیکن آپ کے گھر میں [illegible] بھی [illegible] نہیں سوراجیہ نہیں ہے۔ ملک کو [illegible] کس طرح ہو بچوں کی تعلیم کا دارومدار [illegible] ماتاؤں کو چاہیے کہ بچوں کو شروع سے [illegible] دیں اور سوتنتر ہونے کی شکشا دیں

اسکے بعد آریہ بھاشا کانفرنس ختم ہوئی

آچاریہ رام دیو جی کا ویاکھیان

آچاریہ رام دیو جی نے ویاکھیان شروع [illegible] کہا کہ میں یہ نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آریہ سماج مطالبق اُنتی کر رہا ہے کل کے جلوس میں [illegible] کو دو لاکھ چہروں سے دیکھی سے اچھے [illegible] تو آریہ سماج کی عظمت کا پتہ لگتا [illegible] کو بھی نہیں پرچار میں آریہ سماج کسی سے پیچھے [illegible] پرستکوں اور دیوالیوں کی حاضری سے آریہ [illegible] لوگوں کے اتساہ کا پتہ چلتا ہے۔

ہندوستان کے گورنر جنرل کی چٹھی

مقرر نے کہا کہ شہروں اور دیہاتوں [illegible] شروع ہوتا ہے وید وچار [illegible] کے ایک [illegible] لکھا ہے اور مہرشی دیانند کی تعریف کی [illegible] لکھا کہ اردو [illegible] اس دن [illegible] نہیں ہوا کہ جس کا پرچار مہرشی نے کیا [illegible] وارن ہیسٹنگز گورنر جنرل ہندوستان نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے صدر کو چٹھی لکھی کہ جب برٹش راجیہ [illegible] تب بھی وید اور شاستر اور وید [illegible] رہیگا انہوں نے حکم دے دیا کہ سب [illegible] بید شری گیتا آدی کا ترجمہ لکھا جایا کرے [illegible] برس تک ایسا ہوتا رہا

سائنس اور وید

ڈاکٹر لیبے کہتے ہیں کہ سائنس پڑھنے [illegible] پڑھنا ضروری ہے جو بات سائنس [illegible] وہ ویدوں کے پڑھنے سے حاصل ہو سکتی ہے [illegible] کی تعلیم کا ساری دنیا میں پرچار ہو رہا ہے [illegible] ویدوں کی تعلیم کو مان رہی ہے [illegible] کے دوسرے ملکوں میں کہتے ہیں [illegible] ویدوں سے وچار ان میں ظاہر کیا ہے [illegible] اور عیسائیوں کے بھی یہی وچار ہو [illegible] آریہ سماج کے ہیں آریہ سماج کا پرچار [illegible] گیا ہے۔

ایک یورپین نے اپنے دوست کو [illegible] کی چینک رد وید شاستر پڑھیں [illegible] سبعرف سے آوازیں آتی ہیں [illegible] کی طرف جا رہا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے [illegible] کو لگ رہی ہے آریہ سماج اپنے [illegible] قد اپنے آپ کو کم پاتے ہیں [illegible] کامیاب ہند ہو گیا ہے۔ آپ کا [illegible] انتو خسی ترقی کی نشانی ہے [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت

سے آریہ سماج کا شریر اور دماغ اشانت ہو رہا ہے لیکن شانت نہیں ہو رہا ہمارے اندر شکتی نہیں ہے اور اس شانتی نہیں ہوئی دماغ جتنا اچھا ہو اشانت رہتا ہے شانتی آتما کی اتنی ہی آتی ہے جس کے ہردے میں وید بھگوان اور سوامی دیانند براجمان نہیں ہیں ان کی سانتی ستیارتھ پرکاش سے ہی ہی ہو سکتی شانتی سادھن اور یم نیم سے آتی ہے اگر ابھیاس نہ ہو تو بڑے علم سے کچھ فائدہ نہیں آپ ہیں کمی عمل کی ہے طاقت کا ہونا اچھا ہے لیکن اس کا غلط استعمال بہت خطرناک چیز ہے پہلی بات یہ ہے کہ آپ ٹھیک استعمال اور ٹھیک عمل سیکھیں۔

اسکے بعد آچاریہ رامدیو نے اپیل کی اور کہا کہ ملک میں عزیبوں اور مریضوں کی بہتات ہے آپ ان کی سہائتا کریں وید پڑھیں بائیبل وید کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔

بائیبل کا انگریزی ترجمہ ۲۷ سال میں کیا گیا اور کافی روپیہ خرچ لیا گیا وید کے ترجمہ کے لئے پچاس ہزار روپیہ کی اپیل کی ہے پچھلی دفعہ اردو شتابدی کا گورنمنٹ کے حکم سے بہت سارا روپیہ نقصان ہو گیا۔

گورنمنٹ مسلمانوں کے سامنے جھکتی ہے

مقرر نے کہا کہ گورنمنٹ مسلمانوں کی بات مان لیتی ہے شکتی کی پوجا کرتی ہے ہندوؤں سے نہیں ڈرتی اسلئے اسنے جلوس کی اجازت نہ دی اور وجہ یہ بتائی کہ مسلمان بھڑک اٹھیں گے ا سے معلوم ہے کہ سکھ ناراض ہونگے تو ہزاروں جاٹ اٹھ آئیں گے اسلئے ضروری ہے کہ شکتی پیدا کرو۔

اسکے علاوہ سیوا کی ضرورت ہے ویدوں کا ڈنکا بھی بجانے کی ضرورت ہے لیکن اگر آپ کے پاس سادھن نہیں ہے تو ڈنکا کیسے بجے گا آپ کے اپدیشک مشکلات میں کام کر رہے ہیں نوجوان شادی شدہ آپ کے اپدیشک ہیں لیکن آپ انہیں بہت کڑی آزمائش میں ڈال دیتے ہیں بیوی بچوں کے پاس رہنے نہیں دیتے آپ کے اندر پریم بھاؤ ہونا چاہیے اور انہیں بھی اپنے جیسا سمجھنا چاہیے۔

دراصل ان اپدیشکوں کی وجہ سے ہی آپ کا سب کام ہو رہا ہے جو لوگ پنشنیں لے رہے ہیں ان کا گھر میں کیا کام ہے انہیں میدان میں آنا چاہیے مکتی فوج میں اعلےٰ تعلیمیافتہ لوگ کام کرتے ہیں اور عیسائیت کا پرچار کرتے ہیں ہم سے لوگ بت پرست کیوں گرہستھ نہیں کرتے

اسکے بعد آچاریہ رامدیو نے چندہ کے لئے اپیل کی اور چندہ جمع کیا گیا۔

آریہ سماج گوجرہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج گوجرہ کا تیرھواں سالانہ جلسہ ۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار۔ پنڈت منسارام جی۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ پنڈت نردیو جی سدھانت شرومنی پنڈت دلیپتی جی شاستری۔ پنڈت سداشیو جی۔ مہاشہ کیسر چند جی۔ مہاشہ دلیپ راج جی۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی۔ مہاشہ بھگت دیال جی پدھارے۔

جلسہ سے ۷ دن پہلے سمپورن یجروید کا یگیہ آرمبھ کیا گیا۔ جس کی پورن آہوتی یکم اپریل کو ہوئی۔ ہر دن یگیہ کے سمے استری پرشوں کی حاضری بڑھتی گئی۔ پراتہ کال عجیب آنند دائک نظارہ ہوتا تھا۔ پورن آہوتی والے دن سمست آریہ پریواروں نے گری ناریل۔ بادام آدی بڑی شردھا سے ہون کنڈ میں ڈالے۔ وہ نظارہ قابل دید تھا۔

۳۱ مارچ کی شام کو نگر کی گلیوں اور بازاروں نیز مندروں میں نگر کیرتن کیا گیا۔ مہاشہ دلیپ راج جی اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی کے بھجنوں نے اتی اتم سمیہ باندھا۔ نگر کیرتن شام کے ۸ بجے نہایت کامیابی سے سماپت ہوا۔

رات کو شری مہاشہ چرنجی لال جی پریم کا اتم دیاکھیان ہوا۔ دوسرے اور تیسرے دن لگاتار امرت ورشا ہوتی رہی۔ وشیش طور پر پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت منسارام جی۔ اور مہاشہ چرنجی لال جی پریم کے دیاکھیانوں کو جنتا نے بہت پسند کیا۔

پنڈت منسارام جی کا مورتی پوجا پر لیکچر اتی اتم تھا۔ پنڈت دلیپتی جی۔ پنڈت سداشیو جی اور پنڈت نردیو جی کے دیاکھیان بھی دوتا پورن اور پربھاؤ شالی تھے۔ مہاشہ کیسر چند جی کے بھجن تو اس قدر مقبول تھے۔ کہ ۳ اپریل کو خاص طور پر مہاشہ کیسر چند جی کو ٹھہرنا پڑا اور رات کو ان کے بھجن ہوئے۔ تمام اوقات میں پنڈال بھرا رہتا تھا۔ خاص کر رات کو اس قدر حاضری ہوتی تھی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ غرضیکہ جلسہ کیا بلحاظ دیاکھیان۔ کیا بلحاظ حاضری اور کیا بلحاظ چندہ ہر طرح سے کامیاب تھا۔ چندہ بھی گذشتہ سالوں سے ادھک اکٹھا ہوا۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا دھنیواد کی مستحق ہے۔

(رچھپال منتری آریہ سماج گوجرہ)

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں کا سالانہ جلسہ

۴-۵-۶ اپریل کو پرماتما کی اپار کرپا سے نرو گھن سماپت ہوا۔ اس جلسہ کو شریمان مانیہ ور سوامی دھیر آنند جی مہاراج شریمان پنڈت برت پال جی سناتک گوروکل کانگڑی شریمان پنڈت دلیپتی جی شریمان لالہ چرنجی لال جی بان پرستھی شریمان مہاشہ بال کرشن جی بھجنیک شریمان مہاشہ فقیر چند جی۔ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا سے پدھار کر سپھل کیا۔ باوجود چند ایک پورانک دھرمیوں کی مخالفت کے جلسہ ہر لحاظ سے اتم رہا عام پر اپدیشوں کا بہت ہی اتم پربھاؤ پڑا۔

استری سماج کا جلسہ مورخہ ۷ اپریل کو ہوا۔ چندہ بھی پانصد روپیہ کے لگ بھگ ہو گیا۔ مورخہ ۴ اپریل رات کو کانفرنس زیر صدارت شریمان لالہ ایشر داس جی رئیس پنڈی بھٹیاں ہوئی۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ ویدک دھرم کونسا ہے جو منش ماتر کو شانتی دے سکتا ہو

مورخہ ۵ اپریل رات کو زیر صدارت شریمان پنڈت تلسی رام جی سناتن دھرمی ایک کانفرنس ہوئی۔ کہ اچھوت پن قدرتی ہے۔ یا بناوٹی۔ اگر بناوٹی ہے۔ تو اس کے دفعیہ کا کیا علاج ہے۔

۶ اپریل بعد دوپہر سٹیرتی پاٹھ شالا کی لڑکیوں

کو انعام زیر صدارت شریمان سوامی دھیر آنند جی دیا گیا۔

(کھیمی داس آریہ سیوک آریہ سماج)

(صفحہ ۲۰ سے آگے)

جس بڑھاپے کو برہمچریہ آشرم سے شروع کرتے تیاگ اور تپسیا سے اپنے آپ کو مضبوط بنانے تیار کرتا تھا۔ اس میں بھی تیاگ ... ہی تھی۔ ماں باپ کے لئے ... بڑے ہوتے ہیں پہلا آشرم ... تھا۔ وہ گھر ... پچھلے بچوں کو ... کرتا کہ جہاں بھی تیاگ کا پر ... تھا ...

اس کے بعد بان پرستھ آشرم آتا ہے ... صرف اپنے بچوں کو ہی نہیں بلکہ تمام گاؤں کو ... کو اپنے بچے سمجھتا ہے اور سیوا کا ... کیلئے دیتا۔

اس کے بعد سنیاس آشرم آتا ہے جس میں پرویش کرنے والا صرف ایک گاؤں کے بچوں کو ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے بچوں کو اپنے بچے سمجھتا ہے۔ وقت گذرنے پر یورپین اس نے ... انہوں نے کہا کہ ہندوستانیوں کا دنیا چھوڑ کر جنگل چلے جانا کا آدرش نکما ہے۔ اور خود غرضی کا آدرش ہے وہ صرف اپنی ہی آتما کا سادھن کرتا ہے۔ لیکن یورپین تمام لوگوں کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھتے ہیں۔ کہا۔ آپ کا خیال غلط ہے۔ چاروں آشرموں میں پرویش کرنے والے سنسار کی سیوا کا پرتیک ... سنیاسی کسی ولیش وشیش کا ہوتا۔ وہ تو

Ath-son Annus

لبا جاتا ہے۔ آج یورپ نے لیگ آف نیشنز ... بڑی بڑی عمارتیں بھی کھڑی کر لیں لیکن ان ... میں بیٹھنے والے افسران یورپ ہیں جو ... آج ضرورت ہے ان آدمیوں کی۔ جن کو ہم ان ... پر بیٹھا سکیں۔ جو سنسار بھر کے شہری ہوں ... ہو سکتا کا یہی سندیش ہے کہ ہم محض سنسار کو بھوگنا ہی نہ سیکھیں۔ بلکہ اسے اپنی مرضی سے چھوڑنا بھی سیکھیں۔

آریہ مسافر میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے

کرتویہ درشن

سندر سنہری مجلد گنگا بھگتی درپن۔ بھگتی درشن۔ کرتویہ درشن وغیرہ سب سے بڑا ۸۵ تصاویر ۴۹۰ سے اوپر صفحات سوادھیائے کے لئے بہت سے وید منتروں نتیجہ گرموں اور بہت ہی ضروری کام کی باتوں کا مجموعہ روزانہ پاٹھ انعام۔ جہیز۔ برات۔ اور بطور سوغات دینے کے لئے سب سے بہترین چیز ہے قیمت باوجود سب سے زیادہ کام کی باتیں ہونے کے صرف دس آنے۔ پانچ کاپی کے خریدار کو آٹھ آنے فی کاپی کے حساب سے دیا جاتا ہے

پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لعل روڈ۔ لاہور

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آشرم ویوستھا کے قیام کی ضرورت

(پنڈت ستیہ ورت جی کمیہ ادھشٹاتا گوروکل سوامیا گڑھی کا ویاکھیان)

بچے سے سکون کی شروعات ہوتی ہے۔ سب سے پہلے جاکر سنت دھرم نے بھی گایا۔ سنسار کے اندر دکھیوں کا آپ بھوگ کرنا ہی پر جانے کے لئے ہے۔ جیون ایک لمبی یاترا ہے۔ اس میں چار منزلیں قایم کی گئی ہیں۔ ایک منزل برہم چریہ آشرم کی ہے۔ یاتری سرائے میں ٹھہر کر سات دن گذار کر آگے جانے کا نیم رکھتا ہے۔ لیکن اگر کوئی سرائے میں ہی ٹھہرا رہے۔ تو پھر زبردستی نکال دیا جائے گا۔ گرہست آشرم ایک ایسی ہی سرائے ہے جس میں سے نکلنے کا ہم نام نہیں لیتے۔ اس لئے ہمارا مال اسباب اٹھا کر پھینک دیا جاتا ہے گھر میں ایسے بڑھوں کی کوئی عزت نہیں کرتا۔ سنسار میں واسنا ہی بھوگنے کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ بڑھاپے میں بھی ایسی واسنا بنی رہتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہم تیسری منزل پر چلنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ہم نے ایسے بڈھے دیکھے ہیں۔ جن کے گال پچک گئے ہیں۔ مگر کشتے کھا کھا کر زندہ رہتے ہیں۔ گرہست آشرم کو چھوڑنے کا نام نہیں لیتے۔ ایسی ہی کئی دیویاں بھی ہیں۔ جو باوجود بڑی عمر کی ہونے کے پوڈر وغیرہ استعمال کر کے اپنے آپ کو نوجوان کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ لیکن اگر ہم نے ایا۔ وہ واقعی چل دیتا ہے اور یہاں رہنے کا ہمیں ایک دن واقعی چل دینا ہے

تو یہاں رہنے کا ہمیں مہیا نہیں لے رکھا۔ تو پھر کسی وقت خود بخود چل دینا چاہئیے۔ موت جب آئے گی۔ تو وہ دھر میں سے مکھی کی طرح ہمیں سنسار سے نکال کر پھینک دیگی۔ اس لئے پراچین رشیوں نے یہ نیم بنایا تھا۔ کہ بجائے اس کے کہ کوئی ہمیں پکڑ کر باہر پھینک دے۔ ہمیں خود چھوڑ دینا چاہئیے۔ اس بنا پر بان پرست آشرم بنایا گیا تھا تاکہ جیون یاترا میں ایک منزل کے بعد دوسری منزل میں داخل ہوں۔ آج سنسار کو ورن ویوستھا کی نسبت آشرم ویوستھا اور خصوصاً بان پرست آشرم کی اشد ضرورت ہے۔ سنیاسی بھی اسے ہی کہتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ کوئی بھی سنسار سے اٹھا کر زبردستی باہر پھینک دے۔ ہمیں اسے خود بخود چھوڑ دینا چاہئیے۔ آج آریہ سماجوں میں جھگڑے اسی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کہ جب ایک شخص سماج میں منتری یا پردھان ہو جاتا ہے۔ تو پھر وہ اسے چھوڑنے

میں نہیں آتا۔ رشیوں نے اس نقص کو دور کرنے کے لئے ہی آشرم ویوستھا قایم کی تھی تاکہ انسان باری باری سب آشرموں میں رہتا ہوا ترقی کا سبق سیکھے آج شہروں اور گاؤں سے باہر یا چرم خانے یا شراب خانے ہو گئے ہیں۔ لیکن پراچین سمے میں بان پرستیوں کے آشرم ہوتے تھے۔ نوجوان سبھاؤں میں جانے کی بجائے ورن پرستیوں۔ آشرموں میں جا کر شکشا گرہن کیا کرتے تھے۔ اس لئے پراچین کال کے تمام شہر ادھیاتمک شہر تھے۔ آج اگر کوئی نوجوان سنسار کے اندر جب تک ہو کر شانتی لینا چاہے تو وہ حیران ہو کر سب طرف نگاہ دوڑا کر پوچھتا ہے۔ کہ شانتی کہاں سے لے۔ لیکن پراچین کال میں کسی وان پرستی کے آشرم میں چلا جاتا تھا۔ وان پرستی چونکہ پہلے آشرموں میں سے گزرا ہوا تجربہ کار شخص ہوتا تھا۔ اس لئے وہ نوجوان کی مشکل کو حل کر سکتا تھا۔

بیکاری کے سوال کا حل

آج بیکاری کے سوال نے سب کو پریشان کر رکھا ہے۔ آج کل نئے سے نئے وکیل اور ڈاکٹر بن رہے ہیں۔ لیکن پرانے وکیلوں اور ڈاکٹروں کی موجودگی میں ان کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ لیکن پراچین کال میں وکیل اور ڈاکٹر پچاس سال سے زیادہ عمر ہونے پر خود ہی دوکان اور پریکٹس چھوڑ کے جنگلوں کو چلے جاتے تھے اور میدان نئے نوجوانوں کے لئے چھوڑ جاتے تھے۔ سرکار ایک خاص عرصہ کے بعد پنشن دے دیتی ہے لیکن یہ پنشنر پھر بھی کوئی نہ کوئی ملازمت کر لیتے ہیں۔ لیکن پراچین کال میں ایسا نہ تھا۔ آج ہم گوروکلوں میں محض روٹی وغیرہ لیتے ہیں۔ لیکن پراچین کال میں بان پرستی بغیر کسی قسم کی فیس لئے بچوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ نتیجہ یہ کہ بھارت ورش میں استاد مفت پڑھاتے تھے۔ اب بھی ہر شہر کے پاس ایسے آشرم ہونے چاہئیں۔ جہاں بان پرستی رہتے ہیں جو نہیں بچوں کو مفت تعلیم دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ بھارت میں اب بھی ۹۹ فیصدی بچے تعلیم یافتہ ہو جائیں بان پرست کے بعد

سنیاس آشرم

آتا ہے۔ آج سنیاس آشرم کو کاہلی کا آشرم سمجھا جاتا ہے۔ لیکن پراچین کال میں ایسا نہ تھا

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

ویدک ونے

(ایکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھئے ودیا النکار آچاریہ گوروکل کانگڑی)

یہ وہ گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے آریہ اخبارات آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے۔ وید کی کھوج کی باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے ہر دن کے لئے ایک ایک پرارتھنا مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا ہے اس کے منتروں دوارہ پرارتھنا کی گئی ہے آخر خیالات دیا گیا ہے۔ ہر ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین حصوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ یعنی چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ قیمت ایک روپیہ ۱ عہ
دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج۔ کاتک چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ۱ عہ
تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماہ۔ پھاگن چار ماہ ہیں قیمت ایک روپیہ ۱ عہ

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوائیے۔ ورنہ اگلے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی۔

سوادھیایہ منجری کا ساتواں پشپ

امر شہید شری سوامی جی مہاراج کے اپدیشوں کا سنگرہ

دھرم اپدیش

(چھپ گیا ہے) (حصہ اول)

آریہ پرشوں کے لئے یہ گرنتھ ایک امولیہ اپہار ہے۔ اس کی ایک ایک کاپی ہر ایک آریہ پریوار اور آریہ سماج میں رہنی چاہئیے کاغذ عمدہ چھپائی نہایت اعلےٰ پستک دو حصوں میں چھپی ہے ہر ایک حصہ کا دام ۱۲؍ ہے۔ ڈاک محصول بذمہ خریدار

نوٹ:- یہ پستکیں گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

[وید] پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

ॐ

[آریہ پرتی]ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ار

آریہ مسافر لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक:- आर्य्य मुसाफिर लाहौर

جلد ۷ } اتوار ۸ بیساکھ سمت ۱۹۹۳ دیانند ابد ۱۱۱ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء { نمبر ۱۷

ماسنہ ... دھرم

سچا پرچارک اور سبھا کا ہفتہ وار گزٹ ہے

آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجیے

(منیجر)

وید امرت

آنند مارگ کی طرف

अन्यच्छ्रेयोऽन्यदुतैव प्रेयस्ते उभे नानार्थे पुरुषं सिनीतः ।
तयोः श्रेय आददानस्य साधु भवति हीयतेऽर्थाद्य उ प्रेयो वृणीते ॥

سنسار میں دو قسم کے مارگ ہیں۔ ایک مارگ وہ ہے۔ جس کا آرمبھ بڑا سواد شٹ سہاونا اور لبھایشمان معلوم ہوتا ہے۔ اس کی بات ایسی میٹھی ہوتی ہے کہ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ مگر انجام نہایت خراب۔ تکلیف دہ۔ مثال کے طور پر ایک آدمی مکان پر سے چھلانگ لگاتا ہے۔ شروع میں اس کو کوئی تکلیف یا دکھ نہیں ہوتا۔ مگر جب زمین پر آ کر گرتا ہے۔ تو اس کے بازو ٹانگ وغیرہ ٹوٹنے کا سخت خطرہ ہے۔ ممکن ہے۔ کہ زیادہ چوٹ لگنے سے جان بھی نکل جائے۔ اسی طرح یہ سنساری وشے ہیں۔ جب شروع میں منش ان کی طرف راغب ہوتا ہے۔ تو اس کو بڑا سکھ محسوس ہوتا ہے اور ان کے بغیر ایک منٹ بھی رہنا بدقسمتی خیال کرتا ہے۔ مگر انجام جس قدر خراب ہے۔ وہ سب پر بیشٹ ہے۔ اشانتی۔ ایرشا۔ دویش۔ کشٹ سب اسی کے پریام ہیں۔ اس مارگ کا نام پریہ مارگ ہے شری گورو تیغ بہادر جی نے فرمایا ہے:-

"بھولیو من مایا اُرجھایو۔ جو جو کرم کیو لالچ لگ تہہ تہہ آپ بندھایو"

دوسرے مارگ کا نام شریہ مارگ ہے۔ اس کا آرمبھ منش کو پھیکا اور دُکھدائی محسوس ہوتا ہے۔ مگر انجام پرم آنند کے دینے والا جیسے ایک آدمی مکان کے اوپر چڑھتا ہے۔ شروع میں چڑھتے سمے اس کو کشٹ معلوم ہوتا ہے دم پھولتا ہے۔ مگر جب چھت پر پہنچ جاتا ہے۔ تو ٹھنڈی اور کھلی ہوا سے مسرور ہوتا ہے اسی طرح سنساری واسناؤں سے جو الگ تھلگ رہتا ہے۔ وہ بظاہر تو دنیا کی نعمتوں سے ونچت ہوتا ہے مگر اپنی سادگی سداچار اور تپ سنیم میں مگن رہ کر سدیو آنند میں رہتا ہے۔ ایک اور جگہ شری گورو تیغ بہادر جی کا کتھن ہے۔ "جو سکھ کو چاہے۔ سدا سرن رام کی لے" یدی منش سنساری پدارتھوں کے اندر آنند کا متلاشی ہے۔ تو وہ کہاں۔ جیو آتما ست چت اور پرماتما ست چت آنند۔ اپنے سے گھٹیا گن والے کے میل سے انسان کبھی اونچا نہیں ہوتا چونکہ پرکرتی جڑ ہے۔ اور جیو چیتن۔ اس لئے پراکرت پدارتھوں میں آنند کہاں۔ جیو کے اندر آنند کی کمی ہے۔ اور پرماتما ست چت آنند ہے اس لئے پرماتما کی اپاسنا سے ہی منش سکھی ہو سکتا ہے۔ اپنے سے اچھے گنوں والے کے میل سے ہی آنند پراپت ہو سکتا ہے۔ پرماتما آنند سروپ ہے۔ اس کی اپاسنا سے ہی جیو کے اندر جو آنند کی کمی ہے۔ وہ پوری ہو سکتی ہے۔ انیتھا نہیں۔ ایک سائیں لوک نے کہا ہے:-

"جتن نہ سکھ ودیہ گرہست ہے نہ سکھ چھڈ گیاں مسکہے وڈا وچارے سیال شرن پیاں"

مگر اشور اپاسنا سے پہلے من کے تین قسم کے "مل" یعنی سوارتھ سدھی "وکھیپ" یعنی چنچلتا اور "آورن" یعنی آنند کا پردہ دور کرکے تین قسم کی خواہشات "وتیشنا" یعنی دھن کی اچھیا۔ "پتریشنا" سنتان کی اچھیا اور "لوکیشنا" یعنی لیش اور حکومت کی اچھیا کا تیاگ کرکے من کو شدھ اور پوتر کرکے شبھ مارگ پر چلنا ہوتا ہے۔ پرچرنوں میں دڑھ کرے۔ پھر منش پرم آنند دھام کو پراپت ہوتا ہے۔ اس منتر کا یہی آشے ہے کہ یہ جو دو پرکار پریہ مارگ اور شریہ مارگ کے کرم ہیں۔ یہ جیواتما کو واسنا کی رسی میں باندھتے ہیں لیکن شریہ مارگ پر چلتا ہے۔ وہ آنند پراپت کرتا ہے اور جو پریہ مارگ اختیار کرتا ہے۔ وہ اس آنند سے خالی رہتا ہے۔ پرماتما کرے کہ ہم شریہ مارگ پر چل کر آنند کے بھاگی بنیں۔ اوم شم۔ (دھنیت منتری سبھا سدا آریہ سماج سیالکوٹ)

ہندوستان پرنٹنگ پریس بیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں باہتمام چرنجی لال پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر واقع گورودت بھون لاہور سے شائع ہوا۔

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نجات کا صحیح راستہ

لیکھک شری لالہ چرن مل جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر خانیوال

[illegible] ہیں۔ نہ دیگر کل چرند پرند حیوانات اور وقت کے پابند ہیں۔ صرف اولاد پیدا کرنے کے واسطے موقعہ اور محل کے لحاظ سے زن و مادہ جفتی کرتے ہیں۔ انسان کے واسطے بھی ہندو محققوں نے بتلایا ہے۔ کہ صرف سنتان پیدا کرنے کی ضرورت ہو۔ تو وقت اور موقع کو مدنظر رکھ کر گربھا دھان سنسکار کر کے پتی پتنی سماگم کریں۔

سنسکار کی پابندی اسی واسطے رکھی ہے کہ گویا پتی پتنی کا سماگم سوائے گربھا دھان کے ناجائز اور پاپ ہے۔ اور دیکھئے قدرت ہی اس اصول کی تائید کرتی ہے۔ نوزائیدہ بچے کی ماتا دودھ پلانے کے زمانہ میں سال ڈیڑھ سال کے اندر اگر سماگم کرے تو بچہ ضرور بیمار ہو جاتا ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بچہ کی تین سال کی عمر تک اگر اس کی ماتا گربھوتی ہو جائے۔ تو بچہ بیمار ہو جاتا ہے۔ خواہ دودھ پیتا ہو یا نہ پیتا ہو۔ اور جب تک تولید نہ ہو جائے بیمار ہی رہتا ہے۔ لیکن اس قدرت کے جان بخش اصول کو بالائے طاق رکھ کر حضرت انسان نہ وقت کا پابند رہا۔ اور نہ ضرورت کا۔ نہ دن کا۔ نہ رات کا۔ نہ ایک بیوی پر صبر۔ نہ دس بیس پر۔ جرم۔ سزائیں اور آوارہ کتوں کی طرح پھرتے نہ فطرت کی تمیز۔ نہ خلاف وضع فطرت کی جس پر نظر پڑی۔ اسی کو شغل بنا لیا۔ زور بازو۔ زور شمشیر۔ زور زر اور زور زاری جو کچھ بھی کارگر ہو سکا۔ استعمال کر گئے۔ اس دین و دنیا کے دشمن جان و جسم کے قاتل شہوانی جذبات کو پورا کیا ہیں ایک بس نہیں۔ اپنی جیون شہوت پرستی میں۔ اس ناپاک عقل کو بہشت یا سورگ میں جا گھسیڑا۔ وہاں اس پاک ذات کو بھی ایسا کرنے کا مرتکب ٹھہرایا۔ اور ایک یا دو نہیں۔ بلکہ سینکڑوں تعداد میں۔ خدایا پناہ اس اشرف کی بلند پروازوں سے!!

مجھے تو ایسے بہشت یا سورگ پر اعتقاد نہیں۔ فرضاً اگر ہو بھی۔ تو میں دیکھتا ہوں کہ قدرت کسی کو بلا ضرورت کوئی چیز نہیں دیتی۔ دنیا میں تو قوت مردمی اولاد پیدا کرنے کے واسطے ضروری ہے بہشت میں اس کی کیا ضرورت۔ میرا یقین ہے کہ وہاں کل ضرورت ان مردوں کو مخنث بنا دے گا [illegible] آدم ہو جائے گا۔ ایک لا انتہا سیلابی کی [illegible] بہشت سوم بہشت یا سورگ اس ناپاکی سے [illegible]۔ تیسرے بہشتیوں کی زندگی مجرد۔ پاک [illegible] تندرست۔ چہارم۔ سینکڑوں گرفتاران بلا [illegible] کے ساتھ الفاف پرستی کی تمسخر آمیز [illegible] داری سے بہشتی بری۔ کیا خوب۔ نہ چگ [illegible] نہ پھٹکڑی اور رنگ چوکھا۔ اور کہتے ہیں کہ [illegible] گوشت کی سپلائی بھی نہیں ہوگی۔ صرف میوہ [illegible] اور میٹھے ٹھنڈے پانی پر گذران ہوگی ؟؟!!! تو بہشتی زندگی ہے ویسی گذران تو دنیا میں بھی بہشتی آرام مہیا کر دیتی ہے۔ جس کو اعتبار نہ ہو۔ وہ ایک سال یہ تجربہ کر کے دیکھ لے۔

سلف حکماء نے سادہ خوراک اور پرہیزگاری کی تعریف کی ہے۔ اور قدرت بھی یہی بتلاتی ہے۔ کہ سادہ خوراک اور برہم چریہ کے برابر نہ کوئی ورزش۔ نہ خوراک۔ نہ معجون۔ نہ ماء اللحم دو آتشہ سہ آتشہ۔ نہ کوئی کشتہ فولاد۔ طلا۔ یاقوت یا مروارید وغیرہ

کہا جاتا ہے۔ کہ کام رکتا نہیں۔ سچ ہے۔ رکے بھی کیونکر۔ ریت کی دیواروں پر چھت کیونکر ٹھہرے اول انسان کا نطفہ پاک خوراک سے بنا ہوا ہو۔ پھر عورت پاک خوراک سے رحم میں پرورش کرے اپنے خیالات کو بہتر رکھے۔ پھر بچپن سے ہی دودھ اور خوراک پر تربیت ہے۔ مرچ۔ مصالحہ۔ گوشت۔ چربی۔ منشی اشیاء کا استعمال نہ ہو۔ جوانی تک پرہیزگار رہے۔ نیک صحبت اور نیک خیالات رکھے۔ پھر دیکھیں کام کیسے نہیں رکتا۔ خیر گذشتہ را صلوٰۃ۔ اب بھی اگر پرہیزگاری رکھی جائے۔ اور پرہیزگاروں کی سوانح عمری کا مطالعہ رکھے۔ بری صحبت سے بچائے۔ تو بہت کچھ بچاؤ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر احتلام کی شکایت ہو جائے۔ تو دو تین ہفتہ ہر روز چار پانچ منٹ تک شیرش آسن (پاؤں اوپر کر کے سر کے بل کھڑے ہونا) کر لیا کرے۔ تو مرض ضرور رفع ہو جائے گا۔ مگر کلی صحت خیالات کو صاف رکھنے سے ہوگی۔

بعض لوگوں نے کام چیشٹا Natural [illegible] (قدرتی ضروریات) میں شمار کیا ہے۔ یعنی بھوگ کرنے کی روزانہ ضرورت بتلائی ہے۔ ایسا خیال جہاں حکماء کی رائے کے برخلاف ہے۔ وہاں خلاف قدرت بھی ہے۔ قدرتی ضرورت وہ ہوتی ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہ رہ سکے لیکن ہمارے سامنے ایسی سینکڑوں مثالیں ہیں۔ کہ جنہوں نے عمر بھر رشتہ نہیں کیا۔ بلکہ ایسے لوگ دوسرے انسانوں سے ہر حالت میں سبقت لے گئے۔ کام تو دکار ہے۔ اور دکار پیدا کرنے کی بجائے ضبط کرنے میں اچھے رہتے ہیں۔ انسان کے خیالات بھی انسان کے جسم و صحت پر بہت کچھ اثر کرتے ہیں۔ حاسد۔ ظالم۔ متعصب دغاباز۔ چور کا دماغ منتشر رہتا ہے۔ خوراک اثر نہیں کرتی۔ خون صاف نہیں رہتا۔ لہٰذا صحت بگڑ جاتی ہے۔ دیگر جانداروں میں حسد۔ بغض۔ کینہ وغیرہ بہت کم پائے جاتے ہیں۔ صرف کتے ہی اپنے بھائی بندوں سے بیزار نظر آتے ہیں۔ مگر وہی جن کو پیٹ بھر کھانے کو نہیں ملتا۔ یہ اشرف المخلوقات یتیم کے حلق سے بھی لقمہ کھینچ لینے کو تیار ہے اور وہی کھینچتے ہیں۔ جن کے پاس لاکھوں کی خوراک اندر موجود ہے۔ گویا اس لحاظ سے بھی انسان دوسرے جانداروں سے بہت پیچھے ہے۔ اشرف کہلانے کا مستحق وہی ہے۔ جو قدرت کے اشاروں کو سمجھ کر اپنی خوراک و خیالات کو انتظام میں رکھ کر اس ان مے کوش کو تنومند۔ تندرست اور پاکیزہ رکھے۔

(۲) اب دوسرے کوش پرانا مے کی پڑتال کرتے ہیں۔ پران بھی جسم کے ہر ایک حصہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہر ایک ناڑی نس۔ گوشت پوست۔ بالوں اور ناخنوں تک پران کام کر رہے ہیں۔ ان کو پانچ قسم پر تقسیم کیا ہے۔ (۱) پران (۲) اپان (۳) ویان (۴) اودان۔ (۵) سمان۔ خوراک کو ہضم کرنا فضلہ کو باہر نکالنا۔ خوراک میں سے جوہر نکال کر جسم کے ہر ایک عضو کو پہنچانا۔ جسم کے تمام نس ناڑیوں میں خون کا دورہ کرانا اور غلاظت کو منہ یا ناک کے راستہ باہر پھینکنا۔ اور باہر سے صاف ہوا اندر لانا۔ یہ سب کام ان پرانوں کے ہیں۔ پرانی جسم میں پہریدار کا کام بھی کرتا ہے۔ روح کبھی جاگتا ہے۔ کبھی خواب میں اور کبھی خواب غفلت میں ہوتا ہے۔ پران ہر وقت ہوشیار پہرہ دار کی طرح جاگتا رہتا ہے۔ جب روح جسم سے نکل جائے تو پرانی کا پہرہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ یعنی آمد و رفت بند ہو جاتی ہے۔

یہ پران نباتات و حیوانات میں موجود ہیں۔ اور ان کے جسموں کو توانا و تندرست رکھتے ہیں پرانوں میں کمال کی طاقت ہے۔ انسان اپنے پیٹ میں پرانوں کو بھر کر روک لیوے۔ تو چھاتی پر بہت سا بوجھ اٹھا سکتا ہے چھاتی دبتی نہیں۔ جب انسان کسی طاقت کے کام کو کرنے لگتا ہے تو پہلے پیٹ میں پران بھر لیتا ہے۔ اور گلے کو بند کر کے پران کو اندر روک رکھتا ہے۔ جب تک ہوا رکی ہوئی ہے۔ تب تک قائم ہے جیسے ہوا باہر نکلی۔ اور طاقت بھی کم ہو گئی۔

جسمانی و دماغی و ذہنی قوا کے نشو و نما کے واسطے پرانوں کا دورہ نس ناڑیوں میں لازمی ہے۔ جہاں دورہ رک گیا۔ یا کم ہو گیا۔ وہیں روگ پیدا ہو گیا۔ بھنگ۔ چرس۔ [illegible] تمباکو۔ سیگرٹ۔ شراب۔ گرشت [illegible] وغیرہ اشیاء جسم کے اندر پرانوں [illegible] پیدا کرتے ہیں۔ جیسے دمہ۔ کھانسی [illegible] پیدا ہو جاتی ہیں۔ حکماء نے کھانسی [illegible] بتلایا ہے۔

جس طرح جسم کے واسطے پران [illegible] ضرورت ہے۔ اسی طرح اندرونی [illegible] ہے۔ پرانوں کی ورزش نس ناڑیوں [illegible] بلکہ لازمی ہے۔ یعنی پرانایام [illegible] لازمی ہے۔ (پرانایام پہلے کسی [illegible] چاہیئے۔ بنا سیکھے نقصان کا خطرہ [illegible] میں جہاں پرانوں کا دورہ رک گیا [illegible] سے رواں ہو جاتا ہے۔ اور صحت [illegible] ہے۔ چہرہ پر رونق آ جاتی ہے۔ آنکھوں [illegible] آ جاتا ہے۔ دماغ روشن ہو جاتا ہے۔ اور [illegible] بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ من جو نہایت چنچل [illegible] قائم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پہلے جو [illegible] کو سوچنے میں منتشر ہو جایا کرتا تھا۔ وہ [illegible] کرنے لگ جاتا ہے۔ جب من قائم ہو جاتا ہے اور اس کی چنچلتا جاتی رہے۔ تو انسان کیا [illegible] کر سکتا؟

نباتات اور حیوانات اپنی قدرتی خوراک پر [illegible] ہیں۔ اور پرانوں کا عمل قدرت کے حکم کے مطابق بدستور چلا آتا ہے۔ لہٰذا ان میں بیماریاں [illegible] ہیں۔ انسان نے مضر صحت اشیاء کا استعمال [illegible] اور پرانایام کی طرف سے غفلت کر کے [illegible] کھانسی۔ دق۔ ضعف جگر۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت اور نسیان وغیرہ کئی بیماریاں دائمی [illegible] کر لیں۔ اور اپنی قیمتی زندگی کو اپنے واسطے [illegible] بنا لیا۔ وہ اشرف المخلوقات کیسے کہلا سکتا ہے

(۳) منوے کوش۔ من بھی انسان کو غضب کی برکت ملی ہوئی ہے۔ یہ لطیف سی چیز پانچ گیان اندری (آنکھ۔ کان۔ ناک زائقہ اور لمس) اور پانچ کرم اندری۔ ہاتھ۔ پاؤں زبان اور [illegible] مہانی۔) دس اندریوں کو انتظام میں رکھتا ہے اس کے علاوہ یادداشت اور سوچنا بھی اس کے ذمہ ہے۔ گویا روح کا ریکارڈ کیپر اور مدار المہام من ہی ہے علاوہ بریں۔ انسان کے اندر کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اہنکار۔ یہ پانچ وکار بھی اس من کو بگاڑنے میں ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اس طرح دس اندریوں اور پانچ وکاروں کو قابو میں رکھنا اور ان سے ضروری کام لینا من کا کام ہے۔ من میں ایک نقص بھی ہے کہ وہ ایک وقت میں ایک ہی طرف متوجہ ہو سکتا ہے۔ مگر اتنا چالاک ہے۔ کہ ایک طرف کان سے بات سن رہا ہے۔ دوسری طرف پاؤں پر چیونٹی نے کاٹا۔ فوراً ہاتھ کو حکم دیا۔ کہ پاؤں پر سے چیونٹی کو ہٹا دو۔ زبان کو حکم دیا۔ کہ بات کا

آریہ مُسافر لاہور

۲۶ - اپریل سنہ ۱۹۳۶ء

سبھا کا آرتھک ورش سماپت

ویدپرچار مشن فنڈ تتھا لیکھرام سمارک ندھی کیلئے اپنا اپنا حصہ بھیجیئے

لیکھک پنڈت بھیم سین جی مہا سبھا منتری - لاہور

آریہ مسافر کے اس انک کے پہنچنے پر سبھا کے آرتھک ورش کی سماپتی میں تین چار دن شیش رہیں گے۔ اردھ شتابدی کے وشیش سماروہ کے اپلکش میں لگے رہنے کے کارن سبھا کے کاریہ کرتا تتھا آریہ سماجوں کے ادھیکاری سال کیلئے ویدپرچار کو نیت کیگئی راشی کی اور وشیش دھیان نہیں دے سکے۔ اردھ شتابدی کے بعد سے سبھا کے کاریہ کرتا تتھا اپدیشک مہانو بھاؤ اور اتساہی آریہ پرش ویدپرچار کے بجٹ کو پورا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ویدپرچار مشن فنڈ تتھا لیکھرام سمارک ندھی تتھا انیہ اپ وبھاگوں کے لئے جو آئے سویکار کی گئی تھی۔ ان کا پورا ہونا اوشیک ہے۔ اس آئے کے مطابق ہی اگامی سال کا بجٹ بنتا ہے۔

مجھے یہ لکھتے ہوئے سنتوش ہوتا ہے۔ کہ ادھک انش آریہ سماجوں نے اردھ شتابدی کے لئے وشیش دان دے کر بھی اُن کے نام ویدپرچار کے لئے نیت دھن بھی ٹھیک سمے پر سبھا کاریالیہ میں بھیجکر سبھا کو پورن سہیوگ دیا ہے۔ اس کے لئے میں سبھا کی اور سے ان کا دھنیاد کرتا ہوں۔

اس ورش کوئٹہ کی درگھٹنا کے کارن ویدپرچار ندھی میں ایک ہزار کی کمی رہی ہے۔ کوئٹہ کے آریہ بھائی پچھلے ورش تک سبھا کو سہیوگ دینے میں انیہ آریہ سماجوں سے بڑھ کر کاریہ کرتے تھے اس ورش دَیوی آپتی کے کارن وہ اس کرم کو جاری نہیں رکھ سکے۔ پنجاب کی آریہ سماجوں تتھا آریہ بھائیوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ وشیش یتن کر اس کمی کو پورا کر دیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے سادھارن ادھیویشن میں ۲۳۲۴۰ رقم نیت کی گئی تھی۔ اس سمے تک ۲۰۷۴۱ رقم آچکی ہے خیتس ایکزار دلی آیوار کی چاہیئے نہ مشن فنڈ میں ۱۳۹۰ سویکار کی گئی تھی ۱۱۲۱ آئی ہے۔ لیکھرام

سمارک ندھی میں ۴۶۹۰ سویکار ہوئی تھی ۴۲۷۲ آئی ہے۔ اس ورش اردہ شتابدی کے کارن تھوڑا بہت فرق پڑنا سوابھاوک ہے۔ پرنتو آریہ پرشوں کو یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ سال کا نیت کاریہ چلانے کے لئے نیت راشی کا آنا اوشیک ہے۔

اس ورش سیٹھ ہری رام جی کی وصیت سے ہونج تیس ہزار روپیہ ویدپرچار کے ستھر کوش اور پندرہ سو روپیہ گورو کل کے لئے آیا ہے +

دیش میں بیوپار کے مندا تتھا آرتھک دشا کے ٹھیک نہ ہوتے ہوئے بھی آریہ جنتا نے گوروکل تتھا اردھ شتابدی کے لئے آرتھک سہایتا دیکر اپنے جس اتساہ کا پریچے دیا ہے اس کو درشٹی میں رکھتے ہوئے یہ آشا کرنی۔ کہ آریہ جنتا سال کے نیت بجٹ کو بھی پورا کرے گی۔ کوئی کٹھن کلپنا نہیں ہے۔

جہاں تک پرچار کا سمبندھ ہے۔ سبھا نے تتھا سبھا کے اپدیشکوں تتھا کاریہ کرتاؤں نے اردھ شتابدی کے کاریہ کے ساتھ ساتھ اُتسو سمے تتھا ویدپرچار نے کام میں کسی پرکار کی کمی نہیں آنے دی۔ اس ورش ملتان۔ لدھیانہ تتھا انیہ کئی سماجوں نے اپنے وارشک اُتسووں سے پہلے ہی سبھا کو ویدپرچار کا دھن بھیج آریہ سماجوں کے سامنے انوکرنیہ اُدھرن رکھا ہے۔ آریہ سماج لدھیانہ نے نیت دھن سے زیادہ دھن بھیج کے سبھا کوش کو پورا کرنے میں عملی سہیوگ دیا ہے۔ ایسے ہی سماجوں نے ابھی تک جلسے نہ کئے ہوں اُنہیں بھی اس بات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہ جلسہ ہوا ہے یا نہیں۔ ویدپرچار کا اپنے نام نیت دھن شیگھر بھیج دینا چاہیئے۔ سمے سے تھوڑا رہ گیا ہے۔ سبھا کی اور سے پیش کیا جا رہا ہے۔ کہ جن جن سماجوں نے ابھی تک اپنے نام پر نیت دھن نہیں بھیجا۔ وہ شیگھر بھیجدیں۔ پرنتو سمے کے تھوڑے ہونے سے شاید کئی سماجوں تک سبھا کا وشیش سندیش نہ پہنچے، نہیں چاہیئے۔ کہ اس لیکھ کو دیکھتے ہی اپنے حصے کا نیت بھاگ بھیجدیں۔ اس کے علاوہ سبھا کے بھناوت فنڈوں۔ مشن فنڈ۔ دیانند اپدیشک ودیالیہ۔ آریہ۔ آریہ مسافر۔ دات ادھار سبھا لیکھرام سمارک ندھی میں جو جو رقمیں انکے ہاں ہوں شیگھر سبھا کاریالیہ میں بھیج دیں۔

اس سمبندھ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرتی ندھی سبھا سدوں سے بھی وشیش روپ سے نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ گت ورش آپ لوگوں نے تلیت ورش کی آئے کے لئے سماجوں کے نام نیت دھن کو سویکار کیا تھا۔ اس کو پورا کرنے کیلئے آپ لوگوں کے سہیوگ سے وشیش سہایتا مل سکتی ہے آپ لوگ جس جس شہر میں ہوں۔ آپ معلوم کریں۔ کہ وہاں کے سماج نے اپنا نیت دھن بھیجا ہے یا نہیں۔ یدی نہیں تو آپ لوگ اس دھن کو بھجوانے کا یتن کریں۔ سبھا کے سویکرت پرستاوؤں کو پورا کرنا آپ پرتی ندھیوں کا ہی کرتویہ ہے۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ آریہ جنتا تتھا پرتی ندھی بھائی میرے اس نویدن پر دھیان دیں گے۔ اور سبھا کے ویدپرچار کو پورا کر اگامی ورش کے کاریہ کرم کو بنانے میں سہیوگ دیں گے۔ سبھا کے ادھیکاریوں کو جنتا کے سنگٹھن پریم پر پورن وشواس ہے۔ اس وشواس کے بھروسے ہی سبھا کے ادھیکاری سال بھر کاریہ کرتے رہے ہیں۔ اب ورش سماپتی پر آریہ جنتا سے سنگٹھن اور پریم کے نام پر پھر تو یہ پرارتھنا کرتے ہیں۔ اس آشا کے ساتھ میں پھر آریہ جنتا تتھا آریہ پرشوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی سماجوں کے نام ویدپرچار مشن فنڈ تتھا لیکھرام سمارک ندھی کے لئے نیت دھن بھیجنے کا پربندھ کریں + ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۳۶ء

مرزا غلام احمد قادیانی کا عیسائیوں پر ایک سنگین اتہام

قادیانی اخبار "البدر" کی ۵ رجون سنہ ۱۹۰۳ء کی اشاعت صفحہ ۱۵۵ میں مرزا غلام احمد آنجہانی کی طرف سے ایک عیسائی کے اس اعتراض کا کہ اہل اسلام اس لئے عیسویت میں داخل نہیں ہوتے۔ کہ کثرت سے گناہوں میں مبتلا ہیں اور ان کے دل سخت ہو گئے ہیں اور ہدایت کو قبول نہیں کر سکتے" جو جواب دیا گیا ہے۔ وہ ایسا سخت ہے کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کیا یہ مہذب اور فہیم و بصیر شخص کی تحریر ہو سکتی ہے۔ اس جواب کے دوران میں ایک جگہ پر مرزا صاحب یوں گوہر افشانی فرماتے ہیں۔

"ان کے اس قول پر تعجب آتا ہے۔ کہ اسلام ایسی قوم ہے۔ کہ عیسائیوں کی طرف اس لئے نہیں آتی۔ کہ گناہ میں مبتلا ہے۔ حالانکہ جن اصولوں کو وہ پیش کرتے ہیں۔ وہ خود گناہ کے اعلےٰ درجہ کے محرک ہیں۔ جب کہ شراب اور حرامخوری وغیرہ سب حلال ہوئے۔ اب ان کی اصطلاح کے لحاظ سے کونسی شے باقی ہے۔ جسے گناہ کہا جاوے۔"

جہاں تک ہمیں عیسائی دین کے متعلق واقفیت ہے۔ ہم بلا توقف تردید کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس دین میں ہرگز ہرگز زنا۔ شراب اور حرامخوری کو حلال قرار نہیں دیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے محض مذہبی تعصب کی وجہ سے ایسی غلط بات کہدی ہے۔ لیکن اس قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کسی شریف آدمی سے متوقع نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ ایک نبی ہو +

گناہ کی معافی ناممکن ہے

اسلام اور عیسائیت گناہوں کی معافی کے قائل ہیں۔ لیکن وہ نہیں سمجھتے۔ کہ گناہ کوئی تصور نہیں بلکہ ایک مرض ہے۔ مرض معاف نہیں کیا جایا کرتا بلکہ اس کا علاج کیا جاتا ہے۔

اس امر کہ گناہ مرض ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی نے بھی اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ قادیانی اخبار البدر مورخہ ۵ رجون کے صفحہ ۲۵ رستی ۱۹۰۳ء کی ڈائری کے سلسلہ میں مرزا صاحب کا یہ قول درج ہے :-

"دو لشکر ہیں۔ جن کے بیچوں بیچ انسان چلتا ہے۔ ایک لشکر خدا کا ہے۔ اور دوسرا شیطان کا۔ اگر یہ خدا تعالےٰ کے لشکر کی طرف جھک جاوے۔ اور اس سے مدد طلب کرے۔ تو اس گناہ سے بچایا جاتا ہے۔ جو کہ شیطان کے لشکر کی وجہ سے اس سے سرزد ہوتا ہے اور اگر خدا کے لشکر کی مدد حاصل نہیں کرتا۔ تو شیطان کے لشکر میں پھنس جاتا ہے انسان کو چاہیئے۔ کہ اس مرض سے بچنے کے واسطے یہاں تک کوشش کرے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں آجاوے۔ خدا تعالےٰ سے دوری کا باعث گناہ کا مرض ہی ہے۔ اگرچہ یہاں آتما پرماتما اور پرکرتی سے اس ویدک اصول کو اگر آتما پرماتما کی طرف سے تو آنند پراپت ہوتا ہے۔ کیونکہ پرماتما کا گھر ہے۔ اور اگر آتما پرکرتی کی طرف جاتا ہے تو ٹھوکریں کھاتا ہے۔ کیونکہ پرکرتی (مادہ) ہے۔ انسان کو خدا اور شیطان کے درمیان

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ جنرل اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا کا وارشک سادھارن ادھیویشن ۱۹ ر ۲۰ ر جیٹھ تدانوسار ۳۰-۳۱ ر مئی سنہ ۱۹۳۶ء - بروز شکر و سنیچر کو سبھا کاریالیہ گورودت بھون لاہور میں ہوگا - کاریہ واہی شنی وار ۱۰ بجے پراتہ سے آرمبھ ہوگی - کرپیا ادھیویشن میں پدھار کر کرتارتھ کریں - ۳۰ - مئی کو پراتہ دس بجے تک لاہور پہنچ جائیں -

ادھیویشن میں نمن وشئے اُپستھت ہیں :-

۱- پرتی ندھی سبھاسدوں کے پرشن تتھا اُن کے اُتر -

۲- سمت ۱۹۹۲ کے کاریہ کی رپورٹ سُن کر سویکار کرنا -

۳- ویدپرچار کی اُنتی تتھا آریہ سماجوں کی اوستھا سدھارنے کے اُپایوں پر وچار -

۴- انترنگ سبھا پرستاؤ سنکھیا ۱۲ - ۱ $\frac{9}{92}$ سبھا کا کوئی ادھیکاری $\frac{33}{4}$ سمتی ہونے کے اتیرکت - ایک پد پر تین ورش سے ادھک نہ چنا جا سکے گا -

۵- سمت ۱۹۹۳ کے لئے ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا تتھا ودیا سبھا کے سبھاسدوں کا چناؤ کرنا -

۶- ویدپرچار - اُپدیشک ودیالیہ - ودیارتھی آشرم - لیکھرام سمارک - کنیا گورکل اور کانگڑی گورکل آدی سنستھاؤں کے بجٹ پاس کرنا ؛

۷- گورکل میں پرویش آرتھ ادھک آیو کے بالکوں کے پرارتھنا پتر ؛

۸- اردھ شتابدی بجٹ تتھا کوش -

۹- پرتی ندھی سبھاسدوں کے پرستاؤ -

یہ بھی نویدن ہے کہ یدی آپ کوئی پرشن سبھا کے کاریہ یا سمبندھ کے وشئے میں پوچھنا چاہیں - یا اندرشٹیک کوئی پرستاؤ سبھا کے سامنے رکھنا چاہیں - تو ۱۵ ر مئی سنہ ۱۹۳۶ء تک کے کاریالیہ میں بھیج دیں - تاکہ اُن کے اُپستھت کرنے کی آگیا سے لی جائے - جن کی آگیا ہوگی - وہی پرشن یا پرستاؤ اُپستھت ہو سکیں گے ؛

(بھیم سین منتری سبھا)

...ماہر کو کے بیان کیا گیا ہے - لیکن مرزا صاحب کے مندرجہ بالا اقتباس کی آخری سطور میں ...ات طور پر تسلیم کیا ہے - کہ گناہ ایک مرض ہے ... مرض کا تو علاج ہوا کرتا ہے - نہ کہ معافی - ... کوئی بخار کا بیمار کسی ڈاکٹر کے پاس جائے ... کہے - کہ جناب ڈاکٹر صاحب جواب دیں کہ جاؤ ... کر دیا - تو اس سے مریض کو کچھ فائدہ

حاصل ہوگا ؟ ہرگز نہیں - اس لئے جو بھائی توبہ سے گناہوں کی معافی پر مصر لئے بیٹھے ہیں - وہ آخر کو پچھتائیں گے - لیکن اس وقت پچھتانا کس کام کا - جب چڑیاں کھیت چُگ چکی ہوں گی -

اردھ شتابدی اُپہار

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

کا

پچاس سالہ اتہاس (باتصویر)

تیار ہے -

اس میں رشی دیانند جی کے پنجاب میں پدارپن کرنے سے لے کر اس وقت تک کے حالات اور آریہ سماج کی تحریک کی پُر از معلومات تواریخ موجود ہے - اور ساتھ ہی پنجاب کی پانچ سو کے لگ بھگ آریہ سماجوں کے حالات آ گئے ہیں -

اردھ شتابدی پر جن بھائیوں کو یہ اتہاس نہیں مل سکا - وہ جلد آرڈر ارسال کریں ؛

قیمت مجلد دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

" بلا جلد دو روپے ضخامت ۷۰۰ صفحات - کاغذ اعلیٰ

ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

اسلام پر آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کا پربھاؤ

(نمبر ۶) نہایت زبردست اور عالمانہ تحقیقات (نمبر ۶)

از صوفی گیانیندر جی سابق مولانا حاجی عبیدالرحمن — لاہور

اگر بغیر ان کی نبوت پر ایمان لائے دنیا کی کوئی نیکی اور خدا کی کتنی ہی عبادت و ریاضت کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اور کسی کا کوئی بھلا نہیں ہو سکتا۔ تو پھر خود آپ نے ایک ایسے جلسے کو جو بلایا ہی اس غرض سے گیا تھا۔ کہ بانی اسلام اپنے تمام اصولوں اور ستیہ دھرم کو جنتا میں پرگٹ کر دیں۔ وہاں اس ضروری ضروری ہی بلکہ پردھان سدھانت کو بالکل فراموش کر گئے۔ اور ایک لفظ بھی اس کے سمبندھ میں نہ کہا۔ یہ بہت آشچریہ جنک اور وچارنیہ بات ہے۔ اس کا فیصلہ پاٹھک سویم کر لیں۔ ہم کو اس پر اب کچھ ادھک لکھنے کی آوشیکتا نہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک بات یہ بھی دریافت کرنے کے لائق ہے۔ کہ اگر "لا الہ الا اللہ" کے ساتھ "محمد الرسول اللہ" لازمی ہے۔ اور بغیر اس کے کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ تو کیا خود حضرت صاحب "محمد الرسول اللہ" کا پاٹھ کیا کرتے تھے؟ اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو کیا اخلاق انسانی اس امر کی اجازت دیتا ہے۔ کہ ایک آدمی جو ڈپٹی کمشنر یا حاکم وقت ہے وہ ہر وقت یہ رٹا کرے۔ کہ "میں ڈپٹی کمشنر ہوں میں ڈپٹی کمشنر" یہ کچھ اچھا جچتا ہے۔ کیا اس سے ابھیمان کی بو نہیں آتی۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے۔ تو بغیر اس کے (محمد الرسول اللہ) نجات کیسی۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اب اصل بحث کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

عرب میں ویدوں کا پرچار

اس پہلے لیکچر یا اعلان عام میں آپ نے یہ صاف ظاہر کر دیا۔ کہ "ہمارا پردھان اُپدیش باپ دادوں کے پراچین دھرم کو پنر جیوت کرنا ہے۔" اور ان کے پوروج کس دھرم کو مانتے تھے؟ اس کا فیصلہ تو عرب کے اُسی پُراتن مت پر وچار کرنے ہی سے لگ جاتا ہے۔ کہ وہ بام مارگی اور تانترک تھے۔ اور عرب کے پراچین ساہتیہ شلالیکھ اور بہر پتروں آدی کے دیکھنے اور جو کچھ اب نوین اتہاسک انویشن آدی کا کاریہ عرب اور اس کے پڑوسی پردیشوں میں ہو رہا ہے اس سے یہ ہی سدھ ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت محمد صاحب سے بیس چوبیس سو برس پہلے ویدوں کو مانتے تھے۔ اور ان سے آٹھ نو سو برس پہلے پورانک مورتی پوجا اور اوتار واد کا وہاں پرچار ہوا۔ اور بھارت میں اس سے دو تین سو برس پہلے بام مارگ کا پرویش اور آرمبھ ہوا۔ جس کی ترقی ہی ہوتی گئی۔ اور یہاں تک کہ خاص حضرت صاحب کے جنم کال میں عرب پورن تیا بام مارگی اور تانترک پہنچ چکا تھا۔ اس پرکار عرب کی بھی تقریباً وہی اوستھا تھی۔ اور ہوتی رہی اسلام کے پھیلنے تک جو بھارت ورش کی ہوئی یعنی تقریباً چار ہزار برس قبل ویدوں کا پرچار اس کے بعد دو ڈھائی ہزار برس قبل اوتار واد اور مورتی پوجا کا رواج اور آخری زمانہ میں بام مارگ کا رواج ہوا۔ ہم نے عرب کے قدیم ساہتیہ کا بہت کچھ بھاگ مصر، ٹرکی اور فلسطین آدی کے پرسدھ پستکالوں سے جمع کیا ہے۔ جن سے یہ تمام باتیں سدھ ہو جاتی ہیں۔ اور ان میں اتینت سپشٹ شبدوں میں ویدوں "رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرو" چاروں کا اُلیکھ ملتا ہے۔ اور بھگوان رام و کرشن۔ وکرمادتیہ کالی پوجا اور بام مارگ کے پنچ "مکار" کا بڑے سپشٹ شبدوں میں ورنن آتا ہے۔ یہ ایک بڑا لمبا وشیہ ہے ہم اس پر الگ ایک لیکھ مالا وستار میں پرکاشت کریں گے۔ مگر اس کے علاوہ خود حضرت صاحب کے مندرجہ بالا پرتھم اُپدیش سے بھی ہم کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کے آباؤ اجداد (پوروجوں) کا پرمکھ ستیہ دھرم جس کو حضرت صاحب مانتے اور جس کو جنوانا چاہتے تھے۔ وہ (کیول ان ہی کے شبدوں میں) یہ تھا۔ کہ "خدا کو وحدہ لا شریک مانا جائے اور مورتی پوجا کو بند کرایا جاوے"

یہ ہمارا پراچین ویدک سدھانت نہیں۔ بلکہ پردھان سدھانت جس پر تمام ویدک فلاسفی کا آدھار ہے۔ اور اسی کو وہ سویم ماننے، اور دوسروں سے منوانا چاہتے تھے۔ اس کے بعد ۱۳ سال تک انہوں نے مکہ میں پرچار کیا۔ اور اس دوران میں کن اصولوں اور باتوں کو مکہ باسیوں کے سنمکھ پیش کیا۔ ان میں سے چند خاص باتوں کا ہم یہاں ورنن کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے خود بخود یہ ثابت ہو جائے گا کہ حضرت محمد صاحب پر آریہ سنسکرتی (جس کو آج کل ہندو سبھیتا کہا جاتا ہے) اور ویدک سدھانتوں کا پربھاؤ تھا۔ یا نہیں۔ ہم اس سمبندھ پر کیول وچار پرکھ سدھانتوں کا ورنن کریں گے۔ یوں تو جیتا جاگتا آپ کے یہ ہی ہے۔ آپ کے آچار بیوہار اور بچار سب پر آریہ سنسکرتی کا پردھان لگ درشٹی گوچر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ قرآن شریف کی کل سورتیں اور آیتیں ہیں۔ ان کی کتنی شیلی بھی مدنی آیتوں کی اپیکشا بہت ہی پریم پورن اور سہانو بھوتی سوچک ہے۔ جس میں ہر مت کے بھگتوں مانتوں کے پرتی اتینت دیا اور کرونا کا بھاؤ پرگٹ کیا گیا ہے۔ جو مدینہ جا کر باقی نہیں رہا۔ اس پرکار جہاں مکہ میں لوگوں میں وہ ساک سوتنترتا اور وچار ستنیہ اور پریم پوربک سمجھا بجھانے کی باتیں کہی گئی ہیں۔ وہاں مدینہ میں تحکمانہ لب و لہجہ کے ساتھ جو اسلام کو نہ مانے۔ اس کے سارے ناگرک ادھیکار چھین لیئے اور یہاں کہ انتم سمے میں یہ حکم دیدیا کہ جو اسلام کو نہ مانے۔ تو "اخرجوا الیہود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب" — اس کو جلا وطن کر دو۔

مدینہ میں ایسا کیوں ہوا؟ اس کے کیا کارن تھے یہ ہم پھر بتائیں گے۔ اگرچہ اس کا سمبندھ بھی اسی سلسلہ سے ہے۔ مگر یہاں ہم کو کیول اسلام پر آریہ سنسکرتی اور ویدک سدھانتوں کا پربھاؤ دکھانا ہے۔

دھرم کے چار انگ ایشور

(۱) اب ہم ان چار پردھان سدھانتوں کا ورنن کرتے ہیں۔ کہ جن کے سمبندھ میں آگے سنکیت کر آئے ہیں۔ چونکہ دھرم کا پردھان انگ ایشور ہے اس لئے ہم ایشور کے پرتی اور اس کی اپاسنا کے پرتی آپ کا کیا خیال تھا۔ اس سے ہی آرمبھ کرتے ہیں۔ وید کہتا ہے کہ "ایشور سروویاپی اور سروگیہ ہے۔ اتنے خیال جس اور بھی لکھ کر کے میری کھونج کرو گے۔ میں تم کو ملونگا۔"

مگر ہمارے مسلمان بھائیوں کا یہ خیال نہیں ہے آپ کسی بھی مذہبی مسلمان اتھوا مولوی سے دریافت کریں۔ کہ آپ لوگ نماز کس کے لئے پڑھتے ہیں۔ وہ فوراً جواب دیگا۔ کہ نماز خدا کی عبادت و اپاسنا ہے۔ خاص خدا کے لئے ہم نماز پڑھتے ہیں یہ کسی پیر پیغمبر یا نبی رسول کے لئے نہیں پڑھی جاتی۔ اگر ایسا ہے تو پھر سوائے پچھم (کعبہ) کی طرف منہ کرنے کے دوسری طرف منہ کیوں نہیں کیا جاتا۔ کیا خدا سوائے پچھم کسی طرف سے کی گئی اپنی عبادت کو منظور نہیں کر سکتا۔ یا سوائے پچھم کے دوسری طرف ہے ہی نہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے۔ یعنی خدا ہر جگہ اور ہر طرف ہے تو ذرا پورب یا اتر دکشن کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو جواب ملے گا۔ کہ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ کعبہ ہمارا قبلہ اور مرکز ہے۔ اگر ہم جان بوجھ کر یا لاپرواہی سے کعبہ کی طرف منہ نہ کریں۔ اور دوسری طرف کر لیں۔ تو ساری نماز برباد جائیگی اور ہم کافر ہو جائیں گے۔

مگر حضرت محمد صاحب نے اتینت سپشٹ شبدوں میں کہا ہے۔ کہ "وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ان اللہ واسع علیم" (سورہ بقر رکوع ۱۳ پارہ ۱) اور مشرق پچھم (ہر طرف) بس جدھر تم (اپنا) منہ (عبادت) کرو۔ ادھر ہی اللہ موجود ہے۔ (کیونکہ) وہ سروویاپی اور سروگیہ ہے! اس آیت میں خدا کو سروویاپک مانا گیا ہے کہ جو لوگ ایشور کو کسی ایک دشا اتھوا استھان میں مان کر اسی طرف منہ کر کے اپاسنا یا عبادت کرتے ہیں وہ کسی دوسری طرف منہ کرنا پاپ اور ادھرم مانتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ ایشور سروگیہ اور سروویاپک ہونے کے کارن ہر استھان اور ہر دشا (طرف) پورب پچھم، اتر، دکشن میں موجود ہے۔ لہذا جس طرف منہ کر کے اس کو پکارو گے۔ وہ تمہاری آواز سنے گا۔ کیا یہ ویدک یا ودت سدھانت نہیں؟

پنر جنم

(۲) آریہ سنسکرتی اتھوا ویدک دھرم کا ایک پردھان سدھانت پنر جنم یا تناسخ ہے۔ وہ تمام سمپردائے اور فرقے جو آریہ سنسکرتی سے پربھاوت ہوئے ہیں انہوں نے کسی نہ کسی روپ میں پنر جنم کو اوشیہ مانا ہے۔ اسلام سے پورب عرب کے سمپردایوں میں بھی ایسے فرقوں کا پتہ ملتا ہے جو پنر جنم کو مانتے

کرتویہ درشن

سُندر سنہری مجلد گٹکا۔ بھگتی درشن۔ بھگتی درپن۔ کرتویہ درشن وغیرہ سب سے بڑا ۸۵ تصاویر۔ ۹۰۰ سے اوپر صفحات۔ سوادھیائے کے لئے بہت سے وید منتروں۔ نتیہ کرموں اور بہت ہی ضروری کام کی باتوں کا مجموعہ۔ روزانہ پاٹھ۔ انعام جہیز۔ برات اور بطور سوغات دینے کے لئے سب سے بہترین چیز ہے۔ قیمت باوجود سب سے زیادہ کام کی باتیں ہونے کے صرف دس آنے۔ پانچ کاپی کے خریدار کو ایک آنہ فی کاپی رعایتی جلد کے حساب سے دیا جاتا ہے۔ ملنے کا پتہ۔ وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ۔ لاہور۔

Gangotri Gyaan Kosha

(۱) شاید چالیس برس کا عرصہ ہوا شریمان نامی سنسکرت ودوان ڈاکٹر (جل جج صاحب) پنڈت گنگا پرشاد جی آریہ فلاسفر ایم۔ اے (مہرٹھ) والوں نے ایک رسالہ انگریزی میں لکھا تھا جس میں پرش سوکت کے تمام وید منتر سے برہمن وغیرہ ذات کا اتہ سوچار ویک نہایت مختصر اور عالمانہ ترجمہ کرتے ہوئے اس خاص منتر میں آتے ہوئے پرش شبد کے ارتھ برشی دیانند سے مختلف ارتھات رشی سے ایشور کے لئے ہوتے ہیں۔ یہ شری جج صاحب نے Man kind (منش سماج) کے کرکے ان جا اعتراضات کی بیخ کنی کر دی تھی۔ چنانچہ اس کے پادری سٹروک صاحب اور ان کے بے دام سماپادک کرانتی (متعلقہ جات پات توڑک منڈل لاہور) ماتدن کیا کرتے ہیں موستو۔

(۲) شاید تیس برس ہوئے تو سوگباشی نامی وودوان سنسکرت وان پوجیہ راستے بہادر ٹھاکر جی دھوں نے پرش سوکت کے اسی منتر پر ایک عالمانہ کتاب دیا کہیا جب انگریزی میں لکھی تھی۔ جس میں انہوں نے نہایت عمدگی سے یہ سدھ کیا تھا۔ کہ جس پرکار گیتا کے نامی سلوک (ذیل شلوک میں۔

چاتر ورنیہ مایا سرشٹم گن کرم وبھاگ شہ (گیتا) چار ورنوں کی گنتی موجود ہے۔ اسی پرکار وید کے اس منتر میں

مکھ۔ باہو۔ جنگھا اور پاگ یہ چار انگ مکمل Ideal اینڈ Perfect منش سماج کے ہیں۔ بغیر جن کے Perfect نہیں ہو سکتے بجائے کہ نظام سے ارتھ ہی ہیں۔ شری رائے صاحب نے اپنے لیکچر کا ترجمہ ساتھ شری نامی سنسکرت ودوان پنڈت راجہ رام جی (دیانند کالج لاہور کے پروفیسر صاحب) کو بھی دکھایا تھا۔ جو ایشور کرپا سے اس وقت زندہ ہیں۔ بندہ نے بھی لاہور میں ان کا ترجمہ دیکھا تھا جو شری گنگا پرساد جی کے ترجمہ کا تائید ہر طرح سے تھی اس کے ساتھ ہی بندہ نے جب وہاں پر آپٹے سنسکرت انگریزی شبد کوش میں پرش شبد کے دوسرے ارتھ Mankind موجود ہیں تو ان دونوں نامی سنسکرت دانوں کے ترجموں کا عاشق ہو گیا۔

اُردو کوانتی کے سماپادک ماسٹو شرد ہا نندجی۔ کہ ویدمیں ورن شبد دو ہی کے لئے آیا ہے۔ اور جس منتر کے ارتھ یہ انھوں نے بھی ہیں۔ جس میں تو ایک آریہ جاتی اور دوسری ہے۔ اور بقول ان کے ورن ہی ہیں مگر ان نامی وید رشی کا ترجمہ کرتا شری وید گشنو رکشی

ویدک چترورن آشرم فلاسفی

(ناکھک شری ماسٹر آتما رام جی امرتسری۔ بڑودہ)

دیوجی مہاراج بھی سماپادک کرانتی کے مقابلہ میں وید کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اور شری پریم دوان مہرشی منو اور زمانہ حال کے پریم سنسکرت وان وید وکتا مہرشی دیانند جی ویدوں میں چار ورن کا بیج پاتے ہیں۔

ویدک سمپتی ہندی میں ۵۰۰ صفحوں کا بھاری تازہ گرنتھ نامی سنسکرت ودوان سوگباشی پنڈت رگھو نندن جی شرما نے رچا ہے۔ جو کہ اس نامی گرنتھ میں پنڈت گرنتھ کرتا نے رشی دیانند جی کے وید بھاشیہ کی نقل یا آدھار پر وید منتروں کے ترجمے نہیں کئے۔ نہ ہی آریہ سماج کے ست پرچارک ہیں۔ بس کے لئے اس کی بھومکا دیکھ لیجئے۔ ایسے نامی سنسکرت وان کرتا کا گرنتھ میں بھی ویدک چتر ورن آشرمی ویوستھا کی عظمت ظاہر کرتے ہوئے جات پات توڑک منڈل کے کرانتی کے سماپادک جی کو ناکو چنے چبوا دیا ہے۔

"اس سمپتا کو ورن آشرم کی سدردھ شرنکھلا سے کس کر باندھ دیا ہے"
(بھومکا صفحہ ۳)

"اسی طرح آریہ سمپتا کا روپ ورنوں میں دکھلائی پڑتا ہے"

"یہ خاص سا رکھنا۔ جیویکا اور کاریگری وغیرہ سیوا کر کے سماج کی رکشا کرتا ہے"
(ویدک سمپتی بھومکا صفحہ ۳)

"ویدک تہذیب کی اس سمپتا کو بنا آریوں کی ورن آشرم ویوستھا کو دیکھے نہیں ہو سکتی"
(دیکھو ویدک سمپتی صفحہ ۵۰۰ میں آخری نمبر کتاب کی)

ویدک ورن آشرم فلاسفی

ابھی ہم اوپر کے صفحوں بھومکا اور خاتمہ کے صفحوں پر سے ویدک سمپتی کے لائق سماپادک کرتا کا مت جو آریہ سماجی نہیں وہ ظاہر کر چکے ہیں۔ ہے

سلماجک ویوہار

اس سرتی سے لائق کرتا نے صفحہ ۶۰۴ پر دونوں ویدوں سے مندرجہ ذیل منتر ارتھ سہت دیئے ہیں۔

"یہ ہم گرتو دیسے شبہ پریم راج سواکرتو۔ پریم سرب ویسیشٹ اُت شودرائت آریہ"

(رگ وید ۹-۶۲-منتر ۱)

وہ چم تو دیہی برا ہمنے شو وہ چم راجسوتس کرمی دیہی۔
روچم ویشئے شو شودرے شو میتی دیہی روچا روچم۔ (یجروید ادھیائے ۱۸ منتر ۴۸)

"ارتھات مجھ کو براہمنوں میں پریہ کیجئے۔ کھشتریوں میں پریہ کیجئے۔ ویشیوں میں پریہ کیجئے۔ اور شودروں میں پریہ کیجئے۔"

ہماری براہمنوں میں رچی ہو۔ کھشتریوں میں رچی ہو۔ ویشیوں اور شودروں میں رچی ہو۔ تمہارا اس رچی میں بھی رچی ہو۔"

"ان منتروں میں آریہ جاتی کے چاروں ورنوں کے ساتھ رچی رکھنے اور ان کے بیچ میں پریم ہونے کا اپدیش ہے" (دیکھو ویدک سمپتی صفحہ ۶۰۴)

مزید براں بھاری سنسکرت دان آزاد مصنف اپنی ویدک سمپتی صفحہ ۲۰۷ پر ویدک آریہ سماج سمان لکھتے ہیں۔ کہ

"اس سے ورن ویوستھا کی تنتا شریر کے ساتھ کی گئی ہے۔ اور سر براہمن۔ باہو کھشتری۔ پیٹ ویش۔ اور پیر شودر مانا گیا ہے۔ کرم سے آریوں اور دسیوں کا وبھاگ ہوتا ہے۔ گن سے دوجوں اور شودروں کا وبھاگ ہوتا ہے اور سوبھاؤ سے براہمنوں۔ کھشتریوں اور ویشیوں کا وبھاگ ہوتا ہے۔ شٹ کرم کرنے والے ہی آریہ کہلاتے ہیں۔ وہ چاہے بھلے ہی دو ورن ہوں۔ پرنتو اس تنتر کا یہ ارتھ نہیں ہے کہ ایک وبھاگ کا دوسرے وبھاگ سے تعلق ہی نہیں رہتا۔"

واضح ہو کہ شریمان سماپادک اردو ماسک کرانتی (متعلقہ جات پات توڑک منڈل لاہور) رات دن انیک پرکار سے لکھتے ہوئے نہیں تھکتے۔ کہ اسلئے سماجک (سوشیل) سنگٹھن (نظام) کے لئے براہمن آدی چار مختلف پرکار کے کام کرنیوالے ورن سبھی سماج کا مضبوط نظام پیدا نہیں کر سکتے۔ یہ اعتراض ان کا عام طور پر سماجک بڑا بھاری ہے کا گولہ معلوم دیتا ہے۔ پرنتو وید بھگوان نے مکمل دیانت ادھی سماج کا اپدیش رگ وید یجروید اور اتھروید۔ ارتھات تینوں ویدوں سے پرش سوکتوں میں دینے ماتو براہمن سیہ مکھ ماسیت۔ اس منتر کو سہ بار جو

تاکید پیش کیا ہے۔ وہاں تینوں ویدوں میں سمان ہی ملتا ہے۔ ایک، کھشتر کا بھی اور اس اعتراض کا جواب جو لاہوری جات پات توڑک نیتا سماپادک اردو کرانتی جی لکھتے ہیں اس کا جواب خود وید بھگوان نے اسی منتر پر شریر کے چار انگوں کا نام اور ان کی باہمی حفاظت کے سمبادھ سے دے دیا ہے ارتھات جیسے انسان منہ میں اپنے سر کی حفاظت کے لئے پوری کوشش کرتا ہے۔ وہاں کبھی پاؤں یا پیٹ یا بازو بیمار بھلے ہی رہیں۔ کیا ایسا سوچ سکتا ہے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ انگریزی میں جو مشہور کہانی کتاب بچوں کو سب جگہ پڑھائی جاتی ضرور پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں سماج کے سنگٹھن کو مضبوط کرنے والی ایک کہانی اس پرکار آتی ہے کہ ہاتھ نے روٹی منہ میں ڈالنی چھوڑ دی یہ سوچ کر کہ پیٹ میں جاتی ہے۔ میرے پاس نہیں رہتی۔ آخر جب ہاتھ بیمار اور کمزور ہونے لگا تب اس نے روٹی پیٹ میں ڈالنے کی فلاسفی جان لی۔ ارتھات ایک انگ کی موت سے دوسرے انگ (عضو) کی موت۔

وید بھگوان نے جب برہمن کے ساتھ پیر کی تلازم کیا۔ تو سماجک نظام کی حد ہو گئی۔

شریمان ایڈیٹر کرانتی (لاہوری جات پات توڑک منڈل) کو براہمن شودر سے سخت نفرت اور بھاری دویش ہے۔ اس لئے وہ کبھی کچھ اعتراض نہیں کرتے رہتے۔ یہ کون نہیں جانتا۔

پہلے ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ براہمن آدی شبد جہاں جہاں وید کے کسی بھی منتر میں کیوں نہ آئیں وہ ہمیشہ یوگک (مصدر سے بنے ہوئے) با معنی ہوا۔ یہ نہیں بلکہ مسٹر آپٹے کرت (سرکاری منظور شدہ) سنسکرت انگریزی ڈکشنری میں براہمن شبد سنسکرت کا سمجھ کر اس کے ارتھ یہ ہی وید کے شبد سمان کئے گئے ہیں۔ لہذا جو شخص وید کا عالم اور گیانی ہے۔ وہ براہمن ہے۔ چاہے امبیدکر ہو۔ نہ کہ جات پات توڑک منڈل کا چپڑاسی جو براہمن کہلاتا ہو گا۔

اسی طرح سے وید میں جو بھی منتر یا شبد ہے وہ کسے لکھے۔ ان کو کاشت ہی کہا ہے۔ ذکر موجودہ زمانے کے جنم کے راجپوت یا نیم قوم۔ جو دیشوں کے ملک میں ہوا کرتے۔ وہ ملکی سماج اور بھارت میں بولا ہے اس سوال ہے۔ نہ کہ جنم کوئی شخص ہوا۔ سیوا کرنے والے ویدک شودر نے تینوں شودر کہا ہے۔ (یہ شودر کے لئے یہ دیسے شبد)

Slavery (ہندی) ... of Labour

Dignity of Labour

(کہتے ہیں اور شرم)

کیا قرآن شریف الہامی صحیفہ ہے؟

جبرئیل کی حقیقت

لیکھک خلیفہ ہری سنگھ جی — دہلی

ناظرین! دنیا میں بہت ہی کم ایسے انسان ہیں۔ جو کہ یہ جانتے ہونگے۔ کہ ملک عرب میں حضرت محمد صاحب کو خدا تعالےٰ نے نبی بنا کر کیوں بھیجا۔ اور ان کو قرآن مجید کیوں دیا گیا۔ اور ساتھ ہی یہ کہ قرآن کو زبان عربی میں کیوں دیا گیا۔ اور جبرئیل درحقیقت کون شخص تھا۔ لہٰذا ہم اس تمام مضمون کو ناظرین آریہ مسافر کے لئے تحریر کرتے ہیں۔ تاکہ آپ صاحبان کو اس کی مکمل کیفیت معلوم ہو جائے چنانچہ جاننا چاہیئے۔ کہ مذہب اسلام ہم کو یہ بتلاتا ہے۔ کہ دنیا کو پیدا کرنے کے بعد جس وقت اللہ تعالےٰ نے روز ازل میں تمام ملائک اور جناتوں کو پیدا کیا تھا۔ اسی وقت اس نے انسانوں کی ارواح کو بھی پیدا کیا تھا۔ کہ جن میں کچھ ارواح ایسی بھی تھیں۔ جو کہ برگزیدہ کہی جاتی ہیں۔ کہ جن کو نبیوں اور پیغمبروں کی ارواح کہتے ہیں۔ اور موجودہ دنیا کے خاتمہ کے بعد جس قدر ارواح انسانوں کی اور جناتوں کی بروقت ازل عالم ارواح میں پیدا کی گئی تھیں۔ ان سب کو اسی وقت دوزخ اور جنت کے لئے بھی مخصوص کر دیا گیا تھا۔ یعنی ان میں اسی وقت ایسی خصلتیں ڈال دی گئی تھیں۔ کہ جن کی وجہ سے وہ ویسے ہی اعمال اس وقت دنیا میں کرتی ہیں کہ جیسا اللہ تعالےٰ کو منظور تھا۔

مطلب یہ ہے۔ کہ جس قدر انسان اسی وقت ہندو اور بت پرست و نیز آریہ سماجی مجوسی۔ یہودی۔ عیسائی اور بدھ وغیرہ ہیں وہ سب روز ازل میں ہی بنا دئے گئے ہیں۔ اس لئے موجودہ وقت کے جس قدر لوگوں کے اعمال ہیں۔ وہ سب محض دکھلاوٹ کے لئے اور صرف ایک بہانہ کے ہیں۔ جیسا کہ ہماری برٹش انڈیا کی گورنمنٹ کی مقرر کردہ اسمبلی کی سبھا ہے۔ اور وہ بھی ویسا ہی کرتی۔ جو کہ گورنمنٹ چاہتی ہے۔ جیسا کہ کتاب تقویت الایمان کے اقتباس ذیل سے واضح ہوتا ہے۔

کتاب تقویت الایمان فرقہ اہل حدیث کے بڑے بڑے علماؤں کی تحریک سے دہلی میں چھپی ہے کہ جس کو حاجی عبد الکریم صاحب سوداگر کلکتہ نے برائے تقسیم فی سبیل اللہ ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر بلا قیمت تقسیم کی۔ اس کے صفحہ ۲۲ پر سورت اعراف کی آیت و اذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم و اشہدہم علیٰ انفسہم الست بربکم قالوا بلیٰ شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غافلین۔

ترجمہ:- اور جس وقت تیرے رب نے (یعنی اللہ نے) بنی آدم کی پیٹھ سے ان کی پیٹھ میں سے اُن کی اولاد نکالی اور اقرار کرا لیا ان کی جانوں پر۔ کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ایسا کہا سب نے جواب دیا کہ ہاں (یعنی ہم قائل ہیں) تمہیں کہو کہ قیامت کے دن ہم کو اس کی خبر نہ تھی۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے بحوالہ مشکوٰۃ شریف اس طرح مذکور ہے کہ یعنی اللہ صاحب نے سورۃ اعراف میں فرمایا ہے۔

اور جب نکالی تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے ان کی اولاد اور اقرار کروا لیا ان سے ان کی جانوں پر۔ کہ کیا میں نہیں رب تمہارا۔ بولے کیوں نہیں۔ قبول کیا ہم نے۔ ایسے قرینہ پر ہم نے اس لئے کیا۔ کہ کہیں کہنے لگو قیامت کے دن کہ بیشک ہم اس بات سے غافل تھے۔ یا کہنے لگو۔ کہ شرک تو کیا تھا ہمارے باپ دادوں نے پہلے سے اور ہم تھے پیچھے اُن کے۔ سو کیا برباد کرتا ہے تو ہم کو ان جھوٹوں کے کام کے بدلے۔

یہ ترجمہ کلام اللہ کی آیت کا ہے۔ سو اس کی تفسیر میں اُبی بن کعب نے فرمایا۔ کہ اللہ صاحب نے ساری اولاد آدم کی اکٹھی کی ایک جگہ۔ اور ان کی جدی جدی مثلیں لگائیں۔ جیسے پیغمبروں کی جدا مثل۔ اور شہیدوں کی جدا مثل اور نیک بختوں کی جدا مثل۔ اور حکم برداروں کی جدا مثل۔ اور بدکاروں کی جدا۔ اور اسی طرح کافروں کی مثلیں لگائیں۔ جیسے یہود و نصاریٰ اور مجوسی وغیرہ وعلیٰ ہذا القیاس پھر ان سب کی صورتیں بنائیں۔ یعنی ہر کسی کی صورت جیسی کہ اس دنیا میں بنانی منظور تھی۔ ویسی ہی وہاں پر ظاہر کی۔ کسی کو بدصورت کسی کو سہانا۔ کسی کو گونگا کسی کو کانا کسی کو اندھا وعلیٰ ہذا القیاس پھر اُن کو بولنے کی طاقت دی۔ پھر ان سے اللہ تعالےٰ نے یوں فرمایا۔ کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ سو یہ سن کر سب نے اقرار کیا۔ اور کہا۔ ہاں تو ہمارا رب ہے۔ پھر ان سے اللہ صاحب نے قول و قرار لیا۔ کہ (جب میں تم کو دنیا میں پیدا کروں) تم سوائے میرے کسی کو حاکم و مالک اپنا نہ جانیو۔ اور کسی کو میرے سوا نہ مانیو۔ سو اُن سب نے ان سب باتوں کا قول و قرار کیا۔ اور اللہ صاحب نے ان سب باتوں پر آسمان و زمین و آدم کو گواہ کیا۔ اور فرمایا کہ اس قول و قرار کے یاد دلانے کو پیغمبر آویں گے اور کتابیں لاویں گے۔ سو ہر کسی نے جدے جدے اللہ کی توحید کا اقرار کیا۔ اور شرک کا انکار۔ سو شرک کی بات میں ایک دوسرے کی سند پکڑنی نہ چاہیئے۔ نہ تو پیر کی نہ استاد کی نہ باپ دادوں کی نہ کسی بادشاہ کی۔ نہ کسی مولوی کی نہ کسی بزرگ کی اور جو کوئی شخص یہ خیال کرے کہ ہم دنیا میں اوس وقت کی باتوں کو بھول گئے۔ پھر بھولی بات کی کیا سند ہے سو یہ خیال غلط ہے۔ اس واسطے کہ بہت سی باتیں آدمی کو آپ ہی یاد نہیں ہوتیں۔ پھر معتبر لوگوں کے کہنے سے یقین کرتا ہے۔ جیسے کسی کو اپنی ماں کے پیٹ سے اپنا پیدا ہونا یاد نہیں ہوتا۔ پھر لوگوں ہی سے سن کر یقین کرتا ہے۔ اور اپنی ماں کو ہی ماں سمجھتا ہے۔ کسی دوسری عورت کو اپنی ماں بنانے تو اس کو سب بُرا کہیں گے۔ اور اب جو وہ یہ جواب دیوے کہ مجھے تو اپنا پیدا ہونا کچھ یاد نہیں کہ میں اس کو اپنی ماں جانوں۔ تو سب لوگ اس کو احمق کہیں گے۔ اور بڑا بے ادب۔ تو جب کہ عوام الناس کے کہنے سے آدمی کو بہت باتوں کا یقین آ جاتا ہے تو پھر پیغمبروں کی تو بہت بڑی شان ہے۔ ان کے فرمانے سے کیونکر یقین نہ آوے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ اصل توحید کا حکم اور شرک کا منع، اللہ صاحب نے ہر کسی سے عالم ارواح میں کہہ دیا ہے۔ اور سارے پیغمبر اسی کی تاکید کرتے ہیں۔ اور ساری کتابیں اسی کے بیان میں اُتریں۔ سو ایک لاکھ ۲۴ ہزار پیغمبروں کا زمانہ اور ایک سو چار کتب آسمانی کا علم اسی ایک نکتہ میں ہے۔ کہ توحید کو خوب درست کیجئے۔ اور شرک سے بہت دور بھاگ گئے۔

مندرجہ بالا مضمون کو پڑھ کر ممکن ہے کوئی مسلمان ایسا کہنے لگے۔ کہ اس مضمون میں ایسا کہاں تحریر ہے۔ کہ تمام ارواح میں ویسی خصلتوں کا ہونا کہاں تحریر ہے کہ دنیا میں تمام ارواح وہی کچھ کرتی ہیں۔ جیسی کہ ان میں روز ازل میں خصلتیں ڈال دی گئی تھیں کہ جس کے لئے خاص قرآن مجید سے ہم مستند روایات پیش کرتے ہیں۔ تاکہ کسی کو چوں و چرا کرنے کی گنجائش نہ رہے۔ اس لئے جاننا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے کلام قرآن مجید کے اندر ایک جگہ اس طرح ارشاد فرماتا ہے۔

ولو شئنا لاتینا کل نفس ھدٰھا ولکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین۔

ترجمہ- اور اگر ہم چاہتے تو دیتے ہر جی کو سمجھ اپنی ٹھیک راہ کی لیکن ٹھیک پڑی میری کہی ہوئی بات (جو کہ میں نے روز ازل میں ہی کہہ دی تھی) کہ مجھ کو بھرنی ہے دوزخ جنوں سے اور آدمیوں اکٹھے (اس لئے ہم سب کو درست ہدایت نہیں دے)

سورۃ سجدہ رکوع ۲

دوسری جگہ اسی مضمون کے متعلق اس طرح مذکور ہے۔ ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن یضل من یشاء و یہدی من یشاء ولتسئلن عما کنتم تعملون۔

ترجمہ:- اللہ چاہتا تو تم کو سب کو ایک ہی فرقہ لیکن بہکاتا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے۔ (ویسا ہونے پر بھی) تم سے دریافت کیا جائے گا۔ ہر وہ چیز جو کچھ تم دنیا میں کرتے تھے۔ نحل رکوع ۱۳

مندرجہ بالا مضمون ایک وہ فلسفہ ہے۔ کہ جس پر دین اسلام کی بنیاد کا دارو مدار ہے جو اللہ تعالےٰ نے سمجھ دی ہے۔ وہی اس فلسفہ کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ دوسرا نہیں۔ لہٰذا اسی کا مضمون کی کڑیاں کو ہم قرآن مجید سے اسی طور پر دیکھ لیتے ہیں۔ کہ وہ جبکہ دنیا میں انسانوں کی آبادی ہونی شروع ہوئی۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبی اور پیغمبر سلسلہ وار سب ملکوں اور قوموں میں ہدایت کرنے کے لئے آنے شروع ہوئے کہ جس کی بابت قرآن مجید میں اس طرح ارشاد ہے

وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔

ترجمہ:- اور دنیا میں کوئی ایسا انسانی فرقہ یعنی گروہ نہیں ہے۔ کہ جس میں اللہ تعالےٰ کی جانب سے ڈرانے والا نہ بھیجا گیا ہو۔ کہف رکوع ۳

اس آیت شریف کی تائید دوسری آیت اس طرح پر کرتی ہے۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فمنہم من ھدی اللہ ومنہم من حقت علیہ الضللۃ۔

ترجمہ:- اور ہم نے اٹھائے ہر امت میں رسول کہ بندگی کرو اللہ کی اور سرکشی سے یعنی بت پرستی وغیرہ برے اعمال کی وجہ سے لوگ بچو- نحل رکوع ۵

اس آیت کے ذریعہ رسولوں کے دنیا میں بھیجے کی وجہ بھی بیان کر دی گئی ہے۔ یعنی ان کے ذریعہ دنیا کے لوگوں کو یہ ہدایت بھیجی گئی۔ کہ سب کو ایک ہی معبود کی عبادت کرنی چاہیئے کہ جس کی مزید تائید اس طرح کی گئی ہے۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الٰہ الا انا فاعبدون۔

ترجمہ:- اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے (دنیا میں) کوئی رسول۔ مگر جس کو بھیجا اُس کے ذریعے یہی حکم بھیجا۔ کہ بات تو یہی ہے۔ کہ کسی کی عبادت نہیں کرنی چاہیئے۔ میرے سوائے سو میری بندگی کرو ایسا ارشاد دینے کے ساتھ ساتھ ایسا اور بھی فرما دیا ہے کہ لکل امۃ جعلنا منسکا ھم ناسکوہ فلا ینازعنک فی الامر وادع الیٰ ربک حج رکوع ۹

ترجمہ:- ہر ایک فرقے کو ہم نے مقرر کر

ہے۔ ایک راہ عبادت کی کہ وہ سب اسی طرح پر کرتے ہیں عبادت، کہ جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے ہر ایک فرقہ جس طرح پر اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی مقرر کردہ ہیں۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت محمد صاحب کی بابت قرآن مجید میں اس طرح ارشاد فرمایا ہے۔

مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ

ترجمہ: (اے محمد) تجھ سے وہی کہتے ہیں جو کہہ دیا سب رسولوں سے تجھ سے پہلے۔ حٰم سجدہ رکوع ۶۔

اس آیت کے ذریعہ یہ بھی ظاہر کر دیا گیا ہے کہ آنحضرت محمد صاحب کو دیگر گذشتہ نبیوں اور پیغمبروں پر کسی قسم کی خاص فضیلت نہ تھی۔ کیونکہ حسب گذشتہ، نیز مندرجہ بالا آیات سے ظاہر اور ثابت ہوا کہ آنحضرت کے ذریعہ اہل عربوں کو وہی تعلیم دی گئی۔ (یعنی ایک ہی خدا تعالیٰ کی عبادت کی ہدایت) جو کہ دیگر تمام نبیوں کو دی گئی تھی۔ اس لئے جس قدر مسلمان خواہ مخواہ آنحضرت کی بابت یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ آپ کو گذشتہ تمام نبیوں اور پیغمبروں پر فوقیت ہے۔ یہ سب محض جھوٹی لنترانی اور شیخی ہے۔ اور سوائے زبانی لفاظی کے اور کچھ نہیں ہے۔

قرآن اور محمد صاحب کے ملک عرب میں آنے کی وجہ

جاننا چاہیئے۔ کہ حضرت آدم کی پیدائش کے بعد جیسے کہ دنیا کے ہر ایک خطہ میں انسانوں کی آبادی بڑھنی شروع ہوئی۔ اور جیسے جیسے بتدریج آبادی بڑھتی گئی۔ ویسے ہی بتدریج ان کی ہدایت کے لئے نبی اور پیغمبر بھی ہدایت نامے کر آتے گئے۔ (جن میں سے سوائے چار نبیوں کے کہ جن کو پیغمبر کہتے ہیں۔ کتابیں دی گئی تھیں۔ اور باقیوں کو صحیفے دیئے گئے تھے۔

نوٹ:۔ لفظ صحیفہ کے معنی بھی کتاب ہیں لیکن گذشتہ کتابوں سے مفصل طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ درحقیقت وہ صحیفہ کس صورت اور شکل میں تھے۔ اور ممکن ہے کہ جو جو باتیں عیسائیوں کے پرانے عہد نامہ میں گذشتہ نبیوں کی بابت ذکر اذکار اور ان کی زبان مبارک سے ہدایات تحریر ہیں۔ وہی صحیفہ ہوں۔ لیکن موجودہ مسلمان ان صحیفوں کو اس لئے قبول نہیں کرتے ہیں۔ کہ ایسا مان لینے سے قرآن مجید کی شان میں بٹہ لگتا ہے۔ اور اس کی فضیلت دیگر مذاہب کے لوگوں کی نظروں میں کم ہو جاتی ہے۔ اور اسی غرض سے تمام مسلمان گذشتہ کتابوں کو جو کہ الہامی مانی جاتی ہیں تحریف شدہ شدہ بتلاتے ہیں۔"

مسلمانوں کی تحریر کردہ کتاب بجام ضرورت

رسالت جو کہ حال میں ہی فتح پوری مسجد کے ایک بڑے مولوی صاحب نے تحریر کر کے شائع کرائی ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ قرآن کے ظہور سے پیشتر اہل عرب کتاب الہامی اور احکام الہیٰ سے قطعی بے خبر تھے۔ اور اس لئے کتاب الہیٰ کے سننے کے شوق میں وہ لوگ شام وغیرہ و دیگر مقامات میں جایا کرتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے آنحضرت محمد صاحب کو پیغمبر بنا کر ملک عرب میں اور خاص کر شہر مکہ میں بھیجا۔ یعنی پیدا کیا۔ اور ان کے ذریعہ قرآن مجید کا نزول فرمایا۔

چنانچہ اسی لئے قرآن میں ایک جگہ اس طرح مذکور ہے۔ وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○ أَن تَقُولُوا إِنَّمَا أُنزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِن قَبْلِنَا وَإِن كُنَّا عَن دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ ○۔

ترجمہ:۔ اور ایک یہ کتاب (قرآن) ہے۔ کہ جس کو ہم نے اتاری برکت کی سو اس پر چلو۔ اور بچتے رہو۔ شاید تم پر رحم ہو۔ یا کہو کہ کتاب جو اتری تھی۔ وہ دو ہی فرقوں پر ہم سے پہلے اتری تھی۔ اور ہم کو ان کے پڑھنے پڑھانے کی خبر نہ تھی۔ آگے چلکر اس طرح اور ارشاد ہوتا ہے۔ کہ

أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاءَكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ

ترجمہ:۔ یا کہو کہ اگر ہم پر بھی کتاب اترتی تو ہم ان سے بہتر راہ پر چلتے۔ سو (اس لئے) آچکی تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ہدایت اور مہربانی۔ انعام رکوع ۲۰۔

مندرجہ بالا آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ چونکہ ملک عرب میں اور خاص کر ان لوگوں میں جو کہ عربی زبان بولتے تھے۔ کبھی کسی زمانہ میں کوئی نبی یا کہ پیغمبر اور کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں بھیجی گئی تھی۔ اور اسی لئے وہاں کے لوگ کتاب اللہ کو سننے کے لئے عموماً دیگر ملکوں میں جایا کرتے تھے۔ کہ اگر ہمارے پاس بھی کوئی کتاب آوے۔ تو ہم بھی جانیں اور اس پر چلیں اور یہی نہیں کہ اس پر چلیں۔ بلکہ گذشتہ دونوں فرقوں یعنی یہودیوں اور عیسائیوں سے بہتر عمل کریں۔ اور اسی لئے ان کی غرض کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ اور آنحضرت محمد صاحب کو شہر مکہ میں قوم قریش کے اندر پیدا کیا۔ اور ان پر قرآن مجید نازل کیا گیا۔

ناظرین کو یہ بھی یاد ہو کہ قرآن مجید کے ظہور سے پیشتر جیسا کہ ہم نے شروع مضمون میں بیان کر دیا

ہے۔ دنیا کی تمام دیگر قوموں اور ملکوں میں نبی اور پیغمبر ہدایت نامہ لے کر آچکے تھے۔ اور صرف ایک ملک عرب کا وہ خطہ باقی رہ گیا تھا۔ کہ جس میں زبان عربی بولی جایا کرتی تھی اور اس میں کوئی نبی اور پیغمبر اللہ تعالیٰ کی جانب سے کتاب لے کر نہیں آیا تھا۔ یعنی وہاں کبھی کوئی نبی کہ جس کو قرآن مجید نے بار بار ڈرانے والا بتلایا ہے نہیں آیا تھا۔ اور اسی لئے قرآن مجید میں اس طرح مذکور ہوا ہے:۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ

ترجمہ:۔ کیا کہتے ہیں۔ (منکر) کہ یہ بنا لایا ہے یعنی جھوٹ موٹ گھڑتا ہے۔ کوئی نہیں وہ ٹھیک ہے۔ تیرے رب کی طرف سے۔ تاکہ تو ڈراوے ایک ایسی قوم کو کہ جن کے پاس تجھ سے پیشتر کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ شاید وہ راہ پر آویں۔ سجدہ رکوع ۱۔

اس آیت کی تائید دوبارہ اس طرح واضح طور پر کر دی گئی ہے:۔

وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ○ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ○ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ○ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ○

ترجمہ:۔ قسم ہے اس پکے قرآن کی تحقیق والے محمد تو بھیجے ہوؤں میں سے ہے اوپر سیدھی راہ کے اتارا ہوا زبردست رحم والے کا۔ تاکہ تو ڈراوے ایک قوم کو۔ کہ جن کے باپ داداؤں نے بھی کبھی ڈر نہ سنا۔ سورت یٰسین رکوع ۱ (۱ و ۲ و ۳ و ۴)

مندرجہ بالا مضمون سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ شہر مکہ میں جو کہ خانہ کعبہ اور بیت اللہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور جو کہ زمانہ گذشتہ کے تمام عرب کی قوموں کا بت خانہ تھا۔ کہ جس کی جانب منہ کر کے اس وقت تمام مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت ابراہیم یا کہ حضرت اسمٰعیل کا بنایا ہوا ہرگز نہیں ہے۔ اور اس لئے قرآن مجید میں بیان کردہ یہ روایت کہ بیت اللہ کی بنیادیں حضرت ابراہیم و اسمٰعیل نے رکھی تھیں۔ قطعی غلط ہے کہ جس کی تائید میں قرآن مجید اس طرح فرماتا ہے:۔

وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا ۖ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ ○

ترجمہ:۔ اور ہم نے ان کو یعنی اہل مکہ کو کچھ کتابیں نہیں دیں کہ جن کو وہ (اللہ تعالیٰ کی جانب سے سمجھ کر) پڑھتے ہوں۔ اور نہ ان کی طرف بھیجا تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا یعنی نبی یا کہ پیغمبر۔ سبا رکوع ۵۔

(باقی آئندہ)

بچوں کی

دھارمک شکشا کا پرشن حل ہو گیا۔ ویدک کے آدھار پر لکھی ہوئی

(جیون پھونکنے والی پستکیں ہندی)

پوجیہ شری نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رامدیو جی۔ آچاریہ دیوشرما جی اور آچاریہ ...وتی جی تتھا سب صوبوں کے عالموں نے ان کتابوں کی مکت کنٹھ سے تعریف کی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہودے نے ان کے مفید ہونے کی گھوشنا کی ہے۔

اپدیش امرت پانچوں بھاگ	قیمت
پرشارتھ امرت	
جیون امرت	
مہاپرشوں کے درشن	
انند امرت	
بھگتی رس امرت	
بال دیانند امرت	
ویدک دھرم آریہ سماج پرشنوتری	قیمت
سرل سندھیا واسنا	
ویدک دھرم آریہ سماج	
پرتھوی سوکت	
ودیارتھی جیون رہسیہ	
شری نارائن سوامی جی کرت	

پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے۔ سیکرٹری سارودیشک سبھا دہلی نے یہ پستکیں لکھ کر آریہ سماج اور ہندی کی بڑی سیوا کی ہے (نوٹ) سب پرکار کا ہندی ساہتیہ یہاں سے ملتا ہے۔

ملنے کا پتہ

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

یا

کوہلی سیٹھی اینڈ کو دیو سماج روڈ رام نگر لاہور

ریسرچ سکالر صاحب کا انوکھا ریسرچ

— پنڈت وشوبندھو جی کے ویدسمبندھی وچار —

(نمبر ۱) لیکھک شری ماسٹر لکھشمن جی آریہ اپدیشک لاہور (نمبر ۱)

پنڈت وشوبندھو جی ایم۔ اے
شاستری دونوں میں پنڈت۔ حال ریسرچ سکالر دیانند
کالج لاہور نے جو ہم جیسا دیا لیہ۔ حال ریسرچ سکالر دیانند
کالج لاہور کا وید سمبندھی خاص مت بھید زیر بحث
ہے۔ لیکن ہم نے اسے معمولی بات سمجھا تھا۔ کیونکہ
موجودہ مذہبی حالات اور مغربی اثرات سے کسی
دوران کا اپنے ساتھیوں سے اختلاف ہونا موجب
حیرت نہیں ہو سکتا۔ اور نیک نیت نکتہ چیں زیادہ
سے زیادہ غور کرنے یا کسی خاص سپھرتی سے خود ہی
حقیقت کو سمجھ بھی جاتے ہیں۔ پنڈت وشوبندھو
جی کے ریسرچ کے کام پر لگائے جانے سے تو یا مخصوص
میں تبدیلی کی توقع تھی۔ لیکن "گپتا گیان امرت"
کے اپریل کے پرچے میں آپ کا مضمون پڑھ
کر ہماری امید یاس میں بدلتی ہے۔ اور ہم اس
نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ یا تو آپ تحقیق کے کام سے بالکل
ناواقف ہیں۔ یا کسی مخالف فریق کے ہاتھ میں ناچ
رہے ہیں۔ ہمیں سخت تعجب ہے۔ کہ آریہ سماج اور
دیانند کالج کے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے
ہوئے ایم۔ اے کی ڈگری پائے ہوئے برسوں
تک ودیالیہ میں دھارمک سدھانتوں کے نکتہ نگاہ
سے سکھلا دینے کا فرض ادا کرتا رہنے کے بعد آپ
ایسا مضمون لکھتے ہیں۔ جو سرتاپا مبہم۔ بغیر
ثبوت اور بلا دلیل و ثبوت ہے۔ اور بڑے سے
بڑا نادان دوست بھی جس کے لکھنے کی جرأت
نہیں کر سکتا۔

مضمون زیر بحث کا ہیڈنگ ہے "ہندو ہندو
دھرم اور گیتا"۔ اس کی پہلی ضمنی سرخی ہے۔
رشیوں اور ویدوں کا زمانہ اور اس کی

بسم اللہ ان الفاظ میں کیگئی ہے

"آج سے کئی ہزار سال پہلے ہندوستان دیش کے
اندر آریا ایک ایسی جاتی کا نواس تھا۔ جو اس سمے
کی دوسری جاتیوں سے جو اس کے آس پاس
رہتی تھیں۔ ہر طرح سے بڑھی چڑھی تھی۔ وہ
کئی کنبوں میں تقسیم تھی۔ لیکن سب کنبوں کے لوگ
اپنے آپ کو آریہ کہتے تھے۔"

آریہ ناظرین کو بخوبی معلوم ہے۔ کہ ویدک
لٹریچر میں رشیوں اور ویدوں کا زمانہ قریباً دو
ارب سال پہلے کا بیان کیا گیا ہے۔ آریہ جاتی میں
اور سنکلپ منو آدی شاستر مہرشی دیانند کی
تصنیفات اور پنڈت لیکھرام جی کے زبردست ثبوت
اس کے طرف ہیں۔ اور ریسرچ سکالر صاحب کا عیسائیوں
کا وچار دوسری طرف۔ اربوں کی بجائے ہزاروں
سال۔ مگر ہزار بھی کتنے اس کا بھی پتہ ندارد۔ کئی
ہزار سال سے خدا جانے آپ کی کیا مراد ہے ایسا
لکھنا ہوئے یقیناً ریسرچ سکالر کے پد۔ ایم۔ اے
کی ڈگری اور دیانند کالج کی توہین ہے۔ اور لطف
یہ ہے کہ کئی ہزار سال پہلے کا زمانہ مختلف جاتیوں
کا ہے۔ رشیوں اور ویدوں کا زمانہ نہیں۔ وہ
ہزار سال کی میعاد سے بہت کم ہے۔ جیسا کہ

آگے واضح ہوگا۔ یہ کل جاتیاں کون کونسی تھیں۔
آریہ جاتی کے آس پاس رہنے والی جاتیاں کون
کون تھیں۔ اس سے دور رہنے والی جاتیاں کون
کون اور کہاں کہاں تھیں۔ اور کون سی جاتی کب
اور کہاں اور کسطرح بنی۔ کسی امر کا پتہ نہیں۔ پھر
کئی جاتیوں سے آریہ جاتی بڑھی چڑھی تھی۔
تو باقیماندہ جاتیاں اس کے برابر یا اس سے بڑھی
چڑھی ہونگی۔ لیکن ان کا نہ کسی تاریخ میں پتہ و
ثبوت موجود ہے۔ نہ آپ کے مضمون میں۔ آپ کے
مضمون کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ رشیوں اور
ویدوں کے ظہور سے پہلے ان جاتیوں کا ظہور ہوا
پس آپ کو بتانا چاہیئے۔ کہ ان جاتیوں کی تربیت
و حقیقت کی کیا صورت تھی۔ اور آریہ لوگ جو
بڑھے چڑھے تھے۔ وہ کس خاص حکمت سے بڑھے
تھے۔ نیز ہندو وغیرہ ودیشی مورخوں کی تقلید میں
آپ نے کنبے کا لفظ استعمال کیا ہے۔ دیکھتے ہیں۔
اس زمانہ میں آریوں کی حکومت کسی حاکم یا راجہ سے
متعلق نہ تھی۔ بلکہ ہر ایک گھرانے کا بزرگ ہی حکمران
اور ساتھ ہی پروہت یا پیشوائے دین ہوتا تھا
آپ بھی آریہ جاتی کو اسی طرح کنبوں میں منقسم مانتے
ہیں۔ تو کھشتری وغیرہ ورنوں اور ویدک کال کے راجہ
آدی لفظوں نیز رام وغیرہ راجوں کا تعلق آپ کی
رائے مبارک میں کس زمانہ سے ہے۔ اور وہ سب
جس آریہ نام سے پکارے جاتے تھے۔ یہ کس نے
کب اور کیوں تجویز کیا۔؟ ان جاتیوں کی بھاشا کون
کون سی اور ان کے موجد کون تھے۔ تاریخی ثبوت
کے ساتھ ہی کوئی تفصیل تو دیجیے۔

بسم اللہ کے بعد آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ لوگ ہر طرح بڑھنے والے اور چمکنے والے جیون
کے خواہش مند تھے۔ ان کے اندر جو پوتر آتما لوگ
پیدا ہوئے۔ وہ رشی کہلائے۔ ان رشیوں نے آریہ
جاتی کے آتما میں جس پرکار کے آدرش جیون کی
خواہش پاتی تھی۔ اس کے بارے میں اپنی سوکھشم
بدھی اور وچار شکتی کے ذریعے ساکشات درشن
پراپت کیا۔ ان کا درشن سچے آریہ دھرم کا درشن
تھا۔ ان کے مکھ سے اس سچے جیون کو دینے والے
آریہ دھرم کے جن پوتر گیتوں کا اچارن ہوا۔ وہی
وید کہلائے۔ وہی آریہ جاتی کے پوتر آتما کا پوتر
ناد تھا۔" حسب ذیل:

نکات اور سوالات

کو بغور پڑھنے سے ناظرین خود فیصلہ کرلیں گے کہ
ریسرچ صاحب کا یہ انوکھا مضمون ہندو دھرم
کی رکھشا کے جذبہ پرستی اور اس دھرم کے اس نرالے
معنی کی وچار شکتی کا ثبوت ہے یا کسی دماغی فتور کا
نتیجہ؟

۱۔ آریہ لوگوں میں بڑھنے اور چمکنے والے جیون کی
خواہش کیسے پیدا ہوئی۔ بغیر ضمیر کے وجود اور علم کے
خواہش ہو نہیں سکتی۔ پس آدرش جیون اور اس کا علم
اگر رشیوں اور وید کے بغیر موجود تھے۔ تو رشیوں اور
ویدوں کی ضرورت کیا تھی (۲) ان خواہش مندوں
کے اندر پوتر آتما پیدا کیسے ہوئے۔ کیا پہلے اُچیہ جیون
کی خواہش والے پوتر آتما نہ تھے۔ اور اگر ان کو کسی وجہ
سے آپ اپوتر یا کم پوتر سمجھتے ہیں۔ تو پوترتا کی تکمیل یا
تحصیل کس ذریعہ سے ہوئی؟ (۳) رشی نام ہے منتر درشٹا
کا۔ آپ فرماتے ہیں۔ پوتر آتماؤں کا نام رشی ہوا۔ کیا
منتر وچار کے بغیر کسی اور بنیاد پر رشی مانا جا سکتا ہے
(۴) رشیوں نے انتر آتما کی آدرش جیون سنبندھی خواہش
کا درشن کیسے کیا کیا وہ انتریامی تھے (۵) آریہ جاتی
کے آتما کی خواہش کو آدرش جیون کی خواہش کیسے
مانا گیا۔ اگر سچ اور جھوٹ کی تمیز کرنیوالا گیان موجود
نہ تھا۔ (۶) رشیوں کی سوکھشم بدھی نے اس خواہش
کا درشن کیسے کیا۔ کسی چیز کو دیکھنے کے لئے آنکھ
چاہیئے۔ اور سورج۔ رشیوں کی بدھی تو ہوئی آنکھ
اُچیہ جیون کی خواہش ہوئی دکھائی دینے والی شے
لیکن روشنی مجسم سورج والے وید کا نام آپ کیوں چھپاتے ہیں
(۷) رشیوں کے درشن سچے آریہ دھرم کا درشن تھا۔
تو سچا آریہ دھرم پہلے موجود ہوگا۔ اور اس کا نام و پتہ
نہ بتانا۔ بلکہ اس کو لفظی جال بچھا کر عام نظروں سے
چھپانا آپ کے نقص نیت کا ثبوت ہوا۔ (۸) اگر وید
سچے آریہ دھرم کے پوتر گیتوں کا نام ہے۔ جو رشیوں کے
منہ سے بولے گئے۔ تو وید ہی سچا آریہ دھرم ہوا۔
یا نہیں؟ (۹) کیا کوئی اور بھی پوتر گیت وید کے
علاوہ ہیں۔ جو رشیوں کے اچارن میں نہیں آئے۔ اگر
ہیں۔ تو کیا آپ ان کا بیان فرما سکیں گے۔ (۱۰) اور
اگر پوتر گیت پورے وید میں آچکے۔ تو آریہ سماج کے
اور آپ کے اعتقاد میں فرق کیا رہا۔ آدرش جیون کا
سادھن آتما کو پوتر بنانا ہے۔ کہ روشنی بنانا سادھنا ونا سادھن
اس کا سچا درشن۔ سچا آریہ دھرم۔ رشیوں سے اچارن

کیا گیا۔ وید نام پوتر گیت سنگرہ سب ایک اور
سب سے اول ہوئے۔ اور پنڈت جی کے الفاظ
آریہ سماج کے لئے ایک تجربہ یا سبق
مہیا کر دیا۔ جو یہ ہے۔ کہ ویدک سدھانت ہر
لحاظ سے ناقابل تردید اور عین ثابت ہیں۔ تو
بھی غرض باو سے لوگ پیچیدہ طریق سے اور
دیدہ دانستہ ان پر تاریکی پھیلانے کے واسطے
مختلف ذرائع استعمال کر رہے ہیں۔

(۱) سوامی مت کے موجودہ آچاریہ نہوں نے
ستیارتھ پرکاش میں ٹھیک ویسی حکمت عملی
سے کام لیا تھا۔ جس سے پنڈت وشوبندھو جی
کام لے رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ وید کو آغاز عالم
کا الہام ماننے سے عوام الناس کو روکا جائے
اس لئے وید کا نام شروع میں نہ لے کر وہ محض
بیان دیتے ہیں۔ یا انسانوں سے سچائی یا گیان
کو منسوب کر جاتے ہیں۔ یا آدرش جیون اور سچا دھرم
یا سچا مذہب وغیرہ الفاظ کہہ دیتے ہیں۔ لیکن ان
کے اپنے بیان سے جب آدرش جیون کے اصول یا
سچا آریہ دھرم پہلے سے موجود ثابت ہے اس
سچائی کا درشن پانے والے رشی ہیں۔ اور اس
سچائی کو بیان کرنے والے گیتوں کا نام وید ہے
تو بقول "جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے"
آریہ سماج کی صداقت عیاں ہوگئی۔ کہ دھرم
یا سچائی کا گیان آتما کو ہوتا ہے۔ اور اسے
دوسروں تک شبد کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے۔
یا ویدک شبد خاص معانی کی طرف سنکیت کرتے ہیں
اور ان معانی کا تعلق پدارتھوں سے ہے یہی
شبد ارتھ اور سنبندھ کا اصول ایشوری الہام کی
جان ہے۔ اور مہرشی دیانند اکا تیہ نکتوں سے
سدھ کر گئے ہیں۔ اور تمام ملکوں و انسانی جماعت
کی تاریخ زبان حال سے اس اصول کی تصدیق
کرتی ہے۔ کہ بغیر سکھائے کوئی علم انسان کو نہیں
آتا۔ جب تک علم نجسم بھگوان سے آغاز کے
رشیوں کو علم ملنا مانا نہ جائے۔ تب تک انسان
میں جو محض نیمتک گیان پانے والا ہے آپ
سے آپ علم کا سلسلہ شروع ہونا ناممکن ہے
آریہ لوگ اگر اس قسم کے لوگوں کے متعلق
اس تجربہ یا سبق کی مدد لے کر اندولن کرسکیں
تو آریہ سماج کی ترقی کی تمام مشکلیں حل ہو
سکتی ہیں۔ ہندو دھرم اور گیتا کے متعلق
پنڈت جی کا بیان۔ اس کی پڑتال اگلے نمبر
میں ہوگی۔

آریہ مسافر کی اشاعت بڑھانے
کے لیے دو دو نئے خریدار بھیجیے۔

(مینیجر)

پرانتیہ آریہ ویر دل کانفرنس کے ریزولیوشن

پنجاب آریہ ویر دل کا نفرنس ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء گورودت بھون لاہور میں ہوئی۔ اس میں من نکمست ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) یہ سمیلن یووکوں کو ساودھان کرتا ہے۔ کہ یہ سمے آریہ سبھیتا اور اناریہ سبھیتا کے سنگھرش کا ہے۔ یدی ہم نے اپنی سبھیتا کی رکھشا نہ کی۔ تو ہماری جاتی جیوت نہیں رہ سکتی۔ یہ سمیلن آریہ ویروں سے انورودھ آگرہ کرتا ہے۔ کہ وہ آریہ سبھیتا کی رکھشا کے لئے کھیؔ بدھ ہو جائیں اور ویش بھاشا۔ کھان پان میں آریہ سبھیتا کو دھارن کریں۔ مانس مدرا سے پرہیز کریں۔ آریہ بھاشا کا ویوہار میں استعمال کریں۔

۲۔ یہ سمیلن دیو ودھ اور انبھوی آریہ پرشوں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اپنے ورشوں کے کام کو ناش سے بچانے کے لئے پرتیک سماج میں آریہ یووکوں کو سماج کے کام کو چلانے کا ڈھنگ سکھائیں۔ تاکہ وہ ان کے انبھوؤں کا پورا لابھ اٹھاتے ہوئے سماج کے کام کو جاری رکھ سکیں۔ اس آیوجنا کے لئے یہ سمیلن پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ہر ایک استھان پر جہاں آریہ سماج ہے۔ آریہ یووک سبھا اور آریہ ویر دل استھاپت کئے جاویں۔ اور ان کو دھن اور انبھوؤں کی سہائیتا دی جائے۔

۳۔ یہ سمیلن آریہ یووکوں اور آریہ ویروں سے آگرہ پوروک پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ آریہ جاتی کی دیویوں کی رکھشا کے لئے اپنے تن۔ من۔ دھن کو ارپن کرنے کے لئے اُدیت رہنا چاہیئے۔ اس پریوجن کے لئے یہ سمیلن یووکوں اور یوتیوں سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ تپسیا کا جیون وتیت کریں۔ یدی کوئی پرش ان کے مان اور دھرم کو ہانی کرے۔ تو اس کا اُچت پربندھ کریں۔

۴۔ یہ سمیلن آریہ یووکوں کو اخیل چیتروں اور ناچ والے سینماؤں کے بائیکاٹ کرنے کی پریرنا پوروک یاچنا کرتا ہے۔

۵۔ اپنے شریر کو برہم چریہ۔ ویایام سے پشٹ کرکے اسے نینترن میں رکھنا سکھانے کے لئے یہ سمیلن آریہ ویروں کو ہر استھان پر ویایام شالائیں بنانے کے لئے آگرہ کرتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی چاہتا ہے کہ ہر ایک آریہ ویر ویایام شالائیں جاکر ہر ایک پرکار کا ویایام سیکھے ؛

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے اور ان کا پربندھ

موگا۔ ۲۴ر اپریل سے ۲۶ر اپریل ۱۹۳۶ء — پنڈت ستیہ پال جی۔ پنڈت گیان ... تیرتھ رام جی۔ ماسٹر رام لعل جی۔ مہاشہ ... جی۔ مہاشہ فقیر چند جی۔

ملتان شہر ” ” ” ” — لالہ چرنجیت لال جی۔ پنڈت الیشور چند ... نشکیل کماری جی سوامی سدانند جی ... پریہ ورت جی۔ مہاشہ ہرنشچندر جی ... اودے سنگھ جی

خوشاب ” ” ” ” ” — پنڈت بدھ دیو جی۔ مہاشہ چرنجی لعل جی ... آریہ مسافر لاہور پنڈت شانتی پرکاش جی ... رام چندر جی۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی۔ مہاشہ ...

راولپنڈی لال کرتی ” ” ” ” ” ” — پنڈت یشپال جی۔ پنڈت سداشو جی ... وشو ناتھ جی۔ پنڈت دلیپتی جی۔ مہاشہ ... مہاشہ آتم دیو جی۔

گورو کل جہلم ” ” ” ” ” ” — آچاریہ رام دیو جی۔ سوامی دھیرانند جی ... پنڈت بال کرشن جی۔ مہاشہ کیسر چند جی۔

جالندھر چھاؤنی ” ” ” ” ” — پنڈت ہردیالو جی۔ پنڈت چندر بھانو ... رابیشور جی۔ شری لالہ ہردیال جی۔ مہاشہ ... جی۔ مہاشہ نکند رام جی۔

ملسی۔ ۲۹ر سے ۳۰ر اپریل ” — لالہ چرنجیت لال جی۔ سوامی رودرانند جی ... پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت رام چندر جی ... ہرشچندر جی۔ مہاشہ اودے سنگھ جی۔

حافظ آباد ۲۴ سے ۲۶ر اپریل ” — پنڈت ستیہ دیو جی۔ سوامی یوگانند جی ... مہاشہ پرتاپ سنگھ جی۔ مہاشہ بھدرپال جی ... شالگ رام جی۔ مہاشہ جگدیش چندر جی

خانیوال ” ” ” ” ” ” — پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت منسا رام جی۔ پنڈت ... وشو ناتھ جی۔ مہاشہ دیسراج جی

من نکمست آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے یکم مئی سے ۴ مئی تک ہیں:-

آریہ سماج بھیرہ جھنگ مگھیانہ۔ پھلروں۔ پنڈ دادن خان۔ چیچا وطنی۔ جڑانوالہ۔ کیتھل۔ ملتان چھاؤنی ... سرائے عالمگیر۔ ماجرہ۔ ان کے پربندھ اگلے سپتاہ کے آریہ مسافر میں درج کئے جائیں گے

آریہ سماج سمندری کا سالانہ جلسہ

(۱) آریہ سماج سمندری کا سالانہ جلسہ مورخہ ۳۱ر مارچ تا ۲ر اپریل ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۳۱ر مارچ کو نگر کیرتن آریہ سماج مندر سے شروع ہو کر مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا آریہ سماج مندر میں سماپت ہوا۔ مہاشہ کیسر چند جی و مہاشہ جیدیال جی نے اتی اتم پرچار کیا۔ مہاشہ کیسر چند جی کے منوہر بھجنوں کا حاضرین پر بڑا اثر پڑا۔

یکم اپریل کو ہون سندھیا کے بعد سوامی دھیرانند جی کے اپدیش سے کارروائی شروع ہوئی۔ دوپہر کو پنڈت رام دیو جی آچاریہ گورو کل جہلم کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ حاضرین نے بہت ہی پسند کیا۔ رات کو پنڈت دلیپتی جی شاستری نے اپنا مدھر بھاشن کیا۔

۲ر اپریل کو پنڈت تیرتھ رام جی ٹھاکر برنج جی پنڈت سوم دیو جی لائل پوری۔ مہاشہ نہال چند جی کور نے اپنے اپنے وچار رکھے۔ جن میں سے پنڈت منسا رام جی کے دو لیکچروں کا بڑا ہی اثر پڑا۔ جن کا اعتراف یہاں کے ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی ہائی سکول سمندری نے کیا۔ لہذا جلسہ ہر طرح سے کامیاب رہا۔ لنگر کا سب خرچ لالہ کرم چند جی بزاز و لالہ لال چند جی بزاز نے بڑی شردھا اور پریم سے ارپن کیا والنٹیروں نے بڑے زور شور سے کام کیا۔

آریہ سماج سمندری کا چناؤ

مورخہ ۶ کو آئندہ سال کے لئے چناؤ ہوا۔ جو مندرجہ ذیل ہے:-

سرپرست :- لالہ کرم چند جی بزاز۔
پردھان :- لالہ متھو رام جی بزاز
اُپ پردھان :- ماسٹر جنا داس جی۔
منتری :- گنیش دت۔
اُپ منتری - ڈاکٹر کور دیال۔
خزانچی :- لالہ نانک چند جی بزاز
سٹور کیپر و لائبریرین۔ لالہ فقیر چند جی بزاز

انترنگ سبھا کے ممبر:- لالہ کرم چند و لالہ لال چند جی

آریہ تیوہار

ہماری سماج نے جلسہ سے پہلے مندرجہ ذیل تہوار منائے:-

۱- شوراتری یعنی رشی بودھ اتسو- (۲) ویراتسو یعنی پنڈت لیکھرام جی کی برسی (۳) گورودت جی ایم اے کی برسی (۴) آریہ سماج کا استھاپنا دوس- اس روز سب آریہ پرشوں کے گھروں میں دیپ مالا کی گئی- اور رات کو سماج مندر میں میٹنگ ہوئی- جن میں مختلف صاحبان نے لکچر و اپدیش کیے۔

(گنیش دت منگر تھ)

دھنباد

شری پنڈت یشپال جی سدھانت ... سماج جالندھر سے تبدیل ہو کر ... ہیں۔ گت ورش شتابدی کے کارن ... شہر کے آریہ بھائیوں نے لگ بھگ ... اکترت کر کے شتابدی ندھی میں ... تھے۔ اس کے علاوہ باقی ضلع سے ... ڈیڑھ ہزار روپیہ اکٹھا ہوا تھا ... نوسیوں نے شتابدی کے کاریہ میں ... پریم دکھلایا۔ وہ انیہ سماجوں کے ...

آریہ سماج جگت

آریہ سماج لودھیانہ کی اور سے گولڈن جوبلی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی بھینٹ

آریہ سماج لودھیانہ کے اتساہی ممبران نے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ شتابدی اُپلکش میں مبلغ ۱۶۰۵ روپیہ ۲ ر بہ تفصیل ذیل شتابدی تتھا ویدپرچار میں سبھا کی بھینٹ کئے۔ جس سے ممبران آریہ سماج لودھیانہ کا اتساہ سراہنہ ہے۔

۱- بھگت رام نیر ہیڈ ماسٹر منڈل کی اور سے مبلغ تین سو انتالیس روپے براہ راست سبھا کو	۳۳۹ — ۰ — ۰
رائے صاحب لالہ شو پرشاد جی رئیس مبلغ اڑھائی سو روپیہ بذریعہ چیک	۲۵۰ — ۰ — ۰
ڈاکٹر خوشی رام صاحب پنشنر اسسٹنٹ سرجن ایک سو ایک	۱۰۱ — ۰ — ۰
لالہ نند لال جی سرین الیکٹرک کمپنی لودیانہ پچاس	۵۰ — ۰ — ۰
ڈاکٹر گوجر مل جی جاگیردار پچیس	۲۵ — ۰ — ۰
لالہ جگن ناتھ جی صراف پچیس	۲۵ — ۰ — ۰
لالہ منگل سین جی آنند بیس	۲۰ — ۰ — ۰
دستوا منگیہ ممبران آریہ سماج لودیانہ وطلبا آریہ ہائی سکول لودیانہ آریہ سماج کی طرف سے	۲۰۲ — ۰ — ۰
سبھاسدان آریہ سماج لودھیانہ ۱۱۱ روپیہ ۲ ر آریہ ہائی سکول ۹۰ روپیہ ۲ ر ازشٹ ۱۵۱ روپیہ ۲ ر	۱۵۱ — ۲ — ۰
لالہ ہیم چند متانی سروپ جی رئیس لودیانہ معرفت آریہ سماج	۳۱ — —
پنڈت بساکھی رام جی	۲۹ — ۰ —
متفرق اکتر شدہ معرفت آریہ سماج لودھیانہ	۲۶ — —
پنڈت رام ناتھ جی پنشنر اکونٹنٹ	۲۵ — —
پنڈت کرتا رام جی معرفت	۱۲ — —
ڈاکٹر بند رائین جی ۱۰ روپے لالہ اودھو رام جی پنشنر ۵ اور سیر	۱۵ — —
میزان کل	۱۶۰۵ — ۲ — ۰

مبلغ تیرہ سو پانچ روپے مذکورہ بالا کے علاوہ مبلغ تین سو روپیہ از طرف آریہ سماج لودھیانہ سالانہ ملاکر کل مبلغ ۱۶۰۵ روپے ۲ ر شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے کوش میں جمع ہو چکا ہے۔

(بھگت رام نیر۔ آنند آشرم لودھیانہ)

آریہ سماج نئی دہلی کا انتخاب:۔

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کا سالانہ چناؤ ۵ ر اپریل ۱۹۳۶ء کو اس پرکار ہوا:۔

پردھان:۔ لالہ گوپی چند جی ایس۔ ڈی۔ او۔

اُپ پردھان:۔ لالہ جگن ناتھ جی و پنڈت نارائن جی

منتری:۔ رام شرن

سہایک منتری:۔ لالہ روشن رام جی۔

اُپ منتری:۔ مہاشہ سردار سنگھ جی

خزانچی:۔ مہاشہ اندر سین جی۔

نستک ادھیکش:۔ مہاشہ دیوان چند جی۔

(رام شرن منتری)

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا ۲۶ واں سالانہ جلسہ

مورخہ ۸۔۹۔۱۰ و ۱۱ ر مئی ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جانا نشچت ہوا ہے۔ آریہ جگت کے بڑے بڑے پرسدھ مہاتما و ودوان پنڈت اور بھجنیکوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔

(انت رام چوپڑہ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا ۔۔ واں سالانہ جلسہ ۱۔۲۔۳ ر مئی ۱۹۳۶ء بروز شکر۔ سنیچر۔ اتوار کو ہونا قرار پایا ہے۔ سب مہاتما اپدیشک اور بھجنیکوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ وہ اتسو پر پدھار کر کرتارتھ کریں۔ کتابوں والوں سے بھی پرارتھنا ہے۔ کہ اس جلسہ میں ضرور پہنچیں۔ (منتری)

سبھا کا سچتر اتہاس

سبھا کے اتہاس کے پرکاش کی ناظرین مدت سے پرتیکشا کر رہے تھے۔ سبھا کے اردھ شتابدی مہوتسو پر یہ اتہاس پرکاشت ہو گیا ہے۔ اس اتہاس میں بیس تیس کے قریب تصویریں آ گئی ہیں۔ اس کے ۔۔۔ سے زیادہ صفحے ہیں۔ کاغذ اور چھپائی کے لحاظ سے بھی پستک اعلیٰ ہے۔ قیمت مجلد ۸ ر غیر مجلد ۔۔ ر

ملنے کا پتہ: پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون لاہور

برہم پرائن یگیہ

اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ پر ایک اپوربا یہ پرانے رشی منیوں کی کٹیا کا نظارہ پیش کر رہا تھا۔ ودیارتھیوں کے ہاتھوں سے گلاب کے پھولوں سے لہلہاتی ہوئی باٹکا میں صبح ۵ ½ بجے سے ۔۔۔ بجے تک بھگت منگت رام جی کی بھجن منڈلی ۔۔۔ پرمبھ کیرتن کر رہی تھی۔ پھر وید کے پوتر منتروں سے یگیہ ہوتا تھا۔ اور اس کے بعد بڑے بڑے ودوان مہاتماؤں کے اپدیش ہوتے تھے۔ ان تینوں اوسروں پر نر ناری جوق در جوق شامل ہو کر آنند لے رہے تھے۔ شردھا اور بھگتی کا ایسا پردرشن ہو رہا تھا کہ پرچھوتواتسو کے سارے پروگرام میں جو نہایت دلچسپ تھا سب سے زیادہ پربھاؤ شالی۔ دل کو تر و تازہ کرنے والا۔ من کو شانت کرنے والا یہی یگیہ کا پروگرام تھا۔ ۱۱ ر اپریل کو پورن آہوتی ہو گئی تھی۔ سام وید سے شری رام پرتاپ جی نے ۔۔۔ یجروید سے شری ڈاکٹر رام جی نرائن جی ایم۔ ۔۔۔ ایس سی پنجاب کے سب سے پہلے ڈی۔ ایس سی ۔۔۔ ماڈل ہائی کالج میں کئی سالوں تک ریسرچ کا کام ۔۔۔ اور ولایت میں جا کر بھی سائنس میں ریسرچ ۔۔۔ ایسے ودوان کا یگیہ میں پورن شردھا ۔۔۔ رکھتا ہے۔ آپ نے اپنے خرچ سے یگیہ ۔۔۔ اتھرو اور رگ وید سے جو یگیہ ہوا۔ اس میں ۔۔۔ بھائی بہنوں کی سامگری گھی اور روپیہ کا ۔۔۔ تھا۔ پورن آہوتی کے بعد آپ دیوی ۔۔۔ یجروید سے یگیہ کیا۔ جو جلسہ کے سماپت ۔۔۔ کے ساتھ سماپت ہوا۔ ارتھات جب تک جلسہ ۔۔۔ برابر ہون یگیہ ہوتا رہا۔ اس یگیہ میں ۔۔۔ بدولت پنڈت دیوتی پرشاد جی۔ ودیا ۔۔۔ شری نردیو جی۔ شری شوودت جی اور ان ۔۔۔ برہمچاریوں نے جس محنت سے کام کیا۔ ۔۔۔ اور وہ سب شکریہ کے مستحق ہیں۔

(۔۔۔ ادھشٹاتا یگیہ وبھاگ)

آریہ سماج مغلپورہ میں آریہ ویردل کی ستھاپنا

آریہ پرتی ندھی سبھا تتھا آریہ ویردل کے پردھان سنچالک دلیپتی شریمان لالہ ہردیال جی کی آگیا انوسار ۶ ر اپریل ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مغلپورہ کے زیر اہتمام آریہ ویردل کی ستھاپنا کر دی گئی تھی۔ تھوڑے دو دن کے اندر قریباً دس گیارہ آریہ ویروں نے اپنی اپنی وردی تیار کر لی۔ اور مورخہ ۱۰ ر اپریل کو آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی مہوتسو پر جھنڈے کی سلامی سے پہلے آریہ ویردل تیار ہو کر سیوا کے لئے گورودت بھون میں پہنچ گیا۔ اور چار دن متواتر دن رات بڑی جانفشانی کے ساتھ سیوا کی۔ اس آریہ ویردل کی پراتنیہ دل پتی شریمان لالہ ہردیال جی تتھا دوسرے آریہ ویروں نے بھی بڑی پرشنسا کی ہے۔

(منتری آریہ سماج مغلپورہ)

آریہ سماج جلالپور نو کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جلالپور نو تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کا وارشک اتسو ۶ ر لغایت ۸ ر اپریل ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا ہے۔ شری پنڈت دلیپتی جی۔ سوامی یوگانند جی مہاراج۔ مہاشہ پرتاپ سنگھ جی آریہ سافرو مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک۔ مہاشہ بھیدیال جی و پنڈت امرناتھ جی بھجنیک پدھارے تھے۔ نگر کیرتن کے موقعہ پر بھجنیک مہاشوں نے منوہر بھجنوں سے جنتا کو خوب آنندت کیا۔ اس کے بعد ۷، ۸ ر اپریل کو دن اور رات کے وقت بھجنیکوں اور اکت مہانو بھاؤں نے اپدیش دیا کھیانوں اور بھجنوں دوارہ جنتا میں بہت اچھا پرچار کیا۔ حاضری بہت اچھی رہی ہے۔ اور بہت اچھا پربھاؤ پڑا ہے۔ یہاں سے ویدپرچار کے لئے مبلغ ۵۰ روپے دان دیا گیا ہے۔

(پردھان آریہ سماج جلالپور)

آریہ سماج بھلوال کے سماچار:۔

۲۶ ر ۔۔۔ کو مہاشہ رام پیارا مل جی اُپ پردھان کے سپتر کا نام کرن سنسکار ان کے گرہ پر پوران ویدک ریتی سے پنڈت دیو ایشور جی نے کرایا۔ حاضرین کا کڑاہ پرشاد سے ستکار کیا گیا۔ مہاشہ جی نے دو روپیہ آریہ سماج کو دان اور ایک روپیہ پنڈت جی کو بطور دکھشنا دیا۔ انت میں بالک کی چر آیو کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔

(پورن چند کمار منتری آریہ سماج)

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھایئے:۔ (منیجر)

eGangotri Gyaan Kosha

مسیحائے زماں سوامی دیانند

عظمتِ قومی کا تابندہ نشاں تھا سوامی
قالبِ قوم کی اک روحِ رواں تھا سوامی

پھونک کر روح کیا مُردوں کو زندہ اس نے
سچ تو یہ ہے کہ مسیحائے زماں تھا سوامی

مثلِ سیماب تڑپتا تھا وطن کی خاطر
دردِ قومی کی جگر سوز فغاں تھا سوامی

ہستیٔ جور کو دُنیا سے مٹایا اس نے
خرمنِ کفر کو اک برقِ طپاں تھا سوامی

ناخنِ عقل سے کی عقدہ کشائی اس نے
باعثِ کاشفِ اسرارِ نہاں تھا سوامی

آئینہ کرتا نہ کیوں قوم کے امراض کو وہ
رازِ پوشیدہ کی تفسیرِ عیاں تھا سوامی

بیکسوں اور غریبوں کا محافظ تھا وہ
بیزبانوں کی یتیموں کی زباں تھا سوامی

جاگزیں جذبۂ آزادی تھا اس کے دل میں
قومی غداروں کا اک دشمنِ جاں تھا سوامی

حق نے بخشا تھا اسے جوہرِ ایثار و وفا
جس کی بنیاد میں عکسِ حق کی وہ مکاں تھا سوامی

ہر نفس اس کا تھا پیغامِ فنا دشمن کو
شعلۂ آتشِ قومی کا دھواں تھا سوامی

اس کے آگے تھا جگر آب جوانمردوں کا
شیر بھی جس سے تھے لرزاں وہ جواں تھا سوامی

تیرگیٔ کفر و بطالت کی لٹی سب رونق
روشنیٔ حق کی وہاں پھیلی جہاں تھا سوامی

(روشن پٹیالوی)

ضروری اطلاع

جو نوجوان جات پات توڑ کر بیاہ کرنا چاہتے ہوں۔ یا شدھ شدہ عیسائی اور مسلمان کنیاؤں سے بیاہ کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں اس دفتر میں بھیج دیں۔ درخواست دینے والے تعلیم یافتہ اور کسی اچھے روزگار میں لگے ہوئے ہونے چاہئیں۔

دلیش بندھو
منتری سار ودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا بلیدان بھون - دہلی

آریہ سماج کیمبل پور کے سماچار

بابو بنسی لال صاحب کلرک ریلوے کیمبل پور کی ماتا کا انتقال ہو گیا ہے۔ اُس کا انتشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ بابو بنسی لال صاحب نے کچھ روپیہ دان کیا۔
(۲) آریہ سماج میں باقاعدہ ست سنگ برنجب شرمان پردھان جی ایک وید منتر کی ویاکھیا فرماتے ہیں۔ ۵ کو پنڈت ضیر دنا ماسے جی نے بچے گرو جد یدید میں ہون کرایا۔
(منتری)

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی
مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی۔ ککرے۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت تین روپے فی تولہ۔

چیون پراش

ہر موسم کے لائق۔ بڑھیا لذیذ۔ ٹانک۔ قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون و پیپ آنا روکتا ہے۔
قیمت آٹھ آنے شیشی

برہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اور طاقت دیتا ہے
قیمت ۸/ شیشی

برہمی بوٹی

۱۲/ سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ
پشاور:- میسرز برج لعل اینڈ سنز چوک ریشم گراں
شملہ:- میسرز ٹھاکر برادرس لوئر بازار

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

ओ३म्

ہفتہ وار آرگن ۔ بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

آریہ مسافر لاہور

قیمت سالانہ تین روپے فی ار

ہفتہ وار

ایڈیٹر :۔ چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक — आर्य्य मुसाफिर लाहौर

آریہ مسافر
ویدک دھرم
کا
سچا پرچارک اور
سبھا کا ہفتہ وار گزٹ ہے
آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجیئے
(مینیجر)

۔۷ } اتوار :۔ ۲۲ بیساکھ سمت ۱۹۹۳ بکرم دیانند ابد ۱۱۱ ۔ مطابق ۳ ۔ مئی ۱۹۳۶ء { نمبر ۱۹

ویدامرت

ऊर्ध्वं भरन्तमुदकं कुम्भेनेव उदहार्यम् ।
पश्यन्ति सर्वे चक्षुषा न सर्वे मनसा विदुः ॥ (अथर्व ॥ १०।८।१४॥)

ارتھ :۔ گھڑے سے پانی کو اوپر اٹھائے ہوئے پانی بھرنے والے کی طرح سب پرماتما کو آنکھ سے دیکھتے ہیں من سے نہیں جانتے ۔ مطلب یہ ہے کہ پرماتما گھڑے پانی بھر بھر کر پلانیوالے کی طرح جگت کا کلیان کر رہا ہے ۔ لیکن لوگ اسے من سے نہ دیکھ کر آنکھ سے دیکھنا چاہتے ہیں ۔

آنکھ سے دیکھنے اور من سے دیکھنے میں بڑا فرق ہے ۔ آنکھ سے جو کچھ دیکھتا ہے ۔ وہ اصل حقیقت نہیں ہوتا ۔ مثال کے طور پر آپ جس شے کو سفید رنگ کی دیکھتے ہیں ۔ سائینس نے ثابت کر دیا ہے ۔ کہ فی الحقیقت وہ سات رنگوں کا مجموعہ ہوتا ہے ۔ اور جس شے کو آپ سرخ دیکھتے ہیں ۔ وہاں اصل حقیقت یہ ہے ۔ کہ وہ چھ رنگوں کو تو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے لیکن سرخ رنگ کو قبول نہیں کرتی ۔ لطف کی بات یہ ہے ۔ کہ وہی رنگ ہمیں اس شے کا نظر آتا ہے ۔ اور لیجیئے ایک آدمی دور سے ایک درخت کے ٹنڈ کو دیکھ کر سمجھتا ہے ۔ کہ وہ ایک آدمی کھڑا ہے ۔ اور نرجن استھان ہونے کے کارن اس سے ڈرتا ہے ۔ لیکن قریب جانے پر جب حقیقت واضح ہوتی ہے ۔ تو کہتا ہے ۔ کہ افسوس ! آنکھ نے دھوکا دیا ۔ ایسی بیسیوں اور مثالیں دی جا سکتی ہیں ۔

مطلب یہ ہے ۔ کہ یہ ضروری نہیں ۔ کہ جو شے آنکھ سے نظر آئے وہ ضرور حقیقی ہے ۔ مزید براں جو چیز آنکھ سے نظر آئے گی ۔ اس کا ڈپ وان ہونا ضروری ہے ۔ جو شے روپ وان والی ہو ۔ وہ مجسم ہوتی ہے ۔ اور مجسم مرکب ۔ مرکب کے لئے فنا ضروری و لابدی ہے ۔ پس ہر نظر آنیوالی شے کے لئے فنا لازمی ہے لیکن پرماتما چونکہ دائم قائم ہے ۔ اس لئے وید نے کہا ۔ کہ وہ بجائے آنکھ کے من سے نظر آتا ہے ۔ ایک چھوٹے سے منتر میں بھگوان نے کتنا سار گربھت اپدیش انسان کو عطا کر دیا ہے ۔ کاش وہ اس سے فائدہ اٹھا دیں ۔

ہون سامگری ویگیہ کے متعلق سب سامان سیتا رام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرماویں ۔

ہندو آرٹ پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں جناب چرنجی لال پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر واقعہ گورودت بھون لاہور سے شائع ہوا ۔

نجات کا صحیح راستہ

نمبر ۲ لیکھک شری لالہ جیون مل جی ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر خانیوال نمبر ۲

... گیان، جس من میں ستیہ گیان موجود ہے۔ وہ سب کو قابو سے باہر نہیں جانے دیتا۔ لیکن جہاں گیان کی طاقت کم ہوئی۔ تو یہی من اندریوں اور وکاروں کے ماتحت ہو کر ان کی خوشنودی مزاج کے واسطے کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔ کام وہاں بھی غضب کا کرتا ہے۔ اسی قسم کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ خوبصورتی پر مفتون کتنے ہی انسانوں نے اپنی جان۔ مال و ناموس کی پرواہ نہیں کی جب لگن لگی ہوتی ہے۔ نہ دین کا خیال نہ دنیا کا۔ ہزاروں بیگناہ ظالموں کی تلوار کے گھاٹ اتر گئے۔ ہزاروں معصوم عورتیں آگ ایک چتا میں جل کر مر گئیں۔ کتنی ہی قابل قدر ہستیوں کو شہید کیا گیا۔ اور پانی کے پیاسے تڑپا تڑپا کر مارا۔ اور قاتلوں کو بھی سوائے طوق لعنت کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ زبان کے چسکے والوں نے ہزاروں جانداروں کو پھندے میں پھنسا کر ایک ایک ہنڈیا میں بیسیوں کو جھونکا۔ اور صرف ایک وقت کا ناشتہ میسر ہوا۔ المختصر۔ خوشبو کے عادی۔ خوش الحانی کے محتاج جسم پر نرم نرم محسوسات کے غلام ہزاروں قسم کی بیہودگیاں کر گزرتے اور کر رہے ہیں۔ اور اپنی جان و ایمان و ناموس کو کھو رہے ہیں۔ اسی طرح کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار کے غلاموں کی حالت سن لیجئے۔ کامی لوگوں نے کتنی بیگناہ ابلا استریوں کو بے حرموں اور فاحشوں میں بند رکھا۔ طرح طرح کے عشرت کدے ایجاد کئے۔ کرودھیوں نے کیا کیا غضب نہ ڈھائے۔ لوبھی لالچیوں نے معصوم بچوں تک کے گلے کاٹ ڈالے۔ اپنے عزیز و اقرباء کو طرح طرح کے دھوکے سے قید و قتل کیا موہ کے زیر اثر کتنے ہی حرام موت مرے۔ اہنکار اور غروریوں اکڑ کستوں نے قتل و عام کروا ے اگر کسی نے غلطی سے بھی سلام نہ کیا۔ تو اس کو بھی دار پر کھنچوا دیا۔ یہ سب نیرنگیاں اور طوفان بد تمیزی اسی کمزوری اور چنچل من کی ہیں۔ جو عقل سلیم سے بے بہرہ اندریوں یا وکاروں کے غلام ہیں۔

من کی کمزوری کا ایک علاج بھی بزرگوں نے بتلایا ہے۔ وہ یہ کہ جب من کو کسی چیز کی طرف کشش ہو جائے۔ تو اس مرغوب چیز کی اصلیت کو غور سوچے۔ یعنی وہی عقل سلیم یا بچار یہ گیان کی مدد لیوے۔ پھر پتہ لگ جاتا ہے کہ من کدھر جا رہا ہے یہاں پر ایک کہانی لکھتے ہیں ایک پنڈت صاحب ہر روز کتھا کیا کرتے تھے۔ ایک نوجوان کتھا میں شامل ہوتا۔ مگر ایک نوجوان لڑکی کی طرف دیکھتا رہتا۔ ایک پنڈت جی تاڑ گئے۔ کتھا کے بعد اس نوجوان سے علیحدہ بلا کر پوچھا۔ کہ کیا ماجرا ہے نوجوان نے سچ سچ بتلا دیا۔ پنڈت جی نے کہا کہ تم کل کتھا سننے کے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے میرے مکان پر آنا۔ میں اس لڑکی کو تمہارے حوالہ کر دونگا۔ پنڈت نے اس لڑکی کو دوسرے دن صبح ہی اپنے پاس بلا لیا۔ اور اس کو جلاب کی دوائی دے دی۔ شروع ہو گئے۔ کمرہ کے اندر ہی ایک بند برتن میں مواد جمع ہوتا رہا۔ دست بہت آئے۔ لڑکی کمزور ہو گئی۔ چہرہ زرد ہو گیا۔

جب وہ نوجوان آیا۔ تو پنڈت جی نے کہا۔ کہ لو وہ لڑکی موجود ہے۔ اس کو لے جاؤ۔ نوجوان بولا کہ یہ تو وہ لڑکی نہیں ہے۔ وہ تو بڑی خوبصورت تھی۔ چہرہ پر چمکیلا رنگ تھی۔

پنڈت جی بولے لڑکی تو وہی ہے۔ البتہ چمک و رنگ ہم نے علیحدہ کر رکھی ہے۔ اگر چاہو۔ تو وہ بھی لے جاؤ۔ نوجوان بولا وہ کیسے؟ اور وہ کہاں ہے؟ پنڈت جی نے وہ جلابوں والا برتن دکھلا دیا۔ تب نوجوان کو اصلیت کا پتہ لگا۔ اور وہ شرمندہ ہو کر چلا گیا۔

اس طرح اصلیت پر وچار کرنے سے من کو سمجھ آ جاتی ہے۔ لیکن یہ کام ہے اُتم ستیہ گیان کا۔ تو صاف ظاہر ہے کہ من جو انسان کو ملا ہے کام تو غضب کا کرنے والا ہے لیکن اس کو عقل کے ساتھ جوڑ کر رکھو۔ ذرہ عقل سے بعید ہوا۔ اور سارا کیا کرایا تباہ ہو گیا۔ اس منوش کوش کو دیکھ کر پتہ لگتا ہے کہ واقعی انسان دوسری مخلوقات سے برتر بنایا گیا ہے لیکن اشرف وہی ہے جو من کو قابو رکھ کر اس سے درست کام لیوے جو بھی کام کرے۔ جہاں بھی امداد کرے جہاں بھی مشورہ دیوے۔ ہمیشہ خود غرضی کو تیاگ کر دوسرے مخلوقات کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے۔ کسی کو نقصان یا تکلیف دینے کی بات نہ کرے نہ شامل ہو اور نہ مشورہ دیوے۔ بلکہ اپنا نقصان کر کے بھی دوسروں کو فائدہ پہنچاوے تب تو اشرف ہے۔ ورنہ بھیڑ۔ بکری بھینس۔ بیل اونٹ۔ گدھا گھوڑا کہ جن کے وجود سے سب کو فائدہ پہنچتا ہے۔ انسان سے برتر ہیں۔

(۳) گیان نے کوش منو سے بھی لطیف وگیان ہے۔ وگیان کہتے ہیں۔ علم حقیقی۔ یعنی غلطی سے مبرا علم۔ یہ بھی سوائے انسان کے اور کسی مخلوق کو عطا نہیں ہوا۔ ویسے گیان تو روح کا لازمی گن ہے اور ہر ایک جاندار میں پایا جاتا ہے مگر اتنا ہی جتنا اس کو اپنی جان و جسم کی حفاظت کے واسطے ضروری ہے۔ چرند پرند یہ نہیں جان سکتے کہ بھلا اگر باتی وغیرہ کن کن مفردوں سے بنتے ہیں اور کیا کیا کام دے سکتے ہیں۔ یہ انسان کے واسطے ہی ممکن ہے۔ کہ وہ بجلیوں۔ گیسوں اور مقناطیسوں سے کام لے سکے۔ ستاروں کی گردش کو سمجھ کر ان سے فائدہ اٹھا دے۔ یہ وگیان ہی اس روح کو گری ہوئی حالت سے اٹھانے میں مددگار ہے۔ جب تک انسان مادی دنیا کو اس کی حقیقی شکل میں نہ سمجھے۔ اس کی روح غلطیاں کھاتی ہوئی اسی میں سرگردان رہتی ہے ہر ایک چیز کا یتھارتھ گیان ہونا ضروری ہے جمادات و معدنیات کو پوجنا اور مورتیاں بنا کر ان میں پران پرتشٹھا کر کے اپنے واسطے بہبودی کے سامان ان سے مانگا گیا ہے۔

اس غلطی سے کتنی مصیبت اٹھانی پڑی۔ محمود غزنوی نے ہندوستان پر ۱۷ حملے کر کے کروڑوں بلکہ اربوں روپیہ کا سامان و زر و جواہر لوٹا۔ لاکھوں کو قتل کیا۔ ہزاروں کو غلام بنا کر غزنی کے بازاروں میں دو دو روپے کو فروخت کیا۔ یہ سب الٹی عقل مورتی پوجا کا نتیجہ ہے۔ اور اس وقت بھی ہندوستان بھر میں کروڑوں بلکہ اربوں روپیہ مورتیوں کے مندروں پر ضائع ہو چکا ہے اگر وہ کاروبار میں لگتا۔ تو قوم کی بہبودی میں کیا کچھ نہ کر دکھاتا۔ لیکن اس وقت وہ صرف ضائع ہی نہیں گیا۔ بلکہ لاکھوں آدمی ان مورتیوں کو اشنان کرانے۔ دھوپ۔ دیپ۔ چندن چڑھانے بھوگ لگوانے۔ کپڑے پہنانے۔ اور ان پر بکروں بلکہ بھینسوں تک قتل کر کے چڑھانے میں رات دن سرگرداں ہو رہے ہیں۔ اور انسانی اصول زندگی کو دوسروں کے کندھوں پر بوجھ بنا رکھا ہے۔ ساٹھ لاکھ سے زیادہ بھیک منگے سادھو نوجوانی میں اپنے گھروں کو خیر باد کہہ کر اپنی اپنے تندرست و توانا جسم کو حرام خوری پر بسر کر کے در بدر رامیشور سے امرناتھ اور دوارکا سے جگن ناتھ غریب ہندو قوم کا کم از کم ۶۰ لاکھ روپیہ روزانہ چرس۔ چنڈو وغیرہ میں برباد کرتے ہیں اس کے علاوہ گرہستیوں کے بچوں کو بھنگ چرس کا عادی بنانا۔ چیلے بنانے بچوں کو اپنی خدمت کے لئے اڑا لے جانا۔ بیوہ عورتوں کو سادھنیاں بنانا۔ ان کے اخلاق بگاڑنا۔ غرضیکہ

... موتی پوجا کا نتیجہ ہیں۔ آج ستیہ گیان کے ماہر کپل کناد گوتم وغیرہ رشیوں کے کارنامے کو پڑھ کر دنیا بھر کے عالم۔ علما حیرت ... لیکن ان کی اولاد بت پرستوں کے ... نام سے موسوم ہو کر دنیا بھر میں حقیر و ذلیل کی جاتی ہے۔

برخلاف اس کے اگر مورتی پوجا سے کسی ... کسی شخص کو کچھ بھی فائدہ ہوا ہو۔ تو مورتی پوجک بتا دیں؟

جن لوگوں کو جمادات و معدنیات کا درست علم ہوا انہوں نے پتھروں سے طرح طرح کی عمارتیں بہتر تراشیں۔ کھرل۔ مدریاں جاپان اور سیمنٹ کے کارخانے کھولے۔ ... اور قوم کے لاکھوں آدمیوں کے واسطے ذریعہ معاش مہیا کیا۔ وہ تانبا۔ چاندی۔ سونا۔ ... و دیگر معدنیات سے مورتیاں بنا کر پوجنے کی بجائے طرح طرح کی کارآمد چیزیں تیار کیں۔ تلسی کے پتوں میں سونے کی ... ڈیاں لٹکا کر سالگرام کے بیاہ دینے کی بجائے اسی سے سینکڑوں بیماریوں کی دوا تیار کی۔ پیپل کو پوجنے کی بجائے اس کے چھلکے۔ گوند۔ اور دودھ کا بہترین استعمال کیا۔ دریاؤں کو پوجنے کی بجائے ان سے نہریں نکال کر آبپاشی کی اور کروڑہا روپیہ کا فائدہ اٹھایا اور قوم کے لاکھوں نونہالوں کو فائدہ پہنچایا۔ بھیڑ بکری کی ... بیل۔ اونٹ۔ گھوڑے کا گوشت کھانے کی بجائے ان کو زندہ رکھ کر خدمت لی۔ اور طرح طرح کی خدمت لی۔ اور مر جانے کے بعد ان کے چمڑے اور ہڈیوں سے بھی فائدہ اٹھایا بلکہ گوشت کا بھی بہترین استعمال کیا۔ یہ سب وگیان کی مہربانی ہے۔

یہ خیال باطل ہے کہ خالق نے کل مخلوقات انسان کے واسطے ہی پیدا کئے ہیں۔ اگر یہی بات ہو تو سانپ۔ بچھو۔ بھیڑیے۔ شیر۔ بھیڑیے اور ... کے کیڑے وغیرہ تو ... البتہ یہ درست ہے کہ جتنے جاندار ہیں۔ وہ اپنی اپنی کرنی کا بھوگ بھوگ رہے ہیں۔ صرف انسان ہی ان میں ... کردار کا جوابدہ ہے۔ اور ... کل مخلوقات ... کے واسطے مددگار جانے گئے ہیں۔ ... بھی اپنے آپ کو کل مخلوقات ... و مددگار بنا دے۔ نہ کہ ان کی جان ... جائے۔ وہ زندہ رہیں اور زندہ رہنے ... سنہری اصول پر کاربند ... دوستانہ و مشفقانہ سلوک کر کے ... قائم کرے۔

باہر کے مخلوقات کے متعلق ... نیم کے علاوہ وگیان ذاتی ... متعلق بھی رہبری کرتا ہے۔ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور
۳ مئی ۱۹۳۶ء

آریہ پرتی ندھی سبھا کا وارشک ادھیویشن

تتھا

گت ورش کے کاریہ کا سنگھاولوکن

لیکھک شری پنڈت بھیم سین جی سبھا منتری

۳۰-۳۱-۴ مئی ۱۹۳۶ء کو آریہ پرتی ندھی سبھا کا وارشک ادھیویشن ہونا نشچت ہوا ہے اس اوسر پر پنجاب کے آریہ سماجوں کے پرتی ندھی بھائی گت ورش کے کاریہ پر سمالوچناتمک درشٹی سے وچار کرتے ہیں اور آگامی ورش کے لئے بجٹ تتھا کاریہ کرم نشچت کرتے ہیں۔ اس وارشک ادھیویشن میں سمملت ہونے والے آریہ بھائیوں کو ان دو باتوں پر وچار کرنے کے لئے اس ادھیویشن میں سمملت ہونا چاہیئے۔

سمت ۱۹۹۲ کا ورش سبھا کے اتہاس میں وشیش مہتو پورن ورش ہے۔ اس ورش سبھا کا اردھ شتابدی سماروہ منایا گیا ہے۔ یہ سماروہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پچھلے پچاس ورشوں کے کاریوں کا پردرشن روپ تھا۔ اس اوسر پر پنجاب کے آریہ بھائیوں نے اپنے سنگٹھن بل تتھا دھارمک اتساہ کا پردرشن کرنے کے علاوہ بھوشیہ کیلئے سمیلنوں دوارہ کاریہ کرم بھی نشچت کیا۔ اردھ شتابدی سماروہ کے سمے آریہ سمیلن، ویو سبھا سمیلن تتھا وید سمیلن میں جو نشچے کئے گئے ہیں۔ وہ آریہ سماج کے بھاوی کاریہ کرم کو نردشٹ کرتے ہیں۔ ان میں سے بھاوی کاریہ کرم پر پرکاش ڈالنے والے مہتو پورن پرستاو یہ ہیں :-

۱- ویو سمیلن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو وید پرچار کے لئے تتھا آریہ ساہتیہ نرمان کرنے کے لئے انوسندھان وبھاگ اور ویدک ساہتیہ وبھاگ کی یوجنا کو کاریہ روپ میں پرنیت کرنے پر بدھائی دیتا ہے ... سادھارن میں ویدک سوادھیائے کی پرورتی بڑھانے کے لئے ان یوجناؤں کے ... میں سبھا کو پورن سہیوگ دیں۔

۲- آریہ پریواروں کے ... سداچار کے ... کرنے کے لئے ۴۸ سال سے ادھک آیو کے ودھر کہ اور ۴۰ سال سے اوپر کی آیو کی ودھواؤں کے وواہ کو نندت سمجھنا چاہیئے۔ تتھا کنواری کنیاؤں کے ودھروں کے ساتھ ہونے والے وواہوں کو بھی ننداتمک اور دنڈنیہ سمجھنا چاہیئے۔

۳- آریہ سماج کے سنگٹھن کو ادھک سبل بنانے کے لئے آوشیک ہونا چاہیئے کہ کوئی بھی ویکتی سارودیشک سبھا پرانتیہ سبھا تتھا آریہ سماجوں کے پردھان تتھا منتری پد پر سرو سمتی ہونے کے سوائے تین ورش سے ادھک سمے تک نہ رہے۔

۴- اس سمیلن کی درشٹی میں رشی دیانند کے آدیش انوسار ویدک دھرم پرچار کے کام کرنے کے لئے بان پرستھ تتھا سنیاس آشرم میں پرویش ہونا چاہیئے۔

(۵) آریہ کنیا پاٹھ شالاؤں میں انگریزی آٹھویں جماعت تک نہ پڑھائی جائے۔

(۶) یتھا شکتی آریہ سماج مندروں میں کنیا پاٹھ شالائیں نہ رکھ کر نیتک ستسنگ دیا یا م تتھا گوروکل آشرم کے ڈھنگ پر شہر کے ودیارتھیوں کو رکھنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اور مندروں میں براتوں وغیرہ کے ٹھہرنے کی بالکل ممانعت ہونی چاہیئے۔

(۷) انتیشٹی اور وواہ کو چھوڑ کر باقی سب سنسکاروں پر حتی الوسع کم خرچ کیا جائے۔

(۸) وارشک اتسووں کو وارشک ستسنگوں کا روپ دیا جائے۔ اور پردرشنی آڈمبر کم سے کم کیا جائے۔

(۹) ودیا سبھا دوارا گوروکل شکشا پرنالی کو ادھک سے ادھک ویاپک اور لوک پریہ بنایا جائے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وارشک ادھیویشن میں سمملت ہونے والے بھائیوں کو ان پرستاؤں کو کریاتمک روپ دینے کا یتن کرنا چاہیئے۔ میرا وشواس ہے۔ کہ یدی آریہ لوگ ان پرستاؤں کو عملی روپ دے سکے۔ تو آریہ سماج کے دھارمک جیون میں بھاری پریورتن ہو جائے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے آگامی جنرل اجلاس میں سمملت ہونے والے پرتی ندھیوں کے سامنے یہ پرستاو بھی سویکرتی کے لئے رکھے جائیں گے۔ آریہ بھائیوں کو چاہیئے کہ ان پر وچار کرنے کے لئے ابھی سے یدی اوچت سمجھیں۔ تو سماچار پتروں دوارا ان پرستاؤں کے سمبندھ میں اپنی سمتی پرکٹ کر لوک مت کو جگانے کا پریتن کریں۔ سبھا کے ورتمان ادھیکاری ان پرستاؤں کو عملی روپ دینا اپنا نیتک تتھا دھارمک کرتویہ سمجھتے ہیں۔ اور وہ اسی درشٹی سے کام کر رہے ہیں۔ ابھی جنتا کو ان پرستاؤں پر عمل کرنے کے لئے پریرت کر رہے ہیں سبھا کے ادھیکاری ان پرستاؤں کو جنتا کے سامنے بھاوی کاریہ کرم کے روپ میں اپستھت کرنا چاہتے ہیں۔ پرنتو یہ کاریہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب کہ پنجاب کے آریہ سماجوں کے پرتی ندھی ادھک سے ادھک سنکھیا میں اس ادھیویشن میں سمملت ہوں۔

گت ورش سبھا کے وارشک ادھیویشن میں ۲۲۵ پرتی ندھیوں نے بھاگ لیا تھا۔ آج تک سبھا کے اتہاس میں اتنے پرتی ندھیوں نے کبھی بھاگ نہیں لیا۔ ورش کے بیچ میں ۲۵ پرتی ندھی بنے ہیں۔ آریہ سماج کے سنگٹھن کی درشٹی سے اس بار ایک نیا پریورتن ہوا ہے۔ اس ورش آریہ سماجوں کے ... سبھا نے نئے اپ نیم سماجوں میں پرچلت کئے ہیں ان نئے اپ نیموں میں سبھاسد بننے کے لئے سداچار شرائط آئے۔ تتھا ستسنگ کی ادھیک اپستھتی پر وشیش بل دیا گیا ہے۔ یہ اپ نیم سمت ۱۹۹۲ کے اساڑھ ماس سے پنجاب میں جاری ہوئے ہیں۔ سبھا کے ادھیکاریوں نے ان نیموں کو درشٹی میں رکھتے ہوئے پرتی ندھی بھیجنے والے سماجوں کو ان اپ نیموں کی اور وشیش دھیان دینے کے لئے پریرت کیا ہے۔ اور سماج کے ادھیکاریوں سے اس آشیہ کا وشواس پتر لینے کی بھی یوجنا کی ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساتھ سمبندھ رکھنے والی سماجیں ساڑھے پانچ سو کے لگ بھگ ہیں ابھی تک جن سماجوں نے اپنے پرتی ندھی نہیں بھیجے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ شیگھر آوشیک فارموں کو پر کر کے اپنے پرتی ندھی بھیج دیں۔ پرتی ندھی بھیجنے والے یا پرتی ندھی بن کر آنے والے بھائیوں کو اس بات کا بھی دھیان رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے فارم جتنی جلدی بھیج سکیں۔ بھیجیں کیونکہ ادھیویشن سے پہلے آنے والے پرتی ندھی فارموں کی جانچ پڑتال میں سہولت ہونے کی سمبھاونا ہو سکتی ہے۔ خاص کر آریہ سماج کے نئے اپ نیموں کی درشٹی میں سداچار شرائط آنے تتھا ادھیک اپستھتی کی اور آریہ سماجوں کا دھیان کھینچنا آوشیک ہے۔ سماجوں سے آشا کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان باتوں کی اور وشیش دھیان دیں گے۔ اور پرمان پتر بھی سبھا کا یا لئیں اپنی اور سے آنے والے پرتی ندھی بھائی کے پرتی ندھی فارم کے ساتھ بھیجیں۔ ٹھیک اس وقت اس بات کو پورا کرنا مشکل ہوگا۔ اس لئے پرتی ندھیوں کو اپنے فارم کم از کم ۱۵ مئی تک بھیج دینے چاہئیں۔ اس سے انہیں بھی سہولت رہے گی۔ اور سبھا بھی اپنے کرتویہ کا پالن کر سکے گی۔

اس پرسنگ میں پرتی ندھیوں کو یہ بھی جان لینا چاہیئے۔ کہ جن سماجوں نے ابھی تک دشانش نہیں بھیجا ہے انہیں شیگھر بھیجنا چاہیئے سبھا کے نیموں کے انوسار مقررہ تاریخ سے تین مہینے بعد تک دشانش نہ بھیجنے والے سماجوں کے پرتی ندھی پرتی ندھی نہیں رہ سکیں گے ان سے سماجیں دشانش کا دھن جلدی بھیجنے کی کرپا کریں۔ سبھا کے وارشک ادھیویشن میں ابھی مہینہ بھر ہے۔ پرتی ندھیوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے سماجوں سے دشانش بھجوانے کا پریتن کریں۔

اس وارشک ادھیویشن میں پرستاو بھیجنے کی تاریخ ۱۵ مئی نیت کی گئی ہے۔ اس کے بعد آنے والے پرستاؤں پر وچار نہیں ہو سکیگا پرستاو بھیجنے والے بھائیوں کو شیگھرتا کے ساتھ پرستاو بھیجنے چاہئیں۔

گت ورش کے کاریہ کے سمبندھ میں وشیش لکھنے کی آوشیکتا نہیں ہے۔ گت ورش جو کاریہ ہوا ہے۔ وہ آریہ جگت کے سامنے ہے۔ سبھا کی پرتیک سنستھا تتھا وبھاگ کے کاریہ کرتا سدا ... پورو کے کام کر رہے ہیں۔ آریہ جنتا نے بھی ... (دلتودھار) سہایتا دینے میں کوئی کمی نہیں کی۔ گوروکل کانگڑی کے وارشک اتسو اور اردھ شتابدی سماروہ تتھا سماجوں کے اتسووں کا پرمان ماترا میں سمجھا پورک منایا جانا جنتا کی نیتک سہایتا کا پرتیکش پرمان ہے۔ آرتھک درشٹی سے دیکھیں تو اتسووں میں بھی گوروکل کے لئے پینسٹھ ہزار تتھا اردھ شتابدی سماروہ پر پینسٹھ ہزار نقد ۹۹ ہزار کے وعدوں کا ہونا تتھا سادھارن وید پرچار کے لئے چوبیس ہزار دو سو تیئیس روپیہ ... سماج کو ایک ہزار روپیہ ملنا ہے ... آریہ جنتا کے سہیوگ کا جیتا جاگتا پرمان ہے۔ اس ... آریہ جنتا تتھا سماجوں کے سنگٹھن پریم کی جتنی بھی پرشنسا کی جائے تھوڑی ہے۔

وشت ... آریہ سماج ...

سے نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انہیں ادھک سے ادھک سنکھیا میں سبھا کے واردشک ادھیویشن میں سمت ہو کر اپنے سنگٹھن پریم کا ثبوت دینا چاہئیے۔ اور آریہ سماج کے بھاوی کاریہ کرم کو نشچت کرنے میں پورا سہیوگ دینا چاہئیے۔

ایک سعید الفطرت غیر مسلم گریجویٹ کی سیوا میں

قادیانی مرزائیوں کے مسلمہ آرگن الفضل مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۳ پر ایک مضمون زیر عنوان "آریہ سماج اور شادی بیوگان" "ایک سعید الفطرت غیر مسلم گریجویٹ" کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے آریہ سماج کے خلاف فرسودہ اعتراضات کئے ہیں۔ جن کا اس سے پہلے کئی بار جواب دیا جا چکا ہے۔ لیکن چونکہ ہمیں کچھ معلوم ہے۔ کہ یہ سعید الفطرت غیر مسلم گریجویٹ کون صاحب ہیں۔ اور وہ مرزائیوں کی نگاہ میں کس وجہ سے "سعید الفطرت" ہیں۔ اور ہم صدق دل سے چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس گڑھے میں گرنے سے بچ جائیں کہ جس کی طرف وہ (ہماری اطلاع کے بموجب) بہت تیز رفتاری سے بھاگے جا رہے ہیں۔ اس لئے ہم ان کے اعتراضات کا اختصار کے ساتھ جواب دے دیتے ہیں۔ پہلا اعتراض آپ نے یہ کیا ہے کہ سوامی جی نے فرمایا تھا۔ کہ

"لڑکے اور لڑکیاں ایک ہی درسگاہ میں تعلیم حاصل نہ کریں۔ (تیسرا سمولاس) آج بڑے آریہ سماجی گھرانوں کا عمل اس کے خلاف پایا گیا ہے"

حیرت ہے۔ کہ آپ بحث تو اصول پر کرتے ہیں اور ثبوت میں افراد کی زندگیاں پیش کرتے ہیں یہ عجیب طریق استدلال ہے۔ حضرت اسلام میں بھی سچ بولنا اچھی بات بتلایا گیا ہے لیکن اگر مرزا غلام احمد نے اپنی کتب میں یہ لکھ کر کہ مہابھارت دھرم گرنتھ میں لکھا ہے۔ کہ فلاں راجہ نے چاند کے دو ٹکڑے ہوتے دیکھے تھے۔ صداقت انحراف کرتے ہوئے کذب بیانی سے کام لیا ہے تو اس کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ اسلام صداقت کی بجائے کذب بیانی کی تعلیم دیتا ہے۔ مخلوط تعلیم کے خلاف رشی کا حکم آج بھی ویسا ہی درست ہے۔ جیسا اس سمے تھا جب کہ یہ معرض تحریر میں لایا گیا تھا۔ اور آئندہ بھی ہمیشہ کے لئے یہ درست ہی رہے گا۔ جو جو اس کے مطابق عمل کرے گا۔ وہ سکھ پائے گا اور جو اس کی خلاف ورزی کرے گا۔ وہ دکھ پائیگا۔ کسی کی خلاف ورزی سے اصول جھوٹا ثابت نہیں ہو سکتا۔ خود خود مرزا محمود احمد صاحب بھی اس دعویٰ کی تائید فرما چکے ہیں۔ کہ افراد کے اعمال کسی مذہب کی تعلیم کے خلاف ہو جانے سے وہ تعلیم جھوٹی نہیں قرار دی جا سکتی۔ اگر آپ حوالہ طلب کریں گے۔ تو وہ بھی دے دیا جائے گا۔ فی الحال محض اشارہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

بڑے نام والی لڑکیوں سے بیاہ نہ کیا جائے

دوسرا اعتراض اس سعید الفطرت غیر مسلم گریجویٹ نے یہ کیا ہے۔ کہ

"سوامی جی نے بعض خاص نام اور شکل و صورت کی لڑکیوں سے شادی کرنے کو منع فرمایا ہے۔ (چوتھا سمولاس) اگرچہ ہمیں اس کی معقولیت کا پتہ نہیں چلا کہ جس لڑکی کا نام چمپا۔ جمنا۔ کوکلا۔ میراں وغیرہ ہو۔ اس سے شادی کیوں نہ کی جائے"

پتہ تو تب لگتا۔ جب آپ نیک نیتی سے اس کی کھوج کرتے۔ پیارے بھائی رشی کا مطلب صاف یہ ہے کہ ایسے فضول اور نامعقول نام نہیں رکھنے چاہئیں۔ اور شادی کرتے وقت ان ناموں کو تبدیل کر لینا چاہئیے۔ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ نام کا انسان کی زندگی پر گہرا اثر پڑتا ہے جس شخص کا نام فقیر ہو۔ اس کے دل میں امیر بننے کا ولولہ پیدا ہو۔ تو اسے غیر معمولی بات ہی سمجھنا چاہئیے۔

رہی یہ بات۔ کہ رشی نے لکھا ہے کہ جس کے جسم پر بال ہوں۔ جس کی آنکھیں نیلی پیلی ہوں اس سے شادی نہ کی جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس قسم کی لڑکیوں سے وہی لڑکے شادی کریں۔ جو ایسے اوصاف کے مالک ہوں۔ اور تو اور خود مرزا صاحب کا اسی پر عمل تھا۔ چنانچہ آپ نے ایک دفعہ اپنے ایک مرید رستم علی کو ایک لڑکی کے متعلق کہ جس کا نکاح عنقریب مرزا صاحب کے ایک حواری کے ساتھ ہونے والا تھا لکھا تھا۔ کہ

"آپ مہربانی فرما کر یہ کوشش کریں۔ کہ کوئی حجام عورت جو دانشمند معلوم ہو اس کو کچھ دے کر بھیجیں۔ کہ وہ کل حلیہ بیان کرے۔ کہ **آنکھیں کیسی ہیں۔ ناک کیسا ہے گردن کیسی ہے۔ یعنی لمبی ہے یا کوتاہ۔ بدن کیسا ہے۔ فربہ یا لاغر۔ منہ کتابی چہرہ ہے یا گول۔ سر چھوٹا ہے یا بڑا۔ قد لمبا ہے یا کوتاہ۔ آنکھیں کیری ہیں یا سیاہ۔ رنگ گورا ہے یا سیاہ۔ منہ پر داغ چیچک ہیں یا نہیں**" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ ۳ صفحہ نمبر ۳۷)

جن الفاظ کو ہم نے جلی قلم سے لکھا ہے وہ خاص توجہ کے محتاج ہیں کیونکہ ان میں مرزا صاحب نے وہی بات دریافت کی ہے۔ جس کا بیاہ سے پہلے معلوم کرنا رشی دیانند جی مناسب خیال فرماتے ہیں۔

چوتھا اعتراض جو سعید الفطرت صاحب نے کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ رشی دیانند نے نیوگ کو تو عام معمول کے طور پر بیان کیا ہے۔ لیکن بدھوا بیواہ کا نشیدھ کیا ہے۔ لیکن اب آریہ سماجی کہتے ہیں۔ کہ چونکہ اب آپت کال ہے اس لئے ہم نیوگ کی بجائے بدھوا بیواہ کو رائج کرنے پر مجبور ہیں۔ سعید الفطرت صاحب کو یہاں بھی یا تو اصل اصول کو سمجھنے میں غلطی لگی ہے یا آپ نے دیدہ دانستہ لوگوں کی آنکھ میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے۔ رشی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں صاف الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ نیوگ صرف دوجوں کے لئے ہے اور وہ بھی صرف اسی صورت میں کہ جب وہ کوئی بچہ گود نہ لے سکیں یا کوئی اور طریقہ تحفظ جائداد کا اور خاندانی سلسلہ کے جاری رہنے کا نہ نکل سکے اور صاف الفاظ میں بھگوان نے اسے آپت کال کا دھرم بیان فرمایا ہے۔ رہا بدھوا بیواہ سو یہ شودروں کے لئے ہر طرح جائز ہے۔ فی زمانہ چونکہ سوائے معدودے چند اصحاب کو چھوڑ کر رشی کے اصول کے مطابق تو اکثریت شودر ہی کہلا سکتی ہے۔ جب یہ حالت ہے۔ تو پھر اعتراض کیسا ہے۔

عزیز! پہلے ویدک سدھانت سمجھنے کی کوشش کرو۔ جلد بازی بری ہوتی ہے۔ اسی لئے تو کہا ہے۔ کہ

تعجیل کار شیاطین بود

دیکھنا کہیں جلد بازی میں آ کر اور مرزائیوں کی طرف سے سعید الفطرت جیسے انعامات کے پرلوبھن میں پھنس کر وہ جنس عزیز ہاتھ سے نہ کھو بیٹھنا۔ جس کے کھونے سے انسان نہ دنیا میں سرخرو ہوتا ہے۔ نہ عاقبت میں۔

آریہ مسافر کے مہربان

"ہمیں یہ اعلان کرتے ہوئے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ کہ آریہ سماجوں اور آریہ بھائی اپنے پیارے "آریہ مسافر" کی قدر و قیمت کو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور اس کی مقدار بھر سہایتا کرنا اپنا فرض ادا کرنا تصور کرتے ہیں پچھلے ایک یا ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں مجھے کئی آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر جانے کا سوبھاگیہ ہوا۔ ان موقعوں پر میں نے جب اپنے بھائیوں کو آریہ مسافر کی جو کسی فرد واحد کی ملکیت نہیں۔ بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جیسی ممتاز سوسائٹی [illegible] اور شہید صادق پنڈت لیکھرام جی کی واحد یادگار ہے۔ سہایتا کی طرف توجہ دلائی۔ تو آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں نے دل کھول کر اس کی سہایتا کی پچھلے دو ماہ میں ایک سو سے زیادہ نئے آریہ مسافر کے خریدار بنے۔ اور مندرجہ ذیل سماجوں اور مہانو بھاؤں نے آریہ مسافر کے سہایتا فنڈ میں مالی امداد دی جس کے لئے میں ان کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پرماتما انہیں بیش از بیش دھرم پریم دان کریں۔

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی ۲۵ روپے۔
آریہ سماج شجاع آباد ۲۰ روپے۔ آریہ سماج قصور ۴۰ روپے (یہ سماج اس سے چند ماہ پہلے ۱۵ روپے سہایتا فنڈ میں دے چکی ہے) وغیرہ وغیرہ۔

ٹانڈہ کا میں لالہ گودڑی شنکر جی نے جس محنت اور سرگرمی کے ساتھ آریہ مسافر کے دس سے زیادہ نئے خریدار بنائے۔ اس کے لئے میں ان کا از حد مشکور ہوں۔ اسی طرح قادیان کے آریہ بھائیوں نے بھی مجھے آریہ مسافر کے نئے گراہک بنانے میں بڑی سہایتا دی ہے یہ تو میں نے صرف مثال کے طور پر چند سماجوں کا ذکر کیا ہے۔ ورنہ یہ ایک امر حقیقت ہے کہ میں جس جس سماج میں بھی جاتا ہوں وہاں کے سبھی آریہ بھائی اپنے پیارے آریہ مسافر کی سہایتا میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ پرماتما کرے۔ تمام آریہ جگت اس معاملہ میں ان کا انوکرن کریں۔ اور ہمارے سب سے پہلے اور سب سے اونچے شہید کی یہ یادگار دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی جائے۔ پرماتما ایسا ہی کریں۔ (پریم)

مرزا صاحب کی حساب دانی

ایک دفعہ سر سید احمد صاحب جو مسلمانوں کے ایک بہت بڑے لیڈر اور ریفارمر تھے۔ اشتہار دیا تھا کہ کوئی بتلائے۔ کہ مسلمانوں کو ہی [illegible] علم ریاضی کیوں نہیں۔ اگر ہم اس وقت موجود ہوتے تو انہیں بتلا دیتے۔ کہ اس کی سب سے بڑی وجہ مسلمانوں کی حد سے بڑھی ہوئی گوشت خوری ہے لیکن خیر اس سے اتنا تو پتہ چل گیا کہ مسلمان عموماً علم ریاضی سے محروم ہیں۔ اگر کچھ کسر باقی تھی وہ مرزا غلام احمد قادیانی نے پوری کر دی ہے چنانچہ آپ اپنے ایک معجزے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"میرا تجربہ ہے کہ ایک دفعہ میرے پاس بہت تھوڑے روپے تھے۔ پھر خدا نے ان میں ایسی برکت دی کہ ختم نہ ہونے میں آئے" (الفادیان ڈائری ۲ ستمبر ۱۹۰۲ء)

واہ وا! خیر سے مرزا صاحب اپنے آپ کو منطق اور فلسفہ کے ماہر جتلایا کرتے تھے اگر وہ موجود ہوتے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ریسرچ سکالر صاحب کا انوکھا ریسرچ

پنڈت وشوبندھو جی ایم-اے کی پراگندہ خیالی

(نمبر ۲) (لیکھک شری ماسٹر لچھمن جی آریہ اپدیشک لاہور) (نمبر ۲)

(۱) وید کے بعد آپ آچاریہ اور سوترکاروں کے یگ پر اور بھی بہکی باتیں کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کہ رشی یگ کے بعد آچاریہ یگ آیا۔ تب تک کرم کانڈ کا بڑا وستار ہو چکا تھا۔ لیکن اگر اسی وقت یہ ایسا ہو چکا تھا۔ تو آچاریوں کا کرم کانڈ کے اصول یا وستار سے کیا تعلق رہا۔ اور جب رشیوں کے آچاریہ کہلانے کے خلاف کوئی حکم امتناعی نہیں۔ تو جدا آچاریہ یگ۔ کی اصطلاح کا کیا مطلب؟

(۲) آپ لکھتے ہیں۔ آچاریوں نے اس کرم کانڈ کو اپنی اپنی رسم ورواج کے مطابق براہمن گرنتھوں میں درج کیا۔ ہم کہتے ہیں کہ بعض براہمن گرنتھوں میں درج کرنے کے کلرکی کام سے آچاریہ پد ملتا ہے۔ اور اگر انہوں نے اپنے اپنے رسم ورواج کے مطابق درج کیا۔ تو ان کے رسم ورواج کی قید سے آزاد کرم کانڈ کی کیا صورت تھی۔ اور وہ کس میں درج تھا۔ ساتھ ہی آچاریوں نے کونسی رسم کب اور کس آدھار پر جاری کی تھی۔ اور براہمن گرنتھوں میں صحیح اندراج ہونے کی جانچ کس طرح ہو؟ اور جو آگے آپ نے یہ فرمایا۔ کہ اسی کرم کانڈ کو صاف اور سلسلہ وار سوتر یگ میں کیا گیا۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ آپ اصل یا مول کرم کانڈ اور براہمن گرنتھوں کے بیان کو غیر صاف اور بے سلسلہ ٹھہراتے ہیں۔ اور سوتر گرنتھوں کو آخری سند۔ لیکن یہ پوزیشن غیر معقول ہے۔ قانونی دفعات سے آزاد فیصلہ ہوتا ہے۔ کسی فیصلہ کو صفائی یا سلامت کے لحاظ سے اصل قانونی دفعہ پر ترجیح دی جا سکتی ہے۔

(۳) اگلے حصہ میں کہا ہے۔ کہ کرم کانڈ کے ساتھ ساتھ آرمبھ سے ہی گیان کانڈ کا بھی دور چل رہا تھا ویدوں میں گیان مارگ کے بھی کئی سوکت تھے اس لئے کرم کانڈ کے پہلو بہ پہلو گیان کانڈ" کا بھی چرچا چلا آتا تھا۔ اگر ایسا ہی تھا۔ تو کرم کانڈ اور گیان کانڈ کے دور ملتے جدا کیوں کہے اور آچاریہ و سوتر یگ ویدک کال سے جدا کیسے ہوئے۔ اور آرمبھ سے ہی دونوں کانڈوں کا دور ساتھ کے ساتھ تھا اور ویدمیں گیان کانڈ کے بھی سوکت تھے۔ نیز وید سے پہلے یا وید کے علاوہ کسی گرنتھ میں دونوں یا دونوں میں سے کسی ایک کسی ایک کانڈ کے بیان کا آپ دعوے یا ثبوت پیش نہیں کرتے۔ تو وید کو ایشور وکت، تنبیہ اور پورن نہ ماننے کی آپ کی جرات کی وجہ کیا ہوئی؟ پس اگر حق حق پسندی کا آپ میں مادہ موجود ہے۔ تو یا تو گیان اور کرم کانڈ کے موجد انسان کا نام بہ قید وقت یا تاریخ وغیرہ کہیئے۔ یا وید نندا کے پاپ کا پرائشچت کیجئے۔

(۴) آریہ جاتی کی وشالتا اس پیمان اور دھرم شاستر کے ہیڈنگ کے ماتحت بھی حسب دستور بالکل غیر معقول تحریر ہے آپ کی پوزیشن یہ ہے۔ کہ آہستہ آہستہ گیان وگیان بڑھتا گیا۔ آریہ جاتی دوسرے لوگوں کے باری باری ملنے سے وشال ہوتی گئی۔ اور آریوں اور دوسرے لوگوں نے ایک دوسرے کی باتوں کو گرہن کیا۔ اور آریہ جاتی کے دھرم کی سوچنا ہوتی گئی۔ پرانی بھاشا بدلتی گئی۔ اور اس سے نکلی ہوئی دیسی بھاشاؤں کا سمے سمے پر پرچار ہوتا گیا۔ یہ سب باتیں نہایت تمسخر آمیز ہیں۔ سوامی دیانند نے صاف بتایا ہے۔ اور کوئی وجہ اس کے غلط ثابت ہونے کی نہیں۔ کہ آریہ جاتی کے لوگوں نے ہی سب سے اول اس دیش کو آباد کیا۔ پنڈت جی اگر ایسے سوئیکار نہیں کرتے۔ تو مہمل بیان سے کیا فائدہ۔ مع ثبوت صاف صاف لکھیں اور بتائیں کہ گیان وگیان آہستہ آہستہ کس طرح بڑھتا ہے۔ کونسی وگیان کی بات جو پہلے وید میں موجود نہ ہو کر بعد میں مت ہو سکتی ہے۔ وہ دوسرے لوگ کون تھے۔ آریہ جاتی نے ان کی کونسی باتیں گرہن کیں۔ اور انہوں نے آریہ جاتی کی کونسی۔ اور جو باتیں آپ دونوں کی مانتے ہیں۔ وہ انہوں نے کب اور کس سے سیکھی تھیں۔ اور آریہ جاتی کے دھرم کی رچنا اگر اس میل سے ہوئی۔ تو اس وقت دنیا بھر کی قوموں سے جو میل کا موقعہ مل رہا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس وقت تک دھرم جس آدرش وکاش کا روپ دھارن کر سکتا ہے اس کا نظارہ بھی تو دکھایئے۔ پرانی بھاشا جو بدلتی گئی۔ وہ کس کی اور کیا تھی۔ سب لوگوں کی قدیم بھاشا۔ اس کا موجد وغیرہ بھی آپ کو بتانا ہوگا کیا وہ قدیم بھاشا ویدک سنسکرت نہیں؟ اگر نہیں تو اپنے نرالے ریسرچ سے اس کی اصل اور اس میں ملی ہوئی بھاشا کی تفصیل و ثبوت دو چار منتروں کے متعلق ہی پیش تو کیجئے۔ اور قدیم بھاشا سے کیا دیسی بھاشائیں ہی نکلی ہیں؟ عبرو۔ لیٹن۔ مصری انگلش وغیرہ کیا اس سے نہیں نکلیں؟ آریہ جاتی کے انوکھے سپوت اور دیانند کالج کے ریسرچ سکالر صاحب! گود میں بیٹھ کر داڑھی نوچنے کی برخورداری سے باز آیئے۔ اور نا فرمانبرداری کی بھی حد ہوتی ہے۔

(۵) پیارے آریہ دیگر آریہ ویدک دھرمی و انصاف پسند ناظرین! غور فرمایئے۔ کہ منوسمرتی جیسی قدیم دھرم شاستر کی کتاب ہوتے ہوئے اور پرانوں کے نہایت جدید تصنیف ثابت ہو چکنے کے باوجود پنڈت وشوبندھو جی پوران کی رچنا دھرم شاستر سے پہلے بتاتے ہیں۔ (۶) آپ فرماتے ہیں پرانوں میں پرانے دھرم اور کچھ نئے دھرم کے وچاروں کو بھی شامل کیا جاتا رہا۔ لیکن پرانا دھرم کونسا ہے۔ اور نیا دھرم کونسا اور جو کہیات آج کوئی دھرم پستکوں میں ملائے یا آگے ملا سکے۔ کیا وہ بھی نیا دھرم نہ مانا جائے گا۔ اور وہ اس صورت میں ازلی، ابدی سچائی یا ستیہ اور استیہ نرنے یا پاپ اور پن یا گناہ و ثواب کی تمیز کیسے رہ سکتی۔ یہ کیونکر ہو سکتی ہے اس کے لئے پنڈت جی کونسی دلیل پیش کرتے ہیں۔ اس کا بھی فیصلہ ہونا چاہیئے۔

(باقی دارد)

آریہ سماج سیالکوٹ کی خبریں

آریہ ہائی سکول کا شاندار فیصلہ

منتظمان آریہ ہائی سکول سیالکوٹ نے مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء کو فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس سال سے بجائے بجائے اردو کے ہندی ہی پہلی جماعت سے پڑھائی جائے۔ اس بات کو زیادہ فروغ دینے کے لئے سکول ادھیکاریوں کی طرف سے جو لڑکے سکول میں پڑھتے ہیں۔ ان کے سرپرستوں کی ایک کانفرنس ۱۹-اپریل کو ۵½ بجے سماج مندر میں بلائی گئی۔ اور ان سے بھی پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ گھر پا کر سکول کے منتظمان کی اس میں امداد کریں اور نیز یہ بھی فیصلہ ہوا۔ کہ لڑکوں میں سادگی رکھنے کی خاطر پانچویں جماعت سے لڑکوں کی ایک سادہ وردی مقرر کی جائے اور فیصلہ ہوا کہ خاکی قمیص اور خاکی نکر مقرر کی جائے پہلے ہندی اس سکول میں تیسری جماعت سے شروع ہوتی تھی۔ آشا ہے کہ دوسرے ہندو و آریہ سکول اس قابل دید بات کی نقل کر کے یش اور پنیہ کے بھاگی بنیں گے۔

(منتری)

اپنے پستکالیہ کیلئے نئی پستکیں منگوایئے

اگر آپ اپنے مطالعہ یا اپنے پستکالیہ کے لئے عمدہ عمدہ کتابوں کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیشہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کو لکھیں۔ اور ان کی مندرجہ ذیل تازہ چھپی کتابیں منگوایئے۔

بھارت بھومی اور اس کے نواسی (ہندی) } مصنفہ پنڈت جے چندر جی ودیا النکار۔ قیمت ۳؎
اس پستک کی بھارت کے سب عالموں نے تعریف کی ہے بھارت بھومی کا سچا گیان دینے کے لئے اس سے بڑھیا دوسری پستک نہ ملے گی۔

بھارت سماج شاستر (ہندی) } قیمت ایک روپیہ (عہ) مصنفہ پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی اس پستک کے پاٹھ سے بھارت واسیوں کا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے۔ اور ان کے ہردیہ میں بھارت کے دھرم اور تہذیب کے لئے آدر پیدا ہوتا ہے۔

نت نیں سوا سال (ہندی) } قیمت تین روپے آٹھ آنے (۳؎) مصنفہ بودھ دھرم کے مشہور بھکشو راہل جی۔ آپ بودھ دھرم کے سرکردہ لیڈر ہیں۔ اور سرگزشت لکھنے میں ماہر ہیں۔ آپ کی یہ کتاب طالب علموں کے جیون میں اتساہ بھرنے والی اور ان کو دلیر بنانے والی ہے۔

امر جیون (ہندی) } قیمت ایک روپیہ چار آنے مصنفہ سورگیہ ڈاکٹر کیپ دیو جی شاستری۔ یہ پستک بہت قیمتی وچاروں کا بھنڈار ہے۔ اس سے مطالعہ سے ایکبار تو پاٹھک کے اندر نئے جیون کا سنچار ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو سادھارن اوستھا سے بہت اونچا اٹھا ہوا پاتا ہے۔

(نوٹ) سب طرح کا ہندی ساہتیہ یہاں سے ملسکتا ہے۔

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

یا

کوہلی سیٹھی اینڈ کو دیو سماج روڈ رام نگر لاہور

Gangotri Gyaan Kosha

دیانند مٹھ

(شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ آریہ سماج میں کام کرنے والے اور ان کے علاوہ بھوشیہ میں کام کرنے کے لئے سنیاسیوں کو تیار کرنے کے لئے ایک مٹھ کی ضرورت ہے۔ جہاں آکر کام کرنے والے سنیاسی ٹھہر سکیں اور جہاں سے سنیاسیوں میں پرچار بھی کیا جائے۔ میں نے اس کے لئے پنجاب میں امرتسر شہر کو سب سے اپیوگی سمجھا تھا۔ اس لیکھ کے بعد کئی آریہ سجنوں نے اس پر اپنے وچار پرگٹ کئے ہیں۔ ان میں سے بہت سے سجنوں نے امرتسر شہر کو ہی پسند کیا ہے۔ صرف لالہ گنیش دت جی جام پور نواسی نے امرتسر کی بجائے لاہور پسند کیا ہے۔ اس میں لاہور کی حالت کو ٹھیک ٹھیک نہ جاننا بھی کارن ہے۔ اگر وہ لاہور کی اوستھا کو جانتے ہوتے تو میرا خیال ہے۔ وہ ایسا نہ لکھتے۔ اس کے علاوہ مٹھ بنانے کے پکش میں سب نے لکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ آریہ جنتا اس وقت سنیاسیوں دوارا پرچار کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے۔ سورگیہ سوامی شردھانند جی بھی اس خیال کے پوشک تھے۔ جس وقت انہوں نے سنیاس لیا ہے۔ اس وقت ان کا وچار بھی ایسا ہی تھا۔ اس کے بعد لالہ گیان چند جی دہلی والے اس کے زیادہ پکش میں رہے ہیں۔ وہ سادھوؤں کے پرانے بھگت ہیں۔ جیسا کہ مہاشہ کرشن جی نے خود لکھا بھی ہے۔ وہ بھی سنیاسیوں دوارا پرچار کی ضرورت کو محسوس کرتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے مجھے اس کام کے لئے کہا بھی تھا۔ میں نے اس وقت بھی یہی کہا تھا۔ کہ جب فرصت ملی اور موقعہ ملا۔ میں اس کام کو کرنے کے لئے تیار ہوں۔ کیونکہ اس وقت میں کسی اور کام میں اتنا لگا ہوا تھا۔ جو اس کام کو نہ کر سکتا تھا۔ اب میں اس سیوا کے کرنے کے لائق ہوا ہوں۔

پہلے میں نے صرف اپنے وچار پرگٹ کئے تھے۔ اس کے بعد میں اس وشے پر وچار کرتا رہا ہوں اور آدمیوں سے بات چیت بھی کی ہے۔ آریہ سنیاسیوں سے بھی ملا ہوں۔ یہ سب کچھ کرنے پر بھی اس پرنیام پر پہنچا ہوں۔ کہ اب دیانند مٹھ ضرور بنانا چاہیئے۔ اور اس کے لئے جگہ پنجاب میں امرتسر ہی ٹھیک ہے۔

اس پر ماسٹر آتما رام جی نے وستار سے لکھ دیا ہے۔ یہ نشچے ہونے پر میں آریہ جنتا کے سامنے پھر آیا ہوں۔ اور اب میں آریہ جنتا سے کچھ دھن لینا چاہتا ہوں۔ وہ بھی زمین خریدنے کے لئے میں لینا چاہتا ہوں۔ میرا وچار ہے امرتسر نواسی اپنی خوشی سے دیدیں۔ تو ان کی مرضی ہے۔ ورنہ ان سے زمین کے لئے نہ مانگا جائے۔ کیونکہ بعد میں مٹھ کا سب خرچ امرتسر سے ہی پورا کیا جائے گا یہ میری دھارنا ہے۔ اس لئے زمین شہر سے باہر اڑھائی تین روپیہ گز ملتی ہے۔ اس سے کچھ نزدیک پانچ روپیہ گز نرخ ہے۔ میری رائے میں اڑھائی تین روپیہ والی زمین لینی چاہیئے۔ اس کے لئے دس بارہ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ اس لئے آریہ جنتا کو وہ روپیہ بھیج دینا چاہیئے جس وقت روپیہ آنا شروع ہوگا۔ میں اس کا حساب اخباروں میں چھپوا دوں گا۔ تاکہ جنتا کو پتہ لگتا رہے اور حساب بھی ٹھیک رہے۔

میں ایک بات اور لکھ دینا چاہتا ہوں۔ شاید کسی کو خیال ہو۔ کہ یہ جائداد کس کی ہوگی۔ اس کے لئے پرچار ہے۔ اگر سنیاسی اس لہر کو نہ چلا سکیں تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ہوگی۔ جس وقت تک سنیاسی اسے چلا سکتے ہیں۔ اس وقت تک پربندھ میں باہر والوں کا ہستکھشیپ نہ ہوگا۔ کیونکہ سنیاسیوں کی مریادا کو باہر والے نہ جانتے ہیں۔ نہ وہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے یہ جائداد آریہ پرتی ندھی سبھا کی ہی ہوگی۔ لیکن اس وقت پربندھ سنیاسیوں کا ہوگا۔

جس کسی داتا نے دھن بھیجنا ہو۔ وہ یا تو میرے نام پر بھیجے۔ یا لالہ رادھا کشن۔ رادھا کشن اوم پرکاش گورو بازار امرتسر کے پتے سے بھیجدیں۔ جس وقت روپیہ آئیگا۔ میں بنک میں حساب کھول دونگا۔ اور ہر ماہ حساب چھاپ دیا جائے گا۔ تاکہ کوئی غلط فہمی نہ ہو۔

میں دوبارہ لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ جنتا کو یہ روپیہ جلد پورا کر دینا چاہیئے۔ تاکہ کام جلدی ہو جائے۔ میرا پتہ یہ ہے۔

میرا مارکیٹ گورو بازار۔ امرتسر

آپ کا

(سوتنترانند)

دھرم کوٹ رندھاوا میں بساکھی تہوار

آج بتاریخ ۱۳ اپریل آریہ ویردل دھرم کوٹ رندھاوا کی جانب سے آریہ سماج مندر میں بساکھی کا پوتر تہوار نہایت شان سے منایا گیا۔ ۸ سے ۱۲ بجے تک ہون ہوتا رہا۔ اس کے بعد شانتی پاٹھ ہوا۔ اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بھجنیک مہاشوں میں سے ماسٹر پیارے لال کے ترانے خوب جھوم جھوم کر سنے گئے۔ بعد میں مختصر سی تقریر ہوئی۔ پھر ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے کارروائی ختم ہوئی۔ دیوان چند شرما منتری آریہ ویردل

آریہ سماج کروڑ ضلع مظفرگڑھ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کروڑ ضلع مظفرگڑھ کا سالانہ جلسہ ۸ ، ۹ ، ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ وودوان اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ افسوس سے ایک ہفتہ پورا کتھا اور بھجنوں کا سلسلہ جاری ہوگا۔ دھرم پریمی سجنوں سے عموماً اور باہر رہنے والے کروڑ نواسی بھائیوں سے خصوصاً پرارتھنا ہے۔ کہ درشن دے کر لابھ اٹھاویں۔

(آتما رام سیکرٹری آریہ سماج کروڑ)

آریہ سماج سونی پت کا ۸ واں وارشک اتسو

آریہ سماج مندر میں جیٹھ شدی نومی لغایت ایکادشی سمت ۱۹۹۳ مطابق ۲۹ لغایت ۳۱ مئی ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔

کئی ایک کارنوں کی وجہ سے جلسہ کی تاریخیں ۲۴ لغایت ۲۶ اپریل انترنگ سبھا نے منسوخ کر دی تھیں۔

نگر کیرتن ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء بروز شکر آریہ سماج مندر سے بعد دوپہر شروع ہوگا۔

(رام جیون گپتا وکیل منتری)

آریہ سماج شیخوپورہ کا وارشک اتسو

۲۷ تا ۲۹ مارچ کو بڑے سماروہ سے غلہ منڈی میں منایا گیا۔ مورخہ ۲۷ مارچ کو ۴½ بجے پنڈال جلسہ سے نگر کیرتن آرنبھ ہوکر شہر کے مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا رات کے ۸½ بجے سول کوارٹرز میں ختم ہوا۔

رات کو شری پنڈت بدھ دیو جی وِدیالنکار کا نہایت ہی موثر بھاشن ہوا۔ مورخہ ۲۸ مارچ کو کارروائی ہون یگیہ سے ارنبھ ہوئی اور اس روز شری پنڈت بدھ دیو جی شری پوجیہ پاد مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی و شری پوجیہ پاد سوامی سوتنترانند جی مہاراج و شری مہتہ جیمنی جی مہاراج کے عالمانہ بھاشن ہوئے۔ بعد دوپہر استری سمیلن ہوا۔ اور مورخہ ۲۹ مارچ کو شری پوجیہ پاد سوامی سوتنترانند جی مہاراج و شری مولوی فاضل۔ شری پنڈت ایشور چندر جی درشن آچاریہ۔ شری مہاشہ پرتاپ سنگھ جی شری پوجیہ پاد مہتہ جیمنی جی کے عالمانہ و پر جوش شاندار ویاکھیان ہوئے۔ حاضرین نے بہت پسند کیا۔

ہم شری منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا کے اس ستدھ انتظام کے لئے مشکور ہیں جلسہ پر نقد ۳۶۴ روپیہ نقد و وعدہ کی وصول ہوئے جن کے لئے دانی سجنوں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

(منتری آریہ سماج)

گمنام ہستی سے تعارف

جب سے میں نے لالہ گوری شنکر سب اوورسیئر فیروزپور کا مضمون اخبار آریہ ویر میں پڑھا۔ کہ کسطرح ان کا ٹ دی لڑکا گریجویٹ لڑکا لالہ متھرا داس ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول براستہ چک مکند خاصہ ریلوے سٹیشن ضلع امرتسر کے علاج سے امراض احتلام جریان۔ ذیابیطس کچھی کمی لاغری رگوں کا پھول جانا سستی نامردی سے صحتیاب ہوا۔ تو میں بھی اپنے لڑکے اور بھتیجے کو ساتھ لے کر ماسٹر جی کی خدمت میں حاضر ہوا واقعی شریف دیانند لاطمع اور امراض مخصوصہ کے علاج میں ماہر پایا۔ میں وہاں دو دن رہ کر خود دوایات خرید کر نسخہ خوردنی ۱۰۵ تولہ اور ایک بوتلی عطر تیار کرنے کے لئے ماسٹر جی کے حسب ہدایت تیار کی جس میری صرف پانچ روپے چودہ آنہ لاگت آئی میں لیسے پرادیکاری جیو کا دھنباد کرتا ہوں کہ میرے دونوں لڑکے صحتیاب ہوگئے مبلغ ۲۵ روپے بطور انعام ارسال کئے گئے۔ جو ماسٹر جی نے قبول نہیں کئے۔ اور شکریہ کے ساتھ واپس کر دیئے۔ میں امراض مخصوصہ کے بیماروں کو ازراہ ہمدردی مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ ڈاکٹروں اور حکیموں کی بے پناہ لوٹ سے بچیں۔ اور ماسٹر جی کے پاس پہنچ جائیں۔ یا صرف دو روپے پیشگی بھیجکر نسخہ بنوا لیں۔ ایک مکمل نسخہ خوردنی ۱۰۵ تولہ ۲۱ دن کے واسطے اور ایک بوتلی پر صرف ۴۔۱ خرچ آتے ہیں۔ معجون نہایت قیمتی اور زود اثر اجزا کی مرکب اور مثل گلقند خوش ذائقہ لذیذ اور فرحت بخش ہے۔ ان کے دربار میں پاس بہت خطوط آتے ہیں۔ چونکہ میں ان امور کا فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا۔ بس نے جو ماسٹر جی سے خط و کتابت کریں ہ سے مزید دریافت کرنے کی بجائے

آپ کا

دینا ناتھ پنشنر تحصیلدار رام نواس جالندھر

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو بڑھائیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا قرآن بغیر الہامی صحیفہ ہے؟

جبرائیل کی حقیقت

(نمبر ۲) (نمبر ۲)

لیکھک خلیفہ ہری سنگھ جی - دہلی

اور کہ جس کی مزید تائید دوبارہ اس طرح کی گئی ہے۔ وماکنت بجانب الطور اذ نادینا ولکن رحمۃ من ربک لتنذر قوماً ما اتٰھم من نذیر من قبلک لعلھم یتذکرون۔

ترجمہ:- اور تو نہ کوہ طور کی طرف نہ تھا جس وقت ہم نے آواز دی (موسیٰ کو) لیکن یہ جو تجھ کو قرآن کی بابت خبر دی گئی ہے یہ سب تیرے پروردگار کی رحمت ہے۔ تجھ پر تاکہ (ایسی باتیں سنا کر) تو ایک قوم کو ڈرسنا دے کہ جن کے پاس تجھ سے پیشتر کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا قصص۔ رکوع ۵

ممکن ہے کوئی مسلمان اپنی بے سمجھی سے قرآن کی اس روایت کو سچا ثابت کرنے کے لئے جیسا کہ قرآن مجید میں یہ مذکور ہے۔

واذ یرفع ابرٰھیم القواعد من البیت واسمٰعیل

ترجمہ:- اور جب اٹھانے لگا ابراہیم بنیادیں اس گھر کی (یعنی بیت اللہ کی) اور اسمٰعیل بھی۔ اس آیت کی بنا پر آپ کہنے لگیں مکہ والے بلکہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہیں۔ اور گذشتہ جس قدر نبی اور پیغمبر آنحضرت محمد صاحب سے پہلے دنیا میں بھیجے گئے تھے۔ وہ سب بنی اسرائیل میں سے تھے۔ لیکن بنی اسمٰعیل میں کوئی نبی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا۔ کہ تو ایسی قوم کو ڈرانے کے لئے آیا ہے۔ کہ جنہیں یعنی اسمٰعیل میں کوئی نبی نہیں ہوا تھا۔ سو یہ بات محض ایک بہانہ ہے کیونکہ قرآن مجید میں بھی اس طرح پر مذکور ہے۔

ولقد ارسلنا نوحاً وابرٰھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتٰب فمنھم مھتد وکثیر منھم فٰسقون۔

ترجمہ:- اور ہم نے بھیجا نوح اور ابراہیم کو اور رکھی یعنی مقرر کئے دونوں کی اولادوں میں پیغمبر اور کتاب پھر ان میں راہ پر ہے۔ اور بہت ان میں بے حکم ہیں۔ لہٰذا اس آیت سے نہایت صاف طور پر یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم دونوں کی اولادوں میں نبی اور پیغمبر پیدا ہوتے اور ان کے ذریعے کتابیں بھی دی گئی تھیں۔ پس جب کہ خود قرآن مجید میں اس طرح مذکور ہے۔ تو کسی مسلمان کا یہ کہنا کہ "حضرت اسحاق کی اولاد میں تو محمد صاحب سے پیشتر ضرور نبی اور پیغمبر پیدا ہوتے رہے لیکن حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں نہیں" قطعی غلط اور جھوٹا خیال ہے۔ اور اس لئے یہ جان لینا چاہئے کہ حضرت عیسٰے کی پیدائش کے بعد اور آنحضرت محمد صاحب کے ملک عرب کے شہر مکہ میں پیدا ہونے سے پہلے دنیا کی تمام قوموں میں نبی اور پیغمبر خدا کی جانب سے ہدایت تابے سے کر آتے رہے تھے اور جب کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف ایک برگزیدہ روح باقی رہ گئی تھی صرف دنیا کا صرف ایک خطہ عرب کا کہ جس میں عربی زبان بولی جایا کرتی تھی۔ اور کہ جہاں پر کوئی بھی ڈرسنانے والا یعنی نبی یا کہ پیغمبر نہیں آیا تھا۔ کہ جن کو ہدایت دینے کے لئے محمد صاحب کی روح کو وہاں یعنی حضرت عبداللہ کے گھر میں جو کہ خانہ کعبہ کے متولی یا کہ مجاور تھے۔ بت پرستی کو ہٹانے اور ایک خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی ہدایت دینے کے لئے جیسا کہ گذشتہ کل نبیوں اور پیغمبروں کا قاعدہ تھا۔ حضرت محمد صاحب کے قالب کی شکل میں پیدا کیا گیا۔ اور اسی غرض کو ظاہر کرنے کے لئے قرآن مجید میں اس طرح پر مذکور ہے یا:

یٰاھل الکتٰب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علیٰ فترۃ من الرسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر ولا نذیر فقد جاءکم بشیر ونذیر۔

ترجمہ:- اے کتاب والو یعنی اے قرآن والو! تمہارے پاس رسول ہمارا یعنی محمد آ کر پڑھے بعد رسولوں کا کبھی تم ایسا کہو کہ ہمارے پاس کوئی نبی یا کہ پیغمبر خوشی اور ڈرسنانے کے لئے نہیں آیا۔ سو (یاد رکھو کہ اب) آ چکا ہے تمہارے پاس خوشی اور ڈرسنانے والا (یعنی حضرت محمد صاحب) سورت مائدہ رکوع ۳۔ اور جاننا چاہئے کہ باوجود ایسا کہنے کے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے نبی اور پیغمبر ہدایت نامے کر اس لئے آتے رہے۔ کہ لوگ ان کی باتوں کو سن کر ان پر عمل کریں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ سب کچھ جیسا کہ ہم شروع میں لکھ آئے ہیں۔ کہ یہ کتابیں اور پیغمبروں وغیرہ کا آنا تو محض ایک خطرناک ہے یعنی بہانہ ہے۔ ورنہ ہوتا وہی جو کہ خدا نے روز ازل میں فرما دیا تھا۔ کہ جس کی مزید تائید قرآن مجید میں اس طرح پر کی گئی ہے:-

وما کان لنفس ان تؤمن الا باذن اللہ ویجعل الرجس علی الذین لا یعقلون۔

ترجمہ:- اور کسی جی کی یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ خدا اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آوے۔ مگر اللہ کے حکم سے اور وہ ڈالتا ہے گندگی ان پر جو کہ عقل نہیں رکھتے ہیں۔ یونس رکوع ۱۰۔ یعنی جن کو عقل اور تمیز نہیں دی گئی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ہی مرضی کی وجہ سے ایسا ہوا۔ اور ایسا ہونے پر بھی اللہ تعالیٰ نے بے سمجھ لوگوں پر گندگی پھینکتا ہے اور یہ اس لئے پھینکتا ہے۔ کہ وہ سب بے سمجھ رہ کر اس کے احکامات سے علیحدہ رہیں۔ کیونکہ اس کو تو دوزخ جنوں سے اور آدمیوں سے ضرور بھرنی ہے۔

اور جاننا چاہئے۔ کہ قرآن مجید جس کو ہم نے جانا ہے۔ کہ عربی زبان میں کیوں بھیجا گیا۔ اس کی وجہ بھی قرآن میں اس طرح پر بیان کر دی گئی ہے۔

وکذٰلک اوحینا الیک قرآناً عربیاً لتنذر ام القریٰ ومن حولھا۔

ترجمہ:- اور اسی طرح ہم نے وحی کیا تیری طرف قرآن عربی زبان کا تاکہ تو ڈرا دے ام القریٰ کو (یعنی) شہر مکہ اور اس کے آس پاس کے رہنے والوں کو۔ سورۃ شوریٰ رکوع ۱

اس آیت کی تائید میں ایک جگہ پر اس طرح پر ہے:-

وھٰذا کتٰب انزلنٰہ مبٰرک مصدق الذی بین یدیہ ولتنذر ام القریٰ ومن حولھا والذین یؤمنون بالاٰخرۃ یؤمنون بہ وھم علیٰ صلاتھم یحافظون۔

ترجمہ:- اور ایک یہ کتاب یعنی قرآن ہے کہ ہم نے اتاری برکت والی جو کہ سچ جانتی ہے اپنے سے پہلی کتابوں کو یعنی توریت زبور انجیل اور وید وغیرہ کو تاکہ اس کے ذریعہ تو ڈرا دے مکہ اور اس کے پاس کے رہنے والوں کو اور جو کہ یقین رکھتے ہیں آخرت پر وہ اس کو مانتے ہیں۔ اور وہ اپنی نماز سے خبردار ہیں۔ انعام رکوع ۱۱

اور چونکہ یہ قرآن خاص طور سے اہل مکہ یعنی عربی زبان کے جاننے والوں کے لئے ہی آیا تھا۔ اس لئے اس میں اس طرح پر اور فرمایا ہے کہ انا جعلنٰہ قرآناً عربیاً لعلکم تعقلون۔

ترجمہ:- بیشک ہم نے بنایا قرآن کو عربی زبان کا تاکہ (اے عربی زبان کے لوگو) تم اس کو سمجھو اور ایک اس کی وجہ بھی بتلا دی گئی ہے کہ قرآن کو عربی زبان کے سوائے کسی اور ملک کی زبان میں کیوں نہ اتارا گیا۔ لہٰذا اس بارہ میں اللہ تعالیٰ اس طرح فرماتا ہے:-

ولو جعلنٰہ قرآناً اعجمیاً لقالوا لولا فصلت اٰیٰتہ ءاعجمی وعربی۔

ترجمہ:- اور اگر ہم کرتے یعنی بھیجتے اس قرآن کو عربی زبان کے علاوہ کسی اور ملک کی زبان میں تو ضرور مخالف لوگ یعنی اہل مکہ اور عربی جاننے والے کہ کیوں نہ کھولی گئیں۔ اس کی باتیں کیونکہ قرآن تو ہے اوپری زبان میں۔ اور ہم گویا کہ رہنے والے ہیں عربی زبان کا جاننے والا آدمی۔ اور اسی لئے قرآن مجید میں اس طرح فرمایا ہے:-

فانما یسرنٰہ بلسانک لتبشر بہ المتقین وتنذر بہ قوماً لداً۔

ترجمہ:- سو ہم نے آسان کیا یہ قرآن تیری زبان میں اس لئے کہ تو خوشی سنا دے ڈر والوں کو اور ڈرا دے جھگڑالو لوگوں کو (اس قرآن کے ذریعہ) مریم رکوع ۶

اور اسی واسطے پھر دوسری جگہ واضح طور پر اس طرح ارشاد کیا گیا ہے کہ

فانما یسرنٰہ بلسانک لعلھم یتذکرون۔

ترجمہ:- سو یہ قرآن آسان کیا ہم نے تیری زبان میں۔ شاید وہ لوگ جو کہ عربی زبان کے جاننے والے ہیں اس کو یاد رکھیں۔ دخان رکوع ۳

پس ثابت ہوا۔ کہ قرآن مجید سوائے اہل عرب کے اور کسی کے لئے بھی نہیں ان لوگوں کے جو کہ عربی زبان بولتے تھے کہ جن میں آنحضرت سے پہلے کوئی نبی یا کہ پیغمبر نہیں آیا تھا۔ اور نہ کتاب آئی تھی (جیسا کہ گذشتہ مضمون میں جتلا دیا گیا ہے) کسی اور ملک کے رہنے والوں کے لئے نہیں بھیجا گیا تھا کیونکہ آنحضرت سے پیشتر دنیا کی تمام قوموں اور ملکوں میں نبی اور پیغمبر کتابیں لے کر آ چکے تھے کہ جن کا وہی منشا تھا۔ جو کہ قرآن مجید کا۔ یعنی ایک خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی ہدایت اور بت پرستی وغیرہ برے اعمالوں کے کرنے کی مخالفت۔ اسی لئے قرآن میں ایک جگہ اس طرح فرمایا گیا ہے

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم (ابراہیم)

ترجمہ:- اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول لیکن اس کی اپنی ہی قوم کی زبان میں۔ تاکہ بیان کرے ان کی زبان میں۔ ابراہیم رکوع ۱

اور نیز جاننا چاہئے کہ قرآن مجید کے بعض مقامات پر ایسی آیت بھی تحریر ہیں کہ جن کے مضمون سے زیادہ صحیح جھلکتا ہے کہ قرآن علاوہ ملک عرب کے رہنے والوں کو دیگر کل ملکوں کے رہنے والوں کے لئے بھی آیا تھا لیکن جیسا کہ مندرجہ بالا کل مضمون سے ثابت ہو چکا ہے کہ قرآن مجید صرف اہل مکہ کے لئے ہی اس لئے بھیجا گیا تھا۔ کہ وہاں پر کوئی کتاب نہیں آئی تھی۔ اور نہ کوئی پیغمبر یا کہ نبی آیا تھا۔ کہ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یا تو وہ کل آیات جیسا کہ قرآن میں اس طرح مذکور ہیں

(باقی آئندہ)

Gangotri Gyaan Kosha

اسلام پر آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کا پربھاؤ

نہائیت زبردست اور عالمانہ تحقیقات

(نمبر ۷)

(از صوفی گیانیندر جی سابق مولانا حاجی عبید الرحمٰن - لاہور)

(نمبر ۷)

چنانچہ ایک فرقہ پرانے عرب اتہاس میں بنام "فرقہ سابغیہ" کا اُلیکھ ملتا ہے۔ اور اس کا من گہرا پربھاؤ ان پر پڑا تھا۔ کہ باوجود اسلام کے سویکار کر لینے کے انہوں نے پُنر جنم کے اس سدھانت کو نہیں تیاگا۔ بلکہ آج تک وہ فرقہ مسلمان کہلاتا ہوا بھی اپنے اس سدھانت پر اٹل ہے۔ پرنتو خاص اسلام اور سویم حضرت صاحب بھی اس پربھاؤ سے نہیں بچے۔ قرآن شریف میں اور دوسرے کئی مسلم آچاریوں کی پستکوں میں اس کا کئی استھلوں پر سپشٹ اُلیکھ ملتا ہے۔ پرنتو مسلمان اپنی سمپرداییک سنکرتی اور کلچر کے انوسار ان تمام استھلوں کا ارتھ وہی کرتے ہوئے ادھر ادھر کچھ کا کچھ لیتے ہیں۔ ارتھوں میں تو کچھ تبدیلی نہیں کر سکتے، پرنتو اس کا مطلب کرنے اور اس گھڑنے میں کہیں سے کہیں جا پہنچتے ہیں۔ قرآن شریف میں ایک استھل پر حضرت صاحب کہتے ہیں۔ کہ

ان الذین کفروا بآیاتنا سوف نصلیہم نارا کلما نضجت جلودھم بدلناھم جلودا غیرھا لیذوقوا العذاب ان اللہ کان عزیزا حکیما (سورہ نسا پارہ ۵)

جن لوگوں نے خدا کی آیتوں (احکام) کو نہیں مانا۔ وہ بعد مرنے کے جب آگ میں جل جاویں گے تو یہ مت سمجھ لینا۔ کہ چلو چھٹی ہوئی۔ نہیں بلکہ جل جانے کے بعد جب کہ ان کا تمام جسم فنا ہو جاویگا جل جانے کے کارن تب ہم ان کو دوسرا شریر دیں گے۔ اور اسی طرح بار بار ایک جسم کے فنا ہونے پر دوسرا ہم ان کو شریر دیں گے۔ تاکہ وہ اپنے کرموں کا پھل بھوگیں۔ اللہ بڑی حکمت اور دانائی کے ساتھ (سب نظام کو چلاتا) ہے"

کیسے سندر اور سپشٹ شبدوں میں پُنر جنم بتایا ہے۔ اور کیوں؟ "لیذوقوا العذاب" (اپنے کرموں کا پھل بھوگنے) کے لئے۔ اب اس سے ادھک پُنر جنم کے اور کیا پرمان ہو سکتے ہیں۔ تاکہ ادھر کچھ دوسرے بھارتیہ سمپردائے مانتے ہیں (کیتا کا بھی یہی مت ہے) کہ دیوتاؤں کی پوجا اور پرستش سے سورگ کی پراپتی ہوتی ہے۔ جس میں ہر پرکار کے سکھ حاصل ہوتا ہے۔ کنتو پھر اس کو جنم مرن کے بندھن میں آنا پڑتا ہے۔ پرنتو آتم گیان وویک دوارا موکش کی پراپتی ہوتی ہے جہاں سے پھر جنم مرن کے بندھن میں لوٹنا نہیں پڑتا۔ اور سورگ کے جو جو سکھ اور اس کا جو سوروپ درشن کیا گیا ہے۔ وہ قرآن کی جنت کے سمان ہی ہے۔ ارتھات ہر پرکار کے سنسارک پدارتھوں اور سکھوں کی اپ بھوگی کا نام سورگ یا جنت ہے۔ جس کو موکش نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ وہاں سکھ ہے۔ مگر وہ سکھ جو باہیہ پدارتھوں کی پراپتی سے ہوتا ہے۔ جو سویم آنند سے نہیں ہوتا اور یہ موکش کے سوائے اور کسی طرح نہیں مل سکتا۔ یعنی یہ جنم مرن کا ایسا وشال چکر ہے۔ جو جیو کو سورگ یا جنت میں نہیں لینے دیتا۔ اور اسی کو دیکھ کر مولانا روم جیسا پرسدھ اور بُدھ ویتا قرآن کا عالم کہنے پر مجبور ہوا۔ مولانا روم صاحب اپنی قرآن دانی یا قرآن گیان کا بڑے سپشٹ شبدوں میں اُلیکھ کر گئے ہیں۔ اور آج تک کسی مولوی مولانا یا صوفی نے ان کے اس دعوے کی تردید نہیں کی۔ وہ کہتے ہیں کہ

من ز قرآن مغز را برداشتم
استخواں پیش سگاں انداختم

"قرآن کے اصل گودے کو تو میں نے نکال لیا اور باقی ہڈیاں رہیں جن کو کتوں کے آگے ڈال دیا۔" اب کتے ان ہڈیوں پر لڑ رہے ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ قرآن کے اصل اُپدیش کو تو یہ مولوی صاحبان سمجھتے نہیں۔ مگر اس کا نام لے کر سدا لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ کاش! اگر یہ مولوی صاحبان قرآن کے اصل اُپدیش کو سمجھتے تو آج وہ بھی مولانا کی آواز میں آواز ملا کر کہہ اٹھتے اور سچے قرآن کے ماننے والوں میں ہو جاتے۔ کہ

ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ایم
ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ایم

"سبزہ (وناسپتی) کی طرح میں بارہا جنمتا اور مرتا رہتا ہوں۔ اور ۷۷۰ یونیوں کی میں نے سیر کی ہے۔" یعنی ۷۷۰ یونیوں میں میں نے جنم لیا ہے اور ہمارے یہاں یوگ ابھیاس میں ایک ایسا درجہ مانا جاتا ہے۔ جب کہ منش کو اپنی پچھلی تمام یونیوں کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ مولانا روم جیسا کٹر مسلمان اور کیول ماموں ہی نہیں مسلمان نہیں۔ بلکہ جس کا تمام دنیائے اسلام میں کافی مان اور تشٹھا ہے۔ جن کی مثنوی معنوی کو مسلمانوں میں وہی درجہ حاصل ہے۔ جو بھارتیہ ہندوؤں (پرانک) میں رامائن یا گیتا کو ہے۔ وہ محض معمولی اُپدیش میں آ کر کوئی ایسی بات نہیں کہہ سکتے۔ جس کو وہ تعلیم اسلام کے خلاف مانتے یا سمجھتے ہوں اور کہنے والے کو جب یہ بھی پتہ ہو۔ کہ میری ایک ایک بات کو سردھا دھارن اپنا رہنما اور رہبر بنائیں گے۔ کوئی غیر ذمہ دار آدمی ممکن ہے۔ کاویہ کی درشٹی سے کسی دخیش بھاؤنا اور جذبات کے آویش میں آکر کہہ دیتا۔ تو وہ اپیکشنیہ نظر انداز کر دینے کے قابل سمجھا جا سکتا تھا۔ مگر یہاں تو ایک بہت ہی ذمہ دار قرآن کا مرمگیہ (بھیدوں کا واقف) اور ایک زبردست عالم اسلامی کا پیشوا کہتا ہے مولانا روم کے علاوہ اور بھی کئی ایسے بڑے ودوان ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اس پر روشنی ڈالی ہے اور نہ کیول ایک دیا گیا بلکہ سدھانت کے روپ میں اس کا درشن کیا ہے بلکہ اس کی پرشنسا کرتے ہوئے اس کو مانا ہے اور ایمان لانے کے قابل اصول قرار دیا ہے۔ چنانچہ عالم اسلام کے پرسدھ فلاسفر اور حکیم علامہ بو علی سینا اپنی مشہور تصنیف "تاریخ الفلاسفہ" میں لکھتے ہیں کہ "تناسخ الارواح فی الاجساد الی الانتقال من شخص الی شخص و ما تلقی من الراحہ والتعب والا عتہ والنصب فمرتب علی ما سلفہ" صفحہ

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں۔ کہ ان الارواح غیر فانیہ بل ہی ازلیہ ابدیہ ۔ صفحہ ۱۹۲ تناسخ کہتے ہیں۔ روح کا ایک جسم سے دوسرے جسم کو حاصل کرنا یا ایک انسان سے (مرنے کے بعد) دوسرے انسانی جسم کو حاصل کرنا جو بدھیمان لوگوں کا مت ہے پرسدھ اصول ہے۔ جو سب جگہ پانی کی طرح پھیلا ہوا استھیہ سدھانت ہے۔" دوسرے ٹکڑے میں کہتے ہیں۔ کہ "بیشک تمام روحیں غیر فانی ہیں۔ بلکہ وہ ازلی اور ابدی ہیں۔" جو آتما کو یہ ہی اجر اور امر مان لیا جائے۔ تو پھر پُنر جنم کی سدھی سوتہ ہی ہو جاتی ہے اور یہاں تو بو علی سینا نے دونوں باتوں کو صاف مانا ہے۔

کرم واد

تیسرے نمبر پر ہم ایک ایسے کا ورنن کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا بہت گہرا تعلق پُنر جنم سے ہے۔ یعنی بغیر اس کے پُنر جنم کی اُتپتی ہی ہو نہیں سکتی۔ یعنی "کرم واد" جس کے بغیر پُنر جنم کو ثابت کرنا بہت مشکل ہے۔ مگر پُنر جنم کو مان کر "کرم فلاسفی" سے انکار کیا جائے۔ تو مخالفوں کے سامنے اس کو ثابت کرنا اور ان کی دلیلوں کا کھنڈن کرنا کٹھن ہو جائے گا۔ پُنر جنم ماننے والے تمام سمپردائے کسی نہ کسی روپ میں اس کو اوشیہ مانتے ہیں۔ کیونکہ پھر جنم کا آدھار ہے کرم۔ جیسا جو کرم کرے گا۔ اس کے انوسار دوسرا جنم پائے گا۔ گو سوامی تلسی داس جی نے بھی کہا ہے "جو جس کیتا سو تس پھل چاکھا" پرنتو مسلمان اس کو نہیں مانتے۔ ان کے یہاں کرم پردھان نہیں۔ بلکہ حضرت محمد صاحب کو پیغمبر آخر الزمان ماننا پردھان ہے۔ ایک مسلمان جو کتنا ہی دُراچاری اور نکما کیوں نہ ہو۔ اسے جنت مزہ دے گی۔ اور ایک غیر مسلم کتنا ہی سداچاری اور دھرماتما کیوں نہ ہو۔ اس کا کبھی قیامت کے دن بھلا نہ ہوگا۔ کیونکہ اس نے حضرت صاحب کو پیغمبر نہیں مانا تھا۔ دوسرے گنہگار اور مسلمانوں کے پاپوں اور برائیوں کو معاف کروانے اور ان کی "شفاعت" سفارش کروانے حضرت صاحب موجود ہوں گے اور وہ ہر ایک مسلمان کو جنت دلوائے بغیر چین سے نہ بیٹھیں گے۔ گویا مسلمانوں کا آدھار کیول حضرت صاحب پر وشواس ہے۔ اعمال (کرم) نہیں۔ یدی کہا جائے کہ وہ کرم مانتے ہیں۔ تو پھر اچھے کرم کرنے والے وہ منش جنہوں نے حضرت صاحب کی رسالت کو نہیں مانا ان کی وہ نیکیاں کہاں جائیں گی۔ اور ان میں کئی ایسے بھی ہوں گے۔ جو بمقابلہ لاکھوں مسلمانوں

کرتویہ درشن

سندر سنہری مجلد گنگا بھگتی درشن بھگتی درپن۔ کرتویہ درشن وغیرہ سب سے بڑا ۵×۸ تعداد ۹۰ سے ادپر صفحات۔ سوادھیائے کے لئے بہت سے ویدمنتروں۔ نتیہ کرموں اور بہت ہی ضروری کام کی باتوں کا مجموعہ۔ روزانہ پاٹھ۔ انعام جہیز۔ برات اور بطور سوغات دینے کے لئے سب سے بہترین چیز ہے قیمت باوجود سب کام کی باتیں ہونے کے صرف دس آنے۔ پانچ کاپی کے خریدار کو آٹھ آنے (۸؍) فی جلد کے حساب سے دیا جاتا ہے

پتہ:- وزیر چند شرما مالک ویدک پستکالیہ موہن لال روڈ - لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے مہوتسو پر

مَیں نے کیا دیکھا

از شری لالہ موہن لال جی اُپ منتری آریہ سماج منٹھگمری

آریہ پرتی ندھی سبھا کے سدسیہ ایک عرصہ سے پورتی کر رہے تھے۔ کہ سبھا کی اردھ شتابدی بڑے سمارہ کے ساتھ منائی جائے۔ کہ جس سے دُنیا پر نہ صرف اس کی یاد ایک مدت مدید تک تازہ رہے۔ بلکہ اس مہوتسو پر ایک ایسا کریاتمک پروگرام بھی تشکیل کیا جائے۔ جس سے آریہ جنتا کے دل پریم و اتساہ سے بھر جائیں۔ اور وہ ایک دفعہ پھر سے اوم کی دھوجا کو سرو سنسار میں لہرانے کے لئے شہید اکبر پنڈت لیکھرام و امر شہید سوامی شردھانند جی کی تقلید کر سکیں۔ اگرچہ یہ مہوتسو دسمبر ماس میں منایا جانا نشچے ہؤا تھا۔ مگر گورنمنٹ کی طرف سے جلوس کی اجازت نہ ملنے پر اس کو بطور پروٹسٹ ملتوی کر دیا گیا۔ پھر آتما تمام کی کرپا و آریہ بھائیوں کے سہیوگ سے ایسٹر کی چھٹیوں میں یہ مہوتسو بڑے سمارہ کے ساتھ منایا گیا۔ جس میں ہزاروں آریہ بھائی دور دراز مقامات مثلاً بمبئی۔ رنگون کراچی۔ حیدر آباد سندھ۔ سکھر حیدر آباد دکن اتیادی مقامات سے اس میں سملت ہونے کے لئے تشریف لائے۔ آریہ سماج کے پرسدھ ودوان شری نارائن سوامی جی مہاراج پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی سوامی سوتنترانند۔ سوامی نرتیانند۔ سوامی ویدانند تیرتھ جیسے پرسدھ سنیاسیوں و گورکل کے سناتکوں شری پنڈت بدھ دیو جی۔ پروفیسر ستیہ ورت جی پنڈت لیش پال و آچاریہ دیو شرما ایسے ودیا النکار آریہ ودوانوں شری مہاتما ہنسراج جی ڈاکٹر گوکل چند نارنگ شری دیوبا جی پنڈت ساتولیکر۔ ڈاکٹر بھگوان داس جی ایم۔ ایل اے شری گھنشیام سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے اتیادی مہانو بھاووں نے پدھار کر جنتا کو اپنے منوہر اپدیشوں دوارا الوکرت کیا۔ خوشی کا مقام ہے کہ آریہ بھائی اس میں بلا تفریق پارٹی بازی سملت ہوئے۔

شاندار جلوس

اس موقعہ پر ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ جن بھائیوں کو اسے دیکھنے کا سوبھاگیہ پراپت ہؤا ہے۔ وہ میری اس بات کی پرزور تائید کریں گے۔ کہ آریہ سماج جگت میں جنم شتابدی متھرا و نروان اردھ شتابدی اجمیر کی یاد دوبارہ تازہ ہو گئی۔ اور پولیٹیکل جگت میں انڈین نیشنل کانگرس کے سالانہ اجلاس بمقام لاہور جس کے پردھان پنڈت جواہر لال نہرو تھے۔ کو چھوڑ کر آج تک کبھی اتنا لمبا و شاندار جلوس نہیں نکلا ہے۔ جتنا کہ اس مہوتسو پر نکلا۔ جب آریہ بھائی و بہنیں پریم سے رشی دیانند کی یاد کے بھجن گا رہے تھے۔ تو سامعین کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہہ نکلتے تھے۔ اور

اتساہ کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہؤا دکھائی دیتا تھا۔ اور ایسا پرتیت ہوتا تھا۔ کہ ستیہ یُگ کا یا تو پرارمبھ ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے اس شاندار جلوس کو دیکھ کر جنتا کو صرف یہ پتہ لگ گیا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کتنی سنگھٹھت جماعت

کس قدر تت پر ہیں۔ جن بھائیوں کا یہ وچار ہے کہ جلوس دنگہ کیرتن فساد کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ انہوں نے اس جلوس کے دلکش نظارہ کو دیکھ کر بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا۔ کہ اگر حالات موافق ہوں۔ تو انہیں جلوس سے اپنے ودرستان

ہے اور اس کا کاریہ کتنا ستُرت ہے۔ انہیں یہ بھی گیات ہو گیا ہوگا۔ کہ آریہ بھائیوں کے دلوں میں اپنی شرومنی سبھا کے لئے جذبات بھرے پڑے ہیں۔ اور اس کی آگیا پالن کرنے میں وہ

آنسوؤں کو پرارمبھ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے جنتا کو نہ صرف سنگھٹن شکتی کا پریچے ملتا ہے بلکہ ان کے متعلق اچھی رائے قائم کرنے کا بھی اوسر پراپت ہوتا ہے

وید سمیلن

ایک وید سمیلن بھی کیا گیا۔ جس میں آریہ سماج کی سب سے بڑی ضرورت اور تقاضا "چاروں ویدوں کا سرل ہندی بھاشا میں بھی انوواد کیا جائے۔" کے متعلق بھی پرستاؤ سرو سمتی سے سویکار کیا گیا۔ اور نشچے ہؤا۔ کہ ویدبھاشیہ کو پورن کرنے کے لئے ایک ویدپرچار منڈل ستھاپت کیا جائے جس میں تمام پرانتک سبھاؤں کا پورن سہیوگ لیا جائے۔ اور اس کو دوسری بھاشاؤں میں ترجمہ کرنے کے لئے تین لاکھ روپے کی اپیل بھی کی جائے۔ اگر اس کو صرف پرستاؤ کے روپ میں ہی نہ دکھایا۔ بلکہ کچھ عملی جیون دینے کی بھی کوشش کی گئی۔ تو واستو میں آریہ سماج کی موجودہ سب سے بڑی ضرورت جس کی طرف ہم گذشتہ پچاس سالوں میں دھیان نہیں دے سکے ہیں۔ نہ صرف پوری ہو جائیگی بلکہ اردھ شتابدی صحیح معنوں میں سپھل ہو گی۔ اس اردھ شتابدی کے موقعہ پر سبھا کا اتہاس بھی پرکاشت کیا گیا تھا۔ جو کہ آریہ سماج کے پرسدھ ودوان پنڈت چموپتی ایم۔ اے بھد دیانند سیوا سدن نے بڑی محنت سے تیار کیا تھا۔ جن بھائیوں نے اسے ابھی تک نہیں دیکھا ہے۔ وہ اس کو ضرور پڑھیں۔ شاید پھر یہ موقع ہاتھ نہ لگے۔

آریہ ویر دل

آریہ ویر دلوں نے جو اس موقعہ پر جو سیوا دن رات آریہ بھائیوں کی کی ہے اسے ہم فراموش نہیں کر سکتے۔ اس سیوا بھاؤ کو دیکھ کر ہمیں عیسائی مشنریوں کی بھگتی فوج بھی مات ہوتی دکھائی دی۔ ایک آریہ ویر بھائی کا یہ کہنا ہے کہ ٹھیک ہی تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ آریہ ویر دل کا ممبر نہ خود بنے بلکہ دوسروں کو بھی بننے کے لئے پریرنا کرے۔ جب کوئی میلہ جلسہ وغیرہ ہو۔ وہاں سیوا کرکے پریم کا جیون بنانے کی کوشش کرے۔ میں آریہ ویر دل کے ادھشٹاتا شری کو بدھائی دیتا ہوں کہ بوڑھے ہونے کے باوجود بھی انہوں نے وہ کام کر دکھایا ہے اگر معجزہ کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ آریہ بھائیوں نے اس موقعہ پر دیکھا کہ چاروں ویدوں کا برہم پارائن یگیہ نہ صرف سمپورن ہی کیا گیا۔ بلکہ لوگوں کی یگیوں کے پرتی بڑھتی ہی نظر آئی۔ اس کا پرمان دینے کے لئے کیول یہی کہنا پریاپت ہوگا۔ کہ جہاں ۱۱ اپریل کو پنڈال میں شردھانند جی کی بھگت منگت رام و پنڈت چموپتی جی کی منڈلی پراتہ کال ہری کیرتن کر رہی تھی

چند اسلامی جواہر ریزے

دینِ فطرت کے دلچسپ نمونے

آج ناظرین آریہ مسافر کی خدمت میں چند ایک اسلامی مجرب نسخے پیش کرتا ہوں۔ تاکہ ان کو پتہ لگ جائے۔ کہ ان کی مذہبی کتابوں میں کیا کیا گل کھلے ہوئے ہیں۔ اور مولوی قاسم علی ایڈیٹر فاروق سے بھی جس نے کہ "تارپیڈو" جیسی واہیات اور لچر کتاب لکھی ہے۔ پُرزور الفاظ میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی ان کو غور سے پڑھ کر اگر ہمت ہو۔ تو جواب سے مشکور کریں؟

(۱) کنوئیں میں کتا گر جائے۔ اگر منہ نہ ڈوبے۔ تو پانی بفضل خداوند کریم پاک ہے۔ تو الحمد للہ ملاحظہ ہو:- درمختار جلد اول صـ۱۰۵ ہدایہ جلد اول صـ۱۱ عالمگیری جلد اول صـ۲۵۔

(۲) پیشاب کی اگر چند چھینٹیں پانی کے کوڑے، میں گریں۔ اور پانی نہ بہے۔ تو پاک ہے؟ درمختار جلد اول صـ۱۵۴

(۳) پانی کے کونڈے میں چوہا گر جائے۔ تو وہ پاک ہے۔ ہدایہ جلد اول صـ۱۱۵

(۴) چوہے کا پیشاب پینا پاک ہے۔ درمختار جلد اول صـ۱۵۳۔ یہ نہیں لکھا کہ کونسی مرض میں۔

(۵) جسم دار نجاست (پاخانہ وغیرہ) ایک مثقال یعنی ۴۰ رتی تک معاف ہے۔ عالمگیری جلد اول صـ۶۷ بالا بدنہ صـ۵۵

(۶) پتلی نجاست (آدمی کا پیشاب ہتھیلی کی گہرائی کے برابر معاف ہے۔ درمختار جلد اول صـ۱۵۲ عالمگیری جلد اول صـ۶۱ ہدایہ جلد ۱ صـ۳۲۶ کنز الاقائق صـ۲۵ بالا بدنہ صـ۱۲

(۷) کتے کی کھال کا ڈول اور جائے نماز بنانا جائز ہے۔ درمختار جلد اول صـ۱۵۰ ہدایہ جلد ۱ صـ۱۱۲

(۸) زنا بالجبر کرنے سے حد نہیں آتی۔ درمختار جلد ۲ صـ۲۱۶

(۹) سؤر کے بال سے موزہ بننا جائز ہے۔ ابو حنیفہ درمختار جلد ۳ صـ۳۰ عالمگیری جلد ۳ صـ۱۴۰ کنز صـ۳۸۲ شرح وقایہ صـ۲۹۶ جلد ۴ صـ۷۰ و جلد ۳ صـ۳۲۴ ہدایہ جلد ۳ صـ۱۸۱ و جلد ۴

(کے۔ آر۔ سلیم پور ضلع ملتان)

اور جنتا کو جب اس بات کا علم ہوا کہ اب برہم پراتن یگیہ کی پورن آہوتی دی جانے والی ہے انہوں نے بھجنوں کو چھوڑ کر سیدھا یگیہ منڈپ کا رستہ لیا۔

ہم اس بات سے یہ اندازہ لگانے میں حق بجانب ہیں۔ کہ جہاں پہلے ہون یگیہ کرنا کیول پردھان و منتری کا فرض سمجھا جاتا تھا۔ اب وہاں ہر ایک آریہ بھائی اپنا یہ کرتویہ سمجھتا ہے کہ ہون یگیہ میں سملت ہونا اس کے لئے ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ اس کے لئے روٹی کھانا یا پانی پینا یا سونا آوشیک ہے۔ بعض بھائیوں نے آچاریہ رامدیو جی کے آدیش انوسار یہ پرتگیا بھی کی ہے۔ کہ وہ یگیہ کی پرتھا کو اپنے پریوار میں جاری کرنے کے لئے پریتن شیل ہونگے اور کم از کم مہینہ میں ایک دفعہ ضرور گھرت و سمگری ڈال کر اپنے گھروں کا واتاورن شدھ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان سب باتوں کو دیکھ کر یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ آچاریہ رامدیو جی کے پردھانتو میں لوگوں کی رچی ظاہری کاموں کی بجائے کریاتمک پروگرام کی دن بدن بڑھ رہی ہے۔

شری پوجنیہ سوامی سوتنترانند جی و آچاریہ رامدیو جی جنتا کی توجہ پہلے کئی بار بان پرستھ آشرم کی طرف دلا چکے ہیں۔ پرنتو ابھی تک یہ کام ایسا نہیں نکلا تھا۔ جس پر فخر کیا جا سکتا۔ آریہ بھائی یہ جان کر بڑے پرسن ہونگے کہ اس اتسو پر شری چرنجیت لال جی آریہ پردھان آریہ سماج سری نگر نے بان پرستھ آشرم میں پرویش کیا ہے۔ آریہ بھائیوں نے اس عملی مثال سے شکشا حاصل کر کے بان پرستھی بن جانا چاہیئے۔ اور سبھا کے آنریری اپدیشک بن کر دھن من سے اُرن ہونے کا یتن کرنا چاہیئے۔

اردھ شتابدی پر پنڈت وشوناتھ جی ودیا ونیتی کا ویاکھیان اچھوت ادھار پر ہوا۔ آپ نے اس خشک مضمون کو مثالیں دے کر ایسا منورنجک بنایا۔ کہ اٹھنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ اس طرح سے گوروکل کانگڑی کے یوگیہ سناتکوں پنڈت بدھ دیو پروفیسر ستیہ ورت و آریہ دیو شرما جی اپدیشک ودیا النکار نے اپنے عالمانہ ویاکھیانوں سے جنتا کو بتلا دیا۔ کہ گوروکل کے لئے بھی بڑے گورو کا مقام ہے۔ کہ اس نے ایسے یوگیہ سناتکوں کو جنم دیا ہے۔ جن کے کرتویہ بڑے پربھاوشالی و ودیا کوکل ہوتے ہیں۔ ایسی کرنے سے آچاریہ رامدیو جی نے اپنی آخری نشانی (مکان) بھی سبھا کو دان دیا ہے۔ ہمیں ایسے تیاگی مہاتماؤں کی آگیا و کی پالن کرنے کے لئے ہر سمے کٹی بدھ رہنا چاہیئے۔ میں اس اردھ شتابدی مہوتسو کی نرد گھنتا شتماتیہ پر سبھا کے ادھیکاریوں کو ...

کرشتی آچاریہ رامدیو جی پردھان سبھا۔ پنڈت گیان چند جی منتری اردھ شتابدی کمیٹی۔ و پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا کو ہاردک بدھائی دیتا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں کہ وہ اسی پرکار آریہ سماج کی سیوا کرتے ہوئے سبھا کا نام اجول کرنے کی کوشش کریں گے۔ اب جبکہ اردھ شتابدی مہوتسو سماپت ہو چکا ہے بہتر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم کوئی ایسا کریاتمک پروگرام بنائیں۔ جس سے ہمیں ویدک دھرم کے پرچار کرنے میں ادھک سپھلتا مل سکے۔

(۱) پیشتر اس کے کہ چاروں ویدوں کا رشی شیل کے مطابق وید بھاشیہ کیا جائے۔ یہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنے ہردیوں کے اندر پرماتما کی امرت روپی وید بانی کے لئے دلی اکنٹھا پیدا کریں۔ اس کا ایک اپائے میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ ہم ابھی سے ویدک شتے و ویدامرت کا سوادھیائے آرمبھ کر دیں۔ اور وید بھگوان کی شکشاؤں کو اپنے جیون میں گھٹانے کی کوشش کریں۔

(۲) اردھ شتابدی کے موقعہ پر سوامی ویدانند تیرتھ مہاراج نے ایک سملت پرارتھنا پڑھی تھی اور سب بھائیوں نے اس کے بعد ۵ منٹ مون دھارن کر کے اپنی ترٹیوں کو دور کرنے کی پرتگیا اپنے اپنے من میں کی تھی۔ آریہ سماجوں کو یہ پرتھا اپنے اپنے ہاں جاری کرنی چاہیئے۔ اور جہاں ست سنگ روزانہ ہوتا ہو۔ وہاں ہفتہ وار اور جہاں ہفتہ وار ہوتا ہو وہاں پندھرویں دن یا مہینہ میں ایک بار یہ کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

سالانہ چناؤ آریہ سماج (ڈلہوزی روڈ) لاہور

پریذیڈنٹ:- ماسٹر پریم پرکاش جی چیف اکونٹنٹ نکشمی انشورنش کمپنی

وائس پریذیڈنٹ:- کیپٹن ڈاکٹر ہنسراج جی بیوجہ ایم-بی-بی-ایس۔

" " مہاشہ برکت رام جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر

سیکرٹری:- " گوبند لال جی سیٹھ ہیڈ ڈیلر۔

جوائنٹ سیکرٹری۔ کویراج بہتہ برکت رام جی وید بھوشن۔

خزانچی۔ مہاشہ ہرشچندر جی کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ۔

لائبریرین:- مہاشہ لیش پال جی ایم-اے۔

انترنگ سبھا سد:- مہاشہ خوشحالی رام جی (۲) مہاشہ پیارے لال جی (۳) مہاشہ اننت رام جی (۵) مہاشہ ہنسراج جی سود (۶) ماسٹر تلسی داس جی۔ (۷) مہاشہ سری رام جی (۸) مہاشہ پرتھوی ناتھ جی (۹) مہاشہ رام دتا رمل جی۔

اس کے بعد پریتی بھوجن ہوا۔ اور پرارتھنا کی گئی کہ پرماتما ست سنگ اور انتری ست سنگ میں درشن دینے کی کرپا کیا کریں۔ (کویراج بہتہ برکت رام وید بھوشن)

گوروکل سماچار

(خاص "مسافر" کے لئے)

رتو سہاونی اور آکرشک ہے۔ آکاش پر ایسا آچھادت رہنے سے سوریہ بھگوان کم ہی پرگٹ ہوا کرتے ہیں۔ شیتل مند سمیر بہا کرتی ہے۔ نہر کے کنارے بھرمن میں جو سواد اور سکھ انوبھو ہوتا ہے۔ وہ اور ہی ہے۔ رتو منوہر ہونے سے سب برہمچاریوں کا سواستھ بھی اُتم ہے۔ ایک برہمچاری تدسے بیمار تھا۔ وہ بھی سواستھ کی اور پرگتی کر رہا ہے۔

یدپی اس بار واشکوتسو پہلے کی نسبت بہت پرسن معلوم ہوتے تھے۔ کنتو پھر بھی اتسو کسی پرکار سپھل نہیں کہا جا سکتا۔ اس ورش ۱۱ برہمچاریوں کا دیکشانت سنسکار ہوا۔ سر ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے دیکشانت ابھی بھاشن دیا۔ نقد ۳۵ ہزار دان ہوا۔ اور صرف ۲۲ برہمچاری ساتھ ہی داخل ہوئے۔

اس کے سوائے اس بار دیش کے مانیہ نیتا ولبھ بھائی پٹیل نے اپنے درشنوں سے جنتا کو کرت کیا۔ کاکا کالیلکر جی بھی پدھارے۔ اور بڑے بڑے سادھو مہاتماؤں نے درشن دیئے بڑا کی ادھیاتمک پیاس کو شانت کیا۔ سرسوتی سمیلن۔ ورن ویوستھا سمیلن۔ شکشا سمیلن۔ کوی سمیلن اور سنگیت سمیلن ہوئے جن کے سبھاپتی پد پر ودوان پرشوں نے النکرت کیا۔

ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے۔ کل میں لیکھرام دوس منایا۔ بڑی منوہر اور گیان سے دلچسپ تائیں ہوئیں۔ کوی دانی آدی کے دوارا پنڈت جی کے پرتی شردھا بھکتی پرگٹ کی گئی۔

۱۲ مارچ کو پنڈت گرو دت جی کی سمرتی سبھا ہوئی۔ جس میں سبھی کل واسیوں نے ملکر پنڈت جی کے پرتی شردھا کے پُشپ چڑھائے۔

۲۷ مارچ کو آریہ سماج کا ستھاپنا دوس منایا گیا۔ جس میں آریہ سماج کے کاریہ کو سراہا گیا۔ اور یہ بھی کہا گیا۔ کہ آریہ سماج کا کاریہ ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے۔ دنیا میں بہت سے کام آریہ سماج سے ابھی تک ادھورے ہی رہ گئے ہیں۔

۲۸ مارچ کو ساہتیہ پرشد جو رائل ایشیاٹک سوسائیٹی کے مقابلے میں ستھاپت کی گئی تھی۔ اور جس کا اُدیش اونچے سے اونچا ساہتیہ پیدا کرنا ہے۔ کا جنم اتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اُدھیہ کوٹی کی کہیں اور کہانیاں پڑھی گئیں۔ اور سرس اور مدھر کویتائیں بھی سنائی گئیں۔

پنجاب پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی میں گوروکل کے ادھیاپیوں کا کاریہ اور جلوس کی شان کسی سے بھولی نہیں ہے۔ اس کے اتریکت اردھ شتابدی اتسو میں پنڈت ستیہ ورت جی کا لیکچر خاص طور پر پرسنتا سے سنا گیا۔ ودیارتھیوں کے کھیل۔ اور گوروکل کے عجائبات کی پردرشنی ہوئی۔ جس سے جنتا اتی پرسن ہوئی۔

کلاچی کے سماچار

۲۴ مئی کو شریمتی منو دیوی سکھیہ ادھیاپکہ کی شادی شریمان ماسٹر کرشن کمار کالرہ بی-اے ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے شریمان پنڈت اودے بھان جی وشارد نے پدھان ویدک ریتی سے کرائی لالہ صاحب نے اس شبھ اوسر پر ذیل کا دان دیا۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی۔ آریہ سماج کلاچی۔ آریہ استری سماج کلاچی۔ پنڈت اودے بھان جی

۵/-/-　　۵/-/-　　۵/-/-　　۲۰/-/-

برات آریہ سماج میں اُتری تھی۔ برات کا خوب سواگت کیا گیا تھا۔ پرماتما اس جوڑے کو ...

پُنر وواہ

۱۱ مئی کو شریمان لالہ گودھا رام صاحب پوسٹل کلرک ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا پُنر وواہ شریمتی کھلندی دیوی دختر لالہ ایشر داس جی زرگر مرحوم سکنہ کلاچی سے پنڈت چندر بھانو جی نے کرایا۔ یہ پُنر وواہ دیوی کی بموجب والدہ و بھنوئی و لواحقین کی رضامندی سے ہوا۔ اور منتری و ڈاکٹر جانکی رام جی بترہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ شادی میں بہت سے معززین موجود تھے۔ اڑھائی روپے آریہ کنیا پاٹھ شالہ کو دان ملا۔ پرماتما کرے یہ جوڑا سدیو سکھی رہے۔

(مدہاری لال تنیجہ منتری)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجیو! آنکھیں کھولو!

کیوں؟

یارانِ وطن ہندو جاتی کا نام صفحہ ہستی سے مٹانے پر تلے ہوئے ہیں

بہار پرانت میں عیسائیوں کی سرگرمیاں

از شری ہتہ تیمنی جی - ویدک مشنری آریہ سماج گیا

میں آجکل بہار پرانت میں بھرمن کر رہا ہوں۔ اس وقت میں چھوٹا ناگپور میں تیرہ ستھانوں میں پرچار کیا ہے۔ ڈالٹن گنج میں آریہ سماج کا چھوٹا ستھان ہے وارشک اتسو سماج منایا کرتی ہے۔ پرنتو سماجک پرشٹوں میں سنتوش جنک اتساہ نہیں ہے اور اس پرانت کے لوگ بھی یو۔ پی کے لوگوں کی طرح دھرم کے ہیتو کو سننا ہی پسند کرتے ہیں جب کوئی ٹھوس کام کرنے کو کہا جاتا ہے۔ تو اسے پسند نہیں کرتے جس سے دلیش اور جاتی کو فائدہ پہونچے اب یہاں شردھانند ٹرسٹ کی اور سے مہاشہ جگت نارائن اتساہ پوروک کام کر رہے ہیں ہمارے ویاکھیانوں میں اپستھتی تو آشچریہ جنک تھی مارواڑی سکول کا آنگن باہر پھاٹک تک بھرپور تھا بڑے پریم اور شردھا سے لوگ سنتے رہے پرنتو عیسائیوں کی سرگرمیاں بھی کمال درجہ کی تھیں وہ ہندوؤں کو عیسائی بنانے میں لگاتار پریشرم کر رہے ہیں۔ ہر ستھان پر انہوں نے اپنے سکول اور سنستھائیں کھول رکھی ہیں ہندو جاتی کی یہ اوستھا ہے کہ گیارہ فروری کو ایک گرام میں جس کا نام نوگاؤں ہے وہاں ایک ہی رات میں 350 بواہ ہوئے جن میں پانچ برس سے ۱۱ برس کی کنیائیں اور بالک ادھک تھے اور مانو سار وایکٹ کیطرف کچھ مات بھی پرواہ نہیں کیجاتی۔ یدی آریہ سماج کا بل ہوتا تو ایسے اتیاچار بالکوں پر نہ ہوتے

رانچی میں عیسائی مت کا پرچار

ہم ۱۲ سے ۱۵ فروری تک رانچی میں ٹھہرے یاد رہے یہ وہ ستھان ہے جہاں مہاشہ بالکرشن جی نے پہلے آریہ ورت اخبار ہندی بھاشا میں نکالا تھا اور ہزاروں روپے نقصان اٹھا کر چلاتے رہے اور پنڈت ایودھیا پرشاد بھی اس علاقہ کے رہنے والے ہیں۔ یہ پہاڑی استھان ہے اس لئے بہار کے گورنر گرمیوں میں یہاں آجاتے ہیں ہم نے یہاں شردھانند ٹرسٹ کے کاریالیہ میں پنڈت دیوبرت کے پاس پنڈت جی بڑے سجن پرش ہیں اور اتساہ سے کاریہ کر رہے ہیں پرانے زمانہ کے لگن والے آریہ سماجی تنا اپ دو لڑکوں کو اپنے پاس رکھا ہوا ہے جنکو کھلا دیتے ہیں اور پرچار کے لئے تیار کر رہے ہیں وہی لڑکے ان کا اور ہمارا بھوجن تیار کرتے ہیں تنگی و قباحت دیکھکر کوئی انہیں کہنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میسرز نتھو اور بادیو نے کوٹھی کا اس سمیہ تک کے لئے دے رکھی ہے مکان نہ ہونے سے ہم کو اپنے کاریہ کے لئے مستقل طور پر اپنے رہنے کے لئے جگہ نہیں ملجاتی جس میں آپ نے شردھانند پاٹھشالہ۔ شردھانند ودیالیہ۔ شردھانند ڈبگھو نے کا پریشر نیت۔ جس کا ادگھاٹن ۔۔ فروری کو کر دیا ہے یہ بھی نتنی پرچار کرتے ہیں پرنتو آریہ سماج کی ادھیکا سنتوش جنک ہے۔ آریہ سماج دارنگ دلتو کو بڑے سمارہ سے منانی ہے۔ پرنتو گرام پرچار کا کاریہ شونیہ کے برابر ہے۔ آریہ لوگوں میں ادھک اتساہ اور پرچار کے لئے پوری رُچی اور لگن نہیں ہے اب آپ اسکے مقابل عیسائیوں کا کاریہ دیکھئے

۱۵۰ برس سے عیسائی لوگ یہاں کاریہ کر رہے ہیں۔ پہلے پہل یہاں جرمن چرچ کے پادری آئے تھے ریل نہ تھی کلکتہ سے بیل گاڑیوں پر سوار ہو کر یہاں پہونچے اور پرچار کا کاریہ آرمبھ کیا آہستہ آہستہ کاریہ بڑھاتے گئے۔ اور بھیل لوگوں میں کام کرنا آرمبھ کیا ہزاروں کی سنکھیا میں بھیل لوگوں کو عیسائی بنالیا۔ اب انکا کام بہت جلدی جیسے یہ نے ان کے بشپ سے وارتالاپ کیا۔ آپ بھیل جاتی کے ایک نوجوان ہیں آپ شکشت ہونے پر پادری بنادیے گئے۔ یہ مہاشے بھیل جاتی کے اوریجنس (ایرین) سے ہیں۔ ان کا نام مسٹر لاکڑا ہے یہ اپنے مشن کالج کے پرنسپل ہیں اور چھوٹے ناگپور کے جرمن مشن کے ہیڈ انچارج ہیں یہاں ان کی ترقی کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ وہاں عیسائیوں کی پرشنسا کیئے بغیر دل نہیں رہ سکتا۔ جنہوں نے ان کو اپنے چرچ سے یورپ و امریکہ کے ملکوں میں شکشا دینے کے لئے بھیجا اب وہ ہمارے گھر کے بھیدی بنکر کسقدر ہندو جاتی کو ہمارے نقطہ نگاہ سے نقصان پہنچا رہے ہیں اسقدر چوٹی پر پہنچنا عیسائیوں کا ہی کام ہے۔ لیکن ہمارے دقیانوسی خیال کے ہندوؤں میں یہ وہم سمایا ہوا ہے۔ کہ اچھوت اُنتی نہیں کر سکتے۔ بشپ کی ملاقات سے پتا لگا۔ کہ آپکے دل میں بھارت درشن کے لئے کوٹ کوٹ کر درد بھرا ہوا ہے۔ انہوں نے اپنے سکول و کالج کئی ستھانوں میں کھول رکھے ہیں۔ انہوں نے بھیل جاتی کے لڑکوں کو ہندی پڑھانے کی طرف ندھ دیا ہے کئی نوجوانوں کو سنسکرت بھی پڑھائی۔ انگریزی بھاشا کی طرف پہلے تو دھیان نہیں دیا پرنتو اب اپنے سکولوں اور کالجوں میں انگریزی اور ہندی پڑھاتے ہیں یہ سوسائٹی اہیت کام کر رہی ہے ان کے عالیشان گرجاگھر اور سکول ہیں اس سوسائٹی کا اپنا پریس بھی بہت بھاری ہے۔ اور بہت اراضی خرید رکھی ہے تاکہ کاشت اور سنستھاؤں کے کام آسکے۔ ان دنوں اراضی سستی تھی خرید لی گئی۔ ان کی ایک علیحدہ بستی ہے۔

(۲) رومن کیتھولک پادریوں کا بڑا بھاری اڈا ہے جن کی وجہ سے پچھلے دنوں آریہ سماجیوں کا پرچار بند کرنے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے سرکلر نکلا تھا ان کا گرجاگھر گگن پرتش ہے انہوں نے بھیل اور انیہ جاتی کے بالکوں کے لئے کالج۔ سکول۔ لڑکیوں کا سکول۔ ٹریننگ سکول۔ دستکاری کے سکول بھی کھول رکھے ہیں۔ زمین کا بڑا بھاری ٹکڑا بھی ہے بالکوں کے لئے کریڑا کھشیتر بھی بہت بڑا ہے۔ اور بڑے اتساہ سے یہ سوسائٹی کام کر رہی ہے اور ان کی بھی ایک بڑی بھاری بستی ہے جسکی حد پہلے مشن کے ساتھ ملتی ہے

(۳) (S.P.G) ایس۔ پی۔ جی مشن یہ سکوچ پراٹسٹنٹ فرقہ ہے۔ انہوں نے سنہ ۱۸۵۰ء میں کاریہ آرمبھ کیا۔ اور سنہ ۱۹۱۹ء میں گولڈن جوبلی منائی جس کی یادگار میں ایک گگن پرش بھون تیار کیا ہے اور گرانیٹ کا بڑا بھاری سلیب کھڑا کرایا ہے۔ اس مشن کے پاس بڑا بھاری چرچ ہے۔ بڑا بھاری پریس (پنترالیہ) ہے۔ ایک ٹیکنیکل سکول ہے جس میں بالکوں کو کرسیاں بنانا انیہ لکڑی کے کام اور دھندے سکھائے جاتے ہیں موٹروں کے پرزے تیار کرنے اور کئی دستویز بنانا سکھایا جاتا ہے۔ اس پرکار اندھے بالکوں کے لئے بھی سکول ہے اس میں انہیں کرسیاں بُننا۔ چک بنانا۔ اور نانا پرکار کے دھندے سکھائے جاتے ہیں۔ استریوں کے لئے بھی ایک سکول ہے جہاں چترکاری بنِاپ کاری اور سلائی کا کام بڑی اُتمتا سے سکھائے جاتے ہیں ان کی عمارتیں ایسی سندر۔ منور نجک ہیں کہ ایک بار جو بھی استری وہاں پرویش کرے۔ باہر جانے کو اس کا جی نہیں چاہتا۔ ان کا ایک بڑا بھاری (Hospital) اوشدھالیہ بھی ہے جو سادھارن جنتا کی سہائتا بھی کو آکرشت کر رہا ہے اس پرکار سے یہ سوسائٹی انیتنت پریشرم سے ہندو جاتی کے نونوجوانوں کو اپنی اور آکرشت کبھی سے۔

گویا ایک رانچی کے شہر میں تین بڑے بھاری مشن عیسائیوں کے ہیں ہر ایک مشن کا اپنا اپنا سکول ہسپتال گرجاگھر۔ اور انیک پرکار کی سنستھائیں ہیں اسیطرح یہاں کے عیسائیوں کا آرگنزیشن پریس اور پلیٹ فارم مضبوط ہے ہر ایک علیحدہ بستی کی صورت میں ہے۔ اور ہر ایک مشن بڑا بھاری ٹکڑا زمین کا کنارہ کے لئے رکھتا ہے اسلئے ان کی ساری طاقت پرچار کی طرف خرچ ہو رہی ہے وہ ہاتی او شکتاؤں سے بیفکر ہیں آجکل کے زمانہ میں بیکار لوگوں کو دستکاری اور روپیہ کے لالچ سے اور سکولوں میں شکشا دیکر بیدوں سادہ لوگوں کو اپنے دھرم میں ملا رہے ہیں۔ غرضیکہ وہ ہندو جاتی پر ہر قسم کے ہتھیار سے ضرب کاری لگا رہے ہیں کیونکہ انکے پاس اپنی اُنتی کے سب سادھن موجود ہیں جس کا پرنام یہ ہے کہ بہار پرانت کے ایک پرانت چھوٹا ناگپور میں گیارہ سال میں تین لاکھ سے ادھک لوگ عیسے کی شرن میں جاچکے ہیں اسطرح سے وہ سچائی کو پراپت ہوچکے ہیں آریہ سماج نے اس مقام میں کچھ کام نہیں کیا۔ شردھانند ٹرسٹ کی اور سے تھوڑے سے کال سے کاریہ آرمبھ ہوا ہے۔ چنانچہ ایک گرام میں جس کا نام ۔۔۔ ہے بھیل جاتی کے بچوں کے لئے آشرم کھولا گیا ہے۔ جہاں بھیل لڑکوں کو شکشا دیجاتی ہے اور کچھ تھوڑا سا دھندوں کا کاریہ بھی سکھاتے ہیں پرنتو عیسائیوں کے اتساہ اور پریشرم کی اپیکشا ہمارا کاریہ ایک روپیہ میں پیسے ہے۔ شوک ہے۔ کہ نہ تو آریہ سرب دیشک سبھا اور نہ ہی پرتی ندھی سبھائیں اس ٹھوس کاریہ کیطرف دھیان دیتی ہیں نتو ادھیکاریوں کے پیچھے مر رہے ہیں۔ جو لوگ مشنری سپرٹ کے تھے ارتھات پرچارک بن کر دلیش کو عیسائی بننے سے بچا سکتے تھے وہ ادھیکاروں اور سنستھاؤں کے جال میں پھنس گئے۔ اگر انہیں نام ہی پیدا کرنا ہے۔ تو اس علاقہ میں آکر ڈیرے لگائیں اور نہ ہی وہ پدوں کے ادھیکاری بن کر گورنمنٹ کے ملازموں کی طرح دورہ لگا کر اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتے کہ آیا کام تسلی بخش ہو رہا ہے یا نہیں۔ یہ کام وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں دل سے لگن ہو۔ کاشکہ آریہ سماج کے نیتا ادھر دھیان کریں یہ کام وہ نہ کریں گے تو رشی دیش کو سخت دھوکا دے رہے ہیں اور آریہ سماج کے سوائے اور کوئی ہندو سنستھا یا فرقہ اس کام میں دلچسپی نہیں لیتا اور نہ ہی کام کر سکتا ہے اسلئے وہ اپنے فرض کو جانیں ورنہ یاد رکھیں جس طرح سندھ اور پنجاب کے پرانت میں مسلمانوں کی سنکھیا دن بدن بڑھ رہی ہے۔ بہار میں عیسائیوں کی

...سب بڑھ جاوے گی۔

کتنے شوک کا مقام ہے کہ اڑیسہ پرانت میں اب بھی آریہ سماج نہیں ہے پھر بھلا یہ دعوےٰ کہ تمام سنسار کو آریہ بنا دینگے جہاں عیسائیوں کے پاس رہنے کے لئے عالیشان عمارتیں ہیں جو آلے بھی ودیش سے ہمارے پاس انکے مقابل کام کرنے کے لئے مکان نہیں ہے جہاں بارش سے سر چھپا سکیں۔ آریہ بھائیو ذرا ٹھنڈے دل سے وچار کرو۔ جب بھارت کے زلزلہ پرتی دلن ...

ستانشر دراں میں پھنس رہے ہیں اور عیسائی بن ان کی سنکھیا گھٹ رہی ہے تو ودیش میں آپ کیا پرچار کرو گے۔ پہلے گھر کو سنبھالو اپنی جاتی اور سنسکرتی کو سورکشت کرو اپنے کاریہ کے ڈھنگ کو بدلو۔ اڈمبر اور دکھاوے کو چھوڑ کر سچی لگن سے کاریہ کرو۔ اب تو چاہیئے کہ گورکلوں، ودیالیوں اور کالجوں سے نکلے ہوئے سناتک اور ویرو کے ذاکٹر جنہوں نے آریہ جگت کے گاڑھے پسینے کی کمائی سے برسوں مفت شکشا پائی ہے اپنی سنستھا کا نام اوجل کرنے اور اسکا حق ادا کرنے کے لئے سوامی دیانند کی طرح روکھی سوکھی روٹی کھا کر اور چنے چبا کر گرمی سردی کو برداشت کر کے تیاگ بھاؤ سے کم از کم دو تین سال آنریری طور پر بڑے زور سے پرچار کریں۔ سبھا کی طرف سے ان کو صرف مارگ اور بھوجن کا پربندھ ہو۔ عیسائیوں کے مقابلے میں جو سنستھائیں کھڑی جاویں۔ ان میں وہ آنریری طور پر خدمات سر انجام دیں اپنی سنستھا کا آدرش جنتا کی نظروں میں قائم کرنے کا سنہری موقعہ ہے کیا ہمارے دیش کے نوجوان ایسے نازک موقعہ میں بدھ بھکشو کی طرح اپنے آپکو خدمات کے لئے والنٹیر کریں گے سنستھاؤں کے ادھیکاریوں کو چاہیئے کہ وہ ان سے اس بارہ میں رائے پوچھیں۔ کام کوئی مشکل نہیں ہے ان جیسیوں کو ابھی ہندو دھرم سے دیکشت ہوا ہے۔ ان میں کرسچن نہیں آیا قرضہ دے کر چپو کی گرائی گئی ہے وہ بوجہ غربت عیسائیوں کی دولت کے اثار پر موہت ہو گئے سچ ہے بھوکا مرتا انسان کیا نہیں کر گزرتا۔ اسلئے ہیں تو کہونگا کہ جو روپیہ سالانہ اتسو پر کیا جاتا ہے اور جو دھیان دھوادھار تقریریں کرانے کے لئے دیا جاتا ہے۔ وہ دھن اور دھیان اسطرف لگایا جاوے۔ ورنہ یہ کام مشکل ہو جاوے گا۔ یہ کام ایک یا دو آدمیوں کا نہیں ہے اکیلا چنا کیا بھاڑ پھوڑ سکتا ہے تیجی چار مانگ ... سے بھائیوں کو رونے کے لئے بڑی دکر و آگیا۔ کنریش دکر دوں اور دھن کی ضرورت ہے اگر آریہ سماج کی سب سنستھائیں مل کر اس کام کو ہاتھ میں لیں تو بڑی پرشنسا ہوگی۔ اور اس کاریہ سے آریہ سماج کا نام سنہری حروف سے لکھا جاویگا۔ اس کام کے شروع کرنے میں ایک وکت پیدا ہوگی جسکی حرارت سے باہمی عداوتیں، رنجش، پارٹی بازی اور سب جھگڑوں کی اراگنی جل کر خاک سیاہ ہو جاویگی۔

"کریا" یا "تیرھواں"

از شری لالہ مانک چند جی سجاج۔ شاہ عالمی گیٹ - لاہور

آریہ سماج کو قائم ہوئے ساٹھ ورش گذر چکے ہیں۔ اگرچہ آریہ سماج نے فضول رسومات و رواجات کا بہت کچھ خاتمہ کر دیا ہے۔ لیکن ابھی بہت کچھ کام باقی ہے۔ آریہ سماجیوں کو سولہ سنسکار کرنے کا حکم شری سوامی جی مہاراج نے ویدانوکول دیا ہے جن میں آخری سنسکار مرتک سنسکار ہے۔ رہانت کے بعد مرتک شریر کو ویدانوکول گھرت سامگری ڈال کر اگنی کے سپرد کر دینے کے بعد اور کوئی کریا باقی نہیں رہتی ہمارے سناتنی بھائی وید کے علاوہ دوسرے گرنتھوں کے سہارے مرتک شریر کی کریا تیرھویں دن تک کرتے ہیں گویا پنڈ بھرنے۔ دیا جلانا اور تیرھویں دن مرتک کو پہنچنے کے خیال سے منجی۔ کپڑہ۔ چھاتا۔ زیور برتن اتیادی اچارج کو دیتے ہیں وہ جو کچھ کرتے ہیں یہ ان کا خیال ہے۔ مجھے اس سے اسوقت بحث نہیں لیکن میں آریہ سماجی بھائیوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کس خیال کو مد نظر رکھ کر کریا اور تیرھواں کرتے ہیں۔ چوتھے کی بابت تو یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ جو بھائی بطور ماتم ارتھی کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتے وہ چوتھے والے دن شامل ہو کر افسوس کر سکیں اور ساتھ ہی یہ بھی خیال ہے کہ چار دن میں صدمہ کم ہو جاتا ہے دستار بندھی کی رسم ادا کر کے گھر والے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں۔ لیکن جب پنڈ نہیں بھرنے بتی نہیں لگانی تو نامعلوم یہ کریا یا تیرھویں کی رسم کی پابندی کیوں دور نہیں کی جاتی۔ پیارے بھائیو آپکا فرض تھا کہ فضول باتوں کو اپنے گلے سے اتار پھینکے نہ کہ الٹا اسی کیچڑ میں پھنسے رہے۔ اس کریا یا تیرھویں نے اب آریہ سماجیوں میں ایک نئی بات جاری کر دی ہے۔ کہ وہ کپڑے اتیادی اچارج کو دینے کی بجائے یتیم خانہ میں بھیج دیتے ہیں جس سے آج یتیم خانوں میں بھیجنے کی رسم ہے تو کل پھر اچارج کو دینا شروع ہو جائے گا۔ میں تو اس کریا یا تیرھویں کے سخت خلاف ہوں اگر کوئی بھائی انہیں ویدانوکول یا ضروری سمجھتے ہوں تو آریہ ساتر کے کاموں اسکو ظاہر کر کے میری تسلی کریں ورنہ اس کریا یا تیرھویں کی رسم کا جلد خاتمہ کیا جاوے۔

گورکل اندرپرستھ سماچار

سب برہمچاری کشل پوروک لاہور شتابدی سے لوٹ آئے ہیں شتابدی پر جو ہاکی ٹورنامنٹ ہوا تھا جس میں پنجاب کے سکولوں کی بارہ تیرہ ٹیمیں شامل ہوئی تھیں۔ ان سب میں گورکل اندرپرستھ وجیئی رہا ہے۔ اور اسے ایک بڑا خوبصورت کپ شتابدی کی طرف سے پردان کیا گیا ہے۔ یہاں یہ لکھنا بے جا نہ ہوگا کہ گورکل اندرپرستھ کی ہاکی ٹیم اس سے پہلے بھی آریہ سماج لاہور کی اردھ شتابدی پر ایک بڑا کپ جیت کر لائی تھی۔ اور آریہ سماج دہلی کی اردھ شتابدی پر بھی فٹ بال اور ہاکی میں گورکل اندرپرستھ ہی پہلا رہا تھا۔ اور کپ اور شیلڈ جیت کر لایا تھا۔

لاہور کی اردھ شتابدی سے واپس لوٹتے ہوئے رشی ولو باجی جو وار دھا آشرم کے آچاریہ ہیں وہ سچ مچ ادھونک دنیا کے ایک بڑے سدھ مہاتما ہیں آپ ایک دن کے لئے گورکل اندرپرستھ پدھارے۔ برہمچاریوں اور کرمچاریوں کی طرف سے ان کا ہاردک سواگت کیا گیا۔ اور ایڈریس دیا گیا جس کے جواب میں انہوں نے ایک بڑا ہی انکھنا پرد برہمچاریوں کو اپدیش دیا۔ انکا اپدیش کیا تھا دستوتہ امرت ورشا تھی

شریمتی شنو دیوی جی بھوت پورو آچاریہ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر شہر میں پدھاریں ان کا بہت اُتم ویاکھیان ہوا۔

آریہ سماجوں کے نام سندیش

میں نے اپنے اشٹ متروں کے بار بار کہنے پر ویدک دھرم کے پرچار ارتھ بھارت میں گھومنے کا نشچہ کیا ہے۔ جو آریہ سماج پرچار ارتھ بلانا چاہیں۔ نمن لکھت پتہ پر پتر دیو بار کریں اتر کے لئے واپسی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ تویدک پورن چند ودیارتھی محلہ سرین کوچہ ہنومان لاہور۔

آریہ سماج منڈی بھٹیاں:۔

(۱) ست سنگ پراتہ کال روزانہ ہوتا ہے جس میں استری پرشوں کی حاضری کافی ہو رہی ہے اور ست سنگ کا پربھاؤ اچھا پڑ رہا ہے ہر ایک آریہ سماج کے منتریوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ اپنی اپنی آریہ سماجوں میں روزانہ ست سنگ کر کے ادھشیہ لابھ اٹھا دیں۔

(۲) شریمان لالہ جوندہ مل آریہ سبھا سد کی سپتری ودیا دیوی (جو پانچ شرینی ویدک پتری پاٹھ شالا میں پڑھتی ہے) کا وواہ ویدک ریتی انوسار ... ۲۳ ربا کھ کو ہوا۔ ورپکش کی طرف سے دو صد روپیہ دان ہوا جس میں زیادہ حصہ سماج کے فنڈوں کو پراپت ہوا۔ جو فنڈوں میں بھیج دیا گیا۔

(۳) شریمان مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کے اپدیش مورخہ ۲۴ و ۲۵ بیساکھ کو سماج مندر میں ہوئے۔ جس میں غیر ممالک میں آریہ سماج کے ... اور سنسکرت ودیا کو اوچیہ درجہ کی ودیا ... کی اوشیکتا کا ورنن ہوا۔ پربھاؤ بہت اتم ...

(تلسی داس آریہ سیوک آریہ سماج)

سوچنا

سوامی گیانانند جی مہاراج مورخہ ... کو یہاں رامپور تحصیل حافظ آباد میں پدھارے ... تک رہے منوہر ویاکھیانوں سے آنند کرتے ... ان کا وشیش ہندو سبھیتا سنسکرتی۔ یم۔ نیم۔ پرانایام۔ برہمچریہ۔ گرہست۔ بان پرست۔ سنیاس اور سنگھٹن پر ہوتا۔ جنتا پر کافی پربھاؤ پڑا۔ جنتا ... کرتی ہے۔ کہ گاہے بگاہے سنیاسی بھیج کر ... فرماتے رہا کریں۔

(تراچند سیکرٹری)

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند ...

قیمت ...

بال جیون گھٹی

بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا ... ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے

کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے ...

خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر ...

سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ...

لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون ...

قیمت فی شیشی ... فی درجن ... محصول ...

سوداگروں کو معقول کمیشن، نئے سوداگر ...

مفت لو۔ ... اردو خوال ... کے نام ...

ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ ...

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج جگت

آریہ سماج منڈی بہاؤ الدین :-

آریہ سماج کا سالانہ چناؤ ۲ مئی کو حسب ذیل ہوا ہے :-

پردھان :- مہاشہ رام سرن داس جی بی اے ایل ایل بی وکیل۔

اپ پردھان :- مہاشہ ہنس راج لال جی کلاتھ مرچنٹ

منتری :- پیارا ناتھ جی کندر برتن مرچنٹس۔

اپ منتری :- مہاشہ ستیہ نند جی سیال

کوشادھیکش :- مہاشہ رگھبیر چند جی

پستکادھیکش :- شری راجہ رام جی

انترنگ سبھا کے ممبر :-

(۱) ... رام جی (۲) مہاشہ بدری ناتھ جی (۳) مہاشہ نانک چند جی (۴) مہاشہ بھولا رام جی (۵) ... برج لال جی (۶) مہاشہ لبھو رام داس جی (۷) مہاشہ لچھمن داس (۸) مہاشہ دلیپ راج جی (۹) مہاشہ جگدیش چندر جی۔

(پورن ناتھ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج سنگرور کے سماچار :-

آریہ سماج سنگرور کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے روز بروز ترقی ہو رہا ہے۔ آریہ سماج ہذا کا وارشک اتسو ۱۹، ۲۰ و ۲۱ جون ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ سبھا اچھی کوٹی کے ودوان اپدیشک ... کرتارتھ کرے گی۔ ۱۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو ... لالہ موہن لال جی کی سپتری شانتی دیوی ... سنسکار پدھتی ویدک ریتی سے ہوا۔ ... سوم منترا چارن کرے۔ درشک جنتا ... زیادہ تھی۔ سنسکار سبھا کے اپدیشک شری ... سومدیو جی وپنڈت ادیا دیوی جی شاستری ... گورو کل بھٹنڈہ داماد لالہ موہن لال جی ... برہم رشی سے کرایا۔ پنڈت سومدیو ... دیا کھیا ساتھ ساتھ کرتے رہے۔ جس کا ... پر بڑا پربھاؤ پڑا۔ بجینک مہاشہ امر سنگھ ... سندر بھجن ہوئے۔ بارات ... سے آئی ... کی طرف سے چار روپیہ پنڈت سومدیو ... اور ایک روپیہ مہاشہ امر سنگھ جی کو دکشنا ملی ... سبھا کو وید پرچار کے لئے اور پانچ روپیہ ... کی طرف سے کل نو روپیہ دان پراپت ہوا۔ ... سومدیو جی بافضل رسید دیئے گئے۔

... اپریل کو منڈل آریہ سماج میں پنڈت سومدیو ... ہمیں کیا کرنا چاہیئے اس وشے پر ... ویاکھیان ہوا۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا ... امر سنگھ جی کے سریلے اور رسیلے بھجن ہوئے ... سب کا دھنیواد کرتی ہے۔ اور پرماتما ... کرتی ہے۔ کہ وہ ادر بدھو جیر بخیو رہیں ... پریم دن دونا ہو۔

(منتری آریہ سماج سنگرور)

لالہ لال چند جی شرق پور نواسی کو صدمہ

آریہ سماج شرق پور کے بڑے اتساہی منتری مہاشہ لال چند جی کے سپتر جوان عزیز ست برت کی شادی کو جنگ ... برت سینیہ ... مرتیو ۲۵ مئی ۱۹۳۶ء کو ہوئی ہے۔ اس اکال مرتیو سے مہاشہ جی کو جو ناقابل تلافی صدمہ پہنچا ہے۔ اس کے لئے آریہ سماج شرقپور شریمان مہاشہ جی اور ان کے سب پریوار سے ہارد ک سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ مرتک کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور پریوار کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی شکتی بخشیں۔

رگھناتھ رام منتری آریہ سماج شرق پور

ہمیں لالہ جی کے ساتھ اس صدمہ جانکاہ میں دلی ہمدردی ہے۔ پرماتما سورگباشی بھائی کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور لالہ جی تھا ان کے پریوار کو اس صدمہ کو سچے آریوں کی طرح سہن کرنے کی شکتی عطا فرمائیں۔ (ایڈیٹر آریہ مسافر)

ہیڈ ماسٹر (۴) شریمان ٹھکر اج جی ہیڈ ماسٹر (۵) پنڈت رام نرائن جی ہیڈ ماسٹر (۶) بابو اودھم سنگھ جی ہیڈ ماسٹر (۷) شریمان لالہ نانک چند جی کھمورالہ (۸) شریمان گیجن لال جی ہیڈ ماسٹر (۹) شریمان دستادیو پرشاد جی اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر (۱۰) شریمان بھوشن سنت رام جی (۱۱) شریمان دیو راج سیٹھی جی (۱۲) سردار سند سنگھ جی منیجر (۱۳) شریمان نرسنگھ داس جی ہیڈ ماسٹر (۱۴) شریمان پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا اور ساتھ ہی ہم ان لگھت آریہ سجنوں کا ہاردک دھنیواد کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ رہ کر یاتریوں کے اوتارا اور ان کے ہر طرح کے آرام میں سہایتا دی ہے :-

(۱) بخشی ٹیک چند ... لال جی (۲) پنڈت جگن ناتھ جی (۳) شریمان لچھمی سہائے جی اور سیر گوجرانوالہ (۴) شریمان سدانگ جی (۵) شریمان پنڈت پرتھوی راج جی (۶) شریمان گلزاری مل جی (۷) شریمان شام لال جی (۸) شریمان لال چند جی شری (۹) پنڈت گورودت جی (۱۰) پنڈت سنت رام جی (۱۱) ڈاکٹر خوشی رام جی (۱۲) شریمان وید پرکاش جی (۱۳) سردار بھگوان سنگھ موضع کھرواں تحصیل سرسہ۔

ادھشٹاتا تارا چند
اوتارا کمیٹی اردھ شتابدی دیوکسو گورودت بھون لاہور

دھنیواد :-

اردھ شتابدی مہوتسو کے اوسر پر ان لکھت سجنوں نے اپنے ادھیکار کی بلڈنگ دے کر اور سوتم سے سے پرہمارے اور یاتریوں کے پاس پہنچ کر اتارا کے کاریہ میں سہایتا کی ہے اس کے لئے ہم ان کا ہردے سے دھنیواد ادا کرتے ہیں۔ (۱) شریمان بخشی رام رتن جی پرنسپل (۲) شریمان لالہ مہر چند جی پرنسپل (۳) شریمان دولت رام جی

اردھ شتابدی کی شاندار کامیابی
آریہ سماج جامپور کا پرستاؤ

آریہ سماج جامپور کا سپتاہک ست سنگ مورخہ ۱۹ اپریل ۳۶ء آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اردھ شتابدی مہوتسو کی نرو گھنتا پوروک اور شاندار کامیابی کا بہت ہرش ہیم ہرش پرگٹ کرتا ہوا اسبھا ادھیکاریوں مہانو بھاوؤں کو اس اپور سپھلتا پر ہاردک ودھائی دیتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اپنی اپار کرپا سے آریہ سماج کے ان سچے پروانوں کو ادھک سے ادھک بل اور اتساہ پردان کریں۔ جس سے وہ تمام بادھاؤں و مخالفتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے آریہ سماج کے جھنڈے کو اونچا رکھنے میں سمرتھ ہوں۔ پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوا۔

(گنیش دت سیکرٹری آریہ سماج جامپور)

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کے سماچار

اردھ شتابدی کے ایام میں ودیالیہ کی بھومی اور اس کی سندر بلڈنگ خاص طور پر لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ ودیارتھیوں نے متواتر چھ سات گھنٹہ تک پاٹھ لیتے ہوئے برہم یگیہ کو نہایت شردھا بھگتی محنت اور جانفشانی سے سرانجام دیا۔

ودیالیہ کے امتحانات کا نتیجہ نکل چکا ہے اور نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ اگرچہ اردھ شتابدی کے کارن اس میں تھوڑی سی تاخیر ہو گئی ہے۔ نئے ودیارتھی آرہے ہیں۔ آریہ سماج کے کام کا دائرہ دن بدن وسیع ہو رہا ہے اور اس کے لئے یوگیہ اپدیشکوں اور پرچارکوں کی اشد ضرورت ہے۔ آریہ سماج کے مشن اور رشی دیانند کے سندیش کو ہر خاص و عام تک پہنچانے کے لئے آریہ نوجوانوں کو میدان میں نکلنا چاہیئے۔ ان کی اس ٹریننگ کے لئے دیانند اپدیشک ودیالیہ ایک بہترین سنستھا ہے۔ جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی زیر نگرانی عرصہ ۱۱ سال سے نہایت خوش اسلوبی سے کام کر رہی ہے اور اس کے فارغ التحصیل طالب علم نہایت کامیابی سے آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ ویدک دھرم پرچار کی لگن والے نوجوانوں کو اس سنستھا سے لابھ اٹھانا چاہیئے۔ آریہ سماجوں کے پاس اگر ایسے نوجوان ہوں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ وہ انہیں شکشا گرہن کرنے کے لئے ودیالیہ میں بھیجدیں۔ اس طرح سے انہیں کام کرنے والے آدمی مہیا ہو جائیں گے۔ اور ان میں ہر کام کے لئے باہر کے لوگوں کا دست نگر نہیں ہونا پڑے گا۔ داخلہ کے خواہشمند صاحب کو جلد از جلد ودیالیہ میں پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ شروع سال سے پڑھائی میں شامل ہو سکے۔

نردیو کا دیہ تیرتھ
مکھیہ ادھیاپک دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور

ور کی ضرورت

ایک ۱۷ سالہ کنیا کے لئے جو پڑھی لکھی سوشیل اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ ایک یوگیہ کھتری ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ سداچاری ویدک دھرمی تندرست اور برسرروزگار ہو۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو :-

پرکاش معرفت ایڈیٹر "آریہ مسافر" لاہور

Gangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے اور اُن کا پربندھ

بھیرہ ۲۰ اپریل سے ۳ مئی ۱۹۳۶ء تک	سوامی برہمانند جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت بال مکند جی۔ مہاشہ کیسر چند جی۔ مہاشہ دھرم چند جی۔ مہاشہ بالکرشن جی۔
جھنگ مگھیانہ یکم مئی سے ۳ مئی ۱۹۳۶ء تک	پنڈت دھرم ورت جی۔ پنڈت الیشور چندر جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ مہاشہ آتم دیو جی۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی۔
چیچا وطنی " " " " "	پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت وشوناتھ جی۔ پنڈت لیکھ پال جی۔ مہاشہ ولشراج جی۔ مہاشہ اندرجیت جی۔
کیتھل (کمارسبھا) " " " " "	پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت میشور دیو جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ مہاشہ امر سنگھ جی۔ مہاشہ بھگت رام جی۔
ملتان چھاؤنی " " " " "	پنڈت رام چندر جی۔ شری چرنجیت لال جی۔ پنڈت ہردیال جی۔ سوامی دھیرانند جی مہاراج۔ مہاشہ ہرش چندر جی۔ مہاشہ کیسر چند جی۔
باجوا " " " " "	پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت منسا رام جی شاستراتھ کے لئے۔
لال کرتی انبالہ " " " " "	سوامی یوگانند جی مہاراج۔ پنڈت ستیہ پال جی۔ پنڈت رام سروپ جی۔ پنڈت راجیشور جی۔ مہاشہ فقیر چند جی۔ مہاشہ رام لال جی۔
نرواڑہ ۲ مئی سے ۳ مئی ۱۹۳۶ء تک۔	پنڈت سمر سنگھ جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی۔ پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے۔ پنڈت راجیشور جی۔ مہاشہ بہاری لال جی۔ مہاشہ مکند لال جی۔
ٹانگ " " " " "	سوامی یوگانند جی مہاراج۔ پنڈت رام سروپ جی۔ مہاشہ رام لال جی۔ مہاشہ فقیر چند جی۔
فیروز پور شہر ۸ مئی سے ۱۰ مئی " " "	پروفیسر راجیندر کرشن کمار جی۔ پنڈت راجیشور جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت دھرم ورت جی۔ مہاشہ بہاری لال جی۔ مہاشہ فقیر چند جی۔
کرور " " " " "	سوامی ودیانند جی مہاراج۔ پنڈت رام چندر جی۔ پنڈت ہردیال جی۔ پنڈت آتم دیو جی۔ مہاشہ اودے سنگھ جی۔
پشاور صدر " " " " "	پنڈت سداشیو جی۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ ساز۔ پنڈت ولبھتی جی۔ پنڈت ایشور چند جی۔ مہاشہ کیسر چند جی۔ مہاشہ ٹھاکر رام جی۔
ہریانہ " " " " "	پنڈت چندر بھانو جی۔ لالہ ہردیال جی۔ پنڈت وشوناتھ جی۔ مہاشہ بھگت رام جی۔ مہاشہ سوتم دیو جی۔
ٹوپی میرپور " " " " "	پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت بال مکند جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی۔ مہاشہ ہرچند جی

(باقی آئندہ)

آریہ سماج جاموں کا وارشک ورن

سمت ۱۹۹۲

یہ آریہ سماج ۳۱ اکتوبر ۱۸۹۱ء مطابق ۲۹ اسوج سمت ۱۹۴۸ بکرمی کو سورگ واسی شری پنڈت چرنجی لعل جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے شبھ ہاتھوں سے ستھاپت ہوا تھا ارتھات آریہ سماج کو ستھاپت ہوئے پینتالیس ورش ویتیت ہو چکے ہیں۔ سال ۱۸۹۹ء تک اس سماج کی پرارمبھک اوستھا رہی بسال ۱۹۰۰ء سے اس سماج نے ادھک اتساہ سے کام کرنا آرمبھ کیا۔ اور تب سے یہ آریہ سماج اپنا وارشک اتسو بڑے سماروہ اور سپھلتا سے مناتی رہی ہے۔ گت چار ورشوں سے وارشک اتسو سے ایک ہفتہ پورو ایک برہم یگیہ کی پرتھا جاری کی ہوئی ہے۔ جو سمپورن یجروید سے کیا جاتا ہے۔

اس سماج کا پرچار اور پربھاؤ اس نگر میں پرایہ بہت اچھا ہے، چھوٹے بڑے کل کے نرناری اس سبھا کے سبھاسد اور سہائک ہیں چونکہ نام سبھا سدی پر کرانے میں سداچار کا وشیش دھیان رکھا جاتا ہے اس لئے سبھاسدوں اور سہائکوں کی کل سنکھیا ۹۰ ہے۔ ویسے عام جنتا آریہ سماج کا لوہا مانتی ہے۔ اور آدر سمان کی درشٹی سے دیکھتی ہے۔

اس ورش نمن لکھت ادھیکاری ہیں

۱۔ پردھان:۔	شری چودھری سوطبراج جی
۲۔ اُپ پردھان:۔	" دیوان جھانگی رام "
۳۔ منتری:۔	" گنیش دت آریہ سیوک
۴۔ اُپ منتری:۔	" لالہ مولچند جی
۵۔ کوشادھیکش:۔	" لالہ چوتھو رام جی
۶۔ کوٹنیٹ:۔	" چودھری دسندھ رام جی
۷۔ پستکادھیکش:۔	مہاشے امرناتھ جی

اس ورش سماج کے ۵۱ ساپتاہک ادھیویشن ہوئے ساپتاہک ست سنگ اتوار کو ہوتا ہے۔

اس سماج کے ادھین ایک نولیوک سبھا انساہ سے کام کر رہی ہے۔ جس کا ساپتاہک ست سنگ ہر بدھ وار راتری کے سمے ہوتا ہے مختلف وشیوں پر واد وواد کانفرنس پرایہ ہوتی رہتی ہیں

اسکے علاوہ آریہ کمار سبھا بھی قائم کی گئی ہے جس کے سنرکشن حکیم بہاری لعل جی ہیں جنہیں آریہ سماج سے خاص لگن ہے۔ استری سماج کا ساپتاہک ست سنگ ہر شکروار کو ہوتا ہے۔

ویدک پاٹھشالہ جو سورگ باشی شری یان لالہ گلس ملن جی کے پرشارتھ سے یکم جنوری ۱۹۱۰ء کو ستھاپت ہوئی تھی جس میں چار شرینیوں تک شکشا دی جاتی ہے۔

ہری کنیا پاٹھشالہ:۔ جو ۱۳ مارچ ۱۸۹۹ء مطابق ۲ چیت سمت ۱۹۵۵ کو بھائی ہری سنگھ کے دان سے ستھاپت ہوئی تھی۔ عرصہ ۴۶ سال سے بڑی سپھلتا کے ساتھ کام کر رہی ہے۔

آریہ مہلا ودیالیہ:۔ اس ودیالیہ کی ستھاپنا اپریل ۱۹۲۷ء کو استری جاتی سے موجودہ اودیا کی لہر کو روکنے کے اتم بھاؤوں سے پریرت ہو کی گئی تھی۔ کورس تین سال کا رکھا گیا ہے۔ پاٹھ ودھی کنیا گورکل کی سکیم کے آدھار پر ساٹھ روپے کے لگ بھگ غریب ودیارتھنیوں اور کنیاؤں کو وظیفہ کے طور پر سہائتا دی جاتی ہے۔

شری سوامی ودیانند جی۔ شری سوامی سیوکانند جی۔ شری پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار منتری سبھا۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت ودیالنکار۔ پنڈت سوریہ دیو جی۔ پنڈت آسا جی شاستری۔ پنڈت وید ورت جی برہمچاری سین جی گورکل کانگڑی۔ پنڈت بالکرشن جی سناتک۔ پنڈت ہربھجن لال جی۔ پنڈت وشوناتھ پنڈت سچے دیو جی۔ پنڈت پربھ دت جی۔ پنڈت دیا شنکر جی۔ شریمتی شکیل کماری جی۔ مہاشہ جی۔ مہاشہ راجپال جی۔ مہاشہ جگدیش چندر جی مہاشہ بالکرشن جی و مہاشہ دلیسراج جی اپدیشکان پرچار ارتھ اس ورش یہاں پدھارے۔

اناتھ سہائتا فنڈ۔ آریہ سماج جاموں نے فنڈ کچھ کال سے جاری کر رکھا ہے۔ اس فنڈ سے کیبھاگت استری پرشوں غریب بیواؤں اناتھوں کو ہر ماہ اور وقتاً فوقتاً جنس پر نقدی کی صورت میں سہائتا دی جاتی ہے شری بھوجراج جامپور لو اسی حال مالک انگلش بک ایجنسی نے اس مد میں کافی سہائتا دے جو خاص شکریہ کے مستحق ہیں

واچنالیہ:۔ آریہ سماج نے جنتا کے فائدے کے لئے ایک واچنالیہ کھول رکھا ہے۔ اس پر ۱۲/- سالانہ کے لگ بھگ خرچ ہوتا ہے اور اس سے ہر خیال کے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

سنسکار:۔ گت ورش میں کل ۱۲ سنسکار ہوئے۔

کوئٹہ بھونچال فنڈ:۔ پرشوں استریوں کی جیب سے ۱۶۵/- روپے کی رقم پردان کی جس میں ۵۰/- روپے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سہائتا فنڈ میں بھیجے گئے۔

آمدنی و خرچ:۔ سال زیر رپورٹ میں آریہ سماج کی کل آمدنی ۳۰۰۴/- روپے ہوئی اور خرچ ۳۷۸۹/۹/۹ ہوا۔

گنیش دت منتری

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...ودھاوا جیو تشن ہوتے ہیں پہلا ادھیویشن
...دوار اور اندر کا ر سبھا کا ۔ پہلا ادھیویشن شکروار
...۵ بجے سے شروع ہو کر رات کے آٹھ بجے
...اس میں ہون ۔ سندھیا کے بعد ستیارتھ
...کتھا ہوتی ہے ۔ اور بعض اوقات دیاکھیان
...ہوتا ہے ۔ کار سبھا کا ادھیویشن اتوار کی
...پانچ بجے شروع ہو کر آٹھ بجے ختم ہوتا ہے
...ادھیویشن میں کوئی مقابلہ کا عنوان بحث کرنے
...رکھا جاتا ہے ۔ لڑکے زیر بحث عنوان پر
...بحث کرتے ہیں اور آخر میں ادھیکش جی لڑکوں
...کے متعلق اپنی رائے ظاہر کر کے انہیں
...ہدایات اور نصیحت دیتے ہیں ۔ آئندہ
...کے لئے مضمون کا چناؤ کرنے کے بعد شانتی
...کاروائی سماپت ہوتی ہے ۔ ۱۰ سے
...روزانہ ۵ بجے سے ۱/۲ ۷ شام تک سماج مندر
...لڑکوں کو دھنی کی ڈرل لاٹھی چلانا اور سندھیا وغیرہ
...جاتی ہے ۔ لاٹھی سکھانے کا کام ماسٹر
...جی کے سپرد ہے ۔
...تاریخ ۱۷ مارچ کو کمار سبھا کا نیا چناؤ ہوا اور
...حسب ذیل ادھیکاری چنے گئے ۔
...شنکر اودیارتھی پردھان ۔ سی شنکر اودیارتھی
...اپ پردھان ۔ ڈی وشوناتھ اودیارتھی منتری ۔
...ودیارتھی اپ منتری ۔ کاشی ناتھ راؤ
...کوشادھیکش ۔ مالک اور نہشنر پستکادھیکش
...عامل کامریہ اور متمنت راؤ انترنگ سبھا ۔
...سبھاسد ۔

...سماج کی جانب سے بتاریخ ۲۵ فروری کو
...اتسو منایا گیا اس موقع پر ہون آدی
...بھجنات پنڈت لیکھرام جی کے جیون پر دیاکھیان
...شہید نمبر سے ایک نظم ناظرین کے سامنے
...کر سنا دی گئی ۔
اسکے بعد ہولی کا پرو بتاریخ ۷ مارچ بڑے
...شاندار طریقے سے منایا گیا ۔ ہولی کی شام میں
...قریب کے مٹھ میں دیاکھیان کا پربندھ
...گیا تھا ۔ لوگ بہت آئے تھے ۔ قدیم آریہ ورت
...اور اب اسکی گری ہوئی حالت ۔ اسکو پھر
...پر پہنچانیکی کون کوشش کر رہا ہے
...عنوان پر دیاکھیان ہوا ۔ اسکے دوسرے
...دھولنڈی کی صبح نگر کیرتن نکلا ۔ کمار سبھا
...اشتہار چھپوائے تھے اور ان میں لوگوں
...پرارتھنا کی تھی کہ وہ انگ دھول وغیرہ نہ کھیلیں
...پرارتھنا پتر لوگوں میں تقسیم کئے گئے
...ہولی کی بری رسموں کے متعلق اور
...آریہ ورت کی اجول سنسکرتی کے متعلق بھی
...شام کو بھی نگر کیرتن نکلا شام
...کیرتن کے بعد مذکورہ مٹھ میں قدیم زمانے
...کس طرح مناتے تھے اور آج کل لوگ

کس پرکار مناتے ہیں ۔ اس سے کیا کیا نقصان
ہوتے ہیں ۔ اور اب کس طرح ہولی منانی چاہیے "
کے عنوان پر دیاکھیان ہوا ۔

بتاریخ ۳۱ مارچ کو اسی مٹھ میں رام نومی کا
پرو منایا گیا ۔ کاروائی ٹھیک ۱/۲ ۷ بجے شام سے
شروع ہوئی پرارتھنا کے بعد رامائن سے متعلق
بھجن گائے گئے ۔ اسکے بعد رام چندر جی کے جیون
پر دیاکھیان ہوا ۔ اس دیاکھیان میں جو جو جھوٹ
گھڑت اور غیر ممکن باتیں مثلاً سیتا جی کا ہل چلاتے
وقت کھیت میں سے نکلنا ۔ ہنومان جی کا بغیر
پتا کے پیدا ہونا ۔ اور ہنومان جیسے چاروں ویدوں
کے پنڈت کو دم والا بنانا " جو رامائن میں لوگوں
نے سیکھے ہیں ۔ کھنڈن کیا گیا ۔ اس موقعہ پر
لوگوں نے شنکا بھی کئے ۔ ان کا معقول جواب
بھی دیا گیا دیاکھیان کے پیچھات جنتا میں
" آریہ سماج کیا ہے ، آریہ سماج اور مورتی پوجا ،
اور ویدک سندھیا " کے ٹریکٹ مفت تقسیم کئے
گئے ۔ شانتی پاٹھ اور جے گھوش کے ساتھ
کاروائی سماپت ہوئی ۔
(منتری آریہ سماج حمنا آباد)

آریہ سماج جامپور کا واشک چناؤ

آریہ سماج جامپور کا سالانہ چناؤ مورخہ
۲۶-۱-۳۶ کو حسب ذیل ہوا :-
پردھان :- شری چودھری سوہیر اج جی
اپ پردھان :- شری دیوان جیا تگی رام جی ۔
منتری :- گنیشدت آریہ سیوک ۔
جائنٹ منتری :- شری لالہ موہن چند جی ۔
اپ منتری :- مہاشہ ایشوردت جی بھاٹیہ
کوشادھیکش :- لالہ چھتو رام جی ۔
اکونٹنٹ :- شری چودھری دشرتھ رام جی ۔
پستکادھیکش :- پنڈت بشمبر دت جی ۔
ان کے علاوہ (۱) شری ڈاکٹر جیون لال جی
(۲) مہاشہ تیجو رام جی (۳) دیوان اتم چند جی
(۴) لالہ تارا چند جی (۵) ماسٹر چرن رام جی ۔
(۶) مہاشہ دولا رام جی ممبران انترنگ سبھا
چنے گئے ۔
(گنیشدت منتری آریہ سماج جامپور)

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کا سالانہ انتخاب

پردھان :- شری پنڈت دتاتریہ راؤ جی وِدیا
النکار بار ایٹ لا حیدر آباد
اپ پردھان :- شری شام لال جی وکیل اودگیر
منتری :- بنسی لال وکیل ہائیکورٹ ۔
اپ منتری :- شری رام چندر جی اودگیر

ہائی کورٹ ۔
کوشادھیکش :- شری سترمہاب راؤ جی ساہو کار
انترنگ سبھا کے سبھاسد :- شری نند جی
حیدر آباد ۔ ونید جی اورماد ۔ بیرا من جی اودگیر
بالکرشن جی آریہ بلارم ۔ گنپت راؤ جی گھٹکے علم ۔
رام سروپ جی ساہو را یچور ۔ گنیش لال جی ہنگولی
تلسی رام جی عثمان آباد ۔ چتو لال جی دھارواڑ ۔
(بنسی لال وکیل ہائیکورٹ سیکرٹری)

آریہ سماج ننکانہ صاحب کا چناؤ

(۱) آریہ سماج ننکانہ صاحب کا سالانہ چناؤ برائے
۱۹۳۶ء مورخہ ۱۹ ساپریل کو دفتر آریہ سماج میں
مندرجہ ذیل ہوا ۔
پردھان :- مہاشہ لکھمیداس جی صراف ۔
اپ پردھان :- " لال چند جی صراف ۔
منتری :- " دیوان چند جی بزاز
اپ منتری :- " ہربنس لال
خزانچی :- " ہنس راج جی جنرل مرچنٹ
لائبریرین :- " لکھمن لال جی ۔
ممبران انترنگ سبھا :- مہاشہ سرداری لال جی ۔
صراف ۔ بابو میلا رام ۔ مہاشہ سرداری لال جی ناظر
مہاشہ بھگت سنگھ ۔ مہاشہ سوداگر مل بزاز
(۲) مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوئے :-
(۱) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ مورخہ ۵ و ۶ و ۷
جون ۱۹۳۶ء کو منعقد کیا جاوے ۔ جس کی آریہ پرتی
ندھی سبھا نے ویدی ہے ۔
(۲) چونکہ آریہ سماج ۱۹۳۵ء میں کچھ قرض
ہو گیا ہے ۔ اس واسطے ایک سال کے لئے مقامی
آریہ سماج اور وید پرچار فنڈ کے علاوہ کسی اور
انسٹی ٹیوشن کو چندہ نہ دیا جاوے ۔ اور آریہ سماج
کے پردھان و منتری کسی بھی ممبر کے پاس سوائے
مندرجہ بالا دونوں انسٹی ٹیوشنوں کے دان لینے
نہ جاویں ۔ تا کہ اس سال میں سابقہ قرضہ اتارا جاوے
(دیوان چند منتری آریہ سماج)

ڈاکٹر کی آوشیکتا :-

گوروکل کروکشیتر میں برہم چاریوں کی سیوا کے
لئے ایک ریٹائرڈ آریہ ڈاکٹر کی آوشیکتا ہے
جو آریہ سجن بنا دیتن یا کرائے یا خرچ لے کر
کام کرنا چاہتے ہوں ۔ تو وہ جلدی مہتمم گوروکل
کروکشیتر سے پتر ویہار کریں ۔

آریہ سماج سرینگر کا انتخاب :-

پردھان :- پنڈت دینا ناتھ جی مخمو
اپ پردھان :- پنڈت جانکی ناتھ ودیارتھی
منتری :- پنڈت شمبھو ناتھ جی بی ۔ اے
اپ منتری :- شری رادھا کرشن جی ۔

پستکادھیکش :- شری کاشی ناتھ جی ۔
انترنگ سبھاسد :- شری پریم ناتھ جی سادھو ۔
شری سروانند جی ۔ شری جانکی ناتھ جی ۔ شری
پرتھوی ناتھ جی ۔ (منتری)

آریہ سماج سرائے سدھو :-

پردھان :- لالہ تیجو رام
اپ پردھان :- لالہ گنگا رام جی حکیم ۔
" " :- لالہ نند لال جی آنند
منتری :- گنیشدت آریہ
پھوہ دت و اپ منتری :- مہاشہ پربھودت جی
پستکادھیکش :- لالہ را مدتہ مل جی ۔
بستکادھیکش :- مہاشہ شنکر داس جی ۔
ادھیکاریاں کے علاوہ لالہ آتم پرکاش جی لالہ
نند لال جی ممبران انترنگ سبھا کا چناؤ ہوا ۔
(گنیشدت آریہ منتری آریہ سماج ہذا)

(صفحہ ۱۶ سے آگے)

درش دکھلایا ۔ سکھر والی ٹولی نے تو کمال ہی
کر دیا ۔ ان کی پرچار بھگتی نگے روپ میں
ناچ رہی تھی ۔ بوڑھے سجن ناچتے اور تالیاں
بجا بجا کر جیسا مستانہ وار پرچار کر رہے تھے
وہ بڑی دیر تک لا محدود سیوں کو یاد رہنے
پر مجبور کرے گی ۔ کہ آریوں کا اور دھرم شتابدی
مہا اتسو اور اس کا شاندار جلوس کسی معرکہ کی
چیز تھی ۔
بچلہ کی دوکان سے جلوس پر پھولوں کی
ورشا ہوتی رہی ۔ شری مہاشہ ہنس راج جی شری
لالہ مہر چند جی پردھان کالج کمیٹی نے اپنے
ہاتھوں سے آچاریہ رام دیو جی اور پنڈت گیان چند
جی کو پھولوں کے ہار پہنائے ۔ جو دلی عقیدت
کا اظہار کر رہے تھے بشاردیہ کریا وی نے اپنی
پالیسی اتنی اچھی رکھی ۔ جس سے بڑی مدت سے
بچھڑے ہوئے کالج سیکشن کے بھائی بھی
بغلگیر ہو سکے ۔ میری دانست میں یہ پہلا موقعہ
ہے ۔ جبکہ کالج والوں نے گوروکل پارٹی کو
اتنا زبردست سپہیوگ دیا ہو ۔
آچاریہ رام دیو جی اور اتساہی نوجوان پنڈت
گیان چند جی کی تپسیا اور سیوا کا ہاتھ رہا ہے
اتہ آشا ترت سمیتا یہ آریہ جگت کی طرف سے
موجودہ ادھیکاریوں کو ودھائی ہو ۔ ودھائی ہو
ودھائی ہو ۔

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ
ضرور دیں ۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ۔
(مینیجر)

Gangotri Gyaan Kosha

نے کیا۔ وہاں جاکر جو درشیہ دیکھا۔ اس کی بھی یاد ابھی تازہ ہے۔ جی کرتا ہے۔ کہ اس یاد کو قلمبند کر ڈالوں۔ میں نے متھرا شتابدی دیکھی اور پھر اردھ شتابدی بھی۔ بلا خوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ لاہور اردھ شتابدی بھی اسی نگر کا مہوتسو تھا۔ اردھ شتابدی کے متعلق ایک اور یقیناً ایک ہی رائے ہے۔ کہ یہ مہوتسو نہایت کامیاب رہا ہے۔ اُمیدسے بڑھ کر سپھلتا ملی ہے۔ یہی الفاظ تھے۔ جو ہر جگہ سے سنائی دیتے تھے۔ ہاں یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ ان ہی دنوں لکھنؤ میں آل انڈیا کانگریس کا اجتماع عظیم تھا۔ اور ساتھ ہی امرتسر میں خالصہ کانفرنس کا دور دورہ تھا ان دونوں کے ساتھ پڑنے کے باوجود اردھ شتابدی کو اتنی کامیابی خاص معنی خیز بات ہے۔

جس جلسہ میں آریہ سماج کی ساری خلق اکٹھی ہو۔ وہاں کامیابی کے سوا دوسرا نتیجہ نکل ہی کیا سکتا تھا۔ اس شبھ اوسر پر پدھارنے والے سجنوں میں سے قابل ذکر نام یہ ہیں۔ شری نارائن سوامی جی مہاراج سارودیشک سبھا۔ شری مہاتما ہنسراج جی شری دیوا جی وارد ھا آشرم۔ آچاریہ دیو شرما جی شری پنڈت ساؤ لیکر جی۔ شری ڈاکٹر بھگوان داس جی بنارس۔ شری سر ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ وہ

اردھ شتابدی مہوتسو کی جھلکیاں

شری مہاشہ گنیش دت جی ———— جام پور

منشی پریم چند جی بنارس وغیرہ وغیرہ۔

مہوتسو کا پروگرام بنانے والے دماغ کی داد دینی پڑتی ہے۔ کہ چار دنوں کے تھوڑے سے وقت میں نہایت ضروری مسائل پر کافی روشنی ڈالی گئی۔ سوامی کہیاں اور انجمنوں کے علاوہ کئی سمیلن شدھی وید سمیلن۔ آریہ سمیلن۔ پنجابی سمیلن۔ برہمچریہ سمیلن۔ ہندی بھاشا سمیلن۔ آریہ یووک سمیلن دو ساستر سمیلن۔ مہیلا سمیلن۔ بزم مشاعرہ اور ٹورنامنٹ وغیرہ ہر طبقہ کی کشش اور دلچسپی کا خیال رکھا گیا۔

سمیلنوں کے پردھان پد پر اُسی اُسی مضمون کے نمایاں قابل قدر اصحاب کو سشوبھت کیا۔ وید سمیلن کے پردھان پنڈت ساتولیکر جی چنے گئے تو برہمچریہ سمیلن کے لئے آدتیہ برہمچاری شری ونوبا جی کو واردھا جیسے دور دراز مقام سے کھینچا گیا ہندی بھاشا سمیلن کے لئے مشہور فسانہ نگار منشی پریم چند جی کو بنارس سے لایا گیا۔ پھر ہر ایک سمیلن سے پہلے

اس رشی کے یوگی وید منتروں دوارا پرارتھنا ہوتی رہی۔ انسانی کاریہ آرمبھ ہونے سے پہلے ایشوری بانی وید کا پاٹھ کرنا کتنا ساتوک جذبہ ہے۔ دو ہاتھ کو تقویت دینے کا اعلیٰ ساد ھن۔ سنسکرت بھاشا میں مقابلہ ایک نئی جدت تھی۔ گورنمنٹ کالج۔ سناتن دھرم کالج۔ اورینٹل کالج وغیرہ کالجوں اور گوروکلوں کے ودیارتھیوں میں کھلا مقابلہ تھا۔ اس میں گوروکل کانگڑی کا برہمچاری جگن ناتھ چودھویں شیری میں اور اورینٹل کالج کا ودیارتھی ایک درجہ پر رہے اور دوسرے درجہ پر کنیا گوروکل کی برہمچارنی شریمتی شانتا دیوی تھی۔ گوروکل کی اور خصوصیات کے علاوہ دھارا پرواہ بولنے میں بھی دوسروں سے گوئے سبقت لے گئے۔

مہوتسو میں کریم سائڈ کی طرف پوری توجہ دی جاتی رہی۔ چاروں دنوں سے برہد یگیہ ہوا۔ روزانہ سمپلت سدھیا ہوتی رہی۔ کانووڈ کی جلسہ میں بھی ہون یگیہ کو جاری رکھا گیا۔ یہاں تک کہ جلوس کے

گئی۔ اور سمیہ کا ریتی کرسن جی ...
سال کا پربھو کیرتن جو چار سو ...
ہر دیوں کو رجھانے والی تھی ...
میٹھی راگنیاں زیادہ اثر پیدا ...
اچھا ہو۔ اگر آریہ سماجیں اس ...
پرتھا کو جاری کریں۔ تاکہ ...
نصیب ہو۔

سنگھٹن کے پجاری آریہ ...
کیسری پگڑی باندھے دکھائی ...
کی وجہ سے پگڑی بے ڈھنگی ہو ...
پیدا کرنے والی تھی۔ شاندار جلوس ...
بجلی سی کوندتی رہی۔ ایک روزانہ ...
مطابق لاکھ سر ہی سر نظر آتے ...
لاکھ سر کیا عجیب اثر پیدا کر سکتے ...
دیکھتے اور صرف دیکھنے سے ہی ...
دیوتوں کو ہزاروں کی تعداد میں گروہ ...
میں گیت گاتے اور جھوم جھوم کر ...
دیکھا۔ تو دل پر ایک عجیب کیفیت ...
جو بیان سے باہر ہے۔ اندرے ...
سماج نہیں مر سکتا۔ جبکہ ماتری شکتی ...
لیا ہے۔ یہ نہ صرف زندہ رہے گا ...
اور پھیلے گا۔ باہر کے آریہ سماجوں ...

سوادھیائے منجری کا ساتواں پشپ

امر شہید شری سوامی جی مہاراج کے اپدیشوں کا سنگرہ

دھرم اپدیش

آریہ پُرشوں کیلئے یہ گرنتھ ایک اصولیہ اُپہار ہے۔ اس ... ایک ایک کاپی ہر ایک آریہ پریوار اور آریہ سماج میں ... ودشیک ہے۔ کاغذ عمدہ۔ چھپائی نہایت اعلیٰ ... دو حصوں میں چھپی ہے۔ ہر ایک حصہ کا دام ۱۲/

محصول ڈاک بذمہ خریدار

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

ویدک روپ

لیکھک شری پنڈت دیو شرما جی ابھے ودیا النکار۔ آچاریہ گوروکل کانگڑی

یہ وہی گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے آریہ اخبارات تتھا ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے ویدک تعلیم کی باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے روز مرہ کے لئے ایک ایک منتر مقرر ہے۔ پہلے وید منتر دیا ہے۔ اس کے منتروں دوارا پرارتھنا کی گئی ہے آخر میں ارتھ دیا گیا ہے ہر ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ہے۔

یہ گرنتھ تین حصوں میں چھپا ہے

پرتھم کھنڈ میں چار ماہ ہیں۔ چیتر۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ

دوسرے کھنڈ میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج۔ کارتک چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ۱۰ع

تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماہ۔ پھاگن چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ۱۰ع

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوائیے۔ ورنہ اگلے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی۔

نوٹ:۔ یہ پستکیں گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ **پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور**

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

تصنیف کو سماج کی پھیلاؤ ہر طرف

تعلیم دیپک کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن
دھرم ویر شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

آریہ مسافر

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ۱؍

ہفتہ وار لاہور

ایڈیٹر :- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक :- आर्य्य मुसाफिर लाहौर

آریہ مسافر
ویدک دھرم
کا
سچا پرچارک اور
سبھا کا ہفتہ وار گزٹ ہے
آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجئے
(مینجر)

جلد ۱۷} اتوار ۱۲ جیٹھ سمت ۱۹۹۳ بکرمی - دیانند ابد ۱۱۲ - مطابق ۲۴ مئی سنہ ۱۹۳۶ء {نمبر ۲۲

رشی دیانند کی جے

فخر الشعراء شری شگن چند جی روشن وکیل پانی پت

رشی سوامی دیانند بچا لو ہم کو — آ پھنسے دام مصیبت میں نکالو ہم کو
بحرِ تباہی سے چھڑا لو ہم کو — ہے یہی وقت مدد آؤ سنبھالو ہم کو
تم جو ہو ماہِ ضیا تو ہمیں ہالا کر دو
نور سے اپنے یہاں آ کے اُجالا کر دو

پل بھر بھی ہمیں جینے کی اُمید نہیں — دردِ دل کس سے کہیں جبکہ تم ہی پاس نہیں
آنے کا وعدہ کیا آئے مگر پاس نہیں — وعدہ و قول کا کیا تم کو ذرا پاس نہیں
دل میں یہ ٹھانی ہے کیا دور جو ہٹتے جاؤ
درد مندوں کی کہانی بھی تو سنتے جاؤ

کرم کی چلتی ہوئی جو تھی ہماری کشتی — عین گرداب میں ہے سوامی جی اب آ کے پھنسی
خستہ حال ہیں اپنی جو کرے غمخواری — ماسوا آپ کے ہمت نہیں رکھتا کوئی
آبِ حیواں کے سمندر کا کنارا تم ہو
ڈوبنے والوں کا اے سوامی سہارا تم ہو

رشی تیری زمانے پہ سدا مہر ہوئی — اے دیا شاہ تو مہر کر دے دیا ہم پر بھی
بیماروں کی گر جلد خبر آ کے لی — تجھ کو ہی گائیں گے اور گائیں گے مہما تیری
تا دمِ زیست ترا گائیں گے گن اے سوامی
منہ سے نکلے گا سدا نغمۂ سوامی سوامی

تم وہ ہو کہ ہے ہر اک گاتا ترانہ جس کا — آج کل نوک زباں پر ہے فسانہ جس کا
اب تلک دل میں کھٹکتا ہے نشانہ جس کا — عاشق و شیفتہ ہے سارا زمانہ جس کا
جس نے آ کر کے یہاں دنیا کا اُدھار کیا
تھوڑے ہی عرصہ میں جا بجا اُپکار کیا

تیری تعلیم کو ہیں ایک ہی سمجھیں سارے — ہر طرف سوامی ہی سوامی کے ہوں جے جیکارے
باتیں سب تیری تصور رہوں فلک کے تارے — ہوں اشارات تو تک جان سے پیارے پیارے
نام کی تیرے سدا مالا رٹے جاؤں میں
تیری ہی دھن میں ہوں لولین یا مر جاؤں میں

ہو وہی تو بھی رشی اور وہی پھر ہم ہوں — سر ہوں تسلیم کے اور پاؤں میں تیرے خم ہوں
رعد کی طرح ڈھل بیش کے زیر و بم ہوں — ہو وہی اوم لکھا اور وہی پرچم ہوں
یا الٰہی وہ سماں زندہ دوبارہ ہو جائے
ایک دفعہ اور وہی سرگ نظارہ ہو جائے

تیرے اُپدیش حقیقی وہ رشی تیرے بچن — یاد آتا ہے ہمیشہ ہمیں تیرا جیون
مونس دیار وطن اور ہمارے محسن — تجھ بن ہے گلشن ہند آج ہوا ویران بن
آ کے پھر خارستان کو وہی گلشن کر دے
خانۂ تار کو پھر چاند سا روشن کر دے

ہون سامگری ویگیہ کے متعلق سب سامان سیتا رام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرماویں۔

Gyaan Kosha

ڈاکٹر امبیدکر اُس دن گاندھی جی سے ملنے یہاں آئے تھے۔ اُن دونوں میں جو بات چیت ہوئی۔ وہ بالکل خانگی تھی۔ اخباروں کے لئے نہیں تھی۔ آپس میں ہم نے یہ طے کیا تھا۔ کہ اس کی ہم کوئی چرچا نہیں کریں گے۔ لیکن ان کے یہاں آنے سے اور باتوں کے ساتھ ساتھ مجھے ڈاکٹر امبیدکر کے نکٹ پریچے میں آنے اور اُن کے جیون کی کچھ ایک باتوں کو بہت نزدیک سے جاننے کا اوسر ملا۔ اپنے جیون کی جو باتیں انہوں نے مجھے بتلائیں اُس سے ہمیں ان کو سمجھنے میں کافی مدد مل سکتی ہے۔ جو لوگ گاندھی جی کے پاس جا جا کر ڈاکٹر امبیدکر کی برائی کرتے ہیں۔ انہیں گاندھی جی نے بار بار بھرتسنا دے کر واپس لوٹایا ہے۔ انہوں نے اُن سے کہا ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر کو جو کچھ بھگتنا پڑا ہے۔ اس سے اُنہوں نے اتنا ہی نہیں بلکہ اس سے بھی ادھک کڑوا اور اگر ہونے کا حق ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر کو ہندو دھرم میں کیوں نہیں رہنا چاہیئے۔ یہ بات خود انہوں نے مجھے سنکشیپ میں اس طرح بتائی۔

رتناگری ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں دپولی میں انہوں نے کہا میں پیدا ہوا تھا۔ اور اپنے بچپن میں جو کچھ شکشا وہاں اِتنی تھا وہاں پا سکتا تھا۔ وہ میں نے پراپت کی۔ لیکن جب آپ یہ جانیں گے۔ کہ وہاں مجھے ہینہ جاتی کے انیہ بالکوں کے ساتھ سکول سے باہر بیٹھنا پڑتا تھا۔ تو آپ سہج ہی یہ کلپنا کر سکتے ہیں۔ کہ وہاں کتنی شکشا مجھے مل سکی ہوگی۔ کسی بھی کلکھشا کے کیوں نہ ہوں۔ دلت جاتیوں کے سبھی بالکوں کو سب سے الگ ایک ساتھ بیٹھنا پڑتا تھا۔ اور انہیں پڑھانے کی فکر کوئی بھی نہیں کرتا تھا۔ ادھیاپک صرف یہ پوچھ لیتے تھے کہ ہم نے اپنا پاٹھ پڑھ لیا ہے۔ اور بس۔ وہاں سے میرے پتا نے مجھے ستارا بھیج دیا۔ اور میں ستارا کے ہائی سکول میں پڑھنے لگا یہاں مجھے ایک الگ بنچ پر بیٹھنا پڑتا تھا۔ تقدیر ساتھ دیتی۔ تو میں سنسکرت کا ابھیاس کرتا۔ پرنتو سنسکرت کے پنڈت جی نے مجھے اپنے یہاں نہیں لیا۔ اس سے مجھے فارسی لینی پڑی میرے پتا ایک اوکاش پراپت فوجی افسر تھے جنہیں پچاس روپے ماہوار پنشن ملتی تھی۔ اس لحاظ سے وہ مہیم شیریں کے بہت ہندوؤں سے زیادہ پر تشٹھت تھے۔ لیکن اتنے پر بھی ہم کسی نائی سے بال نہیں بنوا سکتے تھے۔ کٹمب کے پانچ چھ آدمیوں کی حجامت میری بہن ہی بنایا کرتی تھی ستارا کی ان کٹھنائیوں سے تنگ آ کر میں بمبئی گیا اور وہاں کالج میں داخل ہو گیا۔ کالج میں بھرتی ہونے ... بڑودہ ...

ڈاکٹر امبیدکر کی سوچ میں ڈالنے والی کہانی

ہندو دھرم کے ٹھیکیداروں کی عجیب و غریب ذہنیت کا تذکرہ

سارے بڑودہ میں ایک مکان بھی کرایہ پر نہ ملا

(لیکھک شری مہادیو جی ڈیسائی)

پڑ گئی۔ اور انہوں نے میری چھاترورتی لگا دی۔ بی۔اے پاس کرنے پر مجھ سے بڑودہ جانے کے لئے کہا گیا۔ اور وہاں مجھے ایک فوج میں لفٹیننٹ بنا دیا گیا۔ تب جہاں میری جاتی کے انیہ لوگ رہتے تھے۔ مجھے بھی وہاں اپنے رہنے کی ویوستھا کرنی پڑی۔

اس کے بعد مجھے بڑودہ سے چھاترورتی پا کر امریکہ جانے اور کولمبیا وشو ودیالیہ سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری پراپت کر کے واپس بڑودہ آنے کی بات ہوئی۔ انہوں نے کہا۔

آپ کیا سمجھتے ہیں کہ وہاں میرا کس طرح سے سواگت کیا گیا۔ بڑودہ جیسے بڑے شہر میں میرے رہنے کو کوئی کمرہ یا مکان نہیں مل سکا۔ میں نے چاہا۔ کہ مجھے کالج کا پروفیسر بنا دیا جائے جس سے رہنے کو سرکاری مکان مل جائے گا۔ کنتو بڑودہ نریش مجھے راجسو وبھاگ میں ہی رکھنا پسند کیا۔ کیونکہ جیسا انہوں نے کہا۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ مجھے راجسو سمبندھی اچھی جانکاری ہو جائے اپنے لئے مکان تلاش کرنے کا کام مجھ پر چھوڑ دیا گیا۔ اس کے لئے میں ادھر اُدھر بہت کچھ بھولا بھٹکا۔ لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ آخر بہت دوڑ دھوپ کے بعد ایک پارسی دھرم شالہ میں جا کر ٹھیرا۔ جہاں کا چوکیدار اس شرط پر مجھے وہاں ٹکانے کو تیار ہو گیا۔ کہ میں اپنا کوئی فرضی پارسی نام وہاں کے لئے رکھوں۔ یہی میں نے کیا بھی۔ لیکن جلدی ہی پارسیوں کو اس بات کا پتہ لگ گیا۔ اور ایک دن لاٹھیاں لئے ہوئے اُن کی ایک بھیڑ آ پہنچی۔ انہوں نے مجھے دھمکی دی۔ کہ میں فوراً دھرم شالہ چھوڑ دوں۔ نہیں تو مجھے اپنے پرانوں سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ میں نے اُن سے پرارتھنا کی۔ کہ کم از کم شام تک تو وہ مجھے وہاں رہنے دیں۔ اس کے بعد میں مسٹر ... جوشی کے پاس گیا۔ انہوں نے ایک بار مجھے اپنے ساتھ رہنے کو کہا تھا۔ لیکن جب میں سچ مچ رہنے کے لئے اُن کے پاس جا پہنچا۔ تو انہوں نے اس کے لئے بالکل انکار کر دیا۔

بڑودہ کی لائبریری کے لائبریرین سو رگیہ ...

دینے کے لئے تیار ہوئے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ میں ان کے ہاں رہنے کو نہیں گیا۔ کہ ان کے گھر پر کام کرنے والے سب نوکر فوراً کام چھوڑنے کا نوٹس دیدیں گے۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایسی حالت میں یہاں سے چلے جانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ اس لئے میں نے مہاراجہ صاحب کو اپنی ساری کشٹ کہانی لکھی۔ اور بڑودہ چھوڑ کر چلدیا۔

مجھ سے پھر بڑودہ جانے کے لئے کہا گیا۔ میں گیا اور چھ روپے فی روز دے کر بیس دن تک سرکاری گیسٹ ہاؤس میں رہا۔ لیکن کوئی لابھ نہ ہوا۔ یہاں تک کہ مہاراجہ صاحب سے بھی ملاقات نہ ہوئی۔ اور مجھے لاچار ہو کر لوٹ آنا پڑا۔

آپ کہیں گے۔ یہ تو پرانی باتیں ہیں۔ لیکن پندرہ دن ہی کیا ہوا۔ یہ میں آپ کو بتاؤں؟ سورارا میں ہماری ایک پریشد تھی۔ جس کے لئے مجھے وہاں جانا پڑا۔ ایک ٹیکسی ڈرائیور ہمیں لانے کے لئے تیار ہوا۔ اور اس کے لئے اُس نے ہم سے پچیس روپے پیشگی بھی لے لئے۔ لیکن وہ روپے لے کر کہیں چلا گیا۔ اور کوئی ٹانگہ والا ہمیں اپنے ٹانگہ پر بٹھا کر لے جانے کو تیار نہیں ہوا۔ انہوں نے تو ہمارا پورا پورا بائیکاٹ کیا۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ بمبئی میں نائی ہماری حجامت بناتے ہیں۔ چونکہ ہندو نائی ہم لوگوں کے بال نہیں بناتے۔ اس لئے ہمیں مسلمان نائیوں کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اور وہ ہم سے من مانے پیسے لیتے ہیں۔ کیا بمبئی میں کوئی ایسا ہندو ہوٹل ہے جہاں ہم ٹھیر سکیں۔ مگر جانے دو ان باتوں کو۔ میں آپ سے سچ کہتا ہوں۔ کہ جس دن مجھے بڑودہ میں ادھر سے اُدھر بھٹکنا پڑا۔ اُس دن مجھے کتنا رونا آیا۔ یہ میں ہی جانتا ہوں اور اب بھی جب کبھی مجھے بڑودہ کے اُن دنوں کی یاد آ جاتی ہے۔ تو میری آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔ پھر بھی میں آپ کو بتلا دوں۔ کہ مہاراجہ بڑودہ نے میرے لئے جو کچھ بھی کیا۔ اس کے لئے میں اُن کا آجنم آبھاری ہوں۔

ہم اس کے لئے بہت شرمسار ہیں۔ میں نے ...

کچھ بدل گئی ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے ... میں سے انیک لوگ آپ کے ساتھ ... اٹھانے کو تیار ہیں۔

نہیں۔ انہوں نے کہا۔ مجھے کوئی ... نہیں دیتا۔ اور ہمیں یہ کہنے سے کیا ... ان کے ساتھ کشٹ اٹھانے کو تیار ہیں ... کو کشٹ سہنا پڑے۔ تو اس کا مطلب ... کہ ہمیں ابھی اور بھی کشٹ سہتے رہنا ہوگا ... ڈاکٹر امبیدکر کے ساتھ ہمیں ترک ... تو اس میں کوئی بات نہیں ہے۔ جب ہم ... یہ تبلایا۔ کہ ہندو جاتی کے ویوہار میں ... انیک روپ سے پریورتن ہو رہا ہے۔ تو ... کہا۔ اکیلا چنا بھاڑ کو نہیں پھوڑ سکتا ... بڑے اونچے آتما وادی ہیں۔ لیکن آتما وادی ... کہتے ہیں۔ یہ آپ جانتے ہیں۔ آتما وادی ... جو دوسروں کی کٹھنائیوں کا اچھے ... روپ دیکھے۔

جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں۔ یہ کٹو بھاؤ ... یا ایسا بھاوک نہیں ہے۔ اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ اس کا ایک ماتر جواب ... سکتا ہے کہ ہم اور ادھک آتم نرکھشن ... اور ادھک آتم شدھی کا پریتن کریں ... کا جواب کرودھ سے نہیں دیا جا سکتا ... کرودھ سے کرودھ کو جیتا جا سکتا ہے ... بھی خاص کر تب جبکہ کرودھ اور کرودھ ... ہوں۔ ہمیں تو چاہیئے۔ کہ اپنے اندر ... مٹھاس کی جو بھی سمتا ہو۔ اسی کو ہم ... بنائیں۔ اور باقی سب باتوں کو بھگوان ... اوپر چھوڑ دیں۔ گھور اندھکار میں ... ایک دھروتارا ہے۔

آریہ سماج نزیلہ کے سما...

سنتانک ہریجن بھائیوں کے ... کو میرٹھ ضلع سے ایک ... کے تمام پرش ویدک دھرم کے ... سماج نزیلہ کے پروہت دوارہ ... ہوا۔ ہریجن کافی تعداد میں شامل ... مئی سنہ ۱۹۳۶ء کو اناج کے بیوپاری ... سروپ جی کی سپتری کی شادی ویدک ... کروایا گیا۔ ساری برادری نے ... دیا۔ سوامی سروپانند جی نے ... اوشیک کاریوں کی طرف جنتا کا دھیان ... دلوایا۔

(منتری آریہ سماج نزیلہ)

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا ... دیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۲۴ مئی ۱۹۳۶ء

ہم گالی دیں تو کیسے؟

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی اُمت میں دشنام دہی اور بدزبانی کا ایسا بیج بو گئے ہیں کہ جو دن بدن بڑھ رہا اور پھیل پھول رہا ہے۔ ہندوستان کا شاید ہی کوئی مذہبی فرقہ ہوگا۔ جو مرزائیوں کی بدزبانی اور اشتعال انگیزی کا شاکی نہ ہو۔ لیکن اس سلسلہ میں جتنا تلخ تجربہ آریوں کو ہوا ہے۔ شاید ہی کسی کو ہوا ہو۔ خود مرزا صاحب نے آریوں اور اُن کے پیشوا ورشک مہرشی سوامی دیانند جی کے حق میں وہ وہ خرافات لکھی ہیں کہ جن کو پڑھ سُن کر خون کھولنے لگتا ہے۔ کہیں انہوں نے مسلمانوں کو آریوں کا داماد تک لکھا ہے۔ اور کہیں ہندوؤں کی قوم کی قوم کو مشکوک النسل بتلایا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"آریہ قوم میں اس بات کا ثبوت ملنا مشکل ہے۔ کہ کون آریہ صاحب اصل باپ کے نطفہ سے ہے۔ اور کون آریہ صاحب بیرج داتا کی طفیل سے ہے" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۰۶)

رشی دیانند کی پاک ذات پر بھی آپ نے کیچڑ پھینکنے میں کوتاہی نہیں کی۔ لیکن ہم ان گالیوں کو جو مرزا صاحب نے انہیں دی ہیں۔ یہاں نہ لکھنا ہی مناسب سمجھتے ہیں۔ آریوں کو گالیاں دینے میں تو وہ عام اخلاق اور شرافت تک کو بالائے طاق رکھ دیا کرتے تھے۔ خیر مرزا صاحب تو جو کچھ کر گئے۔ کر گئے۔ سب سے بڑھ کر رنج اور دُکھ کی بات یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کے پیروان اس معاملہ میں مرزا صاحب پر بھی گوئے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ہندوستان سے تجاوز کرکے غیر ممالک تک میں اپنی اس گندگی کی نمائش کر رہے ہیں۔ ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ تین ہفتہ پہلے کے آریہ مسافر میں ہم نے جزائر فجی سے شائع ہونے والے ایک مرزائی رسالہ میں شائع شدہ پکووس کا نقل بتلایا تھا۔ کہ کس طرح ایک بدبخت مُنہ پھٹ مرزائی نے آریہ سماج اور آریوں کے دلوں کے بادشاہ ست گورو مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کی ذات ستودہ صفات کو سخت گندی اور اشتعال انگیز گالیاں دیکر اس فن میں اپنے پیرو مرشد کے بھی کان کاٹے ہیں۔ ہم ذیل میں ان گالیوں کا کچھ نمونہ بطور یاددہانی پھر درج کئے دیتے ہیں یہ شودہ پُشت کمینہ فطرت شخص لکھتا ہے کہ:۔

"کرکے مُنہ کالا دیانند کا ہوا مرنا سوار

....

اس گدھے کی لید نکلی ایسی دی کو دو لکی مار

مرزا کے جوتے کے آگے رکھتے ہیں سر بار بار"

ایک عنوان ان الفاظ میں ہے۔ "دیانندی سُوروں کی گُر گُر"۔ جہاں تک ہم نے غور کیا ہے مرزائیوں کی اس اشتعال انگیز اور فتنہ خیز روش کی صرف دو وجوہات ہماری سمجھ میں آتی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ ہماری سرکار نامدار مرزائیوں کی ایسی فتنہ انگیز اور اشتعال خیز تحریروں کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ لیکن آریوں کی معمولی سے معمولی تحریروں کے خلاف بھی ضبطی کے احکامات ذرا سے بھی پہلے صادر ہو جاتے ہیں دوئم یہ کہ مرزائی اور دیگر مسلم لیڈر ایسے لیکھکوں کی مناسب گوشمالی نہیں کرتے۔ بلکہ ان کی درپردہ پیٹھ ٹھونکی جاتی ہے۔ ممکن ہے مسلم لیڈروں کے متعلق ہمارا یہ قیاس چنداں صحیح نہ ہو۔ لیکن ابھی تک ہمیں اس کی تردید کے لئے کافی وجوہات دستیاب نہیں ہوئیں۔ ہم حیران ہیں کہ کیا گورنمنٹ اور مرزائی لیڈران آریوں کو انسان نہیں سمجھتے۔ یا یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان کے سینوں میں دل اور دلوں کے اندر اپنے رشیوں اور بزرگوں کے لئے محبت۔ عزت اور تقدیس کے جذبات موجود نہیں ہیں۔ اگر وہ

ہر چہ بر خود میسندی بر دیگراں مپسند

کے اصول پر عامل ہوتے۔ تو وہ ہرگز اس قسم کی روش اختیار نہ کر سکتے۔ فجی کے اس مرزائی کے الفاظ کو ہم نے اپنے سینہ پر پتھر رکھ کر اوپر درج کیا ہے۔ وہ ایسے دلخراش۔ توہین آمیز اور اشتعال انگیز ہیں۔ کہ اگر کسی دیگر قوم یا مذہب کے کسی بزرگ کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کئے جاتے تو نہ معلوم اب تک کیا کا کیا ہو جاتا۔ آریہ سماجی ایسی تحریروں کا ترکی بترکی جواب دینا جانتے ہیں۔ اور وہ بھی ایسا۔ کہ جسے پڑھ کر مرزائیوں کی آئندہ سینکڑوں نسلیں بھی یاد رکھیں لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ ان کا دھرم اور ان کی سنسکرتی انہیں ایسی کمینہ حرکت کے ارتکاب کی کسی بھی صورت میں اجازت نہیں دیتی۔ لیکن اس کے یہ معنے تو نہیں۔ کہ آریہ لوگ بالکل بے حس ہو چکے ہیں۔ اور انہیں اپنے بزرگوں کے حق میں جن کی تقدیس کے تحفظ کے لئے وہ اپنا جان و مال۔ آل اولاد سب کچھ قربان کر دینا عین سعادت سمجھتے ہیں۔ ایسی کمینہ گالیاں سُنکر بھی طیش نہیں آتا۔ ہم گورنمنٹ اور مرزائیوں کو ہمیشہ کے لئے بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ آریوں کے سینے میں بھی دل ہیں۔ اور دل میں اپنے بزرگوں اور خصوصاً مہرشی سوامی دیانند سرسوتی مہاراج کی مقدس ذات کے لئے ویسے ہی محبت و تقدیس کے جذبات موجود ہیں کہ جیسے عام ہندوؤں کے دلوں میں اپنے اوتاروں کے لئے اور مسلمانوں کے دلوں میں حضرت محمد صاحب اور دیگر نبیوں اور رسُولوں کے لئے موجود ہیں لئے اس قسم کے سب دشنام اور بدزبانی سے آریوں کو طیش تو بہت آتا ہے۔ لیکن سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ اگر اشتعال میں آکر کوئی کوتہ اندیش آریہ نوجوان۔ مُنہ پھٹ مرزائیوں کو ان کے ہی سکوں میں جواب دینے کی کوشش کرنا چاہے بھی۔ تو نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قطع نظر مرزا غلام احمد کی ذات کے مرزائیوں اور مسلمانوں کے بزرگ مشترکہ ہیں۔ آریہ لوگ مرزائیوں کی کمینہ حرکت کے جواب میں اپنے مسلمان بھائیوں کی دلآزاری کرنا شرافت و ایمانداری سے بعید تصور کرتے ہیں۔۔ اس لئے وہ گالی دیں بھی تو کس کو؟ رہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی بانی مبانی مرزائیت۔ البتہ ان کے حق میں دیسی ہی خرافات بکی جا سکتی ہیں لیکن وہی ہے

سوامی سوتنترانند اور دیانند مٹھ

(لیکھک منتری پنڈت بھیم سین جی موہن لال روڈ لاہور)

سوامی سوتنترانند جی کا ایک لیکھ پچھلے سپتاہ کے ریفارمر اور آریہ مسافر کے دس انک میں پرکاشت ہو رہا ہے۔ سوامی سوتنترانند جی ان دنوں سارودیشک سبھا کے اُپ پردھان ہیں۔ انہوں نے میرے لیکھ کے سمبندھ میں سبھا منتری ہونے کے کارن جو الزام اور دیانگ لیکھ میں لکھے ہیں۔ ان سے انومان ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی سارودیشک سبھا کے اُپ پردھان کی حیثیت سے بھی اس آریہ جنتا کا سمرتھن کر رہے ہیں (یدی میری سمتی میں یہاں سے نجی وچار ہیں۔ اور سارودیشک سبھا کے اُپ پردھان پد کا اس وشے سے کوئی سمبندھ نہیں ہے۔)

دیانند مٹھ کے سمبندھ میں میں نے جو لیکھ مسافر میں لکھا تھا۔ وہ نجی حیثیت سے لکھا تھا۔ جو لیکھ سبھا منتری کی حیثیت سے لکھے جاتے ہیں۔ اُن کے ساتھ سبھا منتری لکھا جاتا ہے۔ اچھا ہوتا اگر سوامی جی اس سادھارن سی بات کو سامنے رکھ کر میرے لیکھ کا اُتر دیتے۔ پرنتو افسوس ہے۔ کہ انہوں نے دینگ پورن پنکتیاں لکھنی آوشیک سمجھیں۔ جن کی اُن سے آشا نہ تھی۔

دیانند مٹھ اور آریہ سماج کے سمبندھ میں آریہ سماج کی ریتی نیتی اور سوامی دیانند کے منتوّیوں کی درشٹی سے کیا ستھتی ہے۔ اس پر کسی دوسرے لیکھ میں پرکاش ڈالنے کا یتن کیا جائے گا۔ جہاں تک آریہ سماجی سنیاسیوں کی سیوا تتھا دھرمارم آدی کے پربندھ کرنے کو تیاب ہے۔ اس سمبندھ میں جو ترٹیاں ہو چکی ہیں۔ ان کو دُور بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس میں کسی پرکار کا سنکوچ نہیں ہے۔

یہ نشچت بات ہے۔ کہ سوامی دیانند مٹھوں کے ورودھی تھے۔ انہوں نے نہ کسی مٹھ کا مہنت بننا سویکار کیا۔ اور نہ آریہ سماج کو مٹھ کا روپ دیا۔ پرنتو گورودم کی آپتی ان مٹھوں سے ہوتی ہے۔ آریہ سماج کے سنیاسی کیا چاہتے ہیں۔ اس سمبندھ میں سوامی جی نے لکھا ہے۔ کہ اس دشا میں وہی ایک ماترا آپت پرامانک ہیں۔ پرنتو آریہ مسافر کے پاٹھکوں کو سمرن ہوگا۔ کہ آریہ مسافر کے پچھلے انک میں سوامی ودیانند جی آچاریہ گورو کل بیٹ سوہنی نے سوامی جی سے اپنا گہرا مت بھید پرکٹ کیا ہے۔ آریہ جنتا کی سوچنا کے لئے یہ لکھ دینا بھی آوشیک سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے بھی ان دنوں آریہ سماج کے ایک پرانے سنیاسی مہاتو بھاؤ سے جن کی سیوا سوامی سوتنترانند جی سے کم نہیں ہے بات چیت کی ہے۔ وہ اس مٹھ کو آریہ سماج کی ریتی نیتی اور رشی دیانند کی بھاونا کے ویرُدھ سمجھتے ہیں۔

دیانند مٹھ کے سمبندھ میں آریہ جنتا کو اپنے وچار پرگٹ کرنے چاہئیں۔ کیونکہ یدی آریہ سماج نے مٹھ بنانا سویکار کر لیا۔ تو میری سمتی میں آریہ سماج پورانک سمپردائے واد کی طرف پریورت ہوگا۔ اس لئے بنا کسی اُپیکشا کے اس وشے پر گمبھیرتا پوروک وچار کرنے کی آوشیکتا ہے۔

ہم آریہ سماج کے سنیاسیوں سے نویدن کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس سمبندھ میں وہ اپنے وچار جنتا کے سامنے پرگٹ کریں۔ جس سے جنتا اصلی ستھتی کو جان سکے۔

Gangotri Gyaan Kosha

...دی کو گئی گالیوں کا بدلہ کیسے ہو جائیگا
...کی گفتگو میں مرزا غلام احمد مہرشی
...نند کا ہم پلہ اور مد مقابل تو کیا اُن کے
... کا بھی اہل نہ تھا
...کہ جہاں مہرشی دیانند سنسکرت کے
...نظیر پنڈت ۔ بال برہمچاری اور یوگی
...تھے ۔ وہاں مرزا صاحب کیا تھے ؟ اس
...اب خود مرزا صاحب سے سُنئیں ۔ آپ اپنے
...دوست میر عباس علی کے نام اپنی ایک چھٹی
...دوران میں اپنے متعلق لکھتے ہیں کہ :-
...یہ احقر عباد اپنی ذاتی حیثیت میں کچھ
...چیز نہیں ۔ اور بغیر اس کے کہ تکلف سے
...کسرِ نفسی کی جائے ۔ فی الحقیقت سخت
...کا ناکارہ اور ہیچ ہے ۔ نہ زاہدوں میں سے
...اور نہ عابدوں میں سے ۔ نہ پارساؤں میں
...نہ مولویوں میں سے ۔ (مکتوبات احمدیہ
...اول صفحہ ۹۲ چٹھی مورخہ ۲۹ ر اکتوبر بنام
...میر عباس علی)
...ان سے آریوں کے لئے گالی دینا ناممکن ہو رہا
...ہے ۔ مرزائیوں کی اب تک یہی چال رہی ہے
...وہ ہندو اور آریوں کے بزرگوں کو سخت سے
...سخت گالیاں دیتے رہتے تھے ۔ اور اگر کوئی
...ہندو یا آریہ ان کی چال میں آ کر جواب
...مسلم بزرگوں کے متعلق بدکلامی کر بیٹھتا تھا
...یہ شور و غل مچا کر مسلمانوں کو بھڑکانا شروع
...دیتے تھے ۔ کہ دیکھو آریہ ہمارے مقدس بزرگوں
...گالیاں دیتے ہیں ۔ کئی مسلمان بزرگوں نے
...مرزا کی اس چال کو بھانپ بھی لیا تھا ۔ اور مرزا
...اس کے متعلق فہمائش بھی کی تھی ۔ کہ آپ
...دوسروں کے بزرگوں کو گالیاں دے کر ہمارے
...بزرگوں کو کیوں گالیاں دلاتے ہو ۔ لیکن مرزا
صاحب نے اپنی روش میں کوئی اصلاح نہ کی ۔
یہ امر موجبِ مسرت ہے کہ آریہ بھائی اب مرزائیوں
کی اس چال سے آگاہ ہو گئے ہیں ۔ اور وہ اس
دامِ تزویر میں پھنستے تو نہیں ۔ لیکن ہم گورنمنٹ
(شاید گورنمنٹ سے پوچھنا تو بیکار ہو) اور مسلم
معاصرین اور مسلم لیڈروں سے پوچھتے ہیں کہ
آریہ سماجی مرزائیوں کی اس قسم کی اشتعال انگیزی
کا جواب دیں تو کس طرح ۔ اور آئندہ کے لئے
اس کا انسداد کرنے کا انتظام کریں تو کیسے ؟
اپنے دھرم اور تہذیب کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ
ویسی ہی گالیاں نہیں دے سکتے ۔ خواہ وہ
جواب میں ہی کیوں نہ ہوں ۔ لیکن اگر دیں بھی تو
کس کو ؟ یا اگر کوئی اور طریق عمل اختیار کرنا
مناسب ہو ۔ تو وہ کونسا ہے ؟

آریہ پرتی ندھی سبھا کا سالانہ اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ اجلاس ۲۹-۳۰ ر مئی ۱۹۳۶ء کو منعقد ہونے کا قرار پایا ہے ۔ امید ہے ۔ کہ آریہ بھائی جو سماجوں کی طرف سے پرتی ندھی کے سد سیہ ہیں ۔ بھاری تعداد میں اس اجلاس میں شامل ہوں گے کیونکہ اس اجلاس میں سال آئندہ کے لئے ادھیکاریوں کے چناؤ کے علاوہ سبھا کے مختلف محکمہ جات کے لئے بجٹ بھی پاس کئے جاتے ہیں ۔ یہ درست ہے ۔ کہ سال رواں آریہ بھائیوں کے لئے سخت مصروفیت اور خرچ کا سال رہا ہے ۔ کیونکہ انہیں بہلوچستان کوئٹہ کے خوفناک زلزلوں کے سبب جہاں دل کھول کر مالی امداد دینی پڑی وہاں گورو کل کانگڑی کے جلسہ پر بھی کافی روپیہ جمع کرنا پڑا ۔ اور آریہ بھائی کافی تعداد میں گوروکل گئے بھی ۔ اور اس کے بعد آریہ سماج کی سنگھٹن شکتی کی اعلیٰ ترین مظہر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کو کیا بلحاظ چندہ اور کیا بلحاظ حاضری و جوش و خروش آریہ بھائیوں نے جس بے نظیر کامیابی سے پورا کر دکھایا ہے ۔ اُس کی تعریف میں دوست و دشمن سب رطب اللسان ہیں ۔ یہ سب کچھ ٹھیک ہے ۔ اور اس کے لئے ہم نہ صرف آریہ جگت کو بدھائی دیتے ہیں ۔ بلکہ ان کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں ۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ۔ کہ دیگر کاموں سے لاپرواہی برتی جائے ۔ سبھا کا سالانہ اجلاس بڑے مہتو کی چیز ہے اور اس میں شاید رتی بھر بھی مبالغہ نہیں ۔ کہ جس شان اور تدبر سے یہ اجلاس ہوتا ہے ۔ اُس کی نظیر سارے ملک میں شاید ہی موجود ہو ۔ اس لئے ہم تمام آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں سے بل پوروک پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ اجلاس میں شامل ہونا اپنا کرتویہ سمجھیں ۔

کیا مرزا قادیانی نہہ کلنک اوتار تھا

مرزائیوں کی طرف سے آئے دن تبلیغی لٹریچر شائع ہوتا رہتا ہے ۔ جس میں دیگر مذاہب کے پیرووں کی اشتعال انگیزی اور دلآزاری کا پورا سامان مہیا کیا جاتا ہے ۔ آج کل ہندو اخبارات میں مرزائیوں کے ایک اس قسم کے ٹریکٹ کی چرچا چل رہی ہے ۔ جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کو بھگوان کرشن کا اوتار بتلایا گیا ہے ۔ چنانچہ اس ٹریکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ
" وہ اس زمانہ کا اوتار ہے ۔ وہ کسی خاص قوم کا نہیں ۔ وہ ہماری سب کا ۔ عیسیٰ بھی ہے وہ نہہ کلنک اوتار بھی ہے ۔ " (نور مورخہ ۲ ر مئی ۱۹۳۶ء)
کوئی پوچھے ۔ کہ اگر مرزا صاحب نہہ کلنک اوتار تھے ۔ تو کیا اُن سے پہلے ہونے والے سب کلنک والے تھے ۔ گورنمنٹ کو دیکھنا چاہیئے کہ مرزائی کس طرح بزرگوں کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں ۔ اور کوئی ان سے یہ بھی نہیں پوچھتا کہ تمہارے منہ میں کے دانت ہیں ۔

ریویو

سودیشی آریہ چاقو

دیانند دلت اُدھار سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے زیر اہتمام شری پنڈت ٹھاکر دت چیئرمین ہند سٹریز کے سلسلہ میں کچھ عرصہ سے فرنیچر کے کارخانہ کے علاوہ چاقو اور چھریاں بنانے کا بھی کارخانہ کھولا گیا ہے ۔ ہم نے یہ چاقو اور چھریاں برت کر دیکھی ہیں ۔ یہ ولایتی چاقوؤں سے زیادہ خوبصورت اور پائیدار ہیں ۔ قیمت

آریہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس پر سبھا کے ساہتیہ وبھاگ پر

تشریف لائیے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا

پچاس سالہ اتہاس

چھپ کر تیار ہے

اس میں رشی دیانند جی کے پنجاب میں پدارپن کرنے سے لے کر اس وقت تک کے حالات اور آریہ سماج کی تحریک کی پر از معلومات تواریخ موجود ہے ۔ اور ساتھ ہی پنجاب کی بانچ کے لگ بھگ آریہ سماجوں کے حالات آ گئے ہیں ۔
اردھ شتابدی پر جن بھائیوں کو یہ اتہاس نہیں مل سکا ۔ وہ جلد آرڈر ارسال کریں ۔ قیمت مجلد دو روپے ۸ ر (عہ) محصول ڈاک علاوہ
" بلا جلد دو روپے (عہ) ۷۰۰ صفحات ۔ کاغذ اعلیٰ ۔

پتہ :- ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں کا پربندھ

...ماتا ... ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۲۲ سے ۲۴ مئی ۱۹۳۶ء — پنڈت گورودت جی سدھانت النکار، پنڈت سداشو جی آریہ ۔ پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی، مہاشہ سالگرام جی بھجنیک، مہاشہ بالکرشن جی بھجنیک

...گوروکل پوٹھوہار ۲۳ سے ۲۵ ر مئی — پنڈت دلیپتی جی شاستری ۔ مہاشہ کیسر چند جی

...آریہ کمار سبھا گوجرانوالہ ۲۶-۲۸ مئی ۔ — مہاشہ چرنجی لال جی پریم، ایڈیٹر آریہ مسافر لاہور ۔ پنڈت شانتی پرکاش جی ۔ مہاشہ ہریش چندر جی بھجنیک، مہاشہ بہاری لال جی بھجنیک ۔

آریہ ویر دل دھرم شالہ ۲۹-۳۱ مئی ۔ — پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک ۔ سوامی دھیرانند جی مہاراج پنڈت رام سروپ جی پاراشری ۔ شریمتی شکیل کماری جی ۔ مہاشہ نقیر چند جی ۔ مہاشہ امرناتھ جی بھجنیک ۔

بستی ...دانی فیروزپور ۲۹ ر ۳۱ ر مئی ۔ — پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک ۔ پنڈت چندر بھان جی ۔ پنڈت دلیپتی جی شاستری ۔ مہاشہ مکند لال جی مہاشہ بہاری لال جی ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خواجہ حسن نظامی دہلوی کی پھلجھڑیاں

دلچسپ ادبی و مذہبی جواہرات

خدا نظر بد سے بچائے۔ دہلی کے خواجہ حسن نظامی صاحب ایک عجوبہ روزگار ہیں اگرچہ اب عمر ساٹھ سالہ پرانا ہو گیا ہے۔ لیکن دل ہنوز نیا ہے۔ فن تحریر و تقریر کے مسلمہ ماہر ہیں اگرچہ آج تک آپ اپنے زور قلم سے ہی دنیا سے خراج تحسین وصول کرتے رہے ہیں لیکن اب آپ نے ریڈیو براڈکاسٹنگ سٹیشن دہلی کے ذریعہ دنیا پر اپنا تقریری جادو بھی جمانا شروع کر دیا ہے

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

اس کے علاوہ وہ اپنے اخبارات مثل منادی وغیرہ میں آئے دن بلند پایہ تخیلات کے ایسے گوہر صفحہ قرطاس پر بکھیرتے رہتے ہیں۔ کہ دیکھ کر آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں۔ ہم ذیل میں چند جواہرات پیش ناظرین کرتے ہیں تاکہ وہ بھی ان کی چمک دمک سے بہرہ افروز ہو سکیں۔

تندرستی کا تیر بہدف تعویذ۔

منادی مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۳ پر خواجہ صاحب کے فرزند ارجمند "حسین بن حسن نظامی" کی طرف سے ایک اشتہار "تندرستی کا تیر بہدف تعویذ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ

"حضرت خواجہ حسن نظامی کا تیر بہدف خاندانی تعویذ جو حضرت خواجہ نظام الدین اولیا سے ان کو پہنچا ہے۔ جس سے کروڑوں آدمیوں نے چھ سو برس کے عرصہ میں فائدہ اٹھایا ہے۔ ہر بیماری دور کرنے کا تیر بہدف تعویذ ہے۔ آپ کو اس تعویذ کی ضرورت ہو۔ تو پہلے نیاز کا روپیہ منیجر گرلز سکول ڈاک خانہ جنگ پورہ کو منی آرڈر کر کے بھیج دیجئے۔ ...... خواجہ صاحب سے تعویذ منگائیے۔ خدا نے چاہا تو تعویذ استعمال کرتے ہی ہر بیماری دور ہو جائے گی"

"خدا نے چاہا" کے الفاظ شاید تعویذ کے غیر مؤثر ثابت ہونے کی صورت میں بچاؤ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ اور اس میں دوراندیشی بھی ہے [illegible] نہیں۔ بلکہ دنیا بھر کے راول - دہلی [illegible] اور جھاڑ پھونک کرنے والے ان کے شریک عمل ہیں۔ لیکن قطع نظر اس کے ہم خواجہ صاحب سے ایک سوال کرنا چاہتے ہیں کہ اگر یہ تعویذ بیماری کے دور کرنے میں ایسا ہی جادو اثر ہے۔ تو آپ نے پچھلے دنوں شہنشاہ جارج پنجم کی علالت میں ان کے پاس اسے کیوں نہ بھیج دیا۔ شاید آپ یہ کہیں۔ کہ چونکہ انہیں تعویذوں پر وشواس نہ تھا اس لئے بھیجنا مناسب خیال نہیں کیا۔ تو پھر آپ نے سابقہ وائسرائے لارڈ ولنگڈن کی محترمہ بیگم صاحبہ لیڈی ولنگڈن کو بغیر ان کے طلب کرنے کے ایک تعویذ کیوں دے دیا تھا۔ کیا آپ نے یہ تعویذ دینے سے پہلے اس بات کی تحقیق کر لی تھی۔ کہ لیڈی صاحبہ موصوف آپ کے یا کسی اور کے تعویذ پر وشواس نہیں رکھتی ہیں۔

اگر اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔ تو پھر شہنشاہ جارج پنجم جیسے ممتاز شہنشاہ کی صورت میں آپ نے ایسی تیر بہدف اکسیر کو ان تک پہنچانے میں کیوں کوتاہی کی؟

ایک اور بات جو اس سلسلہ میں ہمارے دل میں کھٹکتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے اس روزنامچہ کے دوران میں صفحہ ۶ پر کہ خواجہ صاحب کے فرزند ارجمند عزیز حسین کی بیوی کی علالت کا حال درج ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ

"آج حسین کی بیوی دل آرا موسمی امراض میں مبتلا ہو گئی تھیں۔ یعنی قے اور دست کی شکایت ہو گئی تھی۔ شفائی کے استعمال سے شام تک اچھی ہو گئیں"

شفائی خواجہ صاحب کی طبی کمپنی کی ایک دوائی ہے۔ جو ہیضہ کے لئے مفید بتلائی جاتی ہے۔ اور خواجہ کی طبی دوکان پر قیمتاً بکتی ہے ہم حیران ہیں۔ کہ خواجہ صاحب نے بہتری دلہن کے علاج کے لئے شفائی کا مرہون منت ہونے کی بجائے اپنے تیر بہدف تعویذ کو کیوں نہ استعمال کیا۔ کہیں اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ یہ تعویذ خواجہ صاحب کے قرابت داروں پر کارگر نہیں ہوتا۔ صرف نذر دینے والے باہر کے لوگوں کی ہی بیماریوں کا دشمن ہے۔

حب اور تسخیر کا تعویذ:-

"منادی" کے اسی پرچہ میں صفحہ ۱۱ پر حسین بن حسن نظامی" کی طرف سے ایک اور اشتہار زیر عنوان "حب اور تسخیر کا تعویذ" شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ

"اگر کسی عورت کا شوہر ناراض ہو۔ یا کسی کی بیوی خفا ہو۔ یا کوئی اور قرابت دار یا دوست دار بے رخ ہو گیا ہو۔ یا کسی حاکم وغیرہ کا دل مسخر کرنا ہو۔ تو حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب سے حب اور تسخیر کا تعویذ منگا لیجئے۔ مگر پہلے خواجہ گرلز سکول کے منیجر صاحب کو ڈاک خانہ جنگ پورہ دہلی کے پتہ پر پانچ روپے نیاز کے سادات کی لڑکیوں کے تعلیمی خرچ کے لئے منی آرڈر کر کے بھیج دیجئے"

ہم اس بحث میں نہیں پڑتے۔ کہ آیا اس قسم کے تعویذ کبھی مفید یا مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ انگریزی میں ایک مشہور ضرب المثل ہے۔ کہ جب تک دنیا میں بیوقوف زندہ ہیں۔ چالاک لوگ بھوکے نہیں مر سکتے" اس لئے ہمارے لئے بھی اس بیسویں صدی کے روشنی کے زمانہ میں اس گتھی کا سلجھانا اگر کسی طرح ممکن ہے تو اس انگریزی ضرب المثل کی روشنی میں ہی ہے۔

لیکن ہم خواجہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر آپ کا یہ تعویذ فی الواقعہ ایسا ہی جادو اثر ہے۔ تو آپ نے اسے شاہ حبش کو نگس کے پاس بھیج کر مسولینی کے خلاف کیوں نہ استعمال کرایا۔ اس سے نہ صرف ایک آزاد ملک غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے سے بچ جاتا۔ بلکہ ہزاروں انسانی جانیں تباہ و برباد ہونے سے بچ جاتیں۔ جہاں تک۔ ایک تباہ و برباد شدہ شہنشاہ کے ساتھ انسانی ہمدردی کا تعلق ہے اگر خواجہ صاحب اس جذبہ سے کلیتاً عاری نہیں ہیں۔ تو اب بھی انہیں فلسطین میں یہ تعویذ شاہ حبش کے پاس بھیج دینا چاہیئے۔

اگر یہ تعویذ پانچ روپے بطور نیاز کی وصولی کے بغیر کارگر نہ ہوتا ہو۔ تو مسولینی کے شاہ حبش کے ساتھ دوستی کی درخواست کرتے ہی ہم نقد پانچ روپے چہرہ شاہی خواجہ صاحب کی خدمت میں بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں گے۔ یا اگر خواجہ صاحب تعویذ کے غیر مؤثر ثابت ہونے پر واپسی کا اقرار "منادی" میں کر دیں۔ تو ہم پیشگی بھیجنے کے لئے بھی تیار ہیں۔

جاپان کی حمایت:-

آج تک ہم نے اور شاید ہماری طرح باقی تمام ہندوستانیوں نے سودیشی کے یہی معنے سمجھے تھے۔ کہ صرف وہ چیزیں استعمال کی جائیں کہ جو ہمارے وطن ہندوستان میں تیار ہوتی ہیں۔ اور غیر ممالک کی اشیا سے حتی الامکان احتراز کیا جائے۔ تاکہ ملک کا روپیہ ملک میں ہی رہے۔ اور غریب اہل ملک کے کام آئے لیکن خواجہ صاحب نے اس سلسلہ میں بھی جدت سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ اس طرح۔ کہ آپ نے اپنے اخبار منادی میں جاپان کی حمایت میں اپنے نام کے ساتھ اشتہار دینا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"جاپان برا ہے۔ تو ہم بھی برے ہیں۔ مگر نہیں۔ ہم بھی اچھے ہیں۔ اور جاپان بھی اچھا ہے۔ برا وہ ہے۔ جو ہمارا کھلے اور ہم پر ہی غرائے۔ حسن نظامی"

کیوں جی خواجہ صاحب! کیا جاپان ہندوستان کے اندر واقعہ ہے۔ اور پھر یہ کیسا طریق استدلال ہے۔ کہ اگر جاپان برا ہے۔ تو ہم بھی برے ہیں۔ اور چونکہ ہم اچھے ہیں۔ اس لئے جاپان بھی اچھا ہے۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

کیوں صاحب کیا آپ اس بات سے ناواقف ہیں۔ کہ جاپان اپنے ہمسایہ ملک غریب چین کے ساتھ کس قسم کا جابرانہ اور غاصبانہ سلوک کر رہا ہے۔ اگر واقف ہیں تو کیا چینیوں کے نزدیک اُن کا ہی کھا کر انہیں غرانے والا جاپان کسی بھی صورت میں اچھا ہو سکتا ہے۔ خواجہ صاحب اب انسانی ہمدردی مصنوعی ملکی حدود سے تجاوز کر کے دنیا بھر کے انسانوں میں اخوت عام کی وسعت اختیار کر چکی ہے۔ اب ایسی تنگ نظر باتیں کرنے کا زمانہ نہیں رہا۔

پھر صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں کہ "ہر شاہ کہتا ہے کہ گوروں کے کانوں پر حکومت کے کشتے ہیں۔ تم جواب دو۔ کہ ہم جرمن ساخت کی کوئی چیز نہ خریدیں گے۔ جاپانی سامان خریدنے کا عہد کریں گے۔ حسن نظامی"

علاوہ ازیں آپ رقمطراز ہیں۔ کہ "جاپان کا ہر مال پیارا ہے۔ کیونکہ وہ اچھا اور سستا ہے۔ اس کو وہ برا کہے۔ جو گوروں کی غلامی سے

Gangotri Gyaan Kosha

انسانی وجود و انسانی اخلاق کے متعلق جو دگیان ہدایت دیتا ہے۔ اُسکا مختصر ذکر تو ہو چکا۔ مگر دگیان نہایت کامل اور وفادار رہنیر ہے یہ روحانیت کا بھی کامل رہبر ہے۔

گرڑ پوران میں النکار (استعارہ) کے طور پر ذکر آتا ہے کہ روح کو ایک پاک۔ ہڈیوں کی ادترنی ندی (نہ ترنے کے قابل دریا) میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اور وہ گئو کی پونچھ پکڑ کر ہی پار اتر سکتی ہے۔ دوسرا کوئی انتظام نہیں ہے۔ دگیان کو گائے سے تشبیہ دی ہے گویا کل رحیں۔ اپد پاک۔ ہڈیوں سے بنے ہوئے ہیں جسموں میں سے گذر رہی ہیں جہاں کہیں گئو (دگیان) کی پونچھ ہاتھ آئیگی وہیں سے پار اتر جائینگے ورنہ مختلف جسموں میں ہی غوطے کھاتے رہینگے۔ وہ دگیان کہاں ملیگا۔ صرف انسانی وجود میں۔ گویا مکتی کا راستہ صرف انسانی وجود ہے یا انسان ہی راہِ نجات ہے۔ باقی سب جاندار اسی ندی میں غوطے کھا رہے ہیں۔ کتنا کمال کا النکار ہے! دریا کو کوزہ میں بند کر دیا۔ مگر جناب ان سوارتھیوں کو بھی کتنی دور کی سوجھی۔ عوام الناس کو گئو کا مطلب دگیان نہ بتلایا۔ بلکہ ہی معمولی گائے بتلا دی۔ ادترنی ندی کے ٹھیکیدار بن گئے۔ سینکڑوں میں نشو، پچاس روپیہ کی گائے ہی اڑا لی مرنے والا ندی کے کنارے بیٹھا انتظار کرے کہ کب گائے پروہت کے گھر میں 5-7 بچھڑے دیکر ۱۲-۱۴ سال کے بعد مرے اور ندی پر جا کر مرنے کو پار اتارے۔) جسکے پاس اتنی سامرتھیہ نہیں۔ ایسے دس۔ پانچ روپے کی گائے۔ سوا روپیہ کی گائے۔ 5 آنہ کی گائے حتیٰ کہ 5 پیسے تک بھی۔ وہ لیکر سنکلپ کروا دیا (جاتے چور کی لنگوٹی ہی سہی) اس مکتی کے ٹھیکہ داروں - کالنتی - بیراگ - گیا - جگن ناتھ گئی جگہ خراب کیا کسی کو قیامت کے دن شفاعت کی امید دلا کر لوٹا۔ کسی کو گناہ کے کفارہ کا دم چھلہ دیکر جھگڑوں میں ملا دیا۔ انکی دیال نسیم اٹکری۔ کسی سے دس بیس روپیہ لیکر ایک دمڑی کی چابی اسکے ساتھ قبر میں دفنا دی۔ کہ بہشت کا دروازہ اس چابی سے کھول لینا۔ (اگر مرحوم سے بوجہ کمزوری یا ناواقفیت۔ وہ دروازہ نہ کھلے تو کیا ہادی کا فرض نہیں کہ وہ دن کے واسطے مرحوم کے ساتھ قبر میں دفن ہو جاوے۔ اسکو بہشت میں داخل کروا کر واپس آجاوے۔)

بیخفارفتہ گیان کے نہ ہونے سے دنیا میں کتنی لوٹ مچی ہوئی ہے۔ یہ نجات فروش سرائے

سب امرتسر میں درگیانہ کا مندر۔ سیفا بن کرے وقت سناتنی پنڈتوں نے مس تالاب میں گئو کی پونچھ پکڑ تنانا یکو عبور کیا اور اسطرح اصل حقیقت سے آگیانہ یا ثبوت دیا۔ اور لوگ بیوں کو گمراہ کیا۔

نجات کا صحیح راستہ

نمبر ۳ ٹیکنک شری لالہ جیون مل جی ریٹائرڈ۔ سٹیشن ماسٹر — خانیوال نمبر ۳

کی بھٹیاریوں کی طرح مسافر کو اپنی اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ مسافر کی مٹی پلید کرتے ہیں۔ آپس میں جوتم پیزار ہوتے ہیں اور اس جنت نشان روئے زمین کو جہنم نما بنا رکھا ہے

اور بدقسمتی سے ہندوستان ہی دنیا بھر میں انکی بڑی منڈی ہے۔ آجکل پر کھیوں کو اس کشمکش میں خوب گھیرا ہوا ہے۔ ہر ایک فرقہ اپنی اپنی پیشکش کر رہا ہے۔ پرکھن لوگ بھی کوئی ہوشیار بیوپاری معلوم نہیں ہوتے۔ انہوں نے اپنی قیمت میں کارتولہ والی چاندی میں مطالبہ کیا ہے حالانکہ انکو 35 روپے تولہ کا سونا اسی وزن میں مل سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ صرف دنیاوی آدرسمان اپنی قیمت میں طلب کرتے ہیں۔ دنیاوی سمان تو جانوروں کو بھی مل جایا کرتا ہے۔ انسانی جسم کی قیمت ستیہ دھرم سے کم نہیں ہونی چاہیے پرکھیوں کو چاہیے کہ وہ اسی دکان پر جاویں جہاں ستیہ دھرم ہے۔ اگر انکو پہچان نہ ہو تو میں بتلا دیتا ہوں۔ ستیہ دھرم وہاں ہے جہاں ایک پرماتما کیول ایک ہی برہم کی اُپاسنا کا اپدیش ہے۔

جہاں کسی انسان کی پرستش کا ذکر ہے وہ ستیہ دھرم کی دکان نہیں ہے۔ صاف لفظوں میں وہ اس ویدک دھرم کے آگے جھک جاویں۔ جسکے آگے روس کے مہاتما ٹالسٹائی۔ جرمنی کے پروفیسر موکس مولر۔ اور امریکہ کے سرتاج فلاسفر اینڈریو جیکسن ڈیوس۔ جیسے جھک گئے ہیں۔ اور وہاں اگر دنیاوی سمان بھی مل جاوے تو پھر تو کیا کہنے ہیں۔ چپڑی بھی اور دو دو بھی۔ سونا بھی اور چاندی بھی۔

اے قابلِ رحم انسان! آئیں اس رہبر کامل دگیان سے روگرداں ہو کر کدھر جا رہا ہے جس پربھو نے تیرے واسطے سورج۔ چاند اور لاانتہا خورد ونوش کے سامان بنائے۔ ہاتھوں کی پانچ پانچ انگلیاں اور ہر ایک میں تین تین خم گرفت کے واسطے نہایت موزوں۔ مٹر کے دانہ کے برابر آنکھ کا تِل جسمیں سارا برہمانڈ سما جائے۔ اسکو ہڈیوں کی گیگ میں رکھ کر اوپر جھالر دار پردہ گرد و غبار اور صدمہ سے بچانے کے واسطے خوراک کے لقمہ کو محفوظ کرنے کے واسطے بہاؤ ڈاڑھ آنکھ۔ برساتی ہی بوسیدہ متعفن کی تمیز کے واسطے دوسرا ڈاکو ناک پر حلق سے نیچے اترنے سے پہلے تیسرا ڈاکو ذائقہ یا مزہ حس۔ اس نے اچھی طرح منہ میں کتنا سامان۔ کاٹنے کے دانت اور چبانے کے جبڑے۔ زبان لقمہ کو دانتوں کے حوالہ کرنے کے واسطے۔ اسی زبان کا اگلا حصہ گویائی میں کمال۔ درمیانی حصہ ذائقہ کی طاقت سے بھرپور۔ ذرا آگے کا حصہ مکمل ہارمونیم۔ سات سُر اور تین گرام والا اندر جا کر جگر۔ تلی گردے دل۔ معدہ۔ کی انتڑیاں۔ 72 لاکھ نس ناڑی۔ خوراک کا پکنا۔ جوہر نکل کر ہر عضو تک انتشار۔ خون۔ ہڈیاں۔ چربی تیار ہونا غرضیکہ اس روٹنٹ کے درکنار پ میں وہ عجائبات بھر دئیے کہ لاکھوں حکما۔ وید۔ لیکچرار بیان کرتے کرتے تھک گئے۔ جس پربھو نے اتنا بیشمار انتظام کر کے تجھکو دنیا میں کام کرنے کے واسطے بھیجا ہے کیا اُسنے تجھکو مکتی یا نجات کیواسطے ان نجات فروشوں کے رحم پر چھوڑ دیا۔ کیا اُسنے تجھکو نجات کا راستہ نہیں بتایا۔ بتلایا ہے اور ضرور بتلایا ہے۔ وہ سب کچھ پہلے روز سے انتظام ہو چکا ہے وہ سب کچھ تمہارے اندر موجود ہے۔ لیکن افسوس ان خود غرضیوں نے تمکو اسکی طرف سے نابینا بنا رکھا ہے۔ آنکھیں کھول اور اس دگیان سے مشورہ لے۔ جس سب کی۔ گرجو دگیان بتلا دے ایک لاکھ 24 ہزار پیغمبر ایک طرف اور ہتھیار طفہ گیان ایک طرف۔ خسرو نے کیا خوب اچھا کہا ہے

گر نہ باشد ناخدا در کشتی ما گو مباش
ما خدا داریم ملا نا خدا درکار نیست

معنے یہ ہیں کہ اگر ہماری کشتی میں ناخدا نہ ہو تو کچھ پرواہ نہیں۔ جنکا خدا ہے انکو ناخدا کی ضرورت نہیں۔

5: آنند مے کوش: اب یہاں سے آگے النکار (استعارہ) کی صورت میں روح کو انسان اور دگیان کو دگیان ہی نامزد کر کے سوال و جواب کے طور پر لکھا جاتا ہے۔

انسان نے دگیان کو بلایا (سوال) دگیان! میرے وفادار و صادق مشیر۔ دنیا کے متعلق تم نے کافی رہنمائی کی ہے۔ اب مجھکو نجات کا راستہ بھی بتلا دو۔ (جواب) حضور! اسوقت رات بہت گذر گئی ہے۔ آپ تھکے ہوئے ہیں تھوڑا آرام کر لیویں۔ آپکی طبیعت آراستہ ہو جائیگی تو میں سب کچھ عرض کر دونگا۔ میں تو ہر وقت حاضر ہوں انسان سو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد چونک اٹھا۔ اہو۔ کیسا غضب ہو گیا۔ جاگ کر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا۔ جہاں سویا تھا وہیں چارپائی پر پڑا ہے دگیان کو بلایا۔ (سوال) دگیان میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ دہلی کے بازاروں میں گھوم رہا ہوں۔ دوپہر کا وقت ہے سامنے سے لالہ برج آگئے۔ خوب بازو پھیلا کر بغلگیر ہوتے۔ اتنے میں کسی نے اوپر سے پتھر پھینکا۔ لالہ جی کے ماتھے پر لگا۔ وہ آن کی آن میں خون میں تر بتر ہو گئے بیہوش ہو کر گر پڑے۔ میرا دل بہت ہی تڑپ اٹھا جاگ آگئی۔ دیکھا تو میں لاہور میں اپنی چارپائی پر پڑا ہوں۔ دہلی کہاں۔ رات کیوقت دن کیسے۔ لالہ برج نندن دس سال ہوئے سورگباس ہو گئے۔ اُنکے بازو میں نے اپنے ہاتھوں جلا دیئے۔ ان سے بغلگیر کیسے؟ پتھر کس نے کہاں سے مارا۔ عجب حیرت کی باتیں ہیں۔ یہ باتیں سچ تو ہو نہیں سکتیں۔ پر یہ ماجرا کیا ہے۔ (جواب) حضور اندریاں تو سب آپ سے علیحدہ ہو گئی تھیں۔ صرف جنکی آپکے ساتھ اپنی پرانی دیکھی سنی باتوں کے سنکلپ بنا بنا کر سکھ دُکھ دے رہا تھا۔ اندریاں کثیف ہیں آرام زیادہ چاہتی ہیں۔ من کبھی ہے تو مایا دی۔ پر لطیف ہے۔ اندریوں سے علیحدہ بھی روح کے ساتھ رہتا ہے۔ ہوا ہوا کچھ بھی نہیں آپ آرام کریں یہ ہے دنیا دی جھگڑے وقوعہ کے وقت تو دُکھ دیتے ہی ہیں۔ انکی یادداشت بھی سُکھ سے خالی نہیں۔

انسان پھر سو گیا۔ اب کے خواب غفلت میں چلا گیا۔ دو تین گھنٹہ بعد جاگا۔ خوب خوش ہو کر اہاہا۔ کیسی گہری نیند آئی۔ دنیا کی خیر خبر نہ رہی کہ کدھر ہے۔ سورج بھی نکل آیا۔ اسوقت تک تو میں اسنان سندھیا سے بھی فارغ ہو کر کرتا تھا۔ (نماز کا وقت بھی قضا ہو گیا) دگیان کو پھر بلایا۔ (سوال) دگیان یہ کیا ماجرا ہے ایسی نیند آئی کہ کوئی ہوش نہ رہی۔ (جواب) حضور جس مکتی یا نجات کا آپنے سوال کیا تھا وہی آنند کا دروازہ ہے پرماتما ہر روز انسان کو یہ دروازہ دکھلا کر مکتی یا نجات کی جھانکی دیتا ہے۔ اگیانی انسان اس آنند کو شش سے بے بہرہ۔ اصلیت کو نہ سمجھ کر اس آنند کے دربدر بھٹکتے پھرتے ہیں (سوال) اجی اس میں تو جو روح کی پانچ علامتیں۔ سکھ۔ دکھ۔ دولیش۔ پرینن ہیں وہ بھی گم ہو گئیں۔ (جواب) بالکل ٹھیک۔ یہی تو مکتی یا نجات کا نشان ہے یہ پانچ علامتیں روح اور مادہ کے ملاپ سے ہو جاتی ہیں۔ روح کی طبعی علامتیں نہیں ہیں جب تک یہ ساتھ ہیں تو نجات کیسی؟ (سوال) اجی وہاں تو بتلاتے ہیں کہ حور و غلمان کھانیکو میوہ جات اور پینے کو شراب طہور ہو گی۔ سورگ میں سونے کے محل ہونگے سامنے ناچ کرینگی (ج) حضور یہ سب دنیا کا عکس ہے۔ یہی سبز باغ دکھلا کر دامین غلام بناتے ہیں ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیانند مٹھ

(لیکھک شری پوجیہ سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

ں نے پچھلے سپتاہ کے "آریہ مسافر" پرکاش اور بیگادھر میں دیانند مٹھ کے وشے میں لکھا تھا۔ کہ زمین لینے کے لئے آریہ جنتا کو امداد کرنی چاہیئے اور یہ مٹھ امرتسر میں ہوگا)۔ اس کا پربندھ سنیاسی کریں گے۔ اگر کسی وقت سنیاسی اسے نہ چلا سکیں تو یہ جائداد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو منتقل ہو جائے گی۔ اور زمین خریدنے کے لئے اندازاً دس ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ اس ہفتہ کے پرکاش میں مہاشہ کرشن جی نے دیانند مٹھ ہیڈنگ سے لیکھ لکھا۔ جس میں آریہ جنتا سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ یہ دھن پورا ہو جانا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی انہوں نے پرانی گھٹنا لکھ کر لکھا تھا۔ کہ دیانند مٹھ کی ضرورت ہے۔ جو پوری ہونی چاہیئے۔ وغیرہ۔

۱۰ مئی ۱۹۳۶ء کے "آریہ مسافر" میں دیانند مٹھ اور آریہ جنتا۔ ہیڈنگ سے پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایک لیکھ لکھا ہے (۱۰ مئی کا لیکھ سبھا منتری جی کی طرف سے نہیں تھا۔ اور نہ ہی اس لیکھ کے ذمہ وار سبھا منتری ہیں۔ اس میں انفرادی طور پر پنڈت بھیم سین جی نے اپنے وچار پرگٹ کئے تھے (ایڈیٹر)) اس کے لکھنے والے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری نہ ہوتے۔ تو پتہ نہیں میں اس کا جواب لکھتا یا نہ ہی لکھتا۔ پرنتو منتری جی کا لیکھ ہونے سے ہی جواب دینا اپنا کرتویہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں یہ لکھنے لگا ہوں۔

(۱) منتری جی لکھتے ہیں "۔ انہوں نے اس بات کی آوشیکتا کبھی انوبھو نہیں کی۔ اور نہ ہی ودھان کیا ہے کہ سنیاسی لوگ اپنی [illegible] کے لئے الگ مٹھ کھولیں۔ نہ ہی انہوں نے اپنے سمے میں سنیاسیوں کے لئے کوئی مٹھ سستھاپت کیا۔ ... رشی دیانند چاہتے۔ تو اپنے سمے میں سنیاسیوں کو تیار کرنے کے لئے مٹھ قائم کر دیتے پرنتو وہ اسے اچت نہیں سمجھتے تھے۔"

اس میں دو باتیں ہیں۔ رشی دیانند نے مٹھ نہیں بنایا۔ اور مٹھ بنانے کا ودھان نہیں کیا۔

بنانے کے وشے میں تو رشی نے آریہ سماجیں اناتھالیہ، گئوشالہ اور پریس جو بنائے ہیں۔ آریہ سماج کی باقی سنستھائیں نہیں ہونی چاہیئے تھیں دوسری بات ودھان نہیں کیا ہے۔ پنڈت بھیم سین جی براہ مہربانی بتلا دیں۔ رشی نے سکول، کالج، ودیا آشرم اور ماں باپ سے فیس بلکہ لڑکوں کے پڑھانے کا ودھان کہاں کیا ہے۔ اور آپ جس سبھا کے منتری ہیں۔ وہ یہ سب کچھ کرتی ہے۔ جب آپ گوروکل میں ماں باپ سے خرچ لے کر ودیارتھی پڑھا سکتے ہیں۔ تو دیانند مٹھ بغیر ودھان کے اس طرح کیوں نہیں ہو سکتا۔ ایک رشی نے سنیاسیوں کے لئے مٹھ بنایا نہیں ان کے وقت میں اتنے سنیاسی تھے ہی نہیں ہوتے تو ضرور بن جاتا۔

آگے پنڈت جی لکھتے ہیں۔ "جو بھودر سادھو آریہ سماج کے سدھانتوں سے پریچت ہونا چاہیں ان کے لئے اپدیشک ودیالیہ یا اسی پرکار کے انیہ سنستھالیہ اپیوگی ہو سکتے ہیں"

پتہ نہیں یہ کلپنا پنڈت جی نے کیوں کی ہے کہ دیانند مٹھ میں پاٹھ شالہ بھی ہوگی۔ میں نے پہلے ہی لکھا تھا۔ جو سادھو امرتسر شہر میں رہتے ہیں ان میں آریہ سماج کا پرچار بھی ہوگا۔ پنڈت جی بتلائے کیا کریں۔ ان میں اپدیشک ودیالیہ یا سنستھالیہ کس پرکار کام کر سکتے ہیں۔ ان میں تو امرتسر میں رہنے والا ہی کچھ کر سکے گا اور کوئی نہیں۔

پھر منتری جی مہاراج لکھتے ہیں "اپدیشک ودیالیہ میں سادھو سنیاسیوں کے ٹھہرنے آدی کا بھی وشیش پربندھ ہے۔ پنجاب کی آریہ سماجیں اپنے اپنے مندروں میں دھرم پرچارک آریہ سنیاسیوں کے سوادھیائے تتھا وشرام آدی کا وشیش پربندھ کر سکتی ہیں۔ اس سمے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساتھ سہیوگ دینے والے سجنوں میں ایک آریہ سنیاسی بھی ہیں۔ سبھا یتھا شکتی ان کی سیوا تتھا آرام کا پربندھ کرتی ہے۔"

میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا میں اب تک اندازاً ساڑھے چھبیس سال کام کیا ہے۔ مجھے اس سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ اور میں آگے بھی سبھا کی سیوا کرنے کا پورا پورا پریتن کرونگا۔ لیکن جو کچھ منتری جی لکھ رہے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ سوامی نتیانند جی وشیشورانند جی کو ایک آریہ سماج سے اس لئے بستر اٹھا کر چلے جانے کو کہا گیا کیونکہ آریہ سماج مندر میں ناٹک کرنا چاہتا تھا اور وہ ہال میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ آسن اٹھا کر چلے گئے۔ سوامی برہمانند جی کو ایک سماج نے جبکہ ان کو بخار چڑھا ہوا تھا۔ آسن اٹھا کر جانے کو کہا گیا۔ اور ان کو جانا پڑا۔ ان پرانی باتوں کو چھوڑ دیں۔ متھرا کی شتابدی اور اجمیر کی اردھ شتابدی پر سادھوؤں کے بھوجن کا پربندھ سادھوؤں نے خود کیا تھا۔ یعنی سوامی سرودانند جی مہاراج نے کیا تھا۔ لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی جو ابھی ہوئی ہے۔ اس پر آئے ہوئے سنیاسی جو پنڈت بھیم سین جی کے لکھے بموجب سنیاسیوں کے ٹھہرنے آدی کے لئے بھی وشیش پربندھ ہے کہ اس جگہ بھی ٹھہرے تھے۔ کیا پنڈت جی کو معلوم نہیں ہے۔ کہ ان سنیاسیوں کو اس شتابدی پر بھوجن تک نہیں ملا ہے۔ اس لئے ان میں سے اکثر جہاں تہاں بھوجن کرتے رہے ہیں۔ ایک سنیاسی نے مجھے خود کہا تھا۔ اگر کبھی بھوجن ملتا ہے۔ تو اپ شبد بھی ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ اگر زیادہ پوچھنا ہو تو آپ لالہ بوسہ رام جی منتری آریہ سماج وچھووالی سے پوچھ سکتے ہیں

پنڈت جی نے سنیاسیوں کی ناماولی میں سوامی ستیانند جی مہاراج کا بھی نام دیا ہے کیا پنڈت جی کی مراد یو۔ پی والے ستیانند جی سے ہے۔ یا کہ پنجاب والوں سے اگر پنجاب والوں سے ہے تب تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ ان کو ویاکھیان دینے سے کس پرکار بند کیا گیا تھا۔ اب وہ اپنی کتھا آریہ مندروں میں نہ کرکے باہر بھی کرتے ہیں۔ ان کی سیوا تیس سال سے زیادہ ہے اور انہوں نے سبھا سے ایک پیسہ نہیں لیا۔ جس وقت آریہ سماج میں آئے تھے۔ انہوں نے جس تکلیف سے کام کیا تھا۔ وہ پرانی بھی جانتے ہیں۔ پرنتو پنڈت بھیم سین جی کے متروں نے ان کو سماج مندر میں بولنے سے روکا۔ کیا یہی عزت ہے۔ جو انہیں سیوا کے بدلے ملنی چاہیئے تھی۔ آخر میں میں پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا کا پاٹھ جو آریہ مسافر میں ۱۰ مئی کو چھپا ہے۔ لکھ دینا کافی سمجھتا ہوں۔ پنڈت جی صفحہ ۹ کالم ۴ میں لکھتے ہیں

"کھید کے ساتھ میرا انبھو یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے اندر سنیاسیوں کی پرتشٹھا نہیں ہے اس لئے ہم کو سنیاسی کم دکھائی دیتے ہیں کوئی اس پرکار کا پربندھ نہیں ہے۔ کہ سنیاسی جہاں چاہے۔ جا بیٹھے۔ اس کو ایک گھر سے یا سب گھر سے ملکر بھی سب پرکار کا آرام ملتا ہے اور وہ جیسی اس کی یوگیتا ہے۔ جنتا میں کام کرتا ہے۔"

اس لئے منتری جی مہاراج نہ تو آپ کے سماجوں میں سنیاسیوں کا کوئی پربندھ ہے اور نہ ہی آگے کو ہونے کی امید ہے ان سب باتوں کو دھیان میں رکھ کر ہی دیانند مٹھ کی یوجنا کی گئی ہے۔ آپ نے لیکھ میں ایک جگہ پر گری پوری وغیرہ سمپردایوں کے سمبندھ میں لکھا ہے۔ اب مٹھ سے گری پوری کا منڈن کیسے ہوگا۔ یہ میری سمجھ نہیں آیا ہے۔

آپ نے آگے چل کر لکھا ہے :-

"ویدی آریہ سماج کے ادھیکش سنیاسی مہانو بھاؤ کیول ماتر سنیاسیوں کے لئے دیانند مٹھ کھولنے کے حق میں ہوں۔ تبھی آریہ جنتا کو اس اور قدم اٹھانا چاہیئے۔"

میں عرض کردوں۔ میں آپ کی نسبت سنیاسیوں کو زیادہ جانتا ہوں۔ میرا اتفاق سنیاسیوں کے ساتھ کافی سے زیادہ ہے۔ میں سنیاسیوں کی رہنی بہنی کو جانتا ہوں۔ اس لئے میرا وچار جو ہے وہ بھی سنیاسیوں سے پوچھ کر ہوا ہے۔ پوچھ کر بھی نہیں۔ سنیاسی یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت وہ آریہ سماج میں کام کرتے ہیں۔ لیکن ان کو بیمار ہونے پر چار دن ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اگر ذرا آرام کرنا چاہیں۔ تو بے ٹھکانا ہے آریہ سماجوں میں پاٹھ شالائیں اور سکول ہیں۔ مہاشہ کرشن جی نے ایک سنیاسی کی گھٹنا لکھی ہے۔ میں اس سے کہیں زیادہ جانتا ہوں آپ نہ کہیں سنیاسیوں میں رہے ہیں۔ اور نہ ہی سنیاسیوں سے واقف ہیں۔ اگر آپ چاہیں اپنے بھائی ستیانند جی سناتک سے پوچھ دیکھیں۔ وہ کیا بتلاتے ہیں۔ اس لئے یہ سرو تھا ستیہ ہے اس وقت آریہ سماج میں دیانند مٹھ کی ضرورت ہے اور وہ بننا چاہیئے۔ اگر یہ نہ بنا۔ تو آریہ سماج کا نقصان ہوگا۔ کیونکہ جب آپ مانتے ہیں پرچار کرنا سنیاسیوں کا کام ہے۔ آپ کے ویتن بھوگی اس دن بھاگ جائیں گے۔ جس دن روپیہ نہ ملا۔ یہ سنیاسی ہی ہیں۔ جو بغیر روپیہ کے کام کرتے ہیں۔ اور کریں گے۔ اس لئے جو کارن آپ نے لکھے ہیں۔ وہ تو بدھ کے لئے کچھ حیثیت نہیں رکھتے ہیں۔ اگر کوئی اور وجہ ہو۔ تو میں سمجھنے سے عاری ہوں۔ مجھے امید نہ تھی۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری دیانند مٹھ بنانے کے برخلاف لکھے گا۔ لیکن اب تو یہ صاف ہی ہے کہ آپ نے لکھا ہے اور پتہ نہیں ہے اور بھی لکھیں گے یا نہیں۔ آپ جو مناسب سمجھیں سو کریں۔ لیکن میں اتنی عرض ضرور کر دوں گا۔ کہ آپ جو کچھ لکھیں۔ ٹھیک ٹھیک لکھیں۔ فرضی باتیں نہ لکھیں۔ کیونکہ آپ ایک پرتشٹت سبھا کے منتری ہیں۔ فرضی لکھنا آپ کی شوبھا کو نہیں بڑھاتا ہے۔ آریہ سنیاسیوں کو جو تکلیف ہے آپ وہ سادھارن سنیاسیوں سے پوچھ کر پتہ لگا دیں۔ وشیش ویکتیوں سے ان کا اندازہ لگانا ٹھیک نہیں ہے۔

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو ترقی دیجئے

Gangotri Gyaan Kosha

ویدک میگزین کی ضرورت

(از جناب ماشہ موہن لعل جی اپ منتری آریہ سماج منڈوانہ)

ویدک دھرم کا پرچار دو پرکار سے ہو سکتا ہے۔ تقریری و تحریری۔ تقریری پرچار کرنے کیلئے تو آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس دو درجن پراننک سبھاؤں کی بھانتی اپدیشک و بھجنیک موجود ہیں جو پروگرام کے مطابق جگہ بجگہ گھوم کر پرچار کا کاریہ کرتے ہیں۔ جب سے سبھا عالم وجود میں آئی ہے۔ اسکا یہی کاریہ ہو رہا ہے۔ آریہ سماج کے سب سے پہلے شہید پنڈت لیکھرام آریہ مسافر نے ایک مسلمان کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرنے سے پہلے یہ وصیت کی تھی کہ آریہ سماج سے تحریر و تقریر کا کام بند نہ ہونے پائے۔ اس وصیت کو کریاتمک روپ دیتے ہوئے سبھا نے انکی یادگار میں "آریہ مسافر" اخبار ہفتہ وار و ماہوار "آریہ" جاری کر رکھا ہے۔ کئی بھائیوں کا خیال ہے کہ سکھوں میں پرچار کرنے کیلئے سبھا کو ایک پنجابی گورمکھی بھاشا میں بھی جاری کر دینا چاہیے۔ چنانچہ ایسٹر کی چھٹیوں میں مجھے لاہور اردھ شتابدی پر جانے کا اتفاق ہوا وہاں پر کئی آریہ سجنوں سے مجھے بات چیت کرنے کا سمے ملا۔ اُن سے تبادلہ خیالات کرنے کے پشچات میں اس پرینام پر پہنچا ہوں کہ آریہ مسافر اخبار نہ صرف لوگوں تک سبھا کی تازہ بتازہ خبریں ہی پہنچاتا ہے بلکہ اس سے عام جنتا میں اچھی جاگرتی پیدا ہو رہی ہے۔ بلکہ کئی بھائیوں کی یہ پربل اچھا بھی ہے کہ سبھا پر اس بات کیلئے زور دینا چاہیے۔ کہ وہ ایک ماہواری اردو رسالہ بھی جاری کر دیوے چونکہ اس مضمون کا اس سمے میرے لیکھ کے ساتھ کوئی خاص سمبندھ نہیں ہے۔ اسلئے میں اسکے متعلق پھر کبھی پرکاش ڈالنے کا ساہس کرونگا۔ اب تو یہ پرشن ہے کہ جو بھائی انگریزی بھاشا جانتے ہیں۔ اُن تک ویدوں کی سچائیاں (Truth of Vedas) پہنچانے کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ اردو دان پبلک کے لئے ہمارے پاس آریہ مسافر موجود ہے اور ہندی جاننے والوں کو آریہ ماہوار پیش کیا جاتا ہے جو نہ اردو پڑھے لکھے ہیں اور نہ آریہ بھاشا انہیں کیا دیا جائے۔ انگریزی میں لکھی ویدک دھرم سمبندھی دو چار کتابیں ہمارے پاس ہیں۔ کتابوں اور سماچار پتروں میں بڑا انتر ہے۔ اگر ہم انہیں سوادھیائے کے لئے کچھ بھی نہ دیویں تو پھر ہمارا یہ دعوے کہ ہم ویدک دھرم کا ڈنکا دیپ دیپانتر و لوک لوکانتر میں گنجائیں گے بالکل باطل فضول ہے۔ اسلئے میری تجویز ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ویدک

بھاشی ویدک میگزین کو از سر نو جاری کر دینا چاہیے۔ آپ میں سے بہت سے بھائیوں کو یہ علم ہوگا کہ مسلمانوں نے اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے قرآن شریف کا انواد انگریزی بھاشا میں کیا ہے۔ اب لاہوری مرزائیوں کے ایک زبردست کارکن ڈاکٹر الٰہی بخش نے اخبار پیغام صلح میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ مرزا صاحب کی اردو کتب کا انگریزی میں انواد کر کے اسے انگریزی دان پبلک کے ہاتھوں میں پہنچایا جائے۔ یہ تو رہی مسلمانوں کی بات اب سکھوں کی سنیئے۔ سکھ بھائیوں نے گرنتھ صاحب کا ترجمہ انگریزی زبان میں اس سے پہلے ہی کر لیا ہے چونکہ ہم آریہ بھائی گذشتہ ۵۰ - ۶۰ سالوں میں ویدوں کا رشی شیلی کے انوسار ترجمہ کر کے انگریزی دان پبلک کے بھینٹ نہیں کر سکے ہیں اب ہمارا یہ کرتویہ ہونا چاہیے کہ جب تک ہم ایسا کرنے میں اپنے آپ کو اسمرتھ پاتے ہیں۔ اس وقت تک اتنا ہم ضرور کر سکتے ہیں کہ ویدوں کے گیان کو ان تک لیجانے کے لئے۔ انگریزی میں ہی کوئی رسالہ جاری کر دیویں اور ویدک میگزین سے وہ کام بھلی بھانتی سر انجام ہو سکتا ہے پچھلے دنوں راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری اسکے متعلق ایک لیکھ بھی آریہ مسافر کی گذشتہ اشاعت میں لکھا تھا۔ آپ نے اپنے لیکھ میں اس بات پر زور دیا تھا کہ سبھا کو ضرور ویدک میگزین جاری کر دینا چاہیے علاوہ ازیں پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نے آریہ مسافر کے شہید نمبر میں اسکے سمبندھ میں اپنے وچار پرگٹ کئے تھے۔ انہوں نے تو اپنے لیکھ میں یہاں تک لکھا تھا کہ آریہ سارودیشک سبھا کو ضرور ویدک میگزین جاری کر دینا چاہیے اگر سبھا سارودیشک ہندی رسالہ کی موجودگی میں اسے جاری کر دے۔ سارودیشک کو ہی انگریزی جامہ پہنا دیا جائے۔ ایسٹر کی چھٹیوں میں ہی اردھ شتابدی مہوتسو منایا گیا جہاں اس سماروہ کے منانے کے چند ادیش تھے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ گذشتہ پچاس سالہ پروگرام پر نظر ثانی کر کے آئندہ کیلئے ایسا پروگرام نشچے کیا جائے جس کو عمل جامہ پہنا کر آریہ سماجیوں میں ایسی کرانتی پیدا کر دی جائے کہ وہ پنجاب کے کونے کونے میں ویدک نادکو جا کر رشی [illegible]

طرح پھیلایں ہے۔ کہ بھارت ورش کا کوئی بھی ایسا شہر آپکو نہ ملیگا جہاں انگریزی پڑھے لکھے کافی تعداد میں نہ رہتے ہوں۔ راجیہ بھاشا ہونے کی وجہ سے لوگ کافی تعداد میں اسکا ادھین کرتے ہیں آجکل کے پڑھے لکھے نوجوان جو کالجوں سے گریجویٹ ہیں۔ ان میں سے کم از کم ایسے ہوتے ہیں جو پرماتما کی ہستی پر بالکل اعتقاد نہیں رکھتے بلکہ اکثر سندھیا۔ ہون۔ یگیہ اور ویدوں پر تمسخر اڑاتے دیکھے جاتے ہیں۔ ویدک میگزین کے جاری ہونے سے ہم انہیں بھی آریہ سماج کے نزدیک لا سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں سارودیشک سبھا ودیش پرچار کے لئے ہر سال اپنے یوگیہ مشنریوں کو دیگر ممالک مثلاً افریقہ - امریکہ - جاپان جرمنی وغیرہ میں بھیجتی رہی ہے۔ اسی پرچار کاریہ کا یہ پرینام ہے۔ کہ افریقہ میں بھی پرتی ندھی سبھا قائم ہے۔

ویدک میگزین کی موجودگی میں ویدک مشنریوں کو پرچار کے کرنے میں بڑی بھاری سہائتا مل سکتی ہے۔ اس کے سمپادن کے لئے آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بالکل یوگیہ ہیں۔ اور وہ کتنا عرصہ پہلے بھی اس کے سمپادک رہ چکے ہیں۔ اپنے لیکھ کو سماپت کرتا ہوا انت میں یہی نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ سبھا کے ادھیکاریوں کو جلدی یہ ضروری کام اپنے ہاتھوں میں لے لینا چاہیے۔

وید پرچار فنڈ کو نقصان مت پہنچاؤ

(لیکھک مہتہ جیمنی جی بی۔ اے ویدک مشنری)

میں آریہ سماجوں کے جلسوں پر بہت کم جاتا ہوں۔ کیونکہ میرا تجربہ ہے۔ کہ جنتا کے اوپر ایک ایک دن میں چھ سات لیکچر ہوکر لس دینے سے کچھ اثر نہیں رہتا۔ اگر ایک دن میں دو لیکچر سنے۔ تو انہیں کچھ یاد بھی رہے اور اس کا اثر دل پر قائم رہے۔ میں ابھی آریہ سماج بھیرہ کے جلسہ پر گیا۔ چونکہ منتری نے بہت پریرنا کی تھی۔ اس لئے میں بھی چلا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ اپدیشک اور بھجنیک ملاکر ۱۶ کی تعداد پہنچتی ہے۔ اب آپ خیال کریں۔ کہ اس قدر گرمی کے موسم میں بھلا کس طرح سارا دن لوگ ڈٹ کر بیٹھ سکتے ہیں۔ اور لیکچر سن سکتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ کئی لیکچراروں کو پندرہ بیس منٹ ملے۔ اور کسی کو موقعہ بھی نہیں ملا۔ مجھے بھی تیسرے دن ایک گھنٹہ وقت ملا۔ جہاں ساتھ ہی سمیلن بھی ہوں۔ کھیل تماشہ بھی دکھانا ہو۔ وہاں اتنے لیکچرار اور بھجنیک جمع کرنا سوائے اس کے کہ پبلک کا روپیہ ضائع کیا جائے۔ اور اپدیشکوں کا بھی وقت ضائع ہو زیادہ لابھ نہیں پہنچ سکتا۔ میرا تو خیال ہے کہ آج کل کی گرمی کے موسم میں جلسہ کے لئے ایک بھجنیک دو اپدیشک کافی ہیں۔ ایک اپدیشک صبح کو اپدیش کرے۔ کیونکہ ۱۰ بجے سے پہلے کاریہ سماپت کرنی پڑتی ہے۔ شام کو دوسرے اپدیشک کا لیکچر اور رات کو صبح اپدیش کرنے والے اپدیشک کا لیکچر ہو جائے۔ بیچ میں بھجنیک بھجن کے بھی ہو جاویں۔

ابھی میں جلال پور پرچار کرنے آیا ہوں۔ یہ بستی زیادہ تر مسلمانوں کی ہے مگر ۲۵ کٹمب ہندوؤں کے ہیں۔ یہاں بھی پتہ لگا۔ کہ وہاں دو اپدیشک و بھجنیک بدھالے تھے۔ اور سمے نہ ہونے کے کارن کئی بیرنگ واپس گئے۔ آریہ سماجوں کو "شتر بے مہار" چھوڑا جاوے۔ اب سماجیں پرتی ندھی سبھا سے بھی اپدیشک منگاتی ہیں۔ کئی سماجیں ساتھ ہی پرادیشک سبھا سے بھی منگا لیتی ہیں۔ ساتھ ہی آنریری اپدیشکوں سے جدا خط و کتابت کر کے انہیں بھی منگا لیتی ہیں اور اس پر کا بڑا حصہ ان اپدیشکوں کی [illegible] میں خرچ ہو جاتا ہے۔ اس سے وید پرچار فنڈ کو نقصان پہنچتا ہے۔ میرے خیال میں سبھا کو مناسب ہے۔ کہ جلسوں کے نیم بنائے۔ کہ اتنا سمیہ لیکچر کے لئے مقرر ہو۔ اور صرف اتنے ہی اپدیشک جلسہ پر پہنچ جاویں گے۔ اگر کوئی سماج اس کا الٹنگن کر کے ادھک اپدیشک منگائے تو کم اپدیشک لیکچر دینے سے انکار کر کے واپس آئیں۔ جب تک سبھا سماجوں پر کنٹرول نہ کریگی اسی طرح آریہ سماج کے جلسہ پر آپا دھاپی رہے گی۔ اور ویسے صرف تماشہ گاہ بنے [illegible] جلسوں پر آریوں کے جیون سدھار اور آئندہ ترقی کے پروگرام کا کوئی دھیان نہیں دیا جاتا سچ پوچھو تو یہ جلسے پبلک کی تفریح اور دل بہلانے کے لئے کئے جاتے ہیں اگر [illegible] پر کچھ اثر ہوتا۔ مگر میں نے یہ دونوں باتیں برابر پائی ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ جلسوں پر پرچار کی مستقل اور باقاعدہ سکیم بنائی جاوے اور سماجوں کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ اس پر عمل کریں۔ ہر جگہ سمیلن کا رواج بڑھ رہا ہے۔ [illegible] نیتاؤں کو ایڈریس دینے اور ان کے جلوس پر وقت صرف کیا جاتا ہے۔ جس کا [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مُکتی کی یُکتی

(از قلم مہاتمہ مدن جیت جی آریہ ویدک وشارد —— فیروزپور شہر)

ذیل کا مضمون مہاتمہ پیکچر شری پوجیہ سوامی ورتانند جی مہاراج گورو کل چتوڑ نے آریہ سماج منڈی والی کا تالاب فیروزپور شہر میں بتاریخ ۲۲/۳۶ کی رات کو دیا۔

ہر ایک منش کی قدرتی خواہش ہے۔ کہ وہ دُکھوں سے چھوٹے اور سُکھ حاصل کرے۔ موٹے طور پر اگر میں کہدوں۔ کہ اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ بُرے آچرنوں کا تیاگنا اور شریشٹھ آچرنوں کا کرنا ہی مکتی کا کارن ہے۔ مکتی کیا ہے۔ کہ دکھوں سے چھٹکارا پانا۔ دنیا میں تین قسم کے دُکھ ہوتے ہیں ادھیاتمک۔ ادھی دیوک۔ ادھی بھوتک یعنی بخار ہیضہ وغیرہ بجلی۔ بھونچال وغیرہ اور ایرشا درلیش وغیرہ ان سب قسم کے دکھوں سے چھوٹ جانا ہی موکھش ہے۔ ان دکھوں سے چھٹکارا پانے کا طریقہ ایشور پرشاد ہے اور وہ ہے پربھو کی پراپتی۔ وید بھگوان میں کہا ہے۔

वेदाहमेतं पुरुषं महान्तमादित्यवर्णं तमसः परस्तात् तमेव विदित्वाऽति मृत्युमेति नान्यः पन्था विद्यतेऽयनाय ॥

دنیا میں اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ صرف ایشور کو جان کر ہی موت کو پار کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ پربھو کیسا ہے۔ جو بہت مہان ہے۔ پرکاش روپ ہے۔ جس کو اپنشد کار اس طرح کہتے ہیں:-

अपाणिपादो जवनो ग्रहीता पश्यत्यचक्षुः स शृणोत्यकर्णः ॥

اس پربھو کے ہاتھ نہیں۔ لیکن اپنی شکتی سے سارے برہمانڈ کو رچتا ہے۔ آنکھ نہیں ہے لیکن سب کو دیکھتا ہے۔ اس طرح وید شاستروں میں ایشور کی بہت مہما ورنن کی گئی ہے۔

ایشور شکتیوں کا بھنڈار ہے اور وہ شکتی یعنی طاقت والوں کو ہی مل سکتا ہے۔ نربل کو نہیں ملیگا۔ کسی پنجابی شاعر نے خوب کہا ہے

"دُنیا مندی زوراں نوں
لکھ لعنت ہے کمزوراں نوں"

ٹھیک اسی طرح سنسکرت کے کسی کوی نے کہا ہے:-

नायमात्मा बलहीनेन लभ्यः ॥

اس لئے اب میں آپ کو مکتی کے سادھن بتلاؤں گا۔ اور اس کے کارن بھی بتاؤں گا۔

(۱) آتما کی اُنت اوستھا۔ یعنی آتما کو اونچا بنانا یہ کسطرح ہوگا۔ یہ صرف پربھو کے پرتاپ سے ہی ہوگا۔ اس کا طریقہ سمادھی لگانا ہے۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے:-

جو اُس ساگر کو سمجھتا ہے
وہ شیوں کا رس چکھتا ہے
جو اوم بھجن رٹ رہتا ہے
وہ سُکھ سے دُکھ کو سہتا ہے

جو انسان سمادھی روپی سمندر میں غوطہ لگاتا ہے۔ وہ دُنیاوی وشیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور جو اوم بھجن میں ہر وقت لگا رہتا ہے۔ وہ دکھوں کو بھی آسانی آسانی اور سکھ سے سہن کر لیتا ہے۔

(۲) سمادھی کا اپائے دھیان ہے۔ دھیان کا مطلب ہے

तत्रप्रत्ययैकतानता ध्यानम् (?)

ارتھات तन्मय ہونا۔ اس میں ارجن کی مثال دی جا سکتی ہے۔ جب کہ تمام کوروں اور پانڈوں سے پوچھا گیا۔ کہ درخت پر بیٹھی ہوئی چڑیا کا تم کون سا حصہ دیکھ رہے ہو۔ تو اس وقت تمام نے یہی کہا تھا۔ کہ ہم کو درخت۔ چڑیا۔ گنبد اور تمام دوسرے اشخاص وغیرہ دکھائی دے رہے ہیں۔ صرف ارجن نے ہی کہا تھا۔ کہ مجھ کو تو کیول صرف چڑیا کی آنکھ ہی دکھائی دیتی ہے۔ یہ دھیان کا اصلی مطلب ہے۔ لگاتار توجہ جمائے رکھنا وہ بھی کسی غیر یا بیرونی ہستی کا نہیں۔ بلکہ تمام ظہورات کثیف و لطیف کی طرف سے من کو ہٹا کر اپنے پربھو کی طرف لگاتار متوجہ رہنا دھیان کہلاتا ہے۔

(۳) اس کے بعد پرتیاہار प्रत्याहार کا درجہ آتا ہے۔ اس کو میں ایک مثال سے واضح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے سکول میں لڑکوں رسہ کھینچتے ہوئے کئی دفعہ دیکھا ہوگا۔ اس کو Tug of war کہتے ہیں۔ اس میں کیا ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف کچھ لڑکے ایک رسہ کو کھینچتے ہیں۔ اور دوسری طرف اسی رسہ کو اپنی طرف دوسرے لڑکے کھینچتے ہیں۔ ہر ایک ٹولی کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ میری طرف رسہ آجائے اسی طرح ہر ایک انسان کے اندر یہ رسہ کشی ہوتی رہتی ہے۔ آتما اندریوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور وشے اندریوں کو اپنی طرف لے جانا چاہتی ہیں۔ ایسی حالت میں اندریوں کو بُرے کرموں سے روکنا پرتیاہار کہلاتا ہے۔ لغوی معنے اس کے یہ ہیں۔ پرتی یعنی اندریوں کا آہرن وشیوں سے روکنا۔ سنسکرت زبان میں ایسی ہے۔ کہ جس کے شبد ہی سب کچھ جتلا دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر سکھ لیجیے۔ "سُ" معنی اچھی اوستھا میں "کھ" معنی اندریاں یعنی اچھی اوستھا میں اندریوں کا رہنا ہے۔ سکھ ہے۔ اور اسی طرح "د" "و" کے معنے بُری اوستھا میں اندریوں کا رہنا دکھ کہلاتا ہے۔

ایشور نے سارے برہمانڈ کو وش (قابو) میں کیا ہوا ہے۔ اس لئے اس کو ईश्वर کہتے ہیں۔ اور ہم जीवात्मा ہیں جو کہ وش میں ہوئے ہیں۔ اور اندریوں کے غلام بنے ہوئے ہیں۔

(۴) اس کے آتم سمرپن کا درجہ آتا ہے۔ آتم سمرپن کے معنے بلیدان کرنے کے ہیں کسی نیک کام یا پرُوپکار میں اپنے آپ کو قربان کر دینا ہی اصلی بلیدان ہے۔ آج کل ہمارے بھولے بھالے قربانی اسی کو سمجھتے ہیں۔ کہ کسی بکرے کے گلے پر چھری چلا دی جائے۔ یہ قربانی نہیں ہے یہ تو گناہ عظیم ہے۔ آتم سمرپن میں بہت سے وگھن آتے ہیں۔ ان وگھنوں کو چھوڑ دینا ہی پڑتا ہے۔ خود دکھ سہن کر کے دھرم کا پالن کرنا اور دوسروں کا اپکار کرنا ہی اصلی آتم سمرپن ہوتا ہے۔

(۵) آتم سمرپن کے ساتھ ساتھ اہنسا کے نیم کا بھی پالن کرنا لازمی ہوتا ہے۔ من وچن کرم سے کسی کو دکھ نہ دینا ہی اصلی اہنسا ہے۔

(۶) اہنسا کے پشچات سہن شیلتا کا درجہ آتا ہے۔ وید میں بڑی سُندرتا سے کہا گیا ہے

तेजोऽसि तेजो मयि धेहि वीर्यमसि वीर्यं मयि धेहि बलमसि बलं मयि धेहि सहोऽसि सहो मयि धेहि ॥

جہاں پرماتما سے تیج۔ ویریہ۔ بل وغیرہ کی پرارتھنا کی گئی ہے۔ وہاں پر آخر میں یہ کہا گیا ہے کہ ان سب طاقتوں کے ہوتے ہوئے بھی جب تک سہن شیلتا نہ آئے گی۔ یہ طاقتیں کسی کام کی نہیں ہیں۔

(۷) سہن شیلتا کا اُپائے دھیرتا ہے بھگوان دیانند کا سارا جیون ہی دھیرتا کا نمونہ تھا۔ کسی کوی کے وچنوں میں کہا گیا ہے۔ کہ

निन्दन्तु नीतिनिपुणा यदि वा स्तुवन्तु लक्ष्मीः समाविशतु गच्छतु वा यथेष्टम् । अद्यैव वा मरणमस्तु युगान्तरे वा न्याय्यात्पथः प्रविचलन्ति पदं न धीराः ॥ (بھرتری ہری)

اگر کوئی نندا یا استتی کرے لکشمی اگر رہی رہے یا نشٹ ہو رہی ہو۔ آج ہی مرنا ہو یا لاکھوں برسوں کے بعد موت آوے۔ جو دھیر پرش ہوتے ہیں۔ وہ نیائے کے مارگ سے پیچھے نہیں ہٹتے

(۸) دھیرتا کا اُپائے نربھیتا ہے۔ ہم آج قدم قدم پر ڈرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہم میں کسی بھی نیک کام کو کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوتی اگر چھوٹا بچہ کسی وقت بیٹھنا بھی نہیں جانتا یہ دل میں خیال کرے۔ کہ ادہو میں کیسے گھوڑے کے ساتھ بھاگ سکونگا۔ تو اس کا یہ ڈر اس کو کبھی اونچے نہیں اٹھنے دیگا۔ انسان مشکل سے مشکل کام کو بھی کر سکتا ہے۔ اگر کوشش کرے اور دل میں سے ڈر یا خوف کا مادہ نکال دے انگریزی میں کہا ہے:-

Cowards die many times before death

جو ڈرپوک انسان ہوتا ہے۔ وہ اپنی موت سے پیشتر ہی کئی دفعہ مرتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ ڈر کو تیاگنا چاہیئے۔

(۹) بھئے یا خوف کو دل سے دُور کرنے کے لئے آتم وشواس کی ضرورت ہے۔ بچوں کی کتاب میں ایک کہانی کچھوے اور ہرن کی آتی ہے۔ کہ کسطرح ہرن ابھیمان کے اندر ہو کر آتم وشواس کرنے والے کچھوے سے بازی ہار جاتا ہے۔

اس بیان کی اپنی مثال بھی ہے۔ کہ جس وقت انہوں نے گوروکل چتوڑ کھولنے کا نشچے کیا اس وقت آریہ سماج کے پرسدھ لیڈر اور دوسرے مہانو بھاؤ یہ کہتے تھے۔ کہ یہ گوروکل چتوڑ میں کھل سکے گا۔ مگر میں اپنے گورو دیا نند کی آگیا پالن کرنے پر لگ گیا اپنے وشواس پر ہی کی ہوئی تھی۔ آخر میں آتم وشواس کے سہارے ہی کئی سالوں کی کوششوں سے چتوڑ میں گوروکل کھل گیا ہے جہاں کہ رشی دیانند پرتی یادت پدمنی کی پڑھائی ہو رہی ہے۔ میں تو جس کام کے کرنے کے متعلق خیال کرتا ہوں۔

भवतीति विश्वासः

ارتھات یہ کام ہوگا۔ اور ضرور ہوگا۔ ایسا میرا یقین ہے۔

(۱۰) اس کے بعد آتم شکتی کا وکاش شروع ہوتا ہے۔ اور وہ تب ہی ہوگا۔ جب کہ ایشور کی آگیا کا پالن ہم کریں گے۔ ایک آدمی رشی دیانند کی جے تو مناتا ہے۔ لیکن ان کے بتلائے ہوئے مارگ پر چلتا نہیں۔ تو اس کی جے منانا بالکل فضول ہے۔ اسی طرح ایشور کی بھگتی کرنا کیا ہے کہ اس کی آگیا کا پالن کیا جائے۔ اور وہ صرف اندریوں کو وش میں کر کے ہم کر سکتے ہیں۔ وید میں منتر آتا ہے۔ کہ:-

तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्य स्विद्धनम् ॥

اس پربھو کے دیئے ہوئے پدارتھوں کا تیاگ بھاؤ سے بھوگ کرو۔ وید میں ایک اور منتر آتا ہے

جس کا میں جاپ ہر دم کیا کرتا ہوں۔ آپ لوگوں کو بھی بھجن "ہے جگت پتا پرم آنند داتا" کے طرز پر اس کو گانا چاہیئے۔

ओ३म ओ३म क्रतो स्मर क्लिबे स्मर कृतं स्मर ॥

پرارتھنا کا پھل بھی پرشارتھ ہے۔ ایک منش پربھو سے پرارتھنا تو کرتا ہے اور اس کے مطابق کام نہیں کرتا۔ تو اس کی پرارتھنا نشپھل ہوتی ہے۔ اس لئے ساتھ ساتھ پرشارتھ بھی کرتے رہنا چاہیئے۔

(۱۱) اس کے پشچات وشیوں میں انا شکتی کا درجہ آتا ہے۔ یعنی ویراگیہ۔ سنسکرت میں اس کے دو معنے ہیں۔ یعنی وشیش کر کے پریم کرنا۔ اور انا شکھوں سے پریم کرنا۔ اور برائی سے پرہیز کرنا۔

(۱۲) ویرگ حاصل کرنے کا اپائے ہے۔ وویک یہ کیا ہے۔ اچھائی سے پریم اور برائی سے نفرت۔ ایسا ہم کو گیان ہو جانا چاہیئے کہ دنیا میں اچھی کیا چیز ہے۔ اور بری کیا ہے

(۱۳) اور یہ اوتم بدھی سے ہی حاصل ہوگی اس لئے تو آریوں کے نتیہ کرم میں گائتری منتر میں اس بدھی کے لئے پرارتھنا روزانہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ اپنے بچوں کو اس گائتری منتر کا مفہوم ہی جو بہت چھوٹا سا ہے سمجھا سکیں۔ تو بچے بہت ہی اچھے بن سکتے ہیں۔

وہ پرارتھنا اس پرکار کی ہے۔ کہ "ہے پربھو آپ سب سے اچھے ہیں۔ ہمیں بھی اچھا بنانا۔ کیونکہ ہم اچھا بننا چاہتے ہیں۔ کرپا کر کے ہم کو اچھی بدھی دیجیئے"۔

بدھی دو پرکار کی ہوتی ہے۔ ایک سبدھی اور ایک کبدھی (सुबुद्धि - कुबुद्धि) تاش کھیلنا بھی بدھی کو بڑھاتا ہے۔ لیکن کبدھی کو بڑھاتا ہے۔ اس پرکار شطرنج اور چوری کرنا۔ جھوٹ بولنا وغیرہ سب انسان بدھی سے کرتا ہے۔ لیکن یہ کھوٹی بدھی ہے۔ اس سے انسان کی گراوٹ ہو جاتی ہے۔ لیکن سبدھی سے انسان کی ترقی ہو جاتی ہے۔

(۱۴) بدھی سمیک گیان سے پراپت ہوتی ہے منو بھگوان نے لکھا ہے کہ

बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति ।

گیان سے بدھی کی شدھی ہوتی ہے۔

(۱۵) اس کا اپائے ہے ودیا - ودیا وہ ہوتی ہے جس سے شاریرک آتمک، ساماجک انتی ہو وے ودیارتھی کے لئے برہم چریہ کا پالن لازمی ہوتا ہے کہا بھی ہے

दुरवाकिनः क्रतो विश्वा विद्यानि भवा कृतो स्मरवे ॥

جو سکھوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اس کو ودیا بھی کبھی آ نہیں سکتی۔ اور جو ودیارتھی ہے۔ اس کو سکھ کہاں۔

(۱۶) ودیا و برہم چریہ کے ساتھ ساتھ ستوگنی بھوجن کرنا بھی لازمی ہے۔ اور رات کو سونے وقت اپنے من کو شدھ کرنے کیلئے यज्जाग्रतो वाले بھنور وید منتروں کا اچارن کرنا چاہیئے جب میں نے سنیاس لیا۔ تو اس سمیہ میرے گورو پوجیہ ور نارائن سوامی جی نے مجھے اپدیش دیا۔ کہ اس ورش تم ایک منتر کا پاٹھ کرو۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ

तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु

من پوتر ہے۔

(۱۷) من کو شدھ کرنے کے لئے منو بھگوان نے کہا ہے۔

मनः सत्येन शुध्यति

ارتھات۔ من ستیہ سے شروع ہوتا ہے۔

(۱۸) ستیہ کیسے حاصل ہو سکتا ہے جبکہ ہم پربھو کو ہمیشہ اپنے نزدیک سمجھیں۔ دنیا میں جتنے پاپ ہوتے ہیں۔ وہ اسی لئے ہوتے ہیں۔ کہ ہم پربھو کو سرو ویاپک نہیں سمجھتے۔ اس لئے ہر ایک فرد بشر کو ذیل کا دوہا یاد کر لینا چاہیئے۔

विषय का विषधर जब डसे ओ३म् बूटी को चबा नाग दमन यह

وشے روپی سانپ نے جب تم کو ڈس لیا ہو۔ اس وقت اوم روپی بوٹی کو اپنے منہ میں چبانا۔ یہ اوشدھی اس وش کو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔ تم کو کسی جگہ ڈھونڈھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۱۹) پربھو کو ہم کیسے نزدیک سمجھیں گے۔ جبکہ مہاتما ست سنگ کریں گے۔ پراتہ سائینکال سندھیا کا ست سنگ کرنا۔ مہاتماؤں کا ست سنگ کرنا۔ ان ست سنگوں سے منش کا کلیان ہو جاتا ہے۔

(۲۰) آخیر میں ست سنگ بھی تب منش کرے گا جب کہ ہمارے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی۔ کہ ہم سچے بنیں۔ نیک بنیں۔

یہ چند باتیں ہیں۔ جن پر عمل کر کے منش مکتی کو پراپت کر سکتا ہے۔ ایک بات میں اور سمجھاؤں اور وہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ کہ جب تم کسی بھی مہاتما یا لیکچرار کا اپدیش سنو یا پڑھو۔ تو دل میں یہ خیال ہرگز نہ کرو کہ یہ میں جانتا تھا۔ یا اس کی شکل کیسی ہے۔ اس کے وچار کیسے ہیں۔ اس کا چال چلن کیسا ہے۔ بلکہ دل میں یہ خیال ہمیشہ رکھنا چاہیئے۔ کہ میرے میں کونسی کمزوریاں ہیں۔ اور وہ کیسے دور ہو سکتی ہیں۔ ہر دم کمزوریوں کو چھوڑتے جانا ہی اصل مہاتما کا اپدیش ہونا چاہیئے۔ اس لئے آخیر میں سب بھائیوں اور بالکوں سے نمر نویدن ہے کہ وہ ان باتوں پر اچھی طرح سے غور کریں اور اپنے جیون کو اونچا بنا دیں۔

ماجرہ - ضلع رہتک میں آریہ سماج کی عظیم الشان فتح

پورانکوں کو بے نظیر شکست

مورخہ ۱۴ ۵/۳۶ کو پورانکوں نے اپنے جلسہ کی تاریخ مقرر کرتے ہوئے آریہ سماج کو شاستراتھ کے لئے چیلنج دیدیا۔ جو آریہ سماج نے بڑی خوشی کے ساتھ منظور کر لیا۔ آخر باہمی سمجھوتہ سے ان چار وشیوں میں (۱) مرتک شرادھ وید ورودھ ہے۔ (۲) اٹھارہ پوران وید ورودھ ہیں (۳) سوامی دیانند کرت گرنتھ وید ورودھ ہیں (۴) آریہ سماج ناستک سماج ہے۔ شاستراتھ مقرر ہو گئے۔ اور شرطوں میں باقاعدہ تحریر ہو گیا۔ کہ پہلے ہر دو شاستراتھوں میں متواتر ہر دو اپکش آریہ سماج کا ہوگا۔ اور آخر کے دونوں شاستراتھوں میں پورپکش سناتن دھرم کا ہوگا۔ وغیرہ تمام شرطیں طے ہو کر ٹکٹ اراجیاں ہو کر مکمل تحریر ہو گئی۔ اور یہ بھی تحریری قرار پایا۔ کہ جو فریق وقت پر حاضر نہیں ہوگا۔ یا شاستراتھ سے انکار کرے گا۔ وہ ہرجہ اور خرچہ کا ذمہ وار ہوگا اور ہارا ہوا سمجھا جائے گا۔

آخر دونوں طرف سے پنڈت صاحبان یعنی آریہ سماج کی طرف سے شری ویدوں کے سوریہ ودیا ساگر شری پوجیہ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اور شری پنڈت منسا رام جی شاستری اور پنڈت سمر سنگھ جی ودیا النکار اور پنڈت بودن چند جی۔ اور پورانکوں کی طرف سے پنڈت اکھلا نند جی اور پنڈت بھیم سین جی ہو گئے۔

آریہ سماج کے ودوان ۲ ۵/۳۶ کو ½۱ بجے ہی وقت مقررہ سے ½ گھنٹہ پہلے ہی اپنے پلیٹ فارم پر پستکیں وغیرہ لے کر پہنچ گئے۔ مگر پورانک ¾۲ بجے تک نہیں پہنچے۔ ان کے پاس آدمی بھی گئے۔ کہ شاستراتھ کا وقت ۲ بجے سے تھا۔ اب ¾۲ بج گئے ہیں۔

آخر وہ بھی آریہ سماج کے پنڈال میں آئے۔ اور تحریر کے بموجب مرتک شرادھ وید ورودھ ہے اس وشیہ پر شاستراتھ شروع ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے شری پوجیہ پاد پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار تھے۔ اور پورانکوں کی طرف سے پنڈت اکھلا نند شاستراتھ نہایت آنند اور پریم کے ساتھ ہوا۔ جس میں شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے پنڈت اکھلا نند کا ایسا ناطقہ بند کیا۔ کہ آخر تک ایک بھی سوال کا جواب نہ دے سکا۔ خاص کر جیسا کہ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے دریافت کیا۔ کہ چاروں ویدوں میں سے (مرتک شرادھ شبد ہی دکھا دو) اس پر فیصلہ ہے۔

اگر تم چاروں ویدوں میں سے مرتک شرادھ دکھا دو۔ تو میں ہارا۔ دوسرے اگر مردہ پتر شرادھ تم مانتے ہو تو جیسا کہ پرمان ہے کہ ... طرف پتر ہو کر بیٹھیں اور اپدیش دیں وغیرہ ... تم کسی بھی مردہ پتر کو یہاں بلا کر اس طریق کے مطابق دائیں طرف بٹھا دو۔ اور اپدیش کرا دو ... میں ہارا۔ وغیرہ وغیرہ

اس کے بعد منوسمرتی کے شرادھ میں ... وغیرہ کی خوب قلعی پنڈت جی نے کھولی۔ مگر آخر دم تک پنڈت اکھلا نند ایک بات کا جواب نہ دے سکا۔ صرف سوامی دیانند پر اور آریہ سماجیوں پر ذاتی حملے کرتا رہا۔

اس شاستراتھ کا پبلک پر نہایت ہی عمدہ اثر ہوا آریہ سماج کے مخالفین میں بڑا اور ... سے لوگوں نے شاستراتھ کے درمیان میں کھڑے ہو کر کہہ دیا کہ دراصل مرتک شرادھ وید ورودھ اور جھوٹا ہے۔

تمام پبلک پر شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار ودتا کی دھاک بندھ گئی۔ آخری ... میں شری پنڈت بدھ دیو جی پنڈت اکھلا نند سے کچھ اور بھی پوچھنا چاہتے تھے۔ مگر پنڈت اکھلا نند نے کہا۔ کہ اب میں کچھ نہیں سننا ... شاستراتھ میں آریہ سماج کی عظیم الشان فتح ہوئی۔ اس کے لئے شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کو تمام دھرماتما پبلک کی طرف سے مبارکباد پیش کیجاتی ہے۔

اگلے روز ۳ ۵/۳۶ کو پوران وید ورودھ ہیں ... حسب تحریر مورخہ ۱۴ ۵/۳۶ شاستراتھ ہونا تھا ... میں آریہ سماج کی طرف سے سوالات ہونے تھے مگر پورانکوں نے پہلے روز یعنی ۲ ۵/۳۶ کو مرتک شرادھ وید ورودھ ثابت ہونے سے ایسی ... کھائی۔ کہ دوسرے وشے یعنی پوران وید ورودھ ہیں۔ اس پر شاستراتھ کرنے کا حوصلہ ہی نہ ہوا۔ اول تو حسب معمول پہلے روز کی طرح ... گھنٹہ دیر سے ہی آئے۔ اور آ کر کہا کہ ... کے وشے یعنی سوامی دیانند کرت گرنتھ وید ورودھ ہیں۔ پر شاستراتھ کریں گے۔

سب انسپکٹر صاحب پولیس نے دونوں فریق کی تحریریں ملاحظہ فرمائیں۔ اور بھی بہت سے معززین کی تحریریں بھی ملاحظہ فرمائیں ... صاف اعلان کیا۔ کہ ان تحریروں کے بموجب آج بھی نمبر ۲ وشے پوران وید ورودھ ہیں

(مراسلات)

موجودہ طریقہ تعلیم میں تبدیلی کی اشد ضرورت

اگلے دن راستہ میں دیکھا۔ پاٹھشالہ کی داسی ایک لڑکی کو کتاب اسی طرح اٹھائے جا رہی تھی۔ جس طرح ماشکی اپنے چمڑے کی مشک کو لے جاتا ہے۔ پکڑی ہوئی لڑکی زور زور سے رو رہی جاتی اور نوکرانی کو کھل کھل گالیاں دیتی جا رہی تھی۔ لڑکوں کو چپڑاسی لوگ جس طریق سے لے جاتے تو پہلے دیکھے تھے۔ مگر استری جاتی کا کومل ہردے بھی اس طور سے تیار ہو سکتا ہے۔ یہ پہلی بار دیکھا۔ اس وقت کے نظارہ کی اگر مثال دینی ہو تو جیسے بے زبان جانور ذبح خانے میں جاتے وقت چیخیں مارتا ہے۔ اور بے بسی کا اظہار کرتا ہے۔ ٹھیک یہی حالت دیکھی۔ دماغ مجبور کیا۔ اور دل پر چوٹ لگی۔ کہ کیا اس ترقی کے زمانہ میں یہ وحشیانہ طریق رہنا چاہیئے۔ آواز آتی ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!!

اس کے بالکل برعکس سُنا جاتا ہے کہ یورپ میں لڑکے اور لڑکیاں سویرے اُٹھتے ہی سکول جانے کے لئے بے تاب ہوتے ہیں۔ ماؤں سے ناشتہ لیکر خوشی خوشی دوڑنے پر اصرار کرتے ہیں۔ ہاں سکول پہنچانے نہیں جایا جاتا۔ بلکہ سکول سے واپس لانے کی فکر کرنی پڑتی ہے۔ اور جبکہ لوگ واپس لے آتے ہیں۔ وجہ صاف ہے۔ کہ انہیں سکولوں میں اپنے گھر کی نسبت زیادہ دلچسپی کا سامان ملتا ہے۔ اور ماتا سے بڑھ کر پیار بھی۔ ہندوستان اور یورپ کا فرق شاعر کے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے۔ سے

ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنانی آتی ہے
ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ

تعلیم جیسے مشترک مضمون پر اتنی تفاوت ناقابل برداشت ہے۔ غلام ہندوستان اور آزاد ممالک کے سٹینڈرڈ میں آخر فرق تو لازمی طور پر رہنا ہی ہے۔ مانا کہ ہمارے پاس وہ ذرائع نہیں ہیں جس سے تعلیم پر ہم اُتنا خرچ کر سکیں۔ تو کیا اتنی تبدیلی کرائے جانے تک بھی توجہ نہیں دلائی جا سکی؟ کہ ماسٹر صاحبان اور ادھیاپکا ورگ قوم کی ننھی ننھی کونپلوں کو ایسی خوش اسلوبی سے باتوں میں نرمی۔ اور پیار سے سکھشا دیں۔ جس سے وہ سکول اور پاٹھشالہ کے لئے خوشی خوشی تیار ہو سکیں۔ استری جاتی پریم کی مورتی خیال کی جاتی ہے۔ اسے تو ہر حال میں ماتا جیسا کومل اور دیشال ہردے ہی شوبھا دیتا ہے۔ کیا طریقہ تعلیم میں اتنی تبدیلی کی اشد ضرورت نہیں ہے؟ جواب ملے گا۔ ہاں۔ ہاں اور ضرور۔ کیا محکمہ تعلیم کے ذمہ دار اصحاب توجہ دیں گے؟ دیدہ باید

(گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

سندھیا کی ودھی ایک ہونی چاہیئے

نیتیہ کرموں کے متعلق رشی دیانند نے پنچ مہا یگیہ ودھی بیان کی۔ مگر افسوس کہ اس کی طرف پوری توجہ نہیں دی جاتی۔ کئی آریہ سماجوں میں سملت سندھیا کرنے کا موقعہ ملا۔ کہیں گایتری منتر سے سندھیا شروع ہوتی ہے۔ تو کہیں شنو دیوی والے آچمن منتر سے۔ آچمن کرنے کی پرتھا ہی نہیں دیکھی۔ خیر اس کے لئے کئی لوگ تب کہ اگر جل نہ ملے یا آلسیہ نہ ہو۔ تو نہ کرے یہی رشی شید سہا نالے جاتے ہیں۔ مگر زیادہ محسوس ہونے والی بات اور ہے۔ کہ سارے آریہ جگت میں ویک ودھی بھی نہیں برتی جاتی رشی ور نے سندھیا ودھی میں تین بار آچمن کرنا لکھا ہے۔ پہلی بار گایتری منتر کے بعد۔ اور اوم واک واک سے پہلے۔ دوسری بار اگھمرشن منتروں کے بعد اور منسا پرکرما سے پہلے۔ پھر تیسری بار اپستھان منتروں کے بعد اور گایتری منتر سے پہلے۔ اگھمرشن منتر کو عام طور پر ایک ہی منتر سمجھ کر پڑھا جاتا ہے۔ حالانکہ اگھمرشن منتر ایک نہیں۔ بلکہ تین منتروں کا مجموعہ ہے۔ تین بار ہی اوم اچارن کرنا مناسب ہے۔ یہی ودھی ہر جگہ ہونی چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جل سے آچمن نہیں کیا جاتا۔ تو سرے سے آچمن والے منتر کا اچارن بھی بند کر دیا گیا ہے۔ اور ہرشنا بدی لاہور کے موقعہ پر بھی یہی کچھ دیکھنے میں آیا۔ اُسی وقت ادھیکاری کے نوٹس میں لایا گیا۔ یہ طریقہ درست نہیں ہے موقعہ مناسب پر شنو دیوی والے منتر کا پاٹھ ضرور ہونا چاہیئے۔ آچمن کریں یا نہ کریں۔ جس کے پہلی بار شنو دیوی والا منتر آچمن کے لئے ہے آچمن نہ کرنے سے بھی پاٹھ کر لیا جاتا ہے۔ تو باقی دو بار بھی اسی طرح پاٹھ ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ آچمن کرنے کا اشارہ تو موجود رہے۔ تمام آریہ سماجوں مخصوصاً وارشی ست سنگ میں گروکل اور پاٹھ شالا دھرم ساماجک سنستھاؤں میں رونما نسی پرکار سندھیا کرائی جائے۔ تاکہ ہر جگہ ایک ودھی کا انوشٹھان ہو۔ اور وہ ایک ودھی ہو رشی پرورشت۔ آشا ہے۔ ودوان منڈلی اس وشئے میں اپنی شبھ سمتی پردان کرنے کی کرپا کرے گی۔

گنیش دت منتری
آریہ سماج جام پور

(صفحہ ۵ سے آگے)

اندھا ہو گیا ہو۔ جاپانی سامان ہر حال میں اچھا ہے۔ حسن نظامی"

اگر ہر مسلم جذبۂ ملک گیری میں مبتلا ہو کر ایسی بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ تو جاپان اپنے ہمسایہ ممالک چین مانچو وغیرہ پر غاصبانہ حملے کر کے اس کا عملی نمونہ پیش کر رہا ہے۔ لیکن لطف کی بات یہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب کی سرکار سے محض زبانی جمع خرچ کرنیوالے جرمنی کی تو مذمت کی جا رہی ہے۔ لیکن ہوس ملک گیری کے بدترین شکار جاپان کی مدح سرائی ہو رہی ہے۔

منادی کے صفحہ ۱۲ پر تو آپ نے جاپان کی مدح میں نشتری کہنت کہنے والے سالقہ حکمران راجپوت خاندانوں کے شہرۂ آفاق بھاٹوں کو بھی مات کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"گھی گیا کھچڑی میں۔ کھچڑی گئی یار کے پیٹ میں۔ اس طرح جو پیسہ ہندوستانیوں کی خریداری سے جاپان میں جائے گا۔ وہ ہمارے پیارے کے پیٹ میں جائے گا۔ کیونکہ جاپان ہم کو حقیر سمجھنے والا گورا ملک نہیں ہے۔ حسن نظامی۔"

کیوں جی۔ جاپان کب سے ہندوستانیوں کا پیارا ملک بنا ہے۔ اور کیا۔ کہ ہندوستانیوں کا پیسہ ہندوستانیوں کے پاس رہنے کی صورت میں یہ دشمنوں کے پاس چلا جائے گا؟

ہم حیران ہیں کہ خواجہ صاحب کے جذبۂ جاپان دوستی میں اس اچانک طلاطم کے کیا معنی ہیں کہیں جاپان والوں نے پانچ روپے خرچ کر کے خواجہ صاحب سے حب تسخیر کا تعویذ منگا کر خود یعنی خواجہ صاحب پر ہی استعمال تو نہیں کرا دیا یا کہیں کسی جاپانی ایجنٹ نے خواجہ صاحب کا منہ میٹھا تو نہیں کرا دیا۔ کیونکہ خواجہ صاحب کے جاپان دوستی کے بحر بیکراں میں یہ جوار بھاٹا بلا وجہ تو نہیں آ سکتا۔ خواجہ صاحب تو کیوں بتلائیں گے؟ کیا کوئی دانا تعف کا راس راز سربستہ پر سے پردہ اٹھانے کی تکلیف گوارا کریں گے

حرف سین کے الفاظ:۔

خواجہ صاحب اپنے روزنامچہ میں ایک جگہ پر ادبی جواہر ریزی بھی کی ہے۔ لوہینی نکتہ آفرینی سے کام لیا ہے۔ کہ باید و شاید۔ آپ کہیں ایک روز علی الصبح سیر کرنے چلے گئے۔ راستہ میں سرس کے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو نے دماغ معطر کر دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ جھٹ قلم اٹھا کر روزنامچہ میں لکھ مارا کہ

"روزانہ حرف سین کے الفاظ سامنے آتے ہیں۔ اور سوائے نقصان سوکن کے حرف سین کا کوئی لفظ بُرا نہیں ملا۔ سرس بھی

بچوں کی

دھارمک شکشا کا پرشن حل ہوگیا۔ ویدک آدھار پر لکھی ہوئی

جیون پھونکنے والی پستکیں (ہندی)

پوجیہ شری نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رامدیو جی۔ آچاریہ دیو شرما جی اور آچاریہ وریاوتی جی تتھا سب صوبوں کے عالموں نے ان کتابوں کی مکت کنٹھ سے تعریف کی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہودے نے ان کے مفید ہونے کی گھوشنا کی ہے۔

اپدیش امرت پانچوں بھاگ	قیمت ۸؍	ویدک دھرم آریہ سماج پرشنوتری	قیمت ۵؍
پرارتھنا امرت	″ ۴؍	سرل سندھیا واسنا	″ ۲/۶؍
جیون امرت	″ ۷؍	ویدک آریہ سماج	″ ۵؍
مہاپرشوں کے درشن	″ عاؔ	پرتھوی سوکت	″ ۱۰؍
آنند امرت	″ ۱۰؍	ودیارتھی جیون رہسیہ شری نارائن سوامی جی کرت	″ ۸؍
جگتی رس امرت	″ ۸؍		
بال دیانند امرت	″ ۲؍		

پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے سیکرٹری سارودیشک سبھا دہلی نے یہ پستکیں لکھ کر آریہ سماج اور آریہ ماتر کی بڑی سیوا کی ہے۔ (نوٹ) سب پرکار کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی
یا۔ کوہلی سیٹھی اینڈ کو دیو سماج روڈ رام نگر لاہور

Gangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کے تعلیمی کام میں تبدیلی کی ضرورت

(از پنڈت منوہر لال جی بی۔ اے۔ گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج کا آٹھواں نیم ہے۔ کہ ودیا کی بردھی و اودیا کا ناش کرنا چاہیئے۔ اس نیم کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اپنے جنم کال سے ہی آریہ سماج نے شکشا کا کاریہ آرمبھ کر رکھا ہے۔ آریہ سماج کے دونوں وبھاگ اپنے اپنے خیالات و حالات کے مطابق لڑکے لڑکیوں کی تعلیم میں آریہ جنتا کی سہائتا کرتے ہیں۔ پچاس برس ہوئے کہ شری سوامی دیانند جی کی پوتر سمرتی میں دیانند کالج کھولا گیا۔ یونیورسٹی سے سمبندھت شکشا کے علاوہ گوروکل وبھاگ آریہ بھائیوں نے کئی مقامات پر گوروکل کھول رکھے ہیں۔ غرضیکہ ہزاروں کی تعداد میں لڑکے لڑکیاں آریہ سماج کے زیر اہتمام تعلیم پا رہے ہیں۔ پچاس برس پیشتر جب سماج نے جب یہ کام شروع کیا تھا۔ صرف عیسائی سوسائٹی تعلیمی کام کر رہی تھی۔ اب تو آریہ سماج کی دیکھا دیکھی سکھوں، سناتن دھرمی بھائیوں نے بھی سکول و کیری یا پاٹھ شالائیں کھولی ہوئی ہیں۔ اب پنجاب کا کوئی چھوٹا بڑا شہر ایسا نہ ہوگا۔ جہاں آریہ جاتی کے کسی فرقے سے تعلق رکھنے والا کوئی نہ کوئی چل رہا ہو۔ شروع شروع میں محکمہ تعلیم کی طرف سے کافی سہولتیں تھیں۔ بلکہ تعلیمی کام کرنے والوں کو سرکاری خوشنودی کی سند بھی ملتی تھی۔ اب کچھ عرصہ سے محکمہ تعلیم دن بدن قواعد میں سختی سے کام لے رہا ہے کہیں گرانٹ کا جھگڑا ہے اور کہیں بار بار کوشش کرنے پر بھی منظوری نہیں ملتی۔ مالی مشکلات کام کرنے والوں کو الگ پریشان کر رہی ہیں۔

اس سب کے علاوہ موجودہ تعلیم میں تبدیلی کی زبردست خواہش پائی جاتی ہے۔ کوئی یونیورسٹی کنووکیشن ہو۔ کسی سکول یا کالج کا جلسہ تقسیم انعامات ہو۔ لیکچرار صاحبان موجودہ طریقہ تعلیم کی مذمت کرتے تھے۔ اس کو بدلنے پر زور دیا جاتا ہے۔ مگر کوئی سوسائٹی یا لیڈر با اختیار ہوتا ہوا ابھی کوئی بنیادی تبدیلی لانے سے قاصر ہے۔ پرتیک دوسروں کی راہ دیکھ رہا ہے۔ ماہ اپریل میں اردھ شتابدی ہوتسو پر جو شکشا سمیلن شری مہاتما ہنس راج جی کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا۔ جس میں سر ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ۔ پروفیسر دیوان چند شرما۔ ڈاکٹر بھگوان داس جی۔ پروفیسر شو دیال جی۔ لالہ وزراج جی بڑے بڑے ماہر تعلیم مہانبھاؤں نے حصہ لیا۔ اس بات پر بڑا زور دیا گیا کہ آریوں کو ورتمان شکشا پرنالی میں اصولی تبدیلی لانی چاہیئے۔ آریہ سماج نے ہی سب سے پہلے تعلیمی کام شروع کیا تھا۔ اسے سدھارنے و تکمیل کرنے میں پیشرو بھی اب آریہ سماج کو ہی ہونا واجب ہے۔

شکشا سمیلن میں جو پرستاؤ سویکار کئے گئے تھے۔ ان میں پہلا پرستاؤ میں آریوں اپدیش دیا گیا ہے۔ کہ بالک و بالکاؤں کی ورتمان شکشا پرنالی میں اس پرکار پریورتن کیا جائے۔ جس سے اس میں ہست کوشل (دستکاری) اور شلپ کو بھی وشیش دھیان دیا جا سکے۔" یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ آریہ ہائی سکول سیالکوٹ کے اُتساہی سنچالکوں نے اس ورش سکول میں سادھارن تعلیم کے ساتھ دستکاری کی تعلیم کی طرف بھی عملی دھیان دیا جائے ارتھات۔ اس برس درزی کلاس کھول دی ہے۔ کیا باقی سکول بھی اس طرف دھیان دیں گے۔ اس کے علاوہ پہلی شرینی سے ہندی پڑھائی جائے۔ اور دھرم شکشا کی پڑھائی پر زور دیا جائے۔ دونوں پرستاؤں پر تھوڑا بہت عمل پیشتر سے ہی ہو رہا ہے۔ اس پر اب وشیش دھیان کی آوشیکتا ہے۔

طریقہ تعلیم میں تبدیلی لانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ آریہ سماج کے نیتا جنہیں شکشا سے خاص پریم ہے۔ سنگھٹت روپ سے کاریہ کر آرمبھ کریں۔ شکشا سمیلن کے پرستاؤں کو عملی جامہ پہنائیں۔

آریہ شکشا سمتی کا سالانہ اجلاس ۳۰ مئی ۱۹۳۶ء کو صبح ۷ بجے گورودت بھون لاہور میں ہونے والا ہے۔ سالانہ رپورٹ۔ ادھیکاریوں کا چناؤ۔ سالانہ بجٹ وغیرہ سویکار کئے جائیں گے۔ لیکن ان کے علاوہ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ سمتی کے سبھاسد اپنے پرستاؤں کو عملی روپ دیں۔ سبھا کا سالانہ اجلاس بھی ہو رہا ہے۔ آریہ سکولوں کے منیجر و سنچالک سبھا کے اجلاس پر آ رہے ہیں۔ کیا ان سے آشا کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اس جانب دھیان دیں گے۔ شری پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا نے آریہ سماجوں میں کیری یا پاٹھ شالاؤں میں طریقہ تعلیم بدلنے پر زور دیا ہے۔ وہ انگریزی بھاشا کو مڈل سے اٹھانا چاہتے ہیں یہ بات بھی وچارنیہ ہے۔

اس کے علاوہ لڑکے لڑکیوں کی سملت شکشا کا پرشن بڑے زور شور سے سامنے آ رہا ہے۔ پنجاب کے تعلیمی انسپکٹر باہر دیہات میں اس کے حق میں پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔

کیا آریہ سماج کے لیڈروں کا فرض نہیں۔ کہ وہ اس بارے میں وچار کریں۔ اور جنتا کو کوئی صحیح مارگ درشائیں۔ اگر آریہ سنستھاؤں کے سنچالک کوئی قدم سنگھٹت روپ میں اٹھائیں تو سپھلتا ہو سکتی ہے۔ آریہ شکشا سمتی سے بڑھ کر سنگٹھن کا روپ اور کیا ہو سکتا ہے اسے مضبوط کیا جائے۔ تو بہت سا لابھ ہو سکتا ہے۔ باقی سوسائٹیاں بھی آریہ سماج کی پیروی کریں گی۔ اس سمے محکمہ تعلیم کی اور سے کئی مشکلات سامنے آ رہی ہیں۔

ڈیرہ غازی خاں کی پتری پاٹھ شالا کئی سال سے کامیابی سے چل رہی تھی۔ لیکن پچھلے ورش محکمہ تعلیم نے مڈل کی گرانٹ اور منظوری واپس لے لی۔ اس بناء پر کہ اس مقام پر سرکار کی جانب سے مڈل سکول بنا دیا گیا ہے بہت سے مقامات پر پاٹھ شالاؤں کی منظوری رکی ہوئی ہے۔

اس سال لڑکیوں کے پرائمری سکولوں میں امتحانات لیتے وقت غیر معمولی سختی سے کام کیا گیا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ۶۰ - ۷۰ فیصدی لڑکیاں امتحان پرائمری میں فیل ہو گئیں۔ سمتی کی جانب سے ایک ڈیپوٹیشن کے ذریعہ محکمہ تعلیم کے سامنے یہ حالات رکھے گئے تو جواب ملا کہ محکمہ پرائمری سٹینڈرڈ اونچا کرنا چاہتا ہے۔ گرانٹ کے سمبندھ میں پرارتھنا کی جاتی ہے۔ تو جواب ملتا ہے۔ کہ فنڈ میں گنجائش نہیں یا گورنمنٹ فرقہ وارانہ سکولوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرنا چاہتی۔

ان سارے حالات کا ایک ہی علاج ہے کہ ہم اپنے سنگٹھن کو مضبوط کریں۔ اور زوردار آواز نکالیں۔ تاکہ جو سدھار ہم کرنا چاہتے ہیں۔ کر سکیں۔ ستمبر کے اجلاس کے سمے ان باتوں پر اوشیہ وچار کرنا چاہیئے۔

اس کے علاوہ شکشا سمتی کی مالی حالت اچھی نہیں۔ اسے سدھارنے کا اپائے کرنا چاہیئے۔ تاکہ سمتی صوبہ میں کمزور اور غریب ستھانوں میں رکھنے تعلیمی سنستھا کی امداد بھی کر سکے۔ کئی مقامات پر ہمارے سکول و پاٹھ شالائیں اس لئے فیل ہوتی ہیں۔ یا بری حالت میں چل رہی ہیں۔ کیونکہ ہم وہاں مال کا پربندھ نہیں کر سکتے۔ کئی جگہ سخت ضرورت ہونے پر بھی ہم کوئی تعلیمی سنستھا جاری نہیں کر سکتے ہیں۔ اگلے لیکھ میں اس وشے پر اپنے خیالات اپنے پوجیہ نیتاؤں کے وچارارتھ رکھوں گا۔ شاید کوئی ایسی سبیل نکل آئے۔ جس سے ہم صوبہ میں تعلیمی پروگرام کو اپنی نیتی و ریتی انوسار چلا سکیں۔

ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا

آریہ پرتی ندھی سبھا دوارہ ستھاپت ساہتیہ وبھاگ کی اور سے ماہوار ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اور کتابوں تتھا پستکوں کے پرکاشن کا کاریہ بھی بڑی اُتمتا سے ہو رہا ہے آپ کو جب بھی کوئی کتاب منگوانی ہو۔ تو ہمیشہ سبھا کے ساہتیہ وبھاگ کو لکھا کریں۔ اور لاہور تشریف لانے پر سبھا کاریالیہ سے سبھا کی کتابیں خریدیں اس میں آپ کو دو پرکار کے لابھ ہونگے۔ ایک تو اُتم سوادھیائے کی پستکیں پراپت ہونگی۔ دوسرے سبھا کے ساہتیہ وبھاگ آرتھک دشا بھی سدھر جائے گی۔ جس سے شیگھر اتی شیگھر نئی نئی پستکیں اُوچیہ کوٹی کے ودوانوں سے لکھواکرائی جا سکیں گی۔ اسی سلسلہ میں آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سبھا کے وارشک ادھیویشن کے سمے جب لاہور پدھارنے کا کشٹ کریں۔ تو سبھا اتہاس اور اسی پرکار کی دیگر کتابوں کے لئے سبھا کے سٹال پر آنے کا کشٹ کریں گے۔

(ادھیکش۔ ساہتیہ وبھاگ)

ماجرہ میں پنڈت بدھ دیو جی کی آمد

ماجرہ (رہتک) میں ۱۲ مئی سے پوراتکوں کے ساتھ شاستر ارتھ ہونا تھا۔ اس سلسلہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مہا اپدیشک شری پنڈت بدھ دیو جی آریہ سماج کی طرف سے پدھارے۔ ان کے سواگت کے لئے کافی تعداد میں آریہ نر ناری آئے ہوئے تھے بینڈ باجہ کے مدھر گیتوں سے سمیہ بندھ گیا اس کے بعد بھاری جلوس شہر کی جانب روانہ ہوا۔ اس سے پہلے ایسا درشیہ یہاں دیکھنے میں نہیں آیا۔

(سیکرٹری آریہ سماج)

دھنیواد

شری یت مہاشہ گھنشام سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے کے نرنتر میں اور پریشرم سے آریہ بل اسمبلی کے گت دہلی سیشن میں سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیا گیا ہے اور اب نشچے ہے کہ شملہ سیشن

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنسار چکر

امرتسر میں ایک ہندو نوجوان پر قاتلانہ حملہ

ہندوؤں کی دو کانیں بند ہوگئیں۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا

امرتسر ۱۸ رمئی۔ آج صبح نو بجے کوچہ گوجراں دروازہ خاکروباں (مسلم علاقہ) میں ایک ۱۸ سالہ مسلم نوجوان عبدالمجید کے ایک پچیس سالہ ہندو نوجوان پر چاقو سے قاتلانہ حملہ کی خبر سے شہر میں سنسنی پھیل گئی ہے جسکی وجہ سے ہندو دوکانداروں کی دوکانیں بند کر دی ہیں۔ اور پولیس کا پہرہ شہر میں سخت ہو گیا ہے۔

واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ عبدالمجید مذکور ایک ۱۸ سالہ مسلم نوجوان ساکن موری گنج امرتسر جو سابق سزا یافتہ ہے۔ آج صبح نو بجے کے قریب کوچہ گوجراں دروازہ خاکروباں میں ایک ہندو نوجوان سے تکرار نے جب گھولنہ بازی کی صورت اختیار کر لی تو اُس جگہ سے امیر چند ولد بابو رام سنگھ کرچہ اُبلاں کا گذرہوا ہر دو کو لڑتے دیکھکر اُسنے چھڑانے کی جد وجہد کی تو عبدالمجید مذکور نے اُسپر تیز چاقو کے چھ وار کئے جو اُسکے کمر۔ ران۔ پسلیوں۔ اور چھاتی پر گہرے لگے۔ اور وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ مجروح کو تانگہ میں ڈالکر اول پولیس لائن میں۔ اور بعد ازاں سول ہسپتال پہنچایا گیا مجروح کی حالت سخت خراب ہے اور بچنے کی اُمید نظر نہیں آتی۔

خان محمد شفیع مجسٹریٹ درجہ اول نے اُسکے بیانات قلمبند کئے مجروح نے بیان کیا ہے کہ وہ مسلمان اور ہندو کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا کہ مسلمان نے اُسپر چاقو سے وار کئے پولیس کے روبرو بیانات میں حملہ آور نے بھی اپنے بیان میں مجروح کے بیان کی تصدیق کی ہے۔ عبدالمجید مذکور گرفتار کر لیا ہے اس واقعہ سے شہر میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ کرموں ڈیوڑھی اور دیگر ہندو بازاروں کے دوکانداروں نے دوکانیں بند کرنی شروع کر دی ہیں اور کئی بازار بند ہو گئے ہیں نشادی روک تھام کے لئے پولیس کی چوکیاں ہر چوک میں بیٹھ گئی ہیں۔ اور اسکے علاوہ پولیس کی بھاری جمعیت شہر کی گشت کر رہی ہے۔

سکھوں اور مسلمانوں میں فساد

ایک سکھ عورت سے ناشائستہ مذاق پر جھگڑا

جائے وقوعہ پر پولیس کا سخت پہرہ

لاہور ۱۸ رمئی۔ گوردوارہ شہید گنج کے قریب چنگڑ محلہ میں مسٹر مارٹن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بروقت پہنچ جانے سے آج صبح فرقہ وارانہ فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ چنگڑ محلہ کے دو سکھ اور دو سکھ عورتیں گوردوارہ شہید گنج کیطرف تنہا جا رہی تھیں۔ جبکہ دو مسلمان نوجوانوں نے اُنکے ساتھ مذاق کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مسلمان نوجوان نے سکھ عورت کو کندھا مارا۔ اور پھر سکھ عورت نے ٹکوے سے اُسپر حملہ کیا اور ٹکوے کے ایک ہی وار سے مسلمان زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا۔ شور کو سُن کر آن کی آن میں دو جنوں مسلمان جمع ہو گئے اور کئی سکھ بھی جمع ہو گئے آپس میں گھولنہ بازی بھی ہوئی۔ ادھر سے اتفاقاً مسٹر مارٹن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا گذر ہوا انہوں نے اسقدر بھاری ہجوم کو دیکھ کر اپنی کار کھڑی کر لی۔ اور موقع پر جا کر ہجوم کو منتشر کر دیا۔ دو سکھوں اور دو سکھ عورتوں کو پولیس کی حراست میں پہنچا دیا گیا۔ اسنے نقص امن کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے علاقہ میں پولیس کا پہرہ سخت لگا دیا ہے۔ لٹھ بند پولیس علاقہ میں گشت کر رہی ہے۔

سکھوں کے خلاف زیر دفعہ ... مقدمات بغرض چھ چاک کر تفتیش شروع کر دی ہے تھانہ میں جو بیان سمات اندکور نے دیا ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ مضروب نے اُسے مذاق کیا تھا اسلئے اُسنے شخص مذکور پر ٹکوے سے حملہ کیا۔

ایک اور نامہ نگار کا بیان

لاہور ۱۸ رمئی۔ لنڈا بازار سے چند سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان زبردست لڑائی کی اطلاع ملی ہے جس میں کلہاڑیوں اور ڈانگوں وغیرہ کا استعمال کیا گیا۔ اس لڑائی کے حالات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ لنڈا بازار کے ایک احاطہ میں رہنے والے کچھ سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان میونسپلٹی کے نلکہ پر حقہ میں پانی بھرنے کے سوال پر تکرار ہو گئی۔ پرسوں شام اس احاطہ میں رہنے والے چند مسلمان نلکہ پر حقہ میں پانی بھر رہے تھے سکھوں نے کہا کہ نلکہ پر حقہ میں پانی نہ بھرو بیرے حقہ رکھکر ڈال دیکن مسلمانوں نے نہ مانا۔ آخر معمولی جھگڑے کے بعد چند آدمیوں کی مداخلت سے معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ آج صبح پھر چند مسلمانوں نے شرارت کی اور سکھوں کو چڑانے کی غرض سے نلکہ پر آ کر حقہ بھرنا شروع کر دیا۔ سکھوں نے پھر انہیں روکا معاملہ طول پکڑ گیا اور لڑائی شروع ہو گئی۔ لڑنے والوں کے پاس کئی ایک کے پاس کلہاڑیاں اور لاٹھیاں تھیں لڑائی ہو رہی تھی کہ پولیس کو اطلاع پہنچ گئی اور پولیس موقعہ پر پہنچ گئی لڑائی میں ...

مسلمان دیوی کا ہندو دھرم میں پرویش

دوسرہہ ۱۶ رمئی۔ ۱۵ مئی کو آریہ سماج دوسا میں آریہ ویدک سماج کے زیر اہتمام ایک جنم کی مسلمان دیوی مسماۃ محمدی بیگم کو شدھ کیا گیا۔ اور نام کیلاش دیوی رکھا گیا۔ حاضرین کا ... سے ستکار کیا گیا۔

فیل ہو جانے پر خودکشی

جالندھر شہر ۱۰ رمئی۔ شہر سے ایک ہندو نوجوان کی خودکشی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اُسنے انٹرنس کا امتحان دیا تھا لیکن فیل ہو گیا جس سے اسنے افیم کھا کر خودکشی کر لی۔

مجلس احرار کے جلسہ میں تقریر پر ... گرفتاری

سیالکوٹ ۱۱ مئی۔ سٹی پولیس نے محمد عبدالستار نامی ایک شخص کو زیر دفعہ ... تعزیرات ہند گرفتار کیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ گرفتاری ایک تقریر کے سلسلہ میں عمل میں لائی گئی ہے۔ جو اسنے مجلس احرار کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں کی تھی پولیس نے اسکا ریمانڈ حاصل کیا ہے۔

پر بہت اچھا اثر پڑا۔ اس کے بعد راؤ محبوب سنگھ صاحب وکیل گوڑگانوں نے استری شکشا پر نہایت عمدہ لکچر دیا۔ اس طرح سے آریہ سماج کی اس جلسہ اور شاستر ارتھ میں عظیم الشان فتح اور پوراکھوں کو شکست فاش ہوئی۔

آریہ سماج کی اس فتح کی وجہ سے لفٹنٹ رام سنگھ صاحب نے اپنی پتری کا بواہ پولن ویدک ریتی سے شری پنڈت سمر سنگھ جی ودیا النکار سے پروہتوں سے کرایا۔ گوو وکل کانگڑی کو ... اور ... دان بھی دیئے۔ اور پورانک پنڈتوں کو اپنے ہاں سے نکال دیا اور یہاں کی آریہ سماج کو بھی ایکصد روپیہ وید پرچار کو دان دیا۔ اب آریہ سماج کا مندر بنانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

(تیجا سنگھ منتری آریہ سماج ماجرہ ضلع ...)

... شاستر ارتھ ہونا چاہیئے۔ جس میں آریہ ... کی طرف سے سوالات اور تمہاری طرف ... جوابات ہونگے۔

... صاحب انسپکٹر صاحب اور دیگر معززین ... پورانک پنڈت بھیم سین اور پنڈت اکھلانند ... مندرجہ ذیل کے نمبر ۳ دشنہ پر شاستر ارتھ ... گے۔ آخر اس پر بھی آریہ سماج کی طرف سے ... پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے للکار ... کہ اچھا ہم کو یہ بھی منظور ہے۔ مگر تم ... لفظوں میں پبلک کے سامنے یہ اعلان ... کہ دراصل قاعدے کے مطابق شاستر ارتھ ... دشنہ ہو مان دید درد ھے ہیں۔ دشنہ یہ ہونا ... اگر ہم یہ رعایت آریہ سماج سے چاہتے ... پہلے عدد دشنہ سوامی دیانند کرت گرنتھ ... اور ... ہیں۔ اس دشنہ پر شاستر ارتھ ہونا چاہیئے ... منظور ہے۔ اور سوالات کرو ہم جواب ... گے۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کی اس ... اعلان کا پبلک پر نہایت ہی اچھا اثر پڑا۔ ... پوراکھوں کے خلاف لوگوں کو پورا یقین ہو ... کہ دراصل یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ آریہ سماجی ... ہیں۔ مگر پنڈت بھیم سین اور پنڈت اکھلانند ... اس پر بھی شاستر ارتھ کرنے کی ہمت نہ ... اور لگے سوامی دیانند جی مہاراج پر ذاتی ... کرنے۔ اس پر سب انسپکٹر صاحب اور سب ... نے ان کو بہت سمجھایا۔ کہ تہذیب کیخلاف ... اچھی نہیں ہیں اس کے خلاف شری پوجیہ ... پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے ایشور بھگتی پر ... ہی امرت اُپدیش دیا۔ جس کا لوگوں پر ... عمدہ اثر پڑا۔ آخر تقریر کے بعد ... وہاں سے اپنی جگہ پر واپس چلے گئے۔

اس طرح باقی تین دن شاستر ارتھ سے صاف ... کرتے رہے۔ اور رشی دیانند اور دیگر آریہ ... کو گندی سے گندی گالیاں دیتے رہے ... شری پوجیہ پنڈت بدھ دیو جی دن رات ہمیشہ ... دھرم کے اپدیش کرتے رہے۔

... کی رات کو شری پوجیہ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار بڑے بھاری مجمع میں جس ... معززین اعلیٰ شخصیت کے بہا پرش شامل ... چودھری چھوٹو رام ایم۔ ایل۔ سی اور ... سروپ جی ایم۔ ایل۔ سی راؤ بھوپ سنگھ ... وکیل گوڑگاؤں۔ رائے صاحب چودھری ... صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ ساس جبل ... چودھری پرتاپ سنگھ جی ای۔ اے۔ سی ... رام سنگھ صاحب چوہدری ہر سکھ صاحب ... وغیرہ وغیرہ اندازاً شری پرش بے شمار ... موجود تھے۔ ... پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے ... نہایت اعلیٰ اپدیش دیا جس کا لوگوں ...

دو مسلمان کو زخم شدید آئے۔ دو تین سکھ بھی زخمی ہوئے دونوں زخمی مسلمانوں کو ہسپتال پہنچا یا گیا

راجندر بابو اور سردار پٹیل

کانگرس سے علیحدگی اختیار کر رہے ہیں؟

بمبئی ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ کانگرس میں سوشلسٹ گروپ اور کانگرس پارٹی میں جو اختلاف پیدا ہو گئے تھے انہوں نے نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ کانگرس حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ ان اختلافات کو مد نظر رکھتے ہوئے سردار پٹیل اور راجندر بابو اور دیگر کانگرسی لیڈر کانگرس سے علیحدگی اختیار کرنے والے ہیں تاکہ سوشلسٹ پارٹی کے لئے میدان خالی کر دیں۔

چٹاگانگ کے اسلحہ خانہ پر چھاپہ کا ملزم۔

سماعت کیلئے سپیشل ٹریبونل مقرر کیا جائیگا۔

لکھنؤ ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ چٹاگانگ کے اسلحہ خانہ پر چھاپہ کے مفرور ملزم ہمنو بھومک اور لال موہن کے مقدمہ کی سماعت کیلئے سپیشل ٹریبونل مقرر کیا جائیگا۔ دونوں کو اسی ضلع کے فینی سب ڈویژن کے ایک گاؤں سے گرفتار کیا گیا تھا۔ اور فریقین نے ایک دوسرے پر گولیاں بھی چلائی تھیں۔ ابھی تک ٹریبونل کے ممبروں کا نام معلوم نہیں ہوا۔

فیل ہونے پر طالب علم کی خودکشی

سیالکوٹ ۱۷ مئی۔ سیالکوٹ سے اطلاع ملی ہے کہ جب انٹرنس کا نتیجہ نکلا تو ایک ہندو طالب علم نے فیل ہو جانے پر خودکشی کر لی مرحوم نے مرنے سے پہلے ایک چٹھی لکھی کہ اسکی لاش کا پوسٹ مارٹم معائنہ نہ کیا جائے۔

ٹھاکر دت شرما دھرم ارتھ ٹرسٹ

پہلے سال کی سالانہ رپورٹ

پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ (امرت دھارا) نے پچھلے سال ایک ٹرسٹ رجسٹری کرا دیا تھا۔ جس کے واسطے انہوں نے دو لاکھ ۷۹ ہزار روپیہ نقد یا جائیداد کی صورت میں دان کیا تھا جس کے ٹرسٹی مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ (۲) شریمتی لیلاوتی دھرم پتنی پنڈت ٹھاکر دت (۳) پنڈت ہیرانند شرما (۴) ڈاکٹر بلدیو شرما۔ (۵) آنریبل سر ڈاکٹر گوکل چند نارنگ (۶) رائے بہادر لالہ جسونت رائے جی رٹائرڈ سیشن جج (۷) رائے بہادر دیوان بدری داس ایڈووکیٹ (۸) پنڈت بشمبر دت سابق گورنر گوروکل کانگڑی۔ (۹) ڈاکٹر روشن لال کھیڑہ سرجن (۱۰) پنڈت رگھوناتھ بندھو شاستری (۱۱) لالہ کرپا رام بجاج ایڈووکیٹ۔ (۱۲) لالہ لوتن داس گھمبیر

یہ ٹرسٹ مندرجہ ذیل رفاہ عام کے کاموں کے واسطے بنایا گیا ہے:۔

(۱) طبی فنڈ (۲) انڈسٹری (صنعت و حرفت کی ترقی۔ (۳) بندھو سہایتا (۴) ویدک دھرم پرچار (۵) امداد یتیماں (۶) تعلیمی ترقی

اس ٹرسٹ کی پہلی سالانہ میٹنگ آنریبل سر ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کی کوٹھی پر مورخہ ۸ مئی ۱۹۳۶ء کو ہوئی جس میں سال اول اپریل ۱۹۳۵ء سے مارچ ۱۹۳۶ء تک کی مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ اور سال ۱۹۳۶-۳۷ء کا بجٹ بھی پاس ہوا۔ شروع سال ہونے سے ابھی تک ٹرسٹ نے کسی خاص کام کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا ہے۔ صرف کرایہ اور سود کی آمدنی سے وظائف وغیرہ کی صورت میں امداد بہم پہنچائی گئی۔

	روپے	آنے	پائی	
کل آمدن	۷۶۹	۶	۶	ہوئی۔
خرچ	۱۸۸۳	۵	۹	کا ہوا

بقایا ۱۹۳۶-۳۷ء میں خرچ کیا جائے گا۔

اس بقایا رقم کے علاوہ جرمنی جا کر آیورویدک ریسرچ کے واسطے مدراس کے ایک صاحب ڈاکٹر دوارکا ناتھ کو ۵۰ روپیہ ماہوار کا وظیفہ دو سال کے واسطے ریزرو فنڈ سے دیا گیا ہے کیونکہ ۱۹۳۶-۳۷ء کے واسطے کل رقم کے وظائف منظور ہو چکے ہیں۔

ہیرانند شرما
سیکرٹری ٹھاکر دت شرما دھرم ارتھ ٹرسٹ لاہور

تبدیلی مذہب کے متعلق ڈاکٹر امبیدکر کے بیانات محض دھمکیاں ہیں

اچھوت لیڈر مسٹر راج بھوج کا بیان

دار دھار ۱۱ مئی۔ مسٹر پی۔ این راج بھوج اچھوت لیڈر وٹیچ اینڈ سٹریز نمائش کے سلسلہ میں یہاں آئے انہوں نے مردہ جانوروں کی کھالوں سے کمائے ہوئے چمڑے کی اشیاء کی نمائش کی۔ مہاتما جی اور سیٹھ جمنالال بجاج نے اُنکی محنت کی تعریف کی۔

تبدیلی مذہب کے متعلق ڈاکٹر امبیدکر کے خیالات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر راج بھوج نے کہا کہ تبدیلی مذہب ڈاکٹر امبیدکر کے بیانات محض دھمکیاں ہیں اور انہیں نظر انداز کرنا چاہیے ہریجنوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیے اور اعلا ذات کے ہندوؤں کے لحاظ سے اپنے کاز کو تقویت پہنچانی چاہیے:

ضلع سیالکوٹ میں ۳۷ سانسیوں کی جاتی پویشٹی

سیالکوٹ ۱۸ مئی۔ یہ پہلا واقعہ ہے کہ کل آریہ سماج ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ۳۷ سانسیوں کو (جن میں مرد عورتیں اور بچے شامل ہیں) شدھ کیا موضع ماہیاں والہ میں ایک بڑا پنڈال بنایا گیا تھا جہاں پر جلوس کی صورت میں سانسی داخل ہوئے۔ تمام نے کیسری پگڑیاں جنیؤ اور دوپٹے پہن رکھے تھے ایک مشترکہ ڈنر کا انتظام بھی کر رکھا تھا جس میں سب لوگ شامل ہوئے بعد ازاں تمام حاضرین جلوس کی صورت میں ڈسکہ کے بازاروں سے گذرے۔ جلوس کے آگے گوجرانوالہ گوروکل کا بینڈ تھا۔ اس تمام کامیابی کا سہرا لالہ اننت رام بھاٹیہ سردار لبھ سنگھ۔ سردار ملکھا سنگھ سردار ہرنام سنگھ کے سر ہے۔ سیالکوٹ سے لالہ ہرنداس سیٹھ دھنیشر ناتھ۔ لالہ سردیپ نارائن بھی تقریب موجود تھے۔ ہندوؤں میں بہت اتساہ پایا جاتا ہے

آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی۔

آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی کا ساپتاہک ست سنگ باقاعدہ ہوتا ہے۔ گذشتہ اتوار ۱۰ مئی کو شری سوامی یوگانند جی مہاراج کا اپدیش ہوا اور مورخہ ۸ مئی کو مہاشے ترلوک چند جی کے لڑکے کا نام کرن سنسکار پنڈت ٹمن رام جی بھجن اپدیشک نے کرایا۔ لڑکے کا نام راجیندر سنگھ رکھا اس موقعہ پر مہاشہ جی نے دو روپے آریہ پرتی ندھی سبھا کو وید پرچار فنڈ کے لئے اور ایک روپیہ آریہ سماج کو دان دیا۔ اور ایک روپیہ پنڈت جی کو دکشنا میں دیا۔ اور حاضرین کا لڈوؤں سے سواگت کیا گیا۔ یہاں ہر ایک بدھ وار کو پریوارک ہون ہوتا ہے بدھوار ۱۳ مئی کو پنڈت گوردھن داس جی خزانچی کے یہاں پریوارک ہون ہوا۔ حاضری اچھی تھی۔ پنڈت ٹمن رام جی بھجن اپدیشک کے بھجن ہوئے

منتری

مہاشہ نوبت رائے اور دانی سجن

آپ کو عرصہ دس ماہ کا ہوا کہ آپ پتری پاٹھشالہ جنڈیالہ گورو ضلع ... طرف سے دان اکٹھا کرنے کے لئے ... گئے تھے۔ لیکن آپ نے نہ تو اب تک ... کر کے بھیجے ہیں۔ اور نہ ہی اپنی کوئی ... کہ آپ کہاں ہیں۔ اس لئے آپ کو ... کہ آپ نوٹس کو پڑھتے ہی فوراً ... آکر فیصلہ کریں۔ ورنہ قانونی کارروائی ... ہمیں بہت جگہ سے اطلاع آ چکی ہے ... وہاں سے دان لے آتے ہیں

دانی سجن بھی آگے سے لئے دان ... کو جو کہ اپنے آپ کو ریٹائرڈ گارڈ ... اور یتیم خانہ لاہور میں بھی کام کرنے ... پتری پاٹھشالہ جنڈیالہ گورو ... نہ دیویں۔ اگر ان کو پتہ لگے۔ تو مجھے ... کر یا کریں۔

منتری آریہ سماج جنڈیالہ ...

ایک اوشیک سوچنا

شری سوامی دھیرانند جی چندوسی ... ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ پتر بیوہار کر ... بدستور اُن کو چٹھیاں لکھتے رہتے ہیں ... دینے میں انہیں کشٹ ہوتا ہے اور ... ہیں کسی پہاڑ پر جانے کا بھی ارادہ ... اس لئے کوئی صاحب یا سماج ... جی کے ساتھ پتر بیوہار کرنے کا کشٹ ...

آریہ سماج رام گڑھ کے سماچار

آریہ سماج رام گڑھ کے سالانہ جلسے ... میں جو کہ ۵ جون سے ۷ جون تک ہو ... ہے۔ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء بروز ... ۱۹۳۶ء اتوار تک ہر روز شام کے ... بجے رات تک شریمان پنڈت بدھ ... وید بھگوان کی کتھا کیا کریں گے۔ اس ... مغلپورہ اور اس کے گرد و نواح ... تمام بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ ... پریوار سمیت پدھار کر کرتارتھ کریں ... اٹھاویں۔

درگا داس منتری آریہ سماج ...

آریہ مسافر لاہور میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو ترقی دیں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجک جگت

دھوکہ سے بچیں

ایک شخص جو اپنا نام رحیم دین ساکن منڈی ملوٹ ضلع فیروزپور بتلاتا ہے سماجوں کو شدھی کے بہانے ٹھگتا ہے۔ اِسکا رنگ گندمی قد قدرے لمبا ہے سماجوں کو سوچیت کیا جاتا ہے کہ ایسے آدمی سے بچیں۔ اور اگر کسی سماج میں ایسا آدمی آوے تو ذیل کے پتہ پر ٹرنت سوچیت کیا جاوے۔

منگل سین آنند منتری آریہ سماج لدھیانہ

سبھا کے ٹریکٹوں کا سلسلہ

سبھا کے مانک ٹریکٹوں کے سلسلہ میں نویدن ہے کہ جو سجن ویدک سدھانتوں پر کھنڈن منڈن آتمک ٹریکٹ لکھ سکنے کا سامرتھیہ رکھتے ہوں وہ کرپا کر کے اپنے ٹریکٹ شائع کرنے کے لئے سبھا کو بھیج دیں جو دانی مہانوبھاؤ ٹریکٹ یا پتکیں چھپوانے کے لئے دان دینا چاہیں وہ بھی اپنا دان بھیج دیں جس ٹریکٹ یا پستک کا خرچ وہ ادا کرینگے اس ٹریکٹ یا پستک کے ٹائٹل صفحہ پر اُنکا نام درج کر دیا جائیگا۔ دانی کی مرضی کے مطابق سبھا ٹریکٹ یا پستک لکھوا کر چھپوائیگی جس مضمون پر یا جس سدھانت پر دانی چاہیں گے اس مضمون پر پستک لکھوا کر چھپوائی جائیگی۔

ادھیکش۔ آریہ ساہتیہ وبھاگ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور۔

ڈی۔اے۔وی۔ ہائی سکول شاہپور شہر کا شاندار نتیجہ

دیانند ہائی سکول شاہپور شہر نے دسویں جماعت کے امتحان میں اس سال 33 لڑکے بھیجے تھے جن میں سے ۳۰ لڑکے پاس ہوئے ہیں نتیجہ ۹۱ فیصدی رہا ہے ۸ لڑکے فسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں ایک لڑکے نے ۶۴۹ نمبر حاصل کر کے وظیفہ لیا ہے۔ سکول ضلع بھر میں اول رہا ہے۔

میلا رام برق بی۔اے

آریہ سماج سلطانپور لودی کا سالانہ انتخاب

پردھان:- پنڈت سنت رام جی وید۔
اپپردھان:- لالہ امرناتھ جی بزاز۔
منتری:- دولت رام عطار۔
اپ منتری:- مہاشہ کرپا رام جی۔ مہاشہ جگدیو چند جی
خزانچی:- لالہ بشنداس جی۔
منیجر آریہ سکول:- لالہ ہری کشن داس جی۔
سیکرٹری سکول:- ماسٹر لال چند جی
ممبران انترنگ سبھا:- مہاشہ رام رکھا رام جی۔ مہاشہ نند لعل جی بزاز۔ مہاشہ گوراندتہ مل جی۔ بابو کرشن کمار جی وکیل۔ ماسٹر تیرتھ جی

(دولت رام منتری)

گورو کل بیٹ سوہنی سماچار:-

(۱) برہم چاری سب سواستھ ہیں۔ درگی گرہ خالی ہے۔

(۲) موسم گرما کے کارن ودیالیہ کا سمیہ ۶ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک نیت کیا گیا ہے۔

(۳) مورخہ ۶ رمئی ۱۹۳۶ء کو زیر صدارت پوجیہ سوامی رودرانند جی مہاراج آچاریہ گورو کل۔ شریمان لالہ رام چندر جی پردھان آریہ سماج سناواں و ادھشٹاتا چندو لال اسسٹنٹ گجرات کی اچانک مرتیو پر شوک سبھا کی گئی۔ سربشکتیمان سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ ایسی مصیبتیں آریوں پر نہ آویں اور پسماندگان سے ہمدردی کی گئی۔ کہ پرمیشور آپ کو شانتی بخشیں۔

اس پرستاؤ کی ایک نقل اُن کے سپتر پنڈت شوکمار جی ودیالنکار کو بھیجی گئی ہے۔

(ادھشٹاتا گورو کل)

اوشیک سوچنا:-

سمت آریہ سماجوں کو سہرش یہ سوچنا دی جاتی ہے۔ کہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے جنہوں نے دس ورش سے ادھک شریمد دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور کے آچاریہ پد کا کاریہ سپھلتا پوروک کر کے اس کام کو کر کے اب چھوڑ دیا ہے اور جو اس ورش سارودیشک سبھا کے گت نرواچن میں اُپ پردھان بھی نرواچت ہوئے ہیں۔ ہماری پرارتھنا سویکار کر کے دہلی کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیا ہے اور بلیدان بھون میں رہنے لگے ہیں۔ آشا ہے سوامی جی کی ادتم یوگیتا اور وشال انوبھو سے سارودیشک سبھا کے سنچالن میں بڑی مولیوان سہایتا ملے گی۔

(نارائن سوامی پردھان سبھا)

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا شاندار نتیجہ

آریہ ہائی سکول لودھیانہ جو کہ اپنے اعلیٰ نتائج کے کارن پنجاب میں ایک چوٹی کا سکول شمار ہوتا ہے۔ اس اس سال بھی کیا بہ لحاظ تعداد کیا بلحاظ قابلیت بہت اچھا رہا۔ آریہ ہائی سکول لودھیانہ سے اس سال ۱۵۳ لڑکے شامل امتحان انٹرینس ہوئے تھے۔ جن میں سے ۱۳۵ لڑکے نہایت قابلیت سے کامیاب ہوئے۔ ۱۲۱ لڑکے فسٹ ڈویژن میں نمایاں طور پر کامیاب ہوئے جن میں سے تین وظیفہ آئے کی امید ہے۔ انتخاب ان میں سے ... سب سے زیادہ نمبر ...

کئے۔ سرو پرکاش ودیارتھی نے ۶۶۲ نمبر حاصل کر کے آریہ ہائی سکول ودیگر پانچ ہائی سکولوں لودھیانہ میں سے فسٹ رہا۔ جہاں لودھیانہ کے دیگر پانچ ہائی سکولوں نے ملکر صرف چار لڑکے فسٹ ڈویژن میں پاس کرائے۔ اور ان چاروں میں سے سب سے زیادہ نمبر ۶۰۵ ہیں۔ آریہ ہائی سکول کے پانچ لڑکے ۶۶۲-۶۵۱-۶۲۳-۶۱۷-۶۰۹ نمبر حاصل کئے۔ آریہ ہائی سکول کے متعلق یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی ہے۔ کہ سکول کے قابل ہیڈ ماسٹر اور سٹاف نے صرف طلباء کو کامیاب کرانے کا یتن کرتے ہیں۔ بلکہ ان میں قابلیت بھی پیدا کرنے کے لئے سرگرمی کا اظہار کرتے ہیں اس پر آریہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر لالہ رام لال و سٹاف مبارکباد کے مستحق ہیں۔ منیجنگ کمیٹی آریہ ہائی سکول اپنے قابل ہیڈ ماسٹر اور سٹاف پر جس قدر بھی فخر کرے بجا ہے۔

(نامہ نگار)

شوک جنک مرتیو

لالہ رام چند جی آریہ سناواں نواسی کی مرتیو چند دن بیمار رہ کر سناواں میں ہوئی۔ لالہ جی آن تھک کارکن تھے۔ جو غریبوں اور بیکسوں کے مددگار یتیموں اور بیوگان کے ہمدرد و پاسبان تھے۔ نڈر اور بے خوف بے لاگ منہ پر شیریں سچ کہنے والے تھے۔ ان کی زبان اور قلم میں جادو کا اثر تھا۔ یہ پُرش ہندو اور مسلمان دونوں کی نظر میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ہر دلعزیز تھے وطن کی خاطر دل میں درد رکھتے تھے۔ دیش کے لئے صحت تک بھی قربان کر دیتے تھے۔ یہ ان کی ہر دلعزیزی کا پھل ہے۔ کہ شہر کی تمام دوکانیں بند رہیں شہر و گرد و نواح کے سب چھوٹے بڑے اپنے مرنیل کی ارتھی کے ساتھ تھے۔ لالہ جی کی جیوتی پر لالہ ٹیک چند سیکرٹری ہندو پنچایت سناواں نے مختصر سپیچ کی۔ ان کی مرتیو سے نہ صرف شہر سناواں کو دھکا لگا ہے۔ بلکہ سالم تحصیل کوٹ ادو کو بھی بھاری دھکا لگا ہے اور شمشان بھومی میں لالہ جی کے لئے ایشور سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ پرماتما ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں اور ان کے سپتر پنڈت شوکمار اور پسماندگان کو شانتی دیں۔ دہ کرم سنسکار پنڈت شوکمار جی سناتک نے کرایا۔ نیز آریہ سماج سناواں نے (جس کے لالہ جی اُپ پردھان تھے) بھی اپنی شوک سبھا بلائی جس میں ماسٹر ہوندہ رام و لالہ ... چند و لالہ گنوا رام جی نے اُن کے حالات

پر روشنی ڈالی۔ سب نے ملکر ایشور سے پرارتھنا کی کہ لالہ جی کی آتما کو ست گتی دیں اور پنڈت شوکمار سناتک اور پسماندگان کو شانتی بخشیں۔

(ٹیک چند سیکرٹری ہندو پنچایت سناواں)

آریہ سماج کیمبل پور کے سماچار:-

$\frac{5}{36}$-۱ کو پنڈت گیان آنند جی اس جگہ تشریف لائے۔ $\frac{5}{36}$-۱۱ کو آپ کا ویاکھیان ہوا۔ اس مضمون پر۔ کہ آریہ سماج کو کس طریق سے پرچار کرنا چاہئے جس سے کامیابی ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آریہ سماج دن رات کوشش میں لگی ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں کامیابی کم ہے۔ جیسی پرچار ہونا چاہئے۔

$\frac{5}{36}$-۱۲ کو آپ کا ویاکھیان اس مضمون پر ہوا۔ کہ ہندو اور مسلم اتفاق نہیں ہوتا۔ حالانکہ دل میں خواہش بنی ہوئی ہے۔ اور باوجود کوشش کے الٹا اثر ہو رہا ہے۔ آپ نے چند طریقے بتلائے جس سے اتفاق ہو سکے۔ پنڈت بالکشن جی نیک کے بھجن ہوئے۔ جنتا کافی تعداد میں تھی۔

کیمبل پور میں گرمی بڑھتی جا رہی ہے۔ رات کو کسقدر ٹھنڈی ہوتی ہے۔ مگر دن کو گرمی تپاتی ہے۔

آریہ سماج کے ہال میں شام کو بعنایت ستسنگ گرمی کی وجہ سے مشکل ہو رہا ہے۔

آریہ سماج کی بلڈنگ کی تکمیل نہیں ہوئی۔

(سنا سنگھ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج جامپور کے سماچار

(۱) شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے کچھ گھنٹوں کے لئے جامپور پدھارنے کی کرپا کی۔ سخت گرمی اور کڑاکے کی دھوپ میں تشریف لائے۔ ۲ بجے شام کو ان کا بہت گرامی اُپدیش ہوا۔ حاضری امید سے بڑھ چڑھ کر تھی۔ جامپور سماج کی طرف سے ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ ...

(۲) دستکاری سکول کوٹ ادو کو مبلغ دس روپے امداد بھیجی گئی۔

(۳) آج کل سویرے کی کتھا ستیارتھ پرکاش سے ہو رہی ہے۔ ساتویں سملاس شروع ہے۔ بھجن ہون یگیہ کے بعد کتھا ہوتی ہے۔ یہ کتھا پنڈت بشمبر دت جی پروہت آریہ سماج کر رہے ہیں۔

(۴) آریہ سماج جامپور کا عام اجلاس منعقدہ $\frac{5}{36}$-۱۰ کا اداروں سناتنی ہوکے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ پنجاب سے ہندی کو دیکھی گئی ... سرکار کو جلد سے جلد منسوخ کیا جائے اور ہندی بھاشا کو وہ درجہ دیا جائے۔ جو کسی ملکی زبان کا ...

ہو سکتا ہے اسی سلسلہ میں ایڈیٹر صاحبان سے بھی عرض کرتا ہے کہ وہ اخباروں کے چیت نمبر ادر پتہ وغیرہ ہندی بھاشا میں لکھ کر عملی پریم کا ثبوت دیں۔

(گنیشدت منتری آریہ سماج)

دیانند متھراداس کالج موگا

کا شاندار میٹرکولیشن کا نتیجہ

اس کالج کا نتیجہ امسال بھی حسب معمول شاندار رہا ہے۔ ۵۴ لڑکے امسال امتحان میں بھیجے گئے تھے۔ ایک لڑکا سخت بیمار ہونے کی وجہ سے امتحان کو مکمل نہیں کر سکا۔ ۴۷ لڑکے کامیاب ہوئے۔ جن میں سے ۷ فسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ پانچ کے نمبر ۶۰۰ سے زیادہ ہیں۔ ایک لڑکے نے ۶۸۷ نمبر حاصل کئے ہیں۔

راجیندر کرشن کمار
پرنسپل

اوشیک سوچنا:-

آریہ رکت سمتی تتھا سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا کے ودھیویشن ۲۳ مئی کو دن کے ایک بجے سے بلیدان بھون میں ہو گی۔ کرپیا نوٹ کر لیں۔

(دلیش بندھو منتری)

آریہ سماج ستھاپنا دوس:-

پرسنتا ہے۔ کہ اس ورش آریہ سماجوں نے سبھا کے آدیش انوسار دیاپک روپ سے آریہ سماج ستھاپنا دوس منایا ہے۔ اور یہ سپشٹ کر دیا ہے کہ آریہ سماجوں نے اس پرو کو بھی مہتو دینا شروع کر دیا ہے۔ جو اسے دیا جانا چاہیئے۔ سبھا نے سماجوں کو پریرنا کی تھی۔ کہ وہ اس اوسر پر پرتیک آریہ سے چار آنہ اس فنڈ کے لئے بھیجیں۔ ودیش انتر اور دیپ دیپانتر پرچار کے لئے بھیج دیں۔ پرنتو کچھ سماجوں نے اپنا اپنا بھیج دیا ہے بہت سے سماج باقی ہیں۔ جن کا بھاگ ابھی تک پراپت نہیں ہوا۔ سماجیں کرپیا یتھا سمبھو شیگھر اپنا بھاگ بھیج دیں۔ آشا ہے سماجیں اس نویدن پر وشیش دھیان دیں گی۔

دیش بندھو
(منتری سارودیشک سبھا)

آریہ سماج کوئٹہ کے سماچار:-

آریہ سماج کوئٹہ بھونچال سے پہلے ایک سوتنتر سماج تھی۔ جس کی کرایہ کی ماسک آمدنی لگ بھگ تین سو روپیہ تھی۔ اور جائیداد کی قیمت قریباً ڈیڑھ لاکھ تھی۔ مگر بھونچال کی وجہ سے یہ برباد ہو گئی ہے۔ سماج کے وارڈ میں ابھی تک رہائش کی اجازت نہیں ملی۔ پچھلے ایک ماس سے آریہ سماج کوئٹہ کے ستسنگ ادھیویشن باقاعدہ لگ رہے ہیں۔

۱۰ مئی کو پراتہ دس بجے ستسنگ ادھیویشن کے بعد آریہ سماج گوروکل سیکشن کی سادھارن سبھا ہوئی۔ جس میں آریہ سماج کے سب پرشد اور نئے آئے ہوئے سجن بڑی سنکھیا میں اپستھت تھے۔ اور آگامی ورش کے لئے نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے۔

پردھان:- لالہ سوہن لال جی۔ بی۔ اے
اپ پردھان:- لالہ منگھا رام جی۔
منتری:- ونتی داس۔
اپ منتری:- لالہ گنگا رام جی لالہ کندن لعل جی
مہاشہ گردھاری لعل جی
آڈیٹر:- رائے زادہ دولت رام جی۔
کوشادھیکش:- لالہ گورکھ داس جی
اس کے علاوہ لالہ جمنا داس جی۔ لالہ جگن ناتھ جی۔ لالہ فتو چرن لال جی۔ مہاشہ بیربل جی پنڈت امرناتھ جی۔ مہاشہ منوہر لعل جی۔ انترنگ سبھا کے ممبر نیت ہوئے۔

مہرشی کرشن آریہ پتری پاٹھشالہ جو بھونچال کی

ویدحکیم بن جاؤ

اگر آپ پتیم تسی پرشاد اگروال کی بنائی ہوئی نادر و نایاب کتاب

مجربات تلسی کا بغور مطالعہ کرینگے

تو آپ بلا شک و شبہ ویدک و حکمت طریق علاج و دونوں کی ترکیب ادویات کے اچھے خاصے ماہر ہو کر اپنی و دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے قابل بن جاوینگے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا و علاج میں ویدوں حکیموں ڈاکٹروں کے مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ سینکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے اس میں قواعد علاج و دوا سازی کے اصلی اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتلائے گئے ہیں اور مرد عورتوں بوڑھوں بچوں جوانوں و نوجوانوں کی سر سے پاؤں تک کی ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے وہ وہ نایاب جوگ کے نسخے لکھے گئے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور اکثیر نمونے فائدے دکھلاتے ہیں قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ جیگرہ شہر یوپی

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی۔ ککرے۔ پڑبال جالا۔ پھولا۔ وغیرہ کی اکسیر دوا ہے قیمت تین روپے فی تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق۔ بڑھیا۔ لذیذ۔ ٹانک۔ قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون و پیپ آنا روکتا ہے

قیمت ۸/ شیشی

برہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے

قیمت ۸/ شیشی

برہمی بوٹی ۱۲/ سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ

پشاور:- میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں

شملہ:- میسرز ٹھاکر برادرس لوئر بازار

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

ओ३म्

[دھرم] ویدک کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

آریہ مسافر لاہور

قیمت سالانہ تین روپے - فی پرچہ ار

ہفتہ وار

ایڈیٹر :- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक-: आर्य्य मुसाफिर लाहौर

جلد - ۷ } اتوار :- ۱۹ جیٹھ سمت ۱۹۹۳ بکرمی - دیانند آبد ۱۱۲ - مطابق :- ۳۱ مئی ۱۹۳۶ء { نمبر ۲۳

آریہ مسافر
ویدک دھرم
کا
سچا پرچارک اور
سبھا کا ہفتہ وار گزٹ ہے
آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجئے
(مینیجر)

ویدامرت

उप त्वाग्ने दिवे दिवे दोषावस्तर्धिया वयम् नमो भरन्त एमसि ॥

اے گیان سروپ سرو پوجیہ پربھو! ہم نتیہ پراتہ اور سائنکال اپنی بدھی دوارا نمسکار کرتے ہیں۔ تمہاری اپاسنا کرتے ہیں۔

پربھو گیان سروپ ہے۔ سرو پوجیہ ہے۔ وشو کا سوامی ہے۔ اور سب کا ادھی پتی ہے۔ اس کی اپاسنا اور اس منن منش ماتر کو ہر سمے کرتے رہنا چاہیئے۔ اور من وانی دوارا کدا پی ایسی کوئی چیشٹا نہیں کرنی چاہیئے۔ جس سے پرم پتا کا دھیان اور اس کی کرپا کی طرف سے کوتاہی کا لیش ماتر بھی ہوتا ہل سکے۔ وید کے اس پوتر منتر میں منش کے لئے ایشور آرادھنا پر بل دیا ہے۔ اور بتلایا گیا ہے۔ کہ بدھی اس لئے نہیں دی گئی۔ کہ اُس کا استعمال ہی نہ کرے۔ بلکہ اس کو عقل و ہوش سے سوچ بچار کر کے کام کرے۔ اور دنیا کے دھندے کرتا ہوا بھی اُس پرم پتا کے پریم رس سے سیرپت ہونے کا دھیان رکھے۔ اس کے دھیان اور انتی بنا منش کو پورن روپ سے ایشور اپاسک کہلانا ایک مشکل ہے۔ جب تک ایشور وشواس پر پورن روپ سے بری ہو جاوے۔ تب تک کوئی بھی پرانی ایشور بھگت نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے سب سے پہلے ایشور اپاسنا اور پربھو سمرن ضروری ہے۔ یہی منش کے لئے ایشور تک پہنچنے کے لئے پہلی سیڑھی ہے۔ پھر ہوتے ہوئے وہاں تک پہنچ ہو سکتی ہے۔ اور منش بدھی دوارا پربھو تک پہنچ سکتا ہے ٭

ادم شم

سوامی دیانند جی سے

پھر پیامِ وید تو آکر سُنا دے ہند کو
منبعِ تہذیب ہاں پھر سے بنا دے ہند کو
آ۔ رشی بر بامِ رفعت پر چڑھا دے ہند کو
پست ہے یہ اوج کی صورت دکھا دے ہند کو
تیرے دیدارِ مقدس کو ترستے ہیں عوام
روئے انور پھر رشی آکر دکھا دے ہند کو
قعرِ ذلت سے آکر تو جلدی دے نکال
دستِ بُردِ غیر سے سوامی بچا لے ہند کو
منزلِ مقصد کو اپنے آج ہے بھولا ہوا
راہِ راست پر تو پھر آکر چلا دے ہند کو
ہو گیا ہے محوِ خوابِ ناز ہیں اپنا وطن
اے رشی اکبار پھر آکر جگا دے ہم کو :
برق کیوں خاموش ہے اٹھ قوم پر جاں نثار
مشعلِ رہ بن کے تو رستہ دکھا دے ہند کو

(برق)

منشی ... آرٹ پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں باہتمام چرنجی لعل پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر واقعہ گوروودت بھون لاہور سے شائع ہوا

Gangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۳۱ مئی ۱۹۳۶ء

آریہ پرتی ندھی سبھا کا وارشک ادھیویشن

پرتی ندھیوں سے نویدن

لیکھک شری پنڈت بھیم سین جی سبھا منتری لاہور

اس سمے تک آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرتی ندھیوں کے پاس پرستاوت بجٹ تتھا وچارنیہ پرستاؤ پہنچ چکے ہونگے۔

پرستاوت بجٹ میں ودیارتھی آشرم کے نرکیشن میں برہم چریہ آشرم ودیا یام شالہ آریہ ویردل تتھا یووک آندولنوں کے سنگٹھت کرنے کی یوجنا پیش کی گئی ہے۔ پنجاب کے پرسدھ بڑے بڑے تتھا چھوٹے چھوٹے شہروں میں آریہ ودیارتھی آشرم کے ڈھنگ پر برہم چریہ آشرم تتھا گورو کل آشرم کھولنے کی آوشیکتا کو آریہ بھائی انبھو کر رہے ہیں۔ اسی پرکار سے آریہ یووکوں میں ویایام تتھا سنگٹھن کا بھاؤ پیدا کرنے کی بھی آوشیکتا کو چرکال سے انبھو کیا جا رہا ہے۔ آریہ ودیارتھی آشرم کو ان سب آندولنوں کا کیندر بنایا جائیگا۔ ودیارتھی آشرم کے ادھشٹھاتا ادھیکشن تتھا آشرم سمتی ان آندولنوں کا سنچالن کرے گی۔ آشا کی جاتی ہے۔ کہ آریہ بھائی تتھا پرتی ندھی گن اس یوجنا کو سپھل بنانے میں کاریہ کرتاؤں کو پورن سہیوگ دیں گے۔ اردھ شتابدی سمارو کے بعد آریہ بھائیوں کو رچناتمک کاریہ کی اور پرورت کرنے کے لئے یہ یوجنا کی گئی ہے۔

پرستاوت بجٹ میں دوسری نئی بات وولیش پرچار کی کی گئی ہے۔ اس سمے آریہ سماج کا انگریزی میں پرکاشت ہونیوالا کوئی سماچار پتر نہیں ہے جس کمی کے کارن آریہ سماج کی آواز ودیشیوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس کمی کو کچھ انشوں میں پورن کرنے کے لئے "ویدک میگزین" کو پنر جیوت کرنے کا وچار ہے۔ سبھا پردھان آچاریہ رامدیو جی اس کے سمپادک ہونگے۔ تتھا گورو کل کانگڑی کے مکھیا ادھشٹھاتا پنڈت ستیہ ورت جی سنکیت سمپادک ہونگے۔ اس ورش لندن میں جولائی میں وشو دھرم سمیلن ہو رہا ہے۔ سارودیشک پرتی ندھی سبھا کے پتر کے آدھار پر انترنگ سبھا نے آچاریہ رامدیو جی کو اس

کاریہ کے لئے پرتی ندھی روپ میں بھیجنا سویکار کیا ہے۔

تیسرا پرستاؤ یہ کیا گیا ہے۔ کہ "آریہ" ماسک پتر انوسندھان وبھاگ کی اور سے پرکاشت ہوگا۔ ورش بھر میں انوسندھان وبھاگ بھی کاریہ کرے گا۔ وہ آریہ بھائیوں کے سامنے آریہ دوارا اپسھت کیا جائیگا۔ بجٹ کے شیش بھاگوں میں پچھلے سالوں کی بھانتی ہی ویوستھا کی گئی ہے۔ آریہ بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بجٹ کے گھاٹے کو پورا کرنے کے لئے کریاتمک سہیوگ دینے کی ویوستھا کریں۔ سبھا کے ادھیکاری اپنی اور سے بھی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کم سے کم گھاٹا ہو۔ گھاٹا تبھی دور ہو سکتا ہے یدی آریہ پرش تتھا آریہ سماجیں وید پرچار کی چلت ندھی میں ورش بھر میں تینتیس ہزار کی رقم سبھا کوش میں بھجوا دیں۔ سبھا میں سمت ہونیوالے پرتی ندھی بھائیوں کو اپنے ستھانیہ آریہ سماج کی انترنگ سبھا میں اس وشے کو دھیان میں رکھنا چاہیئے۔ اور ستھانیہ آریہ سماجوں کے کریاتمک سہیوگ سے سبھا کو لابھ پہنچانا چاہیئے۔

پچھلے ورش سبھا کی اردھ شتابدی منائی گئی تھی اوشیکتا یہ ہے کہ آریہ پرتی ندھیوں کو آریہ سماج کے بھاوی کاریہ کرم پر وچار کرنے کا اوسر دیا جائے پرتی ندھیوں کے وچاروں سے لابھ اٹھا کر سبھا کے ادھیکاری پنجاب میں آریہ سماج کے آندولن کو وشیش روپ سے چلائیں۔ اس سے وچار یہ ہے کہ سبھا کا ادھک سمے اسی پرکار کی چرچا میں وئے کیا جائے۔ اس کے لئے یہ ویوستھا کی گئی ہے۔ کہ اردھ شتابدی سمارو کے سمے جو آریہ سمیلن ہوا تھا۔ اس میں جو پرستاو سویکار کئے گئے تھے۔ انہیں وچار ارتھ پرتی ندھیوں کے سامنے رکھا جائے۔ یہ کاریہ ادھیکاریوں کے نرواچن سے پہلے کیا جائیگا۔ یدی آوشیکتا پرتیت ہوئی۔ تو اس کے لئے سمے انتر میں بھی پربندھ کیا جائیگا۔

ان پرستاؤں میں آریہ سماج کے آندولن کے ہر ایک پہلو پر وچار کیا گیا ہے۔ بھوشیہ میں آریہ سماج کی ریتی نیتی کیا ہو۔ اس پر بھی پرکاش ڈالا گیا ہے۔

سبھا کے اہتمام میں یہ پربندھ اوسر ہوگا۔ کہ بجٹ کے ساتھ ساتھ پرتی ندھی بھائیوں کو آریہ سماج کے بھاوی کاریہ کرم کو نشچت کرنے تتھا اس پر وچار کرنے کا اوسر دیا جا رہا ہے۔ اب تک ادھک سمے نرواچن تتھا بجٹ میں وئے ہوتا تھا۔ پرنتو اس بار وچار یہ ہے۔ کہ ادھک انش سمے کاریہ کرم کے لئے دیا جائے اس لئے پرتی ندھیوں کو چاہیئے کہ ادھک سے ادھک سنکھیا میں اس ادھیویشن میں سمت ہوں۔ گت ورش آریہ ودیا سبھا کی یوجنا کو کریاتمک روپ دیا گیا تھا اس نئی یوجنا کے پرینامون پر وشیش روپ سے وچار کرنا تتھا بھوشیہ میں اسے ادھک اپیوگی بنانے کے لئے اچت پربندھ کرنے کی آوشیکتا ہے۔ اس لئے پرتی ندھی بھائیوں کو اپنے داتیو کو سنبھالنے کے لئے اس ادھیویشن میں اوشیہ سمت ہونا چاہیئے۔

انت میں پرتی ندھی بھائیوں کا آریہ سماج کے سنگٹھن کی اور وشیش روپ سے دھیان کھینچنا آوشیک سمجھتا ہوں۔ گت ورش اردھ شتابدی سمارو کے سمے آریہ جنتا نے جس سنگٹھن اور پریم کا پریچے دیا ہے اسے دیکھتے ہوئے یہ بات نسنکوچ روپ سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ پنجاب کے آریہ بھائیوں کا سنگٹھن پریم انوکرنیہ تتھا سراہنیہ ہے۔

آریہ بھائیوں کو یہ بات سدا سمرن رکھنی چاہیئے تاکہ ورتمان یگ میں دھارمک کھشیتر میں پرجا ستیہ واد کی بھاونا کو اچت استھان دلوانے کا شریہ آریہ سماج ہی کو ہے۔ کیا یورپ میں اور کیا بھارت ورش ابھی تک سب دھرموں میں گورو ڈم سوا چھیا چار رہا تھا۔ کیتی پوجا کا دور ہے کسی سوسائٹی نے دھارمک کھشیتر میں پرجا ستہ واد کی لہر چلانے کا ساہس نہیں کیا۔ کیول ماتر آریہ سماج نے ہی یہ کاریہ کیا ہے۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کے سنگٹھن کو پرجا واد کے اصولوں پر نربھر کر گورو ڈم تتھا شخصی واد کو ختم کر دیا ہے۔ اس سمے کئی آریہ پرشوں میں دوسری لہر چل رہی ہے۔ وہ ویکتک بھاوناؤں کو مکھیتا دیکر سنگٹھن کی اپیکشا تتھا اوہیلنا کرنے کی اور پرورت ہو رہے ہیں۔

آریہ پرشوں کو بدھ بھگوان کے وہ شبد جو انہوں نے اپنے شِشیہ آنند کو کہے تھے۔ یاد رکھنے چاہئیں۔ بدھ بھگوان نے آنند کو کہا تھا۔ جب تک کوئی سماج سبھا سمیتیوں دوارا اپنے کاریہ کرتا رہیگا۔ تب تک انہیں کوئی پراجت تتھا اپمانت نہیں کر سکتا۔ رشی دیانند جی نے بھی یہی اپدیش دیا تھا۔ کہ ہمیں اپنے سارے کاریہ سبھا سمیتیوں دوارا کرنے چاہئیں۔ اس لئے ہمیں یہ سمرن رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک آریہ سماج میں سبھا سنگٹھن کے بھاؤ کی بھاونا پربل رہیگی

آریہ پرش سنگٹھن کے سامنے ...
تتھا بھاوناؤں کی پرواہ نہیں کر ...
آریہ سماج کو کوئی اپمانت نہیں ...
گتی کو کوئی نہیں روک سکتا۔ آریہ ...
کے پرتی ندھیوں کو اس ادھیویشن ...
ہو کر اپنے سنگٹھن پریم کا پریچے ...
اور آریہ سماج کی اُنتی کے پتھ پر ...
میں پورن سہیوگ دینا چاہیئے۔

مردم پرست فرقے اور انسان ...

یہ ایک امر حقیقت ہے کہ مردم پرستی ... جذبہ انسان کو اخلاق فاضلہ کی بلند ... گرا کر خود غرضی کے ادنے جذبہ کا شکار ... ہے۔ فی زمانہ مذہبی دُنیا میں تین مذہبی ... ترین قسم کے مردم پرستی کے مظہر ... سوامی مت والے (۲) مرزائی (احمدی ...) دیو سماجی۔

ان تینوں فرقوں کے بانی اپنے اپنے ... اور لاثانی ہستیاں سمجھتے تھے۔ اور اب ... سے اپنی پُوجا کرانے کے متمنی تھے۔ ... میں ایک دلچسپ اور سبق آموز بات ... اپنے بنیادی عقائد کے لحاظ سے ان ... بعد المشرقین ہے۔ لیکن مردم پرستی کا ... میں امر مشترک ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو ... ممکن تھا۔ کہ احمدیت اور دیو سماج کے ... کو جن کے معتقدات میں یقیناً تضاد تھا ... ایم۔اے اور بیرسٹر بطور مرید ... کون نہیں جانتا۔ کہ جہاں دیو سماج کے ... صاحب خدا کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے ... آپ کو ہی لاثانی معبود ظاہر کرتے تھے۔ ... احمدیت کے بانی مبانی مرزا غلام احمد ... آنجہانی اس بات کے دعویدار تھے۔ کہ خدا ... ساتھ ہمکلام ہوتا ہے۔ لیکن لطف کی ... کہ دونوں پیروؤں کو مردم پرستی کے جذبہ ... معمور آنمایتیں متبعین کی صورت میں ... یہ انسانی فطرت کا ایک یقینی لیکن ... پہلو ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ... کہ ایک تو جنم جنمانتر کے سنسکاروں کی ... ایسے اشخاص کی فطرت میں مردم پرستی ... پہلے سے ہی موجود ہوتا ہے۔ اس ... میں بدترین مردم پرستی کے تاریک ... کی وجہ سے وہ اپنے آتما کی ... ہیں۔ کاش ایسے فرقوں ... پیرو اس امر حقیقت سے آگاہ ہو ... تاکہ دنیا میں مزید خرابی نہ ...

بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

[لاہ]وری ناستکوں کی غلامانہ ذہنیت

...کے مدبر اور سیاست داں اس اصول حقہ پر ... غیر ملکی حکومت چاہے کتنی بھی اچھی ... ہو۔ وہ اپنی سود لیشی حکومت جیسی ہرگز ... سکتی۔ چنانچہ سلطنت انگلشیہ کے ایک سابق ... روشن ضمیر سر ہنری کیمبل بینرمین صاحب ... ہی معنی و مدعا کا ایک مشہور مقولہ زبان زد ... ہے۔ لیکن اس بیسویں صدی کے روشنی کے ... میں لاہوری ناستکوں یعنی دیو سماج کا آرگن ... دیو سماد اپنی ۱۹ مئی ۱۹۳۲ء کی اشاعت ... صرف مندرجہ بالا اصول حقہ کی مخالفت کرتا ... بلکہ قوم پرستی کے جذبہ حسنہ کی بھی تردید کرتا ... چنانچہ وہ "قومی انوراگ بھی ایک نیچ انوراگ ... کے عنوان کے ماتحت لکھتا ہے کہ

... نیشنلزم یا قومی انوراگ اور بہت سے نیچ انوراگوں ... طرح ایک ایسا انوراگ ہے۔ کہ جس میں بہت سی ... برائیاں بھری ہوئی ہیں۔ قومی انوراگ سے متحرک ... ایک یا دوسرے موقعہ پر ایک قوم کے ... اپنی قوم کی ناجائز طرفداری کرتے ہیں ویسے ... وہ ایک یا دوسرے موقعہ پر اس کی ناجائز ... طرفداری بھی کرتے ہیں۔ اور اسی لئے ایسے موقعوں ... وہ غیر قوم یا ملک کے لوگوں پر بے انصافی کرنے ... بھی اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں۔ ہمیں ایسے ... انوراگ سے اوپر کی منزل میں پہنچنے کی ضرورت ... اور اس اونچی پاک منزل کے موافق کسی بھی ... کے رہنے والوں کے لئے بڑھیا سے بڑھیا درجہ ... انسانی گورنمنٹ کی ضرورت ہے۔ اب اگر کسی ... کے لوگوں کو اپنے ہی ملک کے لوگوں کے ذریعہ ... گورنمنٹ حاصل ہوسکتی ہو۔ تو بیشک ایسا ہونا ... مفید ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوسکتا ہو۔ تو کسی ... کے اعلیٰ کیریکٹر رکھنے والے لوگوں کی حکومت ... رہنا جیسے بہت مناسب اور ضروری ہے ویسے ... بہت مفید بھی ہے"۔

حیرت ہے۔ کہ اس قسم کے غلامانہ ذہنیت ... خیالات و جذبات کا اظہار بیسویں صدی ... روشن زمانہ میں کیا جاتا ہے۔ اور ایسا کرتے ہوئے ... شرم و ندامت محسوس نہیں کی جاتی۔ سچی ... تو یہ ہے کہ یہ سب مردم پرستی کے کرشمے ہیں

[مس]لمانو! پردہ اٹھا دو۔ ورنہ خود اٹھ جائیگا

خواجہ حسن نظامی کے ایک مرید مُلا واحدی ... نے ۱۳ اپریل کو ریڈیو کے براڈکاسٹنگ ... دہلی کے ذریعہ ایک دلچسپ تقریر پردہ ... موضوع پر کی تھی۔ اس میں یہ بتلاتے ہوئے ... زمانہ مسلمانوں اور خصوصاً ہندوستان کے ... مسلمانوں میں جو پردہ رائج ہے وہ سخت نقصانده ہے آپ نے فرمایا کہ

"۱۹۳۶ء میں عام طور پر شریف عورتیں برقعہ اوڑھ کر چلتی پھرتی ہیں۔ اور برقعہ ترک کرنے والیوں کی تعداد بھی رفتہ رفتہ بڑھ رہی ہے۔ میری رائے میں سب سے بڑی چیز جو پردہ کو اٹھوا رہی ہے۔ تمام دنیا ایک رنگ پر جارہی ہے۔ جہاں جہاں مسلمانوں کی حکومت ہے۔ سوائے عرب اور افغانستان کے وہاں پردہ کا نام نہیں رہا۔ مصر جیسے ملک میں بھی جو ہندوستان سے کچھ ہی زیادہ آزاد ہے۔ ہندوستان کا سا پردہ نہیں ہوتا۔ اس رو سے ہندوستان کی عورت کیسے بچ سکتی ہے۔ کم از کم ہندوستان ہی کی کل قومیں پردہ کرتی ہوتیں۔ تو ہندوستانی مسلمان عورت کو صبر آجاتا۔ لیکن اب تنہا اس کو کوئی روکنا چاہے۔ تو یہ کیسے ممکن ہے۔ اس رو کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ بھولے بھالے اگلے وقتوں کے بزرگ حضرات کہتے ہیں کہ واحدی جس کے نام کے ساتھ مُلا لگا ہوا ہے۔ اور جو عمر کی اس منزل میں پہنچ چکا ہے۔ جہاں سے موت دکھائی دینے لگتی ہے۔ کیا کفر بک رہا ہے مگر میں ان کی خدمت میں ادب کے ساتھ گذارش کرتا ہوں۔ آپ زمانہ کی ہوا اور حالات کی رفتار پر غور کیجیے۔ اور جو کام بیس اور پچیس سال بعد زمانہ اور حالات کے زور سے ہونے والا ہے اسے آج کر دیجئے"۔

آخر میں واحدی صاحب نے مسلمانوں کو بایں الفاظ مشورہ دیا ہے۔ کہ

آپ نے پردہ کو خوب سوچ سمجھ کر نہ اٹھایا۔ تو پردہ خود اٹھ جائے گا۔ اور میرا خیال کہ اٹھیگا ہی۔ آپ اٹھائیں گے نہیں۔ لیکن پردہ اٹھنے کے نمونے دیکھنے کے بعد جی چاہتا تھا۔ کہ آپ اٹھاتے"۔ کیا مسلمان پردہ اٹھائیں گے۔ ہمیں تو یقین نہیں آتا۔ وہ تو اس اسلامی خصوصیت کی موشگافیاں کرکے اس میں سے حکمت اور تدبر کے موتی نکالتے رہتے ہیں۔ پھر وہ ایسی نعمت غیر مترقبہ کو کیسے ترک کرسکتے ہیں؟

پردہ سے کیا مراد ہے

مبادا کسی مسلمان بھائی کو غلط فہمی ہو۔ کہ دراصل پردہ سے کیا مراد ہے ۱۹ اس لئے مسلمانوں کے دیرینہ خیرخواہ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے واحدی صاحب کا متذکرہ بالا مضمون درج کرنے اور انہیں مبارکباد دینے کے بعد لکھتے ہیں۔ کہ:-

"لہٰذا میں اپنے مریدوں اور دوستوں کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ واحدی صاحب کے اس مضمون پر غور کریں۔ اور اسلامی پردہ اپنے گھروں میں جاری کردیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ نے عورتوں کے پردہ کا جو قانون بنایا ہے۔ اس میں عورت کا چہرہ اور دونوں ہاتھ پاؤں پردہ میں داخل نہیں کئے ہیں۔ اور عورت کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنا چہرہ اور ہاتھ پاؤں پردہ کے باہر ظاہر کرسکتی ہے۔ مگر نظروں کو شرم و لحاظ کے پردہ سے جھکاتے رکھنا ضروری ہے"۔

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ خواجہ صاحب بھی چاہتے ہیں۔ کہ آئندہ مسلمان عورتیں برقعوں میں بند رہنے کے بجائے ننگے مُنہ پھرا کریں۔ البتہ وہ نگاہیں نیچی رکھیں۔

اگر کوئی ہم سے پوچھے۔ تو ہم تو یہی کہیں گے۔ کہ بس ویدک پردہ یہی ہے۔ اور ہمیں یہ دیکھ کر از حد خوشی ہوتی ہے آخر دنیا اسی ستیہ سدھانت کی طرف آرہی ہے۔ کہ جس کی ویدک دھرم ابتدائے آفرینش کائنات سے تلقین کرتا رہا ہے۔

سناتن دھرمی اپدیشکوں کی گالیاں

پنجاب کے اکثر مقامات سے یہ افسوسناک خبر موصول ہورہی ہیں۔ کہ سناتن دھرمی اپدیشک اور بھجنیک جہاں کہیں بھی جاتے ہیں۔ آریہ سماج اور مہرشی دیانند کے حق میں از حد درجہ اشتعال انگیز اور فتنہ خیز طریقہ پر بدزبانی اور فحش گوئی سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ ابھی پچھلے دنوں ایک ایسے ہی اپدیشک اور بھجنیک نے مغلپورہ میں مہرشی دیانند اور آریوں کو گندی سے گندی گالیاں دے کر اپنی نیچ فطرت کا اظہار کیا۔ آریہ سماجیوں میں اپنے ست گورو کے متعلق ایسی بدزبانی سن کر ناراضگی پیدا ہونا عین قدرتی ہے۔ اس لئے وہ پوچھتے ہیں۔ کہ ایسے بدزبانوں کی اس روش کا وہ کیا جواب دیں۔ ایسے زمانہ میں کہ جب ہندو جاتی پر تمام اطراف سے خوفناک حملے ہورہے ہیں اور مخالف اس درماندہ جاتی کو صفحہ ہستی سے نابود کردینے کی تیاریاں کررہے ہیں۔ وہاں ہمارے سناتن دھرمی اپدیشک بھائیوں کی اس شغل شنیعہ میں مصروف ہیں کہ کوئی آریہ سماجیوں کو گالیاں دینے میں گوئے سبقت لے جاتا ہے۔ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے جنرل سیکرٹری گوسوامی گنیش دت جی کے ایک روشن دماغ مدبر پرش ہیں۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا یہ حرکتیں ہندو جاتی میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے والی ہیں۔ اور کیا ایسی حرکتوں سے ہندو جاتی کا

آریہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس پر سبھا کے ساہتیہ وبھاگ پر

تشریف لائیے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا

۵۰

سالہ اتہاس تیار ہے

اس میں رشی دیانند جی کے پنجاب میں پد ارپن کرنے سے لے کر اس وقت تک کے حالات اور آریہ سماج کی تحریک کی پُر از معلومات تواریخ موجود ہے اور ساتھ ہی پنجاب کی پانچسو کے لگ بھگ آریہ سماجوں کے حالات آگئے ہیں۔

اردھ شتابدی پر جن بھائیوں کو یہ اتہاس نہیں مل سکا وہ جلد آرڈر ارسال کریں قیمت مجلد دو روپے ۸؍ بلا جلد دو روپے علاوہ محصولڈاک ... صفحات کاغذ اعلیٰ

علاوہ بریں سبھا کی ہر پرکار کی کتابیں بھی سبھا کے سٹال سے مہیا کریں۔

پتہ:- ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

Gangotri Gyaan Kosha

مختصر دلچسپ نوٹ

اپنے آریہ بھائیوں سے ہم صرف اتنا کہنا
چاہتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے مخالفوں کی ہر ایک
حرکت کو اچھے رنگ میں دیکھنے کی کوشش کرنی
چاہیئے۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا یہ ممکن نہیں
کہ سناتن دھرمی بھائی مہرشی دیانند پر بیہودہ
اور جھوٹے کلنک لگا کر شاید انہیں اپنے
اوتاروں کے زمرہ میں شامل کرنے کے درپے ہوں
کیونکہ اب تک کونسا اوتار ہے جس پر انہوں نے
کسی قسم کے کلنک نہیں لگائے ان کے اعتقاد
کے مطابق تو نشکلنک اوتار تو ابھی سنبھل مراد آباد
میں ہونیوالا ہے۔ اس وقت تک جتنے اوتار
ہو چکے ہیں۔ وہ سب کلنکی تھے۔ تو ایسی صورت
میں ممکن ہے کہ وہ رشی کو بھی اپنا اوتار بنا رہے
ہوں۔ اور اپنے عقیدہ کے مطابق اوتار بنانے
کی شرط اس طرح پوری کر رہے ہیں۔ پس آریہ
بھائیوں کو صبر و سکون سے کام لینا چاہیئے اور
ایسی باتوں پر اشتعال میں نہیں آنا چاہیئے۔

مقدمہ شہید گنج کا فیصلہ

آخر مسٹر سیل ڈسٹرکٹ وسشن جج لاہور نے
مقدمات شہید گنج اور مزار کاکو شاہ کے متعلق
فیصلہ سنا دیا۔ شہید گنج کے متعلق مقدمات
خارج کر دیئے گئے۔ اور انہیں زائد المیعاد قرار
دیا گیا۔ اور کاکو شاہ کے مزار کے مقدمہ میں سکھ
ملزمان کی طرف سے جو اپیل دائر تھی اس
کا فیصلہ سناتے ہوئے جج صاحب نے تمام
ملزمان کو بری کر دیا۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ یہ ثابت
نہیں ہو سکا۔ کہ متنازعہ فیہ مقبرہ قبر تھی یا کہ
اس کے اندر کوئی مدفون تھا۔ یہ امر موجب مسرت
ہے۔ کہ اس موقعہ پر حکام نے نہایت عمدہ
انتظامات پولیس وغیرہ کے کر رکھے تھے۔ اور سوائے
مزنگ کے ایک واقعہ کے جس میں چند مسلمانوں
نے ایک سکھ کو مجروح کر دیا۔ اور کوئی ناخوشگوار
واقعہ نہیں ہوا۔ مسلمانوں کا اس فیصلہ پر
ناراض اور مایوس ہونا قدرتی امر تھا۔ چنانچہ
انہوں نے اس دن لاہور اور امرتسر میں ہڑتال
کر کے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اگرچہ گوردوارہ
شہید گنج پونے دو سو سال سے سکھوں کے
قبضہ میں ہے لیکن بہت قدیم عرصہ سے مسلمان
اس کے متعلق مقدمات کرتے رہے ہیں۔ اور ہر
عدالت میں ان کے خلاف ہی فیصلہ ہوتا رہا ہے
یہاں تک کہ بعض مسلمان حکام نے بھی ان کے
خلاف ہی فیصلہ صادر کیا ہے۔ ہمارا خیال
تھا۔ کہ شاید عدالت سشن لاہور کا فیصلہ
مسلمانوں کو مطمئن کر دیگا۔ اور وہ اس بیکار
ایجی ٹیشن کو ترک کر کے اپنی تمام توجہ ملک و
ملت کی بہبودی میں لگائیں گے۔ لیکن ۲۵ مئی
کی شام کو شاہی مسجد لاہور میں مسلمانوں کا جو
عظیم الشان جلسہ ہوا۔ اور اس میں جو تقریریں
کی گئیں۔ اُن سے اس صدقدلانہ امید پر
اوس پڑ گئی ہے۔ کیونکہ اس میں مولانا ظفر علی
خاں اور ڈاکٹر محمد عالم نے اعلان کیا۔ کہ وہ
اس ایجی ٹیشن کو جاری رکھیں گے۔ ڈاکٹر عالم
نے تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ ہم ہائی کورٹ میں
اپیل کریں گے۔ لیکن اگر ہمارے ساتھ وہاں بھی
انصاف نہ ہوا۔ تو میں اپنی تمام جائداد بیچ کر
لنڈن جاؤں گا۔ اور وہاں پریوی کونسل میں
اپیل کرونگا۔ لیکن اس کے علاوہ آپ نے ایک
اور بات کہہ کے انگریزی محاورہ کے مطابق
بلی کو تھیلے سے باہر کر دیا۔ کہ اگر مسلمان آئندہ
انتخابات پنجاب اسمبلی میں مجھے ممبر بنا کر بھیجیں
تو میں اسمبلی میں ایجی ٹیشن کر کے مسجد شہید گنج
واپس دلانے کی کوشش کرونگا۔ بعض لوگوں
کا خیال تھا۔ کہ شہید گنج کے متعلق تمام ایجی
ٹیشن کی تہہ میں دراصل صوبجاتی کونسلوں
کی انتخابی مہم ہے اب ڈاکٹر عالم کی تقریر نے
اس بات پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے دیکھیں
ہمارے برادران وطن کب اپنے ملک پر رحم
کھاتے ہیں؟

پنڈت ٹھاکر دت چیریٹیبل انڈسٹریز

آریہ پرتی ندھی سبھا دوارا استھاپت دلت
ادھار سبھا گورو دت بھون کے آدھین پنڈت
ٹھاکر دت جی شرما کے دان سے بے روزگار ہندوؤں
کو گذر معاش کے قابل بنانے کے لئے چیریٹیبل
انڈسٹریز چل رہی ہے۔ جہاں کچھ عرصہ سے فرنیچر
کے علاوہ چاقو اور چھریاں بھی اعلےٰ اسٹیل کی
نہایت عمدہ تیار ہوتی ہیں۔ آریہ بھائیوں کو سبھا کی
اس سنستھا کی اشیاء خرید کر اس کی سہایتا کرنی
چاہیئے۔ اور ہمیشہ سبھا کی انڈسٹری کی بنی ہوئی
اشیاء کو ترجیح دینی چاہیئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا
کے اجلاس پر آئے ہوئے آریہ بھائیوں کو اگر
خوبصورت اور پائیدار چاقوؤں کی ضرورت ہو
تو وہ سبھا کے سٹال پر تشریف لا کر اشیاء خریدنے
کا پرتن کریں قیمتیں ارزاں اور مال پائدار ہے

(منتری دلت ادھار سبھا لاہور)

اسلامی بہشت کی حقیقت
گورنمنٹ بہار نے ضبط کر لی

پٹنہ ۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ
بہار نے ۹۹ الف تعزیرات ہند کے ماتحت اسلامی
بہشت کی حقیقت " کو ضبط قرار دیا ہے۔ یہ کتاب
مہاشہ لکھشمن آریہ اپدیشک کی تصنیف کردہ
ساہتیہ پستکالیہ دہلی کی شائع کردہ ہے جو

نظام حیدر آباد کا خزانہ

عام طور پر مشہور ہے۔ کہ نظام حیدر آباد والئ
ریاست حیدر آباد دکن دنیا بھر میں متمول ترین
شخص ہیں۔ مسلم معاصر النجم لکھنؤ رقمطراز ہے۔ کہ
ایک انگریز افسر خزانوں کی فہرست مرتب کرنے کے
لئے ملازم رکھا گیا تھا۔ لیکن تین ماہ میں وہ آدھا
کام بھی ختم نہ کر سکا۔ ان خزانوں میں ۷ ہزار
کروڑ روپیہ کی مالیت کی سونے کی اینٹیں اور سونے
کے سکے موجود ہیں۔ جنمیں سے اکثر دو۔ دو تین تین
صدی کے پرانے ہیں۔ جواہرات کی قیمت کا اندازہ
۴ ارب روپیہ تک لگایا گیا ہے۔

اعلےٰحضرات کے خزانہ میں زمرد کے پیالے اور
بیش قیمت جواہرات کے عطر دان ہیں۔ اگر نظام
صاحب اپنے سب جواہرات کو فروخت کرنے
کے لئے ان کا ڈھیر بازار میں لگا دیں۔ تو ساری
دنیا کے جوہری تباہ ہو جائیں۔ کیونکہ وہ اپنی مجموعی
دولت سے ہی ان کی قیمت ادا نہیں کر سکیں گے"
لیکن سب سے بڑھ کر درد انگیز امر یہ ہے
کہ ان نظام صاحب کی مملکت میں ہی ایک دو۔
دس بیس نہیں۔ بلکہ سینکڑوں کی تعداد میں ایسے
استری پرش ہونگے۔ جنہیں شاید زندگی بھر
میں کبھی دو وقت پیٹ بھر کھانا نصیب ہوا ہوگا

بالمیک رامائن کب بنی

معاصر سناتن دھرم پرچارک امرتسر رقمطراز
ہے۔ کہ مہاراج بالمیک منی نے شری رام چندر جی
کے اوتار دھارنے سے دس ہزار سال پہلے رامائن
تیار کر دی تھی۔

سناتن دھرم بھائیوں کے ایسے گپوڑوں پر یقین
کرنا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن لطف کی بات
یہ ہے کہ ایک طرف ایسی فضولیات شائع کی جاتی
ہیں۔ اور دوسری سناتن دھرم کو واحد قدرتی
دھرم اور اصول کائنات کے عین مطابق ثابت کرنے
کی سعی لایعنی کی جاتی ہے۔
جو بات کی خدا قسم لاجواب کی

اوتار کب ہوتا ہے

سناتن دھرم پرچارک کے ۱۶ مئی کے پرچے
میں اوتار فلاسفی کے عنوان کے ماتحت ایک
مضمون شائع ہوا ہے جس میں حسب معمول نہایت
فرسودہ دلائل سے اوتار کے سدھانت کو درست
ثابت کرنے کے لئے فضول کوشش کی گئی ہے۔

اس مضمون میں کس قسم کی دلائل سے کام
لیا گیا اس کا ایک نمونہ یہ ہے۔ لکھا ہے:۔
"جس وقت کسی راجہ یا رعیت کا ظلم
حد سے بڑھ جاتا ہے ۔ کہ بڑی بڑی ہستیاں بھی اسے
بند نہیں کر سکتیں ...... تو اس صورت میں
کی طاقت کی صورت اس پر لاچاری ہو
ہو کر دھرم رکھشا کرنی ہے جس کا نام
ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ بڑی
بھی ظلم اور پاپ کو مٹا سکتی ہیں اور دور
کر سکتی ہیں۔ لیکن جیسا کہ بیان کیا گیا
وقت خاص ہستیاں ہی ملکی یا نسلی تعصب
اگر حقیقت پر پردہ ڈال دیتی ہیں۔ اس
وہ بدیک دھرم کی صورت دکھلانے کو بھگوان
پرگٹ ہوتے ہیں"
بھگوان کے اوتار لینے کے متعلق
ہیں جو بواعث بتلائے گئے۔ وہ تمام
دیتی سینا پر لاگو ہیں۔ مسولینی کے زیر
غریب ابی سینیا پر ایسے توڑے ہیں اور
اور سیال آتش کے حملے کرکے ہی
تو ایسی بڑی طرح تاجر دنی کی طرح کاٹ
ہے۔ کہ ایک دفعہ تمام مہذب دنیا چلا اٹھی
اور دوسری طرف لیگ اقوام شاید نسل
یا کسی اور وجہ سے حقیقت پر پردہ ڈال
اور ظالم کو ظلم سے روکنا تو کجا رہا مظلوم
کے لئے چھوٹی انگلی تک نہیں اٹھا سکی
دھرم پرچارک امرتسر کے طریق استدلال
مطابق اس وقت تک تو ابی سینیا یا
الشیور کا اوتار ضرور ہونا چاہیے تھا۔ لیکن
کہ ایسا نہیں ہوا۔ کہیں وہ دھرتی گیس
آتش کے اثرات سے خوفزدہ

مسلمانوں اور عیسائیوں کے منہ پر ڈاکٹر امبیڈکر

جب سے ڈاکٹر امبیدکر نے ہندوؤں
جاتیوں پر سالفہ سے دیکر یہ اعلان کیا ہے
ہندو دھرم کو چھوڑ جائیں گے۔ عیسائی اور
منہ کھولے ہوئے ان کی طرف لپک رہے ہیں
انہیں ہڑپ کر جانے کی سعی نامعقول کر
کہیں عیسائی مسلم اخبارات میں اچھوتوں
اور لغو مضامین لکھ کر ڈورے ڈالے
ہیں۔ کہیں تقریریں بھیج کر ان کو
کر احمدیت دکھائی ہے۔ ان سے بدظنی کیا
ہے۔ تحریری و تقریری پروپیگنڈا کے
ہر قسم کی دامی دامی درمے دکا لالچ بھی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سیلون میں اچھوت جو اونچی ذات کے لوگوں کو دیکھ کر ڈھلوانوں میں لیٹ جاتے ہیں

وہ دربدر بھیک مانگنے کے سوا کوئی پیشہ اختیار نہیں کر سکتے

اینٹوں کے مکان نہیں بنا سکتے۔ کنوؤں سے پانی نہیں نکال سکتے

وحشیوں کی طرح نیم برہنہ اور شہروں سے دور رہنے والے بدنصیب بودھی

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بودھوں میں ذات پات بالکل نہیں بودھ ذات پات میں یقین نہیں رکھتے بلکہ بودھ دھرم بجائے خود ذات کے خلاف پروٹسٹ ہے لیکن ذات پات اور چھوت چھات کی وبا بودھی ملکوں میں بھی قدیم الایام سے چلا آتا ہے اور اب تک موجود ہے۔

روڈیا چنڈال

سیلون کے تمام لوگ بودھی ہیں لیکن وہاں بھی اچھوت ہیں۔ سب سے قابل رحم حالت ان چنڈال جنسی لوگوں کی ہے۔ جو روڈیا کہلاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ جنوبی ہند کے چنڈالوں کی اولاد ہیں۔ انہیں کوئی پیشہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں کیونکہ کوئی شخص ان کے ہاتھ سے چھوئی ہوئی چیز کو چھونا بھی گوارا نہیں کرتے۔ ان کے دل و دماغ صدیوں کے ظلم سے اس قدر ناکارہ ہو چکے ہیں کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو حد درجہ کا نیچ خیال کرتے ہیں جب وہ دوپہر سے پہلے کسی اونچی ذات کے سنگھالی کو دیکھتے ہیں تو گڑھوں یا زمین کی ڈھلوانوں میں لیٹ جاتے ہیں۔ تا کہ ان کے نظارہ سے اعلیٰ ذات کے لوگ ناپاک نہ ہو جائیں۔

ہندوستان کے کوڑھیوں کی طرح یہ لوگ بھیک مانگتے ہیں تو لوگ ان سے ہمکلام ہونے یا انہیں اپنے دروازوں کے قریب کھڑے ہونے کی تکلیف دو نظارہ سے بچنے کیلئے خیرات دیتے ہیں اور ان لوگوں کا یہی ذریعہ آمدنی ہے۔ وہ کنوؤں سے پانی نہیں نکال سکتے کھیتوں سے گذر نہیں سکتے پختہ یا خام اینٹوں کے مکانات نہیں رہ سکتے۔ وہ آبادیوں سے دور درختوں کے نیچے چٹائیوں اور گھاس پھوس کے جھونپڑوں میں رہتے ہیں۔ ان کے چوپائے بھی اونچی ذات کے لوگوں کے چوپائیوں سے چھو نہیں سکتے۔ ان کے لئے لازم ہے کہ اپنے مویشیوں کے گلوں میں ناریل کے خولوں کے ہار باندھیں تاکہ اعلیٰ ذات کے لوگوں کے چوپائیوں سے ان کے چوپائیوں کو تمیز کیا جا سکے۔ انہیں سر دوں پر ٹوپی رکھنے کی اجازت نہیں وہ سزا دیتے ہیں کہ کمر سے اوپر ننگے رہنے پر مجبور کئے جاتے ہیں۔

انگریزوں نے حالت بہتر بنا دی

عیسائی مشنریوں نے عرصہ کی حد جد جہد اور انگریز راج کی امداد سے ان بدنصیب لوگوں کی حالت قدرے بہتر بنا دی ہے اب تک روڈیا ملازم کو سنگھالی پولیس میں گرفتار کرتا

پسند نہیں کرتے اور جیل میں بھی انہیں اعلیٰ ذات کے لوگوں سے الگ رکھا جاتا ہے۔

غداروں کو روڈیا بنا دیا جاتا تھا

انگریزوں سے پہلے کانڈی حکومت اگر کسی شخص پر سخت ناراض ہوتی تو اُسے روڈیا بنا دیا جاتا تھا یعنی اسکی بیوی یا عورت کو روڈیا کے حوالے کر دیا جاتا تھا۔ عورتوں کو روڈیا کے حوالے سے پہلے روڈیا بن جانے یا سمندر میں ڈوب مرنے کی ایک سزا منتخب کرنے کی اجازت تھی۔ اور بیچاری مظلوم عورتیں روڈیا لوگوں میں جانے پر ڈوب مرنے کو ترجیح دیتیں۔ روڈیا کے منہ سے ناریل کا ایک چھوٹا ٹکڑا لے کر اعلیٰ ذات کے مجرم کے منہ میں ڈال دیا جاتا۔ اور اسطرح وہ بھی روڈیا اچھوت بن جاتا تھا۔

مندروں کے نزدیک نہیں جا سکتے

روڈیا لوگ نام کے بودھ ہیں لیکن انہیں سیلون کے بودھ مندروں کے نزدیک پھٹکنے کی اجازت نہیں وہ دور سے پھول پھل اور سبز پتے وغیرہ مندر کے سامنے رکھکر اور سجدے کر کے چلے جاتے ہیں۔

انگریزوں سے پہلے انہیں تعلیم پانے کی اجازت نہ تھی۔ صنعت و حرفت بلکہ زراعت تک کی اجازت نہیں تھی جنگل میں شکار پھل پھول اور بھیک مانگنا بس ان تین طریقوں کے سوائے کسی چوتھے طریقہ سے وہ اپنا پیٹ نہیں بھر سکتے تھے۔

روڈیا لوگ کیوں اچھوت بنے

روڈیا لوگوں کا اعتقاد ہے کہ وہ بھی پہلے اعلیٰ ذات کے لوگ اور رئیس تھے انکے کسی بزرگ کو کانڈی راجہ نے ہرن کا گوشت بہم پہنچانے کے کام پر مامور کیا ہوا تھا۔ اس سردار نے ہرن کی بجائے راجہ کو آدمی کا گوشت کھلا دیا۔ یہ گوشت اس قدر لذیذ تھا کہ راجہ نے اسے ہر روز راجہ کو انسانی گوشت کھلاتا رہا۔ آخر راجہ کے نائی کو اس شیطنت کا کسی نہ کسی طرح علم ہو گیا اور اسنے راجہ کے سامنے سارا بھانڈا پھوڑ دیا اس راز کے افشا ہونے پر راجہ غضبناک ہو گیا۔ اور اسنے سردار کو اس غداری کی سزا دینے کے لئے بن باس کا حکم دیدیا۔ اسنے یہ بھی حکم دیا کہ اس سردار کو معہ اس کے پریوار کے دور جنگل میں چھوڑ دیا جائے۔ وہ ملک میں کوئی پیشہ اختیار نہ کریں انکے ساتھ کوئی نہ چھوئے اور انکی اولاد کو دربدر بھیک مانگنے کے سوائے کوئی کام نہ کرنے دیا جائے چنانچہ روڈیا لوگوں کی قوم راجہ کے اسی حکم کا نتیجہ ہے۔

نائیوں سے سخت نفرت

چونکہ نائی نے انکے ایک بزرگ کے خلاف چغلی کھائی اسلئے روڈیوں کو نائیوں سے سخت نفرت ہے۔ وہ نائیوں سے بھیک نہیں لیتے۔ نہ نائی کی عزت کرتے ہیں روڈیا خواہ کتنا ہی بھوکا کیوں نہ ہو نائی کے ہاتھ سے چھوئی چیز قبول نہ کریگا۔ اگر اسے کہیں سے کھانا ملے اور یہ بھی شک بھی ہو جائے کہ وہ نائی کے گھر کا پکا ہوا ہے تو روڈیا اسے پھینک دے گا۔

شادی کی قید سے آزاد

روڈیا حبشی کالے یا بدشکل لوگ نہیں ہیں اور اچھے جوان ہوتے ہیں اور انکی عورتیں خوبصورت ہوتی ہیں ان میں شادی کی رسم نہیں عورتیں اور مرد اپنی خوشی سے جب تک چاہیں ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں اور جب چاہیں الگ ہو سکتے ہیں۔

دیانند متھرا داس کالج موگ

اس سال دیانند متھرا داس کالج موگہ کا امتحانوں کا نتیجہ نہایت شاندار نکلا ہے۔ ۷۴ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ ۱۷ فسٹ ڈویژن میں ۲۵ سیکنڈ میں اور صرف ۵ تھرڈ میں آئے ہیں۔ ۸۹ ٪ لڑکے پاس ہوئے ہیں۔ اس کالج کا ایک لڑکا صدر علی ۶۸۷ نمبر حاصل کر کے صوبہ بھر میں پانچویں نمبر پر رہا ہے۔

ادھیکش وبھاگ
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

ساہتیہ وبھاگ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

آریہ سجنوں کی سوجنا کے لئے سمبندھ مندرجہ ذیل باتیں رکھی جاتی ہیں:-

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اتہاس اب مجلد تیار ہو گیا ہے جس کی قیمت دو روپے ۸ رکھی گئی ہے۔ اتہاس کی جو کاپیاں ادھ شتابدی کے موقع پر فروخت کی گئی تھیں۔ ان کے ضمیمہ میں ۲۸۴ سماجوں کا ذکر آیا تھا۔ لیکن اب ۵۰۴ سماجوں تک کا حال اور پنجاب کے گوروکلوں۔ سبھا کے سکولوں اور سبھا کاریالیہ کا ورتانت بھی ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ یعنی ۷۸ صفحے اور بیچ میں جوڑے گئے ہیں۔ جن سجنوں نے ادھ شتابدی کے موقعہ پر اتہاس خریدا تھا۔ وہ اگر یہ ۷۸ صفحے منگوانا چاہیں۔ تو ادھیکش ساہتیہ وبھاگ کو پتر لکھ دیں۔ ان صفحوں کے لئے اور ڈاک خرچ کے لئے اُن کو کچھ خرچ نہیں کرنا پڑے گا۔ یا وہ اگر سبھا کے سادھارن ادھیویشن پر تشریف لاویں سبھا کے ساہتیہ بھنڈار سے پراپت کریں۔

(۲) ماہواری ٹریکٹوں کے سلسلہ میں نویدن ہے کہ سبھا کا جو تھا ٹریکٹ "آریہ سماج اور اسلام" چھپ رہا ہے۔ اور سبھا کے سادھارن ادھیویشن تک یعنی مئی کے آخیر تک چھپ جائے گا۔ جو سجن یا سماجیں سلسلہ کی گراہک ہیں۔ وہ سبھا کے سادھارن ادھیویشن پر اپنے اپنے ٹریکٹ اپنے پرتی ندھیوں سے منگوانے کی کرپا کریں جو نہ لے سکیں۔ اُن کو ادھیویشن کے بعد بھیج دیئے جائیں گے۔ اس لئے گراہک تسلی رکھیں۔

ابھی تک اس سلسلہ کو آریہ سماجوں نے اچھی طرح اپنایا نہیں۔ ہر ایک آریہ سماج کو اس سلسلہ کا گراہک بننا چاہیئے۔ ساہتیہ سے ویدک دھرم کا ستھر پرچار ہو سکیگا۔ ہر ایک سوسائیٹی کے ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ ہوتے ہیں اور فائدہ پر چلتے ہیں۔ لیکن سبھا نے ٹریکٹوں کا سلسلہ صرف پرچار کی خاطر شروع کیا ہے۔ اور اس کو آرتھک لابھ بالکل نہیں۔ سماجوں کو چاہیئے۔ اس میں سبھا کی سہایتا کریں۔

پوتر ہون سامگری و یگیہ کے متعلق سب سامان سیتارام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرماویں

دیانند مٹھ

لیکھک شری پنڈت بنواری لال جی گوردت بھون لاہور

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے اخبارات دوارہ اعلان کیا ہے کہ وہ امرتسر میں ایک آشرم قایم کرنا چاہتے ہیں۔ جو سادھوؤں و بانپرستھیوں کے آرام گاہ کا کام دے۔ اور آریہ سماج میں کام کرنے کی ٹریننگ گراؤنڈ ہو۔ اس کے لئے انہوں نے دس ہزار روپے کی اپیل کی ہے۔ سوامی جی کے نشچے اور اپیل کا شری مہاشہ کرشن جی نے اپنے اخبار پرکاش میں پرجوش الفاظ میں سمرتھن کیا ہے۔ شری راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی نے بھی ایک لیکھ اس کے حق میں لکھا ہے۔

دو ہفتہ ہوئے شری پنڈت بھیم سین جی نے اپنی ذاتی حیثیت سے ایک لیکھ لکھا ہے جس میں انہوں نے ثابت کرنے کا یتن کیا ہے کہ دیانند مٹھ یا آشرم سرتا پا غیر ضروری ہے۔ سوامی دیانند جی نے پچھلے سپتاہ کے آریہ مسافر میں لکھتے ہوئے اسے آریہ سماج کے لئے ہانی کارک سمجھتے ہیں۔ انہیں دیانند کا نام مٹھ کے ساتھ لگانا مردم پرستی کا مترادف نظر آتا ہے گو انہوں نے آج تک دیانند کالج۔ دیانند ودیالیہ یا اوشدھالیہ یا کسی فیکٹری کے ساتھ دیانند کے نام لگائے جانے پر اعتراض نہیں ساتھ ہی انہوں نے لکھا ہے کہ مٹھ کا نام سوتنتر مٹھ رکھا جائے۔ شاید سوامی جی کے پیشیات ہو کہ مٹھادھیش بن جائیں" گویا مٹھ تو بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن سوامی دیانند جی کا نام اس کے ساتھ نہ ہو۔ یہ کوئی اصولی بحث نہیں۔ بحض جذباتی خیالات کا اظہار ہے۔

ورتمان پرچار شیلی میں کتنے پریورتن کی ضرورت ہے۔ سب آریہ بھائی جانتے ہیں۔ مگر دیانند مٹھ کی کوشش سے دس پندرہ سادھو پرچارک بن کر تیار ہو گئے تو آریہ سماج کو کتنا فائدہ پہنچے گا آخر آریہ سماج کے کاریہ کو بڑھانا ہی تو مدنظر ہے۔ رہا سوال خرابی کا۔ کیا وثوق سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ ڈیموکریٹک انسٹیٹیوشنوں میں خرابیاں نہیں آ رہیں۔ یا کیا موجودہ نظام اصلاح طلب نہیں۔ محض اس خیال سے کہ وقت پا کر مٹھ خراب ہو جاتے ہیں۔ ایک مفید تجویز کی مخالفت کرنا انوچت ہے۔ یہ ایسا وچار ہے جس کی طرف جنتا دھیان کرنا اوشیک نہیں۔ موہوم خرابی سے ڈر کر کوئی کاریہ بند نہیں کئے جا سکتے۔

جمہوریت یا ووٹ کا پرشن ایسے آشرموں میں میں نہیں ہوا کرتا۔ سوادھیائے۔ آتم چنتن ادھیاتمک سادھنوں کا ادھین آشرم کی خصوصیات سمجھی جاتی ہے۔ ہاں اگر مٹھ میں تپسوی آچاریہ نہ رہے۔ تو آشرم کی ایوگتا جاتی رہتی ہے۔ اور مٹھ خود ہی غیر آباد ہو جاتا ہے۔ پرانے زمانہ میں رشیوں کی کٹیائیں اسی پرکار کی ہوا کرتی تھیں۔ آریہ سماج کے کشیتر میں ایسے آشرموں کی بہت ضرورت ہے۔ تاکہ جی زمانہ ادھر ادھر بھٹکنے والے دھرم جگیاسو دھرم کے سچے مارگ کا درشن پا سکیں ×

ایکسو دس ۱۱۰ سال کی عمر میں ایک سنیاسی کا پرلوک گمن

شری سوامی شیو تیرتھ اتظ مگرم جی جن کے گورو برہم تیرتھ جی کو آپ یہ رہتے تھے کام تک سنسکار مورخہ ۱۳ اپریل سن ۳۶ فلہ زکوات کی آ گیا اگیا انوسار

(جو انہوں نے اپنی مرتیو سے چھ دن پہلے آریہ سماج لدھیانہ نے ویدک ریتی کرایا یا ... قریباً تین سال سے لدھیانہ میں استھت تھے یوگی اور تپسوی اور برت دھاری تھے ... کھاتے۔ نمک نہ کھاتے تھے۔ اپنی مرتیو ... دن پہلے انہوں نے اپنے شِشّوں ... نے ستیارتھ پرکاش کے کئی سمولاس ... اور منن کیا۔ اور ان سے بڑا لابھ اٹھایا اور آریہ سماج کے کئی نیموں کا بھی ... ہے × بھودیہ منگل سین آنند منتری آریہ سماج لودھیانہ)

آریہ سماج کیمبل پور کے سماچار

پنڈت راجیندر پال اپدیشک دو ہوا سبھا نے اپدیش دیا۔ اور ایت وار ... آپ نے ایک نے ایک ویاکھیان دیا گرمی ہونے کے وجہ سے جنتا کم تھی آج ... ابر چھایا ہوا ہے۔ تھوڑی بوندیں بھی رہی ہیں ×

آریہ سماج کیمبل پور کی بلڈنگ کے غربی ... اور نصف شمالی جانب بلا تعمیر پڑے ہوئے ... کے لئے یتن کیا جا رہا ہے تاکہ کچھ فنڈ ہو جائے

آریہ جگت میں ہندی کا ایک بالکل نیا گرنتھ

ویدک ونئے

لیکھک شری پنڈت دیوشرما جی ابھے ودیا النکار۔ آچاریہ گورو کل کانگڑی

یہ وہی گرنتھ ہے جس کے پرتھم کھنڈ کا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہونے والا ہے۔ آریہ اخبارات آریہ ودوانوں اور دیش کے لیڈروں نے اس گرنتھ کی بڑی تعریف کی ہے۔ وید کی کھوج کی باتوں سے بھرا ہوا سوادھیائے کا پہلا گرنتھ ہے۔

اس گرنتھ میں کیا ہے؟

چاروں ویدوں میں سے سال کے ۳۶۵ منتروں کا ان کے چھندوں کے مطابق چناؤ اور سنگرہ کیا گیا ہے۔ روز کے لئے ایک ایک پارتھنا مقرر ہے پہلے وید منتر دیا ہے اس کے بعد منتروں دوارہ پرارتھنا کی گئی ہے آخر شبدارتھ دیدیا گیا ہے۔ ہر ماہ کے شروع میں جسمانی کسرت کا بھی ایک طریقہ لکھا گیا ×

یہ گرنتھ تین حصوں میں چھپا ہے×

پرتھم کھنڈ۔ جس میں چار ماہ ہیں چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

دوسرا کھنڈ جس میں ساون۔ بھادوں۔ اسوج۔ کاتک چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

تیسرے کھنڈ میں مگھر۔ پوہ۔ ماہ۔ پھاگن چار ماہ ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

اس پستک کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جلد منگوایئے۔ ورنہ اگلے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی۔

سوادھیائے منجری کا ساتواں پشپ

امر شہید شری سوامی جی مہاراج کے اپدیشوں کا سنگرہ

دھرم اپدیش

آریہ پرشوں کے لئے یہ گرنتھ ایک اَمولیہ اپہار ہے اس پستک کی ایک ایک کاپی ہر ایک آریہ پریوار اور آریہ سماج میں رہنی اوشیک ہے۔ کاغذ عمدہ چھپائی نہایت اعلیٰ۔ یہ پستک دو حصوں میں چھپی ہے۔ ہر ایک حصہ کا دام ۲ ارہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

نوٹ:۔ یہ پستکیں گورو کل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور سے مل سکتی ہیں!

ملنے کا پتہ:۔ پستک بھنڈار گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیانند مٹھ

(لیکھک شری سوامی دھیرانند جی مہاراج)

امرتسر میں کچھ کال سے دیانند مٹھ کے نام سے ایک سنستھا کھولنے کے لئے شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج وچار کر رہے ہیں۔ اب وہ وچار پریکٹیکل روپ سے اپیل دوارہ پرگٹ ہوا ہے۔ اُس کے لئے آریہ جنتا کا وردھ ہے کہ جس نام کا سوامی دیانند جی خود کھنڈن کرتے رہے ہیں۔ کہ ان کے منتویہ کے وردھ کیول نام رکھا جائے۔ میں نے شری سوامی سوتنترانند جی سے مل کر نہیں پوچھا۔ کہ اس مٹھ کے کھولنے کا کیا لکشیہ کیا ہوگا۔ پرنتو یہ نام مجھے بھی کھٹکتا ہے۔ نام کوئی اور ہونا چاہیئے اور اس کا انتظام سبھا کے آدھین ہونا چاہیئے

اب رہا سنیاسیوں کے لئے کوئی استھان۔ اس میں کوئی سندیہہ نہیں۔ کہ کسی پرکار کا سادھارن سے سادھارن سادھو بھی اپنا نرواہ کر سکتا ہے۔ اور اُسے کھانے پینے اور وستر آدی کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ پرنتو ایک بڑی بھاری ذمہ دار بات یہ ہے۔ کہ یدی کوئی سنیاسی بیمار ہو جائے۔ تو اُس سمے اس کی سیوا کرنے والا کوئی نہیں۔ نہ سماج کی طرف سے اس قسم کا کوئی پربندھ ہے۔ اور نہ سبھا کی طرف سے۔ اس طرف ہم سبھا کے ادھیکاریوں کا دھیان آکرشیہ دلانا چاہتے ہیں،

اب رہا سنگٹھن کا پرشن۔ میرا آرمبھ سے ہی سدھانت رہا ہے۔ کہ بنا سنگٹھن کے کاریہ کرنا اچھا نہیں۔ یہی کارن ہے کہ میں سنیاس لے کر بھی اپنے پروگرام آپ بنا کر پھر بھی سبھا کو سوچنا دیا کرتا ہوں۔ تاکہ سبھا کو پتہ رہے۔ کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔ اگر سبھا مجھے آگیا دے۔ تو اُسے بھی اسی پرکار مانتا ہوں۔ جیسے ویتن لینے والا اُپدیشک جانتا ہے

سوامی دیانند جی نے اپنے نیموں میں لکھا ہے۔ کہ سب سنستھائیں سنستھائیں سنگٹھت روپ سے ہونی چاہئیں۔ اور وہ سب ایک بڑی سبھا کے آدھین ہوں۔

مہاتما منشی رام جی جیسے شکتی شالی ویکتی نے گوروکل کھول کر اور سبھا کے آدھین رہ کر ہی سب کام چلائے۔ اور سنیاس لینے کے پشچات بھی انہوں نے سارودیشک سبھا اور کانگرس میں کام کیا۔ اور شدھی سبھا میں بھی کاریہ کیا۔ مگر وہ سارے کے سارے کام سنگٹھن کے آدھین ہی تھے۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج تو وید پرچار اپدیشک ودیالیہ۔ اناتھالیہ آدی کے اپنے اپنے نقول سبھا کے آدھین کر گئے۔

ایسی یوگیتا رہے گی۔ کہ کوئی دم نہیں مار سکتا۔ اس سمے تک بھی ان کے چرنوں میں ادھیکاری لوگ پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ اپنا کام آپ تہ کر کے سنبھالیں۔ اس لئے میرا وچار یہ ہے۔ کہ چاہے امرتسر میں یا ایسی سنستھا کھول دیویں۔ جہاں سادھوؤں کی رکھشا اور پرچار کا اُتم پربندھ ہو۔ بودھ بھکشوؤں کی بھانتی ہو۔ اور ایسا ہی سکاریہ کرنے والے پیدا ہوں۔ اور سادھوؤں کی دُکھی اوستھائیں سیوا بھی کی جاوے پرنتو یہ سب باتیں سبھا کے آدھین رہ کر ہی شوبھا دیتی ہیں۔ دیانند مٹھ نام کے استھان پر سنیاس آشرم اتھوا دیانند بھکشو سنیاسی سنگھ اتیادی جو ودوان لوگ پسند کریں۔ خواہ ان کے سنچالک شری سوامی جی ہی رہیں۔ اس میں کوئی آپتی نہیں۔ آریوں کے اندر ایک ہی تو وشیشتا ہے کہ سب کاریہ سنگٹھت روپ سے کرتے ہیں ان کے ادھشٹاتا یا سنچالک یوگیتا انوسار اُس سنستھا کو چاہے جتنا اونچا لے جائیں۔ پرنتو مالا کے منکوں کی طرح جیسا کہ وہ پروئے جاتے ہیں ویسے سب سنستھاؤں کا سنگٹھن ایک ہونا چاہیئے۔ اس گورنمنٹ کی سنگٹھت شکتی کی بھی یہی وجہ ہے۔ کہ بادشاہ کے مرنے کے بعد بھی کوئی خطرہ اُتپن نہیں ہوتا۔ اور وید منتروں میں بھی کئی استھانوں پر یہی اپدیش ملتا ہے۔ کہ سب منش سنگٹھت رہیں۔ اور سب کا لکشیہ ایک ہونا چاہیئے۔ اس پرکار ہونے میں کوئی آپتی نہیں ہے ✻

✻ دوسرے کے پاس نہیں جاتے۔ دوسروں کے پاس جانا ہی اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ہمارا وشواس اُس ایک پر پُورا نہیں ہے۔

ایک اور دوسری بات ہے۔ جس کی طرف میں نے پاٹھکوں کا دھیان دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک منش میں ایک ایسی بھاونا ہے۔ جس کو انگریزی میں ہم Sentiment کہتے ہیں۔ جس سے بہت لوگ وش میں آ جاتے ہیں۔ کئی ایک باتیں ایسی ہیں۔ جن کو بغیر تفصیل کئے ویاکھیا کے ہم دوسروں پر اُس کا اثر جما سکتے ہیں ✻

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مورتی پوجا

(لیکھک شری پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے۔ لاہور)

اس مضمون میں ہم یہ وچار سوتنتر درشٹی سے کرنا چاہتے ہیں۔ کہ مورتی پوجا کے کیا گن اوگن ہیں یہ کیوں پرچلت ہوئی۔ منش کا سوبھاؤ ہے۔ کہ جب وہ کسی دیوی (…) چیز کو دیکھتا ہے۔ تو وہ حیران ہوتا ہے۔ اور اس کی مہما گانے لگتا ہے۔ مثال کے لئے جب منش کوئی اونچا پہاڑ یا دریا دیکھے۔ تو ذرا گھبرا جاتا ہے۔ حیران ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ ایشور کی قدرت دھنیہ ہے۔ اُس کا پاراوار نہیں پایا جا سکتا۔ اور اگر ذرا سا دل اور نرم ہو جاوے۔ تو وہ کہے "جے پربت دیوتا کی" اور نہایت ممکن ہے۔ کہ وہ سر بھی ذرا جھکا دے۔ قدرتی چیزوں کو دیکھ کر واقعی منش پر کچھ دیوی (… sentiment) پربھاؤ پڑتا ہے۔ اور اپنے آپ درشک کے منہ سے "واہ واہ۔ دھنیہ دھنیہ ایشور تیری مہما" یہ شبد نکلتے ہیں۔ یہ تو ایسی قدرتی چیز ہے۔ جب قدرتی نقشوں کے درشن اور پرچلت مورتی میں آپس کا کیا تعلق ہے؟ ہندو دھرم کے گرنتھوں میں قدرتی چیزوں کے ساتھ دیوتا شبد کا پریوگ ہوا ہے۔ وایو دیوتا اگنی دیوتا۔ جل دیوتا۔ اتیادی یہ نقشہ تو ایک پرکار سوابھاوک ہے۔ مثال کے لئے لوگ سورج کو پوجا کرتے ہیں۔ سورج کی پوجا کرتے ہوئے اُس سے کئی طرح کے ور مانگتے ہیں۔ سورج کو دیکھ کر کوئی ایشور کی مہما گائے تو حیرانگی نہیں۔ لیکن اس سے ور مانگنا تو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ لوگ ایک ایشور کو سروگیہ مان کر اُس کا وشواس نہیں کر رہے ہیں۔ یہ بات پکی ہے۔ جو لوگ جس کو سمرتھ مانیں۔ اُسی سے کسی چیز کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ اگر یہ مانا جاوے۔ کہ سورج سمرتھ اور ہمیں روشنی دے سکتا ہے۔ اندھکار کو دور کرتا ہے۔ یہ استتی تو اس کی ٹھیک ہے۔ لیکن اور کسی پرکار دھن یا اور کسی پدارتھ کی یاچنا کرنا فضول ہوگا۔

جب ہم ایشور کو سرب شکتیمان۔ سرو سرشٹی کا اُتپن کرنے والے اور مہادانی سمجھیں۔ تو پھر کسی اور جڑ یا چیتن وستو سے کسی چیز کا دان نہیں مانگیں گے۔ جب ہی ہمارا ایشور میں وشواس نہیں رہتا تو ہم ہر ایک چیز کے پیچھے بھٹکتے ہیں۔ اور مثال لیں۔ ہندو پیپل آدی درختوں کی پوجا کرتے ہیں۔ پیپل ہمیں چھایا دیتا ہے۔ ہم ایک بڑے بھاری پیپل کو دیکھ کر یہ کہہ دیں گے۔ کہ کیا ہی ایشور کی مہما ہے۔ ایسا سندر چھایا والا درخت بنا دیا ہے۔ دھنیہ اس کی قدرت ہے

لیکن اس پیپل سے دھن اور سنتان مانگنا فضول ہوگا۔ کیونکہ جس چیز میں جو سمرتھ ہی نہیں ہے۔ وہ کیونکر دے سکیگا۔ میں نے ان چند ایک مثالوں سے آپ کے سامنے یہ رکھنے کی کوشش کی ہے کہ یہ تو سوابھاوک ہے۔ کہ منش کسی عجیب قدرتی نظارے کو دیکھ کر ایشور کی مہما کے سمرن کرنے لگ جاتا ہے۔ لیکن جو اگلا قدم اُس کے آگے سر جھکانا اور اس سے ور مانگنا ہے۔ یہ سوابھاوک نہیں ہے۔ تو اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیونکر رائج ہو گیا۔ قدرتی پدارتھوں کی اسوابھاوک تبھی شروع ہوتی ہے۔ جب ہمیں کسی مہان سامرتھیہ شالی ہستی کا گیان نہ ہو۔ یہ بات دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ جن کے ہاں ایشور کو سروشکتیمان مانا گیا ہے۔ وہ مورتی ان پدارتھوں کی پوجا نہیں کرتے۔

ہندوؤں میں سب سے زیادہ پدارتھوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ہاں کوئی لاثانی ایشور کی ہستی نہیں مانی جاتی ہے۔ ہندوؤں میں سب سے بڑے تین دیوتا مانے جاتے ہیں۔ برہما۔ وشنو۔ مہیش۔

ان تینوں میں سے ہم کسی کو بھی لاثانی اور سروشکتی مان نہیں کہہ سکتے۔ برہما جگت کو بناتا ہے۔ وشنو اس کو استھر رکھتا ہے۔ اور مہیش اس کو ناش کرتا ہے۔

یہ دیوتا ایک دوسرے کے ماتحت ہیں ایک دوسرے کی سفارشیں انہیں ماننی پڑتی ہیں کہیں دیوی کو ان تینوں میں سے بڑا مانا گیا ہے۔ جب ان سب پرسدھ دیوی دیوتاؤں کو ہم نے منش کے سمان بنایا ہوا ہے۔ تو ہندو ان کو واقعی دل سے بھی سروشکتیمان نہیں مانتے۔ اس لئے تو ان کو ہر ایک دیوتا۔ دیوی اور قدرتی پدارتھوں سے دھن۔ سنتان کے لئے پرارتھنا کرنی پڑتی ہے۔ آپ ہندوؤں میں شو۔ وشنو۔ دیوی کے بھگت پائیں گے آپ رام کو ماننے والے پائیں گے۔ لیکن کوئی ایسا مت نہیں پائیں گے۔ کسی ایک ایشور کو سروشکتیمان ماننے والا ہو۔ اور اگر ان متوں والے اپنے دیوی دیوتاؤں کو دراصل سروشکتیمان مانتے ہیں۔ تو ان کو کسی ایک دیوتا کی مہا پوجا کرنی چاہیئے۔ ہر ایک پدارتھ کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ہمارا الہام کسی ایک کا سہارا اپنے سے ہو سکے۔ تو ہم کسی ✻

کوئٹہ کے بھونچال کی یاد

پیارے پروہت شری پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار

لیکھک مہاشہ دیوی داس جی آریہ کراچی

کوئٹہ کے زلزلے کی تباہ کاریوں کو پورا ایکسال گذرنے والا ہے۔ لیکن مجھے یہ کی بات نظر آتی ہے۔ اپنی ماتاؤں و بہنوں۔ بزرگوں و بھائیوں عزیزوں و متروں کی بے وقت موت کے سبب بار ہا دل اتنا بے قرار ہو جاتا ہے۔ کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ جو بھیانک درشیہ گت درش کوئٹہ میں دیکھے تھے۔ وہ آج بار بار آنکھوں کے سامنے آتے ہیں۔ اور شانت من کو اشانت کر دیتے ہیں۔ خاص کر جب کبھی اپنے پیارے پروہت شری پنڈت بھیم سین جی کی یاد آتی ہے۔ اور دل دھڑکنے اور کلیجہ پھٹنے لگ جاتا ہے۔ مانا کہ جس کسی شخص کا جنم ہوا ہے۔ اُسے ایک دن موت کا جام بھی ضرور پینا ہے لیکن جن حالات میں شری پنڈت جی کی مرتیو ہوئی۔ وہ حالات از حد درد ناک ہیں۔ اور کہ اُن کا خیال کرتے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شری پنڈت جی کو کوئٹہ میں تشریف لائے ہوئے صرف چالیس دن ہی گذرے تھے۔ چونکہ وہ کوئٹہ سماج کے پروہت کے روپ میں پہلی بار ہی پدھارے تھے اس لئے جونہی اُن کی دھرم پتنی کی شاستری پریکشا سماپت ہوئی۔ انہوں نے اپنے پریوار کے دس بارہ ویکتیوں کو منگوا لیا۔ اُن کے پوجیہ پتا جی بھی کوئٹہ کی سیر کرنے اور اپنے لخت جگر و نور بصر کا شاندار کام دیکھنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ انہیں کیا معلوم تھا۔ کہ وہ کوئٹہ کی سیر کرنے کے لئے نہیں بلکہ اپنے پیارے پُتر کے ساتھ ہمیشہ کے لئے میٹھی نیند سونے کے لئے جا رہے تھے چنانچہ ظالم زلزلے نے انہیں ایک مہینہ بھی وہاں نہ گذارنے دیا۔ بلکہ دس پندرہ دنوں کے اندر اندر ہی انہیں مع پنڈت جی ان کی استری اور گھر کے دیگر چھ سات پرانیوں کے ہمیشہ کے لئے کوئٹہ چھوڑ کر پرلوک یاترا کے لئے مجبور کر دیا۔ کوئٹہ نواسی آریہ سجنوں کو جب اس بات کا پتہ لگا۔ تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ پڑے لیکن وہاں رونے پیٹنے چیخنے اور چلّانے سے بنتا ہی کیا تھا؟

۳۰ رمئی ۱۹۳۵ء ع دیروار کی شام کو حسب معمول سنسکرت پڑھنے کے لئے گیا۔ ایک گھنٹہ سویم پڑھنے کے بعد انہیں اردو پڑھانے لگا۔ اتنے میں سو گیہ شری پنڈت بھیشم دیو جی آگئے اور بہت دیر تک ہم دونوں سے باتیں کرتے رہے اس سمیہ یہ بات ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی تھی۔ کہ وہ ملاقات ہماری آخری ملاقات ثابت ہوگی۔ شری پنڈت بھیم سین جی کی موت اس لئے بھی زیادہ رنجدہ ہے۔ کیونکہ ان کی جگہ پُر کرنے والا ودوان نظر نہیں آتا۔ وہ اپنی صفات کے لحاظ سے لاثانی ودیہ تھے۔ رشی دیانند روپی شمع کے جان نثار پروانے اور آریہ سماج روپی لیلیٰ کے دودھ پینے والے نہیں بلکہ خون دینے والے مجنوں تھے۔ لاگ لپیٹ کی باتیں کرنی تو جانتے ہی نہیں تھے۔ چھل کپٹ ان سے ایسے دور بھاگتا تھا۔ جیسے پرکاش سے اندھکار وہ نہ تو کبھی کسی ادھیکاری کی خوشامد کرتے تھے اور نہ ہی ان میں راگ دویش۔ نندا اور چغلی کی بُری عادتیں تھیں۔ اپنے کام کو بڑھا چڑھا کر دکھلانا اور اپنے مُنہ میاں مٹھو بن کر اپنی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا تو انہوں نے کبھی سیکھا ہی نہیں تھا۔ وہ خوش خلق۔ ہنس مکھ اور زندہ دل انسان تھے۔ سماج کی سیوا کرتے ہوئے کبھی بھی بیش اپ لیش کا خیال نہیں کرتے تھے۔ وہ روزانہ شری یت دیوی دتہ مل جی دھون اسسٹنٹ کنٹرولر ملٹری اکونٹس کو گیتا پڑھاتے تھے۔ اُن کے بعد رائے صاحب لالہ مولراج جی کی رامائن پڑھنے کی باری آتی تھی۔ پھر مجھے سنسکرت پڑھاتے اور بعد ازاں مجھ سے اُردو پڑھتے تھے میرے بعد سردار بھگت سنگھ جی کو ہندی پڑھاتے تھے۔ اور پھر مہاشہ چونی لال جی کو سندھیا و ہون کے منتروں کا ارتھ بتلایا کرتے تھے۔

لطف کی بات یہ ہے۔ کہ وہ یہ سارا کام نشکام بھاؤ سے اور اپنا کرتویہ سمجھ کر کیا کرتے تھے۔ کسی شش سے ٹیوشن لینا تو درکنار ایک پھوٹی کوڑی کی چیز لینا بھی گناہ سمجھتے تھے۔ مجھے کہا کرتے تھے۔ کہ دو سالوں میں وشارد پاس کرا دیں گے۔ لیکن میرے دُربھاگیہ نے اُن کی یہ ابھلاشا پوری نہ ہونے دی۔

آہ! مدت مدید و عرصہ بعید کے بعد ایک سچا گورو ملا تھا۔ وہ بھی بھگوان نے چھین لیا۔ اب بتیاں جلا جلا کر ایسے مہاتما کی تلاش میں سرگرداں پھرتا ہوں۔ لیکن کہیں بھی اُن جیسی لگن سے پڑھانے اور اپنی شاگردوں سے بھی زیادہ چنتا رکھنے والا گورو نہیں ملتا۔

شری پنڈت جی میں سب سے بڑا گن ایشور وشواس تھا۔ وہ جب تک دونوں وقت سندھیا اور ہون نہیں کر لیا کرتے تھے۔ تب تک بھوجن کرنا پاپ سمجھتے تھے۔ یہی حال اُن کے پتا جی کا تھا۔

شری پنڈت جی ۲۱ ر اپریل ۱۹۳۵ء ع ایتوار ایک بجے بعد دوپہر کوئٹہ پدھارے تھے سماج مندر میں پہنچتے ہی سنان کرنے اور کپڑے بدلنے کے بعد وہ فوراً سندھیا اور اگنی ہوتر کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ اُن کے ایشور وشواس کا ایک اور ثبوت یہ ہے۔ کہ انوواد کی کاپیاں دیکھتے سمے وہ اس بات کا خاص طور سے خیال رکھتے تھے کہ ہم نے انوواد کرنے سے پہلے اوم لکھا ہے یا نہیں۔ اگر کسی دن میری یا میرے ساتھیوں کی کاپیوں میں اوم نہیں لکھا تھا۔ تو جھٹ مسکراتے ہوئے کہہ دیا کرتے تھے "آپ لوگوں میں پربھو کے شردھا کہاں ہے؟ آپ تو کوڑا ترک ہی جانتے ہیں" اُن کے شری مکھ سے نکلی ہوئی اس قسم کی باتیں بجلی کا اثر رکھتی تھیں ان کے تیاگ کا یہ حال تھا۔ کہ وہ اپنی دکھشنا میں سے ایک کوڑی بھی اپنے پاس نہیں رکھتے تھے بلکہ کئی سنستھاؤں کو دے دیتے تھے اپنے ماسک ویتن کے اتیرکت وہ سماج کی کسی بھی چیز کو سویکار کرنا پاپ سمجھتے تھے۔ پراتہ چار بجے سے راتری کے دس بجے تک وہ ایک منٹ بھی ضائع نہ کرتے تھے۔ واہیات گپوں میں وقت گنوانا فضول سمجھتے تھے۔ جو بھی بات کرتے تھے۔ وہ بالکل مختصر اور تسلی بخش ہوا کرتی تھی۔ باقاعدہ ویایام کرنا اپنا دھرم سمجھتے تھے۔ دونوں سمیہ کے بھوجن کے بعد کبھی بھی کوئی چیز نہیں کھاتے تھے۔ مٹھائیوں اور دوائیوں سے بڑی نفرت کرتے تھے۔

غرضیکہ اُن کا جیون ہر لحاظ سے آدرش جیون تھا۔ نسندیہہ وہ ستیہ یُگ کی یاد تھے۔ پرماتما کریں۔ کہ ایسے ویر ہر ایک دیش اور جاتی میں پیدا ہوں۔ تاکہ اہل جہان اُن کے نقش قدم پر چلکر سروسنسار کو سچے معنوں میں سورگ دھام بنا سکیں؛

شری سوامی سرودانند جی

پوجیہ شری سوامی سرودانند جی کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ آریہ سماج پاکپٹن کا وارشک اتسو ۱۲-۱۳-۱۴ رجون کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ کرپیا اوشیہ جلسہ پر پدھارنے کی کرپا کریں۔

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج فیروزپور شہر (راجی) تالاب کے سماچار

وارشک اتسو

۳ رمئی سے ۱۰ رمئی تک آریہ سماج کا وارشک اتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر شری مہاتما نارائن سوامی جی۔ شری سوامی سوتنترانند جی۔ شری سوامی گنگا گری جی۔ شری سوامی یوگانند جی۔ شری پنڈت ایشور دت جی درشن آچاریہ شری پنڈت شانتی پرکاش جی شری پنڈت دھرم دت جی۔ شری پرنسپل راجندر کرشن کمار جی۔ شری ماسٹر لکشمن جی شری پنڈت بہاری لال جی بھجن اپدیشک شری مہاشہ مکند لال جی۔ شری مہاشہ فقیر چند جی بھجن اُپدیشک پدھارے۔

اپنشدوں کی کتھا

۴ رمئی سے ۷ رمئی تک سوامی گنگا گری جی راتری کے سمے اپنی کتھا دوارہ جنتا کو تریپت کرتے رہے۔

برہم پارائن یگیہ

۳ رمئی سے ۱۰ رمئی تک ہر روز پراتہ برہم پارائن یگیہ ہوتا رہا۔ شری سوامی سوتنترانند جی کے دو ویاکھیان ۸ رمئی کی رات کو و ۹ رمئی کی صبح کو ہوئے۔ جنہیں جنتا نے بہت پسند کیا ۹ و ۱۰ رمئی کی رات کو شری مہاتما نارائن سوامی جی کا منوہر اُپدیش ہوا۔ جنہوں نے جنتا کو بہت پربھاوت کیا۔ ہمارے سناتن دھرمی بھائی بھی ان اُپدیشوں میں شردھا پوروک آتے رہے۔

سب اُپدیشک مہودیوں کے ویاکھیان بہت پربھاؤ شالی تھے۔ اور ان کا سُننے والے سجنوں پر بہت اچھا اثر پڑا۔ مہاشہ بہاری لال مہاشہ مکند لال اور مہاشہ فقیر چند جی نے اپنے اُتم اُتم بھجنوں دوارا جنتا کو بہت آنند کیا اگرچہ جلسہ گرمی کے موسم میں کیا گیا۔ لیکن جنتا کافی سنکھیا میں آتی رہی۔ اور جلسہ کی کارروائی میں گہری دلچسپی لیتی رہی۔

استری سماج کا اتسو

۱۱ رمئی کو استری سماج کا اتسو ہوا۔ جس میں شری سوامی یوگانند جی کا اُپدیش اور مہاشہ فقیر چند جی کے منوہر بھجن ہوئے۔

(گوسائیں ساگر چند اپ منتری)

آریہ سماج پاکپٹن کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پاکپٹن کا سالانہ جلسہ ۱۲-۱۳-۱۴ جون کو ہونا نشچت ہوا ہے سب آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ جلسہ میں شمولیت ہو کر لابھ اٹھائیں۔ (منتری)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا دیانند مٹھ کی ضرورت ہے؟

(لیکھک شری ماسٹر پنڈوری لعل جی ——— لدھ چوند)

آریہ سماچار پتروں میں شری سوامی سوتنترانند جی دوارا دیانند مٹھ کی استھاپنا پر جو چرچا چل رہی ہے. میرا اچھے سے اس وشے پر لکھنے کا وچار تھا. اور میرا ارادہ رہ رہ کر یہی پرشن کرتا تھا. کہ دیانند - وہ دیانند جس نے نشکرم کو پرمیشور پوجا کی طرف آکرشت کیا. اور سنسار کو ہر طرح کی سوتنترتا کے ساتھ ساتھ ویکتیوں کی غلامی سے نکال کر ایشور کے چرنوں میں سر جھکانے کو تیار کیا. کہیں اس کے مشن کی رکھشا کرنے والے خود ہی مردم پرستی کی طرف جھک نہ جائیں - دیانند اس خطرہ کا الارم بجا رہا ہے. اور اس کا نام ہی یہ ثابت کر رہا ہے. کہ آریہ سماج نے اگر اس تحریک کو اپنایا. تو گدیوں - مہنتوں اور مٹھوں کی غلامی کا جوا ہماری گردن پر پڑ جائے گا.

پرکاش اور آریہ مسافر میں اس وشے پر بہت سے لیکھ پرکاشت ہوئے. کسی میں اس پرشن پر بحث نہ تھی. کہ دیانند مٹھ لاہور میں بنے یا امرتسر میں. اور کسی میں یہ درشایا گیا تھا. کہ دیانند مٹھ کے لئے دس ہزار روپے کی ضرورت ہے آریہ سماج کے لئے سادھو پیدا کرنے کے لیے مٹھ کی اتینت آوشیکتا ہے. مگر ان سب لیکھوں میں اس بات کا فیصلہ نہیں کیا گیا کہ اگر بفرض محال دیانند مٹھ کی تجویز جو بذات خود مردم پرستی کا کنش پذیر نائیکل ہے. درست بھی ہے. اور اس سنستھا کی ضرورت بھی ہے تو اس کا انتظام کن ہاتھوں میں ہوگا. شری سوامی سوتنترانند جی نے اپنے لیکھ میں یہ تحریر کرنے کی کوشش کی ہے. کہ

"اگر کسی وقت سنیاسی اسے چلا نہ سکیں تو جائداد آریہ پرتی ندھی سبھا کو منتقل ہو جائے گی"

(ریفارمر ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء)

اسے آریہ پرتی ندھی سبھا کے نام کون منتقل کرے گا. جب ایسی ہی بات ہے. اور یہ صرف سنیاسیوں کے لئے تجربہ کے لئے ہی ہے. تو پھر تو اور بھی عجیب سوال بن گیا. تجربہ کی بھینٹ کے لئے اگر آریوں کے پاس دھن ہے. اور ان کے دماغ پھرنے لگے ہیں. اور اس غلطی کو دوہرانا چاہتے ہیں. جو شنکر سوامی کے سمے سے لے کر اس وقت تک ہندو سوسائٹی کو دوہرا رہی ہے. تو اس سے بڑھ کر اور مورکھتا کونسی ہو سکتی ہے مجھے آشا نہیں. کہ

"آزمودہ را آزمودن جہل است"

کی حقیقت سے واقف آریہ بھائی اس تجربہ کے لئے پسینے کی کمائی کو تلف کرنے پر تیار ہو جائیں گے.

اب رہی آریہ سنیاسیوں کی مٹھادھیش بننے کی خواہش. اگر آریہ سنیاسی بھی سنیاس دھرم سے ناواقف ہو گئے ہیں. تو اس میں ہم گرہستیوں کا کیا قصور ہے. سنسکار ودھی میں رشی دیانند جی نے جہاں سنیاس دھرم میں پرودشٹ ہونے والے مہانو بھاووں کی نسبت لکھا ہے. وہاں مٹھ بنا کر اس میں رہنے کے لئے سنیاسیوں کے کوئی ہدایت نہیں دی گئی اور اگر اس کے ساتھ ہی رشی دیانند جی کی ذاتی زندگی کی طرف دیکھا جائے. تو بھی اس واقعہ سے کوئی آریہ بھائی انکار نہیں کر سکتا ہے. کہ سوامی جی کو لاکھوں روپے کی گدیاں مل سکتی تھیں. اور انہوں نے اپنی زندگی میں اس پرکار کی گدیوں کو لات لگانے کے کئی ثبوت عملی رنگ میں پیش کئے. مگر آج دیکھئے. انہیں گدیوں اور مٹھوں کی تیاری کا خیال انہی رشی کے انویائی سنیاسیوں میں آ رہا ہے. اور انہیں یہ بھی پتہ نہیں. کہ سنیاسی تیار کئے جاتے ہیں. یا خود بخود تیار ہوتے ہیں. اور رشی نے اس وشے میں کیا ویوستھا دی ہے.

شری سوامی سوتنترانند جی نے ریفارمر کے لیکھ میں سنیاسیوں کی چند ایک گھٹناؤں سے یہ درشانے کی کوشش کی ہے. کہ آریوں دوارا سنیاسیوں کا اپمان ہو رہا ہے. تو کیا اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے. کہ دیانند مٹھ کے بن جانے سے سنیاسی مہانو بھاووں کی یہ شکایت یکدم رفع ہو جائے گی. آریہ جنتا اس وشے میں وچار کر تو یہ تو جا کر سنیاسیوں کا مان کر سکتی ہے. اور آشا ہے. کہ جہاں اس پرکار کی ترٹیاں ہوئی ہیں. وہاں آریہ جنتا کے علاوہ چند ایک سنیاسیوں کی غلطیاں بھی بتلائی جائیں. اور ان کی رہائش - خوراک. اور دیگر ضروریات پر تحریر کرنے کی کوشش کی جائے. تو چند ایک آریہ سنیاسیوں میں بھی ترٹیاں موجود ہیں. سنیاسی کو تو ہرش و شوک سے اوپر ہونا چاہیئے. مان اور اپمان سے اوپر سنیاسی کا استھان ہوا کرتا ہے اگر گرہستیوں کو دور کرنے کے لئے مٹھ تیار کرنے کا وچار ہے. تو اس کی کوئی ضرورت نہیں. ہاں ہر ایک استھان پر سماجوں کی بجائے مٹھ بن جائیں. تو پھر سادھوؤں کو شاید اس پرکار کی شکائتیں پیش کرنے کا موقع نہ ملے. مگر ایسا ہونے سے بھی شکایات کا ہونا ممکن ہے نمونتاً پورانک مٹھوں اور سادھوؤں کو دیکھ لیجیئے.

ایک اور خیال بھی مردم پرستی کی ابتدا "دیانند مٹھ" کے خلاف کھٹکتا ہے. اور وہ ہے. اس تصور کو پیش کرنے کا بہانا. کہ اس دوارا بدھ بھکشوؤں کی بھانتی سنیاسی تیار کئے جائیں گے. دیانند مٹھ کہاں سے ایسے بھکشو پیدا کرے گا. کیا امرت سر کے نامدھاری و بیراگیوں سنیاسیوں وغیرہ سے یہ بالکل ناممکن ہے. گو امرت سر میں کافی تعداد ان سادھوؤں کی ہے. جو صرف چپاتیاں اڑانے کے خواہاں ہیں. اگر ان کے لئے ہے. تو بہت خوب! دیانند مٹھ کو تیار ہی کر ڈالا جائے ان بیکاروں کے آرام اور وشرام کا استھان تو بن جائیگا

آریہ سماج جھنگ شہر کے سماچار

پرچار

آریہ سماج جھنگ شہر میں مارچ اور اپریل ماہ میں پرچار کا کام بڑی شان و شوکت سے ہوتا رہا ہے جس میں پہلے پنڈت ارجن دیو جی بھجن اپدیشک - دیانند تلتی سنگھ اوکھو کی نے ۸ دن لگاتار پرچار کیا - اس کے بعد پنڈت برت پال جی سدھانت النکار اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ۳ روز تک اپنے مدھر اپدیشوں سے پبلک کو تربیت کیا - اور آج کل شری سوامی آتمانند جی مہاراج استری سماج میں پرچار کا کام کر رہے ہیں. ہر روز شام کے وقت ۵ سے ۶ بجے تک کتھا ہوتی ہے اور حاضری دن بدن بڑھ رہی ہے آج سماج کے ہفتہ واری ست سنگوں میں بھی ان کا اپدیش ہوتا رہتا ہے.

آریہ پتری پاٹھ شالہ

آریہ پتری پاٹھ شالہ کا نویں جماعت کو چھوڑ کر باقی سب جماعتوں کا نتیجہ نکل چکا ہے جو کہ یہاں کی سب پاٹھ شالاؤں سے اچھا رہا ہے پڑھائی کا کام باقاعدہ شروع ہو گیا ہے. ادھیاپکائیں محنت سے اپنی اپنی جماعت کو پڑھا رہی ہیں. آریہ سماج نے پاٹھ شالہ کے کام کو چلانے کے لئے ایک علیحدہ ودیا سبھا بنا دی ہے. جس کے پریزیڈنٹ لالہ چندا سی صاحب اور منتری ڈاکٹر موہن لال صاحب بنائے گئے. (جابیر منتری آریہ سماج)

اپنے پستکالیہ کیلئے نئی پستکیں منگوائیے

اگر آپ اپنے مطالعہ یا اپنے پستکالیہ کے لئے عمدہ عمدہ کتابوں کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں. تو ہمیشہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کو لکھیں اور ان کی مندرجہ ذیل تازہ چھپی کتابیں منگوائیے.

بھارت بھومی اور اس کے نواسی } قیمت دو روپے چار آنے (للعہ) مصنفہ پنڈت جے چندر جی ودیا النکار. اس پستک کی بھارت کے سب عالموں نے تعریف کی ہے. بھارت بھومی کا سچا گیان دینے کے لئے اس سے اچھی دوسری پستک نہ ملے گی.

بھارت سماج شاستر (ہندی) } قیمت ایک روپیہ (عہ) مصنفہ پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی - اس پستک سے بھارت واسیوں کا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے. اور ان کے ہردیہ میں بھارت کے دھرم اور تہذیب کے لئے آدر پیدا ہوتا ہے.

تین پٹک سوا سال (ہندی) قیمت تین روپے آٹھ آنے (للعہ) مصنفہ بودھ دھرم کے مشہور بھکشو راہل جی - آپ بودھ دھرم کے سرکردہ لیڈر ہیں - اور سرگرم تصنیف میں ...

اب آپ کی یہ کتاب طالب علموں کے جیون میں اتساہ بھر دینے والی اور ان کو دلیر بنانے والی ہے.

قیمت ایک روپیہ چار آنے - مصنفہ سورگیہ ڈاکٹر کشیپ دیو جی شاستری -

امر جیون (ہندی) یہ پستک بہت قیمتی وچاروں کا خزانہ ہے اس کے مطالعہ سے ایک بار تو پاٹھک کے اندر نئے جیون کا سنچار ہوتا ہے اور وہ اپنے آپ کو سادھارن آدمیوں سے بہت اونچا اٹھا ہوا پاتا ہے. (نوٹ) سب طرح کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے.

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی یا **کوہلی سیٹھی اینڈ کو دیو سماج روڈ رام نگر لاہور**

Gangotri Gyaan Kosha

آگ پر چلنے کا کمال سائنس کی نظر میں

ہندوستان کی روحانی عظمت کا اعتراف

(مشہور مفکر و سائنس دان سی۔ ای۔ ایم جوڈ کے قلم سے)

لندن یونیورسٹی کے شعبہ تحقیقات روحانی کے ماتحت ایک نوجوان کشمیری نے آگ پر چلنے کے جو لاجواب کارنامے دکھائے انکو دیکھکر حاضرین جنمیں بڑے بڑے سائنس دان بھی تھے حیران رہ گئے۔

مسٹر جوڈ ایک مشہور مفکر سائنس دان ہیں جو روحانی کرشموں کی عقلی تشریح اور سائنٹفک تاویلات کرنے میں ماہر ہیں آپ اس موقعہ پر موجود تھے اور آگ کے کرشمہ کو آپنے اپنی آنکھ سے دیکھا تھا اس مضمون میں وہ بتاتے ہیں کہ ہر شخص اگر اپنی قوتِ ارادی (Will Power) استعمال کرے تو خدا بخش کا سا کمال حاصل کر سکتا ہے۔

مسٹر جوڈ لکھتے ہیں کہ عرصہ دراز سے انسان کو اس بات پر عقیدہ رہا ہے کہ اگر قوتِ ارادی کو ترقی دیجائے تو وہ اس حد تک بلند ہو سکتا ہے کہ اسکا دماغ جسم کی لذتوں اور مضرتوں سے آزاد کیا جاسکتا ہے یعنی دماغ ہے جو ہمارے جسم کی مسرت اور مضرت کا احساس پیدا کرتا ہے اگر دماغ محسوس نہ کرے تو کوئی خوشی اور کوئی تکلیف ہو ہی نہیں سکتی۔

پس جو شخص اپنے دماغ پر اسقدر قدرت حاصل کرلے کہ وہ حسب مرضی اسے بے حس کر سکے تو جب کبھی وہ کسی تکلیف یا مضرت سے گزرے گا اُسے وہ تکلیف معلوم نہیں ہو سکتی جسطرح ادویات سے سُن کر دینے سے جراحی کے عمل کا کوئی اثر نہیں ہوتا یعنی دماغ کی جانب نظام عصبی احساس کی کوئی لہر نہیں پھینکتا اور یہی وجہ ہے کہ ایسی حالت میں کوئی تکلیف نہیں محسوس ہوتی یہی حال اور تکلیفوں کا ہے جب ادویات یہ کام کر سکتی ہیں تو روحانی طاقت بھی دماغ کو اسطرح ایسی حالت میں پہنچا سکتی ہے کہ اسپر تکلیف کا کوئی اثر نہ ہو۔

آگ پر چلنے کا کمال کوئی نیا نہیں ہے عرصہ دراز سے یہ کام لوگوں کی توجہ اور حیرت کا موجب بنتا چلا آیا ہے۔ یورپ میں بھی بہت سے عیسائی فقراء میں خرق عادت کرامتوں کا پایا جانا تاریخ سے ثابت ہے جنکی آجکل یہی توجیہہ کی جاتی ہے کہ وہ لوگ اپنی قوتِ ارادی پر اس درجہ حاوی تھے کہ جسمانی تکلیفات ان کیلئے بے معنی ہو جاتی تھیں۔

یہ فقراء کہتے تھے کہ جو لوگ خدا کے پیارے ہیں وہ اپنے مادی جسم کو اسطرح قابو میں کر سکتے ہیں کہ خدا کی ذات پر بھروسہ کرنے سے انکی روح جسمانی تکلیفات کو سہار کر دُنیا کو حیرت میں ڈال دیگی۔

جو لوگ گنہگار ہیں انکی روح یہ ترقی کبھی حاصل نہیں کر سکتی ان فقراء نے بھی ایک حیرت انگیز علم پیدا کیا تھا جسے (Christian Science) کہتے ہیں۔

خدا بخش کشمیری کا واقعہ یہ ہے کہ لندن کے علاقہ سرے میں ایک باغ کے اندر یہ واقعہ دکھلایا گیا ۱۷ ستمبر ۱۹۳۵ء کو جبکہ ایک خندق ۲۰ × ۶ فٹ بنی کھودی گئی اور اسمیں دھکتے ہوئے پتھر کے کوئلے بھر دئے گئے تیز ہوا کے ذریعہ اسکی آگ مشتعل کیگئی اور وہ شعلے اسقدر تیز ہو گئے کہ بیان سے باہر ہے اسکا درجہ حرارت ۸۰۰ فارن ہائٹ ڈگری تھا خدا بخش کے پیروں کا معائنہ مسٹر جوڈ نے کیا اور معلوم ہوا کہ کوئی لاگ وغیرہ استعمال نہیں کیگئی جہاں تک میں دیکھ سکا میں نے دیکھا کہ خدا بخش کشمیری نے ننگے پاؤں اس آگ پر چلنا شروع کیا آگ کے اگلے حصہ پر کوئی بارہ فٹ تک وہ ننگے پاؤں چار مرتبہ لمبے لمبے قدم رکھتا ہوا چلا یعنی ایک مرتبہ گیا اور دوبارہ اسی راستہ سے واپس آیا۔ اسکے بعد آپکے پیروں کا پھر طبی امتحان کیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ آگ کا کوئی اثر نہیں ہوا ہے اور جو معمولی درجہ حرارت ہونی چاہیے وہی ہے۔ دو انگریز جوانوں نے ان آگ کے شعلوں پر صرف دو ہی قدم چلنے کی کوشش کی تھی کہ اُف کر کر واپس لوٹ پڑے جس سے اُنکو تکلیف پہنچنے کا اندازہ ہو گیا ہوگا۔ اُنکے پیر دیکھے گئے تو جھلسے ہوئے تھے یہ تو تھا واقعہ۔ مگر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہر ایک آدمی ایسا کارنامہ دکھا سکتا ہے؟ یا یہ کہ اس کارنامہ کا اصل راز اور تشریح کیا ہے اس سوال کے دو پہلو قابل غور ہیں۔

(۱) ایک تو یہ ہے کہ خدا بخش کا کام ایک معمولی قوتِ برداشت کا مظاہرہ ہے مثلاً یہ کہ ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ اپنے ہاتھ سے آگ کے انگارے بہت دیر تک پکڑ سکتے ہیں اور انکی قوتِ برداشت زیادہ ہوتی ہے۔ مثلاً باورچی لوگ کھولتی ہوئی پتیلی کو نیچے سے پکڑ کر اٹھا سکتے ہیں اور بہت دیر تک اپنے ہاتھ پر رکھ سکتے ہیں۔ انگاروں سے بہت دیر تک کھیلتے رہنا اور اسیطرح آگ کو طرح طرح سے کام میں لینے کی وجہ سے انکا ڈر جاتا رہتا ہے اور قوتِ برداشت رفتہ رفتہ بڑھ جاتی ہے خدا بخش کا کام بھی قوتِ برداشت کو ترقی دیکر ایک قابلِ حیرت حد تک لے جانے کا کارنامہ سمجھا جا سکتا ہے۔ جسے روحانی ترقی سے کوئی واسطہ نہیں۔

قوت ارادی نہیں تھی

(۲) دوسرا پہلو یہ ہے کہ "قوتِ ارادی" کا اس کام میں کوئی دخل نہیں تھا نہ کوئی روحانی اثر کام کر رہا تھا میں جب سکول میں تھا تو کرکٹ کھیلنے کے دوران میں "فیلڈنگ" کرتے وقت بہت تکلیف محسوس کرتا تھا کیونکہ گیند لپکنے سے میری ہتھیلیاں جو بہت نازک تھیں دُکھنے لگتی تھیں۔ مگر جوں جوں میں فیلڈنگ کرتا رہا مجھے بال کو لپکنے کے ایسے ایسے کرتب معلوم ہو گئے۔ کہ کم سے کم تکلیف کے ساتھ میں آسانی سے بال لپک لیا کرتا تھا اور میرے ہاتھ ویسے کے ویسے ہی نازک رہے ان میں کوئی سختی یا قوتِ برداشت بڑھنے کا اثر معلوم نہ ہو۔ تو اس سے پتہ چلا کہ عادت ڈالکر انسان سب کچھ کر سکتا ہے۔ خدا بخش نے بھی آگ پر چلنے کی مشق کی ہوگی۔

اسکے علاوہ اسنے آگ پر چلنے کے سلسلہ میں جس بات پر بہت زور دیا وہ یہ تھا کہ آگ کوئلہ کی یا لکڑی کی ہو اسکے علاوہ اور کسی آگ پر یا آگ سے تپتی ہوئی زمین یا لوہے کی گرم چادروں پر چلنے سے انکار کر دیا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسنے ایک تو اپنے قدم رکھنے کا خاص طریقہ پیدا کیا ہے اور دوسرے وہ خاص خاص قسم کی آگ پر ہی چل سکتا ہے نیز یہ کہ وہ آگ کی سطح پر چلتا ہے آگ کے اندر اسکا پیر نہیں جاتا۔ اور یہ کہ وہ آگ پر بہت ہی قلیل عرصہ (زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سیکنڈ) تک اپنا قدم جماتا ہے۔ اور پھر فوراً باہر آجاتا ہے۔ علاوہ ازیں میں نے اُسکے چہرے کو بڑے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسکے چہرے پر تکلیف کے خفیفہ آثار ضرور پائے جاتے تھے مگر وہ چہرے سے اُس تکلیف اور اذیت کو اسقدر حیرت انگیز طریقہ سے چھپا رہا تھا کہ ہر ایک آدمی نے اس بات کو محسوس نہیں کیا پس معلوم ہوا کہ چلنے کیلئے قدموں کا خاص طریقہ پر رکھنا بہت قلیل عرصہ کے لئے رکھنا۔ پہلے سے پیدا کردہ قوتِ برداشت کا استعمال لوگوں پر اسکے کارنامہ کی پہلی شہرت کا نفسیاتی اثر اور تکلیف کو روکنے کی طاقت یہ سب باتیں ایسی ہیں جو انسان اپنے لئے مشق کیساتھ حاصل کر سکتا ہے مگر اس میں کوئی روحانی یا خلاف فطرت کا کوئی تعلق نہیں پایا جاتا۔

آریہ مسافر میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

دیانند اپدیشک ودیالیہ کا گیارھواں وارشک اتسو

۱۷ جیٹھ مطابق ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء بروز ... پراتہ ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک زیر صدارت ... پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی ... بھون لاہور میں منایا جاوے گا ... اور ... طلباء کو سندات تقسیم کی جائیں گی۔ ... سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ ٹھیک سمے پر ... کر اتسو کی شوبھا کو بڑھاویں۔

گیان چند بی۔ اے
ادھشٹاتا

آریہ سماج تھانہ کے سماچار

مقام تھانہ ایجنسی مالاکنڈ میں شوراتری ... آپ الکشن میں آریہ سماج سبھاپت کی گدی ... کے لئے مہاشہ لیکھرام جی پردھان آریہ ... سبٹ خیل نے تن من سے اور دھن سے ... آپ ۳۶/۱۱ کو پنڈت ارجن دیو جی بھی ... دیانند مکتی سنگ اگوکی ضلع سیالکوٹ ... ادتھ لائے۔ ازاں بعد آپ شموزی بدھ ... دوسرے دن مہاشہ کیسر چند جی بھجنیک ... ندھی سبھا تشریف لے آئے۔ اور دو دن ... کا پرچار ہوتا رہا۔

دوسرے دن پنڈت ارجن دیو جی کو ... اور مہاشہ لیکھرام جی کا ایک ویاکھیان ... اسی طرح پرتی ندھی سبھا کسی نہ کسی ... کو روانہ کر دیا کرے۔ اچھا پرچار ہو سکتا ہے۔

(تیرتھ رام منتری آریہ آریہ سماج ...)

آریہ سماج مظفر آباد کشمیر کے سماچار

یہاں پر آریہ سماج بنے تقریباً ایک ماہ ... ہے۔ لاہور آریہ پرتی ندھی سبھا کے دوارا ... پنڈت سدا شیو جی شرما یہاں پر چند یوم کے ... تشریف لائے۔ انہوں نے بدستور ... لکچر دیا۔ اس کا اثر لوگوں پر ... اچھا پڑا۔ چنانچہ پنڈت جی نے مہاشہ ... صاحب کی کنیا کا دواہ بھی ویدک ریتی ... کرایا۔ جو کہ اس ضلع میں اپنی قسم کی پہلی ... ہے۔ اس کا بھی بہت اچھا اثر ہوا ... کی سیوا میں نویدن کیا جاتا ہے کہ ... سرینگر پرانت میں تشریف لادیں ... اس بھومی کو بھی اپنے چرنوں سے ... کریں۔ یہ جگہ دریائے کشن گنگا کے کنارے ... پہاڑی پر واقع ہے۔

(کنھیا ... پلیڈر منتری آریہ سماج)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مراسلات

آریہ بھگتوں پر سکھا شاہی

میں سبھا کی آگیا انوسار پنڈت وساوا رام کو ساتھ لے کر سیالکوٹ سے ہیڈ مرالہ پہنچا۔ وہاں سے کشتی پار کر موضع بہلول پور پہنچے۔ کیونکہ وہاں آریہ میگھ بھائیوں کی کانفرنس تھی۔ پرنتو وہاں پہنچنے پر پتہ لگا۔ کہ ٹانڈہ میں سکھ بھائی آریہ بھگتوں کو زبردستی سکھ بنا رہے ہیں۔ اور علاقہ میں شور برپا ہو رہا ہے اس واسطے کانفرنس بند کی گئی ہے۔ پربندھ کرتا گجرات گئی ہے۔ کیونکہ وہاں مہاشہ خورسند جی جلسہ پر آئے ہوئے ہیں۔ ہم بہلول پور سے ٹانڈہ کو روانہ ہوئے۔ دیوگ سے راستہ میں ایک آریہ بھگت ٹانڈہ نواسی مل گیا۔ تسلی ہوئی۔ کہ رات کو ٹانڈہ میں پرچار ہوگا۔ اور رہنے کو استھان تو مل ہی جائے گا۔ پرنتو مہاشہ سنت رام جیسے بھیت نظر آئے۔ جب شام کو ہم ٹانڈہ کے نزدیک پہنچے۔ تو وہ سجن شوچ کے بہانے سے بھاگ گیا۔ پرنتو جب ہم بازار میں پہنچے۔ تو ہماری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ ہم نے ماسٹر گردھاری لال کا مکان پوچھا۔ جو کہ سبھا کی اور سے وہاں پاٹھ شالہ کے ادھیاپک ہیں۔ تو ہمیں کوئی تبلائی ہی نہیں۔ آخر ایک سجن جو کہ چھتری تھا۔ اور آریہ سماج کا پریمی تھا۔ اس کو پتہ لگا۔ کہ آریہ پنڈت جلے ہیں۔ انہوں نے اپنا چھوٹا بھائی جو کہ دس ورش کا ہوگا جیسے سے ہمارے آگے آگے جائے اور ہاتھ سے اشارہ کرے کہ ادھر کو آؤ۔ خیر آخر میں لالہ گردھاری لال کے مکان پر پہنچے۔ وہ باہر گئے ہوئے تھے وہاں بیٹھے ہی تھے۔ کہ ایک بردھ آریہ بھگت آگیا۔ جو کہ سکھ نہیں بنا تھا۔ اور دھرم پر ڈٹا ہوا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ حال سنا رہا تھا۔ اور اندھیرا ہو گیا تھا۔ کہ اتنے میں لالہ ارجن داس کھتری بھاگا بھاگا آیا۔ کہ پنڈت جی دوڑو۔ وہ لوگ آپ لوگوں کا آنا سن کر بہت ہی کرودھت ہو گئے ہیں اور اکٹھ کر رہے ہیں۔ جلدی بھاگو۔ ہم نے اس کو کہا کہ ہم آریہ لوگ ہیں۔ ہم نہیں بھاگیں گے۔ ہم یہاں ہی رہیں گے اور ویدک دھرم پر پران دے دیں گے اور یہاں دوسرا بیڑا (جو کہ یہاں سے ریاست میں نپدرہ کوس ہے) بنا دیں گے۔ آپ گھبراؤ مت۔ پرنتو وہ ہاتھ جوڑ کر بولا۔ آپ ہمارے حال پر دیا کرو۔ کیونکہ ماسٹر گردھاری لال پر یا سہت یہاں ہی ان کو بہت کشٹ ہوگا۔ اور ہمارے لوگوں کو بھی دکھ ہوگا۔ اس واسطے آپ یہاں ایک میل پر موضع موٹا ہے جو کہ بھگتوں کی ملکیت ہے۔ اب وہاں سو رہیں گے۔ خیر ہم نے بستر اٹھائے اور موضع موٹا میں پہنچ گئے۔ وہاں رات کو خوب پرچار ہوا اور علاقہ کے حالات سنے۔ دوسرے دن ہم بھاگو وال گئے۔ (وہاں سبھا نے لالہ دولت رام زرگر کا پتہ لکھا تھا) وہاں پر پتہ لگا۔ کہ لالہ دولت رام اپنا پریوار لے کر گجرات بھاگ گیا ہے معلوم ہوا کہ آج چار دن ہوئے ہیں۔ یہاں پنڈت دیوی اچند آئے تھے۔ انہوں نے یہاں ایک لیکچر دیا۔ اور کہا۔ کہ گورو صاحبان ہندو تھے اور بھگتوں کو کہا کہ آپ آریہ دھرم پر درڑھ رہیں۔ اب ہم کو پتہ لگ گیا ہے۔ کہ یہاں سکھا شاہی ہو رہی ہے۔ اس کا اتنا کہنا تھا۔ کہ وہاں سے ایک سکھ ٹانڈہ میں جا کر لوگ اکٹھے کئے اور چالیس پچاس سکھ بھاگو وال آگئے۔ اور پنڈت کو برملا کہنے لگے۔ بلکہ مارنے پر تیار ہو گئے۔ آخر آریہ بھگتوں نے اسے اندر چھپا دیا۔ وہ چار پانچ گھنٹے اندر ہی رہا۔ آخر وہاں سفید پوش مسلمان سجن تھا۔ اور مالک بھی وہاں مسلمان ہی ہیں۔ ان لوگوں کو للکارا۔ کہ خبردار ہمارے گاؤں میں فساد ہوا۔ تو پھر وہ لوگ ٹانڈہ کو واپس بھاگ گئے۔ اور پنڈت گجرات چلے گئے۔

جب حالات ہم کو معلوم ہوئے۔ تو پھر ہم نے سوائے ٹانڈہ کے اور تیس گراموں میں پھر کر لوگوں کو حوصلہ دیا۔ پرنتو وہ لوگ گھبرائے ہوئے ہیں۔ وہاں پر دھڑے دار پرچار ہونا۔ ایک استھان مسر بجھ میں جو کہ سارا گرام راجپوتوں کا ہے۔ وہاں ہماری بہت انتظاری تھی۔ ہم رات کو پہنچے۔ وہاں پرچار ابھی آدھا بھی نہیں ہوا تھا کہ ایک رقعہ سجروٹ کو مکھی بھائی گلاب سنگھ گیانی کی اور سے ملا۔ کہ آپ پرچار مت کریں۔ ورنہ آپ کو پھر لازم ہونا پڑے گا۔ پرنتو ہم نے کہا۔ کہ پرچار اوشیہ ہوگا۔ ہم کوئی آوارہ گرد نہیں ہیں۔ سبھا کی اور سے آئے ہیں۔ اگر آپ کو کوئی ہمارے اپدیش پر سننا ہوگا۔ تو بعد پرچار کے دیکھے ہیں۔ راجپوتوں نے پوچھا۔ کہ پنڈت کیسا رقعہ ہے۔ اس کو بتلایا۔ تو انہوں نے آپ خوب زور شور سے پرچار کریں۔ پھر رات کے دو بجے تک پرچار ہوتا رہا۔ جس کا پربھاو اچھا رہا۔ کیونکہ حاضری پانصد کے قریب تھی۔

یہ حالات اس علاقہ کے ہیں۔ اب فصل کی کٹائی وغیرہ ہو چکی ہے۔ سبھا کو وہاں بھجنیک اور پنڈت آدمی بھیجنے چاہئیں وہاں پرچار کی بہت ضرورت ہے۔

ایک بات وہاں یہ ہے۔ کہ ادھر پنڈال یا مہاشہ یا دھرم کوئی نہیں سرف میگھ ہی ہیں پرچار سننے ہیں اور ... وہ بھی ... سے ... پنڈتوں سے سلوک بھی اچھا کرتے اور ان کی طرح نہیں کہ یہ تو ڈوموں کا پنڈت ہے یہ تو بہا خوبوں کا پنڈت ہے ہم کو کیا۔

موضع بھاگو وال میں نوجوانوں نے کچھ اتساہ دکھلایا۔ ایک جلسہ رکھا گیا۔ جس میں باہر سے بہت آریہ بھگت شامل ہوئے۔ پہلے تو سجن پنڈت وساوا رام جی کے ہوئے پیچھے ہندو سنگٹھن پر لیکچر ہوا۔ اور سجنوں نے بھی اپنے اپنے وچار پرگٹ کئے۔ یہ سب کام بابو بلی سنگھ جی کے پرشارتھ کا نتیجہ ہے۔ آریہ بھگتوں کو گنویش پر چڑھایا گیا۔ اور ان کے ہاتھ سے پانی وغیرہ پیا گیا۔ اس موقعہ پر شہر دبانیاں سے پندرہ بیس نوجوان کھتری بھی آئے ہوئے تھے جنہوں نے بڑے اتساہ سے پانی لے کر پیا۔ تاکہ سکھوں کو شکایت نہ رہے۔ دو استھانوں پر سکھوں کا ادھک زور ہے۔ ایک ٹانڈہ اور دوسرا قلعہ سوبھا سنگھ کیونکہ یہاں مالکی بھی اس کی ہے۔ اور زیادہ پنتنر ہیں۔ آخر میں شرومنی بندھک گوردوارہ کمیٹی کی سیوا میں پرارتھنا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس طرف اوشیہ دھیان دیوے۔ کیونکہ زمانہ سنگٹھن کا ہے :

نتھو رام اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور

ڈسکہ میں شاندار شدھی

کوٹ جنڈوا اور کوٹ گوسند کی جو کہ ڈسکہ کے نزدیک ہے۔ اور جہاں کہ سانسیوں کی آبادی ہے۔ گورنمنٹ نے یہ سیلیٹمنٹ دیو سماج سوسائٹی کو دیا ہوا تھا۔ مگر اب جب سے گورنمنٹ نے ان کو قدرے آزاد کیا ہے اور دیو سماج سوسائٹی یہاں سے چلی گئی ہے۔ اس وقت سے مسلمانوں نے ان پر ڈورے ڈالنے شروع کر دیئے۔ اور ان کو مسلمان بنانے کے لئے ورغلایا گیا اور طرح طرح کے لالچ دیئے گئے۔

جب ان تمام باتوں کی اطلاع منتری آریہ سماج ڈسکہ کو ملی۔ تو انہوں نے ایک جنرل اجلاس بلا کر یہ معاملہ اس کے سامنے رکھا۔ تمام بھائیوں نے پرن کیا۔ کہ جب تک اس کاریہ کو سدھ نہ کر لیں گے۔ اور اپنے سانسی بھائیوں کو جو عرصہ سے بچھڑے ہوئے ہیں۔ گلے نہ لگائیں گے آرام نہ لیں گے۔ چنانچہ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۳۶ء کو موضع ملہیاں والہ میں عام جلسہ میں ۲۶۰ سانسیوں کو شدھ کر کے ویدک دھرم میں لایا گیا۔ شدھی پورن ویدک ریتی سے پنڈت ستیہ دیو جی۔ پنڈت لکشمی نارائن جی شاستری گوجرانوالہ۔ ماسٹر میلا رام جی بھوپال والے نے کرائی اور مختلف صاحبان نے تقریروں سے لوگوں پر روشنی ڈال کر ظاہر کیا۔ کہ یہ ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی ہیں۔ ان کو گلے لگایا جائے اور ان کے حقوق کی حفاظت کی جاوے۔ بلکہ ان تقریروں سے کافی سے زیادہ روشنی پڑی۔ اس کے بعد پریتی بھوجن ہوا۔ جس کا انتظام پہلے سے ہی نہایت وسیع پیمانہ پر کیا ہوا تھا۔ تقریباً دو ہزار اشخاص نے بیٹھ کر بھوجن کیا۔ پنڈت موجی رام جی اور مہاشہ بدھا رام جی نے اس کاریہ میں نہایت ہی قابل تعریف کام کیا ہے۔ ان کا تہ دل سے مشکور ہوں۔

میں آریہ سماج ڈسکہ کی طرف سے مندرجہ ذیل سبھاؤں اور پرشادھتی سجنوں کا تہ دل سے دھنیاد کرتا ہوں۔ جنہوں نے کہ اس نیک کاریہ میں ہماری سہایتا اور اپنے فرائض منصبی کو پورا کیا۔

(۱) مہابیر دل کوٹ ڈسکہ (۲) گورو کل سیوا دل کوٹ ڈسکہ۔ آریہ گورو کل گوجرانوالہ (۳) آریہ سماج بھیا نوالہ و دیگر صاحبان۔ (۵) سیوا سمتی گوجرہ (۶) لالہ چرنداس جی پوری۔ لالہ سروپ نرائن جی۔ لالہ وشیشر ناتھ جی سیالکوٹ۔ ماسٹر بنارسی داس جی معہ اپدیشکان۔ سردار بچن جی۔ سردار سدھا سنگھ جی سردار اندر سنگھ جی چوہدری نرنجن جی ملہانوالہ۔ سردار سندر سنگھ جی۔ سردار لال سنگھ جنڈو ساہی۔ سردار ہرنام سنگھ جی ذیلدار گوسندی۔ ہیڈ ماسٹر صاحب رام چندر جی۔ ماسٹر میلا رام جی۔ پنڈت کشن رئیس بھوپال والہ

اس کے بعد ہر دو ڈسکہ ڈسکہ میں اور ملہیاں والہ میں جلوس نکالا گیا۔ جلوس میں تقریباً دس ہزار آدمی و استریاں شامل تھیں۔ اور جلوس سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔

سب سے آگے اوم کا جھنڈا تھا۔ اور پھر گوروکل بینڈ باجہ۔ مہابیر دل ڈسکہ۔ گورو نانک سیوک دل ڈسکہ۔ ان کے پیچھے سانسی راجپوت بھائی کیسری رنگ کی پگڑیاں اور بہنیں کیسری رنگ کے دوپٹے اوڑھے ہوئے بیچ سُر میں یہ گاتے ہوئے جا رہے تھے۔

ساڈوں اپنا دھرم پیارا۔ ساڈوں ہندو دھرم پیارا وغیرہ وغیرہ

جلوس کے آخیر میں آریہ سماج ڈسکہ میں آریہ ڈسکہ کی بھجن منڈلی بڑے پریم سے یہ بھجن گاتی ہوئی آ رہی تھی۔

او اچھوتوں کو چھاتی لگا ہندو دو

ورنہ یہ عمل غیروں کے گھر جا پڑے گے

اس طرح یہ جلوس بارش ہر دو ڈسکہ کے بازاروں سے ہوتا ہوا شام کے ۸ بجے لاری اڈہ ڈسکہ پہنچ ختم ہوا۔ اس تمام کامیابی کا سہرہ بابو اننت رام جی جالیہ وکیل پردھان آریہ سماج ڈسکہ کے سر پر ہے۔

مجھے نہایت ہی افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ میرے مسلمان بھائی سہن نہ کر سکے۔ اور آریہ سماج کو اس کاریہ میں ہر چند ناکامیاب بنانے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر ایشور کی کرپا سے ہم کو پوری کامیابی ہوئی۔ مگر اب بھی چند خود غرض مسلم اشخاص طرح طرح کی چالیں چلکر اپنے ذاتی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات کو بگاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

میں تمام بھائیوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ آریہ سماج کی طرف سے کسی قسم کی کوئی زیادتی آج تک نہ ہوئی اور نہ ہی ہوگی۔ باوجود اس اشتعال دلانے کے بھی ہندو بھائیوں نے برداشت سے کام لیا ہوا ہے۔

(ڈاکٹر بدری ناتھ کالڑہ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج جھنگ۔ شہر کا وارشک اُتسو

آریہ سماج کا وارشک اُتسو شان و شوکت سے منانے کے لئے بڑی صلاح ہو رہی ہے۔ یہاں کی ہندو جنتا میں عملی جامہ پہنانے کے لئے کئی پرکار کے کام سوچے جا رہے ہیں۔ اس بات پر کئی پرکار کے سمیلن بھی اُتسو پر کئے جائیں گے۔

پرارتھنا

لالہ ہری چند جی آریہ سابقہ پردھان و منیجر آریہ پتری پاٹھ شالہ جو کہ لگاتار آریہ سماج کی ۱۸-۱۹ سال سے سیوا کر رہے تھے۔ آج کل تین چار ماہ سے بیمار ہیں۔ ہم پربھو دیو پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ سرو شکتی مان اُن کو تندرستی عطا فرمائیں۔ تاکہ وہ اُسی طرح آریہ سماج کی تن من دھن سے سیوا کر سکیں۔

(مہابیر منتری آریہ سماج)

جی کا مہاشہ ملتانی رام جی کی سپتری شانتی دیوی سے دواہ کرایا۔ پنڈت جی نے وید منتروں کی ویاکھیا بڑی سندرتا اور سرل بھاشا میں کی جس کا استری پرشوں پر بھی اچھا پڑا۔ اور مہاشہ بالکرشن جی کے سُپُتر بھجن جو کہ دود اور دودھ کے لئے اپدیش کے روپ میں تھے۔ ہوئے جن کا بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ ہر دو طرف سے گیارہ روپیہ وید پرچار اور چھ روپیہ آریہ سماج تراب اور ۳ روپے پنڈت جی اور دو روپے مہاشہ بالکرشن جی کو دکھشنا کے روپ میں دیئے۔

(رام نرائن آریہ منتری)

اردھ شتابدی + پربھو کیرتن + وید پرچار فنڈ

لیکھک دربار ہی لال اُپ پردھان آریہ یووک سماج مجیٹھہ

۱۔ اجمیر اردھ شتابدی ہوئی۔ لیکن کئی ویدک دھرم کے شیدائی مالی کمزوری کے کارن وہاں نہ پہنچ سکے۔ اور دھرم اُپدیش سے لابھ نہ اٹھا سکے۔ ۱۹۳۴ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ شتابدی منانے کا اعلان ہوا اور ماہ دسمبر ۱۹۳۵ء میں ہونی قرار پائی۔ اور میں نے یہ عزم مصمم کیا۔ کہ یہ موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے گا۔ چنانچہ ماہ دسمبر میں اردھ شتابدی گورنمنٹ عالیہ نے عین موقعہ پر بند کر دینے کا حکم صادر کر کے لاکھوں آریہ پرشوں کے دلوں کو صدمہ پہنچایا۔ اور پھر ماہ اپریل میں اردھ شتابدی حسب شان سے منائی گئی۔ اُس کے لئے اس کے پربندھ کرتا بدھائی کے حقدار ہیں۔

(۲) عام طور پر یہ کہا کیا جاتا ہے کہ جس نے لاہور نہیں دیکھا۔ وہ پیدا ہی نہیں ہوا۔ آریہ پرشوں اور دیویوں کے دھرم پریم سے میں نے انبھو کیا کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ دھرم کا ناش ہو گیا ہے غلط ہے۔ بلکہ جنہوں نے اس کہاوت کے مطابق لاہور اردھ شتابدی نہیں دیکھی۔ وہ پیدا ہی نہیں ہوئے اور وہ بدقسمت ہیں۔ اور عین یہ الفاظ میں نے اپنے ایک مِتر کو لکھے۔

۳۔ شری گھنشیام سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے ڈاکٹر بھگوان داس جی ایم۔ ایل۔ اے۔ شری دنیا جی شری پاد دامودر ساتولیکر (جن کو دیکھے گھنٹوں دل نہ بھرتا تھا) شری پنڈت ٹھاکر دت جی مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی ویدانند جی مہاراج اور انیہ مانو بھاوؤں کے اُتم اُتم بھاشن ہوئے جھنڈا لہراتے وقت جو پھولوں کی ورشا اُدھر سے ہوئی۔ ایسا منظر تھا گویا آسمان سے پربھو آشیرواد دے رہے ہیں۔ جلوس اپنی شان آپ تھا۔ غرضیکہ اردھ شتابدی ہر طرح سے سپھلتا پوروک منائی گئی۔ اور جو لوگ اس کے اسپھل ہونے کا ڈھنڈورا پیٹتے رہے۔ اور جن کا شیوہ ہی یہی تھا۔ کہ کسی نہ کسی طرح پربندھ کرتاؤں کی ہانی ہو۔ انہوں نے خود اپنے منہ سے اس کی سپھلتا کی بدھائی دی ہو۔ صبح کے وقت ہر روز پربھو کیرتن ہوا کرتا تھا جس کے متعلق میں وشیش طور پر آریہ جنتا کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں آریہ سماجیں جلسے کرتی ہیں۔ دن چڑھنے کے ایک آدھ گھنٹہ بعد ہون ہوتا ہے۔ لیکن حاضری بہت ہی کم ہوتی ہے۔ کیونکہ لوگ عام طور پر اس موقعہ پر حاضر ہونے کے عادی نہیں بنائے جاتے۔ پربھو کیرتن کا رواج شاید ہی کسی سماج میں ہو۔ جن پرشوں نے اردھ شتابدی پر پربھو کیرتن سنا ہوگا۔ وہ اُس کی مہماں کو سمجھتے ہونگے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر آریہ سماجیں نہ صرف جلسوں پر بلکہ روزانہ پربھو کیرتن۔ ہون یگیہ اور وید اپدیش کا سلسلہ شروع کریں۔ کئی ایشور کے بھگت کو صبح آنے کا موقعہ ملیگا۔ اور وید پرچار سے لابھ اٹھا سکیں گے۔ آریہ سماج چھوڑانی نے اردھ شتابدی کی یاد میں روزانہ ست سنگ شروع کر دیا ہوا ہے۔

۵۔ ہندی کی تعلیم کا پرچار کرنے کے لئے ہر آریہ سماج کا فرض اولین ہونا چاہیئے۔ آریہ سماجیں نائٹ سکول جاری کریں۔ اردھ شتابدی کی اصل سپھلتا یہی ہوگی۔ کہ جن جن باتوں پر غور کیا گیا ہے۔ اور جو رائے متفقہ طور پر پاس ہوئی ہے۔ آریہ سماجیں اُن کی طرف خاص دھیان دے کر ان پر عمل پیرا ہوں۔

۶۔ مہتہ جیمنی جی کا لیکچر میرے سامنے ہے مجھے تین سال بطور منتری کام کرنے کا اوسر پراپت ہوا ہے۔ اور ٹھیک یہی حالت ہمارے پہلے جلسہ پر تھی تقریباً ۱۶ اپدیشک تھے۔ کئی اپدیشکوں کا صرف ایک لیکچر ہوا۔ کئی ایک ایک دن پہلے چلے گئے۔ اور آنریری پرچارکوں کو اتنی رقم ادا کرنی پڑی۔ جتنی ایک سبھا کو تمام پربندھ کے لئے دی گئی۔ آریہ سماجوں کو اپنی پرتی ندھی سبھا کے ہاتھ مضبوط کرنے چاہئیں۔ آنریری اُپدیشکوں کو نہ بلائے تو یہی دھن سبھا کو دیں۔ جس سے وہ خود پرچارک رکھ سکے۔ اور ساتھ ہی جلسوں پر صرف چند اُپدیشک بلائے۔ تاکہ صرف اتنے ہی لیکچر ہو سکیں جس کا پبلک پرابھاو پڑا ہو۔ اور سبھا سے بھی پرارتھنا ہے کہ وہ اس سمبندھ میں خاص طور پر قدم اٹھائے کیونکہ جلسوں پر زیادہ اُپدیشکوں کے آجانے پر کئی اپدیشک سب جلسے وقت نہ ملنے کے کارن پہلے ہی واپس ہو جاتے ہیں۔ یہ میں نے اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر لکھا ہے۔ آشا ہے زیادہ اُپدیشک منگوانے اور آنریری اُپدیشکوں کو بلانے رواج کر دیا جائے گا۔ اوم شم

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

گوروکل جہلم کے سماچار

گوروکل کا چوتھا وارشک اُتسو بڑی سج دھج سمارو سے سماپت ہو چکا ہے۔ پر اُتسو سے پہلے ہی سماپت ہو چکی تھیں۔ کے پیشتر ابتدا اب شیرینی پریورتن بھی ہو چکا۔ امسال جو برہمچاری گوروکل کی پنجم شریعی میں سپھل ہوئے تھے۔ انہیں چھٹی شریعی میں دیا گیا ہے۔

(۲) پچھلے دنوں یکم۔ دو۔ تین مئی ۳۶ء سماج سرائے عالمگیر کے وارشک اُتسو کے آریہ بھائیوں کے پریم اور آگرہ سے ہوتے ہوئے برہمچاری اور ادھیاپک لوگ کے جلوس میں شامل ہوئے۔ برہمچاری منڈلی سمیلت ہونے سے جلوس کی شان بھی نرالی بن گئی تھی۔ اس بڑھتی ہوئی ترقی پذیر سب بھجن بولتے ہوئے برہمچاریوں کا گذر ہوا تو سبھی نرناری شردھا کی روشنی سے دیکھ رہے تھے۔ نرال بہار اُتسو کے دنوں میں بھی برہمچاریوں نے فٹبال۔ وید منتر ویر بھاو شالی ویاکھیان ہوئے جن سے اپسھت جنتا خاص طور پر گدگد ہوئی۔ چنانچہ شری لالہ سومناتھ جی ایڈوکیٹ جہلم تو پرسن ہوکر برہمچاریوں کے لئے پرسکار دیا۔

(۳) آج کل شری نیت واش مہادی جی جو کہ پرانت کے ایک وکھیات آریہ پہلوان ہیں۔ علاوہ ازیں تلوار۔ گتکا۔ لاٹھی چلانا۔ دھنش ودیا میں ہیں۔ کچھ عرصہ سے گوروکل میں ٹریننگ دے رہے ہوتے ہیں۔ آپ نے بھارت کی پرسدھ سنسکار ویایام شالائیں بھی مکمل طور پر شکشا حاصل کی ہوئی ہے۔ آپ کی زیر کمان برہمچاری منڈل نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ پروفیسر صاحب کی خدمات خاص طور پر اسی حصول مقصد کے لئے کچھ عرصہ کے لئے حاصل کی گئی ہیں۔

(منتری پرکاشن وبھاگ)

موضع تراب میں ویدک ناد

۱۳/۵/۳۶ کو پنڈت دلیپتی جی و مہاشہ بالکرشن جی بھجن اُپدیشک تراب پدھارے۔ تین چار دن تراب میں ویدک دھرم کا خوب پرچار ہوا۔ جس کا جنتا پر اچھا اثر پڑا۔

۱۵/۵/۳۶ کو مہاشہ گنگا بشن جی جی نواسی کے سپتر کا منڈن سنسکار شری پنڈت جی نے کرایا۔ جی نے تراب سماج کو دان دیا۔ حاضرین کا کروہ سے ستکار کیا گیا۔

۱۶/۵/۳۶ کو شری یان پنڈت جی اور بھجنیک جو کو تراب سے جبی شاہ مدود میں مہاشہ ملتانی جی کے سپتری کے وواہ سنسکار کے لئے گئے۔ برات کالا باغ سے آئی۔ رات کو پنڈت جی نے ویدک ریتی سے مہاشہ جودھا رام

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شہید گنج اور کاکوشاہ کے مزار کے متعلق مقدمات کا فیصلہ

تمام سکھ ملزمان بری کر دیئے گئے

شہید گنج پر سکھوں کا قبضہ برقرار رہے گا

لاہور ۲۵ رمئی۔ آج صبح ٹھیک دس بجے مسٹر بیل ڈسٹرکٹ دسشن جج نے شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کے دونوں مقدمات میں جن میں سے ایک ڈاکٹر محمد عالم نے مسجد شہید گنج میں ادائیگی نماز کی اجازت دیئے جانے کے متعلق تھا۔ اور دوسرا دین محمد نے برائے دلا پانے قبضہ مسجد شہید گنج دائر کیا تھا۔ فیصلہ سُنا دیا۔ اور قرار دیا۔ کہ اگرچہ متنازعہ جگہ مسجد تو تھی۔ لیکن چونکہ اس پر ڈیڑھ سو سال سے سکھوں کا قبضہ ہے اور اس میں کبھی نماز نہیں پڑھی گئی۔ اس لئے دعوےٰ قائم نہیں ہوتا۔ دوسری وجہ استرداد مقدمہ کی جج صاحب نے یہ دی ہے۔ کہ اس گوردوارہ پر سکھوں کا قبضہ مخالفانہ ہے اور کہ یہ دعوےٰ زائدالمیعاد ہے۔ اور اس سے پہلے ۱۸۵۰ء و ۱۸۵۳ء میں مسلمانوں کے دعوےٰ خارج ہو چکے ہیں۔ اور پھر ۱۸۸۳ء میں دعویٰ ہوا۔ وہ بھی خارج ہو گیا۔ یہانتک کہ مسلمان حاکموں نے بھی مسلمانوں کے خلاف فیصلہ صادر کیا تھا۔ اس لئے جج صاحب نے مقدمہ خارج کر دیا۔ ڈاکٹر عالم والے مقدمہ میں خرچہ فریقین پر ڈالا گیا۔ اور محمد دین والے مقدمہ میں خرچہ مدعی پر ڈالا گیا۔ علاوہ ازیں مقدمہ مزار کاکوشاہ کے ملزمان کی طرف سے جو اپیل دائر کی گئی تھی۔ اور اس کا فیصلہ مقدمہ شہید گنج کے فیصلہ تک ملتوی رکھا گیا تھا۔ آج سنا دیا گیا اور عدالت نے تمام سکھ ملزمان کو بری کر دیا اور قرار دیا۔ کہ یہ ثابت نہیں ہو سکا۔ کہ جس جگہ کو کاکوشاہ کا مزار قرار دیا جاتا ہے۔ وہ قبر تھا۔ اور کہ اس میں کون دفن تھا۔

لاہور میں پولیس کے انتظامات

چونکہ اندیشہ تھا۔ کہ اس دن فیصلہ سنائے جانے کے بعد کوئی بدامنی ہو۔ اس لئے حکام کی طرف سے تمام شہر میں پولیس کے زبردست انتظامات کئے گئے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کسی جگہ کوئی بدامنی نہ ہوئی۔

مزنگ میں تین سکھوں پر حملہ

البتہ صرف ایک مزنگ سے یہ ایک مزنگ سے یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے کہ وہاں تین سکھ جا رہے تھے۔ کہ کچھ مسلمانوں نے ان پر حملہ کر دیا جس سے وہ مجروح ہو گئے۔ ان میں سے ایک ہسپتال میں پہنچایا گیا۔

مسلمانوں کی ہڑتال

اس دن لاہور اور امرتسر میں مسلمانوں نے ہڑتال کی۔ اور شام کے وقت بادشاہی مسجد لاہور میں مسلمانوں کا ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا ظفر علیخاں مالک زمیندار نے کہا۔ کہ ہم مسجد شہید گنج لے کر چھوڑیں گے۔ اگر تمام مسلمان نیلی پوش ہو جائیں۔ تو یہ مقصد جلد حل ہو جائیگا۔

ڈاکٹر محمد عالم کی تقریر

ڈاکٹر محمد عالم نے کہا کہ مجھے مقدمہ شہید گنج کے فیصلہ سے سخت افسوس ہوا ہے۔ لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری۔ ہم ہائی کورٹ میں اپیل کریں گے اگر وہاں بھی شنوائی نہ ہوئی۔ تو میں اپنا سب کچھ فروخت کر کے انگلستان جاؤں گا اور پریوی کونسل میں اپیل کرونگا۔ علاوہ ازیں ہم کونسلوں میں بھی یہ تحریک جاری رکھیں گے۔ میں آئندہ انتخابات پنجاب اسمبلی میں اُمیدوار کھڑا ہونگا۔ آپ کو مجھے ووٹ دے کر اسمبلی میں بھیجنا چاہیئے۔

رائے بہادر بدری داس کو سکھوں کی طرف سے سرو پا

رائے بہادر بدری داس جی ایڈووکیٹ لاہور نے مقدمہ شہید گنج میں جس جانفشانی اور مستعدی سے کام کیا۔ اور آپ نے جو عالمانہ اور ناقابل جواب تقریر عدالت سشن میں کی تھی۔ اس کی سکھ جگت میں بڑی تعریف کی جا رہی ہے سردار کرتار سنگھ صاحب چھبر نے اخبارات میں لکھا ہے کہ سکھ قوم کی طرف سے وہ رائے بہادر بدری داس کو سرو پا دیا جانا چاہیئے۔

مقدمہ شہید گنج پر کیا خرچ آیا

اس مقدمہ پر گورنمنٹ کا ۳ یا ۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ یکے بعد دیگرے سات سکھ اس متعلق ایجی ٹیشن میں قتل کئے گئے۔ مسلمانوں نے جو سول نافرمانی کی۔ اس میں ۳۶۵ اشخاص سزایاب ہوئے۔ زیادہ سے زیادہ سزا چھ ماہ تھی۔ ان میں سے اکثر نے معافی مانگ کر رہائی حاصل کی۔ متعدد مسلمان اخبارات مثل سیاست۔ احسان۔ زمیندار۔ شوکت۔ اور لاہور گزٹ اور ان کے پریسوں سے ضمانتیں مانگی گئیں۔ جو بعد مسٹر جناح کے زور دینے پر سول نافرمانی بند کئے جانے پر واپس دی گئیں۔ کئی مسلمان سرکاری سپاہیوں کے گولی چلانے سے ہلاک ہوئے۔ اور آخر معاملہ وہیں رہا۔ جہانکہ اس تمام ایجی ٹیشن سے

پہلے تھا۔ عبرت! عبرت!!

ضروری تصحیح

آریہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس رپورٹ لکھتے ہوئے پچھلے ہفتے کے آریہ مسافر میں اجلاس کی تاریخ ۲۹۔۳۰ مئی لکھی گئی تھی۔ اجلاس ۳۰۔۳۱ مئی کو ہے۔ کرپیا سب آریہ بھائی اور آریہ سماجیں نوٹ کر لیں۔ (ایڈیٹر)

کشمیری پنڈتوں کا جلسہ

۲۳ رمئی۔ شام کو گنپت یار سرینگر میں ہندوؤں میں ہندوؤں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت جیالال کلم۔ پنڈت امرناتھ اور لالہ ملک راج صراف ایڈیٹر رنبیر جموں نے تقاریر کیں۔ آزاد اسمبلی کے متعلق ہندوؤں کا نظریہ پیش کیا گیا۔ جلسہ کامیاب رہا۔

مہاتما جی کی انگریز چیلی کا انتقال

(بمبئی ۲۴ رمئی) ناگ پور سے بمبئی کرانیکل کے ایک نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ مس میری پی چلے (تارا بہن) جو مہاتما گاندھی کی ایک چیلی تھیں ہرشنگار میں چند دن رہ کر انتقال کر گئی ہیں۔ آپ کھادی آل انڈیا انڈسٹریز ایسوسی ایشن میں کام کرتی تھیں مہاتما جی نے آشرم کے دو کارکنان کو خط میں لکھا تھا۔ کہ مجھے ان کی موت کا یقین نہیں آیا۔ ان کی خلق خدا کے لئے محبت ناقابل بیان ہے

کتھا واچک عورت لے اُڑا

وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے

لدھیانہ ۲۴ مئی۔ ایک شخص رتن چند کتھا واچک جو گذشتہ سال اپریل کے مہینے میں یہاں کتھا کیا کرتا تھا۔ ایک شادی شدہ عورت کو لے کر فرار ہو گیا تھا۔ عورت کے خاوند نے کتھا واچک کا پتہ لگا لیا ہے۔ اور اس کے خلاف استغاثہ دائر کر دیا ہے۔ عورت اور کتھا واچک دونوں کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری ہو گئے ہیں۔

آریہ سماج جتوئی کے سماچار:-

۱- مورخہ $\frac{5}{36}$ ۴ کے اجلاس کمیٹی میں مکھن رام آریہ مڈل سکول جتوئی کی کمیٹی کو توڑ کر سکول کا سابقہ نام "آریہ مڈل سکول جتوئی" رکھا گیا ہے۔ اور اُسے آریہ سماج جتوئی کے آدھین کیا گیا ہے۔ یعنی اب یہ پھر آریہ سماج کی سنستھا ہو گئی ہے۔

(۲) آریہ مڈل سکول جتوئی کا وارشک اُتسو مورخہ ۱۵ سے ۱۷ رمئی تک بڑے سماروہ سے منایا گیا۔

سنیچروار اور اتوار پوجیہ پاد شری سوامی سروانند جی مہاراج۔ شری پنڈت وشوناتھ جی و شری پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی کے منوہر ویاکھیانوں کی امرت ورشا ہوتی رہی۔ اور مہاشہ آتم دیو جی و مہاشے اود سے سنگھ جی نے بھی بھجنوں دوارا اچھا پرچار کیا۔ سنیچروار بعد دوپہر زیر صدارت شریمان پنڈت وشوناتھ جی ایک ودیا سمیلن ہوا۔ جس کی کارروائی نہایت موثر اور دلچسپ تھی۔ اس میں کیول آریہ پاٹھ شالا ہلکے ادھیاپکوں اور ودیارتھیوں نے ہی بھاگ لیا۔ پھر اتوار کو اپیل کے پشچات شریمان لالہ نند لال جی منیجر نے اپنے دست مبارک سے ودیارتھیوں میں سالانہ انعامات تقسیم کئے۔ بعد دوپہر شریمتی شکیل کماری جی آنریری اپدیشکا آریہ پرتی ندھی سبھا کے پدھارنے سے جلسہ کی رونق بلحاظ حاضری و پرچار بہت بڑھ گئی۔

استری سماج کی ستھاپنا

(۱) شریمتی کاکیاں والی جی پردھانا۔ (۲) شریمتی جیسی بائی جی اُپ پردھانا۔ (۳) شریمتی ستیہ وتی جی منترنی (۴) شریمتی چمن دیوی جی اُپ منترنی (۵) شریمتی نانکی دیوی جی کوشادھکش۔

۲۰ رمئی کو آریہ سماج مندر میں استری سماج مندر میں استری سماج کا پہلا ساپتاہک ست سنگ بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں دیویاں بڑی شردھا سے کافی تعداد میں سممت ہوئیں۔

(خوشحال چند منتری آریہ سماج جتوئی)

لالہ دیوان چند میموریل دھرمارتھ اوشدھالیہ

لالہ دیوان چند جی ٹھیکیدار دہلی کی وصیت کے مطابق ان کے جنم استھان مقام سید پور ضلع جہلم میں ایک دھرمارتھ اوشدھالیہ کھولا جانا ہے۔ اس اوشدھالیہ میں علاج اور دوائی مفت ہو گی۔ ہسپتال کا پربندھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ہو گا۔ سبھا کا وچار ہے۔ کہ ویدک کا ہے۔ جو آیور ویدک کے طریقہ سے علاج معالجہ کر سکے۔ اور ساتھ ہی۔ چیر پھاڑ کا کام بھی جانتا ہو۔ اور وہ ایسا سجن ہو جس میں دھرم پرچار اور سیوا کرنے کی لگن ہو۔ کسی آریہ بھائی کو ایسے یوگیہ آریہ ویدک کا اگر پتہ ہو تو وہ سوچنا دیں۔ یا کوئی آریہ ویدک اس اوشدھالیہ میں سیوا کرنا چاہیں۔ تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر پتر ویوہار کریں۔ اگر کوئی ریٹائرڈ آریہ ڈاکٹر نردواہ ماتر لے کر اس اوشدھالیہ اس کام کو کرنا چاہیں تو وہ بھی پتر لکھ دیں۔

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گروت بھون لاہور

tri Gyaan Kosha

چورکٹ

ایک صاحب نے اپنے کتے کو چوری سکھائی بسکٹ بیچنے والے لڑکے جب اپنی ٹوکری رکھ کر کسی کو بسکٹ دینے جاتے ہیں۔ وہ کتا ایک منٹ کا بھی وقفہ پا کر ٹوکرے سے بسکٹوں اور روٹیوں کے بنڈل اٹھا لاتا تھا کہ سارے شہر میں اسی غرض سے گھومتا تھا۔ اور مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں چوری کرتا تھا کتے کے مالک نے اس طرح عرصہ تک روٹیاں حاصل کیں۔ بسکٹ والے متحیر و سرگرداں تھے۔ کہ ان کے بسکٹ اور روٹیاں کہاں گم ہو جاتی ہیں۔ لیکن انہیں کہیں کوئی آدمی نظر نہ آتا تھا۔ جس پر وہ شبہ کرتے آخر ایک دن ایک بسکٹ والے نے کتے کی چوری پکڑی اس نے ایک شخص کو آڑ میں کھڑا کیا۔ کہ وہ اس کی ٹوکری کو دیکھتا رہے۔ بسکٹ والے کی عدم موجودگی میں کتا ٹوکری پر جھپٹا اور حسب معمول روٹیاں اٹھا کر اپنے مالک کی طرف بھاگا۔ تہذیب جدید اب اپنی انتہا کو پہنچ رہی ہے۔ اس نے انسانوں سے گزر کر جانوروں کو بھی جرائم پیشہ بنانا شروع کر دیا ہے۔

مسولینی کا ہم شکل ہونے کی مصیبت

مشہور ہستیوں سے مشابہت تامہ رکھنا بعض اوقات مفید ثابت ہوتا ہے۔ مگر کبھی کبھی بڑے نتائج کا پیش خیمہ بھی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مسٹر ولیشن کا تلخ تجربہ مندرجہ بالا نظریہ کے ثبوت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ مسٹر بروڈو کراچی کے باشندے ہیں۔ اور ان کا سب سے بڑا قصور یہ ہے۔ کہ ان کے خد و خال مسولینی کے خد و خال سے بعینہٖ ملتے ہیں مسٹر برو ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ میں ملازم تھے۔ اور کھلاڑیوں کے حلقوں میں بے حد مشہور تھے جنگ عظیم کے بعد انہوں نے جرمنی میں جا کر کاروبار شروع کر دیا۔ اور یہیں سے اُن کی مصیبتوں کا آغاز ہوتا ہے۔ بیر مسولینی کو شہرت حاصل نہ ہوئی۔ تو مسٹر برو کی زندگی کو کسی قسم کا خطرہ لاحق نہ ہوتا۔ لیکن ہز فسطائی ڈکٹیٹر کی شہرت کو چار چاند لگ گئے اور اس کے خد و خال ایک عالم میں مشہور ہو گئے۔ ابی سینیا کے اطالوی سپاہیوں نے تو اپنے ڈکٹیٹر کے خد و خال حبشہ کی پہاڑیوں پر بھی نقش کر دیئے ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بیچارے مسٹر برو کی جان کے لالے پڑ گئے۔ اور ان کی زندگی پر متعدد بار حملے کئے گئے حبشہ میں نہیں بلکہ یورپ میں چنانچہ اس مشابہت کی آخری سزا بھگتنے کے لئے آپ لنڈن کے ایک نرسنگ ہوم میں اعصابی شکایت کا علاج کرا رہے ہیں۔ لیکن اب ان خطرناک مصیبتوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ مسٹر برو نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ہندوستان دو بارہ چلیں آ جائیں۔

پانی کی گہرائی کی سیاحت

گزشتہ اگست ۱۹۳۵ء میں بیالوجی کے ماہرین نے خلیج چیسا پیک کے اندر جا کر آبی جانوروں مچھلیوں۔ کیکڑوں اور کیڑوں کی زندگی کا مطالعہ کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ وہ لوہے کی ٹمکیس نما کشتی میں جو غوطہ زنی اور پانی کے اندرونی سفر کے لئے خاص طور پر بنائی گئی تھی۔ مختلف اوقات میں اندر گئے اور دیر تک رہے اور مچھلیوں اور دوسری آبی مخلوقات کے حرکات و سکنات کا مطالعہ کرتے رہے۔ جہاں گھاس پات زیادہ تھی۔ وہاں پران مخلوقات کی آبادی بھی زیادہ تھی۔ شب کو ان کی زندگی زیادہ دلچسپ ہو جاتی ہے شب کے وقت جب وہ لوگ پانی کے اندر پہنچے تو مچھلیوں نے ان کو گھیر لیا اور جب انہوں نے روشنی دیکھی تو ہزاروں کی تعداد میں آ کر اسی روشنی سے لطف اٹھانے لگے۔ اور جب یہ روشنی گل کر دی جاتی۔ تو خود ان کی روشنی سے آنکھوں میں چکا چوند پیدا ہو جاتی تھی۔ ان غوطہ زنوں نے گلابی سرخ سبز زرد رنگ بدلتے ہوئے دیکھا۔

عجائبات

بعض قوموں کی خصوصیات

ایک اسکاٹ سیاح نے مختلف ممالک کی سیر کرنے کے بعد مختلف قوموں کی خصوصیات کو اس طرح ظاہر کیا ہے

سب سے ترقی کرنے والے	امریکن
سب سے زیادہ قدامت پسند	انگریز
سب سے زیادہ پُر اسرار	اہل چین
سب سے زیادہ خوش دل	اہل آسٹریلیا
سب سے زیادہ ماہر موسیقی	اہل ہنگری
سب سے زیادہ مذہبی	آئرش
سب سے زیادہ با اخلاق	جاپانی
سب سے زیادہ مہمان نواز	ہسپانوی
سب سے زیادہ من چلے	اطالوی
سب سے زیادہ با اصول	جرمن

شاید سیاح کا گذر ہندوستان میں نہیں ہوا ورنہ اتنے بڑے براعظم کے افراد کا نظر انداز ہو جانا انتہائی حیرت کی بات ہے۔ بدقسمتی سے جب ہم اس کمی کو پورا کرنے کی نیت کر رہے تھے۔ تو ہمیں انتہائی کاوش اور غور کے باوجود مجموعی حیثیت سے ہندوستانیوں کی کوئی ایسی خصوصیت نظر نہ آئی جس کو ہم پیش کر سکتے تاہم موجودہ دھنیوں میں سب سے زیادہ چاپلوس اور خوشامد پسند ہندوستانی نظر آ رہے ہیں۔ اور غالباً یہ خصوصیت ممتاز ہی ہے۔

اب انسان بھی پرندوں کی طرح اُڑ سکیگا

روس سے خبر آئی ہے۔ اور تصویر شائع ہے کہ انسان نے اپنے لئے پر پرواز پیدا کر لئے ہیں۔ اور اب وہ جب اور جہاں چاہے گا۔ طیاروں اور ہوائی جہازوں کی مدد سے نہیں بلکہ خود ہی اڑ کر پہو پنچ جایا کرے گا۔ چنانچہ پچھلے اپریل میں ایک ماہر فن اپنے ہاتھوں اور پیروں پر لگا کر جب اڑے تو ۰۰ ۶ ہم کی بلندی پر جا کر ۶۲ میل طے کر ڈالے ایک دوسرے صاحب اڑے تو ۱۲۵۳۰ فٹ کی بلندی پر جا کر ۹۸۵۰ فٹ ۲۰ سکنڈ کی مدت میں طے کر لئے۔ ماہرین فن کی تحقیق ہے۔ کہ کبوتر اپنے بازوؤں کو فی سکنڈ ۷ یا ۸ بار حرکت دیتا ہے۔ اور مکھی سو بار۔ انسان اپنے اندر اڑان کی قوت پرندوں کی برابر تو نہیں۔ البتہ ٹنگوں اور اڑنے والے کیڑوں مکوڑوں کی برابر رکھتا ہے۔ (اسٹیٹسمین ۱۲ جنوری ۱۹۳۶ء)

ملکیت کا جدید نظریہ

مفکر اعظم مسٹر برنارڈ شا نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ ملکیت کے متعلق سب سے زیادہ سچی بات یہ کہی گئی ہے۔ کہ وہ سرقہ اور چوری ہے اسی نظریہ کی کسی قدر تشریح ایک امریکن وکیل صاحب نے فرمائی تشریح سے پہلے واقعہ سن لیجئے۔

امریکہ میں ایک معزز شہری نے بعض خاص ذاتی حالات کے تحت ایک معزز خاتون کے بٹوے پر سر راہ قبضہ کر لیا۔ بٹوے میں اتفاقاً سو ڈالر کے نوٹ بھی تھے۔ پولیس کے ایک بیوقوف نوجوان نے ان صاحب کو خواہ مخواہ گرفتار کر لیا۔ اور ان پر الزام لگایا کہ انہوں نے شاہراہ عام پر ڈکیتی کا ارتکاب کیا ہے۔

عدالت میں ملزم کے وکیل نے بحث کی امریکہ کے اس معزز شہری کے اس فعل کو کہ انہوں نے ایک معزز خاتون کے بٹوے پر قبضہ کر لیا ہے۔ قانونی جرم سمجھ لینا سخت غلط فہمی ہے۔ صاحب موصوف (یعنی ملزم) دنیا میں قبضہ اور ملکیت کا ایک نیا فلسفہ اور ایک نیا نقطہ نظر رائج کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ انتقال اور تقسیم املاک کا وہ نظریہ یہ ہے کہ حسب ضرورت ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ وہ دوسرے شہری کی املاک سے متمتع ہو اور اس کے اس حق شہریت میں بلاشبہ املاک کے مالک کو راستے میں بیٹھ یا غدر کرنے کا کوئی حق حاصل نہ ہونا چاہیئے۔

ملزم کے وکیل کی اس بحث پر عدالت نے جرمانہ بھی قائم رکھی۔ لیکن وکیل صاحب کی انکی جدت قابل داد ہے۔

خبردار رہیں

(۱) جس گھر میں کتا اور تصویر ہوتی ہے۔ اس میں فرشتے نہیں داخل ہوتے۔ (بخاری)

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ گھر میں جب کوئی ایسی شے دیکھتے۔ جس میں تصویر ہو تو وہ بلا توڑے نہیں چھوڑتے تھے۔ (بخاری)

(۳) قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں وہ لوگ مبتلا کئے جائیں گے۔ جو خدا کی تخلیق میں اس کو اسی جیسا بنانا چاہتے تھے۔ یعنی مصور بنانا چاہتے تھے۔ (بخاری)

(۴) اللہ تعالیٰ صرف تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اس کو تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کی بھی خوب خبر ہے۔ (حدیث)

مصوروں کو خبردار رہنا چاہیئے۔

طلاق کی وجہ

مسز ووڈ امریکہ کے ایک مشہور و معروف گولف کھیلنے والی کی بیوی ہے۔ اس نے اپنے خاوند کے طلاق کی نالش کی ہے۔ اور وجہ یہ بیان ہے۔ کہ خاوند نے گذشتہ سال جنوبی حصہ ملک کو گولف کے دورہ پر جاتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا تھا۔ اور ساری سردیوں میں خاوند کے بغیر رہی۔

موسم سرما ۲۲ سال بستر میں

مسٹر آر کفر گھر کے امریکہ میں ایک سرائے کے مالک ہیں۔ انہوں نے سارا موسم سرما شروع سے آخیر تک بستر میں گذارا۔ پورے ۲۲ سال تک وہ اسی طرح کرتے رہے۔ سردی کے دنوں میں وہ کبھی بستر سے باہر نہ نکلتے۔ جب وہ بستر میں ہوتے تو ان کی بیوی ہوٹل اور سرائے کا انتظام کرتی۔ لیکن اس سال وہ دفعتہً ان کی بیوی مر گئی۔ اس لئے مسٹر آر کفر کو ۳ ماہ معمول سے پہلے بستر چھوڑنا پڑا۔ کیونکہ انتظام کے لئے کوئی اور نہ تھا۔ اگر بیوی زندہ رہتی۔ تو ان کے لئے اپنے بستر سے باہر نکلنے کا کوئی امکان نہ تھا۔

آریہ مسافر کا پڑھنا اور اشتہار دینا ہر ایک آریہ کا فرض ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیانند اپدیشک ودیالیہ کی سپھلتا

(لیکھک شری پنڈت چندر بھانو جی پروہت آریہ سماج ہنومان روڈ۔ دہلی)

کسی بھی سنستھا کی کامیابی دیکھنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں اس کے ادیش دیکھنے چاہئیں۔ کہ اس نے ان کے مطابق چلنے اور کاریہ کرنے میں کہاں تک سپھلتا پراپت کی ہے۔ کوئی بھی سنستھا اگر اپنے ادیش کو پورا کرنے میں قاصر رہتی ہے۔ نیز اس سنستھا کو قائم کرتے ہوئے بنانے والے جن آشاؤں کو اس کے ساتھ باندھا ہو۔ اپنے پسینے کی گاڑھی کمائی جن لوگوں کو پورا کرنے کے لئے اس پر نچھاور کر دی ہو۔ ان آشاؤں اور خوابوں کو اگر کوئی سنستھا پورا نہیں کرتی۔ تو وہ چاہے جتنی شاندار کیوں نہ ہو۔ اس کو سپھل نہیں کہا جا سکتا۔ اس کسوٹی کے مطابق ہمیں سب سے پہلے ودیالیہ کے ادیش دیکھ لینے چاہئیں۔ اس کا سب سے پہلا اور مکھیہ ادیش مندرجہ ذیل ہے۔

"ویدک دھرم کے پرچارک۔ اپدیشک سوشکشت تتھا کاریہ کشل پروہت اور دھارمک سیوک تیار کرنا"

اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے ضروری تھا کہ ان لوگوں کو سنسکرت اور ویدک ساہتیہ سدھانتوں اور درشن وغیرہ کی شکشا دی جاتی۔ اور ان کا (Standard) مقرر کرنے کے لئے پریکشائیں مقرر کی جاتیں۔ چنانچہ اسلئے ودیالیہ کیطرف سے سدھانت رتن۔ سدھانت بھوشن۔ سدھانت شرومنی پریکشاؤں کا انتظام کیا گیا۔ نیز ان لوگوں کیلئے جو سنسکرت زبان سے زیادہ واقف نہیں ہوتے لیکن ہندی بھاشا کے ذریعہ ہی سدھانتوں کی واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ سدھانت وشارد پریکشا کا پربندھ کیا گیا۔ ودیالیہ کی پاٹھ ودھی اور پریکشائیں کتنی مفید اور مقبول ثابت ہوئی ہیں۔ اسکا اندازہ لگ سکتا ہے کہ ان پریکشاؤں کے مراکز (Centres) ودیالیہ کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات رہ چکے ہیں۔

(۱) دہلی۔ (۲) گورکل رائے کوٹ۔ ۳۔ دانا پور پٹنہ۔ ۴۔ گورکل ڈانگا کنکھل۔ ۵۔ گورکل ہوشنگ آباد (سی۔پی)۔ ۶۔ گورکل ملتان۔ ۷۔ گورکل چتوڑ گڑھ۔ ۸۔ گورکل ودیا پیٹھ ہریانہ بھینسوال۔ ۹۔ گورکل سوپہ گجرات۔ ۱۰۔ گورکل جھجھر۔ ۱۱۔ ڈی۔اے۔وی کالج کانپور۔ ۱۲۔ آریہ مہا ودیالیہ کرتھل۔ ۱۳۔ آریہ سماج کیری (؟)۔ ۱۴۔ آریہ سماج حیدرآباد دکن۔ ۱۵۔ آریہ سماج بجنور (یو۔پی)۔ ۱۶۔ آریہ سماج گڑھ شنکر۔ ۱۷۔ آریہ سماج اودھم پور۔ ۱۸۔ آریہ سماج میلسی۔ ۱۹۔ آریہ سماج بڑوانی۔ ۲۰۔ آریہ سماج میسور ریاست۔ ۲۱۔ آریہ سماج میانوالی۔ ۲۲۔ آریہ سماج نیا بانس دہلی۔ ۲۳۔ آریہ سماج آنند احمدآباد وغیرہ۔

اسطرح ان پریکشاؤں نے نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے صوبوں مثلاً پنجاب۔ یو۔پی۔ بہار۔ سی۔پی۔ بمبئی۔ گجرات۔ راجپوتانہ میں ہی پرویش کیا ہے۔ بلکہ ہندوستان کی دو بڑی ریاستوں حیدرآباد دکن اور میسور تک بھی اپنی رسائی پیدا کرلی ہے۔ اور وہاں سے پھر پارلیمنٹ (؟) جیسے دور دراز جزائر کیطرف اپنا رخ کیا۔ ہمارے اطلاعات کے مطابق ان پریکشاؤں میں اب تک سینکڑوں ودیارتھی شامل ہو چکے ہیں جنمیں کامیاب ودیارتھی سدھانت شرومنی میں گیارہ۔ سدھانت بھوشن میں چھتیس۔ سدھانت رتن میں دو۔ اور سدھانت وشارد میں چھیالیس۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ سدھانت وشارد پریکشا کو پاس کرنیوالی تین دیویاں بھی ہیں۔ سدھانت وشارد پریکشا نہ صرف آریہ سبھاسدوں بلکہ آریہ دیویوں کیلئے بھی اتنی ہی اپیوگی سمجھی گئی ہے۔ کہ ابھی آریہ سماج بیرون دروازہ ملتان نگر میں جو اپنے ماتحت اپدیشکا کلاس کھولی ہے اسمیں آریہ دیویوں کو قابل اپدیشکا بنا سکنے کیلئے اسی سدھانت وشارد پریکشا کی تیاری کرانا ضروری سمجھا گیا ہے۔

مندرجہ بالا پریکشائیں پاس کرنیوالے نیز ودیالیہ کی چھترچھایا میں پڑھنے والے انیہ ودیارتھی آریہ سماج کیلئے کیسے مفید ثابت ہوئے ہیں اور وہ ویدک دھرم کی سیوا جگہ بجگہ کس خوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اسکا پتہ ان سنستھاؤں دبھاگوں اور استھانوں کے نام لکھنے سے بخوبی لگ سکتا ہے جہاں پر ودیالیہ کے ودیارتھی کاریہ کر رہے ہیں۔ مثلاً:-

۱۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (۲) گورکل سوپا۔ (۳) آریہ مہا ودیالیہ کرتھل (۴) دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور (۵) گورکل چتوڑ (۶) ریسرچ دبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (۷) آریہ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ ڈی۔اے۔وی کالج لاہور۔ (۸) دہلی۔ (۹) چھپرا بہار (۱۰) ریاست ٹراونکور (۱۱) لکھنؤ (۱۲) سیتاپور (۱۳) ہبلی (کرناٹک) (۱۴) کنگیری (میسور ریاست) (۱۵) اودگیر حیدرآباد دکن (۱۶) موتی ہاری بہار (۱۷) بیلگام جمبتی (۱۸) بانڈی کوئی (راجپوتانہ) (۱۹) مالاں منڈی (۲۰) حیدرآباد دکن (۲۱) ناگپور (۲۲) جے پور (۲۳) کوٹیم ٹراونکور (۲۴) کلکتہ (۲۵) اجمیر (۲۶) امرتسر (۲۷) گورکل جہلم (۲۸) آریہ کمار آشرم (۲۹) آریہ اپ پرتی ندھی ضلع کرنال وغیرہ

ودیالیہ کے جو باقی دو اور ادیش ہیں۔ یعنی مہرشی دیانند پرنیت گرنتھوں کے انوسار ویدک تتوں اور گرنتھوں کا انوسندھان کرنا۔ نیز ویدک سدھانتوں کے گیان اور مت متانتروں کے منتویوں (؟) کے شاستارتھ کرنے والے پنڈت اور واد پرتی واد میں کشل آریہ ویر تیار کرنا۔ ان ادیشوں کو بھی ودیالیہ کے انیک سناتک بڑی یوگیتا سے پورا کر رہے ہیں جس کی شہادت کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کے وارشک ورتانت نیز دوسری سنستھاؤں کی سالانہ رپورٹیں کافی وافی ہیں۔ اس ضمن میں سب سے مہتوپورن بات یہ ہے کہ مذہب اسلام کے کما حقہ واقفیت بہم پہنچانے کے لئے عربی پڑھانے کا جتنا عمدہ انتظام اس ودیالیہ میں ہے۔ اتنا شاید ہی اور کسی جگہ ہوگا یہی وجہ ہے۔ کہ اس قلیل عرصہ میں ہی ودیالیہ اتنی جلدی اپنے ایک سناتک کو عربی کے عالموں کی شکل میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کرا کر آریہ جنتا کے سامنے پیش کر سکا ہے۔ نیز یہ فخر بھی ودیالیہ کو حاصل ہے۔ کہ پنجاب میں اس کے ہی ایک آریہ ودیارتھی نے سب سے پہلے مولوی فاضل (آنرز ان عربک) کا امتحان پاس کیا

اس ودیالیہ کے ودیارتھی پرچار میں اس قدر تجربہ کار مشنری سپرٹ والے نیز کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ اس کا ایک بڑا کارن یہ بھی ہے۔ کہ ودیارتھیوں کو ودیالیہ میں رہتے ہوئے بھی پرچار کرنے اور ویدک دھرم کی سیوا کرنے کے لئے اُتساہت کیا جاتا ہے۔ لاہور کے آریہ بھائی عموماً آریہ سماج لاہور کے کاریہ کرتا بخوبی اس بات کو جانتے ہیں۔ کہ اس ودیالیہ کے ودیارتھی ان کو وارشک اتسو وغیرہ کے موقعہ پر کس قدر سہایتا دیتے رہے ہیں۔ لاہور والوں کے لئے سنسکاروں پر ودیالیہ کے ودیارتھیوں کی سہایتا لینا ایک ضروری جزو بن گیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ گرمیوں کی تعطیلات میں بھی آریہ سماج کا گراموں میں پرچار کرنا ودیارتھیوں کے پروگرام کا ایک خاص حصہ ہوتا ہے۔ اب تک ودیارتھیوں کے واسطے بیشمار گراموں اور قصبوں میں پرچار کیا ہے جن میں بیسیوں ایسے مقامات بھی شامل ہیں جہاں کہ پیشتر کبھی آریہ سماج کا پرچار نہیں ہوا تھا۔ ان ودیارتھیوں کے زمانہ طالب علمی میں ہی پرچار کا کیسا اثر رہا ہے۔ اس کا پریچیہ انبالہ چھاؤنی کے مشہور کاریہ کرتا ڈاکٹر لال چند جی کے ایک پتر سے ہو جاتا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ

"اپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھی جو میری دیکھ ریکھ میں کام کرتے رہے ہیں۔ میں ان کے کام سے سدا ہی سنتشٹ رہا ہوں۔ میں نے پرچار کی لگن کام کرنے کی شکتی۔ کفایت شعاری اور سمے کا جائز استعمال آدی گن جو ایک پرچارک میں ہونے چاہئیں سبھی ان میں پائے جاتے ہیں۔ میں ان کے کام سے بہت خوش ہوں۔ اور مجھے ان سے بہت کچھ آشا ہے۔"

اپدیشک ودیالیہ اور اس کے ودیارتھیوں کے اس قدر کامیاب کارآمد اور اپنے ادیشوں کو پورا کرنے والے ہونے سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسے ودیالیہ کی آریہ جگت کو سخت ضرورت تھی اور ضرورت ہے۔ ابھی کچھ دن ہوئے شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار نے آریہ سماج بیری ضلع رہتک کے وارشک اتسو پر ویاکھیان دیتے ہوئے کہا تھا۔ کہ "آریہ سماج کو ویدک دھرم کا سنسار میں پرچار کرنے کے لئے دو کروڑ براہمنوں کی ضرورت ہے۔" اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ ان براہمنوں کو پیدا کرنے کے لئے دیانند اپدیشک ودیالیہ بھی ایک بڑا زبردست سادھن ثابت ہوا ہے۔ ہم تو سمجھتے ہیں۔ کہ جب تک آریہ سماج کو پرچار کرنا ہے۔ اور پرچار کرنے کے لئے پرچارکوں کی ضرورت ہے۔ جب تک پرچارکوں کی ضرورت ہے تب تک پرچارکوں کو تیار کرنے کے لئے نہ صرف ایک بلکہ انیک دیانند اپدیشک ودیالیوں کی ضرورت ہے۔ خوش قسمتی (؟) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری شری علیم سین جی ودیالنکار کے شبدوں میں تو اس ودیالیہ کی کیول گرہستھی پرچارکوں اور اپدیشکوں کے لئے ہی اس کی ضرورت نہیں ہے بلکہ سادھو سنیاسیوں کے لئے بھی یہ ودیالیہ کارآمد ثابت ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ وہ ... کے آریہ مسافر میں لکھتے ہیں۔

جو یوا سادھو آریہ سماج کے سدھانتوں سے پریچت ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے اپدیشک ودیالیہ اتھوا اس پرکار کے انیہ شکشالیہ اپیوگی ہو سکتے ہیں۔ پنجاب کے آریہ بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین سنچالت دیانند اپدیشک ودیالیہ میں سادھو سنیاسیوں کے ٹھہرنے کا بھی وشیش پربندھ ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ ودیالیہ کے کرمچاریوں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاریوں اور سادھارن آریہ سماجیوں کو اسے ادھک سپھل اور اپیوگی بنانے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ خاص کر ایک بات جس کی طرف ہمیں فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے یہ ہے۔ کہ آریہ پرشوں کو اپنے پتروں کو ودیالیہ میں بھیجنا چاہیئے۔ تاکہ وہ سماجوں کے یوگیہ پروہت اپدیشک اور مناظر حاصل ہو سکیں۔

بوقت خط وکتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

برافگندہ نقاب

(از مہاشہ پرکاش چندر گپتا - تولہتا ضلع کرنال)

آج کل پردہ سسٹم اڑا دیئے جانے کا عام چرچا ہے۔ اس کے بڑے بڑے نقصانات بیان کئے جاتے ہیں۔ پردہ عورتوں کے لئے غلامی یا قید خیال کیا جاتا ہے۔ جس سے عورتوں کی صحت بہت خراب ہو جاتی ہے۔ دماغی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ خیالات پراگندہ رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ لیکن کئی قومیں پردہ سسٹم کو بہت اچھا خیال کرتی ہیں۔ اور کئی ایک ملکوں میں تو عورتوں کو پردے سے آزاد کرنے کی سکیم پر طوفان بپا ہو گئے ہیں :

ہندو اور پردہ

آج کل بہت سے ہندو گھرانوں میں گھرانوں میں بھی پردہ کا رواج ہے۔ جس کی نسبت عام کہا و نیز سننے میں آتی ہے۔ کہ ہندوؤں نے مسلمانی حکومت کے دوران میں مسلمانوں سے ڈرتے ہوئے پردہ سسٹم جاری کیا۔ کیونکہ مسلمان بادشاہ ہندوؤں کی حسین لڑکیوں کو لینے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن یہ سراسر غلط خیال ہے۔ ہندوؤں نے مسلمانوں سے ڈر کر پردہ سسٹم جاری نہیں کیا۔ بلکہ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ہندو راجہ انتہا پر جا " جس طرح آج کل کی ہندو لیڈیاں مغربی لباس زیب تن کرنا انگریزوں کی طرح بے تکلف زندگی بسر کرنا - ہوٹلوں سے کھانا کھانا۔ غیروں کے ساتھ ٹینس وغیرہ کھیلنا۔ یا سیر کرنے جانا فخر خیال کرتی ہیں۔ اور ان کے والدین بھی یہ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ کہ ان کی لڑکیاں کرسچین ہیں۔ اور انگلش طرز کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ خوش ہوتے ہیں۔ اور اپنی نیک نامی اور شہرت خیال کرتے ہیں۔۔ اسی طرح مسلمانی حکومت کے دوران میں جو ہندو مسلمان بادشاہوں کے دربار میں ملازم ہوتے تھے۔ وزیر - امیر یا گدی نشین تھے۔ وہ مسلمان افسران یا بادشاہ کے گھرانوں کی طرح اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھنا اپنی عزت اور بڑائی خیال کرتے تھے۔ اور اسی بات پر پھولے نہیں سماتے تھے۔ کہ فلاں گھر اتنا امیر ہے کہ اس کے گھر کی عورتیں پردہ میں رہتی ہیں۔ اور یہ رواج اتنا ترقی کر گیا ہے۔ کہ عام لوگوں نے بھی اپنے آپ کو امیر آدمی جتانے کے لئے عورتوں کو پردہ میں رکھنا شروع کر دیا۔

کیا ہندوؤں میں شروع سے پردہ سسٹم تھا۔ اگر نہیں تو کیوں ہندوؤں کو پردہ سسٹم کی ضرورت محسوس ہوئی ؟

ہندوؤں میں شروع سے پردہ سسٹم نہیں تھا۔ اور نہ ہی ہندوؤں نے اس کی ضرورت کبھی محسوس کیا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوؤں کے ساک (رشتہ ناطہ) بہت دور کے ہوتے ہیں۔ یعنی ہندو جس کے لڑکی کی شادی کے وقت اپنے گوتر کے علاوہ ماتا کے گوتر جوں - پرا - ماسی

بہن - بھتیجی - پھوپھی متر وغیرہ بھی آپس میں رشتہ نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ ایک دوسرے کی لڑکیوں کو ماں بہن بھتیجی وغیرہ تصور کرتے ہیں۔

اگر ان رشتوں میں سے کسی ایک کی لڑکی دوسرے کے گھر رہے اور خواہ وہ گھر میں اکیلے ہی کیوں نہ ہوں - ان کا خیال گناہ کی طرف نہیں جائے گا۔ اور آدمی ایسی لڑکی کو ماں بہن بھتیجی جیسا کہ رشتہ ہوگا - اس کے مطابق اپنی سگی بہن - لڑکی یا ماں کے برابر تصور کریگا اور نہایت پاک زندگی بسر کریں گے۔ ان ہر دو کے دل میں کبھی بھول کر بھی گناہ کا خیال پیدا نہ ہوگا۔ کیونکہ ہندو ہندو فلاسفی کے مطابق ایک دوسرے کو بدنظر سے دیکھنا گناہ خیال کرتے ہیں۔ چونکہ ہندو فلاسفی کا یہ پراچین سسٹم ہے۔ اس واسطے ہندوؤں کے دلوں میں پختہ خیال ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کا گناہ کرنا مہا نرک ہے۔ یہیں تک نہیں۔ بلکہ دیہاتوں میں تو یہاں تک دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ ایک گاؤں میں رہنے والے لوگ آپس میں رشتہ ناطہ نہیں کرتے کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ اس گاؤں کی تمام لڑکیاں اور لڑکے آپس میں بھائی بہن کا رشتہ رکھتے ہیں۔ خواہ وہ کسی مختلف قوم کے کیوں نہ ہوں۔ اور جب کبھی اس گاؤں کا کوئی آدمی کسی دوسرے گاؤں میں چلا جائے۔ اور وہاں اس گاؤں کی لڑکی ہو۔ تو ایک دوسرے کو دیکھ کر ان کے دل میں بہن بھائی والا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ایک دوسرے کو سگے بھائی بہن کی طرح ملتے ہیں۔ یہاں ہی تک بس نہیں اگر کسی ایک گوتر کی کسی دور کے گاؤں میں چلی جاوے اور وہاں اس کے گوتر کے آدمی ہوں اور انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لڑکی ان کے گوتر کی ہے - تو وہ لوگ اس لڑکی کی عزت بالکل اپنی بہن کے برابر خیال کریں گے۔

بلکہ ہندوؤں کے اندر اس قدر رکاوٹ ہیں۔ تو یہ کب ممکن ہو سکتا ہے کہ ہندوؤں کے ہاں شروع سے پردہ سسٹم تھا۔ اور کسی طرح پردہ سسٹم تھا۔ اور کس طرح پردہ سسٹم کی ضرورت انہیں محسوس ہو سکتی ہے۔

چونکہ پردہ کا نام رواج مسلمانوں کے اندر ہے۔ اور انہیں سے پردہ شروع ہوا۔ اس واسطے ہم یہ بتاتے ہیں کہ مسلمانوں نے پردہ کی ضرورت کو کیوں محسوس کیا - اور ان کے لئے کیوں ضروری ہے۔

یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ ایک دن وہ تھا۔ جب کہ تمام دنیا کے اندر ہندو یا آریہ قوم آباد تھی۔ لیکن ان کی کمزوریوں اور بے جا سختیوں سے انیک مذہب یا فرقہ پیدا ہو گئے۔

جس وقت اسلام کی بنیاد پڑی - اس وقت بہت کم لوگ اسلام پر ایمان لائے تھے ان کی تعداد بہت کم تھی۔ دوسری قوموں نے جن سے یہ الگ ہوئے تھے۔ ان سے ساتھ رشتہ ناطہ بند کر دیئے تھے۔ جیسا کہ اب تک بھی عام دستور ہے۔

اپنی سنتان کو جاری رکھنے کے لئے اور اپنی آبادی کو بڑھانے کے لئے انہیں ضرور کوئی نہ کوئی انتظام کرنا تھا۔ لہذا بانی مذہب نے مجبوراً ایسی اجازت دینی پڑی جس سے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ سمبندھ کر سکیں۔ کیونکہ تعداد تھوڑی ہونے کی وجہ سے دور کے رشتے بنے مشکل تھے۔ اس لئے یہاں تک نزدیکی رشتہ بیاہ شادی کی اجازت دی گئی۔ کہ ایک ماں اور دو باپوں سے یا ایک باپ دو ماؤں سے جو اولاد پیدا ہو۔ تو ان کی شادی جائز تصور ہوگی - اور خاص خاص حالتوں میں چچی اور بھتیجی کے ساتھ بھی شادی کی اجازت دی گئی ہے چونکہ شرائط بہت ڈھیلی تھیں۔ اس واسطے عورتوں کی آبرو کو بچانے کے لئے اور زنا بڑھ جانے کے ڈر کو روکنے کے لئے پردہ سسٹم کی پابندی لگائی گئی - اور یہ ضروری بھی تھا۔ جس طرح ہندوؤں اور مسلمانوں میں عبادت کو کتنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ تاہم بہت سے ہندو سندھیا نہیں کرتے - اور نہ ہی کتنے ہی مسلمان پانچوں وقت نماز پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں۔ اگر اس کو بھی ڈھیلے طور سے رکھا جاتا تو آج کوئی آدمی نماز پڑھتا۔ اور نہ ہی روزے رکھتا۔ کیونکہ باوجود گورنمنٹ کے اس قدر سخت قانون ہونے کے بھی جیل خانے قیدیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ اگر گورنمنٹ قانون نرم کرے تو مجرموں کی

تعداد اور بھی بڑھ جائے۔ لہذا بانی مذہب نے اس متبرک کتاب میں ناجائز تعلق کے گناہوں کے بڑھ جانے کی حالت کو روکنے کے لئے پردہ سسٹم کو ضروری جزو رکھا ہے۔

ایک ہندو دیوی پر دست درازی کرنیوالے مسلمان کو سزا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر ایک دن شام کے وقت ایک مسلمان نوجوان نے ایک ہندو دیوی پر دست درازی کی تھی۔ آریہ والنٹیروں نے فوراً اس شخص کو گرفتار کر کے پولیس کے حوالے کر دیا۔ اب عدالت نے اس مقدمہ میں فیصلہ سناتے ہوئے ملزم کو تین ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔ ہماری رائے میں اس سزا سے اغراض انصاف ہرگز پوری نہ ہوں گی۔ ہندو دیویوں کی عزت پر گمراہ مسلمانوں کی طرف سے حملوں کی وارداتیں اتنی تعداد میں ہو رہی ہیں کہ ان کا انسداد صرف عبرت انگیز سزاؤں سے ہی ہو سکتا ہے *

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھایئے - نرخ مناسب ہیں - (منیجر)

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہندی رجسٹرڈ
قیمت ۵ رجسٹرڈ
بال جیون گھی
بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے
کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے ہو جاتے ہیں
خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں
سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتا ہے
لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھی خریدو
قیمت فی شیشی ۵ر فی درجن ۳ محصول چار شیشی تک ۱۰
سوداگروں کو معقول کمیشن نئے سوداگر ایجنٹ ہو سکتے ہیں
مفت لو - دس اردو خواں معزز لوگوں کے نام لکھ بھیجئے
ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت
المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

تعلیم ویدپاک کی پھیلاؤ ہر طرف

تصنیف کو سماج کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن
بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر
कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

آریہ مسافر لاہور

قیمت
سالانہ تین روپیہ
فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक :- "आर्य्य मुसाफिर"

"آریہ مسافر"
ویدک دھرم
کا
سچا پرچارک
اور
سبھا کا ہفتہ وار گزٹ ہے
آپ اس کا مطالعہ
ضرور کیجئے!
(مینیجر)

جلد ۷ | اتوار - ۲۹ - اساڑھ سمت ۱۹۹۳ بکرم - دیانند آبد ۱۱۲ مطابق ۱۲ - جولائی سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۹

ہندوستان

(۱)

اَے میرے دِلدار وطن آ
کروں تجھ کو پیار وطن آ

تیری نہریں پیاری پیاری
پھول اور کلیاں کھیت اور کیاری
جنت کی تصویریں ساری!
ہے تجھ میں کیا افسوں کاری

امرت کے سو چشمے جاری
اور یہ پربت بھاری بھاری
میں ہوں اُن کا پریم پجاری
تجھ سے ہے دِل کو سرشاری

اَے میرے دِلدار وطن آ
کروں تجھ کو پیار وطن آ

(۲)

اَے میرے دلدار وطن آ
کروں تجھ کو پیار وطن آ

تیری بدریا کالی کالی!
تیری ہوائیں مستی والی
تو ہے میرے دل کا مالی
تجھ سے دُنیا میں خوشحالی

کھیتوں میں تیرے ہریالی
رنگ پہ تیری ڈالی ڈالی
میری راحت کا رکھوالی
اُف رے تیری شانِ جمالی

اَے میرے دِلدار وطن آ
کروں تجھ کو پیار وطن آ

(۳)

آ میں تجھ کو گیت سناؤں
گیت سناؤں اور رلاؤں!

اپنے دِل کے داغ دِکھاؤں
داغ دِکھاؤں باغ دِکھاؤں؟

ٹوٹے من کی بات بتاؤں
پریم کی تجھ کو ریت سکھاؤں!

موقع ہو تو حشر اُٹھاؤں
تیری بگڑی بات بناؤں!

اَے میرے دِلدار وطن آ — کروں تجھ کو پیار وطن آ

... پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں چھاپ کر چرنجی لال پریم پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دفتر آریہ مسافر واقع گوردت بھون لاہور سے شائع ہوا۔

Gangotri Gyaan Kosha

ادم

ویدامرت

सं गच्छध्वं सं वदध्वं सं वो मनांसि जानताम्
देवा भागं यथा पूर्वे सं जानाना उपासते ॥ ऋग १०.१९१.२

اے منشیو! تم سب لوگ مل کر چلو - جو کام کرنے ہو - اُس کو سب مل کر کرو - تم سب مل کر بولو -
ارتھات تمہاری بانی میں مت بھید نہیں ہونا چاہئے - تمہارے من اُتم سنسکاروں سے یکت ہوں - ارتھات
تمہارے سب کے وچار بڑے شبھ اور ایک جیسے ہونے چاہئیں - تم اپنے شریشٹھ بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا
سیکھو - اسی میں تمہارا لابھ ہے - وید بھگوان ہمارے سامنے سنگٹھن کا ایک آدرش رکھتے ہیں - وہ آدرش یہ
ہے - کہ ہمیں ایک ہی طرح کے وچار رکھنے چاہئیں - ہم دیکھتے ہیں - کہ اگر ہم کوئی کام کرنا شروع کرتے ہیں - تو اس
میں کئی پارٹیاں بن جاتی ہیں - کوئی کہتا ہے - کانگرس سے ہی سوراجیہ مل سکتا ہے - کوئی نیشنلسٹ پارٹی کو ترجیح
دیتا ہے - کوئی کہتا ہے - کہ پہلے دھرم کا پرچار کرنا چاہئے - کوئی کہتا ہے - کہ پہلے اچھوت اُدھار ہونا چاہئے
اتنے بڑے بھاری شاستر کے متعلق اگر ہم اپنا ایک وچار سنسار کے سامنے نہیں رکھ سکتے - تو ہم آپس میں مل کر
کیسے یتن کر سکتے ہیں؟ سب اپنی علیحدہ علیحدہ کھچڑی پکاتے ہیں - یہ سنگٹھن کا طریقہ نہیں ہے - سنگٹھن کے
لئے ہماری بانی ایک ہونی چاہئے - جو کسی کے من میں آوے - وہی نہ کہتا چلا جائے - ہمارے کام بھی ایک جیسے
ہونے چاہئیں - وید منتر کا آشیہ ہے - کہ ہم لوگ من - بانی اور کرم تینوں سے آپس میں سنگٹھت ہوں -
جب ہم سب لوگوں کے ایک وچار اور ایک جیسے ہی سِدھانت ہوں گے - ہمارے اُپدیشک اور لیکچرار ایک
ہی وچار رکھتے ہوں - اور ہمارا کام کرنے کا ڈھنگ بھی ایک ہی طرح کا ہو - تو پھر دیکھیں بھلا کون اپنے آپ درشن دیتی
ہے - یہ سب کچھ تب ہی ہو سکتا ہے - جب ہم لوگ اپنے سوارتھ بھاؤ کا تیاگ کر دیں - اور ہم میں وہ بھاؤ آ
جائیں - جو گیتا کے دوسرے ادھیائے میں کہے ہیں

सुख दुःखे समे कृत्वा लाभालाभौ जयाजयौ ।
ततो युद्धाय युज्यस्व नैवं पापमवाप्स्यसि ॥

ارتھات منشیہ جب اپنا فرض ادا کرنے لگے - اُس وقت سُکھ دُکھ - فائدہ نقصان - جیت ہار کے وچاروں
کو ایک طرف رکھ دے - تب اُس کے قریب کوئی پاپ نہیں آتا - وہ اخلاقی طور پر یقیناً کامیابی کو حاصل کرتا ہے
جب منشیہ ہر کام کرتے ہوئے اپنے سُکھ اپنے فائدہ اور اپنی فتح کا ہی دھیان رکھتا ہے - تب وہ اپنے بھائیوں
سے مل کر سنگٹھت روپ میں کوئی کاریہ نہیں کر سکتا - سنگٹھن میں اگر اُس کو اپنی ذاتی رائے کے برخلاف بھی
کام کرنا پڑتا ہے - جیسی سنگٹھن کی آگیا ہے ویسا ہی ایک ویکتی کو کرنا ہوتا ہے - اگر سب لوگ اپنے اپنے
گھر بیٹھے ہوئے اپنی ہی سکیمیں تیار کرتے رہیں - تو وہ اُن کے لئے بھلے ہی فائدہ مند ہوں - لیکن
سنگٹھن کے لئے اُس کا کیا لابھ ہے؟ سوارتھی لوگوں کا دیش سنگٹھن کے سوروپ کو کیا جان سکتا ہے؟
اُس کا تو ہر ایک ویکتی ہر ایک کام اپنے فائدے کے لئے کرتا ہے - لیکن سنگٹھت دیش کا ہر ایک ویکتی
اپنی زندگی کو ناچیز سمجھتا ہوا ہر وقت اُس کو قربان کرنے کے لئے تیار رہتا ہے - اُس کے سامنے دیش
ایک مہان آتما ہوتی ہے - جس کی رکھشا کرنا ہر ایک ویکتی اپنا فرض سمجھتا ہے - وہ سنگٹھن کی ہر ایک
آگیا ماننے کے لئے تیار رہتا ہے - اُس کے سامنے سنگٹھن ایک بڑی پوتر اور پوجیہ آتما ہوتی ہے
یہی ویدوں کا اُپدیش ہے - یہی ہمارے بزرگوں کا کتھن ہے

ادم شم

(وشوناتھ ایم - اے - شاستری لاہور)

آریہ بھائیوں کے وچار کے لئے

شری بابو پورن چندر جی ایڈووکیٹ سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو پی تحریر فرماتے ہیں - کہ :-

"جتنے شنتھیہ آریہ سماج سے سمبندھ رکھتے ہیں - وہ ایشور کو ساکھشی سمجھ کر اس بات پر وچار کریں - کہ وہ اپنے مانسک وچار شنتھیہ اور آچرن سے رشی دیانند کے درشائے ہوئے آدرش کی پورتی کر رہے ہیں - یا نہیں - یدی وہ ایسا کر رہے ہوں - تو اُنہیں سویم اُداسین ہو کر پرتھک ہو جانا چاہئے - دوسرے کا کہنا بڑا کٹھور پرتیت ہوتا ہے - پرنتو ہر ایک ویکتی اپنی کمزوری کو اوشیہ جانتا ہے - چاہے دوسروں سے چھپانے کا اُدیوگ کرے - مہرشی کا چلایا ہوا کام بند نہیں ہو سکتا - ستیہ کی جے اوشیہ ہوگی اور سنسار کے سب دیشوں میں رشی کے سِدھانتوں کی وجے ہو رہی ہے اور ہو گی - آوشیکتا اس کی ہے - کہ اُدیوگی اور سوارتھ تیاگی - اشکھشت جھگڑالو کاریہ کرتا سمبندھ رکت کر دیں - ایشور چاہیگا تو نوین منشیہ اس سمبندھ کی پورتی کریں گے"

(آریہ متر)

"آریہ متر" مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۶ء میں "شرما" جی نے تحریر کیا ہے - کہ :-

"سماجوں کی دشا کو سدھارنا چاہئے کیونکہ بہت سی سماجیں ایسی ہیں - کہ جہاں کچھ آدمیوں نے سماج کو اپنا مٹھ بنا لیا ہے - کہیں ...... (Convassing) کر کے ووٹ پراپت کرتے ہیں - حاضری کے رجسٹر میں فرضی اندراج کر لیتے ہیں - نرواچن کے سمے دوسری سماجوں سے فرضی نام پر ووٹ کر لیتے ہیں - اور ایک ہی برادری کے آدمی اکٹھے ہو جاتے ہیں - اُدھیکاری کیسے بنتے ہیں - جو ہاں میں ہاں ملانے والے ہوں - کہیں پردھان ایسے ہیں - جو باہر نوکر ہیں - سنستھاؤں کے دھن کا دُرُپیوگ کیا جاتا ہے - پرتی ندھی کے لئے چندہ جمع ہو گیا ہے - تو سنستھا یک سماج کے کام میں لگ جانا ہے - کسی بڑے آدمی کو خوش کرنے کے لئے اُس سے کہہ دیتے ہیں - کہ تمہارا مارگ ووٹ ہم پاس سے دینگے

دیتے ہیں - سماج کے ساپتاہک ادھیویشن اروچی کر ہوتے ہیں - اور سماجوں میں پارٹی بندی کا رواج ہو گیا ہے - آچرن شکھشا سنستھاؤں کی طرف بہت کم دھیان ہے - بیماری کا جھوٹا سرٹیفکیٹ پیش کر لینے اور اخوانزنگ کی جعلی کارروائیوں کو پیش کرنے میں سنکوچ نہیں کرتے - اور پرتی ندھی سبھا کی سنستھاؤں کو ہانی پہنچاتے ہیں - ہم آریہ پرتی ندھی سبھا سے انورودھ کریں گے - کہ وہ ایک کمیشن اس بات کی جانچ کے لئے نیت کرے - کہ جن سماجوں میں اوپر لکھی باتیں ہوں - اُن کے سدھار کے اُپائے پرستت کرے"

بنتری پر بھجو دیال جی آریہ تحریر فرماتے ہیں - کہ :-

"کیسی اودیا پھیلائی گئی ہے - ہا! اودیا تیرا ناش ہو - تو نے کروڑوں روپے ریل کو - براہمنوں کو اور سوارتھیوں کو دلا کے نہ جانے کتنے گنگا جمنا کی دھار میں بہا گئے - کتنی استریوں اور پُرشوں کی ریل میں یا بنارس اور ہردوار کی گلیوں میں درگت ہوتی - زیور لٹے -

پیارے بھائیو! اب بھی سچیت ہو جاؤ - یہ گرہن جو چڑھے ہے - اُن کو شکل دکھ نہیں ہوتا - نہ راہو کیتو راکھشس ہیں نہ اچھوت مترا راکھشسوں کی ونش سے ہیں - ہمارے بھائی ہیں - دُکھ تو اس بات کا ہے - کہ پڑھے لکھے لوگ بھی گرہن کے سمے لوٹا دھوتی لے کر اشنان کرنے چل پڑتے ہیں - جنہوں نے سکولوں میں یہ پڑھا ہے - کہ جب سوریہ اور پرتھوی کے درمیان چاند آ جاتا ہے - تو سوریہ گرہن - اور جب سوریہ چاند کے بیچ میں - تب چاند گرہن ہوتا ہے - ان کو چاہئے - کہ اگیانیوں کو سمجھا دیں - کہ یہ گرہوں کی چال ہے ان سے کسی کو کشٹ نہیں ہوتا"

لکھنؤ میں آریہ برادری

لکھنؤ میں آریہ برادری کو پھر سے بڑے وِستار سے ویدک شکشا پر گیا ہے - جس میں ویدک شکشا ادھیین اور آپس میں پریم - کھان پان اور ویواہ وغیرہ روپ دیا جائیگا - نیم شیگھر پرکاشت ہونگے جن سجنوں کو آریہ برادری میں سمیلت ہونا ہو

۱۹۳۷ء کیلئے دو نادر تحفے!

آریہ ڈائری — و — آریہ کیلنڈر

اس مرتبہ ستمبر ۱۹۳۶ء میں چھپ کر تیار ہو جائیں گے!

آریہ ڈائری میں بہت سی نئی خوبیوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے اور آریہ کیلنڈر کا ڈیزائن بدل کر پہلے سے بہت خوبصورت بنایا جا رہا ہے - بیوپاری لوگ چاہئیں کہ اپنے آرڈر جلد ارسال کر دیں

ایک ڈائری کے خریدار کا نام و پتہ ڈائری پر اور ایک ہزار کیلنڈر کے خریدار کا نام کیلنڈر پر چھاپ دیا جائے گا

نیو کسٹم راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور
۱۲- جولائی ۱۹۳۶ء

ہندوؤں کو مسلمان بنانیکی درپردہ کوشش

برادران وطن سمجھ رہے ہیں۔ کہ چونکہ نئے آئین کے ماتحت انہیں پنجاب کی حکومت میں مخصوص اور مستقل اکثریت حاصل ہوگی۔ اس لئے عملاً صوبہ پر ان کی ہی حکومت ہوگی۔ صوبہ سرحدی میں پہلے ہی انکی حکومت قائم ہے۔ اور بلوچستان کو خود مختاری سے تو رہی سہی کسر بھی نکل جائے گی۔ بیچارے ہندو، سکھ اور عیسائی وہاں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ اس لئے مستقبل میں ان صوبجات میں ان کے ساتھ کیا بنے گی؟ اس کے نشانات ابھی سے مل رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر تمام ہندوستان کے نہیں۔ تو کم از کم دہلی سے لیکر پشاور تک کے کچھ مسلمانوں نے ابھی سے یہ تہیہ کر لیا ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح سے غیر مسلموں خصوصاً ہندوؤں اور سکھوں کو ہر طرح نیچا دکھایا جائے۔ ان کی تہذیب۔ تمدن اور مذہب کو ملیا میٹ کیا جائے۔ اور انہیں جہاں تک ہو سکے مسلمان بنا کر اس پاکستان میں سے غیریت کا عنصر ہی دور کر دیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہم مسلمان دوست طرح طرح کی چالیں چل رہے ہیں۔ کبھی وزیر تعلیم صوبہ سرحدی کی طرف سے ہندی دگورمکھی کش سرکلر جاری ہوتا ہے۔ ہندو اور سکھ بہتیرا چیخ چلا چکے ہیں۔ کہ ہماری تمام سبھیتا اور کلچر کا انحصار ہمارے لٹریچر پر ہے۔ اگر ہمارے لڑکے اور لڑکیاں ہندی دگورمکھی سے محروم رکھے جائیں گے۔ تو ان میں لامذہبیت آجائے گی۔ لیکن — "صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانہ میں" والا حال ہے۔ اب معاصر "فرانٹیئر سپوک" مورخہ ۷ جولائی سے پتہ لگا ہے۔ کہ اسی صوبہ سرحدی میں اشاعت اسلام کرنے اور ہندوؤں اور سکھوں کے بچوں کو "مشرف بہ اسلام کرنیکے لئے ایک اور عجیب مگر درپردہ چال چلی گئی ہے۔ لڑکیوں کو ہندو دھرم سے ناواقف رکھنے کے لئے پہلے ہندی گورمکھی کھانک سرکلر جاری کیا گیا تھا۔ اب ہندو اور سکھ لڑکوں کی طرف نظر التفات ہوئی ہے۔ اور مذکورہ بالا سرکلر سے جو خطرہ ۵ سال بعد رونما ہونیکا اندیشہ تھا۔ لڑکوں کی صورت میں وہ ابھی سے آنکھیں دکھلانے لگا ہے۔ معاصر مذکور لکھتا ہے۔ کہ ضلع پشاور میں ڈسٹرکٹ بورڈ سکول ہیں جنمیں مسلمانوں کے ساتھ اقلیت یعنی ہندوؤں اور سکھوں کے بچے بھی تعلیم پاتے ہیں۔ لیکن اب ان سکولوں کے نصاب تعلیم میں تبدیلی کرکے مسلمانوں کی مشہور تبلیغی سوسائٹی انجمن حمایت اسلام لاہور کا مرتب کردہ نصاب تعلیم جاری کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ ہندو اور سکھ اقلیت میں ہیں۔ لیکن آخر سکولوں پر ان کا بھی کچھ حق ہے۔ ان سکولوں کی پوزیشن بھی وہی ہے۔ جو گورنمنٹ سکولوں کی ہے۔ لیکن اب انجمن مذکور کی جو تیار کردہ کتابیں ان سکولوں میں رائج کی گئی ہیں۔ وہ خالص اسلامی تعلیم اور اسلامی جذبات سے بھری ہیں۔ مثال کے طور پر اردو کی تیسری کتاب کو لیں۔ اس میں کئی نعتیں (یعنی حضرت محمد صاحب کی تعریف) درج ہیں۔ جو مسلم طلباء کے ساتھ ہندو، سکھ اور عیسائی لڑکوں کو بھی پڑھنی اور بعض اوقات خوش الحانی سے گا کر سنانی پڑتی ہیں۔ ان میں سے صرف ایک نعت کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ لکھا ہے ؎

محمدؐ کی مداح دنیا ہے ساری — محمدؐ کا وصاف عالم ہے سارا
محمدؐ نے دنیا کے بت توڑ ڈالے — ہوا بت پرستوں کا دل پارا پارا
نہیں جو کہ پیرو محمدؐ کے گھر کا — وہ پھرتا رہا در بدر مارا مارا
محمدؐ کا رستہ نہ چھوڑو عزیزو — وہی رہنما ہے ہمارا تمہارا

کیا ان سکولوں میں بت پرست ہندوؤں کے لڑکوں کو تعلیم حاصل کرنیکی ممانعت ہے؟ اگر نہیں۔ تو کیوں نصاب تعلیم میں ایسے شعر درج کرکے ان کے مذہب کی توہین کی جاتی ہے۔ ہم خود بت پرست نہیں۔ لیکن ہم اسے حد درجہ کی کمینگی سمجھتے ہیں۔ کہ تعلیم کے پردہ میں کسی کے دین و ایمان پر حملہ کیا جائے۔ وزیر تعلیم صوبہ سرحدی کو پورا حق حاصل ہے۔ کہ وہ مسلم بچوں کے لئے ایسی ریڈروں سے بھی بڑھکر اشاعت اسلامی کتابیں مقرر کریں۔ لیکن برائے خدا وہ خود ہی انصاف سے سوچیں۔ کہ وہ ہندو، سکھ اور عیسائی بچوں کو ایسی کتابیں پڑھنے کے لئے کیسے مجبور کر سکتے ہیں؟ اسی طرح جو تھی کتاب میں "میرے عقیدے" کے عنوان سے ایک مضمون ہے۔ اس میں اس بات پر خدا کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ کہ اس نے "مجھے" رسول کی امت میں پیدا کیا۔ نیز مرنے کے بعد عذاب قبر۔ بہشت دوزخ وغیرہ کی تعلیم دی گئی ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ انگریزی گورنمنٹ کے ہوتے ہندوؤں کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ جب خالص اسلامی حکومت ہوگی۔ تب نہ معلوم کیا ہوگا؟ ڈسٹرکٹ بورڈ سکولوں کے مسلم ہیڈ ماسٹر کے متعلق اخبارات میں چرچا ہو رہا تھا کہ وہ مسلم طلباء کے ساتھ ہندو اور سکھ لڑکوں کو بھی نماز سکھلانا اور پڑھوانا تھا۔ اطلاعاً معلوم ہونے پر انہوں نے اپنے بچے سکول سے اٹھا لئے۔ اب مسلمان ریڈیو براڈ کاسٹنگ کو بھی اشاعت اسلام کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ پشاور کے سنٹر سے رمضان کے دن اس میں قرآن خوانی ہوتی ہے۔ اور نعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اب پراونشل ہندو لیگ کے صدر مسٹر موٹک نے اس امر کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ کہ دہلی براڈ کاسٹنگ سٹیشن کو مذہب اسلام کی اشاعت کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ چند دن ہوئے۔ ایک مسلمان نے براڈ کاسٹنگ کے لئے ایک نظم دی تھی۔ جس کا پہلا مصرعہ یہ تھا ع

"ہے فرض ہر بشر کا محبت رسولؐ کی"

پچھلے دنوں خواجہ حسن نظامی اس سٹیشن پر جنوں اور بھوتوں اور قرآنی آیات کے ذریعہ ان کے علاج کی کہانیاں سناتے رہے ہیں۔ غرضیکہ یہ سب چالیں اس لئے چلی جا رہی ہیں کہ کسی طرح پاکستان کے راستہ سے ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائیوں کا کانٹا نکال دیا جائے۔ اور خالص اسلامی حکومت قائم کی جائے۔ دیکھیں ہندو اور سکھ کب خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنے گھر کی سدھ لیتے ہیں۔ حالات سخت تشویش انگیز ہیں۔ ہمارا کام بتانا تھا۔ ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔ اب آگے وہ جانیں اور ان کا کام۔

مسلمانوں کی شورش پسندی

ہمیں افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کی شورش پسندی کی عادت میں اصلاح ہوتی نظر نہیں آتی۔ چونکہ دیگر اقوام اور مذاہب کے لئے ان کے دل میں کینہ اور بغض کے جذبات بھرے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ ان کے اظہار کے لئے خفیف سے خفیف بات کو بہانہ بنا لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر پچھلے دنوں قصور میں ایک نو مسلم (جو پہلے ہندو تھا) اپنے لڑکے کو ملنے کے لئے گیا۔ وہاں سے آریہ سماج مندر میں گیا۔ اس وقت آریہ سماج کا ساپتاہک ست سنگ ہو رہا تھا۔ کسی مسلمان نے اسے مندر میں آتے دیکھ لیا۔ بس پھر کیا تھا مسلمانوں نے سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہو کر سماج مندر پر دھاوا بول دیا۔ بیچاری آریہ استریوں نے اس جم غفیر کو دیکھ کر اندر سے دروازے بند کر لئے۔ آخر پولیس نے آکر معاملہ رفع دفع کرایا۔ اب "زمیندار" وغیرہ اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ آریوں نے اس نو مسلم کو حبس بے جا میں رکھا ہوا تھا۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ یہ لوگ شورش پسندی سے باز نہیں آتے۔ نہ معلوم ان کے دل میں کیا ہے؟

اسی طرح ایک اور خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ سری نگر میں آریہ سماج مہاراج گنج کے مندر میں ایک اپدیشک ویدک سدھانتوں کے متعلق ویاکھیان دے رہا تھا۔ کہ مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہو کر مندر میں آ گھسے۔ اور آریوں۔ ہندوؤں اور ان کے بزرگوں کے خلاف دشنام دہی اور بد زبانی شروع کر دی۔ ہم مسلم لیڈروں سے پوچھتے ہیں۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا یہ لوگ آنے والی مسلم حکومت کا (جو نئے آئین کے ذریعہ عملاً صوبہ میں قائم ہونیوالی ہے) قبل از وقت نمونہ دکھانا چاہتے ہیں؟ اس کی ترجمانی کی ضرورت نہ تھی۔ سابقہ تاریخ کے صفحات اس کے بخوبی شاہد ہیں۔ کاش وہ ملک پر رحم کریں۔ اور اسے فتنہ و فساد سے پاک کرنے میں مدد دیں۔

۱۲۰۰- اچھوتوں کے مسلمان ہونیکی بڑ

مسلمان بے پر کی اڑانے اور کوے کے پر کی کوڑیوں کی قطاریں بنانے کے فن میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ پچھلے دنوں مہاتما گاندھی کے فرزند ہیرالال گاندھی جو اپنی بے راہ روی اور ناخلفی کے لئے کافی سے زیادہ بدنام ہے۔ اپنی خاص در خاص اغراض کی وجہ سے اسلام کیا قبول کیا۔ مسلمانوں میں مسرت و انبساط کا ایک بے پناہ طوفان پھوٹ پڑا۔ مسلم اخبارات نے کالم کے کالم سیاہ کئے۔ بڑے بڑے مسلم اکابرین کی زبانیں اظہار مسرت کرتے کرتے لال ہو گئیں۔ مسلم امراء ہیرالال کو اپنانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں مصروف ہو گئے۔ کسی نے اسے حج کے ثواب سے بہرہ اندوز کرنے کے لئے اپنی تھیلی کا منہ کھول دیا۔ کسی نے لیجسلیٹو اسمبلی کا ممبر بنانے کی پیشکش کر دی۔ چونکہ مسلم دنیا میں اس قسم کا زوردار تلاطم آیا ہوا تھا۔ اس لئے کسی دور اندیش مسلمان نے اس ضرب المثل پر عمل کرتے ہوئے کہ "جب لوہا گرم ہو۔ تبھی چوٹ لگانی چاہیئے۔ مسلم اخبارات میں یہ گپ ہانک دی کہ ایک شخص پنڈت جناردھن ہیرالال گاندھی کو دوبارہ ہندو بنانے کی ترغیب دینے کے لئے گیا۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ ہیرالال کو ہندو بناتا۔ وہ خود مسلمان ہو گیا۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کے ساتھی ۱۲۰۰ اچھوت بھی مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ ہم حیران تھے۔ کہ ایک برہمن کے ساتھ اچھوتوں کا کیا تعلق؟ وہ اس کے پیرو کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اب سنگھٹن ہریجن سیوک سنگھ کے منتری نے اطلاع دی ہے۔ کہ انہوں نے تحقیقات کرکے معلوم کیا ہے۔ کہ یہ خبر بالکل جھوٹی اور بے بنیاد ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ اچھوت موضع پڑی کے رہنے والے تھے

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اس صوبہ میں ایک کوئی ذکر تک نہیں ہے۔ نہ ہی جبار دھن نام کے کسی پنڈت کا کوئی پتہ ملا ہے۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ کوتاہ اندیش مسلمان کس طرح جھوٹی خبریں گھڑ کر مختلف اقوام کے درمیان بدمزگی پیدا کر رہے ہیں۔ اس سے اسلام کو فائدہ تو کیا پہنچے گا۔ اُلٹی جگ ہنسائی ہوگی :

دونوں میں سے کون سچّا ہے ؟

مرزائی لوگ عیسائیوں اور آریہ سماجیوں پر اُن کی مقدس کتابوں میں تحریف و تبدیلی کے بے بنیاد الزامات لگانے میں سب سے گوئے سبقت لے گئے ہیں۔ لیکن اُن کی اپنی کیا حالت ہے ؟ وہ ذیل کی صرف ایک مثال سے واضح ہو جائے گی :-

مولانا یعقوب علی تراب ایک پرانے احمدی ہیں۔ جنہوں نے مرزا غلام احمد کی ابتدا سے انتہا تک ترقی کے تمام مدارج کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اسی لئے مولانا تاریخ احمدیت کے اعلےٰ ترین مؤرخ خیال کئے جاتے ہیں اور آپ ہی نے مرزا غلام احمد کی سوانح عمری بھی مرتب کی ہے۔ چنانچہ اس سوانح عمری میں جس کا نام حیات احمد ہے۔ مولانا پنڈت کھڑگ سنگھ کے متعلق جو اُن دنوں آریہ پنڈت تھا (بعد میں وہ عیسائی ہو گیا تھا) مرزا صاحب کا ایک اشتہار درج کیا ہے۔ جس میں مرزا غلام احمد نے یہ نہایت نامناسب اور گندہ الفاظ استعمال کئے تھے۔ کہ :-

"جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے۔ کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں۔ مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے۔ کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ۔ تو جہاں سے نکلے تھے۔ وہیں داخل ہو جاتے ہیں" :

(حیات احمد۔ جلد اول نمبر ۳ صفحہ ۲۵)

یہ الفاظ جنہیں ہم نے نمایاں کر دیا ہے اتنے گندے اور فحش۔۔۔ ہیں۔ کہ کوئی گرے سے گرا ہوا شخص بھی کسی شریف پڑھے لکھے انسان کے لئے استعمال نہیں کر سکتا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ مرزا جیوں کو مرزا کی اس بدزبانی کے متعلق کوئی جواب سوجھ نہیں پڑتا۔ اس لئے اُنہوں نے اُسے الزام سے بچانے کے لئے شرمناک تحریف سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ لاہوری مرزائیوں کے ایک جوشیلے مولوی منظور الٰہی نے اپنی کتاب موسومہ بہ "منظور الٰہی" میں صفحہ ۔۔ پر جہاں مرزا غلام احمد کی یہ تحریر شائع کی ہے۔ وہاں ان الفاظ کو بدل کر یوں درج کر دیا ہے کہ "جس سوراخ سے نکلے تھے اسی میں داخل ہو جاتے ہیں"۔ (؟) ہم حیران ہو جاتے ہیں۔ درج کرتے ہیں

ہم نے مرزا کا اصل اعلان نہیں دیکھا۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ دونوں میں سے کون سچا ہے ؟ لیکن بظاہر مولانا یعقوب علی ہی سچائی پر معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن تاہم ہم چاہتے ہیں۔ کہ کوئی واقفکار شخص مولانا ثناء اللہ وغیرہ اس پر روشنی ڈالیں۔ کہ فی الحقیقت دونوں میں سے کون سچا ہے یعقوب علی یا منظور الٰہی ؟

مسٹر کے ۔ ایل گابا کہاں ہیں ؟

پچھلے دنوں مسٹر کے۔ ایل گابا (سابق کنہیا لال گابا خلف لالہ ہرکشن لال) نے دو موقعوں پر لاہور ہائی کورٹ میں پیش ہونا تھا۔ لیکن آپ دونوں ہی موقعوں پر پیش نہیں ہوئے۔ ایک موقعہ تو وہ تھا۔ کہ جب آپ نے پیپلز بنک کے معاملہ کے سلسلہ میں اپنے بیان کے بارہ میں صفائی پیش کرنی تھی۔ چنانچہ اس کے لئے آپ کی ہی درخواست پر تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ لیکن آپ مقررہ تاریخ پر حاضر نہ ہوئے۔ دوسرا موقعہ اس طرح پیدا ہوا آپ کو ہائی کورٹ نے اپنے بیان پر دستخط کرنے کے لئے طلب کیا۔ آپ اس پر بھی نہ پہنچے۔ تو ہائی کورٹ کی طرف سے آپ کے خلاف ضمانتی وارنٹ جاری کر دیا گیا۔ لیکن عین اُس وقت آپ کی طرف سے ایک وکیل نے پیش ہو کر درخواست گذرانی۔ کہ مسٹر موصوف کے جو مختصر دستخط کا غذات پر موجود ہیں۔ ان کو ہی پورا دستخط تصور کر لیا جائے۔ عدالت نے وارنٹ تو منسوخ کر دیئے لیکن درخواست نا منظور کرتے ہوئے حکم دیا کہ مسٹر گابا ۔ ار جولائی کو حاضر ہو کر اپنے بیان پر دستخط کریں۔ چونکہ مسٹر گابا مقررہ بالا دونوں موقعوں پر حاضر عدالت نہ ہو سکے۔ اس لئے یار لوگوں نے عجیب عجیب خبریں اُڑانا شروع کر دیں۔ "پارس" نے لکھا۔ کہ وہ افغانستان کے راستہ ترکستان چلے گئے ہیں۔ اور اپنی بہر والی کو بھی اور دوسری جائداد بھی فروخت کر گئے ہیں۔ نیز اخبارات میں اُن کی طرف سے یہ اعلان بھی شائع ہوا۔ کہ اب وہ اسمبلی کے لئے اُمیدوار کھڑے نہیں ہونگے۔ اس کی وجہ یہ دی گئی۔ کہ اُنہیں خوف تھا۔ کہ کہیں پیپلز بنک میں غبن کے معاملہ میں اُن کے خلاف بھی مقدمہ نہ چلا یا جائے۔ چنانچہ اس قسم کے حالات نہ صرف دیگر اخبارات میں ہی بلکہ "سول ملٹری گزٹ" جیسے موقر اخبار میں بھی شائع ہوئے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ کابل سے مسٹر گابا کی طرف سے سول کو ایک تار موصول ہوا ہے۔ کہ وہ ترکستان نہیں گئے۔ بلکہ ۔۔۔ تسلیم لے رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ شاید یہ تار کسی دوسرے نے مسٹر گابا کے نام سے دیدیا ہو۔ بہر حال ۔ ار جولائی کو ان تمام افواہوں کا قطعی طور پر فیصلہ ہو جائے گا۔ دیکھیں پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے ؟

یگیہ میں ہنسا کی حمایت !

امرت سر کا سناتنی اخبار "سناتن دھرم پرچارک" بھی عجیب کینڈے کا اخبار ہے۔ اسے جو سوجھتی ہے۔ نرالی سوجھتی ہے۔ اپنی یکم جولائی کی اشاعت میں اس دنیا نوسی معاصر نے دھرم کے نام پر غریب اور معصوم جانوروں کی قربانی کی تائید کی ہے۔ اور اس کے لئے ایسی نفیس دلیل دی ہے۔ کہ اگر سوامی شنکر آچاریہ جی جیتے ہوتے تو ایسی داد دیتے۔ کہ پنڈت ربیا رام جی ایڈیٹر "سناتن دھرم پرچارک" کبھی نے کبھی ایسے بے حال ہو جاتے۔ آپ اس اعتراض کا کہ سناتن دھرم کے نام پر سینکڑوں بے زبانوں کی قربانی ہوتی ہے۔ جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ :-

"دکھ ہے۔ کہ یہ لوگ قربانی یا بلیدان کے بھاؤ کو بھی نہیں سمجھتے۔ خود سوامی دیانند نے لکھا ہے۔ کہ دھرم یا دیوی طاقت کے لئے سب کچھ قربان کر دینا چاہیئے۔ حقیقت رائے نے سر کٹوا لیا۔ اور دھرم کے لئے جان دیدی۔ اسی طرح دھرم یا دیوی طاقت کے لئے اپنے آپ یا کبھی اپنے مہربان یا دھن سے بادھن سے لئے ہوئے جانور اگر بلیدان کئے جائیں۔ تو یہ یگیہ کی ہنسا رہنا نہیں ہے" :

قربان جائیں ایسی دلیل کے۔ کیوں پنڈت جی ! آپ بھی تو ہمارے دیرینہ مہربان ہیں۔ کیا آپ ہمیں اجازت دیں گے۔ کہ ہم آپ کی قربانی دے دیں۔ سوامی دیانند نے تو دھرم کے لئے اپنا آپ قربان کرنے کے لئے کہا ہے۔ اور حقیقت رائے نے بھی اپنی جان دھرم پر قربان کی تھی۔ کیا بکرے کی جان آپ کی جان ہے ؟ ہم تو ایسی بات کہہ کر آپ کی گستاخی نہیں کر سکتے۔ رہا یہ امر کہ دھن سے خریدی ہوئی چیز کی قربانی۔ سو جناب ! کیا کسی کی جان بھی قیمتاً خرید کی جا سکتی ہے ؟ اور پھر اگر قربانی سے کوئی فائدہ ہوتا ہے تو وہ تو بکرے کو حاصل ہوگا۔ آپ کو تو سوائے پاپ کے پھل کے اور کچھ نہیں مل سکتا۔

افسوس ! دنیا کہاں سے کہاں پہنچ رہی ہے۔ اور پنڈت ربیا رام جی کے دھڑے کے سناتنی بزرگ ابھی تک اپنی پرانی گھٹی کھائی اور بھٹی ہوئی ڈفلی بجا رہے ہیں۔ پنڈت جی ! جاگو ! اب سنئے دیانند کی کرپا سے ۔۔۔ جان ۔۔۔ کی تاریکی دور ہو رہی ہے۔ پانچ ہزار برس سو لئے۔ ہو سکتے بہت چکے ہیں۔ کافی سو لئے۔ اور اس عرصہ میں گھر بار سب کچھ لٹوا بیٹھے ہو۔ پرماتما کے واسطے اب تو جاگو :

بال بیواہ کے حق میں ایک عجیب دلیل

آج دنیا بھر میں شاید ہی کوئی مدبر یا بہبود بنی نوع انسان ہوگا۔ جو بال بیواہ کی پرتھا کو انسانوں کے لئے ازحد نقصان دہ نہ سمجھتا ہو۔ لیکن ہمارے ملک کے سناتن دھرمیوں کا دماغ ہی نرالا ہے۔ وہ جو بات کرتے ہیں کمال کی کرتے ہیں۔ چنانچہ سناتنی اخبار "سناتن دھرم پرچارک" کے ایڈیٹر پنڈت ربیا رام عرف مہنت گوکل داس نے بال بیواہ کے حق میں بھی دلیل ڈھونڈ ڈھونڈ ہی نکالی ہے۔ چنانچہ آپ حکیم ارسطو کی قبر پر لات مارتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ :-

"یاد رہے۔ کہ ہندو شادی نفسانی خواہش کا آلہ نہیں۔ یہ ایک دھارمک سمبندھ ہے۔ کہ جو خواہشات نفسانی پیدا ہونے سے پہلے پیدا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر لڑکی اور لڑکے میں نوجوانی اور خوبصورتی کو دیکھ کر جذبہ شادی کے لئے پیدا ہو جاتا ہے۔ تو وہ شادی حیوانی جذبات کی پیداکرتی ہے۔ دھرم آتما اولاد پیدا کرنے کی لڑکے اور لڑکی کو صرف یہ خیال ہو کہ ہم دونو دھارمک بھاؤ سے گرہستی بنتے ہیں" :

("سناتن دھرم پرچارک" امرت سر یکم جولائی)

ہم پنڈت ربیا رام جی سے پوچھتے ہیں کہ دھرم پورک نفسانی جذبات کی سیوا دھرم کی رو سے پاپ ہے۔ اگر ایسا ہے تو تمام سناتنی پاپ کی اولاد ہونے چاہئیں یا نہیں۔ تو پھر اگر نوجوان لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کے جسمانی اوصاف کا بھی ۔۔۔ زندگی بھر کا تعلق جوڑتے ہیں۔ تو یہ امر کونسا پاپ ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ شادی ہونی چاہیئے جب لڑکا اور لڑکی ۔۔۔ سکیں۔ کہ وہ دونو دھارمک بھاؤ سے گرہستی بنتے ہیں۔ سو یہ ۔۔۔ مندرج قابل شادی عمر ۔۔۔ جس کی پنڈت ربیا رام نے ۔۔۔ تائید کی ہے۔ ہرگز اس قابل ۔۔۔ کہ لڑکا یا لڑکی سمجھ سکیں۔ کہ وہ گرہست میں داخل ہوتے ہیں بھاؤ کو بہ سمجھنے کے لئے بھی ۔۔۔ ہونا لازمی ہے۔ پنڈت جی ۔۔۔ آنکھیں کھولو۔ اس وقت ۔۔۔ شہنائی کو کون سنتا ہے ؟

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدجینتی سپتاہ

پروگرام

پراچین ویدک سمے میں ویدوں اور دوسرے ویدک ساہتیہ کے سوادھیائے اور پڑھنے پڑھانے کا وشیش پرچار تھا۔ ویسے تو لوگ ہمیشہ ہی سوادھیائے کیا کرتے تھے۔ کنتو برسات کے موسم میں وید کے سوادھیائے کا وشیش آیوجن کیا جاتا تھا جب جون سے اس وشیش وید پاراین کا آرمبھ کیا جاتا تھا۔ اس کو اپاکرم کہتے ہیں۔ رشیوں کا زیادہ کارگ ہونے کے کارن پیچھے سے اپاکرم کا نام رشی ترپن یا شراونی ہو گیا۔ اس اپاکرم ویدپاٹھ پر آرمبھ ہو کر ساڑھے چار ماہ نیم پورک چلتا تھا۔ اور پورہ ماہ میں ان کا اتسرجن یا سماپتی ہوتی تھی ×

جل وایو کی شدھی کے لئے اس اوسر پر ایک مہان یگیہ بھی ہوتا تھا۔ اور اسی موقعہ پر یگیوپویت بھی تبدیل کر کے نئے پہنے جاتے تھے۔ اور یہ ممکن ہے کہ رشی ترپن یگیہ میں شامل ہونے کی نشانی میں یجمانوں کے ہاتھ میں رکھشا سوتر (راکھی) باندھا جاتا ہو ×

اس تیوہار کو منانے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ہرسال "ویدجینتی سپتاہ" منایا جاتا ہے۔ شراونی سے شروع کر کے کرشن جنم اشٹمی تک ویدجینتی سپتاہ منایا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے ایک پستک نشچت کی جاتی ہے۔ نشچے کیا گیا ہے۔ کہ اس موقعہ پر شری سوامی اچیوتانند جی مہاراج کے بنائے ہوئے رگوید شتک کا سوادھیائے کیا جائے۔ یہ پستک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گرودت بھون لاہور نے اردھ شتابدی کے موقعہ پر پرکاشت کی ہے۔ اور جو ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے مل سکتی ہے۔ اس کا مولیہ ہے۔ لیکن اس موقعہ پر اس کی قیمت آدھی نیچے ہر کر دی گئی ہے۔ یہ رعایت صرف ساون ماس تک ہی رہے گی۔ سبھا نے شراونی سپتاہ میں سوادھیائے کے لئے اسی پستک کو نشچت کیا ہے ×

سپتاہ کا پروگرام :- ۳ اگست کو پراتہ ہر ایک آریہ سجن کو پاریوارک یگیہ کر کے سماج مندر میں جانا چاہئے۔ اور وہاں سے وید پاٹھ کر کے آریہ سماج دیشک سبھا دوارا پرکاشت یہ وید بھگتی صفحہ ۱۰۶ سے ۱۰۹ تک کی پوری ودھی کرنی چاہئے۔ اور پھر ہر روز پراتہ یا شام وید کی کتھا کرنی چاہئے۔ نیچے رگوید شتک کے صفحہ دیکھ کر وید کتھا کا پروگرام دیا جاتا ہے:-

سوموار	۲۰ ساون	مطابق	۳ اگست	صفحہ ۱	سے	۲۰ تک
منگلوار	۲۱ "	"	۴ "	" ۲۱	"	۴۱ "
بدھوار	۲۲ "	"	۵ "	" ۴۲	"	۶۱ "
ویروار	۲۳ "	"	۶ "	" ۶۱	"	۸۱ "
شکروار	۲۴ "	"	۷ "	" ۸۱	"	۱۰۱ "
سنیچروار	۲۵ "	"	۸ "	" ۱۰۱	"	۱۲۰ "
اتوار	۲۶ "	"	۹ "	" ۱۲۱	"	۱۳۹ "
سوموار	۲۷ "	"	۱۰ "	" ۱۴۰	"	۱۵۰ "

اس کتھا کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے ۱۰ اگست کو شری کرشن جنم اشٹمی کو بڑے اُتساہ سے منانا چاہئے۔ شری کرشن جی کے جیون کا لوگ سوادھیائے کریں۔ اور ان کے جیون کے سمبندھ میں ویاکھیان دیں ×
ویدجینتی سپتاہ کے اوسر پر جہاں ویاکھیانوں اور کتھا دوارا پرچار کیا جائے۔ وہاں ٹریکٹوں اور پستکوں دوارا بھی وید پرچار کرنا چاہئے۔ سبھا ہر ماہ نئے سے نئے ٹریکٹ پرکاشت کرتی ہے۔ اور پستکیں بھی بھیجتی ہے۔ جن سجنوں کو ضرورت ہو۔ وہ سبھا کے ساہتیہ وبھاگ سے ٹریکٹ اور پستکیں طلب کریں ×

وید پرچار کے لئے دھن سنگرہ :- اس موقعہ پر جہاں لوگ ویدوں کا خود سوادھیائے کریں۔ وہاں دوسروں تک وید پرچار کے سندیش کو پہنچانے والی سنستھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وید پرچار وبھاگ کو بھی مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ سبھا نے آدیش دیا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ کو اس موقعہ پر ایک ایک روپیہ وید پرچار وبھاگ کے لئے دینا چاہئے۔ وہ آریہ سماج دوارا بھیجیں یا براہ راست سبھا کو بھیج دیں۔ سبھاؤں کو چاہئے۔ کہ جو دھن اس سلسلہ میں اس دن جمع ہو اسی دن دفتر سبھا میں بھیج دیں ×

پرتی ندھی ممبروں کا کرتویہ :- سبھا کے پرتی ندھی ممبروں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ جیسا کہ جنرل اجلاس بتاریخ ۲۳-۲-۱۹ میں پاس ہوا ہے۔ کہ ہر ایک پرتی ندھی ممبر کو اپنی سماج کے نام تکے دھن کے علاوہ کم سے کم ۲/۵۱ روپے ہر سال اپنے پاس سے یا اکٹھے کر کے وید پرچار فنڈ میں دیا کریں۔ اس کے مطابق نویدن ہے۔ کہ پرتی ندھی ممبر اپنا اپنا حصہ اپنے پاس سے یا ان سات دنوں میں دھن اکٹھا کر کے اس موقعہ پر بھیجکر کرتاریو کریں۔ آپ نشکسم بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس ویدپرچار کو سپھلتا اور اُتساہ سے منانے کے لئے پریتن کریں ×

ٹھیک ہے سناتنی گرنتھوں میں جو یہ لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی شودر وید منتر سن لے۔ تو اس کے کان میں سکہ پگھلا کر ڈال دیا جائے۔ اور اگر وہ وید منتر پڑھ لے۔ تو اس کی زبان کاٹ دی جائے۔ یہ سب احکام سناتن دھرم کی محبت کے ہی مظہر ہیں۔ اور جو اچھوت عیسائی یا مسلمان ہو رہے ہیں۔ وہ بھی کہتے ہونگے۔ کہ چونکہ ریفارمر لوگ ہم سے چھوت چھات دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم عیسائی یا مسلمان ہونے لگے ہیں ؟

لو سنو! کوئی تو عقل کی بات کیا کرو۔ تمہارا ناواجب اور شرمناک سلوک ہی تو یہانتک نوبت پہنچا ہے۔ لیکن افسوس تم ابھی تک سمجھنے میں نہیں آئے۔ پرماتما ہندو جاتی پر رحم کریں ×

اسلام میں تصویر کشی کیوں حرام ہے ؟

ایک صاحب مولانا محمد احمد نے مدرسہ سراہر ضلع اعظم گڑھ سے ایک مضمون "بت پرستی کی ابتدا اور مسئلۂ تصاویر" کے عنوان کے ماتحت معاصر "اہلحدیث" امرتسر میں شایع کرایا ہے۔ جس کے دوران میں تصویر کشی کی ممانعت کی اصلی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ تصویر بنانا اس واسطے ممنوع ہے۔ کہ:-

"تصویر کے بنانے والے اپنے آپ کو خدا کی طرح خالق سمجھنے لگتے ہیں۔ انہیں دعوی ہو جاتا ہے۔ کہ جس طرح خدا مخلوق کو پیدا کر سکتا ہے۔ ہم بھی ان کو وجود میں لا سکتے ہیں" ×

لیکن مولانا صاحب کو سوچنا چاہئے۔ کہ اس طرح تو انسان کے لئے اولاد پیدا کرنا بھی ممنوع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مصور بیچارہ تو محض ایک بے جان تصویر ہی بناتا ہے۔ یہ جاندار بولتی چالتی کھاتی پیتی مخلوق پیدا کرتے ہیں۔ ہم حیران ہیں۔ کہ اس میں قباحت ہی کیا ہے۔ قرآن میں خود خدا نے اپنے علاوہ دیگر خالقوں کی ہستی کا اقبال کیا ہے۔ چنانچہ قرآن میں لکھا ہے۔ "اللہ احسن الخالقین" یعنی اللہ بہتر ہے تمام خالقوں میں سے۔ کیا مولوی صاحب یہ بتلانے کی کرپا کریں گے۔ کہ اگر اس آیت میں دیگر خالقوں سے مراد انسانوں اور مصوروں سے مراد نہیں تو وہ اور کون سے خالق ہیں۔ جن سے اللہ بہتر ہے ؟ کاش! مولوی لوگ تدبر سے کام لیں۔ اور محض اوہام باطلہ کی وجہ سے دنیا کو فنون لطیفہ سے محروم نہ رکھیں ×

کاش یہ اپنی آنکھ کا شہتیر بھی دیکھیں

مقامی مسلم معاصر "احسان" کے ایک نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ "کہ ضلع مظفر گڑھ میں اغوا کی وارداتیں کثرت سے ہو رہی ہیں۔ چنانچہ عورتوں کو اغوا کر کے منٹگمری میں عیسائی بنایا جا رہا ہے۔ موجودہ سال میں ۲۰۰ مغویہ عورتوں کو ضلع ہذا سے اغوا کر کے عیسائی بنایا جا چکا ہے"۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے۔ "کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا۔ تو ضلع ہذا میں مسلمانوں کے لئے بہت دشواریاں پیدا ہو جائیں گی۔ اسمبلی کے مسلم ارکان کا فرض ہے کہ وہ ایسے دھوکہ بازی سے مذہب تبدیل کرانے والوں کے لئے کوئی خاص قانون پاس کرائیں"۔

ہم دھرم کے معاملہ میں ہر قسم کے مکر و فریب۔ ترغیب و تحریص اور دھوکہ دہی کو جرم بلکہ اشد ترین جرم سمجھتے ہیں۔ لیکن نامہ نگار نے عیسائیوں کی دھوکہ دہی کا کوئی واقعہ درج کئے بغیر ہی ان پر الزام لگا دیا ہے۔ یہ الزام کہاں تک درست یا غلط ہے ؟ اس کا جواب عیسائی خود ہی دیں گے۔ اور وہ ہی بہتر طور پر دے بھی سکتے ہیں۔ مگر ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ انہیں عیسائیوں کی آنکھ کا معمولی تنکا تو نظر آ گیا ہے۔ کاش! انہیں ان مسلم مبلغوں کی آنکھ کا شہتیر بھی نظر آ جاتا۔ کہ جو اچھوت اور دلت ہندوؤں میں تبلیغ کرتے ہوئے ہر قسم کے مکر و فریب۔ تحریص اور ترغیب سے کام لیکر انہیں اپنے دین و دھرم سے ورغلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس ایسی بہت سی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ کہ مسلمان مبلغ اچھوتوں کو کہتے ہیں۔ کہ عنقریب پنجاب میں مسلمانوں کی حکومت ہونے والی ہے۔ بہتر ہے ابھی سے مسلمان بن جاؤ۔ فائدہ میں رہو گے۔ وغیرہ وغیرہ محض تعداد بڑھانے کے لئے دھرم کو آڑ بنانا سخت کمینہ فعل ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ تمام مذہبی انجمنیں خواہ وہ عیسائی ہوں۔ یا مسلم یا غیر مسلم۔ اس سے اجتناب کریں ×

کیا سناتن دھرم کی محبت یہی ہے ؟

مقامی معاصر "سناتن دھرم" پرچارک آریہ سماجیوں اور دیگر ریفارم سوسائٹیوں کو جو اچھوت ادھار کے نیک کام میں بڑی سرگرمی سے لگی ہوئی ہیں۔ مخاطب کر کے لکھتا ہے:-

"یقین رکھئے۔ کہ آپ لوگوں نے خواہ مخواہ سناتن دھرمی سدھانتوں پر نشتر چلا کر اچھوتوں کو خراب کیا۔ اور آج جو اچھوت مسلمان عیسائی وغیرہ ہو رہے ہیں۔ اس کی ساری ذمہ داری آپ لوگوں پر ہے...... سناتن دھرم تو کسی سے نفرت نہیں سکھاتا"۔

eGangotri Gyaan Kosha

واقعاتِ حاضرہ پر دلچسپ مختصر نوٹ

"مسلمان کافر"

مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار "اہلحدیث" سے کسی سائل نے فتوے طلب کیا۔ کہ "ایک شخص زید نامی کلمۂ محمدی کا پابند ہے۔ شرک و بدعات سے متنفر ہے۔ توحید و رسالت کا پابند ہے۔ مگر نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ آیا وہ مسلمان ہے یا نہیں؟"

مولانا نے اس پر جو فتوے صادر فرمایا ہے وہ نہایت دلچسپ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"تارک نماز کے حق میں قرآن و حدیث میں کفر کا لفظ آیا ہے۔ اس لئے وہ مسلمان تو ہوگا۔ مگر بحکم مذکور ایسا مسلمان ہے۔ جس میں کفر بھی ہے" ؎

("اہلحدیث"۔ مورخہ ۳ جولائی۔ صفحہ ۱۳)

یعنی ایسا شخص مسلمان کافر ہے۔ یہ تو وہی بات ہوئی۔ کہ فلاں شخص ہے تو بھلا مانس۔ مگر اس کا چال چلن خراب ہے۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ مذہب اسلام میں محض عقائد کی قدر ہے۔ اعمال کو کوئی نہیں پوچھتا ؎

مسلمانوں کے لئے سونا اور ریشم پہننا ناجائز ہے

یوں تو مولانا لوگ اسلام کو دینِ فطرت اور دینِ الٰہی بتلاتے نہیں تھکتے۔ لیکن اگر اسلام کے تمام احکامات پر توجہ دی جائے۔ تو وہ انسانی فطرت کے سراسر منافی نظر آتے ہیں۔ مثال کے طور پر گانا بجانا روح کی غذا ہے۔ نظم (کویتا) ادب کی جان ہے۔ اور انسانی تخیّل کی بلند پروازی کا ایک نہایت دلفریب نتیجہ ہے۔ اسی طرح مصوری ایک نہایت دلکش اور منفعت بخش فن ہے۔ اسی وجہ سے انہیں فنونِ لطیفہ کہتے ہیں۔ لیکن اسلام نے یہ تمام کے تمام ممنوع قرار دے رکھے ہیں۔ اسلام کے دینِ فطرت ہونے کا ایک اور ثبوت ہمیں "اہلحدیث" کے تازہ پرچہ سے ملا ہے۔ اس میں ایک سائل نے مولانا ثناء اللہ مدیر "اہلحدیث" سے فتوے طلب کیا۔ کہ کیا مسلمان مردوں کے لئے سونا اور ریشم استعمال کرنا جائز ہے؟۔ مولانا صاحب نے "دینِ فطرت" کی رو سے جواب دیا ہے۔ کہ:۔

"حدیث میں آیا ہے۔ کہ سونا اور ریشم اُمتِ مسلمہ کے مردوں پر حرام ہے۔ عورتوں کو حلال ہے۔ لیکن وہ بھی مولانا کہتے ہیں کہ ان کو پردہ نشینی کا عوض دیا گیا ہے"

("اہلحدیث"۔ ۳ جولائی صفحہ ۱۳)

یاد رکھیے اللہ میاں اسلام نے غریب مسلمان کے حق میں حبسِ دوام کا حکم صادر کر دیا ہے۔ جس سے بیچاریوں کی صحت خراب رہتی ہے۔ اُن کی زندگی ہمیشہ معرض خطر میں رہتی ہے۔ اسی وجہ سے آزاد استریوں کی نسبت اُن میں شرح اموات زیادہ رہتی ہے۔ لیکن اس موت کے معاوضہ میں اُنہیں سونا اور ریشم پہننے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ واہ وا اس فیاضی کے کیا کہنے ہیں۔ دینِ فطرت ہو۔ تو ایسا ہو۔ مسلمان مردوں کو چاہیئے۔ کہ کوئی ریشمی کپڑا نہ پہنا کریں۔ مرزا قادیانی ریشمی آزار بند پہنا کرتے تھے تو اس فتوے کی رو سے وہ کیا ہوئے۔ زیور پہننا بھی حرام ہے مسلمان سب انگوٹھیاں وغیرہ اُتار کر غریبوں میں بانٹ دیں۔ دین پر دنیا کو مقدم نہ کریں۔ بیچارے غریب تو خدا سے خود ہی بخت لینگے ؎

ڈاکٹر عالم کی بلاوجہ مدح سرائی

مسلم اخبارات بے پر کی اڑانے میں خوب ماہر ہیں۔ تِل کا تاڑ اور رائی کا پہاڑ بنانے میں اُنہیں ید طولےٰ حاصل ہے۔ کچھ روز ہوئے۔ ہائی کورٹ لاہور میں ملک برکت علی ایڈووکیٹ نے ایک درخواست پیش کی۔ کہ "مسجد شہید گنج والی جگہ پر سکھوں کو عمارت تعمیر کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ چونکہ سکھوں کے وکیل رائے بہادر بدری داس جی نے اس درخواست کی کوئی مخالفت نہ کی۔ اس لئے ہائی کورٹ نے سکھوں کے نام حکم امتناعی جاری کر دیا۔ اس پر مسلم اخبارات نے اس واقعہ کو بھی ڈاکٹر محمد عالم کو بلا وجہ بانس پر چڑھانے کے لئے استعمال کیا۔ چنانچہ اُنہوں نے لکھا۔ کہ ڈاکٹر عالم کی زبردست تقریر سے ہائی کورٹ نے حکم امتناعی جاری کر دیا۔ اب ملک برکت علی کی طرف سے ایک بیان اخبار "سیاست" میں شائع ہوا ہے۔ جس میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ خیر سے ڈاکٹر صاحب تو اس وقت کہ جب یہ درخواست پیش ہوئی تھی۔ ہائی کورٹ میں موجود تک نہ تھے ؎

نارتھ ویسٹرن ریلوے میں تخفیف کا کلہاڑا

ایک تو تعلیم یافتہ لوگوں کو پہلے ہی بیکاری دہ بیروزگاری نے کچومر نکال رکھا ہے۔ اس پر مزید غریب کلرکوں کو بیکاری کی فہرست میں داخل کرنے لگا ہے۔ ریلوے یونین کو جب اس کا پتہ لگا تو انہوں نے ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے سے درخواست کی۔ کہ مہاراج اَن مول غریبوں کے خون سے ہاتھ رنگتے ہو۔ بیچارے پڑھے لکھے مفلسوں کے لئے پہلے ہی زمانہ بڑا نازک ہو رہا ہے۔ بھوکوں کی تعداد میں اضافہ نہ کریں"۔ مگر جواب ملا۔ کہ آخری فیصلہ ہو چکا ہے۔ تخفیف ہوگی۔ اور بیچ کھیت ہوگی"۔

کر لو مہاراج تخفیف۔ لیکن کاش غریبوں کی بھی سُن لو۔ اگر نکالنا ہی ہے۔ تو بڑی بڑی تنخواہ والے دو چار افسروں کو نکال دو۔ کیونکہ جتنی بچت افسروں کی تکلیف سے ہو جائے گی۔ اُتنی غریب بیس کلرکوں کی روزی کے خون سے نہ ہوگی۔ اگر اس پر بھی کام نہ چلے۔ تو غریبوں کو انتہائی سزا دینے کی بجائے اُن کی تنخواہوں میں کچھ تخفیف کر دی جائے بس۔

"آپ بھی راضی رہیں راضی رہیں خدام بھی"

کانگڑہ کو عیسائی پرچیوں کو بچاؤ

ضلع کانگڑہ ایک مشہور ہندو ضلع ہے۔ اس کی کل آبادی ۹ لاکھ ہے۔ جنمیں سے ایک لاکھ ہری جن ہیں۔ آج کل چونکہ ڈاکٹر امبیدکر جیسے نادان دوستوں کی وجہ سے ہریجن لاوارث مال بن رہے ہیں۔ اس لئے تمام غیر مذاہب والے اُنہیں ہڑپ کرنے کے لئے منہ کھولے پھر رہے ہیں۔ مسلمان تو جو کچھ کر رہے ہیں کر ہی رہے ہیں عیسائی بھی ان لوگوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں چنانچہ انکے کئی مشنری مختلف علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ کیتھولک مشن نے علاقہ کانگڑہ کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اور پورے زور کے ساتھ پراپیگنڈا میں مصروف ہیں۔

ہم ہندوؤں سے کہتے ہیں۔ بھائیو! ابھی وقت ہے۔ جاگو۔ اور اپنے بھائیوں کی سُدھ لو۔ اگر تمہاری غفلت کی وجہ سے جاتی مالک کے یہ لال غیروں کی گود میں چلے گئے۔ تو تمہاری قومی کشتی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ اور:۔

"اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبو گے سارے"

حظ و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

کیا یہی اُردو ہندوستان کی عام زبان بنیگی؟

مسلمانوں کی طرف سے آئے دن اخبارات میں اور تقریروں کے ذریعہ پراپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ اُردو۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہے۔ اور ہندوستان کے ۸۰ بلکہ ۹۰ فیصدی لوگ اسے سمجھتے ہیں۔ یہ دعوےٰ سراسر باطل ہے۔ ہندوستان کے تمام حصوں میں بولی جانے والی زبان کا نام ہندی ہے۔ جو اُردو کی ماں ہے۔ لیکن اب مسلمان اردو کو ہندی کی بیٹی کی بجائے عربی اور فارسی کا بیٹا بنانے کے درپے ہیں۔ مثال کے طور پر مورخہ ... مسلم اخبار "احسان" کے پہلے صفحہ پر یہ سُرخی ہے:۔

"لیگ اسمبلی میں الحاق کی عقوبات ..."

اسی طرح "زمیندار" مورخہ ... جولائی کی اور سُرخی ہے:۔

"فرانس انتداب واپس لے رہا ہے"

اب عام ہندوستانی نہیں بلکہ اچھے پڑھے لکھے بھی یہ نہیں سمجھ سکیں گے۔ کہ "انتداب" کیا بلا ہے۔ ہم مانگتے ہیں کہ مسلمان بدستور اردو میں ایسے ہی مشکل الفاظ ٹھونستے رہیں۔ تاکہ عام لوگ جن میں مسلمان بھی ہوں گے۔ اسے منہ لگانا چھوڑ دیں۔

کنیا کیلئے وَر کی ضرورت

ایک سولہ سالہ سوشیل گھر کے کام کاج سے واقف لکھی پڑھی کنیا کے لئے یوگیہ براہمن وَر کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ۔ ویدک دھرمی برسر روزگار اور اخلاقِ حسنہ کا مالک ہو۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کیجئے:۔

"ر" معرفت مینیجر "آریہ مسافر"

ضرورت ہے

ایک برسر کار نوجوان اگروال لڑکے (جس کی آمدنی بذریعہ دوکانداری ... روپیہ ماہوار ہے) ایک ... کنیا جو خانہ داری سے واقف ... پندرہ سولہ سال ہو۔ کی ضرورت ... اگر کنیا بال ودھوا خاندانی ... کوئی ہرج نہیں ہے ؎

مینیجر "آریہ ..."

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دسہرہ کے دن مجھ سے کسی نے اپنی بھنگ پی لینے کے لئے کہا تھا۔ میں نے کیوں بھنگ پی لی۔ جو کیوں منظر دیکھنے کے لئے گیا۔ جو پھر کبھی دیکھ نہیں سکتا۔ وہاں میں نے کیا دیکھا؟ یہ اندرجال کس نے دکھایا؟

میں نے دیکھا۔ کال کا پرواہ بڑے پربل ویگ سے وشو برہمانڈ میں چل رہا ہے۔ میں بھی اسی میں چھوٹی سی ڈونگی پر بیٹھا ہوا ہوں۔ دیکھا۔ اننت اپار اندھکار ہے۔ اس پرواہ میں آندھی سے بڑی بڑی لہریں اٹھ رہی ہیں۔ بیچ بیچ میں اجول نکھشتر کبھی دکھلائی پڑتے ہیں۔ کبھی چھپ جاتے ہیں۔ اور پھر کبھی نکل آتے ہیں۔ میں اکیلا ہی ہوں۔ اکیلے ہونے سے ڈر معلوم پڑنے لگا۔ بالکل ہی اکیلا ہوں۔ ماتا بھی پاس نہیں۔ ماتا ماتا۔ کہہ کر پکارتا ہوں۔ میں کال ساگر میں ماتا کو کھوجنے آیا ہوں۔ ماتا کہاں ہے؟ کہاں میری ماتا! کہاں ہو میری جننی بھارت ماتا؟ اس گھور سے سمندر میں کہاں ہو تم؟

سہما سو گیہہ باجوں کے شبد سے کان بھر گئے۔ آکاش منڈل پراتہ کال کے سمے طلوع آفتاب کا منظر نہایت دلفریب تھا۔ رشمی پھیل گئی۔ شیتل مند پون چلنے لگی۔ لہریں سیتہ ہو دسطح آب پر سے میں نے دیکھا۔ سورن نرمتی سنتمی کی پرتیما منتر دولتوں کی شوبھا سے شوبھا یمان ہے۔ جل میں ہنستی ہے۔ ہنستی ہے۔ یہ کیا ہے ماتا!

یہی ماتا ہے! پہچان۔ یہی میری جننی جنم بھومی ہے! یہ مٹی کی اننت رتن دھارنی اس سمے کال کی کوکھ میں ڈوبنے چلی ہے۔ بہو مشت دس بھجی ہیں دس دشائیں ہیں۔ چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ ان بھجاؤں میں مختلف ہتھیار دکھائی پڑتے ہیں۔ وہ ہی طرح طرح کی شکتیاں ہیں۔ پیروں کے نیچے شترو پڑا ہے۔ چرن آشرت ویر سنگھ (دشمن) ..... نہیں دیتا۔ یہ مورتی اس سمے نہیں دیکھوں گا۔ آج بھی نہیں دیکھوں گا۔ کال ساگر کے پار ..... ایک دن ضرور ..... ہو کر اس کال ..... اشٹ شستر دھارنی ..... بھگوتی بھارت ماتا کی ..... دیکھا پرتیما کی دائیں ..... لکشمی اور بائیں طرف ودیا ..... ساتھ میں بل روپی ..... روپی گنیش جی براجمان ..... کہاں سے پھول مل گئے۔ ..... کے چرنوں میں پشپانجلی

کہاں ہو میری جننی بھارت ماتا!

(بنگال کے شہرہ آفاق کوی سمراٹ بابو بنکم چندر چٹرجی کے قلم سے)

چڑھائی۔ اور کہا۔ جے سرو منگل منگلے۔ ہمارے سب پرو جنوں کو سادھنے والی، سنکھیہ سنتانوں کا پالن کرنے والی۔ ان چاروں دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکھش اور کرم پھل روپ سکھ دکھ کو دینے والی ماتا! میری یہ پشپانجلی گرہن کرو۔ بھگتی۔ پریتی۔ پردرتی اور شکتی آدی پشپوں کو ہاتھ میں لے کر میں یہ پشپانجلی ارپن کرتا ہوں۔ تم اس اننت جل منڈل میں سے نکل کر ایک بار جگت کے اپنے ہیروں کے نکٹ یہ وشو موہنی مورتی پرگٹ کرو۔ آؤ ماتا! نوین رنگ سے رنگی ہوئی۔ نوین بل دھارن کئے ہوئے۔ نوین جوبن سے بھری ہوئی نوین سوپن دیکھتی ہوئی۔ ماتا! آؤ۔ گھر میں آؤ۔ ہم تمہارے پینتیس کروڑ سنتان ایک استھان میں ایک ساتھ اور ہاتھ جوڑ کر تمہارے سندر چرنوں میں ارادھنا کریں گے۔ پینتیس کروڑ کنٹھ سے آکاش منڈل کمپائے ہوئے کہیں گے۔ ماتا۔ جننی۔ اسکے۔ دھاتری۔ دھرتری۔ دھن دھانیہ دھارنی۔ نگیندر بالکے منزت سندری چارو پورن چندر بھالکا بکا ریاں گے۔ سندھو منتھن کارنی۔ شترو دَلوں کو مارنے کے لئے دس بھجاؤں میں دس شستر دھارن کرنے والی۔ اننت شری سمپنا۔ اننت کال ستھائنی۔ ہے اننت شکتی۔ اپنی سنتانوں کو شکتی دو۔ ہم تم کو کیا کہہ کر پکاریں ماتا؟ ہم ان پینتیس کروڑ مستکوں کو ان چرنوں کے اوپر گرا دیں گے۔ سب مل کر پینتیس کروڑ کنٹھوں سے تمہارا نام ہنکار کریں گے۔ پینتیس کروڑ شریر ارپن کر دیں گے۔ یہ نہ ہو سکے گا۔ تو ستر کروڑ آنکھوں سے تمہارے لئے آنسو بہائیں گے۔ آؤ ماتا! گھر میں آؤ۔ جس کے پینتیس کروڑ بچے ہوں۔ ..... چنتا کاہے کی؟

دیکھتے ہی دیکھتے وہ پرتیما اسی اننت کال سمندر میں ڈوب گئی۔ پھر نہ دیکھ پڑی۔ اندھکار میں آکاش تک وہ ترنگ پورنی جل راشی ویاپت ہو گئی۔ اسی میں سارا وشو سنسار ڈوب گیا۔ تب میں دیا کلتا سے آنکھوں میں آنسو بھر کے ہاتھ جوڑ کر پکارنے لگا۔ اٹھو ماتا! سورن مئی بھارت ماتا! اٹھو ماتا! ہم سپوت ہو کر بھلے راستہ پر چلیں گے۔ تمہارا سراؤ پچار کریں گے۔ اٹھو ماتا! ..... لگ کرنے والی

اب ہم نیچ سوارتھ پرتا چھوڑ کر ماترو بھکت بنیں گے اوروں کا منگل سادھیں گے۔ ادھرم آلسیہ اندریوں کی بھگتی چھوڑیں گے۔ اٹھو ماتا! ہم اکیلے پڑے رو رہے ہیں۔ روتے روتے یہ آنکھیں پھوٹی جاتی ہیں۔ ماتا! اٹھو۔ میا بھارت ماتا!

ماتا نہیں اٹھیں کیا نہیں اٹھیں گی؟

آؤ بھائیو! ہم اس اندھکار سے کال ساگر میں چلو کود پڑیں۔ آؤ ہم سب ستر کروڑ بھجاؤں سے ماتا کی مورتی اٹھا کر پینتیس ۳۵ کروڑ سروں پر لاد کر اپنے اپنے گھر میں لاویں۔ آؤ۔ اندھکار ہے۔ تو ڈر کیا ہے۔ یہ جو نکھشتر بیچ بیچ میں دکھلائی پڑتے ہیں۔ وہ ہی راہ دکھلاویں گے۔ چلو چلو اسنکھیہ بھجاؤں سے اس کال ساگر کو تڑت منتھت و شبت کر کے ہم تیریں گے۔ اس پورن پرتیما کو مستک پر لیویں گے۔ ڈر کیا ہے۔ نہ ہوگا۔ تو ڈوب جائیں گے۔ بنا ماتا کے یہ جیون کس کام کا؟ آؤ پرتیما کو اٹھا لاویں۔ پوجا کی بڑی دھوم دھام ہوگی۔ ہم لوگ اسی ماتری پوجا کے اوسر پر درودھ پکھ کو سنتے کیتکی کے کھڈگ سے ماتا کے آگے بھینٹ چڑھاویں گے۔ پورو سمے کتنے ہی شنکھ بجا کر ماتا کا گون گان کریں گے۔ کتنی ہی شہنا نیں بھیرویں اور سوہنی میں ماتا کی مہما سناویں گی۔ اور ہم آنند ہو کر ناچیں گے۔ بڑی بھاری پوجا کی دھوم ہوگی۔ انیکوں برہمن ودوان جمع ہوں گے۔ اور کہیں گے۔ جے اے اسکے۔ امبا کے۔

کتنے ہی دیسی پردیسی سجی۔ اونچ۔ نیچ سب آکر ماتا کے چرنوں میں پرنام کریں گے کتنے ہی دین دکھی پرساد کھا کر پیٹ پالیں گے۔ کتنی ہی اپسرائیں ناچیں گی۔ گندھرو گائیں گے۔ کتنے ہی کروڑ بھگت گدگد ہو کر پکار بیٹھیں گے ماتا! ماتا!!

آریہ سماج بہادر گڑھ (رہتک) کے سماچار

..... ستسنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ حاضری تسلی بخش ہوتی ہے۔ اس ماہ میں ۵ - ۶ دن تک پنڈت سمیر سنگھ سناتک و پنڈت رام سروپ جی پرچار کرتے رہے ..... سماج مندر کی جگہ جو عرصہ ..... سال سے .....

ایک مسلمان بچے کے عمل سے "تناسخ" کا بیّن ثبوت

سوا مہینہ کی عمر میں زبان پر اللہ اللہ جاری

ایک مولوی اے۔ ایم صاحب بحوالہ اخبار "النجم" لکھنؤ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۳۶ء میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"ہمارے معزز دوست حافظ ادریس احمد صاحب صدیقی صفی پوری مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام لکھنؤ بیان کرتے ہیں۔ کہ تقریباً ۲ ماہ کا عرصہ ہوا میں نے ایک خواب دیکھا۔ کہ میرے گھر کی چھت پر آسمان سے تاروں کا ایک گچھا ٹوٹ کر گر پڑا۔ اس خواب کو دیکھنے کے کچھ روز بعد میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔ جو پیدائشی ختنہ کئے ہوئے تھا۔ پیدا ہونے کے کچھ روز کے بعد میں نے اس کا نام نفیس احمد رکھا۔ اس وقت لڑکے کی نگاہ ٹھہرنے لگی تھی۔ اور وہ ہر چیز کو انتہائی غور سے دیکھتا تھا۔ اور اگر وہ روتا۔ اور کوئی شخص اس کے پاس آ جاتا۔ اور اس کو اپنے ہاتھوں پر ہلانا شروع کرتا۔ تو اکثر وہ بچہ اس شخص کا کپڑا وغیرہ پکڑ لیا کرتا تھا اور جب لڑکے کی ماں اس کو دودھ پلاتی تھی۔ تو پہلے وہ اپنی ماں کی طرف دیکھتا تھا۔ بعد ازاں اپنی ماں کے کپڑے وغیرہ اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر دودھ پینا شروع کرتا۔ بیداری یا نیند کی حالت میں اگر پیشاب یا پاخانہ ہو جاتا۔ تو رونے لگتا۔ اور کبھی ایسے کپڑے پر کہ جس پر پیشاب یا پاخانہ ہو۔ ہرگز نہ لیٹتا۔ بلکہ برابر روتا رہتا تاوقتیکہ وہ کپڑا علیحدہ نہ کر دیا جاتا۔ بسا اوقات اللہ کا نام بلند آواز سے لیتا تھا۔ کبھی کبھی چاند کی طرف بغور دیکھتا۔ اکثر ایک کروٹ سے دوسری کروٹ خود بخود لے لیا کرتا تھا۔ بچہ کی حالت میں زبان اور لبوں کو برابر جنبش دیتا رہتا۔ انتقال کے وقت تک برابر اس کی یہی حالت رہی۔ انتقال سے تقریباً دو گھنٹہ قبل ہر سانس پر اللہ کا نام لینے لگا۔ اور برابر اللہ اللہ کہتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ اللہ کہتا ہوا ایک ماہ پندرہ یوم کی عمر میں اس دنیائے فانی سے ملک جاوید کی طرف پرواز کر گیا"

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ کوئی کام سیکھنے کے بغیر نہیں آتا۔ ..... یہ ہر چیز کو بغور دیکھنا۔ ..... سے پرہیز اور اللہ اللہ بآواز بلند پکارنا اس سوا مہینہ کے بچہ نے کہاں سے سیکھا تھا؟ سوائے اس کے کہ تناسخ کے اصولی حقہ کو تسلیم

شاستر ارتھ

اور

ورشک اُتسو

از شریمان پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

آریہ سماج کے پرچار کا پرکرن دو شبدوں میں پرگٹ کیا جاسکتا ہے۔ اس سمے آریہ سماج کے وارشک اُتسووں اور شاستر ارتھوں کو سنگیت دھرم پرچار کا مکھیہ سادھن سمجھا جاتا ہے۔ ان دو سادھنوں دوارا جنتا پر آریہ سماج کا پربھاو پیدا کرنے کا یتن کیا جاتا ہے۔ پشتر سمے پچھلے ۵۰ ورشوں میں آریہ سماج نے ان سادھنوں دوارا آریہ سماج کے سندیش کو دور دور تک پہنچایا۔ جنتا کو آریہ سماج کی اور آکرشت کیا۔ پرنتو آج ان دونو سادھنوں میں وہ آکرشن اور چمتکار نہیں دکھائی دیتا۔ جو کہ آریہ سماج کے پرارمبھ میں دکھائی دیتا تھا۔ اس کا مکھیہ کارن یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرارمبھ کال کے شاستر ارتھ دھرم پرچار کے لیے کئے جاتے تھے۔ شاستر ارتھ کرنے والے ودوانوں کی خاطر ستیہ تتھا دھرم کی اپیکشا نہیں کرتے تھے۔ اس سمے کے پرتی پکشی بھی آجکل کے پرتی پکشیوں کی اپیکشا ادھک سچے تتھا سرل تھے۔

لیے۔ اس لئے شاستر ارتھ کی شرطوں کا نرنے کرتے ہوئے ایسی شرائط رکھنا چاہتے ہیں۔ جس میں پرتی پکشی کو اپنی سمتی سپشٹ کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ اُسے اس پرکار کے بندھنوں میں تتھا واک چھلوں میں جکڑ دینے کا یتن کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ستیہ نہ کہہ سکیں۔ پہلوانوں کی بھانتی اپنے لئے پرتی پکش کی نیس نیت کرا کر شاستر ارتھ کرنیوالے پنڈت ستیہ کی کیوں پرواہ کریں گے؟ انہیں شاستر ارتھ کو چلائے رکھنا ہوگا۔ آریہ سماج کا سوبھاگیہ ہے۔ کہ ابھی تک اس میں یہ پرتھا پیدا نہیں ہوئی۔ آریہ سماجی پنڈت کر تو یہ بدھی سے شاستر ارتھ کرتے ہیں۔ پرنتو پرتی پکشی کی کونسا تتھا واک چھلوں کے کارن اُنہیں بھی کئی بار مجبوراً ایسی باتیں کہنی پڑتی ہیں۔ جو کہ

سب سے پرتھم سدھار یہی کرنا چاہئے۔ کہ یہ پراجے دفتح و شکست) کے اُدیش سے کئے جانے والے شاستر ارتھ بند کرنے چاہئیں۔ ایسے شاستر ارتھوں کے منتری سویکار نہیں کرنے چاہئیں۔ شاستر ارتھ پنڈتوں میں ہی ہونے چاہئیں۔ اور دونو پکشوں کے پنڈتوں کے پرشن اُتر سمہ پرمان لیکھ بدھ ہونے چاہئیں۔ جنتا میں پہلوانوں کی کشتیوں کے دنگلوں کی بھانتی شاستر ارتھ بند ہونے چاہئیں۔ جنتا کے لیے لیکھ بدھ شاستر ارتھ چھپوا کر

پرتھا جاری کریگا۔ نر اور سمپردائے بھی اس کا انوکرن کریں گے۔ اس لئے میں آریہ سماجوں سے نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس پرکار کی نمائشی جے پراجے (فتح و شکست) کی بھاونا سے پریرت ہو کر کئے جانے والے شاستر ارتھ نہ کیا کریں۔ شاستر ارتھوں کے منتری ملنے پر لیکھ بدھ (تحریری) شاستر ارتھ ... دنگل بند ہو جائیں۔ اور دوارا دھرم پرچار کرنے کے لئے پرتھا شاستر ارتھ کرنے کی پرچلت ہوئے دھرم پرچار کے دوسرے سادھن اُتسو ہیں۔ وارشک اُتسووں کی پرتھا نمائش کا کنارہ ہو گیا۔ تتھا نمائش کی آوشیکتا نہیں۔ آریہ سماج دیکھنے کی آوشیکتا ست سنگ اُتسووں کو وارشک ست سنگ آوشیکتا ہے۔ اردھ شتابدی سماروہ آریہ سمیلن ہوا تھا۔ اس میں وارشک کو وارشک ست سنگ کا روپ دینے کی گئی تھی۔ اس سمے وارشک اُتسو میں من بکھنت پر پورن ہونے ...

۱۔ جو آریہ سماج وارشک اُتسو سال بھر کم از کم ... کرنے چاہئیں۔ ۲۔ ...

کیا آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ سماج ہے

لاہور ۹ ر جولائی ۱۹۳۶ء

پیارے آریہ بھائی! ... [illegible]

آپ کا

[illegible]

ورتن کرنے کی پرتھا چلانی چاہئے۔

پچھلے سپتاہ لاہور چھاؤنی میں آریہ سماج لاہور چھاؤنی اور سناتن دھرم سبھا کی اور سے شاستر ارتھ ہوا۔ اس کے جو سماچار ہم نے سنے ہیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے ہمیں اس بات کے کہنے میں ذرا بھی سنکوچ نہیں۔ کہ ایسے شاستر ارتھو سے دھرم پرچار نہیں ہو سکتا۔ ایسے شاستر ارتھ بازاری تماشا۔ ... کے بھاؤں کو پیدا کرتے ہیں۔ یہ اچھا کرنا کہ سناتنی تتھا عیسائی مسلمان اس پرتھا کو جاری کریں۔ کٹھن ہے۔ یہ لوگ دھرم پرچار کے معاملہ میں آریہ سماج کا ہی انوکرن ... شاستر ارتھ کی

... اُداہرن کے طور پر پرتی پکشی ... کے اصول بیان کرنے پر انہیں بھی دوسرے دھرم اُنویائیوں کو ویسے ہی اصول پر کرن سنانے پڑتے ہیں۔ ابھی تک آریہ سماج اس برائی سے بچا ہوا ہے۔ پرنتو اگر ہم سادھان نہ ہوئے۔ اور جیسے شاستر ارتھوں کی رفتار ہے۔ ...

... کے لئے در ... ہیں۔ سناتنی پنڈت آریہ سماج کو شاستر ارتھ کے لئے منتری ستیہ یا ... کے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنگ لگانے چاہئیں - جو آریہ سماجیں نہ تو ویدک ست سنگ کرتی ہیں - اور نہ سایٔنا ہک ست سنگ - اُن کا وارشک اُتسو منانا محض ڈھونگ اور ناٹیہ ہے - اس لیے بدی ہم وارشک اُتسووُں میں نماٹیل اور ڈھونگ کے اَنش کر کمانا چاہتے ہیں - تو ہمیں آریہ سماجوں میں دَینک تتھا سایٔنا ہک ست سنگ پر زور دینا چاہیے ؛

۲ - وارشک اُتسو کے دنوں میں پرتی دن پراتہ سائینگ دونو سمے سندھیا ہون سمِلت روپ میں ہونا چاہیے - ان دونو کاموں کو بھی اُتسو کے کاریہ کرم کا آوشیک انگ سمجھنا چاہیے اور ان دونو کاموں میں آریہ سبھا سدوں کو سرپریوار شامل ہونا چاہیے ؛

۳ - وارشک اُتسو کے دنوں میں تین سے ادھک ویاکھیان نہیں کرانے چاہئیں - باقی سمے کیرتن پاریوارک ست سنگ آدی کاریوں میں لگانا چاہیے - رات کو انتم ویاکھیان کے بعد بھجن نہیں کرانے چاہئیں - رات کے ویاکھیان سے پہلے ہی بھجن کرانے چاہئیں ؛

۴ - باہر سے آئے ہوئے وِدوانوں تتھا مہاتماؤں کے ویاکھیانوں کے اتِرکت سماج کے سبھا سدوں کو اوسر دینا چاہیے - کہ وہ ان وِدوانوں سے وشیش پرسنگ پر اپدیش پرابت کریں ؛

۵ - ایک ہی شہر میں سمِلت آریہ سماج تتھا سمِلت کمار سبھاؤں میں سے کیول مانیہ آریہ سماجوں کو ہی ویاکھیان پردھان اُتسو کرنے چاہئیں - کمار سبھاؤں کو ویاکھیان پردھان اُتسو کرنے کی بجائے واد وِواد - ویایام سنگٹھن آدی کرم پردھان کاریہ کرم بنانا چاہیے - اُتسو کے دنوں میں آریہ دیویوں کے لئے دھارمک ست سنگ کا وشیش پربندھ کرنا چاہیے ؛

ان پریورتنوں کے کرنے سے آریہ اُتسووں میں اہم سدھار تتھا دھارمک اُتساہ سنچار روپ سے پیدا ہوگا - تتھا شاستر ارتھ اور وارشک اُتسو دھرم پرچار کے کاریہ کے لئے اُپیوگی ثابت ہو سکیں گے ؛

آریہ سماج پارامار ہو ڈچ گائینا میں

"آریہ سماج ستھاپنا دوس" دھوم دھام سے منایا گیا

اگرچہ ڈچ گائینا میں آریہ پرتی ندھی سبھا ڈچ گائینا کے ماتحت بہت سی سماجیں ہیں - اور شریمتی سارودیشک سبھا نے سنسار کی آریہ سماجوں کو "آریہ سماج ستھاپنا دوس" منانے کا پیغام بھیجا تھا - تاہم یہاں خاص حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا - کہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا صرف نام اس اُتسو کو پارامار ہو میں منانے کا انتظام کرے - اور تمام سماجیں اس کام میں سبھا کو سہائتا دیں - چنانچہ ۲۶ - ۲۷ - اور ۲۸ مارچ ۱۹۳۶ء کو یہ شاندار اُتسو منایا گیا - آریہ سماج پارامار ہو کا عالی شان مندر تیار ہو رہا ہے - پہلے خیال تھا - ۲۸ مارچ تک مکمل ہو جائے گا - لیکن چند وجوہات سے ایسا نہ ہو سکا - اس لیے شری مہیدر یانند انادھ آلیہ بھون میں یہ جلسہ کیا گیا - پہلے اس موقعہ پر میلہ لگانے کا ارادہ تھا - مگر موسم برسات کے جلد شروع ہو جانے کے باعث یہ ارادہ ترک کرنا پڑا - اگرچہ بارش ۲۶ - ۲۷ - اور ۲۸ مارچ یعنی جلسہ کے دنوں میں بھی ہوتی رہی - لیکن رشی بھگت آریہ سماجی دُور دراز کی سماجوں سے کشٹ اُٹھا کر بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے ؛

۲۶ مارچ کی شام سے ہی اُتسو کا کاریہ ہون بھجن کے ساتھ آرمبھ ہو گیا - ۲۷ مارچ کو بھی بارش ہوتی رہی - تو بھی رشی دیانند کے بھگتوں کی کافی تعداد بھون میں جمع ہو گئی - ہون اور بھجنوں کے بعد پنڈت ایودھیا پرشاد جی کا عالمانہ ویاکھیان رگوید کے ایک سرسوتی سوکت پر ۲ گھنٹہ تک ہوا - جسے سُننے والے لوگ دنگ رہ گئے - اور اُن کے ہردے میں ویدوں کا گورو اور رشی دیانند کے بنی نوع انسان کے کلیان کے لئے جیون سمرپن کرنے کے بھاو جاگزین ہو گئے - شانتی پاٹھ کے ساتھ صبح کی کارروائی ختم ہوئی - شام کو ہون بھجن اور پرارتھنا کے ساتھ کارروائی شروع ہوئی - اور بعد ازاں کئی مہانو بھاووں کے ویاکھیان ہوئے ؛

اس اپ نویش میں پہلا موقعہ ہے - کہ ایک پرسدھ سناتن دھرمی پنڈت شری پنڈت بھوانی بھیکو جی بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے - اگرچہ اس جگہ سناتنی عموماً آریہ سماجیوں کا بائیکاٹ ہی کیا کرتے ہیں - لیکن پنڈت جی نے کسی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آریہ سماج کے ساتھ

اپنے پریم کا اس طرح عملی ثبوت دیا - آپ پچھلے دنوں بھارت ورش کی یاترا کر کے آئے ہیں - وہاں مہاتما گاندھی سے بھی ملے تھے - اور کلکتہ آریہ سماج کی سلور جبلی میں بھی شامل ہوئے تھے ؛

اس جلسہ میں ایک اور قابلِ ذکر بات یہ ہوئی ہے - کہ اس جگہ ایک اوچیہ کوٹی کے سناتن دھرمی پنڈت سدھالی جی کے بھروسہ پر یہاں کے سناتنی آریہ سماج کے خلاف آیا کرتے تھے - آریہ سماج میں پرویش کیا - دوسری قابلِ ذکر بات یہ ہے - کہ ماتا مہادیوی جی نے جن کے دان سے آریہ سماج کا عالیشان مندر تعمیر ہوا ہے - اس کی رجسٹری سارودیشک سبھا دہلی کے نام کرانے کی آگیا دیدی ہے - زمین کی رجسٹری پہلے ہی سبھا کے نام ہو چکی ہوئی ہے ؛

گورو کل کانگڑی میں داخلہ

گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی ہردوار میں ۶ سے ۸ سال تک کے بالک داخل کئے جاتے ہیں - بہت بار سرپرستوں کے ساتھ ہم سے خط و کتابت شروع کرتے ہیں - جب اُن کا بالک ۹ سال سے بڑا ہو چکا ہوتا ہے - اور قاعدہ کے مطابق داخل نہیں ہو سکتا - میں عام وضاحت کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں - کہ اُن کو اپنے لڑکے کو گورو کل میں داخل کرانے کے لئے اس وقت کوشش کرنی شروع کر دینی چاہیے - جب کہ اس کی عمر ۹ سال کی نہ ہوئی ہو ورنہ انکو مایوس ہونا پڑے گا - کیونکہ لڑکے کے ۹ سال سے زیادہ ہونے کی صورت میں وہ داخل نہ ہو سکے گا - عمر کے متعلق اس قاعدہ میں یہ وچار کام کرتا ہے - کہ گورو کل میں داخل ہونے کے وقت بالک کی عمر ایسی ہو - جس میں اس پر نیا اثر ڈالا جا سکے - نہ کہ اس کی عادت پہلے سے ہی بن چکی ہو - چھوٹے بچوں کی سب طرح سے احتیاط رکھی جاتی ہے - تعلیم کے لئے کسی قسم کی فیس نہیں لی جاتی - سرپرستوں کو صرف پالن پوشن کا خرچ دینا پڑتا ہے - باقی خرچ پبلک چندہ سے چلتا ہے - کورس ہم

ہندوستانی زبان میں سب سے پہلے

اِیشوری گیان کا لطف اُٹھا

چاروں ویدوں کا اُردو انوواد

اُپنشد دھرم بھاشا میں چاروں ویدوں کا انوواد پڑھئے - ادھیاتم گیان کے متلاشیوں کے لئے یہ انوواد رشی دیانند کی شیلی انوسار تیار کروایا جا رہا ہے - اور خوبی یہ ہے - کہ ایسی آسانی سے ایشوری سندیش آپ تک پہنچایا جائے گا جس سے منی لوگ ویدک دھرم کو مارنے کی گنجائش نہیں رہے گی - اس پستک کی بھاشا پر

زبان بے اختیار جھومتی ہے

اور طبیعت مسرور ہو جاتی ہے - ہر ایک آریہ بھائی اور آریہ سماج کو اس کی پرتیاں ادھیک منگوانی چاہئیں - باوجود کافی ضخامت کے پستک کے دام چھ روپیہ رکھے گئے ہیں - ۵۰۰ آرڈر آنے پر مسودہ پریس میں دیدیا جائیگا - اس لئے آپ آج ہی اپنا نام درج رجسٹر کرا لیجئے

پریم چند آریہ سیوک

گورودت بھون لاہور

بیماری کی جڑ مچھر ہے - اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں - ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں ہون دیدک رشیوں سے مہا چین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں - آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے اسے از حد پسند کیا ہے - بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے - پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے - جس کی یہ ایجاد ہے - اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں ؛

پتہ :- مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک سنو ایجنسی شو ترمنڈی لاہور

گورداسپور ڈسٹرکٹ دلت اُدھار کانفرنس بٹالہ کوٹ

مورخہ ۱۷ - ۱۸ - اور ۱۹ جولائی ۱۹۳۶ء کو بٹالہ کوٹ ضلع گورداسپور میں دیانند دلت اُدھار سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے زیر اہتمام گورداسپور ڈسٹرکٹ دلت اُدھار کانفرنس بڑی شان و شوکت سے منائی جائیگی - اس کانفرنس کی صدارت سورگیہ شری پنڈت رام بھجدت جی کے سپتر شری رندھیر جی وکیل فرمائیں گے - کانفرنس کے بعد شری رندھیر جی تمام علاقہ کا دورہ کریں گے - اور گاؤں میں پرچار کریں گے ؛

eGangotri Gyaan Kosha

اسلامی اخبارات کی سیر

مسلمانان فرید کوٹ عقل سے کام لیں

فرید کوٹ میں پچھلے دنوں مسلمانوں نے کچھ شورش پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس پر مہاراجہ صاحب کی طرف سے ایک اعلان کے ذریعہ بتلایا گیا۔ کہ فرید کوٹ دربار ہمیشہ مسلمانوں پر خاص مہربانیت کرتا رہا ہے۔ یہ اعلان درج کر کے ہمارا معاصر "نور" قادیان لکھتا ہے۔ کہ :-

"اگر یہ باتیں صحیح ہیں۔ اور بظاہر کوئی وجہ نہیں کہ صحیح نہ ہوں کہ مسلمانوں کے آباؤ اجداد نے اس تبدیلی پر رضا مندی کا اظہار کیا تھا۔ تو اب اس معاملہ کو ہرگز طوالت دیکر نزاع کا موجب نہیں بنانا چاہیئے۔ اور پھر جبکہ دربار فرید کوٹ ہمیشہ مسلمانوں اور ان کی درسگاہوں سے فیاضی کا برتاؤ کرتا رہا ہے۔ تو فرید کوٹ کے مسلمانوں کو کسی بیرونی انگیخت پر نہیں جانا چاہیئے اپنے نفع نقصان کو خود بہتر سمجھنا چاہیئے"

مسلمانوں کی لغویات

"پرجس نے کہا ہے۔ بالکل سچ کہا ہے۔ کہ مسلمان کے خمیر میں قربانی اور ایثار پڑا ہوا ہے۔ واقعی وہ مسلمان مسلمان نہیں جو اپنے اور اپنے مذہب کے ناموس اور حامیان مذہب کی عزتوں کے تحفظ کا جذبہ کامل اپنے قلب میں موجزن نہیں رکھتا۔ لیکن اب اس کا یہ مطلب بھی نہیں۔ کہ بات بے بات موقع بے موقع بلا دیکھے سنے بغیر سوچے سمجھے فتنوں کی دھکتی آگ اور جبر و تشدد کی تند ہواؤں میں ظاہری طاقت و قوت اسباب و آلات کا انتظام کئے بغیر کود پڑے۔ یہ تو قصداً اپنے کو معرض ہلاکت میں ڈال دینا ہے۔ اس کے لئے تو کسی حکومت کے قانون سے تائید بیش کی جا سکتی ہے۔ اور نہ کوئی شریعت ان لغویات کی اجازت دے سکتی ہے"

("انجم" - ۱۹ جون ۱۹۳۶ء)

خبردار! حکومت کشمیر

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گپ گار د صفا کدل کی مسجدیں فوراً مسلمانوں کے حوالے کر دی جائینگی - ورنہ اسلامیان کشمیر کے جذبات جو ایک عرصہ سے بیدار ی حاصل کر چکے ہیں۔ عمل حقیقت کی صورت اختیار کر کے ...

طرز عمل کی عالمگیر رسوائی کا موجب نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے اثر سے حسب سابق اسلامی پنجاب بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ لہذا حکام ریاست کا فرض ہے۔ کہ عدل و انصاف کی اخلاقی قوت سے مسلمانوں کی مساجد کا تحفظ و احترام کریں۔

("زمیندار" - ۵ جولائی ۱۹۳۶ء)

حضرت پیر جماعت علی شاہ لاپتہ ہیں

کوئی چھ مہینے ہوئے قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت پیر جماعت علی شاہ قبلہ حج کو تشریف لے گئے تھے۔ حج کبھی کا ہو چکا۔ مولانا داؤد غزنوی - مولانا مظہر علی اظہر حج کر کے واپس آ لینے کی کوئی امید نہیں تھی۔ ہندوستان واپس آ گئے اور کئی جلسوں میں تقریریں بھی کر چکے ہیں۔ لیکن پیر صاحب کا کوئی پتہ نہیں۔ اگر کسی بزرگوار کو پیر صاحب کا سراغ معلوم ہو تو از راہ کرم مجلس اتحاد ملت کو تار کے ذریعہ اطلاع دیں۔ بلکہ اگر ممکن ہو۔ تو انہیں لاہور پہنچا دیں۔ کرایہ اتحاد ملت کے دفتر سے ادا کر دیا جائے گا۔ بلکہ حسب استطاعت کچھ زر بیر بطور انعام ان کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

ہاں اگر پیر صاحب نہ آنا چاہیں۔ تو ان کی خدمت میں عرض کر دیا جائے۔ کہ حضور لاہور کے مسلمان آپ کے فراق میں بے تاب ہیں۔ امارت ملیہ کی مسند خالی ہے۔ مجلس اتحاد ملت کے ارکان ایک ایک کر کے اس سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔ پہلے سید حبیب صاحب الگ ہوئے۔ پھر کامریڈ یعسوب الحسن۔ اب سنتا ہے۔ کہ کامریڈ شورش نے بھی استعفیٰ دے دیا ہے۔ خدا کے لئے جلد تشریف لائیے۔ اور امارت کے تخت عظمت پر جلوس فرمائیے۔ ورنہ خدا جانے کیا ہو جائے گا؟

("احسان" ۱۸ جون ۱۹۳۶ء)

ہیرا لال گاندھی

اگر بالفرض مسٹر عبداللہ گاندھی سچے ...

اور مسلمانوں کا اس میں نقصان ہی کیا ہے اگر کچھ متمول مسلمان چند ہزار روپوں سے ان کی مدد کر دیں گے۔ اور اس طرح انہیں دائرہ اسلام میں رکھ کر ان کو اور ان کے اہل و عیال کو اسلامی تعلیمات کا خوگر بنائیں گے۔ تو اس سے مسلمانوں کو کون سا ناقابل تلافی صدمہ پہنچے گا۔ صدہا مسلمان لکھ پتی اپنی دولت کو طرح طرح کے افعال قبیحہ پر پانی کی طرح صرف کرتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک مسلمان اس طرح کا کھیل کھیلے گا۔ تو کیا ہو جائے گا؟

("سرفراز")

آریہ مسافر :- ہیرا لال گاندھی کے عیال و اطفال اس کے پاس نہیں۔ بلکہ مہاتما جی کے پاس ہیں۔ کیونکہ ہیرا لال کی طرح وہ ... بے دین نہیں ہوئے۔ اور نہ ہونگے۔

---

۴۴ اپنی مشہور عالم ایجاد نہیں کی تھی۔ وہ سوچا کرتا تھا۔ وہ ایک غیر معمولی کاہل آدمی تھا۔ دفعتہً اس کے دماغ میں ایک ایسا خیال آ گیا جس نے دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔ کیٹس برطانیہ عظمیٰ کے مشہور ترین شاعروں میں گزرا ہے۔ اس کے متعلق یہ کہنا ایک خوبصورت سی بات ہوگی۔ کہ اس نے اپنی تمام عمر رنگین شاعرانہ تصورات میں کاٹ دی۔ لیکن حقیقتاً ذی علم سوانح نگار کہتے ہیں۔ کہ ایک بار اس نے اپنے مکمل چھ ہفتے گذارے۔ جن میں ذرا دیر کے لئے بھی اس نے پرہیزگاری سے کام نہیں لیا۔ اس کی بدبختانہ عادتیں اس کے ایک بہت ہی مشہور شاعر ہونے میں بہرحال حائل نہیں ہوئیں۔ بیسیوں دوسری مثالیں موجود ہیں کوئی شخص ان سب مثالوں کو پیش نہیں کر سکتا۔ لیکن ان سے بضرور واضح ہوتا ہے کہ تم اس وقت تک ہنستے رہ سکتے ہو جب تک کہ تم مر نہ جاؤ۔

"سرفراز"

پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کا اعلان

لنڈن (بذریعہ ڈاک)۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم کی تاجپوشی کے سلسلہ میں شاہی دربار دہلی موسم سرما میں منعقد ہوگا۔ اور گورنمنٹ ہند کی طرف سے زور دیا جا رہا ہے کہ ... پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی ...

ہر شخص کی قسمت پلٹ سکتی ہے

صرف "محنت اور استقلال" شرط ہے

ہنری فیلڈنگ مصنف "ٹام جونس" ۴۴ برس کی عمر میں اپنے کو ایک ناکام انسان کہہ سکتا تھا۔ لیکن ۴۳ ویں سال میں وہ ایک مشہور اور انتہائی دولتمند شخص تھا۔ ایک نوجوان کی حیثیت سے وہ اپنے سرمایہ کی آخری پائی تک صرف کر چکا تھا۔ اور اس کے علاوہ قرض بھی لے چکا تھا۔ اس نے اپنی بیوی کے روپے اور ان تمام لوگوں کے روپے خرچ کر ڈالے تھے۔ جن تک اس کی رسائی ہو سکتی تھی۔ ایک وکیل کی حیثیت سے اس نے اپنے تمام مقدمات کو غلط ملط کر کے برباد کر دیا تھا۔ دولتمند دوستوں نے اسے ایک کام پر لگا دیا تھا۔ اس نے اس کام کو بھی بالکل خراب کر دیا۔ اس نے ڈرامے لکھنے کی کوشش کی۔ اور اس میں ناکامی ہوئی۔ اس نے صحافت نگاری اختیار کی۔ وہ بھی نہ ہو سکی۔ پھر اس نے ایک کتاب لکھنے کی سعی کی۔ اور چند ہی مہینوں کے اندر وہ غیر معمولی طور پر خوشحال تھا۔ اس طرح کی کثیر مثالیں موجود ہیں۔ جن میں لوگوں کی زندگیاں دیر کے خوشگوار ہوئی ہیں۔

ڈینیل ڈیفو جس نے "رابنسن کروسو" کی شہرت حاصل کی۔ تمام عمر لکھنے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن مشکل سے روٹیوں کا ٹھکانا ہو سکا۔ دفعتہً ۵۸ برس کی عمر میں اسے کامیابی نصیب ہوئی۔ تھیکرے ...۴۶ برس کی عمر میں ... زنجیر ... اور شاعر ڈرائیڈن دونوں نے ۵۰ برس کی عمر میں شہرت و دولت حاصل کی ... عالم مؤرخ اسپینسر کو اس کی ۶۶ برس کی عمر تک کسی نے نہیں جانا۔ ۶۴ برس کی عمر تک محض ایک خیاط تھا۔

یہ تقدیر کا خوشگوار انقلاب محض مصنفین ہی کے لئے نہیں ہے ... معروف جنرل گرانٹ جس کا نام آج بچہ بچہ کی زبان پر ہے۔ اپنا مرتبہ ... لینے سے قبل ایک کسان ریاست کا کارندہ۔ ایک کلرک ... تھا۔ وہ ان تمام ملازمتوں میں ناکام ہو چکا تھا۔ اور اس کے بعد دفعتہً اس نے ایک حیرت انگیز کروٹ بدلی ... یہ معاملہ نہ تو اوصاف ذاتی ... طبیعت کا۔ اور نہ کسی اور چیز کا ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ ساماجک دشا کے بگاڑ اور سدھار کے سمبندھ میں میرے انوبھو

(از شری پنڈت وزیر چند جی منتری ماملک ویدک پستکالیہ لاہور)

یہ پی میں نے کسی آریہ سکول اتھوا گوروکل آدی میں شکشا گرہن نہیں کی۔ تھاپی میرا پریم آریہ سماج کے ساتھ لگ بھگ ۳۰ سال سے چلا آتا ہے۔ جبکہ میں گورنمنٹ ہائی سکول ہوشیارپور میں ودیارتھی تھا۔ اور اتنی لگن تھی۔ کہ وہاں سے کئی ودیارتھیوں کے ساتھ لاہور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بڑے چاؤ سے دیکھنے آیا تھا۔ ۱۹۰۳ء میں میٹرک پاس کر کے این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور میں کلرک ہو گیا۔ دھرم۔ ارتھ اور کام کی اور ادھک رچی ہونے کے کارن پرن کر لیا۔ کہ گورنمنٹ کی سروس نہیں کرنی۔ اور ۱۹۰۷ء میں سروس چھوڑ دی پنچایت میوچل فنڈ میں کلرک ہو گیا۔ وہاں مہرشی دیانند جی کا بڑا جیون چرتر آریہ پتھک پنڈت لیکھرام جی کرت پڑھنے کا اوسر ملا۔ لگن اور بھی بڑھ گئی۔ اور آریہ ساماجک کاریوں میں ادھک بھاگ لینے لگا۔ ۱۹۰۸ء میں "دیانند ٹریکٹ سوسائٹی" استھاپن کر دی۔ جو کہ ساماجک شنا کے بگڑنے کے کارن ۱۹۱۱ء میں توڑنی پڑی۔ اور ویدک پستکالیہ کے نام سے کاریہ آرمبھ ہوا۔ اب تک ہو رہا ہے۔ اس سمے سے انوبھو ہونے لگا۔ کہ ساماجک دشا دن پرتی دن بگڑتی چلی جا رہی ہے۔ جس کے میں تین بڑے کارن سمجھتا ہوں:۔

۱۔ مہرشی دیانند جی کرت پستکوں کے سوادھیائے کا نام ماتر رہ جانا +

۲۔ نتیہ کرموں (پنچ مہا یگیوں) سنسکاروں اور پاکشک یگیوں کی اور وشیش دھیان نہ دینا +

۳۔ مکھیہ کرت گرنتھوں کا پڑھتے چلے جانا اور رشی کرت گرنتھوں کی اور رچی کا گھٹتے چلے جانا +

۱۔ سو سادھارن میں یہ بات پرسدھ ہے کہ آرمبھ میں آریہ سماج کا پرتیک گورو تھا۔ پڑھے لکھے اور سمجھدار سجن آریہ سماج کی اور کھنچے چلے آتے تھے۔ آریہ سماجی جج اور اردلی کا آپس میں بھائیوں جیسا پریم ہوتا تھا۔ دھنوان اور نردھن سجن سادھارن آریہ سماجیوں کے ساتھ پریم سے برتاؤ کرتے تھے۔ اور سنسکاروں کے اُتساہ سے سملت ہوتے تھے۔ ایک آریہ سماجی نیائے آلیہ میں ساکھشی بنتا تھا۔ تو جج اُسے سچائی کا پُتلا سمجھتا تھا۔ آریہ سماجی آپس میں نمستے کہہ کر شردھا وشواس اور پریم کی لہر اُٹھتے تھے۔ اس سمبندھ میں کئی مثالیں ملتی ہیں +

مہرشی دیانند کے سمے کے مہانو بھاو پنڈت گورودت۔ پنڈت لیکھرام۔ مہاتما منشی رام اور سوامی درشنانند آدی جس اُتساہ تیاگ اور لگن سے کام کر چکے ہیں۔ وہ اب درشٹی گوچر نہیں ہے۔ کارن یہ کہ ان مہانو بھاوؤں نے مہرشی دیانند کو دیکھا تھا۔ اُن کی پستکوں کو کئی کئی بار پڑھا تھا۔ سوامی درشنانند جی تو فخر سے کہا کرتے تھے۔ کہ انہوں نے مہرشی دیانند کے پاؤں دبائے ہیں۔ رشی کا رن اُتارنا ہے۔ اور پستکوں کا سوادھیائے اتنا ادھک تھا۔ کہ پرنت اور پنکتیاں سمرن ہوتی تھیں۔ مہرشی دیانند کی بتلی پر پانچ گوروکل کھولے۔ سینکڑوں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور پستکیں لکھیں۔ شاستروں اور اُپنشدوں کے انوواد کیے۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں سناتن دھرمیوں اور جینیوں وغیرہ کے ساتھ بیسیوں شاستر ارتھ کیے۔ نوے ہزار روپیہ اپنے گھر کا پرچار میں لگا دیا انیادی۔ جیسے جیسے مہرشی دیانند جنتا کے سامنے سے ہٹتے گئے۔ اُن کی پستکوں کا پٹھن پاٹھن کم ہوتا گیا۔ وہ شردھا۔ وہ پریم اور وہ اُتساہ آدی سب کم ہوتے چلے گئے +

۲۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ نتیہ کرموں یگیوں آدی کی اور آرمبھ سے ہی وشیش دھیان نہیں دیا گیا۔ مہرشی کا دیہانت شیگھر ہو گیا۔ جن جن مہانو بھاوؤں کے ہاتھ باگ ڈور آئی۔ انہوں نے کھنڈن۔ ترک اور پرچار آدی کے بھاوؤں کو آگے رکھ کر پنچ مہا یگیہ اور سنسکار ودھی میں لکھت یوگ ابھیاس۔ نتیہ کرم آدی کرموں اور سنسکاروں کی اور دھیان نہ دیا۔ یدی تھوڑا بہت دیا۔ تو ان پستکوں کو سمجھ کر بھی پستکیں جیسے آریوں کے نتیہ کرم آدی رچ کر جنتا کو بھرما دیا۔

. . . . .

کتنی شوچنیہ دشا ہے۔ کہ ابھی تک ہم سندھیا بھی پوری ودھی کے ساتھ نہیں کرتے ہیں مہرشی دیانند۔ پنچ مہا یگیہ ودھی کے آرمبھ میں لکھتے ہیں۔ یہ پستک نتیہ کرم ودھی کا ہے اس میں پنچ مہا یگیہ کا ودھان ہے۔ جن کے یہ نام ہیں۔ کہ برہم یگیہ۔ دیو یگیہ۔ پتری یگیہ۔ بھوت یگیہ اور نری یگیہ۔ ان کے منتر [illegible] ودھان لکھا ہے۔ سو سو بچاوٹ کرنا چاہیے ایکانت دیش میں اپنے آتما۔ من اور شریر کو شدھ اور شانت کر کے اس میں کرم میں چت لگا کر تت پر ہونا چاہیے۔ ان نتیہ کرموں کے پھل یہ ہیں۔ کہ گیان پراپتی سے آتما کی اُنتی ہونے سے شریر کے سکھ سے ویوہار اور پرمارتھ کاریوں کی سدھی ہونا۔ اس سے دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش سدھ ہوتے ہیں۔ اس کو پراپت ہو کر منشیہ کو سکھی ہونا چاہیے:۔

سنسکار ودھی کے گرہ آشرم پرکرن میں اُپر دکت نتیہ کرموں کے سمبندھ میں آرمبھ کرنے سے پورو لکھتے ہیں۔ کہ سدا استری پُرش ۱۰ بجے شین اور راتری کے پچھلے پہر اتھوا چار بجے اٹھ کر پرتھم ہردے میں پرمیشور کا چنتن کر کے دھرم۔ ارتھ اور کام کا وچار کریں۔ اور دھرم اور ارتھ کے انوشٹھان اور ادیوگ کرنے میں یدی کوئی پیڑا بھی ہو۔ تو بھی دھرم یکت پُرشارتھ کو کبھی نہ چھوڑے کنتو سدا شریر اور آتما کی رکھشا کے لئے یکت آہار ویوہار اوشدھ سیون سپتھیہ آدی سے نرنتر ادیوگ کر کے ویوہارک اور پارمارتھک کرتویہ کرم کی سدھی کے لئے۔ ایشور کی استتی۔ پرارتھنا اپاسنا بھی کیا کریں۔ کہ جس سے مہا کٹھن کاریہ بھی سگمتا سے سدھ ہو سکیں۔ اس کے لئے پانچ وید منتر ارتھ سہت لکھے ہیں۔ سنسکار ودھی دیکھیں۔ اس پرکار پرمیشور کی پرارتھنا اپاسنا کرنی۔ نت پنچایت شوچ۔ دنت دھاون۔ مکھ پرکشالن کر کے سنان کریں۔ پنچایت ایک کوس وا ڈیڑھ کوس ایکانت جنگل میں جا کر یوگ ابھیاس کی ریتی سے پرمیشور کی اپاسنا کر سوریہ اُدے پرینت اتھوا گھڑی آدھ گھڑی دن چڑھے تک گھر میں آ کر سندھیا اپاسنا آدی نتیہ کرم یتھا ودھی اوچت سمے میں کیا کریں۔ نتیاری ہزاروں ورشوں سے بکھری ہوئی آریہ جاتی کو سنگٹھت کرنے کے لئے مہرشی نے پنچ مہا یگیہ ودھی۔ نتیہ کرموں کے لئے اور سنسکار ودھی سنسکاروں اور پاکشک یگیوں آدی کے لئے لکھی ہیں۔ وہ جاتی کبھی سنگٹھت نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اُس میں جیون آ سکتا ہے۔ نہ شردھا اُتپن ہو سکتی ہے۔ جس کے نتیہ کرم۔ سنسکار [illegible] انوسار نہ ہوں۔ آریہ سماج میں اس اور دھیان ہی نہیں دیا گیا۔ کئی سجن اسی کارن سماج سے الگ ہو بیٹھے ہیں۔ اور ادھر اُدھر بھٹک رہے ہیں۔ مہرشی کے پنچ مہا یگیہ ودھی اور سنسکار ودھی کے اُپر دکت دونو پستکوں میں سے بن لکھت باتیں وشیش دینے یوگیہ ہیں:۔

۱۔ اگر گرہستیوں کو جس پرکار پاک شالا۔ سونے کا ستھان آدی الگ الگ بنانے پڑتے ہیں۔ ایسے ہی نتیہ کرموں کے لئے الگ ستھان بنانا آوشیک ہے۔ اس کا اپنے آتما پر اور پریوار پر وشیش پربھاو پڑتا ہے۔ اور سنسکار ودھی پورک ہوتے چلے جاتے ہیں۔ آگامی سنتان آریہ سماجی ہوتی چلی جاتی ہے۔ آج کل کی بھانتی نہیں ہو سکتا۔ کہ پتا آریہ سماجی۔ ماتا پورانک وچاروں کی اور سنتان سو تنتر وچاروں کی ہو۔ یہ میرے انوبھو کی بات ہے +

۲۔ یوگ ابھیاس سیکھ کر اسی ریتی سے پرمیشور کی اُپاسنا کرنی چاہیے۔ پرکریا ایکانت میں جا کر کرنی چاہیے۔ جس سے شانتی سے جیون بل سکے۔ آریہ سماج میں اس اور کنچت ماتر بھی دھیان نہیں دیا گیا ہے۔ اب پرسنتا کی بات یا ہے۔ کہ پنڈت جگت رام جی اپادھیائے آچاریہ گوروکل پوٹھوہار چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی نے اس بیوستھا کو انوبھو کرتے ہوئے سویم ابھیاسی بن کر گوروکل کے نکٹ ہی سویم یوگ آشرم کے نام سے کاریہ آرمبھ کر دیا ہے۔ کچھ کٹیاں بھی بنا دی گئی ہیں۔ مہاراجہ ناہن نے بھی ایک ہزار روپیہ بھیج کر اپنے لئے ستھان بنوا لیا ہے جو ریٹائرڈ اتھوا ایسے سجن لابھ اُٹھانا چاہیں۔ وہ ضرور پدھاریں۔ وہاں رہ کر لابھ اُٹھا سکتے ہیں:۔

۳۔ نتیہ کرم کرتے سمے منتر اُچارن۔ منتر ارتھ وچار اور ودھی پر پرتھک پرتھک وشیش دھیان دینا چاہیے۔ جس سے گیان پراپتی۔ اُدگیتا اور پھر دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش سدھ ہو سکیں۔ منشیہ جنم کا مکھیہ ادیشیہ جنم مرن کے بندھن سے رہت ہونا موکش ہے۔ سو کرموں دوارا پراپت کرنے کا یتن کرتے رہنا چاہیے۔ منتر ارتھ وچار سے گیان پراپتی اس سے آتما کی اُنتی ہوتی ہے۔ اور منتر اُچارن اور ودھی سے اُدگیتا اس سے ویوہار اور پرمارتھک کاریوں کی سدھی ہوتی ہے۔ پنچایت دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش کی سدھی ہوتی ہے۔ اسی مہتو کو سنمکھ رکھ کر مہرشی نے پنچ مہا یگیہ ودھی میں گایتری منتر کے پنچایت اور سنسکار منتر سے

ادیب مسافر لاہور

کام اور موکش کی سدھی کے لئے پر لِکھا گیا ہے۔ جس کو کوئی کوئی سماجی ہی جانتا اور کرتا ہوگا ہیں سے نو کئی ورشوں سے ان کرموں کو سادھارن جنتا کرکے او بھو گیا ہے۔ کیوں آریہ سجن پورنتیا ان کرموں کو کرنے لگ جائیں۔ تو آجکل کی دشا ٹھیک ہو سکتی ہے۔ ایرشا۔ دویش۔ لڑائی۔ جھگڑے اور آچار وِیوہار کی خرابی وغیرہ سب مِٹ سکتے ہیں بھگتی کی چاہ میں پڑھے لکھے اینبوبھو والے اور سادھارن سجن بھٹک رہے ہیں۔ رادھا سوامی مت والے بھگتی کی آڑ میں کئی سطح سمپادن کر چکے ہیں۔ بہت سے سجن ان کے جال میں پھنس چکے ہیں۔ اپنا سمے اور روپیہ نشٹ کر رہے ہیں اسی پرکار اور بھی چھوٹے چھوٹے پنتھ سنیاسی آدی بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ ان سب سے چھٹکارا پانے کے لئے پنچ کرموں کی اور وشیش دھیان دینا چاہئے۔ رجو ڈھنگ پرچارکا دیا کھیانوں دوارا۔ چھوٹے منڈلیوں دوارا اور پنجابی کویتا دوارا پرچلت ہو رہا ہے۔ اس کو بدل دینا چاہئے۔ اور مہرشی کے ان منتوں پر ہمارا وشیش دھیان جو کہ جب تک منشیہ جاتی میں سمفیات منانتروں کا پر دوہ وادا نہیں چھوٹے گا۔ تب تک اینیا نیہ کو آنند پراپت نہیں ہوگا +

۳۔ مہرشی دیانند نے اپنے گرنتھوں میں رشی کرت گرنتھوں کے پٹھن پاٹھن پر ہی وشیش دھیان دینے کو لکھا ہے۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں رشی کرت گرنتھوں کے نام دے کر لکھا ہے کہ بڑی اچھی باتیں مل جاویں۔ تو انیہ پستکیں کیوں نہ پڑھی جائیں؟ اُتر لکھتے ہیں کہ یہ وِش اور امرت کے سمان ہیں۔ اور اس طرح کرنے سے یہ ہوگا کہ منشیہ کرت گرنتھ پڑھنے چلے جائیں گے۔ اور رشی کرت گرنتھ لوپ ہو جائیں گے اس لئے رشی کرت گرنتھوں کا ہی پٹھن پاٹھن ہونا چاہئے۔ اور سنسکار ودھی کے وید آرمبھ سنسکار میں جو پاٹھ پرنالی لکھی ہے۔ اس میں رشی کرت گرنتھ ہی لکھے ہیں۔ ہمارے گورو کلوں والے بھی اس پر دھیان نہیں دے رہے ہیں۔ آریہ نیتاؤں نے مہرشی کے ان لیکھوں کی اور دھیان نہیں دیا ہے جس کا پھل یہ ہوا ہے۔ کہ منشیہ کرت گرنتھ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اور شاستروں۔ براہمن گرنتھوں آدی کا پٹھن پاٹھن گھٹتا چلا جا رہا ہے کتنے شوک کی بات ہے۔ کہ شت پتھ براہمن جو وید کے سمجھنے کے لئے کنجی ہے۔ مہرشی نے جسے پرشرم سے ویدک ینترالیہ اجمیر میں چھپوایا تھا اس گ چار روپیہ مولیہ تھا۔ وہ کئی ورشوں کے پشچات سماپت ہو گیا۔ اس کی مانگ کی نیونتا دیکھ کر ینترالیہ والوں کو دوسری بار چھپوانے کا ساہس نہیں ہوا۔ آج کل یہی گرنتھ جرمنی کا چھپا ہوا

۵۶/ روپیہ کو ملتا ہے۔ میرا لگ بھگ ۲۸ ورشوں سے پستکوں کا کاروبار ہے۔ میں اپنے اتنے ورشوں کے انوبھو سے اس پرنام پر پہنچا ہوں۔ کہ یدی آریہ سماج نے شیگھر اس اور دھیان نہ دیا۔ تو دشا بہت بگڑ جاوے گی۔ اور وید اور شاستر آدی گرنتھ جو ہمارے دیش کے ہیں۔ وہ جرمنی سے ہی کبھی آدیش کیتا پڑی۔ تو منگوانے پڑیں گے ؞

آریہ سماجوں کے اُتسووں پر "شادے سنادے کرشنا" اتیادی پورانک گیتوں کی پستکیں اور کتنی ہی انیہ سدھانت ورودھ پستکیں بکتی ہیں۔ نہ تو اپدیشک ہی اور نہ آریہ سماجوں کے منتری اس اور دھیان دیتے ہیں۔ جیسے سادھارن میلوں پر سب کچھ بکتا ہے ایسے ہی اب آریہ سماج کے اُتسووں پر ہو رہا ہے۔ مانو آریہ سماج کے اُتسو اب سادھارن میلے ہی بن رہے ہیں۔ ابھی اتنی بڑی شتابدی بڑے سماروہ سے منائی گئی ہے۔ اس اوسر پر میں نے وشیش بات دیکھی۔ کہ اتنا بڑا سماروہ ہونے پر بھی جہاں انیہ منشیہ کرت گرنتھ بکے پرنتو مہرشی دیانند جی کرت وید بھاشیہ کا ایک سٹ بھی نہیں بک سکا۔ اور نہ ہی شاستروں کا کوئی سٹ بکا۔ پرنتو بکاری سبھا والے مہرشی کرت پستکیں لے کر اجمیر سے آئے تھے۔ ان کا ۲۰۰/ روپیہ سے زائد کرایہ آدی پر خرچ ہو گیا۔ اور کچھ بکری سستیارتھ پرکاش آدی کی ہوئی جو نگھا تا اٹھا کر۔ دیانند گرنتھ مالا دو بھاگ مجلد جو متھرا شتابدی پر سات روپیہ میں بکا تھا اس شتابدی پر تین روپیہ مولیہ کر دینے پر بھی تھوڑی پرتیاں بک سکیں۔ ۱۹۲۶ء میں دس ہزار پرتیاں چھپی تھیں۔ گیارہ ورش ویتیت ہو چکے ہیں۔ ابھی تک بہت بچی ہیں۔ اور سستا کرنے پر بھی تھوڑی ہی بکتی ہیں۔ یہ سب کچھ منشیہ کرت گرنتھوں کے بڑھتے چلے جانے کے کارن ہو رہا ہے ؞

لگ بھگ ۳۰ ورش سے آریہ سماج کیسا ویر اسمبندھ چلا آتا ہے۔ اتنے ورشوں میں جو کچھ انوبھو میں نے ساماجک دشا کے سمبندھ میں کیا ہے۔ اس کو سدھارنے کے لئے جو وچار میں سادھارن جنتا آریہ بھائیوں کے سمکھ ویر سے رکھنا چاہتا تھا۔ رکھ دئے ہیں یدی آریہ پرتی ندھی سبھائیں۔ آریہ سارودیشک سبھا۔ اپدیشک۔ آریہ جنتا اور انیہ کاریہ کرتا ان باتوں پر زیادہ وچار کر کے دشا کو ٹھیک کرنے کا یتن کریں۔ تو آہو بھاگیہ ہیں ؞

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؞ (مینیجر)

کلجگ اور ہم

{ لیکھک شری کھیم سنگھ جی ناگر فتح پور }

براہمن

پیسے کے وچار میں بلائے پانی پانڈے بنے
پوڑیاں پکائے مہاراج پد پلا ہو رہے
شبد ایک ناگری کو پڑھیو نہ پڑھا ہو تو ہو
دو بیدی ترویدی چترویدی بھی کہلا ہو رہے
ملتے نہ ہی سیکھ بھیکھ مانگو رہے ہیں مچھ کہو نا ہیں
ریمن بین بین مار بیشچی اُڑا ہو رہے
زندگی کی دھکھندی پہ پکھنڈی پتر دھسو دھرم چھانڈی
گو کرمی بے شرم تو ہو سنرما ہی کہا یو رہے

کھشتری

کوئی بھانو کوئی چندر ونش او منش بنتے
ونش سم آپ ہی رگڑی چرے جات ہیں
رام کرشن رانا اور شیوا کی شان بھول گئے
بھراتنوں کے رکت کے پیاسے بنے بھرات ہیں
سنگھ دیکھی سنگھ نوں کی دھوتیاں بگاڑی جات
تیتری بٹیر تو بٹیری تیتری کھات ہیں
ناگر نرالے تیرے کلجگ سپوت آج
سیار توں کے پوت راجپوت کہے جات ہیں

ویش

سنبھ اور بنیائے بیاج لینے ہی میں دینے رہیں
لاج اور لحاظ ہاتھ پاٹرن گہائے ہیں
دین دکھیوں کو دان گائیوں کا دیویں او
کڑ دان دینے پکھنڈی مست مشتنڈوں بنائے ہیں
جناب کو شراب او حساب سے نہ ہوش ملے
ساری زندگی میں روگ رن ہی چکائے ہیں
دبیت دبیت ناگر ہمارے لالہ بوڑھے بھئے
دادا جو کھائے تھے سو لالہ ہی کھائے ہیں

اچھوت

کوٹن کلیش سہیں منہ سے نہ وشیش کہیں
جیسے راکھو ویسے رہیں زندگی بتاتے ہیں
بھارت ماتا کی اندھی آنکھوں کے اجالے ہیں
جانی کے آکاش میں ستارے جگمگاتے ہیں
کھوئی ہوئی آشاؤں کے آسرے ہمارے ہیں
ہمارے ہیں اسی سے ہاں ہمیش ہاس پاتے ہیں
باپ کے پجاری آج چھوت او سپوت کہے
ناگر سپوت سو اچھوت کہے جاتے ہیں

۱ دوسری منزل ۲ دینے والے ۳ لینے والے

بہار کے ایک معزز زمیندار کا قابلِ قدر دان

مسٹر دیپ نارائن سنگھ مرحوم نے ... جائداد اور منسٹر جنوبی بنگال ... پٹنہ ۲۹ جون ... بہار کے ایک مشہور زمیندار ... ہے۔ اب مرحوم کی وصیت ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مراسلات!

شاستراتھوں کیلئے ضروری شرائط

دیش میں سوبھاگیہ سے اتھوا دُربھاگیہ سے آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کے درمیان شاستراتھ ہونے آرمبھ ہو گئے ہیں۔ دیگر سبھائیں شاستراتھ کا نام سُنتے ہی کانپ اُٹھتی ہیں۔ وہ اُن چھوٹے پکش کو روکنے کا پریتن کرتی ہیں۔ ایک پکش یدی اُن کی بات کو سویکار کرتا ہے۔ تو دوسرا پکش اپنی وجے کے لئے بجانا آرمبھ کر دیتا ہے۔ شاستراتھ میں ہلّہ غلّہ مچانا۔ اینٹ پتھر پھینکنا۔ لاٹھی چلانا۔ ہنڈے چراغ پھوڑنا آدی سمپورن اپدرو ہوتے رہتے ہیں۔ سماچار پتروں میں کیول شاستراتھ کے ہی سماچار آتے ہیں۔ بُری حرکات کا ورنن نہیں ہوتا۔ اس لئے غیر مقامی منتظمہ ان باتوں باتوں کو نہیں جانتے۔ اس لئے شاستراتھ کے کچھ نیم دئے جاتے ہیں :-

۱۔ شاستراتھ کے پُورو لینچات اتھوا مدھیہ میں جے سنبد بولنا۔ گپشپ ورتا کرنا۔ باجے بجانا۔ جلوس نکالنا آدی کوئی کریا نہیں ہونی چاہئے۔ نہ دیا کھیان بازی ہی ہو +

۲۔ سٹیج آمنے سامنے نہ لگائی جائے۔ نہ پریذیڈنٹ کو درمیان میں بٹھایا جائے۔ بلکہ ایک ہی طرف دونو سٹیج لگانی چاہئیں۔ اپنے اپنے پکش کے منتظم اپنی اپنی سٹیج کے سامنے اپنے اپنے پردھان کے دستخط والے پاس لے کر بیٹھے۔ درمیان میں اگر ضرورت معلوم ہو۔ تو ایک رسی باندھ دی جائے۔ اپنے اپنے پکش کے منشیوں کو بس میں رکھنے کے لئے ایک ایک پردھان بنایا جائے۔ جو سبھا و بھاگ کے اُپسار و کتاؤں کو بھی بس میں رکھے +

۳۔ شاستراتھ کا ستھان نہ آریہ سماج کا ہو۔ نہ سناتن دھرم سبھا کا۔ بلکہ دونو کے خرچ سے اس کام کے لئے ستھان نیت کیا جائے۔

۴۔ پندرہ دن کے انتر سے شاستراتھ کی تتھی نیت کی جائے۔ جس سے کہ دونو پکش اپنے اپنے پنڈتوں کو تتھا شِکشکوں کو منگا سکیں۔

۵۔ شاستراتھ کا سمے راتری کا نہ ہو۔ بلکہ دن ہی ہو اور کیول دو گھنٹہ کا ہی ہو۔

۶۔ بولنے کا سمے وکتاؤں کو دس دس منٹ دیا جائے۔ نہ زیادہ نہ کم۔

۷۔ جب ایک پکش دوسرے کو چیلنج دیتا ہے۔ تو کسی کو ادھیکار نہیں ہے۔ کہ وہ پرتھم سے ہی وشے سویم ہی رکھ لے۔ یہ ادھیکار دوسرے پکش کو ہی ہوگا۔

۸۔ وشے اور وکتا پردھانوں کے دونوں دھ کسی کے مہاپُرشوں کے لئے اُنوچت نہ کہے گا۔ پرنتو کال وکتا کو شما بھی مانگنی پڑے گی۔ تب وہ آگے چل سکے گا۔

۹۔ پرمان وادی دھرتی وادی کے مانیہ گرنتھوں سے دینا ہوگا۔ پرتھم وہ پرمان وکتا کو دکھانا ہوگا۔ پشچات چاہئے تو جنتا کو بھی دکھانا ہوگا +

۱۰۔ دونو پردھانوں کے نام دو وکتاؤں کے نام شاستراتھ کے وشے کی سوچی پندرہ دن پورو منیت کر شاستراتھ کے نیموں میں انکت کر لینی چاہئے +

ان سب باتوں کو بیکھ بدھ کر کے ایک ایک کاپی ایک ایک پکش کے پاس رہنی ضروری ہے۔

(منگل دت شرما پوران مارننڈ)

پنجاب پریس سے دوبارہ اپیل

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ سیوک نے ایک نوٹ "ایڈیٹر صاحبان سے عرض" نامی لکھا تھا۔ جو "آریہ مسافر" اور "ریفارمر" میں نکل چکا ہے۔ اُس میں نویدن کیا تھا۔ کہ ہندی بھاشا کی عملی ترقی میں یہاں باقی افراد حصہ لیں کریں۔ وہاں ایڈیٹر صاحبان کا خاص فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اخبارات کے چٹکلے اور بنے ضرور ہندی بھاشا میں لکھنے کا قابل تعریف قدم اُٹھائیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرا نویدن بہرے کانوں پر نہیں پڑا ہے +

چنانچہ اگلے دن کی ڈاک کھولتے وقت جو اثر میرے دماغ پر پڑا۔ وہ بہ کہ قدرے سنتوش اور زیادہ ملال ہوا۔ آپ سوال کریں گے۔ یہ دو متضاد اثر کیسے؟ میرا جواب صاف ہے۔ قدرے سنتوش تو اس لئے کہ ماسک پتر کا "منتوشانند" دہلی اور ہفتہ وار اخبار "گوروکل" کانگڑی ہردوار کا پتہ تو ہندی بھاشا میں درج تھا۔ مگر پنجاب کے اخبارات جو درجن بھر یہاں آتے ہیں۔ اُن میں سے صرف ایک "کھری بات" کا پتہ ہندی میں تھا۔ باقی ۱۱ کے پتے اُردو یا انگریزی میں لکھے۔ جن اخبارات میں ہندی پرچار کی زبردست وکالت کی جاتی ہے۔ اور دھڑلے کے مضمون لکھے جاتے ہیں۔ اُنہیں بھی خواب میں خیال نہ گزرے ... طریقہ سے ہی عرض کی۔ مگر صدا ئے برنخواست والا معاملہ ہی نظر آیا۔

تب میرا سر مارے ندامت کے اور بھی جھک گیا۔ جبکہ اُردو کے اخبار تو خیر اُردو کے ہاں آریہ بھاشا کے رسالوں اور پرچوں کا پتہ تک ہندی میں نہ تھا۔ ایسی پریشانی کی حالت میں سوال پیدا ہو رہا تھا۔ کیا ابھی تک صوبہ پنجاب ہندی پرچار میں اپنا حصہ ادا نہیں کرے گا۔ ضمیر نے آواز دی۔ نراش نہ ہو۔ رفتار بے شک سُست ہے۔ تو بھی پنجاب کروٹ بدل رہا ہے۔ جاگ کر اپنی روایات کے مطابق طوفانی حصہ لے گا۔ جگانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے پنجاب پریس سے دوبارہ اپیل کر رہا ہوں۔ اس اُمید کے ساتھ حوصلہ افزا جواب دے گا۔

(گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

محکمہ ڈاک کا ہندی کیساتھ افسوسناک سلوک

پنجاب کے ڈاک ویبھاگ میں ہندی میں لکھے ہوئے خطوط کی جو درگتی ہو رہی ہے۔ اس کا ایک نمونہ میں آپ کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں۔ پنجاب میں ہندی کا اتنا اندولن ہونے پر بھی ہندی کی اوستھا ابھی ویسی کی ویسی ہے۔ خاص کر ڈاکخانوں میں تو ہندی کی حالت بہت ہی خراب ہے۔ جیسے میرے ایک مِتر پنڈت رنبیر شاستری جی نے جو کہ ڈی اے وی مڈل سکول لاہور میں ٹیچر ہیں۔ ایک خط ہندی میں پتہ لکھ کر ۲۷ کو لاہور کے کسی لیٹر بکس میں ڈالا۔ خط نہایت ضروری تھا۔ لاہور کی ڈاک لدھیانہ میں دوسرے دن بانٹی جاتی ہے۔ لیکن میرے پاس وہ خط ۲ جولائی یعنی ۵ دن کے بعد ملا۔ خط وقت پر نہ ملنے سے میرا بہت نقصان ہوا۔ اس نقصان کا ذمہ دار کون گردانا جا سکتا ہے؟

ہم جنرل پوسٹ ماسٹر صاحب سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ پنجاب میں ڈاک وبھاگ میں باوجود اتنا اندولن ہونے کے اتنی بُری حالت کیوں ہو رہی ہے۔ میرے اور بھی بہت سے خطوط جن پر کہ میں نے ہندی میں پتہ لکھا تھا۔ منزل مقصود پر نہ پہنچ سکے۔ میں پنجاب کے ڈاک وبھاگ سے بہت تنگ ہو چکا وہ تین دفعہ ڈیڈ لیٹر آفس کی سیر کر کے میرے پاس چھ دن کے بعد آج ۲ جولائی ۱۹۳۶ء کو پہنچا ہے۔

میرے اور بھی بہت سے دوست ہیں جو کہ اپنے خطوط پر ہندی کے پتے لکھ کر ڈال دیتے ہیں۔ اُن کو بھی بہت سی شکایات ہیں۔ میں ہندی پرچارنی سبھا اور ہندی ساہتیہ سمیلن کے ادھیکاریوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنا ڈیپوٹیشن بنا کر کیوں نہیں جنرل پوسٹ ماسٹر صاحب سے ملتے۔ تاکہ ڈاکخانوں میں ہندی کی حالت اچھی ہو۔ پنجاب کے ڈاک وبھاگ پر میں بار بار افسوس کرتا ہوں۔

(رمیش دیو۔ لدھیانہ)

آریہ سماج بھگت پورہ

پسرور کے نزدیک بھگت پورہ آریہ بھائیوں کا گرام ہے۔ جہاں ۶۰ گھر بھائیوں کے ہیں جو کہ کافی عرصہ سے شدھ ہو کر آریہ سماج میں پرویش کر چکے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کے دل میں آریہ سماج کے لئے از حد پریم ہے۔ یہاں تک کہ اُنہوں نے دو کنال زمین خرید کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام سماج مندر بنانے کے لئے رجسٹری کرا دی ہوئی ہے۔ سماج مندر بنانے کی ان آریہ سمجھوں کی حیثیت نہیں ہے۔ اس علاقہ کے اردگرد بھائیوں

ریویو

سرمہ نین امرت جیوتی

اس سرمہ کے اعلے صفات اخبار میں پہلے ... وغیرہ میں ناظرین پڑھ چکے ہوں گے اب اس کے متعلق ... ریویو ناظرین کے پیش کئے جاتے ہیں گے

پوجیہ پاد شری سوامی سرود انند جی مہاراج فرماتے ہیں: "آپ کا سرمہ بہت اچھا ثابت ہوا ہے۔ سادھو آشرم میں ہم نے پانچ سرمے خود استعمال کر لیا۔ انہیں بہت ہی فائدہ ہوا ایک شیشی اور بھی بھیج دیں۔ اگرچہ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں ... دوائی کا کام کرتا ہے۔ لیکن دھند اور ککرے کے لئے ... ہے اپریشن سے ٹھیک نہ ہو ... ہٹ جاتے ہیں اور اس کے استعمال سے عینکیں بھی اتر جاتی ہیں۔ بیس روپے تولہ کی یہ دوائی دو روپیہ تولہ اور ایک روپیہ میں چھ ماشہ کی شیشی ... سرینیاتھ آیوروید بھاشکر ... گورو دل ...

کی بہت آبادی ہے۔ اس لئے بھگت پورہ ان لوگوں کے لئے پرچار کا گڑھ بن سکتا ہے۔ اس علاقہ میں پرچار کی ازحد ضرورت ہے۔ ورنہ یہ لوگ آریہ سماج سے بہت دور ہو جائیں گے۔ پرچار کا گڑھ بنانے کے لئے سماج مندر کا ہونا لازمی ہے۔ اس لئے بھگت پورہ میں سماج مندر کا ہونا ازحد ضروری ہے۔ اس ضرورت کو محسوس کر کے آریہ سماج پسرور نے وہاں بہت جلد سماج مندر بنانے کا نشچے کیا ہے۔ اور اس کاریہ کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس نے اینٹ بجٹہ وغیرہ اکٹھا کرنا آرمبھ کر دیا ہے۔ سماج مندر کے مکمل کرنے پر ساڑھے سات سو روپیہ کے خرچ کا اندازہ ہے۔ سردست ایک ہال و ایک چھوٹا کمرہ برائے سٹور بنانے اور اِرد گرد چار دیواری لگانے کا نشچے ہے۔ بھگت پورہ میں آریہ سماج پسرور نے آریہ بھائیوں کے بچوں کے لئے پاٹھشالہ بھی کھولی ہوئی ہے۔ جہاں عام تعلیم کے علاوہ دھارمک شکشا مکمل طور پر دی جاتی ہے۔ یہ پاٹھشالہ ایک بڑے ودوان پنڈت کے سپرد ہے۔ پاٹھشالہ کے لئے گرام میں کوئی کمرہ نہیں ہے۔ اس لئے سماج مندر کے ساتھ پاٹھشالہ کے لئے بھی ایک کمرہ بنانا ہے۔ اس لئے تمام دانی سجنوں سے نویدن ہے کہ وہ اس ضروری دھرم کاریہ کی طرف توجہ دے کر ہماری دھن دوارا سہایتا کر کے مشکور فرماویں۔ کیونکہ ہم لوگوں نے اپنے محترم دانی سجنوں کے بھروسہ پر ہی اس کام کو آرمبھ کیا ہے۔

اگر کوئی دانی سجن اپنی طرف سے سماج مندر کا ہال یا سارا سماج مندر یا پاٹھشالہ کا کمرہ بنانا چاہے۔ تو آریہ سماج بڑی خوشی اور دھنیہ واد کے ساتھ ایسے دانی سجن کے نام پر یہ شبھ کاریہ کرے گی۔ یہ نہایت ضروری کام ہے۔ اس لئے دانی بھائیوں سے نویدن ہے کہ کرپا کر کے اس امر کی طرف فوری توجہ دیں۔ اور اس کام کو مکمل کرنے میں ہماری سہایتا کریں۔ ہم دانی بھائیوں کے بڑے مشکور ہوں گے۔

نوٹ:۔ سب حساب مکمل طور پر مرتب شدہ کمیٹی اپنے پاس رکھے گی۔ جو کہ ساتھ ساتھ شائع ہوتا رہے گا۔

یہ دان مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجنے کی کرپا کریں۔ لالہ تیرتھ رام جی دکیں پردھان آریہ سماج پسرور ضلع سیالکوٹ۔

ابھی تک مندرجہ ذیل دان پراپت ہوئے ہیں:

(۱) لالہ مکھن رام جی شیشن ماسٹر

(۲) پروفیسر رام چند جی کھنہ — ۲ ہزار اینٹ پختہ — ۱۵/۴/-

(۳) ڈاکٹر موہن لال جی پسرور — ایک ہزار اینٹ پختہ — ۷/۱۰/-

(۴) لالہ تیرتھ رام جی وکیل پسرور — ایک ہزار اینٹ پختہ — ۷/۱۰/-

(۵) لالہ ربیا رام جی ٹھیکیدار — ایک ہزار اینٹ پختہ — ۷/۱۰/-

(۶) مہاشہ و دھاوا لال جی پسرور — ایک ہزار اینٹ پختہ — ۷/۱۰/-

(۷) راجہ رام سنگھ منتری سماج پسرور — ۵۰۰ اینٹ پختہ — ۳/۱۳/-

(۸) لالہ کیشو ناتھ جی ہاندھ پسرور — ۵۰۰ اینٹ — ۳/۱۳/-

(۹) خزانچی گیا چند جی پسرور — ۱/-/-

(۱۰) لالہ ہربنس لال جی مہاجن پسرور — ۱/-/-

(۱۱) پنڈت ودیا دھر جی پسرور — ۱/-/-

(۱۲) لالہ ہیرا لال جی دوکاندار پسرور — ۱/-/-

(۱۳) لالہ کرتی لال جی دوکاندار پسرور — ۱/-/-

میزان کل (۔ ۔ ۴ ۔ ۸۱ روپے

(راجہ رام سنگھ منتری آریہ سماج پسرور)

آریہ سماجوں سے نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی مہوتسو پر پنڈال کی سجاوٹ کے لئے کپڑے پر موٹو تیار کرائے گئے تھے۔ اب ان موٹوز کو سستے داموں پر فروخت کرنے کا وچار ہے۔ یہ موٹوز بڑے خوبصورت ہیں۔ آریہ سماجوں کے وارشک اُتسووں و دواہ سنسکاروں وغیرہ کی سجاوٹ کے لئے بڑے اچھے ہیں۔ جو آریہ سماجیں منگوانا چاہیں۔ وہ شیگھر سُوچت کریں۔ موٹوز بڑھیا بڑھیا منتر۔ گائیتری منتر۔ سواگتم۔ بندے ماترم۔ اوم۔ نمستے اور ویدک دھرم کی جَے وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔

دیوداسی سسٹم کی ممانعت

مہاراجہ کوچین کا قابل تعریف حکم

مہاراجہ صاحب کوچین نے ایک ریگولیشن پاس کر کے ہندو مندروں میں ہندو عورتوں کو بھینٹ چڑھائے جانے اور دیوداسیاں بنائے جانے کی قطعی ممانعت کر دی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو ایک سال قید محض یا سخت یا زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ مہاراجہ صاحب کا یہ حکم نہایت قابل تعریف ہے۔

ودیش میں ویدک دھرم پرچار

ٹرینیڈاڈ میں مزید آریہ سماجوں کی قائمی

بارہ نئے اشخاص کا پرویش — ان میں ۴ کیتھولک عیسائی ہیں

ویدک دھرم کا پرچار سپھلتا پورک ہو رہا ہے۔ اب تک چھ سماجوں کی استھاپنا ہو گئی ہے۔ چار سماجوں کی اور استھاپنا کر شیگھر ہی "ٹرینیڈاڈ آریہ پرتی ندھی سبھا" کی یوجنا کی جائے گی۔ وچار ہے کہ ایک ماس کے بھیتر ہی اُکت پرتی ندھی سبھا کی سرکار کے پاس رجسٹری کرا دی جائے گی۔ جس سے سرکاری منظوری پراپت ہونے میں کٹھنائی نہ ہووے۔

۵ اپریل کو پورٹ آف سپین میں پاریوارک آریہ سمیلن کا سمارودہ ہوا۔ یوم جنم ورشا ہو رہی تھی۔ کنتو لوگوں کا اُتساہ سراہنیہ تھا۔ اس اوسر پر ۱۲ و یکتیوں نے ویدک دھرم میں پرویش کیا۔ ہرش کی بات ہے۔ کہ ان میں چار رومن کیتھولک مت انویائی تھے۔ جنہوں نے ویدک دھرم کی سُنِشچتا کو سویکار کر وید کے جھنڈے کے نیچے آنے میں ہی اپنا کلیان سمجھا۔ ویدک دھرم میں پرویش کرنے والوں میں ایک گجراتی نوجوان بھی تھے۔ یہ سجن بیوپار کے سمبندھ میں بھارت سے لگ بھگ سات ورش ہوئے۔ یہاں آئے تھے۔ کچھ کال ویتیت ہونے پر ان کا وواہ ایک بھارتیہ رومن کیتھولک دھرم انویائی کنیا سے ہو گیا تھا۔ ہندو دھرم میں تو ان کے لئے کوئی ستھان تھا ہی نہیں۔ چاہے ہندو یووک عیسائی کنیا سے وواہ کرے۔ اتھوا ہندو کنیا کا عیسائی یووک سے پانی گرہن سمبندھ ہو۔ دونوں ہی اوستھاؤں میں لابھ عیسائیوں کو ہی ہوتا ہے۔ کنتو آریہ سماج کے پرچار سے دھارا بدل گئی ہے۔ اُکت نیتی کا ہی نہیں۔ اپنتو کتنے ہی ابھیہ کا اُدّھار آریہ سماج نے کیا ہے۔ اب ہندو پردلت تھا تو سکرت نہیں اپنتو جیتا کے روپ میں پرگٹ ہونے لگے ہیں۔ یہ ہے آریہ سماج کی انقلاب انگیز کشش۔

سارا دیپ آریہ سماج کے سدھانت سو شٹھو کو بھلی بھانتی سمجھ گیا ہے۔ یہ بات عیسائی اور مسلمان بھی انوبھو کرنے لگ گئے ہیں۔ شکشت عیسائی آدمی کبھی یہ کہتے ہوئے بھی سُنے جاتے ہیں۔ کہ یدی ویدک دھرم کا پرچار اس دیپ میں پُورو ہوا ہوتا۔ تو ہم بھلا عیسائی دھرم میں کیوں پرورشٹ ہوتے ہوتے؟ یدی جیوکا کا پرشن نہ ہو۔ تو کل ہزاروں کی سنکھیا میں ہمارے عیسائی بھائی اپنے پوروجوں کے دھرم میں دیکشت ہو جاویں۔ عیسائی مشنوں کا جال بھارتیوں کو عیسائی بنانے کے لئے بچھا ہوا ہے۔ کیا یہ کم آشچریہ کی بات ہے۔ کہ آج ۱۴۵۰۰۰ بھارتیوں میں عیسائیوں کی سنکھیا لگ بھگ ۲۵۰۰۰ ہے۔ یہ سنکھیا آشچریہ جنک رینی سے اُتروتر بڑھتی گئی ہوتی۔ یدی بھگوان دیانند کے سیوکوں نے اٹلانٹک مہاساگر کے تٹ پر ویدوں کا جھنڈا نہ گاڑا ہوتا۔

ہندوستان بھر میں دلت بھائیوں کی تعداد

صوبہ وار اعداد

ہندوستان میں سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق دلت کہے جانے والے بھائیوں کی کل تعداد ریاستوں کو ملا کر پانچ کروڑ ایک لاکھ پچانوے ہزار سات سو ستر (۵،۰۱،۹۵،۷۷۰) ہے۔ ہندوؤں کی کل تعداد (۲۳،۹۱،۹۵،۱۴۰) ۲۳ کروڑ ۹۱ لاکھ ۹۵ ہزار ایک سو چالیس کی آبادی کا (۲۱ فیصدی)۔ برٹش ہندوستان میں دلتوں کی تعداد تین کروڑ نوے لاکھ ۴۶ ہزار (۹۔۔۔) یعنی ہندوؤں کی کل تعداد ۱۷ کروڑ ۷۷ ہزار نو سو اٹھاسی (۱۷۷۲۷۹۸۸) کا ۲۲ فیصدی حصہ۔

اکیلے صوبہ بمبئی میں دلتوں کی تعداد ۱۷۵۰۴۲۴ ہے۔ یعنی ہندوؤں کی کل تعداد ۱۶۶۲۱۲۲۱ کا ۱۱ فیصدی۔ ہندوستانی ریاستوں میں ۴۶۷۱۵۲ کی ہندو آبادی کے مقابلہ میں دلتوں کی تعداد ۱۱۱۷۶۱۳۱ ہے۔ یعنی ہندوؤں کی کل تعداد کا ۱۸ فیصدی۔ دلتوں کی سب سے زیادہ تعداد ریاست حیدر آباد میں ہے۔ جہاں اُن کی کل تعداد ۲۴۷۳۲۳۰ ہے۔ حالانکہ اس ریاست میں ہندوؤں کی کل آبادی ۱۲۱۷۶۷۲۷ ہے۔ دلتوں کی تعداد اس آبادی کا ۲۰ فیصدی ہے۔ صوبہ بمبئی میں سب سے زیادہ تعداد مہار لوگوں کی ہے یعنی ۱۲۶۴۱۰۴۔ دوسرا نمبر موچیوں کا ہے جن کی آبادی ۳۰۹۹۳۸ ہے۔ تیسرے نمبر پر چمار ہیں۔ ان کی آبادی ۲۹۱۸۱۱ ہے۔ چوتھا نمبر بھنگیوں اور میگھ والوں کا ہے۔ جو علی الترتیب ۷۹۴۰۳ اور ۷۹۷۶۹ ہیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجک جگت

دسکہ میں آریہ ویر دل کی قائمی :-

۷ جون ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج دسکہ میں آریہ ویر دل قائم کیا گیا ہے۔ جس کے ممبران ۲۰ بنائے گئے ہیں۔ اور چناؤ حسب ذیل کیا گیا ہے :-

پردھان مہاشہ چونی لال جی گمبھیر + اپ پردھان مہاشہ دیوان چند جی + دلپتی مہاشہ بارسی لال جی + نائب دلپتی پنڈت موہن لال جی + منتری پنڈت منگل داس + اپ منتری امرت لال جی + خزانچی مہاشہ منشا رام جی ؛ (منتری)

آریہ سماج آسیہ پشاور میں امرت ورشا :-

مندر آریہ سماج آسیہ (پشاور) میں ہر ایک دن پراتہ ہون یگیہ ہوتا ہے۔ ۶½ بجے سے ۷ بجے تک اُپنشدوں کی کتھا ہوتی ہے۔ پنڈت ہرگوبند جی بھاگ پروہت جو عرصہ ۴ روز سے اس جگہ پدھارے ہوئے ہیں۔ اُپنشدوں کی کتھا کرتے ہیں۔ نیز ساتھ ہی باری باری سے گھروں میں ہون یگیہ بھی کرائے ہیں۔ پچھلے دنوں مہاشہ کیسر چند بھجنیک کے بھجن ہوتے رہے۔ ان کے بعد پنڈت دھرم دیو جی اُپدیشک بنگلو والے یہاں پدھارے۔ آپ کا اُتم اُپدیش ہوا۔ اب ۶ دن سے پنڈت سندر لال جی پرچارک دیانند ساروشنی بیلن ہوشیارپور اپنے منوہر بھجنوں تتھا لیکچروں دوارا آنند ورشا کر رہے ہیں۔ حاضری کافی ہوتی ہے۔ جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑ رہا ہے۔ ہر ماہ ایک دو ویدک سنسکار ہو جاتے ہیں۔ ماہ مئی و جون میں چار یا پانچ سنسکار ہوئے۔ ماسٹر برجلال جی اُپ پردھان کے پوتے کا نام کرن سنسکار۔ اور مہاشہ بہاری لال جی کے پتر کا منڈن سنسکار ہوا۔ پنڈت رام نرائن جی کے پتر کے یگیوپویت سنسکار پر آچاریہ لکھی رام جی بھی پدھارے۔ آسیہ سماج کو ایک روپیہ دان پنڈت جی کی طرف سے ملا۔ حاضرین کا دودھ اور لڈوؤں سے ستکار کیا گیا ؛

(منتری آریہ سماج آسیہ ـ پشاور)

آریہ سماج گوجرانوالہ کا چناؤ :-

۲۸ جون ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مندر میں پچھلے سال کی رپورٹ پڑھے جانے کے بعد اگلے سال کے لئے منن لکھت ادھیکاری چنے گئے :-

پردھان لالہ بھیم سین جی وکیل + سینئر وائس پردھان شری اندر جی ایم۔ اے۔ جونیئر اپ پردھان لالہ دیویہ تا مل جی + منتری بشمبر ناتھ + اُپ منتری لالہ میگھ راج جی + پستکادھیکش لالہ ہربچند جی وہرہ بی۔ اے + کوشادھیکش لالہ گوتم دیو جی چوپڑہ + نریکشک لالہ کیسر مل جی + انترنگ سبھا کے سدسیہ :- لالہ ہری رام جی ۔ لالہ شو ناتھ جی وہرہ ۔ لالہ بلاقی رام جی ۔ لالہ حضوری مل جی ۔ لالہ ٹھاکر داس جی کپور ۔ لالہ کیسری داس جی وکیل ۔ لالہ رام سہائی جی کپور ۔ لالہ گوکل چند جی ؛

(بشمبر ناتھ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ یووک ویایام شالہ کراچی :-

۲۴ جون کو زیر صدارت شری سوامی ستیانند جی آریہ یووک ویایام شالہ کراچی کے کھلاڑیوں نے سیٹھ رام نرائن درمانی کے اعزاز میں شرفائے کراچی کو اپنے حیرت انگیز کرتبوں سے محظوظ کیا +

(ویر کھجان منتری)

آریہ سماج جامپور کے سماچار :-

(۱) پچھلے دنوں سے شری پنڈت ہری چند لال جی آریہ اُپدیشک کے منوہر ویاکھیان شروع ۔ ہفتہ وار ستسنگ یا ہر اتوار اور نو یووک سبھا کے ہر بدھوار کو اُنکا اُپدیش ہوتا ہے۔ چار لیکچر ہو چکے ہیں۔ اور وہ چاروں ہی ارتھ شاستر پر تھے۔ اسی مضمون پر آخری اُپدیش آئندہ اتوار کو ہوگا۔ ان تمام لیکچروں میں یہ بتلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ دھن کی بے جا تقسیم اور ناجائز استعمال سے کیا کیا ہانیاں ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ موجودہ زمانہ میں نوجوان یہی سارے سکھ حاصل کر سکتا ہے۔ صرف دھن کی کافی مقدار ہو۔ تو اعلےٰ تعلیم صحت۔ خوراک۔ عزت۔ حکومت ہمدردی وغیرہ سب کچھ خریدی جا سکتی ہیں اخلاق جس کی کہ سب سے اعلےٰ نشوونما ہونی چاہیئے۔ نہیں ہو رہی۔ یہ ارتقا نہیں۔ بلکہ انحطاط ثابت ہو رہا ہے۔ دھن کے برخلاف پوری طاقت سے کھنڈن کیا جا رہا ہے ؛

ریڈنگ روم کی اشد ضرورت :-

آریہ سماج جامپور کا عام اجلاس منعقدہ ۲۱/۶/۳۶ ایک پبلک ریڈنگ روم کی ضرورت کو بری طرح محسوس کرتا ہوا پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ میونسپل کمیٹی جامپور اس رفاہِ عام کے کام کو سرانجام دینے میں اپنا فرض پورا کرے۔ جیسا کہ تعلیم یافتہ شہروں میں باقی کمیٹیوں نے مناسب جگہ پر ریڈنگ روم کھول رکھے ہیں۔

(نوٹ) پرستاو سرو سمتی سے پاس ہوا ؛ پراتہ کال کی کتھا مہاشہ اودے بھان جی کر رہے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کا گیارھواں سمولاس چل رہا ہے ؛

(گنپت رائے منتری آریہ سماج جامپور)

اردھ شتابدی دھن سنگرہ :-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے سمبندھ میں جن دانی سجنوں نے ویدپرچار سنگر فنڈ۔ آریہ نگر تتھا انوسندھان وبھاگ کے لئے دان دینے کے سنکلپ کئے ہوئے ہیں۔ ان سے نویدن ہے کہ وہ براہ مہربانی اپنا اپنی پرتگیہ کے انوسار اپنا اپنا دان شیگھر بھیج کر کرتارتھ کریں۔ جن بھائیوں نے اردھ شتابدی کے بعد اپنا دان بھیج دیا ہے سبھا ان کا ہاردک دھنیہ واد کرتی ہے پہلے کئی آریہ بھائیوں نے دھن سنگرہ کے لئے اردھ شتابدی سمبندھی دھن سنگرہ کے لئے نوٹ رسیدیں منگوائی تھیں۔ ان کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ وہ اپنا اپنا حساب بھیج دیں۔ اور بقایا رسیدیں بھی بھجوا دیں۔ تاکہ سبھا کو خط و کتابت کرنے میں وقت اور دھن نہ لگانا پڑے ؛

(گیان چند سکرٹری اردھ شتابدی سمتی)

آریہ سماج مندر کوریکے کے لئے مکان

تیج سینگھ جی کے پہلے دورہ کے بعد جب آگیا انترنگ سبھا بابو فقیر چند جی پردھان پنڈت تمک راج جی صراف اُپ پردھان۔ پنڈت امرناتھ جی اور فقیر چند بھاٹیہ منتری آریہ سماج کا سوالہ گئے۔ وہاں آریہ سماج کی طرف سے چھاپہ شدہ اپیلیں تقسیم کی گئیں۔ اور آریہ سجنوں سے ملے۔ آریہ بھائیوں نے مجھے چندہ جمع کر کے بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد پردھان اور منتری آریہ سماج کوریکے جا کے آریہ سماج میں پہنچے۔ وہاں بھی سوائے وعدہ کے اور کچھ پراپت نہ ہوا۔ ان ہر دو جگہ کے دورہ کے بعد انتم نتیجہ ہوا۔ کہ مکان کی خرید میں جس قدر کمی ہے۔ فی الحال اس کو کسی طرح سے قرضہ لے کر مجوزہ مکان کو خرید لیا جائے۔ چنانچہ پرماتما کی اپار دیا سے ۲۴ جون ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مندر کوریکے کے لئے ایک مکان خاص موزوں جگہ پر خرید لیا گیا ہے۔ جس کی اسی روز باقاعدہ رجسٹری تصدیق کرائی گئی ہے۔ اب مکان مذکور پر عمارت بنانے کا سوال ہمارے سامنے اسی مرحلہ پر ہے۔ جس کے لئے دھن کی بڑی آوشیکتا ہے۔ اس لئے ضلع بھر کے آریہ دانی بھائیوں سے خصوصاً اور پنجاب بھر کے دانی ویروں سے عموماً ونے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ شیگھر اپنی سہایتا کا ہاتھ بڑھا کر ہمیں اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اُتساہت کریں ؛

پہلے دورہ میں لاہور اور لاہور چھاؤنی کے بڑے بڑے یوگیہ بھائیوں نے ہمیں اپنے وعدے تیجے بھیجنے کو فرمایا تھا۔ لیکن باوجود یاد دہانی کرانے کے بھی انہوں نے وعدہ شدہ رقم کو بھیجنے کی ابھی تک کرپا نہیں کی۔ صرف راولپنڈی سے پنڈت نکھمیداس جی کلرک ٹیلیگراف آفس راولپنڈی نے اپنے خاص پریشرم سے ۲۳/۱ روپے اکٹھے کر کے بھیجے ہیں۔ آریہ سماج ان کا اتی دھنیہ واد کرتی ہے۔ دوسرے آریہ بھائیوں سے پھر ونے پوروک پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنی وعدہ شدہ رقوم کو جلدی بھیج کر کرتارتھ کریں۔ تاکہ جہاں ہم قرضہ سے سبکدوش ہو جائیں۔ وہاں عمارت کو شروع کر کے پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں ؛

(۲) گزشتہ ایک ماہ سے آریہ سماج مندر کوریکے میں پنڈت امرناتھ جی مہابھارت کی کتھا کر رہے ہیں۔ کتھا رات کے وقت ہوتی ہے۔ پہلے روزانہ سندھیا کرائی جاتی ہے۔ اور بعد میں دو تین بھجن بھی گائے جاتے ہیں۔ آریہ جنتا بہت لابھ اٹھا رہی ہے۔ اور حاضری روز بروز بڑھ رہی ہے +

{ فقیر چند بھاٹیہ منتری آریہ سماج کوریکے ۔ ضلع سیالکوٹ }

"آریہ مسافر" میں اشتہار دینا
کلمیہ کا ...

ہفتہ بھر کی ڈائری

یکم جولائی۔ موضع شیر اسب ڈویژن مردان تحصیل صوابی کے ایک سکھ نوجوان کو جب کہ وہ بازار میں سے گزر رہا تھا۔ کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ قاتل ابھی تک گرفتار نہیں ہوا ::

شری شنکراچاریہ ڈاکٹر کرت کوٹی نے پونہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سکھ ہندو ہیں۔ اگر ہریجن یہ دھرم قبول کریں۔ تو کوئی تبدیل مذہب نہیں ہوتا ::

سردار کرتار سنگھ کے قاتل محمد حسن کو جس نے گزشتہ فسادات شہید گنج کے دوران میں اسے مصری شاہ لاہور میں قتل کیا تھا۔ پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ اُس کی لاش زیر حفاظت پولیس قبرستان میں پہنچائی گئی۔ اور زیر انتظام پولیس ہی دفن کی گئی۔ چھ سات سو مسلمان وہاں موجود تھے ::

ایک مسلمان آدھی رات کے وقت مال روڈ پر واقع فرموں میں روشندانوں کے ذریعہ داخل ہو کر چوریاں کیا کرتا تھا۔ آخر پکڑا گیا۔ مقدمہ ہوا۔ اور عدالت نے اُسے چھ سال قید سخت کی سزا دی ::

مسلمانوں کی پنجاب زمیندارہ لیگ نے اپنے ایک اجلاس میں قرار دیا ہے۔ کہ سر فضل حسین کی پارٹی کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے +

باغبانپورہ (لاہور) کی مسجد علم دین میں مجلس اتحاد ملت کے جلسہ میں احراریوں اور اتحاد ملت والوں میں فساد ہو گیا۔ جس میں کئی اشخاص زخمی ہوئے۔ ایک کو ہسپتال پہنچایا گیا ::

آج شام مہاراجہ دربھنگہ کے زیر اہتمام نہایت شاندار دنگل ہوا۔ مشہور جرمن پہلوان کریمر کی جس نے لاہور میں گونگا پہلوان کو شکست دی تھی۔ چالیس منٹ تک دربھنگہ راج کے پہلوان پورن سنگھ کے ساتھ کشتی ہوئی۔ کریمر نے آخر ہار مان لی ::

۲ر جولائی۔ ضلع شاہجہانپور کے ریلوے سٹیشن جلال نگر پر ایک ڈاکو جو ریوالور سے مسلح تھا۔ گرفتار کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک نائب تحصیلدار بلاسپور سے گاڑی میں سوار ہوا۔ اور اندر سے کنڈی لگا کر سو گیا۔ اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ دروازہ کھولا۔ تو ایک شخص نے پستول دکھا کر کہا۔ جو کچھ ہے۔ حوالے کر دو۔ تحصیلدار نے اُسے پکڑنا چاہا۔ تو اُس نے گولی چلا دی۔ لیکن نشانہ

مسلمانوں کے آریہ سماج قصور و سرینگر پر دھاوے

لکھنؤ میں کنور سکھ لال پر ایک مسلمان نے چھرے سے وار کر دیا

قصور۔ ۴ر جولائی۔ آج آریہ سماج کا اجلاس ہو رہا تھا۔ کہ چار پانچ صد مسلمانوں نے ہلہ بول دیا۔ سبب یہ تھی۔ کہ ایک نو مسلمہ (ہندو) عورت اپنے ہندو لڑکے کو ملنے کے لئے مندر میں گئی تھی۔ مسلمانوں نے سمجھا۔ کہ آریہ سماج میں اُسے شدھ کر لیا جائے گا۔ حملہ کی خبر سنکر عورتوں نے سماج مندر کو اندر سے بند کر لیا۔ مسلمانوں نے تاراچند سٹور کیپر پر جو ہون کے لئے سامان اکٹھا کر رہا تھا۔ حملہ کر دیا۔ عین موقعہ پر پولیس اور ممبران سماج پہنچ گئے۔ معاملہ رفع دفع کرا دیا گیا۔ لڑکا ہندوؤں کے پاس رکھنے کا فیصلہ ہوا۔ اور نو مسلمہ مسلمانوں کے پاس چلی گئی ::

آریہ سماج سرینگر پر دھاوا:۔ آریہ سماج مندر مہاراج گنج سرینگر کے منتری لکھتے ہیں۔ کہ اتوار گزشتہ کو چند مولوی اور دیگر سینکڑوں مسلمان زبردستی مندر میں آ گئے۔ اور شور مچانا شروع کر دیا۔ جس سے کارروائی کو سر انجام دینا نا ممکن ہو گیا۔ مسلمانوں نے ہندو دھرم۔ پنڈتوں اور بزرگوں کی شان میں نہایت اشتعال انگیز الفاظ استعمال کئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور وہ خواہ مخواہ ہندوؤں کو تنگ کرنے کے منصوبے باندھتے رہتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ کی پُر امن کارروائی میں اس طرح رخنہ اندازی کریں۔ اور اُن کے بزرگوں کی توہین کریں۔ ہم اُمید کرتے ہیں۔ کہ حکام اس معاملہ کی پوری تحقیقات کرینگے۔ اور جن لوگوں کا اس حملہ میں ہاتھ ہے۔ اُن کے خلاف مناسب اور فوری کارروائی کریں گے ::

کنور سکھ لال پر چھرے سے حملہ:۔ یکم جولائی۔ کنور سکھ لال پر لکھنؤ میں چھرے سے حملہ ہو گیا۔ جبکہ وہ بھنڈی حاضری میں بیکچر دے رہے تھے۔ ایک مسلمان نے پلیٹ فارم کی طرف تیزی سے بڑھ کر کنور صاحب پر چھرے سے حملہ کر دیا۔ مگر ہندو والنٹیروں نے اُسے پرے دھکیل دیا ::

پنڈت جنار دھن اور ۱۲۰۰ اچھوتوں کے مسلمان بننے کی جھوٹی خبر

مسلم اخبارات کیسی بے پر کی اُڑاتے ہیں!!!

ناگپور۔ ۴ر جولائی۔ مسلم سٹار آف انڈیا کی ۱۹ر جون کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ کہ سی۔ پی میں ضلع بالاگھاٹ کے کاترپی خورد میں بارہ سو ہریجن جنار دھن داس شوُرام نام کے ایک شخص کی تحریک پر مسلمان ہوئے تھے۔ اس سلسلہ میں سی۔ پی ہریجن سیوا سنگھ کے منتری کو تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ خبر سراسر بے بنیاد اور غلط ہے۔ اور لطف یہ کہ ضلع بالاگھاٹ میں ترپی خورد نام کا کوئی گاؤں ہی نہیں ہے۔ اور نہ ہی جنار دھن داس شوُرام کے متعلق معلوم ہو سکا ہے۔ کہ یہ خبر عجیب ہے۔ لہذا عوام کی واقفیت کے لئے یہ مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ نہ اس نام کا کوئی گاؤں ہے۔ اور نہ ہی یہاں کوئی ایسا شخص ہے۔ یہ ساری خبر جھوٹی ہے ::

چھوٹ گیا۔ شور سنکر لوگوں نے اُسے آ کر گرفتار کر لیا ::

دہلی میں تانگے والوں۔ گاڑی بانوں۔ خچر والوں اور دھوبیوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ اور انہوں نے طے کیا ہے کہ جب تک اُن کے مطالبات پورے نہیں ہوتے۔ وہ ہڑتال جاری رکھیں گے۔ شہر والوں کو اُن کی ہڑتال کی وجہ سے سخت تکلیف ہو رہی ہے ::

ملک معظم بہ اجلاس کونسل نے منظوری عطا کر دی ہے۔ کہ نیا آئین یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے نافذ ہو جائے گا۔ اُسی دن برہما اور عدن ہندوستان سے علیحدہ ہو جائیں گے ::

امرتسر میں تمام ویونگ فیکٹریاں بند ہو گئیں۔ ۶۰۰ جولاہوں نے ہڑتال کر دی۔ ۹ فیکٹریوں پر پکٹنگ کیا گیا۔ ۲۵ فیکٹریوں کی ہڑتال کی والنٹیر نگرانی کر رہے ہیں۔ بعد کی خبر ہے ہڑتال ختم ہو گئی ہے ::

کلکتہ پولیٹیکل کانفرنس کے سلسلہ میں اطلاع ملی ہے۔ کہ پولیس والے انتظامات میں مزاحم کر رہے ہیں۔ کامریڈ رام سنگھ اور ہردیال سنگھ کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے ::

کہا جاتا ہے۔ کہ مسجد شاہ چراغ جس کا بھی کا گورنمنٹ نے اعلان کیا تھا۔ ۱۴ر جولائی کو مسلمانوں کے حوالے کر دی جائے گی ::

ملک معظم نے گورنر بنگال کی میعاد ملازمت میں اکتوبر ۱۹۳۷ء تک توسیع کر دی ہے ::

پولیس مجسٹریٹ علی پور (بنگال) نے زیر دفعہ ۱۴۴ پنڈت رام چندر شرما کو جو کالی گھاٹ کے سامنے بکروں کی قربانی بند کرانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس بات کی ممانعت کر دی ہے۔ کہ وہ کالی مندر کے قریب پراپیگنڈا کر سکیں ::

لاہور کے ۲۵ سرکردہ ہندو مسلم سکھ اصحاب نے جن میں سر محمد اقبال۔ ملک برکت علی۔ رائے بہادر دُرگا داس سیٹھ۔ رائے بہادر بدری داس۔ منشی کالی ناتھ رائے اور سردار بہادر مہتاب سنگھ وغیرہ شامل ہیں۔ سول لبرٹیز یونین کی حمایت میں اعلان نکالا ہے ::

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے اپنے ملازموں میں سے ۲۵ فیصدی کی تخفیف کرنا منظور کیا ہے۔ ہر بلا کہ از آسمان آید ۔ نزلہ بر عضو ضعیف مے ریزد۔ غریب کلرک ہی مارے جائیں گے ::

سرینگر (کشمیر) میں ایک بوڑھا فقیر فوت ہو گیا۔ اُس کی عمر ۱۰۵ سال ہے۔ اُس کی بینائی درست ہے۔ اُس نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کا دربار دیکھا ہے ::

۴ر جولائی۔ پنجاب کے حلقوں میں یہ سنسنی پھیل گئی ہے۔ کہ پنجاب کے چند معروف سکھ لیڈروں کے خلاف جوڈیشل کمشنر کے روبرو دعویٰ دائر کیا جائے گا۔ کہ انہوں نے گوردوارہ فنڈز کے روپیہ کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ یہ دعوے سردار خزان سنگھ اسسٹنٹ کمشنر دائر کریں گے ::

دہلی میں تانگہ والوں اور گاڑی بانوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس سے شہر کے تاجروں کا بہت نقصان ہو چکا ہے ::

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ॐ

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

ویدک دھرم پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ایک آنہ

آریہ مسافر لاہور

ایڈیٹر:- چرنجی لعل پریم

साप्ताहिक:- "आर्य्य मुसाफ़िर"

"آریہ مسافر" ویدک دھرم کا سچا پرچارک اور سبھا کا ہفتہ وار گزٹ ہے۔ آپ اس کا مطالعہ ضرور کیجیے (مینیجر)

نمبر ۳۰ | اتوار ۵ ساون سمت ۱۹۹۳ - دیانند آبد ۱۱۲ - مطابق ۱۹ - جولائی سنہ ۱۹۳۶ء | ۷

سنگٹھن سوکت | وید امرت | سمان منتر

ओं समानो मन्त्रः समितिः समानी समानं मनः सह चित्तमेषाम्।
समानं मन्त्रमभि मन्त्रये वः समानेन वो हविषा जुहोमि ॥ (رگوید ۱۰-۱۹۱-۳)

...منتشر! تم سب کا وچار ایک ہو۔ تمہاری سبھا ایک جیسی ہو۔ تم سب کا من سمان ہو۔ تمہارا چت بھی برابر ہو۔ تم سب کو ایک ہی وچار سے یکت کرتا ہوں۔ تم سب کو ایک پرکار کا ...بھوگ دیتا ہوں۔

اس منتر میں "سمان" شبد پانچ بار آیا ہے۔ اس سے پاٹھک اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وید سمانتا کی کتنی شکشا دیتا ہے۔ وید تو ہمیں بار بار یہی اپدیش دے رہا ہے کہ سب میں سمانتا ہونی چاہئے۔ بھلا ... لوگوں کے ساتھ چھونا پاپ سمجھتے ہیں۔ مدراس میں جنہیں ہم دس دس گز کے فاصلہ پر رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارے وچار، من اور چت کیسے ایک ہو سکتے ہیں۔ جن کو ہم چھونے تک کو تیار نہیں ... کے ساتھ ہمارا سمانتا کا ویوہار کیسے ہو سکتا ہے۔ جب ہم لوگ ایشور کا ویوہار دیکھتے ہیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس پتا کے ہم سب ایک سمان ہی پتر ہیں۔ اس نے سورج، چاند، تارا، اگنی، جل ... سب اشیاء کو انسان کیا حیوان تک کے لئے یکساں بنایا ہے۔ جہاں وہ اپنی دیبانی کے ذریعہ اپدیش دے رہا ہے وہاں اس نے ہمارے سامنے کئی ایک مثالیں رکھدی ہیں۔ ہم جتنا قدرت کے ... سیکھ سکتے ہیں۔ اتنا سینکڑوں اور ہزاروں گرنتھوں کے پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ منشیہ جب پستکیں لکھتا ہے۔ تو اس میں سوارتھ کا مادہ ضرور آجاتا ہے۔ لیکن قدرت کا تو سب کے ساتھ ایک جیسا ... سنسار کے کسی بھی خاص پرانی سے پیار یا کسی خاص سے دشمنی نہیں ہے۔ یہ قدرت کے کھیل پرماتما کی جہاں ہمیں اپدیش دے رہی ہے کہ سب منشیہ ایک دوسرے کے ساتھ یکساں سلوک کریں ... کے ساتھ بیٹھا ہوگا وہ ویوہار کرنا نہ سیکھیں گے۔ تب تک وہ نہ تو دھارمک نقطۂ نگاہ سے اور نہ ہی پولیٹیکل نقطۂ نگاہ سے عروج حاصل کر سکیں گے۔ جب تک راجہ ایک غریب دوش کیساتھ اور ایک ... کے ساتھ ہمدردی نہ کریگا۔ تب تک ہم میں سمانتا نہیں آ سکتی۔ لیکن اگر براہمن اپنی ودیا اور ادیہ صنبھر کے گھمنڈ میں ہے۔ تو کشتری اپنی طاقت کا فخر کریگا۔ اور اپنے سامنے کسی کو پھٹکنے نہیں دیگا ... کے بل پر سب پر حکومت جمائیگا اور شودر کچھ دن ہی بائیکاٹ کر دے۔ تو تینوں ورنوں کے لئے آفت آجائیگی۔ دنیا میں سب انسان ایک دوسرے کی سہائتا کر نرالے ہوتے ہیں۔ کسی بھی ورن کو بغیر گزارہ ... سب ایک دوسرے کی غرض رہتی ہے۔ اس لئے جہانتک ہو سکے ہم ایک دوسرے کیساتھ ادھک سے ادھک سمبندھ جوڑیں۔ اور سب کو ایک ہی نگاہ سے دیکھیں۔ جب ہم سب کو ... جانیں گے۔ تو پھر ہمارے وچار، من، چت اور ہماری سبھا سمیتی ایک ہو جائے گی۔ (ادم شم)

(وشوناتھ ایم۔ اے۔ شاستری)

بیروزگاروں کی علمی امداد

وارنش لکڑی اور لوہے کے لئے

اجزاء :- بروزہ خشک ۱ سیر - رال ½ سیر - تیل مٹی ½ ۱ سیر ٭

ترکیب - کسی مٹی یا لوہے کے مضبوط برتن میں رال اور بروزہ کو ڈال کر تیز آنچ پر پکائیں - جب پگھل کر ایک جان ہو جائے - تو آگ سے نیچے اتار کر مٹی کا تیل شامل کر دیں - اور کسی لکڑی سے ہلاتے رہیں ٭

(نوٹ) مٹی کا تیل آگ سے نیچے اتار کر کافی فاصلہ پر رکھ کر ڈالنا چاہئے - ورنہ آگ لگنے کا اندیشہ ہے ٭

ٹین کے خوبصورت ڈبوں میں بند کر کے اپنے نام کا لیبل لگا کر فروخت کریں - یہ وہ وارنش ہے - جو ہر جگہ پینٹر لوگ استعمال کرتے ہیں - بغیر اس وارنش کے کوئی رنگ تیار نہیں ہو سکتا - یہ وارنش رنگ کو پختہ اور چمکدار کرتا ہے اور لکڑی اور لوہے کے لئے یکساں طور پر مفید ہے ٭

وارنش صرف لکڑی پر کرنے کیلئے

جو لکڑی سے تیار شدہ اعلےٰ سے اعلےٰ اشیاء پر کیا جاتا ہے

اجزاء :- رام رس (پیلی مٹی) ایک پونڈ - سریش چار اونس - پانی آٹھ اونس - رومی مصطگی دو اونس - دانہ لاکھ چار اونس - سپرٹ میتھلیڈ چوبیس اونس ٭

ترکیب :- پیلی مٹی کو توے پر ڈال کر بھون لیں - جب اس کا رنگ سرخی پر ہو جائے - تو اتار کر کسی باریک کپڑے میں سے چھان لیں - سریش چار اونس کو آٹھ اونس پانی میں ڈال کر پکائیں - جب پانی پانچ اونس کے قریب رہ جائے - تو اتار کر اس میں پیلی مٹی ڈال دیں - اور کسی برش سے لکڑی پر رنگ کرکے سوکھنے کے لئے رکھ دیں - بعد میں دانہ لاکھ اور رومی مصطگی سپرٹ میتھلیڈ میں ڈال کر حل کریں - اور کسی برش سے اس مرکب کو رنگ کی ہوئی لکڑی پر متعدد بار کرنے سے نہایت صاف - پختہ اور چمکدار پالش ہو جائے گی ٭

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا کا پرستاو - آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتی ہے کہ ریلوے - ڈاک خانہ آدی کے فارموں میں انگریزی کے ساتھ ہندی بھی تحریر کیا کرے ٭ (دیا بخش منتری)

اسلامی اخبارات کیا کہتے ہیں؟

اُردو اور ہندی

"ہندی زبان کو ملک کی مشترکہ زبان بنانے کی جو کوششیں ہو رہی ہیں - وہ کسی سے پوشیدہ نہیں - ہر وہ چیز جس سے ہندی زبان کی ترقی ہو سکے عمل میں لائی جا رہی ہے - ہمیں ان کی کوششوں سے کوئی بحث نہیں - وہ جو چاہیں - کریں - مگر اُن کے طرز عمل کا جو قابل اعتراض پہلو ہے وہ یہ ہے - کہ وہ فرقہ وارانہ لائنوں پر تعصب کے ساتھ ایک ایسا محل تیار کر رہے ہیں جس میں صرف ہندو بچے اور لڑکیاں ہندی کی تعلیم حاصل کرتے ہوئے نظر آ رہی ہیں - اور اس طرح ہندوؤں کی نئی نسل اتحاد و اتفاق کی درسگاہ سے الگ ہو کر دوسری قوموں سے دور اپنی علمی زندگی کی تجدید کر رہی ہے - یہ امر یقیناً قابل اعتراض ہے - اور اس پر اعتراض کیا جائے گا" ٭ (حمایتِ اسلام لاہور)

یوم شہید گنج پر ہولی

"راقم الحروف نے عرض کیا تھا - کہ تحریک شہید گنج کچھ عرصہ کے بعد محرم کی صورت اختیار کرے گی - اور عشرۂ محرم کی طرح مسلمان عشرۂ جولائی منایا کریں گے - لیکن آج معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات اس تحریک کو ہولی بنانے کی فکر میں ہیں - چنانچہ ملتان میں جس انداز سے یوم شہید گنج منایا گیا - اس میں ہولی کا رنگ بہت نمایاں نظر آتا ہے - ملتان سے ایک صاحب لکھتے ہیں - کہ یہاں بڑی دھوم دھام سے "یوم شہید گنج" منایا گیا - بوہڑ دروازہ کے اندر چند نیلی پوش "نیل کا ماٹ" لئے کھڑے تھے - اور اس راستہ سے جو گزرتا تھا - اس پر نہایت بے تکلفی سے رنگ پھینکا جاتا تھا - بعض مسلمانوں نے انہیں اس "رنگین حرکت" سے روکا - لیکن وہ کب کسی کی سنتے تھے؟ ہمیں اندیشہ ہے - کہ کہیں مجلس احرار کے سرخپوش رضاکار بھی اس ہولی میں شریک نہ ہو جائیں ایک طرف سے راہگیروں پر نیلا رنگ پھینکا جائے گا - دوسری جانب سے سرخ رنگ - ایک فریق کہے "نیلی پوش ہو جاؤ" - دوسرا کہے "سرخپوش ہو جاؤ" - اور پھر نیلے اور سرخ رنگ کی فضیلت کی بحث چھڑ جائے - ایک کہے نیلو فر اچھا ہے - دوسرا کہے کہ گلاب سے نیلوفر کا کیا مقابلہ؟ ایک فریق نیل کنٹھ پیش کرے - دوسرا [illegible] سے

مرخاب نکالے - ہمارے خیال میں اس جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لئے مولوی صبغۃ اللہ صاحب کو لکھنؤ سے بلوانا پڑے گا" ٭ (احسان لاہور)

کیا مولانا ابو الکلام آزاد حدیث سے منکر ہیں؟

کسی مسلمان نے مولانا ابو الکلام آزاد سے پوچھا تھا کہ مرزا کی مسیحیت اور مجددیت اسلام کے مطابق ہے؟ مولانا نے اس کا جواب دیا - کہ "کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے - نہ حقیقی قرآن آ چکا اور دین کامل ہو چکا" -

اس پر مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر "اہلحدیث" رقمطراز ہیں - کہ :-

"میں اس عقیدہ کے غلط یا صحیح ہونے پر بحث کرنا سر دست ملتوی رکھتا ہوں - اس وقت مجھے صرف ایک بات دریافت کرنا یا ظاہر کرنا ہے - چونکہ یہ فقرہ اس حدیث کے انکار پر مبنی ہے - جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حلف سے فرمایا ہے - کہ :-

(بخدا مسیح ابن مریم تم (مسلمانوں) میں اترے گا)

اب سوال یہ ہے - کہ مسیح حقیقی کے نزول کے انکار سے صرف اسی حدیث کا انکار آپ کے دل میں ہے یا مثل دیگر اہل قرآن اور اہل نیچر کے مطلق حدیث کی حجیت سے انکار ہے" ("اہلحدیث" - امرتسر)

ہولناک نتائج

گورنمنٹ نے مسجد شاہ چراغ کی واپسی کے متعلق چند شرائط عائد کی ہیں - اس پر معاصر "زمیندار" لکھتا ہے - کہ :-

"ہمیں حکومت کی آخری تہدید سے مطلق بحث نہیں ہے - یہ کام مسلمانوں کا ہے - کہ وہ دیکھیں حکومت مسلمانوں کی ایک مسجد پر کس طرح دوبارہ قبضہ کر لیتی ہے - اور انشاء اللہ پنجاب کے مسلمان وقت آنے پر بتا دیں گے - کہ مساجد اللہ پر غیر مسلم حکومت کا قبضہ اتنا آسان نہیں جتنا اس کا اعلان کر دینا - اس کا اندازہ ایک حد تک سال گزشتہ کے لیل و نہار سے ہو چکا ہے - اور اگر ارباب حکومت چاہتے ہیں - کہ مزید اندازہ لگائیں - تو انشاء اللہ مسلمانوں کو کوتاہ عمل نہیں پائیں گے" ٭

"لیکن اگر اس اطلاع میں کسی قسم کی صداقت بھی موجود ہے - تو ہم اولین فرصت میں پورے زور اور قوت اور پوری شرح و [illegible] ساتھ حکومت اور اس کے [illegible] چاہتے ہیں - کہ پنجاب کے مسلمان [illegible] غلط اور بے معنی شرائط کو سننے [illegible] تیار نہیں ہوں گے - اور اگر [illegible] گیا - تو ایک دوسرا مسئلہ شہید گنج [illegible] پیچیدہ گیوں - اپنی تمام بیقراریوں [illegible] تمام ہنگامہ آرائیوں اور اپنے [illegible] نتائج کے ساتھ نمودار ہو جائے [illegible]" ("زمیندار" - لاہور)

انگریزی پڑھنا جائز ہے

"انگریزی علم چونکہ الحاد کی طرف [illegible] ہے - لہذا یہ حرام ہے - ان [illegible] احکام کا واقف کار شخص جو تعلیم [illegible] سے متاثر نہ ہو - بغرض حصول [illegible] حاجت یا تبلیغ اسلام کے لئے [illegible] پڑھے - تو جائز ہے - اگر احکام [illegible] واقفیت نہیں ہے - اور محض [illegible] میں مبتلا ہے - تو جائز نہیں [illegible] نفع دنیا سے نفع آخرت کو مقدم [illegible] ہے" ٭ (منتظم اہلحدیث)

ہندوستانی زبان میں
ایشوری گیان کا لطف [illegible]
چاروں ویدوں کا [illegible]
اننیت مدھر بھاشا میں چاروں [illegible] پڑھئے - ادھیاتم گیان کے [illegible] لئے یہ انوواد رشی دیانند کی شیلی [illegible] کروایا جا رہا ہے - اور پھر خوبی [illegible] آنند سے ایشوری سندیش [illegible] جائے گا - جس سے مخالفین [illegible] دم مارنے کی گنجائش نہیں رہے [illegible] کی بھاشا یہ
زبان بے اختیار جھومنے [illegible]
اور طبیعت مسرور ہو جاتی ہے - [illegible] اور آریہ سماج کو اس کی پرتیاں [illegible] چاہئیں - باوجود کافی قیمت [illegible] دام چھ روپے رکھے [illegible] پر مسودہ پریس میں دیا جا [illegible] آپ آج ہی اپنا نام درج [illegible]
پریم چند آریہ [illegible]
گورودت بھون [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور
۱۹ جولائی ۱۹۳۶ء

دیانند مٹھ کی تحریک چند ناواجب آکھشیپ

ہم "آریہ مسافر" کے پچھلے پرچہ میں "دیانند مٹھ" کے وشئے میں اپنے بھاو ظاہر کرنے کے بعد اس وقت تک کے لئے کہ اس تجویز کی پوری سکیم پبلک کے سامنے نہیں رکھی جاتی "آریہ مسافر" کے کالموں میں اس بحث کو بند کر چکے ہیں۔ اب ہمیں سوامی سوتنترانند جی مہاراج کی طرف سے ایک لیکھ ہمارے مذکورہ مضمون کے جواب میں موصول ہوا ہے۔ چونکہ پوجیہ سوامی جی نے اس میں بھی مفصل سکیم درج نہیں کی۔ البتہ وعدہ کیا ہے۔ کہ وقت آنے پر سب قواعد وغیرہ تیار ہو جاویں گے۔ ہم بحث کی مندی کے فیصلہ کے بعد اس لیکھ کو شائع کرنے سے معذور ہیں۔ کیونکہ اس سے پھر بحث شروع ہو جائے گی۔ اس تحریک کے سلسلہ میں شری مہاشہ کرشن جی مالک پرتاپ و پرکاش نے اپنے نام سے "پرکاش" کے پچھلے انک میں جو مکھیہ لیکھ لکھا ہے۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ اس میں مہاشہ جی جیسے مسلمہ مدبر اور تجربہ کار آریہ نیتا نے بعض ایسی باتیں لکھی ہیں۔ جو مسلمہ اخباری اخلاق کے منافی اور روایات کے بھی خلاف ہیں۔ اگرچہ ہم اس تحریک کے متعلق بحث بند کر چکے ہیں تاہم ان واقعات کے خلاف ہم آکھشیپوں کا اُتر دینا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں ؛

سب سے اوّل تو یہ ہے۔ کہ مہاشہ جی نے تجویزہ مٹھ کے مخالفوں کے متعلق لکھا ہے کہ "وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ کام کیسا ہے۔ بلکہ یہ دیکھتے ہیں کہ کرنے والا کون ہے"۔ دیگر الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس وقت جو آریہ بھائی دیانند مٹھ کی موجودہ تجویز کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ محض اس وجہ سے کر رہے ہیں۔ کہ شری سوامی سوتنترانند جی نے یہ تحریک چلائی ہے۔ دلوں کا حال تو صرف پرماتما ہی جانتے ہیں۔ لیکن کم از کم آریہ سنسکرتی اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ مخالفوں کو بھی نیک نیتی کا کریڈٹ دیا جائے۔ یعنی اگر کوئی بھائی کسی تجویز کے ساتھ پورے طور پر سہمت نہ ہوتے ہوئے اس کے بعض پہلوؤں کے خلاف رائے ظاہر کریں۔ تو اُسے بدنیتی پر محمول نہ کیا جائے۔ اس وقت تک کی بحث سے جہاں تک ہم اندازہ لگا سکے ہیں۔ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں۔ کہ جتنے بھی آریہ بھائیوں نے شری پوجیہ سوامی جی کی تجویز سے ورودھ کیا ہے۔ انہوں نے اپنی تحریروں میں سوامی جی کی شخصیت کا پورا ادب و احترام ملحوظ رکھا ہے۔ البتہ ان کی اپنی رائے میں اُس تجویز میں جو خامیاں تھیں انہیں ظاہر کر دیا ہے۔ اس لئے ہماری رائے میں مہاشہ جی جیسے کہنہ مشق اخبار نویس کے قلم سے اس قسم کا motive attach کرنے والا فقرہ نکلنا سخت تعجب خیز ہے ؛

دوسری بات جو مہاشہ جی نے واقعات کے خلاف لکھی ہے۔ وہ یہ۔ کہ انہوں نے اپنے اس مضمون میں اپنے ناظرین کو یہ خیال دینے کی سعی کی ہے۔ کہ مٹھ کے ورودھ کرنیوالے اس بات کو جمہوریت کے اصولوں کے خلاف سمجھتے ہیں۔ کہ اس کا اندرونی انتظام سنیاسیوں کے ہاتھ میں رہے۔ چنانچہ انہوں نے اس مفروضہ رائے کی تردید میں گورُوکل اور دیانند اپدیشک ودیالیہ وغیرہ کی مثالیں بھی دی ہیں ہماری رائے میں مہاشہ جی نے اس معاملہ میں مٹھ کے مفروضہ ورودھیوں کے ساتھ بے انصافی کی ہے۔ وہ مٹھ کے اندرونی انتظام کا سنیاسیوں کے ہاتھ میں رہنا جمہوریت کے خلاف نہیں مانتے۔ ان کا کہنا تو صرف اس قدر ہے۔ کہ جس طرح مہاشہ جی کے اپنے قول کے مطابق گورُوکل و اپدیشک ودیالیہ اندرونی انتظام خاص افراد کے ہاتھ میں ہونے کے باوجود سنگھٹن کی درشٹی سے آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین ہیں۔ اسی طرح وہ چاہتے ہیں۔ کہ دیانند مٹھ کی صورت میں بھی اس کا اندرونی انتظام خواہ سنیاسیوں کے ہی ہاتھ میں رہے۔ لیکن اس انسٹی ٹیوشن کی نگران کوئی نہ کوئی سبھا ضرور ہونی چاہئے چنانچہ ہم نے "آریہ مسافر" کے ۱۱ر جون کے پرچہ میں اس مٹھ کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھ دیا تھا۔ کہ شری سوامی جی کی موجودگی میں تو اس سنستھا کے بگڑنے کا اندیشہ نہیں۔ لیکن ان کے بعد اگر اس کا روپ اَنتر ہو گیا تو کیا کیا جائے گا؟ مہاشہ کرشن جی نے بھی ہمارے اندیشہ کی صفائی کو تسلیم کیا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ :-

"احتیاط کے طور پر اس کے قواعد میں یہ رکھا جا سکتا ہے۔ کہ غلط راہ پر آنے کی صورت میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مداخلت کر سکے ؛"

("پرکاش"۔ ۱۲ر جولائی صفحہ ۵ کالم ۲۔۳)

اگر یہ ہو جائے گا۔ تو کم از کم ہمارے مندرجہ بالا اندیشہ کا انسداد ہو جائے گا۔ اور ہم تو کہتے ہیں۔ کہ جن بھائیوں نے ورودھ کیا ہے انہوں نے بھی صرف چند خدشات کی طرف ہی توجہ دلائی ہے۔ اگر سوامی جی "دیانند مٹھ" کی سکیم دنیا کے سامنے رکھ دیتے۔ تو ہماری رائے میں بہت سی باتوں کا تصفیہ ۔۔۔۔۔۔ ہو جاتا۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ سکیم یا مفصل قواعد کی عدم موجودگی میں اس تجویز پر بحث کرنا محض پانی بلونا ہے۔ جس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا ؛

جلسہ میں گایتری پاٹھ پر اعتراض

پچھلے دنوں لاہور چھاؤنی میں آریہ سماج اور سناتن دھرم کے درمیان جو مباحثہ ہوا تھا۔ اس کے دوران میں چوتھے دن جب مباحثہ شروع ہونے لگا۔ تو شری پنڈت وکٹ کھنڈ جی ویاکھیان واچسپتی نے (جو اس دن آریہ سماج کی طرف سے مناظر تھے) شاستر ارتھ کا آغاز کرنے سے پہلے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ ان کے ساتھ مل کر تین بار گورو منتر گایتری کا پاٹھ کریں۔ چنانچہ لوگوں نے بڑی شردھا اور بھگتی کے ساتھ ایک سُور ہو کر بھگوتی گایتری کا پاٹھ کیا۔ پاٹھ ختم ہونے پر سناتنی پنڈتوں نے اعتراض کیا۔ کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے؟ اب پچھلے ہفتہ جب ڈچکوٹ (لائل پور) میں پنڈت سر کرشن (سناتنی) اور پنڈت منسا رام جی ویدک توپ (آریہ سماجی) کے درمیان شاستر ارتھ ہوا۔ تو وہاں بھی آریہ پنڈت کے ایماء پر حاضرین نے ابتدا میں گایتری منتر کا پاٹھ کیا۔ اس موقعہ پر بھی سناتنیوں نے اعتراض کیا بلکہ کہا جاتا ہے۔ کہ شری سناتن دھرم سبھا ڈچکوٹ نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ یہ سناتن دھرم کا منڈل ہے۔ گویا سناتن دھرم کے منڈل میں گایتری کا پاٹھ ممنوع ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ سناتنی بھائی کس بناء پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن ہماری رائے میں اگر وہ ذرا غور و فکر سے کام لیں۔ تو ان پر واضح ہو جائے گا۔ کہ وہ غلطی پر ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ ان کے مت کی رُو سے شودروں وغیرہ کے سامنے وید منتر کا پاٹھ کرنا ممنوع ہے۔ لیکن جب سناتنی پنڈت شاستر ارتھ کے دوران میں خود وید منتر پڑھتے ہیں۔ تو پھر گایتری منتر میں کون سا خاص نقص ہے۔ جو اس کا پاٹھ نہ کیا جائے۔ مزید برآں سناتنیوں کے مت میں تو یہ بھی ہے۔ کہ جو شودر وید کا منتر سُن لے۔ اُس کے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈال دینا چاہئے۔ کیا وہ انگریزی راجیہ میں ایسا کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پھر ایسے فضول اعتقادات سے کیا فائدہ؟ اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ مجمع عام میں گایتری منتر سننا گوارا نہیں کر سکتے۔ تو وہ نہ سنیں۔ لیکن وہ دوسروں کو (جو اعتقاداً ہر شبھ کام کا آغاز بھگوتی گایتری کے پاٹھ سے کرنا چاہتے ہیں) کیسے روک سکتے ہیں۔ خواہ مخواہ جھگڑا کرنا ٹھیک نہیں

مسلمانوں کی ایک اور کوری گپ

مسلمان بیچارے غریب ان پڑھ دست و پائیے پر ڈورے ڈالنے کے لئے تمام جائز و ناجائز ذرائع استعمال کرتے رہتے ہیں۔ پچھلے دنوں انہوں نے دنیا پر اسلام کی بے پناہ کشش اور قوت مقناطیسی کا فرضی رعب ڈالنے کے لئے یہ فسانہ گھڑا تھا۔ کہ پنڈت جگدھن جی جواہر لال گاندھی گوشتہ خود کرنے کے ارادہ سے گئے تھے۔ نہ صرف خود مشرف بہ اسلام ہو گئے ... بلکہ ان کے ساتھ ۱۲۰۰ اچھوتوں نے بھی دین اسلام قبول کر لیا۔ اس سارے جھوٹ کی جنتری کی قلعی تو پچھلے ہفتہ کے "آریہ مسافر" میں کھولی جا چکی ہے۔ اس ہفتہ مسلمان مولویوں کی ایک اور اسی قسم کی ... کوری گپ کی تردید موصول ہوئی ہے۔ حالات اس طرح ہیں۔ کہ دو تین روز ہوئے۔ کہ مسلم اخبارات میں یہ خبر بڑے طمطراق سے شائع کی گئی تھی۔ کہ بنگام ضلع (صوبہ بمبئی) کے تقریباً ۳۰۰ ہریجنوں نے فلاں مولوی صاحب کے دست حق پرست پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور یہ خبر دیتے ہوئے دین اسلام کی تمام ادیان عالم پر فوقیت اور برتری کے کچھ ایسے گیت گائے گئے کہ دربار اکبری کے ایک رتن تان سین نے بھی شاید ہی کبھی گائے ہوں۔ لیکن اب ایسوشی ایٹڈ پریس کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ بنگام کے ہریجنوں

کی جدید مذہب کی خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ ہم مسلم اخبارات سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا اس قسم کی گپیں شائع کرکے وہ اسلام کی کوئی خدمت کر رہے ہیں؟

ایک نئے مہدی کا ظہور

مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی نے کرشن جی مہاراج بمعہ مہدیت اور مسیحیت کا بیج بویا تھا۔ کہ وہ خوب پھل رہا ہے۔ اور جابجا اس کے شگوفے کھلتے نظر آتے رہتے ہیں۔ یوں تو خدا کے فضل سے مرزا صاحب کی غلام احمد امت یعنی احمدیوں میں سے ہی نصف درجن کے قریب اشخاص ملہم ربانی و مامور یزدانی ہونے کے دعوے دار ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کا اثر بیرونی جماعتوں پر بھی پڑ رہا ہے۔ ان میں سے بھی کئی مسیح اور مہدی پیدا ہو چکے ہیں۔ اور معرض وجود میں آرہے ہیں۔ لیکن جس نئے مہدی کا ذکر ہم آج کرنے لگے ہیں۔ وہ اپنی خبر آپ ہے۔ آپ ہیں تو مہدی۔ لیکن اپنا دعوے کرنے سے ڈرتے ہیں۔ آپ اسلام کو بدعات اور نفاق و شقاق سے پاک کرنے کے مدعی ہیں۔ لیکن اس کام میں دوسروں کے محتاج ہیں۔

مہدی صاحب کا خط ایڈیٹر الجمعیۃ کے نام

ہم اپنے مندرجہ بالا بیان کی تائید میں ان نئے مہدی صاحب کا ایک خط (جس میں آپ نے اپنا نام اور پتہ بلکہ ماں تک کا نام بتلایا ہے) جو آپ نے ایڈیٹر صاحب "الجمعیۃ" دہلی کے نام لکھا ہے۔ اختصار کے ساتھ درج ذیل کرتے ہیں:۔

"جناب ایڈیٹر صاحب! تسلیم۔ مجھے یقین ہو گیا ہے۔ کہ میں ہی اس زمانہ کا مہدی موعود ہوں۔ میرا نام عبد اللہ (سبحان اللہ) ہے۔ والدہ محترمہ کا اسم گرامی فاطمہ۔ حسب نسب کے اعتبار سے سید ہوں۔ عمر پچاس کے لگ بھگ اور پیشہ روغن گری ہے۔ داڑھی ناف تک اور زلفیں شانہ تک دراز ہیں۔ چہرہ نورانی اور پر رونق ہے۔ سینہ میں اسلامی درد اور زبان پر مسلمانوں کا نام ہے۔ مگر مجھ میں مشیت الٰہی سے ایک کمزوری بھی ہے۔ یعنی میں اپنے دعوے کی تشہیر سے ڈرتا ہوں۔ کیونکہ جھوٹے مہدیوں اور خود ساختہ نبیوں نے فضا اس قدر خراب کر دی ہے۔ کہ غریب مسلمانوں کو کسی پر بھی اعتماد نہیں رہا۔ آپ شاید خیال

کریں گے۔ کہ میں ڈرپوک ہوں۔ ہرگز نہیں۔ یہ سچے مہدی کی علامت ہے۔ کہ اپنی حزم سے کام لے۔ اور مسلمانوں میں اگر اتحاد کی بجائے افتراق پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو سکوت سے کام لے۔ اور حالات کی رفتار کے مطابق آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگر سو دو سو مسلمان اس عاجز سے اظہار مہدیت کا مطالبہ کریں۔ اور وہ خود مجھے آگے سے چلنے کی کوشش کریں۔ تو افتراق بین المسلمین کا فتنہ کھڑا نہیں ہوگا۔ اور میں اپنی مہدیت کا اظہار کرکے مشیت الٰہی کو پورا کرنے کا موقع بھی حاصل کر سکوں گا۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ حکومت رائج الوقت کی مخالفت کی جائے۔ کیونکہ حکومت کے تعاون سے سرکاری آدمیوں کو بھی اپنے حلقہ ارادت میں شامل کرنا ہے۔"

بات بھی ٹھیک ہے۔ دوکان چلانے کے لئے کچھ تو پونجی چاہیئے۔ جب بغیر پونجی کے دنیا کی دوکان نہیں چل سکتی۔ تو روحانی کیسے چلے گی؟ اسی لئے آپ نے مطالبہ کیا۔ کہ سر دست دو تین سو مسلمان آپ کو مہدی تسلیم کر لیں۔ بس پھر کام چل نکلے گا۔ دیکھیں مسلمان غریب پر رحم کرکے اس کی امداد کرتے ہیں یا نہیں۔ اس لئے روزگاری اور بیکاری کے زمانہ میں اخوت اسلامی دکھانے کا اس سے اچھا موقعہ اور کونسا ہو سکتا ہے؟

مسجد شاہ چراغ کی واپسی

ناظرین کو یاد ہوگا۔ گزشتہ سال جب تحریک شہید گنج زوروں پر تھی۔ تو گورنمنٹ پنجاب نے مسلمانوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اعلان کیا تھا کہ وہ انہیں وہ جگہ جسے مسلمان مسجد شاہ چراغ بتلاتے ہیں (جس میں عدالت سیشن لگا کرتی تھی) اور جسے گورنمنٹ نے مسلمانوں سے بہت بڑی رقم دے کر خرید کیا تھا۔ بالکل مفت واپس دے دے گی۔ اگرچہ مسلمانوں کا جوش تو ٹھنڈا ہو گیا۔ اور انہوں نے تحریک شہید گنج کے سلسلہ میں وہی کچھ کیا۔ جس کی ان سے توقع تھی۔ لیکن گورنمنٹ اپنے وعدہ پر قائم رہی۔ اور بالآخر اس نے یہ جگہ انجمن اسلامیہ کے حوالے کرنے کے لئے (کیونکہ اس انجمن نے اس کی واپسی کے لئے درخواست دی تھی) ۱۵ جولائی کی تاریخ مقرر کر دی۔ پہلے تو مسلمانوں میں اس بات پر جھگڑا ہوتا رہا۔ کہ انجمن اسلامیہ ہرگز ہرگز مسلمانوں کی نمائندہ انجمن نہیں۔

اس لئے مسجد شاہ چراغ بجائے اس انجمن کے ایک علیحدہ ٹرسٹ کے حوالے کی جائے۔ جس میں شہر لاہور کے اکثر سرکردہ مسلمانوں کے نام تجویز کئے گئے۔ لیکن گورنمنٹ پنجاب نے مسلمانوں کی یہ تجویز منظور نہ کی۔ اور آخری فیصلہ اس عمارت کو انجمن اسلامیہ کے حوالے کرنے کا ہی ہوا۔

واپسی کی شرائط پر مسلمانوں میں ہیجان

یوں تو سب کچھ ٹھیک تھا۔ لیکن گورنمنٹ نے مسجد شاہ چراغ کی واپسی کے لئے جب ۱۵ جولائی کی تاریخ مقرر کی۔ تو ساتھ ہی اس لاکھوں روپے کی ملکیت کی عالیشان عمارت کو مسلمانوں کے حوالے کرتے ہوئے چند شرائط بھی عائد کر دیں۔ مثلاً انجمن اسلامیہ اس جگہ کو صرف مذہبی عبادت کی اغراض کے لئے استعمال کر سکے گی۔ اور بغیر حصول اجازت پنجاب گورنمنٹ اس میں کسی قسم کے پولیٹکل یا دیگر غیر مذہبی لیکچر نہ ہو سکیں گے۔ نہ ہی اس عمارت میں بغیر اجازت گورنمنٹ کوئی ردوبدل کیا جا سکے گا۔ اور نہ کسی جگہ کوئی نئی عمارت تعمیر کی جا سکے گی۔ اور نہ ہی اس کا کوئی حصہ کرایہ پر دیا جا سکے گا وغیرہ وغیرہ۔

اگر ان شرائط کی خلاف ورزی کی گئی۔ تو گورنمنٹ بازار کے نرخ کے مطابق قیمت ادا کرکے اس عمارت پر دوبارہ قبضہ کر سکے گی۔ اس اعلان کی شرائط پر مسلمانوں میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اور مسلمانوں کا ایک بارسوخ حلقہ ان شرائط پر مسجد کو واپس لینے پر رضامند معلوم نہیں ہوتا۔ انجمن اسلامیہ نے ابھی تک گورنمنٹ کو مطلع نہیں کیا۔ کہ وہ ان شرائط کی پابندی کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ بہرحال اس سلسلہ میں یہ ایک نئی الجھن پیدا ہو گئی ہے۔

ہم بغیر کسی قسم کی لاگ لپیٹ کے یہ کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ بادشاہی مسجد میں گزشتہ کئی سالوں سے جو کچھ ہوتا رہا ہے۔ اور اس عبادت گاہ کو مسلمان جس طرح پولیٹکل اغراض کے لئے اور مسلمانوں کو دیگر مختلف فرقوں کے خلاف بھڑکانے کے لئے استعمال کرتے رہے ہیں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ کی مجوزہ بالا شرائط ناواجب یا غیر منصفانہ نہیں کہی جا سکتیں۔ چھاچھ کا جلا ہوا ہمیشہ دودھ کو بھی پھونک پھونک کر ہی پیا کرتا ہے۔

سر فضل حسین کا انتقال

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ
"من در چہ خیالم و فلک در چہ خیال"
سر فضل حسین صاحب کو وزیر تعلیم کے عہدہ پر متمکن ہوئے ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے تھے۔ کہ انہیں پرماتما کے بلاوے کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور وہ اس اسار سنسار سے کوچ کر گئے۔ سر موصوف نے آئندہ انتخابات میں مقابلہ کرنے کے لئے قوم کے مختلف فرقوں کی ایک متحدہ پارٹی "اتحادی پارٹی" کے نام سے بنائی تھی۔ اگرچہ ہندوؤں میں سے صرف راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام صاحب نے ہی اس کی ممبری کا شرف قبول کیا۔ لیکن کم از کم نام کے لحاظ سے یہ متحدہ پارٹی کہی جاتی تھی۔ سر فضل حسین جس جوش، سرگرمی اور انہماک سے ان تحریکوں کے سلسلہ میں کام کرتے تھے۔ اسے دیکھتے ہوئے کسی کو گمان تک نہ ہو سکتا تھا۔ کہ وہ داعی اجل کو لبیک کہنے والے ہیں۔ سر موصوف واقعی مسلمانوں میں ایک بڑے اونچے پایہ کے مدبر تھے۔ اور انہوں نے قوم کو دوسروں کو کسی حد تک نقصان پہنچا کر بھی فائدہ پہنچایا۔ پنجاب میں حقوق کی بنا پر فرقہ وارانہ جدوجہد کے نزدہ بانی بتائے جا سکتے ہیں۔ پنجاب کی پرسکون فضا میں "چھپن فیصدی" کے نعرے آپ کے طفیل سے ہی شائع ہونے لگے تھے۔ خیر یہ تو پچھلی باتیں ہیں۔ اب کہ سر موصوف اس اسار سنسار کو چھوڑ گئے ہیں۔ ہمیں ان کی صرف خوبیاں ہی خوبیاں نظر آتی ہیں۔ ہم نے ان کے دوشنوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ ایسے بلند پایہ لیڈر کی ممتاز جگہ کا اور بھی مسلمانوں میں پر ہونا ناممکن نظر آتا ہے۔ ہمیں ان کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔

شاسترارتھ میں ستیارتھ پرکاش جلانے کا مطالبہ

چند روز سے سناتنی اخبار "ملاپ" (ریکارڈ دیکھیں) نے شور مچانا شروع کر رکھا ہے۔ کہ آریہ پنڈت شری پنڈت منسا رام جی نے ڈیکوٹ کے لائل پور کے شاستر ارتھ میں بھرے مجمع میں سوامی دیانند کی شہرۂ آفاق تصنیف "ستیارتھ پرکاش" کو دریا سلائی لگا کر جلا دیا۔ جب یہ لوگ اپنی مانیہ پستکوں کے ساتھ اعلانیہ اس قسم کا سلوک کرتے ہیں۔ تو دوسرے کے ساتھ جو کچھ کر گزریں۔ تھوڑا ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہے بغض و تعصب ایک انسان کو درجۂ انسانیت سے بھی گرا دیتا ہے۔ اور وہ محض اپنے مفروضہ مخالف کو نیچا دکھانے کے لئے جھوٹی باتیں گھڑنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ ہم جانتے تھے۔ کہ سناتنی اخبارات کی اس چیخ پکار میں اصلی صداقت اتنی بھی نہیں ہوگی۔ کہ جتنی کہ ماش کے دانہ پر سفیدی ہوتی ہے۔ لیکن ہم نے جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لئے پنڈت منسارام جی کو چٹھی لکھی۔ تاکہ اصل حقیقت سے آگاہ ہوں۔ اس کے جواب میں پنڈت جی کی جو چٹھی آئی ہے۔ وہ درج ذیل ہے:۔

پنڈت منسارام جی کی چٹھی

پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ اصل معاملہ یہ تھا۔ کہ:۔ "دوران شاستر ارتھ میں پورانک پنڈت نے پرتھم آورتی ستیارتھ پرکاش کا پرمان دے کر کہا۔ کہ سوامی دیانند جی نے اس میں مُردوں کا شرادھ کرنا تتھا اگنی کو مار کر ہون کرنا لکھا ہے۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ پرتھم آورتی ستیارتھ پرکاش سوامی جی کی نگرانی میں نہیں چھپی۔ انہ دھورت لوگوں نے اس میں بہت سی وید ورودھ باتیں ملا دی تھیں۔ جب سوامی جی کو پتہ لگا۔ تو سوامی جی نے نوٹس دے کر ان باتوں کی تردید کر دی۔ اور جتنے پُستک مل سکے۔ اکٹھے کر کے جلا دیئے۔ اور ستیارتھ پرکاش کا دوسرا ایڈیشن شُدھ کر کے چھپوا دیا۔ اور دوسرے ایڈیشن کی بھومکا میں بھی پرتھم ایڈیشن کا کھنڈن کر دیا۔ اتہ یہ پُستک ماننے کے قابل نہیں ہے۔ ہمارے سامنے اس کا پرمان دینا انُچت ہے۔

اس پر پورانک پنڈت نے کہا۔ کہ جب آپ اس پُستک کو پرمان نہیں مانتے۔ تو اسے دیا سلائی لگا دیں۔" اس پر میں نے کہا کہ کسی بھی پُستک کا جلانا اچھی بات نہیں ہے۔ تاہم اگر آپ نہ ماننے کی سوگند سمجھتے ہیں۔ تو لائیے۔ میں اسے جلا دیتا ہوں۔ اور یہ پُستک تو چھپوایا ہوا بھی ارام کا ہے۔ جب اس پُستک کو سوامی جی نے اپنی زندگی میں ہی جلا دیا۔ تو ہمیں اس کے جلانے میں کیا سنکوچ ہو سکتا ہے۔ یہ کہہ کر میں نے پُستک کو دیا سلائی لگا دی۔"

یوں تو ناظرین "آریہ مسافر" میں ڈچکوٹ شاستر ارتھ کے شائع شدہ حالات میں ہی پڑھ کر سمجھ گئے تھے۔ کہ اصل واقعہ کیا تھا۔ اور سناتنی اخبارات نے اُسے کیا رنگت دی ہے۔ پنڈت منسارام جی کی چٹھی ۔۔۔

وبائے طاعون مبلغِ احمدیت کے روپ میں

عرصہ قریباً ۲۵-۳۰ سال کا ہوا۔ کہ راقم الحروف ہذا کے وطن قصبہ کرتارپور ضلع جالندھر میں موسمی بخار (ملیریا) کی وبا بڑی شدت کے ساتھ پھیلی۔ روزانہ کئی اموات ہونے لگیں۔ حکیموں اور ویدوں کی دوکانوں پر مریضوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ انہی ایام میں راقم ایک دن ایک حکیم صاحب کی دوکان پر بیٹھا تھا۔ حکیم صاحب بڑے خوش تھے۔ بیماروں کی کثرت کی وجہ سے مرنے تک کی فرصت نہ تھی۔ ہنستے ہوئے اپنی صندوقچی کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے:۔

"پریم جی! اگر دو چار مہینے اور ایسی ہی حالت جاری رہی۔ تو میری یہ صندوقچی روپوں سے بھر جائے گی۔"

ہمیں اس وقت حکیم صاحب کے اس قسم کے سنگدلانہ و خودغرضانہ جذبات پر سخت افسوس ہوا تھا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مذہبی دنیا میں بھی اس قسم کے حکیموں کی کمی نہیں۔ مثال کے طور پر جن دنوں پنجاب میں وبائے طاعون کا بہت زور تھا۔ اور اس موذی مرض نے خاندانوں کے خاندان تباہ کر دیئے تھے۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود نے بحوالہ کتاب حقیقت الوحی ان جذبات کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ:۔

"یہ طاعون ہماری جماعت کو بڑھاتی جاتی ہے۔ ہر مہینہ کم سے کم پانسو آدمی اور کبھی ہزار دو ہزار (جب مبالغہ ہی کرنا ہو تو کمی کنجوسی کیوں کی جائے؟ ایڈیٹر آریہ مسافر) آدمی بذریعہ طاعون ہماری جماعت میں داخل ہوتے ہیں .... اگر دس پندرہ سال تک (؟) ملک میں ایسی ہی طاعون جاری رہی۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ تمام ملک احمدی جماعت سے بھر جائے گا۔ پس مبارک ہے وہ خدا۔ جس نے دنیا میں طاعون بھیجی"

(ترتمہ حقیقت الوحی حاشیہ صفحہ ۱۲۹ تا ۱۳۳)

اس پر بھی مرزائی کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب بنی نوعِ انسان کے غم میں گھلے جاتے تھے۔ اور وہ اخلاقِ فاضلہ کا ایک بہترین مجسمہ تھے۔

"مدارِ روزگارِ سفلہ بود رانما شاکرو"

بھانڈوں اور ہیجڑوں کا کیا حق ہے؟

ہمیں یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں میں ابھی تک ایسے ایسے واہیات رسومات و رواجات چلے آتے ہیں کہ جن سے

سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یہ درست ہے۔ کہ آریہ سماج نے ہندوؤں میں بڑی بھاری مجلسی اصلاح کی ہے۔ لیکن جب ہم ان رواجات کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں خیال ہوتا ہے۔ کہ ابھی تو آریہ سماج کے سامنے بہت بڑا کام پڑا ہے۔ مثال کے طور پر آپ اس رواج کو ہی لیں۔ کہ جب کسی ہندو کے گھر میں لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ تو چند بھانڈ، ہیجڑے اور میراثی بچہ کو آ جاتے ہیں اور ..... گھر کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اس وقت ٹلنے کا نام نہیں لیتے۔ جب تک کہ انہیں گھر والے روپیہ یا آٹھ آنے نہ دے دیں۔ اسی طرح ہیجڑے بھی اس گھر پر جہاں فرزند نرینہ پیدا ہو۔ دھاوا بول دیتے ہیں۔ اور بغیر لئے نہیں ٹلتے:۔

بدھو ہندو یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ لوگ غیر ہندو اور گوبھکشک ہیں۔ انہیں روپے پیسے دے دیتے ہیں۔ خواہ وہ گھر جا کر ان ہی پیسوں سے بڑا مانس خرید کر کیوں نہ کھائیں۔ ہم نے کئی بار اس بات پر غور کیا ہے۔ کہ ہندوؤں کو ان لوگوں کو دان دینے سے کیا حاصل ہوتا ہے۔ مگر ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ یہ لوگ اگر بچے کے متعلق دعائیہ گیت گاتے۔ یا گھر والوں کو دعائیں دیتے ہیں۔ تو محض پیسے بٹورنے کے لئے۔ انکے دل میں نہ گھر والوں کے ساتھ کوئی ہمدردی ہوتا ہے۔ اور نہ ان کی قوم کے ساتھ۔ اگر اس کا ثبوت درکار ہو۔ تو انہیں کچھ نہ دے کر خالی ہاتھ واپس کر کے دیکھ لیں۔ گالیوں اور بد دعاؤں پر اتر آتے ہیں۔ ان حالات میں کیا یہ سخت شرم اور بیوقوفی کی بات نہیں ہے۔ کہ ہم اپنی گاڑھے پسینے کی کمائی سے ایسے لوگوں کا گھر بھرتے ہیں۔ جن کی ذات سے ملک و قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ الٹا نقصان ہوتا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی تو ہیجڑے ہوتے ہیں۔ لیکن کسی جگہ ان کی ایسی نازبرداری ..... رائج نہیں ہے۔ ہم اپنے ہندو بھائیوں سے بڑے زور سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ان بیوقوفانہ رواجات کو یک دم بند کر دیں۔ اور کسی بھانڈ یا ہیجڑے کو کسی بھی تقریب پر ایک پیسہ تک نہ دیں۔ ہندو معاصرین سے بھی ہماری درخواست ہے۔ کہ وہ اس مضمون پر ضرور بالضرور اور جلد قلم اٹھائیں:۔

مالیرکوٹلہ میں مسلمانوں کی اشتعال انگیزی

افسوس ہے کہ ریاست مالیرکوٹلہ کے مسلمان ابھی تک شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ گذشتہ فساد کے دوران میں قتل و خونریزی کی وجہ سے دو مسلمانوں کے خلاف مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اور عدالت نے انہیں سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ ملزمان کے وارثوں نے نواب صاحب کے پاس اپیل کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نواب صاحب نے سزائے موت کو بدل کر بیس بیس سال قید کی سزا دی۔ بس جس دن سے یہ فیصلہ سُنایا گیا ہے۔ مسلمان سخت اشتعال انگیزی سے کام لے رہے ہیں۔ اگرچہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ تاہم وہ روزانہ جلوس نکالتے ہیں۔ اور ہندو لیڈروں کے نام لے کر "مردہ باد" کے نعرے لگاتے ہیں۔ مسلمانوں کے دلوں میں ہندوؤں کے خلاف کس قسم کا زہر بھرا ہوا ہے۔ اس کا کچھ پتہ مسلم معاصر "احسان" میں شائع شدہ ایک نامہ نگار کی چٹھی سے لگ سکتا ہے۔ جس میں اس شوریدہ پشت شخص نے ہندوؤں کو ایک کورباطن قوم اور مار آستین بتلایا ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ حکام ریاست ایسی اشتعال انگیزی کی کیسے اجازت دے رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو قانون شکنی اور فتنہ خیزی سے کیوں نہیں روکتے؟

آریہ ویر دل

گذشتہ ہفتہ میں مجھے کچھ سماجوں سے آریہ ویر دل کے متعلق جو کہ اطلاعات موصول ہوئے۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ آریہ ویر دل اچھی طرح کام کر رہا ہے۔ مگر ابھی تک بہت سے سماجوں سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے ہر ایک سماج سے مفصل خانہ پُری ہو کر اطلاع آنی چاہئے۔

تجربہ نے یہ بتلایا ہے۔ کہ دیہات میں آریہ ویر دل بہت ہی اچھی طرح سے کام کر رہے ہیں۔ اور کر سکتے ہیں۔ اس لئے دوسرے آریہ ویروں کی اطلاع کے لئے جہاں جہاں آریہ ویر کام کر کے نوجوانوں میں جاگرتی پیدا کر رہے ہیں۔ وہاں کے حالات ہیڈ کوارٹر میں جلد پہنچنے چاہئیں۔

دھرم شالہ کے آریہ ویر دل کا کام دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ سب ڈویژن کے ضلع میں کام کا دائرہ بہت وسیع ہے

قرآن کا اللہ میاں!

(مسٹر خاموشانند کے قلم سے)

فی زمانہ مذاہب کی جنگ صرف عقیدہ تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ یہ انتہائی منزل تک پہنچ چکی ہے۔ لوگوں نے اپنے اپنے مذہبی خیالات کے مطابق بہت سی بنیادی اغراض کے حصول کے لئے آفرینش اور قیامت کی بڑی عجیب تصویر کھینچی ہے۔ اور یہاں تفرد ایمان۔ صدق و کذب۔ راستی و ناراستی۔ بہشت و دوزخ اور شیطان و فرشتوں کے بیانات میں کوئی حرات سے کام لیا ہے۔ وہاں خدا تعالےٰ کو بھی ان خیالات کے دائرے سے باہر نہیں رہنے دیا۔ بلکہ ایشور کو بھی سب سے پہلے اپنے خیالات کا نشانہ بنایا ہے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ خدا کی ذات مختلف جن پر آج کل دوسرے ممالک کے کل مذاہب کا انحصار ہے۔ اور جن کو موجودہ زمانہ میں ہر ایک انتہا تک دے شریعت و احادیث کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ مذکورہ خیالات کی اساس ہی ایشور پر رکھی گئی ہے۔ اور ایشور کے تمام کے بعد ہی مذہب کی تبلیغ شروع کی گئی ہے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ باقی عقائد پر کوئی غور و خوض نہ کرتے ہوئے ہر ایک مذہب کے بنیادی اصول کی بابت ہی تھوڑی بہت بحث کریں۔ اس عقدہ کو حل کرنے سے ہمارا دوسرا کوئی مطلب نہیں ہے۔ مذہبی جگت میں ہر ایک کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ دوسروں کے خیالات پر خاص غور کرے۔ اور جو باتیں اس مذہب کے مبلغین کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔ ان کو تنہائی میں بیٹھ کر اور دل سے سوچ کر کسی نتیجہ پر پہنچے۔ پس ہر ایک مذہب کی بنیاد اُس کا ایشور ہے۔ گرانی (عیسائی) اپنے مذہب کی اشاعت میں اپنے پیارے خدا اور اس کے پیارے بیٹے حضرت عیسےٰ کو سامنے رکھ کر کوشش کرتے ہیں۔ قرآنی دوست اپنے مذہبی نقطۂ نگاہ سے اپنے مذہب اور اس کے رسول کریم کو آگے رکھ کر دین کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور ہم رسے بھی اسی طرح اپنے مذہبی گرنتھ قرآن کے مطالعہ کا اپدیش دیتے ہیں۔ اب ہر ایک کو اختیار تو یہ قدرتی طور پر حق ہے۔ کہ مذکورہ سوانح کی پڑتال کرے۔ اگر اس کو پسند آئے۔ تو خوشی سے رکھے۔ ورنہ واپس کر دیوے۔ اس میں سونا دینے والے کا کوئی قصور نہیں ہے۔ کیونکہ اگر کوئی نقص ہے۔ تو سونے میں ہے۔ جس کا رد کرنا اس کا بھی فرض ہے۔ یہ اعتراف کہ یہ عمل کوئی قصور ہو سکتا ہی نہیں کیونکہ یہ ہو گما اور ہونے کے وہ دینے سے انکار کر سکتا ہے۔ یہی حال مذہب والوں کا ہے۔ اور مذکورہ پسند یا ناپسند کرنے کا حق ہر ایک کو بھی حاصل ہے۔

لہٰذا اب ہم صدق دل سے قرآن کریم کے اصولوں کو محک صداقت پر پرکھنے کے لئے اس کی بنیادی پڑتال کرنا اشد ضروری سمجھتے ہیں۔ جب مذہب اسلام اس بات کا مدعی ہے۔ اور اس کے پیرو اپنے آپ کو کسی سے کم ہی نہیں کرتا۔ بلکہ ہر جگہ فخر یہ کہتا ہے۔ کہ سب سے بڑی خوبی جو کہ ہیں عرب سے لایا ہوں۔ اور جو خوبی دوسرے مذاہب میں معدوم ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کی ہستی کا اپنے مضبوط ہی معترف ہوں۔ علمائے اسلام ہر وعظ و خطبہ میں دوسرے مذاہب والوں کو آپ بھی سیدھی سنانے ہوئے یہاں تک کہہ جاتے ہیں۔ کہ اگر کوئی خدا کا قائل ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ اسلام ہی توحید کا واحد بجا رہی ہے۔ ہمارے مذہب میں مردہ پرستی کی اجازت نہیں۔ ہماری شریعت میں خدا کے ساتھ کسی دوسرے کا اشتراک نہیں ہے۔ اگر ایشور کی وحدانیت کا اصلی نور دیکھنا ہو۔ تو اسلام کے جھنڈے تلے آؤ۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہم حیران ہیں۔ کہ ان کے یہ خیالات کہاں سے نکل رہے ہیں۔ کیا وہ قرآن کی تعلیم پر اعتقاد رکھتے ہوئے بھی روز روشن میں مذکورہ اعلان کرنے کا حوصلہ کر سکتے ہیں؟ ہر ایک ذی شعور قرآن کی اصل تعلیم کو پڑھ کر یہ کہہ دے گا۔ کہ جس اسلام میں خدا کی مذکورہ تعریف ہے۔ اس اسلام (قرآن) پر اطلاق ہونا ناممکن ہے۔ اور جس خدا کی بابت قرآن کے ارشادات جاری ہو رہے ہیں۔ اس خدا کا مذکورہ خدا سے تا قیامت اتفاق نہیں ہو سکتا۔ قرآن اسلام کی طرف سے کلام الرحمٰن مشہور کیا جاتا ہے۔ اور خدائی نور کی تجلی بتایا جاتا ہے۔ اس کی تعلیم پر لوگوں کو ناز ہے۔ مگر اس میں خدا تعالےٰ کی بابت جو بیانات درج کئے۔۔۔۔ ہیں۔ یا یوں کہہ جائے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنی بابت جو کچھ بھی درج فرمایا ہے۔ وہ ایک مداری کے تماشہ سے کم درجہ نہیں رکھتا۔ قرآن نے اپنے خالق کو جگہ جگہ اللہ کے نام سے یاد کیا ہے۔ اس لئے ہم بھی قرآنی خدا کو اللہ میاں کا نام دے کر اُس کی بابت چند سطور درج کرتے ہیں:-

اگرچہ دوسرے مذاہب کی طرح اسلام بھی اپنے اللہ میاں کو ہر جگہ موجود بتاتا ہے۔ مگر ہمارا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ اگر اسلام کا یہ سچا عقیدہ ہے تو قرآن کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن اللہ میاں کی ایسی تعریف نہیں کرتا۔ وہ اپنے رب کو سروویاپک نہیں مانتا۔ بلکہ جو تو بار بار اس کی محدودیت کا لوگوں کو یقین بنانا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ اللہ میاں کو ایک خاص جگہ پر محدود کر کے باقی دنیا کو اس سے خالی کر دیتا ہے۔ اور بتلاتا ہے۔ کہ خدا اپنی گدی پر آسمان سے براجمان ہے۔ چنانچہ قرآن پارہ ۱۲ سورہ ہود رکوع ۱۔ آیت ۷ میں درج ہے۔ کہ

وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝

مطلب:- اور وہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے اور تھا عرش اس کا اوپر پانی کے تاکہ آزمالے تم کو کون تم میں سے بہتر ہے عمل میں۔ اور اگر کہے تو البتہ اٹھائے جاؤ گے۔ تم پیچھے موت کے البتہ کہیں گے۔ وہ لوگ کہ کافر ہوئے نہیں یہ مگر جادو کھلے ظاہر:

یہ آیت صاف طور پر بتلاتی ہے۔ کہ قرآن اللہ میاں کے بارے میں یہ ارشاد کرتا ہے۔ کہ جب وہ دنیا یعنی آسمان اور زمین کو بنا چکا۔ تو اُس کا عرش پانی پر تھا۔ اور اس عرش کو پانی پر لانے کا سبب بھی اسی آیت میں مذکور ہے۔ کہ اس لئے خدا نے اپنے عرش کو پانی پر ٹھہرایا۔ تاکہ دنیا کے لوگوں کو اچھی طرح سے دیکھ سکے۔ کہ کون انسان نیک اعمال کر رہا ہے۔ اور کون افعال ناشائستہ میں مبتلا ہے۔ گویا کہ اللہ میاں لوگوں کی حالت کا مشاہدہ کرنے کے لئے اپنے عرش کو پانی پر لے آیا۔ تاکہ دنیا کبھی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ ہمارا رب کوئی معمولی آدمی نہیں ہے۔ اُس نے پانی پر عرش کو ٹھہرا کر ایک قسم کا معجزہ بھی دکھا دیا۔ اس کی ہم زیادہ تفسیر نہیں کرنے۔ اشارہ ہی کافی ہے۔ البتہ اتنا ضرور کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ علمائے اسلام کا مذکورہ خدا کے سروویاپک ہونے کا دعوےٰ کہاں گیا۔ جبکہ قرآن بتلاتا ہے۔ کہ اسلام کے اللہ میاں کا تخت و عرش پانی پر تھا۔ تو بتلاؤ وہ خدا کس قسم کا ہوگا۔ کیا اُس کی محدودیت میں اب بھی کوئی فرق ہے؟ کیا اُس کے مجسم ہونے میں کوئی کسر باقی رہ جاتی ہے؟ ایک اعتراض کا ہم پہلے ہی ازالہ کر دینا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب اس کا یہ جواب دیویں۔ کہ عرش سے مطلب کوئی مخصوص مقام یا تخت نہیں ہے۔ بلکہ خدا کی تجلی ہے۔ پانی میں بھی خدا کا نور تھا۔ قدرت تھی۔ یہ اعتراض بالکل لغو۔ [illegible] کہنے سے نہیں۔ بلکہ خود قرآن نے [illegible] ہی۔ کیونکہ قرآن نے یہ بھی ساتھ [illegible] کہ اس کا عرش پانی پر [illegible] اللہ میاں اپنے عرش کو پانی پر [illegible] ہے۔ کہ وہ لوگوں کے اعمال کا بخوبی [illegible] سکے۔ پھر تیسری جگہ قرآن بتاتا ہے [illegible] معجزہ کو کافر لوگ ظاہرا جادو خیال کریں [illegible] اب ہم پوچھتے ہیں۔ کہ خدا کے عرش [illegible] لوگوں کے افعال کی جڑ تال کرنے [illegible] کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ اللہ میاں [illegible] محدود ہے۔ اس کو پانی پر عرش [illegible] افعال کی جانچ پڑتال ہونی ناممکن [illegible] یا عرش سے تجلی مفہوم لیا جائے [illegible] ہیں۔ کہ کیا زمین میں اس کی تجلی [illegible] آسمان میں اس کی تجلی عدم [illegible] اس کی تجلی کیوں مخصوص کی گئی؟ [illegible] ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن کا اللہ میاں خاص عرش پر قیام پذیر ہے۔ اور کبھی [illegible] اترتا ہے۔ اور کبھی پھر واپس چلا جاتا ہے۔ اسی اللہ میاں کو سروویاپک بتایا [illegible] دوسری جگہ پارہ ۱۱ سورہ یونس آیت [illegible] میں لکھا ہے۔ کہ

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ [illegible] فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى [illegible] یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا [illegible] اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے [illegible] آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن [illegible] اوپر عرش کے تدبیر کرتا ہے کام [illegible] سفارش کرنے والا۔ مگر پیچھے [illegible] یہ ہے اللہ پروردگار تمہارا۔ پس [illegible] کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے۔

اس پر ایک عالم حاشیہ پر لکھتے [illegible] دیر لگی چھ دن کو اتنی میں بنانے [illegible] اور اس ملک کا دربار ٹھہرا [illegible] تدبیر وہاں سے ہو [illegible] عرش ہے۔ عقل میں نہیں آتا [illegible] پہلے تو اللہ میاں اپنے عرش [illegible] تھے۔ تاکہ اعمال پرکھ سکیں۔ [illegible] آسمان کی تخلیق کی فکر میں [illegible] ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ [illegible] وہاں یہ آیت بتلاتی ہے۔ کہ [illegible] جانے کا کام ختم ہو گیا۔ تو [illegible] تشریف لے گئے۔ کیا اب بھی [illegible] کہ عرش کے معنی تو تجلی کے ہیں [illegible] تو کیا اللہ میاں زمین و آسمان [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مرزا غلام احمد قادیانی کا فلسفۂ الہامات

مرزا صاحب اور اُن کے خدا کی سنسکرت دانی کا نمونہ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس بات کے دعویدار تھے۔ کہ خدا اُن کے ساتھ ہم کلام ہوتا تھا۔ اور انہیں امورِ غیب سے مطلع کیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کی بنا پر ہی اُنھوں نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا تھا۔ انہیں اپنے ان الہامات اور پیشگوئیوں پر اس قدر وثوق تھا۔ کہ اُنھوں نے لکھا۔ کہ اُن کا صدق و کذب پرکھنے کے لئے بہترین ذریعہ ان کی پیشگوئیاں ہی ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی تصنیفات میں کئی جگہوں پر الہامات کا طریق بھی بیان کیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ پر آپ الہامات کے متعلق ان الفاظ میں ایک ضروری اصول بیان فرماتے ہیں :-

"اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو۔ اور الہام اُس کو کسی اور زبان میں ہو۔ جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے" :

("چشمۂ معرفت"۔ صـ ۲۰۹)

بات بھی ٹھیک ہے۔ ع :-

"یارِ من تُرکی و من تُرکی نمے دانم"

ایسا طریق واقعی مضحکہ خیز ہے۔ یہ اصول مرزا صاحب نے ویدوں کے الہامی ہونے پر بحث کرتے ہوئے اس بناء پر قائم کیا ہے۔ کہ جب ویدوں کے ملہم رشیوں کی زبان سنسکرت نہ تھی۔ تو پرماتما نے انہیں سنسکرت زبان میں الہام کیوں دیا کہ جس کو وہ سمجھتے تک نہ تھے +

ہم حیران ہیں کہ مرزا صاحب کو یہ کس نے بتلایا کہ ویدوں کے ملہم رشی سنسکرت زبان کو نہ سمجھتے تھے۔ کم از کم آریہ سماجیوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ آریہ سماجی تو یہ مانتے ہیں۔ کہ پرماتما نے جہاں ویدوں کا گیان ان رشیوں کے ہردیہ میں دیا۔ وہاں ساتھ ہی شبد ارتھ سمبندھ کا گیان بھی عطا فرمایا تھا۔ لیکن ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا مرزا صاحب کا خدا خود اس اصول کا قائل ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ ایک امر مسلمہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کی اپنی زبان تو پنجابی تھی۔ مگر وہ اردو، عربی اور فارسی وغیرہ زبانوں سے بھی بخوبی واقف و آشنا تھے۔ پس مندرجہ بالا اصول کے مطابق انہیں ان زبانوں میں الہام دیا جانا نامعقول نہیں قرار دیا جا سکتا۔ مگر تعجب تو اس بات پر ہے کہ مرزا صاحب کو ایسی زبانوں میں بھی الہامات ہوتے رہے ہیں۔ کہ جن سے وہ مطلقاً واقف نہ تھے۔ مثلاً وہ خود لکھتے ہیں۔ کہ :-

"زیادہ تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں۔ جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ" +

("نزول المسیح"۔ صـ ۵۷)

اگرچہ مرزا صاحب کی اس تحریر سے اُن کا وہ اصول غلط ہو جاتا ہے۔ جو اُنھوں نے "چشمۂ معرفت" کی محولہ بالا تحریر میں قائم کیا تھا۔ کہ ملہم کو صرف اُس کی اپنی زبان میں ہی الہام ہونا چاہئے کیونکہ دوسری صورت میں یہ تکلیف مالایطاق ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اصول بھی درست معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملہم کو ایسی زبان میں الہام ہو۔ جس کو وہ نہ جانتا ہو۔ کیونکہ ایسا الہام نہ صرف الہام ہی ہوگا۔ بلکہ اپنی ذات میں ایک یقین دلانے والا معجزہ بھی ہوگا۔ کیونکہ اگر ملہم کی اپنی زبان میں الہام ہو۔ تو مخالف کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ اُس کی اپنی اختراع ہے۔ جیسا کہ مرزا صاحب کے پنجابی۔ اردو اور عربی الہامات کے متعلق مخالف کہتے رہے۔ لیکن اگر مرزا صاحب کو کسی ایسی زبان میں الہام ہوتا۔ کہ جس سے وہ قطعاً ناواقف ہوتے۔ تو واقعی یہ امر (اگرچہ مرزا صاحب کے "چشمۂ معرفت" میں تحریر کردہ اصول کے مطابق ایک نامعقول اور بیہودہ امر ہوتا) مخالفوں کا منہ بند کر دینے والا ہوتا۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی مرزا صاحب کی کتاب "براہین احمدیہ" پر ریویو کرتے ہوئے ایسی زبانوں میں الہام ہونے کو کہ جن سے ملہم قطعاً ناواقف ہو۔ بہت مفید بتلایا تھا۔ اُن کے اپنے الفاظ یہ ہیں :-

"اور اگر یہ سوال کیا جائے۔ کہ باوجودیکہ مؤلف "براہین احمدیہ" کی مادری زبان ہندی ہے۔ اور مذہبی و علمی زبان عربی اور صرف علمی و استعمالی فارسی۔ انگریزی نہ اُن کی مادری زبان ہے۔ نہ مذہبی۔ نہ علمی۔ نہ اس زبان سے ان کو کسی قسم کی واقفی ہے۔ پھر اُن کو انگریزی میں کیوں الہام ہوتے ہیں۔ اور اس کا سِر و فائدہ کیا ہے...... اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس زبان میں (جس سے مؤلف کی زبان۔ کان۔ دل و خیال کبھی کو آشنائی نہ تھی) مؤلف کو الہام ہونے میں ایک فائدہ و سِر تو یہ ہے۔ کہ اس میں سامعین و مخاطبین کو مؤلف کی طبیعت یا خیال کی بناوٹ کا احتمال و گمان نہ ہو۔ ہندی۔ فارسی۔ عربی (جو ان کی مادری۔ مذہبی و علمی زبانیں ہیں) کے الہامات میں یہ بھی احتمال اور متردد دل کو خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ یہ الہامات مؤلف نے خود بنا لئے ہیں۔ یا بلا ارادہ و اختیار اُن کی حالت خواب میں اُن کے دماغ و خیال نے گھڑ لئے ہیں۔ اس گھڑت و بناوٹ کا خیال انگریزی الہامات میں (جس سے صاحب الہام کی زبان۔ کان۔ دل و خیال کو کسی قسم کا تعلق نہیں) کوئی نہیں کر سکتا" :

(ریویو براہین احمدیہ صـ ۲۵۳)

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا مرزا صاحب کو کسی ایسی زبان میں الہامات ہوئے تھے۔ کہ جس سے وہ قطعاً ناواقف تھے۔ ہم نے مرزا صاحب کی ایک تحریر مندرجہ "نزول المسیح" کا حوالہ دیکر بتلایا ہے۔ کہ اُن کا دعوےٰ ہے۔ کہ انہیں انگریزی۔ سنسکرت اور عبرانی زبانوں میں بھی الہامات ہوتے رہے ہیں۔ کہ جن زبانوں سے وہ کچھ بھی واقفیت نہ رکھتے تھے۔ مثال کے طور پر مرزا صاحب کو مندرجہ ذیل انگریزی الہامات ہوئے :-

۱۔ God is coming by His army +
خدا ایک لشکر کے ساتھ چلا آتا ہے

۲۔ He is with you to kill enemy
وہ دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتھ ہے :

۳۔ You have to go Amritsar
تمہیں امرتسر جانا پڑے گا :

۴۔ He halts in the Zilla Peshawar +
وہ ضلع پشاور میں رہتا ہے

۵۔ Words of God can not exchange
خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں

اگر مرزا صاحب سچ مچ انگریزی زبان سے قطعی ناواقف تھے۔ تو واقعی انگریزی زبان میں الہام ہونا حیرت انگیز ہے۔ خواہ جس قسم کی انگریزی میں یہ الہامات ہوئے ہیں۔ وہ بالکل گوبے شاہی ہے۔ لیکن ایک قطعی ناواقف شخص کا ایسی گھٹیا انگریزی بھی لکھنا واقعی موجب حیرت ہے۔ پس یہاں حل طلب سوال یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب انگریزی جانتے تھے؟ - اگرچہ مرزا صاحب نے مندرجہ بالا حوالہ میں صاف طور پر لکھ دیا ہے۔ کہ میں انگریزی نہیں جانتا۔ اور اس کتاب "نزول المسیح" میں پیشگوئی ۱۹ کے تحت میں آپ نے لکھا ہے کہ آپ نہ صرف اس کوچہ تک سے بھی ناآشنا ہیں۔ بلکہ حرف شناسی تک سے بھی محروم ہیں۔ لیکن اصل حقیقت کچھ اور ہی ہے۔ اور اس پر سے کسی غیر نے پردہ نہیں اٹھایا۔

"کیا لطف جو غیر پردہ کھولے"

بلکہ آپ کے فرزند ارجمند مرزا بشیر احمد صاحب نے ہی اس سے اصل راز کو منکشف کیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ کہ :-

"اسی زمانہ میں یعنی جب مرزا صاحب سیالکوٹ کی کچہری میں بمشاہرہ پندرہ روپیہ ماہوار ملازم تھے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے۔ کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا۔ کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں۔ استاد مقرر ہوئے مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی۔ اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں" :

(سیرۃ المہدی حصہ اول صـ ۱۳۵ مؤلفہ مرزا بشیر احمد صاحب)

واقعی مرزا صاحب کو جس قسم کی انگریزی میں الہامات نازل ہوئے۔ اُن سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کسی انگریزی کی ایک دو کتابیں پڑھے ہوئے کی ہی زبان ہو سکتی ہے۔ پس مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ وہ انگریزی سے بالکل ناواقف ہیں۔ اصل واقعات کے مطابق نہیں۔ نتیجہ ناظرین خود نکال لیں :

دوسری زبان (جس سے آپ اپنے آپ کو قطعاً ناآشنا بتلاتے ہیں)۔ جس میں باوجود ناواقفیت الہامات ہونے کے آپ مدعی ہیں۔ وہ سنسکرت ہے۔ ہم یہاں بغیر کسی لیت و لعل کے تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ واقعی مرزا صاحب سنسکرت زبان سے ویسے ہی ناواقف تھے۔ جیسا کہ عام ضرب المثل کے مطابق شتر آب سے ناآشنا ہوتا ہے۔ اور اگر فی الواقعی مرزا صاحب کو سنسکرت زبان میں کوئی الہام نازل ہو جاتا۔ تو واقعی یہ حیرت انگیز معجزہ ہوتا۔ لیکن ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ مرزا صاحب کو سنسکرت زبان میں ہرگز ہرگز کوئی الہام نہیں ہوا۔ ایک مرزائی سے جب اسی مضمون پر ہماری بات چیت ہوئی۔ تو وہ مرزا صاحب کا سنسکرت زبان کا کوئی الہام تو پیش نہ کر سکا۔ البتہ اُس نے اتنا کہا۔ کہ مرزا صاحب کو جو یہ الہام ہوا تھا۔ کہ "ہے رودر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی گئی ہے"

(تحفۂ گولڑویہ جلد اول صـ ۱۳۰)

اس میں الفاظ "رودر" اور "گوپال" سنسکرت کے ہیں۔ چونکہ مرزا صاحب سنسکرت سے قطعاً ناواقف تھے۔ اس لئے ان کو ایسے الفاظ کا الہام ہونا ایک معجزہ نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ اس پر میرے اور مرزائی مولانا کے درمیان حسب ذیل سوالات و جوابات ہوئے :-

میں۔ کیوں مولانا صاحب! مرزا صاحب

(سلسلہ کے لئے دیکھیں صفحہ ۱۲ پر)

آسمانوں کی اَن دیکھی دُنیا کا تماشہ

دُنیا کی سب سے بڑی اور قیمتی دُوربین

مریخ - چاند اور آسمان کی پُر اسرار دُنیاؤں کو اپنی آنکھ سے دیکھنے کے لئے انسان عرصۂ دراز سے کوشش کرتا چلا آیا ہے - جس کے لئے دُوربینوں کی ایجاد عمل میں آئی - قیمتی سے قیمتی اور بڑی سے بڑی دُوربینیں بھی آسمان کی وسعتوں کا پُورا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے پیش نہیں کر سکی ہیں - اور انسان کی یہ کوشش کہ نظامِ شمسی اور آسمان کی بجائے آسمان کے آگے بھی دُنیا کو دُوربین کے شیشہ پر لا کر دیکھا جائے - ایک ایسی کوشش ہے - جس کے نتیجہ سے بہت سی اُمیدیں وابستہ ہیں - یُوں تو دُنیا کی رصد گاہوں یا جنتر منتروں میں بہت سی دوربینیں نصب ہیں - مگر حال ہی میں امریکہ کے پہاڑ پالامور میں جو دُوربین نصب کی گئی ہے - اُس کے ذریعہ انسان کی قوتِ مشاہدہ جو اس نے آسمانوں کے دیکھنے کے لئے مصنوعی آلات کے طفیل پیدا کی تھی - تقریباً دُگنی ہو جائے گی - یعنی اب اس دُوربین کے ذریعہ انسان ...۰۰۰٫۰۰۰٫۰۰۰٫۶۰۰٫۳ میل تک دیکھ سکے گا ؛

جس طرح دُنیا کا ایک نظامِ شمسی ہے - اِسی طرح اَور بھی نظامِ فلکی ہیں - جن میں بے شمار چاند - بے حد سُورج اور ستارے تیرتے رہتے ہیں - غالباً ان نظام ہائے فلکی کی تعداد ایک سو تک ضرور ہے - ان کو اس دُوربین کے ذریعہ آسانی کے ساتھ دیکھا جا سکے گا - کائنات کس رقص میں مسلسل گھوم رہی ہے - اور اس کا کارگاہِ عمل کہاں سے کہاں تک ہے - اور کیونکر ہے؟ اس کا پُورا مشاہدہ اسی دُوربین کے ذریعہ ہو گا - اس سے یہ بھی معلوم ہو گا - کہ مریخ میں آبادی ہے یا نہیں؟ نظری طور پر (گو عملی طور پر تو نہیں) اس قدر طاقتور دُوربین ہے - کہ پالامور سے واشنگٹن کے مکانوں کی کھڑکیوں کے اندر کی چیزیں تک دیکھی جا سکتی ہیں - اور اگر چاند کو دیکھا جائے - تو اس کے تمام اسرار اور رتی رتی حال معلوم ہو جاتا ہے ؛

یہ دُوربین کوہ پالامور امریکہ میں چھ ہزار فٹ کی بلندی پر نصب کی گئی ہے - کھلی ہوا میں یہ آلہ نصب ہے - اور سینکڑوں مشینیں اور برقی قوت کے خزانے اس کے چلانے کے لئے اِدھر اُدھر لگے ہوئے ہیں - اس عظیم الشان دُوربین کی تیاری میں مالی اور فنّی امداد کرد وِلسن کی رصد گاہ نے بہت ہمدردی سے دی ہے - یہ میکسیکو کی سرحد پر واقع ہے - شہروں سے اسے دُور رکھا گیا ہے - تاکہ مصنوعی روشنیاں اس پر جھلک نہ ڈال سکیں - چنانچہ اس دُوربین سے قریب ترین شہر اور آبادی جو ہے - وہ سان ڈیگو کا شہر ہے - جو ۱۲۹ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ؛

کیلیفورنیا کی رصد گاہ میں جو وِلسن صدر امریکہ کے نام سے موسوم ہے - ایک سو انچ چوڑے دہانہ کی دُوربین نصب ہے جسے "ہوکر" کہتے ہیں - (Hooker) اس کے مُوجد و مخترع کا نام تھا - مگر اب جو دُوربین بنائی گئی ہے - وہ اس سے بھی بڑی ہے - اور اسے "دُنیا کی سب سے بڑی دُوربین" کہا جاتا ہے ؛

یہ دُوربین ابھی تک تیاری کی حالت میں ہے - اور خیال ہے کہ سن ۱۹۴۰ء سے پہلے تیار شدہ حالت میں نہیں مل سکے گی +

اس وقت دُنیا میں یہ سائنس کا سب سے زیادہ مہنگا آلہ ہو گا - اس کل یا آلہ کا وزن ۵۰۰ ٹن ہے - اس کی لاگت کا صحیح اندازہ تو ابھی تک نہیں لگایا جا سکتا ہے - مگر مختلف سائنس دانوں کا خیال ہے - کہ اس پر ۲۰ لاکھ ڈالر سے ۳۰ لاکھ ڈالر تک لاگت آئے گی ؛

اس آلہ کی جان وہ شیشہ ہے - جسے "چشمِ عظیم" کہا جاتا ہے - نیویارک گلاس ورکس کے مشہور مُوجد کورننگ نے یہ شیشہ تیار کیا ہے - اور اس دُوربین میں نصب کرنے کے لئے بھیجا جائے گا - یہ شیشہ کیونکر بنایا جائے گا - ذرا اس کا اندازہ کیجئے +

قدرتی شیشہ کی ایک سِل جو ۱۷ فٹ لمبی اور ۲۳ انچ موٹی ہے - چار سال تک خراد پر رکھ کر گھسی جائے گی ؛

شیشہ کو گرد سے بچانے اور ہوا سے بچانے کے لئے ایک ہوا بند بیمار خبری بنائی گئی ہے - جہاں ہر چیز ربڑ یا کارک کی ہے ؛

اس سِل کا وزن ۷ ٹن ہے - اس عظیم الشان پتھر کو استعمال کرنے میں کوئی دِقت نہیں ہو گی - کیونکہ اسے ۱۰۰ انچ وزنی ایک سان رکھنے کی مشین پر چڑھا دیا گیا ہے - جو ۴۰ فٹ لمبی اور ۳۰ فٹ اونچی ہے - یہ سان بجلی کے ذریعہ خود بخود حرکت کرتی ہے - اور انجنیروں کی ایک جماعت اس شیشہ کی رگڑائی اور بناوٹ کا انتظام دیکھنے کے لئے مقرر ہے +

۱۹۳۶ء یا ۱۹۳۷ء تک یہ شیشہ بیضوی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا - پھر اس پر امونیم کی آب دی جائے گی - یہ ایک ایسا آئینہ ہو گا - جسے ایک عظیم الشان سُورج کا جانشین کہہ سکتے ہیں - اس کی آب و تاب پر نظر ٹھہرانا ناممکن ہو جائے گا - اس کے عین وسط میں ایک سوراخ بھی بنایا جائے گا +

اس بھاری شیشہ کو ایک فولادی ٹیوب کے ساتھ چرخ پر چڑھایا جائے گا - یہ انگلی کے اشارہ سے حسبِ منشا زاویہ پر Fit فٹ کی جا سکے گی - یہ مصنوعی آنکھ انسانی آنکھ کی طاقت سے بہت زیادہ قوی ہو گی - یعنی ۳۶۰٫۰۰۰ گنا زیادہ ؛

یہ خیال درست نہیں ہے - کہ دُوربین میں آسمان کی چیزیں بڑی ہو کر دکھائی دیں گی بلکہ اس کا انتظام کیا گیا ہے - کہ ایک خاص نقطہ پر آسمانی ستاروں یا اجرامِ فلکی کا عکس جو ۲۰۰ فٹ کے فاصلہ سے چمک ڈال رہا ہو گا - لے لیا جائے گا - پھر اس کو دوسرے لینسوں سے بڑا کر کے دُوربین کی اندرونی سطح پر دیکھا جائے گا - باہر کے شیشہ پر بڑے عکس دھندلے ہو سکتے ہیں - اس لئے وہاں سے عکس کو بجنسہٖ لے کر اندرونی لینسوں کے ذریعہ حسبِ ضرورت چھوٹا بڑا کر کے دیکھا جائے گا - جس طرح کسی کیمرے سے چھوٹی تصویر کو بڑی تصویر میں انلارج (Enlarge) کر لیتے ہیں - ایسا ہی طریقہ یہاں بھی استعمال کیا جائے گا - اور عکس کی خوبصورتی اور صفائی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا ؛

اگرچہ دُوربین اس قدر طاقتور ہے - کہ چاند کی سطح کو بخوبی دیکھ لے گی - اور تیس فٹ کے باہمی فاصلہ پر واقع ہونے والے دو چمکدار نقطوں کو جو سطحِ ماہ پر ہوں گے - اس دُوربین کی طاقت سے آسانی کے ساتھ دیکھا جا سکے - مگر زمین کے گرد جو کرۂ فضائی موجود ہے - وہ عکس کو مکمل طور پر آنے نہیں دیتا - اور یہ مقصد کسی قدر فوت ہو جاتا ہے - گو اس پر عبور حاصل کرنے کے لئے بھی کوششیں جاری ہیں ؛

سائنسدان ۲۰۰ انچ چوڑے دہانہ کی دُوربین سے چاند اور قریبی ستاروں کو دیکھنے میں وقت ضائع نہیں کریں گے - بلکہ نسبتاً زیادہ فاصلہ پر واقع ہونے والے ستاروں کی دیکھ بھال کا کام شروع کیا جائے گا - اس وقت دُنیا کی سب سے بڑی دُوربین وِلسن کی رصد گاہ کی ہے - جو آسمانی چیزیں اس دُوربین سے دیکھی جائیں گی - وہ وہ ہوں گی - جو وِلسن والی دُوربین سے نہیں دکھائی دیتیں ؛

کوہ وِلسن کی رصد گاہ کی دُوربین (۱۸۰۰٫۰۰۰٫۰۰۰٫۰۰۰٫۰۰۰ میل) دیکھ سکتی ہے - جہاں ڈاکٹر ایڈورن ہبل اجرامِ فلکی کے حیرت انگیز نظارے دیکھ چکے ہیں - اس دُوربین کے شیشہ میں بیچ میں ایک سوراخ بنایا گیا ہے - اس کے سامنے ایک نلکی پیچھے تک آئے گی - اور ایک آئینہ ان تمام تصویروں کا عکس اس سوراخ کے ذریعہ ڈالا جائے گا - جو دُوربین کے شیشہ پر باہر کی سطح سے منعکس ہو گا - ۴۵ درجہ زاویہ سے اس آئینہ پر عکس ڈالا جائے گا - اس دُوربین کے مشاہدات آنکھ سے کم ہوں گے بلکہ کیمرے لگے ہوئے ہوں گے - جن کے فوٹو گراف دیکھ کر سائنسدان حکم لگایا کریں گے - یہ کیمرے بہت حساس لینس کے ہوں گے جنہیں ذرا ذرا سی جزئیات کا پُورا عکس لینے کی صلاحیت ہو گی - اس عظیم الشان دُوربین کے نصب ہونے کے بعد آسمانی اور اس سے بالاتر دُنیا کے جو حالات انسان کو معلوم ہوں گے - اُن کا صحیح اندازہ ابھی نہیں لگایا جا سکتا ؛

آریہ سماج اور نیوگ کا سدھانت

کیا اس سدھانت کا منکر آریہ سبھاسد بن سکتا ہے؟

پچھلے دنوں آریہ سماج ننکانہ صاحب کے کچھ سبھاسدوں نے یہ سوال آریہ ساویشک سبھا دہلی کے پاس برائے فیصلہ بھیجا کہ کیا نیوگ کے سدھانت کو نہ ماننے والا آریہ سبھاسد رہ سکتا ہے - یا نہیں؟ سارو دیشک سبھا نے یہ سوال دھرم آریہ سبھا کے پاس اس کی رائے لینے کے لئے بھیج دیا - اب دھرم آریہ سبھا نے مندرجہ ذیل تجویز اپنی جنرل سبھا کے پاس بطور سفارش بھیجی ہے ؛

"آریہ سماج نیوگ کو آپت کال کا دھرم مانتا ہے - اور اس روپ میں یہ آریہ سماج کا سدھانت ہے - جس کو ترک کرنا آریہ سماج کا سمرتھن کرنا ... جو اس کے خلاف پرچار کرے وہ آریہ سماج کا سدسیہ رہ سکتا ہے"

شوک پرستاؤ

آریہ سماج نارگ کے پردھان ... آریہ سماج دلوی کی اچانک مرتیو پر ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ان کا پربھاو

(لیکھک شری پنڈت وشنو ناتھ جی آریہ اپدیشک)

ओ३म् अन्न पतेऽन्नस्य नो देहि अनमीवस्य शुष्मिणः

... سوامی جگدیشور! ہم جیووں کو ... روگ رہت اور بل وردھک ان پردان ... (وید)

... انسانی زندگی کا دارومدار خوراک پر ہے۔ اس ... بغیر ... کمزور ہو کر مر جاتا ہے۔ آزاد رہنے والے حیوانات اپنے لئے قدرتی طور پر خوراک کا انتخاب کر لیتے ہیں۔ لیکن تہذیب کا پتلہ ... انسان سمجھ ہو کر ہی کھانے کی تمیز کر سکتا ... ورنہ بے سمجھی میں بسیار خوری اور غیر ... کھانوں سے اپنا بہت نقصان کر ... لیتا ہے۔ وید بھگوان نے مختصر لیکن ... طور پر ان کھانے کا طریقہ بتلا دیا۔ یعنی ... اور جسمانی اعضاء کو کمزور کرنے والی غذا ... کھاؤ۔ ہمیشہ تندرستی اور طاقت پیدا ... کرنے والی غذا استعمال میں لاؤ۔ اس منتر میں ... الفاظ میں ان کا پربھاو ظاہر ہے۔ یعنی ... کے چار ہی پربھاو اچھی اور بری صورت میں ... ہوتے ہیں۔ طاقت پیدا کرنا اور ناطاقت ... تندرست رکھنا اور بیمار کر دینا۔ چونکہ غذا ... جسم کے ہر ایک انگ پر پڑتا ہے۔ اس ... قوائے ذہنیہ بھی اس سے متاثر ہوئے ... نہیں رہ سکتے۔ مختلف قسم کی غذائیں ... کے مختلف حصوں پر اپنا اثر ڈال کر ... نتائج پیدا کرتی ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر ... جیلانی صاحب نے اپنی مشہور کتاب ... "... حکمت" میں جس کا آج کل بارھواں ... بھی شائع ہو چکا ہے۔ علم غذا پر بحث ... کرتے ہوئے ہر ایک غذا کا الگ الگ اثر ... ہے۔ اور گوشت پر بحث کرتے ہوئے ... اس کو انسان کی قدرتی غذا ظاہر فرمایا ... اور جو دلائل پیش کی گئی ہیں۔ ان میں ... صاحب کو بھاری مغالطہ ہوا ہے۔ مگر اس ... کی یہاں گنجائش نہیں۔ صرف ... بتلا دینا کافی ہے۔ کہ گوشت خوری کے ... ہوتے ہوئے بھی تمام ایڈیشنوں میں ... خوری کے جو اثرات تحریر کئے ہیں۔ ... کر کوئی سمجھدار انسان گوشت ... کی طرف راغب نہیں ہو سکتا۔ اس ... قوائے ذہنیہ پر گوشت خوری کا خاص ... ظاہر کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:-

"... گوشت خوری سے عموماً اور کثرت ... گوشت خوری سے دماغ کند۔ مزاج ... طبیعت تندرنج اور غصہ ور ہو ... اور خود غرضی اور نفسانیت ... ہو جاتی ہے"۔

... گوشت خوری کرنے سے اس سے بڑھ کر کیا شہادت ہو سکتی ہے۔ گوشت اور نشہ آور اشیاء انسان کے لئے غیر قدرتی خوراک ہیں۔ اس لئے ان کا خراب اثر قوائے انسانیہ پر ہو سکتا ہے۔ غذائے نباتات بھی مختلف اثر پیدا کرتی ہے۔ ہمارے شاستروں میں غذا کو بھکش (کھانے لائق) اور ابھکش (نہ کھانے لائق) دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی اپنے امولیہ گرنتھ ستیارتھ پرکاش میں فرماتے ہیں۔ کہ:-

"جتنا ہنسا اور چوری وشواس گھات چھل کپٹ آدی سے پدارتھوں کو پراپت ہو کر بھوگ کرنا ہے۔ وہ ابھکش اور اہنسا دھرم آدی کرموں سے پراپت ہو کر بھوجن کرنا بھکش ہے۔ جن پدارتھوں سے سوا ستھیہ روگ ناش بدھی بل پراکرم بڑھ ہووے ان تندول آیو گو دھرم جیسے تول کند دودھ گھی مشٹاد پدارتھوں کا سیون یتھا یوگیہ پاک میل کر کے یتھوچت سمے پر متاہار بھوجن کرنا سب بھکش کہلاتا ہے۔ جتنے پدارتھ اپنی پرکرتی کے ورودھ وکار کرنے والے ہیں ان ان کا سروتھا تیاگ کرنا۔ اور جو جو جس کے لئے وہت ہے۔ ان ان پدارتھوں کا گرہن کرنا بھی بھکش ہے"۔

(ستیارتھ پرکاش۔ سمولاس ۱۰)

اس کے علاوہ نشہ آور پدارتھ مانس اور جوٹھے کا بھی نشید ھ کیا ہے۔

لیکن یاد رہے۔ کہ ہنسا۔ چوری۔ وشواس گھات چھل کپٹ سے جو پدارتھ حاصل ہوتے ہیں۔ وہ صرف اس لئے ابھکش کہے گئے ہیں۔ کہ چوری آدی کرم پاپ کے کرم ہیں۔ ان سے حاصل کی ہوئی اشیاء کا استعمال سداچار کے خلاف ہے۔ خواہ کھانے کے پدارتھ ہوں یا پہننے کے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ اس خوراک میں طبعی طور پر کوئی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ دودھ خواہ نیک کمائی سے حاصل کیا گیا ہو۔ خواہ چوری سے۔ اس کے استعمال سے جسمانی طور پر دو مختلف اثرات پیدا نہیں ہو سکتے۔ دھرم شاستر میں اور منو سمرتی میں برہم چاری۔ گرہستی۔ سنیاسی آدی کے گھروں کا ان نہیں کھانے۔ بعض سمرتی کاروں کا پراشچت بھی بتلاتے ہیں۔ جیسا کہ:-

दुराचारस्य विप्रस्य निषिद्धचरणस्य च।
भुक्त्वान्नं द्विजः कुर्यादिनमेकमभोजनम्॥

ارتھ:- دوراچاری براہمن کے گھر کا ان کھا کر دوج ایک دن اپواس رکھے۔ اور لکھا ہے "राजान्नं हरते तेजः।"

راجا کا ان تیج دور کر دیتا ہے۔ وغیرہ۔ یہ بھی اخلاقی ممانعت ہے نہ کہ طبعی۔ کیونکہ پاپی کے گھر کا ان کھانے والا اس کا احسان مند ہو کر اس کے دوراچار کے خلاف آواز نہیں اٹھا سکتا۔ راجہ کا ان کھانیوالا ہر روز اس کی خوشامد کرنے سے اپنا آتم بل کھو بیٹھتا ہے۔

شری بھیشم پتامہ اور دروپدی کا سمواد مہابھارت میں پرسدھ ہے۔ شر شیا پر جب بھیشم پتامہ بدھشٹر آدی کو دھرم کا اپدیش دے رہے تھے۔ تو دروپدی ہنس پڑی۔ بھیشم کے پوچھنے پر دروپدی نے کہا "میں حیران ہوں۔ کہ آپ کا یہ دھرم بھاو اس وقت کہاں گیا تھا۔ جب کہ مجھے راج سبھا میں بلا کر اپمان کیا گیا؟" بھیشم جی نے کہا۔ "یہ صرف دریودھن کے ان کا پربھاو تھا۔ اب ارجن کے تیروں سے خون بہنے سے اس کا اثر زائل ہو گیا ہے"۔

یہاں بھی اس کو ایک النکار مان کر اخلاقی پربھاو ہی ماننا ٹھیک ہوگا۔ مہابھارت شانتی کے سمپادک نے اسی وچار سے لکھا ہے۔ کہ:-

असतां संग दोषेण साधवो यान्ति विक्रियाम्।
दुर्योधन प्रसंगेन भीष्मो गोहरणो गतः॥

ارتھ:- برے منشیوں کی سنگت سے بڑے بڑے مہاتماؤں کے دلوں میں بھی وکار پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ دریودھن کی سنگتی میں بھیشم جی گوئیں چرانے لگے۔

اس اصول کے مطابق برہمچاری دیارتھی اور سنیاسی خواہ کسی کے گھر کا ان گرہن کرے۔ اسے پوتر سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ بھکش ان میں تو کسی کا اخلاقی دباؤ ہو نہیں سکتا۔ اور ان پر برے اخلاق کا طبعی اثر پڑ ہی نہیں سکتا۔ اسی خیال سے ایک سمرتی کار نے لکھا ہے۔ کہ:-

चोरन्मधुकरीं वृत्तिमपि नीचकुलादपि।
एकान्नं नैव भोक्तव्यं बृहस्पतिः समो यदि॥

ارتھ:- سنیاسی مدھوکری ورتی یعنی چند گھروں سے تھوڑا تھوڑا ان بھکشا کر لے خواہ وہ نیچ کلوں ہی سے کیوں نہ حاصل کیا جائے۔ لیکن ایک گرہستی کے گھر کا ان نہ کھاوے۔ خواہ وہ برہسپتی کے سمان بڑا بدھیمان اور دھرماتما ہو۔

اب ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص نے رشوت چوری وغیرہ سے بہت سا دھن اکٹھا کیا۔ اور اس سے ایک عالیشان عمارت کی تعمیر شروع کی۔ راج مزدور روزانہ محنت کر کے وہ رشوت کا روپیہ گھر لے جاتے ہیں۔ اب اگر اس شخص پر رشوت کا مقدمہ چلے۔ تو راج مزدوروں پر کوئی جرم عائد نہیں ہوتا۔ قانون کے علاوہ اخلاقاً بھی وہ مجرم نہیں کہا جا سکتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ رشوت خور کا فعل ہی برا گردانا جا سکتا ہے۔ جو کچھ اس نے اس سے حاصل کیا۔ اس میں کوئی طبعی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس لئے اسی روپیہ کو اگر کوئی محنت اور دیانتداری سے حاصل کرے۔ تو اسے اپوتر نہیں کہا جا سکتا۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ پاپیوں سے دان لے کر اگر کوئی سنستھا چلائی جائے گی۔ تو اس کا نتیجہ بھی خراب ہی نکلے گا۔ اسے بھی اخلاقی طور پر درست مانا جا سکتا ہے۔ یعنی اگر اس پاپی کا سنستھا پر کوئی ادھیکار رہے گا۔ یا اس کے دباؤ کو مانا جائے گا۔ تو اکثر ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا کوئی تعلق نہیں۔ تو صرف چاندی کا روپیہ یا کاغذ کا نوٹ کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ پاپی اگر پاپ کی کمائی کا دان کرے گا۔ تو اس کو کچھ لابھ نہیں پہنچے گا۔ لیکن اس کا روپیہ طبعی طور پر کوئی خراب اثر نہیں ڈال سکے گا۔ اس لئے اپنشد میں آیا ہے۔ کہ:-

आद्या देयं अश्रद्धया देयम्।

ہمارے پرانک بھائی ہر ایک بات میں وہم کو داخل کر دیتے ہیں۔ عقل کو نہیں۔ ان کے لئے سڑ رو دور کا بدرنگ اور بدبودار پانی بھی پوتر ہے۔ لیکن ایک صاف وشفاف کنوئیں کا جل صرف چھوت سے اپوتر ہو جاتا ہے۔ ہمارے آریہ بھائی بھی بعض دفعہ توہمات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کی نسبت اس قسم کی گپیں ہانک دیتے ہیں۔ کہ ایک

اچھوتوں کو مسلمان بنانے کی خوفناک سازش!

ایک زبردست مسلم مشن قایم ہونے والا ہے

آریہ مشنریوں کے لئے قابلِ غور سوال

(از مولینا رہیب احسان ایم۔اے)

اس مضمون میں آٹھ کروڑ اچھوتوں کو مسلمان بنانے کی سکیم بتلائی گئی ہے۔ آریہ ہندو مشنری اسے غور سے پڑھیں۔ اور سوچیں۔ کہ اس کا تدارک کیسے کیا جائے! (ایڈیٹر)

ہمارے سامنے اس وقت جو قابلِ غور سوال ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہریجنوں کے سوال کو مختلف مقامات پر متعدد طریق سے حل سوچا جائے۔ اور یہ ضروری ہے۔ کہ ہم شروعات کے تحاظ سے اس سوال پر غور کریں۔ اور ساتھ ہی ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے۔ کہ اس میں کتنی ایسی باتیں ہیں۔ جو ایک جیسی ہیں۔ چیت پکڑ جہاں تک منظم طریق سے حکمت عملی کا سوال ہے۔ اس میں متفقہ طور پر ایک ہی طریقِ عمل کی ضرورت ہے۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ مختلف شاخیں اپنے طریق کار میں آزاد رہیں گی۔ مگر صدر پریذیڈنٹ کے نکتہ نظر سے صدر مقام کو جواب دہ ہونا ہی پڑے گا۔ اور ساتھ ہی جو شاخ غریب اور کمزور ہو۔ اسے تو اس بات پر یقینی طور پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ کہ صدر مقام کو حالات سے آگاہ کر کے اپنی حالت کو درست رکھا جائے۔ صدر دفتر کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ان شاخوں کی بالخصوص مالی حالت سے واقف رہے۔ اور انہیں محفوظ بنائے رکھے۔

ہریجن مسلم مشن:-

ہریجن سوال اتنا مشہور ہے۔ کہ اس کے لئے ہی صرف کوئی بڑا علیحدہ اسلامی مشن ہونا چاہیئے۔ گو ہم لوگوں کو ہندوستان سے باہر کے ملکوں میں مشن کی ضرورت ہے۔ اس صدر دفتر کا نام ہوگا "مسلم مشن"۔ (ہندوستان کے اچھوتوں کو آزاد کرانے کے لئے)۔ اس کا صدر مقام بمبئی یا مدراس میں ہونا چاہیئے۔ اس کے بڑے حصّہ کا کام مختلف شاخوں کے طریقِ عمل اور ان کی مالی حالت پر غور ہوگا۔

پچاس سالہ سکیم:-

ہندوستان کے مختلف حصص میں آٹھ کروڑ اچھوت بستے ہوئے ہیں۔ ان کی حالت سے ظاہر ہے۔ کہ انہیں مسلم بنانے یعنی مکتبوں اور مسجدوں پر قابو حاصل کرنے کے لئے پچاس سال کی تبلیغی سکیم بننی چاہئے۔ اور یہ وقت صرف اس پر عمل پیرا ہونے پر صرف کرنا ہے۔ کیونکہ یہ بڑا بھاری کام ہے۔

مسلمان بننے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہیں کلمہ پڑھا کر اسلام میں داخل کر لیا جائے۔ صرف ان کا اسلام قبول کر لینا غیر مفید ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ مسلم قوم کے سچے ہمدرد پیدا کئے جائیں۔ اور اسلامی تمدن کو ستقدد فوائد کا منبع ثابت کیا جائے۔ مکتب۔ مدرسے۔ مسجد اور جمعہ۔ جماعت کے ذریعہ ان میں اسلامی تمدن کی روح پھونکی جائے۔ ہریجنوں کی ان حالت کا منبع ہندو زمینداروں اور ساہوکاروں سے ہے۔ مسلمان ہونے سے کتنے ہی لوگ جو ہندوؤں میں چھوٹے کام کرتے ہیں۔ اپنی روٹی کھو بیٹھیں گے۔ اس لئے مسلمانوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ہریجنوں کو مالی آزادی حاصل کرنے کے لئے تیار کرے۔

مختصراً مسلمان بنانے کا مطلب ہے اسلامی مذہب اور اسلامی تہذیب کے نام پر ہریجنوں کو متمدن بنانا۔ اور انہیں مسلمان بنا کر ان کے ساتھ بھائی چارہ کا تعلق قائم کرنا۔ اور ہندو مہاجنوں اور ساہوکاروں کے چنگل سے بچا کر انہیں مالی قوت بہم پہنچانا۔

اسلامی مکتی فوج:-

تیسری خاص بات یہ ہے۔ کہ مسلم مشن کے لئے جو صد مند جماعت اور مذہب کے پروانوں کا اجتماع۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس مشن کے لئے ایک ہزار فاضل مشنریوں کی اسلامی مکتی فوج کی ضرورت ہے۔ مذہبی جوش سے بھرپور نوجوان خدا کے نام پر اپنی زندگی کے کم از کم بیس سال مسلم مشن کی خدمت میں لگانے کا حلف اٹھائیں۔ انہیں سو روپیہ سے دو سو روپیہ ماہوار تنخواہ کے علاوہ مکان اور سفر خرچ نیز بڑھاپے میں پنشن ملے۔

کارکنوں کی جماعتیں:-

کارکنوں کی پانچ جماعتیں ہوں گی۔

1. مشن کے منتظم اور افسرِ اعلےٰ
2. مشن کے ممبر اور مددگار
3. مولوی وغیرہ زندگی بھر خدمت کرنے والے۔ ان کا کام اسلامی تعلیم کا پرچار ہوگا۔ ان کو کسی اسلامی سکول کا گریجویٹ ہونا ضروری ہے۔
4. زندگی وقف کرنے والے مشنری تعلیمی مقامات کے لئے
5. جن کی ساری زندگی ہریجنوں میں کام کے لئے وقف ہو۔

ان مشنریوں کی ٹریننگ کی زیادہ ضرورت ہوگی اس کے لئے مختلف مقامات پر ٹریننگ کے لئے سکول کھلے رہیں۔ ان کا کام مختلف اچھوت لوگوں کی زبان۔ تواریخ اور گاؤں کے لوگوں کو سکھانا ہوگا۔ تاکہ ان کی حالت۔ ان کی مجلسی برائیاں اور ان کی مالی غلامی کا ذکر کر کے ان پر رعب ڈالا جائے۔

اس کام کے لئے ایک کروڑ روپیہ کی ضرورت ہے۔ جو اسلامی مشن کے نام پر موصول ہوگا۔

ایک لاکھ لائیف ممبر:-

اس مشن کے ایک لاکھ لائیف ممبر ہوں گے انہیں ایک روپیہ سالانہ چندہ اور پانچ روپیہ فیس داخلہ دینی ہوگی۔

ایک ہزار متمول مسلمانوں کو اس کا آجیون سنرکھشک بنایا جائے۔ ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک ہزار یک مشت اور سو روپیہ سالانہ دینا ہوگا۔ کوئی آدمی جو ایک ہزار نقد یا ایک ہزار کی جائداد دے گا۔ اسے لائیف ممبر سمجھا جائے گا۔

مسلم مشن مالی ٹرسٹ کے نام سے ایک بڑا ٹرسٹ قایم کیا جائے گا۔ اسے رجسٹرڈ کرایا جائے گا۔ اس کا کام مختلف شاخوں سکولوں اور اداروں کا انتظام ہوگا۔ اس کے مالی ٹرسٹ کے ہز ہائینس سر آغا خان۔ نواب سر امین جنگ۔ نواب سر نظامت جنگ۔ نواب سر سرمل خان۔ سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون۔ اے عبد الحکیم (مدراس) سیٹھ جمال محمد۔ میسرز فیروز الدین۔ سیٹھ آدم جی حاجی داؤد نامی مسلمان ڈائرکٹر اور ممبر ہوں گے۔

اس ٹرسٹ کے چلانے میں پانچ تنخواہ لینے والے مقرر ہوں گے۔ اس کی کامیابی کے لئے شیعہ سنی دونوں کی امداد کی ضرورت ہوگی۔ مگر کوئی قادیانی اس کا ممبر اور مشنری نہیں ہو سکے گا۔ یہ مشن سیاسیات سے علیحدہ رہے گا۔ یہ اپنی ساری طاقت ہریجنوں کو مسلمان بنانے میں لگائیگا۔ جماعتی تفریق کے خلاف رہے گا۔ اور خدا کی یاد کا مبارک مشن چلاتا رہیگا۔ (سٹار آف انڈیا کلکتہ)

گورو کل دھام جہلم

پچھلے کئی سپتاہ سے لگاتار ... کے کارن گوروکل بھومی کے چاروں ... ہی ہریالی نظر آ رہی ہے۔ ... جی کے ۱۵۰۰ روپیہ کے دان ... بننے لگی ہے۔ اس وشال ... پندرہ صد روپیہ لاگت ... تین سو آریہ استری پرش ... سنسکار کے سمے بیٹھ سکیں۔ ... پرشوں اور انیہ دانی مہاشے ... ہے۔ کہ وہ اس پنیہ کاریہ میں ... ادھنیہ آہوتی دیں۔ علاوہ ازیں ... لئے ایک پختہ مکان تیار ہو ... گئوشالہ کی ضروریات کے لئے ...

پچھلے دنوں ہم اسادھو کو ... رام دیو جی آچاریہ گوروکل ... مردان نواسی آریہ پرشوں کی پرارتھنا پر ... پدرانت میں تشریف لے گئے ... پر آپ کے لگاتار کئی دن تک ... گکٹ گنج اور شام گنج میں اپدیش ... واپسی پر آپ نے آریہ سماج ... کنیا پاٹھ شالہ اور آریہ ... اپدیش اور ویاکھیان دئے۔

شریمان پنڈت جید یو جی ... ادھیاپک و سہایک ... شری بان پر سمقی بھگت ... آریہ سماج بھلوال اور ... تشریف لے گئے۔ وہاں کے ... دانی مہانو بھاؤں نے گوروکل ... آن ایکیرت کر دیا۔ جس کے ... سوامی سبھا ان کا دھنیہ واد ...

۱۳۔ ۱۴۔ اور ۱۵ اساڑھ ... سماج مشین محلہ جہلم کے ... گوروکل کے سبھی برہمچاری ... ہوتے رہے۔ شری ... شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا ... صدارت برہمچاریوں کے ... ویاکھیان اور شلوکوں کی ... جسے آریہ جنتا بڑی توجہ سے ... گرینتم ادکاش اگلے ... ہو جانے دیگا۔ برہمچاریوں کی ... گجرات۔ جہلم اور رام پوری ... کرے گی۔ اور ویدک دھرم ... جو اپنے اس پروگرام کو ... کرے گی۔

(چندر پال منتری)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شنکا سمادھان

از شری نندلال جی آریہ - لاہور

اور "سانز" میں لگا ہے بگا ہے پُنر جنم کے ثبوت کے متعلق حالات نکلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ۲۸ ۹/۳۶ کے سانز میں بھی "پُنر جنم کا ایک نیا پرمان" کے نیز دیک سے ایک لڑکی کے حالات چھپے ہیں۔

بحیثیت مجموعی اگر گذشتہ جنم کے حالات بتانے والوں کے اس جنم کے (جس کا وہ ثبوت دیتے ہیں۔) چال چلن کی طرف دھیان دیا جاوے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ پچھلے جنم میں ایک سادھارن آدمی تھے۔ اور نہ ہی اُن نے پچھلے جنم کے سمبندھیوں نے کبھی یہ بتایا۔ کہ وہ یوگ ددھیاں یا کوئی اور ایسی ہی کریا کرتے تھے۔ جس سے کہ یادداشت مضبوط ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ کبھی کبھی سادھارن دیکتیاں تو پچھلے جنم کا ثبوت بہم پہنچاتی رہتی ہیں۔ اور بڑے بڑے مشہور آدمی جنھیں کہ یوگ پر بھی ملکہ تھا۔ اور یادداشت کا ابھیاس بھی خوب کرتے تھے۔ کتب ہائے مقدسہ از بر تھے۔ اور سلا جاری بھی تھے۔ ایسے مہاپرشوں نے (باوجود نکت نہ ہونے کے) مر جانے کے بعد پُنر جنم میں کوئی ایسا ثبوت پیش نہیں کیا؟ حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ پوتر آتمائیں سود گیانش ہو کر پُنر جنم میں اپنے سابقہ حالات زبانی بتلاتیں اور اپنے ادھورے چھوڑے ہوئے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچاتیں۔ اور "کیا ہوا کرم نشپھل نہیں جاتا" کے مسئلہ کو مضبوط کرتیں۔ مگر مشاہدہ اس کے عین برعکس ہے۔ سابقہ جنم کے حالات بتانے والوں میں گذشتہ جنم میں کیا اس قابلیت تھی۔ جو کہ اُن خاص مہاپرشوں میں نہ تھی؟ نیز گذشتہ قالبوں کی یاد نہ رہنے کا یہ جواب "دماغ کی تبدیلی کی وجہ سے کہ جو یادداشت کا آلہ ہے۔ پچھلے جنم کی یاد رہنا ناممکن ہے"، (بحوالہ شاستر ارتھ ددیق سنہ ۱۹ء) صرف جواب ہی ہے اس میں اصلیت کم ہی نظر آتی ہے کیونکہ دماغ تو ہر شخص کا تبدیل ہو ہی جاتا ہے۔ تو پھر ایک کو گذشتہ جنم کی یاد رہے۔ اور دوسرے کو نہ رہے؟

(بھاگ چند آریہ خانخاناں ضلع جالندھر)

مہاشہ بھاگ چند جی آریہ کی شنکا گذشتہ جنم کے حالات کی یاد کے متعلق ہے۔ اُنہیں اس بات پر شنکا نہیں۔ کہ پُنر جنم نہیں ہے۔ اس بات سے بھی وہ انکار نہیں کر سکتے۔ کہ پورو جنم کی یادداشت کے جو واقعات ہوتے ہیں۔ وہ درست ہیں۔ کیونکہ موقع پر ان کی تصدیق ہو جاتی ہے یہ واقعات اگرچہ تمام ممالک میں ہوتے ہیں اور اکثر ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کی طرف ہر وقت توجہ نہیں ہے۔ اس لئے وہ دنیا کے سامنے نہیں آتے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جتنی جتنی یادداشت کی طاقت میں زیادتی پائی جاتی ہے۔ اُتنی حد تک تمام انسانوں کے سامنے کبھی نہ کبھی اپنے پورو جنم کی کئی باتیں آ جاتی ہیں۔ یہ بات ہر ایک شخص اپنی زندگی کے واقعات کے مطالعہ سے معلوم کر سکتا ہے۔ اُس کی زندگی میں کبھی کبھی ایسی باتیں ہو جاتی ہیں۔ یا اس کے سامنے آتی ہیں جس کا وجود کبھی اس موجودہ زندگی میں اُس کے سامنے یا اس کی یادداشت میں نہیں آیا۔ وہ اُس کے پورو جنم کی باتیں ہوتی ہیں۔

مہاشہ جی کی شنکا اس بات پر ہے کہ عام طور پر وہ یہ دیکھتے ہیں۔ جو لڑکا یا لڑکی پورو جنم کے حالات بتلاتے ہیں۔ اُن کا جیون ایک معمولی انسان کا جیون ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں کئی یوگی اور پوتر آتمائیں ہیں۔ وہ پورو جنم کے حالات نہیں بتلاتیں۔ اس شنکا میں مقابلہ درست نہیں کیا گیا۔ ایک نوعمر بالک کی ایک عمر رسیدہ کے ساتھ مقابلہ کیا ہے۔ اگر اُس نوعمر بالک کی باتوں کو جو وہ اپنے پورو جنم کے متعلق بتلاتا ہے۔ اس عمر میں نظر انداز کر دیا جاتا۔ اور بڑا ہونے پر اُس سے پوچھا جاتا۔ تو نہ وہ بتلا سکتا اور نہ ہی اُس پر کوئی اس وقت میں یقین کرتا کہ یہ اپنی یادداشت سے کہہ رہا ہے بلکہ یہی سمجھا جاتا کہ اُس نے وہ باتیں اس جنم میں دیکھی ہیں۔ اس لئے ایسا کہتا ہے۔ فرض کیجئے۔ کہ ایک طرف ایک نوعمر دو تین سال کا بچہ پورو جنم کے کچھ حالات بتلاتا ہے۔ اور دوسری طرف ایک پچیس تیس برس کا آدمی بتلاتا ہے۔ کہ فلاں گاؤں میں فلاں آدمی میرا پورو جنم کا رشتہ دار ہے اور پتہ لکھا۔ لے پر وہ درست ثابت ہو۔ تو قدرتی طور پر اُس دو تین برس کے بچہ پر یقین کیا جائے گا اور پچیس تیس برس کے آدمی کی بات پر یقین نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ یہی سمجھا جائے گا۔ کہ اس آدمی نے اس گاؤں میں جا کر بیان کردہ رشتہ کو دیکھ لیا ہے۔ اور یونہی کہتا ہے۔ کہ یہ میرا پورو جنم کا رشتہ دار ہے۔ ... کہ پورو جنم کے حالات بیان کر دینے پر ہی موقوف نہیں۔ بلکہ سننے والوں کے طریقہ یقین پر بھی منحصر ہے کہ وہ اس بات کو کس

طور پر لیتے ہیں۔ عام طور پر لوگ بچپن میں ہی بتلائی گئی باتوں پر یقین کرتے ہیں۔

یہ سوال کہ وہ بالک ایک معمولی چلن کا ہے اُس کے مقابلہ میں ایک یوگی ایک صاف دل اور اعلیٰ چلن کا ہے اس لئے قدرتی طور پر بالک کی نسبت یوگی کو پورو جنم کا زیادہ گیان ہونا چاہیئے۔ یہ شنکا بھی غلط فہمی سے ہے جس کو آپ بچپن میں معمولی چلن کا کہتے ہیں۔ کیا پتہ وہ پورو جنم میں ایک مہان یوگی تھا اس کی قوت یادداشت بڑی زبردست تھی۔ اور جو اس وقت برسوں کی تپسیا اور سینم سے یوگی بنا ہے وہ بچپن میں معمولی آدمی تھا۔ ہاں اگر کوئی ایسا ایسا یوگی ہو۔ جو وہ تین برس کی عمر میں یوگی ہو۔ تو بیشک وہ دوسرے عام بالک کی نسبت پورو جنم کے کچھ حالات بہتر بتلائے گا۔ لیکن ایسا کوئی یوگی نہیں ہے۔ وہ یوگی بڑی عمر میں جا کر بنتا ہے اُس وقت پورو جنم کے حالات پر کوئی یقین نہیں کرتا اس لئے یوگی اور غیر یوگی کا پرشن پورو جنم کے حالات بتلانے میں امداد نہیں کرتا۔

پورو جنم یا اس جنم کے حالات بتلانا یہ یادداشت یا سمرتی کا معاملہ ہے۔ جیسا لکھا ہے۔ جب وہ اس جنم میں بھی کئی باتیں بھول جاتا ہے اور عام طور پر جیوں جیوں بڑا ہوتا جاتا ہے تیوں تیوں سالوں کے عام اور روزانہ واقعات کو بھولتا جاتا ہے اور اگر اس کو بیس برس کی عمر میں گذشتہ پانچ برس یعنی ۱۵ برس کی عمر سے کے واقعات یاد نہیں۔ تو پچیس برس کی عمر ہونے پر وہ دس برس کے بھول جائے گا اور بیس کے کچھ یاد ہیں گے کوئی خاص خاص واقعات جن کا سنسکار زبردست ہوتا ہے وہ البتہ برسوں تک یاد رہتے ہیں۔ لیکن عام واقعات بھول جاتے ہیں جب یہ اس جنم کے متعلق ایسی بات ہے۔ جبکہ وہی جسم وہی دماغ موجود ہے تو پورو جنم کے واقعات کیسے یاد رہ سکتے ہیں۔ جب کہ جسم بدل جاتا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ کہ گذشتہ واقعات چاہے وہ اس جنم میں ہوئے ہوں یا پورو جنم میں۔ اُن یاد رہنا یا یاد ہونا قوت یادداشت پر منحصر ہے۔ اور یہ یوگی اور پوتر آتما پر ضروری منحصر نہیں ہے۔ ہم دنیا میں بعض وقت معمولی چلن کے آدمی ... میں مانند یا یادداشت کی طاقت زیادہ دیکھتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں کئی پوتر آتما اور یوگی کہلانے والوں کی یادداشت کم پاتے ہیں۔

بھائی بھاگ چند جی نے پورو جنم ... کو سدھانت یا یوگی کا پرشن اٹھایا۔ اس سمبندھ میں ایک وچارنیہ بات ہے۔ کہ یوگی وہ ہوتا ہے۔ جو چت کی ورتیوں کا نرودھ کرے اور چت کی ورتیوں میں سمرتی یا یادداشت بھی ایک ورتی ہے۔ اور اس سمرتی ورتی کا بھی نرودھ کرنا ضروری ہے۔ تبھی یوگ سدھ ہو سکتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یوگی کو سمرتی ورتی کو ہٹانا چاہیئے۔ یوگ درشن میں سمرتی کی یہ تعریف کی ہے۔ کہ انو بھوت پدارتھوں کے چنہ وچار کو سمرتی کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ جس وستو یا وچار کو پرتیکش دیکھ لیا ہو۔ اُس کا سنسکار گیان میں بن رہتا ہے پھر اس وشے یا وچار کو بھولے نہیں۔ اس پرکار کی ورتی کو سمرتی کہتے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یوگی کے لئے سمرتی نہیں رکھنی واجب ہے اور پورو جنم کے وشے یا وچار کو بتلانے کے لئے سمرتی رکھنا واجب ہے۔ اس لئے پورو جنم کے حالات بتلانے کے تعلق میں یوگی اور ایوگی کا پرشن نہیں اٹھتا نہ ہی کوئی مقابلہ ہے۔

یہ شنکا کہ دماغ کی تبدیلی کی وجہ سے یاد نہیں رہتا۔ اس کا اتنا ہی مطلب ہے کہ تعلق شریر میں جو ستھول دماغ ہے۔ وہ نہیں رہتا لیکن سوکھشم شریر رہتا ہے۔ جب انسان مرتا ہے تو یہ سوکھشم شریر جیو کے ساتھ جاتا ہے۔ جیو نے اپنی زندگی میں جو کرم کئے ہیں یا جو واقعات اُس کے ساتھ گذرے ہیں ان کے سنسکار اس سوکھشم شریر پر رہتے ہیں اور جب اس جیو کا پُنر جنم ہوتا ہے۔ تو نئے شریر میں آنے پر وہ سنسکار پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ جسقدر یادداشت کی قوت زیادہ ہو گی اُتنے ہی وہ واقعات زیادہ یاد رہیں گے اور یہ بچپن میں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جب بڑی عمر ہو جاتی ہے تو اس زندگی کے اور واقعات کے سنسکار پڑ جاتے ہیں تب پچھلے واقعات پس پشت پڑ جاتے ہیں جیسے ہم اس موجودہ زندگی میں دیکھتے ہیں اس لئے پورو جنم کے حالات قوت یادداشت پر منحصر ہیں۔ جیسا لکھا ہے۔ سب حالات کو ہمیشہ کے لئے یاد نہیں رکھ سکتا۔ جہاں کسی بالک نے اپنے پورو جنم کی کوئی باتیں بتلائی ہیں۔ وہ اُس کی یادداشت کے سبب سے ہیں۔ اور جو نہیں بتلا سکتے وہ کمی یادداشت کے کارن ہیں۔ ورنہ پورو جنم ہونے میں کوئی شک نہیں اور دنیا میں

(بقیہ اسی صفحہ کے پہلے کالم کے نیچے)

(بقیہ "سمادھان" کالم ۳)

پورو جنم کے حالات بتلانے اور وہ درست ثابت ہونے کا ایک واقعہ بھی پورو جنم کی سدھی کے لئے کافی پرمان ہے۔

"اخبار آریہ مسافر" کے لئے دو دو نئے خریدار بھیجکر ہر ایک آریہ سماجی اشاعت کو بڑھائے۔

بچھڑوں کا ملاپ

شدھیوں کی جھڑی

۹ر جولائی کو آریہ سماج آریہ نگر میں ایک مسلم دیوی جیراواں نامی کو مہاراج کی شدھی پنڈت وشنو دت پروہت نے کرائی۔ اس کا نام وجے کماری رکھا گیا۔ اس کی شادی مہاشہ پیارا رام کے ساتھ کرائی گئی ؂

شریمتی چندرکانت دیوی دھرم پتنی سورگباشی ڈی جارج لکھتی ہیں۔ کہ میں گزشتہ بیس سال سے عیسائیت کو ترک کرکے ہندو دھرم میں آچکی ہوں۔ میرا نام اب چندرکانتا ہے۔ میرے دوسرے لڑکے ایڈون جارج نے جو میٹرک کا صاحب علم ہے۔ اور جس کی عمر ۲۰ سال ہے میرے حکم اور مرضی سے ۱۲ر جون کو معہ اپنی دو بہنوں ایڈا اور زینیفا کے ہندو دھرم گرہن کر لیا ہے۔ اب ان کے نام پریم ساگر، کیلاش وتی اور ودیاوتی علے الترتیب ہیں

کچھ عرصہ ہوا۔ مشکل نام کی ایک گراس عورت کو ایک مسلمان بھگا کر لے گیا تھا۔ جس کے خلاف سب ڈویژنل کورٹ اسنول میں مقدمہ چل رہا تھا۔ اس مقدمہ میں اسے ۶ ماہ قید کی سزا ہوئی۔ عورت شدھ کی گئی +

کاریخا آریہ سماج نے ایک مراٹھی لڑکے کو جس کا نام ماروتی عمر قریباً پندرہ سولہ سال کی ہوگی۔ اور جو بہکانے پھسلانے پر مسلمان ہو گیا تھا۔ شدھ کیا۔ اور اس کے سمبندھیوں کے پاس بھیج دیا ؂

پچھلے دنوں موضع نگودار ڈاکخانہ دادا ضلع الہ آباد کے رہنے والے ایک شخص غلام محمد نامی کو جو تین سال سے مسلمان ہوا ہوا تھا۔ معہ پریوار کے شدھ کیا گیا ؂

آریہ سماج سیت نرمی رنگ پور) نے ایک مسلمان کی شدھی کی۔ اس سے پہلے شری کے۔ وی۔ شکل جی نے دو شدھیاں کیں۔ اور تین استریوں کو غنڈوں کے پنجہ سے چھڑایا ؂

"آریہ مسافر" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے ؂

ہفتہ بھر کی ڈائری

مسجد شاہ چراغ کی واپسی کا سوال

کیا پھر سول نافرمانی ہوگی؟

لاہور۔ ۱۳ر جولائی۔ حکومت پنجاب نے مسجد شاہ چراغ کی مسلمانوں کو چند شرائط کے ماتحت واپسی کا اعلان کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انجمن اسلامیہ شرائط قبول کرنے کو تیار ہے۔ لیکن مجلس اتحاد ملت حکومت سے مطالبہ کر رہی ہے کہ مسجد غیر مشروط طور پر مسلمانوں کے سپرد کر دی جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر حکومت نے غیر مشروط طور پر مسجد کو واپس کر دینے سے انکار کر دیا۔ تو مجلس اتحاد ملت سول نافرمانی کر دے گی۔ اور اگر انجمن اسلامیہ پنجاب نے اس شرط کو قبول کر لیا۔ تو مسلمان خواتین ممبران کے مکانوں پر پکٹنگ کریں گی۔ بہرحال دونو کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے ؂

آئندہ مسلمان تھانیدار مقرر ہوں

یو۔ پی کونسل میں ہوم ممبر کا اعلان

مسٹر چنت منی کے ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر صاحب نے اعلان کیا۔ کہ پولیس میں ایک ہزار ستتر ہندو تھانیداروں کے مقابلہ میں ۴۸۶ مسلمان تھانیدار بھرتی ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پہلے فرقہ وارانہ تناسب کی بنا پر بھرتی نہ ہوتی تھی۔ اب سب ایکشن کمیٹیوں کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ آئندہ مسلم تھانیداروں کی بھرتی نہ کی جاوے +

احمد گڑھ۔ موضع کنگن وال سے ایک نہایت سنسنی خیز اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں سے بچوں کے اغوا کرنے والے گروہ کے بارہ اشخاص پکڑے گئے ہیں۔ ان کے قبضہ سے ۲۰ سے زیادہ بچے برآمد ہوئے۔ دو اشخاص احمد گڑھ سے فرار ہو گئے ہیں۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے ؂

بمبئی۔ ۱۹ر جولائی۔ شری سوامی ادیکا رسچدانند جی (جو پنجاب میں بھی کافی عرصہ کام کر چکے ہیں اور کسی زمانہ میں سدھی سبھا پنجاب کی شتابدی کمیٹی لاہور آیا کرتے تھے) ۷۴ سال کی عمر میں سورگباش ہو گئے ہیں ؂

پنڈت مدن موہن مالویہ نے کانگرس کے ساتھ نیشنلسٹ پارٹی کے الحاق کے بارے میں مہاتما گاندھی کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے ذاتی طور پر کمیونل ایوارڈ کی جو مذمت کی ہے۔ وہ ناکافی ہے۔ کانگرس کو کھلے طور پر اس کی مذمت کرنی چاہئے ؂

فیروزپور میں کچھ کانسٹیبل بھرتی کئے جانے

ریویو

سرمہ نین امرت جیوتی

اس سرمہ کے اعلیٰ صفات اخبار ٹربیون۔ آریہ ویر۔ پرکاش وغیرہ میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے۔ اب اس کے متعلق سروار ریویو ناظرین کے پیش کئے جاتے ہیں۔ پرچیہ پاد شری سوامی سروانند جی مہاراج فرماتے ہیں "آپ کا سرمہ بہت اچھا ثابت ہوا ہے۔ سادھو آشرم میں ہم نے پانچ مریضوں کو استعمال کرایا۔ انہیں بہت ہی فائدہ ہوا۔ ایک دو شیشی بھیج دیں" اگرچہ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر دوائی کا کام کرتا ہے۔ لیکن دھند اور ککروں کے لئے تو یہ لاثانی ہے۔ آپریشن سے چھٹکارا ہو جاتا ہے اور ککرے ہمیشہ کے لئے کٹ جاتے ہیں۔ اور اس کے استعمال سے عینکیں بھی اتر جاتی ہیں۔ بیس روپیہ تولہ کی یہ دوائی دو روپیہ تولہ۔ اور ایک روپیہ میں نمونہ کی شیشی بھی مل جاتی ہے۔ پتہ یہ ہے:۔ سرمہ نین امرت آیورویدک رگھو کل بشاکھا امرت فارمیسی ڈیرہ غازیخان

دلائے جانے ۔۔۔۔۔۔۔۔ امیدوار ۲ گئے۔ جن میں کئی بی۔ اے بھی تھے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے صرف بارہ اشخاص کو منتخب کیا

لاہور میں مہاراجہ شیر سنگھ کی سمادھ کے ساتھ ایک باغیچہ ہے۔ مسلمان اس پر قبضہ کر رہے ہیں۔ سکھ اس پر مورچہ لگانے کی سوچ رہے ہیں ؂

پشاور۔ ۱۳ر جولائی۔ فرانٹیئر پراونشل بورڈ کے ممبر مسٹر غلام ربانی خان کو اس تقریر کی بنا پر جو انہوں نے ۔۔۔۔۔ کے سلسلہ میں کی۔ زیر دفعہ ۱۲۴ الف گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ۲۷ر جولائی کو ۔۔۔۔ کی سماعت ہوگی ؂

پنجابی کھلاڑی امرناتھ کو جسے ہندوستانی ٹیم کے کپتان کی گستاخی کرنے کی وجہ سے ہندوستان واپس بھیجا گیا تھا۔ اب پھر انگلستان واپس بھیجا جائیگا تاکہ وہ دوسرے ٹیسٹ میچ میں کھیل ۔۔۔

لاہور۔ ۱۴ر جولائی۔ مولانا ظفر علی خاں نے ۲۲ر جولائی کو اس غرض سے ایک کانفرنس بلائی ہے۔ کہ اس میں مسجد شہید گنج کی بازیابی کا پروگرام پیش کیا جائے۔ اب یہ کانفرنس غیر معین وقت کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ فضل حسین کی وفات کے بعد اب ایجی ٹیشن ختم ہو جائیگی +

نئی دہلی۔ ۱۴ر جولائی۔ چیف کمشنر ۔۔۔ سوشلسٹ لیڈر شریمتی ستیہ وتی ۔۔۔ پنجاب کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ ۔۔۔ ۳ کے ماتحت چھ ماہ کے لئے دہلی ۔۔۔ کی حدود کے اندر نظر بند کر دیا ہے

مسلم لیڈروں نے فیصلہ کیا تھا۔ ۔۔۔ جولائی کو سر فضل حسین کے ماتم میں شہر میں ہڑتال کی جائے۔ لیکن ۔۔۔ کوئی ہڑتال نہیں ہوئی۔ امرتسر میں بھی ۔۔۔ نہیں ہو سکی ؂

آریہ سماج کمرمشانی کا سالانہ جلسہ:۔ آریہ سماج کمرمشانی کا سالانہ جلسہ ۳۱ر جولائی۔ یکم اگست اور ۲ر اگست کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ کمرمشانی ۔۔۔ کے لوازمات اور دوکا مذار بھائی اوشیہ شامل ہونے کی کرپا کریں۔ اوسلہ بعد آدھا ہے ؂ رگھوناتھ داس منتری آریہ سماج

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ڈچکوٹ میں سناتن دھرمیوں کے ساتھ شاستر ارتھ

آریہ سماج کی زبردست فتح ——— پورانک پنڈت نثر کیرشن کی شرمناک بدزبانی

[illegible] عرصہ سے سناتنی پنڈتوں نے یہاں اپنے [illegible] اپدیشوں سے آریہ سماج کے خلاف دُراشنا [illegible] یہاں کی فضا کو مکدر کر رکھا تھا۔ ایک دو بار [illegible] انہوں نے اپنے لیکچروں میں آریہ سماج کو شاستر ارتھ [illegible] کا چیلنج بھی دیا۔ جسے آریہ سماج نے بخوشی [illegible] کر لیا۔ اور باہمی خط و کتابت سے شرائط [illegible] طے کی گئیں۔ اور ۶ر جولائی سے ۱۰ر جولائی [illegible] شاستر ارتھ ہونا طے پایا +

پہلا دن :-

۶ر جولائی کو شاستر ارتھ شروع ہوا۔ آج کا مضمون تھا۔ کہ "ویدوں میں مرت پتروں کے شرادھ کا [illegible] ہے۔ یا جیوت پتروں کا؟" چنانچہ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت منسا رام جی ویدک [illegible] شاستر ارتھ مہارتھی اور سناتن دھرم کی [illegible] سے پنڈت امرناتھ جی مہتا ناظر مقرر [illegible]۔ شاستر ارتھ شروع ہوا۔ ان کے [illegible] سناتنی پنڈت کی امداد کے لئے پنڈت [illegible] جی اپدیشک اور پنڈت نثر کیرشن جی [illegible] شری براجمان تھے۔ اور ادھر آریہ سماج [illegible] پر شری پنڈت بدھ دیو جی میرپوری [illegible] ٹھاکر امر سنگھ جی مناظر رونق افروز تھے۔ [illegible] وید تھا۔ سب سے پہلے پنڈت [illegible] رام جی نے آریہ سماج کا پکش (دھرم) [illegible] کے مندرجہ ذیل پانچ سوالات کئے :-

[illegible] چاروں ویدوں میں سے مرتک شرادھ [illegible] [illegible] :

[illegible] چاروں ویدوں میں سے کوئی ایسا منتر [illegible] جس سے ثابت ہو۔ کہ براہمنوں کو [illegible] کرانے سے مرتک پتروں کی ترپتی [illegible] ہے :

[illegible] شبد زندہ انسان پر بھی عائد ہو سکتا [illegible] نہیں :

[illegible] کرموں کی بیوستھا پرماتما کے ہاتھ میں [illegible] وہ نیائے کاری ہے۔ وہ بنا کرم کئے [illegible] نہیں دیتا۔ کئے ہوئے کرموں کا پھل [illegible] کسی کے کئے ہوئے کرموں کا پھل [illegible] کو نہیں دیتا۔ کیونکہ ایسا کرنا [illegible] انصافی ہے۔ ویدوں میں سے کوئی ایسا منتر [illegible] جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ پرماتما کسی کے [illegible] پھل دوسرے کو دے دیتا ہے :

[illegible] میں سے کوئی ایسا منتر پیش کرو۔ [illegible] سے یہ ثابت ہو کہ براہمنوں کو شرادھ [illegible] فلاں جانور کا مانس کھلانے سے [illegible] دیر تک ترپت رہتے ہیں :

[illegible] سوال کے متعلق پورانک پنڈت امرناتھ [illegible] آخیر تک کوئی ایسا منتر پیش نہ کیا جس [illegible] شرادھ کا شبد ہو :

[illegible] سوال پر سناتنی پنڈت نے ایک وید منتر پیش کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ براہمنوں کو بھوجن کھلانے سے منورگ کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ ہم براہمنوں کو بھوجن کرانے کے خلاف نہیں ہیں۔ جو وید شاستر کے جاننے والے سچے براہمن ہوں انہیں بھوجن کھلانا چاہیئے۔ اس منتر میں یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ بھوجن براہمنوں کو کرانے سے مرت پتروں کی ترپتی ہوتی ہے +

تیسرے سوال پر سناتنی پنڈت نے ایک بھی پرمان ایسا پیش نہ کیا۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ پتر شبد مرے ہوؤں پر عائد ہو سکتا ہے۔ لیکن آریہ پنڈت نے یجروید کے حوالہ سے ثابت کیا۔ کہ پتروں کو یگیہ میں دائیں طرف اُن کے آسنوں پر بیٹھنا لکھا ہے۔ اور یہ صرف زندہ ہی کر سکتے ہیں۔ مردہ نہیں +

چوتھے سوال پر سناتنی پنڈت نے چند دنیاوی مثالیں دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ کئے ہوئے کرموں کا پھل دوسرے کو مل سکتا ہے۔ لیکن آریہ پنڈت نے جواب میں کہا۔ کہ یہ انسانوں کی باتیں ہیں۔ ان سے بے انصافی ہو سکتی ہے۔ لیکن پرماتما جو نیائے کاری ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ سناتنی پنڈت نے اس کے متعلق آخیر تک کوئی وید منتر پیش نہ کیا :

پانچویں سوال پر سناتنی پنڈت نے کہا۔ کہ شرادھوں میں مانس کا کھلانا راکھشسوں کے لئے لکھا ہے۔ جس پر آریہ پنڈت نے مہابھارت سے رنتی دیو کی مثال دی۔ کہ کیا رنتی دیو راجہ راکھشس تھا۔ یا اُس کے ہاں بھوجن کرنے والے براہمن راکھشس تھے۔ منوسمرتی۔ بھوشیہ پوران وغیرہ کے پرمانوں سے پنڈت جی نے بتلایا۔ کہ کس طرح گئو وغیرہ پشوؤں کے مانس سے پتروں کی ترپتی ہوتی مانی گئی ہے۔ اور کس طرح براہمن لوگ مانس کھایا کرتے تھے؟ کیا یہ سب راکھشس تھے؟

اس پر سناتنی پنڈت نے ستیارتھ پرکاش کا پہلا ایڈیشن پیش کیا۔ جس میں پتروں کا شرادھ میں مانس کھانا لکھا ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے بتلایا۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا پہلا ایڈیشن سوامی جی کی نگرانی میں نہیں چھپا تھا۔ اس لئے دھوکہ باز لوگوں نے اس کے اندر بہت سی وید وِرودھ باتیں ملا دیں۔ جب سوامی جی کو پتہ لگا۔ تو انہوں نے اس ایڈیشن کی تمام کاپیاں جو اُن کو مل سکیں۔ جلا دیں۔ اور اگلے ایڈیشن کو شدھ کر کے چھپوا دیا۔ اور ٹھیکا میں اس مطلب کا اعلان بھی کر دیا۔ کہ پہلا ایڈیشن منسوخ ... قرار دیا جاتا ہے۔ اب اس ایڈیشن کا پرمان دینا فضول ہے۔ سناتنی پنڈت نے کہا۔ کہ اگر آپ پہلے ایڈیشن کو شدھ نہیں مانتے۔ تو اسے دیا سلائی لگا کر دکھائیں۔ جس پر آریہ پنڈت نے یہ کتاب منگوائی۔ اور پبلک کے سامنے اعلان کیا۔ کہ جب سوامی دیانند جی نے اس ایڈیشن کو خود منسوخ کر دیا تھا۔ تو ہمیں اس کے جلانے میں کیا انکار ہے؟ اور یہ کتاب بھی پنڈت کاشی رام شاستری سناتنی اپدیشک کی چھپوائی ہوئی ہے۔ اس میں بہت سی باتیں ویدوں کے خلاف ہیں۔ جو آریہ سماج کو قبول نہیں ہیں۔ یہ کہہ کر پنڈت جی نے اسے دیا سلائی لگا دی۔ اس پر کارپے دو پیسے کے سکھوں سے سناتنی پردھان پنڈت نثر کیرشن جی گھبرا گئے۔ اور واہی تباہی بکنے لگے۔ جس کا پبلک پر بہت بُرا اثر ہوا۔ آریہ سماج کو دگ وجے پراپت ہوئی +

دوسرا دن :-

۷ر جولائی شاستر ارتھ کا دوسرا روز تھا۔ پبلک کل سے زیادہ تھی۔ چونکہ کل کے پردھان پنڈت نثر کیرشن جی نے کئی بے ضابطگیاں کیں۔ اس لئے آج سناتن دھرم سبھا کے ادھیکاریوں نے یہ مناسب سمجھا۔ کہ فریقین کی رضامندی سے کسی اور کو پردھان بنایا جائے۔ چنانچہ بابو لبنت لال جی بی۔ اے آنرز کو پردھان مقرر کیا گیا +

وقت پر شاستر ارتھ شروع ہوا۔ آج سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت سر کیرشن جی شاستری اور آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت بدھ دیو جی میرپوری مناظر تھے۔ آج کا مضمون تھا۔ "کیا رشی دیانند کرت گرنتھ وید انکول ہیں؟"

سب سے پہلے نثر کیرشن جی نے ستیارتھ پرکاش سے نیوگ کا پرکرن پڑھ کر سنایا۔ اور ایک عجیب انداز سے اس کی تشریح کی۔ پھر سوامی جی کے بھاشیہ میں سے بیل آدمی کے ساتھ بھوگ۔ مُردہ کے گوشت کو کھانا۔ مانس بھوجن۔ چار پہنک سے بکرے کو پکا کر کھانا۔ گرمیوں میں چوٹی کا کٹ نا۔ بچہ جنم کے بعد دایہ کے حوالہ کرنا۔ گدھے اندھے سانپوں کو پکڑنا وغیرہ کئی باتوں کو پیش کیا۔ اور پنڈت جی سے اس کے سلسلہ میں اپنی ہٹ دھرمی (؟) اور وید منتر پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔ پنڈت بدھ دیو جی نے سلسلہ وار سب باتوں کے متعلق وید شاستر اور پورانوں کے پرمانوں کی جھڑی لگا دی۔ پنڈت جی کے دھارا پرواہ سنسکرت منتر دیکھ دھرم آدمی کو ششکر عقل عقل کر اُٹھی۔ کوئی بات پنڈت جی نے ایسی نہ کہی جس کے ساتھ پورا پورا حوالہ پیش نہ کیا ہو۔ نیوگ کے بارے میں پنڈت جی نے وید کا منتر پیش کرتے ہوئے اس کی تشریح کی۔ پھر پورانوں سے متعدد حوالجات اور مثالیں پیش کیں۔ جنہیں سُن کر پورانک منڈل کے حواس باختہ ہو گئے۔ بیل کے بھوگ کے متعلق پنڈت جی نے بتایا۔ کہ بھوگ کے ساتھ اُپبھوگ شبد بھی ہے۔ جسے پورانک پنڈت نے جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ اُپبھوگ کا مطلب یہی ہے۔ کہ ان سے کھیتی وغیرہ کا کام لیں۔ ساتھ ہی آپ نے بیل وغیرہ پشوؤں کے ساتھ بھوگ کی کئی مثالیں پورانوں کی نکال کر دیں۔ اسی طرح دیگر اعتراضات کا مدلل جواب پنڈت جی نے دیا۔ اس پر پورانک پنڈت بوکھلا گئے۔ اور دیانند بھاو چترا ولی جیسے مذموم ٹریکٹ سے ایک تصویر دکھانی شروع کی۔ جس میں پورانکوں نے اپنی خرافت کا دیوالہ نکال رکھا تھا۔ اس کے جواب میں پنڈت بدھ دیو جی نے چیر ہرن کی ایک تصویر پبلک کو دکھائی۔ جسے دیکھ کر پورانک کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور وہ دشنام دہی پر اُتر آئے۔ پنڈت نثر کیرشن نے رشی دیانند اور آریہ سماجیوں کو نہایت اشلیل گالیاں نکالنی شروع کر دیں +

پنڈت بدھ دیو جی نے پرمانوں کے حوالجات سے سب اعتراضات کا مناسب جواب دیا۔ اس پر پورانک لوگ شور مچانے لگے۔ پردھان جی نے بڑی مشکل سے مجمع پر قابو پایا۔ اور پنڈت نثر کیرشن سے باز پرس کی۔ کہ آنہوں نے رشی دیانند جی کو جلاد کیوں کہا؟ یا اسے ثابت کریں۔ ورنہ یہ الفاظ واپس لیں۔ لیکن پورانک پنڈت نے اسے ثابت نہ کیا کرنا تھا۔ لگے ادھر اُدھر کی ہانکنے۔ اس پر بھی آریہ سماج نے اس کو نظر انداز کر کے مناظرہ کو جاری رکھا۔ آج کے شاستر ارتھ میں پورانک جن او چھے ہتھیاروں پر اُتر آئے۔ اس سے ان کی شکست صاف ظاہر ہو رہی تھی :

تیسرا دن :-

۸ر جولائی شاستر ارتھ کا تیسرا روز تھا۔ پبلک

بھاری تعداد میں بیرون جات یعنی ٹانل پور۔ جھنگ گوجرہ۔ سمندری اور چک جھمرہ سے اس موقعہ پر آئی ہوئی تھی۔ آج کا مضمون یہ تھا۔ کہ "کیا اٹھارہ پوران ویدانوکول ہیں؟" سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت ہری کرشن شاستری اور آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت بدھ دیو جی میرپوری مناظر تھے۔ ٹھیک پانچ بجے شاسترارتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے پنڈت بدھ دیو جی نے کہا۔ کہ پرانوں میں آیا ہے۔ کہ چھ پوران (متسیہ۔ کورم۔ لنگ۔ سکندھ۔ اگنی۔ شو) تامس پوران ہیں۔ ان کو دیکھنے۔ پڑھنے اور سننے والا گھور نرک میں جاتا ہے۔ اگر ٹھیک ہے۔ تو ویاس جی نے انہیں بنایا ہی کیوں؟ اگر بنایا۔ تو ان کے پڑھنے والوں کو اتنی سخت سزا کیوں دی؟ نہ معلوم آج تک کتنے سناتن دھرمی ان کی بدولت گھور نرک میں سڑ رہے ہوں گے۔

دوسرے وید میں آیا ہے۔ کہ ہم اپنے پورجوں کے نقش قدم پر چلیں۔ لیکن پرانوں نے بزرگوں رشیوں اور مہاتماؤں پر طرح طرح کے کلنک لگائے ہیں۔ اور انہیں بدنام کیا ہے۔ مثلاً کرشن کا کبجا کے ساتھ سنگم۔ کرشن کی استریوں کا ان کے لڑکے سامب پر عاشق ہونا۔ اور کرشن جی کو شاپ دینا۔ شو جی کا رشی پتنی پر موہت ہو کر سونے چاندی کو پیدا کرنا۔ شو جی کا بن میں رشی پتنیوں کے پاس ننگا جانا۔ اور رشیوں کا اس کے ...... کو کاٹنا۔ برہما کی پاربتی کی شادی میں برہما کا ویریہ ہون کنڈ میں گرنا اور رشی بالکوں کا پیدا ہونا۔

تیسرے پرانوں کی رُو سے یہ نرنے نہیں ہو سکتا۔ کہ پرانوں کا ایشور کون ہے؟ پدم پوران میں لکھا ہے۔ کہ وشنو کے سوائے دوسرے کسی دیوتا کی پوجا کرنے والا چانڈال ہے۔ اگر کسی دوسرے دیوتا کی پوجا کرے گا۔ تو کروڑوں سالوں تک نرک کی آگ میں پڑے گا۔

شو پوران میں لکھا ہے کہ جو شو کی نندا کرے وہ سؤر اور گدھا ہے۔ شو پوران میں لکھا ہے کہ جو شو کے بنا کسی دوسرے دیوتا کو مانے گا۔ اور اس کی پوجا کرے گا۔ وہ ساٹھ ہزار سال تک وشٹھا کا کیڑا رہے گا۔ لنگ پوران میں لکھا ہے۔ کہ جو لنگ کے سوائے کسی اور کی پوجا کرے گا۔ وہ راجہ پرجا سمیت نرک میں جائیگا۔ یہاں تک ہی نہیں۔ تلک یعنی ٹیکہ کے آڑے سیدھے لگانے والوں کی گھور نندا کی گئی ہے۔ بھوشیہ پوران میں لکھا ہے کہ تینوں دیوتا برہما۔ وشنو اور شو ستی انسویا کے پاس گئے۔ اور اس کے ساتھ خرابی کرنے کی چیشٹا کی جس پر انسویا نے انہیں شاپ دیا۔ اور تینوں نے دیوتاؤں نے اس کرم کا پشچاتاپ کیا۔ شری کرشن شاستری پورانک مناظر نے پہلے سوال کا آخر تک کوئی جواب نہ دیا۔ حالانکہ پنڈت بدھ دیو جی نے بار بار انہیں للکارا۔ دوسرے سوال کے جواب میں پورانک پنڈت نے ان پورانک کتھاؤں کو النکار ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ آخر پینترا بدلا۔ اور سوامی دیانند جی کے پوتر جیون پر لانچھن لگانے اور واہیات حملے کرنے شروع کر دئے۔ تیسرے سوال کے جواب میں تو پورانک پنڈت کی زبان پر تالا لگ گیا۔ کہنے لگے۔ جو جس کی پوجا کرتا ہے وُہی اس کا معبود ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی نے پورانک پنڈت کو ایسا لاجواب کیا۔ کہ بائیں دشا بدلی۔ آخر کہا۔ تو یہ۔ کہ "یہاں کوئی پنڈت مادھواچاریہ نہیں ہے۔ یہاں ہری کرشن ہے"۔ چنانچہ پنڈت بدھ دیو جی نے چیلنج کیا۔ کہ اگر تمہیں اپنی ودیا ...... علمیت کا گھمنڈ ہے۔ تو آؤ وید کے منتر بولیں۔ یہ نہیں۔ تو پرانوں کے شلوک بولیں۔ یہ بھی نہیں۔ تو مہابھارت یا رامائن کے شلوک وغیرہ اور چوپائیاں بولیں۔ آپ تینوں پنڈت مل کر بولیں میں آپ کے مقابلہ پر اکیلا ہی بولوں گا۔ جو پہلے چپ ہو جائیگا۔ وہ ہارا سمجھا جائیگا۔ پنڈت جی کے اس چیلنج کو سنکر پبلک عش عش کر اُٹھی۔

پورانکوں کو جب کوئی جواب نہ سوجھا۔ تو سکھوں کو جو کہ بھاری تعداد میں شاسترارتھ سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ بھڑکانا اور اشتعال دلانا شروع کر دیا۔ کہ سوامی دیانند جی نے گورو نانک دیو جی کو ایسا لکھا ہے لیکن پنڈت بدھ دیو جی نے جب اس کے جواب میں بھوشیہ پوران سے گورو نانک دیو جی کے متعلق شلوک پڑھ کر اور اس کا ترجمہ کر کے سنایا۔ تو سناتن دھرم کے حواس باختہ ہو گئے۔

قصہ کوتاہ جس پرکار آج پنڈت ہری کرشن کو شکست اور آریہ سماج کو وجے ہوئی تھی اس سے پیشتر غالباً نہیں ہوئی ہوگی۔ آخر ویدک دھرم کی جے۔ رشی دیانند کی جے۔ اور پنڈت بدھ دیو جی کی جے کے نعروں کے ساتھ شاسترارتھ ختم ہوا۔

پتری پاٹھشالہ کوئٹہ:

شریمتی میلا دیوی مکھیہ ادھیاپکا ہری کرشن آریہ پتری پاٹھشالہ کوئٹہ کے پراویڈنٹ فنڈ کا ۴ - ۱۳ - ۳۴۳ روپیہ آریہ سماج کو موصول ہو گیا ہے۔ ان کے جو جائز وارث ہوں ان کو ثبوت پیش کرنے پر یہ روپیہ مل سکتا ہے۔

(نوتن داس پربندھ کرتا پتری پاٹھشالہ کوئٹہ)

بقیہ صفحہ ۷

کو جب مندرجہ بالا "رودر" اور "گوپال" والا الہام ہوا تھا تو کیا مرزا صاحب ان الفاظ کے معنی جانتے تھے؟

مرزائی۔ بالکل نہیں۔ کیونکہ وہ سنسکرت سے قطعاً نابلد تھے۔

میں۔ کیا خدا کو ان دونو الفاظ کے معنی معلوم تھے۔ اور اس نے مرزا صاحب کو ان کے معنی بتلائے تھے؟

مرزائی۔ یقیناً خدا کو ان کے معنی معلوم تھے۔ اور انہوں نے مرزا صاحب کو ان کے معنی بتلائے۔

اس پر میں نے کہا۔ کہ دیکھئے مولوی صاحب! اگر آپ کا یہ قول درست ہے۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب "چشمہ معرفت" میں وید کے الہام کی تردید کرتے ہوئے جو یہ لکھا تھا۔ کہ جب وید کے ملہم رشی سنسکرت زبان سے ناواقف تھے۔ پھر انہیں سنسکرت زبان میں پرماتما نے الہام کیوں دیا؟ کیا اس کا آپ نے خود ہی اپنے پیر و مرشد کو یہی الفاظ جواب نہیں دیدیا کہ خود خدا نے ان کو اس زبان کے الفاظ اور اس کے معانی سمجھا دئے تھے۔ جیسے کہ مرزا صاحب کو باوجود سنسکرت سے قطعاً ناآشنا ہونے کے مندرجہ بالا دو الفاظ کے معانی بتلائے تھے۔ یہ سنکر مرزائی مولوی کا رنگ فق ہو گیا۔ اور اس کی زبان سے ایک لفظ تک نہ نکلا۔ لیکن مرزا صاحب کے سنسکرت الہامات کے متعلق تو ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ مرزا صاحب کو ہرگز ہرگز سنسکرت میں کوئی الہام نہیں ہوا۔ اور اس کا کارن یہ ہے۔ کہ نہ صرف مرزا صاحب سنسکرت سے خود ناواقف تھے۔ بلکہ ان کو الہام بھیجنے والا خدا بھی یہ زبان نہیں جانتا۔ اس کا ثبوت ہم سے لیجئے۔

مرزا صاحب نے جہاں رودر گوپال والا الہام لکھا ہے۔ وہاں ہی اس کے معنی بھی لکھے ہیں۔ جو یقیناً انہیں خدا نے بتلائے ہوں گے۔ کیونکہ وہ خود تو اس زبان سے ناواقف تھے۔ چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"اور اب بھی آخری اوتار کو جس کو کلگی اوتار کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ کرشن کا اوتار مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ جیسا کہ کرشن کی صفات میں سے رودر گوپال ہے یعنی سؤروں کو ہلاک کرنیوالا اور گائیوں کو پالنے والا"۔

(تحفہ گولڑویہ طبع اول صفحہ ۱۳۰)

آپ دنیا بھر کی سنسکرت ڈکشنریاں دیکھ جائیے آپ کو کہیں بھی "رودر" کے معنی سؤر ... والا" کے نہیں ملیں گے۔ پس اگر ... مرزائی مولوی صاحب کے قول کے ... معنی مرزا صاحب کو خدا نے ہی بتلائے ... اس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ سنسکرت ... مرزا صاحب سے بھی زیادہ ان ... دراصل یہ ہے۔ کہ نہ مرزا صاحب کو ... زبانوں میں کوئی الہامات ہو ... سکتے تھے۔ کیونکہ یہ خدا کے اپنے ... کے سراسر خلاف ہے۔ گوپال ایک نہایت ... اور عام استعمال میں آنے والا لفظ ہے۔ اس لئے مرزا صاحب نے اس کے معنی ... لکھ دئے۔ لفظ رودر ان کے Subconsious mind ... ایک سنسکار ماتر تھا۔ اس لئے ... زبان سے تو نکل گیا۔ لیکن جب معنی ... وقت آیا۔ تو آپ بری طرح فیل ہو ... پس ناظرین نے دیکھ لیا۔ کہ مرزا صاحب اول تو اپنے ہی قائم کردہ اصول پر ... کہ خدا صرف اسی زبان میں الہام دیتا ہے کہ جو ملہم کی اپنی ہو۔ لیکن جب غیر زبان میں الہام نازل ہونے کا دعوےٰ کیا۔ چاروں شانے چت گرے۔ کاش مرزائی ... کبھی اصلیت کو اس کی ننگی صورت ... دیکھا کریں۔

انبالہ صدر میں آریہ کمار سبھا کی ...

پنڈت بنواری لال جی بی۔ اے ... دتّو یارتھی آشرم گورودت بھون لاہور کے ... سے یہاں آریہ کمار سبھا قائم ہو گئی ہے۔ آریہ کمار سبھا صدر بازار کے ... نیت ہوئے:-

پردھان پنڈت سائیں داس جی۔ اُپ پردھان مہاشہ رنجیت پرشاد جی۔ منتری۔ مہاشہ ... جی۔ اُپ منتری۔ پنڈت شیو پال جی ... مہاشہ رام لال جی۔ لائبریرین۔ مہاشہ ... جی۔ ممبران انترنگ سبھا۔ مہاشہ چمن لال جی ... سیوا رام جی۔ مہاشہ جگل کشور جی۔ مہاشہ ... مہاشہ کرشن۔

مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس ہوئے ...

(۱) ستیارتھ پرکاش ... ست سنگ آریہ سماج مندر ... اتوار ۷ سے ۹ بجے رات تک ...

(۲) ہر روز شام کو آریہ سماج مندر میں کشتی۔ گتکا۔ لاٹھی دیایام ...

(۳) ہر روز شام کو دیایام کے بعد ...

(۴) سب کمار نوٹ بکیں رکھیں جن میں ... چریا لکھیں۔

(۵) سب کمار صبح بستر سے اٹھتے ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج دھوری میں پرچار

مخالفوں کی شرمناک مگر ناکام کوششیں

دھوری میں عرصہ دو سال سے آریہ سماج سثاپت ہے۔ پرنتو کچھ سوارتھی اور خود غرض لوگوں کی آنکھوں میں آریہ سماج کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔ وہ آریہ پرشوں کو تنگ کرنے کی خاطر کوئی نہ کوئی کمینہ حرکت کرتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن آریہ لوگ کسی بھی کمینہ حرکت اور مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے برابر کام کرتے چلے جاتے ہیں۔ تمام پڑھی لکھی جنتا آریہ سماج کے ساتھ ہے۔ پینتیس باقاعدہ سماج کے ممبر درج رجسٹر ہیں۔ ساپتاہک ست سنگ میں پورو لوگ ہوتے ہیں۔ اب لوگوں کے دلوں میں آریہ سماج کا سکہ بیٹھ گیا ہے۔ اب اور تو کچھ بن نہیں سکتا۔ سوارتھی لوگ غنڈا پن پر اتر آئے ہیں +

شریمان پنڈت ہردیالو جی اپدیشک اور مہاشہ بھگت رام جی بھجنیک ٢٩ جون کو دھوری میں ویدک دھرم پرچار ارتھ پدھارے۔ منڈی میں لالہ بابو رام چرنجی لال آڑھتی کی دوکان پر پرچار کا پربندھ کیا گیا۔ پنڈت جی کی بانی میں جادو بھرا اثر ہے۔ اور مہاشہ بھگت رام جی کے بھجن سونے پر سہاگہ کا کام کرنے والے ہیں۔ جنتا پر پرچار کا ایسا پربھاو پڑا۔ کہ حاضری ہماری امیدوں سے کئی گنا زیادہ ہوتی رہی۔ اس دفعہ پرچار میں سینکڑوں کی تعداد میں دیویاں بھی شامل ہوتی رہیں۔ دیویوں پر پرچار کا بہت اچھا اثر پڑا +

پنڈت جی کے آٹھ لیکچر ہوئے۔ ہر ایک لیکچر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اور دلکش تھا۔ اس سب پربھاو کو دیکھ کر خود غرض لوگوں سے نہ رہا گیا۔ اور اُن کی چھاتی پر سانپ لوٹنے لگا۔ پرچار میں وگھن ڈالنے کے لئے ایک پنجابی کویشر (نکرشٹ) بلا کر ہمارے پاس شور مچانا شروع کر دیا۔ جب اس کے چار دن شور مچانے پر بھی پرچار میں کوئی وگھن نہ پڑا۔ اور حاضری بڑھتی گئی۔ تو ناچار ایک منڈلی کو شہر سنگرور سے لایا گیا۔ تاکہ وہ پرچار کے قریب ہی اپنا گانا شروع کر کے جنتا کو اپنی طرف کھینچ لے۔ لیکن نامعلوم پھر اُس کو کس وجہ سے گانے کے لئے کھڑا نہیں کیا گیا۔ اور کویشر راگ ہی چلاتے رہے۔ آخر کویشر بھی شرمندہ ہو کر چلے گئے۔ پرچار ہمارا جاری رہا +

٤ جولائی کو جب پنڈت جی کا وکھیان شروع ہوا۔ تو پاٹھشالہ کے لڑکوں کو بلا کر بالکل پاس ہی بھجن گانے اور نعرے لگانے شروع کرا دئے۔ پنڈت جی نے کہا۔ کہ یہ نیا طریقہ پرچار میں وگھن ڈالنے کا اختیار کیا گیا ہے۔ اچھا ہم بھی بھجنوں دوارا پرچار کرتے ہیں۔ فوراً مہاشہ بھگت رام جی نے باجہ لے کر پنجابی گیت جنتا کے ساتھ مل کر گانے شروع کر دئے۔ ہزاروں استری پرش ہم بھجو کیرتن کرنے لگے۔ تو ان بچوں کی کب تاب تھی۔ کہ مقابلہ میں ٹھہر سکتے ؛

٥ جولائی کو مخالف پارٹی شکست کھا کر نامعلوم کہاں جا چھپی۔ وکھیان نہایت شانتی سے سماپت ہوا۔ اور پنڈت جی نے وکھیان کے انت میں اپنی اور آریہ سماج کی طرف سے شری حضور مہاراجہ ادھیراج صاحب بہادر پٹیالہ کو مبارک باد دی گئی۔ اور تہ دل سے شکریہ ادا کیا گیا۔ جن کے راجیہ میں ہمیں ویدک دھرم کے پرچار کی کھلی آزادی حاصل ہے۔ پرمیشور مہاراج ادھیراج پٹیالہ کی بڑی لمبی عمر کریں۔ اور ان کا ہر طرح سے رتبہ بلند کریں۔ نیز دن دوگنی اور رات چوگنی ان کی بردھی ہووے۔ اور راجہ خاندان میں سدا آنند اور سکھ کی ورشا ہو۔ دھوری منڈی کے افسران اور پولیس کا بھی شکریہ ادا کیا گیا۔ اور انت میں ہم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔ کہ جس نے ایسے قابل اپدیشک بھیجکر ہماری حوصلہ افزائی کی ہے۔ ہم سبھا کو ودھائی دیتے ہیں کہ اُس کے پاس ایسے یوگیہ اپدیشک ہیں +

(سادھو رام منتری آریہ سماج منڈی دھوری
ریاست پٹیالہ)

آریہ سماج گورودت بھون لاہور کا چناؤ

مورخہ ٥ جولائی ١٩٣٦ء کو آریہ سماج گورودت بھون لاہور کا انتخاب عمل میں آیا۔ من نکھت ادھیکاریان نیت ہوئے :-

پردھان پنڈت یش پال جی سدھانت النکار + اپ پردھان شری سنت جی چودھری ایم۔ ایس۔ سی + منتری بھگوان داس اپ منتری پنڈت مہادیو جی وشبد اور مہاشہ پربھو سنگھ جی آزاد + خزانچی مہاشہ مدن لال جی :

مندرجہ ذیل اصحاب انترنگ سبھا کے سدسیہ چنے گئے :-

شری نرنجن ناتھ جی ٢ شری منشی

نمر نویدن

(لیکھک لالہ بوسا رام ریٹائرڈ ریلوے سٹور کیپر آنریری سکرٹری)

پنجاب کی راجدھانی لاہور میں راوی روڈ پر ایک اناتھ آلیہ کھلا ہوا ہے۔ جس کا نام پنجاب مرکزی یتیم خانہ ہے۔ اور جس کا انتظام ایک رجسٹرڈ جماعت کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری پوجیہ سوامی سوتنترا نند جی مہاراج سابق آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور اور اپ پردھان شری پنڈت لبھو رام جی سابق گورنر گوروکل کانگڑی۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی وید شاستری ملتانی اور شری ڈاکٹر گنپتی لال جی ایم۔ پی۔ ایس لاہور ہیں۔ اس اناتھ آلیہ کو کھلے ہوئے ٢٠ سال کے قریب ہو چکے ہیں۔ اور اس کی مدد ہمیشہ سے نہ صرف لاہور والے بلکہ پنجاب کے باہر سے مدراس۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ برہما۔ چین۔ امریکہ۔ افریقہ۔ ممباسہ۔ عراق عرب میں رہنے والے ہندو بھائی کرتے رہے ہیں۔ یہی ہے کہ یہ اناتھ آلیہ نہ صرف پنجاب بلکہ ملک کے دوسرے پرانتوں میں مشہور ہو رہا ہے۔ اور دن بدن اُنتی کے مارگ پر چل رہا ہے۔ یہاں تک کہ اب سرکار بھی وہ بچے جو اغوا شدہ لڑکے لڑکیاں ان کو ملتی ہیں۔ جب تک اُنکے وارثوں کا پتہ نہیں چلتا۔ تب تک ان کو یہاں رکھتی ہے۔ اس طرح اناتھ آلیہ میں بچوں کا داخلہ پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گیا ہے +

اب تک تو رہائش کا انتظام خاطر خواہ رہا ہے۔ لیکن اس طرح سے اگر تعداد بڑھتی گئی۔ تو انکے لئے جگہ کافی نہیں ہوگی۔ اس خامی کو پورا کرنے کے لئے انتظامیہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہم نے کم سے کم دو بچوں کے لئے ایک ہسپتال کے لئے بنوائے جاویں۔ اور دھن کے لئے اپیل کی ہے۔ اس لئے میں دانی مہاشیوں کی سیوا میں ونے پوروک درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس شبھ کاریہ میں کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں۔ تاکہ غریب اناتھ اور بیکس بچوں کو داخلہ سے محروم نہ کیا جائے۔ اگر خدانخواستہ محروم کیا گیا۔ تو آپ خود جان سکتے ہیں۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہی کہ وہ انیہ مت والوں کے پھندوں میں پڑ کر ہمیشہ کے لئے ہمارے ویروھی ہو جائیں گے۔ جو اصحاب ایک سو روپیہ سے زیادہ دیں گے۔ اُن کے نام کا پتھر ان کمروں کی دیوار پر لگوا دئے جائیں گے۔ اس کے لئے تین ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس اناتھ آلیہ کے ماتحت میونسپل کمیٹی سے منظور شدہ ایک مڈل سکول ہے۔ جس میں اناتھ آلیہ اور باہر کے بچوں کے لئے پڑھائی ضروری ہے۔ اور ایک درزی کلاس جس میں لڑکیوں کے لئے سینا پرونا سیکھنا تو لازمی ہے۔ باقی جو بچے خواہ وہ اناتھ آلیہ کے ہوں۔ خواہ باہر کے ہوں۔ درزی کا کام سیکھنا چاہیں۔ داخل کئے جاتے ہیں۔ آج کل ٢٠ کے قریب بچے یہ کام سیکھ رہے ہیں۔ اور تقریباً ۔ ۔ بچے یہ کام سیکھ کر یہاں سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اور اپنا گزارہ کر رہے ہیں۔ اس اناتھ آلیہ میں آج کل ٩٥ لڑکے اور ٢٣ لڑکیاں ہیں۔ جن کی رہائش۔ خوراک و پڑھائی کا انتظام اناتھ آلیہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ اس کام کے لئے بھی مدد کی ضرورت ہے۔ اور دانی اور ہمدردی مہاشیوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس طرف بھی دھیان دیں۔ اور جس قسم کی سہایتا دے سکیں۔ دیں۔ مثلاً آٹا۔ دال۔ چاول۔ گھی۔ دریاں۔ چادر۔ کمبل وغیرہ وغیرہ۔ یاد رہے کہ یہ سب دان آپ ہی سجنوں کی طرف سے آتا ہے۔ اور آپ ہی اس سنستھا کو چلا رہے ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ آپ میری اپیل پر ضرور دھیان دیں گے۔ اور جس طرح بھی ہو سکے۔ اس کی مدد کر کے مشکور و ممنون فرمائیں گے ؛

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک سولہ سالہ سوشیل گھر کے کام کاج سے واقف پڑھی لکھی کنیا کے لئے یوگیہ براہمن ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ۔ ویدک دھرمی۔ برسر روزگار اور اخلاق حسنہ کا مالک ہو۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کیجئے :-

"د" معرفت مینیجر "آریہ مسافر" لاہور

ضرورت ہے

ایک برسر کار نوجوان اگروال ور کے لئے (جس کی آمدنی بذریعہ تجارت یا زمینداری ٢٠٠ روپیہ ماہوار ہے) ایک سوشیل۔ امور خانہ داری سے واقف کنیا جس کی عمر پندرہ سولہ سال ہو۔ کی ضرورت ہے۔ اگر کنیا بال ودھوا خاندانی ہو تو بھی کوئی ہرج نہیں ہے :

"ر" معرفت مینیجر "آریہ مسافر" لاہور

آریہ سماج جگت

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار:۔

آریہ سماج لدھیانہ کے ساپتاہک ست سنگ مؤرخہ ۵ رجون ۱۹۳۶ء میں شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کا نہایت پربھاؤ شالی دھرم اپدیش ہوا۔ مندر شروع سے بھرپور تھا ٭

پنڈت دھرم شرما جی اپدیشک آریہ سماج لدھیانہ شہر اور باہر کی سماجوں میں بھی پرچار ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں ٭

سالانہ چناؤ آریہ سماج لدھیانہ سروسمتی سے حسب ذیل ہوا:۔

ڈاکٹر بختاور سنگھ جی پریذیڈنٹ۔ لالہ مکھن لال جی ودیارتھی بی۔ اے وکیل اور لالہ مکند سین جی آنند وائس پریذیڈنٹ۔ بابو رام گپت سکرٹری لالہ اودھو رام جی پینشنر اور لالہ نہال چند جی بی۔ اے وکیل اسسٹنٹ سکرٹری۔ لالہ بھگوان داس جی منتری گوشالہ جگت۔ پنڈت دھنونت سنگھ اُپ گوشالہ جگت۔ لالہ سنت سروپ جی مینیجر لائبریری۔ شری دیپ چند جی بی۔ اے آڈیٹر ٭

ممبران انترنگ سبھا۔ رائے صاحب لالہ بشو بندھو جی۔ شری رام لال جی بی۔ اے۔ ماسٹر کشن سنگھ جی ہنگو۔ ڈاکٹر خوشی رام جی پینشنر اور پنڈت بساکھی رام جی ٭

(بابو رام گپت منتری)

شری جگت آریہ سماج مہاراج گنج میں مہتہ جیمنی جی ودیالنکار کا پرچار:۔

شری پنڈت مہتہ جیمنی جی جموں۔ امرتسر پور اور ریواس میں پرچار کرنے کے بعد ۱۷ جون کو شام کے سات بجے سری نگر میں پہلی بار تشریف لائے۔ اور آریہ سماج وزیر باغ میں قیام فرمایا۔ ہم نے یہ موقعہ غنیمت سمجھ کر شری سماج ہذا کی اجازت سے لگاتار کچھ روز تک اپنی سماج میں مہتہ جی کے ویاکھیان کرائے۔ وقت کی پابندی کے ساتھ مہتہ جی پہلے سات بجے سے آٹھ بجے تک سب کچھ دیتے رہے۔ آپ نے امریکہ۔ انگلینڈ۔ جرمنی اور اٹلی پر بھارت کی تہذیب "تمدن" کے دشنر پر پانچ لیکچر دئیے۔ اور ایک لیکچر "سنسار کا آئندہ دھرم کیا ہوگا؟" کے وشے پر دیا۔ آپ اپنے لیکچروں میں منتروں کے حوالے دیتے رہے تھے ٭

(منتری آریہ سماج مہاراج گنج)

آریہ سماج مہاراج گنج میں مسلمانوں کا دھاوا

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا پرستاؤ

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا ساپتاہک اجلاس مؤرخہ ۱۲ سار ۱۹۹۳ کو ہوا۔ اس میں اس فعل کے خلاف سخت رنج و نفرت کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جو کہ مسلمانوں کے گروہ نے آریہ سماج مندر مہاراج گنج سری نگر میں گھس کر اشتعال انگیز نعرے لگا کر دھرم پستکوں اور پرچارکوں کے خلاف نامناسب الفاظ کہے۔ ریاست جموں کشمیر سے اُمید کی جاتی ہے۔ کہ اس کے لئے فوری کارروائی انتظام فرما کر پورا نیائے کرے گی ٭

آریہ سماج فیروزپور کے سماچار:۔

(۱) ۲۸ جون ۱۹۳۶ء کی رات کے ۹ بجے آریہ سماج گوروکل و بھاگ رانی کا تالاب فیروزپور شہر کی سالانہ چناؤ آریہ سماج مندر میں ہوا۔ جس میں حسب ذیل ادھیکاری چنے گئے:۔

پردھان پنڈت آریہ منی جی۔ اُپ پردھان لالہ بدری داس جی۔ جوائنٹ اُپ پردھان ڈاکٹر سادھو چند جی۔ منتری راجی داس۔ اُپ منتری پنڈت بیکرماجیت و بابو دیوراج جی۔ خزانچی بابو ہربنس لال جی۔ لائبریرین گوسائیں ساگر جی۔ پرتنکشت سبھاسد:۔ لالہ جگت رام جی۔ لالہ تلسی رام جی۔ لالہ مدن جیت جی۔ لالہ بہاری لال جی اور لالہ مکھتی رام جی ٭

نیائے سبھا کے ممبران:۔ پنڈت آریہ منی۔ لالہ جگت رام اور پروہت ہربنس چندر ٭

(۲) آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر کا سپتاہک ست سنگ (۵ جولائی ۱۹۳۶ء) چودھری کنہیا لال جی پردھان آریہ سماج گدڑ بہا کی اکسمات مرتیو پر ہارد ک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ چودھری جی ضلع فیروزپور کے ایک رتن تھے۔ آریہ سماج کو ان کی مرتیو سے اتیّنت کشٹ پہنچا ہے۔ پرماتما مرحوم کی آتما کو شانتی اور پسماندگان کو دھیریہ پردان کریں ٭

(راج بیداس منتری آریہ سماج رانی کا تالاب)

آریہ سماج نکھ پور کا سالانہ چناؤ:۔

۲ جولائی ۱۹۳۶ء بروز سنیچر بوقت ۴ بجے شام جنرل اجلاس ہوا۔ جس میں حسب ذیل ادھیکاری چنے گئے:۔

پردھان حکیم گوردا س رام جی۔ اُپ پردھان لالہ کرم چند جی۔ منتری حلوا رام۔ اُپ منتری لالہ بیدرے لال جی۔ خزانچی بابو بھگوان داس جی۔ پستک ادھیکش لالہ گوردھن داس جی۔ پرتنکشت سبھاسد:۔ مہاشہ نند رام شردا اور لالہ کشن چند حکیم ٭

شوک پرستاؤ:۔ آریہ سماج لکھیپور ریاست

کپور تھلہ ماسٹر دولت رام جی شرما کے لڑکے عزیز منہر سین کی بے وقت مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ پرماتما مرتک کی آتما کو شانتی دیویں۔ اور عزیز کے ماتا پتا نیز دیگر سمبندھیوں کو شانتی دیویں ٭ (سدھو رام منتری)

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کے ودیارتھیوں کی پرچار یاترا:۔

موسم گرما کی تعطیلات کے باعث ودیالیہ یکم اگست سے ڈیڑھ ماہ کے لئے بند ہوگا۔ ان دنوں میں ودیارتھی پرچار کے لئے اکثر باہر جایا کرتے ہیں۔ آریہ سماجیں ان سے ہر پرکار کی مدد لے سکتی ہیں۔ پرچار کے علاوہ اگر سماجیں اپنے بچوں سبھاسدوں کو ہندی پڑھانا چاہیں یا ہندی جاننے والوں کو سنسکرت کر لینے کے یوگیہ بنانا چاہیں۔ تو یہ کام بھی ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں بخوبی ہو سکتا ہے۔ اس سے سماجیں سنسکاروں وغیرہ کی مقامی ضرورت کو خود پورا کر سکیں گی۔ جہاں جس قسم کے پرچار کی ضرورت ہو۔ آریہ سماجیں اس کی اطلاع سبھا کے پرچار وبھاگ کو دیں۔ تاکہ ودیارتھیوں کا پروگرام مرتب کرتے ہوئے سماجوں کی ضروریات کو مدنظر رکھا جا سکے ٭

آریہ سماجوں تتھا آریہ پرشوں سے ایک نویدن یہ بھی ہے کہ ودیارتھی جہاں جہاں پہنچیں۔ وہاں ودیالیہ کے لئے دھن سنگرہ کے کام میں بھی ان کی پوری مدد کرنے کی کرپا کریں۔ تاکہ ودیالیہ کا کام بخوبی چلتا رہے ٭

(گیان چند ادھشٹاتا اپدیشک ودیالیہ لاہور)

مہاشہ پرتاپ سنگھ کے داخلہ کی ممانعت منسوخ کردی جاوے:۔

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ ریاست جموں کی انترنگ سبھا کا اجلاس ۲۱ جون کو ہوا۔ جس میں یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کے سالانہ جلسہ پر حکومت جموں و کشمیر نے مہاشہ پرتاپ سنگھ نمبردار کو لیکچر دینے کی ممانعت فرمائی تھی۔ وہ غالباً انتظامیہ معاملہ کو مدنظر رکھتے ہوئے عبوری ہوگی لہٰذا یہ دائمی نہیں ہونی چاہئے۔ بلکہ اسے فوراً منسوخ کر دینا چاہئے ٭

(منتری آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ)

ڈیرہ غازیخان میں ویدک دھرم پرچار

(۱) آریہ سماج ڈیرہ غازی خان میں ست سنگ بڑے سماروہ سے ہو رہے ہیں۔ گت سپتاہ شری مان پنڈت لوکناتھ جی منشی مناظر جو اتفاق سے یہاں آئے ڈیرہ غازی خاں بلوچستان تشریف لے جا رہے تھے پر صدارت۔ آپ نے دو منوہر لیکچر دے کر ڈیرہ غازیخان نواسیوں کو کرتارتھ کیا ٭

(۲) شری مان رائے صاحب چودھری بنسی داس جی کی سپتری کا جس کا وواہ گت دنوں شری مان لالہ دھنپت رائے جی وکیل کے پتر مہاشہ سکھدیو جی کے ساتھ ہوا تھا۔ دیہانت ہو گیا۔ مرتک سنسکار ویدک ریتی سے شری پنڈت واسدیو جی نے کرایا ٭

سنا جاتا ہے۔ کہ شری مان لالہ مادھو کرشن صاحب بھوٹانی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر ڈیرہ غازیخان پنجاب اسمبلی کے لئے ڈیرہ غازی خان مظفر گڑھ کے دیہاتی غیر مسلم حلقہ سے امیدوار کھڑے ہوئے ہیں ٭

(سندر داس منتری)

شوک پرستاؤ:۔

بہت افسوس سے یہ خبر سنی جائے گی۔ کہ لالہ رام نارائن صاحب ہیڈ ماسٹر ممبر آریہ سماج قبولہ کا چھوٹا بھائی لالہ جیوند اس عین عالم شباب میں معصوم بچوں اور نوجوان بیوہ کو چھوڑ کر تپ دق جیسے موذی مرض سے فوت ہو گیا۔ مرحوم بڑا ہونہار تھا۔ پرماتما اُس کی آتما کو سدگتی اور پسماندگان کو صبر عطا فرماویں ٭

(منشی لعل سکرٹری آریہ سماج قبولہ)

آریہ سماج ڈچکوٹ کے شوک پرستاؤ

آریہ سماج ڈچکوٹ نے سروسمتی سے ذیل کے ریزولیوشن پاس کئے:۔

(۱) آریہ سماج ڈچکوٹ کا یہ اجلاس مہاشہ ٹھاکر رام جی سبھاسد آریہ سماج کی اکال مرتیو پر ہارد ک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مرحوم کی آتما کو سدگتی اور انکے پریوار تتھا سمبندھیوں کو دھیریہ پردان کریں۔

(۲) یہ اجلاس یوجیہ پردھان ڈاکٹر ... جی کے پتا لالہ گوجر مل جی کی ... ہونے پر ہارد ک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب اور ان کے پریوار سے ہمدردی پرگٹ کرتا ہوا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ مرحوم کی آتما کو سدگتی اور ان کے سمبندھیوں کو دھیریہ پردان کریں ٭

(منتری آریہ سماج ڈچکوٹ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

...بجاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

...رم جی آریہ مسافر

آریہ مسافر

لاہور

ایڈیٹر: — چرنجی لعل پریم

قیمت — سالانہ تین روپے

साप्ताहिक आर्य्य मुसाफिर लाहौर

جلد ۷ } اتوار ۲۹ مگھر سمت ۱۹۹۳ بکرم دیانند آبد ۱۱۲ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۳۶ء { نمبر ۵۰

نمبر ۲۷۷ لالہ گوبند رام جی مینیجر صاحب گرو...

(لدھیانہ)

Ludhiana

"وید"

سب ودیاؤں سے یکت ہے۔ ارتھات ان میں جتنے منتر اور وید ہیں وہ سب سمپورن ودیاؤں کے پرکاش کرنے والے ہیں ۔

(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا)

فہرست مضامین

کچھ اوشیک نویدن۔ (آچاریہ رام دیو جی)

چھوت اُدھار اور سانسارک پرلوبھن (ماسٹر لکھشمن جی)

دیانند اچھوت اُدھار کا پاینیر تھا۔ (شری مہتہ جیمنی جی)

...ر وید بھاشیہ ۔ (شری لالہ نند لال جی)

...م پرشنوتری ۔ ہفتہ بھر کی ڈائری۔

...م ہندو ہیں اور ہندو ہی رہیں گے۔

...ونے والوں سے (نظم) ایڈیٹوریل نوٹ

...وا کی وارداتیں کیوں ہوتی ہیں؟ (شری دیا چند جی شرما)

...ب آریہ ویر سمیلن سیالکوٹ میں کیا ہوگا

ادھر اُدھر کی ۔ تازہ ترین خبریں وغیرہ وغیرہ

"طریقتِ ما"

(از شری یوگ دھیان جی پاس بی۔ اے آخوشاب)

دل میں جو ہے کہیں گے وہی ہم زبان سے

رکھتے ہیں پاس قول کا دل اور جان سے

کرتے ہیں پیار اپنے پرائے سے ایک سا

اس دل میں پریم رکھتے ہیں سارے جہان سے

غیریت اور دوئی کو دلوں میں گذر نہیں

آپ آزمائیے گا ہمیں امتحان سے

حصے میں اپنے اُلفت و صدق و خلوص دل

حاصل ہوئے ہیں خالق ہر دو جہان سے

کرتے ہیں شکر رنج میں پروردگار کا

دیتے ہیں غیر کو بھی دعائیں زبان سے

"کفر ست در طریقتِ ما کینہ داشتن

آئینِ ماست سینہ چو آئینہ داشتن"

ہفتہ بھر کی ڈائری

چونکہ مسٹر پٹیل وغیرہ دیگر اُمیدواروں نے اپنے نام واپس لے لئے ہیں۔ اس لئے پنڈت جواہر لال جی نہرو کا فیض پور کانگریس کا صدر چنا جانا قریباً یقینی ہو گیا ہے۔

لاہور ۲ر دسمبر۔ ہیرا لال سیٹھ جس کے خلاف لاہور میں موٹر کاریں جلانے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ اس کے مقدمہ کی آج جب سماعت ہوئی۔ تو حکیم الدین مجسٹریٹ لاہور نے استغاثہ کی طرف سے شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے ملزم کا اقبالی بیان قلمبند کیا تھا۔ اسے بیان دینے سے پہلے بخوبی سمجھا دیا گیا تھا۔ کہ اس کا بیان اس کے خلاف استعمال ہو سکتا ہے

بیان قلمبند کرانے کے بعد ملزم بھیجے ۲۰ مقامات پر لے گیا۔ جہاں اس نے موٹر کاروں کو آگ لگانے کی نشاندہی کی۔ اس کے بعد سردار موہن سنگھ کو کلرک کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔ مقدمہ ۷ر دسمبر تک ملتوی کیا گیا۔

بمبئی ۲ر دسمبر۔ ابھی تک فرقہ دارانہ فضا درست نہیں ہوئی۔ اکے دُکے حملے ہو رہے ہیں اس وقت تک ۹۲ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ مارو تی مندر کے سبھا منڈپ کی رسم ادا کی جا چکی ہے۔ پولیس کے بڑے وسیع انتظامات تھے۔

کلکتہ یکم دسمبر۔ شاعر رابندر ناتھ ٹیگور کے بھتیجے مسٹر سمندر ناتھ ٹیگور جو ایک سرکردہ سوشلسٹ لیڈر ہیں۔ اور جنہیں ایک باغیانہ تقریر کے جرم میں ۶ ماہ قید کی سزا ہوئی تھی۔ آج علی پور سنٹرل جیل سے رہا کر دیئے گئے۔

کراچی یکم دسمبر۔ کل شام مسٹر آر کے سدھوا ایک اور کانگریسی کارکن کے ساتھ الیکشن پراپیگنڈہ کے سلسلہ میں ایک کار میں آ رہے تھے۔ کہ ایک مسلمان نے اچانک ایک دوکان سے نکل کر ایک بنئے اور اس کے رشتہ داروں پر حملہ کر کے انہیں زخمی کر دیا۔ مسٹر سدھوا اپنے ساتھی سمیت حملہ آور کے پیچھے بھاگے اور اسے پکڑ لیا۔ مگر حملہ آور نے ایک لمبے پھل والے چھرے سے اُن پر حملہ کر دیا اور اپنے آپ کو چھڑا کر بھاگ گیا۔ انہیں ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ دو اشخاص کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے

آریہ سماج کرنال کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶ ۲۷ر دسمبر ۱۹۳۶ء کو ہوگا

نئی دہلی ۲ر دسمبر۔ سردار منگل سنگھ نے اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے۔ کہ بنگال کے نظر بندوں کی خودکشی کے معاملہ کی تحقیقات کرنے کے لئے کمیٹی مقرر کی جائے۔

لاہور ۲ر دسمبر۔ کوچہ چابک سواراں میں ایک مسجد ہے جس پر محلہ کے مسلمان قابض ہیں۔ مرزائیوں نے اس میں نماز ادا کرنے کے لئے عدالت ماتحت میں درخواست کی۔ جو نامنظور ہو گئی۔ لیکن ہائی کورٹ نے مرزائیوں کے حق میں فیصلہ دیدیا۔ چنانچہ مرزائی فجر کی نماز ادا کرنے کی غرض سے جب مسجد میں آئے۔ تو وہاں مسلمان جمع ہو گئے۔ دونوں پارٹیوں کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ اور فریقین کے تین آدمی مجروح ہوئے۔

ناگپور ۲ر دسمبر۔ چھند واڑہ کی ایک اطلاع ہے۔ کہ ستیہ آگرہیوں کا ایک جتھہ چھند واڑہ سے گذر کر متھرا کی طرف گیا ہے۔ یہ جتھہ برج بھومی سے گئو کشی کا خاتمہ کرانے کے لئے ستیہ آگرہ میں شامل ہوگا۔ سب سے پہلے متھرا کے ذبح خانوں کے سامنے ستیہ آگرہ شروع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ گئووں کو ذبح کرنے سے روکا جائے۔ ان میں ایک مسلمان ستیہ آگرہی بھی شامل ہے۔ جس نے سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لیا تھا۔ اور جتھے میں متھرا جا رہے ہیں۔ زبردست مہم جاری ہونے کا خیال ہے

الہ آباد ۳ر دسمبر۔ ایک ایم۔ اے پاس نوجوان سول پولیس میں رنگروٹ بھرتی ہوا ہے اسے مبلغ ۱۳ روپے ماہوار تنخواہ ملے گی۔ ان صوبجات میں حالی ہی میں کچھ گریجویٹ اور انڈر گریجویٹ پولیس میں سپاہی بھرتی ہوئے ہیں مگر ایم۔ اے پاس کا کانسٹیبل بھرتی ہونا پہلی مثال ہے۔ یہ نوجوان بنگالی ہے اور ہندو یونیورسٹی کا فارغ التحصیل طالب علم۔

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ہوگی

مرزائی اخلاق

چند دلچسپ مگر افسوسناک نمونے

آریوں کی دلآزاری

مرزائیوں کی کچھ فطرت ہی ایسی ہے۔ کہ جتنی خوشی انہیں دوسروں کی دلآزاری میں ہوتی ہے اور کسی بات میں نہیں۔

قادیانی اخبار الحکم مورخہ ۲۱ر نومبر میں ایک شخص اسلم بی۔ اے نے ایک نظم "پیام حیات" کے عنوان سے شائع کرائی ہے۔ جس کے دوران میں اس نے ایک جگہ یہ شعر لکھ کر آریہ سماجیوں کی حد درجہ دلآزاری کی ہے۔ ؎

اہانت کی سزا لیکھو سے پوچھو
رعونت کی امان الٰہ خاں سے

اس میں شہید صادق پنڈت لیکھرام جی کو اس ننگ شرافت شخص نے "لیکھو" لکھ کر اپنی خباثت کا ثبوت دیا ہے۔ آریہ سماجی بھی ایسے شخصوں کو ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے مرزا غلام احمد کو گامو یا سندھی (جو مرزا بشیر الدین کی تحریر کردہ مرزا کی سوانح عمری کے مطابق بچپن میں مرزا غلام احمد کا نام تھا) لکھ سکتے ہیں۔ لیکن ان کا دھرم اور اُن کی سبھیتا انہیں ایسی خفیف الحرکتی کی اجازت نہیں دیتی۔ کاش کوئی ایسے شورہ پشتوں کے منہ میں لگام دے سکے۔

گندہ ذہنی کی انتہا

یوں تو مرزائی اور اُن کے خلیفہ صاحب دُنیا بھر کو فتح کرنے اور راہ راست پر لگانے کے خواب دیکھا کرتے اور بڑھ بڑھ کر باتیں بنایا کرتے ہیں لیکن دنیا کے سامنے اخلاق کا کیسا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ وہ کچھ تو خود مرزا غلام احمد صاحب نے پنڈت کھڑک سنگھ کے متعلق یہ لکھ کر کہ:-

"جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں"

مرزائی اخلاق کی انتہا پیش کر دی تھی۔ لیکن ان کے متبعین

مامریداں او بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

ان سے بھی بڑھ کر قدم مار رہے ہیں۔ چنانچہ ایک مرزائی سید عزیز الرحمٰن صاحب نے ایک سفر کے دوران میں ریلوے ٹرین میں ایک پادری کے ساتھ اپنی بحث کا حال بیان کرتے ہوئے اپنی شرافت اور خوش اخلاقی کا واقعی ایک درخشاں نمونہ پیش کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ

"پادری صاحب بحث کا رنگ بدل کر تثلیث پر آ گئے۔ اور کہا۔ کہ تثلیث کے بغیر گذارہ نہیں۔ تثلیث سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ ...... دیکھو الٓمٓ۔ الٓرٰ۔ تثلیث ہے۔ وضو میں تثلیث ہے۔ اور دنیا بھر کی چیزیں جن پر تثلیث کا ظہور ہونے لگا۔ یہ بھی تثلیث وہ بھی تثلیث۔ ... نے کہا۔ کہ پادری صاحب ایک چیز آپ بھول گئے اعضائے تناسل بھی تین ہیں۔ آپ نے اس کا نام نہیں لیا۔ پادری تو شرمندہ ہو گیا۔ لیکن (جو مرزائی کے ہم سفر تھے) انہیں اٹھ کر ..."

(الحکم مورخہ ۲۱ر نومبر)

آپ تو پادری صاحب کی شرمندگی کا ذکر ... ہیں۔ ہمارے خیال میں خود شرافت ... اخلاق اور تمدن مارے شرم کے وہاں ... رفو چکر ہو گئے ہونگے۔ یہ ہیں لوگ جو اپنے ... کو مذہبی واعظ بتلاتے ہیں۔ اور دنیا کو ... دکھانے کے دعویدار ہیں۔ اے ڈاکٹر ... اپنا علاج تو کر لے۔

مرزائی ڈکشنری میں توکل کے معنے

معلوم ہوتا ہے۔ مرزا غلام احمد ... کی ڈکشنری میں توکل کے معنے ریل گاڑی ... ٹکٹ سفر کرنے کے تھے۔ ناظرین کہیں ... کیسے ہو سکتا ہے؟ سو ہم ذیل میں ... ثبوت پیش کرتے ہیں۔ یہی سید عزیز ... صاحب ایک دوسرے مرزائی ... کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ ... پہل مرزائی بنے۔ تو انہوں نے "حضرت (مرزا غلام احمد) کو ... لکھ دیا۔ اور لکھا۔ کہ میرا دل حضور ... کو بہت چاہتا ہے۔ مگر میرے ... نہیں۔ تو حضور نے جواب میں ... توکل پر چلے آؤ ...... نے انہیں رات کی گاڑی قادیان ... کر دیا۔"

یہ ہے مسیح موعود۔ مہدی مسعود ... اور نہ معلوم کیا کیا کا اخلاق ... مرید کو کرایہ کا پیسہ بھیجنے کی ... کہ توکل پر سوار ہو کر آ جاؤ ... گدھے کو مرزائی زبان میں توکل ...

کیا یہ عربی تعلیم کا اثر ...

ایک مرزائی سیاح جس نے ... تک پیدل سفر کیا تھا۔ اخبار الحکم ... سے نہایت دلچسپ حالات ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۱۳ - دسمبر ۱۹۳۶ء

کچھ اوشیک نویدن

(از آچاریہ رام دیو جی لاہور)

میرا سواستھ آرام کرنے کی وجہ سے اُنت ہو رہا ہے۔ اگر آریہ بھائی ایسی ہی کرپا مجھ پر رکھیں۔ اور ماہ دسمبر کے آخری ہفتہ تک مجھے اسی طرح مکمل آرام کا موقعہ مل جائے۔ تو مجھے نشچیہ ہے کہ میں پھر آریہ جنتا کی سیوا کے یوگیہ ہو جاؤنگا۔

آج کل الیکشن کا چرچا زوروں پر ہے۔ دوٹوں کی بھیک ہی ادید کہتے۔ پھر اس "یدھ" کو دھرم یُدھ کیسے کہا جا سکتا ہے۔ تاہم میں امید کرتا ہوں کہ آریہ پرش اور آریہ دیویاں جو اس "یدھ" میں حصہ لے رہی ہیں۔ وہ ویتھا سمبھو آریتو اور شِشٹاچار کو بالائے طاق نہ رکھیں گے۔ اصولوں پر بحث ہونی چاہیئے۔ اور ہر ایک امیدوار کو اپنے دل کے سدھانتوں پر زور دینا چاہیئے۔ نہ کہ دوسرے پکش کے امیدوار پر ویکتی گت آکشیپ کرنے چاہئیں۔ لاہور شہر سے مہاشہ کرشن جی کھڑے ہوئے تھے اور سارا آریہ جگت اس بات کا ثبوت دینا چاہتا تھا۔ کہ آریہ سماج اور دیش کی انہوں نے جو سیوا کی ہے اُس کا کنچت ماتر صلہ چکا دیں۔ کنتو موقعہ ہاتھ سے نکل گیا۔ کیونکہ وہ خود بخود دست بردار ہو گئے۔ مجھے تو اس بات سے ازحد مسرت ہوئی ہے۔ کیونکہ اب اُن کی گاڑھی کمائی کا روپیہ فضول طریق پر ضائع نہ ہوگا۔ اور اس کا بہت سا بھاگ آریہ سماج کی اُنتی میں صرف ہوگا۔ اس سے بڑھ کر خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ مہاشہ جی اب پھر اتنا آرام لینے کے بعد آریہ سماج کی تندہی سے سیوا کر سکیں گے۔ ان کی جگہ ڈاکٹر گوپی چند جی بھارگو کو کانگرس نے کھڑا کیا ہے۔ مجھے کامل امید ہے۔ کہ سب بھائی ڈاکٹر صاحب کے لئے ووٹ دیں گے۔ وہ بھی دیش اور قوم کے ایک بے غرض سیوک ہیں۔ دیویوں کی طرف سے لاہور شہر کے حلقہ سے شریمتی شنو دیوی اور شریمتی پاربتی دیوی کھڑی ہیں۔ شریمتی شنو دیوی جی کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کی طرف سے اور شریمتی پاربتی دیوی جی کانگرس کی طرف سے کھڑی ہیں۔ میری ہستی میں دونوں دیویاں قابل عزت ہیں۔ لیکن میں اپنی ووٹ شریمتی شنو دیوی کے حق میں دونگا۔ اور آریہ جنتا سے بھی میری یہی پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بھی شریمتی جی کو ہی ووٹ دیں۔ اس کا کارن یہ ہے کہ کانگرس نیشنلسٹ پارٹی اور کانگرس کے درمیان سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ اصولوں میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ شریمتی شنو دیوی بھی اسمبلی میں جا کر کمیونل ایوارڈ کے سوائے باقی تمام معاملات میں کانگرس پارٹی کا کلیتاً ساتھ دیں گی وہ پہلے سے کھڑی ہیں۔ اور استری جاتی کی جو سیوائیں انہوں نے کی ہیں۔ وہ کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہیں۔ اگر شریمتی پاربتی دیوی جی پہلے کھڑی ہوتیں۔ تو میں شریمتی شنو دیوی جی کو صلاح دیتا۔ کہ وہ اُن کے حق میں دست بردار ہو جائیں۔ اب یہی درخواست میں شریمتی پاربتی دیوی جی سے کرتا ہوں۔ دونوں سیوگیہ آریہ دیویاں ہیں۔ ان کا آپس میں جھگڑا جب کہ دونو کے درمیان کوئی اصولی اختلاف بھی نہیں ہے زیب نہیں دیتا۔ لالہ حکم چند جی کو ضلع منٹگمری و تحصیل میلسی و تحصیل کبیر والے کے ... حلقہ سے کانگرس نے کھڑا کیا ہے۔ لالہ حکم چند جی آریہ سماج اور کانگرس کے دیرینہ سیوک ہیں پرماتما نے ان کو ایک درد بھرا دل عطا کیا ہے وہ دیش اور قوم کے لئے ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے حلقہ میں ان کا رسوخ اور اقتدار بھی جن کی سیوا کی وجہ سے بہت زیادہ ہے۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس حلقہ کا پرتیک آریہ نر ناری جس کے پاس ووٹ ہو۔ اوشیہ ہی لالہ جی کے حق میں ووٹ دیکر درشا دیگا کہ آریہ جنتا اپنے بے غرض سیوکوں کی کیسی قدر کرتی ہے۔

اتوار کی شام کو مجھے بڑا صدمہ پہنچا۔ جب میں نے سُنا کہ شری گوبند پور کے ساہوکار اور رئیس بزرگوار لالہ لبھنداس جی کا دیہانت ہو گیا ہے لالہ جی آریہ سماج کے بہت پرانے سیوک تھے۔ اور میں ابھی بچہ ہی تھا۔ جب وہ آریہ سماج کے ایک سرگرم کارکن تھے۔ آریہ سماج کی گوروکل پارٹی اُن کے دان اور قیمتی مشوروں سے ہمیشہ مستفید ہوتی رہی ہے۔ مہاتما منشی رام جی کے ساتھ کام کرنے والوں میں سے ایک اور چل بسے۔ کئی برسوں تک وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے بھی سرگرم ممبر رہے۔ ان کے سیوگیہ پُتر پنڈت بھیم سین جی اس سمیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری ہیں۔ لالہ جی کی موت سے اُن کو جو رنج و قلق پہنچا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا آسان نہیں ہے لیکن وہ ویر آریہ پُرش ہیں۔ اور مجھے پورا وشواس ہے کہ جب وہ بھگوان کے چرنوں میں صبر و سنتوش کے لئے جائیں گے۔ تو مایوس نہیں لوٹیں گے۔ میں آریہ جنتا کی طرف سے اس صدمہ میں اُن کے اور اُن کے دیگر بھائیوں کے ساتھ سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہوں۔ مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے۔ جب میں یہ سوچتا ہوں کہ پرانے سپاہی (old guard) دن بدن کم ہوتے جاتے ہیں۔ اور اُس جوش اور لگن کے نئے سپاہی اُسی تعداد میں پیدا نہیں ہوتے۔ پرکھو! آریہ سماج کی حالت پر دیا کریں گے۔ اور اپنی بانی وید کے رکھشکوں کی سنکھیا اور اُتساہ کو بڑھائیں گے۔

لاہور آریہ سماج کا اُتسو بڑی کامیابی سے سماپت ہوا۔ جس لگن سے بزرگوار لالہ شِو دیال جی اور لالہ بوسہ رام جی کام کرتے رہے۔ وہ واقعی سراہنیہ ہے۔ اور میں ان کو بدھائی دیتا ہوں۔ ۲۶ ہزار روپیہ نقد اس اوسر پر پراپت ہوا۔ جو کئی پچھلے اُتسووں کی اپیکشا زیادہ ہے اردھ شتابدی سماروہ کے کارن باہر سے لوگ قدرتی طور پر کم آئے کئی بھائی اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی ہر دلعزیزی کم ہو رہی ہے۔ لیکن میں حیران ہوں کہ اردھ شتابدی کی رونق جو لاہور ورتمان نے اتہاس میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ اس کو دیکھ کر انہوں نے یہ نتیجہ کیوں نہیں نکالا۔ کہ آریہ سماج کی ہر دلعزیزی دن بدن روز افزوں ہے۔ بات صاف ہے۔ اتنے بڑے جلسے کے بعد اور وہ بھی اتنی جلدی چند آریہ سماج کے جلسہ پر لوگوں کا بیرونجات سے کسی بھاری تعداد میں آنا مشکل تھا۔ اور پھر ڈی۔ اے۔ وی کالج گولڈن جوبلی کا بھی کچھ نہ کچھ اثر پڑا ہی ہے۔ اتوار کو بعد دوپہر کی بیٹھک میں حاضری اتنی تھی۔ جتنی کہ سابقہ کئی جلسوں پر نہیں ہوئی تھی یہاں تک کہ قناطیں ہٹا دینی پڑیں۔ بعض بعض لکچر بھی موکے کے ہوئے۔ پنڈت بدھ دیو جی کے لکچر میں تو سامعین بُت بدیمار بنے ہوئے تھے انہوں نے ایک بالکل نیا اور اچھوتا ویاکھیان دیا۔ جس میں ویدک گرہست آشرم کی فضیلت دکھلائی مہاشہ کرشن جی کا ویاکھیان تو ایک کا دیہ تھا۔ جس کو سُنکر حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ سوامی سوتنترانند جی کا ویاکھیان بڑا سبق آموز تھا پنڈت چوپتی جی کی اپیل بھی عالمانہ تھی۔

ہندی سمیلن کے پردھان آریہ سماج کے پرسدھ ودوان پنڈت گنگا پرشاد جی ٹیہری والے تھے۔ یہ سمیلن بڑا کامیاب رہا۔ اس کے علاوہ کئی اور سمیلن بھی ہوئے۔ اور پرنسپل راجندر کرشن کمار۔ سوامی ویدانند جی۔ سوامی ایشورانند جی اور انیہ کئی سجنوں کے ویاکھیان ہوئے۔ جو اپنے اپنے ڈھنگ پر کامیاب تھے۔ میری سمتی میں جن حالات میں یہ اُتسو ہوا ہے اُن کو مدنظر رکھتے ہوئے اس اُتسو کو ناکامیاب اور پھیکا نہیں کہا جا سکتا۔

نئی آریہ سماجیں قایم ہونے اور شتھل آریہ سماجوں کو پُنر جیوت کرنے کا کام زیادہ سرعت اور مستعدی کے ساتھ رہنا چاہیئے۔ پچھلے سال کی نسبت ۸۰ نئی سماجیں قایم ہوئی تھیں۔ اس ورش کم از کم ۵۰ نئی قایم ہونی چاہئیں۔ اور کوئی شتھل سماج ایسی نہ رہنی چاہیئے۔ جس میں دوبارہ زندگی نہ آ گئی ہو۔ پرتی ندھیوں کے انتخاب کے وقت سبھا کسی ایسی سماج کے پرتی ندھی سویکار نہیں کرے گی۔ جس کے سبھاسد ستانش نہ دیتے ہوں۔ اور اُپ نیم کے انکول میں سدا جاری نہ ہوں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نئے اُپ نیموں کے انوسار کوئی مانس آنری آریہ سبھاسد نہیں ہو سکتا۔ ایک سماج کی طرف سے مجھے لکھا گیا ہے۔ کہ ستانش کے نیم پر میں کیوں اتنا زور دیتا ہوں۔ میرا جواب یہ ہے۔ کہ آریتو کا یہ کھلا تقاضا ہے۔ کہ کوئی آریہ پُرش استیہ بھاشن نہ کرے۔ اور حلف دروغی تو استیہ بھاشن کا بہت ہی بھیانک روپ ہے۔ ہر ایک پردھان اور منتری کو لکھت روپ میں اس بات کی تصدیق کرنی پڑتی ہے۔ کہ ان کی سماج کے تمام سبھاسد اُپ نیموں کے انوکول سبھاسد بنائے گئے ہیں۔ پھر حلف دروغی کئے بنا وہ کیسے تصدیق کر سکتے ہیں۔ کہ ستانش نہ دینے والا بھی آریہ سبھاسد ہے پارٹی بدل دینے کی دھمکی مجھے دینا بے سود ہے کیونکہ میں کسی پارٹی میں نہیں ہوں۔ اور اگر ہوں۔ تو رشی دیانند کی پارٹی میں۔ آریہ سماج کے نیموں اور اُپ نیموں سے بندھا ہوا ہوں۔ اور اُن کا پالن کرانا میرا فرض منصبی ہے۔ یہ فرض عام طور پر خوشگوار ہے۔ مگر کبھی کبھی یہ ناخوشگوار بھی ہو جائے۔ تو بھی مجھے اسے پورا کرانا ہی چاہیئے۔ میرے ہردے میں کسی آریہ پرش کے لئے پریم اور سیوا کے بھاؤ کے اتیرکت اور کوئی بھاؤ نہیں ہے۔ آریہ پُرش اس بات کو بھلی پرکار جانتے ہیں اور میں آشا کرتا ہوں۔ کہ جو سہیوگ آریہ سماجوں نے مجھے اب تک دیا ہے۔ وہ اسے جاری رکھ کر میرے دھنیواد کے پاتر بنے رہیں گے۔ آریہ سماج کے اُپ نیموں میں جو تبدیلیاں کی گئیں۔ وہ ساری آریہ جنتا کی صلاح سے کی گئی تھیں۔

درشتانش کا اب نیم بھی بڑے غور و خوض کے بعد برقرار رہنے دیا گیا ہے۔ اگر کوئی آریہ سماج اس اُپ نیم میں تبدیلی چاہتی ہے۔ تو اسے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی معرفت سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی سے پرارتھنا کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی قانون سخت معلوم ہو۔ تو اُسے تبدیل کرانے کی کوشش کرنی خصوصاً جب کہ وہ ان سوماجیہ پراپت ہو۔ اور تبدیل کرانا اپنے ہی اختیار میں ہو۔ قانون پر عملدرآمد کرانے والے سیوکوں پر ناراض ہونا آریہ پُرشوں کو شوبھا نہیں دیتا۔ مجھے اُمید ہے کہ مجھے پھر اس معاملہ کے متعلق لکھنے کی ضرورت محسوس نہ ہوگی ؛

لالہ ایشر داس جی سنیاسی گوبند پوری کا انتقال پُر ملال

یہ خبر تمام آریہ سماجک حلقہ میں بڑے رنج و ملال کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ سری گوبند پور ضلع گورداسپور کے مشہور دانی اور بزرگ آریہ سماجی شری لالہ ایشر داس جی والد بزرگوار پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۱۷ دسمبر کی دوپہر کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ لالہ جی اپنے زمانہ کے ایک مشہور و معروف آریہ سماجی تھے اور آریہ سماجی سنستھاؤں اور رفاہ عام کے کاموں کے لئے دان دینے میں خاص شہرت رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے شہر میں ایک خیراتی اوشدھالیہ کھول رکھا تھا۔ لڑکیوں کا آٹھویں جماعت تک ایک سکول آپ نے اپنے خرچ سے کھولا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک بہت بڑی کثیر رقم دے کر ڈسٹرکٹ بورڈ سکول کھلوایا ہوا تھا۔ آپ کی عمر ۷۵ برس کے قریب تھی افسوس کہ آریہ سماج کے ابتدائی زمانہ کے بزرگ یکے بعد دیگرے ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ پرماتما لالہ جی کی آتما کو شانتی اور ان کے سپتروں کو صبر عطا فرمائیں ؛

ٹراونکور میں اچھوتوں کا مندر پرویش

ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ مہاراجہ ٹراونکور نے پچھلے دنوں اپنی تمام ریاست میں ایک حکم کے ذریعہ تمام جاتیوں کے لوگوں کو جن میں ہریجن بھائی بھی شامل ہیں۔ تمام پبلک مندروں میں داخلہ کی اجازت دیدی تھی۔ اس حکم سے حالات میں کیسی شاندار تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ اور ہریجن بھائیوں کے لئے یہ کس قدر منفعت بخش ثابت ہوا۔ اس کا حال ناظرین کو مندرجہ ذیل واقعہ سے معلوم ہو جائے گا۔ پچھلے دنوں شری راجگوپال آچاریہ جو صوبہ مدراس کے مشہور پولیٹیکل لیڈر ہیں۔ ٹراونکور تشریف لے گئے اور

۳۰۰ ہریجن طلبا کو ساتھ لے کر وہاں کے ایک عظیم الشان اور مقدس مندر میں داخل ہوئے۔ اس وقت کے نظارے کی آپ نے اپنے قلم معجز رقم سے جو تصویر کھینچی ہے۔ ہم اسے لفظ بلفظ درج ذیل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ :-

" یہ درشیہ ایسا تھا۔ کہ الفاظ میں اس کا بیان ناممکن ہے۔ ہم لوگ مندر کے اس اندرونی حصہ میں داخل ہوئے۔ کہ جو صرف پجاری کے لئے ہی مخصوص تھا۔ وہاں تمام ہریجن طلبا نے شری کرشن جی کی پوتر مورتی کو اپنے ہاتھوں سے سپرش کیا۔ ہم اس باورچی خانہ میں گئے۔ جہاں اس سے پہلے صرف اونچی ذات کے ہندو ہی کھانا کھا سکتے تھے۔ اس انقلاب عظیم کو صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جو قدیم تعصب کے درشیہ دیکھ چکے ہیں۔ سب سے زیادہ حیرانی کی بات یہ تھی۔ کہ خود پجاریوں کے چہروں پر بھی کسی طرح کی تشویش۔ ڈر یا تلخی کے آثار موجود نہ تھے۔ یہ سب کچھ محض اس وجہ سے ممکن ہو سکا ہے۔ کہ پرماتما نے مہاراجہ ٹراونکور کے حال کے فیصلہ پر اپنی رحمت نازل فرمائی ہے "

کون ہے۔ جو ان الفاظ کو پڑھ کر گدگد پرسن نہیں ہو جائے گا۔ پرماتما کرے۔ کہ ہمارے ملک کے دیگر راجے مہاراجے بھی مہاراجہ ٹراونکور کا انوکرن کر کے غریبوں کی دعائیں لیں ؛

کیا نبی یا خلیفہ ہونے کے لئے کند ذہنی لازمی ہے؟

شیخ یعقوب علی صاحب تراب عرفانی سلسلہ احمدیہ یا مرزائیہ کے ایک مشہور مورخ ہیں۔ آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے بعد خلیفہ نور الدین صاحب اور خلیفہ الثانی مرزا محمود کی صحبت کا فخر حاصل ہے آپ نے الحکم مورخہ ۲۸ نومبر میں موجودہ خلیفہ یعنی مرزا محمود احمد کی صفات حسنہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ :-

" یہ ایک حقیقت اور صداقت ہے۔ کہ ظاہری تعلیم کا جہاں تک اسباب سے تعلق ہے۔ آپ کو سکول بھیجا گیا۔ مگر باوجود اپنی فطرتی اور خاندانی فطنت اور ذہانت کے سکول کا کوئی امتحان پاس نہ کیا۔ اور وہ بھی میٹرک سے آگے نہ گئے "

اگر خاندانی فطنت اور ذہانت کا ثبوت درکار ہو۔ تو وہ اس امر واقعہ سے مل سکتا ہے کہ خلیفہ محمود صاحب کے پدر بزرگوار مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی بانی مہانی احمدیت مسیح موعود۔ مہدی مسعود۔ گوپال کرشن آدم بشیش۔ یعقوب وغیرہ وغیرہ نے بھی جب پیشہ وکالت کرنے کے لئے مختاری کا امتحان

دیا تھا۔ تو خدا کے فضل سے چاروں شانے چت گرے۔ یعنی فیل ہو گئے تھے۔ لیکن ہم دنیا دار لوگ کیا جانیں۔ شاید نبوت۔ رسالت یا خلافت کے لئے امتحانات میں فیل ہونا لازمی شرط ہو۔

شاہ ایڈورڈ ہشتم کی شادی کا جھگڑا

آج کل سلطنت برطانیہ میں شاہ ایڈورڈ ہشتم کی شادی کا معاملہ عوام و خواص کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ بات یہ ہے کہ بادشاہ سلامت کو جواب تک کنوارے ہیں۔ ایک عورت جس کا نام مسز سمپسن ہے۔ محبت ہو گئی ہے۔ اور آپ اس سے شادی کا وعدہ کر چکے ہیں۔ لیکن یہ عورت اس سے پہلے دو خاوندوں سے طلاق حاصل کر چکی ہے۔ چنانچہ اس کا دوسرا خاوند جس سے اس نے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا۔ علیحدگی اختیار کی ہے ابھی زندہ ہے۔ مسز سمپسن کی عمر بھی ۴۱ سال کی ہے۔ لیکن وہ نہایت حسین و جمیل بتلائی جاتی ہے۔ بادشاہ سلامت اس پر دل و جان سے فریفتہ ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ وزیر اعظم مسٹر بالڈون اور اُن کے تمام ساتھی وزرا یعنی برٹش کیبنٹ اس رشتہ مناکحت کے سراسر خلاف ہے۔ نہ صرف وہ بلکہ ہوس آف کامنز کی تمام پارٹیاں اس کے خلاف ہیں۔ اگرچہ ملک کا قانون بادشاہ سلامت کو جہاں چاہیں شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ صرف ممانعت کسی کیتھولک عورت سے نکاح کی ہے۔ لیکن چونکہ تمام پارٹیاں اس کے خلاف ہیں۔ اگر بادشاہ سلامت موجودہ گورنمنٹ کی مخالفت کو نظر انداز کر کے اسے موقوف بھی کر دیں۔ تو بھی جو بھی پارٹی موجودہ گورنمنٹ کے بعد عنان حکومت سنبھالے گی۔ وہ بھی اس شادی کی مخالفت کرے گی۔ اس طرح سخت مشکل صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم مسٹر بالڈون ہوس آف کامنز میں یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ موجودہ گورنمنٹ بادشاہ سلامت کی خاطر موجودہ قانون میں ترمیم کے لئے تیار نہیں۔ اندریں حالات بادشاہ کے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں یعنی یا تو وہ تخت و تاج سے دست بردار ہو جائیں۔ یا مسز سمپسن کے ساتھ شادی کا ارادہ ترک کر دیں۔ کلکتہ کے مشہور اخبار امرت بازار پتر کا کو لندن سے اُس کے اپنے نامہ نگار کا ایک تار موصول ہوا ہے کہ شاہ ایڈورڈ ہشتم نے دست برداری کے کاغذات پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اور کہ اب ان کی جگہ ان کے چھوٹے بھائی ڈیوک آف یارک بادشاہ بنائے جائیں گے۔ جن کا شاہی لقب جارج ششم ہوگا۔ اور ان کی سپتری کو الزبتھ کا نام دیا جائے گا۔ اور وہ ولی عہد قرار دی جائے گی۔ لیکن ابھی تک اس خبر کی نہ تو رائٹر کی طرف سے اور نہ ہی کسی اور ذریعہ سے تردید یا تائید ہوئی ہے۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ کہاں تک درست ہے۔ ہاں ولایتی تاروں سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں عام جذبہ ملک معظم کے حق میں ہو رہا ہے۔ چنانچہ مسٹر چرچل نے جو کسی وقت وزیر جنگ تھے مسٹر بالڈون کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ وہ بادشاہ سلامت کو بادشاہت سے دست بردار ہونے کے لئے مجبور نہیں کر سکتے۔

معاملہ واقعی بے ڈھب صورت اختیار کر گیا ہے۔ دیکھیں آخر کیا ہوتا ہے ؛

لاہور میں ایک سکھ پر قاتلانہ حملہ

یہ خبر سخت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ لاہور میں ایک نوجوان مسلمان نے ایک ارجن سنگھ پر تلوار سے قاتلانہ حملہ کیا۔ جو کہ سخت مجروح حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں ارجن سنگھ نے بیان دیا۔ کہ ملزم کے ساتھ اس کی کوئی دشمنی نہ تھی۔ اس نے محض شہید گنج کے سلسلہ میں مذہبی دشمنی کی وجہ سے اس پر حملہ کیا ہے۔ کچھ عرصہ سے لاہور اس قسم کی وارداتوں سے پاک تھا۔ اور لوگ سمجھنے لگے تھے۔ اب فرقہ دارانہ فضا درست ہو جائے گی۔ لیکن اس واقعہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

اُمید کرنی چاہیئے۔ کہ ملزم اگر اس کے خلاف ثابت ہو گیا۔ اپنے کیفر کردار کو پہنچے گا۔ لوگوں کو ایسی وارداتوں کو ابھی کی درشٹی سے دیکھنا چاہیئے۔ اور زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہیئے۔ اور اس طرح فضا کو جو بہتر ہو رہی تھی۔ مکدر ہونے سے بچا لیا جائے ؛

مسز سمپسن کا ایثار

بادشاہ سلامت کا مسز سمپسن کے ساتھ مجوزہ شادی کا قضیہ ابھی تک حل ہونے میں نہیں آیا۔ بادشاہ سلامت نے ابھی تک اپنی گورنمنٹ کو اپنے آخری فیصلہ سے مطلع نہیں کیا۔ لیکن اس اثنا میں ایک واقعہ رونما ہوا ہے وہ یہ کہ مسز سمپسن نے چند اخبارات کے نمائندوں کو ایک بیان دیا ہے۔ کہ اگرچہ مجھے ملک معظم سے انتہائی محبت ہے۔ تاہم اگر صورت حالات اس طرح بہتر ہو جائیں کہ میں بادشاہ سے شادی نہ کروں۔ تو میں اس کے لئے

معذرت

چونکہ آریہ مسافر کا اچھوت ادھار نمبر ایک دو دن دیری سے ڈاک میں پوسٹ کیا گیا۔ اس لئے ہمارے پاس کثیر تعداد بھائیوں کی طرف سے سخت غصہ آمیز شکایتی کارڈ موصول ہوئے ایک بھائی نے تو یہاں تک لکھا۔ کہ میں آریہ مسافر کے فراق میں پاگل سا ہو رہا ہوں،، ہمارے مہربانوں کے یہ عتاب نامے ہمارے سر ماتھے پر۔ ان سے کم از کم یہ تو ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ آریہ مسافر کے سرپرستوں کو اپنے پیارے پتر کے ساتھ کیسی گہری ہمدردی ہے لیکن ہم اپنے بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض کر دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اچھوت ادھار نمبر کا دیر سے پوسٹ کیا جانا خاص حالات کی وجہ سے تھا۔ ہماری کسی غفلت یا سہل انگاری کے کارن نہ تھا۔ بات یہ ہوئی۔ کہ پوسٹماسٹر جنرل کی طرف سے ہر سال جو ایل نمبر موصول ہؤا کرتا ہے۔ وہ ذرا دیری سے موصول ہؤا۔ اس نمبر کی عدم موجودگی میں اخبار پر بجائے ایک پیسہ کے تین پیسہ کے ٹکٹ لگانے پڑتے ہیں۔ اس لئے اخبار لیٹ ہو گیا۔ امید ہے ہمارے مہربان سرپرست اس مجبوری تاخیر کے لئے ہمیں معاف کریں گے۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ کے آچاریہ کا تقرر

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج سابق آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ریٹائر ہونے کے بعد ودیالیہ کا آچاریہ پد ابھی تک خالی پڑا تھا۔ اور کوئی مستقل انتظام ابھی تک نہ ہو سکا تھا۔

اب ناظرین یہ سن کر از حد مسرور و مطمئن ہونگے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی سمپادک آریہ کو اپدیشک ودیالیہ کا آچاریہ نیت کر دیا ہے۔ پنڈت جی گوروکل کانگڑی کے فارغ التحصیل سناتکوں میں سے ایک ہیں جن پر گوروکل بلکہ آریہ سماج بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ آپ ایک اونچے کوٹی کے ودوان ہیں۔ ویدوں کا تو آپ کو بہت اونچے پایہ کا گیان ہے۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں ودیالنکار کی ڈگری بھی لی ہوئی ہے۔ سداچار، تیاگ اور ندھر بھاشن تو آپ مورتی ہیں۔ ہمیں پورن وشواس ہے کہ آپ کی نگرانی میں دیانند اپدیشک ودیالیہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے گا۔ ودیالیہ کے طلباء کو وہاں جہاں پنڈت جی کی اگادھ ودیا سے مستفید ہو سکیں گے۔ وہاں آپ کی خوش خلقی۔ ملنساری۔ شیریں زبانی اور دیگر صفات حسنہ کا بھی ان پر گہرا اثر پڑے گا۔

شردھانند بلیدان اتسو

پراتہ سمرنیہ امر شہید شری سوامی شردھانند جی نے ۲۳ دسمبر کو ایک گمراہ یون کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا تھا۔ وہ شہادت کا دن اب قریب آ رہا ہے۔ اور ہمیں امید بلکہ یقین ہے۔ کہ تمام آریہ سماجیں اس دن کو خاص سماروہ سے منائیں گی۔ ہر جگہ اس دن خاص سبھائیں کر کے شہید سوامی جی کے گنانوواد گائے جانے چاہئیں۔ اور ان کے قربانی مجسم جیون سے ہم جو شکشائیں لے سکتے ہیں۔ ان پر زور دیا جانا چاہئے۔ اس دن علی الصبح شہروں اور قصبوں میں پربھات پھیری کے ذریعے شہر واسیوں کو اس پرو کی سوچنا دینی چاہئے۔ امر شہید سوامی جی کے آریہ سماج اور آریہ سماجیوں پر احسانات بیرون از قیاس و شمار ہیں۔ اس لئے ہماری احسان شناسی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اس یوم شہادت پر امر شہید سوامی جی کے پرتی اپنے جذبات عقیدت و محبت کا پورے زور سے اظہار کریں۔

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ جلسہ حسب معمول نومبر کے آخری ہفتہ کے آخری دنوں یعنی ۲۷-۲۸-۲۹ نومبر ۱۹۳۶ء کو گوروودت بھون کے وسیع میدان میں منایا گیا۔ ۲۵ اور ۲۶ نومبر کو مختلف کانفرنسیں ہوئیں۔ امسال بجائے نگر کیرتن کے سنکیرتن کیا گیا۔ سنکیرتن کا جلوس کالج سیکشن اور گوروکل سیکشن دونوں کا مشترکہ تھا۔ اگرچہ یہ نصف میل لمبا تھا۔ لیکن اس میں وہ رونق نہ تھی۔ جیسی کہ سابقہ سالوں کے جلوسوں میں ہؤا کرتی تھی۔ اس کا کارن شاید یہ ہو۔ کہ امسال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور دیانند کالج کی وجہ سے اس جلسہ پر باہر سے کم لوگ آئے تھے نتیجہ اور اتوار کو اصل جلسہ کے دنوں میں بھی حاضری سابقہ سالوں جتنی نہ تھی۔ لیکن ایسا ہونا شاید سجالات ظاہر نہ کر سکا۔ لیکن جہاں تک بلند پایہ لکچروں اور چندہ وغیرہ کا تعلق ہے۔ یہ جلسہ پورے طور پر کامیاب کہا جا سکتا ہے۔ دونوں دن پنڈت بدھ دیو جی آچاریہ رام دیو جی پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ پنڈت راجندر کرشن کمار ایم۔ اے۔ پنڈت پریہ ورت جی وغیرہ اونچے پایہ کے ودوانوں کے نہایت اعلیٰ ویاکھیان ہوتے رہے۔ آخری دن پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی اپیل پر ۲۶ ہزار روپیہ چندہ جمع ہؤا۔ جو اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ابھی اس سال ماہ اپریل میں سبھا کی شتابدی پر ہزاروں روپے جمع کئے گئے تھے۔ یہ رقم واقعی قابل قدر ہے۔ اور ہم اس کامیابی کے لئے آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو صدق دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔

مغرب زدہ نوجوان غور سے پڑھیں

ہمارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں مغرب کی چکا چوند تہذیب کے جیسے کچھ دلدادہ و شیدا ہو رہے ہیں۔ اُسے دیکھ کر ملک کے حقیقی بہی خواہ سخت حیران و پریشان ہو رہے ہیں لیکن جس مغربی تہذیب پر یہ کوتہ اندیش نوجوان لٹو ہو رہے ہیں۔ قطع نظر اس کی ظاہری ترک بھڑک کے اُس کے اندر کیسا گندہ بھرا ہؤا ہے۔ اس کا کچھ حال لندن کے ایک مشہور انشا پرداز نے اپنے ایک اصلاحی مضمون "ہماری اخلاقی تباہی" میں درج کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ:۔

"اب ہماری عورتوں کی آزادی ایک ہولناک طوفان بن چکی ہے۔ ہماری نوجوان لڑکیاں پاک و صاف زندگی کو حقیر سمجھتی ہیں۔ عصمت کی حفاظت اب بھولا ہؤا افسانہ ہے۔ اور اس اہم فرض کو قدامت پرستی کی ایک رسم سمجھا جاتا ہے۔

آج ہماری لڑکیاں بے راہ روی کے سمندر میں پورے جوش کے ساتھ بہہ رہی ہیں اس زمانہ میں شاید ہی ایسی لڑکی ہو۔ جو اپنی شادی کے وقت تک صحیح معنوں میں کنواری رہتی ہو۔ اور جو اپنے کیریکٹر کی حفاظت ایک اہم فرض سمجھتی ہو۔ ورنہ زیادہ تر لڑکیاں ایسی ہیں۔ جو شادی کے وقت سے پہلے ہی ہر قسم کے تجربات حاصل کر لیتی ہیں اس بے راہ روی کی ذمہ داری یقیناً ان سے زیادہ ہم پر عاید ہوتی ہے کیونکہ ہم اپنی خواہش نفس کا احترام کرتے ہوئے عصمت کی حفاظت کو ایک مضحکہ انگیز رسم قرار دیتے ہیں۔ اس حماقت کا نتیجہ یہ ہے کہ بہت سی نوجوان لڑکیاں شادی سے پہلے ہی اپنی خواہشات کو پورا کر لیتی ہیں۔ اور اکثر اپنے دوستوں کی ہوس پرستی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ شادی اب ایک رسم رہ گئی ہے۔ جسے دقیانوسی رسم کہا جاتا ہے اس رسم سے پہلے ہی بہت سی نوجوان لڑکیاں بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے ہم عمر لڑکوں کی زینت آغوش بن جاتی ہیں۔ اور روزانہ نئے نئے شکار پھانستی رہتی ہیں۔

اب اگر سوسائٹی مجھے حق بات کہنے کی اجازت دے۔ تو میں یہ کہنا پسند کرونگا۔ کہ اکثر تہذیب یافتہ لڑکیاں تہذیب یافتہ طوائفیں ہیں۔"

یہ الفاظ واقعی رونگٹے کھڑے کر دینے والے ہیں۔ مغربی تہذیب کی کورانہ تقلید کرنیوالے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو انہیں بار بار اور خوب غور سے پڑھنا چاہیئے۔

پھر شق القمر کیسے ممکن ہے؟

الحکم قادیان کے تازہ پرچہ میں شیخ محمد صادق کا ایک مضمون شائع ہؤا ہے۔ جس میں انہوں نے مرزا غلام احمد کے متعلق اپنے ذاتی تجربات بیان کئے ہیں۔ اس مضمون کے دوران میں ایک جگہ پر آپ لکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص مفضل شاہ نامی نے مرزا صاحب (مرزا غلام احمد) سے سوال کیا۔ کہ حضرت یہ جو حدیث میں آتا ہے۔ کہ مہدی کے زمانہ کی یہ علامت ہوگی کہ سورج بجائے مشرق کے مغرب کو چڑھے گا اس کے کیا معنے ہیں۔ تو مرزا صاحب نے جواب دیا۔ کہ وہ سیارے اپنے محور کو نہیں چھوڑ سکتے وہ اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یورپ کے لوگ اسلام قبول کر لیں گے،،

یورپ کے لوگ اسلام قبول کریں گے یا نہیں۔ اس کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ہم تو صرف یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر مرزا صاحب کا یہ خیال درست ہے۔ کہ سیارے اپنے محور پر قائم ہیں۔ اور اسے کبھی نہیں چھوڑتے تو پھر شق القمر کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب نے اس موضوع پر اپنی زندگی میں کئی مباحثے کئے تھے۔ کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں۔ کہ مرزا صاحب کے اعتقادات حالات کی تبدیلی کے ساتھ بدل جایا کرتے تھے۔

ضرورتوں

اور تجارتی اشتہارات دینے کے لئے آریہ مسافر کی خدمات حاصل کیجئے۔ نرخ مناسب۔ (منیجر)

آریہ سماج جگادھری کا سالانہ جلسہ

سناتنیوں کو دندان شکن جواب

۲۰-۲۱ تتھا ۲۲ر نومبر ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج جگادھری کا سالانہ جلسہ بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ ۲۰ر نومبر کو ۳ بجے سے سماج مندر واقع سبزی منڈی سے نگر کیرتن شروع ہوا۔ جو بڑے بڑے بازاروں میں سے گذرتا ہوا رات کے ۱۱ بجے آریہ سماج مندر میں جا کر ختم ہوا۔ پنڈت درشن راج جی تتھا پنڈت شو نرائن جی کے بھجنوں سے لوگ بہت ہی پرسن ہوئے۔ ۲۱ر نومبر کو پراتہ کال ہون اور بھجنوں کے پشچات سوامی ویشورانند جی کا دھرم اپدیش ہوا۔ بعد دوپہر پنڈت ہردیالو جی اور پنڈت منشورام جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔

رات کو ۸ بجے سے ۹ بجے تک پنڈت ہردیالو جی کا سنسکرت ویاکھیان ہوا۔ جس میں پنڈت رام پرکاش جی کی لکھی ہوئی نسئے دگیان نام کی پستک کا جس میں آریہ سماجیوں اور سوامی دیانند کو گالیوں کے سوا اور کچھ بھی سار نہیں ہے۔ زبردست اتر دیا گیا۔ اور وید، اپنشد، رامائن، مہابھارت اور پرانوں سے نیوگ کے متعلق پرمانوں کی جھڑی لگا دی۔ ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک شنکا سمادھان کا وقت رکھا ہوا تھا۔ سناتن دھرمیوں کی طرف سے پنڈت کرشن چند شاستری اپدیشک تھے اور آریہ سماج کی جانب سے پنڈت منشورام جی۔ سناتن دھرمی پنڈت نے آتے ہی لوگوں کو بھڑکا کر آریہ سماجیوں اور سوامی دیانند سرسوتی کو فحش گالیاں دینی شروع کر دیں۔ لیکن جب دوسری طرف سے نیوگ کے متعلق مہابھارت آدی گرنتھوں سے پرمان دیئے گئے اور پنڈتوں کی فحش تعلیم کے بخیئے ادھیڑے گئے۔ تو سناتن دھرمی شور و غوغا مچانے اور سناتن دھرم کی جے کے نعرے لگانے لگے۔ ابھی وقت میں پندرہ منٹ باقی تھے۔ کہ سناتن دھرمی پنڈت نے سوامی دیانند جی کو کھلم کھلا گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اس پر سناتن دھرمی ہی پنڈت جی کو دھکانے لگے۔ اور شیم شیم کے نعرے بلند کرنے لگے۔ ناچار پنڈت جی کو بیٹھ جانا پڑا۔ آخر سناتن دھرمی لوگ شور و غل کرتے ہوئے پنڈال سے باہر ہو گئے۔

دوسرے دن یعنی ۲۲ر نومبر کو بھی آریہ پنڈتوں کے اچھے اچھے ویاکھیان ہوئے۔ اس روز بازار چوک میں سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت کرشن چند شاستری کا ویاکھیان کرایا گیا۔ اس ویاکھیان میں پنڈت کرشن چند نے اتنا گند بکا۔ کہ بعض سناتن دھرمیوں نے ہی اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ اور یہاں تک کہہ دیا۔ کہ تم لوگ سوائے لڑائی کرنے کے اور کچھ بھی نہیں جانتے۔ اس ویاکھیان کے کچھ نوٹ لیتے گئے تھے۔ اس لئے فضول گالیوں کو چھوڑ کر جو اعتراضات پنڈت جی نے اپنے ویاکھیان میں کئے تھے۔ ان کا جواب ۲۳ر نومبر کی شب کو آریہ سماج کے پنڈال میں پنڈت ہردیالو جی نے بڑی سبھیتا پورک دیا۔ اس ویاکھیان کا پبلک پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔ اور سب لوگ پنڈت جی کی دلیلوں اور ان کی سبھیتا کی تعریف کرنے لگے۔ اس پرکار سے آریہ سماج جگادھری کا یہ سالانہ جلسہ نروگھن سماپت ہوا۔

(منشی لال منتری آریہ سماج جگادھری)

میلہ کپال موچن پر پرچار

ضلع انبالہ میں کپال موچن نام کا بلاسپور کے پاس ایک تالاب ہے۔ یہاں ہر سال بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ جس میں دور دور سے لاکھوں آدمی آ کر جمع ہوتے ہیں۔ پنجاب سے بہت آدمی آتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اس جوہڑ کے گندے پانی میں نہانے سے تمام پاپ کٹ جاتے ہیں۔ آریہ سماج جگادھری اس میلے پر ہر سال پرچار کیا کرتا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی ۲۵ر نومبر سے ۲۸ر نومبر ۱۹۳۶ء تک میلہ پر پرچار کا پربندھ کیا گیا تھا۔ پنڈت ہردیالو جی تتھا پنڈت منشورام جی کے ویاکھیان بھی ہوئے۔ مگر زیادہ تر پرچار بھجنوں دوارا ہوتا رہا۔ کیونکہ یہاں بیشتر زیادہ تر دیہاتی لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ پنڈت درشن راج جی۔ پنڈت شو نرائن جی مہاشہ امر سنگھ جی تتھا سوامی ویدھرمک جی کے بھجن ہوتے تھے۔ پنڈت شو نرائن جی چونکہ دیہاتی بھاشا میں بھجن گاتے ہیں اس لئے ان کا لوگوں پر بہت اچھا پربھاؤ پڑتا ہے۔ دوسرے بھجنیکوں کے بھجنوں سے بھی خوب پرچار ہوا۔ غرض آریہ سماج کے پرچار نے میلے میں دھوم مچا دی تھی۔ ہم ان پنڈت صاحبان اور بھجنیکوں کا جنہوں نے پرچار میں رات دن ایک کر دیا۔ دھنیہ واد کرتے ہیں۔

(منشی لال منتری آریہ سماج جگادھری)

اغوا کی وارداتیں کیوں ہوتی ہیں

(از شری دیوانچند جی شرما)

ان دنوں ہندوستان میں یہ وحشی کرم عام پھیل رہا ہے۔ اگر اس مرض کا جلدی انسداد نہ کیا گیا تو وہ دن دور نہیں۔ جب ہر شریف گھرانے کی بہو بیٹیاں گھروں میں قفل لگا کر چھپانے سے بھی محفوظ نہیں رہ سکیں گی۔ اس میں ہندو مسلم یا سکھ عیسائی کسی بھی مذہب کا تعلق نہیں ہے۔ یہ مرض تو صرف اپنی غلطیوں کی وجہ سے بڑھ رہا ہے۔ اس لئے پبلک کو چاہیئے۔ کہ مندرجہ ذیل باتوں کی طرف خاص توجہ دے۔ تاکہ ایسی بے چینی پیدا ہی نہ ہو۔

(۱) اس افلاس کے زمانہ میں جس گھر میں چار آدمی روزی کمانے کے لائق ہیں۔ وہ بھی پیٹ بھر کر روٹی نہیں کما سکتے۔ تو بیچاری چھوٹی عمر کی بیواؤں کی حالت کا آپ اندازہ لگا ہی سکتے ہیں۔ کہ وہ گذارہ کیسے گذارہ کرتی ہوں گی۔ وہ نہایت تنگی سے گذارہ کرتی ہیں۔ اور ان کی عصمت ہمیشہ خطرہ میں رہتی ہے۔ اگر یہ رضامند ہوں۔ تو ان کی شادی دوبارہ کر دی جائے۔ ورنہ ان سے ہر قسم کی ہمدردی کی جائے۔ اور ہر طرح سے ان کی حفاظت کی جائے۔

(۲) جو لوگ اپنی بہو بیٹیوں کو مغربی فیشن کا دلدادہ بناتے ہیں۔ اور مذہبی تعلیم سے بالکل ناواقف رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کے گھروں میں ہی ایسے کیس ہوا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو چاہیئے کہ لڑکیوں کو ایسی تعلیم دیں۔ جس سے اخلاق درست ہو۔ اور ایسا لباس پہنائیں۔ جو فضول خرچی سے بچائے۔

(۳) بدمعاشوں نے پیشہ اختیار کیا ہوا ہے کہ بھولے مانسوں کی لڑکیوں کا اغوا کر کے بردہ فروشی کریں۔ یہ لوگ بڑے چالاک اور بڑے درجے کے نابکار ہوتے ہیں۔ شریف گھرانوں میں گھس جانا ان کا بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ ان کے ایجنٹ ان ہی کی اپنی عورتیں اور بڈھے آدمی ہوتے ہیں۔ ان سے بچنا ہر ذی فہم آدمی کا اولین فرض ہے۔

(۴) اغوا کرنے کے بعد اگر یہ لوگ پکڑے جائیں۔ تو فوراً مذہب کی پناہ لیتے ہیں۔ اور مذہبی رنگ چڑھا کر پبلک کو ایسا بھڑکاتے ہیں۔ کہ دنگہ فساد ہو جاتا ہے۔ اکثر بھلے مانس آدمی ان کے ہاتھوں کٹھ پتلی بن جاتے ہیں۔ اور تن من دھن سے ان کی مدد کرتے ہیں۔ حالانکہ عوام کو چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کو نہایت سخت سزا دلوائیں۔ تاکہ لوگوں کو عبرت ہو۔ کہ ایسا فعل ہرگز ہرگز نہ کریں۔ مذہبیوں کو بھی چاہیئے۔ کہ لوگوں میں خواہ مخواہ جھوٹا اشتعال پیدا نہ کریں۔ اور نہ ہی مذہبی رنگ چڑھائیں۔

جو لڑکیاں ان بدمعاشوں کے پھندے میں پھنس گئی ہوں۔ ان کو مذہب تبدیل کرنے نہ دیں۔ ان لڑکیوں کو مذہب سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا ہے۔ یہ تو صرف عشق کے خمار میں اور نکاح جائز کرنے کی غرض سے مذہب تبدیل کرنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ ان نابکار لڑکیوں پر والدین کو پورا پورا اختیار ہونا چاہیئے۔ ایسے بدکردار لوگوں کو مذہب میں شامل کرنے سے مذہب ہرگز ترقی نہیں کر سکتا۔

بعض لوگ نوجوانوں کو شہ دیا کرتے ہیں کہ جیسے کے ساتھ تیسا پر عمل کیا کرو۔ لیکن نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ ایسی بات خواب میں بھی نہ سوچیں۔ اگر نوجوان ایسا کر بیٹھے۔ تو بدمعاشی اور بڑھ جائے گی۔ اور یہاں تک حالت پہنچ جائے گی۔ کہ کسی شریف آدمی کی بہو بیٹی بازاروں میں سے بھی نہ گزرنے پائے گی۔ ... کروگے دکھیا بھر دیئے۔ اس اصول کے پابند رہو۔ اور بدمعاشوں کے حامی ہرگز نہ بنو۔

والدین سے بچوں کو اغوا کر کے جدا کرنا اتنا سنگین جرم ہے۔ کہ اس کی سزا نہایت سخت ہونی چاہیئے۔ ... کے بچوں کو ہمیشہ کے لئے جدا ... وہ یہ صدمہ تا زیست نہیں بھول ...

جن صاحبان کی میعاد خریداری ختم ہو گئی ہے وہ بہت جلد چندہ بھیجدیں۔ - مینیجر

کچھ اِدھر اُدھر کی

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

یہ ایک عام ضرب المثل ہے۔ کہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ ہماری رائے میں یہ اگر کسی پر پورے طور پر صادق آتی ہے۔ تو وہ ہندوستان خصوصاً پنجاب کے مسلمان ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ بدقسمت ہندوستان میں فرقہ پرستی کی بنا ڈالنے والے اگر کوئی ہیں۔ تو یہی برادران وطن ہیں۔ انہیں کی طرف سے عرصہ ہوا لارڈ منٹو کی خدمت میں ایک وفد گیا۔ جس نے مسلمانوں کے لئے جداگانہ نیابت کا مطالبہ کیا۔ یہی حضرات ہیں۔ جو ملک کے ہر ایک انتظامی شعبہ میں علیحدگی کا عنصر داخل کرنے اور کرانے کے لئے کمربستہ ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ذرا ان کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو۔ کہ علیحدگی پسندی کی سپرٹ کا طعنہ دیتے ہیں ہندوؤں کو۔ چنانچہ لاہور کا ایک مسلم روزانہ اخبار لقار اپنے ایک تازہ لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے۔ کہ:-

"چونکہ ہندو لیڈروں نے عام ہندوؤں کی ذہنیت کو خراب کر دیا ہے۔ اور انہیں یقین دلا دیا ہے۔ کہ ہندو کی سلامتی اسی میں ہے کہ وہ مسلمان سے الگ تھلگ رہے۔ اور اس کے تمدن یا اس کی زبان سے کوئی واسطہ نہ رکھے۔ اس لئے ہندو اخبارات یہ سمجھ کر کہ عامۃ الہنود فرقہ پسندانہ تحریروں کے سوا کوئی چیز پڑھنا پسند نہیں کرتے۔ ان کے سامنے ہر روز فرقہ پرستی میں ڈوبی ہوئی تحریریں پیش کرتے ہیں۔"

واہ وا! ؎

مکر جانے کا قاتل نے نیا ڈھنگ نکالا ہے
یہ سب سے پوچھتا ہے اس کو کس نے مار ڈالا ہے

واقعی اس دورخی پالیسی کے فن میں ہمارے برادران وطن خوب طاق ہیں۔ رہا یہ امر کہ اس سے ملک و قوم کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ تو ان کی بلا سے۔ کیا ہندوستان کا غم کھانے کے لئے وہی رہ گئے ہیں ❊

دور کی کوڑی

دوئی پالیسی کی دور کی کوڑی لانے میں بھی ہمارے بعض مسلم معاصرین کو یدِ طولےٰ حاصل ہے۔ چنانچہ معاصر لقار اپنے متذکرہ صدر لیڈنگ آرٹیکل کے دوران (کالم ۳ پر)

آتم پرشنوتری

مہرشی دیانند نے آریہ سماج کے چھٹے نیم میں آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش سنسار کا اُپکار کرنا قرار دیا ہے۔ ارتھات شاریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

شاریرک اور ساماجک اُنتی تو مادیات سے متعلق ہے۔ آتمک اُنتی کا تعلق روحانیات سے ہے۔

آتو بھوی بزرگ کہتے ہیں۔ کہ آتمک اُنتی کے لئے آتم نریکھشن کی اتی اوشیکتا ہے۔ ہر شخص کو سندھیا سمے اپنے آتما میں چند اہم امور کے متعلق کھوج کرنی چاہیئے۔ آج ہم اسی کھوج کو آتم پرشنوتری کی صورت میں آریہ پرشوں کے سامنے رکھتے ہیں۔

(۱) کیا آپ روزانہ دوکال نیم پوروک سندھیا کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر آریہ کہلانے سے کیا فائدہ ہے۔ آریہ تو کہنے کہلانے کی چیز نہیں۔ بلکہ یہ تو بننے بنانے کا معاملہ ہے

اگر مندرجہ بالا سوال کا جواب ہاں میں ہے۔ تو کیا یہ پوچھنے کی گستاخی کی جا سکتی ہے۔ کہ کیا آپ صرف سندھیا پڑھتے ہیں۔ یا یہ آپ کے جیون سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہے۔

اگر اس سوال کا جواب نفی میں ہے۔

تو پھر ایسی سندھیا سے کیا فائدہ

یہ تو محض زبانی مشق ہے۔ جس سے زبان چاہے سوسنکرت ہو جائے۔ مگر یہ زبان سے نیچے اتر کر دل اور پھر دل سے آتما تک نہیں جا سکتی۔ اس لئے یہ آتمک اُنتی کا سادھن کیسے بن سکتی ہے۔

اگر سوال کا جواب ہاں میں ہے۔ تو کیا دریافت کرنے کی گستاخی کی جا سکتی ہے۔ کہ کیا آپ کے محلہ کے لوگوں کو اس بات کا وشواس ہے۔ کہ آپ دوکال سندھیا کرنے والے آریہ ہیں۔ کیا آپ کے ہمسایہ میں رہنے والی بیوہ عورت کو پیٹ پر پتھر باندھ کر اور اپنے معصوم بچوں کو اپنی خشک چھاتیوں سے لپٹا کر آنسو بھری نیند سوتی ہے۔ یہ جانتی ہے۔ کہ اس کے محلہ میں کوئی آریہ ہے۔ کیا اس محلہ میں رہنے والا لاوارث یتیم بچہ۔ جو ماں کی گودی کے پیار اور باپ کی آغوش محبت سے بالکل ناآشنا ہے۔ یہ جانتا ہے کہ اس کے محلہ میں ایک ایسا شخص رہتا ہے۔ جو دونوں کی کمی پوری کر سکتا ہے۔

کیا اس محلہ میں رہنے والا ایک غریب سفید پوش جو قلیل تنخواہ اور کثیر کنبہ کی وجہ سے ہمیشہ آفات اور مصائب میں مبتلا رہتا ہے۔ یہ خیال کرنے کا ساہس کر سکتا ہے۔ کہ اس کے ہی محلہ میں ایک ایسا شخص رہتا ہے۔ جس کا دل اس کی غریبی پر خون کے آنسو روتا ہے۔ جب وہ اس کی بیوی کی پھٹی ہوئی ساڑھی کو دیکھتا ہے۔ تو اس کا قلب صافی چاک چاک ہو جاتا ہے۔ جب وہ اس کے معصوم بچوں کو دیکھتا ہے کہ وہ امیر بچوں کی زرق برق پوشاک ان کے بیش قیمت کھلونوں اور ان کی اعلیٰ سے اعلیٰ لذیذ کھانوں اور پھلوں کی طرف للچائی ہوئی نگاہیں ڈالتے ہیں۔ اور پھر نامرادی اور مایوسی سے چھلنی دل کے ساتھ اپنی آنکھیں نیچی کر لیتے ہیں۔ تو اس کے سینہ بے کینہ پر برچھیاں سی چل جاتی ہیں اور وہ اپنے پیارے بچے کو گودی سے اتار کر ان معصوم بچوں کو اٹھا کر چھاتی سے چپکا لیتا ہے۔ اور شیراز کے شہرہ آفاق فلاسفر کے اس شعر پر صادقانہ عمل کرتا ہے۔ ؎

چو بینی یتیمے سرافگندہ پیش | مدہ بوسہ بر روئے فرزند خویش

کیا اس محلہ کے رہنے والے لوگ جانتے ہیں۔ اور وشواس پوروک جانتے ہیں کہ ان کے محلہ میں ایک ایسا شخص بھی رہتا ہے۔ جس کو وہ اپنا

غلام بے دام

سمجھ سکتے ہیں۔ جو نہ صرف ان کی خوشی اور رنج میں شریک ہونا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے۔ بلکہ جس کی بغیر ضانہ خدمات سے وہ ہر موقعہ پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو ان کے ذرا سے اشارہ پر خواہ دن ہو یا رات گرمی ہو یا برسات ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے تیار رہتا ہے۔

کیا اس محلہ میں بسنے والا ہر ایک غریب آدمی اور بیمار کہ اگر کوئی ڈھارس بندھانے والا ہے۔ تو وہ ان کا کوئی بے دام سیوک ہے۔ تو وہ۔ اگر کوئی ان کا کوئی پشت پناہ ہے۔ تو وہ۔ غرضیکہ انہیں پورن طور پر وشواس ہے۔ کہ یہ شخص فی الحقیقت ایک لاولد شخص کے لئے فرزند ایک دکھیا بیوہ کے بڑھاپے کی لاٹھی۔ ایک بیمار کا ساتھی۔ ایک نادار کا معاون۔ یتیم بچوں کے لئے بمنزلہ والدین اور خلق عامہ کے لئے خادم صادق ہے۔ تو ایسے شخص کی سندھیا واقعی ہی سندھیا ہے اور وہ سچ مچ آریہ ہے۔

اے۔ ان سطور کو پڑھنے والے بھائی ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالکر سوچ۔ کہ کیا یہ تمام باتیں تیری ذات پر صادق آتی ہیں؟ اگر نہیں تو کیا تو صدق دل سے اس کوشش میں ہے کہ یہ صادق آئیں؟

میں ہی لکھتا ہے۔ کہ:-

"مہاتما گاندھی نے جنہیں ہندوستان کا سب سے بڑا لیڈر کہنا صحیح ہے۔ جب دیکھا کہ بعض علاقوں میں ہندوؤں اور مسلمانوں کا لباس قریباً یکساں ہے۔ اور مسلمان خاص لباس کو اپنا قومی لباس نہیں کہتے تو انہوں نے لنگوٹی کی تہذیب کو رائج کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ مسلمان لنگوٹی باندھ کر بیہودگیاں نہیں کریں گے۔ اور اس طرح ہندوؤں کا لباس مسلمانوں سے بالکل مختلف رہیگا"

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی شاید اسے ہی کہتے ہیں۔ کوئی پوچھے۔ کہ جب مسلمانوں کے دین و ایمان میں یہ شامل ہے۔ کہ تشابہ کفر حرام ہے۔ تو پھر لنگوٹی کی تقلید ان سے توقع ہی کیسے ہو سکتی ہے۔ وہ تو ہر بات میں ہندو سے اُلٹ کرنا ثواب عظیم سمجھتے ہیں۔ اگر ہندو ٹخنوں سے نیچا پاجامہ پہنیں۔ تو یہ ٹخنوں سے اونچا پہنیں گے۔ اگر ہندو کرسٹی کیپ پہنیں۔ تو یہ ترکی کیپ زیب سر کریں گے۔ تو وہ خود ترکوں نے اسے عرصہ سے ترک کر رکھا ہے۔ اگر ہندو کرتہ کی گھنڈی دائیں طرف رکھیں۔ تو یہ بائیں طرف رکھیں گے۔ ایسی حالت میں کسی مسلمان سے مہاتما گاندھی کی تقلید کی توقع ہے۔ کیسے ہو سکتی ہے۔ ہاں ایسی تحریروں سے مسلمانوں کے دل میں مہاتما گاندھی اور اس کی قوم کے خلاف زہر ضرور بھرا جا رہا ہے۔ اور یہی دراصل انہیں مقصود ہے ❊

"کھنڈن بند کر دو"

کچھ عرصہ سے سناتن دھرمی بھائیوں کی باسی کڑھی میں ابال آرہا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے آریہ سماجی اپدیشکوں کو خاموش کرانے کا یہ ذریعہ طے کیا ہے۔ کہ ہر جگہ رشی دیانند کو گندی سے گندی گالیاں دی جائیں اگرچہ بظاہر تو وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ شاستراربھ جھگڑے پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے انہیں بند کیا جائے۔ لیکن مطلب سعدی دیگر است والا معاملہ ہے۔ چنانچہ جاگرت لائل پور نے اپنی ۲۰ نومبر کی اشاعت میں ایک ایڈیٹوریل نوٹ میں اس کا اظہار کر ہی دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ:-

"اگر آریہ سماجی اُپدیشک کھنڈن کرنے کی پالیسی کو خیرباد کہدیں۔ تو فضا بہت جلد تبدیل ہو سکتی ہے۔"

ٹھیک ہے۔ یہی کیوں نہیں کہہ دیتے کہ ہندوستان بھر کی آریہ سماجوں پر دفعہ ۱۴۴ لگا دی جائے۔

(دیکھو صفحہ کالم ...)

اچھوت اُدھار اور سانسارک پرلوبھن

از ماسٹر لکھشمن جی آریہ اپدیشک دہلی

...عت کا ایک کثیر حصہ حیوانوں سے بدتر
...ہے۔ حتیٰ کہ ان سے چھونے ماتر سے ہی
...سان اپنے آپ کو ناپاک سمجھ لیں۔ اس سے
...انی جماعت کی گراوٹ کیا ہوگی۔ اور جو
...وت پن کی زحمت کو مٹانے میں کوشاں
...ن کے نیک ارادوں کی قدر نہ کرنے سے
...ر کوتاہ اندیشی بھی ہو نہیں سکتی۔ تاہم اچھوت
...ہر طریق کار نکتہ چینی سے بالاتر نہیں جو
...ادر غلط یا ناقص طریق کار نہ صرف سماج
...یابی کو روکتا ہے۔ سوسائٹی کو بھی بڑا
...ن پہنچاتا ہے۔ اس لئے آریہ سماج اگر
...ت ادھار کے کام میں پوری کامیابی چاہتا ہے
...ے زیادہ سے زیادہ صحیح طریق کار کو سوچنا
...اسی پر عمل کرنا چاہیئے۔

...ی زمانہ مندر پرویش۔ کنوؤں پر چڑھانا۔ یا
...سی یا پولیٹیکل حقوق دلانا وغیرہ کے جو ذریعے
...چھوت ادھار کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں
...ماری رائے ناقص میں پولیٹیکل یا دیگر مذہبی
...وں کی تقلید ہے۔ آریہ سماج کی حقیقی تعلیم نہیں
...لٹیکل لوگ تعداد کی ترقی سے ادھیکاروں کے
...لئے ووٹ حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ دیگر
...ذہبی سوسائٹیاں کسی مخصوص اصول کی پابندی
...تعین کے ... بعض اپنے پیروؤں کی تعداد
...میں اضافہ ہونے سے دنیوی اغراض یا مقابلوں
...میں کامیابی کی امید رکھتی ہیں۔ لیکن آریہ سماج
...کا حقیقی نصب العین ان سے بالکل جدا ہے
...یہاں ایک پوتر عالم اور نیک چلن شخص کی تعداد
...بڑھانے والے لاکھوں کروڑوں انسانوں سے
...بڑھ کر قیمت گنی جاتی ہے اور اگر دوسروں کی
...طرح یہاں بھی پرلوبھن دیکر شدھی یا ادھار کرنے
...کی توقع رکھی جاتی ہے۔ تو اسے خاص رہنے
...کا نام دیا جا سکتا ہے۔ آریہ سماج کا حقیقی مشن
...ہے قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہمارا مدعا اچھوت
...ادھار سے محض ان لوگوں کی جسمانی۔ روحانی
...اور مجلسی ترقی کا انتظام کرنا ہی ہو سکتا ہے
...اور اس کا واحد اور موثر طریق ویدک سدھانتوں
...کی عظمت کیا اچھوت اور کیا اہل مذاہب کے
...دلوں میں نقش کرنا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ سوامی دیانند
...کے کام نے بلا لحاظ مذہب و ملت یا ذات پات کے
...عام بیداری پیدا کر کے ہمیں دکھایا ہے سچائی
...میں وہ طاقت ہے۔ جس کا مقابلہ کوئی طاقت
...نہیں کر سکتی۔ اس کے پرچار سے سلمان عیسائی
...وغیرہ مذہب کے بڑے بڑے عالم خود ویدک دھرم کی طرف
...کھینچے جا سکتے ہیں۔ تو اچھوتوں کے متعلق مشکل ہی
...کیا ہے۔ وہ تو باوجود ہر طرح کی بدسلوکی کے صبر

سے قدیم دھرم کے ہی ساتھی ہیں۔ اور اگر
کرسچینٹی اور اسلام وغیرہ کو بذریعہ تحریر و تقریر
آریہ سماج دبائے رکھتا۔ تو انسانی مذاہب کو
اپنے بچاؤ کا ہی کوئی طریق نہ سوجھ سکتا تھا
چہ جائیکہ وہ اچھوتوں کی طرف مائل ہوتے دیگر
لوگوں کے کام انسانی عقل پر منحصر ہیں اور وہ
ہمیشہ ناقص رہے ہیں۔ اور رہیں گے۔ انہی کی
تقلید آریہ سماج کرتا ہے۔ تو کامیابی پا نہیں
سکتا۔ مندر پرویش کا طریق خاص پالیسی باز
یا مصلحت بین لوگ اختیار کرتے ہیں۔ اور آریہ
سماج بھی اسی پر زور دیتا ہے۔ تو کامیابی تو
جتنی اور جب ہوگی۔ دیکھی جائے گی۔ وحدت
پرستی اور آستکتا میں اس سے نقصان عظیم
ضرور ہو سکتا ہے۔ جس مورتی پوجا کے خلاف
مہرشی نے اپنی ودیا اور بل اور عمر بھر کی بازی
لگا دی۔ اس کے واسطے لوگ اسی مورتی پوجا کے
ادھیکار دلانے کی اچھوتوں کو اُمید دلائیں اور
اس کا نام اچھوت ادھار رکھیں۔ ہمارے
خیال میں یہ ہمارے لئے موجب شرم اور مہرشی کی
بدترین دشمنی ہے۔ کسی لہر میں بہہ کر یا بے عقلی
سے اصول کو قربان کر کے معمولی سے فائدہ پانے کی
کوشش کرنا کس قدر خطرناک ہے۔ یہ شیکھر بودہ کی
ناقص نیتی جیسا کام ہے۔ سلمانوں کے خاص اتیاچار
کے تدارک میں ناقابل ہو کر اس نے آٹھ نو سال کی
عمر کی شادی کا رواج جاری کیا۔ مگر نتیجہ یہ ہوا
کہ بال بیواہ کی رسم سے برہمچریہ وغیرہ کی ساری
خوبیاں دور ہوتی اور ہر لحاظ سے آریہ ستان کو
گراتی گئیں۔ حتے کہ ہزارہا شاستر ارتھوں میں اس
کی خرابیوں کو اور ثابت شدہ مان کر بھی ہندو
جاتی ابھی تک ایک بال بیواہ کی رسم بھی دور نہیں
کر سکی۔ بلکہ صحیح معنوں میں اس کے تدارک
کے ہی ناقابل ہو رہی ہے۔ یہی حال مندر پردیش
سے اچھوت ادھار کرنے کا ہوگا۔ کنوؤں پر
چڑھانا وغیرہ یا دیگر ادھیکار دلانا بھی
ہمارے لئے مشکل ہے۔ سلمان بھائی آوان
امور میں متفق اور ہمارے مقابلے میں زیادہ
کامیاب ہونے کے ہر لحاظ سے قابل ہیں۔ لیکن
ہم مجلسی یا پولیٹیکل حقوق دلانے کے لئے ہندو
جاتی کے محتاج ہیں۔ اور ہندو جاتی کی حالت

یہ ہے۔ کہ اس کا شیرازہ بکھر رہا ہے۔ کوئی بھی
مفید تحریک جاری ہو۔ اس میں اختلافات اور
پارٹیاں پیدا کرتی اور اسے اور کمزور کرتی ہے
پس اگر مجلسی حقوق کے لالچ سے اچھوت ادھار کی
توقع ہو۔ تو کامیابی محال ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ
بعض صورتوں میں کنوؤں پر چڑھانے یا منافرت
دور کرانے میں ہمیں کامیابی بھی ہوئی ہے۔
لیکن اس کی تہہ میں زیادہ تر ان لوگوں کے قدیم
سنسکار اور دھرم پریم وغیرہ کام کرتے رہے
ہیں۔ ہماری کوشش کا اس میں مقدم حصہ نہیں
آریہ سماج نے دھرم اور سچائی کے لئے
ہی احساس پیدا کرنا تھا۔ مگر وہ بھی اپنی آواز
کو مذہبی دھڑے بندی میں شامل کرتا ہے۔ تو
وہ اس نتیجہ کے لئے ذمہ وار بنتا ہے۔ کہ اچھوت
لوگ دنیوی کمائی کے سودے کرتے ہیں۔ اور
ڈاکٹر امبیدکر جیسے لوگوں کو ایسا اعلان کرنے کی
جراٴت ہو۔ کہ ہم اس مذہب کے ساتھی ہونگے۔ جو
خاص حقوق دلانے میں زیادہ مدد دے۔ کیا مذہب
اور دھرم کی اس سے بڑھ کر گراوٹ بھی کبھی ہوئی
ہے۔ کہ امبیدکر یہ ایک شوشہ چھوڑتا ہے۔ تو
سب اہل مذاہب اس کا دروازہ کھٹکھٹانے کو
دوڑتے ہیں جیسے ایک معمولی ملازمت کا نوٹس
کے لئے دھڑا دھڑ درخواستیں گذرتی ہیں۔ ہمیں
افسوس ہے۔ کہ آریہ پرشوں کے دلوں کو اس
شرمناک اعلان سے بھی کوئی چوٹ نہیں لگتی۔ بلکہ
الٹا وہ بھی ان دنیا پرست لوگوں کے دربار میں
دوسرے اہل مذاہب کی طرح امیدواری کی صف
میں کھڑے ہوتے ہیں۔ کاشکہ آریہ سماج اپنے
لوگوں کو بخوبی سمجھا سکے۔ کہ ہمارے پاس سچائی
کی طاقت ہے۔ وہ تمام مذاہب پر یقینی فتح پا
سکتی ہے۔ بشرطیکہ اس کے دنیوی ترغیبوں میں دوسرے
مذاہب ہمیں نیچا دکھا سکتے ہیں۔ حقیقت کے لحاظ
سے کیا اسلام عیسائیت وغیرہ اور کیا اچھوت سب
ویدک آدرش تک پہنچنے کے امیدوار ہیں۔ لیکن
غلط طریق کی شدھی اور اچھوت ادھار نے دیگر
مذاہب کے مقابلہ پر ہمیں بھی ایک مذہب یا
فرقہ بنا دیا ہے۔ سلمان۔ عیسائی اب ہماری
سنتے نہیں۔ ہمارا دائرہ اثر تنگ ہو کر اچھوتوں تک
ہی محدود رہ جانے کا اندیشہ ہے۔ اور اس میں بھی

کامیابی محال ہے۔ کیونکہ دیگر مذاہب ہمارے
مقابلے پر ان کے دعویدار ہیں۔ اور ہم سے زیادہ
پرلوبھن دے سکتے ہیں۔ ان حالات میں آریہ پرشوں
کو دور اندیشی سے کام لے کر اپنے ہر کام اور
بالخصوص اچھوت اُدھار کا مدار وید پرچار پر
رکھنا چاہیئے۔ جو آریہ سماج۔ سوامی دیانند اور
آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کا اصل نشانہ ہے۔ اور
جو تمام مذاہب کو نیچا دکھا کر دھرم کا سر اونچا
کر سکتا اور تمام اصولوں کو بھی ویدک آستک
پرستا بنا کر منہ سے ایک امبیدکر اور کیا دیگر غرض
پرست سب کو یقین دلا سکتا ہے۔ کہ تبدیل مذہب
کے لئے سچائی کی کھوج کرے۔ نہ کہ ناپائیدار
دنیوی ادھیکار کی۔

بقیہ صفحہ

اور انہیں بند کر کے ان پر قفل لگا دیئے جائیں
آریہ سماج کا تو وجود ہی ستیہ ماتن ویدک
دھرم کے ستیہ سدھانتوں کا منڈن کرنے اور
استیہ متوں اور جھوٹے سدھانتوں کا
کھنڈن کرنے کے لئے ہے۔ اگر وہ اس کام
سے دست بردار ہوئے۔ تو پھر اس کی ہستی ہی
کس مصرف کی ہے۔ آریہ سماجی رشی دیانند کے
مسلک کے پیرو ہیں۔ نہ کہ کسی ایرے غیرے
سناتنی کے۔ ہاں اگر ایڈیٹر صاحب جاگرت یہ
مطالبہ کرتے۔ کہ کھنڈن منڈن شیریں زبانی
سے ہونا چاہیئے۔ سب دشنام اور دلآزاری
کے طریق کو بند کر دینا چاہیئے۔ تو عین مناسب
ہوتا۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ اس جرم کے سب
زیادہ مرتکب سناتنی اپدیشک اور لیکچرار ہیں۔ جو
ایک ایک سانس میں رشی دیانند کو سو سو گالیاں
دے جاتے ہیں۔ اس لئے ایڈیٹر صاحب جاگرت
آریہ سماجی اپدیشکوں سے ایسا مطالبہ کیسے کر
سکتے ہیں۔ وہ تو کھنڈن بند کرانا چاہتے ہیں لیکن
انہیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک آریہ سماج
کا ایک بھی سچا کارکن اور رشی کا سیوک موجود ہے
تب تک اویدک اور استیہ متوں کا یکتی پوروک
مذہب شاستر میں کھنڈن کبھی بند نہ ہوگا۔

قیمت ... مصنف ...
شاستر ارتھ درپن ... پریم ایڈیٹر ...
مصنف پنڈت ...
ویدک سورگ قیمت ۱۲ ... جی ایم۔ اے
یہ دونوں کتابیں بحث مباحثہ کیلئے اپنے پاس
رکھئے۔ لاجواب کتابیں ہیں۔ فائدہ اٹھایئے۔
ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور

پوتر ہون سامگری و یگیہ کے متعلق سب سامان سیتارام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرماویں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیانند اچھوت ادھار کا پایونیر تھا

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری پنجاب منڈل پرچارک)

آج سب سوسائٹیاں خواہ وہ مذہبی ہوں یا مجلسی یا سیاسی۔ سب کی سب اچھوت ادہار اندولن کو اپنا رہی ہیں۔ گویا انہوں نے اچھوت ادہار کو اپنے مشن میں شامل کر کے اپنے جسم کا ایک جزو مان لیا ہے۔ ہندوؤں کی مجلسی سدھار کرنے والی سوسائٹیاں تو اس لئے اس تحریک کے حق میں ہیں۔ کہ ان کے بغیر ہندو جاتی کا بچنا بہت محال ہے۔ اور باقی مذہبی سوسائیٹیوں کا اس تحریک کو اپنانے کا واحد کارن یہی ہے۔ تاکہ موجودہ وقت کی مذہبی کشمکش میں زندہ رہکر اپنی تعداد بڑھا سکیں وہ اپنے مذہب کو عالمگیر سمجھ سکیں۔ یعنی عیسائیت و اسلام امیر کے محل سے لے کر غریب کی جھونپڑی تک پھیل چکا ہے۔ کہ اسلام نے ۱۴ صدیوں اور عیسائیت نے بیس صدیوں کی برابر جدوجہد کی کامیابی کا عالی شان ریکارڈ پیش کر کے اپنا سر اونچا کر سکیں۔ کہ آخر ان میں کوئی ایسی خوبی ضرور ہے۔ جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ اس لئے وہ اخوت اور مساوات کا ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں۔ یہی کارن ہے کہ رانچی (چھوٹا ناگپور) میں سکاٹ لینڈ جرمنی اور روم سے تین بڑے مشن عرصہ دراز سے چیکے چیکے بھیل جاتی کے لوگوں کو پچاس سال کے عرصہ میں ایک لاکھ سے زیادہ عیسائی بنا کر کامیاب ہو چکے ہیں۔ ان کے پاس بھیلوں کے لڑکے لڑکیوں کو تعلیم دینے کے سکول ہیں۔ ایسے بھی انسٹی ٹیوشن ہیں۔ جن میں انہیں دستکاری سکھا کر ان کی پیٹ کی آتش کو بجھایا جاتا ہے۔ ان کے پرچار اور تعداد بڑھانے کے طریقہ کو دیکھا۔ تو ہونٹوں تلے انگلی دبا کر رہ گیا کہ کس طرح عیسائی لوگ دیہاتوں میں ہمارے بھولے بھالے اچھوت جاتی کے لوگوں کو ورغلا رہے ہیں۔ ہندوؤں کے مقدس تیرتھ جو پہاڑوں پر واقع ہیں۔ مثلاً دھرم سالہ وغیرہ وہاں عیسائیوں کا ایک بڑا ہسپتال ہے۔ جس کے لئے خدمات ... ایک امریکن لیڈی نے پنشن کی ہے۔ اور ابھی ایک نئی سنستھا کھلی ہے۔ جس کی رسم افتتاحی لارڈ لنگٹن کی استری نے ادا کی تھی۔ گویا عیسے کی بھیڑیں ہر جگہ پھیل رہی ہیں اور ہری گھاس (جو غریب اقوام ہیں) تلاش کر رہی ہیں۔ اور ہر ایک فوج جو عقب ڈھا رہی ہے اس سے کون ناواقف ہے۔ اس طرح عیسائی لوگ تو لاکھوں روپے کی امداد یورپ اور امریکہ سے حاصل کر رہے ہیں۔

اسلام سے اگر ہندو جاتی نے اپنی تعداد کو نہ بچایا۔ تو دو تین صدیوں میں ہندو مسلمانوں کے برابر ہو جائیں گے۔ تعداد کے گھٹ جانے سے کشمیر اور سرحد کے ہندوؤں کی طرح باقی ہندوستان کے ہندوؤں پر عرصہ حیات تنگ ہو جائے گا۔ جو لوگ اچھوت ادہار کے سوال کو فرقہ وارانہ کہتے ہیں۔ اور ہندوؤں کی بہبودی میں بولنے والوں کو قوم کے دشمن کہتے ہیں۔ ان کی اولاد کے گلے کو آہنی پنجہ سے دبوچنے کے لئے ایکٹ انتقال اراضی اور ساہوکارہ ایکٹ عمل میں آنے لگیں گے۔ تب وہ آج کل کے کم عقل و قیانوسی ہندوؤں اور موجودہ لیڈروں کو جو کہتے ہیں۔ کہ اچھوت ادہار کے مسئلہ کو پیچھے دھردو جے چند کے بھائی کا نام دیں گے پنجاب کے ہندو جو دیہات میں رہتے ہیں۔ زمین کا ادھیکار نہ ہونے اور تعداد کم ہونے سے آئے دن ان کی جان پر کیسے گزرتی ہے ان سے تعداد کی قیمت پوچھو۔ ان کے دل سے پوچھو کیا اب بھی اچھوت ادہار اور شدھی کی سخت ضرورت ہے یا نہیں۔ کیا اچھوت ادہار کے شدھی کے حامیان ہمارے سچے خیر خواہ ہیں۔ یا نامدھاری ذات پات کے ابھیمانی اور تلک دھاری برہمن۔ ہندو لوگ مندروں کے بنانے پر ابھی تک لاکھوں روپے خرچ کرنے سے باز نہیں آئے حالانکہ ہزاروں مندر ایسے ہیں۔ جن میں کوئی نہیں جاتا۔ چمگادڑوں اور الوؤں کا استھان ہے۔ بندر ناچتے ہیں۔ چند سال بھیڑ بھاڑ رہتی ہے۔ پھر ویران بن جاتے ہیں اسی طرح راس لیلا۔ سینما۔ تھیٹروں پر لاکھوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں۔ جس سے نوجوانوں کے اندر آرام طلبی۔ بے صبری خود غرضی اور عیاشی کی سپرٹ پیدا ہوتی ہے۔ ان کے دل میں دیش۔ جاتی اور دھرم کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ ماتری سبھیتا۔ ماتری بھومی۔ ماتری بھاشا کے لئے دکھ درد۔ جلن۔ تڑپ پیدا نہیں ہوتی۔ اسی طرح آج کل لوگ گردہ تکثیر ما رہے ہیں۔ جس پر اندھ وشواسی ہندو ہم لاکھوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ اگر ہندو اپنی دان پرنالی کو درست کر کے اپنے دان اور وقت اور ہر قسم کی طاقت کو اچھوت ادہار میں خرچ کریں۔ تو اچھوت ادہار کا مسئلہ حل ہو جاوے۔ ساتھ ہی ہم مذہبی اور

سیاسی طور پر کمزور ہونے سے بچ جاویں۔ اگر اس سوال کو حل نہ کیا گیا۔ جس طرح ہم نے اپنے وسیع ملک اس کی کانوں۔ دریاؤں۔ جنگلوں اور قلعوں کو ہاتھ سے کھو دیا۔ اور آج دانہ دانہ کو محتاج ہو رہے ہیں۔ اور ترقی کے لئے ذرائع اور وسائل نہیں ہیں۔ یو۔ پی کے گھسیارے بن رہے ہیں۔ وودیشوں میں دھن جانے کی بدرو کو آج بند کر لیتے اگر شاہی طاقت ہوتی۔ آج اس موقعہ کی نزاکت نہ جاننے پر آنسو بہا رہے ہیں۔ ویسے اچھوتوں کو کھو کر ہم اپنی سبھیتا کو بھی مٹا بیٹھیں گے۔ اور سوائے کف دست ملنے کے کچھ نہ بن پڑے گی۔

سوامی دیانند نے اچھوت ادہار کی طرف توجہ دلائی۔ آج اسی کی بدولت بھارت میں بیداری نظر آ رہی ہے۔ آریہ سماج تو اپنے جنم لینے سے جب کہ کونسل اور اسمبلیوں کے جھگڑے کھڑے نہ ہوئے تھے۔ اچھوت ادہار کا پرچار کر رہا ہے لاکھوں روپے ہر سال اس کے لئے خرچ ہو رہے ہیں۔

دیانند اچھوت ادہار سبھا لاہور۔ دیانند دلت ادہار منڈل اور شدھی سبھائیں منہ بولتی تصویریں ہیں۔ آریہ سماج نے اس بدنما دھبہ کو صرف پریس۔ پلیٹ فارم۔ پراپیگنڈہ اور روپوں کی تھیلیوں کی مدد سے دور کرنے کا یقین تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ سوامی شردھانند۔ پنڈت لیکھرام اور مہاشہ راجپال نے چھاتی میں پستول۔ پیٹ میں چھرے اور لاٹھیاں کھا کر جام شہادت پی لئے۔ ہر قسم کے بائیکاٹ کروائے۔ رشتہ داروں کے طعنوں سے جگر کو پاش پاش کروایا۔ وغیرہ۔ کیونکہ اچھوت ادھار سے دیش جاتی کا لابھ ہے۔

آریہ سماج ڈسکہ کا سالانہ جلسہ ملتوی

آریہ سماج ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے اپنا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ از دسمبر ۱۹۳۶ء کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہوا تھا۔ مگر چند خاص وجوہات کی بنا پر سالانہ جلسہ ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے سب سجنوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ مندرجہ بالا تاریخوں پر آنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ بعد ازاں جو نئی تاریخیں مقرر ہوں گی۔ ان کے متعلق شائع کروا دیا جائے گا۔ فی الحال تاریخیں مقرر نہیں کی گئی ہیں۔

(منتری آریہ سماج ڈسکہ)

آریہ سماج نے نقش باطل کو حرف غلط کی طرح

مٹا دیا

اور سرزمین پنجاب میں آریہ سنسکرتی کا پرچم گاڑ دیا

اس زبردست مہم کو سر کرنے کے لئے

آریہ شہیدوں

اور آریہ سماج کے شیدائیوں نے کس طرح مسلسل قربانیوں کا بازار گرم رکھا۔ ان تمام حالات سے واقف رہنے کے لئے سیچتر "سبھا اتہاس" کا سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک

ادھیکش۔ ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

اتھرو وید بھاشیہ

(از شری پت نند لال جی آریہ گورودت بھون لاہور!)

شری پنڈت بدھ دیو جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے اتھروید کا بھاشیہ کر رہے ہیں پستک روپ میں تو یہ کبھی چھپے گا۔ اس وقت سبھا کے پتر "آریہ" اور "آریہ مسافر" میں چھپ رہا ہے۔ اس وقت تک دو چار منتروں کا بھاشیہ ہوا ہے۔ اس کو دیکھ کر مجھے اس میں کچھ ترٹیاں نظر آئی ہیں۔ اس لئے میں اس پر کچھ نویدن کرنا چاہتا ہوں۔

اول اس وید بھاشیہ کا جب کچھ پریاپت بھاگ تیار ہو کر چھپ جائے گا۔ تو یہ آریہ ودوانوں کے پاس سمتی کے لئے بھیجا جائے گا۔ پھر ان سمتیوں پر وچار ہوگا۔ اس کے بعد جو نشچے ہوگا۔ وہ سبھا کی انترنگ سبھا کی سویکرتی ہونے کے پشچات پرکاشت کیا جائے گا۔ اس لئے یہ موجودہ بھاشیہ سمتی کے لئے چھپ رہا ہے۔ اس لئے وید انویائی ہونے سے مجھے بھی اس پر اپنے وچار دینے کا ساہس ہوا ہے۔ میں بیشک ودوان نہیں ہوں۔ لیکن میں یہ نہیں مانتا۔ کہ کیول سنسکرت بھاشا کا جاننے والا ہی ودوان ہوتا ہے۔ اور اگر وہ سنسکرت کے ساتھ دوسری بھاشاؤں کا گیان بھی رکھتا ہو اور دوسرے وگیان کو بھی جانتا ہو۔ وہ ودوان نہیں ہو سکتا۔ میری سمتی میں جب کہ وید سب ست ودیاؤں کا بھنڈار ہے۔ تو ہر پرکار کے ودوان یا اس ودیا کے گیانی سے سمتی لینی چاہیئے۔ کیا ڈاکٹر۔ انجنیئر۔ وید۔ کیمسٹ۔ سائنسدان آدی سبھی ودوانوں کی سمتی لینی چاہیئے۔ ورنہ وید کا بھاشیہ نامکمل ہوگا۔

دوسرے جن باتوں کی طرف میں اس لیکھ میں دھیان دلانا چاہتا ہوں۔ وہ اس وید بھاشیہ کے بھاشیہ پر نہیں ہیں۔ پنڈت بدھ دیو جی بڑے ودوان ہیں۔ اُن کی وچار ترنگ بھی اونچی ہے وہ اتم بھاشیہ کریں گے۔ اگر اس بھاشیہ پر کسی نے کچھ کہنا ہوگا۔ تو وہ شبد ارتھ گیانی لوگ اپنے وچار دیں گے ہی۔ میں تو اس بھاشیہ کرنے کی سادھارن باتوں کی طرف دھیان دلانا چاہتا ہوں۔ جن کی وجہ سے یہ بھاشیہ اپتی جنک ہو سکتا ہے۔

تیسرے یہ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ دوسرے آریہ بھائی بھی وید منتروں پر منن کیا کریں۔ اور اس بھاشیہ کو بھی خوب وچار سے پڑھیں۔ اور اگر کسی بھائی کے وچار میں کوئی بات آوے وہ پرگٹ کریں۔ تاکہ بھاشیہ کار کے دھیان میں آ جائے۔ اور یہ بھی اگر کوئی بات آریہ سماج کے سدھانت کے وِرودھ بھاشیہ میں نظر آ جائے تو وہ جیسے کہ بھاشیہ اخبار میں چھپ رہا ہے ویسے ہی اس کا پرتی کار بھی چھپ جائے اور کسی مخالف مذہب والے کو اعتراض کرنے کا موقعہ نہ رہے۔

اتھروید کے بھاشیہ کے پرارمبھ میں مندرجہ ذیل ابتدائی کلمات کے طور پر لکھا گیا ہے۔ "کہ اس پرتھوی پر بھارت ورش نام کا پنیہ ستھل ہے۔ اس میں پوروجنم کے ہزاروں اتم کرم کرنے سے جنم پراپت ہوتا ہے۔ اس میں پنجاب نام کی ویر بھومی ہے۔ جس کی لاہور راجدھانی ہے وہاں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب قائم ہے جس کے پردھان شری آچاریہ رام دیو جی بھلہ گوتر اوتپن ہیں۔ اُن کی آگیا انوسار مودگل گوتر اوتپن پنڈت بدھ دیو جی وید کا بھاشیہ کرتے ہیں" اتیادی۔

اس پر مجھے یہ نویدن کرنا ہے۔ کہ ان ابتدائی کلمات کی ضرورت نہیں۔ اگر کبھی ضرورت ہوئی بھی تو وید بھاشیہ سے پرتھک سبھا کی اور سے کوئی نوٹ پرکاشت ہو سکتا ہے۔ دوسرے وید ایک سارودیشک اور سارو بھومک گیان ہے۔ اس کا کسی دیش وشیش یا جاتی وشیش سے سمبندھ نہیں ہے۔ اس لئے وید بھاشیہ میں خصوصیت سے بھارت ورش یا پنجاب دیش کے لانے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی ناموں کے لانے کی ضرورت ہے۔ پراچین شاستروں میں تو ہم سمپادک کا نام تک نہیں دیکھتے ہیں چہ جائیکہ وہاں کسی دیش آدی کا ذکر ہو۔ پھر کسی دوسرے گرنتھ میں یہ باتیں ہوں۔ کنتو وید بھاشیہ میں کسی دیش وشیش کی دوسرے دیش کی اپیکشا وشیش پرشنسا کرنا اچت نہیں ہے۔ پھر پرشنسا بھی جہاں ایک طرف ایک پرکار کا مذاق ہے۔ کہ اتم کرموں سے اس دیش میں جنم ملتا ہے۔ کیونکہ ورتمان میں بھارت جیسے غلام دیش میں جنم پانا پنیہ کرموں کا پھل نہیں۔ یہ تو مند کرموں کا پھل ہے۔ وہاں یہ سدھانت ورودھ بھی ہے۔ کہ اتم کرم کرنے والوں کا جنم دوسرے دیشوں کی اپیکشا پرتھوی کے اس دیش میں ہوتا ہے۔ دوسرے دیشوں کی نسبت بھارت ورش ہی پوتر دیش ہے۔ یدی آتم شلاگھا یا دیش بھگتی بھاؤ سے پریرت ہو کر ایسے وچار پرگٹ کرنے بھی ہوں۔ تو وید بھاشیہ اس کا انوکول استھان نہیں ہے۔ اور اس پر آپتی ہے یہی بات پنجاب اور سبھا کے سمبندھ میں سمجھ لی جائے۔

اس پرارمبھک وچن میں ایک اور وچتر بات ہے۔ شری آچاریہ رام دیو جی کے ساتھ جو وشیشن لگائے گئے ہیں۔ وہ تو یتھارتھ ہیں۔ لیکن بھلہ گوتر اوتپن یہ وشیشن سرد تھا انوچت ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی یدی پرچلت جات پات کو گوتر سمجھتے ہیں تو سمجھیں اُن کی مرضی۔ لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے پرکاشت ہونے والے گرنتھ میں وہ نہیں لکھ سکتے۔ سبھا اور ورتمان جات پات کو گوتر نہیں مانتی۔ اور آریہ سماج میں تو جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ ایک پنڈت بدھ دیو ہی ہیں جو ایسا مانتے ہیں۔ اور کوئی ودوان نہیں مانتا۔ پھر آچاریہ رام دیو جی جیسے مہان ویکتی کے ساتھ جو خود بھلہ آدی جاتوں کے سخت برخلاف ہیں۔ اس سے بڑھ کر ان کی آگیا ہے۔ کہ "یدی میں آریہ سماج کا ڈکٹیٹر ہو جاؤں۔ تو پہلا کام یہ کروں۔ کہ آریہ سماج کے ایسے ممبروں کو جو جات پات کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔ کان سے پکڑ کر آریہ سماج سے باہر کر دوں"۔ اس اوستھا میں آچاریہ جی کے ساتھ بھلہ گوتر اوتپن یا اپنے نام کے ساتھ مودگل گوتر اوتپن شبد لگانا اور وہ بھی وید بھاشیہ کے متعلق میں کتنی حیران کن بات ہے۔ اور بھاشیہ کے گورو کو کتنا گھٹانے والی ہے۔ بھاشیہ کرتا کی شیلی ایسی پرتیت ہوتی ہے۔ کہ یہ بھاشیہ کیول آریہ سماجیوں کے لئے ہے۔ اور وہ بھی محدود سے چند کے لئے جو ایسی ہی وچار رکھتے ہیں۔ وید بھاشیہ کا سوروپ سارو جنک ہونا چاہیئے۔ اس کی شیلی اس کا ایک ایک شبد ایک ایک نقطہ سارو جنک سارو بھومک بھاؤں کو پرگٹ کرنے والا ہو۔ پڑھنے والے دیش وشیش جاتی وشیش سماج وشیش کے بھاؤں سے اونچا اٹھا ہوا ہو۔ کیونکہ وید منشیہ کرت نہیں ہیں۔ یہ ایشور کرت ہیں

اب میں اصل وید بھاشیہ کی اور آتا ہوں:-

(۱) پرتھم منتر کے پچھلے بھاگ کے دو انویہ دیئے گئے ہیں۔ کنتو دوسرے [illegible] 3-1-3 میں مول منتر کا [illegible] (آدیہ) شبد نہیں ہے۔ اور اس منتر کے ہندی انواد میں بھی [illegible] 3-1-3 شبد کا ارتھ نہیں دیا گیا۔ وید بھاشیہ میں ایک بھی شبد اکھشر یا ماترا چھوڑی نہیں جا سکتی۔

(۲) پرتھم منتر میں [illegible] (بلا) شبد ہے۔ کنتو ہندی بھاشا میں [illegible] (بلم) ہے۔ وید کے شبد بدلے نہیں جا سکتے۔ وہی رہنے چاہئیں جیسے ایشور پردت ہیں۔

(۳) دوسرے منتر کے ہندی بھاشیہ میں [illegible] (شبد نہیں ہے۔ جو ہونا چاہیئے۔

(۴) تیسرے منتر میں جو پد بھید [illegible] کے پشچات [illegible] شبد فالتو لگا [illegible] ہے۔ مول منتر میں یہ نہیں ہے۔ اس طرح [illegible] [illegible] دوسری بار دیا [illegible] مول منتر میں ایک ہی وار ہے۔ اس میں [illegible] اور [illegible] یہ دو فالتو داخل کئے گئے ہیں۔ [illegible] نہیں ہیں۔

(۵) منتروں پر رشی دیوتا اور چھند نہیں لکھے گئے ہیں۔ جو ہونے چاہئیں۔

(۶) پرکاشن شیلی میں بھی بھید ہے۔ جیسے [illegible] کے [illegible] کے پوروپہ شیر شک نہیں ہے [illegible] منتروں میں ہے۔ اسی طرح کی اور بھی [illegible] پرکاشن میں شیلی ایک سمان ہونی چاہیئے۔

وید بھاشیہ میں جن ارتھوں کا پرکاش [illegible] گیا ہے۔ اس پر تو آریہ ودوان وچار کریں گے [illegible] اور ہم بھی یدی اوسر ملا۔ تو پرگٹ کریں گے [illegible] سمہ مندرجہ بالا باتوں کی اور دھیان دلانا [illegible] کیونکہ وید بھاشیہ میں ایسی اپیکشا نہیں ہو[نی] چاہیئے۔

کیمبل پور کے سماچار:-

$\frac{11}{36}$ ۱۲ کو بالمیکی کھوکر رام کی سپتری [illegible] کا بواہ سنسکار گوردیال جی کے سپتر [illegible] کے ساتھ پنڈت نیشور دیو جی ودیا ندھی [illegible] ویدک ریتی سے کرایا۔ جو بڑی دھوم دھام [illegible] تمام بالمیکی برادری نے اکٹھے ہو کر بواہ [illegible] بالمیکیوں نے بڑی شردھا دکھلائی [illegible] آریہ سماج کے بڑے نگر گذار ہوئے [illegible] صاحبان خوب آنند سے بھجن کیرتن کئی [illegible] کرتے رہے۔

$\frac{11}{36}$ ۔۳ کو لالہ دیوی دتا شاہ جی [illegible] کی سپتری کوشلیا دیوی کا بواہ سنسکار [illegible] جی نیلڈی گیپ لوا سی کے سپتر کدار ناتھ [illegible] ویدک ریتی سے ہوا۔ اس موقعہ پر استری [illegible] کی سنکھیا بھاری تھی۔ پنڈت نیشور دیو [illegible] ندھی نے منتروں کی ویاکھیا کی۔ اس موقع پر [illegible] یکتیوں نے کافی دان بھی کیا۔

آریہ سماج کیمبل پور کا سالانہ جلسہ [illegible] ۱۷ دسمبر ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔ اور استری [illegible] کا جلسہ ۱۸ دسمبر کو۔ جس میں مہر [illegible] سمیلت ہوگی۔

باہر کی سماجوں کو منتری جی نے [illegible] امید کہ جلسہ میں باہر سے صاحبان کافی [illegible] تشریف لا دیں گے۔ جلسہ میں ایک آریہ [illegible] بھی ہوگی۔ تمام صاحبان پرچار کے [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے اور اُن کا پربندھ

نام سماج	تاریخہائے جلسہ	پربندھ
آریہ سماج ڈسکہ	۱۱ تا ۱۳ دسمبر ۱۹۳۶ء	پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت دلیپتی جی شاستری مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر لاہور مہاشہ فقیر چند جی و مہاشہ بھگت رام جی بھجن اپدیشک۔ (جلسہ ملتوی ہوگیا)
آریہ سماج کیمبل پور	۱۵ تا ۱۷ دسمبر	سوامی دھیرانند جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت منگل دت جی۔ لالہ چرنجیت لال جی مہاشہ پرتاپ سنگھ جی۔ مہاشہ کیسر چند جی۔
" لوٹنی دیوی	۱۸ تا ۲۰ دسمبر	پنڈت رام سروپ جی۔ پنڈت رام سروپ جی یا دواشتری۔ مہاشہ گلشن لال جی۔
" لشناہ	۱۸ تا ۲۰ دسمبر	پنڈت دلیپتی جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی سوامی دھیرانند جی مہاراج۔ مہاشہ گیان چند جی مہاشہ ہر چند جی۔
" نورمحل	۲۰ تا ۲۲ دسمبر	پنڈت ہردیالو جی۔ پنڈت ہر پال جی ماسٹر ستیہ پال جی۔ مہاشہ دیش راج جی۔ مہاشہ امر سنگھ جی۔

پنجاب آریہ ویر سمیلن سیالکوٹ میں کیا کچھ ہوگا

دلچسپ پروگرام

سب آریہ بھائیوں کو معلوم ہے۔ کہ آریہ یووک سماج سیالکوٹ نے ۲۴ سے ۲۷ دسمبر تک سیالکوٹ میں پنجاب پرانت کے آریہ یووکوں کے اندر جاگرتی پیدا کرنے کے لئے آریہ ویر سمیلن کا جس میں آریہ کمار سبھا۔ یووک سبھا تتھا آریہ ویر بھاری تعداد میں اکٹھے ہونگے پنجاب آریہ یووک سنگ کی ایک میٹنگ بھی ہوگی۔ جس میں پرانت کے آریہ نوجوانوں کو سنگٹھن میں لانے کے سادھنوں پر وچار ہوگا۔ آریہ ویروں کو آریہ جاتی کی رکھشا تتھا شاریرک رکھشا کے لئے تیار کرنے کے سادھنوں پر وچار کیا جائیگا اس موقع پر منں پرکار کے پروگرام پر عمل کیا جائیگا۔ نشچے کیا گیا ہے۔

(۱) ویایام پردرشنی یا ٹورنامنٹ جس میں ہاکی کشتی۔ کبڈی۔ گتکا کے میچ ہونگے۔ آریہ سکولوں اور ویر دل کی ٹیمیں اس میں حصہ لیں گی ہاکی ۳ روپے۔ رسہ کشی ۲ روپے گتکا کھلاڑی کبڈی دو دو روپے فی ٹیم رکھی ہے جیتنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے یووک سماجوں کے سبھاسدوں آریہ سکولوں کے ودیارتھیوں کو اپنی اپنی ٹیمیں بناکر بہت جلد اطلاع دینی چاہیئے۔

(۲) صحت کا مقابلہ۔ آریہ یووکوں کی صحت کا مقابلہ لائق تجربہ کار ڈاکٹر کے ذریعہ کرایا جائے گا۔ اول دوم رہنے والوں کو انعام ملیں گے۔

(۳) ستیارتھ پرکاش پر لیکچر۔ ستیارتھ پرکاش کے آدھار پر اتم لیکچروں کا مقابلہ ہوگا۔

(۴) آریہ یووکوں میں ویاکھیان شکتی بڑھانے کے لئے ویاکھیانوں کا مقابلہ رکھا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل مضامین میں سے ایک مضمون (۱) آریہ جاتی وسنگرتی کی رکھشا کے لئے آریہ ویروں کی آوشکتا ہے۔ (۲) جاتی انتی۔ ڈسپلین (ضبط) پر تقریر۔ (۳) جوان ہو یا بوڑھا شاریرک اوستھا کے لئے برہم چریہ اور ویایام بہت ضروری ہے۔

(۵) آریہ ویر دل ٹریننگ کیمپ بھی ہوگا۔ تاکہ آریہ ویروں کو سیوا تتھا رکھشا کے لئے ادھک یوگیہ بنایا جائے۔

اس کے علاوہ وردی اور ڈسپلین کا خاص مقابلہ ہوگا۔ جس میں آریہ ویر یووک حصہ لیں گے۔ جو اتم رہے گا۔ اسے تمغہ اور انعامات دیئے جائیں گے۔

(۶) آریہ یووکوں کو ساہس مردانگی کے کام پر اُتساہت کرنے کے لئے نشچے کیا گیا ہے کہ جس نوجوان نے سال بھر میں کوئی مردانگی کا کام کرتے ہوئے کسی کی جان بچائی ہوگی۔ اسے تمغہ دیا جائے گا۔

اس سب پروگرام کے علاوہ آریہ ویر جھنڈا کی رسم بھی بڑی شاندار ہوگی۔

بڑے بڑے مہانو بھاؤں سے پرارتھنا کی گئی ہے کہ اس اتسو میں شامل ہوکر نوجوانوں کو اتساہت کریں۔

(منتری لال جی۔ اے پنجاب آریہ یووک سنگ گورودت بھون لاہور)

۱۱ سالہ ہندو لڑکے کو اغوا کرلیا

دو پٹھانوں کی گرفتاری لڑکے کا دلدوز بیان

جبلپور ۲- دسمبر۔ ایک گیارہ سالہ ہندو لڑکے کو جبلپور سے اغوا کرنے کی کوشش میں دو پٹھان سراغ ملنے پر ریلوے اسٹیشن اٹارسی سے پکڑے گئے دونوں ملزم لڑکے کو لے کر روانہ ہو چکے تھے۔ اب انہیں جبلپور لایا گیا ہے یہاں ان کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے لڑکے نے پولیس کو بیان دیا۔ کہ حادثہ کے دن میں ریلوے پل پر کھیل میں مصروف تھا۔ کہ مجھے ملزموں نے بہکایا۔ اور کہا۔ کہ بمبئی میں نہایت خوبصورت باغات عظیم الشان عمارات ہیں۔ اسی طرح کلکتہ میں اور ہندوستان کے متمول ترین شہروں میں۔ مجھ سے کہا۔ اگر تم ہمارے ساتھ چلو۔ تو ہم تم کو یہ سب شہر دکھادیں گے۔ چنانچہ ہم ایکسپریس میں بلا ٹکٹ سوار ہوگئے۔ راستہ میں اتار دیئے گئے۔ جہاں میری چوٹی کاٹ دی گئی۔ دوسرے دن ہم اٹارسی پہنچے میری زندگی تلخ معلوم ہونے لگی۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ یہ سب دھوکا تھا۔ چنانچہ میں نے قلیوں کو تمام ماجرا سنایا۔

(رجسٹرڈ)

چمپارسائن

بل۔ ویریہ۔ خون وغیرہ بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ بدہضمی۔ پتھری۔ جریان۔ سرعت کا ستیاناش کرتی ہے۔ واجی کرن یعنے طاقت ور ادویات کی سرتاج ہے۔ ہر مرد کو سردیوں میں استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت آٹھ روپے سیر۔ سوا روپے کی ایک پاؤ

سوم راج (رجسٹرڈ)

مرض لیکوریا یعنے جریان الرحم کا شرطیہ اور واحد علاج ہے۔ سپاری پاک اس کے سامنے ہیچ ہے۔

قیمت ۱۰ خوراک ۱ روپیہ

چمپا فارمیسی (رجسٹرڈ) گارڈن کالج روڈ۔ راول پنڈی۔

مُفت! مُفت!

آج کل نوجوانوں کی گرتی ہوئی حالت کو دیکھ کر ہماری فارمیسی نے طاقت مردی کی مشہور ومعروف دوائی چند دن کے لئے مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ یہ دوا زائل شدہ جوانی کو دوبارہ واپس لانے سرعت۔ جریان کی بیخکنی کرنے اور تین دن کے اندر بے پناہ طاقت مردی پیدا کرنے میں جادو کا اثر رکھتی ہے۔ ضرورتمند اصحاب صرف محصول ڈاک کے لئے ٹکٹ ۱ھ بھیجکر راز جوانی فارمیسی کرشن نگر لاہور سے طلب کریں۔

سُکھ سنچارک کمپنی متھرا کی ادویات

سدھا سندھو

کف۔ کھانسی ہیضہ۔ دمہ۔ شول سنگرہنی۔ اتیسار وغیرہ کی خوش ذائقہ وخوشبودار قیمت ۸

دردر گنج کیسری

داد کی سب سے اچھی دوا قیمت ۱ھ

بال سدھا

دُبلے اور کمزور بچوں کو طاقت بنانے والی ۱۲

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہے

ہم ہندو ہیں اور ہندو ہی رہیں گے

مہاشہ بھائیوں کا پُرجوش اعلان

مہاشہ بھائیوں کی شدھی کی جوبلی

[مہا] شدھی سبھا پنجاب کی طرف سے جولائی ۱۹۳۶ء [سے یہ طے کیا گیا] ہے کہ پنجاب کے مہاشہ بھائیوں کی شدھی کو [ساری] پنجاب بھر میں جلسوں کے روپ میں بڑی [دھوم] و شوکت سے منائی جا رہی ہے۔ چالیس کانفرنسیں [مختلف] مقامات پر پچھلے دنوں میں ہو چکی ہیں اب [تیسرا] دورہ ۱۵ سے شروع ہے۔ اس دورہ میں [پچیس] جلسوں کا پروگرام ہے۔ یہ جلسے ضلع [گورداس]پور و سیالکوٹ اور ریاست جموں میں ہونگے [مو]ضع چھنی ٹیکا موضع گرالا لائیاں موضع [گ]وندوال ضلع گورداسپور موضع ننگل متصل [ن]اروال قصبہ ضلع شکرگڑھ بھانسنگھ میں زیرِ صدارت [ب]ابو رام رتن جی وکیل اور لالہ جمیعت رائے جی [پلیڈ]ر سیالکوٹ۔ لالہ شیر دیال جی ساہو کار بڑی [ز]بردست کانفرنسیں ہوئیں۔ جن میں حسب ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر اتفاق رائے سے پاس ہوئے:-

ریزولیوشن

یہ جلسہ شریمان سیٹھ جگل کشور برلا جی کے اس بیس ہزار روپیہ کے دان پر آتی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ جو انہوں نے سکھی دھرم کے ذریعے ہری جنوں کے اُدھار کے لئے پنجاب میں دیا ہے۔ کیونکہ سیٹھ جی کے اس روپیہ سے ہمارے ہری جن بھائیوں کو لالچ وغیرہ سے اس پوتر سناتن ویدک دھرم سے بے مکھ کر کے سکھ دھرم میں لایا جائے گا۔

اور دیہات میں یہ بھی ہری جنوں میں پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ کہ ہندو مہا سبھا کے پردھان اور ہندوؤں کے مہان داتی برلا جی نے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ ہری جنوں کو سکھ دھرم قبول کر لینا چاہیئے۔

(۲) یہ کانفرنس فیصلہ کرتی ہے کہ تمام برہمن قوم ابھی اپنے باپ دادا کے پرانے ویدک دھرم میں ہی رہ کر آریہ سماج زوادہ رکھے گئے پروگرام میں سمجھتی ہے۔ جو ہندو لیڈر ہمیں اس دھرم کے علاوہ سکھ دھرم قبول کرنے کے لئے کوئی ہدایت کرتا ہے۔ وہ ہماری ہی نہیں بلکہ اپنے پوتر ہندو دھرم کی ہتک کرتا ہے۔

(۳) یہ جلسہ تمام مہاشہ بھائیوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کی ذیل میں مہاشہ ویردل قائم کریں۔ جو کہ آنے والی شدھی کی مہان جوبلی میں جو مارچ ۱۹۳۷ء کے اخیر میں دینا نگر میں سینے کی شکل میں ہوگی۔ سیوا کا کام کریں۔

(۳) یہ جلسہ بڑے زور سے اُن جاتی کے مشکیداروں کو جو درجہ مساوات کے طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر ہمیں اپنے پرانے ہندو دھرم سے گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم سب جنم سے ہندو ہیں۔ اور اسی دھرم میں رہ کر اپنی شان کو برقرار رکھیں گے ہم کسی بھی لالچ یا ڈر سے اس پیارے دھرم کو تیاگنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

(۴) یہ جلسہ نسچہ کرتا ہے۔ کہ ہم سب اپنے ووٹ اس ہندو امیدوار کو دیں گے۔ جو اسمبلی میں جا کر ہماری تعلیمی۔ مجلسی۔ اقتصادی و سیاسی حالت سدھارنے کا نسچہ دلائے گا۔

(۵) یہ جلسہ تمام مہاشہ بھائیوں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ دیہات میں جہاں بھی ہمارے آٹھ دس گھر ہیں۔ وہاں پر اپنا سماج مندر بنوائیں۔

(۶) یہ جلسہ سٹر ہیرالال گاندھی کو بدھائی دیتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی بھاری غلطی کو محسوس کیا۔ اور آریہ سماج بمبئی میں شدھ ہو کر پھر اپنے پرانے ہندو دھرم میں پرویش کر لیا ہے

(۷) یہ جلسہ ضلع سیالکوٹ اور پنجاب کے تمام آریہ ہندو دانی ویروں سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وے شدھی کی پچیس سالہ جوبلی منانے کے لئے پنڈت رام بھجدت بھون کی تعمیر کے لئے دھن اور جن سے مہاشہ قومی سدھار سبھا پنجاب آدانگھا دینانگر کی پوری پوری سہایتا کریں۔

(۸) یہ جلسہ مہاراج ٹراونکور کو ودھائی دیتا ہے کہ جو انہوں نے مہاراج جموں کشمیر کی طرح اپنی ریاست کے تمام مندر اور کنوئیں ہری جنوں کے واسطے کھول کر ان کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اور ہندوستان کے باقی تمام ہندو راجوں مہاراجوں سے بھی درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ بھی اسی پرکار سے ہری جنوں کے لئے مندروں اور کنوؤں وغیرہ کی کھلی اجازت دے کر ہندو دھرم کی رکھشا کریں۔

سونے والوں سے

کب تک ہم سے عدو برسرِ پیکار رہیں
اور ہم مست رہیں خواب میں سرشار رہیں۔
ہونے والے ہیں جدا ہم سے کروڑوں بھائی
اب تو جاگیں بھی اُٹھیں اور خبردار رہیں۔
ہوش میں آئیں کہ ہے قافلہ لٹنے والا
سونے والوں سے یہ کہہ دو ذرا بیدار رہیں

(یوگ دھیان - یاس۔)

آریہ سماج کراچی کی خبریں

(۱) بدھوار تاریخ $\frac{11}{36}$ ۲۵ کو آریہ سماج مندر میں "ورن ویوستھا" کے مضمون پر بحث ہوئی جس میں نوجوانوں نے خاص طور پر حصہ لیا۔ اور یہ مباحثہ اتنا دلچسپ بن گیا۔ کہ آئندہ بدھوار کے لئے پھر یہی مضمون دوبارہ رکھا گیا۔

(۲) دیتوار تاریخ $\frac{11}{36}$ ۲۶ کی رات کو ½۸ بجے فانی(؟) ہال" میں کراچی شہر کی تمام آریہ سماجوں کی طرف سے ایک مشترکہ ماتمی جلسہ سیٹھ آسومل خان چند جی شاہ پور جاکر والے کے کسی سفاک کے ہاتھوں قتل ہو جانے کے بارہ میں منعقد ہوا۔ جس میں سیٹھ روپ لال شنکر داس پریذیڈنٹ تھے۔ سیٹھ روپ لال جی۔ پرنسپل رام سہائے جی۔ سوامی گووندانند جی مسٹر آر۔ کے سدھوا۔ مہاشہ دیوی داس جی۔ مہاشہ ٹھاکر رام جی اُپ منتری آریہ سماج کراچی و دیگر صاحبان نے سیٹھ آسومل جی کی زندگی اور خوبیوں پر لیکچر دے کر اُن کی یادگار پر اپنی عقیدت کے پھول چڑھائے۔ اتفاق رائے سے حسب ذیل ریزولیوشن ہوا:-

یہ کراچی شہر کی تمام آریہ سماجوں کی یہ میٹنگ سیٹھ آسومل خان چند جی شاہ پور والے کے اپنے گاؤں کے چند شرارتی آدمیوں کے ہاتھوں قتل ہو جانے پر اس افسوسناک اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ سیٹھ جی موصوف بہت بڑے فیاض اور کٹر آریہ سماجی دانی پرش تھے۔ یہ میٹنگ سرکار عالیہ سے درخواست کرتی ہے۔ کہ اصلی مجرم کا پتہ لگائیں۔ اور گورنمنٹ کا اس بارہ میں جلد قدم اٹھانے پر شکریہ ادا کرتی ہے۔

(۳) مہاشہ ادجی بھائی آریہ سبھا سدنے سیٹھ تین سنسکار کے موقعہ پر مبلغ پانچ روپے آریہ سماج کراچی کو دان دیئے

(۴) مہاشہ موہن لال جی دلال نے کرن بیدھ سنسکار اور پنیوں سنسکار کے موقعہ پر آریہ سماج کی مختلف سنستھاؤں کو پانچ روپے دان دیئے

(سٹھل رام گاڈیہ اُپ منتری آریہ سماج)

دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے نئے آچاریہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے ۔ ار نومبر کے اجلاس میں شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی سمادک 'آریہ' کو دیانند اپدیشک ودیالیہ کا آچاریہ مقرر کیا چنانچہ ۲۴ر نومبر ۱۹۳۶ء کو انہوں نے اس عہدہ کا چارج لے لیا۔ اس اوسر پر ودیالیہ کے بھون میں ایک سبھا کی گئی جس کے پردھان شری آچاریہ رام دیو جی تھے۔ ودیالیہ کے ادھشٹاتا شری پنڈت گیان چند جی آریہ سیوک نے سبھا کے اس فیصلہ کی گھوشنا کی۔ اور بتایا۔ کہ پنڈت جی جیسی یوگیہ ویکتی ودیالیہ کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

بعد ازاں شریمان پردھان جی نے ودیالیہ کے ودیارتھیوں کو اپدیش دیا۔ اور انہیں سبھا برہمن بننے کی تلقین کی۔ اور فرمایا۔ کہ شری پنڈت پریہ ورت م

م جی آج سے آپ کے آچاریہ ہیں۔ جہاں تک [ممکن ہوگا] ودیالیہ کو اُنت کرنے کی [کوشش] کریں گے۔ یہ آپ کے ودیالیہ کی روایات کو [قائم] رکھیں گے۔ اور حتی الامکان ان روایات کو [جو] سوتنترانند جی نے قائم کی تھیں۔ رکھیں گے۔ جو کہ آپ کے پہلے آچاریہ شری ... بعد ازاں شری پنڈت پریہ ورت جی ... کہ سبھا نے جو بوجھ میرے کندھوں پر ڈالا ہے ... اپنے آپ کو اس یوگیہ نہیں سمجھتا۔ لیکن سبھا نے ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تبدیلیٔ مذہب سے شانتی نہیں مل سکتی۔ ہر شخص کو اپنے دھرم میں رہ کر نیک بننا چاہیئے (مہاتما گاندھی)

مولانا محمد علی نے غلط کہا تھا۔ کہ پاجی مسلمان بھی اعلیٰ ترین ہندو سے بہتر ہے (سرحدی گاندھی)

مہاتما گاندھی۔ خان عبدالغفار خاں مسٹر اینڈریوز میں تبادلۂ خیالات

(از شری یت مہادیو ڈیسائی پرائیویٹ سکریٹری مہاتما گاندھی)

مشنریوں کا قابلِ اعتراض رویّہ

دین بندھو اینڈریوز نیوزی لینڈ، فجی اور آسٹریلیا کا لمبا سفر کرنے کے بعد لوٹے ہیں۔ وہاں انہوں نے ہندوستان کی حالت کے بارے میں اور متعدد مشنری سوسائیٹوں کے متعلق کئی لوگوں سے تبادلۂ خیالات کیا تھا۔ جب سے وہ ہندوستان آئے ہیں۔ وہ متعدد مشنری سوسائیٹوں سے برابر خط وکتابت کر رہے ہیں اور گاندھی سے وہ جاننا چاہتے تھے کہ مشنریوں کے موجودہ رویہ سے ان پر کیا اثر پڑا ہے گاندھی جی نے کہا۔ کہ ان کا برتاؤ اتنا ہی برا ہے۔ جتنا کہ اس میدان میں کام کرنے والی دوسری سوسائیٹوں کا ہے۔ برخلاف اس کے ان کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ دکھ کی بات تو یہ ہے کہ وہ پاگلوں کی طرح ہریجنوں کی کمزوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر وہ کہیں۔ کہ ہندو دھرم تو شیطانیت سے پُر ہے۔ تم ہمارے مذہب میں آ جاؤ۔ تو میں ان کا نقطۂ نگاہ سمجھ سکتا ہوں۔ لیکن وہ ہریجنوں کو دنیوی سکھوں کا لالچ دیتے ہیں۔ اور ایسے ایسے وعدے کرتے ہیں جنہیں وہ کبھی پورا نہیں کر سکتے۔

عیسائی وفد کی ملاقات

بنگلور میں ایک بار عیسائی مشنریوں کے ایک وفد نے میرے ساتھ ملاقات کی۔ اور اپنے چند ریزولیوشن پڑھ کر سنائے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ یہ کوئی سودا کی چیزیں نہیں۔ آپ کو یہ صاف طور پر کہہ دینا چاہیئے۔ کہ چھوت چھات کا مسئلہ سورن ہندوؤں اور اچھوتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اسے باہمی طے کر سکتے ہیں۔ ایک طرف تو آپ یہ بتاتے ہیں۔ کہ اچھوتوں میں روحانی بھوک جاگ اٹھی ہے اور دوسری طرف آپ ان کی خامیوں کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے کیا معنے؟ بیچارے ہریجن تو بھلا برا ذرا بھی نہیں سمجھ سکتے۔ ایشور کا ہونا یا نہ ہونا ان کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ ایک بات کرکے تمام ہریجنوں کو اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کرے اس کے تو کوئی معنے ہی نہیں ہیں کیا وہ پتھر ہیں۔ جنہیں کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لاکر رکھا جاسکے؟ اگر عیسائی مشن اسی طرح مسلمان اور دیگر لوگ یہاں یہ کھیل کھیلنا چاہیں۔ تو انہیں اپنی تعداد بڑھانے کا خیال قطعی نہیں رکھنا چاہیئے۔ جب کہ ہندو دھرم میں سدھار کا ایک عظیم انقلاب برپا ہے

سوال وجواب

مہاتما گاندھی اور پادری اینڈریوز کے درمیان بات چیت سوال وجواب کی صورت میں یہاں درج کی جاتی ہے۔

اینڈریوز:۔ فرض کیجیئے ایک شخص اچھی طرح سوچ سمجھ کر اور دعا کے بعد آ کر کہے۔ کہ عیسائی مذہب میں داخل ہونے کے بغیر کبھی روحانی شانتی اور مکتی نہیں مل سکتی۔ تب آپ اسے کیا کہیں گے؟

گاندھی:۔ اگر کوئی غیر عیسائی (فرض کیجئے ہندی عیسائی) سے آکر یہ کہے۔ تو اسے کہنا چاہیئے۔ کہ تبدیلیٔ مذہب میں بھلائی ڈھونڈنے کی بجائے وہ نیک ہندو ہی بنے۔

اینڈریوز:۔ مجھے اس سے کامل اتفاق نہیں یہ خیال تو میں بہت عرصہ سے چھوڑ چکا ہوں کہ عیسائیت کو چھوڑ کر کہیں موکش ہے ہی نہیں۔ لیکن فرض کیجیئے۔ اگر آکسفورڈ گروپ والے لوگ آپ کے لڑکے کی زندگی میں انقلاب لاویں اور وہ عیسائی بننا چاہے۔ تو آپ کیا کریں گے؟

گاندھی:۔ میں تو یہ کہوں گا کہ آکسفورڈ گروپ والے جتنوں کی چاہیں۔ زندگی بدل سکتے ہیں لیکن ان کے دھرم کو نہیں۔ ایسے لوگوں کے اپنے دھرم میں جو بھلائیاں ہوں۔ ان کی طرف آکسفورڈ گروپ والے ان کی توجہ مبذول کرائیں۔ اور انہیں اپدیش دیں۔ کہ وہ ان اصولوں پر عمل کرکے اپنی حالت کو بہتر بنائیں۔ خود میرے پاس ایک برہمن نوجوان آیا۔ اور کہنے لگا کہ اینڈریوز صاحب کی کتاب پڑھ کر میرے دل میں عیسائی بننے کی خواہش پیدا ہوگئی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ کیا ہمارے بزرگوں کا دھرم جھوٹا ہے؟

اس نے کہا۔ نہیں۔ تب میں نے پوچھا کہ بائیبل کو دنیا کی ایک بہت بڑی کتاب اور عیسےٰ کو ایک جابر سمجھتے ہیں تمہیں کوئی مشکل نظر آتی ہے؟ میں نے اسے یہ بھی بتایا۔ کہ:۔ اس کتاب کو سمجھا ہی نہیں۔ کیونکہ پادری صاحب تو کبھی یہ نہیں کہتے۔ کہ بائیبل پڑھو۔ اور عیسائی بن جاؤ۔

ہاں سورگیہ مولانا محمد علی کی طرح اگر آپ کا بھی یہی خیال ہو۔ کہ اسلام کو ماننے والا مسلمان۔ پھر چاہے اس کا چال چلن کتنا ہی خراب ہو۔ اچھے سے اچھے ہندو سے بھی بھلا ہے تب بات دوسری ہے۔

اینڈریوز:۔ نہیں مولانا محمد علی کے اس خیال کو میں ذرا بھی نہیں مانتا۔ پر میں یہ ضرور کہونگا کہ اگر کوئی شخص سچ مچ اپنا دھرم بدلنا چاہتا ہے تو میں اسے روکونگا نہیں۔

گاندھی:۔ پر آپ یہ نہیں سوچتے۔ کہ دوبارہ آپ اسے سوچنے کا موقعہ نہیں دے رہے ہیں۔ اگر کوئی عیسائی میرے پاس آکر کہے۔ کہ وہ گیتا کی تعلیم سے متاثر ہو کر ہندو بن جانا چاہتا ہے۔ تو میں اس سے کہوں گا۔ کہ جو گیتا میں ہے۔ وہی بائیبل میں بھی ہے۔ تم نے ابھی اسے ڈھونڈنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ جاؤ کوشش کرو۔ اور نیک عیسائی بنو۔ اگر بائیبل پر کوئی شردھا کرنا چاہتا ہے۔ تو بھلے ہی کرے۔ پر اپنا دھرم اسے کیوں چھوڑنا چاہیئے۔ اس تبدیلیٔ مذہب سے ہمیں دنیا میں شانتی مل سکتی ہے؟ دھرم کو شخصی چیز ہے۔ سچا دھرم تو یہی ہے۔ کہ جتنا علم ہمیں حاصل ہوا ہے۔ اس کے مطابق اپنی زندگی کو اعلےٰ بنائیں۔ اپنے پاس جو اچھی سے اچھی چیز ہے۔ دوسروں کو دیں۔ اور اسی طرح بنی نوع انسان پرماتما کے پاس پہنچنے کی جو مشترک کوشش کر رہا ہے۔ اس میں ہم بھی ہاتھ بٹائیں۔

سب دھرم برابر ہیں

گاندھی:۔ آپ کا نقطۂ نگاہ کیا ہے۔ سب مذاہب کو ایک دوسرے کے برابر سمجھا جائے۔ یا وہ ایک دوسرے کے برابر سمجھا جائے۔ یا وہ ایک دوسرے کو رواداری کے نقطۂ نگاہ سے دیکھیں؟ میرا خیال تو یہ ہے کہ بڑے بڑے مذاہب اپنے بنیادی اصولوں میں یکساں ہیں اپنے دھرم کے لئے ہمارے دل میں جتنا احترام ہے۔ اتنا ہی دوسرے مذہب کے لئے بھی ہونا چاہیئے۔ دھیان دیجیئے۔ باہمی رواداری نہیں یکساں احترام کا جذبہ ہونا چاہیئے۔

اینڈریوز:۔ خان صاحب (سرحدی گاندھی) اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

سرحدی گاندھی:۔ میں تو یہ مانتا ہوں۔ کہ اگر کوئی کہے کہ دنیا میں صرف ایک مذہب ہو تو یہ ہونے کا نہیں۔ اصل میں سب مذہب برابر ہیں۔ سب پیغمبر برابر ہیں۔ میری رائے میں سچا سلطان تو وہ ہے۔ جو اللہ کے حکم پر چلتا ہے۔

میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ مولانا محمد علی نے یہ بات کیسے کہدی۔ میں تو اسے بالکل نہیں مانتا۔ کسی بدمعاش مسلمان کو تو میں مسلمان بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اور نہ ہی فادر ایلون یا داتا جی سے مقابلہ کرنے کے لائق سمجھتا ہوں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم یہی نہیں سمجھے۔ کہ مذہب ہے کیا چیز؟ اگر ہم اصولوں کو معلوم کر بھی لیتے ہیں۔ تو ان پر عمل کرنا نہیں جانتے۔

(ہریجن)

ناگپور میں شاندار انترجاتیہ سہبھوج

برہمنوں اور بھنگیوں نے ملکر کھانا کھایا

ناگپور۔ ۸ دسمبر۔ آٹھ ذاتوں کے تقریباً ۴ سو ہندو اور ۴ سو ہریجن انترجاتیہ سہبھوج میں شریک ہوئے۔ بھنگیوں نے اعلےٰ ذاتوں کے برہمنوں کو کھانا کھلایا۔ اور برہمن بھنگیوں کے ساتھ ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ اعلےٰ ذاتوں کی تقریباً ۱۵۰ دیویاں بھی سہبھوج میں شریک ہوئیں اس تقریب کے متعلق سنسکرت کے مشہور ودوان مسٹر کے۔ ایل بابت راؤ کی صدارت میں سہبھوج کمیٹی نے کیا تھا۔

بوقت خط وکتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

مسلم اخبارات کی سیر

امارت ہند کے نئے اُمیدوار

آج کل مسلمانوں کے لئے مسئلہ امارت بڑا پریشان کن ثابت ہو رہا ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ ہمارے دوست مولوی حافظ مفتی حاجی حکیم ابوتراب فاتح کانگرس و فاتح قادیان (بالقابہ) نے ازراہ ہمدردی اہل اسلام اپنے آپ کو بہ حیثیت امیدوار امارت پیش کیا ہے۔ آپ نے وجوہات استحقاق پر جو دلائل دیئے ہیں۔ وہ سارے کے سارے قابل تصدیق ہیں مثلاً یہ۔ بہت سی بیویاں کی ہیں۔ جن سے میری بہت سی اولاد ہے۔ میں عالم ہوں۔ میں محدث ہوں۔ میں صاحب پیر ہوں۔ میں ۷۶ سالہ نوجوان ہوں۔ مختصر یہ کہ میں مجموعہ کمالات ہوں۔

ہماری نظر میں ان تمام اوصاف کا مالک امرتسر سے دہلی تک (شاید) کوئی نہیں۔ اگر مولوی محمد صاحب ایڈیٹر محمدی دہلی تعدد ازدواج اور کثرت اولاد میں مقابلہ کرنے کے لئے کھڑے نہ ہو جائیں۔ تو امید ہے۔ حکیم صاحب موصوف بلا مقابلہ کامیاب ہو جائیں گے۔

(اہلحدیث امرتسر)

بالوں کے ساتھ دل بھی سیاہ

یو۔پی کے ایک نامہ نگار صاحب دریافت فرماتے ہیں۔ کہ :-

آپ کے شہر کے ایک گیسوئے دراز صاحب نے حال ہی میں ایک "شاہی خضاب" ایجاد فرمایا ہے۔ جس کے "خواص" میں وہ لکھتے ہیں کہ یہ خضاب اپنی تاثیر کے لحاظ سے "مایہ ناز" اور بے مثل ہے۔ اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس کے استعمال کرنے سے روح میں ایک خاص تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔ دل پر عالم قدس کی تجلیاں نور پاشی کرتی ہیں۔ باغ حسن کی گلچینی میں ایک کیف و سرور پیدا ہو جاتا ہے۔ اور انتہا یہ ہے۔ کہ اس خضاب کے استعمال کرنے والوں کی زندگی راحتوں اور مسرتوں سے بالکل لبریز اور معمور ہو جاتی ہے۔"

اب گذارش یہ ہے۔ کہ آپ کے تجربہ میں یہ خواص کس حد تک درست ہیں؟

جواباً عرض ہے کہ ہمیں ذاتی طور پر تو اس خضاب کے متعلق کوئی تجربہ نہیں لیکن استعمال کرنے والوں سے یہ ضرور سنا ہے۔ کہ اس کے استعمال سے نہ صرف بال سیاہ ہو جاتے ہیں بلکہ دل بھی سیاہ ہو جاتا ہے۔ (الامان دہلی)

قرآن اور مسلمان

لیکن ہم قرآن سے اور دور ہٹتے چلے جا رہے ہیں۔ ہم میں کتنے ہیں۔ جو قرآن کو پڑھنا جانتے ہیں۔ ہم میں کتنے ہیں۔ جو قرآن کی زبان کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور ہم میں کتنے ہیں۔ جو قرآن کو سمجھنے کے لئے پڑھتے ہیں۔ اور پھر کتنے ہیں وہ لوگ جو قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کے بعد اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ یقین فرمایئے۔ کہ ۹۰ فیصدی ہم میں وہ لوگ ہیں۔ جو قرآن کو سمجھ نہیں سکتے۔ اور اس تعداد میں کمی نہیں اضافہ ہو رہا ہے۔ (اخبار حمایت اسلام لاہور)

خواجہ حسن نظامی کے کاکلوں کی تعریف

دہلی کے مشہور و معروف پیر خواجہ حسن نظامی جن کی شان میں مستقل کئی اخبار خود ان کے وطن سے شائع ہو رہے ہیں۔ بے حد دلچسپ آدمی ہیں۔ آپ کی تقریر و تحریر دونوں کا رنگ نہایت جاذب توجہ ہوتا ہے۔ صورت و سیرت کے اعتبار سے بھی آپ کی ذات مجمع کمالات ہے۔ اعجاز حسین صاحب ایڈیٹر اخبار منادی جو حقیقتہً دوسرے خواجہ حسن نظامی ہیں کے ساری دنیا کو حسن نظامی بنا دینا چاہتے ہیں۔ آپ کی لمبی لمبی کاکلوں کی شان میں ارشاد فرماتے ہیں :-

خواجہ حسن کی زلف گرہ بر پیچ پیچ
لوگوں کے پھانسنے کی ہے زنجیر پیچ پیچ
دہقان مارواڑ کی دستار کی طرح
گیسوئے خم بہ خم میں ہے تدبیر پیچ پیچ
ان کی لٹوں سے اور بلوں سے نہ بڑھ سکی
برطانیہ کے راج کی تعمیر پیچ پیچ
یوں گول گول ان لٹیں ہیں کہ جس طرح
مرزائے قادیان کی تحریر پیچ پیچ

(النجم لکھنؤ)

آریہ مسافر لاہور کے لئے دو دو نئے خریدار بھیج کر اس کی اشاعت کو بڑھانا آپ کا دھارمک فرض ہے۔ (مینجر)

تازہ ترین خبریں

مسٹر ہیرالال گاندھی کی شدھی پر ماتا کستورا بائی کا سندیش

مسٹر ہیرالال گاندھی (سپتر مہاتما گاندھی) کی جو مسلمان ہو گئے تھے۔ آریہ سماج بمبئی کی طرف سے شدھی پر ان کی ماتا کستورا بائی جی نے حسب ذیل تار آریہ سماج بمبئی کو بھیجا تھا :-

"یہ میرے پُتر کا آریہ دھرم میں پُنیہ آگمن سچا ہے۔ ایسی میں آشا کرتی ہوں"

مہاتما جی کے چھوٹے لڑکے دیوی داس کا سندیش

مہاتما گاندھی کے چھوٹے سپتر دیوی داس گاندھی نے اپنے بڑے بھائی ہیرالال گاندھی کی شدھی کے موقعہ پر حسب ذیل تار دیا تھا۔

"میں اس کاریہ کا سواگت کرتا ہوں۔ اس سے ہندو مسلمانوں کے درمیان جو اڑچن ہو گئی تھی۔ وہ دور ہو جائے گی۔ میں ذاتی واقفیت کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ کتنے ہی یوگیہ مسلمان اس خبر کو اطمینان سے سنیں گے۔"

آریہ سار و دیشک سبھا دہلی کو دو ہزار کا دان

شری گنگا پرشاد جی جج ٹیہری گڑھوال نے آریہ سار و دیشک سبھا دہلی کو اس شرط پر دو ہزار روپیہ دان دیا ہے۔ کہ

رد سبھا اس روپیہ کو کسی اچھے بنک میں یا کسی دوسری جگہ جمع کر دے جس سے کہ اچھا بیاج مل سکے اس رقم سے جو سود حاصل ہو۔ اس میں سے نصف تک آریہ سماج ٹیہری کو حسب ضرورت آریہ سماج مندر کی سالانہ مرمت وغیرہ کے لئے دیا جائے باقی روپیہ آریہ سماج ٹیہری کو اس غرض سے دیا جائے۔ کہ وہ اس سے ۱-۲-۳ روپیہ تک کے ماہوار وظائف پرتاپ ہائی سکول ہیڈ ویٹ پاٹ شالہ یا کنیا پاٹھ شالہ ٹیہری کے چھاتر اور چھاتراؤں کو دیتے جائیں۔ ان وظائف کے لئے اچھوت لڑکوں اور لڑکیوں کا ادھیکار دوسروں کی نسبت فائق ہوگا۔

اگر آریہ سماج ٹیہری کسی وقت ٹوٹ جائے تو سار و دیشک سبھا اس روپیہ کے سود کو ریاست ٹیہری گڑھوال یا برٹش انڈیا میں ویدک دھرم پرچار پر خرچ کرے گی۔

ریاست نظام حیدرآباد میں آریوں کی دلآزاری

ایک آریہ سماجی کے ہاتھ سے ستیارتھ پرکاش چھین لیا

سیکرٹری صاحب سار و دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سبھا کے دفتر میں حیدرآباد ریاست سے ایک سنسنی خیز خبر موصول ہوئی ہے مقام اورنگ آباد میں ایک پولیس پٹیل مسمی محمد خاں نے ایک آریہ سماجی کے ہاتھ سے کتاب ستیارتھ پرکاش (جو آریہ سماجیوں ...

ریویو نمبر ۳

سرمہ نین امرت چھبیلی رجسٹرڈ

... کے اعلےٰ اوصاف اخبار ٹریبیون۔ آریہ ویر ... وغیرہ میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے۔ اب اس کے متعلق نمبروار ریویو ناظرین کے پیش کئے جاتے ہیں نمبر ۱-۲۔ شری پوجیہ پاد سوامی سرودانند جی و شری دھرم آنند جی و شیدراج پروفیسر گوردھن ... کی رائے لکھی جا چکی ہے۔ نمبر ۳ ڈاکٹر بودھراج جی گھیب فرماتے ہیں :-

"آپ کا سرمہ ہم نے اپنے مریضوں کو استعمال کرایا۔ پندرہ دن میں بہت ہی فائدہ ہوا۔ اس نے بڑا اثر دکھایا۔ ایک درجن شیشیاں اور بھی روانہ کر دیں" اگرچہ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے اعلےٰ دوائی کا کام دیتا ہے۔ لیکن ککروں اور دھند کیلئے لاثانی ثابت ہوا ہے ... ٹھیک نہ ہونے والے ککرے بھی ہمیشہ کیلئے ... ہیں۔ اور اس کے استعمال سے عینک بھی ... ہے۔ بیس روپیہ تولہ کی دوائی صرف دو روپیہ ... کی دوائی صرف دو روپے تولہ۔ ایک روپیہ ... ماشہ کی شیشی بھی مل سکتی ہے۔

سری غیدرناتھ آیورویدالنکار گوجرانوالہ
امرت فارمیسی ڈیرہ غازیخان

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجک جگت

گوروکل کمالیہ ضلع لائلپور کے سماچار

گوروکل کمالیہ میں اس وقت کل ۴۱ برہم چاری ودیا حاصل کر رہے ہیں۔ ملیریا کے موسم کی اگرچہ خاص شہر و دیہات میں خاصہ زور تھا مگر ایشور کی کرپا سے گوروکل کے برہم چاری سوستھ ہی رہے۔ صرف چار پانچ برہم چاریوں کو ایک ایک دو دن کے لئے معمولی کشٹ رہا۔ اس وقت سب برہم چاری آنند پرسن ودیا گرہن میں لگے ہوئے ہیں۔ برسات کے ہونے سے موسم میں تبدیلی آگئی ہے۔

(۲) اس گوروکل میں دستکاری۔ زمیندارہ کا کام برہم چاری اپنے ہاتھوں سے کرتے ہیں۔ اس کے لئے کمیٹی نے ایک گھنٹہ روزانہ مقرر کیا ہوا ہے۔ جس میں اس وقت پانچویں سے آٹھویں شرینی تک کے برہم چاری بھاگ لے رہے ہیں۔ بار کے علاقہ میں یہ واحد گوروکل ہے۔ پبلک اس میں اپنے بچے داخل کر کے جتنا لابھ اٹھاوے تھوڑا ہے۔

(۳) کمالیہ کی آب و ہوا بہت اُتم ہے۔ کنوئیں کا پانی بڑا میٹھا ہے۔ زمین کاشتکاری صرف دو ایکڑ ہے۔ دھن کے ابھاؤ سے زیادہ زمین خریدی نہیں جا سکی۔ دانی سجنوں کی کرپا سے یہ کام پورا ہو سکتا ہے۔ براہِ مہربانی دانی سجن اس طرف دھیان دیویں۔

(۴) شری پوجیہ آچاریہ جی گوروکل کانگڑی کی آگیا انوسار گوروکل کمیٹی نے یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۳ سے اپنا تعلق ڈی۔ اے۔ وی سکول کمالیہ سے بالکل توڑ لیا ہے۔ گوروکل کمیٹی کے ممبران جو مفصلہ ذیل ہیں۔ تن۔ من۔ دھن سے گوروکل کی سہایتا کرتے ہیں۔

(۱) لالہ لکھمی چند جی پردھان آڑھتی منڈی۔ (۲) ڈاکٹر رگھو کیشن جی ایم۔ بی بی۔ ایس اسسٹنٹ سرجن (۳) لالہ دیوان چند جی S.T.E پنجاب ریلوے (۴) مہاشہ لاجپت رائے جی وید کویراج (۵) مہاشہ سکھ دیال جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل

(۶) سٹاف میں جو مفصلہ ذیل اصحاب ہیں دل لگا کر بچوں سے پریم پوروک برتاؤ کرتے ہیں دن رات گوروکل کو اُنت کرنے کے وچار کرتے رہتے ہیں۔

(۱) پنڈت بھیم سین جی سناتک گوروکل کانگڑی (۲) پنڈت دیپ چند جی سناتک ڈاکٹر گوروکل کانگڑی (۳) پنڈت تیجو رام جی شاستری (۴) پنڈت ... کی نندن جی شاستری (۵) بابو فتح چند جی بی۔ اے۔ (۶) مہاشہ جگدیش چند جی برہم چاری (۷) بھوجن شالا میں ایک ماتا سمت ۱۹۸۴ عرصہ نو سال سے پوری لگن سے کام کر رہی ہے۔ بچوں سے پریم رکھتی ہے۔ باٹکا میں پرانا سیوک سردار سادھو سنگھ کام کر رہا ہے۔ (سکھ دیال مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج سنگرور کا برتانت

آریہ سماج سنگرور ۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء کو شریمان پنڈت پرمانند جی بی۔ اے کمالیہ نواسی کے لکچروں اور پرشارتھ سے ہوا تھا۔ ۱۹ نومبر سنہ مذکور سے بھی باقاعدہ ست سنگ لگنے شروع ہو گئے تھے۔ ۳۱ دسمبر ۳۲ء کو ادھیکاروں کا چناؤ ہو کر شریمان ڈاکٹر بھوپال دیو جی کی پردھانتا میں نیم پوروک کاریہ ہونے لگے۔ اور جنوری ۳۳ء سے آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کے ساتھ اس سماج کا سمبندھ ہو گیا ہے۔

چوتھا سالانہ اتسو شروع سال ۱۹۳۳ میں ہوا تھا۔ پھر ساڑھے تین سال تک سماج کے سارے سبھا سد تعمیر مندر کے لئے دھن اکتر کرتے اور لگاتے رہے۔ کچھ اور بھی کارنوں سے وارشک اُتساہ نہ ہو سکا۔

بہر حال یہ وشال مندر جس میں جلسہ منایا جا رہا ہے۔ دان ویر مہاشہ سجنوں کی کرپا سے اور سبھا سد گنوں کے لگاتار پرشارتھ کا ہی پھل ہے۔ یہ زمین جس پر مندر بنایا گیا ہے۔ مئی ۲۸ء میں ایشور پرماتما کے بھروسہ پر ہی نیلام میں خرید کی گئی تھی۔ اس مندر کی آدھار شلا پوجیہ پاد شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج اُپ پردھان شرومنی سارودیشک سبھا کے کرکملوں دوارہ رکھوائی گئی تھی۔ آریہ سماج سنگرور نمن نکھت دان ویر دیویوں اور سجنوں کا ہاردک دھنیواد کرتا ہے۔

(۱) شریمتی دھرم پتنی بابو کشن جیون لال منیجر جنرل سٹور (۲) شریمتی دھرم پتنی بابو منسا رام جی اورسیر۔ (۳) شریمان لالہ ماتو رام جی سنگھل۔ جنہوں نے اپنی لاگت سے ایک برآمدہ ایک یگیہ شالا۔ ایک عمدہ بھوجن شالا۔ مندر کے اندر بنا کر کرتارتھ کیا ہے۔ ایسے ہی دان ویر سجنوں اور دیویوں کے اتساہ سے ہی آریہ سبھا سدوں کو اتنا پریتن کرنے کا ساہس ہوا ہے۔ مندر پر کل لاگت ورتمان سمیہ تک اندازاً دس ہزار روپیہ صرف ہو چکا ہے۔

لائبریرین اور پستکالیہ۔ آریہ سماج میں ایک پستکالیہ ستھاپت ہے۔ جس میں سنسکرت ہندی اردو۔ انگریزی۔ پنجابی زبانوں کی قریباً نو سو پستکیں قیمتی سات سو روپیہ موجود ہیں۔ جن میں چاروں وید مع بھاشیہ آدی ہیں یہ سب پستکیں پرچارارتھ بدون کسی قسم کی فیس کے جاری کی جاتی ہیں۔

پستکوں کے علاوہ آریہ پتر جیسے آریہ پتر۔ آریہ مسافر۔ پرکاش اردو اخبارات ہفتہ واری اور آریہ رسالہ ہندی اور ویدک میگزین۔ اردو ماہواری پرچہ جات بھی آتے رہتے ہیں۔ جن سے جنتا بہت کچھ لابھ اٹھا کر سماج کے وسترت کارنوں سے سوچت ہوتی رہتی ہیں۔

(۵) ست سنگ آدی:۔

آریہ سماج کے ست سنگ پرارمبھ سے ہی نیم پوروک ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں تقریباً اوسط بیس سجنوں کی ہوتی رہی ہے۔ ۲۲ فروری ۱۹۳۶ء سے دینک ست سنگ بھی پرارمبھ ہو گئے ہیں۔

(۶) پرچار آدی:۔

آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش وید پرچار ہی ہے۔ پستکالیہ اور سماچار پتروں کے علاوہ موکھک پرچار بھی آریہ سماج دوارہ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی کرپا سے سمیہ سمیہ پر ہوتے رہتے ہیں۔ جب جب آریہ سماج کی طرف سے ایسے لکچروں بھجنوں اور کتھا آدی کے لئے شہر میں منادی کرائی گئی ہے ادھک سے ادھک سنکھیا میں شروتا گن اکتر ہو کر لابھ اٹھاتے رہے ہیں۔ پچھلے ڈیڑھ سال میں ۴۴ مہانو بھاؤں دوارہ یہاں ۲۷ ویاکھیان اور اپدیش ہو چکے ہیں۔ اچھوت ادھار۔ ودھوا وواہ اور ویدک سنسکاروں کے لئے بڑے اتساہ سے کاریہ کرنے میں تت پر رہے ہیں۔

اس سمیہ ۲۴ جوان ہیں۔ جن سے ماہواری چندہ کی آمدنی لگ بھگ ۱۲/۸ ہے۔

ادھیکاری گن:۔ پردھان لالہ آتما رام جی۔ اُپ پردھان لالہ منسا رام جی۔ منتری ماسٹر نرنجن داس جی۔ اُپ منتری دیوان بھگوان داس گپتا۔ کوشادھیکش و پستکادھیکش منشی برج بہاری لال جی۔ نرکشک لالہ سارداس جی عرائض نویس۔

ممبران انترنگ سبھا:۔

لالہ امرناتھ جی نارنگ۔ لالہ ماتو رام جی سنگھل۔ جوشی گووردھن پرشاد جی۔ ماسٹر مول سنگھ جی۔ لالہ رگھبیر دیال جی۔

(منتری آریہ سماج سنگرور)

آریہ سماج کیمبل پور کے سماچار

۲۹ / ۱۱ / ۳۶ کو ہفتہ واری ست سنگ آریہ سماج مندر میں ہوا۔ اس کے بعد بابو گنگا رام جی نے آریہ سماجک بھائیوں کو اپنے گرہ پر نمنترن دیا۔ اور اپنے گھر پر ہون یگیہ کرایا اور آریہ بھائیوں کا کڑاہ پرساد سے ستکار کیا۔ اور آٹھ روپے اس اوسر پر دان دیئے۔ آریہ سماج کو ۲ روپے۔ ایک روپیہ گوروکل جہلم کو اور پانچ روپے اناتھ آلیہ جھنگ مگھیانہ کو دان دیئے گئے۔

اس کے بعد آریہ بھائیوں نے بابو رام شرن جی کے نمنترن پر اُس کے گرہ پر جا کر بابو جی کے پتر کے چوڑا کرم سنسکار میں شمولیت کی۔ پنڈت ایشور دت ویدی نے کاریہ کرایا بابو جی کی برادری بھی موجود تھی۔ بابو جی نے اس اوسر پر ۷ روپے دان دیا۔ مبلغ ۲ روپیہ ویدی جی کو۔ دو روپے آریہ سماج کو دو روپے آریہ پتری پاٹھشالہ۔ اور ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کو دیا۔ حاضرین کا ستکار کڑاہ پرشاد سے کیا گیا۔

سالانہ جلسہ:۔ آریہ سماج کیمبل پور کا سالانہ جلسہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ دسمبر ۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اور استری سماج کا جلسہ ۱۸ دسمبر کو ہوگا۔ بڑے بڑے اپدیشک اور بھجنیک تشریف لائیں گے۔

۲۵ / ۱۱ / ۳۶ کو پنڈت نتھو دیو ہیڈ ماسٹر ہریجن پاٹھشالا نے جنڈ میں جا کر ویدک ریتی سے ایک بیاہ کروایا۔ جس میں بڑی رونق رہی۔

(امر سنگھ منتری آریہ سماج)

شوک جنک مرتیو

شریمتی رام جوائی دھرم پتنی لالہ ہر چند جی سبھروال ریٹائرڈ فارسٹ آفیسر کی اچانک مرتیو کی خبر سن کر میانی کے آریہ بھائیوں کو بہت دکھ اور شوک ہوا۔ شریمتی جی کا جیون ایک اونچا آریہ جیون تھا۔ آریہ سماج کے ساتھ ان کا اگادھ پریم تھا۔ ان کی مرتیو سے ان کے سمبندھیوں کو جو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اس میں اُن کے ساتھ میانی کے آریہ بھائیوں کو گہری ہمدردی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ بچھڑی آتما کو سدگتی اور اس کے سمبندھیوں کو اس دکھ کے سہن کرنے کے لئے دھیرج پراپت ہو۔

ایشور داس منتری آریہ سماج میانی ضلع شاہ پور

استری سماج کی تائمی :-

قصبہ زیرہ میں آریہ سماج ... قایم ہوئے تقریباً ۹-۱۰ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ مگر آج تک اس جگہ بوجہ کمی اُپدیش استری سماج قایم نہیں ہوئی تھی۔ اب آریہ پرش اس خبر کو سنکر خوش ہونگے۔ کہ قصبہ زیرہ میں بھی مورخہ ۲۴ رنومبر ۱۹۳۶ء بروز منگل۔ استری سماج ستھاپت کی گئی ہے۔ جس کا انتخاب حسب ذیل ہوا ہے :-

شریمتی ہرنام دیوی پردھان۔ شریمتی امرتی دیوی منتری جی۔ شریمتی رام پیاری کوشادھیکش علاوہ ازیں شریمتی پورن دیوی وکشن دیوی ممبران انترنگ سبھا مقرر ہوئیں۔

(ستیانند سنیاسی پردھان آریہ سماج زیرہ)

آریہ سماج فیروز پور چھاونی کا ۵۹ واں وارشک اُتسو

امسال آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰-۳۱ ر ویکم نومبر ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس میں سوامی سوتنترانند جی مہاراج و سوامی کیولانند جی مہاراج اور دوسرے ودوان ویدک ویاکھیان پدھارے تھے۔ نگر کیرتن نہایت کامیاب ہوا۔ یہ سماج مندر سے مل کر چھاونی کے بڑے بڑے بازاروں اور محلوں میں سے ہوتا ہوا مندر میں ۱۰ بجے رات کو واپس پہنچا۔ ممبران نے کیسری پگڑیاں اور اوم کا نشان لگایا ہوا تھا۔ جو لوگوں پر بڑا پربھاوشالی تھا۔ نگر کیرتن کا سہرا پنڈت بھگت رام جی و سوامی کیولانند جی و ماشٹر سکند رام جی کے سر پر ہے۔ جنہوں نے نہایت پریم سے لوگوں کو آنند کیا۔ اس کے بعد سوامی سوتنترانند جی کے دو نہایت مدلل و پر اثر ویاکھیان ہوئے۔ جن کا حاضرین پر بہت اچھا اثر پڑا۔ پنڈت رام سروپ پاراشری کے ویاکھیان بھی پُر زور تھے۔ جن کا اتنا اثر لوگوں پر ہوا۔ کہ حاضرین نے ہم کو مجبور کیا۔ کہ ہم کم از کم دو دن اور پرچار کریں۔ اس پر دو دن سوامی کیولانند جی سے پرچار کرایا گیا۔ حاضرین سے ہال بھر جاتا تھا۔ بلکہ دھرم پریمی پہلے ہی آدھ گھنٹہ پہلے جگہ لینے کے لئے آ جاتے تھے۔ آخر ۳ر نومبر کو رات کے ۱۱ بجے شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت کی گئی۔

(نند لال منتری آریہ سماج)

ویدک سنسکار :-

قصبہ زیرہ ضلع فیروز پور میں مہاشہ بابو رام جی اگروال کی سپتری کا نام کرن سنسکار پوری ویدک ریتی سے کیا گیا۔ سنسکار پنڈت برہمدت جی نے کروایا۔ بالکا کا نام ساوتری دیوی رکھا گیا۔ حاضرین کا ستکار موہن بھوگ سے کیا گیا۔ اور دان حسب ذیل سنستھان کو دیا گیا۔ آریہ سماج لیتکالیہ زیرہ دو روپیہ۔ گئوشالہ ایک روپیہ۔ یتیم خانہ ایک روپیہ۔ اور ایک روپیہ پنڈت جی کو دکھشنا دی گئی۔

(ستیانند سنیاسی پردھان آریہ سماج زیرہ)

آریہ سماج پشاور میں رشی نروان اُتسو

۱۳ر نومبر ۱۹۳۶ء کو رشی نروان اُتسو حسب سابقہ زیر صدارت ماسٹر فقیر چند صاحب بی اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل آریہ سماج مندر میں منایا گیا اس موقعہ پر شری مہاشہ ہرجن لال جی و شریان پنڈت ودیا ندھی و ماسٹر بھگت رام جی ہیڈ ماسٹر نیشنل سکول پشاور و مہاشہ اشیچرج رام جی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل نے رشی جیوتی و ان کے کام کے متعلق ایسے عالمانہ خیالات کا اظہار کیا۔

(تارا سنگھ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج سلطان پور لودھی کا سالانہ جلسہ

۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ر دسمبر ۱۹۳۶ء مطابق ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ پوہ ۱۹۹۳ء کو ہونا قرار پایا ہے جس میں بڑے بڑے سنیاسی اُپدیشک و بھجنیک پدھاریں گے۔

نگر کیرتن ۲۶ ر دسمبر کو بعد دوپہر شروع ہوگا

(دولت رام منتری آریہ سماج)

سوامی گنگاگری جی پاکپٹن میں :-

شری سوامی گنگاگری جی مہاراج اچاریہ گوروکل رائے کوٹ ۸ ر دسمبر سے ۱۵ ر دسمبر تک روزانہ ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک راتری سمے آریہ سماج مندر پاکپٹن میں دھرم اپدیش کیا کریں گے مہاشہ ہرکشن چند جی بھجنیک اپدیشک بھی انہی ایام میں یہاں رہیں گے۔ اور اپنے منوہر بھجنوں دوارا اپدیش کریں گے۔ سب مقامی سجنوں اور گردو نواح کی آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس شبھ اوسر سے فائدہ اٹھائیں۔ اور درشن دیکر کرتارتھ کریں۔

(موتی رام دت منتری)

چھ سو ہندو بیکار ہونیوالے ہیں

سر ظفر اللہ کی سکیم کا اثر

لاہور ۲ ر دسمبر۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے سر ظفر اللہ خاں کی تجاویز کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ جن سے یہ مقصود ہے کہ آئندہ بیما کمپنیاں اور محکمہ جات ریلوے

مراسلات

ہاردک دھنیہ واد و شبھ سوچنا

مجھے دیپال پور کے جلسہ کے بعد منٹگمری سے بیمار ہو کر گھر آنا پڑا۔ ان دنوں میرا پروگرام بہت سے جلسوں اور شاستر ارتھوں کا تھا۔ لیکن سخت بخار میں مبتلا ہو جانے کے کارن چھ سات آریہ بھائیوں کی مدد سے گھر آنا پڑا۔ لائق اور قابل قدر حکیم و ڈاکٹر صاحبان سے طبی امداد حاصل کی گئی۔ باہر سے بہت سے آریہ بھائی مدد کو پہنچے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نے وشیش سہایتا دی۔ پنڈت شودت جی مولوی فاضل سدھانت شرومنی اطلاع ملتے ہی ہتر تادش فوراً لاہور سے کوٹ چھٹہ پہنچے منٹگمری۔ ملتان۔ کوٹ چھٹہ۔ جھوک اترا۔ داجل۔ جام پور اور جہتم سماج کے آریہ سبھا سدوں اور میرے رشتہ داروں نے میری حد سے زیادہ سیوا کی۔ میں سینکڑوں آریہ بھائیوں کا مرہون منت ہوں۔ ان سب کو ہاردک دھنیواد۔

بیماری کے متعلق آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں کے پتر ابھی تک موصول ہو رہے ہیں۔ جن کے متعلق نویدن ہے۔ کہ تشویش کی کوئی ضرورت نہیں۔ اب میں پرماتما کی کرپا سے صحتیاب ہو چکا ہوں۔ اور سبھا کے پروگرام پر بھی آ گیا ہوں۔

(شانتی پرکاش آریہ اپدیشک)

گوروکل بیٹ سوہنی میں اپنے بچے بھیجو

گوروکل مہاودیالیہ بیٹ سوہنی میں پراگیہ وشارد و شاستری تک تعلیم دی جاتی ہے۔ پہلی تین شرینیوں میں گوروکل کانگڑی کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ بہت یوگیہ اور سداچاری ادھیاپک رکھے ہوئے ہیں۔ استھان بھی برہمچاریوں کے سواستھ کے لئے بڑا عمدہ ہے۔ بھوجن ڈیڑھ پاؤ دودھ تقریباً ایک چھٹانک گھی۔ اور ہر اتوار کو کوئی وشیش بھوجن بنتا ہے دستر و پستکیں وغیرہ سب ضروری سامان گوروکل کی طرف سے ملتا ہے۔ سداچار کا خاص دھیان رکھا جاتا ہے۔ اتنا ہونے پر بھی شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پانچ روپیہ ماہوار پرتیک برہمچاری سے لیتی ہے۔ اب بھی اگر آپ اپنے بچوں کو سنسکرت تعلیم نہ دیں۔ تو کس کا قصور ہے ہمارا خرچ فی برہمچاری اٹھارہ روپیہ پرتی ماہ ہے۔ اس بات پر وچار کر کے اپنے بچوں کو جلدی گوروکل بھیجنے کی کوشش کریں۔

درخواست شریمان منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام آنی چاہئیں۔

آریہ جنتا کا شبھ چنتک
(رُدرانند آچاریہ گوروکل بیٹ سوہنی بستی گیجرات ضلع مظفر گڑھ)

آریہ مسافر میں اپنا اشتہار دیکر لابھ اٹھائیے۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

آریہ مسافر

لاہور

ایڈیٹر:— چرنجی لعل پریم

قیمت سالانہ تین روپے

साप्ताहिक — आर्य्य मुसाफिर लाहौर

جلد ۸ } اتوار ۲۰ پوہ سمت ۱۹۹۳ بکرم ۔ دیانند آبد ۱۱۲ مطابق ۳ جنوری ۱۹۳۷ء { نمبر ۱

"وید"

سب ودیاؤں سے میکت ... ان میں ... اور پد ہیں وہ سب سمپورن ودیاؤں کے پرکاش کرنے والے ہیں ؂

(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا)

شہید اکبر سے خطاب

جب تلک خورشیدِ عالم مصدرِ انوار ہے
جب تلک انسان میں کچھ جذبۂ ایثار ہے

جب تلک نیکی بدی سے برسرِ پیکار ہے
جب تلک گلزار میں گل کا محافظ خار ہے

ہے نہیں ممکن تری تقریریں ہوں عنقا صفت
تیری تحریریں ہیں رخسارِ عدو پر اک چپت

پیرہنِ پیکر عدو نے کر دیا گو چاک پر
سم کا رد ہی بظاہر در اصل تریاک پر

گو سمجھ ئیں اپنی قصہ کر دیا تھا پاک پر
عرش کا طالب تھا دشمن سو گیا پر، خاک پر

رفعت تو اللہ نے بخشی کہ تھا تو نیکنام
پھوٹ کر دانہ کی مانند ہو گئے سو لیکھ رام

مرد ہیں لاکھوں جو کرتے ہیں تری تقلید اب
تیری تردیدوں کی دنیا کرتی ہے تردید اب

مرد ہیں لاکھوں جو کرتے ہیں تری تائید اب
تیری تائیدوں کی دنیا کرتی ہے تاکید اب

کھیل کرکے جان پر دنیا کو حیراں کر دیا
حرکۂ اعداد کو بھی انگشت بدنداں کر دیا

تیری ملت کے عدو جلتے ہیں تیرے کام سے
تھا تو واقف کار بے شک روح کے انجام سے

لرزہ بر اندام ہوتے ہیں وہ تیرے نام سے
کیوں نہ ہو تو تھا بھی تو اولادِ کرشن و رام سے

سہہ سکا جب تو نہ اپنی قوم کے ایمان کو
کر دیا قربان رضا سے تو نے اپنی جان کو

(کرشن چند خورشید علی پوری)

رشی دیانند کے تپ کا اثر

شری راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری بڑودہ

سماج سے پہلے جو آریہ آتا ہے۔ اس کے لئے جو آج تک اپنے اُپدیشوں۔ لیکچروں اور لاکھوں روپوں کے دان سے کام کیا ہے۔ وہ یہ کہ خود جاپانی راج دوت دہلی میں بدھ مندر کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہلا دیا۔ کہ ہم آریہ بودھ ہیں "ہمارے کسی گرنتھ میں ہندو شبد نہیں۔ ماں مزید براں آج کل ستیارتھ پرکاش اور آریہ سماجی کہلانے کا زمانہ میرے لئے نہیں۔ نہ ہی سکھ مت اور بدھ مت سمبندھی رشی کی تکتہ چینی کو جو انہوں نے دیا تھا گورو نانک دیو جی سمبندھی کی ہے۔ جو بلا شبہ اُن کی ذاتی رائے اُس وقت تھی۔ لیکن میرے لئے یہ وید بھگوان کے شبد نہیں۔ جس کی وجہ سے میں آریہ سماجی سکھ سماج کے سنگھٹن کا دشمن بن جاؤں۔ ہندو جاتی تارک خود پوجیہ گورو گوبند سنگھ جی نے فرمایا ہے۔ کہ ؎

جو تم سکھ ہمارے آرج — سیس دیو تم دھرم کے کاج

یہی نہیں بلکہ شری برلا جی کے ارتھاش میں سکھ سماج کو وشال آریہ دھرم یا وشال آریہ جاتی سماج کا انگ بتلا کر اُن کو آئندہ ویر کیشتری جاتا۔ تو راج دوت بودھ دھرمی اور جاپانی لوگوں کے سمان "آریہ سنگھ" بننے کی نیک تحریک ہے۔ ارتھات بھارت کے ہندو سکھ اور جاپانی بودھ سب وشال آریہ سماجی ہیں۔ رجسٹری شدہ آریہ سماجی سجن ادھر گجرات کے مہاراشٹر کے دوکاندار ایک ہندو کی بجگہ

آریہ

شبد کا پریوگ کرتے ہیں۔ اس لئے زمانہ آنے والا ہے۔ کہ ہندو سبھا بریکٹ میں (آریہ منڈل) لکھا کرے۔ پھر آریہ اور سماج شبد کا بھاری پرچار ایشیا میں دوبارہ ہو سکے گا۔ اُس وقت نہرو جی بھی آریہ شبد gentleman کا واچک سمجھ کر کانگرس کے سب دروازوں پر لکھا فیشن سمجھیں گے۔ دکن کے سب مرہٹہ ہندو اکھاڑے سلام کی جگہ ورزش کرتے ہوئے نمستے کا شبد ہی بولا کرتے ہیں۔ واضح ہو۔ کہ میں نے یا آریہ سماج نے نمستے کی رجسٹری نہیں کرائی۔ بلکہ خوشی ہے اس بات کی۔ نمستے سلام کی جگہ لے رہا ہے۔ اور مرہٹہ لوگوں کے حجام اپنے signboard پر "آریہ نائی" شبد تک لکھتے ہیں۔ سب نامی ہندو ہوٹل بمبئی میں "آریہ بھوجن گرہ" وانتدن لکھا کرتے ہیں۔ یہ سب ایشور کی کرپا اور رشی دیانند کے تپ کا پرچار نہیں تو کیا ہے؟

مرزا غلام احمد کی پیش گوئیوں کا حشر

از مولانا عبد الرحمن صاحب افضل آبادی

مرزا صاحب نے روشن اور غیر مبہم الفاظ میں متعدد پیش گوئیاں کیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے پورا نہ کیا۔ بلکہ وہ بُری طرح فیل ہوتی رہی ہیں اور ایسی فیل ہوئی ہیں کہ انہوں نے مرزا صاحب کی تکذیب پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ ان جھوٹی پیشگوئیوں میں سے چند ایک کا ذکر بطور مشتے نمونہ از خروارے ذیل میں کیا جاتا ہے۔

(۱) ڈاکٹر عبد الحکیم خاں کا دعویٰ ہے۔ کہ میں اس کی زندگی ہی میں ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا۔ مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے بالمقابل مجھے خبر دی ... عذاب میں مبتلا کیا جاوے گا۔ اور ... ہلاک کرے گا۔ اور میں اس کے شر ... رہونگا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نظر ... ہے۔ خدا اس کی مدد کرے گا۔

نتیجہ:۔ مرزا صاحب ... شکار ہو کر مر گئے۔ اور ڈاکٹر صاحب بعد ۳۴ سال تک زندہ رہے۔

(۲) اس لئے اب میں تیری ... ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں ... فرما۔ اور وہ جو در حقیقت تیری نظر ... مفسد اور کذاب ہے۔ اس کو صادق کی زندگی ہی میں اس دنیا سے اٹھالے

(اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

نتیجہ:۔ پیشگوئی مذکورہ کے ایک سال بعد مرزا صاحب وفات پا گئے اور مولوی ثناء اللہ صاحب خدا کے فضل و کرم سے اب تک زندہ ہیں۔

(۳) محمدی بیگم کے ساتھ میرا نکاح خدائی فیصلہ ہے۔ جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا۔ یہ نکاح آسمان پر ہو چکا ہے۔ دنیا پر ضرور ہو کر رہے گا میری سچائی یقین کرنا چاہیئے۔ کہ صبر کریں۔ اگر یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ تو میں جھوٹا۔

نتیجہ:۔ مرزا صاحب ۱۹۰۸ء میں فوت ہو گئے اسی ہوس کو دل ہی دل میں لے گئے۔ محمدی بیگم کے ساتھ آپ کا نکاح نہ ہوا پر نہ ہوا۔ حضرات۔ تہذیب و شرافت مجھے اجازت نہیں دیتی۔ کہ میں متذکرہ بالا پیشگوئیوں پر کسی قسم کی حاشیہ آرائی کروں۔ لہذا مؤدبانہ گذارش کرونگا۔ کہ اُمت مرزائیہ خود ہی انصاف کرے۔ کہ مرزا صاحب کو اپنے دعاوی میں صادق تسلیم کیا جاوے۔ یا کاذب۔ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مرزائی دوستوں کو تائب ہونے اور جملہ دنیا کو مرزائیت کی دھوکہ کی ٹٹی سے بچائے۔

منیجر ہوٹل:۔ کیا آپ کو علی الصبح بیدار کرنے کے لئے ملازم بھیجا جائے؟

مہمان:۔ نہیں۔ میں خود صبح اُٹھنے کا عادی ہوں۔

منیجر:۔ تو براہ کرم آپ ہمارے ملازم کو جگا دیجئے گا۔

مسوڑھوں دانتوں کا کوئی مرض ہو مثلاً دانت کا میلا ہونا دانت کا ...
پیپ پڑنا مسوڑھوں کا سفنجی ہونا پائیوریا وغیرہ سب کو یہ منجن فائدہ دیتا ہے روزانہ ...
منیجر ہی ہمارا دعویٰ ہے کہ دانتوں کے جتنے پیسٹ یا پاؤڈر آپ نے استعمال کئے ...
فوائد میں اسکو بہتر پائینگے اور ہندوستانی دماغ کی داد دینگے کہ کسطرح جڑی ...
عجیب تیار کی ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنے علاوہ ڈاک خرچ
دو تازہ رائیں
(۱) جناب منیجر صاحب آداب عرض، وا بر بڑن سے ایک دوا ... مجھے بھی ... تو تھ پاؤڈر کی بہت ہی شہرت ہو گئی ہے آپ مہربانی ...
(۲) پرنسپل صاحب۔ میں نے آپ سے بحوالہ اخبار ... زینت تھ پاؤڈر منگوایا تھا ... پاؤڈر قیمتی ... فی شیشی بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں۔ آپکا ...
المشتہر منیجر راج زینت ورکس ۔ راج بھون ایبٹ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۳ جنوری ۱۹۳۷ء

آریہ بالکوں کے ارادے

ہٹائیں گے پاکھنڈ ہندوستاں سے — نشان ابطالت مٹے گا جہاں سے
اُٹھیں گی صدائیں یہ ہر دو جہاں سے — جہالت کے پردے اٹھاتے چلیں گے
دیانند کے گیت گاتے چلیں گے
دیانند کی جے مناتے چلیں گے

سنائیں گے ہم پریت کے گیت گا کر — جہاں بھر کو ویدوں کا شیدا بنا کر
دے زہر تک بھی زمانہ پلا کر — مگر ہم تو امرت پلاتے چلیں گے
دیانند کے گیت گاتے چلیں گے
دیانند کی جے مناتے چلیں گے

(یوگ دھیان آہوجہ۔ پاسی)

آریہ سماج کا شتانش کا نیم

(۱) دھن واد سے بچنے کا اُپائے (۱)

(شری پنڈت بھیم سین جی سبھا منتری لاہور)

آج بھارت ورش میں جتنے بھی مذاہب پرچلت ہیں۔ ان سب میں دھن کو وششٹ ستھان دیا جا رہا ہے۔ اپنے اپنے سمودائے کے دھنی تتھا سنارک درشٹی سے پرتشٹھت لوگوں کو وششٹ مان دیا جاتا ہے انہیں ہر مولیہ سے بڑا دھرمی۔ اور اسلام کے پجاری کچھ ... کو چھوڑ کر اور پرچارک اپنے اپنے سمودائے کے دھنیوں کی وششٹ سیوا تتھا کیرتن کرنے ... سمجھتے ہیں۔ دھن کی پربھوتا ... جو لوگ ... کی چھتر چھایا دھرموں کو نرجیو ... دھرم دھن یا راج شکتی کے ... ہیں۔ وہ شیگھر ہی ادھرم تتھا ... دھارن کر لیتے ہیں۔ ہندوؤں کے ... لاکھ سنیاسیوں کے اکرمنیہ تتھا آرام پسند بننے ... کارن یہی ہے کہ انہوں نے اپنی جائیداد ... تتھا سنا یک سکھوں کو نکھیہ ستھان دیا ... ہے۔

عیسائی دھرم بھی راجیہ آشریہ تتھا ... پوجا کا شکار ہو چکا ہے۔ واٹلی کے پوپ ... مسولینی کے سامنے کچھ نہیں چلتی۔ انگلینڈ چرچ ... لاٹ پادری ... راجاؤں تتھا ... کی منو ورتیوں کو ... کھری بات کہہ کر ... پہنچ جانے میں سنکچاتے ہیں پرینام ... کہ آج ان مذہبوں میں دھرم تتھے واہی ... کو مکھیتا مل رہی ہے۔ واہی پر دشنوں ... اور آڈمبروں پر ادھک ... دیا جاتا ہے۔ ہندو دھرم کے مہنت واد تتھا ... بھاری خرچوں نے اسے دھنیوں تتھا ... کا پجاری بنا دیا۔

... سماج کے پرورتک سنستھاپک آچاریہ دیانند ... کو سمجھتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے آریہ ... سبھاسدوں کے لئے نیم بنایا کہ پرتیک سبھاسد ... کی بچت کا ... شتانش دے۔ یدی پرتیک

آریہ سبھاسد اپنے کرتویہ کا پالن کرے۔ اور آریہ سماجیں شتانش کی اس آئے کو ... مکھ روپ سے دھرم پرچار کے کام میں خرچ کریں سنستھاؤں سکولوں تتھا پاٹھشالاؤں کو ہیں آئے میں سے وششٹ اوشیکتا کے بنا کچھ نہ دیا جائے۔ ان سنستھاؤں کی کمیٹیاں پرتھک پربندھ کریں۔ اس سمے کئی ستھانوں پر یہ ہو رہا ہے کہ ان سنستھاؤں پر سماج کا ادھک انش دھن ویے ہوتا ہے۔ اور پرچار کاریہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس سمے اوستھا یہ ہے کہ ادھک آنش سبھاسد شتانش دینے میں اتنی تت پرتا نہیں دکھلاتے۔ جتنی کہ انہیں دکھلانی چاہیئے۔ پرینام یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں بھی دھیرے دھیرے دھن واد کا راجیہ بڑھ رہا ہے۔ آریہ سماج کی پرچار سمبندھی اوشیکتاؤں کو بھی پورا کرنے کے لئے آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں کو ادھک آنش سمے چندہ سنگرہ کرنے میں خرچ کرنا پڑتا ہے۔ شتانش سنگرہ کرنے کا اُچت پربندھ نہ ہونے سے تتھا اس کاریہ کو سیوکوں کے سپرد کرنے سے آریہ سماج کے سبھاسدوں کا پرسپر پریم بھی پہلے سے کم ہوتا جاتا ہے۔ یدی انترنگ سبھا کے سمودسے پرتی ندھی اپنے اپنے سموداؤں کے شتانش سنگرہ کا کاریہ کریں نیم انوسار پرتی ماس کاریہ کے لئے سمے دیں۔ تو ان میں پرسپر پریم بڑھے گا۔ تتھا وہ ایک دوسرے کو سکھ دکھ میں بھی ساتھ دے سکیں گے۔ پرتی ماس شتانش سنگرہ کرنے کا بہت بڑا بھاری فائدہ ہے۔ چپڑاسی یا سیوک دوارا سبھاسدوں سے شتانش سنگرہ کرنے سے آرتھک درشٹی سے سماج کو لابھ پہنچتا ہے پرنتو ساماجک درشٹی سے کوئی وششٹ لابھ نہیں ہوگا۔ سبھاسدوں سے شتانش لینے تتھا اس شتانش

کو سمودائے پرتی ندھیوں دوارا پرتی ماس سنگرہ کرنے کا نیم اسی وجہ سے رکھا گیا پرتیت ہوتا ہے کہ آریہ پُرشوں میں دھن پوجا کا بھاؤ پیدا نہ ہو۔ تتھا ان میں پرسپر پریم بھاؤ بڑھے۔ جب آریہ سبھاسد شتانش نہیں دیتے۔ تب انہیں سماج کی اوشیکتاؤں کو پورا کرنے کے لئے دھنیوں کے دوار کھٹکھٹانے پڑتے ہیں۔ انہیں کیول ماتر دھن پراپتی کی آشا تتھا پرتشٹھا کے بدلے ... دینے پڑتے ہیں۔ ... ایک ویکتیوں سے مانگا ہوا دان دھنیوں کی خوشامد کر کے پراپت ہوا چندہ سماجوں تتھا سوسائیٹیوں کو کھٹکتا ہے۔ یدی سوئم دھنی دھرم بھاؤنا سے پریرت ہو کر دان کریں۔ تو اس دان کو سویکار کرنے میں سماج کو کوئی نقصان نہیں۔ اس سمے آریہ سماج میں سوئم دان کرنے کی پرتھا کم ... رہی ہے۔ جب تک چندہ اکٹھا کرنے والے نہ پہنچیں۔ وہ دان دینا کرتویہ نہیں سمجھا جاتا۔ اس ستھتی کے پیدا ہونے کا پرمکھ کارن یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے سبھاسد سوئم شتانش آریہ سماجوں کو نہیں دیتے۔

یہی اوستھا پرتنیدھی سبھا کے سمبندھ میں بھی ہے۔ پرتنیدھی سبھا کے کاریہ کرتاؤں کا ادھک آنش سمے دھن سنگرہ میں لگتا ہے۔ یدی آریہ سماجیں اپنا دشانش تتھا انیہ دھن سوئم بھیجا کریں۔ تو وہی سمے پرچار میں لگ سکے۔ پرنتو یہ تبھی سمبھو ہے جب کہ

آریہ سماجوں کے سبھاسد اپنا شتانش سہایتہ آریہ سماجوں کو دیا کریں۔ آج کل آریہ سماج چارتیوں میں چندہ مانگنے کی پرتھا کو بند کرنے کی ... وششٹ روپ سے چل رہی ہے ... اس سے پرچارکوں تتھا اپدیشکوں کے پرچار تتھا اپدیش کا جو پربھاؤ پڑنا چاہیئے۔ وہ نہیں پڑتا۔ آریہ جنتا آریہ سماج کو دھنیوں کے پربھاؤ سے بچانا چاہتی ہے۔ ہماری سمتی میں اس کا مکھیہ اُپائے یہی ہے۔ کہ پرتیک آریہ سبھاسد اپنا شتانش سماج کو دیا کرے۔ اس دشا میں سماج سوتنتر ہو سکے گی۔ اور وہ اسلام۔ سکھ تتھا ہندو مذہبوں کی بھانتی دھنیوں تتھا راج شکتی کا پجاری نہ بنے گا۔

اس لئے میں آریہ سبھاسدوں سے بل پوروک پرارتھنا کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انہیں اپنی سماجوں میں شتانش دینے پر وششٹ بل دینا چاہیئے۔ تبھی سماج دھن کے پربھاؤ سے بچ سکے گا۔

آریہ سارودیشک سبھا دوارا سنشودھت اُپ نیموں میں بھی شتانش کے نیم پر وششٹ بل دیا گیا ہے۔ یدی آریہ سماجوں نے ان سنشودھت نیموں پر عمل کیا۔ تو وہ آریہ سماج کو ورتمان بیوپاری یگ کے پربھاؤ سے بچا سکیں گی۔

کیا عیسائی اس امتحان کیلئے تیار ہیں

حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ کہ:-

"میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو تو تم اگر اس پہاڑ کو کہو۔ کہ اس جگہ سے اُس جگہ چلا جا۔ تو چلا جائے گا۔ اور تمہارے سامنے کوئی شے ناممکن نہ ہوگی"

(متی ۱۷/۲۱)

پھر ایک اور جگہ آتا ہے۔ کہ مسیح نے اپنے حواریوں سے فرمایا۔ کہ:-

"اگر تم یقین کرو اور شک نہ لاؤ۔ تو نہ صرف یہی کر سکو گے .... بلکہ اگر اس پہاڑ کو کہو گے۔ کہ اُکھڑ کر دریا میں جا گر۔ تو ویسا ہی ہوگا۔"

(متی ۲۱/۲۱)

اب دنیا میں کروڑوں عیسائی ہیں۔ اُن میں کئی لارڈ بشپ اور بڑے بڑے پادری ہیں۔ بظاہر یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں رائی کے برابر بھی ایمان نہ ہو۔ اس لئے ہم عیسائیوں سے کہتے ہیں۔ کہ کیا وہ یہ امتحان دینے کے لئے تیار ہیں۔ کیا وہ کسی پہاڑ کو محض حکم دے کر دوسری جگہ سرکا سکتے ہیں۔ یا ایک مربع سوراخ میں گول لکڑی داخل کر سکتے ہیں۔ یا کسی مثلث بغیر ہاتھ لگانے کے مستطیل بنا سکتے ہیں۔ اگر کوئی عیسائی کہے کہ یہ باتیں تو ممکنات میں ہیں۔ تو اُسے یہ یاد دلا دینا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح نے صاف کہا ہے کہ جن کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ اُس کے لئے کوئی بات ناممکن نہ ہوگی۔ اب عیسائی یا تو یہ تسلیم کریں۔ کہ اُن میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ یا یہ ناممکن باتیں کر کے دکھائیں۔ ع

دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را

سکھوں کے دل میں اچھوتوں کے لئے محبت کا نمونہ

ہمارے سکھ بھائی آج کل اچھوتوں پر ڈورے ڈالنے میں بڑی سرگرمی سے مصروف ہیں انہیں طرح طرح کے سبز باغ دکھائے جاتے ہیں حالانکہ سینکڑوں سالوں سے جو اچھوت سکھ بن چکے ہیں۔ مثلاً رملاسئے۔ رہتیئے وغیرہ وہ ابھی تک سکھوں کی بدسلوکی کے بہت بُری طرح سے ستائے ہیں۔ لیکن یہ محض اپنی تعداد بڑھانے کی غرض سے ہر قسم کی غلط بیانی کر کے بھولے بھالوں کو ورغلاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں اچھوتوں کے لئے فی الحقیقت کتنی محبت ہے یہ سکھوں کے ایک معزز اخبار شیر پنجاب کے ۲۰ دسمبر کے لیڈنگ آرٹیکل کی مندرجہ ذیل سطور سے پتہ

کٹ سکتا ہے۔ ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں:-

"سردار سندر سنگھ مجیٹھا کی بڑھاپے میں ماسٹر تارا سنگھ پارٹی نے توہین و بےعزتی کرنے کے لئے اسی طرح تیجا سنگھ عقر پوری کو کھڑا کر دیا۔ جس طرح رائے بہادر موہن لال کے مقابلہ میں لاہور کے کانگرسی ہندوؤں نے اُتم چند نائی اور دیوان پنڈی داس کے مقابلہ میں بنسی چوہڑے کو کھڑا کر دیا تھا۔"

اوّل تو سردار تیجا سنگھ عقر پوری کو اُتم چند نائی اور بنسی چوہڑے سے تشبیہہ دینا ہی افسوسناک ہے۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ کہ جب سکھوں میں ذات پات کی کوئی تمیز ہی نہیں تو پھر کسی کے نائی یا بھنگی ہونے سے بےعزتی کیسے ہو جاتی ہے۔ سچ ہے۔ ہاتھی کے کھانے کے دانت اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔

سناتنی بھجنیکوں کی بدزبانی

معاصر پرتاپ کا ایک نامہ نگار سرگودھا سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ آج صبح سناتن دھرم مندر میں چند بھگتوں میں کتھا کے وقت آپس میں بڑی سخت کلامی ہوئی۔ آرتی کے بعد کتھا شروع ہونے سے پیشتر بھجن وغیرہ شروع ہوئے۔ تو ... کا ذکر تھا۔ اس پر چند ایک بھگتوں نے اعتراض کیا۔ آخر بھجنیک کو یہ بھجن نہ ہی بولنے دیا جس پر معلوم ہوا ہے۔ کہ بھجنیک نے ملازمت سے استعفےٰ دے دیا ہے"

ہماری تہذیب تو یہ کہتی ہے۔ کہ ہر ایک بزرگ کی خواہ وہ کسی بھی مذہب و ملت کا کیوں نہ ہو عزت کی جانی چاہیئے۔ اس لئے سناتنی بھگتوں نے اچھا کیا۔ کہ بھجنیک کو مسلمانوں کے متعلق دلآزارانہ بھجن گانے سے روک دیا۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ جب اس قماش کے سناتنی بھجنیک بھگوان دیانند کی شان میں بکواس کرتے ہیں تب تمام بھگتوں کو کیوں سانپ سونگھ جاتا ہے اگر کوئی ہم سے پوچھے۔ تو ہم تو اس کا یہی جواب دیں گے:-

اپنوں سے بیر رکھنا

سناتنیوں کی گھٹی میں پڑا ہے۔ جب تک ایک شخص گورکھشک اور ہندو بزرگوں کا نام لیوا تب تک تو یہ اُسے پاس تک نہ پھٹکنے دیں گے۔ لیکن جب وہ کلمہ پڑھ کر گورکھشک کی بجائے گوبھکشک بن جائے۔ تو یہ اسے چھاتی پر بٹھائیں گے۔ اس گوہتیارہ پن نے ہندو جاتی کا ستیاناش کیا ہے۔ اور نہ معلوم ابھی یہ کب تک کرتا رہیگا۔

ماں

(از شریمتی تورنی دیوی جی شکل للّی)

ماں! بل ویبھو سب تیرا
بس پریم دھرم ہے میرا
تیری ہی ممتا پرتی پل ہو شری چرنوں میں بھگتی اچل ہو
کیول تیرا سنیہہ سبل ہو تو جننی - میں تیرا
بس پریم دھرم ہے میرا
تو ہی سنتتی پنتھ پردیپ ہو جگت دور ہو - تو سمیپ ہو
ورتمان تو ہی ویتیت ہو تیرا سنیہہ گھنیرا
بس پریم دھرم ہے میرا
تجھ سے ہی جگت جیون پایا اکتھ - اتل ہے تیری مایا
کر آشیرواد کی چھایا مہاشکتی میں چیرا
بس پریم دھرم ہے میرا

(شکتی)

ہیرالال گاندھی ایک بین الاقوامی (؟)

جس وقت ہیرالال گاندھی اسلام کی آغوش میں گیا تھا۔ اُس وقت مسلم اخبارات نے بڑی شان سے شادیانے بجائے تھے۔ مگر اب جب کہ چند دن کے تجربہ کے بعد انہوں نے سناتن دھرم کو اسلام سے بہتر محسوس کر لیا ہے تو یہی مسلم اخبارات ہیرالال گاندھی پر ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ لے کر ہندو دھرم کی آغوش میں جانے کا الزام لگاتے ہیں۔ اس ضمن میں معاصر ... نے کیا خوب لکھا ہے۔

"ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ پر آ مار ... ہیرالال کی تقدیر چمک گئی۔ اب خوب گلچھرے اڑائیں گے۔" ۲۵ دسمبر ...

الزام گھڑنے میں مسلمانوں کو کیسی ... حاصل ہے۔ وہ متذکرہ سطور سے ہی ...

کانگرس کا کامیاب اجلاس

امسال کانگرس کا اجلاس فیض پور نام کے گاؤں میں ہوا۔ اور کانگرس نے عملی طور پر شہریت سے بلند ہو کر عوام کے پاس پہنچنے کی عملی سعی شروع کر دی ہے۔ آئندہ کے لئے یہ یقین کیا جا رہا ہے۔ کہ ہر سال کانگرس ... گاؤں میں ہی لگا کرے گی۔ ریزولیوشنوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کانگرس کو کسانوں کی تحریک بنانے کے لئے سالانہ ... بجائے جنس میں وصول کیا جائے ... ملکی بیداری کی تحریک اگر عوام کی تحریک ... تو اسے بہت کامیابی ہوگی۔ اور کانگرس کا یہ قدم کسی وقت نہایت ثابت ہوگا۔

(بقیہ صفحہ ۱۳ کا)

سنگھٹھن نیم اُپ نیم آدی بنانے کے لئے ... بکھمت سبھوں کی سبھا بنائی جائے جو ... تھا پتر ویوہار دوارا کالنسی ٹیوشن تیار ... اوشیکتا انوسار اس کمیٹی میں اور ممبر بڑھائے جا سکتے ہیں۔

(۱) لالہ ہر دیال جی بی۔ اے پردھان آریہ ویر دل (۲) پنڈت ہر چند ... آریہ ویر (۳) پنڈت بنواری لال جی ... گورودت بھون لاہور (۴) مہاشہ ... سیالکوٹ (۵) مہاشہ حکم چند جی ... (۶) پنڈت امرنا دت جی ... مہاشہ کندن لال جی آریہ ویدک ... (۸) مہاشہ پریم چند جی ... سنت نگر لاہور (۹) مہاشہ ... دینا نگر (۱۰) مہاشہ ہیتی جی ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بھارت ورش کی استریاں کدھر جارہی ہیں

(از شریمتی شوکماری جی)

ہندوستانی عورت کا سب سے بڑا جوہر عصمت و حیا ہے۔ عصمت کے معنے سب جانتے ہیں حیا عصمت کا جزو لاینفک ہے حیا کے معنے جذبہ شرم ہی کے نہیں۔ بلکہ اس میں جسم کو ڈھانکنا بھی شامل ہے۔ جو لوگ انسان کو حیوانی نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور حیا سوز آزادی کو روا رکھتے ہیں ان کے خیالات ان کو مبارک ہوں۔ مگر جس ملک نے ہمیشہ روحانی ترقی کو اپنا نصب العین بنائے رکھا۔ وہ ان خیالات کو کبھی روا نہیں رکھ سکتا۔ جب میں کسی بہن کو کسی تھیٹر یا کسی دوسری جگہ اس طرح دیکھتی ہوں کہ نصف رانوں تک گھٹنا اور دہیں تک فراک ہے ہاتھ پاؤں کھلے سر ننگا چوٹی کھلی پشت بھی کھلی دکھائی دیتی ہے۔ تو مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ کیا یہ تعلیم و تہذیب غریب ہندوستانیوں کی کشتی کو پار لگائے گی۔ پردہ دور کرنے کے معنے یہ تو نہیں ہیں۔ کہ عریانیوں کو ان کی جگہ پسند کیا جائے۔ یہ پہناوا سراسر بے شرمی اور بے حیائی نہیں تو اور کیا ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہاتھ پاؤں اور سر کھلے رکھنے سے صحت اچھی رہتی ہے۔ وہ دیدہ دانستہ اپنے ضمیر کو دھکا دیتے ہیں۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ دیہاتی لڑکیاں ان کی لڑکیوں سے زیادہ تندرست و توانا ہوتی ہیں۔ مگر وہ اتنی کوتاہ لباس نہیں ہوتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جسمانی محنت کرتی ہیں۔ اور تازہ ہوا میں سادہ زندگی بسر کرتی ہیں۔ مانا کہ شرم و حیا ایک دلی کیفیت ہے۔ لیکن یہ وہ پاکیزہ جذبہ ہے۔ جو بغیر سمجھے ہوئے پیدا نہیں ہوسکتا۔ اور نہ بغیر عمل کے قائم رہ سکتا ہے۔ اب اس کا تعلق اگر وضع لباس نگاہ و زبان سے نہیں ہے۔ تو کس سے متعلق ہے۔ چھچھورا پن بے پروائی اور بدن کی عریانی بے حیائی ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ محض مغربی اثر سے کرتے ہیں۔ جس خطہ میں عورتوں کے جسمانی حسن کی نمائش منعقد ہو وہاں شرم و حیا کا وجود باقی رہ سکتا ہے؟ ایسی تعلیمی طریق و اصول دینی ہی جیسی ہماری عورت رہنمائی کریں گے۔ اس تعلیم و فیشن کا نمونہ یعنی گٹا پارچہ کا کھلونا ایک ہاتھ میں ٹینس ریکٹ دوسرے ہاتھ ابھی تک مردانہ کھیل ہماری عورت کی تعلیم کا جزو ہوگیا۔ اب ہمسند ناز پر ایک اور تازیانہ لگا۔ یعنی ناچنے کی بھی تحریک شروع ہو رہی ہے اور سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ بعض مقتدر اخبارات اس کی تائید میں خامہ فرسائی کرنے میں مصروف ہیں۔ گانا ہمارے ملک میں عبادت میں شامل ہے۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ گانے سے جو روحانی کیف و سرور حاصل ہوتا ہے اور جو تہذیب نفس اس سے ہوتی ہے۔ وہ اس بات مقتضی ہے۔ کہ اسے عبادت کا ایک جزو سمجھا جائے۔ مگر گانا بھی اسی طریقہ پر ہو جو عورت کے حسن باطنی میں اضافہ کرے۔ نہ کہ اس کو ایک تفریحی کھلونے کی صورت میں پیش کرے۔ کیا اسی مقصد سے گانے کی موجودہ تعلیم دی جاتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اب ایک طرف تو مکمل آزادی کی تعلیم خود پرستی سکھاتی ہے دوسری طرف فیشن کی تقلید خود آرائی کی تعلیم دیتی ہے۔ غیرت و حیا سے اگر کچھ واسطہ رہتا ہے تو محض زبانی اور لفظی اس پر گانا بجانا مزید برآں ناچنا بھی ہوا۔ تو پھر ہندوستان کی عورت کیا ہو جائے گی۔ اس کے تصور سے روح لرزتی ہے۔

کو بہت فائدہ ہوگا۔ یہ لوگ مہذب ہو جائیں گے سکول۔ شفاخانے اور دیگر لوازمات تمدن سے انہیں آشنا کر دیا گیا ہے۔

ان کی طویل عمروں کا راز یہ ہے کہ وہ غیر مصنوعی زندگی بسر کرتے تھے۔ جدید تہذیب سے ناآشنا تھے۔ اور بالکل نیچرل زندگی بسر کرنے کے عادی تھے۔

جب سے یہ لوگ جدید تمدن سے آشنا ہوئے ہیں۔ ان کی عمریں بھی تقریباً ۷۰ برس پر پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں۔

اسلامی دنیا میں

ہلچل مچ گئی

پنڈت چوپتی جی ایم۔ اے کے "ویدک سورگ" سے قادیانی گھبرا اٹھے ہیں۔ آپ بھی اس کے مطالعہ سے فائدہ اٹھاویں بڑی ہی لاجواب کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/

ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور

وسط ایشیا میں ایک ۱۵۲ برس کی عمر کا بوڑھا

مشہور سیاح رچرڈ ہیلی برٹن کی جدید دریافت

زپاراکوت (ZAPARAKIUT) اس وقت دنیا کا سب سے بوڑھا آدمی ہے۔ اس وقت اس کی عمر ۱۵۲ سال کی ہے۔ اگرچہ اس کے پاس اپنی پیدائش کا کوئی سرٹیفکیٹ موجود نہیں ہے۔ مگر تاریخی واقعات جو وہ سناتا ہے اور دیگر شاہدات جو اس کی زبانی زمانہ قدیم کے معلوم ہوئے۔ وہ بالکل سچے ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس کی تاریخ پیدائش ۱۷۸۴ء کی ہے۔ اس قدر طویل عمر پانے کے وجوہ کیا ہیں۔ اس کا سبب معلوم کرنے کے لئے ماسکو کے بہت سے سائنسدان اس عجیب و غریب ہستی کا مطالعہ کرنے کے لئے اس کی جائے رہائش انجاسیہ (کوہ قاف) وسط ایشیا میں گئے تھے۔

وہ آج تک ایسے مکان میں رہتا ہے جسے لکڑی کا ایک نہایت بھدہ اور بوسیدہ جھونپڑا کہہ سکتے ہیں۔ جس میں وہ ۱۷۸۴ء میں پیدا ہوا تھا۔ اس وقت اس کی عمر ۱۵۲ سال کی ہے۔ مگر آج تک وہ بیمار نہیں پڑا۔ صرف اس سال جس سال کہ اس سے ملاقات کرنے کے لئے بڑے بڑے آدمی گئے تھے۔ وہ ورم سینہ کے مرض میں مبتلا ہوا تھا۔ اور اس بات کا اسے سخت ملال تھا۔ کہ وہ کیوں بیمار پڑ گیا ہے۔

وہ بکری کے بالوں کی بنی ہوئی ایک پگڑی پہنتا ہے۔ روس کے کوزک لوگ جیسا گرم پشمینہ کا کوٹ پہنتے ہیں۔ وہ بھی ویسا ہی پہنتا ہے۔ اس کا قد ۵ فٹ ۶ انچ سے زیادہ نہیں ہے اور دبلا پتلا ہے۔ اس علاقہ میں لوگ لمبے نہیں ہوتے اور جو شخص جتنا زیادہ طویل قد ہوتا ہے اتنا ہی جلد مر جاتا ہے۔ اس کی چھوٹی سی داڑھی ہے۔ جو سفید ہو گئی ہے۔ اس کی آنکھ کی طاقت ابھی تک بدستور ہے۔ ہاں ذرا اونچا سنتے ہیں اس کو اپنے دانتوں پر بڑا فخر ہے۔ جو آدھے سے زیادہ ابھی تک باقی ہیں۔

اس نے ۱۸۱۷ء میں شادی کی۔ اس وقت اس کی عمر ۳۳ سال کی تھی۔ اور بیوی ۱۶ سال کی تھی۔ جس سے ۱۶ بچے پیدا ہوئے۔ آخری بچہ ۱۸۵۰ء میں ہوا تھا۔ جب کہ اس کی عمر صرف ۶۶ سال کی تھی۔ اس کی عورت کی عمر ۹۰ سال کی تھی۔ اس وقت وہ ۴۰ سال سے ایک رنڈوے کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اس نے ۵۷ ... جو بوڑھے ہو کر اس کی آنکھوں کے سامنے یکے بعد دیگرے مرتے جا رہے ہیں۔ مگر دادا ابھی تک بقید حیات ہے۔

اس کا ۳۳ واں سب سے آخری بچہ ۱۸۸۳ء میں پیدا ہوا۔ جب کہ اس کی عمر پورے سو سال کی تھی۔ یعنی سو سال کی عمر میں بھی اس کی مردانہ قوت کافی تھی۔ جس کا اسے واقعی طور پر فخر تھا۔

۱۹۱۶ء میں جو انقلاب روس ہوا۔ اس کی وجہ سے اسے بھی کچھ نقصان پہنچا۔ مگر بالشویکوں نے اس کی ضعیفی کی وجہ سے اسے معاف کر دیا اس کے پاس تھوڑی سی زمین چھ عدد بھیڑیں اور کچھ جانور ہیں۔ کافی روٹی جو ادھر کے لوگوں کی خاص روغنی روٹی ہوتی ہے۔ وہ بڑے شوق سے کھاتا ہے وہ جوانی کی عمر میں نہایا کرتا تھا۔ جب سے بوڑھا ہوا ہے۔ یعنی قریباً پچاس سے اس نے غسل کیا۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی صحت روز بروز خراب دیکھ رہا ہے۔

دس سال سے وہ ایک میل سے زیادہ نہیں چلا ہے۔ اب وہ پہاڑوں پر ضعیف پیری کی وجہ سے نہیں چڑھ سکتا۔

آج کل اسے کھانسی کی شکایت ستا رہی ہے میں اسے ایک خچر پر سوار کرا کے قریب کے گاؤں کے ایک ہسپتال میں لے گیا۔ وہاں مجھے ایک ڈاکٹر نے بتایا۔ کہ کوہ قاف میں طویل العمری کی کوئی خاص بات نہیں ہے۔ کوہستان میں ایک پہاڑی بستی ہے۔ جہاں کوئی تین سو آدمی ہونگے۔ ان میں سے شاید ہی کوئی ایسا مرد عورت ہو۔ جس کی عمر سو سال سے کم ہو۔

جب روس کا انقلاب ہوا۔ تو ان بوڑھوں نے سوائے زار کے اور کسی کی حکومت ماننے سے انکار کر دیا۔ بلکہ بالشویکوں کے خلاف لڑنے پر آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ یہ لوگ بالشویکوں کی سرخ فوج سے نبرد آزما ہوئے۔

ان بڈھوں نے اپنی دقیانوسی تلواروں اور قدیم جنگی طریقوں سے وہ مقابلہ کیا۔ کہ سرخ فوج کو پریشان ہو کر بھاگنا پڑا۔ یہ لوگ خوشیاں مناتے ہوئے اپنے گاؤں میں داخل ہوئے تھے۔ کہ سرخ فوج پھر اچانک آ گئی۔ اور ان سے ہتھیار رکھوا لئے اسی وقت کا تو ذکر ہے کہ ... نے بتایا۔ کہ بالشویک لوگ ڈاکو یا رہزن نہیں ...

عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث

کیا اس کو سمجھنے والا کوئی پیدا نہیں ہوا ہے؟

اس وقت میں آپ کے سامنے مسیحی کلیسیا کے ذات باری کے تعلق میں تثلیثی عقیدہ کے متعلق کچھ عرض کرونگا۔ اور عقلی دلائل وشواہد کو پیش کرتے ہوئے بتلاؤں۔ کہ مسیحی حضرات کی یہ تثلیثی خوش فہمیاں کسی صحیح بنیاد پر قایم و برقرار نہیں اور عقل ودانش انسانی کی کسوٹی انہیں غلط۔ ناقص۔ کاسد اور ناقابل التفات واعتناء قرار دیتی ہے۔

اس مقصد کے لئے بجائے اس کے کہ عقلی دلائل کی کوئی فہرست آپ کے سامنے رکھوں مناسب ہوگا کہ تثلیث کے بارہ میں عیسائیوں کا جامع خود انہیں کے الفاظ میں بیان کر دیا جائے اس کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ مسیحی کلیسیا کی تثلیثی فن کاری کے جملہ پہلوؤں سے آپ خود عیسائیوں کی بیان وتجویز کردہ توجیہات کے ساتھ واقف وآگاہ ہو سکیں گے۔ اور ان کے خدا کی تین ارکان پر مشتمل جیوری اپنی اصلی اور حقیقی شکل میں آپ کے سامنے آجائے گی۔

اور اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے۔ کہ بجائے خود اس عبارت کے سننے سے جو عقیدہ تثلیث کی تشریح میں عیسائی کلیسیا کے سرگرم ترین ممبروں اور اپنے مقدس نجات دہندہ کے فرمان مقدس کے خلاف بنی اسرائیل سے علاوہ دیگر اقوام عالم کی گردنوں میں بھی ربقۂ مسیحت ڈالنے کی مہم کے زبردست اراکین نے ترتیب دی ہے۔ آپ علیٰ وجہ البصیرت اس صداقت پر قایم ہو سکیں گے۔ کہ مسیحی مسلمات کا یہ پہلو سخت تر بودا اور کمزور ہے۔

تثلیث کے بارہ میں مسیحی حضرات کا عقیدہ جامع جس پر ان کی نجات کا دارومدار ہے اور جسے ان کی اصطلاح میں اتھاناسیس کا عقیدہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اس تمام تر عجوبہ کاری کا تمام تر موجب اتھاناسیس نامی شخص تھا۔ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اس تمام عبارت کے ہر فقرہ اور ہر فقرہ کے ہر لفظ کو غور سے سنئے اور غور کیجئے۔ مسیحی دنیا کی ریاضی دانی اور حساب فہمی پر۔ اور پھر بتلائیے۔ کیا کوئی صحیح الدماغ انسان صداقت اور سلامت روی کی راہ سے بے راہ ہوئے بغیر اسے اپنے عقائد میں داخل کر سکتا ہے اور عقائد بھی وہ جن پر آخری نجات کا دارومدار ہو۔ عقیدہ جامع یہ ہے:-

"جو کوئی نجات کا وارث ہونا چاہتا ہے اس کو سب سے پہلے ضرور ہے کہ عقیدہ جامع پر ایمان رکھے۔ اس ایمان کو جو کوئی بے کم و کاست اور بے خلل محفوظ نہ رکھے۔ وہ بے شک ابدی ہلاکت میں پڑے گا۔ عقیدہ جامع یہ ہے۔ کہ ہم تثلیث میں خدائے واحد کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کریں۔ نہ اقانیم کو مخلوط کریں۔ نہ جوہر ذات کو تقسیم۔ اقنومیت اب کی اور ہے۔ ابن کی اور۔ اور روح القدس کی۔ اور لیکن باپ بیٹا اور روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر۔ عظمت ازلی اور یکساں۔ جیسا اب ہے۔ ویسا ہی ابن ہے اور ویسا ہی روح القدس ہے۔ اب غیر مخلوق ابن غیر مخلوق روح القدس غیر مخلوق۔ اب غیر محدود۔ ابن غیر محدود۔ روح القدس غیر محدود۔ اب غیر محدود۔ ابن غیر محدود۔ روح القدس غیر محدود۔ اب ازلی ابن ازلی۔ روح القدس ازلی۔ تو بھی تین ازلی نہیں۔ بلکہ ایک ازلی۔ اسی طرح تین غیر مخلوق نہیں نہ غیر محدود۔ بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود۔ اسی طرح اب قادر مطلق۔ ابن قادر مطلق۔ روح القدس قادر مطلق۔ تو بھی تین قادر مطلق نہیں بلکہ ایک قادر مطلق۔ ویسا ہی اب خدا۔ ابن خدا۔ روح القدس خدا۔ تسپر بھی تین خدا نہیں کہ ایک خدا۔ اسی طرح اب خداوند۔ ابن خداوند۔ روح القدس خداوند۔ تو بھی تین خداوند نہیں بلکہ ایک خداوند۔ کیونکہ جس طرح مسیحی حقیقی ایمان ہمیں قائل کرتا ہے کہ ہر ایک اقنوم جداگانہ خدا اور خداوند ہے اسی طرح عقیدہ جامع کی رو سے یہ کہنا منع ہے۔ کہ تین خدا یا تین خداوند۔ اب کسی سے مصنوع نہیں۔ نہ مخلوق نہ مولود ابن صرف اب سے ہے نہ مصنوع نہ مخلوق۔ بلکہ مولود ہے۔ روح القدس۔ ابن و اب سے ہے نہ مخلوق نہ مصنوع نہ مولود بلکہ نکلتا ہے۔ پس ایک اب ہے۔ نہ تین آبا۔ ایک ابن ہے نہ تین ابنا۔ ایک روح القدس ہے نہ تین ارواح القدس۔ اور اسی تثلیث میں کوئی مقدم یا موخر نہیں۔ کوئی کبیر یا صغیر نہیں۔ بلکہ ہر سہ اقانیم ہم قدم اور ہم قدر ہیں۔ الغرض ہر امر میں۔ جیسا کہ بیان ہوا۔ تثلیث میں توحید کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کرنی چاہیئے۔ پس جو کوئی نجات کا وارث ہونا چاہتا ہے۔ تثلیث کی نسبت یہی رائے رکھے۔"

حضرات! یہ ہے عیسائیوں کا وہ مایۂ ناز مسئلہ جس کی تعریف وتوصیف میں ان کی زبانیں خشک ہو جاتی ہیں۔ اور جس کی تلقین کے لئے یہ گروہ ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ دیکھا آپ نے کہ ذات باری کے تعلق میں کیسا عقل انسانی کے خلاف عقیدہ انہوں نے پیدا کیا ہے۔ یہ لوگ نہ تو سیدھے سادے اور ہموار طریق سے ذات باری کو محض واحد قرار دیتے ہیں۔ اور نہ الگ الگ تین خداؤں کے علی الاعلان قایل ہیں بلکہ ان کی گردن تسلیم اسی ناقابل تسلیم اور بے معنی نقطہ خیال پر جھکتی ہے کہ خدا تو ایک ہے۔ لیکن اس میں باپ بیٹا اور روح القدس نام کے تین اقنوم یعنی شخصیتیں ہیں۔ جو تینوں کی تینوں ذوی العقول ہیں۔ تینوں ازلیت۔ ابدیت الوہیت اور جملہ صفات کمال میں برابر ہیں۔ مگر تینوں الگ الگ نہیں۔ بلکہ ایک ہی ذات واحد کے تین اقنوم ہیں اس لئے نہ وہ توحید کے معتقد ہیں نہ تثلیث کے ماننے والے۔ بلکہ توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے ایک ایسے بے معنی عقیدہ کو تسلیم کئے بیٹھے ہیں۔ جس کے مفہوم کو عقل ودانش اپنی تمام تر سعیوں اور کوششوں کے باوصف اخذ کرنے سے حتماً عاجز وقاصر ہے اور یہ محض ہمارا ہی خیال نہیں۔ کہ عیسویت کی تثلیث کوئی صحیح الدماغ انسان نہیں سمجھ سکتا۔ بلکہ خود مسیحی عقیدت مندوں کا اپنا مذہب بھی اس بارہ میں یہی ہے چنانچہ امرتسر کے عبد اللہ آتھم نے صاف اور غیر مشتبہ الفاظ میں اس کا اقرار کیا تھا۔ کہ "کثرت فی الوحدت ایک ایسا مسئلہ ہے۔ کہ نہ اس کا سمجھنے والا پیدا ہوا نہ ہوگا۔"

مسیحت کے علمبرداروں نے ذات باری کے متعلق اپنے عقیدہ کو تثلیث فی التوحید کی بندش کا جھلملاتا ہوا لباس پہنایا تو سہی۔ لیکن یہ کرتے ہوئے اس بات کی کچھ پرواہ نہ کی۔ کہ اگر اسی عقیدہ سے توریت اور دوسرے صحیفوں کی تغلیط ہوتی ہے۔ تو بارے وہ عقل وفہم کے ذریعہ ہی ثابت کیا جاتا۔ لیکن طرفہ تو یہ ہے کہ ان مدعیان عقل ودانش کو عقل کی راہ سے بھی عجیب تر بے پرواہی اور ناآگاہی ہے گویا ان کے نزدیک استدلال عقلی کو مذہب سے کوئی لگاؤ نہیں۔ اور نہ ہی عقل سلیم کو یہ حق پہنچتا ہے کہ توحید وتثلیث کی بحث میں اپنی شہادت پیش کر سکے۔ وسیسہ کاریاں دلیلوں دوسروں کی خردہ گیری کے عادی مجرموں کے متعلق کوئی موجب تعجب نہیں۔ کہ اپنے مذہب کی طرف نگاہ غلط انداز بھی نہیں ڈالتے تاکہ اس کی صداقت وبطالت کا اندازہ ہی کر سکیں۔

پس عیسائیوں کی تین اقنوموں پر مشتمل خدا یا ان کا عقیدہ تثلیث اس لئے غلط اور ... کے قابل نہیں۔ کیونکہ وہ ناقابل فہم ہے۔ اور عقلمندوں کے ماننے کے لائق نہیں۔ بلکہ بیوقوفوں کی باتیں ہیں۔ اور ایسا ہے۔ جس کے متعلق وہ کہتے ہیں۔ کہ "اس کا سمجھنے والا نہ پیدا ہوا۔ نہ کبھی ہوگا۔"

چمپارسائن (رجسٹرڈ)

بل۔ ویریہ۔ خون بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ بدہضمی۔ پتھری۔ جریان سرعت کا ستیاناس کرتی ہے۔ کرن یعنے طاقت دو ادویات کی ... ہے۔ ہر مرد کو سردیوں میں استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت آٹھ روپے ... سوا روپے کی ایک پاؤ۔

سوم راج (رجسٹرڈ)

مرض لیوکوریا یعنے جریان الرحم کا خاص دوا ور علاج ہے۔ بیماری پاک ... بیچ ہے۔ قیمت ۱۰ خوراک ...

چمپا نند ریسی رجسٹرڈ ... گارڈن روڈ راولپنڈی

آریہ سماج کورپے ضلع سیالکوٹ

ہفتہ واری اجلاسوں کے علاوہ ... نیا بہارت کی کتھا شری امرناتھ جی ... سے کرتے ہیں۔ اور ماسٹر ... آریہ سماج ان کی تشریح پنجابی ... ساتھ کرتے جاتے ہیں۔ ... جی سہدیو کے عموماً مختلف مضامین ... رہے ہیں۔ جن کا منتا ... (۲) مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء کو پنڈت ... ایڈووکیٹ سیالکوٹ اپنے ... لئے پدھارے ہوئے تھے ... میں آپ کا دیا کھیان ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دھرم اپدیش

شری سوامی شردھانند جی سورگباشی

پرماتما کیا وستو ہے؟ اُس کا سروپ کیا ہے؟ وہ کہاں ہے؟ کیا کرتا ہے؟ کس پرکار کرتا ہے؟ کیوں کرتا ہے؟ کب کرتا ہے؟ کیا اُس کو جان سکتے ہیں یا نہیں؟ یدی جان سکتے ہیں تو کیسے؟ آج تک کبھی اس کو کسی نے جانا ہے یا نہیں؟ یدی جانا تو کیسے؟ اس پرکار کے انیک پرشن ہیں جو پرماتما کا نام لیتے ہی ہر ایک جگیاسو کے من میں اُتپن ہوتے ہیں۔ اور ہونے چاہئیں کیونکہ جب تک اس پرکار ہمارے من میں جگیاسا اُتپن نہیں ہوتی ہم پرماتما کا یتھارتھ گیان پراپت کرنے کے لئے ادیت نہیں ہو سکتے۔ ماننے کو سارا سنسار مان رہا ہے۔ کہ پرماتما ہے۔ تھوڑے ہی ہونگے جو کہ پورے بھروسہ کے ساتھ یہ کہہ سکیں۔ کہ کوئی پرماتما نہیں ہے۔ پرنتو کیول یہ کہہ دینے سے ہم پرماتما کے ماننے والے نہیں کہلا سکتے۔ کہ وہ جب تک کہ وہ جیسا ہے ویسا اس کو نہ مانیں) کسی پدارتھ کو ہم تبھی یتھارتھ روپ سے مان اور جان سکتے ہیں جب کہ ہم کو اس کا ٹھیک ٹھیک سروپ معلوم ہو۔ یدی ہم کو اُس کے یتھارتھ سروپ کا بودھ نہیں ہے۔ اور ہم جیسا وہ پدارتھ ہے۔ اس سے الٹا اُس کو مان رہے ہیں۔ تو ہمارا یہ کہنا کہ ہم اس کو مانتے ہیں۔ کتھن ماتر ہی ہے۔ جیسے کوئی کہے۔ کہ میں مانتا ہوں کہ شہد کوئی وستو ہے۔ پرنتو درشٹی وہ اس پرکار کرے۔ کہ شہد اس لیسے پرکھش کا نام ہے۔ جو کہ سمندر کے نزدیکی دلدلوں میں اگتا ہے۔ اور اس میں بڑے بڑے پھل لگتے ہیں۔ اتیادی تو صاف پرگٹ ہوگا۔ کہ وہ شہد کو وستو میں مانتا یا جانتا نہیں کیونکہ کہیں سے اُس نے یہ سُن رکھا ہے کہ شہد کوئی وستو ہوتی ہے پرنتو اُس کا سروپ جو اس نے ورنن کیا ہے۔ وہ بناوٹی اور من گھڑت ہے۔ اسی پرکار انیک مت متانتر وادی بھی پرماتما کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پرنتو جو پرماتما کے گن کرم اور سبھاؤ ورنن کرتے ہیں اور جس پرکار کی کتھا کہانیاں اور خیالات انہوں نے اور پرکٹ پرشنوں کے سمادھان میں گھڑ رکھے ہیں۔ وہ اس بات کی سپشٹ اہتی ہیں۔ کہ انہوں نے پرماتما کا کیول نام ہی سن رکھا ہے۔ ورنہ جس پرکار کا وہ پرماتما بتلاتے ہیں۔ ویسا پرماتما تو کوئی ہی نہیں۔ اور نہ ہو ہی سکتا ہے کیونکہ نہ بدھی سویکار کرتی ہے اور اس پرکار کا پرماتما نیچر کا ادھشٹاتا اور نیتا ہو سکتا ہے۔ جیسے کوئی کہتا ہے کہ پرماتما صورت منش کے سدرش ہے۔ وہ بڑا اسندر ہے۔ آسمان پر تخت کے اوپر بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے سنمکھ ہاتھ باندھے سر سمہ کھڑے ہیں وشتوں دوارہ وہ منشوں کے سمپورن

کرموں کا حساب رکھتا ہے۔ وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ وہ نیاء کرے۔ یا انیائے اس کے لئے سب کچھ جائز ہے۔ اسی پرکار کوئی کہتا ہے۔ کہ وہ کھشیر سمندر کے اندر سویا ہوا ہے اُس کی

استری بھی ساتھ ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اس کا بیٹا بھی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ وہ جب چاہتا ہے منش آدی کا سروپ دھارن کر لیتا ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ آدمی۔ گھوڑا گدھا۔ اینٹ۔ پتھر اتیادی جو کچھ ہے وہی ہے۔ غرضیکہ جیسا جس کے جی میں آیا۔ لکھ مارا۔ اور واستو میں ڈبل انسانی بدھی کی بیماری ہی کیا ہے۔ کہ وہ سوئم پرماتما کے سہاتا بنا اس کے یتھارتھ سروپ کو جان سکے

اس سے پرماتما نے سرشٹی کے آدمیں سمپورن پدارتھوں کو یتھارتھ گیان وید دوارا پرگٹ کیا جس کی سہایتا سے انیک مہرشیوں نے پورن یوگی ہو کر وید اُکت سادھنوں دوارہ اس پرماتما

کو ساکشات کیا۔ اور نیچر کے ہر ایک روپ اور درشیہ کے اندر اس کی شکتیوں کو کام کرتے ہوئے انوبھو کیا۔ انہیں مہرشیوں میں سے ایک مہرشی اُدپرکت سمپورن پرشنوں کا یتھارتھ اتر دیتے ہیں۔ رشی فرماتے ہیں کہ وہ پرماتما دوجہ اور اندریوں سے پرے ہے۔ جو وہ اتیادی پرکار سے ہی آنکھ کا ورنن کر سکتے ہیں۔ وہ ہاتھ میں نہ آ کہنی دکھایا جا سکتا۔ وہ گیان اندریوں سے بھی

پرے ہے۔ وہ ہاتھ پاؤں وغیرہ سے پکڑنے میں نہیں آتا۔ اس کا کوئی کل یا گوتر نہیں ہے وہ نہ کالا ہے۔ نہ پیلا ہے۔ نہ لال ہے اُس کا کوئی رنگ رُوپ نہیں۔ آنکھ۔ کان آدی جس کے نہیں جونہ آنکھ سے دیکھتا اور کان سے سنتا ہے وہ ہاتھ پاؤں آدی کرم اندریوں سے رہت وہ نتیہ ہے۔ کسی ایک ستھان میں نہیں ہے کنتو سب پرکار کے پدارتھوں میں وہ ستھار روپ سے ستھت رکھنے والا ہے۔ پرمانوؤں اور جیو آتما میں بھی ویاپت ہے۔ ارتھات وہ اتی سوکھشم ہے۔ اس سے کوئی سوکھشم نہیں۔ اس میں کسی پرکار کی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ وہ ایک رس ہے۔ وہ اُتپن ہونے سب وستوؤں کا نمت کارن ہے۔ اس پرکار کا وہ پرماتما ہے۔ اس کو کون جان سکتے ہیں۔ اور کیسے؟ مہرشی فرماتے ہیں کہ اس کو کیول دھیان شیل ودوان ہی جان سکتے ہیں۔ وہ بہتیری وچار و دھیان سے آتما من کے سنیوگ سے ہی ساکشات بیان کرتے ہیں۔ اس لئے پیارے سجنو! یدی پرماتما کے یتھارتھ سروپ کو جان کر اُن کے درشن کرنے کی ابھلاشا رکھتے ہو۔ تو انیہ آشرے تیاگ کر کیول برہم وادی وید دتیا مہرشیوں کی شرن لو۔

اوم شم۔

عزم

صداقت ویدِ اقدس کی نمایاں کر کے چھوڑونگا
شبِ جہل و بطالت میں چراغاں کر کے چھوڑونگا
کرونگا خونِ دل سے آبیاری قومی گلشن کی
خزاں دیدہ گلستاں کو گلستاں کر کے چھوڑونگا
اے نغمات الفت سے فضائیں گونج اُٹھیں گی
نمازِ عشق کو محبوبِ انساں کر کے چھوڑونگا
دھرم پر جان دے دینا عقیدت میں شہادت ہے
عقیدت کی طرح مشہورِ دوراں کر کے چھوڑونگا
مٹا دونگا نشاں الحاد کے تکفیر کے سارے
دل پرلیشر کو مشتاقِ ایماں کر کے چھوڑونگا
پلٹ دونگا میں تدبیروں سے اپنی قوم کی حالت
مقدر کو حریفِ چرخِ گرداں کر کے چھوڑونگا
یہی اک نغمۂ عزم شہادت ہے میرا
منشاء خدمتِ ملت دل درماں کر کے چھوڑونگا

(فکر۔ لبسوی۔ کیمبل پور)

ریویو نمبر ۳

سُرمہ نین امرت جیوتی رجسٹرڈ کے اعلیٰ اس سرمہ اوصاف اخبار ٹریبیون۔ آریہ ویر۔ پرکاش وغیرہ میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے۔ اب اس کے متعلق نمبروار ریویو ناظرین کے پیش کئے جاتے ہیں نمبرا نمبر۲ شری پوجیہ پاد سوامی سرودانند جی مہاراج و شری دھرم آنند جی وید راج جی مہاراج پروفیسر گوروکل کانگڑی کی رائے لکھی جا چکی ہے۔ نمبر۳۔ ڈاکٹر بودھراج جی پنڈی گھیب فرماتے ہیں: "آپ کا سرمہ ہم نے اپنے مریضوں کو استعمال کرایا۔ چند روز میں بہت ہی فائدہ ہوا۔ اس نے جادو کا سا اثر دکھایا۔ ایک درجن شیشیاں اور بھی وی۔ پی کر دیویں۔ اگرچہ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے اعلیٰ دوائی کا کام دیتا ہے لیکن ککرے اور دھندھ کے لئے لاثانی ثابت ہوا ہے۔ اپریشن سے ٹھیک نہ ہونے والے ککرے بھی ہمیشہ کے لئے چلے جاتے ہیں اور اس کے استعمال سے عینک بھی اتر جاتی ہے بس روپے تولہ کی دوائی کو دو روپے تولہ۔ اگرچہ میں ہ ماشہ کی شیشی بھی مل سکتی ہے پتہ: سرمہ نین امرت جیوتی [illegible] ڈیرہ غازی خان

Gyan Kosha

ہندوستان کی ریاستوں میں غلامی کا زور اور حکومت برطانیہ کی بیچارگی

حکومت برطانیہ ہندوستانی والیان ریاست کو اس مکروہ نظام کی تنسیخ پر کیوں آمادہ نہیں کر سکتی

دنیا میں غلامی کے نظام کی وسعتیں

"ڈیلی ہیرلڈ" لندن برطانیہ کی مزدور پارٹی کا اخبار ہے۔ اس اخبار میں سر جان ہیرس نے "سلطنت برطانیہ میں غلامی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس کا مفید ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ سر جان نے لکھا ہے کہ:-

غلامی کے مضمون پر ممبرین کی ایک کمیٹی نے جو رپورٹ مجلس اقوام کی کونسل کے پچھلے اجلاس میں پیش کی تھی۔ وہ ایک ایسی تحیر خیز دستاویز تھی کہ کسی بین الاقوامی جماعت کے سامنے اس سے زیادہ تحیر خیز دستاویز کبھی پیش نہیں کی گئی ہوگی۔ کونسل کے ممبر اس رپورٹ کے ذریعہ غلامی کی وسعتوں کا اندازہ لگا کر لرز ہی تو گئے تھے۔ سر آسٹن چیمبرلین نے ایک بار غلامی کو "جرم خلاف نسل انسان" کہا تھا۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ غلامی ایک بہت ہی مکروہ چیز ہے۔ مگر کمیٹی کی رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ متعدد حکومتیں اب بہت سے زمانہ اس پر پردہ ڈالنے کی انتہائی کوشش کر رہی ہیں کمیٹی دنیائے انسانیت کے شکریہ کی مستحق ہے کہ اس نے جرأت سے کام لیا۔ اور سرکاری نقطۂ خیال کو قبول کر کے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے سے انکار کر دیا۔ سرکاری نقطۂ خیال یہ ہے کہ غلامی کو کسی کم مکروہ نقطہ سے یاد کیا جائے۔ وہ شاید سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح جرم کی نوعیت بھی بدل جائے گی۔ کمیٹی کو شاید راہب کی داستان یاد تھی۔ جو مقام تغث میں رہتا تھا۔ اس کا دل روز روز مچھلی کھاتے کھاتے اکتا گیا تھا۔ لہٰذا ایک دن اس نے ایک خرگوش مارا۔ اور اس کو بپتسمہ دینے کے برتن میں غوطے دیتے ہوئے کہا۔ "میں تجھے ایک مچھلی کی حیثیت سے بپتسمہ دیتا ہوں"، اس طرح اس راہب نے اپنی خواہش بھی پوری کر لی تھی۔ اور اپنے ضمیر کو بھی دھوکہ دے لیا تھا۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ جو غلامی کو کسی ہلکے لفظ سے یاد کر کے جرم کی نوعیت کو ہلکا کر دینے کا نظریہ پیش نظر رکھتے ہیں۔

عدن، کویت وغیرہ میں غلاموں کی تعداد

آگے چل کر سر جان ہیرس نے لکھا ہے۔ کہ کمیٹی کی رپورٹ کا سب سے زیادہ دلچسپ حصہ وہ ہے جہاں برطانیہ کے زیر نگیں علاقوں میں غلاموں کے حالات پر امتحانی نظر ڈالی گئی ہے۔ اور پھر کہا ہے کہ عدن میں حکومت برطانیہ نے ایک کمیٹی کو خبر دی۔ کہ غلامی کی قانونی حیثیت ابھی تک باقی ہے اور یہ کہ تقریباً چار پانچ ہزار انسان غلامی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ صرف ایک شخص ایسا ہے۔ جو آٹھ سو غلاموں کا مالک ہے۔ کویت کے متعلق ۱۹۳۰ء میں اندازہ لگایا گیا تھا۔ کہ وہاں کوئی دو ہزار غلام ہوں گے۔ مگر اب وہاں غلاموں کی تعداد ضرور کم ہو گئی ہوگی۔ جن شیوخ کے ساتھ برطانیہ کی صلح ہے۔ ان کے غلاموں کی تعداد معلوم نہیں۔ مگر اندازہ ہے۔ کہ ان کی تعداد ہزار ہوگی۔ یہ غلام غوطہ زنی سے موتی نکالا کرتے ہیں

افریقہ میں عورتوں کی خرید و فروخت

دور افتادہ علاقہ جات افریقہ کی صورت حال مبہم ہے۔ لیکن رپورٹ نے بصراحت کہا ہے کہ شمالی نائیجیریا اور کیمیرون میں غلاموں کی کثرت ہے۔ چنانچہ رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ غلاموں کی تجارت کا ایک راستہ ہے۔ جو صوبہ بورنو کے شمال مشرقی گوشہ سے گذرتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ:-

"ایجنٹ لوگ ان لوگوں کو جنہیں چاڈ کے علاقہ کے لوگوں کے ہاتھ فروخت کیا کرتے ہیں۔ اسی قسم کی داستان دوسرے علاقوں کے متعلق بھی بیان کی گئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کمیٹی نے عورتوں کی خرید و فروخت کی جدید صورتوں پر بھی نظر ڈالی ہے۔ یہ عورتیں فروخت تو کی جاتی ہیں۔ مگر اس طرح کہ گویا ان کی شادی کی جا رہی ہے۔ لیکن بیویوں اور باندیوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اور اس طرح ہزاروں عورتیں ذلت و خواری کی جہنم میں جا پڑتی ہیں۔

ہندوستان کی ریاستوں میں غلامی کا زور

اس کے بعد سر جان نے لکھا ہے۔ کہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص اس رپورٹ کو پڑھے۔ اور ہندوستان کی دیسی ریاستوں کے حالات معلوم کر کے حیران نہ ہو۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۳۵ء میں کمیٹی کے سامنے ایک معقول تجویز پیش کی تھی جس کو مختصر الفاظ میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ جن ہندوستانی ریاستوں میں غلامی اب بھی پائی جاتی ہے حکومت برطانیہ ان ریاستوں سے اس اعلان کا مطالبہ کرے۔ کہ ہم غلامی کے استیصال کے لئے کام کریں گے

یقیناً یہ ایک بہت سیدھا سادہ، اور معقول اور شائستہ مطالبہ تھا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ انجام کیا ہوا؟ کمیٹی بتاتی ہے۔ کہ دفتر ہند نے کہا، کہ ہم ایسا مطالبہ نہیں کر سکتے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ دفتر ہند یہ مطالبہ نہیں کر سکتا۔ لیکن اب واقف حالات لوگوں کی قلموں اور زبانوں کو بتا دینا چاہیئے۔ کہ کمیٹی نے یہ سیدھی سادی تجویز کن اسباب و وجوہ کے پیش نظر دفتر ہند کے سامنے پیش کی تھی۔

برہما اور ملایا میں غلامی کا انسداد

برطانیہ غلامی کے دوسرے میدانوں میں۔ غلامی کے دوسرے نظاموں کے خلاف جس جہاد میں مصروف ہے۔ اس کی تصویر بھی رپورٹ میں کھینچی گئی ہے وہ علاقہ برہما۔ بیچوانا لینڈ اور ملایا کے علاقے ہیں۔ یہ تصویر اگرچہ دنیا کے تاریک ترین گوشوں کی تصویر ہے۔ جہاں انسانی ذلت۔ پستی اور ظلم و جبر کے مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ مگر یہاں دو ایک روشن خصوصیات بھی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ سرکاری دفاتر نے پوری جرأت و صفائی کے ساتھ وہ واقعات کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔ جو اب تک کسی کو معلوم نہیں تھے۔ پھر برطانوی افسر دیسی فرمانرواؤں اور غلاموں کے مالکوں کو مجبور کر رہے ہیں۔ کہ وہ غلاموں کی آزادی پر آمادہ ہو جائیں ۔

شوک پرستاؤ

آریہ سماج کوئٹہ کا یہ جلسہ شریمان نوتن داس جی چاولہ (اکونٹنٹ) سیکرٹری آریہ سماج گورو کل سیکشن کوئٹہ کے پوجنیہ پتا جی کے سورگباس ہونے پر بڑے شوک کا اظہار کرتا ہے۔ اور اُن کے پریوار سے سانوبھوتی پرگٹ کرتا ہوا ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بچھڑی آتما کو سدگتی اور ان کے سپتر اور دیگر سمبندھیوں کو شانتی و دھیرج پردان کریں ۔

(گنگا رام آہوجہ منتری آریہ سماج)

شبھ وِواہ

مورخہ ۲۲ر مگھر سمت ۱۹۹۲ کو شریمان حکم چند جی بزاز کی سپتری کماری کرشنا دیوی کا شبھ وِواہ لالہ پنڈی داس جی راولپنڈی صدر لوداسی کے سپتر لالہ روشن لال جی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے پنڈت رام نارائن جی و پنڈت مہندر سنگھ جی شاستری نے کروا دیا۔ وِواہ سے ایک سپتاہ پور و لالہ حکم چند جی کے گھر میں چاروں ویدوں کا یگیہ شری پنڈت مہندر سنگھ جی نے کیا۔ برات کے ہمراہ چند نوجوان براتی جو تلوار چلانا جانتے تھے۔ اپنے کرتب دکھاتے جس سے جنتا از حد خوش ہوئی۔ اس شبھ اوسر پر مبلغ ۵ روپے ریکشن کی اور ... اور ۱۰ روپے ودھو ... ڈھکی

رشی دیانند کی زندگی کے چند واقعات

(۱) پورانکوں نے رشی سے شاستر کی کتھا کر کے بزعم خود ایک بڑا سوال تجویز کیا۔ کہ دیانند سے پوچھیں۔ تم گیانی ہو یا اگیانی۔ اگر کہیں گیانی تو ہم کہیں گے۔ کہ تو ہے ابھیمانی۔ اور اگر کہیں اگیانی۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ اگیانی کی بات ماننے یوگیہ نہیں۔ اور سوامی جی کے پاس چل دیئے اور جا کر یہی سوال کیا۔ سوامی جی تو ہر ... بھنڈار۔ ان کے ابھپرائے کو تاڑ گئے۔ اور فرمایا۔ کہ کئی باتوں مثلاً دھرم، سداچار، ستیہ ویوہار آدی گنوں میں تو میں گیانی ہوں۔ مگر پاپ، جھوٹ۔ چھل کپٹ میں میں اگیانی ہوں۔ جواب کو سنکر پورانک شرمندہ ہو کر چلے گئے۔

(۲) ایک جگہ سوامی جی نے ایک نائی کا بھوجن کیا۔ لوگوں نے کہا۔ سوامی جی آپ نے نائی کی روٹی کھائی۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ فرمایا۔ میں نے تو گندم کی روٹی کھائی ہے نائی کی کہاں کھائی ہے۔

(۳) جودھپور نریش نے رشی دیو سے عرض کیا۔ سوامی جی! آپ میرے راجیہ کے سب سے بڑے مندر کی گدی بیٹھیں۔ اس کی لاکھوں روپے آمدنی اپنے استعمال میں لائیں۔ مگر مورتی کا کھنڈن چھوڑ دیں۔ فرمایا۔ راجن! میں تیرے جس کی ریاست سے میں ایک دوڑ میں پار رات میں نکل سکتا ہوں۔ آگیا ماننی ... کی۔ کہ جس کی بادشاہی سے میں کہیں بھی نہیں جا سکتا۔ آگیا پالوں۔

(۴) راؤ کرن سنگھ رشی پر تلوار سے وار کرنے لگے۔ رشی نے فرمایا۔ کہ شاستر ارتھ کرنا ہے اپنے اپنے گورو کو بلا اور شستر ارتھ کرنا ہے راجہ سے لڑ۔ اور اس کی تلوار توڑ دی۔ ... کھشتری کا وار خالی نہیں جاتا۔ راؤ کرن شرمندہ ہوا۔

(مول چند آریہ سیوک کوٹ چھٹہ)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج چوڑا بازار لودھیانہ منتری ... جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... سورگباس ہونے پر ... شریمان لشن داس جی ... پتا شریمان ... پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پنڈت جی کے ساتھ سہانوبھوتی کرتا ہے۔ پرستاؤ کی نقل پنڈت جی کے پاس ... اخبارات میں بھیجی جائے۔

رکو ڈرام منتری آریہ سماج

مولانا مولوی عبدالحق ابوتراب کا مسلمانوں سے دلچسپ مطالبہ

مجھے مسلمانوں کا امام اور امیر ملت بنایا جائے

کیونکہ

مَیں نے نبیوں اور پیغمبروں کی تقلید میں کثرت ازدواج کو زندہ کیا

کی سنت کثرت ازدواج کو زندہ کیا ہے اور بہت سی شادیاں کر چکا ہوں۔ اور باوجود ۶۷ سال عمر

کی اس عنایت کا نہایت ہی مشکور ہوں کہ ان کو میری خانہ آبادی کا بہت خیال ہے۔ آخر

ساری دُنیا کو آریہ بنا دیجئے

دھرم کی راہ پہ سر کٹا دیجئے — اور باطل کی ہستی مٹا دیجئے
اوم ہی اوم کی رٹ لگا دیجئے — پردہ دوئی کا دل سے اُٹھا دیجئے
یُونہی باتیں نہ حضرت سُنا دیجئے — مُنہ سے کہئے تو کر کے دکھا دیجئے
ہندوؤں کی بگڑی بنا دیجئے — قعرِ پستی سے ان کو ہٹا دیجئے
وید کا ناد گھر گھر بجا کر ابھی — خوابِ غفلت سے سب کو جگا دیجئے
کر کے پرچار ویدوں کا اے دوستو — ساری دُنیا کو آریہ بنا دیجئے
مہرشی آ کے بھارت میں پھر ایک دفعہ — نادِ ویدک دھرم کا بجا دیجئے
وقت یہ سوچنے کا نہیں دوستو — قوم پہ مال و زر سب لُٹا دیجئے
باز آئے نہ اب بھی شرارت سے گر
برق بن کر عدو کو جلا دیجئے

(رام رکھا مل برق۔ کراچی)

ناظرین سافر مولانا مولوی ابوتراب موجد ... تانی و طلا ءِ لمذذ ثانی و ایڈیٹر اہل سنت والجماعت امرت سر سے بخوبی آشنا ہیں۔ تو ارت کی وزارت میں حضرت نے حال ہی میں مسلمانوں سے مطالبہ فرمایا ہے۔ کہ مسلمانوں کے امام و امیر ملت کا عہدہ چونکہ قدرۃ السالکین و زبدۃ العارفین حاجی پیر جماعت علی شاہ صاحب کے استعفاء سے خالی پڑا ہوا ہے۔ اور اب تک کوئی قابل شخص اس عہدہ کے لئے مسلمانوں کو نہیں مل سکا۔ اس لئے مولانا مولوی ابوتراب صاحب نے رضاکارانہ طور پر اس عہدہ کے لئے اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ اور اپنے امیر ملت بنائے جانے کے حق میں جو دلائل اپنے اخبار میں ارشاد فرمائی ہیں ناظرین کی واقفیت و تفنن طبع کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

اس لئے مجھے امیر ملت و امام وقت بنایا جائے۔ کہ امام و امیر کو صاحب خیر ہونا چاہیئے۔ اور میں بحمداللہ بہت سے خیر کے ساتھ متصف ہوں۔ چونکہ میں علاوہ واعظ و مبلغ و ایڈیٹر اہل سنت والجماعت و معلم ہونے کے طبیب بھی ہوں۔ ہزارہا لوگوں کو ادویہ باہلیہ و طلاء ملذذ و معجون مقوی وغیرہ سے نفع پہنچا چکا ہوں۔ جیسا کہ میرے مہربان جناب ایڈیٹر صاحب اخبار انقلاب و احسان و سیاست و زمیندار و اہلحدیث و شیعہ گزٹ و گنتال و پرتاپ و ملاپ لاہور و مدینہ بجنور و اہل حدیث گزٹ دہلی وغیرہ کو معلوم ہے کہ ان کے دفتروں میں جا کر ادویہ مقویہ و حبوب باہلیہ سے ان کی خدمت کی ہے اور نفع پہنچایا ہے۔ اور انشاءاللہ آئندہ بھی پہنچاتا رہوں گا۔

تیسری حدیث صحیح کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ میری اُمت سے صاحب خیر اور بہتر وہ شخص ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔ کیونکہ جس کی عورتیں زیادہ ہونگی۔ جو عین منشاء اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور افزائش نسل سے مسلمانوں کی ترقی بھی ہوتی ہے۔ جن سے جہاد میں مدد ملتی ہے۔ اور حکومت کے یہاں بھی اس جماعت کا قدر ہے۔ جس کے افراد زیادہ ہوں۔ اسی واسطے حضرت سلیمان علیہ السلام کی سات بیویاں اور بعض روایت ہے کہ ایک ہزار بیویاں تھیں اور حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک کم سو زوجہ تھیں۔ اور ان دونوں نبیوں کے متعلق جواب دیا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا۔ ہر ایک کو ہم نے حکم اور علم دیا۔ اور آنحضرت (حضرت محمد صاحب) کی ازدواج مطہرات گیارہ تھیں۔ پس جب زیادہ بیویوں کا مالک صاحب خیر ہے۔ تو یہ راقم الحروف بھی صاحب خیر ہوا۔ کیونکہ میں نے ہی حضرت انبیا

پاتا ہوں کہ اب بھی نکاح کا متلاشی ہوں۔ اور اپنے جسم میں طاقت پاتا ہوں۔ اس صفت میں مولوی عبدالوہاب صاحب اگرچہ مشہور تھے۔ اور مولوی ظفر علی خاں صاحب نے جو زمیندار میں لکھا ہے۔ اور ایڈیٹر صاحب اہل حدیث گزٹ دہلی نے اس پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے اور میری امارت و امامت کا اعلان کرتے ہوئے میرے لئے ایک رشتہ تلاش کیا جو سات خاوندوں کو مار چکی ہے۔ اس کے متعلق صرف اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ یہ (ا)

کیوں نہ ہو۔ ان کے دوست جناب ایڈیٹر صاحب اخبار پیام شادی بھی تو لاہور میں تشریف رکھتے ہیں۔ جو لوگوں کے گھر آباد کرانے سے ثواب عظیم حاصل کرتے ہیں۔ مگر یہ بات ایڈیٹر صاحب زمیندار و مسلم گزٹ کی میری سمجھ میں نہ آئی۔ جو میرے لئے بجائے کنوارے رشتہ کے بیوہ تجویز فرماتے ہیں۔ اور حدیث نبوی کے خلاف کرتے ہیں۔ شاید ان کو حکماء کا یہ قول کہ جوان عورت سے شادی کرنے سے مرد جوان ہو جاتا ہے۔ اور لطف

زندگی زیادہ آتا ہے اور جانبین میں محبت رہتی ہے۔ معلوم نہیں۔ یہ ان پر بہت افسوس آتا ہے۔ اگر ان کی خانہ بربادی خدانخواستہ ہو جائے۔ تو اپنے لئے تو کنوارہ رشتہ تلاش کریں۔ مگر میرے لئے حدیث نبوی کا خلاف کرتے ہوئے بیوہ کی جستجو فرماتے ہیں۔ بھلا یہ کہاں کا انصاف ہے۔ الغرض جب میں باکرہ عورت سے شادی پر قادر ہوں۔ جیسا کہ وہ میرا معائنہ صحیح و تجربہ سعجہ کر چکے ہیں۔ اور اس کا نان نفقہ بھی ادا کر سکتا ہوں تو میرے عنایت فرماؤں کو چاہیئے۔ کہ میرے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے اور میری امارت و امامت کا اعلان کرتے ہوئے میرے لئے کنوارہ رشتہ کی جستجو فرمائیں۔ اُمید ہے کہ ان طلب و جدوجہد کی بناء پر ضرور کامیاب ہونگے۔ اچھا اگر یہ اڈیٹران اخبارات میرے لئے بیوی پسند کرتے ہیں۔ تو انہیں اور دلالی و رہنمائی کرتے ہوئے اس نیک کام کو سر انجام دیں اور مہر زلیخا کا فیصلہ کرا کر میرا عقد کرا دیں۔ میں اس کے معاوضہ میں معجون احقاقی و طلا ملذذ لاثانی و حبوب ممسک بلا قیمت پیش کروں گا جس کے استعمال سے اعادہ شباب ہو جائیگا لطف شباب دوبارہ دوڑ کریگا:

سبھا کے ماہواری ٹریکٹوں کا سلسلہ

آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کی سوچنا ارتھ نویدن ہے۔ کہ اس ماہ کا ٹریکٹ کسی کارن سے تیار نہیں ہو سکا۔ اس لئے اگلے ماہ کے ٹریکٹ کے ساتھ ہی اس ماہ کا ٹریکٹ شائع کیا جائے گا۔ کرپیا نوٹ کر لیں۔

(پربندھک ٹریکٹ وبھاگ)

آریہ ساہتیہ وبھاگ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساہتیہ وبھاگ کی اور آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو وشیش دھیان دینا چاہیئے۔ اور جب بھی کتابوں کی ضرورت ہو۔ تو وہ سبھا کے ساہتیہ وبھاگ کو آدیش لکھا کریں اس سے جہاں انہیں پستکیں شگھر مل سکیں گی۔ وہاں آریہ پرتی ندھی سبھا کے ساہتیہ وبھاگ کو بھی امداد ملے گی۔ اور سبھا اُتم اور اچھی ساہتیہ پرکاشت کر سکے گی۔

(پربندھک ساہتیہ وبھاگ
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

کیا مریخ میں آبادی ہے؟

ایک قدیم سوال کا جدید جواب

مریخ میں آبادی ہے یا نہیں - ایک قدیم مسئلہ ہے - اور اس پر سائنٹفک مسائل میں شاید سب سے زیادہ ہوئی ہے انسان کی کوشش یہ ہے - کہ اس سرخ ستارہ کی ماہیت اور اس کے بسنے والوں کی کیفیت اپنی آنکھ سے دیکھ لے آثار و قرائن سے یہ بات تسلیم کی جاتی ہے - کہ مریخ رمنگل) میں کسی نہ کسی قسم کی مخلوق ضرور ہوگی۔

دوربین سے مریخ کی طرف دیکھو - ایک عظیم الشان سرخ انگارہ فضا میں دہکتا ہوا اور آہستہ آہستہ اپنی مستانی رفتار سے چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے - انسان حیرت اور خوفناک ملے جلے جذبات کے ساتھ اس آتشیں کرہ کو ہزاروں میل دور فضا میں تیرتا ہوا دیکھتا ہے اور سوچتا ہے کہ کیا کبھی ایسا ممکن ہوگا - میری زمین اس انگارہ کے قریب اس سرزمین آتش رو سے نزدیک ہو جائے گی - یا کم از کم میں ہی اس زمین پر قدم رکھ سکوں گا - اور اس کی ماہیت و کیفیت اپنے مادی جسم کے ساتھ دیکھ سکوں گا۔ میں نے دور بیٹھ کر اس کا جو جلوہ دیکھا ہے - اسے قریب سے دیکھ کر اپنے قیاسات کو صحیح کروں گا۔

انسان گھور گھور کر دیکھتا ہے - اور مریخ کی ہر شکل و نقشہ کو غور و تعجب سے دیکھ رہا ہے مگر ابھی اس کی سمجھ میں نہیں آیا - مریخ کیسا تارہ ہے اور وہاں مخلوق ہے یا نہیں ہے تو کیسی ہے ایک پُر اسرار نیلی سی مدھم روشنی دکھائی دیتی ہے کبھی وہ گہری مگر بے رونق سرخی میں تبدیل ہو جاتی ہے - کبھی عجیب و غریب اور حیرت انگیز تصویریں اور نمونے سامنے آتے ہیں - اور غائب ہو جاتے ہیں - غرض انسان کی آنکھ اس پر اسرار ستارہ کی ماہیت معلوم نہیں کر سکتی۔

بڑے منجم اور ستارہ شناس عرصہ دراز سے مریخ کی ماہیت معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دنیا کی رصدگاہ کے ماہران فلک گھڑی گھڑی اپنی طاقتور دوربینوں سے اس پُر اسرار ستارہ کی طرف دیکھتے ہیں - خیال نظارہ سے پہلے اس ستارہ کی سرزمین پر پہنچ جاتا ہے - جو ہم سے بہت دور ہے - اور بے حد خاموش سرزمین ہے - جہاں کا حال انسان اپنی عقل سے بھی نہیں پا سکتا - جب تک وہاں پہنچ نہ جائے - تو تو رہے گی - مگر انسانی آنکھ جس خوبی اور نفاست کے ساتھ بذریعہ دوربین اس ستارہ کی مخلوق ہو - تو دیکھ سکتی ہے - وہ تو تو ظاہر نہیں کر سکتی - خواہ کتنی ہی احتیاط سے کیوں نہ اتارا جائے۔

مریخ ایک پُر اسرار سرزمین ہے! وہاں کیسی آبادی ہے - کیا ہم جیسے انسان وہاں آباد ہیں؟ ہم جیسی سانس لیتی چلتی پھرتی مخلوق - یہ سوال ہے - جو مریخ میں جانے اور اس کا حال معلوم کرنے والے شوقینوں کو ستا رہا ہے - کیا مریخ کی تہذیب سے ہزاروں لاکھوں سال پرانی نہیں ہوگی - وہاں جا کر انسان کیا عجیب اور خوفناک دل دہلا دینے والے - بھر بھری پیدا کرنے والے نظارے دیکھے گا - وہاں کے لوگوں نے بڑھتی ہوئی خشکی اور پانی نہ ہونے کے باوجود اپنی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے کیا تدابیر حفظ ماتقدم اختیار کی ہیں - ان کا لباس طرز رہائش اور سواریاں کیسی ہیں۔

ذرا سوچئے - انسان مریخ میں جا کر کیا دیکھے گا؟

مریخ سے بات چیت کرنے کے منصوبے بلکہ خیالی پلاؤ انسان عرصہ دراز سے پکا رہا ہے اور اس کے لئے ایسی ایسی احمقانہ تجویزیں سامنے آتی رہی ہیں - کہ سوائے ہنسنے کے اور کوئی منہ زنی نہیں کر سکتا - بہت سے من چلے سائنس دانوں نے فیصلہ کیا - کہ فیثاغورس کی مثلث صحرائے اعظم کی ریت پر بنائی جائے مریخ کے لوگ علم ہندسہ (جیومیٹری) سے بخوبی معلوم ہوتے ہیں - وہ فیثاغورثی مثلث کو فوراً پہچان لیں گے - اس کے بعد اور اشکال سے بات چیت کا سلسلہ آگے بڑھایا جائے - کچھ لوگ بجلی کی روشنیوں کے ذریعہ اہل مریخ کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائیں - پھر فیثاغورثی مثلث اہل مریخ کو زمین کی شکل اور ہیئت اور مقام کا کچھ اندازہ کرانے میں مدد دے گی - اس ہی سلسلہ میں ریڈیو کے ذریعہ آواز کی برقی لہریں مریخ تک پہنچانے کا بے پناہ تخیل بھی اہل سائنس نے ظاہر کیا اس سلسلہ میں ایک مصور و مصنف کاٹیل فلامیرین نے مریخ کے آدمیوں کی نہایت مزاحیہ تصویریں اور وہاں کے حالات کا ظریفانہ تذکرہ شائع کیا ہے جسے ادبی حلقوں میں بہت پسند کیا جا رہا ہے۔

یہ تو ادبی شوخیاں تھیں - سائنٹفک حقائق صرف اس قدر ہیں - کہ ابھی تک مریخ کا صحیح نقشہ بھی انسان نہیں بنا سکا ہے - مریخ کی سطح پر پائی جانے والی نہروں کے بارے میں ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا - کہ وہ کیا چیزیں ہیں - اور ان کے وجود سے تمام ستارہ مریخ کو کیا تعلق ہے؟ انسان کی آنکھ کوئی معتبر آلہ اور ذریعہ نظارگی نہیں ہے کیونکہ وہ محدود حد اور قوت تک نفوذ کر سکتی ہے - ان نہروں کو گھور گھور کر دیکھا گیا ہے - بہترین آلات و دوربین کام میں لائے گئے ہیں - مگر تمام ستارے بالخصوص مریخ بالخصوص فضا کی ایسی روشنی میں گھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں - کہ ان کی سطح پر ہلکا سا سایہ جھلملی کے طور پر پڑا ہوا دکھائی دیتا ہے - اس لئے سطح کی پوری کیفیت انسان کی آنکھ آلات کی مدد سے بھی اچھی طرح معلوم نہیں کر سکتی ہے۔

مگر معاملہ ختم نہیں ہو جاتا - بحث کا ایک پہلو یہ بھی ہے - کہ مریخ میں کوئی جاندار مخلوق ہو بھی سکتی ہے یا نہیں - اس کے بارے میں مختلف رائیں پائی جاتی ہیں۔

مریخ کا درجہ حرارت (ٹمپریچر) ۵ درجہ سے نیچے ہے - (تقریباً ۱۵ درجہ) یقیناً یہاں سردی ضرور ہوگی - مگر یہ درجہ خشکی کا ایسا نہیں ہے - لیکن پھر بھی یہ امر شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے - کہ ایسے خشک درجہ حرارت میں مخلوق ارتقائی حالت قائم رکھ سکتی ہے یا نہیں حیات کا تعلق حرارت اور خشکی دونوں کی ملی ہوئی حالتوں سے ہے - صرف ایک درجہ حرارت پر کوئی حیات قائم نہیں رہ سکتی - جب تک اس کا رد عمل نہ ہوتا ہے - ہماری زمین پر نقطہ انجماد (صفر) سے کسی قدر اوپر اور (۱۵) درجہ حرارت سے کچھ ہی نیچے جب تک حرارت ہو - حیات برقرار نہیں رہتی - ان دونوں نقطوں سے ادھر ادھر درجہ حرارت قائم رہنے پر حیات کا قائم رہنا بہت معمولی وقفہ کے لئے ہوتا ہے۔

اب اس نظریہ کے ماتحت قیاس آرائی کیجئے - مریخ ہمارے لئے کیا اہمیت و دقعت رکھتا ہے!

سوامی شردھانند

تجھ سا ہم کو رہنما نہ ملا
دردِ قومی کا آشنا نہ ملا
ناخدا اب بھی ہیں بہت لیکن
پھر کوئی تجھ سا باخدا نہ ملا

(یوگ دھیان یاس)

آریہ سماج پشاور کے سماچار

(۱) آریہ سماج کے ہفتہ واری ست سنگوں کی حاضری بتدریج بڑھ رہی ہے - یہ خاص خوشی کا مقام ہے - کہ نوجوان خاص طور پر دلچسپی سے حصہ لے رہے ہیں۔

(۲) ۶ دسمبر ۳۶ء کے ہفتہ واری ست سنگ میں شری پنڈت مہندر سنگھ جی شاستری کا آیورویدا پر ایک نہایت عالمانہ ویاکھیان ہوا حاضری بہت زیادہ تھی - جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا - ہفتہ واری ست سنگوں کو کامیاب بنانے کے لئے بہت کوشش ہو رہی ہے

(۳) امر شہید سوامی شردھانند بلیدان دن (دش ورشی) منانے کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں - عام ہندو پبلک کی اس طرف رجی پیدا کرنے کے لئے شاندار پروگرام مرتب کئے گئے ہیں۔

(وشواناتھ منتری آریہ سماج ذبلی نلندی پشاور)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوپال مصر ہریانوی کی رشی دیانند کیخلاف ہرزہ سرائی

آریہ سماجوں کے پروٹسٹ

آریہ سماج پھلرون کا پروٹسٹ

(۱) آریہ سماج پھلرون کا یہ عام جلسہ منعقدہ ۲۴-۱۲-۳۶ گوپال مصر ہریانوی کی کتاب "کلنک انسان کے لباس میں عرف سنگیت دیانند" جس میں اس نے رشی دیانند کے خلاف سخت بیہودہ بکواس کی ہے زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس کتاب کو ضبط قرار دے۔ اور اس کے مصنف پر مقدمہ چلائے۔ تاکہ لاکھوں آریوں کے اشانت ہردیوں کو شانتی نصیب ہو۔ نیز حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کراتا ہے۔ کہ آریہ سماجی بھی اس کی ویسی ہی رعایا ہیں۔ جیسے دیگر مذاہب۔ مگر اس کے ریزولیوشنوں پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

(۲) آریہ سماج پھلرون کا یہ جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ اخبارات سے اپیل کرتا ہے کہ ان کی وہ خاموشی جو انہوں نے رشی دیانند کے خلاف بیہودہ پراپیگنڈہ کے بارے میں اختیار کر رکھی ہے۔ سخت قابل اعتراض ہے۔ اور ان سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ایسے پراپیگنڈہ پر سخت نوٹس لیویں۔ اور جب تک لٹریچر ضبط نہ ہو۔ ایجی ٹیشن جاری رکھیں۔

(۳) آریہ سماج پھلرون کا یہ عام جلسہ پنجاب کی جملہ آریہ سماجوں سے بزور التماس کرتا ہے کہ جو آریہ اخبار رشی دیانند کے خلاف شائع شدہ لٹریچر کے برخلاف سخت ایجی ٹیشن کرنے سے احتراز کرے۔ اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔

(منتری آریہ سماج پھلرون)

نقل ریزولیوشن آریہ سماج دینا نگر

(۱) آریہ سماج دینا نگر کا یہ عام جلسہ منعقدہ ۱۳-۱۲-۳۶ گوپال مصر ہریانوی کی کتاب "کلنک انسان کے لباس میں عرف سنگیت دیانند" جس میں اس نے رشی دیانند کے خلاف سخت بیہودہ بکواس کی ہے زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس کتاب کو فوراً ضبط قرار دیکر اس کے مصنف پر مقدمہ چلائے۔ تاکہ لاکھوں آریوں کے اشانت ہردیوں کو شانتی نصیب ہو۔ نیز حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کراتا ہے۔ کہ آریہ سماجی بھی اس کی ویسی ہی رعایا ہیں۔ جیسے دیگر مذاہب۔ مگر اس کے ریزولیوشنوں پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

(۲) آریہ سماج دینا نگر کا یہ عام جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ اخبارات سے اپیل کرتا ہے کہ ان کی وہ خاموشی جو انہوں نے رشی دیانند کے خلاف بیہودہ پراپیگنڈہ کے بارے میں اختیار کر رکھی ہے۔ سخت قابل اعتراض ہے۔ اور ان سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ایسے پراپیگنڈہ پر سخت نوٹس لیویں۔ اور جب تک ایسا لٹریچر ضبط نہ ہو۔ ایجی ٹیشن جاری رکھیں۔

(۳) آریہ سماج دینا نگر کا یہ عام جلسہ پنجاب کی جملہ آریہ سماجوں سے بزور التماس کرتا ہے کہ جو آریہ اخبار رشی دیانند کے خلاف شائع شدہ لٹریچر کے برخلاف سخت ایجی ٹیشن کرنے سے احتراز کرے اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔

(دھرم دت منتری آریہ سماج دینا نگر)

گوروکل اندرپرستھ میں شردھانند دش ورشی

گوروکل اندرپرستھ میں شردھانند دش ورشی کے اپ لکش میں ۲۱ دسمبر کو کل کا ابھیوادن کے بعد چاروں ویدوں کا اکھنڈ یگیہ ہوگا جو لگاتار رات دن ہوتا رہے گا۔ ۱۰ اور ۳۰ دسمبر کو ۴ بجے شام اس کی پورن آہوتی کے بعد دیش کے پرسدھ ودوان کی صدارت میں بلیدان اتسوی سبھا ہوگی۔ اس موقع پر گوروکل کانگڑی کے ہری جن اور شری سیوک سنگھ کے ودیارتھی خاص طور پر مدعو کئے گئے ہیں۔ رات کو ہری جن سے برہمن تک کا ایک ہی پنگتی میں سہبھوج ہوگا ۳۱ دسمبر کو دہلی کے شردھانند دش ورشی کے اتسویں بھاگ لینے کے لئے یہاں کے بڑے بڑے برہم چاری شامل ہونگے۔ اور شردھانجلی پیش کریں گے۔

(مکھیا دھشٹاتا)

آریہ مسافر لاہور کے لئے دو دو نئے خریدار بھیجکر اپنے فرض کو پورا کیجئے۔ (مینجر)

آریہ مسافر کے پریمیو!

آریہ مسافر کے جن پریمیوں کا چندہ جنوری میں ختم ہے۔ انہیں سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کرپا اپنا چندہ شیگھر دفتر آریہ مسافر میں ارسال کر دیں۔ تاکہ وی۔ پی کے خرچ کی بچت ہو جائے۔ ورنہ بصورت دیگر تین روپے پانچ آنے ادا کرنے پڑیں گے۔ اگر کسی کا ارادہ وی۔ پی وصول نہ کرنا ہو۔ تو ایک کارڈ ادوشیہ لکھ دیں۔ (مینجر)

۶۵۸۔ شری میگھراج جی بٹی کمیران۔
۷۸۶۔ آریہ سماج گوجرہ۔
۷۲۲۔ ڈاکٹر دولت رام جی حافظ آباد۔
۷۲۵۔ پنڈت امرناتھ جی کوئٹہ۔
۷۳۴۔ آریہ سماج ڈوبہ ٹیک سنگھ۔
۷۴۱۔ دلیسراج جی کو جھیر۔ برار
۷۶۸۔ لالہ باگی رام جی شرق پور۔
۸۲۲ ٹھاکر دولت رام جی۔ علی پور
۸۳۰۔ لالہ گردھاری لال جی نئی دہلی
۱۳۱۰۔ لالہ تاراچند جی پنڈدادنخاں۔
۱۳۲۴۔ امیر چند شانتی سروپ لدھیانہ
۱۳۳۱۔ سپرنٹنڈنٹ آریہ بورڈنگ لودھیانہ
۱۳۳۷۔ لالہ ہگل کشور جی انبالہ چھاؤنی۔
۱۳۴۴۔ رائے صاحب امرت رائے جی انبالہ چھاؤنی
۱۳۷۵۔ آریہ سماج گوروکل سیکشن لودیانہ
۱۹۰۴۔ ڈاکٹر لبھداس جی۔ کوٹ ادو۔
۱۹۱۶۔ آریہ کمار سبھا وودیا سکول۔ جالندھر
۱۹۴۳۔ لالہ دیودت جی دینا نگر۔
۲۲۵۰۔ لالہ ہریال کشور چند بھٹنڈہ
۲۲۵۹۔ لائبریرین آریہ سماج پٹیالہ۔
۲۲۶۰۔ لالہ ہیرا لال چرنجی لال پٹیالہ۔
۲۲۶۴۔ لالہ نوراتا رام آریہ سماج روپڑ۔
۲۲۸۲۔ لالہ جیون داس آریہ سماج چک نمبر ۱۵۹۲ (ٹوبہ)
۲۲۹۳۔ شری تربھون چند جی آریہ بورڈنگ لودیانہ
۲۳۰۲۔ پردھان آریہ سماج بنگہ۔
۲۳۰۷۔ لالہ سرداری لال جی فاضلکا۔
۲۳۱۹۔ مہاشہ رام لال جی۔ راولپنڈی
۲۵۰۴۔ مہاشہ منشا رام جی باندھی فتح گڑھ چوڑیاں
۶۸۶۔ آریہ سماج گوجرہ
۲۵۸۵۔ سیکرٹری آریہ سماج چک فیروز پور
۲۶۶۳۔ مہاشہ اندر سنگھ جی بلوچ
۲۶۶۷۔ آریہ سماج ٹونی دیوی۔
۲۶۶۸۔ پنڈت بنسی دھر جی جالندھر۔
۲۶۷۲۔ آریہ سماج سلطان پور لودھی۔
۲۶۷۵۔ آریہ سماج رائے کوٹ
۲۶۷۷۔ آریہ سماج جالندھر شہر
۲۶۸۱۔ آریہ سماج پھگواڑہ
۲۶۸۴۔ منشی دیر گڑھ۔ پھگواڑہ۔
۲۸۹۷۔ آریہ سماج قرول باغ دہلی
۲۸۹۹۔ لالہ ہردیال جی جالندھر۔
۲۸۸۸۔ لالہ دیوان چند چک نمبر ۳۲۲ (ٹانگلیانوالہ)
۲۹۵۸۔ شری درگا پرشاد جی کوہ موری۔
۳۰۵۶۔ شری جانن شاہ کہوڑ عیرہ
۳۰۶۷۔ مہاشہ کشن چند کمہ پنڈہ۔
۳۰۵۸۔ آریہ سماج بٹالہ
۳۰۵۹۔ شری ہری ناتھ۔ حکیم کرن۔
۳۰۶۰۔ شری [illegible] سنگھ جی پشاور چھاؤنی۔
۳۰۶۱۔ شری چرنجی لال مول چند سیالکوٹ۔
۳۰۶۲۔ آریہ سماج گوگشتی
۳۰۶۳۔ آریہ سماج گوروکل سیکشن شیخوپورہ
۳۰۶۶۔ لالہ بابو رام ننکانہ صاحب
۳۰۶۷۔ لالہ نانک چند آموجہ غازی پور
۳۰۶۸ آریہ سماج آسیہ پشاور
۳۱۸۶۔ لالہ دیوان چند جی اوورسیر سرگودھا۔

آریہ سماج اور انتخابات

ساروودیشک سبھا کا اعلان

دیش میں نئے آئین کے نفاذ کے مطابق اسمبلیوں کے لئے جو چناؤ ہو رہے ہیں۔ ان کے سمبندھ میں انیک سجن اپنا کرتویہ نشچے کرنے کے لئے اس سبھا کی نیتی جاننا چاہتے ہیں۔ ان کے تقاضا سبھی آریہ سماجوں اور آریوں کی جانکاری کے لئے سوچنا دی جاتی ہے۔ کہ آریہ سماج کا مجموعی طور پر انتخابات سے کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ اور انہیں کسی پکش کے سمبندھ میں کوئی سمتی نہیں دینی چاہئے۔ پرنتو ذاتی طور پر ہر ایک آریہ سوتنتر ہے۔ کہ وہ جس کے لئے چاہیں۔ اپنا ووٹ دیں۔ ان کے لئے کسی قسم کی پابندی نہیں ہے۔

نارائن سوامی پردھان آریہ ساروودیشک سبھا دہلی

گوروکل یونیورسٹی کانگڑی میں

نئے بالکوں کا داخلہ

گوروکل یونیورسٹی کانگڑی میں نئے بالکوں کا داخلہ گوروکل کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ایسٹر کی چھٹیوں میں ہوگا۔ جو صاحب اپنے لڑکوں کو گوروکل میں داخل کرانے کے خواہشمند ہوں۔ انہیں بہت جلد درخواست بھیج کر منظوری حاصل کر لینی چاہئے۔

ستیہ ورت
مکھیا دھشٹاتا گوروکل کانگڑی

بوقت خط و کتابت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیں

پند سود مند

— علم وہ ہنر ہے۔ جس میں عیب و ہنر کی صورت نظر آتی ہے۔

— سخاوت یہ ہے۔ کہ اپنی حیثیت کے موافق ہر شخص کی حاجت روائی کرو۔

— بغیر بلائے کسی کے ہاں جانا۔ بغیر پوچھے بات کہنا۔ اور ہر کسی کا اعتبار کر لینا بے وقوفی کی علامت ہے۔

— شیطان کے پاس پہنچنے کا سیدھا راستہ شراب ہے۔

— ہر کام نیت کے ساتھ ہے۔ اور ہر شخص کو اپنی عبادت سے وہی اجر ملے گا جس کی وہ نیت رکھتا ہے۔

— کوئی شے ایسی مضرت رساں نہیں۔ جیسا کہ وقت کو فضول ضائع کرنا۔

— دوست خوشی کو بڑھا دیتا ہے۔ تکالیف کو تقسیم کر کے اور خوشی کو دوگنا کر کے وہ غم کو بھلا دیتا ہے۔

— اگر تیرے راستے میں کوئی کانٹے بوئے تو اس کے بدلے کانٹے کی بجائے پھول بچھا۔ بے شک تجھے اس کے کانٹے پھول محسوس ہوں گے۔ لیکن اُسے ترشول بن کر چبھیں گے۔

— صرف نیکی اور پاکیزگی سے ہی خوش نصیبی ہو سکتی ہے۔ جس پر خواہشات نفسانی سوار ہیں۔ وہ ہمیشہ رسوا رہتا ہے۔

— کسی کو اوپر سے اچھا دیکھ کر یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ اندر سے بھی اچھا ہوگا۔ کیونکہ عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ دیکھو کپاس باہر سے تو کتنا نرم ہوتا ہے۔ مگر اس کے اندر کا بنولہ کتنا سخت ہوتا ہے۔

تحریک شدھی کی ۲۵ سالہ جوبلی کے اپ لکش کا کام

مہاشہ قومی سدھار سبھا پنجاب دینا نگر کی طرف سے مہاشہ بھائیوں کی شدھی کی ۲۵ سالہ جوبلی جلسوں کے روپ میں پنجاب اور ریاست جموں میں ادر جولائی سنہ ۳۵ سے لے کر دیہات اور قصبات میں بڑی شان و شوکت سے منائی جا رہی ہے ۵۰ کے قریب بڑی زبردست کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔ جن کی مختصر کارروائی شائع ہو چکی ہے ۳۵-۱۱-۲۵ سے لے کر ضلع چینی گوجراں۔ بلیلیاں۔ دودھو چک۔ خانوڈال۔ ورماں ضلع گورداسپور۔ ضلع شکلی تحصیل نارووال تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ اور قصبہ

سیالکوٹ میں زیر صدارت شری لالہ جمعیت رائے جی بیرسٹر سیالکوٹ۔ بابو رام رتن جی وکیل نارووال پنڈت منسا رام جی پکھی۔ لالہ باجو رام جی خانوڈال پردھان آریہ سماج۔ ڈاکٹر لبھا رام جی ورماں۔ ٹھاکر امر سنگھ جی نمبردار بدھوال۔ چوہدری سنت رام جی کھیری بڑی زبردست کانفرنس ہوئی۔ نگر کیرتن کے جلوس نکالے گئے۔ ہر مقام کے جلسہ میں تمام ہندو جنتا نے کافی تعداد میں شامل ہو کر دلت اودھار کے کام میں حصّہ لیا۔ کئی مقامات پر سورن ہندوؤں اور ہری جنوں سہ بھوج ہوئے۔ جس کا دیہات کی جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا۔ موضع بدھوال موضع ادنیہ میں اور قصبہ کھیری میں نئی آریہ سماجیں قائم کی گئیں جن کا سمبندھ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا سے رہ

ان کانفرنسوں میں ڈاکٹر امبیدکر کے تبدیلئے مذہب کے خیالات کے خلاف ہری جنوں کو ہندو دھرم سے گرانے کے لئے عیسائی مسلمان اور سکھوں کے غلط پروپیگنڈا کے خلاف اور جاہل بنے ہندوؤں کو راہ راست پر لانے کے لئے چھوا چھوت کے بھوت کا بھوت ناش کرنے کے لئے برادری کے فضول خرچوں کو بند کرنے کے لئے مہاتما گاندھی کے سیکٹر ہیرالال گاندھی کے واپس ہندو دھرم پر ودھائی۔ مہاراجہ جموں و کشمیر مہاراج سوکیت۔ ٹراونکور کو ہری جنوں کے لئے مندر وغیرہ کھولنے پر دھنیاواد ہندوستان کے باقی ہندو مہاراجوں کو بھی ان کی تقلید کرنے کے لئے پرارتھنا۔ سٹیٹ جموں کے محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران کی طرف سے ریاست کے ہری جنوں

دلچسپ معلومات

— جرمنی میں سائنس کے طریقوں پر نقلی کھانے تیار کئے ہیں جو بہت مقبول ہو رہے ہیں۔ مرغوں کی زیادتی کے خوف سے انڈے پیدا کرنے کے لئے یہی کھانے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات یہ کھانے بڑی نفرت کا باعث ہوتے ہیں۔

— زہریلی اور خطرناک گیسوں کو کم کرنے کے لئے پیرس کے سائنس دانوں نے تیار کی ہے۔ جس پر زہریلی اور مہلک گیسوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ خطرے کے وقت گیس کو فضا میں منتشر کر دیا جاتا ہے۔ زہریلی گیس کسی جاندار کو نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔

— ایک امریکن موجد نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ اگر اسے جہازوں کے آگے لگا دیا جائے تو سمندر کی اندرونی گھاس اور جھاڑ جھنکار صاف کر دیتا ہے اور جہاز آسانی سے پانی میں چل سکتے ہیں۔ یہ آلہ برقی قوت سے چلتا ہے۔

— ایک انگریز موجد نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس کو غبارے میں لگا دینے کے بعد زمین سے لے کر تین چار ہزار فٹ کی بلندی تک موسمی حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ آلہ ہوا بازوں کے لئے بہت مفید اور کارآمد ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ پرواز کے لئے راستہ صاف اور ہموار ہے یا نہیں؟

سے بنے افغانی اور اسی محکمہ میں مسلمانوں کی طرح ایک ہری جن سپیشل انسپکٹر مقرر کرنے کے لئے آئے نوا لے اسمبلی کے الیکشن میں ہری جن ووٹروں کی حیثیت پانچ روپیہ کی بجائے پچاس روپیہ جیسا کہ انگریزی علاقہ میں ہے ایسا ہی مقرر کرنے کے لئے مہاراج بہادر ان کی حکومت سے درخواست اور ضلع سیالکوٹ اور ریاست جموں کے تمام اعلیٰ ہندوؤں اور مہاشہ بھائیوں کی طرف سے مہاشہ قومی سدھار سبھا جلسہ دینا نگر کا۔ ان تمام جلسوں کے دھنیاواد کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے گئے ان تمام جلسوں میں ۔۔ مہاشہ ستیہ پال پردھان سبھا۔ مہاشہ منشا رام جی و ساکھی رام جی منشی مہاشہ۔ منڈلی۔ مہاشہ گوسائیں داس جی۔ مہاشہ دھرم پال جی۔ مہاشہ ہیشو رجی ڈاکٹر۔ پنڈت ۔۔۔

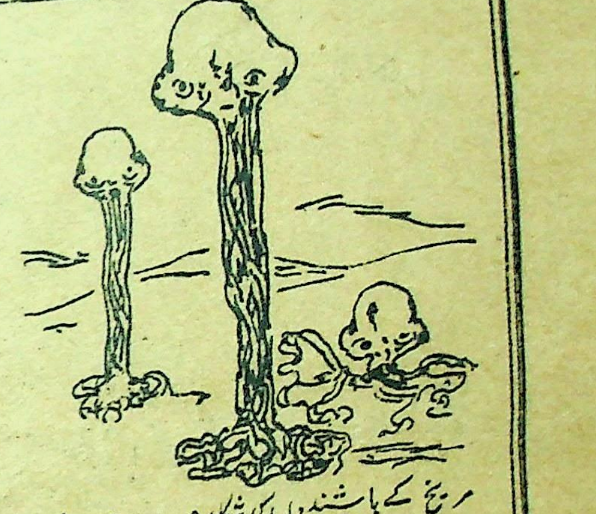

مریخ کے باشندوں کی شکل صورت اور جسم مشہور مصنف مسٹر ایچ۔ جی۔ ویلز کے خیال میں ۔

جاڑے کا موسم آگیا ہے

جبکہ ہر ایک ہندوستانی کوئی نہ کوئی طاقت کی دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو مضبوط طاقتور بناتا ہے آپ بھی بہترین مقوی دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو سال بھر کیلئے قوت سے بھرپور کر لیجئے۔ اس مطلب کیلئے

تلوار مارکہ

شربت فولاد قیمت ۱ روپیہ

طاقت کی ایک بہترین دوائی ہے۔ جو ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی طاقت واپس آ جاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال کر لینا کمزوری کو تمام سال نزدیک نہیں آنے دیتا اس کے استعمال سے کمزوری کی تمام بیماریاں جریان احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ دور ہو جاتی ہیں جسم مانند فولاد کے مضبوط ہو جاتا ہے۔ بشاش اور تازہ خون پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ دل و دماغ۔ جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے یہ خوبی صرف تلوار مارکہ شربت فولاد میں ہے اور یہ موسم سرما میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ورنہ آجکل جو اس قسم کے نقلی شربت فروخت ہو رہے ہیں ان میں سے کسی کے اندر یہ خوبی نہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک تلوار مارکہ شربت فولاد کا استعمال نہیں کیا۔ تو آج ہی اپنے شہر دوا فروش سے ایک بوتل خرید کر زندگی کا لطف اٹھائیں۔ دھوکہ سے بچیں اور صرف تلوار مارکہ خریدیں۔

ہر شہر کے دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتا ہے

تیار کرنے والے:۔ گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ لوہاں منڈی (یو۔ پی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سیالکوٹ میں پنجاب آریہ یووک سمیلن کا اجلاس

ٹھوس اور اہم ریزولیوشن پاس کئے گئے

پنجاب آریہ ویردل سمیلن سیالکوٹ کے موقعہ پر ۲۷/ دسمبر کو صبح دس بجے سے بارہ بجے تک پنجاب آریہ یووک سمیلن کا اجلاس زیر صدارت لالہ ہردیال جی بی۔اے ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز پرانت دلیتی پنجاب آریہ ویردل منعقد ہوا۔ پنجاب کے مختلف شہروں سے آریہ یووک موجود تھے۔ پردہان سمیلن لالہ ہردیال جی پنڈت ہرچند سشرما ایڈیٹر آریہ ویر۔ پنڈت بنوادی لال جی۔ پنڈت سنت رام جی۔ مہاشہ بخشی جی ایڈیٹر پرکاش۔ مہاشہ چمن لال جی لدھیانہ۔ مہاشہ دیویداس جی دھرم پورہ۔ مہاشہ علم چند جی منٹگمری۔ پنڈت امبکادت جی گوجرانوالہ۔ ماسٹر ہیرانند جی سیالکوٹ آدی کی تقریریں ہوئیں۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن سردسمتی سے پاس ہوئے۔

(۱) پنجاب آریہ یووک سمیلن نشچیہ کرتا ہے۔ کہ کماروں تتھا یووکوں کو آریہ سماج ویدک دھرم کے سنسکاروں تتھا آدیشوں سے پربھاوت کرنے کے لئے پرتیک نگر تتھا گرام میں یووک سبھا تتھا کمار سبھا ستھاپت کی جائے۔ آریہ سماجیں اس کاریہ میں پورا سہیوگ دیں۔ اور کمار سبھاؤں تتھا آریہ یووک سبھاؤں کی سرپرستی کریں۔

(۲) یہ سمیلن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اپنے پرچار وبھاگ دوارا اُپدیشک مہانوبھاؤں کو کاریہ کرم دیں۔ کہ وہ اپنے پرچار میں آریہ سبھاسدوں اور سہایکوں کے بالکوں تتھا یووکوں کو کمار سبھاؤں اور آریہ یووک سبھاؤں کے سدسیہ بننے کی پریرتا کریں۔ اور آریہ کمار سبھاؤں اور یووک سبھاؤں کے سنگٹھن اور کماروں یووکوں میں پرچار کا پورا دھیان رکھا کریں اس کاریہ کو وید پرچار کا وشیش انگ سمجھا جائے۔

(۳) یہ سمیلن نشچیہ کرتا ہے۔ کہ کماروں تتھا یووکوں کو ویدک سدھانتوں سے بھگیہ کرنے تتھا واد وواد کرنے کی شکتی بڑھانے کے لئے پرتیک یووک سبھا تتھا کمار سبھا کے آدھین سوادھیائے منڈل Study Circles اور واد وواد سبھائیں debating clubs بنائی جاویں۔ ستھانک آریہ سماجوں کو اس کاریہ میں وشیش سہائتا دینی چاہیئے۔

(۴) (الف) پنجاب آریہ یووک سمیلن کا یہ ادھیویشن گمراہ سناتن دھرمی اپدیشکوں و گھٹیا درجے کے لوگوں نے جو گھرنت تحریری و تقریری پراپیگنڈہ سناتن دھرمی اخباروں۔ ویاکھیانوں اور ٹریکٹوں دوارا مہرشی دیانند کے نشکلنک ریوتر جیون پر گندے حملے کرکے اور گالیاں دے کر کیا جا رہا ہے شوک اور گھرنا پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایسے رہسیہ سمجھتا ہوا یہ بتا دینا چاہتا ہے۔ کہ آریہ یووک اپنے پوجیہ آچاریہ مہرشی دیانند کا ایسا اپمان کسی حالت میں بھی سہن نہیں کر سکتے۔

(ب) آریہ یووک سمیلن کا یہ ادھیویشن گوپال مصر برہمچاری کی پستک "کلجگ انسان کے لباس میں عرف سنگیت دیانند" میں جس میں رشی دیانند کے درودھ بکواس کی گئی ہے۔ اتی شوک اور گھرنا پرگٹ کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ رشی دیانند کا اپمان کرنے والی اور لاکھوں آریوں کے دلوں کو ٹھیس پہنچانے والی اس گندی پستک کو جلد از جلد ضبط کرے

(۵) یہ سمیلن آریہ پرتی ندھی سبھاؤں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج و آریہ سدھانتوں کے ورودھ دوسرے دھرمیوں دوارا لکھی گئی پستکوں و ٹریکٹوں کے اُتر دینے کی طرف خاص دھیان دیں۔ یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ ودھرمیوں دوارا پستکیں و ٹریکٹ دھڑا دھڑ چھپ رہے ہیں۔ لیکن ان کے جواب دینے کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جا رہا۔

(۶) یہ سمیلن نویووکوں کی بڑھتی ہوئی بیکاری کو دور کرنے کے لئے نشچیہ کرتا ہے۔ کہ آریہ سکولوں کالجوں و گورو کلوں آدی شکشالیوں کے سنچالکوں تتھا آریہ نیتاؤں سے انورودھ پوروک نویدن کیا جائے کہ بیکاری کو دور کرنے کے لئے اپنی سنستھاؤں میں دستکاری کی شکشا کو لازمی کر دیں۔

(۷) یہ سمیلن نشچیہ کرتا ہے کہ آریہ یووک سبھائیں ایسے یووکوں کی جو بیکار ہوں۔ ان کو کام پر لگانے آدی میں سہائتا کرنے کا وشیش دھیان رکھے۔

(۸) یہ سمیلن نشچیہ کرتا ہے۔ کہ پنجاب کی سمست آریہ یووک سبھاؤں تتھا کمار سبھاؤں کے پرانتک

(بقیہ دیکھو صفحہ پر)

سیالکوٹ کا کامیاب آریہ ویر سمیلن

ٹھوس عملی پروگرام اور لائحہ عمل

کون کون سے پرستاؤ پاس کئے گئے

آریہ ویر سمیلن کا سالانہ اجلاس ۲۴ سے ۲۷/ دسمبر ۳۶ء کو سیالکوٹ میں بڑے سماروہ سے منعقد ہوا۔ جس میں مختلف اضلاع کے آریہ ویر شامل ہوئے سمیلن کے سبھاپتی شری پرنسپل راجیندر کرشن کمار جی ڈی۔اے۔ایم کالج موگا تھے۔ نمن پرستاؤ سمیلن نے سویکرت کئے ہیں:۔

(۱) مہرشی پردہان دلیتی آریہ ویردل پنجاب ... پنجاب نے بھن بھن آریہ ویروں کے ... کا دورہ سنایا۔ نشچیہ ہوا۔ کہ آریہ ویردل ... اور دھرم سالہ کو پرشنسا پتا کا بھینٹ کی جائے۔

(۲) پنجاب پرانت آریہ ویر سمیلن نشچیہ کرتا ہے کہ پنجاب کے آریہ ویروں اور یووکوں سے ... پوروک پرارتھنا کی جائے۔ آریہ سنسکرتی کے رکھشارتھ اور منش ماتر کی سیوا کے بھاؤ سے آریہ ویردل میں بھرتی ہوں۔ اور پرتیک ستھان میں آریہ ویردل ستھاپت کئے جائیں۔

(۳) یہ سمیلن آریہ سماجوں کے کاریہ کرتاؤں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ پنجاب آریہ ویردل کے کاریہ کرتاؤں کو ویردلوں کے سنگٹھن میں سہائتا دیں۔

(۴) آریہ ویر سمیلن آریہ ویردل کے نرمان اور ستھائی سنگٹھن کے لئے ادھیکاریوں کو دھن سنگرہ کرنے کی آگیا دیتا ہے کہ وہ ... ادھک تنخواہ دار کاریہ کرتا لگانے کی آوشیکتا انوسار پریرنا کرتا ہے۔ اور ... سبھ آریہ ویردلوں کے ویایام تتھا ... ادھیاپکوں آریہ سجنوں سے بھی ویردل ... اندولن آدی کے لئے سہیوگ دیا جائے۔

(۵) یہ سمیلن آریہ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ آریہ ویر اندولن کو وید پرچار کا ... کاریہ سمجھ کر اپنائے۔ اور وید پرچار ... دوارا اگامی ورش کے لئے اپنے ... اپدیشکوں کو آریہ ویردل بنانے کا کاریہ ... دیں۔ اپدیشکوں کی کامیابی اس اندولن ... کامیابی سمجھی جائے۔

(۶) یہ سمیلن نشچیہ کرتا ہے۔ کہ پرتیک آریہ ویر کو کوئی نہ کوئی دستکاری کا کام سیکھ کر اس پر گذارہ کرنا چاہیئے۔

(۷) یہ سمیلن نشچیہ کرتا ہے کہ آریہ ویردلوں کے لئے دستکاروں۔ زمینداروں۔ کسانوں کو بھرتی کیا جائے۔

(۸) آریہ ویر سمیلن پنجاب پرانت میں کھشاتر دھرم کی رکشا کرے۔ ملٹری سکول کی ستھاپنا کی ضرورت کو انوبھو کرتا ہے۔ (ودیالیہ ڈاکٹر مونجے کے سیواجی سکول کی بھانتی ہو)

(۹) آریہ ویر سمیلن آریہ ویردل کے دیش آئن کا انورودھ کرتا ہے۔ یہ بھرمن پیدل الگو اسائیکلوں پر ہو۔ جس سے دیش سمبندھی گیان دھرم پرچار تتھا سواستھ کی ودھی ہو سکتی ہے۔ شریمان دلیتی جی ہر ودھ بھرمن کرنے والے ودیارتھی کو دیکھتے گئت بھرمن کا پتہ دیں۔

(۱۰) یہ سمیلن آریہ ویردل سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ پاشچاتیہ سبھیتا کے سدگن ارتھات دگیان پرکرتی پوجا سے پراچین آریہ سبھیتا کے لئے ہردیہ میں ادھک شردھا اتپن کرتے ہوئے اس کا ادھک پرچار کریں۔ اس پر دیش جاتی کا مان اور گورو آشرت ہے۔

(۱۱) (الف) پنجاب آریہ ویر سمیلن کا یہ ادھیویشن سناتن دھرمی اپدیشکوں تتھا گھٹیا درجے کے لوگوں نے جو نفرت آلودہ تحریریں و تقریریں پراپیگنڈہ سناتن دھرمی اخباروں اور ویاکھیانوں یا ٹریکٹوں سے رشی دیانند کے نشکلنک دیو جیون پر گندے حملے اور گالی آدی دی ہیں۔ ان پر اظہار نفرت کرتے ہیں۔ ہم انہیں جتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ آریہ ویر اپنے پوجیہ آچاریہ مہرشی سوامی دیانند کا اپمان کسی حالت میں بھی سہن نہیں کر سکتے۔

گوروکل بیٹ سوہنی کو اپناؤ

از شری پنڈت رام چندر جی آریہ اپدیشک

مجھے اس سال کئی بار گوروکل بیٹ سوہنی میں جانے کا اوسر ملا۔ وہاں جانے سے پیشتر میرے دل میں اس استھان کے لئے کوئی خاص جگہ نہ تھی۔ کیونکہ لوگ اس کے متعلق اکثر شکایتیں کرتے تھے۔ یہ وقت شری سوامی رودرانند جی مہاراج کی عدم موجودگی کا تھا۔ جس وقت اس نے اس سنستھا کا اور اس کی وشال بھومی جس کا رقبہ قریب چار ہزار بیگھے ہے درشن کیا۔ تو میرے آشچریہ کی حد نہ رہی۔ کیونکہ جس سنستھا کے پاس اتنی زیادہ اوپجاؤ بھومی ہو۔ اُسے کسی دوسری حالت میں ہونا چاہیئے تھا۔ ان زمینوں میں پچاس کنوئیں لگے ہوئے ہیں۔ اور کچھ نہر سے بھی سیراب ہوتی ہیں۔

کوئی سنستھا سادھن تتھا پربندھک لوگوں سے ہی جنتا کے لئے اپیوگی بن سکتی ہے لیکن پربندھک اچھا ہو تو سادھن بھی نرارتھک ہوتے ہیں۔

اس وقت اکثر سنستھاؤں کے سامنے دھن کا سوال ہے۔ جس کے پاس دھن ہے۔ وہ کامیاب گنی جاتی ہے۔ اور جس کے پاس دھن نہیں۔ وہ اپنی ہستی بھی قائم نہیں رکھ سکتی۔ اس وقت سنستھاؤں کے مانگنے اور دینے والے لگ بھگ دونوں طرح کے لوگ جنتا میں ہی ہیں۔ ہمیشہ مانگ کر اتنی زیادہ سنستھا کو چلایا جا سکتا ہے۔

اس گوروکل کے پاس اتنی زمین ہے کہ جس سے اسے اپنے لئے جنتا کے سامنے ہاتھ نہ پسارنا پڑے۔ لیکن کئی کارناموں سے ابھی تک وہ زمین اس کمی کو پورا نہ کر سکی۔ اُمید ہے آگے کر سکے گی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کئی سالوں سے اس کی خاص دیکھ بھال کر رہی ہے۔ اس عرصہ میں سبھا کی اور سے وہاں پوجیہ شری سوامی رودرانند جی مہاراج رکھ دو آچاریہ تتھا پربندھک کے سارا کاریہ کر رہے ہیں۔ ان کی دن رات کی کوشش سے گوروکل اب وہ نہیں جو سنا جاتا تھا۔ ودیارتھیوں کے بھوجن یا بھوجن کھان پان رہن سہن کے متعلق کوئی کمی نہیں جو زمین پیداوار نہیں دیتی تھی۔ یا کافی مُفید نہیں تھی۔ اسے اپیوگی بنایا جا رہا ہے کچھ زمینوں میں باغ بھی لگائے جا رہے ہیں اس طرح اب گوروکل ترقی کر رہا ہے اور چار سال

تک اس یوگیہ ہو جائے گا۔ کہ بنا کسی کی مدد کے اپنا سارا خرچ زمینوں سے پورا کر لیا کرے گا۔ یعنی اسے جنتا سے مانگنے کی ضرورت نہ پڑیگی لیکن اچھا یہ ہے۔ کہ اس جگہ ادھیکاری ودیارتھیوں کو بھی لیا جائے۔ اور ان پر بھی یہ دھن خرچ ہونا چاہیئے۔ وہ ادھیکاری دو طرح کے ہو سکتے ہیں۔ اوّل وہ بچے جن کے ماں باپ اپنے بچوں کو ویدک دھرم کے پرچار میں ہی لگانا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان سے کوئی اور کوئی خواہش نہیں رکھتے۔ دوسرے وہ جو بچے بڑے یوگیہ تتھا غریب ہیں۔ لیکن جو بچے پڑھ لکھ کر دنیا کے دوسرے دھندے کریں گے اور جن کے سرپرست ان کا خرچ بھی برداشت کر سکتے ہیں ان کے لئے تو اور بہت جگہ ہیں۔ اور جو بچے یہاں داخل کئے جاویں۔ انہیں خاص لیاقت کا مالک بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یعنی یہ ایک ایسی سنستھا بنا دی جاوے جہاں سے آریہ سماج کو اچھے وِدوان مل سکیں۔

کئی ودیارتھی ایسے ہوتے ہیں۔ جو ویدیا درشن یا ویاکرن میں خاص روچی رکھتے ہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہم اس مضمون میں پارنگت ہو کر سماج سیوا کریں۔ لیکن ان کے لئے کوئی پربندھ نہ ہونے کے کارن وہ اپنے وچاروں کو پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتے۔ کسی سماج کا سر اونچا بھی ایسے ہی لوگ کر سکتے ہیں۔ بلّو گراہی لوگ جنہوں نے بہت سی زبانیں گھر کے دروازے تک پڑھی ہیں۔ یا اپنے ہی گھر میں پنڈت بنا مذہبی دنیا کے قلع قمع کرتے ہوئے ویدک دھرم کی گہن گتھیاں نہیں سلجھا سکتے۔ آریہ سماج نے اپنی سنستھاؤں میں اس بات کا خیال رکھا ہی نہیں۔ رشی نے بارہا کاشی میں جا کر وہاں کے وِدوانوں کو للکارا۔ لیکن آریہ سماج سے یہ نہ ہو سکا۔ اگر آریہ سماج کے پاس بھی دگ گج وِدوان ہوتے۔ تو آج کاشی آریوں کی کاشی ہوتی اس لئے اگر کسی سنستھا کے پاس دھن کا اتنا پربندھ ہے۔ کہ وہ بیس تیس ودیارتھیوں کو بنا شلک کے تعلیم دے سکتی ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ انہیں زیادہ سے زیادہ یوگیہ بنانے کا یتن کرے۔ جس سے وہ سماج کے نئے نئے اور نئے وچاروں سے سیوا کر سکیں اگر گوروکل بیٹ سوہنی کی اور دھیان دیا جائے۔ تو یہ ایک

ایسی سنستھا اوشیہ بنائی جا سکتی ہے کیونکہ اس کی ملکیت چار ہزار بیگھے زمین ہے جس کی آمدنی سے چالیس پچاس ودیارتھی اور پانچ سات بڑے وِدوان ادھیاپک بنا کسی جنتا کے ادھین تتھا ادھیاپن کا کاریہ کر سکتے ہیں۔

میانی میں مورتی پوجا اور مرتک شرادھ پر

زبردست شاستراتھ

آریہ وِدوانوں نے پورانک پنڈت شری کرشن اور ناتھ جی کو ہرا دیا

پورانک دھرم کرشن کمار سبھا میانی کے سالانہ جلسہ مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ دسمبر کو منایا گیا۔ امرناتھ شاستری نے مورتی پوجا وشے پر اپنا ویاکھیان دیتے ہوئے آریہ سماج کو شاستراتھ کے لئے للکارا جسے بخوشی منظور کیا گیا۔ اور اس کے مطابق ۱۵ دسمبر کو مورتی پوجا وشے پر اور ۱۶ دسمبر کو مرتک شرادھ پر پورانک دھرم پُتری پاٹھشالہ میں شاستراتھ ہوا۔ پہلے دن ہماری طرف سے شری پنڈت منگل دت جی پوران مارتنڈ اور پورانکوں کی طرف سے شری کرشن شاستری کھڑے ہوئے۔ پنڈت منگل دت جی نے اپنے پکش کو بڑی یوگیتا سے رکھا۔ اور دس سوال پیش کئے۔ جن کا سار یہ ہے:-

مُورتی پوجا شبد ویدوں سے دکھایا جائے مُورتی اور پوجا شبد کا الگ الگ لکھشن کیا جاوے اور مورتی شبد کا اکٹھا لکھشن کیا جائے۔ مورتی کو نہلانا۔ دھلانا۔ سُلانا۔ کپڑے پہنانا۔ بیاہ کرانا بھوگ لگانا۔ گھنٹہ گھڑیال بجانا۔ وغیرہ وید سے دکھاؤ۔ پتھر۔ لکڑی۔ مٹی۔ لوہا۔ پنسل وغیرہ کی کتنی موٹی۔ لمبی۔ چوڑی مورتی بنانے کا ویدمیں ودھان ہے۔ کوئی ایسا وید منتر پیش کریں۔ شولنگ کی کتھا سناتے ہوئے پنڈت جی نے کہا۔ کہ اس کا ودھان چاروں ویدوں میں سے دکھایا جائے۔ مورتی پوجا پر اندھ وشواس ہونے کے کارن دیش اور جاتی کو بہت نقصان پہنچا ہے جیسے سومناتھ کے مندر کا لوٹا جانا۔ اور محمود غزنوی پُجاریوں وغیرہ کا پکڑ کر واپس غزنی لے جانا اور وہاں غلام بنا کر ان کو دو دو روپے میں بیچنا کلکتہ کی دیوی پر بھینسے اور بکروں کا چڑھایا جانا کس وید میں لکھا ہے۔

اس کے علاوہ پنڈت منگل دت جی نے مورتی پوجا کے برخلاف ویدوں سے متعدد پرمان دیتے جڑ مورتیوں میں ایشور بُدھی رکھنے والا۔ گنوڈں

سے گدھا ہوتا ہے۔ یہ بھاگوت کا پرمان پیش کیا۔ وغیرہ وغیرہ

پورانک پنڈت نے کئی پرشنوں کو کئی بار دلانے پر بھی چھوا تک بھی نہیں۔ اور مان دودھ کی طرح پی گئے۔ اور ڈکار تک نہ لیا۔ پر بکرے چڑھانے کے بارے میں غیر متعلق گھاس پارٹی اور ماس پارٹی کا طعنہ دیا۔ پنڈت منگل دت جی نے پرادیشک سبھا کا پرستاؤ پیش کیا۔ اور پڑھ کر سنایا۔ کہ اس بارے میں پرادیشک سبھا کا وہی مت ہے جو وید اور مہرشی دیانند کا ہے۔

بھاگوت کے پرمان کو پورانک پنڈت سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اور فضول باتوں میں وقت ضائع کیا۔ شری پنڈت منگل دت جی نے استری کو دوش کرنے کے لئے ذاتی کا پرمان دیا۔ تو پورانک پنڈتوں کے تن بدن کو آگ لگ گئی۔ ہمارے پنڈت نے کہا۔ کہ کیا آپ اس کو نہیں مانتے۔ جس پر پورانک پنڈت خاموش ہو گئے پورانک پنڈت نے ہمارے کسی سوال کا جواب دیتے ہوئے اسی بات کی رٹ لگائے رکھی۔ کہ آریہ سماجی استری بکر موسل۔ جوتا وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں پنڈت منگل دت جی نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم ان کی بالکل پُوجا نہیں کرتے۔ بلکہ ان سے مناسب اُپیوگ لیتے ہیں۔ اس طرح پہلے دن کے شاستراتھ میں آریہ سماج کی وجے ہوئی اور دُوسرے دن سینکڑوں آریہ پُرش منڈی بہاؤالدین۔ ہلا پور کیکتاں اور پھلوال سے شاستراتھ دیکھنے کے لئے (باقی آئندہ)

صحت و تندرستی

سفوف اکسیر جریان

تال مکھانہ۔ تخم کونچ۔ موصلی سیاہ و سفید۔ بیجبند۔ گوکھرو۔ تخم اُٹنگن۔ تخم بل۔ اکلیل الملک۔ برنج ساٹھی۔ کمرکس۔ تخم پانڈ جو شیریں۔ تالمکھانا۔ سمندرسوکھ۔ آرد سنگھاڑا۔ تخم سرادلی۔ پوست بیخ۔ ادنٹ کٹارا۔ ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ کشتہ قلعی ۲ ماشہ۔ قند سفید ۱۰ تولہ سب دواؤں کو الگ الگ کوٹ کر ہموزن ملا دو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جلوس اور باجہ قانون کی نظر میں

ہندوستان ہی ایسا بدبخت ملک ہے۔ جہاں ہر ایک ادنےٰ اما مانہ بھی فرقہ دارانہ رنگ پکڑ کر باعث فساد و عناد بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب برسوں سے مسجدوں کے قریب سے ہندوؤں کے جلوس کے گذرنے اور ان کے باجہ بجانے کے سوال نے ہزاروں انسانی جانوں کا خون پانی کی طرح بہایا۔ برعکس اس کے قانون اس سمبندھ میں کیا رائے دیتا ہے۔ اُسے قارئین کی واقفیت کے لئے پیش نظر کیا جاتا ہے۔

(۱) آل انڈیا لا رپورٹ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۳۵۳ میں ایک مقدمہ درج ہے اس میں طے کیا ہے کہ پولیس کو اس خاص آدمی کو جو جلوس نکالنا چاہتا ہے۔ اس کو شانتی بھنگ ہونے کو روکنے کے لئے منع کرنے کا ادھیکار ہے۔ پرنتو سب جلوسوں کے لئے یا جلوس نہیں نکالنے سر وتھا انوچت ہے۔ کلکتہ میں لوگوں نے پولیس کے احکام کی خلاف ورزی کرکے جلوس نکالا۔ اور ہار پہن کر جلوس کے آگے آگے چلے۔ مگر کلکتہ ہائیکورٹ نے یہ کہہ کر بری کر دیا۔ کہ " جلوس کے آگے ہار پہن کر چلنا سزا یابی کے لئے کافی نہیں ہے۔"

(۲) آل انڈیا لا رپورٹ ۱۹۳۶ء پٹنہ صفحہ ۱۲۳ میں ایک مقدمہ درج ہے۔ جس میں طے ہوا ہے کہ پولیس کو جلوس کے روکنے کا کوئی ادھیکار نہیں ہے۔

(۳) آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۶۵۷ میں ایک مقدمہ درج ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ پولیس کو کوئی بھی جلوس روکنے کا ادھیکار نہیں ہے۔ ہر ایک شہری کا حق ہے کہ وہ سرکاری سڑکوں کو کام میں لائے۔ شرط یہ ہے کہ کام میں لاتے وقت وہ کوئی جرم نہ کرے۔ اگر کوئی آدمی پولیس سپرنٹنڈنٹ سے اقرار کرے کہ وہ جلوس نہیں نکالے گا۔ لیکن پھر اقرار کو توڑ دے تو اس کے اقرار کو توڑنا کوئی جرم نہیں اسے سزا نہیں ہو سکتی

مفت! مُفت! مُفت!

آج کل نوجوانوں کی گرتی ہوئی حالت کو دیکھ کر ہماری فارمیسی نے طاقت مردمی کی مشہور دوائی کچھ عرصہ کے لئے مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ دوا زائل شدہ جوانی کو دوبارہ واپس لانے۔ سرعت۔ جریان کی بیخ کنی کرنے میں جادو کا اثر رکھتی ہے۔ ضرورت مند اصحاب صرف محصول ڈاک کے لئے چھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر

منیجر راز جوانی فارمیسی کرشن نگر لاہور

سے طلب کریں

سردیوں کا موسم ہے

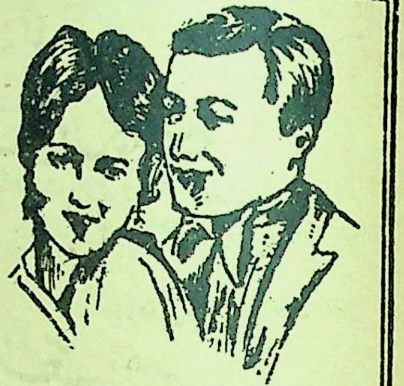

ہندوستان کے مشہور و معروف حکیم کوی نو ودیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا کی زیر نگرانی مندرجہ ذیل چند طاقت بخش ادویات میں سے کسی ایک کا استعمال کرکے سال بھر کے لئے طاقت کا خزانہ جمع کر لیں!

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مرداں مفت منگوا ویں!

دت مکر دھوج بٹی نمبر ۱ یہ گولیاں مقوی دل و دماغ ہیں۔ گھی۔ دودھ ہضم کرتی ہیں۔ جسم کو مضبوط کرتی ہیں۔ بادی بلغمی کو دور کرکے جسم کو چست کرتی ہیں۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد کمر۔ گنٹھیا۔ گاؤٹ۔ زیادتی پیشاب سب کو فائدہ دیتی ہیں مردانہ امراض میں زیادہ خیال ان میں تقویت باہ کا رکھا گیا ہے چند دنوں کے اندر سستی دور ہونی شروع ہوتی ہے۔ قیمت ۸ گولی ایک روپیہ ہے۔

کرن جوانی اس کے کھانے سے ہی دل۔ دماغ۔ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ۔ طحال۔ آنت اور باہ پر اچھا اثر ہونے لگتا ہے۔ جگر صاف ہو کر رنگ خوبصورت سرخ ہونے لگتا ہے زکام۔ نزلہ۔ کھانسی دور ہوتی ہے۔ بھوک بڑھتی ہے۔ جریان۔ احتلام۔ رقت وغیرہ دور ہو کر باہ بڑھنے لگتی ہے۔ پیشاب کے کل نقائص دور ہوتے ہیں۔ بڑھاپے میں بھی جوانی کی امنگیں اٹھنے لگتی ہیں جوانوں کو اصل جوانی حاصل ہوتی ہے۔ نئی جوانی حاصل کرنے یا جوانی کے قائم رکھنے کے لئے اس کا استعمال رکھنا چاہیے حیوانی غدود کھانے کی ضرورت نہیں۔ جوانی میں بال سفید ہوں تو سیاہ ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۴۸ گولی ایک روپیہ۔ یک صد گولی چار روپے۔

دت مکر دھوج بٹی نمبر ۳ ... سرو کیا سطے نہایت رنجیدہ مرض ہے۔ لوگ اس کے واسطے غلط ادویات کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ مقوی بھی ہے۔ اور ممسک دافع سرعت بھی ہے۔ اور طرفہ یہ ہے کہ کوئی نشہ آور یا مخدر چیز اس کے اندر شامل نہیں۔ جیسا کہ عام ہوتی ہے۔ قیمت ۲۰ گولی آٹھ آنے ... گولی چار روپے۔ قیمت زیادہ ہونے سے اسکو امیر لوگ استعمال کریں۔ دوسرے لوگ اس مطلب کے واسطے اکسیر ۱۲ استعمال کریں یہ مقوی و ممسک ہے۔ قیمت ۲۰ گولی ایک روپیہ نمونہ ۵ گولی ۴ر

دت مکر دھوج بٹی نمبر ۴ یہ اصلی رسائن ہے۔ رسائن وید میں اس کو کہتے ہیں جس سے جسم کی کل قوتیں اور سارے اعضا طاقت پاتے ہیں۔ جیسے ...کام کرکے عمر کو بڑھاتے ہیں۔ اس کو ہمیشہ کھانے والے کی عمر بڑی لمبی ہو جاتی ہے۔ اور بڑھاپا آتا نہیں۔ بوڑھا کھاوے تو بھی جوان ہوتا ہے۔ کیونکہ سب اعضا طاقت پاتے ہیں کمزوریاں دور ہوتی جاتی ہیں۔ امراض منی سب دور ہو کر قوت باہ و ویرج بڑھتا ہے۔ اگر ایک وقت یہ گولی اور دوسرے وقت مت معجون رسائن کھائی جائے تو بال بھی سیاہ ہو جائیں گے اور جسم کی تمام بیٹھی ہوئی بیماریاں نکل جائیں گی۔ مندرجہ بالا ۲، ۳، ۴ تینوں گولیوں کے اوصاف تھوڑے تھوڑے اس کے اندر جمع ہیں۔ قیمت ۳۰ گولی ایک روپیہ۔ انہی گولیوں کو راجاؤں۔ مہاراجاؤں کے واسطے حسب فرمائش ہیرا و دیگر جواہرات کے کشتہ جات ملا کر بنایا جا سکتا ہے۔ جبکہ قیمت ۳۰ گولی تین روپیہ ہوگی۔ ہیرا والی گولیاں دق و سل کا ایک ہی علاج ہے۔

دت مکر دھوج بٹی نمبر ۲ یہ گولیاں نمبر ۱ سے قوت باہ میں صرف ایک درجہ کم ہیں مگر کشتہ سونا۔ کستوری فولاد وغیرہ شامل ہونے سے زیادہ مقوی دل و دماغ و جگر ہیں رنگ کو سرخ کرتی ہیں ویرج کو بڑھا کر گاڑھا کرکے سستی کو دور کرتی جاتی ہیں دافع جریان و سرعت و رقت ہیں قیمت ۵ گولی ایک روپیہ۔

دت مکر دھوج بٹی نمبر ۵ وید کی مشہور دوائی پربھ ... کو چند اشیاء ملا کر بنایا جاتا ہے سینکڑوں سرٹیفکیٹ اس کے موجود ہیں یہ گولیاں زیادہ تر دافع جریان و احتلام و ذیابیطس پرمیہ۔ عورتوں کی سفید دھوت اور زیادتی پیشاب کو نافع ہیں۔ پرانے بخاروں میں مفید ہے۔ بخار یا سنگرہنی وغیرہ امراض سے کمزوری ہو یا جب خرابی ویرج کیساتھ بخار اندر معلوم ہوتا ہو تو ان گولیوں کو استعمال کرنا چاہیے قیمت ۸ گولی ۱۲ر ... میں چندرا ودے اور زیادہ مکر دھوج ملا کر بنایا جاتا ہے۔ تو اس کی قیمت ایک گولی ایک روپیہ ہے۔ ۸ گولی سات روپے ...

دت طلا نئی ایجاد ہے یہ طلاء ہے جس میں سب اوصاف موجود ہیں اور خوبی یہ ہے۔ کہ نہ باندھنے کی ضرورت نہ غسل کا پرہیز نہ کوئی جگہ بچانے کی ضرورت۔ خوب اچھی طرح ہر جگہ مالش کر دیا کریں اور بس۔ طاقت دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ جب تک چاہئے استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف ایک روپیہ۔

طلا نمبر ۱۴ یہ طلاؤں کا بادشاہ ہے۔ اس میں طاقت بے حد ہے۔ چند دنوں میں سب طرح کی کمزوری دور ہوتی ہے۔ اُبھار تھوڑا ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ روپے نصف تین روپے نمونہ ایک روپیہ آٹھ آنہ

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:- امرت دھارا۔ لاہور

المشتہر:- منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

دھارمک پستکوں کا شاندار ذخیرہ

اگر آپ کو کسی بھی دھارمک۔ سامایک تتھا انیہ پرکار کی پستک کی آوشیکتا ہو۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے ساہتیہ وبھاگ کو تحریر کر دیجیے۔ یہاں سے ہر قسم کی پستکیں پراپت ہو سکتی ہیں۔ چند پستکوں کی فہرست نیچے درج کی جاتی ہے:-

جیون چرتر

	روپیہ	آنہ	پائی
رشی دیانند چرتر (ہندی) دونوں جلدیں	۷	۰	۰
سوامی شردھانند جی (ہندی) لیکھک اندر ودیا واچسپتی	۲	۰	۰
پنڈت لیکھرام جی (اردو)	۰	۴	۰

پنڈت بدھ دیو جی کی پستکیں (ہندی)

	روپیہ	آنہ	پائی
برہم یگیہ سندھیا کے منتروں کی نرالی ویاکھیا	۰	۶	۰
سوم ت وید کے سوم کے ویاپک رہسیہ	۰	۴	۰
سرت سوکتم - وید کا نظام حکومت	۰	۴	۰

پنڈت چموپتی جی ایم اے کی پستکیں (ہندی)

	روپیہ	آنہ	پائی
یوگیشور کرشن - بھگوان کرشن چندر جی کی دوّیہ جیونی	۲	۰	۰
سوم سرور - سام وید کے سرور کا سندر سروپ	۱	۸	۰
باسک یگ - ویدوں کی اپورستیا پر نئی پستک	۰	۸	۰
ویدک سورگ (اردو) مرزائیوں کے فرسودہ اعتراضات کا رد	۰	۱۲	۰

وید سمبندھی پستکیں (ہندی)

	روپیہ	آنہ	پائی
وید آرش کوش - رشی دیانند کے بھاشیہ اور الفاظ کے آدھار پر نرکت آدی کو بیٹھی سہت ویدک شبدوں کا کوش ہے	۵	۰	۰
وید امرت :- نیک رشیوں کے وید منتروں کو سندر روپ سے اکٹھا کیا گیا ہے	۲	۸	۰
پی - یوش بندو - پنڈت شوشنکر جی کاویہ تیرتھ رچت - وید کے سو منتروں کا سنگرہ	۰	۵	۰
تر دیو نرنیہ - برہما، وشنو اور مہیش کا ویدک درشٹی سے نرنیہ	۰	۱۲	۰
وید سے وید ارتھ - وید ارتھ کرنے میں مذہبی اہم کوشش ہے	۰	۴	۰
ویدک دھرم اور اسلام (اردو) ویدک سدھانتوں کا وگیانک آدھار خوبی سے بتلایا ہے۔	۰	۶	۰

انگریزی کتابیں

	روپیہ	آنہ	پائی
ستیارتھ پرکاش انگریزی	۲	۰	۰
فاونٹن ہیڈ آف ریلیجن	۱	۰	۰

چاروں ویدوں کا بھاشیہ

	روپیہ	آنہ	پائی
رگوید بھاشا بھاشیہ :- (پنڈت جے دیو جی) سات حصوں میں فی حصہ	۴	۰	۰
یجروید بھاشا بھاشیہ :- " دو حصوں میں فی حصہ	۴	۰	۰
سام وید بھاشا بھاشیہ :- "	۴	۰	۰
اتھروید بھاشا بھاشیہ :- " چار حصوں میں فی حصہ	۴	۰	۰

گوروکل کی پستکیں (ہندی)

	روپیہ	آنہ	پائی
ویدک ونے - آچاریہ دیو شرما جی کی ویدک تصنیف تین حصوں میں	۳	۰	۰
پوران مت پریالوچن - شری آچاریہ رام دیو جی	۲	۸	۰
ویدک سمپتی - پنڈت رگھونندن شرما جی سورگباشی کی ادوتیہ رچنا جس نے آریہ سنسار میں ہل چل ڈال دی ہے۔	۱	۱	۰

پورانک دھرم سمبندھی

	روپیہ	آنہ	پائی
پوران پول پرکاش (ہندی) دونوں بھاگ۔ لیکھک پنڈت منسا رام جی ویدک توپ	۲	۰	۰
جیبی پستول (اردو) پورانک دھرم کی بوسیدگی پر ہزاروں پرمانوں اور نکتوں سے بھرپور پستک	۰	۸	۰

متفرق کتابیں

	روپیہ	آنہ	پائی
کلیات آریہ مسافر - پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی ۳۳ کتابوں کا مجموعہ	۲	۰	۰
ستیارتھ آلوچن - ستیارتھ پرکاش کے دونوں حصوں کا مکمل جواب	۰	۶	۰
ویدک دھرم اور رادھا سوامی مت :- بابو آنند سروپ کے خیالات کی عکسی تصویر	۱	۰	۰

سبھا کے ماہواری ٹریکٹوں کا سلسلہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ماہواری ٹریکٹوں کا ایک نہایت مفید سلسلہ جاری ہے۔ اس سلسلہ کے آٹھ ٹریکٹ اس وقت چھپ چکے ہیں۔ ویدک دھرم پرچار کا یہ نہایت اُتم سادھن ہے۔ آپ بھی ماہواری ٹریکٹوں کے گراہک بن جائیے۔ ہر ماہ ہر ٹریکٹ آپ کو مل جایا کریں گے۔ قیمت سالانہ صرف دو روپے۔ (۲عہ)

پربندھک :- ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

آریہ مسافر لاہور

ایڈیٹر — چرنجی لعل پریم

قیمت — سالانہ تین روپے

साप्ताहिक — आर्य्य मुसाफिर — लाहौर

جلد ۸ } اتوار ۱۱ ماگھ سمت ۱۹۹۳ بکرم۔ دیانند آبد ۱۱۲ ۔ مطابق ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۳۷ء } نمبر ۴

"وید"

سب ... بیکت ... ان میں ... اور ... پد ہیں۔ وہ سب سمپورن ودیاؤں کے پرکاش کرنے والے ہیں ؎

(رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا)

میری آرزو

مجھے اے پربھو اک تیری جستجو ہے — یہی میری خواہش یہی آرزو ہے
سمایا ہے تو ذرہ ذرہ میں۔ جیسے — بصارت ہے آنکھوں میں پھولوں میں بو ہے
میرے دل کا مالک میری جاں کا مالک — اگر کوئی ہے تو۔ تو ہی ایک تو ہے
پس پردہ رہ کر ہے مشہور عالم — میری جان! چرچا تیرا کو بکو ہے
تیری خامشی پر ہوں قربان جو دل سے — کبھی بات تجھ سے ہوئی دو بدو ہے
سر شام افق پر جو سرخی عیاں ہے — یقیناً شہید دھرم کا لہو ہے
بھٹک کر سرابوں سے یہ تشنہ لب اب — سر شام آیا لب آب جو ہے
میں ہوں دل سے گوشہ نشینی کا شیدا — مگر دشت پیمایہ جوشش نمو ہے
ہو قربان ویدک دھرم پر اے ایشور — میرے جسم میں جو بھی قطرہ لہو ہے
محافظ ہے جب تو تو پھر کیا ہے پروا — مٹانے کے درپے عدو زشت خو ہے

بجے وید کا سارے عالم میں ڈنکا
یہی پریم کی اے پتا آرزو ہے

(پریم)

مسلم اخبارات کی سیر

مصری وفد کی بے سود سیاحت

جامع ازہر مصر کا ایک وفد جو پانچ مشہور و ممتاز ارکان پر مشتمل ہے۔ وارد ہندوستان ہو چکا ہے ان کی مقاصد میں سیاسیات ہند کے اس مسئلہ پر بھی تحقیقی نظر ڈالنا ہے۔ جو مذہبی شکل میں کچھ عرصہ سے اخبارات اور نمایاں قائدین و ادارات کا موضوع بحث ہو رہا ہے۔ یعنی اچھوت اقوام کی ابتدائی تاریخی تحقیق اور ان کے مستقبل پر رائے زنی کے متعلق ایک مکمل رپورٹ شیخ الجامعہ علامہ محمد مصطفےٰ المراغی کے سامنے پیش کرنا ہے۔

ہم ازہر کے ارکان کے اس جوش اسلامی کو نہایت قدر کے ساتھ دیکھتے ہوئے یہ عرض کرنے پر مجبور ہیں کہ اگر ہمارے معزز مہمان ہندوستان میں تشریف لانے سے پہلے اسلامیان ہند کے اُن افراد سے مشورہ کر لیتے۔ جن کا مذہبی پایہ بلند اور جن کے عقائد و منہیہ سیاسیات و دنیاویہ کے مقابلہ میں مجروح اور مضمحل نہ ہو چکے ہوں۔ تو ان کے لئے کوئی نتیجہ خیز لائحہ عمل تیار ہونا ممکن تھا۔ یورپ کے اس مضحکہ خیز اقدام کی نقل کر کے وفد نے بری و بحری کئی ہزار میل کا سفر کیا۔ صرف کاغذی خوبصورتی کے سوا واقعی اور محسوس نتیجہ پر پہنچنے کا باعث نہیں کہی جا سکتی۔

ہندوستان کی سی وسیع سرزمین اور اچھوت اقوام کی کروڑوں کی تعداد اُن کا مختلف صوبوں اور مختلف انداز بود و باش میں بسنا اس امر کا مقتضی نہیں کہ تین مہینہ میں پچاس ہزار میل کا ریل سے سفر کر کے اُن کا غائر اور نتیجہ خیز مطالعہ کرا سکے۔ (الواعظ لکھنئو)

دہلوی خواجہ صاحب نئے روپ میں

دہلی کے ایک "دُعا گو خواجہ" خواجہ صاحب جو باوجود علم طب سے ناواقف ہونے کے ایک طبی کمپنی کے ڈائریکٹر ہیں۔ اور عربی نہ جاننے کے باوجود مبلغ اعظم اور مفتی دو دان بھی ہیں۔ آج کل ایک نیا کاروبار شروع کرنے کی فکر میں ہیں جب تبلیغ و شدھی کا بازار گرم تھا۔ تو آپ نے ہزاروں روپیہ حاصل کیا تھا۔ اب اچھوتوں کا مسئلہ در پیش ہے تو یہ کیونکر ممکن تھا۔ کہ آپ اس زرین موقعہ سے فائدہ نہ اٹھاتے۔ چنانچہ نظام و پلی میگزین کے شب نامچہ میں "ہریجن سیوا" کے نام سے

سنتری بنے ہیں۔ اور اسی کے ساتھ اپنے سیوا سنگی (اچھوت مبلغ) ہونے کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ اس اعلان کے سرنامہ پر جو سب سے زیادہ جاذب نظر جملہ لکھا ہے۔ وہ یہ ہے:-

"بغیر ذاتی اغراض کے اعلان"

اللہ اللہ قد آدم پوسٹر اور بغیر ذاتی اغراض کے۔

پارسائی کا یقین غیر کو دلواتے ہیں
کہیں بھولے سے نہ آ جائے تبسم مجھ کو

لیکن اس اعلان کے بعد آپ نے کیا راہ عمل اختیار کی اس کی تفصیل بھی سن لیجئے۔ آج کل آپ ایک ایسی "منزل" میں رونق افروز ہیں۔ جس میں گلاب و یاسمین کے درخت کثرت سے ہیں۔ اور جس کی عمارت مرصع اور زرنگار زبیدہ کی طرح دلفریب ہے۔ اور جسمیں خوبصورت مسہریاں اور ایرانی قالین ہیں کھانا آج کل آپ صرف چار وقت کھاتے ہیں۔ اور وہ بھی نہایت ہی معمولی۔ یعنی صرف انڈے تیتروں کا شوربہ۔ قسم قسم کی سبزیاں۔ بریانی۔ گاجر کا حلوا۔ اور دو فاسفورس کی گولیاں۔ لباس بھی بھی بالکل ہریجن بھائیوں کا سا ہے۔ یعنی شاہ نادر خاں کا دیا ہوا جُبّہ۔ اُودے مخمل کی قمیص سیاہ اونی پاجامہ اور مہتر چترال کا دیا ہوا دوشالہ۔

- - - - - - - - - - - - - -

اب اس غزال کا آخری مقطع بھی سُن لیجئے اسی اعلان میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:- ہر جمعہ کے بعد ایک ایک پیسہ سیوا سنگی کے خرچ کے لئے جمع کیا جائے۔ یا ہر خوشحال مسلمان ایک سیوا سنگی کو دس روپیہ ماہوار دیا کرے"۔ آپ نے یہ بھی اعلان فرمایا ہے۔ کہ یہ سب روپیہ مجھے یا خود ساختہ سیوا سبھا کو بھیجنا ضروری نہیں کیونکہ یہ تمام کاروبار

"بغیر ذاتی اغراض کے"

ہے۔ ہاں آپ ایسے سیوا سنگیوں کے پتے بتا دینگے جن کے نام روپیہ بھیجدیا جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ وہ سب آپ کے مرید ہونگے۔ اور پھر آپ نے یہ تحریر نہیں فرمایا۔ کہ میں روپیہ قبول نہیں کروں گا۔ بلکہ یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ مجھے بھیجنا ضروری نہیں۔ کیا قد آدم پوسٹر کا اس سے زیادہ موثر کمال کوئی ہو سکتا ہے۔ ع

آدمی کیا کیا نہیں کرتا تجارت کیلئے

(الامان دہلی)

الفاظ کے اعداد:-

ہم اپنے ہمعصر دوست خواجہ عزیز حسن صاحب بقائی مدیر پیشوا کو نہایت خلوص اور سنجیدگی کے ساتھ مشورہ دیتے ہیں کہ ایسی لغو اور بیہودہ حرکتوں سے ایک مہذب انسان کے مذہبی وقار کو صدمہ پہنچتا ہے۔ آپ خود اپنی جگہ پر غور فرما سکتے ہیں۔ کہ اگر مولوی کے اعداد بانوے آتے ہیں۔ اور کسبی کے اعداد بھی بانوے آتے ہیں۔ اور اسی فرضی تشابہ کی وجہ سے آپ نے مولویوں کو ذلیل ٹھیرایا۔ مگر آپ کا خیال شاید اس طرف نہیں منتقل ہوا۔ کہ مولوی کے اعداد بانوے آتے ہیں۔ اور آقائے نامدار سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی "محمد" کے اعداد بھی بانوے ہی آتے ہیں۔ کیا ایک مولوی اس پر فخر نہیں کر سکتا۔ کہ ہمارا جو لقب ہے۔ اس کے اعداد اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے اعداد برابر ہیں۔ مگر آپ نے جو کسبی کے اعداد کو سامنے رکھ کر مولوی کی تحقیر اس لئے کی ہے۔ کہ مولوی کے اعداد بھی کسبی کے اعداد کے برابر ہیں۔ کیا نادانستہ طور پر خاکم بدہن آپ حضور کی شان میں ایک نادر گستاخی کے مجرم نہیں ٹھیرتے؟

(انجم لکھنئو ۸ رجنوری ۳۷ء)

چمپا رسائن (رجسٹرڈ)

بل - ویریہ - خون بڑھانے کے لئے ... ہے۔ بدہضمی - پتھری - جریان ... کا ستیاناش کرتی ہے۔ واجی کرن ... طاقت وردادویات کی سرتاج ... ہر مرد کو سردیوں میں استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت آٹھ روپے فی سیر۔ دو روپے کی ایک پاؤ۔

سوم رلن

مرض لیکوریا یعنی جریان الرحم ... اور واحد علاج ہے۔ بیماری ... اس کے سامنے ہیچ ہے۔ قیمت ... خوراک اڑھائی روپے۔

چمپا رسائن فارمیسی (رجسٹرڈ)
گارڈن کالج روڈ۔ راولپنڈی

جاڑے کا موسم آگیا ہے

جبکہ ہر ایک ہندوستانی کوئی نہ کوئی طاقت کی دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو مضبوط اور طاقتور بناتا ہے۔ آپ بھی بہترین مقوی دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو سال بھر کے لئے قوت سے بھر دیں۔ اس مطلب کے لئے

تلوار مارکہ شربت فولاد

طاقت کی ایک بہترین دوائی ہے۔ جو ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی طاقت واپس آ جاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال کر لینا کمزوری کو تمام سال نزدیک آنے نہیں دیتا۔ اس کے استعمال سے کمزوری کی تمام بیماریاں جریان احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ اور جسم مانند فولاد کے مضبوط ہو جاتا ہے۔ خون اور تازہ خون پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ دل جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ خوبی صرف تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱۰۰ میں ہی ہے۔ اور یہ موسم گرما میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ورنہ آج کل جو اس قسم کے شربت فروخت ہو رہے ہیں۔ ان میں سے کسی کے اندر یہ خوبی نہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک تلوار مارکہ شربت فولاد کا استعمال نہیں کیا۔ تو آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے ایک بوتل خرید کر زندگی کا لطف اٹھائیں۔ ہر شہر کے دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ اور صرف تلوار مارکہ خریدیں۔

گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ لوہاری دروازہ لاہور

جن صاحبان کی میعاد خریداری ختم ہو گئی ہے۔ ان کی خدمت میں وی پی بھیجے جا رہے ہیں۔ وصول کر کے مشکور کریں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور
۲۴ جنوری ۱۹۳۷ء

"آریہ مسافر کے پریمیوں سے ضروری التجا"

آریہ مسافر اس شہید صادق کی یادگار ہے۔ جس نے آریہ سماج میں سب سے پہلے قربانی کی رسم کی بنا ڈالی جس نے اپنا جان و مال آل اولاد سب کچھ ویدک دھرم پر قربان کر دیا۔ جس نے اپنی زندگی میں چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اگر کسی بات کی چنتا رہتی تھی۔ تو آریہ سماج اور ویدک دھرم کی۔ جو ویدک کا جھنڈا لے کر ایران و عرب میں جا پہنچنے کے منصوبے باندھا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ آریہ مسافر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جیسی عظیم الشان سبھا کا آرگن ہے جس کے زیر سایہ پانچسو سے زیادہ آریہ سماجیں کام کر رہی ہیں۔ جس کا ہزاروں روپے سالانہ کا خرچ ہے۔ جو کئی گوروکلوں کے علاوہ ایک کالج کو چلاتی ہے۔ اور جس کے ماتحت ایک صد کے قریب اپدیشک دن رات ویدک دھرم کا پرچار کرتے رہتے ہیں۔ علاوہ اس کے ہم خود ستائی سے کام نہیں لیتے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اپنی معنوی خوبیوں کے لحاظ سے بھی آریہ مسافر کسی دوسرے اخبار سے کم نہیں۔ آریہ مسافر کا اپنا ایک مشن ہے۔ جس کی پورتی کے لئے وہ ہمیشہ کوشاں رہتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہماری ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے۔ کہ اس میں صرف ایک ہی قسم کے مضامین نہ ہوں۔ بلکہ مختلف طبائع کی سیری کا سامان مہیا کیا جاوے۔ اس لئے بعض اوقات ہم کئی انگریزی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد ان کی بنا پر مضامین آریہ مسافر میں شائع کرتے رہتے ہیں۔ آچاریہ رام دیوجی نے اعلان ہی کر دیا ہوا ہے۔ کہ آئندہ وہ اپنے مضامین صرف آریہ مسافر میں ہی لکھا کریں گے۔ جس کو ان کے لیکھ پڑھنے کا شوق ہے۔ تو وہ آریہ مسافر میں ہی پڑھ سکے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے انسپکٹر ہی شری سیم سین جی بھی آریہ مسافر کے اوراق کی ہی زینت بنتے ہیں۔ ان کی تو آریہ مسافر پر اتنی کرپا ہے۔ کہ پچھلے دنوں باوجود بستر علالت پر دراز

ہونے کے بھی وہ آریہ مسافر میں لیکھ لکھتے رہے اسی طرح اور بھی کئی بھائی بہادر آریہ مسافر کے لئے باقاعدہ لیکھ لکھتے رہتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی تمام سوچنائیں عموماً اسی اخبار میں نکلتی ہیں۔

ہم آریہ جنتا کے ساتھ کرتگھنتا کا سلوک کریں گے۔ اگر ہم اس بات کا اعتراف نہ کریں کہ جہاں اس کے سمپادک نے جا کر آریہ بھائیوں کو آریہ مسافر کی سرپرستی کے لئے ابھارا ہے۔ انہوں نے اس کا بڑا اطمینان بخش جواب دیا ہے۔ اور اس کی موجودہ اشاعت کسی بھی دوسرے مذہبی اخبار سے کم نہیں ہے۔

لیکن باوجود اس کے ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ آریہ سماجوں اور آریہ سماجیوں نے آریہ مسافر کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا۔ کہ جس کا یہ مستحق تھا۔ اگر اور آریہ مسافر کی اہمیت کے دیگر پہلوؤں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو بھی محض سنگھٹن کی دریشٹی سے ہی پنجاب کی ہر ایک آریہ سماج کو اپنی شرومنی سبھا کے اس آرگن کا ضرور بہ ضرور خریدار بننا چاہئے لیکن ہمیں یہ لکھتے سخت دکھ ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں سب سے زیادہ مجرم آریہ سماجیں ہی ہیں۔ یہ درست ہے۔ کہ دوسرے اخباروں کے مقابلہ میں آریہ مسافر کے گراہکوں میں آریہ سماجوں کی بہت زیادہ ہے لیکن یہ بھی ایک صداقت ہے۔ کہ ابھی بہت سی ایسی سماجیں موجود ہیں۔ جو آریہ مسافر کی خدمات سے محروم ہیں۔ ایسی سماجوں کو سوچنا چاہیے۔ کہ اول تو آریہ مسافر کسی کی ذاتی ملکیت نہیں۔ اس کی مالک سبھا ہے۔ اور سبھا کی مالک سماجیں ہیں۔ تو گویا اقلیدس کے پہلے اصول متعارفہ کے مطابق وہ خود آریہ مسافر کے مالک ہیں۔ پھر مالکوں کی اپنی ملک سے متعلق لاپرواہی افسوسناک نہیں تو اور کیا ہے دوسری بات جو ہم ایسی سماجوں سے کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ کہ آریہ مسافر شہید اکبر شہید دھرم

پنڈت لیکھرام کے مشن کا پرچارک ہے۔ یہ بدیہی امر ہے۔ کہ شہید کے مشن کو پھیلانے کی جتنی آج کل ضرورت ہے۔ اتنی اس سے پہلے شاید ہی کبھی ہوئی ہو۔ ملک میں عیسائی اور مسلمان پوری تنظیم اور مستعدی کے ساتھ ہمارے بھائیوں کو ان کے آبائی دین سے بے دین کر رہے ہیں۔ روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ امریکہ۔ انگلستان اور مصر سے وفود آ رہے ہیں۔ لیکن ہم کہ جنہوں نے سب سے پہلے مذہبی دنیا کو بیدار کیا تھا۔ سونے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ تو وہ وقت تھا۔ جب کہ رشی دیانند کے ہر ایک سپوت "جو بولے سو ابھے۔ ویدک دھرم کی جے" کا نعرہ لگاتے ہوئے اطراف ہند میں گھوم جانا چاہئے تھا۔ اور مخالفوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو کر اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنی چاہئے تھی۔ شہید اکبر کی آخری وصیت یہ بھی کہ تحریر کا کام بند نہ ہو۔ آریہ بھائیوں کا فرض تھا۔ وہ آریہ مسافر کے سینکڑوں نہیں ہزاروں پرچے خرید کر مخالفوں اور خود اپنے بھولے بھالے بھائیوں میں کہ جنہیں یہ لوگ اپنے دام فریب میں لانے کے درپے ہیں۔ مفت تقسیم کرتے۔ اسی مقصد سے ہم نے گذشتہ ماہ نومبر کے آخیر میں آریہ مسافر کا اچھوت ادھار نمبر نکالا تھا۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ کہ ہمیں اس میں اتنی کامیابی نہیں ہوئی۔ کہ جتنی ہونی چاہئے تھی۔ پچھلے سال آریہ مسافر کے سمپادک کو جگر کے عارضہ کی وجہ سے کئی ماہ بیمار رہنا پڑا۔ چنانچہ اُس کا ۲۶ سیر وزن اس بیماری کے کارن کم ہو گیا تھا۔ پرماتما نے انہیں صحت دی۔ اور وہ آریہ بھائیوں کی مزید سیوا کرسکنے کے قابل ہو گیا۔ لیکن اس کی اس مجبوری غیر حاضری کی وجہ سے آریہ مسافر کو نقصان پہنچ گیا۔ ایک طرف تو آریہ سماجوں اور آریہ سماجیوں کی سرد مہری اور دوسری طرف اس قسم کا نقصان۔ کہیں تو کس سے کہیں۔ جب بجٹ بنانے کا وقت آیا ہے تو یہ دیکھ کر کسی صورت بجٹ متوازن نہیں ہوتا۔ سمپادک آریہ مسافر نے سبھا کو سال رواں میں آریہ مسافر کی سہایتا کی مد میں پانچ سو روپیہ فراہم کر دینے کی گارنٹی کی۔ لیکن چونکہ شتابدی وغیرہ کی وجہ سے اُسے فراہمی چندہ کا کام ملتوی کرنا پڑا۔ اس وجہ سے وہ اس وقت باوجود سخت تگ و دو کے بمشکل دو صد روپیہ کے قریب فراہم کرنے پایا ہے۔ اب تین سو روپیہ باقی ہے۔ اگر یہ تین سو روپیہ آریہ سماجوں اور شہید اکبر کے پریمی دانی مہانو بھاؤں نے پورا نہ کیا۔ تو غریب سمپادک آریہ مسافر کو اپنا گھر کلہ بیچ کر یہ پورا کرنا پڑے گا لیکن اگر وہ پنجاب کی ۱/۲ ۵ سو آریہ سماجوں سے شہید اکبر کی یادگار کی سہایتا کے لئے اتنی تھوڑی سی رقم بھی فراہم نہ کر پایا۔ تو آپ خود ہی سمجھ لیں۔ کہ اس کی کتنی دل شکنی ہوگی۔ امداد اس کی

اور دلوں پر گہری اداسی پڑ جائے گی۔ وہ ان آریہ سماجوں میں کہ جن کے سالانہ جلسوں میں شمولیت کا اُسے پروگرام ملے گا۔ اُن مقامات کے آریہ بھائیوں کے سامنے تو دست سوال دراز کرے گا ہی۔ لیکن باوجود اس کے بہت سی ایسی سماجیں رہ جائیں گی کہ جن میں وہ پہنچ نہیں سکے گا سبھا کا مالی سال یکم بیساکھ کو ختم ہو جاتا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ہمیں تین سو کی رقم ان تین ہی مہینوں میں فراہم کرنی ہوگی۔ اس لئے میں صوبہ پنجاب کی تمام آریہ سماجوں سے دست بستہ التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنے شہید صادق کی اس واحد یادگار کی سلامتی کے لئے جس قدر بھی امداد اُن سے ہوسکے اس موقعہ پر کریں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایسا کرنے سے نہ صرف وہ شہید اکبر کی آتما کو ہی پرسن کریں گے۔ بلکہ آریہ مسافر کے سمپادک کو ذاتی طور پر بھی مشکوری کا موقعہ دیں گے۔ اور اُس کی آریہ سماج کی بیش از بیش خدمات سر انجام دینے کے لئے حوصلہ افزائی کریں گے ہمیں پورن آشا ہے کہ ہم نے آریہ جنتا نے سامنے اُن کے ہی اپنے آرگن کی سہایتا کے لئے جو دست سوال دراز کیا ہے وہ اس میں ہمیں نراش نہیں کریں گے۔ ہم قلیل سے قلیل رقم کو بھی بڑے شکریہ کے ساتھ قبول کریں گے اور تمام رقوم اور دانیوں کے ناموں کے ساتھ آریہ مسافر میں شائع کر دی جائیگی

آچاریہ رام دیوجی کی علالت

پچھلے ہفتہ آریہ مسافر میں یہ اطلاع دی گئی تھی۔ کہ آچاریہ رام دیوجی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروکل کانگڑی میں بعارضہ لقوہ بیمار ہو گئے تھے۔ وہاں سے وہ ڈیرہ دون تشریف لے گئے۔ جہاں وہ لاہور کے مشہور وید پنڈت ٹھاکر دت جی ملتانی کے زیر علاج ہیں۔ اور وید جی اُنہیں خود ڈیرہ دون جا کر دیکھ بھی آئے ہیں۔ ڈیرہ دون سے آمدہ ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ آچاریہ جی اب روبصحت ہیں۔ اور اُمید کی جاتی ہے کہ پرماتما کی کرپا سے وہ دو ہفتہ تک بالکل سواستھ ہو جائیں گے۔۔ آریہ بھائیوں کو ان کی جلد صحت یابی کے لئے پربھو سے پراتھنا کرتے رہنا چاہیئے۔

آریہ مسافر میں آپ بھی اپنا اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

(ریجی)

دین فطرت کی دلچسپ حکمتیں

مسلم علماء اسلام کو ایک حکیمانہ دین فطرت تبلایا کرتے ہیں۔ اور یہ کہتے نہیں تھکتے۔ کہ ہر شعبہ زندگی کے لئے اسلام نے ایسی حکیمانہ و مدبرانہ تعلیم دی ہے۔ کہ دیگر مذاہب اس کی گرد تک کو نہیں پہنچ سکتے۔ ہم اس دین فطرت کی بعض حکیمانہ ہدایتیں ناظرین کے تفنن طبع کے لئے درج ذیل کرتے ہیں

(۱) جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو اس کو پورا ڈبا کر پھینک دو۔ کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہے (بخاری)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے اور پونچھنے سے پہلے اپنا ہاتھ (آلودہ) چاٹتے (مسلم۔ ابوداؤد)

(۳) جو شخص پیالہ میں کھائے۔ پھر اس کو چاٹ کر صاف کر دے تو پیالہ اس کے لئے مغفرت کی دعا کرے گا۔ (ابن ماجہ)

(۴) جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو اس پر کا گرد و غبار دور کر کے کھالے اور شیطان کے لئے کچھ نہ چھوڑے (مسلم، ابوداود ترمذی)

(۵) سونے چاندی کے برتن میں پانی نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی رکابی میں کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں کافروں کے لئے دنیا میں ہیں۔ تمہارے واسطے آخرت میں ملیں گی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

بہتر ہے کہ مسلمان اس دنیا میں ان چیزوں (سونے چاندی کے برتنوں) کو ہندوؤں کے لئے چھوڑ دیں۔ اور آخرت پر بھروسہ رکھیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ یہ ہدایت صرف احادیث کے اوراق کی زینت بنی ہوئی ہے۔ کوئی مسلمان اس پر عمل نہیں کرتا۔

ایک یورپین مدبر کا مذہب اسلام کو سرٹیفکیٹ

مسلم مذہبی اخبارات آئے دن اپنے کالموں میں یورپین علماء و مدبرین کی رائیں مذہب اسلام کے متعلق شائع کرتے رہتے ہیں جس سے ان کا مدعا و مقصد اسلام کی برتری ثابت کرنا ہوتا ہے۔ ہماری رائے میں کوئی عقلمند شخص یہ ماننے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ کہ جس بات کو مغربی علماء درست کہیں۔ صرف وہی درست ہوتی ہے؟ اور جس پر مغربی علماء صداقت کا ٹھپہ نہ لگائیں۔ وہ پایہ صداقت سے گر جاتی ہے۔ لیکن ہم اپنے ایسے معاصرین سے کہتے ہیں۔ کہ وہ مغربی علماء کی آراء کا صرف ایک پہلو کیوں پیش کرتے ہیں؟ کیا ایسے علماء موجود نہیں جو اسلام کو ایک جابرانہ و قاہرانہ مذہب خیال کرتے ہوں۔ مثال کے طور پر انگلستان کے شہرہ آفاق ادیب و نقاد مسٹر ہیولاک ایلس کو ہی لیں

وہ اپنی ایک کتاب میں عیسائی تعلیم کو اسلامی تعلیم پر برتر و فائق ظاہر کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"اسلام رحم و ہمدردی کا مذہب نہیں ہے کوئی شخص ادعا نہیں کر سکتا۔ کہ اسلام کی خوبیوں کی فہرست میں نرم دلی۔ بردباری اور قربانی بھی شامل ہیں۔ اسلام جوں جوں ترقی کرتا گیا۔ اس "تنگ خیالی پہ مبنی اصل" میں جو نقائص تھے۔ وہ روز بروز زیادہ واضح ہوتے گئے۔ اس کی خونخواری ہیبت کی اور عسکریت میں برابر اضافہ ہوتا گیا۔ اور اس کی نرم مزاجی میں کمی ہوتی گئی۔"

کیا مسلم اخبارات اس سرٹیفکیٹ کو شائع کرنے کے لئے بھی تیار ہیں؟

تناسخ کا ایک اور بدیہی ثبوت

پرماتما کی کرپا سے کچھ عرصہ سے تناسخ کے متعلق بعض ایسے روشن اور بدیہی ثبوت مہیا ہو رہے ہیں کہ جن کی صداقت میں کسی بھی ایماندار شخص کو عذر نہیں ہو سکتا۔ پچھلے دنوں دہلی کی شانتی دیوی اور بنگال کے ایک ہندو لڑکے کا جو باوجود کم عمر اور ہندو ہونے کے قرآن کی آیتوں پر آیتیں سناتا رہتا ہے۔ کی مثالوں نے اس ستیہ سدھانت پر مہر صداقت ثبت کر دی ہے۔ اب اسی قسم کی ایک اور مثال ملی ہے۔ وہ یہ کہ:-

"دھنباد کے ریلوے کوارٹروں میں ایک ہندو لڑکا رہتا ہے۔ وہ اپنے کمالات سے لوگوں کو محو حیرت بنا رہا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ غیر معمولی آتمک شکتی کا مالک ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ آدمی کی شکل دیکھ کر ہی بتا دیتا ہے۔ کہ وہ فلاں بیماری میں مبتلا ہے۔ اور اس کے علاج معالجہ کے لئے فلاں جڑی بوٹی وغیرہ کی ضرورت ہے۔ وہ زیادہ تر اپنے مکان کے اندر ہی رہتا ہے۔ اپنے طریقہ سے پوجا پاٹھ کرتا رہتا ہے۔ وہ سنسکرت بالکل نہیں جانتا۔ مگر وید منتروں کا اچھی طرح اچارن کر سکتا ہے۔ اس کی عمر قریباً پانچ سال کی ہے۔ اور وہ دھنباد کے اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کا بھتیجا ہے۔"

جو لوگ آواگون کے قائل نہیں۔ وہ اس عجیب واقعہ کی کیا وجہ بتلا سکتے ہیں۔ ایک آواگون کا معتقد تو کہہ سکتا ہے کہ یہ لڑکا پچھلے جنم میں کوئی اونچے پایہ کا ودیا اور پنڈت ہوگا۔ ہم حیران ہیں۔ کہ ایسے صریح واقعات کی موجودگی میں بھی مخالف لوگ ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے مرغے کی ایک ٹانگ ہی کہے چلے جاتے ہیں۔

خدو کتابت کے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دینا چاہئیے

کچھ ادھر کی کچھ ادھر کی

ہندوؤں کے پارک میں پیر کی قبر

آگرہ میں ایک ہندوؤں کی پارک بن رہی تھی اثنا کام میں ایک قبر نکلی۔ جو کسی مسلمان پیر کی بتائی جاتی ہے۔ فوراً پولیس کا پہرہ پارک میں ہو گیا۔ اور کھدائی کا کام روک دیا گیا۔ ہم حیران ہیں۔ کہ یہ تو خیر مانا جا سکتا ہے۔ کہ قبر کسی مسلمان کی ہوگی۔ لیکن یہ کیسے پہچان لیا۔ کہ یہ کسی "پیر" کی ہے۔ یا ہندوؤں کی جگہوں میں سے پیروں کی قبروں کے سوائے اور کچھ برآمد ہی نہیں ہو سکتا؟

مصری وفد یہ کیا کر رہا ہے؟

مصری وفد پچھلے دنوں دہلی گیا۔ یہ پانچ علماء پر مشتمل ہے۔ ایک جلسہ میں انہوں نے مصری نوجوانوں کی تحریک اور وہاں کی یونیورسٹیوں کے بارہ میں تقاریر کیں۔ لیکن کیا یہ وفد اس کام کے لئے آیا تھا۔ لوگوں کو تو یہی بتایا گیا تھا کہ یہ ہندوستان بھر کے اچھوتوں کو مسلمان بنانے کے لئے آ رہا ہے۔ لیکن یہاں آ کر کچھ اور ہی کرنے لگ گیا ہے۔ کیا اصل کام سے مایوسی تو نہیں ہو گئی؟

مُلّا لوگ خبردار

ایک مسلم اخبار رقمطراز ہے۔ کہ ایک آزاد بوہرہ لڑکی جو پردہ وغیرہ کے سخت خلاف تھی جس وقت اس کے نکاح کا وقت آیا۔ تو بوہرہ ملاؤں نے اس کا نکاح پڑھانے سے انکار کر دیا۔ آخرکار لڑکی کے بھائی نے نکاح پڑھا دیا۔ جلو جھپٹی بوہرہ ملا لوگوں کو خبردار ہو جانا چاہئیے اور ہوا کے رخ کو پہچانتے ہوئے اپنے رویہ میں اصلاح کر لینی چاہئیے ورنہ اس پیشہ کے ان کے ہاتھ سے چھن جانے کا خطرہ ہے۔

حضور نظام کا عطیہ:-

خبر ہے کہ حضور نظام نے پچاس ہزار روپیہ گورنر کلکتہ کو اس غرض سے دیا ہے۔ کہ وہ بلا امتیاز مذہب و ملت مستحق انسٹی ٹیوشنوں کو خیرات میں دے دیں۔

کیا حضور نظام صاحب خود بلا امتیاز مذہب و ملت یہ کام نہ کر سکتے تھے؟

امریکن جوتشی کی پیشگوئی

ایک مشہور امریکن جوتشی ڈاکٹر کھانزے نے ... ہوگی

اور سب قومیں مصیبتوں میں پھنس جائیں گی نیز شمالی ہندوستان میں بڑے بڑے ... آئیں گے۔

لو غریب بیکار ہندوستانیوں کے لئے ... اور مایوسی۔ بیچارے روزانہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جنگ شروع ہونے کی خبریں اخبارات میں ڈھونڈا کرتے تھے۔ اور منتیں مانگا کرتے تھے۔ کہ خدایا جنگ چھڑے۔ تاکہ وہ روٹی کا ٹکڑا منہ میں ڈال سکیں۔ خدا اس امریکن ... کا بھلا کرے۔ یہ "روز سعید" دور پیچھے ڈال رہا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی شادی

اخبار والے بھی بے سر پیر کی گپیں اڑانے میں خوب ماہر ہیں۔ کسی بے فکرے نے ... کر کے پنڈت جواہر لال جی شادی کے معاملہ پر جھٹ یہ خانہ ساز گپ شائع کر دی۔ کہ پنڈت جی تو شادی کر کے نئی نویلی دلہن لانے والے ہیں لیکن اس بھلے مانس نے یہ نہ سوچا۔ کہ پنڈت جی تو مدت سے عروس آزادی کے ساتھ گٹھ جوڑا کرا چکے ہیں۔ اور ہندوؤں میں کثرت ازدواج کی اجازت نہیں ہے۔

جوب فاقہ کشی

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ صحت عامہ کی سالانہ رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ہندوستان کے دیہات کی صحت شہروں کی صحت کی نسبت بہتر ہے۔ ٹھیک ہے کیونکہ دیہات والے جوب فاقہ کشی نیم فاقہ کشی کی گولیاں باقاعدہ استعمال کرتے ہیں ذرا بڑی بڑی تنخواہ والوں کو بھی یہ اکسیر چند روز استعمال کرا کے تجربہ تو کیا جائے۔

کیا سب باتوں کا ٹھیکہ سر جلیل نے لیا ہے

اب کہ ریاست ٹراونکور میں تمام مندر اچھوتوں کے لئے کھول دیئے گئے ہیں۔ لوگ ریاست کوچین سے بھی ایسی ہی توقع رکھتے ہیں۔ کہ جس کے دیوان اس وقت سر شنمکھم چیٹی ہیں۔ ایک ... نے دیوان صاحب کو یاد دلایا ہے کہ دیوان ہوتے ہوئے آپ نے ایک موقعہ پر کہا تھا کہ ... اچھوت پن کو برداشت کرے۔ اسے برداشت نہ کرنا چاہیئے۔ اب کہیئے کیا علاج ہے۔ لیکن ... عذر پیش کر سکتے ہیں۔ کہ میں نے ... اب کر دوں ... ہیں ہی؟ تو کیا سب باتوں کا ...

ایک مسلمان عالم کا تناسخ کے حق میں مضمون

آج کے پرچہ میں ناظرین ایک مسلمان عالم مولانا محبوب علی صاحب ساکن دہلی کا ایک عالمانہ مضمون درج پائیں گے۔ جس میں فاضل مولوی صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے کہ قرآن کے اندر تناسخ کی تائید کی گئی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا مولوی صاحب نے اس موضوع پر ایک مضمون آریہ مسافر میں شائع کرایا تھا۔ جو بعد میں آپ نے ٹریکٹ کی صورت میں چھاپ کر شائع کر دیا اس پر دہلی کے ایک مولوی صاحب نے کچھ خامہ فرسائی کی۔ اور مولانا محبوب علی شاہ کو آریوں کا زر خرید غلام ہونے کے شرافت اور ایمانداری سے بعید طعنے بھی دیئے۔ اب مولانا نے اس مخالفانہ نقطہ کا اس مضمون میں جواب دیا۔ ہمیں خوشی ہے کہ باوجود فریق مخالف کے بدتہذیبی دکھانے کے مولانا محبوب علی شاہ نے دامن تہذیب کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ آریہ بھائیوں کو یہ مضمون اپنے مسلمان دوستوں کو ضرور پڑھوانا چاہیئے۔ تاکہ ان کے اندر اس علمی بحث کے لئے دلچسپی پیدا ہو۔ اور وہ استیہ کو چھوڑ کر ستیہ کو گرہن کر سکیں۔

سو روپیہ حق مہر کے بدلے لڑکی

ہندوؤں میں بواہ ایک پوتر اور دھارمک سمبندھ ہے۔ اس میں معاہدہ ٹھیکہ یا تبادلہ کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ لیکن مذہب اسلام میں اس مقدس تعلق کو کس نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ اس کا پتہ مندرجہ ذیل سطور سے لگ جائے گا:۔

مسلم معاصر اہلحدیث کے ایک خریدار نے مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث سے اس امر کے متعلق فتوے طلب کیا تھا۔ کہ:۔

"ایک مولوی صاحب نے نکاح پڑھاتے وقت یوں کہا۔ "زید کی لڑکی مسماۃ فاطمہ بدلے ایک سو روپیہ مہر کے تمہیں خدا واسطے بخشی"۔ ایک شخص معترض ہوا۔ کہ بدلہ یا معاوضہ کا لفظ بیع پر دلالت کرتا ہے۔ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ فلاں بنت فلاں کا نکاح تم سے بتقرر ایک سو روپیہ مہر کیا جاتا ہے۔ ازراہ نوازش بذریعہ اخبار اہلحدیث اس کی وضاحت فرما دیں۔ کہ کون سے الفاظ درست ہیں۔ اور یہ کہ کیا مہر لڑکی کا معاوضہ ہے۔"

سوال نہایت معقول ہے۔ کیونکہ جب یہ کہا کہ "بدلے ایک سو روپیہ مہر" پھر "خدا واسطے بخشی" کے کیا معنے ہوئے۔ ایک طرف تو چیز کی قیمت مقرر کی جاتی ہے۔ اور پھر اسے بخشش ظاہر کر کے حاتم طائی کی قبر پر لات بھی ماری جاتی ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب اس مسئلہ میں جو فتویٰ دیا ہے۔ وہ یہ ہے:۔

"شخص مذکور کا "بدلے" کا لفظ قرآن مجید کے مطابق ہے۔ اس واسطے کہ قولہ تعالیٰ ان تبتغوا باموالکم (الایہ) بدلہ کا لفظ کہدیا تو غلط نہیں"

کیا اس فتوی کے بعد بھی اس امر میں کسی شک شبہ کی گنجائش رہ جاتی ہے۔ کہ اسلام میں عورت کی حیثیت بھیڑ بکری سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ جس طرح ایک انسان دوسری مملوکہ اشیاء روپیہ کے بدلے حاصل کرتا ہے۔ ویسے ہی بیوی بھی حاصل کرتا ہے۔ پھر فرق کیا رہا؟ مسلم عورتوں کو غور سے پڑھنا اور اپنی حالت پر غور کرنا چاہیئے۔

میں جوکاری کا بہت بڑی طرح سے دور دورہ ہے اس لئے کئی نوجوانوں نے تبدیلی مذہب کو بھی بطور روزگاری پیشہ کے اختیار کر رکھا ہے مسلمان اس وجہ سے اس قسم کی دھوکہ دہی کا زیادہ شکار ہوتے ہیں کہ جب ان کے پاس کوئی ہندو مشرف باسلام ہونے کے لئے آتا ہے تو ان کی باچھیں کھل جاتی ہیں۔ اور وہ آگا پیچھا دیکھے بغیر اسے سر ماتھے پر بٹھا لیتے ہیں۔ لیکن چالاک لوگوں کا پیٹ ایک جگہ سے کیسے بھرے۔ اس لئے وہ جھٹ وہاں سے فرار ہو کر کسی دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں اور

امسال ۱۵ مارچ ۱۹۳۷ء کو شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا

یوم شہادت

ہے۔ اس شبھ اوسر پر "آریہ مسافر" کا بالتصویر بلیدان انک پرکاشت کرنے کی بڑے زور شور سے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ دیش کے برگزیدہ لیڈروں آریہ سنیاسیوں ودوانوں اور لیکھکوں کے بہت پورن لیکھ پراپت کئے جا رہے ہیں۔ آریہ شعرا کی پُرجوش نظموں سے اس انک کی شان دوبالا ہو جائے گی۔

اس نمبر کو **پانچ ہزار** کی تعداد میں شائع کرنے کا وچار ہے۔ آریہ سماجوں آریہ یووک سماجوں۔ آریہ یووک سبھاؤں اور آریہ بھائیوں کو اپنے آرڈر ابھی سے بھیج دینے چاہئیں۔ پچھلے سال کئی آریہ سماجوں کو اس انک سے محروم رہنا پڑا تھا۔ اس لئے زیادہ سادھن سے کام نے کرنی الفور اپنے مطلوبہ نمبروں کا آرڈر بھیج دیویں:۔

اشتہار دہندگان کو اس خاص نمبر میں اپنے اشتہارات دینے کے لئے ابھی سے خط و کتابت شروع کر دینی چاہیئے۔ تاکہ نہایت موزوں سھانوں پر ان کے اشتہار چھپ جائیں۔ (ریٹ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کر لیویں)۔ قیمت فی پرچہ اغلباً ۲ ہوگی۔

مینیجر آریہ مسافر گورودت بھون لاہور

تبدیل مذہب یا دوکانداری

ایک شخص میر حمزہ نامی شیرپور ضلع پٹنہ سے معاصر اہلحدیث امرتسر کو اطلاع دیتا ہے کہ یہ ایک بنگالی نومسلم مسمی عبدالجبار دبلا کمزور جسم۔ سانولہ رنگ اس کے ایک ہاتھ پر ہنومان بت کی تصویر اور دوسرے پر مدن موہن سنگھ نام کندہ ہے۔ ہمارے ہاں وارد ہو کر امداد کا طالب ہوا۔ کئی مہینے یہاں غلط ملط رہا۔ ایک روز موقعہ پاکر رات کے وقت بہت سی چیزیں لے کر رفوچکر ہوا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ اس سے قبل دانا پور میں بھی اس شخص نے دھوکہ فریب سے کام لیا ہے"

آج کل تعلیم یافتہ نوجوانوں خصوصاً ہندوؤں

وہاں اپنا دام فریب پھیلا کر سادہ لوح ستاران توحید کو پھنسانا شروع کر دیتے ہیں۔ مسلمانوں کو ایسے چالاک لوگوں سے بچنا چاہیئے۔

الیکشن کی ہلڑ بازی

اگر کوئی بیرونی شخص آج کل لاہور میں آکر پنجاب اسمبلی کے انتخاب کے سلسلہ میں مختلف امیدواروں کے حمائتیوں کی سرگرمیوں کو دیکھے اور ان کی بنا پر ہماری تہذیب اور تمدن کا اندازہ لگائے۔ تو وہ یقیناً ہمیں نیم وحشی نہیں بلکہ پورن وحشی کا خطاب دے گا۔

آج کل انتخابات کے سلسلہ میں جو ہلڑ بازی گالی گلوچ اور لٹھ بازی ہو رہی ہے۔ وہ سخت شرمناک ہے۔ ابھی کل یعنی ۸ ارچ کی کا واقعہ ہے کہ راشٹرپتی پنڈت جواہر لال جی نہرو کا شام کے ۶ بجے موری دروازہ لاہور کے باہر لکچر ہوا۔ لکچر میں خلقت بے اندازہ تھی جب لکچر ختم ہوا۔ تو مختلف گروہ جلوس کی صورت میں مختلف اطراف کو چل دیئے۔ ایک گروہ جو انارکلی کی طرف گیا۔ جب وہ اس مقام پر پہنچا جہاں کانگرسی امیدوار ڈاکٹر گوپی چند کے مخالف ہندو الیکشن بورڈ کے امیدوار رائے صاحب رام چند کا الیکشن آفس ہے تو دونوں امیدواروں کے حامیوں میں تصادم ہو گیا معاملہ نعرہ بازی اور دشنام دہی تک ہی نہیں رہا بلکہ خشت باری اور لٹھ بازی بھی ہوئی آخر پولیس نے آکر بیچ بچاؤ کیا۔ تب کہیں جا کر جھگڑا شانت ہوا

ہمیں سخت اندیشہ ہو رہا ہے۔ کہ ان امیدواروں سے ملک کا فائدہ تو کیا ہوگا۔ بھائیوں بھائیوں میں دائمی پھوٹ پیدا ہو جائے گی۔ اے کاش ہمارے بھائی عقلمندی سے کام لیں اور غیروں کی چال میں آکر اپنے ہاتھوں اپنی سبھیتا کی جڑ نہ کاٹیں۔

نظام حیدرآباد کی طرف سے اچھوت ادھار

کہا جاتا ہے کہ نظام حیدرآباد نے حال ہی اپنی ریاست کے اچھوتوں کی تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لئے تین لاکھ روپیہ عطا کیا ہے اس پر بھائی پرمانند کے اخبار ہندو نے بجا طور پر خدشہ ظاہر کیا ہے کہ نظام صاحب جو ہمیشہ ان مسلم علماء کو جو تبلیغ اسلام میں پیش پیش ہوں۔ شاہانہ وظیفے دیتے رہتے ہیں اور کوئی موقعہ اپنے دین کی اشاعت کا ہاتھ سے نہیں دیتے ان کے دل میں غریب اچھوت ہندوؤں کے لئے یکایک سخت جذبہ ہمدردی پیدا ہو جانا ایک تعجب انگیز امر ہے۔ یہ مشہور ہی ہے۔ کہ دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک پیتا ہے۔ معاصر ہندو نے لکھا ہے۔ کہ اگر تو یہ روپیہ محض اچھوتوں کی تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لئے صرف کیا جائے گا۔ تب تو نظام صاحب سب کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ لیکن اگر اس روپیہ کو ان غریب اچھوت ہندوؤں کو ان کے آبائی دھرم سے بہکا کر مسلمان بنانے کے لئے صرف کیا جاتا ہے تو نظام صاحب کو اس عطیہ کیلئے مبارکباد نہیں دی جا سکتی بات نہایت صاف تھی۔ لیکن اتنی سی بات پر مسلم اخبارات ہندو اخبار اور بھائی پرمانند کو بے نکتہ صلواتیں سنا رہے ہیں۔ سچ ہے مذہبی تعصب بہت بری بلا ہے۔ انسان کو آنکھیں رکھتے

دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سنبندھ میں

مہاشہ کرشن جی کے اَدُور درشتا پورن تتھا غیر ذمہ وار لیکھ

(پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور)

۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء کو پراتہ کال دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ایک ودیارتھی چمن لال نے آتم ہتیا کری۔ سبھا منتری پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت نردیو جی۔ تتھا لالہ نند لال جی کے ساتھ اپدیشک ودیالیہ پہنچے۔ آچاریہ تتھا ادھشٹاتا اپدیشک ودیالیہ سماجوں کے اتسووں کے پروگرام پر گئے ہوئے تھے۔ اس گھٹنا کے کارن ودیالیہ کا واتاورن کشبدھ ہو گیا تھا۔ جسے شانت کرنے کی کوشش کی گئی۔ اسی دن سائنکال پنڈت پریہ ورت جی جالندھر سے لاہور واپس آ گئے۔ انہوں نے بھی ودیارتھیوں کو ڈھارس دی۔ اور اس دکھ جنک گھٹنا پر شوک تتھا گہری چنتا پرگٹ کی۔ سبھا منتری کی آگیا سے ادھشٹاتا دیانند اپدیشک ودیالیہ نے اس معاملہ میں جانچ کرنی شروع کی۔ اوشیک جانچ ہونے کے بعد سبھا منتری کی آگیا سے وہ سارا کیس سبھا پردھان آچاریہ رام دیو جی کے سامنے اپستھت کیا گیا۔ سبھا پردھان جی نے سبھا کے اُپ پردھان رائے صاحب لالہ امرت رائے جی کو لاہور جا کر جانچ کی اُچت کاریہ واہی کرنے کی آگیا دی۔ اور رائے صاحب لالہ امرت رائے جی لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔

اس پرکار سبھا کے ادھیکاری آتم ہتیا کی گھٹنا کی جانچ کر رہے تھے۔ ادھر مہاشہ کرشن جی نے اپنے ذاتی اخبار پرکاش میں اس گھٹنا کے سمبندھ میں ادوُر درشتا پورن استوش تتھا تراس پھیلانے والا لیکھ لکھا۔ ودیالیہ کے ادھیکاریوں نے ۲۶ دسمبر تک ودیالیہ کے واتاورن کو شانت رکھا۔ پرنتو انہیں دنوں پرکاش میں مہاشہ جی کا لیکھ ۲۷ دسمبر کو چھپا۔ پرنام یہ ہوا کہ اسی تاریخ ودیالیہ کے کچھ ایک ودیارتھیوں نے سبھا منتری کی سیوا میں پتر لکھا۔ پتر ملتے ہی سبھا منتری نے ادھشٹاتا ودیالیہ کو اسی دن ودیارتھیوں کو بلانے کی آگیا دی۔ رات کے ۱۲ بجے تک ودیارتھیوں نے سبھا منتری تتھا ادھشٹاتا کے سامنے اپنے وچار پرگٹ کئے۔ سبھا کی اور سے انہیں سانتونا دی گئی۔ ودیارتھیوں نے سنتوش پرگٹ کیا۔ ودیارتھی سنتشٹ ہو کر وداع ہوئے۔ دو تین دن تک ٹھیک کام ہوتا رہا۔ پنڈت پریہ ورت جی کراچی اپستھت ہونے کے لئے پدھار گئے۔ اس سے مہاشہ کرشن جی نے دوسرا لیکھ چھاپا۔ اس میں پھر استوش تتھا تراس پھیلانے والے بھاو پرگٹ کئے۔ دوسری طرف کچھ ایک اسنتشٹ ودیارتھیوں کی طرف سے ڈاک دوارا ایک گمنام پتر منتری کے نام بھیجا گیا۔ اور ۷ جنوری تک ان کی مانگ پوری نہ ہونے پر اگلا قدم اٹھانے کی سوچنا دی۔ ڈاک دوارا یہ پتر ڈالا گیا تھا۔ ابھی سبھا منتری کو ملا ہی نہیں تھا۔ کہ اتنے میں سماچار پتروں میں دیانند اپدیشک ودیالیہ کے کچھ ایک ودیارتھیوں کے بھوک ہڑتال کرنے کی سوچنا پرکاشت ہو گئی۔ اور ہڑتال شروع کر دی۔ بھوک ہڑتال شروع کرنے کے بعد ان کا استوش پرگٹ کرنے والا پتر ملا۔ سبھا منتری گیارہ بجے سے لے کر سائنکال تک ودیارتھیوں کو سمجھاتے رہے۔ سائنکال تین ودیارتھیوں نے زبل ہونے کے کارن انشن چھوڑنے کی سوچنا دی۔ اسی سمے سب کشٹوں کو تار دوارا سوچنا دی گئی۔ اگلے دن دوپہر کو کاریہ کارنی سبھا بلائی گئی۔ سائنکال انترنگ سبھا کے ستھانیہ سبھا سدوں کی وشیش سبھا بلائی گئی۔ جس کے پرمکھ اُپ پردھان رائے صاحب امرت رائے جی پردھان سبھا کی آگیا سے اوشیک جانچ کرنے کے لئے آ گئے تھے۔ ان کے سبھا پتیتو میں کاریہ کارنی تتھا انترنگ سبھائیں وچار ہوا۔ اُس دن سوامی سوتنترانند جی بھی لاہور پدھارے ہوئے تھے۔ کاریہ کارنی تتھا انترنگ سبھا نے ان کی سیوا میں ودیارتھیوں سے انشن چھڑوانے کی پرارتھنا کی۔ انترنگ سبھا نے سبھا پردھان رائے صاحب امرت رائے جی کو ستھتی کو سنبھالنے تتھا انشن چھڑانے کے لئے پورا ادھیکار دیا۔ رائے صاحب امرت رائے جی نے ودیارتھیوں کو انشن چھوڑنے کے لئے انیک بار سمجھایا۔ سبھا پردھان تتھا سوامی سوتنترانند جی کی پریرنا سے ودیارتھیوں نے انشن چھوڑ دیا۔ اس کے بعد رائے صاحب امرت رائے جی نے جانچ کرنی شروع کی۔ سوامی سوتنترانند جی کو اس جانچ کے کرنے میں سہیوگ دینے کے لئے نمنترت کیا گیا۔ سبھا منتری بھی اس میں اپستھت رہے۔ پرتھم دن دوپہر کے ۲ بجے سے رات کے ۱۲ بجے تک ودیارتھیوں کے بیان انکت کئے گئے۔ دوسرے دن دوپہر گیارہ بجے سے سائنکال سات بجے تک اپدیشک ودیالیہ کے ادھیاپکوں تتھا سبھا ادھیکاریوں کے بیان انکت کئے گئے۔ جانچ کی رپورٹ ۷ فروری کو ہونے والی انترنگ سبھا کے ادھیویشن میں اپستھت کی جائے گی۔ اوپر لکھت وکتویہ سے یہ سپشٹ ہے۔ کہ سبھا کے ادھیکاریوں نے تت پرتا سے اپنے کرتویہ کو پالن کرنے میں کوئی کمی نہیں کی۔

آریہ جنتا کو ان گھٹناؤں کو دیکھ کر سویم نرنیہ کرنا چاہیئے۔ کہ کیا مہاشہ جی نے ادوُر درشتا تتھا سنکیرنتا کے بھاو سے پریرت ہو کر یہ لیکھ نہیں چھاپے۔ یدی مہاشہ جی کبھی شانت چت سے اپنے ان لیکھوں کو پڑھیں گے۔ تو انہیں سویم پتہ لگے گا کہ انہوں نے اتردایتو ہین لیکھ چھاپ کر کتنی بھاری غلطی کی ہے۔ مہاشہ جی کی قلم سے ایسی گمبھیر گھٹناؤں کے سمبندھ میں ایسے لیکھوں کی آشا نہ تھی۔

اوتار پوجا اور مورتی پوجا پاپ ہے لیکن یکتی یکت (دیوتوں) سمارک پوجا شستاچار ہے

(راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی امرتسری بڑودہ)

زندہ استاد یا دھرم گورو وغیرہ یا دیش اور قوم کے لیڈران وغیرہ کو اوتار یعنی خدا کا نائب (ایشور پرتی ندھی) سمجھ کر خدمت ستکار وغیرہ کرنا پاپ کرم ہے۔

(۲) شری کرشن دیو جی یا شری رام چندر جی آریہ جاتی تارک مہا پرشوں کی جڑ مورتیوں کو چیتن سمجھ کر ان کی پرستش کرنا یا ان کو بھوگ لگانا یا ان جڑ مورتیوں میں ادنکارنرا کار ایشور کی بھاونا کرنا یا ان میں یا ان کے دوارہ مہرشی کرنا ایشور کی پراپتی ماننا یا پوجا کرنا پاپ یا مہا پاپ ہے۔ گنگا جل کے پینے یا گنگا اسنان آدی سے مکتی آدی مانکر گرہن وغیرہ کے اوسر پر بھی یہ سب کرم مہا پاپ ہیں۔

(۳) لیکن معقول دیش کال انوسار سمارک پوجا محض شستاچار ہے۔ سمارک ویدک آریہ سماج جگت میں بھی۔ اس پرکار مندرجہ ذیل ہیں۔

(الف) ایک مکان یا درسگاہ کو مہرشی دیانند جی کے نام پر یا ان کے ہمسایوں کی یادگار (سمارک) کے طور پر کچھ بھی کرنا محض شستاچار ہے۔ یاد رہے۔ کہ جس پرکار مرے ہوئے پتروں کو ہم پوجن نہیں کر سکتے۔ ٹھیک ویسے ہی رشی دیانند یا سوامی ودیانند یا پنڈت گورودت کی آتماؤں کو مذکورہ بالا دیانند کالج یا دیا نند ... گورودت بھون کچھ بھی لابھ نہیں پہنچا سکتے پر مذکورہ بالا ...

یکتی یکت سمارک

زندہ لوگوں میں جوش دلانے کا ذریعہ بلاشبہ ہیں۔

(ب) واضح ہو۔ کہ پنڈت گورودت جی نے سوامی جی کے نام کے ساتھ رشی یا مہرشی شبد اُن کے سورگباس ہونے کے بعد لگایا تھا۔ اور ان کا بڑا بھاری رنگین فوٹو بھی لاہور کے آریہ سماج کے ایک بھاری اتسو کے موقع پر سماج مندر میں لگوا دیا تھا۔

نامی ہندی اخبار آریہ متر آگرہ کے سرورق پر آریہ سجن جو رشی دیانند کا فوٹو پاک ہمیشہ دیکھتے ہیں۔ ان کو کوئی بھی رشی کی مورتی پوجا نہیں کہہ سکتا۔ کنتو یہ اُن کی

سمارک پوجا

ہے۔ (ج) آریہ ستھند دل یا کرم ویر آریہ لیڈران مثلاً مہاتما دیوراج جی کے سورگباس ہونے پر نہ صرف دونوں دلوں کے آریہ سماجیوں نے بلکہ ہندو سجنوں نے بھی جالندھر میں جوان کی نامی ارتھی پر پھول برسائے۔ (پھول مالا چڑھائیں) کیا کوئی شخص مورتی پوجا کہہ سکتا ہے؟ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔

(د) ٹھیک اسی پرکار سورگباسی پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے جی کے یاشانی سمارک پر جو لیشپ مالا یا لیشپ برشٹی کی گئی۔ یہ کوئی بھی سجن ترک پریہ اس کو مورتی پوجا نہیں کہہ سکتا۔

(ی) ایک نہایت اہم سوال یہ کیا جاتا ہے کہ رشی دیانند جی نے تو پھول توڑنے کی ہی مناہی کی ہے۔

(جواب) اس کے جواب میں ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ بلاشبہ ستیارتھ پرکاش کے گیارھویں سمولاس میں پجاری کی مورتیوں کے لئے پھول توڑنے کی بھاری ممانعت ہے۔ لیکن ستیارتھ پرکاش کے تیسرے باب میں رشی دیانند جی نے مہرشی منو جی کے شلوک کا پرمان دے کر استاتک کر اپنے استاد گورو جی کے گلے میں پھول مالا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ضروری التماس

...کہ خود قرآن مجید اپنے کافی و وافی ہونے کا ... پیش کر رہا ہے۔ اور دوسرے اقوال کے ... حصول ہدایت کو ممنوع اور مذموم قرار ... ہے۔ اور وہ اس معنے میں کہ جو شخص حکم ... یعنی قرآن مجید کے علاوہ کسی دوسری ... سے متنازعہ فیہ امر کا جو کہ ہدایت کے متعلق ... فیصلہ کرے۔ وہ ظالم اور فاسق اور منکر حق ہے ... ملاحظہ ہو ... یعنی ایک ہی رکوع میں ظالمون ... فاسقون اور کافرون تینوں لفظ موجود ہیں ... لہٰذا اس بناء پر میں دوسرے اقوال کو نظر انداز ... کرتے ہوئے قرآن شریف پر ہی اکتفا کر کے رد تناسخ ... کا جواب اثبات تناسخ کی صحت کے بارہ میں قرآنی ... سے ہی پیش کرونگا۔ ہاں مکرر تاکید کر دی حدیث ... میں آ جاتے ہیں۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اور دوسری ... فرمایا کہ الٰہی کتاب یعنی قرآن مجید کے نہ آگے ... سے باطل آ سکتا ہے۔ اور نہ پیچھے سے۔ کہ وہ منزل ... من اللہ ہے پ ۲۴ ع ۱۹ باوجود اس دعاوی کے ... احادیث اصولی امر متنازعہ فیہ کے فیصلہ میں ... دخل رکھ سکتی ہیں۔ کون شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ ... احادیث کے بھی آگے اور پیچھے سے باطل نہیں آیا ... ہو۔ اس لئے کہ بحار الانوار حدیث کی کتاب جواہر التشیع ... حضرات کی مستند اور معتمد اسی درجہ پر ہے۔ جس ... کہ بخاری اور مسلم اہل سنت والجماعت اور ... کے نزدیک ہیں۔ اور جابر جعفی کی موضوعہ ... احادیث بقول امام مسلم تعداد میں پچیس ہزار ہیں اپنا ... اور پیچھے سے آنے کا احوال قائم کر کے منتظر ... نہیں کر رہی ہیں بلکہ ضرور کر رہی ہیں۔ لہٰذا احادیث ... غیر معقول قرآنی کا کچھ حق نہیں کہ دخل مزید ... حضرت امام مسلم اپنی مسلم کتاب کے دیباچہ میں ... استاد امام بخاری علیہما الرحمۃ کے بارہ میں ... لکھتے ہیں کہ۔

حضرت بخاری تو منتقل المحدثیت ہے۔ یعنی جھوٹ ... حدیثیں گھڑ گھڑ کر کیا کرتے تھے۔ بقول جناب مولینا ... مرزا اسمعیل صاحب گوجرانوالہ مولوی فاضل ... بہرحال یہ بات تو سچ ہے۔ مگر امام مسلم نے ... نے توبہ نامہ کا مطالبہ کیا۔ بھلا ... کا ثبوت ان کے پاس کہاں۔ اب بتلایئے۔ ... صورت میں حدیثوں کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے اور ... مسئلہ تناسخ کا فیصلہ بجز قرآن شریف ... ہو سکتا ہے۔ اور اپنا عجز ظاہر نہ کرے ... صرف فضول خامہ فرسائی کر کے صفحات ... ذکر کر کے کیوں سیاہ کئے ہیں۔ دوسرا ... ضروری اعتراضات کا جواب کافی سمجھتا

اثبات تناسخ از روئے قرآن شریف

ایک مسلمان کے قابلقدر خیالات

از مولوی محبوب علی صاحب - دہلی

ہوں۔ اور غیر ضروری کی طرف توجہ نہ دیتا ہوا نیز بعض آیات کا بھی ... ترک کرتا ہوا جواب لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کیونکہ جس قدر چیدہ چیدہ آیات سے میں جواب دونگا۔ وہ جواب بذات خود ان آیات کا جواب اور تفسیر بن جائیں گی۔ جن کو میں نے قصداً چھوڑ دیا ہے۔ ناظرین توفیق یافتہ خود فیصلہ کر لیں گے واضح ہو کہ جتنی احادیث مولانا صاحب موصوف نے پیش کی ہیں۔ وہ سب بلا استثناء اثبات تناسخ کی تائیدی راگنیاں میری قلم سے سنا سکتی ہیں۔ اگر ان سے جواب دینا چاہوں۔ تو بے کم و کاست ایسا ہی کر کے دکھا سکتا ہوں۔ لیکن غیر ضروری ہونے کے علاوہ میرے اس مختصر مضمون میں ان کے لئے گنجائش نہیں

× × × × × × × ×

یہی وجہ اگر تمام آیات پر روشنی ڈالوں تو خوف طوالت عارض ہوتا ہے۔ لہٰذا مناسب صورت اختیار کر کے مقصد کو طرز اختتام تک پہنچا کر پبلک کے روبرو پیش کروں گا۔

....

اب میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں اور المعترض اور المجیب کی اصطلاح قائم کر کے سوال وجواب کا سلسلہ شروع کرتا ہوں۔ المعترض سے مراد جناب مولانا مولوی منور حسین صاحب سیف الاسلام دہلی کی ذات بابرکات ہوگی۔ اور المجیب سے مراد عاجز محبوب علی دہلوی مصنف اثبات تناسخ از روئے قرآن مجید کی ذات ہوگی۔ اس گذارش کو ملحوظ رکھتے ہوئے تحقیقی مکالمہ سے حظ حاصل کریں اور دعاء خیر دونوں شخصوں کے لئے ارجمند فرمائیں۔ اور لیس ھو الموفق۔

المعترض۔ تناسخ کا انکار ہمیشہ سے اسلام یعنی تمام انبیاء علیہم السلام کے قدیم مذہب میں چلا آتا ہے۔ جس کا ثبوت توریت۔ انجیل۔ زبور۔ قرآن پاک میں بتصریح تمام موجود ہے۔ افسوس کہ ایسے بدیہی مسئلہ کے متعلق آج کل کے کم علم لوگ شک و شبہ کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اسلام تناسخ کا قائل ہے

المجیب:۔ مولانا کی اس لفظ بلفظ عبارت سے جو اعتراض مفہوم ہوتا ہے۔ اس کا جواب ملاحظہ

ہو۔ قطع نظر دیگر کتب مذکورہ یعنی اہل اسلام کے خیال کے مطابق کتب منسوخہ سے قرآن مجید کیا فرماتا ہے بقولیکہ۔ چونکہ صد آمد نود هم پیش ماست۔ غرضیکہ قرآن شریف سے جب تناسخ ثابت ہو گیا تو ان کتب مذکورہ سے بدرجہ اولیٰ یا بہ ثبوت کو پہنچا ہوا ماننا بدیہی امر متصور ہوگی۔

قولہ الحق پ ۲۷ ع ۱۵ نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین علیٰ ان نبدل امثالکم وننشئکم فی ما لا تعلمون ۔ ...

(ترجمہ) ہم نے ہی تمہارے درمیان موت مقرر کی۔ اور ہم اس بات سے عاجز نہیں۔ کہ ہم تبدیل کر دیں (تمکو) تم جیسا یا ہم تم کو پیدا کر دیں۔ ان اشیاء (حیوانیہ) میں کہ جن کو تم نہیں جانتے۔

یہ ایک ہی آیۃ حق پرستوں کے لئے اثبات تناسخ کے ایک زبردست راز کا پردہ کس شان سے اٹھا کر منظر پیش کر رہی ہے۔ بقولیکہ

بکو آیۃ کرے کفایت صدق ایماناں والیاں
تے آیاتاں لکھ دکھا دیئے ہٹ دھرماں منہ کالیاں

المعترض۔ مرنے کے بعد جینے کے کسی زبان کسی مذہب میں روح کے دوسرے بدن میں جانے کے معنے نہیں ہیں۔ اگر یوں ہوتا۔ کہ یمیتکم ثم یخلقکم فی اجسام مختلفۃ یعنی تم کو مارتا ہے۔ اور پھر دوسرے مختلف جسموں میں پیدا کرتا۔ تو تناسخ ثابت ہو سکتا۔ مگر اللہ پاک کو تو تناسخ باطل کرنا ہے۔ اس واسطے یمیتکم تم کو مارتا ہے ویحییکم تم کو جلاتا ہے۔ فرمایا تاکہ تناسخ کا وہم و گمان بھی نہ ہو سکے۔ اور پھر اس پر مہر لگا دی ثم الیہ ترجعون یعنی قیامت کی زندگی کے بعد تم کو حساب کتاب کے واسطے اللہ کے دربار میں جانا ہوگا۔ حساب کے بعد جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے ہی جائیں گے۔

المجیب۔ چونکہ میں نے مولانا کی ہو بہو عبارت پیش کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اس لئے میں ان کی لفظی غلطیوں کا ذمہ دار نہیں۔ اور نہ ہی میں لفظی غلطیوں کی گرفت کرونگا۔ ہاں مگر اہم لفظی غلطی معرض گرفت میں ضرور سمجھنی چاہئے۔ مجھے آپ کے اس مطالبہ سے بڑی خوشی ہوئی۔ چونکہ آپ نے کسی زبان و کسی مذہب الی آخرہ سے اور فی اجسام مختلفۃ سے کہا ہے اور پھر فرمایا۔ کہ ایسا ہوتا تو تناسخ ثابت ہو سکتا۔ لیجئے جناب

اور مزید براں افسوس کہ اگر جناب میری آنکھوں کا وہ چشمہ جو ڈبل شیشے یعنی چار شیشے دو دور کی نظر کے اور دو نزدیک کی نظر کے اپنے زعم میں رکھتا ہے مستعار لے کر پیکر تدبر فی القرآن کو استعمال میں لاتے تو اس عاجز سے مطالبہ کی ضرورت پیش نہ آتی۔ کسی زبان اور کسی مذہب کی قرآن مجید کے سامنے کیا حقیقت اور اصلیت ہے کہ خود وہ یہ صورت مطالبہ باقی نہ چھوڑے۔ فرمایا۔ ان نبدل امثالکم ای ان نخلقکم فی اجسامکم المختلفۃ یا بدلکم المختلفۃ یعنی پیدا کریں ہم تم کو تمہارے مختلف انسانی بدنوں میں اور ننشئکم فی ما لا تعلمون ای فی الانواع المختلفۃ التی لا تعلمونہا یا فی قوالب حیوان او یا فی عالم من العوالم تخلقون یا پیدا کر دیں ہم تمکو ان اشیاء میں کہ تم نہیں جانتے یعنی ان قالبوں مختلفہ یا حیوانوں بیشمار میں کہ تم نہیں جانتے۔ کہ کس یونی میں حیوانوں میں سے یا کسی جہان میں جہانوں میں سے تم پیدا کئے جاؤ۔

اب تکمیل آیۃ مبارکہ مفسرہ ملاحظہ ہو۔ نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین علیٰ ان نبدل امثالکم ای ان نخلقکم فی بدنکم المختلفۃ الانسانیۃ وننشئکم فی ما لا تعلمون ای نخلقکم فی نوع من فی الانواع المختلفۃ الحیوانیۃ او فی عالم من العوالم لا تعلمونہا ای لا تعلمون بای نوع الحیوان او بای عالم من العوالم تخلقون (ترجمہ آیۃ مکملہ مفسرہ) ہم نے ہی تمہارے لئے موت کو مقرر فرمایا۔ اور ہم پوری پوری قدرت رکھتے ہیں۔ اس امر پر کہ بدل دیں ہم تم جیسے ہی یعنی ہم پیدا کر دیں تم کو انسانی مختلف جسموں میں یا ہم پیدا کر دیں ان اشیاء میں کہ تم نہیں جانتے یعنی ہم پیدا کر دیں کسی یونی میں بیشمار مختلف یونیوں میں سے یا کسی جہان میں مختلف جہانوں میں سے یعنی تم نہیں جانتے کہ کس یونی میں یونیوں میں سے اور کس جہان میں سے پیدا کئے جاؤ۔

لیجئے حضرت آیۃ ثم یمیتکم ثم یحییکم ... کے اضافہ کی تکمیل کیوں گوارا فرمائی۔ کیا یمیتکم نے آپ کو کفایت نہیں کی۔ تو میں کفایت کو دوں معنے آیۃ مبارکہ کے یوں ہیں پھر مارے گا تمکو پھر زندگی عنایت فرمائے گا تمکو۔ یا یوں سمجھو کہ پھر پیدا کرے گا تمکو یعنی احیاء کے ہی معنے پیدا کرنے کے ہو سکتے ہیں۔ ہاں تفسیر کرتے ہوئے پیش کرتے تو بجا تھا۔ آپ نے تو یحییکم کو جتا کر اپنی علمیت کا نمونہ دکھلا دیا۔ ثم الیہ ترجعون وہی ثم الی حکمہ تعاودون یعنی پھر تم اپنے رب کی طرف بدستور سابق پیدا ہوتے رہوگے نہ یہاں قیامت کا ذکر ہے نہ دوزخ جنت کا الغ بدستور سابق اور پے در پے کے اضافہ کے معنے

ہون سامگری وغیرہ کے متعلق سب سامان سیتارام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خرید فرمائیں۔

فرینہ آیۃ تحن فدرنا میں خوب عیاں وبیان سے واضح ہے۔ کہیں جو ایک معنے کا اظہار کرتا آیا ہوں وہ صرف اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ورنہ سب ماضی اور مضارع اپنے اندر استمرار اور حال اور استقبال کو مسلسل غیر منقطع طریق پر پرپنہاں رکھتے ہیں۔ قرآن حمالیہ اور مقالیہ اس امر پیا ظہر من الشمس ہوکر پرتوفگن ہیں۔ مثال کے طور پر فاحیاکم صیغہ ماضیہ ہے۔ لیکن اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ یہی وہ زندگی بخش رہا ہے۔ اور رہیگا۔ ہمیشہ ہمیش اور خلقناکم کے معنے اگرچہ یہ صیغہ ماضیہ ہے۔ لیکن یہ ہیں۔ کہ ہم پیدا کرتے رہے ہیں۔ اور رہیں گے۔ ہمیشہ ہمیشہ ان معنے کے ذمہ دار ہم ہیں۔ کوئی عالم جو پرسش کرے گا۔ تو جیسے کرے گا ویکو پرسش کا خوف دامنگیر ہوتے کی فکر پڑ گئی۔ دیکھئے پوری آیۃ یہی۔ فرمایا کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتاً فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم ترجعون۔

(ترجمہ) تم کہ کلام خداوندی کا کیونکر انکار کرتے ہو دراں حالیکہ مردہ حالت میں گذارتے رہے ہو پھر زندہ کئے جاتے رہے ہو اور رہوگے۔ پھر مرتے رہے ہو۔ اور رہوگے۔ پھر زندگی پاتے رہوگے پے درپے حتیٰ کہ پھر خدا کے حکم کے گرداب میں ابدالآباد عود کا سلسلہ جاری پاؤگے۔ بلا انقطاع اور بلا انتہا۔ یہ روح اور مادہ اور صفت خالقیت کی قدامت کا نتیجہ ہے۔ اور آیہ مبارکہ ملاحظہ ہو فرمایا۔ ومامن دابۃ فی الارض ولا طٰیر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم ما فرطنا فی الکتب من شئی ثم الیٰ ربھم یحشرون ۵ ع ۱۰۔

(ترجمہ) جس قدر حیوانات کیا پرند اور کیا چرند (اس دنیا میں تم کو نظر آ رہے ہیں۔ وہ سب کے سب انسانی امتیں اپنی بداعمالی کی پاداش میں مسخ شدہ ہیں (جو اپنی بداعمالی کا خمیازہ ان یونیوں میں بھگت رہی ہیں) کہنے والا کہہ سکتا ہے۔ کہ ان کو سزا کیا ہے۔ یہ بہت عمدہ آزادانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ دیکھو طوطا مینا گدھ۔ چیل۔ کبوتر۔ طاؤس وغیرہ مگر یہ نہیں جانتے۔ کہ انسانی فیوض سے جو کہ اشرف مخلوقات ہونے کی وجہ سے اس کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ علاوہ دنیوی ممتاز نعمتوں کے اُن قوتوں کے حق سے نظم وعالم نشر ونما پا رہا ہے وصل خداوندی کی انعمت عظمیٰ جس کو نجات اور ادر دخول مقام محمود اور مکتی سے تعبیر کیا جاتا ہے محروم ہیں۔ جو ممتاز ہستی دنیا اس نظم عالم کو منشا خداوندی کے ماتحت سنبھالے ہوئے ہے۔ بے شک اس انعام بے پایاں کا اہل او مستحق ہو سکتا ہے۔ تناسخ لا شان ہاں مگر یہ سب تناسخی جونوں میں بلا بار رسیدہ مجھ کو انسانی یونی سے ہی بلند یہ علاقہ کو جائیں گے۔ نہ ما سوائی الانسان

دوسری یونی کے ذریعہ سے براہ راست جب علماء سے پوچھا جاتا ہے کہ نوع انسان تو بحسب اعمال جنت و دوزخ میں یا ہ گزیں ہو جائیں گے۔ اور ماسوئی الانسان حیوانات کا کیا حشر ہوگا۔ تو بے بنیاد اور بے پر کی ہانک دیتے ہیں۔ اور جواب میں کہتے ہیں۔ کہ حلال جانور تو جنت کی مٹی اور حرام جانور دوزخ کی مٹی بنا دیئے جائیں گے کیوں جناب اس کے برعکس کیوں نہیں برعکس نہ ہوتا اپنے اندر نیک اعمالی اور بداعمالی کا راز نیز انصاف خداوندی کا پنہاں رکھتا ہے۔ صورت جواب مسئلہ غلط ہونے کے علاوہ ذات بابرکات مبرا اور منزہ ہستی کے انصاف کو پائمال کر رہی ہے سبحان اللہ عما یصفون اور منزہ ہے۔ خالق کائنات کی ذات ایسے لوگوں کی من گھڑت غلط بیانیوں سے ایسی روایتیں اور احادیث رسول اللہ صلعم کی نہیں ہو سکتیں۔

المعترض۔ پھر (محبوب علی) کہ نجز حکم تارۃً اخریٰ کے معنے ہیں۔ کہ ہمیشہ نکالتے رہیں گے۔ اگر محبوب علی صاحب کو نعیدکم میں دوام ملگیا تھا۔ اور یہ معنے ہو گئے تھے۔ کہ لوٹاتے رہتے ہیں اور لوٹاتے رہیں گے۔ تو پھر نخرجکم تو بالکل بیکار ہوگا۔ چونکہ لوٹات رہنا ہی بار بار آنے اور جانے کو ثابت کرتا ہے۔ اس بناء پر ان کے نزدیک نخرجکم بالکل بیکار ٹھہریگا۔ مگر انہیں کیا پروا وہ تو روٹیوں کے غلام ہیں۔ آریوں نے تو روپیہ سے ہی دینا اب چاہے قرآن کی فصاحت بلاغت پر حرف آئے۔ یا خدا پر انہیں روپیہ سے غرض ہے۔

المجیب۔ چونکہ وہ بے ہمتا وبے مثل عالم الغیب ہستی ہے۔ جانتا تھا۔ کہ جب کوئی محبوب علی جیسے روٹیوں کا غلام نعیدکم کے معنے لوٹاتے رہے ہیں۔ اور لوٹاتے رہیں گے کریگا۔ تو معترض ضرور اعتراض پیش کرے گا۔ کہ اگر یہ معنے صحیح ہوتے۔ تو اللہ تعالےٰ لفظ اخریٰ کو اپنے کلام میں مزید بیان فرماتا۔ لہٰذا ایسے موقعہ کے دفعیئے بذریعہ ومنہا نخرجکم تارۃً اخریٰ تفسیر کر کے روٹیوں کے غلام کو اس خطاب سے کہ جس کو اللہ تعالےٰ ولا تنابزوا بالالقاب (یعنی کسی کو لقبوں سے نہ یاد کرو) کے ذریعہ ناپسندیدہ عمل قرار دے چکا ہے۔ رہائی بخشی اور اس خطاب کہ زعم الغت کی شکستہ بولی مطابق کر کے معترض کی ناک پر زعم الغت کا سکہ جما دیا۔ یعنی اب یوں ہو گیا۔ زعم الغت مولانا مولوی محمد حسین صاحب یعنی خاک آلودہ ہو گئی ناک مولانا مرصوف کی کیوں جناب۔ الدوتی لے نے اپنے حسن قول ادفع بالتی ہی احسن (یعنی اعتراضوں کا جواب پیار و محبت اور ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے دیا کرو) کو کسی خیر و خوبی انجام دیکر مولانا ... زبان ...

آریہ سماج سری نگر کا چناؤ:-

پردھان:- رادھاکرشن جی بی۔ اے۔

منتری:- شری کاشی ناتھ جی۔ اُپ منتری شری پرتھوی ناتھ جی۔ کوشادھیکش۔ شری نندلال جی چودھری۔ پستکادھیکش:- شری سوم ناتھ جی۔

انترنگ سبھا کے ممبران:- پریم ناتھ جی کول۔ بیشمبر ناتھ جی تیلی۔

(منتری آریہ سماج سری نگر)

پُنر ویواہ:-

۱۲ دسمبر ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مندر (رعناواڑی) سری نگر کشمیر میں شریمتی رانی دیوی جو کہ کئی سالوں سے ودھوا ہو گئی تھی۔ کا پُنر ویواہ شری پیارا سمار چند جی کے ساتھ ودھی پُورک کیا گیا اس پر کار ۳۰ دسمبر کو شریمتی لیلاوتی (عمر ۱۸ سال کے قریب) کا پُنر ویواہ شری پیارے رادھاکرشن جی (عمر ۲۵ سال کے قریب) کے ساتھ رچایا گیا۔ ان دونوں سنسکاروں پر حاضری ۲۰۰ سے زیادہ ہوا کرتی تھی۔ لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... سے ۱۰ جنوری ... شری پنڈت ... ایک بھجنیک کو یہاں بھیجا۔ شری پنڈت ... اوتم طریقہ سے کتھا کی۔ اور ... اُٹھایا۔ (کو ٹورام ... منتری ...)

آریہ کمار سبھا لودھیانہ کا سالانہ ...

بتاریخ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ... ۱۲ ماگھ سمت ۹۳ کو مہرشی دیانند کے ... میں پھیلانے کے لئے آریہ کمار سبھا کا سالانہ ... بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا ... آریہ سماج کے مشہور و معروف مناظر ... جی آریہ مسافر مہاشہ چرنجی لال جی پریم ... مسافر لالہ ہردیال جی دلیتی آریہ دیر ... مشہور بھجنیک مہاشہ گیتا رام جی منتری ... منڈل امرتسر۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی ... کیسر چند جی۔ مہاشہ بھدر پال جی ... دیا کریا کریں گے اتفاقاً بھجنوں سے جنتا کو ... (۳) اسی شبھ موقعہ پر ایک ڈرامہ ... آریہ ہائی سکول کے ہال میں ۲۳ تاریخ کو ... جائے گا۔

سناتن دھرم کی ننگی تصویر

(۱) برہم ویورت پوران کی آلوچنا لیکھک پنڈت منسا رام جی ویدک توپ۔ یہ پوران سب پرانوں میں سے گندہ پوران ہے۔ اس کی آلوچنا لکھی گئی بالکل تیار ہے۔ تین سو آرڈر آنے پر پریس میں دیدی جاوے گی۔ قیمت تقریباً ایک روپیہ۔ (ع عہ)

(۲) پاکھنڈی پوپ پر ویدک جُوتا۔ بجواب مشر مادھو آچاریہ۔ اس کتاب میں پورانوں کے درشیہ کھائے جائیں گے۔ کہ جن کو دیکھ کر پورانکوں کی زبان بند ہو جائے گی۔ نہ ... خوبصورت آرٹ پیپر پر ہوگی۔ قیمت فی کاپی تقریباً ۱۲ ہے۔ ایک ہزار کتاب کا آرڈر آنے پر پریس میں دیدی جاوے گی۔ آریہ سماجیں خاص طور سے نوٹس کے پڑھتے ہی اکٹھا آرڈر دیکر ہمت افزائی کریں۔

منیجر پول پرکاش منڈل بھوانی ضلع حصار

سُرمہ نین امرت جیوتی (رجسٹرڈ) ریویو نمبر ۳

سرمہ نین امرت جیوتی ... کے اعلےٰ اوصاف اخبار ... پرکاش وغیرہ میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے اب اس کے متعلق نمبروار ریویو ناظرین کے پیش کئے جاتے ہیں ... شری سوامی سروانند جی مہاراج شری ویدراج دھرمانند جی ڈاکٹر لودھراج جی کی رائے ... نمبر ۴۔ شری لالہ گنیش دت جی پریذیڈنٹ آریہ سماج جاموں فرماتے ہیں مجھے کئی سالوں سے ککرے تکلیف ... تھے۔ بہت عرصہ انگریزی دوائیوں کا استعمال کرتا رہا۔ مگر تھوڑے دنوں کے بعد ہی وہی تکلیف ہو جاتی تھی۔ اب جب سے آپ کا سرمہ استعمال کیا ہے۔ ایشور کی دیا سے بالکل آرام ہے۔ نہ صرف ... بلکہ کئی اور مستورات کو بھی استعمال کرایا ہے ککروں کے لئے یہ لاثانی دوا ہے دو شیشیاں اور بھی ... اگرچہ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے اعلیٰ دوائی کا کام دیتا ہے۔ لیکن ککرے کے لئے لاثانی ثابت ہوا ہے۔ آپریشن سے ٹھیک نہ ہونے والے ککرے بھی ہمیشہ کے لئے ... اور اس کے استعمال سے عینک بھی اُتر جاتی ہے۔ بیس روپے تولہ کی دوائی صرف دو روپیہ تولہ ... کی خدمت میں ... منیجر آیوروید النکار امرت فارمیسی ڈیرہ غازیخاں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرماتما کی ہستی نہیں تو یہ .... کیسے ؟

ناستک غور سے پڑھیں

آج نئی روشنی کے دیوانے پرمیشور کی ہستی کے قائل نہیں۔ وہ دھرم کرم کا مضحکہ اڑاتے ہیں پرمیشور کو محض ایک خیالی اور وہمی وجود بتلاتے ہیں۔ عجب بات تو یہ ہے۔ کہ اگر وہ فضائے آسمانی میں کسی طیارے (ہوائی جہاز) کو پرواز کرتے دیکھتے ہیں۔ تب تو وہ اس کے صانع اور موجد کی تعریف میں ایسے رطب اللسان ہو جاتے ہیں۔ کہ سدھ بدھ تک نہیں رہتی۔ لیکن جب وہ کسی چیل کو اس سے بھی زیادہ بلندی تک اور ایسی آزادی سے اترتے دیکھتے ہیں۔ کہ جس کی گرد تک ہوائی جہاز نہیں پہنچ سکتے (حالانکہ یہ ہوائی جہاز ان پرندوں کی ہی بھدی سی نقل ہیں) تو وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ صرف یونہی پیدا ہو گئی ہے اس کا بنانے والا کنندہ کوئی نہیں ہے۔ بیجان مادہ کے لطیف ذرات از خود باہم سازش کر کے ایسے طریق پر مل گئے ہیں۔ کہ چیل بن گئی۔ جس نے مغربی سائنس والوں کو ہوائی جہاز ایجاد کرنے کے لئے نمونہ کا کام دیا۔ سبحان اللہ! کیسی خوبصورت منطق ہے کون ہے جو اس نکتہ رس نیم دانش پر قربان نہ جائیگا۔

یہ ایک صریح بات ہے۔ کہ اگر کسی جگہ بازار میں کچھ پیسے بکھرے ہوئے پڑے ہوں۔ لیکن ایک کہیں پانچ کہیں تین کہیں سات تو دیکھنے والا جھٹ اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ یا تو کسی کی جیب پھٹ کر یہ گر پڑے ہیں۔ یا کسی نے یونہی اٹھا کر پھینک دیئے ہیں۔ لیکن اگر کسی جگہ چار چار آنہ کی گڈیاں پڑی ہوں۔ تو دیکھنے والا فوراً اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ کسی شخص نے ارادتاً پیسے رکھے ہیں وجہ یہ کہ جہاں مقدم الذکر صورت میں بیقاعدگی تھی وہاں موخر الذکر صورت میں باقاعدگی پائی گئی۔ باقاعدگی کسی فہیم و بصیر فاعل کی ہستی کو لازم ٹھیراتی ہے یہ ایک اصول موضوعہ ہے۔ آؤ اس اصول کی بنا پر ہم تمام نظام عالم کو پڑھ کر دیکھیں۔ کہ کیا اس میں بھی باقاعدگی پائی جاتی ہے یا نہیں۔

سورج بلاناغہ ایک ہی سمت سے باقاعدگی کے ساتھ طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ سیارے اور ستارے ایک باقاعدہ نظام کے ماتحت فضائے عالم میں گھومتے رہتے ہیں۔ آسمان میں اتنے بڑے بڑے سیارے اور ستارے ہیں۔ کہ جن کا قیاس کرتے ہوئے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر انگلستان کے مشہور سائنسدان مسٹر میٹرلنک صاحب جنہیں کچھ عرصہ ہوا۔ نوبل پرائز noble بھی ملا تھا اپنی شہرہ آفاق کتاب The Supreme Law میں لکھتے ہیں کہ ایک ستارہ بیٹلجیوس Betelgeuse ہے یہ اتنا بڑا ہے۔ کہ اس میں ہماری دنیا کے سورج جیسے .... ۱۹۶۰۰ ملین ۶۰ کھرب سورج سما سکتے ہیں ہماری

یہ دنیا نہایت باقاعدگی کے ساتھ اپنے محور پر اور اس کے ساتھ ہی سورج کے گرد گھومتی ہے۔ ہماری دنیا کا وزن کتنا ہے۔ ذرا یہ بھی سنئیں۔ مسٹر میٹرلنک صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اگر چھ کے ہندسہ

ہے۔ یعنی یہ ہمارے سورج سے .... ۴۵ کیلو میٹر دور ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں ہمارا متذکرہ بالا ہوائی جہاز جو ۱۸۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتا

نعرۂ حق

بُت پرستوں کو کھلے طور سنا دیتے ہیں
خوابِ غفلت میں جو سوتے ہیں جہاں میں غافل
یہ بلا وصف ہمیں روزِ ازل سے اس جا
ہے حقیقت کہ رہِ حق پہ جہاں میں یارو
دل ہمارا تو دکھاتے ہیں عدو آج مگر
باتیں گھڑنے کی مشین ان کو ملی ہے شاید
وہ اُدھر چنتے ہیں ڈیڑھ اینٹ کی مسجد لیکن
جوش کھا کھا کے وہ اٹھتے ہیں ہوائی گولے
لوگ کہتے ہیں کہ یہ کام ہے مشکل کیفا
کاغذی ظرف میں ہم دال بگھا دیتے ہیں

حق پرستوں میں ہیں ہم حق کی صدا دیتے ہیں
نعرۂ حق سے انہیں دم میں جگا دیتے ہیں
زاغ آئے تو اسے ہنس بنا دیتے ہیں
ہم حقیقت کی طرح شیش گڑا دیتے ہیں
اس کے عوض انسے میں ہم ان کو دعا دیتے ہیں
بات چھوٹی کا بتنگڑ سا بنا دیتے ہیں
ہم اِدھر اینٹ سے اینٹ بجا دیتے ہیں
ہم انہیں گرد کی مانند بٹھا دیتے ہیں

(اشعر الناس جی۔ ایم۔ کیفا)

کے بعد ۲۱ صفر لگا دیئے جائیں۔ تو اتنے من بوجھ زمین کا ہے۔ ناظرین کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے ایک ٹن ۲۷ من کے برابر ہوتا ہے۔ گویا ہماری دنیا کا وزن .... ۱۶۲۰ .... ٹن ہے۔ اب ذرا اس امر کو بھی ملاحظہ فرمائیے۔ کہ یہ سیارے اور ستارے ہماری دنیا سے کتنی دوری پر ہیں۔ شاید ناظرین کو معلوم ہو۔ کہ سورج بھگوان ہماری دنیا سے .... ۹۲۸۳۳۰۰۰ میل دور ہیں گویا اگر ایک ہوائی جہاز ۱۸۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرے۔ تو وہ پچاس سال میں سورج دیوتا تک پہنچ سکیگا۔ اور بھی سنئے۔ ایک ستارہ نیپچون Neptune نام کا ہے۔ یہ ہماری دنیا کے نظام شمسی میں سب سے زیادہ دور دراز فاصلہ

جو ۱۵۰۰ سال میں اس ستارہ تک پہنچ سکے گا ایک اور ستارہ دریافت ہوا ہے کہ جس کا نام Mira de la Baleine ہے۔ اس کا قطر صرف .... ۲۷۴۰۰۰ ۱۲۴ میل ہے۔ ہمارا نظام شمسی کتنی باقاعدگی سے گردش کرتا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگ سکتا ہے۔ کہ ہیلی کا دمدار ستارہ Halley Comet ٹھیک ستر سال کے بعد نمایاں ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ دمدار ستارہ ہے جو سب سے پہلے ۱۸۴۳ء میں دیکھا گیا تھا۔ اب یہ صرف سال ختم کرنے میں دوبارہ نظر آئے گا۔ ہیلی کا دمدار ستارہ وینس ستارہ کی نسبت سورج سے زیادہ قریب ہے۔ ۱۸۴۳ء کے دمدار ستارہ کے متعلق ناظرین کو معلوم ہو کہ اس

کی صرف دُم ہی ۲۰ کروڑ کیلو میٹر ہے۔ یعنی کہ سورج اور ہماری دنیا کے درمیان کے فاصلہ سے بھی دوگنی سے زیادہ ہے۔

۲۷ فروری ۱۸۴۳ء کو یہ سورج سے ۵۲ ہزار کیلو میٹر دور چلا گیا تھا۔ اور پھر اس کے بعد مزید ۱۹۵۰ سال کے لئے فضائے آسمانی میں چکر لگانے کیلئے گم ہو گیا۔

آج کل عام انگریزی پڑھے لکھے بابوؤں میں یہ بات پھیلی ہوئی ہے۔ کہ سائنس خدا کی ہستی سے منکر ہے۔ اور کہ سائنسدان ناستک ہوتے ہیں یہ قطعاً غلط ہے۔ پرماتما کی ہستی یا نیستی کا مسئلہ سائنس کے دائرہ عمل سے قطعاً باہر ہے سائنس محض مادی اشیا کے متعلق تحقیقات کرتی ہے۔ مزید برآں اس کے نتائج کوئی مستقل صورت نہیں رکھتے۔ آج جو نئی بات یا نیا اصول دریافت کیا جاتا ہے۔ چند ہی سال بعد ایک دوسرا سائنسدان اسے رد کر دیتا ہے۔ ایک وقت تھا دنیا ڈارون کے ارتقاء وادی تھیوری کی شیدائی بنی ہوئی تھی۔ لیکن آج شاید کوئی بڑا سائنسدان ہو جو اس کا اسی ڈھنگ سے قائل ہو۔ کہ جیسا ڈارون نے اسے دریافت کیا تھا۔ مسٹر ویلس نے جنہیں ڈارون کے ساتھ ہی اس تھیوری کا والد سمجھا تھا۔ اپنی زندگی میں ہی انسانوں کے دماغی ارتقا Intellectual Evolution سے انکار کر دیا تھا۔ اور اس کے لئے انہیں وجہ یہ دی تھی۔ کہ رگ وید میں جو دنیا کی لائبریری میں سب سے پرانی کتاب ہے۔ ایسے منتر پائے جاتے ہیں جو انیسویں صدی کے خیالات سے بڑھ کر ہیں اسی طرح مسٹر میٹرلنک جو فی زمانہ یورپ کے مشہور ترین فلاسفروں میں سے ایک ہے۔ وید کی صداقت کا اس حد تک قائل ہے۔ کہ اپنی اس کتاب The Supreme Law میں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ ایشور کی ہستی کا کوئی پارا وار نہیں۔ پاسکتا ہے۔ لکھتا ہے کہ

"Smoking is doing some-thing we do not know what" writes Eddington "Is not this nescio-quid which is the last word of our science but a faint & vulgar echo of the magnificent avowal of the same idea saying of the Supreme Deity "He who believes he knows it knows it not at all. It is regarded as

گورُوکُل کا جلسہ

اس ورش کے گھاٹے کی پُورتی کیسے ہو؟

(لیکھک شری پنڈت ستیہ ورت جی مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکُل کانگڑی)

گوروکل کے جیون میں ایک ورش اور سماپت ہونے والا ہے۔ اڑھائی مہینہ کے بعد گوروکل کا ۳۵واں سالانہ جلسہ منایا جائے گا۔ اس ورش ہولی اور ایسٹر ساتھ ساتھ آ پڑے ہیں۔ اس لئے جلسہ کی تاریخیں ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ مارچ مقرر کی گئی ہیں۔ گوروکل شاستا کے پریمیوں کو ابھی سے گوروکل کے اتسو پر آنے کا پروگرام بنا لینا چاہیئے۔ اور چھٹیوں کے ان دنوں کو اس پوتر بھومی میں بتانے کا سنکلپ کر لینا چاہیئے۔

ابھی گوروکل کے اتسو میں اڑھائی مہینہ کے قریب پڑا ہوا ہے۔ اس لئے میں گوروکل کی اس سال کی مالی حالت پبلک کے سامنے رکھ دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ تاکہ جلسہ تک جس سے جہاں تک بن پڑے۔ گوروکل کو آرتھک کٹھنائی سے نکالنے کی کوشش کریں۔

گوروکل کا جلسہ بہت دنوں سے ایسٹر کی چھٹیوں میں ہوا کرتا ہے۔ پچھلا جلسہ بھی ایسٹر کی چھٹیوں میں ہی کرنے کا ارادہ تھا۔ مگر چونکہ ایسٹر میں پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا کی ارد شتابدی تھی۔ اس لئے جلسہ بجائے ایسٹر کے ہولی میں کرنا پڑا۔ اگر جلسہ ایسٹر میں ہوتا تو ۱۰ اپریل سے ۱۳ اپریل کو ہوتا۔ مگر چونکہ جلسہ ہولی میں ہوا۔ اس لئے ۶ سے ۹ مارچ کو جلسہ ہوا۔

۶ سے ۹ مارچ جلسہ ہو جانے کا اثر گوروکل کے بجٹ پر بہت برا ہوا۔ گوروکل کے جلسہ کی تاریخیں تو بدلتی رہتی ہیں۔ مگر گوروکل کے آرتھک ورش کی تاریخ مقرر رہتی ہے۔ گوروکل کا آرتھک ورش ۱۱ مارچ کو سماپت ہو جاتا ہے۔ جلسہ چاہے ہولی میں ہو چاہے ایسٹر میں۔ پچھلے ورش جلسہ ۹ مارچ کو سماپت ہو گیا۔ اس لئے جتنا بھی دھن اکٹھا ہوا تھا۔ پچھلے ورش میں ہی گنا گیا۔ نیا ورش بالکل شونیہ (صفر) سے شروع ہوا۔ پہلے ایسا نہیں ہوتا تھا۔ ڈیپوٹیشن مارچ میں جاتے تھے۔ جلسہ اپریل میں ہوتا تھا۔ اس لئے ۱۱ مارچ کے بعد جلسہ تک جتنا دھن آتا تھا۔ وہ نئے ورش میں گنا جاتا تھا اور نئے ورش کا آغاز ایک اچھی خاصی رقم سے ہوتا تھا۔ جس ورش کو ہم سماپت کر رہے ہیں۔ اس کا آغاز صفر سے ہوا۔ کیونکہ جلسہ ۹ مارچ کو ختم ہو گیا۔ اور سب آیا دھن پچھلے سال میں شمار ہوا۔

اس سال کا جلسہ ۲۵ مارچ سے شروع ہو گا۔ مگر گوروکل کا آرتھک ورش ۱۱ مارچ کو ہی ختم ہو جائے گا۔ اس لئے ۱۱ مارچ کے بعد جلسہ تک جتنا بھی روپیہ آئے گا۔ وہ اس سال کے کھاتہ میں جمع نہ ہو کر اگلے سال کے کھاتہ میں جمع ہو گا۔ اس لحاظ سے اس ورش کا آغاز جہاں صفر سے ہوا ہے۔ وہاں اس کا انت بھی ایسا ہے۔ جس سے اس ورش جلسہ سے پہلے کی آمدنی اس ورش میں نہیں جمع ہو سکے گی اس لئے میں کہتا ہوں۔ کہ یہ ورش گوروکل کے جیون میں بڑے بھاری آرتھک سنکٹ کا ورش ہے میں نے ابھی حساب لگا کر دیکھا ہے۔ اس سال کے بجٹ کو سنتولت رکھنے کے لئے

اس میں آٹھ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ ۱۰ مارچ تک اگر آٹھ ہزار روپیہ گوروکل کوش میں پہنچ جائے۔ تبھی اس ورش کو گھاٹے سے بچایا جا سکتا ہے۔ تو کیا ۱۰ مارچ تک آٹھ ہزار روپیہ اکٹھا کرنا کوئی بڑی بات ہے۔

گوروکل اپنی سہایتا کے لئے تین دشا میں دیکھ سکتا ہے۔ گوروکل کے سہایکوں کے سب سے بڑے استمبھ گوروکل کے سناتک ہیں اس وقت تک گوروکل کے تین سو سناتک نکل چکے ہیں اگر مان لیا جائے۔ کہ ایک ایک سناتک کم سے کم پچیس روپیہ اکٹھا کر کے یا اپنے پاس سے ۱۱ مارچ سے پہلے گوروکل کوش میں بھیج دے۔ تو یہ گھاٹا پورا ہو سکتا ہے۔ گوروکل کی آشا کا دوسرا کیندر گوروکل کے سنرکشک ہیں۔ جن کے پریم چاولوں پر شکشا کا یہ خرچ ہو رہا ہے۔ اگر ہر ایک سنرکشک ۱۱ مارچ سے پہلے کم سے کم ۲۵ روپیہ اپنی متر منڈلی سے جمع کر کے بھیج دیں۔ تب بھی یہ گھاٹا پورا ہو سکتا ہے گوروکل کا تیسرا سہارا آریہ سماجیں ہیں۔ اس سمے ہے کہ گوروکل وبھاگ لینے والی کم سے کم ۰۰۰ آریہ سماجیں ہیں۔ جو اگر ۲۰ روپیہ بھی ۱۱ مارچ سے پہلے تک بھیج دیں تو گوروکل اس ورش کے آرتھک سنکٹ سے نکل سکتا ہے۔

کیا سناتک بھائیوں سے یہ آشا کر سکتا ہوں کہ وہ ۱۱ مارچ سے پہلے پہلے کم سے کم ۲۵ روپے جمع کر کے گوروکل کوش میں بھیج دیں گے کیا میں گوروکل کے سنرکشکوں سے یہ آشا کر سکتا ہوں کہ وہ ... اپنی ... کر دیں

سے مانگ کر بھیج دیں گے کیا میں آریہ سماجوں سے اپیل کر سکتا ہوں کہ اپنی پارٹی کی سب سے ... ۱۱ مارچ سے پہلے کم از کم ۲۵ روپیہ ... بھکشا ڈال دیں گے اتنی چھوٹی ... لینے نہ کی ہو گی۔ ویسے تو گوروکل کو ... کی ہر وقت ضرورت ہے۔ مگر یہ امداد ... جس کی اس سال کا بجٹ پورا کرنے کے ... ۱۱ مارچ سے پہلے پہلے آوشیکتا ہے مجھے پوری آشا ہے۔ کہ سناتک بھائی مہانو بھاؤ اور آریہ سماجوں کے کارکرتا اس سادھارن سی اپیل پر ... اور گوروکل کو اس ورش کے آرتھک ... میں سے نکال کر پنیہ کے بھاگی بنیں گے۔

مفت! مفت!

جریان، احتلام، سرعت انزال، مردی کمزوری، دیگر پوشیدہ امراض مردانہ کی مشہور و معروف ... کچھ عرصہ کے لئے مفت تقسیم کی جا رہی ہے۔ صرف ان مریضوں کو جو آرام آ جانے کے بعد ... قیمت ادا کر سکیں دی جاوے گی۔ زائل شدہ ... کو دوبارہ حاصل کرنے کے خواہشمند اصحاب ... کے ٹکٹ برائے خرچ محصول ڈاک وغیرہ ... ڈاکٹر منیجر راز جوانی فارمیسی کرشن نگر لاہور ... یا خود فارمیسی واقعہ کرشن روڈ میں ملکر ... (نوٹ) مردی کمزوری کے بیرونی نقائص کو ... ہمارا لاثانی طلا قیمت عہ میں منگوا کر ...

---

incomprehensible by those who know it not and as perfectly known by those who are utterly ignorant of it.

یہ کہا گیا کہ ... کہ کوئی ہستی یہ سب کام کر رہی ہے۔ لیکن ہم نہیں جانتے۔ کہ وہ کون ہے۔ کیا یہ ہماری ناقابلیت کا قطعی اعتراف اور ہماری سائنس کی آخری بات نہیں۔ لیکن کیا یہ پرماتما کے متعلق سام وید کے اس شاندار اعتراف کی ایک بھدی سی اور محض گنوارانہ گونج نہیں ہے کہ "جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ وہ پرماتما کو نہیں جانتا وہ اسے جانتا ہے۔ اور جس کو یہ یقین ہے۔ کہ وہ اسے جانتا ہے۔ وہ اسے نہیں جانتا۔ جو لوگ پرماتما کے متعلق سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ وہ اسے ناقابل فہم سمجھتے ہیں اور جو اس سے قطعاً ناواقف ہیں۔ وہ اسے قابل فہم سمجھتے ہیں۔"

یہ درست ہے کہ کئی سائنسدان ناستک بھی ہوتے ہیں۔ لیکن سب کے متعلق یہ فتویٰ صداقت سے بعید ہو گا۔ ہم ذیل میں صرف ایک سائنسدان کا اور وہ بھی اس سائنسدان کا جسے سائنس کی دنیا کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ یعنی نیوٹن کا حوالہ دیتے ہیں۔ جس نے کشش ثقل دریافت کر کے شہرت دوام حاصل کی ہے۔ نیوٹن اپنے ایک دوست کے نام ایک چٹھی کے دوران میں اس امر کے متعلق کہ یہ متخالف قوتیں کہاں سے آتی ہیں۔ لکھتا ہے کہ:-

"یہ صرف پرماتما کا ہاتھ ہے۔"

نیوٹن اپنے ایک دوست Bentley کے نام ایک دوسری چٹھی میں لکھتا ہے کہ:-

"میں قدرت میں سوائے پرماتما کے ہاتھ کے کسی ایسی طاقت سے واقف نہیں۔ کہ جو اس مخالف سمت حرکت کا باعث ہو سکے۔"

اسی چٹھی میں وہ مزید برآں لکھتا ہے کہ:

"ممکن ہے کہ کشش ثقل کی وجہ سے سیارے و ستارے حرکت میں آ جائیں۔ لیکن پرماتما کی قوت کے بغیر یہ کبھی بھی ایسی گردشی حرکت میں نہیں رکھے جا سکتے۔ کہ جیسی حرکت یہ اب سورج کے گرد کرتے ہیں۔" پھر ایک دوسری جگہ نیوٹن لکھتا ہے کہ

... has placed the fixed stars at an immense distance from one another, fearing lest the orbs should fall the one on the other through the force of gravitation

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ "پرماتما نے ان ستاروں کو ایک دوسرے سے کافی ... پر قائم کیا ہے۔ تاکہ کہیں وہ کشش ثقل کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرا نہ جائیں۔"

اس سے زیادہ پرماتما کی ہستی کا اعتراف ... کیا ہو سکتا ہے۔ جو لوگ پرماتما کی ہستی کے قائل نہیں ہیں۔ انہیں مندرجہ بالا باتوں پر ... ساتھ غور کرنا چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے ... اندھا اور بے جان مادہ از خود ایسی منظم کائنات پیدا کر سکتا ہے۔ عام عقل ... دے گا۔ کہ ہرگز نہیں پس بہتر ہے ... چیزوں میں عاجزی سے سر جھکاؤ اور اپنے ... کو بیجا کبر و نخوت سے خالی کرو۔ اسی میں ... سکتا ہے۔

آریہ مسافر کے لئے دو دو ...
خریدار بھیجکر اشاعت بڑھائیے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجک جگت

علاقہ گجرات میں پرچار کی دھوم

اس وقت گورنمنٹ عالیہ اور کانگریس ہر دو کی توجہ دیہات سدھار کی طرف لگ رہی ہے۔ لیکن میرا دلی خواہش ہے۔ کہ ان ہر دو کے بالمقابل آریہ سماج زیادہ کامیاب رہے گا۔ پنڈت مہر چند جی … اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے … پندرہ دن پیرو شاہ۔ عالم گڑھ جلال پور دھرتیاں۔ تعلقہ فتح پور چار دیہات میں ویدک دھرم کا پرچار کرایا۔ جس سے پتہ لگا۔ کہ دیہاتوں کے … اور نرناری دھرم کے پیاسے ہیں اور ان بچاروں کو سچا اپدیش سننے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے۔ عالم گڑھ کا پروگرام دو دن کا … وہاں کے لوگوں نے زیادہ ٹھہرایا۔ بہت اصرار … جلالپور صوبتیاں میں بھی لالہ جویلی رام جی اور لالہ نگو جو رشی دیانند کے بھگت ہیں اور … کل خدمت پر ہیں کے رسوخ سے امید ہے … سبھا پرایت ہوئی۔ اس گرام میں آگے کبھی آریہ اپدیشک نہیں پہنچے۔ کچھ شدھی کام بھی ہوا۔ پرچار پربھاؤ سے یہاں آریہ پاٹھشالا بھی قائم ہوئی۔ چار دن نرناریوں … ویدک دھرم کا سندیش بڑے اُتساہ سے … اب آریہ سماج کے قائم ہونے کی بھی آشا … گراموں کے اندر تھوڑے پرشارتھ کرنے سے سماجیں قائم ہو سکتی ہیں۔ آریہ پرشوں … اس طرف توجہ دینی چاہیئے کیونکہ اب … دھرمی سبھا نے بھی اس طرف دھیان … گرام پرچار کے لئے ایسا ٹھوس پروگرام … کام کو ہاتھ میں لینا چاہیئے۔

منشی گوپال سنگھ کنجاہی مان پربھتی دولت نگر

شوک پرستاؤ

… آسیہ پشاور کا ہفتہ واری ادھیویشن … شری مہاشہ مہر چند جی اگنی ہوتر … اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ مہاشہ جی ایک ورِدھ آریہ سماجی دان … پرم پتا پرماتما سے ہماری پرارتھنا … پسماندگان کو شانتی پردان کرے

(ایشور ناتھ منتری)

… غازیخاں کی سوچنائیں

… ہر ہفتہ شام کے ۵½ بجے سے … ست سنگ ہوا کرتا ہے۔ ہون … کے بعد وید منتروں کی دیا کھیا

… ایک ست سنگ

… ست سنگ بڑے سمارو سے … دنوں سے شریمان پنڈت

… ہر بھجن لال جی کے اپدیش بڑے پربھاؤ شالی اور عام فہم ہو رہے ہیں۔ حاضری کافی ہوتی ہے

شنکا سمادھان اور واد وواد

ہر بدھ وار شام کو آریہ سماج مندر میں ایک سبھا لگائی جاتی ہے۔ جس میں شنکا سمادھان اور واد وواد سے جنتا پر بڑا پربھاؤ پڑتا ہے گت سپتاہ کا مضمون "لڑکے اور لڑکیوں کو اکٹھی تعلیم دینی چاہیئے یا نہ۔" تھا۔ اور آئیندہ ہفتہ ملازمت۔ صنعت وحرفت اور صنعت وحرفت پر ہوگا۔

ویدک سنسکار

پچھلے دنوں شریمان لالہ بھوانیداس جی سبھاسد آریہ سماج۔ چودھری مُرلیدھر جی و لالہ بنو لال جی جاولہ کا مرتک سنسکار اور شریمان لالہ آیا رام جی سہگل کے پوتے اور شریمان لالہ پرمانند صاحب کی سپتری کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔

دان

شریمان لالہ مدن لال جی اور لالہ دھرم دیو جی نانگیہ کوئٹہ مصیبت زدگان نے اپنے پریوار کی یادگاریں بنوانے کے لئے مبلغ پانچ پانچ صد اور شریمتی والدہ صاحبہ لالہ لکھپت رائے جی نانگیہ نے مبلغ دو صد روپے اور رائے صاحب لالہ گوپال داس جی ایس۔ ڈی۔ او نے ایک سو روپیہ دان دیا۔ آریہ سماج تمام مہانو بھاووں کا دھنیاد کرتی ہے۔ باہر والے ڈیرہ وال والوں میں سے اگر کوئی سجن اپنے سمبندھیوں کی یادگار بنوانا چاہیں۔ منتری آریہ سماج کے نام دھن بھجوا دیں ان کے نام کے پتھر لگوا دیئے جائیں گے۔

شدھی

مہاشہ سولو رام جی نومسلم کو جس نے بری سنگت سے اسلام قبول کر لیا تھا۔ آریہ سماج مندر میں اسے پھر شدھ کیا گیا۔ اور ان کا اصلی نام مہاشہ سولو رام رکھا گیا۔ شدھی کے وقت حاضری کافی تھی۔ اور سناتن دھرمی بھائیوں نے بھی حصہ لیا

ضروری تردید

کسی نامعلوم شخص نے اخبار ویش بھگت مورخہ ۲۷ نومبر ڈیرہ غازی خاں کے حالات فقرہ نمبر ۲ میں یہ خبر کہ آریہ سماج میں پھوٹ کی وجہ سے پنڈت جے شنکر سابق دھرم دت جی کو آریہ پرتی ندھی پنجاب نے ضلع کرانے کے لئے بھیجا ہے۔ سراسر غلط ہے۔ بلکہ پنڈت جی کی خدمات آریہ سماج نے پروہت کے طور پر سمتر روپ … ست حاصل کی ہیں۔ جو اب تک پروہت کا کام کر رہے ہیں۔

لکچر

شریمان پنڈت بلدیو کرشن جی پروہت آریہ سماج پسرور ضلع سیالکوٹ اور شریمان پنڈت تر لوک چند جی شاستری ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول قادیان کے بڑے پربھاؤ شالی لکچر ہوئے۔

شردھانند دوس

اس ورش بھی آریہ سماج نے زیر صدارت شریمان رائے صاحب لالہ گنیش داس جی ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس شردھانند دوس ورشی بڑے سمارو سے منائی اور بہت سے مہانو بھاووں نے تقریریں کیں اور آریہ پتری پاٹھشالہ کی پتریوں نے بھجن گائے

(سندر داس منتری)

آریہ کمار سبھا چونیاں کے سماچار:

اس سبھا کا آگامی ورش کا چناؤ نمن پرکار ہوا۔ ماسٹر گردھاری لال جی پردھان۔ اور بھگت دیوی دیال جی منتری۔ مہاشہ خوشی رام جی خزانچی بنائے گئے۔ (۲) اس سبھا کے ست سنگ ہر بدھ وار کو شام کے سمے لگتے ہیں۔ جس میں ودیارتھی بڑے اُتساہ سے حصہ لیتے ہیں۔ گردھاری لال جی پردھان۔

ہردوار میں لوہڑی کا تیوہار۔

بازار ہردوار کے آریہ سماجی بھائیوں نے لوہڑی کا تیوہار بڑی رونق سے منایا۔ ہماری خوش قسمتی سے لالہ کشوری لال جی سود پردھان آریہ سماج شملہ آج کل ہردوار پدھارے ہوتے ہیں۔ انہوں نے اس اُتسو پر پدھار کر لوہڑی کے تیوہار کو چار چاند لگا دیئے۔ جس میں لالہ کشوری لال جی سود پردھان آریہ سماج شملہ نے سب سے زیادہ حصہ لے کر سب سے پہلے ہون کرایا۔ اور پھر پرارتھنا کے بعد ویاکھیان ہوا۔ پھر لالہ جی کے بھجن ہوئے۔ جس میں جنتا کو بڑا آنند پراپت ہوا۔ ہردوار کی جنتا کافی تعداد میں جمع ہوئی ہوئی تھی۔ آرتی و شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ اور بعد ازاں بازار آریہ سماجی بھائیوں نے سب کا ریوڑی سے ستکار کیا۔ اور اس طرح سے لوہڑی کا تیوہار بڑی رونق سے ہردوار میں منایا گیا۔

(ہیرا لال مالک سود اٹر فیکٹری ہردوار)

آریہ سماج کیمبل پور کا انتخاب

۱۰ … کو جلسہ میں عہدیداران آریہ سماج کیمبل پور من رکھت چنے گئے۔

پردھان:- شری پوجیہ پنڈت دیو یداس جی
اپ پردھان:- " پروفیسر راجہ رام صاحب
منتری:- " بابو بھگوان داس جی۔
اپ منتری:- " بابو گنگا رام صاحب
خزانچی:- " " بشمبر ناتھ صاحب۔
لائبریرین:- " " گنگا رام جی سیٹھی۔
آڈیٹر:- " دیوان سکندر لال صاحب
پرتِشٹھت ممبران:- (۱) پنڈت ایشور دت جی وید۔ (۲) لالہ سیتا رام صاحب صراف۔

(رما سنگھ سابق منتری آریہ سماج)

آریہ سماج کلاچی کا پروٹسٹ

آریہ سماج کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا یہ عام اجلاس گوپال مصر بریانوی کی کتاب "کھلے انسان کے لباس میں عرف سنگیت دیانند" جس میں اس نے رشی دیانند کے خلاف سخت بیہودہ بکواس کی ہے۔ زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے کہ اس کتاب کو فوراً ضبط قرار دیکر اس کے مصنف پر مقدمہ چلایا جائے۔ تاکہ لاکھوں آریوں کے اشانت ہردیوں کو شانتی نصیب ہو نیز حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کراتا ہے کہ آریہ سماجی بھی اس کی ویسی ہی رعایا ہیں جیسے دیگر مذاہب

اس ریزولیوشن کی نقل آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا اور آریہ اخبارات اور گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں بھیجی جائے

آدرش ویدک ریتی سے شادی

لالہ بیلی رام صاحب جناب اپ پردھان آریہ سماج کلاچی کی پوتری شریمتی گوپال دیوی کا وواہ شریمان لالہ روشن لال صاحب گاوڑی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے پنڈت بال کرشن والہ درباری لال منتری نے کرایا۔ شادی پر ہر بات کفایت شعاری و سادگی سے کام لیا گیا۔ اس شادی کا پربھاؤ شہر پر اچھا پڑا۔ ور پکش کی طرف سے آریہ سماج کلاچی … آریہ کنیا پاٹھشالہ … آریہ استری سماج … آریہ کنیا پاٹھشالہ ڈیرہ … پنڈت بال کرشن جی … لالہ بیلی رام صاحب نے آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی … روپے۔ گؤشالہ ڈیرہ … پنڈت بال کرشن جی … دان کئے۔

پرماتما ہر دو صاحبان کے دان کو سپھل کرے اور دو دھو پھلیں پھولیں۔

درباری لال تنیجہ منتری آریہ سماج کلاچی

اگر رضامندی سے ہو تو پھر؟

مولوی ثناء اللہ کے اخبار اہلحدیث میں ایک مولوی ابوالطیب عبدالصمد مبارکپوری کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے لئے سیاہ خضاب لگانا ممنوع ہے۔ ممانعت کی ایک وجہ وہ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ:-

"جس سیاہ خضاب سے منع کیا گیا ہے وہ دھوکے کا خضاب ہے۔ مثلاً بوڑھی لونڈی اور بوڑھی عورت کا خضاب کرنا اس غرض سے کہ اپنے مالک کو اور اپنے شوہر کو دھوکا دیوے۔ اور مثلاً بوڑھے مرد کا خضاب کرنا عورت کو دھوکا دینے کی غرض سے یہ ممنوع اور حرام ہے کیونکہ یہ بلاشبہ خیانت فریب اور دھوکا دہی ہے"۔

حیرت ہے کہ اسلام نے بوڑھی عورت یا لونڈی کا نوجوان مرد سے نکاح تو حرام نہیں قرار دیا۔ جو بدترین دھوکہ ہے۔ لیکن سیاہ خضاب کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا اگر بوڑھی عورت یا بوڑھا مرد اپنے شوہر یا بیوی کے مشورہ سے سیاہ خضاب کرے۔ تب تو حرام نہ ہوگا؟ بہتر ہوتا کہ مولانا ثناء اللہ اس معاملہ کو بھی صاف کر دیتے۔

رشی دیانند کے خلاف سخت بیہودہ بکواس کی ہے۔ اس کے برخلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور حکومت سے پُرزور پرارتھنا کرتا ہے کہ اس کتاب کو فوراً ضبط قرار دے کر اس کے خلاف مقدمہ چلائے۔ تاکہ لاکھوں آریوں کے اشانت ہردیوں کو شانتی نصیب ہو۔ نیز

میں اختیار کر رکھی ہے۔ سخت قابل اعتراض ہے اور ان سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ایسے پراپیگنڈہ پر سخت نوٹس لیویں۔ اور جب تک ایسا لٹریچر ضبط نہ ہو۔ ایجی ٹیشن جاری رکھیں۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

انتخاب کا انگریزی جادو

جادوئے انگریز سے سرمدی ہی ہیں / باغ الیکشن میں آئی ہے بہار

طالبان ممبری ہیں در بدر / جوق در جوق اور قطار اندر قطار

یک بہ یک سب کو ہوا دردِ وطن / قوم کے سب بن گئے ہیں غمگسار

کوئی کہتا ہے "فدائے قوم ہوں" / کوئی کہتا ہے "مرا تن من نثار"

کوئی کہتا ہے گیا تھا جیل میں / قوم پر احساں ہیں میرے بیشمار

کوئی کہتا ہے میری تحریر دیکھ / کوئی کہتا ہے کہ میں ہوں لیکچرار

حامیٔ مزدور بنتا ہے کوئی / اور کوئی خادم سرمایہ دار

لیڈروں کا حکم لاتا ہے کوئی / دوست آتے ہیں کسی کے رشتہ دار

قدر ووٹر کی بڑھی ہے ان دنوں / آخرش اس کا بھی ہے پروردگار

ووٹروں اور موٹروں کی شان ہے / موٹروں میں سیر کرتے ہیں گنوار

ووٹ ہے مانا امانت قوم کی / اس امانت سے ہے ووٹر کا وقار

لیکن اس کی جاں پھنسی آفت میں ہے / قوم کے ہیں نام پر دو خواستگار

یہ امانت کس کو دے کس کو نہ دے

اس کا اس کی عقل پر ہے انحصار

حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کراتا ہے کہ آریہ سماجی بھی اس کی ویسی ہی رعایا ہیں۔ جیسے دیگر مذاہب۔ مگر اس کے رزولیوشنوں پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی

(۲) آریہ سماج پنڈی بھٹیاں کا یہ جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ اخبارات سے اپیل کرتا ہے۔ کہ ان کی خاموشی جو انہوں نے رشی دیانند کے خلاف پروپیگنڈا کے بلے

آریہ سماج دیالپور کے سماچار

۲۹ سے ۳۰ تک سوامی دھیرانند جی مہاراج کے پربھاوشالی اپدیش ہوئے۔ جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔

۱۳-۱۴-۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء تک کنور اناز جیت ورما شہو بھجن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے منوہر ویاکھیان و رسیلے بھجن ہوتے رہے۔

آریہ سماج سبزی منڈی دہلی کا چناؤ

گزشتہ سنیچروار ۱۶ر جنوری ۱۹۳۷ء کو آریہ سماج سبزی منڈی دہلی کا وارشک چناؤ ہوا جس میں مندرجہ ذیل سجن ادھیکاری چنے گئے ہیں۔

پردھان:- چودھری رام چندر جی رئیس۔

اُپ پردھان:- پنڈت کرشن چندر جی ودیالنکار

" " :- چودھری جینی سنگھ جی۔

منتری:- بابو نول کشور جی بی۔اے۔

اُپ منتری:- پنڈت ارجن سروپ جی۔

سہایک اُپ منتری:- بابو طوطا رام جی۔

کوشادھیکش:- بابو سکھ لال جی۔

پستکادھیکش:- چودھری ہری سنگھ جی

آڈیٹر:- بابو رگھناتھ سنگھ جی۔

اور پنڈت رام سیوک جی سماج کے آنریری پروہت ہیں۔

(نول کشور، منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں:-

مورخہ ۱۰ جنوری سابتاہک ست سنگ میں گوپال مصر ہریانوی کی کتاب "کلجگ انسان کے لباس میں عرف سنگیت دیانند" جس میں اس نے

نام کرن سنسکار

۱۶ اکتوبر کو شریمان مہاشہ سورت ... ہزمسٹر سپتر کا ویدک ریتی سے نام کرن سنسکار مہاشہ اندرجیت جی نے کرایا۔ بالک کا نام یش پال رکھا گیا۔ اس شبھ اوسر پر ... مبلغ ۱۲ روپے مختلف سنستھاؤں کو ... حاضرین کا فی تھی۔ ... کا سنسکار ... سے کیا گیا۔

ودھوا وواہ

۱۸ کو مہاشہ اندرجیت جی نے ... دریا بیوہ نواسی جی کی سپتری شریمتی ... کا لالہ گنجر مل جی کپور کے سپتر مہاشہ ... سربراہ نمبردار موضع ... کے ساتھ ویدک ریتی سے وواہ سمبندھ کرایا۔ ... مندر استریوں اور پرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پنڈت جی نے ودھوا وواہ ... ویاکھیان دیا۔ جس کا جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا۔ آریہ سماج مندر ... کو خوب سجایا گیا۔ حاضرین کا سنسکار ... اس شبھ کاریہ میں مہاشہ دیوان چند جی ... سیوا اتینت سراہنیہ تھی۔ اس شبھ ... ور پکش کی طرف سے۔ اور ... طرف سے ایک روپیہ دان دیا گیا۔

(ہنسراج منتری آریہ سماج ...)

مہاشہ کنج بہاری لال کے لئے

پنڈت سائیں داس جی سابق منتری انبالہ چھاؤنی کے سپتر مہاشہ کنج بہاری عرصہ سے لاپتہ ہیں۔ ان کے پتا اور ... کی جدائی کو بہت سختی سے محسوس کر رہے ... انہوں نے ہمیں یقین دلایا ہے کہ اگر کنج بہاری لال گھر واپس آجائیں۔ تو وہ ... خیالات طریق کار غرضیکہ کسی بھی بات ... نہیں ہونگے۔ انہیں پوری آزادی ہوگی ... جس طرح جی چاہے۔ کریں۔ عقلمند ... فرمانبردار سپتروں کا فرض اولین ہے کہ ... والدین کو بلاوجہ تکلیف نہ دیں۔ اب ... کنج بہاری لال کے والدین نے انہیں ... آزادی دینا منظور کر لیا ہے۔ مہاشہ جی کو ... واپس آجانا چاہیئے۔ اگر یہ سطور ... کی یا اُن کے واقف کاروں میں سے کسی ... پڑھیں۔ تو وہ ہماری یہ درخواست ... تک پہنچا دیں۔

آریہ مسافر کے لئے دو ... خریدار بھیجکر اپنا فرض پورا ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوپال مصر ہرباتوی کی گندہ دہن کتاب کے خلاف

آریہ سماجوں میں غم وغصہ کی لہر

آریہ سماج بدوملی کا پروٹسٹ

(١) آریہ سماج بدوملی اپنے ۲۳ کے عام اجلاس میں گوپال مصر ہرباتوی کی تازہ شر انگیز تصنیف "کلجگ انسان کے لباس میں عرف سنگیت دیانند" کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے اور اس کتاب کو جس میں دنیا کے سب سے بڑے یوگی رشی سوامی دیانند جی کے نشکلنک اور پوتر جیون پر نہایت ہی کمینہ حملے کئے گئے ہیں نہایت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس کتاب کو فوراً ضبط کرے اور مصنف پر مقدمہ چلائے جس سے لاکھوں آریوں کے ہردیوں کو شانتی نصیب ہو

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج دیپال پور کا پروٹسٹ

(١) آریہ سماج دیپال پور کا یہ عام جلسہ منعقدہ گوپال مصر ہرباتوی کی کتاب "کلجگ انسان کے لباس میں عرف سنگیت دیانند" جس میں اس نے رشی دیانند کے خلاف سخت بیہودہ بکواس کی ہے۔ زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کتاب کو فوراً ضبط قرار دیکر اس کے مصنف پر مقدمہ چلائے۔ تاکہ لاکھوں آریوں کے اشانت ہردیوں کو شانتی نصیب ہو نیز حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کراتا ہے کہ آریہ سماجی بھی اس کی ویسی ہی رعایا ہیں جیسے دیگر مذاہب۔ مگر افسوس اس کے ریزولیوشنوں پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

(٢) آریہ سماج دیپال پور کا یہ عام جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ اخبارات سے اپیل کرتا ہے کہ ان کی وہ خاموشی جو انہوں نے رشی دیانند کے خلاف پراپیگنڈہ کے بارہ میں اختیار کر رکھی ہے سخت قابل اعتراض ہے۔ اور ان سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ایسے پراپیگنڈہ پر سخت نوٹس لیویں۔ اور جب تک ایسا لٹریچر ضبط نہ ہو۔ ایجی ٹیشن جاری رکھیں۔

(٣) آریہ سماج دیپالپور کا یہ عام جلسہ پنجاب کی جملہ آریہ سماجوں سے بزور التماس کرتا ہے کہ جو آریہ اخبار رشی دیانند کے خلاف شائع شدہ لٹریچر کے برخلاف سخت ایجی ٹیشن کرنے سے احتراز کرے۔ اس کا بائیکاٹ کر دیا جاوے

(مہنراج منتری آریہ سماج دیپالپور)

آریہ سماج میانی

(١) آریہ سماج اور آریہ یووک سماج کا یہ عام اجلاس منعقدہ ۲۳/۱۲ گوپال مصر ہرباتوی کی کتاب "کلجگ انسان کے لباس میں عرف سنگیت دیانند" جس میں اس نے رشی دیانند کے خلاف سخت بکواس کی ہے زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس کتاب کو فوراً ضبط قرار دے کر کے اس کے مصنف پر مقدمہ چلائے تاکہ لاکھوں آریوں کے اشانت ہردیوں کو شانتی نصیب ہو نیز حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کراتا ہے کہ آریہ سماجی بھی اس کی ایسی ہی رعایا ہیں جیسے دیگر مذاہب۔ مگر اس کے ریزولیوشنوں پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

(٢) آریہ سماج اور آریہ یووک سماج کا یہ عام جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ اخبارات سے اپیل کرتا ہے۔ کہ ان کی وہ خاموشی جو انہوں نے رشی دیانند کے خلاف بیہودہ پراپیگنڈہ کے بارہ میں اختیار کر رکھی ہے۔ سخت قابل اعتراض ہے اور ان سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ایسے پراپیگنڈہ پر سخت نوٹس لیں۔ اور جب تک لٹریچر ضبط نہ ہو ایجی ٹیشن جاری رکھیں۔

(٣) آریہ سماج اور آریہ یووک سماج کا یہ عام جلسہ پنجاب کی جملہ آریہ سماجوں سے بزور التماس کرتا ہے۔ کہ جو آریہ اخبار رشی دیانند کے خلاف شائع شدہ لٹریچر کے خلاف سخت ایجی ٹیشن کرنے سے احتراز کرے اس کا بائیکاٹ کر دیا جاوے۔

(ایشور داس منتری آریہ سماج میانی)

آریہ سماج سلطان پور لودھی

(١) آریہ سماج سلطانپور لودھی کا یہ ہفتہ واری ست سنگ منعقدہ ۲۳/۱ گوپال مصر ہرباتوی کی کتاب "کلجگ انسان کے لباس میں عرف سنگیت دیانند" جس میں اس نے رشی دیانند کے خلاف سخت بیہودہ بکواس کی ہے۔ زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کتاب کو فوراً ضبط قرار دے کر کے اس کے مصنف پر مقدمہ چلائے۔ تاکہ لاکھوں آریوں کے اشانت ہردیوں کو شانتی نصیب ہو۔ نیز حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کراتا ہے کہ آریہ سماجی بھی اس کی ویسی ہی رعایا ہیں۔ جیسے دیگر مذاہب۔ مگر اس کے ریزولیوشنوں پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

(٢) آریہ سماج سلطانپور کا یہ عام ست سنگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ اخبارات سے یہ اپیل کرتا ہے۔ کہ ان کی وہ خاموشی جو کہ انہوں نے رشی دیانند کیخلاف بیہودہ پراپیگنڈہ کے بارے میں اختیار کر رکھی ہے سخت قابل اعتراض ہے۔ اور ان سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ایسے پراپیگنڈہ کے بارے میں سخت نوٹس لیویں اور جب تک ایسا لٹریچر ضبط نہ ہو۔ ایجی ٹیشن جاری رکھیں۔

(٣) آریہ سماج سلطان پور کا یہ عام ست سنگ پنجاب کی جملہ آریہ سماجوں سے پرزور التماس کرتا ہے۔ کہ جو آریہ اخبار رشی دیانند کے خلاف شائع شدہ لٹریچر کے برخلاف سخت ایجی ٹیشن سے احتراز کرے۔ اس کا بائیکاٹ کر دیا جاوے۔

(دولت رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈسکہ کا پروٹسٹ

(١) آریہ سماج ڈسکہ کا یہ عام جلسہ منعقدہ ۳۲/۱/۱۰ گوپال مصر ہرباتوی کی کتاب "کلجگ انسان کے لباس میں عرف سنگیت دیانند" جس میں اس نے رشی دیانند جی کے خلاف سخت بیہودہ بکواس کی ہے زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کتاب کو ضبط قرار دیکر کے اس کے مصنف پر مقدمہ چلائے۔ تاکہ لاکھوں آریوں کے اشانت ہردیوں کو شانتی نصیب ہو۔ نیز حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کراتا ہے کہ آریہ سماجی بھی اس کی ایسی ہی رعایا ہیں جیسے دیگر مذاہب۔ مگر اس کے ریزولیوشنوں پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

(٢) آریہ سماج ڈسکہ کا یہ عام جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ اخبارات سے اپیل کرتا ہے۔ کہ ان کی وہ خاموشی جو انہوں نے رشی دیانند جی کے خلاف بیہودہ پراپیگنڈہ کے بارے میں اختیار کر رکھی ہے سخت قابل اعتراض ہے۔ اور ان سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ایسے پراپیگنڈہ پر سخت نوٹس لیویں۔ اور جب تک ایسا لٹریچر ضبط نہ ہو۔ ایجی ٹیشن جاری رکھیں۔

(٣) آریہ سماج ڈسکہ کا یہ عام جلسہ پنجاب کی جملہ آریہ سماجوں سے بزور التماس کرتا ہے۔ کہ جو آریہ اخبار رشی دیانند جی مہاراج کے خلاف شائع شدہ لٹریچر کے برخلاف سخت ایجی ٹیشن کرنے سے احتراز کرے اس کا بائیکاٹ کر دیا جاوے۔ نیز یہ بھی پاس ہوا۔ کہ ریزولیوشن نمبر ا کی نقل گورنمنٹ آف انڈیا کے دفتر میں بھیجی جاوے۔ اور تمام مندرجہ بالا ریزولیوشن کی نقل پریس میں دی جاوے۔

(بدری ناتھ کالڑا منتری آریہ سماج)

آریہ کمار سبھا چونیاں

(١) آریہ کمار سبھا چونیاں کا یہ عام جلسہ گوپال مصر ہرباتوی کی کتاب "کلجگ انسان کے لباس میں عرف سنگیت دیانند" جس میں اس نے رشی دیانند کے برخلاف سخت بیہودہ بکواس کی ہے زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس کتاب کو فوراً ضبط قرار دے کر اس کے مصنف پر مقدمہ چلایا جائے۔ تاکہ لاکھوں آریوں کے اشانت ہردیوں کو شانتی نصیب ہو۔ نیز حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کراتا ہے۔ کہ آریہ سماجی بھی اس کی ویسی ہی رعایا ہیں۔ جیسے دیگر مذاہب۔ مگر اس کے ریزولیوشنوں پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

(٢) آریہ کمار سبھا کا یہ عام جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ آریہ پرادیشک سبھا پنجاب اور آریہ اخبارات سے اپیل کرتا ہے۔ کہ ان کی وہ خاموشی جو انہوں نے رشی دیانند کے خلاف بیہودہ پراپیگنڈہ کے بارے میں اختیار کر رکھی ہے۔ سخت قابل اعتراض ہے۔ اور ان سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ایسے پراپیگنڈہ کا سخت نوٹس لیں۔ اور جب تک ایسا لٹریچر ضبط نہ ہو جائے ایجی ٹیشن جاری رکھیں۔

(٣) ان پرستاؤں کی نقل ہر دو سبھاؤں اور اخبارات کو بھیجی جاوے۔

(گردھاری لال پردھان سبھا ہذا)

پرستاؤ

آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں کے عام جلسہ منعقدہ ۳۲/۱/۳ میں گوپال مصر ہرباتوی کی کتاب "کلجگ انسان کے لباس میں عرف سنگیت دیانند" کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیا گیا۔ آریوں کی طرف سے اظہار ناراضگی کیا گیا حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ اسے فوراً ضبط کرکے مصنف پر مقدمہ چلایا جائے۔ اور پنجاب کے اخبارات آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے مدافعت کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ (سندر داس منتری)

ساوتری مہایگیہ اور وید پرچار

۲۰ر دسمبر ۱۹۳۶ء سے ۵ر جنوری ۱۹۳۷ء تک آریہ سماج گوروکل شکیشن انبالہ چھاؤنی صدر بازار میں پوجیہ پاد شری سوامی ستیہ ورت بان پرستھی جی مہاراج سنچالک بشوکلیان آشرم بدھا پل ضلع مرزا پور کے منوہر مدھر اور پربھاؤ شالی ویاکھیانوں سے ہندو جنتا انبالہ چھاؤنی لابھ اٹھاتی رہی۔ اتنے عرصہ کے وید پرچار پوجیہ پاد شری سوامی جی مہاراج نے ویدوں کی اہمیت اور ان کے پوشیدہ رازوں پر روشنی ڈالی جس پرکاش سے ہندو جنتا نے پربھاوت ہو کر ویاکھیانوں کو کیول سنا ہی نہیں۔ بلکہ اُس کو عملی جامہ بھی پہنایا۔ یعنی ۲۴ر دسمبر سے ۳۱ر دسمبر ۱۹۳۶ء تک آریہ سماج کی آدھیکشتا میں ساوتری مہایگیہ بڑے سماروہ سے کیا گیا۔ جس میں وید پاٹھی پنڈتوں کی وید دھنی سے اور شری سوامی جی مہاراج کے وید منتروں کی ویاکھیا کی امرت برکھا نے یگیہ منڈپ کی جنتا کو ایسا پربھاوت کیا۔ کہ حاضری دن بدن اس قدر بڑھتی گئی۔ کہ یگیہ پنڈال میں تل رکھنے کو بھی جگہ خالی نہ ملتی تھی۔ مہایگیہ کی کارروائی کو چلانے کے لئے روزانہ یگیہ بھی نئے نئے ہوتے رہے۔ جن میں خاص کر شریمان رائے صاحب لالہ امرت رائے جی پردھان آریہ سماج و اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و شریمان ڈاکٹر بشیشر ناتھ (؟) انبالہ چھاؤنی ملکھی رام جی پردھان آریہ سماج کالج شکیشن انبالہ چھاؤنی قابل ذکر ہیں۔ پورن آہوتی کے بعد ڈاکٹر بشیشر ناتھ جی کی طرف سے پریتی بھوجن کرایا گیا۔ جس میں قریب ۱۵۰۰ غریبوں کو بھوجن دیا گیا۔ اس کے بعد مہایگیہ کی کارروائی نروگھنتا پوروک سماپت ہوئی۔ اس مہایگیہ میں اور سری سوامی جی مہاراج کے وید ویاکھیان کا اتنا بڑا پربھاؤ جنتا پر پڑا کہ انبالہ چھاؤنی کے کتنے ہی مہانو بھاؤں نے مہایگیہ کے اگنی کنڈ سے اگنی لے جا کر ودھی پوروک وید وکت ریتی سے اپنے اپنے گھروں میں ہمیشہ کے لئے اگنی پرچنڈ کی۔ اور برت کیا کہ روزانہ اگنی ہوتر کیا کریں گے۔

(رگھو نندن پرشاد پرنسپل اسسٹنٹ سری سوامی جی مہاراج)

گوروکل کورکشیتر کے پریمیوں سے ایک نمر نویدن

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی۔ کہ آپ کے پیارے گوروکل کورکشیتر کا سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-۲۲ر مارچ کو ہونا طے ہوا ہے جلسے کو سب طرح سے کامیاب بنانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن جلسہ کی پوری کامیابی تب ہی کہی جا سکتی ہے۔ جب کہ گوروکل پریمی گوروکل کو مالی مشکلات سے آزاد کر دیں۔ پچھلے سال

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اردھ شتابدی مہوتسو زلزلہ کوئٹہ اور دیگر کئی پبلک چندوں کی زیادتی وجہ سے گوروکل کے لئے ضروری دھن جمع نہیں ہو سکا تھا۔ جس کی وجہ سے گوروکل کو تقریباً دو ہزار روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا تھا۔ آپ سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ گوروکل میں پڑھنے والے برہمچاریوں کے سرپرستوں سے جو فیس لی جاتی ہے۔ وہ ساری برہمچاریوں کی خوراک کپڑے پر ہی خرچ کر دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ برہمچاریوں کی تعلیم وغیرہ پر جو تقریباً چھ ہزار روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ وہ سب مانگ کر ہی جمع کرنا پڑتا ہے۔ موجودہ حالات میں جب کہ سب جگہ بے روزگاری کا دور ہے۔ یہ چھ ہزار روپے کی رقم جمع کرنا آسان کام نہیں ہے گوروکل کے منتظم اپنی طرف سے کوئی کوشش اٹھا نہیں رکھیں گے۔

لیکن پھر بھی آپ سب کی امداد کے بغیر یہ کام پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے سب گوروکل کے پریمی آریہ بھائیوں سے عام طور پر اور برہمچاریوں کے سنرکشکوں سے خاص طور پر درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ ابھی سے گوروکل کے لئے دان جمع کرنا شروع کر دیں۔ اگر سب مل کر تھوڑا تھوڑا دھن بھی جمع کریں گے۔ تو وہ مل کر کافی ہو جاوے گا۔

دیالو بھگوان کی کرپا سے اور آریہ بھائیوں کے سہیوگ کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ یہ گوروکل دن بدن ترقی کرتا جا رہا ہے۔ پچھلے تین چار سال میں برہمچاریوں کی تعداد پہلے سے ڈیوڑھی ہو گئی ہے۔ گوروکل میں سب طرح سے شانتی ہے۔ باہر سے جو بھی درشک آتے ہیں برہمچاریوں کی صحت۔ رہن سہن اور گوروکل کے انتظام کو دیکھ کر کھلے دل سے تعریف کرتے جاتے ہیں۔ پنجاب کے دھرم پریمی آریہ بھائیوں کو اپنے اس گوروکل کی ہر طرح سے امداد کرنی چاہیئے۔

پربندھ کرتا گوروکل کورکشیتر ضلع کرنال

آریہ سماج چک جھمرہ کا انتخاب

آریہ سماج چک جھمرہ ضلع لائل پور کا وارشک چناؤ ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۶ء کو ہوا۔ نمن ادھیکاری چنے گئے۔

پردھان:۔ مہاشہ خوشحال چند جی۔ اُپ پردھان مہاشہ رلا رام جی ویدیہ۔ جونیر اُپ پردھان:۔ ملک سنت لال جی۔ منتری۔ بریمدت شرما۔ اُپ منتری:۔ مہاشہ دیال چند جی۔ کوشادھیکش مہاشہ پرتھی راج جی۔ پستکادھیکش۔ مہاشہ دیوان چند جی۔ نریکشک۔ مہاشہ سندر داس جی پرتشٹھت سبھاسد:۔ مہاشہ پوڑی رام۔ مہاشہ ہنس راج جی ویدیہ۔ مہاشہ مہاراج کرشن جی و مہاشہ سائیں داس جی۔

منتری۔ چک جھمرہ ضلع لائلپور

آریہ سماج سونی پت کا چناؤ:۔

مرخہ ۹ر جنوری بروز سنیچر کو آریہ سماج سونی پت کا نیا چناؤ ہوا جس میں مندرجہ ذیل صاحبان سروسمتی سے پدادھیکاری و ممبر انترنگ سبھا چنے گئے۔

پردہان:۔ لالہ سنت لال جی وکیل۔ اُپ پردہان۔ لالہ راجی داس جی روڈ انسپکٹر اور ماسٹر ہری رام جی۔ سیکرٹری:۔ لالہ سلیکھ چند گپتا۔ جوائنٹ سیکرٹری:۔ لالہ رام جیون جی وکیل۔ خزانچی:۔ لالہ رام کشن جی آڑھتی سبزی۔ پستکادھیکش۔ پنڈت یگیہ دت جی شاستری

ممبر انترنگ سبھا:۔ پنڈت پرشوتم دت جی۔

(سلیکھ چند گپتا)

آریہ سماج کراچی کا پچاسواں سالانہ جلسہ

آریہ سماج کراچی دھنپت مل پتری پاٹھ شالہ کا پچاسواں وارشک اتسو ایک بڑے سندر پنڈال میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۶ء سے ۳ر جنوری ۱۹۳۷ء تک منایا گیا۔ جلسہ کے اُپ لکش میں ۲۸ر دسمبر سے مہایگیہ شروع کیا گیا جس کے شری پنڈت وکنا تھ جی ترک واچسپتی تھے۔ اور سوامی شیو کا نند جی و پنڈت مہا شنکر جی اور شری سوامی ویدانند جی وشیش طور پر سہایتا کرتے رہے۔ پورن آہوتی ۳ جنوری کو شری نرائن سوامی جی تھا بڑی جنتا کے روبرو ڈالی گئی۔ یگیہ کا سارا بوجھ پنڈت وکنا تھ جی نے اپنے اوپر لیا ہوا ہے۔

۳۰ر دسمبر شام کو بڑا بھاری جلوس نکالا گیا جو کہ رات کے ۱۱ بجے بڑی شان کے ساتھ آریہ سماج مندر میں سماپت ہوا۔ ۳۱ر دسمبر کی رات کو شردھانند دوس سوامی ویدانند جی کے پردھانتو میں منایا گیا۔ جس میں وشیشٹ مہانو بھاؤں کے سوامی جی کی زندگی پر لیکچر ہوئے۔ پہلی جنوری کو سری نارائن سوامی جی کے پردھانتو میں آریہ سملین ہوا۔ جس میں کئی مہتو پورن پرستاؤ پاس کئے گئے۔

۲ر جنوری دوپہر کو استری سماج کا جلسہ ہوا۔ جو شام کو ۵ بجے سماپت ہوا۔ اسی دن رات کو آریہ ودیالیہ شالہ کے کھلاڑیوں کی بڑی منورنجک کھیلیں ہوئیں۔ جن کو دیکھنے کے لئے ہزارہا جنتا آئی ہوئی تھی۔ جلسہ کے دنوں میں شری مہاتما نارائن سوامی جی۔ شری سوامی ویدانند جی تیرتھ۔ شری پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی۔ شری پنڈت وکنا تھ جی۔ شری پروفیسر تارا چند جی ایم۔ اے۔ شری پروفیسر آسانند جی جادوگر۔ شری سوامی شیو کا نند جی مہاراج تھا پرنسپل رام چندر جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ جن کو جنتا نے نہایت ہی پریم سے سنا۔ شری نارائن سوامی جی نے

پریہ ورت جی تھا شری سوامی ویدانند جی کا ویاکھیان اتنے گمبھیر پورن اور منورنجک تھے کہ سننے والے بہت ہی پربھاوت ہو کر ان کی تعریف کرتے نہیں تھکتے تھے۔ پنڈت وکنا تھ جی کا یگیہ پر ایک اپوروا لیکچر ہوا۔ پروفیسر آسانند جی۔ اور پروفیسر تارا چند جی کے لیکچر بھی دلچسپ اور اعلیٰ تھے۔ ان کے علاوہ مہاشہ کیسر چند جی مہاشہ جگدیش چندر جی۔ مہاشہ ... جی اور مہاشہ چھمٹ مل جی نے نہایت سریلے اور پُر جوش بھجنوں دوارا پبلک کو خوب آنند کیا۔ خاص کر پنجابی کے بھجنوں پر تو پبلک بہت موہت ہوتی رہی۔ اس سال باوجود اتنی ... کے بھی اتسو حاضری کے لحاظ سے بہت اچھا رہا۔ ... سے آئے ہوئے یاتریوں کے لئے رشی لنگر کا ... تھا۔ جلسہ ۳ر جنوری رات کو گیارہ بجے ... آرتی تھا شانتی پاٹھ اور ویدک دھرم اور ... دیانند کے جیکاروں سے نروگھن سماپت ہوا۔

(منتری آریہ سماج کراچی)

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

گوروکل کانگڑی مہنگاور کے آچاریہ ... نارائن جی ایم۔ اے۔ دو دن کے لئے گوروکل کے مہمان رہے۔ آپ نے سب وبھاگوں کا معائنہ کیا۔ اور رات کو مہنگاور اور مدراس کے مہاتما جگت جیون پر ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ ویاکھیان معلومات اور پربھاؤ شالی تھا۔ ان کے علاوہ سنرکشک سبھا کے منتری شری لالہ دولت رام جی بی۔ اے۔ بھی شردھانند ... میں پدھارے۔ آپ نے برہمچاریوں کے لئے کئی قیمتی رائیں دیں۔

نوماہی امتحان ۱۵ر جنوری سے شروع ہے برہمچاری خوب محنت سے پڑھائی کر رہے ہیں۔ ہسپتال میں ایک دو برہمچاری چوٹ کے ... باقی ہسپتال خالی ہے اور سب برہمچاری تندرست ہیں۔

گوروکل اندرپرستھ کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ر فروری کو منایا جانا مقرر ہو گیا ہے۔ جلسہ کے لئے چندہ فراہمی کا ڈیپوٹیشن شری ... گوپال جی آچاریہ زیر سرکردگی گوڑگانواں ضلع میں گھوم رہا ہے۔ بلب گڑھ میں ... جی منتری اور لالہ بھیم سنگھ جی پردھان ... آدی مہانو بھاؤں نے خاص ... اور چندہ کافی ہو گیا۔ اب ڈیپوٹیشن ... پلول۔ ہوڈل۔ گوڑگانواں میں کام کرے گا۔ پریمیں گوروکل شکھشا پریمی سجنوں کو دل کھول کر سہایتا کرنی چاہیئے۔

(دیکھیہ ادھشٹاتا)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مراسلے

ضلع ملتان منٹگمری کے ہندوؤں کی سیوا میں

غریب جرائم پیشہ بھائیوں کی اپیل

نزد مار ڈی منڈی اسٹیشن کسم مرکے
بی بار میں نزدیک تین بستیاں جرائم پیشہ لوگوں کی ہیں۔
جن میں مختلف اقوام کے لوگ آباد ہیں۔ مثلاً
جید وگی۔ بادریہ۔ سالسی۔ کوچبند۔ تاگو برہمن
جید بیتم اور نٹ سالسی۔ سکھی ملدرا دھارنی
وغیرہ وغیرہ۔
گورنمنٹ نے مہربانی فرما کر دس دس ایکڑ زمین
فی گھر عنایت فرمائی ہوئی ہے۔ جس سے بڑی
مشکل سے گذران کرتے ہیں۔ کئی گھر ایسے ہیں
جن کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوتا
ان میں چک نمبر $\frac{23}{8.L}$ کسم سر میں چند گھر ہندوؤں
کے ہیں۔ جنہوں نے آریہ سماج مندر کی سبھا پنا
نمبر سنہ ۱۹۳۳ء میں کی تھی۔ گورنمنٹ نے مہربانی
فرما کر ایک کنال اراضی آریہ سماج مندر کے لئے
مفت دی ہے۔ اس جگہ پر صرف کچی چار دیواری
اور ایک کمرہ بنا ہوا ہے۔ چونکہ اس وقت
میں نے سنہ ۱۹۳۳ء میں اپیل کی تھی۔ لیکن کوئی
شنوائی نہیں ہوئی۔ اور جو چند ہندو گھرانے
ہیں۔ جن کا مشکل سے گذارہ چلتا ہے۔ میں تو
آریہ پرتی ندھی سبھا گوروردت بھون لاہور کا
شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اگر وہ پنڈت پریتم چند
جوشی کو نہ بھیجتے۔ تو کئی بچارے موت کا لقمہ بن
جاتے۔ مجھے یہ دیکھ کر شک پیدا ہوتا ہے کہ یہاں
تینوں بستیوں میں تین پکی مسجدیں بنی ہوئی ہیں۔
لیکن سماج مندر کسی چک میں نہیں ہے گوردوارے
بھی تینوں جگہوں پر بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہندو
بیدار ہو جاؤ۔ اور ان غریب ہندوؤں کی دھن
سے سہایتا کر کے ان کے بچاؤ کی بنیں۔ یعنی تمام آریہ
سماجوں کے منتری ویردھان خواہ وہ گوروکل
سیکشن کے ہوں۔ یا کالج سیکشن کے۔ جلد از جلد
فی الحال کر کے بھیجنے کی کرپا کریں۔ تاکہ تین بستیوں
میں کم از کم ایک سماج مندر تو مکمل طور پر تیار ہو
جائے۔ مجھے پوری آشا ہے۔ کہ تمام سماجیں یتھا
شکتی دان دے کر شکریہ فرمائیں گی۔

(۲) چک نمبر $\frac{19}{9.R}$ شرقی کچا کھوہ ضلع ملتان
میں پنڈت راجہ رام ایتہ سابق سپرنٹنڈنٹ نے
بڑی کوشش سے مندر کی عمارت تیار کروائی
جس کی بنیاد شری مانیہ ڈاکٹر گوکل چند جی
نارنگ کے دست مبارک سے رکھوائی گئی تھی
باقی تمام عمارت تیار ہے۔ صرف چھت تیار
نہیں ہوئی۔ کیونکہ صاحب موصوف کو وہاں سے
گھبرا جانا پڑا۔ اور وہ آزاد ہو گیا۔ اب معلوم
ہوا ہے۔ کہ یہ مندر مسجد کی صورت اختیار
کر لے گا۔ اگر گرد و نواح کے ہندو اس کی خبر
نہ لیں گے اس لئے منتری پردھان آریہ سماج چنیوں
اور خانیوال کی سیوا میں پرزور اپیل ہے کہ
وہ جلد وہاں پہنچ کر سنت رام نمبردار کی دھن
سے سہایتا کریں۔ اور اس مندر کے ہال کو
مکمل طور پر تیار کرنے کی کرپا کریں۔
ہندو بھائیو! اگر آپ ان غریب آدمیوں کی
امداد نہ کریں گے۔ تو کوئی دن ایسا ہوگا۔ کہ یہ
دوسرے مذہبوں میں پرویش کر جائیں گے۔ اس
لئے اس پر ضرور ہی غور کریں۔ اور یتھا شکتی
سہایتا کریں۔ کرپا ہوگی۔

(منتری آریہ سماج چک $\frac{23}{8.L}$ کسم سر
تحصیل میلسی ضلع ملتان)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج کا یہ عام جلسہ منعقدہ $\frac{3}{37}$ لالہ
نرسنگھ داس سبھا سد آریہ سماج دیپرو کی
اچانک موت پر اظہار شوک پرگٹ کرتا ہے
اور ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ مرحوم کی روح کو
شانتی نصیب ہو۔ آپ سماج کے بڑے پریمی تھے
آپ کی مرتیو سے جو نقصان آریہ سماج کو پہنچا ہے
وہ ناقابل تلافی ہے۔

منشی رام لودوالیہ سیکرٹری آریہ سماج دیپرو

شوک پرستاؤ:-

آریہ سماج لاہور چھاونی نے اپنی سادھارن سبھا
میں ایک پرستاؤ پاس کیا ہے۔ کہ یہ سبھا دیاشنہ
ہرونش لال جی آریہ کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک
پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے
کہ وہ دونگت آتما کو سدگتی اور دیکت پریوار کو شانتی
پردان کریں۔ (منتری)

دیانند اینگلیک ودیالیہ کی پریکشائیں

دیانند اینگلیک ودیالیہ گوروردت بھون لاہور
کی وارشک پریکشائیں (سالانہ امتحانات)
۸ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۲۶ پھاگن سمت ۹۳
سے شروع ہونگی۔
دیپ ودت ودیو ابھیتی آچاریہ دیانند اینگلیک
ودیالیہ لاہور

آریہ سماج بدوملہی کا نیا چناؤ:-

پردھان:- لالہ جیون داس جی صراف۔
اپ پردھان:- لالہ سنت رام جی صراف۔
منتری۔ متھرا داس ملان۔ اپ منتری لالہ
دلی رام جی کنڈیور۔ خزانچی:- لالہ دیودت
جی۔ لائبریرین:- لالہ دتہ مل جی سوڈ کیپر
لالہ پیارا لال جی۔
شری پنڈت گنگا رام جی ستیارتھ پرکاش
کی ہر روز کتھا کرتے ہیں۔ ہفتہ واری ست سنگ
اماوس پورنماشی کے ست سنگ بڑے بارونق
و سبھتا سے ہوتے ہیں۔ پر بھاؤ اچھا ہے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

شردھانند بلیدان دوس:-

۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء بروز دیروار آریہ سماج
ودھو چک ضلع گورداسپور میں بڑے پریم
پورو ک منایا گیا۔ صبح پربھات پھیری کی گئی
بعد میں ایک برہد ہون یگیہ آریہ سماج مندر میں
کیا گیا۔ جو دان اکٹھا ہوا سبھا میں بھیجا گیا حاضری
کافی تھی۔

(دھرم پال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج آدم پور دوآبہ کے سماچار

آریہ سماج کا احاطہ گو بہت وسیع ہے۔ مگر
کوئی خاص کمرہ اپدیشکوں سنیاسی مہاتماؤں
یا ست سنگ وغیرہ کے لئے نہیں تھا۔ ۱۰ ار
جنوری کو سوامی الوبھوانند جی مہاراج کے کہنے
پر پنڈت نیتر چند جی نے فی الفور پانچسو روپیہ
نقد کا دان دے دیا۔
پنڈت جی آریہ سماج کے سبھا سد نہیں ہیں مگر ان
کی شردھا آریہ سماج میں اٹل ہے۔ ایک سفید
زمین کا ٹکڑا پہلے دان کر چکے ہیں۔ باوجود سخت
مخالفت کے ایک نلکہ پانی کا اپنی دکان کے
سامنے اچھوتوں کے واسطے لگایا ہوا ہے پنڈت جی
ایک خاموش سیوا پسند ہستی ہیں اور اپنے
نیم میں نہایت درڑھ۔ پنڈت جی کا ہاردک دھنیواد
کرتے ہیں۔
کمرہ کی تعمیر سوامی جی نے آرمبھ کر دی ہے۔
سنیاسی مہاتماؤں کے لئے بڑے آرام کی جگہ ہوگی
اپدیشکوں کے کام اور ویایام کے واسطے سوامی
جی ایک چھوٹی سی باغیچی کا بھی پربندھ کریں گے۔
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سوامی جی کے
انیہ بھگت سوامی جی کی ہر پرکار سے سہایتا
کریں گے۔ یہ جگہ قابل دید ہوگی۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بارہ منگا کے سماچار:-

شدھی علاقہ بارہ منگا مواضعات جو نیچ
بنواں و تلواڑہ میں کچھ سانسی گھر آباد تھے جو
مسلمان مبلغ ایک عرصہ سے نظر جمائے بیٹھے تھے
لیکن آریہ سماج بارہ منگا نے بڑی کوشش سے
$\frac{1}{37}$ ۱۰ کو قریباً سانسیوں کے ۱۲ افراد کو شدھ
کر کے ویدک دھرم میں داخل کر لیا ہے۔ شدھی کے
وقت شیرینی تقسیم کی گئی۔ جو حاضرین نے بخوشی
بیٹھ کر کھائی۔ ان لوگوں کے لئے پانی کا کوئی
بندوبست نہیں۔ اگر کوئی دانی صاحب کنواں یا
نلکہ لگوا دینے کی کرپا کریں۔ تو منتری آریہ سماج
بارہ منگا کے نام خط و کتابت کریں۔
ویدک سنسکار:- یہاں ویدک سنسکاروں کا
رواج خوب زور پکڑ رہا ہے۔ گذشتہ میں مندرجہ
ذیل سنسکار ہوئے۔
نام کرن سنسکار:- بابو شانتی پرکاش بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔
لالہ رتن چند کوہلی۔ ڈاکٹر ہری رام شرما
وواہ سنسکار:- لالہ گوپال کرشن کوہلی ٹیچر ہندو
ہائی سکول بارہ منگا۔
گرہ پرویش:- لالہ ہیرا رام کوہلی ساہوکارہ۔
لوہڑی:- اس جگہ کے ہندوؤں نے تہوار لوہڑی
دو مختلف جگہوں پر منایا۔ آریہ سماج بارہ منگا کی
کی طرف سے لالہ پورن چند جی پردھان آریہ سماج
کے گھر پر ہون یگیہ کیا گیا۔ اور ہندو ہائی سکول کے
لڑکوں نے بورڈنگ ہوس میں ہون وغیرہ کر کے
شیرینی تقسیم کی گئی۔
ودیا پرچار:- پچھلے دنوں پنڈت ستیہ دیو جی
آریہ ساظر و پنڈت گیان چند جی بھجنیک نے آریہ
سماج مندر میں خوب چہل پہل کر دی۔ چار دن
تک متواتر ہر دو صاحبان کے دھرم اپدیش و
بھجن ہوتے رہے۔ حاضری اچھی خاصی ہوتی رہی ہے
اگر وقتاً فوقتاً اپدیشک صاحبان پدھارتے رہیں
تو آریہ جنتا میں دھرم پریم کا جوش تازہ رہتا ہے

(ا ناردسین کوہلی منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج وہرکوٹ رندھاوا

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا کے ہفتہ واری
اجلاس موزخہ $\frac{1}{37}$ ۱۰ کو مندرجہ ذیل ریزولیوشن
متفقہ طور سے پاس ہوا۔ کہ یہ جلسہ کتاب موسومہ ستیارتھ
دیانند جس میں زمانہ کے مشہور تیاگی تپسوی
ریفارمر مہرشی سوامی دیانند جی کے جیون پر نہایت
کمینے حملے کئے گئے ہیں۔ کو حقارت کی نگاہ سے
دیکھتا ہے اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے کہ
کتاب مذکورہ کے مصنف پر مقدمہ چلا کر قرار واقعی
سزا دی جائے کہ آئندہ کسی کو کسی کے رشی منی ایسی
لغو اور بیہودہ تحریر شائع کرنے کی جرأت نہ ہو

(رگھبیر چند وتید منتری آریہ سماج)

آپ کو کونسی پُستکیں درکار ہیں؟

آپ کو کسی بھی پرکار کی دھارمک۔ ساماجک۔ تتھا ساہتک پستک کی آوشیکتا ہو۔ تو ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کو تحریر کر دیجیے۔ یہاں سے ہر پرکار کی پُستکیں پراپت ہو سکتی ہیں۔ اس لئے آپ سبھا کے ساہتیہ وبھاگ کو ہی آرڈر دیں کیونکہ اس کی آمدن سے پرچار کا اتینت اپیوگی کاریہ ہوتا ہے ÷

جیون چرتر

رشی دیانند چرتر:۔ (ہندی) دونوں جلدیں قیمت ساڑھے سات روپے
سوامی شردھانند جی " لیکھک اندر ودیا واچسپتی " دو روپے
پنڈت لیکھرام جی (اردو) " چار روپے

پنڈت بدھ دیو جی کی پُستکیں (ہندی)

برہم یگیہ:۔ سندھیا کے منتروں کی نرالی ویاکھیا۔ قیمت چھ آنے
سوم:۔ وید کے سوم کے ویاپک رہسیہ " چار آنے
مرت سوکتم:۔ وید کا نظام حکومت " چار آنے

پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے کی پُستکیں (ہندی)

یوگیشور کرشن:۔ بھگوان کرشن چندر جی کی دویہ جیونی قیمت دو روپے
سوم سروور:۔ سام وید کے سروور کا سندر سروپ " ایک روپیہ
بارہ سنگ یگ:۔ ویدوں کی اپورستیا پر نئی پُستک " آٹھ آنے
ویدک سورگ (اردو) مرزائیوں کے فرمودہ اعتراضات کا رد " بارہ آنے
سندھیا رہسیہ (ہندی) سندھیا پر ادھیاتمک تصنیف " چھ آنے

وید سمبندھی پُستکیں (ہندی)

وید آرش کوش:۔ رشی دیانند کے بھاشیہ اور اَرتھوں کے آدھار پر نرکت آدی پنچی سہت ویدک شبدوں کا کوش ہے } پانچ روپے
وید امرت:۔ نیک درشیوں کے وید منتروں کو سندر سروپ سے اکٹھا کیا گیا ہے۔ دو روپے آٹھ آنے
پی یوش بندو:۔ پنڈت شیو شنکر جی کا دیہ تیرتھ رچت ویدوں کے شلوکوں کا سنگرہ } قیمت پانچ روپے
ویدک دھرم اور اسلام } (اردو) ویدک سدھانتوں کا وگیانک آدھار خوبی سے بتلایا ہے } " چھ آنے

مہاتما نارائن سوامی جی کی پُستکیں

مرتیو اور پرلوک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت ایک روپیہ
آریہ سماج کیا ہے؟ ۔ ۔ ۔ ۔ " پانچ آنے
پرانایام ۔ ۔ ۔ ۔ " دو آنے

سبھا کے ماہواری ٹریکٹوں کا سلسلہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ماہواری ٹریکٹوں کا ایک نہایت مفید سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ کے آٹھ ٹریکٹ اس وقت تک چھپ چکے ہیں۔ ویدک دھرم پرچار کا یہ نہایت اُتم سادھن ہے۔ آپ بھی ماہواری ٹریکٹوں کے گراہک بن جائیے۔ ہر ماہ چھ ٹریکٹ آپ کو مل جایا کریں گے۔ قیمت سالانہ صرف دو روپے۔ (دعا)

انگریزی کتابیں

ستیارتھ پرکاش انگریزی ۔ ۔ ۔ قیمت
فاؤنڈیشن ہیڈ آف ریلیجن "

چاروں ویدوں کا بھاشیہ

رگوید بھاشا بھاشیہ (پنڈت جیدیو جی) سات حصوں میں قیمت
یجروید بھاشا بھاشیہ:۔ " دو " "
سام وید بھاشا بھاشیہ:۔ "
اتھروید بھاشا بھاشیہ:۔ " چار حصوں میں

گورو کل کی پستکیں (ہندی)

بھارت ورش کا اتہاس ۔ ۔ ۔ تین حصے
ویدک ونئے:۔ آچاریہ دیو شرما جی کی ویدک تصنیف تین حصوں میں
پوران مت پر آلوچن:۔ شری آچاریہ رام دیو جی
ویدک سمپتی:۔ پنڈت رگھونندن جی شرما سور گباشی کی ادتیہ رچنا جس نے آریہ سنسار میں ہل چل ڈال دی ہے

پورانک دھرم سمبندھی پستکیں

پوران اُول پرکاش (ہندی) دو بھاگ لیکھک۔ پنڈت منسا رام جی ویدک توپ
جیبی پستول (اردو) پورانک دھرم کی بوسیدگی پر ہزاروں پرمانوں اور یکتیوں سے بھرپور پُستک

متفرق پستکیں

کلیات آریہ مسافر:۔ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی ۳۳ کتابوں کا مجموعہ
ستیارتھ آلوچن:۔ ستیارتھ پرکاش کے دونوں حصوں کا مکمل جواب
ویدک دھرم اور راداھا سوامی مت۔ بابو آنند سروپ جی کے خیالات کی تردید

بھجن پستکیں

پشپانجلی ۔ ۔ ۔ ۔ قیمت
پاکھنڈ کھنڈنی ۔ ۔ ۔ "
سنگیت رتن پرکاش ۔ ۔ ۔ "
تیج سنگھ پستک ۔ ۔ ۔ "

پربندھک۔ ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
گورودت بھون۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ओ३म्

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف !

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن !

تعلیم وید پائیں .

साप्ताहिक

آریہ مسافر

आर्य्य मुसाफ़िर

लाहौर !

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۹ اتوار ۱۷ پھاگن سمت ۱۹۹۳ بکرمی دیانند آبد ۱۱۲ مطابق ۲۸ فروری سنہ ۱۹۳۷ء نمبر ۹

ایڈیٹر - چرنجی لعل پریم -

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

اہل اسلام

[illegible] جائز ہے کہ مجھ پہ ناراض ہوتے

اور مجھے تکلیف دینا چاہتے ہیں

[illegible] مجھ سے کینہ رکھتے ہیں

[illegible] بھول سے مجھے اپنا

[illegible] خیال کرتے ہیں - حالانکہ

[illegible] واقعہ یہ ہے کہ میرے دل

[illegible] ان کے لئے سب اور کسی سے

[illegible]

(شہید اکبر)

امرت ہے ویدوں کی بانی

(۱)

ستیہ سناتن دھرم یہی ہے
موکش کا داتا کرم یہی ہے
شبھ جیون کا مرم یہی ہے
تر جاتے ہیں پڑھ کر پرانی
امرت ہے ویدوں کی بانی

(۲)

وید پڑھیں ایشور گن گائیں
مانش جیون سپھل بنائیں
آپ پڑھیں اوروں کو پڑھائیں
تج کر جھوٹی رام کہانی
امرت ہے ویدوں کی بانی

(۳)

اس میں بھرا ہے گیان پربھو کا
ست ودیا اور دھیان پربھو کا
ہے یہ اتم دان پربھو کا
کہتے ہیں یہی یوگی گیانی
امرت ہے ویدوں کی بانی

از مہاشہ یوگ دھیان جی باس

آریہ سماج اور اس کا سنگھٹن

سماجوں کے ادھیکاریوں کے چناؤ کے متعلق نئی تجویز!

از شری مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا دہلی!

آریہ سماج کا جو سنگھٹن اس وقت پرچلت ہے وہ مغربی ممالک میں پرچلت اور اصولی طور پر مانے ہوئے کسی سنگھٹن کی پوری نقل نہیں ہے۔ اس وقت کے پرچلت سنگھٹن کو پرجا تنتریہ (جیسے ودھستھا (جمہوری نظام حکومت) ہی (جیسے انگریزی میں Democracy کہتے ہیں) کہہ سکتے ہیں لیکن یہ پرکار System چاہتا ہے کہ پردھان منتری خود منڈل چنے مگر آریہ سماج میں ادھیکاریوں کے سوا انترنگ سبھاسد جنہیں ہم minister without portfolio ہی کہہ سکتے ہیں۔ سب کے ذریعہ چنے جایا کرتے ہیں۔ اور اس پر بھی آریہ سماج کے اپنیم پردھان ہی کو کسی کام کے بننے یا بگڑنے کا انزدا تا (ذمہ دار) ٹھہراتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج کا سنگھٹن ایک نئی قسم کا ہی سنگھٹن ہے۔ اس کے سوا پرجا تنتریہ ودھستھا (جمہوری نظام حکومت) اتھوا Democracy کے لئے ضروری ہے پرجا اپنی رائے کی قیمت سمجھے اور اچھی طرح سے جانے کہ رائے کے قائم کرنے میں کسی طرح کا رعنی نامہ نہیں ہوا کرتا۔ کسی انسان کی رائے وہی ہوا کرتی ہے جو اس کے انترآتما سے نکلی ہو۔ جان سٹوارٹ مل نے اپنی مشہور کتاب Political Economy میں ایک جگہ لکھا ہے جو لوگ رائے کی قیمت نہ سمجھتے ہوں اور انہیں اپنی رائے کو ظاہر کرنے کا ساہس نہ ہو وہ پرجا تنتریہ ودھستھا (جمہوری طرق حکومت) کے پانے کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ ابھی ہمارے ملک میں اسمبلیوں کے انتخابات کے ہنگام میں ایک جگہ کا ایک واقعہ اخبار میں شائع ہوا تھا کہ ایک ووٹر نے ووٹ ڈالنے والے جس کے سامنے ہاتھ جوڑ اور سر جھکایا۔ گویا وہ اس کو کوئی دیوتا تھا۔ خیر اس کے علاوہ انگریزی زبان کا لفظ ڈیموکریسی Democracy یونانی زبان کے دو الفاظ ڈیموس اور کریٹس Demos x kratos سے مل کر مرکب ہو کر بنا ہے۔ ڈیموس کے معنی ہیں پرجا اور کریٹس کے معنی ہیں قوت و طاقت وغیرہ۔ مطلب صاف ہے کہ ڈیموکریسی (جمہوریت کے لئے طاقت ور پرجا ہونی چاہئے۔ تبھی یہ ویوستھا کامیاب ہو سکتی ہے۔ ہمارے چناؤ کسی سدھانت پر نہیں۔ بلکہ عموماً جنم کی جاتیوں پر نربھر ہوا کرتے ہیں۔ کسی شخص کو کیوں ووٹ دینا چاہئے۔ اس لئے کہ وہ ہماری قسم کی جاتی کا ممبر ہے۔ اس کمزوری کا پھل یہ

میری رائے یہ خاص خاص کو چھوڑ کر جنہیں پرتنگ نامزد کریں باقی تمام سماجوں کی پرتھا بند کر دینی چاہئے۔ ادھیکاریوں کے چناؤ تین بزرگ اشخاص کے ذریعہ ہوا کریں۔ ایک مقامی دوسرا پرانتک سبھا اور تیسرا ایک ودوان ہو۔ خواہ اپدیشک ہو یا سنیاسی۔ یہ تینوں مقامی سدسیوں سے مشورہ کر کے ۱۱ یا ۱۵ اشخاص کو چنیں اور ان میں سے اتفاق رائے سے شخص کو پردھان بنا کر اس کریں کہ وہ منتری وغیرہ خود ہی چن لیوے۔

ایسا کرنے سے مقامی کم ہو جائیں گے۔ اور سماجوں سبھاؤں میں جھگڑے بھی پرانتک اور سارودیشک پردھان چنا جایا کرے منڈل بنانے کا اسے ادھیکار۔ یہ سطور صرف وچار کے لئے آریہ سماج کے شبھ چنتکوں سے وچار کرنا چاہئے۔

ویدوں کی تنویریں

از مہاشہ گنگارام جی فکر بسوی کیمل پور۔

کافور ہوئی جاتی ہے تاریکئ تکفیر

پھیلی ہے ہر طرف بدبن ویدوں کی تنویر

وہ کام کیا نغمۂ الفت نے ہمارے

جو کام نہ کر سکتی تھی اسلام کی شمشیر۔

کھیلے ہوں جو تلواروں کے سایہ میں خوشی سے

نا حق ان کو ڈرا سکتا ہے آوازہ تکبیر؟

قتلوں سے رکے گا نہ یہ سیلاب حقیقت

ہو گا نہ کبھی خواب یہ شرمندہ تعبیر

اٹھ خواب سے ہو گا مزن راہ ترقی

غفلت نہیں زیبا تجھے ہندو وے رنبیر

خوں کھول اٹھے دلیں تری قوم کے اے ویر

وہ پھونک سحر کان میں از شعلۂ تقریر

خواہش ہے اگر گتی کی ویدوں کی شرن لو

تعلیم بنا دیتی ہے یہ خاک کو اکسیر۔

آریہ مسافر میں اشتہار دینا کامیابی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر لاہور

۲۸ فروری سنہ ۱۹۳۷ء

سانچ کو آنچ نہیں!

لیکھک منتری پنڈت بھیم سین جی سبھا منتری۔ لاہور

پچھلے سال سبھا کی اردھ شتابدی مناتے سمے کچھ ایک دیکتیوں تھا نجو ذاتی اخبار میں سبھا کے ادھیکاریوں کا ورودھ کر لیتے ہیں کوئی کمی نہیں کی تھی اخباروں تھا انیہ سمبھو سادھنوں دوارا سبھا کے ادھیکاریوں تھا آریہ کرتاؤں کے سمبندھ میں جنتا کو گمراہ کرنے کا یتن کیا گیا۔ پرنتو وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ آریہ جنتا نے اپنی دیوہارک بدھی کا اور سنگٹھن پریم کا پریچے دیتے ہوئے سنگٹھن اور دیکتیو میں سے سنگٹھن ہی کو شردھا ارپن کیا۔ اردھ شتابدی مہوتسو پورن روپ سے سپھل ہوا۔ سبھا کے انیہ کاریہ بھی پورودک چلتے رہے۔ آریہ جنتا نے گتی کے وارشک نروا چن کے موقعہ پر سبھا کے ادھیکاریوں پر وشواس پرگٹ کیا۔ اور اس کے پھل سروپ آگامی ورش کے لئے انہیں پھر سیوا کرنے کے لئے نیت کیا۔

آریہ مسافر کے پچھلے انک مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۳۷ء میں سبھا کے کاریوں کی سنکشپت سنکشپتا ہی رپورٹ جنتا کے سامنے رکھی جا چکی ہے۔ اس سے پتہ لگ گیا ہوگا کہ سبھا کے سب ویبھاگ اُتروتر اُنتی کر رہے ہیں پرنتو دل بندی کی بھاونا سے پریرت ہو کر سبھا کی سمالوچنا کرنے والوں کو سب اور اسپھلتا ہی دکھائی دے رہی ہے

پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ انہیں سنکرن دلبندی سے اوپر اٹھ کر وچار کرنے کی شکتی دیں۔ آج کچھ ایک دیکتی سبھا کی انترنگ سبھا میں نہیں ہیں۔ اتھوا سبھا کے ادھیکاری نہیں ہیں۔ اس لئے ان کا سبھا کے سب کاریوں کو نکما سمجھنا اور سبھا کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا۔ سبھا ورودھ ہے۔ آریہ سماج کے پرتیک سبھاسد کا پورن حق ہے۔ کہ وہ اپنی سمتی کے انوسار سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں کو بدلوانے کی کوشش کرے۔ وارشک نروا چن کے سمے بہومت کو اپنے پکش میں کرے پرنتو جب بہومت سے ادھیکاری نروا چت ہو جائیں تب اس کے بعد ان کا ورودھ کرنا۔ سبھا کی آگیاؤں کا نہ ماننا۔ یا جنتا کو نہ ماننے کے لئے پریرت کرنا سنگٹھن کا خون کرنا ہے۔ آریہ جنتا کا بہو پکش اس سنہری اصول پر عمل کر رہا ہے۔ اسی لئے وہ جیوت شکتی کے روپ میں دن پرتی دن اُنتی کی اور قدم اٹھا رہا ہے۔ سماجوں تھا آریہ پرشوں میں۔ ویدک ست سنگ کرنے کی پروتی بڑھ رہی ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی شکتی تتھا پربھاؤ ادتر ادتر بڑھ رہا ہے۔ یہ بھرم پھیلایا جا رہا ہے۔ کہ سبھا کے ورتمان ادھیکاری سبھا کے سنگٹھن کو تہس نہس کر رہے ہیں۔ سبھا کے ویدک کاریہ کرتاؤں کو وشیش ادھیکار دئے گئے ہیں۔ سنگٹھن کے نیموں کا پالن نہیں کیا جاتا۔ اس سمبندھ میں اتنا کہنا کافی ہے کہ پچھلے چالیس سالوں سے سبھا کے بہوت پورو ادھیکاریوں نے ویدک کاریہ کرتاؤں کو جو ادھیکار دئیے ہوئے تھے۔ ان میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ انترنگ سبھا تتھا جنرل سبھا میں وہ لوگ سالوں سے حصہ لیتے رہے ہیں۔ سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں نے اس سمبندھ میں کوئی نئی پرتھا جاری نہیں کی۔ کئی ورش ہوئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے دار ادھیویشن میں اُس سمے کے ایپ لیکشن کے ایک سدسیہ نے سبھا کے ویدک کرمچاریوں کے نروا چن میں بھاگ لینے پر آپتی کی تھی۔ مجھے اچھی طرح سمرن ہے۔ کہ اس سمے تات کالک منتری مہاشہ کرشن جی نے جواب میں کہا تھا۔ کہ جب سرکاری نوکری میں کام کرنے والے سرکاری سبھا کے نروا چن میں بھاگ لیتے ہیں تو اس سبھا کی اپنی سروس والوں کو اس سے کیوں ونچت کیا جائے۔ مہاشہ کرشن جی کئی ورشوں تک سبھا کے منتری رہے۔ انہوں نے سبھا کے ویدک کرمچاریوں کے نروا چن میں بھاگ نہ لینے کا نیم کیوں نہیں بنایا انہیں انترنگ سبھا سے پرتھک رکھنے کا نیم کیوں نہیں بنایا۔ ایک دو دیکتیوں نے پہلے کبھی سماچار پتروں میں اس پر تھا پر آپتی کیوں نہیں کی۔ جہاں تک سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں کا سمبندھ ہے۔ ان کی استھتی سپشٹ ہے۔ یہ سنگٹھن سمبندھی پرورتن ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے سدسیوں کا پورن ادھیکار ہے کہ وہ اس وشئے میں وچار کر کے اچت نیم بنائیں۔ ورتمان ادھیکاریوں نے اس پرتھا کو جاری نہیں کیا۔ سبھا کا جو بھی نیم بنے گا۔ سبھا کے ادھیکاری اس کے انوسار کاریہ سنچالن کریں گے۔ جنتا کو چاہیئے۔ کہ وہ اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ستیہ استیہ کا نرنے کرے۔ آکشیپ کرنے والوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ لنش پکش پات ہو کر اس پرتھا کو جاری کرنے والوں۔ ورشوں سے اس کا اپیوگ کرنے والوں کے ویوہار کی بھی جانچ کرے۔ کیول ماتر ورتمان ادھیکاریوں کو بدنام کرنے کے لئے اس کی چرچا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

آریہ جنتا کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ سبھا کے اتہاس میں یہ پرتھم اوسر ہے جب کہ ویپکش نے نرنے ہونے کے بعد سبھا کی آگیاؤں تھا سنگٹھن کو ٹھکرانے کا یتن کیا ہے۔

سبھا کے ورتمان ادھیکاری یتھا شکتی اور ایمانداری سے اپنے کرتویہ کا پالن کر رہے ہیں۔ ان کا پرتیک کاریہ جنتا کے سامنے ہے۔ آریہ جنتا ہر سمے ان کے کاریوں کی جانچ کر سکتی ہے۔ مستھیا پرواروں سے انہیں کوئی بھے نہیں ہے۔ آریہ جنتا کی لنش پکش پاتتا پر انہیں پورا بھروسہ ہے مجھے پورن وشواس ہے کہ جنتا گت ورش کی بھانتی اس ورودھ کے ہوتے ہوئے بھی سبھا کے کاریوں کو سپھل بنانے میں سبھا کو پورن سہیوگ دیگی۔

سیدپور ضلع جہلم میں سماروہ

سورگباشی لالہ دیوانچند جی ٹھیکیدار دہلی اپنی وصیت میں دیگر لاکھوں روپے کے دان کے علاوہ ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ اس غرض سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو دان کر گئے تھے۔ کہ اس سے اُن کی جنم بھومی سید پور ضلع جہلم میں (جو شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی بھی جنم بھومی ہے) ایک ہسپتال پتری پاٹھ شالہ۔ سماج مندر اور تپنج گھر بنایا جائے۔

سورگباشی دانویر کی اچھا انوسار آریہ پرتی ندھی سبھا کی زیر نگرانی یہ سب کام بدرجہ تکمیل پہنچ چکے ہیں۔ اب بسنت کے دن سید پور میں ان یادگاروں کا اُدگھاٹن شری سوامی ستیا نند جی مہاراج نے اپنے کرکملوں سے کیا۔ اس اوسر پر سبھا کی طرف سے شری پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا اور لالہ نند لال جی اپ منتری سبھا شامل ہوئے دیوان چند ٹرسٹ کی طرف سے لالہ نراین دت جی ٹھیکیدار دہلی اور لالہ سیتا رام جی راولپنڈی تشریف فرما تھے۔

اس سماروہ کے مفصل حالات ناظرین آج کے ہی پرچے میں کسی دوسری جگہ پڑھیں گے۔ ایک خاص بات جس کا ہم یہاں ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ لالہ دیوان چند مرحوم کی یادگار میں جو پتری پاٹھ شالہ تعمیر کی گئی ہے۔ اس کے متصل لالہ سیتا رام جی کی بھی جگہ تھی۔ لالہ جی نے قابل تعریف اُدارتا سے کام لیتے ہوئے یہ جگہ بھی پاٹھ شالہ کے لئے دیدی اور پاٹھ شالہ کی عمارت میں شامل کر لی گئی۔

لالہ نراین دت جی نے اس یادگار کی تکمیل کے سلسلے میں جو کام کیا وہ نہایت قابل تعریف قابل تحسین ہے۔ ہم انہیں اس کامیابی کے لئے ہاردک بدھائی دیتے ہیں۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سمبندھ میں سبھا کی پرامانک سوچنائیں

ودیالیہ بند نہیں کیا گیا

ودیارتھی پریکشا کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں

شری سوامی ویدانند جی کے لیکھ اپرمانک تتھا آوشواسیہ ہیں

شری سوامی ویدانند جی نے دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سمبندھ میں پرکاش - ریفارمر پرتاپ اور ملاپ آدی میں غیر ذمہ دارانہ تتھا بھرانتی پیدا کرنے والے لیکھ پرکاشت کرکے سبھا کے ادھیکاریوں کو بدنام کرنے کے لئے اُن پر مِتھیا دوش لگائے ہیں۔ یدی سوامی جی کے ہردیہ میں کیول ماتر ودیالیہ کا ہِت ہوتا تو یہ مہانو بھاؤ اخباروں میں اس پرکار کی چرچا کرنے کے استھان میں سبھا کے ادھیکاریوں تتھا انترنگ سبھا کے سدسیوں سے مل کر اُچت پرامرش دیتے اور اس پرکار آریہ جنتا میں دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سمبندھ میں جھوٹا بھاس نہ پھیلاتے۔

جنتا میں پھیلے ہوئے بھرموں تتھا ترا اس کو دور کرنے اور جنتا کے سامنے اپدیشک ودیالیہ کی واستوک استھتی کو رکھنے کے لئے نمن لکھت سوچنائیں پرکاشت کی جاتی ہیں۔ جنتا کو کیول انہیں پر وشواس کرنا چاہئے۔ سوامی ویدانند جی کے لیکھ ادشواسیہ غلط بیانیوں اور انوچت دوش لگانے کی کوششوں سے بھرپور ہیں۔ مثال کے طور پر یہ نردیش پریاپت ہوں گے۔

(۱) سوامی جی لکھتے ہیں کہ ڈیڑھ سال تک دیانند اپدیشک ودیالیہ کو آچاریہ نیت نہیں کیا گیا۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ وہ آچاریہ نیت نہ کرکے بند کرنا چاہتے تھے۔ یہ بات سرو تھا استیہ ہے۔ سوامی سوتنترانند جی ودیالیہ چھوڑ کر جب چلے گئے۔ تو سبھا پردھان تتھا منتری نے امرتسر جاکر شری سوامی جی سے پورودت آچاریہ رہ کر کاریہ کرنے کی پرارتھنا کی۔ اسکے بعد پنڈت بُدھ دیو جی ودیالنکار سے سبھا پردھان نے پرارتھنا کی پنڈت لوکناتھ جی کی سیوا میں بھی پرارتھنا کی۔ کنتو ان مہانو بھاوؤں نے سویکار نہ کیا۔ سبھی سے پر پنڈت بُدھ دیو جی تتھا پنڈت ایشور چندر جی کو بھی کہا گیا۔ کہ وہ آچاریہ کے کاریہ کو لیں۔ پرنتو ان دونوں نے بھی اس کاریہ بھار کو لینے میں اپنی اسمرتھتا پرکٹ کی۔ سبھا بھی اور سے کوشش کرتی رہی آخر پنڈت پریہ ورت جی کو اس پد پر نیت کیا گیا۔ انہوں نے نہ چاہتے ہوئے بھی سبھا کی آگیا کو شردھا دھارن کیا۔

(۲) سوامی جی نے یہ کاش میں چھپے لیکھ میں لکھا ہے کہ پنڈت لیکھ پال جی نے یہ کہا کہ جب ہم لڑکے مرجاویں گے۔ تو ناشتہ ہم اٹھا لیں گے۔ اس سمبندھ میں پنڈت لیکھ پال جی سے پوچھا گیا اُن کا کہنا ہے کہ یہ بات سرو تھا جھوٹ ہے۔ آریہ جنتا کو اس میں وشواس نہیں کرنا چاہیے۔

(۳) ودیالیہ بند نہیں کیا گیا نیشنتر ن سمبندھی دیو ستھا کی درشٹی سے ودیارتھیوں کو اپنے گھروں پر جا کر پریکشا کی تیاری کرنے کی آگیا دی گئی۔ اس آگیا کا پالن نہ کرنے والے کچھ ایک ودیارتھیوں کو پریکشا اس سملت ہونے سے روک دیا گیا۔ اور گھر جانے کو کہا گیا۔ اب اُن ودیارتھیوں کو پریکشا دینے کی آگیا دے دی گئی ہے۔ ودیارتھی پریکشاؤں کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔ ادھیاپک پرشن پتر بنا رہے ہیں۔ نئے ودیارتھیوں کے پرویش پتر آرہے ہیں۔ سیتا نیم انہیں پرویشٹ کیا جائیگا۔ سبھا کے ادھیکاری ودیالیہ کو جنتا کے لئے ادھک سے ادھک اپیوگی بنانے کا یتن کر رہے ہیں۔

(۴) پچھلے دنوں دیانند اپدیشک ودیالیہ میں ہوئی آتم ہتیا تتھا بھوک ہڑتال کے سمبندھ میں سبھا پردھان کی آگیا سے آچاریہ رام دیو جی تتھا رائے صاحب امرت رائے جی کھیہ آپ پردھان نے جانچ کی۔ انہوں نے اپنے ساتھ سوامی سوتنترانند جی تتھا منتری پنڈت بھیم سین جی کو ملا لیا۔ اور اپنی رپورٹ (تینوں کی سمتیوں کے ساتھ) انترنگ سبھا میں پیش کی۔ انترنگ سبھا نے اس سمبندھ میں پرستاؤ سویکار کئے۔ سبھا کے ادھیکاریوں نے پرملت پرتھا کے انوسار ودیالیہ سمبندھی واد ودواد کو سماچار پتروں میں نہ لانے کی بھاونا سے آدشیاد ترجمے ہوئے کبھی پرستاوؤں کو سماچار پتروں میں پرکاشت نہیں کیا۔ پرنتو اب متھیا سماچار تتھا ترا اس پھیلانے والے لیکھوں کے پرکاشت ہونے کے بعد وِوش ہوکر وہ پرستاؤ پرکاشت کئے جا رہے ہیں جو اس پرکار سے ہیں۔

(الف) یہ سبھا مہاشہ چمن لال ودیارتھی اپدیشک ودیالیہ کی بھرم میں پڑ کر ہوئی آتم ہتیا دوارا اپنی ہردک دکھ پرکٹ کرتی ہے۔ اور مرتک کے سمبندھیوں سے ہاردک سہانو بھوتی پرکٹ کرتی ہے۔

(ب) اس سبھا کی سمتی میں دباؤ ڈالنے کیلئے بھوک ہڑتال کرنا انوچت اور سمہ حالت دروی تو ہے سبھا نشچے کرتی ہے۔ کہ بھوک ہڑتال ... اپوادھ ہے۔ اور نینزن کا الولنگھن کرنا ہے۔ اس سرو سمتی سے سویکار ہوا (اپستھت ویکتیوں کے نام نمن ہیں:- رائے صاحب امرت رائے جی۔ پروفیسر شودیال جی۔ لالہ سوبھراج جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ لالہ ہردیال جی۔ پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت سوم دت جی۔ لالہ لوتن داس جی۔ لالہ ارجن دیو جی۔ مہاشہ بہر چند جی۔ پنڈت چمو پتی جی۔ شریمتی شنو دیوی جی۔ پروفیسر ستیہ برت جی۔ پنڈت پریہ ورت جی لالہ چندا س جی۔ پنڈت دیو شرما جی۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ لالہ اننت رام جی)

(ج) شری رائے صاحب امرت رائے جی اپ پردھان نے اپدیشک ودیالیہ میں ہوئی آتم ہتیا تتھا بھوک ہڑتال سمبندھی جانچ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی اس پر رائے امرت رائے جی۔ سوامی سوتنترانند جی سبھا منتری پنڈت بھیم سین جی تتھا سبھا پردھان آچاریہ رام دیو جی کی سمتیاں سنائی گئیں۔ سرو سمتی سے نشچے ہوا۔ کہ اس گھٹنا میں دھمشٹا تا تتھا آچاریہ کا کوئی دوش نہیں ہے۔ سبھا ان پر پورن وشواس پرکٹ کرتی ہے اس سمے اپرلکھت مہانو بھاؤ اپستھت تھے۔

(د) ودیالیہ کے پربندھ کے وشے میں کیگئی سفارشوں کے سدھانتوں کو سویکار کرتے ہوئے۔ اس کی ویواستھا پرچار کرنے کیلئے (۱) پنڈت ٹھاکر دت جی (۲) پنڈت دیو شرما جی (۳) لالہ ہردیال جی کی اُپ سبھا بنائی جاوے۔ جو اپنی رپورٹ آگامی سبھا میں دے۔ نمن لکھت سدسیوں نے اسکے پکش میں سمتی دی۔ اور یہ پرستاؤ سویکار کیا گیا۔

رائے امرت رائے جی۔ پروفیسر شودیال جی۔ لالہ سوبھراج جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی۔ لالہ ہردیال جی۔ پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت سوم دت جی۔ لالہ لوتن داس جی۔ لالہ ارجن دیو جی۔ مہاشہ بہر چند جی۔ پنڈت چمو پتی جی۔ شریمتی شنو دیوی جی۔ پروفیسر شودیال جی۔ پنڈت پریہ ورت جی لالہ اننت رام جی

(ن) ...

آتم ہتیا کے سمبندھ میں جو لیکھ پرکاشت ہوئے ہیں ان سے ودیالیہ کی استھتی پر ... کی اس سمبندھ کی نیتی کی گھوشنا کرنے کیلئے اس پتر کے سنچالکوں سے آشا کرتی ہے کہ اس پرکار کی اپنی نیتی کو بدل لیں گے ... پر سمتیاں لی جانے لگیں۔ تب یہ ... لالہ لوتن داس جی تتھا لالہ ارجن دیو جی ... رام جی تتھا پنڈت چموپتی جی۔

سرو سمتی سے یہ پرستاؤ پاس ہوا ... اپستھت تھے۔

رائے امرت رائے جی۔ پنڈت ستیہ برت جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ شریمتی شنو ... پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت سوم دت جی۔ ... جی۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ پنڈت ... پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت دیو شرما ...

(۵) جانچ کمیشن (تحقیقاتی کمیٹی) ... نام سے ریفارمر تتھا پرکاش میں ... پھیلائے جا رہے ہیں۔ اس سمبندھ میں ... اس پرکار سے ہے۔

آچاریہ رام دیو جی سبھا پردھان نے اپ ... سے رائے صاحب امرت رائے جی کھیہ پر ... کو آتم ہتیا سمبندھی گھٹنا کے سمبندھ میں ... کمیٹی کا کاریہ سپرد کیا۔ رائے صاحب امرت ... جی نے جن جن ویکتیوں سے سہیوگ لینا ... سمجھا۔ جانچ کاریہ میں اُن سے سہیوگ لیا۔ ... سوتنترانند جی۔ پنڈت بھیم سین جی سبھا ... اپنی سمتیاں انترنگ سبھا میں پیش کیں۔ ... میں انترنگ سبھا کا ۲/۳ کا کمیشن ... کی سوچنا کیلئے پرکاشت کیا جاتا ہے۔

"نشچے ہوا کہ اس سمبندھ میں آتم ہتیا ... ہڑتال) کاریہ کا رنی سمتی ۱۳/۴ کا ... سوتنترانند جی سے پرارتھنا کی گئی کہ وہ ... سے بھوک ہڑتال بند کرانے کا اپائے کریں ... انترنگ سبھا کے استھائیہ سدسیوں کی ... کا نشچے کہ سارا معاملہ شری رائے امرت جی ... پردھان کے سپرد کیا جاوے۔ وہ اس ... اُچت کاریہ واہی کریں۔ سویکار ہے۔"

نمن سدسیہ اپستھت تھے:-

رائے امرت رائے جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی۔ پروفیسر شودیال جی۔ پنڈت ... دیو جی۔ لالہ ہردیال جی۔ لالہ سوبھراج جی۔ ... بھیم سین جی۔ پنڈت سوم دت جی۔ لالہ لوتن ... جی۔ لالہ ارجن دیو جی۔ مہاشہ بہر چند جی۔ پنڈت ... جی۔ شریمتی شنو دیوی جی پنڈت ... جی۔ لالہ چندا س جی۔ پنڈت دیو شرما جی۔ ... چرنجی لال جی پریم لالہ اننت رام جی۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

میں ہر دوار میں گوروکل کے کام پر گیا
تو مجھے ایکدم لقوے کی شکایت ہوگئی اور
میں ابھی تک بستر علالت پر دراز ہوں اور یہ
مضمون بھی بستر علالت پر سے ہی لکھ رہا ہوں
اور ڈاکٹروں کے حکم کے سخت بر خلاف لکھ
رہا ہوں۔ خیر کچھ بھی ہو میں اس سبھا کا
پردھان ہوں۔ اور جب کہ پرجا کو گمراہ کیا
جائے۔ تو میرا فرض اولین ہے۔ کہ ٹھیک بات بتائی
جاوے۔ چاہے میرے مرض کے ٹھیک ہونے
میں کتنی ہی تاخیر کیوں نہ ہو جائے۔ میں صحت
میں بھی آریہ پرجا کا نوکر ہوں اور مرض میں
بھی۔ زندگی میں بھی۔ اور مجھ کو اس سے میری
بڑا خوشی ہے کہ مروں بھی تو آریہ دھرم کی
سیوا کرتے ہوئے۔ ایک سپاہی کی طرح مروں
میری بیماری کے دوران میں مہینہ میں ڈیڑھ دن
میں نہ تو اور نہ بول سکتا تھا۔ اور نہ اپنے ہاتھ
سے لکھ سکتا تھا۔ ایک افسوسناک اور
درد ناک گھٹنا اپدیشک ودیالیہ لاہور میں
ہوئی۔ آچاریہ پریہ ورت جی کے نام ایک گمنام
خط آیا جس میں لکھا ہے عزیز چمن لال اور ایک اور
ودیارتھی کے آچرن کے وشے میں کچھ لکھا
تھا۔ آچاریہ جی نے پنڈت نردیو جی مکھیہ
ادھیاپک کو بلایا۔ اور ان ودیارتھیوں کے
بارے میں استفسار کیا۔ اس کے نتیجے کے
طور پر انہوں نے اس گمنام خط کو پھاڑ دیا۔
عزیز چمن لال کو انہوں نے بلایا تک نہیں۔
لیکن دوسرے ودیارتھی کو بلا کر کہا کہ ایک
گمنام خط آیا تھا مجھے تسلی ہو گئی ہے۔ کنتو تم
کو اور بھی سادھان ہونا چاہیے۔ برہمچریہ
بہت بڑی بھاری چیز ہے۔ اس کے ناش
ہونے پر روپ آدی سب ناش ہو جاتے ہیں
برہمچریہ پر ایک اُتم اپدیش بھی دیا۔ دوران
گفتگو میں عزیز چمن لال کا نام بھی نہیں
لیا۔ اور اس کا ذکر تک بھی نہیں کیا۔ لیکن اس
ودیارتھی نے یہ سمجھ لیا کہ کس آدھار پر یہ
گفتگو ان سے ہی جاتی ہے۔ کہ دوسرا ودیارتھی
چمن لال ہے۔ اس نے جا کر چمن لال
سے کہا۔ عزیز چمن لال بھڑک اٹھا۔ مگر
آچاریہ جی نے اس کی تسلی کر دی۔ اس دوسرے
ودیارتھی نے اپنے بیان میں تسلیم کیا
کہ گمنام خط میں درشت اپدیش ودیارتھی کو
سمجھانے کے لئے اس کے پاس کوئی
اور ظاہرا آدھار نہیں تھا۔ اس نے
سوامی سوتنترانند جی مہاراج کے سامنے
کہا کہ پہلا بیان اس نے کسی دباؤ
سے نہیں دیا تھا بلکہ اس کی آزادانہ
رائے تھی۔ عزیز چمن لال بہت جوشیلا آدمی
تھا۔ دماغ کا توازن کھو بیٹھا اور آتم ہتیا

کچھ غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں کا ازالہ

(از آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

آتم ہتیا کر لی۔ اس دکھ دائک گھٹنا نے میرے
دل کو بڑھا دیا۔ اور سب کو بڑا دکھ ہوا۔
ودیالیہ کے ودیارتھیوں نے بھی اسے ایک
اندوہناک گھٹنا ہی سمجھا۔
ان کے اپنے تحریری بیان اس وشے
میں موجود ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اس افسوسناک
گھٹنا پر دکھ تو ان کو ضرور ہوا۔ لیکن اُن کے
دل میں اپنے پوجیہ آچاریہ یا ادھشٹاتا
کے بر خلاف کوئی جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ اور
ہوتا بھی کیوں؟ ناظرین میں سے ہر ایک اپنی
چھاتی پر ہاتھ رکھ کر کہے کہ یدی اس کے جوان
لڑکے یا لڑکی کے آچرن کے بر خلاف کوئی
گمنام پتر آئے تو وہ اس کو بلا کر نہ کہے گا۔ کہ
"بیٹا ایسے تو بڑا اچھا۔ لیکن زیادہ محتاط رہو
تاکہ پتا سمجھو تم پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے" کبھی
افسوسناک واقعات ہو جاتے ہیں جن پر دکھ
سب کو ہوتا ہے۔ لیکن علاج کسی کے پاس نہیں ہوتا
کبھی ودیارتھی پریکشا میں انتیرن ہونے کے
کارن اپنی عزیز جان کھو بیٹھتے ہیں۔ کیا ایسی
حالت میں یونیورسٹی اور پریکشکوں کو مطعون
کیا جائے۔ باپ کے معمولی سمجھانے پر بھی کئی
ودیارتھی اپنی جان دے دیتے ہیں۔ کیا ایسے
پتاؤں کو سرزنش کرنا چاہیئے۔ یا اُن کے
ساتھ ہمدردی کرنی چاہیئے۔ آچاریہ پریہ ورت
جی نے تو عزیز چمن لال کو سمجھانا بھی اُچت
نہیں سمجھا۔ لیکن سچ مانیئے کہ اگر میں اُن کے
ستھان میں ہوتا تو اپنے عزیز بیٹے کو جس پر
ایسا الزام کسی گمنام شخص نے لگایا تھا
ضرور بلاتا اور اس کو محتاط رہنے کا اپدیش
کرتا۔ پھر کیا ہمارے دوست مجھ کو بھی ہتیارے
ہیں کہتے ہیں یا ہتیارے ہیں ہوں یا نہیں۔ اس کو
گوروکل کے برہمچاری اور برہمچارنیاں اور آریہ جنتا
بھی جانتی ہے۔ خیر ودیالیہ کا کام بدستور چلتا رہا
اور کوئی جذبہ ودیارتھیوں میں پیدا نہیں ہوا۔
جب تک کہ اخبار پرکاش اور اخبار ریفارمر میں
اس گھٹنا کو ایک اور روپ دے کر چھاپا نہیں
گیا۔ ان لیکھوں کا اثر یہ ہوا کہ ودیارتھی بھڑک
اٹھے معلوم ہوتا ہے کچھ ودیارتھیوں کو یہ سکھایا گیا کہ اپدیشک
ودیالیہ کے آچاریہ اور ادھشٹاتا کے خلاف
تم ہڑتال آندولن کرو۔ اور ایسے حالات پیدا
کرو کہ ہمارے مطلب کے آچاریہ اور ادھشٹاتا
مقرر کئے جائیں۔ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ پوجیہ آچاریہ
سوامی سوتنترانند جی مہاراج ہماری پرارتھنا کے
باوجود خود بخود چلے گئے۔ ایک سال تک ان کا انتظار
کیا گیا۔ منتری جی اور میں خود اُن کے پاس گئے۔ سبھا نے
بھی پرستاو پاس کرکے اُن سے پرارتھنا کی لیکن
جب انہوں نے مکمل چارج لینے سے انکار کر دیا
تو سبھا نے سروسمتی سے پنڈت پریہ ورت
جی جیسے سالوک اور سلیم الطبع مدھر بھاشی
اور ودوان سناتک کو مجبور کیا کہ وہ اس ذمہ داری
کو اپنی اور ذمہ داریوں کے علاوہ اپنے کندھوں
پر لیں۔ لیکن بیچارے معصوم ودیارتھیوں کو جن
کو پارٹی بازی کا شکار بنایا گیا۔ ان واقعات
کی کب خبر تھی۔ اُن کے سامنے کسی اور ہی رنگ
میں رنگے ہوئے واقعات پیش کئے جاتے تھے
خیر جب پرکاش میرے پاس آیا۔ اور میں نے
اُسے پڑھا تو اس میں مطالبہ تھا کہ ایک کمیشن
مقرر کی جائے جو اس واقعہ کے متعلق تحقیقات کرے
اور اس کی رپورٹ چاہے خفیہ ہی کیوں
نہ ہو۔ ہماری گورنمنٹ سبھا میں پیش ہو۔ اور
سبھا جو ایکشن دنا سب سمجھے لے میں
اس مضمون کو پڑھ کر حیران و ششدر رہ گیا
کیونکہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی بڑی سے بڑی
سنستھاؤں میں اُس زمانہ میں جب مہاشے
کرشن جی منتری تھے۔ ایسے افسوسناک
واقعات ہو چکے تھے لیکن مہاشے جی نے اُن کی
طرف کبھی اشارہ تک نہیں کیا۔ اور نہ سبھا میں کبھی
کمیشن کی تقرری کا مطالبہ کیا۔ حالانکہ ایک
حالت میں انچارج اس وقت میں ہی تھا اور
اکیلا میں تھا۔ گوروکل میں بھوک ہڑتال ہوئی
اور بھی کئی افسوسناک واقعات ہوئے۔
لیکن مہاشے جی نے جب تک منتری رہے
اُس ہڑتال اور ان واقعات کی اپنے اخبار
میں ہوا تک نہیں لگنے دی۔ پھر اب اس گھٹنا
پر اتنا شور و شر کیوں۔ اس کا جواب مہاشے
جی اپنے دل سے مانگیں یا ناظرین اپنی سمجھ کے
مطابق قیاس کر لیں۔ میں اس کے متعلق کسی
رائے کا اظہار نہیں کرنا چاہتا۔ جب آگ بھڑکا
دی گئی تو ادھشٹاتا اور منتری جی نے
ودیارتھیوں کے بیانات قلم بند کئے۔ ان کو سمجھایا
ان بیانات میں کسی ودیارتھی نے آچاریہ کے
ورتاؤ کی یا اُن کے ہرجے کے شدھ نہ ہونے
کی شکایت نہیں کی۔ نہ اُن پر بدنیتی کا الزام لگایا
ودیارتھی پھر اپنے کام میں لگ گئے۔ میں نے
مہاشے جی کو خط لکھ دیا کہ جانچ کا انتظام کر رہا ہوں
آپ اپنے کتھن کے مطابق اخباری آندولن بند کر
دیں۔ انہوں نے اس خط کی پہنچ کو اپنے اخبار
میں تسلیم کیا۔ دیکھا کہ اس خط کے بعد شدہ
آندولن جاری رکھنا چاہتے ہیں اور نہ رکھ ہی
سکتے ہیں۔ لیکن آندولن جاری رہا جانچ کا انتظام
کر دیا گیا۔ اس کی رپورٹ پر ابھی دستخط بھی نہیں
ہوئے تھے اور نہ وہ میرے پاس پہنچی تھی کہ مہاشہ
جی نے اور ایک لیکھ لکھ مارا جس میں یہ درج تھا۔
کہ اُن کو معلوم ہے۔ کہ کمیشن کی سفارشیں کیا
ہوں گی۔ شری آپ پردھان رائے صاحب
امرت رائے جی اور منتری جی جنہوں نے نہایت
بردباری اور دور اندیشی سے اس نازک مرحلہ
پر کام کیا۔ بیان فرماتے ہیں۔ کہ اُن کا اور مہاشہ
جی کا رپورٹ کے وشے میں کبھی کوئی وارتالاپ
نہیں ہوا۔ اور جس وقت اخبار میں یہ مضمون چھپا
تھا۔ اُس وقت پنڈت بھیم سین جی کو معلوم بھی
نہ تھا۔ کہ رپورٹ کیا ہوگی۔ اور میں یہ خیال بھی
نہیں کر سکتا کہ شری سوامی سوتنترانند جی نے
رپورٹ کے مرتب ہونے اور دستخط ہونے سے
پہلے مہاشے جی کو کہا ہو گا کہ تم فلاں فلاں قیاسی
باتیں چھاپ دو۔ پھر کیا مہاشے جی کو غیب سے یہ
خبر آئی تھی۔ اور وہ بھی قطعی غلط۔
اب پرکاش میں یہ لکھا جا رہا ہے کہ
ودیارتھیوں کی بھوک ہڑتال شری سوامی جی
نے ادھیکاریوں کے کہنے آشواسنوں پر تڑوا
دی تھی۔ جو پورے نہیں کئے گئے۔ اُس سے
مہاشے جی نے اخبار میں لکھا تھا کہ سوامی جی نے
ودیارتھیوں سے کہا کہ آچاریہ اور ادھشٹاتا
کو مستقر کرنا سبھا کے ادھیکار میں ہے۔ تم غرض
معروض کرو۔ ماننا اور نہ ماننا سبھا کے ادھیکار
میں ہے۔ تم سے کوئی شرط نہیں کی جا سکتی۔
ودیارتھیوں نے سوامی جی کی آگیا سر جھکا کر
مان کر غیر مشروط طور پر بھوک ہڑتال توڑ دی
ایسی بات کی ہی سوامی جی سے آشا تھی۔ پھر
ادھیکاریوں کے آشواسن کی بات کہاں سے
آئی۔ ادھیکاری کیسے کہہ سکتے تھے کہ جانچ
کی رپورٹ کیا ہوگی۔ کیا وہ کوئی فرضی جانچ تھی جو
بیان لئے بنا اور وچار کے بنا پہلے سے نتیجہ
نکال سکتی تھی۔ اور پھر اپدیشک ودیالیہ کی مالک
سبھا ہے۔ نہ کوئی ادھیکاری۔ یہ بات امر
واقعہ ہے۔ نہ قرین قیاس ہے۔ کہ سبھا کے
کسی ادھیکاری نے سوامی جی سے پہلے وعدہ
کر لیا تھا۔ کہ جانچ فرضی ہے۔ اور ہم آپ سے
وعدہ کرتے ہیں کہ کمیشن یہ رپورٹ کرے گی
خیر کمیشن بیٹھی۔ اس نے تحقیقات کی بلائے

صاحب امرت رائے اور پنڈت بھیم سین جی کی یہ قطعی رائے تھی جس کے ساتھ میں بھی متفق ہوں کہ پنڈت گیان چند اگنی ہوتری پریہ ورت جی کا کوئی دوش نہیں۔ اور وہ سرد تھا نردوش ہیں۔ اور شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے بھی پنڈت پریہ ورت جی کے شدھ ہردے اور آتم بھاؤ کے برخلاف ایک شبد نہیں لکھا۔ اور نہ ہی اپنی رپورٹ میں اُن کی نیت کے برخلاف ایک لفظ بھی کہا۔ اُن کا صرف یہ فرمانا تھا کہ جب آچاریہ جی کو تسلی ہو گئی تھی کہ ودیارتھیوں کا آچرن دوشن یکت نہیں ہے۔ اور خط پھاڑ دیا تھا۔ تو ان جانے انہوں نے ودیارتھی (اصل واقعہ یہ ہے کہ پنڈت پریہ ورت جی نے عزیز چمن لال کو خود نہیں بلایا تھا بلکہ وہ خود اُن کے پاس آیا تھا) کو بلانے میں بہت زیادہ دور اندیشی سے کام نہیں لیا۔ جانچ کے تینوں ججوں نے اتفاق رائے سے فیصلہ کیا کہ بھوک ہڑتال کی ذمہ داری کسی ادھیکاری پر نہیں۔ سوامی سوتنترانند جی نے لکھا "اس کے کارن اتی سلو ہارن تھے اور غلط فہمی پر مبنی تھے" پھر یہ رپورٹ انترنگ سبھا میں پیش ہوئی۔ اور سبھا نے تین پرستاو سروسمتی سے پاس کئے۔ پھر بھی کسی دل کی نہیں تھی۔ اس کا پرمان اس بات سے ملے گا کہ اس میں حاضر کون کون بھائی تھے۔ حاضر ممبروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

شری امرت رائے جی۔ شری گیان چند جی۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی۔ شری پروفیسر سُدھاکر جی۔ شری پنڈت بدھ دیو جی۔ شری لالہ مہر دیال جی۔ شری لالہ شوبھا رام جی شری پنڈت بھیم سین جی۔ شری سوم دت جی شری لالہ نوتن داس جی۔ شری لالہ ارجن دیو جی۔ شری مہاشے مہر چند جی۔ شری پنڈت چموپتی جی۔ شری متی ستیہ دیوی جی۔ شری پنڈت ستیہ ورت جی۔ شری پنڈت پریہ ورت جی۔ شری لالہ چرن داس جی۔ شری پنڈت دیو شرما جی۔ شری چرنجی لال جی پریم۔ شری لالہ شانت رام جی۔ جن ناموں کے نیچے میں نے لکیر دی ہے۔ وہ ادھیکاریوں کے دل کے نہیں سمجھے جاتے۔ واستو میں وے کسی دل کے نہیں ہیں۔ ہاں مہاشہ جی غلط طور پر اُن میں سے کیئوں کو اپنا انویائی سمجھتے ہیں۔ واستو میں وہ اپنے انتر آتما کے انویائی ہیں۔ میری رائے میں سبھا میں کوئی دلبندی ہے ہی نہیں۔ اور جن لوگوں کے ناموں کے نیچے میں نے لکیر نہیں دی وہ بھی کسی دل کے انویائی نہیں ہیں۔ کیول اپنی انتر آتما اور وید کے انویائی ہیں۔ کیول مہاشے جی کو بھرا پڑ گیا ہے کہ اُن کے درد حامی ہیں۔ اور کسی دل و شیش میں ہیں۔ اب سروسمتی سے پاس ہوئے پرستاو سنئے۔

پرستاو سنکھیا ۱۲ - ۱ - اپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھی چمن لال کی آتم ہتیا تھا اس کے پشچات بھوک ہڑتال کی گھٹنا کا دستے پیش ہوا (ک) نشچے ہوا کہ اس سمبندھ میں کاریہ کارنی سمتی تھی پلم ۱۳ کا نشچے کہ "سوامی سوتنترانند جی سے پرارتھنا کی گئی کہ وہ اپنے پربھاؤ سے بھوک ہڑتال بند کرا لیں کا اپائے کریں۔" تھا انترنگ سبھا کے استھانک سروس کی بیٹھک تھی پلم ۱۳ کا نشچے کہ وہ سارا معاملہ شری لالہ امرت رائے جی سبھا اُپ پردھان کے سپرد کیا جاوے۔ وہ اس وشئے میں اُچت کاروائی کریں۔ سویکار ہے۔"

(خ) یہ سبھا مہاشے چمن لال ودیارتھی اپدیشک ودیالیہ کی بھرم میں پڑ کر کی ہوئی آتم ہتیا دوارا ہوئی مرتیو پر دکھ پرگٹ کرتی ہے۔ اور ترگک کے سمبندھیوں سے ہاردک سہانو بھوتی پرگٹ کرتی ہے۔

(گ) اس سبھا کی سمتی میں دباؤ ڈالنے کے لئے بھوک ہڑتال (Hunger strike) کرنا انوچت اور سدھانت ورودھ ہے۔ سبھا نشچے کرتی ہے کہ بھوک ہڑتال اکشمیہ اپرادھ ہے اور نیترن کا کھنڈن کرنا ہے سروسمتی سے سویکار ہوا۔

۱۳ - شری رائے امرت رائے جی اُپ پردھان نے اپدیشک ودیالیہ کی آتم ہتیا تھا بھوک ہڑتال سمبندھی جانچ کمیٹی (رائے امرت رائے جی سوامی سوتنترانند جی - پنڈت بھیم سین جی) کی رپورٹ پیش کی جس پر اپنی تھا سبھا پردھان آچاریہ رام دیو جی کی سمتی سنائی۔ سروسمتی سے نشچے ہوا کہ اس گھٹنا میں ادھشٹاتا تھا آچاریہ کا کوئی دوش نہیں ہے۔ سبھا اُن پر پورن وشواس پرگٹ کرتی ہے۔ یہ بھی سروسمتی سے پاس ہوا۔

یہ واقعات ہیں۔ اُن کی تصدیق اپدیشک ودیالیہ اور سبھا کی فائل سے ہو سکتی ہے۔ جن سماجوں کو غلط فہمی ہو اور کوئی بات سمجھنا چاہتے ہوں ان کے کوئی ذمہ دار ادھیکاری یا ذمہ دار پربندھی لاہور میں آ جاویں۔ منتری جی اُن کو سارا فائل دکھا دیں گے۔ کیونکہ سبھا آریہ سماجوں کی افسر بھی ہے۔ اور نوکر بھی۔ وہ آریہ سماجوں سے کوئی بات چھپانا نہیں چاہتی۔

ایک اور غلط فہمی کی الجھن میں پڑنے سے پہلے میں کچا کرنے میں پہلے ہی اس کو چیتاونی دے دیتا ہوں۔ یہ کہا جائیگا کہ پنڈت بدھ دیو کے لیکھ کے کارن مہاشے جی نے آنندولن جاری رکھا۔ پرایہ جن لیکھوں کا میں نے حوالہ دیا ہے۔ وہ میرے خط کے بعد اور پنڈت بدھ دیو کے مضمون سے پہلے چھپے تھے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرکاشن وبھاگ نے جو واقعات کو لے کر غلط فہمیوں کو دور کیا تھا۔ وہ پرکاش اور ریفارمر کے جواب میں کیا تھا۔ اور منتری جی کی سمتی سے کیا تھا کسی جواب پر بھڑک اٹھنا۔ کسی پبلک مین کو شوبھا نہیں دیتا۔ جب کہ جواب کیول فائل پر آئے ہوئے واقعات کا اظہار ہی ہو۔

جب میرے اس لیکھ کا جواب چھپے تو آریہ جنتا ہر ایک لیکھ کی تاریخ کو نوٹ کرنے اور پھر فیصلہ کرے۔ اب نہایت خطرناک اور اویدک تعلیم پرکاش کے ذریعہ سے نوجوانوں کو دی جا رہی ہے۔ آریہ بڈھوں اور آریہ یودھیوں کو بھڑکایا جا رہا ہے۔ کہ جب اُن کے ماں باپ اُن کو کسی خطرے سے محتاط کیا کریں۔ تو وہ آتم ہتیا کر لیں۔ کیونکہ یہ بہادری ہے۔ لیکن آتم ہتیا پاپ ہے۔ اور وید ورودھ ہے۔ میں آریہ پرشوں سے اپیل کرتا ہوں کہ ایسے اخبار نوجوانوں کے ہاتھ میں نہ پڑنے دیں۔ کیونکہ ہر ایک گھر میں کبھی نہ کبھی ڈانٹ ڈپٹ ہوتی ہی رہتی ہے۔ اور کبھی وہ ماتا پتا کی غلط فہمی پر بھی مبنی ہوتی ہے۔ لیکن پرکاش کا عقیدہ ہے کہ جب کوئی ماں باپ یا بزرگ اپنے بیٹے یا بیٹی کو کوئی ادھیاپک اپنے ودیارتھی کو جیسے کی رائے میں غلط فہمی پر مبنی احتیاط کرنے کا اپدیش دے تو وہ آتم ہتیا کر لے۔ کیونکہ یہ بہادری ہے۔ آتم ہتیا کا اتنا کھلا اور غیر مشروط پرچار نہ کیول دھرم ورودھ ہے۔ بلکہ قانون کے بھی برخلاف ہے۔ ہم کو لیکھ بڑے دو والوں اور نیتاؤں کی حالت معلوم ہے۔ کہ جن پر آچرن سمبندھی دوش اُن کے ہی ودیارتھیوں نے لگائے۔ ودیارتھیوں نے ہڑتال بھی کی۔ اور ادھیکاریوں کے صلاح دینے پر وہ بغیر تحقیقات کروانے کے سنستھا کو چھوڑ گئے۔ اور ابھی تک انہوں نے آتم ہتیا نہیں کی۔ دوسروں کو اپدیش کرنا آسان ہے۔ لیکن اگر یہ بہادری ہے تو آپ بھی کر کے دکھلانی چاہیئے دھرم تو یہ بتلاتا ہے۔ کہ آتم ہتیا بزدلی ہے۔ اور سداچار کا پرمان سداچار کے جیون سے دینا چاہیئے۔ نہ کہ آتم ہتیا سے۔ بھگوان بدھ دیو رشی دیانند۔ اور مہاتما گاندھی پر کئی بیہودہ بہتان لگے لیکن انہوں نے دنیا کے سامنے آتم ہتیا کی مثال نہیں رکھی۔ بلکہ سچی بہادری درشائی۔ معصوم بچوں کو بلاواسطہ آتم ہتیا کا اپدیش کرنا پاپ اور بزدلی … ایسے پرچارکوں سے آریہ سماج کو … اور پرلیس کی رکھشا کرنی چاہیئے۔ یہ ظاہر ہے کہ سبھا کے … کے خلاف جن معصوم بچوں نے … میں آ کر ودیالیہ کے ادھیکاریوں … سے انکار کیا انہوں نے ادھیکاریوں … برخلاف ہی نہیں بلکہ سبھا کے برخلاف … کی۔ جس کی پھر چھاپا میں … میں سبھا کی سنستھاؤں … نہیں دیکھ سکتا۔ اور نہ آتم ہتیا کا … کرنے والوں کو ان سنستھاؤں پر … مخالفانہ کرنے دے سکتا ہوں۔ … اور ضروری چیتاونی دیتا ہوں۔ پرکاش … چھپا ہے کہ "عجیب بات ہے ودیارتھی … سا کتی مار دیا جاتا ہے" یہ قتل کا … سبھا پر صاف الفاظ میں لگایا گیا ہے … کر شری اپنے دستخط سے اخبار میں … دیں کہ یہ آتم ہتیا نہیں تھی۔ بلکہ قتل … سبھا کی اجازت سے واجب … کی جاوے گی۔ فیصلہ دنیا کے سامنے … پنڈت بدھ دیو جی نے جو آریہ … تھا وہ میرے ایک سرکاری … تھا۔ کیونکہ اس میں صاف لکھا تھا … کسی کرم چاری کو کوئی شکایت ہو تو … داد رسی مانگے اور سبھا کی اجازت … اخباروں میں یا عدالت میں جاوے … غلطی کے متعلق مناسب کاروائی کر… ہے۔

ایک اور غلط فہمی کو بھی دور … مہاشے جی نے اپنے ایک لیکھ میں … لکھا ہے کہ دہلی آریہ سماج نے … کیا تھا کہ پنڈت بدھ دیو جی کا دیا … جاوے۔ سبھا کے پاس ایسی خبر نہیں … اور اگر مہاشے جی کو دہلی آریہ سماج … سبھا کا یہ ریزولیوشن معلوم ہے … کو جواب دیں۔ اور اس کی تاریخ … دیں۔ تحقیقات کر لی جاوے گی۔ … پاس تو دہلی کے آریہ سماجوں کے … گئے کہ پنڈت جی کو دیا کہا … مہاشے جی نے یہ جو لکھا اس کا … محل نہ تھا۔ محض پنڈت بدھ دیو جی … اور کتاشیہ بدنام کرنے کے لئے … تھا۔ سبھا پنڈت بدھ دیو جی کو … سمجھتی ہے۔ اور کسی حالت میں … کم سدا چاری نہیں سمجھتی … باتوں کو پھیلانا ہو تو مہاشے جی … بھی پھیلائی جا سکتی ہیں۔ اور …

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کے جنم ستھان سیدپور میں

دان ویر سورگیہ دیوا چند سمارک کا ادگھاٹن سماروہ

ویدک دھرم پرچار کی دھوم دھام

شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی اپدیش امرت ورشا

آریہ مسافر کے قائم مقام سے !!

دہلی نواسی دان ویر سورگیہ دیوا چند جی نے اپنی وصیت میں اپنے جنم ستھان سیدپور میں دھرم ارتھ چکتسالیہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ آریہ سماج مندر تتھا جنج گھر بنانے کا سنکلپ کیا تھا۔ پرماتما کی کرپا سے تتھا دیوا چند سمارک ٹرسٹ کے کرم ویر منتری لالہ نرائن دت جی کے ادیوگ سے وصیت کے انوسار سیدپور میں ہسپتال کنیا پاٹھ شالہ۔ سماج مندر تتھا جنج گھر بن گئے ہیں۔ ان سب کاریوں کا ادگھاٹن سماروہ بسنت پنچمی کے اوسر پر کرنے کا نشچے کیا گیا تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک پنڈت تیرتھ رام جی۔ پنڈت رام چندر جی مہاشہ کیسر منی جی تتھا پنڈت جگدیش چندر جی۔ اس اپ لکش میں سیدپور میں دھرم پرچار کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ دھرم اپدیشوں تتھا شکشا پرد منوہر بھجنوں تتھا گیتوں سے وہاں کی جنتا کو آنندت کرتے رہے۔ پانچ چھ دن کی ورشا کے کارن ادگھاٹن سماروہ بسنت کے استھان پر ۱۷ فروری کو کرایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تتھا دیوا چند ٹرسٹ کے منتری لالہ نرائن دت جی کی پرارتھنا پر شری سوامی ستیانند جی مہاراج نے سماروہ کا شبھ کاریہ کرنا سویکار کر لیا۔ ۱۶ فروری پراتہ کال فرنٹیر میل سے سوامی ستیانند جی۔ لالہ نرائن دت جی منتری دیوا چند ٹرسٹ دہلی تتھا سبھا منتری پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار اس سماروہ کے شبھ کاریہ میں سمّلت ہونے کیلئے لاہور سے روانہ ہوئے۔ دوپہر بارہ بجے جہلم پہنچے۔ وہاں سے لاری کے دوارہ چل کر شام کے لگ بھگ پانچ بجے سیدپور پہنچے۔ ساتھ ہی لالہ سبھا اپ منتری نند لال جی اور لالہ رام چند جی پربندھ وغیرہ کے کام کے لئے سیدپور پہنچ گئے۔

دیوا چند سمارک چکتسالیہ کے سامنے کے کھلے میدان میں شامیانہ لگایا گیا تھا۔ وید منتروں تتھا رنگ برنگی جھنڈیوں سے پنڈال سجایا گیا تھا۔ آس پاس کے دیہاتی بھائی تتھا سیدپور نواسی سجن پنڈال میں دھرم اپدیش تتھا ست سنگ کر رہے تھے۔ سیدپور پہنچ کر سیدھے سوامی ستیانند جی لالہ نرائن دت جی تتھا پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار بڑے پنڈال میں پہنچے۔ اپستھت جنتا نے ہرش اللاس کے ساتھ اتتھیوں کا سواگت کیا۔ پانچ بجے تک دھرم پرچار ہوتا رہا۔

رات کے ساڑھے سات بجے سے بھجن پرارمبھ ہوئے آٹھ بجے سے شری سوامی ستیانند جی مہاراج کا اپدیش ہوا۔ سوامی جی نے "سنگچھدھوم سموددھوم سمووومنانسی جانتام" منتروں کو نردشٹ کرتے ہوئے مل کر کام کرنے کی پریرنا کی۔ پربھو بھگتی تتھا آتم گیان کی مہما کو بیان کرتے ہوئے ہری سمرن تتھا گیانی بننے کیلئے اتساہت کیا۔

नहि ज्ञान सदृशं पवित्र मिह विद्यते ।

کی بھاونا کو جتانے والی وچار دھارا سے جنتا کو گیانی بن کر کام کرنے کے لئے اتیجت کیا۔ بیچ بیچ میں مہاراجہ رام چند رگورد گوبند سنگھ تتھا رشی دیانند آدی سنتوں کی جیون گھٹناؤں کا ورنن کرتے ہوئے جنتا کو مگدھ سا کر دیا۔ رات کے شانت واتاورن میں نو بجے تک جنتا منتر مگدھ ہوئی سوامی جی کے وچنوں کو سنتی رہی۔

۱۷ فروری پراتہ کال پنڈال میں برہم یگیہ رچا گیا۔ یجمان کا کاریہ شریمتی ست بھراواں دیوی جی (دھرم پتنی سورگیہ دیوا چند جی) کر رہی تھیں۔ سماروہ میں سمّلت ہونے کے لئے آس پاس کے گراموں سے آنے والے شردھالوؤں تتھا گرام نواسی سجنوں کے لئے شریمتی ست بھراواں دیوی جی نے رشی لنگر جاری کیا ہوا تھا۔ شریمتی ست بھراواں دیوی جی سویم لنگر کا پربندھ کر رہی تھیں۔ دو ہزار کے لگ بھگ سجن بھوجن کرتے رہے۔

یگیہ کے بعد مہاشہ کیسر چند جی تتھا مہاشہ جگدیش چندر جی نے ایشور بھگتی تتھا ست سنگ وشیک بھجنوں کے ساتھ کیرتن کیا۔ اس کے بعد لالہ نرائن دت جی منتری دیوا چند سمارک ٹرسٹ نے لالہ دیوا چند کی وصیت کے سمبندھ میں وستار سے سماچار سناتے ہوئے بتایا کہ وصیت کے انوسار کاریہ کرتے ہوئے کئی ایسے موقعہ آئے جب کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ ہم اس وصیت کو شاید پورا نہ کر سکیں۔ پرنتو شریمتی ست بھراواں دیوی جی و شریمتی پرکاش وتی جی دھرم پتنی لالہ دیوا چند جی کے سہیوگ سے آج ہم اتیرن ہو سکتے ہیں۔ کہ شریمتی جی کی سب باتیں پوری ہو گئیں ہیں۔ اور اس سمے اس وصیت کے انوسار نمن کاریہ ہو چکے ہیں:-

(۱) دہلی کے چاندنی چوک میں ڈیڑھ لاکھ کی لاگت سے دیوان بھون کے نام سے آریہ سماج مندر بنایا گیا ہے۔ بہت سا حصہ بن چکا ہے۔ تھوڑا سا کام باقی ہے۔

(۲) دہلی میں پولیٹیکل انفارمیشن بیورو کا کام دینے والی لائبریری قایم کی گئی ہے۔ ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو اس لائبریری کا سنچالن کر رہی ہے۔ اس میں راج نیتی سمبندھی ساہتیہ اکترت کیا جاویگا۔ جس سے دیش کے راجنیتک کاریہ کرتا لابھ اٹھا سکیں۔

(۳) وصیت کے انوسار یوکوں کو شلپ بیوپار تتھا دستکاری کی شکشا دینے کیلئے وظیفے دئے جا رہے ہیں۔ اس سمے اس مد میں لگ بھگ ایک ہزار روپیہ ماہوار خرچ ہو رہا ہے۔

(۴) وصیت کے انوسار لالہ دیوا چند جی کے جنم ستھان سیدپور میں چکتسالیہ کنیا پاٹھ شالہ آریہ سماج مندر تتھا جنج گھر بن گئے ہیں۔ ان کا سنچالن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نریکشن تتھا پربندھ میں ہو گا۔ ان کاریوں کو چلانے کے لئے وصیت کے انوسار سبھا کو ایک لاکھ روپیہ دیا گیا ہے۔ یہ سماروہ ان کاریوں کے ادگھاٹن سماروہ کے اپ لکش میں کیا جا رہا ہے۔ لالہ دیوا چند جی مجھے اپنا بڑا بھائی سمجھ کر سب دھارمک کاریوں میں مجھ سے پرامرش کرتے تھے۔ مجھے آج سنتوش ہے کہ میں اپنے بھائی کی اچھا کو پورا بھی کر سکا ہوں۔

اس کے بعد سبھا منتری پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار نے سبھا کی اور

ہے وصیت میں سے گئے سنکلپ کو پورن کرنے پر شریمتی سد بھراواں دیوی جی تتھا دیانند ٹرسٹ کے منتری لالہ نرائن دت جی کو بدھائی دی کہ وصیت سمبندھی پیچیدگیوں کو حل کرنا لالہ نرائن دت جی کا ہی کام تھا۔ اسیوقت جنتا نے اپیل کی کہ وہ چکتسالیہ اور کنیا پاٹھ شالہ سماج مندر اور جنج گھر سے لابھ اٹھا کر سبھا کو دان دیر سورگیہ دیوانچند کے سنکلپ پورا کرنے میں سہیوگ دیں۔ سبھا اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہی ہے کہ یہ سنستھائیں جنتا کے لئے ادھک سے ادھک اپ یوگی بن سکیں۔ اس کے بعد سوامی ستیانند جی مہاراج کا دیاکھیان ہوا۔ آپ نے لالہ دیوان چند کے جیون کی گھٹناؤں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جس پرکار پراچین آریہ جاتی میں مہاراجہ ہرشچند اور کرن جیسے دانی ہوئے تھے۔ اسی پرکار لالہ دیوان چند جی نے اس شبھ دان دوارا ان کی سمرتی کو پھر سے جنتا کے سامنے جیوت روپ میں رکھا ہے۔ شریمتی سد بھراواں دیوی جی نے اپنے پتی دیو کی اچھا کو پورن کرنے کے لئے سراہنیہ تیاگ اور دھرم بھاؤ کا آدرش آریہ دیویوں کے سامنے رکھ کر ستی سیتا دیوی کے پوتر جیون کا جولنت اداہرن اپستھت کیا ہے۔ پرماتما ان کے دھرم بھاؤ کو درڑھ رکھیں۔

اس کے بعد اپستھت جنتا جلوس کی شکل میں پنڈال سے ہسپتال کی طرف روانہ ہوئی۔ چکتسالیہ کے سامنے سورگیہ دیوانچند جی کا سٹیچو رکھا گیا ہے۔ سوامی جی نے جے کاروں کے بیچ میں کرکملوں سے سٹیچو کا ادگھاٹن کیا۔ اس کے بعد دیوانچند چکتسالیہ کا ادگھاٹن کاریہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں اس چکتسالیہ کے دوار کھولتا ہوں۔ یہ دوار امیر و غریب، ہندو مسلمان سکھ منش ماتر کے لئے کھولے جاتے ہیں۔ سب مذہب و ملت کے لوگ اس سے لابھ اٹھائیں گے۔ چکتسالیہ کے ڈاکٹر شری بھدرسین جی کا پریچے کراتے ہوئے کہا کہ آپ گورو کل کانگڑی کے سیوگ سناتک ہیں۔ لاہور میں رہ کر آپ نے یوگیہ ڈاکٹروں سے انوبھو تتھا شکشا پراپت کی ہے۔ آپ لوگ ان سے لابھ اٹھائیں۔ اس کے بعد چکتسالیہ کا نرکشن کیا۔ چکتسالیہ میں ان ڈور پیشنٹس تتھا آؤٹ ڈور پیشنٹس کے لئے پربندھ ہو گیا ہے۔ چکتسالیہ سید پور گاؤں کی سیما میں ہے۔ سماج مندر کنیا [illegible]

لئے بھی سوامی ستیانند جی کے نیترتو میں جنتا گرام کی اور چلی۔ آگے آگے باجہ بج رہا تھا۔ ڈی اے۔ وی سکول بیجواڑہ کے ودیارتھیوں کی بھجن منڈلیاں کیرتن کرتی ہوئی دیوس میں سمت ہوئیں۔ جلوس کے آگے آگے ادم کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ سوامی جی نے سنکشیپت بھاشن کے ساتھ سماج مندر اور کنیا پاٹھشالہ کا ادگھاٹن کیا۔ جنتا گاؤں سے لابھ اٹھائے اور آتمک انتی کے لئے ست سنگ میں سمِلت ہونے کی پریرنا کی۔ اس کے بعد سارا جلوس دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کے نواس ستھان کو دیکھنے کیلئے گیا۔ گرام نواسی اتساہ تتھا اتسکتا سے اس سورگیہ درشیہ کو دیکھ رہے تھے۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کا نواس ستھان اس سمے کھنڈرات کے روپ میں بدل چکا ہے۔ سید پور کے ایک بھائی نے گرام واسیوں کی اور سے نہایت پورن بھاؤ سے دھرم ویر لیکھرام کے نواس ستھان پر سمارک بنانے کی اپیل کی۔ سبھا منتری پنڈت بھیم سین جی نے گھوشنا کی اگلے برس

سے دیر تیج کے دنوں میں سید پور میں دھرم پرچار کا وشیش پربندھ کیا جائیگا اور دیر تیج کے تہوار کو وشیش روپ سے میلے کا روپ دینے کا پریتن کیا جائے گا۔ سمارک بنانے کے پرستاؤ پر بھی وچار کیا جائیگا۔ اس کے بعد سید پور کے پاس کے اتہاسک ستھانوں کا اولوکن کرتے ہوئے جنتا واپس ہوئی۔ پھر بھوجن تتھا دیاکھیان ہوئے رات کو سوامی ستیانند جی کا اپدیش ہوا۔ سوامی جی نے رت سنگ تتھا دیاکھیانوں میں سے گئے اپدیش پر عمل کرنے کی وشیش پریرنا کی۔ اس سمے بعد سبھا منتری نے اس سمارک یگیہ کے نردوگھن سماپت ہونے پر پرماتما کا دھنیہ واد کرتے ہوئے شری سوامی ستیانند جی۔ منتری لالہ نرائن دت جی تتھا شریمتی سد بھراواں دیوی کا دھنیہ واد کیا۔ ان کے سہیوگ سے یہ سمارو سپھل ہوا۔ اس کے ساتھ ہی سید پور کے ستھانیہ کاریہ کرتا لالہ گوبند رام جی۔ سردار منگل سنگھ جی۔ ماسٹر بیلی رام جی ماسٹر دیس راج جی ڈاکٹر مول سنگھ جی مہا ینور نواسی کا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماہوار ہندی آرگن

آریہ کا رشی نمبر

آریہ جنتا کو یہ جان کر پرسنتا ہو گی کہ اس سال "آریہ" کا رشی بودھ انک ۱۱ مارچ کو شوراتری کے دن پرکاشت ہوگا۔ آریہ کا یہ انک آریہ سماجک پتر ساہتیہ میں اپنا ایک خاص ستھان رکھتا ہے۔ پڑھنے اور وچارنے کے لئے اس میں انوکھی سامگری رہتی ہے اس ورش بھی یہ انک پہلے کی طرح ادبھت سج دھج کے ساتھ نکلے گا۔ اس میں آریہ سماج کے دارشنک، ساماجک راجنیتک اور ویدک سدھانتوں پر پرسدھ ودوانوں کے کھوج پورن لیکھ رہیں گے۔ رشی دیانند کے جیون تتھا کاریہ پر آریہ سماج کی ورتمان اور مستقبل سنسار کو ضرورت تتھا آریہ سماج کے ورتمان اور بھوشیہ کاریہ کرم پر وچاروں کو جگانے والی سامگری رہے گی۔ رسیلی نظمیں رنگی سُندر چتر ہوں گے۔ یہ انک پرچار کے لئے بھینٹ کرنے کی ایک اَمولیہ وستو ہوگا۔ ہر سال آریہ سماجیں اور آریہ پرش پرچار کے لئے مفت بانٹنے کے لئے اس انک کو بھاری تعداد میں منگوایا کرتے ہیں۔ آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کو چاہئے کہ ابھی سے اس انک کیلئے بھاری تعداد میں آرڈر بھیجنے شروع کر دیں۔

ایک کاپی کا مولیہ لاگت سے بھی کم صرف ۶ ہوگا۔ ۲۰ سے زیادہ کاپیاں منگوانے پر ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جاوے گا۔

اشتہار دینے والوں کو بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

[illegible]

دھنیہ واد کیا۔ ان لوگوں نے تن من دھن سے سمارو کے پربندھ سمبندھی کاریوں میں پرسنتا سہیوگ دیا۔ اسی پرکار کے لالہ سنگھ نرائن جی نے بھی سبھا کو سہیوگ دیا۔ سبھا کی اور سے ان سب کا دھنیہ واد کیا گیا۔ ساتھ ہی سید پور تتھا سیالہ کے آریہ بھائیوں سکھ بھائیوں تتھا ہندو بھائیوں کا بھی ہاردک دھنیہ واد کیا گیا۔ اس کے بعد آرتی تتھا شانتی پاٹھ کے ساتھ یہ کاروائی سماپت ہوئی۔

آریہ سماج نارگدھ میں پرچار

مورخہ ۶ فروری ۱۹۶۲ء کو پنڈت بردی چند جی اور مہاشہ بھگت رام جی ہمارے ہاں پدھارے ۷ دن تک گیتا کی کتھا دوارہ آریہ سماج کا پرچار کیا۔ پنڈت جی نے ۷ دن تک پربھو امرت کی ورشا لگا رکھی۔ مہاشہ بھگت رام جی نے بھجنوں دوارہ آریہ سماج کا پرچار کیا۔ جس کا جنتا پر بڑا پربھاؤ پڑا۔ دھنیہ وادی پنڈت گیانچند جی نے سماج نارگدھ کو ایسے لائق اپدیشکوں کا پربندھ کرکے کرتارتھ کیا۔

کشوری مل گوتم منتری آریہ سماج۔

آریہ سماج دودھو چک ضلع گورداسپور کو دان

بتاریخ ۱۷ ماگھ سمت ۱۹۹۲ کو شریمان لالہ ہنس راج جی مہاجن مالک شرمن شہر سیالکوٹ سابق نواسی کسانہ منڈی دودھو چک نے مبلغ ۵۰ روپیہ پیشتر سالانہ جلسہ سے جو کہ مارچ میں ہونا قرار پایا ہے دینے کا وعدہ کیا ہیں۔ ہم شریمان جی کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔ ازدھرم پال اپ منتری آریہ سماج دودھو چک۔

بھوک ہڑتال!

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے اپنے اجلاس مورخہ ۷ فروری ۱۹۳۶ء میں مندرجہ ذیل پرستاؤ نمبر ۱۲ پاس کیا:۔

"اس سبھا کی سمتی میں دباؤ ڈالنے کیلئے بھوک ہڑتال (Hunger Strike) الوچت اور سدھانت ورودھ ہے۔ سبھا سمجھتی ہے کہ بھوک ہڑتال ناقابل معافی ہے۔ اور ضابطہ کا بھنگ کرنا ہے۔"

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سرشٹی سمت

از شری پنڈت وشنو ناتھ جی پروہت آریہ سماج لاہور

بجواب شری گنگا پرشاد جی ایم۔ اے۔ چیف جج ٹہری

آریہ مسافر میں میں نے ایک لیکھ میں آریہ ودوانوں کی توجہ اس طرف دلائی تھی کہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے رگ ویدآدی بھاشیہ بھومکا آدی گرنتھوں میں جو سرشٹی سمت دیا ہے جس کے مطابق آج تک ۱۹۶۰۸۵۳۰۳۸ برس ہوتے ہیں۔ یہی سمت ٹھیک ہے۔ سوریہ سدھانت کے مطابق نکالا ہوا سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۸ ٹھیک نہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ اس پر شری یان پنڈت گنگا پرساد جی جیسے ودوان اور سدھانتوں کی سوکشمتا جاننے والے مہانو بھاو نے ۱۴ فروری کے آریہ مسافر میں لیکھ لکھنے کی کرپا کی ہے۔ آپ مجھ سے سہمت نہیں ہیں اور سوریہ سدھانت کے سمت کو ہی آپ نے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ نے میرے سارے مضمون کی پڑتال نہیں کی اور سوریہ سدھانت کے سمت پر جو اعتراضات میں نے اٹھائے تھے ان پر وچار نہیں کیا۔ میں نے لکھا تھا کہ سوریہ سدھانت کی سندھیاں سویکار نہیں ہو سکتیں کیونکہ

(۱) سوریہ سدھانت نے سندھیوں کو جل پلاوَن لکھا ہے یعنی اسوقت سندھا پر جل پلاوَن ہو جاتا ہے۔ ایک چھوٹی پرلے ہوتی ہے اور نئے منونتر میں پھر سے سرشٹی پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک پورانک سدھانت ہے جس کی وگیان پشٹی نہیں کرتا۔

(۲) اگر ایسی سندھی کے سدھانت کو سویکار کر لیا جاوے تو بھی ۱۵ سندھیوں کا شمار کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سب سے پہلے اور سب سے پچھلی سندھی میں جب کہ جل پلاوَن ہوگا تو ان دونوں کا سرشٹی سمت سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس وقت کوئی سرشٹی نہیں ہوتی

(۳) مہرشی کے سرشٹی سمت اور ویدک

(۴) سوریہ سدھانت منوسمرتی اور دوسرے سب شاستروں میں کلپ میں ایک ہزار چتر یگیوں کا گذرنا مانا ہے۔ اگر سندھی کے سدھانت کو مانا جاوے تو یہ سلسلہ قایم نہیں رہ سکتا کیونکہ سندھی کا سمہ ست یگ کے برابر ہوتا ہے اس لیے ہر منونتر کے بعد دو ست یگ اکٹھے ہو جاویں گے۔

(۵) سوریہ سدھانت میں ایک جگہ تو ہر منونتر کے ساتھ سندھی کا ہونا مانا ہے۔ لیکن دوسری جگہ کلپ کے آدمیں ہی پندرہ سندھیاں مان لی ہیں۔ یہ پرسپر وردھ کتھن ہے۔

شری یان پنڈت جی کے اعتراضوں کی پڑتال

(۱) سوریہ سدھانت کی گنتا قابل قبول نہیں میں اس سے متفق نہیں۔ یہ [illegible] ہے کہ سوریہ سدھانت ویدانگ جیوتش کے مانیہ گرنتھوں میں ہے۔ اسی موقعہ پر رشی دیانند نے انک گنتا میں اس کا پرمان رگ ویدآدی بھاشیہ بھومکا میں دیا ہے۔

جواب:۔ یہ ٹھیک ہے۔ لیکن آرش گرنتھوں کو مہرشی نے .... پرتہ پرمان مانا ہے۔ اس لیے اگر ان میں بھی کوئی بات وید اتھوا ستیہ کے برخلاف ہو تو اس کو سویکار نہیں کیا جا سکتا اس کے علاوہ ان میں ملاوٹ بھی مانی ہے۔ آپ وچار کریں کہ اگر انک گنتا میں سوامی جی نے سوریہ سدھانت کا پرمان دیا ہے۔ تو سرشٹی سمت میں اسے کیوں بھلا دیا۔ جب کہ آپ کے خیال میں اس وشے کو سوریہ سدھانت نے منوسمرتی سے وستار سے لکھا ہے۔ کہ مہرشی نے اس وشے میں اس کو نہ دیکھا ہو گا۔ اس صورت میں ایسی غلطی ایک معمولی پنڈت سے بھی نہیں ہو سکتی مہرشی اس ضروری بات کو کیسے بھول سکتے تھے۔ آپ پھر وچار کیجیے کہ سرشٹی سمت کے لیے سوریہ سدھانت کا پرمان چھوڑ کر مہرشی کا منوسمرتی کے مطابق سمہ قایم کرنا یہ سوریہ سدھانت کے سدھانت کے غلط ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(۲) میری رائے میں منوسمرتی اور سوریہ سدھانت میں وردھ نہیں۔ منوسمرتی میں مختصر لیکن سوریہ سدھانت میں وستار سے لکھا گیا ہے۔ دونوں میں یگوں اور منونتروں کا حساب ہے۔ منوسمرتی میں تھوڑے برسوں کا حساب نہیں دیا گیا۔ صرف دیو برسوں کا ہی دیا گیا ہے۔ منوسمرتی میں ۱۴ منونتروں کے ۹۹۴ یگ ہوتے ہیں۔ کلپ میں ۶ یگ باقی رہ جاتے ہیں۔ اس کا سمادھان منوسمرتی میں کچھ نہیں لیکن سوریہ سدھانت میں سے صاف طور پر واضح کیا گیا ہے

جواب:۔ سوریہ سدھانت اور منوسمرتی میں وردھ کچھ نہیں۔ لیکن منو میں سندھیوں کا فضول ذکر نہیں ہے۔ منوسمرتی میں شلوک ہے:۔

दैवे राज्य हनिनी वर्षे: प्रवि भागस्तयो पुन: ।
अहस्तत्रोदगयनं रात्री स्याद्दक्षिणायनम ॥ १।६७

اردو:۔ دیوتاؤں میں ایک ورش کا دن رات ہوتا ہے۔ جب اترائن سوریہ ہوتا ہے۔ تو اس کا نام دن ہے اور دکشنائن رات ہے

بنائے گئے ہیں .... واقعی منوسمرتی میں ۱۴ منونتروں کا ذکر ہے اور اس سے ۹۹۴ یگ بنتے ہیں۔ اور باقی چھ یگوں کا حساب نہیں لکھا لیکن اس کی ضرورت بھی نہ تھی۔ کیونکہ کلپ میں سلسلہ وار ایک ہزار دیو یگ گذرتے ہیں۔ صرف حساب کی سہولیت کے لیے ان کی منونتروں میں تقسیم کی گئی ہے۔ مثال کے لیے سور ورش ۳۶۵ دن ۵ گھنٹہ ۴۸ منٹ اور ۴۸ سیکنڈ کا ہوتا ہے۔ لیکن یہ ۳۶۵ دن کا شمار ہوتا ہے۔ باقی حساب مہینوں میں ملا بڑھا گھٹا کر پورا کر لیا جاتا ہے۔ لیکن جس وقت منونتروں کے حساب نے پورانک شکل اختیار کر لی۔ اس وقت یہ مانا گیا کہ ہر منونتر کے بعد ایک چھوٹی سی پرلے ہو جاتی ہے۔ اور نئے منونتر میں نئے سرے سے سرشٹی اتپن ہوتی ہے۔ اس وقت یہ سندھی کی کلپنا ہوئی جو ست یگ کے برابر مانی گئی۔ اسی کا ذکر سوریہ سدھانت میں ہے۔ لیکن یہ نہ سوچا گیا کہ اس طرح ایک ہزار یگوں کا سلسلہ قایم نہیں رہ سکتا۔ واستو میں مہرشی دیانند نے سندھی کی کلپنا کو ایک پورانک کلپنا سمجھ کر ہی اس کا تیاگ کر کے منوسمرتی کے درست حساب کے مطابق سرشٹی سمت کا نرنے کیا ہے۔

(۳) اگر کلپ کے شروع میں ایک کلپ کے خاتمہ میں دو ... سندھی نہ مانی جاتی تو زیادہ مدلل بات ہوتی۔

جواب:۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کلپ کا ٹھیک حساب تو ایک ہزار یگوں میں شاستروں نے درج کیا ہے۔ منونتروں کا حساب صرف سہولیت کے لیے ہے۔ اس لیے کسی سندھی کے ماننے کی ضرورت ہی پیدا نہیں ہوتی۔ ہاں میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ جس طرح کرت یگ آدی کے درشنوں کو منوسمرتی میں سندھی اور سندھیانش

کلپادی کی جگہ کلپادی مان لیا جاوے اور اس طرح باقی ایک ۱۴ منونتروں کی ۱۵ سندھیاں مان لی جائیں - تو سوریہ سدھانت کا حساب منوسمرتی اور مہرشی دیانند کے مطابق ہو سکتا ہے - اس طرح کلپ کے آدی اور انت میں سندھی ماننے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی

(۳) حقیقت میں آریہ سماج جگت نے اس بھول کو بہت برسوں سے مان کر اسکا شودھن بھی خود ہی کر لیا ہے - میری رائے میں اس سے آریہ سماج کا گورو بڑھتا ہے - گھٹتا نہیں ... آریہ سماج کا یہ مت نہیں کہ سوامی دیانند سرسوتی سربھرانت تھے - اور حساب وغیرہ کی ایسی غلطیوں سے اُن کی عظمت میں کوئی کمی نہیں آ سکتی -

جواب :- میں اس بات کو سویکار کرتا ہوں - کہ مہرشی دیانند سرسوتی کے جیون کا سب سے بڑا مہتو یہ تھا - کہ انہوں نے دوسرے متوں کے بادیوں کی طرح اپنی بانی کو سوتہ پرمان نہ مان کر وید کی ایشوری بانی کو ہی سوتہ پرمان مانا - اور اپنے کتھن کو دوسرے رشیوں کے وچنوں کی مانند پرتہ پرمان ہی مانا - لیکن اس بات کا ہمیں ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے کم از کم اس بات کا خیال تو کر لینا چاہئے - کہ ہم بھی غلطی کر سکتے ہیں - اس لئے مہرشی دیانند کی بھول نکالتے ہوئے ہمیں اپنی الپگیتا کا وچار بھی کر لینا چاہئے - میرے خیال میں جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے - چالیس سال پہلے آریہ سدھانت وغیرہ پتروں میں سرشٹی سمت کے وشے میں جو لیکھ نکلے ان میں کسی ودوان نے اس بات پر وچار ہی نہیں کیا کہ مہرشی نے سرشٹی سمت کے حساب میں سوریہ سدھانت کو چھوڑ کر منوسمرتی کا پرمان کیوں لکھا - اور نہ ہی سوریہ سدھانت کی سندھیوں کو ایک پورانک کلپنا ہونے کی طرف کسی کا دھیان گیا - اور محاسیوں نے بھی یہ نہ سوچا کہ سندھیوں کے شمار سے ہزاریگوں کا سلسلہ کیسے قائم رہ سکیگا - میرے خیال میں آریہ سماجک جگت میں یہ ایک بڑی بھرانتی پیدا کی گئی ہے جسکا دور کرنا نہایت ضروری ہے - اگر مہرشی کی غلطیوں سے ان کی عظمت بڑھتی ہے - تو اس طرح کی غلطیاں نکالنے والے بہت ہیں ہم دو سقایں دیکھ لینا کہ آریہ سماج کا کوئی سدھانت ستھر بھی نہیں رہ سکتا ہے - یا کہ نہیں

(۴) مجھ کو بابا سنت شہری کے ایک یوگیہ پنڈت جیوتشی سے معلوم ہوا کہ ...

جائیں - اور اس سے پیدا جو جواہر گن آدی نے - ان میں اشدھیاں آئیں گی جس سے گرہن وغیرہ درشیہ پدارتھوں کا ٹھیک سمہ حساب سے نہ مل سکے گا -

جواب :- حیرانگی ہے کہ پنڈت جی اسقدر ودوان ہو کر جیوتشی جی کے کہنے سے یہ کیا بھولی بھالی بات لکھ گئے - بھلا گرہن آدی کا سرشٹی سمت یا منونتروں کی سندھیوں کے ساتھ کیا تعلق ہو سکتا ہے یہ تو چاند کی زمین اور سورج کے گرد ایک خاص طریقہ سے مقررہ گردش کا نتیجہ ہے جو پہلے ہی گرہن کو معلوم کر لیا جاتا ہے یورپین جیوتشی جو اس سرشٹی سمت یا منونتر وغیرہ کے قائل نہیں - وہ گرہن آدی کے متعلق زیادہ صحیح اور مفصل پیشگوئیاں کرتے ہیں - ان کو اشدھی کیوں نہیں ہوتی؟ جیوتشی لوگ بھی اگرچہ پراچین گنت کے اصول کے مطابق گرہن آدی کا ٹھیک حساب کرتے ہیں - لیکن سرشٹی کے گرہنوں کا حساب کرتے ہوئے یہ پورانک کلپناؤں میں جا گرتے ہیں - چنانچہ آج میں نے پنڈت دیوی دیال کی پتری کو دیکھا تو دواپر میں ...۲۴ سورج گرہن اور ...۳۶ ہزار چاند گرہنوں کا ذکر تھا لیکن پنڈت گردھاری لعل نے صرف ...۲۶ گرہنوں کا ہی ذکر کیا ہے - آج کل سال میں ایک دو گرہن ضرور لگ جاتے ہیں - اس لئے کلجگ میں گرہنوں کی سنکھیا چار لاکھ سے بھی زیادہ ہو جاوے گی - دواپر ۸ لاکھ ۶۴ ہزار برس کا ہوتا ہے - اس میں آٹھ لاکھ سے زیادہ گرہن ہونے چاہئیں - اسقدر تھوڑے گرہن کس حساب سے لگے ہیں؟ ترتیا اور ست یگ میں اس سے بھی کم گرہنوں کی سنکھیا پتریوں میں درج ہوتی ہے - گنت سے یہ بات مستقیاً ہی سدھ ہوتی ہے - کیونکہ چاند کی گردش پر یگوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا یہ صرف پورانک حساب کتاب ہے جس میں چاند کو سورج سے اونچا مانا گیا ہے - اور جمبو دیپ میں ایک لاکھ یوجن اونچا جامن کا درخت مانا ہے - پنڈت دیوی دیال جی کی پتری میں میں نے ایک اور بات دیکھی وہاں کلپ آدی کال تو ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۸ لکھا تھا - جو سوریہ سدھانت کے حساب کے مطابق ہے - لیکن سرشٹی سمت ۱۹۵۵۸۸۵۰۳۸ لکھا ہے - نہ معلوم ...

لگنے سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے -

میں نے یہ ونتے سارودیشک سبھا میں بھی پیش کیا ہے - ممکن ہے یہ دوا ودوت سبھا کے سامنے بھی پیش ہو - میں اس سبھا کا سبھاسد نہیں لیکن اگر یہ ونتے ودوت سبھا میں پیش ہوا - تو سارودیشک سبھا کو مجھے بھی کہنے کا موقعہ دینا چاہئے - تاکہ یکطرفہ ڈگری نہ ہو جاوے -

ہوشیارپور میں ویدک دواہ!

ہوشیارپور نواسی ڈاکٹر ڈوگرمل جی کی سپتری کماری رام کلی دیوی کا دواہ ۵ فروری کو آگرہ نواسی شری لالہ چندربل جی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہوا - دواہ میں پردہ آدی اویدک کاریہ کوئی نہیں تھا - ور ودھو نے اپنے اپنے منتروں کا سویم اچارن کیا - شریمان پنڈت رام سروپ جی پراشری نے یہ سنسکار بڑے ہی پربھاوشالی ڈھنگ سے کرایا - آپ کا وید منتروں کا اچارن اور ویاکھیا شیلی بڑی ہی دلکش تھی - لوگ بہت پربھاوت ہوئے - شریمان سوامی گنگا گری جی آچاریہ گورو کل راے کوٹ نے جنہیں دکشینا روپ سے نمنترت کیا گیا تھا - ور ودھو کو آشیرواد دیا - دونوں اور سے دان کیا گیا -

"ایک درشک"

پورن ویدک دواہ!

چودھری اوم پرکاش جی مرداپورنواسی ایک سچے آریہ ہیں - ان کی بھتیجی ودیاوتی کا شبھ دواہ ۲۰ جنوری کو شریمان پنڈت رام سروپ جی پاراشری نے پورن ویدک ریتی سے کرایا - سنسکار میں کوئی بھی اویدک رسم نہیں کی گئی - ۴ بجے شام آرمبھ ہو کر ۱½ بجے سنسکار سماپت ہوا - ور ودھو نے کھلے منہ سارا سنسکار کیا - شری پنڈت رام سروپ جی کے دواہ - منتروں کا شدھ ... اور ویاکھیا شیلی سے ساری فضا گونج اٹھی دواہ دیکھنے کیلئے نر ناریوں کی کافی بھیڑ تھی سب لوگ دواہ دیکھ کر بہت پربھاوت ہوئے یہ سنسکار دیکھ کر اور کئی سجنوں نے بھی اپنے گھر سنسکار کرانے کو پنڈت جی سے ... کیا -

"ایک درشک"

آریہ مسافر میں اشتہار دینا کلید ...

بھاری رعایت

گوروکل کے سالانہ جلسہ تک پانچ روپیہ کے آرڈر پر

۱۲½ فیصدی کمیشن

چیون پراش

سب کے لئے ہر موسم میں استعمال کرنے لائق بڑھیا لذیذ ٹانک ہے - قیمت ۴ روپیہ سیر

ست شلاجیت

کمر درد - درد گردہ اور پیشاب کی بیماریوں میں اکسیر ہے - قیمت ۱۲ر تولہ

دیگر مشہور ادویات :-

بھیم سینی سرمہ .... ۳ روپیہ تولہ

بھیم سینی مکردھوج .... ۱۲ " "

دراکشا رشٹ .... ۱½ " پونڈ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

... گوپال سعر بیابازی جیسے نالائقوں سے اوتار یوتر تا کی ... مہرشی دیانند کی شان میں بیہودہ بکواس ... جیسے معمولی آدمیوں کی کون کہے ... مجھے یہ سندیش بھیجا گیا ہے کہ میں ... نام پر ایکی سبھا کے پردھان پد سے استعفیٰ دے دوں ... ورنہ سماجوں میں آندولن کرکے ... پردھان پد سے ہٹوا دیا جائیگا۔ مجھ پر اس ... کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ کیونکہ پردھانی ... باپ دادا کی میراث نہیں ہے۔ اور نہ ...

... آریہ جنتا کی دین اور امانت ہے ... پرچار کا مطلب یہی ہے کہ پرتی ندھی ... جب چاہیں پردھان بنالیں۔ اگلے ممبروں کو اختیار حاصل ہوگا ... بلا خوف اس کو استعمال کریں۔ میں ... سبھا میں آنا بند نہیں کرونگا۔ اور نہ ہی ... گا کہ میں نکالا گیا ہوں۔ اور نہ سبھا ... سنستھاؤں میں بغاوت پھیلاؤں گا۔ ... پردھان رہوں یا نہ رہوں۔ میں آریہ جنتا کی سیوا ... مرنے کے وقت تک صحت اور بیماری ... کرتا رہوں گا۔ ۲۷ ورش تک ... پردھان ہوتے ہوئے میں نے اپنی کچھ سیوا ... کی۔ اور آریہ سماج اور سبھا کی کبھی ... پردھان رہنے سے کوئی سمرتھاب ... مجھے نہیں لگ گیا۔ ساروڈیشک سبھا کی ... کئی بار مجھے پیش کی گئی۔ بلکہ خود ... نارائن سوامی جی مہاراج اور پوجیہ سوامی ... آنند جی مہاراج نے پیش کی۔ میں نے ... مجبوری کا ہی اظہار کیا۔ اور یہ پرتی ندھی ... پنجاب کی پردھانی ہی سے خاص غیر معمولی ... میں منظور کی۔ اور کسی حالت میں ... سال سے زیادہ نہیں رہوں گا۔ کیونکہ ... ممبروں نے جس کا میں پردھان تھا ایسا ... لیا تھا۔ لیکن سبھا کا جب حکم ہو ... کے چھوڑنے کو تیار ہوں۔ مگر جب تک ... پردھان ہوں اپنے فرض کی ادائیگی کروں ... سبھا کی سنستھاؤں میں ڈسپلن رکھونگا ... کو پاپ سمجھتا ہوں کہ پردھانی کے ... جانے کے خوف سے جن کو میں سبھا ... سماج کے برخلاف باغی سمجھتا ہوں۔ ... کچھ نہ کروں یا کوئی پد اور ادھیکار ... چناؤ کو دیدوں۔ جو اس ادھیکا... ہیں ادھیکاریوں کے مشورے ... پر مجبور ہوتے ہوں کیونکہ ... ڈسپلن کے برخلاف سمجھتا ... ادھیکار دینا یا نہ دینا سبھا کے ... ہوتے ہیں ہوں ادھیکار نہ ملنے کی حالت میں مخالف پارٹی کے ساتھ مل کر مجھے پردھانی سے ہٹوا دینے کی دھمکی دیتے ہیں۔ میں اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ کیونکہ میں پردھانی کو کوئی ادھیکار نہیں سمجھتا۔ بلکہ کرتویہ سمجھتا ہوں۔ اور اگر مجھ پر یہ کرتویہ آن پڑے تو اس کو یتھا شکتی پورن کرنے کا یتن کرتا ہوں اور اگر کسی اور کے پاس چلا جاوے تو اس کو سہیوگ دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں میں تو سبھا کا سیوک ہوں۔ چاہے مجھ سے جھاڑو دلوا لے۔ چاہے مجھ کو پردھان بنا لے۔ دونوں کاموں کو کرنا میں اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہوں۔

پرچارکاریہ

آریہ مسافر کی سہایتا

میں ۱۴ فروری ۱۹۳۷ء کو لاہور سے نوشہرہ چھاؤنی کیلئے روانہ ہوا۔ چونکہ وہاں آریہ یووک سبھا کا سالانہ جلسہ تھا۔ اس اتسو میں میرے علاوہ پنڈت گوردت جی ودیا النکار اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و مہاشہ امیر چند جی و مہاشہ بالکرشن جی بھجن اپدیشک شریک ہوئے۔ انکے علاوہ آریہ پرادیشک سبھا کی طرف سے پنڈت بھو دیو جی اپدیشک اور مہاشہ راجپال اور مہاشہ موہن لال بھجنیک پدھارے ہوئے تھے راولپنڈی سے پرنسپل گیان چند جی ایم اے بھی تشریف لائے تھے۔ ان کے بھی دو ویاکھیان ہوئے جلسہ کامیابی سے ختم ہوا۔ میرے دو ویاکھیان ہوئے۔ دوسرا ویاکھیان رات ہی کو ہوا۔ تمام سماج مندر حاضرین سے پر تھا۔ نوجوانوں میں قابل تعریف اتساہ تھا۔ میں انہیں اس کامیابی کے لئے تہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں۔

۱۶ فروری کی صبح کو میں نے آریہ پتری پاٹھ شالہ میں بھی مختصر سا ویاکھیان دیا۔ یووک سماج نے ویدک پرچار فنڈ کے لئے ۵ روپے دئے۔ پانچ روپے مجھے مارگ ویئے کے دے گئے۔ شکریہ

کیمبل پور

۱۶ فروری کو میں نوشہرہ چھاؤنی سے کیمبل پور گیا۔ پنڈت گوردت جی اپدیشک اور مہاشہ بالکرشن جی بھجنیک ہمراہ تھے۔ کیونکہ انہوں نے حضرو جانا تھا۔

۱۶ اور ۱۷ فروری کی رات کو میرے ویاکھیان ہوئے۔ پہلے دن میں نے ایشور کی ہستی اور دوسرے دن ویدک دھرم کی وشیشتا کے مضمون پر ویاکھیان دیا اور اس کے علاوہ آریہ مسافر کی سہایتا کے لئے حاضرین سے اپیل کی جس پر ذیل مہانو بھاؤں نے سہایتا پردان کی :-

رسالدار ایشر سنگھ جی پانچ روپے۔ ڈاکٹر سدھو داس جی ایک روپیہ۔ لالہ بھگوان داس جی ایک روپیہ۔ ملک سکندر لال جی ایک روپیہ۔ لالہ سوہن لال جی ایک روپیہ۔ لالہ منوہر لال جی ۸؍۔ لالہ نور بند الی جی ۸؍ لالہ سیتا رام جی و لالہ مگن ناتھ جی ایک روپیہ۔ گپت دان ایک روپیہ گپت دان ۸؍ لالہ منگل سین جی ایک روپیہ مہاشہ گنگا رام جی ۲ روپیہ۔ شری منتری جی پانچ روپے کل میزان بیس روپے۔

دو بھائیوں یعنی لالہ گنگا رام جی ہیڈ کلرک ملٹری گراس فارم کیمبل پور اور وید نمبر ... رام جی نے گراہک بنا منظور فرمایا اور تین تین روپے چندہ سالانہ نقد ادا کر دیا۔ اس طرح مجھے کیمبل پور سے آریہ مسافر کیلئے چھبیس روپے نقد پراپت ہو گئے۔ میں ان تمام بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پرماتما انہیں دھرم کے کاموں میں ہمیشہ ادھیک حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائیں۔

راولپنڈی۔

۱۸ فروری کی صبح کو میں کیمبل پور سے راولپنڈی گیا۔ وہاں سب سے پہلے میں پنڈت نیشور دیو جی آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ساتھ لیکر شری لالہ اودھ رلیا جی کو ملنے گیا۔ لالہ جی گذشتہ چند ماہ سے بستر علالت پر دراز تھے۔ پرماتما کی کرپا سے اب رو بصحت ہیں۔ امید ہے کہ جلد مکمل طور پر صحتیاب ہو جائینگے۔ ان سے ملنے کے بعد میں لالہ رام لال جی آف کرپا رام اینڈ برادرز کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے آریہ مسافر کی سہایتا کیلئے پرارتھنا کی۔ آپ نے فوراً مبلغ دس روپے نقد پردان کرکے مجھے مشکور فرمایا۔ آپ پر اور آپ کے خاندان پر آریہ سماج جتنا فخر کرے کم ہے۔ آپ ہزاروں روپے آریہ انسٹیٹیوشنوں اور دھرم کے دیگر کاموں میں ہمیشہ دیتے رہے ہیں۔ لیکن کیا مجال کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی ہو۔ پرماتما آپ کو اور زیادہ دھرم پریم پردان کریں۔ یہ پریم کی ہاردک پرارتھنا ہے۔

۱۸ فروری کی رات کو ساڑھے دس بجے کی ٹرین پر سوار ہو کر ۱۹ فروری کی صبح کو لاہور پہنچ گیا۔ اب ۲۰ فروری کی صبح کو سیالکوٹ جا رہا ہوں۔

(پریم)

آریہ سماج سید پور کا چناؤ!

بابو فقیر چند جی پریزیڈنٹ۔ وائس پریزیڈنٹ شریمتی ست بھراواں دیوی جی۔ ڈاکٹر بھدر سین جی وائس پریزیڈنٹ۔ لالہ گوبند رام جی منتری۔ خزانچی۔ ممبران۔ ماسٹر بیلی رام جی۔ ماسٹر دیس راج جی لالہ چونی لعل جی خزانچی لالہ بھگوان داس جی۔ بابو جیون لعل جی۔ لالہ تو... رام جی کمپوڈر۔ بابو نور یند چند جی۔ دیوان منگل سین جی

(منتری)

آریہ سماج نابھہ ریاست کے سماچار

(۱) بتاریخ ۵ ماگھ سمت ۱۹۹۳ بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح شریمان ڈاکٹر لہنا سنگھ صاحب ہیڈ میڈیکل آفیسر ریذیڈنسی نابھہ کے سپتر رامیش چندر کا منڈن سنسکار شریمان پنڈت ودیارتن جی سناتک گورو کل پٹیالہ نواسی نے پورن ویدک ریتی سے کرایا اور شریمان مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کے منوہر بھجن ہوتے رہے سماپتی پر حاضرین میں مٹھائی و لڈو تقسیم کئے گئے اور مبلغ دس روپیہ آریہ سماج نابھہ کو دان ہوئے۔ جس کے لئے ڈاکٹر صاحب کا بہت بہت دھنیہ واد کیا جاتا ہے۔

بتاریخ ۲۶ ماگھ بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح شریمان مہاشہ بلونت سنگھ جی مشہور خاندان منشیاں کے سپتر مہندر سنگھ کا منڈن سنسکار اور شریمان مہاشہ شامجید اس جی کے سپتر کرشن کمار کا منڈن سنسکار شریمان پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک نے بڑے پریم سے پورن ویدک ریتی سے کرائے اس موقعہ پر خاندان کے بہت سے استری پرش اور دیگر اشخاص اپستھت تھے۔ پنڈت جی نے سنسکاروں کے مہتو پر پربھاؤ شالی اپدیش دیا۔ جس کا اثر حاضرین پر بہت ہی اچھا پڑا۔ سماپتی پر حاضرین میں مٹھائی و لڈو تقسیم کئے گئے۔

نابھہ پٹیالہ۔ سنگرور دھولکیاں سٹیٹ کی آریہ سماجوں کی اپ سبھا کے پرتی ندھیوں کا چناؤ نمن پرکار سے ہو چکا ہے۔

(۱) نابھہ آریہ سماج کے دو پرتی ندھی شریمان لالہ رامجیداس جی وکیل اور شریمان لالہ کمار ناتھ جی بنکر (۲) پٹیالہ آریہ سماج کے دو پرتی ندھی شریمان لالہ حکم چند جی وکیل اور شریمان پنڈت ودیارتن جی سناتک۔

(۳) سنگرور آریہ سماج کے دو پرتی ندھی۔ شریمان لالہ آتما رام جی۔ اور شریمان بھگوان داس جی۔ اس اپ سبھا کا دفتر آریہ سماج نابھہ ہے۔ اس لئے دھولکیاں وہ ستون کی تمام آریہ سماجوں کو سوچنا دی جاتی ہے کہ اگر کسی کاریہ کے لئے اپ سبھا سے خط و کتابت کرنے کی ضرورت پڑے تو مندرجہ بالا پتہ پر ہی کریں۔

(بالمکند منتری)

ستیارتھ پرکاش جینتی

از شری گنیش دت جی آریہ جام پور!

ستیارتھ پرکاش حقیقت میں وہ جادو کی کتاب ہے جس نے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کو راہ راست دکھلایا ہوگا۔ اور جب تک سورج چاند قایم ہیں وہی روشنی دکھلاتی رہے گی۔ اس چھوٹی سی مگر جامع کتاب میں وہ نقات حل کئے گئے ہیں۔ کہ ایک بار تو رشی دیانند کے چرن چھونے کو بے اختیار جی چاہتا ہے۔ رشی کے آگمن سے پہلے ایشور کے کئی نام اور روپ بتلائے جاتے تھے۔ انہوں نے پہلے سملاس میں۔ اوم۔ برہما۔ وشنو مہادیو وغیرہ ناموں کے ذاتی اور صفاتی بھید سے ان سب کو ملا دیا۔ اور ایسا ملایا کہ کسی کو سر اٹھانے کی جرات نہ ہو سکی۔

ودیا تعلیم کے متعلق وہ حیرت انگیز سکیم پیش کی کہ آج شاید ہی دشمنوں کو ایک دو سرے کا مخالف سمجھا جاتا تھا۔ انکی صلح کرا دی۔ گرہست آشرم کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اُسے سرو شریشٹ آشرم سدھ کیا۔ استری جاتی کو شودر کی حیثیت سے اٹھا کر دیوی شکتی پرمانت کیا آتما شبد سے جو دونوں کے لئے استعمال ہوتا تھا جیو آتما اور پرم آتما کا بھید بتلا کر نوین ویدانت کا نہایت مضبوط قلعہ تباہ کر ڈالا۔ ایشور کو سرو شکتی مان تسلیم کر کے ترقی ہونے کی صلت سے بچا لیا۔ مایا کا سی اور دیا لو شبد کا کیسے عجیب انداز سے سمادھان کیا۔ ترکال دیشی کا اویم ارتھ کیا۔ مگن۔ نرگن۔ سانت اور انت ایشوری صفات کا کیا عمدہ میل ملایا۔ نیوگ نیتی کے مضمون کو چوتھے سملاس میں رکھا ہو تا دی ججھکوں سے سنت لوگ گھبراتے تھے۔ مگر ستیارتھ پرکاش میں سے آچیت ستاتن مارسرشٹی رچنا جیسے دقیق مضمون اور مکتی جیسے انوکھ دیشی کا صاف صاف بودھ پایا جاتا ہے سیکڑوں اوصیا تک گرنتھ پڑھنے کے بعد ہی نوین سملاس کے سادہ الفاظ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

آچار اناچار اور بھکش ابھکش کے متعلق اتنی واقفیت بہم پہنچائی۔ کہ بالکل تمام الٹے خیالات کو یکدم باہر نکال دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ بھوا چھوت پر کاری ضرب لگائی۔ آخری آدھے حصہ میں تمام مت متانتروں کی بے لاگ پڑتال کی۔ مختصر یہ کہ اس چھوٹی سی کتاب نے علمی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ مذہبی اور روحانی میدانوں میں انقلاب عظیم برپا کر دیا۔ ایسی عتیق اور پر معنی کتاب کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

اس کی قیمت کوئی شری سوامی سرودا نند جی سے پوچھے کہ وہ نوین ویدانتی سے سچے ویدک دھرمی کیسے بنے؟ جو آریہ سماج میں روشن ستارہ بن کر چمک رہے ہیں۔

فاضل اجل شری پنڈت گورو دت جی نے تو کمال ہی کر دیا۔ ان کے سنہری الفاظ حسب ذیل ہیں۔

اگر ستیارتھ پرکاش کی ایک جلد کا مولیہ ۱۰۰۰/- ہوتا تو بھی میں اپنے ساری جایداد بیچ کر خریدتا۔ میں جب دیکھتا ہوں۔ ادھر ہی ستیارتھ پرکاش میں وہ وہ ودیا کی باتیں بھری ہوئی پاتا ہوں کہ جن کا ورنن کرتے ہوئے انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ میں نے ۱۱ بار ستیارتھ پرکاش کو وچار پوروک پڑھا ہے۔ اور جب جب پڑھا۔ تب تب نئے سے نئے ارتھوں کا بھان میرے من میں ہوا۔

صرف یہی نہیں۔ بلکہ پنڈت جی مست ہو کر اپنے گھر میں "ستیارتھ پرکاش کلاس" جاری کر دی۔ جس پریم اور دلی لگن سے وہ ستیارتھ پرکاش پڑھاتے تھے۔ خود پڑھنے والے حیران ہو جاتے کہ اس کام سے تو پنڈت جی کی ترقی ہی نہیں ہوتی۔ تندرست اور روگی وہ دونوں کے لئے یہ استعمال کرتے تھے۔ تندرست عقل کے مالک کو منڈن والے دس سملاس اور روگی عقل کے مالک کو کھنڈن والا حصہ پیش کرتے۔ اُنکے ہاں منش کلیان کی یہی چابی تھی۔ کمیوں کے دُکھ دور ہو گئے۔ خیر یہ بہت پرانی باتیں ہیں اب تازہ ہی کرشمہ دیکھئے "آریہ گزٹ" میں ایک سلسلہ مضامین جاری ہے۔ "میں آریہ سماجی کیسے بنا"۔ اس میں بہت سے سجنوں نے یہ کھلے دل سے سویکار کیا ہے کہ ہمیں آریہ سماجی بنانے میں ستیارتھ پرکاش کا بھاری ہاتھ ہے۔ اس کی بدولت وہ آریہ سماج میں آئے۔ شرن لی سیوک بنے اور آج کار ہائے نمایاں کر رہے ہیں۔

ان سب واقعات کو دہرانے کا میرا ایک ہی مقصد ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے اندر کتنی اپدیش شکتی ہے۔ اس اپدیش شکتی کا انوبھو کرتے ہوئے آریہ سماج جام پور نے ہر ایک اس وواہ پر جو ویدک ریتی سے کرایا جائے۔ ور ہو دھو کو ایک کاپی ستیارتھ پرکاش دینے کا کئی سالوں سے نیم باندھ رکھا ہے۔ اور دیتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جام پور میں ستیارتھ پرکاش بہت سارے گھروں میں پہنچ چکا ہے۔ اور پرکاش دے رہا ہے۔

اگلے دن مجھے ایک آریہ سجن نے چپکے سے پانچ روپے دئے۔ اور پریم بھرے انداز میں فرمایا کہ ہم رکی بجائے آدھے دام میں ستیارتھ پرکاش ودیارتھیوں کو دی جاوے بہت وقت ہوا میں نے یہ امولیہ کتاب پڑھی تھی۔ اور اس کا اثر اب تک دماغ پر قایم ہے۔ ممکن ہے۔ ہم ودیارتھیوں میں سے کسی کا بھلا ہو سکے۔

گت ورش مجھے خاص خوشی ہوئی۔ جب کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بہت اچھی سکیم رکھی تھی۔ کہ ہر سال ستیارتھ پرکاش کی جینتی منائی جایا کرے سال رواں میں تو تاریخ بھی مقرر کر دی تھی۔ جہاں تک خیال ہے۔ بہت سی سماجوں نے اسے ہرش سے منایا تھا۔ مگر اب تھوڑے دن ہیں۔ کسی طرف سے حرکت نہیں ہوئی ضرور چاہیے۔ تاکہ نام مقام ... صرف یہی پرچار ہو کہ رشی دیانند نے پہلے سملاس میں کیا لکھا اور دوسرے ... بار ہویں۔ چودھویں میں کیا۔ کیونکہ لوگ سو بھاؤ سے کہ وہ دھرم گرنتھوں کا پاٹھ چاؤ سے نہیں کرتے۔ جس انگ ... دلچسپ ٹکڑوں کی طرف لپکتے ہیں۔ اس ... جینتی کے لئے ضرور مگر جلدی اعلان ... چاہیے۔ تاکہ ٹھیک وقت پر منائی جا ...

کشمیر کے سماچار

(۱) آریہ دھرم پرچارنی سبھا سری نگر ... ایک میٹنگ میں نشچے کیا کہ نوجوانوں کی بگڑی ہوئی دشا کو مدنظر رکھ کر کشمیر پدانت میں خوب زور و شور سے ویدک دھرم کا پرچار کیا جائے اس لئے مقرر ہوا کہ ۱۱ فروری ... کو آریہ سماج مہاراج گنج دیانند بھون میں سری نگر کی تمام آریہ سماجوں کی طرف سے ایک خصوصی آریہ سماج سمیلن منایا جائے۔ علاوہ ازیں کچھ پرستاؤ بھی پیش کئے جائیں گے۔

شدھ بیز دواہ:۔ گزشتہ ہفتہ آریہ سماج ... میں ایک ہندو دیوی کا بیز دواہ ایک ہندو ... (کشمیری براہمن) سے ہوا۔ سماج مندر حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

ویدک ڈبیٹنگ کلب:۔ آریہ سماج ناگرک کے ماتحت ویدک ریڈنگ روم نے بحث مباحثہ کے لئے ایک ڈبیٹنگ کلب کھولا ہے۔ جہاں ہر ہفتہ مختلف مضامین پر بحث مباحثہ ہوا کرے گا۔

مندر فنڈ:۔ آریہ سماج ناگرک کے آدھین ایک آپ سبھا نے سماج مندر تعمیر کرنے کے لئے چندہ جمع کرنے کا کام شروع کیا ہے۔

ستیارتھ پرکاش پریکشا:۔ آریہ دھرم پرچارنی سبھا سری نگر نے نشچے کیا ہے کہ رشی بودھ ... سے ایک ہفتہ پہلے ستیارتھ پرکاش کے دس ... اور گیارہ ... سملاسوں کی پریکشا لی جائے ... پر تحفہ و تیہ اور ترتیہ پریکشارتھیوں کو انعام دئے جائیں۔

ویدک منتری آریہ دھرم پرچارنی سبھا کشمیر

آو شنک سوچیا!

پنڈت گوپال سمر نے سوامی دیانند جی مہاراج تتھا آریہ سماج کے خلاف سنگیت دیانند نام سے جو گندی اور دل آزار کتاب شایع کی ہے۔ اس کے جواب میں مہاشہ پریم چند جی سنت نگر نے "سمری انسان کے لباس میں" نام سے پستک لکھی ہے۔ جس پر پرکاشک ساہتیہ ودبھاگ گورودت بھون لکھا ہے۔ عام اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یہ پستک مہاشہ پریم چند جی نے ذاتی حیثیت میں لکھی ہے سبھا کے ساہتیہ ودبھاگ سے اس کا کوئی سمبندھ نہیں۔ اور نہ ہی یہ سبھا کی طرف سے پرکاشت کی گئی ہے۔

شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جاڑے کا موسم آگیا ہے۔

جبکہ ہر ایک ہندوستانی کوئی نہ کوئی طاقت کی دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو مضبوط اور طاقتور بناتا ہے آپ بھی بہترین مقوی دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو سال بھر کے لئے قوت سے بھرپور کیجیے۔ اس مطلب کے لئے

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱۰

طاقت کی بہترین دوائی ہے۔ جو ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال کر لینا کمزوری کو تمام سال نزدیک آنے نہیں دیتا۔ اس کے استعمال سے کمزوری کی تمام بیماریاں جریان احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ جسم فولاد کے مانند مضبوط ہو جاتا ہے۔ شدھ اور تازہ خون پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ یہ دل و دماغ جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ خوبی صرف تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱۰ میں ہی ہے۔ اور یہ موسم سرما میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ورنہ آج کل جو اس قسم کے نقلی شربت فروخت ہو رہے ہیں اُن میں سے کسی کے اندر یہ خوبی نہیں اگر آپ نے ابھی تک تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱۰ کا استعمال نہیں کیا تو آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے ایک بوتل خرید کر زندگی کا لطف اٹھائیں۔ دھوکہ سے بچیں اور صرف تلوار مارکہ خریدا کریں۔ ہر شہر کے دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

تیار کرنے والے:- گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ لوہانہ (ایس پی ریلوے)

ریویو نمبر ۴

سرمہ نین امرت جیوتی (رجسٹرڈ) اس سرمہ کے اعلےٰ اوصاف اخبار تریبون۔ آریہ ویر پرکاش وغیرہ میں ناظرین پڑھ چکے ہوں گے اب اس کے متعلق بزرگ ریویو ناظرین کے پیش کیے جاتے ہیں شری سوامی سروانند جی مہاراج۔ شری ویدراج دھرمانند جی و ڈاکٹر بودھ راج جی کی رائیں لکھی جا چکی ہیں۔ شری لالہ گنیش داس جی پریزیڈنٹ آریہ سماج جالندھر فرماتے ہیں کہ:-

”مجھے کئی سالوں سے لکرے تکلیف دے رہے تھے۔ بہت عرصہ انگریزی دوائیوں کا استعمال کرتا رہا مگر تھوڑے دنوں کے بعد وہی تکلیف جاری ہو جاتی تھی اب جب سے آپ کا سرمہ استعمال کیا ہے۔ ایشور کی کرپا سے بالکل آرام ہے۔ نہ صرف میرا تجربہ بلکہ کئی متروں کو استعمال کرایا ہے۔ لکروں کے لئے یہ لاثانی دوا ہے۔ دوشیتیاں اور بھی بھیجدیں۔ اگرچہ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے اعلےٰ فائدہ دیتا ہے۔ لیکن لکروں اور دھند کے لئے یہ لاثانی ثابت ہوا ہے۔ آپریشن سے ٹھیک نہ ہونے والے لکرے بھی ہمیشہ کے لئے چلے گئے۔ ہیں اور اس کے استعمال سے عینک بھی اتر جاتی ہے۔ جس روپیہ تولہ کی دوائی صرف دو روپیہ تولہ میں چھ ماشہ کی شیشی بھی مل سکتی ہے ملنے کا پتہ:-

سریندر ناتھ آیورویدالنکار امرت فارمیسی ڈیرہ غازیخاں۔

اس موقعہ پر شہر کے ہر فرقہ کے پریمی سجن پرشوں کے علاوہ گورو کل دکاج سیکشن کے آریہ استری پرشوں نے بڑے اتساہ سے یگیہ میں سملت ہو کر پریم کا پرچے دیا۔ استری پرشوں کی حاضری امید سے بہت زیادہ تھی۔ بہت سے سجنوں کے دل میں یہ خیال ہوگا کہ منگل مٹھ میں کیا ہوگا۔ اسکے جواب میں اتنا ہی نویدن کرنا کافی ہوگا کہ یہ استھان سوامی منگلانند جی سے جو سو درشو سے مختلف پرانتوں میں آریہ سماج کی سیوا کی ہے اور اب بھی کر رہے ہیں۔ انکے اس برددھ اوستھا میں وشرام کرنے کا استھان ہوگا۔ ساتھ ہی سنیاسی کا کرتویہ سرو سادھارن کی بھلائی اور اپکار کرنا ہے۔ اس کی پورتی کے لئے منگل مٹھ میں لوگوں کے جسمانی روگوں کو دور کرنے کے لئے شری سرودانند اوشدھالیہ اور روحانی روگوں کی نورتی کے لئے شری ویدانند لائبریری دوارہ سرو سادھارن کی سیوا ان کی شردھا بھگتی کے انوسار کیجاویگی۔ ضلع جہلم کی جنتا کیلئے سوامی جی کا کرپا بنا کر جہلم میں رہنا بڑے

سناتن دھرم کی ننگی تصویر!

(۱) برہم دیورت پوران کی آلوچنا ایکھک پنڈت منسا رام جی ویدک توپ۔ یہ پوران سب پرانوں میں سے گندہ پران ہے۔ اس کی آلوچنا لکھی گئی بالکل تیار ہے۔ تین سو آرڈر آنے پر پریس میں دے دی جائیگی۔ قیمت تقریباً ایک روپیہ۔

(۲) پاکھنڈی پوپ کے سر پر ویدک توپ کا جوتا۔ بجواب ستیارتھ سشر بادھو۔ آچاریہ اس کتاب میں پرانوں کے وہ درشیہ ڈھلے جا بنیگے۔ کہ جن کو دیکھ کر پورانکوں کی زبان بند ہو جائے گی۔ تصویریں نہایت خوبصورت آرٹ پیپر پر ہوں گی۔ قیمت فی کاپی تقریباً ۸ر۔ ایک ہزار کتاب کا آرڈر آجانے پر پریس میں دیدی جائیگی۔ آریہ سماجیں خاص طور پر نوٹس کے پڑھتے ہی اکٹھا آرڈر دیکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔

مینیجر ویدک پرکاش منڈل بھوانی ضلع حصار

ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک آریہ اروڑ بنس متر ویدک ویراج جو ایک آیورویدک ڈسپنسری کے انچارج ہیں۔ عمر ۲۸ سال آمدن یکصد روپیہ ماہوار کیلئے ایک سوشیل ہندی پڑھی لکھی امور خانہ داری سے واقف کنیا کی ضرورت ہے۔

مزید حالات پتہ ذیل سے دریافت کریں۔

میر ناری لعل آریہ ہیڈ ٹیچر خزانچی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

مسلمانوں سے مباحثہ کرو

اور

شاستر ارتھ دین

اپنے پاس رکھو۔ یہ کتاب مہاشہ چرنجی لال پریم ایڈیٹر اخبار آریہ مسافر نے تیار کی ہے بڑی لاجواب کتاب ہے۔ صرف چند کاپیاں رہ گئی ہیں۔ قیمت ۸ر

سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور

چمپا رسائن (رجسٹرڈ)

بل ویریہ۔ خون بڑھانے کیلئے اکسیر ہے۔ بوہضمی۔ سیکری جریان سرعت کا ستیا ناش کرتی ہے۔ داجی کرن یعنی طاقتور ادویات کی سرتاج ہے۔ ہر مرد کو سردیوں میں استعمال کرنی چاہئے۔ قیمت آٹھ روپے فی سیر۔ سوا دو روپیہ کی ایک پاؤ۔

سوم راج (رجسٹرڈ)

مرض لیکوریا یعنی جریان الرحم کا شرطیہ اور اکسیر علاج ہے۔ بیماری پاک ایسے سامنے پیچ ہے ... فی شیشی اڑھائی روپے ۲ء

چمپا رسائن فارمیسی (رجسٹرڈ)
کالج روڈ راولپنڈی

منگل مٹھ کی استھاپنا

... بروز اتوار بوقت ... جرنیلی سڑک متصل گورو کل ... سوامی سروانند جی مہاراج ویدتیرتھ ... گورو کل جہلم کے

آچاریہ سری پنڈت رام دیو جی برہمچاری ... ودھیا لنکار نے بڑے پریم سے یگیہ کرایا۔

... ہون سامگری و یگیہ کے متعلق سب سامان سیتارام آریہ اینڈ سنز لاہور سے خریدو ...

آریہ سماج جھنگ شہر کے سماچار

(۱) آریہ سماج جھنگ شہر کا سالانہ چناؤ مورخہ ۲ ۔ ۷ بروز اتوار ۳ بجے ہوا۔ جسمیں بمن لکھت ادھکاری چنے گئے۔

پردھان۔ ملک نرائن داس جی ریٹائرڈ اکونٹنٹ کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ۔

سینئر وائس پریزیڈنٹ۔ بھگت دیو داس جی رئیڈ۔

جونیئر وائس پریزیڈنٹ۔ لالہ متا چند جی ریٹائرڈ اکاؤنٹس کلرک۔

سیکرٹری۔ پنڈت مہابیر جی سدھانت بھاسکر سناتک گورکل پوٹھوہار ضلع راولپنڈی۔

جوائنٹ سیکرٹری۔ ملک کشن داس جی ریٹائرڈ جیلر۔

کوشادھکیش۔ لالہ بھرائی داس جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر

لائبریرین۔ مہاشہ بھارت بھوشن جی کلاتھ مرچنٹ

سٹورکیپر۔ مہاشہ جے چند جی جنرل مرچنٹ

آڈیٹر۔ ماسٹر خوشی رام جی

انترنگ سبھاسد۔ لالہ ہری چند جی۔ لالہ کالارام جی۔ دیوان ساون مل جی

بسنت اتسو۔ بسنت کا اتسو مورخہ ۲ ۔ ۱۵ کو آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اور پراتہ کال ۷ بجے سارے نگر میں آریہ کمار سبھا والوں نے بڑی دھوم دھام سے سنکیرتن کیا۔ سنکیرتن کے پرچات جلسہ میں بہت رونق تھی حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا۔

(۳) ویدک گسٹی آریہ سمین کو سوامی سدانند جی کا جو کہ آریہ سماج جھنگ شہر میں پہلے بھی رہ چکے ہیں۔ کہیں پتہ ہو تو سوچنا دینے کی کرپا کریں۔ یدی وہ اس کو اپنے آپ پڑھیں تو ضرور اپنا پتہ دیں۔ ہمیں ان سے ایک ضروری کام ہے۔

کشمیر میں آریہ سمیلن!

یکم پھاگن بمطابق ۱۱ فروری سنگھر کی سب آریہ سماجوں کی طرف سے آریہ سماج مہاراج گنج کے مندر پر زیر صدارت شری لالہ سوبھارام جی ایک آریہ سمیلن منایا گیا۔ جسمیں کئی سجنوں نے "دھارمک شکشا" مضمون پر تقریریں کیں اور سرو سمتی سے مندرجہ ذیل پرستاؤ سویکار کئے گئے:۔

(۱) یہ سمیلن بڑے شوک کے ساتھ محسوس کرتا ہے کہ آجکل اکثر ہندو نوجوان اپنے دھرم اور اپنی پراچین سناتن سبھیتا سے دن بدن شردھاہین ہوتے جاتے ہیں۔ اور نتیجہ کے طور پر ہندو جاتی ہر طرح سے کمزور ہوتی جاتی ہے۔ اس گراوٹ کا ایک مول کارن یہ ہے کہ ہندو نوجوانوں کو بچپن سے ہی کسی پرکار کی دھارمک شکشا دینے کا کوئی پربندھ نہ سنسرکشکوں کی طرف سے اور نہ کشمیر راجیہ کی طرف سے ودیہ مان ہے۔ جس کا پھل یہ ہے کہ ہندو نوجوان اپنے دھرم اور اپنی سبھیتا سے بالکل کورے ہی رہ جاتے ہیں۔ اس لئے یہ سمیلن سرو سمتی سے ہندو لڑکوں کے سنسرکشکوں سے پرزور اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ اس آوشیک بات پر جلد ہی وچار کر کے اپنے بالکوں کو دھارمک شکشا دینے کے لئے پربندھ کریں۔

(۲) یہ سمیلن بڑے شوک کے ساتھ یہ محسوس کرتا ہے کہ اس ریاست میں سرکار کی طرف سے ہندو لڑکوں کو دھارمک شکشا دینے کیلئے وششیش پرکار کا پربندھ نہیں ہے۔ اس لئے یہ سمیلن ہز ہائینس شری مہاراجہ بہادر اور اُن کی گورنمنٹ سے سونیہ پرارتھنا کرتا ہے کہ ہندو لڑکوں کو دھارمک شکشا دینے کیلئے شیگھر پربندھ کیا جاوے۔

(۳) یہ سمیلن سرو سمتی سے نشچے کرتا ہے۔ کہ یہ ان پاس شدہ پرستاؤں کی کاپی ہز ہائی نس گورنمنٹ کے متعلقہ افسران اور پنجاب اور کشمیر کے ایڈیٹران اخبارات کی خدمت میں بھیجی جائے۔

آریہ سماج سنگرور کا پروٹسٹ

(۱) آریہ سماج سنگرور کا یہ سبھا تاپک ست سنگ گوپال مصری کی پجر کتاب "ستیارتھ پرکاش" اور دیانند کی تعلیم" کے برخلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں مصنف نے آریہ سماج کے پرورتک اور لاکھوں آریوں کے پیر تارج مہرشی دیانند کے خلاف نہایت گندہ زبان میں لکھا اس کی ہے۔ اور اس طرح اپنی اس کمینہ حرکت سے آریوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ یہ ست سنگ گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس کتاب کو ضبط کر کے مصنف پر مقدمہ چلائے۔ اور اس کو قرار واقعی سزا دے"۔

(۲) "یہ ست سنگ پرلیس آریہ سماج سے عموماً اور "پرتاپ" "ملاپ" "تیج" "اخبارات سے خصوصاً پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ گوپال مصری اس بڑھتی ہوئی شرارت کو روکنے کے لئے اپنے اخبارات میں اس کے برخلاف آندولن کریں"۔

(۳) یہ ست سنگ آریہ سماج کے جملہ لیڈران آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ پرادیشک سبھا اور سارودیشک سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ گوپال مصری کے خلاف باقاعدہ مقدمہ چلائیں اور اس کی کتب کے بھی دندان شکن جواب دیں۔ تاکہ آئندہ کسی بھی شخص کو پوجیہ مہرشی کے اجول کیریکٹر پر گند اچھالنے کا حوصلہ نہ ہو۔

آریہ سماج فیروزپور کے سماچار

مورخہ ۲ ۔ ۱۵ کو آریہ سماج مندر میں بسنت کا پرو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ سوامی واسودیو انند جی مہاراج کا دیاکھیان ہوا اور جنتا میں پرشاد بانٹا گیا۔ اس کے بعد مہاشہ لعل چند جی کھنہ کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ حاضری اچھی تھی۔ پنڈت گوردھن جی نے منتروں کی دیاکھیا کی۔ جو پر بھاؤ شالی تھی۔ سنسکار سمے ۵ روپیہ دان

مختلف فنڈوں میں دیا گیا۔ بالک کا نام ستیش چندر رکھا گیا۔

نویدک نند لعل منتری آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی۔

آریہ سماج جموں کا ۴۲ واں سالانہ جلسہ!

آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں کا سالانہ جلسہ ۲۰ سے ۲۲ فروری تک ۱۰ سے ۱۲ پھاگن کو مقرر تھا۔ لیکن چند وجوہ سے یہ جلسہ مذکورہ بالا تاریخ سے ملتوی ہو کر اب مورخہ ۱۱ سے ۱۴ مارچ مطابق ۲۹ پھاگن و یکم و دوم چیت کو منایا جانا قرار پایا ہے۔ جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے ایک پرسدھ ودوان مہاتما بھاؤ کی کتھا کرانے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ جلسہ کے لئے بھی اعلیٰ لیکچرار و اپدیشک اور اچھے اچھے بھجنیک منگانے کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔

نویدک انت رام منتری آریہ سماج روڈ جموں۔

آریہ گزٹ لاہور کا رشی بودھ نمبر

بیسیوں سالوں سے آریہ گزٹ رشی بودھ شوراتری کے پوتر تہوار پر اپنا رشی بودھ نمبر نکالتا ہے۔ اس سال بھی حسب دستور یہ سپیشل نمبر اردو ہندی دونوں زبانوں میں بڑی آب و تاب سے شایع ہو گا۔ جس میں آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں آریہ نیتاؤں کے زبردست لیکھ اور ہندوستان بھر کے مشہور اہل قلم کے قیمتی مضامین۔ قابل شعرا کی معرکۃ الآرا نظمیں رنگین تصاویر اور دلچسپ کارٹون ہوں گے۔ قیمت فی پرچہ اردو ۳ ہندی ۔ اشتہار دہندگان کے لئے بہترین اشتہار ۔ آریہ سماج کے پرچار کے لئے آریہ سماجی اور آریہ سماجیں بڑی کی تعداد میں منگوا کر مفت بانٹیں۔ یہ سینکڑوں آریہ سکولوں کالجوں آریہ سنستھاؤں میں اس کی ہزاروں کاپیاں منگوائی جاتی ہیں۔

درگا داس مینجر آریہ گزٹ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اتھروید اور مانس بھکشن نشیدھ

لیکھک شری پنڈت بھگتی رام جی اپادھیائے

ساکشات ودھان نہ ملنے پر بھی کئی سجن ارتھو آپتی سے مانس کا ودھان سدھ کرتے ہیں۔ ان کے نردشٹ پرسنگوں کا سمادھان آگے سنیئے۔ اتھرو میں

आमं मांसमदन्ति ये पौरुषेयं च ये क्रवि।
गर्भान् खादन्ति केशवास्तानितो नाशय
८।६।२३

جو لوگ کچا مانس۔ پرش کا مانس اور گربھ کھاتے ہیں انہیں یہاں سے نشٹ کر دو۔ بری پنیتشی دیارکوں کا کہنا ہے۔ کہ اس منتر میں کچا مانس کھانے والے کے لئے دنڈ دیو وستھا ہے۔ اس سے سدھ ہوتا ہے کہ پکا ہوا مانس کھانے میں کوئی ہانی نہیں۔ اس کے اتر میں نویدن ہے کہ پہلے تو اور کچھ دونوں ہی پرکار کے مانسوں کے کھانے کا انیمت نشیدھ کیا گیا ہے۔ اور کیول کچے کا نشیدھ یہاں آگیا ہے۔ پھر دوہان کیسا ارتھو آپتی تو تب ہی اپیکشت ہوا کرتی ہے جب دوسرا ایکیش نشیدھ نہ ہو۔ جب تک دیو رت کی مرتیو کا نشچے نہیں ہے۔ تبھی تک گھر پر نہ ملنے پر اس کے باہر ہونے کی کلپنا کی جا سکتی ہے۔ مرتیو کے نشچے ہونے پر نہیں۔ ٹھیک اسی پرکار یہاں بھی جب کہ دوسرے پرمانوں سے مانس کے نشیدھ کا نشچے کیا جا چکا ہے تو اس کے ودھان کی ارتھو آپتی سے کلپنا سرو تھا اچت ہے دوسرا نویدن یہ ہے کہ یہ تو پرسنگ ہی رکت کے کیڑوں کا ہے۔ جو کہ کچا مانس ہی۔ گربھوں کو بھی دے کھاتے ہیں۔ اسی پرکرن میں اس سے پہلے ہونے والے اور بل کے پھولوں پر چلنے والے کئی پرکار کے کیڑوں کا ورنن ہے۔

اس منتر میں بھی رکت کے کیڑوں کا ورنن ہے۔ اور انہیں کے ناش کا ودھان ہے مانس کے نشیدھ کا یہ پرسنگ ہی نہیں ہے۔ اور نشیدھ کا پرسنگ نہ ہونے سے ارتھو آپتی مولک ودھان بھی اب شش شرنگ اور آکاش کے پھول کے سمان ہے

यान्ते चक्रु रामे पात्रे यच्चक्रुर्नीललोहिते।
आमे मांसे कृत्यां यां चक्रुस्तया कृत्या कृतो जहि॥
४।१७।४

جس کرتیا کو تیرے کچے پاتر میں اتھوا پک کر نیلے اتھوا لال ہوئے مٹی کے پاتر میں اور تیرے کچے مانس میں کیا گیا ہے۔ اس سے کرتیا کرنے والے کو مار۔

اس منتر میں بھی مانس کا ودھان بتایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جس مانس کو کسی نے دوشت کر دیا ہے۔ وہ اور ہنڈی دونوں مانس پکانے کے لئے ہی رکھے ہوئے تھے۔ اس سے سدھ ہے کہ اس منتر میں مانس کا ودھان ہے۔ اتر سنئے

کھید کی بات ہے "ویدوں میں پرکرن کا کرم نہیں ہے"۔ اس ویاپک دھارنا سے ہم کئی انوچت نقصانات اٹھا رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ ویدوں میں کتنے ہی ستھلوں پر پرکرن کا کرم نہیں ہے۔ پرنتو بہت سے ستھل ایسے بھی ہیں جو پرکرن کی شرنکھلا سے بندھے ہوئے ہیں۔ منتروں کا ارتھ کرتے ہوئے ایسے پرسنگوں میں بھی ہم پرکرن کی اپیکشا کر دیتے ہیں۔ اچھا تو تھی کہ اس سارے سوکت کا شرنکھلا بدھ بھاوارتھ آپ کی سیوا میں اپستھت کرتا۔ پرنتو سمے کی الپتا سے ودش ہوں۔ تتھاپی اس سے پہلے تین منتروں کا اور

اس منتر کا بھاؤ تو سناؤں گا ہی۔

इशानां त्वा भेषजानामुज्जेष आरभा महे।
चक्रं सहस्रवीर्यं सर्वस्मा ओषधे त्वा॥
४।१७।१

ویدیہ کہتا ہے کہ اے اوشدھی! تجھے سب اوشدھیوں کی سوامنی دیویتی بتاتا ہوں۔ سب اوشدھیوں میں تیرے اندر سہسر گنی شکتی استھاپن کرتا ہوں۔

सत्य जितं शपथ यावनी सहमानां पुनः सराम्
सर्वाः समह्वौषधीरितो नः पारयादिति॥२॥

ستیہ سے جیتنے والی۔ نندت کرموں کو دور کرنے والی۔ سہن شکتی سے سمپن۔ سب اچھے نام والی اوشدھیوں سے آگے بڑھنے والی تو ہمیں یہاں سے پار کر۔

या शशाप शपनेन याऽघं मूरमादधे।
या रसस्य हरणाय जातमारेभे तोकमत्तु सा।

جو دروا سنادن سے درواست کرتی ہے۔ جو مارک پاپ کو دھارن کئے ہوتی ہے۔ اور جو پریم کا ناش کرنے کیلئے انیک دریتیوں کی سنتان کو پیدا کرتی ہے۔ وہ انتہ کرن کی ورتی تیرا تھوڑا سا سیون کرلے۔ ارتھات تیرے تھوڑے سے سیون سے وہ ورتی شدھ ہو جاوے گی۔

یہ پرکرن اپامارگ اوشدھی کا ہے۔ کاشی میں اب تک بھی یہ دیو ہار پرچلت ہے۔ کہ جب وید پڑھانا آرمبھ کرتے ہیں۔ تب پہلے دو تین دن تک اپامارگ کی دتن دھاون کراتے ہیں۔ یاگیہ ولکیہ شکشا میں بھی اس دتن دھاون کا ودھان ہے۔

اپامارگ کو ہنڈی میں ڈال کر اوشدھی بنانے سے پہلے ویدیہ کہتا ہے:۔

यान्ते चक्रु रामे पात्रे यच्चक्रुर्नीललोहिते।
आमे मांसे कृत्यां यां चक्रुस्तया कृत्या कृतो
जहि ।४।

ہے اوشدھی تیرے تیار کئے منی کے پاتر میں تیرے دل نیلے پتوں اور ہنڈی میں دیکھنے پر اپامارگ کے پتوں کا تھکا ڈالی کا رنگ وہاں نیلا پیلا سا ہو جاتا ہے۔) تیرے کچے مانس میں ۔۔۔۔ ۔۔۔۔ وکار پیدا کرنے والے کیڑوں کو بھی الگ کر دے۔

تات پریہ یہ کہ ویدیہ کی اوشدھی کو تیار کرنے کے سمے ہنڈی کو بھلی بھانتی شدھ کرے۔ اوپر سے اپامارگ کو اچھی طرح دھووے۔ اور یدی ہنڈی کے اندر کیڑا لگ گیا ہو تو کیڑے سمیت اس کے گدے کو بھی نکال کر پھینک دے۔ اس سوکت میں انت تک یہی پرسنگ ہے۔ اس میں مانس کے ودھان کی گندھ بھی نہیں ہے۔

यान्ते चक्रुः मे यान्त यां चक्रु मिश्रधान्ये।
आमे मांसे कृत्यां यां चक्रु पुनः प्रतिहरामि
ताम् ।४।३१।२

جو کرتیا تیرے منی پاتر میں ٹوٹے ہوئے آن بیج اور کچے مانس میں لگی ہے اسے پھر ہٹاتا ہوں۔

اس منتر میں بھی کچے مانس اور کرتیا کا ورنن آنے سے مانس کے ودھان کی کلپنا کی جاتی ہے۔ کھید کی بات ہے مانس کا ودھان نکالنے والے سجنوں نے یہاں بھی پرکرن کی اپیکشا کی ہے۔ یہ اکتیسویں سوکت کا پہلا منتر ہے۔ اس سے پہلے تیسویں سوکت میں آرمبھ سے لے کر انت تک یکشما (تپ دق) کی چکتسا کا ورنن ہے تیسویں اور اکتیسویں دونوں سے ہی سوکت

میں کھیتا کے روگی کے ساتھ چکتسک کو کیسا
دیوہار کرنا ہے روگی کے اوپر اپنا آدھپتیا نک
پربھاؤ ڈال کر اسے کس پرکار پر وشنہ ہت
کرنا چاہئے۔ یہ ہی اپدیش ہے۔ اس پرسنگ
کا درگدرشن کرانے کے لئے میں تمہیں
سوکت کے دو منتر آپ کی سیوا میں اپستھت
کرتا ہوں۔

पते माता पते पिता जोक्ष्यौता न सजेत: ।
अत्यत्रु सेवस्व तं कर्ज नरदोह कृणोमि त्वा ।
४।२०।४।

جس او شدھی کو تیرے ماتا پتا اسری
اور بھائی بناتے ہیں، اس سے ایک بار پہلے
تجھے دیرگھا یو کے لئے دیتا ہوں۔

मा बिभेर्न मरि ष्यसि नरदोह कृणोमि त्वा ।
निराबोच मह यक्ष्म मङ्गेभ्यो अङ्गज्वरं तव ॥

مت ڈر تو مریگا نہیں۔ جو تیرے شریر
کے جوڑ کا کارن تھا۔ وہ یکشم (کیٹانوؤں
کا سمودائے) میں نے نکال باہر کیا ہے۔ یہ
تیسویں سوکت کا پرسنگ ہے۔ اب آم الش
والے منتر کا بھاؤ سنئے۔ او شدھی کو روگی
کے ماتا پتا اور بندھوؤں کو بنانے کیلئے دیتا
ہوا وید یہ کہتا ہے۔
ہے او شدھی! بہتر سے سدھ کرنے کے ساتھ

مہاتما گاندھی کے پتر شری یت ہیرا لال گاندھی کی پرچار یاترا

آپ بھارتیہ شدھ وہانند شدھی سبھا میں شامل ہوگئے ہیں

شری یت ہیرا لال گاندھی (جو مہاتما گاندھی کے فرزند اکبر ہیں) ۱۰ فروری سنہ ۳۷ء کو علی الصبح دہلی پہنچے اور کئی دن تک بھارتیہ شدھ وہانند شدھی سبھا کے محکمہ کا رہائیہ میں رہے اور مشورہ کرنے کے بعد ۱۲ فروری سے آپ اپنا دورہ شروع کر دینگے۔ آپ آج سے نیم انوسار بھارتیہ شدھ وہانند شدھی سبھا سے سمبندھت ہو گئے ہیں۔ اس لئے سبھا کے پردھان منتری کے سہیوگ اور مشورہ سے بنائے پروگرام کے مطابق اسو دتت یو پی میں علی گڑھ۔ سیتاپور۔ لکھنؤ۔ بستی۔ گورکھپور۔ الہ آباد وغیرہ ضلعوں کا دورہ کرینگے۔ یو پی کے بعد آپ بنگال آسام اور برہما کے دورہ پر جائیں گے۔ آپ کے ساتھ سبھا کے ایک دو دیگر ودوان بھی ہوں گے۔ آج سے آپ کے ساتھ خط و کتابت کرنے کا پتہ بھارتیہ شدھ وہانند شدھی سبھا۔ شردھانند بازار دہلی ہو گا۔

(پردھان منتری)

اس مٹی کے برتن میں تیرے اندر ملائی ہوئی
وعانبہ۔ روپ او شدھیوں پر تیرے
کچے مالش ہیں۔ گھٹے میں جو دکار کسی
انیہ پرکار سے اقوا کیڑوں دوارا پیدا ہو
گئے ہوں۔ انہیں میں پھر دور کرتا ہوں۔
اس منتر میں "پیتا" شبد کا پریوجن یہ ہے
کہ وید یہ جنگل میں سے لاتے سمے ہی او شدھی

کو تو کبھی بھانتی دیکھ ہی لے۔ او شدھی کو
بناتے سمے بھی پاتر کو اچھی طرح دھو لے یا کیہ
انیہ او شدھیوں کو اور اس او شدھی کو
بھی پھر شدھ کر لے۔ او شدھی دینے کے
بعد روگی کا اشارہ بڑھانے کیلئے چکتسک
نے پھر اپنی شکتیوں کا درتی آگے کے منتروں
میں آدیش کر دیا ہے۔ سنکشپت میں اس

دستی کا پیارا اس پکار ہے۔ آیو تو
میں تو تیرے گھر کے پکشیوں، پشوؤں
یہاں تک کہ مکانوں اور کھیتوں میں
کھیتیا کا بیج نہ چھوڑوں گا۔ تیرے شریر
کی تو بات ہی کیا ہے۔
میں اپنے اس نبندھ کو سمابت کرتا ہوا
نویدن کروں گا کہ جو پرسنگ وید کے
کی سیوا میں اپستھت کئے ہیں میری
درشٹی میں اتقرد ہیں ان کے اترکت
اور کوئی پرسنگ نہیں ہے۔ جیسے
پوکشن کے دھانہ کی جھلک ہو
مجھے تو ان پرسنگوں میں بھی اس
مستقیا آبھاس کا ہی بھان ہوتا ہے۔
یتھا شکتی میں نے پرکرنوں اور
دیو یاگ ادھیتوں کا انوسرن کیا ہے
ترٹیوں کو آپ ٹھیک کر لیجئے گا۔
میں یہ بھی طریز بیدن کروں گا
وید مسرد کتنا نراستھ آہار کا ادہار

آریہ مسافر کی اشاعت بڑھانا
ہر آریہ بھائی کا فرض ہے

امسال ۱۵ مارچ سنہ ۳۷ء کو شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا

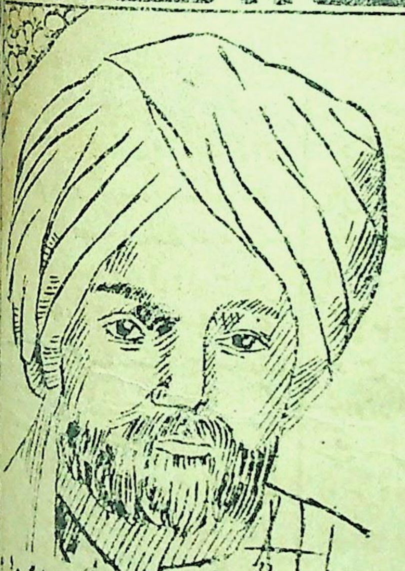

یوم شہادت

ہے۔ اس شبھ اوسر پر آریہ مسافر کا بالتصویر بلیدان انک پرکاشت کرنے کی بڑے زور شور سے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ دیش کے برگزیدہ لیڈروں آریہ سنیاسیوں۔ ودوانوں اور لیکھکوں کے مہتو پورن لیکھ پراپت کئے جا رہے ہیں آریہ شعرا کی پرجوش نظموں سے اس انک کی شان دوبالا ہو جائیگی۔

پانچ ہزار (۵۰۰۰)

کی تعداد میں شائع کرنے کا وچار ہے۔ آریہ سماجوں آریہ ویدک سبھاؤں اور آریہ بھائیوں کو اپنے آرڈر ابھی سے بھیج دینے چاہئیں۔ پچھلے سال کئی آریہ سماجوں کو انک سے محروم رہنا پڑا تھا۔ اس سے زیادہ سادھ دھانی سے کام لیکر فی الفور اپنے مطلوبہ نمبروں کا آرڈر بھیج دیں۔ اشتہار دہندگان کو اس خاص نمبر میں اپنے اشتہارات دینے کیلئے ابھی سے خط و کتابت شروع کر دینی چاہئے۔ تاکہ نہایت موزوں اسقلالوں پر ان کے اشتہار چھپ جائیں۔ ریٹ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کر لیویں۔

مینیجر آریہ مسافر گورودت بھون لاہور (قیمت فی پرچہ اغلباً دو آنے ہو گی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

R.L.NO 2662

آریہ پرتی ندھی سبھا کا ہفتہ وار

ہفتہ وار آریہ مسافر

قیمت ۱۱/ ... ۳ روپے

قیمت فی پرچہ ۲/

جلد ۸

۱۵ ... ۱۹۳۷ء

مطابق ... ۱۹۹۳ ... محرم ... ۱۱۲

نمبر ۱۱-۱۲

اہل اسلام

جو کسی حاجت ... سے ناراض ہوتے ہیں اور مجھے تکلیف دینا چاہتے ہیں۔ وہ بیوجہ مجھ سے کینہ رکھتے ہیں۔ اور بعض بھول سے مجھے اپنا دشمن خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ میرے دل میں جسقدر محبت ان کے لئے ہے۔ اور کسی کے لئے نہیں۔

رشید اکبر

چرنجی لعل پریم

شہید اکبر کے وطن سے خطاب

پیارے سید پور تیری خاک میں تھا کیا اثر
کیسی اُوجت تھی تیری آب و ہوا دودھری؟
ساری دنیا میں تجھی کو فخر یہ حاصل ہوا
تیرے ہی ساکن نے اپنا سر کٹایا دھرم پر
تیرے ہی ساکن نے رکھلی لاج آریہ دھرم کی
تو نے ہی سر پہ چلائے رہنے دی ہے اب شکھا
سوتر ہم پہنے ہوئے تیری بدولت رہ گئے
تیرے شیر کے فیض سے عالم نے دیکھا انقلاب
یوں دکھایا تو نے ہی جو لی مسلماں نے ہے
قرآں کی بخیہ تو نے ہی اُدھڑوا دیے۔
چھوڑ کر ہندو کو شہ مت جل لیتے تھے جو
وہ پھر اُس سے بہنے لگے۔
مقصد ست دھرم کے تو نے ہزاروں کر دیے
شکر ہے پر ہو گیا پنڈت بھی ہے زندہ نہیں
لگ رہے ان کا مشن کس طرح جاری ان دنوں
مشن ... تیرے دشمن کا بچا ایک بھی
اے مقدس گاؤں ہم کو دے تو لیکھرام
جو کرے اہل عرب کے سامنے تقریر خوب
پیر کر دے انہیں اچھی طرح تاریخ کی۔
انکو دکھلائے فتوح المصر کے سب واقعات
پیش کر دے سو تفسیر حسینی کا بیان۔

جس سے تو نے دھرم ویر الپا دیا شیر ببر
جاں نثار دھرم کی جس سے ہوئی جلوہ گری۔
تیرا ہی باشندہ نذر خنجر قاتل ہوا
تیرے ہی ساکن نے اپنا خون بہایا دھرم پر
ورنہ پائی کب نشانی آج آریہ دھرم کی
موڈھ بے تھے استرے سے ورنہ لاکھوں جا بجا۔
خیر باد افراد کتنے دھرم کو تھے کہہ گئے۔
وید مت کے سامنے مذہب ہوئے سب لاجواب
وہ سمجھتے بیشتر اس کو تھے اک ناکارہ شے۔
مدیوں بچھڑے ہوئے کچھ بھائی اب ملوا دیے
ساتھ ماتا کا نہیں فرزند کچھ دیتے تھے جو
ایک کے صدمہ کو ملکر دو سے بنے لگے۔
سعی کی یہ لاکھوں گئوں کی حفاظت کے لیے۔
آنکھ کرواں پر چلی یک لخت تیغ بغض و کیں۔
ہو رہے ہیں دھرم کی خدمت گذاری ان دنوں۔
جو جہاں پہنچو تو فوراً جا کے ملک غیر کی۔
جو عرب میں جا کے کرے شدھی کا کچھ انتظام
کھینچے ان کے سوبرو قرآن کی تصویر خوب۔
ان کو ہو معلوم سختی جس قدر اُن پر ہوئی۔
اور فتوح الشام کے بتلائے سارے واقعات
جو سنا دے پڑھ کے ساری انکی داستان۔

کھولکر رکھ دے جو نور الدین کی فصل الخطاب
مسلمانان روم پر ظاہر کرے جور و جفا۔
جبر سے اُن پر چڑھایا ہے مسلمانی کا رنگ
جو کرے ثابت کہ عیسائی ہزاروں شام کے
اہل فارس کو جتائے کہ سختی کے سبب
فوج ایران نے ہرایا ہے عرب کو تین بار۔
کس طرح حملے ہوا کو مصر پہ ہوتے رہے
اور ہرم کی جگہ ان کا کتب خانہ جلا۔
تھا بلوچستان پر کیسا غضب کیسا ستم
اور افغانوں پہ کیوں کر یورشیں ہوتی رہیں۔
اسقدر چھایا تھا خوف لشکر مامون رشید
دیکھ کر اپنی تباہی کو مسلمان ہو گئے
کرشن کی اولاد جا کر سندھ تک رہنے لگی۔
ٹاڈ کہتا ہے کہ وہ ہندو سراسر تھے کبھی
پائے جاتے ہیں نشاں اُن کے بکثرت آجکل
زور سے شمشیر کے اسلام کا تابع کیا۔
گردش ایام نے حالت پلٹ دی سربسر
دھرم ویر آتین کر تو پھر بھی پاکیزہ مقام
جس سے ویدک دھرم کی دنیا میں پھر دھوم دھام

جو گنائے ظلم ان پر بے شمار ...
کس قدر اُن پر تشدد ہو چکا ...
جو ہویدا کر سکے اسلام کے بانی ...
دین میں آئے ہیں ڈر سے تیغ ...
مذہب اسلام میں داخل ہوئے ...
اور چوتھی مرتبہ ایران نے مارا ...
کس طرح ہے لاکھوں اپنی ...
ایک کا غذ پستک الیہ کا نہیں ...
چشم تاریخ فرشتہ سے ہیں ...
کونسا اتہاس تھا جو جانتا ...
والے کابل ہوا جب بر ...
اور سے کچھ اور اس کا دین ...
اور جادو قوم تھی ...
تمام بلوچستان سے ہیں ...
گو تغیر کر گئے ہیں سر ...
ست کے دائرے ...
دیو
ہو گیا آفاق ...

کاشی ناتھ فد ...

آدرش اپدیشک شری پنڈت لیکھرام

(از شری پنڈت دینوناتھ جی پروہت آریہ سماج لائلپور)

دھرم ویر شریمان پنڈت لیکھرام جی کی ہستی کے پرش تھے۔ یہ بتلانے کی ضرورت نہیں۔ اُن کی عزت ہر ایک عالم و فاضل کے دل میں اور ان کا ذکر آریہ سماج کے بچے بچے کی زبان پر ہے ہم جیسے اپدیشکوں کو اس بات کا فخر ہے کہ شریمان پنڈت جی بھی ایک اپدیشک تھے۔ اور ہماری طرح ہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن آپ ایک آدرش اُپدیشک تھے۔ اس لئے ہم لوگ ان کے جیون سے بہت سی شکشا پراپت کر سکتے ہیں۔

پہلی شکشا:۔ آپ پہلی عمر میں صرف اردو فارسی کی تعلیم حاصل کر سکے تھے۔ لیکن اپدیشک بننے کے بعد آپ نے محسوس کیا کہ ایک اپدیشک کے لئے نہ صرف تمام مذہبی واقفیت ضروری ہے۔ بلکہ تمام علوم کا بنیادی صحیح علم حاصل کرنا بھی لازمی ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے نہ تو ویدک سدھانتوں کو پوری طرح سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی شنکاؤں کا سمادھان کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مت متانتروں کے غلط اصولوں کا کھنڈن کر کے ان کی جگہ ویدک دھرم کے ستیہ سدھانتوں کی ستھاپنا بھی نہیں ہو سکتی اس کے لئے آپ نے عربی اور سنسکرت ودیا کی قابلیت حاصل کی اور تمام مذاہب علوم کی بھی لیاقت پیدا کر لی۔ انگریزی زبان کی تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ لیکن بہترین کتب کو انگریزی زبان کے عالموں سے ترجمہ کروا کر نوٹ کر لیا تھا مرزا غلام احمد صاحب کی کتب کے کھنڈن میں جو پستکیں آپ نے لکھی ہیں۔ ان سے آپ کی عربی فارسی کی لیاقت اور مذہبی اصولوں کی بے پایاں واقفیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ویدک سدھانتوں پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے۔ ویدوں اور شاستروں کے پرمانوں کو پیش کر کے اپنی سنسکرت ودیا اور شاستر گیان کا پریچے دیا ہے کتاب ... میں آپ نے مغربی سائنس اور ... کا اس قدر مسالہ بہم پہنچایا ہے۔ کہ دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ کہ انگریزی نہ جانتے ہوئے آپ نے اس قدر واقفیت کہاں سے حاصل کی۔ ہمارے بعض اپدیشک بھائی اس طرف دھیان نہیں دیتے۔ اور سائنس وغیرہ کا جاننا ضروری نہیں سمجھتے۔ اور اپنے ویاکھیانوں میں یہ کہہ ... ویدک کالے اندھیرے کو کھا لیتا ہے۔ ... سیاہی اگلتا ہے۔ وودوانوں سے ... کرتے ہیں۔ ایک جہاز بھاڑ ہوا میں دوڑتا ہی نہیں مانتے تھے۔ دوسرے پنڈت یہ بھی نہ جانتے تھے کہ چاند زمین سے کتنی دور ہے۔ اور سورج کتنی دور۔ شریمان پنڈت جی کے جیون سے شکشا لیتے ہوئے ہمیں سنسکرت ودیا کے علاوہ پدارتھ ودیا کا گیان حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔

دوسری شکشا:۔ پنڈت لیکھرام جی کا آچار بہت اونچے درجے کا تھا۔ اُپدیش کے پربھاؤ کے لئے جیون کا پوتر ہونا نہایت ضروری ہے۔ کسی اُپدیشک کی دھرم ویشیک سادھارن کرتی بھی بڑا پربھاؤ ڈالتی ہے اس کے خلاف معمولی دوش بھی بانس پر چڑھا لیا جاتا ہے۔ اس بات کا دھیان رکھنا نہایت ضروری ہے۔

تیسری شکشا:۔ شریمان پنڈت لیکھرام جی اگرچہ سبھا کے تنخواہ دار اپدیشک تھے لیکن وہ تنخواہ کے واسطے پرچار نہیں کرتے تھے۔ پرچار کرنا ان کے جیون کا لکھیہ اُدیش تھا۔ تنخواہ اس لئے لیتے تھے۔ کہ اُن کے پریوار کے گذارہ کا اور کوئی پربندھ نہ تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ سبھا بھی ان کو ملازم نہیں بلکہ سبھا کا ایک وشیش پرزہ سمجھتی تھی۔ اور آریہ بھائی ان کو اپنا لیڈر مانتے تھے۔ اور وہ ان کے لئے اپنا سرو سو نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ دیگر کام تو تنخواہ کے مقصد سے ہو سکتے ہیں۔ پرنتو پرچار کا رتبہ کرنے کے لئے سچی لگن کی ضرورت ہے۔ ایک بار ایک اپدیشک سے کسی آریہ نے دن میں دو بار لیکچر دینے کے لئے کہا۔ تو اس نے جواب دیا کہ میں ہر روز ایک لیکچر دینے کی تنخواہ حاصل کرتا ہوں۔ ایسے لوگ پرچار کا ٹھوس کام نہیں کر سکتے۔ بلکہ تنخواہ پر اپنا ضمیر بیچنے کو بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ اور دیکھا گیا کہ جب دروو دھیوں نے زیادہ تنخواہ دے دی تو یہی لوگ آریہ سماج کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔

چوتھی شکشا:۔ دھرم پرچار میں پنڈت لیکھرام جی کبھی بے ہمت نہیں ہوتے تھے۔ مرزا غلام احمد صاحب کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے بے دھڑک اُن کے گھر قادیان جا پہنچے۔ مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے مجمع میں جانے سے کبھی نہ جھجکتے تھے۔ اور ان کے ساتھ شاستر ارتھ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ نتیجہ یہ تھا کہ پادری اور ملاں ان کا نام سن کر کانپنے لگتے تھے۔ یہ بالکل سچی بات ہے۔ کہ بزدل کو ہر کوئی ڈرانے لگتا ہے۔ اور بے دھڑک کا سایہ سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم دوسروں سے خواہ مخواہ الجھنے لگیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ اگر آریہ اُپدیشک کو کوئی شاستر ارتھ وغیرہ کے لئے للکارے تو اسے پھر پیچھے کبھی نہ ہٹنا چاہیئے۔

پانچویں شکشا:۔ سبھیتا یا تہذیب آریہ اپدیشک کا ایک بھوشن ہے۔ دھرم ویر اس زیور سے مرصع تھے۔ وہ بے خوف بھی اسی واسطے تھے۔ شاستر ارتھوں میں وہ پایہ تہذیب سے کبھی نہ گرتے اور نہ بد تہذیبوں کو بھی تہذیب سکھاتے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں سینکڑوں شاستر ارتھ کئے لیکن کبھی فساد تک نوبت نہیں پہنچی۔ اگرچہ ویدک دھرم کے مخالف اپنے پکش کو نربل جان کر اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آتے ہیں اور تہذیب سے بہت دور چلے جاتے ہیں۔ لیکن آریہ اپدیشک کی شان اس طرح قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے کسی حالت میں بھی ہمیں تہذیب کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

چھٹی شکشا:۔ مدھر بھاشن تو اپدیشک کا اپنا سوروپ ہے۔

सत्यं ब्रूयात ستیہ بولے اور प्रियं ब्रूयात ۔

جی میٹھا بولے۔ اس بات کی شکشا تو اپدیشک کو اپنی اپدیش شیلی سے ہی دینی چاہیئے۔ دھرم ویر کی تحریر و تقریر میں یہ گن خاص طور پر پایا جاتا تھا۔ آپ سب سے بڑھ کر ادیک متوں کا کھنڈن کس سے کرتا ہے۔ لیکن کیا مجال کہ کہیں اوچھا پن آ جاوے۔ آپ کی پستکوں کے خلاف جب مقدمہ چلایا گیا۔ تو آپ کے ایک فقرے کی پڑتال ہوئی۔ جس سے سخت اعتراض موجود تھے۔ لیکن زبان ایسی شستہ تھی کہ مجسٹریٹ کو بھی اس کا مداح ہونا پڑا۔ اور مقدمہ خارج کر دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی پستکوں کا مخالفوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ اس کو وہ میٹھی چھری قرار دیتے ہیں۔ اُپدیشک کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر اس کی تقریر سے مخالف چڑ گیا تو وہ بقایا حصہ کو سننے اور پڑھنے کے لئے ہی تیار نہ ہوگا۔

ساتویں شکشا:۔ آریہ بھائیوں کے لئے ہے۔ بعض بھائی تنخواہ دار اپدیشکوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انہیں آنریری ورکر پسند ہیں۔ جن آریہ بھائیوں کو اپنے پریوار کے گذارہ کا فکر نہیں۔ وہ اگر وقت دیکر دھرم پرچار کا کام سوتنتر روپ سے کریں تو دھنیہ واد کے پاتر ہیں۔ سنیاسی مہاتماؤں کا آدرش ہی سوتنتر ویدپرچار ہونا چاہیئے۔ سوتنتر بعض حالتوں میں مہنگے پڑتے ہیں۔ میں نے دیکھا ایک بھجنیک جو سبھا میں بیس روپیہ ماہوار پر پرچار کرتا تھا۔ پورنکموں میں جا کر کتھا کر کے تین چار سو روپیہ ماہوار کماتا ہے۔ بعض آنریری ورکروں کے چیل چاٹ پر بھی تین چار سو روپیہ ماہوار اُٹھ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ اور یہ سبھا سوسائیٹیوں کے ذریعہ ہی تنخواہ دار اپدیشکوں دوارا کام ہوتا ہے۔ اور ان کا وہاں بہت مان ہے۔ پنڈت جی بے تنخواہ دار اپدیشک ہو کر بھی

سناتن دھرم کی ننگی تصویر

(۱) برہم ویورت پوران کی آلوچنا لیکھک پنڈت منسا رام جی ویدک توپ۔ یہ پوران سب پورانوں میں سے گندہ پوران ہے۔ اس کی آلوچنا لکھی گئی بالکل تیار ہے۔ تین سو آرڈر آنے پر پریس میں دے دی جائیگی قیمت تقریباً ایک روپیہ۔

(۲) پاکھنڈ کی پوپ ... چھپ رہا ہے۔ اس کتاب میں پورانوں کے وہ درشیہ دکھائے جائیں گے کہ جن کو دیکھ کر پورانکوں کی زبان بند ہو جائے گی۔ تصویریں نہایت خوبصورت آرٹ پیپر پر ہوں گی۔ قیمت فی کاپی تقریباً ۸؍ ایک ہزار کتاب کا آرڈر آ جانے پر پریس میں دے دی جائیگی۔ آریہ سماجیں خاص طور پر نوٹس کے پڑھتے ہی اکٹھا آرڈر دیکر ہماری حوصلہ افزائی کریں

مینیجر پول پرکاش منڈل بھوانی ضلع حصار

اولوالعزم پنڈت لیکھرام

از مہاشہ گنیشدت جی آریہ جام پور!

شری پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے کسی کالج یا گوروکل میں تعلیم نہیں پائی۔ باقاعدہ طور پر وہ کسی سکول میں بھی نہیں پڑھے۔ ہاں مسجد وغیرہ میں جاکر فارسی اور عربی پڑھی۔ تعلیم سے فارغ ہوکر پولیس کی ملازمت اختیار کی۔ مگر وہ صرف زندگی کے دن پورے کرنے والے نہ تھے۔ بلکہ سنسار میں کئی کارہائے نمایاں سرانجام دینے آئے تھے۔ پولیس کے محکمہ میں ان کی آتما کیسے مطمئن رہ سکتی تھی۔ اور نہ رہی۔ سچائی کی کھوج میں وہ پشاور سے چل کر لاہور امرتسر میرٹھ وغیرہ ہوتے ہوتے اجمیر میں رشی دیانند سے ملے۔ یوگی راج دیانند کے سنگ سے وہ تیج حاصل کیا کہ بس وہی سپرٹ عمر بھر کام آتی رہی۔ مطالعہ کا شوق غضب کا تھا۔ آتما بلوان تھی۔ بس ساحل ملنے کی دیر تھی۔ طبیعت میں اُلاس پیدا ہوا سنسکرت بھاشا کی پڑھائی شروع کردی۔ آتم گیان اور آتمک شانتی نے کی صورت میں سچائی کے پرچار پر کمربستہ ہوگئے۔

اُن کی طرز تحریر کی خوبصورتی اور تازگی ملاحظہ کرنے کے لئے کلیات آریہ مسافر جیسی ضخیم کتاب کافی ہے۔ اتنی اوجسوی قلم بہت تھوڑوں کو ملی ہے۔ صداقت کا جوش انہیں کسی کا لحاظ کرنے کی ہمت نہیں دیتا تھا۔ کہتے ہیں کہ سچے آدمی کو کچھ غصہ مزید ہوتا ہے۔ اسی صفت کا اظہار پنڈت جی کی تحریر میں جگہ جگہ ملتا ہے۔ بدی کے برخلاف جذبہ رکھنے والے بدی پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اور جب تک قلع قمع نہ ہو جائے اسے سر نہیں اُٹھانے دیتے۔ رشی دیانند کے دھیریہ اور کھشما کی مثالیں بھی غضب کی ہیں۔ ساتھ ہی قوم کو تباہ کرنے والے خیالات کے برخلاف وہ قلم چلاتی ہے کہ دیکھتے ہی بنتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جی نے یہ گن اپنے آچاریہ سے ورثے میں پایا تھا۔ شیر سیدھا تیر لئے وقتِ رفتن آب میں۔ بس سیدھا تیرتا آتا تھا۔ جب بھی خطرہ ہو "ہر چہ بادا باد ماکشتی در آب انداختیم" کے مصداق بے خوف لیکھرام آگے ہی آگے بڑھتا نظر آتا۔ آریہ سماج کے کئی ادھیکاریوں نے ڈر کی وجہ سے پرچار کرانے میں لیت ولعل کیا تو جوشیلا پرچارک لیکھرام مندر سے باہر جہ چار کا خود پربندھ کرتا ہے۔ شارع عام بازار میں دیاکھیان دے رہا ہے۔ سچائی کے پرچار میں بے دھڑک جانوں کو دیکھ رہا ہے۔ کمزور بھائی ان کی بے باکانہ تقریر سے دل میں کئی وسوسے پیدا کر رہے ہیں۔ مگر اولوالعزم لیکھرام اپنی دھن میں مست ہے۔ اُن کے دیاکھیان تو جن بھاگیہ شالی سجنوں کو سننے کا موقعہ ملا ہوگا۔ وہ جانیں۔ ان کی طرز تحریر بھی ایسی محققانہ اور بے باکانہ ہے۔ جسے پڑھتے ...

جو دلائل اور تحقیقات پیش کرتے ہیں۔ کٹر سے کٹر مخالف بھی داد دیئے بنا نہیں رہ سکتا۔ اُن سے نبھاتے ہیں۔ اپنے دعوے کے ثابت کرنے میں طاری ہو جاتا ہے۔ کسی مضمون کو وہ جس خوبی سے ...

... حوالے سے وچار سنتے اور اُن کا جواب دیتے اور ثبوت کے لئے حوالہ نوٹ کر لیتے۔ اسی کا نام ہے۔ پرچار کی حقیقی لگن۔ لخت جگر لبستر مرگ

جذبات آزاد!

از مہاشہ ہرچند جی آزاد کوٹ فتوحی ضلع ہوشیار پور

کیا ڈراتے ہو مجھے تم نعرۂ تکبیر سے
ڈرنے والا میں نہیں اسلام کی شمشیر سے

لڑکے اپنی جان دونگا قوم کے میدان میں
پرورش میری ہوئی ہے راجپوتی شیر سے

مرمٹوں گا میں حقیقت میں حقیقت کیلئے
دھرم کو لیکن بچاؤں گا میں سو تدبیر سے

مار دو تم شوق سے میرے کلیجے میں چھرا
کام گر بنتا نہیں تحریر اور تقدیر سے

موت سے ڈرتا نہیں ہرگز شہید لیکھرام
آتما کٹتی نہیں تیغ و تفنگ و تیر سے

مرتے مرتے بھی کروں گا میں اُجالا چارسو
مٹ جائیں گی تاریکیاں سب وید کی تنویر سے

ہے تڑپ دل میں میرے یوم شہادت کیلئے
ہو میسر دن مجھے یہ خوبیٔ تقدیر سے

ایک کے مرنے سے ہوں گے لاکھ پیدا لیکھرام
قوم میں آزاد میرے خون کی تاثیر سے

کٹر مخالف بھی داد دیے بنا نہیں رہ سکتا۔ اُن کی کھوج کا لوہا ماننا ہی پڑتا ہے۔ انگریزی لٹریچر کے حوالے دیتے ہوئے دیکھ کر آدمی دنگ رہ جاتا ہے۔ حالانکہ پنڈت جی انگریزی خود نہیں جانتے ...

پر پڑا ہے۔ اور پنڈت جی ہندوؤں کو بچانے کے لئے جا رہے ہیں۔ نہ صرف یہی کہ وہ پنجاب بھر میں کام کر رہے تھے۔ بلکہ ان کا خیال تو عرب میں پرچار کرنے کا بھی تھا۔ افسوس کہ ظالم قاتل نے ... پرچار

کی فکر اتنی تھی کہ آخری وقت جاتے جاتے یہ وصیت کر گئے "کہ آریہ سماج میں تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے۔" اولوالعزم لیکھرام کی واحد یادگار اخبار "آریہ مسافر" جو شہید کی سپرٹ کے مطابق کام کر رہا ہے۔ آریہ سماجوں کے لئے شہید جی کی وصیت پورا کرنے اور یادگار قائم رکھنے کا ایک ہی بے نظیر طریقہ ہے۔ کہ آریہ مسافر کا ہر طرح سے پرچار کیا جاوے۔ شرومنی سبھا کی آواز ہونے کی وجہ سے اسے سنگٹھن پوشک کا درجہ حاصل ہے اسلئے اس کی اشاعت بڑھانی چاہیئے "دیرالنسوؤ کا شاندار تیوہار مناتے وقت" یہ دھیان رکھنا ہوگا۔ کہ اولوالعزم لیکھرام کی سپرٹ آریہ سماج میں تازہ ہو سکے۔ اور پرچار کا دورہ بلند ضرورت ہے، اولوالعزمی کی۔

گوروکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ

گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کا ۳۵واں سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ مارچ کو منایا جائیگا۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کے لیڈر اور مہاتماؤں کے اپدیش ہونگے۔ اس کے علاوہ وید سمیلن۔ راشٹر بھاشا سمیلن دلت ادھار سمیلن۔ آریہ دھرم سمیلن۔ سنگیت سمیلن۔ آیوروید مہا سمیلن اور سوراجیہ سمیلن بھی ہوں گے۔

آیوروید مہا سمیلن کے سبھاپتی کے آسن پر کلکتہ کے مشہور کوی راج رام ... ملک رونق افروز ہوں گے۔ گندھرو مہا ودیالیہ پونا کے سنچالک اور مشہور گویّا شری یت پروفیسر ونایک نارائن جی ... نے سنگیت سمیلن کی صدارت منظور کر لی ہے۔ سواستھ سدھار سمیلن بیادیا ... (کسرت) کے متعلق کھیلوں کا پردرشن میجک لینٹرن کے ذریعہ لیکچروں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ کانفرنس مشہور ورزش ... لاہور کے ویدیہ شری پنڈت ٹھاکر دت شرما۔ امرت دھارا والوں کی زیر صدارت ... میں اعلیٰ پیمانہ پر ہوگی۔

گوروکل میں ویکھشان ... نظارہ قابل دید ہوتا ہے۔ اس مرتبہ ابھی بھاشن کے لئے دیش کے ایک ... نیتاؤں سے پرارتھنا کی جا رہی ہے۔ جو ... جلسہ کو ہر پہلو سے دلچسپ بنانے کی پوری کوشش ہو رہی ہے۔ ... یاتریوں کے ٹھہرنے کا ... جلسہ میں یاتریوں کی رہائش ... مفت ہوگا۔ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اسلام کے مذہبی رواجوں کے گُن اور دوش

از راجیہ رتن شری ماسٹر آتمارام جی امرتسری بڑودہ

ہندی بھاشا میں ایک دلچسپ ماہواری رسالہ بنام "اسلام" دہلی سے شایع ہوتا ہے۔ اس کے سمپادک ہندی بھاشا کے عالم ناجی مولوی عبد علی (بوہری) ہیں۔

ماہ فروری سنہ حال کے اس دلچسپ رسالہ میں صفحہ ۱۶ سے لیکر ۲۸ تک "بقر عید" کے مضمون شایع ہوا ہے۔ اس کو پڑھ کے میں حیران ہوں کہ اس مضمون کے لکھنے والے نے کسی بھی معقول "منطقی دلیل" یا (سائنس کے حوالہ جات) سے کام لیا۔ کوئی بھی عالم ہندو یا آریہ سماجی یا پارسی دس جنم میں بھی مندرجہ بالا مضمون پڑھ کر اسلامی دھرم (مذہب) کو ... کارن کہ یہ تیوہار بقول نامہ نگار وحشی پن کے رواج یعنی انسانی ... تبدیل ہونے سے ایک حد تک وحشی پن ... لیکن بندہ کی ناقص رائے میں ... جب کہ یورپ اور امریکہ کے ڈاکٹران انسانی خوراک دہ بتلاتے ہیں ... آدمی کی خوراک ہے۔ اور گوشت جس میں ... شامل نہیں۔ اور قدرت کا مالک (خدا) اس وقت بھی اپنا آدیش ... ہر ایک انسان کے دل میں جب ... جس وقت بھی وہ کسی بھی ... کا گلہ کاٹنے کے لئے چھری اٹھاتا ہے ... (خوف) شنکا (اعتراض) اور خدائی ریڈیو (Radio) کے ... ہندو مسلم عیسائی تک کے دل میں ... کے کاٹنے سے روکتی ہے۔ تب قربانی ... خوشنودی کے لئے نہیں ہو سکتی۔

... حیوان کی قربانی کرنے والا مسلمان ... اگر یہ سوال کرے کہ جب ہم قربانی ... کسی حیوان کی گردن کاٹتے ہیں تو ہمیں ... قدرت یا ضمیر کی کوئی بھی فہمائیش مثل Radio ... محسوس نہیں ہوتی اس لئے ... کے لئے حیوان پر چھری چلاتے ہیں۔ ... شکر ہے کہ ہمارے سوال کرنے ... دلیل کرنی شروع کی ہے۔ ... کے جواب میں عرض یہ ہے کہ ... ہندو۔ آریہ۔ پارسی۔ مسلمان ... دیش میں کسی بھی جگہ جب ... کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اور اس کام

کو کرنے لگتا ہے۔ تو اس کے شروع ہونے پر اس کے درمیان اور اس کے خاتمہ تک قدرت (سرشٹی) کے مالک خدا وند یا ایشور کی فہمائیش اس کو بیجتی۔ شنکا اور لجا کے روپ میں ہدایت کرتی ہے۔ کہ تو بڑی مت کر جب اس مثال کی کوئی بھی غلط دست دلیل سے دس جنم میں بھی تردید نہیں کر سکتا تب یہی ایک مثال قربانی کے لئے کسی بھی حیوان پر چھری چلانے پر برابر صادق ہوتی ہے۔

ایک سوداگر کے مولوی قرآن شریف سے خود قربانی کا کھنڈن بتلاتا ہے۔ کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم صاحب کی بات ہمارے لئے ہدایت نہیں بلکہ تاریخی بات ہے۔ اور سورہ بقر میں جو خداوند کا حکم ہے۔ وہ مسلمان صوفی بھی مسلمان ہیں پر جو گوشت نہیں کھاتے اور قربانی نہیں کرتے وہ قرآن شریف کے سورہ بقر کا حسب ذیل ترجمہ کیا کرتے ہیں۔

نہیں پہنچا ہمارا قربانی کا گوشت اور لہو خدا کو پر پہنچتا ہے تمہارا زہد و تقویٰ یعنی خدا کی عبادت۔

اس کا نتیجہ صرف اس میں ہے۔ کہ بذبح کرنے کے لئے سوسائٹی تیار نہیں ہے۔ اے ہندو! اس نتیجہ کو پریم کے پانی سے بھرپور کر دو ہر ایک شدھ شدہ کو گلے سے لگاؤ۔ ورنہ یاد رکھو کہ اس گزرے میں اگر پھر پیدا ہو گے۔ تو وہ ...

اگر ہندو کلکتہ کی دیوی کالی ماتا کیلئے بھینسا۔ بکرا۔ کوئی بھی حیوان بلیدان یا قربانی کے نام سے مارتا یا مرواتا ہے۔ تب مارنے یا مروانے والے ہندو بھی دیوی بھگت کو بھی سرشٹی کا مالک وہی لعنت ملامت من میں پیدا کر دیتا ہے ... شنکا اور لجا۔ اگر ہندو جوری کرتا ہے۔ تب ہی ایشور نے شنکا یا پیدا کرکے ... دیکھنے۔ کہ تم پاپ (گناہ) مت کرو۔

خادم قوم شہید صادق لیکھرام

مرسلہ سردار چین سنگھ از چک نمبر ۳۲ چھانگا مانگا۔

گمراہوں کا راہنما تھا لیکھرام
دھرم پر جاں سے فدا تھا لیکھرام

تا نہ جائے لاج ہندو دھرم کی
بے گناہ مارا گیا تھا لیکھرام

قوم کے دل میں نہ کیوں پیدا ہو درد
قوم کی خاطر مرا تھا لیکھرام

حامیٔ بے خانماں تھا دہر میں
لاغروں کا آسرا تھا لیکھرام

وادیٔ بھارت کو روشن کر دیا
بیکساں بدر الدجا تھا لیکھرام

جان تک تو نذر کر دی قوم کی
دیکھئے شاہ سخا تھا لیکھرام

اسکو کہتے تھے عدو پتھر جگر
لیک پابندِ دیا تھا لیکھرام

بن گیا خار مغیلاں تیز تر
چشم حاسد میں چبھا تھا لیکھرام

تا ابد کیفؔ ! ہے نام اسکا حیات
کون کہتا ہے مٹا تھا لیکھرام

پنڈت لیکھرام کا بدھ (بقیہ صفحہ ۲۶)

ان ادا ہر وں سے آپ کی توجہ اس طرف کھینچ رہا ہوں کہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کو پنڈت لیکھرام کا بدھ کیا گیا۔ اور اس سے قاتل نے اور اس کے بہکانے والوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ بس اب ویدک دھرم پورے طور پر نشٹ کر دیا گیا ہے۔ لیکن اگر اصل میں وچار کیا جاوے تو اس سے ویدک دھرم کا پرچار اونچا ہو گیا۔ پنڈت لیکھرام شدھی کے بڑے قائل تھے۔ ان کے دل میں یہ خیال تھا کہ جب تک ان تمام مذہب والوں کو جو شدھ نہ کریں۔ اس وقت تک ملک کا سدھار نا ممکن ہے۔ اور اس نے اس خیال کو شدھی کے روپ میں پرگٹ کیا۔ دوسرے مذہب والوں نے اس کو اپنا دشمن سمجھ کر اس کی مخالفت کی۔ جب اس کے ٹھوس جوابوں کے سامنے کوئی جواب نہ سوجھ پڑے تو مجبوراً اس کے بدھ کا ارادہ کر لیا۔ بس بدھ ہونا تھا کہ پنجاب پرانت میں دن بدن ویدک دھرم کا پرچار بڑھتا گیا۔ آریہ مسافر نے آخری شبد دن میں کہا ہے۔ کہ تحریر کا کام بند نہ ہو۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ کئی کچھ کہتے ہیں۔ کئی کچھ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پنڈت جی کے منشا کا مدعا یہ تھا کہ کھنڈن منڈن کا کام بند نہ ہو۔ اس کام کو بند نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد شری سوامی شردھانند جی۔ پنڈت رام چندجی اور دیگر اور بہادر جو اس میدان میں اترے ... ان سے ان کا بھی بدھ کیا گیا۔ اور ان مذاہب والوں نے یہ سمجھ لیا کہ بس اب شدھی کے لئے کوئی بھی ماں کا لال آگے نہ بڑھے گا۔ لیکن اس کا نتیجہ جو ہوا ہے وہ پبلک کے سامنے ہے۔ کتنے لاکھ ملکانے شدھ ہوئے۔ ہر روز ہندوستان کے کونے کونے سے آواز آ رہی ہے۔ کہ فلاں مقام کے عیسائی اتنے ہزار شدھ ہونے کو تیار ہیں۔ فلاں جگہ کے مسلمان شدھ ہونے کو تیار ہیں۔ آریہ سماج کا جھنڈا گاؤں گاؤں میں گاڑا جا رہا ہے۔ اور ہر ایک سماجی تن من دھن سے اس کام میں حصہ لے رہا ہے۔ نہ جان کا خطرہ اور نہ دھن کی پرواہ لیکن افسوس ہے تو صرف یہ کہ ہندو جاتی ان کو سنبھالنے کیلئے تیار نہیں۔ اگر ہندو دھرم اس شدھی کو مدد دے۔ یعنی اس صورت میں کہ ان شدھ ہوؤں کے ساتھ بھرتی جاوے برتاؤ کرے۔ تو یہ کوئی اسمبھو بات نہیں کہ ایک صد سال میں صرف ایک ہی شتابدی میں تمام دنیا میں ویدک دھرم کا جھنڈا لہرا آیا تو دکھائی دے یورپ سے امریکہ سے بڑے بڑے ودوان اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ دنیا میں ویدک دھرم سے اونچا کوئی مذہب نہیں ہے۔ لیکن

ایثار و قربانی

(شری لالہ دیوی چند جی ایم اے - ہوشیارپور!)

आयुर्यज्ञेन कल्पतां प्राणो यज्ञेन कल्पतां चक्षुर्यज्ञेन कल्पतां श्रोत्रं यज्ञेन कल्पतां वाग्यज्ञेन कल्पतां मनो यज्ञेन कल्पतां आत्मा यज्ञेन कल्पतां ब्रह्मा यज्ञेन कल्पताम् ज्योतिर्यज्ञेन कल्पतां स्वर्यज्ञेन कल्पतां पृष्ठं यज्ञेन कल्पताम् यज्ञो यज्ञेन कल्पताम्।

اس وید منتر میں پرماتما اپدیش کرتے ہیں کہ لوگو تم اپنی آیو کو، اپنی آنکھ، ناک، کان، زبان سے الگ ہر ایک اندری کو یگیہ روپ بنا دو۔ اس منتر میں ایثار نفسی کا اپدیش بھرا پڑا ہے۔ یگیہ نام قربانی کا ہے۔ قربانی ہی اعلیٰ ہے۔ جو شخص ایسا ہے جس میں خود غرضی لیش ماتر بھی نہ ہو۔ ہم اگنی ہوتر بھی یگیہ کرتے ہیں۔ اس میں سگندھت چیزیں کا ریک، ملک، نا شک دسشٹ پدارتھ اگنی میں سواہا کر چھوڑتے ہیں۔ وہ پدارتھ ناش ہو کر وایو منڈل میں سگندھی پھیلاتے ہیں۔ میں اپنے گھر یگیہ ہون کرتا ہوں۔ مگر میرے پڑوس کے گھر میں بھی سگندھی پھیلتی ہے۔ خواہ وہ پڑوسی میرا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ قربانی کی مثال ہمارے پرانوں سے اعلیٰ طرح پر واضح ہوتی ہے۔ اپنشد میں ایک گاتھا آتی ہے کہ اندریوں میں جھگڑا ہو پڑا۔ آنکھ کہنے لگی کہ میں بڑی ہوں۔ میرے بغیر جسم کا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اگر میں نہ ہوں تو سب لوگ اندھے ہو جاویں۔ اور ان کا گذارہ مشکل ہو سکے۔ زبان نے دعویٰ کیا کہ میری بدولت ہی دنیا کا کام چل سکتا ہے۔ طالب علم میری سہایتا سے گیان حاصل کر سکتا ہے۔ لیکچرار میرے پرتاپ سے دنیا کو اپدیش کرتا ہے۔ دوکاندار میری بدولت کام کرتا ہے۔ غرضیکہ سب کاروبار دنیا میں میرے ہی ذریعے سے چل سکتے ہیں۔ اگر میں نہ ہوں تو سب لوگ گونگے ہو جاویں اور کام بند ہو جاوے۔ کان نے کہا - واہ جی واہ میں ہی تو ہوں جس کے ذریعہ سے ایک آدمی کے خیالات دوسرے تک پہنچتے ہیں۔ میرے بغیر دنیا کس کام کی۔ اگر میں نہ ہوں تو انسان چاہے کتنا ہی بولتا رہے بہرہ اس کا کچھ بھی گرہن نہیں کر سکتا۔ ایک آدمی دوسرے کے ساتھ گفتگو کرنے سے ناکارہ رہ جاتا ہے۔ دنیا کا سلسلہ میری بدولت چلتا ہے۔ ناک نے کہا۔ اجی آپ کیوں جھوٹے دعوے پیش کر رہے ہیں۔ اگر میں جسم میں نہ ہوں، تو بدبو اور خوشبو میں کوئی انسان تمیز نہ کر سکے۔ دماغ گندہ ہو جاوے۔ پاکیزگی اور نفاست صفحۂ ہستی سے اٹھ جاوے۔ مگر پران بیچارے خاموش رہے۔ سب نے مل کر فیصلہ کیا۔ کہ آنکھ ایک سال کے لئے چلی جاوے۔ آنکھ نکل گئی۔ انسان اندھا ہو گیا مگر گذارہ کرتا رہا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت کتنے اندھے پنڈت اپدیشک اور وکیل موجود ہیں۔ انگلستان کا جو بڑا بھاری نوسما صر ہنری فاسٹ (Henry foucet) ہو گذرا ہے۔ وہ اندھا تھا۔ آنکھ کو یقین ہو گیا کہ میرے بغیر گذارہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح زبان کان۔ وغیرہ نے بھی آزما کر دیکھ لیا کہ ان کے بغیر بھی جسم کا گذارہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں بہتیرے گونگے بہرے انسان موجود ہیں جو کہ جیون کا گذارہ بھلی پرکار کر رہے ہیں۔ اب پرانوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا مہاراج! آپ سب نے اپنی طاقت آزمائی کر لی ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں بھی ایک سال کی رخصت پر چلا جاؤں جونہی کہ پران نے شریر کو تیاگنا شروع کیا۔ ساری اندریاں شتھل ہو گئیں۔ آنکھ بند ہو گئی کچھ دیکھ نہ سکتی تھی۔ کان کی سننے کی طاقت زائل ہو گئی۔ زبان کی قوت گویائی مفقود ہو گئی۔ سب اندریوں نے ہاتھ جوڑ کر پرانوں سے کہا کہ مہاراج آپ نہ جاویں۔ کیونکہ آپ کے بغیر ہمارا گزارا نہیں ہو سکتا۔ پران جسم میں کیوں بڑے ہیں کیول اس لئے کہ جہاں ہر ایک اندری میں خود غرضی ہے۔ پران کیول نشکام سیوا کرتے ہیں۔ پران قربانی کی مجسم مثال ہیں۔ جو کچھ ہم کھاتے ہیں۔ پران اس کو ہضم کر کے خون پیدا کرتے ہیں۔ وہ خون جسم کے تمام انگوں میں حصہ وار بانٹ دیتے ہیں۔ آپ خالی ہاتھ رہ جاتے ہیں۔ آنکھ روپ کی۔ زبان سواد کی۔ کان شبد کا اور ناک خوشبو کا غلام ہے۔ ان اندریوں میں سے ہر ایک میں کمزوری ہے مگر پران میں کوئی ذاتی کمزوری نہیں۔ جہاں آنکھ تھک جاتی ہے۔ اور آرام چاہتی ہے۔ جہاں زبان کان اور ناک ہر وقت جسم کی سیوا نہیں کر سکتے۔ وہاں پران ہمارے انیشہ بھگت ... اور سانس تھک سکتے ہیں۔ سب باقی سب اندریاں سو جاتی ہیں۔ یہ برابر جاگرت رہ کر ہماری رکشا و سیوا کرتے ہیں۔ جنم سے لیکر مرتیو پرینت چلتے ہیں قربانی و ایثار نفسی کا اپدیش کر رہے ہیں۔ یہی اپدیش پرماتما نے وید منتر کے اندر ہم کو کیا ہے۔ کہ ہم اپنی تمام خود غرضیوں کو چھوڑ کر اپنی سب اندریوں کو یگیہ روپ بنا دیں۔ ہماری سب اندریاں دوسرے کی سیوا کے لئے ہیں۔ محض وشے بھوگ کا سادھن نہ ہو۔ وہ انسان جو سوسائٹی میں پرماتما کے اپدیش پر عمل کرتا ہوا پرانوں کی طرح اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ جہاں سے وہ شہید ہو۔ وہ لیڈر قوم و دھرم ہے۔ وہ روشن ستارے کی طرح آسمان پر چمک رہا ہے۔ اور اپنی روشنی سے دوسروں میں جیون سنچار کر رہا ہے۔ جس جاتی و جس دیش میں ایسے ایثار نفس و فنا فی القوم انسان بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ اتنی ہی وہ جاتی اُنتی کے شکھر پر پہنچتی ہے آج کا دن اسی قسم کے ایک آریہ دیر۔ شہید ودیدک دھرم کے عاشق انسان کے نام نامی سے سمبندھ رکھتا ہے جس نے دھرم و جاتی کی سیوا میں اپنے آرام کو حرام کیا خود غرضیوں کا ناش کیا اور اپنی کرنی سے دوسروں کو قربانی کا سبق نہ صرف آریہ دنیا کو بلکہ ساری ہندو جاتی کو جو وید سے پریم کرتی ہے۔ سکھایا۔ اسلام کے قلعہ کو مسمار کرنے کے لئے اس نے اپنی لیکھنی کی کھڑگ اٹھائی۔ اور اپنی عالمانہ تحریر و تقریر سے۔ جو متانت اور سنجیدگی سے پُر تھی دنیا کو ثابت کر دکھایا۔ کہ اگر کوئی عالمگیر و سچا مذہب ہے تو وہ کیول ویدک دھرم ہے۔ سب کو اس کی شرن میں آنا چاہیئے۔ پنڈت لیکھرام جی کی زبردست دلائل کا تحریری جواب دینے سے قاصر رہ کر اسلام نے سے بدلہ لینے کے لئے اوچھے ہتھیار استعمال کئے۔ چنانچہ ان کی زندگی کا خاتمہ کرنے کے لئے ایک نالائق و کمینہ انسان نے پنڈت جی کی شاگردی کی اور شاگردی کے دھرم کا خون کر کے اُن کے کلیجہ میں ایک چھری دے ماری اور پنڈت جی کو عالم جاودانی میں پہنچا دیا۔ ویدک دھرم کا جھنڈا پنڈت جی کی موت سے کسی قدر ڈگمگایا مگر شہیدوں کے خون کا ایک ایک قطرہ نوجوانوں میں جوش و اتساہ پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ اُن کی مثال نے ہمارے اندر کئی نوجوان پیدا کئے جنہوں نے اپنی زندگی کا مشن پنڈت جی کے کام کو دنیا میں پھیلانا سمجھا۔ مردہ روحوں میں جان پھونکنے کے لئے۔ گمراہوں کو راہ راست پر لانے کے لئے کمزوروں کو پہلوان بنانے کے لئے۔ گرتے ہوؤں کو اٹھانے اور سوتے ہوؤں کو جگانے کیلئے اسی قسم کے انسانوں کی ضرورت ہوتی ہے جو پنڈت لیکھرام کی طرح اپنی ایثار نفسی۔ تیاگ قربانی دیکھ روپی جیون ... واسطے روشنی کے مینار کی ... پرماتما کرے کہ اس قسم کے ... میں پیدا ہوتے رہیں۔ تاکہ ویدک ... دگنی رات چوگنی ترقی کرے ... کی چیزیں اور سنسار کے سمبندھ ... ہیں۔ وہ اس وید کے اپدیش ... رہ گئے۔ اس کے بجائے وہی ... پیارا ہے۔ جو اپنے مشن کی خاطر ... دکھ برداشت کر سکتے ہیں۔ جن ... انگ کٹ جاوے مگر طارہ کی ... کو گرنے نہیں دیتے ہیں۔ آج کا ... کے انہاص میں خاص اہمیت ... کہ ہم اس اہمیت کو سمجھ سکیں ... میں دھارن کر سکیں کہ ہم اپنے جیون ... قربانی کر سکیں اپنے دھرم و دیش کی ... ضرورت ہے کہ ویدک دھرم روپی ... لیکھرام جیسے پوتر آتماؤں کی ... رہتی کا یگیہ ہمارے جیسے گندے ... انسانوں کے جیون سے اپوتر ... سماج کا ہر ایک ممبر اپنی ذمہ داری ... کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا کھیہ ... شادبرک ساماجک اور آتمک ... لئے سب سے زیادہ نہیں زبانی ... ہے۔ پرماتما کرے کہ ہم میں پیدا ہو ...

بال ودھوا کی ضرورت

سبھا کے سویوگ ایڈلیشن ... نمیشور دیوی جی سدھانت ... سال ہے۔ کے لئے ایک سوستھ اور ... سال کی بال ودھوا کی ضرورت ہے ... نمن لکھت پتہ پر کریں۔

سوامی دھیر انند گورودت ...

مسلمانوں سے مباحثہ

اور

شاستر ارتھ درپن

اپنے پاس رکھو۔ یہ کتاب جات ... ایڈیٹر اخبار آریہ مسافر نے تیار کی ہے ... کتاب ہے۔ صرف چند کاپیاں رہ گئی ہیں

قیمت ۸

سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنڈت لیکھرام جی کے اصول کے استعمال کی ضرورت

آریہ لیڈروں سے دو دو باتیں

(از شری مہاشہ سنت رام جی اجمباتی صدر بازار راولپنڈی)

گورو ور لیکھرام کی کلیات آریہ مسافر کو پڑھ کر ہی مجھے آریہ سماج روپی امرت روت کا پتہ لگا تھا۔ کلیات آریہ مسافر کے بعد مجھے ستیارتھ پرکاش کے درشن نصیب ہوئے۔ اس لئے مجھے آریہ سماج کی طرف رجوع کرنے کا شریہ شری لیکھرام جی کو ہی ہے۔ اس پوجیہ گورو کی یاد میں آریہ مسافر اپنا خاص نمبر نکال رہا ہے۔ اور پریم جی کی آگیا ہے۔ کہ میں شہید اکبر کی یاد میں کچھ لکھوں

شہید اکبر میں ایک خاص صفت جو مجھے سب سے زیادہ اپیل کرتی ہے وہ یہ تھی کہ وہ ہر وقت اس بات کی تاک میں رہتے تھے کہ آریہ سماج کے برخلاف مخالفوں کی کوئی تحریر بلا جواب کے نہ رہ جائے۔ جس وقت آریہ سماج کے برخلاف کوئی کتاب یا ٹریکٹ نکلتی اور ان کے پاس پہنچتی تو وہ سب کام چھوڑ کر اس کا جواب لکھتے۔ ان کا جواب یتھا یوگیہ کے سنہری اصول پر مبنی ہوتا تھا۔ ثبوت تناسخ میں کسقدر سنجیدہ تحقیقات ہمیں ملتی ہے۔ یہ پڑھنے سے پتہ لگ جاتا ہے۔ لیکن جس وقت مرزا قادیانی شرافت کے اصولوں کو چھوڑ کر گالی گلوچ اور کمینہ اعتراضات پر اُتر آیا۔ تو تسخہ ضبط احمدیہ اور تکذیب براہین احمدیہ میں یتھا یوگیہ کے اصول پر چلتے ہوئے۔ مرزا قادیانی کی زبان اس طرح بند کی کہ باید و شاید۔

شہید اکبر کے بعد جب تک آریہ سماج اس سنہری اصول پر کاربند رہا۔ کسی کو آریہ سماج کے منہ آنے کی جرات نہ ہوئی۔ پنڈت بھوجدت۔ سوامی یوگندر پال۔ سوامی تلسی رام جی سوامی درشنانند جی کی تحریرات کے سامنے کون ٹھہر سکتا تھا۔ پریس اور پلیٹ فارم آریہ سماج کے قبضہ میں تھا۔ نوجوان آریہ سماج کی طرف کھنچے آتے تھے۔ اور آریہ سماج دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا تھا۔

شری پنڈت چمو پتی جی نے اپنی کتاب میں "Glimpses of Dayanand" آریہ سماج کو ایک مارشل ریلیجن کے نام سے پکارا ہے۔ اور مارشل دھرم وہی ہو سکتا ہے۔ جو ہر وقت اپنی رکھشا کے لئے تیار رہتا ہو۔ کبھی اور کسی حالت میں بھی اپنا جھنڈا سرنگوں نہ ہونے دے۔

لیکن اب حالات کچھ تبدیل شدہ معلوم ہوتے ہیں۔ اب آریہ سماج کے مخالفوں کی تحریروں کا جواب دینا کسر شان سمجھا جاتا ہے۔ وہ اب بردبار بنا چاہتا ہے۔ اسکی بردباری کا یہ تا ۔۔۔

موت کی حد تک پہنچ چکی ہے۔ وہ اب کانفرنس ریزولیوشن پاس کرکے امید رکھتا ہے۔ کہ مخالف شانت ہو جاویں گے۔ دوسرے الفاظ میں آج سے چند سال پہلے کی جوشیلی آگ جس کو دیکھ کر مخالفوں کے دل دہل جاتے تھے۔ اب راکھ کا ڈھیر ہو رہی ہے۔

آج آریہ سماج کے برخلاف پورانک بھیکرہ قلمی جہاد کر رہے ہیں۔ کبھی دیانند حیرا دلی نکلتی ہے کبھی آریہ سماج نمبر نکلتا ہے۔ کبھی کلنک انسان کے لباس میں نکلتا ہے۔

سارا آریہ جگت ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس ۔۔ ناراضگی کر رہا ہے۔ بحیثیت ایک آریہ سیوک کے بے شمار آریہ سماجوں نے مجھے لکھا ہے۔ بہت سے بھائیوں نے سمت

الفاظ میں میری خاموشی پر اظہار ناراضگی بھی کیا ہے۔ اس لئے مجبوراً اتنا عرصہ کی لمبی خاموشی کے بعد مجھے تفل خاموشی توڑنا پڑا ہے۔ اور منیشر

اس کے کہ میں کسی اور کو مخاطب کروں اپنے بزرگوں کو جن کے قدموں میں بیٹھ کر میں نے کچھ لکھنا سیکھا ہے۔ مخاطب کرکے ان کی آشیرواد سے قدم آگے بڑھانے کی خواہش رکھتا ہوں۔

پوجیہ بزرگو! اس بات سے تو انکار نہیں ہو سکتا کہ نوجوانوں سے زیادہ آپ کے دل میں آریہ سماج کا ہت ہے۔ اور آپ اس کی آن کی رکشا سب سے مقدم خیال کرتے ہیں۔ لیکن آپ کا خیال ہے۔ کہ صرف چند ایک آریہ سماجوں کے ریزولیوشن پاس کر دینے سے یا کسی جگہ ڈیپوٹیشن لے جانے سے یہ کام ہو جائے گا۔ آپ نے جس

طریقہ کار کو آزمایا۔ کامیابی نہیں ہوئی۔ مخالفوں کے حوصلے اور زیادہ بڑھ گئے اور اس کا نتیجہ اس وقت گوپال مسوکے ان الفاظ کے روپ میں

" میں رانا بائی کی لڑکی کو جو ابھی زندہ ہے۔ یگ کا ایک کرشمہ سمجھتا ہوں "

ہمارے سامنے ہے۔ اس سے زیادہ اور بھی سنو گے۔ ان الفاظ کو پڑھ کر میری قلم آپے سے باہر ہو رہی ہے۔ لیکن خیر اگر آپ کی مرضی ابھی اور تجربہ کرنے کی ہے۔ تو بڑی خوشی سے سال چھ مہینہ تک اور ریزولیوشن پاس کرکے

ع تا تریاق از عراق آوردہ شود

کے مصداق تجربہ کر لو ہم خاموش رہیں گے لیکن جس وقت آپ کو تجربہ ہو جاوے کہ یہ طریقہ غلط ہے۔ پرماتما اُن کی مدد نہیں کرتا جو اپنی مدد نہیں کرتے۔ کا ثبوت ریزولیوشن کے گھوڑے پر چڑھ کر آپ

ترسم کہ نہ رسی بکعبہ اے اعرابی

والی کہاوت سدھ کریں گے۔ میں نے جس وقت آپ کو یقین ہو جاوے کہ

خو رخ انداز را پاداش سنگ است

تو پھر اس وقت آپ ہم کو آشیرواد دینا۔ ہم آپ کے ریزولیوشن پاس کرنے کے راستے میں حائل نہیں ہوتے۔ اس وقت آپ ہمارے راستہ میں رکاوٹ نہ بننا۔ اور پھر دنیا دیکھے گی۔ کہ آریہ سماج کی رکشا کے ریزولیشن کام آتے ہیں۔ یا پنڈت لیکھرام کے ایک ادنےٰ سیوک کی قلم۔ جو کہ یتھا یوگیہ کے اصول کا استعمال اچھی طرح سیکھ چکی ہے۔

جذبات لبسمل

دل کے اغیار سے اپنوں پہ نہ بیداد کرو!
گلشن قوم کو للہ! نہ برباد کرو!
گنگا اور اس کے کنارے پہ ٹہلنے والو!
کبھی سرحد کے ستم زدوں کو بھی یاد کرو!
سعی پیہم سے کرو چارۂ دردِ ملت!
نا امیدی میں نہ یوں شکوہ و فریاد کرو!
خوفِ اغیار سے اے سر کو جھکانے والو!
رانا پرتاپ کی عزت کو بھی کچھ یاد کرو!
ہندوؤ! دیتا ہے پیغام تمہیں دورِ فلک!
سربلندی کی تمنا ہے تو اتحاد کرو!

(فکر لبسوی کیمبل پور)

یوگیہ ور کیلئے یوگیہ کنیا کی ضرورت

ایک نوجوان تندرست۔ خوبصورت بی اے پاس کنوارے۔ آیو پچیس سال۔ ورودھ آریہ اور دھرماتما آمدن مستقل ہے۔ جن کے دل میں جیز اور ذات پات کا کوئی ستھان نہیں۔ جو ملتان کشتری کے رہنے والے ہیں۔ کے لئے ایک ایسی یوگیہ کنیا کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم فل میٹرک یا وشارد پاس ہو۔ دھارمک وچاروں کی ورودھ آریہ ہو۔ یا کنیا گورو کل کی سناتک ہو جسکے ماتا پتا بھی دھارمک اور آریہ ہوں خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں۔

نوٹ (۱) آریہ سماج کے منتری یا پردھان بھی ایسی کنیاؤں کا پتہ دینے کی کرپا کریں۔

(۲) بیت دھن اور ذات پات کے آڈمبر کو پسند کرنے والے پتر لکھنے کا کشٹ نہ کریں۔

نمبر ۸ معرفت آریہ مسافر لاہور

آریہ سماج کی ویدی پر دوسرا بلیدان!

از مہاتما منشی رام جی (سوامی شردھانند جی)

(یہ مضمون شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کے چند دن بعد یعنی ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء کے ستیہ دھرم پرچارک (جالندھر) میں شائع ہوا تھا۔ جو اس شہادت ملنے کے متعلق مہاتما جی کے جذبات کا اولین مظہر ہے۔)

آریہ سماج کی ویدی پر پہلا بلیدان مہرشی دیانند کا تھا۔ مہرشی دیانند کے شریر کا زہر کے اسیر ہونے کا سماچار جس وقت بھارت ورش میں پھیل گیا۔ رشی سنتان پھر گھبرا گئی۔ طعنیان سے بیٹھے بھاؤں پر سمت آفت نازل ہو گئی۔ امیدوں کے پل بندھے بندھائے بھارت سنتان نے چکنا چور ہوتے دیکھے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا۔ الپ بدھی منشیوں نے کچھ سمجھا اور ہوا کچھ اور۔ اس وقت اویدک مت ویدک مت کے ڈوبنے کی انتظار میں لگ رہے تھے۔ لیکن تعجب سے کیا دیکھتے ہیں کہ اس سبھا کا ایک ایک سبھاسد مانجھی کے یگیہ کنڈ میں کود پڑنے پر خود بخود کشتی چلانے کا فن سیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ ایک کے کام کو انیک نے بانٹ لینا اپنا فرض سمجھا۔ اور آہستہ آہستہ ڈانواڈول کشتی کو پھر کنارے کی طرف لے چلے۔ ایک طرف مانجھی کے دیہانت نے زبردست حرکت دے دی۔ دوسری طرف رشی کے بلیدان کی سگندھی نے دماغ مضبوط کر دئے پھر کیا تھا ویدک دھرم کی اُنتی دن دوگنی رات چوگنی ہونے لگی۔ لیکن ایک آہوتی خواہ وہ کیسی ہی زبردست اور کتنی ہی سگندھی پھیلانے والی کیوں نہ ہو کب تک درگندھی کو دبا سکتی تھی قریب تھا کہ اس اگنی کی رہی سہی پلک ہی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی کہ دوسری آہوتی تیار ہو گئی۔ اور ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کے سایا چھ بجے شام کو مہرشی دیانند کے سچے ششیہ اور ویدک دھرم کے پکے پریمی پنڈت لیکھرام آریہ مسافر نے اپنے شریر کو اس یگیہ کنڈ کی بھینٹ کر دیا۔ اور یہ آریہ سماج ویدی پر دوسرا بلیدان ہے۔

آریہ مسافر کس طرح ہم سب سے ہمیشہ کے سفر کے لئے بچھڑ گئے۔ وہ ظالم چھری جس نے کہ ان کا کام تمام کیا کیوں کر لاہور میں پہنچی۔ یہ سوالات ہیں جن پر غور کرنا رشی سنتان کا فرض ہے۔ بلا لحاظ اس کے کہ آریہ ہوں یا ہندو۔ سکھ ہوں یا جینی۔ برہمو ہوں یا دیو سماجی ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ آپ پنڈت لیکھرام جی کے مختصر جیون سے آپ آگاہ ہو جاویں۔ پنڈت لیکھرام کے والدین موضع سید پور ضلع جہلم کے رہنے والے تھے۔ لیکن بہت عرصہ سے کہوٹہ ضلع راولپنڈی ...

پشاور میں پنڈت جی پولیس کے محکمے میں ملازم ہو گئے۔

چنانچہ اس سپرٹ نے پنڈت جی میں تحقیقات کا مادہ بطریق وافرہ .... وابستہ کر رکھا تھا۔ چھوٹی ہی عمر میں اُن میں اس قدر نشوونما پایا تھا کہ شاید پچیس سالوں سے کم عمر میں ہی ضلع پشاور کی تاریخ کے لئے مصالحہ جمع کرنے کا کام حکام نے ان کے سپرد کیا تھا۔ پشاور میں پنڈت جی کی اسلام کی تعلیم سے مڈبھیڑ ہوئی اور انہوں نے اس کی پڑتال کرتے ہوئے منشی کنہیا لال الکھ دھاری اور منشی اندرمن مرادآبادی کی تصانیف بھی پڑھنی شروع کیں۔ الکھ دھاری کے رسالے میں انہوں نے مہرشی دیانند کے مشن اور اُن کے پرچار کے حالات پڑھے۔ حالات پڑھنے سے ہی چنچل من کو شانتی کی طرف رجوع ہوتا دیکھ کر انہوں نے مہرشی دیانند کرت گرنتھ منگائے اور پشاور میں آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ لیکن ایسے محقق کی تسلی صرف کتابوں سے کیوں کر ہو سکتی تھی۔ مہرشی دیانند کی مقناطیسی طاقت سے پریرے جا کر پنڈت جی سیدھے ان کے پاس اجمیر پہنچے اور اُن سے مل کر پوری شانتی حاصل کی۔ وہاں سے واپس ہو کر پولیس کی ملازمت سے دل بالکل متنفر ہو گیا۔ معاش کا فکر ایشور پر چھوڑ کر لاہور میں آتے۔ اور سنسکرت کا ادھین کچھ عرصہ تک کیا۔ فارسی زبان کے پہلے سے ہی فاضل تھے۔ اور عربی زبان میں بہت اچھا دسترس تھا۔ ہر طرح سے تیار ہو کر ویدک دھرم کی سیوا میں اپستھت ہو گئے۔ اور آریہ گزٹ فیروزپور کی ایڈیٹری کے ذریعہ سے ویدک دھرم کی اشاعت میں مصروف ہوتے۔ گو پنڈت لیکھرام جی نے ویدک دھرم کے گرہن کرتے ہی ہر ایک اویدک مت کا کھنڈن بے خوف ہو کر کرنا شروع کر دیا تھا۔ تاہم محمدی اسلام کے ساتھ انہیں خاص طور کا تعلق ہو گیا۔ اور یہ واقعہ ہمیں جتلاتا ہے کہ ویدک اگنی میں آہوتی ہو کر پڑنے کی تیاریاں ایشور کے انتظام کے مطابق اسی وقت سے ہو رہی تھیں۔ اسی عرصہ میں کچھ عرصہ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی الہام کا دعوےٰ کر کے مسیح موعود کی پدوی لینے کے لئے ہاتھ ...

ان کی بات چیت لالہ مرلی دھر جی ہمارے بزرگ آریہ بھائی کے ساتھ ہوئی۔ مرزا صاحب نے اس مباحثہ کا ناجائز فائدہ اٹھا کر لالہ مرلی دھر جی کی تقریروں کا بطور خود خلاصہ دیتے ہوئے۔ اپنی تقریروں کو بہت بڑھا کر ایک کتاب موسومہ "سرمہ چشم آریہ" لکھ ماری۔ یہ کتاب پنڈت لیکھرام جی کی نظروں سے بھی گزری۔ انھوں نے اظہار حق کی نیت سے اس کے جواب میں "نسخہ خبط احمدیہ" لکھ کر ویدک دھرم کی بزرگی کو ظاہر کیا۔ اس سے پہلے مرزا صاحب "براہین احمدیہ" لکھ چکے تھے جس کے جواب میں پنڈت جی نے "تکذیب براہین احمدیہ" تیار کر کے طالبان حق کے آگے رکھی تھی۔ ان دونوں کتابوں کا شائع ہونا ہی تھا کہ اہل اسلام کی طرف سے پنڈت جی پر تحریری حملوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ اکثر محمدی بھائی مباحثے کے لئے روبرو آتے اور اپنے اراس حوصلے کا خمیازہ اٹھاتے رہے۔ ۱۸۸۹ء میں جب مہرشی دیانند کا جیون چرتر یعنی آریہ سماج میں پرتھم بلیدان کا اتہاس تیار کرانے کا خیال آریہ سماجوں میں پیدا ہوا۔ تو سوائے پنڈت لیکھرام کے اور کوئی بھی اس کام کے لئے مناسب خیال نہ کیا گیا۔ اس وقت آپ آریہ گزٹ کی ایڈیٹری سے سبکدوش ہوتے۔ اسی وقت سے ہی پنڈت جی پورے آریہ مسافر بن گئے کوئی کونہ بھارت ورش کا نہ ہوگا جہاں کہ اپنے سچے گورو کے جیون کی تفتیش کرنے پنڈت جی نہ گئے ہوں۔ ان کے اس عرصے کے جیون کا حال کسی اور موقعہ کے لئے چھوڑ کر مجھے صرف اتنا بتلانا کافی ہے۔ کہ قریباً دو برسوں سے پنڈت جی کل مصالحہ جیون چرتر کا جمع کر کے ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہوئے ساتھ ساتھ جیون چرتر کو ترتیب دینے میں لگے ہوئے تھے لیکن ساتھ ہی اس کے تحریر کا کام انہوں نے برابر جاری رکھا۔ یعنی ویدک دھرم کے مخالف حملوں کا جواب برابر دیتے رہے۔ پرچار کے کام میں بھی ان کا روز مرہ محمدی دعظوں اور مناددوں سے ہوتا رہا۔ اکثر موقعوں پر مجھے ان مقابلوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ کیونکہ تین برسوں سے میں قریباً ہر ایک جگہ اُن کے ساتھ پرچار کرتا رہا ہوں۔ میں نے ایسے جلسوں میں ... کہ انہوں

نے اپنے تجربوں میں اس ... مناظرے کی قابلیت کسی ... ابھی کل کا تو ذکر ہے کہ بھائی ... سماج کے جلسے پر ۲۸ جنوری ... ہزار سے زیادہ مجمع میں ایک محمدی ... انہوں نے بات چیت کی۔ کچھ مولوی ... پاس بیٹھے تھے۔ جب پنڈت جی بولے ... اختیار مولوی صاحبان کہہ اٹھے ... (مراد محمدی نوجوان سے) شیر کے پنجے ... پھنس گیا ہے۔ آخر کار محمدی نوجوان ... اپنی زبان سے اپنی غلطی تسلیم کی اور ... پنڈت لیکھرام جی کا ساراکیرکٹر ... میں بیان کرنا ہو تو اتنا ہی کہنا کافی ... اعلےٰ درجے کے لیشو اور اُن کے ... پر دشواس رکھتے ہوئے بلا ... دھرم کی منادی کرنے والے تھے۔ خوف کے نام تک سے ... تھے۔ آریہ سماج کے موجودہ سبھاسدوں ... میں اس بے خطر دونڈر سپرٹ کا آدمی ... دیکھنے میں نہیں آیا۔ لیکن کیا اس ... اس خونخوار سپرٹ سے کچھ تعلق ہے ... فی زمانہ دلیری کا تعریف سمجھی جاتی ہے ... اس سوال کا جواب میں آریہ مسافر کے ہی لفظوں میں دینا چاہتا ہوں۔ ایک ... جلسہ کے موقعہ پر تعلیم یافتہ محمدی ... نے سائنس اور اسلام کے اتفاق پر ... دیا تھا۔ پنڈت جی نے اس کا جواب ... کے سالانہ جلسہ میں دیا۔ محمدی بھائی ... اس لیکچر کی تردید میں تقریر کی ... جی شامل تھے۔ پنڈت جی کی درخواست ... محمدی بھائی نے کو بھی دوسرے دن ... جی کا جواب سننے کے لئے آنا پڑا ... گھنٹہ ہی مع حوالہ جات جواب ... بی۔ اے صاحب سے ہمراہیان ... میں سے ایک نوجوان نے جوش ... "تم ایسی سخت کلامی کا مزہ ... شور مچنے لگا۔ لیکن پیارے لیکھرام ... نے سب کو چپ کرا دیا۔ اور دیر ... "دلیل کا جواب میرے پاس ... کا جواب عقل سے دینے کو تیار ... دکھو کہ محمدی تلوار سے بھی میں ... جان ہتھیلی پر لئے پھرتا ہوں" ... ہاں! آریہ بیر دشمنوں ... کہ تم جان ہتھیلی پر لئے پھرتے ... کی اشاعت میں جو ... بمنا سی جان سے گیا۔ اور ... ساگر میں ڈوبا گیا۔ باوجود ... کے لیکھرام کا دل ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خاص شہید نمبر کیلئے

ارادہ کا پکا پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

لیکھک شری مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا دہلی !

دنیا میں کوئی بھی کام کامیابی کے ساتھ اس وقت پورا ہوا کرتا ہے۔ جب کرنیوالے کے ارادہ میں پختگی ہو۔ اور اگر مگر کا اس میں دخل باقی نہ رہے۔ شک کرنا برا نہیں ہے لیکن انسان کا شکی ہونا برا ہے۔ شک کو دور کر دینے سے ضعیف الاعتقادی دور ہوا کرتی ہے۔ لیکن جس آدمی کو شک کرنے کی عادت ہو گئی ہو۔ اور وہ بات بات میں شک کرتا ہے۔ جس زمین پر وہ کھڑا ہے۔ اس کے بارے میں بھی اس کے دل میں شک رہے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پھٹ جائے اور وہ اس کے اندر سما جائے۔ گیتا میں ایسے شکی مزاج کیلئے کہا گیا ہے۔ کہ لازمی طور سے ناش ہو جائے گا۔ شک پیدا ہو جانے سے انسان کے ارادے میں نہ پختگی رہتی ہے۔ اور نہ آسکتی ہے۔ وہ ہمیشہ ڈانوا ڈول یقین رہا کرتا ہے۔ اس لئے ان ودوانوں نے جنہوں نے طبائع انسانی کا مطالعہ کیا ہے۔ تعلیم یہ دی ہے۔ کہ جو آدمی بے دھڑک ہو کر کام کرتا ہے۔ اگر وہ تھوڑی دیر اور اسی طرح بڑھا چلا جاتا ہے۔ تو پہاڑ پر پہنچ جاتا ہے۔ لیکن اس کی طبیعت سے اگر شک پیدا ہو کہ کہیں میں گر نہ پڑوں اس لئے جیوں ہی وہ پیچھے کی اور دیکھتا ہے اور زمین کی اچھی خاصی گہرائی اس کے خیال میں آ جاتی ہے۔ تو اس کا دل کانپنے لگتا ہے۔ شریر میں لرزہ آ جاتا ہے۔ اور وہ ہمت ہار کر گر جاتا ہے۔ اب اس کیلئے پیچھے یا دونوں طرف جانا مشکل ہو جاتا ہے۔ بے دھڑک ہو کر کام نہ کرنے اور اس میں شک لانے سے اسی قسم کے نتائج دنیا میں نکلتے ہوئے دیکھے جایا کرتے ہیں۔ ہندو دھرم شاستر میں اسی لئے دھرم کے لکشنوں میں سب سے پہلی جگہ [illegible] کو دی گئی ہے۔
پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی ذات ستودہ صفات میں سب سے بڑی صفت یہی تھی۔ جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ وہ جس کام کو شروع کرتے تھے۔ اس کی مخالفت انہیں اور بھی زیادہ حوصلہ پیدا کرنے کا سبب ہوتی تھی۔ انہیں قتل کی دھمکیاں ملیں اور بالآخر قتل بھی کر دئیے گئے۔ لیکن زندگی میں یہ سب باتیں ان کے لئے لڑکوں کا کھیل سے زیادہ وقعت رکھی ہوئی ثابت نہیں ہوئیں۔ پنڈت لیکھرام جی کا وہ زمانہ جو انہوں نے آریہ سماج کے کام میں صرف کیا تھا۔ بہت تھوڑا تھا۔ مگر اسی عرصے میں وہ جگہ جگہ گھوم کر پرچار کرتے۔ مباحثے کرتے کے ساتھ ساتھ اپنی قیمتی کتابیں بھی لکھ گئے۔ کہ ان کی قیمت آج بھی کم نہیں ہوئی ہے۔ یہ سب کام اسی لئے ممکن ہو سکے کہ ان کے اندر دھرم کیلئے وہ جذبہ تھا جس میں نہ شک کی گنجائش تھی۔ نہ اگر مگر کا امکان تھا۔ آج جب آریہ جگت ان کا یوم شہادت منانے لگا ہے تو اس کے منانے کا سب سے بہترین طریقہ یہی ہے۔ کہ اپنے اندر ان کی صفات کو داخل کیا جائے۔ اور وے جس نڈرتا سے بے دھڑک ہو کر کام کرتے تھے اس کی تقلید کی جائے

شہید اکبر لیکھرام سے خطاب

خاص شہید نمبر کے لئے !

از ملک الشعراء الماس کیفی
جرنلسٹ !

ترا جو حال ہے بیشک بیان سے باہر ہے
لکھوں میں کیا کہ بہت پر درد داستاں تیری

تیرے جو سامنے آیا شکست کھا کر گیا
عدو کے واسطے تلوار تھی زباں تیری

اے لیکھرام وہیں چشم جہاں روشن ہو
بنائے سرمہ اگر لیکھ استخواں تیری

ہوا ہے کیا جو زمانہ میں آج تو نہ رہا
رہیگی یاد زماں میں تو جاوداں تیری

جو تیرے نام کو سن کر جہاں میں جلتے تھے
وہ آج کرتے ہیں تعریف بیگماں تیری

خزاں نے گرچہ اجاڑا تھا تیرا باغ حیات
بنی بہار دلیکن وہی خزاں تیری

لگا یا نور کہ روکیں اسے جہاں والے
کسی سے رک نہ سکی کشتی رواں تیری

عدو نے چاہا ترا نام مٹے عالم سے
جہاں میں اور بڑھی شان اہل شان تیری

وفا نہ چھوڑی زمانہ میں خادم قومی
رہی تھی آن مگر حیف اگئی جاں تیری

ہوا شہید شہیدوں میں نام پایا ہے
ہے دھوم ہر دو جہاں میں یہاں وہاں تیری

دیا دکھائیگا سورج کو آج کیا کیفا ؟
کریگا کون بیان حالت عیاں تیری

(صفحہ ۱۰ سے آگے)

کی خدمت کے لئے ادھیر رہتا تھا۔ اتنا پتہ لگ جاوے کہ فلاں محمدی ویدک دھرم کی طرف میلان رکھتا ہے۔ پھر لیکھرام کو ہزار مشکلیں برداشت کر کے اس تک پہنچنا فرض ہو جاتا تھا

پنڈت لیکھرام کی دلیری کا مفصل ذکر کرنے کے لئے ایک دفتر چاہئے۔ صاف گوئی میں اپنی آپ ہی مثال تھے۔ یہ صاف گوئی گو بعض اوقات سخت کلامی کی حد تک پہنچ جاتی تھی۔ لیکن جو لوگ ان کی نیت کی پاکیزگی سے باخبر تھے انہیں کبھی کسی طرح کا رنج نہیں ہوتا تھا۔ جہاں ایک طرف ویدک دھرم کی اشاعت کے لئے ہر وقت بہ تن مصروف رہتے۔ وہاں دوسری طرف کسی بڑے سے بڑے آدمی کی خاطر اپنے آتما کا خون کرنا روا نہیں رکھتے تھے۔ پنڈت لیکھرام کی تحریر اور تقریر میں عام آدمیوں کو سختی معلوم ہوتی تھی لیکن دور اندیش جانتے تھے کہ یہ سختی مخالفین کی بے تحاشا تحریروں اور ان کے بیجا آگ بھڑکانے والے حملوں کا نتیجہ تھی۔ آتما کی لیشٹھی کے ساتھ شریر بھی پشٹ رکھتے ہوئے آریہ مسافر سچے دھرم ویر کا نمونہ تھے۔ اور ایسے صاف دل کہ ایک معمولی آدمی دھرم کا بہانہ کر کے انہیں دھوکہ دے سکتا تھا۔

پیارے ناظرین! آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ایسے وشواسی پرش کو دھوکہ سے قتل کرنا کچھ مشکل نہ تھا۔ اور نہ ہی ان کا دفعتاً بیرحمی سے قتل کیا جانا کچھ اچنبھا معلوم ہوتا ہے۔ جب کہ اکثر واعظان دین محمدی ان کے قتل کے فتوے بارہا دے چکے تھے۔

پنڈت لیکھرام اپنے ہمعصروں کی نظر میں

پنڈت لیکھرام آریہ سماج لاہور کا ایک وددھوا سبھاسد ہے۔ جنہوں نے اپنا جیون سماج کے لئے بلیدان کر دیا ہے۔ آپ عربی۔ فارسی کے زبردست عالم ہیں۔ امرتسر آریہ سماج کے گذشتہ سالانہ جلسہ میں آپ نے "مخالف مذاہب کی تحقیقات" پر ایک زبردست دیاکھیان دیا۔ آپ کی کوشش سے کہوٹہ کے لوگوں نے آریہ سماج قائم کر دی ہے۔ میانی پنڈ دادنخاں بھیرہ وغیرہ میں آپ کے زبردست لیکچر ہوئے۔ مجیٹھہ میں لالہ گنڈا مل اسسٹنٹ انجینئر کو آریہ سماج کی سچائیوں پر یقین دلایا۔ (آریہ پتر کا ستمبر ۱۸۹۶ء)

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

از شری پنڈت شانتی پرکاش جی رئیس المناظرین آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

اہل اسلام کے نزدیک حضرت ابوبکر خلیفہ اول کا بہت اونچا درجہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آنجناب نے حضرت محمد صلعم کی اُن باتوں کی تصدیق کی تھی کہ جن کی دنیا مکذب تھی۔ اسی لئے آپ کا نام صدیق پڑ گیا۔ رفتہ رفتہ یہ نام اتنا مشہور ہوا کہ اصلی نام کی چنداں احتیاج نہ رہی۔ اسلام میں صدیق نام بہت مشہور اور مروج ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ ذیل کی حدیث سے بخوبی عیاں ہو جائیگی۔

سعید بن منصورؒ نے اپنی سُنن میں ابوہریرہ کی روایت سے لکھا ہے کہ "جب رسول خدا شب معراج میں ذی طور نامی مقام پر پہنچے تو آپ نے حضرت جبرئیل سے کہا کہ میری قوم اس آسمانی سیر کی تصدیق نہیں کریگی۔ حضرت جبرئیل نے کہا کہ آپ کی تصدیق ابوبکر کریں گے"۔

اہل اسلام کا مسئلہ ہے۔ کہ ایک رات حضرت محمد صلعم ایک براق نامی مخصوص سواری پر چڑھ کر حضرت جبرئیل کے ذریعہ ساتویں آسمان پر بہشت میں خدا کے پاس پہنچے تھے۔ وہاں دیدار خدا نصیب ہوا نیز خطبہ اور مکالمہ کا شرف بھی حاصل ہوا۔ بعدہ حضرت اسی رات واپس آ گئے۔ اس آمد و رفت اور مکالمہ و مخاطبہ میں قلیل سے قلیل وقت صرف ہوا۔ جب حضرت واپس آئے تو دروازہ کی کنڈی تھمتے نہیں پائی تھی اور حضرت کا بستر شریف بھی پسینہ سے ویسے ہی بھیگا پڑا تھا۔ جیسے کہ چھوڑ گئے تھے۔ اس سیر کے متعلق سعید کی شہادت مذکور ہو چکی۔ جب حضرت نے جبرئیل سے پوچھا کہ میری قوم میری تکذیب کرے گی۔ اور میرے بیان پر شاکی ہوگی کہ یہ سیر محض ڈھکوسلہ اور غلط بیانی ہے۔ جو کہ عقل

قدرتی اور نا قابل قبول ہے۔ اور اس طرح دنیا کے لوگ طرح طرح کی باتیں کہیں گے۔ کہ کبھی کوئی آسمان پر بھی جا سکتا ہے؟ اور اتنے قلیل وقت میں واپس آ سکتا ہے؟ لہٰذا کوئی بھی یقین نہ کریگا۔ اور حق یہ کہ یہ بات یقین کے قابل بھی نہیں۔ سائینس تو ایک آسمان کا وجود ماننے سے انکاری ہے۔ پھر ہفت آسمان کا مسئلہ کون قبول کرے گا؟ لیکن حضرت جبرئیل نے آنحضرت کو تسلی اور تشفی دی۔ کہ اور کوئی سیر آسمان کی بات قبول کرے یا نہ کرے۔ لیکن ابوبکر ضرور تصدیق کریں گے۔ اور اس کے حق میں گواہی دیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب ابوبکر کے سامنے سیر آسمان کی بابت بیان کیا گیا تو ابوبکر نے جھٹ سے اس کی تصدیق کر دی اور کہا کہ یہ سچ ہے۔ یا رسول اللہ۔

اسی وجہ سے ابوبکر کا نام صدیق پڑ گیا۔ صدیق کے معنے ہیں تصدیق کرنے والا۔ تحقیقات حق کے بغیر جو تصدیق کی جاتی ہے۔ اُس کا دوسرا نام اندھ وشواس ہے حضرت ابوبکر پر ہم یہ نقص عاید کرنا نہیں چاہتے لیکن یہ ایک سچائی ہے۔ جو کہ محدث نے اوپر بیان فرمائی ہے۔ کہ ابوبکر "ہر کہ شک آرد کافر گردد" کے قائل تھے۔ ممکن اور ناممکن کا ان کے آگے سوال ہی نہیں تھا۔ یقیناً اندھ وشواس اپنی انتہائی حد تک جا پہنچا ہے۔ اس کا ایک اور ثبوت بھی کہ آنحضرت صلعم کی زوجہ مطہرہ کہ جن کا اسم مبارک عائشہ رضی اللہ عنہا ہے حضرت ابوبکر کی لڑکی تھی۔ جو کہ شادی کے وقت شش سالہ تھی۔

گویا آنحضرت صلعم جناب ابوبکر کے داماد تھے۔

چنانچہ ابن کثیر نے بیان کیا ہے کہ ابوبکر حضرت محمد سے دو ماہ چھوٹے تھے۔ اگو خلیفہ بن خیاط نے حضرت ابوبکر کی عمر حضرت محمد صلعم سے زیادہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ یزید بن اصم کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے حضرت ابوبکر صدیق سے پوچھا کہ بڑے ہم ہیں یا تم؟ تو ابوبکر نے عرض کیا کہ بڑے تو آپ ہی ہیں۔ لیکن میری عمر آپ سے زیادہ ہے"۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے یزید کی اس حدیث کو نادر کہا ہے۔ اور عدم مشہوری کی وجہ سے ناقابل قبول بتلایا ہے۔ اس لئے پہلی حدیث صحیح ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نکاح کے وقت آنحضرت کی عمر زیادہ تھی۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا اس کی تہ میں بھی یہی راز معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر انکار نہیں کر سکتے ہوں گے۔ ورنہ تقلید میں فرق آتا تھا۔ فی الحقیقت اسلام کی بنیاد تقلید پر رکھی گئی ہے۔ اور اسی کے مجسمہ حضرت ابوبکر تھے۔ جنہیں پورا مقلد ہونے کی وجہ سے صدیق کا خطاب دیا گیا جو کہ مذہب اسلام کا اصول بنا ہوا ہے۔

ہر کہ شک آرد کافر گردد

لیکن آریہ دھرم کی خصوصیات میں یہ ہے کہ بغیر تحقیقات کے کسی بات کو قبول نہیں کرنا۔ تحقیقات حق کا مادہ آریوں کو گھٹی میں پلا دیا جاتا ہے۔ اور یہاں یانگ دہل کہا جاتا ہے۔ کہ

यस्तर्केणानुसंधत्ते स धर्मं वेद नेतरः

جو ترک یعنی دلیل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے وہی دھرم ہے۔ دوسرا نہیں خود آریہ سماج کے پرورتک کوری تقلید کے مخالف تھے۔ اور شخصی مذہب کے دشمن۔ اسی لئے تو انہوں نے مشہور عالم تصنیف ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی میری تحریر میں بھی نقص پایا جائے تو اسے قبول نہیں کرنا۔ رشی کی انترآتما میں تحقیقات کا مادہ شروع سے ہی ودیعت کیا گیا تھا۔ ان کا معراج آسمانی یا جسمانی نہیں تھا۔ بلکہ روحانی تھا۔ جسمیں صداقت کی شعاعیں تھیں لیکن اندھ وشواس نہ تھا۔

چنانچہ جب پتا نے مول شنکر کو شیوراتری کی بڑائی سنائی اور جتلایا کہ وہ شو کائنات کا مالک اور پیدا کنندہ ہے۔ کائنات کو قابو میں رکھ کر نیم میں چلا رہا ہے۔ کائنات کا ایک ذرہ بھی اس کے حکم کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا۔ تم آج اس لامحدود طاقت والے شو کی پوجا کرو۔ اور ورت رکھو تو بالک مول شنکر نے بڑے شوق سے برت رکھا اور رات بھر جاگرن کیا۔ پتا سو گئے پتا سو گیا لیکن مول شنکر اپنی دھن کا پکا جاگ رہا ہے۔ اور مندر میں شو کی پوجا کر رہا ہے۔ آدھی رات کے وقت اچانک بل سے چوہا نکلا اور شو کی مورتی پر چڑھ گیا۔ نیویدیہ کو کھانے لگا۔ شو جی کے سر پر کود نے اور قلابازیاں مارنے لگا۔ حتیٰ کہ مول شنکر نے یہ نظارہ دیکھا اور سوچا کہ یہ بے بضاعت چوہا شو جی کی عزتی کر رہا ہے۔ سر پر کود رہا ہے۔ مگر کیسی ہتوں کو بھی گرا رہا ہے۔ لیکن شو جی اس کا کچھ نہیں کر سکے۔ اور نہ اپنے سر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عذاب دنیا میں ہو سکتے ہیں۔ مگر قتل عذاب نہیں بلکہ مقتول جلدی ہی مر جاتا ہے۔ مگر یہ معنی بوجہ کمی دماغ انسان آپ خود بناتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے کہ خدا میرے ساتھ بات کرتا ہے۔ اور دماغ اس آدمی کا خراب ہوتا ہے۔ جو زیادہ شہوت کا دلدادہ ہوتا ہے اور شہوت پرست وہ ہوتا ہے جس کا تعلق ۱۶ برس سے قبل اخراج منی کرنا یا ۲۵ برس سے قبل خراب ہوتا ہے۔ بالکل یہ حالت جناب والا کی ہے۔ بخیال اُنکے بیٹے مرزا صاحب کے، مرزا صاحب چھوٹی عمر میں ایک لڑکی سے کہا کرتے تھے۔ نامراد کے دعا کر جلے میری نماز نصیب ہو وے۔ بعد کو نکاح بھی ہو گیا اس کے ساتھ۔ ص۳ اور پندرہ سولہ برس کی عمر میں سلطان احمد فضل احمد پیدا ہوئے اور نہ کبھی پھر (اولاد) کی خواہش پیدا ہوئی ہے۔ ص۵ کیونکہ میں بشر ہوں جیسا کہ نقصان اور غلطی تمام انسانوں کی طرح مجھ میں بھی ہیں۔ ص۳۲ بلکہ ایک بلا اور دامنگیر ہے۔ بعض اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف قوت وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے میں شامل ہیں۔ ص۵ میں ایک دائم مریض آدمی ہوں ص۶ ۸ برس سے بخار سر درد دست آتا ہے۔ ص۶ مجھے دو بیماریاں ہیں درد سر اور دوران سر بھی لاحق ہے ۲۵ سال سے ہم لوگوں کے خیال میں یہ مرگی کا شروع ہے ذیابیطس ۲۰ سال سے، جنکو ایسی بیماریاں ہوتی ہیں ان کا دماغ خراب ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ مرگی اور درد سر یا پیشاب میں شکر جانے پر یہ حالت ضرور ہو جاتی ہے جیسا کہ بحالت حیض نیند نہیں آتی اور خواب بہت آتے ہیں۔ اور خواب سب کچھ اپنے ہی خیالات ہوتے ہیں۔ نیک آدمیوں کو نیک۔ خراب کو خراب۔ یعنی مجرد آدمی کو عورت وغیرہ کسی کا خواب نہ ہوگا۔ مگر زناکار کو ہمیشہ دوسری عورتوں کا آوے گا۔ کیوں نہ ہو اس کا دماغ رات دن ایسے کاموں میں لگا رہتا ہے۔ اور سب اپنے خیالات کا ہی اثر ہو کر فرشتہ گھوڑا آدمی بن جانا ان پر بنتا ہے۔ اصل میں کچھ نہیں ہوتا ہے۔ دیکھو رسول صاحب خود قلم شریف سے تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ ضرور ان کو سانپ نظر آیا ہوگا مگر یہ سانپ وہ نہیں تخیلات کا نتیجہ ہے ایک دیو مہیب شکل گردن سیاہ رنگ چھوٹے آسمان پر زمین پر موٹے ہونٹ۔ سرخ آنکھیں آگ کے شعلے نکلتے ہوئے کر یہ خیالات کے اثر سے تھا۔ اصل میں خیالات کا ہی اثر ہے۔ اول آسمان کوئی چیز نہیں۔ اگر مان بھی لیا جائے تو کوئی فرشتہ آسمان سے زمین پر نہیں رہ سکتا جیسا کہ خود فرماتے ہیں جیسا کہ فرشتہ انسان نہیں بن سکتا ایسا انسان فرشتہ نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ دونوں قانون نہیں بدل سکتے ص۳۲ نہ آدمی آسمان پر جا سکتا ہے نہ فرشتہ زمین پر آباد ہو سکتا ہے۔ میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔ چاہے زمین و آسمان ٹل جائینگے۔

ص۹۱ پس مرزا صاحب کے اپنے ہی خیالات تھے جیسا کہ قلم شریف کو حرکت دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "بعض نادان کہتے ہیں ہر دفعہ موت و عذاب کی پیشگوئیاں کی جاتی ہیں۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ ہر ایک نبی انذاری پیشگوئیاں کرتے رہے ہیں۔ ص۶۶ دراصل پیشگوئیاں حاملہ عورتوں سے مشابہت رکھتی ہیں یہیں گر بخدا یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے اور قسم اپنی اُس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے کہ درحقیقت مجھ میں کوئی علمی خوبی یا ذہانت اور دانشمندی کی لیاقت نہیں اور میں کچھ بھی نہیں ہوں ص۱۵۱ مگر دعا تو ہر ایک مسلمان کرتا ہے۔ اور بھی کر سکتے ہیں۔ مگر دعا نیک اور بد ہوتی ہے۔ اگر دعا کا ارتھ زبانی کرنا مانا جائے تو غلط اور اگر فعلی مانا جائے تو نیک اور بد بھی ہو سکتی ہے ایکا۔ آخری الفاظ اسلامی خدا کے رسول کے آپ کی نظر سے گذارنے کی کوشش کروں کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔ ہمارا سوچنا ہمارا فکر کرنا اور ہمارا طلب اور تجسس کے لئے خیال کو دوڑانا یہ سب امور دعا میں داخل ہیں ص۷ دعا اور تدبیر میں کوئی بہت فرق نہیں ہے۔ دعا کیا چیز ہے آپ خوب جان گئے ہوں گے۔ اگر خدا کی طرف بددعا کا پورا کرنا مانا جاوے تو بددعا کرانا یا قتل کرانا جھوٹے مذہب کا نشان ہے جب خود رقم فرمایا ہے۔ یہ کیا جاہل پن اور کمینگی ہے کہ دشمن کے اعتراض کا جواب چھری۔ بندوق تلوار سے دیا جائے ایسا مذہب ممکن نہیں کہ سچا ہو۔ ص۲۳ اور جو شخص کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام کلام سے مشرف ہوں حالانکہ نہ وہ خدا کی طرف سے ہے اور نہ اس کے الہام و کلام سے مشرف ہے وہ بہت بری موت مرتا ہے۔ اور اس کا انجام تباہی بد اور قابل عبرت ہے (اخبار الحکم) بقول مرزا صاحب عبادت کا مفہوم آپ سمجھ گئے ہوں گے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ایک کارڈ پنڈت لیکھرام نے مجھ کو لکھا تھا جس میں تحریر تھا کہ میں مرزا صاحب ۳ سال کے اندر ہیضہ کی بیماری سے مرجاؤں گا:

اور مرزا صاحب کو ۲ اپریل سنہ ۹۳ کو ایک خواب آیا کہ ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرے سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آکر کھڑا ہوا۔ اور انسانی ہیئت سے نرالا تھا اور اس کی ہیبت خون ریز طاری تھی: اور اس نے میرے سے دریافت کیا کہ لیکھرام اور ایک اور شخص کا نام لیا وہ کہاں ہیں اور یہ شخص ان کو سزا دینے کے لئے خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہے۔ یہ ایک خواب ہے۔ یہ بات تو صاف ہے کہ خواب بخیال امر واقعہ کے ہمیشہ غلط ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک آدمی دفتر میں کام کر رہا تھا حالانکہ رات کو چارپائی پر سویا ہے۔ بس یہ مرزا صاحب کے اپنے خیالات ہیں جنکے آپ صبر و دعا کے ذریعہ سے کوشش کر رہے تھے جبکہ مرزا صاحب سے لیکھرام کا پتہ دریافت کیا تھا اور مرزا صاحب نے کوئی پتہ نہیں بتلایا تو قتل کیسا۔ دراصل اپنے درد سر کی وجہ سے خیالات خراب کا نتیجہ ہے جیسا کہ مرزا صاحب نے پنڈت جی کے بارے میں تحریر کیا کہ لیکھرام نے بھی ایک دنیوی چالاکی سے انہیں دنوں میں میری نسبت یہ اشتہار دیا کہ تم تین برس کے عرصہ تک مرجاؤ گے۔ لیکن کیوں وہ کسی قاتل سے سازش نہ کر سکا تاکہ اس کی بات پوری ہوتی۔ ص۱۳ آپ خود ہی اندازہ بنالیں کہ کس نے سازش کی اور قتل کیا گیا۔ ہاں ایک بات مرزا صاحب نے اور تحریر فرمائی ہے کہ لیکھرام کو کسی عورت کے وارث نے قتل کیا تھا۔ اگر اس کو شہادت کہتے ہو تو مبارک۔ میرا خیال مرزا جی کے خیال کو لیتے ہوئے پنڈت کو ...... کسی قاتل نے قتل کیا۔ کیونکہ واقعہ قتل ہوا اور قاتل ضرور تھا یہ بات کہ پنڈت جی کیسے آدمی تھے اس بات کو آریہ جگت خوب جانتا ہے۔ وہ پاک دھرماتما پرش تھے۔ مگر آنجناب نے تحریر فرمایا ہے کہ ایک مسلمان پنڈت لیکھرام جی کے پاس شدھ ہونے کو آیا تھا اور سے قتل کیا۔ اس کا اعتبار لیکھرام نے کیا۔ (کتاب منظور الہی): میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور اگر یہ جھوٹ ہیں تو خدا ایک سال کے اندر اندر میرے اوپر اور میرے لڑکوں پر تباہی نازل کرے۔ اور جھوٹ کی سزا دے۔ ص۱۵ میرے پیارے ناظرین آپ کے سامنے اوپر کے حوالجات سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی ہوگی کہ ایشور کا کوئی رسول وغیرہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ سرب شکتیمان ہے۔ محدود علم اور محدود مقام کے لوگوں کو تو رسالت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور نہ کوئی کتاب ہمارے ملک کو ہو سکتے کیونکہ ہماری زبان سنسکرت ہے۔ اگر قران کو مان بھی لیا جائے تو محمد صاحب کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آسکتا ہے۔ کیونکہ خدا خود حفاظت مذہب و قران کرتا ہے۔ مرزا صاحب کا مہدی ہونے کا دعوے کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ تا۔ ۱۲ اور بھی مسلمانوں نے دعوے کئے تھے۔ مگر وہ بخیال محمدیوں کے بری حالت سے مرے۔ مرزا صاحب کے زمانہ میں سری پنڈت جی تھے۔ کسی نے پنڈت جی کو قتل کرنے کی سازش کی اور وہ پوری ہوئی اور یہ جام شہادت جو ایشور مہاراج سب کو دے۔

مگر مرزا جی نے ایک بات فرضی اپنی طرف سے لکھ ماری ہے کہ ایک کارڈ لیکھرام جی نے مجھ کو ڈالا تھا جس میں ۳ سال وقت بطریق موت ہو جانے کی پیشگوئی تھی۔ اور مرزا صاحب خود بھی کہتے ہیں اگر میں جھوٹا ہوں تو خدا میرے پر تباہی نازل کرے ایک سال میں اور میرے لڑکوں پر: میرے خیال میں لڑکے بیگناہ اور معصوم ہیں۔ ان کے ساتھ اسلامی خدا کا کچھ کرنا گناہ عظیم ہوگا۔ یہاں سرکار کے متعلق یہ عرض کرنا ضروری کہ پنڈت جی کا خط میعادی ۳ سال بطریق بیماری ہیضہ موت جناب مرزا صاحب میں تین سال نہ کھلایا مگر یہ غلط ہے جب مرض موت مشکیک ہے جو ضروری ہے تو میعاد غلط کبھی نہیں ہو سکتی۔ جب خط میں ۳ برس تھے اور مرزا جی نے خود بھی کہا کہ میں جھوٹا ہوں تو ایک سال کے اندر تباہی نازل کرے یہ بات سنہ ۱۹۰۷ء کی ہے اور موت جناب رسول صاحب کی ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو بعد از میعاد بمقام لاہور ...... شریف میں واقعہ ہوئی۔ ہاں اب یہ ضرور اعتراض کر سکتے ہیں کہ ...... کا ذکر خط میں نہیں تھا۔ پھر کیوں ایسا ہوا۔ اس کے بارہ میں کیول اتنا ہی عرض کر دینا ہے جب زیادہ گناہ قابل مکان مذکورہ ہو گئے تھے اس وجہ سے ایسا ہوا تھا آریہ سماج ایسی باتوں کو نہیں مانتا۔ مگر دشمن کی بات مان کر بھی پنڈت جی نے جام شہادت پیا اور ان کا قاتل کوئی مسلمان تھا جس سے کسی نے سازش کی جیسا کہ مقدمہ ہٹکوٹ سے ثابت ہوتا ہے۔

واقعہ قوت سے ہر ایک شخص اندازہ لگا سکتا ہے اس پر مجھ کو کچھ کہنا مناسب نہیں انہی کا خیال ان کو مبارک ہو۔ خدا ایسے رسول کو جنت دے گا۔ اگر ایسوں کو جنت ہوگی تو موت جیسے کو کہاں جانا ہوگا۔ آخری الفاظ یہ ہیں جو جیسا کرتا ہے وہ ویسا ہی بھوگتا ہے

پنڈت جی کی حاضر جوابی

دہلی سماج کے جلسے پر ایک آدمی چندہ کے لئے سب بھائیوں کے ماتھے پر تلک لگاتا آتا تھا۔ جب آریہ مسافر کے نزدیک پہنچا تو انہوں نے ڈانٹ کر کہا میرے سر میں درد نہیں ہے۔"

"جواب ملا۔ مہاراج خوشبو کے لئے لگایا جاتا ہے آریہ مسافر نے ہاتھ کی پشت آگے کر کے کہا۔ تو یہاں لگا دو"

اے شیخ چھوڑ دے اب اسلام کے فسانے

از وید کمار جی مہاشہ کندن لعل جی دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور!

اسلام بزعم خود امن اور شانتی کے پرچار کا دعوے دار ہے۔ اسلامی رواداری کے راگ عموماً مسلم اخبارات گاتے رہتے ہیں۔ لیکن آج ہم "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" کی ضرب المثل کے مطابق اس بات کو سچائی کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ ہمارے سامنے درخت اسلام کے ہزارہا پھل آچکے ہیں۔ ہم نے ان کو دیکھا ہی نہیں بلکہ چکھا بھی۔ ان کے کھٹے میٹھے پر غور کیا۔ مگر بدقسمتی کہ ہر دفعہ وہ پھل ہر بھلے آدمی کیلئے سوہان روح ہی ثابت ہوتے رہے۔ گذشتہ ستم آرائیوں کو تو جانے دیجئے موجودہ ظلم پاشیاں ہی ہماری بات کی صداقت کے لئے کافی ہیں۔ شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی۔ امر شہید سوامی شردھانند جی۔ شہید دھرم مہاشہ راجپال جی شہید صادق مہاشہ ننھو رام جی کی شہادتیں اور شری بھولاناتھ جی۔ خلیفہ ہری سنگھ جی و پنڈت گھاسی رام وغیرہ وغیرہ پر کئے گئے قاتلانہ حملوں سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ درخت اسلام کے پھل قابل تعریف نہیں ...... اور نہ امن پسندوں کیلئے دلچسپ

ہمارے برادران وطن کی وطن پرستی کی بھی تھوڑی سی جھلک دیکھئے۔ یہ لوگ ہندوؤں کی اولاد ہوتے ہوئے اور صدیوں سے اپنے دھرم سے الگ ہونے کی صورت میں بھی اس دیش میں رہتے ہوئے اس کے جل وایو اور ان سے اپنی زندگی کو قائم رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی ان کو ہمیشہ مولا بلا لو مدینے مجھے کا سودا لگا رہتا ہے جنت نشان ہند کی آب و ہوا راس نہیں آتی۔ عرب کی باد گرم کے خواب ہمیشہ آتے رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھلا ان لوگوں سے کیا ہمدردی ہو سکتی ہے۔ جو شخص ایک چیز کو اپنی ہی نہیں سمجھتا۔ وہ اس چیز کو

اٹھا کر لے جانے والوں سے کچھ نہ کہے گا حالانکہ اخلاق اور انسانی ہمدردی کے جذبہ کی حفاظت کیلئے اسے اس چیز کی حفاظت کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے۔ لیکن یہاں تو معاملہ ہی اور ہے۔ نو صدیوں کے لٹیرے دو سو سال کے لٹیروں سے مل کر دیش کا سب کچھ لوٹ کر غیر ممالک میں پہنچا دینا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے کچھ "لیڈر لوگ" ایسے بھی ہیں جو کبھی کبھی خاص لالچ کے لئے وطن پرستی کا سوانگ بھی بھر لیا کرتے ہیں۔ لیکن مطلب نکل جانے کے بعد کچی یاری لڈواں دی۔ لڈو مک گئے یارانے ٹٹ گئے تے یاراں کم لڈواں دی۔ کچی یاری لڈواں دی۔ والا حساب بنتے ہیں

اسلامی رواداری تو اس امر سے عیاں ہو جاتی ہے کہ چوروں گرہ کٹوں اور بے علم قاتلوں کی حمایت کے لئے بڑے بڑے عالم اور رواداری کا دم بھرنے والے گواہوں کی طرح صفائی کے گواہوں کے کٹہرے میں جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ قتل کو بھی جانتے نہیں ہوتے یا کچھ اگر جانتے ہیں تو وہ بھی اگر ہو سکے اس فعل کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کھلے طور پر قتل کے فتوے دئے جاتے ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ انگریزی عدالتوں کے روبرو

اسلامی قانون کے حوالہ جات سے ان فتووں اور قتلوں کو صحیح و موجودہ عدالتوں کیلئے قابل تسلیم ظاہر کیا جاتا ہے۔ جگہ جگہ اسلام خطرے میں ہے [illegible]

کا ڈھونگ رچ کر لوگوں کو گمراہ کر کے ہندوؤں کی جان۔ مال اور عزت کا دشمن بنایا جاتا ہے۔ یہ چیزیں نہ کبھی کسی قوم کے افراد کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں اور نہ ہی ہو سکتی ہیں۔ لیکن اسلام ہے کہ اندھا دھند ان باتوں کی تقلید کے لئے چلا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ رواداری کا ڈھنڈورہ بھی پیٹا چلا جاتا ہے۔ کم از کم ہر قوم کے غنڈہ کیلئے خطرناک ہوتا ہے۔ قوموں کے اخلاق پر ضرب کاری لگانے والا اور امن وامان کی دھجیاں اڑانے والا ہوتا ہے لیکن ہمارے اسلامی بھائیوں کو اس کی بھی حفاظت مقصود ہے۔ بنگال میں ہندو ممبران اور گورنمنٹ نے اغوا کنندگان کو ان کے اس فعل بد سے باز رکھنے کیلئے بدنی سزا کا قانون پاس کرنا چاہا۔ مگر مسلم ممبران نے اس بنا پر مخالفت کی کہ اغوا کنندگان قریباً سارے کے سارے مسلم غنڈے ہیں اور اغوا کی جانے والی بیچاری ہندو ودھوائیں یا کنواری لڑکیاں۔ اس بات کو دیکھ کر نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جس مذہب کے پیرو امن اور مظلوموں کی حفاظت کے بارے میں اتنی بے اعتنائی دکھاتے ہوں۔ بھلا ان سے کسی امن عامہ کو قائم رکھنے والی بات کرنے کی توقع رکھنا امید موہوم نہیں تو اور کیا ہے۔ لیکن ہمیں ان باتوں سے حیران نہیں ہونا چاہئے۔ یہ بھی تو آخر درخت اسلام کے ہی پھل ہیں نہ۔

جہاں تک اسلام کے موجودہ روپ کی بات ہے بہت کچھ تو ہمارے سامنے ہی ہے۔ عیسائی راہبہ بیان کے مطابق اس کو یہیں [illegible] ہوتے ہم دیکھتے ہیں یہ باعث ننگ [illegible] روش پیدا کہاں سے ہوئی۔ اس کی پیدائش کی ذمہ واری اس تعلیم پر ہے [illegible] و عمارت [illegible] جاتی ہے جو [illegible] دار ارتداد کی سزا قتل ہے [illegible] رو سے "محمد رسول اللہ [illegible] لوگ جو ان کے ساتھ ہیں۔ کافروں [illegible] سختی کرنے والے ہیں"۔ جو یہ تعلیم [illegible] "کافروں کو مارو اور ان کا مال لوٹ لو" کا حکم ہے۔ کہ "مسلمان غیر مسلموں [illegible] نہ بنائیں۔ سوائے مسلمانوں کے جو [illegible] ہے۔ وہ کسی بات میں اللہ کا نہیں۔ [illegible] اس کے کہ تم ان سے ڈر رو از رو تقوے" آیت ۲۷۔ جو اختلاف عقائد کی [illegible] لوگوں کو بے نقط سناتی ہے۔ چنانچہ [illegible] سے مرزا غلام احمد قادیانی بھی [illegible] اور انہوں نے اپنی بدزبانیوں کو [illegible] اور قرآن کی حقیقت کا اظہار کر [illegible] کہا کہ قرآن گالیوں سے پر ہے۔ [illegible] صاحب نے۔

قرآنی گالیوں کا نمونہ [illegible] بتایا ہے جو کہ قرآن نے دوسروں [illegible] ہیں:-

شر البریہ ۔ شر الدواب ۔ [illegible]

الکلب ۔ حمار ۔ بجل الغافل ۔ [illegible]

ہماز ۔ مشاء ۔ مناع الخیر ۔ معتد ۔ اثیم [illegible]

زنیم ۔ صم بکم ۔ کالانعام ۔ بل [illegible]

دتو ۔ لداد ۔ فی طغیانہم ۔ [illegible]

کاذبین ۔ منافقین ۔ کافرین ۔ [illegible]

سماعون الکذب ۔ اکالون للسحت [illegible]

لمزہ ۔ کذاب اللہ ۔ اخوان الشیاطین [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خونی شام

...برس بعد آئی چھ مارچ کی شام — آج ویدک دھرمیوں کا ہے یہ کام
...دل سے ہیں پرماتما کا لیتے نام — پھر مناتیں سارے یادِ لیکھرام
ہو گئے ویدک دھرم پر جو شہید
جن کا ثانی ہے جہاں میں ناپدید

...ان کو بس ویدک دھرم سے پیار تھا — یہ دھرم ان کا فقط دلدار تھا
...اس کے بن جینا انہیں دشوار تھا — جان دینے سے نہیں انکار تھا
الفت ویدک دھرم پہ شاد تھے
ہم سب ویدک دھرم کے یاد تھے

...ان کو تھی ویدک دھرم سے وہ لگن — اس کی خاطر سب سہے رنج و محن
...عمر بھر پھرتے رہے باندھے کفن — خون سے سینچا ہے آخر یہ چمن
تیغ قاتل کو جگہ پہلو میں دی
مرحبا صد آفریں اُف تک نہ کی

...دیتے گئے اپدیش و لیکچر بے حساب — بات تھی جن کی تھی وہ لاجواب
...یاد تھی مذہب کی اُن کو ہر کتاب — عمر بھر کی کفر کی مٹی خراب
بحث کی ہر اک سے موڑا منہ نہیں
ایک بھی ہے جس کا توڑا منہ نہیں

...تے تھے نام سے ہی مولوی — سوتے سوتے چونک پڑتے پادری
...سامنے اک بار گر آیا کوئی — کٹ گیا تیغِ دلائل سے وہی
جوش تھا ویدک دھرم کا تھے دلیر
بولتے میدان میں تھے مثل شیر

...تے تھے وہ بھلا سنسار کا — کام کرتے تھے وہ پر اُپکار کا
...بار گرچہ سر پہ تھا گھر بار کا — کام کرتے ہی رہے پرچار کا
فکر دیں میں فکر چھوڑا دہر کا
ٹھوکروں سے توڑا پیالا زہر کا

...ان کے دل میں تھا نہ دولت کا خیال — نام کا اپنے نہ شہرت کا خیال
...شخصیت کا تھا نہ عظمت کا خیال — خلق میں اپنی نہ عزت کا خیال
بے غرض ہو کر کیا جو کچھ کیا
شوق سے جامِ شہادت بھی پیا

...دھرم ایسے بہادر اب کہاں — نازشِ ویدک دھرم فخر زماں
...یاد کرتے ہیں انہیں پیر و جواں — غم میں ہے ویدک دھرم کا مدح خواں
دور بدلا راحت و آرام کا
شام نے باندھا سماں ہے شام کا

...شہید دھرم پنڈت لیکھرام — حشر تک زندہ رہے گا تیرا نام
...دھرم پر زندگی تو نے تمام — جان کر دی نذر تیغِ بے نیام
ہے نشانی فتح تیرے کام کی
موت تیری ہے شکست اسلام کی

شری پوجیہ پنڈت لیکھرام جی کے جیون سے شکشائیں

از شری مہاشہ شنبھو راج جی ودیارتھی دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور

یہ بات ٹھیک ہے کہ آج پنڈت جی مہاراج ہمارے درمیان موجود نہیں اور اپنے کمار بندھ سے اپدیش نہیں دے رہے۔ پرنتو اُن کا جیون چرتر ہمارے لئے بڑا شکشاپرد ہے۔ آج میں آپ کے سمکش پوجیہ پنڈت جی مہاراج کے جیون سے کچھ شکشائیں رکھنا چاہتا ہوں۔ جن کو پڑھ کر آپ اپنے جیون میں لاکر اپنے آپ کو اونچا اُٹھائیں۔

مستقل مزاجی:- یہ ان دنوں کی بات ہے۔ جب کہ تعلیم کے لئے کالج اور سکول نہ ہوتے تھے۔ بلکہ طلبا مسجدوں میں پڑھتے تھے۔ پنڈت جی بھی مسجد میں ہی پڑھتے تھے۔ ایک دفعہ ان کو بہت پیاس لگی۔ اور مولوی صاحب سے پانی پینے کی چھٹی مانگی۔ مگر انہوں نے کہا کہ یہاں مسلمانوں کا پانی پی لیں۔ بہت گرمی کا موسم تھا پنڈت جی نے ان کا پانی نہ پیا اور جب تک مسجد میں رہے پیاسے ہی رہے۔

تلاش حق:- پنڈت جی لکیر کے فقیر نہیں تھے پہلے تو بچپن میں مورتی پوجا کرتے رہے۔ مگر جب دھارمک گرنتھوں کو پڑھا اور رشی دیانند کا پتہ لگا۔ تو رشی کے ساتھ اُن کی بھینٹ ہوئی۔ اور ان کے اپدیش امرت سے ساری شنکاؤں کو دور کیا۔ تھا ویدک دھرم کے انویائی بن گئے۔

اپریل ۱۸۸۱ میں اُنہوں نے پشاور میں آریہ سماج کا بنیادی پتھر رکھا۔

ایک دن کرپارام جی نے پنڈت جی سے پوچھا کہ آپ مسلمانوں کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں ایک دن آپ بھی مسلمان ہو جاؤ گے انہوں نے کیا سندر جواب دیا کہ سب مت سمجھو دس گھڑے پانی کے بھرے ہوئے ہوں۔ یدی آپ کو ٹھنڈا پانی پینا ہو تو ہر ایک گھڑے سے تھوڑا تھوڑا لینا ہی پڑیگا۔ بعد میں معلوم ہوگا کہ کون سا ٹھنڈا پانی ہے۔ اس طرح یدی سب سے اچھا دھرم ڈھونڈنا ہے۔ تو ہر ایک مت کی پستک کا مطالعہ کرنا آوشیک ہے۔

سدا چار کی مورتی:- پنڈت جی ایک دفعہ بہت دار کے مت سنگ پر سماج میں آئے۔ کیونکہ مندر تو بنا ہی نہیں تھا۔ اس لئے سارا جلسہ کاروائی تفصیل دار لکھی گئی۔ سب لوگوں نے چاہا کہ تفصیل دار سماج کے پردھان بنائے جاویں۔ مگر پنڈت جی نے کہا کہ وہ گوشت کھاتے ہیں۔ اس لئے انہیں نہیں بنانا چاہیئے۔ جب لوگوں نے یہ بات نہ مانی تو پنڈت جی وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے۔

دھرم پرچار کی لگن:- پنڈت جی پشاور میں ملازم تھے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد کے چیلے حکیم نورالدین لالہ ٹھاکر داس کو مسلمان بنانا چاہتے ہیں۔ پنڈت جی فوراً وہاں پہنچے اور ویدک دھرم کی خوبیاں بتلا کر اُنہیں بچا لیا۔

ایک دن گھر میں بیٹھے بھوجن کر رہے تھے۔ اور لفافہ آیا۔ اُنہوں نے کھول کر پڑھا اس میں لکھا ہوا تھا کہ کچھ ہندو مسلمان ہونے والے ہیں۔ اُسی وقت بھوجن چھوڑ کر چل پڑے دھرم پتنی نے کہا۔ کہ پنڈت جی آپ ابھی باہر سے آئے ہیں۔ آپ کو اپنے بیمار لڑکے کی کوئی فکر نہیں ہے۔ مگر شیر دل نے کیا سندر جواب دیا۔ کہ مجھے اپنے بچے کی پرواہ نہیں۔ چاہے وہ مر جائے مگر ہندو گمراہ بھائیوں کو بچاؤں گا۔ جب پنڈت جی کو اطلاع ملی کہ لڑکا چل بسا۔ تو وہ روئے نہیں۔ بلکہ ایشور سے پرارتھنا کی کہ ہے ایشور تیری اچھا پوری ہو۔

آخری وصیت اور بلیدان:- پنڈت جی ملتان میں لیکچر دے کر واپس لاہور میں آئے تھے اور ملتانیوں کو آخری الفاظ یہ کہے کہ میرا آخری لیکچر بیان کا ہے۔ جب لاہور میں آئے تو ایک مسلمان نے چھرے سے ان کو امرت کا پیالہ پلا دیا۔ اُن کی آخری وصیت یہ تھی۔ کہ آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہونے پاوے۔ سو آج یدی ہم اُس شہید کے جیون سے کچھ شکشا لینا چاہتے ہیں۔ تو ہم بھی اُن کی آنند دھرم کی بلی پر قربان ہونے والے دیر نہیں۔ اور جگت میں ویدک دھرم کا ڈنکا بجا دیں۔

ہر شخص کے پڑھنے کے لئے صحت کے قوانین کو بتلانے والی

مارچ میں نصف قیمت

مفید عام طبّی کتب

مارچ میں نصف قیمت

ہر کتاب اپنا ثانی آپ ہی ہوتی ہے کیونکہ جس مضمون کو پنڈت صاحب لکھتے ہیں اس کو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری کتب کے علاوہ نیچر کیور۔ کروموپیتھی۔ ہومیوپیتھی وغیرہ کتب کے مطالعہ کے بعد پیش کرتے ہیں تقریباً دو درجن کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ناظرین کو چاہیئے کہ اپنی اپنی ضرورت اور شوق کے مطابق فہرست سے انتخاب کر کے اس مارچ میں یہ مفید عام کتب اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے منگوالیں۔

امرت دھارا کے چھتیسویں ۳۶ سالانہ جلسہ کی خوشی میں

مارچ میں نصف قیمت پر بھیجی جا رہی ہیں!

ہر ایک کتاب گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ فہرست کو پڑھ کر جو مناسب سمجھیں منگوالیں۔ وہ خاص کتب جن کا ہر ہندوستانی کے واسطے مطالعہ اہم ضروری ہے ان کو پہلے درج کر دیا ہے یہ تمام کتب کوی رتن وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا کی تصنیف ترتیب یا ترجمہ کی ہوئی ہیں!

کام ورتی شاستر حصہ اول اس کے شروع میں پچاس فوٹو بلاک کی اور دو سو چھیالیس دستی تصاویر ہیں۔ یہ سلسلہ عام مرد و عورت کے تعلقات کے متعلق شروع کیا گیا ہے۔ ابھی نمبر ا رسالہ نکلا ہے۔ جو کہ سات بار چھپ کر ہاتھوں ہاتھ بک چکا ہے۔ اس میں خوبصورتی مرد و عورت کا مفصل بیان ہے۔ مرد و عورت کی اقسام کا مدلل تذکرہ مرد و عورت کی قوت حیات کا بیان ہے۔ قیمت اردو پانچ روپے۔ ہندی چھ روپے۔

جیون شکتی قوت حیات یا ہم ہمیشہ جوان کیسے رہ سکتے ہیں اس میں صحت قائم رکھنے والی جوانی ہمیشہ برقرار رکھنے والی عمر کو دراز کرنے اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کے ایسے اسرار درج ہیں جو پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ ایسے نکتے صحت کی باتیں اس کتاب میں بتائی گئی ہیں جو کہ پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ ہر سمجھدار انسان کو خود پڑھنا اور اپنی اولاد کو پڑھانا سنانا چاہیئے۔ ایک سو سے زیادہ تصویریں ہیں جو مضمون کی وضاحت کرتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ۔ ہندی دو روپے۔

حفظ ماتقدم و علاج اس میں لکھا ہے کہ انسان کو اپنے پر حکومت کرنا سیکھنا کتنا ضروری ہے۔ یہ پڑھنے سے ہی معلوم ہوگا۔ نیز اس میں مندرجہ ذیل تکالیف مثلاً غلامی۔ جذبات۔ بے خوابی۔ تکان دماغی۔ طبیعت کا اچاٹ ہونا۔ جھنجھلاہٹ۔ ناکامی۔ جلد بازی۔ بڑھاپا۔ اس کے ساتھ ہی تہذیب کی عام امراض کا بھی حفظ ماتقدم و علاج درج ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲/۔

ضروریات زندگی انسانی زندگی کے واسطے کونسی چیزیں ضروری ہیں اور ان سے کس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کیسے روزمرہ کی برتی جانے والی اشیاء کو گھٹانے والی ہوتی ہیں۔ صحت کی قدر کرنے والے اشخاص کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور اپنی اولاد کو کرانا چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ۔ ہندی ...

رسالہ خوراک اس میں مسئلہ خوراک کے ہر پہلو پر بالتفصیل بحث کی گئی ہے اور ضروری و مفید ہدایات اور نسخے ہندی۔ ویدک۔ یونانی۔ ہومیوپیتھی درج کی گئی ہیں۔ ہندوستانی گھرانوں میں جو کھانے بنائے جاتے ہیں ان کے بنانے کی خاص ترکیبیں بھی لکھی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ دو آنے۔

رسالہ بواسیر بواسیر کتنی قسم کی ہوتی ہے اور ان کی علامات کیا ہیں۔ سب مفصل طور پر بیان ہے۔ بعد سے نہایت مجرب آزمودہ اور آسان نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲/۔

دن چریہ یا ہدایت الیوم اس میں درج ہے کہ دن رات میں انسان کو کیسے رہنا چاہیئے۔ صبح اٹھ کر کیا کیا اور کیسے کیسے کرنے کے بعد کام میں لگے۔ خوراک کی ہدایات۔ سونے وغیرہ کی ہدایات کا سب مفصل بیان ہے۔ قیمت ۱۲/۔

ہدایت الموسم ہمارے ملک میں پانچ موسم ہوتے ہیں ان کا مفصل بیان ان موسموں کا انسانوں پر اثر اور ان کے مطابق رہنے کھانے پینے پہننے اور خانہ داری کے اصول۔ ہر موسم میں ہونے والی امراض کا بیان و علاج بھی ساتھ دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر موسم میں ہونے والے پھل اور ترکاریوں کے اوصاف بیان کئے ہیں۔ قیمت اردو ۱۲/۔ ہندی ایک روپیہ چار آنہ۔

رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو آج تک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا۔ زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ نیند میں جاتا ہے۔ پڑھو اور عمر کو بڑھاؤ۔ قیمت اردو ۱۲/۔ ہندی ایک روپیہ چار آنہ۔

کیا ہم تندرست ہوں صحت و درازی عمر کا راز مرد۔ عورت۔ بچہ۔ بوڑھا۔ جوان۔ تندرست۔ بیمار ہر ایک کو اس رسالے کے اصولوں کو جاننا چاہیئے۔ تندرستی کے اصول جن پر امیر و غریب عمل کر سکتا ہے۔ بدلائل بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۸/۔ ہندی ۱۲/۔

اہل ہند کی جسمانی کمزوری کے اسباب اور اس کا علاج اس کتاب کی تعریف بہت سے اخبارات میں چھپی ہے۔ ہر ایک ہندوستانی کو پڑھنی چاہیئے۔ صحت کے اصولوں کا مکمل و مفصل بیان درج کیا گیا ہے۔ قیمت اردو ۱۰/۔ ہندی ۱۲/۔

سورج اشنان یا غسل آفتابی جس میں آفتابی غسل کے فوائد اور طریقے نیز آفتابی غسل سے صحت طاقت۔ خوبصورتی حاصل کرنے کے راز اور سورج کی کرنوں سے امراض دور کرنیکا بیان مفصل طور پر کیا گیا ہے۔ ہر شخص کو پڑھ کر فیض اٹھانا چاہیئے۔ قیمت ۱/۔

تصاویر صحت اس میں ایسی تصاویر دیگئی ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ چلنے۔ کام کرنے۔ کھانا کھانے کے وقت جسم کی حالت کیا ہونی چاہیئے۔ گھر میں رکھو اور بچوں کو دکھاؤ۔ قیمت ۳/۔

ہپناٹزم اور ذاتی تربیت ہپناٹزم سے دوسروں کو اور اپنے کو تندرست کرنے یا قابو کرنے کے طریقے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۶/۔ ہندی ۸/۔

نوّے سال جوان و تندرست کیوں و کیسے؟ امریکہ کا ایک ڈاکٹر نوّے سال کی عمر میں نوجوانوں کے سے اعضاء رکھتا ہے اس نے کتاب لکھی ہے کہ اس نے کن اصولوں کی پابندی سے اتنی عمر تک جوانی و تندرستی کو حاصل کیا ہے یہ کتاب اسی کا ترجمہ ہے۔ قیمت اردو ۱۲/۔ ہندی ۱۰/۔

رسالہ صحت کے دس اصول یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جس میں مصنف نے دس ایسے مختصر مگر عام ہر ایک کے قابل عمل اصول مقرر کئے ہیں جن کی پابندی سے تندرستی جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے اور بڑھاپے میں بھی جوانی کا مزہ آ سکتا ہے۔ قیمت اردو ساڑھے چھ آنہ ۶/۔ ہندی ۱۲/۔

نشانات موت مرض جب حد سے گذر جائے۔ تب اس کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں جس سے انسان کا آخری وقت پتہ لگتا ہے وہی اس میں درج ہیں۔ قیمت ۵/۔

ڈاکٹر لوئی کوہنی کے چار اشنان جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کوہنی کو کون نہیں جانتا آپ نے صرف چار قسم کے غسلوں سے تمام بیماریوں کو دور کرنے کا ... کی ضخیم کتاب کا خلاصہ کر دیا ہے۔ جس سے ان کا فن معلوم ہوتا ہے۔ قیمت فی جلد ۲/۔ ہندی ۲/۔

دودھ و اسکی اشیاء ہر انسان کو پڑھنا چاہیئے۔ ہر قسم کے دودھ کے مفصل فوائد اور دودھ سے بننے والی ضروری اشیاء کا بیان و فوائد۔ قیمت اردو ایک روپیہ چار آنہ۔ ہندی ...

(اگلا صفحہ ملاحظہ فرمائیں)

خط و کتابت کا پتہ:- امرت دھارا۔ لاہور۔ المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رسالہ کرہ زا } امریکہ کی مشہور ڈاکٹر سٹاک ہام کی تصنیف کا اردو ترجمہ۔ جس میں مرد و عورت کے تعلقات پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ہر انسانی جوہر کے نتیجہ کی ... مرد اور عورت کا تعلق ممکن ہے۔ بڑے عجیب ... خیالات ہیں۔ قیمت ۸/

دیرج کے متعلق علمی وطبی تحقیقات } دیرج یعنی جسم انسانی کا جوہر اور عطر ہے اس کے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے۔ اعضائے تناسل مردانہ و زنانہ کا ضروری بیان دیا ہے۔ عورتوں کی منی کے متعلق کل بحث ہے۔ اور چاند کی تاریخوں کے ساتھ اس کا تعلق بیان کیا گیا ہے۔ قیمت اردو ۱۰/ ہندی ۱۰/

رسالہ حفظ ما تقدم طاعون } پلیگ کی روک تھام کے لئے نامی حکیموں ویدوں اور ڈاکٹروں نے اپنے اپنے تجربے ... سب ... قیمت اردو ... ہندی ۱۰/

رسالہ گھر کا حکیم } عام طور پر گھروں میں ہونے والی امراض کے مختصر اور آسان مگر مجرب و آزمودہ نسخے اس میں دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۲/ ہندی ۴/

کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں:
اولاد حسب خواہش پیدا کرنے کے متعلق آج تک کی ویدک اور یونانی۔ ڈاکٹری۔ کل تحقیقات کو علیحدہ بیان کیا ہے کس طرح تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ قیمت اردو ۲/ ہندی ... گو ... ۴/

رسالہ ضبط حمل } یہ رسالہ ہر گھر میں پڑھا جانا چاہئے اس کے تمام مضامین ذہن نشین کرا دینے چاہئیں۔ عورت کا اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اس میں ۳۳ باتصویر تصاویر ہیں۔ قیمت اردو ۱۰/ ہندی ۱۰/

رسالہ دلچسپ طبی مضامین نمبر اول } اخبار دیش اپکارک کے چند مفید خاص و عام مضامین کا مجموعہ ہے ۔ قیمت ۴/

دودھ نباتات } اس میں دودھ والی تمام نباتات کے دودھ کے فوائد اور اس سے جو ادویات یا کشتہ جات بن سکتے ہیں۔ ان کا ذکر ہے۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۸/

رسالہ ملیریا } یہ کل امراض کے واسطے کافی ہے۔ رسالہ ہذا میں اس کا مکمل بیان درج ہے۔ کل فوائد اور استعمال کے طریقے بھی درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۱۰/ ہندی ۴/

پرورش اطفال } اس رسالے کے اندر پرورش کے متعلق کوئی نکتہ نہیں ہے جس کو واضح نہ کیا گیا ہو۔ ہر گھر میں اس رسالے کا موجود ہونا ضروری ہے۔ ہر بات میں آپ کی رہنمائی کرے گا قیمت اردو ... ہندی ایک روپیہ۔

علاج الاطفال } اس میں پیدائش سے لیکر ۵ سال کی عمر تک کے بچوں کی جو امراض ہوتی ہیں۔ ان کا مکمل بیان معہ ہر قسم کے ڈاکٹری۔ یونانی ویدک کے علاج درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو دو روپے۔ ہندی دو روپے آٹھ آنہ (دیوناگری)

رسالہ برہمی } اکثر برہمی کے دافع نسیان۔ مقوی دماغ۔ اکسیر حافظہ دافع ہجران وغیرہ ہونے کو ہر خاص و عام کو بخوبی جانتے ہیں ... اس میں برہمی کا مکمل بیان درج کر کے استعمال کے بیشمار اعلےٰ طریقے لکھے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۸/ ہندی ۸/

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر اول } اس میں دیش اپکارک کے اپریل ۱۹۰۹ء سے مارچ ۱۹۰۷ء تک کے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکماء اور ویدوں اور ڈاکٹروں کے مجرب نسخہ جات بھی ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰/)

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر دوم } اخبار دیش اپکارک کے اپریل ۱۹۰۷ء سے مارچ ۱۹۰۸ء تک یعنی دو سال کے مجرب نسخہ جات کا لب لباب ... قیمت ... روپیہ

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر سوم } دیش اپکارک کے دو سال اپریل ۱۹۰۸ء سے مارچ ۱۹۱۰ء تک کے مجربات کا مجموعہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ۔

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر چہارم } اس میں اپریل ۱۹۱۰ء سے مارچ ۱۹۱۲ء تک کے مجربات کا مجموعہ ہے۔ حجم ۳۷۶ صفحہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ۔

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر پنجم } اس میں مجربات اپریل ۱۹۱۲ء سے مارچ ۱۹۱۴ء تک کے ہیں۔ قیمت سات روپے۔ یہ دو حصوں میں بھی مل سکتی ہے قیمت حصہ اول ... حصہ دوم ...

گنج تجربات } ہم کو فارسی کی ایک قلمی بیاض ملی ہے جس کے اندر ایسے ایسے عجیب نسخہ جات ہیں جو کسی کتاب میں نہیں ملتے ہم نے اس کا ترجمہ کر کے کتابی صورت میں آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اس کے سینکڑوں نسخے اس ... فقیروں سنیاسیوں ... سے ... مل گئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

علاج بالمفردات } اس میں سر سے پاؤں تک کل امراض کا علاج صرف ایک ایک دوائی سے بتلایا گیا ہے۔ فقیری چٹکلوں کا ذخیرہ ہے۔ قیمت ۱۴/

رسالہ حکیم و مریض } حکیم کو علاج کرنے سے پہلے اور مریض کو علاج کرانے سے پہلے اس کو پڑھ لینا چاہئے۔ کیونکہ اس میں حکیم و مریض کے تعلقات کی بابت ضروری بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۸/

رسالہ زہروں کا علاج نمبر اول } اس میں زہروں کے علاج کے ضروری نوٹ ہیں۔ ہندو زہروں کے علاج کے مختصر اصول ہیں۔ یونانی۔ ویدک اور انگریزی کا بیان ہے۔ حشرات الارض یعنی مکھی۔ مچھر۔ بھڑ۔ چھپکلی چوہا۔ سانپ وغیرہ کو بھگانے کی تدابیر مندرج ہیں۔ قیمت اردو ۳/ ہندی ۷/

رسالہ زہروں کا علاج نمبر دوم } اس میں سنکھیا سے شروع کر کے ... بچھو وغیرہ کا ذکر ہے۔ ان کا زہر اتارنے کے لئے علاج و طریق۔ ان کی عادت کے بد نتائج اور چھڑانے کی ترکیب درج کی گئی ہیں۔ قیمت اردو ایک روپیہ۔ ہندی ایک روپیہ چھ آنے۔

رسالہ زہروں کا علاج نمبر سوم } اس میں سانپ۔ بچھو۔ بھڑ۔ مکھی۔ بھونرا۔ چھپکلی۔ وغیرہ ... اور حشرات الارض کا مفصل بیان اور ان کے زہر کا علاج مندرج ہے۔ ... قیمت ایک روپیہ چار آنے

رسالہ قبض } اس رسالے کے اندر معدہ و انتوں کی تشریح۔ قبض کی وجوہات اس کی اقسام اور ان کا علاج ایسے طریقے سے لکھا ہے کہ ہر شخص و عام تیز و وید حکیم صاحبان بھی اس ... قیمت اردو ۸/ ہندی ۱۲/

لاثانی لغات الادویہ } اتنی جامع لغات آج تک اردو زبان میں شائع نہیں ہوئی ہے آپ کو کسی زبان کا نام معلوم ہو دوسرے ہندوستان کی ہر زبان اور انگریزی وغیرہ تک کے نام بھی فوراً معلوم ہو جائیں گے۔ ہر زبان کی ردیف موجود ہے اور سب نام اکٹھے دیئے ہیں۔ بڑی محنت اور خرچ سے تیار کئے گئے ہیں۔ قیمت چار روپے

طب ہندی کی قدامت اردو } مشہور ڈاکٹر ... کے پرانے معلومات پر خیالات ہر ہندو کو عمر اور معالجوں کے مجموعے پڑھنے لائق ہے۔ قیمت ۴/

ادویات باہ } اس نام کی دو ضخیم کتاب لکھی جا چکی ہیں جس میں دنیا کے ہر قسم کے مقوی نسخہ جات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اس کے حصہ اول میں مقوی باہ پاکوں۔ معجونوں۔ جوارشوں حلووں۔ چورنوں۔ گولیوں۔ دوائی۔ غذاؤں اور حریروں وغیرہ کے نسخے درج ہیں۔ جو کہ ... مستند ... قلمی کتب سے ... مشہور حکیموں اور ویدوں کے علاوہ عام اشخاص کے تجربات سے حاصل کئے گئے ہیں۔ ... ہر کوئی پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ قیمت فی جلد تین روپے (دستی)

ادویات باہ حصہ دوم } اس میں مقوی باہ مشروبات یعنی نسخہ جات مقوی ہر قسم شربت۔ عرق آسو۔ شراب نیز مقوی باہ تیل گھرت۔ عطر و رسوں کے اعلے اعلےٰ نسخے مقوی باہ کشتہ جات۔ ہر قسم اور سائنٹیفک مقوی باہ طلاء۔ جنسی ... مقوی منزلات۔ مضعفات وغیرہ کے سینکڑوں نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی محنت سے تیار ہوا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

وش میں امرت } اس کتاب میں افیون۔ بھنگ۔ اور تمباکو۔ آک۔ دھتورہ ... وغیرہ ... کے ... فوائد لکھے گئے ہیں جو چیزیں موت کا سبب ہوتی ہیں۔ انہیں کے اندر امرت پوشیدہ ہے۔ قیمت اردو ۱/ ہندی ۱۴/

موت کے قاصد کرم و ان کی حقیقت } اس کتاب کے اندر تمام ضروری امراض مثلاً میریا یا ٹائیفائیڈ مرض النوم۔ پلیگ۔ فیل پاؤں۔ وغیرہ کے جراثیم اور ان کے ایک مدرسہ تک پہنچانے والے کرم اور ان کی عادات کا پورا بیان ہے۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۹/

رسالہ سرعت } کل دنیا میں ۹۹ فیصدی سے بھی زیادہ اس مرض میں مبتلا ہیں اس رسالہ میں اس کی مکمل تشریح کی گئی ہے بعدہ مفصل علاج اور ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ ہر امیر و غریب فائدہ اٹھا سکے۔ قیمت اردو ۵/ ہندی ۶/

رسالہ آتشک باتصویر } ... ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری اس مرض کی مکمل تشریح۔ اسباب۔ علامات اور علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اصلی رنگین تصاویر۔ مرض کی اصلیت کو ظاہر کر رہی ہیں۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو تین روپے۔ ہندی تین روپے۔

رسالہ سوزاک } ویدک۔ یونانی اور ڈاکٹری کی کل تحقیقات کا مکمل رسالہ ہے جس میں دو سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ مرض سوزاک اور اس کے متعلقین امراض پر اس سے بہتر کوئی رسالہ نہیں مل سکتا۔ قیمت ۸/ ہندی ۱۲/

رسالہ میریا یا موسمی بخار } میریا کے متعلق آج تک جو تحقیقات ہوئی ہے۔ اس سب کو عام فہم الفاظ کے اندر ایسے مشہور طریقے سے ذکر ہے کہ ہر شخص بخوبی اس مضمون سے واقف ہو سکتا ہے ۔
قیمت اردو ۵/ ہندی ۱۰/

کیا پنڈت لیکھرام نے جام شہادت پیا؟

خاص شہید نمبر کیلئے!

از شری پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر آریہ اپدیشک!

पदा पर्णार राध सो निवाधस्व
महां असि नहित्वा कश्चन प्रीत

अ २०-६३-२.

(अराधस:) بے پرجو دان نہ دینے والے اور پوجا نہ کرنے والے (पर्णान) کیول دنیادی لوگوں کو تو (पदा) لاتوں سے (नि) نیچے (बाधस्व) دبا۔ تو اتنا بڑا (असि) ہے۔ کہ (कश्चन) کوئی بھی (प्रीत) تیرے برابر نہیں اور نہ تیرا پرتیندھی (न अह) نہیں ہے۔ ارتھات دنیا میں نہ تو کوئی پرمیشور کے سمان ہے۔ درنہ کوئی ان کا پرتیندھی پیغمبر رسول دتار گورو وغیرہ ہو سکتا ہے۔ جو اچھے کام نہیں کرتے۔ دان نہیں کرتے ان کو ایشور ڈنڈ دیتا ہے۔ جب کوئی اوتار یا رسول وغیرہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے سب کام آپ کرتا ہے تو مہدی آخر زمان کی کیا ضرورت۔ مگر انسان کرم کرنے میں آزاد ہے۔ جیسا چاہے کرسکتا ہے۔ سزا جب ہوگی دیکھا جائیگا۔ یہاں تو آرام سے گذرتی ہے۔ عاقبت کی دیکھ خود جائیگا۔ اسلامی مذہب میں ایک صاحب غلام احمد ہوتے ہیں۔ جن کے خاندان کا شاہی خطاب مرزا تھا۔ مرزا غلام احمد مسیح موعود ہوئے ہیں۔ آپ نے جب ہوش سنبھالا تو فرمانے لگے کہ میں وہی شخص ہوں جس کا ذکر اسلامی کتب نے کیا ہے۔ کہ ایک پیغمبر قیامت کے قریب آنے والا ہی مہدی آخر زمان ہوں اور اسلامی خدا (اللہ) کا ہر طرح سے میرے ساتھ تعلق ہے۔ اور میں اسلام کی کمزوریوں کو مٹانے آیا ہوں۔ اور مجھ سے پہلے بھی نبی آئے ہیں۔ یعنی قریب ۰۰۰ ۲۴ ہزار یا بخیال مظاہر حق ۲۰۰۰ رسول ہیں۔ ان سب سے اونچا ہو کر آیا ہوں۔ بخیال حقیقت تو بھی میرے خیال میں یہ بات بالکل ٹھیک بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایسا ہی خیال ہے۔ صرف ایک کی منافی کرکے سب پیغمبر ایسے آئے جو ایک کے بعد بڑا بڑا اس دیار سے اگر ایسا کہا جاتی ہو تو کچھ تعجب نہیں مگر ایسا کہنا قرآن شریف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہنے والا دوزخ تشریف لے جائیگا۔ مجھ کو اس وقت نہ اسلام سے کچھ تعلق ہے اور نہ پیغمبروں سے سروکار۔ میرا مقصود کیول شہادت سری پنڈت لیکھرام آریہ مسافر بذریعہ قتل الہام مبارک مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی سے ہے۔ میرے کہنے سے خدا نے اپنا ایک قاتل فرشتہ بھیج کر پنڈت مذکور کو دوزخ کے عذاب میں ڈالا۔ میرے خیال میں یہ قتل سزا نہیں بلکہ جام شہادت ہے۔ میرے پیارے ناظرین! آیئے گا۔ ہم اس بات کا پتہ لگا دیں۔ کیا یہ قتل سزا ہے یا جام شہادت ہے۔ آپ جام شہادت کے لفظ پر غور کر رہے ہوں گے۔ کہ یہ کیا ہے سزا فاعل کو فعل کے غلط کرنے پر ہوتی شہادت۔ قتل کے ٹھیک ٹھیک رہنمائی کرنے والے کو اس کے مخالف کی طرف سے ظالمانہ وار ہوتا ہے۔ میں اپنے وچار کے ثابت کرنے کو جو حوالہ جات قرآن مجید اور جناب مسیح موعود کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ غور سے پڑھیں۔ کیا قرآن شریف کی تعلیم بعبارت درمش کو الہام ہو سکتی ہے۔ اگر نہیں ہے تو قتل شہید مذکور شہادت ضرور ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ

اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نہیں بھیجا ہم نے کوئی پیغمبر مگر ساتھ زبان قوم اس کے کہ بیان کرے واسطے انکے بھی۔

اس آیت سے صاف واضح ہے کہ کوئی رسول تمام دنیا کا رسول بن کر نہیں آیا۔ قرآن کے نزول تک۔ لہٰذا قرآن کی ضرورت ہندوستان میں نہ ہونے کے کارن مرزا جی کی ضرورت نہیں۔ اگر مان بھی لیا جاوے تو قرآن خود کہتا ہے۔

وَلٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ کوئی نبی یا پیغمبر خدا کا اب نہیں آویگا

کیونکہ خدا نے خود فرمایا ہے کہ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۔ کہ ہم قرآن کے نگہبان ہیں۔ جب خدا نے خود کہا کہ میں آپ اپنے مذہب قرآن کی حفاظت کرونگا تو کوئی یہ دعوےٰ کرے کہ میں خدا سے بھیجا گیا ہوں تو کیا وہ سچا ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ خود ہی وچار کریں۔ اللہ اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرماتے ہیں وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ۔ خدا ہیں اپنے حکم و کام میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ نہ کسی کو خدا نے دنیا پر نگہبان ہی بنا کر بھیجا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا اگر خدا چاہتا تو پنڈت لیکھرام جی کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور مرزا صاحب کو ان کے اوپر رسول بنا کر بھیجا تھا۔ یہ بات لا تبدیل ہے۔ کیونکہ قرآن خدا کی ہے۔ جیسا کہ خود بھی فرمایا ہے۔ وَلَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۔ نہیں کوئی بدلنے والا بات خدا کی۔ ہاں کوئی زندہ مسلمان احمدی یہ کہہ سکتا ہے۔ اچھے آدمی بخیال مذہب اسلام کسی کے لئے آنے والی بات بحکم خود ہوتا بجز خدا کر سکتا ہے۔ جسکو اپنی زبان میں ہم پیشگوئی یا جیسا کوئی رسول چاہے خدا کو ویسا ہی کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے بھی اللہ تعالےٰ نے قرآنی یوں فرمایا کہ وَقَالُوا مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ ... قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ ... اور منع کیا جاتے ہیں کہ سچ دلویں ہم معجزات مگر یہ کہ جھٹلایا تھا ان کے پہلوں نے بھی خدا کی طرف سے کوئی پیشگوئی نہیں ہوئی۔ کیونکہ پہلے پیغمبروں کو بھی کافروں نے ایسا ہی کہا تھا۔ جیسا کہ شہید مذکور نے کہا۔ اور نہ کوئی آدمی غیب کی بات جان سکتا ہے۔ جسکو خدا کرے گا وہ خود کرے گا۔ خدا خود تو جانتا ہے۔ مگر اور نہیں۔ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ اور نہیں جانتا غیب اور نہ کہتا فرشتہ ہوں۔ کیونکہ کوئی پیغمبر خدا نے قتل کی پیشگوئیاں کرنے کو نہیں بھیجا۔ جیسا کہ خود کلام ربانی نے ارشاد فرمایا ہے کہ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۔ نہیں بھیجتے ہیں ہم پیغمبروں کو مگر خوشخبری (جنت) دینے والے اور ڈراوے (دوزخ کی آگ سے) ڈرانے والے ارتھات پیشگوئیاں نہیں کرنے والے رسول نہیں ہوتے۔ صرف جنت و دوزخ کے حالات بتلانے والے ہوتے ہیں۔ اب باقی رہا مرزا جی نے عیسائی اور سکھوں کے لئے کیا؟ بد رحمت برسائی ہے۔ مجھ کو اس وقت عرض کرنا ضروری نہیں۔ ہاں ہم پر جو اسلامی انعام فرمایا ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ مرزا صاحب خود کیا کہتے۔ بخیال الجناب ت کوئی انسان ایسا نہیں ہوا نہ ہی ہوگا جو بالکل پاک ہو۔ کچھ بھی خرابی ہو۔ جو خرابی ان کے اندر ہے وہی نکلتی ہے۔ بقول مرزا صاحب کہ ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے۔ پنڈت جی قتل ہوئے۔ یہ قتل کس طرح بیان رسول مضمون ہذا۔ جو لیکھرام کے قتل ہونے کے بارہ میں ہے۔ جس کے سامنے دن۔ تاریخ۔ وقت بیان کیا گیا ہے۔ کسی شریر بدچلن خونی کا کام ہے۔ ایسا کیوں ہے۔ جب مکہ کے ایک کافر نے نشان معلوم کیا کہ کب ظاہر ہوگا تو خدا تعالےٰ نے کوئی جواب نہ دیا۔ کہ فلاں تاریخ ایسا ہوگا۔ کیونکہ یہ سوال بے ادبی اور گستاخی سے بھرا ہوا تھا۔ ۲۸۸ جب سوال کرنا بے ادبی ہے تو تاریخ وغیرہ بیان کرنا خلاف اللہ ہے۔ جو بات خلاف خدا ہے وہ کفر ہے۔ جو کہتا ہے وہ کافر ہے۔ اور کافر تاری ہوگا۔ کیونکہ مذاہب کے اختلافات کی وجہ سے کوئی عذاب دنیا میں نہیں کسی پر نازل ہوتا۔ اس کا مواخذہ قیامت کو ہوگا۔ دنیا میں محض شرارتوں اور شوخیوں اور کثرت گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے۔ یہ بات تو اس بات سے ظاہر ہو گئی ہے۔ مذہب کی وجہ سے کوئی کسی کو قتل وغیرہ کرے تو وہ گنہگار ہوگا۔ ہاں شرارتوں کی وجہ سے عذاب دنیا میں نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا میں عذاب جب ہوگا جب شرارتی زندہ رہے۔ جیسے کسی کو دو سال قید سخت فرمایا تو مجوجب دفعہ ۳۷۶ کے اگر ملزم مرجاوے تو عذاب ختم مگر عذاب الہی کیطرف سے اگر مان بھی لیا جائے مرگی آنا یا دھات کی بیماری ہونا درد سر یا درد کمر رات کو نیند نہ آنا یا ہیضہ ہو جانا یا کوڑھی ہو جانا ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دے سکتے ہیں۔ پتا سے تو شو کی مہانت تبوانی تھی۔ یہ شو کوئی اور معلوم ہوتا ہے۔ لامحدود طاقت والا سب کا پیدا کنندہ شو کوئی اور ہوگا اس طرح سے دل پر تلاطم برپا ہو گیا۔ خیالات پر خیالات آنے لگے۔ پتا کو جگایا۔ مدد لو چاہا لیکن کوئی تسلی نہ ہوئی۔ آخر کار اپنے دل کے ساتھ پکا فیصلہ کیا کہ اصلی شو کی تلاش کرنی ہے۔ اور گھر سے چل دیا۔ صدہا تکلیفات کے بعد آخر وہ گیان گنج میں وگندھ ہو کر شو کو پا لیا

سچ شو راتری کلیان کی رات تھی۔

عروج کی رات تھی۔ سوامی کا عروج اسی رات سے ہوا۔ دیانند کا شب معراج شو راتری کی رات تھی۔ یہ مول شنکر کا پہلا الہام تھا جو اس کے دل پر نازل کیا گیا تھا۔

اگر اس وقت مول شنکر کورا مقلد تھا اور پتا کی ہاں میں ہاں ملا دیتا۔ تو مول شنکر ختم تھا۔ اس کے روحانی عروج بھی ختم تھے۔ رشی ترک کے دھنی تھے۔ وہ اچھائیت میں نہ پھنس سکے اور آریہ سماج کو بھی اس بلا سے محفوظ بنا گئے۔

چنانچہ جب پنڈت لیکھرام نے مہرشی دیانند کی شہرت سنی تو ملنے کا اشتیاق بڑھا۔ پہلے بھی مذہبی مطالعہ کافی تھا۔ گیتا۔ پرانوں کی کتھائیں اور گرنتھ صاحب کے بہت سے دوہے ازبر تھے۔ دل میں پرانے دھرم کے متعلق شکوک پیدا ہو چکے تھے۔ لیکن آتما میں روحانیت کی پیاس موجود تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے کام کاج کو چھوڑ کر بھی پشاور سے دور دراز کا سفر طے کر کے مہرشی جی سے ملنے گئے رشی کے پاس جا کر کچھ ایک سوالات پوچھے۔ مہرشی جی سے مدلل جواب سن کر پنڈت لیکھرام کی تسلی ہو گئی۔ اور وہ رشی کے بچے شیدا بن گئے۔ لیکن اندھے مقلد نہیں تھے۔ ان میں ہاں نہیں ملائی۔ بلکہ بعدہ بھی جب کبھی شکوک پیدا ہوئے تو خاموشی سے گم ہم رہنے کی بجائے فوراً رشی کے پاس اپنے شکوک لکھ بھیجے اور جب تک تسلی بخش جواب نہیں پایا۔ تب تک دم نہیں لیا۔

پنڈت لیکھرام ترک اور دلیل کے دھنی تھے۔ یہ بات ان کی کلیات کے پڑھنے سے عیاں ہو جاتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی ان کی دلائل صادقہ سے ہمیشہ گھبراتے تھے چنانچہ جب مرزا صاحب نے معجزہ دکھانے کا اعلان کیا۔ جس کا ایک جزو یہ بھی تھا کہ جو معجزہ دیکھے گا وہ فوراً

مسلمان بن جائے گا۔ ورنہ بصورت دیگر تاوان بھی اپنے اوپر مقرر کر دیا۔ تو پنڈت لیکھرام نے مرزا صاحب کا پیچھا کیا۔ آخر مرزا صاحب کے عذر و عذر دیکھ کر قادیان جا پہنچے۔ اور متواتر دو ماہ قادیان میں رہے۔ جب مرزا صاحب کی دعاؤں میں کچھ بھی صداقت نہ دیکھی تو وہاں آریہ سماج کی ستھاپنا کر کے واپس پہنچے آئے۔

پنڈت لیکھرام کو موت کی دھمکی دی گئی۔ علی الاعلان اشتہاروں اور کتابوں میں اس خونی شعر کا ورد ہوا کہ:-

الا اے دشمن نادان و بے راہ۔ بترس از تیغ بران محمد۔

دلیل کا جواب تلوار سے دینا اسلام کا خاصہ رہا ہے۔ لیکن اس دھمکی کا اثر دیر لیکھرام کے دل پر کچھ بھی نہ ہوا دھمکی محض کوری دھمکی نہ تھی۔ ایک دن آیا جب دیر لیکھرام شہدا کی صف میں جا کھڑے ہوئے قاتل تا قیامت روسیاہ ہوا۔ دیر کی شہادت رنگ لائے بغیر نہ رہ سکی۔ مرزا غلام احمد کی مدح نقرا اٹھی اور اس کا کفارہ مرنے سے کچھ روز پیشتر پیغام صلح کے روپ میں کو نکلے۔ جس میں وید مقدس کو الہامی اور مبنی برحق تسلیم کیا۔ اور دیر کے دلائل قاطع اور براہین ساطع کے سامنے سر جھکایا۔

کاش حضرت ابوبکر صدیق میں بھی یہی سپرٹ کام کرتی۔ اور ترک کو اپنا رہبر بناتے۔ آنحضرت صلعم سے مودبانہ عارض ہوتے۔ کہ امور غیر متعلقہ کا امکان کیسے تسلیم کیا جائے۔

قادیانی نبی کی شان

ہے پچھری ہاتھ میں مالا۔ مگر دنیا پہ متوالا

کہے چندہ ادھر لا لا — وہ مرزا قادیان والا

نہ جس کو دھرم سے الفت۔ نہ تھا کچھ دین سے مطلب

نہ جھگڑوں سے جسے فرصت۔ وہ مرزا قادیان والا

نبوت گھڑ بلاتا تھا — نیا فرقہ چلاتا تھا۔

مذاہب کو لڑاتا تھا۔ وہ مرزا قادیان والا

نگاہیں مال و زر پر ہیں — وہ پھندے بر لبستر پہ ہیں۔

یہ حیلہ گر مکر پہ ہیں — وہ مرزا قادیان والا۔

تھے خواب موت کے عادی۔ ہمیشہ سوچ بربادی

عجب مہدی عجب ہادی۔ وہ مرزا قادیان والا

نکاح موسے نے پڑھوایا۔ یہ رشتہ کس نے بتلایا۔

لگا کر زور شرمایا — وہ مرزا قادیان والا

عجب گفتار تھی اس کی۔ عجب رفتار تھی اس کی

عجب بہر کار تھی اس کی۔ وہ مرزا قادیان والا

شہید اکبر نے للکارا — بیچارہ گھر میں ہی ہارا۔

یہ دیکھا سب نے نظارا — وہ مرزا قادیان والا۔

یہ پھر بلیدان دن آیا۔ بلی اپنی چڑھاؤ تم

شہیدی ویدی پر مر کر۔ امر بن کر دکھاؤ تم۔

شہید کی ایک یادداشت

"سارے بھارت ورش کو آریہ دھرم میں لانے کے حسب ذیل سادھن ہیں۔ اگر ان میں ہم ایشور کرپا سے کامیاب ہوں تو لازمی طور پر سب لوگ ست دھرم کی شرن میں آ جائیں گے۔

(۱) ودھوا دواہ یا کوئی اور سادھن جس سے مستقبل میں عورتیں مسلمان یا عیسائی نہ ہوں

(۲) شدھی کا کام جس سے دیگر مذاہب والے دیدک دھرم میں آ سکیں۔

[illegible]

اسی وید پر چار فنڈ کا کام یعنی اپدیشک تیار کرنا۔

(۴) بچپن کا وواہ روکنا۔

(۵) پستک پرچار ہر ایک زبان میں نیز سائینس کی وہ باتیں جو وید دھرم کے خلاف ہوں ان پر غور کرنا۔

(۶) سادھو کم ہوں نیز موجودہ سادھو اپدیشک بن کر دھرم کا کام کریں۔

(۷) دان کی دیوستھا ٹھیک کرنا۔

آریہ پرشو! سوچو تم نے کہاں تک مذکورہ بالا طریقوں کو عملی صورت میں لانے کی سعی کی ہے۔ ذرا گریبان میں منہ ڈال کر [illegible]

پھر سے تمہارے اندر اگر پوچھیں تو انہیں کیا جواب دو گے؟ کیا ڈوب مرنے کا مقام نہیں کہ ہم شہید کی قربانی کا نام لیکر تو لوگوں میں جوش پیدا کریں۔ مگر اس کے کام پورا کرتے ہوئے کانوں پر ہاتھ رکھیں

خط وکتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا

حوالہ ضرور دیں!

شہید قوم پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

از پنڈت وشنو پرشاد جی فدا۔ بی۔ اے!

ساغرِ دل میں جمیعت موج زا ہونے کو ہے
جوش اس جام گلی میں رونما ہونے کو ہے

کھِلنے والی ہے ریاضِ فکر کے دل کی کلی
نرگس بیمار کی بھی چشم وا ہونے کو ہے

شیشۂ دل میں مبادا بال آجائے کہیں
سنگ دل کے سالقے کی انتہا ہونے کو ہے

پھرگئی آنکھوں میں صورت ہے کسی آزاد کی
محوِ حیرت طائر رشتہ بپا ہونے کو ہے

ہو ہوا ہے کسی کا خون اتنا سفید
خون اب منت کش رنگِ حنا ہونے کو ہے

تذکرہ چھڑنے لگا ہے اک شہید قوم کا
اسکے ایثاروں کا گویا حق ادا ہونے کو ہے

پھر گیا آنکھوں کے آگے ایک سین جانگداز
فکر کو حاصل ہوا اندازِ نو کا سوز و ساز

نور کا تڑکا ہے کچھ کچھ ابر ہے چھایا ہوا
مطلع انوار کا ہے صحن گدلایا ہوا

جانب مشرق شفق ہے زینت آرائے نظر
خور ضیا پاشِ فلک دہلیز پر آیا ہوا

بادلوں میں چھپ رہا ہے بادل ناخواستہ
دہر کی بے مہریوں اور شر سے شرمایا ہوا

وہ فراوانی جہاں میں مل گئی بیداد کو
مہر بھی اس میں نکلتا ہے تو گھبرایا ہوا

دیکھئے وہ جا رہا ہے قاتلِ خنجر بکف
دیدۂ بے دید کا ہے کچھ آج پتھرایا ہوا

لٹ گیا ہے کیا کسی بڑھیا کا گلزار مراد
نذر کینہ ہو گیا ...... سو ناز سے جایا ہوا

ڈس دیا چپکا بالآخر آستیں کے سانپ نے
ساکھ جھٹلائی جفا کر آستیں کے سانپ نے

اے مسافر! موت ہے حرمت ہوئی تیری فزوں
مر گیا اقتاد سے جلاد خود ہو کر زبوں

زندگی میں بھی رہا ہو گا وہ محجوب عدم
چل گیا ہو گا ستمگر پر شہادت کا فسوں

اسکی سنگلی بنے گی پردہ دار اس کی کبھی؟
اسکے سر پر چڑھ کے بولیگا ستم کا یہ جنوں

تیرا کچھ بگڑا نہ آبِ خنجر فولاد سے
رہ گیا باقی مگر جلاد کی گردن پہ خوں

تیری تصنیفات نے بخشا تجھے ثبت دوام
میٹ دیگا اس کو اک دن اسکا بخت واژگوں

خوبیوں سے تو جہاں میں زندۂ جاوید ہے
ہے وہ بدخواہ ستم پیشہ عدم میں سرنگوں

خون تیرا عارضِ افکار کا غازہ ہوا
جذبۂ توحید تیرے نام سے تازہ ہوا

سماجک عمارت کا سیمنٹ

از شری مہاتما ہنسراج جی .... لاہور!

میں نے دھرم ویر پنڈت لیکھرام کے درشن اس وقت کئے جب کہ انہوں نے ویدک دھرم کے پرچار کے کام کو اپنی زندگی کا مشن بنایا ہی تھا۔ ان کی صورت بڑی سیدھی تھی۔ مگر ان کے ہردے کے اندر دھرم کے پریم کی اگنی بڑے زور کے ساتھ جلتی تھی۔ کوئی وقت نہیں جب وہ آریہ سماج کا خیال نہ کریں اور نہ کوئی تکلیف تھی جسکو وہ آریہ سماج کی خاطر برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ اگر یا تحصیل سے تار آتی ہے۔ کہ کوئی ہندو اپنے دھرم کو تیاگ کرنے لگا ہے۔ تو پنڈت لیکھرام وہاں پہنچ کر کام کرنے کے لئے موجود ہے۔ نہ راستہ کی تکلیف کی پرواہ ہے۔ نہ اس بات کا خیال ہے۔ کہ جہاں جائیں گے وہاں سواری ملنا بھی مشکل ہے۔ مخالفین کی تعداد ہزار گنا زیادہ ہے۔ اور مددگار شاید کوئی بھی نہ ہو۔ مگر پھر بھی دھرم ویر اپنے پکچھ پر قایم ہے۔ اور اپنے مشن کی پورتی کے لئے حاضر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے اپدیشک ان کی زندگی سے سبق لیں۔ ان کی زندگی سے ہمیں بہت سبق ملتے ہیں۔ پر میں صرف تین باتوں کا ہی ذکر کرتا ہوں۔ اول ان کی زندگی تپسیا کی زندگی تھی۔ وہ تکلیف برداشت کر سکتے تھے۔ اور برداشت کرتے تھے۔ ہر روز دورہ پر رہنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ان کو اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں تھی۔ کہ ان کو امیرانہ خوراک دی جاتی ہے۔ یا غریبانہ۔ جو کچھ ملتا تھا اس کو کھا پی کر بلکہ کئی بار بھوکا رہ کر بھی وہ اپدیش دیتے تھے۔ اور بحث مباحثہ کرتے تھے۔ ان کی پوشاک بھی بڑی سادی تھی۔

دویم۔ ان کے اندر پہلے درجے کی نربھیتا تھی۔ ہزاروں مخالفوں کے اندر کھڑے ہو کر وہ ان کے مذہب کا کھنڈن کرنے سے نہیں ڈرتے تھے۔ ان کو اس بات کی پرواہ تک نہیں تھی کہ میری زندگی محفوظ ہے یا نہیں۔ احمدیوں کے مقابلہ میں وہ ہر وقت ڈٹے رہتے تھے۔ انکی تقریروں اور تحریروں میں ڈر کی بو تک نہیں پائی جاتی تھی ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو مسلمانوں کے جھگڑے سے نکال کر بچایا۔ انارکلی کے بل پر کئی دفعہ میں نے ان کے وعظ کو سنا۔ ایک دفعہ تو جھگڑا ہی ہونے لگا تھا۔ مشکل سے اور تعداد سے لوگ ان کو بھگت ایشر داس جی کے مکان پر لے گئے۔ اور لڑائی کو رفع دفع کیا گیا

[illegible]

اس پر فدا تھے۔ نہ اپنے گھر کی کچھ پرواہ تھی اور نہ دوستوں کا خیال تھا۔ جب آریہ سماج میں نفاق پیدا ہوا۔ بدقسمتی سے میں اور وہ مختلف اطراف میں تھے۔ انہوں نے بہت کوشش کی کہ ہم کو اپنی طرف کھینچیں۔ اگرچہ وہ اس ارادہ میں کامیاب نہیں ہوئے۔ مگر میں اس بات کی ساکشی دیتا ہوں کہ ان کی اس ساری کاروائی کی تہہ میں آریہ سماج کا پریم تھا۔ جس طرح پر جیسوات مشنری اپنے ارادہ کے پکے تھے۔ اسی طرح دھرم ویر جی آریہ سماج اور ویدک دھرم کے پرچار سے بڑھ کر اور کسی کو سو یکار نہیں کر سکتے تھے۔ یہی ان کی زندگی کی لگن تھی۔ اور اسی کے لئے وہ سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار تھے۔

صدی کے چوتھائی حصہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر میری آنکھوں سے وہ نظارہ مدہم نہیں ہوا۔ جب کہ شوک میں گرست سیکڑوں ہندو شمشان بھومی میں ان کی ارتھی کے گرد جمع تھے۔ پنجاب میں عام طور پر اور لاہور میں خاص طور پر ایک ولولہ سا پیدا ہو گیا تھا۔ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور جس وقت وہ دھرم ویر کی شہادت کا حال سنتے تھے۔ اُن کا دل کانپ اٹھتا تھا۔ اس ولولہ میں ساماجک بھائی بھی بغلگیر ہوتے مگر وہ گیان صرف شمشان گیان تھا۔ شمشان بھومی میں پہنچ کر پاپی بھی چند منٹوں کے لئے اپنے خیالات بدل لیتا ہے۔ مگر یہ تبدیلی پائدار نہیں ہوتی۔ سماج کی حالت بھی ایسی ہی ہوئی۔

جس شخص نے پنڈت لیکھرام کو شہادت کا پیالہ پلایا۔ اس کا پتہ اس وقت تک نہیں ملا۔ اتنا معلوم ہے کہ پنڈت جی نے ایک شخص کو اپنے پاس رکھا اور اس کو تعلیم دے کر شدھ کرنے کا ارادہ کیا۔ اُس شخص نے بھی پنڈت جی کے پاس آکر آریہ سماج کی تعلیم سے فائدہ اٹھانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ان کی موت سے ایک ہفتہ پہلے ایک مسلمان کالی کمبلی اوڑھے ہوئے میرے پاس شدھی کے لئے آیا تھا اور اس نے یہ خیال ظاہر کیا تھا۔ کہ آریہ دھرم کی سکشا کے لئے میں اس کو اپنے پاس رکھوں۔ مگر میں نے انکار کر دیا۔ اور کہہ دیا کہ نہ میں خود ایسا کر سکتا ہوں۔ اور نہ کالج میں اس قسم کا انتظام ہے۔ وہ شخص چلا گیا اور ایک ہفتہ کے بعد ہم نے پنڈت جی کی شہادت کی خبر سنی۔ قاتل اس بات میں تو کامیاب ہو گیا کہ پنڈت جی کی زندگی کا خاتمہ کر دے۔ مگر اس نے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مُبذرین ۔ لمسرفین ۔ مسرقین ۔ مبثورا ۔ نجس ۔ حمالۃ الحطب ۔ ابی لہب ۔ یدع د الیتیم ۔ یملون ۔ خصیم ۔ الا الحنام ۔ اصحٰب النار ۔ اصحاب السعیر ۔ اصحاب الجحیم ۔ ارند ۔ یصید دن ۔ عن لسبیل اللہ ۔ یبغونہا عوجاً ۔ خاسرین ۔ ظالمین ۔ ملعونین ۔ قردہ خاسئین ۔ جاہلین ۔ لا یشکرون ۔ لا یومنون ۔ جاہلون ۔ صم بکم ۔ عمی ۔ فی قلوبہم مرض ۔ مفسد ۔ متکبر ۔ جبار ۔ عنید ۔ مرید ۔ مریب ۔ شیطان ۔ نمادین ۔ خنازیر ۔ اولیاء الشیطان ۔ عبد الطاغوت ۔ السارق ۔ والذانی ۔ خبیث ۔ مدسنون ۔ غافلون ۔ علیٰ قلوبہم اقفالہا ۔ خناس ۔ شر مکانا وغیرہ ۔

ترجمہ ۔ ناپاک ۔ شیطان ۔ شریر ۔ کتے ۔ گدھے ۔ سور ۔ پلید ۔ بے ایمان ۔ مردار خوار ۔ خدا کے دشمن ۔ لعنتی ۔ بندر ۔ خارج کئے گئے ۔ ایمان نہیں لاتے ۔ چور ۔ زناکار ۔ بدکار ۔ فتنہ پرداز ۔ مکار ۔ گمراہ کرنے والے ۔ مفتری ۔ بد دیانت ۔ تمام دنیا سے بدتر ۔ جاہل ۔ کمینے ۔ گندے ۔ نااہل ۔ بدذات ۔ خبیث ۔ قسمیں کھانے والے ۔ سست ۔ اہانت کنندہ ۔ چغل خور ۔ خیر کو منع کرنے والے ۔ نفاق رکھنے والے ۔ جھوٹ بات سننے والے ۔ رشوت کھانے والے ۔ تمسخر کرانے والے ۔ نکتہ چینی کرنے والے ۔ شیطان کے بھائی ۔ ہلاک کئے گئے ۔ بگوڑے ۔ لکڑیوں کا بوجھ اٹھانے والے ۔ اہل دوزخ ۔ روکنے والے اللہ کی راہ سے ۔ نقصان پانے والے ۔ ظالم ۔ بہرے ۔ گونگے ۔ اندھے ۔ دلوں میں ان کے مرض ہے ۔ جابر ۔ سرکش ۔ تنگ مزاج ۔ شیطان کے دوست ۔ غفلت کرنے والے ۔ دلوں میں ان کے مرض اور قفل ہے ۔ دیکھنے والے بھٹکے گروہ ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

گالیوں کی اس مختصر سی فہرست سے نتیجہ نکلتا ہے ۔ کہ اختلاف عقاید کی بنا پر گالیاں سنانے والوں میں سے قرآن صف اول میں ہے ۔ قرآن کی اسی روش نے اسلام کے کئی ارکان پر بھی بڑا اثر ڈالا ۔ اور انہوں نے بھی اسی تعلیم کے زیر اثر بے تحاشا کام کئے ہیں ۔

شہرہ آفاق تھے ۔ پھر اس کے باوجود بھی رب العالمین کے ہاں کہلایا جاتا تھا کہ مرزا تیرے منہ سے شیرینی ٹپکتی ہے ۔ اور اس شیرینی کے نمونے دیکھئے مسیح کو چال باز ۔ شرابی ۔ مکار ۔ قمار باز ۔ حرام خور ۔ عیاش ۔ بدکار ۔ نادان ۔ بدزبان ۔ جھوٹا ۔ چور ۔ مکار ۔ فریبی ۔ تین دادیاں اور نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں ۔ کنجریوں سے میلان صحبت تھی ۔ بازی گر ۔ گندہ ۔ اوباش ۔ مطلب پرست ۔ ذلیل ۔ بے علم ۔ خود بین وغیرہ وغیرہ کہا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ وہ اپنے نہ ماننے والوں کو کتیوں اور کنجریوں کی

اُمت بھی اسی کے نقش قدم پر چل رہی ہے ۔ جناب کو یہ عادت کیوں تھی اس کے متعلق خلیفہ محمود صاحب اپنے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں ۔ میں نے دیکھا ہے ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی طبیعت نہایت سادہ تھی ۔ آپ کھلی کھلی بات کرنے سے جھجکتے نہ تھے ۔ بعض دفعہ غیرت یا نصیحت کے جوش میں آپ سخت الفاظ بھی کہہ دیتے تھے ۔ اور کئی بار آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا میاں ! یہ ہماری تربیت کا نقص ہے ہمارے وقت میں تربیت کے ایسے مواقع

نہ تھے ۔ جیسے اب ہیں ۔ آئندہ نسلوں کے لئے بہتر تربیت کا موقعہ ہے ۔ اور یہ بات ٹھیک ہے ۔ بخاری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ابوبکر کے منہ سے بھی ایک گالی کی روایت کی گئی ہے ۔ جو ایک شخص کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

ہیں بے ادبی کرتے ہوئے دیکھ کر بے اختیار آپ کے منہ سے نکل گئی ۔ الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۳۵ء ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ مرزا صاحب کی تربیت اعلیٰ طریقہ سے نہیں ہوئی تھی ۔ اسی لئے تو لوگوں کو گالیاں دیتے تھے ۔ اور ساتھ ہی اسلامی تعلیم کا اثر بھی اُن پر ہو چکا تھا ۔ اس لئے انہوں نے گالیاں دینے پر ہی اکتفا نہیں کی ۔ بلکہ اسلامی ذہنیت کے زیر اثر جہادی سپرٹ سے بھی کام لیا ۔

چنانچہ جب قادیانی صاحب نے اپنی شرافت کا نمونہ دکھاتے ہوئے لکھا تھا ۔

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ برّان محمد ۔

تو پنڈت جی نے اسی وقت اپنی خداداد لیاقت سے جان لیا تھا کہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے بمصداق مرزا بزدلانہ طریقے سے ہمیں قتل کروانا چاہتا ہے ۔ اس کی تحریر و تقریر میں طاقت نہیں رہی کہ وہ یا دلائل ویدک دھرم کے مقابلہ میں مرزائی فرقہ کی کوئی سچائی پیش کر سکے ۔ چنانچہ آریہ گزٹ یکم جولائی ۱۸۹۳ء صفحہ ہ پر آپ نے اپنے ایک مضمون کے دوران میں لکھا تھا " کیا یہ صاف طور پر ہمارے قتل یا زہر وغیرہ کے منصوبے نہیں ہیں " ۔ اس قسم کی پیشگوئی ایڈیٹر پیسہ اخبار کے متعلق بھی کی گئی تھی ۔ چنانچہ انہوں نے پیسہ اخبار مئی جون ۱۹۰۲ء میں لکھا تھا " ایڈیٹر الحکم نے مجھے دعوت دی ہے کہ اگر میں طالب حق ہوں تو جہاں یورپ کا اتنا سفر کیا ہے ۔ وہاں قادیان میں اگر چند روز اقامت اختیار کروں اور اپنی آنکھوں سے وہاں کی کیفیت دیکھوں ۔ میں اس دعوت کے لئے ان کا شکرگزار ہوں ۔ لیکن افسوس ہے ۔ کہ میں اسے قبول نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ چند روز پیشتر الحکم میں میری نسبت اندیشہ جان کی پیشگوئی چھپ چکی ہے ۔ اور عام خیال یہ ہے ۔ کہ قادیانی مشن کی پیشگوئیاں اور نشان پورے کرنے کیلئے عملاً بہت کچھ ناجائز کاروائی کی جاتی ہے ۔ کیا مجھے قادیان میں اسی پیشگوئی کی سبیل پیدا کرنے کو بلایا جاتا ہے ؟"

اس سے ظاہر ہے کہ پنڈت لیکھرام جی کی طرح قادیانی اپنی اسی اسلامی ذہنیت کا اظہار عام مسلمانوں پر بھی کیا کرتا تھا ۔

معبود کے دربار میں !

از مہاشہ پریم چند جی آریہ سیوک سنت نگر لاہور !

اے میرے معبود ! عشرت فضائے روح انسانی ! دید کی پیاسی آنکھیں ۔ دل کی فریاد سنانے آئی ہیں ۔ درد کی کی التجا لیکر آئی ہیں ۔ جاہ و حشم ۔ مال و زر ۔ تزک و احتشام کی طالب نہیں ۔ بلکہ تیرے پریم کی دولت چاہتی ہیں ۔ جو دنیا کی تمام آرزوؤں اور تمناؤں سے بے نیاز کر دے ۔

اے صورت کشائے ذوق ! قربان جاؤں تیرے نام رساں پر میرے دل کو ان جذبات سے لبریز کر دے جس سے تیرے پیارے شہید کا دل معمور تھا ۔ مجھے بھی وہ آسودگی خاطر عنایت فرما جس سے تیرے گیان کے " پہلے پیام " کو جذب کر سکوں ۔

ارض و سما کے مالک ! یہ یوم شہادت کا عشرہ ہے ۔ اسی ماہ مقدس میں رشی دیانند کے پریم کا امتحان ہوا تھا ۔ اور اسی ماہ معظم میں اس پاک ترین انسان نے تیرے پیارے سندیش کو عوام تک پہنچاتے ہوئے پیٹ میں چھرا کھا کر تیرے بے مثل عزم و استقلال سے اپنے آپ کو پریتم کے پوتر مشن کے سپرد کر دیا ۔ قربان ہو گیا ۔ اور عمل سے ثابت کر دیا کہ اس کا دل کسی غیر کی محبت کا متمنی نہیں ہے ۔

اے میرے سوامی ! اس غم زدہ دردمند کو بھی شہید صادق کے پوتر راستہ پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرما ۔ اور اسے بھی دیر لیکھرام کے عزم راسخ و استقلال پیہم کا کچھ حصہ عطا کر ۔

پربھو ! میرا دل درد سے لبریز ہے ۔ میرا دل اس راہ پر گامزن ہونے کا متمنی ہے ۔ مجھے دنیا کے نظاروں سے نفرت ہے ۔ شہید کے مشن کا پرتو میرے دل کی پیاس بجھاتا ہے ۔ دل کو ڈھارس بندھاتا ہے ۔ اور تیرے " میخانہ معرفت " کے جام سے مخمور ہونے کے لئے عزم باندھتا ہے ۔ مجھے توفیق عطا کر کہ ہمہ تن تیرا بن جاؤں شہید کے مشن کا عامل ہو جاؤں ۔ بوسیدہ اعتقادات و رسومات کے پرخچے اڑاتا جاؤں ۔ اور تیرے نام کی منادی دیتا ہوا دنیا والوں کو برادرانہ پیار اور جان نثار بنا دوں ۔ بس یہی کچھ اور کچھ نہیں ۔

موجودہ زمانہ کے نبی ۔ مسیح موعود کا دربار دیکھئے وہ بھی گالیوں میں طاق اور

اولاد کہا ہے ۔ آریہ سماج پنڈت لیکھرام اور رشی دیانند کے حق میں تو اپنی بدترین قسم کی شرافت کا اظہار کیا ہے ۔ کوئی بڑا معہد ہی بزرگ ایسا نہیں ۔ جس کے حق میں مرزا قادیانی نے اپنی " شیریں کلامی " کا مظاہرہ نہ کیا ہو ۔ اور آج قادیانی

اے شیخ چھوڑدے اب اسلام کے فسانے

بقیہ صفحہ

اسلامی بادشاہوں کی شرافت۔ ان کا رعایا اور خاص کر اپنے والدین بہن اور بھائیوں سے سلوک تو تاریخ کے صفحات سے ظاہر ہی ہے۔ وہ باتیں تو کچھ پرانی ہوگئی ہیں اور لوگ انہیں بھول سے چکے تھے۔ لیکن موجودہ بھائی ان کی قابل کو تازہ رکھنے کیلئے جو حرکات کرتے ہیں وہ نہایت ہی خطرناک ہیں۔ کسی خفیہ سوسائیٹی کے ذریعہ گمراہ کئے گئے نوجوانوں کو جو کہ ایک بے گناہ کے قتل کا بار اپنی گردن پر لیتے ہیں۔ ایسے بڑے کاموں سے انہیں باز رکھنے کی بجائے غازی اور شہید کے خطاب دینا اور ان کے مقدموں کی مفت پیروی کرنا۔ ان قتلوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے اور اسلام کے بڑے بڑے لیڈر بھی ان کاموں میں شامل ہو جاتے ہیں دوسروں کے شرم دلانے پر دبی زبان سے ان قتلوں کی مذمت کردی جاتی ہے۔ لیکن عملی طور پر قاتلوں کا ساتھ دیا جاتا ہے۔

سینکڑوں شہادتیں اور بھی پیش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن داناباں را اشارہ کافی است کے مطابق اتنا ہی کافی ہے۔ آخر میں ہم اسلامی بھائیوں سے عرض کریں گے کہ دوستو! اگر خود امن سے رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کو امن سے رہنے دو (Live and let them live) پر عمل کرتے ہوئے خود امن و چین سے رہو اور دوسروں کو رہنے دو۔ یہی انسانیت کا تقاضا ہے۔ اور یہی ربی مرضی ہے۔ اسی پر عمل کرو اور جو قتل و غارت درندگی سفاکی اور گالی گلوچ کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کو چھوڑکر پوتر ویدک دھرم کی شرن میں آجاؤ۔ باد سموم میں جلنے کی بجائے گنگا کے ٹھنڈے چھینٹوں سے اپنے دل و دماغ کو ٹھنڈا کرکے عقل سلیم سے کام لیتے ہوئے۔ بھلائی و برائی میں تمیز کرتے ہوئے دنیا میں رہو۔ اسی میں تمہارا بھلا ہے۔

کھانے کے بعد ایک دوست نے تمام بھائیوں کو پان بانٹے جس وقت پانڈان آریہ مسافر کے پیش کیا گیا تو آپ بول اٹھے:-

"بھائی! دیکھتے نہیں۔ میں انسان ہوں۔ بکری نہیں جو پتے چباؤں"

دھرم ویر وکرم ویر لیکھرام

(از کوی ونود پنڈت ٹھاکر دت جی شرما موجد امرت دھارا لاہور)

جب تک آریہ دھرم قائم ہے یا یوں کہو کہ جب تک یہ دنیا قائم ہے۔ (کیونکہ ہمارا یقین ہے کہ جب تک یہ دنیا قائم ہے۔ ویدک دھرم لوپ نہیں ہو سکتا کیونکہ نہ جانتے ہوئے بھی دنیا کا رخ ان دنوں ویدک دھرم کی طرف چل رہا ہے۔) پنڈت لیکھرام جی کا شبھ نام آریہ جاتی کے دلوں سے دور نہیں ہو سکتا شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی کے سچے بھگتوں میں سے پنڈت لیکھرام جی ایک تھے۔ پنڈت جی کے ساتھ دھرم ویر کا لفظ ہمارے آریہ بھائی لگاتے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ پنڈت جی مہاراج دھرم ویر کے ساتھ کرم ویر بھی تھے۔ ان کا دھرم جیون ہمارے لئے ایک مثال ہے۔ کوئی پرلوبھن کوئی مخالف شکتی ان کو اپنے دھرم پتھ سے علیحدہ نہ کر سکتی تھی اس کے ساتھ ہی جس دھرم کو وہ سچا جانتے تھے۔ اس کے پرچار کے واسطے دھرم کے پیاسوں کی پیاس بجھانے کے واسطے جو کرم انہوں نے اختیار کئے تھے۔ ان کرموں کو ایسی ویستار و ایسی درڑھتا سے کیا کہ وہ کرم یوگیوں کے بغیر دوسروں سے ہونا مشکل ہے۔ ماتا کا سنیہہ۔ استری کا پریم پتر کی محبت ان کو ایک دم بھر کے واسطے اپنے کرم سے ٹھہرا نہ سکے۔ ایک سچے کرم یوگی کی طرح جب ایک کرم کو آرمبھ کیا۔ انت تک اس کو دیر تا کے ساتھ نبھایا۔ دوستوں کا سمجھانا مصلحت کی باتیں جتلانا سب بیکار ہوتا تھا۔ اپنی کرم پرایتا میں وہ ایشور کو سدا ساکشات سمجھتے تھے۔ کوئی شکتی بھی جو ان کے من کو ڈولا سکے۔

ایشور پر وشواس تھا اور کسی کا بھے نہ تھا۔ میں جب امرتسر سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ اور شریمان ماسٹر آتما رام جی کے اپدیشوں سے آریہ سماج کو اپنا دھرم بنایا تھا۔ اس وقت وہاں آریہ سماج میں ان کا ایک ویاکھیان سننے کا اتفاق ہوا تھا۔ بہت وقت گذرجانے کے باوجود وہ سماں آج تک نہیں بھولا۔ کہ ایک شیر ہے جو گرج رہا ہے۔ اسلامی مذہب کی کمزوریوں کو وہ اس وقت بیان کر رہے تھے۔ مسلمان بہت بڑی تعداد میں وہاں جمع تھے۔ ادھیکاری سماج نیچے کا نا پھوسی کر رہے تھے۔ مگر کرم ویر کو کسی کی پرواہ نہ تھی لیکچر ختم ہوا جوش پھیلا ہوا تھا۔ میرے سامنے کی بات ہے۔ سماج کے ایک ادھیکاری نے پنڈت جی کو آہستہ سے کہا کہ آپ ذرا ٹھہر جاویں مسلمانوں کو چلے جانے دیں تاکہ کوئی...

پنڈت جی آگ بگولا ہوگئے۔ اور اس وقت یہ کہہ کر "کیا حرج ہے۔ ہم بھی پشاوری ہیں" بھیڑ کو چیرتے ہوئے چل دئے" سچی کیفیت بھی یہی تھی کہ کسی کی کبھی ہمت نہ ہوتی کہ ان سے آنکھیں چار کر سکے۔ سفاکی اور دھوکا اور دیگر ہے۔

ایک دن امرتسر سماج میں ایک بزرگ جن کا نام اس وقت بھولتا ہوں۔ اپدیش کر رہے تھے۔ کہ ایک صاحب نے ان کے کان میں کچھ کہا اس وقت وہ چپ ہوگئے اور آنکھیں بند کر گئے ۵ منٹ تک خاموشی کھڑے رہے حاضرین ان کو ایسی حالت میں چپ چاپ غم کی صورت بنے ہوئے دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ کہ کون سا غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ آخر انہوں نے پرنم آنکھیں کھولیں اور بتلایا کہ لاہور سے تار آیا ہے کہ آپ کا پیارا دھرم ویر شہید ہو چکا ہے۔ تب لوگوں کو پتہ لگا کہ یہ غم ان پر نہیں ہے۔ بلکہ ہم سب پر ہے۔ ہم کو باوجود ایک سکول کے معمولی طالب علم ہونے کے اس قدر غم ہوا۔ کہ بورڈنگ میں آکر بھرے دل سے ایک طرف بیٹھے رہے۔ اور اس دن باوجود دوسرے لڑکوں کے مخول کے بھی کھانا نہیں کھایا۔ یہ دن پھاگن شکل ترتیا کا تھا۔ اور یہ بات سب بھائیوں کو یاد رکھنی چاہیے۔ کہ پنڈت لیکھرام جی کی

شہادت کا دن ۶ مارچ نہیں ہے

مگر افسوس ہے کہ آریہ سماج میں انگریزی تعلیم یافتہ زیادہ ہونے سے ہماری بہت سی باتیں شاستروں کے ورودھ ہو رہی ہیں۔

شری سوامی دیانند سرسوتی کو جب بودھ ہوا تو وہ دن شوراتری کا تھا۔ اور جب وہ نجی دھام کو گئے تب دیوالی تھی۔ یہ دونوں بھارت ورش کے بڑے مشہور دن ہیں۔ جو پہلے ہی شاستر مریادا کے انوسار تتھیوں کے مطابق ہوتے ہیں اگر ان دنوں کے علاوہ کوئی دن اور ہوتے تو سچ جانئے ہمارے بابو جھٹ انگریزی تاریخ کا مقرر کر لیتے۔ یہ خیال مدت ہوئی ایک بار ہم نے آریہ پرتی ندھی سبھا میں لکھ کر بھیجا تھا اخبارات میں بھی ایک نوٹ نکلوایا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نے سرکلر جاری کیا کہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کا دن پھاگن شکل ترتیا ہے...

وہی شہادت کا دن منایا جاوے تو جنتری لکھنے والوں نے پھاگن شکل تیج کا نام ودیرتیج لکھ دیا ہے۔ اور ایسا کرنا چاہیے کہ ہندوستان کی کل جنتریوں پتریوں میں یہ ویر تیج لکھی جاوے اس بار پھاگن شدی تیج ۱۵ مارچ کو ہے۔

۱۵ مارچ ہی اس بار شہادت کا دن ہے

آریہ سماج لاہور غالباً ایک دو بار اسی تحریر کے مطابق پنڈت جی کی شہادت کا دن منا چکی ہے مگر جب پھر کچھ جھگڑا پڑا اور ویر تیج کچھ پیچھے پڑی تھی تو ایک دوسرے نے خیال کرکے کہ دو دن نہ کرلے ۶ مارچ کو ہی شہادت کا دن کیا۔ اب ہم کو سمجھنا چاہیے اور پرانی مریادا کو نہیں توڑنا چاہیے۔ سب آریہ پرش یاد کریں کہ پنڈت لیکھرام جی پھاگن شدی تیج کو دھرم پر قربان ہوئے تھے۔ ایک بات اور ہے۔ جس کا فیصلہ کرنا چاہیے۔ کہ

شہادت کے دن خوشی منائی جاوے یا غم کیا جاوے

شری سوامی دیانند جی مہاراج کی نروان دیوالی کو ہوئی۔ آریہ اگر اس دن غم کرتے تو دیپ مالا کرتے اور نہ دوسرے ہندوؤں کے ساتھ مل کر خوشی مناتے۔ مگر بزرگوں نے رائے دی کہ سوامی جی کی موت پر خوشی کرنی چاہیے جو اپنا کرتویہ پورا کر کے جاتے ہیں ان کی موت پر غم کیوں؟ دوسری طرف لیکھرام جی کی یا پنڈت گورو دت جی کی مرتیو پر ہم غم کرتے اور نوحہ خوانی کرتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آریہ جاتی میں غم کے کوئی تیوہار نہیں ہیں۔ سب خوشی کے ہیں۔ مگر ساتھ ہی مرتیو کا کوئی تیوہار بھی تو نہیں ہے۔ سال بھر کے ہندو تیوہاروں پر نظر ڈالو کہیں موت کا سنبندھ نہیں ہے۔ کوئی نہیں بتا سکتا رام چندر کرشن اور دوسرے دیوی دیوتا جب سورگ دھام کو گئے ہیں تو اب اگر مرتیو کے جلسہ کرنے کا یہ رواج پڑ گیا ہے۔ تو وہ اظہار رنج و غم کے لئے ہو۔ یا اظہار خوشی کے لئے دنیا میں رونا ہمیشہ اپنے مطلب کا ہوتا ہے۔ دکھیا نا فائدہ ہم کو ایک دکھی سے ہوتا ہے۔ ہم روتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں کی موت سے ہمارے سینکڑوں کام ادھورے رہ گئے اور دوسری طرف یہ خیال ہے کہ بزرگ جو اپنا کرتویہ پالن کرکے اتم گتی کو پراپت ہوئے ہیں۔ ان کی موت پر غم کیوں کیا جاوے۔ ... ہونا چاہیے۔ اس کا فیصلہ سب بزرگ مل کر کریں۔ یہ بہت برا ہے کہ ایک ہی دن ایک جلسہ ہو رہا ہے۔ کوئی غم منا رہا ہے۔ کوئی خوشی ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شہید اکبر کے مشن کو آگے بڑھاؤ!

شہید اکبر کے مشن کے ایک فدائی کے قلم سے

آریہ سماج کی بنیاد شہادت پر رکھی ہوئی ہے۔ اس نے شروع سے ہی شہادت کے امرت کو چکھا ہے بلیدان کی پوتر ویدی پر اس نے سہسرو کی بلی دینے سے کبھی کوتاہی و تساہل نہیں کیا۔ اس کے اصولوں میں جہاد کی تعلیم نہیں ہے۔ اور نہ ہی بے قصور کسی مذہبی جوش و جنون میں آکر جہاد کی تعلیم کے ماتحت جنت کے لذیذ کھانوں اور غیر متبدل شہد کی نہروں کے شرب کے لالچ میں آکر قتل کرنا مذہبی اصول کا ایک جزو جانتا ہے۔ مگر ہاں اس کے اصول زریں میں شہادت کا امرت ہر وقت موجود ہے۔ بلیدان کا سبق شروع سے ہی رشی ور نے آریہ سماج کو پڑھا دیا ہے۔ اور ہر وقت آریہ سماج کے دل میں یہ خیال جاگزیں ہے۔ شہید اکبر کی شہادت اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ سہسروں بھی آریہ سماج کی پوتر ویدی پر ہی قربان کرنا ویدک دھرمیوں کا فرض رہا ہے۔ شہید اکبر کی شہادت ایک معمولی شہادت نہیں ہے۔ ان کے بلیدان میں آریہ سماج کی زندگی مخفی ہے آریہ سماج پر ان کی بلی سے چار چاند لگ گئے ہیں۔

شہید اکبر کی زندگی کا ہر ایک پہلو منور ہے۔ ان کی آریہ سماج کی بھکتی ایک لاثانی مثال اور آدرش بھکتی ہے۔ اگر رشی ور کے نقش قدم پر چل کر آریہ سماج کے رشی مشن میں مددگار ہو سکتے ہیں تو سب سے ان کا نام ہی لیا جا سکتا ہے۔ ان کی زندگی کی ہر ایک گھٹنا ہم کو اس بات کی مکمل شہادت دیتی ہے۔ کہ ان کے دل میں آریہ سماج کی سیوا اور رشی سندیش کو گھر گھر سنانے کے سوا اور کوئی دوسرا خیال ہی نہیں آیا۔ ہر وقت ان آنکھوں کے سامنے یہی خیال آیا کرتا تھا۔

کہ وہ نظارہ کب دیکھنے کو ملے گا۔ جب کہ گھر گھر سے وید منتروں کی صدا آئے گی۔ اور ہر ایک کی زبان پر رشی ور کا نام و کام ہوگا۔ اسی مقصد کیلئے انہوں نے جو بھی کام عظیم کیا آج کوئی بھی ان کا عشر عشیر بھی کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ان کے جیون کی گھٹناؤں میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ایک سے ایک بڑھ کر اور ہر ایک کے واسطے سبق آموز ہیں۔ ان کی کیا یہی قربانی کم ہے۔ کہ لخت جگر گھر میں بیمار ہے اور خیال پرچار کی طرف ہے۔ باہر چلے گئے لیکچر دیتے وقت تار ملا کہ آپ کے دل کا ٹکڑا جدا ہو گیا ہے۔ مگر کیا مجال کہ آپ کے چہرہ پر ملال و غم کے آثار بھی نمودار ہوئے۔ لیکچر جاری رہا۔ لوگوں نے پوچھا آپ کا دل بڑا سخت ہے جواب ملتا ہے۔ ہر ایک انسان دنیا میں جانے کیلئے ہی آتا ہے۔ شہید اکبر کے جیون کی یہی گھٹنا ہی ایسی ہے۔ جس سے آریہ سماج میں جیون آسکتا ہے۔ اور جوش پیدا ہو سکتا ہے۔ کیا دنیا کے تختہ پر ایسی کوئی مثال ہے؟ چراغ لے کر بھی ڈھونڈنے سے نہیں مل سکتی۔ شہید اکبر نے یہ وچار رشی ور سے سیکھے تھے۔ رشی ور کی بہن اور چاچا جی داغ مفارقت دے جاتے ہیں۔ مگر رشی اُف تک بھی نہیں کرتے آخر رشی ور کے شش رشی ور کے آگیا کاری کیسے نہ ہوتے۔

شہید اکبر نے جیون کال میں جو بھی پرچار کیا۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ انہوں نے جو بھی انوسندھان کیا وہ دیکھ کر ان کے پرشارتھ پر بڑی حیرانی ہوتی ہے۔ کہ نہ جانے پرماتما نے ان کو کتنی زبردست قابلیت و علمیت پردان کی تھی۔ جس کے ماتحت انہوں نے دنیا کے کسی مذہب کے عقائد کو نہ پرکھا ہو۔ زمین و آسمان سب چھان مارے قرآن و بائیبل کا ورق ورق دیکھ لیا۔ اور الہٰی تحریرات شروع کیں جن کے کارن مذاہب کے بانیوں میں کھلبلی مچ گئی۔ ان کا پرچار بڑا وسیع اور بلند معیار کا ہے۔ لیکن پھر ان کے جیون میں کیا مجال کہ ڈر کا نام و نشان بھی پایا جائے۔ آپ کا سارا جیون ہی آریہ سماج کیلئے ایک نئے یگ کا کام دے رہا ہے اور دنیا کے لئے مشعل ہدایت ہے۔ تاہم آپ کے جیون کا آخری حصہ بڑا بلند ہے۔

خاص شہید نمبر کیلئے!

ان دنوں آریہ سماج پر سب سے خوفناک حملہ مرزا صاحب کا حملہ تھا۔ اسے اگر قادیانی حملہ کا نام دیا جائے تو بجا ہوگا مرزا صاحب نے نبوت کا لباس پہننا شروع کر دیا تھا۔ وصول الہامات کا غلط پروپیگنڈا کرنے کا عزم کر رکھا تھا۔ اوپر سے اسلام کا چیغہ دھارن کر کے اندرونی طریقہ سے مسلمانوں کے ختم نبوت والے عقیدے کو پارہ پارہ کرنے کی تدابیر عمل میں لانی شروع کیں۔ طمع و ذم و ستم کا دور دورہ ہوا۔ اہل اسلام کو ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا مشورہ دیا۔ آسمانی پیشگوئیاں خصوصاً الہامات موت کا تماشہ دکھانے لگے۔ الغرض ہر ممکن و ناممکن۔ جائز و ناجائز طریقہ سے لوگوں میں اپنے خطبے پڑھنے آرمبھ کر دئے۔ کبھی شریعت کا لباس اوڑھا اور کبھی سیاست کے میدان میں کود پڑے۔ کبھی مذہبی جوش میں دیوانے ہو گئے۔ اور کبھی اتحاد کی سٹیج پر پر دلنے ہوئے کا دم بھرنے لگے کبھی حکام وقت کی جھولی سنبھالی اور کبھی شرفا کی پگڑی اچھالی۔ کیا لکھیں۔ کبھی خدا کے رشتہ دار بن گئے اور کبھی مذہب کے غمخوار بن گئے۔ سیاست میں کبھی داخل ریاست میں کبھی شامل ہمارے مولوی بھی ان کی مثل تعالی کے شکنجے میں تھے۔

یہ سارا جوش اور طرف ہی اشارہ کرتا ہے یہ تو مذہب کے نام پر پیٹ پوجا کا ذریعہ تھا لیڈری کی خواہش تھی۔

منہ سے کہتے ہیں کہ بھگوان کا درشن مل جائے
پر شکم کا یہ ہے فرمان کہ بھوجن مل جائے

مرزا صاحب نے باتوں باتوں میں آریہ سماج کو بھی اپنا مخاطب بنایا اور غلطی سے یہ سمجھا کہ اس طرح میری مسلم نوازی راسخ ہو جائیگی۔ ویدوں کے خلاف خرافات سے بھری ہوئی تقاریر و تحاریر کا پرچار کرنا شروع کیا اور اپنی نبوت کا دعوے کر کے آریہ سماج کو اس کی تصدیق کیلئے اپنے کو پیش کیا۔ پس قادیانی بڑ بڑ کا ہونا تھا کہ شہید اکبر نے مرزا صاحب کے گھر قادیان میں آکر مرزا صاحب سے دو دو باتیں کیں۔ اور للکار کر شیر کی طرح گرج کر کہا

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند

مرزا صاحب کا حقیقی خوف پبلک کے سامنے پیش کیا۔ مرزا صاحب کو یہ بھی خیال نہ تھا۔ کہ آریہ سماج کا شیر مجھ کو میرے ہی شہر اور میرے ہی گھر آکر ایسی بری طرح

پچھاڑ دیگا۔ تبادلہ خیالات ہوا۔ اور خوب ہوا جب تک مرزا صاحب کی بہوت کا راز فاش نہیں ہو گیا۔ اور جب تک مرزا صاحب کے ویدوں کے متعلق دقیانوسی خیالات ختم نہیں ہو گئے۔ تب تک شہید اکبر قادیاں میں ہی گرجتے رہے۔ ویدک تبلیغ کی اور ایسی کی کہ مرزا صاحب کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ شاندار آریہ سماج قائم ہوا۔ جو کہ آج تک بھی ایک اعلےٰ درجہ کا شہید اکبر کی یاد کو تازہ رکھتا ہوا ان کے ہاتھوں سے پودہ کی شکل سے اب ایک درخت کی شکل میں لوگوں کو راحت کے سامان بہم پہنچا رہا ہے اور اس طرح شہید اکبر کی قادیانی حملہ کے جوابی مشن کی پوری پوری تصدیق کر رہا ہے یہ تو قادیان میں شہید اکبر کی آمد کا اثر ہے۔ اب ذرا مرزا صاحب کے خیالات کا بھی حال سن لیجئے کہ مرزا صاحب کے دیچاروں پر شری پنڈت جی کا کیا اثر ہوا دور جانے کی زیادہ ضرورت نہیں آخری ایام میں اپنے آخری لیکچر میں مرزا صاحب ویدوں کے متعلق اپنے سابقہ خیالات کی تردید کرتے ہوئے ایک عظیم مجمع میں علی الاعلان تسلیم کرتے ہیں:۔

"کہ وید بھی کلام الٰہی ہیں۔ ان کے متعلق پھیلائے ہوئے اوہام مفسروں کے ہیر پھیر کا نتیجہ ہے نہ کہ ویدوں کا"

مذکورہ بالا لب لباب ہے۔ اور ویدوں کے متعلق مرزا صاحب کے لیکچر کا یہ ماحصل ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ لگ جاتا ہے۔ کہ شہید اکبر کی کامیابی کتنی بھاری کامیابی ہے۔ اور ان کا بلیدان کتنا آدرش بلیدان ہے۔ یہ ایک ایسی عظیم الشان فتح ہے۔ جس کے مقابلہ میں بڑی سے بڑی فتح بھی نہیں ٹھہر سکتی۔ گھر بار آریہ سماج کے پرچار کی ویدی پر قربان کر دیا۔ سر و سو لٹا دیا۔ کس لئے مرشد رشی ورکے اشارے پر آریہ سماج کے پریم پر اور ویدوں کی شردھا پر۔ اس زمانہ میں ان کی مثال عنقا ہے۔ اتنے پر ہی اکتفا نہیں بلکہ ویدک دھرم بلیدان کی ویدی پر اپنے آپ کو بھی بھینٹ کر رشی ور کی اصلی معنوں میں تقلید کی۔ آخری وقت بھی گھر کا خیال نہیں ہے۔ موت کا فکر نہیں۔ فکر ہے تو صرف آریہ سماج کے مشن کا۔ خیال ہے تو صرف یہ کہ ویدک دھرم کی توسیع کیسے ہو سکتی ہے۔ آریہ سماج کو تحریر و تقریر جاری رکھنے کا زبردست سندیش یعنی سندیش دیگئے ہیں۔ دیکھو کتنی بھاری قربانی ہے کتنا تیاگ ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر رشی

مشن کا پرچارک کوئی بن سکتا ہے۔ خون سے بنیاد کو مضبوط کر دیا۔ اور شہادت سے قادیانی بطالت کو مفقود کر دیا۔ آپ چلے گئے لیکن کام باقی ہے۔ شیر زندہ نہیں ہے۔ لیکن نام باقی ہے۔

اُن کے بعد آریہ سماج نے کیا کیا

ہر سال آریہ سماجیں پرتی ندھی سبھاؤں کے ماتحت شہیدی ڈے منا کر شہید اکبر کے مشن کی یاد تازہ کرتی ہیں۔ مگر ہمارے دلوں میں درد ہے۔ اعتراض کی بات نہیں۔ آج شہیدی مشن کی کہاں تک ترقی ہوئی ہے۔ تیاگ و پرچار کتنا باقی رہ گیا ہے۔ ویدک پرچار کی لگن کا کیا حال ہے۔ آج کتنے ہیں جو کہ اپنے آپ کو آریہ سماج کی ویدی پر قربان کرنے کے لئے اپنے کو پیش کریں۔ لکھتے ہوئے دکھ ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے دلوں کے وچاروں کو اپنے بزرگوں اور سبھا کے ادھیکاریوں کے سامنے نہ رکھیں گے تو اور کس کے سامنے ہم اپنے دکھڑے روئیں گے۔ ہمارے لئے تو سبھائیں ہی سب کچھ ہیں۔ ہماری اپیل سبھاؤں تک ہی ہو سکتی ہے۔ اگر سبھائیں ہمارا دکھڑا نہ سنیں گی تو اور کون سنے گا۔ اس لئے بچہ اپنے باپ اور شاگرد اپنے استاد کے سامنے ہی اپنے غم کی داستان کو رکھ کر اس سے اس غم سے چھوٹنے کا متمنی ہوتا ہے۔ ہماری پہنچ سبھاؤں تک ہی ہے۔ سبھاؤں کو ہر وقت ہمارے دکھڑے سننے چاہئیں۔ سب سے پہلا غم یہ ہے۔ کہ آج ہم مذاہب اور خصوصاً قادیانی جماعت کو دیکھتے ہیں۔ آئے دن شہید اکبر کے خلاف ٹریکٹ و کتب شائع ہوتی ہیں۔ اور خرافات کو جمع کر کے دنیا میں لوگوں کو آریہ سماج سے متنفر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر شہید اکبر کی کتب کی اشاعت کو دیکھ کر تو دکھ ہوتا ہے۔ آج کلیات آریہ مسافر کس کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کسی کو کبھی خیال نہیں آیا۔ لہٰذا اس شہیدی ڈے پر ہم جملہ سبھاؤں سے ملتمس ہیں کہ جہاں وہ نئی نئی کتب کی اشاعت میں مشغول ہیں۔ وہاں سب سے پہلے اس کام کو کریں۔ جس سے ہر ایک متلاشی حق الشہید کے گوہر خیالات سے مستفید ہو۔ علاوہ ازیں شہید اکبر کے بعد آج آریہ سماج کے پاس اسلام کی دن بدن بڑھتی ہوئی اگنی کو شانت کرنے کا کیا بندوبست ہے کتنے ایسے نوجوان ہیں جو کہ اسلام کے ساتھ ٹکر لے سکتے ہیں۔ میری آنکھیں آج

صرف دو دس نوجوانوں کو ہی دیکھ رہی ہیں۔ لیکن وہ بیچارے قلیل تعداد میں ہونے کے کارن کہاں جاویں۔ آج قادیانی مبلغ ترقی پر ہیں۔ جہاں دیکھو اسلام کا ہر ایک مذہب آریہ سماج سے ٹکر لینے کیلئے تیار ہو جاتا ہے مگر آریہ سماج کے پاس ابھی تک ایسے نوجوانوں کی کمی ہے جو کہ اپنے آپ کو آریہ سماج پر بلیدان کر دیویں اس لئے میں جملہ سبھاؤں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا و پرادیشک پرتی ندھی سبھا سارو دیشک سبھا کی خدمت میں پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس نازک موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور شہید اکبر کی یاد کو اس دفعہ اس طریقہ سے منائیں کہ جس سے حقیقی معنوں میں شہیدی مشن وسیع ہو میری تو یہ بھی زبردست خواہش ہے کہ جس طرح کرتار پور میں شری سوامی ورجانند کی یادگار کرنے کے لئے ایک عظیم الشان میلہ منایا جاتا ہے۔ اسی طرح جملہ سبھاؤں کی طرف سے اس پوتر ڈے کو دھوم دھام سے منانے کیلئے اور شہید اکبر کے مشن کو اصلی مشن بنانے کے واسطے متفقہ طور پر قادیان میں ہر سال ایک عظیم الشان شہیدی ڈے منایا جاوے اور ویدک پرچار کے عمدہ ذرائع عمل میں لائے جاویں۔ یہ میرے دل کے الفاظ ہیں۔ اور ہر وقت میں اپنی نظروں سے ایسا شہیدی ڈے دیکھنے کا مشتاق ہوں۔ پرماتما سبھاؤں کو توجہ جلدی اس طرف مبذول کرنے کی کرپا کریں۔ تاکہ میں اور میرے جیسے ہزاروں نوجوان اپنی زندگی میں ہی ایسے پوتر موقعہ کو دیکھیں۔

امید ہے کہ میرے درد بھرے الفاظ کو سبھاؤں کے ادھیکاریوں اور میرے جیسے رشی سیوکوں کے درد سے ہمدردی بزرگوں کے کانوں میں پڑ کر ہماری حوصلہ افزائی کریں گے۔ ہماری یہی شہیدی ڈے پر پرارتھنا ہے۔

آریہ مسافر!

کی

اشاعت بڑھانا ہر آریہ بھائی کا فرض ہے

(صفحہ ۲۵ سے آگے)

اسلام کا واحد اجارہ دار سمجھنے والا ... احمد پنڈت لیکھرام جی کے مقابلہ ... ہوا تھا۔ کہ اس سے کوئی بن نہ پڑا ... براہین احمدیہ کو مرزا صاحب نے ... سوزی اور عرق ریزی سے ... اندر پایہ تکمیل تک نہیں بلکہ ... پہنچایا تھا۔ اور بڑی بڑی لمبی چوڑی ... اس کے لئے مسلمانوں کو دلائی ... شری پنڈت لیکھرام جی نے ... ہی قلیل عرصہ میں ایسا دندان شکن ... تکذیب براہین احمدیہ کی صورت ... کہ مرزا صاحب کی تمام امیدوں پر ... پھر گیا۔ اور ۱۸۸۶ء میں مرزا صاحب ... اپنی ذہنی اختراعات کو کتاب ... آریہ کی صورت میں طبع کر کے ملک ... دماغوں کو مکدر اور بدبودار کرنے کی ... کوشش کی جس کا علاج پنڈت جی نے ... شحنۂ احمدیہ کے نسخہ سے کر دیا۔

جب مسلمان بذریعہ تحریر و تقریر ... مقدمہ بازی اور غلط فہمیوں ... کسی بھی طریقہ سے شیر نر کو ہرا نہ سکے ... آپ کو دھوکہ سے شہید کر دیا گیا۔ پنڈت ... لیکھرام جی نے آخری وقت میں ... ایک وصیت کی جو ایک بہتری دن کی ... لئے مقدس دستاویز ہے۔ جس کا ... گویا ہر ایک آریہ ماتر کا پرم دھرم ... پنڈت لیکھرام جی لئے پرچار ... لگے ہوتے اپنے لئے دنیاوی یادگار ... اور جگر کے حقیقی ٹکڑے لڑکے کا ... خیال نہ کیا اور وہ بھی ان کی زندگی ... چل بسا۔ آج اگر پنڈت لیکھرام جی کی ... واحد یادگار اور نشانی ان کے ... کاموں کو کرنے والا ایک آریہ مسافر ... ہی ہے۔ آریہ مسافر پنڈت جی کا ... زندہ کرا کے پہلی ان کی یادگار ... یہی ہے۔ اسی لئے میں اپنے سب ... سے سونے پر اربھنا کرتا ہوں۔ کہ ... کی شہادت کو سپھل کرنے کا ... ذریعہ ہے۔ کہ آریہ مسافر روزانہ ہو ... لیکن روزانہ تو کجا ابھی ہفتہ وار ... نہ ہو جائے۔ اس لئے آؤ آج اس ... کے پوتر دن عہد کریں کہ ہم آریہ مسافر ... گرو ہفتہ میں کم سے کم دو سو کو بنائیں ... اس کے لئے لیکھ لکھیں اور مسلمانوں کی ... طرف سے جو ویدک دھرم پر حملات ... شروع ہو گئے ہیں ان کو ... ویدک دھرم کے سورج کا پرکاش ... اور رشی دن سے آرین ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر اور اسلام

از شری لالہ لیکھراج جی پردھان آریہ سماج ننکانہ صاحب!

اسلام اپنے جنم کال سے انسانی جماعت کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ مومن منافق۔ کافر۔ اسلام کے اصولوں کو ماننے والا اور یہ ضروری نہیں کہ ان پر عمل بھی کرتا ہو) مومن۔ اسلام کے اصولوں کو ظاہری طور سے مانتا ہو۔ مگر دل سے ان اصولوں کو دی سمجھتا ہو۔ منافق۔ اور اسلامی تعلیم کو نہ مانتا ہو وہ کافر۔

چونکہ منافق کی پہچان ذرا مشکل سے ہوتی ہے۔ اس لیئے اسلام کا سارا زور کافروں کے برخلاف ہی استعمال ہوتا رہا ہے۔ گو اسلامی تواریخ کے متعلق واقفیت رکھنے والے اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ مسلمانوں نے خود بھی کئی جماعتوں میں تقسیم ہو کر اور ایک دوسرے کو کافر بنا کر آپس میں اتنا خون خرابہ کیا ہے کہ خدا پناہ۔ حضرت عثمان۔ حضرت علی۔ حضرت حسن۔ حسین اور دیگر کئی امام اور بڑے چوٹی کے عالم فاضل محض اس لیئے قتل کیئے گئے کہ قاتلوں کے خیال کے مطابق وہ کافر تھے۔ حالانکہ درحقیقت یہی شہید ہیں جنہوں نے اسلام کیلئے بیحد قربانیاں کی تھیں۔ جب یہ سلوک مسلمانوں کا آپس میں اختلاف رائے کی وجہ سے تھا۔ تو خالص کافروں سے مسلمانوں کا سلوک اچھا ہوتا۔ یہ ناممکن ہی تھا۔ ہندوستان کے باہر دوسرے کئی ملکوں میں اسلام نے اتنا دبدبہ بنایا کہ اصل ملک کے باشندوں کی تہذیب و تمدن اور مذہب کو اس طرح مٹا دیا۔ کہ آج سوائے تاریخ کے اوراق کے ان کا کہیں نشان نہیں ملتا۔ اسمیں شک نہیں کہ مسلمانوں کو ہندوستان میں اتنی کامیابی نہیں ہوئی۔ لیکن مسلمانوں نے اپنی حکومت کے وقت بھی اور اس کے بعد بھی اپنی کوششوں کو ڈھیلا نہیں ہونے دیا۔ مسلمانوں نے اس خیالی کافروں کو اپنے دین کی اشاعت کا کوئی

حق نہیں اور اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر پھر اسلام کو چھوڑ دے تو اس کو قتل کرنا ہمارا حق ہے کبھی چھپایا نہیں۔

مولانا عبدالباری جو اپنے آپ کو امام ہند سمجھتے تھے ایک جگہ لکھتے ہیں:-

"باوجود اس کے بھی آریہ سماج کو اس کا حقدار نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے باطل دین کی دعوت دیں۔ ... میں تو سوائے دین اسلام کے کسی باطل دین کی دعوت کو کسی کا بھی حق نہیں سمجھتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ باطل پرست باطل کو شایع کرے اور میں اس کو روک نہ سکوں"

اور مرتدین کے بارے میں آپ لکھتے ہیں:-

"سانپ اور بچھو اگر ہم کو نہیں کاٹتے اور زہریلے ہیں تو ہمیں اختیار ہے۔ کہ ہم اُنہیں نہ ماریں مگر مرتدین کے بارے میں ہم کو اختیار نہیں ہے کہ ہم ان سے مصالحت کریں"

یہ خیالات صرف زبانی کہنے تک ہی محدود نہ تھے۔ بلکہ اس کا عمل بھی برابر جاری رہا۔ ہندوؤں نے بڑی بھاری قربانیاں اپنے دہرم کی رکھشا میں کیں۔ اور اسلامی تلوار کو اپنے گلے سے پریم سے لگا کر شہادت کے جام کو شوق سے پیتے رہے۔ لیکن عوام ہندوؤں پر ان اتیاچاروں کا اتنا اثر ہوا کہ ہندو مسلمانوں کے دھرم کے متعلق کوئی گفتگو کرنا اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنا سمجھتے تھے اور ایسی حالت کو دیکھ کر مرزا غلام احمد صاحب نے ازالہ اوہام صفحہ ۵۱ میں لکھا

"مثلاً ہندوؤں کی قوم ایک ایسی قوم ہے کہ اکثر ان میں ایسی عادت رکھتے ہیں کہ اگر ان کو اپنی طرف سے نہ چھیڑا جاوے تو وہ ... تمام عمر دوست بن کر دینی امور میں ہاں میں ہاں ملاتے رہتے ہیں۔

مدح و ثنا کرنے لگتے ہیں۔

پرنتو مسلمان اس سے بھی سنتشٹ نہ تھے۔ کہ ان کے مذہب کے متعلق کچھ نہ کیا جائے۔ بلکہ وہ تو کافروں کو میرے سے ہی مٹا ڈالنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

یہی وجہ تھی۔ کہ باوجودیکہ مرزا صاحب ہندوؤں کے متعلق یہ کہتے تھے کہ وہ ہمارے دھرم کی نندا نہیں کرتے بلکہ تعریف ہی کرتے ہیں

اس سے مندرجہ ذیل نتیجہ نکالتے ہیں:-

"لیکن دل ان کے (ہندوؤں کے) نہایت درجہ کے سیاہ اور سچائی سے دور رہتے ہیں"

مسلمانوں کا زعم یہاں تک بڑھ چکا تھا۔ کہ علے الاعلان مرزا صاحب نے مسلمانوں کو جوش دلاتے ہوئے کہا:-

"ہندو اب تمہارے (مسلمانوں کے) صید قریب کی طرح ہو گئے ہیں جن کا ایک ہی ضرب سے کام تمام ہو سکتا ہے۔ وہ تو ہمارے شکار ہیں۔ ازالہ اوہام صفحہ ...

لیکن ایشور کو ایسا منظور نہ تھا۔ اور جو جاتی مسلمانوں کی نظر میں شکار تھی۔ اس کا لال چھاتی ٹھونک کر میدان میں آ گیا۔ جب اور مرزا غلام احمد اور اس کے حواری مسلمانوں کے وہ چھکے چھڑائے کہ مسلمان تاقیامت یاد رکھیں گے۔

پرتو مسلمان یہ کیسے برداشت کر سکتے تھے۔ کہ کوئی ہندو ان کو اپنے دھرم کی دعوت دے اور اسلامی باطل پرستی کا کھنڈن کرے

بلکہ بعض اوقات تو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف اور اس دنیا کے اولیا کی

دیتا رہا۔

اور ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہی اپنا مکھیہ کرتویہ بنا لیا۔ آپ کی قران شریف کی واقفیت اتنی تھی کہ ایک دفعہ مرزا غلام احمد جو اپنے آپ کو عالم ہی نہیں بلکہ نبی بھی کہتا تھا۔ کے ساتھ فارق عادت پر گفتگو کر رہے تھے۔ اور مرزا صاحب نے کہا کہ قران شریف کی رو سے اس کے معنے کچھ اور ہی ہیں۔ پنڈت جی نے کہا مرزا صاحب فارق لفظ ہی قران میں نہیں قاموس کے معنے قران کے مطابق کہنے کا کیا مطلب۔ مرزا صاحب نے کہا ہے" قران شریف میں لفظ فارق ہے۔ پنڈت جی نے اپنا قران شریف نکال کر سامنے رکھ دیا اور کہا کہ بتاؤ کہاں ہے۔ لیکن مرزا صاحب نہ دکھا سکے

مسلمانوں نے یہ بھی مشہور کیا کہ دراصل پنڈت لیکھرام میں کوئی علمیت نہیں ہے۔ صرف عیسائیوں کی کتابوں کو پڑھ کر جو انہوں نے اسلام کے برخلاف لکھی ہیں۔ مسلمانوں پر اعتراض کرتا ہے۔ لیکن مرزا صاحب کی لکھی ہوئی کتاب براہین احمدیہ کا جواب پڑھ کر خود عیسائیوں نے اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ

"پنڈت لیکھرام کی لیاقت پر ہم بھی صاد کرتے ہیں کہ آریہ ہو کر قران کی اس قدر واقفیت حاصل کی صفحہ ۷۶ و ۷۷ میں پنڈت صاحب نے محمدیوں کے اس دعوے کی فاتوا بسورۃ ایسی عمدہ تردید کی ہے کہ ہم نے آج تک کسی کتاب میں نہیں دیکھی اور نہ کسی عیسائی سے سنی اور نہ خیال میں آئی۔" نور افشاں ۱۵ مارچ ۱۸۸۸ء

پنڈت جی کے وقت میں اپنے آپ کو

اس لئے چاروں طرف سے ہوہا کار مچنے لگا۔ اور مسلمان لیڈروں نے کہیں پنڈت جی پر مقدمہ کرنے کی سکیمیں بنائیں اور کہیں اُن کو قتل کرنے کے منصوبے ہونے لگے۔

لیکن اس شیر نر پر ان منصوبوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور دن رات اسلامی حملوں کا جواب

پنڈت لیکھرام کا بدھ

از شری پنڈت موتی رام جی بی۔ اے لاہور

دُنیا کے اتہاس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جوں جوں کسی مذہب کے راستے میں رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں تیوں تیوں ہی وہ مذہب زیادہ ترقی کرتا ہے۔ پہلے تو تمام دنیا میں ایک ہی دھرم تھا۔ یعنی ویدک دھرم۔ پھر اس میں پریورتن ہونا شروع ہوا اور پھر اس پریورتن نے ایسی اگر صورت اختیار کی کہ وہ گھورنا اٹک دکھائی دینے لگا اس اگر صورت کو ٹھیک راستے پر لانے کے لئے اس غلامی میں جہاں اتیا چار بڑھتا گیا۔ سدھارک پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنی بدھی انوسار اس کے سدھار میں زور لگایا۔ اگر وہ سدھارک شانت رہا۔ تو کوئی بھی اس کے درد نہیں ہوا۔ تو وہ کچھ دن اپنا ناد بجا کر چھپ گیا۔ اور سدھارک یا اس کے شِشیوں نے کھنڈن کا استر ہاتھ میں لیا۔ تو اس کے دردہ لوگ کھڑے ہوئے۔ اگر ان کی سنتشٹی اعتراض کا جواب سننے سے ہو گئی تو واہ۔ وا۔ ورنہ اپنے مذہب کا کھنڈن برداشت نہ کرتے ہوئے مرنے مارنے پر تیار ہو گئے۔ بس جنہوں نے یہ استر ہاتھ میں لیا انہوں نے اس مذہب کو اونچا بنا دیا۔ کسی مذہب یا دھارک سنستھا کو گرانے کا سب سے اتم علاج یہ ہے کہ اس کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ وہ خود بخود مٹ جائیگا۔ اور کسی کو اونچ پدوی پر پہنچانے کے لئے اس کی مخالفت ہوتی ہے۔ اور اب مخالفت ہنسا کا روپ دھارن کر لیتی ہے۔ تو وہ دھرم اپنی جڑیں پاتال میں لے جاتا ہے۔ اس نیم کو سامنے رکھ کر آپ اتہاس کا ادھیئن کریں۔ بڑا لطف آئیگا اور پھر دیکھو گے کہ کہاں تک اس کی صداقت کی شہادت تاریخ دیتی ہے۔ میں دو چار مثالوں سے اس کو سپشٹ کرنے کا یتن کروں گا۔ حضرت مسیح نے جار ڈن ندی پر پرچار کیا۔ بتوں کا کھنڈن کرتے رہے۔ یہاں تک کہ لوگ خاموش رہے۔ ان کا پرچار زیادہ تیزی سے نہ ہوا۔ لیکن جب یہودیوں نے اس کی مخالفت کر کے (Pontius Pilate) کو مجبور کیا کہ وہ اس کو چوری کے مقدمہ میں پھانسی پر چڑھا دے۔ بس اس وقت سے بڑی مسرت کے ساتھ

عیسائیت کا پرچار ہونا آرمبھ ہوا۔ ان دنوں یورپ میں Stoic مذہب زوروں پر تھا۔ پال نامی ان کے حواری نے روما میں عیسائیت کا پرچار کیا۔ آہستہ آہستہ لوگ اس کو سنتے رہے۔

لیکن جب نیرو نے عیسائیت کے مٹا دینے کا پرن کیا۔ اور جا بجا عیسائیوں کو مارنا شروع کیا۔ توں توں عیسائیت کا پرچار بڑے زور سے شروع ہو گیا۔ لوتھر کو جب تک روم میں عیسائیوں نے برباد کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ اسوقت تک پروٹسٹنٹ مذہب کی بنیاد ڈھیلی تھی۔ لیکن جب روم میں لوتھر کو جلایا اور زندہ جلانے کی سبھا کے سامنے جواب دینے کو مستعد ہوا۔ اسی دن

سے پروٹسٹنٹ مذہب بڑے زور شور سے بڑھنا شروع ہوا آج کوئی بھی عیسائیوں کی ایسی سلطنت نہیں ہے۔ جو کہ رومن کیتھولک کی سچے معنوں میں نام لیوا اور پانی دلیوا ہو۔ ہندوستان میں سکھوں کے ہی مذہب کو لو۔ گورو نانک کے وقت ہندو مسلمانوں سے آدر پاتے رہے۔ پھر ان پر کاربند ہوئے کچھ نہ ہوئے۔ سکھ مذہب کو فروغ زیادہ نہ ہوا۔ لیکن ادھر ارجن دیو۔ گورو تیغ بہادر۔ گورو گوبند سنگھ کی آہوتی ہوئی اور ادھر پرکرتی اپنا اگر روپ دھارن کر کے سکھ مذہب کی بنیاد مضبوطی سے گاڑ دیتی ہے۔ بندہ صاحب کا بھیانک قتل اس مذہب کو

چار چاند لگا دیتا ہے۔ اور جوق در جوق سکھ دھرم کو گرہن کرنے لگ جاتے ہیں آج پرماتما کا دھنیاواد ہے۔ کہ ان شہیدوں کے رکت سے سینچی ہوئی پرتھوی ... سے زیادہ شورویر بہادر سکھ پیدا کر ... اگر سختی سے مذہب مر جاتے تو آج ... بھی مذہب کا نام و نشان تختۂ زمین پر ... ہوتا۔ جب مرتے ہوئے Ridley کو جلانے کا حکم دیا تو ... کی زبان سے بے اختیار یہ لفظ نکلے ... خون کا ایک ایک قطرہ پروٹسٹنٹ ... اور تختۂ یورپ سے رومن کیتھولک ... ناش کریگا۔ کیا یہ ... بس یہی ایک اصول ہے۔ جس سے ... بڑھتے اور گھٹتے ہیں ... وودان ان باتوں کو پڑھتے ہیں۔ لیکن افسوس اس پر غور نہیں ... راجدھانیاں بڑے بڑے ... ودوانوں کا آدر کرتی ہیں۔ لیکن جب ودوان ایسا ایسا ... سناتے ہیں۔ تو اس پر کان نہیں دھرتیں۔ لارڈ ... ولایت میں جا کر بڑے زور سے کہا کہ کانگرس کو ... سے کچل دیا ہے۔ ... کا ہندوستان میں کوئی ... رہا۔ لیکن اس وقت کا ... بتا رہا ہے۔ کہ کانگرس کے ... کو ہرا بھرا کرنے والا ... ولنگڈن ہی تھا۔ جب ... نے دو جگہ پنڈت ... کا لیکچر سنا اور خلق خدا ... ہوئے دیکھا۔ تو بے اختیار ... سے یہ شبد نکلے کہ لارڈ ... تیرا بھلا ہو۔ تو نے کانگرس ... سندیش گھر گھر پہنچانے ... بڑی سہایتا کی۔ آج ... چھوٹے سے چھوٹا بھی ... قصبہ یا گاؤں نہیں ... کانگرس کا ہتیشی ... پرنشار ہوئے والا ... طرح پر کانگرس کو کام کرتے ... سال سے زیادہ ہوئے۔ لیکن ... جڑیں دو سال سے پختہ ہوئیں ... بنیاد پر جو ہندوستان کی ... اب ہندوستان کی آزادی ... رہ گیا۔ میں نفس مضمون سے دور ... جا رہا ہوں۔

بقیہ صفحہ ...

ویر لیکھرام!

افتخار الشعراء مہاشے ... لعل جی شہید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ ایچ۔ پی پلیڈر علی پور!

جو قوم ہمیشہ ڈرتی تھی بھیڑ کی طرح تقدیروں سے
اُسمیں تو نے جاں پھونکی ہے ہمت افزا تدبیروں سے

سنسار میں اک ہلچل سی مچی لے ویرا تیری تحریروں سے
اک شورِ قیامت کا اُٹھا ہر سو تیری تقریروں سے

محمود کو تو نے سمجھایا اورنگ کو پریم سے شکشا دی
ایمان کبھی ہر سبز نہیں ہوتے ننگی شمشیروں سے

جب سوزِ دردِ دل سے آگ اُٹھی جس جوشِ جنوں سے دشت جلے
کیا رو کو گے کیا باندھو گے اسکو اپنی زنجیروں سے

اندھکارِ جہالت کا رخصت تاریکی کفر کی جاتی رہی
گھر گھر میں اجالا ہونے لگا ویدوں کی پاک تنویروں سے

وہ تیر ترک کے برسائے ایماں کے کھوٹے توڑ دئے
اب دین بدلتے جاتے ہیں آئے دن کی تفسیروں سے

اس ویر کی ہے تقلید یہی دتا بیدہ شہید فریدہ یہی —
حق کی خاطر اپنے سینے چھلنی کروا و تیروں سے۔

دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کے جیون پر ایک درشٹی

لیکھک مہاشہ رگھوناتھ پرساد جی پاٹھک

ہو گئے پنڈت لیکھرام جی کا آریہ نر ناریوں کو خاص پریچے دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ آریہ سماج کے ان نر رتنوں میں سے تھے جنہوں نے آریہ سماج کے مان اور یہ تشٹا کو بلند کیا۔ جو آریہ سماج کے لئے جئے اور مرے ہیں۔ ان میں بھی پنڈت لیکھرام جی ایک بات میں اگر گامی رہے ہیں۔ ارتھات آریہ سماج میں شہادت کا دروازہ کھولنے ہیں۔ آریہ سماج کی بلی ویدی پر شہید ہونے والوں میں پنڈت جی سب سے پہلی دیہ آتما تھے۔

پنڈت لیکھرام جی آریہ سماج کے اس یگ سے سمبندھت تھے۔ جو بہت اُجول یگ کہا جاتا ہے اور جس کی سمرتیاں آج پرایہ بھوت کال کی وستو بن گئی ہیں۔ پنڈت جی کا یہ سوبھاگیہ ہی تھا۔ یہاں پنڈت لیکھرام جی کے بلیدان اور اس کے کارنوں پر وچار کرنا اور اُن کے جیون کی موٹی موٹی گھٹنائیں دینا ابھیشٹ نہیں ہے۔ یہاں کیول پنڈت جی کے جیون پر جو وچار ہم نے کیا ہے۔ اس وچار کے پھل کو پرستت کرنا ہی ابھیشٹ ہے۔ اس پھل کو اس آشا اور وشواس کے ساتھ اپنے پاٹھکوں کو ارپن کرتے ہیں۔ کہ وے سویم پنڈت جی کو سمجھنے میں سہایک ہوگا۔ اور اس سے جو لابھ اٹھایا جا سکتا ہوگا۔ اٹھایا جائے گا۔ ویسے پنڈت جی کے جیون پر سمیک وچار ایک بڑے گرنتھ کا وشے ہے۔

پنڈت جی ہمارے سامنے ایک دھرم پرچارک کے روپ میں تتھا دنیا کے لوگوں کے سامنے دھرم پر جان نچھاور کرنے والے ایک ہندو شہید کے روپ میں آتے ہیں۔ باہری دنیا کو کھینچتا اُن کے بلیدان سے ہی سروکار رہے۔ ہمیں ان کے جیون تتھا بلیدان دونوں سے ہی سروکار ہے۔ ہمارے لئے دونوں ہی سپھورتی اور پریرنا کے کارن ہیں۔ ہم پنڈت جی میں ویدک دھرم اور آریہ سماج کے لئے اٹوٹ پریم اور اس کے پرچار کے لئے انوپم دُھن پاتے ہیں۔ انہیں آریتو مورتی مان ہوا دیکھتے ہیں۔ انہیں دھرم پرچارک کے اس آدرش پر پہنچا ہوا دیکھتے ہیں جس پر پہنچنا شبد کے ٹھیک بھاؤ میں دھرم پرچارک کا کرتویہ ہے۔ ہم انہیں آریہ سماج کا نرمان تتھا اس کے لئے ٹھوس کاریہ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہم انہیں آریہ سماج کے شاسن اور انوشاسن کا آتنا ہی سمان کرتا ہوا دیکھتے ہیں۔ جتنا ان کی پرچار گتی میں بادھک سدھ نہیں ہوتا ہے۔

پنڈت جی کے ہردے میں ویدک دھرم کا انوراگ مہرشی دیانند کے گرنتھوں کے ادھین تتھا مہرشی کے ساکشات ست سنگ سے پیدا ہوا تھا۔ اور وہ بھی اس سمے جب وہ سچے دھرم کی کھوج میں لگ چکا تھا۔ جب وہ مہرشی دیانند کو آزما چکا تھا کرشن بھگتی سے اوب چکا تھا۔ اور اسلام کی بھی چھان بین کر چکا تھا۔ اُن کے جیون کی یہ گھٹنا بتلاتی ہے کہ اُتم گرنتھوں کا سوادھیائے اور مہاپرشوں کا ست سنگ منشیہ کے ہردے پر اُتم چھاپ ڈالتے ہیں۔ اور یدی وہ چھاپ جگیاسو ہردے پر پڑ جاتی ہے تو وہ اس کی جیون دھارا کو بدل دیتی ہے۔ پنڈت جی کا ہردے اس سمے کے دھارمک وچاروں سے کتنا اسنتشٹ تھا۔ اور سچے دھرم کے لئے کتنا ویاکل تھا۔ یہ دکھلانے کے لئے ہم ایک گھٹنا پیش کرتے ہیں۔

(۱) پشاور میں نوکری کے دنوں میں پنڈت لیکھرام جی آٹا لے کر روٹی بنوانے تندور والے کی دوکان پر جایا کرتے تھے۔ ایک دن شہر میں کسی آدمی کو ایک بیل یا گائے نے سینگوں سے گھائل کیا۔ جس کی چرچا سارے بازار میں پھیل گئی۔ تندور والے کی دوکان پر بھی یہی چرچا تھی۔ پنڈت جی تتکال ہی بول اُٹھے "کیوں دو گائے کے سینگ پکڑ لئے اور نہیں تو لاٹھی سے مار کر ہٹا دینا چاہئے تھا۔" لوگوں نے کہا "مہاشے گو ماتا پر کیسے ہاتھ اٹھاتا۔" اس پر لیکھرام جی غصے سے لال ہو کر بولے "اگر میرے سامنے گائے یا بیل آئے اور مارنے لگے اور جان کا خطرہ ہو تو میں تلوار سے اس کا سر اڑا دوں۔" اتنا کہنا تھا کہ لوگوں نے وشٹ ہتیارا۔ آدی کُرد چنوں کا طوفان اٹھا دیا اور تندور والے نے لوگوں سے ڈر کر آٹا جیوں کا تیوں لوٹا دیا۔

رشی کے گرنتھوں اور اُن کے سنگ سے پنڈت جی کے ہردے پر پڑی ہوئی چھاپ نے ان کی جیون دھارا کو بدل دیا۔ اور معمولی سے ایک کانسٹیبل کو آریہ پتھک لیکھرام بنا دیا۔ پرماتما کرے ایسی ہی چھاپ سدیو سنسار کے منشیوں پر پڑتی رہے۔ اس کے آگے ہم اس چھاپ کے پربھاؤ کو پنڈت جی کے جہاں ورت کے دوار دیکھتے ہوتے دیکھتے ہیں۔ اس ورت میں سپھل ہونے کے لئے انہیں ہر پرکار کی یوگیتا سمپادن کرتے دیکھتے ہیں۔ اور اسی ورت میں دیوانہ ہوتے دیکھتے ہیں۔ جسے نہ متروں اور گھر والوں کی محبت اور نہ دودھیوں اور پیادوں کے درود ھا اور نہ پیٹ کی پرواہ ہے۔ اور اسی ورت کی خاطر پیٹ میں ایک مسلمان کا چھرا کھاتے دیکھتے ہیں۔ پنڈت جی کا ورت بھی تھا۔ وہ پوتر ورت ہی ایسی اوستھا کا کارن بنتا ہے۔

پنڈت جی کا ورت بھی مہان تھا۔ وہ ورت ویدک دھرم کا پرچارک بننے اور رہنے کا تھا کہ تو یہ پالن کے لئے نہ کہ پیٹ پالن کے لئے۔ ایسے ورت کے دھنی ہی دنیا میں کوئی کام کر پاتے ہیں۔ اور ایسے ہی لوگوں کا دنیا مان کرتی ہے۔

پنڈت جی کے ہردے میں ویدک دھرم کا کتنا ادھک پریم اور آریہ سماج کی کتنی ادھک بھگتی تھی۔ یہ تو جس کی شہادت اور وصیت سے کہ آریہ سماج میں تحریر کا کام بند نہ ہو سپشٹ ہے ہی۔ پر تو بھی ان کے جیون کی بہت سی گھٹناؤں اور بھاؤناؤں سے یہ دونوں باتیں وکیت ہوتی ہیں اور انم شکتا پر دان کرتی ہیں۔ ان میں سے کچھ گھٹناؤں کو جس روپ میں ہم نے پایا ہے پرستت کرتے ہیں۔

پنڈت جی لاہور میں انڈین نیشنل کانگرس کے ادھیویشن پر پرچار کر کے کیمپ میں لوٹے ہی تھے۔ کہ اُسی سمے سماچار آیا کہ شاہ بادرا نابالم کے نکٹ ایک گرام میں کچھ ہندو مسلمان بننے والے ہیں۔ پنڈت جی کی ٹانگ میں ایک پھوڑا تھا جس سے انہیں بڑا کشٹ تھا۔ ایک متر نے کہا۔ "پنڈت جی یہ لوگ بڑے نردئی ہیں۔ سمجھتے نہیں ہر سمے منشیہ کا سواستھیہ ایک سا نہیں رہتا۔ آپ اس وشے میں کچھ نہ سوچیں میں اتر دے دونگا۔" پنڈت جی اپنے کمرے میں چلے گئے۔ آدھا گھنٹا بعد متر کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ کہا۔ "کیوں صاحب کس کو بھیجنے کا خیال ہے؟" متر نے اتر دیا "پنڈت جی یہ لوگ بڑے بے پرواہ ہیں انہیں سویم بھگتنا چاہئے۔ اور کیا ہو سکتا ہے؟" آریہ پتھک کچھ رُک کر بولے "وے غریب کیا کریں گے۔ کچھ تو پربندھ ہونا ہی چاہئے"۔ متر نے کہا "کہیں تو پنڈت لال منی کو بھیج دوں"۔ پنڈت جی مسکرا کر بولے "ایشور جانتا ہے۔ مجھے آپ نے ٹال کر دیا۔ میں ابھی چلا جاتا ہوں"۔ یہ گھٹنا ان کے ویدک دھرم کے پرتی پریم کی ادبھت گھٹنا ہے۔

(۲) پشاور شہر کے آریہ سماج کے سابتاہک ست سنگ کے بعد انترنگ ہونے لگی۔ وچار یہ ہونے لگا کہ جن تحصیلدار مہاشے کی دھرم شالہ ادھیویشن کے لئے ملی ہے۔ اُن کو ہی آریہ سماج کا پردھان بنایا جائے۔ تحصیلدار جی ورا جان تھے۔ پنڈت جی نے بنا سنکوچ کے کہا "یہ شراب پیتے ہیں اور ماس کھاتے ہیں۔ ایسا آدمی پردھان نہیں ہونا چاہئے"۔ اور سب سبھاسد تحصیلدار صاحب کو پردھان بنانے پر تل گئے۔ تب پنڈت جی اپرسن ہو کر اٹھ گئے۔ کیونکہ ایسے وچار کو سننا بھی وہ پاپ سمجھتے تھے۔

یہ گھٹنا ہماری ادبھی منودرتی کی سوچک نہیں ہے۔ اس نے آریہ سماج کا اکلیان ہی کیا ہے۔ پنڈت جی کے سامنے وکیتیوں کے جیون کے مقابلے میں سماج کے ہت کتنا مہتو رکھتے تھے۔ یہ اس گھٹنا سے ظاہر ہے۔ آج پنڈت جی جیسی منودرتی رکھنے والے ہم میں سے کتنے ہیں؟

"دھرم ہیہ کے چکاگو نگر کی پردرشنی کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ اور آریہ سماج کی اور سے کوئی ورشیش پرتی ندھی بھیجنے کا وچار چھوڑ رہا تھا۔ دو ویکتیوں نے اپنے آپ کو آریہ جنتا کے سامنے پیش کیا۔ وے دونوں دھورت تھے۔ پنڈت جی نے آریہ جنتا کو اس بات سے سچیت کر دیا۔ اور سویم اپیل نکال کر مارگ ویئے کے لئے ۲۰۰۰ روپیہ تتھا ایک سو ویگیہ انگریزی کے ودوان کی سیوائیں مانگی یہ دوسری بات ہے۔ کوئی بھی آریہ پرش جانے کو تیار نہ ہوا۔ پرنتو پنڈت جی کے دھرم انوراگ میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ یدی سویم انگریزی پڑھے ہوئے ہوتے تو ادشیہ جاپان میں بیٹھ کر چکاگو چلے گئے ہوتے۔"

اس میں سے رشی مشن کو دیشانتروں میں پھیلانے کی ان کی اچھا ظاہر ہوتی ہے۔

"ہ میگزین میں لکھا تھا۔ کہ پرو پکارنی سبھا ستیارتھ پرکاش میں سے وہ لیکھ نکال دے جو نانک صاحب کی بابت ہے۔ پنڈت جی نے اُتر میں لکھا کہ پروپکارنی سبھا اس کو نہیں نکال سکتی۔ سماج اسے سوامی جی کی تحریر سمجھتا ہے۔ اور جب تک اس کی غلطی معلوم نہ ہو بالکل صحیح سمجھتا ہے۔ اور غلطی معلوم ہو جانے پر آریہ سماج نیم سنکھیا ۴ کے انوسار بھول سدھار کرنے کو تیار رہتا ہے"۔

"پنڈت جی نے کچھ سبھاسدوں سے پوچھا کہ کسی آریہ ڈاکٹر کے پاس لے چلو تو پھوڑا دکھلا دوں گا۔ ایک ادھیکاری نے ایک مسلمان ڈاکٹر کا نام لے کر کہا کہ اسے جا کر دکھلائیں گے۔ پنڈت جی نے پھر پوچھا۔ کہ کیا کوئی آریہ ڈاکٹر نہیں ہے؟ اُتر دیا گیا۔ ڈاکٹر تو کوئی آریہ سبھاسد نہیں۔ علاج میں آریہ اناریہ کیا دیکھنا ہے۔ پنڈت جی کی آنکھیں

لال ہوگئیں۔ بولے "خاک آریہ سماج ہے ایک ڈاکٹر کو بھی آریہ نہیں بنا سکے"۔ پھر کہا گیا کہ جس سماج کا کوئی ڈاکٹر سبھاسد نہ ہو تو کیا وہ بھی آریہ سماج ہی نہ کہا جائے۔ آریہ پتھک نے کچھ گمبھیر ہو کر کہا "جس آریہ سماج نے ڈاکٹروں سکولوں کے ادھیاپکوں اور سکول کے ودیارتھیوں کو آریہ نہیں بنایا۔ اس نے کیا خاک کام کیا۔ پیڑ کو سینچنے سے ہی درکش ہرا ہوتا ہے"۔

"دیوان ٹیک چند جی انگلینڈ سے آئے ہوئے پتر کے سمبندھ میں پنڈت جی نے کہا۔ کہ "ودیشی بھاشاؤں میں سچے دھرم کی پستکوں کا ابھاؤ ودیشی بھاشاؤں دوارا آریہ دھرم کا اپدیش کرنے والوں کی کمی۔ ودیشی منتروں میں آریہ سماج کا استو نہیں کے برابر۔ دھرم پر جان نیوچھاور کرنے والوں کی سو فیصدی کمی اور اس پر گھر کی پھوٹ ترا ہیمام۔ ترا ہیمام۔ انگریز لوگ سول سروس پاس کر کے جب دیکھتے ہیں کہ دھرم کے پرچار کی ضرورت ہے تو جھٹ اس سے پرتھک ہو کر دھرم اپدیشک بننے کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔ پھر ایشور جانے سو بکار ہو یا نہ ہو۔ ہمارے یہاں کی حالت ورنن کرنے یوگیہ نہیں ہے۔ پہلے اپدیشکوں میں تھوڑے ودوانوں کے علاوہ ایسے کئی ہیں جو بھوجن چھنٹوں کی سوچ میں جانے ہوگئے ہیں۔ میں وانپرستھ کوئی سماجوں کو بھی پرکار جاننے والا انہیں اپدیشک نہیں مانتا۔ کیونکہ وہ خاکیوں میں خاکی۔ اداسیوں میں اداسی۔ نرملوں میں نرمل سنیاسیوں میں سوامی ہیں۔"

آگامی اوستھا کچھ ایسی ہی ہے۔ ہاں گھر یلو پھوٹ میں آج بھی کافی سے زیادہ ورددھی ہو گئی ہے۔

۱۸۹۳ء میں نظام راجیہ نے پنڈت گوکل پرساد پوراکلی کے مقابلے میں ویاکھیان دینے والے پنڈت بالکرشن شاستری تھا بر بھچاری نتیانند جی کو راجیہ سے باہر کر دیا تھا۔ اس کا حال سن کر اور پڑھ کر پنڈت جی نے آندولن کر کے آریہ سماج کی رکشا کا بیڑا اٹھانے کا سنکلپ کیا۔" یہ بات آریہ سماج کے ادھیکاروں کی رکشا کے ان کے بھاؤں کی دیوتک ہے۔

"ایک بار جب وزیرآباد کے اتسو پر سماچار ملا کہ پنڈت جی کا اکلوتا بیٹا سنسار سے چل بسا ہے۔ تو سماج والوں نے سمجھا کہ پنڈت جی اس اتسو میں نہیں آ سکیں گے۔ یہ بھی شریک ہونے کا ان کا پہلے سے پروگرام بنا ہوا تھا۔ آریہ لوگ آشچریہ سے دیکھا کہ پنڈت جی اپنے گھر سے سیدھے اتسو میں آ پہنچے۔ اور اس شوک جنگ گھٹنا کے ہوتے ہوئے بھی اپنے دھارمک کرتویہ کا بڑی گمبھیرتا سے پالن کرتے رہے۔

"یہ گھٹنا سے کون ہردے رکھنے والا

ہوگا جس کا رونا ہوا ہردے پنڈت جی کے آریہ سماج کے پرتی پریم اور ان کی لگن پر شردھا سے ان کے چرنوں میں نہ جھک جائے اور یہ نہ پکار اٹھے "سیکھ رام تم دھنیہ ہو! دھنیہ ہو!"

پنڈت جی نے آریہ سماج کا کاریہ کرم تیار کیا تھا۔ اس کی روپ ریکھا آپ یاد گار ہوگی اسے ہم یہاں سنکشیپ سے لکھتے ہیں۔

(۱) ودھوا وواہ یا کوئی سادھن جس سے ہندو استریاں مسلمان و عیسائی نہ ہوں۔

(۲) شدھی فنڈ جس سے سب متوں کے انویائی ویدک دھرم میں آ سکیں۔

(۳) وید پرچارندھی ستھاپت کرنا اور تحات اپدیشک تیار کرنا۔

(۴) بچپن کا وواہ روکنا

(۵) لیکھک پرچار پرتیک بھاشاؤں میں اور سائنس کی وہ باتیں جو وید دھرم کے ورودھ ہوں ان پر وچار کرنا

(۶) سادھو کم ہوں۔ اپدیشک بن کر وہ تمام سادھو دھرم کا کام کریں۔

(۷) دان کی ویوستھا ٹھیک کی جائے۔

یہ روپ ریکھا اتم ہے۔ اس روپ ریکھا میں تب سے تین چار چیزیں اور بڑھ گئی ہیں استری شکشا۔ نوارن۔ آریہ سماج کے ادھیکاروں کی رکشا۔ گھر یو یدھ ہونے سے رکھشا اور سنگٹھن۔ ان پچھلی دونوں چیزوں میں پرایہ تمام شکتی اور پرشارتھ دیئے ہو رہا ہے۔ اور رکھیہ کام کی اوہیلنا کی جا رہی ہے۔

"کسی آریہ سماج میں پنڈت جی پہلے کسی کام کرنے والے سبھاسد کو الوپستھت پایا۔ الوپستھتی کا کارن پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ واچک کے آکشیپ کے کارن اس نے سماج میں آنا بند کر دیا ہے۔ سنتے ہی اس کے گھر پہنچے اور سمجھا بجھا کر اسے صحیح مارگ پر لے آئے"۔

پنڈت جی کا یہ آچرن سدھارکوں کے آچرن کے انوروپ ہے۔ جو پاپ سے تو گھرنا کرتے ہیں پرنتو پاپی سے نہیں۔ اسے اس کے بھاگیہ پر نہیں چھوڑتے۔ بلکہ اس کا سدھار کرنے کا یتن کرتے ہیں۔

"پنڈت لیکھرام مارے گئے" "کسی دشٹ مسلمان دوارا بھیجے ہوئے اس جھوٹے سماچار پر سہونشیہ کی آشنکا سے وہول ہوتے اپنے ایک جرپریت کو ہنس کر سمجھانے لگے "منتری جی! مرتیو ایک دن اوشیہ ہی ہے۔ کنتو سچے دھرم کے لئے شہید ہونے کے برابر کوئی اور دوسری مرتیو نہیں۔ اتہاس پڑھو اور دیکھو کہ اس زمین کے پردے پر جن جن لوگوں نے اپنے کو دھرم کی خاطر گلا دیا ہے۔ اس کرم کو کیسا یہ بھاؤ شانتی اتم پرنام نکلا ہے۔ لیکن ان مسلمانوں کے

ورشے میں ادھکار ادھیر ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ویسے تو یہ لوگ مجھ کو گالیاں دیتے۔ بہتر چھپنگے۔ ہماری بنائی ہوئی کتابوں کو جو آئے جگہ جگہ یون مت کے پول ان دو کتابوں (تکذیب براہین احمدیہ۔ نسخہ خبط احمدیہ) کے دوارا کھل جانے سے ابھی یوگ کر دلیے اور ناتا ریکار کے کشٹ برساد برابر اتپن کرنے کی کچھ شٹا کیا کرتے ہیں پرنتو میں ان پر کچھ دھیان نہیں دیتا۔ ہم لوگوں کو اچت ہے کہ اپنا کرتویہ کرم پالن کر لیں کسی پر ترقی نہ دکھلا دیں"۔

یہ گھٹنا پنڈت جی کے بلیدان کی مہتا ظاہر کرتا تھا اس کے لئے ان کا تیار رہنا ہے"۔

بھاری رعایت!
گورو کل کے سالانہ جلسہ تک پانچ روپیہ کے آرڈر پر
۱۲½ فیصدی کمیشن
چیون پراش
سب کے لئے ہر موسم میں استعمال کرنے لائق بڑھیا لذیذ ٹانک ہے۔ قیمت ۴ روپیہ سیر
ست سلاجیت
کمر درد۔ درد گردہ اور پیشاب کی بیماریوں میں اکسیر ہے۔ قیمت ۱۲/- تولہ
دیگر ادویات:-
ہیم سینی سرمہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۰ روپیہ تولہ
مکردھوج ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲ " "
دراکشا رشٹ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱½ " پونڈ
پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ہردوار

جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال مردمی کمزوری کی لاجواب جادو اثر دوا
پشٹی ساگر (رجسٹرڈ)
تیار کردہ:- راج وید شری آنند وید۔
یہ دوائی ان امراض کو دور کرنے کے علاوہ ویرج کو شدھ کر کے گاڑھا معدہ کرتی ہے جن مردوں کا ویرج پیشاب کے ذریعہ رات کو خواب میں ضائع ہو جاتا ہو۔ ان کے لئے جادو اثر منتر ہے۔ قیمت ایک پیکٹ برائے بیس یوم دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ بیرونی استعمال کے لئے ہمارا لاثانی طلائی شیشی دو روپیہ میں طلب کریں۔ بالکل بے ضرر ہے۔
منیجر راز جوانی فارمیسی (رجسٹرڈ) کرشن نگر لاہور۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تناسخ اور دورِ تسلسل

از شری پنڈت ...

(ودھو ناتھ جی ... آریہ سماج ...)

خاص شہید نمبر کیلئے

ترک شاستر میں انوستھا ایک دوش مانا گیا ہے۔ دلیل کی یہ ایک بڑی خامی ہے۔ اگر کسی کے منتویہ میں انوستھا دوش پایا جاوے تو وہ منتویہ جھوٹا اصول ثابت ہوتا ہے۔ بعض نادان انوستھا دوش کے نتو (صحیح مفہوم) کو نہ جان کر پنر جنم کے سدھانت پر بھی یہ دوش عاید کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بھاری بھول ہے۔ اس پر آریہ مسافر میں پہلے بھی سرشٹی پرواہ سے انادی کے سلسلہ مضامین میں روشنی ڈال چکا ہوں لیکن پنر جنم کے کھنڈن میں ویدک مت وادی آج کل اس دلیل خام کو زیادہ پیش کرتے ہیں۔ اس لئے اس پر دستار سے لکھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

اپادیہ کو سدھ کرنے کیلئے اپادک کا انوسرن کرنا ترک (دلیل) ہے۔ جس ترک میں اپادیہ اور اپادک کی وشرانتی نہیں وہ ترک انوستھا دوش سے دوشت ہے۔ سدھانت منوہر نام کا جیوتش کا ایک گرنتھ ہے جس میں اس بات پر بحث کرتے ہوئے کہ زمین کس کے سہارے قائم ہے۔ پورانوں کے اس منتویہ کا کھنڈن کہ زمین بیل کے سر پر کھڑی ہے۔ انوستھا دوش دکھا کر کیا ہے۔ لکھا ہے۔

मूर्तो धर्त्ता चे द्धरित्र्यास्तस्याप्यन्यस्तस्याप्यन्यो ऽप्येवमत्रानवस्था ॥

ارتھ:- اگر پرتھوی کو دھارن کرنے والا بیل یا شیش ناگ وغیرہ مورت پدارتھ مانیں گے۔ تو اس بیل کو سہارا دینے والا کوئی اور مورت پدارتھ ہونا چاہیے۔ پھر اس کا بھی کوئی اور یہ سلسلہ اسی طرح چلا جاویگا اور کہیں وشرانتی ٹھکانا نہ ہوگا۔ یہ انوستھا دوش ہے۔ اس لئے زمین کا دھارن کرنے والا کوئی مورت پدارتھ نہیں مانا جا سکتا۔ انوستھا دوش پھیلاتا ہی سلسلہ بن جانے سے دور تسلسل بھی کہا جاتا ہے۔

پنر جنم پر یہ دوش اس طرح عاید کیا جاتا ہے۔ کہ موجودہ جسم کا کارن پنر جنم کے سدھانت میں پہلا جنم بتلایا جاتا ہے۔ اس کا کارن اس سے پہلا ماننا پڑے گا۔ اور اسطرح دور تسلسل شروع ہو جاویگا۔ جس کا کہیں ٹھکانا نہ ہوگا۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ انوستھا دوش وہیں مانا جا سکتا ہے۔ جہاں دور تسلسل نہ ہو۔ لیکن دلیل سے دور تسلسل واقع ہو۔ مذکورہ بالا مثال میں بیل کو زمین کا اٹھانے والا مانا گیا ہے۔ لیکن بیل کا متحمل کوئی دوسرا پدارتھ نہیں مانا گیا۔ اس لئے اعتراض پیدا ہوا کہ اگر زمین کا اٹھانے والا بیل وغیرہ جانور ماننا ضروری ہے تاکہ زمین کے گر جانے کا احتمال نہ ہو تو بیل بھی ایک جسم رکھنے والا پدارتھ ہے۔ اس کا متحمل بھی کوئی دوسرا پدارتھ ہونا چاہیے۔ پھر اس کا بھی کوئی اور پدارتھ ماننا پڑے گا۔ اس طرح ایک سلسلہ قائم ہو جاویگا۔ لیکن چونکہ اب سلسلہ ایک ناممکن امر ہے اس لئے زمین کا اٹھانے والا کوئی بیل وغیرہ مورت پدارتھ نہیں ہو سکتا۔

دنیا میں دو طرح کے سلسلے پائے جاتے ہیں۔ ایک تو وہ جس کا کہیں خاتمہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً دیودت یگیہ دت کا لڑکا ہے۔ تو ضروری ہے۔ یگیہ دت کسی اور کا لڑکا ہو۔ ایسا سلسلہ دنیا میں پایا جاتا ہے۔ اور آغاز دنیا میں امیتھنی سرشٹی کے منشوں پر جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ ایک دور ہے۔ دور تسلسل نہیں۔ اس لئے دلیل میں کسی بات کا اسطرح واقع ہونا غلطی نہیں۔

دوسرا سلسلہ سرشٹی کا پرواہ سے انادی ہونا ہے۔ یعنی اس سرشٹی سے پہلے پرلے تھی اور اس پرلے سے پہلے سرشٹی اس سرشٹی کے پہلے پھر پرلے اس طرح دور تسلسل واقع ہے جس کا کہیں خاتمہ نہیں لیکن چونکہ ایشور اور پرکرتی اور جیو جن تینوں میں سے یہ سرشٹی اور پرلے کا سلسلہ قائم ہوتا ہے۔ یہ تینوں انادی ہیں۔ جن کا کہیں آغاز نہیں اس لئے انادی پدارتھوں میں کسی قسم کا انادی سلسلہ یعنی دور تسلسل پایا جانا دوش نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے خلاف اس سلسلہ کا کہیں خاتمہ ہو جاوے تو دوش ہوگا۔ کیونکہ اس زمانہ سے پہلے ان تینوں پدارتھوں کی ہستی فضول ہوگی۔ مغربی سائنسدان اگرچہ سرشٹی اتپتی میں پرماتما کی ضرورت نہیں سمجھتے اور جیوں کی بھی کوئی ہستی قرار نہیں دیتے۔ یہ دنیا صرف مایا پرکرتی کا کھیل سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ پرکرتی کو انادی مانتے ہیں اس لئے وہ بھی سرشٹی کو پرواہ سے انادی مانتے ہیں۔ اور اس میں کسی قسم کا انوستھا دوش نہیں مانتے

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پیغمبر جماعت احمدیہ نے بھی جب شری پنڈت لیکھرام جی کے دلائل کا زور محسوس کیا۔ اور خیال کیا کہ سچ مچ اگر یہ مانا جاوے کہ خدا نے اس دنیا کو ابھی پہلے ہی پیدا کیا۔ اس سے پہلے اس کو دنیا پیدا کرنے کا کبھی خیال بھی پیدا نہ ہوا تھا۔ تو ۸ ہزار سال سے پہلے خدا کی ہستی اور نیستی میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔ اس سے اس نے بھی سلسلہ پیدائش کو نوعی طور پر ازلی مان لیا۔ اور اس دور تسلسل کو دوش نہیں سمجھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اور دیگر مسلمان علماء اسکو خلاف حقیقت سماج کی فتح پر محمول کرتے ہیں۔

پنر جنم کا سلسلہ بھی ایک طرح ختم بھی ہو جاتا ہے یعنی سرشٹی کے پرواہ سے انادی ہونے کی طرح یہ سلسلہ بھی انادی ہے۔ چونکہ ہمارے سدھانت کے مطابق سب جیو مکتی سے واپس لوٹتے ہیں۔ اس لئے پنر جنم کا سلسلہ وہاں تک ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن جیو کے انادی ہونے سے مکتی سے پہلے بھی یہ پنر جنم کا سلسلہ موجود تھا۔ اور اس کا خاتمہ کہیں نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ انادی سلسلہ بھی ہے۔ اور سرشٹی کے انادی ہونے کی طرح اس پر بھی انوستھا دوش عاید نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ایک موٹی سی روشن مثال پیش کرتا ہوں۔ سرکاری گورنمنٹ کے قانون میں قتل انسان ایک جرم ہے اور ایسے مجرم کو پھانسی کی سزا دی جاتی ہے۔ لیکن اتفاقیہ قتل میں یا گورنمنٹ کے حکم سے قتل کرنے والا انسان پھانسی پر نہیں چڑھایا جاتا۔ وہ دونوں پھانسی سے اس لئے بچ جاتے ہیں کہ قتل عمد نہیں جس سبب خود نظر دیکھ کر پھانسی دی جاتی ہے۔ وہ یہاں نہیں پایا جاتا۔ پس اسی طرح جس کارن سے دور تسلسل ایک دوش مانا گیا ہے۔ وہ کارن پنر جنم اور سرشٹی کے پرواہ سے انادی ہونے میں نہیں پایا جاتا۔ اس لئے یہاں انوستھا دوش عاید نہیں ہو سکتا۔

آریہ مسافر میں اشتہار دینا کامیابی کی کلید ہے

آریہ شہیدوں کے درشن!

[illegible]

شہید مہاشہ راجپال جی

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی!

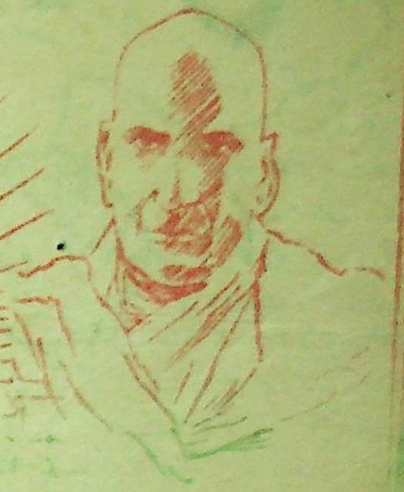

شہید سوامی شردھانند جی

مہاشہ رامچندر جی شہید جموں

سرحد کا شہید۔ شہید ... جی

نیپالی شہید ... جی

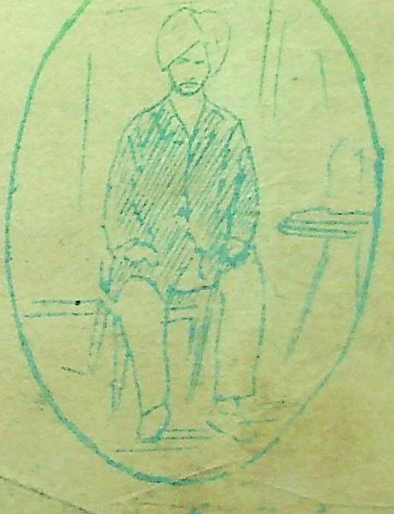

شہید پنڈت تلسی رام جی

افغانستان کا شہید۔ مرلی منوہر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

آریہ پرتی ... آریہ ... کی لیجاؤ ہر طرف

Dadhuana

لیکھرام جی آریہ مسافر

ہفتہ وار آریہ مسافر لاہور

साप्ताहिक आर्य्य मुसाफिर लाहौर

اتوار ۲۱ مارچ ۱۹۳۷ء مطابق ۹ چیت سمت ۱۹۹۳ بکرم ۔ دیانندابد ۱۱۳

چندہ سالانہ ۳ روپے

ایڈیٹر ۔ چمن لعل پریم

جلد ۹ نمبر ۱۳

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

اہل اسلام

بلا کسی جائز وجہ کے مجھ سے ناراض ہوتے ہیں اور مجھے تکلیف دینا چاہتے ہیں وہ بیوجہ مجھ سے کینہ رکھتے ہیں ۔ اور بعض بھول سے مجھے اپنا دشمن خیال کرتے ہیں حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ میرے دل میں ان کے لئے پریم ہے اور کسی کیلئے نہیں ۔ (لیکھرام)

جگادے اپنی جاتی کو جگادے

نتیجہ افکار شری مہاشہ یوگ دھیان جی یاس بی اے شاہ پور

لگادے اپنا تن من دھن لگادے
اثر کر اپنی آہوں میں وہ پیدا
تو اُٹھ اور اُٹھ کے سرگرم عمل ہو
رہے یہ زندہ جاوید بن کر
بنی تیری بگڑتی ہے تو بگڑے

مگر اس قوم کو زندہ بنادے
جو بنیادیں تعدی کی ہلادے
... اپنی جاتی کو جگادے
کچھ ایسا قوم کو امرت پلادے
مگر تو قوم کی بگڑی بنادے

گیا ہے کہنے سُننے کا زمانہ
تو اب کچھ کام بھی کرکے دکھادے

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج نکودر کا سالانہ جلسہ

اس سال آریہ سماج نکودر کے سالانہ جلسہ کے ساتھ ہی سلور جوبلی بھی منائی گئی - ۲۲ فروری سے ٹھاکر امر سنگھ جی منوہر کتھا کرتے رہے۔ اسی دوران میں سوامی پرنو انند جی کا منوہر اُپدیش بھی ہوتا رہا - باوجود بارش ہونے کے بھی لوگ کتھا میں شامل ہوتے رہے - ۲۶ تاریخ کو سکول کے طلباء و سٹاف و دیگر اصحاب کی بھجن منڈلیوں کے ساتھ - جلوس شہر کے محلوں و بازاروں سے گزرتا ہوا سماج مندر میں ختم ہوا - رات کو پنڈت گیتا رام جی کا یگیہ پر منوہر اپدیش ہوا - بھجن منڈلی پنڈت گنگا سہائے جی - ہری چند جی بھینک - و لائقہ کے مشہور راگی ماسٹر کرم سنگھ جی اپنے بھجنوں سے پبلک کو آنندت کرتے رہے۔ اتوار کو یگیہ کے بعد مہتہ سوہن لال جی کا سندھیا پر منوہر اپدیش ہوا - اس کے بعد سکول کے طالب علموں نے اپنے منوہر وید منتروں - شلوکوں اور ڈراموں سے پبلک کو خوش کیا - اسکے بعد ہیڈ ماسٹر صاحب نے سکول کی ۲۵ سالہ رپورٹ پڑھی - سٹاف کو اس کی تندہی پر مبارک باد دی گئی - کیونکہ سکول باوجود مالی مشکلات کے بھی کئی سالوں سے اپنے نتائج کی وجہ سے بہت شاندار قائم کئے ہوئے ہے - جناب سب جج صاحب نے اپنے دست مبارک سے بچوں میں مٹھائی تقسیم کرنے ایک مبلغ دس روپے دیئے - بعد دوپہر پروفیسر رام چندر جی کا لیکچر ہوا - اس کے بعد مہنت ... رام جی وائس پرنسپل ڈی اے وی کالج ہوشیارپور کا ایک عالمانہ - پُر دلیل و پُر بھاؤ شدھی لیکچر ہوا جس کا لوگوں پر بڑا اثر پڑا - ان کی اپیل پر حاضرین نے مبلغ ۲۰۰ روپیہ چندہ دیا - رات کو بھجن منڈلی کے پرچار کے بعد شانتی پاٹھ کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی -

بابو دل منتری آریہ سماج نکودر

کنیا مہا ودیالیہ کا سالانہ جلسہ

کنیا مہا ودیالیہ - جالندھر کا وارشک اتسو امسال منانے کے لئے پہلے ۲۲ - ۲۳ مارچ کی تاریخ شائع کی گئی تھی - وہ اب ملتوی کر دیا گیا ہے - اس کے بجائے سالانہ جلسہ گولڈن جوبلی کے طور پر ۳۰ - ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا - نہایت دلچسپ پروگرام بعد میں شائع ہوگا -

جگنناتھ

سیکرٹری کنیا مہا ودیالیہ -

آریہ سماج لپیردر میں بودھ اتسو

آریہ سماج لپیردر نے مورخہ ۲۳ اکتوبر ۳۶ کو شورا تری کا دن بڑے اتساہ سے منایا گیا - چار دن سے ہر روز پانچ بجے پربھات پھیری کی جاتی ہے۔ پنڈت ہنسراج جی کلا سوالہ والے و پنڈت بدھ دیو کشن جی پروہت آریہ سماج لپیردر کے بڑے منوہر بھجن ہوئے - اس کے بعد پنڈت ست دیو جی نے سوامی جی کے جیون پر بڑا منوہر ویاکھیان دیا - جس کا اثر حاضرین پر بہت ہوا - پروفیسر بی آر گورنمنٹ کالج جی نے بھی ویاکھیان دیا - تمام علاقوں سے لوگ آئے ہوئے تھے - حاضری بہت زیادہ تھی - وید پرچار ندھی اکٹھی کی گئی جو کہ مبلغ ۷ روپے ہوگی - وہ پنڈت ستیہ دیو جی کو آریہ پرتی ندھی سبھا کو بھیجنے کے لئے دی گئی - آخر میں منتری جی نے تمام حاضرین کا دھنیہ واد کیا - ۵ مارچ کو شری پنڈت لیکھرام جی کے شہیدی دن کے لئے پروگرام نیست کیا جا رہا ہے - نتیجہ کیا گیا ہے کہ ۱۵ مارچ تک ہر روز نگر میں پربھات پھیری کی جایا کرے -

(۲) بھگت پورہ سماج مندر کی آدھار شلا ۱۵ مارچ کو رکھنے کا پروگرام بنایا گیا ہے بشرطیکہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے کوئی اپدیشک دیکھتی اس کاریہ کے لئے مل جائے -

نویک رام سنگھ منتری

آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ کا شاندار سالانہ جلسہ !

آریہ سماج چوڑا بازار لدھیانہ کا گیارہواں سالانہ جلسہ بڑی سپھلتا سے ۲۳ ۲ کو سماپت ہوا ہے۔ ۲۳ ۲ سے ۲۳ ۲ تک راتری کے سمے ۷ بجے سے ۹½ بجے تک منوہر بھجن تتھا اپنشدوں کی کتھا ہوتی رہی - ۲۳ ۲۴ و ۲۵ ۲ کو بھجنوں کے بعد شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے عالمانہ لیکچر ہوئے - ۲۳ ۲۶ و ۲۷ ۲ کو شری پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مسافر شری پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی - شری لالہ چمن لعل جی بی اے - تتھا شری پنڈت منسا رام جی نے دن کے وقت منوہر لیکچر ہوئے - اور راتری کے سمے شری پنڈت گیان اندر جی صوفی و شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے سارگربھت ویاکھیان ہوئے - پنڈت رام چندر جی جنتا کے مشکل سے مشکل اور گنبھیر سے گنبھیر سوالات کا جواب دیتے رہتے - مسلمان بھائیوں کو بھی سوال کرنے کا موقعہ دیا گیا - اور مناسب جواب دیئے گئے - ۲۳ ۲ کو راتری کے سمے مسلمان بھائی غازی عبد الغفور سابق دھرمپال جی کو اپنا پرتی ندھی بنا کر لائے - جنہوں نے اسلام مذہب پر اپنا بھاشن دیا پھر تین تین منٹ تک پنڈت جی تتھا غازی صاحب بولے اور پنڈت جی نے بڑی اُتمتا سے ویدک دھرم کے آدرش اور اس کی پردھانتا کو ظاہر کیا - لوگوں کی بھیڑ اتنی تھی کہ سماج کے وشال مندر میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی اس جلسے کا پربھاؤ جنتا پر نہایت اچھا پڑا

(کوڑو رام تتھا پرمنتری)

پرانتیہ آریہ ویر دل کانفرنس کرنال کی تیاریاں

(۱) ۲۶ ۲ شام کے وقت آریہ ویر دل کرنال کا جنرل اجلاس آریہ سماج مندر میں ہوا جس میں کرنال میں منعقد ہونے والے پرانتیہ آریہ ویر دل کانفرنس پر وچار کیا گیا - اور کانفرنس کی تیاری کرنے کے لئے ایک عارضی سب کمیٹی بنائی گئی اور تجویز ہوا کہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے ضلع کرنال کے گاؤں تتھا شہروں میں آریہ ویر دل قائم کئے جاویں - اور اس کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تتھا پرانتیہ دل پتی پنجاب آریہ ویر دل سے پرارتھنا کی جاوے کہ وہ مقامی آریہ ویر دل کو اس کام میں اپدیشک اور اپدیشکوں کی مدد دے کر مشکور فرماویں تاکہ دیہات میں دورہ کر کے آریہ ویر دل کھڑے ہیں، امداد دے۔

ویر دل کے فنڈ کو قائم کرنے کیلئے یہ پاس ہوا کہ آریہ ویر دل کے سہایک ممبر بنائے جاویں۔

(۲) مقامی آریہ ویر دل اپنے ستھانوں میں آریہ ویر دل کی ستھاپنا کر کے ...

نکھ لینے کا پروگرام بنانے والے ... ضلع کرنال کی آریہ سماجوں ... اور اپنے ساماجک سنستھاؤں سے ... کرتا ہے کہ وہ اپنے ہاں آریہ ویر دل ... کرنے کی کرپا کریں - اور ان کی ... ویر دل کرنال کے دفتر میں ... جن سنستھاؤں میں آریہ ویر دل ... کی امید ہو کرپا کر کے وہاں کا پروگرام ویر دل کرنال کو ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء تک ... کر دیویں - تاکہ دورہ کا پروگرام ... اُن کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔

(۳) حسب دستور ماہ فروری کے آخری اتوار مورخہ ۲۸ ۲ کو ... دس بجے آریہ سماج مندر میں آریہ ویر دل کرنال نے بڑی شان و شوکت سے ... لہرانے کی رسم ادا کی - آریہ ویر دل ... کو ہر ماہ کے آخری اتوار کو ادا کرتا ہے۔

بالکشن ڈپٹی اپ نائیک آریہ ویر دل

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور کے سماچار !

(۱) ۲۴ ۲ کو مہاشہ ہری رام جی کے ... نام کرن سنسکار شری پنڈت ہری ... جی پروہت نے کرایا - بالک کا نام ... نانو رکھا گیا - اُس وقت سجنوں کا ... سے ستکار کیا گیا - ایک روپیہ دان ... سماج کو مہاشہ جی نے دیا - دھنیہ ...

(۲) ۲۸ ۲ کی صبح کو شری ماسٹر ... جی کی سپتری کا وواہ ویدک ریتی سے شری ... ہری شچندر جی آریہ پروہت نے کرایا ... برات چاچو والی متصل سٹیشن ... ضلع امرتسر سے آئی - اس موقعہ پر ... پکھن کی طرف سے مبلغ ۲۵ روپے ... لبھو رام جی کی طرف سے مبلغ ۵ روپے ... فنڈوں کو دان پراپت ہوا -

(۳) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ... ۲۳ تا ۲۵ اپریل ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے ... جلسہ کو کامیاب اور دلچسپ بنانے کا ... یتن کیا جا رہا ہے - چندہ کی فراہمی شروع کر دی گئی ہے - پرانے سیوکوں سے ... ہی پرارتھنا ہے کہ اپنا حصہ بھیج کر کرتارتھ کریں -

لال چند عرائض نویس منتری

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور

آریہ مسافر لاہور

مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۷ء

گوروکل چلو!

(از شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ بھائی آریہ مسافر کے کسی دوسرے صفحہ پر گوروکل کانگڑی کے پینتیسویں سالانہ جلسہ کا کاریہ کرم پڑھینگے۔ گوروکل کا وارشکتسو آریہ بھائیوں کا دھارمک میلہ ہے۔ اس اوسر پر آریہ سماج کے پرسدھ ودوان سنیاسی اپدیشک تتھا ویاکھیان دینے پہنچتے ہیں۔ آریہ سنسکرتی تتھا بھارتیہ سبھیتا کے پجاری اس ودیا مندر میں آکر آریہ دھرم کی پوتر بھاوناؤں سے اپنے ہردیوں کو آشاوادی بناتے ہیں۔ پچھلے ورش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے کارن انیک پنجابی آریہ بھائی گوروکل کے وارشکتسو میں سملت نہیں ہوسکے تھے۔ اسی بار ان بھائیوں کو اس وارشکتسو میں سملت ہوکر اپنی دھارمک بھاوناؤں کو پھر سے جگانا چاہیئے۔

آریہ بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پچھلے دو سالوں سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گوروکل کے لئے پرتھک ودیا سبھا بنا کر اس سنستھا کی انتی کے لئے اوشیک سادھن اپستھت کیا ہے۔ ودیا سبھا گوروکل کے پرتیک انگ پر وشیش دھیان دے رہی ہے۔ پرنام یہ ہے کہ گوروکل لگاتار انتی کر رہا ہے۔ گوروکل کے ادھیاپکوں تتھا ودیارتھیوں میں اتساہ تتھا آشا کا سنچار ہو رہا ہے۔ جنتا بھی گوروکل کو اپنا رہی ہے۔ اس پتر کے پہنچنے تک گوروکل کے وارشکتسو کی تیاریاں پوری ہوچکی ہیں۔

آج گوروکل کی وششٹتا بھارتیہ راشٹریہ شکشا کا انگ بن چکی ہے۔ آج سے پینتیس سال پورو گوروکل نے شکشا کے کشیتر میں جنتا کے سامنے جو آدرش رکھے تھے، جنہیں اس سمے اکرانتیک کہہ کر سپن کہا جاتا تھا۔ آج بھارتیہ راشٹر ان آدرشوں کو گوروکل میں چرتارتھ ہوا دیکھ کر ان کی اور آکرشت ہو رہا ہے۔ بھارتیہ شکشا پدھتی میں بھارتیہ ساہتیہ کو مکھیہ ستھان دینا، انگریزی کے ستھان پر ہندی کو شکشا کا مادھیم بنانا، ودیا کے ساتھ ساتھ سداچار پر بل دینا آج بھارتیہ شکشا اندولن کے انگ بن چکے ہیں۔ راشٹریہ شکشا کے اندولن کو جیوت جاگرت کرنے میں گوروکل کو جو سپھلتا ملی ہے۔ وہ بھارت کے کسی راشٹریہ شکشالیہ کو نہیں ملی۔ گوروکل ...

... کی ہو۔ راشٹر بھاشا کے ابھیاسیوں کے لئے گوروکل راشٹریہ تیرتھ استھان ہے۔

اس کے علاوہ یدی ہم ویدک سنسکرتی کی درشٹی سے گوروکل کے کاریہ کرم پر درشٹی پات کریں۔ تو ہمیں آج کوئی ایسا آریہ سماجک شکشالیہ دکھائی نہیں دیتا۔ جہاں ویدک ساہتیہ کے شکشن پر اتنا دھیان دیا جاتا ہو جتنا گوروکل میں دیا جاتا ہے۔

گوروکل کے ادھیکاری گوروکل کو ادھک سے ادھک اپیوگی بنانے کا یتن کر رہے ہیں۔ اس سمے گوروکل میں وید ودیالیہ، سادھارن مہاودیالیہ تتھا آیوروید مہاودیالیہ چل رہے ہیں۔ گوروکل میں لگ بھگ ۴۰۰ ودیارتھی شکشا پا رہے ہیں۔

گت ورش سے گوروکل کے سنچالکوں نے گوروکل میں شلپ مہاودیالیہ کو جاری کرنیکی وشیش روپ سے کوشش کی ہے۔ گوروکل کے سنستھاپک سورگیہ سوامی شردھانند جی نے گوروکل کے سمبندھ میں اپنے اسدھ سوپنوں کا الیکھ کرتے ہوئے جیون کے انتم دنوں میں گوروکل میں شلپ ودیالیہ کھولنے کے لئے جنتا سے اپیل کی تھی۔ گوروکل کے ادھیکاریوں نے شردھانند شلپ مہاودیالیہ کے نام سے اس سوپن کو پورن کرنے کا یتن کیا ہے۔ اس سمے تک اس کے لئے چونتیس ہزار کے لگ بھگ روپیہ پراپت ہوچکا ہے۔ ودیا سبھا شلپ کلا مہاودیالیہ کے لئے سکیم تیار کر رہی ہے۔ شلپ کلا کے وششٹگیوں سے پرامرش لیا جا رہا ہے۔ شیگھر ہی یہ سکیم دیوہارک روپ لے لیگی۔ گوروکل کے ادھیکاری آریہ سماج کی اس انوٹھی سنستھا کو ادھک سے ادھک انت بنانیکا یتن کر رہے ہیں۔ گوروکل جنتا کی سنستھا ہے۔ راجوں مہاراجوں تتھا بڑے بڑے دھنیوں اور یونیورسٹیوں پر نربھر نہیں ہے۔ یہ سنستھا سادھارن ستھتی کے لوگوں کے دان پر تتھا آریہ سماج کے شکشا سمبندھی کرانتی کاری آدرش کے سہارے چل رہی ہے۔ گوروکل کی بھکشا منڈلیاں دیش کے بھن بھن ستھانوں پر بھکشا کر رہی ہیں۔ بھکشا منڈلیوں کا سب ستھانوں پر پہنچنا کٹھن ہے۔ گوروکل شکشا پریمی سوامی شردھانند جی کے آدرش ... تتھا آریہ سبھیتا کے ابھیاسیوں کو چاہیئے ...

آچاریہ رام دیو اور مہاشہ کرشن جی کے نام کھلی چٹھی

(ڈاکٹر این۔ آر۔ دھرم ویر جی لاہور)

آریہ جنتا کو شاید معلوم نہیں کہ ۱۸۹۱ء یا ۱۸۹۲ء میں لاہور آریہ سماج کا ممبر ہوا تھا۔ پرنتو پانچ چھ سال بعد مجھے دیش سے باہر رہنا پڑا۔ اور اگرچہ میں ممبر ہوں نہ پرچارک پرنتو میں ویدک دھرم کا اولمبی (follower) ہوں۔ آچاریہ رام دیو جی میرے پرانے متر اور عزیز ہیں۔ جب میں لاہور میں رہتا تھا تو مجھ سے پریم کرتے تھے۔ اور میں بھی انہیں سراہتا تھا۔ مہاشہ کرشن جی سے مجھے پہلے پہل ۱۹۲۲ء میں ملنے کا اتفاق ہوا تھا۔ جب کہ میں تین ہفتہ کے لئے پردیش سے اپنے دیش میں متروں کو ملنے کے لئے آیا تھا۔ ان کی شہرت آریہ پتروں کے پڑھنے سے مجھ تک پہنچ چکی تھی۔ اس لئے ان سے مل کر مجھے بڑا آنند ہوا تھا۔ اور ایسا پرتیت ہوتا تھا جیسا کہ مجھے پرانا متر مل گیا۔ اب جب کہ میں ۱۹۲۷ء سے قطعی دیش میں واپس آگیا تب سے ان دونوں سجنوں سے ہمیشہ ملتا رہتا ہوں۔ مجھے اس بات سے بڑا دکھ ہوا کہ آریہ پتروں میں ایک دوسرے کو دکھ دینے والی باتیں لکھی جا رہی ہیں۔ میں نے آریہ مسافر اور پرکاش میں جو لیکھ شائع ہوچکے ہیں۔ پڑھے۔ دل بہت بے چین ہوا۔ یہ میرے دو دوست ویدک دھرم اولمبی ہیں۔ گھر میں ایک شوک سے واردات ہوئی۔ اس کو پبلک میں لاکر criticism کیا جا رہا ہے۔ یہ کسی کو بھی اچت معلوم نہیں ہوتا۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ گھر میں بیٹھ کر متروں کی طرح بات چیت کرکے فیصلہ کیا جاوے۔ اگر متروں کی طرح بیٹھا جا نہیں سکتا نہ بیٹھیں۔ پرنتو ایسی باتوں کا پبلک کے سامنے خواہ آریہ جنتا ہی ہو۔ مجھے اچت معلوم نہیں ہوتا مجھے پڑھنے سے کم از کم ایسا معلوم ہوا۔ کہ میرے ایک متر کا لیکھ دوسرے کو اوشیہ ہی دکھ دیگا۔ ادھر آچاریہ جی بیماری کے بستر پر پڑے ہوئے ہیں۔ اگر ان جھگڑوں میں پڑے رہے تو ان کا راضی ہونا سمبھو نہیں۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ادھر مہاشہ جی کو بھی بہت دکھ ہو رہا ہے۔ دونوں اخباروں کو پڑھ کر میں نے ستیارتھ پرکاش کا پانچواں ادھیائے کھولا۔ اور اس میں منو سمرتی کا یہ شلوک پڑھا۔

धृति क्षमा दमोऽस्तेयं शौचमिन्द्रियनिग्रहः।
धीर्विद्या सत्यमक्रोधो दशकं धर्मलक्षणम् - मनु ।६।९२॥

سوامی جی نے جو ستیارتھ پرکاش میں اس شلوک کا انوواد کیا ہے۔ اس کو پڑھیں کیسے سندر شبد ہیں۔ یہ تو انہوں نے بان پرستھی اور سنیاسی کے لئے لکھا ہے۔ پرنتو یہ ہر منشیہ کے لئے سمجھنا چاہیئے۔ جو دھرم کے انوسار ... اپنے آچرن رکھنا چاہتا ہے۔ اور آریہ دھرم پر شردھا رکھتا ہے۔ میں اپنے دونوں متروں کو ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ وہ دوسرے اور دسویں دھرم کے لکشنوں کا وچار کریں۔ جس کے من میں دوسرے کے لئے کرودھ ہے وہ کرودھ کو دور کرے اور جس کو کشما کرنے کی ضرورت ہے وہ کشما کردے۔ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ کس کو کیا کرنا چاہیئے۔ اور نہ ہی اس ویشئے میں اپنے من میں کوئی وچار لانا چاہتا ہوں۔ جس سے کسی کو رنج ہو۔ وہ آپ ہی اپنے دل میں سوچیں۔ آخر میں دونوں عزیز متروں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ نہ تو آپ کچھ لکھیں۔ نہ کسی کو دوسرے کے برخلاف لکھنے دیں۔ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ ان دونوں متروں کی قلم میں مٹھاس ہے اور بڑی طاقت ہے۔ اس سے دھرم کا پرچار بڑی خوبی سے کرسکتے ہیں۔ میری یہی اچھا ہے۔ کہ ایسا کرکے جنتا کو پرسن کریں۔ جو استری پرش آریہ دھرم سے دور ہیں۔ ان کو اس طرف کھینچیں تا کہ دیش کی انتی اور سنسار کا کلیان ہو۔

I have sent a copy to "Prakash".

گوروکل میں بھیج کر ویدک سبھیتا تتھا ویدک دھرم کے پتر جیون میں سہیوگ دینا چاہیئے۔ ویدک سبھیتا کی اس جیتی جاگتی آدرش کو ادھک سے ادھک ... تر تتھا آکرشک بنانا چاہیئے۔

... بھائی کبھی بھی نہ جا سکے تو انہیں جنتا کے اس ودیالیہ کے لئے بھینٹ بھیجنی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ گوروکل شکشا پدھتی کے آدرش ...

سبھا کے سنگٹھن کی رکشا کرو!

دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سمبندھ میں اصلی واقعات

(از شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

مہاشہ کرشن جی نے ۱۲ مارچ کے پرکاش میں دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سمبندھ میں ایک لیکھ لکھا ہے۔ اس لیکھ میں انہوں نے اپنے سوبھاؤ کے انوسار سبھا کے ادھیکاریوں پر مِتھیا دوش لگانے تتھا جنتا کو اُن کے ورودھ بھڑکانے کا یتن کیا ہے۔

مہاشہ کرشن جی نے لکھا ہے۔ کہ میں ودیالیہ کو بچانے کو تیار ہوں۔ جنتا کو چاہیئے۔ کہ وہ ادھیکاریوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔ دس سال تک ودیالیہ چلتا رہا۔ ایک بھی گھٹنا ایسی نہیں ہوئی جس سے بدنامی ہوئی ہو۔ سوامی دیانند جی کی طرف سے لکھا ہے۔ کہ انہوں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ ان پر انیترن بھنگ کا کوئی الزام لگایا جا سکے۔ میں دونوں مہانو بھاؤں سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ ودیالیہ کے ودیارتھیوں کے نام سے سب ودیارتھیوں کو اطلاع دئے بغیر چھپی ہوئی چٹھیاں سماجوں میں بھیجنا انیترن بھنگ نہیں ہے۔ تو کیا ہے۔ ودیالیہ میں رہتے ہوئے سبھا کے ادھیکاریوں کے سمبندھ میں انوچت سماوچنا کرنا کہاں تک اُچت ہے۔ ودیارتھیوں کے دونوں پکشوں کو ایک دوسرے کے برخلاف اُتیجت کرنے والا دتا ورن پیدا کرنا کہاں تک ٹھیک ہے۔ مہاشہ جی بتائیں کہ پچھلے دس سالوں کے اندر دیانند اپدیشک ودیالیہ کے بھوت پورو مکھیہ ادھیاپک سوامی دیانند جی ودیالیہ سے کیوں ورت ہو گئے تھے اور ودیالیہ میں ہڑتال کیوں ہوئی تھی۔ ہم نہیں چاہتے کہ دیانند اپدیشک ودیالیہ کے پچھلے پرسنگ کے سمبندھ میں تفصیل سے کچھ لکھیں پرنتو مہاشہ جی نے اس بات کو چھیڑ کر مقابلہ کرتے ہوئے ہمیں اس کا ذکر کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ودیالیہ میں متواتر چار سال لگاتار ایک ایک لڑکا ہر سال سنسرگ سے مرتا رہا۔ اور مہاشہ جی نے تحقیقاتی کمیٹی کا مطالبہ نہیں کیا۔ کیا مہاشہ جی کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟ لڑکوں نے پرسپر دنگا کر کے ایک لڑکے کا سر پھوڑ دیا۔ وہ قریب المرگ ہو گیا۔ اس وقت بھی مہاشہ جی نے تحقیقاتی کمیٹی نہیں بلائی تھی۔ مہاشہ جی کو ودیالیہ بچانے کی فکر ہوتی تو وہ ودیالیہ میں ہوئی ان ہتیا کے سمبندھ میں اخباروں میں لے جاتے۔ اور سبھا کے پردھان دوارا اتھوا انیہ سادھنوں سے اس کو بچانے کا یتن کرتے۔

پرنتو جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں کہ مئی ۱۹۳۵ء کے سادھارن نروا چن کے بعد سے جب سے آریہ جنتا نے سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں کو کاریہ سنچالن کا بھار سونپا ہے۔ تب سے وہ ہر ممکن موقع ڈھونڈ کر سبھا کے ادھیکاریوں کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ اور جنتا کو ان کے ورودھ اُتیجت کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

مہاشہ جی نے جنتا کو تحقیقات کرانے کے لئے پریرت کیا ہے۔ اور اس بات پر افسوس پرگٹ کیا ہے۔ کہ آریہ سماج میں ایسا کوئی شکتی شالی دیکتی دکھائی نہیں دیتا۔ جو اس جھگڑے کو سماپت کرا سکے۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اس جھگڑے کو نپٹانے کے لئے آئے ہوئے سوامی سوتنترانند جی کا نرادر کیا گیا۔ آج آریہ سماج میں کوئی شکتی شالی دیکتی نہیں ہے۔ اس کی ذمہ داری کس پر ہے۔ مہاشہ جی بتائیں کہ کس [...] رکھی ہیں۔

(۱) لکھا گیا ہے کہ لنگر بند کر دیا گیا تھا۔ آریہ مسافر کے پچھلے پرچے میں پنڈت ایشور چندر جی ادھیاپک دیانند اپدیشک ودیالیہ کی چھٹی شائع کی جا چکی ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہے۔ کہ کبھی بھی لنگر بند نہیں کیا گیا۔

(۲) لکھا گیا ہے کہ منتری نے ودیارتھیوں کو پرستاؤں کی نقل تتھا سوامی سوتنترانند جی

دیکتی کے سامنے اپنے جھگڑے رکھنے کو تیار ہیں جہاں تک مجھے معلوم ہے ان کی نظر میں ایسا کوئی دیکتی نہیں ہے۔ گپت رمش [...] کوشش کی گئی تھی کہ سارا معاملہ کنہیں نشپکش دیکتیوں کو سونپا جائے۔ پرنتو جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ اس میں مہاشہ جی کے کارن سپھلتا نہیں ہوئی تھی۔ اس کا کیا کارن ہے۔ اس پر مہاشہ جی ہی پرکاش ڈال سکتے ہیں۔ سوامی سوامی سوتنترانند جی کے نرادر کے سمبندھ میں اتنا ہی لکھنا کافی ہے۔ کہ مت بھید پرگٹ کرنا اور سنگٹھن کے نیموں کے انوسار اصلی استھتی کو ان کے سامنے رکھنے کو نرادر کہنا سرد تھا انوچت ہے۔ جیسا کہ اس گھٹنا کے سمبندھ میں پچھلے پرچہ میں استھتی رکھی جا چکی ہے۔

حسب معمول مہاشہ جی نے اس لیکھ میں بھی سنی سنائی باتوں کے آدھار پر غلط نتیجے نکالے ہیں اور جنتا کے سامنے غلط باتیں

کی رائے دینے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ بات بھی غلط ہے۔ ودیارتھیوں کو سٹینگ کمیٹی کے پرستاؤ دینے کی ضرورت تھی انہیں کبھی لیا دی نہیں ہے۔ ودیارتھیوں کو یہی کہا گیا تھا۔ کہ سبھا پردھان کی آگیا تتھا انترنگ سبھا کی سویکرتی لے کر ہی اس سمبندھ میں کارروائی کی جا سکتی ہے۔ مہاشہ جی نے لکھا ہے۔ ودیارتھیوں کا وچار اگلا قدم اٹھانے سے کیول اتنا ہی تھا۔ کہ وہ سبھا منتری کے سوائے کسی دوسرے ادھیکاری تک پہنچنا چاہتے تھے۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ جس سے یہ پتر لکھا گیا تھا۔ اس سے پہلے اُن کا ایک پرارتھنا پتر پرستاؤ کی اور سوامی سوتنترانند جی کی رائے کی نقل کے سمبندھ میں سبھا پردھان کے پاس بھیجا جا چکا تھا۔ اس کی اطلاع ودیارتھیوں کو بھی تھی یہ تھا نیم پردھان تتھا انترنگ سبھا کی آگیا انوسار کارروائی کی گئی۔ اس میں منتری کی دبی ہوئی آگیا کو دبانے یا سپھٹ کرنے کا ہی سوال پیدا نہیں

ہوتا۔ مہاشہ جی نے سوامی [...] دیدانند جی کے سمبندھ میں [...] منتری کی کارروائی کو سپھٹ [...] اُس نے نہیں کیا۔ جنتا کی [...] جی کی تسلی کے لئے یہ لکھا جاتا ہے کہ [...] نے منتری جی دوارا سوامی دیدانند جی [...] سمبندھ میں کی گئی کارروائی کو [...] انہیں سبھا منتری کی اور سے [...] گئی تھی۔ اُسے انترنگ سبھا [...] ہے۔ اس سے سپشٹ ہے۔ کہ سوامی [...] جی ودیالیہ میں سبھا کے ادھیکاریوں [...] اجازت لئے بنا ٹھہرے ہوئے ہیں [...] ودیالیہ میں پڑھاتے [...] کاریہ نہیں کرتے بلکہ کیول ماتر ودیارتھیوں [...] کے سامنے انیترن بھنگ کی مثال [...] ہیں۔

رائے صاحب امرت رائے جی کو [...] گیا ہے کہ وہ اس استعفیٰ کو بدلنے [...] کارروائی کریں۔ مجھے معلوم ہے کہ [...] اس سمبندھ میں اس قسم کی باتیں [...] کہ مجھے پولیس کی سہایتا [...] سے ہٹانے کا پریتن کیا جائیگا [...] فرضی خطرہ کو سامنے رکھ کر انہوں نے [...] رکشا کے لئے چند ایک دیکتیوں کو بھی [...] وہ بھائی مجھے بھی ملے۔ انہوں نے [...] کہ ہم سوامی دیدانند جی کے [...] ہیں۔ پرنتو یہاں تو کچھ بھی نہیں [...] آ گئے۔

سبھا کو مجبوراً اس سمبندھ میں [...] کرنا چاہیئے۔ اس کا نتیجہ [...] امرت رائے جی کریں گے۔ ان باتوں [...] ہوئے جتنا سوچ سکتی ہے۔ [...] جی نے دو سروں کو ملزم بنانے کے [...] جاری کہ کہاں تک ستیہ کا پالن [...] سالانہ روپیہ سبھا منتری دوارہ کی گئی۔ سوامی [...] کارروائی کو ہی سپشٹ کیا ہے۔ یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ ودیالیہ [...] میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ودیالیہ میں [...] پہ ایک پربندھ میں پریکشا [...] اس اخبار کے پہنچنے تک پریکشا [...] گی۔ ودیالیہ کے اشانت واتاورن [...] باہر کے دیکتیوں کی اکساہٹ کے کارن [...] ودیارتھیوں میں دو پکش بنے ہوئے [...] دونوں میں دیمنسیہ تھا۔ اس [...] پریکشا کی تیاری کے لئے انہیں [...] رکھا گیا۔ سبھا کے ادھیکاری [...] مگر میں سنے کی پرارتھنا کرتے [...] اور کرتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

گوروکل کانگڑی کا چھتیسواں واشک اتسو

(ہولی اور ایسٹر کی چھٹیوں میں ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء کو منایا جا رہا ہے۔)

۲۷ مارچ کو نئے سناتکوں کا دیکشانت سنسکار ہوگا۔ اور نئے برہمچاریوں کے وید آرمبھ سنسکار کی دیکشا آچاریہ دیو شرما جی ابھئے ۲۸ مارچ کو دیں گے۔ اتسو پر جہاں انیک سمین ہونگے وہاں شری نارائن سوامی جی۔ شری سوامی ستیانند جی۔ شری سوامی ستیہ دیو جی۔ شری سوامی بیولانند جی۔ شری آچاریہ رام دیو جی۔ شری پنڈت انند دیا واچسپتی۔ شری پنڈت جگن ناتھ جی نروکت رتن۔ شری پنڈت بدھ دیو جی۔ شری پنڈت پریہ ورت جی۔ شری پنڈت دھرمیندر ناتھ جی۔ شری پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے۔ شری پنڈت سکھدیو جی۔ شری لالہ ہردیال جی آدی انیک مہانو بھاؤ تتھا ودوان سمت ہو رہے ہیں۔ گوروکل کا درشن تتھا آریہ سماج کا مہا میلہ تتھا سوامی شردھانند جی کی یادگار ہے۔ اس میں آپ کو اوشیہ پدھارنا چاہیئے۔

(نویدک۔ ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رشی بودھ اتسو سے آریہ سماج کو کیا شکشا لینی چاہئے؟

از قلم شری پت ہمنت جیمنی جی ویدک مشنری بھومنڈل پرچارک

تقریباً ایک سو برس
ہوا جبکہ بال برہمچاری دیانند کو
شوراتری کے روز مہادیو کی مورتی پر
ایک چوہے کو گشت لگاتے دیکھ کر یہ
دماغ میں سمایا کہ جو مہادیو (پرماتما) سارے
برہمانڈ کو اپنے حکم انوکول چلا رہا ہے وہ ایک
چوہا نہیں ہو سکتا۔ جو اس ناپاک جیو ہے تک
اپنے سے ہٹا نہیں سکتا۔ گرچہ یہ ایک چھوٹا
خیال تھا۔ مگر اس نے بال برہمچاری کے آگے
زندگی بھر کا پروگرام رکھ دیا۔ یہی وچار تھا۔
جس کے ذریعہ دیانند نے سارے سنسار کی
کایا کو پلٹ دیا۔ جس سے پرانے اصولوں۔ وچار و
توہمات باطلہ اور پسندی کی عمارتیں
دھڑام سے زمین پر آگریں۔ مہنت و پجاریوں۔
پنڈتوں اور پجاری مکاری سے دھرم کے
نام پر لینے والوں کے سنگھاسن ہل گئے سب
کو اپنی فکر پڑی۔ اس لہر کے بودھ سے
جہالت بطالت اودیا دور ہوئی۔ ہندوؤں
کو اپنے گوروں کو غیروں کے ہاتھوں لٹنے سے
بچانے کی تدبیر سوجھی۔ اور دوست دشمن کی
پہچان ہوئی۔ اس روز کے گیان سے ہزاروں
کے دل میں گیان کا دیپک جل اٹھا۔ اب ہم دیکھتے
ہیں کہ ہندو قوم بے حس و حرکت نہیں جیسے غیر
اقوام مردہ لاش کی طرح نوچ نوچ کر کھا رہی
تھیں۔ جس سے کہنا پڑتا ہے۔

جہالت کے بادل پھٹے جا رہے ہیں
رشی ورکے پیچھے چلے آرہے ہیں

سچ ہے۔ دیوا... کی دنیا میں حکومت
ہے۔ وچاروں سے سوسائٹی بنتی بگڑتی ہے۔
اور وہ انقلاب آتا ہے۔ جو لوگوں کے خواب
و خیال میں بھی نہیں ہوتا۔ جہاں ٹھیک مذاہب
نے خیالات کی تبدیلی کے لئے تیغ و تبر کو ہاتھ
میں لیکر خون کی ندیاں بہائیں اور مجبوریاں اور
ترغیبیں ڈالیں۔ وہاں دیانند کی جادو بھری
تحریر و تقریر سے سب کے قلب پرانے
اصولوں وچاروں اور سدھانتوں کو بدلنے
کے لئے سخت بے چین نظر آتے ہیں۔ یہ بے چینی
ان کے چہرے اور ان کے ہاتھ کی حرکت سے
ظاہر ہوتی ہے۔ اب وان پران اور راجنیں
ستیارتھ پرکاش کے سامنے نکلک
جل جا رہی ہیں۔ جیسے محمد رام کرشن

جان بوجھ
کر یا اندھ وشواس سے لگائے
تھے۔ وہی لوگ ان سے منکر ہو گئے
ہیں۔ گویا بت اور البتہ کی پہچان کا مادہ دنیا
میں پیدا ہو گیا ہے۔ اور سب نے گھر وید (قدیمی
ویدک) سے روشن ہوئے ہیں۔ اس بات کا
اعتراف جرمن کے پروفیسر وان وانشی نے
اپنے لیکچر میں کیا۔ جس کا عنوان لوتھر اور دیانند
تھا۔ جس میں ہر دو شخصیتوں کا الفاظ
میں مقابلہ کیا تھا جو یہ ہے۔

(۱) لوتھر تھا۔ اور اپنے سدھانتوں
سے لبا اوقات جاتا تھا۔ لیکن دیانند اپنے
اصول کا پکا تھا۔ جو کچھ اس کے دل میں ہوتا بے
خوف ہو کر سب کو سنا دیتا۔ جسے سچ سمجھا اس
کے لئے مر مٹنے کو تیار تھا۔ وہ البتہ پاکھنڈ ظلم
کا دشمن تھا۔ ان کی حکومت اسے منظور
نہ تھی۔ راجاؤں کی ترغیبوں
اور مذہبی کی ذرا پرواہ نہ تھی۔ اور کئی بار
جان پر حملے کروائے۔

(۲) لوتھر اپنے مخالفین کو ناستک اور ملحد کہہ
کر بھگا دیتا تھا۔ لیکن دیانند اپنے مخالفین
کو یکتی اور پریم سے قائل کرتا۔ غیر بھی اپنا ہو
کر جاتا۔

(۳) لوتھر کو صرف عیسائی مذہب کے
کیتھولک فرقے کا مقابلہ کرنا پڑا۔ مگر دیانند نے
تمام مذاہب کا مقابلہ کیا۔ اور گھر کی برائیوں
اور خرافات کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند
کیا۔ گویا وہ اپنی دھن کا پکا اور جو کبھی لڑائی
لڑنے والا تھا۔

(۴) لوتھر نے یورپ کی سبھیتا میں انقلاب
پیدا کیا۔ مگر دیانند نے نہ صرف بھارت میں
جاتیہ جاگرتی کو پیدا کیا۔ اور اس کی سبھیتا کو
پیر جیوت کیا۔ بلکہ تمام دنیا میں انقلاب اور
جاگرتی پیدا کر دی۔

سچ ہے۔ مردہ ہے جو زمانے کو بدلتا
رہے۔ نہ کہ وہ سب لوگوں کی طرح زمانے کی
رو میں بہہ جائے۔ جب وہ سب سوتے
ہیں۔ وہ جاگتا اور جگاتا ہے۔ اور سچائی کے
لئے دنیا کی مصائب کا سینہ سپر ہو کر مقابلہ
کرتا ہے۔ جرمن ودوان کے الفاظ کیسے
دلچسپ اور دلکش ہیں۔ جو آب زر سے

آریہ سماجیں کئی سال رشی بودھ اتسو منا
رہی ہے۔ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج نے آریہ
سماجوں کا دھیان اس بودھ اتسو منانے
کی طرف دلایا تھا۔ تاکہ دنیا کی مصروفیتوں
سے بالاتر ہو کر اپنے فرض کو پہچانیں اور پروگرام
بنا کر حرکت کریں۔ جس سے جد و جہد کا مادہ پیدا
ہو جس کا دوسرا نام زندگی ہے۔ شوراتری آج
یہی سندیش دے رہی ہے کہ دیکھو جو شوراتری
سے اکڑ گئے تھے ان میں حرارت آئی۔ منجمد دریا
چل پڑے۔ سردی کی سستی۔ کاہلی اور مایوسی
دور ہوئی۔ تم بھی دیانند کی طرح زمانے کو بدل
دینے کا جذبہ پیدا کرو۔ آج تقریباً کئی برس ہو
گئے جبکہ آریہ سماجیں یہ اتسو منانے لگیں
تب سے رشی بودھ اتسو نکالے جاتے ہیں اور
سماجوں میں بودھ اتسو منا کر رشی کے جیون
پر ولولہ انگیز تقریریں کی جاتی ہیں۔ جس سے
در و دیوار گونج اٹھتے ہیں۔ لیکن شک کا مقام
ہے کہ بودھ اتسو منا کر جوش لگن۔ التماہ بھاپ
کی طرح اڑ جاتا ہے۔ یہ سب زبانی جمع خرچ ہوتا
ہے گویا عملی طور پر آریہ سماج آگے نہیں بڑھ
رہا۔ مثلاً

(۱) آریہ سماج کے لوگوں کا سوادھیائے کی
طرف کوئی دھیان نہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ آریہ
سماج کے سبھاسد دیش کے اپدیش کو سمجھنے
والے اور اس پر عمل کرنے والے ہوتے۔ اور ہر
ایک مشنری ہوتا۔ لیکن اب تو آریہ سماج کے
پرچار کا کام مٹھی بھر اپدیشکوں کے ہاتھ میں
رہ گیا ہے۔ اور ان میں سے بہت تھوڑے ہیں
جن کا کام وید کا انوسندھان کرنا ہے۔ اکثر
اپدیشک تو ادھر ادھر کی باتیں سنا کر لوگوں
کے دلوں کو خوش کر دیتے ہیں۔ لیکن پنڈت
گورودت کی طرح وید منتر کی دیا کھیا کر کے اس
کے بھیتو دو گورو کو لوگوں کے دلوں پر نقش
کرنے والے بہت کم ملیں گے۔

(۲) آریہ سماج جس کی بنیاد سوامی جی نے
آریوں کے سنگٹھن پیدا کرنے کے لئے رکھی تھی
اور بھارت کو ایک لڑی میں پرونے کا یتن کیا
تھا۔ اُلٹا مت متانتروں کو جگا کر شل ہو گیا
اب آریہ سماجیوں میں پریم۔ شردھا اور بھگتی
کافور ہو چکے ہیں۔ آریہ سماجی بجائے سیوا اور
دھرم پرچار مشغول ہونے اب ادھیکاروں
سے متوالے بن رہے ہیں۔ جن کے حصول
کے لئے ہر پرکار کے سادھن استعمال میں
لائے جاتے ہیں۔ گویا آریہ سماجیں میونسپل
کمیٹیوں اور قانونی اسمبلیوں کی پیروی کر رہی
ہیں۔

(۳) آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے محض
دکھاوا۔ روپیہ... کے لئے کئے جاتے

ہیں۔ اتسو کے بعد سماج سال بھر کیلئے میٹھی
نیند سو جاتی ہے۔

(۴) میتا یک ست سنگوں کا کچھ نہ پوچھئے
سوائے دو چار سماجوں کے کوئی نہیں کرتا۔
اور لوگوں کا کہنا کیا ہے اپنے تین چوتھائی
ممبر بالکل نہیں آتے۔ اس لئے کہنا پڑتا
ہے کہ آج کا اتسو ہم پورانک ہندوؤں کی طرح
ایک رسم کے طور پر منا رہے ہیں۔ یا ایک
رہے ہیں۔ کاش ہم اس سے شکشا
گرہن کریں۔

میں ان شبدوں کو کسی سبھا یا سوسائٹی
پر کٹاکش کرنے کی نیت سے نہیں لکھ رہا۔ یہ
میں نے اپنے سال بھر کے انوبھو کی بنا پر کہا
ہے تاکہ آریہ بھائی ایجنٹ ہو کر اتسو کے
بھیتو کو جانیں۔ اور آریہ سماجوں کو سنستھاؤں
کے جال سے چھڑا کر ویدک دھرم کے پرچار کا
سادھن بنا دیں۔ اس میں شک نہیں کہ ان
سنستھاؤں نے آریہ سماج کے سدھانتوں
کو نڈر ہو کر پھیلانے میں بھاری رکاوٹ
پیدا کر دی ہے۔ آریہ سماج کی نسپھلتا کے
کارنوں میں سے یہ بھی ایک بڑا کارن ہے۔ یہ
سنستھائیں جودھڑا بندی اور باہمی مخالفت
پیدا کرتی ہیں۔ پرماتما کرے کہ آج ہم ان کو
دور کر کے پرسپر پریم بھگتی رنگے جا کر بھارت
کی ایکتا۔ شانتی اور سوراجیہ حاصل کرنے
کا سادھن نہیں بلکہ سنسار بھر کے امن اور
شانتی کو ستھاپت کر کے دنیا کو ویدک دھرم
کا امرت پان کرا دیں سنسار کی نگاہ آریہ سماج
کی طرف لگ رہی ہے۔ اب دنیا مذہبی جھگڑوں
سے ہو چکی ہے۔ اور سائنس نے درتمان
سمے کے کا دیوالہ نکال دیا ہے۔
اب صرف ویدک دھرم ہی ہے جو دنیا کے
دو دوالوں اور وگیانکوں کو ایشور کی طرف آکرشت
کر سکتا ہے۔ اور بلبلاتے ہردوں کو شانتی
کا امرت پلا سکتا ہے۔ اس کاریہ کو سمپورن
کرنے کے لئے سوامی جی نے سماج کو اپنا اتر
ادھیکاری بنایا تھا۔ اس لئے آریہ بھائیوں
کو اُچت ہے۔ کہ رشی بودھ اتسو پر اپنے جیون
کا پروگرام بنا دیں اور رشی دیانند کے انتم
شبدوں پر کرتویہ پالن کریں۔ کہ سنسار کے
کونہ کونہ میں ویدک دھرم کا ناد بجاؤ۔ یہ ہے
رشی کا بودھ اتسو منانا۔ آریہ سجنو کیا آپ
رشی بودھ اتسو سے یہ شکشا گرہن کریں گے۔

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

انگلینڈ میں سحر اور جادو کے متعلق قانون

شاہ جیمس اول کے زمانے میں ایک قانون منظور ہوا تھا۔ جس میں سحر اور جادو کی تشریح کی گئی تھی اور جادو کرنے والوں کو مستحق سزا قرار دیا گیا تھا۔ (۱۶۰۴ء)

یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب مذہب ایک بڑی قوت رکھتا تھا۔ اور سارے لوگ "مذہبی قوت" کے آگے سر تسلیم خم کرتے تھے۔ کسی میں ہمت نہ تھی کہ اس سے سرتابی کی جرات کر سکے۔ "مقدس دیندار" حضرات اس زمانہ کو "مذہبی عہد" سے موسوم کرتے ہیں۔

انگلینڈ میں جادو کے متعلق جو قانون بنا تھا۔ اس کی بنا وہ خدائی قانون تھا۔ جو "توارۃ" میں مرقوم ہے۔

"لوگوں کو چاہیئے کہ جادوگروں کو زندہ نہ رہنے دیں۔" توارۃ باب خروج آیت ۲۲

حضرت موسٰی نے جب اس قانون الٰہی کو سنایا تو تمام عیسائی دنیا میں اس پر زور و شور سے عملدرآمد ہونے لگا اور ہزاروں بے گناہ عورتیں موت کے گھاٹ اتار دی گئیں جن میں بظاہر اس کے سوا اور کوئی عیب نہ تھا کہ وہ بوڑھی اور ہردلعزیز تھیں۔

روسٹر اکبری کے پاپائے اعظم نے "یعنش ممبرین کی کمیٹی" کی ہمت افزائی کی تاکہ وہ جادوگروں کے خلاف اس قانون کا اس نے سختی سے نفاذ کریں (۱۴۸۴ء)

پروٹسٹنٹ جماعت عیسائیوں کا وہ فرقہ جس کی بنا مارٹن لوتھر نے رکھی تھی۔ اور جو اپنی روشن خیالی کی وجہ سے مشہور تھا۔ کبھی اس قانون کو نافذ کرانے میں کم پرجوش نہ تھی۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ تقریباً تین لاکھ آدمی جادوگر قرار پا کر دو سو سال کے اندر قتل کر دیئے گئے۔ منچسٹر کے بشپ پادری نے پادریوں کی کانگرس میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ (۱۹۱۵ء)

عیسائی گرجاؤں کی تاریخ میں سب سے تکلیف دہ وہ باب ہے جس میں توارۃ کے ایک سادہ حکم کے مطابق جادوگروں کے ساتھ سلوک کیا گیا ہے۔ توارۃ کے ساحر اور جدید افریقہ کے "جادوگر ڈاکٹر" میں کچھ زیادہ فرق نہ تھا۔ اور شاید دونوں باعتبار بڑائی بھی برابر ہوں۔" مشہور انگریز مورخ "لیکے" لکھتا ہے۔

یہ ناممکن ہے کہ جادوگری کی تاریخ کے مطالعہ کے بعد یہ خیال پیدا نہ ہو۔ کہ "عقل پر مبنی تہذیب" کی ترقی سے کتنے ہی مصائب اور کتنے ہی آلام کم از کم جادوگری کے سلسلے میں دنیا سے دور ہو گئے۔

جادو کے متعلق انگریزی قانون تقریباً ایک سو برس تک نافذ رہا۔ ... جارج دوم کے عہد میں اس کو منسوخ کیا گیا۔ (۱۷۳۶ء)

گویا اس اصلاح کو پورے دو سو سال ہو گئے۔ جس وقت یہ قانون منسوخ ہو رہا تھا۔ اس وقت مذہبی دینداروں نے اس کی شدید مخالفت کی۔ سکاٹ لینڈ کا پریسبیٹری عیسائی فرقہ بھی اس کا شدید مخالف تھا۔ کہ "خدائی حکم کو توڑا مروڑا جا رہا ہے۔"

مشہور مذہبی "جان ویسلے" بھی اس کا شدید مخالف تھا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے میتھوڈسٹ گرجا قائم کیا۔ ۱۷۶۵ء میں اس نے سخت احتجاج کیا کہ:۔

"انگریز مرد عورتوں میں بالعموم اور یورپ کے تعلیم یافتہ لوگوں میں بالخصوص یہ خیال پھیل رہا ہے۔ کہ جادوگروں اور بھوتوں کے متعلق واقعات کو بے بنیاد قصے سمجھا جائے۔ جادو کے متعلق یہ بداعتقادی انجیل کے ساتھ بے اعتقادی ہے"۔

"جان ویسلے اور ایسے دوسرے "مقدس دینداروں" کی نظر میں جادو سے بے اعتقادی دکفر کے ہم معنی تھی۔

آئرلینڈ میں توہم پرستی عرصہ دراز تک قائم رہی۔ کیونکہ سحر اور جادو کے متعلق وہاں جو قوانین بنے تھے وہ ۱۸۲۱ء تک ملک میں رائج تھے۔ اسی سال ان قوانین کو منسوخ کیا گیا۔ (ملاحظہ ہو کتاب "طبیب اعظم" مصنفہ ڈبلیو۔ آر۔ ووڈ جو ایک زمانہ میں مشہور بیرسٹر تھا۔ اور کلکتہ ہائیکورٹ میں پیشہ وکالت کرتا تھا۔ یہ کتاب واٹ کمپنی لندن نے ۱۹۳۴ء میں شائع کی ہے)

جادو پر اعتقاد کے متعلق کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ "یہ اعتقاد ہی سب سے بڑا جادو ہے" جس نے انسانی دماغ کی شکل و صورت بگاڑ دی ہے۔

مورخ "لیکے" اپنی تاریخ عقلیت میں بحوالہ "پٹ کیرن" ایک واقعہ بیان کرتا ہے۔ کہ شاہ جیمس چہارم کے عہد میں خود بادشاہ کے ایماء و اشارہ سے ایک مقدمہ سکاٹ لینڈ کی عدالت میں مسموع ہوا۔ ملزم کا نام ڈاکٹر فیان تھا۔ جس پر یہ الزام عاید کیا گیا تھا کہ جس وقت شاہ جیمس ڈنمارک سے جہاز پر روانہ ہوا تو اس ڈاکٹر نے شیطان کی مدد سے ایک طوفان برپا کیا تاکہ شاہ ...

اس غریب ڈاکٹر کو اولاً ہر قسم کی جسمانی ایذائیں دی گئیں۔ اور شاہ جیمس نے اپنی ذاتی نگرانی میں اسے سزا دلوائی۔ اولاً اس ڈاکٹر کی ٹانگوں کی ہڈیاں فل بوٹ پہنا کر چور چور کر دی گئیں اور آخر میں شاہ جیمس کی تجویز پر ملزم کی انگلیوں کے ناخن کترنی سے ادھیڑ دیئے گئے۔ اور پھر وہاں پر سوئیاں چبھوئی گئیں۔ لیکن اس پر بھی جب ڈاکٹر نے جرم کا اقرار نہ کیا تو اس کو زندہ جلا دیا گیا۔ سکاٹ لینڈ کا یہی شاہ جیمس چہارم انگلینڈ کے تخت پر شاہ جیمس اول کے لقب سے بیٹھا۔ اس کے عہد میں دو مشہور واقعات رونما ہوئے۔ ایک تو جادوگروں کے متعلق خاص قانون بنا اور دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ انجیل کا مستند ترجمہ ہوا۔

لارڈ کیل ایل۔ سی نے دو عورتوں کے مقدمات کا بیان کیا ہے۔ جو ۱۶۶۴ء میں چیف بیرن ہیل کے اجلاس میں زیر سماعت ہوا تھا۔ اور فاضل جج نے جیوری کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا:۔

"مجھے اس امر میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ ایسی مخلوق دنیا میں موجود ہے۔ جس کو جادوگر کہتے ہیں۔ کیونکہ کتاب مقدس نے ان جادوگروں کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے اور دوسری بات یہ ہے۔ کہ دنیا کی تمام قوموں کے عقلمندوں نے ان جادوگروں کے متعلق قوانین بنائے ہیں۔ جو اس حقیقت کا ثبوت ہیں جادو کرنا ایک جرم ہے"

اس مقدمہ میں اس فاضل جج نے مجرم کو انگریزی قانون کے مطابق سزائے موت دی۔

آریہ سماجیں ساودھان

ایک شخص مسمی پیر زادہ جس کا شدھ نام ہمر داری لعل ہے۔ وہ پنڈوری خورد ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا ہے۔ اس کی بابت معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص آریہ سماجوں اور آریہ سماجیوں کو شدھ ہونے کی بات بتا کر سہایتا حاصل کرتا ہے۔ یہ لاہور میں شدھ ہوا ہے۔ لیکن اس کی شدھ ہونے کی غرض دھرم پریم نہیں بلکہ ذاتی اغراض ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ شخص اچھے اطوار کا نہیں ہے۔ ایک عورت کو ... ساتھ لیئے پھرتا ہے ... ہے کہ یہ عورت اس کی اپنی نہیں ہے۔ اس کو بھی ساتھ ہی شدھ کرا لیا ہے۔ یہ آدمی بہت خونی معلوم ہوتا ہے۔ آریہ پرشوں کو اس سے سادھان رہنا چاہیئے۔ اور اس کی شدھی کے پرمان پتر منسوخ سمجھا جائے۔

پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

لودھیانہ میڈیکل سکول کی نئی مینیجنگ باڈی کا انتخاب

نہایت خوشی سے سنا جائے گا کہ آریہ میڈیکل سکول لودھیانہ مینیجنگ کمیٹی نے میڈیکل سکول لودھیانہ اپنے پربندھ میں لے لیا ہے۔ گورنمنٹ سے مذکور منظور شدہ ہے۔ اس کے لڑکے امتحان (سب اسسٹنٹ سرجن کلاس) میں بھی۔ جس طرح سرکاری میڈیکل سکول امرتسر کے لڑکے شامل ہوتے ہیں۔ میڈیکل سکول لودھیانہ کے اعلیٰ اسٹاف کے علاوہ اس کے ساتھ ایک خیراتی ہسپتال بھی ہے۔ جس میں ایک لائق سرجن کام کرتے ہیں۔ ہر قسم کے آپریشن کیئے جا چکے ہیں۔ سال گذشتہ میں تقریباً بیس ہزار مریضوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ آیندہ سال کے لئے ۵ مارچ ۱۹۳۶ء کو میڈیکل سکول لودھیانہ کی مینیجنگ باڈی کا انتخاب مندرجہ ذیل ہوا ہے۔

رائے بہادر لالہ رنجی ربھل ایم اے ریٹائرڈ جج ہائیکورٹ پنجاب پریزیڈنٹ۔ ماسٹر رام جی بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لودھیانہ سیکرٹری۔ ڈاکٹر مادھو رام جی ایم بی بی ایس اسسٹنٹ سیکرٹری۔ رائے صاحب لالہ ہرکشن داس جی ایم۔ ایل۔ سی۔ خزانچی۔ رائے صاحب ڈاکٹر رام چند داس جی ریٹائرڈ سول سرجن میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہسپتال۔

رائے صاحب لالہ شو پرشاد جی رئیس۔ ڈاکٹر بختاور سنگھ جی۔ ڈاکٹر بندرابن جی۔ ڈاکٹر گوبرل جی۔ لالہ بھجو رام جی نیتر۔ لالہ نتھو لال جی ڈیڈیرہ وکیل۔ لالہ رام پرشاد جی رئیس۔ ڈاکٹر خوشی رام شیام سنگھ جی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ڈاکٹر دیدی لیش پال جی۔ ڈی بی ایچ میونسپل ہیلتھ آفیسر۔ رائے بہادر لالہ بدری داس جی ایڈووکیٹ لاہور۔ مہاشہ کرشن جی بی اے مالک پرتاپ ویر پرکاش لاہور۔ پنڈت ٹھاکر دت جی آف امرت دھارا لاہور۔ لالہ نرائن دت جی ٹھیکیدار دہلی۔ لالہ کرم چند جی ٹھاپر آف ہیلز جگادھری۔ ڈاکٹر امرناتھ جی ممبران مینیجنگ باڈی

(نامہ نگار)

ویدوں کے خزانوں کی رکشا کیسے ہو!

لیکھک:- شری پنڈت جے دیو جی شرما ودیالنکار میمانسا تیرتھ!

آج کل لوگوں کا یک ... بھی اکثر نہیں پڑھے ... ہر ایک ویدی ... سب کام لکھ کر پکا ہوتا ہے۔ پڑھ لکھ کر پھر لیکھک ہو رہا ہے۔ گرنتھ اور اس کے اپرانت ... لیکھ ہو جانے کی ایشا۔ لیسا۔ لا لسا جاگرت ہوتی ہے۔ ب کوئی اپنیاس لیکھک کتھا لیکھک۔ گرنتھ لیکھک اور انیک پرکار کے گرنتھوں کا نرماتا بنتا ہے۔ پھر اد بھت ... اد ھک شکتی والے وشو کو سرشٹی بنانے میں لگتے ہیں۔ گرنتھ یگ میں یہ ایک وشیشتا بھی دیکھتے ہیں ... ہر ایک وستو ہر ایک دھندے اور ہر ایک کام پر آپ کو گرنتھ کار ساہتیہ ملے گا۔

ہندی میں بھی ایک ایسا یگ آیا ہے۔ سنسکرت کا وہ کال بیت گیا۔ اب ہندی ساہتیہ کو سمپن ہونے کے لیے انیہ بھاشاؤں سے انوواد اور بھاوانواد کرنے کا کال بیت رہا ہے۔ اس کال میں ویدوں کے بھی انوواد کی آوشیکتا انوبھو ہو رہی ہے۔ انیہ ... لوگوں نے ویدوں کے انوواد پرکاشت کیے۔ رشی دیانند نے ویدوں کے انوواد کا سب سے پرتھم شری گنیش کیا۔ اور اسی شیلی پر ویدوں کا سرل بھاشا بھاشیہ اجمیر کے پرسدھ پرکاشک آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ نے پرکاشت کیا۔ اس سے ہندی بھاشیوں کو ویدک ساہتیہ میں بڑا لابھ پراپت ہوا۔ سہسروں گھروں میں ویدوں کا ارتھ سہت سوادھیائے شروع ہو گیا۔

پرنتو اتنے پر ہی اتی شری وید کے سوادھیائے کی نہیں ہو جاتی۔ ویدوں کا سوادھیائے کے ساتھ ساتھ وستوتہ ویدوں کا گیان اور ویدوں کی سمپتا کو بھی اپنے میں دھارن کرنا آوشیک ہے۔ وید تو سوتنتر گیان ندھی ہیں۔ ان کو اپنے میں دھارن کرنا گویا ایک بھاری خزانوں کو دھارن کرنے کے سمان ہے۔ اس کے لیے پراچین کال میں بڑا بھاری تپ کیا جاتا تھا۔ برہمچریہ کا پالن اور گرو کی اپاسنا کر کے ویدوں کے انگوں کا پڑھنا ان کا ابھیاس کرنا اور ویدوں کو سمپورن کرنا کرنا۔ یہ ایک بڑے تپ کا کاریہ تھا۔ چاروں ویدوں کو سمگر یاد کرنے کے لیے کتنی ہزاروں ورشوں سے ابھی تک برلا ہی کوئی مہاپرش ہوا ہے۔ ہاں ایک ایک وید کو کنٹھ کرنے والے بعید ... جنگم وید کلپ ترو ابھی بھارت ورش میں مل سکتے ہیں۔

چاروں ویدوں میں سب سے وشال ... رگ وید ہے۔ اس کے ... منتر ... دس ہزار ... ہیں جتنی شبد تین ویدوں میں ہیں اتنی اس ایک میں ہے۔ اس کا یاد کرنا بڑا شرم کا ریہ ہے۔ اتر بھارت میں اس وید کا اب ...

وید ندھی۔ وید ورت۔ وید کمار۔ وید پرکاش آدی انیک نام سنے جاویں گے۔ پرنتو وید کا سچا ندھی۔ وید کا سچا برتی۔ وید کو اپنانے والا برہمچاری آجیون تک اور وید کا پرتیکشر ہونا پرکاش سے مہرشی بنا بڑا کٹھن ہے۔ وید۔ وید کے برہمن۔ وید کے ...

امرت ہے ویدوں کی بانی

از مہاشہ مہر چند جی آزاد کوٹ فتوحی ضلع ہوشیار پور

(۱)

سب سے افضل سب سے برتر

وید کی ودیا سب سے بڑھ کر

مکتی پاؤ اس کو پڑھ کر

سورگ کی سیڑھی سب نے مانی

امرت ہے ویدوں کی بانی

(۲)

منتر اس کے اُتم سندر

گیان پربھو کا ہے اس کے اندر

بھگتی یوگ دھیان کا مندر

ہے علم حقیقی اور روحانی

امرت ہے ویدوں کی بانی

(۳)

وید کے گن گاؤ سب کو

کر کے ارتھ بتاؤ سب کو

آپ پڑھو پڑھاؤ سب کو

حقدار ہیں سارے پرانی

امرت ہے ویدوں کی بانی

(۴)

ویدوں کا پرچار کرو تم

بھارت کا اُدھار کرو تم

آزاد سبھی سنسار کرو تم

سپھل کرو اپنی زندگانی

امرت ہے ویدوں کی بانی۔

چلن نہیں رہا۔ ہمارا نشر ... ابھی بھی اس کے پڑھنے والے اس کو آدیپانت کنٹھ رکھنے والے ... ان کی سنکھیا انتے دیگ سے گھٹ رہی ہیں۔ ان کی ... یہ نہ کہ کچھ ورش میں ایک رگ وید کا ملنا بھی کٹھن ہو گا۔ چاہے وید کے گرنتھ۔ مول و بھاشیہ ستھان ستھان پر مل جاویں گے پرنتو اس کو کنٹھ کرنے والا لکش کروڑ میں سے ایک! اب نہیں تب کہاں ملے گا۔

کلپ۔ وید کے اوکرم تک۔ وید شکشا۔ وید کے انیہ شڈنگوں کو کرنا یہ ایک بڑی دیر گھ کال کی تپسیا سے ہی سدھ ہو سکتا ہے۔ ورتمان میں وید پاٹھ وید کی سمپتاؤں کو کنٹھا گر کرنے والے کیا گھر شرم کرتے ہیں۔ اس کا ابھی آریہ جگت کے آریہ سجنوں کو گیان نہیں ہے۔ وہ رشی دیانند کے جیون میں اتنا ہی پڑھ لیتے ہیں۔ کہ رشی دیانند کو یجر وید سمست کنٹھ ...

... ودار گیا۔ کہ اس کے لیے انہوں نے کیا یتن کیا ہو گا۔ ورتمان کے رگ وید کے دس ہزار منتر لوگ ... پرنتو تین ورشوں میں تو مول پاٹھ کنٹھ کرتے ہیں۔ ... پد پاٹھ کنٹھ کرنے کا ابھیاس کرتے ہیں۔ ... ... ورش لکھنے پھر کرم پاٹھ ... جٹا پاٹھ۔ گھن پاٹھ ہونے کے لیے ۶ ورش اور لگتے ہیں۔ پھر براہمن۔ ارنیہ کا شکشا پد لکشن جٹا۔ نرکت اشٹا دھیائی کنٹھ کرنے کے لیے تین ورش اور اپنشد ہوتا ہے۔ ان کا پرتیک ابھیاس کرنے کے لیے تو اور بھی ادھک ورش پریہ ... دھارنا شکتی ... تو اس ... دھارن ... سمجھو ہے۔

ورتمان کے دس گرنتھ ادھیائی دویا پراپت کرنے میں جو براہمن دو ہزار سے اوپر ہیں ... شوق منادی سے فارغ ہو کر پراتہ ۱۰ بجے تک تو پاٹھ کنٹھ کرتے ہیں۔ دوپہر کو دوہراتے ہیں۔ ادھیاپک کو پاٹھ سناتے ہیں یاد کرتے ہیں۔ دن رات ... ابھیاس سے دویا ... کا سمست مستشک ... جاتا ہے۔

ورتمان کی سکول ... شکشا کے مقابلہ کو دیکھ کر تو یہ سب سے کٹھن تپسیا کا جیون نظر آتا ہے اور ... پر نشٹ ہو گا۔ کیونکہ اس ۱۲-۱۴ یا ۱۶ ورشوں کا گھور پریشرم ورتمان میں ودیا کے بازار میں اودیا ... دگ اور موید ... شرم ہے۔ اسی یتن کے لیے پراچین رشیوں کا آدیش تھا۔

एक वेद समाप्ति तु विद्यात सूर्य वर्चनः ॥

... ورشوں میں یک ایک وید کا ابھیاس کرے۔ پرنتو جو وید کے گیان سے دھن کی دنیہ دھن ... ورن ... کی ... سے سمجھا سکتے ہیں تو اس وید ندھی کا اپارجن کر سکتے ہیں۔ وہ بھی دھوتی اور نیشن اپنی ... دن کوٹ کو چھوڑ کر کیول لنگوٹی میں سنتوش کرتے اور ایک مسالے کے بھوجنوں کے ستھان پر ایک دو دانوں پر بھی سنتوش کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی تپسوی لوگوں نے ویدوں کی ایک ایک ماترا کا شدھ روپ میں رکشا کی ہے۔ پرنتو اب ان تپسوی لوگوں کا لوگ آدر نہیں ... ان کی آجیوکا بھی پرتی دن دیدی آ شرتہ ہے۔ ایسی دشا دیکھ کر یہ تپسوی جن اب اپنی اگلی سنتتی کو بھی اپنے چلے مارگ پر نہیں چلا دیتے۔ وہ اب اپنی اگلی سنتتی کو ...

دے اب انکی سنتتی کو بی اے - ایم اے بنانے کی چنتا میں سکولوں کالجوں میں بھیجتے ہیں۔

وید کے خزانوں کو دیکھ کر اب وید پرمیں ہر طرف سے چوک اٹھے ہیں۔ آریہ سماج وید پر بھاری ویے کر رہا ہے۔ پرنتو وہ ویے جتنا وید ندھی کی رکشا کے لئے نہیں ہے۔ نہ ان کو اُتپن کرنے کے لئے ہے۔ وہ وید ندھی کے بھار کو اور شاکھاؤں کی رکشا کے لئے ہے اس یتن سے اتنا ہی ہو پاتا ہے۔ پرنتو آریہ سنتتی ایسی ہوں جو اس سے بھی کہیں ادھک کام لیتے ہیں - اسی سورن سکھ کے پرتاپ سے آریہ سماج کی ویدیاں اتیدھک گونجت ہوتی ہیں پرشن ہے کہ وید کی سچی ندھی کی رکشا کیسے ہو؟ ایک ہی اُپائے ہے۔ وہ یہ کہ وید کی دنا بوخ کے دھرم جان کر کنٹھ کیا جاوے اور جیون کو تپ سے بنایا جاوے۔ اسی پرکار رشیوں کی پرم ندھی کی رکشا ہو سکتی ہے۔ اردھ شتابدی یا سورن جینتی کے اوسر پر ایسے شرم شیل وید ندھیوں کو ۵۰۰ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۰ روپے کا پارتوشک دینے کی گھوشنا سرتیان پرتنو اور شرومنی سبھاؤں کو کرنی چاہئے۔

۱۹۳۳ء میں ہونے والی سورن جینتی پر پورن یجروید کنٹھ سنانے والے کو ۵۰۰ روپیہ سام وید کنٹھ سنانے والے کو ۵۰۰ روپیہ۔ اتھرو سنانے والے کو ۱۰۰۰ روپیہ اور رگ وید سمگر کنٹھ سنانے والے کو ۲۰۰۰ ہزار روپیہ - اور چاروں وید سنانے والے کو ۴۰۰۰ روپیہ پارتوشک دینے کی گھوشنا ہونی اُچت ہے۔ اسی پرکار ویدار تھگیوں کے لئے اس سے بھی ادھک دکشنا پارتوشک کا پربندھ کیا جانا اُچت ہے۔ ویدگیہ کی پریکشا پرسپر کے پرشن پرتی پرشنوں سے ہونی چاہئے اس کے لئے ابھی سے دونوں کو تیاری کرنی چاہئے سورن جینتی کے اوسر پر اس کا رہیہ بہت فیصلہ دینا چاہئے۔ اس سمبندھ میں یوجنا کیسے کی جاوے۔

علماء اسلام سے چند سوال

(۱) حضرت ابراہیم اور حضرت محمد صاحب کون سا کلمہ (اسم اعظم) پڑھتے تھے۔ کیا وہی کلمہ تھا جو کہ موجودہ مسلمان پڑھتے ہیں یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(۲) بت پرستی کی تعریف کیا ہے۔

(۳) شرک کی تعبیر کیا ہے۔

(۴) کافر کی تعریف کیا ہے۔

(ایک متلاشی حق)

گذشتہ سے آگے

بھرم نوارن!

شری سوامی سوتنترانند جی کے لیکھوں کے سمبندھ میں

رائے صاحب لالہ امرت رائے جی کا بیان

وہاں تو یہ وچار ہوا کہ انتم نرنیہ کے سمے تک وہ گلہ حکومت پر اپنے کاریہ کا دھک آنش اپنے سادھاوا نرکمیشن میں پنڈت ایشور چندر جی سے کروائیں ہم تینوں کے ودیالیہ سے جانے سے پوروشری منتری جی نے کہا - کہ میں اس وشے کے لئے انترنگ سبھا ۲۴ جنوری کو بلاؤں گا - میں نے کہا اتنے لمبے بیانوں پر وچار کر کے نشچیہ کرنے کے لئے کافی سمے چاہئے۔ اور مجھے اسمبلی کے الیکشن کے سنبندھ میں بھی کاریہ کرنا ہے۔ اسلئے میں ۲۴ جنوری سے پہلے رپورٹ تیار نہ کر سکونگا۔ اس پر شری منتری جی نے کہا۔ کہ اچھا تب انترنگ سبھا ۷ فروری کو ہو سکیگی - میں نے کہا یہ ٹھیک رہیگا۔ کیونکہ تب تک میں رپورٹ بھلی پرکار لکھ کر شری سوامی جی کو اور آپ کو دکھا لونگا۔ اور تب وہ لوگ بھی اس پر اپنی اپنی رائے لکھ سکینگے۔

اس کے بعد میں رپورٹ آپ دونوں کی سمتیوں سمیت شری پردھان جی کی سیوا میں اُپستھت کر سکوں گا۔ ان سب باتوں کے لحاظ سے انترنگ سبھا ۷ فروری کو ہونی ٹھیک رہے گی اس سے دو باتیں سپشٹ ہوتی ہیں۔ کہ نہ تو اس سمے سوامی جی کو رپورٹ کے انترنگ سبھا میں پیش کرنے پر کوئی اعتراض تھا۔ نہ ہی ان کو پہلے میرے رپورٹ لکھنے اور پیچھے انکے اور منتری جی کے میری رپورٹ پر اپنی اپنی رائے لکھنے میں کوئی آکشیپ تھا۔

اس کے بعد میں سب بیان وغیرہ اپنے ہمراہ لیکر انبالہ چلا گیا۔ ڈاکٹر لال چند جی نے مجھے بتایا کہ سوامی سوتنترانند جی ۲۲ جنوری کو انبالہ آئے ہیں۔ میں سوامی جی کو ملنے کے لئے ریلوے سٹیشن پر گیا۔ وہ ڈاکٹر لال چند جی کے مکان پر ٹھہرے۔ وہاں جو بات چیت ہوئی وہ اس پرکار ہے۔ سوامی جی نے پوچھا کیا رپورٹ تیار ہو گئی ہے۔ میں نے کہا - میں نے آپ کو لاہور میں ہی کہہ دیا تھا۔ کہ میں اسمبلی کے الیکشن کے بعد رپورٹ لکھوں گا۔ اب تک سب کاغذات بند پڑے ہیں۔ سوامی جی نے کہا کہ آپ (امرت رائے) دو گھنٹے آج دیں اور دو گھنٹے کل - تو ہم دونوں مل کر رپورٹ لکھ لیں گے آپ

بولتے جاویں۔ میں لکھتا جاؤں گا۔ میں نے جواب دیا کہ میں اتنی جلدی میں رپورٹ تیار نہیں کر سکتا۔ تب پرسپر یہ نشچیہ ہوا کہ میں رپورٹ لکھ کر ۲۸ جنوری کو سوامی جی کو دکھانے کے لئے دہلی پہنچ جاؤں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس سمے تک بھی سوامی جی کو پہلے میرے رپورٹ لکھنے پر اعتراض نہ تھا۔

اس نشچیہ کے انوسار میں ۲۸ جنوری کو دہلی پہنچ گیا۔ وہاں پہنچنے پر سوامی جی نے میرے ساتھ مل کر رپورٹ پڑھی۔ اور مجھے کہا کہ میرا (سوامی جی کا) کئی سثانوں پر مت بھید ہے۔ اچھا ہو اگر سمہت ہو جائیں پرسپر وچار کے پشچات ہم دونوں کچھ باتوں پر سمہت ہو گئے۔ اس کے انوسار میں نے اپنی رپورٹ میں پریورتن لکھ دیا۔ جن باتوں پر مت بھید بنا رہا ان کے سمبندھ میں میں نے سوامی جی سے کہا کہ آپ اپنی سوتنتر سمتی کنارے پر لکھ دیں۔ سوامی جی نے اپنے مت بھید اپنی لیکھنی سے لکھ دئے۔ اور ہر ایک ستھان پر اپنے دستخط کر دئے۔

اس کے بعد میں نے کہا کہ میں رپورٹ منتری جی کو دکھا کر بھی شری پردھان جی کی سیوا میں اُپستھت کر دونگا۔ بعد ازاں انترنگ سبھا میں ۷ فروری کو رکھ دوں گا اس سمے سوامی جی نے کہا کہ اچھا ہو اگر آپ رپورٹ انترنگ سبھا میں نہ رکھیں۔ اور اگر رکھنی ہو تو وہ بھاگ رکھیں جس میں انتم نرنیہ لکھا گیا ہے۔ جب پردھان جی حکم دیں گے ویسا کر دوں گا۔

سوامی جی نے ایک اور بات بھی لکھی ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ (امرت رائے نے) کچھ مت بھید لکھنے کو کہا۔ میں نے لکھا - پنڈت گیان چند جی کا برتاؤ اچھا نہیں ہے۔ وہ پارٹیاں بناتے ہیں اور ان کا بیان وویش پورن اور ابراہنگ ہے۔ اس لئے ان کو ہٹ جانا چاہئے۔ پنڈت پریہ درت جی کو تیاگ پتر دے دینا ہے۔ پنڈت گیان چند جی اور پنڈت پریہ درت جی کے وشے میں امرت رائے جی میرے وچار سے سمہت تھے۔ لیکن وہ وجہ یہ

ضرورت نہیں۔ وہ کہتے ہیں اور یہ کام کریں میں کہتا ہوں منتری جی کام کریں۔ بی کی بابت وہ کہتے ہیں کہ ان کی عمر چھوٹی ہے اس لئے وہ نہ رہیں۔ میں ان کے ساتھ ان کے برتاؤ کو بھی اچھا نہیں سمجھتا۔

میں پنڈت گیان چند جی اور پنڈت پریہ درت جی کے سمبندھ میں سوامی جی سے کبھی سمہت نہیں ہوا۔ میں نے انتم نرنیہ میں سپشٹ لکھا ہے کہ آچاریہ پریہ درت جی کے بارے میں اسنتوش کے جو کارن بتائے گئے ہیں۔ وہ سب نرادھار ہیں۔ میں ان کو نردوش سمجھتا ہوں۔ جو کچھ انہوں نے کیا لیکھ کر تو یہ کا پالن سمجھ کر کیا۔

ادھشٹاتا پنڈت گیان چند جی کے بارے میں سلے کہیں میں کوئی بات ان کے ورودھ نہیں۔ ودیارتھیوں نے جو ان کے بارے میں استوش پرگٹ کیا ہے۔ اس کا کوئی پرمان نہیں دیا۔ اتہ میں ادھشٹاتا جی کو سروتھا نردوش سمجھتا ہوں - منتری جی بھی میرے ساتھ سہمت ہیں - سوامی جی سے بھی پنڈت پریہ درت جی کے سمبندھ میں لکھا ہے - کہ وہ وشیش دوش نہ ہو کر الپ دوشی وا ادوشی ادھشٹھاتا ہیں پنڈت گیان چند جی کے وشے میں سوامی جی نے کہیں نہیں لکھا کہ ان کا برتاؤ اچھا نہیں اور وہ پارٹیاں بناتے ہیں۔ میں نے پنڈت پریہ درت جی کے سمبندھ میں نہ کبھی کہا ہے اور نہ کبھی لکھا ہے کہ ان کی عمر چھوٹی ہے۔ اس لئے وہ نہ رہیں۔

(امرت رائے)

آریہ سماج ساون کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ساون ضلع کرنال کا سترھواں سالانہ جلسہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ مارچ ۱۹۳۷ء کو ہو جاویگا - دھرم پریمی سجن شامل جلسہ ہو کر لابھ اٹھاویں

ستنام سنگھ پردھان آریہ سماج ساون

آریہ سماج سرہند کا سالانہ چناؤ!

آریہ سماج سرہند کا سالانہ چناؤ تاریخ ۷ مارچ کو حسب ذیل طریقے سے ہوا۔

(۱) پردھان مہاشہ آسارام جی

(۲) اُپ پردھان مہاشہ منی لعل جی

(۳) منتری دیو راج دید جی

(۴) اُپ منتری مہاشہ امرناتھ جی

(۵) خزانچی مہاشہ جیرام سنگھ جی

(منتری)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فتح و شکست تو قسمت میں تھی ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

چاہئے تو یہ تھا کہ مہاشہ جی مذکورہ بالا واقعات سے عبرت حاصل کرتے۔ اور آئندہ کیلئے سماج میں پھوٹ کا بیج بونے اور آریہ بھائیوں کو آپس میں لڑانے کی بجائے اپنے اخباروں کو آریہ سماج کی بہتری و بہبودی کے لئے وقف کر دیتے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاشہ جی کو نمبروں سے بزدآزما ہونے کی بجائے بزرگوں سے گتھم گتھا ہونے یا برسر پیکار رہنے میں ہی مزہ آتا ہے۔ اور انہیں اس وقت تک چین نہیں آتا۔ اور نہ ہی روح مطمئن ہوتی ہے۔ جب تک وہ سبھا کے ادھیکاریوں کو صلواتیں نہ سنا لیں۔

آنجناب کا تازہ کارنامہ یہ ہے کہ پردھان سبھا کی غیر حاضری میں اُپدیشک ودیالیہ کی درگت کی آڑ لے کر آچاریہ رام دیو جی پنڈت کھیم سین جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ آچاریہ پریہ ورت جی اور پنڈت گیان چند جی کے خلاف جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے شروع کر دیئے ہیں۔ مہاشہ جی کی خوش قسمتی یا بدقسمتی سے سوامی ویدانند جی بھی (جو کل تک اُن پر کئی طرح کے جھوٹے و سچے الزامات لگا کر انہیں بدنام کرتے نہ تھکتے تھے۔ اور آریہ سجنوں اور اُن کے سوا اُن کے ساتھیوں کے خلاف اکسانا اپنا پرم دھرم سمجھتے تھے) ان کے ساتھ مل گئے ہیں۔

مہاشہ جی و سوامی جی نے سبھا کے ادھیکاریوں تتھا اپدیشک ودیالیہ کے سنچالکوں پر جو الزامات لگائے ہیں ان کا جواب با جواب دینا سبھا کے ادھیکاریوں کا کام ہے۔ لیکن جس بات سے مجھے دکھ ہوا ہے۔ اور جس دُکھ کا اظہار کرنے کے لئے ہی مجھے اپنا قلم اُٹھانا پڑا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس قسم کی گھٹنائیں سبھا سوسائٹیوں اور سنستھاؤں میں ہوتی رہتی ہیں ان کے متعلق مناسب کارروائی کرنی ہی چاہئے لیکن ہر ایک بات کو اخباری بحث کا مضمون بنانا انتہا درجہ رنجدہ ہے۔ شری آچاریہ رام دیو جی سوئم اپنے لیکھ میں لکھ چکے ہیں۔ کہ اُن کے سمے میں بھی اس قسم کی کئی گھٹنائیں ہوئیں اور ان دنوں ہوئیں۔ جبکہ سبھا کی باگ ڈور مہاشہ جی کے ہاتھ میں تھی۔ لیکن کیا مجال کہ مہاشہ جی نے کبھی اپنے اخباروں میں ان کا ذکر کیا ہو۔ میں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ مہاشہ کرشن سبھا کے ادھیکاریوں کو کوسنے میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔ لیکن اس صداقت سے کوئی انکار کر سکتا ہے کہ مہاشہ جی کا ہر

مہاتما کرشن جی کی افسوسناک ذہنیت

اور آریہ سجنوں کا کرتویہ

(از شری دیوی داس جی آریہ سبھا سد کراچی)

معمولی یا غیر معمولی بات کے لئے اخباروں میں سر نکالنا آریہ سماج کے ہت کی درشٹی سے از حد خطرناک ہے۔ میں تھوڑی دیر کے لئے مان لیتا ہوں کہ جو کچھ مہاشہ جی یا سوامی جی فرماتے ہیں وہ سولہ آنے ٹھیک ہے۔ لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ اندرونی دیا پرائیویٹ معاملات کو اخباری بحث کا مضمون بنا کر مخالفین آریہ سماج کو تالیاں بجانے کا موقعہ دیا جاتا ہے؟ انترنگ سبھا د جنرل سبھا کس مرض کی دوا ہیں؟ آریہ سجنوں کو معلوم ہی ہے۔ کہ شری مہاتما منشی رام جی اس بات سے ہمیشہ دکھی رہا کرتے تھے مہاشہ کرشن گوروکل سمبندھی ہر ایک بات کو جس کا گھر میں فیصلہ ہو سکتا تھا۔ ہمیشہ اخباری بحث کا مضمون بنا کر گوروکل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا کرتے تھے۔

مہاشہ جی کو اس بات کا بہت دکھ ہے۔ کہ سبھا کے اُپدیشک جنہیں وہ کنویسنگ ایجنٹ اور تنخواہ دار ڈھنڈورچی بتا کر اپنی افسوسناک ذہنیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ پروپیگنڈہ اور کنویسنگ میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ اگر اُن کی یہ شکایت ٹھیک ہے۔ تو واقعی دکھ انگ ہے لیکن مہاشہ جی کو ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہئے۔ کہ وہ اپدیشکوں تتھا پرچارکوں کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ وہ اپنی دولت کے نشے میں سرشار ہو کر انہیں اپنا زر خرید غلام سمجھتے ہیں۔ اُن کا کوئی بھی مضمون پڑھ لو اُس میں نفرت و حقارت۔ تکبر اور نخوت کی بو آنے لگیگی۔ اگر اُن کا بس چلے تو پنڈت بدھ دیو جی کو پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیں اور دوسرے اُپدیشکوں کو کالے پانی یا عبور دریائے شور کی سزا دیں آخر آچاریہ رام دیو جی کا جن کے شاسن کال کو مہاشہ جی بچہ سقہ کی حکومت بتلا رہے ہیں۔ قصور ہی کیا ہے۔ یہی نہ کہ وہ اُپدیشکوں کو آپ کی طرح تنخواہ دار نوکر نہیں سمجھتے۔ بلکہ اُن کے ساتھ وہ سلوک کرتے ہیں جس کے وہ مستحق ہیں۔ دوسروں کے فرضی یا حقیقی کنویسنگ ایجنٹوں کو کوسنا اور اپنے کنویسنگ ایجنٹوں سپوتوں اور حواریوں کی پیٹھ ٹھونکنا اور ہر طرح سے ان کی سہایتا کرنا۔ مہاشہ جی ایسے دیار غیں تتھا گنبھیر سجنوں کو شوبھا نہیں دیتا۔ کسی شاعر نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔

ہر کسے ناصح برائے دیگراں
ناصح خود یافتم کم در جہاں

انت میں آریہ سجنوں سے یہ نمر نویدن کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کا چپ چاپ بیٹھے رہنا کسی حالت میں بھی اُچت نہیں ہے۔ وقت ہے۔ کہ آپ اپنے نیتاؤں کو مجبور کر دیں۔ کہ وہ اس قسم کی اخباری بحث کو ہمیشہ کے لئے بند کرا دیں اور مہاشہ کرشن ایسے مہانو بھاؤں کے یہ بات ذہن نشین کرا دیں کہ اس قسم کی گتھیاں اخبار کی شرن لینے سے نہیں۔ بلکہ گھر میں بیٹھ کر ہی سلجھائی جا سکتی ہیں

(دیوی داس آریہ سبھا سد کراچی)

||| ساہتیہ وبھاگ |||

آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے اُتم پرکاشن تتھا پرکاش کی پستکوں کے آریہ پریمیوں تتھا آریہ سماجوں تک پہنچانے کے لئے ساہتیہ وبھاگ کی ستھاپنا ہوئے ایک ورش ہو چکا ہے اس وبھاگ کی اور سے اس ورش بہت اہم کاریہ ہوا ہے۔ آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں نے جتنی الوسع اس بھاگ سے فائدہ اٹھانے کے لئے توجہ دی۔ امید ہے۔ کہ آنے والے سال میں ادھک سے ادھک لابھ اٹھانے کا یتن کیا جائے گا۔ اور ساہتیہ وبھاگ سے ہی ہمیشہ ہر پرکار کی کتابیں منگوانے کا یتن کیا جائے گا۔

(۲) ساہتیہ وبھاگ کی پستکوں کی دوکان یکم چیت سنہ ۱۹۹۳ سے گورودت بھون کی بلڈنگ کے نیچے جنوبی سمت والے حصہ میں آ گئی ہے۔ جو بھائی گورودت بھون تشریف لائیں وہ سیدھے ساہتیہ وبھاگ میں تشریف لائیں۔ اور ہر ایک قسم کا ویدک ساہتیہ یہیں حاصل کریں

پربندھک ساہتیہ وبھاگ
آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور۔

آوشیک سوچنا !!

نہایت ہی خوشی کی بات ہے۔ کہ نابھہ۔ پٹیالہ سنگرور۔ پھولکیاں سٹیٹ کی آریہ سماجوں کی اُپ سبھا کا چناؤ ہو چکا ہے۔ جس میں تینوں ریاستوں کے چھ پرتی ندھی شامل ہیں۔ اصل اُپ سبھا کا دفتر نابھہ ہے۔ اب آپ کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ ان پھلکیاں سٹیٹ کی اگر کسی آریہ سماج کو پرچار سمبندھی وغیرہ کاریہ میں اس اُپ سبھا کی کسی قسم کی سہایتا کی ضرورت پڑے تو کرپا کر کے مندرجہ ذیل پتہ پر پتر ویوہار کریں کیونکہ اس اُپ سبھا نے اپنا کاریہ کرنا شروع کر دیا ہے۔

جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال۔ مردمی کمزوری کی لاجواب جادو اثر دوا

تیار کردہ ویدراج شری آتما نند جی

وید

پشٹی ساگر (رجسٹرڈ)

یہ دوائی ان امراض کو دور کرنے کے علاوہ ویرج کو شدھ کر کے گاڑھا و مضبوط کرتی ہے۔ جن مردوں کا ویرج پیشاب کے ذریعہ یا رات کو خواب میں ضائع ہو جاتا ہے۔ ان کے لئے جادو اثر نعمت ہے۔ غیر مترقبہ ہے۔ قیمت ایک پیکٹ برائے بیس یوم دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک بیرونی استعمال کے لئے جاںبا لاثانی طلا فی شیشی دو روپیہ ہی طلب کریں۔ بالکل بے ضرر ہے

مینیجر راز جوانی فارمیسی (رجسٹرڈ) کرشن نگر لاہور

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اناجوں کا راجہ سویابین

ہوتا ہے۔ اس کا دانہ مٹر کے دانہ کے برابر ہوتا ہے مگر اس میں مٹر یا دالوں کی نسبت پروٹین اور چربی زیادہ ہوتی ہے۔

سویابین خوراک کی ایک نہایت اہم چیز ہے۔ ابھی تک جتنی بھی قسم کے اناجوں یا دالوں کا پتہ لگا ہے۔ ان میں سویابین میں پروٹین (بدن بنانے والا جزو) سب سے زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ اس میں پروٹین کی مقدار ۴۰ فی صدی یعنی دال کی نسبت دوگنا گیہوں سے تین گنا، اور چاول سے پانچ گنا ہوتی ہے۔

سویابین کا پروٹین گائے کے دودھ یا ماس کے پروٹین سے ملتا جلتا ہے۔ ویجیٹیرین لوگوں کے حق میں تو سویابین ایک وردان روپ ہے۔ کیونکہ اس کا پروٹین ماس کے پروٹین سے ملتا ہے۔ سویابین کے تیل میں لیسیتھین اور وٹامن "اے" اور "ڈی" زیادہ مقدار میں ہے۔ اس لئے اس بات میں وہ مکھن سے ملتا ہے۔ انڈے کی زردی میں جیسا لیسیتھین ہوتا ہے۔ ایسا ہی سویابین میں ہوتا ہے۔

سویابین ان تھوڑے سے اناجوں میں شمار ہوتا ہے۔ جس میں "اے" "بی" اور "ڈی" وٹامن ہوتے ہیں۔ انسان کی غذا میں ان تین وٹامنز کا ہونا ضروری ہے۔

چند ہمارے ملک میں سویابین کہیں کہیں باغیچوں میں لگایا جا رہا ہے۔ گو اس وقت صوبہ مدراس میں اس کی تھوڑی بہت کاشت بھی کی جاتی ہے۔ پھر بھی ہم سب لوگ اس سے ناواقف ہیں۔ سویابین ایشیا کی پیداوار ہے اور منچوریا اس کا خاص کھیت ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔ کناڈہ۔ یورپ۔ جنوبی افریقہ آسٹریلیا، ہندوستان اور ارجنٹائن میں کہیں کم اور کہیں زیادہ اس کی کھیتی ہوتی ہے۔ مگر ان سب جگہوں کی پیداوار ملا کے منچوریا کی سالانہ پیداوار کے مقابلہ میں آدھی سے بھی کم کی جاتی ہے۔ اس کا سبب منچوریا کی موافق آب و ہوا اور زمین تو ہے ہی۔ اس کے علاوہ وہاں کے کسانوں کی محنت اور مشقت کی خوبی بھی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان جیسے محنتی کسان دنیا میں اور کہیں نہیں پائے جاتے۔

منچوریا کے لوگ سویابین کو کلپ ورکش سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ دنیا میں کوئی بھی اناج یا ساگ پات میں اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ اس سے دودھ دہی۔ گھی تیل۔ کھلی آٹا۔ ساگ۔ ماس قہوہ وغیرہ سبھی خورد و نوش کی مفید۔ لذیذ۔ اور مقوی اشیاء بن سکتی ہیں۔ ہندوستانیوں کے لئے گیہوں اور چاول جو اہمیت رکھتے ہیں، وہی اہمیت سویابین کو منچوریا میں حاصل ہے۔ امیر و غریب سب کے لئے پسندیدہ چیز ہے۔

سویابین کوئی نیا نام نہیں ہے۔ اس کی کھیتی منچوریا، چین اور کوریا میں بہت پرانے وقت سے تقریباً ۵۰ صدیوں کے وقت سے بوئی جا رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے غیر معمولی خواص کا پتہ چار پانچ ہزار سال سے پرانی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ جب روس والوں کو مدہت

سال بعد جاپانیوں کی نگاہ دریائے لیو کی زرخیز گھاٹی پر پڑی۔ اس وقت وہاں پانچ سو سے زیادہ قسم کے سویابین پیدا ہوتے تھے۔ جاپان میں بھی سویابین کی کاشت ہوتی ہے اور ہوکائیدہ کے سرد علاقہ سے لے کر فارموسا کے گرم علاقہ تک وہ پیدا بھی خوب ہوتا ہے۔ لیکن اتنی پیداوار جاپان کی بڑھتی ہوئی آبادی کی مانگ کو پورا نہیں کر سکتی۔ اس لئے جاپان کی

۱۲ کروڑ روپیہ کا سویابین کی کھلی چین سے ہر سال خریدی جاتی ہے۔ باہر سے آنے والے دیگر سامان خورد و پر اتنا خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ جاپان کو سکے اسے منچوریا کو دینا پڑتا تھا بری طرح ناگوار گذرنے لگا۔ بڑے ڈھنگ سے منچوریا پر اپنا پھیلائے۔ وہ جانتا تھا کہ جب جنگ چھوٹے سے گا کل طاقت ور سلطنتیں کا راگ۔ اپنی بے بسی کا باعث ہیں۔ ایسی حالت میں ہتھیاروں پر قبضہ کر لینے پر بھی دنیا اس کی طرف انگلی نہ اٹھا سکے گی۔ اگرچہ اسے ان کا ڈر نہیں پھر بھی احتیاطاً والی پالیسی کو ہی کام میں لانا بہتر سمجھا۔ پالیسی کو عملی صورت دینے کے لئے پولیٹیکل پیدا کی۔ چالاکی کو سب نے خوب سمجھا۔ مگر اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی کسی کو ہمت نہ پڑی۔ وہ بدھ مت بنیادی اصول اہنسا کی رکشا کرتے ہوئے قبضہ کی حیثیت سے منچوریا میں چپ چاپ ہو گیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اسے سویابین تجارت کا خاص اڈا بھی بنا لیا۔ اس وقت وہاں جاپانی سرمایہ داروں کی بڑی بڑی ملیں بہت بڑی تعداد میں کھلی ہوئی ہیں۔ نئی نئی کھیتی جاری ہے۔ ریل اور جہاز سے وہاں کا سویابین باہر جاتا ہے۔ لوگوں سکتے ہیں۔ منچوریا میں زراعت کی بھی سستی ہے کہ وہاں کی ہر طرح کی پیداوار پانی کے بھاؤ ملتی ہے۔ ان سب وجوہات جاپانیوں کے دونوں ہاتھ۔ تو گھی میں رہے لیکن منچوریا کے لوگوں کو صرف کرنا پڑتا ہے۔

سویابین کی قسموں کی نسبت خواص زیادہ حیرت انگیز اور دلچسپ ہیں۔ سویابین کا تیل کسی نہ کسی طریقہ سے بھر میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کو کیمیاوی سے زیتون یا جاپانی تیل میں تبدیل کر ہے۔ اور اس طرح وہ بگھار دینے کے کام بہت آتا ہے۔ گلیسرین۔ رنگ روغن صابن۔ چھاپے کی سیاہی وغیرہ چیزوں کی تیاری میں بھی وہ خوب استعمال ہے۔ سویابین کی کھلی بہت سستی ہوتی جلانے جانوروں کو کھلانے نیز زمین کو زرخیز کے کام میں بہت لائی جاتی ہے۔

سویابین کا تیل جو لاکھوں جاپانی اور منچوریا بالکوں کی پرورش کے کام آتا ہے۔

چھوا چھوت کی تردید

از قلم شعراء الناس کیف جرنلسٹ

کرامات اپنی جہاں کو دکھا دے — چھوا چھوت کے گڑھ کو بالکل گرا دے
پرانے خیالوں کو دل سے بھلا دے — اے غافل تو جوہر بھی زرا دے

تیرے سر پہ پاگل چڑھا کھوت کیا ہے!
اے ناداں جہاں بھر چھوا چھوت کیا ہے؟

عبث چار چاول کی ہانڈی چڑھائی — الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائی
یہ ہستی تجھے کیا خدا کی خدائی — سمجھ جا ابھی کچھ تو ہے وقت بھائی

گذر جائے گا وقت یونہی اے ناداں
تجھے آخر ہونا پڑے گا پریشاں۔

تو حامی چھوا چھوت کا بس عبث ہے — عداوت یہ کینہ یہ جھگڑا بس عبث ہے
ہاں دھرموں کا جھگڑا بس عبث ہے — کسی کو برا جاننا بس عبث ہے

سمجھ اچھوت کو بھائی ہندی ہیں سارے
یہ کوزے میں اک ہی گیا ہند ہیں سارے

اچھوتوں کو آگے بڑھا نا لگائیں — چھوا چھوت کا مرض جڑ سے مٹائیں
تدابیر کو عمل میں آؤ لائیں — جہاں میں نئے پر کی یونہی اڑائیں

یہ مسئلہ چھوا چھوت کا آج توڑیں۔
مخالف کی ہانڈی چوراہے میں پھوڑیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوتے "دہین" میں پانی ملا کر گرم کرنے سے
دودھ گائے کے دودھ کی مانند سفید اور دل کو لبھانے
والی خوشبو سے یکت ہوتا ہے۔ گائے کے دودھ
میں چند گھنٹے بعد خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر سویابین
کا دودھ چار یا پانچ دن تک خراب ہوئے بغیر
گھر میں رہ سکتا ہے۔

بہت دن ہوئے ہم نے پڑھا تھا۔ کہ
اب دودھ پینے کے لئے گائے بھینس یا بکری
کی دیکھ بھال کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کیونکہ ایک
سائنس دان نے ساگ سے دودھ بنانے کی
ترکیب ڈھونڈ نکالی ہے۔ اور اس سے جو دودھ
بنتا ہے وہ شکل صورت۔ ذائقہ اور تاثیر میں گائے جیسا
ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سائنس دان مذکور
نے جس ساگ سے دودھ تیار کیا ہوگا۔ وہ یقیناً
سویابین ہی ہوگا۔ اور جس ترکیب سے وہ اپنی
کوشش میں کامیاب ہوئے ہوں گے۔ وہ
مشرق والوں کی پرانی ترکیب ہی ہوگی۔ سویابین
کو جما کر گاڑھا کیا ہوا دودھ بھی تیار ہوتا ہے۔
جو ٹین کے ڈبوں میں بھر کر دور دراز جگہوں
میں بھیجا جاتا ہے۔ سستا اور مفید ہونے کے
سبب اس کی کھپت بھی خوب ہوتی ہے۔ چین اور
جاپان میں سویابین میں سے بنی ہوئی دہی کے
بغیر بھوجن ادھورا سمجھا جاتا ہے۔ وہاں سویابین
کی دہی کو سویابین کے تیل یا گھی میں پکا کر مختلف
اقسام کے لذیذ پکوان تیار کئے جاتے ہیں۔
سویابین کا آٹا مشرقی ایشیا میں کافی استعمال
ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مغربی ملکوں میں بھی
مٹھائی اور روٹی بیچنے والے اس کو بہت
استعمال کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس آٹے
کی روٹی میں گیہوں کی روٹی کی نسبت انڈے
اور دودھ کی بہت کم ضرورت پڑتی ہے۔

سویابین مناسب حد تک بھن جانے
پر شکل و صورت اور خوشبو میں قہوہ جیسا ہو
جاتا ہے۔ تب اس سے بنی ہوئی چائے وغیرہ
کو پی کر کوئی بھی اس بات کی پہچان نہیں کر سکتا
کہ وہ قہوہ کے سوا کوئی ایسی دوسری چیز
پی رہا ہے۔ جو قہوہ سے ملتی جلتی ہے۔

سویابین کی ترکاری بھی خصوصیت
کے لئے مشہور ہے۔ اس سے ویجی ٹیرین
(سبزی خور) لوگوں کے لئے جس طرح مختلف
قسم کی سبزیاں پکائی جاتی ہیں۔ ویسے ہی
ماس خور لوگوں کے لئے بھی وہ روپ رنگ
اور خوشبو ملا کر کسی قسم کے ماس میں تبدیل
کیا جا سکتا ہے۔

کاڈ لور آئیل کی طرح سویابین میں مقوی
مادہ ہوتا ہے۔ دق کمزوری اور جریان کے
لئے یہ بہت فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ مریض
کو اس کی کھچڑی۔ قہوہ اور کانجی بنا کر دیجئے

سائنس کا ایک حیران کن کرشمہ مردے دوبارہ زندہ ہونے لگے

روسی ڈاکٹر نے مردہ کتوں اور کتیوں کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ اب ان کے بچے ہونے والے ہیں۔

مردوں کو زندہ کرنیکے حیرت انگیز تجربے

"انسٹی ٹیوٹ آف دی سیکنڈ لائف"
(یعنی وہ مرکز جہاں مردوں کو زندہ کرنے کے
مسئلہ کی تحقیق و تدقیق کی جاتی ہے۔) یہاں
حیرت انگیز تجربات کئے جا رہے ہیں۔ یہاں
مردوں کو ایک بار پھر زندہ کر دیا جاتا ہے
کہ وہ موت کی نیند سے اٹھیں اور ایک بار پھر
منزلِ حیات طے کریں۔ لیکن جیسا کہ اس قسم
کے اکثر تجربوں کا حال ہے۔ مردوں کو دوبارہ
زندہ کرنے کا تجربہ بھی اس وقت تک صرف
بے زبان جانوروں تک محدود ہے۔ ان جانوروں
کو پہلے تو عمل جراحی کی میز پر ڈال کر چیر پھاڑ
دیا جاتا ہے اور ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اور
اس کے بعد ان کو دوبارہ زندہ کر دیا جاتا ہے

عصر حاضر کے اہم ترین سائنٹفک تجربات

یہاں قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا
ہے۔ کہ ایسا کرنا آیا بے رحمی ہے۔ یا یہ کہ یہ
سب کچھ از راہ مہربانی و ترحم کیا جاتا ہے۔ اس
مسئلہ میں سوویٹ گورنمنٹ کے ایک افسر
نے لندن کے اندر میرے سامنے جو واقعات
بیان کئے۔ وہ سپرد قلم کئے جاتے ہیں۔ تاکہ
قارئین ان واقعات کو پڑھ کر خود ہی فیصلہ کر
لیں کہ زندوں کو مارنے اور پھر جلانے کی
کارروائیوں کے متعلق کیا رائے قائم کرنی
چاہیے۔ مگر اتنی بات مزید کہی جا سکتی ہے
کہ یہ تجربات عصر حاضر کے نہایت ہی اہم
سائنٹفک تجربات ہیں۔

روس کا مشہور روزگار ماہر سائنس

جو ماہر سائنس ان تجربات میں مصروف
ہے۔ وہ روس کا ڈاکٹر سرگی بردی خونیکو
ہے۔ اور جہاں وہ یہ تجربات کیا کرتا ہے۔ وہ
ماسکو کا "انسٹی ٹیوٹ آف دی سیکنڈ لائف"
ہے جس کی تشریح اوپر کی جا چکی ہے۔ اس مشہور
روزگار روسی ماہر سائنس نے ایک آلہ
ایجاد کیا ہے۔ جو "آٹو جیکٹر" کہلاتا ہے۔ دعویٰ
کیا جاتا ہے۔ کہ یہ آلہ در حقیقت ایک مصنوعی
دل ہے۔ جس کے ذریعہ مردے میں از سر نو
زندگی پیدا کی جاتی ہے۔

کتا ہو امر چھ مہینے زندہ رہا!

کچھ برس گزرے کہ لندن کے رائل انسٹی ٹیوٹ
میں ایک انگریز پروفیسر نے ایک مرے ہوئے
کتے کے قلب کو از سر نو حرکت میں لا کر دیکھنے
والوں کو حیرت میں ڈال دیا تھا۔ مگر روسی ڈاکٹر
بردی خونیکو انگریز پروفیسر سے بھی آگے نکل
گئے۔ انہوں نے ایک کتے کا سر کاٹ لیا۔ اور
اس کٹے ہوئے سر کو اپنے ایجاد کردہ آلہ
(آٹو جیکٹر) کے ساتھ پیوست کر دیا۔ اور
اس طرح کتے کے سر کو چھ مہینے تک زندہ
رکھا۔ مصنوعی طور پر خون کی رو اس کٹے
ہوئے سر میں دوڑائی جاتی تھی۔ اور اس
سر سے زندگی کی تمام علامتیں ظاہر ہوتی تھیں
مگر ڈاکٹر موصوف نے اپنے تجربے کے سلسلہ
کو اور آگے بڑھایا۔ یعنی موت کے کافی مدت
کے بعد ایک کتے کی لاش پر اپنے آلہ کو
استعمال کیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ کتا از سر نو
زندہ ہو گیا۔

پانچ کتوں کو مار کر دوبارہ زندہ کر دیا گیا

ڈاکٹر کی تحقیقاتوں میں حکومت روس
نے امداد کی یعنی مذکورہ انسٹی ٹیوٹ میں ڈاکٹر
کے لئے مخصوص معمل آراستہ کرا دیے۔ سرکاری
طور پر اس انسٹی ٹیوٹ کا نام ۔ ۔ ۔ ۔
"انسٹی ٹیوٹ آف ایکسپری مینٹل فزیالوجی اور
تھراپی" ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ کے باغیچہ میں
پانچ کتے رہتے ہیں۔ یہ پانچوں کتے وہ
ہیں۔ جو مر کر دوبارہ زندہ کر دئے گئے ہیں
اور زندگی کی دوسری مسافت طے کر رہے
ہیں۔ یہ کتے اپنی موت سے نہیں مرے تھے
بعض کو زہر دے کر مارا گیا تھا۔ اور بعض
اس طرح ہلاک کئے گئے تھے۔ کہ پمپ کے
ذریعہ ان کے بدن کا تمام خون نکالا گیا تھا۔
ان کتوں میں ایک کتیا بھی ہے۔ جس کا
نام "ڈوبو چکا" ہے اور وہ عنقریب بچے
دینے والی ہے۔ یہ کتیا مار کر دوبارہ زندہ کی
گئی تھی۔ اسی طرح اس کا نر بھی مردہ سے
زندہ کیا گیا تھا۔ ان تمام تجربوں سے ڈاکٹر موصوف
کو یقین ہو گیا ہے کہ جس طرح جانوروں کو
مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے۔
اسی طرح موت کے بعد انسان کو بھی زندہ
کرنا بھی ممکن ہے۔

موت کے متعلق روسی ڈاکٹر کا خیال

موت کے متعلق ڈاکٹر موصوف کا خیال
ہے۔ کہ بدن کے ایک بہت ہی عجیب عمل کا نام
موت ہے۔ یہ عمل کئی مرحلوں پر مشتمل ہے۔
پھر ڈاکٹر صاحب یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اس بات
کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان متعدد
مرحلوں میں سے کس مرحلہ پر سائنس موت
کو زندگی سے بدل سکتی ہے۔ اور کس مرحلہ پر
سائنس مردے کو زندہ کرنے میں عاجز ہے۔
پھر انہوں نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ وہ اس بات
کی تحقیق کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ موت
کے ان پیچیدہ مرحلوں میں سے کس مرحلہ
کی مدت کس قدر ہے۔ پہلے یہ خیال تھا۔
کہ کسی مردہ جانور کو صرف اسی حالت میں
دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس کو مرے
ہوئے ۵ منٹ سے زیادہ وقت نہ گذرا ہو
مگر اب عمل جراحی کی میز پر جانور کو ہلاک کرنے
اور اس کو دوبارہ زندہ کرنے میں پانچ منٹ
سے کہیں زیادہ وقت صرف ہو جاتا ہے۔
(ماخوذ)

بھی۔ اس کا پنیر بہت بڑھیا بنتا ہے
جس ڈھنگ سے ہمارے ہاں گیہوں
کی کھیتی ہوتی ہے۔ اسی طرح سویابین کی بھی کاشت
کی جاتی ہے۔ مگر وقت پر بارش نہ ہونے سے
گیہوں کی فصل پر جیسی مصیبت آتی ہے۔ ویسی
سویابین کی فصل پر نہیں آتی۔ سویابین کے
پودوں میں پیاس برداشت کرنے کی طاقت ہے۔
پانی برسے یا نہ برسے وہ اپنے محنتی سیوکوں کو
پھل دے ہی دیتے ہیں۔

آج کل ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں
سویابین کی کھیتی کی طرف خاص توجہ دی جاتی
ہے۔ امریکہ کے کسان اتنے سے مطمئن نہیں ہیں
وہ سویابین کی کاشت کی طرف بھی ترقی کرنا
چاہتے ہیں۔ تاکہ یورپ کو بھی سویابین ان کی
ضرورت کے مطابق مہیا کر سکیں۔

مسولینی اپنی فوج کے لئے ڈبل روٹی
میں پانچواں حصہ سویابین کا ڈلواتا ہے۔ اور
ڈبل روٹی تیار ہو جانے پر اس کی سائنٹفک
طور پر جانچ کراتا ہے۔ روس کی پانچ سالہ سکیم
میں سویابین کا پرچار سب سے مقدم مانا گیا
تھا۔ سویابین کون کون سے طریقوں سے کام
میں لایا جا سکتا ہے۔ اس کی جانچ کرنے کے
لئے ماسکو میں ایک الگ ۔۔ سائنس بھی
قائم ہو گئی تھی۔

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سنسار میں کیا ہو رہا ہے؟

شوک پرستاو آریہ سماج جنڈیالہ گورو

مورخہ ۲۸

(۱) آریہ سماج ہذا کا یہ جنرل اجلاس لالہ جی چند صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ایم۔ بی ہائی سکول جنڈیالہ کی دھرم پتنی شریمتی پورن دیوی جی کی مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مرحوم کی روح کو شانتی پردان کرے اور لالہ جی اور ان کے پریوار کو صبر عطا کرے

(۲) آریہ سماج ہذا کا یہ جنرل اجلاس پنڈت دیوراج صاحب سنسکرت ٹیچر ایم بی ہائی سکول جنڈیالہ گورو کی مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ مرحوم کی روح کو شانتی پردان کرے اور اُن کے بھائیوں کو اور پریوار کو صبر عطا کرے

پاس ہوا کہ ان ریزولیوشنوں کی نقل آریہ اخباروں اور لالہ جی اور پنڈت دیوراج جی کے بھائیوں کو بھیجی جاویں۔

نویدک جگن ناتھ منتری آریہ سماج ہذا

آدشیک سوچنا!

آریہ سماج نے شری یت ہیرالال گاندھی کی ماتا شریمتی کستوربائی کے کرنا جنک پتر پر سودھیان دے کر ہیرالال کو شدھ کیا کہ انہیں پھر مسلمان سے ہندو بنا دیا تھا اس شدھی کا مطلب کیول اتنا تھا کہ ہیرالال جی کو ایک اوسر اپنے آپ کو اُنت کرنے کا مل جائے۔ نہ یہ کہ اُنہیں وہ اپنا مشنری بنا کر ادھر ادھر گھما دیں۔ آریہ سماج کی نیتی کے سرد تھا دردہ دہلی کی ایک اپدیسدہ سنستھا نے جس کا آریہ سماج کے سنگھٹن سے کوئی سمبندھ نہیں ہے مسلمانوں کی نقل کر کے ہیرالال جی کو ادھر اُدھر گھمانا شروع کیا ہے۔ میں یہ بات سپشٹ کر دینا چاہتا ہوں کہ آریہ سماج سنگھٹن کا اس کرتیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ کسی آریہ سماج کو اس میں سہیوگ دینا چاہئے۔ آریہ سماج اس کرتیہ کو اپنے اُدیش سدا چارک کشش کے ورودھ سمجھتا ہے۔

نارائن سوامی پردھان سارودیشک سبھا دہلی۔

آریہ سماج جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشک پنڈت دھرم دت جی شاستری اور مہاشہ گمشی رام جی بھجنیک کے اپدیش اور بھجن آریہ سماج ہذا میں ۹ سے ۱۱ تک ہوتے رہے۔ جنتا نے پنڈت دھرم دت جی کے اپدیشوں کو بہت پسند کیا۔

اس کے بعد ہی پنڈت فقیر چند جی بھجنیک ۱۳ کو پدھارے اور اپنے بھجنوں دوارا لوگوں کو تین یوم تک آنند ت کرتے رہے۔ سبھا سے پرارتھنا ہے۔ کہ گاہے گاہے اپنے اپدیشک بھیج کر ہم لوگوں کو کرتارتھ کیا کرے۔

(۲) مہاشہ ارجن داس جی کی سپتری کی شادی پر دربخش کی طرف سے ایک روپیہ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا۔ دھنیواد

(۳) مہاشے دربرد مل جی خزانچی سماج ہذا کی شادی پر مہاشہ جی کی طرف سے ۲ روپے سماج کو دان پراپت ہوا۔ دھنیواد

نویدک جگن ناتھ منتری آریہ سماج ہذا۔

آریہ سماج لیپرور کے سماچار

(۱) ہفتہ واری ست سنگ نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ حاضری کافی ہوتی ہے

(۲) مہاشہ گیا چند جی بھجنیک و پنڈت ست دیو جی آریہ "مسافر" یہاں پدھارے دو دن اُن کے بھجن و دیاکھیان ہوئے۔ پنڈت ست دیو جی کے ویاکھیانوں کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔

(۳) مورخہ ۲۴ کو ایک نوجوان جو کچھ عرصہ سے مسلمان ہو گیا تھا کو شدھ کیا گیا۔ کیونکہ اس نے اپنی پچھلی غلطی کو محسوس کر کے پشچاتاپ کیا۔ اس کا پہلا نام دولت رام رکھا گیا ہے۔ یہ نوجوان نوال جاتی کا ہے۔

(۴) موضع بھگت پورہ میں سماج مندر کی بلڈنگ کا کاریہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے دانی سجن اس دھرم کاریہ کی طرف توجہ دیں۔ ہم نے مبلغ ۰۰۰ روپے کی اپیل کی تھی ابھی تک قریباً ۲۰۰ روپیہ جمع ہوا ہے۔ دان مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجا جاوے۔

مہاشہ تیرتھ رام جی کویل پردھان آریہ سماج لیپرور

(۵) شوراتری کے دن پنڈت ستیہ دیو جی کا دیاکھیان و پنڈت بلدیو کشن کے منوہر بھجن ہوں گے۔

(۶) آریہ سماج میں نئے سبھاسد بھرتی ہو رہے ہیں۔

راجہ رام سنگھ منتری آریہ سماج ہذا

آریہ سماج لائلپور گورو کل دھاگ کا وارشک اُتسو!

۲۶، ۲۷، ۲۸ فروری کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ ۲۶ فروری کو ٹھیک نگر کیرتن کے وقت موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ لیکن شریمان سیٹھ رام نارائن جی پردھان آریہ سماج و دیگر آریہ سبھاسدوں کے اشنان سے بارش کے کچھ ہی تھمنے پر بوندا باندی کی حالت میں ہی سنکیرتن آرمبھ کر دیا گیا۔ جس میں سبھا کے بھجن اپدیشکوں تتھا مہاشہ ہزاری لعل جی سبھاسد آریہ سماج کے بھجنوں نے خوب سماں باندھا

۲۷ کو جگہ کے خراب ہو جانے کے کارن ڈگلس پورہ کی بجائے آریہ سماج مندر کالج دھاگ میں اُتسو کیا گیا۔ جس میں پنڈت یشپال جی و پنڈت ایشور چندر جی و پنڈت پریہ ورت جی و پنڈت چمو پتی جی کے عالمانہ دیاکھیان ہوئے۔ اور مہاشہ دیس راج جی و مہاشہ کیسر چند جی و مہاشہ ہریشچندر جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ رات کو شریمان پنڈت چمو پتی جی کی صدارت میں کوی سمیلن اور راگ سمیلن ہوا۔ جس میں مقامی راگیوں اور کنیاؤں نے راگ ودیا کے کمال دکھائے۔

۲۸ کو مذکورہ بالا وِدوانوں کے علاوہ شریمتی پنڈتا ودیا وتی جی کے بھجن اور شریمتی پنڈتا شنو دیوی جی کا اُتم دیاکھیان ہوا۔ ادیہ شری سوامی سوتنترانند جی کا مختصر لیکن شکشا سے بھرپور دیاکھیان ہوا۔ آج آریہ اناتھالہ کے لڑکوں تتھا آریہ کنیا پاٹھشالہ کی کنیاؤں کے بھجن و وید منترگان بھی ہوئے۔ اور اناتھالہ کنیا پاٹھشالہ و آریہ سماج کی رپورٹیں سنائی گئیں۔

یکم مارچ کو آریہ ستری سماج کے اُتسو میں شریمتی پنڈتا شنو دیوی جی و شریمتی پنڈتا ودیا وتی جی کے منوہر دیاکھیان ہوئے۔

رات کو شری سوامی سوتنترانند جی کا "کرتگھنتا کے دوش" پر پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوا۔

اسی طرح ۲ مارچ کو بھی آریہ ستری سماج کا اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔

نارائن داس منتری آریہ سماج

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا چناو

سیکرٹری:۔ ... بھجو رام جی

خزانچی:۔ لالہ سائیں رام جی

اُپ منتری:۔ مہاشہ بابو رام جی

چناؤ کے بعد سروسمتی سے ... کا پچیسواں سالانہ جلسہ ... دھوم دھام سے منانے کا نشچے ہوا ... اس کے لئے ۵۔ ۶۔ ۷ ... ہیں۔

(سیکرٹری)

ویدک کانفرنس بنگہ ضلع جالندھر میں

جلسہ مورخہ ۲۹ اور ۳۰ مارچ ... صدارت مہاراجہ صاحب آداگڑھ کے ... دھوم دھام سے منایا جاویگا۔ جس میں پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار، پنڈت ... جی پنڈت بدھ مت جی جگیاسو، پنڈت ... جی نرو کت رتن تتھا پنڈت آنند ... اور بھجنیک بھی پدھاریں گے۔ اور شری ... دیو شرما جی آچاریہ گورو کل کانگڑی اور ... سکھ لال جی کو بھی بلایا گیا ہے۔

(۱) ۲۹ مارچ کو دوپہر کے ۱۲ بجے ... سے مہاراجہ صاحب کا جلوس نکالا جائے گا

(۲) ۳۱ مارچ اور یکم اپریل کو ... کانفرنس ہوگی۔

(۳) باہر سے آنے والے سجنوں کے ... ٹھہرنے کا خاص انتظام کیا جا رہا ہے۔

(۴) عورتوں کے سبھا میں بیٹھنے اور ٹھہرنے کا بھی خاص انتظام ہو رہا ہے۔

(۵) سجنوں کو یہ تاریخیں نوٹ کر لینی ... جو مہاشے پریوار سہت آنا چاہیں وہ ... کے سے وچنا دیدیں۔

(۶) چونکہ ہمارے پاس دھن میں ... اس لئے جو سجن اُن منترت سجنوں کے ... شہر میں بھوجن کا پربندھ کر سکیں تو بہت ... ہے۔

نویدک ہری رام انجینیر منتری سواگت ... بنگہ ضلع جالندھر۔

آریہ سماج ساہووالہ کا سالانہ ...

جلسہ مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ مارچ کو ... قرار پایا ہے۔ جس میں بڑے بڑے ودوان اُپدیشک و بھجنیک مثلاً رئیس المناظرین پنڈت منسا رام۔ مولانا ستیہ دیو جی مسافر پنڈت دھرم دت جی اور مہاشہ ... جی پدھاریں گے۔ نگر کیرتن مورخہ ۲۳ ... کو ہوگا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سمبندھ میں

ریفارمر اور پرکاش کے لیکھوں پر محققانہ نظر

(از شری لالہ چاندن رام جی منتری آریہ سماج داجل)

دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سمبندھ میں
ریفارمر اور پرکاش میں وقتاً فوقتاً جو مضامین
چھپ رہے ہیں اُن سے آریہ جنتا کو اچھی بیاری ہی
سنستھا کے متعلق تشویش پیدا ہوئی ہوگی
سماج داجل میں جب یہ سماچار پہنچے تو
سماج ہذا کو بہت فکر ہوا - بالخصوص اس
بات کی کہ اس کے تین نوجوان اس وقت ودیالہ
میں ودیا ادھین کر رہے ہیں - سماج کی آگیا
سے مجھے لاہور جانا پڑا - تاکہ حالات کا صحیح
اور پکش طور پر پتہ نکالا جاسکے - اس سلسلہ
میں میں نے جو کچھ معلوم کیا اس کا مختصر حوالہ
آریہ مسافر مورخہ ۲۳ء میں دے چکا ہوں
اب میں تفصیل کے ساتھ سوامی ویدانند جی کی
اس چٹھی کا جواب درج کرنا چاہتا ہوں جو
انہوں نے اخبار ریفارمر مورخہ ۲۱ء میں
بعنوان دیانند اپدیشک ودیالیہ خطرے میں
لکھی ہے - اس چٹھی کا اثر دنیا اس لئے ضروری
معلوم ہو رہا ہے - کہ سرو سادھارن جنتا شاید
ایک سنیاسی کی چٹھی کو جو ودیالیہ مذکور
میں کام کرتا تھا - اور اب بھی ودیالیہ کی بہتری
کا دعویدار بنا بیٹھا ہے) کوئی اہمیت دے رہی
ہو -

(۱) سوامی جی لکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ
عرصے سے ودیالیہ ہذا کو بند کرنے کے درپے
تھے - اس لئے انہوں نے عرصہ تک ناجائز طریق
پر اس کو بند کرنے کی کوشش کی اور اب اُن
کو کامیابی ہوئی ہے - کیا سوامی جی بتا سکتے ہیں
کہ موجودہ ادھیکاریوں میں سے کون کون سے
ادھیکاری ایسی اچار رکھتے تھے - مجھے
لاہور میں جاکر تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہے -
کہ اُن کا یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے - کیونکہ
نہ تو سبھا کے ریکارڈ میں کسی ایسے ادھیکاری
کی تحریک کا ذکر موجود ہے - اور نہ ہی کسی اخبار
میں آج تک کسی ادھیکاری کا کوئی لیکھ یا تقریر
شائع ہوئی ہے - نیز عزیز چمن لعل کی موت کا
کارن جو انہوں نے لکھا ہے - اس سے آچاریہ
وادھشٹاتا کا کسی طرح بھی کوئی دوش
تصور نہیں کیا جاسکتا - کیونکہ پہلے تو آچاریہ
جی نے اُس کو اپنے پاس نہیں بلایا تھا - اگر انہوں
نے محبت سے اُسے سمجھایا - تو کوئی بات نہ
تھی - کیونکہ ہر سمجھدار باپ یا شریف النفس
خیرخواہ اپنے نوجوان عزیزوں کو نشیب و فراز
سمجھایا کرتا ہے - اگر اس نے اس معمولی
فہمائش کی وجہ سے خودکشی کر لی تو اس کا
اتم استھان نہیں اور نہ کیریکٹر کے اعلے ہونے
کا نمونہ بلکہ آتم ہتیا تھی - جو دھرم - قانون
اور اخلاق کی رو سے کسی طرح بھی ٹھیک
نہ تھی - اس کی ذمہ داری ودیارتھی
مذکور کی جوشیلی طبع یا دماغی توازن کی نادرستگی
تھی یا سوامی ویدانند جی جیسے غلط رہنماؤں
کی بیجا اکساہٹ - جو وہ اس سے قابل تعظیم
آچاریہ کے خلاف کام میں لاتے رہے - یہی
چٹھیات جن کے شائع کرنے کا وہ مطالبہ
کرتے ہیں - ان کی اس غلط رہنمائی کا عملی
نتیجہ ہیں -

(۲) اگر عزیز چمن لعل کی موت سے
ودیارتھیوں کو صدمہ پہنچا - تو انہوں نے
اس وقت بھوک ہڑتال اور تحقیقات کا مطالبہ
کیوں نہ کیا - کیونکہ یہ قدرتی بات ہے کہ انسان
کو رنج عین موقعہ پر ہوتا ہے - لیکن ودیارتھیوں
نے اپنے اس بھائی کی موت کا رنج اور مطالبہ
تحقیقات تین دن تک بالکل نہ کیا - اور نہ ہی انہیں
کوئی ایسا خیال تھا - یہ خیال اگر ودیارتھیوں کے
اندر پیدا ہوا تو محض ایک شر انگیز اور فتنہ انگیز
اخبار پرکاش کے مضمون تحریر کرنے پر اور
چند ایک ناتجربہ کار لوگوں کی اکساہٹ پر -
علاوہ ازیں جانچ کمیٹی نے بھی آچاریہ جی کو
قصوروار نہیں ٹھہرایا - خود سوامی سوتنترانند جی
نے بھی اس امر کا اعتراف کیا ہے - کہ آچاریہ جی
کی نیت بُری نہ تھی - انترنگ سبھا میں جب یہ
معاملہ پیش ہوا تو اس میں بھی سروسمتی سے
آچاریہ جی اور ادھشٹاتا نردوش قرار دئے
گئے - اگر ان کا کچھ بھی دوش ہوتا تو سبھا کے
ممبران میں سے کوئی اختلاف رائے ظاہر کرتا
بالخصوص پنڈت چموپتی جی پنڈت ٹھاکر دت
جی - پروفیسر شو دیال جی جیسے اصحاب
جنہیں پرکاش ریفارمر کے معاونوں کا حقیقی
اعتماد حاصل ہے - ضرور اپنے ضمیر کو بیدار
کرتے - ایسے مہانو بھاوؤں نے بھی آچاریہ
جی اور ادھشٹاتا کو بے قصور قرار دینے میں
اپنی مہانو بھوتی پرگٹ کی - اس لئے اُچت تو
یہ تھا کہ ایسے منصفانہ فیصلوں پر یہ دونوں
اخبار خاموشی اختیار کرتے - مگر یہ دونوں
اخبار جنہوں نے سبھا کے ادھیکاریوں
کے خلاف جائز و ناجائز الزام لگانے اور
بدنام کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے - کب
چپ رہنے والے تھے -

(۳) پردھان جی نے کمال دانشمندی
سے کام لیا ہے - کہ انہوں نے انترنگ سبھا
میں معاملہ کو رکھ کر فیصلہ کیا ہے - ورنہ اغلب
تھا کہ یہ سمجھا جاتا کہ فیصلہ مطلق العنانہ
ہوا ہے - اور ایسے اہم معاملہ کو انترنگ
سبھا میں نہ رکھ کر ورکنگ باڈی کی صحیح
ذمہ داری کو نظر انداز کیا گیا ہے - بجے ایسے
ودیارتھی ملے ہیں جو اپنے گرو کے منادر تھے -
رد رستم تھے اور گمراہ کنندگان کو کوستے تھے -

(۴) منتری سبھا اور ادھیکاریوں کو
بدنام کرنے کی پوری کوشش کی جاتی رہی -
اُن کی عدم موجودگی میں سے ناجائز فائدہ اٹھایا
گیا - چونکہ اس میں سوامی ویدانند جی کا ہاتھ خاص
طور پر کام کر رہا تھا - اس سے اس شخص کو
ہٹانے اور ڈسپلن کو قائم رکھنے کیلئے
شری پنڈت بھیم سین جی جیسے دیدہ ناسروپ
منتری کو سخت احکام سے کام لینا پڑا - لیکن
افسوس ہے کہ سوامی ویدانند جی نے گیا تا
النگھن کرکے اپنے دیوہار سے ثابت کر دیا - کہ
وہ واقعی اس مکروہ پراپیگنڈہ کے لئے ذمہ دار
تھے - نیز وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ ان کو کسی
دھارمک سنستھا میں دیر تک رکھا جائے -
اس ضمن میں یہ عرض کر دینا بھی مناسب ہوگا
ہوگا - کہ یہ سوامی ویدانند جی پہلے بھی ایک
دفعہ اسی طرح سے اسی سنستھا سے نکلے
گئے تھے - اور یہ وہ زمانہ تھا جب کہ مہاشہ کرشن
جی منتری تھے - مجھے تعجب ہے کہ مہاشہ جی ان
کی اس حالت کا علم رکھتے ہوئے کیونکر ان
کی چٹھی کو اہمیت دے سکتے ہیں
مہاشہ کرشن جی نے قریب قریب وہی
الزامات لگائے ہیں - اس لئے ان کے متعلق
بھی زیادہ کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے -
مہاشہ جی زیادہ تر اس بات پر زور دے رہے
ہیں - کہ سبھا کا ڈسپلن خراب ہے - اگر ان
کے خیال کے مطابق پورن تیاگی اور نردوشی
ودوانوں کو ان کی پالیسی کے ساتھیوں کے
ناجائز شور و غل کی بنا پر علیحدہ کیا جائے

تو ڈسپلن درست سمجھا جائے گا - مہاشہ جی
نے شری آچاریہ رام دیو جی جیسے قربانی
مجسم شخص کی ذات پر جو انوچت حملے کئے
ہیں - بخوف طوالت اس وقت ان کا جواب
لکھنا نہیں چاہتا - اگر ممکن ہوا تو پھر کبھی اس پر
تفصیل سے روشنی ڈالی جائیگی - ناظرین کو ان
حالات سے اندازہ لگانا چاہئے - کہ وہ سنستھا
جس کو انٹرنیشنل شہرت حاصل ہے - اس
کو تباہی تک پہنچانے کے ذمہ ادھیکاری ہیں
یا ریفارمر و پرکاش کے ایڈیٹر صاحبان
وان کے ساتھی - باقی پھر کبھی -

(صفحہ ۴ سے آگے)
جنتا کی سوچنا دی کہ ودیالیہ کی ورتمان ستھتی
کے سمبندھ میں لکھ دینا اوشیک ہے - کہ
ودیالیہ میں پہلے پڑھائی کا دیے ہو رہا ہے - پریکشائیں
سماپت ہونے والی ہیں - اس کے بعد نیم انوسار
پڑھائی جاری رہیگی - اور نئے ودیارتھی
پرویشٹ کئے جائیں گے - اُن کے فارم
آ رہے ہیں -
سوامی ویدانند جی کے لیکھوں سے سمبھو
ہے کہ کئی ستھانوں پر بھرم پھیل گیا ہو - کہ ودیالیہ
بند ہے - انہیں اس بھرم کو دور کرنا چاہئے - اور
پہلے پور ودیارتھیوں کو ودیالیہ میں پرویشٹ
ہونے کیلئے بھیجنا چاہئے -

آریہ جنتا کو چیتاونی :- دیانند اپدیشک ودیالیہ کی قصدا

کو سنمنے لاکر سبھا کے سمبندھ میں طرح طرح
کے بھرم پھیلائے جا رہے ہیں اور سبھا میں بھی
سے پرکاش پارٹی کو سنگٹھت کرنے کا یتن کیا
جا رہا ہے - سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں
کی سمتی میں سبھا کے اندر سبھا ہی ایک ماتر ان
کی پارٹی ہے - سبھا کے پرتی ندھیوں دوارا
نردوش ادھیکاری سبھا کے سویکرت نشچیوں
کو عمل میں لانا اپنا فرض سمجھتے ہیں - ذاتی اختلافات
اور دوستیوں کے آدھار پر سبھا میں پارٹیاں
بنانا سنگٹھن کے گھاتی کارک ہے - انترنگ سبھا
کے پرکاش کے کچھ لیکھوں کو جو کہ سبھا کی سمتی
میں انوچت تھے - اس کے سمبندھ میں ایک
پرستاؤ سویکار کیا تھا - اور جنتا کو ان لیکھوں
دوارا اپیکشا کئے بھرموں سے ساودھان
کیا تھا - اس کے جواب میں اب پرکاش ایک
سماجوں کو مفت بھیجا جا رہا ہے - اور بھی سبھا
ذاتی پرنسپل کی بھاوناؤں کو ابھیجت کیا جا رہا ہے -
آریہ بھائیوں کو اس سمبندھ میں سے ساودھان
رہنا چاہئے - اور کیول ایک سبھا کو ہی اپنی پارٹی
سمجھنا چاہئے - یدی انہیں سبھا کے ورتمان
ادھیکاریوں کے سمبندھ میں کوئی آپتی ہو
انہیں اس کا پرتیکار سبھا میں سنگٹھت ہو کر کرنا

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوامی سوتنترانندجی اور آچاریہ رام دیوجی کا پتر ویوہار

پچھلے دنوں سوامی سوتنترانندجی نے آچاریہ رام دیوجی کو دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سمبندھ میں پرکاشت آریہ مسافر کے لیکھ کے سمبندھ میں ایک پتر لکھا تھا۔ آچاریہ رام دیوجی اُن دنوں ڈیرہ دون میں تھے۔ انہوں نے اُس پتر کا اُتر بجی اور لاہور کے پتوں پر دو ستھانوں پر بھیجا۔ سوامی سوتنترانندجی نے اِس پتر کے پراپت ہونے سے پہلے ہی اپنا لیکھ پرکاش مورخہ ۲ مارچ میں چھپوا دیا۔ سوامی سوتنترانندجی نے اپنے لیکھ میں کچھ ایک ایسی باتیں لکھی ہیں۔ جن پر پرکاش ڈالنے کے لئے دونوں پتروں کا تیتھی انوسار پرکاشت کرنا ٹھیک ہے۔ اچھا ہوتا یدی سوامی جی آچاریہ رام دیوجی کا پتر پراپت ہونے سے پہلے اپنا لیکھ نہ چھپتے۔

لاہور ۲۶ فروری ۱۹۴۷ء

شری منتری جی نمستے!

رات میں نے آریہ مسافر میں آچاریہ رام دیوجی کا لیکھ پڑھا۔ اس میں میرے لیکھ کا کچھ انش اُدھرت کیا گیا ہے۔ جو میں نے دیانند اپدیشک ودیالیہ کی جانچ کمیٹی کی حیثیت سے لکھا تھا۔ اس میں اس کو گپت رکھنے کی بات شری اُپ پردھان جی سے ہوئی تھی اب اس سے کچھ انش چھاپنا اُچت پرتیت نہیں ہوتا۔ اس لئے پرارتھنا ہے۔ آپ اس لیکھ کو سمپورن روپ میں چھاپ دیں۔ تاکہ میرے منشے میں کوئی بھرم نہ ہو۔ یدی آپ نے نہ چھاپا تو میری سمتی میں میرے ساتھ انیائے کا ویوہار کیا ہے۔ آپ کے نہ چھاپنے کی اوستھا میں مجھے لکھنا پڑا ہے۔

بھودیہ سوتنترآنند

ڈیرہ دون ۲۸ فروری ۱۹۴۷ء

پوجیہ سوامی سوتنترانندجی مہاراج نمستے!

آپ کا پتر ملا۔ آشچریہ ہے۔ کہ رپورٹ میں جو سمتی آپ نے لکھی ہے۔ اس کا سب سے پہلے ذکر مہاشہ کرشن جی نے کیا۔ اور اس کے بعد سوامی ویدانندجی نے کیا۔ اس لئے جواب میں لکھنا انیواریہ ہو گیا۔ کیونکہ سبھا کی پوزیشن صاف کرنا اُچت ہی تھا۔ یدی آپ کی آگیا اور آگرہ ہو تو آتم ہتیا اور بھوک ہڑتال کے سمبندھ میں آپ نے اور دوسرے سدسیوں نے جو لکھا ہے۔ چھاپ دیا جائے لیکن پنڈت گیا چند جی تتھا پنڈت ترلوچن جی کے منشے میں آپ نے اور دوسرے ممبروں نے جو لکھا ہے۔ وہ چھاپ دیا جاتے۔ تو اُپدیشک ودیالیہ میں گڑبڑ ہونے کے اندیشے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا ہوں۔ جس کو نہ آپ چاہتے ہیں اور نہ میں چاہتا ہوں۔ اُپدیشک ودیالیہ آپ کا لگایا ہوا ورکش ہے۔ اس کو نقصان پہنچے وہ آپ کو سہیہ نہیں ہو سکتا ہے۔

یہ تو آپ کے پتر کا اُتر رہا۔ اب میں آپ سے ایک نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے سردا آپ کو پوجیہ بدھی سے دیکھا ہے۔ اور اب بھی دیکھتا ہوں۔ آپ کی آگیاؤں کو پالن کرنے میں مجھے کبھی کسی پرکار کا سنکوچ نہیں ہوا اور آشا کرتا ہوں کہ ہوگا بھی نہیں۔ کئی لوگ آپ کو پارٹیوں میں گھسیٹتے ہیں۔ اور کئی لوگ آپ کو ایک وششیش پارٹی کا ستمبھ بھی سمجھتے ہیں۔ آپ سے میں پرارتھنا کروں گا۔ کہ ایسے لوگوں کو آپ بتا دیں۔ کہ آپ پارٹیوں سے اونچے ہیں۔ آپ کا نام بیچ میں نہ لیں۔ آپ کے لئے سب لوگ ایک جیسے ہیں۔ میں تو یہی چاہتا ہوں کہ آپ سبھا کے نام اور پرکاش تتھا ریفارمر کے نام ایک آگیا بھیج دیں۔ کہ اخباروں میں یہ واد وواد سرد تتھا بند ہو جائیں گے۔ پھر آپ اور میں وچار کر کے ایک سنیکت ییان نکال دیں۔ اور اُپدیشک ودیالیہ کی حالت کو ٹھیک کرنے کا یتن کریں۔ ورنہ آگیہ وش میں روگی ہوں۔ اور میں آپ کے چرنوں میں اپستھت ہو سکتا یدی ایک دن کے لئے آپ ڈیرہ دون آ جائیں اور کنیا گورو کل کے ستھان کو اپنے چرنوں کی رج سے پوتر کریں تو آشا ہے کہ بہت سی باتوں کا فیصلہ ہو جائے گا۔ آپ کی استھتی سانڈویشک ہے۔ مجھے دُکھ ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو کئیں کارنوں سے پنجاب پرتی ندھی اور اس کی سنستھاؤں کو نقصان پہنچانے کیلئے تلے ہوئے ہیں۔ آپ کو اپنا ستمبھ ظاہر کرتے ہیں۔ اور پرسانک روپ میں یہ کہتے ہیں۔ کہ اُن کے اسک وچار ہیں۔ یا نہیں۔ میری اس دھرشٹتا کے لئے کشما کریں۔ اور میں اس پتر کے اُتر کی پرتیکشا میں رہوں گا۔

ابا تی آنندہ) بھودیہ رام دیو (سبھا پردھان)

ضروری تصحیح!

۲۸ فروری ۱۹۴۷ء کے آریہ مسافر میں دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے متعلق پرکاشن وبھاگ کی طرف سے ایک لیکھ شائع ہوا ہے۔ اس میں پرستاؤں کی سوچی درج کرنے کے بعد اُپستھت سجنوں کے نام دیے گئے

یوگیہ ور کیلئے یوگیہ کنیا کی ضرورت

ایک نوجوان۔ تندرست۔ خوبصورت۔ بی اے پاس کنوارے آیو چھبیس سال۔ ورڑھ آریہ اور دوہزار ماہانہ آمدن مستقل ہے جن کے دل میں ذات پات کا کوئی ستھان نہیں جو ملتان کمشنری کے رہنے والے ہیں کے لئے ایک ایسی یوگیہ کنیا کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم فل میٹرک یا وشارد پاس ہو۔ دھارمک وچاروں اور دڑھ آریہ ہو۔ یا کنیا گورو کل کی سناتکہ ہو جس کے ماتا پتا بھی دھارمک اور آریہ ہوں۔ خط و کتابت نمن لکھت پتہ پر کریں

نوٹ (۱) آریہ سماج کے منتری یا پردھان بھی ایسی کنیاؤں کا پریچے دینے کی کرپا کریں۔

(۲) بہت دھن اور ذات پات کے آڈمبر کو پسند کرنے والے مہاشے کا کشٹ نہ کریں

نمبر معرفت آریہ مسافر لاہور

بال ودھوا کی ضرورت

سمبالکے سولوگ اپدیشک پریہ در پنڈت منیشور دیوجی سدھانت شرومنی۔ جن کی آیو ۲۹ سال ہے کے لئے ایک سوشیل اور نردوش ۲۰۔۲۲ سال کی بال ودھوا کی ضرورت ہے۔ تمنتر ویوہار نمن لکھت پتہ پر کریں۔

سوامی دیہ انند گورودت بھون لاہور

اچھپار رسائن (رجسٹرڈ)

پرانی دیریہ۔ خون بڑھانے کیلئے اکسیر ہے بد ہضمی۔ پتھری۔ جریان۔ سرعت کا شرطیہ گمنی ہے۔ واجی کرن یعنی طاقتور ادویات ہے۔ ہر مرد کو سردیوں میں استعمال کرنی چاہیے نعیت ۸ روپے فی سیر۔ سوا دو روپے کا پاؤ۔

اسوم راج (رجسٹرڈ)

مرض لیکوریا یعنی جریان الرحم کا شرطیہ واحد علاج ہے۔ بیماری پاک اس کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت دس خوراک اڑھائی روپے (۲/۸)

اچھپار رسائن فارمیسی (رجسٹرڈ) گارڈن کالج روڈ۔ راولپنڈی

بھاری رعایت!

گورو کل کے سالانہ جلسہ تک پانچ روپیہ کے آرڈر پر

۱۲½ فی صدی کمیشن

چیون پراش

سب کے لئے ہر موسم میں استعمال کرنے لائق بڑھیا لذیذ ٹانک ہے۔ قیمت چار روپیہ فی سیر

ست شلاجیت!

کمر درد۔ درد گردہ اور پیشاب کی بیماریوں میں اکسیر ہے۔ قیمت ۱۲ روپیہ تولہ

دیگر ادویات:۔

بھیم سینی سرمہ .... ۳ روپیہ تولہ

مکر دھوج .... ۱۲ روپیہ تولہ

وراکشارشٹ .... ۱½ روپیہ پونڈ

پتہ: آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جاڑے کا موسم آگیا ہے۔

جبکہ ہر ایک ہندوستانی کوئی نہ کوئی طاقت کی دوائی استعمال کرکے اپنے جسم کو مضبوط اور طاقتور بناتا ہے۔ آپ بھی بہترین مقوی دوائی استعمال کرکے اپنے جسم کو سال بھر کے لئے قوت سے بھرپور کر لیجئے۔ اس مطلب کے لئے

تلوار مارکہ شربت فولاد ۱۰۰

طاقت کی بہترین دوائی ہے۔ جو ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اسکے استعمال سے کھوئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال کر لینا کمزوری کو تمام سال نزدیک نہیں آنے دیتا۔ اس کے استعمال سے کمزوری کی تمام بیماریاں جریان احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ جسم فولاد کے مانند مضبوط ہو جاتا ہے۔ شدھ اور تازہ خون پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ دل دماغ جگر معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ خوبی صرف تلوار مارکہ شربت فولاد ۱۰۰ میں ہی ہے۔ اور یہ موسم سرما میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ورنہ آج کل جو اس قسم کے شربت فولاد فروخت ہو رہے ہیں۔ ان میں سے کسی کے اندر یہ خوبی نہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک تلوار مارکہ شربت فولاد ۱۰۰ کا استعمال نہیں کیا تو آج ہی اپنے شہر کے دوافروش سے ایک بوتل خرید کر زندگی کا لطف اٹھا دیں۔ دھوکہ سے بچیں اور صرف تلوار مارکہ خرید کریں۔ ہر شہر کے دوافروشوں سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

تیار کرنے والے:۔ گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ ٹوہانہ (ایس پی ریلوے)

گوروکل اتسو پر آیورویدک مہاسمیلن

گوروکل اتسو پر ہونے والے آیورویدک مہاسمیلن میں آیوروید سمبندھی وشیوں پر نبندھ پڑھے جائیں گے۔ جن کے وشے نمن پرکار ہیں:۔

(۱) سندگدھ اوشدھیاں:۔
ریونڈکا۔ سرپاگیپی۔ لکشمنا۔ سوم لتا۔
ناگکیسر۔ پرینگو (پھول۔ پرینگو + بیں پرینگو)
وردھ دارک۔ اشٹ ورگ۔ جیونتی۔ راسنا ہیمش
ترنگی۔ کشٹھ۔ لیکر مول۔ چورک۔ نرونشی
شرادنی۔ مہاشرادنی۔ ممیرا۔
چرکیہ درونی پرادیشک وسائن کی برہم
سور چلا آدی اشٹ اوشدھیاں۔
چپل۔ کھرپر۔ کانت لوہ
(اوشدھیوں کے نمونے بھی ساتھ بھیج سکیں تو اتم ہوگا۔)

(۲) سندگدھ پر بھاشائیں۔
کلوم۔ اوج (دپا۔ وسا۔ میدا میں بھید) سنایو۔

(۳) سندگدھ روگ:۔
رگم۔ وات رکت۔ ابھنیاس۔ مدھو میہہ۔ اگ میہہ۔ بہو میہہ۔ ہستی میہہ۔ آنتوا بھی نوشن جل تراس

(۴) نمن روگوں کا کہاں انتربھاو کریں گے؟:۔
Albuminuria, Vitamin deficiency diseases,

Diptharia.

(۵) ورتمان کال میں آیوروید کی اپیوگتا۔
آیوروید کی ودیا کتا۔ آیوروید کا اتہاس

نوٹ:۔ (i) انتم تین نبندھ ۱۵ full scape سے کم نہ ہوں۔
(ii) شیش سب ۷ سے ۱۰ full scape تک ہونے چاہئیں۔
(iii) سواستھیہ تتھا آیوروید سمبندھی نبندھ بھی لئے جا سکتے ہیں۔

آریہ سماج مکندپور ضلع جالندھر

کا تیسرا سالانہ جلسہ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳ مارچ ۱۹۳۷ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں شری سوامی الیغورانند جی۔ شری پنڈت ہریال جی۔ شری پنڈت نمیئور دیو جی۔ شری مہاشہ رام پرکاش جی۔ شری مہاشہ گلشن لعل جی کے منوہر دیاکھیان تتھا بھجن ہونگے۔ اس لئے گرد و نواح کے دھرم پریمی سجنوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ اس شبھ اوسر پر پدھار کر لابھ اٹھا دیں۔
بھودیہ گوردھن دت منتری۔

غازی محمود دھرمپال کو شکست

آریہ سماج چوڑا بازار کے سالانہ جلسہ میں پنڈت گیانند جی منیور آریہ مناظر اور پنڈت رامچند جی دہلوی آئے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کے ساتھ مباحثہ ہوا۔ مسلمانوں کی طرف سے کئی مولوی آئے۔ ویر دھرم پال محمد عبدالغفور نے تو ایسی شکست دی کہ مسلمان بھی ان کے مخالف ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے اسلام کے برخلاف بھی بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ وہ اپنی کتابوں سے آریہ مناظروں کے دلائل کو قائل ہو گیا۔

مراسلات

حیرت انگیز تبدیلی!

ہری جن کے گھر میں ویدک سنسکار

موتی رام ہری جن (ہندو بھنگی) کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ اس نے نام کرن سنسکار کے لئے آریہ سماج جام پور میں درخواست دی کہ اس کے پیارے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا جاوے کیونکہ یہ جام پور میں پہلا موقعہ تھا کہ کسی بھنگی نے آریہ بھائیوں کو نمنترن دیا ہو۔ میرے گھر پدھار کے رونق افروز ہو جئے۔ آج کل کی پرجوش فضا میں کسے انکار کرنے کی جرات ہو سکتی تھی؟ ہوئی بھی نہ۔ نتیجہ یہ کہ درخواست خوشی سے منظور ہو گئی۔ درخواست منظور ہونے پر کام ختم نہیں ہو جاتا بلکہ کام شروع ہو جاتا ہے۔

اکیلا پردیسی ہریجن۔ نہ شہر میں کوئی رشتہ دار نہ تعلق دار۔ سچ مچ ہریجن (ایشور کا آدمی) کو صرف پربھو کا آسرا۔ کسی کو دھن کا ناز کسی کو خاندان اور رشتہ داروں کا بھروسہ۔ مگر غریب ہریجن کو بھگوان پربھو کی اوٹ گیتا کے شلوک

योग क्षेम वहाम्यहम् — کے مطابق سب ذمہ داریاں پربھو پیاروں نے لے لیں۔ مہاشے لبھانو جی نے کمال دلی لگن سے یہ انوکھی سیوا سرانجام دی۔ سنسکار کے وقت زور سے موسلادھار بارش شروع ہو گئی۔ تو بھی اُٹھے لبھانو جی نے ننگے سر اور ننگے پاؤں لوگوں کو اکٹھا کیا۔ شاید قدرت بھی کڑا امتحان لینا چاہتی تھی۔ پر پربھو سخت دیا۔ ایسی حالت کے باوجود اتنے آریہ دیر وہاں پہنچ گئے۔ کہ موتی رام کے گھر جگہ کی تنگی محسوس ہونے لگی۔ شری مہاشے مول چند جی نے ویدک ریتی سے سنسکار کرایا۔ نام رکھنے کے وقت ایک سجن نے "جواہر لعل" نام تجویز کیا۔ دوسری طرف سے آواز آئی۔ کہ نام کا چناؤ بہت اچھا ہے۔ موتی لعل سے جواہر لعل ہی بننا چاہئے۔ اس سمتی سے سارے مجمع میں خوشی اور آنند کی لہر دوڑ گئی۔ جو کافی دیر تک گرگری لیتی رہی۔ لڑکا نام کرن کرانے موتی رام خود بھی موتی لعل بن گیا۔ پریم کے جذبہ میں سرشار مجمع نے یہ تبدیلی اپنے آپ کر دی۔

سنسکار کے آخیر میں موتی لعل نے حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا۔ جسے سب نے متبرک سمجھ کر قبول کیا۔ پھول بتاشے اور باقی مٹھائی گھروں کو لے گئے۔ جو پرشاد کے طور پر بانٹی گئی۔ یہ پرشاد شہر کے ذیلدار نے بھی خوشی سے سویکار کیا۔ عام دستور کے مطابق شامل ہونے والے اصحاب نے عزیز جواہر لعل کی جھولی میں کپڑے۔ میوہ۔ بادام اور بتاشے ڈالے۔ نفرت اور بیگانہ پن تو رہا کوسوں دور۔ ہاں پریم اور محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ شامل ہونے والوں کی خوشی کا اندازہ ان کے کھلے ہوئے چہروں سے لگ رہا تھا۔ اس لئے کہتا ہوں کہ حیرت انگیز اور ساتھ ہی خوشگوار تبدیلی ہے۔ اس حیرت انگیز تبدیلی کی تہہ میں یقیناً شہید اکبر لیکھرام جی آریہ مسافر کی شہادت کا پونر خون ہے۔ ایسا میرا نشچے ہے۔
گینش دت (آریہ سیوک) منتری آریہ سماج جام پور

کشمیر کے سماچار!

کشمیر میں دن بدن لوگ ویدک دھرم کے نزدیک آنے لگے ہیں۔ اور آریہ سماج کی کتابوں کے پڑھنے پاٹھن کا شوق کئی لوگوں میں بڑھنے لگا ہے ستیارتھ پرکاش کی بڑی مانگ ہے۔ اس سبھا کی اور سے ایک ٹریکٹ وشورانتری کا پرساد چھپوایا گیا ہے۔ اور لوگوں میں مفت بانٹنے لگے ہیں۔ آریہ سماج ناگرک نے "وید میں سنگٹھن کی مہما" پر ایک پتر ہندی میں چھپوایا ہے۔ اس کی بہت مانگ ہے۔ پچھلے منگلوار کو آریہ سماج ناگرک کے مندر میں "دنزادھو" وشے پر زبردست مباحثہ ہوا کئی پورانک پنڈتوں کو بولنے کے لئے نمنترن پتر لکھے تھے۔ لیکن کوئی سامنے نہیں آیا۔ سماج کی اور سے کئی مہانو بھاوں نے تقریریں کیں۔ جن کا پبلک جنتا پر بہت اچھا پڑا ستیارتھ پرکاش کی پریکشا رہا پرچ کو رکھی گئی ہے۔ اس دن مہاراج گنج میں وزیٹرین خوراک پر مسٹر جیکب صاحب کا ایک دیاکھیان ہوگا مسٹر جیکب تقریباً ۲۰ سال سے وزیٹرین بنے ہوئے ہیں۔ اور اچھے آچار وچار کے انگریز ہیں۔ مظفر آباد میں بخشی دیوی سرن جی۔ ڈی۔ ایف ساد کے بھتیجے کا وواہ پورن ویدک ریتی کے انوسار کیا گیا۔ وواہ سنسکار راولپنڈی سماج کے پنڈت لکشمن لعل جی نے کرایا جنہوں نے سماج میں ایک اچھا دیاکھیان بھی دیا ہے۔
جانکی ناتھ منتری آریہ دھرم پرچارنی سبھا سری نگر۔

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

امرت دھارا اوشدھالیہ کے انجن منجن پوڈر و تیل | کچھ ادویات متعلقہ سوزاک و آتشک و امراض پیشاب

امرت دھارا کے چھتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں

جن کو ماہِ مارچ کے اندر اندر خط ڈال کر نصف قیمت پر منگوا سکتے ہیں!

باغ پھول تیل } دماغ کیواسطے نہایت مفید ہے۔ ان کو نرم و ملائم کرتا ہے۔ سیاہی کو قائم رکھتا ہے۔ نزلہ و زکام وغیرہ کو دفع کرتا ہے۔ خوشبو ایسی بھینی بھینی اور خوش کن دیرپا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ ار

اکسیر چشم } روزانہ استعمال کیواسطے۔ آنکھوں کو اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ ر نمونہ ار

اکسیر روشن } ... آنکھ کی سرخی۔ پانی جانا۔ دھند۔ پھولا۔ جالا۔ ککرے۔ پڑبال وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۰ ار نمونہ

سرمہ نمبر ۱ } ... بے حد مفید۔ قیمت فی تولہ آٹھ روپے۔ ۲ ماشہ چار روپے۔ نمونہ ایک روپیہ

سرمہ نمبر ۲ } ... بالوں کیلئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے۔ ۲ ماشہ دو روپے۔ نمونہ ۲ ماشہ ایک روپیہ

سرمہ نمبر ۳ نور انجن } ... مقوی بصارت ہے۔ مطالعہ کرنے وغیرہ اگر اس کا استعمال رکھیں تو کبھی آنکھیں خراب کمزور نہ ہوں۔ اور کبھی عینک کی ضرورت نہ ہوگی۔ قیمت فی تولہ بیس روپے۔ نمونہ ۶ رتی ایک روپیہ چار آنہ۔

منجن نمبر ۱ } دانتوں کی امراض مثل ہل جانا۔ پانی نکلنا۔ درد دندان۔ بدبوئے دہن کو دافع ہے۔ دانتوں کو صاف کرتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸ ر نمونہ ار

منجن نمبر ۲ } دانتوں کی صفائی کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس کے ملنے رہنے سے دانت موتیوں کی طرح چمکتے رہتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۴ ر نمونہ ار

کاربالک منجن نمبر ۳ } یہ منجن انگریزی طرز کا گلابی رنگت کا کاربالک ٹوتھ پوڈر ہے۔ دافع جرم ہے۔ اور دانتوں کو صاف کرتا ہے۔ قیمت ۴ ر نمونہ ار

منجن نمبر ۴ } ... دانتوں کیلئے ... مفید ہے۔ قیمت ۸ ر نمونہ ۲ ر

منجن نمبر ۵ } ... کاربالک منجن ہے۔ ... ادویات کاربالک پیسٹ کی طرح سے بنتا ہے۔ ولایتی سے زیادہ مفید ہے۔ ... دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ قیمت ۸ ر نمونہ ۲ ر

بال اڑانے کی بے نظیر دوائی } اس دوائی کو پانی میں حل کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ جس جس نے منگوایا ہے تعریف کی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۶ ر نمونہ ار

نکھار رعب } یہ تیل نہ صرف موچھوں بلکہ ہر جگہ کے بالوں کو نکھاری بڑھاتا ہے۔ ان کی سیاہی کو قائم رکھتا ہے۔ ان کو ملائم کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ اونس دو روپے۔ نمونہ ۶ ر

چت موہنی } اس کو غسل کے پہلے استعمال کرنے سے چہرہ کے بدنما داغ۔ کیل۔ چھائیاں وغیرہ دور ہو کر چہرہ صاف ہو جاتا ہے۔ جھریاں نہیں پڑتیں۔ چہرہ کی رنگت ... نکھر آتی ہے۔ صورت من موہنی ہوتی جاتی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ ر

دل پسندی } غسل کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک قسم کا روغن ہے۔ جو چہرہ کو چمکاتا ہے اور سوا داغ کیل دور کرتا ہے۔ ... پہلے چت موہنی اور غسل کے بعد دل پسندی استعمال ہو تو بس کہنا ہی کیا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ نمونہ ۴ ر

پران رکھشا } ... سے بچاتا ہے ... اصلی حالت پر لاتا ہے۔ ... قیمت ... چار روپیہ نمونہ ایک روپیہ

محافظ دہن } ... سے مفید ہے۔ بچوں کو ہوں یا بڑوں کو۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے نمونہ ۴ ر

دوائی داد } اس کے چند روز ہی کے لگانے سے داد خواہ کسی قسم کا ہو۔ آرام ہو جاتا ہے۔ دھبہ۔ داغ کچھ نہیں پڑتا۔ کپڑے خراب نہیں ہوتے۔ اس کو لگا کر کوئی کام بند نہیں کرنا پڑتا۔ قیمت ۴ ڈرام ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ ر

ہر دل عزیز } جن لوگوں کے منہ سے بو آتی ہے اگرچہ ان کو معلوم نہ ہو۔ مگر کوئی شخص ان کے نزدیک بیٹھ کر بات کرنا گوارا نہیں کرتا۔ پاس بیٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ ان گولیوں کو منہ میں رکھ کر چوستے رہنے سے بدبوئے دہن دور ہو کر خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ قیمت ... ایک روپیہ۔ ۳۰ گولی ۸ ر نمونہ ۱۵ گولی ۴ ر

عسل پان } پان کو خوشبودار بنانے کے لئے ... ایک سلائی پان پر رکھ دیجئے۔ ایسے ہی رنگ اور مزا ... قیمت ایک روپیہ۔ نصف ۸ ر۔ نمونہ ۴ ر

دلی پان } جو لوگ ... پان کے بڑے پتے منہ میں ڈالنے کے پان کا مزا لینا چاہتے ہیں۔ وہ ان گولیوں کو کھاویں۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ۔ ۳۰ گولی ۸ ر۔ نمونہ ۴ ر

اکسیورا } بار بار گلے و منہ کے امراض کے واسطے اکسیر ہیں۔ جن کو گلے جلدی جلدی پڑ جاتے ہیں۔ ان کے واسطے اکسیر ہیں۔ خراش گلو۔ منہ میں چھالے۔ سرخی زبان وغیرہ کو نافع ہیں۔ قیمت ۱۶ گولی ۸ ر

دوائی آتشک ۱۳ } آتشک نو و مادہ کو ۱۴ دن میں آرام کرتی ہے۔ درجہ اول کو اکسیر اور درجہ دوم میں بھی مفید ہے۔ قیمت چار روپے۔ نصف دو روپے

دوائی آتشک ۱۴ } ... ۱۴ دن کے اندر آرام آتا ہے۔ صرف ایک بوٹی ہے۔ قیمت ۴۰ گولی چار روپے۔ ۲۰ گولی ...

دوائی آتشک ۱۶ (جلاب آتشک) } جبکہ آتشک پرانا ہو چکا ہو۔ ایسی سخت قسم کا ہو کہ ادویات سے آرام نہ ہوتا ہو تو اول جلاب لینا مناسب ہوتا ہے جن کو اس کے چیت پھاگن میں آتشک کے پھوٹنے کا خطرہ ہو وہ اس موسم کے شروع میں جلاب لے لیں۔ قیمت صرف ۲ ماشہ ایک روپیہ

سارسا پرلا مرکب } بہت سی ویدک ادویات کا مجموعہ ہے۔ آتشک درجہ دوم و سوم میں مفید ہے۔ پھوڑا پھنسی۔ داغ چنبل۔ داد۔ داغ سیاہ و تانبڑی۔ وغیرہ۔ خارش وغیرہ کو دور کر کے جسم کو ... کرتا ہے۔ ان تمام امراض میں جہاں ولایتی سارسپریلا بتا جاتا ہے۔ یہ زیادہ مفید ہے۔ ذیابیطس۔ پرمیہ کے بعد جو ... پھوڑے نکلتے ہیں۔ ان کو بھی نافع ہے۔ وات۔ رکت۔ بھگندر کو نافع ہے۔ مقوی باہ و مفرح ہے۔ قیمت ... دو روپے۔ نمونہ ۶ ر

سوزو شفا } درجہ اول میں اکسیر کا کام دیتی ہے۔ ۲۴ گھنٹہ کے اندر جلن موقوف اور تکلیف جاتی رہتی ہے۔ اگر پیپ ساتھ ہو اور جلن بھی ہو تو اول اس دوائی کو کھا کر جلن دور کرنی چاہیئے۔ قیمت ۴ ڈرام ایک روپیہ۔ نمونہ ...

چناک } بڑے ہی تجربوں کے بعد ہمارا خود تجویز کردہ نسخہ اکسیر سوزاک قرعہ ہے۔ جو کہ سوزاک کی ہر حالت میں ... سوزش۔ جلن۔ پیپ ہو دونوں مٹے ہوئے ہوں۔ سب کو اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جریان وغیرہ کو نافع ہے۔ قیمت ۴۰ گولی چار روپے۔ نمونہ ۱۵ گولی ایک روپیہ

لال جواہر رجسٹرڈ } پیٹ درد۔ گڑگڑاہٹ۔ قے۔ ہیضہ۔ دست وغیرہ امراض کو اکسیر ہے۔ قوت ہاضمہ بڑھاتا ہے۔ اکثر ہاضمہ کے چورن اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ قیمت دو روپے۔ نمونہ ۴ ر

ویا پاچن رجسٹرڈ } یہ ایک عجیب جوہر ہے۔ ذرا ذرا سی گولیاں ہیں۔ مگر ہاضمہ کیواسطے اکسیر ہیں۔ مقوی ہاضمہ۔ دافع بادی۔ غذا کو ہضم کرنے والی۔ بھوک بڑھاتی ہیں۔ پیٹ درد۔ اپھارا تے دور کرنے والی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی آٹھ آنے۔ ۲۰۰ گولی ایک روپیہ

ایلوا سار رجسٹرڈ } درد پیٹ۔ بادی پیٹ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ اپھارہ وغیرہ کو مفید ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے۔ قبض کو رفع کرتی ہے۔ ہر گھر میں موجود رہنی چاہیئے۔ قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ ۳۲ گولی ۸ ر نمونہ ۴ ر

وِرِیچن رجسٹرڈ } یہ گولیاں جلاب کیواسطے بے نظیر ہیں۔ ایک دو گولی رات کو سوتے وقت کھا لینے سے صبح کھل کر پاخانہ ہوتا ہے۔ ہر سا اخلاط کے فاسد مادہ کو دور کرتی ہے۔ قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ ۳۲ گولی ۸ ر نمونہ ۲ ر

آرام جان رجسٹرڈ } یہ گولیاں بہت ہی سوچ وچار کے بعد تیار کی گئی ہیں۔ ان سے دست نہیں ہوتا ہے۔ صرف پاخانہ کھلکر آتا ہے۔ اور روزانہ کھانے سے آنتوں میں طاقت آکر دائمی قبض بھی دور ہو جاتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ۔ ۱۶ گولی آٹھ آنے

کرکول رجسٹرڈ } ہاضمہ کے متعلق کل امراض کا حکمی علاج۔ غذا تحلیل ہو کر پوری طاقت بخشتی ہے۔ کھایا پیا سب ہضم ہوتا ہے۔ بھوک بڑھتی ہے۔ قیمت ۶۰ گولی دو روپے۔ ۳۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ ر

لونگ آدی چورن } جن کو امراض منی کے علاوہ معدے کی کوئی بھی بیماری ہو وہ کھاویں۔ یہ گرم نہیں ہے۔ وات۔ پت۔ کف کا فساد دور ہوتا ہے۔ امراض دل۔ امراض حلق کھانسی دمہ ... کو نافع ہے۔ پرمیہ سنگرہنی کو نافع ہے۔ قیمت فی پاؤ دو روپے۔ نمونہ ایک چھٹانک ۸ ر

راج ونی } ... بدہضمی۔ بے حد مفید ہے۔ مقوی ہاضمہ اعلیٰ درجہ کی ہے۔ حاملہ عورت منہ میں رکھے اور چوسے تو اس کی قے بند ہو جاتی ہے۔ قیمت ۳۰ گولی ایک روپیہ۔ ۱۵ گولی ۸ ر

مرشنگن رجسٹرڈ } خاص طور پر سنگرہنی کے واسطے ہے۔ پرانی سے پرانی سنگرہنی بھی اس سے ۸ دن کے اندر دور ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱۵ گولی دو روپے

ملنے کا پتہ: امرت دھارا۔ لاہور المشتہر: مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

R.L.NO 2662

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

اوم

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف!

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف!

آریہ پرتی ندھی

ہفتہ وار آرگن

آریہ مسافر

لاہور

ہفتہ وار

साप्ताहिक
आर्य मुसाफ़िर
लाहौर।

قیمت: فی پرچہ ۱ ار

جلد ۴ اتوار ۲۸ مارچ ۱۹۲۶ء مطابق ۱۶ چیت سمت ۱۹۸۳ بکرمی دیانند ابد ۱۱۲ نمبر ۱۴

ایڈیٹر: چرنجی لعل پریم

چندہ سالانہ ۲ روپے

یادگار شہید کبیر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر!

اہل اسلام

جو کسی جائز وجہ کے مجھ سے ناراض ہوتے ہیں۔ اور مجھے تکلیف دینا چاہتا ہے۔ وہ بے وجہ مجھ سے کینہ رکھتے ہیں۔ اور محض بھول سے مجھے اپنا دشمن خیال کرتے ہیں حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ میرے دل میں حقیقی محبت ان کے لئے اور ... کے لئے ہے۔ (لیکھرام)

”ہندو کی خطا“

از شری لالہ یوگ دھیان جی پاس بی۔اے خوشاب!

ہم نے مانا کہ تو مسلم کا مددگار بھی ہے۔
دوست عیسائی کا ہر ایک کا غمخوار بھی ہے۔
مال و دولت کو غریبوں میں لٹا دیتا ہے۔
یوں تو کہنے کو زمانے میں تو سردار بھی ہے۔
سر تر تیغ جھکاتے ہیں حقیقت تیری
تجھ میں قربانیاں ہیں جذبۂ ایثار بھی ہے۔
تیری ہمدردی و غمخواری ہے مشہور جہاں۔
غیر کے رنج میں تو خستہ و بیمار بھی ہے۔
اک خطا تیری یہ کافی ہے کہ تو ہندو ہے۔
بس تو معتوب ہے مغضوب و گنہگار بھی ہے۔

ہولی کا فلسفہ!

از شری مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور!

ہولی ایک موسمی تیوہار ہے۔ قدرت کے فلسفہ پر نگاہ ڈالتے ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب باغ باغیچے پھر آباد ہوتے ہیں۔ آموں کے بور بور پر میٹھی آوازیں گانے والی کوئل گایا ہی چاہتی ہے۔ اور اپنے دلکش نغمے سنانے کو تیار ہے۔ بزرگوں نے اسی عمدہ موسم میں ہولی کا تیوہار مقرر کر دیا جو ہندوستان، جیسے کھیتی پر دہقان دیش کے لئے واقعی خوشی کا باعث ہو رہا ہے۔ زمیندار لوگ جب اپنے سال بھر کی محنت مشقت کو پھل کے روپ میں دیکھتے ہوں گے تو ان کا دل بلیوں اُچھلتا ہوگا۔ خوشی کا اظہار کرنے کے لئے گانا بجانا۔ محفلیں اُڑانا۔ ورنگ رلیاں منانا ضروری جزو ہیں۔ جیسے آج کل دواہ وغیرہ خوشی کے موقعوں پر پارٹیاں دی جاتی ہیں۔ رنگ ڈالے جاتے ہیں۔ باجے بجائے جاتے ہیں۔ وہی مقصد اس پرب کا بھی تھا۔ لیکن خوشی منائی جا سکتی ہے۔ مل جانے سے جلانے سے۔ پیار کرنے سے۔ روٹھوں کو منا لینے سے۔ مان جانے سے۔ دلوں کی صفائی ہی اس کا حقیقی مقصد ہے۔ کہ مل کر خوشی منائیں۔ کاش کہ ہندوستانی بھائی اس اہمیت کو اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں عملی دنیا میں کام کاج کرتے ہوئے ایک دوسرے سے اختلاف رائے ہو جانا۔ ناراضگی یا رنجش ہو جانا لازمی امر ہے۔ دکھیاں دکھیوں سے بیزار ہو جاتی ہیں۔ پارٹیاں پارٹیوں سے قومیں قوموں سے شاکی ہو جاتی ہیں۔ نیک نیت ہوتے پالیسی کے اختلاف سے ناراضگی ہو ہی جاتی ہے۔ انسان آخر انسان ہے اور خطا کا پتلا۔ کسی دن ان کا آپس میں ملاپ ہو ہی جانا مناسب ہے۔ اختلاف کی خلیج کو وسیع کرنے میں عقلمندی نہیں۔ بلکہ اسے چھوٹا کرنے اور یہاں تک کہ بھول جانے میں ہے۔ اسی اصول کی پابندی دونوں پر یکساں طور پر لاگو ہوتی ہے۔ منانے والا تیار ہو تو مان لینے والا بھی تیار ہو۔ جیسے تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجا کرتی۔ ویسے سمجھوتہ بھی دونوں طرف سے ہی ہو سکتا ہے۔ دونوں دلوں کی سپرٹ یہی ہو۔ کہ کسی نہ کسی طرح اختلاف دور ہوں۔ اور ہم بھائی بھائی بنیں۔ ضرورت تو اس نیک جذبہ کو بڑھانے کی ہے اور لازمی طور پر دونوں طرف سے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ منانے والا تیار ہو۔ تو ماننے والے کی اکڑ فوں اور گل کھلائے۔ اگر ماننے والا تیار ہو تو ضد کے نشے میں دوسرا کسی کو خاطر میں نہ لائے۔ شاعر کے الفاظ میں

ہم اُن کو چاہتے ہوں۔ اور وہ ہم کو چاہتے دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی۔

تب ہی اور فی الواقعی تب حقیقی پریم ہو سکتا ہے۔ اور اصلی خوشی منائی جا سکتی ہے۔ یہ پرب کا نام ہی ہے۔ ہو۔لی۔ اچھا بابا ہو۔لی۔ کسی سے غلطی ہو لی۔ اب تو بھول جانے در گذر کرنے وقت ہے۔ جہاں تک زور آزمائی کا تایم تھا۔ وہ بھی خوب کیا۔ اور پورے زور سے کیا۔ وہ وقت گذر گیا۔ اب سنگٹھن کے احترام کا مقدس فرض سر پر ہے۔ اسے ہی صرف اسے ہی نبھانا ہوگا۔ دونوں موقعوں کا کام خوبصورتی سے نبھا لیا۔ پارلیمنٹ میں بھی آخر دھڑے بنتے ہیں۔ وہ لوگ دوران بحث میں خوب لڑتے ہیں اور اتنے جوش میں لڑتے ہیں۔ کہ انہیں روکنا پڑتا ہے سنبھالنا

ہوتا ہے۔ ٹھنڈے پانی کے گلاس پلانے پڑتے ہیں۔ مگر قربان ہمائیں ضبط پر جب صاف نکالنے کے بعد ہاؤس سے فیصلہ دیدیا پھر تیزی ترشی۔ تلخی کا اظہار کرنا کیا۔ اسی اصول کی بنا پر سنگٹھن مضبوط سے ہیں۔ اسی وسیع نگاہ سے دیکھا جائے تو ہولی کے آغاز ارتفاعات سنگٹھن کا ہی برطانیہ اعظم ہے۔ شکر مت کرتے۔ ہولی کا شور مچانے والا ہندوستان نہیں۔ ہندوستان تو صرف بیہودہ طریق پر منانا جانتا کر بیٹھا ہونے میں فخر سمجھتا ہے۔ یا یوں ہی کہہ دوں۔ کہ ہولی کا تیوہار سے آثار کو نکال کر مردہ جسم لاش کو ہی چپٹ رہا ہے آتما کے نکل جانے سے جو حالت لاش کی ہوتی ہے۔ ٹھیک وہی قیمت اس پرب کی ہو گئی ہے۔ ارتھات تعفن اور بدبو۔ باہر کے نشانوں سے زیادہ قیمت اس پریم واپریت کی۔ محبت کی۔ مل جانے کی۔ درگزر کرنے کی ہولی۔ اچھا بابا ہو۔لی۔ کے دوران کی ہے۔ ہندوستان بھر کو اس مذہبی تعلیم کی ضرورت ہے۔ کیا کانگرس کیا ہندو سبھا کیا آریہ سماج۔ کیا سناتن دھرم سبھا کیا سکھ پنتھ۔ مطلب یہ کہ سب کو اتحاد کے متعلق کوئی نے کیا ہند رکھنا ہے۔ سبھی کا رہا ایسا کوئی جس کو نہ منانے کی دینی نہیں اد کہت الونک شکنی کس کرے وہ ایک ہیں گیارہ ہوئے کہیں بکھرے ہاں جیفر کے بھی ہیں تو اندیش گئے یہاں تک کہ ہولی کی سپرٹ ہے۔ اگر کنبہ میں ہو تو وہاں بھی گذارہ ہے۔ آخر باپ بیٹے میں بھائی بھائی میں پرش میں۔ دوست دوست میں اختلاف اور شدید اختلاف ہوتے رہتے ہیں۔ جلد یا بدیر کوشش کرنے سے آخر ہیں۔ منانے پڑتے ہیں۔ ایسی حالت میں یاد کرانے والا تیوہار آوے تو کیوں نہ ہو۔ ہاں یہ دھیان رہے کہ باہر کے نشانوں پر مست ہو جانے نہیں۔ بلکہ ہولی کے حقیقی مقصد مد نظر رکھ کر آؤ۔ آؤ چھوٹے بڑے منا کر بھائی بھائی بھائی بھائی کے ہاتھ سے پریم بھرے ہاتھوں سے ملیں ہولی۔ ہولی کہتے ہوئے کا ثبوت دیں۔

گندم نما جو فروش سادھو

خاص

از قلم اشعر الناس کیفی جرنلسٹ

نوٹ:۔ ایک خاص شکم پرست پیغمبر پوجک سادھو کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ نظم لکھی گئی ہے۔ اس میں حقیقت بیان کی گئی ہے۔ کیونکہ یہ میرا چشم دید واقعہ ہے۔ (کیفی)

فقیر بن کے جو دھونی رمائے بیٹھا ہے ۔۔۔ وہ حرص کا سر پہ چڑھائے بیٹھا ہے

ادھر تو کھچڑی علیحدہ پکائے بیٹھا ہے ۔۔۔ ہاں ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائے بیٹھا ہے

پھرا ہے منکا پہ من کا نہیں پھرا منکا ۔۔۔ ہزار منکا کی مالا بنائے بیٹھا ہے

ملی ہے خاک بدن پر تو تلک ماتھے پر ۔۔۔ یہ ڈھونگ مکرو دغا کے رچائے بیٹھا ہے

لگا نہ ہے تاک میں ہر وقت صورت صیاد ۔۔۔ کہ دام دانہ کے اوپر بچھائے بیٹھا ہے

زباں پہ رام مگر ہے حرام کا گھر دل ۔۔۔ خدا کے گھر کو وہ ناداں گنوائے بیٹھا ہے

ہے رام جپنا ولیکن پرایا مال اپنا ۔۔۔ پرائے مال پہ سکہ جمائے بیٹھا ہے

شراب مغفت کو ناصح کبھی نہ چھوڑیگا ۔۔۔ کہ اپنے دل کے وہ فتوے چلائے بیٹھا ہے

پڑے ہیں عقل پہ پتھر ہے پوجتا پتھر ۔۔۔ کہ سنگ کو بھی خدا سے بڑھائے بیٹھا ہے

کریگا خاک یہ کل دیکھنا گت فانی ۔۔۔ وہ آج بالنس پہ جس کو چڑھائے بیٹھا ہے

سوار چھوت کا ہے بھوت اسکی گردن پر ۔۔۔ کہ چھوا چھوت کو دل میں بٹھائے بیٹھا ہے

برائے نام ہے انسان ملنس سے خالی ۔۔۔ چراغ خانہ خود کو بجھائے بیٹھا ہے

بنایا خلق نے اُسے اشرف المخلوق ہے ۔۔۔ مگر وہ خاک میں عزت ملائے بیٹھا ہے

ت دو ایسی کو نکیا ا پرا منا بیگا ۔۔۔ کہ وہ شکل نیلی ا ونی بے بیٹھا ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہفتہ وار آریہ مسافر لاہور
دوسرا زمانہ
مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء

مہاتما پارٹی کو دلبندیوں سے بچاؤ!

(از شری پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی پنجاب لاہور)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مہاتما پارٹی کی پرتی ندھی سنستھا ہے۔ پنڈت گورودت ودیارتھی، پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند کے ودیا اور تپوبل نے اس پارٹی کا سوترپات کیا۔ اور اسے شکتی شالی سنگٹھن کا روپ دیا۔ آریہ سماج کے وشودھ سار وبھوم روپ کو جنتا کے سامنے رکھنا۔ تتھا آرش گرنتھوں کے پٹھن پاٹھن پر وشیش بل دینے والی برہمچریہ شکشا پرنالی۔ گورو کل شکشا پرنالی کو وشیش روپ سے پرچار کرنا اس کا مکھیہ اُدیش تھا۔ آریہ سماج کو سامپردائک سنکیرتا تتھا سنکیرن سیاست کے پربھاؤں سے بچانا اس کا مکھیہ کاریہ تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرتی ندھیوں نے پچاس ورش تک انہی اُدیشوں سے پریرت ہو کر سبھا کا سنچالن کیا۔ کئی بار کئی ویکتی سمرتھوں نے اپنی وچار دھاراؤں کو سبھا کے سامنے رکھا ہو پرنتو انہیں سپھلتا نہ ہو سکی۔ سبھا کی دوشتابدی کا سپھلتا پوروک سماپت ہونا اور گورو کل کانگڑی کا سپھلتا پوروک اپنے اُدیشوں پر اگرسر ہونا اس بات کو اسپشٹ کرتا ہے۔ کہ پنجاب کی آریہ جنتا کا بہومت اب بھی انہی اُدیشوں کو اپنا رہا ہے۔ پچھلے دو ورشوں سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں ایک خطرناک پرورتی کا پردرشن کیا جا رہا ہے۔ پچھلے پچاس ورش تک سبھا میں بہو پکش تتھا الپ پکش رہتے تھے۔ الپ پکش کے سمرتھک سبھا کے وارشک ادھیویشنوں اور انترنگ سبھا کے ادھیویشنوں میں اپنا پکش رکھتے تھے۔ پرنتو کبھی بھی الپ پکش نے سبھا کے سویکرت نرنیوں تتھا سبھا کے ادھیکاریوں کے ورودھ اس پرکار کا آندولن نہیں کیا۔ جس سے جنتا میں اودیا تتھا اشانتی پھیلنے کی سمبھاونا ہو۔ یہی نہیں سبھا کے ادھیکاری سبھا کے نرنیوں سے بہت ...

اتھوا مہاتما پارٹی کے بہو پکش کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کام کرتے تھے۔ پرنتو اب پچھلے دو ورشوں سے۔ اس پرتھا میں پریورتن کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مہاشہ کرشن تتھا اُن کے ساتھی سبھا میں (مہاتما پارٹی میں) نئی پرتھا کو چلانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے سبھا کے بہو پکش کے نرنیہ کو ٹھکرانا شروع کیا ہے۔ سبھا کے نرواچت ادھیکاریوں کا ہر پرکار سے ورودھ کرنا اپنا مکھیہ کاریہ سمجھا ہے۔ مہاشہ کرشن جی تتھا اُن کے ساتھی آریہ پرتی ندھی سبھا کے سدسیہ ہیں۔ سبھا سے سمبندھت سماجوں کے سدسیہ ہیں۔ اُن کا ادھیکار ہے۔ کہ وہ سبھا کے وارشک ادھیویشن میں سبھا کی انترنگ سبھا میں سبھا کے ادھیکاریوں کا ورودھ کریں۔ اپنا مت بھید پرکٹ کریں۔ بہو پکش کو اپنی طرف کرنے کا پریتن کریں۔ پرنتو مت بھید ہونے پر سنگٹھن کی دیوستھا کو نشٹ کرنا تتھا سب دیوستھاؤں کو طاق پر رکھ کر جنتا میں اوستھا پھیلانا سرتھا انوچت ہے۔

مہاشہ کرشن جی تتھا اُن کے ساتھیوں کا پورا حق ہے۔ کہ وہ سبھا کے سامنے نیا کاریہ کرم دیں۔ جنتا کو اس کے لئے تیار کریں۔ ورتمان ادھیکاریوں کو اس کاریہ کرم کو سویکار کرنے پر بادھت کریں۔

سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں نے جنتا کے سامنے گورو کل کی شکشا پرنالی کو ادھک اُنّت بنانے کے لئے ودیا سبھا کا پروگرام رکھا۔ مہاشہ کرشن جی تتھا اُن کے ساتھیوں کے ورودھ ہونے پر بھی جنتا نے اسی کو اپنایا۔ اور سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں کو اس کاریہ کرم کو چالو کرنے کا ادیش دیا۔ سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں نے یتھا شکتی اس کاریہ کرم کو پورن کرنے کا پریتن کیا۔ اس کے اتیرکت سبھا کے انیہ کاریہ ...

کی ریتی نیتی میں کوئی ایسا پریورتن نہیں کیا۔ جس سے سبھا میں پہلے کی اوستھا آگئی ہے۔ سبھا کا پرتیک ویبھاگ اُنّتی کر رہا ہے۔

سبھا کے ویتنک کاریہ کرتاؤں کو وشیش ادھیکار دینے کی دہائی مچائی جا رہی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ اور اب بھی لکھتے ہیں۔ کہ اس دشا میں کوئی نیا پریورتن نہیں ہوا۔ مہاشہ کرشن جی تتھا اُن کے ساتھی جس پرتھا ...

ہے۔ سماج کو خطرہ سے بچانے کی پکار کی جا رہی ہے۔ سبھا سماج کو بچانے کی رٹ لگائی جا رہی ہے۔ یہ سب شور کیول ماتر منچ ہی ہونے والے وارشک نرواچن کی بھومکا ہے۔ ہم مہاشہ کرشن جی تتھا اُن کے ساتھیوں کی سبھا کے وارشک نرواچن میں دلچسپی لینے کا سواگت کرتے ہیں۔ پرنتو اتنا ضرور نویدن کرنا چاہتے ہیں۔ کہ انہیں اس پرکار ...

دیانند اُپدیشک ودیالیہ کی ورتمان استھتی

(از شری پنڈت بھیم سین جی سبھا منتری لاہور)

دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے سمبندھ میں انیک بھانتی کے بھرم پھیلائے گئے۔ سمے سمے پر اُن میں سے پرتیک کا اُتّر دیا گیا۔ پرنتو بھرم پھیلانے والوں نے اپنی غلطی کو سویکار کرنا اُچت نہیں سمجھا اور ابھی تک اُن بھرموں کو بار بار دوہرانے کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ کہا جا رہا ہے۔ کہ ودیالیہ کا لنگر بند کیا گیا۔ ودیالیہ بند ہے۔ سبھا کے ورتمان ادھیکاری ودیالیہ کو بند کرنا چاہتے ہیں۔ سبھا کے ادھیکاریوں نے وشواس گھات کیا۔ سبھا کے ادھیکاری ودیالیہ کے سمبندھ میں جا بجا کہلاتے ہیں آدی آدی۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اور اب پھر سوچنارتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ودیالیہ کا لنگر کبھی بند نہیں کیا گیا۔ پریکشا کے لئے چھٹیاں کی گئیں۔ کچھ ودیارتھیوں کو نیتر بھنگ کرنے پر پرتھک کرنے کا دنڈ دیا گیا۔ پرنتو اُن کے اپنا پتر واپس لینے پر اُنہیں پریکشائیں دینے کی آگیا دے دی گئی۔ ودیالیہ کی پریکشائیں سماپت ہو گئی ہیں۔ ودیارتھیوں کا ۲۴ مارچ کو پریکشا کا پرینام سنا دیا گیا ہے۔ ودیارتھی اپنی اچھا انوسار گھروں پر چھٹی جا رہے ہیں۔ یکم بیساکھ سنہ ۱۹۹۴ سے نئے ورش کی پڑھائی شروع ہوگی۔ ودیالیہ میں پرویش ہونے کے لئے نئے ودیارتھیوں کے پرویش پتر آ رہے ہیں۔ سبھا کے ادھیکاری ودیالیہ کی استھتی کو جنتا کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ پہلے بھی سوچنا دی جا چکی ہے۔ کہ جو بھی آریہ پرتی ندھی اس سمبندھ میں کچھ جاننا چاہتے ہوں اُن کے لئے سبھا کی فائیل ہر وقت کھلی ہے۔ جو آریہ سماجیں اس سمبندھ میں اصلی حالات جاننا چاہتی ہیں۔ انہیں اپنا پرتی ندھی بھیجنا چاہئے۔ سبھا کے ادھیکاری پرسنتا پوروک اُنہیں ساری فائیل دکھا دیں گے۔

پرشن یہ ہے کہ جو اُپدیشک ودیالیہ کے سمبندھ میں اسنتوش پھیلا ہے اُسے کیسے دور کیا جائے کیونکہ اس پرکار کا اسنتوش پھر نہ پھیلے اس کا کیا پربندھ کیا جائے۔ ہماری سمتی میں اس کا ایک ماتر اُپائے یہ ہے۔ کہ پنجاب کی آریہ جنتا کو چاہئے۔ کہ وہ پنجاب کے آریہ سماجی اخباروں پر لیکھ مت دوارا یہ بات سپشٹ کر دیں کہ وہ اپنی سنستھاؤں کے پربندھ سمبندھی معاملوں کو اس پرکار اخباروں میں لانے کو سرتھا انوچت سمجھتے ہیں۔ یدی اُنہیں کوئی شکایت ہو تو اُنہیں انترنگ سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا آدی دوارا دور کرنا چاہئے۔ یدی مہاشہ کرشن جی ودیالیہ میں ہوئی سور گیہ چمن لال کی آتم ہتیا کی گھٹنا کو اخباروں میں لانے کی جلد بازی نہ کرتے سبھا کے ادھیکاریوں کو بدنام کرنے کی بھاؤنا کی اپیکشا ودیالیہ کے ہت کی بھاؤنا کو مکھیا دیتے تو یہ اسنتوش پیدا نہ ہوتا۔

سبھا کے ادھیکاریوں نے ودیالیہ کے سمبندھ میں جو کچھ بھی لکھا ہے۔ وہ کیول ماتر پھیلائے گئے بھرموں کو دور کرنے کے لئے۔ اس لیکھ کے ساتھ ہم ودیالیہ سمبندھی اسنتوش کے وشے میں لیکھ لکھنے کے سلسلے کو سماپت کرتے ہیں۔ سمے سمے پر جو بھرم پھیلائے گئے ہیں۔ اُن کا اُتر دیا جا چکا ہے۔ بار بار اُن کا دوہرانا اپنا تتھا جنتا کا سمے خراب کرنا ہے۔ ہاں یدی کوئی نیا بھرم پھیلایا گیا۔ تو اس کا اُتر دیا جائے گا۔ سبھا کے ورتمان ادھیکاری دیانند اُپدیشک ودیالیہ کو آریہ سماج کے لئے ادھک سے ادھک اُپیوگی بنانا چاہتے ہیں۔ اس کی پاٹھ ودھی تتھا شکشا پرنالی کو آریہ سنسکرتی کے پرچارکوں کے لئے لابھ دائک بنانے میں وہ کسی پرکار کی کمی نہ کریں گے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri Gyaan Kosha

پنجاب کی آریہ سماجوں کے سنگھٹن کی شاندار فتح

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساتھ قریباً پانچ سو سماجیں سمبندھت ہیں۔ سنگھٹن کے دشمنوں اور دودھیوں نے بھرم پورن لیکھوں دوارا اور اپنے ساتھیوں کو ستھان ستھان پر بھیج کر اپدیشک و دوبار کے سمبندھ میں بہت سی ترا س پھیلانے والی باتیں پھیلائیں۔ لیکن ادھک انش سماجیں شانت رہیں۔ یا چند ایک نے اپنے پرتی ندھی بھیج کر سبھا کا فائل دیکھا۔ کوئی غیر آئینی کاروائی نہیں کی۔ کیول دو تین چھوٹی چھوٹی سماجیں اس اکساہٹ کا شکار بنیں۔ اُن سے جواب طلب کیا گیا اور انترنگ سبھا تتھا جنرل سبھا میں ضروری کاروائی کے لئے سارا کیس پیش کیا جائیگا۔ مجھے آشا ہے کہ اُن سماجوں کو بھی اپنی بھول کا پتہ لگ گیا ہوگا۔ دیگر سماجوں نے سنگھٹن کی ودجے کی جو شاندار مثال قائم کی ہے۔ وہ آریہ جنتا کے لئے باعث فخر ثابت ہوگی۔ آئندہ بھی جب کبھی سبھا کی سنستھا کے خلاف وہی لوگ غلط بیانیاں کریں گے تو وہ سماجیں آئینی طریقوں سے ہی اپنی تسلی کریں گی۔ اگر کوئی بیان ہوں تو ان کا سمادھان کریں گی۔ انترنگ سبھا کے کسی ممبر نے بھی ودرودھیوں کی ناجائز کاروائی کی حمایت نہیں کی۔ انترنگ سبھا نے سردستی سے "پرکاش" اخبار کے پرتی ندا کا پرستاؤ سویکار کیا۔ جو سدسیہ پرستاؤ پاس ہونے سے پوروَ چلے گئے تھے۔ انہوں نے بھی پرکاش کے رویہ کو قابل تعریف نہیں بتلایا۔ سبھا آریہ جنتا کا دھنیہ واد کرتی ہے کہ اس نے اپنی پیاری سنستھا کو تباہ کرنے کی ناکام کوشش کرنے والوں کی حمایت نہیں کی۔

بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

لاہور

سوامی سوتنترآنندجی و آچاریہ رام دیو جی کا پتر ویوہار

گذشتہ سے پیوستہ!

سوامی سوتنترآنندجی کا پتر

لاہور ۶ مارچ ۱۹۳۷ء دی ڈیلی "پرتاپ" پرتاپ سٹریٹ لاہور ۲۴۸۲ تتھی ۱۹۹۳ ۱۸ اکاتر

نمستے

شری ماسٹرجی۔

میں لاہور سے باہر چلا گیا تھا۔ اور کل سائنکال کو واپس آیا تھا۔ ابھی سے پتر ملا۔ اتہ دلمبھ کے لیے چھما کریں۔ آپ نے لکھا ہے۔

"رویدان مرد تھا آپ کو یوجیہ بدھی سے دکھا ہے" تدارتھ دھنیہ واد۔ آپ سے ایسی ہی آشا تھی آپ نے اُچت ہی کیا ہے۔

"کئی لوگ آپ کو ششیش پارٹی کا سمجھتے ہیں" یہ اُن کی بھول ہے۔ میں آریہ سماج کا ہوں۔

جس سے آپ چاہیں میں سہایتا کے لئے تیار ہوں۔ میری اب بھی یہی ادستھا ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔ سب سے پہلے ذکر و اؤ کرشن جی نے کیا۔

...... مجھے پتہ نہیں مہاشہ کرشن یا دیدانندجی نے کیا لکھا تھا۔ انہوں نے جو لکھا ہوگا۔ اور اپنی کلپنا سے کام لے کر لکھا ہے۔ میں آپ کو وشواس دلاتا ہوں کہ میرا لکھا ہوا لیکھ نہ سنا ہے۔ نہ دیکھا ہے۔ آپ کے پاس جو تھی وہ امانت تھی۔ آپ نے اُسے اُوروں کے ساتھ آپ سبھا پردھان ہیں۔ اس لئے اور اُن کا لکھنا سمجھ نہیں ہو سکتا۔ یدی کرشن جی سوامی ویدانندجی نے لکھا تھا۔ لکھیے کہ اُن کا لکھنا اچت نہیں۔ نہ کہ آپ پاپی ادھرت کر کے وہی کاریہ کرتے جو انہوں نے کیا تھا۔ مجھے پر تم امرت رائے جی کا یہ لیکھ انترنگ سبھا میں نہ جانکار پرنتو آپ نے انترنگ سبھا میں پردھان ہوتے ہوئے بھی سب پڑھا۔ میرے لئے اپنے ماتھا سمجھنا نہیں سمجھا۔

دو آپ پھر لکھتے ہیں۔ یدی اُن کی آگرہ ہو ..."

میں اس کے چھاپنے کے لئے آگرہ ہی آپ جو اُچت سمجھیں کریں۔ پرنتو میں انوشیہ کرتا ہوں۔ مجھے اس کی پرتی بھی جو کچھ کہ ہم تینوں نے لکھا ہے۔ آپ نے مجھے سبھا پر پرکاش در رہنا اخباروں میں نہ لکھنے کے لئے دیا۔ میں اس میں اپنے آپ کو اتیہ ہی آپ میرا کہنا مان لیتے۔ بہر حال کرشن جی سنت لال جی بھی مان لیں۔ یہ دو ویدک آدمی اس منتری میں نہیں اور انہوں نے ہی بگاڑا ہے۔ اس لئے کچھ لکھنا اُچت نہیں سمجھتا لکھ کر سماپت کرتا ہوں۔ انت میں یہ آریہ سماج آریہ پرتی ندھی سبھا کے دو ویدک آدمی کے کرن دوارا کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی سہایتا سے آگے آپ بڑھیں اُدیت ہوں۔

(دستخط)

نوٹ:۔ اس پتر سے دو تین باتیں ہیں۔ ایک یہ کہ آریہ سماج کے سنتھی بیر باغیوں کی پارٹی میں ہیں ...

اسمبلی میں آریہ بواہ بل پاس ہو گیا

شری مہاتما نارائن سوامی جی کا بیان۔

۲۲ مارچ شری مہاتما نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

یہ امر باعث مسرت ہے۔ کہ لیجسلیٹو اسمبلی نے آریہ بواہ بل کو پاس کر دیا ہے۔ اور امر قریب یقینی ہے۔ کہ جلد یہ بل قانونی شکل اختیار کرے گا۔ اس سلسلہ میں شری گھنشیام سنگھ جی گپت اور ڈاکٹر این بی کھرے کی کوششیں قابل تعریف ہیں۔ آنریبل سر این این سرکار لا ممبر ہند نے شروع سے بل پاس کرانے میں امداد دی ہے۔ آنریبل سر سر ملک نور الہی بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے سرکاری کام کے اوقات میں اس بل کے لئے وقت دیا۔ امید کی جاتی ہے کہ جب بل قانونی شکل اختیار کرے گا۔ تو پبلک اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائے گی۔

پردھان:۔ شری گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے
اُپ پردھان:۔ پنڈت گنگا پرشاد جی شاستری
شری سوامی سوتنترانندجی
منتری:۔ پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے
ڈاکٹر بدھ دیر سنگھ جی
کوشادھیکش:۔ لالہ نرائن دت جی ٹھیکیدار دہلی
لیکھا دھیکش:۔ لالہ گیا چند جی ٹھیکیدار دہلی

چناؤ کے بعد شری پوجیہ نارائن سوامی جی کی سیواؤں کے پرتی دھنیہ واد کیا گیا۔ اور اس سلسلہ میں یہ نشچے ہوا کہ سارودیشک سبھا کی اور سے سوامی جی کو مان پتر دیا جائے۔ جس کا فیصلہ انترنگ سبھا کرے گی۔ تین آدمی گوشت کردے گی۔

سارودیشک سبھا کی اور سے آریہ بل کے سمبندھ میں اسمبلی کے سدسیوں کا دھنیہ ...

کسی پارٹی کا نہیں۔ میں ٹھیک ایسا ہی کرونگا تیق کرتا ہاں ہوں۔ اور کرونگا
اب وِدیالیہ کے وشے میں لکھتا ہوں۔
میں لاہور اکسمات آیا تھا۔ سبھا منتری اُپ پردھان آدی نے میری سہایتا چاہی۔ میں جو کچھ کر سکتا تھا کیا۔ اور شانتی ہو گئی۔ لیپچات اُسے پنڈت بدھ دیو جی نے لیکھ لکھ کر بگاڑ دیا۔ میں بمبئی سے دہلی آیا۔ اُسی سمے شری نارائن سوامی جی نے لاہور بھیج دیا۔ میں لاہور آکر منتری جی سے ملا۔ انہوں نے کہا۔ یدی پردھان جی (آپ) لیکھ نہ لکھتے تو میں آپ سے سہایتا لے کر دیو ستھا ٹھیک کرنے کا یتن کرتا۔ پرنتو پردھان جی کے لیکھ کے پشچات اُن کی آگیا لئے بنا میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے کہا آپ نے ودیالیہ سدر تمام ... میں میری سہایتا کی اوشکتا نہیں ہے۔ اتہ پھر ...

بقیہ صفحہ گذشتہ

سامنے کوئی نیا پروگرام لانا چاہیے۔ کیول مانتر اس لئے کہ کوئی ویکتی اُن کو پسند نہیں۔ یا وہ اُن کے سامنے باوا کیم پرنام کے انوسار ان کی ہر ایک بات ماننے کو تیار نہیں۔ ورودھ کرنا چھاپتا پارٹی بیر تتھا سبھا میں ویکتیک نماظوں تتھا دوستیوں پر آشرت دلبندی پیدا کرتا ہے۔ سبھا کے ورتمان پردھان نے ودیا سبھا کے کاریہ کرم کو سپھل بنانے کے لئے ویکتیک نماظوں کو طاق پر رکھ کر چاہتا پارٹی کو ویکتیک نماظوں پر نرکھر پارٹی بازی سے بچانے کا جو عملی اُداہرن جنتا کے سامنے رکھا ہے۔ جنتا کو اُسے اپنانا چاہیے۔ لوک سیوا کے کشیتر میں سماج سیوا کرتے ہوئے ویکتیک فائدوں کو کھینچتا دینا سنگھٹن اور دواہ کے اسمور کے ہے۔ وہی سنگھٹن شکتی شالی اور ویاپک بن سکتے ہیں۔ جہاں کاریہ کرموں کے کارن پکش و پکش بنتے ہیں۔ پنجاب کے آریہ پرتی ندھیوں کو اس اور دھیان دینا چاہیے سبھا کو ویکتیک دوستیوں تتھا نماظوں پر نربھر کاریہ کرم شونیہ دلبندیوں سے بچانا چاہیے۔ تبھی سماج کا بھوشیہ اُجول رہ سکے گا۔ اور لوگ اس کی اور آکرشت ہو سکیں گے۔

آریہ سارودیشک سبھا وارشک ادھیویشن

آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا دہلی کا وارشک ادھیویشن ۲۲ مارچ کو ہو گیا ہے۔ اس سال نمن مہانو بھاؤ ادھیکاری ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مہاشہ کرشن اور سوامی ویدانند جی کی افسوسناک ذہنیت

آریہ سماج جام پور کے پرستاؤ!

(۱) آریہ سماج جام پور کا یہ عام اجلاس سوامی ویدانند جی تیرتھ کی اس کاروائی پر جو وہ اُپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھیوں کو شرومنی سبھا کے ورودھ کر کے تراس پھیلانے اور پرکاش وریفارمر اخباروں میں جھوٹے اور بے بنیاد الزام لگا کر دھرم مورت آچاریہ رام دیو جی پردھان جیسی پاک ہستی پر کیچڑ پھینکنے میں دکھا رہے ہیں سخت رنج و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ اجلاس سبھا سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ سوامی ویدانند جی کو جلد از جلد اُپدیشک ودیالیہ سے باہر کر دینے کا اپائے کرے اور ودیالیہ کو ایسے عنصر سے بھی جلد خالی کر دینے کا یتن کرے۔ جو اندر رہ کر سبھا سے غداری پھیلانے کا کارن بن رہا ہو اور آریہ جنتا سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ سماج سنگٹھن کا دھیان کرتے ہوئے اُچت کاروائی کرے۔ یہ پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوا۔ اور نشچے ہوا کہ اس کی نقول سبھا کے دفتر میں اور اخباروں میں بھیجی جاویں۔

(۲) بہت مدت سے اخبار پرکاش اور ریفارمر نے شرومنی سبھا کو بدنام کرنے کی خاطر لیکھ مالا جاری کر رکھی ہے۔ بغاوت ایسی خراب ذہنیت کو آریہ سماج جامپور گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور سروسمتی سے نشچے کرتا ہے۔ کہ سنگٹھن کے توڑنے والے اخبار پرکاش اور ریفارمر کا بائیکاٹ کر دیا جاوے۔ ساتھ ہی یہ سماج شرومنی سبھا کے موجودہ ادھیکاریوں کی دور اندیشانہ کاروائی پر سنتوش رکھتا ہوا پورن وشواس پرگٹ کرتا ہے۔

بر جودت اُپ منتری آریہ سماج جامپور

آریہ سماج واحل کے پرستاؤ!

(۱) چونکہ کچھ عرصہ سے سوامی ویدانند اور مہاشہ کرشن جی نے دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھیوں کی آڑ لے کر موجودہ ادھیکاریان آریہ پرتی ندھی سبھا کو بدنام کرنے کی نہایت ناپاک کوشش کر رکھی ہے اور اب انہوں تیاگ مورت آچاریہ رام دیو جی پردھان پرتی ندھی سبھا کی ذات ستودہ پر نہایت بد تہذیبی سے حملے شروع کر دئے ہیں۔ لہذا آریہ سماج واحل ان کے اس رویہ پر نفرت کا اظہار کرتی ہے اور انہیں صادقانہ مشورہ دیتی ہے۔ کہ اس رویہ کو ترک کر دیں۔ ورنہ اُن کی یہ حرکت زیادہ دیر تک برداشت نہ کی جا...

(۲) سماج مذکور کو مہاشہ کرشن اور اُن کے حمایتوں کی کاروائیوں سے اس امر کا یاد یقین ہوتا جا رہا ہے۔ کہ مہاشہ جی کی یہ کاروائیاں آئندہ انتخابات میں بیجا طور پر کامیابی حاصل کرنے کے لیے کی جا رہی ہیں۔ کیونکہ وہ سبھا کے ہر کام میں روڑے اٹکا کر موجودہ ادھیکاریوں کو ناکام ثابت کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے نئے انتخابات میں ہر آریہ سماج کو ان لوگوں کی چالوں سے محتاط ہو کر اپنی آزاد رائے سے دھرم پور وک کام لینا چاہیے۔

چاندن رام منتری آریہ سماج واحل

میں نہ اگر نہ پکش ہو کر اس معاملہ پر وچار کریں۔ دونو پکش کی بات سنے بنا کوئی نہ لکھیں۔ اور اس طرح سنیاسی کے دھرم کی شان کو قائم رکھیں۔ منتری سوامی

آریہ جنتا ـــ کا ـــ لوک مت

مہاشہ پرکاش سروپ جی کراچی سے لکھتے ہیں :-

پاٹھکوں نے اخباروں میں سوامی ویدانند جی کے لیکھ اُپدیشک ودیالیہ کے سمبندھ میں پڑھے ہوں گے۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا۔ کہ یہ دیکھی پنجاب میں پرتی ندھی سبھا کی پارٹی کے لیڈروں یا عداح کاروں میں گنے جاتے رہے ہیں۔ اور ویسے بھی آریہ سماج کی بہبودی ہیت سے بھی وہ آریہ سماج کے ودوانوں میں شمار کئے جاتے رہے ہیں۔ مگر ان تمام بھائیوں کو جنہوں نے اب سے پہلے سوامی ویدانند جی کو آچاریہ رام دیو جی کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے سنا ہوگا۔ اُن کو اب ضرور ششدر و حیران ہونا پڑے گا۔ آریہ جنتا کو سوامی ویدانند جی سے آگاہ ہو جانا چاہیے۔

پرکاش سروپ سابق منتری آریہ سماج کراچی

آریہ جنتا ساوھان!

۷ مارچ کے آریہ مسافر میں سنیاسی سوامی ویدانند جی کی اُپدیشک ودیالیہ سمبندھی شرانگیز کاروائیوں اور سبھا ادھیکاریوں کے خلاف لغو اور گمراہ کن پراپیگنڈہ کے متعلق آریہ جنتا کو چیتاونی دیتے ہوئے لکھا گیا تھا کہ آریہ جنتا کسی سنیاسی کے پھندے میں نہ آ کر سبھا سنگٹھن کی رکشا کرنے میں ساودھان رہے۔ اس میں دیگر سنیاسی مہاتماؤں سے بھی اپیل کی گئی تھی۔ کہ وہ سوامی ویدانند جی کی خبر لیکر...

گنگاگری جی مہاراج کی سیوا میں خاص طور پر پرارتھنا کی گئی تھی۔ اور اُن سے سوال کیا گیا تھا۔ کہ کیا آپ نے اخباروں میں پہلے سے پہلے سبھا ادھیکاریوں سے اس رشتے میں کوئی بات چیت کی؟ بجائے اس کے کہ سوامی جی اس پرشن کا معقول اُتر دیکر اپنی نرپکشتا کا ثبوت دیتے۔ اس کو پڑھتے ہی گھبرا گئے اور اُلٹا لیکھک پر برس پڑے۔ آپ کا کہنا ہے کہ میں سنیاسیوں کے ورودھ کچھ نہ کچھ لکھتا رہتا ہوں جو بالکل اَستیہ ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ میں نے آج تک سنیاسی کیا کسی کے متعلق بھی کبھی لیکھ نہیں لکھا۔ یہ پہلا لیکھ لکھنے پر ادت ہوں۔ میں نے آپ جیسے اُچیہ سنیاسی کی ذہنیت کو بُری طرح محسوس کیا۔ اب سوامی جی سویم بتلا دیں کہ اُن کو ایسا الہام کہاں سے ہوا؟

یہ بھی ٹھیک ہے کہ آپ چھ دن تک ودیالیہ کی اوستھا کا دھیان کرتے رہے۔ لیکن اس درشٹی کون سے جس سے سوامی ویدانند جی سنیاسی عرصہ زائد از ایک ماہ سے کر رہے ہیں شوک۔ پھر سوامی جی اپنے پکش میں دو باہر کے گواہ پیش کر کے لکھتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے۔ سماج ہت کے لئے کیا ہے۔ میرا اب تک یہ دعوے ہے۔ کہ آپ کی کاروائی بالکل نرادھار اور پکش پات پورن ہے۔ جو آپ جیسے سداچاری وروان سنیاسیوں کو شوبھا نہیں دیتی۔

سوامی جی مہاراج! کرودھ ہو کر دلیل سے بات نہ کر کے آپ مجھے جھوٹا اور اپنے آپ کو سچا لکھتے چلے جاویں۔ آپ کی اس انوکھی منطق کو کون لکھا پڑھا انسان ٹھیک مان سکتا ہے۔ انت میں آپ سے پرارتھنا ہے اس معاملہ پر وچار کیجئے۔ اور شرومنی سبھا کے سنگٹھن کو نقصان پہنچانے کا کارن نہ بنیے۔

میں آپ کا بہت دیش ہتیشی سمجھتا

کیونکہ آپ نے بھی تو ایک جگہ بیٹھ کر گوشت میں بیٹھے کر اپنا جیون گذار دیا۔ اگر آپ سنیاس دھرم کا پالن کرتے ہوئے دیش بدیش گھومنے کا کام کرتے تو آپ کا درشٹی کون اور ہوتا۔ ایشور کرے آپ کے ودیالیہ میں کبھی سوامی ویدانند جی جیسے دیش دروہی ودیارتھیوں کو بہکا کر اپدرو کھڑا کر دیں تو آپ کو شاسن اور ذہنیت کی ذمہ داری کی قدر و قیمت معلوم ہو جائے۔ اور پتہ لگ جائے کہ سنیاسی کا دھرم یہ نہیں ہے کہ وہ سنسٹھاؤں سے بھاگیں۔ اور ودیالیوں میں بیٹھ کر لوگ ودیش کی دلدل میں پھنس جاویں۔ اس لئے اُچت یہی ہے کہ سنیاسی لوگ فوراً سنسٹھاؤں کو چھوڑ کر باہر گھوم اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔

سولچند جائینٹ سیکریٹری آریہ سماج جامپور

کراچی کا ایک اور پتر

ماننیہ ور شری سمپادک جی نمستے!

ایک اور لیکھ سیوا میں بھیج رہا ہوں۔ کرپیا پرکاشت کر دیں۔ میرا ابھی تک خاموش رہنا ہی ثابت کرتا ہے کہ میں اس قسم کی ناخوشگوار بحث کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن مہاشہ کرشن اور سوامی ویدانند کے اشتعال انگیز و فتنہ خیز مضامین نے مجھے اپنا قلم اٹھانے کے لئے مجبور کر دیا ہے۔

میں تمام باتوں کو نظر انداز کر سکتا ہوں لیکن مہاتما پارٹی کے سب سے بڑے نیتا شری آچاریہ رام دیو جی کا اپمان برداشت نہیں کر سکتا۔ مجھے تو اس وقت ایک بھی ایسا شخص نظر نہیں آتا جو صحیح معنوں میں اُن کا جانشین کہلا سکے۔ ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ جو سدھانتوں کے مطابق عملی جیون ویتیت کرتے ہوں۔ لیکن فخر صرف آچاریہ جی کو ہی حاصل ہے۔ کہ وہ جہاں خود آریہ سماج کے مشنری ہیں وہاں اُن کا ایک سپتر آریہ سماج کا پرچارک ہے اور دوسرا عنقریب سناتک بننے والا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اُن کی کنیائیں گوروکل کی سناتکائیں ہیں اور پوتے گوروکل میں پڑھ رہے ہیں۔ ایسے سرود تیاگی عالم باعمل لیڈر کو پردھان پد پر مرنے والا کہا جائے۔ انہیں بچہ سقہ سے تشبیہ دی جائے۔ انہیں کنیا گوروکل میں پڑا رہنے کے اور اپنے پتر کو دلت ادھار سبھا کا منتری بنانے کے طعنے دئے جائیں۔ اور میں یہ سب تماشہ دیکھتا رہوں یہ بالکل ناممکن ہوگا۔ آپ دیکھیں گے کہ شیش محل میں بیٹھ کر دوسروں پر سنگباری کرنے والوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ کل ایک اور لیکھ بھیجوں گا جو نہایت ہی مزیدار اور دلچسپ ہوگا۔

صرف سوا سال پہلے

سوامی ویدانند جی نے مہاشہ کرشن جی کی نسبت کیا لکھا تھا

(از مہاشہ دیو بید اس جی ملٹری اکوٹنٹ کراچی)

۳۷ء۹ کے "آریہ مسافر" میں سوامی ویدانند جی نے ایک مضمون بعنوان مہاشہ کرشن جی کی شرمناک گراوٹ اور شرارتوں کا بھانڈا پھوڑ" پرکاشت کرایا تھا۔ اس لیکھ میں سوامی ویدانند جی نے اپنا شبھ نام دینے کی بجائے یہ شبد " ایک آریہ وِدوان نے قلم سے " لکھوا دئے۔ جب وہ لیکھ میری نظر سے گذرا تو میں طرزِ تحریر سے ہی فوراً تاڑ گیا کہ اسے سوامی جی نے لکھا ہوگا۔ خیر کچھ دنوں کے بعد (یعنی اکتوبر ۱۹۳۷ء میں) جب سوامی جی کراچی سماج کے اتسو پر پدھارے۔ تو میں نے یہ کہہ کر کہ "وہ مضمون آپ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے" ذکر چھیڑا۔ تو سوامی جی نے مسکراتے ہوئے تسلیم کر لیا۔ کہ وہ مضمون اُنہوں نے ہی قلمبند کیا تھا۔ چونکہ سوامی جی زبانی طور پر وہی باتیں بتلایا کرتے تھے جو اُنہوں نے اپنے لیکھ میں لکھیں تھیں۔ اس لئے قدرتی طور پر میں نے اُن پر شک کیا جو بعد ازاں یقین کی صورت میں تبدیل ہو گیا۔

آریہ جنتا کو یہ تبلانے کے لئے کہ سوامی جی کل تک مہاشہ جی کے متعلق کیا رائے رکھتے تھے۔ اور اب کسطرح اُن کے ساتھ مل کر آریہ سماج کے سروسوتیا کی پنتا شری آچاریہ رام دیو جی و دوسرے ادھکاریوں پر کیچڑ اُچھال رہے ہیں۔ سوامی جی کے مضمون کی کچھ سطور ذیل میں سپردِ قلم کی جاتی ہیں۔

۳۷ء۱۲ کے ریفارمر میں لکھا گیا ہے "کہ سنیاسی مہاتماؤں کا نہ کسی ایک پارٹی یا دیکتی کے ساتھ دشیش انوراگ ہے۔ اور نہ کسی پارٹی یا دیکتی سے اُنہیں دویش۔ وہ تو سب کے ساتھی ہیں۔ اگر ان کا کسی چیز کے ساتھ وشیش لگاؤ تو وہ ہے یہ ستیہ"

کیا میں اُمید کروں کہ مہاشہ کرشن کے حامی خصوصاً ایڈیٹر ریفارمر سوامی جی کی رائے کی قدر کریں گے؟ اگر کسی بھائی کو شکایت ہو کہ مہاشہ جی کی شان میں کچھ گستاخی کی گئی ہے۔ تو اس کی ذمہ واری مجھ ناچیز پر نہیں بلکہ "ستیہ کے اُپاسک (سوامی ویدانند جی) پر ہوگی" کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ نقلِ کفر کفر نہ باشد

"مہاشے کرشن کو مہاشے کرشن کہنا مہاشے نفظ کی ہتک کرنا ہے"۔

"اس انتہائی رنج کے سبب مہاشے مغلوب الغضب ہو کر دماغی توازن کھو بیٹھے ہیں۔ اور اس دیوانہ پن کے سبب مہاشے ایسے مطلب اور سراسر بیہودہ کمینہ اور پاگلانہ مضامین لکھنے پر اُتر آئے ہیں۔ اگر سچ مچ یہ بات ہو تو کا یہ طفلانہ اور مجنونانہ فعل ضرور قابلِ معافی ہے"۔ مہاشہ ناستک ہے" مہاشہ کرشن کی ساری پبلک لائف پر نظر ڈالئے۔ اس نے کبھی بھی لوگوں کو کوئی نیک مشورہ نہیں دیا۔ جب جب اس شخص نے دیکھا کہ اس کی دکانداری خطرہ میں ہے۔ تب تب اس نے آریہ سماج کے ہیتیشی کا سوانگ بھر کر شور مچایا۔ اور آریہ سماج کو ناقابل نقصان پہنچایا۔ سوامی درشنانند سرسوتی ایسے ریت راگ سنیاسی کے ساتھ اس نے کتنی درگتی کی = لوگ کہتے ہیں:۔

मरणान्तानि वैरानि

مرنے کے بعد دشمنی ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اس شخص نے اُن کی موت کے واقعہ کو درج کرتے ایسا ہیڈنگ لکھا۔ ایسا فقرہ لکھا کہ اُسے یاد کر کے جگر پاش پاش ہو جاتا ہے اس فقرے کو یہاں نقل کرنے کی ہم میں توہمت نہیں ہے۔ کہاں تک گنائیں۔ آریہ سماج کے ایک ایک رتن کو اس نے آریہ سماج سے نکلوا کر چھوڑا مرشہید شردھانند سوامی کو جن کی بدولت اسے آریہ سماج میں قدم جمانے کا موقعہ ملا۔ گورو کل میں ٹھہرنے کی اجازت اس نے نہ دی۔ اور اُنہیں اتنی تکلیف دی کہ اس کا بیان قلم سے نہیں ہو سکتا ایسے محسن کش کو کون سمجھدار آریہ سماج کا ہتیشی سمجھ سکتا ہے۔ پنڈت بدھ دیو آریہ سماج کا بھوشن ہے۔ وہ ودوان ہیں۔ اُن کی بدقسمتی ہے کہ وہ سچے براہمن ہونے کے کارن مہاشے کی ہاں میں ہاں نہیں ملا سکتے۔ یہی اُن کا قصور ہے"

"جھوٹ سے بڑھ کر کوئی پاپ نہیں۔ یہ منو مہاراج کا ارشاد ہے۔ اس لحاظ سے مہاشہ جی مہا پاپی ہوئے۔ مہا پاپی ہوئے" آریہ پترشوں

دیں۔ ان کے اخبار کو نہ پڑھیں۔ جو شخص اتنا بڑا جھوٹ بول سکتا ہے۔ اس نے اس معاملے میں اور کتنے جھوٹ گھڑے ہونگے۔ ایسی حالت میں کیا آریہ جنتا ایسے جھوٹے۔ بد دماغ کا مزاج درست نہ کرے گی؟" "شہید دھرم مہاشے راجپال کا قتل ہوا۔ تو اُس وقت یہ شور بیر کرشن گھر پر اپنی رکشا کے لئے چھ آدمیوں کو سلاتے تھے۔ اور پنڈت چموپتی کو حکماً گورد کل بھیج دیا لیکن ادھر بدھ دیو اکیلا گھوم رہا ہے۔ اب ناظرین خود فیصلہ کریں کہ بیجرطا کون ہے۔"

مہاشے جی کا لڑکا نظر بند کیا گیا۔ مہاشے جی اتنا گڑ گڑائے کہ کوئی اپنے پتر کے مرنے پر بھی نہ گڑ گڑائے۔ اخبار میں بار بار گورنمنٹ سے رونا رویا۔ اور نہ معلوم کیا کیا" "سچ مچ وہ ودوان وِدوان ہی نہیں۔ جو اشرف الجہلا مہاشہ کرشن سے اپنی پنڈتائی کا سرٹیفکیٹ لے۔ مہاشے کا سراب اتنا پھر گیا ہے۔ کہ وہ ودوانوں کو سرٹیفکیٹ دینے کی جرات کرنے لگا۔ مہاشے کے دوستو! اس غریب کا علاج کراؤ"

مہاشے جی نے ابوہر ضلع فیروزپور کے کسی سجن کو سبھا سے قرض دلایا۔ لیکن پرونوٹ زائد المعیاد ہو گیا۔ مہاشہ جی کی مہربانی سے آریہ سماج قرول باغ دہلی ضبط کر لیا گیا۔ اُس کی مالیت تیس ہزار روپیہ کی ہے۔ وید پرچار کے مستقل فنڈ میں اسّی ہزار روپیہ تھا۔ مہاشے جی نے صرف ڈیڑھ ہزار باقی رہنے دیا۔" "مہاشے کرشن کو تیاگ دینے سے سماج کا کوئی نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہے"!

نوٹ:۔ اگر کسی سجن کو یہ جاننا مطلوب ہو کہ مہاشہ کرشن نے سوامی ویدانند جی کے متعلق کیا لکھا رہے ہیں۔ تو وہ کیول ۳۵/۹/۱۵ کے پرکاش میں مہاشہ ادھو رام جی سہایک منتری آریہ سماج لدھیانہ کا پرکاشت لیکھ ہی پڑھ لیں۔

آریہ یووک سبھا کا جامپور کا پروٹسٹ

آریہ یودک سبھا جامپور کا یہ اجلاس آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے خلاف مذمت کا ریزولیوشن پاس کرنے والے ڈنگہ کے جلد باز آریہ یودکوں کی اس حرکت پر سخت افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ ان غیر ذمہ وار یودکوں کو جو چند سوارتھی اور چالاک آدمیوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تین اعلےٰ ذمہ وار ہستیوں۔ رائے امرت رائے صاحب پردھان پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا اور سوامی سوتنترانند جی اُپ پردھان سارو دیشک سبھا کی کمیٹی کے طرح رپورٹ کے آدھار پر کئے

ے ٹھکرا دیا اور مقابلہ پر ... ہوئی شرارت کو شانت کر ... نے ایک نہایت نرم موزوں ... دو دیالیہ کو حرف تقدس ... اُچیت سمجھا۔ شردھنی سبھا کی ... کو غیر منصفانہ و منتقمانہ کاروائی ... مندرجہ بالا پرستاؤ کی نقل ... اور سبھا کو بھیجی جاوے۔

(نویدک سیوا ...)
آریہ یودک سبھا جام پور

آریہ سماج بھٹنڈہ میں جنرل ...

دیانند اپدیشک ودیالیہ ... آریہ سماج میں جنرل میٹنگ ہوئی ... کہ ہمیں اپنی شردھنی سبھا کے ... کرنا چاہیے۔ اور آئندہ اگر کوئی ... متعلق ظہور میں آئے۔ تو آپس ... فیصلہ کر لینا چاہیے۔ نہ کہ اخبار ...
بھگونت رائے منتری آریہ سماج ...

آریہ سماج ڈسکہ کے ...

آج مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء کو ... ڈسکہ میں شورانزی کا تہوار ... سے منایا گیا۔ صبح ۸ بجے ہون ... جگدیش چندر جی نے بھجن ... پنڈت دلیپ جی شاستری نے ... جس کا پبلک پر بہت ہی اچھا ... پاٹھ کے بعد حاضرین میں حلوہ ... ساڑھے دس بجے صبح کا ... سماج مندر میں دیپ مالا ... دیکھنے کے قابل تھا۔
آریہ پرتی ندھی سبھا ... سے اُپدیشکوں دوارہ پرچار ... لئے میں سبھا کا دھنیہ واد ... ڈاکٹر دیوی ناتھ ...

رشی بودھ اتسو ...

۳۸-۳-۱۱ کو آریہ سماج مندر ... بودھ اتسو بڑے اتساہ سے ... سویرے ہلکے ... اور بہنیں بڑے پریم سے ... سویرے ٹھیک ۸ بجے ... گیا۔ آریہ سماج ... سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ... ہتاشہ ... تلک گنگ نے ایک ... رشی کے جیون ... (پوندرک ...)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اب سُدھار کیسے ہو

از شری پنڈت وزیر چند جی شرما ویدک پستکالیہ لاہور

۲۴ جنوری ۱۹۳۷ء کے آریہ گزٹ میں شری یُت گنگا پرشاد جی اپادھیائے پریاگ کا ایک لیکھ "میں آریہ سماجی کیسے بنا" نامی پڑھا۔ اس لیکھ میں کیول پریوار آریہ سماجی بننے کے سمبندھ میں وچار پرکٹ کئے گئے تھے اس بات پر کچھ ماتر بھی پرکاش نہیں ڈالا گیا۔ جو آریہ سماجی بنے وہ بنے بھی رہے کہ نہیں۔ میں بہت دیر سے انوبھو کر رہا ہوں کہ کتنے ہی آریہ سماجی انیہ مت اولمبی بن چکے ہیں۔ آریہ سماجی بنا رہنا تو ایک اور رہا۔ دیو سماجی۔ برہم سماجی۔ بودھ دھرمی وغیرہ رادھا سوامی تو بہت بن چکے ہیں راولپنڈی کے ایک پرانے آریہ سماجی نے رادھا سوامی بن کر ایک لاکھ روپیہ کی لاگت کا مندر کالج روڈ پر بنوایا ہے۔ وہاں اُن کے گورو ساون سنگھ جی ویاس والے سال بھر میں دو بار جایا کرتے ہیں۔ اُن کے لئے چاندی کا پلنگ۔ کرسی وغیرہ بنوائے ہوئے ہیں۔

آریہ سماج میں شردھا گھٹ گئی۔ شدھ آچار ویوہار اور پرسپر پریم آدی کا جو کچھ بھاؤ تھا۔ وہ کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سیوا بھاؤ کی جو بھاؤنا کسی پر لوبھن سے لگن تھی۔ وہ اب ویسی نہیں رہی۔ یہ دھن۔ منتری آدی جنہیں پہلے سیوا بھاؤ سے ہوا کرتا تھا۔ اب کیول ادھیکار کے لئے اور پد ہرا بندی کے لئے رہ گیا ہے۔ ایرشا۔ دویش کی اگنی پرچنڈ ہو رہی ہے۔ وشیش وشیش ویکتیوں کا سادھارن بات کے لئے نیایالیہ میں جانا تچھ سی بات سمجھی جاتی ہے۔ دشا یہاں تک بگڑ چکی ہے۔ کہ بڑی بڑی سماجوں سبھاؤں اور سنستھاؤں میں پرسپر جھگڑے پڑے ہوتے ہیں۔ وہ سماج جس کے نیموں میں سنسار کا اپکار کرنا لکھا ہے۔ اس کی اپنی دشا اتنی بگڑ چکی ہے۔ آریہ سماج کا وہ گورو نہیں رہا۔ جو پرتیک ناری کو اپنی طرف کھینچتا تھا۔ اس بگڑی دشا کے سدھار کے لئے وشیش وچار کی آوشیکتا ہے۔ اپدیشکوں۔ لیکچراروں آدی کے پرچار کا جو ڈھنگ ورشوں سے بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ وہ اچھا پھل نہیں لا رہا ہے۔ … بھجنیک بڑ … رہے ہیں۔ پتر … ہے۔ پرنتو دشا بگڑتی چلی جا رہی … اور روپیہ اور سمے سے بے ارتھ جا رہا ہے … بیس برس سے انوبھو کرتا چلا … اس ورشے میں انشوا آریہ ساماجک … اور سدھار کے سمبندھ میں … انوبھو کیا ہوں۔ ہوئے آریہ مسافر … آریہ مسافر آدی پارخ اخبار … میں چھپا تھا۔ اس لیکھ کے انت میں سبھاؤں نے آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں اور اپدیشکوں سے پرارتھنا کی گئی تھی کہ اس دشا کے سمبندھ میں وشیش وچار کرنے کی چیشٹا کریں۔ پرنتو الپا پرتیت ہوتا ہے کہ اس لیکھ پر وشیش دھیان دینے کا کشٹ نہیں اٹھایا گیا ہے۔ پنڈت دیوا چند شرما نے اس دشا کو انوبھو کرتے ہوئے اپادھیائے جی کا لیکھ آریہ مترسے انوواد کر کے آریہ گزٹ میں پرکاشت کروایا تھا۔ اس سے مجھے پھر بگڑتی ہوئی چلی جا رہی دشا کو کچھ وستر ت روپ میں فقرہ کے سنکوچ کرنے کی اچھا ہوئی ہے۔ میں اس دشا کے سدھار کے لئے نمن لکھت دھیان دینے یوگیہ باتیں لکھتا ہوں

(۱) مہرشی دیانند جی کرت سمست گرنتھوں کا کئی کئی بار پاٹھ کر کے اور پرچار ساپتاہک ست سنگوں میں کتھا کے روپ میں اپدیشکوں اور لیکھکوں دوارا سر و سادھارن میں آرمبھ میں ان کا ہی پرچار تھا۔ دشا اچھی ہو رہی تھی۔ ان کا ستھان انیہ پستکیں لینے لگیں دشا بگڑنے لگیں۔ اس سمے انیہ پستکوں کا پرچار ادھک ہے مہرشی دیانند جی کرت پستکوں کا پرچار نام ماتر ہے۔ اور بار بار پاٹھ کر کے وچار نے والوں کا تو ابھاؤ سا ہی ہو گیا ہے دشا بہت بگڑ چکی ہے۔

(۲) نتیہ کرموں (پنچ مہایگیوں) پاکشک یگیوں اور سنسکاروں کا نیمت روپ سے کرنے کا پرچار ان کے کرنے سے جو جو لابھ ہوتے ہیں۔ ان پر ویاکھیان اور لیکھ ہوں۔ جس سے ان کے کرنے کے لئے شردھا اتپن ہو۔ پنچ مہایگیہ ودھی کے آرمبھ میں پنچ مہایگیوں کے پھل مہرشی نے لکھے ہیں ان کی وستر ت ویاکھیا کی جاوے۔ سپتاہک ست سنگوں میں پرایہ ہون اور اور سندھیا کرنے کی پرتھا ہے۔ ہون ودھی انوسار اس پرکار کیا جاتا ہے۔ کہ ہون کنڈ کے سمیپ بیٹھے ہوئے سجن ودھی سہت کرتے ہیں۔ انیہ سجن کیول منتر پاٹھ کرتے ہیں۔ پرنتو سندھیا نہ تو پوری کی جاتی ہے۔ اور نہ ودھی سہت۔ کسی ایک سجن کو ویدی پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ جس کے ساتھ انیہ سجن منتر پاٹھ میں سمت ہو جاتے ہیں منتر اچارن اور ودھی ساتھ کرنے سے آنند پراپت ہوتی ہے۔ اس اور بھی کم دھیان … ہون کنڈ کے سمیپ بیٹھ کر آچمن کریا آدی ودھی سہت ہونی چاہیے۔ اور پاکشک یگیوں آدی کے لئے پرتیک گرہ آشرمی کو اپنے گرہ میں ایکانت دیش (ستھان) نیت کرنا چاہیے۔ اور پریوار سمت ان کرموں کو یتھا ودھی کرنا چاہیے۔ اس پرکار کرنے سے پریوار آریہ سماجی بنے گا۔ پورانک وچار مٹ جاویں گے۔ شاریرک آتمک اور سماجک تینوں پرکار کی اُنّتی ہوگی۔ آچار ویوہار آدی شدھ ہو جاویں گے۔ ایرشا دویش کے بھاؤ سب مٹ جاویں گے۔ اور پھر دھرم۔ ارتھ کام اور موکش کی سدھی ہوگی۔ آریہ سماج کا چھٹا نیم ہے۔ سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک۔ آتمک اور سماجک اُنّتی کرنا۔ سو مہرشی نے نتیہ کرم ہی ایسے بتلائے ہیں۔ جن کے کرنے سے اس اُدیشیہ کی پورتی ہوتی ہے۔ اس جہاں اُدیشیہ کی پورتی کے لئے نتیہ کرموں کی اور وشیش دھیان دینے کی آوشیکتا ہے۔

(۳) رشی کرت گرنتھوں کا پرچار۔ مہرشی دیانند نے آریہ جاتی کی گرتی چلی جا رہی دشا کو انوبھو کر کے آریہ بھاشا میں ستیارتھ پرکاش رگویدادی بھاشیہ بھومکا۔ سنسکار ودھی پنچ مہایگیہ ودھی۔ اور آریہ ابھی ونے آدی پستکیں رشی کرت گرنتھوں کے آدھار پر اس لئے لکھیں کہ ان پستکوں کے پاٹھ کرنے سے رشی کرت گرنتھ جو سنسکرت میں ہیں۔ ان کے لئے شردھا اتپن ہو۔ اور یہ رشی کرت گرنتھوں کا پٹھن پاٹھن پرچلت ہو کر آریہ ورت پنہ سب دیشوں کا گورو بن سکے اور سنسار میں شانتی پھیلا سکے۔ آریہ سماج نے اس اُدیشیہ کو بھلی پرکار نہیں سمجھا ہے۔ منشیہ کرت گرنتھ پڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ آریہ سماجوں کے اتسووں پر پورانک پستکیں انگریزی ڈھنگ پر لکھی ہوئی ینیہ آریہ بھاشا کی پستکیں ہی ادھک بکتی ہیں۔ آریہ بھاشا کے پرچار کے لئے بڑے بڑے پستکالیہ کھل گئے ہیں۔ مگر ان کا اُدیشیہ آریہ بھاشا کا پرچار نہیں ہے رشی کرت گرنتھوں کے انوواد کر کے پرچار کرنے … دیانند کی کرپا سے آریہ سماج کے آرمبھ میں پندرہ بیس برس میں رشی کرت گرنتھوں کا جو کچھ ماتر پرچار ہوا تھا۔ وہ مٹ رہا ہے۔ آریہ منی کے درشنوں اُپ نشدوں کے بھاشیہ اب چھپنے بند سے ہو چکے ہیں۔ کتنی شوچنیہ دشا ہے۔ کہ انیہ دیش والے رشی کرت گرنتھوں سے لابھ اُٹھا رہے ہیں۔ کئی گرنتھ شت پتھ براہمن۔ میترائنی سنگھتا آدی ایسے ہیں جو بھارت ورش میں چھپتے ہی نہیں ہیں۔ آوشیکتا پڑنے پر جرمن سے منگوانے پڑتے ہیں۔ انیہ دیش والے ان گرنتھوں کا سہارا لے کر ادبھت اُنتّی کر رہے ہیں۔ اور ہم رشیوں کی سنتان رشی رِن کو نہ سمجھتے ہوئے سادھارن ویکتیوں کی پستکوں کو پڑھ کر گرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اپنا اموّلیہ سمے اور روپیہ نشٹ کر رہے ہیں۔ اُپدیشکوں پنڈتوں ودوانوں پر رشی کرت گرنتھوں کی اور رُچی دلانے کا یتن کرنا چاہیے۔

(۴) آریہ سماجوں میں سدسیہ بننے کیلئے پرویش پتر بھروا کر رکھ دیا جاتا ہے۔ اور ماسک چندہ کے لئے رجسٹر میں نام لکھ لیا جاتا ہے۔ ایسی پرتھا ہے۔ یہ پریاپت نہیں ہے پرسپر پریم۔ پرسپر سہایتا آدی کے بھاؤ اتپن کرنے کے لئے پرتیک سماج میں پرتھک رجسٹر ہونا چاہیے۔ جس میں سب سبھیوں کے پرتھک پرتھک کھاتے ہوں۔ پرتیک سدسیہ کا پورن ویورن لکھا جاوے۔ جیسا کہ نام۔ پتا کا نام۔ آیو ماسک آیہ۔ ودیا آدی۔ استری کا نام۔ آیو ودیا آدی۔ پتر پتریوں کے نام۔ آیو۔ ودیا آدی۔ سمے انوسار ادھیکاریوں کو سہایتا دینے کا پربندھ ہو۔ اور جو سجن سہایتا کرنے کے یوگیہ ہوں ان سے سہایتا کرائی جاوے ایک دوسرے کے سکھ دکھ میں سمت ہونے کا پربندھ کیا جاوے۔ بڑے بڑے شہروں میں وارڈ بنائے جائیں۔ کسی ڈھنگ سے ہفتہ میں سبھا کے سدسیہ لئے جاویں۔ سب سماجوں میں ایسی پرتھا پرچلت ہو جاوے تو پنڈتوں پنڈتوں کے سمبندھ کے لئے بھی سنگٹھ ہو سکتی ہے۔ اس سمے آریہ وروں کی کھوج کے لئے ادھک پریشرم کرنا پڑتا ہے۔ اس کاریہ کے لئے رجسٹروں دوارا پریاپت سہایتا مل سکتی ہے۔

۵۔ سماج مندروں میں ویایام۔ اِشنان۔ واچنالیہ آدی کا پربندھ ہونا چاہیے۔

پروگرام !

(گوروکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ)

(۲۴ مارچ ۱۹۳۷ء) پراتہ ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک گوروکل جنم اتسو ؛ (۲۵ مارچ ۱۹۳۷ء) پراتہ ۶ سے ۷ بجے تک ہون تتھا بھجن - ۸ سے ۸½ بجے تک پرارتھنا تتھا اُپدیش آچاریہ دیوشرما جی - ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک سرسوتی سمیلن کی پرتھم بیٹھک - سنسکرت میں "آریہ ساماجیہ آدرشیکتا" وشے پر پرسپر واد ہوگا - ۱۰ سے ۱۰½ بجے تک چھوٹے برہمچاریوں کی انتیا کشری - ۱۰½ سے ۱۱ بجے تک دیاکھیان لالہ ہردیال جی ایم اے "آریہ سماج کا بھاوی کاریہ کرم"۔

مدھیانہ :- ۱½ سے ۲ بجے تک بھجن - ۲ سے ۳ بجے تک دیاکھیان شری پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے وشے "آریہ سماج کا رچناتمک کاریہ کرم" - ۳ سے ۴½ تک آیوروید سمیلن - سبھاپتی پرنسپل شری پنڈت رام چندر جی ملک ۴½ سے ۵½ تک دیاکھیان پنڈت جگن ناتھ جی نرُدکت رتن -

راتری :- ۷ سے ۸ بجے تک بھجن - ۸ سے ۹ بجے تک دیاکھیان شری سوامی کیولانند جی مہاراج وشے "سامامک اتی کا مول منتر" - ۹ سے ۱۰ بجے تک دیاکھیان شری سوامی ستیہ دیو جی مہاراج - وشے "پورو پشچم سنگھرش"۔

(۲۶ مارچ ۱۹۳۷ء)

پراتہ :- ۷ بجے سے ۸ تک ہون تتھا بھجن - ۸ سے ۸½ تک سرسوتی سمیلن کی دوسری بیٹھک سبھاپتی دیہ اُپادھیائے پنڈت وشرا ناتھ جی ودیا النکار - شری واسدیو شرن جی اگروال - پنڈت جگن ناتھ جی نرُدکت رتن - پنڈت مدن موہن جی آدی کے دید وشیوں پر نبندھ ہوں گے - ۸½ سے ۱۱ تک دلت اُدھار سمیلن - سبھاپتی شری گھنشیام سنگھ جی گپت - ایم - ایل - اے -

مدھیانہ :- ۱ سے ۱½ تک بھجن - ۱½ سے ۲½ تک راشٹر بھاشا سمیلن ۲½ سے ۴½ تک دیاکھیان پنڈت دھرمیندر ناتھ جی ترک شرومنی وشے "یاشچاتیہ دیشوں میں سنسکرت کا ادھیین" ۴½ سے ۵½ تک دیاکھیان پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی ؛

راتری :- ۷ سے ۸ تک بھجن - ۸ سے ۹ تک دیاکھیان پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی - ۹ سے ۱۰ تک دیاکھیان شری نارائن سوامی جی مہاراج پردھان سارودیشک سبھا دہلی وشے "سنسکرتی اور سبھیتا"

(۲۷ مارچ ۱۹۳۷ء)

پراتہ ۷ سے ۱۱½ تک دیکشانت سنسکار - دیکشانت بھاشن دیش کے ایک پرسدھ نیتا دیں گے - جن کا نام بعد میں پرکاشت کیا جائے گا -

مدھیانہ :- ۱½ سے ۲ تک بھجن - ۲ سے ۳ تک دیاکھیان پنڈت ایودھیا پرشاد جی ویدک مشنری - وشے "پورو اور پشچم کا سنگھرش" - ۳ سے ۴ تک دیاکھیان تتھا اپیل پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار وشے "مہج یاترا"

راتری :- ۷ سے ۸ تک بھجن - ۸ سے ۱۰ تک سو استھ سدھار سمیلن - سبھاپتی پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا -

(۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء)

پراتہ :- ۷ سے ۸ تک بھجن تتھا ہون - ۸ سے ۸½ بجے تک سرسوتی سمیلن کی چترتھ بیٹھک سبھاپتی دید اُپادھیائے پنڈت وشرا ناتھ جی ودیا النکار ۸½ سے ۱۱ تک دید آرمبھ سنسکار آچاریہ دیو شرما جی نئے پرویشٹ ہونے والے برہمچاریوں کو دید آرمبھ کی دیکشا دیں گے ؛

مدھیانہ :- ۱ سے ۲ بجے تک بھجن - ۲ سے ۳ بجے تک دیاکھیان پنڈت دھرم دیو جی سدھانت النکار - ۳ سے ۴ تک شردھانند دن سمیلن -

راتری :- ۷ سے ۱۰ تک سنگیت سمیلن - سبھاپتی شری وِنائک راؤ جی پٹ وردھن پونہ -

چھوٹے پنڈال میں !

(۲۶ مارچ ۱۹۳۷ء) مدھیانہ :- ۳½ سے ۵ تک واد وواد سمیلن - "فیسی ازم د سماج واد میں کون شریشٹھ ہے" پر واد وواد ہوگا -

" " ۷ سے ۹ تک کوتا سمیلن

(۲۷ مارچ ۱۹۳۷ء)

مدھیانہ :- ۲ سے ۴ تک آیوروید سمیلن

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور !

خوشخبری

ایک سال سے اناتھالیہ میں کچھ کمرے بن رہے تھے - ایشور کی کرپا ہے - کہ ان میں سے کچھ کمرے بن کر تیار ہو گئے - اور ان کا اُدگھاٹن سنسکار اس ماہ کی ۲۱ تاریخ کو شری مہر گوکل چند جی نارنگ منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ کے کر کملوں سے بڑی شوبھا اور اتساہ سے ہوا - اس موقعہ پر بچوں یعنی لڑکے اور لڑکیوں نے ایشور بھجن - وید منتر اور شلوک وغیرہ گائے اور ڈرامہ بھی کیا تھا - جس کو حاضرین نے خوب پسند کیا تھا اور خوب واہ واہ کی - اس کے بعد شری مہاشہ کرشن جی بی اے مالک "پرتاپ" و "پرکاش" اور شری پوجیہ سوامی ستیانند جی مہاراج پردھان اناتھالیہ اور سابق آچاریہ دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور نے بھاشن کرتے ہوئے اناتھالیہ اور اناتھوں کی رکشا کی ضرورت پر بہت زور دیا - اور پبلک سے اپیل کی کہ اناتھالیہ ہر فرد بشر کی امداد کا مستحق ہے - اور ہر پیکار سے اس کی مدد کی جاوے اس کے بعد شری پردھان جی کا بھاشن ہوا - اُنہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا - کہ اُنہیں ۶ سات برس ہوئے اس اناتھالیہ کو دیکھا تھا - اس وقت بہت چھوٹا تھا - اور اُن کو گمان بھی نہ تھا کہ اس وقت وہ اتنا بڑا عالیشان بن جائیگا وہ بلڈنگ بچوں کی صحت اور پڑھائی دیکھ کر بہت خوش ہوئے - اُنہوں نے فرمایا کہ اُن کا خیال تھا کہ پنجاب میں صرف فیروزپور کا ہی اناتھالیہ ہے - جو آریہ جاتی کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے - لیکن اب اس اناتھالیہ کو دیکھ کر اُن کا خیال بدل گیا ہے - اور ماننے کو تیار ہیں - کہ یہ اناتھالیہ بھی اُس سے کچھ کم نہیں ہے - اور یہ اناتھالیہ بھی سب ضرورتوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح اناتھالیہ فیروزپور کر رہا ہے - اور وعدہ فرمایا - کہ وہ ہمیشہ اس اناتھالیہ کو یاد رکھیں گے - اور ہر طرح سے روپیہ پیسہ کی مدد کرتے رہیں گے اور لوگوں سے بھی اس کی مدد کرنے کی درخواست کی - اس کے بعد اُنہوں نے نئے کمرے کھولے اور اس موقعہ کی یاد میں ایک آم کا درخت اپنے ہاتھوں سے لگایا -

اپیل

بلڈنگ کا ابھی کچھ حصہ بننے کے لئے باقی ہے - جس کے لئے تقریباً پانچ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے - دانی مہاشوں سے نویدن ہے - کہ وہ ہماری اس ضرورت کو بھی جیسے وہ پہلے پورا کرتے رہے ہیں - پورا کرنے کی کرپا کریں - جو مہاشہ ۱۰۰ وہ سو یا اس سے زیادہ دان دیں گے اُن کے نام کا پتھر لگوا دیا جائیگا - اس کے علاوہ اناج دال - گھی - بستر وغیرہ کی بھی ضرورت ہر وقت رہتی ہے - جو بعد شکریہ قبول کی جائے گی - بچوں کی تعداد لگ بھگ دو سو ۲۰۰ ہے اور دن بدن اناتھالیہ ایسا ہر دلعزیز ہو رہا ہے - کہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی جو جو انوا شدہ بچے ملتے جاتے ہیں - توں توں اُن کو بھی یہاں داخل کیا جاتا ہے - چونکہ خرچ بڑھ رہا ہے - اس لئے مدد کے لئے یاچنا کی جاتی ہے -

دانیوں کا داس

(بودھ رام ریٹائرڈ سٹور کیپر - این - ڈبلیو - آر -)

آنریری سیکرٹری پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور

آریہ سماج جھنگ ضلع جھنگ

رشی بودھ اتسو صبح آریہ سماج مندر میں منایا گیا - چار بجے پردھان جی اور مہاشے مدن گوپال جی کے بلانے پر موضع کابلی میں رشی بودھ اتسو منانے کے لئے گئے - وہاں ہون کے بعد پردھان جی کا رشی جیون پر منوہر [illegible]

پر اثر ڈالا -

۴ چیت کو شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کا یوم شہادت منایا گیا - ہون کے بعد بھجن گائے گئے - اس کے بعد آریہ مسافر سے لیکچر پڑھے گئے - پنڈت جی کی کئی کاموں کی تعریف پردھان جی نے کی - گوردتہ رام خزانچی آریہ سماج جھنگ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اُپدیشک ودیالیہ کے سمبندھ میں آریہ جنتا ساودھان

(از شری راجہ رام سنگھ جی منتری آریہ سماج پسرور)

کافی عرصہ سے میں اُپدیشک ودیالیہ کے متعلق جائز و ناجائز مضامین پڑھ رہا ہوں - اور خاموش رہا ہوں - آج میری ضمیر نے مجھے مجبور کیا ہے - کہ چند سطور آریہ جنتا کے لئے تحریر کردوں :-

بہت سے بھدر پرش آریہ پرتی ندھی سبھا کے موجودہ ادھیکاریوں کے خلاف پراپیگنڈہ کی خاطر مضمون نویسی کر رہے ہیں - یہاں تک کہ اُنہوں نے آچاریہ رام دیو جی جیسے دھرماتما - تیاگی - پکش پات سے رہت - ... دیوتا سروپ پر بھی کٹاکش کیا ہے کون آریہ بھائی ہے - جو یہ نہیں جانتا کہ آچاریہ جی سے بڑھ کر آریہ جاتی کی سیوا اور کسی نے نہیں کی - اور نہ ہی کوئی کر سکتا ہے جس قدر آریہ جاتی کے لئے پریم و درد اُن کے دل میں ہے - کسی اور میں نہیں ہو سکتا - انہوں نے اپنی تمام زندگی آریہ جاتی کی سیوا میں ارپن کر دی ہے - ادھیکاریوں ... کے بارے میں صرف اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے دل میں حسد کی بو تک نہیں - وہ تو ہر ایک سے پریم ہی کرتے ہیں - مجھے افسوس ہے - کہ ہمارے محترم بھائیوں نے ان کو بلاوجہ قصوروار ٹھہرانے کی کوشش کی ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا کے موجودہ ادھیکاری و آچاریہ رام دیو جی -

... کی جتنی بھی تعریف کی جائے - ... ان کے دوران میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی حالت آگے سے بہت بہتر ہو گئی ہے - تمام ... سماجوں کے وارشک اُتسو بڑی کامیابی سے ہو رہے ہیں - ویدپرچار کی اور خاص کر دھیان دیا جا رہا ہے - سبھا کے اُپدیشک آدمی بڑی ... اور ایمانداری سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں - ہمیں کبھی بھی سبھا کے کسی ادھیکاری کے خلاف کسی قسم کا شکایت کا موقعہ نہیں ملا - آریہ جنتا کی خوش قسمتی ہے ... آج کل آریہ پرتی ندھی سبھا کی باگ ڈور ... کے در در رکھنے والوں اور سچی سیوا کرنے ... کے ہاتھ میں ہے - کسی کو اس بات کا حسد ... ہونا چاہیئے - بلکہ رشک کرنا چاہیئے - ... یا حسد کی وجہ سے جس کا جی چاہے ... دلیلوں پر نکتہ چینی کرے تو عجب نہیں - ... وثوق سے کہہ سکتا ہوں - کہ آریہ

جنتا سبھا کے ادھیکاریوں کی سچے دل سے عزت کرتی ہے -

میں آریہ جنتا کو ساودھان کرنا چاہتا ہوں کہ غلط پراپیگنڈہ کی اور دھیان نہ دے - جہاں میں ایسا کرتا ہوں - وہاں میں آریہ جاتی کے بھدر پرشوں سے جو اخبارات کے ذریعہ غلط اور بے بنیاد پراپیگنڈہ کر رہے ہیں - میں یہ بھی نویدن کرتا ہوں - کہ وہ اپنے آپ کو مہرشی دیانند کے سیوک کہتے ہیں - اس لئے اُن کا فرض ہے - کہ وہ سچے آریہ ہونے کا ثبوت دیں - میں یقین سے کہہ سکتا ہوں - کہ اس غلط پراپیگنڈہ سے آریہ پرتی سبھا کے ادھیکاریوں کی عزت آریہ جنتا کے دل میں آگے سے بڑھ رہی ہے - اور پراپیگنڈہ کرنے والے بھدر پرش خواہ مخواہ اپنی پوزیشن کو خراب کر رہے ہیں - اگر ان کو کسی قسم کا اعتراض تھا -

تو اُن کا فرض تھا کہ وہ شری آچاریہ رام دیو جی سے مناسب پربندھ کے لئے نویدن کرتے آچاریہ جی جو کہ پکش پات سے بالکل رہت ہیں - ضرور معاملہ پر غور کر کے مناسب تدارک کرتے - اخبارات میں غلط پراپیگنڈہ سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا - خواہ مخواہ پراپیگنڈہ کنندگان اپنی عزت کو کھو رہے ہیں - اخباروں میں آرٹیکل نکالنے والوں کا یہ فرض نہ تھا - ان کے لئے بہتر یہ تھا کہ وہ پرسپر پریم سے بیٹھ کر معاملہ ...

... سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے دل میں سبھا کے لئے کس قدر پریم ہے -

مجھے آشا ہے کہ آریہ جنتا ضرور ساودھان رہے گی - اور پراپیگنڈہ کرنے والے بھائی بھی میری ان چند سطور پر غور کریں گے -

---

پنجاب پرانت کے آریہ سماجوں کیلئے سوچنا!

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لئے پرتی ندھی بھیجنے کے سمبندھ میں سبھا نے جو پرستاؤ سویکار کیا ہے - اس کی نقل آریہ سماجوں کی سوچنا کے لئے شائع کی جاتی ہے " نشچے ہوا کہ پرتی ندھی فارم سبھا کے سادھارن ادھیویشن شروع ہونے کے سمے تک آتے رہنے سے سبھا کاریالیہ کو فارم سویکار کرنے میں کٹھنائی ہوتی ہے - اس لئے آریہ سماجوں سے پرتی ندھی فارم سبھا کے سادھارن ادھیویشن سے کم سے کم ۱۵ دن پہلے سبھا کاریالیہ میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ مناسب پڑتال کے بعد فارم لئے جا سکیں اور ادھیویشن تک سویکار کئے جا سکیں - جن آریہ سماجوں کے فارم پندرہ دن پہلے نہ آئیں گے اُن کے فارم مکمل نہ ہونے کے کارن ادھیویشن تک سویکار نہ ہو سکیں - تو سبھا کاریالیہ اس کا جواب دہ نہ ہو گا - اس لئے آریہ سماجوں کو چاہیئے - کہ امسال اپنے پرتی ندھی فارم زیادہ سے زیادہ ۱۲ مئی ۱۹۳۷ء تک سبھا کے دفتر میں پہنچا دینے کا دھیان رکھیں -

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

آریہ سماج لعل کرتی انبالہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لعل کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا دسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - اور ۱۹ اپریل ۱۹۳۷ء بروز شکر سینچر - ایت اور سومار کو ہونا قرار پایا ہے -

یگیہ مہانو بھاؤں کی سیوا میں نویدن ہے کہ اُتسو میں پدھار کر شوبھا بڑھاویں

(نویدک نرسنگھ دیو منتری آریہ سماج لعل کرتی بازار انبالہ چھاؤنی)

آریہ سماج گوجرانوالہ میں ویر اُتسو

۱۵ مارچ شام کے ۴ سے ۶ بجے تک آریہ سماج گوجرانوالہ میں دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کا شہیدی ڈے بڑی شان سے منایا گیا - ہون یگیہ اور سنکیرتن کے بعد لالہ امرناتھ جی بی - اے - ایل - ایل - بی - اور لالہ گوبند سہائے جی وہرہ نے دھرم ویر شہید اکبر کے تیاگ سدا چار - نربھیتا دڑھتا اور کاریہ پرنیا پر پربھاؤ شالی ویاکھیان دئے -

بشمبر ناتھ منتری آریہ سماج گوجرانوالہ -

آریہ سماج پشاور میں ویر اُتسو

مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۷ء کو ۵ بجے شام کو آریہ کنیا پاٹھ شالہ ڈھکی دالگراں پشاور شہر ...

دوس بڑے سمارو سے منایا گیا - جس میں پنڈت مہندر سنگھ جی شاستری و پنڈت مداشر جی آریہ اُپدیشک نے پنڈت جی کے جیون کے سمبندھ میں پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوئے علاوہ اس کے علاوہ حضرت تاباں پشاوری جی و ماسٹر شیش داس جی بھیش کی ولولہ انگیز نظمیں اور مہاشے برج لعل جی کے بھجن بھی ہوئے

نویدک وشوا ناتھ سیکرٹری سماج ہٰذا

آریہ سماج پسرور میں ویر اُتسو!

مورخہ ۱۵ - ۳ - ۳۷ کو آریہ سماج پسرور نے پنڈت لیکھرام جی کا بلیدان دوس بڑے اتساہ سے منایا - اس سے پیشتر ایک سپتاہ نگر میں ہر روز پربھات پھیری کی گئی - اس دن پربھات پھیری کے بعد ہون یگیہ کیا گیا پنڈت بلدیو کرشن جی پروہت آریہ سماج کے بھجن ہوئے - اس کے بعد مہاشے چونی لعل جی نے پنڈت لیکھرام جی کے جیون پر بڑی درد بھری تقریر کی جس کا حاضرین پر گہرا اثر پڑا -

نویدک رام سنگھ منتری آریہ سماج پسرور

سری ہرگوبند گنج میں ویر اُتسو

آج ۵ مارچ کو آریہ سماج مہاراج گنج کے وسیع ہال میں آریہ ویر دل کی طرف سے نہایت ... ویر اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا - جلسہ کے سبھاپتی شریمان پنڈت شو نارائن جی ... میونسپل کمشنر و صدر سناتن دھرم ... یودک سبھا تھے - شری پر بھو ناتھ جی اور شری پریم ناتھ جی گپتا ایڈیٹر ... کے پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوئے - جن میں انہوں نے شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی مجسمہ قربانی کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا - آخر میں سبھاپتی جی کا بھاشن ہوا

(منتری آریہ ویر دل ...)

آریہ سماج تلہ گنگ میں ویر اُتسو

۱۵ - ۳ - ۳۷ کو ویر اُتسو کے اُپلکش میں نگر میں پربھات پھیری کی گئی - اور روزانہ یگیہ سندھیا و پرارتھنا کے بعد مہاشہ مالک چند جی پردھان آریہ سماج تلہ گنگ کا مفصل دیاکھیان شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کے جیون پر ۹ سے ۱۰ بجے تک ہوا - جنتا کافی تعداد میں آئی ہوئی تھی - لعد میں موہن بھوگ بانٹا گیا - اور کاروائی شانتی پاٹھ سے سماپت ہوئی -

(نویدک منتری آریہ سماج تلہ گنگ)

آریہ مسافر میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھاؤ

آریہ جگت میں رشی بودھ اتسو کی دھوم

زیرہ میں رشی بودھ اُتسو

بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۳۷ء بروز دیودار کو آریہ سماج مندر زیرہ ضلع فیروزپور میں رشی بودھ اتسو منایا گیا۔ پراتہ ۸ بجے بڑا ہون یگیہ کیا گیا۔ پشچات ۹ سے گیارہ بجے صبح تک پردھان آریہ سماج زیرہ دھاشہ بونت رائے جی خشتر ورمچاری برہم دت جی۔ دھاشہ جگت رام جی کے دیاکھیان گورو ورشی دیانند کے جیون اور ونجر جیون پر ہوئے اور عزیزان رام رکھا کیرتی پرشاد۔ کستوری لعل وکشن چند جی طالب علمان نے سوامی جی کی جیونی پر بڑی شردھا بھگتی بھاؤ سے نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ عزیز رام رکھا طالب علم کو پورانک دھرم کا جنازہ اور ویدک کنیا کو بھجنوں کی لپتک آریہ سماج کی اور سے مفت دیا گیا۔ بعد ازاں شانتی پاٹھ کرکے کاروائی سماپت کی گئی۔ اور حاضرین کا موہن بھوگ دوارا ستکار کیا گیا۔

اس اتسو کو آریہ سماج زیرہ نے بڑی دھوم دھام سے منانا تھا۔ پرنتو لالہ ماگھی مل جی رئیس زیرہ کے داماد کی بیوقت اور اچانک مرتیو کی خبر سن کر تمام اُمیدیں چھن بھن ہوگئیں اس لئے آریہ سماج زیرہ اس اُتسو کو غیر معمولی طور سے منا سکا۔ لالہ ماگھی مل جی رئیس زیرہ کے داماد عزیز ادم پرکاش کی بیوقت مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے اور ان کے لواحقین ولالہ ماگھی مل جی رئیس سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ پرانی کو شانتی پردان کریں۔ اور اُن کے سمبندھیوں کو دھیرج دیں۔

(ستیانند ویشن سیوک پردھان آریہ سماج زیرہ)

آریہ سماج سرہند کا رشی بودھ اُتسو

آریہ سماج سرہند نے امسال رشی بودھ اتسو کے ساتھ منایا۔ پنڈت رام سروپ جی نے رشی جیون کے متعلق منوہر دیاکھیان دیا اور دھاشہ شمشیر سنگھ جی نے اپنے سریلے بھجنوں سے حاضرین کو بہت خوش کیا۔ حاضری استری پرشوں کی کافی تھی۔ اور دیگر مذاہب کے لوگوں نے بھی حاضری میں حصہ لیا اور مبلغ ۵ روپیہ ۔ فنڈ کا دان وید پرچار کے نام سے وصول

تحولہ

سیوک دیوراج منتری آریہ سماج سرہند

داجل ضلع ڈیرہ غازیخاں میں رشی بودھ اتسو

اگرچہ یہ سماج ایک دور افتادہ سماج ہے۔ مگر اپنے اتہواروں کو جس قدر اتساہ اور شردھا سے مناتی ہے۔ وہ قابل تعریف ہے شورانری سے ایک ہفتہ پہلے وید سماج پراتہ کال کا سنکیرتن کرتی رہی۔

سندھیا ہون کے بعد رشی کے جیون سے شری مہاشہ جانن رام جی کتھا کرتے رہے۔ شورانری سے ایک دن پہلے شام کے پانچ بجے جلوس نکالا گیا۔ اس جلوس کا مقصد ویدک دھرم کا پرچار اور تمام اہل ہنود کو شورانری کا سندیش اور پروگرام بتانا تھا۔

اس موقعہ پر عزیز سنت رام نے بھجن بولا۔ بعد میں مہاشہ جانن رام جی نے بتایا کہ رشی دیانند جی مہاراج کیسے دوردان اور سداچاری دودھرماتما انسان تھے۔ آج دنیا کے نیتا اُن کو کس طرح یاد کرتے ہیں۔ مہاشے جی کی تقریر کو بہت پسند کیا گیا۔

۱۱ مارچ شورانری کے دن ویدک پاٹھشالہ میں پریتی بھوجن کا انتظام کیا گیا۔ پانچ سو سے زیادہ لوگوں اور بچوں نے بھوجن کیا یاد رہے یہ خرچ آریہ بھائیوں نے آریہ بھائیوں نے اپنی گرہ سے چندہ دے کر کیا۔ شام کو چار بجے کھیلیں شروع ہوئیں۔

میں ایشور کا دھنیاواد کرتا ہوں جس کی اپار کرپا سے داجل کے آریہ بھائیوں نے اپنا یہ تہوار اسقدر شان و شوکت سے منایا

گردھاری لعل منتری آریہ نوجوان سبھا داجل

گوجرانوالہ میں رشی بودھ اُتسو۔

شوراتری کے دن ۱۱ مارچ دیودار کو صبح ۸ سے ۱۱ بجے تک آریہ سماج گوجرانوالہ میں دیانند بودھ اتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا ہون یگیہ کے بعد لالہ وزیر چند جی بی اے اور مہاشہ چرنجی لعل جی پریم نے مہرشی دیانند کے جیون اور اُپکار پر پربھاو شالی دیاکھیان دئے۔ اور چار آنہ مشن فنڈ میں ۱۵ روپیہ دان ملا۔

بشمبر ناتھ منتری آریہ سماج گوجرانوالہ۔

بنگال میں ویدک دھرم کا پرچار

پہاڑتلی ضلع چٹاگانگ میں شورانری کے دن رشی بودھ اتسو منایا گیا جس میں اڑھائی من سامگری کے علاوہ پچیس سیر گھی سے ایک بڑا اپھاری یگیہ کیا گیا۔ یہ یگیہ منی جی مہاراج اور شری سوامی مکتانند جی مہاراج سرسوتی اور پنڈت ردی رام جی نے یجروید اور گائتری منتر سے کیا۔

آریہ سماج ماجرہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ماجرہ ضلع روہتک کا سالانہ جلسہ ۲ ، ۳ ، ۴ مارچ کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ یہ پچھلے تمام سالوں کے جلسوں سے بڑھ چڑھ کر کامیاب ہوا۔ جس میں شری پوجیہ پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار نے اپنے نیائے ۔ اور نپ برتی سے لوگوں کے دلوں کو موہ لیا۔

"رشی اُتسو"

آریہ سماج پنڈی بھٹیاں میں رشی اتسو بڑی شان سے منایا گیا۔ پراتہ کال سنکیرتن ر پربھات پھیری کی گئی۔ ۸ بجے صبح برہد ہون یگیہ پرارتھنا اپاسنا اور سنت سندھیا استری پرشوں نے کی اور رات کو ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک رشی بودھ اتسو کی سبھا پر کئی سجن پرشوں نے دیاکھیان دئے مبلغ ۔ / روپیہ چار آنہ فنڈ اکٹھا ہوا۔ حاضری پچھلے سالوں سے اچھی رہی۔ مقابلہ پر پورانک دھرمیوں نے اُپدیشک و بھجنیک بلوا کر رشی بودھ اتسو کا مقابلہ کرنے کے لئے سوانگ رچایا مگر کوئی پیش نہ گئی۔ نہ حاضری میں اور نہ چندہ میں کمی ہوئی۔ بلکہ چندہ دو روپیہ زیادہ آیا۔ ستیہ کی ہمیشہ جے ہوتی ہے۔ اس اوسر پر ٹریکٹ وسندھیا کی پستکیں وا اخبار آریہ ویر کے رشی بودھ انک تقسیم کئے گئے

تلسی رام آریہ سیوک آریہ سماج پنڈی بھٹیاں (منتری)

آریہ سماج سنگرور میں رشی اُتسو

۱۱ مارچ ۱۹۳۷ء کو رشی بودھ اُتسو نہایت شاندار طریقہ پر منایا گیا۔ پراتہ کال سنکیرتن کیا گیا جس میں کہ سب آریہ ویر شامل ہوئے اور نگر کے کونے کونے میں رشی کے مشن کو پھیلایا۔ علاوہ بھجنوں و دلا پرچار کریں گے۔ "آریہ سماج کیا ہے؟" "ویدک دھرم ہی سناتن دھرم ہے" "ویدک دھرم کی جے" وغیرہ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے "آریہ ویر" کے رشی بودھ نمبر بھی تقسیم کئے گئے۔ اس کے بعد سماج مندر میں بڑی یگیہ ہوا۔ اور مہاشہ جگت رام جی کے بھجنوں نے اچھا سماں باندھا

مندھی فنڈ میں ۹/۸ اکٹھے ہوئے۔ رات کو مہاشہ بھگت رام جی کے منوہر بھجن رشی جیون پر ہوتے۔ جس کا اثر عام جنتا پر بہت اچھا پڑا۔

(از نخنداس منتری آریہ سماج سنگرور)

آریہ سماج لدھیانہ روڈ فیروزپور میں رشی بودھ اتسو۔

مورخہ ۶ سے پرو شوراتری منانے کے لئے ویدک کتھا پنڈت ہریال جی اپدیشک کی رکھی گئی جو روزانہ شورانری تک رات کے وقت ہوتی رہی۔ باہر کے لوگوں نے زیادہ حصہ لیا اور کتھا کو پسند کیا۔ جہاں تک پنڈت جی ودوان ہیں اس کے ساتھ ساتھ آپ کی کتھا شیلی بھی منوہر ماکرشن کرنے والی ہے۔ ۱۰ ، ۱۱ تاریخ کو آریہ سماج کا پرچار گوال ٹولی و بستی ٹانکان نے بخارے ساتھ مل کر پراتہ پربھات پھیری کی جو لوگوں کا اتساہ بڑھانے والی تھی۔ پھر سب سماجوں نے ہیں پرو شوراتری مندر کالج سیکشن میں منایا جس میں بھجن و سندر دیاکھیان ہوئے۔ پھر پریتی بھوجن کیا گیا۔ گویا تمام دن مندر میں چہل پہل رہی۔ پھر رات کو رشی جیون پر پنڈت ہریال جی کا دیاکھیان ہوا۔ ہال کھچا کھچ استری پرشوں سے بھرا ہوا تھا۔

میں پنڈت ہریال جی و آریہ پرتی ندھی سبھا کا ہارد ک دھنیہ واد کرتا ہوں۔

(سیوک نند لال منتری)

آریہ سماج بھلوال میں رشی بودھ اتسو

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۷ کو رات کے ۸ ۱/۲ بجے آریہ سماج مندر میں رشی بودھ اتسو بڑے اتساہ سے منایا گیا جس میں کئی ایک معززین نے مہرشی کے جیون پر روشنی ڈالی۔ اور سوامی جی کے جیون کے متعلق نظمیں پڑھیں جس کا جنتا پر کافی اثر پڑا۔ انت میں ۷ ۱/۲ روپے اکٹھے ہوئے جس پر تقریباً ۲/- روپے

پورن چند کمار منتری آریہ سماج بھلوال

آریہ سماج جلالپور لو

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۷ء کو بوقت شام آریہ سماج مندر میں شری سوامی جی مہاراج کا بودھ اتسو بڑے پریم اور شردھا سے منایا گیا۔ پہلے ہون یگیہ کیا گیا۔ اس کے بعد سوامی جی کے اُتسو کے متعلق اور پرچار کرنے کے پشچات بودھ اتسو پر وچار میں دو لیکچر ہوئے۔ پرسنا دیئے گئے اور پھر دیپ مالا کی گئی۔

سرب دیال کوڈب منتری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورُوکل میں کوِتا سمیلن!

پرتیک ورش کی بھانتی اس ورش بھی گورُوکل کے وارشک جہوتسو پر کوِتا سمیلن کا آیوجن بڑے سماروہ کے ساتھ کیا جا رہا ہے ۲۶ مارچ کے رات کے ساڑھے سات بجے سے سمیلن پرارمبھ ہوگا۔ سبھاپتی پد کے لئے ہندی ساہتیہ کے جہان کا اکار رسپر سدھ کوی شری میتھلی شرن جی گپت کو لکھا گیا ہے۔ انکے بھی کے ساتھ سپر سدھ کویوں کے آنے کی آشا ہے ہندی ساہتیہ سیویوں تتھا کویوں سے ساوردہ پرارتھنا ہے۔ کہ وے سمیلن میں پدھار کر اپنی مدھر رچنائے ہمیں انوگرہیت کریں تتھا سمیلن کی شوبھا کو بڑھا دیں۔ ساتھ ہی وے اپنی سوِیکرتی سے ہمیں شیگھر سوچت کریں۔

کوِتا کے ذیلے تتھا سمسیائیں تین ہیں:۔

مشئے	سمسیائیں
۱- ہولی	۱- پیاس بجھتی نہیں
۲- آمر	۲- شوبت کیسا تھا شیام
۳- پتر	۳- دن پھیر اچھوتن کے پھری ہیں۔
۴- آلنو	۴- اسی گنگا بہتی ہے۔
	۵- چاند کی چیٹ میں

نیت دشئے کی سردتم کوتاؤں پر پرسکار بھی پرودان کئے جائیں گے۔

نویدک ٹردیو داگورجی سبھا۔

جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال۔ مردمی کمزوری کی لاجواب جادو اثر دوا

پشٹ ساگر (رجسٹرڈ)

تیار کردہ:۔ راج ویدشری آسانند — وید —

یہ دوائی ان اراض کو دور کرنے کے علاوہ ویرج کو شدھ کر کے گاڑھا مضبوط کرتی ہے جن مردوں کا ویرج پیشاب کے ذریعہ یا رات کو خواب میں ضائع ہو جاتا ہے۔ ان کے لئے جادو اثر نعمت غیر مترقبہ ہے۔ قیمت ایک پیکٹ برائے بیس یوم دو روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔ بیرونی استعمال کے لئے ہمارا لاثانی طلائی شیشی دو روپیہ میں طلب کریں۔ بالکل بے مزہ ہے۔

مینیجر ازجوانی فارمیسی (رجسٹرڈ) کرشن نگر لاہور۔

سناتن دھرم کی ننگی تصویر!

(۱) برہم ویورت پوران کی آلوچنا لیکھک پنڈت منسارام جی ویدک توپ۔ یہ پوران سب پرانوں میں سے گندہ پوران ہے۔ اس کی آلوچنا لکھی گئی بالکل تیار ہے۔ تین سو آرڈر آنے پر پریس میں دے دی جائے گی۔ قیمت تقریباً ایک روپیہ۔

(۲) پاکھنڈی پوپ۔ بجواب مسٹر مادھو آچاریہ۔ اس کتاب میں پرانوں کے وہ درشیہ دکھائے جائیں گے۔ کہ جن کو دیکھ کر پوراکوں کی زبان بند ہو جائے گی۔ تصویریں نہایت خوبصورت آرٹ پیپر پر ہوں گی۔ قیمت فی کاپی تقریباً ۱۲؍ ایک ہزار کتاب کا آرڈر آ جانے پر پریس میں دے دی جائیگی آریہ سماجیں خاص طور پر نوٹس کے پڑھتے ہی اکٹھا آرڈر دے کر ہماری حوصلہ افزائی کریں

مینیجر لول پرکاش منڈل بھوانی ضلع حصار

بھاری رعایت

گوروکل کے سالانہ جلسہ تک پانچ روپیہ کے آرڈر پر

۱۲½ فیصدی کمیشن

چیون پراش

سب کے لئے ہر موسم میں استعمال کرنے لائق بڑھیا ٹانک ہے۔ قیمت ۴ روپیہ فی سیر

ست شلاجیت

کمزوری۔ دگردہ اور پیشاب کی بیماریوں میں اکسیر ہے۔ قیمت ۱۲ ؍ تولہ

دیگر ادویات:۔

بھیم سینی سرمہ .... ۳ روپے تولہ

مکردھوج .... ۱۲ " "

دراکشا ارشٹ .... ۱½ " پونڈ

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی سہارنپور

جاڑے کا موسم آگیا ہے!

جبکہ ہر ایک ہندوستانی کوئی نہ کوئی طاقت کی دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو مضبوط اور طاقتور بناتا ہے آپ بھی بہترین دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو سال بھر کے لئے قوت سے بھرپور کیجئے اس مطلب کے لئے

تلوار مارکہ شربت فولاد ۱۰۰

طاقت کی بہترین دوائی ہے۔ جو ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال کر لینا کمزوری کو تمام سال نزدیک آنے نہیں دیتا۔ اس کے استعمال سے کمزوری کی تمام بیماریاں۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ دور ہو جاتی ہیں جسم مانند فولاد کے مضبوط ہو جاتا ہے۔ شدھ اور تازہ خون پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے دل دماغ جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ خوبی تلوار مارکہ شربت فولاد ۱۰۰ میں ہی ہے۔ اور یہ موسم سرما میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ورنہ آج کل جو اس قسم کے شربت فروخت ہو رہے ہیں۔ ان میں سے کسی کے اندر یہ خوبی نہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک تلوار مارکہ شربت فولاد ۱۰۰ کا استعمال نہیں کیا تو آج ہی اپنے شہر کے دوافروش سے ایک بوتل خرید کر زندگی کا لطف اٹھا دیں۔ دھوکہ سے بچیں اور صرف تلوار مارکہ خرید کریں۔ ہر شہر کے دوافروشوں سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

تیار کرنے والے:۔

گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ لوہانہ (ایس پی۔ ریلوے)

پاکپٹن میں آریہ پتری پاٹھشالہ کا افتتاح

پاکپٹن میں صرف پانچویں جماعت تک سرکاری پتری پاٹھشالہ ہے۔ کنیاؤں کے واسطے وہاں کسی شکشا کے لئے کوئی سکول نہیں کنیائیں شکشا سے محروم رہتی ہیں۔ چونکہ اعلےٰ دھارمک پتری شکشا کے جاتی اُنتی نہیں ہو سکتی۔ اس لے ہندو جاتی کی اس تکلیف دیکھی کو محسوس کرتے ہوئے۔ آریہ سماج پاکپٹن نے یکم اپریل سے چھتی شرینی آریہ سماج مندر میں کھولنا نشچت کیا ہے۔ اور اس طرح مڈل تک پہنچانے کا پورن وچار ہے۔ عمارت کی زمین مندر کے ساتھ جانب مشرق دان مل چکی ہے اور تعمیر عمارت کا کام جلدی شروع ہونے والا ہے۔ اہالیان پاکپٹن و گرد و نواح سے آشا ہے کہ وہ اپنی کنیاؤں کو اس سکول میں داخل کر کے سہایتا کریں گے۔ اور لابھ اٹھا دیں گے

(موتی رام دت منتری آریہ سماج پاکپٹن)

eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل کے پریمیوں سے نویدن

اِس سال گھاٹا نہیں رہا!

ابھی دو تین ماہ بھی نہیں گذرے ہونگے کہ جب میں نے اخبارات کے ذریعہ گوروکل کی مالی حالت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ گوروکل کی تاریخ میں یہ سال سنکٹ کا ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ گوروکل کا بجٹ کا سال ۱۲ مارچ کو ختم ہوتا ہے۔ اور اس سال جلسہ ۲۵ مارچ سے ہے۔ جلسہ پر جو دان آئیگا وہ ۱۲ مارچ کے بعد آئیگا۔ لیکن تب تک بجٹ کا سال ختم ہو چکا ہوگا۔ اس سے وہ دان اس سال کے حساب میں جمع نہ ہوکر اگلے سال کے حساب میں جمع ہوگا۔ اس سال کا آغاز بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ جیسا کہ اختتام ہو رہا ہے کیونکہ پچھلے سال کا جلسہ ۱۱ مارچ کو ختم ہو گیا تھا۔ اس سے ۱۱ مارچ تک کی آمد پچھلے سال ہی جمع ہوگئی اور یہ سال بالکل نئے سرے سے شروع ہوا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ پچھلے سال ایک سال میں دو جلسوں کی آمد جمع ہوئی اور جلسہ کے لحاظ سے اس سال ایک جلسہ کی آمدنی بھی شامل نہیں ہوگی۔ ایسی حالت میں گوروکل کو مالی مصیبت کا سامنا کرنا تھا۔ اور سرسری طور پر یہ اندازہ لگایا گیا تھا کہ کم از کم اس سال دس ہزار کا گھاٹا لازمی ہوگا۔

مگر مجھے آریہ جنتا کو یہ سوچنا دیتے ہوئے خوشی ہوتی ہے۔ کہ گوروکل اس سال گھاٹا کو عبور کر گیا ہے۔ یہ سمجھا کہ گوروکل کی اس سال کے خاص حالات کو مدنظر رکھ کر یہ طے کیا تھا۔ کہ اس سال بجٹ کا حساب ۱۲ مارچ کے بجائے ۳۱ مارچ کو بند کیا جاوے۔ مگر اب اس کی ضرورت نہیں رہے گی۔ کیونکہ ۱۲ مارچ تک ہی گوروکل گھاٹے میں سے نکل گیا۔ مجھے آریہ جنتا کو یہ خبر دیتے ہوئے اور بھی خوشی ہوتی ہے۔ کہ اتنا ہی نہیں کہ ہم نے اس سال کسی طرح کا گھاٹا نہیں ہونے دیا۔ بلکہ اس سال خرچ سے ڈیڑھ ہزار روپیہ زیادہ آمدنی ہوئی ہے گویا اس سال کا بجٹ برابر رہا ہے۔ اور سال گذشتہ کے گھاٹے کی بھی کسیقدر روپیہ پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ۱۲ مارچ کے بعد سے جو روپیہ داخل ہو رہا ہے اس سے اگلے سال کی بنیاد [illegible] بنتی جا رہی ہے۔ اور یہ پختہ طور پر کہا جا سکتا ہے کہ جب اس سال کے خاص حالات میں گوروکل [illegible] [illegible]

میں تو کسی طرح کے گھاٹے کا امکان نہیں ہے گوروکل کے عہد میں یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ دونوں مہینوں کی آمدنی بجائے گھاٹے کو نہیں ملی۔ اور پھر بھی گھاٹا ہونے کی بجائے آمدنی خرچ سے زائد ہوئی۔

گوروکل کی اس کامیابی کا کریڈٹ آریہ جنتا کو ہے۔ آریہ پبلک نے جس جوش و خروش سے اس سال گوروکل امداد کی ہے۔ وہ آریہ جنتا کا اپنے گوروکل کے ساتھ گہرے پریم کا ثبوت ہے۔ اس سال کی کامیابی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آریہ پبلک کا پریم گوروکل کے ساتھ ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ پیشتر تھا۔ کیوں نہ ہو۔ آخر کیا گوروکل نے آریہ سماج کی سیوا نہیں کی۔ گوروکل کے گریجویٹ کتنی بڑی تعداد میں دیش سیوا میں لگے ہوئے ہیں۔ اتنی تعداد میں اب تک کسی دیگر سنستھا کے گریجویٹ کام نہیں کر رہے۔ اگر پرچار کی نظر سے دیکھا جائے۔ اس وقت آریہ سماج کے پاس اعلےٰ قابلیت کے جو اُپدیشک ہیں۔ وہ اکثر گوروکل کے ہی سناتک ہیں۔ وید بھاشیہ کی نگاہ سے دیکھا جائے تو گوروکل کے ہی سناتک پر تھم شریپنی کے ودیا دل کے پنڈت اور لیکچرار ہیں۔ سماج اور دیش کے کاریہ کرتاؤں کی نگاہ سے دیکھا جائے تو گوروکل کے سناتک جہاں تہاں گوروکل کے کونہ کونہ میں پھیلے پڑے ہیں۔ اگر ایسی سنستھا کی پبلک دل کھول کر امداد نہ کرے تو پھر کس کی کرے

گوروکل دیش دھرم اور سماج کے لئے کام کرنے والے سیوک تیار کر رہا ہے۔

(مکھیہ ادھشٹھاتا)

بال ودھوا کی ضرورت

سبھا کے سویوگ اُپدیشک پربہ ورنڈت منیشور دیو جی سدھانت شرومنی جن کی آیو ۲۹ سال ہے کیلئے ایک سوستھ اور نروگ ۲۰-۲۲ سال کی بال ودھوا کی ضرورت ہے۔ پتر ویوہار منی لکھت پتہ پر کریں۔

منتری ودھوا انند گوردت بھون لاہور

ڈنگہ میں دیانند بودھ اتسو و بلیدان دوس

(۱) آریہ سماج ڈنگہ نے سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے پوتر جنم دوس تتھا بودھ اتسو کی پوتر سمرتی میں دو دن پراتہ کال ۵ بجے پربھات پھیری کے شاندار جلوس پرماتما کے گن گاتا ہوا اور سوامی دیانند سرسوتی جی کی جے اور زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے نکالے اور سارے نگر میں پرچار کیا۔ اور شوراتری مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۷ء بروز ویر کے دن ایک بڑا یگیہ آریہ سماج مندر میں کیا گیا۔ اور اس کے بعد شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے جیون پر شریمان سادھو شرما جی شاستری نے ایک موثر لیکچر دیا اور ماسٹر روشن لال جی اور لالہ ارجن سروپ جی نے نظمیں پڑھیں۔

(۲) آریہ سماج نے شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ پتھک کے دھرم بلیدان کی سمرتی میں مورخہ ۱۵/۳ کو پراتہ کال ۵ بجے پربھات پھیری کا شاندار جلوس پرماتما کے گن گاتا ہوا اور لیکھرام زندہ باد کے نعرے لگاتا ہوا ۷ بجے آریہ سماج مندر میں ختم ہوا۔ اس کے بعد ایک برہد یگیہ کیا گیا۔ اور اس کے پشچات شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کے جیون پر کئی موثر لیکچر ہوئے۔ اور نظمیں پڑھی گئیں۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ آرتی وغیرہ پڑھنے کے بعد شہید زندہ باد و ویدک دھرم کے نعروں کے ساتھ ویر اتسو کی کاروائی سماپت ہوئی۔

رام لعل چڈہ اُپ منتری آریہ سماج ڈنگہ

آریہ سماج جامپور کے سماچار!

رشی بودھ اتسو ۱۱/۳ کو منایا گیا۔ پراتہ کال سویرے ۶½ بجے برہد یگیہ ہو کر پرارتھنا ہوئی۔ ازاں بعد سنکیرتن نکلا۔ سنکیرتن میں نوجوانوں۔ بزرگوں اور کماروں نے بھاری حصہ لیا۔ جلوس سارے نگر میں ہوتا ہوا سماج مندر میں آکر ختم ہوا۔ رات کو عام سبھا ہوئی سبھاپتی کا آسن شری چودھری سکھراج جی نے گرہن کیا۔ رشی گن ورنن کرنے کی خاطر استری جاتی میں سے ایک دیوی نے تبندھ پڑھا۔ جو بہت پسند کیا گیا۔ پردھان جی کی تقریر کے ساتھ کاروائی سماپت ہوئی۔

"ویر اتسو" ۱۵/۳ کو منایا گیا۔ شری پنڈت بردیال جی اُپدیشک سبھا پدھار چکے تھے ان کا ہی منوہر دیاکھیان کا فی خیال کیا گیا۔ اُن کی رسیلی بھاشن شیلی سے جنتا مگدھ ہو رہی تھی۔ شہید اکبر پنڈت لیکھرام کے جیون و مرتیو کی گھٹنائیں سنائی گئیں۔ آریہ

مسافر کی وصیت کی تعمیل میں ٹریکٹ بانٹے گئے۔

مندر آریہ سماج کوئٹہ کی تعمیر کے لئے ۲۵/-/- سبھا کو ارسال کی گئی۔

گنیش دت منتری آریہ سماج [illegible]

آریہ نویووک سبھا کوٹ چھٹہ

شوراتری اُتسو سویرے برہد یگیہ سے شروع کیا گیا۔ جو کہ بہت ہی پُر رونق تھا۔ مندر ودیالیہ ماسٹر جیٹھانند جی جہاں برہمچاری دیودت اور مول چند آریہ سیوک کی تقریریں مختلف مقامات پر ہوئیں۔ عام کبڈی اور کشتیاں کرائی گئیں۔ کامیاب کو انعامات دیئے گئے۔ رات کو مندر میں زیر صدارت مول چند آریہ سیوک جلسہ منایا گیا۔ جو کہ ۱ بجے رات تک رہا۔ لوگ کافی تعداد میں آئے۔ استریاں تو بہت ہی تھیں۔ چاول بانٹے گئے۔ ویر اُتسو:۔ شام کو ۳ بجے برہد یگیہ اور اس کے پشچات ایک جلوس نکالا گیا۔ جس میں کافی لوگ شامل تھے۔ مختلف موقعوں پر مول چند آریہ سیوک ماسٹر جیٹھانند برہمچاری دیودت مہاراج گوبند رام اور مہاشے نعمت رائے جی کی تقریریں ہوئیں۔ سنکیرتن کا نظارہ قابل دید تھا بھگوان ہمیں بل دیں کہ ہم اس سے بھی ادھک کاریہ کر سکیں۔

ہیڈ مہرت سیکرٹری آریہ یووک سبھا کوٹ چھٹہ

ٹریکٹوں کا ماہواری سلسلہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ایک نہایت مفید کھنڈن منڈن کے ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سلسلہ کے اب تک بارہ ٹریکٹ پرکاشت ہو کر ہزاروں کی تعداد میں آریہ جنتا تک پہنچ چکے ہیں۔ چنانچہ ان کی مقبولیت کے دن بدن بڑھنے سے یہ ظاہر ہے۔ کہ آریہ بھائی ٹریکٹوں کے اس اہم کام کو اپنانے میں پیچھے نہیں رہیں گے۔ جو مذاہب کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کا اس سلسلہ کے ذریعہ نہایت موزوں جواب پرکاشت ہوا کریگا۔ وہاں اسلام عیسائیت اور سناتن دھرم سمبندھی ٹریکٹ بھی پرکاشت ہو رہے ہیں۔ اس ماہ کا ٹریکٹ پرکاشت ہو گیا ہے۔ اور سب گراہکوں کو بھیج دیا گیا ہے۔ چنانچہ جن آریہ سماج کے ساہتیہ کو عوام تک پہنچانے کا شوق ہے وہ ان ٹریکٹوں کو ضرور منگوا کر خود پڑھیں اور ان کا سندیش عوام تک پہنچائیں۔ آریہ پرشوں اور آریہ بھائیوں کو چاہئے کہ اس سلسلہ کے گراہک بنیں جیسے کہ ودوان [illegible]

صفحہ ۴ سے آگے :-

... نکل گیا ہے۔ کہ ایک پر تشٹ سنیاسی کو ... نہیں کہ اُن سے کلپت (فرضی) باتیں ... کرنے والے شخص سے باز پرس کریں ... ہے کہ اس کو اپنی کر یا کا دستیش پاتر نہ سمجھیں ... سوامی جی مہاراج سبھا کے آرگن کو چھوڑ کر اپنے ... مضامین چاہے وہ سنسکار کی یا تر سے ... سمبندھت ہوں اتھوا کسی انیہ وشئے سے کیول ... سنگٹھن کو توڑنے والی اور آریہ پرتی ندھی سبھا ... پنجاب سے باغیوں کی پارٹی کے آرگنوں میں ... چھپواتے ہیں۔ اور جب وہ لوگ سوامی جی کے ... سے ذہنی قیاسی باتیں لکھتے ہیں تو سوامی ... اُن کے اس وطیرہ کے متعلق پبلک میں ... اور ناپسندیدگی کرنا اپنے لئے مشکل سمجھتے ... ۔ سبھا پردھان نے رپورٹ میں سے جو ... اقتباسات (اُدھرن) دیئے تھے۔ وہ بحالت ... مجبوری اور سبھا کی سنستھا کی رکھشا کے ... دیئے تھے۔ سوامی جی کہتے ہیں کہ اُن کا کسی ... پارٹی وشیش سے سمبندھ نہیں ہے۔ اُن کا ... ارشاد سر ماتھے پر لیکن لوگوں کو جو بات سمجھ ... آتی وہ یہ ہے۔ کہ غیر مشروط طور پر سنستھا ... کا نام کرنے والوں کو سامنے رکھتے ہوئے ... وہ عارضی طور پر ... رک ... سکتے۔ سبھا نے اُن کے حکم کے سامنے ... ہی سر جھکا دیا۔ پنڈت بدھ دیو جی کا کوئی اختیار ... ہے۔ اس کے علاوہ سبھا کے رنگ ... پردھان کا امونتاسنو سبھا کے سب اودھیکاریوں ... دھرم چاریوں کو باندھتا ہے۔ یدی پنڈت ... بدھ دیو جی کوئی خلاف ورزی کرتے تو سوامی ... شکایت کا بجا موقعہ ملتا۔ اور سبھا لازمی ... انضباطی کارروائی عمل میں لاتی۔ لیکن ... سوامی جی نے پہلے ہی باغی پارٹی کے حق میں ... ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے۔ جو ... سٹرنجا نہیں دیتا۔ پنڈت بدھ دیو جی ... لکھنے میں جو ضابطہ کی غلطی ہوئی تھی ... کے متعلق مناسب کارروائی کر دی گئی ... سوامی جی بتلا نہیں سکتے کہ سبھا پردھان ... کے بیان کے سمبندھ میں کیا غلطی ... ہوئی۔ بہر حال پبلک کے اندر اس بات ... کی سرگوشیاں ہو رہی ہیں۔ کہ سوامی جی نے ... چٹھی لکھی اور اس کے اُتر کا انتظار کئے ... بغیر اُن کی چٹھی کا اُتر ٹھیک سے پڑھے ... بغیر وہ مضمون ایڈیٹر پرکاش کے ... حوالے کر دیا۔ جب کہ اُن کی پرتگیا تھی۔ کہ ... مناسب جواب نہ آنے کی حالت میں دیں ... سبھا کے ادھیکاریوں سے پبلک سوامی ... جی کا عجیب رویہ کی تعبیر پوچھتی ہے۔ ... کی تعبیر کرنا ہماری بدھی سے پرے

مہاشہ کرشن جی کا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے خلاف بے بنیاد جہاد

(از منشی رام جی آریہ پرتی ندھی آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ)

جب سے مہاشہ کرشن جی نے نورتی مارگ میں قدم رکھا ہے۔ تب سے اپنے اخبار پرکاش میں کسی نہ کسی بات کی آڑ لیکر جہاد کرتے رہتے ہیں۔ آجکل اپدیشک ودیالیہ کی ایک گھٹنا پر بُری طرح ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئے ہیں مہاشہ جی کو یہ بھی خیال نہیں آیا کہ جس افسوسناک گھٹنا کی بنا پر آپ نے جہاد شروع کیا ہے۔ وہ قابل دست اندازی پولیس ہے۔ میرا خیال ہے افسران پولیس نے تسلی کر لی ہوگی۔ پرماتما کی وچتر لیلا ہے۔ آج مہاشہ کرشن اُس سبھا کی اینٹ سے اینٹ بجانے کیلئے تیار ہیں۔ کیا یہ وہی سبھا نہیں جس پر نکتہ چینی کرنیوالوں کو جناب پرکاش میں آڑے... ہاتھوں لیا کرتے تھے کیا یہ اسی سبھا کے اور وہی اپدیشک نہیں ہیں جنہیں آریہ گزٹ وغیرہ پرکاش کا ایجنٹ لکھا کرتے تھے جس سبھا کے گن آپ گاتے رہے ہیں۔ آج وہی مہاشہ کرشن اسی سبھا کے معزز اپدیشکوں کی شان میں کنولینگ ایجنٹ اور ڈھنڈورچی وغیرہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ شریمان جی سبھا کے اپدیشک اسوقت

سوامی ویدانند جی مہاشہ کرشن کی ہنسری پر موہت ہو گئے

۱۶ مارچ کے پرکاش میں شری سوامی ویدانند جی تیرتھ کا نوٹ "پنڈت بدھ دیو ودیالنکار شری سوامی ستیانند جی مہاراج کے قدموں پر" پڑھکر میں بہت حیران ہوا۔ ویسے تو سوامی جی کی ہر ایک تحریر نے جو انہوں نے حال میں پرکاش یا ریفارمر میں دی ہیں دل کھول کر اپنے انیک متروں پر کرپا درشٹی کی ہے۔ اپنی پوزیشن کو مضحکہ خیز بنا لیا ہے۔ یہ نوٹ لکھ کر تو انہوں نے کمال کر دیا ہے۔ پنڈت بدھ دیو جی تو شاید شری سوامی ستیانند جی کے قدموں میں اُن معنوں میں جن میں سوامی جی نے درشانے کی کوشش کی ہے۔ گئے ہیں یا کہ نہیں۔ فی الحال سوامی جی تو مہاشہ کرشن جی کی سُریلی ہنسری پر فریفتہ ہو گئے پرتیکش دکھائی دے رہے ہیں۔ اب کسی کو کیا شک رہ گیا اگر سوامی جی مہاراج اُس دیکتی کے قدموں میں جا سکتے ہیں جن کے سمبندھ میں نا معلوم کونسا اپ شبد باقی رہ گیا ہو۔ پنڈت بدھ دیو جی جنہوں نے کبھی بھی سوامی ستیانند جی کے سمبندھ میں سوائے سدھانتک مت بھید کے کبھی دوسری چرچا نہ کی ہو۔ اگر اُن کے قدموں میں چلے گئے ہوں۔ تو کونسا اپرادھ ہو گیا۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا ایسے آریہ سماجی ودوان نہیں ہیں جو سوامی جی کے ساتھ رام نام دیکشا کے پرتی سدھانتک مت بھید رکھتے ہوئے بھی اُنکو پوجیہ سمجھتے ہوں۔ اس کے سمبندھ میں سوامی جی آریہ ویر میں لیکھ پڑھ لیں۔ پنڈت بدھ دیو جی تو ٹھیکرے ہے فقیر۔ مہاشہ کرشن جی اُن کو رگڑیں۔ سوامی ویدانند جی اُن پر کرپا درشٹی کریں۔ یہ ہم سب جانتے ہیں کہ اس فقیر کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ لیکن ان گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والوں پر اس وقت آریہ جگت جو مذاق اڑا رہا ہے۔ اس سے سوامی جی شکشا گرہن کریں اور اس طرح کے بے معنی لیکھوں سے اپنی پوزیشن کو جو پہلے ہی کافی طور پر پُر مذاق بن چکی ہے مزید مضحکہ خیز بنا کر اپنی رہی سہی پرتشٹھا بھی نہ گنوائیں۔ اگر انہوں نے اپنے رویہ کو نہ بدلا تو جو کچھ مجھ کو سوامی جی خود مہاشہ کرشن کے سمبندھ میں (جو مہاشہ کرشن سوامی ستیانند جی کے ہر حالت میں ساتھی رہے ہیں) لفظ بہ لفظ پرکاشت کیا جائیگا

پرکاشی سوروپ سابق منتری آریہ سماج کراچی۔

(۲۲ ۳-۳۷)

پرکاش کے ایجنٹ تھے اور نہ اب کسی کے کنولینگ ایجنٹ وہ تو جب بھی اپنے کرتویہ کا پالن کرتے تھے۔ اب بھی کر رہے ہیں۔ آئندہ بھی کرینگے۔ البتہ آپ نے بیشک اپنے کو بے نقاب کر دیا ہے۔ مگر اب وہ دن گئے جب خلیل خان فاختہ اُڑایا کرتے تھے۔ آریہ جنتا کے اندھ وشواس ... نہ ... کو کافی سمجھ ہے۔ کیا ہوا جو چند ایک بھائی

اب تک آپ کے دام میں پھنس رہے ہیں۔ آریہ جنتا کی متفقہ رائے سبھا کے بے غرض ادھیکاریوں کے ساتھ ہے۔ یا مہاشہ کرشن کے۔ اسکے پتہ کیلئے آخیر مئی کا انتظار کریں سبھا کے معزز اپدیشک آپ کے عطا کردہ خطابات کو کس نظر سے دیکھتے ہیں یہ مفصل طور پر بتلانا انہیں کا کام ہے۔

ایک غلط فہمی کی طرف آریہ جنتا کا دھیان دلانا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ ۱۳ مارچ کے پرکاش صفحہ ۷ پر آریہ جنتا کی آواز کے نیچے جو تحریر دی گئی ہے۔ اُس کے خاتمہ پر آریہ سماج صدر بازار انبالہ چھاؤنی و لعل کرتی سماج کے چند احباب کے نام درج ہیں۔ اس کے متعلق آریہ سماج صدر بازار کا اس گمراہ کن پراپیگنڈہ سے کہاں تک تعلق ہے۔ اس کا پتہ بہت جلد لگ جانیوالا ہے۔ آریہ سماج کی انترنگ سبھا اس معاملہ پر غور کرنیوالی ہے۔ جبکہ صدر بازار کے دونوں عہدہ داروں سے دریافت کیا جائیگا۔ کہ انہیں یہ کس نے ادھیکار دیا تھا۔ کہ ایک غیر ذمہ وارانہ تحریر کے ساتھ اپنے عہدوں کو استعمال کریں۔ مگر جہانتک لال کرتی بازار کے آریہ بھائیوں کا تعلق ہے۔ میں کہ سکتا ہوں کہ کسطرح یہ بھولے بھالے بھائی کسی غلط فہمی کا شکار ہوئے۔ کسی ایک آدہ شخص کی بابت تو نہیں کہ سکتا۔ مگر عام طور پر انہیں یہ کہکر دستخط کرائے گئے کہ سبھا اپدیشک ودیالیہ کو بند کر رہی ہے۔ اسلئے ہم یہ درخواست بھیج رہے ہیں کہ ودیالیہ کو بند نہ کیا جائے۔ اگر انہیں یہ معلوم ہوتا کہ یہ درخواست نہیں بلکہ سبھا کے خلاف گمراہ کن پراپیگنڈہ ہے۔ تو وہ کبھی بھی دستخط نہ کرتے۔ اب میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ لال کرتی سماج کا سبھا کے موجودہ ادھیکاریوں پر پورا پورا وشواس ہے۔ آئندہ اس قسم کے گمراہ کن پراپیگنڈہ کے ہرگز شکار نہ ہونگے۔ آگے جا کر اسی اخبار میں مہاشہ چھیتر پال جی کا نام بھی لیا گیا ہے۔ ابھی حال ہی میں مہاشہ چھیتر پال جی سے اس تحریر کے متعلق ذکر آیا تو انہوں نے یہ فرمایا۔ کہ میں نے بالکل دوستانہ طور پر اور پرائیویٹ خط لکھ کر مہاشہ جی سے استدعا کی تھی۔ کہ وہ بھی اپدیشک ودیالیہ کے معاملات کو سلجھانے میں امداد کریں۔ اُن کا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا۔ کہ انکی پرائیویٹ چٹھی کو توڑ موڑ کر اخبار میں شایع کر کے پراپیگنڈہ کے طور پر استعمال کیا جائے اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ دیگر بھائی بھی کسی نہ کسی غلط فہمی کا شکار ہوئے ہونگے۔ آریہ جنتا کو میں وشواس دلاتا ہوں کہ سبھا پردھان کی زیر ہدایت رائے صاحب امرت رائے جی اپنی ذمہ داری کو پورے طور پر محسوس کرتے ہیں اگر کوئی پیچیدگی ہوگی تو اس کو دور کر نے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھینگے۔

سر سید احمد خاں نے اسلام کو کس رنگ میں پیش کیا

از وید کوی راج مہاشہ کندن لال جی دیانند آیورویدک کالج لاہور!

رشی دیانند جی مہاراج کی تنقید مذاہب اور آریہ سماج کے پرچار کا مذاہب عالم پر بہت بڑا اثر پڑا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر انہوں نے اپنے عقاید کو نئے رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کرنی شروع کر دی۔ چنانچہ سوامی دیانند جی مہاراج کے ہمعصر سر سید احمد خاں بانی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ جو اُن کے وچاروں سے خاص طور پر متاثر ہوئے اور انہوں نے ستیارتھ پرکاش کی روشنی میں قرآن کی تفسیر بھی لکھی۔ مسلمان علما نے ان کی عین حیات میں تو ان خیالات کی بنا پر ان پر کفر کے فتوے لگائے۔ لیکن اب ان کے خیالات کا اثر مسلم علما پر کیا ہو رہا ہے۔ اور اسلام اُن چیزوں کو کس حد تک اپنے عقاید میں شامل کر چکا ہے۔ اس کے لئے فروری ۱۹۳۶ء کے اورینٹل کالج میگزین حصہ اول میں (جو کہ پروفیسر محمد شفیع ایم۔اے کی ادارت اور ڈاکٹر سر محمد اقبال ایم۔اے پی۔ایچ۔ڈی کی اعانت سے مرتب ہوتا ہے) شائع شدہ "انیسویں صدی کا ایک مصنف اور مفکر" نامی مضمون جو کہ سید محمد عبد اللہ ایم۔اے۔ ڈی۔لٹ نے لکھا ہے دیکھئے۔

آپ سر سید احمد خاں کے وقت کی مذہبی ہنگامہ آرائیوں کا ذکر کرتے ہوئے میگزین کے صفحہ ۱۸ پر لکھتے ہیں۔ "پنجاب میں سوامی دیانند نے ہندو جماعت اور ہندو نظام کو آریہ اصولوں پر زندہ کرنے کی کوشش کی۔ ان کا یہ نیا ضابطہ قوانین حقیقت میں ایک دو دھاری تلوار سے مشابہ تھا جس کے ذریعہ ایک طرف ہندوؤں کو جتایا گیا کہ دنیا کی بہترین تعلیم ہندو مذہب ہی دے سکتا ہے اور دوسری طرف غیر ہندو مذاہب پر تنقید کے ذریعہ ہندوؤں کے دل میں دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں ہندو مت کی بہتری کا احساس پیدا کیا۔ آریہ سماج نے بھی زیادہ تر اس تنقید کا نشانہ اسلام کو بنایا۔"

ان سطور میں سید صاحب نے اپنے خیال میں آریہ سماج کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے اس کو دو دھاری تلوار تسلیم کیا ہے اب دیکھئے کہ یہ دو دھاری تلوار سید صاحب کے الفاظ میں ہی کیا کیا تبدیلیاں کرنے کا کارن بنی۔ سید صاحب سائنس اور مذہب کی جنگ

اور وہاں مذہب کے پرستاروں نے بہت جلد ہتھیار پھینک دئے۔ اور جنگ ختم ہو گئی۔ لیکن ہندوستان میں چونکہ اسلام کے اصل اور سادہ عقاید کی صورت بھی خارجی اثرات سے مسخ ہو چکی تھی۔ اس لئے ایک طرف تو خود مسلمانوں کیساتھ جنگ کرنی تھی۔ اور دوسری طرف اُس دشمن کا مقابلہ کرنا تھا۔ جس کے پاس مقابلہ کے لئے تیر و کمان کی بجائے سائنس کے میگزین سے نکلے ہوئے نئے اسلحہ تھے۔ مذہب کے ہر اصول کو عقل کی کسوٹی پر پرکھا جانے لگا۔ اور دین و ایمان کا تمدن اور سائنس سے معارضہ پیش آ گیا۔"

سید محمد عبد اللہ صاحب نے سر سید احمد خاں صاحب کی اُن مشکلات کا بیان ذکر کیا ہے جو کہ اُس زمانے میں سائنس کی ایجادات کی وجہ سے سر سید کو اسلام کی اس وقت کی صورت کو نئے رنگ میں بدل دینے کیلئے پیش آنے والی تھیں۔ اور آئیں بھی۔ سر سید نے ان چیزوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اس دو دھارا تلوار کے طریق کار کا سہارا لیا۔ سید صاحب کے اپنے الفاظ میں ہی سنئے۔

"چنانچہ سر سید احمد خاں نے اسی اصول پر ایک ایسی مذہبی لڑائی کا آغاز کیا جو ایک طرف مسلمانوں کے عقاید میں تبدیلی چاہتے تھے۔ اور دوسری طرف اسلام کی مدافعت کا نعرہ بلند کر رہے تھے۔" صفحہ ۱۸

سر سید احمد کی اس تبدیلئے عقاید کی جنگ میں سید احمد بریلوی۔ اسمٰعیل شہید اور مولوی کرامت علی صاحب جونپوری وغیرہ بھی شامل تھے۔ اور سر سید کے بعد ساحمد حسین نے نوٹس آن اسلام (Notes on Islam) میں اور اسی طرح صلاح الدین خدا بخش نے خود قرآن مجید تک کو تنقید کا تختۂ مشق بنایا۔ اور اس طرح سے سر سید نے اسلام میں مذاہب کے ساتھ عقل کو جوڑ کر ویدک دھرم کی جو تقلید کی وہ آج تک جاری ہے اور اسلام اپنے عقاید کی آج تک کانٹ چھانٹ کر رہا ہے۔

اب سر سید احمد کی تفسیر قرآن میں سر سید ۔۔۔

پانچ سال پہلے کے عقاید اسلام سے مقابلہ کیجئے۔ تو آپ پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ سر سید کے خیالات بدلنے میں رشی دیانند جی مہاراج کی سنگت اور ستیارتھ پرکاش نے کتنی مدد کی ہے۔ سید محمد عبد اللہ صاحب تفسیر القرآن کے عنوان کے ماتحت صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں۔ "سر سید کے افکار اکثر ارتقا کی منازل میں سے گزرتے رہے ہیں مذہبی خیالات بھی اسی عمل کے تابع وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتے رہے۔ یعنی عام قدیم مروج اصول و مسلمات سے ان کا انحراف زیادہ سے زیادہ ہوتا گیا۔ پس ہمیں ان کے ان مخصوص خیالات کی جستجو کرنی چاہئے۔"

تفسیر کے متعلق فرمانے کے بعد کہا ہے۔ سر سید کے آزاد افکار مذہبی کی عمارت دو ستونوں پر قایم ہے۔ اول یہ کہ سارا دین صرف قرآن مجید میں ہے۔ اور وہ بھی قطعی ہے۔ اور اس کے نہ ماننے والا دین سے خارج ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے ظنی ہے اور اس کے نہ ماننے والا دین سے خارج نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کا مسلمہ اصول کہ دین عبارت ہے قرآن۔ حدیث۔ اجماع اور قیاس سے۔ سر سید کے نزدیک شرک فی النبوۃ کا درجہ رکھتا تھا۔ سر سید نے قرآن کو مستند بالذات رشی دیانند کی دیکھا دیکھی کیا اور مستند بالذات ماننے کے بعد اُس کی تفسیر بھی اپنی مرضی کے مطابق کرنی شروع کر دی۔ چنانچہ دیکھئے "اسلام کا کوئی مسئلہ (یعنی قرآن کا کوئی اصول) فطرت۔ عقل اور اصول تمدن کے مخالف نہیں ہو سکتا۔ بظاہر جو چیزیں ایسی نظر آتی ہیں۔ وہ دراصل ہمارا قصور فہم ہے۔ انہیں عقل اور نیچر سے تطبیق دینی لازمی ہے۔ سر سید نے اپنی تفسیر اسی اصول پر لکھی۔ اور اس میں قدیم تفسیروں کی طرف بہت کم مراجعت کی . . . . . . پرانی تفسیروں میں حدیثوں کا بہت بڑا عنصر شامل تھا۔ جن میں معتد بہ مجعول حدیثوں کا تھا۔ انہوں نے اس عنصر کی طرف بالکل توجہ نہیں کی۔ قدیم متکلمین اور مفسرین نے نئے زمانہ کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ ۔۔۔

خلاصت و بلاغت کا جزو کثیر داخل کر دیا ۔۔۔ سطور سے ثابت ہوتا ہے سر سید نے اپنی تفسیر قرآن میں مرضی بسائی اور قرآن کی تفسیر کو ہر لحاظ سے نیچر کے مطابق بنانے کی کوشش کی۔ ہاں یہ بھی معلوم ہو گیا بجائے قرآن کی ۔۔۔ ہیں ضروریات کے مطابق تفسیر ۔۔۔ منطق۔ فلسفہ وغیرہ کا جزو کثیر ۔۔۔ داخل ہوا۔ آپ خود ہی اندازہ لگائیں سر سید نے اپنے زمانے کے مطابق تفسیر کرنے کے لئے قرآن کو کیا سے کیا بنا دیا۔

(باقی پھر کبھی)

پنجاب آریہ شکشا سمتی

دھرم شکشا اُتم پریکشا!

سمتی کی دھرم شکشا اُتم پریکشا ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء کی بجائے ۲۰ اپریل کو ہونی قرار پائی ہے۔ سب ۔۔۔ سکولوں کو چاہئے۔ کہ پریکشا میں لینے والوں کے فارم ۱۰ اپریل تک پہلے پہلے سمتی کے کاریالیہ میں بھیج دیں۔ سمتی آشا کرتی ہے۔ کہ پرتیک سکول ۔۔۔ سے ادھک سنکھیا میں اس میں بھاگ لینے کا پریتن کریں۔

منتری پنجاب آریہ شکشا سمتی

یوگیہ ور کیلئے یوگیہ کنیا کی ضرورت

ایک نوجوان تندرست۔ خوبصورت ۔۔۔ پاس کنوارے۔ آیو پچیس سال۔ ۔۔۔ آمدن مستقل ہے۔ جن کے دل میں ۔۔۔ ذات پات کا کوئی ستھان نہیں۔ ۔۔۔ کے رہنے والے ہیں۔ کے لئے ایک ۔۔۔ ضرورت ہے۔ جو کم از کم ۔۔۔ پاس ہو۔ دھارمک وچاروں کی ۔۔۔ گورے رنگ کی سناتکہ ہو۔ ۔۔۔ خط و کتابت ۔۔۔ اور آریہ ہوں۔

نوٹ (۱) آریہ سماج کے منتری ۔۔۔ بھی ایسی کنیاؤں کا پتہ دے ۔۔۔
(۲) بہت دھن اور ذات پات ۔۔۔ پسند کرنے والے پتر ۔۔۔

نمبر ۸ معرفت آریہ ۔۔۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج جموں!

آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں کا چوبیسواں
سالانہ جلسہ ۲۹، ۳۰ پھاگن ۱ و ۲ ر
مقرر تھا۔ کئی ایک مقامی وجوہات
سے ملتوی ہوکر اب مورخہ ۵، ۶، ۷ ر بیساکھ
مطابق ۱۸، ۱۹، ۲۰ اپریل کو منایا جانا
قرار پایا ہے۔ جلسہ کو ہر طرح سے دلچسپ
اور کامیاب بنانے کا انتظام کیا
گیا ہے۔

انت رام منتری آریہ سماج ہسپتال روڈ

آریہ سماج ڈسکہ کا سالانہ چناؤ!

آریہ سماج ڈسکہ کا سالانہ چناؤ مورخہ ۱۶ مارچ
کو ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران
منتخب ہوئے:

لالہ انت رام صاحب وکیل پردھان
لالہ گوبند رام جی مہتہ اپ پردھان
لالہ گردھاری ناتھ جی کالڑہ منتری
ماسٹر کرتار چند جی اپ منتری
لالہ یشپال رائے جی لائبریرین
لالہ ایشر داس جی خزانچی
عہدیداران کے لالہ ویاجان چند جی
لالہ ویداس جی۔ جیون مل جی انترنگ
ممبر چنے گئے۔

گردھاری ناتھ کالڑہ منتری آریہ سماج ڈسکہ

آریہ سماج سنگرور کے سماچار

۱۶ فروری ۱۹۳۰ء کو لالہ آتما رام جی پردھان
کی پتری کا شبھ وواہ ویدک ریتی
سے سنسکار کرایا۔ پنڈت رام سروپ
جی نے جنہوں نے وید منتروں کی
نہایت عمدہ طریقہ سے کی۔ اس شبھ
موقعہ پر سینکڑوں نرناری موجود
تھے۔ سنسکار کا بہت اچھا پربھاؤ پڑا۔
لڑکی کی طرف سے ۱۰۱ روپیہ اور دولہا
کی طرف سے ۲۱ روپیہ مختلف سنستھاؤں
کو دان دئے گئے۔

آریہ سماج میاں چنوں

آریہ سماج میاں چنوں کا وارشک اتسو
۱۹ ۲۰ اپریل کو مقرر ہے۔ اس اتسو
میں وید بھکشو جی کا درشن دینا
ہے۔ اس لئے تمام آریہ سماجوں
سے پرارتھنا ہے کہ جس جگہ سوامی جی
مہاراج کے آنے کی اطلاع دیکر تائید

آریہ سماج جگت

پہنچ جاویں
(فقیر چند سیکریٹری آریہ سماج میاں چنوں)

آریہ سماج چک جھمرہ کے سماچار

شبھ وواہ:- مہاشہ رلا رام جی دئید۔ اپ
پردھان آریہ سماج چک جھمرہ کی پتری
عزیزی راجکماری کا شبھ وواہ عزیز بھگت دیو
جی سپتر لالہ فتح چند جی باؤلی باغ کے ساتھ
۲۴ پھاگن کو پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ سنسکار
مہاشہ ہنس راج جی دئید نے کرایا۔ اور
وواہ کے منتروں کی نہایت خوش اسلوبی سے
مفصل ویاکھیا کی جس کا کہ پبلک پر بہت ہی
اچھا اثر پڑا۔ ورپکش کی طرف سے پچیس روپیہ
دان مختلف سماجک فنڈوں کو دیا گیا۔
تہوار شوراتری:- شوراتری سے پانچ دن پہلے
ہر روز پربھات کال نگر کے گلی بازاروں میں
سنکیرتن کیا گیا۔ اور شوراتری کے دن صبح
آریہ سماج مندر میں ایک برہت یگیہ کیا گیا۔
بھجنوں کے پشچات مہاشہ ہنس راج جی دئید کا
ایک منوہر ویاکھیان رشی بودھ کے متعلق
ہوا۔
(برہمدت شرما منتری آریہ سماج چک جھمرہ)

افسوسناک مرتیو!

آج مورخہ ۱۲ کو مندر آریہ سماج ڈسکہ
میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سروسمتی سے
پاس ہوا:-
آریہ سماج کے سبھاسدان و سہایکگان
مہاشہ مشتاق رائے جی کے بھراتا لالہ ....
جی کی بیوقت مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔
اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ آپ کی آتما
کو شانتی نصیب ہو۔ اور ان کے لواحقین سے
اظہار ہمدردی کرتا ہے۔
یہ جاتی کا ادنےٰ سیوک ڈاکٹر ....
کالڑہ منتری آریہ سماج ڈسکہ۔

آریہ سماج جام پور کے سماچار

اتفاق سے پدھارے۔ ان کا رات کو دھرم کے
ویاکھیان ہوا۔ نہایت جلدی میں بھی لوگوں نے
کافی شوق ظاہر کیا۔ حاضری خوب تھی۔
(۲) بسنت پنچمی کا تیوہار پورے انشاہ سے
منایا گیا۔ نوجوان آریہ کماروں اور دیویوں نے
کھیل کھیلنے میں حصہ لیا۔ سماج مندر میں کامیاب
کھلاڑیوں کو انعام دئے گئے۔ سبھاپتی کا کام
گنیش دت آریہ سیوک سے لیا گیا۔ مندر
کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بسنت پنچمی کے فلسفہ
پر تقریریں ہوئیں۔ جو منا سب تھیں۔ کنیاؤں
نے بھی کھیلوں میں بھاگ لیا۔ اور انعام حاصل
کیا۔
(۳) شری سیٹھ نراین داس جی
کی یادگار بنانے کی خاطر ان کے سپتروں نے
مبلغ ۲۵۰ روپے دان دے رکھا تھا۔ کہ
یگیہ شالا تیار کرائی جاوے۔ اب ایشور کرپا سے
وہ یگیہ شالا تیار ہو چکی ہے۔ سالانہ جلسہ کے
موقعہ پر پرویش سنسکار بھی ہو جائیگا۔
آریہ سماج کی طرف سے دھنیہ واد کرتا ہوں
(۴) اچھوت ادھار کے مضمون پر ڈیبیٹ
ہوئی۔ کیونکہ ایک ہریجن (ہندو بھنگی) کے گھر
نام کرن سنسکار کیا گیا تھا۔ اس کے نتیجہ کے
طور پر کئی بھائیوں کو شکوک تھے۔ اور اعتراض
ان کی دوری کی خاطر یہ موقعہ دیا گیا۔ شری چودھری
موہن راج جی سبھاپتی تھے۔

آریہ سماج جگ گھیانہ کا سالانہ چناؤ

مورخہ ۲ مارچ ۱۹۳۰ء کو سماج مندر میں ہوا
مندرجہ ذیل عہدیداران سال آئندہ کے لئے
منتخب ہوئے:-
لالہ لچھمن داس پردھان۔ سردار آیا سنگھ
اپ پردھان لالہ رام دتہ مل منتری۔ ماسٹر
کیسر داس منتری۔ ماسٹر سنت خزانچی
لالہ کانشی رام کنتپال لائبریرین۔
رام دتہ مل منتری آریہ سماج

آریہ سماج (گوروکل جگ گھوراپو کے سماچار

جن میں شری لالہ مہرنا داس جی حکیم پنڈت باوا
گوبند سنگھ جی وکیل اور شری پنڈت لبھو داس
جی کے اتم اپدیش ہوتے رہتے ہیں۔
(۲) گیت ..... مارچ کو شری پنڈت ..... رام
جی شاستری ہفت زبان کا جو گوروکل ....
سے دھن منگانے کے لئے پدھارے بڑا منوہر اپدیش
ہوا۔
(۳) وارشک اتسو ۵، ۶، ۷ مارچ ۱۹۳۰ء
کو منایا گیا۔ شری پنڈت گیا پرشاد جی بی۔ اے کا
ایک ویاکھیان شری پنڈت دیو برت جی وید
واچسپتی کا ایک ویاکھیان۔ شری پنڈت وشرام دت
جی سدھانت بھوشن کا ایک سرمن اور ایک
ویاکھیان۔ شری لالہ چرنجیت لال جی بان پرستھی
کا ایک سرمن اور ویاکھیان۔ شری پنڈت
ولبھی جی شاستری کے دو ویاکھیان شری
پنڈت چمو پتی جی کا ایک ویاکھیان اور شری
پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار کا ایک ویاکھیان
ہوا۔ جہاں تک لیکچروں کا تعلق تھا۔ یہ جلسہ
نہایت کامیاب رہا۔ حاضری رات کے ویاکھیانوں
میں کافی رہی۔
(۴) آریہ نوجوان آدھ وید ..... قائم
کیا ہے۔ آشا ہے کہ یہ ویر سوشٹ سروس کر کے
شہر کی جنتا کو موہ لیں گے۔ اور پبلک سیوا کے کام
میں آریہ سماج کا سر اونچا کر دکھائیں گے۔
ایشور داس اپ منتری

آریہ سماج جلالپور کی چٹھی

ہمارے یہاں ہماری پرارتھنا پر سبھا
نے کرپا کر کے پرچار کے واسطے شری ....
جی پرچارک کو بھیجا۔ سچ مچ ان کے پرچار
سے ہماری اور سماج مینتا کی آنکھیں سی کھل
گئیں۔ ان کی زبان میں جادو کا اثر تھا۔ جو جنتا
آریہ سماج سے کترا تی تھی۔ وہی دن بھر یہ
ذکر کرتی تھی کہ پرچار کب ہوگا۔ سچ مچ اس
قسم کا پرچار اگر ہمارے گاؤں میں چار یا پانچ
بار ہو گیا تو پورن وشواس ہے کہ ہم اپنے گاؤں
کی جنتا کو آریہ سماج کے زیر اثر کر دیں گے۔
امید ہے کہ سبھا اس قسم کے یوگیہ اپدیشکوں
کو بھیج کر ہماری حوصلہ افزائی کرے گی۔
سندر داس منتری آریہ سماج جلالپور
تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان

"آریہ کیلنڈر کی ضرورت"

(از ستیہ نراین راجپال پرچارک گوروکل ملتان)
شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری
جی کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس وشے پر
مزید دھیان دیکر کنتا رتھ کریں:-

جناب کوی راج وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا و اشوگری کی تیار کردہ خاص ادویات جن سے لاکھوں مرد اور عورت فائدہ اٹھا چکے ہیں

ماہ مارچ کے اندر جو خط ڈاک میں ڈالے جاویں گے۔ اُن کو نصف قیمت پر ملیں گی! اس اشتہار میں قیمتیں پوری درج کی گئی ہیں

نامردوں کو مرد بنانیوالی چھ اکسیریں رجسٹرڈ

اکسیر ۱ مردوں کی تمام کمزوریوں کو دور کر کے پھر سے نئی زندگی بخشتی ہے۔ کمزور کو دلیر بناتی ہے۔ قیمت ۴۰ گولی چار روپے ۲۰ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸ر

اکسیر ۲ الف۔ جریان کی بے نظیر دوائی ہے۔ چند دنوں میں ہمیشہ کے واسطے آرام آجاتا ہے۔ قیمت دو روپے۔ نمونہ ۸ر

اکسیر ۲ ب قیمت پانچ روپے۔ نمونہ ایک روپیہ چار آنہ۔

اکسیر ۳ مقوی ادویات کی سرتاج ہے۔ دنیا میں اس کے برابر اور مقوی دوائی نہیں مل سکتی۔ چند دنوں کے اندر وہ طاقت دکھاتی ہے جو پہلے کبھی نہ دیکھی ہو۔ قیمت ۴۰ گولی چار روپے ۲۰ گولی دو روپے

اکسیر ۴ عورت کے مریضوں کے واسطے سرتاج کی بے نظیر دوائی ہے۔ کیونکہ دوسری ادویات کی طرح طاقت کم نہیں کرتی۔ قیمت ۶۰ گولی تین روپے۔ ۲۰ گولی ایک روپیہ۔

اکسیر ۵ طلبا اور دیگر لوگوں کے واسطے جن کو احتلام کی کثرت ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر

اشوگری (رجسٹرڈ) ضعف کی وجہ پیشاب کی زیادتی ہے یا پیشاب میں شکر آتی ہے۔ تب اس لاثانی اکسیر کا استعمال کریں جو ایسی ہی دو فوائد رکھتی ہے۔ قیمت چار روپے۔ نمونہ ایک روپیہ

طلا ارما اکسیر ۶ کے ساتھ اگر یہ ریوگ اس کو بھی استعمال کریں تو کسانی کرے ہے۔ قیمت پانچ روپے۔ نمونہ ایک روپیہ چار آنہ

طلا و ممسک سیلوں تو طلاؤں کے سینکڑوں اشتہار نکلتے رہتے ہیں اور خوش کرنے کے واسطے من مانی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ اس طلا کے برابر آج تک بعض دوسرے کے نمونہ دیا ہی نہیں ہے۔ قیمت چھ روپے نصف تین روپے

عورتوں اور بچوں کے واسطے چند مجرب ادویات

میٹھا پھل (رجسٹرڈ) ایک عجیب دوائی ہے حمل کے دو ماہ بعد حیض کے شروع میں ایک دن یہ دوائی دودھ سے کھلائی جاتی ہے۔ بس لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے اگر لڑکی پیدا ہوگی تو قیمت واپس کر دی جائے گی۔ قیمت دس روپے (رعایت)

من رنجن۔ ہسٹریا مرض کی مجرب دوائی ہے قیمت ۶۰ گولی

چار روپیہ (عمدہ) نمونہ ۶۰ گولی ایک روپیہ۔

دوائی بندش خون۔ جب خون علاوہ حیض کے جاری ہو تین دن کے اندر بند ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ۹ دن دو روپے خوراک تین دن ۱۲ر

ابطال رحم کثرت حیض کی بیماری کسی قسم کی ہو اور کیسی درجہ میں ہو اس سے آرام آجاتا ہے اور کوئی بے قاعدگی نہیں رہتی۔ قیمت ۴۰ گولی دو روپیہ۔ ۲۰ گولی ایک روپیہ

پتنالی۔ خرابی حیض کے واسطے خواہ کسی وجہ سے ہو اکسیر ہے۔ طاقت بخشتی ہے۔ قیمت دو روپے۔ نمونہ ۸ر

سوماوتی۔ عورتوں کے سفید پانی جانے (لیکوریا) سیلان رطوبت کی اکسیر دوائی۔ قیمت دو روپے نمونہ ۴ر

گود بھری۔ جن کے اولاد نہیں ہوتی۔ اس کے تین یا چار ماہ کے اندر گود بھری ہو جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

بچھو ہو بچھو۔ یہ سوکھیا مسان کی دوائی ہے۔ بچہ جب سوکھتا جاتا ہے اس دوائی کو کمر پر ملا جاتا ہے۔ باریک باریک کیڑے نکلتے ہیں اور بچہ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ

سوکھیا ہرا۔ بچھو بچھو کے ساتھ اس کا استعمال کرنا بھی مفید ہے۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ

بال سکھ۔ بچوں کے امراض۔ بدہضمی۔ قبض۔ کھانسی وغیرہ کے واسطے مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴ر

امراض خبیثہ کا قلع قمع

دوائی آتشک نمبر ۱ آتشک ہر قسم زیادہ کر ۴ دن میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت چار روپے۔ نصف دو روپے

سارسا رشٹ مرکب۔ پرانا آتشک جب خون خراب کر دے یہ دوائی خون صاف کر کے جسم کو کندن کی طرح بنا دیتی ہے۔ قیمت دو روپے نمونہ ۴ر

دوائی آتشک نمبر ۲ جلاب آتشک۔ جبکہ آتشک پرانا ہو ایسی سخت قسم کا ہو کہ ادویات سے آرام نہ آتا ہو تو اول جلاب لینا مناسب ہوتا ہے۔ یہ دوائی عام طور پر ۴ ماشہ یا ۶ ماشہ کھلائی جاتی ہے جس سے جلاب ہو کر زہر خارج ہو جاتا ہے جن کو سوزاک۔ کنک۔ پھاگن

چیت میں آتشک پھوٹنے کا خطرہ ہو۔ اس موسم کے شروع میں جلاب لے لیں۔ قیمت ۶ ماشہ ایک روپیہ۔

سوزش شاف (رجسٹرڈ) سوزاک درجہ اول میں اکسیر کا کام دیتی ہے۔ ۲۴ گھنٹہ کے اندر جلن دور ہوتی ہے اور تکلیف جاتی رہتی ہے۔ مگر پیپ اور جلن بھی ہو تو اول اول اس دوائی کو کھا کر جلن دور کرنی چاہیئے۔ قیمت ۴ ڈرام ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر

چناک (رجسٹرڈ) بڑے تجربوں کے بعد ہمارا خود تجویز کردہ نسخہ اکسیر سوزاک ہے جو کہ قرحہ کی حالت کو بے نظیر ہے۔ سوزش ہو جلن ہو پیپ ہو۔ دونوں حالتوں میں سب کو مفید ہے۔ قیمت ۶۰ گولی چار روپے۔ نمونہ ۱۵ گولی ایک روپیہ

سوزاک نمبر ۲ پہلے اور دوسرے درجہ میں جبکہ جلن یا اس کے ساتھ پیپ ہو فائدہ مند ہے۔ قیمت دو تولہ ایک روپیہ

پچکاری سوزاک۔ بعض وقت پچکاری کی ضرورت ہوتی ہے تب اس دوائی سے پچکاری کرائی جاتی ہے۔ قیمت دو روپے

چند دیگر ادویات

دوائی بواسیر نمبر ۱ خونی و بادی ہر قسم کی بواسیر کے واسطے بے نظیر ہے سالوں کی بیماری دنوں میں دور ہوتی ہے۔ قیمت دو روپے نمونہ ۴ر

دوائی تلی نمبر ۱ تاپ تلی کے واسطے بے نظیر ہے۔ ہاضمہ تیز کرتی ہے قیمت دو روپے۔ نمونہ ۴ر

کرکول (رجسٹرڈ) ہاضمہ کی بے نظیر دوائی ہے۔ ہاضمہ کو تیز کرتی ہے۔ معدہ و آنتوں کی تمام تکالیف کو دور کرتی ہے۔ قیمت ۶۰ گولی دو روپے۔ ۳۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر

امرت ورت رنجن (رجسٹرڈ) جلاب کے واسطے یہ دوائی بے نظیر ہے۔ جتنے جلاب لینے ہوں اس سے اچھی طرح آجاتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۲ر

آرام جان۔ جن کو قبض دائمی رہتی ہے وہ ان گولیوں کو کھایا کریں آہستہ آہستہ بیماری دور ہو جائیگی قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ۔ ۱۶ گولی ۸ر

سنگ توڑ۔ پتھری۔ کنکر۔ گردہ یا مثانہ کو بلا تکلیف کے ریزہ ریزہ کر کے پیشاب خارج کرتی ہے۔ قیمت دو روپے۔ نصف ایک روپیہ

بالا دور۔ ان گولیوں سے فیس کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ پچھے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

آنکھ ٹھنڈک۔ روزانہ استعمال کے لئے سرمہ بہت اعلیٰ ہے۔

آنکھ روشن سرمہ نمبر ۲۔ آنکھوں کی تمام امراض دھند۔ جالا۔ خارش وغیرہ کو اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ

کرن تیل۔ کان کے امراض۔ درد۔ پیپ۔ شور۔ ثقل سماعت کے لئے بہت اعلیٰ تیل ہے۔ قیمت ایک روپیہ

وت نسوار (رجسٹرڈ) نسوار لینے سے باچھینک سے کے آدھا سیسی۔ دانت درد۔ کان درد۔ نزلہ زکام وغیرہ دور ہو قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر

عرق بخار۔ ملیریا۔ موسمی بخار جو طرح طرح کے ہوں۔ بخار وغیرہ سب ہی شیشی کے پینے سے دور ہو جاتے ہیں۔ شیشیاں منگوا کر رکھ لیں۔ قیمت فی شیشی

کچھ رنگ (رجسٹرڈ) مونچھیں بڑھانے کا ... گویا کہ ہر جگہ کے بالوں کو بخوبی بڑھاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے۔ نمونہ ۸ر

چمنستان موہنی۔ چہرہ کے بد نما داغ۔ کیل۔ چھائیاں وغیرہ صاف ہوتا ہے اور پھر بال نہیں پڑتے۔ قیمت ایک روپیہ

بال اڑا۔ بے نظیر دوائی ہے۔ اس دوائی کو گھول کر لگانے ایک منٹ کے اندر بال صاف ... سخت ... بصفائی کمال جڑ سے دور ہوتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ

باغ و بہار تیل۔ سر کی خشکی۔ سردرد کو دور کرتا ہے۔ دماغ تازہ رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

مصالح پان۔ ایک چٹکی پان پر رکھ دیجیئے۔ پان تیار ہے۔ ویسا ہی رنگ۔ ویسا ہی مزہ۔ اس کے علاوہ بدبو کو دور کرے گا۔ قیمت ایک روپیہ۔ نصف ۸ر

گولی پان۔ ایک گولی منہ میں رکھئے۔ پان کا مزا آنے لگے گا۔ اور فائدہ بھی ہوگا۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ۔ ۳۰ گولی ۸ر

امرت دھارا اور اُس کے پانچ مرکبات بھی ۱/۲ قیمت پر ملیں گے۔ یہاں پوری قیمتیں درج کی گئی ہیں!

امرت دھارا کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ ہر کوئی جانتا ہے۔ ہر گھر میں رہنی چاہیئے۔ عقلمند سب جانتے ہیں کہ نقلوں پر روپیہ خرچ کرنا وقت پر دھوکہ کھانا ہے۔ اس واسطے بہتر ہے کہ ماہ مارچ کے اندر امرت دھارا اور اس کے مرکبات نصف قیمت پر حاصل کریں۔ خط ڈاک خانہ میں مارچ کے اندر ڈال دینا چاہیئے۔ جواب ادویات نہ منگوانا چاہیں وہ روپیہ جمع کرا سکتے ہیں اور بعد کو جب چاہیں رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ❊

امرت دھارا (رجسٹرڈ)
تقریباً کل امراض جسمانی کا علاج لاکھوں استعمال کرتے ہیں! دنیا میں بے نظیر اکسیر ہے!
قیمت
فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (علاوہ محصول)۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ ۸ر

امرت دھارا مرہم (رجسٹرڈ)
یہ تمام جلدی امراض کے واسطے بے نظیر ہے۔ تمام قسم کے زخم، چوٹ، رگڑ، پھوڑے، پھنسیاں، داد، خارش، چنبل، ناگزہ، بیسار، چھالے، ہاتھ پاؤں کا پھٹنا، سوزش جلدی، وغیرہ اس مرہم سے دور ہوتے ہیں۔
قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

امرت دھارا لوزنجز یعنی میٹھی ٹکیہ
ولایت سے پیپرمنٹ کی ٹکیاں برائے فروخت ہندوستان میں آتی ہیں۔ ہم نے امرت دھارا ٹکیہ تیار کی ہیں جنکو بوڑھے بچے اور نازک مزاج بھی امرت دھارا خوشی سے کھا سکتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ایک سو ٹکیہ چار آنے (۴ر)

امرت دھارا صابن رجسٹرڈ
یہ صابن جلدی امراض جیسے داد، چنبل، پھوڑا، پھنسی، خارش، پتی، گرمی دانہ، کیل، چھائیاں وغیرہ کو دور کرتا ہے اور ان کے جراثیم کش اول درجہ کا ہے۔
قیمت فی بکس تین ٹکیہ چودہ آنے (۱۴ر)
فی ٹکیہ پانچ آنہ

امرت دھارا بام رجسٹرڈ
دردوں پر ملنے کے واسطے نہایت ہی مفید مرکب ہے۔ کارمل ہے۔ گرتے ہی تیار ہوکر جذب ہو جاتا ہے۔ گنٹھیا، درد کمر، عرق النساء، موچ وغیرہ اعصابی و عضلاتی دردوں کے لئے بے نظیر ہے۔
قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

امرت دھارا اوشن رجسٹرڈ
اس کے ملنے سے دانت ... کے واسطے بہت ہی مفید ... لگنے سے اس کی ... ہیں اور بعد ... بیماریوں سے محفوظ ...
قیمت فی شیشی ... روپیہ

خط و کتابت و تار کا پتہ: امرت دھارا۔ لاہور **المشتہر** منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

R. L. NO 2662

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

سری مان لالہ لچھمن رام جی نیئر
L. Lachhman Ram ji Nayyar
Ludhiana

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف ... کو سماج کی پیجاؤ ہر طرف
آریہ ... آرگن

اہل اسلام

بلا کسی جائز وجہ کے مجھ سے ناراض ہوتے ہیں۔ اور مجھے تکلیف دینا چاہتے ہیں۔ وہ بے وجہ مجھ سے کینہ رکھتے ہیں۔ اور محض بھول سے مجھ کو اپنا دشمن خیال کر لیتے ہیں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ میرے دل میں جسقدر پریم اُن کے لئے ہے اور کسی کے لئے نہیں۔ (شہید اکبر)

ہفتہ وار آریہ مسافر لاہور

قیمت فی پرچہ ۱ر

ایڈیٹر
چرنجی لعل پریم

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

چندہ سالانہ تین روپے

جلد ۸ اتوار ۱۶ مئی ۱۹۳۷ء بمطابق ۳ جیٹھ سمت ۱۹۹۴ بکرم دیانند آبد ۱۱۳ نمبر ۱۵

आर्य मुसाफिर लाहौर ॥

साप्ताहिक

کب تک؟

رہیں گی آریو تم میں یہ خانہ جنگیاں کبتک
سبق مل بیٹھنے کا دوستو کیا تم نہ سیکھو گے
مٹانے پر تمہارے ہیں مخالف اب کمر بستہ
نگہ صیاد کی اٹھتی ہے رہ رہ کر اسی جانب
تمہاری منزل مقصود ہے اُپکار دنیا کا
تمہارے ہمسفر دیکھو کہاں سے ہیں کہاں پہنچے
اٹھو ورنہ کچل ڈالیگی تم کو گردش دوراں
تمہیں تو دشمنوں کے دل میں بھی کرنا تھا گھر یارو
یہ سچ ہے تم عدو کے تختہ مشق مظالم ہو۔

اُڑینگی دامن مہر و وفا کی دھجیاں کبتک
چلیں گی افتراق باہمی کی آندھیاں کبتک
رہوگے دوستو اس طور وقف امتحاں کبتک
نہ جاگے تو بچے گا یہ تمہارا آشیاں کبتک
رہیگا دور منزل سے تمہارا کارواں کبتک
خمار شب کی تم لوگے مگر انگڑائیاں کبتک
یہ مانا سخت جاں ہو پر بچو گے مہرباں کبتک
مگر تم سے یگانے بھی رہیں گے بدگماں کبتک
مگر سوچو یہ شر انگیزیاں خونریزیاں کبتک

یقیناً ایک دن دنیا تمہارے پاؤں چومیگی
مخالف حق پرستوں کا رہے گا آسماں کبتک؟

پریم

eGangotri Gyaan Kosha

مسافر لاہور

ہندو اور مسلم میں فرق

ابھی حال ہی میں سناتن دھرم کالج لاہور میں
م انعامات کا جلسہ ہوا۔ اراکین کالج نے صدارت
ے نظر انتخاب دوڑائی۔ تو انہیں پنڈت مالویہ اور
بہادر سپرو نظر آئے۔ میاں بشیر الدین محمود
ے قادیان اُن کی نگاہ انتخاب میں پورے نہ
ے۔ اور جلسہ کی صدارت کے لئے ایک مسلم فرد کا
اب کیا۔ چنانچہ آنریبل میاں عبدالحئی وزیر تعلیم
ب کو مدعو کیا گیا۔ اور انہوں نے انعامات تقسیم فرمائے
دو کا طرز عمل تو یہ رہا۔ اب مسلمانوں کی کیفیت
ظہ فرمائیے۔ مسلمانوں کی سب سے بڑی یونیورسٹی
سمجھی جاتی ہے یعنی مسلم یونیورسٹی علیگڈھ۔ اس
ں گذشتہ ماہ جلسہ تقسیم اسناد ہوا۔ تو صدارت
ے لئے نہ میاں سر عبدالعزیز وزیر تعلیمات پنجاب
نگاہ انتخاب پڑی۔ انتخاب کی داد دیجئے۔ مسلم
جوان طلبہ کے تقسیم اسناد کا جلسہ ہے۔ اور
صدارت کے لئے سر ظفر اللہ خاں قادیانی کو دعوت
یجاتی ہے۔ صرف اس لئے کہ
یہی ہے نگاہ لطف فرنگ۔ ظفر اللہ قادیانی پر
ندیں کفر نے لگائی ضرب۔ دین قیم کی پاسبانی پر
ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

ایک ہندو پروفیسر اور ایک مسلم پروفیسر

خیر اسے چھوڑیئے۔ ہندو یونیورسٹی الہ آباد
کے ایک پروفیسر جناب بینی پرشاد صاحب ہیں آپ
نے دیکھا کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ اور
نوجوان گریجویٹ مذہب سے بیزار ہو کر لامذہبیت
اور دہریت کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔ تو آپ
نے "عقل اور مذہب" کے عنوان پر ایک معرکۃ الآرا
لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے واقعات اور دلائل کی
روشنی میں اس بات کو روز روشن کی طرح ثابت
کر دیا۔ کہ عقل خود غرض ہے۔ اور مذہب بے غرض۔
نوجوان کو مذہب سے بُعد اور دُوری نہیں اختیار کرنی
چاہئے۔ ان کے لئے جتنا مذہب مفید ہو سکتا ہے۔
عقل نہیں مفید ہو سکتی۔ مذہب کسی معیار پر قائم
ہوتا ہے لیکن عقل کا کوئی معیار نہیں۔ مذہب
ایثار و افادہ عامہ کی تعلیم دیتا ہے۔ اور عقل خود غرضی
و غرض پرستی سکھاتی ہے۔ غرض پروفیسر صاحب
نے نہایت مدلل طریقہ سے بہت خوبی کے ساتھ
بیان فرمایا۔ کہ مغربی تہذیب و تمدن کی گود میں
پلے ہوئے نوجوانوں کو از سر نو مذہبی مطالعہ کا
شوق پیدا ہو گیا۔ یہ ایک ہندو پروفیسر کا کارنامہ
ہے۔

. . . .

اب ایک مسلم پروفیسر کا کارنامہ بھی ساتھ ساتھ
ملاحظہ فرمائیے۔ تاکہ آپ کو اندازہ ہو۔ کہ مسلمان

مسلم اخبارات کی سیر

کدہر جا رہے ہیں۔ اور ہندو کہاں جا رہا ہے۔
مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے ایک حیدر خاں
نامی مسلم پروفیسر ہیں آپ نے بھی ابھی حال ہی میں
"حقیقت مذہب" پر ایک بلیغ خطبہ رسید فرمایا
ہے۔ چند جملے اسکے ملاحظہ ہوں۔

"انسانی سوسائیٹی کے ابتدائی مرحلۂ
ارتقا میں وحی بہ حیثیت ایک اساس
مذہب کے نہایت کارآمد تھی۔ کیونکہ
اس سے تنقید کا سدباب کیا جا سکتا
تھا۔ لیکن حق و صداقت کے حصول کا
ذریعہ ہونے کی حیثیت سے وہ صرف یہی
نہیں کہ ناقابل اعتبار ہے۔ بلکہ فوق الفطری
ہونے کی وجہ سے جدید انسان کے متاثر
کرنے میں ناکام بھی ہوتی ہے جب مذہبی
نظریات کو علمیت کے نکتۂ نظر سے جانچا
جاتا ہے۔ تو بہت جلد اس کے پرخچے
اُڑنے لگتے ہیں۔"
سُن لیا آپ نے مسلم یونیورسٹی کے ایک مسلم
پروفیسر کے خیالات وحی کے متعلق کیا ہیں؟
انا للہ و انا الیہ راجعون +

(انجم لکھنؤ)

موجودہ قرآن کے متعلق خواجہ حسن نظامی کا نقطۂ نگاہ

خواجہ حسن نظامی صاحب اپنے روزنامچہ میں لکھتے
ہیں کہ:- آج میں ملا واحدی صاحب کے ساتھ حکیم
محمد احمد خان صاحب کے مکان پر گیا تھا۔ کیونکہ کل جمعرات
کو حکیم صاحب ممدوح جب مجھ سے ملنے آئے۔
تو انہوں نے مجھ سے ذکر کیا تھا۔ کہ انکے ہاں حضرت
علی کی ترتیب کا قران مجید موجود ہے۔ مجھے اس
کی زیارت کا بہت شوق ہو گیا تھا۔ چنانچہ آج
جا کر میں نے اُس کو دیکھا۔ قلمی ہے۔ سب سے
پہلے سورہ فاتحہ ہے۔ پھر اقراء ہے۔ پھر سورۂ
نون ہے۔ غرض قران مجید کے نازل ہونے کی ترتیب
اس قرآن میں ہے۔ اور یہ بہت موزوں ترتیب معلوم
ہوتی ہے حضرت عثمان کی مروجہ ترتیب میں کوئی نقص
تو نہیں ہے۔ لیکن بلحاظ لیاقت ترتیب کے حضرت
علی حضرت عثمان سے افضل تھے۔ حضرت عثمان
نے جسطرح قرآن مجید کو مرتب کیا ہے۔ اس میں
اڈیٹری کا آرٹ نہیں پایا جاتا۔ حضرت عثمان نے
مکی اور مدنی صورتوں کو خلط ملط کر دیا ہے۔ لیکن
حضرت علی نے بہت عمدگی اور سلیقہ کے ساتھ
مرتب کی ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ علی کیسے
اچھے اڈیٹر تھے۔ اڈیٹر انگریزی زبان میں ترتیب
دینے والے کو کہتے ہیں۔ مگر میں ایسی چیز میں اب
تبدیلی نہیں چاہتا جس پر ساری امت جمع ہو گئی
ورنہ حضرت علی کی یہ ترتیب قرآن کی خوشنمائی کو
چار چاند لگانے والی ثابت ہوتی۔

(اخبار شیعہ مؤرخہ ۱۶ اپریل ۱۹۳۷ء)

ڈی-ایم کالج موگہ میں داخلہ

فسٹ ایر انٹرمیڈیٹ آرٹس اور سائنس کا داخلہ شروع
۱۲ ماہ حال کو شروع ہوگا۔ اور دس دن تک رہے گا۔
(پرنسپل)

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

پکھشی مت بانی سے بول!

(از جنگ بہادر رائے دجلیج دستارو)

پکھشی مت بانی سے بول

پُھدک پُھدک کر مت اِترا تُو
ترو کے سُندر پھل مت کھا تُو
کھنک ترپتی کو ترپتی سمجھ کر
مت شاخوں پر ڈول
پکھشی مت بانی سے بول

اِس پر سے اُس پر یوں جا کر
مدُھر منوہر راگ سُنا کر
اکھل سٹشٹ کے اِن جیووں پر
مت پیُوش رس گھول
پکھشی مت بانی سے بول

یہ سنسار اَسار سدا ہے
اِس میں کِس کو ستھیر یہ بدا ہے
چار دنوں کے اِس جیون میں
کیوں اَنکو اَتا مول؟
پکھشی! مت بانی سے بول

پریم پُورن تُو بولے سُندر
کِنتو نہ کرتا جگ ہے آدر
اس سے اچھا ہردیہ مِتّر
تُو ایشور ہی سے کھول
پکھشی مت بانی سے بول۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہفتہ وار
آریہ مسافر
مئی ۱۹۳۷ء
لاہور

آریہ مسافر کی اشاعت میں مجبوری التوا

۲۷ مارچ ۱۹۳۷ء کو گورنمنٹ پنجاب نے آریہ مسافر کے شہید انک میں (جو شہید صادق پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کی .... یادگار میں ۱۵ مارچ کو شایع کیا گیا تھا) شایع شدہ چند مضامین نظموں اور ٹائیٹل پیج کے آخری صفحہ پر شایع شدہ شہیدوں کی تصاویر کو قابل اعتراض قرار دیکر آریہ مسافر سے اور ہندو آرٹ پریس سے (جس میں آریہ مسافر چھپتا تھا۔) ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کر لی۔ ضمانت داخل کرنے کیلئے صرف دس دن کی یعنی ۷ اپریل تک کی معیاد تھی۔ آریہ مسافر کی مالک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہے۔ سبھا کی انترنگ سبھا کا اجلاس ۷ اپریل کو تھا۔ اس لئے ۷ اپریل سے پہلے ضمانت داخل نہ کی جا سکتی تھی۔ ۷ اپریل کو یہ معاملہ انترنگ سبھا میں پیش ہوا اور سبھا نے یہ فیصلہ کر دیا کہ ضمانت داخل کر دی جائے۔ لیکن اسی اثنا میں ایک اور الجھن پیدا ہو گئی۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر معیاد کے اندر ضمانت داخل کر دی جائے تو وہ براہ راست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس جمع کرائی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر معیاد کے بعد داخل کرنی ہو تو پھر چیف سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرکے اجازت لینی پڑتی ہے۔

چنانچہ اس کے لئے باقاعدہ طور پر درخواست کر دی گئی۔ ۷ مئی کو چیف سکریٹری صاحب کی چٹھی موصول ہوئی کہ ۱۰ مئی تک ضمانت داخل کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۰ مئی کو ضمانت باضابطہ طور پر داخل کر دی گئی اور چونکہ ہندو آرٹ پریس بند ہو گیا ہے۔ اس لئے نیا ڈیکلیریشن داخل کرکے امرت الیکٹرک پریس میں (کہ جس میں پہلے آریہ مسافر چھپا کرتا تھا۔) چھپائی کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ پرماتما نے چاہا تو اب آریہ مسافر باقاعدہ اپنے معزز سرپرستوں کی سیوا میں حاضر ہوتا رہے گا۔ اور انہیں کسی شکایت کا موقعہ نہیں دے گا۔ اس مجبوری عرصہ التوائے میں ہمارے پاس آریہ مسافر کے پریمیوں کے سینکڑوں شکایتی خطوط پہنچے۔ جن میں آریہ مسافر کے نہ پہنچنے کی وجہ سے سخت بیتابی کا اظہار کیا ہوتا تھا۔ ہم نے ان بھائیوں کی تشویش دور کرنے کے لئے تو بہت کوشش کی کہ ادخال ضمانت کی معیاد کے اندر کم از کم ایک پرچہ نکال دیں۔ لیکن پریس والوں نے . . . . . سے چھاپنے صاف انکار کر دیا جبکہ انہیں اخلاقاً اور قانوناً کوئی حق نہ تھا۔ خیر اس طرف سے ناکامیاب ہو کر ہم نے چاہا کہ مقامی اخبارات۔ پرتاپ۔ ملاپ۔ پرکاش۔ ریفارمر اور آریہ ویر میں اس التوا کے متعلق سوچنا بھیجیں تاکہ آریہ مسافر کے پریمی اس سے آگاہ ہو جائیں۔ لیکن ان اخبارات نے سوچنا تک کو چھاپنا مناسب نہیں سمجھا۔ خیر

ہر چہ از دوست رسد نیکوست

باقی رہا ضمانت کے حکم کا معاملہ۔ اس کے متعلق ہم صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ نہ صرف ہم نے ہی ان مضامین اور نظموں کو جنہیں قابل اعتراض سمجھا گیا ہے۔ دوبارہ بڑے غور سے مطالعہ کیا ہے۔ اور اس میں ہمیں کوئی قابل اعتراض بات نظر نہیں آئی۔ بلکہ کئی معزز تجربہ کار اور کہنہ مشق اخبار نویسوں اور لیڈروں نے بھی بعد مطالعہ یہی رائے ظاہر کی ہے لیکن

امور مملکت خویش خسرواں دانند

نہ معلوم حکومت وقت کو ان میں کون سی خرابی نظر آ گئی۔ ان مضامین میں جن خیالات و جذبات کا اظہار کیا گیا تھا۔ وہ کوئی نئے نہیں ہیں۔ آئے دن مذہبی اخبارات میں اسی قسم کی تحریریں شایع ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن کبھی حکومت کی طرف سے اعتراض نہیں کیا گیا۔ جو تصویر قابل اعتراض قرار دی گئی ہے۔ وہ مقامی معاصر ملاپ کے ایک بسنت نمبر میں پہلے شایع ہو چکی ہے اور وہیں سے یہ لی گئی تھی۔ ہم حیران ہیں کہ جس تصویر کو حکومت نے روزانہ ملاپ میں چھپنے پر قابل اعتراض نہیں سمجھا اسے قلیل الاشاعت غریب آریہ مسافر میں شایع ہونے پر کس وجہ قابل اعتراض قرار دیدیا۔ یہی حال دیگر مضامین کا ہے۔ انترنگ سبھا نے اس حکم خلاف چارہ جوئی کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ امید ہے اس کے متعلق ضرور کوئی کاروائی کریگی۔ لیکن اس سلسلہ میں ایک بات ہم آریہ مسافر کے پریمیوں سے کہنا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ انہیں بخوبی معلوم ہے کہ آریہ مسافر پہلے ہی خسارہ پر چل رہا ہے۔ اس پر مزید ایک ہزار روپیہ کا بار بالکل ناقابل برداشت ہے اس لئے سبھا نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ رقم شہید صادق شری پنڈت لیکھرام جی کے مشن کے حامی دلدادہ آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں سے جمع کرنی چاہئے۔ چنانچہ راقم الحروف اس وقت مختلف آریہ سماجوں میں مندرجہ ذیل رقوم ضمانت فنڈ میں جمع کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔

آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ	۔/۱۰۰
آریہ سماج گوجرہ	۔/41
" چک جھمرہ	۔/۱۰
" جھنگ مگھیانہ	۔/۱۰
" میاں چنوں	۔/۱۰
" چیچہ وطنی	۔/15
کل میزان	186

گویا کہ ابھی ۔/8/4 روپے اور جمع کرنے باقی ہیں۔ آریہ مسافر جنتا کا اخبار ہے۔ شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی واحد یادگار ہے۔ پنجاب بھر کے آریوں کی شرومنی سبھا کا آرگن ہے۔ اگر یہ باتیں آریہ پرشوں کو اپیل کرتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ مسافر کو ضرور زندہ رکھنا چاہیے۔ اور شان کے ساتھ زندہ رکھنا چاہیے۔ تو انہیں اس مصیبت کے وقت آریہ مسافر کی امداد کرنی چاہیئے اس فنڈ میں جو بھی رقم موصول ہوگی۔

[illegible] . . . کو تلاش . . . . نے پڑے . . . آخیر میں . . . سے جنہیں انکے پتہ . . . کی وجہ ذہنی تکلیف . . . انہیں وشواس دلاتے . . . حالات کی وجہ سے ہوا ہے . . . پڑا معافی کرپا ہے آئندہ آریہ مسافر اپنے مشن کو پورا کرتا رہے گا۔

دیانند اپدیشک ودیالہ کا معاملہ

آریہ پرشوں کو معلوم ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے بعض ناگفتہ بہ حالات کی وجہ سے دیانند اپدیشک ودیالہ لاہور میں گڑبڑ ہو رہی ہے آخر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے یہ معاملہ ثالثی فیصلہ کے لئے رائے بہادر دیوان بدری داس جی ایم۔ اے۔ سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کے سپرد کر دیا ہے۔ دیوان جی اس معاملہ کے متعلق بڑی سرگرمی سے تحقیقات کر رہے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوا ہے۔ کہ بعض آریہ اخبارات مثلاً پرکاش۔ ریفارمر اور آریہ ویر نے اس معاملہ کے متعلق غلط بیانی کرکے آریہ بھائیوں میں غلط فہمی پیدا کرنے کے نیک کام کو ابھی تک نہیں چھوڑا۔ حالانکہ معاملہ زیر بحث کے ثالثی فیصلہ کے لئے ایک آریہ بزرگ کے سپرد ہو جانے کے بعد ان کا یہ اخلاقی۔ قانونی اور دھرمک فرض تھا۔ کہ تا فیصلہ وہ بالکل خاموش رہتے۔ لیکن ان اخبارات میں معاملہ کے رائے بہادر صاحب کو پیش کئے جانے کے بعد حسب ذیل مضامین شایع ہو چکے ہیں

(۱) بعنوان "دیانند اپدیشک ودیالہ" از مہاشہ کرشن در پرکاش مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۷ء (۲) بعنوان "دیانند اپدیشک ودیالہ لاہور۔ پھر بھوک ہڑتال" در پرکاش ۱۸ اپریل ۱۹۳۷ء (۳) دیانند اپدیشک ودیالہ اور آریہ جنتا از پنڈت جگن ناتھ اپ منتری آریہ سماج امرتسر گورو کل سیکشن در پرکاش مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۷ء (۴) دیانند اپدیشک ودیالہ کانڈ سمپت لیڈنگ آرٹیکل در آریہ ویر مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۳۷ء (۵) ڈسپلن کے دشمن لیڈنگ آرٹیکل ریفارمر مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۷ء (۶) دیانند اپدیشک ودیالہ اور جنتا کا کرتویہ از پنڈت جگن ناتھ اپ منتری آریہ سماج امرتسر گورو کل سیکشن (۷) شانت فضا کی ضرورت از لالہ گوری شنکر دینا نگر ریفارمر ۱۹ اپریل ۱۹۳۷ء (۸) منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کی ڈسپلن کی دوہائی از مہاشہ نرسنگھ سدسیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب در ریفارمر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۳۷ء

ہم ان مضامین میں پھیلائی گئی غلط فہیوں کی کماحقہ تردید کر سکتے ہیں۔ لیکن جب تک رائے بہادر اپنا فیصلہ صادر نہیں کر دیتے ہمارا ایسا کرنا نامناسب اور ناواجب ہوگا۔ اس لئے ہم خاموش رہنا ہی بہتر

eGangotri Gyaan Kosha

ہندو گورکل

ناظرین! آج کے پرچے میں کسی دوسری جگہ سبھا کے پرکاشن دبھاگ کی طرف سے ایک مضمون درج ہے جس کے مطالعہ سے یہ بخوبی واضح ہو جائیگا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تمام صیغہ جات میں پچھلے سالوں کی نسبت خاص اُنتی ہوئی ہے۔ گورو کل کانگڑی کا امسال کا سالانہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب ہوا۔ حاضری، روپیہ اور لیکچروں کے لحاظ سے تو بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ جلسہ گورو کل کی تمام زندگی میں چند کامیاب ترین جلسوں میں سے ایک تھا۔ علاوہ ازیں امسال جتنے نئے برہمچاری گورو کل میں داخل ہوئے ہیں اُتنے شاید ہی آج تک کبھی ہوئے ہوں۔ اس موقعہ پر جو ۲۵ ہزار روپیہ چندہ جمع ہوا۔ اُس میں کوئی خاص بڑی رقم نہ تھی۔ بلکہ تمام روپیہ چھوٹی چھوٹی رقومات میں عام جنتا سے حاصل ہوا تھا۔ گورو کل کے نئے مکھ ادھشٹاتا جی کی انتھک کوششوں اور مدبرانہ انتظام کی وجہ سے یہ صرف اسی سال ہی ہوا ہے۔ کہ گورو کل کی آمدنی اور خرچ برابر ہو گیا ہے۔ اسی طرح صیغہ وید پرچار میں بھی قابلِ قدر ترقی ہوئی ہے۔ ادھشٹاتا شری پنڈت گیان چند جی کی کوشش سے امسال اتنے جلسے ہوئے ہیں۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ وید پرچار فنڈ میں بھی دھن پچھلے سال کی نسبت زیادہ آیا ہے۔ اور اگر چاوڑی بازار دہلی۔ جالندھر سیالکوٹ وغیرہ سماجیں باوجود اپنے سالانہ جلسے ہونے کے اپنے ذمہ کا دھن بھیج دیتیں۔ اور آریہ سماج کوئٹہ کی طرف سے ہر سال جو ایک ہزار روپیہ ملا کرتا تھا۔ وہ زلزلہ کی تباہی کی وجہ سے آنا بند نہ ہو جاتا۔ اور آریہ سماج لاہور سابقہ سالوں کی نسبت اس فنڈ میں اس سال بقدر پانچ ہزار روپیہ کم نہ دیتی۔ تو وید پرچار فنڈ کی رقم ۳۰ ہزار تک پہنچ جاتی۔ اس سال شاستر ارتھ بھی سابقہ سالوں کی نسبت کہیں زیادہ ہوئے ہیں۔ دلت اُدھار سبھا کی سرگرمیوں میں بھی قابلِ قدر اضافہ ہوا۔ اور آمدنی کافی ہوئی ہے۔ "آریہ مسافر" کی حالت بھی سابقہ سالوں کی نسبت اچھی ہی رہی۔ غرضیکہ ادھیکاریوں کی انتھک کوششوں کی وجہ سے سابقہ سال میں اُنتی ہی اُنتی ہوئی ہے لیکن ہمارے چند "مہربانوں" کو اس شعر کے مطابق کہ ؎

گل است سعدی و لیکن در نظر دشمنان خار است

سبھا میں صرف تنزل ہی تنزل نظر آتا ہے۔ جہاں سبھا کے ادھیکاری اور اُپدیشک دن رات ویدک دھرم پرچار اور آریہ سماج کی ترقی کے کاموں میں مصروف رہے ہیں۔ وہاں یہ اصحاب اور اُن کے کارندے تحریر و تقریر کے ذریعہ آریہ جگت کے کانوں میں یہی کہانی پہنچاتے رہے ہیں۔ کہ سبھا دن بدن تنزل کی طرف جا رہی ہے۔ ہمارے پاس مختلف مقامات سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور اسکے "مہربان"

من گھڑت باتیں سُنا کر آریہ پُرشوں کو سبھا سے متنفر کرنے کے کار خیر میں لگے رہے ہیں۔ لیکن اُنہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ "ستیہ میو جیتے نانرتم"۔ آخر سچائی کی ہی فتح ہو گی۔ جھوٹ کی نہیں۔ بہت سے شخصوں کو تھوڑے عرصہ کے لئے اور تھوڑے شخصوں کو بہت عرصہ کے لئے دھوکہ میں ڈالا جا سکتا ہے۔ لیکن تمام لوگوں کو ہمیشہ کے لئے دھوکہ میں نہیں رکھا جا سکتا۔ سچائی کا آفتاب عالمتاب آخر کار جلوہ گر ہو کر رہیگا۔ اور اُس وقت غرض مند دیوانوں کی مسلسل غلط بیانیوں اور کذب آفرینیوں کے سیاہ بادل چھِن بھِن ہو جائینگے۔

ہمیں ان اصحاب کی ان معاندانہ سرگرمیوں کے درپے ہیں۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ موجودہ ادھیکاریوں کو سنہ ۱۹۳۵ء کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے باضابطہ اجلاس میں اس سبھا کے سبھا سدوں کی بہت بھاری اکثریت نے نرواچت کیا تھا۔ اور اس اجلاس میں شامل ہونے والے سارے پرتی ندھیوں کی منظوری پنڈت بشمبر ناتھ جی سابق اُپ پردھان سبھا اور پروفیسر شیو دیال جی ایم۔ اے پر مشتمل کمیٹی نے دی تھی۔ اور یہ ادھیکاری گن اپنی ہمت اور قابلیت کے مطابق سال بھر پورے انہماک اور سرگرمی کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔ یہ مقام مسرت ہے۔ کہ پرماتما نے ان کی محنتوں کو سپھل کیا ہے چنانچہ

کو دیکھ کر نہ صرف سخت دُکھ ہی ہوا ہے۔ بلکہ ہمیں یہ آریہ سماج کے مستقبل کے لئے تباہی و بربادی اور باہمی انتشار اور نفاق کے جراثیم کی حامل نظر آتی ہیں۔

پوجیہ شری لالہ رام کرشن جی سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سبھا کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر برودھ سمیلن میں سبھا پتی کی حیثیت سے فرمایا تھا۔ کہ "میں نے اپنی پچاس سالہ آریہ سماجک زندگی کے تجربہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ اگر آریہ سماجی بطور ایک منظم جماعت کے ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں ہمیشہ اکثریت کے فیصلوں کے آگے سر جھکا دینا چاہیئے"۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے "مہربان"

آج وہ بڑے فخر و انبساط کے ساتھ یہ اعلان کر سکتے ہیں۔ کہ ان کی ساعی مشکور ہوئی ہیں اور سبھا کے تمام صیغوں میں بمقابلہ سابق توقع ہی ترقی نظر آتی ہے۔ البتہ یہ حضرات جو باوجود اپنی لگاتار نمایاں اور در پردہ ساعی مشکورہ کے پچھلے جنرل اجلاس میں سخت اقلیت میں رہے تھے۔ بجائے اس کے کہ وہ اکثریت کے فیصلوں کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے اور سبھا کے پرانے رواج کے مطابق ادھیکاریوں کو سہیوگ دیتے اکثریت کے مقرر کردہ ادھیکاریوں کے راستہ میں روکاوٹیں ڈالنے اور آریہ سماجوں میں گھوم پھر کر سبھا کے خلاف من گھڑت افسانوں اور جھوٹی رپورٹوں کے ذریعہ بدظنی پھیلانے میں سرگرم کار رہے ہیں۔ لیکن پرماتما کا کوٹانی کوٹ دھنیواد ہے

دلوں میں سنگھٹن کے ساتھ پریم پوری طرح گھر کئے ہوئے ہے۔ اور وہ کسی کی غلط بیانیوں کی زد میں خواہ وہ کتنی مسلسل ہی کیوں نہ ہوں دھوکہ میں نہیں آتے۔

اس کے لئے ہم صدق دل سے آریہ جگت کو بدھائی دیتے ہیں۔ اُن کے اسی گُن کی وجہ سے باوجود ان مہربانوں کے ورودھ اور اسہیوگ کے پچھلے سال سبھا کی اردھ شتابدی پوری دھوم کے ساتھ ہو پائی تھی۔ ہمیں یہ اعلان کرتے ہوئے بڑی مسرت ہوتی ہے۔ کہ اگرچہ ان حضرات نے آریہ پرشوں کو سبھا سے بدظن کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن آریہ سماج کا دل اپنی صحیح جگہ پر رہا ہے۔ اور آریہ سماجوں نے مخالفانہ اثرات کو بالکل قبول نہیں کیا۔ بلکہ اپنی شرومنی سبھا کے ادھیکاریوں کو ہر کام میں پوری مدد دی۔ سبھا الو بھوتی دکھائی ہے۔ ہم اُن اصحاب سے جو اسوقت اقلیت میں ہونے کی وجہ سے اکثریت کے فیصلوں کو بہت بُری طرح ٹھکرا رہے ہیں۔ صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر وہ کسی وقت اپنے من کو ذاتی پکشپات اور ناراضگی کے جذبات سے پاک کر کے سوچیں گے۔ تو اُنہیں صاف نظر آ جائے گا۔ کہ وہ اپنے طرز عمل سے آریہ سماج کے مستقبل کے لئے نہایت زہریلا بیج بو رہے ہیں اور صریح طور پر آریہ سماج کے دستور کا خون کر رہے ہیں۔ پرماتما نہ کرے۔ اگر آریہ سماج میں اکثریت کے فیصلوں کو ٹھکرانے کا زہر داخل ہو گیا۔ (جس سے پرماتما کی کرپا سے آریہ سماج بہ حیثیت مجموعی اب تک محفوظ ہے) تو یہ آریہ سماج کی موت کا پیش خیمہ ہو گا۔ اقلیت کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ جائز اور باضابطہ طریق سے اپنے آپ کو اکثریت میں مبدل کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن اس کا اکثریت کے فیصلوں کو ٹھکرا دینا اور اسکے راستہ میں قدم قدم پر رکاوٹیں ڈالنا اور سماجوں کو ورودھ پر آمادہ کرنا جمہوریت کے اصولوں کے گلے پر کُند چھری چلانا ہے۔ آریہ سماجی بجا طور پر یہ فخر کرتے رہے ہیں۔ کہ اُن کا سنگھٹن خالص جمہوریت کے اصولوں پر مبنی ہونے کی وجہ سے سبھا سے افضل ہے۔ لیکن ہمارے "مہربانوں" نے اپنی روش میں اصلاح نہ کی اور اپنی تخریبی سرگرمیوں کو خیرباد نہ کہا۔ تو کسی نہ کسی دن اس فخر سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ آریہ جگت سے ہم صرف یہی کہنا چاہتے ہیں کہ اُسے اس خرابی کا شروع میں ہی زبردست ہاتھ سے انسداد کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر یہ زہر آریہ سماج کے جسم میں سرایت کر گیا تو اس کا کوئی علاج نہ ہو سکے گا۔ پرماتما آریہ سماج کے کارکنوں کو سومتی عطا کریں۔ تاکہ ہم

پنجاب کے آریہ سماجوں سے نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لئے پرتی ندھی بھیجنے کے وشئے میں انترنگ سبھا نے جو پرستاؤ پاس کیا ہے۔ اُس کی نقل آریہ سماجوں کی اطلاع کے لئے پرکاشت کی جاتی ہے۔ جو نمن پرکار ہے۔

"نسچے ہوا۔ کہ آریہ سماجوں میں گھوشنا کیجاوے۔ کہ پرتی ندھی فارموں کے سبھا کے سادھارن ادھیویشن کے آرمبھ ہونے کے سمے تک آتے رہنے سے سبھا کا ریالیہ کو فارم سویکار کرنے میں کٹھنائی ہوتی ہے۔ اسلئے آریہ سماجوں سے پرتی ندھی فارم سبھا کے سادھارن ادھیویشن سے کم از کم ۱۵ دن پہلے سبھا کاریالیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ سمو چت پڑتال کے فارم مکمل ہو سکیں۔ اور ادھیویشن تک سویکار کئے جا سکیں۔ جن سماجوں کے فارم ۱۵ دن پہلے تک نہ آئینگے۔ اُن کے فارم بدی پورن نہ ہونے کے کارن ادھیویشن تک سویکار نہ ہو سکے۔ تو سبھا کاریالیہ اس کا اُتر دائی نہ ہو گا۔

اس ورش سبھا کا جنرل اجلاس ۲۹-۳۰ مئی سنہ ۱۹۳۷ء کو ہو گا۔ اسلئے ۱۴ مئی تک پرتی ندھی فارم سبھا کے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں +

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا۔ پنجاب۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

زمانہ زمانہ کی چال

از شری لالہ مولی رام جی کلمیان بھون لاہور

کچھ دن ہوئے میں شری مہاتما ہنسراج جی کے درشنوں کے لئے گیا۔ وہاں ایک آدمی شملہ کی طرف کا براہمن آگ پاس لیکن سنسکرت کی وشارد تک تیاری کئے ہوئے بیٹھا تھا۔ یہ بحد پریشان تلاش روزگار آیا ہوا تھا۔ باتوں باتوں میں اس نے کہا کہ میں بہت تنگ ہوں۔ آج کل روزگار کا میدان بڑا ہی تنگ ہے۔ سیالکوٹ۔ ہوشیار پور۔ کانگڑہ گورداسپور کے ان پڑھ لوگ لاہور میں بیشمار ہیں۔ جو کہ دس بارہ روپے ماہوار اور روٹی گھروں میں کام کر کے کما رہے ہیں۔ لیکن اس بحد پریشان کو پراگیہ تک پاس کرنے اور وشارد تک تیاری کرنے پر بھی کوئی دس روپیہ ماہوار بغیر روٹی نہیں دے سکتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ پڑھا ہوا ہے۔ مجھے ایک شخص کا برتانت یاد آگیا۔ میں ایک کارخانہ کے مالک کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک بی اے آیا۔ اس نے اس سے دریافت کیا۔ کہ آپ کی تعلیم کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ بی اے پاس کیا ہوا ہے۔ اور ایم اے کی تیاری کر رہا ہوں۔ اگر آپ اپنے پاس جگہ دیں تو میں آپ کے دفتر کے کام کو بہت خوبی سے نبھاؤنگا۔ منیجر صاحب نے کہا۔ کہ ہمیں بی اے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں تو ایک انٹرنس پاس کی ضرورت ہے۔ صرف ... ماہوار کی جگہ ہے۔ اس پر وہ بحد پریشان بولا کہ میں آپ کے اشتہار پر ... روپے ماہوار پر آیا ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں انٹرنس پاس کی نسبت بڑی یوگیتا سے اس کام کو کر دکھاؤنگا۔ اس پر اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ اگر انٹرنس پاس ہوتے تو ضرور رکھ لیتا وہ بولا کہ آپ مجھے انٹرنس پاس ہی خیال کریں اس پر وہ مالک کارخانہ کی طرف بڑی توجہ سے دیکھتا رہا۔ اور پھر بولا کہ نہیں مجھے آپ کی ضرورت نہیں ہے۔ آخر وہ مایوس ہو کر چلا گیا۔ میں نے بعد ازاں دریافت کیا کہ اس میں کیا بھید تھا تو وہ بولا کہ میرا کام صرف رسیدات دینے اور روپے لینے کا ہے۔ اور ماسوائے اس کے جو انٹرنس پاس ہوگا۔ وہ یہ خیال کرے گا۔ میں بہت تنخواہ لے رہا ہوں اس لئے وہ بڑی تندہی سے کام کرے گا۔ میرے گھر کے کاموں اور اور کاموں میں بھی کام آئیگا۔ یہ شخص یوں تو غریب المزاج معلوم ہوتا تھا۔ لیکن آخر کو بی اے ہے۔ اس کے لئے ایک کرسی ایک میز چاہیئے۔ کام معمولی سا ہے۔ اگر اس کو کوئی اور کام بتایا تو ناک منہ چڑھا کر کریگا۔ ہر وقت اس خیال میں رہے گا کہ مجھے کیا تنخواہ ملتی ہے۔ اور کیا یہ مجھے دے رہا ہے۔ ان خیالات کے ساتھ تن من سے کوئی کام نہ کرے گا۔ دن منانے کے انیسٹ بھرنے کی نیت سے یہ کام کرے گا اور ہر وقت نکتہ چینی کرتا رہے گا۔ اس لئے میں اس کو نہیں رکھ سکتا تھا۔ کوئی انٹرنس۔ انٹرنس فیل مل جائے گا تو اس سے کام نکل آئے گا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد میں اپنے گھر کو جا رہا تھا۔ تو وہ بی اے بابو مل گئے۔ کہنے لگے۔ کہ دیکھو جی میں نے غلطی کی۔ اگر میں انٹرنس پاس بتاتا تو یہ ضرور رکھ لیتے۔ کیونکہ وہ بار بار مجھے دیکھ رہے تھے۔ افسوس ہے کہ میری زیادہ لیاقت نے مجھے اس جگہ سے محروم رکھا۔ اس وقت مجھے خیال آگیا کہ کیا زمانہ آگیا ہے۔ یا تو وہ زمانہ تھا کہ یہ کہا کرتے تھے۔ کہ آپ اپنی لیاقت کو بڑھائیں زیادہ ترقی کر جاؤ گے۔ یا یہ زمانہ ہے۔ کہ کہا جاتا ہے۔ کہ اپنی لیاقت گھٹاؤ تو روزگار مل سکتا ہے۔ یہ پنڈت جی اگر لکھے

پڑھے نہ ہوتے تو لاہور میں ایک نہیں بیسیوں آدمی ان کو دس۔ روپیہ ماہوار اور روٹی پر رکھنے کو تیار ہو جاتے۔ لیکن انہوں نے وشارد تک تعلیم حاصل کی ہے۔ اس لئے ان کو کہیں دس روپیہ کی نوکری بھی نہیں ملتی ہے۔ بیچارہ اپنے دیش سے دو دو دس روپے کے روزگار کے لئے آیا ہے۔ لیکن کوئی ملازمت نہیں ملتی ہے بر کیوں۔ صرف وجہ یہ ہے کہ یہ تعلیم یافتہ ہے۔ یہ اپنی یوگیتا دکھانا چاہتا ہے۔ اور بات چیت کی تمیز آ گئی۔ اگر یہ تمیز نہ آئی ہوتی۔ تو کسی بابو کے گھر روٹی پکا کر برتن مانج کر دس روپے اور روٹی حاصل کر لیتا۔ یہ ہے ہماری تعلیم کی قدر۔ اور وہ بھی اس لئے کہ ہم ایک طرف پڑھتے ہیں۔ اگر ہم کو کچھ اپنی صنعت و حرفت یا پیسہ کمانے کی تعلیم دی جاتی۔ تو کیوں اس طرح آوارہ پھرتے اور نوکریوں کو تلاش کرتے پھرتے۔ کل بازار میں ایک جاپانی کو دیکھا تھا۔ کچھ مال اس کے پاس تھا۔ ہر دوکان میں کھڑا ہو جاتا تھا۔ اور اس مال کی کھیلیں گھوڑے ہاتھی۔ سپاہی۔ بابو تیار کرتا جاتا تھا اور بیچتا جاتا تھا۔ نہ آواز دیکر کہتا تھا کہ وہ یہ کھلونے جاؤ اور نہ ہی کسی سے بات کرتا تھا لوگ دھڑا دھڑ آکر اس کے سامنے کھڑے ہو جاتے تھے۔ اس نے اپنے صندوقچہ میں جو کھیلیں بنا کر رکھی تھیں اُن کو خرید کر رہے تھے۔ اور وہ صرف یہ کہتا تھا۔ اور شاید یہ بھی کہنا سیکھا ہو۔ اور کوئی بات ہندوستانی نہ جانتا ہو۔ دو پیسے تین پیسے۔ لوگ وہ فوراً پیسے دے کر لے جاتے تھے۔ یہ ہے فرق ایک سوتنتر دیش کا اور ایک غلام دیش کا۔ سوتنتر دیشوں میں لوگوں کو بتایا جاتا ہے۔ کہ کس طرح وہ اپنی جیو کا حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہاں یہ حال ہے کہ پندرہ سال کی سخت محنت اور کوشش کر کے بی اے پاس کیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کو کہا جاتا ہے۔ کہ تمہارے لئے کوئی روزی کمانے کا ذریعہ نہیں ہے۔ اور وہ اپنے ہاتھ کا کوئی کام نہ جاننے کی وجہ سے بے بس ہو کر اِدھر اُدھر پھرتا ہے۔ اور جب دیکھتا ہے۔ کہ نرباہ ہونا مشکل ہے تو ریل کے نیچے آ کر یا پھانسی لے کر یا دریا میں کود کر اپنی جان دے دیتا ہے۔ یہ ہندوستان ہے۔ اخباروں میں روزانہ خودکشیوں کے ایک دو واقعات پڑھتے ہیں۔ اور پھر بھی اس سے سبق نہیں حاصل کرتے آجکل بے روزگاری ہے تو لکھوں پڑھوں کے لئے۔ لیکن ان پڑھ گھر پر کام کرنے والوں کے لئے بیروزگاری نہیں ہے۔ ہر وقت ان کی تلاش ہے۔ گویا آجکل لیاقت ایک لعنت ثابت ہو رہی ہے۔ اور پھر اس کے پیچھے لوگ بھاگے بھاگے پھر رہے ہیں۔ انٹرنس کے امتحان میں ہر سال پچیس تیس ہزار لڑکا پنجاب یونیورسٹی میں شامل ہوتا ہے۔ جس بھی کالج کو جا کر دیکھو ہزاروں کی تعداد میں لڑکے پائے جاتے ہیں۔ یہ کس لئے کہ لکھ پڑھ کر تم بھیا گریں اور اپنے والدین کے روپیہ کو نشٹ کر کے اور پھر اپنی مرتیو کے لئے کا راستہ سوچیں۔ اب بھی اگر ہندوستانی سمجھ جائیں۔ اور اس تعلیم کی طرف نہ دوڑیں تو کچھ نہیں گیا۔ لیکن مرض کا علاج دیکھتے ہوئے اس کی درگتی کو دیکھتے ہوئے بھی اس طرف دھیان نہیں دیتے۔ اور اپنی بے کسی پر بھی نہیں ہنسیں اپنے آپ کو گرا رہے ہیں۔ میں پرزور الفاظ میں اپیل کرتا ہوں کہ اس بات کو وچار کر اب یونیورسٹی کا پیچھا چھوڑیں اور اپنے بچوں کو کسی اور کام کے یوگیہ بنا دیں

قیمت فی تولہ ۱۰ روپے

مکر دھوج!

قیمت فی تولہ ۱۰ روپے

اس کا استعمال آج ہی شروع کر دیں کیونکہ اسکے سیون کے یہی دن ہیں جن کو کمزوری ہو گئی ہو جسم مردہ سا رہتا ہو۔ وچار شکتی جاتی رہی ہو دماغ کمزور ہو گیا ہو۔ وہ ایک منٹ بھی اسکے استعمال سے نہ چوکیں دل کو طاقت دماغ کو قوت اور جسم کو موٹا تازہ اور طاقتور بنا دینا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے آج ہی منگالیں

چیون پراش

تین روپے سیر

یہ وہی دوا ہے جس کو کھا کر چیون رشی بوڑھے سے جوان ہوگئے تپ دق پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل کی دھڑکن کیواسطے نہایت مفید ہے

ملنے کا پتہ

گورو کل سنا تک فارمیسی دہلی نمبر ۱

Gyaan Kosha

کوی شرومنی شری تلسی داس جی نے بالکل درست لکھا ہے کہ

دھیرج دھرم متر اور ناری
آپت کال پرکھئے چاری

گورنمنٹ پنجاب نے آریہ مسافر کے شہید انک میں شائع شدہ چند مضامین کی وجہ سے اس سے اور مہندو آرٹ پریس لاہور سے جس میں یہ چھپتا تھا۔ ایک ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کر لی۔ ہمیں اس حکم کی اطلاع گورو کل کانگڑی کے سالانہ جلسہ سے واپس آتے ہوئے راستہ میں اخبار پرتاپ کے ذریعہ ملی تھی۔ گورنمنٹ سے ہمیں جو شکایت ہے اس کا اظہار ہم نے لیڈنگ آرٹیکل میں کر دیا ہے لیکن ہم سچ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں گورنمنٹ کی اس کاروائی سے اتنا رنج نہیں پہنچا۔ جتنا بعض دکھلانے والے، آریہ اخباروں کے سلوک سے پہنچا ہے۔ اول تو بندو آرٹ پریس نے جس میں آریہ مسافر چھپا کرتا تھا۔ باوجود ضمانت داخل کرنے کے لئے دس دن کی میعاد ہونے کے آریہ مسافر کا ایک بھی پرچہ چھاپنے سے انکار کر دیا۔ ہم نے مالک پریس سے بیترا کہا کہ اس سے ہمیں اور آریہ مسافر گراہکوں کو سخت تکلیف اور نقصان ہوگا۔ اور کہ انہیں پورا اختیار ہے۔ کہ اگر کوئی مضمون اس کی رائے میں قابل اعتراض ہو۔ تو وہ اسے چھاپنے سے انکار کر دیں۔ ...... مگر آریہ مسافر کا ایک بھی پرچہ چھاپنے سے انکار کرنا عام اخلاق اور قانون کے سراسر خلاف ہے۔ لیکن انہوں نے ہماری ایک نہ سنی اور آریہ مسافر کا پرچہ چھاپنے سے صاف انکار کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہم آریہ مسافر کے ذریعہ مسافر پریمیوں کو طلبی ضمانت کی وجہ سے مسافر کی اشاعت میں عارضی التوا سے مطلع نہ کر سکے۔ پریس کی طرف سے مایوس ہو کر ہم نے ایک سوچنا متی آریہ اخبارات یعنی پرتاپ۔ ملاپ۔ پرکاش۔ ریفارمر اور آریہ ویر کو برائے اشاعت بھیجی جس میں ہم نے مسافر سے طلبی ضمانت اور اس کی وجہ سے اس کی اشاعت میں عارضی التوا کی اطلاع خریداروں اور دیگر آریہ پرشوں کو دی تھی۔ اور ساتھ ہی ان سے اپیل کی تھی کہ وہ اس مصیبت کے وقت میں جو آریہ سماج کے شہید انک واحد یادگار پر آئی ہے۔ اس کی امداد کریں۔ لیکن ہمیں سخت رنج و قلق کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ ان آریہ مسافرین نے اس موقعہ پر سخت تنگدلی اور بے مہری کا ثبوت دیا۔ اور دیگر امداد دینا تو کجا رہا۔ ہماری تذکرہ بالا سوچنا تک کو شائع کرنا گوارہ نہ کیا۔ جس کی تمام اخباری اخلاق کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں ان سے ہرگز توقع نہ تھی۔ انہیں کم از کم یہ سوچنا چاہئے تھا۔ کہ مسافر کسی فرد واحد کی ملکیت نہیں ہے۔ یہ پنجاب کی آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا کا آرگن ہے۔ جس نے انتظام کی باگ ڈور ممکن ہے کل کو پھر ان کے ہاتھ میں آ جائے۔ لیکن افسوس۔ ان

آریہ مسافر کی مصیبت میں آریہ اخبارات کا سلوک

اخبارات نے آریہ مسافر کی اس مصیبت میں امداد کرنا تو کجا رہا۔ ہماری بھیجی ہوئی سوچنا تک شائع نہ کی۔ نہ صرف یہ بلکہ پرکاش کے موقر مالک شری مہاشہ کرشن نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر انہی دنوں میں آریہ مسافر کے متعلق یہ سطور اپنے قلم گوہر رقم سے لکھ کر آریہ پرشوں میں بدظنی پھیلانے کی بھی کوشش کی۔ کہ

"آریہ مسافر گھاٹے پر چل رہا تھا۔ لیکن اب وہ اتنا بھی نہ چل سکے گا۔ انتظام کا یہ حال ہے کہ ضمانت اور ضبطی تک نوبت پہنچتی ہے۔"

"آریہ مسافر اب آگے چل سکے گا یا نہیں"۔ یہ تو پرماتما ہی جانتے ہیں۔ ہاں ہم اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک سبھا کے موجودہ ادھیکاریوں اور دیگر کاریہ کرتاؤں کا تعلق ہے۔ وہ یہاں تن سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ شہید اکبر پنڈت لیکھرام کی یہ یادگار زندہ و سلامت رہے۔ اور وہ اسے زندہ اور برقرار رکھنے کے لئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ لیکن مہاشہ جی کے اس فقرہ سے کم از کم یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ وہ شہید کی اس یادگار کے متعلق کیسی شدھ بھاونا رکھتے ہیں۔ خیر

ہر چہ از دوست رسد نیکوست

دوسری بات مہاشہ جی نے اور بھی معرکہ کی لکھی ہے۔ کہ کسی اخبار سے ضمانت طلب کیا جانا یا اس کے کسی ایک پرچہ کا ضبط کیا جانا ...... انتظام کی خرابی کا مظہر ہوتا ہے؟ اگر یہ درست ہے۔ تو پھر تو مہاشہ جی خود بھی حسن انتظام کا کریڈٹ نہیں لے سکتے۔ کیونکہ ان کے اپنے اخبار پرتاپ سے بھی ضمانت طلب کی جا چکی ہے۔ بلکہ ایک دفعہ ضبط بھی ہو چکی ہے۔ جو بڑی کوشش اور خرچ کے بعد آخر ہائیکورٹ کے حکم سے واپس ملی تھی۔ اگر ایسے احکامات بدانتظامی کے مظہر ہیں۔ تو بہ

ہیں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

غرضیکہ آریہ مسافر تو ایک طرف بڑے بڑے کہنہ مشق اور لائق اخبار نویسوں کی تحریروں کی بنا پر نہ صرف سرکار کی طرف سے ضمانتیں طلب کی جاتی رہی ہیں۔ بلکہ سڈیشن ...... مقدمات تک بھی بن چکے ہیں۔

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ شہید دھرم مہاشہ راجپال جی کی دوکان کی طرف سے شائع ہونے والے ماہوار ہندی رسالہ بلیدان سے اس کے ایک خاص انک کی وجہ سے ضمانت طلب کی گئی

تھی اور وہ پرچہ ضبط بھی کیا گیا تھا۔ ہمیں بخوبی یاد ہے۔ کہ اس موقعہ پر مہاشہ جی نے پے در پے کئی آرٹیکل سرکار کے اس حکم کی مذمت میں لکھے تھے اور آریہ پرشوں اور سماجوں کو اپیل کی تھی۔ کہ انہیں اس مصیبت میں رسالہ "بلیدان" کی امداد کرنی چاہئے۔ اگرچہ بلیدان اور آریہ مسافر کی مصیبت تو یکساں ہے۔ لیکن چونکہ ان دونوں کے متعلق مہاشہ جی کے نقطہ نگاہ میں فرق ہے۔ اس لئے انہوں نے ایک کی مدد کی اپیل کی لیکن دوسرے کی انکا اخبار سوچنا تک نہیں چھاپتا ہے اپنا اپنا مقدر جدا النصیب جدا

مہاشہ جی بڑے شوق سے آریہ مسافر کی اس مصیبت میں اس کی مدد نہ کرتے لیکن اس قسم کے جلے کٹے فقرات لکھ کر زخم پر نمک چھڑکتے ہمیں ان سے بھی توقع نہ تھی۔ خیر۔

باقی رہا گھاٹے کا سوال۔ تو اس کے متعلق بھی اور کوئی چاہے طعنہ دے مالک پرکاش کے قلم سے یہ طعنہ زیب نہیں دیتا۔ کیا ہم ان سے یہ پوچھنے کی جرأت کر سکتے ہیں؟ کہ کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ کہ باوجودیکہ پرکاش متواتر پچیس سال تک پنجاب کے آریوں کی شرومنی سبھا کے کریڈٹ پر چلتا رہا۔ لیکن گذشتہ کئی سالوں سے لگاتار گھاٹے پر چل رہا ہے۔ جس کا رونا وہ بلدہا پرکاش کے کالموں میں رو چکے ہیں۔ تو پھر کیا وہ اس متواتر مسلسل خسارہ کی موجودگی میں پرکاش کے متعلق اپنی ذات پر بدانتظامی کا الزام لینے کے لئے تیار ہیں۔ کسی نے بہت خوب کہا ہے۔ ع

ہر چہ بر خود نپسندی بر دیگراں مپسند

مزید براں آریہ مسافر میں خسارہ کوئی ایک دو سال سے تو شروع نہیں ہوا۔ بلکہ قریباً قریباً اس کے آغاز سے چلا آتا ہے۔ یہ تو ہوا پرکاش کا حال۔ ریفارمر اور آریہ ویر نے بھی اس موقعہ کو غنیمت سمجھا۔ اور امداد دینا اور سوچنا تک چھاپنا تو گیا بھاڑ میں غریب مسافر اور اس کے سمپادک کے خلاف آوازے کسنے شروع کر دیئے۔ ہم اپنے اخبار نویسوں کی برادری کے مسلسل پچیس سالہ تجربہ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ان آریہ ہمعصروں کا یہ سلوک اخباری برادری کے عام اخلاق کے سراسر منافی معلوم ہوتا ہے اگر وہ آریہ مسافر کی اشاعت میں جبری التوا کی سوچنا چھاپ دیتے تو آریہ بھائی بھاری دلی کوفت اور مالی نقصان سے بچ جاتے۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے۔ اس ایک ماہ کے عرصہ میں ہمیں آریہ مسافر کے خریداروں کی طرف سے سینکڑوں

خطوط موصول ہوتے رہے ہیں جن میں بھائیوں نے سخت بیتابی کا اظہار کرتے ہوئے دریافت کیا تھا۔ کہ آریہ مسافر کیوں موصول نہیں ہوتا؟ لیکن ہم مجبور تھے۔ پرتاپ ملاپ جیسے روزانہ اخبارات کو اور پرکاش۔ ریفارمر اور آریہ ویر جیسے ہفتہ وار آریہ اخبارات کو سوچنا چھاپنی چاہئے تھی مگر افسوس ہے۔ کہ انہوں نے اسے شائع کرنا گوارا نہ کیا۔ اور اس طرح آریہ بھائیوں کو خواہ مخواہ تشویش میں رکھا۔ اور نقصان پہنچایا۔ ان کے اس سلوک سے یہ امر بخوبی پایہ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے۔ کہ سبھا کا اپنا اخبار ہونا نہایت ضروری ہے۔ خیر۔ اب پرماتما کی کرپا سے ضمانت داخل کرنے اور پریس تبدیل کرنے کے تمام مراحل طے ہو گئے ہیں۔ اور اب آریہ مسافر پھر پوری آب و تاب سے میدان میں آگیا ہے۔ پرماتما نے چاہا۔ تو وہ پہلے کی نسبت بدرجہا زیادہ سرگرمی اور انہماک کے ساتھ ویدک دھرم کے پرچار کو شہید اکبر کے مشن پر ساعی ہوگا۔

آچاریہ رام دیو جی کی صحت!

ناظرین کو معلوم ہے کہ پوجیہ آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کئی ماہ سے بعارضہ لقوہ بیمار تھے۔ اگرچہ وہ دن بدن رو بصحت تھے۔ لیکن کچھ عرصہ ہوا پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے ان کی کہنی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ ڈاکٹروں نے ایکسرے کر کے دیکھا۔ اسے پلاسٹر آف پیرس لگا کر باندھ دیا۔ اب انہوں نے یہ اعلان کرتے ہوئے بڑی پرسنتا ہوئی ہے۔ کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی پورے طور پر جڑ گئی ہے۔ بندھا ہوا ہاتھ کھول دیا گیا ہے۔ اور آچاریہ جی کا ہاتھ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے۔ لقوہ کی شکایت بھی قریباً قریباً دور ہو گئی ہے۔ صرف بولنے میں تھوڑی سی رکاوٹ باقی ہے۔ پرماتما کی کرپا سے پورن آشا ہے۔ کہ یہ بھی بہت جلد دور ہو جائے گی۔ اور آچاریہ جی پورے طور تندرست ہو کر ویدک دھرم کی سیوا میں پہلے سے بھی زیادہ انہماک اور شور کے ساتھ مصروف ہو جائیں گے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

پنڈت گوپال مصر کے دو ٹریکٹ ضبط

امرتسر ۳ مئی۔ پنجاب گورنمنٹ نے پنڈت گوپال مصر کے دو ٹریکٹ "کلنک انسان کے باپ" اور "شیو پوجا ودیا" کی تعلیم ضبط کر دیئے ہیں۔ گذشتہ شب کو پولیس کی بھاری جمعیت نے ان ٹریکٹوں کے سلسلے میں خانہ تلاشیاں لیں۔ (دجا گرت ۱۶ مئی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

... کی تمہ پتروں میں بہت کچھ آندولن ہو رہا ہے۔ آندولن سے آریہ جگت میں اشانتی پیدا ہونے کی سمبھاونا ہے۔ اس آندولن نے روپ پکڑ لیا ہے۔ سب روپوں پر اس مضمون پر کاش ڈالنا میرے لئے سمبھو نہیں ہے کنتو آندولن کا ایسا ہے۔ جس کے دشٹ میں پھل رہا ہے۔ اس لئے باوجود علالت کے آریہ جگت کی سہایتا کیلئے اس پر اپنے وچار پرگٹ کرنا میں فرض عظیم سمجھتا ہوں

اس وشہ کا روپ

آریہ سماج لدھیانہ نے ایک پرستاؤ پاس کیا ہے کہ کوئی مہاتما یا بھائی جو کسی روپ میں بھی آریہ پرتی ندھی سبھا سے گذارہ لیتا ہے۔ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا اور سبھا کا سدسیہ نہ ہو سکے۔ اول تو یہ پرستاؤ اس درشٹی سے بھی وچارنیہ ہے۔ کہ سنیاسی مہاتما جب دوروں پر جاتے ہیں تو کرایہ ریل اور بعض حالتوں میں خرچ خوراک بھی سبھا یا اس سے ملحق آریہ سماجوں سے لیتے ہیں۔ تو پھر کیا کہا جاوے کہ ان کا گذارہ بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارہ ہوتا ہے وہ کبھی اس حق سے محروم کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن اس بات کو چھوڑیئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پر ہی یہ قید کیوں لگائی جاتی ہے لدھیانہ آریہ سماج کے ماتحت بھی ایک ہائی سکول ہے۔ کیا اس میں گذارہ لیکر کام کرنے والا کوئی بھائی لدھیانہ آریہ سماج کی انترنگ سبھا یا سکول کی پربندھ کرتری سبھا کا سدسیہ نہیں ہے اگر ہے تو اس اصول کی خلاف ورزی وہاں کیوں کی جاتی ہے۔ جن جن وجوہات سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے گذارہ لینے والوں کا انترنگ سبھا یا سبھا میں ہونا خطرناک سمجھا جاتا ہے ان ہی وجوہات سے آریہ سماج لدھیانہ سے گذارہ لینے والے پربندھ پرشوں کا سماج مذکور کی انترنگ سبھا یا سکول کی مینیجنگ کمیٹی کا ممبر ہونا کیوں نامناسب نہیں ہے۔ اور چونکہ لدھیانہ آریہ سماج آریہ پرتی ندھی سبھا کے بلا واسطہ ماتحت ہے۔ اس لئے آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے کسی ادھیاپک کا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کا ممبر ہونا بھی نامناسب ہونا چاہیئے۔ یہی بات ہو گا کالج کے پروفیسروں اور منیجروں اور منٹگمری ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر اور ادھیاپکوں اور وہاں کے سکول کے سٹاف وغیرہ پر بھی لاگو ہے۔ نہیں کس منطق سے ان سنستھاؤں میں کام کرنے والے تو اپنی سنستھاؤں کی پربندھ سبھاؤں اور سماجوں کی انترنگ سبھاؤں ...

حالات حاضرہ پر چند خیالات

(از آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور)

سکتے ہیں۔ لیکن سبھا سبھا کے آدھین کام کرنے والے نہیں بن سکتے۔ کیا اس نتیجہ کو کوئی پسند کریگا کہ وہ لایق آدمی جو آریہ سماج کے سنچالن میں کام کرنا چاہتا ہے۔ وہ ان سکولوں میں تو کام کرے۔ لیکن نہ تو وہ سبھا کا اپدیشک بنے اور نہ گوروکل کا پروفیسر بنے۔ شری رام لعل جی آریہ سماج کے ایک رتن ہیں۔ اور آریہ سماج میں بہت تھوڑے آدمی ہیں۔ جن کا بلحاظ دیانت انتہائی قابلیت اور سجنتا کے ان کے ساتھ مقابلہ کیا جا سکتا ہے کئی سجن کئی بار اُن سے پرارتھنا کر چکے ہیں۔ کہ گوروکل میں کوئی چارج لینے کیلئے وہ موزوں ترین ہستیوں میں سے ایک ہیں۔ بہر حال وہ گذارہ تو لیں گے ہی۔ کیونکہ ان کی کوئی جاگیر نہیں ہے اور گذارہ لیکر بھی بڑے تیاگ کا جیون ویتیت کرتے ہیں۔ تب کہیں اُن کا کام چلتا ہے۔ عموماً وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کے ممبر رہتے ہیں۔ اور کئی موقعوں پر انہوں نے دور اندیشانہ مشوروں سے سبھا کو غلطی سے بچایا ہے۔ اگر لدھیانہ سماج کا پرستاؤ پاس ہو جاوے اور شری ماسٹر رام لعل جی گوروکل میں سیوا کرنے کا فخر بھی اس سنستھا کو بخش دیں تو کیا سبھا اُن کے مشورہ سے محروم نہ ہو جاویگی۔ اگر کہا جاوے کہ ایسے آدمیوں کی ادستھا میں اپواد کی ضرورت ہے تو کوئی نیم نہ رہے گا۔ کیونکہ ماسٹر رام لال جی جیسے ایک ہی آدمی آریہ سماج میں نہیں ہیں۔

گورنمنٹ سے مقابلہ ناموزوں ہے

ہم کو بتایا جاتا ہے کہ گورنمنٹ اپنے نوکروں کو اپنی اسمبلی میں نہیں رکھتی یہ بات ٹھیک بھی نہیں ہے کیونکہ کچھ دیر پہلے اسمبلی میں گورنمنٹ پکش تھا۔ اور گورنمنٹ کے نوکر بھی اسمبلی کے ممبر تھے۔ نئے ودھان کے مطابق وزرا لوگ ہزارہا روپیہ ماہوار تنخواہیں لیتے ہیں۔ اور کئی سیکریٹری بھی۔ یہاں تک کہ ممبر صاحبان کے اپنے گذارہ کی سبیل بھی اسمبلی ہی ہے۔ اس سے یہ بات تو غلط ہو گی کہ جنکے گذارہ کا سادھن کوئی سبھا ہو۔ وہ اس سبھا کی انترنگ سبھا کا ممبر نہ ہو سکے پنجاب اسمبلی کی انترنگ سبھا کے پردھان سر سکندر حیات خاں اور اس کے سدسیہ اور تمام منتری صاحبان اپنی تنخواہ اسمبلی سے لیتے ہیں۔ اگر کہو کہ گورنمنٹ کے ... سکتے تو ... کہ وجہ ہے

کہ اپنے دیگر فرائض کو ادا کرتے ہوئے وہ اسمبلی میں حاضر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اگر اسمبلی تین ماہ تک ہوتی رہے۔ تو ان کے اپنے فرائض منصبی چھوڑ کر تین ماہ کیلئے اسمبلی میں آنے کی حالت میں گورنمنٹ کا سارا کام درہم برہم ہو جاویگا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا جنرل اجلاس سال میں عموماً ایک دفعہ ہوتا ہے اور وہ بھی دو دن کیلئے۔ اس میں سبھا کے کرمچاری بغیر سبھا کے کام کا ہرج کئے شامل ہو سکتے ہیں۔ اور انترنگ سبھا کی بیٹھکیں سال میں دس گیارہ ہوتی ہیں۔ اور وہ بھی اتوار کے دن یا کسی اور چھٹی کے دن اس لئے گورنمنٹ کے کرمچاری اور سبھا کے کرمچاری سبھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اگر انترنگ سبھا روزانہ ہو اور جنرل سبھا بھی مہینہ بھر ہوتی رہے تو نہ سبھا کے کرمچاری شامل ہو سکیں گے اور نہ گورنمنٹ کے اور نہ بہت سے پرائیویٹ کام کرنے والے۔ پھر تو سبھا کو بھی ممبروں کے گذارہ کے لئے بجٹ میں کوئی گنجائش رکھنی ہو گی۔ اس حالت میں سبھا میں لدھیانہ سماج کا پرستاؤ نہیں چل سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ سبھا کا مقابلہ اسمبلی سے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسمبلی قانون ساز جماعت ہے اور سبھا دھرم پرچار کرنے والی تعلیم گاہوں کا انتظام کرنے والی جماعت ہے۔ اس کا قانون بنانے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آریہ جنتا کے قانون رشی منی بنا چکے ہیں اُن پر کسی قسم کے نیم کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تشریح پرتی ندھی سبھائیں نہیں کرتیں بلکہ دھرم آریہ سبھائیں کرتی ہیں۔ اور اُن میں بہت ایسے لوگ ہیں جن کا گذارہ سیدھا آریہ سماج کے ذریعہ چلتا ہے۔ چاہے وہ سنیاسی ہوں چاہے تنخواہ دار اپدیشک۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا مقابلہ۔ انجمن حمایت الاسلام سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا S.P.C.K. اور Y.M.C.A. اور یونیورسٹیوں سے ہو سکتا ہے اب یونیورسٹیوں میں گورنمنٹ کے تنخواہ دار یونیورسٹی پروفیسر اور گورنمنٹ کالج کے پروفیسر Syndicate کے ممبر ہو سکتے ہیں بلکہ ہوتے ہی پرایہ وہ ہیں۔ اور جن مذہبی سوسائٹیوں کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ان میں کسی مولانا واعظ پادری۔ مہا اپدیشک کو الگ نہیں کیا جاتا۔ جہاں پر کوئی مذہب راج دھرم ہوتا ہے

جاتا۔ ان کا پارلیمنٹ میں ہونا لازمی سمجھا جاتا ہے Protestant عیسائی مذہب انگلینڈ کا راج دھرم ہے۔ اور وہاں کے Lords میں جہاں اور ممبر شامل ہوتے ہیں House of وہاں گورنمنٹ سے !!

* ہزاروں روپیہ ماہوار تنخواہ لینے والے لاٹ پادری صاحبان بحیثیت عہدہ اس کے ممبر ہوتے ہیں۔ اور یورپ کے جن ملکوں میں کوئی راج دھرم نہیں ہے وہاں کسی مذہب کے پادری کو پارلیمنٹ کی ممبری سے محروم نہیں رکھا جاتا افریقہ جیسے جنگلی ممالک میں تو گورنمنٹ سے تنخواہ لینے والے پادری صاحبان ہی Legislative council میں ان اقوام کی نمایندگی کرتے ہیں۔ ان تمام وجوہات سے یہ بات مبرہن ہے۔ کہ اپدیشک لوگ کسی سبھا میں یا اسمبلی میں نہ ہوں ایسا کوئی سدھانت نہیں ہے۔ اور قانون ساز جماعتوں کا درشانت اس لئے غلط اور ناموزوں ہے کیونکہ وہ اپنے ممبروں سے سال کے بہت سے حصہ کے لئے تقریباً سارا سمہ مانگتی ہیں۔ اس لئے جو کسی کام میں یا سروس میں لگے ہوئے ہوں وہ اس کے ممبر ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ یا تو پورا

آریہ ودیارتھی آشرم گورودت بھون لاہور

آریہ سجنوں کو معلوم ہو گا۔ کہ لاہور کے کالجوں کے پڑھنے والے طلباء کی رہائش کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے "آریہ ودیارتھی آشرم" نام کا ہوسٹل استھاپت کیا ہوا ہے۔ یہ ہوسٹل لاہور میں نہایت عمدہ استھان پر واقع ہے۔ اس کے ساتھ ہر طرح کی کھیلوں کے لئے گراؤنڈیں ہیں۔ اور ہوسٹل کے بیچ میں ایک باغیچہ ہے۔ جو اس کی شان کو دوبالا کر دیتا ہے۔ خوراک پانی اور روشنی کا اچھا انتظام ہے۔ طلباء کے چال چلن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ لاہور میں اس ہوسٹل کی شان کا شاید ہی کوئی اور ہوسٹل ہو۔ یہ ہوسٹل آریہ ہندو طلباء کا سواگت کرتا ہے۔

وارڈن ... آریہ ودیارتھی آشرم گورودت بھون لاہور

آریہ ساہتیہ وبھاگ گورودت بھون لاہور

آریہ بھائیوں کی سوچنا ارتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ اس درش کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وارشک ادھیویشن پر تشریف لانے والے بھائیوں کو اگر ویدک آریہ ساہتیہ کی ضرورت ہو۔ یا آریہ سماجوں کے لئے پیکٹس لینی ہوں۔ تو وہ صرف آریہ ساہتیہ وبھاگ گورودت بھون لاہور کی دوکان جو ہال کے بڑے دروازے کے سامنے ہو گی۔ وہیں سے

وقت اپنے کام کو دیں گے - یا اُن جماعتوں کو یہی وجہ ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبر بھی تنخواہ دار ہیں انگلینڈ میں پارلیمنٹ کے ہر ایک ممبر کو چھ ہزار -/6000 روپیہ سالانہ تنخواہ ملتی ہے - یا دیگر الفاظ میں -/500 پانچ صد روپیہ ماہوار اور یہ تنخواہ محض گذارہ سمجھا جاتا ہے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کام دن بدن بڑھتا جاتا ہے جس میں دلچسپی لینے والوں اور پورا سمے دینے والوں کی تعداد بڑھے گی ہی اور بڑھنی چاہیئے ورنہ سبھا کا کام چوپٹ ہو جاویگا - خرچ بھی بڑھے گا - جب آمدنی بڑھے گی ایوگنا کا کینشتر بڑھے گا تو خرچ کا بڑھنا لازمی بات ہے -

اپدیشک پوجیہ ہیں اس لیے انکو پارٹی بازی میں نہیں آنا چاہیئے

ان لوگوں کو چھوڑ کر جو کہ اپدیشکوں کو حقارت کی درشٹی سے دیکھتے ہیں محض اس لئے کہ وہ اپنے گذارہ کیلئے سبھا کے دوارہ آریہ جنتا سے کچھ لیتے ہیں - کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کہ یہ کہتے ہیں کہ اپدیشک پوجیہ ہیں - یہ درست ہیں اس لئے ان کو کسی پارٹی کے ساتھ وابستہ نہیں ہونا چاہیئے - یہ بات معقول ہے - لیکن اپدیشک شبد کا نکشن کرنا چاہیئے - سردوج اپدیشک سنیاسی ہیں - اگر سنیاسی کنویسنگ ایجنٹ بن جاویں

. . . .

. . . . تو وہ اُپدیشک پد کو گرتے ہیں بلکہ زیادہ گراتے ہیں - کیونکہ اُن کا گیروا بانا ہونے کے کارن لوگ ان سے زیادہ بہتر رویہ کی آشا کرتے ہیں - پھر تنخواہ دار اپدیشک کے کیا معنی ہیں - یعنی اپدیشک وہ ہے جس کے جیون کا کھیہ کار یہ ستیہ وچاروں کا پھیلانا ہے - اور اس کے ساتھ تیاگ بھی شامل ہونا چاہیئے پراچین کال میں حکومت کشتریوں کے ہاتھ میں تھی جو کہ تیاگ کے ساتھ سیوا کرتے تھے - اور فیصلہ کرنے کا کام براہمن لوگ کرتے تھے - اور منتریوں کا کام بھی یعنی حاکموں کے صلاح کار وہ لوگ ہوتے تھے - جو کہ غریبی کا جیون دتیت کر کے ستیہ وچاروں کا پرچار کرتے تھے - ایک وکیل بھی وچاروں کا پرچار کرتا ہے - اور قانون کی کتابوں کا حوالہ دیکر جج کا صلاح کار بنتا ہے - دوسرے لفظوں میں یہ کہیئے کہ وہ وچاروں کے پرچار کے آدھار سے ہی کمائی کرتا ہے لیکن وہ ویش ہے - کیونکہ وہ وچاروں کو بیچتا ہے - اور اس کی بہت بڑی قیمت لیتا ہے - تیاگ سے کام نہیں کرتا لیکن کام اس کا بھی اپدیشک کا ہے - ویش پہلے سے ہم اسے اپدیشک نہیں کہتے - وچاروں کی دوکان کرنے والا کہہ سکتے ہیں - اخبار نویس

کیا ہے وہ خبروں کا اور وچاروں کا ایک پلندہ تیار کرتا ہے - اسے ایک آنہ میں بیچتا ہے - چونکہ وہ وچار قیمتاً بیچتا ہے اور ساتھ ہی اشتہار چھاپ کر ویوپار کرتا ہے - اس لیے وہ ویش ہے - کام اس کا پولیٹیکل شاستر کو دیکھ کر اور خبروں کو ڈھونڈ کر لوگوں تک پہنچاتا ہے - گذارہ اس کا بھی وچاروں کے پھیلانے پر ہی ہے - وہ بھی پرجا کا نوکر ہے - دوکاندار ہے جو وچاروں کو بیچ کر ایک پیسے کے چار پیسے بناتا ہے کیول فرق یہ ہے کہ اس کے اندر تیاگ تپسیا اور گہرے ادھین کی لازمی طور پر ضرورت نہیں ہے - اپدیشک ایشوری قانون کا مطالعہ کر کے لوگوں کو ستیہ وچار دیتا ہے - لیکن اس کو وچاروں کی کھوج کیلئے بہت گہرائی میں جانا پڑتا ہے - تیاگی اور تپسوی بننا پڑتا ہے - کوئی بھی قانونی کتاب اتنی مشکل نہیں جتنے وید اور شاستر ہیں - اخباروں کے مطالعہ کی اپیکشا منوسمرتی کی الجھنوں کو سلجھانا بہت زیادہ کٹھن ہے - پھر اپدیشک ایک بے بہا چیز دیکر اس کے بدلے میں عیش و عشرت کی زندگی نہیں مانگتا - بلکہ ایک موٹی کھدر کی دھوتی پہننے اور دال روٹی کھانے کی آشا کرتا ہے - سیکنڈ کلاس کا لطف نہیں چاہتا - بلکہ راتیں جاگ کر تھرڈ کلاس میں سفر کرتا ہے - تو پھر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اس کو تو محکوم بنایا جاوے اور قانون کی صلاحوں کو بیچنے والوں اور خبروں . . . . . کو بیچنے والوں کو حاکم - یہ بات بھارتیہ سنسکرتی کے سراسر خلاف ہے - بھارتیہ سنسکرتی میں کشتریوں کو ایشور ملتا تھا - ویشوں کو آنند اور بھوگ - لیکن اصل طاقت برہمنوں کے ہاتھوں میں رہتی تھی - آجکل یہ مطالبہ کیا جاتا ہے - کہ برہمن لوگ نوکر سمجھے جاویں اور ویش لوگ حاکم - رامائن کال میں سلطنت کا لیس دشرتھ لوٹا تھا - اور بھوگ کا جیون بڑے بڑے سیٹھ دتیت کرتے تھے ہوائی جہازوں کی سیر کرتے تھے - اور نرم نرم گدوں پر بیٹھتے تھے - لیکن ایک جھونپڑی میں مقیم اور پتھروں پر سونے والا وسشٹھ ہی واستوک شاسن کرتا تھا - اور پوجا بھی اس کی ہی ہوتی تھی - راجہ بھی اس کے سامنے دست بستہ کھڑا رہتا تھا - اگر اپدیشکوں کیلئے دل میں پوجا کا بھاؤ ہے تو سبھا میں اُن کے لیے اُچت سنمان نیت کرو اور چناؤ کے جھمیلے سے نکال کر ان کو نشچت سنمان دو جب دنیادار لوگ یا ویش لوگ عہدوں کے لئے لڑیں تو دیوستھان سے مانگو - اور دیوستھا کے انوسار اپنے جیون کو بناؤ اگر آپ کی حالت ایسی ہی ہے کہ کسی اپدیشک کو عزت سے نہیں رکھ سکتے - تو اپدیشکوں سنیاسیوں

سے یہ پرارتھنا کرو کہ مہاراج آپ ایک نیا سنگھٹن بنا لو - اور اس کا خرچ ہم برداشت کریں گے جب ہم میں کوئی جھگڑا ہوگا تو انتم نرنیہ آپ کی سبھا کرے گی - آنریری اور پیڈ کے سوال کو بیچ میں مت لاؤ - دنیا میں کوئی آنریری نہیں ہے اپنا گذارہ کا خرچ سبھی لوگ پرجا سے بالواسطہ یا بلا واسطہ طور پر لیتے ہیں - فرق صرف اتنا ہے کہ کوئی صرف موٹی دھوتی اور دال پھلکا سے زیادہ سویکار نہیں کرتا - اور کوئی بھوگ ولاس کے سامان کے لیے سرگرداں پھرتا ہے جو کوئی کسی کو آنریری کہتا ہے وہ ایکونومکس کے سادھارن نیموں کو نہیں سمجھتا - اگر میرا گذارہ میرے کسی بھائی یا دوست کے دوارہ ہوتا ہے اور میرا بھائی یا دوست مجھ کو روپیہ اس لئے دیتا ہے کہ یہ بھی آریہ سماج کو دان کرنے کا ایک طریقہ ہے - کہ میرے جیسے مفید آدمی کو کمائی کی چنتا سے مکت کر دیا جائے - تو یہ کہنا آتم دیکھنا आत्म वंचना (اپنے آپ کو دھوکا دینا) ہے - کہ میں تو آنریری ہوں - اور اگر پانچ آدمیوں نے چندہ جمع کر کے مجھ سے ایک بڑے ودوان کے گذارہ کا انتظام سبھا دوارہ کیا ہے - تو وہ ودوان تنخواہ دار نوکر بن جاتا ہے - آخر مہاتما گاندھی بھی پرجا کے بل پر اور ان کی شردھا پر گذارہ کرتے ہیں - ان کے لئے بھی ½ سیر بکری کا دودھ اور دس کھجور پرجا کے خرچ سے ہی آتی ہیں - کیونکہ پرجا کی سیوا ہی اُن کا سب سے بڑا دھندا ہے - اسی لیئے منو مہاراج نے یاجن اور ادھیاپن کو ہی برہمن کی جیوکا بتلایا ہے - آریہ پرشو! اس بھرم میں مت پھنسو ہندوستان کا گورنر جنرل سرکاری نوکر ہے ہندوستان کے غریب لوگوں سے تین لاکھ روپیہ سال تنخواہ لیتا ہے اور جب چاہے اسمبلی کا تہس نہس کر سکتا ہے - انگلستان کے بادشاہ بھی گذارہ لیتے ہیں - اور وہ بھی سب سے بڑے حاکم ہیں - امریکہ کا پردھان ایک تنخواہ دار ملازم ہے - اور اس سرکاری ملازم کے آدھین امریکہ کے سات کروڑ باشندے ہیں - ایک آدمی کے ہاتھ میں ادھیکار اس لئے ہونا چاہیئے کہ وہ ادھیکاروں کے یوگیہ ہے - اس لئے نہیں کہ وہ اپنے گذارہ کا روپیہ بالواسطہ طریق سے لیتا ہے - یا بلا واسطہ طریق سے - لیتے تو سبھی ہیں جو نہیں لیتے اُن کے باپ دادا یا پردادا نے کسی ڈھنگ سے بچایا - بچا طور پر زمین یا مال پر تصرف کیا ہوا تھا - اگر وہ پرجا کی سیوا کرتے ہیں - تو جاگیر ہی ان کی سیواؤں کی تنخواہ ہے - اور اگر وہ مفت ہی گلچھرے اڑاتے ہیں تو وہ اس کا ناجائز استعمال کرتے ہیں - بھرم میں نہ رہو کہ کوئی

آدمی دنیا میں بلا معاوضہ کام کرتا ہے . . . آتا ہے کہ کوئی آدمی دو کوڑی کی چیز . . . دس روپیہ وصول کرتا ہے - اور کوئی . . . بہا چیز دے کر چار پیسے سویکار کرتا . . . سنیاسی لوگ بھی آنریری نہیں ہیں کیونکہ . . . سنگھٹن سے گذارہ نہ لیکر سیدھا پرجا سے بھکشا سویکار کرتے ہیں - اور اسی پرجا سے . . . سنگھٹن کو بھی آرتھک طور پر . . . ہے - یہ بھرم دور ہو جاوے اگر شردھالو لوگ سنیاسیوں کو بھی بھکشا سبھی . . . ہی دیا کریں - جیسا کہ وہ اپدیشکوں کو . . . ہیں - کیونکہ اپدیشکوں اور سنیاسیوں . . . کے گذارہ کا روپیہ آریہ جنتا کی جیب سے . . . ہے - وہ روپیہ سبھا دوارہ دیا جاوے . . . سیدھا دیا جاوے - یہ بات غلط ہے کہ . . . دان کا روپیہ نہیں رہتا محض اس لئے کہ وہ روپیہ سبھا کے دوارہ نہیں دیا جاتا . . . دانی لوگ سنیاسیوں کے نہ خون کے . . . ہیں - نہ دوست ہیں - وہ کیول شردھالو آریہ لوگ ہیں - جو کہ وید پرچار فنڈ اور سنیاسیوں کو دان ایک ہی ادیش اور . . . ہی سپرٹ میں دیتے ہیں - یہ شبدوں کا . . . ہے کہ فلاں آنریری ہے اور فلاں تنخواہ . . . اس جال سے بچو - یہ ادیک بھاؤ ہے اگر کوئی آدمی روپیہ کم لیتا ہے - اور بھوگ . . . سادھن نہیں برتتا تو وہ تیاگی برہمن ہے چاہے اس کو تنخواہ دار ہی کیول نہ کہا جاوے اور اگر کوئی آدمی عیش و عشرت کیلئے . . . کام کی محنت سے زیادہ ثمرہ حاصل کرتا . . . تو وہ ویش ہے چاہے اسکو تنخواہ ملتی ہو . . . چاہے کوئی اور دھندا کرتا ہے -

اس معاملہ کا اتہاس

آؤ اب ہم ذرا آریہ پرتی ندھی سبھا کے اتہاس کا ورق اُلٹیں - ورتمان . . . میں سبھا غریبوں کی زمان کی ہوئی . . . اس پارٹی کے نرماتا تری ماسٹر درگا پرشاد جی اور ماسٹر آتما رام جی تھے - جو کہ ڈی . . . لے - وی مڈل سکول میں ملازم تھے - ان . . . میں سے کسی کی بھی تنخواہ ۵۰ روپیہ . . . سے زیادہ نہ تھی - بھگت رلیا رام جی بھی . . . اس سکول میں ایک تنخواہ دار ملازم تھے . . . ان تینوں مہانو بھاؤں نے اپنے آدھین . . . حاکموں کی وچار دھاراؤں کا مقابلہ کیا . . . پارٹی کھڑی کی - ان کے ساتھ پیچھے . . . منشی رام جی بھی شامل ہو گئے - جو کہ . . . اور شاہ سے لیڈر بن گئے - اس پارٹی کے . . . لیڈر لالہ دیو راج جی ہوئے - جنہوں نے . . .

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی خاطر غریبی کا جیون اختیار کیا۔ اس سماج کو 30/- ماہوار کے ایک ملازم یعنی شہید اکبر دھرم ویر پراتہ سمرنیہ پنڈت لیکھرام جی نے چار چاند لگائے۔ اس پارٹی نے کسی امیر سدسیہ سے وہ شہرت حاصل نہیں کی جو کہ فقیروں سے کی ہے۔ اس میں کھینی بھی تھے اور کیتوں نے لاکھوں روپیہ دان بھی دئے۔ جیسے کہ دانی ویر سودگیہ سیٹھ رگھومل جی نے۔ لیکن لیڈری کی باگ ڈور مہاتما منشی رام جی کے ہاتھوں میں ہی رہی۔ اس سبھا کے پربندھ کا کام بھی غریب لوگ ہی کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ سارا سمے کام کرنے والے کارکرتا درکار تھے اور امیر لوگ اتنی قربانی کرنے کو تیار نہیں تھے۔ ۳۰ جولائی ۱۸۹۹ء کی انترنگ سبھا میں سروسمتی سے نشچے ہوا۔ کہ ماسٹر آتما رام جی کو نویدن کیا جاوے کہ وہ کچھ دیر کے لئے منتری کا کام کریں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی نشچے ہوا۔ کہ ان کے گذارہ کے لئے سبھا کوش سے ۴۰ یا نہیں روپیہ ماہوار دئے جاویں۔ اس کے بعد بھی یہ سب لوگ کام کرتے رہے۔ اور ان سب لوگوں نے سبھا کی پوزیشن کو بہت بڑھایا۔ ۲۵ نومبر ۱۸۹۵ء کی جنرل سبھا نے مہاتما منشی رام جی کے مدمقابل لالہ رلا رام جی کی پریرنا سے بہو سمتی سے یہ تجویز پاس کی کہ کوئی تنخواہ دار ملازم انترنگ سبھا کا سبھاسد نہ ہو سکے۔ لیکن اس کی سپرٹ کیا تھی اور انترنگ سبھا نے اس کے ارتھ کیا سمجھے وہ اس بات سے ظاہر ہے جو کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ اس پرستاؤ کے چھ ماہ بعد ہی انترنگ سبھا نے ماسٹر آتما رام جی کو منتری نیت کیا۔ اور اُن کے گذارہ کا پربندھ بھی کیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہاتما منشی رام جی کی پارٹی کو یہ کبھی منظور نہ تھا کہ کسی لائق کام کرنے والے کی صلاح مشورہ سے سبھا کو محض اس لئے محروم کیا جاوے کہ وہ اپنا گذارہ سبھا سے لیتا ہے چنانچہ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء کی انترنگ سبھا میں نمن لکھت پرستاؤ پاس ہوا۔

"ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج نے پرستاؤ کیا اور مہاشہ وشمبر ناتھ نے انومودن کیا۔ کہ سبھا کا کوئی بھی ویتن لینے والا کرمچاری انترنگ سبھا کا سبھاسد نہ ہو سکے"۔ یہ نیم پرتی ندھی سبھا کی سیوا اُپادھی دھارن کرنے والوں کیلئے شتھل کیا جاوے۔ لیکن ایسے سدسیوں کی گنتی انترنگ سبھا میں پانچ سے زیادہ نہ ہوگی۔

نوٹ:۔ سیوک پدوی کی یوگتا انترنگ سبھا یا نرنے و نشچے نیم دوارہ ستھر کریگی۔

سروسمتی سے نشچے ہوا۔

یاد رہے کہ اس سمے انترنگ سبھا کے ممبر ۲۱ ہوتے تھے۔ گویا کہ ۲۵ فیصدی ممبر سبھا کے ستھر کرمچاری اس پرستاؤ کے انوسار

سکتے تھے۔ جب یہ پرستاؤ ۲۰ نومبر ۱۹۰۸ء کی جنرل سبھا میں گیا تو پاس ہوا کہ مہاتما منشی رام جی کی تجویز کہ "سبھا کا ریزولیوشن کہ سبھا کا کوئی ویتن لینے والا کرمچاری انترنگ سبھا کا ممبر نہ ہو سکے منسوخ کر دیا جاوے" پیش ہوئی۔ لالہ لچھمن داس جی نے انومودن کیا۔ اور اس پر ترمیم جو انترنگ سبھا نے کی پیش ہوئی۔ مہاشہ وشمبر ناتھ جی لالہ موہراج جی نے انومودن کیا کہ مہاتما منشی رام جی کی تجویز پاس کی جاتے۔ پرنتو ایسے سبھاسدوں کی گنتی پانچ سے ادھک نہ ہوگی۔ ترمیم گرگئی۔ اصلی ریزولیوشن مہاتما منشی رام جی کا بہو سمتی انوسار سویکار ہوا۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس سمے جو یہ سوال پیدا ہوا مہاتما منشی رام جی نے اٹھایا اس کا کارن مہاشہ کرشن جی کا پرکاش اخبار میں آندولن تھا۔ مہاشہ کرشن خود بھی اس سمے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تنخواہ دار ملازم تھے۔ اور میں تو ۳۰ برس سے ہی سبھا کا ملازم ہی ہوں۔ کبھی تنخواہ لے کر اور کبھی بلا تنخواہ کے۔ اگرچہ مہاشہ کرشن جی نے آندولن میری خاطر کیا تھا۔ اور مہاتما جی نے اپنے ست دھرم پرچارک کے لیکھ میں نام میرا ہی لیا تھا۔ لیکن جب یہ پرستاؤ پاس ہو گیا تو مہاشہ جی اسی وقت انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے۔ اور میں تو اس سمے جنرل سبھا کا ممبر بھی نہ تھا۔ اس کا کارن یہ کہ سبھا سوسائٹیوں کے انتظامیہ معاملوں میں کام کرنے کا شوق مہاشہ جی کو بچپن سے ہی ہے۔ اور میری رغبت تو شروع سے پڑھنے پڑھانے اور دیاکھیان دینے اتیادی کی طرف ہے۔ گورکل کے انتظامی معاملات میں بھی میں نے کیول مہاتما جی کے زبردست حکم سے دخل دیا۔ ورنہ میں تو اس بات سے بھی بھاگتا ہی تھا۔ ۲۲ اگست ۱۹۰۸ء کی انترنگ سبھا نے سروسمتی سے مجھے عارضی طور پر گورکل کا آچاریہ اور مکھیہ ادھشٹاتا بنانے کا پرستاؤ پاس کر دیا تھا۔ لیکن جب مہاتما جی کی جگہ مستقل آچاریہ اور مکھیہ ادھشٹاتا بنانے کا پرشن پیش ہوا تو باوجود مہاتما منشی رام جی اور پردھان رام کرشن جی کی زبردست پریرنا کے میں نے یہ پد سویکار نہیں کئے۔ اور اس لئے بہو سمتی سے پروفیسر بالکرشن جی کو اس کام پر نیت کیا گیا۔ آخر میں جب مہاتما جی سنیاسی ہوئے تو جنرل سبھا کے سروسمتی کے پرباہ دینے پر میں نے آچاریہ پد کو سویکار کیا۔

اپدیشکوں کو بدنامی سے بچایا جاوے

اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اپدیشکوں کی ترقی اور تنزلی کے سوالات انترنگ سبھا میں اکثر پیش ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے اس میں ہونے سے وہ خود نیز معاملہ پر ووٹ کریں گے اور یہ کام نامونزوں معلوم ہوتا ہے۔ ہماری سبھا کی روایات ایسی شاندار ہیں۔ کہ ۱۹۰۸ء سے ۱۹۳۶ء تک جب سے اپدیشک لوگ انترنگ سبھا کے ممبر بنتے آئے ہیں۔ انہوں نے کبھی اپنی ترقی وغیرہ کے وشے میں نہ ووٹ دی ہے اور نہ کبھی کوشش کی ہے۔ گورکل کے ادھیاپکوں اور پروفیسروں کی تقرری اور علیحدگی کا سوال تو اب ایک نیکٹی مشکل میں پیش ہوتا ہے۔ انترنگ سبھا یا ودیا سبھا میں بحث نہیں ہوتی۔ اپدیشکوں کی تقرری وغیرہ ادھشٹاتا کی صلاح سے پرانیہ منتری جی کرتے ہیں۔ اور اس سال جب انترنگ سبھا میں پیش ہوا تھا کہ اپدیشک خاص آیو کے بعد اور سیوا کی خاص معیاد کے بعد ریٹائر کر دئے جاویں۔ تو یہ پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوا تھا۔ یدپی اس سمے بڑے بڑے بوڑھے اپدیشک سبھا کی میٹنگ میں موجود تھے۔ تاہم اپدیشکوں کو بدگمانی سے بچانے کیلئے میری یہی رائے ہے کہ اس پرکار کے سوال کسی روپ میں بھی انترنگ سبھا اور ودیا سبھا میں نہ آویں بلکہ ان کا انتم فیصلہ کاریہ کارنی ہی کرے۔ اور اس میں کوئی سوتنگ کرمچاری نہ ہو۔ انترنگ سبھا اور ودیا سبھاؤں میں کیول وچار دھاراؤں اور ریتی نیتی پر ہی بحث ہو۔ اور اس بحث میں اپدیشک اور ودوان بڑے مفید طریق پر حصہ لے سکتے ہیں۔ بلکہ اور ممبروں سے بھی زیادہ اُن کی رائے کا وزن ہو سکتا ہے۔ وچار دھاراؤں میں ذاتیات کو چھوڑ کر اگر ادھیکاریوں اور کرمچاریوں میں بھید ہو اور وہ بھید اخباری بحث مباحثہ بھی بن جاوے تو اس سے سبھا کو نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہے۔ ہمارا اتہاس میرے اس کتھن کا سمرتھن کرتا ہے۔ پنڈت پورن آنند جی اُپدیشک اور مہاتما منشی رام جی پردھان کے درمیان آریہ بھراتری سبھا کے متعلق اخباروں میں بحث ہوتی رہی۔ مہاتما منشی رام جی اور میرے درمیان کئی سدھانت وشیوں میں اخباروں دوارہ اور دیاکھیانوں دوارا ایک دوسرے کا کھنڈن منڈن ہوتا رہا۔ لیکن مہاتما جی نے کبھی مجھ سے جواب طلب نہ کیا اور نہ ہی میرے واد کو کبھی برا مانا۔ بھگت رمل جی جب ڈی اے وی سکول کے ہیڈماسٹر تھے۔ اس سمے اُنہوں نے مہاتما ہنسراج جی کی ریتی نیتی کے متعلق کئی دیاکھیان دئے لیکن مہاتما جی نے ان کے برخلاف کبھی ایکشن نہیں لیا۔ جب بھگت جی کنیا مہا ودیالیہ میں تنخواہ دار ملازم ہوئے تو اس کے ادھیکاریوں کے کئی ودیالیہ سمبندھی وچاروں کے ورودھ وہ اپنی سمتی پرکاشت کرتے رہے لیکن کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ مجھے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ ہمارے آجکل کے نیتا اور کاریہ کرتا اپنے بزرگوں سے کم فراخدل کیوں ہوں اور ان کا

پاریک سمبندھ سہکاریوں کے ہیکیشا زیادہ نہ حاکم محکوم کا سمجھا جاوے۔ حکومت کی سپرٹ آریہ سماج میں کیوں لائی جا رہی ہے نہ کوئی حاکم ہے اور نہ کوئی محکوم ہے سبھی سہکاری ہیں۔ ہر ایک اپنا اپنا ستھان رکھتا ہے۔ اور اسے اپنے ستھان کے انوسار دوسروں کی عزت کرتے ہوئے دیوہار کرنا چاہئے۔ اسی میں آریہ سماج کا کلیان ہے۔ اور رشی کی آگیا کا پالن ہے۔ رشی نے بھی جو آریہ سماج کے اُپ نیم بنائے ہیں۔ ان میں بھی اُپدیشکوں یا ویتن بھوگیوں کو آریہ سماج کی انترنگ سبھا کی ممبری سے محروم نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی اب آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کے متفقہ فیصلہ کے مطابق جو نئے اُپ نیم بنے ہیں۔ اُن میں ایسی کوئی شرط رکھی گئی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا یو پی میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ سبھا کے تنخواہ دار کرمچاری انترنگ سبھا کے ممبر نہ ہو سکیں۔ تو وہ تجویز مسترد ہو گئی۔ کوئی وجہ نہیں کہ پنجاب کی پرتی ندھی سبھا کوئی ایسی بات کریگی جو کہ نہ اپ نیموں میں ہے نہ رشی دیانند کی۔ نہ بھارت دیش کی آریہ سماجوں کی متفقہ رائے سے کی اور نہ ہی کوئی اور ایسی سوسائٹی کر رہی ہے۔ بھگوان آریہ پرتی ندھی سبھا کے ممبروں کو سومتی پردان کریں۔ تاکہ وہ دھرم انوکول اور ٹھنڈے دل سے وچار کر کے نرنیہ کر سکیں۔

گوروکل کانگیہ ضلع لائل پور کے سماچار!

(۱) گوروکل کالیہ کے سارے برہمچاری آنند پرسن ہیں۔ صحت بہت اچھی ہے۔ اس سال آٹھویں جماعت کے تین برہمچاریوں نے گورکل اندرپرستھ میں جا کر پریکشا دی۔ جن کا نتیجہ نہایت ہی سنتوش جنک رہا۔ اور تینوں کو وہاں ہی نوویں جماعت میں داخل کر لیا گیا۔

(۲) گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسے کی تاریخوں پر ہی یہاں کا سالانہ جلسہ رکھا گیا تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا پہنچنے پر کہ ہم ان تاریخوں پر اُپدیشکوں وغیرہ کا پربندھ نہ کر سکیں گے۔ جلسہ نہ ہو سکا۔ صرف نئے برہمچاریوں کا پرویش ۲۸ مارچ کو کیا گیا تھا۔ ۹ نئے برہمچاری داخل ہوئے اور ۲ برہمچاری مخدوم پور کے پہنچے داخل ہوئے یعنی اس سال گیارہ نئے برہمچاری داخل کئے گئے۔ ۱۰۰/- روپے کے قریب نقد دان پراپت ہوا۔

(۳) ودیالیہ میں دو سناتک گوروکل کانگڑی ... شاستری ایک بی اے اور ایک پریم چاری کام کر رہے ہیں۔ نئے سال کی پڑھائی نیل پر کام سے شروع ہو گئی ہے۔

(بقیہ ہوٹ میں)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سمت ۱۹۹۳ کے کاریہ پر سرسری نظر

ہر ایک وبھاگ میں پچھلے ورشوں کی نسبت نمایاں ترقی

(از پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

سمت ۱۹۹۳ کے چناؤ میں سبھا کے ادھیکاری پریورتن ہوئے۔ جن لوگوں کو ادھیکاری نہیں چنا گیا۔ انہوں نے یہ نسچے کیا کہ جس طرح بھی ہو۔ سبھا کے نئے ادھیکاریوں کی مخالفت کی جائے جائز اور ناجائز طریقوں سے انہیں ناکامیاب بنایا جائے۔ نئے ادھیکاریوں کے ہر کام کی چاہے وہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔ نندا کرنا ان لوگوں کا وطیرہ بن گیا۔ جو کہ ابھی تک جاری ہے۔ ان لوگوں کا ایک پراپیگنڈا یہ ہے کہ سبھا کی شکتی گھٹ رہی ہے۔ اور سبھا کے سب کاموں میں شتھلتا آ رہی ہے۔ سبھا کی آمدنی میں کمی ہو رہی ہے ہر ایک وبھاگ میں تنزلی ہو رہی ہے۔ یہ پراپیگنڈا کتنا جھوٹا اور سر تا پا بے بنیاد ہے اس بات کو جنتا پر ظاہر کرنے کیلئے ہم زبانی جمع خرچ کی شرن نہ لیکر کچھ واقعات و اعداد و شمار پیش کرتے ہیں۔ ان سے یہ بھی ظاہر ہو جائیگا کہ سمت ۱۹۹۱ جب کہ پرانے ادھیکاریوں کے ہاتھ میں سبھا کی باگ ڈور تھی کے مقابلہ میں سمت ۱۹۹۲ اور سمت ۱۹۹۳ میں سبھا کے ہر ایک وبھاگ میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔

آمدنی:- سبھا کے بعض بعض وبھاگوں کی آمدنی کا نقشہ ذیل میں دیا جاتا ہے:-

وید پرچار

سمت ۱۹۹۱	Rs 23238/6/7
سمت ۱۹۹۲	„ 24323/11/8
سمت ۱۹۹۳	„ 25499/6/3

چار آنہ ندھی

سمت ۱۹۹۱	Rs 1394/10/-
سمت ۱۹۹۲	„ 1212/5/9
سمت ۱۹۹۳	„ 1484/4/3

انوسندھان

سمت ۱۹۹۱	Rs 868/13/-
سمت ۱۹۹۲	„ 1318/1/6
سمت ۱۹۹۳	„ 2715/15/-

دلت ادھار

سمت ۱۹۹۱	RS. 10348/4/11
سمت ۱۹۹۲	„ 9057/7/6
سمت ۱۹۹۳	„ 10583/9/-

گوروکل

سمت ۱۹۹۱	Rs. 139043/-
سمت ۱۹۹۲	„ 141522/-
سمت ۱۹۹۳	„ 138943/-

کنیا گوروکل

سمت ۱۹۹۱	RS 48091/3/2
سمت ۱۹۹۲	„ 37576/7/11
سمت ۱۹۹۳	„ 55126/8/1

سمت ۱۹۹۳ میں وید پرچار کی رقم اور بھی بڑھ جاتا۔ اور لگ بھگ ۲۸ ہزار ہو جانا لازمی تھا۔ مگر یہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ کچھ بڑی بڑی سماجوں نے اس ندھی کا نیت دھن سبھا کو نہیں بھیجا۔ ان سماجوں میں سے چاوڑی بازار دہلی۔ جالندھر جموں۔ سیالکوٹ اتیادی کے نام قابل ذکر ہیں۔ وچھووالی لاہور نے بھی گت ورش کے 1558 روپیہ کے مقابلہ میں اس ورش صرف 1083 روپے بھیجے ہیں۔

(۲) اتسو:- آریہ سماجوں کے کاریہ کرم کی سپھلتا کا ایک معیار ان کے وارشک اتسو ہیں اور یہی اتسو ان کے جوش اور زندگی کا ایک بھاری ثبوت بھی ہیں۔ سماجوں کے اتسووں کی تعداد کا بڑھنا سبھا کے پرچار کاریہ کے بڑھنے کی دلیل ہے۔ اس لئے ہم ذیل میں تینوں سالوں کے اتسووں کی تعداد درج کرتے ہیں۔

سمت ۱۹۹۱ میں تعداد اتسو	217-
سمت ۱۹۹۲ „ „ „	229
سمت ۱۹۹۳ „ „ „	256

(۳) گرام پرچار:- آریہ سماج کے پرچار کو گراموں تک پہنچانے کیلئے سبھا کا گرام پرچار وبھاگ جو کہ وید پرچار کا ہی حصہ ہے۔ سمت ۱۹۹۳ میں اس کاریہ کو اُنت کرنے کیلئے اس وبھاگ کے کاریہ کرتاؤں کی تعداد بڑھائی گئی ہے۔ اس وبھاگ میں کام کرنے والے سبھی اپدیشکوں نے بڑی لگن اور پریشرم سے کاریہ کرتے ہوئے ویدک دھرم کا سندیش گرامین بھائیوں تک پہنچایا۔ اور ٹھوس کام کیا۔

گرام پرچار کے اپدیشکوں کی تعداد

سمت ۱۹۹۱	سمت ۱۹۹۲	سمت ۱۹۹۳
3	5	8

(۴) نئی سماجیں:- گرام پرچار کے بڑھنے ... سماجوں کی ستھاپنا ہے۔ اس کا بیورہ انتی ذیل کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے

نئی سماجوں کی تعداد:-

سمت ۱۹۹۱	سمت ۱۹۹۲	سمت ۱۹۹۳
28	41	53

(۵) شاستر ارتھ:- سمت ۱۹۹۲ پورانکوں کے ساتھ شاستر ارتھوں کے لحاظ سے ایک گرم سال رہا ہے۔ اس کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی ہوا ہے کہ سبھا کے بہت سے اپدیشکوں نے ضرورت وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے شاستر ارتھوں میں پورانکوں کا مقابلہ کرنے کیلئے وشیش تیاری کی۔ اور انہوں نے اس کام کی وشیش یوگیتا پراپت کی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ اور پنڈت منسا رام جی تو پرانے شاستر ارتھی ہیں۔ نئے شاستر ارتھیوں میں پنڈت شانتی سوروپ دیو جی۔ پنڈت منگل دت جی۔ پنڈت دھرم دت جی۔ پنڈت سمر سنگھ جی ودیا النکار اور پنڈت دلیپ جی کے نام قابل ذکر ہیں۔ مقابلہ کیلئے شاستر ارتھوں کی تعداد ذیل میں دی جاتی ہے:-

شاستر ارتھوں کی تعداد:-

سمت ۱۹۹۱	سمت ۱۹۹۲	سمت ۱۹۹۳
53	98	707

(۶) انیہ پرانتوں کو پرچار میں سہایتا:- جن پرانتوں میں آریہ سماج کے پرچار کی کمی ہے۔ وہاں کی سبھائیں تتھا سماجیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمے سمے پر پرچار کاریہ میں سہایتا کے لئے اپدیشک مانگتی رہتی ہیں۔ اس مانگ کو پورا کرنے کیلئے اس ورش وشیش پریتن کیا گیا ہے۔ ریاست حیدرآباد دکن ... پرچار کی ...

پنڈت پورن چند جی ۶ ماہ کے لئے اور پنڈت شانتی سوروپ دیو جی ۳ ماہ کے لئے پرچار کاریہ کرتے رہے۔ سندھ کی سماجوں کی طرف سے اُن کے اتسووں پر اپدیشک بھجوانے کی مانگ بہت رہی چنانچہ کراچی۔ شکارپور۔ سکھر اتیادی سماجوں کے اتسووں پر سبھا کے اپدیشک بھجوائے گئے۔

دکشن بھارت میں اچھوت ادھار:-

سمت ۱۹۹۳ کے شروع میں ہی مسلمانوں نے دکشن بھارت میں دلت ہندوؤں کو اپنے پوتر دھرم سے پتت کرنے کیلئے بڑے زور شور سے کاریہ کرنا شروع کیا۔ جب بھارت ورش میں پرتیک آریہ کے دل میں ان بھائیوں کی رکشا کے لئے تڑپ پیدا ہوئی۔ سبھا نے اس کاریہ کو اپنے ہاتھ میں لینے کا نسچے کیا۔ دانی شری نیت سیٹھ جگل کشور جی برلا نے اس کاریہ ہیتو سبھا تمار قہ سبھا کو ۵۰۰۰ پانچ ہزار روپیہ نقد دان دیا۔ سب سے پہلے پنڈت ... کو مالابار بھیجا گیا۔ اُن کی رپورٹ آنے پر پنڈت راما نند جی کو اس کام کا انچارج بنا کر دکشن بھیجا گیا۔ کاریہ کے دو سنٹر جاری کئے گئے اور پنڈت راما نند جی نے کاریہ کی جو سکیم تیار کر کے سبھا کے سامنے رکھی تھی اسے سویکار کر دیا گیا ہے اور ان کو اختیار دیا گیا ہے کہ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کیلئے وہ لوکل کاریہ کرتا مہیا کر لیں۔ چنانچہ یہ کاریہ اب ستھر روپ سے جاری ہو گیا ہے۔

دلت ادھار اور سالنسی شدھی

سمت ۱۹۹۳ میں مسلمان مولویوں نے اپنے کام کا کیندر جرائم پیشہ جاتیوں کو بنایا۔ اور وشیش کر اپنی شکتیوں کو سیالکوٹ ضلع اور ملتان ضلع میں سانسیوں کو مسلمان بنانے میں خرچ کرنا پرارمبھ کیا۔ ہزاروں روپیہ پانی کی طرح بہایا جانے لگا۔ مسلمان مشنری گاؤں گاؤں میں گھوم کر سانسیوں کو طرح طرح کے لالچ دے کر مسلمان بنانے کا پریتن کرنے لگے۔ یہ سماچار جان کر دیانند دلت ادھار سبھا گورودت بھون لاہور نے پنڈت رچی رام جی کو سیالکوٹ ضلع میں اور پنڈت پریتم چند جی کو ملتان ضلع میں ... مولویوں کے مقابلے میں پرچار کیلئے بھیج دیا۔ ان دونوں مہانو بھاؤں کے پریتن سے لگ بھگ ۱۲۰۰ سانسیوں کو آریہ دھرم میں واپس لایا گیا۔ کوٹ نزد ... جنڈو۔ کوٹ گوبند گی۔ کوٹ ڈھینگرا والا میں وشیش روپ سے ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا مذہب انسانی ترقی میں سدِّ راہ نہیں رہا؟

چند ٹھوس تاریخی واقعات

مذہب اور دھرم میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

مذہب کے لغوی معنی ہیں راستہ۔ اب راستہ سیدھا بھی ہو سکتا ہے۔ اور ٹیڑھا بھی۔ ٹھیک بھی ہو سکتا ہے۔ اور غلط بھی۔

بخلاف اسکے دھرم ایک نہایت وسیع لفظ ہے۔ اُردو جیسی نامکمل زبان اس کے وسیع معانی کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ تاہم ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ دھرم وُہ ہے۔ کہ جس کے بغیر کسی چیز کی ہستی قائم نہ رہ سکے۔ مثال کے طور پر آگ کا دھرم روشنی اور حرارت ہے۔ اسی طرح انسان کا دھرم انسانیت کہا جا سکتا ہے۔

مذہب انسانی ترقی میں ہمیشہ حارج رہا ہے۔ ذیل کے مضمون میں اس دعوے کے ثبوت میں چند نہایت دلچسپ مگر سچے تاریخی واقعات دیئے گئے ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ ناظرین اس کے مطالعہ سے لطف اندوز ہونگے۔

(ایڈیٹر آریہ مُسافر)

علم ہیئت

موجودہ ستاروں کے علم کا بانی کوپرنکس پندرھویں اور سولھویں صدی میں ہو گذرا ہے۔ اس نے معلوم کیا تھا۔ کہ زمین ساکن نہیں متحرک ہے۔ گرجا گھروں میں صدا بلند ہوئی۔ کہ یہ احمق کوپرنکس انجیل کے مسلمہ مسئلہ کو غلط ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے یونیورسٹیوں میں اس کا سسٹم ممنوع قرار دیا گیا۔ ۱۸۲۲ء تک سپین میں یہ ممنوع ہی رہا۔ اور صرف ۱۸۳۵ء میں جب رائے عامہ بہت مضبوط ہو گئی۔ تو کوپرنکس کی کتاب کا مطالعہ کرنے کی آزادی دی گئی۔ ۱۶۶۴ء میں روم کے پوپ نے سرکاری طور پر اعلان کیا تھا۔ کہ سُورج کو ساکن اور زمین کو متحرک بنانے والی جملہ کتب تعلیطنت ہیں۔ گیلیلیو نے اپنی تمام تحقیقات گرجے سے پوشیدہ رکھتے ہوئے کی تھی۔ لیکن جب گرجے کو اس بات کا علم ہوا۔ تو حکماً اُس کو معافی مانگنے پر اور ان تمام نتائج کو واپس لینے پر مجبور کیا گیا۔ جو موجودہ زمانہ کی مسلمہ معلومات کی بنیاد سمجھے جاتے ہیں۔

کیپلر نیوٹن اور لے مارک جیسے سائنسدانوں کو ناستک (دہریہ) کہکر پکارا گیا۔ بُرا بھلا کہا گیا۔ اور اُن کو ناکارہ کہنے کی کوششیں کی گئیں۔

۱۵۶۰ء میں جب نیپلز میں ... اکیڈمی آف سائنس کا افتتاح کیا گیا۔ تو پوپ نے اس کو ممنوع قرار دیا۔ سترھویں صدی میں انگلستان میں رائل سوسائٹی قائم ہوئی۔ تو پادریوں نے اس پر کفر کا فتوےٰ دیدیا۔ نیوٹن ایک خدا پرست اور مذہبی رجحان طبع کا آدمی تھا۔ لیکن جب اُس نے اپنی تحقیقات کا نتیجہ پیش کیا۔ تو ریورنڈ جان ہچنسن کی رہنمائی میں پادریوں نے اس کے خلاف جہاد کھڑا کر دیا۔

جب بھی کسی نے جن۔ بھوت اور چڑیلوں کے خلاف ذرا بھی آواز اُٹھائی۔ تو جان ویسلے جیسے مسلمہ پادری نے فتوےٰ دیا۔ کہ "جن اور بھوتوں کی ہستی سے انکار کرنا انجیل سے انکار کرنے کے مترادف ہے۔"

کئی صدیوں تک سائنٹفک تحقیقات کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ کیونکہ اُسوقت سمندِ خرد کی باگ ڈور مذہب کے ہاتھ میں تھی۔ دُمدار تاروں جیسی بے ضرر ہستیاں جب کبھی ہمارے آسمان میں دکھائی دیتی تھیں۔ تو اُسوقت مذہب اس قسم کے خوف و ہراس کی اشاعت کرتا تھا۔ جو انسانی زندگی کو زحمت بنا دیتا تھا۔ ۱۵۵۶ء میں شہنشاہ چارلس پنجم محض اسلئے اپنی حکومت سے مستعفی ہو کر ایک گرجے میں پناہ گزین ہوا تھا۔ کہ اس سال ایک دُمدار تارہ آسمان پر دکھائی دیا تھا۔ کیونکہ مذہب یہ بتاتا تھا۔ اس قسم کے ...

ہونے کی علامتیں ہیں۔ جب تجربہ کی کسوٹی پر یہ تارے بے ضرر ثابت ہوئے۔ تو انسان کے دل سے ان کے متعلق اس قسم کے خوفناک خدشات دور ہوئے۔

ارتقا (ایولیوشن)

دُنیا کیونکر وجود میں آئی؟ اس سوال کا جواب بائیبل میں نہایت وثوق سے دیا گیا ہے۔ وہ یوں کہ دُنیا چھ دن میں بپا کی گئی تھی۔

لیکن چارلس ڈارون نے جو اُنیسویں صدی میں ایک مشہور سائنسدان ہو گذرا ہے اپنی کتاب موسومہ اوریجن آف سپیشیز یا میں بتایا ہے۔ کہ دُنیا کئی کروڑ ہا سال میں بتدریج ترقی کرتی ہوئی عالم وجود میں آئی ہے۔ اور اس کے کروڑ ہا سال بعد انسان اس دُنیا میں پیدا ہوا ہے (ویدک دھرم کی تعلیم بھی یہی ہے۔ ایڈیٹر آریہ مُسافر) مذہب نے اس کتاب کا کیسے استقبال کیا؟ یہ کوئی پوشیدہ راز نہیں ہے۔ بس چھوٹتے ہی فتوےٰ صادر کر دیا گیا۔ کہ یہ خدا کو تخت سے اُتارنے کی کوشش ہے۔ یہ زہریلی کتیں ہے۔ اس میں لکھی ہوئی باتیں جھوٹی ہیں۔ یہ بدترین اور گری ہوئی خواہشات کا نتیجہ ہے۔ اور جو کوئی بھی اس کتاب کا مطالعہ کرتا تھا۔ اس کو دوزخ کا سزاوار کہا جاتا تھا۔ ٹامس کارلائل جیسے عالم فاضل شخص نے ڈارون کی تھیوری کو گندگی کا پیغام بتایا۔ پروفیسر ویول نے کہا کہ وہ اس کتاب کے ذریعہ ترقی کا رجحان ...

ہیں ڈاکٹر ڈوڈرو کو کولمبیا سینٹری (امریکہ) میں اس لئے ملازمت سے برخاست کر دیا گیا تھا۔ کہ اُس نے طلبا کی جماعت میں کہیں یہ کہہ دیا تھا۔ کہ ڈارون کی ارتقا کی تھیوری کے موٹے موٹے نقاط مبنی بہ صداقت ہیں۔ ۱۹۲۵ء میں ماسٹر سکوپس پر ڈیٹن میں اسلئے مقدمہ چلایا گیا تھا۔ کہ اُس نے اس تھیوری کا ذکر کرتے ہوئے عیسائیت پر الزام لگایا ہے۔ اور اس کی مذمت کی ہے۔

لیکن نہایت حیرانی کی بات ہے۔ کہ کوئی شخص بائیبل کے حامیوں پر مقدمہ نہیں چلاتا جنہوں نے تمام دُنیا کے خدا کو ظالم۔ بدچلن۔ بداخلاق۔ بے انصاف اور خوشامد پسند ہونے کے اوصاف سے متصف کیا ہے۔

علمِ طبقات (جی آلوجی)

پُرانی انجیل کے مسئلہ کے مطابق سینٹ جیرم نے نتیجہ اخذ کر کے بتایا۔ کہ ہماری زمین پر کے نشیب و فراز اور اس کی شکستہ سطح انسانی گناہوں پر خدا کے قہر کی گواہی ہے۔ جان ویسلے دلائل دے کر سمجھاتا تھا۔ کہ زلزلہ کی اخلاقی وجہ انسانی گناہ ہے۔ سترھویں صدی میں ایک فرانسیسی مذہبی عالم نے انجیل کا حوالہ دیتے ہوئے عدن کے باوا آدم اور حوا کا مفصل حال سپرد قلم کیا تھا۔ نہایت وثوق کے ساتھ اُس نے آدم کا قد ۱۲۳ فٹ ۹ انچ اور اس کی رفیقہ حوا کا ۱۱۸ فٹ ۹ انچ اور ۹ میٹر بتایا تھا۔ کیمبرج کے فاضل ڈاکٹر لائٹ فُٹ نے دُنیا کے آغاز کی تاریخ پوری پوری تحقیقات کے بعد یوں ...

یہ دُنیا خدا کے حکم سے یکدم عالم نیستی سے عالم ہستی میں لائی گئی۔"

اس قسم کی مضحکہ خیز تحقیقات میں جب کبھی بھی کوئی شائع کرتا تھا۔ تو تمام ملک اُس کو خراج تحسین دینے لگتا تھا۔ لیکن سائنٹفک تحقیقات کے راستہ میں بڑے بڑے پتھر حائل کئے جاتے تھے۔ اگر کوئی دلیر ہستی ان پتھروں کے اوپر سے گذرنا چاہتی تھی۔ تو اُس کو گردن زدنی قرار دے کر موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا تھا۔ پھر بھی کوئی نہ کوئی دلیر ہستی ان پتھروں کے عبور کرنے میں کامیاب ہو ہی جاتی رہی ہے۔ آج دُنیا میں جتنا بھی علم ہے۔ جتنا بھی آرام ہے۔ اور جتنی بھی روشنی ہے سب اُن دلیر اور اپنی دھن کی پکی ہستیوں کی بدولت ہے۔ جنہوں نے مذہب کے کوڑے برداشت کر لیئے۔

۱۸۳۲ء میں کیبل نے اس بات پر بہت غم و غصّہ کا اظہار کیا تھا۔ کہ سائنسدانوں کو یونیورسٹیوں کی ڈگریاں کیوں دیجاتی ہیں۔ فیراڈے برؤسٹر اور ڈالٹن جیسے سائنسدان ڈگری کے قابل نہیں سمجھے جاتے تھے۔

۱۸۵۰ء میں بیلوگنا میں ایک سائنس کانگرس منعقد کرنا تجویز ہوا۔ تو پوپ نے اس کے انعقاد کی ممانعت کر دی۔ جب جانوروں پر بیرحمی کے انسداد کے لئے انجمن قائم کرنے کا خیال ظاہر کیا گیا۔ تو پادریوں نے یہ کہتے ہوئے اس کی اجازت نہ دی۔ کہ جانوروں میں رُوح نہیں ہے۔ ہم پر اُن کے متعلق کوئی فرض عائد نہیں ہوتے۔ لیکن آج دنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ یہ سوسائٹی کتنی طاقت میں ہے۔ اور ہر ملک میں اس کی شاخیں قائم ہیں۔

چُڑیلیں اور جن بھُوت

عیسائیت نے اس وہم کو نہ صرف روا ہی نہیں رکھا۔ بلکہ نہایت سختی کے ساتھ اس کو عملی جامہ پہنایا ہے۔ صرف اس لئے کہ انجیل اور اس کا مصنف دونو بُری ارواح میں اعتقاد رکھتے تھے۔ بائیبل میں لکھا ہے۔ "تم کسی چڑیل (بُری رُوح) کو زندہ نہ رہنے دو۔" یہ فقرہ دنیا میں جتنی مصیبت کا باعث ہوا۔ عام آدمی اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ بیشمار لوگ۔ خصوصاً ضعیف عورتیں اس وہم کی بدولت زندہ نذرِ آتش کی گئی ہیں۔ پورا پورا اندازہ تو نہیں لگایا جا سکتا لیکن کروڑ ہا اموات ہوئی ہیں۔ پہلے پہل عیسائی شہنشاہ کانسٹینٹائن نے چوتھی صدی عیسوی میں حکم دیا تھا۔ کہ جادوگروں کو زندہ جلا دیا جائے۔ اس حکم کے ماتحت اور بعد میں پوپوں کے احکام سے بے شمار انسان بازاروں میں زندہ جلا دیئے جاتے رہے ہیں۔ جب کسی نے بھی انجیل سے اختلاف کیا۔ اس کو جادوگر سمجھ لیا ...

گیا۔ آپ نے مندروں۔ گرجا گھروں اور بلند عمارتوں کے اوپر دھات کے کنڈکٹر ملاحظہ کئے ہونگے۔ ان کا یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ بادلوں میں سے نکلنے والی برقی رَو کو پکڑ کر زمین میں پہنچا دیتے ہیں۔ اور عمارت پر گرنے نہیں دیتے۔ لیکن آپ یہ سُنکر حیران ہونگے۔ کہ جب فرینکلن نے اس کی ایجاد کی۔ تو مذہبی دُنیا پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے ہو گئی۔ اور اس پر خدا کی رضا میں دخل اندازی کرنے کا الزام عائد کر دیا۔

چڑیلوں کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ شیطان کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ مردوں اور عورتوں پر سایہ ڈال لیتی ہیں۔ فصلیں تباہ کر دیتی ہیں۔ اور جانوروں کا خون چوس لیتی ہیں۔ ۱۵۸۹ء میں جب شاہ جیمز اول ڈینمارک سے آ رہا تھا۔ تو راستہ میں سخت آندھی آگئی۔ جس کی وجہ سے اس کو بہت تکلیف ہوئی۔ اس آندھی کو بھوتوں کی کارستانی سمجھا گیا۔ اور ایک بالکل بے قصور ڈاکٹر کو نہایت بیرحمی سے مارپیٹ کر زندہ آگ میں جلا دیا گیا۔ اصل مدعا یہ ہوتا تھا۔ کہ بُری رُوح مارپیٹ کر انسانی جسم میں سے نکالی جائے۔ لیکن نتیجہ اس کا موت ہوتا تھا۔

عیسائیت کے زمانہ سے پیشتر بوڑھے حکیم گیلن نے ظاہر کیا تھا۔ کہ دیوانگی دماغی مرض ہے۔ لیکن عیسائی مذہب کا عقیدہ ہے۔ کہ دیوانگی بُری رُوح کے دماغ پر مسلط ہونے کا نتیجہ ہے۔

لیٹس ایک سبزی ہے جس پر ان کا خیال ہے کہ شیطان بیٹھنا پسند کرتا ہے۔ اسلئے دھارمک عیسائی لوگوں میں رواج تھا۔ کہ جب کبھی اس سبزی کو بطور خوراک استعمال کرتے تھے۔ تو اس پر اپنے بازوؤں سے صلیب کا اشارہ کرتے تھے۔ ایک عورت نے صلیب کا اشارہ کئے بغیر لیٹس سبزی کو تناول کر لیا۔ اس پر اُس کو پادری کے روبرو پیش کیا گیا۔ اس عورت نے جواب دیا۔ کہ اس کو شیطان کے بیٹھنے کا علم نہیں تھا۔ یہ سُنکر پادری صاحب نے کمال مہربانی سے اس عورت کے اندر سے شیطان کو نکالنے کی کوشش کی۔

جس زمانہ میں مذہب کی مکمل حکومت تھی۔ اس وقت دنیا میں تاریکی بھی مکمل تھی۔ کیڑے اور مُرغ بھی بے گناہ متصور نہیں ہوتے تھے۔ ایک مُرغ کے قبضہ میں ایک انڈا دیکھا گیا۔ یہ مُرغی تو تھی نہیں۔ جو یہ انڈا اس کا اپنا ہوتا۔ اسلئے اُس مُرغ کو جادوگر سمجھ کر جلا دیا گیا۔ مین ہولڈ نے ایک درد ناک کتاب دی ایبروج ایمبرانش کے نام سے تصنیف کی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ تین سو سال پیشتر یورپ کسی حد تک اس وہم کا شکار تھا۔

ادویات (علم طب)

سائینس کے سب تجربات کی نسبت انجیل کا مسئلہ زیادہ مسلمہ تصور کیا جاتا ہے۔ مرحوم مہاتماؤں کی ہڈیاں ادویات کی نسبت زیادہ کارگر سمجھی جاتی ہیں۔ دعائیں یقینی علاج بتائی جاتی ہیں۔ سینٹ آگسٹن نے کہا تھا:-

عیسائیوں کی جملہ بیماریاں شیطان ارواح کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ شیطان ارواح نوزائیدہ بچوں اور نئے بپتسمہ لینے والے عیسائیوں کو زیادہ عذاب دیتی ہیں۔ میونسپل کمیٹیاں اور گرجے پرانی متبرک مٹی کو فروخت کر کے ہزاروں اور لاکھوں روپیہ کی جائداد بنا سکتے رہے ہیں۔ سینٹ روزلیا کی ہڈیوں میں بیماری دور کر دینے کی تاثیر تھی۔ کئی صدیوں تک یہ ہڈیاں وبائی امراض کا علاج متصور ہوتی رہی ہیں۔ آخر پروفیسر بکلینڈ نے ثابت کیا۔ کہ ہڈیاں کسی سینٹ کی نہیں ہیں۔ بلکہ ایک بکرے کی ہڈیاں ہیں۔ لیکن لوگ اس بات پر یقین لانے کو تیار نہیں تھے۔ دس سال کا ذکر ہے۔ کہ اٹلی میں ایک جوالا مکھی (آتش فشاں) پہاڑ میں سے نکلنے والے لاوا سے بچنے کے لئے پرارتھناؤں اور تعویذوں کا ہلڑ مچ گیا تھا۔ اس پہاڑ کے نزدیک کے کئی ایک گاؤں کے باشندے آپس میں اس لئے لڑ مرے۔ کہ ایک گاؤں کے باشندے دوسرے گاؤں والوں سے پیشتر اپنے گاؤں کی حفاظت کے لئے کسی خاص مقام پر دعائیں مانگنا چاہتے تھے۔ لیکن لاوا بدستور بہتا گیا۔ اور جو گاؤں بھی اس کی لپیٹ میں آ کر اس کو جھلس دیتا گیا۔

چرچ کونسل نے سرجری (جراحی کا پیشہ) ممنوع قرار دے رکھا تھا۔ یہاں تک کہ بادشاہوں کو بھی اُپریشن کرانے کی اجازت نہیں دیجاتی تھی۔ اس پیشہ کو اتنا بُرا کہا جاتا تھا۔ کہ اچھے آدمی ادھر متوجہ ہی نہیں ہو سکتے تھے۔ تیرھویں صدی میں گرجوں کی کونسل نے حکم جاری کر رکھا تھا۔ کہ کوئی ڈاکٹر اس وقت تک کسی عیسائی مریض کا علاج نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ اس مریض کے انچارج پادری سے اجازت حاصل نہ کرے۔

سر جیمز ینگ نے جب سرجری کی امداد کے لئے کلوروفارم کی سفارش کی۔ تو پادریوں نے مخالفت کا ایک طوفان برپا کر دیا تھا۔ یہ کہتے ہوئے۔ کہ درد خدا کی رضا ہے۔ اس کو دُور کرنا اُس کی رضا کے خلاف چلنا ہے۔

نئے خیال کا رہنما بیکن سمجھا جاتا ہے۔ وہ کیمرہ، گھڑی، لیمپ اور سٹیم طاقت وغیرہ کا موجد بتایا جاتا ہے۔ ان ایجادوں نے زندگی کی شکل کو تبدیل کر دیا ہے۔ لیکن مذہب نے اس کے خلاف جبھی فتوے دے دیا تھا۔ کہ وہ شیطان کے زیر اثر

بقیہ صفحہ ۱۰ سے

گیا۔ ان گاؤں میں کبھی بھی کامیابی نہ ہوتی یدی آریہ سماج ڈسکہ کے آریہ پرش جان کو ہتھیلی پر رکھ کر سہیوگ نہ دیتے۔ ڈسکہ آریہ سماج نے اپنی ہمت پر سینکڑوں روپیہ خرچ کر کے اس کاریہ کو کامیاب بنایا۔ پنڈت پریتم چند جی کے اُدیوگ سے ہزاروں راہتیوں کو مسلمان ہونے سے بچایا گیا۔ سیٹھ جگل کشور جی بڑلا نے اس موقعہ پر یدی دھن سے سہایتا نہ کی ہوتی تو بھی کاریہ کا چلنا مشکل تھا دلت ادھار سبھا کا کام سارے پنجاب میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کے اپدیشک جگہ جگہ گھوم کر دلت بھائیوں کو ودھرمی ہونے سے بچا لیتے ہیں۔ اور ان کی کٹھنائیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گت ورش سبھا کے اپدیشکوں نے سینکڑوں سنسکار کرائے۔ اور ہزاروں دلت بھائیوں کو گایتری منتر کی دیکشا دی۔

سنسکار:- اس ورش سبھا کے اپدیشکوں دوارا کرائے گئے سنسکاروں کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ جو مندرجہ

لیکن پادری اس کو ناستک کا نام دیتے تھے۔ آخر اس کو جیل میں ڈالدیا گیا۔ وہ چودہ سال جیل میں بند رہا۔ یہ تھا انعام جو اس نیک دل کو دنیا کا علم اور دُنیا کا آرام بڑھانے کے عوض ملا۔ کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کی زندگی کے بہترین سال جیل کی بجائے انسانی بھلائی کے لئے صرف ہوتے تو آج دنیا کا نقشہ کیا ہوتا؟

پندرھویں صدی میں صفائی کے عام اصولوں کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے پلیگ پھیلی۔ شہروں کی آبادی کا تیسرا حصہ اس کی نذر ہو تا رہا۔ اٹھارہویں صدی میں مارسیلز کی نوّے ہزار آبادی میں سے پچاس ہزار نفوس لقمۂ اجل ہو گئے۔ لیکن مذہب اس کو خدا کا قہر سمجھتا تھا۔ لیکن جب باگ ڈور سائینسدانوں کے ہاتھ میں آئی۔ تو یورپ سے پلیگ (خدا کا قہر) کافور ہو گئی۔ اموات کی اوسط کم ہو گئی۔ اور لوگوں کی عمریں بڑھ گئیں۔

جیبز کی ٹیکہ کرنے کی ایجاد کو گناہ کبیرہ کا نام دیا گیا تھا۔ اور بڑے بڑے پادریوں اور پوپوں نے کہا تھا۔ کہ چیچک خدا کی طرف سے ہمارے گناہوں پر ناراضگی کا اظہار ہے۔ اور اگر ٹیکہ کا استعمال کیا گیا۔ تو خدا اور بھی ناراض ہو جائے گا۔ لیکن اب چیچک کا ٹیکہ تمام دُنیا میں لگایا جاتا ہے۔ اور اس ٹیکہ کی بدولت چیچک کی بیماری بہت

ذیل سے عیاں ہے:-

سنسکاروں کی تعداد

سمت ۱۹۹۱	سمت ۱۹۹۲	سمت ۱۹۹۳
1000	1217	1331

سماجوں کا نر یکشن:- اس ورش سماجوں کے نریکشن کا کاریہ بھی دیدیہ پرچار وبھاگ کے آدھین کر دیا گیا ہے۔ اور یوگیہ اپدیشکوں کے ذمہ یہ ڈیوٹی بھی لگائی گئی۔ کہ وہ جہاں پدھاریں سماجوں کا نریکشن بھی کر لیا کریں۔ خوشی کی بات ہے کہ اپدیشک مہانو بھاؤں نے بڑی خوبی کیساتھ اس کام کو نبھا دیا۔ نریکشن فارمیں تیار کی گئی ہیں جن کے پُر کرنے سے پرتیک سماج کے سمبندھ میں ہر پرکار کی سوچنا مل جاتی ہے۔ شری ٹھاکر مہر سنگھ جی ریٹائرڈ آڈیٹر نے اس کام میں خاص کر سہایتا کی۔ انہوں نے دس سماجوں کا نریکشن کیا۔ اور سماجوں اور سبھا کو پرامرش دئے۔ جس کیلئے ان کا دھنیہ واد کیا جاتا ہے۔ چھ ماس کے اندر ۸۰ سماجوں کا نریکشن کیا گیا۔

میلے:- اس ورش میلوں پر خوب پرچار کیا گیا۔ کورکشیتر سورج گرہن کے میلہ کے اوسر پر لگاتار دس دن تک پرچار ہوتا رہا۔ ہزاروں نرناریوں نے اس میں سمّت ہو کر دید امرت پان کیا۔ میلہ پرچار کو کامیاب بنانے کیلئے سبھا کے اپدیشک لگاتار دو ماس کیلئے مئی اور جون کی گرمی میں گراموں میں بھرمن کرتے رہے۔ پرچار کے ساتھ انہوں نے اس میلہ پر خرچ کیلئے ۹۲۳ روپے اکٹھے کئے۔ میلہ اوسر پر لنگر جاری کیا گیا۔ جس میں ہزاروں نرناری بھوجن کرتے رہے۔

ساہتیہ وبھاگ:- اس سال ساہتیہ کے نام سے وبھاگ کی ستھاپنا کی گئی۔ اس وبھاگ کا ساہتیہ رچنا ٹیکری کا کاریہ ہوتا ہے۔ اس کے ٹریکٹ بھی چھاپے جاتے ہیں۔ ہندی گورمکھی اور اردو تینوں زبانوں میں ۳۶۵ ٹریکٹ تیار کئے گئے۔

اردو ستیارتھ پرکاش:- شری پنڈت چمپتی جی نے ستیارتھ پرکاش کا اردو انوواد کر لیا ہے۔ شیگھر ہی مکمل سنشودھن ہو کر سامنے آ جائیگا۔

اخبار آریہ مسافر میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سرشٹی سمت

از منتری یت بھاگ چندجی آریہ خانخاناں - جالندھر -

یہ بات تو نرِ دِواد ہے - کہ ایک ہزار چترگیوں کا ایک برہم دن اور اتنی ہی ایک برہم راتری ہوتی ہے - ارتھات ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ ورش سرشٹی قائم رہتی ہے اور اتنے ہی ورش کی پرلے ہوتی ہے - جھگڑا صرف اس بات پر ہے - کہ اس سرشٹی کی آیو اس وقت تک شری سوامی دیانندجی مہاراج کے مطابق ۱۹۶۰۸۵۳۰۳۶ ورش ہوتی ہے - اور کچھ ایک وِدوان اس میں بھول مان کر ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۷ ورش سرشٹی سمت تبلاتے ہیں -

میرے وچار میں سرشٹی سمت میں بھول کی بھرانتی کا یہ کارن ہے - کہ منوسمرتی اور سوریہ سدھانت وغیرہ میں ورنت ۷۱ چترگیوں کا ایک منونتر اور ۱۴ منونتروں کا ایک برہم دن اور ایک برہم دن = ایک ہزار چترگی کے مگر جب مندرجہ بالا حساب کو سپشٹ کیا جاتا ہے - یعنی ۷۱ × ۱۴ = ۹۹۴ تو مطلوبہ ایک ہزار چترگیوں سے چھ چترگیاں کم رہ جاتی ہیں - بس یہی چھ چترگیوں کی کمی جو کہ منونتروں کے حساب سے رہتی ہے - بھرانتی کا کارن ہوتی ہے -

کئی وِدوان تو اس حساب سے آتی ہوئی چھ چترگیوں کی کمی کو سوریہ سدھانت کے مطابق منونتروں کے اردگرد آئی ہوئی سندھیاں (ایک سندھی برابر ہے - ایک کرت یگ کی آیو کے) ملا کر پورا کرتے ہیں - اور کئی وِدوان یہ سندھیاں (جو کہ منونتروں کے حساب سے اب کم ہوتی ہیں -) کلپ کے آغاز میں اکٹھی ہی مانتے ہیں -

ایسا کرنے سے منونتروں کے حساب سے بھی ایک ہزار چترگی تو پوری ہو جاتی ہے - کیونکہ پندرہ سندھیوں کا عرصہ چھ چترگیوں کے برابر ہوتا ہے - مگر یہ شنکائیں پیدا ہوتی ہیں

(۱) ہر منونتر کے شروع میں وِدوسنت یگ ہو جایا کریں گے - (۲) اگر اس وقت کو سرشٹی کا نہ سمجھ کر جل پلو مانا جاوے تو اس کے لئے تو سوامی جی کا کہیں اشارہ بھی نہیں ملتا - (۳) شری سوامی جی کی آگیا کے ورودھ ویدا تپتی اور سرشٹی سمت میں فرق -

شاید یہ بھرانتی پہلے بھی کسی وقت ہوگی - جس کا نوارن سوریہ سدھانت میں منونتر کے اردگرد کرت یگ کے عرصہ کے برابر سندھیاں مان کر یا ایک سمے ہی اکٹھی ۱۵ پندرہ سندھیاں مان کر کیا گیا ہوگا کیونکہ سندھیوں کا وچار سوریہ سدھانت کے پہلے پستکوں سے معلوم نہیں پڑتا - چنانچہ شنید اکبر لیکھرام جی کی تحقیقات کے مطابق سوریہ سدھانت کو بنے لگ بھگ ۲۱۶۵۰۰ ورش ہو چکے ہیں -

منوسمرتی میں (جس کو بنے لگ بھگ ساڑھے بارہ کروڑ ورش کا عرصہ گذر گیا -) ان سوریہ سدھانت والی سندھیوں کا ذکر نہیں - ہاں ایسا ضرور مانا ہے - کہ ہر منونتر میں اُسی نام کا منو سرشٹی اُتپن کرتا ہے - جو کہ سوامی جی کے منتویہ اور دلیل کے بھی برخلاف ہے - اور سوامی جی نے ویدا تپتی وشے میں منوسمرتی کا ہی پرمان دیا ہے - یہ بات تو درست ہے کہ سوامی جی نے رگوید بھاشیہ بھومکا میں گنت ودیا وشے سوریہ سدھانت کو مانا ہے - مگر اس سے یہ ثابت نہ ہوا - کہ اُنہوں نے سوریہ سدھانت کی سندھیوں کو بھی مان لیا - ایسا تو سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش دسویں سملاس میں شارنگدھر کا پرمان دیا ہے - مگر تیسرے سملاس میں اُسی شارنگدھر کو نہ پڑھنے یوگیہ پستکوں میں لکھا ہے - اور رگ وید بھاشیہ بھومکا میں جہاں اُنہوں نے مفصل حساب لکھا ہے - وہاں ان سندھیوں کا کہیں بھی ذکر نہیں کیا - بلکہ دو تین جگہ سنکلپ والے شلوک کی طرف ضرور اشارہ کیا ہے - میرے خیال میں منونتر تو حساب کی سہولیت کے لئے ہی کلپت کئے گئے ہیں جس طرح کہ روشنی کی رفتار فی سیکنڈ ایک لاکھ ستاسی ہزار میل ہے - اور سورج ہمیں آٹھ منٹ بعد دکھائی دیتا ہے - سوامی جی کی بھول ماننے سے ذیل شنکائیں پیدا ہوتی ہیں

(۱) سرشٹی سمت کے متعلق شری سوامی جی کا ایک جگہ نہیں بلکہ کئی جگہ ایک جیسا ہی لکھا ہوا ملتا ہے - اگر حساب میں سوامی جی کی بھول ہی مانی جاوے - تو کیا سوامی جی ایک سادھارن سی بات کو ایک دو جگہ نہیں بلکہ کئی جگہ اور وقتاً فوقتاً غلط ہی لکھتے گئے - صرف خود غلط لکھ گئے - بلکہ اور لوگوں کو اس کے صحیح ماننے کا آدیش بھی کر گئے - جیسا کہ معمون سے آپ پر واضح ہو جاوے گا - اگر سوامی جی کی بھول ہی مانی جاوے تب تو سوامی جی کے وید بھاشیہ وغیرہ بھی ایسے ہی ہوں گے -

(۲) سوامی جی کی لکھی سندھیا اور اگنی ہوتر کی ودھی اور منتروں میں سنسکار ودھی ستیارتھ پرکاش - پنچ مہایگیہ ودھی میں اختلاف ہے - جب کبھی شنکا اٹھتی ہے - تو وِدوانوں سے یہی جواب ملتا ہے - کہ ان پستکوں میں اختلاف ہوتے ہوئے بھی اس وشے میں پنچ مہایگیہ ودھی ہی پرمان ہے - تو پھر سرشٹی سمت کے وشے میں جب کہ تین چار جگہ سوامی جی کے لکھنے میں ذرا بھر بھی اختلاف نہیں ہے - کیوں بھول مانی جاوے

(۳) جب کوئی پنڈت ان وید منتروں پر (جن پر کہ شری سوامی جی کا بھاشیہ نہیں ملتا -) بھاشیہ کرتا ہے - تو اُسے یہ کہہ کر اپرمانک ٹھہرایا جاتا ہے - کہ یہ کسی رشی کا کیا ہوا بھاشیہ نہیں ہے - کسی وِدوان کا ہی ہے - اس لئے اس بھاشیہ میں کمی ہونا لازمی ہے - اور شری سوامی جی (جنہیں کہ ہم رشی مانتے ہیں - اور اُن کے وید بھاشیہ کو پرمانک مانتے ہیں -) کے بتائے ہوئے سرشٹی سمت میں بھول بتائی جاتی ہے -

رشی دیانند کی سرشٹی سمت کے متعلق رائے

(۱) ستیارتھ پرکاش سملاس آٹھ پرشن :- جگت کی اُتپتی میں کتنا سمے ویتیت ہوا - اُتر :- ایک ارب چھیانوے کروڑ کئی لاکھ اور کئی سہسر ورش جگت کی اُتپتی اور ویدوں کے پرکاش ہونے میں ہوتے ہیں - اس کا سپشٹ ویاکھیان میری بنائی بھومکا میں لکھا ہے - دیکھ لیجئے -

(۲) رگویدادی بھاشیہ بھومکا - ویدا تپتی وشے پرشن :- ویدوں کی اُتپتی میں کتنے ورش ہو گئے ہیں -

اُتر :- ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار نو سو چھہتر ارتھات (۱۹۶۰۸۵۲۹۷۶) ورش ویدوں کی اور جگت کی اُتپتی میں ہو گئے ہیں - اور یہ سمت ستترواں (۷۷) ورت رہا ہے - اس سے آگے نشچے کرنے کے لئے مفصل گنتی لکھی ہے - جس کا سار یہ ہے - کہ چھ منونتر گذر چکے ہیں - اور ساتویں منونتر میں یہ اٹھائیسویں چترگی ہے - اور اس چترگی میں کلجگ کے ۴۹۷۶ ورش کا تو بھوگ ہو چکا ہے -

ایک چترگی = ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰

منونتر = ۴۳۲۰۰۰۰ × ۷۱

= ۳۰۶۷۲۰۰۰۰

چھ منونتر جو گذر چکے ہیں = ۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰

= ۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰

ساتویں منونتر کے ۱۲۰۵۳۲۹۷۶ ورش ویتیت ہو چکے جبکہ سمت ۱۹۳۳ بکرمی ہے -

اس لئے کل = ۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰ +
۱۲۰۵۳۲۹۷۶

= ۱۹۶۰۸۵۲۹۷۶

"جو پورو چترگی لکھ آئے ہیں - اُن ایک ہزار چترگیوں کی برہم دن سنگیا رکھی ہے - اور اتنی ہی چترگیوں کی راتری سنگیا جاننی چاہئے - سو سرشٹی کی اُتپتی کرکے ہزار چترگی پرینت ایشور اس کو بنا رکھتا ہے - اسی کا نام برہم دن رکھا ہے - اور ہزار چترگی پرینت سرشٹی کو مٹا کے پرلے ارتھات کارن میں لین رکھتا ہے - جس کا نام برہم راتری رکھا ہے - ارتھات سرشٹی کے ورتمان ہونے کا نام دن اور پرلے ہونے کا نام راتری ہے - یہ جو ورتمان برہم دن ہے - اس کے ۱۹۶۰۸۵۲۹۷۶ ورش اس سرشٹی کی تتھا ویدوں کی اُتپتی میں بھی ویتیت ہوئے ہیں - اور ۲۳۳۳۲۲۷۰۲۴ ورش اس سرشٹی کو بھوگ کرنے کے باقی رہے ہیں" "اسی پرکرن میں منوسمرتی کے شلوک سا کشی سے پہلے لکھ چکے ہیں" اس سے آگے منوسمرتی کے مطابق گنتی لکھی ہے - آگے لکھتے ہیں - "یہی ویوستھا سرشٹی اور ویدوں کی اُتپتی کے ورشوں کی ٹھیک ہے - اور سب منشوں کو اسی کو گرہن کرنا یوگیہ ہے" اس سے آگے سنکلپ کے شلوک کی طرف اشارہ کرکے مذکورہ سمت کی ہی پشٹی کی ہے - اور یہی کاتوں دوارا بھی اس کی پشٹی کی ہے - "اور یہی ابتہاس آج پرینت سب آریہ ورت دیش میں ایک سا ورتمان ہو رہا ہے - اور سب پستکوں میں بھی اس وشے میں ایک ہی پرکار کا لیکھ پایا جاتا ہے - کسی پرکار کا اس وشے میں ورودھ نہیں ہے - اسی لئے اس کو انیتھا کرنے میں کسی کا سامرتھ نہیں ہو سکتا -" اس سے آگے پھر سنکلپ والے شلوک کو اور جنم پتریوں کو جتلا کر پھر لکھتے ہیں - "اور جن جن نے اپنی اپنی دیش بھاشاؤں میں انیتھا ویاکھیان ویدوں کے وشے میں کیا ہے - اُن اُن بھی ویاکھیان نِشپھل ہے" رشی کو کیا معلوم تھا - کہ اور تو کیا اُن کے انویائی ہی اس لیکھ میں بھول نکالیں گے -

(۳) ستیہ دھرم وچار شتابدی سنسکرن پرتھم بھاگ صفحہ ۸۲۸ = اب یہ کہ ایشور نے کس سمے جگت کو بنایا ہے - ارتھات سنسار کو بنے ہوئے کتنے ورش ہو گئے - اس کا اُتر دیا جاتا ہے - ایک کلپ میں چودہ منونتر ہوتے ہیں - اور ایک منونتر اکہتر چترگیوں کا ہوتا ہے - سو اس سمے ساتواں वैवस्वत منونتر ورتمان ہو رہا ہے - اور اس سے پہلے یہ چھ منونتر بیت چکے ہیں - سوایمبھو - سوارو چش - اوتمی - تامس - ریوت اور

چاکشش ارتقات ۱۹۷۶۰۸۵۲۹۷۶ ورشوں کا بھوگ ہو چکا ہے۔ اور اب ۲۳۳۳۲۲۷۰۲۴ درش اس سرشٹی کو بھوگ کرنے باقی رہے ہیں"۔ آگے لکھا ہے۔" اس بات میں سب آریہ ورت دیش کے اتہاس ایک ہیں۔ کسی میں کچھ درودھ نہیں۔

پھر جب کہ مین مت والے اور مسلمان اس دیش کے اتہاسوں کو نشٹ کرنے لگے۔ تب آریہ لوگوں نے سرشٹی کے اتہاس کو کنٹھ کر لیا۔ سو بالک سے لیکر ورددھ تک نیتہ پرتی اُچارن کرتے ہیں۔ کہ جس کو سنکلپ کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

ओं तत्सत श्री ब्रह्मणो द्वितीये प्रहर
अद्ध वैवस्वत मन्वन्तरे ऽष्टाविंशति-
तमे। कलियुगे कलि प्रथम चरणे
आर्य्यावर्त्तान्तरैकदेशे ऽमुक नगरे
ऽमुक संवत्सराय नर्तु मास पक्ष
दिन नक्षत्र लगन मुहूर्ते ऽत्रेदं कार्य
कृतं क्रियते वा ॥

جو اس کو ہی وچارے۔ تو اس سے سرشٹی کے ورشوں کی گنتا برابر جان پڑتی ہے"۔ آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"اس لئے یہ ویوستھا سرشٹی کی اتپتی کے ورشوں کی سب کو ٹھیک ماننی اُچت ہے"۔

(۴) ستیہ دھرم وچار صفحہ ۸۴ پر دیکھو جتنے ۱۸۰۰ و ۱۳۰۰ ورشوں کے بھیتر عیسائیوں اور مسلمانوں کے متوں میں آپس کے درودھ سے زرقے ہو گئے ہیں۔ اُن کے سامنے جو ۱۹۶۰۸۵۲۹۷۶ درشوں کے بھیتر آریوں کے مت میں بگاڑ ہوا تو وہ بہت ہی کم ہے۔"

جن فقروں کو موٹا لکھا گیا ہے وہ قابل غور ہیں۔ اب بنتی یہ ہے۔ کہ چار جگہ اور چار جگہ میں مفصل بیان پوری گنتی اور ساتھ ہی یہ دعویٰ کہ اس کو کوئی غلط ثابت نہیں کر سکتا پھر اس سرشٹی سمت کو صحیح ماننے کی آگیا موجود ہے۔ اس میں بھول نکالنے والے اپنی پوزیشن وچار لیں۔

اوشیک نویدن

آریہ بھائیوں کو یہ جل بھانتی گیات ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پچھلے ورش سے آریہ ساہتیہ وبھاگ کا کام چالو کیا ہے۔ اس وبھاگ دوارہ جہاں اُتم ویدک ساہتیہ کے مہیا کرنے کا کام ہوتا ہے۔ وہاں ٹریکٹوں کا ایک نہایت مفید ماہواری سلسلہ بھی جاری ہے۔ سال گذشتہ میں اس سلسلہ دوارا کئی ہزار ٹریکٹ وترن ہو چکے ہیں۔ اس ورش اس کاریہ کو وستریت کرنے وچار کیا جا رہا ہے۔

چنانچہ ٹریکٹوں کے سلسلہ کو دھک اُپ یوگی بنانے کے اپایوں پر عمل کیا جائے گا۔ اور ہر پرکار کے اُتم ساہتیہ کو آریہ پرشوں تک پہنچانے کا کام نہایت عمدگی سے سرانجام دیا جائے گا۔ اس لئے آریہ پرشوں کو جب بھی کسی پستک کی ضرورت ہو ساہتیہ وبھاگ گورودت بھون لاہور میں تشریف لاکر یا پتر دوارا آگیا بھیج کر ہی طلب کرنی چاہیئے۔ نیز ساتھ ہی ٹریکٹوں کے سلسلہ کو اپنا کر آریہ سماج اور ویدک دھرم کے خیالات کو جنتا تک پہنچانے کا بھرسک پریتن کرنا چاہیئے۔

پربندھک ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر کا چناؤ

بہت دنوں سے آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر میں اختلافات بڑھ رہے تھے۔ اس لئے آریہ سماج کا ایک جنرل اجلاس کل شام ۸½ بجے بلایا گیا۔ اور سروسمتی سے مندرجہ ذیل ادھکاری چنے گئے۔ اور صدر کو اختیارات دئے گئے۔ کہ وہ انترنگ سبھا کے ممبر نامزد کرے۔

پردھان پنڈت رام رکھا مل سب ریکارڈ آر۔ ایم ایس لاہور۔ منتری مہاشہ منشی رام باہمبہ ریلوے ٹیلیگراف آفس لاہور۔ خزانچی مہاشہ دیسراج النگ ٹیلیگراف آفس لاہور۔ (سیکرٹری منشی رام باہمبہ لاہور)

(رجسٹرڈ)

چمپا رسائن

بل ویریہ۔ خون بڑھانے کیلئے اکسیر ہے۔ بدہضمی۔ پتھری۔ جریان۔ سرعت کا ستیاناس کرتی ہے۔ واجی کرن یعنی طاقتور ادویات کی سرتاج ہے۔ ہر مرد کو سردیوں میں استعمال کرنی چاہئے۔ قیمت ۸ روپے فی سیر۔ سوا دو روپے کی ایک پاؤ۔

(رجسٹرڈ)

سوم راج

مرض لیکوڈرما۔ یعنی جریان الرحم کا شرطیہ اور واحد علاج ہے۔ سپاری پاک اس کے آگے ہیچ ہے۔ قیمت دس خوراک اڑھائی روپے (ع)

چمپا رسائن فارمیسی (رجسٹرڈ)
گارڈن کالج روڈ۔ راولپنڈی

آریہ سماجوں سے وشیش نویدن

پنجاب پرانت کے جو آریہ سماج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں اپنا پرتی ندھی بھیجنے کے فارم بھر کر بھیجتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ سیدھا ڈاک دوارا سبھا کے دفتر گورودت بھون میں ارسال کریں۔ کسی آدمی کے ہاتھ ارسال نہ کریں۔ پچھلے انوبھو کے بنا پر یہ نشچے کیا گیا ہے کہ پرتی ندھی فارم سبھا کے دفتر میں آریہ سماج سے سیدھے پراپت نہ ہو کر کسی دوسرے ہاتھ پراپت ہوں گے۔ اُن پر کوئی کاریہ وائی کرنے سے پہلے پتر دوارا آریہ سماج سے پوچھا جائیگا کہ کیا اُس نے پرتی ندھی فارم بھر کر بھیجا ہے کہ فلاں آدمی کو اپنا پرتی ندھی چنا ہے۔ جواب آ جانے پر پرتی ندھی فارم پر کاریہ وائی کی جاویگی۔

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

دیانند متھرا داس کالج موگہ کا میٹرکولیشن میں شاندار نتیجہ ڈی۔ ایم کالج موگہ کا میٹرکولیشن کا نتیجہ حسب معمول بہت اچھا رہا ہے۔ ۸۴ میں سے ۷۹ طلباء پاس ہوئے ہیں۔ جن میں سے ۱۸ فسٹ ڈویژن میں اور [illegible] ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں۔ پہلے چار طلباء [illegible] ۶۸۵، ۶۶۰، ۶۵۸، ۶۵۵ نمبر لئے ہیں [illegible]

سناتن دھرم کی ننگی تصویر!

(۱) برہم ویورت پوران کی آلوچنا لیکھک پنڈت منسارام جی ویدک توپ۔ یہ پوران سب پورانوں میں سے گندہ پوران ہے۔ اس کی آلوچنا لکھی گئی بالکل تیار ہے۔ تین سو آرڈر آنے پر پریس میں دیدی جائیگی۔ قیمت تقریباً ایک روپیہ۔

(۲) پاکھنڈی پوپ بجواب منشر بادھو آ جا رہا ہے۔ اس کتاب میں پورانوں کے وہ درشیہ دکھائے جائینگے۔ کہ جن کو دیکھ کر پورانکوں کی زبان بند ہو جائیگی۔ تصویریں نہایت خوبصورت آرٹ پیپر پر۔ قیمت فی کاپی تقریباً ۴ر ایک ہزار کتاب کا آرڈر آ جانے پر پریس میں دیدی جائے گی۔ آریہ سماجیں [illegible] طور بلونس کے پڑھتے ہی اکٹھا آرڈر بھیجکر ہماری حوصلہ افزائی کریں۔

مینیجر لوک پرکاش منڈل بھوانی ضلع حصار

جاڑے کا موسم آگیا ہے۔

جبکہ ہر ایک ہندوستانی کو کسی نہ کوئی طاقت کی دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو مضبوط اور [illegible] بنانا ہے۔ آپ بھی بہترین ہندوستانی دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو سال بھر کیلئے قوت [illegible] اس مطلب کیلئے

تلوار مارکہ شربت فولادت!!

طاقت کی بہترین دوائی ہے۔ جو ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی طاقت واپس آ جاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال کر لینا کمزوری کو تمام سال نزدیک آنے نہیں [illegible] اس کے استعمال سے کمزوری کی تمام بیماریاں۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ [illegible] مانند فولاد کے مضبوط ہو جاتا ہے۔ شدھ اور تازہ خون پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمک [illegible] دماغ۔ جگر۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے۔ [illegible] تلوار مارکہ شربت فولادت میں ہی ہے۔ اور یہ موسم سرما میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ [illegible] اس قسم کے شربت فروخت ہو رہے ہیں۔ اُن میں سے کسی کے اندر یہ خوبی نہیں۔ اگر آپ نے [illegible] مارکہ شربت فولادت کا استعمال نہیں کیا تو آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے ایک بوتل [illegible] زندگی کا لطف اٹھا دیں۔ دھوکہ سے بچیں اور صرف تلوار مارکہ خرید کریں۔ ہر شہر کے دوا فروش [illegible] دستیاب ہو سکتا ہے۔

تیار کردہ گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ لدھیانہ (ایس پی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل کورکشیتر کا سلور جوبلی بھاری میلہ
گوروکل کانگڑی کے گورنر شری پنڈت ستیہ برت جی کا سندیش اور آشیرواد۔

گوروکل کورکشیتر کی سلور جوبلی ۱۹۳۸ء میں منائی جانے گی گوروکل کانگڑی کی جتنی شاخیں ہیں۔ اُن میں گوروکل کورکشیتر کا بہت بلند رتبہ ہے۔ اس شاخ میں پڑھے ہوئے ۵۴ برہمچاری اب تک سنا تک بھی بن چکے ہیں۔ اور ملک۔ دھرم اور قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس مقام کو شری سوامی شردھانند جی نے چنا تھا۔ اور اس شاخ کی انہیں کے دست مبارک سے قائم ہوئی تھی۔ گوروکل کورکشیتر کی خوش قسمتی ہے کہ اسے پنڈت سوم دت جی ودیا النکار جیسے اتساہی منتظم ملے ہوئے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ پنڈت سوم دت جی گوروکل کی روح ہیں۔ تو مبالغہ نہ ہوگا۔ انہیں کی کوشش سے جوبلی کا بھاری میلہ منایا جا رہا ہے۔ پرماتما کریں جن نیک خیالات سے اس گوروکل کی قائمی ہوئی تھی۔ وہ یگ یگ میں اس کی یادیں کام کرتے رہیں۔ اور یہ سنستھا دلوں دن ترقی کرتی رہے

(ستیہ برت گورنر گوروکل کانگڑی)

آریہ کمار سبھا سبزی منڈی دہلی کو سیٹھ برلا جی کا دان۔

آریہ کمار سبھا سبزی منڈی دہلی کے سالانہ جلسے کے موقعہ پر دان ویر سیٹھ جگل کشور جی برلا کو سبھاپتی کے لئے دعوت دیا گیا تھا۔ پر فرصت نہ ہونے کی وجہ سے سیٹھ جی نے منظور نہیں کیا لیکن پھر بھی بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ۵۰ روپے دان میں دئے اس کیلئے ہم سب بچے سیٹھ جی کے بہت مشکور ہیں۔ اور تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں۔ کہ سیٹھ جی اسی طرح بچوں پر مہربانی کی نظر رکھیں گے۔

سیوک ہری شنکر لعل منتری آریہ کمار سبھا

آریہ سماج بنوں کا چناؤ:۔

آریہ سماج گوروکل وبھاگ بنوں کے ادھیکاری ۱۸ اپریل ۳۷ء ایتوار کو نمن پر کار ہوا۔
ترلوک ناتھ جی پردھان۔ ماسٹر ٹیک چند جی اُپ پردھان۔ گوپال داس منتری
... راج جی اُپ منتری۔ مہاشہ دیوان چند جی ...۔ ڈاکٹر الیشر داس جی خزانچی
کنیا پاٹھشالہ:۔ ڈاکٹر الیشر داس جی مینجر ... سندر سنگھ جی منتری۔ حکیم موہن لعل جی ... گوپال داس ودیپنڈت رہے شرن جی ... ناندھی سبھا پنجاب کے سبھا سدیت ...

برلا جی کا دان اور والسرائے

پروفیسر ستیہ ورت جی۔ گورنر گوروکل کانگڑی ہردوار کو والسرائے صاحب بہادر کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سکریٹری کا حسب ذیل مضمون کا خط موصول ہوا ہے:۔

"والسرائے صاحب بہادر نے مجھے آپ کو یہ لکھنے کو کہا ہے۔ کہ سیٹھ جگل کشور جی برلا نے گوروکل وشو ودیالیہ کو گئوؤں کے لئے جو پانچ ہزار روپیہ کا دان دیا ہے۔ اس کی خبر سن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اگر آپ ممالک متحدہ آگرہ کی سرکار کے حیوانات کی نگرانی کے ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر سے خط و کتابت کریں تو میرا خیال ہے۔ کہ وہ آپ کو اچھے بیل کے بارے میں خاص مشورہ دے سکیں گے۔"

کلکتہ کے دان ویر سیٹھ جگل کشور جی برلا نے گوروکل کانگڑی کو جو پانچ ہزار روپیہ گئوؤں کے لئے دیا ہے۔ اس کے متعلق یہ پتہ ہے۔ منتظمان گوروکل نے عموماً گئو شالہ بنانے کیلئے دس ہزار روپیہ کی اپیل کی ہے۔ اور انکا ارادہ ہے کہ دس ہزار روپیہ بھی جلد مل جائیگا۔ اس کے بعد وہ ایک سندر گئوشالہ بھون تعمیر کرائیں گے۔

گوروکل کانگڑی کے آچاریہ جی کی آریہ جنتا سے اپیل
گوروکل کورو کشیتر کی امداد کیجئے

(گوروکل کورکشیتر کے اگلے سلور جوبلی جلسے کے متعلق شری پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی نے حسب ذیل سندیش اور آشیرواد دیا ہے)

آچاریہ دیو شرما جی کا سندیش اور آشیرواد

آریہ جنتا کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ گوروکل کورکشیتر اب اپنے پچیسویں ۲۵ سال کو پورا کر رہا ہے۔ اور وہاں کے کامیاب اور ہر دلعزیز گورنر شری سوم دت جی ودیا النکار اس سنہ ۱۹۴ء کے آخر میں ہونے والے اپنے سالانہ جلسے کو گوروکل کورکشیتر کی سلور جوبلی کی شکل میں خاص اتساہ سے منانا چاہتے ہیں۔ میں ... سلور جوبلی کی ہر طرح سے کامیابی چاہتا ہوں۔

گوروکل کورکشیتر کئی وجوہات سے گوروکل کانگڑی کی پنجاب کی شاخوں میں سے سب سے شریشٹھ ہے۔ اس کی ساری بھلائی اکثر شری پنڈت سوم دت جی کو ہے۔ ان کا برہمچاریوں سے بھائی جیسا پریم ان کا پرشیرم اور اُن کی کام میں چترائی سب معلوم ہی ہیں۔ اور مجھے بھی اُن سے اس سے بھی زیادہ آشائیں ہیں۔

سوامی شردھانند جی مہاراج کو گوروکل کورکشیتر سے خاص پریم تھا۔ اس بات کو بھی یاد کرانا شاید اس موقعہ پر بے موقعہ نہیں ہوگا؟

اس لئے میں جنتا سے آشا کرتا ہوں کہ اس سال گوروکل کورکشیتر نے جو ۲۵۰۰۰/- روپے جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسے وہ اپنے اداروں کے ذریعہ ضرور پورا کریگی۔ گوروکل میں پڑھا ہوا ہر ایک سناتک اس میں اپنی ذمہ داری خاص طور سے محسوس کریگا اور سبھی گوروکل پریمی اپنے تن اور من کی قیمتی سیواؤں سے بھی اس لوک ہتکاری سنستھا کو لابھ پہنچاوینگے

پرمیشور گوروکل کورکشیتر کے ادھیکاریوں کے اس شبھ ادیوگ کو پوری کامیابی عطا کریں

دیو شرما۔

دیانند مکتی سنگھ سے کرشنا مکتی فوج

لاہور ۱۰ مئی۔ جنرل سکریٹری دیانند مکتی سنگھ لاہور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سنگھ ہذا کی جنرل میٹنگ نے اتفاق رائے سے لیگ کا نام تبدیل کر کے اس کا نام مستقل طور پر کرشنا مکتی فوج رکھ لیا ہے۔ مقصد یہ ہے۔ کہ تمام خیالات کے ہندوؤں کا تعاون حاصل ہو سکے۔ سوسائیٹی کے اغراض مقاصد میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی گئی۔ گذشتہ ہفتہ کرشنا مکتی فوج لاہور کے کاریہ کرتاؤں نے دو جنم کے مسلمان خاندانوں کو شدھ کر کے ہندو دھرم میں شامل کیا۔ آشا ہے پرانے سہایک حسب معمول امداد فرماتے رہیں گے۔

جنرل سکریٹری کرشنا مکتی فوج لاہور

آریہ سماج گوروکل وبھاگ بنوں کے سماچار

(۱) آریہ سماج بنوں کا سالانہ جلسہ جون ۱۹۳۷ء کے پہلے ہفتہ میں ہونا قرار پایا ہے۔ تیاریاں بڑے زور شور سے ہو رہی ہیں۔ آریہ سماج کے وِدوان اپدیشک اور بھجنیک سملت ہو کر امرت ورشا کریں گے۔

(۲) آریہ سماج مندر میں آریہ ویر کمار سبھا کا روزانہ ستسنگ ہوتا ہے۔ جس میں سندھیا پرارتھنا اور بچوں کے اپدیش ہوتے ہیں۔

(۳) مورخہ ۲۹/۴ کو سردار سندر سنگھ جی سچدیو کے سپتر کرشن لعل کا شبھ وواہ لالہ ہری چند جی ریلوے گارڈ کراچی ڈویژن کی سپتری کماری لکشمی دیوی کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا پنڈت یوگندر ناتھ جی پردہت آریہ سماج نے وواہ نہایت خوش اسلوبی سے پڑھایا۔ جنتا پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ مہاشہ سندر سنگھ جی نے اس شبھ اوسر پر آریہ سماج۔ آریہ کنیا پاٹھشالہ۔ آریہ ویر کمار سبھا اور مختلف سنستھاؤں میں دان دیا۔

(۴) مورخہ ۲/۵ کو لالہ سروپ چند جی رتن دہ۔ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول بنوں کے دو ترلب کا یگیوپویت سنسکار پنڈت ابھے شرن جی نے کرایا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے پانچ روپیہ کنیا پاٹھشالہ چار روپیہ آریہ سماج اور دو روپیہ آریہ ویر کمار سبھا بنوں کو دان دئے۔ حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔

گوپالداس منتری آریہ سماج بنوں۔

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

گوروکل اندرپرستھ ڈیڑھ ماہ کی گرمیوں کی چھٹیوں کے لئے ۱۷ مئی سے بند ہوگا۔ برہمچاریوں کو چھٹیوں میں پہاڑ ہی یا ترا پر بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ گوروکل کانگڑی کے چھٹی سے دسویں شرینی تک کے سرپرستوں سے نویدن ہے کہ وہ اپنے برہمچاری کے لئے کرایہ ریل وغیرہ کے لئے مبلغ دس روپیہ گوروکل کانگڑی یا گوروکل اندرپرستھ کو جلدی ہی بھیجنے کی مہربانی کریں۔

گوپال۔

آریہ سماج قرول باغ دہلی
عہدہ داران کا چناؤ!

آج بدھوار مورخہ ۵/۵ کو رات ہی کے ۹ بجے آریہ سماج قرول باغ دہلی کی ورکنگ سبھا لالہ ... جی کی زیر صدارت منعقد ہوئی مندرجہ ذیل عہدیداران آئندہ سال (۳۷-۱۹۳۸) کیلئے چنے گئے:۔

پردھان:۔ ماسٹر رام سنگھ جی ایم۔ اے۔
اُپ پردھان مہاشہ لکشمی نارائن جی۔ منتری:۔
مہاشہ رام سروپ جی۔ اپ منتری مہاشہ ... جی

خزانچی مہاشہ بہاری لعل جی ۔ لائبریرین مہاشہ پرتھی سنگھ جی ۔ آڈیٹر مہاشہ رام نراین جی ۔
ممبران انترنگ سبھا ۔ مہاشہ رام رچھپال جی ۔ مہاشہ ٹھاکرداس جی ۔ مہاشہ ستیہ پال جی ۔ مہاشہ کنب لال جی ۔ مہاشہ مادھو رام جی ۔
منتری آریہ سماج قرول باغ دہلی ۔

ضروری اطلاع ۔

ہمارا پہلا چندہ کلکٹر مہاشہ مہبوبرت جی ایک بیماری کی رخصت پر ہے ۔ دوسرے مہاشہ دھرم دیو جی بھجن اپدیشک ، چندہ اکٹھا کرنے و پرچار کا کام کرنے کے لئے گورو کل بیٹ سوہنی کی طرف سے رکھے گئے ہیں ۔ ان کے پاس میری دستخطی ہوئی اور گورو کل کی رسید بکیں ہیں ۔ شک کی کوئی جگہ نہیں ہے اچھے چدر منش ہیں ۔ ان کو دان ضرور دیں ۔ ان کو دیا ہوا دان ہمارے پاس ضرور پہنچے گا ۔

ویدک دھرم کا سیوک رودرانند آچاریہ

گورو کل کوروکشیتر میں !

چاروں ویدوں سے مہایگیہ شروع

کوروکشیتر ۸ رمئی :۔

گورو کل سلور جوبلی کے سمبندھ میں آج سے چاروں ویدوں کا یگیہ شروع ہو گیا ہے ۔ ۷ رمئی کی شام کو برہمچاریوں اور ادھیاپکوں نے برت رکھا اور نراہار رہے ۔ ۸ رکی صبح پانچ بجے پربھات پھیری کے ذریعہ پربھو کیرتن کرنے کے بعد ٹھیک ۱/۲ ۵ بجے شری پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گورو کل کانگڑی نے آریہ دھوجا کا ادگھاٹن کیا ۶ بجے سے یگیہ شالا میں یگیہ آرمبھ کی کاروائی شروع ہوئی ۔ شری آچاریہ پنڈت دیو شرما جی کا آدھ گھنٹہ تک منوہر پرو چن ہوا ۔ آپ نے یگیوں کے مہتو پر سندر اور منوہر اپدیش دیا ۔ اس کے بعد ۱/۲ ۶ سے ۸ تک سام وید سے یگیہ پرارمبھ ہوا ۔ اس وقت سب کل واسی چھوٹے بڑے ۔ بوڑھے اور بچے موجود تھے ۔ ۸ بجے سے پھر یگیہ شروع ہوا اور ۱۱ بجے تک جاری رہا ۔

یہ یگیہ رجیت جینتی مہوتسو تک جاری رہیگا اس کی پوران آہوتی شری آچاریہ جی کے ہاتھوں ہی مہوتسو کے پہلے دن ہوگی ۔

لالہ حکم چند جی پنشنر بانگوی نے اس یگیہ کے لئے سندر دان دیا ہے ۔ جو مہا نو بھاؤ اس یگیہ کے لئے دان دینا چاہیں انہیں جلدی کرنی چاہیئے ۔

آریہ سماج دیپالپور گورو کل بھاگ کا چناؤ

آریہ سماج دیپالپور گورو کل وبھاگ کا سالانہ انتخاب ممن پرکار ہوا ۔

امولک راج جی ۔ بی ۔ اے پلیڈر پردھان

سردار فوجدار سنگھ جی بی ۔ اے پلیڈر ناپ پردھان ڈاکٹر بجے دیال سردانہ منتری ۔ مہاشہ ہنسراج جی اُپ منتری ۔ ماسٹر گورانند تہ مل جی خزانچی ۔ ہیلتھ صورت رائے جی لپتکا دھیکش ۔

اس کے علاوہ بڑی پرسنتا کی بات ہے کہ شریمان پوجنیہ بابو رام رکھا مل صاحب جرخ رئیس نے آریہ سماج دیپالپور کی سرپرستی قبول فرمائی ہے ۔ سبھا آن کا دھنیہ واد کرتی ہے ۔

جیدیال سردانہ منتری آریہ سماج ہذا

پرتی ندھی سبھا کا واحد کالج

دیانند متھرا داس کالج موگا ۔

الیف ۔ اے اور الیف ۔ ایس ۔ سی کا داخلہ ۲۱ ر مئی ۱۹۳۷ء سے شروع ہوگا ۔

شاندار نتائج :۔

سنہ ۱۹۳۴ء

	کالج	یونیورسٹی
الیف ۔ اے	67%	52.02%
الیف ۔ ایس ۔ سی	77%	66.6%

سنہ ۱۹۳۵ء

	کالج	یونیورسٹی
الیف ۔ اے	77%	57.5%
الیف ۔ ایس ۔ سی	77%	55.9%

سنہ ۱۹۳۶ء

	کالج	یونیورسٹی
الیف ۔ اے	82%	56.3%
الیف ۔ ایس ۔ سی	83% بمعہ کمپار ٹمنٹ	

صحت :۔ موگا صحت کے لئے نہایت موزوں جگہ ہے ۔ اور یہاں صحت جسمانی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ۔ اس لئے یہاں پر بہت کم طالب علم بیمار ہوتے ہیں ۔ یہاں کی صحت افزا فضا طالب علموں کیلئے نہایت موزوں ہے ۔ طلبا کی کھیلوں اور تفریح کیلئے ہر طرح کے سامان مہیا ہیں ۔

اخراجات :۔ موگا کالج میں کم سے کم اخراجات ہوتے ہیں ۔ جو کہ کسی حالت میں بھی بیس ۲۰ پچیس ۲۵ روپے سے زیادہ نہیں ہیں ۔

اساتذہ اور طلبا کا رابطہ :۔ اس کالج میں ہر استاد ہر طالب علم کے پورے پورے حالات سے واقف ہے ۔ اس لئے اس کی روحانی اخلاقی اور علمی ہر طرح کی ترقی کیلئے کوشاں رہتا ہے اور طالب علموں کو ان کی ہر مشکل میں مناسب ہدایت و مشورہ دیتا ہے ۔ طلباء کے چال چلن کی خاص نگرانی کی جاتی ہے ۔

تعلیمی لیکچر اور فلمز :۔ معلومات عام کو بڑھانے کیلئے کالج میں ملک کے بہترین علمی فلمز اور لیکچروں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے ۔ سینمی فلمز بھی اکثر دکھلائی جاتی ہیں ۔

پرنسپل دیانند متھرا داس کالج موگا ۔

علاول پور میں ست سنگ کا مہایگیہ

علاول پور میں ایک ماہ کا سادھو ست سنگ اور گایتری مہایگیہ سپھلتا پوروک سماپت ہوا ۔

پریوارک ست سنگ :۔ یکم چیت سے ۱۹ رچیت تک گھروں میں ہر روز باری باری پراتہ ہون یگیہ گایتری منتر سے آہوتیاں ۔ اور شری سوامی بھجنانند جی مہاراج کے دھرم اپدیش ہوتے رہے سارے شہر میں ہر گلی محلہ میں چکر لگ گیا ۔

راتری کو کتھا :۔ ۲۹ ر پھاگن سے ۱۹ رچیت تک ۲۱ روز شری مہاتما بھجن لال جی بان پرستھی کے بازار چونک کے نزدیک ایک میدان میں مختلف وشیوں پر بڑے پربھاؤ شالی یکتی یکت ویاکھیان ہوتے رہے بان پرستھی جی کا بیان کرنے کا ڈھنگ سب نر ناری کا دھیان اپنی طرف آکرشت کر دیتا تھا ۔ علاول پور نواسیوں کو ایسے اپدیش سننے کا پہلا موقعہ تھا ۔

استریوں میں پرچار :۔ ۲۱ رچیت تک دوپہر کے دوپہر کے ۲ بجے سے ۴ بجے تک شری سوامی بھجنانند جی مہاراج استریوں میں گیتا کی منوہر کتھا کیا کرتے تھے ۔ ۲۲ رچیت ۱۳ ر اپریل سے پوجیہ ماتا گنگا دیوی جی سنیاسن آریہ اپدیشکا امرتسری ۔ پوجیہ ماتا مایا دیوی بان پرستھن اور پوجیہ ماتا پرتھم دیوی جی بان پرستھن ۔ رکت آریہ آشرم سے پدھار کر دوپہر ۲ بجے سے ۵ بجے تک استریوں میں اپنشدوں کی کتھا ۔ ویاکھیانوں ۔ بھجنوں دوارا اتی پربھاؤ شالی پرچار کرتی رہیں ۔

گایتری مہایگیہ :۔ یکم اپریل سے ۱۳ ر اپریل تک ہر روز گایتری منتر دوارا نئی و شاندار بنی ہوئی یگیہ شالہ میں کل نگر نواسیوں کی طرف سے مہایگیہ ہوتا رہا ۔ جس میں نگر کے سناتن دھرمی بھائیوں نے خاص حصہ لیا ۔ منتر کا آچارن بڑے اونچے سور سے سب ملکر جب کرتے تھے ۔ ایک آنند کا سمہ بندھ جاتا تھا ۔

کٹھ اپنشد کی منوہر کتھا :۔ ۲ ر اپریل سے ۱۰ ر اپریل تک ہر روز پوجیہ شری سوامی کیولانند جی مہاراج سرسوتی اتی پربھاؤ شالی کتھا کیا کرتے تھے ۔ امید سے بڑھ کر حاضری ہوتی رہی ۔ پنڈال کی قنات میں اکھاڑ کر پھر پنڈال ڈیوڑھ کھلا کرنا پڑا سوامی جی کی کتھا کرنے کا ڈھنگ شروتاؤں کے ہردوں کو ہر روز زیادہ سے زیادہ آکرشت کرتا تھا

وشیش اتسو :۔ ۱۰ ر ۱۱ ر ۱۲ ر ۱۳ ر اپریل کو سالانہ جلسوں کی طرح وشیش اتسو منایا گیا ۔ جس میں شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج ۔ شری پوجیہ سوامی سرودانند جی مہاراج ۔ پوجیہ شری کیولانند جی مہاراج ۔ پوجیہ شری بھجنانند جی مہاراج ۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا ۔ پوجیہ ماتا گنگا دیوی آپادی مہانو بھاؤں کے اپنیت پربھاؤ شالی خاص خاص وشیوں پر ... ہوتے رہے ۔ جن کو عقلمند ... شردھا سے اپنے گھروں کے کام کاج ... رات دن ایک کر کے سنا ۔

شدھ سنگیت :۔ کے لئے شری ... جی گائن آچاریہ اپنی منڈلی سمیت ... پہنچے ہوئے تھے ۔ بھگت جی کے ... سنگیت سے جنتا کو خوب آکرشت کیا ... جب گیس کی روشنی میں پربھو کیرتن ... تو لوگ خوب آنند میں مگن ہو جاتے ...

دھارمک میلہ :۔ ۱۲ ر اپریل ... یگیہ کی پورن آہوتی ۔ مدن برت ... اور اپروکت مہاتماؤں کے ویاکھیان ... جی کی منڈلی کے سنگیت کا درشیہ دیکھنے ... قابل تھا ۔ بڑی بھاری جنتا پریم ... پربھاوت ہو رہی تھی ۔ نہایت سندر ... رنگا چھپا ہوا پرساد ہر ایک نر ناری ... گیا ۔ جس میں گایتری منتر ارتھ سمیت ... کوتیا ہیں اور سادھو دین چھپے ہوئے ... شدیشوں میں بڑے شوق سے ... جن پر عمل کرنے سے سکھ اور شانتی ... ہوگی ۔ اس ڈھنگ سے پرچار کا پربھاؤ ... کے کونے کونے میں ایسا پڑا کہ ... کر سکتا ۔ یہ بھی ڈر ہے کہ لیکھ لمبا نہ ہو ... اس پرمیشور کا اتیت دھنیہ واد کرتا ... جس کی اپار دیا سے مہان کاریہ نردگھن ... پوروک سماپت ہوا ۔ اپروکت سنیاسی ... ماتاؤں ۔ گائن آچاریہ جی کا بھی دھنیہ واد کرتا ... جنہوں نے اپنا امولیہ سمے میرے نگر کے ... پردان کیا ۔ اس مہان کاریہ میں شری ... جی چوپڑہ نے پریوار سہت ۔ ڈاکٹر ... لال جی نے ۔ لالہ منگو رام جی نے لالہ بھینی لال جی ... لالہ چھجو مل جی نے ۔ مہاشہ کرم چند جی نے ... پیارے لال جی ۔ لالہ بدری داس جی و مہاشہ ... و دیگر آریہ بھائیوں نے تن من دھن سے ... سہایتا کی ۔ ان سب کا دھنیہ واد کرتا ہوں ... نگر نواسیوں اور باہر سے آنے والے بھائیوں ... دھنیہ واد کرتا ہوں جو کہ ۳۲ دن اپنے کام ... چھوڑ کر ست سنگ میں حصہ لیتے ہوئے ... اٹھاتے رہے ۔

علاول پور جنتا کی پر زور اچھا ہے کہ ہر ... ہی ست سنگ کا کاریہ کرم رکھا جائے ... ایشور کرے ہم سب کی یہ اچھا پوری ہو ... چیت سے یکم بیساکھ تک اسی کاریہ ...

گوربرساد آریہ سیوک ویدک ...

ضلع جالندھر ۔

Ludhiana

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار

تعلیم ویدیک کی پھیلاؤ ہر طرف

सासाहिक
आर्य मुसाफ़िर
लाहौर ।

آریہ مسافر

ہفتہ وار

لاہور

قیمت فی پرچہ ۱ر

بیادگار شہید اکبر
پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

چندہ سالانہ تین روپے

ایڈیٹر: چرنجی لعل پریم

اتوار ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء مطابق ۱۰ جیٹھ سمت ۱۹۹۴ بکرم دیانند آبد ۱۱۳ ٭ جلد ۸ ٭ نمبر ۱۶

اہل اسلام

بلا کسی جائز وجہ کے مجھ پر ناراض ہوتے ہیں اور بے تکلیف دینا چاہتے ہیں۔ وہ بے وجہ مجھ سے کینہ رکھتے ہیں۔ اور بعض بھول سے مجھے اپنا دشمن خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ میرے دل میں جس قدر پریم ان کے لئے ہے۔ اور کسی کے لئے نہیں۔

شہید اکبر

کر دے!

خدایا ہند میں پیدا وہ پہلی سی فضا کر دے
سحاب امن سے پھر باغ ویراں کو ہرا کر دے

مٹا دے خرخشے سب اختلافات مذاہب کے
ہر اک ہندی کو تو حب وطن سے آشنا کر دے

زبانیں گنگ ہوں شورش پسندانِ ستمگر کی
مبادا ان کی شر خیزی نیا فتنہ بپا کر دے

مٹا دے اب دلوں سے سب نشاں بغض و کدورت کے
ہر اک ہندی کو اپنے فضل سے درد آشنا کر دے

نہ لیں اب خواب ایران و عرب کے میرے ہمسائے
انہیں تو مادر بھارت کے چرنوں پر فدا کر دے

نہ ہو نام و نشان دنیا میں اب بالکل غلامی کا
لوائے حریت ہندوستان میں بھی کھڑا کر دے

پلٹ دے ہندیوں کی ذہنیت کو اس طرح یارب
بدوں کو نیک کر دے اور کھوٹوں کو کھرا کر دے

(پریم)

میرا پیارا ویدک دھرم

از برہمچاری دھرم دیو آریہ منتری آریہ کمار سبھا لدھیانہ

پیارے بھائیو! میں اس مضمون میں یہ بتلانے کی کوشش کروں گا کہ ویدک دھرم میں کیا خوبیاں ہیں۔ جن سے میں اسے کیوں پیار کرتا ہوں۔ سو سب سے رگ وید منڈل پہلا سوکت بائیسواں منتر ۱۸ میں لکھا ہے۔

त्रीणि पदा वि चक्रमे विष्णुः गोपा अदाभ्यः । अतो धर्माणि धारयन् ।

دھرم کے اندر دھرم کیا چیز ہے۔ اس بات کو جاننے کے لئے سب سے پہلے علم (گیان) کی ضرورت ہے۔ اور دوسرے عمل کیا کرنا چاہیے۔ اس لئے کرم کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ کرم کرنے سے کیا مطلب ہے؟ اس کا روپ اپاسنا (نزدیکی) کہہ سکتے ہیں۔ مگر وہ دھرم تمام سنسار کے لئے سکھ دائیک ہو۔ دکھدائیک کبھی بھی دھرم نہیں کہلا سکے گا۔ ایسا دھرم تمام منشیہ ماتر کے لئے دھارن کرنے یوگیہ ہے۔

وہ مذہب (Religion) نہیں بلکہ دھرم ہے۔ شاید ابھی تک یہی پتہ ہوگا کہ دھرم مذہب سب ایک ہی چیز ہے مگر ایسا نہیں۔ مذہب راستے کو کہتے ہیں۔ اس لفظ کے اندر کوئی بات ایسی نہیں جس سے وہ راستہ اچھا ہی سمجھا جا سکے۔ اچھا ہو یا برا ٹیڑھا ہو یا سیدھا۔ سبھی راستے یا مذہب کے اندر آ سکتے ہیں۔ یہی سبب تھا اور ہے کہ ہزاروں آدمیوں کی جانیں دینی پڑیں۔ اور دوسروں کی جانیں لینے کے لئے مذہب والے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ اس طرح (Religion) کے معنے باندھنا ہے۔ اکٹھا کرنا ہے۔ اچھے برے سبھی اکٹھے کئے جا سکتے ہیں۔ اس لفظ کے اندر بھی کوئی ایسی بات نہیں جو صرف بروں کو روک دے اور صرف اچھے ہی اکٹھے کرنے کے لئے یہ لفظ لازمی طور پر استعمال کیا جا سکے۔ اس کے لئے یورپ کے وسطی زمانہ میں کئی لوگوں نے Religion کے نام پر جیتے جی جلائے۔ سینکڑوں مردوں عورتوں کو موت کے گھاٹ اتارا گر برخلاف ان دونوں کے دھرم کے دھارن کرنے یوگیہ نیموں ہی کا نام ہے۔ دھارن کرنے یوگیہ ہی لفظی معنے دھرم شبد کے ہیں۔ جس سے ثابت ہے کہ اچھے کرم ہی دھارن کرنے یوگیہ ہو سکتے ہیں۔ اس کے اوپر کوئی سوال کر سکتا ہے کہ

نہیں جب اسی چوری کی چیز کوئی دوسرا چرائے تو اس کو برا لگتا ہے۔ اس کا دھارن کرنے یوگیہ نیموں کا نام ہی دھرم ہو سکتا ہے۔ بھگوان منو نے اپنے شاستر میں دھرم کے دس لکھشن کئے ہیں۔

धृति क्षमा दमोऽस्तेयं शौचं इंद्रिय निग्रह ।
धी विद्या सत्यं अक्रोधः इति धर्मम् लक्षणम् ।

انہیں کے مطابق آچرن کرنا میرا دھرم سکھاتا ہے۔ ان دھرم کے لکشنوں کو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ لڑائی کی چیز ہے۔ ویدک دھرم کا لکشن سنسار ہے کوئی جاتی یا فرقہ اس کا لکشن نہیں ہے یہ بات میں ایک مثال سے صاف کر دوں۔ فرض کرو ایک آریہ ہے۔ وہ کتنا ہی اچھا کام کیوں نہ کرے لیکن اگر حضرت مسیح پر یقین نہیں کرتا تو عیسائیت مذہب کے مطابق مکتی (نجات) نہیں مل سکتی۔ اسی طرح اگر وہ حضرت محمد صاحب پر ایمان نہ لاتے تو اسلام کی تعلیم کے بموجب بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح رادھا سوامی وغیرہ فرقوں پر ایمان نہ لانے سے مکتی نہیں ہو سکتی۔ مگر برخلاف اس کے کوئی مسلمان۔ عیسائی۔ بودھ۔ جینی وغیرہ کسی فرقے کے ساتھ تعلق کیوں نہ رکھتا ہو۔ اگر ویدک دھرم کے مطابق اپنا جیون بنا لیوے تو وہ خواہ وید پر یقین رکھے یا نہ رکھے ویدوں کی آگیا (حکم) کے مطابق مکتی کا حقدار بن سکتا ہے۔ ویدک دھرم کا سمبندھ مسلمانوں۔ عیسائیوں کے مانند کسی خاص شخص یا کتاب پر ایمان نہ لانے سے نہیں۔ بلکہ اس کا سمبندھ تو آدمی کے آچار اور وچار سے ہے۔ اگر وہ اچھے ہیں تو وہ یقیناً ویدک دھرمی ہے لیکن اگر کوئی شخص جو اپنے آپ کو ویدک دھرمی کہلاتا ہے اور وید کے مطابق آچار وچار نہیں رکھتا۔ خواہ وہ کسی اونچ کوٹی کا آدمی کیوں نہ ہو۔ ویدک دھرمی نہیں ہے

میرا دھرم پرماتما کی ذات اور صفات اس کی پرارتھنا اپاسنا میں کسی خاص جگہ یا خاص طرف کو مقرر نہیں کرتا بلکہ اس کو سرو ویاپک مانتے ہوئے من مندر میں ہی اس پرماتما کی ایکتا اور اس کے اوصاف میں غور لیے میرے دھرم میں موجود ہیں۔ اس سے

ویدک دھرم ہی مقدس دھرم ہے۔ جس میں پرماتما کا ثبوت عقلی دلائل سے دیا جا سکتا ہے۔ مورتی پوجا۔ مادی و مرکب اشیاء کو ماتھا ٹیکنا اور جسمانی ماننا۔ ایشور کا کسی ایک مقام میں محدود ہونا ماننا۔ اس کا اوتار یا اس کے برابر ہونا۔ یا کسی آدمی کو ایشور کا بھیجا ہوا ماننا ویدک دھرم کے برخلاف ہے۔

اب آپ سوال کریں گے کہ وید کیا چیز ہے۔ وید ٹھیک ٹھیک علم یا گیان کو کہتے ہیں۔ وید مقدس تقدس و بدل یا انسانی تواریخ سے بالکل مبرا ہے۔ سب ست ودیاؤں کا خزانہ ہے۔ چونکہ دنیا کا پیدا کرنے والا ایشور ہے۔ اس واسطے ایشور نے وید کا گیان بھی شروع دنیا میں ہی اپنے یوگیہ رشیوں کو دیا۔ جس کو ملے ہوئے بخیال آریہ سماج اور بید تقییر میکسمولر ایک عرب ۹۷ کروڑ سے زیادہ سال ہوتے ہیں۔

میرے دھرم میں جیو کرم آزادی سے کرتا ہے اور اس کی سزا اور جزا اکیلا بھوگتا ہے۔ میرے ویدک دھرم میں گناہ معاف نہیں ہوتے۔ گناہ کا معاف کرنا گناہ کرانے کی ترغیب دینا ہے۔ ایک مثال سے یہ بات سمجھ میں آ جائے گی۔ اور صاف ہو جائیگی۔ ایک ماتا کا لڑکا بازار میں جا کر بچوں میں اپنے منہ کو سیاہی لگوا آتا ہے۔ ماتا اس کو برا بھلا کہتی ہے۔ بچہ کہتا ہے کہ مجھے معاف کر دو۔ ماتا اسے معاف کرنا چاہتی ہے تو کیا کرے اس کا منہ دھو دے۔ اس کے منہ کو رگڑ رگڑ کر دھونا ہی اس سزا ہے۔ اب آپ کو اس سے معلوم ہو گیا۔ کہ جیسا جیو اتما کرتا ہے وہ ویسی ہی سزا پاتا ہے۔

میرے دھرم میں آدمی کے جیون کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا برہمچریہ آشرم۔ دوسرا گرہستھ آشرم۔ تیسرا بان پرستھ آشرم اور چوتھا سنیاس آشرم۔ میرے دھرم میں ہر ایک انسان کو برہمچاری رہنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ چاہے تو تمام عمر برہمچاری رہے۔ اگر نہ بھی رہے تو بھی کم از کم ۱۶ سال تک لڑکی اور ۲۵ سال تک لڑکا رہے۔ یہ نیم شادی کرنے والوں کے لئے ہے۔ اگر کوئی پرش بھگوان دیانند بھیشم پتامہ کی طرح عمر بھر برہمچاری رہ سکتا ہے تو یہ ہے۔ میرے دھرم میں ہی ماتا پتا کو دیوتا بتلاتے ہوئے۔ پوجنے یوگیہ بتلایا ہے۔ گورو جنوں کی سیوا کرنے کا اپدیش دیا ہے۔ گورو جنوں سے مطلب وہی ہو سکتے ہیں۔ جس کو میرا دھرم مانتا ہے جس پرکار آریہ سکولوں۔ گورو کلوں میں ہوتا ہے۔ وہ گورو ہرگز نہیں جو اپنا چرنامرت کھلا کر مکتی کا ٹکٹ دیتے ہیں۔ میرے دھرم میں شادی کرنے کا ادھیکار استری کو دیا ہے۔ وہ بھی ایک آدمی سے فرض کرو مرد شادی کرنے کا ادھیکار دیا جاتا تو آدمی بڑا ہوتا ہوا بھی چھوٹی لڑکیوں سے شادی کر کے انیائے کرتا۔ اسی واسطے سوئمبر ودواہ کا ادھیکار ویدک دھرم نے استری اور پرش کا دواہ

ہو جاتا ہے۔ پانی کے سمان پانی کے ساتھ ملنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور نہات پانی سے پانی کو الگ کوئی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح میرے دھرم میں مرد عورت کو اور عورت مرد کو طلاق نہیں دے سکتے عورت کو سر کی پگڑی مانا ہے تبھی تو آیا ہے۔

नार्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते तत्र देवता

اور پرش کو دیوتا سے پوجا کی جاتی ہے۔

میرے دھرم میں دوسرے جانوروں کے ساتھ بھی ایسا برتاؤ کرنا بتلایا ہے۔ جیسا کہ تم اپنے ساتھ کرتے ہو۔ ماس آدمی کا کھانا شراب پینا میرے دھرم کے خلاف ہے۔ ماس کا کھانا اتنا خلاف ہے کہ اس سے بڑھ کر سنسار میں کوئی پاپ نہیں ہو سکتا۔ میرے ویدک دھرم میں ہی کا کام سب سے پہلے ہوا اور آج تک ہو رہا ہے۔ اور کبھی بھی۔ میرے ہی ویدک دھرم میں شواجی جیسے گرہستھی ہوئے ہیں۔ جو دشمن کی عورتوں کو بھی بیٹی بنائے ہیں۔ اور ان کو دھن دے کر ان کے مالک کے پاس بھیجتے ہیں۔ لکشمن جیسے دیور مل سکتے ہیں۔ جو اپنے دشمن کی استری سلوچنا کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے ہیں۔ میرے ہی دھرم میں رام بھرت جیسے بھائی پیدا ہوئے جنہوں نے راجیہ کو فٹ بال بنا کر کھیلا۔ پرنتو آجکل ترقی کے زمانہ میں بھی ایسی مثال نہیں ملتی ہر ایک قسم کی بیماریوں کا علاج کرنا گائن وغیرہ پوری پورن گیان موجود ہے۔ بہت سے تو اسے حرام کہتے ہیں۔ یہ خیال پروفیسر ۔۔۔ جو امریکہ کے رہنے والے ہیں۔ اپنی کتاب ہسٹری of the world (تاریخ دنیا) میں لکھتے ہیں۔ وہ کہ وید ہی ایک ایسی کتاب ہے کی دوسری نہیں۔ جو شخص اپنی زندگی ویدوں کے مطابق بناتے ہیں۔ وہ ویدوں کے اصلی علوم سے آگاہی پاتے ہیں۔

اور کیا لکھوں باقی سمجھی پھر آئندہ اس مضمون کی بابت بتلاؤں گا۔ اور آپ کی سبھا سکتا گا۔ یدی سنسار میں شانتی پھیلا تو صرف ویدک دھرم آ ایک بار سب بولیں:-

جو بولے سو ابھے۔
بولو ویدک دھرم کی جے۔

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

هفته وار
آریہ مسافر!
لاهور
۲۳ مئی سنہ ۱۹۳۷ء

آریہ پرشوں کی توجہ کیلئے

رشی کہتے ہی اس کو ہیں جو مستقبل بعید کی بات کو بھی زمانہ حال کے روپ میں سمجھ سکتا ہو۔ مہرشی دیانند میں یہ گن بقدر وافر موجود تھا۔ انہوں نے آریہ سماج کے جو دس نیم بنائے ان میں سے نویں اور دسویں نیم میں جمہوریت کے اصولوں کا تو یعنی نچوڑ درج کر دیا اور وہ یہ کہ ہر ایک شخص کو دوسروں کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے۔ اور ذاتی کاموں میں تو انہیں آزادی حاصل ہے۔ لیکن جن باتوں کا تعلق دوسروں سے بھی ہو ان میں انہیں اپنے آپ کو سوسائٹی کے آدھین سمجھنا چاہئے۔ مہرشی نے آریہ سماج کے جو اپ نیم بلکہ میں بنائے تھے ان میں بھی یہ نیم رکھا تھا کہ اس سماج کے تمام فیصلے بہوپکش الوسار (اکثریت کے مطابق) ہوں گے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ قاعدہ جمہوریت (پرجاتنتر) کی جان ہے۔ یہ درست ہے کہ بعض ممالک میں اب جمہوریت کو ترک کر کے مطلق العنانانہ طریق حکومت اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن اگر وہاں کے اصل حالات معلوم ہو سکیں اور وہاں کے لوگوں کو اپنی حقیقی رائے کے اظہار کرنے کے ذریعہ نہ روکا جائے تو وہ صاف ہی نہیں بلکہ چلا کر کہہ اٹھیں گے۔ کہ ہمیں مطلق العنانی سے بچاؤ۔ اس وقت اٹلی اور جرمنی وغیرہ میں جو کچھ ہو رہا ہے ہمارے دعوے کا یہی ثبوت ہے۔ جمہوریت کے قاعدہ کے مطابق چونکہ انتخاب کرنے والے لوگوں کی طرف سے ان کے نمائندوں کے طور پر منتخب ہو کر آتے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی اکثریت کے فیصلوں کو بحیثیت مجموعی اس سوسائٹی کے فیصلے ہی سمجھا جانا چاہئے۔ ہاں جو لوگ اقلیت میں ہوں۔ انہیں یہ حق تو حاصل ہے کہ وہ اپنے خیالات اور رایوں کے پرچار اور ذاتی میل ملاپ کے ذریعہ اس سوسائٹی کے سبھاسدوں کو اپنے پکش کا کرنے کی کوشش کریں کہ جس سے آخری فیصلہ کے وقت ان کی اقلیت اکثریت میں تبدیل ہو سکے۔ لیکن ان کو یہ حق حاصل نہیں... کہ جب اکثریت ایک دفعہ فیصلہ کر دے تو پھر اس کے سامنے سر نہ جھکائیں۔ بلکہ جہاں تک بن سکے اکثریت کے ایسے فیصلوں کی تعمیل کے راستے میں روڑے اٹکائیں۔ مشکل یہ ہے کہ اس قسم کا طرز عمل ایک ایسا کھیل ہے کہ جسے ہر شخص بہ آسانی کھیل سکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ایسی سوسائٹی ہرگز ہرگز نہ چل سکے گی۔ کیونکہ اگر اقلیت کے اس حق کو مان لیا جائے کہ وہ صرف وہ اکثریت کے فیصلوں کو ٹھکرا ہی سکتی ہے۔ بلکہ ان فیصلوں پر عملدرآمد کے راستے میں ہر قسم کی رکاوٹیں پیدا کر سکتی ہے۔ تو پھر اگر کبھی یہ اقلیت اکثریت میں تبدیل ہو گئی تو ان کے حریف بھی اس ہتھیار کو بڑی آسانی کے ساتھ استعمال کر سکیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ سوسائٹی کا تمام شیرازہ درہم برہم ہو جائیگا۔ اور اس کے لئے کوئی بھی کام کرنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو جائیگا۔ اندریں حالات جو سماج یا سوسائٹی چاہتی ہے۔ کہ اس کا کام خوش اسلوبی سے چلتا رہے۔ اسے اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔ کہ بہوپکش کے نرنیوں کی اوہیلنا نہ کی جائے۔ اور جو لوگ اس پاپ کے مرتکب ہوں ان کے خلاف بغیر کسی لحاظ ملاحظہ کے اظہار ناپسندیدگی کیا جائے۔ یہ کام انتظام پسندی کی سپرٹ میں نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ محض سوسائٹی کی رکشا اور اسے اس کے بانی کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق چلانے کی نیت سے ایسا کرنا چاہئے۔ ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ آریہ سماج میں جو کہ اپنے پرجاتنتر نیموں کے لئے ہمیشہ بجا طور پر فخر کرتا رہا ہے۔ اب اس کی قسم کی من مانی باتیں ہونے لگی ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ابھی تک یہ بیماری آریہ سماج روپی جسم میں کوئی زیادہ نہیں پھیلی لیکن اس کے ساتھ یہ بھی درست ہے کہ اگر وقت پر اس کا انسداد نہ کیا گیا تو اس کے رگ رگ اور نس نس میں سرایت کر جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے ہم آریہ پرشوں سے بزور تلقین کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس خرابی کے انسداد کے لئے آواز اٹھائیں تاکہ ابتدا میں ہی اس کا انسداد ہو جائے۔

افسوسناک انتقال

ہمیں یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا ہے۔ کہ ملتان شہر کے مشہور آریہ سماجی کارکن شری لالہ بھنجو رام جی اس اسار سنسار سے کوچ کر گئے ہیں۔ آپ ایک پرانے انوبھوی آریہ بزرگ تھے۔ اور آریہ سماج ملتان شہر بوہڑ دروازہ کے متواتر ۲۵ سال تک خزانچی رہے۔ آپ بلا لحاظ تفریق مذہب و ملت سب کی سیوا کرنے کیلئے ہمیشہ آمادہ رہتے تھے۔ اسی وجہ سے ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی سب آپ کو عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

آپ کی خوش خلقی، ملنساری اور سیوا بھاؤ واقعی سراہنیہ تھا۔ آپ اپنے پیچھے بھاری پریوار چھوڑ گئے ہیں۔ ایسے انوبھوی آریہ بزرگ کا ویوگ واقعی دکھدائیک ہے۔ چنانچہ آریہ سماج ملتان نے ایک خاص شوک سبھا کر کے اپنے جذبات رنج و قلق اور مہاشہ جی کے خاندان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ ہم بھی اپنے سورگباشی بھائی کے پتر وں اور ان کے داماد شری پنڈت لیشپال جی سیکرٹری آچاریہ رام دیو جی، پنڈت بدھ سشرٹر جی اور شری پنڈت پریہ ورت جی کے ساتھ صدق دلی سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ پرماتما لالہ جی مرحوم کی آتما کو سدگتی اور ان کے پسماندگان کو دھیرج پردان کریں۔

پونہ میں مندر ستیہ آگرہ

پونہ میں پورے ۱۹ دن تک مشہور مندر سوبتیا مارونی میں ستیہ آگرہ ہوتا رہا۔ اس ستیہ آگرہ کی وجہ یہ ہوئی، کہ اس مندر کے قریب ایک مسجد تھی، مسلمانوں [illegible] اس میں جو بھجن، کیرتن وغیرہ ہوتا ہے، اس سے ان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے، اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پورے ۱۹ دن کیلئے اس مندر میں گھنٹہ گھڑیال بجا کر کیرتن کرنے کے متعلق حکم امتناعی جاری کر دیا۔ پونہ کی ہندو پبلک میں اس حکم سے ناراضگی پھیلنا قدرتی تھا چنانچہ وہاں کی نہ صرف عام جنتا نے بلکہ مسٹر این۔ سی کیلکر سابق ایڈیٹر "مرہٹہ" "کیسری" اور مسٹر ایل۔ بی بھوپٹکر اور مسٹر چانورکر (کانگریسی لیڈر) جیسے سرکردہ اصحاب نے بھی اس ستیہ آگرہ میں شامل ہوئے، ۱۹ دن ایک ہزار کے قریب اشخاص ستیہ آگرہ کر کے جیل جاتے رہے۔ اس ستیہ آگرہ کے ساتھ صرف صوبہ بمبئی میں ہی نہیں بلکہ تمام ہندوستان کے ہندوؤں کی طرف سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور پنجاب کے کئی مقامات سے جتھے بھیجنے کی تیاریاں ہو رہی تھیں، لیکن اتنے میں حکم امتناعی کی میعاد ختم ہو گئی، سمجھا یہ گیا کہ اب ستیہ آگرہ بند ہو جائے گا۔ لیکن اب ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ پولیس ابھی تک بھی اس مندر میں گھنٹہ وغیرہ بجانے کی اجازت نہیں دیتی چنانچہ اس سلسلہ میں اور بھی گرفتاریاں ہوئی ہیں اب مندر کے سامنے پولیس کا پہرہ تعینات ہے ۱۷ مئی کو پچاس ستیہ آگرہیوں کے خلاف جن میں مسٹر این۔ سی۔ کیلکر، مسٹر بھوپٹکر، ڈیمو کریٹک لیڈر مسٹر بی ایم گپتا ایم ایل اے مسٹر پوپٹ لال شاہ، مسٹر چانورکر کانگریسی لیڈر اور ہندو سبھا کے سرکردہ لیڈر ڈاکٹر این۔ ڈی ساورکر مسٹر شاستری، اور مسٹر وشوراؤ دوارے وغیرہ شامل تھے، مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا اور انہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پونہ کے اس حکم امتناعی کی خلاف ورزی کے جرم میں کہ جس کی رو سے اس نے مندر سوبتیا مارونی میں بھجن کیرتن کرنے اور گھنٹی وغیرہ بجانے کی ممانعت کر رکھی تھی پچیس پچیس روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک ایک ہفتہ قید سخت کی سزا دی۔

ہمیں افسوس ہے، کہ حکام اپنی ضد پر اڑا کر کے اس معاملہ کو خواہ مخواہ طوالت دے رہے ہیں۔ ہر شخص کو اپنے اعتقاد کے مطابق پوجا پاٹھ کرنے کا ادھیکار ہے، اور ہندو اپنے اس حق کو جو ملکہ وکٹوریہ کے تاریخی اعلان سے انہیں حاصل ہو چکا ہے، آسانی سے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔

پشاور شہر کا رگھناتھ مندر

پشاور ۲۰ مئی۔ رگھناتھ مندر کے سلسلہ میں سکھوں اور ہندوؤں [illegible] جو مقدمہ [illegible] رہا تھا

eGangotri Gyaan Kosha

اس ڈگری کے اجرا کے طور پر رگھوناتھ مندر گرا دیا جائیگا۔ سینئر سب جج پشاور نے مندر گرائے جانے کا حکم دے دیا ہے۔ ۵ جون کو مندر گرایا جائے گا۔ پولیس کا بھاری انتظام کیا جائے گا۔ ہندوؤں میں زبردست ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ ہندو نوجوانوں اور دیویوں نے ستیہ گرہ کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔

گوپال مصر ابھی تک باز نہیں آیا

اگرچہ گورنمنٹ نے گوپال مصر کے لکھے ہوئے چند ٹریکٹوں کی جو کہ نہایت دلآزار اور اشتعال انگیز تھے ضبطی کا حکم صادر کر دیا ہے لیکن ہمیں یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ گوپال مصر پر اس ضبطی کے حکم کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور وہ ابھی تک گندہ دلآزارانہ اور اشتعال انگیز تحاریر لکھنے میں ہمہ تن مصروف ہے۔ چنانچہ اس نے حال ہی میں ایک اور ٹریکٹ بعنوان "رام کی تعلیم اور ..... کی تعلیم" شائع کیا ہے۔ جو گند بکھیرنے اور دلآزاری میں اگر اس کی سابقہ تصانیف کو مات نہیں کر گیا تو کسی طرح اُن سے کم بھی نہیں۔ اس کوتہ اندیش شخص نے اس ٹریکٹ میں آریوں کے دلوں کے بادشاہ اور ان کے پوجیہ گورو مہرشی دیانند سرسوتی کی ذات ستودہ صفات کے متعلق ایسے سب و شتم سے کام لیا ہے۔ کہ مشہور زمانہ بھٹیاریوں کو بھی مات کر دیا ہے۔ ہم سناتن دھرمی لیڈروں سے پوچھتے ہیں۔ کہ اُن کی آنکھ کب کھلیگی۔

ہمیں اندیشہ ہے کہ یہ فتنہ کہیں وسعت اختیار کر کے ملک کے خرمن امن میں چنگاری نہ لگا دے۔ گورنمنٹ پنجاب کو بھی سوچنا چاہئے کہ اس قسم کے اشخاص محض ضبطی کے احکامات سے سیدھے نہیں ہوا کرتے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے

آثار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گوپال اور اس کی قماش کے چند دیگر سناتنی چھوکروں نے یہ تہیہ کر رکھا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کی ہستیوں کے متعلق گندہ دہنی اور دشنام دہی سے کام لیکر آریوں اور سناتنیوں میں سر پھٹول کرا کے رہیں گے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اس شرارت کا زبردست ہاتھ سے جلد سدباب کرے۔ کیونکہ اگر اس کو نہ روکا گیا تو اس قسم کے لوگوں کے حوصلے اور بڑھ جائیں گے۔

گوپال مصر کی اس تازہ تصنیف نے اس بات کو پورے طور پر پایہ ثبوت کو پہنچا دیا ہے۔ کہ اس نے ٹریکٹوں کی ضبطی کے حکم کی پرِ پشہ برابر بھی پرواہ نہیں کی۔ دیکھیں گورنمنٹ کیا درست کارروائی کرتی ہے۔

بھوپال میں ہندوؤں کا ستیہ آگرہ

بھوپال ایک مسلم ریاست ہے۔ اس کے حکمران ایک نواب صاحب ہیں۔ جو تعلیم یافتہ اور زمانہ دیدہ نوجوان ہیں۔ اس ریاست کے ارباب حل و عقد وغیرہ کے خلاف وہاں کے ہندو باشندوں کو کچھ شکایات ہیں۔ جن کا وہ پورے آئینی طریق پر بارہا اظہار کر چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ ابھی تک ان غریبوں کی شنوائی نہیں۔ اپنی تمام دیگر آئینی کوششوں میں ناکام ہو کر انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اپنی شکایات کو باضابطہ اور منظم طریق پر گورنمنٹ بھوپال پر ظاہر کرنے کے لئے بھوپال میں ایک ہندو کانفرنس کی جائے اس میں کوئی بات قابل اعتراض نہ تھی۔ کانفرنس کرنا جرم نہیں ہے۔

برٹش علاقہ میں آئے دن کانفرنسیں ہوتی رہتی ہیں۔ جن میں گورنمنٹ کے متعلق اپنی شکایات باواز بلند ظاہر کی جاتی ہیں۔ لیکن آج تک کبھی گورنمنٹ نے کانفرنس کرنے والوں کے خلاف کارروائی نہیں کی۔ لیکن ہماری ریاستوں کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ چنانچہ جب گورنمنٹ بھوپال کو اس مجوزہ ہندو کانفرنس کا علم ہوا تو اس نے چند آدمیوں کی شرارت بتلاتے ہوئے اس کے انعقاد کی ممانعت کر دی۔ یہ ایک قوم کے جائز اور آئینی اختیارات و حقوق پر ایک سخت نامناسب حملہ تھا۔ بھوپال کے ہندو اسے کسی بھی صورت میں چپکے سے برداشت نہ کر سکتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اس امتناعی حکم کی خلاف ورزی کرنے کا تہیہ کر لیا۔ چنانچہ اس کانفرنس کا پہلا اجلاس ۱۶ مئی کی صبح کو مسٹر لال سنگھ بی۔ اے کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ مسٹر [illegible] پرشاد کی تقریر اور متعدد اصحاب کی تائید سے یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ ریاست بھوپال میں ہندوؤں کو کافی سرکاری آسامیاں ملنی چاہئیں۔ شام کا اجلاس منعقد ہونے والا تھا کہ بھوپال کی پولیس نے صدر اور دیگر سرکردہ لیڈروں کو گرفتار کر لیا۔ ہندوؤں نے بعد ازاں ایک ریزولیوشن پاس کر کے ان گرفتاریوں کے خلاف اظہار مذمت کیا اور ان کے خلاف اظہار ناراضگی کے لئے مکمل ہڑتال کر دی۔ ہماری رائے میں گورنمنٹ بھوپال کی یہ کارروائی غیر منصفانہ اور کوتہ اندیشانہ ہے۔ ہندوؤں کے لئے ریاست بھوپال میں زیادہ ملازمتیں طلب کرنا کوئی سیاسی یا اخلاقی جرم نہیں ہے۔ اتنی سی بات کے لئے معزز اصحاب کو گرفتار کر لینا آجکل کے جمہوریت کے زمانہ میں سخت افسوسناک ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بھوپال کے روشن دماغ حکمران نواب صاحب اب بھی اصل حالات معلوم کر کے اپنی رعایا کے ایک پابند قانون فرقہ کی دادرسی کریں گے اور کانفرنس کے متعلق حکم امتناعی کو منسوخ کر کے گرفتار شدہ اصحاب کی فوری رہائی کا صادر فرما دیں گے۔ ہم ان مسلم اخبارات سے جو آئے دن ہندو ریاستوں کے ہندو حکمرانوں کے خلاف بے انصافی اور جبر کی فرضی داستانیں چھاپ چھاپ کر اپنے کالم سیاہ کرتے رہتے ہیں مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اگر ان میں انصاف اور رواداری کا ذرا بھی مادہ ہے تو انہیں ریاست بھوپال کے متذکرہ بالا رویہ کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے۔

لاہور میں میونسپل نظم و نسق کی حالت

گورنمنٹ پنجاب کے حکم سے جب لاہور میونسپل کمیٹی کو معطل کیا گیا تھا، اور لاہور شہر کے میونسپل انتظام کیلئے ایک خاص قسم کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا گیا تھا، تو اہل لاہور نے سمجھا تھا شاید اب اُن کے بھلے دن آجائیں گے، لیکن

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

تجربہ نے بتلایا کہ ان کی یہ تمام امیدیں محض باد ہوا تھیں۔ بلکہ اگر ہم یہ کہدیں کہ اس تبدیلی سے اُن کی شکایات کا ازالہ تو کیا ہونا تھا، ان میں کچھ اضافہ ہی ہو گیا ہے، تو غلط نہ ہوگا۔ شہر کی صفائی کی وہی حالت ہے، جو کمیٹی کے عہد میں تھی۔ سڑکیں بدستور سابق شکستہ حالت میں ہیں۔ کمیٹی کے نلکوں میں پانی کی قلت انتہائی درجہ کو پہنچ چکی ہے، نئی عمارتوں کے نقشے میونسپل کمیٹی کے وقت میں (خواہ تاخیر سے ہی سہی) آخر پاس ہو جاتے تھے، لیکن اب مہینوں راہ دیکھنی پڑتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ قاعدہ بھی نافذ کر دیا گیا ہے، کہ ۵ مرلہ سے کم زمین پر مکانات بنانے کی اجازت نہ دی جائے گی، جنہوں نے شہر کے ارد گرد کے علاقہ میں مکانات بنانے ہوں، وہ کم از کم ۲ کنال زمین پر بنا سکتے ہیں۔ اس سے کم پر تعمیر کی اجازت نہ دی جائے گی۔ ان تمام باتوں نے مل ملا کر نہ صرف لاہور نواسیوں کی تمام امیدوں پر جو انہوں نے نئے انتظام کے متعلق باندھ رکھی تھیں، پانی پھیر دیا ہے، بلکہ ان کی تکالیف میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔

لاہور میں ہوس ٹیکس لگانے کی تجویز

اگر کوئی کسر باقی تھی، تو اب ایڈمنسٹریٹر صاحب ہوس ٹیکس کی تجویز سے اسے پورا کرنے کے درپے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ لاہور جیسے بڑے شہر میں صفائی وغیرہ کے متعلق پوری آسائشیں بہم پہنچانے کی راہ میں سب سے بڑی دقت روپیہ کی قلت ہے، روپیہ کے بغیر اصلاحات کیسے ہو سکتی ہیں؟ اس مشکل کے حل کے لئے انہوں نے تجویز کیا ہے کہ لاہور میں تمام مکانات پر ان کی کرایہ کی کل سالانہ مالیت پر بقدر ½۱۲ فیصدی ہوس ٹیکس لگا دیا جائے، جو مالکان مکانات مقررہ میعاد کے اندر ٹیکس ادا کر دیں گے انہیں [illegible] ڈسکونٹ دیا جائے گا، یعنی انہیں صرف ۱۰ فیصدی ٹیکس ادا کرنا ہوگا، جو مکانات شہر کے اندر ہیں، اُن پر چند سالوں کے لئے [illegible] فیصدی ٹیکس لگایا جائے گا۔

روپیہ کی قلت کے متعلق ایڈمنسٹریٹر صاحب کی شکایت بالکل بجا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں، کہ اگر اہل لاہور اپنے شہر کی حالت بہتری چاہتے ہیں۔ تو انہیں اس کیلئے روپیہ کی بہم رسانی کا انتظام کرنا ہوگا۔ اور وہ [illegible] کے بغیر مشکل ہے، اس لئے اہل لاہور کو کوئی نہ کوئی ٹیکس تو قبول کرنا ہی ہوگا۔ لیکن ہم ہاؤس ٹیکس کی تجویز اس مشکل کا حل نہیں سمجھتے۔ [illegible] تو یہ امر واقعہ ہے، کہ لاہور میں کئی غریب [illegible] ملازموں نے گورنمنٹ سے روپے ادھار [illegible] مکانات بنوائے ہوئے ہیں، ان کی تنخواہ کا [illegible] حصہ ان قرضہ جات کی ادائیگی کی اقساط میں [illegible] جاتا ہے، دوئم کئی غریب بیوہ استریوں [illegible] روزی کا واحد ذریعہ ان کا ایک آدھ مکان [illegible] اگر اس پر بھی ٹیکس لگ گیا، تو بیچاری [illegible] تکلیف میں مبتلا ہو جائیں گی۔ اس تجویز [illegible] سب سے بڑی خرابی یہ ہے، کہ اس [illegible] زیادہ تر بار غریب کرایہ داروں پر پڑے [illegible] کیونکہ یہ لازمی امر ہے کہ مالکان مکانات ٹیکس اپنے پاس سے تو دینے سے رہے [illegible] کرایوں میں اضافہ کر کے روپیہ نکالنے کی سوچیں گے، غرضیکہ خواہ کسی بھی [illegible] جائے، یہ تجویز بجائے فائدہ کے نقصان پہنچانے والی ہے، چنانچہ اسی وجہ سے [illegible] اس کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن [illegible] لئے لنگر لنگوٹے کس رہے ہیں [illegible] حکام بالا سے ملاقات کر کے اپنا [illegible] خدمت میں پیش کرنے کیلئے تیار [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا کا جنرل اجلاس

پرتی ندھیوں کے غور کیلئے چند وچار

از پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا وارشک ادھیویشن ۲۹، ۳۰ مئی ۱۹۲۷ء کو ہونے والا ہے۔ اس ادھیویشن میں پرتی ندھیوں کے سامنے سبھا اور سماج کی اُنتی کے متعلق کئی اہم سوالات اور ریزولیوشن پیش ہونگے حسب معمول سال گذشتہ کی رپورٹ اور بجٹ بھی پیش ہونگے۔ سبھا کا یہ وارشک ادھیویشن سبھا کے اتہاس میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ سبھا کے کرم بڑے یہ تیسرا سال ہے آئندہ سال نئے پرتی ندھی چنے جائیں گے۔ لیکن پچھلے سالوں کے خلاف اس آخری سال میں آریہ سماجوں کے سبھاسد اور پرتی ندھی اس اجلاس میں جو دلچسپی دکھا رہے ہیں۔ اور نئے پرتی ندھیوں کے فارم بڑی تعداد میں آ رہے ہیں۔ ان فارموں کا آنا اور اس قدر دلچسپی کا اظہار اس بات کا ثبوت ہے کہ پنجاب کا ہر ایک آریہ پرش سبھا کی شکتی کے سامنے سر جھکاتا ہے۔ اور اس کے سہارے سے ہی اپنے خیالات کو پھیلانا چاہتا ہے میں فی الحال دیگر باتوں کی طرف نہ جاتے ہوئے آریہ پرشوں کا دھیان صرف سبھا کی اس شکتی کی طرف کھینچنا چاہتا ہوں کہ جس کو سامنے رکھتے ہوئے ہر ایک بھائی سبھا میں سملت ہو کر اپنی آواز کو جنتا کی آواز بنانے کا یتن کرتا ہے۔ سبھا کی شکتی کا راز اس بات میں ہے کہ پنجاب کی آریہ جنتا سبھا کے نرنے کو جسے بہو پکش نے سویکار کیا ہو اپنے لیے بمنزلہ حکم اور آدیش سمجھتی ہے۔ الپ پکش میں خواہ کوئی بڑے سے بڑا ویکتی کیوں نہ ہو اس کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ چاہے اس ویکتی نے سبھا اور سماج کی کتنی ہی سیوا کیوں نہ کی ہو۔ وہ ویکتی اس سنگھٹن کا ایک پرزہ سمجھا جاتا ہے۔ بہو پکش کے نرنے کے مقابلے میں اس کی رائے کی چنداں وقعت ہی نہیں دی جاتی۔ پچھلے دو سال اس درشٹی سے آریہ جنتا کے آزمائش کے سال تھے۔ سبھا کے کچھ ایک پرانے ادھیکاریوں نے کئی بار سبھا کے بہو پکش دوارا چنے گئے ادھیکاریوں کو سہیوگ دینے سے انکار کر دیا اور جنتا کو ان کے خلاف بھڑکانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ سبھا نے اردھ شتابدی منانے کا نشچے کیا۔ پرنتو ان لوگوں نے جائز و ناجائز طریقوں سے اس کی سپھلتا میں رکاوٹ ڈالنی چاہی۔ سہیوگ کیا اور اپنے پورے زور اور رسوخ کو سبھا کی اردھ شتابدی کے خلاف استعمال کرنے میں ذرا سنکوچ نہ کیا۔ ایک طرف مقامی سرکار شتابدی کے جلوس کو روک کر کے ادھیکاریوں کے رستے میں رکاوٹیں ڈال رہی تھی۔ دوسری طرف یہ لوگ اپنے ذاتی اخبارات میں سبھا

شتابدی کی خبریں تک چھاپنے سے انکار کرکے نامل ورتن کا عملی ثبوت جنتا کے سامنے پیش کر رہے تھے۔ اس بات کی سمبھاونا تھی کہ آریہ جنتا کو سالہا سال سے جن اخبارات کو سبھا کے اخبار سمجھنے کی عادت سی پڑ گئی تھی۔ وہ ان اخبارات کے واویلا سے بہک کر سبھا شتابدی میں سہیوگ نہ دیں گے۔ لیکن آریہ جنتا اس آزمائش میں بالکل پوری اتری اور اس نے سنگھٹن اور ویکتی میں سے سنگھٹن کو اپنایا۔

اس سال پھر انہی لوگوں نے دیانند اُپدیشک ودیالیہ تتھا سبھا کے دیگر سادھارن سمبندھی مفروضہ ناکامیابی اور آچاریہ رام دیو جی کی بیماری کے نام پر جنتا کو بہو پکش دوارا نردا چت ادھیکاریوں کے خلاف بھڑکانے کی بہت کوشش کی اور یہ آواز بڑے زور سے اٹھائی کہ موجودہ ادھیکاریوں کے کارن پنجاب کے سماجوں میں سخت اسنتوش اور اشانتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ سبھا کو بھی جو اقلیت اور اکثریت دونوں پر مشتمل ہے۔ ایک دھڑے کا روپ دینے کی کوشش کی گئی۔ اور .....

.... یہ دہائی دینی شروع کی گئی کہ سبھا کی حالت خراب ہے باوجود اس تمام شور شرابے کے اس سال بھی جنتا نے پورے طور پر سبھا کو سہیوگ دیا۔ اور پرچار تتھا سب معاملات میں ہر طرح سبھا کا ہاتھ بٹایا۔ اور یہی وجہ ہے کہ سبھا کے قریباً تمام محکمہ جات میں اس سال گذشتہ سال کی نسبت اُنتی ہی اُنتی نظر آتی ہے۔ پچھلے سال کی طرح جنتا اس سال بھی پریکشا میں پوری اتری اور اس نے اپنے سامانک کرتویہ کو پہچاننے میں اپنی دھارمک بدھی متا کا ثبوت دیا۔ سبھا کی ورتمان شکتی کا راز آریہ جنتا کی اس خوبی میں ہی مضمر ہے۔ یدی ہم سبھا اور سماج سیوا کرنا چاہتے اور اُن کے دوارا پنجاب بھر میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں خاص خاص ویکتیوں کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرکے سنگھٹن کے بیدھے مارگ پر چلنا چاہئے۔ خاص خاص

ویکتیوں کو منا کر سبھا کا کام چلانے کی پرورتی نے کئی آریہ سماجوں کو مردم پرست بنا دیا ہے۔ وہ کسی خاص ویکتی کے پردھان بننے پر ہی چلتی ہیں اور اگر وہ پردھان نہ رہے تو بند ہو جاتی ہیں۔ اس پرکار ان پچھلے دو سالوں میں سبھا کے سمبندھ میں بھی اس پرستی کو پیدا کرنے کا یتن کیا گیا۔ کوئی دو تین ویکتی سبھا میں نہیں آتے اس کارن سبھا کو نکما ثابت کرنے کا یتن کرنا۔ سبھا کو بھی اس مردم پرستی کی اور لیجانے کی کوشش ہے۔ کوئی بھی ویکتی پردھان اور منتری کیوں نہ ہو ہمیں ان کی آگیاؤں کو سبھا کی آگیائیں سمجھ کر کام کرنا چاہئے۔ اس پرورتی سے ہی سبھا سوالمبی اور جیوت جاگرت بن سکتی ہے۔ سبھا کے وارشک ادھیویشن میں سملت ہونے والے آریہ بھائیوں کا میں ان دو باتوں کی طرف خاص طور پر دھیان کھینچنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ انہیں سبھا کو مردم پرستی کی غاروں میں گرنے سے بچا کر سنگھٹن اور پریم کی طرف لے جانا چاہئے۔ وہ اس ادھیویشن میں اپنے اس بھاؤ کو ان لوگوں پر اچھی طرح واضح کر دینا چاہیئے جو سبھا کا وردھ کرتے رہے ہیں تاکہ وہ پھر ایسی حرکت نہ کر سکیں۔

اس سال پرتی ندھیوں کی طرف سے جو پرستاؤ جنرل اجلاس میں پیش کئے جانے کیلئے آتے ہیں ان میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جن کا سمبندھ سبھا کے کانسٹی ٹیوشن سے ہے۔ سبھا کے کانسٹی ٹیوشن میں پریورتن کرنے کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب کہ کل پرتی ندھیوں کی ۲/۳ سنکھیا ادھیویشن میں سملت ہو۔ پرتی ندھی بھائیوں سے نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اس ادھیویشن میں ضرور سملت ہوں اور سنگھٹن میں آوشیک تبدیلیاں کرنے میں ادھیکاریوں کو پورن سہیوگ دیں۔ جنتا کے سامنے آج کل جن باتوں کی وشیش چرچا ہو رہی ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) پرتی ندھیوں کے چناؤ ہونے کی پرتھا میں پریورتن۔ ورتمان پرتھا کے انوسار تینوں سال ہر وقت کوئی بھی آریہ سماج اپنا پرتی ندھی کسی بھی وقت بھیج سکتی ہے۔ اس بات کی جانچ پڑتال نہیں کہ وہ پرتی ندھی جس سماج سے چنا گیا ہے وہ سماج موجود بھی ہے یا نہیں۔ یا جو پرتی ندھی چنا گیا ہے اسے سماج کی انترنگ سبھا نے چنا ہے یا جنرل سبھا نے یا کہ محض ممبروں کے رجسٹر کو ہی دیکھ کر فارم پُر کر دیا گیا ہے۔ ایسی کئی باتوں کی پڑتال نہیں ہو سکتی۔ ایسی پڑتال میں بہت وقت لگتا ہے۔ کئی ایسی سماجیں ہیں جو سبھا کو وید پرچار آدی کا کوئی دھن نہیں بھیجتیں۔ لیکن بعض دشانش دے کر اپنے پرتی ندھی اسی تناسب سے بھیجتیں ہیں کہ جس سے سبھا کو وید پرچار فنڈ میں بڑی بڑی رقمیں دینے والی بھیجتی ہیں۔ میری رائے میں ان خرابیوں کو دور کرنے کے لئے اس پرکار کی تجاویز ہونی چاہئیں کہ تینوں سال نئے پرتی ندھی بنائے جانا جاری نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ صرف پہلے سال کے بنے ہوئے پرتی ندھی ہی تینوں سال رہنے چاہئیں۔ ان میں کوئی اضافہ نہیں ہونا چاہئے۔ (۲) پرتی ندھیوں کا نرواچن سبھا کی طرف سے مقرر کردہ خاص تاریخوں پر سماج کے جنرل اجلاس میں ہونا چاہئے۔ اور اس جنرل اجلاس کی کارروائی کی رپورٹ پرتی ندھی فارم کے ساتھ سبھا میں آنی چاہئے۔ (۳) دشانش کے علاوہ سبھا کے وید پرچار فنڈ میں بڑی یا چھوٹی رقومات دینے والی سماجوں میں کچھ تمیز کی جانی چاہئے۔ جو سماج وید پرچار کے لئے سال بھر میں کوئی مقررہ رقم تک نہ دے تو اس سماج کو پرتی ندھی بھیجنے کا حق نہیں دینا چاہئے نئے پرتی ندھیوں کے انتخاب سے پہلے سبھا کو پوری جانچ پڑتال کے بعد ایسی سماجوں کی لسٹ شائع کر دینی چاہئے۔ جن کو پرتی ندھی بھیجنے کا حق دیا گیا ہے۔ اس پرکار سے پریتدوں سے بچ نکلے گی۔ اور لوگوں میں لگاتار تینوں سال کنویسنگ کرنے کا اور فرضی سماجیں بنا کر پرتی ندھی بھجوانے کی پرورتی کم ہو گی۔ اور ساتھ ہی سبھا کو یہ بھی پتہ لگ سکے گا کہ تینوں سالوں میں کتنی پرتی ندھی بھیجنے والی نئی سماجیں بنی ہیں۔

دوسرا وچار جس کے متعلق آج کل بڑی چرچا ہو رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ سبھا کے آنریری کاریہ کرتا سبھا سے گذارہ لیتے ہیں۔ سبھا کی جنرل سبھا۔ انترنگ سبھا۔ ودیا سبھا اور کاریہ کارنی سبھا کا سبھاسد بننے کا ادھیکار نہ دیا جائے۔ آج تک کی پرتھا میں اور نیم انہیں اس ادھیکار سے ونچت نہیں کرتے۔ اس سمبندھ میں وچار کرنے کے لئے ہمیں کئی پہلوؤں پر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

غور کرنا پڑے گا۔ اس لئے میری سمتی میں سبھا کو
اس وشے پر پورے طور پر وچار کرنے کے لئے جنرل
کو ایک کمیشن مقرر کرنا چاہیے۔ جو آئندہ آگامی
جنرل سبھا سے پہلے انترنگ سبھا کے پاس
بھیجے اور انترنگ سبھا اسے اپنی سمتی کے
ساتھ پرتی ندھی سبھا کے آگامی نروا چن سے
پہلے جنرل اجلاس میں پیش کرے اور اس وقت
جو نتیجہ ہو اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے۔
یہ سوال ایسا معمولی نہیں کہ جس پر ایک آدھ دن
اور وہ تھوڑے سمے میں وچار کرکے فیصلہ
دیا جا سکے

تیسرا وچار

جو اس سمے جنتا کے سامنے بڑے زور
سے لایا جا رہا ہے۔ وہ آریہ سماج تتھا آریہ سماجیوں
کے باہمی جھگڑوں کے متعلق ہے۔ ان جھگڑوں
کے سمبندھ میں دقت یہ ہے۔ کہ یدی یہ جھگڑے
کسی کا ریہ کرم کے مت بھید پر منی ہوتے۔ تب
تو بڑی آسانی سے انہیں دور کیا جا سکتا تھا۔
لیکن مشکل یہ ہے کہ جھگڑے عموماً مختلف
ویکتیوں کے سو بھاؤ بھید کے کارن پیدا ہوئے
ہیں۔ ان کو دور کرنے کا ایک ماتر اپائے
نیائے سبھا کا نرمان کرنا ہے۔ کیول نیائے
سبھا بنانے سے ہی کام نہ چلے گا۔ اس کے
ساتھ ساتھ نیائے سبھا کے فیصلوں کو
منوانا بھی ضروری ہے۔ اس کے لئے میں
آریہ بھائیوں کے سامنے ایک تجویز رکھتا ہوں
(۱) پرانتیہ نیائے سبھا میں پانچ سات یا نو
ایسے ویکتی رکھے جانے چاہئیں۔ جن میں سے
اکثر کی ہندوستانی جوڈیشل میلان کی ہو۔
یہ ویکتی کم از کم دس سال تک نیائے سبھا کے
سبھاسد رہیں۔ انہیں سادھارن سبھا
سد سمتی سے یا سردسمتی کے قریب قریب
بہو پکش سے چنا کرتے۔ نیائے سبھا کے ان
سدسیوں میں سے کوئی سبھاسد پرتی ندھی سبھا
کا سبھاسد نہ ہو۔ نیائے سبھا کا پردھان
ہر ایک معاملہ کے تصفیہ کے لئے ججوں کو مقرر
کرے جو ویکتی نیائے سبھا کے فیصلہ کی
تعمیل نہ کرے اسے سبھا اور سماج کی سبھاسدی
سے الگ کیا جائے۔ اور سبھا سے ملحق سماجوں
کے پلیٹ فارم پر کھڑا ہونے کی اُسے اجازت
نہ دی جائے۔

اس پرکار اور بھی کئی وچار پرتی ندھیوں
کے سامنے پیش ہوں گے۔ میں اپنے پرتی ندھی
بھائیوں سے صرف یہی نویدن کرنا چاہتا ہوں
کہ انہیں سبھا کے وارشک ادھیویشن میں بڑی
بھاری تعداد میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور اس
طرح اپنے سنگٹھن پریم اور دھرم پریم کا مزید
ثبوت دینا چاہیئے۔

دیو یگیہ میمانسا

از سوامی رُدرانند جی مہاراج آچاریہ گوروکل بیٹ سوہنی

ہم لوگ آریہ سماج چاوڑی بازار
والا ملتان کے جلسہ کے اتارے کے ستھان پر
بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک سجن پنڈت بدھ دیو
جی سے دیو یگیہ نامک پستک لینے آئے۔ پنڈت
بدھ دیو جی نے مہاشہ جگدیش چندر جی کو پستک
دینے کو کہا۔ وہ کتاب نکال کر دینے لگے۔ تو میں
نے اتفاقاً کسی اور پدارتھ کے لئے ہاتھ بڑھایا
اور مہاشہ جگدیش چندر جی کو چڑانے کے لئے
کہا۔ مگر پنڈت بدھ دیو جی سمجھے میں کتاب
مانگ رہا ہوں۔ مگر ادھر اتفاق کی بات
کسی کو کچھ پیسے دینے کے لئے بٹوا جیب سے
نکالا۔ اب پنڈت جی نے ساتھ ہی یہ سمجھ لیا
کہ میں پیسے دینے لگا ہوں۔ آپ جھٹ پٹ
بول اُٹھے نہیں نہیں سوامی جی پیسے رہنے
دیجیے۔ بھلا آپ سے پیسے لئے جاتے ہیں۔
غرضیکہ ایک درجن باتیں آن کی آن میں کہہ گئے
تدھ کو یہ پنڈت جی کے کہنے پر مہاشہ جگدیش چندر
جی نے پستک مجھے دیدیا۔ میں سمجھ رہا تھا
کہ اس میں کوری پنڈتانہ خشک منطق چھائی
ہوگی۔ لیکن میں کیا کرتا پنڈت جی کی شردھا
کے پربھاؤ کا اڑھائی من کا پتھر چھاتی پر آ گرا
اس کے نیچے دب کر ایک پڑھنے لگا۔ تو اور
کا کچھ اور ہی نظر آیا۔ اوہو یہ کتنی عجیب کتاب ہے
میں تو سمجھ رہا تھا۔ اس میں ایسا لکھا ہوگا کہ
چمچہ بوا بکرے اتنی آہوتی کرے۔ ہون کنڈ
ایسا بنائے۔ منتر یوں پڑھے۔ آچمن یوں
کرے وغیرہ۔ لیکن بغیر جل پیدا ہو گئے
اور گیان روپی سورج کے تیز ہی سے جھلس
گئے۔ اور اصل روپ نظر آیا۔ آپ نے دیو یگیہ
کے حلیہ کو ایسے خوبصورت الفاظ میں بند کیا ہے
کہ ڈکشنری میں اس سے اچھے الفاظ ہی نہیں
یا یوں کہو منطق میں اس سے اچھی کوئی تعریف
نہیں ہے۔ مصنف نے شروع کے تیسرے
صفحہ پر قلم کو اس طرح نچایا ہے۔ کہ کھوج
بہت ہی عمدہ بن گئے ہیں۔ جو پڑھنے میں
تقریباً ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے عینک
لگا کر پڑھنا شروع کیا اس یگیہ میں انسانی فرائض
کے Public duties .
سچے آدرش کی بھاونا بیان کی گئی ہے۔ واقعی مصنف
نے سیاست کے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا
ہے۔ اتنے دلیر بنانے والے
فقرے میں نے بڑے سے بڑے راجنیتک
پستک میں نہیں پائے قابل مصنف نے
تیسرے صفحے کے شروع ہی میں لکھا ہے۔

उन्हें पैर के नीचे चींटी आती
देख कर भय होगा। इस छोटे
से किन्तु प्रत्यक्ष पाप से उन्हें
दिन भर चैन मिलना कठिन
होगा। किन्तु राष्ट्र द्रोह सरीखे
कोटि गुण किन्तु अप्रत्यक्ष पाप
से उन की निद्रा में तनिक बाधा
भी न होगी सारे राष्ट्र को बेचकर
वह तृप्त हो कर भोजन करेंगे।
फिर फेन धवल शय्या पर टांग
पसार कर सोएंगे।

یہ فقرے اپنے اندر کے راز کو تبھی بتائیں
گے جب اصلی کتاب کو پڑھ کر دیکھو گے۔ آگے
چلکر قابل مصنف نے دیو یگیہ یکر چلنا یعنی
Drill کو بتایا ہے۔ اور اس کی اعلیٰ کو
راشٹر درودھ بتلا کر یہ ثابت کیا ہے کہ دیو یگیہ
مل کر چلنے یعنی دیو ورتا کا اہم نمونہ ہے۔ اگنی
جلانا اپنے اندر اگنی پیدا کرنا ہے۔ اور لکڑیاں
آگ کو قائم رکھنا تیز کرنا ہے۔ اس سے اگر
انسان سبق حاصل کریں تو سب لوگ مل کر
راشٹر میں آگ کا انبار پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے
سامنے موذی جانوروں کا ٹھہرنا ناممکن ہو جاتا
ہے۔ ہندوستان کی آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ نوجوان
ٹھنڈے ہو کر برف کا تودہ بن گئے ہیں۔ دیو یگیہ
اسی کا نام ہے۔ ان کو ملا کر تیز کر دیا جاوے۔
مردہ رگوں میں خون بھر دیا جاوے۔ قابل مصنف
نے اسباق الاشیا کے ڈھنگ پر اس کو استعمال
کرنے کا اُپدیش کیا ہے۔ آگے چلکر آپ نے وشٹکار
کے ارتھوں میں وہ جادو بھر دیا ہے۔ گویا مردہ
دلوں میں بذریعہ مکردھوج جان ڈال دی ہے
آپ نے براہمن کے حوالہ سے بتایا ہے۔

एते वै वषट्कारस्य प्रियतमे
तनू यदोजश्च सहश्च यदोजश्च सह
وشٹکار کے دو ارتھ ہیں۔ یا یوں کہو
وشٹکار۔ میں दो طاقتیں वषट् कार
ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام اوج
ओज اور دوسری کا نام سہ
ओज व सह

اس شکتی کا نام ہے جو شش کو ابھارتی ہے
سوتے ہوئے یا کاہل کو کام میں لگا دیتی ہے
انسان کے اندر اوج ओज اوصاف
آ جاتی ہے تو معمولی آدمی نپولین بونا پارٹ یا
شیواجی مرہٹہ بن کر دشمن کے بڑے بڑے
قلعوں کو مسمار کر سکتا ہے۔ اسی کی بابت
مصنف نے اپنی کتاب دیو یگیہ
میں یوں فرمایا ہے۔

देव यज्ञ
जिसके कारण
काम करने में एक प्रकार की
जल्दी आती है। जो आराम से
बैठे वीर पुरुष को संकट को
निमन्त्रण देने के लिये प्रेरणा
करती है। उस शक्ति का नाम
ओज है।

اگر آپ کے اندر ذرا بھی جان وشٹکار کے
راز کو جان کر اچھل پڑیں گے۔ اور اپنی اصلیت
کو جان کر طاقت ور سے طاقت ور دشمن کو زیر
کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ جہالت کے
مضبوط قلعہ کو مسمار کرنے کیلئے تیار ہو
جائیں گے۔ اور اصلی سہ یعنی قوتِ برداشت
کے روپ میں آ جائیں گے۔ دوسری طاقت
سہن ہے۔ تمہاری ہی طاقت کے شروع کئے
کام کو قائم رکھنے کے لئے ہے۔ اس کی بابت
میرے لائق دوست نے اپنی کتاب میں یوں
لکھا ہے۔

जिस से विघ्नों पर पड़ने पर
व सम्पूर्ण साथियों द्वारा छोड़े
जाने पर भी मनुष्य दांत
भींच कर अकेला लगा रहता है
उस शक्ति का नाम सह है।

دیکھا اور آنکھوں سے دیکھا۔ قابل مصنف
نے کتنی اونچی اُڑان لی ہے۔ آؤ نوجوانو
بوڑھے بابا۔ اور دیو یگیہ ایک بار اس چھوٹی
سی کتاب کو پڑھو پھر دیکھو راشٹر کے اُدّھار
بنتے ہو یا نہیں۔
کتاب کی قیمت صرف چھ آنہ ہے۔
کتاب بہت اچھی ہے۔ کوری پنڈتائی نہیں
منطق بہت بھری ہے۔ ضرور پڑھنی چاہیے۔

پنڈت گوپال مصری کی اصلاح کے سلسلہ میں

مورخہ ۲ مئی رات کے ایک مقامی پولیس
دولو میں رام پرکاش شاد کے مکان پر چھاپہ
کے پاس جو تلاشی کا وارنٹ تھا۔ اس میں
ہے۔ کہ پولیس ٹریکٹ نکلا انسانی
میں دشو پد چھا دو روپیہ کی تعلیم
پولیس سادی رات رام پرکاش شاد
تلاشی لینے کے وقت لی گئی۔ کوئی قابل اعتراض

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کچھ اور وچار

(از آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور)

پچھلے ہفتہ میں نے ایک لمبا لیکھ لکھا تھا۔ اب کی بار اس پرچہ میں کچھ اور وچار پرگٹ کرتا ہوں۔

امریکہ میں قاعدہ ہے۔ کہ شاسن وبھاگ۔ Administrative Dept. نیامک وبھاگ Legislative Dept. نرنایک وبھاگ Judicial Dept. الگ الگ ہیں۔ شاسن کے سب کام پریزیڈنٹ کے ہاتھ میں ہیں اور اسنے کئی منتری نیت کئے ہوئے ہیں۔ وہاں کی کانگرس ارتھات پارلیمنٹ میں شاسن کے سمبندھ میں کوئی سوال اٹھایا جا ہی نہیں سکتا۔ کوئی وزیر اگر بے ایمان ہو۔ اور اسکی بے ایمانی ثابت ہو جائے تو اسے سزا مل سکتی ہے۔ ورنہ اسکے شاسن کے کام میں کانگرس کوئی مداخلت نہیں کر سکتی ہاں پردھان اگر چاہے تو کر سکتا ہے۔ جرمنی۔ اٹلی۔ روس وغیرہ میں بھی شاسن کا کام علیحدہ ہے اس لئے میں نے تجویز کی ہے۔ کہ سبھا میں پردھان۔ منتری اور انیہ ادھیکاریوں کے ہاتھ میں ہی شاسن رہے۔ اور جن پر شاسن کیا جاتا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی ادھیکاری یا کاریہ کاری کا سدسیہ نہ ہو۔ پھر کوئی مشکل نہیں پڑ سکتی۔ انترنگ سبھا کا جب شاسن میں کوئی دخل ہی نہ ہوگا۔ تو انترنگ سبھا اور ودیا سبھا میں اپدیشکوں۔ پروفیسروں وغیرہ کے ہونے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ لیاقت کے حساب سے صحیح مشورہ دے سکنے کے نقطہ نگاہ سے اور ذاتی قابلیت کی بنا پر وہ انیہ پرتی ندھیوں سے بہتر چاہے ہوں بہرحال کم نہیں ہو سکتے۔

پھر ایسے اصحاب کے مشورہ اور لیاقت سے سبھا کیوں فائدہ نہ اٹھائے؟

ایک بات اور

ایک بات اور۔ اور وہ یہ کہ کنویسنگ ارتھات ووٹ کے لئے لوگوں پر جائز، ناجائز دباؤ ڈالنا بڑی بات ہے۔ آریہ مسافر میں اس سے پہلے ایک لیکھ لکھ چکا ہوں۔ اس میں سے مندرجہ ذیل اقتباس یاددہانی کے لئے پھر درج کرتا ہوں۔

"کنویسنگ دید ورودھ ہے۔ دھرم ورودھ ہے۔ ہماری سنسکرتی کے ورودھ ہے۔ کنویس کرنے والے کو اخلاقی مجرم سمجھنا چاہئے۔ اور لوگوں کی نظروں میں اسکو فی الفور گرانا چاہئے۔ اگر کوئی کسی بھائی کو خاص کام کے لئے موزوں ترین سمجھتا ہے۔ تو اس کے حق میں کسی دوسرے کے خلاف نہیں سبھا میں کہنا چاہئے۔ لوگوں کے گھروں میں جا کر غلط بیانیاں کر کے غلط فہمیاں پھیلا کر۔ دباؤ ڈالکر اور منت سماجت کر کے کسی کو اپنے لئے ووٹ دینے کے لئے مجبور کرنا ایک مہاں پاپ ہے۔ جس کا پرائشچت بھی بڑا کٹھور ہونا چاہئے۔"

لیکن جو بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ وہ یہ ہے۔ کہ سنیاسیوں۔ پرتشٹھت نیتاؤں کو تو کنویسنگ کی کھلی چھٹی دیجائے۔ لیکن اپدیشک چونکہ تنخواہ دار ہیں اسلئے ان کے لئے ہی یہ جرم ہو۔ میری رائے یہ ہے۔ جو آدمی کسی ادھیکاری کے خلاف اندولن کرتا ہے۔ اور اس کی غیر حاضری میں اس پر الزامات اور اتہامات لگاتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے۔ کہ اس ادھیکاری کو جواب دینے کا کوئی موقعہ نہیں ہے۔ وہ پاپ کرتا ہے۔ اور گھور پاپ کرتا ہے۔ معمولی آدمی کی نسبت اپدیشک کی ذمہ داری زیادہ ہے۔ کیونکہ خود پاپ کر کے وہ پرجا کو اپدیش دینے کے ناقابل ہو جاتا ہے۔ سنیاسی سرووچ اپدیشک ہیں۔ وہ اگر ان اپدیشکوں کے سامنے بڑی مثال قائم کریں۔ تو ایسی حالت میں سوسائٹی کے اخلاقی پتن میں کوئی شک ہی نہیں رہ جاتا۔ اگر نیتا لوگ خود یہ کام کریں۔ تو وہ کبھی اپدیشکوں پر شاسن خوش اسلوبی سے نہیں کر سکتے۔ اور ووٹ بھکشا کا پاپ سوسائٹی سے دور نہیں کر سکتے۔ اور کبھی لوگوں کے جرموں کا پتہ نہیں لگا سکتے۔

ورتمان اوستھا

اب ورتمان اوستھا پر بھی ایک دو شبد کہنا نامناسب نہ ہوگا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس سمے آریہ سماج میں دو پارٹیاں ہیں۔ یہ پارٹیاں کس اصول پر ہیں؟ یہ کہنا مشکل ہے۔

ان دونوں پارٹیوں سے ہمدردی رکھنے والے اپدیشک موجود ہیں۔ اور وہ سبھا میں کام کرتے ہیں۔ بڑی مجھے کبھی پتہ لگتا ہے۔ کہ دونوں پارٹیوں کے مداحوں میں سے کوئی مریادا کا الّنگھن کرتا ہے۔ تو میں اپنی سمتی دے دیتا ہوں۔ اور اُچت کارروائی کر دیتا ہوں سبھا میں راجیہ، ادھیکاریوں کا ہے اپدیشکوں کا نہیں جس کو لوگ اقلیت (الپ سنکھیا) کہتے ہیں اس کے بھی کئی مفروضہ پرتی ندھی انترنگ سبھا میں شامل ہیں۔ اپدیشکوں میں بھی اور غیر اپدیشکوں میں بھی۔ انترنگ سبھا میں پرایہ فیصلے سرو سمتی سے ہوتے ہیں۔ اور جب کبھی [illegible] جا سکتا۔ کہ کون کس طرف ووٹ دے گا؟ اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اپدیشک ممبر سب ایک ہی طرف ووٹ دینگے۔ انترنگ سبھا کی کارروائی کے رجسٹر دیکھنے سے یہ بات صاف ظاہر ہو سکتی ہے۔ کئی لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ اپدیشک لوگ اپنے کام کا ہرج کر کے محض پارٹی بازی کی خاطر انترنگ سبھا کے اجلاسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ یہ بات غلط ہے۔ صرف چھ اپدیشک انترنگ سبھا کے ممبر ہیں۔ ان میں سے ایک کو تو سبھا ادھیکاریوں نے دکھشن دیش میں لگا دیا ہوا ہے۔ چھ سات مہینوں سے وہ انترنگ سبھا کے کسی بھی اجلاس میں شامل نہیں ہوئے۔ یہ بات کہ اپدیشک ممبر آریہ سماجوں کے جلسوں کو چھوڑ کر اجلاس میں شمولیت کے لئے آتے ہوں۔ صریحاً غلط ہے۔ کیونکہ اپدیشکوں کی تعداد تو اتنی ہی ہے۔ لیکن پچھلے سال جلسوں کی تعداد اس سے پہلے سال کی نسبت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اور پرایہ تمام جلسے کامیاب ہوئے ہیں۔ اور جو اپدیشک انترنگ سبھا کے ممبر ہیں۔ وہ ان میں سے ہیں جن کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ جب انہوں نے پہلے کی نسبت بہت زیادہ کام کیا ہے۔ تو پھر کیسے کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ پارٹی بازی کی خاطر سبھا کے کام کا ہرج کرتے رہے ہیں۔ جنرل سبھا میں جب انترنگ سبھا کے ممبروں کی حاضریاں سنائی جائیں گی۔ تو کئی غیر اپدیشک ممبروں کی حاضریاں زیادہ نکلیں گی۔ اور کئی اپدیشک ممبروں کی حاضریاں کم ہونگی۔

پھر یہ بات بھی سوچنے کے لائق ہے۔ کہ اس سال وید پرچار فنڈ کے لئے روپیہ پچھلے سالوں کی نسبت زیادہ آیا ہے۔ باوجود اس کے کہ کئی بڑی بڑی سماجوں نے اپنے حصہ کا دھن ابھی تک ادا نہیں کیا۔

یہ اس بات کا بدیہی ثبوت ہے۔ کہ لوگ سبھا کے کام سے پرسنّ ہیں۔ اور سبھا کے کام سے پرسنتا کا مطلب اپدیشکوں کے کام سے پرسنتا ہے۔ میں تو اس سال پرایہ بیمار رہا۔ اور وید پرچار فنڈ کی فراہمی کے لئے کہیں نہیں جا سکا۔ تو پھر یہ سب روپیہ اپدیشکوں کی کوشش کا ہی نتیجہ سمجھنا چاہئے۔ یا آریہ سماجوں کے سنگھٹن پریم کا [illegible]

پس ایک پارٹی یا دوسری پارٹی کے معاون سبھی اپدیشکوں نے جان توڑ کر وید پرچار کے کام کو کیا ہے۔ اس سے پرایہ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ پارٹی بازی میں اتنا مصروف نہیں رہے جتنا کہ سبھا کے ٹھوس کام میں۔ ان دونوں پرکار کے اپدیشکوں کے اپنے میلانات تو ہیں۔ لیکن ان میلانات کی وجہ سے انہوں نے اپنی اپدیشکی کی شان کو بٹہ نہیں لگایا۔

ایک قابل افسوس بات

اب کے ایک بات اور ہوئی ہے۔ جو قابل افسوس ہے۔ سبھا میجارٹی کا نام ہے۔ کئی بھائیوں نے سبھا اور سبھا کی السٹی ٹیوشن مائنز کے برخلاف جہاد کھڑا کیا ہے۔ اس سے سبھا کے اپدیشکوں کا فرض ہو گیا۔ کہ وہ سبھا اور اس کی سنستھاؤں کے خلاف لگائے ہوئے الزامات و اتہامات کا جواب دیں۔ پچھلے سال سبھا کی اردھ شتابدی تھی۔ کئی بھائیوں نے اس کے کام میں روکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ اس سمے بلا لحاظ میلان طبع کے سب اپدیشکوں نے سبھا کی شان اور آن کو برقرار رکھنے کے لئے اور شتابدی کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کر دیا۔ اپنی تنخواہوں میں سے بھی دان دیا۔ اور لوگوں سے بھی مانگا۔ اسکے علاوہ ہزاروں دیشو ہزیگیہ کروائے۔ حالانکہ سبھا کے مخالفوں نے دیشو ہزیگیہ پر بھی مخول اڑایا۔ اور یہ یگیہ اپنے ہاں نہیں کروائے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اپدیشک طبقہ ابھی تک صحیح الدماغ ہے۔ اور بمقابلہ نیتاؤں کے ان کا رویہ بہتر رہا ہے۔ کیونکہ ان کے اختلاف میلانات کا ان کے باہمی ذاتی تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ پرایہ انکو پارٹیوں میں کھینچنے کی کوششیں ابھی تک ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ بھگوان کرے۔ کہ وہ اپنے اونچے پد کی شان کو ہمیشہ سمجھتے رہیں اور پارٹی بازی میں پڑ کر اپدیشکی کی اور سبھا کی شان کو بٹہ نہ لگائیں۔ جو کوئی ورتمان اندولن میں پڑنا اپنے خیال کے مطابق اپنی آتما کی آواز سمجھتا ہو۔ اس کے لئے ایک ہی ایماندارانہ طریقہ ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ اپدیشکی چھوڑ دے۔ اور نیتاؤں کے دل میں آجائے۔ اگرچہ میری رائے یہ ہے کہ اپدیشک نیتا نہ ہی بنیں تو اچھا ہے۔ کیونکہ نیتا لوگ اپنے رویہ سے دنیا کے سامنے کوئی اچھی مثال نہیں رکھ رہے۔ ایشور ہم سب کو سدبدھی دیں۔ کہ ہم یہ سمجھ سکیں۔ کہ سب سے بڑا ادھیکار دین دکھیوں کی سیوا اور وید کے دھرم کو اپنے جیون میں گھٹانا ہے۔ افسوس ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سر سیّد احمد خاں نے اسلام کو کس رنگ میں پیش کیا

از وید کویراج مہاشہ کندن لعل جی دیانند آیورویدک کالج لاہور!

گذشتہ سے پیوستہ!

چنانچہ سید محمد عبد اللہ صاحب نے لکھا بھی ہے "وہ اکثر معاملات میں مسلمانوں کے تیرہ سو سال کے مذہبی لٹریچر کا لحاظ نہیں رکھتے بلکہ تحقیقی اختیار کرتے ہیں" اب اسلامی عقاید کے متعلق ان کے خیالات دیکھئے "سر سید کے نزدیک قرآن مجید کی کوئی آیت دوسری آیت کو منسوخ نہیں کرتی۔ قرآن میں کمی یا زیادتی ممکن نہیں۔ شیطان یا ابلیس ملائک اور جنات کوئی علیحدہ وجود نہیں رکھتے۔ بلکہ مختلف قوتوں کے نام ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے انسان اور موجودات میں پیدا کی ہیں۔ معراج خواب کی حالت میں واقع ہوا۔ آدم اور ملائک اور شیطان کا واقعہ بطور کہانی اور تمثیل کے بیان ہوا ہے۔ سود کی حرمت جو قرآن میں مذکور ہے۔ اس سے مراد وہ سود ہے۔ جو عرب میں قبل اسلام جاری تھا۔ موجودہ متمدن طریقے مثلاً بنکنگ وغیرہ سود میں شامل نہیں۔ عیسےٰ علیہ اسلام وفات پا گئے۔ خدا کو ان آنکھوں سے دیکھنا ممکن نہیں۔ حضرت عیسےٰ کا بن باپ کے پیدا ہونا قرآن میں مذکور نہیں۔ قرآن مجید میں جہاد اس جنگ سے مراد ہے۔ جو مدافعت میں لڑی جاوے۔ وہ قومیں جو کسی غیر مسلم حکومت کے ماتحت رہتی ہیں۔ اُن کا اپنے بادشاہ کے خلاف جہاد کرنا غدر کا درجہ رکھتا ہے۔ عقبیٰ اور معاد کے متعلق جو کچھ قرآن میں بیان ہوا ہے وہ بطور مجاز کے ہے۔ وحی خاص فرشتوں کے ذریعہ نہیں آتی۔ بلکہ خدا اُن کے دل میں ایک بات پیدا کر دیتا ہے۔ صفحہ ۳۱" ان عقائد پر غور فرمایئے۔ آپکو معلوم ہو جائے گا کہ یہ عقل کا ہی کرشمہ ہے۔ ..... محمد عبد اللہ صاحب کہتے ہیں۔ "گو ان مسائل میں سے بعض ایسے ہیں کہ گروہ مسلمانوں کے کانوں کے لئے کانی نامانوس ہیں۔ لیکن پھر بھی بہت سے مسائل میں مسلمانوں نے اسی زاویہ نگاہ کو عملاً قبول کر لیا ہے۔ میگزین صفحہ ۲۲" باوجود اس کے جو سر سید حکم کر ہیں کے مطابق ان عقائد کو سمجھ کر محمد عبد اللہ صاحب کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے عملاً قبول بھی کر لیا ہے۔ کیا اس صورت میں اسلام اصلی صورت میں جو کہ حضرت محمد صاحب نے بتائی تھی رہ جاتا ہے؟ یا کہ اس صورت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جو کہ عقل کی مدد سے سر سید احمد خاں نے بنائی۔ سر سید کے بعد مولوی چراغ علی۔ مولوی شبلی اور مولوی حالی نے ان خیالات کو اشاعت دی اور اُن نوجوانوں کے دلوں کے شبہات کو دور کیا جو مذہب کی صداقت کے معاملے میں شک میں پڑ رہے تھے۔ مولوی ... نے تو علم الکلام اور الکلام میں اس کو ضرورت کا اقرار کیا ہے۔

اس کے آگے سید صاحب صفحہ ۳۴ پر بتایا ہے۔ کہ سر سید کے عقاید کو اسلام نے کہاں تک تسلیم کیا ہے۔ اُن ہی کے الفاظ میں دیکھئے "سر سید نے مذہبیات میں جو زبردست تنقید کا طریقہ اختیار کیا۔ اگرچہ اس سے کچھ نقصانات بھی ہوئے۔ تاہم جائز تنقید کی اہمیت محسوس کی جانے لگی۔ اور وہی خیالات جو سر سید نے زیادہ بے لاگ طریق پر ادا کئے۔ وہ دوسرے علما و فضلا نے اسلامی رنگ میں ادا کر دئے ذیل کے بعض مسائل جن کی بنا پر سر سید کو بہت برا بھلا کہا گیا ہے۔ شاید آج تمام مسلمانوں کے مسلمات کا درجہ رکھتے ہیں۔ وہی باتیں جن کی وجہ سے سر سید کو دین سے برگشتہ کہا جاتا ہے۔ آج علما کی زینت تحریر و تقریر بن رہی ہے۔ مثلاً یہ کہ مذہب کو فطرت انسانی کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اور اسلام اس معیار پر پورا اُترتا ہے۔ نبی کی عظمت معجزات پر قائم نہیں۔ قرآن کا اعجاز اس کا فطرت انسانی کے مطابق ہوتا ہے۔ اسلام مسلمانوں کے اعمال کا جوابدہ نہیں۔ اسلام دنیوی ترقی کا مانع نہیں۔ جہاد اور غزوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدافعانہ تھے اسلام میں جبر نہیں۔ غیر مسلموں کے ساتھ تعاون منع نہیں۔ اسلام نے غلامی کا انسداد کر دیا۔ تعداد ازدواج عملاً ممنوع ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ سر سید کے خیالات اگرچہ مسلمانوں کے تمام گروہ نے تسلیم نہیں کئے۔ مگر ان کا نظریہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گیا ان کے بہت سے خیالات احمدیت میں موجود ہیں علی الخصوص وہ جن کا تعلق مناظرہ عیسائیت و مذاہب دیگر سے ہے۔ قرآن مجید کا قطعی ہونا اور باقی اصول دین کا واجب الاتباع نہ ہونا کسی نہ کسی رنگ میں اہل قرآن کی جماعت نے جذب کر لیا ہے۔ جن فرشتہ دوزخ۔ معجزات کا مطلب و مفہوم متفرق طور پر ملک کی انگریزی دان جماعت کے عقائد میں شامل ہے۔ جس کو بجا طور پر "مذہبی بے فکروں" کی جماعت کہا گیا ہے۔ لیکن سید کی عظمت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے

ر مسلمانوں میں معقول کی طرف عام رجحان اور نئے اعتراضات کا نئے علم کلام کے ساتھ جواب دینے کا خیال اُنہیں کا پیدا کردہ ہے" سر سید احمد خاں کے مندرجہ بالا خیالات کو غور سے مطالعہ کرنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ سر سید کا اسلام موجودہ اسلام نہیں تھا۔ سر سید تو اسلام کو مکمل مذہب کہتے ہوئے بھی قرآن اور بائیبل کو ایک دوسرے کا موید خیال کرتے تھے وہ اشکال جو قرآن سے حل نہیں ہو سکتے تھے وہ بائیبل سے حل کرتے تھے۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنی کتاب متبین الکلام میں انجیل اور قرآن کی اصولی وحدت دکھائی ہے۔ جہاں جہاں اختلافات نظر آتے ہیں۔ ان میں مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ سر سید اسلام کو عیسائیت کا خوشہ چین خیال کرتے تھے۔ دراصل سرچشمہ مذاہب کون ہے۔ وہ ویدک دھرم ہی ہے۔ عیسائیت وغیرہ اسی کی خوشہ چین ہیں۔ سر سید نے حرکت زمین کے اصول کو جسکے گفنڈن میں پہلے اُنہوں نے قول متین دار ابطال حرکت زمین نامی کتاب بھی لکھی تھی۔ سوامی دیانند جی کی صحبت سے فیضیاب

ہونے کے بعد تسلیم کر لیا تھا۔ انہوں نے کلمۃ الحق۔ راہ سنت در بدعت اور تہذیب الاخلاق میں وغیرہ انواع و اقسام کی اسلامی بدعتوں کا کھنڈن شاید بھی رشی دیانند جی نے ایسا ہی کیا ہے۔ اور آج مسلمانوں کو ہے یہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ وہ ان رشی دیانند جی اسی وجہ عقائد کو جو نے سر سید احمد کی معرفت اہل اسلام کے سامنے رکھے۔ مان لیں اور اپنے مذہب کو اور نیچر کے مطابق بنا کر وید کے راستہ پر ... اسی میگزین کے صفحہ ۱۷ پر مولانا نور الحق لکھتے ہیں۔ "اسلام کے پرچار کے لئے اس کے اصولوں کو درایت اور عقل کے معیار پر پرکھ کر دکھایا جاوے۔

(بقیہ صفحہ ۷)

اس ادھیکار کے لئے کوئی تین دان نہیں ہے اور نہ کوئی آندولن ہی کرنا ہے۔ اگر ان ادھیکاروں کی طرف ہم دھیان دیں تو بھگوان کے چرنوں میں بیٹھنے کا جو ادھیکار ہے وہ کسی سو بھاگیہ وان کو مل جائے گا۔ اور وہی سچا نیتا بھی ہو گا۔ جو ... نیتر تو سویکار کرتا ہے وہ ہی دو سروں کا نیتا بن سکتا ہے۔ سیوا ہی نیتر ہے سیوا ایک انسان بغیر پردھان ... کے بھی کر سکتا ہے۔ کاش ... اور آریہ پرچار اس راز کو سمجھ سکے ... نام ہماری نیتا اس قسم کی مثال ... کے لئے میدان میں اترے اور ایک ...

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

آریہ سماجوں سے نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ اجلاس ۲۹، ۳۰، ۳۱ مئی ۱۹۳۷ء کو گورودت بھون میں ہوگا۔ جس کی اطلاع باقاعدہ پرتی ندھیوں کو بھیجی جا چکی ہے۔ سمت ۱۹۹۲ کا دشانش ... دفتر میں اساڑھ سمت ۹۳ کے آخر تک پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ کئی آریہ سماجوں کا یہ دشانش تک سبھا کے دفتر میں نہیں پہنچا ہے۔ حالانکہ آریہ سماجوں کو باقاعدہ دشانش بھیجنے ... دے دیا گیا ہے۔ اسلئے جن آریہ سماجوں کا سمت ۱۹۹۲ کا دشانش باقی ہے۔ وہ اجلاس سے پہلے اپنا دشانش بھیجدیں۔ تاکہ اُن کے پرتی ندھی کے اجلاس میں شامل ہونے میں روک نہ ... سمت ۱۹۹۳ کا دشانش بھی آریہ سماجوں کو ... اسلئے سمت ۱۹۹۳ بھی ختم ہو چکا ہے۔ ... بھیج دینا چاہیئے۔

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرم پھل ویوستھا

کیا گرہستھ میں ماتا کے اچھے برے کرموں کا سنسکار بالک پر پڑتا ہے

از پنڈت ستیہ دیوجی آریہ مسافر اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

न किल्विषमत्र ना धारो अस्ति न यन्मित्रैः सममान स्रीत अनूनं पात्रं निहितं न स्ततं पक्वं पक्वः पुनराविशाति ॥

अ १२ - ३ - ४८

(अत्र) اس نیائے کاری بھگوان کی بنائے ویوستھا قانون) میں (न) نہ تو کوئی (किल्विष) ددوش تروٹی (برائی دھاندلی) ہے۔ اور (न) نہ ہی کوئی (आधारः) سہارا دینے والا یا سفارشی (अस्ति) ہے اور (न) نہ ہی کوئی ایسا اپائے (کوشش) ہے کہ (यत्) جس سے (मित्रैः) متر دوست یا سنے ماتا پتا بھائی بندھو وغیرہ کے (सम) ساتھ ملکر جا سکتے ہیں۔ یا (असमानः) ساتھ ہو سکتے ہیں (स्रीत) جا سکتے۔ (नः) ہمارا (स्ततं) یہ کرموں سے کمایا ہوا۔ (अनूनं) پورا جس میں کمی بیشی کچھ بھی نہیں ہوتی۔ ایسا (पात्रं) پاتر یا برتن رکھنے کا سانچہ (निहितं) جو محفوظ رکھا ہے۔ یعنی اس میں کچھ بھی نہ ڈالا ہے نہ نکالا ہے ارتھات نہ ڈال سکتا ہے نہ نکال سکتا ہے ویسا کا ویسا ہے۔ (पक्तारं) پکانے والے کو پکائی ہوئی چیز (पुनः) پھر سے (आवि) (शाति) بھلی پرکار سے ملتی ہے۔

اس منتر میں کرموں کا پورن سدھانت بتلایا گیا ہے۔ جو بھی کرم ہم کرتے ہیں۔ ان کا پھل ہم کو ملتا ہے۔ اس میں کوئی کمی بیشی نہ ہوگی کیونکہ ایشور نیائے کاری ہے اور ویوستھا میں کوئی دوش نہیں ہے۔ کوئی پیر پیغمبر گورو۔ ماتا پتا یار دوست۔ دشمن وغیرہ ہمیں کرموں کے پھل بھوگنے سے بچا نہیں سکتا۔ نہ اپنی طرف سے بھگوا بھی نہیں سکتا۔ اور نہ ہی کسی دوست یار بندھو کی کمائی کے سہارے پر ہم کوئی پھل پراپت کر سکتے ہیں۔ ہمارے کرموں سے بھرا ہوا برتن ویسا ہی رہتا ہے۔ جو کوئی کچھ پکاتا یعنی کرتا ہے۔ وہ ہی کھانا ارتھات بھوگتا ہے

سوال:۔ کرموں کا پھل جیو خود لیتا ہے یا کوئی دیتا ہے۔

جواب:۔ ایشور دیتا ہے۔ جس طرح سنسار میں کار اگار میں رہنا از خود کوئی نہیں چاہتا مگر راجہ زبردستی کار اواس دیتا ہے۔ دیکھو بھگوان گوتم منی جو نیائے یعنی منطق کے آچاریہ یا ڈاکٹر ہیں وہ کہتے ہیں۔

ईश्वरः कारणं पुरुष कर्मा फल्य दर्शनात् ४ - १ - १८

(पुरुषकर्मा फल्य दर्शनात्) جیو کرت کرموں کا پھل دینے میں آزاد نہیں اس وجہ سے (ईश्वरः) ایشور جگت کا (कारणम्) نمت کارن یعنی علت فاعلی ہے۔ ہاں کئی ایک اعتراض کرتے ہیں کہ جیو اچھے یا برے کرم ہی پھل پیدا کرتے ہیں۔ یعنی دینے میں آزاد ہیں۔ مگر ایسا ماننا ٹھیک نہیں اور یہ ایسے ٹھیک نہیں۔ کہ جڑ ہونے سے کرم چیتن ادھشٹاتا کے بنا آپ پھل دینے میں اسمرتھ ہیں۔ اور الپگیہ اور الپ شکتی والے ہونے سے جیو پھل دینے میں آزاد نہ ہونے سے کرم کے ادھشٹاتا نہیں ہوتے کیونکہ وہ کرم کے کرنے میں سوتنتر ہیں۔ اور پھل بھوگنے میں نہیں۔ اور جگت کا کرتا ایشور ہے۔ بھگوان کپل دیوجی سانکھ شاستر میں لکھتے ہیں۔

नेश्वराधीष्ठिते फल निष्पत्ति कर्मणा तत्सिद्धेः ।

ایشور کے ادھشٹاتا ہونے پر پھل کی سدھی ہوتی ہے۔ کیول کرم دوارہ نہیں۔ جیسا کہ لوک میں

स्वोपकारदधिष्ठानं (लोकवत) راجہ کی بھانتی جیون پر اپکار کرنے سے کرموں کا ادھشٹاتا مانا گیا ہے۔

سوال:۔ اگر ایشور کو مانا جاوے تو کیا فائدہ جب بلا کرم ایشور کچھ پھل نہیں دے سکتا

جواب:۔ دیکھو یہ قاعدہ کیسا ہے۔

न ह्यचेतनं चेतनानधिष्ठितं कुर्वे दुप पद्यते ।

بنا چیتن کے اچیتن کسی کاریہ کی اپتی میں سامرتھ نہیں ہوتا۔ ایسا ہی اور جگہ بھی پایا جاتا ہے۔

पुण्यः पुण्येन पापः पापेन کہ ست کرموں کا کرتا اچھی گتی کو است (برے) کرموں سے پاپی درگتی کو پراپت ہوتا ہے۔

سوال ہم آریوں کی اس پھل پراپتی کی ویوستھا کو نہیں مانتے۔ کسی رشی یا آچاریہ اور اس میں بھی کسی فلاسفر یعنی درشن کار کی بات پیش کریں تب پرمان مانیں گے۔

جواب:۔ میں اوپر جو عرض کر رہا ہوں سب آریوں کی فلاسفی پیش کرتا آیا ہوں۔ اور آگے بھی ایسا ہی کرونگا سنئے۔ بھگوان جیمنی منی جو کرم کانڈ کے آچاریہ ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کرتا کو ہی پھل ملتا ہے۔ کیونکہ کرم کرتا خود ہے تو پھل بھوگتا دوسرا نہیں ہو سکتا ہے۔

अन्यस्य स्यादिति चेत ।

(अन्यस्य) اور پرش کو دوسرے پرش یعنی جیو کے کئے ہوئے کرموں کا پھل (स्यात) ہوتا ہے (इति) اگر (चेत) ایسا کہو تو ٹھیک نہیں۔ اگر دوسرے کے کئے ہوئے کرموں کا پھل دوسرے کو نہیں تو کیا حرج جیسا کہ لوک میں دوسرے کے کئے ہوئے کرموں سے دوسرا مالدار ہوتا ہے۔ اسی پرکار پرلوک میں بھی لڑکے کے کرموں کا پھل پتروں کو ملتا ہے اس کا جواب اس پرکار ہے۔

अन्यार्थे नाभि सम्बन्धः

(अन्यार्थे) دوسرے پرشوں کے کئے کرموں کا پھل (अभि सम्बन्धः) دوسرے کو پراپت (न) نہیں ہوتا۔ ارتھات جو کرم کا کرتا ہے اسی کو کرم کا پھل ملتا ہے۔ دوسرے کو نہیں۔ موٹی بات یہ ہے۔ دوسرے کے کرموں کا آخری اثر دوسرے پر نہیں ہوتا ہے۔

سوال:۔ اگر کرتا کی کامنا کسی دوسرے کو پھل دینے والی مانی جاوے۔ جیسا کہ لڑکے کا مرے ہوئے باپ کے واسطے شرادھ اور ماتا کی لئے گربھ گت بالک کو۔ تب کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ کرم اس کے لئے ہی کیا گیا ہے۔

جواب:۔ نہیں

न नित्यत्वात

(नित्यत्वात) پرماتما جو کرتا کے اندر ویاپک ہے اس کا نیم (अवर्जनीया) اور جیسے پانی ہے تغیر نہیں ہوتا اس واسطے ایسا کہنا ٹھیک نہیں۔

سوال:۔ دیکھو سنسار میں ایک شخص خود دھن کماتا ہے۔ اور دوسرے کو دے دیتا ہے۔ جیسے لڑکی کے دوارا دوسرے لڑکے کو ملتا ہے۔ اور وہ مالدار ہو جاتا ہے۔

جواب:۔ نہیں

न समावायात

(समावायात) اپنے کرموں کے ساتھ جیو کا سمبندھ پایا جاتا ہے (न) ایسی بات غلط ہے ارتھات اس بات کو اس پرکار ٹھیک سمجھ سکتے ہیں۔ جو پرش کرم کرتا ہے۔ اسی کے ساتھ ان کرموں کا سمبندھ پایا جاتا ہے۔ اور کے ساتھ نہیں اس لئے ایک کے کرم کا پھل دوسرے کو نہیں مل سکتا۔ اور جو یہ کہا گیا کہ جیسے لوک میں اور کا کمایا ہوا دھن دوسرے کو مل جاتا ہے۔ یہ مثال ٹھیک نہیں کیونکہ وہ دھن اس کے بھوگ کا نہیں۔ اس کارن کوئی پھل بھی نہیں۔ اس کے اچھے کرم کے بنا نہیں ہو سکتا۔ وہ دھن بلا بھوگ ناش ہو جاتا ہے۔ یا کوئی ایسا روگ (مرض) لگ جاتا ہے۔ یا چوری ہو جاتی ہے۔ یا عورت یا مرد کو دے دیتا ہے۔ ارتھات جو بھوگتا ہے وہ اپنے اچھے کرموں سے ہی بھوگ سکتا ہے اگر ایک دوسرے کے کرموں کو پھل مانا جاوے تو ایشور کے اٹل نیموں میں دادھا پڑتی ہے۔ کیونکہ ایسا ماننے سے (अकृताभ्यागम) اکرتا بھیاگم دوش آتا ہے۔ ارتھات کرم آپ نہیں کئے اور لگ گیا۔ یہ لگ جانا اور دوش یہ ہے۔ یہ کہ اگر دوسرے کے کئے پنیہ یعنی اچھے کا پھل دوسرے کو ملے تو دوسرے کے پاپ کا پھل بھی مل جانا چاہئے۔ اور ایسا ماننے سے بنا کئے ہی جیو پاپ آتما اور پنیہ آتما بن جاتا ہے۔ اور ایسا ہو کر ایشور کے اصولوں سے بالکل خلاف ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایک دوسرے کے کرموں کا پھل ماننا ٹھیک نہیں ہے۔ اس وجہ سے معلوم ہوا کہ جیو اپنے کرم کے نتیجہ پراربدھ کا بھوگتا ہے دوسرے کی پراربدھ کا بھوگتا نہیں ہے۔

سوال:۔ کرتا جو جو کرم کرتا ہے وہ پراربدھ کرموں کے بھوگ کے لئے ہی کرتا ہے اس لئے وہ کرم بھوگ سادھن ہوتے ہیں۔ اور ان کا کوئی پریوجن نہیں۔ اس لئے سدھ ہوا کہ جیو کرم کرنے میں آزاد نہیں ہے

नियमो वा तन्निमित्तत्वात् कर्तुस्तत्कारणं स्यात् ।

بھوگ پراربدھ کرموں کے آدھین ہوتا ہے۔ اور کرتو یہ کرم اس میں کیول کارن بھوگنے جاتے ہیں۔ ان کرموں کے

تازہ خبریں

لاہور ۱۸ مئی۔ آج لاہور میں گرمی کم ہو گئی ہے۔ اور درجہ حرارت ۱۰۳.۸ آنک آ گیا ہے۔ کل ۱۱۱ تھا۔

پونہ ۱۸ مئی۔ مسٹر بھوتنکر جن کو کل مندر روبرو ستیہ گرہ کرنے کے الزام میں ۲۵ روپیہ جرمانہ ایک ہفتہ سزائے قید ہوئی تھی۔ اور جنہوں نے جرمانے کی بجائے قید کو ترجیح دی تھی آج رہا کر دیئے۔ کیونکہ اُن کا جرمانہ کسی اور شخص نے ادا کر دیا ہے

لندن ۱۸ مئی۔ ڈیوک آف ونڈسر کی شادی کی تاریخ ۳ جون مقرر ہو گئی ہے۔ صرف اُنہی دوستوں کو دعوت دی گئی ہے۔ جو گذشتہ ڈیوک یا مسز سمپسن کے پاس رہے ہیں۔ شاہی خاندان کے کسی ممبر کو بھی مدعو نہیں کیا ہے +

پٹنہ ۱۸ مئی۔ سیٹھ رام کرشن ڈالمیا پانچ کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے شاہ آباد (بہار) علاقہ میں سیمنٹ۔ کاغذ اور چونے کے کارخانے کھول رہے ہیں۔ مہاراجہ بہادر ڈمراؤں سے سیٹھ ڈالمیا نے دو لاکھ بیس ہزار روپیہ میں سہسرام ڈامور کھہ ریلوے کا انتظام اپنے نام منتقل کرا لیا ہے ::

جہلم ۱۸ مئی۔ آج صبح چار بجے بھگوان سنگھ مشین محلہ کے ٹمبر گودام کو آگ لگ گئی۔ آگ بہت جلد پھیل گئی۔ اور گرد و نواح کی دکانیں اس کی لپیٹ میں آ گئیں۔ پولیس اور حکام چھاؤنی فوراً موقعہ پر پہنچ گئے۔ گودام میں پڑی ہوئی تمام لکڑی جل گئی۔ لفٹننٹ ایس۔ ڈبلیو گریشا اور لفٹننٹ ایچ۔ ای۔ ہیرلڈ ۱۰/۱ پنجابی رجمنٹ بڑی مستعدی سے آگ سے لڑتے رہے۔ بیلچہ پارٹی نے بھی بہت امداد کی۔ آگ سے بھگوان سنگھ تلسی داس۔ امرناتھ اور کرشن لعل وغیرہ اصحاب کا پندرہ ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

شملہ ۱۸ مئی۔ پنجاب گورنمنٹ نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ قاعدہ کے مطابق اگر پانچ معزز اشخاص جن کا کیس سے کوئی تعلق نہ ہو کسی افسر کے خلاف رشوت کا الزام لگائیں اور درخواست بھیجیں۔ تو اُس محکمہ کا افسر اعلےٰ اس شکایت پر فوراً تحقیقات کرے گا۔ اگر جرم ثابت ہو گیا۔ تو افسر متعلقہ کو خاطر خواہ سزا دی جائے گی۔

بھوپال میں ہندوؤں کا ستیہ آگرہ بارہ[۱۲] مزید کارکنوں کی گرفتاری

ہندوؤں کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ شہر میں پولیس کی گشت

بھوپال ۱۷ مئی۔ ہندو کانفرنس کے اجلاس کے تیسرے روز بھی شہر کے ہندوؤں نے ہڑتال کی۔ کانفرنس نے مندرجہ ذیل تین ریزولیوشن پاس کئے۔ (۱) لاٹھی چارج میں زخمی ہونے والوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور گرفتار شدگان کو مبارکباد دی گئی۔ (۲) ریاستی ہندوؤں کو مشورہ دیا گیا۔ کہ وہ دھارمک تعلیم کو فروغ دیں۔ (۳) صغر سنی اور بڑھاپے کی شادیوں کی مذمت کی گئی۔ جب تیسرا ریزولیوشن پاس کیا جا رہا تھا۔ تو بارہ اشخاص کو حراست میں لے لیا گیا۔ ان میں سے دس کو بعد ازاں رہا کر دیا گیا۔ لیکن کانفرنس کے صدر شو چرن لال ورما اور سیٹھ ننھے لال کو رہا نہ کیا گیا۔ ریاستی پولیس بازاروں میں گشت کر رہی ہے۔ غنڈے تمام دن بازاروں میں پھر کر ہندوؤں کو تنگ کر رہے ہیں۔

شام کو ہندو کانفرنس کے اجلاس میں جو سیٹھ چرنجی لال کی صدارت میں ہوا۔ ریزولیوشن کے ذریعہ لیجسلیٹو کونسل میں دیہات سدھار کے ریزولیوشن کی طرف سرکاری ممبروں کے غیر ہمدردانہ رویہ کی مذمت کی گئی۔ اور نواب صاحب سے درخواست کی گئی۔ کہ مندروں اور ہندوؤں کے دیگر مذہبی مقامات کی مرمت میں امداد کیجائے۔ اس اثنا میں پولیس پہنچ گئی۔ لیکن کوئی گرفتاری نہ کی گئی۔ شہر میں ہندوؤں نے مکمل ہڑتال کر دی +

کانگڑہ ۱۷ مئی۔ دہرمسالہ سے فرقہ وارانہ فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ حال ہی میں ایک مسلم لڑکی نے ہندو دھرم قبول کر کے ایک گورکھا نوجوان سے شادی کی تھی۔ اس وجہ سے وہاں ہندو مسلمانوں میں کشیدگی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ گذشتہ شکروار کو گورکھا اور لڑکی مذکورہ کانسٹو روڈ پر جا رہے تھے۔ کہ ایک مسلمان نے لڑکی کو پکڑ لیا۔ جس سے ہر دو پارٹیوں میں آزادانہ لڑائی ہو پڑی۔ طرفین کے متعدد اشخاص شدید مجروح ہوئے۔

بریلی ۱۷ مئی۔ یو۔ پی میں جشن تاجپوشی کے موقعہ پر سنٹرل اور دوسرے جیلوں کے قیدیوں کو چھٹی دی گئی۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ عزت نگر کے سنٹرل جیل کے قیدیوں کو جشن تاجپوشی کے سلسلہ میں ساٹھ من گڑ دیا گیا۔

ملتان شہر ۱۸ مئی۔ آج ایک بجے بعد دوپہر محلہ باہر لیاں میں آگ لگ گئی۔ اور تین عالیشان مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ پچاس ہزار روپیہ لگایا جا رہا ہے۔ سیوا سمتی والوں نے بہت امداد کی۔ اور کئی والنٹیر آگ بجھاتے ہوئے مجروح ہو گئے۔ ڈپٹی کمشنر۔ میونسپل کمشنر پولیس افسر اور بہت سے دوسرے آدمی آگ بجھاتے رہے۔ آگ چار بجے بجھی۔ میونسپل فائر بریگیڈ میں اصلاح کی ضرورت ہے +

پرکاش کے متعلق آریہ سماج جامپور کا ریزولیوشن!

ریزولیوشن بنانے والے صاحب کا بیان

پرکاش لاہور میں ۱۱۔ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۸ پر انتم نویدن کے نیچے سوامی وید انند مہاراج نے چوہدری موہراج پردھان آریہ سماج جامپور و سبھاسد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے برخلاف لکھتے ہوئے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ ان کے اور اخبار پرکاش کے برخلاف جو ریزولیوشن آریہ سماج جامپور نے پاس کیا تھا۔ وہ چوہدری موہراج کے ایما سے پیدا ہوا تھا۔ چونکہ چوہدری صاحب کو نخواہ مخواہ نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس وجہ سے میں تحریر کرتا ہوں کہ سوامی ویدانند کے اور اخبار پرکاش کے بائیکاٹ کا ریزولیوشن میں نے ہی بنا کر آریہ سماج کے سامنے رکھا تھا۔ جس کی چوہدری وسندھا رام صاحب سبھاسد آریہ سماج جامپور نے تائید کی تھی۔ اور اتفاق رائے سے پاس ہوا تھا۔ میں نے اس لئے یہ ریزولیوشن پیش کیا تھا۔ کہ آریہ سماج کو موجودہ رویہ اخبار پرکاش اور سوامی جی کا نقصان پہنچا رہا ہے۔ اور میری رائے میں موجودہ حالت میں ہر دو کا آریہ سماج میں بائیکاٹ ہونا ضروری تھا۔

برکت رائے ببّر اور سیر جامپور
ضلع ڈیرہ غازی خاں۔

ریویو!

پنر جنم میمانسا (ہندی)

یہ کتاب گورکل کانگڑی کے انگریزی درشن شاستر کے پروفیسر شری نند لال جی کی تصنیف ہے۔ اور اسے ساہتیہ مندر نئی سڑک دہلی نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں ویدک دھرم کے سروکھیات ستیہ سدھانت پنر جنم پر سائنٹفک طریق پر بحث کی گئی ہے آپ نے اس کے حق میں قریباً تمام ممالک کے مشہور مصنفوں کی سمتیاں درج کرنے کے علاوہ قریباً تمام ممالک کے ایسے اشخاص کے حالات بھی درج کئے ہیں۔ کہ جنہیں اپنے سابقہ جنموں کے حالات یاد تھے علاوہ ازیں پنر جنم کے منکر لوگ اس سدھانت کے خلاف عام طور پر جو اعتراضات کیا کرتے ہیں۔ ان کا بہت قابلیت کے ساتھ سمادھان کیا ہے۔ ہماری رائے میں اُن تمام لوگوں کو اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ جنہیں اس قسم کے مسائل کی بحث دلچسپی کے ساتھ دلچسپی ہے۔ کم از کم ہر ایک پڑھے لکھے آریہ سماجی اور آریہ سماج کو اسے اپنی لائبریری میں ضرور ہی رکھنا چاہئے۔

ضخامت ۲۳۰۔ ٹائپ اور چھپائی دیدہ زیب۔ مجلد قیمت ۱۲/ روپے۔
ساہتیہ مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی سے مل سکتی ہے۔

سندھیا رہسیہ (ہندی)

یہ چھوٹی سی کتاب گورکل کانگڑی کے وید ادھیاپک شری پنڈت دشوناتھ جی کی تصنیف ہے۔ اس میں شری پنڈت جی نے سندھیا منتروں کی نہایت عالمانہ ویاکھیا کی ہے۔ پنڈت جی نے گورکل کانگڑی کے پچھلے سالانہ جلسہ پر اپنی ایک تقریر میں بتلایا تھا کہ ایک موقعہ پر گورکل کے کسی برہمچاری نے آپ سے سندھیا کے منتروں کے متعلق کوئی سوالات کئے۔ پنڈت جی نے غور کا عذر پیش کیا۔ لیکن اس وقت سے لیکر آپ متواتر تین سال تک ان منتروں کے ارتھوں پر وچار کرتے رہے اور اس جد وجہد کا جو نتیجہ ہوا وہ آپ نے اس پستک میں درج کر دیا ہے۔ سندھیا منتروں کی ویاکھیا کے متعلق کئی پستکیں شائع ہوئی ہیں۔ لیکن ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں۔ یہ کتاب اپنے آپ میں بالکل انوکھی ہے۔ اور جو بھی اس کا مطالعہ کریگا اسے آنند پراپت ہوگا۔ قیمت ایک روپیہ ہے۔ کاپی ملنے کا پتہ منتری ادھشٹاتا گورکل کانگڑی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجک جگت

آریہ سماج بھدوڑ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج بھدوڑ ریاست پٹیالہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۵، ۶، ۷ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۲۴، ۲۵، ۲۶ چیت سمت ۱۹۹۳ کو بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ جنتا کافی تعداد میں ہر روز اکٹھی ہوتی رہی۔ پنڈت رام دت جی کا ویاکھیان بذریعہ میجک لینٹرن: ستریوں اور پرشوں کے لیئے خاص دلچسپی کا موجب تھا۔ وِدوان پنڈتوں اور بھجنیک مہاشوں کے پربھاؤ شالی لیکچروں کو جنتا نے بہت پسند کیا۔ موسم خوشگوار رہا۔ اور جلسہ نِروگھن سماپت ہوا۔ جس کیلئے ایشور کا دھنیواد ہے۔

گنگا رام منتری آریہ سماج بھدوڑ

آریہ مسافر سے طلبی ضمانت

گوجرہ نواسی ہندؤں کا پروٹسٹ

آریہ سماج گوجرہ کے زیر اہتمام گوجرہ کی آریہ ہندو پبلک کی یہ غیر معمولی سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اردو ہفتہ وار اخبار آریہ مسافر کے خاص لیکھرام شہید نمبر کی ضبطی اور اخبار اور اس کے پریس سے دو ہزار روپے کی ضمانت طلبی کو آریہ سماج اور ہندو سنگٹھن کے پرچار پر کٹھارا گھات سمجھتی ہے۔ نئے آئین کے آغاز میں آریہ سماج کے ایک ہر دلعزیز اخبار پر یہ وار ایک اپ شگن ہے۔ اور سراسر بے انصافی پر مبنی ہے۔ یہ سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لیڈروں سے نویدن کرتی ہے کہ وہ ایک ڈیپوٹیشن کے ذریعے پنجاب منتری منڈل سے ملکر انہیں اس ضبطی کے حکم کو واپس لینے کے لیئے نویدن کریں۔ اور کامیابی نہ ہونے پر ہائیکورٹ میں آریہ شہیدوں کے چرتر پر کاش اور شہید گان پر پابندیوں کے خلاف بھاری یدھ کریں۔ آریہ سماج گوجرہ ہر طرح سے اس کیلئے امداد کرنے کیلئے تیار رہے۔

وِریندا رام منتری آریہ سماج گوجرہ۔

افسوسناک مرتیو

سارے آریہ جگت میں یہ خبر نہایت افسوس سے سنی جائیگی کہ آریہ سماج کے ان تھک سیوک اور ویدک دھرم کے سچے پریمی شریمان لالہ حاکم رائے جی گذشتہ تیس مارچ کو فتح پور ضلع گجرات میں انتقال فرما گئے ہیں۔ مرحوم گورنمنٹ سروس میں ہوتے ہوئے بھی آریہ سماجوں کے پردھان اور منتری پد کو سشوبھت کرتے رہے اور آریہ سماج کی ترقی اور ویدک دھرم کے پرچار میں ہمیشہ کوشاں رہے۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد تو وہ اور بھی زیادہ تندہی سے دھرم پرچار کرنے لگے۔ وہ ایک قابل لیکچرار اور لیکھک تھے۔ آپ کی تصانیف "بائیبل کی ادھیڑ بن" "کتھا تر دھرم" وغیرہ آپ کی علمی قابلیت کی بین دلیل ہیں۔ آپ کی مرتیو ۷۶ سال کی عمر میں گذشتہ ماہ ہوئی۔ آپ آخری وقت تک ہوش میں رہے۔ اور گایتری کا جاپ خود بھی کرتے رہے اور اپنے سمبندھیوں اور متروں سے بھی کرواتے رہے۔ ایسے بزرگ اور عالم کا پرلوک سدھارنا نہ صرف ان کے سپتروں شریمان لالہ راجندر کرشن کمار جی ایم اے پرنسپل دیانند متھرا داس کالج موگا۔ اور شریمان لالہ بلونت رائے جی کے لیئے دکھدائی ہے۔ بلکہ سارے آریہ جگت کے لیئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

آریہ سماج منٹگمری کا چناؤ!

آریہ سماج منٹگمری کا سالانہ چناؤ مورخہ ۹/۵/۳۷ کو نمن پرکار ہوا

(۱) لالہ رادھا کشن جی پردھان (۲) لالہ پیارے لال آڑھتی اُپ پردھان (۳) لالہ دیویدیال جی جونیئر اپ پردھان (۴) لالہ موہن لال آڑھتی منتری (۵) بابو ہری چند جی چیف گڈس کلرک اپ منتری (۶) ڈاکٹر درگا داس جی جونیئر اپ منتری (۷) مہاشہ اوتم چند جی کوشادھیکش (۸) مہاشہ گوری شنکر جی پستکادھیکش

انترنگ سبھا کے سبھاسد نمن پرکار ہوئے۔

(۱) لالہ کھیم چند جی (۲) لالہ حکومت رائے جی (۳) لالہ کشن چند جی گھی والے (۴) لالہ جگت نرائن جی صراف (۵) ڈاکٹر دولت رام جی۔

آریہ کمار سبھا

آریہ کمار سبھا سبزی منڈی دہلی کا پہلا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۷ء کو بڑی دھوم دھام شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ اس میلہ میں کماروں کے بڑے لاجواب کھیل ہوتے اور ان کی دھارمک پریکشا لی گئی اور ان کو انعامات تقسیم کیئے گئے۔

جلسہ کے پردھان سیٹھ نرائن دت جی ٹھیکیدار۔ لالہ چوہدری رام چندر رئیس پردھان آریہ سماج سبزی منڈی تھے۔ اور انہیں کے کرکملوں سے انعامات کی تقسیم ہوئی۔

سوامی بھیشم جی کے بڑے جوشیلے بھجن ہوتے

ہری شنکر لعل منتری آریہ کمار سبھا سبزی منڈی دہلی۔

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر کی اوستھا

۲۶/۶/۳۷ کو آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر نے یہ سروسمتی سے پاس کیا۔ کہ آریہ سماج ہذا کا سمبندھ آریہ پرتی ندھی سبھا گوردت بھون سے کرا دیا جاوے مگر ہمارے سابقہ منتری ڈاکٹر رام دھن نے نہ معلوم ۳۱/۱/۳۷ تک مندرجہ بالا ریزولیوشن کو عملی جامہ کیوں پہنایا۔

ہو۔ ۳۱/۱/۳۷ کو باقاعدہ طور پر آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر کا الحاق آریہ پرتی ندھی سبھا گوردت بھون سے کرا دیا گیا۔ اب جبکہ عام پبلک کے دلوں میں آریہ سماج کے اکٹھے کیئے ہوئے دھن کی بابت اور آریہ سماج کی اندرونی بناوٹ کے متعلق بہت سے شکوک پیدا ہو گئے۔ اور پبلک نے مطالبہ کیا کہ آریہ سماج ہذا کے ادھیکاری اپنی پوزیشن صاف کریں۔ تو لالہ گنیش داس پردھان اور ان کی پارٹی نے آریہ پرادیشک سبھا انارکلی سے اپنا سمبندھ جوڑنا شروع کر دیا۔ تاکہ وہ پبلک کی کڑی سمالوچنا سے بچ سکیں۔ یہ دیکھ کر آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر نے اپنا نیا الیکشن کیا۔ جس میں سروسمتی سے پنڈت رام رکھا مل جی کو پردھان اور لالہ منشی رام باہمبہ ریلوے ٹیلیگراف کو سیکریٹری چنا گیا۔ لہذا تمام آریہ سماجوں تتھا آریہ جنتا سے پرارتھنا ہے کہ وہ تمام پتر دیوہار آدی (خط و کتابت) آریہ سماج کے موجودہ عہدیداروں کے نام پر کیا کریں۔ اور جب تک باقاعدہ طور پر دھن اکٹھا کیئے کے ناموں کا اعلان نہ کر دے۔ آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر کے نام پر دان دینے سے گریز کریں

منشی رام باہمبہ منتری آریہ سماج ہذا

دیہات سدھار کیلئے دھن کی اپیل!

دیش کے لیڈروں نے بہت تجربہ کے بعد یہی فیصلہ کیا ہے۔ کہ اصلی سدھار تو دیہات سے شروع ہو۔ شہروں میں خیالات کا پرچار کرتے کافی سمے گذر چکا ہے۔ اب دیہات کی طرف پھرنا چاہیئے۔ دیش بھر میں شہروں کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ مگر سات لاکھ دیہات کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہے۔ ملک کے کئی کونے بہت پس ماندہ ہیں۔ ان میں سے ایک ضلع ڈیرہ غازیخاں بھی ہے۔ اس کے دیہات تو جہالت اور مفلسی کا ننگا نمونہ ہیں۔ ایسے بھی شہر موجود ہیں جو سارا سال ننگے بدن رہتے ہیں۔ اور جس سے ان کی گنتی نہیں کر سکتے۔ اس ضلع میں ہندو آبادی ۱۴ فیصدی ہے۔ اتنی قلیل آبادی کے باوجود آپس میں کوئی سنگھٹن نہیں۔ مذہبی سوال پیدا کر کے سوشل حالات خراب کر لیتے ہیں۔ اور ... وغیرہ کئی اچھوت جاتیاں مان رکھی ہیں۔ علم نہ ہونے کے باعث توہمات کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ نہ اپنے بنے ہوئے ہیں۔ نہ اپنے دھرم کرم کی خبر ہے۔ نہ اپنے فرائض قومی کا دھیان۔

یہی وجہ کہ اپنے دھرم سے ناواقف ہندو نوجوان غیر مذاہب میں چلے جاتے ہیں۔ اور ہر سال کئی ایسے واقعات اس ضلع میں ہو چکے ہیں اور باوجود بیار کوشش کئی ... میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اور آریہ جاتی کی گود خالی ہو رہی ہے۔ ان ساری ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلع بھر کی آریہ سماجوں نے مل کر یہ نشچے کیا ہے۔ کہ مستقل طور پر فنڈ اکٹھا کیا جاوے۔ تاکہ پرچارک اور بھجنیک رکھ کر اپنے حقیقی سناتن ویدک دھرم کا پرچار ہو سکے۔ اور ان کے سوشل حالات سدھارے جا سکیں۔ اور تقریری پرچار کے علاوہ مفت ٹریکٹ بانٹ کر تحریری پرچار بھی کیا جاوے۔ ایشور آشرے پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ایک پرچارک کی خدمات ضلع پرچارنی سبھا نے حاصل کر لی ہیں۔ جو دیہات میں قابل قدر کام کر رہے۔ اس نیک اور نہایت ضروری کام کو مستقل طور پر جاری رکھنے کے لیئے کافی دھن کی ضرورت ہے۔ دیہات سدھار کے پریمیوں اور ویدک دھرم کے پیاروں سے پر زور نویدن ہے کہ اپنی نیک کمائی میں سے مناسب حصہ اس فنڈ میں بھیجنے کی کر پا کریں۔

تمام تعداد: منتری ضلع پرچارنی سبھا جام پور کے نام آنی چاہیے۔

ضلع بھر کی آریہ سماجوں سے کاریہ کرتری سبھا میں مندرجہ ذیل اصحاب پرتی ندھی لیئے گئے ہیں۔

ڈیرہ غازیخاں:۔ شری لالہ جلیبہ رام جی

شری ماسٹر دھنا رام جی

کوٹ چھٹہ شری چوہدری ہنورام جی

شری مہاشے مولچند جی

تونسہ:۔ شری لالہ ہیت رام جی۔

بقیہ صفحہ ۱۲

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بقیہ صفحہ ۔۔۔

شری لالہ ست رام جی
رام پور :- شری چوہدری سوبھراج جی
گنیش دت آریہ سیوک
جل :- شری مہاشہ چاندن رام جی
شری لچھمی نیھراج جی
جین پور :- شری ماسٹر سندر داس جی۔
شری بھگت رادھا کرشن جی

سوبھراج	گنیش دت منتری	بھیا رام
کاریہ کرتا	ضلع پرچارنی سبھا	جنرل پردھان
پردھان	جام پور۔	

پنڈری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

امتحان انٹرنس میں کامیابی۔

خدا یہ جان کر پرسن ہوگی کہ اس اناتھ آلیہ کے دو لڑکے اس سال امتحان انٹرنس میں شامل ہوئے اور دونوں کامیاب ہو گئے۔ ان میں سے ایک لڑکا فسٹ ڈویژن میں اور دوسرا سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوتے ہیں۔

آنریری سیکرٹری پنجاب مرکزی یتیم خانہ
راوی روڈ لاہور

آو شبک سوچنا!

۲۰ مارچ ۱۹۳۷ء کو جو گپتی شری ہیرا لال جی گاندھی کے سمبندھ میں میری اودے پرکاشت ہوئی تھی۔ اس کا ابھی پرائے کیول آشا تھا۔ کہ انہیں نہ آریہ سماج کا اپدیشک سمجھا جاوے اور نہ ان کے لئے کوئی پردرشن demonstration کیا جاوے۔ کنتو اس کا ابھی پرائے کدا پی یہ نہیں تھا کہ ہم انہیں اپنے بھراتری پریم سے وچنت کریں یدی شری ہیرا لال جی گاندھی کسی سماج میں اپنی اور سے یا بلانے پر جاویں۔ تو ان کے ساتھ ایسا ہی پریم پوروک ویوہار کیا جاوے۔ جیسا ایک بھائی دوسرے بھائی کے ساتھ کرتا ہے جس سے ان میں اتساہ کی وردھی ہو۔ اور وہ اپنے کو آریہ سماج کے لئے ادھک سے ادھک اپیوگی سدھ کریں۔

نارائن سوامی پردھان سارودیشک سبھا دہلی

آریہ سماج کراچی کی اردھ شتابدی

اس سے پہلے اخباروں دوارا پتہ لگ چکا ہے کہ اردھ شتابدی مہوتسو جو کہ ستمبر کے پہلے سپتاہ منایا جاویگا۔ اپر کیا کرنے کا وچار کیا جا رہا ہے۔ آج ان کے علاوہ اور بھی چار باتوں کا وچار رکھنا چاہتا ہوں
(۱) سندھ پرانت میں آریہ سماج کا پرچار

بہت ہی کم ہے۔ اور ساتھ ہی ہندی بھاشا کا پرچار بھی سب پرانتوں سے کم ہے۔ یہاں ہندی سکولوں کو اردو سکولوں کے مقابلہ پر گرانٹ بہت ہی کم دی جاتی ہے۔ حالانکہ سندھ کی زبان سندھی ہے۔ جو کہ ہندی اور اردو سے بالکل جدا زبان ہے اس اردھ شتابدی مہوتسو پر دونوں باتوں پر خوب وچار کر کے ان کی سہجتا کے لئے یتن کرنا ہوگا۔ اسی لئے آریہ سمیلن اور ہندی سمیلن رکھے گئے ہیں

(۲) یہاں سندھ میں دوسری سوسائٹیاں بڑھ چڑھ کر کام کر رہی ہیں۔ قادیانی جو تعداد میں بہت ہی تھوڑے ہیں۔ آئے دن -/2 -/2 روپے کے ٹریکٹ قادیاں سے منگا کر مفت بانٹتے رہتے ہیں جن میں آریہ سماج تتھا ویدوں پر طرح طرح کے حملے کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اردھ شتابدی پر بہت تعداد میں ٹریکٹ چھپوا کر بانٹے جاویں۔ مضامین زیر غور ہیں۔ جو سجن مضامین کے بارے میں کوئی تجویز دیں گے اس پر وچار کیا جاویگا۔

(۳) کئی سالوں سے کوشش کی جا رہی ہے کہ ستیارتھ پرکاش سندھی میں چھپوا دیا جاوے لیکن ابھی تک وہ پورا نہیں ہو سکا۔ خیال ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ سے پرارتھنا کی جاوے کہ اردھ شتابدی تک ستیارتھ پرکاش سندھی میں ضرور ہی چھپ جاوے اس کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابوں کو سندھی میں چھپوانے کی ضرورت ہے۔ جس پر بھی وچار کرنا ہوگا۔

(۴) اس شبھ اوسر پر یہ وچار ہے کہ سندھ کے بڑے بڑے شہروں میں یگیہ کرائے جاویں اور ساتھ ہی پرچار بھی کرایا جاوے اور یہ بھی خیال ہے کہ ہر ایک آریہ سبھاسد کے گھر میں اردھ شتابدی کے اپلکش میں یگیہ کرایا جاوے اور یہ بہت ہی اچھا ہوگا۔ کہ اس شبھ اوسر پر آریہ سبھاسد پرتگیا کریں۔ کہ وہ اپنے گھروں میں پرتی دن کم از کم سپتاہ میں ایک دو دفعہ ضرور پریوار میں ہون کیا کریں گے کیونکہ آریہ گھرانوں میں سندھیا ہون آدی کا پرچار کم دیکھا جاتا ہے۔ جس کا اثر بچوں پر برا پڑ رہا ہے
(باقی پھر)

موہن لال آریہ اپ منتری آریہ سماج کراچی

آریہ پتری پاٹھ شالہ بارہ منگا
گورداسپور کا سالانہ جلسہ

آریہ پتری پاٹھ شالہ بارہ منگا کا سالانہ جلسہ ۱۲ مئی کو آریہ سماج مندر میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ آریہ سماج مندر اس شبھ اوسر پر خاص طور پر سجایا گیا تھا۔ سماج مندر قصبہ کے نر ناریوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مندر میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ جلسہ دیوانی عدالت بارہ منگا کے بینڈ باجہ اور بکاؤٹ ۔۔۔

بھی مدعو کئے گئے تھے۔ پروگرام ٹھیک دس بجے زیر صدارت چوہدری دیوی سنگھ ذیلدار شروع ہوا سب سے پہلے بینڈ باجہ کے ذریعے ایشور ستتی کے بھجن گائے گئے۔ اس کے بعد لڑکیوں نے مل کر بڑے منورنجک اور شکشا دایک بھجن گائے لڑکیوں کا وہ بھجن جس میں انہوں نے بتایا کہ ہم سیتا۔ ساوتری اور گارگی کی سنتان ہیں۔ ہم ان کی ہی طرح بہادر۔ دلیر اور اپنے پیارے دھرم پر مرٹنے والی بنیں گی۔ عورتوں کو اچھوت اور پاؤں کی جوتی کہنے والے پرلے درجے کے مورکھ ہیں۔ اور ہم ایسی شرمناک زندگی پر موت کو ترجیح دیں گی" یہ بھجن حاضرین نے خاص طور پر پسند کیا۔ اس کے بعد مینیجر نے مختصر سی رپورٹ پڑھی۔ جس میں بیان کیا" کہ جب سے پاٹھشالہ آریہ سماج بارہ منگا کے ادھین آئی ہے۔ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ بارہ منگا نواسی اس پوتر کاریہ میں پورا سہیوگ دے رہے ہیں۔ سماج کو پاٹھ شالہ کو لئے ہوئے ابھی چند ماہ ہی ہوئے ہیں۔ پرنتو اس تھوڑے کال میں ہی لڑکیوں کی تعداد ڈیوڑھی ہو گئی ہے۔ اس سمے پاٹھ شالہ میں نوے کے قریب لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔ ابھی تعداد اور بڑھ جائیگی۔ پہلے پاٹھ شالہ میں دھرم شکشا کا کوئی پربندھ نہیں تھا۔ اس سال کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی دھرم شکشا پرنالی بھی شروع کر دی گئی ہے۔ دستکاری کی تعلیم پر پورا زور دیا جا رہا ہے۔

اس کے بعد لالہ اننت رام جی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کے کر کملوں سے پوگیہ لڑکیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ حاضرین میں لڈو تقسیم کئے گئے۔ پاٹھشالہ میں پڑھنے والی ہریجن لڑکیاں بھی صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے جلسہ میں موجود تھیں۔ شانتی پاٹھ اور آرتی کے ساتھ کاروائی سماپت ہوئی۔

(اندر سین کوہلی۔ بی اے مینیجر پاٹھشالہ)

آریہ سماج کوئٹہ کے سماچار

آریہ سماج گوروکل وبھاگ کوئٹہ کا سالانہ چناؤ ۹ مئی ۱۹۳۷ء کو اس پرکار ہوا:-
شری ملک پرمانند جی پردھان مہاشہ سوہن لال و مہاشہ منگھا رام اپ پردھان۔ سیٹھ شمبھوناتھ مینیجر آریہ پتری پاٹھشالہ۔ مہاشہ گنگا رام جی منتری۔ مہاشہ کندن لعل آریہ سہایک منتری۔ مہاشہ سوم پرکاش و مہاشہ دینے کمار اپ منتری۔ مہاشہ گوردھن داس خزانچی مہاشہ شیام ناتھ۔ مہاشہ رام ناتھ مہاشہ منوہر لعل پرتشٹت سبھاسد مہاشہ گردھاری لال لائبریرین مہاشہ چرنجی لال آڈیٹر

مہاشہ رسال سنگھ پنڈت امرناتھ۔ مہاشہ بوٹا مل و مہاشہ گوردھن لعل پرتی ندھی
اس موقعہ پر ملک پرمانند جی نے تمام ممبروں کو پریوار سہت و آریہ پتری پاٹھشالہ کی کنیاؤں کو پریتی بھوجن دیا۔ بہت سے ادھک نر ناریوں نے اس میں بھاگ لیا۔
۲۳ اپریل سے آریہ پتری پاٹھشالہ آرہی شہر ہی تک کرایہ کے مکان میں کھول دی گئی ہے۔ جس میں چوتھی جماعت سے انگریزی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ دھن کے ابھاؤ سے ابھی تک سکول کی بلڈنگ یا آریہ سماج مندر کی تعمیر شروع نہیں ہوئی۔
آریہ سماجوں کے ادھیکاریوں سے نویدن ہے کہ ان کے پاس جتنا روپیہ آریہ سماج کوئٹہ کی سہایتا کے لئے جمع ہو چکا ہو شیگھر منتری آریہ سماج کے نام بھیج دیں تاکہ پتری پاٹھشالہ کے لئے بلڈنگ جلدی تیار ہو جائے۔
(کندن لعل آریہ سہایک منتری آریہ سماج گوروکل وبھاگ کوئٹہ۔)

ماہواری ٹریکٹوں کا سلسلہ

ماہواری ٹریکٹوں کے سلسلہ میں جلیہ ماس کا ٹریکٹ رادھا سوامی پنتھ کے سمبندھ میں پرکاشت ہوا ہے جو سب گراہکوں کو بھیجا جا رہا ہے۔ آریہ سماجوں اور آریہ سبھاسدوں کو ویدک دھرم پرچار کے اس نہایت ہی سوگم سادھن دوارا پرچار کاریہ کو دستر کرنے کا یتن کرنا چاہیے۔ صرف دو روپیہ سالانہ ادا کرنے پر ہر ماہ ۱۶ انگریزی کا ایک پیکٹ پہنچتا رہے گا۔ جس سے جہاں آپ تھوڑے سے خرچ پر کافی ممبروں تک آریہ سماج کی آواز پہنچا سکیں گے۔ وہاں مزید خریدار مہیا کر کے اس سلسلہ کی تقویت کا باعث ثابت ہوں گے۔ اور اس مفید سلسلہ کو چرستھائی بنا سکیں گے آشا ہے۔ آریہ بھائی ماہواری سلسلہ کے ٹریکٹوں کے پرچار کے ادھک سے ادھک معاون پیدا کرنے کے ویدک دھرم پرچار کے پنیہ کے بھاگی بننے میں پیچھے نہیں رہیں گے۔

پرنیدھک مہاشہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور

آریہ سماج رسالپور چھاؤنی کے سماچار

(۱) مورخہ ۵ ۵ کو مہاشہ کرم چند جی اور دیگر سوہن لال جی چپا بھجن منڈلی والے یہاں پرنتو نے آئے۔ دو روز رات کو ان کے بہت پرکار اپدیش بھجن ہوئے۔ مورخہ ۵ ۹ کو ان کو سوامی دیانند ... بی۔ اے کا ایک منوہر ویاکھیان بھی ہوا۔ ... حاضرین پر بہت ... کافی تھی۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(بقیہ ایڈیٹوریل نوٹ)

چند سرکردہ اصحاب ایڈمنسٹریٹر صاحب سے ملاقات کر بھی چکے ہیں، اور ابھی اور کئی گروہ ہمارے خیال میں گورنمنٹ کو چاہیئے، کہ اصلاحات کے دچار کرنے کے لیئے کہ لاہور میں میونسپل اصلاحات کی غرض سے مزید روپیہ حاصل کرنے کے لیئے یا ٹیکس لگانے کے سوال پر غور کرنے کے واسطے ایک کمیٹی مقرر کرے۔ جو اس معاملہ پر تمام پہلوؤں سے غور کر کے اپنی تجاویز پبلک اور گورنمنٹ کے سامنے پیش کرے۔ یہی اس سوال کا بہترین حل ہے۔ اگر ایڈمنسٹریٹر صاحب نے اپنی ہی تجویز پر اصرار کیا اور اس کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن ہوئی تو اس سے خواہ مخواہ پرجا میں بے چینی پھیلے گی۔

چند کتابوں کی ضبطی

حال ہی میں گورنمنٹ پنجاب نے سناتن دھرمیوں اور آریہ سماجیوں کی تحریر کردہ چند کتابیں ضبط کی ہیں کیونکہ سرکار کی رائے میں ان سے مختلف اقوام کے درمیان منافرت اور منافست پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ ہم نے اس قسم کے لٹریچر کو کبھی پسند نہیں کیا۔ جس سے کسی فرقہ یا قوم کے نازک جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہو اگرچہ ہم ہر ایک شخص کا یہ حق سمجھتے ہیں۔ کہ وہ شرافت اور نیک نیتی کے ساتھ مذہبی معاملات پر بحث و تنقید کرے۔ لیکن یہ کام شرافت اور ملائمت سے ہونا چاہیئے۔ مگر اسی سلسلہ میں جو بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ وہ یہ ہے کہ اس قسم کی اشتعال انگیز اور دلآزارانہ تحریرات کا سلسلہ ہرپا نہ کرنے کی ذمہ داری مصنف گوپال مصر کی تصنیف "انسان کلجگ کے لباس میں" سے شروع ہوا تھا۔ چنانچہ کتاب سناتن دھرم کا جنازہ اسی کتاب کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوتی ہے کہ ضبط شدہ کتابوں کی فہرست میں اس کتاب کا نام درج نہیں۔

لائل پور کے سناتنی اخبار جاگرت نے اپنے حال کے پرچہ میں شائع کیا ہے کہ گوپال مصر کی یہ کتاب بھی ضبط ہو گئی ہے۔ اور امرتسر میں پولیس نے اس کتاب کے سلسلہ میں مسٹر شاد کی خانہ تلاشی بھی کی اور ان کا بیان بھی لیا۔ لیکن ہم نے ابھی اس کتاب کی ضبطی کے متعلق اخبارات میں سرکار کا کوئی حکم یا اعلان نہیں پڑھا۔ اگر جاگرت کی اطلاع درست ہے اور گورنمنٹ ایسی شرانگیز کتاب کو ضبط کر چکی ہے۔ تو اسے فی الفور اخبارات میں اس کا اعلان کر دینا چاہیئے اور اگر یہ ابھی تک ضبط نہیں کی گئی۔ تو گورنمنٹ کو اسے جلد ضبط کر کے داد انصاف دینی چاہیئے۔

سہارنپور کے کلکٹر صاحب گوروکل کانگڑی میں

گوروکل ۱۸ مئی۔ سہارنپور ضلع کے کلکٹر شری یت جین ویر سنگھ جی آج گوروکل کانگڑی دیکھنے پدھارے، گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا پروفیسر ستیہ ورت جی نے آپکا سواگت کیا۔ اور سب آیا دھیاپکوں سے آپ کا پریچے (परिचय) کرایا، اس کے بعد کلکٹر مہودیہ کو گوروکل کے ڈیپارٹمنٹوں میں لیجا کر ہر ایک دبھاگ کا پریچے کرایا، گوروکل کے باہر کے مریضوں کے ہسپتال کو دیکھ کر آپ بہت پرسن ہوئے۔ اس دبھاگ میں مریضوں کے رہنے اور انہیں مفت دوائی دینے کا انتظام ہے، جو دانی دس روپیہ ماہوار کے حساب سے ایک سو بیس روپیہ سال کا دیتے ہیں۔ ان کے نام سے ایک ایک روگی بستر کا انتظام ہے، اور ان کا نام بستر پر لٹکا دیتا ہے، آخر میں کلکٹر صاحب کو ڈیپارٹ

پارٹی بازی کا شرمناک پہلو

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(از آچاریہ رام دیو جی لاہور)

آریہ سماج کے کئی نیتاؤں نے جو اپنے ہی اپدیشکوں اور بھائیوں کے خلاف جہاد کھڑا کیا ہے۔ اس کا افسوسناک نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج کے وقار کو جو نقصان پہنچ چکا ہے۔ اس کی کبھی تلافی نہ ہو سکے گی۔ ان نیتاؤں نے اپنی ہی بنائی ہوئی سبھا کی عزت کو کم کرنے والے جو اس قسم کے لیکھ لکھے ہیں۔ غیر مذاہب کے اخبارات انہی لیکھوں کو چھاپ کر آریہ سماج کی ہنسی اڑا رہے ہیں۔ ثبوت کے لیئے آپ دیو سماجی اخبار ستیہ دیو سمواد کی ۲۲ اپریل و ۴ مئی کے پرچوں کا و سناتنی اخبار جاگرت لائلپور کا ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

میری رائے تو یہ ہے۔ کہ سب نیتاؤں کو جنہوں نے اس اندولن میں ایک دوسرے کے خلاف گند بکھیرنے کا جو کام کیا ہے۔ اُس کے لئے کڑا پرائشچت کرنا چاہیئے۔ اور آریہ سماج پر جو دھبہ لگا ہے۔ اسے کسی بڑے بلیدان سے دھونا چاہیئے۔ اس بلیدان کا سروپ یہ ہے۔ کہ وہ ایک معین عرصہ تک آریہ سماج میں کوئی بھی ادھیکار نہ لیں۔ خواہ لوگ انہیں کتنا

گوپال مصر کی اشتعال انگیز کتاب

آریہ سماج کھڈیاں کا پروٹسٹ

آریہ سماج کھڈیاں کے سپتاہک ست سنگ مورخہ ۱۶/۵/۳۷ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوا:۔

"آریہ سماج کھڈیاں کی یہ میٹنگ گورنمنٹ پنجاب کے اس حکم کے برخلاف اظہار ناراضگی پروٹسٹ کرتی ہے۔ جس حکم کی رو سے کتاب موسومہ سناتن دھرم کا جنازہ عرف پوپا لنگ ہکوکی کا منہ کالا۔ ضبط قرار دی گئی ہے۔ حالانکہ کتاب مذکور جواب ہے کتاب موسومہ کلجگ انسان کے لباس میں لکھی گئی ہے جو کہ بالکل فحش اور گندہ طریقہ پر لکھی گئی ہے۔ جس میں رشی دیانند کی ذات والا صفات پر کمینہ حملے کئے گئے ہیں۔ مگر سناتن دھرم کا جنازہ کتاب نہایت مہذب طریقہ سے اور باحوالہ لکھی گئی ہے آریہ سماج کھڈیاں گورنمنٹ کے اس حکم کو یکطرفہ قرار دیتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ اس مخش کتاب کلجگ انسان کے لباس میں جو کہ گوپال مصر ہریانوی کے گندہ ذہن کا نتیجہ ہے۔ جلد از جلد ضبط قرار دی جائے"

آریہ ساہتیہ بھاگ!

گوروودت بھون لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارا سنتھاپت ساہتیہ دبھاگ نے اپنے کاریہ کو وسترت کرنے اور ہر پرکار کی دھارمک سماجک اور ساہتیک کتابیں مہیا کرنے کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔ آریہ سماجوں آریہ کمار سبھاؤں ویدک سبھاؤں اور آریہ پرشوں کو جب بھی کسی پرکار کی پستک کی ضرورت ہو۔ ساہتیہ دبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا سے طلب کرنی چاہیئں۔

ہندی رتن بھوشن اور پربھاکر کی کتابیں اور اسی طرح پنجاب یونیورسٹی کے دیگر مشرقی زبانوں کے نصاب کی ہر پرکار کی کتابیں اور نوٹ وغیرہ یہاں سے مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ سب سجنوں کو اس بات کا دھیان میں رکھتے ہوئے جہاں خود ساہتیہ دبھاگ سے پستکیں منگانی چاہیئں۔ وہاں اپنے مترون کو بھی اس بات سے سوچت کر دینا چاہیئے۔ آشا ہے آریہ بھائی اس اور دھیان دیکر سبھا کے ہی ساہتیہ دبھاگ کو ہی پستکوں کے تمام آرڈر دیا کریں گے۔

ا پربندھک ساہتیہ دبھاگ
گورودت بھون لاہور

سب کے لئے ہر موسم میں استعمال کرنے لائق بڑھیا ٹانک

قیمت
تین روپیہ
سیر

چیون پراش

کرد رد۔ درد گردہ اور پیشاب کی بیماریوں میں اکسیر دوا۔

ست شلاجیت

اعلیٰ قسم ۔ ۔ ۔ ۔ تین روپیہ تولہ

دیگر ادویات:۔

بھیم سینی سرمہ	۳ روپیہ تولہ
،، مکرودھوج	۱۲ ،، ،،
دراکشا رشٹ	۱/۲ ۱ پونڈ

ملنے کا پتہ:۔

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج جامپور کے کام کی سالانہ رپورٹ

جامپور سماج کا ۳۶ واں سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو منایا گیا۔ اس موقعہ پر سالانہ رپورٹ سنائی گئی تھی۔ جس کا مختصر سا خاکہ یہ ہے۔

قائمی سماج :- ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء مطابق ۲۹ اسوج سمت ۱۹۴۸ سورگباشی شری پنڈت پربھی لعل جی کے ہاتھوں

تعداد ممبران :- اس وقت تک ۹۷ ہے

ادھیکاری :- شری چوہدری سوبھراج جی پردھان۔ شری دیوان جھانگی رام جی۔ اُپ پردھان۔ مہاشے گنیش دت منتری۔ لالہ مول چند جی جائنٹ منتری۔ مہاشے پربھودت جی اُپ منتری۔ لالہ چیتو رام جی کوشادھیکش ماسٹر چتوں رام جی۔ لیپتکا دھیکش۔ چوہدری دسوندہ رام جی اکونٹنٹ۔

سبھاسداں انترنگ سبھا:-

ڈاکٹر جیون لال جی۔ لالہ تارا چند جی۔ دیوان اتم چند جی۔ لالہ تیجو رام جی۔ دیوان بہاری لعل جی۔ لالہ دولا رام جی۔ سیٹھ کالو رام جی۔

آریہ نویووک سبھا :- نویووک سبھا کے پردھان شری سوبھراج جی۔ منتری لالہ سیوا رام جی خاص لگن سے کام کرتے ہیں۔

استری سماج :- کا پرچار ہر شکروار ہوتا ہے پردھانہ شریمتی ویراں دیوی جی۔ منترانی شریمتی بھاگونتی جی۔ کام اچھا ہوتا ہے۔

ہندی پاٹھشالہ :- پرائمری تک۔ ذریعہ تعلیم جماعت اول سے ہندی بھاشا۔

تعداد طلبا :- ۱۰۰ ہے۔ مینجر شری دیوان جھانگی رام جی۔

پتری کنیا پاٹھشالہ :- پرائمری تک۔ ذریعہ تعلیم آریہ بھاشا اول سے آخر تک کنیاؤں کی تعداد ۲۰۱ ہے۔ مینجر شری چوہدری سوبھراج جی۔

پراتہ کال کا روزانہ ست سنگ :-

آریہ سماج مندر میں ست سنگ کی پرتھا ۳۱ سالوں سے جاری ہے اور آریہ استری پرش کافی سنکھیا میں پہنچ جاتی ہیں۔

تیوہار :- اس ورش رکشا بندھن۔ جنم اشٹمی رشی اتسو وجے دشمی۔ بسنت پنچمی۔ ویرنج رشی بودھ اتسو۔ شردھانند بلیدان دوس رام نومی وہڑی۔ وید جینتی سیتاہ بڑی رونق سے منایا گیا۔

دلت ادھار :-

اس ضلع میں ادوُھ ہتم جاتی کے افراد کافی سنکھیا میں آباد ہیں۔ اس مشن میں آریہ سماج جامپور نے اس وقت تک اپنی محدود شکتی کے کارن کیول اتنا قدم اٹھایا ہے کہ وارشک اتسو کے موقعہ پر لنگر کے سہبھوج میں دلت جاتی کے ان بھائیوں کو شامل کیا جاتا ہے۔ اب ڈیرہ غازیخاں ضلع پرچارنی سبھا کی قائمی کے ساتھ ان جاتیوں میں پرچار کا اچھا اثر مل گیا ہے۔ چنانچہ اس سبھا نے ضلع بھر میں عام کے لیے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے فی الحال مہاشے آتم دیو جی کھیجنیک اپدیشک کی خدمات ۴۱/- روپیہ ماہوار خرچ پر حاصل کرتی ہیں۔ اس پرچارنی سبھا نے جو فنڈ جمع کیا ہے۔ اس میں مہاشہ آتم دیو جی نے بڑی لگن سے کام کیا ہے۔ اس کا پریکٹیکل نتیجہ یہ ہے کہ بستی بستی میں پرچار ہو گیا ہے۔ اور چھ نئی آریہ سماجیں بن چکی ہیں ان کے نام حسب ذیل ہیں:-

کوٹلہ شیر محمد۔ کوٹ مٹھن۔ تواں شہر۔ نوشہرہ۔ ماگاں۔ منگرو ٹھ

آریہ سماج نے اپنا حصہ دیدیا ہے۔ وید پرچارنی سبھا کا پردھان شری لالہ جیبا رام جی۔ منتری شری چوہدری سوبھراج جی ہیں۔

اناتھ سہائتا فنڈ :- آریہ سماج جامپور نے یہ فنڈ کچھ کال سے جاری کر رکھا ہے۔ اس فنڈ سے جامپور کے ابھیاگت استری پرشوں غریب بیواؤں اور اناتھوں کو ہر ماہ اور وقتاً فوقتاً جنس۔ کپڑا اور نقدی کی صورت میں سہائتا دی جاتی ہے۔ شری مہاشے سوبھراج جی جامپور نواسی۔ حال مالک انگلش بک ڈپو انبالہ چھاؤنی اس مد میں -/۵۰ روپے سالانہ مستقل سہائتا دے رہے ہیں۔ جو خاص اس شکریہ کے مستحق ہیں۔

واچنالیہ :- آریہ سماج نے جنتا کے فائدہ کے لیے ایک واچنالیہ کھول رکھا ہے۔ اس میں نمن لکھت پتر و پترکائیں منگائے جاتے ہیں۔

روزانہ :- پرتاپ لاہور۔ ہندی ملاپ لاہور

ہفتہ وار :- آریہ مسافر لاہور۔ آریہ ویر لاہور آریہ گزٹ۔ ریفارمر۔ یگ کانتی لاہور۔ ارجن ہندی دہلی۔ کھری بات۔ آریہ مترا آگرہ

ماہواری پتر :- آریہ ہندی۔ کرانتی لاہور سارو دیشک دہلی۔ شردھانند دہلی۔ پریت لڑی ودھوا سہایک۔ ودھوا بندھو۔

آریہ سماج کو اس واچنالیہ پر -/۱۰۰ سالانہ کے لگ بھگ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور اس سے ہر خیال کے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

پستکالیہ :- اس سماج کے پربندھ میں ایک پستکالیہ بھی ہے۔ جس میں لگ بھگ -/۱۵۰۰ روپیہ کی 1045 پستکیں موجود ہیں۔ ہندی 520۔ اردو 508۔ انگریزی اور گورمکھی ۱۷۔ سوادھیائے کے لیے یہ پستکیں بغیر کسی چندہ کے ہر ایک سجن کو دی جاتی ہیں۔ اس سال میں 377 کتابیں مطالعہ کے لیے دی گئیں۔

سنسکار :- گت ورش میں کل 125 سنسکار ہوئے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

جات کرم	نام کرن	پراشن	منڈن
۳	۲۴	۵	۳۳
سیمنتونین	یگیوپویت	دواہ	انیشٹھی
۴	۲۸	۲۰	۱۸

ودھوا دواہ

×

سنسکار کرانے میں شری لالہ مول چند جی و شری ماسٹر جودھا رام جی اپنا قیمتی سمے دیتے رہے ہیں آریہ سماج ان کی مشکور ہے۔

آریہ مہیلا ودیالیہ :- اس ودیالیہ کی قائمی یکم اپریل ۱۹۲۶ء کو استری جاتی سے موجودہ لیشمی نہر کو روکنے کے اتم بھاؤں سے پریرت ہو کر کی گئی تھی۔ کورس تین سال کا رکھا گیا ہے اور پاٹھ ودھی گورو کل کی سکیم کے آدھار پر ہے۔ پرائمری پاس ہونے کے بعد پرایہ سب کنیائیں اس ودیالیہ میں پرویشٹ ہو جاتی ہیں اور کورس پورا کرنے پر اتیرن کنیا کو "سدھانت ودشی" کا پرمان پتر دیا جاتا ہے۔ پاٹھ ودھی میں دھارمک جان کاری کے لیے "ستیارتھ پرکاش" کرم کانڈ کا روپ بتلانے کے لئے "سنسکار ودھی" بھگتی بھاؤ کا تتو بتلانے کیلئے "آریہ بھوینہ" دیوہار کی کوشلتا اور کلیان کیلئے "دیوہار بھانو" نامی رشی گرنتھ رکھے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ "بھارت بھارتی" "جیدرتھ بدھ" "دیانند پرکاش" "دیش درشن" "سرل بھارتی بھوشن" "گرہ پربندھ" وغیرہ گرنتھوں کے نام اس بات کے سوچک ہیں۔ کہ سکیم کسقدر اپ یوگی ہے۔ قومی و ملکی واقفیت اور ان کی یوگیتا بڑھانے کے وچار سے روزانہ "ہندی ملاپ لاہور" سیناک "ارجن دہلی" "کھری بات لاہور" "آریہ مترا آگرہ" ماسک "پتر آریہ لاہور" آدی پتر منگائے جاتے ہیں۔ ۲۰ کنیائیں شکشا پارہی ہیں۔ اور تین ادھیاپکائیں کام کرتی ہیں۔ ایسی انگنی کو بھرنے کے لیے موجودہ سٹاف کا پرشنسا سراہنیہ ہے۔ چنانچہ شری آچاریہ رام دیو جی آچاریہ دیوشرما جی۔ آچاریہ بھکتی رام جی اس ودیالیہ کی سمنتی پستک میں اعلےٰ سمتی لکھ گئے ہیں۔ پربندھ کرتا گنیش دت آریہ سیوک ہے سالانہ روپے کے لگ بھگ غریب ودیارتھیوں اور کنیاؤں کو وظیفہ کے طور پر سہائتا دی جاتی ہے۔

پرچار :- شری سوامی ورانند جی۔ شری سیوکانند جی۔ شری پنڈت بھیم سین جی دیانند منتری سبھا۔ شری پنڈت شانتی پرکاش جی شری پنڈت آسانند جی شاستری۔ پنڈت دیو دت جی۔ برہمچاری بھیم سین جی گوروکل کانگڑی۔ پنڈت بالکرشن جی سناتک ویدالنکار۔ شری پنڈت ہربھجن لال جی۔ شری پنڈت وشوناتھ جی۔ شری پنڈت چرنجی لال جی پریم۔ شری پنڈت سکھ دیو جی وید واچسپتی۔ شری پنڈت رام دیو جی پرچارک دلت ادھار۔ مہاشہ روشن لال جی بی۔ اے شری مہتہ جیمنی جی۔ شریمتی شکیل کماری جی مہاشہ آتم دیو جی۔ مہاشہ راجپال جی۔ مہاشے جگدیش چندر جی۔ مہاشے دیس راج جی۔

کیجن و اپدیشکاں نے پدھار کر اس نگر کے نرناریوں کو اپنے بھاشنوں سے کرتارتھ کیا۔ شری پنڈت ہربھجن لعل جی نے آریہ سماج کی پرارتھنا کو سویکار کرتے ہوئے کافی دنوں تک لگاتار اپنی سارگربھت منوہر کتھائے یہاں کی جنتا کو بہت پربھاوت کیا۔ آریہ سماج ان سب مہانو بھاؤں کا کرتگیہ ہے۔ آریہ سماج نے اخباروں کے خاص نمبر اور مختلف ٹریکٹ بھی کافی سنکھیا میں منگا کر شہر اور گراموں میں تقسیم کرکے خوب پرچار کیا ہے۔

شاستر ارتھ :- اس ورش ایک شاستر ارتھ جو مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہوا۔ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس قسم کا شاستر ارتھ اس نگر میں پہلی بار ہوا۔ اور اس میں ہر خیال کے لوگوں نے خاص دلچسپی لی ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے مہاشہ چرنجی لال جی پریم اور شری سوامی رودرانند جی مہاراج تھے۔ اور اہل اسلام کی طرف سے مولانا لال حسین صاحب اختر تھے۔ مضمون زیر بحث الہام اور مکتی رکھے گئے۔ ساری کارروائی نہایت سنجیدگی اور شانتی سے سرانجام پائی اور کارروائی کو خوش اسلوبی سے چلانے کا سہرا دونوں پردھانوں۔ سردار احمد خاں صاحب و شری چوہدری سوبھراج جی کے سر ہے جنہوں نے ایک دوسرے کی رواداری کا پاس رکھتے ہوئے انتظام کو اچھی طرح سے نبھایا۔

گنیش دت منتری آریہ سماج جامپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرموں کا پھل!

مشہور فسانہ نویس منشی پریم چند صاحب مرحوم کے قلم سے

نیک آدمیوں کے حصے میں دنیاوی جاہ و حشمت کبھی بھول کر بھی نہیں آتی ہے۔ رام ٹہل عیاش بدچلن آدمی تھا۔ مگر دنیاوی کاروبار میں چتر یعنی لین دین کے معاملات میں ہوشیار اور مقدمہ بازی میں چالاک تھے۔ ان کے مال و زر میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ ادھر ان کے چھوٹے بھائی شو ٹہل۔ سادھو بھگت۔ دھرم و تل اور پراُپکاری تھے۔ ان کا دھن گھٹتا جاتا تھا۔ ان کے دروازے پر دو چار اتیتھی اور مہمان بنے ہی رہتے تھے۔ بڑے بھائی کا سارے محلہ پر دباؤ تھا۔ جتنے نچلے درجہ کے آدمی تھے۔ سبھی ان کی اسامیاں تھیں۔ ان کا حکم پاتے ہی فوراً ان کا کام کرتے تھے۔ ان کے مکانات کی مرمت بیگاریں ہی ہو جاتی تھی۔ مفرو ضی کنجڑے کبھاجی نذر و نیاز میں ہی دے جاتے تھے۔ چھوٹے بھائی کو کسی پر شکوہ و شکایت نہ تھا۔ سادھو سنت آتے اور حسب مرضی بھوجن پاکر اپنی راہ لیتے تھے۔ دو چار اسامیوں کو روپے ادھار بھی دے دیتے تھے۔ مگر سود کے لالچ سے نہیں بلکہ مصیبت سے چھڑانے کے لئے۔ کبھی زور دے کر روپے کیلئے تقاضا نہ کرتے۔ کہ کہیں انہیں تکلیف نہ ہو۔

اسی طرح کئی سال گذر گئے یہاں تک کہ شو ٹہل کی بھاری جائداد ادھر اُدھار میں اجڑ گئی۔ ادھر رام ٹہل نے نیا مکان بنوا لیا۔ سونے چاندی کی دوکان کھولدی۔ اور زمین بھی خرید لی اور کھیتی باڑی بھی کرنے لگا۔

شو ٹہل کو اب فکر دامنگیر ہوا۔ کہ گذارہ کیسے ہوگا۔ روپیہ پاس نہ تھا کہ کوئی روزگار کرتے۔ وہ کاروباری عقل بھی نہ تھی کہ بغیر روپیہ کے اپنے کام چلا لیتے۔ کسی سے روپیہ لینے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ روزگار میں گھاٹا ہوا تو دینگے کہاں سے؟ کسی دوسرے آدمی کی ملازمت بھی نہ کرتے تھے خاندان کو بٹہ لگتا تھا۔ دو چار مہینے تو جوں توں کرکے کاٹے۔ آخیر میں چاروں طرف سے نا اُمید ہو کر بڑے بھائی کے پاس گئے۔ اور کہا "بھیا اب میرے اور میرے پریوار کی پرورش کا بوجھ آپ پر ہے۔ آپکے بغیر اب کس کی شرن جاؤں"

رام ٹہل نے کہا۔ اس کی کوئی فکر نہیں کرنے۔ کسی برے کام میں تو دھن اجاڑا نہیں جو کچھ کیا اس سے ہمارے خاندان کی نیک نامی ہوئی ہے میں کوتہ اندیش نہیں ہوں اور سارا جگت جانتا ہوں۔ تم بیحد سادے ہو۔ اور تم کو دوسروں نے ٹھگ لیا ہے۔ یہ بھی تمہارا ہی ہے۔ میں نے جو زمین لی ہے اس کی تحصیل وصول کرو۔ کھیتی باڑی کا کام سنبھالو۔ مہینہ میں جتنا خرچ ہو مجھ سے لو۔ ہاں ایک بات مجھ سے ہوگی۔ میں سادھو سنتوں کا ستکار کرنے کیلئے ایک پیسہ بھی نہیں دونگا۔ اور تمہارے منہ سے بدگوئی سنونگا

شو ٹہل نے بڑی خوشی سے کہا۔ بھیا۔ مجھ سے یہ بھول ضرور ہوئی کہ میں سب کے سامنے آپ کی بدگوئی کرتا رہا ہوں۔ معاف کرو۔ اب ایسا نہ ہوگا۔ ہاں آپ سے بھی میری ایک التجا ہے۔ میں نے آج تک اچھا کیا یا برا مگر بھابی جی کو منع کر دینا۔ کہ اس کے لئے وہ مجھے طعن و تشنیع نہ کرے۔

رام ٹہل:۔ وہ کبھی تمہیں طعنہ دیگی تو اس کی زبان کھینچ لوں گا۔

(۲)

رام ٹہل کی زمین شہر سے دس بارہ کوس کے فاصلہ پر تھی۔ وہاں ایک کچا مکان بھی تھا۔ شو ٹہل نے اپنا گھر بھائی کو سونپا۔ اور اپنے بال بچوں کو لیکر گاؤں میں چلے گئے۔ وہاں بڑے جوش و خروش کے ساتھ کام کرنے لگے۔ محنت کا پھل ملا۔ پہلے ہی سال میں فصل ڈیوڑھی ہو گئی۔ اور کھیتی کا خرچ آدھا رہ گیا۔ مگر عادت کو کیسے بدلے۔ پہلے کی طرح تو نہیں۔ مگر اب بھی دو چار مورتیاں شو ٹہل کی تعریف سن کر آ ہی جاتی تھیں۔ اور اس کو مجبور ہو کر ان کی خدمت کرنی ہی پڑتی تھی ہاں اپنے بھائی سے یہ بات چھپاتے تھے۔ کہ کہیں وہ ناراض ہو کر گذارہ ہی نہ چھین لیں۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ انہیں بھائی سے چھپا کر اناج بھوسہ وغیرہ بیچنا پڑتا۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے وہ مزدوروں سے اور بھی کڑی محنت لیتے تھے۔ اور وہ خود بھی سخت محنت کرتے تھے۔ مگر چونکہ کبھی اتنی مشقت نہ کی تھی۔ جسم کمزور ہونے لگا۔ کھانا بھی روکھا سوکھا بیوقت ملتا تھا۔ بیمار پڑ گئے۔ دیہات میں دوا دارو کہاں۔ بیماری نے جڑ پکڑ لی۔ ملیریا ہو گیا۔ جس نے چھ مہینے میں کام تمام کر دیا

رام ٹہل نے یہ افسوسناک خبر سنی۔ انہیں بڑا دکھ ہوا۔ ان تین سالوں میں انہیں ایک پیسہ کا اناج بھی نہیں لینا پڑا تھا۔ سب کچھ گاؤں سے چلا آتا تھا۔ بہت روئے۔ پچھتائے کہ میں نے بھائی کے دوا دارو کی کوئی فکر نہیں کی۔ اپنی خود غرضی میں اس کو بھول گیا۔ میں کیا جانتا تھا کہ ملیریا بخار جان ہی لے لیگا۔ بھگوان کی یہی مرضی تھی۔ تو میرا کیا بس۔

(۳)

اب کوئی کھیتی کا سنبھالنے والا نہ تھا۔ ادھر رام ٹہل کو کھیتی کا مزہ بھی مل گیا تھا۔ عیاشی نے اس کی صحت کو خراب کر دیا تھا۔ اب وہ دیہات کی پاک و صاف آب و ہوا میں رہنا چاہتے تھے۔ فیصلہ کیا کہ گاؤں میں جا کر خود ہی کھیتی باڑی کروں لڑکا جوان ہو گیا تھا۔ شہر کا لین دین سونپا اور آپ دیہات میں چلے آئے۔ یہاں ان کا وقت زیادہ تر گاؤں کی دیکھ بھال میں گذرتا تھا۔ ان کے پاس ایک بڑی راس کی گائے تھی۔ اسے کئی سال ہوئے شوق سے خریدا تھا۔ خوب دودھ دیتی تھی وہ اپنے ہاتھ سے اسے اناج کھلاتے تھے۔ کبھی آدمی اس کے ڈیوڑھے دام دیتے تھے۔ پر رام ٹہل نے نہ بیچا۔ جب وقت پر گائے نے بچہ دیا۔ تو رام ٹہل نے اس کا جنم دن بڑی دھوم دھام سے منایا۔ اس بچھڑے کا نام رکھا گیا جواہر۔ ایک انو بھوی جیا تشی نے کہا۔ کہ ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ بچھڑا بڑا خوش قسمت ہے۔ صرف پچھلے سال اس پر مصیبت کا شک ہے۔ اگر اس سے بچ گیا تو پھر عمر سکھ سے کاٹیگا۔

بچھڑا سفید رنگ کا تھا۔ رام ٹہل کا جی اُسے چھلانگیں مارتے دیکھ کر خوش ہو جاتا تھا۔ وہ ان سے اتنا ہل گیا تھا۔ کہ ان کے پیچھے پیچھے کتے کی طرح دوڑتا پھرتا تھا۔ اس کے لئے چاندی کا ہار۔ ریشمی جھول بنوائی۔ ایک آدمی اس کو ٹہلانے اور خوراک دینے کے لئے ملازم رکھا۔

حیوان اور انسان میں یہ پتا پتر کا سا پریم دیکھ کر لوگ حیران ہو جاتے تھے۔

(۴)

جواہر کی عمر ڈھائی سال کی ہو گئی۔ رام ٹہل نے اُسے اپنی سواری کی بہلی کیلئے نکالنے کا فیصلہ کیا وہ اب بچھڑے سے بیل ہو گیا تھا۔ ایسا خوبصورت بیل سارے علاقہ میں نہ تھا۔ بڑی مشکل سے اس کے جوڑے کا بیل ملا۔ مگر دیکھنے والے صاف کہہ دیتے کہ یہ جوڑ ٹھیک نہیں۔ روپئے آپنے بہت خرچ کئے لیکن کہاں جواہر اور کہاں یہ حیرانی کی بات تھی کہ جواہر کو کوئی گاڑی بان ہانکتا تو وہ گردن ہلا ہلا کر رہ جاتا۔ مگر جب رام ٹہل آپ راس ہاتھ میں لے لیتے۔ اور ایک بار چمکار کر کہتے کہ چلو بیٹا تو جواہر گاڑی کو لے اڑتا۔ گھوڑے بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے۔

ایک دن جواہر جب بھوسہ کھا رہا تھا۔ اور رام ٹہل اس کے پاس کھڑے مکھیاں اُڑا رہے تھے ایک سادھو جیا تما آ کر دروازے پر کھڑے ہو گئے رام ٹہل نے بڑے اکھڑ پن سے کہا یہاں کیوں کھڑے ہو۔ جاؤ آگے جاؤ۔

سادھو:۔ کچھ نہیں بابا۔ اسی بیل کو دیکھ رہا ہوں۔ میں نے ایسا سندر بیل کہیں نہیں دیکھا۔

رام ٹہل:۔ (دھیان دے کر) گھر ہی کا بچھڑا ہے۔

سادھو:۔ ساکشات دیوتا روپ ہے۔ یہ کہہ کر مہاتما جی جواہر کے نزدیک چلے گئے اور اس کے کھر چومنے لگے۔

رام ٹہل:۔ آپ کی تشریف آوری کہاں سے ہوئی؟ آج یہیں آرام کیجئے۔ تو بڑی مہربانی ہو

سادھو:۔ نہیں بابا معاف کرو۔ مجھے ایک ضروری کام کے لئے گاڑی پر سوار ہونا ہے۔ راتوں رات چلا جاؤنگا۔ ٹھہرنے سے دیر ہو گی۔

رام ٹہل:۔ تو پھر اور کبھی درشن دیں گے

سادھو:۔ ہاں تیرتھ یاترا سے تین سال میں لوٹ کر ادھر سے پھر جانا ہوگا۔ تب آپ کی خواہش ہوگی تو ٹھہر جاؤنگا۔ آپ بڑے خوش نصیب آدمی ہیں کہ ایسے دیو بیل کی خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ اسے حیوان نہ خیال کریں۔ یہ کوئی مہان آتما ہے۔ اسے کوئی تکلیف نہ دیجئے گا۔ اسے کبھی بھول کر بھی نہ ماریگا۔

یہ کہہ کر سادھو نے پھر جواہر کے چرنوں پر سر جھکایا۔ اور چلے گئے۔

(۵)

اُس دن سے جواہر کی اور بھی خاطر ہونے لگی۔ وہ حیوان سے دیوتا ہو گیا۔ رام ٹہل اسے پہلے اپنے کھانے کی سب چیزیں کھلا کر پھر آپ کھاتے۔ صبح اُٹھ کر اس کے درشن کرتے۔ یہاں تک کہ وہ اسے اپنی بہلی میں بھی نہ جوتنا چاہتے تھے مگر جب ان کو کہیں جانا ہوتا اور بہلی باہر نکالی جاتی تو جواہر اس میں جتنے کے کیلئے سر ہلا ہلا کر اپنی خواہش ظاہر کرتا تو مجبوراً اسے جوتنا پڑتا

اُن کی شردھا دیکھ کر گاؤں کے دوسرے لوگوں نے بھی جواہر کو گئو گراس دینا شروع کیا صبح ہوتے ہی لوگ درشن کرنے کو آ جاتے تھے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اسی طرح تین سال اور گذر گئے۔ جواہر کو چھٹا برس شروع ہو گیا۔

رام ہٹل کو اس جہاتما کی بات یاد تھی۔ اندیشہ ہوا کہ کہیں ان کا کہنا.... ٹھیک نہ ہو۔ علم حیوانات کی کتابیں منگا کر پڑھیں۔ حیوانی ڈاکٹروں سے ملے۔ اور کئی دوائیاں لاکر رکھیں۔ جواہر کو ٹیکہ لگوایا گیا۔ کہیں نوکر اسے خراب دانہ نہ دیں اس خطرے کو دور کرنے کیلئے آپ اپنے ہاتھ سے کھلی بھوسہ ڈالنے لگے۔ اپنے ہاتھوں سے اسے کھولتے اور باندھتے۔ فرش کرا دیا کہ کوئی کیڑا مکوڑا نہ چھپ سکے۔

شام ہو گئی تھی رام ہٹل کھڑے جواہر کو کھلا رہے تھے۔ کہ اتنے میں وہی سادھو مہاتما نکلے جنہوں نے آج سے تین سال پیشتر درشن دئے تھے۔

رام ہٹل انہیں دیکھتے ہی پہچان گئے۔ جاکر ڈنڈوت کی اور ان کے بھوجن کا پربندھ کرنے لگے۔ اتنے میں جواہر نے ایک زور سے ڈکار لی اور دھڑام سے زمین پر گر پڑا۔ رام ہٹل دوڑے اس کے پاس آئے۔ اس کی آنکھیں پتھرا رہی تھیں۔ اس نے ایک محبت بھری نگاہ سے ان کو دیکھا اور چت ہو گیا۔

رام ہٹل گھبرائے ہوئے گھر سے دوائی لینے کیلئے دوڑے۔ کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ اسے کھڑے کھڑے کیا ہو گیا۔

جب وہ گھر سے دوائیں لے کر نکلے تو جواہر کا خاتمہ ہو چکا تھا۔

رام ہٹل شاید اپنے چھوٹے بھائی کی موت پر بھی اتنا غمگین نہ ہوا تھا۔ لوگوں کے بار بار روکنے پر بھی وہ دوڑ دوڑ کر جواہر کی لاش پر لپٹ جاتا۔ رات بھر انہوں نے رو رو کر کاٹی۔ اس کی صورت آنکھوں سے نہ اترتی تھی صبح لاش اٹھائی گئی۔ مگر رام ہٹل نے گاؤں کے رواج کے مطابق اسے چماروں کے حوالے نہیں کیا۔ ودھی کے مطابق اس کا داہ کرم سنسکار کیا۔ اور خود اپنے ہاتھ سے آگ لگائی تیرھویں دن کئی گاؤں کے براہمنوں کو بھوجن کروایا۔ اس سادھو مہاتما کو انہوں نے ابتک نہیں جانے دیا تھا۔ ان کی شانتی دینے والی باتوں سے رام ہٹل کو بہت ڈھارس ملتی تھی۔

(۶)

ایک دن رام ہٹل نے سادھو سے پوچھا مہاتما جی کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ جواہر کو کیا بیماری ہوئی تھی ایک مہاتما نے کہا۔

تھا کہ اس کا چھٹا سال اچھا نہ ہوگا۔ لیکن میں نے اس طرح کسی جانور کو مرتے نہیں دیکھا۔ آپ تو یوگی ہیں۔ یہ بھید کچھ آپ کی سمجھ میں آتا ہے؟

سادھو:۔ ہاں بابا کچھ تھوڑا تھوڑا سمجھتا ہوں۔

رام ہٹل:۔ کچھ مجھے بھی بتائیے۔ دل کو دھیرج نہیں آتا۔

سادھو:۔ وہ اس جنم کا کوئی سادھو بھگت پر اپکاری جیو تھا۔ اس نے اپنی ساری جائیداد دھرم کے کاموں میں اڑا دی تھی۔ آپکے رشتہ داروں میں سے تو کوئی ایسا منش نہ تھا؟

رام ہٹل:۔ ہاں جا رج تھا۔

سادھو:۔ اس نے تمہیں دھوکا دیا۔ تم نے وشواس گھات کیا۔ تم نے اسے کوئی اپنا کام سونپا تھا۔ وہ آنکھ بچاکر تمہارے دھن سے سادھو سنتوں کی سیوا سنکار کیا کرتا تھا۔

رام ہٹل:۔ مجھے اس پر اتنا شک نہیں ہوتا۔ وہ اتنا سرل۔ اتنا نیک چلن آدمی تھا۔ کہ بے ایمانی کرنے کا اسے دھیان بھی نہ آسکتا تھا

سادھو:۔ لیکن اس نے وشواس گھات ضرور کیا۔ اپنی خود غرضی کے لئے نہیں سنتوں کی سیوا کے لئے سہی پر تھا وہ وشواس گھاتی۔

رام ہٹل:۔ ممکن ہے برے حالات نے اسے دھرم کے راستہ سے گرا دیا ہو۔

سادھو:۔ ہاں یہی بات ہے۔ اس پرانی کو سورگ میں جگہ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ مگر اس سے وشواس گھات کا پرائشچت کرانا ضروری تھا۔ اس نے بے ایمانی سے جتنا دھن چرا لیا تھا۔ اس کی ادائیگی کے لئے اسے تمہارے ہاں پشو کا جنم دیا گیا۔ یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ چھ سال میں وہ پرائشچت پورا ہو جائیگا۔ اس نے اتنی ہی مدت تک وہ تمہارے ہاں رہا۔ جونہی معیاد پوری ہوئی اس کی آتما نرلیپ ہو کر نروان پد (مکتی) کو پراپت ہو گئی۔

مہاتما جی تو دوسرے روز ہی رخصت ہو گئے لیکن رام ہٹل کی زندگی میں اسی دن سے تبدیلی ہونے لگی۔ ان کی چت کی برتی بدل گئی۔ دیا اور ویراگ سے ہردہ بھر گیا۔ وہ من میں سوچتے جب ایسے دھرماتما پرانی کو ذرا سے وشواس گھات کیلئے اتنی سخت سزا ملی تو مجھ جیسے بدچلن کی کیا گتی ہوگی۔ یہ بات ان کے دھیان سے کبھی نہ اترتی تھی۔

کنیا کیلئے ور کی ضرورت!

ایک ۱۷ سالہ مڈل تک پڑھی لکھی اور گھر کے کام کشیدہ سلائی وغیرہ سے بخوبی واقف خوبصورت برہمن کنیا کیلئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور برسر روزگار ہو یا کوئی تجارت کرتا ہو۔ آریہ سماجی ہونا آوشیک ہے۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں۔

الف معرفت ایڈیٹر آریہ مسافر لاہور

گوپال مصر کی ایک اور دلآزار کتاب

آریہ سماج رسالپور کا پروٹسٹ۔

آج مورخہ ۳۰/۵/۴۲ کو آریہ سماج رسالپور میں ایک جنرل اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر منشی رام صاحب منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

"یہ سبھا گوپال مصر ہریانوی کے تازہ بکواس ٹریکٹ بعنوان "رام پوجا اور شیطان کی تعلیم" کو نہایت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور گورنمنٹ صوبہ سرحد اور گورنمنٹ پنجاب سے پر زور الفاظ میں استدعا کرتی ہے۔ کہ اس لچر اور بیہودہ ٹریکٹ کو جلد از جلد ضبط کر کے آریہ جنتا کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرنے اور اس کے مصنف اور متعلقہ اصحاب کو قرار واقعی سزا دیکر لاکھوں آریوں کے دکھی دلوں کو شانت کرے۔"

جسونت رائے اپ منتری آریہ سماج رسالپور

کرپارام اینگلو سنسکرت سکول بھیرہ

"کرپارام اینگلو سنسکرت ہائی سکول بھیرہ کا میٹریکولیشن نتیجہ امسال بھی نہایت اعلےٰ رہا ۴۵ طلبا میں سے ۳۶ کامیاب ہوئے تقریباً سب کے سب فسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے۔

دیگر فائنل میں بھی سب کے سب طلبا کامیاب ہوئے اور ۸۰٪ فسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے۔

اس کامیابی پر لالہ ہری ونش لال جی و دیگر سٹاف ودھائی کے مستحق ہیں۔

(ہیڈ ماسٹر)

(رجسٹرڈ)

چھپار سائن

بل دریہ۔ خون بڑھانے کیلئے اکسیر یہ ہضمی بیقبری۔ جریان۔ مسرعت کا ... کرتی ہے۔ واجی کرن یعنی طاقتور ادویات ... ہے۔ ہر مرد کو استعمال کرنی چاہئے۔

قیمت ۸ روپے فی سیر۔ سوا دو روپے ... ایک پاؤ۔

اسوم راج (رجسٹرڈ)

مرض لیکوریا۔ یعنی جریان الرحم کا ... واحد علاج ہے۔ بیماری پاک اس کے ... ہے۔ قیمت دس خوراک اڑھائی روپے (۲/۸)

چھپار سائن فارمیسی (رجسٹرڈ)

گارڈن کالج روڈ راولپنڈی

آریہ مسافر کی اشاعت کو ترقی دینا آریہ بھائی کا اولین فرض ہے

تلوار مارکہ شربت فولادمنٹ!!

طاقت کی بہترین دوائی ہے۔ جو ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال کر لینا کمزوری کو تمام سال نزدیک نہیں ... اس کے استعمال سے کمزوری کی تمام بیماریاں۔ جریان احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ دور ہو جاتی ہیں جسم مانند فولاد کے مضبوط ہو جاتا ہے۔ شدھ اور تازہ خون پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے دل و دماغ جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ خوبی ... تلوار مارکہ شربت فولادمنٹ ہی میں ہے۔ اور یہ موسم سرما میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ... قسم کے شربت فروخت ہو رہے ہیں۔ ان میں سے کسی کے اندر یہ خوبی نہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک تلوار مارکہ شربت فولادمنٹ کا استعمال نہیں کیا تو آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے ایک بوتل خرید کر اس کا لطف اٹھا دیں۔ دھوکے سے بچیں اور صرف تلوار مارکہ خرید کریں۔

ہر شہر کے دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

تیار کرنیوالے:۔ گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ ...

اسیں۔ پی۔ ریلوے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف ـ تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف!

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن!

WEEKLY
ARYA MUSAFIR
LAHORE

آریہ مسافر

ہفتہ وار
لاہور

साप्ताहिक
आर्य्य मुसाफ़िर
लाहौर

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

بیادگار
شہید اکبر
پنڈت لیکھرام جی
آریہ مسافر

چندہ سالانہ تین روپے

جلد ۱ اتوار ۳۰ مئی ۱۹۳۷ء مطابق ۱۷ جیٹھ سمت ۱۹۹۴ بکرم دیانند ابد ۱۱۲ نمبر ۱۵

ایڈیٹر ـ چرنجی لعل پریم

اہلِ اسلام

بلاکسی جایز وجہ کے مجھ سے ناراض ہوتے ہیں اور مجھے تکلیف دینا چاہتے ہیں ـ وہ بیوجہ مجھ سے کینہ رکھتے ہیں ـ اور محض بھول سے مجھے اپنا دشمن خیال کرتے ہیں ـ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے ـ کہ میرے دل میں جسقدر پریم ان کے لئے ہے اور کسی کے لئے نہیں ـ

(شہید اکبر)

نیند کے ماتے اب تو جاگ

(از شری یوگ دھیان جی بی ـ اے ـ منشی فاضل خوشاب)

(۱)

لے گئے تجھ کو لوٹ کے سارے
بیٹھا ہے تو پاؤں پسارے
دیکھ لگی ہے گھر میں آگ
نیند کے ماتے اب تو جاگ

(۲)

دھرم سے تجھ کو پریت نہیں ہے
دیکھ یہ اچھی ریت نہیں ہے
اُٹھ اور گا جاتی کے راگ
نیند کے ماتے اب تو جاگ

(۳)

جاتی کا وہ مان کدھر ہے؟
پہلی سی وہ شان کدھر ہے؟
جاگ بھی جاگیں تیرے بھاگ
نیند میں ماتے اب تو جاگ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرم پھل ویوستھا

کیا گربھ میں ماتا کے اچھے برے کرموں کا سنسکار بالک پر پڑتا ہے؟

گذشتہ سے پیوستہ

از پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

سوال - ہم یہ دریافت کرتے ہیں۔ جیو کیا چیز ہے؟ اور اس کا اصل سروپ کیا ہے؟
جواب - جیو ایک چیتن پدارتھ ہے ہمیشہ سے ہے۔ گیان اور پریتن اس کا اپنا اصل سروپ ہے۔ اور اچھا دویش سکھ دکھ وغیرہ جسم میں ہوتے ہیں۔ جب اندریاں کام کرتی ہیں۔ جب شریر چھوٹ جاتا ہے۔ تب باہر کے سکھ دکھ کو نہیں جان سکتا ہے۔ ہاں خواب کی طرح جو گیان اندریوں سے پراپت کیا ہے۔ اس کو انبھو کر سکتا ہے۔
سوال - شریر جیو کے کتنے ہوتے ہیں؟
جواب - دو ہوتے ہیں۔ ایک جیو آپ ہوتا ہے یعنی تین گنے جاتے ہیں۔ مکتی آدی کے وقت کیول آپ ہوتا ہے۔ باریک شریر بھی نہیں ہوتا۔ اور یہ شریر تو یہاں ہی چھوٹ جاتا ہے۔
سوال - باریک شریر کیا چیز ہے؟
جواب - یہ شریر ۴۳۲۴ = چار ارب ۳۲ کروڑ برس کے کام کرنے تک کام دے سکتا ہے۔ جو کچھ کمی ہوتی رہتی ہے اُس کو جیو وقتاً فوقتاً پورا کرتا رہتا ہے۔ ایک شریر سے دوسرے استھول شریر میں جانے کے لئے اور استھول شریر کے سنسکاروں کو لے جانے کو ایشور نے بنایا۔ یہ شریر کوئی سنسکار باہر سے پراپت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس شریر میں اندریاں تو ہیں۔ مگر گولک نہیں۔ جس طرح فوٹو لینے کے کیمرہ میں اندر کی سب چیزیں ہوں۔ مگر باہر کا شیشہ نہ ہووے۔ تو فوٹو نہیں آتا ہے۔ اسو جہ سے ایشور کو دوسرا شریر دینا پڑتا ہے
سوال - کیا اسکے پاس من بھی ہوتا ہے؟
جواب - من تو ہوتا ہے۔ مگر استھول شریر کا نہیں۔ دیکھو جیو چیتن پدارتھ ہے۔ اسکے اندر من (मनन) شکتی ہے۔ دوسرا باریک شریر ہمیشہ سرشٹی کے آغاز میں ملتا ہے۔ من کو ایشور نے پرکرتی کے تین گنوں سے بنایا ہے۔ یعنی رجوگن۔ تموگن۔ ستوگن۔ جب جیو کوئی کام ایسے سنسکاروں سے کرتا ہے جو ستوگن ہوتے ہیں۔ تب من کے ستوگن بھاگ سے کام لیتا ہے۔ اسی پرکار دوسرے گن جانو۔ ارتھات یہ جسم ۵ اپدارتھوں سے بنتا ہے۔ جن میں سے من بھی ایک ہے۔
سوال - یہ من جیو آتما کے ادھین رہتا ہے یا کہیں اپنی مرضی سے چلا جاتا ہے۔
جواب - یہ من پرکرتی کا ہوتا ہے۔ پرکرتی جڑ ہے۔ کچھ نہیں کر سکتی۔ نہ کہیں آتا اور نہ کہیں جاتا ہے۔
سوال - کیا من اور جیو آتما ایک چیز نہیں؟
جواب - نہیں من جڑ اور جیو آتما چیتن [illegible]

سوال - تو جو کچھ کرتا ہے جیو ہی کرتا ہے۔ تو من کی کیا ضرورت؟
جواب - دیکھو کسی کو قتل کرنے کے لئے تلوار کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلا اسکے قتل نہیں ہوتا۔
سوال - اچھا تو جیو آتما ماتا کے گربھ میں کب اور کیسے جاتا ہے؟ اور وہاں جاکر دکھ سکھ بھوگتا ہے یا نہیں؟
جواب - جیو آتما آکاش وغیرہ پدارتھوں میں ہوتا ہوا پتا کے شریر سے سمبندھ کرتا ہوا گربھ کو پراپت ہوتا ہے۔

रेतः सिगयोगी ऽथ

پتا کے ویریہ کے ساتھ سمبندھ کرتا ہوا ماتا کی یونی یعنی حمل میں داخل ہوتا ہے۔ جیسا کہ

यो य अन्नमत्ति यो रेतः
सिच्यति इदुय एव भवति ॥

جس کے شریر میں ان کھانے سے جیو ویریہ بنتا ہے اُس کے سنچیہ دوارہ جیو کی پیدائش ہوتی ہے۔ ارتھات پتا کے ویریہ کے ساتھ ماتا کے رحم میں جاتا ہے۔

योनेः शरीरम्

ماتا کے سمبندھ سے شریر بنتا ہے۔
سوال - جب پتا کے جسم سے ویریہ نکلکر جاتا ہے۔ اور گربھ میں چلا جاتا ہے۔ تب کوئی کرم پتا کے کرنے سے گربھ کے بالک کو کچھ فائدہ ہوتا ہے؟
جواب - پتا کے جسم کے کسی کرم کا اثر بالک پر نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب جیو پتا کے جسم میں ہوتا ہے اُس وقت ایسی حالت میں ہوتا ہے جس حالت میں پیٹ میں کرمی یا گوبر کے اندر کیڑے یعنی پنجرے میں طوطا ارتھات اسکا بھی نہیں انوشاسی ہوتا ہے۔ اس کارن اگر باپ اچھی طاقت کا ہوگا۔ تو بالک مضبوط ہوگا۔ اور کوئی گن بالک میں نہیں جاتا [illegible]

اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔
سوال - کیا ماتا کا اثر تو حمل کے بچہ پر ہوتا ہے؟
جواب - ہوتا بھی ہے اور نہیں بھی ہوتا۔
سوال - دو طرح کا جواب کیسا۔ ہوتا بھی ہے اور نہیں بھی ہوتا۔
جواب - ماتا کے شریر کی حرکت۔ ماتا شریر سے زیادہ کام کرے۔ تو طاقت زیادہ ہوگی۔ بالک بھی طاقتور ہوگا۔ جیسا کہ چھوٹے ماتا پتا اور بڈھے ماتا پتا کے بالک کمزور اور جوانوں کے بالک طاقتور ہوتے ہیں۔ اور کوئی اثر گربھ گت بالک پر ماتا کا نہیں ہوتا۔ ہاں جیسی چیز ماتا کے جسم میں کھانے سے جائے گی۔ ویسا ہی جسم بالک کا بنتا جاوے گا۔
سوال - میں آپ کو آریہ سماجی اور سوامی جی کا بھگت مانتا ہوں۔ آپ ہندو دھرم کے خلاف کہتے ہیں۔ جس کو ہندو دھرم مانتا چلا آیا ہے۔
جواب - میں اپنے تئیں آریہ سماجی مانتا ہوں۔ میں بھگوان دیانند جی کو اچاریہ مانتا ہوں۔ اور ہندو دھرم کے خلاف ہندو اس کو کہتے ہیں جو وید کے خلاف اور جسکو ویدک دھرم نہ مانتا ہو۔ آپ سری سوامی جی کی بات پیش کرو۔
سوال - دیکھو ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے دشمن ہے وہ ماتا جو گربھ سے لے کر جب تک پوری ودیا نہ ہو تب تک سوشیلتا کا اپدیش کرے۔
جواب - اس بات کا جواب بھی آچاریہ جی خود ہی صاف کر دیتے ہیں۔ دیکھو ماتا اور پتا کو بہت ہی ضروری ہے۔ کہ وواہ سے پہلے اور پیچھے وبعد کو بدھی ناسک پدارتھ۔ شراب۔ ور گندھ۔ روکھی عقل خراب کرنے والے کو چھوڑ کر جو شانتی آروگیہ طاقت عقل۔ بہادری اور سشیل سے بھرے ہوئے دہ گھی۔ دودھ۔ [illegible] پدارتھوں کا سیون

اور اچھا ہو۔ عقل۔ طاقت۔ روپ [illegible] پراکرم شانتی وغیرہ گنکرن کارک [illegible] ہی سیون استری کرتی رہے۔ جب تک سنتان کا جنم نہ ہو۔ جنم کے بعد اس کی [illegible] بادائی ایسے پدارتھ کھاوے جس [illegible] دودھ میں اچھے گن آویں۔ بعد کو بھی [illegible] جگہ اور درشنی پدارتھ (تصویریں وغیرہ) بھی دکھلاوے۔
سوال - سوامی جی نے سنسکار ودھی میں لکھا ہے۔ کہ استری کھچڑی میں گھی ڈالکر اپنا منہ دیکھے۔ اور پتی دریافت کرے کہ کیا دیکھتی ہے۔ تو استری جواب دے کہ پرجا کو دیکھتی ہوں۔ اور بعد کو اچھی [illegible] عورتیں انند پیدا کرنے والی باتیں کریں۔
جواب - اگر دیکھنا ہی ضروری تھا۔ اور دیکھنے کا اثر بالک پر ہوتا۔ تو شیشے میں دیکھنا سوامی جی بتلاتے۔ مگر گھی اور کھچڑی میں بتلایا۔ جو اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ ماتا اور پتا دونوں خوش رہیں۔ پتی استری کی استت کرتا ہوا استری کے اتساہ کو بڑھا رہا ہے۔ تا کہ بچہ طاقت والا ہوتا ہوا بڑھتا رہے۔ اور گربھ بھی پات نہ ہووے۔ بالک پر کوئی سنسکار نہیں ہوتا۔
سوال - سوامی جی نے جات کرم سنسکار میں لکھا ہے۔ کہ جب بالک پیدا ہو جاوے تو اُس کی جہوا (زبان) پر اوم لکھے [illegible] کان میں کہہ دے۔ تیرا نام وید ہے۔ [illegible] کوئی اثر نہیں ہوتا۔ تو یہ سنسکار کیوں ہے۔ اور ہمیشہ سے یہ سنسکار بھی [illegible]
جواب - جو کچھ آچاریہ جی نے لکھا ہے۔ سب کچھ صحیح ہے۔ سب سے پہلے بالک کو کوئی چیز ہوا کے سوائے نہیں لگتی۔ کان [illegible] گیان ارتھات تیرا کام یہ ہے۔ جو چیز [illegible] ہے۔ ویسا جاننا چاہیئے۔ اور زبان سے اوم کا جاپ کرنا تمام سنسار کا گیان بتلاتا ہے جو سب سے پہلے بالک کو ماتا پتا دے رہے ہیں۔ جس طرح بیج میں زمیندار پیداوار [illegible] ہے۔ اور بچے کی اندریاں قوت باصرہ [illegible] کام کرتی ہے مگر کرمی ضرور ہے۔ اسی طرح زبان بھی جانو۔
سوال - دیکھو ماتا کے گربھ میں بچے پر سنسکاروں کا اثر ہوتا ہے۔ جیسی طرح [illegible] کچے گھونٹے کو آدکر یا سولف کے عرق [illegible] سے (ادرک) یا سولف کا ذائقہ [illegible] بعد آم میں آجاتا ہے۔ پھر بالک پر [illegible] کیا معنی؟
جواب - یہ بات آپ کی بالکل [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہفتہ وار
آریہ مسافر!
لاہور
۳۰ مئی ۱۹۳۷ء

صوبہ سرحدی کے ہندوؤں کی حالت زار

ہمیں یہ دیکھ کر سخت افسوس اور دُکھ ہوتا ہے۔ کہ صوبہ سرحدی میں رہنے والے ہندوؤں کی حالت جن کی تعداد اس صوبہ میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں سخت مخدوش اور نازک ہو رہی ہے۔ آئے دن سرحد پار کے آزاد قبائل کے خونی لٹیرے اُن کے جان و مال پر ہاتھ صاف کرتے رہتے ہیں۔ پچھلے چند ماہ کے عرصہ میں ایک درجن کے قریب ہندوؤں کو یہ لٹیرے اُٹھا کر لے گئے ہیں۔ اور اب ان کی رہائی کے لئے ہزاروں روپیہ مانگتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے فقیر اپی نے جو شورش کھڑی کر رکھی ہے اور سرکار نے اُس کی سرکوبی کے لئے مہم جاری کر رکھی ہے۔ اس مہم کی ابتدا میں سرکار کی طرف سے کہا گیا تھا۔ کہ فقیر اپی نے یہ شورش اس وجہ سے برپا کی ہے۔ کہ گورنمنٹ نے شہید گنج کے معاملہ میں مسلمانوں کی مانگ پوری نہیں کی۔ نیز ایک ہندو لڑکی کو جسے سرحد پار کا ایک مسلمان جبراً اُٹھا کر لے گیا تھا۔ عدالت نے اس کے ماں باپ کو واپس دلا دیا ہے۔ جب یہ بات اخبارات میں شائع ہوئی تو قدرتی طور پر ہندو اخبارات نے ان خونی لٹیروں کی سرکوبی کے لئے گورنمنٹ کی حمایت کی جس پر مسلم اخبارات کی طرف سے ہندوؤں کو خوب جلی کٹی سنائی گئیں۔ کہ یہ خود تو غلام ہیں ہی لیکن سرحد پار کے آزاد قبائل کو بھی غلام بنوانا چاہتے ہیں۔ اور اسی لئے وہ سرکار انگریزی کو اُن کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے بھڑکا رہے ہیں۔ کانگرس نے بھی جو اکثر مسلمانوں [illegible]

بھی کر بیٹھتی ہے۔ گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے ان لٹیروں کی سرکوبی کی مہم کو Forward Policy کا نتیجہ بتایا۔ اور اسکی مذمت کی۔ چنانچہ دہلی کے مسلم کانگرسی لیڈر مسٹر آصف علی نے سرکار کی مذمت میں ایک بیان جاری کیا۔ لیکن جب ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ہندو کانگرسی ممبر اسمبلی لالہ بھنجو رام جی نے انہیں ایک چٹھی کے ذریعہ ہندوؤں کی حالت زار سے مطلع کیا۔ اور ان لٹیروں کی دست بُرد کے ٹھوس مگر دردناک واقعات بیان کئے تو مسٹر آصف علی بھی انگشت بدنداں رہ گئے۔ اور مجبوراً انہیں ان کی مذمت کرنی پڑی۔

ہمارا خیال تھا کہ کانگرس لالہ بھنجو رام کی اس چٹھی کی وجہ سے تمام حالات سے آگاہ ہو گئی ہوگی۔ اور آئندہ صوبہ سرحد کے ہندوؤں کی حفاظت کے لئے ان لٹیروں کی سرکوبی کے حق میں آواز اُٹھائے گی۔ لیکن ہماری توقعات غلط نکلیں۔ کانگرس ابھی تک آزادی کے نام پر ان خونی لٹیروں کی حمایت میں آواز اُٹھانے کے درپے ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سیکرٹری آچاریہ کرپلانی کی طرف سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ ۲۸ مئی کو فرنٹیر ڈے منایا جائے۔ اور اس دن پبلک جلسے کر کے گورنمنٹ کی فارورڈ پالیسی کی مذمت کی جائے۔ اس اپیل سے ظاہر ہے۔ کہ ہمارے کانگرسی نیتا غریب مصیبت زدہ سرحدی ہندوؤں کے جان مال و عزت و آبرو سے کتنی لاپرواہی برتتے [illegible]

کے غریب ایک گاؤں سے سرحدی لٹیرے ایک غریب ہندو بدھوا کی چار نوجوان لڑکیوں کو پکڑ کر لے گئے ہیں۔ ۲۲ مئی کے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ یہ دوند سے موضع پہاڑ گنج ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے دو اور ہندوؤں کو زبردستی پکڑ کر لے گئے ہیں۔ اور ابھی نامعلوم ان ڈاکوؤں کے ہاتھوں غریب ہندوؤں کو اور کیسے کیسے ناگفتہ مظالم سہنے پڑینگے۔ لیکن کانگرس ہے کہ اسے فارورڈ پالیسی کی مذمت کے سوائے کچھ سُوجھتا ہی نہیں۔

ہم بھی آزادی کے طرفدار ہیں۔ اور صدق دل سے اس بات کے خواہشمند ہیں۔ کہ نہ صرف ہم خود ہی آزاد ہوں۔ بلکہ تمام دنیا اس نعمت غیر مترقبہ سے بہرہ اندوز ہو۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ آزادی کے نام پر ڈاکو صفت انسانوں کو غریب معصوم اور نہتے لوگوں پر مار دھاڑ کی کھلی چھٹی دیدی جائے۔ اور ان جرائم کے لئے ان کی سرکوبی کا انتظام نہ کیا جائے۔

آئے دن سرحدی گاندھی صاحب ہندوؤں اور مسلمانوں کو باہم محبت و اتفاق کے ساتھ رہنے کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ اُنہوں نے صوبہ سرحد میں خدائی خدمت گاروں یعنی سرخپوشوں کی یہ تحریک جاری کی ہے وہ اس غرض سے کی ہے۔ کہ تمام بنی نوع انسان کی بلا لحاظ مذہب و ملت کی خدمت کر کے ان کے درمیان رشتہ اخوت کو مستحکم کیا جائے۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک کسی سرخپوش لیڈر نے اپنے ان ہم مذہب سرحدی لٹیروں کی اس ظالمانہ دست بُرد کے خلاف جس کا تختہ مشق انہوں نے غریب سرحدی ہندوؤں کو عرصہ سے بنا رکھا ہے کوئی آواز نہیں اُٹھائی۔

پنجاب کے ہندوؤں کے دلوں میں اپنے سرحدی ہندو بھائیوں کی اس مصیبت کے لئے کتنی ہمدردی ہے۔ اس کا ثبوت پراونشل ہندو سبھا کی ایگزیکٹیو کمیٹی کے اس اجلاس سے مل جاتا ہے۔ جو ۲۵ مئی کو زیر صدارت ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ لاہور میں منعقد ہوا۔ اس میں آچاریہ کرپلانی کی فرنٹیر ڈے کے متعلق اپیل کی کھلے الفاظ میں مذمت کی گئی۔ اور کانگرس سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ اپنی اس تجویز کو واپس لے لے۔ اور محب وطن ہندوستانیوں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ ہمسایہ کے قبائل کے حملوں کی مذمت کریں۔ نیز گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ کہ ان کی سرکوبی کے لئے وہ زیادہ سخت تدابیر اختیار کرے۔ اور مصیبت زدگان کی امداد کرنے اور [illegible]

ہم حیران ہیں۔ کہ وہ لوگ کس دل گردہ کے مالک ہیں۔ کہ جوان لٹیروں کی ایسی وحشیانہ حرکات کی طرف سے آنکھیں بند کر کے محض گورنمنٹ کی مذمت کے جوش میں ان کی حمایت کر رہے ہیں۔

اگر یہ لوگ اپنے آپ کو اس غریب ہندو بدھوا کی حالت میں رکھ کر وچار کریں۔ کہ جس کی معصوم اور جوان چار لڑکیوں کو یہ لوگ اٹھا کر لے گئے ہیں۔ تو پھر گورنمنٹ کی پالیسی کی مذمت کا اصل حقیقت ان پر واضح ہو جائے۔ ہم سچ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں سرکار کے خلاف یہ شکایت تو نہیں ہے کہ اس نے ان ڈاکوؤں اور اُن کے بھائی بندوں کے خلاف جو ان کی پشت و پناہ ہیں کیوں مہم جاری کر رکھی ہے۔ بلکہ ہمیں سرکار سے اگر شکایت ہے تو یہ ہے کہ اس نے اتنی سرگرمی کے ساتھ یہ کارروائی نہیں کی کہ جس کی وقت کی نزاکت مطالبہ کرتی تھی۔

ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ جب ایک مس ایلس کو سرحدی ڈاکو اٹھا کر لے گئے تھے تو تمام سلطنت برطانیہ کانپ اٹھی اور اسوقت تک چین نہیں لی گئی تھی جب تک کہ اس دیوی کو رہائی نہ دلا دی گئی۔ اور مجرموں کو کیفر کردار نہ پہنچا دیا گیا۔ لیکن آج ایک غریب بدھوا کی چار نوجوان لڑکیوں کو اغوا ہوئے کئی دن ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ ہم اپنی گورنمنٹ سے صرف اتنی درخواست کرنا چاہتے ہیں۔ کہ سرحد کے ہندو بھی اس کی رعایا ہیں۔ اگر اتنی زبردست حکومت کے کہ جس کی مملکت پر سورج غروب نہیں ہوتا، زیر سایہ رہتے ہوئے بھی ان کا مال و جان اور ننگ و ناموس محفوظ نہیں رہ سکتا۔ تو اور کیسے رہ سکتا ہے۔ وہ خود نہایت غریب اور کمزور ہیں۔ ان کی ایک پشت پناہ گورنمنٹ ہے۔ اسلئے گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ اُن کی حفاظت کے لئے تمام انتظامات کرے۔ اور ان کے اغوا شدہ مردوں اور عورتوں کو جلد تر واپس دلانے کا انتظام کرے۔ اس وقت تک کے تجربہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ سرحدی لٹیرے معمولی سرزنش سے باز نہیں آتے۔ انہیں تو ہمیشہ کے لئے ایسی حرکات سے باز رکھنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ انہیں کسی منتظم حکومت کے ماتحت لایا جاوے۔

آریہ مسافر کی اشاعت بڑھانا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سو سال تک زندہ رہنے کیلئے دس زریں اصول

ریاست متحدہ امریکہ میں ایک شہر اوکلاہوما نامی ہے۔ اس جگہ ڈاکٹر ولیم آرچ میک کیور نے ان بوڑھے لوگوں کے لئے جن کا نقطہ خیال اور عزم جوانوں جیسا ہے ایک مدرسہ قائم کیا ہے۔ ڈاکٹر موصوف کی رائے ہے کہ ۸۰ سال کی عمر کے بعد بھی انسان کام کر سکتا ہے۔ اور کھیل کود اور ورزش سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے سکول میں جن دس اصولوں کی تعلیم دی جاتی ہے وہ یہ ہیں:-

(۱) مرغن اشیاء کے استعمال میں اعتدال رکھا جائے۔ پھل اور سبزیاں زیادہ کھائی جائیں۔

(۲) صرف ایسی غذائیں استعمال کی جائیں۔ جو جسم میں جمع شدہ مادہ فاسد کو خارج کرنے میں مدد دے سکیں (۳) کوئی ہلکا کام کیا جائے یا جسمانی ورزش کی جائے (۴) سادہ کھیل لیکچروں میں شرکت۔ ظریفانہ کتابوں اور رسالوں کے مطالعہ کے ذریعہ زندگی میں دلچسپی پیدا کی جائے۔ (۵) دھوپ اور ہوا سے فائدہ اٹھایا جائے۔ پیدل سیر کی جائے۔ (۶) روزانہ خبریں پڑھی جائیں (۷) دوستی پیدا کرنے کا جذبہ لگاتار پیدا کیا۔ اور قائم رکھا جائے (۸) شکایت کرنے اور نقص نکالنے سے گریز کیا جائے۔ یہ نہیں کہنا چاہئے۔ کہ موجودہ زمانہ خراب یا تنزل پیدا کرنے والا ہے۔ (۹) کسی مذہبی کتاب کا مطالعہ کیا جائے اور کسی مذہبی جماعت کے زیر ہدایت کوئی سوشل خدمت انجام دیجائے۔ (۱۰) پُر امید خیالات پیدا کئے جائیں۔ زندگی کے متعلق فلسفہ اُمید افزا ہونا چاہئے۔ اس خیال کی کہ انسان غیر فانی ہے حوصلہ افزائی کیجائے۔

ہماری رائے میں یہ تمام اصول نہایت مفید ہیں۔ اور جو بھی ان پر عمل کرے گا۔ فائدہ اُٹھائے گا۔

ویدک سدھانت کی وجہ

متذکرہ بالا دس اصولوں میں جو دسواں اصول ہے۔ اس کی طرف ہم ناظرین کی توجہ خاص طور پر دلانا چاہتے ہیں۔ اس میں یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ انسان کو لمبی عمر والا بنانے کے لئے علاوہ دیگر باتوں کے اس بات کی بھی اشد ضرورت ہے۔ کہ اُسے ہمیشہ یہ سمرن کرایا جائے کہ اُس کا آتما لافانی ہے۔ موت کے ساتھ اس کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ یہ ویدک دھرم کے سدھانت کی صریح وِجے نہیں تو اور کیا ہے۔ ایک ویدک دھرم ہی ہے جو آتما کو تین کال میں قائم رہنے والا بتلاتا ہے۔ باقی دھرم تو یہ بتلاتے ہیں۔ کہ خدا نے اسے نیستی میں سے پیدا کیا تھا۔ اگر کسی شے کی تخلیق مانی جائے تو اس کا انجام بھی ماننا لازمی ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ کہ رسی کا ایک سرا تو ہو۔ مگر دوسرا نہ ہو۔ پس ڈاکٹر میک کیور نے اپنے سکول میں صحت کے دس اصولوں میں آتما کی لافانیت کا جو اصول رکھا ہے وہ خالص ویدک سدھانت ہے۔

اُردو ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ

آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار شری پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے ستیارتھ پرکاش کے اُردو ترجمہ کا سنشودھن کر رہے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ انہوں نے تمام کتاب کا از سر نو ہی ترجمہ کر دیا ہے۔ یہ ترجمہ کتنا اعلےٰ ہوًا ہے اس کا پتہ اُس رائے سے لگ سکتا ہے جو شری نارائن سوامی جی نے اس کے مطالعہ کے بعد دی ہے۔ اور جسے آج کے پرچہ میں کسی دوسری جگہ درج کیا گیا ہے۔ پنڈت جی نے جا بجا ترجمہ کے نیچے فٹ نوٹ دے کر بعض مقامات کو جو دقیق الفہم تھے صاف کر دیا ہے۔ اور نہایت بامحاورہ ٹکسالی زبان استعمال کی گئی ہے۔ پرانے ترجمہ کی وجہ سے شاستر ارتھوں میں جو دقتیں پیش آیا کرتی تھیں امید ہے اس ترجمہ سے ان سب کا ازالہ ہو جائیگا۔ غرضیکہ یہ ترجمہ اُردو دان لوگوں کے لئے جو ہندی سے قطعی طور پر ناواقف ہیں ایک نہایت بیش قیمت چیز ہو گی۔

آریہ سماجوں کو اس ترجمہ کو خوب اپنانا چاہئے۔ اور کوئی سماج ایسی نہ رہنی چاہئے۔ جس کی لائبریری میں اُس کی ایک کاپی نہ ہو۔ بلکہ تمام آریہ سماجیوں کو اپنی نجی لائبریریوں کو اس کی ایک ایک کاپی سے مزین کرنا چاہئے۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ کرائی جا رہی ہے۔ کاغذ بھی بہت عمدہ لگایا جائے گا۔ غرضیکہ اسے ایک نہایت دلکش اور دیدہ زیب تحفہ بنانیکی کوشش کی جا رہی ہے۔ آریہ سماجوں کو اس کار خیر میں سبھا کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔

میرے تیاگ پتر کا کارن

(از قلم کوی دلن دویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدمو جد امرت دھارا۔ لاہور)

میں نے چند در چند وجوہات سے اس دفعہ فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ آریہ سماج کے انتظامیہ معاملات سے پرتھک ہو جاؤنگا۔ اس کا طریقہ یہی تھا۔ کہ آریہ سماج کا سبھا سد ہی نہ بنتا۔ چنانچہ میں نے لاہور سماج میں اپنا چندہ نہیں بھیجا۔ مگر انترنگ سبھا نے اپنے وششیش ادھیکار سے مجھے نہ صرف سبھا سد بنا لیا۔ بلکہ سرو سمتی سے پردھان بھی چن دیا۔ میں نے سماج کے کام میں رکاوٹ نہ ہو اسواسطے ان کے ضروری کام پورے کرا دئیے۔ اور پھر لکھ دیا۔ کہ ۱۸ مئی تک آپ اپنا انتظام کر لیں۔ ۱۹ تاریخ سے میں اپنے آپ کو مکت سمجھوں گا۔ اس کے مطابق میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کو اطلاع دیدی۔ کہ ۱۹ سے مجھ کو اپنا سبھا سد نہ سمجھیں۔ اور مجھے سب کاموں سے جو میرے سپرد ہیں مکت سمجھیں۔ اب میں انتظام سے پرے ہوں۔ مجھے اس کی کوئی خوشی نہیں۔ بلکہ بھاری دکھ ہے۔ مگر کئی سالوں کی کشمکش کے بعد میرے لئے کوئی چارہ ہی نہیں رہا۔

غلط فہمی نہ رہے

اس واسطے میں اس سمبندھ میں دو چار باتیں لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

(۱) ایسا خیال نہ کرنا چاہئے۔ کہ میں کسی خاص پارٹی سے ناراض ہو کر علیحدہ ہوا ہوں۔ ہاں میں آریہ سماج کے اندر پارٹی بازی ہونا سخت بُرا سمجھتا ہوں۔ میرے لئے یہی کافی دکھدائی ہے۔ کہ آریہ سماج کے اندر پارٹی بازی بڑھتی جاتی ہے۔ ان میں سے کون بُرے یا کون بھلے ہیں۔ میرے لئے یہ سوال فیصلہ طلب نہیں۔ جبکہ پارٹی بازی کو ہی میں بُرا سمجھتا ہوں۔ پارٹی بازی میں جو ایک دوسرے پر حملہ کرنے۔ لانچھن لگانے یا واقعات کو غلط بیان کرنے کے دوش ہوتے ہیں وہ کم و بیش ہو سکتے ہیں۔ میں کسی پارٹی میں نہیں۔ یہ بات ماننے کے قابل ہی نہیں۔ پارٹی بازی میں پارٹی کی ہار جیت کا سوال سامنے رہتا ہے۔ اس واسطے سچائی سے آدمی ہٹ جاتا ہے کئی واقعات ایسے ہوتے رہتے ہیں۔ کہ چند سالوں سے میں دیکھتا چلا آ رہا ہوں۔ [illegible]

رہ کر بہتر سیوا کر سکوں۔ ہر روز کی لڑائی جھگڑوں کا کارن کیسے آنکھیں سے پرے ہو لگتا ہے۔ کہ ہم کچھ اُنتی کی بجائے اونتی کو جا رہے ہیں۔ پرچار و پراپکار کی بجائے ہم ویدک دھرم کو پیچھے لے جانے کا باعث ہو رہے ہیں۔ اور بے فائدہ وقت کو کھو رہے ہیں۔ کام کا جو موقعہ لڑائی جھگڑوں سے بچ نکلتا ہے۔ وہ موقعہ بھی ہم دوسری رودوں میں بہے جا کر اسوقت کی پبلک سے واہ واہ لینے میں صرف کر دیتے ہیں۔ جس سے آریہ سماج رشی دیانند والا سماج اب رہتا دکھائی دیتا نہیں ہے۔ وید پرچار کا کام اب ہوتا نہیں۔ پرچار کی دُھن دکھائی نہیں دیتی۔ چاہے اپدیشک کا مان اور درجہ سمجھا جانے لگا ہے۔ ہم ایک دوسرے کی پگڑی اُچھالنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ رشی دیانند کے خیالات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سماج کو اپنے خیالات پر چلا رہے ہیں۔ ایسی اور بیشمار باتیں وقتاً فوقتاً اپنا اثر کرتی رہی ہیں۔ سبھا کے اندر موجودہ پارٹی بازی میرے تیاگ پتر کا اکیلا کارن نہیں ہے۔ اگرچہ یہ اوستھا ان وجوہات کی آخری کڑی ضرور ہوئی ہے اس جھگڑے کو دور کرنے کا بھی یتن کیا۔ مگر کامیاب نہ ہوا۔ بلکہ لیڈروں کی باتیں دیکھ سنکر دل کھٹا ضرور ہو چکا ہے۔ میں اس جھگڑے کو ان باتوں کی تفصیل میں جا کر اُلجھنوں کو بڑھانا نہیں چاہتا۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ میری کمزوری اس فیصلہ کا کارن ہوئی ہو۔

(۲) اس سے ہرگز یہ نہ سمجھا جاوے۔ کہ میں اپنے کو بڑا سمجھتا ہوں۔ میرے یہ خواب و خیال میں نہیں ہے۔ بلکہ ایسے برخلاف چھوڑنے کی تو ایک وجہ اپنی کمزوری اور اپنے دوش ضرور ہو سکتے ہیں۔ سماج کے اندر جو نئے رنگ پیدا ہو رہے ہیں اور پرتگیا پتر بنائے جا رہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ میں آپ کو اس درجہ میں پاتا نہیں ہوں۔ اپنے کو اونچا سمجھنے کی نہ مجھ میں کوئی بھاونا ہے نہ دوسرے کو رکھنی چاہئے۔ اپنی اپنی طبیعت ہوتی ہے طبیعتوں کا اختلاف بہت ہوا کرتا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سبھا کے سنگٹھن کی اگنی پریکھشا

(از پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

اس سے آریہ سماجی اخباروں میں نشپکش اشخاص کو سبھا کے ادھیکار سونپنے کی دوہائی دی جا رہی ہے۔ اور انترنگ سبھا میں بھی دونوں پکشوں کے نصفا نصف ممبر رکھنے کی تجویز کی جا رہی ہے۔
میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ یہ آواز کیول مانتر اپ پکش کی طرف سے کئے گئے شور او ر ڈھنگ کی قیمت مانگنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ یہ آواز اپ پکش کے تینوں اخباروں ریفارمر، آریہ ویر اور پرکاش میں یک زبان ہو کر اٹھائی جا رہی ہے۔ اور ان اخباروں کے پچھلے ہفتہ کے پرچوں میں پنڈت لوکنا تھ جی، سوامی ویدانند جی کے لیکھوں نے اس آواز کو . . . . . اور بھی سپشٹ روپ دے دیا ہے۔ ان لیکھوں سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لڑائی اصولوں اور کام کے پروگراموں کی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ویکتیوں کے سنگھرش اور ذاتی خصومتوں کا پرنیام ہے میں آریہ جنتا کو نشپکش سمجھتا ہوں۔ اور اسی وجہ سے اس کے چنے ہوئے پرتی ندھیوں کے نشچیہ کو ایسا نشچیہ سمجھتا ہوں۔ جس پر عمل کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا کرتویہ ہے۔
اس وقت آریہ سماج میں جس اسنتوش اور اشانتی کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے پیدا کرنے والے کون ہیں؟ کیا سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں نے اس اسنتوش اور اشانتی کو پیدا کیا ہے؟ سادھارن بدھی والا شخص بھی یہ سوچ سکتا ہے۔ کہ کوئی بھی ادھیکاری اپنے وقت میں اسنتوش اور اشانتی کو پیدا کرنا پسند نہیں کر سکتا۔ سبھا کے ورتمان ادھیکاری ۱۹۳۵ء میں ودیا سبھا کے وشیش پروگرام کو لے کر سیوا کے لئے کاریہ کھشیتر میں اترے تھے ۱۹۳۶ء کی سادھارن سبھا میں سبھا کے ادھیکاریوں نے اردھ شتابدی کے موقعہ پر منعقد شدہ آریہ سمیلن کے پروگرام کو سبھا کے سامنے منظوری کے لئے پیش کیا۔ لیکن ان اقلیت والوں نے اپنی طرف سے پوری سرتوڑ کوشش کی۔ کہ کسی طرح یہ پروگرام پیش نہ ہو سکے۔ اور اپنا سارا زور اس بات پر لگایا۔ کہ سبھا کے ادھیکاری وہ شخص ہوں۔ جو اقلیت پارٹی کے لئے قابل قبولیت ہوں۔ اگر اقلیت والے سبھا کے سامنے اس کی بہتری کے لئے ورتمان ادھیکاریوں کے پیش کردہ پروگرام سے کوئی بہتر پروگرام پیش کرتے۔ تب ان کی کوششوں پر ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ اور ہم ان کے یتن کو سبھا کے سنگٹھن کے لئے فائدہ مند سمجھتے۔ اس سال بھی انہوں نے محض افراد کی تبدیلی پر زور دیا ہے۔ سبھا کے سارے

کام کا کوئی نیا اور بہتر پروگرام پیش نہیں کیا۔ سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں کو اس بات کا سنتوش ہے۔ کہ انہوں نے ودیا سبھا کے پروگرام کو ہاتھ میں لیا۔ اور آج اس کے کارن گوروکل کانگڑی کی سنستھا سب درشٹیوں سے سنتوش جنک ہے۔ اور گوروکل کے ادھیکاری اور آریہ جنتا گوروکل کو زیادہ سے زیادہ انت کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ آئندہ سال کے لئے گوروکل میں

شردھانند شلپ ودیالیہ

کے وچار کو عملی روپ دینے کا وشیش پروگرام بنایا گیا ہے۔ جہاں تک ورتمان ادھیکاریوں کا سمبندھ ہے یدی انہیں اوسر ملا۔ تو وہ اس پروگرام کو اگلے سال تک پورا کرنے کا یتن کرینگے۔ اقلیت والوں کو بتلانا چاہئے۔ کہ وہ گوروکل کے متعلق اپنا کیا پروگرام رکھتے ہیں۔
آریہ جنتا کے لئے میں یہ لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ یہ اقلیت والے ۱۹۳۵ء میں زیادہ تر ودیا سبھا کے پروگرام کے مخالف تھے۔ آریہ پرتی ندھیوں کا پورا ادھیکار ہے۔ کہ وہ ان سے دریافت کریں۔ کہ اب ان کی کیا رائے ہے۔
اس پرکار سبھا کے کاریوں کے سمبندھ میں آریہ سماجوں کے لئے اردھ شتابدی کے موقعہ پر منعقد شدہ آریہ سمیلن میں منظور شدہ پروگرام کو سبھا کے ورتمان ادھیکاری اپنا پروگرام سمجھتے ہیں۔ اور اس پر عمل کرنے کے لئے باوجود سخت مخالفت کے وہ سال بھر تین کر رہے ہیں۔ اگر اقلیت کے حامیوں کے پاس کوئی بہتر پروگرام ہو۔ تو انہیں اسے پیش کرنا چاہئے۔ سبھا کے تنخواہ دار کرمچاریوں کو انترنگ سبھا میں نہ لئے جانے کے نام پر اقلیت والے وشیش اندولن کر رہے ہیں۔
اس وشے میں سبھا کے ادھیکاری یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ سبھا کے اپدیشکوں یا کرمچاریوں کو تنخواہ دار نوکر نہیں سمجھتے۔ بلکہ انہیں اپدیشک اور سماج کے سیوک سمجھتے ہیں۔ ان کا انترنگ میں کیا استھان ہو۔ یہ سوال آج ہی پیدا نہیں ہوا۔ آریہ مسافر کے پچھلے پرچہ میں آچاریہ رام دیو جی سبھا کے پرانے ریکارڈ سے اس وشے پر کافی پرکاش ڈال چکے ہیں۔ اور پرتی ندھیوں کی اطلاع کے لئے یہ بھی لکھ دینا مناسب

نہ ہوگا۔ کہ سبھا کی انترنگ سبھا نے اس وشے پر وچار کرتے ہوئے سبھا کے قابل ممبروں کی ایک سمیتی بھی بنائی تھی۔ لیکن یہ سوال اتنا پیچیدہ ہے کہ وہ کسی سنتوش دایک فیصلہ پر نہ پہنچ سکی سبھا کے ادھیکاری اس وشے میں ہر سمے وچار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اسی لئے اس دفعہ اس سمبندھ میں ایک کمیشن مقرر کرنے کی تجویز جنرل اجلاس میں رکھی گئی ہے۔ اقلیت کے حامی اس سوال کو جس ڈھنگ پر اٹھا رہے ہیں وہ کیول ماتر ایک Election Stunt کہا جا سکتا ہے۔ کمیشن کا جو بھی فیصلہ ہوگا سبھا کے ادھیکاری اس کے انوسار کاریہ کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔
سبھا کے ادھیکاریوں کے نشپکش ہونے کے سمبندھ میں یہ لکھ دینا آوشیک ہے۔ کہ سبھا کے ورتمان ادھیکاری سبھا کو ہی اپنی پارٹی سمجھتے ہیں۔ اور سبھا کا بہو پکش جو بھی فیصلہ کرے اسے اپنے لئے بمنزلہ حکم مانتے ہیں۔ اس سمبندھ میں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ بہو پکش ٹھیک نہیں ہے۔ آریہ جنتا کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ ۱۹۳۵ء میں جو نیا ہوس House بنا تھا اس کے نئے پرتی ندھی منظور کرنے والے سبھا کے ورتمان ادھیکاری نہ تھے۔ بلکہ اقلیت جنہیں اپنا سمجھتی ہے وہ پنڈت لکشمی ناتھ اور پروفیسر شودیال جی تھے۔ باوجود اس کے سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں نے ۱۹۳۵ء کی پہلی یا دوسری انترنگ سبھا میں نرواچن سمبندھی غلطیوں کی جانچ پڑتال کے لئے رائے بہادر دیوان بدری داس جی پنڈت ٹھاکر دت جی اور ماسٹر رام لال جی پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی تھی یہ کمیٹی کیوں کام نہیں کر سکی۔ اس کا ایک ماتر مکھیہ کارن یہ تھا۔ کہ اقلیت کے لوگوں نے باوجود بار بار پوچھے جانے کے بھی پرتی ندھیوں کے قابل اعتراض ہونے کے بارے میں کوئی پرمان یا شہادت پیش کرنا منظور نہیں کیا۔ بلکہ کیول ماتر اپنے ذاتی اخبارات میں سنی سنائی باتوں کے آدھار پر سبھا کے سمبندھ میں غلط فہمیاں پھیلانا جاری رکھا۔ سبھا کے ادھیکاری آج بھی نئے پرتی ندھیوں کے سمبندھ میں پڑتال کرنے یا ضروری کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔
اس پرکار سے دیگر معاملات میں بھی سبھا کے ورتمان ادھیکاری اپ پکش اور بہو پکش کے ساتھ یتھا شکتی نیائے پورن ویوہار کرنے

کا یتن کرتے رہے۔ لیکن اقلیت والے گلہ کیا کرتے رہے ہیں۔ اس کا ثبوت پرکاش، ریفارمر اور آریہ ویر کے پرچوں سے مل سکتا ہے۔ جن میں سبھا کی ایک سنستھا کے اندرونی انتظامیہ معاملہ کو اخباروں میں گھسیٹ کر سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں کے ورودھ کے لئے استعمال کیا گیا۔ اس بات کا کہ سبھا کے موجودہ ادھیکاری یتھا شکتی نشپکش رہے ہیں سب سے بڑا ثبوت پنڈت لوکنا تھ جی سوامی ویدانند جی اور پنڈت مہر چند جی کی ناراضگی ہے۔ جو کہ اپنے آپ کو موجودہ ادھیکاریوں کی پارٹی کا سمجھتے تھے۔ اور سمے سمے پر نرواچن کے سمبندھ میں یا اردھ شتابدی کے اوسر پر کبھی اپنی سیواؤں کو سمرن کرانے سے نہیں سکچاتے۔
میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں آج جو سبھا یا سماج کی سیوا کر رہا ہوں وہ کسی کو خوش کرنے یا کسی کی طاقت بڑھانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنا فرض سمجھ کر کر رہا ہوں۔ اسی پرکار سے میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ ان لوگوں نے اردھ شتابدی کے موقعہ پر جو کام کیا۔ یا موجودہ ادھیکاریوں کے پروگرام کو سبھا میں پرتی ندھیوں سے منظور کرانے میں جو سہیوگ دیا وہ انہوں نے ورتمان ادھیکاریوں کی خاطر نہیں بلکہ اپنا فرض سمجھ کر ہی کیا ہوگا۔ بار بار یہ کہا جاتا اور لکھا جاتا ہے۔ کہ سبھا کے ورتمان ادھیکاریوں نے اپنے رویہ سے اپنی پارٹی کو منتشر کر دیا۔ اور پنڈت لوکنا تھ جی اور سوامی جی ناراض ہو گئے ہیں۔ اس سمبندھ میں میں یہ لکھ دینا آوشیک سمجھتا ہوں۔ کہ جب پہلی بار میں منتری بنا تھا۔ تو اس نرواچن کے بعد پنڈت لوکنا تھ جی اور سوامی ویدانند جی میرے مکان پر آگئے۔ اور مجھے کہنے لگے۔ کہ کچھ نشچیہ ہو جانا چاہئے۔ میں نے انہیں سپشٹ کہہ دیا۔ کہ سوامی ستیانند جی کے سمبندھ میں میرے وچار آپ کو معلوم ہی ہیں میں ان کی ڈیوٹی بند کئے جانے کے حق میں نہیں ہوں۔ باقی دفتر کے معاملات میں جو مناسب ہوگا۔ وہ میں کروں گا ہی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سال کے آخیر میں مجھے سوامی ویدانند جی کے اپالمبھ پورن اور دھمکی آمیز پتر ملے۔ اور پنڈت لوکنا تھ جی تو اتنے ناراض ہوئے کہ انہوں نے گوروکل کانگڑی کے اتسو پر میرے سمبندھ میں یہاں تک کہنا شروع کر دیا۔ کہ میں نے ان کی نمستے کا جواب نہیں دیا۔ میرے دوبارہ منتری بننے پر پنڈت لوکنا تھ جی، سوامی ویدانند جی کی اچھاؤں کو میں سبھا کے نیموں اور پرتھاؤں کے انوسار سروانش میں پورن نہیں کر سکا۔ اور نہ ہی سبھا کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پردھان اُن کو سردتھا سسٹنٹ کر سکے۔ اسلئے اُن کا ناراض ہو جانا سوبھاوک ہے۔ اور ان کی قلم سے اس قسم کے لیکھوں کے نکلنے پر مجھے کوئی آشچریہ نہیں ہُوا۔ اسدفعہ سبھا کے وارشک ادھیویشن کو میں سبھا کے سنگٹھن کی اگنی پریکھشا کا نام دے سکتا ہوں۔

سبھا کے پرتی ندھیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ لوگوں کے شخصی تنازعات کو آنکھوں سے اوجھل کر کے سبھا سماجوں کے لئے مُفید پروگرام کو ہی منظور کریں۔ اور اس بات کی پرواہ کئے بنا کہ کون شخص کس پد پر آتا ہے وہ سبھا کے فیصلے کو سال بھر عملی روپ دینے کا سنکلپ کریں۔ اسی میں سبھا کا بھلا ہے۔ اور پرتی ندھیوں کے آتما کو بھی شانتی مل سکتی ہے۔ اگر ذاتی لحاظ ملاحظہ میں آکر اور اقلیت کے شوروغل سے پربھاوت ہو کر انترنگ اور ورکنگ سبھا کی سیٹوں کی نصفانصف بانٹ کی پالیسی منظور کی گئی۔ تو سمجھو نہ اس سے کچھ تک شانتی تو ہو جائے۔ لیکن اس سے سبھا کے سنگٹھن کی جڑھیں ہل جائیں گی۔ اور مستقبل کے لئے کسی بھی پکش کے چُنے ہوئے ادھیکاری شانتی پوروک کام نہ کر سکیں گے۔

ایڈیٹر اخبار ریفارمر کے قول کے مطابق اقلیت کو اپنانا۔ اور اسے اپنے قابو میں رکھنا ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا کا فرض ہے۔ سبھا کے ادھیکاریوں نے اپنے اس فرض کو پورا کرنے کا پورا یتن کیا ہے۔ اسکا یہی ثبوت یہ ہے۔ کہ سبھا کی تمام سنستھاؤں میں اُنتی ہی اُنتی ہوئی ہے۔ اور باوجود ان کی سخت اور لگاتار مخالفت کے آریہ جنتا نے سبھا کے ادھیکاریوں کو پورن سہیوگ دیا ہے

انت میں میں آریہ پرتی ندھیوں سے نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انہیں بحث و تمحیص کی گرمی میں آریہ سماج کے دس نیم کو ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہیئے جو یہ ہے :-

"سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں"۔

اس کے ساتھ ہی سبھا کے جنم داتا شری لالہ رام کرشن جی کے سبھا اردھ شتابدی کے موقعہ پر پردھ سمیلن میں بہ حیثیت پردھان کہے گئے انوبھو پورن الفاظ کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے۔ وہ الفاظ یہ تھے :-

"میں نے آریہ سماج کا ایک تُچھ سیوک

ہوتے ہوئے اپنی آیو میں سبھا کی آگیا پالن کرنے کا سبق بھلی پرکار سیکھا ہے۔ اسی کے انوسار میں آپ سجنوں کی آگیا پالن کرنے سے چوک نہیں سکتا۔

. . . . . .

ٹھیک یہی بات کئی ستھانوں میں آریہ سماجی بھائیوں کے پرسپر جھگڑوں اور دھڑا بندی کے سمبندھ میں کہی جا سکتی ہے۔ مت بھید ہر سمے وئکتیوں میں ہو سکتا ہے۔ اور رہا ہے۔ آپ میں سے بہتوں نے آریہ سماج کے سارے جیون کی گھٹناؤں کو دیکھا ہے۔ اور ساماجک اور ویکتی گت آچار ووہار کے بھن بھن پہلوؤں کا انوبھو کیا ہے آپ اس بات میں میرے ساتھ سہمت ہوں گے۔ کہ سماج سمبندھی مت بھید کو ویکتی بھاؤ میں لے آنے سے سماج کے سنگٹھن کو بھاری ہانی ہونے کی سمبھاونا ہے۔ . . .

. . کسی کو سماج کے پربندھ سمبندھی کوئی جھگڑا سماچار پتروں (اخبارات) یا کچہری میں پہچانے کا ساہس نہ پڑے۔ کنتو ایسی سب باتیں نہ کیول انترنگ سبھا میں نپٹ جائیں۔ بلکہ ویکتی بھاؤ کو سنگٹھن کے آدھین کرنے کا طریقہ لشٹ ہو۔ اسی میں ہر ایک جاتی کا کلیان ہے"

گوروکل کورو کشیتر سلور جوبلی

(شری پنڈت چموپتی جی آریہ سیوک کی شبھ کامنا)

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی۔ کہ گوروکشیتر گوروکل کی سلور جوبلی ہونے کو ہے۔ سورگیہ سوامی شردھانند جی کے ہاتھوں قائم ہوئی اس سنستھا کے لئے شبھ کامنا کرنا ہر ایک آریہ سنسکرتی کے ہت چنتک کا پنیہ کرتویہ ہے۔ مجھے اسکی ترقی اور کامیابی کی ابھلاشا میں شامل ہوتے ہوئے خوشی ہوتی ہے پرمیشور ہماری سبھی سنستھاؤں پر اپنا پنیہ آشیرواد برسائے۔ جس سے یہ دنوں دن اپنے آدرشوں کو حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھا سکیں۔

(چموپتی)

آریہ ساہتیہ وبھاگ کا سٹال

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وارشک ادھیویشن ۲۹، ۳۰ مئی ۱۹۴۳ء کو آریہ ساہتیہ وبھاگ کا سٹال ہال کے سامنے لگایا جائے گا۔ آریہ بھائیوں کو ادھیشٹ سٹال پر درشن دے کر حسب خواہش کتب حاصل کرنی چاہئیں اس دوسرے آنے والے بھائیوں کو ماہواری سلسلہ والے ٹریکٹوں کے نمونے دیکھ کر سال بھر کے لئے

میرے وکتویہ پر شری بختاور سنگھ جی پردھان آریہ سماج لدھیانہ کا نوٹ
اور میرا اُتر

(از آچاریہ رام دیو جی۔ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

ڈاکٹر بختاور سنگھ جی پردہان آریہ سماج لدھیانہ نے آریہ سماج لدھیانہ کی انترنگ سبھا کے پرستاؤ کے بارے میں میرے وکتویہ کے متعلق جو نوٹ لکھا ہے۔

(جو آریہ مسافر کے اسی پرچہ میں صفحہ ۱۶ پر درج ہے ایڈیٹر)

وہ نہایت اچھی سپرٹ میں ہے۔ اور مجھے اُن سے ایسی ہی آشا تھی۔ کیونکہ وہ میرے سترکاری پرانے مترہیں۔ آریہ سماج لدھیانہ سبھا سے سمبندھت اُن چند سماجوں میں سے ایک ہے۔ سنگٹھن نئی مداح اور سرگرم کام کرنے والی ہیں۔

پردہان جی نے ماسٹر رام لال جی کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ مجھے ماینہ ہے میں پہلے ہی اپنے وکتویہ میں اُن کی قابلیت۔ انتظامی لیاقت اور تیاگ بھاؤ کا اعتراف کر چکا ہوں۔ پردہان جی نے لکھا ہے۔ کہ اُنہیں سکول کی پربندھ کرتری سبھا میں رکن ہونے کے طور پر لیا گیا ہے۔ میں پردہان جی کی خدمت میں صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر لدھیانہ سماج ایسی خوش قسمت ہو سکتی ہے۔ کہ اُسے لدھیانہ میں سے ایک رتن ماسٹر رام لال جی کے روپ میں مل جائے۔ کہ جن کی سیوا اور صلاح اس انسٹیٹیوشن کی بہتری اور بہبودی کے لئے نہایت بیش قیمت ہے۔ تو اسی طرح کیا یہ ممکن نہیں۔ کہ سبھا کو بھی اپنے انسٹیٹیوشنوں میں سے چھ سات ایسے مجھدار پُرش مل سکیں۔ کہ جن کا مشورہ اس کے لئے ویسا ہی بیش قیمت ہو۔

باقی رہا یہ کہ پردھان بختاور سنگھ جی نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ سماج کی ملکیت سکول اور پاٹھ شالہ کے ملازم صرف پربندھ کرتری سبھاؤں کے سبھاسد نہیں ہو سکتے لیکن سماج کی انترنگ سبھا کے ممبر بن سکتے ہیں۔ تو اس سے میرے دعوے کی تائید ہوتی ہے نہ کہ تردید۔ میں بھی تو یہی چاہتا ہوں۔ کہ ویتن لینے والے کارکن سبھا کی کاریہ کارنی کے تو سدسیہ نہ ہوں۔ لیکن انہیں انترنگ سبھا کی سبھاسدی سے نہ روکا جائے۔ تاکہ سبھا اُن کے انوبھو اور وسیع قابلیت پر مبنی مشوروں سے مستفید ہو سکے +

آریہ مسافر کے دوبارہ اجرا پر
آریہ بھائیوں کی طرف سے اظہار مسرت

(۱)

آریہ مسافر کے اودھ خالی ضمانت کے بعد دوبارہ اجرا پر ہر طرف اظہار مسرت ہو رہا ہے اور ہر روز ایسے کئی خطوط موصول ہو رہے ہیں ہم نمونہ کے طور پر چند ایک درج ذیل کرتے ہیں۔

"یہ جان کر بڑا افسوس ہوا تھا کہ سرکار کی طرف سے ڈگری تھی آریہ مسافر کو آکر تھک ڈپازٹ من کرنا پڑا۔ سرکار کے اس بیوہار سے ہمیں گھر نا تھا آریہ مسافر سے اتیہ سہانو بھوتی ہے۔ پرسنتی یہ جان کر ہرش ہوا ہے۔ کہ آریہ مسافر اب سنکٹ کو پر کر پُنہ اپنی کیرتی کو دگ دگانتریں پھیلانے کے لئے میدان میں آگیا ہے۔ پربھو آریہ مسافر کو پورد کی اپیکشا ادھک اُنتی تتھا کیرتی پردان کریں

(۲)

شیر کمان جی! نہایت خوشی ہوئی جب مسافر پہنچا۔ کیونکہ آریہ سماجک جگت کو اس کچھ عرصہ نہ چھپنے سے اس کی غیر حاضری کو محسوس کیا جاتا تھا۔ اس لئے اس کا پھر میدان میں آنا تمام آریہ جگت کے لئے مسرت کا باعث ہے جس کے لئے ہم اس کا تہ دل سے سواگت کرتے ہیں

(منتری آریہ سماج پشاور شہر)

(۳)

پرچہ آریہ مسافر کا ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی شکر ہے سماجک حالات سے اصلی واقفیت ملنے لگی ہے۔

(منتری آریہ سماج فیروزپور شہر)

(۴)

وہ بڑی خوشی ہوئی کہ آریہ مسافر تمام مشکلات کو عبور کرتا ہوا دوبارہ نکل آیا۔

(دنی رام گاڑی یہ کراچی)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور اس کے اُپدیشک

اُپدیشکوں کے خلاف اندولن کی پڑتال!!

(از شریمان ... اُپدیشک ... دیالیہ و ایڈیٹر آریہ گورودت بھون۔ لاہور)

(۱) کچھ عرصہ سے بعض اشخاص نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے گزارہ ماتر لے کر سبھا کی سیوا کرنے والے اپدیشکوں کے خلاف ایک خطرناک اور زہر بلا پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ پراپیگنڈا کرنے والے سبھا کے اُپدیشکوں کے سمبندھ میں جیسی جھوٹی اور نندنیہ باتیں لکھتے اور کہتے پھرتے ہیں۔ انہیں اگر یہ لوگ کبھی شانتی سے اور دویش کی بھاونا سے رہت ہو کر وچارینگے۔ تو انہیں خود اپنے کئے پر شرمندہ ہونا پڑے گا۔ اس مضمون میں ہم ان لوگوں کے ذریعہ اُپدیشکوں کے خلاف پھیلائی جا رہی جھوٹی باتوں پر کچھ تحریر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اُپدیشکوں کے خلاف کئے جانے والے اس اندولن کی صرف ایک بات کی آلوچنا ہم ان سطور میں کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سبھا کے صرف گزارہ پر کام کرنے والے اُپدیشکوں کو سبھا کی انترنگ سبھا میں نہیں آنے دیا جانا چاہیئے۔

(۲) اُپدیشکوں کو انترنگ سبھا میں کیوں نہ آنا چاہیئے۔ اس وشے میں بہت وچار کرنے پر بھی ہمیں کوئی دلیل اس کے حق میں نہیں مل سکی۔ مخالف لوگ جو دلائل دیتے ہیں۔ ان میں ہمیں کچھ بھی بل معلوم نہیں ہوتا۔ کوئی سنگھٹن تب تک شکتی شالی اور کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کو ایسے کام کرنے والے نہ ملیں۔ جن کے جیون کا مکھیہ کاریہ اس سنگھٹن کا ہی کام کرنا ہو۔ کانگرس میں جب تک گاندھی جی۔ موتی لال جی نہرو۔ راجیندر بابو۔ راجگوپال آچاریہ۔ وسبھ بھائی پٹیل۔ جواہر لال نہرو وغیرہ ویکتی نہیں آئے تھے۔ جن کے جیون کا مکھیہ کام ہی کانگرس کا کام کرنا ہے۔ تب تک کانگرس میں کوئی شکتی نہیں آ سکی تھی۔ جب سے یہ لوگ کانگرس میں آئے ہیں تب کے اور اس سے پہلے کے کانگرس کے اتہاس پر نظر ڈالنے سے یہ بات بھلی پرکار سپشٹ ہو جاتی ہے۔ اگر آریہ سماج نے بھی شکتی شالی اور کامیاب بننا ہے۔ تو آریہ سماج کا کام چلانے والی پرتی ندھی سبھا اور اس کی انترنگ سبھا میں بھی ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں۔ جن کے جیون کا مکھیہ کام آریہ سماج کا کام کرنا ہی ہو۔ جنہیں دن رات آریہ سماج کے کام کے سوا اور کچھ سوجھتا ہی نہ ہو۔ اب ایسے آدمی دو ہی طرح سے مل سکتے ہیں۔ ایک تو تب، جبکہ کچھ لوگ گھر بار کو تیاگ کر سبھا سے کچھ لئے بغیر ہی سبھا کے کام کو اپنے جیون کا مکھیہ کام بنا لیں۔ مہاتما منشی رام جی کے بعد سماج میں ایسا کوئی آدمی نہیں نکل سکا ہے۔ مزید برآں سبھا کا کام اتنا ویاپک ہے۔ کہ کیول ایک آدھ ایسے آدمی کے سنبھالے نہیں سنبھل سکتا ہے۔ دوسرا طریقہ آریہ سماج کے کام کو ہی اپنے جیون کا مکھیہ کام بنانے والے لوگ پراپت کرنے کا یہ ہے۔ کہ انہیں جیون نرواہ کے لئے کچھ گزارہ ماتر دے دیا جائے۔ ایک آدمی میں سماج کا کام کرنے کی یوگیتا اور اچھا ہو سکتی ہے۔ پر وہ نرواہ کا اور کوئی اُپائے نہ ہونے کے کارن سماج سے گزارہ کے روپ میں کچھ لئے بنا کام نہیں کر سکتا۔ اس اوستھا میں گزارہ ماتر لینے کو برا دھ نہیں سمجھا جانا چاہیئے۔ سبھا کے اپدیشک اسی دوسرے پرکار کے لوگ ہیں۔ جو کہ آریہ سماج کے کام کو اپنے جیون کا مقصد بنائے ہوئے ہیں۔ مگر اس کے لئے انہیں سبھا سے تنخواہ روپ میں گزارہ لینے کی اوشکتا پڑتی ہے۔ اسلئے آریہ سماج کے سچے ہتیشیوں کو تو پرسن ہونا چاہیئے۔ کہ اُپدیشکوں کے روپ میں انترنگ سبھا کو کچھ ایسے آدمی پراپت ہو جاتے ہیں۔ جن کے جیون کا ایک ماتر لکشیہ آریہ سماج کا کام ہے۔ کیونکہ اگر آریہ سماج اصل میں شکتی شالی اور کامیاب ہو سکتا ہے۔ تو انہی آدمیوں کے بل پر ہو سکتا ہے۔ جن کے جیون کا مکھیہ کام ہی آریہ سماج ہو۔ چاہے وہ آدمی سبھا کو گزارہ لے کر کام کرنے والوں کے روپ میں پراپت ہوں۔ یا بغیر گزارہ لینے والوں کے روپ میں۔ ایسے آدمی پراپت کرنا مکھیہ ... [illegible]

(۳) اس سمبندھ میں ایک بات اور سوچنے کے لائق ہے۔ اور وہ یہ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا ویدک دھرم کی پرچارک سبھا ہے۔ ویدک دھرم کی پرچارک سبھا کا سارا پربندھ اور سنچالن سچا۔ سے ہی ویدک دھرم کے پرچارک لوگوں کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ سبھا کے اپدیشک ویدک دھرم کے پرچارک لوگ ہیں۔ اسلئے ویدک دھرم کی پرچارک سبھا کی انترنگ میں اُپدیشکوں کو جانے کا ادھیکار ہونا ہی چاہیئے۔ بلکہ سبھا کے پردھان منتری وغیرہ ادھیکاری بھی ویدک دھرم کے پرچارک لوگ ہی ہونے چاہئیں۔ جو جس بات کا ماہر ہے اسی کے پرچار کا پربندھ اس کے ہاتھ میں ہی ہونا چاہیئے۔ سب دلیشوں کے سمجھدار لوگ ہر ایک کشیتر میں اس نیم کا لک ست نیم کا دھیان رکھتے ہیں۔

(۴) اگر ہم دوسرے دھرموں پر درشٹی ڈالیں۔ تو ہمیں پتہ لگے گا۔ کہ ان دھرموں کی پرچارک سبھاؤں کا سارا پربندھ اور سنچالن ان کے پرچارکوں کے ہی ہاتھ میں ہوتا ہے۔

(۵) جب آپ اُپدیشکوں کو انترنگ سبھا میں آنے سے کیول اس لئے روکتے ہیں۔ کہ وہ سبھا سے نرواہ کے لئے کچھ لیتے ہیں۔ تو آپ کے من میں یہ بھاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ ہم لوگ سبھا میں چندہ دینے والے تو مالک ہیں۔ اس لئے بڑے ہیں۔ اور گزارہ لینے والے اُپدیشک لوگ نوکر ہیں۔ اور اس لئے ہم سے چھوٹے ہیں۔ جب آپ اُپدیشکوں کو اپنے نوکر اور اپنے سے چھوٹے سمجھنے لگ جائینگے۔ تو اس کا پرنام یہ ہوگا۔ کہ اپدیشکوں کے اُپدیش کا آپ پر پربھاؤ نہیں پڑے گا۔ ان کے اپدیش کا پربھاؤ نہ پڑنے کا یہ پھل ہوگا۔ کہ آریہ سماج کا پرچار نہ ہو سکیگا۔ کیا آپ یہ چاہتے ہے؟ کہ اس کے اُپدیشکوں کی حیثیت ایسی ہو جاوے۔ کہ وہ نوکر اور چھوٹی حیثیت کے سمجھے جانے لگیں۔ اور اس لئے ان کے اُپدیشوں کا پربھاؤ پڑنا بند ہو جاوے۔ کیا یہ بات آریہ سماج کے دیاپک ہت کے لئے اچھی ہے۔ جب آپ تنخواہ لینے کے کارن اُپدیشک کو سبھا میں جانے سے روکیں گے۔ تو اسکا پرتی کریا (Reaction) بھی ہوگا۔ اگر آپ اپدیشکوں کے اُپدیش کا پربھاؤ چاہتے ہیں۔ تو انہیں اپنا گورو سمجھئے۔ اور جسے آپ اپنا گورو سمجھتے ہیں۔ یا اپنا سرلشیٹ صلاح کار سمجھتے ہیں۔ اسے بھلا آپ ویدک دھرم پرچارک سبھا کی انترنگ میں جانے سے اور اس کے ادھیکاری بننے سے کیسے روک سکتے ہیں؟ سبھا میں اُپدیشک رکھے جانے کی یوگیتا اور شرطوں کو آپ جتنا چاہیں اونچا اور کڑا کر دیں۔ مگر جب ایک بار اُپدیشک رکھ لیا گیا۔ وہ جب تک نرواہ ارتھ تنخواہ لیتے ہیں تب تک اسے اپنا نوکر اور اپنے سے چھوٹا مت سمجھئے۔ نرواہ کی اوشکتا تو سب کو ہی ہے۔ گورو کو بھی اور شیشیہ کو بھی۔

(۶) کئی لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ اپدیشک برہمن ہیں۔ اور برہمنوں کو پربندھ کے کاموں میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ کیونکہ انترنگ سبھا پربندھ سبھا ہے۔ اسلئے اس میں اُپدیشکوں کو نہیں آنا چاہیئے۔ پہلی بات تو اس میں یہ دھیان میں رکھنے کی ہے۔ کہ سبھا ویدک دھرم کے پرچار کا پربندھ کرنے والی سبھا ہے۔ ویدک دھرم کے پرچار کا پربندھ ویدک دھرم کے پرچارکوں کے ہی ہاتھ میں رہنا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ کسی شاستر میں نہیں لکھا۔ کہ برہمنوں کو پربندھ میں بھاگ نہیں لینا چاہیئے۔ آپ پراچین بھارت ورش کے اتہاس کو پڑھ جائیے۔ ہر ایک آریہ راجہ کے منتری لوگ براہمن ہوا کرتے تھے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راجچندر کے وششٹ آدمی۔ یدھشٹر کے دھومیہ
آدمی۔ چندر گپت کے چانکیہ آدمی سبھی منتری
برہمن تھے۔ یہ برہمن منتری ہی اصل میں
راجیہ کا سنچالن کرتے تھے۔ کسی راجیہ کا
پربندھ نسوارتھ (Disinterested)
اور نیائے یکت (Just) تبھی ہو سکتا
ہے۔ جبکہ اس میں برہمنوں کا ہاتھ ہو۔
تیسری بات یہ ہے۔ کہ انترنگ سبھا کیول
پربندھ کے ہی کام نہیں کرتی ہے۔ اس میں
گوروکل۔ کنیا گوروکل کھولنے کی سکیمیں بھی
سوچی اور وچاری جاتی ہیں۔ اپدیشک ودیالیہ
کی سکیم پر بھی اسی میں وچار ہوتا ہے۔ ورن
بیوستھا کی ستھاپنا کے سمبندھ میں بھی اسی
میں وچار کئے جاتے ہیں۔ وید آدی ستیہ
شاستروں کے بھاشیہ کرانے کے سمبندھ
میں بھی اسی میں سوچا جاتا ہے۔ کیا سدھانت
ہے۔ اور کیا نہیں۔ اس کا نرنیہ بھی انترنگ
سبھا ہی کرتی ہے۔ کسی شخص کے سدھانت
سے گرنے اور نہ گرنے کا فیصلہ بھی انترنگ
سبھا ہی کرتی ہے۔ ایک شبد میں ویدک
دھرم کی ہر ایک سمسیا پر اسی سبھا میں وچار ہوتا
ہے۔ اس اوستھا میں جو لوگ دن رات ویدک
شاستروں کا سوادھیائے اور ویدک دھرم
کا پرچار کرتے ہیں۔ انہیں سبھا میں آنے سے
روکنا بھلا کیا ویدک دھرم کے پرچار کے ساتھ
گھور انیائے کرنا نہیں ہے۔ ایک گڑ چنیل کی
دوکان کرنے والا سادھارن پرتی ندھی تو
انترنگ سبھا میں چنا جا کر ان وشیوں پر
انترنگ سبھا میں جا کر اپنے وچار ظاہر کر
سکتا ہے۔ مگر جو اپدیشک دن رات انہی
باتوں کی چنتا میں رہتا ہے۔ جو اپنی سنتانوں
پر بھی ان کی رنگت چڑھانا چاہتا ہے۔
اسے انترنگ میں جا کر ان وشیوں پر وچار
دینے سے روکا جاتا ہے۔ کیا یہ مذاق کی بات
نہیں ہے؟ چوتھی بات یہ ہے۔ کہ پربندھ
کے نام پر بھی آپ کسی اپدیشک کو انترنگ
سبھا میں آنے سے اس اوستھا میں روکنا
چاہتے ہیں۔ جبکہ وہ تنخواہ لیتا ہو۔ اگر وہ
تنخواہ لینا چھوڑ دے۔ تو آپ اسے انترنگ
میں آنے سے نہیں روکتے۔ تنخواہ چھوڑ دینے
پر اس میں پربندھ کی یوگیتا کہاں سے آ گئی؟
اصل بات یہ ہے۔ کہ ایسا کہنے والے لوگ
تنخواہ لینے کی وجہ سے اپدیشک کو نوکر اور
اسی لئے اسے اپنے سے چھوٹا سمجھتے ہیں۔
بھلا جو ہمارے نوکر ہیں وہ ہمارے برابر
کرسی پر بیٹھ کر ہمارے ہمسر ہو کر ہمارے
ساتھ وچار میں شریک ہوں اور کبھی
کبھی ہماری باتوں کا دلائل سے کھنڈن
کرنے کی ڈھٹھائی کیسے دکھا سکتے ہیں۔ یہ
بھاؤ ہے۔ جو کہ ان لوگوں کے من میں کام
کر رہا ہوتا ہے۔ اس بھاؤ کو یہ لوگ
شبدوں سے ڈھانپنا چاہتے ہیں۔ وہ
ڈھپ نہیں سکتا۔ ان لوگوں کے بہکاوے
میں آ کر اگر آریہ جنتا نے نرواہ کے لئے تنخواہ
لینے ماتر سے اپنے اپدیشکوں کو گورو سمجھنا
بند کر کے نوکر سمجھنا شروع کر دیا۔ تو آریہ سماج
کا مستقبل بالکل تاریک ہے۔ ایسا سمجھ لینا
چاہئے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ جنتا ساودھان
رہے گی۔

(۷)۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جب سے اپدیشک انترنگ
میں آنے لگے ہیں۔ تب سے سبھا میں جھگڑے
شروع ہو گئے ہیں۔ جھگڑوں کا کارن اپدیشک
نہیں ہیں۔ سبھا کے اتہاس کو پڑھ جائیے۔
پہلے بھی جبکہ اپدیشک سبھا میں نہیں آتے
رہے ہیں سبھا میں جھگڑے ہو چکے ہیں۔
لاٹھیاں چل چکی ہیں۔ پولیس بلائی جا چکی
ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ کبھی کبھی کچھ لوگ سبھا
کو اپنی واحد ملکیت سمجھ بیٹھتے ہیں۔ جب
انہیں جنتا کا بہو پکش ہٹا دیتا ہے۔ تو وہ بری
طرح ناراض ہوتے ہیں۔ اور اپنے کھوئے
ہوئے ادھیکار کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے
سو طرح کی جھوٹی سچی باتیں کہہ کر جنتا میں
اپنی ساکھ جمانا چاہتے ہیں۔ اس دفعہ اپنی
ساکھ جمانے کے لئے انہوں نے اپدیشکوں کو
بدنام کرنے کا ہتھیار اٹھایا ہے۔ جھگڑے کا
کارن وہ لوگ ہیں۔ اپدیشک نہیں۔ اپدیشکوں
کا انترنگ میں جانا اگر بند بھی ہو جائے۔ جو کہ
سماج کی ہت کی درشٹی سے ایک بہت بڑی
بات ہو گی۔ تو بھی جب تک ایسے خود غرض
اور ادھیکاروں کے لئے مرنے والے اور
جنتا کے بہومت کا انادر کرنے والے لوگ
سبھا میں رہیں گے۔ تب تک سبھا اور سماجوں
میں جھگڑے ہوتے ہی رہیں گے۔

(۸)۔ اگر اپدیشکوں کو سبھا میں نہیں جانا
چاہئے۔ تو سنیاسیوں کو سارودیشک سبھا
کے پردھان اور اپ پردھان بنانے کی اپدیشک
ورودھی لوگ سر توڑ کوشش کیوں کرتے رہتے
ہیں۔ سنیاسی بھی تو ویدک دھرم کے اپدیشک
ہی ہیں۔ کہا جائے گا۔ کہ سنیاسی تنخواہ
نہیں لیتے ہیں۔ تو بات اصل میں وہی تنخواہ
لینے اور نہ لینے کی ہی رہی۔ تنخواہ لینے والوں
کو نوکر اور چھوٹا سمجھا جاتا ہے۔ پرنتو یاد
رہے۔ کہ نرواہ کے لئے سنیاسی کو بھی جنتا
سے ہی روپے ملتے ہیں۔ روپے ملنے کے
ڈھنگ میں کیول فرق ہے۔ سنیاسی سیدھا
آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں سے لیتا ہے۔
اپدیشک سبھا کے دوارہ آریہ سماجوں اور آریہ
پرشوں سے لیتا ہے۔ اپدیشک مریادت لیتا
ہے۔ اور سنیاسی امریادت۔ پھر بھی یہ لوگ
اپدیشک کو نوکر سمجھتے ہیں۔ اور سنیاسی کو نہیں۔
اصل بات یہ ہے۔ کہ سنیاسی بھی نوکر نہیں
ہے۔ اور اپدیشک بھی نوکر نہیں ہے۔ جنتا
سے نرواہ لینا سنیاسی اور اپدیشک دونوں
کا حق ہے۔

(۹)۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اپدیشکوں کے انترنگ
میں آنے سے ڈسپلن نہیں رہتا ہے۔ اگر اس
بات کو دل سے نکال دیا جائے۔ کہ اپدیشک نوکر
ہیں۔ اور پردھان اور منتری آدی حاکم۔ اور
اسلئے نوکر کو حاکم کے آگے نہیں بولنا چاہئے۔
تو ہماری سمتی میں ڈسپلن کو توڑنے کا کوئی
سوال نہیں رہتا۔ انترنگ سبھا میں تو وچار
ونمرک دوارہ پالیسی کا نرنیہ ہوتا ہے۔ اس
وچار ونمرک میں جیسے پردھان منتری آدی
اپنی بات رکھتے ہیں۔ اور دلیل دے کر
اپنے پکش کا منڈن اور دوسرے کا کھنڈن
کرتے ہیں۔ ویسے ہی اپدیشک بھی کرتا ہے۔
وچار کے سمے یکتی پرتیکتی دینے میں کوئی
ڈسپلن کا بھنگ نہیں ہے۔ ہاں جب وچار
ہو کر ایک نرنیہ بن گیا۔ تب اس نرنیہ کے
انوسار منتری پردھان کا یہ کرونا ہے۔ اب
یدی منتری پردھان کی آگیا مان کر کوئی اپدیشک
اگر اس نرنیہ کے انوسار کام نہ کرے۔ تو
وہ بے شک نیم بھنگ کا اپرادھی ہو گا۔
ایسے منتری پردھان جو چاہیں ونڈ دے سکتے
ہیں۔ خالی انترنگ میں وچار کے سمے منتری
پردھان کی بات کا یکتی سے کھنڈن کرنے
میں کوئی نیم بھنگ نہیں ہے۔ یہ سوال
تب ہوتا ہے۔ جبکہ اپدیشک کو ادنیٰ اور
نوکر سمجھ لیا جاتا ہے۔ اور آریہ جنتا کے دیئے
سے اپدیشک کو ویتن دینے والے منتری
پردھان اپنے کو حاکم سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اپدیشک
بھی ہماری طرح ہی ویدک دھرم کا سیوک
ہے۔ بلکہ ہمارا گورو ہے۔ ایسا سمجھنے پر
یہ پرشن پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اور یہی ٹھیک
سنگتی ہے۔

(۱۰) ایک زبردست دلیل برٹش پارلیمنٹ
کی دیجاتی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سول سروس
کے لوگ پارلیمنٹ میں نہیں جا سکتے۔ لیکن
یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہم ہر ایک بات میں
برٹش پارلیمنٹ کی تقلید کریں۔ ہر ایک
دیش کا کانسٹی ٹیوشن اپنی ضروریات کے
مطابق ہوتا ہے۔ اسلئے مختلف دیشوں کے
کانسٹی ٹیوشن مختلف ہوتے ہیں۔ اُدیش
سدھی کو لکھیے کر کانسٹی ٹیوشن نہیں
کانسٹی ٹیوشن تو ادیش سدھی کا سادھن
ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ اور ہماری سبھا کی
اوستھائیں ایک جیسی نہیں ہیں۔ اسی لئے
دونوں کے کانسٹی ٹیوشن بھی ایک جیسے نہیں
ہو سکتے۔ دونوں کے باہمی فرق نیچے دیئے
جاتے ہیں۔

(الف) پارلیمنٹ کے اجلاس سال میں
کئی بار ہوتے ہیں۔ اور لگاتار مہینوں تک
رہتے ہیں۔ اب اگر سول سروس کا آدمی
پارلیمنٹ کا ممبر بن جائے۔ تو وہ سال میں
کئی مہینے لگاتار اپنے کام سے الگ ہو کر
پارلیمنٹ میں ہی رہے گا۔ اپنا کام وہ
نہیں کر سکتا۔ پرنتو ہماری سبھا کا ادھیویشن
سال میں دو دن اور انترنگ سبھا کا ادھیویشن
مہینے میں ایک دن ہوتا ہے۔ ان میں اپدیشک
کے آنے سے اس کے کام کا کوئی خاص نقصان
نہیں ہوتا۔ ہاں اگر ہمارے ادھیویشن بھی
سال میں لگاتار کئی مہینے ہوا کریں تو اپدیشکوں
کا سبھا میں نہ آنا سوچا جا سکتا ہے۔

(ب) سول سروس کے لوگوں کے ہاتھ میں جنتا
کی جان و مال سب کچھ ہوتا ہے۔ اگر ایک
تھانیدار یا کسی دوسرے ادھیکاری کو جنتا
ووٹ دے کر پارلیمنٹ میں نہ بھیجے۔ تو وہ
بعد میں سال بھر لوگوں کو تنگ کر سکتا ہے۔
کیونکہ اس کے ہاتھ میں طاقت ہوتی ہے۔
اپدیشک کے ہاتھ میں کچھ بھی طاقت نہیں
ہے۔ اگر اسے آریہ جنتا ووٹ نہ دے، تو
وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ وہ تو کیول
پرارتھنا ہی کر سکتا ہے۔ کہ میں کام کرنا
چاہتا ہوں۔ مجھے سبھا میں بھیجئے۔ اگر پھر
بھی لوگ اسے نہ بھیجیں۔ تو اس کے پاس
کوئی شکتی نہیں ہے۔ کہ وہ کسی کو تنگ
کر سکے۔ وہ اپنے سد برتاؤ سے ہی لوگوں
کو اپنی طرف کر سکتا ہے۔

(ج) پارلیمنٹ میں لوگوں کی جان و مال
کی حفاظت اور اس کے بندوبست کے
لئے قانون بنتے ہیں۔ سمجھا یہ جاتا ہے۔ کہ
جنتا اور سول سروس کے لوگوں کے مفاد
(Interests) میں بھید ہوتا ہے۔
اسلئے قانون جنتا کی مرضی کے مطابق بنے
چاہئیں۔ سول سروس والے پارلیمنٹ
میں چلے جائیں گے۔ تو شاید جنتا کی بیوستھا
کے لئے جنتا کی مرضی کے قانون نہ بن سکیں۔
پرنتو ہماری سبھائیں جنتا کی جان و مال
کی رکھشا اور بیوستھا کے لئے قانون نہیں
بناتی ہیں۔ سبھائیں کیول ویدک دھرم
کے پرچار کا پربندھ کرتی ہیں۔ اسی میں
آریہ جنتا اور اپدیشکوں کے سوارتھوں میں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

…بھید نہیں ہے۔ دونو ہی رشی دیانند کے …کے قانون کو مانتے ہیں۔ اور دونو ہی ان کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ اسلئے یہ جو اس پرچار میں …تے ہوں۔ انہیں ہی سبھا میں پرچار کا پربندھ کرنے کے لئے جانا چاہیئے۔ یدی ہماری سبھا …آریہ جنتا کی زمینوں۔ بنکوں۔ انشورنس کمپنیوں …مقدموں وغیرہ کا پربندھ کرنا ہوتا۔ تو اپدیشکوں …سبھا میں نہ جانا سوچا جا سکتا تھا۔

(د) پارلیمنٹ میں جانے والے لوگ جو کیبنٹ (Cabinet) بناتے ہیں۔ …ن کا ہر ایک منسٹر اپنا روزی کمانے کا ذاتی کام چھوڑ دیتا ہے۔ وہ چوبیس گھنٹے پارلیمنٹ …یعنی راجیہ کا ہی کام کرتا ہے۔ اور …وہ اس کے لئے راجیہ سے ہی تنخواہ لیتا ہے۔ …ہماری انترنگ سبھا کے ممبر اپنا کام …نہیں چھوڑ دیتے۔ وہ مہینہ بھر اپنا کام کرتے ہیں۔ اور ایک دن سبھا کا۔ انترنگ کے ممبر تو دور رہے۔ سبھا کے ادھیکاری بھی اپنا نجی کام نہیں چھوڑتے۔ وہ چوبیس گھنٹے اپنا کام کرتے ہیں۔ اور گھنٹہ آدھا گھنٹہ سبھا کے کام کے لئے دیتے ہیں۔ اور وہ بھی روزانہ نہیں۔ اگر پارلیمنٹ کے منسٹروں کی طرح ہی ہماری سبھا کے ساتوں ادھیکاری بھی اپنا کام چھوڑ کر سماج کے کام کو ہی اپنا …ول ماتر دھندا بنا لیا کریں۔ اور چوبیس گھنٹے اسی کی چنتا رکھا کریں۔ تو اپدیشکوں کو انترنگ میں جانے کی آوشیکتا نہیں رہے گی۔ کیونکہ …سبھا کو دوسرے ایسے آدمی مل جائینگے …ن کا مکھیہ کام ہی آریہ سماج کا کام ہوگا۔ …تب آریہ سماج میں وہ شکتی آ جائے گی۔ …اسے وہ کامیابی ملے گی۔ جو اُسے اب نہیں ہے۔

…پارلیمنٹ میں اور ہماری سبھا میں یہ بھید …ہوئے اپدیشکوں کے سامنے سول سروس …بات نہیں لگ سکتی۔

(۱۱) اس سمبندھ میں ایک بات اور دیکھنے …ہے۔ سبھا کے ہر ایک اُپدیشک کے لئے …سبھا کے نیم انوسار کسی آریہ سماج کا سبھا سد بننا آوشیک ہے۔ جب ایک اُپدیشک …سماج کا سبھا سد بن گیا۔ تو سماج کے سبھا سد کو سماج کا سبھا سد ہونے کی حیثیت میں …ندھی سبھا کا سدسیہ بننا۔ سبھا کی انترنگ …میں آنا۔ سبھا کا ادھیکاری چنا جا سکنا …وغیرہ جو ادھیکار پراپت ہیں۔ ان سے اُسے …طرح محروم کیا جا سکتا ہے؟

(۱۲) کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ انترنگ سبھا …اپدیشکوں کی (ترقی تنخواہ) وتن بڑھی …دینے (رخصت وغیرہ) دینے کے سوالات بھی پیش ہوتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں اپدیشک انترنگ سبھا میں کیسے جا سکتے ہیں؟ یہ دلیل بھی وزن دار نہیں ہے۔ جن اُپدیشک کے سمبندھ میں جب بھی ایسا سوال پیش ہو۔ تو وہ انترنگ سے اُس سمے اُٹھ جایا کرے ایسا نیم کیا جا سکتا ہے۔ یوں اپدیشک سوئم بھی اس بات کا سدا دھیان رکھتے ہیں۔ اسلئے نیم بنانے کی بھی ضرورت نہیں۔ نیم ہو جائے۔ تو اپدیشکوں کو اس میں آپتی بھی نہیں ہے۔

(۱۳) ایک بات اور ہے۔ یدی ایسا ہوتا کہ انترنگ سبھا کے ستائیس کے ستائیس ممبر ہی اُپدیشک ہو جایا کرتے ہوتے۔ تو بھی اس سمبندھ میں کچھ سوچا جا سکتا تھا۔ پر اب تک تو وہ اوستھا آئی نہیں۔ جن سالوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ اپدیشکوں نے بڑا زور مارا ہے ان سالوں میں بھی کبھی اپدیشک چھ سات سے ادھک انترنگ میں نہیں آ سکے ہیں۔ بھلا ستائیس میں چھ سات اپدیشک کونسا اتر زور کر سکتے ہیں۔ پھر انترنگ کے اُوپر جنرل سبھا ہے۔ یدی اپدیشک کوئی گڑبڑ کرے گا۔ تو جنرل سبھا اُسے سماں چنے گی ہی نہیں اور چاہے تو جنرل سبھا اُسے ونڈت بھی کر سکتی ہے۔ آریہ جنتا کی اور جنرل سبھا کی سد بھاونا پر ہی کوئی اپدیشک انترنگ میں جا سکتا ہے۔ یا ادھکاری بن سکتا ہے۔ اس لئے اپدیشک کو سوئم چنتا رہے گی۔ کہ وہ انترنگ میں اپنا طرز عمل اچھا رکھے۔ سب کے سب اپدیشک آنا بھی چاہیں تو بھی انترنگ میں نہیں آ سکتے جن کا جنتا میں پربھاو اور جن پر جنتا کا وشواس ہوگا۔ وہی آ سکیں گے۔ اس لئے اب تک کبھی بھی چھ سات سے ادھک اپدیشک انترنگ میں نہیں آ سکے ہیں۔ اور جن کا جنتا میں پربھاو اور جن پر جنتا کا وشواس ہو ان کو تو انترنگ میں بھیجا ہی جانا چاہیئے۔

(۱۴) ایک بات یہ کہی جاتی ہے۔ کہ اپدیشک اپنے لئے ووٹ مانگتا پھرے۔ تو اس سے اس کی پرتشٹھا کم ہو جاتی ہے اس لئے اپدیشکوں کو اپنے لئے ووٹ مانگنا بند کر دینا چاہیئے ہمیں تو سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک اپدیشک اگر یہ کہہ کر کہ میں سبھا میں جا کر سیوا کرنا چاہتا ہوں مجھے وہاں بھیجیئے۔ جنتا سے ووٹ مانگتا ہے تو اس میں اس کی پرتشٹھا کم کیوں ہو جائے گی۔ جنتا لائق سمجھے گی تو اسے بھیج دے گی۔ نہ سمجھے گی نہ بھیجے گی۔ یہ تو جنتا میں اپدیشک کے پربھاو اور اپدیشک پر جنتا کے وشواس کا سوال ہے۔ اگر دیش کے پردھان منتری اور راشٹرپتی (President) کی پرتشٹھا اپنے لئے ووٹ مانگنے سے کم نہیں ہوتی تو اپدیشک کی پرتشٹھا کم کیوں ہو جائے گی۔ یدی اس اصول کو سویکار کر لیا جائے کہ جیسے انیہ آریہ پرش سبھا کی انترنگ میں جا سکتے اور سبھا کے ادھکاری بن سکتے ہیں اور اسکے لئے لوگوں سے ووٹ بھی مانگ سکتے ہیں۔ ویسے ہی اپدیشک بھی انترنگ میں جا سکتے ہیں۔ ادھکاری بن سکتے ہیں اور ووٹ مانگ سکتے ہیں۔ اور جیسے ووٹ ملنے سے انیہ آریہ پرشوں کا کوئی مان اپمان نہیں ہوتا۔ ویسے ہی ووٹ ملنے نہ ملنے سے اپدیشکوں کا بھی کوئی مان اپمان نہیں ہوتا۔ تو پرتشٹھا کم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بڑی معمولی سی بات ہے۔ یدی اپدیشک کو لوگوں نے ووٹ دیدئے تو وہ سبھا میں چلا جائیگا نہ دیئے تو نہیں جائے گا۔

(۱۵) اپدیشکوں کے انترنگ سبھا میں جانے اور سبھا ادھیکاری بننے کے ورودھ جتنی دلائل دی جاتی ہیں۔ ہم نے تقریباً تمام کی مختصر آلوچنا ان سطوروں میں کر دی ہے۔ یدی آریہ جنتا ان پر شانت چت ہو کر وچار کرے گی تو اُسے اپدیشک ورودھی لوگوں کی دلیلوں کا کھوکھلا پن سپشٹ ہو جانے گا دھوکے میں ڈالنے والے اندولن کے جوش میں آ کر کئی پرتی ندھیوں نے سبھا کے آنے والے ادھیویشن میں اپدیشکوں کا انترنگ میں جانا بند کرنے کا نیم بنانے کے لئے پرستاو بھیجے ہیں۔ پرتی ندھیوں کو سب پہلوؤں پر وچار کر کے ان پرستاووں کا ورودھ کرنا چاہیئے۔ یدی آریہ جنتا اور سبھا کے پرتی ندھی مہانو بھاو ساودھان نہ ہوئے اور کوئی اس پرکار کا غلط نیم بن گیا۔ تو یہ یاد رکھیئے کہ مستقبل میں ودوان سوتنتر وچار کے سوابھیمانی اپدیشک سبھا کو مل سکنے مشکل ہونگے۔ اور اُسے اپدیشکوں کے ابھاو میں سماج کی جو ہانی ہوگی۔ اسے سمجھدار لوگ اچھی طرح انوبھو کر سکتے ہیں۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کی سیواؤں سے تو سبھا ونچت ہو ہی چکی ہے۔ اس اپدیشک ورودھی اندولن کے خلاف پروٹسٹ کے روپ میں ہی پنڈت جی نے سبھا سے تیاگ پتر دیا ہے۔ پنڈت جی پہلے دھت ویدک ودوان دھرندر دیا کھیاتا۔ ادوتیہ شاستر ارتھی۔ تپسوی۔ تیاگی اور ستیہ نشٹ برہمن کے سبھا سے الگ ہو جانے سے سبھا کی جو ہانی ہوئی ہے اس کی پورتی نہیں ہو سکتی۔ یدی آریہ جنتا ساودھان نہ ہوئی۔ تو اس بعد کے اندولن سے سبھا کو نہ جانے اور کتنی ہانی اٹھانی پڑے گی۔

ایک ضروری تصحیح

آریہ مسافر مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۶ء ایڈیٹوریل نوٹوں میں ایک نوٹ افسوسناک انتقال کے عنوان سے لکھا گیا تھا۔ اس میں کاتب کی غلطی سے سورگباشی بھائی کا نام ولیھنو رام جی کی بجائے بھنجو رام جی چھپ گیا۔ ناظرین درست کر لیں۔

ستیارتھ پرکاش کا اُردو ترجمہ

اگرچہ مہرشی دیانند کی شہرۂ آفاق تصنیف ستیارتھ پرکاش کا اُردو ترجمہ عرصہ سے ہو چکا ہے۔ لیکن اس میں کئی خامیاں تھیں۔ اب سبھا کے آدیش انوسار پنڈت چموپتی جی نے اس ترجمہ کی اصلاح کی ہے۔ بلکہ ایک طرح نیا ترجمہ ہی کر دیا ہے۔ میری رائے میں ہر لحاظ سے نہایت اعلےٰ ہے۔ زبان دانی۔ اصل مفہوم کی درست ادائیگی۔ فقروں کی چستی اور بندش الفاظ کے لحاظ سے یہ واقعی ایک قابل قدر چیز بن گئی ہے۔ جسے اُردو زبان کے ماہر مولویوں یا دریوں اور دیگر اصحاب کی خدمت میں پیش کیا جا سکے گا۔ اور اس ترجمہ کے مطالعہ سے وہ مہرشی کی تعلیمات سے بہتر طور پر واقف ہو سکیں گے۔ میری رائے میں پنڈت جی کا کیا ہوا ستیارتھ پرکاش کا یہ اُردو ترجمہ عام جنتا کی طرف سے بہت پسند کیا جائیگا۔

(اچاریہ رام دیو)

آریہ ودیارتھی آشرم

سب آریہ بھائیوں کو معلوم ہی ہے کہ لاہور کے کالجوں میں پڑھنے والے طلباء میں دھرم بھاو کو پیدا کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا نے گورودت بھون میں آریہ ودیارتھی آشرم کھول رکھا ہے۔ اس میں سندھیا ہون کا مکمل انتظام ہے۔ وایومنڈل بڑا شدھ اور پوتر ہے لاہور جیسے بڑے شہر میں رہ کر طلباء اپنے کرتویہ کو بھول جاتے ہیں۔ اس بات کو نظر میں رکھتے ہوئے کہ ان میں اپنے دھرم کے لئے شردھا ہو اس ہوسٹل کی ستھاپنا ہوئی۔ جہاں اس آشرم کو دھارمک سنستھا بنانے کا یتن کیا جاتا ہے۔ وہاں صفائی روشنی و ہر ایک آدمی کا بھی خاص خیال کیا جاتا ہے۔ اس ہوسٹل کو پنجاب یونیورسٹی نے منظور (Recognise) کیا ہوا ہے۔ ہر ایک آریہ بھائی کا فرض ہے۔ کہ جب وہ اپنے لڑکوں کو حصول تعلیم کے لئے لاہور بھیجیں تو رہنے کے لئے آریہ ودیارتھی آشرم ہی میں انتظام کریں۔

ادھیکش آریہ ودیارتھی آشرم گورودت بھون لاہور

کنیا کے لئے ور کی ضرورت

ایک ۱۷ سالہ مڈل تک پڑھی لکھی اور گھر کے کام کشیدہ سلائی وغیرہ سے بخوبی واقف خوبصورت برہمن کنیا کے لئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے جو برسر روزگار ہو یا کوئی تجارت کرتا ہو۔ آریہ سماجی ہونا آوشیک ہے خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں۔

الف معرفت ایڈیٹر آریہ مسافر لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج گوروکل وبھاگ رانی کا تالاب (فیروزپور شہر) کا سالانہ جلسہ

جلسہ کی کاروائی شری سوامی سوتنترانند جی کی پردھانتا میں شریمتی ساوتری شنکر آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کے منوہر اپدیشوں سے ۱۴ اپریل ۱۹۳۷ء کی رات کو شروع ہوئی۔

سوامی جی مہاراج نے اپنی ٹنکارا یاترا کے حالات اور مہرشی دیانند کے جنم استھان اور دیگر چشم دید حالات بیان کئے۔ مہرشی کے متعلق پھیلائی ہوئی غلط فہمی کو دور کیا۔ ۱۵ اپریل کو آریہ سماج کے ستھاپنا دوس کے اپلکش میں آریہ سماج کے اتہاس اور آریہ سماج کی ادشکتا پرسار گرببت اور موثر لیکچر دیا۔ ۱۱ اپریل کو وید اور ویدک سکشا پر ایک اور ویاکھیان دیا۔ جنتا نے سوامی جی کے ویاکھیانوں کو بڑی شردھا اور پریم سے سنا ۱۷ اپریل کی رات کو جوان لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کے برخلاف شریمتی شنو دیوی جی اڈیٹر روزانہ اخبار ہندی شکتی لاہور مقامی دھارمک سنستھاؤں کی مشترکہ کانفرنس ہوئی۔ جس میں جین مہاشہ چند ولال جی سیکرٹری جین سبھا۔ مہاشہ میہہ راج جی ورما سیکرٹری سناتن دھرم پورک سبھا پنڈت ہریشچندر جی آریہ پروہت اور ماسٹر مولراج جی اسسٹنٹ ماسٹر ہندو گرلز سکول شہر فیروزپور نے حصہ لیا۔ مندرجہ ذیل پرستاؤ سویکار ہوئے۔

(۱) فیروزپور شہر کی آریہ ہندو جین سکھ اور مسلم جنتا کا یہ سملت سمیلن سہ سکشا پرنالی کا گھور ورودھ کرتا ہے۔ سکشا لیہ کے سنچالکوں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ سہ سکشا کے دُش پرنیاموں کو درشٹی میں رکھتے ہوئے یوکوں اور نوجوتوں پرتھک پرتھک سکھشالیوں میں ہی سکھشا دیویں۔

(۲) یہ سملت سمیلن پنجاب یونیورسٹی کے ادھکاریوں اور پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے سدسیوں سے بل پورک پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ بھارتیہ سبھیتا کو محفوظ رکھنے کے لئے سہ سکشا پرنالی کو جلد سے جلد بند کرانے کا یتن کریں۔

(۳) یہ سملت سمیلن لڑکوں اور لڑکیوں کے منتر گھشکوں سے انرودھ کرتا ہوں۔ کہ وہ سہ سکھشا کی اور کو سروتھا تیاگیہ سمجھتے ہوئے اس کا کریاتمک ورودھ کریں۔

آخیر میں شریمتی شنو دیوی جی صدر کانفرنس نے اپنے قیمتی خیالات سے مستفید کیا۔

۱۹ اپریل سے ۲۵ اپریل تک بھگت منگت رام جی کا نشا چاریہ جالندھر والے اپنی پارٹی سمت ہر روز پراتہ کال ۶ سے ۷ بجے تک ہر بھجو کیرتن کرتے رہے۔

فیروزپور شہر کا سالانہ جلسہ

۱۹ اپریل سے ۲۲ اپریل تک رات کو پنڈت شانتی پرکاش جی کے اوتار واد مورتی پوجا۔ اور مرتک شرادھ پر پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔

۲۳ تاریخ کی رات کو سنگیت سمیلن ہوا۔ جس میں بھگت منگت رام جی اور سردار گوربخش سنگھ جی کے گانوں کو اور لالہ کانشی رام صراف کے دلربا بجانے کو بڑا پسند کیا گیا۔

۲۴ تاریخ کی صبح کو برہم یگیہ ہوا۔ اور شری پردھان جیسپڈنٹ آریہ منی جی کے سپتر کا منڈن سنسکار ہوا۔ ایستھنت سجنوں کا موہن بھوگ سے سنکار کیا گیا۔ پنڈت جی نے مبلغ ۵ سماج کو دان دئے۔

شام کے وقت شہر اور چھاؤنی کی سماجوں کے آریہ بھائیوں نے سنکیرتن میں پورا سہیوگ دیا۔ سنکیرتن کا جلوس بڑا کامیاب رہا۔ رات کو ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک شری پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے ممبر سیوا سدن سابق گورنر گوروکل کانگڑی کا بڑا پربھاوشالی ویاکھیان دھرم کے وشے پر ہوا۔ سماج مندر حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

۲۵ تاریخ کو صبح برہم یگیہ ہوا۔ اور پرارتھنا اپدیش شری پنڈت بخشیش رام جی دیدانگری کا بڑا اتم ہوا۔ بعدہ پھر شری ماسٹر لکشمن جی ڈرام کانگری (دہلوی) کا قرآن شریف اور وید کے منتروں کا مقابلہ پر لیکچر ہوا اس کے بعد شری پنڈت دلیپنی جی شاستری کا ویاکھیان نیوگ کے وشے پر ہوا۔ آپ نے نیوگ کو آپت کال دھرم بتایا۔ پرمانوں کے ذریعہ سے اس کی پشٹی کی۔ مہاشے گلشن لال کے بھجن بہت پسند کئے گئے۔ پھر شری پنڈت شوودت جی ودیالنکار کا اتی اتم ویاکھیان اتم دان کے وشے پر ہوا۔ اور ان کی اپیل پر ۷۵ روپے نقد وعدے ملا کر پراپت ہوئے راتری کو گوروکل کانگڑی کے گورنر شری پنڈت ستیہ برت جی ودیالنکار کا بڑا پربھاوشالی ویاکھیان قریباً دو گھنٹے تک ہوتا رہا۔ اور لوگ بڑی شردھا اور شانتی سے سنتے رہے آرتی اور شانتی پاٹھ کے ساتھ اتسو سماپت ہوا۔

(رام چند عرائض نویس منتری آریہ سماج گوروکل وبھاگ رانی کا تالاب شہر فیروزپور۔)

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

شری گوروکل دہام جہلم سماچار

گوروکل کے اتسو کے پشچات پھر پڑھائی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ برہمچاری اپنی شکتی بھر یتن کر کے ادھین کر رہے ہیں۔ گرمیوں کے کارن رات کو پڑھنا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے چھوٹے برہمچاری آپس میں وارتالاپ نیز بڑے برہمچاری سنسکرت بھاشن کا ابھیاس کر رہے ہیں۔ جس سے ان کو پڑھنے سے بھی کہیں ادھک لابھ ہو رہا ہے وید منتروں شدھ اچارن کرانیکے لئے پرتی دن اگنی ہوتر سے وید پاٹھ کرایا جاتا ہے جس سے کہ چاروں ویدوں کا پاٹھ پرتیک برہمچاری کو شدھ روپ سے کرنا آجائے۔ لگ بھگ سارے برہمچاریوں کا سواستھ اچھا ہے۔ کبھی کبھی کوئی برہمچاری بیمار ہو جاتا ہے۔ تو بر موقع علاج اور تیمار داری سے جلدی صحت یابی حاصل ہو جاتی ہے۔ برہمچاریوں کے کھان پان کا وشیش دھیان رکھا جا رہا ہے۔ ہر ہفتہ وشیش بھوجن تتھا پھل دئے جاتے ہیں۔

برہمچاریوں کی دو منڈلیاں ریاست جموں و کشمیر میں عنقریب ہی پربت یاترا کے لئے جانے والی ہیں۔ جہاں وہ اپنے ادھیاپک ورگ کے ساتھ پرچار تتھا لاٹھی تلوار اور جمناسٹک Gym- nactics کے عجیب وغریب کھیلوں سے جنتا کو آنندت کرینگے۔

آریہ سماج سیالکوٹ کا وارشک

آریہ سماج سیالکوٹ کی ساد ھارن سبھا کے اجلاس میں جو کہ ۲ مئی کو آریہ سماج مندر میں نمن لکھت ادھکاری اگلے ورش کے لئے چنے گئے۔ پردھان لالہ چرن داس جی ۔ اُپ پردھان سنیئر لالہ کشور رام جی سابق مینجر پنجاب نیشنل بنک۔ اُپ پردھان لالہ گیان چند جی اپیل نویس۔ اُپ پردھان لالہ مہرج لال جی پنشنر۔ منتری لالہ سروپ جی وکیل۔ اُپ منتری سیٹھ وشنو ... اُپ منتری مہاشہ رام رکھا مل جی ... گیان چند جی مالک فرم کانشی رام گیان چند ... ایجنٹس۔ اُپ خزانچی مہاشہ رام لال ... ناہر کمپنی۔ لائبریرین لالہ وزیر چند ... بلاقی رام جی۔

جشن تاجپوشی

کے سلسلہ میں ۱۲ مئی کی صبح کو ... مندر فیروزپور شہر (رانی کا تالاب) ... پردھان جی نے شہنشاہ معظم قیصر ہند کی عمر کے لئے مناسب پرارتھنا کرائی۔

(رام چند عرائض نویس منتری)

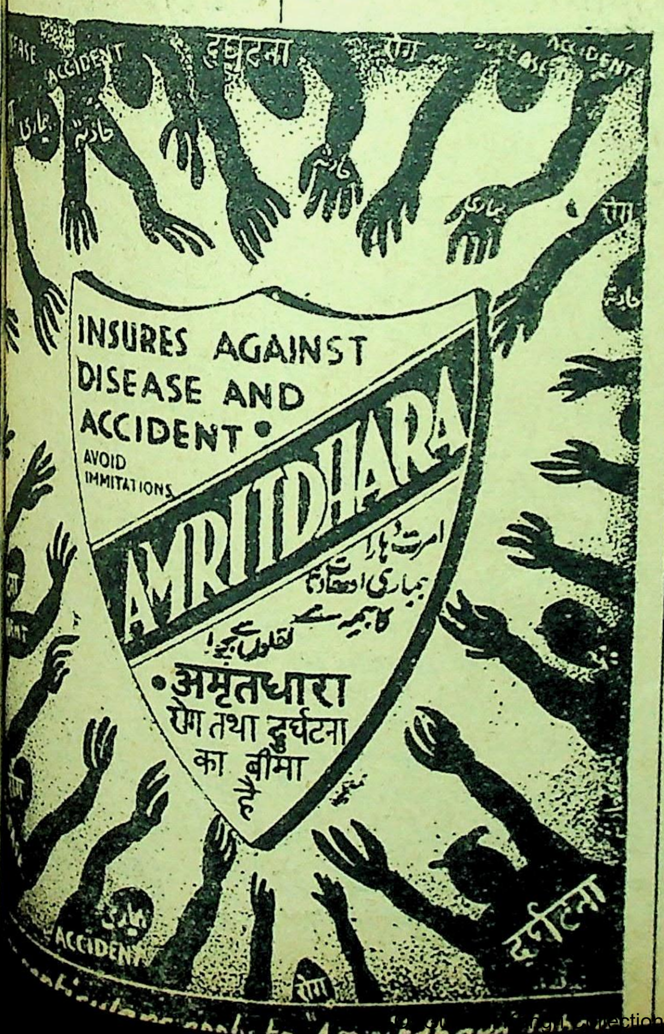

اس سماجک پاپ سے بچو!

(از لالہ جھجو رام جی۔ ٹھیکیدار۔ دہلی)

سب سے بڑھ کر کوئی سماجک پاپ ہے۔ روشمن کے خلاف نفرت پھیلانا اور [illegible] کو توڑنا ہے۔ سوامی دیانند نے ہمیں بتلایا کہ ہر ایک آدمی سوتنتر ہے۔ اور آزاد رائے رکھتا ہے۔ آزاد رائے کو استعمال نہ کرنا پاپ ہے۔ رائے دھرم نیت اور خود غرضی حسد بغض سے بالاتر ہونی چاہیئے۔ وہی رائے کہلا سکتی ہے۔ اگر ایسی رائے والا اپنی رائے کو استعمال نہیں کرتا اور چپ سادہ لیتا ہے۔ اور سماج کو ہانی پہنچتی دیکھ کر بھی تنہائی کی زندگی گذارتا ہے۔ یا ایک دوست اور دوسرے دوست وغیرہ کے زیر اثر کچھ نہ کچھ سنکر خاموشی اختیار کئے رکھتا ہے۔ تو ایسا آدمی مہا پاپ کا ادھیکاری ہونا اور منش جنم سے وکھیت رہنے کا بھاگی ہے۔

سوامی دیانند نے ہمیں بتلایا ہے کہ نیک نیتی پر مبنی آزاد رائے سماجک ہیت کے واسطے استعمال کی جاوے۔ اور اس کی رائے کے خلاف بہو پکش ہو۔ تو اپنی رائے کو چھوڑ دیوے۔ اور بہو پکش کی رائے کو اپنی رائے سمجھ کر بہو پکش کے ہر ایک کام میں پوری تندہی سے یوگ دے کر کام کرے۔ بسا اوقات یہ کہ اس کی آزاد رائے جو ایمانداری پر مبنی تھی اس کو بہو پکش کے ماتحت کر دے اور یوگ سے کام کرے۔ اگر ایسا نہیں کرتا۔ تو وہ سماجک پاپ کا بھاگی ہے اور سماج اُس کو معاف نہیں کر سکتی۔

سوال ہو سکتا ہے۔ کہ کمزور پکش بہو پکش میں کیسے تبدیل ہو۔ یعنی بہو پکش دونوں کو کیسے اپنی طرف کھینچ سکے۔ اس کا علاج سہل ہے۔ ایمانداری سے بہو پکش میں کام کرے۔ جب جب موقعہ ہو اپنی رائے اور نیکی بہو پکش کے سنگٹھن کے سامنے پیش کر دے۔ ہر موقعہ بہو پکش کی غلطی کو جتلا دے۔ جب آتماؤں میں ایمانداری ہوگی۔ تو بہو پکش کمزور پکش کی نیکی کو نہیں جھٹلا دے گا۔ بلکہ بہو پکش کمزور پکش کا ساتھ دے گا۔ اور آہستہ آہستہ بہو پکش کمزور پکش میں جمع ہو جاوے گا۔ اور کمزور پکش کمزور پکش نہ رہے گا۔ بلکہ زبردست بہو پکش بن جاوے گا۔ اور ہارن کے واسطے میں گیا کانگرس کو آریہ جنتا کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ سورگیہ دیش بندھو داس نے جب اپنا پکش کانگرس کے سامنے رکھا تو کانگرس کا بہو پکش ان کے خلاف تھا۔ سورگیہ پنڈت موتی لال جی نہرو ان کے ساتھ تھے۔ کانگرس نے اس کے خلاف فیصلہ دیا۔ دیش بندھو اور پنڈت موتی لال جی نہرو نے کانگرس کے ساتھ لڑائی نہیں لڑی بلکہ کہا۔ کہ ہمیں بھی Constitution میں رہتے ہوئے اپنی رائے جنتا کے سامنے رکھنے کا موقعہ دلوئیں۔ چنانچہ نتیجہ دنیا کے سامنے ہے۔ وہی کانگرس دیش بندھو اور موتی لال کے گیت گاتی ہے۔ بلکہ یوں کہا جاوے۔ کہ ان دو ہستیوں کی یکتی نیک نیتی اور کام نے کانگرس کی کایا پلٹ دی۔ اور کانگرس ان کی جے جے پکارنے میں اپنی جے سمجھتی ہے۔

میں آریہ جنتا سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا آریہ جنتا کو اُن لوگوں سے جو بلا وجہ سبھا کے ادھیکاریوں کے راستے میں روڑے اٹکاتے رہتے ہیں۔ اور آئے دن شوشے چھوڑتے رہتے ہیں پوچھنے کا حق نہیں ہے؟ کہ جو بہو پکش نے کام کیا اس کے خلاف نیچ سے نیچ حملہ کرنے کا ان کا کیا حق ہے؟ دوسری بات جو میں آریہ جنتا سے کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ جنتا کے چنے ہوئے سبھاسدوں کے سمودائے کا نام ہے۔ آریہ جنتا نے اپنے سبھاسد جن کو آریہ سماجوں نے ایماندار سماجک کاموں کو جاننے والے۔ آزاد رائے رکھنے والا سمجھا چُن کر بھیجا۔ اور اُن کے بہو پکش نے جو فیصلہ کیا وہ سب آریہ سماجوں کا فیصلہ سمجھنا چاہیئے۔ اس کا یہ ارتھ ہے۔ کہ اگر کسی نے اس فیصلہ کو نہیں مانا اور اس کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ تو اس نے ساری آریہ سماجوں کے فیصلہ کو نہیں مانا۔ اور جھٹلایا ہے۔ وہ سب آریہ سماجوں کے فیصلہ کی پرواہ نہیں کرتا۔ کیا آریہ سماجوں کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ ان سے جواب طلب کریں۔

سال کے سال نرواچن ہوتا ہے۔ اور بہو پکش سے فیصلہ ہوتا ہے۔ نرواچن میں جو ادھیکاری چنے جاویں ان کے ساتھ سہیوگ دے کر کام کرنا ہر ایک سبھاسد کا فرض ہے۔ مان لیا جاوے۔ کہ وہ نرواچن ایک آدمی یا چند آدمیوں کے من کو خوش کرنے والا نہیں ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ یہ نرواچن بہو پکش کا ہے اور ان نرواچت ادھیکاریوں نے سبھا کے کام کو چلانا ہے۔ جو ان کے راستہ میں گڑبڑ ڈالتا ہے۔ در اصل وہ کل آریہ جنتا کے کام کے راستہ میں گڑبڑ ڈالتا ہے۔ ایسے آدمی کے واسطے کیا دنڈ ہونا چاہیئے۔ اور ایسے آدمی پر کہاں تک وشواش کیا جا سکتا ہے۔ اس کا وچار نا آریہ جنتا کا کام ہے۔ موجودہ منسٹری جس کے خلاف نفرت پھیلائی جا رہی ہے۔ مئی ۱۹۳۵ء میں برسر اقتدار آئی۔

افسوس ہمارے اقلیت والے دوستوں نے یہ نہیں سوچا۔ کہ Critics کی پوزیشن بہت اونچی ہوتی ہے۔ اور ایماندار minority کو ایماندار Majority ہمیشہ سنتشٹ رکھنے اور اس کی رائے کو پورا وزن دینے کی کوشش کرتی ہے۔ ان سجنوں نے اپنی اس نہایت اعلےٰ پوزیشن کو نہ سمجھ کر آریہ جنتا کو اپنے خلاف رائے قائم کرنے پر مجبور کر دیا۔ اگر یہ ایماندار minority بہو پکش کے کام پر ایمانداری سے نکتہ چینی کرتی۔ تو Majority جہاں اچھے فیصلے اور اچھے کام کرتی آریہ جنتا بھی ایسی minority کی قیمت کو پہلے سے کہیں زیادہ سمجھتی۔ میری رائے میں تو ایسی minority کو بہو پکش کی منسٹری میں جگہ دینی آریہ سماج کی نہایت عقلمندی پر مبنی تھی۔ آریہ سماج کے سبھاسد یہ سمجھ کر کہ یہ minority کافی سمجھدار اور تجربہ کار ہونے کی حالت میں نئی Majority پر حاوی رہے گی اور نئی Majority ان کی نکتہ چینی اور ایماندار رائے کو کبھی فراموش نہ کر کے اچھے فیصلے اور اچھے کام کرنے پر مجبور رہے گی۔ مگر افسوس کہ اس minority نے اپنی قیمت کو نہ سمجھا۔ آریہ جنتا کی اُمید پر پانی پھیر دیا۔ اور آریہ جنتا کو اپنے خلاف رائے قائم کرنے پر مجبور کر دیا۔ اسی واسطے میں ان کو نادان دوست کے نام سے منسوب کرنے پر مجبور ہوا ہوں۔

بیل بھوننے کی رسم کے خلاف پروٹسٹ

آریہ سماج پشاور شہر کی جنرل میٹنگ منعقدہ ۹/۴/۳۷ میں مندرجہ ذیل ریزولیشن اتفاق رائے پاس کئے گئے۔

(۱) ہم ممبران اور ہمدرداں آریہ سماج آج کی اس جنرل میٹنگ میں جو آریہ سماج ڈھکی لعابندی پشاور شہر کی عمارت میں منعقد کی گئی ہے۔ ملک معظم کی مبارک رسم تاجپوشی کے موقعہ پر بیل کو بھوننے کی رسم کے خلاف نہایت پر زور صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ اور التماس کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے سب سے زیادہ طبقہ اور قوم کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے۔ پروگرام سے بیل بھوننے کی مد کو بالکل نکال دیا جائے۔

(۲) متفقہ طور پر یہ قرار پایا۔ کہ اس ریزولیشن کی نقول ہز ایکسیلینسی گورنر صوبہ سرحد اور گورنر جنرل آف انڈیا کو بھجوائی جائیں۔

(۳) مزید قرار پایا۔ کہ ریزولیشن کی نقول جملہ اخبارات کو بھجوائی جائے۔

آریہ سماج لال کرتی انبالہ چھاؤنی کا چناؤ

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کے ادھیکاریوں کا حسب ذیل سالانہ چناؤ ہوا ہے۔

پردھان پنڈت بارو لال جی۔ اُپ پردھان مہاشہ بھوانی بھیک جی۔ منتری مہاشہ ہری کرشن جی۔ اُپ منتری مہاشہ لال چند جی کوشادھیکش مہاشہ پرمانند جی۔ پرتنشٹھت سبھاسد۔ پنڈت پیارے لال جی مہاشہ جگجیت لال جی۔ مہاشہ نرسنگھ دیو جی۔ مہاشہ شیو نارائن جی مہاشہ کرپال چند جی۔ مہاشہ گنگا رام جی مہاشہ پرشادی جی۔ پنڈت نند کشور جی۔ لالہ رام لال جی۔

(ہری کرشن جی منتری)

ایک ضروری تردید

ایک اُردو پمفلٹ بعنوان "مہاشہ کرشن اور اس کی پارٹی کا موجودہ ادھیکاریوں سے خلاف پراپیگنڈا" پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کی طرف سے شائع ہوا ہے اسکے ٹائیٹل پر پرنٹ لائن میں یہ لکھا ہے کہ "دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے شائع ہوا" یہ غلط ہے۔ سبھا کے دفتر سے اس کا کسی قسم کا کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ (منتری سبھا)

اس بات پر اب وچار کرنا آریہ جنتا کا کام ہے۔ کہ آیا ان کے قائم کردہ بہو پکش کا نرادر کرنے والے ان کے دنڈ کے بھاگی ہیں۔ کہ نہیں۔ آریہ جنتا خوب سمجھ سکتی ہے۔ کہ اسی طرح اگر بہو پکش کو پاؤں تلے روند اجاوے۔ تو آریہ سماج کا کام ایک دن بھی نہیں چل سکتا ہے۔

آریہ سماج لدھیانہ کا پرستاؤ

آریہ سماج لدھیانہ اور اس کے ادھیکاریوں کو یہ ابھیمان رہا ہے۔ کہ وُہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بھگت اور اس کے سنگٹھن کے حامی رہے ہیں۔ وہ سمیہ بھی تھا۔ جبکہ آریہ پرتی ندھی سبھا نے شروع شروع میں کچھ اپدیشک پرچار کے لئے رکھے اور ۴ر اگست ۱۸۹۶ء کو آریہ سماج لودھیانہ کے نام لودہانہ سماج کو اول درجہ کی سماج شمار کرکے وید پرچار فنڈ کے لئے ۵۰ ر روپیہ طلب کرنے کے لئے پتر لکھا۔ یہ پتر شری سائیں داس جی کا دستخطی ہے۔ اس پر ہمارے اُس سمیہ کے پردہان اور منتری جی کا سبھا کو دھن بھیجے جانے کے سمبندھ میں نوٹ بھی ہے۔ بڑھتے بڑھتے اب یہ اوستھا ہے۔ کہ لدھیانہ سماج سبھا کو وید پرچار ندھی کے لئے مبلغ تین صد[۳] روپیہ وارشک بھینٹ کرتی ہے۔ دشانس شتانس آدی دوسرے فنڈ اس سے الگ رہے۔ اس سال سماج کا جلسہ ۲۴ر ۲۵ اپریل کا تھا۔ شری منتری جی سبھا نے مجھے پتر لکھا۔ کہ سبھا کا مالی سال بیکم بساکھ کو ختم ہوتا ہے۔ اور آپ کا جلسہ بعد کا ہے۔ سبھا کا دھن پہلے پہنچ جاوے تو بہتر ہے۔ میں نے اُس سمیہ منتری جی کی سیوا میں جواب لکھ دیا۔ کہ نشچنت رہیے۔ سبھا کا دھن پہنچا سمیہ سبھا کوش میں پہنچ جاوے گا۔ اس طرح سے یہ دھن سبھا کو اپنے اُتسو سے پہلے پہنچا بھی دیا گیا۔ یہ مثال صرف اسلئے لکھی ہے۔ کہ آریہ سماج لدھیانہ سدا سے سبھا کے ادھیکاریوں کی آگیاؤں کا پالن کرتا رہا ہے۔

(۲)

لیکن لدھیانہ آریہ سماج ان سماجوں میں سے ہے۔ جو سبھا سے سمبندھت کسی سنستھا یا سماج میں اسنتوش برداشت نہیں کرسکتا۔ اسنتوش کا کوئی بھی کارن کیوں نہ ہو۔ آریہ سماج لدھیانہ پارٹی بازی سے اُوپر رہتا ہُوا اُسے دُور کرنے کا پریتن کرتا ہے۔ اسی بھاؤ سے پریرت ہو کر سماج ہذا کی انترنگ سبھا نے، جو جگت میں دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سمبندھ میں پھیلے ہوئے اسنتوش کو دیکھ کر ایک پرستاؤ اپنی انترنگ سبھا میں مورخہ ۱۳/۳ ۶ مطابق ۳۵/۳ ۱۸ کو پاس کرکے سبھا اور آریہ سماچار پتروں کو بھیجا۔ پرستاؤ کی نقل کیا کی جاوے۔ وہ چھپ چُکا ہے۔ پرستاؤ کا ایک ایک شبد بغیر کسی آکشیپ کے سدھانت رُوپ سے پاس کیا گیا تھا۔ اُس میں سبھا کے ورتمان (موجودہ) ودہان (کانسٹی ٹیوشن) میں تو تُرٹی دکھائی گئی ہے۔ لیکن کیا مجال کہ ورتمان سنچالکوں کی بابت کوئی بھی شبد استعمال کیا گیا ہو۔ کیونکہ یہ آریہ سماج لدھیانہ کی شان اور اس کی گذشتہ روایات کے خلاف تھا مجھے ابھیمان ہے کہ میرا سماج کبھی اپنے سنگھاسن سے نہیں ہلا۔

(۳)

سبھا میں جب یہ پرستاؤ پہنچا۔ تو سبھا کے مانیہ منتری جی نے مجھے پتر لکھا۔ جس میں لکھا۔ کہ "یہ پرستاؤ اس سبھا میں ہی تھی۔ بلکہ اور سماجوں میں بھی ہے۔" اور اودا ہرن میں شری ماسٹر رام لال جی کو ہماری سکول کمیٹی کا سدسیہ لکھ کر یو۔ پی پرتی ندھی سبھا کا اودا ہرن بھی دیا۔ اور یہ بھی لکھا۔ کہ "ان باتوں کو دھیان میں نہ رکھتے ہوئے بھی شری پردہان جی کو کھید ہے۔ کہ آپ یہ پرستاؤ سبھا کو بھیج رہے ہیں۔ اور دوسری طرف سبھا کی آگیا کے بغیر اخباروں میں چھپوا رہے ہیں۔ سبھا کے سمبندھ کی بات اس پرکار اخباروں میں دینا اچت پرتیت نہیں ہوتا۔" اور انت میں لکھا ہے۔ کہ آپ کرپیا لکھیے کہ آپ کا اس پرستاؤ کو سبھا کے پاس بھیجنے کا کیا ابھپرائے ہے۔ سبھا کا جب یہ پتر مجھے ملا۔ تو میں حیران تھا۔ کہ اس میں لکھی گئی کئی اسنگت باتوں کا کیا اُتر دوُں۔ پھر بھی میں نے یہ اُتر دیا۔ کہ

(۱) اس پرستاؤ کو آپ کی سیوا میں بھیجنے کا یہ ابھپرائے ہے۔ کہ آپ کرپیا اسے سبھا کے جنرل اجلاس میں پیش کردیں۔ یہی یہ ٹھیک ہوگا۔ تو جنتا اسے پاس کر دے گی۔ یا اس میں کسی سنشودھن کی آوشیکتا سمجھی جاوے گی۔ تو کوئی سنشودھن کر دے گا۔ یہ پرستاو انترنگ سبھا نے سدھانت روپ میں پاس کیا ہے۔ جو کوئی وشیش سماج یہنی ادستھا کے انکول جیسے اُچت سمجھتی ہے کرتی ہے۔

(۲) سماچار پتروں میں یہ اسلئے بھیجا گیا کہ یہ سبھا میں پیش ہوگا۔ سبھا پہلے سے ہی اس پر وچار کر لیوے۔ کیونکہ یہ ایک بڑا اوشیک پرستاو ہے۔

(۳) بدی سبھا کا کوئی ایسا نیم ہوتا۔ کہ کسی سماج کا کوئی پرستاو سبھا کی آگیا کے بغیر سماچار پتروں میں نہ بھیجا جاوے۔ تو ہم بھی اس کا پالن کرتے۔ اور ہمارے پرستاو پہلے بھی سماچار پتروں میں چھپتے رہتے ہیں اس لئے اور اوپر کے وچار سے یہ سماچار پتروں میں بھیج دیا گیا تھا"۔

یہ جواب دے کر میں سمجھتا تھا کہ سبھا کی سیوا میں پرستاو کا ابھپرائے لکھ دیا ہے۔ معاملہ ختم ہوگا۔ مگر منتری جی کا مجھے اس کا جواب الجواب ملا کہ "آپ کا پرستاو جنرل سبھا میں پیش کر ہی دیا جاوے گا۔ یہ آپ کو پہلے ہی لکھ دیا گیا تھا۔ نشچنت رہیں۔ اگلی انترنگ سبھا میں یہ وشے پیش ہے۔ انترنگ سبھا نے یدی کوئی سمتی دینی ہوگی وہ سمتی بھی جنرل سبھا میں پیش کر دی جاوے گی۔

سماچار پتروں کے وشے میں یہ نویدن ہے۔ کہ آپ نے یہ پرستاو سبھا میں پہنچنے سے پورو ہی کیولی ایک سماچار پتر میں بھیجا۔ سبھا کے ورودھ اندولن کر رہا تھا۔ اسلئے بھرم پھیلنے کی سمبھاونا تھی۔ "آپ کے بھاؤ اُنی اُتم ہیں۔ اس میں سندیہہ نہیں۔"

شری بابو رام جی منتری آریہ سماج لدھیانہ

سبھا کے شری منتری جی کے مذکورہ بالا پتر کا اُتر دینا میں نے اوشیک نہیں سمجھا۔ اُتر دینا ہوتا۔ تو میں منتری جی کی سیوا میں لکھتا۔ کہ

(۱) آپ نے مجھے اس سے پہلے کبھی نہیں لکھا۔ کہ یہ پرستاو جنرل سبھا میں پیش کر دیا جاوے گا۔ یدی لکھا ہوتا۔ تو پھر مجھے اس کے بھیجنے کا ابھپرائے پُوچھنے سے آپ کا کیا مطلب تھا؟

(۲) یہ پرستاو کیول ایک سماچار پتر میں ہی نہیں بھیجا گیا۔ بلکہ سبھا کے پتر آریہ مسافر کو بھی بھیجا گیا تھا۔

(نوٹ۔ میں اب بھی یہ لیکھ آریہ مسافر میں ویسے ہی بھیج رہا ہوں۔ جیسے دوسرے سماجک اخباروں میں)

آریہ مسافر میں پرستاو کا نہ چھپنا اس کا کارن ہے [illegible] سمجھا وہ سمجھیں۔ کہ اُس کے تھوڑے دن کے بعد ہی اس کی [illegible] ضبط ہو گئی تھی۔ میں نے کسی کو بھی [illegible] اپنا اور شری منتری جی کا سمے [illegible] کرنے کے برابر خیال کرکے اُتر نہ دیا۔

(۴)

اب ۲۶/۵ ۱۶ کے آریہ مسافر میں [illegible] کے سمبندھ میں شری پردہان جی آریہ [illegible] سبھا کا لیکھ پڑھ کر بڑا ہی آشچریہ ہوا۔ میرا خیال ہے۔ کہ یہ لیکھ سبھا کے [illegible] پتر بیوہار کے ہیرپیت اور غیر ضروری [illegible] بھرانتی اُتپادک بھی ہے۔ افسوس ہے کہ سبھا کے مانیہ پردہان جی نے میرے [illegible] کو لکھے جواب سے بھی سنتشٹ ہو کر [illegible] شری ماسٹر رام لال جی کے سمبندھ میں [illegible] غیر ضروری چرچا کی ہے۔

پوجیہ ماسٹر جی کے تیاگ بھاؤ [illegible] کی سماجک سیواؤں کے سمبندھ میں [illegible] لکھوں۔ پردہان جی نے خود انکی سماجک سیوا کا اعتراف کیا ہے۔ اس لیکھ سے آریہ [illegible] جگت میں بھرانتی پھیل سکتی ہے۔ اس [illegible] آریہ سماجک جگت سے میرا نمر نویدن ہے کہ جس شدھ بھاؤ سے آریہ سماج لدھیانہ [illegible] انترنگ سبھا نے یہ پرستاو پاس کیا ہے [illegible] سبھا کے ادھیویشن میں سب بھائی پارٹی بازی سے الگ رہ کر اس پر وچار کریں [illegible] سبھا کے منتری جی نے خود لکھا ہے کہ "آپ کے وچار اتی اُتم ہیں۔ اس میں سندیہہ نہیں"۔ پھر اب سندیہہ کیوں [illegible] جا رہا ہے۔ اور جنتا کو بھی سندیہہ میں ڈالا جا رہا ہے"۔

(شری منتری جی فرماتے ہیں۔ کہ [illegible] نے آریہ سماج لدھیانہ کے پرستاو کا [illegible] اخبارات میں اسلئے بھیجا تھا۔ کہ اس [illegible] بحث ہوسکے۔ میں منتری جی کی سیوا میں [illegible] کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے بھی ان کے [illegible] مطابق محض اپنے وچار ہی اس پرستاو کے [illegible] پرگٹ کئے تھے۔ میرا ایسا کرنا شاید [illegible] میں شامل ہوتا۔

باقی رہا ماسٹر رام لال جی کی ذات کا [illegible] سو ماسٹر جی بخوبی جانتے ہیں۔ کہ میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں لکھ سکتا۔ کہ جس سے ماسٹر جی کی ذات کے متعلق بھرانتی پھیلنے [illegible] پھیلنے کا امکان ہو۔ میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ شری بابو رام جی گپتا کو ماسٹر رام لال جی کی ذات کے ساتھ جو محبت اور عقیدت ہے میرے دل میں بھی ماسٹر جی کے لئے اُس سے [illegible] بابو رام جی سے زیادہ نہیں تو کسی صورت میں بھی کم محبت اور عقیدت نہیں ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ستیارتھ پرکاش کا نیا اردو ترجمہ

(شری نارائن سوامی جی مہاراج کی رائے)

(۱) پنڈت چموپتی جی ایم۔اے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار ستیارتھ پرکاش کا نئے سرے سے اردو ترجمہ کر رہے ہیں۔ اس انوواد کو میں نے دیکھا ہے۔ دوسرے اور ساتویں سمولاس کو شروع سے اخیر تک سنا اور آٹھویں سمولاس کو اصل کے ساتھ ملا کر ترجمہ کے ساتھ باقی سمولاسوں کو کہیں کہیں ادھر ادھر سے سنا۔ یہ ترجمہ ہندی اردو میں نہیں بلکہ خالص بامحاورہ اردو میں ہے۔ اور اس لئے کوئی بھی اردو دان جو ہندی کا حرف تک بھی نہ جانتا ہو۔ ترجمہ کو اچھی طرح پڑھ اور سمجھ سکتا ہو۔

(۲) پنڈت چموپتی جی صرف ترجمہ ہی نہیں کر رہے بلکہ اصلی کتاب کے مفہوم کو واضح کرنے کے لئے جگہ جگہ نوٹ بھی دیتے جاتے ہیں۔ اور کہیں کہیں جہاں اصلی کتاب میں دئے ہوئے حوالہ جات میں کوئی بات مشکوک تھی تو اُسے بھی صاف کر دیا ہے۔

میں اپنا مطلب صاف کرنے کے لئے اُداہرن دیتا ہوں۔

دوسرے سمولاس میں آئے ۵۔۶۵ ویں

गुरो प्रेतस्य . . . .
दश रात्रेण शुद्ध्यति ॥

شلوک کا ترجمہ میں نوٹ دے کر یہ بات صاف کر دی ہے۔ کہ رشی دیانند کا مطلب اس شلوک کا حوالہ دینے میں صرف لفظ اپریت کا ارتھ ظاہر کرنا تھا۔ علاوہ دس راتری میں شدھ ہونے کے نہ تھے۔

تیسرے سمولاس میں استریوں کو سکھشا دینے کا سمرتھن کرتے ہوئے رشی دیانند نے لکھا ہے۔ استریاں نہ پڑھیں تو کنیاؤں کی پاٹھ شالا میں ادھیاپکا کس طرح ہو سکیں۔ مترجم نے اس پر نوٹ دے کر واضح کیا ہے۔ کہ آچاریہ شبد کے استری لنگ کے دو روپ ہیں۔ (۱) آچاریا اور آچاریانی ان میں سے آچاریا وہ ہے جو خود اپدیش دینے کا کام کرتی ہے۔ اور آچاریانی آچاریہ کی استری کو کہتے ہیں۔

(۳) ستیارتھ پرکاش چھٹے سمولاس میں رشی دیانند نے منو کا ایک شلوک اس طرح دیا ہے۔

एवं विजय मानस्य ये.....
परि पान्थन: । तानानयेद्......
सर्वान सामादिभिरुपक्रमै:
منو۔ ۷۔ ۱۰۷

یہ کار رتھ ستیارتھ پرکاش میں اس پرکار لکھا ہے۔

وہ اس پرکار وبے کرنے والے سبھاپتی کے سمیپ میں جو پرتی پنتھی یعنی ڈاکو لٹیرے ہوں ان کو (سام) ملا لینے (دام) کچھ دے کر (بھید) پھوڑ توڑ کر کے اپنے وش میں کرے اور جو ان کے وش میں نہ ہوں۔ تو اتی کٹھن ڈنڈ سے وش میں کریں۔ صاف ظاہر ہے کہ جن الفاظ کے نیچے لکیر دی گئی ہے۔ ان کے لئے مندرجہ بالا شلوک میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ اس بات کو صاف کرنے کے لئے مترجم نے نوٹ میں لکھ دیا ہے کہ ان الفاظ کا بھاؤ منو ۷۔ ۱۰۸ میں یعنی اس سے اگلے شلوک میں ہے۔

اسی طرح کے بہت سے نوٹ جگہ جگہ دے کر اصلی کتاب کی کمی کو اس ترجمہ میں پورا کیا گیا ہے۔

(۴) ساتویں سمولاس میں ایشور کے ترکالگیہ ہونے کے سمبندھ میں مترجم نے بڑی اُپ یوگی ٹپنیاں دی ہیں۔

(۵) اسکے بعد جو ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے وہ جیو سوتنترتا سے کرم کرتا ہے۔ ایشور اُسے سروگیہ ہونے سے ویسا ہی جانتا ہے اور جیسا ایشور جانتا ہے ویسا ہی جیو کرم کرتا ہے۔ مترجم نے اس پر مفصل نوٹ دینے کے علاوہ اسی عبارت کے آگے خطوط وحدانی کے اندر یہ لکھا ہے کہ ان (جیو کے کرم کرنے اور ایشور کے اُسے جاننے وغیرہ) میں نہ تو عدم مطابقت اور نہ تقدیم تاخیر ہے۔ یعنی جیو جیسا کرتا ہے ایشور ٹھیک اُسی وقت اُسے جان لیتا ہے۔ کوئی کرم ایسا نہیں کہ جیو کرے اور ایشور کو اُس کا گیان پیچھے ہو۔ اور نہ یہ ہے۔ کہ ایشور کو جیو کے کرم کا پہلے سے گیان ہو۔ اور جیو اُسے پیچھے سے کریں۔ اس نوٹ سے کرم کی آزادی کے سدھانت کو سمجھنے میں کسی کو کوئی مشکل پیش نہیں آسکتی۔

(۶) بھاگ تیاگ لکشنا وشے ایسا ہے۔ کہ سادھارن وکتی اُسے اصلی کتاب کو پڑھ کر بھی سمجھ نہیں پاتے۔ لیکن مترجم نے اس وشے کو فٹ نوٹوں میں اتنا صاف کیا ہے۔ کہ سادھارن سے سادھارن آدمی بھی اسے اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ اسی طرح ویدوں کی تعداد دیتا چار ہونے اور اتھروید کے ویدوں میں شامل ہونے کے سدھانت کے متعلق بھی شست پتھ براہمن کے آدھار پر بہت اچھی ٹپنیاں دی گئی ہیں جن سے وشے کا اچھا سپشٹی کرن ہو جاتا ہے

کرم پھل ویوستھا

(بقیہ صفحہ ۱۰)

(۱) کے اثر ڈالنے سے چینتن جیو آتما پر اثر ہو۔ جب تک جیو آتما اپنی اندریوں سے حاصل نہ کرے۔ گربھ کے جیو آتما میں ابھی طاقت نہیں ہوتی۔ اسو جہ سے کوئی اثر ماتا کا نہیں ہوتا ہے۔ دیکھو شاستر کیا کہتے ہیں:

आत्मान्तर गुणानामान्तरे
कारणत्वात् ।

کرم کرنے کا اُپدیش (आत्मान्तर गुणाना:) جیو کو خود کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایک کے لئے کرم आत्मान्तरे دوسرے میں अकारणत्वात् اثر نہیں کرتے۔ جب اثر نہیں۔ تو پھل کیا۔ اور کرم کرتا کو ہی پھل داتا ہوتا ہے۔ शास्त्र फलं प्रयोक्तरि کرم کرتا کو ہی سہائیک ہوتا ہے۔

سوال۔ دیکھو جیو آتما کے پاس بار یک شریر ہوتا ہے۔ اور اس میں اندریاں بھی ہوتی ہیں۔ اور پتا کے ویریہ کے ساتھ جاتا ہوا سوکشم روپ سے سب کچھ حاصل کرتا ہے۔ اس واسطے ماتا کے سب کرموں کا اثر ہوتا ہے

جواب۔ بھائی جی! یہ باریک شریر تو شرشٹی کی پیدائش سے جیو آتما کے پاس ہوتا ہے۔ اگر بلا استھول شریر اور بلا ارادہ جیو کے اثر جیو آتما کے اندر باہر کے سنسکار پڑتے ہوں۔ تو بڑا ہی غرق ہو جائے گا۔ جس طرح ایک ڈاکٹر سوئے ہوئے آدمی پر زہر ٹیکا دے اور پولیس اُس کو خودکشی کے جرم میں عدالت سے ۲ سال کی سزا دلا دے۔ بعد کو اس کا نام رجسٹر میں درج کر کے ہمیشہ رات کو جگایا کرے۔ اور الزام یہ لگایا جاوے۔ کہ خودکشی وغیرہ جرائم کا عادی ہے۔ اگر ایسا ہو۔ تو راجہ کا انصاف جاتا رہے گا۔ ایشور ان کرموں کا پھل دیتا ہے۔ جو جیو کرتا ہے۔ جیو وہ کرتا ہے۔ جس کا ارادہ اندر سے آپ کرتا ہے۔ اُسی کا پھل ایشور دیتا ہے۔ اسو اسطے پتا کے جسم سے لے کر ماتا کے جسم کے باہر آنے تک آتما پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

سوال۔ کیا ظلم کرتے ہو۔ ماتا کا اثر نہیں ہوتا۔ دیکھو۔ ماتا رجو درشن (حیض) سے فارغ ہو کر جس آدمی کو دیکھتی ہے اس کی صورت کا بالک ہوتا ہے۔ مگر دل سے چنتن کرے

جواب۔ یہ بات بھی بالکل غلط ہے۔ دیکھو بالک جب ایک دوسری صورت پر ہوتا ہے۔ استری اور پرش سنتان اُتپتی کا یہ کرتے ہوں ۔۔ اسوقت استری اس پرش کو دیکھتی ہے۔ ویریہ میں جو گُن ہوتے

ہیں جس طرح ایک ایک انگ میں جو گُن ہوگا۔ اور وہ ادھک بھی ہو۔ ویسا رنگ بنتا ہے۔ بچہ ہمیشہ ماتا کی ۶ پیڑھیوں سے زیادہ اور پتا کے گوتر سے باہر صورت پر پیدا نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ایک عورت رجو درشن سے اسنان کر کے جلسوں میں جاتی ہے۔ کئی روپ والے پرشوں کو دیکھتی ہے۔ ایک سے دوسرا اچھا تو کیا ہوگا۔ اندازہ خود لگائیے گا۔ اور ویریہ کے گن جاتے رہینگے۔ مگر ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ اسو جہ سے بھگوان منو نے کہا ہے۔ کہ ماتا کی چھ پیڑھیوں اور پتا کے گوتر سے باہر شادی کرو۔ جس

(صفحہ ۷)

ہے۔ ایک مزاج والا دوسرے مزاج والے کو سمجھ ہی نہیں سکتا ہے۔ کوئی لڑائی میں خوش رہ سکتا ہے۔ کوئی اس میں گھبرا جاتا ہے۔ کوئی کشمکش کو ہی زندگی سمجھتا ہے۔ کوئی خاموشی سے پیار کرتا ہے۔ کوئی ایک چکر کو ہی پسند کرتا ہے۔ کوئی چکر سے باہر نکلنا چاہتا ہے۔ میں حالات دن بدن اپنے برخلاف پا رہا ہوں۔ میرے خیالات کسی کو بُرے بھی لگ سکتے ہیں۔ میری اس سے بڑائی چھوٹائی کی کوئی بھاؤنا نہیں۔ سچ جانئے۔ میں اپنے دوشوں پر جب نگاہ ڈالتا ہوں تب روتا ہوں۔ گُن۔ دوش سب میں ہوتے ہیں۔ وہ علیحدہ بات ہے۔ مگر کام کرنے والے لیڈروں اور اپنے آگوؤں سے جس ساماجک اخلاق کی امید ہونی چاہئے۔ وہ اور ہے۔ اس کو دیکھ سے پاتا نہیں ہوں۔

آخر میں اپنے آریہ بھائیوں سے یہی آشا کرتا ہوں۔ کہ وہ پوروت مجھے اپنا بھائی سمجھتے رہیں گے۔ اور جو کام مجھ سے ہو سکے گا وہ میں پھر بھی کرنے کو تیار رہوں گا۔

حاصل کلام یہ ہے۔ کہ مترجم مہاشہ ترجمہ کو باآسانی سمجھا جانے کے قابل بنانے میں عام ترجموں کی نسبت غیر معمولی پرشرم کر رہے ہیں۔ اس سے امید پڑتی ہے۔ کہ پورا اگر یہ ترجمہ ہو کر زیادہ سے زیادہ اُپ یوگی (مفید) بن

میں پیار بھی زیادہ ہو۔ اور استری پرش بھی دوش کے بھاگی نہ ہونگے۔

سوال۔ اچھا۔ تو آپ کوئی سنسکار ماتا کا بچہ پر نہیں مانتے۔ تو کیا یہ بات غلط ہے کہ اکبر کی ماتا اپنے محل میں بیٹھی ہوئی آنکھوں سے سرمہ لگا کر اپنے پیر کی تلی پر ایک پھول بنا رہی تھی۔ اسوقت ہمایوں آیا اور بیگم سے سوال کیا۔ کیا کرتی ہو۔ جواب دیا۔ کہ میں چاہتی ہوں۔ کہ میرا جو بچہ ہو۔ اُس کے پیر پر پھول ہو۔ اور جب اکبر پیدا ہُوا۔ تب وہ پھول بنا ہُوا تھا۔ یہ بات تو غلط ہے ہی نہیں۔

جواب۔ دیکھو۔ پتا کے جسم سے ویریہ ایسا ہی ماتا کے گربھ میں گرتا ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ یا عالم خواب میں گرتا ہے۔ دونوں حالتوں میں ویریہ میں کوئی علمی صفت نہیں ہوتی۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ علم گیانی میں رہتا ہے۔ اور گیانی جیو ہی ہو سکتا ہے۔ ویریہ جڑ ہے۔ اسوجہ سے کوئی گیان ویریہ میں نہیں آتا ہے۔ اور ماتا کے گربھ میں ایسا ہی داخل ہوتا ہے۔ جیسا گندم کا دانہ زمین میں چلا جاتا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد ماتا کے گربھ سے جہاں سے رجو درشن شروع ہوتا ہے۔ ایک سوتر چلتا ہے۔ اور بعد میں نابھی جس کو دھرنی بھی کہتے ہیں تیار ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ سے سب کھاد پدارتھ بچے کے جسم میں جاتے ہیں۔ ماتا کا کام کیول جسم کی پرورش کرنے کا ہے جس طرح اور جانور وغیرہ کرتے ہیں۔ اب رہا اکبر کا حال۔ یہ بالکل غلط ہے۔ چاہے کسی تاریخ میں ہو یا نہ ہو۔ دیکھو اگر یہ بات مان لی جاوے کہ اکبر کی ماتا کے پیر کے اُوپر کا سرمہ اُتر کر اکبر کے پیر پر چلا گیا تھا۔ تو آج کل بھی ہونا چاہیے۔ دیکھو قریب قریب تمام استریاں آنکھوں میں سُرمہ۔ ماتھے پر سرخ بندی۔ بالوں میں تیل اور پوڈر ہاتھوں پیروں میں مہدی لگاتی ہیں۔ اور کئی کئی گُدنے گدواتی ہیں۔ جسم پر بعض کے پھوڑے ہو جاتے ہیں۔ اور دوا لگاتی ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ کوئی نشان انگ بالک پر آتا ہے؟ اگر ایسا ہو۔ تو ماتھے پر سندور بندی لگانے سے اور ہاتھ پیروں میں مہدی اور بالوں میں سندور جو لگایا۔ پھر تو غلمان جنت کا ہو یا نہ یہ بات ویدک دھرم کے خلاف ہے۔

سوال۔ دیکھو جب حاملہ عورت کے دیکھی ہوئی تصویروں کا اثر بچے کی صورت پر ہوتا ہے۔ تب اوپر کی بات غلط کیسے ہو سکتی ہے۔ کے بالک کا آتما اور ہے۔ روپ یعنی بناوٹ اس میں ایشور کا کام ہے۔ اُس کے کرموں سے۔ عورت کے کسی چیز کے دیکھنے کا اثر بچے پر نہیں پڑتا۔

سوال۔ ستیہ دیو جی! آریہ سدھانت کے خلاف بولتے ہو۔ تمام ہی اوپدیشک یہ بات مانتے ہیں۔ ایک انگریز عورت اور اس کا مرد دونوں گورے رنگ کے تھے۔ مگر جو بچہ پیدا ہُوا کالا افریقہ کے رہنے والوں کی شکل کا تھا۔ اس پر ڈاکٹروں نے دریافت کیا۔ کہ کیا بات ہے؟ تب عورت نے کہا۔ میں کیا جانوں۔ ڈاکٹروں نے سونے کی جگہ دیکھی۔ وہاں سے ایک حبشی کی تصویر نکلی تھی۔ عورت نے کہا۔ کہ میں جب سوتی اور جاگتی تھی۔ اسوقت اس کو ضرور دیکھتی تھی۔ یہ ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا۔ کہ اسی وجہ سے لڑکا کالا ہُوا۔

جواب۔ آریوں کا یہ سدھانت نہیں ہے۔ اور نہ ایسا ہو سکتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی آدمی اپنے دادا کی تصویر اپنے مکان میں لگا دے تو رات کو اصل دادا کا خواب نہیں آ سکتا۔ نہ آتا ہے۔ جب سنسکار ہی اصل آدمی کا نہیں۔ تو شکل کا اثر ہونا غلط ہوگا۔ رہا ڈاکٹروں کی رائے۔ اس پر کیا اعتراض کروں خود ناظرین فیصلہ کر لیں۔ یہ بات تو ایسی ہے۔ کہ ایک زمیندار کی لڑکی گربھوتی ہو گئی۔ جب لڑکی سے دریافت کیا۔ کہ یہ حمل کس کا ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ میں بہیڑے کے پیڑ کے نیچے کھیت پر رہا کرتی تھی۔ زمینداروں کے بڑے بڑے چودھریوں نے فیصلہ کیا۔ کہ لڑکی کو حمل درخت سے ہُوا ہے۔ جیسے یہ بات فرضی ہو سکتی ہے۔ ویسی ہی انگریز عورت کی ہے۔ اگر مان بھی لیں۔ تو کیول یہ ہی مثال ہے۔ دیکھو تمام ہی استریاں جو آریہ ہیں۔ وہ سوامی جی سوامی شردھانند رانا پرتاپ جو سناتن دھرمی ہیں وہ بھگوان رام اور کرشن جی کو۔ سکھ گورو گوبند سنگھ کی تصویروں کو مندروں یا گھروں میں دیکھتی ہیں۔ کیا کوئی بچہ سوامی جی رانا پرتاپ کی صورت پر ہوتا ہے۔ اور تصویر کی شکل کیول منہ کی ہی کیوں آتی ہے۔ سر پر پاگ۔ ٹوپی۔ ہیٹ۔ انگریزی بال کیوں نہیں ہوتے۔ لہذا یہ سب بات غلط ہے۔

اور ادھیاپک کے اپدیش ہوئے۔ ۲۵ اپریل کو بھن شری دیوی جی کا ویاکھیان دھیانند ویدک جی کے بھجن ہوئے۔

(منتری آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر)

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور کے سماچار

ستھاپنا دوس:۔ ۱۵ اپریل ویروار بوقت ۵ بجے شام آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی عظیم الشان عمارت میں آریہ سماج کا ستھاپنا دوس زیر صدارت پروفیسر سری رام جی ایم۔ اے۔ بی ٹی۔ ایڈورڈ کالج پشاور بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا۔

سب سے پہلے سنگیت پریہ منڈل کے بھجن ہوئے۔

اس کے بعد شری ماسٹر بھگت رام جی بی اے شری پنڈت وویانندھی جی کے عالمانہ ویاکھیان ہوئے۔ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں نے ستھا ادھیاپکہ نے بنبند مضمون پڑھ کر بتلایا۔ کہ آریہ سماج اور رشی دیانند جی کے استری جاتی پر اتنے اپکار ہیں جس کو استری جاتی کبھی بھول نہیں سکتی۔ بعد ازاں شری پرشوتم دیو صاحب تاباں۔ اور مہاشہ بشن داس جی عینش کی ولولہ انگیز نظموں سے پبلک خوب محفوظ ہوئی۔

جناب صدر نے ان لڑکیوں کو جو دھرم سکھشا میں پاس ہوتی تھیں۔ مبلغ ۲ خند و بھگتی درپن انعام کے روپ میں دئیے۔ سنگیت پریہ منڈل وغیرہ میں آریہ ابھیو نے اور دو ہار بھالو آدی پستکیں تقسیم کی گئی۔ ایک کاپی بھگتی درپن جناب صدر بھینٹ کی گئی۔ آخر میں حاضرین میں بوندی کا پرشاد تقسیم کیا گیا۔

برہمچریہ سمیلن:۔ ۲۲ اپریل آریہ سماج ڈھکی نعلبندی کے سالانہ اتسو کے سلسلہ میں ۵ بجے شام برہمچریہ سمیلن زیر صدارت ڈاکٹر خانصاحب ایم۔ ایل۔ اے منعقد ہوا شری ایشورانند جی مہاراج نے برہمچریہ اور اس کے فوائد پر ایک عالمانہ تقریر کی۔ ازاں بعد سردار سنت سنگھ جی مینجر گوردوارہ بھائی بیبا سنگھ نے تقریر کی۔ اسنے فرمایا کہ آریہ سماج نے بڑا بھاری اپکار کیا ہے۔ اور نیز گورو صاحبان کی جیونیوں اتہاس گرنتھ صاحب سے کئی ایک بانیاں کو پیش کرتے ہوئے۔ پبلک سے اپیل کی۔ کہ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کا کلیان ہو۔ تو برہمچریہ دھارن کرو۔ اس کا پرچار کرو۔ اسکے بعد جناب سردار عبدالرب خاں صاحب نشتر ایم۔ ایل اے کی تقریر ہوئی۔ آپ نے فرمایا اس کانفرس میں شامل ہونے سے مجھ پر ایک اثر ضرور ہوا ہے اور وہ یہ کہ میں اتسو سے ایک پوتر اصول پر چلنے کی کوشش کروں گا۔ ہمارا ملک غلام ہے اور اس دیش میں غلاموں کی تعداد بہت ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ہم برہمچریہ کا پالن [illegible]

بلکہ اپنے اندر جوہر حیات پیدا کریں۔ [illegible] کر کے پہلے اپنے دیش کو آزاد کرائیں [illegible] پنڈت وویانندھی جی نے تقریر کرتے [illegible] منتروں کے حوالوں سے برہمچریہ کی [illegible] اہمیت جتائی۔ نیز فرمایا کہ اگر آپ [illegible] سوزاک وغیرہ اسی قسم کی کئی امراض [illegible] کو بچانا چاہتے ہو۔ پاکیزہ اور صحت [illegible] میں صاحب صدر نے اپنی صدارتی [illegible] فرمایا۔ بھائیو۔ ہمارا سب کچھ چھن [illegible] روحانیت باقی ہے۔ ہمیں مادی [illegible] دبا گیا ہے۔ یہ مغربی تہذیب ہماری [illegible] پر کلہاڑا چلا رہی ہے۔ آج سینماؤں [illegible] فیشنوں سے ہمارے نوجوانوں کے [illegible] پرستی اور بداخلاقی کا پرچار ہو رہا ہے [illegible] طرح غلامی کی زنجیروں سے جکڑا [illegible] اے پیارے بھائیو۔ اگر آپ چاہتے [illegible] دیش آزاد ہو۔ تو اس کی آزادی کے [illegible] ہے۔ کہ ہمارے اندر آتم وشواس [illegible] ہم اپنی صحت کو برقرار رکھیں [illegible] کریں۔ یہ سب چیزیں برہمچریہ سے [illegible] ہیں۔ اسلئے آپ اس پر عمل کر کے اپنے دیش کو آزاد کراؤ۔ اس کے بعد [illegible] تقسیم کیا گیا۔

سالانہ اُتسو { ۲۲-۲۴-۲۵ [illegible] شان و شوکت کے [illegible]

سماج ڈھکی نعلبندی کا وارشک اُتسو [illegible] ۲۲ اپریل شام ساڑھے ۵ بجے آریہ [illegible] سے نگر کیرتن شروع ہوا۔ جلوس [illegible] اور ہر طرح کامیاب رہا۔ ۲۴-۲۵ [illegible] آریہ سماج کے پرنڈال میں دو والوں [illegible] سے جنتا نے بہت لابھ اٹھایا۔ شری [illegible] ایشورانند جی نے وحدانیت اور [illegible] دفلاسفی، پنڈت پریہ ورت جی نے [illegible] اور موجودہ سوشلزم اور ویدک دھرم [illegible] پرکاش جی نے ویدک دھرم میں عورتوں [illegible] حصوں اور ویدک دھرم اور دیگر [illegible] مقابلہ پر ویاکھیان دیا۔ شریمتی [illegible] اگرچہ آخری دن تشریف لائیں۔ تاہم [illegible] لیکچر کے سمے اتنی حاضری تھی۔ کہ [illegible] بھری ہوئی تھی۔ آپ نے نہایت [illegible] ویاکھیان دیا۔ ۲۳-۲۴-۲۵ [illegible] آریہ استری سماج کا وارشک اُتسو [illegible] سے منایا گیا۔ پہلے دو روز پنڈت [illegible] جی سوامی الشور [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

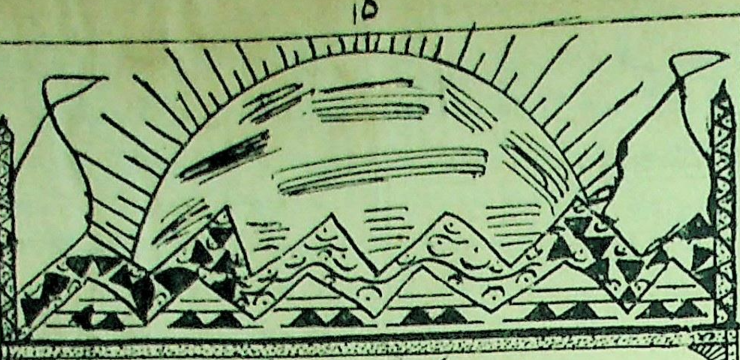

آریہ ساماجک جگت

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں

(۱) سالانہ چناؤ کے بعد کاریہ پوری تیاری کیساتھ شروع ہو گیا ہے۔ (۲) اس ہفتہ لالہ جانجی رام گھرانہ کے سپتر لالہ لیکھراج کا وواہ لالہ واسدیو کی سپتری کے ساتھ ہوا۔ ورکی اور سے ۱۰ روپے دان اور ۵ روپے دکشنا اور ودھو کی اور سے ۲ روپے دان اور ۵ روپے دکشنا پراپت ہوئی (۳) لالہ جسا رام نانگیہ کے سپتر لالہ ہرشی کیش کا وواہ لالہ جانجی رام گھرانہ کی سپتری کے ساتھ ہوا۔ ورکی اور سے ۷ روپے دان اور ۵ روپے دکشنا اور ودھو کی اور سے ۲/۸/- روپے دان اور ۲/۸/- روپے دکشنا پراپت ہوئی (۴) لالہ ہیرانند بوبجہ کے سپتر کے وواہ پر ۱۰ روپے دان پراپت ہوئے (۵) دکشنا پنڈت واسدیو نے نصف آریہ پتری پاٹھشالہ ڈیرہ غازیخاں اور نصف گوروکل ملتان کو بدستور سابق دی۔ (۶) انترنگ سبھا آریہ سماج نے سروسمتی سے لکھمی چند کو منیجر آریہ پتری پاٹھشالہ اور لالہ گیلا رام کو جائنٹ منیجر۔ لالہ آیا رام کو آڈیٹر منتخب کیا۔

(اُپ منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں)

شبھ لواہ

گوجرہ ۱۸ مئی عزیز روشن لال سپتر شریمان لالہ جیونمل جی پروپرائیٹر فرم میسرز آیا رام دیوی دیال سیالکوٹ کی شادی شریمتی پرکاش دیوی سپتری لالہ رام لال جی پروپرائیٹر فرم میسرز سوہن لال رام لال گوجرہ کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے ہوئی ور پکش کی طرف سے مختلف دھارمک سنستھاؤں کو مبلغ دوصد روپیہ دان دیا گیا۔ جس میں سے ۵۰ روپے آریہ پتری پاٹھشالہ گوجرہ - ۵۰ روپیہ سناتن دھرم پتری پاٹھشالہ گوجرہ - ۲۵ روپیہ گئوشالہ گوجرہ - ۱۰ روپیہ گوروکل کمالیہ کے ئے ہیں

(دیوانچند آریہ منیجر گوروکل کمالیہ)

ضلع پرچارنی سبھا جامپور کی سرگرمیاں
اب تک کے کام کی رپورٹ

خوشی حاصل ہوئی ہے کہ اب آریہ مسافر نکل پڑا۔ واقعی اس پرچہ کی سخت ضرورت تھی لوگ نہایت بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ اچھا پربھو سہایتا کرینگے۔

ضلع پرچارنی سبھا جامپور نے جب سے شری مولچند جی پرچارک کی خدمات حاصل کی ہیں - اور مہاشے جی نے جس دلی لگن اور عقیدت کے ساتھ کام شروع کر دیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ زیادہ کیا کہوں اُن ۲۰ چیت سے اخیر ویساکھ تک ۱ ماہ بارہ روز کا کام حسب ذیل ہوا ہے۔

(۱) ۳۲ گراموں میں پرچار کیا۔ (۲) ۶۵ لیکچر دیئے ۱۴ پرشنوں میں - ۹ دیویوں میں - ۵ مشترکہ طور پر (۳) ۶۰ ۴ میل کا سفر بذریعہ سائیکل کیا۔ (۴) ۶ ۳ سنسکار ویدک ریتی سے کرائے۔ منڈن ۱۲ - یگیہ پویت ۱۸ - وواہ ۴ - انتیشٹی ۲ - (۵) ۳ نو مسلموں سے بات چیت کی شدھ ہونے کی پریرنا کی - امید ہے کہ ایک جلدی شدھ ہو جائے گا۔ (۶) ۱ ڈاڈھی کو خیرات مانگنے کے پیشہ سے بچایا۔ (۷) ۲ براہمن لڑکوں کو آریہ سماج کی پاٹھشالہ میں بھجوایا۔ (۸) ۲ گوسائیوں کو آریہ سماج کا پریمی بنایا۔ (۹) ۵۰۰ ٹریکٹ ماہوار مفت تقسیم کرنے کے لئے شری لالہ بوسہ رام جی منتری کیندری اناتھالہ لاہور سے پرارتھنا کی اور شبھ وچن لیا۔ لالہ جی کا دلی شکریہ۔ (۱۰) ۱۶/۱۲/- ضلع پرچارنی کے لئے دان اکٹھا کیا۔ (۱۱) پتری پاٹھشالہ کھلوائی۔ (۱۲) ۲۰ آدمیوں کو مزاروں پر جانے سے روکا۔

(گنیش داس منتری ضلع پرچارنی سبھا جامپور - ۱۸ مئی)

شوک پرستاو

اس سماج کے پردھان لالہ میا داس جی بیدی ۱۶ مئی کو ۸۴ سال کی عمر میں سورگ باس ہو گئے سورگ باسی جی دڑھ وچاروں کے آریہ ستیہ آچرنی اور بڑی لگن کے پُرش تھے۔ اس پردھ اوستھا میں بھی جہاں کہیں آریہ سماج کا کام پڑ جاتا۔ خوشی خوشی جانے کو تیار ہو جاتے اور کام کو کرتے اور خاص کر قابل ذکر بات یہ ہے کہ جہاں پر وہ ہماری بستیات (آریہ سماج بستی غذاں اور بستی بلغ) کے روح رواں تھے۔ وہاں پر ان دونوں سماجوں کے بانی مبانی بھی تھے۔ بہت سالوں تک آریہ سماج بستی غذاں کے بھی پردھان رہے تھے۔ اور سورگ باسی جی نے شری سوامی دیانند جی مہاراج کے ویاکھیان خود سنے اور درشن کئے ہیں۔ واہ سنسکار پورن ویدک ریتی سے

رشی کیش میں گوروکل کی دھرمشالہ

گوروکل کانگڑی کے ادھکاریوں نے ان یاتریوں کی رہائیش کے لئے جو کہ وہاں ٹھہرنا پسند کریں ایک دھرمشالہ رشی کیش میں بنوانے کا نشچے کیا ہے۔ دھرمشالہ کی تعمیر میں تقریباً دس ہزار روپیہ لاگت کا اندازہ ہے۔ جس میں سے پانچ ہزار روپیہ مل بھی چکا ہے۔ دانیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے نام سے دھرمشالہ میں کمرہ بنوا کر یش اور پُنیہ کے بھاگی بنیں۔ ہر ایک کمرہ پر مبلغ آٹھ سو روپیہ خرچ ہونگے اس طرح سے اگیارہ دانی بھی اس شبھ کاریہ میں ہمارا ہاتھ بٹا دیں۔ تو باقی پانچ ہزار کی رقم پورا ہونے پر جلد ہی دھرمشالہ کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جاویگا ہر ایک کمرہ پر دانی کے نام کا پتھر لگایا جاوے گا اس کے بارے میں گورنر گوروکل کانگڑی سے خط و کتابت کریں۔

سندھ میں گوروکل کی ستھاپنا

جنتا کو بہ بھلی پرکار معلوم ہے۔ کہ آریہ سماج نے پراچین شکھشا پرنالی کو پنر جیوت کرنے کے لئے انیک ستھانوں پر گوروکل ستھاپت کر کے اُدبھت کاریہ کیا ہے۔ پرنتو باوجود بسیار کوشش کے سندھ پرانت کو آج تک یہ سوبھاگیہ پراپت نہ ہو سکا۔ کہ اس دیش میں بھی ایک ایسی قومی درسگاہ کھولی جا سکے۔ لیکن اب یہ لکھتے ہو پرسنتا پرتیت ہوتی ہے۔ کہ شری سوامی سیوکانند جی مہاراج کے پرشارتھ سے (جن کے پرشارتھ سے اور ستھانوں کے علاوہ اور ہماری سماج کے مندر تتھا بندو دھرمشالہ بنی ہیں -) سندھ کے آریہ سماجوں کی یہ ابھلاشا شیگھر پوری ہو گی۔ سندھ میں گوروکل کی ستھاپنا کے نمت سوامی جی نے تھوڑے عرصے میں پرشنشا یوگیہ کاریہ کیا ہے۔ اسکو مختصراً لکھتے ہوئے بڑا ہرش محسوس ہوتا ہے۔ سوامی جی کے پرشارتھ سے آج تک سولہ لائف ممبر بنائے گئے ہیں۔ جو کہ فی ممبر یکمشت ایک سو ایک روپیہ (ایک سجن دوصد پچاس روپیہ) ان لائف ممبروں کے علاوہ (جن کی تعداد اور بھی بڑھے گی) دوسو پچاس سہایک ممبر بنائے گئے ہیں۔ جو تین روپے سے لیکر پچیس روپے سالانہ کی امداد کرینگے۔ آگامی چند ماہ کے اندر سہایکوں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ جانے کی آشا ہے اسکے نمت سندھ پرانت کے مکھیہ مکھیہ نگروں میں مثلاً حیدرآباد - سکھر - شکارپور - لاڑکانہ وغیرہ میں پانچ پانچ سجنوں کی کمیٹیاں کاریہ کر رہی ہیں۔ گوروکل کے لئے بھومی کے سمبندھ میں حیدرآباد اور سکھر میں دو سجنوں نے بھومی دینے کی پرتگیا کی ہے۔ کس ستھان پر گوروکل کھولا جائے۔ یہ فیصلہ ہونے کے پشچات (یہ فیصلہ ایک بروہد کمیٹی جو گوروکل کے سنچالن کے لئے نرمان کی جانے والی ہے۔ کرے گی) وہ شیگھر ہو گا) گوروکل کی ستھاپنا کی گھوشنا کی جاوے گی۔ سکھر اور حیدرآباد میں بھومی کے علاوہ مرحوم سیٹھ آسو مل جی کے سپتر ادو-کا پرانواسی کے پریوار نے بھی گوروکل کے لئے بھومی دان کر کے ایک ٹرسٹ کو دے رکھی ہے گوروکل کی شکھشا پرنالی گوروکل کی کانگڑی کی پرنالی کے انوسار ہوگی۔ کچھ اچیت اور آوشک پریورتن کیا جاوے گا۔ سندھ گوروکل میں دس روپیہ شیرینی تک برہمچاریوں سے ماہی توفیس لی جاویگی اور نہ ہی بھوجن تتھا کپڑے کا خرچ لیا جاوے گا۔ بلکہ شکھشا بالکل مفت ہو گی۔ بڑا گوروکل تو سکھر یا حیدرآباد میں جب کہ فیصلہ کیا جاوے گا۔ ستھاپت کیا جاوے گا اس کی برانچیں جن میں تیسری شرینی تک شکھشا دی جاویگی۔ سندھ کے مختلف شہروں میں ہونگی۔

پربھو سے پرارتھنا ہے۔ کہ شری سوامی سیوکانند جی مہاراج کے پرشارتھ کو سپھل کریں۔ اور آریہ جنتا سے نویدن ہے۔ کہ اس مہان کاریہ میں ان کا پورا ہاتھ بٹائیں تاکہ سندھ میں گوروکل کی ستھاپنا کا کاریہ خوش اسلوبی سے سر انجام پائے۔

پرکاش سروپ
(معرفت آریہ سماج - کراچی)

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا چناؤ

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا چناؤ سال ۱۹۳۶ء کے لئے حسب ذیل ہوا ہے۔

پردہان لالہ دیش بندھو جی ایم - ایل - اے اُپ پردہان (۱) لالہ ہنس راج جی گپتا (۲) لالہ شوچرن داس جی (۳) پنڈت اننت رام جی - (۴) سیٹھ کیج ناتھ جی - منتری لالہ وشمبر دیال جی اُپ منتری لالہ جیوتی پرشاد جی اور لالہ کرشن چند جی کوشادھیکش لالہ لکشمی چند جی پستکادھیکش پنڈت رام پرکاش جی شاستری

آریہ سماج لودیانہ کے پرستاو پر

شری پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کا وکتویہ

آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے اخبار آریہ مسافر مطبوعہ ۱۶ مئی میں حالات حاضرہ پر چند خیالات کے ہیڈ نگ سے آریہ سماج لودیانہ کے اس پرستاو پر کہ آریہ پرتی ندھی سبھا سے ویتن لینے والے انترنگ سبھا اور ودیا سبھا کے سبھا سد نہ بن سکینگے یہ اعتراض کیا ہے کہ ماسٹر رام لال جی لودیانہ اور آریہ سماج کی انترنگ سبھا یا آریہ ہائی سکول کی پربندھ کرتری سبھا کے سدسیہ ہیں جب آریہ سماج لودیانہ خود اس پرستاو پر عمل نہیں کرتی تو پرتی ندھی سبھا کو اس پر عمل کرنے کے لئے کیوں کہتی ہے۔ اسکے متعلق نویدن ہے کہ آریہ سماج لودیانہ کی زبردست رائے ہے اور اس پر ہی عمل کرتی ہے کہ اس کی انسٹیٹیوشنز کے ملازم اس... انسٹیٹیوشن کی پربندھ کرتری سبھا کے ممبر نہیں بن سکتے ہیں۔ آریہ سماج لودیانہ کے ماتحت ایک آریہ ہائی سکول دوسری گنیشی لال آریہ کنیا پاٹھ شالا ہے دونوں کی الگ الگ رجسٹرڈ پربندھ کرتری سبھا ہیں سوائے شری ماسٹر رام لال جی کے جنکو نیم میں اپ باد کرکے بھیجا گیا ہے۔ کوئی اور سکول کا ملازم پربندھ کرتری سبھا کا سبھا سد نہیں ہے۔ شری ماسٹر رام لال برسوں آریہ سکول کی پربندھ کرتری سبھا کے سبھا سد نہیں تھے۔ مگر بعد ازاں ان کی یوگتا اور ترکپشتا کو دھیان میں رکھتے ہوئے ان کی مرضی اور سخت اصرار کے برخلاف پربندھ کرتری سبھا میں سبھا سد لئے گئے ان کو پربندھ کرتری سبھا کا کوئی پد ادھیکاری نہیں بنایا گیا گنیشی لال آریہ کنیا پاٹھ شالا کی پربندھ کرتری سبھا میں پاٹھ شالا کا کوئی بھی ملازم سبھا سد نہیں ہے۔ کیونکہ ان دونوں سنستھاؤں کا پربندھ آریہ سماج کی انترنگ سبھا کے آدھین نہیں ہے۔ اسلئے آریہ سکول اور کنیا پاٹھ شالا کے ملازم انترنگ سبھا کے سبھا سد بن سکتے ہیں۔ اس سے کوئی پربندھ میں ہانی نہیں ہوتی چونکہ آریہ سماج لودیانہ اس نیم پر عمل کرتا رہا ہے کہ آریہ سکول یا آریہ کنیا پاٹھ شالا کا کوئی ملازم سوائے شری ماسٹر رام لال جی کے جنکے لئے نیم میں اپ باد کیا گیا ہے۔ پربندھ کرتری سبھا کا سبھا سد نہیں ہو سکتا۔ یہی کارن ہے کہ یہاں پر ہر ایک کام شانتی پوروک نہایت کامیابی سے ہو رہا ہے۔ آریہ سماج لودیانہ چاہتا ہے۔ کہ اس اصول کی پابندی اور پرتی ندھی سبھا پنجاب بھی کیا کرے جس سے سارے جھگڑے سماپت ہوں۔ آریہ سماج لودیانہ اپنے پرستاو دوبارہ یہ چاہتا ہے۔ کہ سبھا کے اپدیشک انترنگ سبھا کے سبھا سد نہ بنیں۔ کیونکہ اپدیشکوں کی تقرری تنخواہ ترقی آدی باتیں انترنگ سبھا کے آدھین ہیں گورو کل کے آچاریہ مکھ ادھشٹھاتا کے اتی رکت گورو کل کا کوئی ملازم آریہ ودیا سبھا کا سبھا سد نہ بن سکے۔ یہ آریہ سماج لودیانہ کے پرستاو کا ابھپرائے ہے۔ آشا ہے کہ آریہ جنتا آریہ سماج لودیانہ کی اصلی...

اس نیم پر سبھا کو عمل کرنے پر بادھت کرنے کا یتن کریں گے۔ یہ بھی بتلا دینا ضروری ہے۔ کہ آریہ سماج لودیانہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی ہر کام میں مدد کرتی رہی ہے۔ اور پرتی ندھی سبھا کے سنگٹھن کو دڑھ کرنا چاہتی ہے۔ جہاں پنجاب کی کئی بڑی آریہ سماجوں نے سبھا کو وید پرچار کا دسانش بھی نہ بھیجا۔ وہاں آریہ سماج لودیانہ نے اپنے سالانہ جلسہ سے پہلے ہی وید پرچار فنڈ کا سترہ دسانش سبھا کے کوش میں بھیج دیا۔ اسکے اتی کمت رشتنی التو...

وہیر آتما اور دھرم شاخش آدی فنڈوں کی رقم آریہ سماج لودیانہ نے بھیجی ہے۔ اتنی کم آریہ سماجوں نے بھیجی ہوگی۔ ہم آشا کرتے ہیں کہ اس آریہ سماج کا پرستاو اس بھاو سے دیکھا جائیگا۔ کہ جس بھاو سے بھیجا گیا ہے۔

کنیا کیلئے ور اور ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک متر جو ضلع گورداسپور کے ایک قصبہ کے رئیس ہیں اُن کی سپتری کے لئے ایک برسر روزگار نوجوان ور کی اور سپتر کے لئے ایک خوبصورت گھر کے کام کاج سے واقف پڑھی لکھی کنیا کی ضرورت ہے۔ میرے متر ذات کے لحاظ سے کھشتری ہیں۔ لیکن ان سمبندھوں کے متعلق وہ ذات پات کا لحاظ نہ کرکے محض گن کرم سبھاؤ کے مطابق ہی سمبندھ کرنا چاہتے ہیں۔ میرے متر کی جائداد لاکھوں روپیہ کی ہے۔ وہ خود پانچ بھائی ہیں۔ جائداد مشترکہ ہے ایک ہزار بیگھہ اراضی زیر کاشت ہے۔ علاوہ ازیں مکانی جائداد بھی ایک لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔ ساہوکارہ وغیرہ اس سے علاوہ ہے۔ میرے متر کی چھ سنتان ہیں۔ تین لڑکے اور تین لڑکیاں جس لڑکے کے لئے کنیا کی ضرورت ہے اسکی عمر ۲۴ سال کی ہے۔ ایف۔ اے پاس ہے۔ بی۔ اے کا پرائیویٹ امتحان دے رہا ہے۔ لڑکی یوگیہ آریہ گھرانے کی تعلیم یافتہ گرہ کاریوں میں مستقل ہونی چاہئے۔ لڑکا سنسکرت کی بہت اچھی یوگیتا رکھتا ہے۔ اسلئے کنیا اگر کنیا گورو کل کی شکھشت ہو تو بہتر ہوگا۔ جس لڑکی کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ اس کی آیو ۱۵ سال کی ہے معمولی بڑھی ہوئی ہے۔ لیکن سندھیا۔ ہون منتر بھجن پڑھنا وغیرہ اچھی طرح کر سکتی ہے۔ گرہ کاریہ کھانا پکانا وغیرہ جانتی ہے۔ بچپن میں اسکی ایک آنکھ خراب ہو گئی تھی۔ دوسری میں موتیا اُتر رہا ہے لیکن ڈاکٹر موہن سنگھ اور رائے بہادر متھرا داس جی سے رائے لی گئی تھی۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ آنکھ بالکل درست ہو جائے گی۔ لڑکی بڑی سوشیل اور یوگیہ ہے۔ لڑکا اضلاع گورداسپور امرتسر۔ جالندھر۔ لاہور۔ سیالکوٹ کا ہونا چاہیئے۔ نیز سداچاری آریہ خیالات کا اور برسر روزگار یا کوئی دستکاری جاننے والا ہو۔ کم از کم آمدنی ۳۰۔ ۳۵ روپیہ ماہوار و آیو ۲۴۔ ۲۵ سال کی ہو۔ نرویش بھوجی ہو۔ زیادہ تعلیم یافتہ کی ضرورت نہیں۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

چرنجی لال پریم اڈیٹر آریہ مسافر لاہور

آریہ سماج سانگلا ہل کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سانگلا ہل کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳ جون ۱۹۳۶ء مطابق ۲۹-۳۰-۳۱ جیٹھ بروز شکر سنیچر۔ ایت ہونا نسچت ہوا ہے۔ اس اوسر پر آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ وہ بڑے بڑے وِدوان پنڈت سنیاسی مہاتما اور اپدیشک بھیج کر جنتا کو آنند ت کریں۔ علاوہ ازیں شری پت ہیرا لال گاندھی اور صوفی گیان اندر دیو شاستری کے پہنچنے کی بھی سمبھاونا ہے۔

(لوک ناتھ آریہ سیوک سانگلا ہل)

شری سوامی سروانند جی کا پتہ درکار ہے

سروسجنوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ شری سوامی جی مہاراج جہاں کہیں ٹھہرے ہوئے ہوں یا جنہیں اُن کا پورا پتہ ہو۔ کرپا کرکے مجھے سوچت کریں۔ کیونکہ ہماری سماج کا جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳ جون نشچت ہو چکا ہے۔ اور یہاں کی جنتا ان کے منوہر اپدیشوں کی بہت پیاسی ہے۔

(لوک ناتھ آریہ سیوک سانگلا ہل)

چھپار ساین

عجیب و غریب

بل ویریہ خون بڑھانے کے لئے اکسیر ہے بدہضمی۔ پتھری۔ جریان۔ سرعت کا شرطیہ علاج کرتی ہے۔ واجی کرن یعنی طاقت اور ویریہ کی دوا ہے۔ ہر مرد کو استعمال کرنی چاہئے۔ قیمت ۸ روپے فی سیر۔ سوا دو روپیہ ایک پاؤ۔

سوم راج

مرض بیوکوریا یعنی جریان الرحم کا شرطیہ واحد علاج ہے۔ بیماری پاک ہو کر اولاد ہو جاتی ہے۔ قیمت دس خوراک اڑھائی روپے (عہ)

چھپار ساین فارمیسی (رجسٹرڈ)

گارڈن کالج روڈ راولپنڈی

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱۰۰

طاقت کی بہترین دوائی ہے۔ جو ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اسکے استعمال سے کھوئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال کر لینا کمزوری کو تمام سال نزدیک نہیں آنے دیتا۔ اس کے استعمال سے کمزوری کی تمام بیماریاں۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ دور ہو جاتی ہیں جسم مانند فولاد کے مضبوط ہو جاتا ہے۔ شدھ اور تازہ خون پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ یہ دل و دماغ جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے۔ صرف تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱۰۰ میں ہی ہے۔ اور یہ موسم سرما میں بھی استعمال ہو سکتا ہے ورنہ آج کل اس قسم کے شربت فروخت ہو رہے ہیں۔ ان میں یہ خوبی نہیں۔ اگر آپنے ابھی تک تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱۰۰ کا استعمال نہیں کیا تو آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے بوتل خرید کر زندگی کا لطف اٹھا دیں۔ دھوکہ سے بچیں اور صرف تلوار مارکہ خرید کریں۔

ہر شہر کے دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتا ہے

تیار کرنے والے:۔ گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ لوہاری ایس۔ پی۔ ریلوے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف ... صیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

... سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

सासाहिक आर्य मुसाफिर लाहौर

R. L. No 2662

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲

آریہ مسافر

ہفتہ وار لاہور

قیمت فی پرچہ ۱/

جلد ۱ اتوار ۶ جون ۱۹۳۷ء مطابق ۲۴ جیٹھ سمت ۱۹۹۴ بکرم دیانند آبد ۱۱۲ نمبر ۱۸

ایڈیٹر پنڈت چرنجی لال پریم

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی

آریہ مسافر چندہ سالانہ تین روپے

اہل اسلام

بلا کسی جائز وجہ کے مجھ سے ناراض ہوتے ہیں۔ اور مجھے تکلیف دینا چاہتے ہیں وہ بے وجہ مجھ سے کینہ رکھتے ہیں۔ اور محض بھول سے مجھے اپنا دشمن خیال کرتے ہیں حالانکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ میرے دل میں جس قدر پریم ان کے لئے ہے۔ اور کسی کے لئے نہیں +

(شہید اکبر)

مایا کے کھیل

مفلس، روگی، اس روگی کو کون بٹھائے پاس — توبہ یہ "افلاس" خدایا توبہ یہ افلاس

زروالے کی دُنیا پیارے زروالے کا دین — بے زر ہونا اس دُنیا میں جرم بڑا سنگین

دولت ہو تو لے لے پیارے پرمیشور کو مول — دولت تیرے پاس نہیں تو اشک کے موتی رول

رب کے نام پہ اللہ والے جھوٹے ٹکڑے پائیں — دولت والے زر کے بندے زر میں تولے جائیں

بے زر جوتوں میں بھی بیٹھا کھاتا ہے دھتکار — زروالا گر سر پر ناچے، ایشور کا اوتار

زر کے ٹکڑوں میں ہے ارزاں جگ کی جیون جوتی — پاگل اپنے اشکوں کو تو سمجھا ہے موتی

مایا ایشور، مایا داتا، مایا ہی اوتار — مایا سے ہر چیز ہے پیارے مایا سے سنسار

من کا کھوٹا سکہ پیارے کون لگائے دام — کون خریدے گا اس کو یہ ٹوٹا پھوٹا جام

مایا کے سب کھیل ہیں پیارے مایا کے سب میل

مایا کیا ہے، مایا پیارے ... سکھ ... کا کھیل

(پریت لڑی)

کرم پھل ویوستھا

(از شیام پیارے)

سوال۔ اچھا وہ بات دوسرے ملک کی ہو گی۔ مگر ہمارے دیش میں مہابھارت جو بھگوان ویاس جی کا لکھا ہوا ہے اُس میں ہے ارجن کا لڑکا ابھیمنو اپنی ماتا سبھدرا کے گربھ میں تھا۔ تو ارجن نے چکرویو کے قلعے کا ذکر اپنی عورت کو سُنایا۔ قلعے میں جانے تک سُنایا تھا۔ مگر واپسی سُنا رہے تھے۔ کہ سبھدرا کو نیند آ گئی۔ اسی وجہ سے مہابھارت کی لڑائی میں ابھیمنو مارا گیا۔ قلعہ کے اندر چلا تو گیا۔ مگر باہر آنے کا رستہ نہیں آتا تھا۔ کیا یہ مہابھارت جھوٹا ہے؟

جواب۔ مہابھارت گرنتھ ضرور ہے۔ اور اس کتاب میں بہت سی ایسی باتیں ہیں۔ جو غلط ملائی گئی ہیں۔ باقی رہا کہ یہ قصہ بھی سارے مہابھارت میں نہیں ہے۔ اگر ہاں بھی ہیں تو یہ بات تو صاف ہے۔ کہ جو بات حمل کی حالت میں عورت سُنتی ہے۔ وہ بچہ کو خود یاد ہو جاتی ہے۔ تو جو عورتیں بیکچر۔ کتابیں وید۔ گرنتھ صاحب قرآن اور سکولوں میں انگریزی پڑھتی ہیں گراموفون سُنتی ہیں۔ سب یاد ہونے چاہئیں۔ دُنیا میں یہ بات دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ ماتا پتا بے سمجھ مگر بچہ ہوشیار۔ ماتا ہوشیار۔ مگر لڑکا مورکھ ہوتا ہے۔ جب ذرا سی کتھا کا اثر ہو گیا۔ تو ہر روز کی کتھا کا کوئی اثر نہیں۔ اگر وہ ٹھیک ہوتی تو یہ ضرور ہوتی۔ لہٰذا غلط ہے۔

سوال۔ جس وقت بچہ گربھ میں حرکت کرتا ہے۔ تب اندریاں ہو جاتی ہیں۔ ماتا کے سننے سے بچہ پر اثر ہوتا ہے۔ جیسے چھوٹا بالک ماتا کی گودی میں ہو۔ ماتا دوسری عورت سے باتیں کرتی ہو۔ تو بچہ بھی سُنتا ہے۔ اسی طرح گربھ میں بھی سُنتا ہے۔

جواب۔ یہ بات ہرگز نہیں ہو سکتی۔ جب تک بالک کی اندریاں پوری نہیں ہوتیں۔ تب تک گن کو حاصل نہیں کر سکتیں۔ اور اثر بھی نہیں ہوتا۔

سوال۔ یہ بات نہیں۔ جب ماتا کسی بات کو سُنتی یا دیکھتی ہے۔ تو ماتا کی آتما بچے کی آتما پر اثر ڈالتی ہے۔

جواب۔ یہ بات بھی غلط ہے دیکھو آواز جڑ ہے کان بھی جڑ ہیں۔ دیں سنیوگ ہو کر آتما لیتا ہے جس طرح گالی کا اثر سننے والے پر ہوتا ہے۔ اور جو سمجھتا بھی ہووے۔ ماتا اپنی بات دوسرے کو بلا زبان نہیں بتلا سکتی۔ اور بتلانا بیکار ہیں۔ اندریاں کام نہیں کرتیں۔ جب پوری ہو جاتی ہیں۔ تو ایشور باہر بھیجد یتا ہے۔ اس کارن یہ بات ٹھیک نہیں ہوتی۔

سوال۔ تو ماتا پتا کا کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔

جواب۔ جیو آتما پر وہی اثر ہوتا ہے۔ جس کو کسی نہ کسی روپ میں حاصل کر لے۔ اگر حاصل نہ کریگا۔ تو کوئی اثر نہ ہوگا۔ اور حاصل کرنے کو سمعوں شریر دیا ہے۔ اور جسم میں اندریاں بھی نہیں اگر اندریاں نہیں ملیں تو نہیں کر سکتا۔ اور یہ جو اس روح کے قبضہ قدرت میں ہوتے ہیں کام لیگا تو کام دینگی۔ نہیں تو نہیں جب جیو مر جاتا ہے۔ اور مرنے کے بعد جب تک سنسار میں نہیں آتا تب تک کوئی گن حاصل نہیں کر سکتا اسوجہ سے بھگوان دیانند جی نے بتلایا کہ جب سنتان پیدا ہووے اس کی زبان پر اوم لکھو تا کہ تمام سنسار کے مالک اوم کو جانے اور اوم بعد سنسار کی رچنا جاننا نہیں جان سکتا اور رچنا جاننے کے لئے سوامی دیانند جی جیسے یوگیوں کی ضرورت ہے اور جاننے والے مکتی دہام یعنی انند کو پاتے ہیں۔ اور یہی منزل مقصود ہے۔

انتخاب آریہ سماج میرپور (ریاست جموں)

سمت ۱۹۹۴ کے نئے ادھیکاری حسب ذیل منتخب ہوئے ہیں۔

پردھان ۔ لالہ بودھ راج صاحب صراف

اُپ " ۔ مہاشہ کرم چند صاحب وکیل

منتری۔ مہاشہ تیرتھ رام جی منیجر سنگر سیونگ مشین کمپنی لاہور

اُپ منتری۔ لالہ تیرتھ رام شاہ۔

خزانچی ۔ لالہ جگت رام صاحب۔

مینجر آریہ پُتری پاٹھ شالہ۔ لالہ کرم چند صاحب وکیل

اسسٹنٹ ۔ رام بھجا جی عرائض نویس۔

پستک ادھیکش ۔ مہاشہ پریہ ورت جی۔

سٹور کیپر و انچارج مسافر خانہ۔ مہاشہ چونی لال جی۔

(تیرتھ رام منتری آریہ سماج میرپور)

پریم کا گیت

پریم سے بیری کو اپنا لے۔ پریم نگر میں گھر بنوا لے

پریم ہے جگ کی سار آدھارے۔ پریم سے ہے سنسار آپیارے

چار گھڑی کا رین بسیرا

پریم سے ہی آباد ہے دُنیا — کیوں کرتا ہے تیرا میرا

پریم سے ہی دلشاد ہے دُنیا — پریم یہاں کی ریت ہے پیارے

پریم یہاں کی ریت ہے پیارے — پریم سے جگ کو جیت

پریم یہاں کی ریت

پریم کے آنسو خوب بہا لے۔ پریم کے گنگا جل میں نہا لے

پریم سے ہوتے ہیں سب بس میں۔ پریم ہے جیون کی نس نس میں

پریم کی نہریں کردے جاری

سار جگت میں پریم کی مایا — نرمل نرمل پیاری پیاری

چار کوٹ میں پریم کی چھایا — پریم یہاں کی ریت ہے پیارے

پریم یہاں کی ریت ہے پیارے — سمے نہ جائے بیت

پریم سے کر لے پریت

پریم کے ہی مندر میں آجا۔ پریم کی سُندر جوت جگا جا

پریم سے سب کو قابو کر لے۔ جو کچھ چاہے پھر تو کر لے

پریم ہے تیرے دل کا سہارا

پریم کی بھوکی ساری دُنیا — کیوں پھرتا ہے مارا مارا

پھرتی ماری ماری دُنیا — پریم یہاں کی ریت ہے پیارے

پریم یہاں کی ریت ہے پیارے — پریم کا سُن لے گیت

پریم کے سارے میت

پریم ناتھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہفتہ وار

آریہ مسافر

لاہور

۶ جون ۱۹۳۷ء

آریہ مسافر کی امداد کی ضرورت

چند ہفتے ہوئے ہم نے لکھا تھا کہ گورنمنٹ آریہ مسافر سے جو ہماری رائے میں ، جو وجہ ایک ہزار کی ضمانت طلب کر لی ہے وہ طوعاً و کرہاً سبھا نے دیدی ہے ۔ غریب آریہ مسافر پہلے ہی خسارہ میں چلتا تھا اس پر یہ بار گراں اس کے لئے واقعی اسہ ساہو رہا ہے سبھا نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ رقم آریہ سماجوں اور دانی آریہ پرشوں سے اپیل کر کے جمع کیجائے ۔ چنانچہ راقم سطور ہذا نے نہ صرف مختلف سماجوں میں گھوم پھر کر ہی اس سہایتہ فنڈ کے لئے روپیہ جمع کرنیکی کوشش کی ہے اور کر رہا ہے ۔ بلکہ آریہ مسافر میں ایک آرٹیکل اسی مطلب کا لکھا تھا مگر چونکہ سبھا کا جنرل اجلاس تھا ۔ اور سالانہ رپورٹ ربجٹ وغیرہ تیار کرنے اور دیگر کاموں میں مصروفیت کی وجہ سے اس طرف توجہ نہ دیجا سکی ۔ اس لئے اس سمہ میں مزید کچھ نہ لکھا جا سکا ۔ ہم نے لکھا تھا کہ جو بھی رقومات اس مد میں وصول ہونگی ہم انہیں شکریہ کے ساتھ آریہ مسافر میں درج کر دیں گے ۔ اس اثنا میں ہمیں یہ دو رقومات موصول ہوئی ہیں ۔

رائے بہادر برج لال جی لاہور	۱۵/-/-
پنڈت امرناتھ جی کینال کلرک لائلپور	۲/-/-

ہم ان دونوں مہانو بھاووں کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں ۔

لیکن ہم یہ لکھے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ رفتار نہ صرف بدرجہ انتہائی سست ہے بلکہ سخت حوصلہ شکن ہے آریہ مسافر آریہ سماج کے شہید اولین شری پنڈت لیکھرام جی کی واحد یادگار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مسلمہ آرگن ہے اس لئے تمام سماجوں اور آریہ پرشوں کا فرض ہے کہ اسے پوری آن بان اور شان کے ساتھ زندہ و سلامت رکھیں ۔ ایک آریہ مسافر ہی اب پرچہ ہے جو مخالف مذاہب خصوصاً اسلام اور احمدیت کے ویدک دھرم کے خلاف آئے دن حملوں کا سینہ سپر ہو کر جواب دیتا ہے ۔ چنانچہ یہ امر واقعہ ہے کہ اس کے زبردست اور مسکت مضامین کیوجہ سے مخالف کیمپ میں کھلبلی سی مچی رہتی ہے ۔ شہید صادق کے مشن کی آریہ مسافر جس تندہی اور سرعت کے ساتھ اشاعت کرتا ہے اس سے ناظرین واقف ہیں ۔ کیا آریوں کی آن اور بان اس بات کو گوارا کریگی کہ گورنمنٹ کا پہلا ہی وار مسافر کی کمر توڑ دے ۔ آریہ پرشوں کا حوصلہ تو کوہ ہمالیہ سے بھی زیادہ مضبوط اور مشہور ہے انہوں نے آریہ سماج کی قلیل سی زندگی میں جتنی عظیم الشان قربانیاں کی ہیں ان کی تعریف میں دوست تو ایک طرف دشمن بھی رطب اللسان ہیں ۔ ایسی حالت میں اس معمولی سی رقم کے لئے اپنے لیکھے جانباز سپاہی کو نقصان پہنچنے دینا کسی بھی آریہ ویر کو گوارا نہیں ہو سکتا ۔ آریہ مسافر سہایتہ فنڈ کی سابقہ میزان -/۱۵۸۳ روپے تھی اب اس میں -/۱۷ روپے اور شامل ہوئے ہیں ۔ گویا کہ اس وقت تک -/۱۱۲۰ روپے جمع ہو چکے ہیں اور بقایا -/۴۸۸ روپے ہیں یہ کوئی بڑی رقم نہیں ۔ آریہ سماج اور شہید اکبر کا ایک ہی عاشق آریہ سماجی اسے پوری کر سکتا ہے ۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ یہ سنہری فہرست عوام کے چندے سے پوری ہو تاکہ تاکہ ہم دنیا پر واضح کر سکیں کہ آریہ پرشوں کے دلوں میں شہید صادق ۔ اس کے مشن اور اسکی واحد یادگار کے ساتھ کیسا پریم ہے

آریہ پرشو! تمہاری اسوقت کی تھوڑی سی امداد بھی آریہ مسافر کی زندگی کے لئے آبحیات کا کام کریگی ۔ اس لئے میں آریہ سماجوں اور دانی آریہ بھائیوں سے پورے زور کے ساتھ التجا کرتا ہوں کہ وہ آریہ مسافر کے اس کشٹ کے سمے میں دست امداد دراز کریں اور جتنی بھی امداد دے سکیں دیں ۔ ہم ہر ایک رقم کو شکریہ کے ساتھ مسافر میں درج کرتے رہیں گے ۔

ایک ضروری تصحیح

۳۰ مئی ۱۹۳۷ء کے آریہ مسافر میں پنڈت ٹھاکر دت جی شرما (امرت دھارا) کا ایک مضمون "میرا تیاگ پتر کا کارن" کی شائع ہوا اس میں ایک جگہ کاتب نے صرف ایک لفظ "نہیں" لگا کر تمام مطلب الٹ دیا ہے ۔ اصل عبارت یہ تھی ۔

"پارٹی بازی میں جو ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے دوش ہوتے ہیں ۔ وہ کم و بیش ہو سکتے ہیں ۔۔۔۔ یہ کسی پارٹی میں نہیں یہ بات ماننے کے قابل ہی نہیں"۔

کاتب نے کسی پارٹی سے پہلے لفظ یہ کی بجائے "نہیں" لکھ دیا ۔ جس سے تمام مضمون غلط اور پنڈت جی کی چٹھی کے مضمون کے بالکل الٹ ہو گیا ناظرین تصحیح کر لیں ۔

(ایڈیٹر آریہ مسافر)

بعض آریہ سماجوں کی غلطی

اگرچہ یہ درست ہے ۔ کہ عام طور پر صوبہ پنجاب کی آریہ سماجوں میں فیس خور اپدیشکوں اور بھجنیکوں کی وبا اتنے زوروں پر نہیں ۔ جتنی کہ یو پی کے آریہ سماجوں یا پنجاب کی سناتن دھرم سبھاؤں میں ہے ۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ کہ ہمارے صوبہ میں بھی سماجیں سنگٹھن کے وروُدھ اس پاپ کی بھاگی بنتی ہیں ۔ ہمیں ذاتی طور پر اس بات کا کئی بار تجربہ ہوا ہے ۔ کہ ایک سماج کے سالانہ جلسہ کا سبھا نے اچھے سے اچھا انتظام کر دیا ہے ۔ لیکن پھر بھی انہوں نے چند ایک بھجنیکوں یا اپدیشکوں کو ان کی مقررہ فیس ادا کر کے بلوا لیا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سماج کا جلسہ کے موقعہ پر جمع کردہ دھن کا بڑا حصہ تو ان فیس خوروں کی نذر ہو جاتا ہے ۔ جب سبھا کے ویدپرچار فنڈ یا دلت ادھار فنڈ یا لیکھرام سمارک فنڈ کے لئے دھن دینے کا سمے آتا ہے تو ادھیکاری عذر معذرت پر اتر آتے ہیں جب سبھا کے اپدیشک اس گھر پھونک تماشہ دیکھنے والوں کو ان کی فضول خرچی کی طرف توجہ دلاتے ہیں ۔ تو وہ بڑے بھولے پن سے کہہ دیتے ہیں ۔ کہ اچھا جی! ابکے جو ہو گیا سو ہو گیا ۔ آئندہ ایسا نہ ہوگا ۔ لیکن مشکل یہ ہے ۔ کہ ایک نہ ایک ایسی سماج نکلتی ہی رہتی ہے ۔ جس سے نہ صرف ہمارے سنگٹھن پر چوٹ پہنچتی ہے ۔ بلکہ آرتھک ہانی بھی ہوتی ہے ۔ آریہ سماجوں کو ایسے فیس خوروں کی ہمیشہ حوصلہ شکنی کرنی چاہئے ۔

کاش یہ سپرٹ سب میں طاری ہو جائے

ہم نے آریہ مسافر کے کالموں میں بار بار یہ لکھا ہے کہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات ۔ تنازعات کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مذہبی اور فرقہ وارانہ تعصب ہماری طبائع میں اس قدر گھر کر گیا ہے کہ اگر کسی مسلمان سے کوئی گندے سے گندہ اور برے سے برا فعل ہی کیوں نہ سرزد ہو مسلمان اسکی محض اس وجہ سے مذمت نہیں کرتے کہ وہ مذہباً مسلمان ہے ۔ یہی حال ہندوؤں کا ہے ہمیں مسلم معاصر النجم لکھنؤ میں یہ سطور پڑھکر بڑی خوشی ہوئی ۔ ایڈیٹر صاحب النجم لکھتے ہیں ۔

"دو اپنی قوم کے افراد کو نیک سیرت اور پاک طینت تصور کر لینا تعصب کا وہ انتہائی درجہ ہے جس پر انسان کا ضمیر ملامت کئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ ہم ہندو اخبارات کی طرح یہ نہیں کہتے کہ سیوک اناتھ آشرم دریا گنج دہلی کے یہ چھ شیطان سیرت بھگت ہندو غنڈے ہیں ۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہندو دھرم نے اس غنڈے پن کی کبھی اجازت نہیں دی ۔ بلکہ منو کے قانون میں ایسے سیاہ باطنوں کے لئے سنگین سزا مقرر کی گئی ہے ۔ اسی طرح ہم ہندو اخبارات سے بھی استدعا کریں گے کہ وہ بھی بعض شیطان سیرت مسلمانوں کی ان شرمناک حرکات پر تمام مسلمانوں کو غنڈہ قرار دینے سے باز آئیں ۔ اور مسلمانوں کو بحیثیت مسلمان بدنام کرنیکے مذموم شغلہ کو ترک کر دیں ۔ غنڈہ جس مذہب کا بھی ہو وہ غنڈہ ہے وہ اپنے غنڈے پن سے نہ صرف اخلاق اور انسانیت کا خون کرتا ہے بلکہ اس کا وجود اپنے مذہب کے لئے بھی باعث ننگ ہے ۔ ہمیں امید ہے کہ ہندو اخبارات اپنی روش کو تبدیل فرما کر افراد کے گناہوں کی ذمہ داری کسی قوم کے سر ڈالنے سے اجتناب کریں گے اور بدمعاشوں کی مذمت صرف اس بنیاد پر کریں گے کہ وہ بدمعاش ہیں ۔ نہ اس بنا پر کہ وہ مسلمان یا عیسائی ہیں ۔ کیونکہ کسی مذہب کی طرف ایسے لوگوں کا انتساب خود ایک گناہ ہے جس سے ہر خدا پرست کو پرہیز کرنا چاہیئے"۔

ہم اپنے معزز معاصر کو یقین دلاتے ہیں کہ آریہ مسافر ہمیشہ اسی اصول پر کاربند رہا ہے اور آئندہ بھی رہے گا ۔ لیکن ہمیں یہ کہنے کی اجازت دیجائے کہ مدیر النجم محض ہندو اخبارات کو اپنی ملامت کا نشانہ بنانے میں اسی مذہبی تعصب کا شکار ہو رہا ہے کہ جسکی وہ تنقید کر رہا ہے ۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس جرم کے مجرم زیادہ تر مسلم اخبارات ہی ہوا کرتے ہیں ۔ تاہم ہم اس اصول کے قائل ہیں ۔ چاہتے ہیں کہ سب لوگ اسکی پیروی کریں ۔

فرضی اناتھ آلیوں کی وبا

اس بات کا فخر بھی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کو ہی ہے۔ کہ سب سے اول انہوں نے ہی آریہ جاتی کی توجہ اپنے یتیم اور لاوارث بچوں کی طرف دلائی۔ اور اپنے دست مبارک سے یتیم خانہ فیروزپور وغیرہ کی بنیاد رکھ کر اس سلسلہ میں ایک مثال حسنہ قائم کی۔ مہرشی کے بعد ان کے سنتھاپن آریہ سماج نے یتیموں کی رکھشا اور پالن پوشن کے کام کو اپنی ساعی جمیلہ سے اور بھی چار چاند لگا دیئے لیکن جیسا کہ دنیا کا قاعدہ ہے۔ ہر گل کے ساتھ خار ہوتا ہے۔ جہاں دھوپ ہو۔ وہاں سایہ بھی لازمی ہے۔ نیکی اور بدی توام بہنیں ہیں۔

ایک طرف تو ایسا کار خیر جاری ہے۔ دوسری طرف لبعض کوتاہ اندیش مجرم صفت اشخاص نے معصوم یتیموں کو بھی اپنی روزی کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ ان لوگوں کا طریق کار یہ ہے۔ کہ وہ اغوا کرکے یا کسی دوسرے طریق پر کچھ لڑکوں کو اپنے ہاتھ میں کر لیتے ہیں۔ پھر ایک یتیم خانہ کھول کر انہیں گلی گلی کوچہ کوچہ بھیک مانگنے کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ جو کچھ یہ لڑکے اکٹھا کرکے لاتے ہیں۔ اُس سے خود موج اُڑاتے ہیں۔ دانی لوگ بھی ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر انہیں دان دے دیتے ہیں۔ جو بالکل اکارت جاتا ہے۔ بلکہ اپنی معصوم بچوں کی جوان کے آگے چڑھ جاتے ہیں تباہی کا کارن بنتا ہے۔

ہمیں خوشی ہے۔ کہ پولیس نے ایسے کئی جعلی اور فرضی یتیم خانوں پر چھاپے مارے۔ اور کئی اغوا کردہ بچوں کو برآمد کیا۔ اور مجرموں کو گرفتار کرکے انہیں عبرت انگیز سزائیں دلائیں۔ لیکن اس سلسلہ میں عام جنتا کا بھی کچھ فرض ہے۔ ہم آئے دن دیکھتے ہیں۔ کہ ریل گاڑیوں میں کئی نو عمر بچے فرضی یتیم خانوں کی طرف سے بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ اور اسی طرح کئی چالاک لوگ بھی رسید بُکیں چھپوا کر بھولے بھالے لوگوں کو پھانستے رہتے ہیں۔ ایسے ان چالاک اشخاص کا بھانڈا متذکرہ بالا مقدمات سے پھوٹ گیا ہے۔ پبلک کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ اور اس بات کا تہیہ کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ سوائے اُن یتیم خانوں کے کہ جو مدت سے قائم ہیں۔ اور جن کی باقاعدہ انتظامیہ کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں اور کسی کو دان نہیں دیں گے۔

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر

پشاور کے رگھناتھ مندر کا جھگڑا

پشاور کے سکھوں اور ہندوؤں کے درمیان وہاں کے رگھوناتھ مندر کا جھگڑا عرصہ سے چلا آتا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ اب یہ نازک صورت اختیار کر رہا ہے۔ سکھوں نے اس مندر کا قبضہ دلائے جانے کے لئے جو دعوے دائر کر رکھا تھا۔ سینئر سب جج پشاور نے اس کا فیصلہ سکھوں کے حق میں کر دیا ہے۔ اور ساتھ ہی حکم دیا گیا ہے۔ کہ ۵ جون کو اسے پولیس کی امداد سے گرا دیا جائے۔

اس حکم سے پشاور کے ہندوؤں میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ ستیہ گرہ تک کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ شری پنڈت مالویہ جی نے سکھ لیڈروں کو تار دیا ہے۔ کہ وہ اس جھگڑے کا باہمی مصالحت سے تصفیہ کر لیں۔ اسی طرح سرحد کے مسلم کانگرسی لیڈر ڈاکٹر خان صاحب بھی تصفیہ کرنے کی کوشش رہے ہیں۔ دوسری طرف مختلف مقامات کے مہا بیر دل ستیہ اگرہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ پرماتما نہ کرے۔ کہ ایسی نوبت آئے۔ کیونکہ اگر ایسا ہُوا۔ تو سکھوں اور ہندوؤں کے باہمی تعلقات سخت ناخوشگوار ہو جائیں گے۔ ایک تو پہلے ہی سرحد میں ہندوؤں اور سکھوں کی تعداد صرف ۷ فیصدی کے قریب ہے۔ اس پر بھی اگر اُن میں باہمی نفاق پیدا ہو گیا۔ تو ان کی حالت اور بھی خراب ہو جائے گی۔ اسلئے ہم دونوں قوموں کے سرکردہ لیڈروں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ انہیں بہت جلد اس تنازعہ کو باہمی مصالحت سے طے کر لینا چاہیئے۔ تاکہ یہ فتنہ آگے نہ بڑھنے پائے۔

سرکاری اشتہارات

گورنمنٹ پنجاب نے اخبارات کی ایک سفید فہرست بنا رکھی ہے۔ جن اخبارات کے نام اس فہرست میں درج ہوتے ہیں صرف اُن کو ہی سرکاری اشتہارات ملتے ہیں۔ اب پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں اس مطلب کا ایک پرستاو پیش کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ طریقہ ترک کیا جائے۔ اور سرکاری اشتہارات دینے کے متعلق ناواجب امتیاز کو اُڑا دیا جائے۔ واقعی اس سلسلہ میں سخت بے انصافی ہو رہی ہے۔ کئی اخبارات جن کی اشاعت بمشکل تمام دو تین سو ہو گی۔ محض اس وجہ سے سرکاری اشتہار حاصل کر رہے ہیں۔ کہ اُن کے کسی نزدیک سوخ سے اُن کا نام سفید فہرست میں درج ہو گیا ہے۔ ورنہ اگر جنتا میں مقبولیت اور تعداد اشاعت کو اشتہار دینے کا معیار قرار دیا جائے۔ تو ان اخبارات کو کوئی پوچھے بھی نہ۔ یہ صریح ناانصافی ہے۔ اور گورنمنٹ کو جلد سے جلد اس طریقہ کو منسوخ کر دینا چاہیئے۔

دہلی میں سینکڑوں غریبوں پر مُصیبت

ہمیں یہ معلوم کرکے سخت افسوس ہُوا ہے کہ دہلی میں قریباً ایک ہزار اشخاص نے جو سب کے سب مسلمان بتلائے جاتے ہیں پہاڑ گنج کے قریب بسنے والے غریب ہندوؤں پر حملہ کر دیا۔ اور اُن کے پانچصد مکانات گرا دیئے۔ اور اُن کے اندر جو مال و اسباب تھا وہ سب لوٹ لیا۔ یہ بھی بتلایا جاتا ہے۔ کہ وہاں شیو جی کا ایک مندر اور دھرم سالہ بھی تھی۔ یہ بھی ظالموں نے گرا دیئے۔ اس واقعہ سے تمام دہلی میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ کو فوراً اس معاملہ کے متعلق پوری تحقیقات کرانی چاہیئے۔ اور جن اشخاص سے یہ شیطانی حرکت سرزد ہوئی ہے۔ انہیں گرفتار کرکے عبرت انگیز سزا دلانی چاہیئے۔ نیز جن بیگناہ ہندوؤں پر بلاوجہ مصیبت نازل ہوئی ہے۔ ان کی امداد کرنی چاہیئے۔ آخر وہ بھی تو سرکار کی ہی رعایا ہیں۔

"ڈنڈا پیر"

مقامی معاصر ستیہ دیو سمباد نے اپنی یکم جون کی اشاعت میں "ڈنڈا پیر ہے بگڑیاں تگڑیاں دا" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا ہے۔ جسے ہم اختصار کے ساتھ درج ذیل کرتے ہیں:۔

حال میں ہمارے بادشاہ کی تخت نشینی کے موقعہ پر بنگال کے ایک شہر میں ایس۔ ڈی۔ او نے حکم دیا۔ کہ لوگوں کا جلوس بنا کر بازاروں میں سے گذارا جاوے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جلوس جس راستہ سے گذرا۔ اس راستے میں ایک مسجد تھی۔ یہ جلوس جب باجہ بجاتے ہوئے اُس مسجد کے پاس سے گذرنے لگا۔ تب مسجد سے چالیس پچاس مسلمان لاٹھیاں لے کر باہر نکل آئے۔ اور یہ کہنے لگے۔ کہ باجہ بجانا بند کر دو۔ جلوس والوں نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ اس پر مسلمانوں نے دھمکیاں دینی شروع کیں۔ لیکن جلوس کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے مسلمانوں سے باامن رہنے کی کوئی درخواست نہیں کی۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے سامنے کسی قسم کی منت سماجت کی۔ بلکہ اُن کو حکم دیا کہ جلوس کے راستے میں کسی قسم کی رکاوٹ مت کرو۔ ورنہ بُری طرح پچھتاؤ گے۔ اس کا اثر وہی کچھ ہُوا۔ جو کہ ہونا چاہیئے تھا۔ یعنی مسلمان اپنا سا منہ لے کر مسجد کے اندر چلے گئے۔ اور جلوس ان لوگوں کی موجودگی میں مسجد کے سامنے سے باجہ بجاتا ہُوا گذر گیا۔ ایسے ہی موقعہ پر کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ

"ڈنڈا پیر ہے بگڑیاں تگڑیاں دا"۔

اس سے آگے ہمارے معاصر نے اس واقعہ سے کئی اہم نتائج اخذ کئے ہیں لیکن ہم قلت جگہ کی وجہ سے نظر انداز کرتے ہیں۔ مگر یہ کہنے سے نہیں رُک سکتے۔ کہ معاصر موصوف کی نکتہ رسی واقعی قابل داد ہے۔

سناتن دھرم کی تکمیل

لاہور کی ناستک ٹولی کے اخبار "نیا دور" سمواد نے اپنی تازہ اشاعت میں "لطیفہ" کے عنوان کے ماتحت مندرجہ ذیل سطور شائع کی ہیں:۔

ایک دن شر بان نر بھیا نند جی انارکلی بازار میں دیو سماج کی پستکیں بیچ رہے تھے۔ اور ایک سناتن دھرمی ان سے کتب خریدنے کے لئے ان کتب کو دیکھ رہا تھا۔ ایک اور شخص نے آکر اُس سناتن دھرمی کو کہا۔ کہ آپ ان کی پستکیں کیوں دیکھتے ہیں؟ یہ لوگ تو ناستک ہیں۔ اس پر سناتن دھرمی نے اُس شخص کو مرتوڑ دینے والا دلچسپ جواب دیا:۔

"بجلی میں جیسے Negative (منفی) اور Positive (مثبت) دونوں قسم کی لہروں کے ملنے سے شعلہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح سناتن دھرم میں آستک اور ناستک دونوں مت شامل ہیں۔ اور ان دونوں کے ملنے سے ہی سناتن دھرم مکمل ہوتا ہے"۔

اس پر وہ اعتراض کرنے والا شخص خاموش ہو گیا۔ اور کچھ جواب نہ دے سکا۔

واہ۔ واہ۔ یہ دہرم بھی خوب ہے۔ کہ اس کی اُس وقت تک تکمیل نہیں ہوتی جب تک دُنیا میں خدا کے منکروں کا وجود قائم نہ ہو۔ گویا کہ سناتن دھرم ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راولپنڈی میں مورتی پوجا پر زبردست شاستر ارتھ

آریہ سماج کی شاندار فتح

شری سناتن دھرم سبھا رجسٹرڈ راولپنڈی کا سالانہ جلسہ ۲۱ سے ۲۵ مئی تک ہونا نشچت ہوا تھا جس میں تمام ہندو جنتا کو سملت ہونے کا نمنترن دیا گیا تھا۔ بہت سے آریہ سجن اُتسو میں سملت ہوئے۔ اور شانتی پُوربک ویاکھیانوں کو سُنتے رہے۔ ۲۳ تاریخ کو شام کے وقت گوپال مصر ہریانوی کا ویاکھیان رکھا گیا۔ اور ویاکھیان سے پہلے سناتن دھرم کا مہتو اس لیکچر کا مضمون بتلایا گیا۔ دوران لیکچر میں مصر جی نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر سناتن دھرم کی خوبیاں بیان کرنے کے بجائے مورتی پوجا۔ اوتار۔ اور نیوگ پر اوٹ پٹانگ بولنا شروع کیا۔ اور مضمون سے بلا تعلق مہرشی دیانند اور راما بائی کا قصہ شروع کر دیا۔ اور آریہ سماج کے خلاف خوب دُرافشانی کی جس کو سُنکر آریہ بھائی جوش میں آ گئے۔ پرنتو منتری سماج نے اُسی وقت منتری سناتن دھرم کو چٹھی لکھ کر دی۔ کہ وہ ایسی بیہودہ بکواس کو روکیں۔ پرنتو اس کی کوئی پرواہ نہیں کی گئی۔ مجبوراً آریہ سماج کو شاستر ارتھ کے لیے للکارنا پڑا۔ اور اسی شام شاستر ارتھ کے لیے چٹھی بھیجی گئی۔ جس کا جواب ۲۵ مئی کو صبح دس بجے ملا۔ کہ آج شام کو ۳ سے ۴ بجے تک اگر آپ آ سکیں۔ تو شاستر ارتھ کے لیے سمے دیا جا سکے گا۔ ورنہ کوئی اور موقعہ نہ ملے گا۔ کیونکہ ہمارے پنڈت بعد میں چلے جاوینگے۔ اس میں یہ نیتی کام کر رہی تھی۔ کہ آریہ سماج کے سجن اپنے اپنے دفتروں میں ہونگے۔ اور شاستر ارتھ کا پربندھ نہ ہونے کے کارن انہیں یہ کہنے کا موقع مل جائیگا۔ کہ آریہ سماجی شاستر ارتھ سے بھاگ گئے۔ پرنتو ایشور کی کرپا سے سب پربندھ ہو گیا۔ اور بہت سے آریہ سماجی شری پنڈت منگل دت جی پوران آنند کو معہ ضروری پستکوں کے نیت سمے سے پہلے ہی پنڈال میں پہنچ گئے۔ سوئیک پر سناتن دھرمیوں نے بہت ترکیبوں سے شاستر ارتھ کو ٹالنے کی کوشش کی۔ مگر جب کوئی بھی کارگر نہ ہوئی۔ تو انہوں نے پنڈت اکھلانند جی اور گوسوامی وید کل بھوشن جی کو شاستر ارتھ کے لیے تیار کیا۔ اور وینی اچھا سے شریمان پنڈت ششی نراین جی پردھان سناتن دھرم سبھا راولپنڈی) ایڈوکیٹ کو ہی اس شاستر ارتھ کے لیے پردھان نیت کر دیا۔ پردھان جی نے اُٹھتے ہی شاستر ارتھ کے لیے صرف ۳۵ منٹ سمے بتلایا۔ لیکن آریہ سماج کے زور دینے سے اسے ۴۰ منٹ کر دیا۔ آریہ سماج نے اس وقت کو ناکافی بتلایا۔ پرنتو سناتن دھرم کا اپنا سٹیج اور اپنی جنتا کی ادھکتا کی وجہ سے آریہ سماج کی پیش نہ گئی۔ اس کے بعد جو دوسری رکاوٹ شاستر ارتھ میں ڈالی گئی۔ وہ یہ تھی۔ کہ پوروپکش کو ۱۵ منٹ پہلے بولنے کے لیے دیے گئے۔ جن میں سے ۸ منٹ سنسکرت بولنے کے لیے تھے۔ اور ۷ منٹ اُس کا انوواد کرنے کے لیے۔ اسی طرح اُتر داتا کو۔ اور بعد میں پانچ پانچ منٹ دونوں کو دیے گئے۔ یہ اس خیال سے کیا گیا تھا۔ کہ آریہ پنڈت سنسکرت میں بھاشن نہیں کر سکیگا۔ اور ہماری وجے ویسے ہی ہو جاوے گی۔ پرنتو اس حال میں بھی سناتن دھرمیوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ کیونکہ آریہ سماج نے اس شرط کو بھی سویکار کر لیا۔ اس کے بعد شاستر ارتھ کی کارروائی آرمبھ ہوئی۔

شری پنڈت منگل دت جی نے اُٹھتے ہی گائتری منتر کا جاپ کرایا۔ اور سنسکرت میں بھاشن کرتے ہوئے اس تھوڑے سے عرصہ میں بہت سے پرشن مورتی پوجا پر کر ڈالے۔ جن میں سے مکھیہ یہ ہیں۔ ان کو سُنکر پورانک دل کے ہوش ٹھکانے نہ رہے:-

(۱) "چاروں ویدوں میں سے مورتی پوجا دکھاؤ"۔

(۲) ویدوں میں اتنی لمبی چوڑی مورتی پوجا کا ودھان کس منتر میں ہے۔ حوالہ دو؟

(۳) ویدوں میں پتھر۔ مٹی وغیرہ اور انیہ دھاتوؤں کی مورتی بنانا کس منتر میں لکھا ہے؟

(۴) مورتی میں بھگوان آتا ہے۔ بھوگ کھاتا ہے۔ بھگتوں کی رکھشا کرتا ہے۔ یہ کس وید منتر میں لکھا ہے؟

(۵) یجروید ادھیائے ۳۲۔ منتر ۳ یہ ہے

न तस्य प्रतिमाऽस्ति यस्य नाम महद्यशः ॥

(۶) یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۸ میں ایشور کو " अकायम् " کہا ہے۔

اب پورانک پنڈت اکھلانند جی کی باری آئی۔ جنہوں نے سنسکرت میں گالیاں دینی آرمبھ کر دیں۔ اور اُپروکت سوالوں کے جواب میں مورتی پوجا کے لیے کوئی حوالہ پیش نہ کرتے ہوئے یہ کہا۔ کہ لفظ "ارچن" ویدوں میں آتا ہے۔ اور اٹھارہ دھاتوؤں کی بنائی ہوئی مورتی کا ذکر ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش کے پہلے ایڈیشن میں سے اوٹ پٹانگ باتیں کر کے اپنا سمے ختم کر دیا۔

اس کے بعد پنڈت منگل دت جی نے اُن کی گالیوں کا جواب نہ دیتے ہوئے پھر زور دیا۔ کہ جو حوالے پنڈت اکھلانند جی نے دیئے ہیں۔ اُن کا مورتی پوجا سے کوئی سمبندھ نہیں۔ بلکہ وہ وہاں کچھ اور ہی ارتھ رکھتے ہیں۔ ان کا جواب پنڈت اکھلانند جی سے کچھ نہ بن پڑا۔ اور وشئے انتر کہنے لگے۔ کہ مورتی پوجا کا شبد ویدوں میں نہیں ہے۔ تو دیانند۔ آریہ سماج۔ نیوگ آدی شبد ویدوں میں کہاں ہیں؟ جس کو سُنکر پردھان جی کو بھی کہنا پڑا۔ کہ پنڈت جی آپ اصل مضمون سے باہر جا رہے ہیں۔

وقت سماپت ہونے پر آریہ پنڈت نے ان کا جواب دینے کے لیے سمے مانگا۔ پرنتو پردھان جی نے آگیا نہ دی۔ اس طرح سے یہ شاستر ارتھ نہایت شانتی سے سماپت ہوا۔ اور ہمیں خوشی ہے۔ کہ اس میں کوئی ناخوشگوار بات نہیں ہوئی۔ ہمیں اس پر حاشیہ آرائی کرنے کی ضرورت نہیں۔ شاستر ارتھ سُننے والوں نے تو نتیجہ نکال ہی لیا ہے۔ اور اُمید ہے پڑھنے والے بھی نکال لینگے۔

(برج بھوشن آریہ)

منتری آریہ سماج گورو کل وبھاگ راولپنڈی شہر

گورو کل پوٹھوہار چوہا بھگتاں کا سالانہ جلسہ

گورو کل پوٹھوہار چوہا بھگتاں کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ مئی کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۴۰۰/- روپیہ گورو کل کو دان ملا۔ اس کے علاوہ ۸۰۰/- روپیہ کی زمین شری بھگت شو درشن جی نے گورو کل کو دان دی۔ گورو کل کے کمرہ میں چھت ڈلوانے کے لیے شریمتی دھن دئی دیوی جی۔ بھاگ وتی دیوی جی اور سوشیلا دیوی جی نے ۳۰۰/- روپیہ دان دیا۔ لفٹننٹ کرنل ہیمراج جی کی پردھانتا میں پرانت پرچار سمیلن کی بیٹھک ہوئی۔ مہیندر دان جی نے اپنے وکتویہ میں بتلایا۔ کہ اس پرانت میں سینکڑوں ہندوؤں کے گرام ہیں یہاں کے نواسیوں کو ویدک فلاسفی کا گہرا گیان تو دور رہا۔ اپنے دھرم کے چند موٹے اصولوں کا بھی گیان نہیں۔ اور یہی کارن ہے کہ آئے دن ودھرمیوں کے پنجے میں پھنسے جا رہے ہیں نہ جانے آریہ نیتاؤں نے اس طرف ابھی تک دھیان کیوں نہیں دیا۔ پنڈت سدا شو جی نے آریہ بیڑہ۔ ماسٹر بھگت ایشور جی نے بھی ایک پرستاؤ اپستھت اور انوموڈن کرتے وقت بہت سی گھٹناؤں پر پرکاش ڈالا اور اس پرانت میں پرچار کے لیے کوئی عملی قدم اٹھانے کے لیے پوٹھوہار بھگتاں نواسیوں کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرنے کی پریرنا کی۔ شری سوامی ودیا نند جی کی زیر صدارت برہمچاریوں کی ودیا اگنی سبھا کا بھی ادھیویشن ہوا۔ برہمچاریوں کے سندھیوں اور ویاکھیانوں کی جنتا نے بڑی تعریف کی۔

(ٹھاکر داس ملکھیا ادھشٹاتا گورو کل پوٹھوہار چوہا بھگتاں)

آریہ سماج (والی کا تالاب) شہر فیروزپور کے سماچار

آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ مورخہ ۲۳ مئی کو نمن لکھت پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوئے:-

(۱) اس سماج کا سپتاہک ست سنگ گوپال مصر ہریانوی کی تازہ تصنیف موسومہ "رام پوجا اور شیطان کی تعلیم" کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوا۔ اور اس کے مصنف کو ملعون کرتا ہوا اس گندی اور دل آزار کتاب کے خلاف سخت گھرنا اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور سرکار انگلشیہ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ مصنف مذکور کی سابقہ تصانیف کی طرح اس دل آزار اور گندی کتاب کو بھی ضبط کر کے آریہ منسلہ کے مشتعل دلوں کو شانت کرے اور اس کے مصنف پر مقدمہ چلا کر اسے عبرتناک سزا دلائے۔ تاکہ آئندہ اُسے ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اور اس پرستاؤ کی نقول پنجاب گورنمنٹ پریس اور سبھائیں بھیجی جاویں۔

(۲) مہاشہ کرشن لال جی جلانہ مہاشہ وی مشہور ہٹی کی سپتری جو ایشور کی کرپا سے مہاشہ جی کی شادی سے ۱۸ سال کے بعد پیدا ہوئی تھی کی اچانک مرتیو پر یہ سماج دلی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور مہاشہ ہرکشن لال جی اور اس کے بڑے بھائی مہاشہ مدن جیت جی اور دیگر سمبندھیوں سے اس دکھ میں ہمدردی کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ وہ مرتک کی آتما کو سدگتی پردان کرے۔ اور اس کے سمبندھیوں کو دھیرج اور شانتی پردان کرے۔

درام چند منتری آریہ سماج (والی کا تالاب) شہر فیروزپور)

مذہب کی چھان بین

از پنڈت موتی رام بی اے آچاریہ - ہری پور ضلع کانگڑہ

آج کل اگر کوئی پرانے شاستر کا حوالہ دیا جاوے۔ تو اس کو ایسی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ جیسا کہ کسی انگریز یا یورپین فلاسفر کے حوالے کو دیکھا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو پاٹھکوں میں پرانے رشیوں پر وشواس نہیں رہا ہے۔ یا یہ بات ہے۔ کہ ان کی سمجھ میں پرانے رشی منی ایسے ودوان نہیں ہیں۔ جیسے کہ آج کل کے یورپ کے ودوان ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کو اچھی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مگر واستو میں اگر جانچ پڑتال کی جاوے۔ اور ان یورپین فلاسفروں۔ شوپن ہار۔ سپنسر۔ میکڈانلڈ کانٹ وغیرہ کو ادھین کیا جاوے۔ تو وہ ہمارے رشیوں کے واکوں کو بڑے آدر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ بلکہ میکس مولر تو یہاں تک کہتا ہے۔ کہ ہندوستان کا ایک بچہ یورپ کے کالجوں میں بڑے بڑے فلاسفروں کو فلاسفی کا سبق پڑھا سکتا ہے۔ اور درحقیقت بات بھی یہی ہے۔ اور دوسری بات جو پاٹھکوں میں آج کل دیکھی جاتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ اگر کوئی پرستاو بغیر کسی حوالے کے لکھا جاوے۔ تو اس کو آدر کی درشٹی سے نہیں دیکھا جاتا۔ جہاں تک میرا وچار ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ جیسا کہ میں نے ایک بھدر پرش کی زبانی سنا۔ کہ یورپین جس خوبی سے جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ وہ ہندوستانی نہیں کر سکتے۔ مگر آجکل ہندوستانیوں کا ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو کہ یورپین لائنوں پر چلکر اسی طرح انوسندھان کر رہا ہے۔ جیسا کہ یورپین پرش کرتے ہیں۔ ایک پرسدھ پادری سے میری بات چیت ہوئی۔ تو اسنے اپنے وچاروں کو پرگٹ کرتے ہوئے یہ کہا۔ کہ آپ کے پرانے رشی زیادہ لکھنا یا بولنا نہیں جانتے تھے۔ ان کے واکیہ دو تین اکشروں سے ادھک نہیں ہوتے تھے۔ مگر ان میں ایسا گمبھیر رس بھرا ہوتا تھا۔ کہ ایک ایک کی ویاکھیا پر صفحوں کے صفحے بھر دیئے جائیں۔ تو پھر بھی سپشٹ نہیں ہوتے۔ جہاں تک میرا وچار ہے میں اس پادری سے سہمت ہوں۔ چونکہ پرانے زمانے میں چھاپہ نہیں تھا۔ اور لکھائی بڑی مہنگی تھی۔ اس لئے ہمارے رشی کچھ تھوڑے لفظوں میں بڑا کچھ کوٹ کوٹ کر بھر دیتے تھے۔ ایک معمولی سا شلوک جو کہ سکنتلا ناٹک کے شروع میں آپ کے سامنے آتا ہے۔ وہ ایسا گمبھیر ہے۔ کہ ودوان ٹیکاکاروں نے اس کے ارتھ کو سپشٹ کرنے میں پچاس صفحے لگائے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ ارتھ ایسا سپشٹ نہیں ہوا ہے۔ کہ ایک معمولی عقل کے آدمی کے لئے یا اردو فارسی پڑھے ہوئے کے لئے آسان ہو سکے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ اردو فارسی کے ودوان مورکھ ہیں، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کے لکھنے سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ اسکے اشاروں۔ کنایوں کو وہ اس لئے جلد نہیں سمجھ سکیں گے۔ کیونکہ ان کا استعمال اردو فارسی میں عام نہیں ہے۔ اور اسلئے وہ اس رہسیہ کو نہیں پا سکیں گے۔ اور وہ ودوان ٹیکاکار بھی اسی لئے اچھے مانے جاتے ہیں۔ کہ انہوں نے نہایت کوشش کرکے ہر ایک بات کو صاف کر دیا ہے۔ لیکن بھاشا کے ودوانوں کے لئے یا سنسکرت سے واقفیت رکھنے والوں کے لئے وہ تمام کچھ نہیں ہیں۔ یہ میں اسوقت کی بابت لکھ رہا ہوں۔ جبکہ ہندوستان میں زبردست لکھاری تھوڑے تھے۔ کالیداس کے زمانہ کو زیادہ سے زیادہ دو ہزار سال سے پہلے کا بتلاتے ہیں۔ اور یورپین محقق تو اس کو ۱۷۰۰ اور ۱۴۰۰ سال پہلے کا ہی بتاتے ہیں۔ پہلے رشی تو ایک دو شبدوں میں ہی بہت کچھ بتا جاتے تھے۔

میں بھی اسوقت تک اپنے مضامین انگریز یا امریکن مصنفوں کے سہارے پر ہی لکھتا رہا ہوں۔ اور آج بھی میرا یہی ارادہ تھا۔ کہ مسٹر ویڈ کے حوالہ سے اس مضمون کو شروع کروں۔ اور اسی کے حوالے سے کرونگا بھی۔ لیکن پاٹھکوں کی رچی کو اسطرف دیکھ کر چند فقرے لکھنے پڑے ہیں۔ امید ہے۔ پاٹھک گن معاف فرمائیں گے۔ اسوقت تک سارے ہی سنسکرت کے ودوان خواہ وہ ہندوستانی ہوں۔ خواہ انگریز یا جرمن یا امریکن جنہوں نے شاستروں کی جانچ پڑتال کی ہے وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ مہابھارت سے پہلے کوئی دوسرا مذہب نہیں تھا۔ اکثر کتابوں میں نیز پورانوں میں دیو آسر کا جھگڑا لکھا ہے۔ کئی بھدر پرش خیال کرتے ہیں۔ کہ آسر لوگ ویدک مذہب کو نہیں مانتے تھے۔ اور اسی وجہ سے ان کو اس نام سے پکارا گیا۔ لیکن یہ ان کی بھول ہے اور بھول بھی اس وجہ سے ہے۔ کہ وہ اسلامی تہذیب میں پلے ہوئے ہیں۔ آسر بھی ویدوں کو بھگوان کا گیان ہی تصور کرتے تھے۔

تہذیب جدید

از جناب خواجہ حنیف لدھیانوی

بحوالہ ترکی ہسمولی لاہور

معبدوں سے جی چرالو کیا یہی تہذیب ہے
سینماؤں میں وقت ٹالو کیا یہی تہذیب ہے؟

رات دن باتیں بناؤ اپنے مذہب کے خلاف
اس میں سو رخنے نکالو کیا یہی تہذیب ہے؟

باپ دادا کی روش سے منحرف ہو جاؤ تم
کالجوں میں پڑھنے ڈالو کیا یہی تہذیب ہے؟

اپنی حیثیت سے بڑھ کر پاؤں پھیلانے لگو
اور چادر پھاڑ ڈالو کیا یہی تہذیب ہے؟

مغربی ٹوپی پہنکر غیر کی تقلید میں
قوم کی پگڑی اچھالو کیا یہی تہذیب ہے

ہند کا حال زبوں سرمایہ تضحیک ہو
اس چمن کے نونہالو کیا یہی تہذیب ہے؟

کذب گوئی کو سمجھ بیٹھے ہو معیار کمال
سچ بناؤ بے کمالو کیا یہی تہذیب ہے؟

ذوق آرائش میں صبح و شام رہتے ہو مگن
نوجواں نازک خیالو کیا یہی تہذیب ہے؟

اس قدر نسوانیت کا شوق بھی اچھا نہیں
سب کی سب مونچھیں منڈالو کیا یہی تہذیب ہے؟

کوئی دانشمند ان اطوار سے روکے اگر
"فول" کہہ کر منہ بنالو کیا یہی تہذیب ہے؟

فیض کے اشعار پڑھ کر اے عزیزان وطن
سوچ سمجھو۔ دیکھو بھالو کیا یہی تہذیب ہے؟

اور پرماتما پر ان کا دریڑھ وشواس تھا۔ لیکن چونکہ کسی ویاکھیا میں پرانی شیلی سے ذرا دور جا پڑے تھے۔ اور اس وقت کے لوگ ان کی اس ریتی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اسلئے وہ ایک دوسرے کو آسر کہہ کر پکارتے تھے۔ جیسا کہ آجکل مسلمان دو کافر" شبد کا پریوگ کرتے ہیں۔ قریباً آٹھویں صدی سے ایسے پرش پیدا ہوئے ہیں۔ جن کو ایشور کی ہستی پر کچھ شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ ورنہ پرماتما کی ہستی کا یہاں ہر فرد بشر قائل تھا۔ جتنی بھی پرانی کتابیں ملتی ہیں۔ ان سب کا آغاز منگلا چرن ایشور استتی سے ہی ہوتا ہے۔ شاستر سب کے سانجھے تھے۔ وید ایک تھا۔ اسلئے جب ویاکھیا میں بھنتا ہوتی تھی۔ تو ذرا سا ہیجان پیدا ہو جاتا تھا۔ اور کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا تھا۔ کہ اگر دو بھن بھن ارتھ کرتے۔ دونوں نے اپنے ارتھوں کو سپشٹ کرکے کسی راجہ کو قائل کر دیا۔ تو اُن کی حمایت کے لئے یہ راجے لوگ اپنے گورو واکیہ کی عزت کرتے ہوئے لڑائی تک کو آمادہ ہو جاتے تھے۔ مہابھارت کے جراسندھ اور ششوپال کے درمیان جھگڑا ابھی تو ارتھ وواد کا ہی تھا۔ پھر دشمنی اس قدر بڑھ گئی۔ کہ ایک دوسرے کی جان کا لاگو ہو گیا۔ اور صداقت کا معیار تلوار کو سونپ دیا۔ یعنی جو فریق جیت جائے۔ اس کی ویاکھیا ٹھیک ہے۔ اور دوسرے فریق کی جو ہار گیا ٹھیک نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ جب دلیلوں اور حوالوں سے کوئی بات سپشٹ نہیں ہوتی تھی۔ تو پھر تلوار ہی فیصلہ کرتی تھی۔ یہ صرف پرانے زمانہ کی ہی بات نہیں۔ اسوقت کے بعد مسلمانوں نے بھی زیادہ تر تلوار کے زور سے ہی اپنے دین اور تہذیب کی ایران، روم، ترکستان وغیرہ میں اشاعت کی جس کا پرنیام یہ ہوا۔ کہ اب وہ تہذیب آہستہ آہستہ دنیا سے معدوم ہوتی جا رہی ہے۔ اب کوئی اسلامی سلطنت ایک سے زیادہ شادیاں کرنا عورتوں کو پردہ میں رکھنے وغیرہ باتوں کی قائل نہیں ہے۔ خود مسلمان اس بات کے معترف ہیں۔ کہ اصل اسلام اب دنیا سے غائب ہو رہا ہے۔ دیگر مذاہب میں بھی کانٹ چھانٹ ہو رہی ہے۔ لیکن ایک سنیہ سناتن ویدک دھرم اپنے شدھ روپ میں رشی کے پرتاپ سے روز روشن ظاہر ہوا ہے۔

اور ہمیں یقین ہے۔ کہ دنیا کا بھاوی دھرم یہی ہوگا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سرشٹی سمت

संवो मनांसि सव्रता समाकूति नमामसि । अमी ये विव्रता स्थान: तान् वा संनमयामसि । अथर्व० ३-८-५

ارتھ۔ ہے منشیو تم سب کے من ایک سے ہوں۔ تمہاری وچار شکتی ایک ہی طرف جھکے جن پرشوں کا اختلاف رائے ہو۔ اُن کو بھی ایک وچار کا ہو کر جھک جانا چاہیئے۔ وید۔

منش الپگیہ ہے۔ جہاں کسی وقت یہ سوکشم سے سوکشم تتو کو معلوم کر کے دنیا کو حیران کر دیتا ہے۔ وہاں اس کی غلطی بھی آشچریہ پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ نیوٹن جس نے یورپ کے سامنے کشش ثقل کے اصول کو پیش کیا تھا۔ وہ نہایت عقلمند تھا۔ اور لوگ حیران تھے۔ کہ سب لوگ درخت سے پھل کو گرتا ہوا دیکھتے ہیں۔ لیکن اس سے زمین کی کشش ثقل کا اصول صرف نیوٹن ہی معلوم کر سکا۔ اس کی بدھی کس قدر صاف اور باریک باتوں کو سوچنے والی تھی۔ لیکن کہتے ہیں۔ کہ اسی نیوٹن کے پاس دو بلیاں تھیں۔ جو اس کو بہت پیاری تھیں۔ مگر رات کو کمرے میں ہی ٹٹی پھر جاتی تھیں۔ اسلئے دروازہ میں سوراخ نکالنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ان دونو بلیوں میں ایک چھوٹے قد کی اور دوسری بڑے قد کی تھی۔ اسلئے ان دونوں کے قد کا خیال کر کے نیوٹن نے دونو دروازوں میں سے ایک چھوٹا اور ایک بڑا سوراخ نکالنا چاہا۔ اتنے میں اس کا صفائی کرنے والا نوکر آ پہنچا۔ دریافت کرنے پر اس نوکر نے ہنسکر نیوٹن کو کہا۔ کہ دو سوراخوں کی کیا ضرورت ہے۔ جو بڑے قد کی بلی کے لئے سوراخ نکالا ہے۔ اسی میں سے چھوٹی بھی گذر جائے گی۔ نیوٹن یہ سُنکر حیران ہو گیا۔ کہ میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی تھی۔ واقعی انسان ودوان سے ودوان ہو کر بھی غلطی کر سکتا ہے۔ اس کو اپنی ودیا کا کبھی ابھیمان نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اپنی بھول کو مان لینا چاہیئے۔ ہمارے شاستروں نے ودوان کی باتوں کو ودوانوں کی سبھا میں طے کرنے کا اُپدیش اسی واسطے دیا ہے۔ کہ ہر ایک پہلو پر وچار ہو سکے۔ اور اگر کسی سے بھول ہو جائے۔ تو اس کی اصلاح ہو جاوے

बहुश्रा बहुभि: साद्धं चिन्तितं सुनिरूपितम् ।
किञ्चित् विलीयन्ते विद्वांसः चिन्तनया: ॥

ارتھ۔ بہت بار بہت ودوانوں سے وچار پوروک نشچہ کی ہوئی بات بھی کبھی ناکامیاب نہیں ہوتی۔

لیکن دیکھا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی ودوان سے بھول ہو جاوے۔ تو اُس کو ماننا وہ اپنی ہتک سمجھتا ہے۔ لیکن واستو میں بھول سویکار کرنا ایک مہتو کی بات ہے۔ مہاپرشوں کا یہ ایک بڑا نشان ہے۔ اوپر لکھے وید بھگوان کا یہی اُپدیش ہے۔ اگر سب ودوان اس پوتر نیم کو اپنالیں تو دنیا میں مذہبی جھگڑے آج ہی ختم ہو سکتے ہیں۔ اور سبھا سوسائٹیوں میں بھی شانتی پیدا ہو سکتی ہے۔

میں عموماً وواد سپد سدھانتوں پر مضمون لکھتا رہتا ہوں۔ اور اپنا میں نے یہی اصول بنایا ہے۔ کہ جہاں اپنی بھول ہو جاوے اس کو سویکار کر لینا۔ آریہ مسافر میں میں نے سرشٹی سمت پر لیکھ لکھا تھا۔ اور بتلایا تھا۔ کہ سمت وہی ٹھیک ہے۔ جو مہرشی دیانند سرسوتی نے رگوید آدی بھاشیہ وغیرہ پستکوں میں دیا ہے۔ یعنی 1960853038۔ لیکن جو بعض پنڈتوں نے اس کا سدھانت سوریہ سدھانت کی بنا پر کیا ہے یعنی 1972949038- یہ ٹھیک نہیں۔ میرے مضمون کے حق میں اور بر خلاف بھی کئی ایک مضمون شائع ہوئے ہیں۔ خاصکر شریمان پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔ اے جج ٹہری کا۔ ایسے مضامین کا جواب میں آریہ مسافر میں دیتا رہا ہوں۔ اور میرا خیال تھا۔ کہ سوامی دیانند سرسوتی جی نے سرشٹی سمت منوسمرتی کے پرمان سے لکھا ہے۔ سوریہ سدھانت کے پرمان سے نہیں لکھا۔ کیونکہ سوریہ سدھانت میں سندھیوں کی بات پرمانک ہے۔ کیونکہ اس میں پورانوں کی طرح ہر منونتر کے بعد ست یگ کے پیمان کی ایک سندھی مانی ہے۔ جبکہ ساری دنیا پر پانی ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک شلوک میں پندرہ سندھیاں چکر کے آغاز میں ہی مان لی ہیں۔ یہ اختلاف ہے۔ اور میں نے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ سوریہ سدھانت کا پاٹھ कल्पादौ کی جگہ कल्पान्ते مان لیا جاوے۔ یعنی یہ سندھیاں پہلے نہ مان کر پیچھے مان لیں۔ تو

لیکن اب شریمان ماسٹر لکشمن جی آریہ اُپدیشک نے آریہ ویر ۳۰ مئی ۱۹۴۶ء میں ایک لیکھ لکھا ہے۔ جس میں سرشٹی سمت مہرشی دیانند جی کا بتلایا ہی سویکار کیا ہے۔ لیکن پندرہ سندھیوں کا اکاش کی اُتپتی سے کرشش کی اُتپتی تک کلپ کے آغاز میں گذرنا سویکار کیا ہے۔ اور جہاں ہر منونتر کے بعد سندھی کا واقعہ ہونا لکھا ہے۔ اُس کا مطلب ۱۴ منونتروں کے پیچھے ایک ایک حصہ اس سندھی کا پڑنا بتلایا ہے۔ استو۔ میں شریمان ماسٹر جی کے اس وچار سے متفق ہو گیا ہوں۔ کہ یہ ۱۵ سندھیاں کلپ کے آرنبھ میں جب تک منش کی اُتپتی نہیں ہوتی گذر جاتی ہیں۔ اس وشہ میں ایک اور بھی رہسیہ کی بات ہے۔ کچھ سمے ہوا۔ شریمان پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی لاہور پدھارے۔ انہوں نے میری توجہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کی طرف دلائی۔ کہ سوامی دیانند سرسوتی جی نے اگرچہ سرشٹی کی آیو چار ارب بتیس کروڑ ورش بتلائی ہے۔ لیکن سرشٹی سمت میں انہوں نے جو گذر چکے اور آگے گذرنے والے برسوں کا حساب دیا ہے اس میں چودہ منونتروں کا ہی حساب کیا ہے۔ اس طرح سرشٹی کی پوری آیو کا بیان نہیں ہوا۔ چنانچہ سوامی جی نے لکھا ہے۔ کہ ۱۸۷۵ء تک 1960852976 برس سرشٹی تتھا ویدوں کی اُتپتی میں گذر گئے۔ اور 2333227024 اس سرشٹی کو بھوگ کرنے باقی ہیں۔ اس طرح سے دونوں رقموں کو جمع کرنے سے 4294080000 نکلتی ہے۔ جو سرشٹی کی ٹھیک عمر چار ارب بتیس کروڑ برس سے 25920000 برس کم ہے۔ اور یہی مدت ۱۵ سندھیوں کی ہے۔ اسلئے اگر ۱۵ سندھیوں کو پہلے گذر جانا مان لیا جاوے۔ تو جہاں سوریہ سدھانت کا منوسمرتی سے اختلاف دور ہو جاتا ہے۔ وہاں رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے سمت کی بھی پوری سنگتی لگ جاتی ہے۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ یہ وچار اب اچھی طرح سے نشچت ہو گیا ہے۔ اسلئے آریہ بھائیوں کو آگے سے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا لکھت ہی سمت کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور سارودیشک سبھا کو بھی اس کی گھوشنا کر دینی چاہیئے۔ اس وشہ میں میرے وچاروں کے انوکول یا پرتی کول لکھ کر جن آریہ ودوانوں نے اس وشہ میں میری سہایتا کی ہے۔ اُن کا میں دھنیواد کرتا ہوں۔

وشوناتھ آریہ اُپدیشک
پروہت آریہ سماج انارکلی لاہور

پنجاب آریہ سکھشا سمتی

پنجاب آریہ سکھشا سمتی کا سادھارن ادھیویشن ۲۸ کو صبح ساڑھے سات بجے سمتی کے افسوس میں ہوا۔ سال گذشتہ کی رپورٹ پڑھے جانے کے بعد نمن لکھت ادھیکاری سرو سمتی سے چنے گئے۔ پروفیسر شودیال جی ایم۔ اے پردھان باوا بلونت سنگھ جی۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی لالہ رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لودھیانہ اپ پردھان لالہ مولراج جی منتری پنڈت ہنس راج جی۔ اپ منتری سردار نہر سنگھ جی خزانچی سمتی کی رپورٹ کو سن کر ممبران نے نشچے کیا کہ آمدنی کو بڑھانے کے واسطے لازمی ہے کہ نیم کے انوسار ہر ایک سکول کو چاہیئے کہ وہ پرتی مالک دیالکا ایک روپیہ ہر ماہ اکٹھا کریں۔ اور

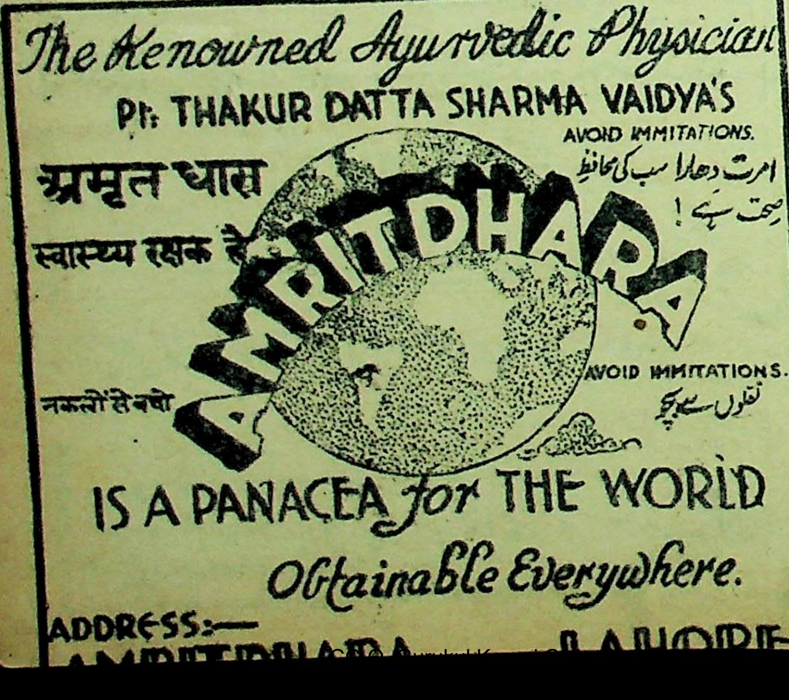

eGangotri Gyaan Kosha

ہفتہ بھر کی ڈائری

ایبٹ آباد ۳۱ مئی:- پولیٹکل ایجنٹ جنوبی وزیرستان نے دو اغوا شدہ ہندوؤں دنی چند اور تارا چند کو قبائل سے حاصل کر لیا ہے۔ ان ہندوؤں کو موضع گل امام ضلع ڈیرہ اسمعیل خاں سے اغوا کیا گیا تھا۔

لاہور ۳۱ مئی:- مصری شاہ تھانہ نولکھا کے ایک ہندو رئیس اننت رام کو اس کی بیوی کوشلیا نے اپنے آشنا ہنس راج کے ساتھ سازش کر کے نہایت بیدردی سے گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا تھا۔ اور نعش کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے نو تعمیر شدہ مکان میں دبا دیا تھا۔ پھر ٹکڑوں کو مٹی کے تیل سے جلا دیا تھا۔ آج ایڈیشنل سشن جج نے کوشلیا کو پھانسی کا حکم دیا اور ہنس راج کو شبہ کا فائدہ دے کر بری کر دیا۔

شملہ ۳۱ مئی:- پنجاب اسمبلی کا شملہ اجلاس ۱۷ جون کو شروع ہوگا۔ جب بجٹ پیش کیا جائے گا تو اس کے تین دن بجٹ پر غور کرنے کیلئے چھوٹی رہے گی۔ بجٹ پر عام بحث ۲۲-۲۴ جون کو ہوگی۔ بقیہ سرکاری کام ۲۵ جون کو ہوگا مختلف مطالبات پر ۲۵ جون سے بحث شروع ہوگی۔ ۲۳ جولائی کو آخری اجلاس ہوگا۔

پونہ ۳۱ مئی:- بیرسٹر ونائک راؤ ساورکر جنہوں نے ۲۸ مئی کو یہاں آنا تھا۔ نہیں آ سکے کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ وہ موسمی بخار مبتلا ہیں۔ وہ اب ۲۰ جون کو یہاں پہنچیں گے۔ ان کے پرجوش استقبال کے لئے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔

مالیر کوٹلہ ۳۰ مئی:- انجمن اسلامیہ مالیر کوٹلہ نے گورنر پنجاب کو ایک تار بھیج کر یہ اطلاع دی ہے۔ کہ مالیر کوٹلہ کے مسلمان اپنا گھر بار چھوڑ کر خفیہ طور پر باہر جا رہے ہیں۔ یہ شکایت ہے۔ کہ پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ کا سلوک ناقابل برداشت ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

پانی پت ۳۱ مئی:- قلندر کی درگاہ میں جلسہ کرنے کیلئے مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مہاسلم لیڈروں نے تقریریں کرتے ہوئے مسلمانوں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ اپنی مدد آپ کریں۔ پولیس نے تحقیقات کے بعد آٹھ مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے۔ انہیں اُن اکا دکا حملوں کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا ہے۔ جو گولی چلنے کے بعد ظہور پذیر ہوئے۔ اسی سلسلہ میں چار ہندو ابھی تک مفرور ہیں۔

شملہ ۳۱ مئی:- پنجاب گورنمنٹ اس تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ کہ گورنمنٹ دفاتر اور سکول کالجوں میں ایک ہی وقت گرمیوں کی تعطیلات ہوں۔

حیدر آباد سندھ ۳۰ مئی:- پنڈت دولت رام سیکرٹری ہری جن سیوک سنگھ کے بھائی نے ایک ہریجن لڑکی سے شادی کر لی ہے۔ رسم شادی میں بہت سے ہریجن کارکن اور کانگرسی اصحاب شریک ہوئے

کوئٹہ ۳۱ مئی:- دو سال ہوئے آج کے دن یہاں تباہ کن زلزلہ آیا تھا چنانچہ اس دن کو [illegible] فرقوں نے منایا۔ زلزلہ میں جو اشخاص ہلاک ہوئے تھے۔ ان کی آتما کو شانتی کے لئے پرارتھنائیں [illegible] اور لنگر جاری کئے گئے۔ تمام کاروبار بند رہا۔ ایک جلسہ میں مختلف معززین نے تقریریں کیں۔

نیروبی ۳۰ مئی:- شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا مشرقی افریقہ کی طرف سے ملک معظم اور ان کی ملکہ کو جشن تاجپوشی پر پیغام عقیدت ارسال کیا گیا تھا۔

چھہرٹہ کے مہنت کے ہاں نقب زنی کرنے کے الزام میں مقامی عدالت نے گوردوارہ کے اکالی سیوادار کو ۴ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم دیا ہے۔

بہاولپور ۲۸ مئی:- کو ایک ہندو لڑکے نے جو کہ خیر پور باشندہ ہے۔ مذہب اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس کی والدہ اور رشتہ داروں نے اس کو سمجھانے کی بہت کوشش کی۔ مگر اس کی دوستی مسلمان لڑکوں کے ساتھ وابستہ تھی اور ان کے ساتھ بود و باش رکھتا تھا۔ جس [illegible]

گوروکل کانگڑی کی مشہور ادویات

چیون پراش

بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے — کمزور بوڑھوں کو جوان بناتا ہے،
پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے — پرانی کھانسی دمّہ زکام کو جڑ سے کھوتا ہے
قیمت چار روپیہ سیر

بھیم سینی سُرمہ

آنکھوں کی ہر تکلیف میں، کم نظری، ککرے، سُرخی، پانی بہنا، جالا، دھند، غبار وغیرہ سب امراض چشم میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ اس کے چند دنوں کے استعمال سے بیمار کو تسکین ہوتی ہے۔
قیمت تین روپیہ تولہ

برہمی تیل

اس تیل کو سر پر لگاتے ہی دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری، سر درد، بالوں کا گرنا، آنکھوں میں جلن ہونا وغیرہ سب تکلیفوں میں جادو کا اثر کرتا ہے
قیمت ۸ر شیشی

پتہ
(۱) آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی (سہارنپور) (۲) برانچ گوروکل فارمیسی۔ ہسپتال روڈ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سادھارن ادھیویشن

سال رواں کے لئے ادھیکاریوں کا چناؤ

چند اہم ریزولیوشن پاس سبھا کے مختلف محکمہ جات کے بجٹ پاس ہوئے۔

۲۹ و ۳۰ رمئی ۳۶ء بروز سنیچر و ایتوار پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سادھارن ادھیویشن (جنرل اجلاس) بڑے سمارہ کے ساتھ گورودت بھون راوی روڈ لاہور میں منعقد ہوا۔ کئی آریہ سماجوں کی طرف سے امسال نئے پرتی ندھی چنے گئے۔ چنانچہ امسال سبھا کے سدسیوں کی کل تعداد ۴۲۵ تک پہنچ گئی۔ جن میں سے ۳۱۴ جنرل اجلاس میں شامل ہوئے۔ ممبران کی کل تعداد اور حاضری کے لحاظ سے امسال تمام سابقہ ریکارڈ مات ہو گیا ہے۔ جو سبھا کی ہر دلعزیزی اور آریوں کے سنگھٹن پریم کا ایک بین ثبوت ہے۔

۲۹ رمئی کی صبح کو دس بجے اجلاس منعقد ہوا سب سے پہلے ہون ہوا۔ اور شری سوامی برہمانند جی نے پرارتھنا کرائی۔

اس کے بعد مختلف سبھا سدوں کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ پھر شری منتری جی نے سال ماسبق یعنی سمت ۱۹۹۲ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

نیائے سبھا کی تقرری کا پرستاو

اس کے بعد حسب ذیل پرستاو شری منتری جی نے پیش کیا۔ جس پر واد ویواد ہوتا رہا۔ آخرکار یہ پرستاو سرو سمتی سے پاس ہوا۔

"آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا یہ ادھیویشن نشچے کرتا ہے۔ کہ پرانت کے آریہ پرشوں۔ آریہ سماجوں سمبندھ آریہ سنستھاؤں تتھا آریہ پرتی ندھی سبھا میں شانتی ستھاپت کرنے کے لئے ایک پرانتیہ نیائے سبھا کا نرمان کیا جائے۔ اس نیائے سبھا میں سات سدسیہ رہا کریں۔ اور ان کا نرواچن دو دو کے گروپوں میں پرتی تیسرے ورش جنرل سبھا دوارا کیا جائے گا۔ نیائے سبھا کے سبھا سد نرواچن کے پشچات پرتی ندھی سبھا کے سدسیہ نہ رہ سکیں گے۔ اس نیائے سبھا کے کاریہ ودھان پدھتی اور دنڈ ودھان کے نرمان کے لئے نمن لکھت سجنوں کی ایک اپ سمتی نیت کی جاتی ہے۔

(۱) جسٹس رنگی لال جی (۲) رائے بہادر دیوان بدری داس جی۔ (۳) آچاریہ رام دیو جی۔ (۴) پنڈت بشمبر ناتھ جی۔ (۵) پنڈت چندر گپت جی ودیالنکار۔

اس اپ سمتی کی رپورٹ کے آدھار پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے شاسن ودھان میں ۳۲ ک نام کی دھارا بڑھا دی جائے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سادھارن ادھیویشنوں کو یہ ادھیکار پراپت ہوگا۔ کہ وہ اس ۳۲ ک دھارا میں پھیر پھار پر پورتن کر سکیں۔ اسکے سنیوجک سبھا منتری جی ہونگے"۔

یہ پرستاو سرو سمتی سے پاس ہوا۔ اس کے بعد شری منتری جی نے نمن پرستاو پیش کیا:۔

"سبھا کے کسی بھی روپ میں ویتنک (تنخواہ دار) کرم چاریوں کے سبھا کی انترنگ یا ودیا سبھا اتھوا سادھارن سبھا میں سبھا سد بن سکنے کے پرشن پر وچار کرنے کے لئے ایک کمیشن نیکت کیا جائے"۔

واد ویواد کے بعد جب رائیں لی گئیں۔ تو یہ پرستاو بہو سمتی سے نامنظور ہوا۔

پردھان کا انتخاب

اس کے بعد رائے بہادر دیوان بدری داس جی ایڈووکیٹ نے تجویز کیا۔ کہ "آچاریہ رام دیو جی کو پھر سبھا کا پردھان بنایا جائے"۔ دیوان جی نے یہ پرستاو پیش کرتے ہوئے آچاریہ جی کی سیواؤں کی بہت پرسنشا کی۔ اس پر آچاریہ جی نے ایک وکتویہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ چونکہ ان کی صحت اجازت نہیں دیتی۔ کہ وہ زیادہ کام کریں۔ اور انہیں اب آرام کی اشد ضرورت ہے۔ اسلئے وہ اپنا نام واپس لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی آچاریہ جی نے فرمایا۔ کہ میں پردھان پد کے لئے رائے بہادر دیوان بدری داس جی کا نام تجویز کرتا ہوں۔ آچاریہ دیو شرما جی نے اس کا انومودن کیا۔ اور یہ پرستاو سرو سمتی سے پاس ہوا۔ اس طرح رائے بہادر جی سرو سمتی سے پردھان چنے گئے۔

آچاریہ رام دیو جی کی خدمات کا اعتراف

اس کے بعد سبھا کے دیگر ادھیکاریوں کا چناؤ آرمبھ ہونے سے پہلے رائے بہادر دیوان بدری داس جی نے نمن لکھت پرستاو پیش کیا۔

"وگت دو ورشوں میں آچاریہ رام دیو جی نے سواستھ کی دربلتا کی پرواہ نہ کرتے ہوئے انیک وگھن واد وواد کی آندھیوں کے بیچ جس نیائے پرائنتا کا بہت تت پرتا تتھا سپھلتا سے آریہ پرتی ندھی سبھا کی نوکا کا سنچالن کیا ہے۔ اسکے لئے یہ سبھا ان کا دھنیواد کرتی ہے۔ اور ان کے پرتی پورن وشواس تتھا شردھا پرگٹ کرتی ہے"۔

دیوان جی نے یہ پرستاو پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آچاریہ جی نے گذشتہ دو سالوں میں پرتی ندھی سبھا کے پردھان کے طور پر جو کام کیا ہے وہ بہت شاندار ہے۔ اور یہ کام وہ اپنی صحت کو بھی قربان کر کے کرتے رہے ہیں۔ دیوان جی کی تقریر کے بعد ووٹ لئے گئے۔ اور یہ پرستاو سرو سمتی سے پاس ہو گیا۔

آچاریہ رام دیو جی نے اپنے پرتی سبھا کی پورن وشواس کی بھاونا کے پرتی کرتگیتا پرگٹ کی۔

اس کے بعد تین اپ پردھانوں کا انتخاب ہوا۔ اور شری آچاریہ رام دیو جی شری رائے امرت رائے جی۔ شری پنڈت بشمبر ناتھ جی چنے گئے۔ دیگر عہدہ داران کا انتخاب سلسلہ وار حسب ذیل ہوا:۔

منتری۔ پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار۔ کوشادھیکش۔ لالہ نوتن داس جی۔ پستکادھیکش۔ پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی۔

اس کے بعد سبھا کا اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرے دن ۳۰ رمئی کو علی الصباح ۷½ بجے پھر اجلاس منعقد ہوا۔ ہون کے پشچات شری سوامی برہمانند جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور شری آچاریہ دیو شرما جی کا اپدیش ہوا۔

ممبران انترنگ سبھا کا انتخاب

اس کے بعد انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے۔ سب سے پہلے گروپس کے ذریعہ حسب ذیل آٹھ مہانو بھاو چنے گئے:۔

(۱) لالہ دھنپت رائے جی دھوری۔ (۲) لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ سیالکوٹ)۔ (۳) لالہ ارجن دیو جی۔ (لاہور)۔ (۴) پنڈت سوم دت جی (کورکشیتر)۔ (۵) مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ (لاہور)۔ (۶) پنڈت رشیشور جی ودیالنکار (۷) پنڈت دیو راج جی ودیالنکار (لاہور)۔ (۸) مہاشہ مہر چند جی (لاہور)

ازاں بعد حسب ذیل دس اصحاب پرتشٹھت ممبران انترنگ سبھا چنے گئے۔

(۱) پنڈت اندر جی (دہلی)۔ (۲) پنڈت گیا چند جی بی اے (لاہور)۔ (۳) پنڈت بدھ دیو جی (لاہور)۔ (۴) لالہ ہردیال جی (جالندھر)۔ (۵) شریمتی شیو دیوی (لاہور)۔ (۶) لالہ نرائن دت جی (دہلی)۔ (۷) پنڈت جگن ناتھ جی نردگت رتن (امرتسر)۔ (۸) مہاشہ کرشن جی لاہور۔ (۹) پروفیسر شیو دیال جی لاہور۔ (۱۰) ڈاکٹر رام رکھا مل جی (امرتسر)۔

ممبران ودیا سبھا کا چناؤ

اس کے بعد حسب ذیل اصحاب علاوہ سات ادھیکاریوں کے جو بحیثیت عہدہ ودیا سبھا کے سدسیہ ہیں ودیا سبھا کے ممبر چنے گئے:۔

(۱) لالہ بھیم رام جی (دہلی) سنسکرت کشکشوں کی طرف سے

(۲) پنڈت ودیا رتن جی ودیالنکار (پٹیالہ)
(۳) ڈاکٹر اندر سین جی آیورویدالنکار
} سناتکوں کی طرف سے

(۴) شریمتی چندر پربھا دیوی جی سناتکا کی طرف سے
(۵) پروفیسر لال چند جی۔ گوروکل کے اپادھیاؤں کی طرف سے

(۶) پنڈت گیا چند جی۔ (۷) پروفیسر دیوراج جی سیٹھی (۸) پنڈت دین دیالو جی شاستری۔ (۹) شریمتی سیتا دیوی۔ (۱۰) پنڈت ایشور چندر جی۔ (۱۱) پنڈت اندر جی۔ (دہلی)۔ (۱۲) لالہ ہردیال جی (جالندھر)۔ (۱۳) پروفیسر وید برت جی۔ (۱۴) پنڈت بدھ دیو جی۔ (۱۵) پنڈت جگن ناتھ جی نردگت رتن۔ (۱۶) پنڈت اندر ایم اے (گوجرانوالہ)۔ (۱۷) شریمتی ودیاوتی سیٹھ بی۔ اے مکھیہ ادھشٹاتری کنیا گوروکل ڈیرہ دون۔ (۱۸) پنڈت ستیہ ورت جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی۔ (۱۹) پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی۔

اس سلسلہ میں ہمیں یہ بیان کرتے ہوئے بڑی مسرت ہوتی ہے۔ کہ یہ چناؤ سبھا کی دکھی جا نیوالی دونوں پارٹیوں کی طرف سے باہمی سمجھوتہ سے اور اس لئے سرو سمتی سے ہوا۔ اس پر تمام حاضرین نے اظہار مسرت و اطمینان کیا۔

پنڈت بدھ دیو جی کے متعلق پرستاو

اس کے بعد شریمتی شیو دیوی جی نے حسب ذیل پرستاو پیش کیا۔

"پریم اور صلح کے ورتمان واتاورن کو دھیان میں رکھتے ہوئے یہ سبھا آشا کرتی ہے۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی اپنے تیاگ پتر کو واپس لے لیں گے۔ اور انترنگ سبھا کو اس وشا میں تیاگ پتر کے سمبندھ میں اپنا پرستاو cancel کرنے کی آگیا دیتی ہے"۔

یہ پرستاو بھی بہو سمتی سے پاس ہوا۔

بجٹ

اس کے بعد سبھا کے مختلف وبھاگوں کے متعلق حسب ذیل رقومات کے بجٹ پاس ہوئے۔

وید پرچار	41000 — ۰ — ۰ روپیہ
اردھ شتابدی۔	2466 — ۰ — ۰ روپیہ

انو سندھان	5119-0-0 روپیہ
لیکھرام سمارک	1130-0-0 "
آریہ مسافر	4480-0-0 "
اُپدیشک ودیالہ	6000-0-0 "
شردھانند شدھی فنڈ	400-0-0 "
ودیش پرچار	200-0-0 "
ویدک میگزین	2500-0-0 "
ودیارتھی آشرم	5679-0-0 "
مہاپدیشک وبھاگ	1200-0-0 "
گوروکل کانگڑی / گوروکل اندرپرست	154520-0-0 "
کنیا گوروکل ڈیرہ دون	66954-0-0 "

آخر شانتی پاٹھ کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

رشی کیش میں گوروکل کی دھرم شالہ کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے

۲۸ مئی گوروکل کانگڑی۔ رشی کیش میں دھرم شالہ کی عمارت کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ ۹۲×۹۰ فٹ کے رقبہ کی زمین خرید لی گئی ہے۔ بنیاد کا کام ختم ہو چکا ہے۔ اب دیواریں بننی شروع ہو گئی ہیں کیونکہ ماہ جون کے بعد موسم برسات کے شروع ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے کوشش یہ کی جا رہی ہے۔ کہ عمارت کا زیادہ تر حصہ برسات سے پہلے ہی ختم کرا لیا جائے۔ یہ طے کیا گیا ہے کہ ۱۲×۱۵ فٹ کا ہر ایک کمرہ بنوا کر ان سب کمروں کے سامنے آٹھ فٹ برامدہ رکھا جائے۔ رشی کیش میں رہنے کے لئے یہ دھرم شالہ قابل دید ہوگی معہ برامدے کے ایسے ہر ایک کمرہ پر آٹھ سو روپیہ لاگت آئے گی۔ دانیوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس کام کے لئے دان دینے میں جلدی کریا کریں۔ تا کہ دھرم شالہ کی عمارت کا کام برسات سے پیشتر ہی ختم کیا جا سکے۔ دانی اصحاب اس بارے میں گورنر گوروکل کانگڑی سے خط و کتابت کریں
(ستیہ ورت گورنر گوروکل کانگڑی)

امرتسر میں اکے دُکے حملے
ہندو مسلمانوں میں کشیدگی

امرت سر۔ ۳۱ مئی ڈھاب کھٹیکاں میں جہاں کچھ عرصہ ہوا ہندوؤں اور مسلمانوں کا تصادم ہوا تھا۔ حملے کی اکا دکا وارداتیں ہو رہی ہیں۔ کل رات ایک سترہ سالہ ہندو لڑکے پر میونسپل باغ میں چاقو سے حملہ کیا گیا۔ حملہ آور بھاگ گئے اور مجروح ہسپتال بھیج دیا گیا۔ ایک اور ہندو نوجوان تیج بھان پر سنیچر کی رات مسلمانوں نے چوک لوہگڑھ میں حملہ کر دیا۔ لیکن ضربات شدید نہ آئیں۔

بمبئی میں زبردست ہندو مسلم فساد
پولیس نے گولی چلا دی۔ چار اشخاص ہلاک کئی سو مجروح

بمبئی۔ ۳۱ مئی۔ آج بمبئی میں زبردست ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں تین اشخاص ہلاک اور ایک سو زخمی ہو گئے۔ پولیس نے نل بازار میں گولی چلا دی۔ جس سے ایک مسلمان ہلاک ہو گیا۔ دس بجے رات حملے بہت بڑھ گئے۔ گیارہ بجے رات عام حملے شروع ہو گئے۔ جو لوگ باہر محلے میدانوں میں سوئے ہوئے تھے۔ انہیں مجروح کر دیا گیا۔ ٹریم کاروں پر فسادیوں نے حملہ کر دیا۔ اور سینکڑوں اشخاص مجروح کر دیئے۔ مزید تفاصیل کا انتظار ہے۔
(رپرتاپ)

بھوپال میں متعدد ہندو لیڈروں کو سخت سزائیں
دس منٹ میں مقدمہ کی سماعت ختم

بھوپال ۳۰ مئی:۔ دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت یہاں جو ہندو لیڈر گرفتار کئے گئے تھے ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت کا پرسوں تیسرا دن تھا۔ زیر سماعت قیدیوں کو ۱۱½ بجے صبح عدالت میں لایا گیا انہوں نے اپنے تحریری بیانات پیش کئے۔ سماعت تقریباً دس منٹ میں ختم ہو گئی۔ اور فیصلہ سنا دیا گیا۔

میسرز لال سنگھ جی بی۔ اے۔ اور چتر نارائن بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ممبر کونسل کو دفعہ ۱۰۹-۱۱۷ تعزیرات ہند کے ماتحت چھ چھ ماہ قید سخت اور دفعہ ۱۳۵-۵۰۴ تعزیرات ہند کے ماتحت بھی چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ دونوں سزائیں الگ الگ چلیں گی۔ قید کی سزا کے علاوہ ان کو دفعہ ۱۸۱ اور دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند کے ماتحت پچاس پچاس روپیہ جرمانہ اور یا بصورت عدم ادائیگی ایک ایک ماہ کی مزید قید کی سزا دی گئی۔ میسرز بھیروں پرشاد جی بی اے اور اودھو داس منہ آیور وید آچاریہ۔ ڈاکٹر جمنا پرشاد کھریا۔ شوچرن لعل ورما اور سیٹھ بنارسی لعل جی جین کو دفعہ ۱۰۹ و ۱۱۷ تعزیرات ہند کے ماتحت چار چار ماہ قید سخت اور دفعہ ۱۳۵ و ۵۰۴ تعزیرات ہند کے ماتحت بھی اسی قدر سزا دی گئی۔ دونوں سزائیں ساتھ ساتھ چلیں گی۔ میسرز بھیروں پرشاد واودھو داس مہتہ اور ڈاکٹر جمنا پرشاد کو دفعہ ۱۸۱ و ۱۸۸ کے ماتحت ۵۰-۵۰ روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی ایک ایک ماہ کی مزید قید کی سزا دی گئی۔ میسرز شوچرن لال ورما اور سیٹھ بنارسی لال کو ۲۵-۲۵ روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی ایک ایک ہفتہ کی مزید قید کی سزا دی گئی۔ سیٹھ بھگوان داس راٹھی کو دو ماہ کی قید اور ۲۰ روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی ایک ہفتہ کی مزید قید کی سزا دی گئی۔

آریہ سماج ڈگلس پورہ لائلپور کا چناؤ

۲۳ مئی کو آریہ سماج ڈگلس پورہ لائلپور کے ادھیکاریوں کا حسب ذیل چناؤ ہوا۔
پردھان۔ ماسٹر پریم پرکاش جی چیف آرگنائزر لکشمی انشورنس کمپنی۔
اُپ پردھان۔ ڈاکٹر شام سندر جی۔
منتری۔ مہاشہ نارائن داس جی مالک نیشنل ہوزری ورکس۔
اُپ منتری۔ مہاشہ پرتھوی ناتھ جی بی ایس سی۔
کوشادھیکش۔ ڈاکٹر سورج بھان دیو جی۔
پستکادھیکش۔ ماسٹر دینا ناتھ جی۔
پرتشٹت سبھاسد۔ ماسٹر بھیم سین جی۔ لالہ برکت رام جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر۔ مہاشہ

خوشحالی رام جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر۔ مہاشہ دھرم ویر جی کوہاٹی زراعتی کالج۔
سموداییوں کے پرتی ندھی۔ (۱) مہنت نانک چند جی (۲) وید برکت رام جی۔ (۳) بابو رام چند جی بی ایس سی (۴) بابو اتم چند جی (۵) لالہ گوبند رام جی سیٹھ وکیل۔ (۶) لالہ اننت رام جی۔ (۷) لالہ دیوا نچند جی۔ بعد میں پریتی بھوجن کھایا گیا۔
(منتری)

آوشیک سوچنا

ساردیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کی انترنگ سبھا کا ایک مہتو پورن ادھیویشن تاریخ ۶ جون ۳۶ء کو دن کے ۲ بجے سے بلیدان بھون (دہلی) میں منعقد ہوگا سمبند ...

ستنت نگر لاہور میں ویدک دھرم پرچار

آریہ سماج ستنت نگر کی طرف سے رات کو ۸½ سے ۱۰ بجے تک لگاتار پرچار ہو رہا ہے۔ یہ پرچار ڈی۔ اے۔ وی کالج ... میں ہوتا ہے۔ سینکڑوں نرناری ست سنگ میں شامل ہوتے ہیں۔
مہاشہ بہاری لال جی جو پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں پرچارک تھے اور ... راجپوت سبھا میں بھی کام کرتے رہے ... نے ایک ہفتہ پرچار کے لئے دینا منظور ... ہے۔ ان کا پرچار ۳ جون سے ۹ جون تک ہوگا۔
ستنت نگر۔ رام نگر۔ رکھی نگر ... نواسیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ضرور ست سنگ سے لابھ اٹھاویں۔
(منشی رام منتری آریہ سماج ستنت نگر لاہور)

بھوپال میں گزشتہ ہفتہ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک ہندو شادی شدہ عورت کو چند مسلمان اغوا کر کے لے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے۔ ہندوؤں میں سخت سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔

رجسٹرڈ
چمپا سائن
بل۔ ویریہ خون بڑھانے کیلئے اکسیر ہے بدہضمی۔ پتھری۔ جریان۔ سرعت کا شرطیہ ... کرتی ہے۔ واجی کرن یعنی طاقت ... سرتاج ہے۔ ہر مرد کو استعمال کرنی چاہئے۔
قیمت:۔ ۸ روپیہ فی سیر سوا دو روپے کی پاؤ۔
رجسٹرڈ
سوم راج
مرض لیکوریا یعنی جریان الرحم کا ... واحد علاج ہے۔ بیماری پاک ... ہے۔ قیمت دس خوراک اڑھائی روپیہ (رجسٹرڈ)
چمپا سائن فارمیسی (رجسٹرڈ)
گارڈن کالج روڈ راولپنڈی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج ہریانہ کا سالانہ جلسہ

سنیچر وار۔ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء کو صبح ایک برہون کیا گیا۔ اور شام کے ۵½ بجے سے اوم کا جھنڈا ساتھ لے کر نگر کیرتن شروع ہوا۔ مہاشہ شمشیر سنگھ اور مہاشہ فقیر چند بھجنیک کے علاوہ شام چوراسی کی جمپٹا بھجن منڈلی جو بیس نوجوانوں پر مشتمل تھی ساتھ تھی۔ نگر کیرتن تمام شہر میں خوب زور شور سے ہوا۔ خاصکر جمپٹا بھجن منڈلی نے بہت رونق لگائی۔ اس سے پہلے شاید ہی کبھی ایسی رونق ہوئی ہو۔

۲۳ مئی کو صبح ۷ بجے سے ۸ بجے تک ہون یگیہ ہوا۔ جس کے بعد اوم کے جھنڈا لہرانے کی رسم ہوئی۔ لڑکیوں نے جھنڈا کا گیت گایا اور پنڈت رام سروپ جی نے جھنڈا کی مہما بتلائی۔

۹-۱۰ بجے سے پنڈت رام سروپ جی کی پرارتھنا اور دھرم اپدیش شروع ہوا۔ جس میں انہوں نے یجیہ کے دشٹے پراتی الم اپدیش دیا۔

۱۰-۱۱ بجے شام چوراسی بھجن منڈلی کا بھجن ہوا۔ جس کے بعد پنڈت ہرپال جی نے اپنا دیا کھیان شروع کیا۔ مضمون 'ایشور' تھا۔ حاضرین نے لیکچر کو بڑے غور سے سُنا۔

بعد دوپہر ۳ بجے سے بھجن شروع ہوئے۔ اور ۳-۱۰ پنڈت لکشمی دت جی بی۔ اے کا لیکچر "سوامی دیانند اور سناتن دھرم" پر ہوا۔ جس میں بتلایا گیا۔ کہ سوامی جی رشی تھے۔ اور رشی دور درشی ہوتے ہیں۔ جو باتیں سوامی جی نے اس وقت کہی تھیں۔ وہ اب پوری ہو رہی ہیں۔

اس کے بعد ایک بھجن پاٹھ شالہ کی کنیاؤں نے گایا۔ جس کے بعد پروفیسر ملدیو شرما جی ایم۔ ایس۔ سی کا لیکچر ۵۰-۴ سے شروع ہوا۔ ۴-۵ سے بھجن ہو کر پنڈت دشنو مترا جی کا اُپدیش ہوا۔ آشرم ہوشیار پور سے یہاں پدھارے تھے۔ دیا کھیان ہوا۔ جس میں پنڈت جی نے ایشور کے جاپ پر بہت زور دیا۔ ۵-۳۰ بجے بھجن ہو کر اس دن کا جلسہ ختم ہوا۔

رات کو ۸¾ بجے سے ۹¼ بجے تک بھجن ہوتے رہے۔ جس کے بعد ماسٹر ہردیال جی بی۔ اے جالندھر والے کا دیا کھیان ہوا۔ مضمون "ایشور کس طرح سے حاصل ہو سکتا ہے؟" ماسٹر جی نے اپنے دیا کھیان کو بہت اچھی طرح سے نبھایا۔

اس کے بعد پنڈت منسا رام جی اپدیشک کا دیا کھیان شروع ہوا۔ مضمون شرادھ اور ترپن تھا۔ اپنے نرو کت سے پتر کا ترجمہ کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ رکھشا کرنے والا۔ پالن کرنے والا۔ اور پیدا کرنے والا۔ تین قسم کے پتر ہوتے ہیں۔ اور پُران کے کتھن انوسار پانچ قسم کے پتر۔ ان دینے والا۔ ودیا دینے والا۔ پیدا کرنے والا۔ پتنی کا پتا۔ بھے ترا تا۔ ویدوں۔ پرانوں اور منوسمرتی کے حوالوں سے یہ سدھ کیا گیا۔ کہ شرادھ جیتے ماتا پتا اور بزرگوں کا ہونا چاہیئے۔ نہ کہ مرے ہوؤں کا۔ چاروں ویدوں میں کوئی ایسا منتر موجود نہیں ہے۔ جس سے مرتک شرادھ ثابت ہو سکے۔ ½ ۱۱ بجے کے قریب یہ لیکچر ختم ہوا۔ اور ساتھ ہی رات کا جلسہ ختم ہو گیا۔

۲۴ مئی ۱۹۳۶ء۔ صبح ۷ بجے سے ۸ بجے دن تک ہون۔ ½ ۸ بجے تک بھجن۔ جس کے بعد پنڈت منسا رام کا دھرم اپدیش ہوا۔ جو کہ ½ ۹ بجے ختم ہوا۔ پنڈت جی یجروید کے چالیس ادھیائے کا:۔ وایور نیم امرتم اتھیدم بھسم انتم سریرم۔ منتر کی ویاکھیا کرتے ہوئے یہ ثابت کیا۔ کہ سب سے اچھا طریقہ جسم کا جلانا ہی ہے۔ زمین میں گاڑنا نہیں۔

پھر بھگوتی پتری پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کے تقسیم انعام کا جلسہ ½ ۹ بجے سے شروع ہوا۔ اور مسز سیتا رام کوہلی پرنسپل گورنمنٹ کالج ہوشیار پور نے پردھان پد کو سویکار کیا۔ اور لڑکیوں نے ہارمونیم کے ساتھ بھجن گائے اور کویتا بھی کہی۔ اور ایک لڑکی نے ایک نبدھ بھی پڑھا۔ مسز سیتا رام اس کارروائی سے بہت خوش ہوئیں۔ اور دس روپیہ پاٹھ شالہ کے واسطے دان بھی دیا۔ اور کئی طرح کی تجاویز بھی بتلائیں۔ جن پر کمیٹی میں وچار کیا جاویگا۔ مسز سیتا رام کا اتی دھنیاد کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے گرمیوں کے دنوں میں تکلیف اُٹھا کر اس کام کو سرانجام دیا۔

۳ بجے بعد دوپہر سے کارروائی پھر شروع ہوئی۔ پہلے مہاشہ فقیر چند نے اور بھجن منڈلی شام چوراسی کے بھجن ہوئے۔ پھر پنڈت رام سروپ جی کا ورن آشرم پر دیا کھیان ہوا۔ اس کے بعد ایک بھجن ہو کر پنڈت ہرپال جی نے فنڈ کے واسطے اپیل کی۔ بھگوتی پتری پاٹھ شالہ کے واسطے -|۸|۱۰۵/ روپیہ اور ویدپرچار فنڈ کے واسطے -|۶|۱۹/ روپے

یورپ اور امریکہ کی استریوں کی مرغوب غذائیں

بلی کا گوشت اور بھُنے ہوئے مینڈک کھا کر جوانی کی حفاظت

مجھے یقین ہے۔ کہ آپ نے "پاسا پونا" کبھی نہیں کھایا ہوگا۔ "پاسا پونا" آج کل وائنا کی نوجوان عورتوں کی سب سے زیادہ مرغوب غذا ہے۔ جو بلی کے گوشت سے تیار کیجاتی ہے۔ اگر آپ کسی وائنا کی عورت کی دعوت کریں۔ اسے "پاسا پونا" یعنی بلی کا گوشت نہ کھلائیں۔ تو آپ کو انتہا درجہ کا غیر مہذب شمار کیا جائے گا۔ "پاسا پونا" کے متعلق وائنا کی عورتوں کا خیال ہے۔ کہ اس سے جوانی اور حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس خیال نے وائنا کی گربکیں پر مصیبت نازل کر دی ہے۔ وائنا میں کسی قیمت کو بلی نہیں ملتی۔ معلوم نہیں۔ کہ طبی لحاظ سے یہ خیال کس حد تک درست ہے۔ شائد اطبائے بلی ماران دہلی اس پر کچھ روشنی ڈال سکیں۔

وائنا میں تو بلیوں پر مصیبت نازل ہوئی ہے۔ لیکن امریکہ میں مینڈکوں کے خلاف بھی جہاد برپا ہے۔ امریکہ کی ایکٹرسوں سے کسی مسخرہ ڈاکٹر نے یہ کہہ دیا۔ کہ ایکٹرس کے لئے مینڈک بہترین غذا ہے۔ جس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ وہ جسم میں غیر معمولی قوت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ عورتوں کو موٹا نہیں ہونے دیتا۔ ڈاکٹر کے اس عجیب و غریب انکشاف کا ہونا تھا۔ کہ ہر ایکٹرس کی میز پر بھُنا ہوا مینڈک آ گیا۔ چنانچہ امریکہ کی مشہور ایکٹرس مس کانسٹنس بینیٹ کی حالت یہ ہے۔ کہ بغیر مینڈک کے اس کے حلق سے نوالہ اُترنا ناممکن ہے۔ اگر غذا کے معاملہ میں ایسی جدت آفرینیاں رہیں۔ تو حشرات الارض کو یہ ایکٹرسیں پکا کر کھا جائیں گی۔

وائنا اور امریکہ والوں کی خوش مذاقی تو آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اب کیلیفورنیا کے باشندوں کے ذوق کے بارے میں بھی کچھ معلومات حاصل کر لیجئے۔ ان خوش مذاق حضرات کے نزدیک بہترین غذا کوا ہے۔ اگر آپ کسی کیلیفورنی کو کوا کھلا دیں۔ تو عمر بھر آپ کی مہمان نوازی کا مداح رہے گا۔ چنانچہ کیلیفورنیا میں "کوتے کی دعوت" کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ بڑی دعوت۔ گویا کہ جس دعوت میں حضرت کوا نہ ہوں وہ دعوت ایک بے معنی دعوت ہے۔

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱

طاقت کی بہترین دوائی ہے۔ جو ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال کر لینا کمزوری کو تمام سال نزدیک نہیں آنے دیتا۔ اس کے استعمال سے کمزوری کی تمام بیماریاں جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ جسم مانند فولاد کے مضبوط ہو جاتا ہے۔ شدھ اور تازہ خون پیدا ہو کر چہرہ کندن کی مانند چمکنے لگتا ہے۔ دل و دماغ جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے یہ خوبی صرف تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱ میں ہی ہے۔ اور یہ موسم سرما میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ورنہ آج کل اس قسم کے شربت فروخت ہو رہے ہیں۔ ان میں سے کسی کے اندر یہ خوبی نہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱ کا استعمال نہیں کیا تو آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے ایک بوتل خرید کر زندگی کا لطف اٹھاویں۔ دھوکہ سے بچیں اور صرف تلوار مارکہ خرید کریں۔

ہر شہر کے دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتا ہے

تیار کرنے والے:۔ گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت اوشدھالیہ ٹوہانہ

ایس۔ پی۔ ریلوے

آریہ سماج جگت

اوم اوم اوم

آریہ سماج بھلوال کا وارشک چناؤ

آریہ سماج بھلوال کا وارشک چناؤ اجنیم کو مندرجہ ذیل ہوا:-

پردھان - بابو رام پیارا مل و نقر۔ اُپ پردھان - لالہ دیارام جی کمار - اُپ پردھان بابو مدون ناتھ سیٹھی - منتری - مہاشہ پورن چند کمار - اُپ منتری رام دیو - پستکادھیکش مہاشہ رام لال چھڑہ - کوشادھیکش مہاشہ پرتھوی راج آہوجہ - آریہ پتری پاٹھ شالہ کا چناؤ حسب ذیل ہوا ہے -

پردھان سیٹھ منگل سین جی گمبھیر - مینجر - لالہ جوالا سہائے جی سونی - منتری مہاشہ برکت رام جی کمار -

(پورن چند کمار منتری آریہ سماج بھلوال)

آریہ سماج میانوالی کا چناؤ

۲۳ مئی اتوار کو آریہ سماج میانوالی کا سالانہ چناؤ ہوا ادھیکاری گن یہ ہیں:-

پردھان مہاشہ ایشر داس ریٹائرڈ پوسٹل کلرک اپ پردھان مہاشہ ٹیک چند جی سکول ماسٹر - منتری کویراج چاندی رام وید اُپ منتری - ماسٹر بھرت جی - خزانچی لالہ بدری ناتھ جی مہاجن - لائبریرین مہاشہ برج لال جی سپڑہ - پرتشٹھت سبھاسد - مہاشہ دھرم جس جی و مہاشہ جیسہ رام جی -

(منتری کویراج چاندی رام)

آریہ کمار سبھا گورداسپور کا چناؤ

آریہ کمار سبھا گورداسپور کے ادھیکاریوں کا چناؤ حسب ذیل ہوا ہے:-

پردھان مہاشہ پرکاش چندر اُپ پردھان مہاشہ دیوراج - منتری مہاشہ جتیندر ناتھ اُپ منتری مہاشہ مہندر ناتھ - پستکادھیکش مہاشہ سکھ دیوراج - کوشادھیکش روی دت مہاشہ دیویندر ناتھ - کو انترنگ سبھا کا ممبر بنایا گیا -

(جتیندر ناتھ منتری)

شوک پرستاو

آریہ سماج ملتان چھاؤنی کی انترنگ سبھا نے اپنا ادھیویشن مورخہ ۱۹ مئی میں مندرجہ ذیل شوک پرستاو سروسمتی سے پاس کیا۔

یہ انترنگ سبھا شری لالہ چیتہ رام جی کی مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتی ہے - لالہ جی کی مرتیو سے آریہ سماج کو جو ہانی پہنچی وہ ناقابل تلافی ہے - لالہ جی نے اپنے جیون پریَنت اس آریہ سماج کی ان تھک سیوا کی یہ سبھا ایشور سے پراتھی ہے - کہ لالہ جی کی آتما کو ست گتی پردان کریں - اور ان کے سمبندھیوں کو شانتی دیویں -"

(دولت رام منتری آریہ سماج ملتان چھاؤنی)

گوروکل مہاودیالہ رائیکوٹ میں پرتاپ جینتی کا سماروہ

۲۴ مئی کو گوروکل مہاودیالہ رائیکوٹ میں بڑے سماروہ پوروک پرتاپ جینتی منائی گئی - اس کے اپلکش میں برہمچاریوں کی واگ وردھنی سبھا کا برہد ادھیویشن ہوا - جس میں برہمچاریوں نے ادیکھیان دیئے کوتیائیں پڑھنے والے برہمچاریوں میں برہمچاری اوم پرکاش - ہیم چندر - اشٹم شرینی برہمچاری ودیا ساگر - چترتھ شرینی برہمچاری بھوجادت ششتم شرینی برہمچاری برت پال - پرکاش چندر ایکادش شرینی کے نام قابل ذکر ہیں - اوم شم

(آتمانند سہایک مکھ ادھشٹاتا)

آریہ سماج جگادھری کے عہدہ داروں کا انتخاب

آریہ سماج جگادھری کے عہدہ داروں کا چناؤ ۲ مئی ۱۹۳۷ء کو مندرجہ ذیل ہوا

پردھان - ڈاکٹر پرمانند جی - اُپ پردھان لالہ گنگا رام جی - منتری ماسٹر لال - اُپ منتری لالہ بنبیر پرشاد جی - کوشادھیکش لالہ چھجو رام جی - جائیداد کے ادھیکش لالہ آتما رام جی - حساب پریکشک ماسٹر مدن موہن لال جی چودھری داتا رام جی - لالہ کشوری لال جی بنخا بابو درگا پرشاد جی انترنگ سبھا کے دیگر ممبر چنے گئے -

(منمن لال منتری آریہ سماج جگادھری)

آریہ سماج پنڈ دادنخاں کا سالانہ جلسہ

۱۔ دیو آریہ سماج پنڈ دادنخاں کا سالانہ اتسو ۸-۹ مئی ۱۹۳۷ء بڑی دھوم دھام سے منایا گیا - ۷ مئی کی شام کو ۵ بجے نگر کیرتن آریہ سماج مندر سے شروع ہوا آگے آگے اوم کا جھنڈا لہرا رہا تھا - اس کے بعد گتکا کے کھلاڑی اپنے کرتب دکھلا رہے تھے - اس کے پیچھے آریہ پرائمری سکول کے ودیارتھیوں کی بھجن منڈلی سنکیرتن کر رہی تھی - اس کے بعد پنڈت بالکرشن جی و مہاشہ ہنس راج جی و مہاشہ پرتاپ سنگھ جی بھجنیک کی بھجن منڈلیاں اپنے منوہر بھجنوں دوارہ آنند دے رہے تھے - منوہر کستھا دائیک اور آنندد بھجنوں سے جنتا پربھاوت ہوئی - ۸-۹ مئی کو پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار و پنڈت بسنتہ دیوی و پنڈت سداشو جی و پنڈت بھدر سین جی ودیالنکار شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج کے اُتم اپدیشوں سے جنتا نے لابھ اٹھایا - شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج ۹ مئی کو پدھارے - ان کا ویاکھیان رات کے سمے ہوا - اور سبھاسدوں کی پرارتھنا پر آپ نے ایک یوم ٹھہرنا سویکار کر کے ۱۰ مئی شام کو بھی ایک عالمانہ ویاکھیان دیا - نوجوانوں کے لئے یہ ویاکھیان بڑا مفید تھا - اب ایک ڈیپوٹیشن آریہ سماج پنڈ دادنخاں منتقلہ لالہ سکھا رام داس جی پردھان ڈاکٹر ہ نانک چند جی اُپ پردھان لالہ تارا شاہ جی منتری برائے فراہمی روپیہ ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں مختلف شہروں میں زائد از ایک ماہ گھوم کر زائد از پانچ ہزار روپیہ برائے بلڈنگ ٹال حال آریہ پرائمری سکول پنڈ دادنخاں لائے - اب سالانہ جلسہ پر آٹھ سو روپیہ سے زائد فراہم ہوا ہے جس میں سے مبلغ دو صد روپیہ کے قریب لالہ سنت رام جی کپور ٹھیکہ دار و پروپرائیٹر کاری سکنہ ڈنڈوٹ کی امداد سے ڈنڈوٹ سے فراہم ہوا -

اور ان میں سے مبلغ اکاسٹھ روپیہ شریمان جی نے گرہ خود سے ادا کیا - آریہ سماج مانی مہانو بھاؤں کا دھنیاد کرتا ہے - اس ساری کامیابی کا سہرا لالہ سکھا رام داس جی پردھان جن کو آریہ سماج کے ساتھ سچی لگن ہے [illegible] لالہ تارا شاہ جی منتری

آریہ سماج کے پرچار کا پھل ہے - جلسہ نہایت شانتی پوروک آرتی و شانتی پاٹھ ہو کر ایشور کی کرپا سے نروگھن سماپت ہوا۔

۲- باہر گنڈا رام جی کھنہ اسسٹنٹ ماسٹر گولپور نے اپنے والد صاحب لالہ رلارام ولد لالہ کشن چند جی کھنہ ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر جن کا دیہانت بعارضہ یرقان عمر ۵۸ سال ۲۸ اپریل ۱۹۳۷ء بمقام امرتسر ہو کے کریوں والے دن ۱۰ مئی کو صرف ہون یگیہ و پرارتھنا کر اگر آریہ سماج پنڈ دادنخاں کو مسافر خانہ کے لئے ایک نواری پلنگ ایک عدد بسترہ - اور ایک عدد دلٹوہی و ایک بالٹی و ایک بانی پیتل و لیمپ ہری کین ایک عدد - ایک عدد چھتری دہہانت دیہ دان کئے - اس کے علاوہ سلیپر و پارچات یتیم خانہ کو بھجوائے گئے - پرماتما سے پرارتھنا ہے - کہ مرحوم کی آتما کو شانتی دیوے - اور مرحوم کے سمبندھیوں کو جو صدمہ ہوا ہے اس کو سہن کرنے کی شکتی پردان کرے اور باہر گنڈا رام جی نے دان دیئے ہیں جو اُدارتا دکھائی ہے - اس کے لئے ان کا دھنیہ واد کیا جاتا ہے -

(رام رکھا اُپ منتری آریہ سماج پنڈ دادنخاں)

مولانا ظفر علی خاں مرکزی اسمبلی کا ممبر منتخب ہو گیا

لاہور یکم جون - مولانا ظفر علی خاں مالک زمیندار کے مقابلہ میں کانگرس کی طرف سے میاں عبدالعزیز مرکزی اسمبلی میں اسی نشست کے لئے جو مسٹر ایل گابا کے مستعفی ہونے سے خالی ہوئی ہے مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں - بیگم شاہنواز مسٹر ملک برکت علی کی تجویز پر قرار پایا - کہ قرعہ اندازی کر کے فیصلہ خدا پر چھوڑ دیا جائے قرعہ اندازی کی گئی - اور اس میں مولانا ظفر علی کا نام نکل آیا - اس پر میاں عبدالعزیز دستبردار ہو گئے - اور مولانا ظفر علی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے - مقامی کانگرس لیڈر اس پر سخت ناراض ہیں - کیوں کہ میاں عبدالعزیز نے یہ کچھ ان کی صلاح کے بغیر ہی کیا -

۱۲۳ عیسائیوں کی شدھی

دہلی ۳۱ مئی - بھارتیہ شدھی سبھا کی کوشش سے موضع جھمراوٹ ضلع گوڑگانواں میں ۱۲۳ عیسائیوں کو شدھ کیا گیا ہے - دوسرے دیہات کے عیسائی بھی شدھ ہونے والے ہیں

آریہ مسافر میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایڈیٹوریل نوٹ

(بقیہ صفحہ ...)

فیس خور اُپدیشکوں کی حوصلہ شکنی

پنجاب کے آریہ سماجیوں میں سے تو پہلے ہی فیس خوروں کی دال نہیں گلتی۔ البتہ سناتن دھرمی ایسے مضرت ہاتھوں خوب لٹتے تھے۔ ہم نے کئی مقامات پر کئی سرکردہ سناتن دھرمیوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔ کہ آریہ سماجیوں کے ساتھ شاستر ارتھ ہمیں سخت مہنگا پڑتا ہے۔ کیونکہ آریوں کے اُپدیشک تو تین پیسے کے کارڈ پر آجاتے ہیں۔ اور دن مقامی آریوں کے ہاں بھوجن کرتے اور جی جان سے اپنے کام کو سرانجام دے کر چلے جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے سناتنی اُپدیشک جب تک ان کی فیس پہلے طے نہ ہو جائے۔ اور اُس کا بڑا حصہ پیشگی نہ بھیج دیا جائے۔ تب تک آنے کا نام ہی نہیں لیتے۔

لیکن اب ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ سناتن دھرمی بھائی بھی اس بدعت کی حوصلہ شکنی کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ سناتن دھرم پرچارک لائلپور میں حسب ذیل ستمنی خیز نوٹ شائع ہوا ہے۔ جسے ہم نیک فال سمجھتے ہیں۔

”یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ آزادانہ طور پر بھینٹ لے کر کام کرنے والے پرچارکوں کو سناتن دھرمی سنستھاؤں کے سالانہ جلسوں پر منگوانے کے سلسلے کے خلاف اسوقت صوبہ کے ہر حصہ سے زبردست آواز اُٹھ رہی ہے اور ہر ایک حلقہ سے اس تحریک کو سپورٹ کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ وہ کر محسوس کرتے ہیں۔ کہ جہاں ان کی بدولت سبھاؤں کو مالی مشکلات کا زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ وہاں پراونشل سناتن دھرمی سنگٹھن کو بھی دھکا لگتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ سناتن دھرم پرچارک امرتسر کے کالموں میں اس تحریک کی مخالفت کی گئی ہے۔ نگران کا یہ رویہ غیر متوقع نہیں ہے۔ بلکہ تعجب ہوتا اگر وہ اس کی مخالفت نہ کرتے۔ کیونکہ انہوں نے سناتن دھرمی سنگٹھن کو نقصان پہنچانا ہی اپنا مشن بنایا ہُوا ہے۔ ان کا نفع تو اس میں ہے۔ کہ سبھائیں زیادہ سے زیادہ بھینٹا دے کر پرچارک منگوائیں۔ مگر انہیں کیا معلوم ہو کہ اس طرح سبھاؤں کو کسقدر تکلیف اور مالی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ابھی اس روز لائلپور ڈسٹرکٹ درگرنہ کانفرنس میں ایک سبھا کے نمائندے نے بیان کیا۔ کہ ہمارے سالانہ جلسہ پر ۵۰۰ روپیہ خرچ آیا تھا۔ جبکہ ۴۰ کی آمدنی ہوئی تھی۔ کیونکہ انہوں نے بھینٹ خور لاگی منگوایا ہُوا تھا۔ ان حالات میں ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا جائے اور لائلپور کی طرح ہر ایک ضلع کے مرکزی مقام پر علاقہ کی سبھاؤں کے نمائندے اکٹھے ہو کر یہ فیصلہ کریں۔ کہ وہ کبھی بھی کسی ایسے شخص کو جلسوں پر نہیں بلائیں گے۔ جو کہ پرتی ندھی سبھا سے الگ رہ کر اور بھینٹا لے کر پرچار کا کام کرتا ہے۔“

بمبئی میں ہندو مسلم فسادات

ابھی بمبئی کے پچھلے فرقہ وارانہ فسادات کی یاد دلوں سے محو بھی نہ ہونے پائی تھی۔ کہ اب پھر اس شہر سے ہندو مسلم فساد کی خبر موصول ہوئی ہے۔ اسوقت تک اخبارات کے ذریعہ جو اطلاع ملی ہے۔ اُس سے یہ تو پتہ نہیں لگتا۔ کہ فساد کی ابتدا کس طرح ہوئی۔ ہاں یہ ضرور معلوم ہُوا۔ کہ چار اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور سو کے قریب زخمی ہو گئے ہیں۔ گورنمنٹ بڑی مستعدی سے کام لے کر شورش پسند غنڈوں کو گرفتار کرنے میں مصروف ہے۔ نہ معلوم ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ایک ہی ملک کے باشندے ہیں۔ دیوار بدیوار رہتے ہیں۔ اسی ملک کے ان جل سے پلتے ہیں۔ اور اسی کی خاک پاک میں آخر مل جانا ہے لیکن دونوں ذرا ذرا سی بات پر ایسے مشتعل ہو جاتے ہیں۔ کہ ایک دوسرے کی جان کے لاگو ہو جاتے ہیں۔ اگر ہماری آواز ان گمراہ انسانوں تک پہنچ سکے۔ تو ہم انہیں بتلائیں۔ کہ اے بھولے بھائیو! اپنے بھائیوں کے خون سے ہاتھ رنگنے کی کوئی بھی مذہب اجازت نہیں دیتا۔ اور جو سمجھتا ہے۔ کہ اُس کا مذہب ایسے فعل ناروا کی اجازت دیتا ہے۔ وہ اپنے مذہب کی سب سے بڑھ کر توہین بلکہ تخریب کرتا ہے۔ نہ تو ہندو کے نکالے سے مسلمان اس ملک سے نکلیں گے۔ اور نہ مسلم کے نکالے ہندو ہی نکل سکتے ہیں۔ جب سب نے ایک ہی بھارت ماتا کے آنچل تلے بسنا ہے۔ تو پھر یہ آئے دن کی خانہ جنگی کیوں ہے؟ ہم صدق دل سے پرماتمات دعا کرتے ہیں۔ کہ اے پربھو! ہمارے بھائیوں کو ایسی سومتی پردان کر کہ وہ اپنے بھائیوں کا خون بہانے سے باز آئیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ صلح و آشتی کے ساتھ رہنا سیکھیں اسی میں اُن کا اور اُن کے ملک کا کلیان ہے۔

بھوپال میں ہندو لیڈروں کو سخت سزائیں

ناظرین اسبات سے واقف ہیں کہ پچھلے دنوں ریاست بھوپال کے ہندو باشندوں نے ایک کانفرنس کر کے اپنی شکایات معروضات آئینی طریق پر دربار بھوپال کے گوش گذار کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن حکومت بھوپال اس آئینی طریق پر بھی برا منایا۔ اور ایک خاص حکم کے ذریعہ اس کانفرنس کی ممانعت کر دی ہندو لیڈران نے اسے اپنے جائز حقوق میں بلاوجہ مداخلت سمجھتے ہوئے اس کی خلاف ورزی کی اور کانفرنس منعقد کر لی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سرکردہ لیڈر گرفتار کر لئے گئے۔

۲۷ مئی سے مقدمہ شروع ہوا تیسرے دن ملزموں کے بیانات لئے گئے۔ صرف دس منٹ کے بعد عدالت اٹھ گئی۔ فیصلہ کی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندو فیصلہ کے بارے میں شبہ میں ہی رہے۔ چوتھے دن جب کچھ ہندو فیصلہ کی تاریخ معلوم کرتے گئے۔ تو یہ دیکھکر اُن کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ کہ مقدمہ کا فیصلہ سنایا جا رہا تھا۔

شری لالہ لال سنگھ بی اے اور پنڈت چترنارائن مالویہ بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایم ایل سی کو دو دفعات میں سے ہر ایک میں چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ اور تیسری دفعہ میں پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ مزید ایک مہینہ قید بھگتنی ہوگی۔ شری بیرم بن پرشاد بی۔ اے شری اُودھو داس مہتہ آیورویدا آچاریہ۔ بخشی کرجمنا پرشاد اے۔ ایم۔ ایس شری شوچرن لال ورما اور سیٹھ ننھے لال جین میں سے ہر ایک کو دو دو دفعات میں دو دو مہینہ قید سخت کی سزا کو تیسری دفعہ میں تیس تیس روپیہ ... عدم ادائیگی جرمانہ ایک ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ اور موخرالذکر دو اصحاب کو پچیس پچیس روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک ایک ہفتہ قید کی سزا دی گئی۔ ان سزاؤں کے ساتھ چیں گی۔ سیٹھ بھگوان داس راٹھی کو دو ماہ قید اور بیس روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک ہفتہ قید کی سزا دی گئی۔

اس فیصلہ کے سنتے ہی شہر کے تمام ہندوؤں نے ہڑتال کر دی۔

ہمیں افسوس ہے کہ بھوپال سرکار نے تھوڑے ہی دنوں میں ایسی سنگین غلطیاں کی ہیں۔ کہ اگر نواب صاحب بنفس نفیس ریاست بھوپال میں موجود ہوتے۔ تو انہیں کبھی ایسا کرنے کی اجازت نہ دیتے۔ پہلے انہوں نے ہندوؤں کے باہم مل بیٹھنے کی ممانعت کی پھر ہندو لیڈروں کو گرفتار کیا۔ نوجوانوں پر لاٹھی چارج ہوا۔ اور اب ان سرکردہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لیڈروں کو سخت قید کی سزائیں دے کر رہی سہی بھی کسر پوری کر دی گئی ہے۔ اور لطف یہ کہ سب کچھ محض اسلئے کیا گیا ہے کہ ہندو پورے آئینی طریق پر اپنی شکایات گورنمنٹ بھوپال کے گوش گذار کرنا چاہتے تھے۔ شاید ہی کوئی مہذب ملک ہو جس میں رعایا کو یہ حق حاصل نہ ہو۔ لیکن ہندوستانی ریاستوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔

کیا ہم امید کریں کہ گورنمنٹ ہند اس معاملہ میں مداخلت کر کے غریب بھوپالی ہندوؤں کے ساتھ انصاف کرانے کی کوشش کرے گی۔

”خدا کے دشمن“

ایک مسلم عالم مولانا محمد طاہر صاحب سابق نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے ایک سلسلہ مضامین زیر عنوان ”ہندو مسلم اتحاد پر کلام الہیٰ کی روشنی میں روح پرور تبصرہ“ اخبار الامان دہلی میں شائع کرایا ہے۔ آخیر میں آپ نے ان الفاظ پر تان توڑی ہے۔ ان سطور کو ان کے مضمون کا نتو سمجھنا چاہئے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ

”مسلمانوں کو خوب سمجھ لینا چاہئے۔ کہ خدا ان مسلمانوں کے ساتھ کبھی نہیں ہوتا۔ جو محض ہماری طرح نام کے مسلمان ہیں۔ یا صرف گوشت کھانے کے مسلمان ہیں۔ بلکہ وہ ان سچے مسلمانوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو غلبہ و اقتدار کی حالت میں تو اپنے عجز و مغلوبیت کو یاد رکھتے ہیں۔ اور عجز و مغلوبیت کے دور میں اعداء اللہ کی نوتوں کیطرف

آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھتے۔ کیا علماء دیوبند کو وہ واقعہ یاد نہیں ہے۔ جبکہ انقلاب کے بعد دہلی میں دربار ہوا تھا۔ تو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رح دہلی سے دیوبند تشریف لے آئے تھے۔ خدام نے وجہ پوچھی۔ تو فرمایا۔ کہ مجھ سے کفر کی شوکت نہیں دیکھی گئی۔ اسلئے دیوبند چلا آیا ہوں۔ کیا ان کے مسلک پر اعتقاد رکھنے والوں کی یہی شان ہونی چاہیئے۔ کہ ایک طرف اگر وہ انگریزوں کی شوکت کو نہ دیکھیں۔ تو دوسری طرف ہندؤں کی قوت و شوکت کو عملاً دو گنا بڑھائیں۔ اور ان کے دست و بازو بنکر "فتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض" کا منظر پیش کریں۔ جب کہ خدا نے اپنے دشمنوں کی فہرست میں ہندوؤں کو بھی گنایا ہے۔ تو پھر ان سے ذرجو اور وحدت عمل کے کیا معنی ہیں۔

"گویا ہندو تو خدا کے دشمن ہیں۔ اور مسلمان دوست بھی ہیں۔ یہ تمام خرابی کی جڑ ہے۔"

آج مہذب دنیا میں تو Brotherhood of man یعنی اخوت بنی نوع انسان کو بلند مرتبہ دیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ ہمارے ہندوستانی مولانا ہیں۔ کہ اپنے آپ کو خدا کے خاص الخاص مقربین بتلاتے ہیں۔ اور تمام غیر مسلموں کو خدا کے دشمن۔ پرماتما ایسے مذہبی رہبروں سے بچائے۔

دیانند دلت ادہار سبھا کا جنرل اجلاس

دیانند دلت ادہار سبھا گوردت بھون لاہور کا جنرل اجلاس ۱۳ جون ۱۹۳۶ء کو بوقت ۴ بجے شام گوردت بھون میں ہوگا۔ تمام ممبران سے درخواست ہے۔ کہ مقررہ وقت پر تشریف لا کر مشکور فرماویں۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے:-

(۱) گذشتہ سال کے جنرل کی کارروائی منظور کرنا

(۲) سمت ۱۹۹۳ کے کاریہ کی رپورٹ۔

(۳) سمت ۱۹۹۴ کیلئے ادھیکاریوں کا چناؤ۔

(۴) سمت ۱۹۹۴ کے لئے بجٹ منظور کرنا۔

(۵) متفرق۔ نویدک یش پال سدھانت النکار

(سیکرٹری دلت ادہار سبھا)

آریہ سماج خوشاب

آریہ سماج خوشاب کا سالانہ چناؤ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۳۶ء بدر زاہیت نمن پرکار ہوا ہے

پردھان ملک دیارام جی۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل خوشاب۔ اپ پردھان دیوان گیان چند جی پوسٹ ماسٹر خوشاب۔ منتری چنا رام عرائض نویس خوشاب۔ اپ منتری پریم ناتھ مالک سرچینٹ ایجنسی خوشاب۔ خزانچی بابو

کنیا کیلئے ور اور ور کیلئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک متر جو ضلع گورداسپور کے ایک قصبہ کے رئیس ہیں اُن کی سپتری کیلئے ایک برسر روزگار نوجوان ور کی اور سپتر کے لئے ایک خوبصورت گھر کے کام کاج سے واقف پڑھی لکھی کنیا کی ضرورت ہے۔ میرے متر ذات کے لحاظ سے کشتری ہیں لیکن ان سمبندھیوں کے متعلق وہ ذات پات کا لحاظ نہ کر کے محض گن کرم سبھاؤ کے مطابق ہی سمبندھ کرنا چاہتے ہیں۔ میرے متر کی جائداد لاکھوں روپیہ کی ہے۔ وہ خود پانچ بھائی ہیں۔ جائداد مشترکہ ہے۔ ایک ہزار بیگھہ اراضی زیر کاشت ہے۔ علاوہ ازیں مکانی جائداد بھی ایک لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔ ساہوکارہ وغیرہ اس سے علاوہ ہے میرے متر کی چھ سنتان ہیں۔ تین لڑکے اور تین لڑکیاں جس لڑکے کیلئے کنیا کی ضرورت ہے۔ اس کی عمر ۲۴ سال کی ہے۔ ایف۔ اے پاس ہے۔ بی۔ اے کا پرائیویٹ امتحان دے رہا ہے۔ لڑکی یوگیہ آریہ گھرانے کی تعلیم یافتہ گرہ کاریوں میں کشل ہونی چاہیئے۔ لڑکا سنسکرت کی بہت اچھی یوگیتا رکھتا ہے اس لئے کنیا اگر گورو کل کی سکھشت ہو تو بہتر ہوگا۔ جس لڑکی کیلئے ور کی ضرورت ہے اُس کی آیو ۱۵ سال کی ہے۔ معمولی پڑھی ہوئی ہے لیکن سندھیا ہون منتر بھجن پرارتھنا وغیرہ اچھی طرح کر سکتی ہے گرہ کاریہ کھانا پکانا وغیرہ جانتی ہے۔ بچپن میں ایک آنکھ اس کی خراب ہوگئی تھی۔ دوسری میں موتیا اتر رہا ہے۔ لیکن ڈاکٹر سوہن سنگھ اور رائے بہادر متھرا داس جی سے رائے لی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ آنکھ بالکل درست ہو جائے گی۔ لڑکی بڑی سوشیل اور یوگیہ ہے۔ لڑکا اضلاع گورداسپور۔ امرتسر۔ جالندھر لاہور۔ سیالکوٹ کا ہونا چاہیئے۔ نیز سداچاری آریہ خیالات کا اور برسر روزگار یا کوئی دستکاری جاننے والا ہو۔ کم از کم آمدنی ۳۰۔۳۵ روپیہ ماہوار و آیو ۲۴-۲۵ سال کی ہو۔ رامش بھوجی ہو۔ زیادہ تعلیم یافتہ کی ضرورت نہیں۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں +

چرنجی لال پریم اڈیٹر آریہ مسافر لاہور

جیون داس جی ریٹائرڈ پاسٹر۔ لائبریرین دیوان کرپا رام جی ریٹائرڈ پٹواری ممبران انترنگ سبھا:۔ ماسٹر عطر چند۔ دیوان چند نانک چند جی گسائیں۔ رام چند جی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر۔

(منتری)

آریہ مسافر کی اشاعت کو بڑھانا ہر آریہ بھائی کا فرض ہے۔

مسلم اخبارات کی سیر

رسول اللہ کے درشن

خواجہ حسن نظامی دہلوی اپنے اخبار "منادی" میں کسی حکیم صاحب کے سفر حجاز کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"حکیم صاحب کو گنبد خضرا کے اندر داخل ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی تھی۔ میں نے اُن سے پوچھا۔ کہ روضہ کے اندر کتنی جگہ ہے؟ اور مزارات کیسے بنے ہوئے ہیں؟ انہوں نے کہا۔ مزارات کے آس پاس جالی لگی ہوئی ہے۔ اسلئے معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ اندر کتنی جگہ ہے۔ جس حد تک میں اندر گیا۔ وہاں بس اتنی جگہ ہے۔ کہ میں نے جھک کر جالی کو بوسہ دیا تھا۔

رسول اللہ سامنے آگئے۔ حکیم صاحب نے ایک عجیب بات یہ سُنائی۔ کہ ایک دفعہ کسی حبشی مسلمان کو بوسہ دینے کے سبب سعودی سپاہیوں نے مارنا شروع کیا۔ اور اس حبشی نے یا رسول اللہ کہہ کر فریاد کی۔ یکا یک سب نے دیکھا۔ تو وہاں موجود تھے۔ کہ رسول اللہ گنبد سے باہر تشریف لے آئے۔ ماننے والوں اور منکروں سب ہی نے حضور کی زیارت کی۔ مگر پلک جھپکانے حضور کی شبیہہ غائب ہوگئی۔

(منادی دہلی)

دعوت عمل

آؤ! "جمعیت تنظیم اہلحدیث" کے ساتھ ملکر تنظیم و اتحاد کے رشتہ میں منسلک ہو جائیں۔ خدا کے لئے خدا کے دین کی خدمت کریں۔ قوم اور بنی نوع انسان کی بہبودی کی خاطر اپنی جانیں فدا کردیں۔ مظلوم کے لئے رحمت اور ظالم کے مقابلہ میں زبردست بن جائیں۔ راستبازی اور مظلوم کی حمایت کے لئے اپنے دلوں میں جذبہ پیدا کریں۔ یتیم۔ بیکس۔ کمزور اور مظلوم بیوہ کی حفاظت اور مدد کے لئے مستعد ہو جائیں۔ غرور۔ نخوت نفرت۔ بغض۔ حسد سے اپنے سینوں کو پاک کر دیں اور اپنے دلوں کو رحمت ایزدی کے لئے جلوہ گاہ بنائیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا دین گمراہ دنیا تک پہنچائیں۔ (تنظیم روپڑ)

ہندی بھاشا

سندی بھاشا کی مقبولیت پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک مہاشہ جی فرماتے ہیں کہ آجکل ... بعض دوست یورپ اور امریکہ ... میں مشغول ہیں ان کے جو خطوط آئے ہیں ... یہ ظاہر ہے کہ آجکل ہندی بھاشا یورپ کے مشہور شہروں میں سمجھی اور بولی جاتی ... وہاں کے بڑے بڑے مضمون نگار ... سیکھ رہے ہیں۔ اور وہ صاف طور پر ... ہیں کہ ہندی بھاشا ایک "ترقی یافتہ ..." اور جو فصاحت و بلاغت اور موسیقی ... اس زبان میں ہے وہ کسی زبان میں ... معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مہاشہ جی ... بہت ہی سادہ لوح۔ ناسمجھ اور ناتجربہ ... اُن کا دائرہ واقفیت بہت ہی محدود ... ایک وسیع النظر نامہ نگار صاحب ... "ہندی بھاشا" لندن۔ پیرس ... نیو یارک اور کیلی فورنیا کی درسگاہوں ... پڑھائی جاتی ہے اور مجلس اقوام کے ... میں تمام تقریریں خالص ہندی بھاشا ... ایک سال کے بعد لندن کی پارلیمنٹ کا ... رکھا جائے گا اور آئندہ موسم سرما ... اور ہر شلنگ بھی "ہندی بھاشا" میں تقریر ...

(الامان)

خواجہ حسن نظامی کو مشورہ

جو لوگ اس طرح حضور علیہ السلام ... سے مشرف ہوئے وہ یقیناً صحابی ... لئے ہم خواجہ صاحب کو مشورہ دیتے ... آئندہ حج کے موقع پر فرور تشریف ... حبشی مذکور کیطرح روضہ عالی کی ... دیگر دالستہ سعودی سپاہی سے ... یا رسول اللہ کا نعرہ لگا کر زیارت ... شرف یاب ہو کر صحابی بن جائیں۔ ... بننے کا نسخہ بھی کو استعمال کر کے ... مشورہ دیا ہے۔

(اہلحدیث)

"آریہ مسافر" کی اشاعت بڑھانا سب آریہ ... کا فرض ہے!

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

میری اچھوت سہیلی

...سے تقریباً ستائیس سال پہلے کا ذکر ...میں اپنی شادی کے ایک سال بعد ...دنوں کی تعطیلات گذارنے کے لئے اپنے سسرال گیا۔ کہانیاں سننے اور سنانے کا شوق مجھے ...وقت بھی تھا۔ اس لئے پیر و جوان ...میری تلاش میں رہتے تھے۔ میری ...کی نوجوان سہیلیاں دن بھر کے کام سے فارغ ہو کر میرے گرد حسین اور ...چہروں کا ایک جھرمٹ باندھ دیتی ...یہ حسین چہرے کسی قصّہ کے سننے ...اشتیاق میں میرے چہرے کی طرف ...رہتے تھے۔

...کے وقت جب سب لوگ اپنے اپنے ...میں مصروف ہوتے۔ تو میں اپنے سسرال ...مکان کی چھت پر چڑھ جاتا۔ اور وہاں ...کی خوشگوار دھوپ میں بیٹھ کر ...کہانیوں کا مطالعہ کرتا۔ یا اپنے دماغ میں ...ہی کہانیوں کو گھڑا کرتا تھا۔ کیونکہ میں اپنا ...کہانیوں کا ذخیرہ قریب الاختتام ہوتا دیکھ کر ...شہرت کو خطرہ میں ڈالنا نہیں چاہتا ...

...چھت پر بیٹھے ہوئے میں اس خوابوں ...سپنوں کی دنیا میں مسرور ہو کر اپنے آپ ...سے بے خبر ہو جاتا۔ تو اس وقت سیڑھیوں ...ننگے پاؤں کی چاپ مجھے بیدار کر ...۔ اور میرا دل قدرے تیزی کیساتھ دھڑکنے ...یہ چاپ میری بیوی کے پاؤں کی نہیں ...سکتی تھی۔ کیونکہ وہ بموجب ہمارے ملک ...رسم و رواج کے کیونکر گوارا کر سکتی تھی ...کوئی اسے ایسی بے پردہ اور کھلی ہوا میں ...میرے پاس کھڑا دیکھ لے۔

...اپنے دل میں کتنا خوش ہوتا ضرور میری دختر ...ہوتی۔ اور پھر اپنی کتاب کو جو عالم مستی ...زمین پر جا گری تھی۔ اٹھا کر پڑھنے کا بہانہ ...لیکن دراصل ساتھ والی دیوار پر وہ ...پیچھے سے چوڑیوں کی شیریں جھنکار ...سننے میں محو ہو جاتا۔ اور دل میں یہ یقین ...کے خوش ہوتا۔ کہ وہ ضرور دیدہ و دانستہ ...اپنے کام کو غیر ضروری طور پر لمبا کر کے دزدیدہ ...نظروں کے ساتھ میری طرف تاکتی اور ...جھانکتی ہوگی۔

...اسوقت نیچے صحن میں سے اس کی ...کی کرخت آواز اسے نصف درجن اور ...کمروں کی صفائی کرنے کی یاد دلاتی کراتی ...اس کے بغیر شغل محبت میں خلل ...ڈالتی۔ اور وہ دہتر لڑکی تیرہ برس ...معصوم بچی اپنے گندے بوجھ کے نیچے

سے آنکھیں چرا کر میری طرف دیکھتی ہوئی بسرعت تمام سیڑھیوں سے نیچے اتر جاتی۔

میں ہر روز چھت پر جا بیٹھتا۔ ہر روز وہ لڑکی اوپر آتی۔ اور ہر روز اس طرح وہ اپنے کام کو لمبا کرتی۔ نہایت آہستگی سے جھاڑو دیتی۔ چھوٹے چھوٹے کاغذ کے پرزوں اور بکھرے ہوئے تنکوں کو انگلیوں سے چنتی۔

ایک دن میں نے اس کی خوش اسلوبی کی تعریف کی۔ تو اس نے مسکرا کر جواب دیا۔ "لیکن سب گھروں میں تو اتنی محنت سے کام نہیں کرتی۔"

اسوقت اس کے چہرے کے نقوش میں عالم شباب کی جھلک دکھائی دینے لگی۔

یہ ہمارا پہلا تبادلۂ الفاظ گویا ایک طلسم تھا۔ جس نے اس پوشیدہ کشش کو بے نقاب کر دیا۔ جس کے ذریعہ مدتوں کے اشتراک کو روحیں ایک پل میں محسوس کر لیتی ہیں۔ کسی کو یقین کی تسلی نے ہمارے مابین جھجک دور کر دی۔ اور اب وہ اپنے کام کو لمبا کرنے کی بجائے جلدی سے ختم کر لیتی۔ اور جھاڑو، ٹوکری ایک طرف رکھ کر میرے قریب آ کر بیٹھ جاتی۔ اور جب وہ اس طرح بیٹھی میرے ہر ایک لفظ کو پوری توجہ اور خالص تعریف کو سنا کرتی تو مجھے ایسا معلوم ہوتا۔ جیسے اس کا متحیر دل۔ اس کی خوش کن اور مطمئن آنکھوں کے راستہ نکل کر اس بھائی چارک (مجلسی) حجیل کو عبور کرنا چاہتا ہے۔ جو ہم دونوں کے درمیان حائل ہے۔ اور جس کی بدولت ہم دو چار ہاتھ کے فاصلہ پر بیٹھے ہوئے بھی ایک دوسرے کے لئے ناقابل رسائی ہیں۔ ہم بالکل سطحی اور بے مطلب باتیں کیا کرتے تھے۔ لیکن پھر بھی ہماری وہ بے معنی گفتگو ہم کو گہرے رازوں بھری بات چیت سے زیادہ ایکدوسرے کے دل سے ناواقف کراتی تھی۔

وہ یہ خواہش کرتی کہ کسی طرح اس کی شادی میرے شہر میں ہو جائے۔ تاکہ وہ اپنی باقی ماندہ تمام عمر ہمارے گھر کی صفائی کرنے کی خوشی حاصل کر سکے۔ ...بھی رسکے اپنی ان خواہشات سے

واقف کراتا۔ جو میرے دل میں اس کی بدنصیب برادری کی بہتری اور بہبودی کے لئے کام کرنے کے لئے موجود تھیں۔

وہ خوش ہو کر کہتی "تو پھر کسیدن آپ ہماری بستی میں آیئں گے۔ میں آپ کو آموں کے پیڑ کے نیچے کھٹیا بچھا دوں گی پادری صاحب بھی کبھی کبھی آتے ہیں وہ بہت اچھے آدمی ہیں۔ لیکن معلوم نہیں کیوں وہ کچھ دور دور اور اجنبی سے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن میں اپنے گھر کو نہایت اچھی طرح سے لیپ اور جھاڑ کر رکھوں گی۔ اگر مجھے معلوم ہو۔ کہ آپ کبھی اُس کے اندر جھانکیں گے۔"

اس طرح میرا صبح کا وقت گزرتا۔ دوپہر کو میں کہانیاں سناتا۔ اور شام کے وقت اپنے نوسالہ کے ساتھ باہر سیر کو جایا کرتا تھا۔ ایک دن ہم سیر کرتے ہوئے شہر سے باہر کچے مکانوں کی ایک بستی میں آ نکلے۔ نہایت ماتم زدہ ٹوٹے پھوٹے مکان تھے۔ نہ ان میں کھڑکی تھی اور نہ روشندان۔ جابجا کوڑا کرکٹ اور گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ اور ہر طرف گندے پانی کے چھوٹے چھوٹے سیاہ گڑھے نظر آتے تھے۔ ننگے دھڑنگے بچے جو ہڈیوں کے ڈھانچے معلوم دیتے تھے۔ سامنے مٹی میں کھیل رہے تھے۔ اور دوسری طرف باریک اور ناکافی کپڑوں کی وجہ سے سردی میں ٹھٹھرتی ہوئی عورتیں پانی لینے کی غرض سے کنوئیں کے گرد جمع ہو رہی تھیں۔

میرے سالہ نے مجھے بتایا۔ کہ وہ ہری جنوں کی بستی تھی۔ اپنے شہر میں مجھے اس قسم کی بستی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ یہ خیال کر کے میرے دل کو بہت تکلیف ہوئی۔ کہ میری دہتر لڑکی بھی اس ہی دوزخ کی باشندہ تھی۔ اس وقت میں نے ایک لڑکی کو کنوئیں سے واپس لوٹتے دیکھا۔ اس کی چال کی لچک اور قدرے صاف لباس کی وجہ سے میں نے اس کو پہچان لیا۔ اس نے بھی مجھے دیکھ لیا تھا۔ ایک دو لمحوں کے لئے وہ رک گئی۔ پھر جلدی جلدی اپنے گھر کی طرف چلدی اور اپنا پانی کا گھڑا وہاں چھوڑ کر نہایت خوشی خوشی ہماری طرف آئی۔

شاید اس سے پیشتر کبھی اس روشن آسمان میں سے کوئی ٹمٹماتا ہوا ستارہ اس پر کبھی مسکرایا ہوگا۔ لیکن اس وقت اس کے اپنے آسمان میں صرف ایک، دو ہاتھ کے فاصلے پر اسے وہ ستارہ دکھائی دیا۔ اچھلتی۔ کودتی چمکتی اور مسکراتی ہوئی وہ دہتر لڑکی اپنی زمین کو بھول گئی۔ اپنی دنیا کو بھول گئی۔ اپنی ادنیٰ ہستی کو بھول گئی۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ اُس ستارہ کو توڑ لے۔ اسے اپنے ہاتھوں میں لے لے۔ خواہ اس کی روشنی اس کو چندھیا دے اسے اندھا کر دے یا اُسے جلا دے۔ وہ ان سب باتوں سے لاپرواہ تھی۔

لڑکی نے اپنے بازو پھیلا کر میرے بڑھے ہوئے بازو کے گرد حمائل کر دئے۔ میرے ہاتھ کی پشت کے ساتھ اپنا چہرہ چھپا لیا کر دیا۔ اور اپنی معصوم آنکھوں میں سے بیساختہ میری آنکھوں میں دیکھنا شروع کر دیا۔

میرا سالہ ایک ہی جست میں دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اور غصہ کے ساتھ ہانپتے ہوئے اس لڑکی کو برا بھلا کہنے لگا۔ جس نے اس کے سردار بہنوئی کے قیمتی کپڑوں کو چھو کر ناپاک کر دیا تھا۔

جیسے آسمان سے بجلی گری ہو۔ لڑکی کا رنگ آناً فاناً زرد ہو گیا۔ اس کا جسم کانپنے لگا۔ میرا ہاتھ بھی اس سے چھوٹ گیا۔ اور وہ رو رو کر کہنے لگی۔

"مجھے معاف کر دیں۔ مجھ سے بھول ہو گئی۔ میں بہت شرمسار ہوں۔ آہ! اس سردی کے موسم میں رات کے وقت آپ کو مجھ کمبخت کی چھوت دور کرنے کے لئے نہانا پڑے گا۔"

"میری اچھی لڑکی! میں اس قسم کی کوئی بات نہ کرونگا۔" میں نے اس کا کانپتا ہوا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے جواب دیا۔ "بلکہ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری یہ چھو ہمیشہ کے لئے میرے اعضا پر قائم رہے۔"

"آپ یہ کہتے ہیں۔" خوشی کی اچانک مستی میں سرشار ہو کر اس نے کہا۔ "اور آپ نے میرا گندا ہاتھ بھی چوم لیا ہے.......

اُف اب میں اپنی قسمت کو کبھی نہ کوسوں گی نہ ہی اپنی ماں کی مار پیٹ کی پرواہ کروں گی....... ماں سُنے گی تو میری چمڑی ادھیڑ دے گی۔" یہ کہہ کر لڑکی نے پیچھے کی طرف یہ معلوم کرنے کے لئے دیکھا۔ کہ مبادا کوئی اس تعاقب میں آتا ہی نہ ہو۔

وہ غضب ہو گیا۔ سردار جی! میری ماں تو میرے پیچھے ہی چلی آ رہی ہے۔ لیکن اب

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کس بات کا فکر ہے ...... اب تو وہ مجھے جان سے ہی کیوں نہ مار دے۔"

لیکن اب وہ تمہیں کبھی نہیں پیٹے گی۔ آتی ہے تو میں اُس کو سمجھا دوں گا۔"

"نہیں جی نہیں" لڑکی نے دلیری کے ساتھ سر کو جنبش دیتے ہوئے کہا "بلکہ میں اس کو ایسی ہی ملوں گی۔ میں اسوقت اپنے آپ کو آسماں پر پاتی ہوں۔ جب وہ میرے نام کے ساتھ آپ کا نام ملحق کرتی ہے۔ وہ مجھے بُری لڑکی کہتی ہے وہ مجھے آپ کی آشنا بتاتی ہے۔ مجھے معلوم ہے۔ میں آپ کی کچھ بھی نہیں ہو سکتی۔ لیکن پھر بھی اُس کے طعنے سنکر میں جامہ میں پھولے نہیں سماتی۔ اسلیئے کہ یہ نکمی اور ادنیٰ لڑکی جھوٹ یا سچ آپ کی کچھ سمجھی تو جاتی ہے۔ اچھا جی! اب آپ جائیں۔ لیکن اپنی مہتر لڑکی کو بھول نہ جائیں۔ اسے ضرور یاد رکھیں۔

اور وہ اپنی ماں کا سامنا کرنے کی غرض سے ایک طائر کی طرح اُڑتی ہوئی مجھ سے دور چلی گئی۔ مجھے ایسا معلوم ہوا۔ جیسے جھاڑو والی اس لڑکی نے میری روح میں سے ذات اور جماعت کے تکبر کو جھاڑ کر باہر پھینک دیا ہے۔ اور واپسی پر تمام راستہ میرا نوجوان دل اچھوت اور پار کے خوشگوار خیالات کی مستی میں اُچھلتا اور رقص کرتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

گھر پہنچنے کی دیر تھی کہ میری کہانی تمام خاندان میں پھیل گئی۔ اور سب اپنے دل میں شرمندگی اور بدنامی سی محسوس کرنے لگے۔ مستورات تو حسب عادت پہلے عشق و محبت کے طعنے دیتی رہیں۔ لیکن جب میں نے کپڑے تبدیل کرنے اور غسل کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ تو سب میرے ساتھ ناراض ہو گئے۔

میرے خسر صاحب کو بہت رنج ہوا۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ ان کے سناتنی گاؤں میں ان کے داماد کے متعلق اس قسم کی چرچا ہونا بہت بری بات ہے۔ میں بھی ان کی حالت کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ وہ بالکل راستی پر تھے۔ اس لیئے میں نے خواہ ابھی رخصتیں باقی تھیں۔ دوسرے ہی دن صبح کو وہاں سے رخصت ہو آنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور مجھے یاد ہے۔ میں نے بوقت رخصت اپنی بیوی کے روبرو اپنے دلی جذبات کا اظہار بدیں الفاظ کیا تھا۔

آپ کی جھاڑو بردار لڑکی نے میری روح جھاڑ دی ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ کبھی آپ کے ساتھ مل کر میں اس کی برادری کی تاریک جھونپڑیوں کو جھاڑ پھونک کر ان میں پرماتما کی گرانقدر روشنی کی چند شعاعیں پہنچانے کی خوشی حاصل کروں گا۔"

کوئٹہ کے آریہ ویروں کی یاد اور
بھونچال سے پہلے کوئٹہ کی ہر دو سماجوں کی شان

(از لالہ دیوی داس جی آریہ سبھاسد کراچی)

کوئٹہ کے زلزلے کی تباہ کاریوں کو اگرچہ پورے ۲ سال گذر چکے ہیں۔ لیکن، اُن کی یاد ابھی تک ہمارے دلوں میں تازہ ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ جب تک زندگی کے دن باقی ہیں۔ تب تک کوئٹہ نواسیوں کی بے وقت اور دردناک موت کی یاد ہمیں ہمیشہ کے لئے تڑپاتی اور خون کے آنسو رُلاتی رہے گی۔ چونکہ میرے دونوں کمروں باورچی خانے غسل خانے اور برآمدے کی ایک اینٹ بھی نہیں گری تھی۔ اسلیئے مجھے پہلے پہل زلزلہ کی تباہ کاریوں کا احساس نہ ہُوا۔ لیکن جب چند منٹوں کے بعد گھر سے باہر قدم رکھا۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ ننانوے فیصدی مکانات گر چکے تھے۔ اُس وقت کی حالت زار کا خیال کرتے ہی دل دھڑکنے اور کلیجہ پھٹنے لگتا ہے۔ نہ تو قلم میں اور نہ ہی زبان میں یہ طاقت ہے۔ کہ اپنے بزرگوں، بھائیوں دوستوں اور عزیزوں کی تباہی اور بربادی کا موزوں الفاظ میں ذکر کیا جا سکے۔ اُس کا احساس تو وہ مہانو بھاؤ ہی کر سکتے ہیں۔ جو بھونچال کے وقت کوئٹہ میں موجود تھے۔

۳۰ مئی ۱۹۳۵ء شام کی بات ہے۔ کہ میں سورگیہ شری پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار پروہت سماج کے پاس سنسکرت پڑھنے کے لئے گیا۔ اُسی اثنا میں شری پنڈت جیشٹھ دیو جی ودیا النکار منتری سماج بھی آ گئے۔ اور ہم دونو کافی دیر تک سماج سمبندھی باتیں کرتے رہے۔ مگر افسوس۔ از حد افسوس۔ دوسرے دن وہ دونوں اصحاب ہمیشہ کے لیئے میٹھی نیند سو گئے۔ اور ہمیں اپنے درشنوں اور شدھ و پاکیزہ خیالات سے محروم کر گئے۔ اُن کے گنوں کے سمبندھ میں مَیں اپنے پچھلے دو سالوں کے لیکھوں میں کافی پرکاش ڈال چکا ہوں۔ اُن مضامین کا لب لباب یہ تھا۔ کہ وہ معمولی انسان نہیں بلکہ دیوتا تھے۔

پنڈت بھیم سین جی کو کوئٹہ میں پدھارے صرف چالیس دن ہی ہوئے تھے۔ اس قلیل عرصے میں انہوں نے اپنے کام کی دھوم مچا دی تھی۔ دُکھ اس بات کا ہے۔ کہ اُن کی زندگی نے وفا نہیں کی۔ ورنہ دنیا دیکھتی کہ وہ کیسے ...... دھرم کا ناد گو نجاتے۔ اور اپنے نام کو چار چاند لگاتے۔

شری پروہت جی نیز منتری جی کے علاوہ بیسیوں اور بھی آریہ سجن تھے۔ جن کی اکال مرتیو نے آریہ سماج کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ مثلاً پنڈت اندر جی ودیا النکار۔ لالہ دیس راج جی۔ مہاشہ کرم چند جی حلوائی۔ بھگت کیشو داس جی۔ بھگت سوہن لال جی بھگت ہیم راج جی۔ مہاشہ تخت رائے جی۔ بھگت سیتا رام جی۔ مہاشہ کبیر داس جی۔ لالہ نتھو رام جی۔ مہاشہ جیونی رام جی۔ مہاشہ رادھا ولبھ جی۔ مہاشہ تلسی داس جی۔ ملک بھگوان داس جی۔ مہاشہ گردھاری لال جی۔ ڈاکٹر لبھ داس جی۔ ڈاکٹر دیو دیال جی۔ مہاشہ نرنجن رام جی۔ مہاشہ تخنتی رام جی۔ مہاشہ دینا ناتھ جی بی۔ اے۔ مہاشہ چونی لال جی۔ مہاشہ نرسنگھ داس جی۔ مہاشہ اندر منی جی۔ لالہ رام پرشاد جی بی۔ اے۔ لالہ لکھمی داس جی۔ لالہ گوکل چند جی۔ مہاشہ ہربنس لال جی۔ ماسٹر گجر مل جی ایم۔ اے۔ ماسٹر وزیر چند جی۔ مہاشہ رشی کیش جی۔ مہاشہ آتما رام جی۔ لالہ چمن لال جی اکونٹنٹ۔ لالہ پیارے لال جی۔ مہاشہ رادھا نند مل جی۔ مہاشہ چرنجیت لال جی۔ لالہ پرمانند جی۔ لالہ موہن لال جی۔ لالہ شو دیال جی۔ مہاشہ چمن لال جی گلاٹی۔

پرمیشور! میں جب کبھی اپنے ان بزرگوں اور بھائیوں کی بے وقت جدائی کا خیال کرتا ہوں۔ تو میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ اور بے اختیار زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہیں۔ کہ ایسے مہانو بھاؤ ہر دیش اور جاتی میں پیدا ہوں۔ تاکہ اہل جہاں ان کے نقش قدم پر چل کر دُنیا میں پھیلے ہوئے اندھکار اور اگیان کو دُور کر سکیں۔

کوئٹہ کی ہر دو سماجوں کی جو شان تھی۔ وُہ بھی وہی لوگ جانتے ہیں۔ جنہیں ایک بار کوئٹہ تشریف لے جانے کا شرف حاصل ہُوا ہے۔ وہاں کی سماجوں کو سینکڑوں روپے ماہوار دکانوں اور مکانوں کا کرایہ وصول ......

جاتا تھا۔ ہری کرشن آریہ پتری پاٹھ شالہ پڑھنے والی پتریوں اور ڈی۔ اے۔ وی سکول میں پڑھنے والے ودیارتھیوں کی تعداد دن بدن بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ جس کے لیئے کئی نئے کمرے بنائے گئے تھے۔ ہر سال روپے وید پرچار اور گورو کل وغیرہ کو بھیجے جاتے تھے۔ باہر سے جو سال آیا ہُوا کوئی بھی ڈیپوٹیشن خالی ہاتھ نہیں لوٹتا تھا۔ آگے پیچھے بھلے کوئی دوسرے سے بدظن رہے۔ لیکن ...... وقت سب اکٹھے مل جایا کرتے تھے۔ ...... میں کئی پریتی بھوجن ہوتے تھے۔ ...... استری پرش اور بالک وردھ سب ...... اپنا کرتویہ سمجھتے تھے۔ ساپتاہک ست سنگوں میں حاضری ہمیشہ ...... جنک ہُوا کرتی تھی۔ "رشی اتسو" ...... اور لیکھرام بلیدان اتسو" وغیرہ ...... سے منایا کرتی تھیں۔ انتہی ...... کہ کوئٹہ میں ہوتا تھا۔ شاید ہی کسی ...... ہو۔ دار شک چناؤ کے سمے کسی طرح ...... بھی شرمناک حرکت نہیں ہُوا کرتی ...... سرو سمتی یا بہو سمتی سے جیسا بھی نتیجہ ...... تھا۔ اُسے سب بھائی سویکار کر لیا کرتے تھے۔ ڈسپلن کا یہ حال تھا۔ کہ ...... سبھا کے سماپت ہونے کے بعد باہر ...... پر تمام اختلافات بھلا دیئے جاتے ...... سالانہ جلسے بہت ہی پُر رونق اور ...... سے کامیاب ہُوا کرتے تھے۔ ...... بھونچال کے بعد چونکہ میں کوئٹہ ...... ہو کر کراچی چلا آیا تھا۔ اسلیئے یہ نہیں کہہ ...... کہ وہاں کی سماجوں کا اب کیا حال ہے ...... اتنا تو مجھے معلوم ہے۔ کہ ہر دو سماجوں ...... اصلی حالت میں آنے کے لیئے پچاس ...... لگ جائینگے۔ پرم پتا پرماتما کوئٹہ کے ...... آریہ سجنوں کو بل دیں۔ تاکہ وہ اپنے ...... سے سماج میں نئے جیون کا سنچار کر ......

آریہ سماج پھلروان کا چناؤ

آج مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۳۷ء کو آریہ سماج ...... پھلروان کا نمن لکھت چناؤ ہُوا۔ (۱) پردھان مہاشہ گنگا رام جی (۲) اپ پردھان ...... مہاشہ سکھرام جی و مہاشہ چونی لال جی (۳) منتری مہاشہ رام ...... بخشی خوشحال (۴) اپ منتری مہاشہ ...... مل جی و مہاشہ شانتی سروپ جی (۵) ...... ادھیکش مہاشہ کرشن لال جی (۶) پستک ...... مہاشہ ملکھ راج جی (۷) انترنگ سبھا ......

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف — تصنیف کو سماج کی پھیلاؤ ہر طرف

REGD. L. No. 2661 — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۱

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار ارگن

یادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی

آریہ مسافر

ہفتہ وار

لاہور

ایڈیٹر چرنجی لال پریم

قیمت ۔۔۔ فی پرچہ ۱ر

نمبر ۲۱	اتوار ۲۷ جون ۱۹۳۷ء مطابق ۱۴ اساڑھ ۔ سمت ۱۹۹۴ بکرم دیانند ابد ۱۱۲	جلد ۸

آہ پنڈت چھوٹی جی

ہزار حیف کہ دُنیا سے اُٹھ گیا وہ دیر
ہزار جان سے جس پر فدا تھے برنا و پیر

درخشاں چاند تھا وہ آسمانِ حکمت کا
ہر ایک بات میں اُسکی نہاں تھی سو تدبیر

ہزار مشکلیں ہوں پھر بھی مسکراتا تھا
مجال کیا کہ ہو سینے سے پار غم کا تیر

قلم کا تھا وہ دھنی اور تھا فصیح نگار
اور آسمانِ ادب کا تو تھا وہ بدرِ منیر

مدام کھاتا تھا غم اُس کو خانہ جنگی کا
دعا تھی اُس کی کہ سب آریہ ہوں شکر و شیر

ہوں سارے آریہ یک جان اور دو قالب
تھی وقتِ مرگ یہی خواہش اُس کی دامنگیر

وہ اونچ نیچ کے بھاووں سے تھا بہت اونچا
نگہ میں اُس کی تھے یکساں سبھی صغیر و کبیر

رشی کا بھگت تھا اور وید کا وہ عاشق تھا
گیا وہ چھوڑ کے صد حیف ہم کو یوں دلگیر

جگہ دے اُس کو وہ اپنے جوارِ رحمت میں
اور اُس کے بچوں کا ہو دستگیر وہی قدیر (پریم)

CC-0. ... Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرم پھل ویوستھا

کیا گربھ میں ماتا کے اچھے یا بُرے کرم و سنسکار کا بالک پر پڑتا ہے؟

جہاں تک مجھے خیال ہے۔ آجتک آریہ سماج میں یہی وچار چکر لگا رہے تھے کہ ماتا کے گربھ میں جیو پر اچھا یا بُرا (جیسا بھی ماتا آچرن کرے) اثر پڑتا ہے اور آریہ سماج کے اپدیشکوں اور سکولوں دوارا ابھی یہی وچار سننے اور پڑھنے میں آئے۔ شری ماہتما رام جی رجت سنسکار چندرکا میں تو آرش اور یورپین گرنتھوں دوارا ان وچاروں کا بھرسک انمودن کیا گیا ہے۔ اور شری مہاتما منشی رام جی آدی رچت سنسکار ودھی کا میں بھی انہی وچاروں کو اپنایا گیا ہے۔ سشرت تو گربھاوستھا میں جیو پر خیالات کا اثر ماننے کے علاوہ گربھادھان سے پہلے رجسولا کو ہی یہ آگیا دیتے ہیں۔ ارتھ۔ استری کو اُچت ہے کہ اِتو کال میں رجو درشن کے سمے تین دن تک برہمچریہ سے رہے۔ دن میں نہ سوئے۔ کاجل نہ لگائے۔ رو کر آنسو نہ ڈالے۔ سنان نہ کرے۔ چندن آدی لیپ اور اُبٹنا نہ لگائے۔ ناخنوں کو نہ کاٹے۔ بہت نہ دوڑے۔ ہنسنا چھوڑ دے بہت نہ بولے۔ کٹھور شبدوں کو نہ سنے۔ کنگھی سے کیش نہ کاڑھے۔ پنکھے سے ہوا نہ کرے وغیرہ اور بھی ایسے کام جن میں پرشرم ہو۔ تیاگ دیوے۔ کیونکہ اگر رجسولا اوستھا میں دن کے سمے سوئے تو اس رتو میں گربھ رہے تو وہ بالک بہت سونے والا اُتپن ہو۔ اور سرمہ لگانے سے اندھا۔ رونے سے خراب نظر والا انسان اور لیپ سے دکھ شیل۔ تیل کے مردن سے کشٹھی ناخن کاٹنے والی کا بُرے ناخن والا۔ دوڑنے سے چنچل۔ ہنسنے سے کالے دانت۔ کالے ہونٹ اور تالو اور جیبھ والا۔ بہت بولنے سے بکواسی۔ توپ بندوق کی دھمک سننے سے بہرا۔ کنگھی کرنے سے گنجا۔ بہت ہوا کھانے سے متوالا بالک پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے رجسولا استری ان کاموں کو تیاگ دے

पूर्णं पश्येदृतुस्नाता यादृशं नरमंगना । यादृशं जनयेत्पुत्रं भर्तारं दर्शयेदतः ॥

ارتھ۔ رِتو سے شدھ سنان کر کے استری جیسے پُرش کا پہلے درشن کرے اُس کے ویسی ہی آکرتی کی سنتان اُتپن ہوتی ہے۔ شری شریر ستھان ادھیائے دوسرا۔ رامائن کے مہاتم میں رامائن سننے والوں کے وشئے میں لکھا ہے۔

स्त्रियो रजस्वला भूत्वा पुत्रान् सुषुवुरुत्तमान् ॥

ارتھ۔ رجسولا استریں سُن کر اُتی اُتم پتروں کو جنم دیتی ہیں بالمیکی رامائن یدھ کانڈ سرگ ۱۲۸ یہاں تک ہی نہیں بلکہ مانڈوکیہ میں تو پرن کا بھی یہ پھل مانا ہے

नास्याब्रह्मवित्कुले भवति य एवं वेद ॥

ارتھ۔ برہمویت پرش کے کُل میں کوئی ایسا پُرش جنم نہیں لیتا جو برہم وت نہ ہو۔ مگر اب شری پنڈت ستیہ دیو جی کے مضمون سے معاملہ بالکل برعکس پایا۔ اس لئے آریہ سماج کے ودوانوں کی سیوا میں نمر نویدن ہے کہ وہ اس وشئے پر اپنے وچار پرکٹ کریں تاکہ مجھ جیسے ساوھارن جن صحیح نتیجہ پر پہونچ سکے۔

گورُوکل اندرپرستھ سماچار

گورُوکل اندرپرستھ میں پچھلے ہفتے آندھی ... آس پاس بارش ہونے سے موسم خوشگوار تھا۔ لُو بند ہو گئی تھی۔ رات کو ٹھنڈی ہوا چلنی شروع ہو گئی تھی۔ لیکن اب ایک دو دن سے آندھی شروع ہے اور کچھ گرمی بڑھ گئی ہے تاہم موسم اچھا ہو رہا ہے۔ ساتویں آٹھویں کے برہمچاری نامن سوئن یاترا سے واپس گورُوکل پہونچ گئے ہیں۔ سب خوش و خرم ہیں باقی برہمچاری ۲۵۔ جون تک واپس گورُوکل پہونچ گئے۔

گورُوکل اندرپرستھ۔ گرمیوں کی چھٹی کے بعد ۳۔ جولائی بروز سنیچر صبح ساڑھے چھ بجے کھلیگا۔ جو برہمچاری چھٹی پر گھر ہیں اُن کے سنرکشکوں سے نویدن ہے کہ وہ اپنے برہمچاریوں کو ایک دو دن پہلے ہی گورُوکل پہونچا دیں۔ ورنہ کھلنے پر غیر حاضر رہنے کی صورت میں ایک روپیہ روزانہ جرمانہ کا نیم ہے۔ چھٹی پر گئے ہوئے برہمچاری اپنے پیارے گورُوکل کے لئے وہاں اکٹھا کرنے کے لئے رسید بک لے گئے ہیں۔ امید ہے وہ اپنے سنرکشکوں کی سہائتا سے خاص رقم اپنی کل ماتا کی بھینٹ کریں گے۔ سنرکشک مہانو بھاوان اور دانی پرشوں کو بھی فراخدلی سے حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

گورُوکل کانگڑی کی مشہور ادویات

چیون پراش

بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے
پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے
کمزور بوڑھوں کو جوان بناتا ہے
پرانی کھانسی و دائمی زکام کو جڑ سے کھوتا ہے

قیمت چار روپے سیر

بھیم سینی سُرمہ

آنکھوں کی ہر تکلیف میں کمزوری نظر۔ سُرخی۔ پانی بہنا جالا۔ دھند وغیرہ سب امراض چشم میں اپنی نظیر آپ ہی ہے اس کے چند دنوں کے استعمال سے بیمار کو تسکین ہوتی ہے

قیمت تین روپے تولہ

برہمی تیل

اس تیل کو سر پر لگاتے ہی دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری۔ سر درد۔ بالوں کا گرنا۔ آنکھوں میں جلن ہونا۔ وغیرہ سب تکلیفوں میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔ قیمت ۸ / شیشی

آیورویدک فارمیسی گورُوکل کانگڑی (سہارنپور)
(۲) برانچ گورُوکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور

گرمیوں کا موسم ہے

ان دنوں میں ہیضہ اور بد ہضمی کی شکایت بہت ہو جاتی ہے۔ پیاس بہت لگتی ہے پانی بہت پیا جاتا ہے۔ پیٹ پھول جاتا ہے۔ دست و بد ہضمی اور پیٹ کی بیشمار امراض اس سارے طاقت کا ہی ستیاناس کر دیتے ہیں۔ جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے اس واسطے آجکل کے دنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دیں گی کہ آپ حیران ہو جائیں گے
یہ وقت بے وقت کی تکلیف و گھبراہٹ و فکر سے بچاتی ہے

جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ ایک بڑا ڈاکٹر یا حکیم گھر میں موجود ہے۔ چاہے کوئی بیماری ہو استعمال کرو ضرور فائدہ ہوگا بہت عجیب چیز ہے ہزار ہا استعمال کرنے والوں کی رائے ہے کہ امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو پاس رکھنی چاہئے۔ نہ جانے کس وقت ضرورت پڑ جائے۔

قیمت فی شیشی سالم اڑھائی روپے ۲/۸ نصف شیشی سوا روپیہ ۱/۴
نمونہ کی شیشی ۸/۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ امرت دھارا لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا او شدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہفتہ وار
آریہ مسافر لاہور
۲۷ جون ۱۹۳۷ء

پنڈت چموپتی جی کی مرتیو سے سبق

پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سماج کی زینت اور آسمان علم و فضل کے درخشندہ ستارے تھے۔ اس میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ اُن کے قریبی کاریہ کشیتر پنجاب میں شاید ہی کوئی آریہ سماج یا کوئی سرکردہ آریہ سماجی نیتا ایسا ممکن ہوگا جس نے پنڈت جی کی مرتیو پر گہرے رنج و قلق کا اظہار نہ کیا ہو۔ دفتر آریہ مسافر میں روزانہ سینکڑوں خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں پنڈت جی کی رنجدہ اور بیوقت موت کے متعلق اظہار رنج و غم کے ریزولیوشن درج ہوتے ہیں۔ صرف آریہ سماجوں اور آریہ سماجیوں کی طرف سے ہی اُن کی موت پر غم و الم کا اظہار نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایسے سرکردہ اصحاب اور سوسائیٹیوں کی طرف سے بھی اپنے ملک کے لئے ناقابل تلافی نقصان خیال کرتے ہوئے اظہار قلق کیا گیا ہے۔ کہ جن کا آریہ سماج کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

ان ریزولیوشنوں سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے نہ صرف آریہ سماجک حلقہ میں بلکہ اس سے باہر بھی بہت ہر دلعزیز تھے۔ اور انہوں نے پنجاب بلکہ ہندوستان کے علماء کی صف میں اپنے لئے ممتاز جگہ حاصل کی ہوئی تھی۔ پنڈت چموپتی جی ایک ایسی نمایاں خوبی کے مالک تھے جو عام طور پر دوسرے ودوانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ یہ کہ جہاں عام طور پر ایک ایک صیغہ علم و فن کے ودوان پائے جاتے ہیں۔ وہاں پنڈت چموپتی جی بہت سی صفات حسنہ کا مجموعہ تھے۔ جہاں وہ اعلےٰ پایہ کے مقرر اور محرر تھے۔ وہاں وہ ہندی اور اردو کے شاعر اور مفکر بھی تھے۔ اپنی چھوٹی سی عمر میں انہوں نے اردو۔ انگریزی اور ہندی زبان میں کئی عالمانہ کتابیں تصنیف کیں۔ رسالہ ویدک میگزین اور ہندی رسالہ آریہ کا کامیابی سے ... رہے ہیں۔ جن جن اصحاب نے ان کی تقریریں سنی ہیں۔ اور پنجاب میں شاید ہی کوئی ... بڑا آریہ سماج ہو جسے پنڈت جی کے عالمانہ و دیا کھیان سننے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہو وہ انہیں یاد کرکے اب تک بھی جھومتے ہیں۔ وہ ودوان لوگ جنہیں پنڈت جی کی پرائیویٹ زندگی سے واقفیت تھی حیران ہونگے۔ کہ ایسے تپسوی اور نیم پرودک جیون بسر کرنے والے ... کو اکھٹی موت نے اتنی جلدی کسطرح پچھاڑ دیا۔ لیکن ایک اُپدیشک کو جس قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور جس قسم کی تکالیف میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اس کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں اس کا کچھ ذاتی تجربہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ کچھ عرصہ پہلے اُن کا ڈاکٹر کھیرا نے مرض اپنڈیسائیٹس کی وجہ سے اپریشن کیا تھا۔ جس کا رن آپ ایک ماہ کے قریب ہسپتال میں پڑے رہے تھے۔ اگر سچ پوچھو۔ تو اس بیماری نے اُن کی Vitality قوت مقابلہ کو بہت کم کر دیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ نمونیہ کے معمولی سے حملے کو بھی برداشت نہ کر سکے۔ اور ایک ہفتہ کی علالت کے بعد ہی ... گئے۔

پنڈت جی جیسا لائق شخص اگر چاہتا تو اپنی زندگی میں کافی دھن جمع کر سکتا تھا۔ لیکن انہوں نے اپنے دیش دھرم اور جاتی کی سیوا کے لئے رضاکارانہ طور پر فقیری بانا اختیار کیا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج تمام آریہ سنسار کی توجہ ان کے پریوار کی سہایتا کی طرف لگ رہی ہے۔ چنانچہ قریباً قریباً سب ہی آریہ سماجوں نے اس مطلب کے پرستاو پاس کرکے سبھا کے پاس بھیجے ہیں۔

ناظرین! اسی اخبار میں منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ایک اعلان پڑھیں گے۔ کہ ادھیکاریان سبھا نے یہ طے کیا ہے۔ کہ ایک تو پنڈت جی کے بچوں کو پنڈت جی کی زندگی میں سبھا کی طرف سے جو وظیفہ ملتا تھا۔ وہ بدستور سابق جاری رکھا جائے۔ اور (۲) ان کے پریوار کی امداد کی غرض سے پانچ چھ ہزار روپیہ کے لئے آریہ جگت سے اپیل کی جائے۔ ... سبھا ... کے پاس جمع رہے۔ اور اس میں سے پنڈت جی کے پریوار کو ایک مناسب رقم ماہوار بطور سہایتا دی جائے۔

ہماری رائے میں یہ دونوں تجاویز نہایت معقول ہیں۔ یہ تجاویز ۳ جولائی کی انترنگ سبھا میں پیش ہوں گی۔ اور ہمیں یقین واثق ہے۔ کہ یہ سرو سمتی سے پاس ہو جائینگی۔ اب متمول و مخیر طبع آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو اپنے فرض کو پہچانتے ہوئے مطلوبہ رقم کو بہت جلد فراہم کر دینا چاہئے۔ لیکن ایک بات جس کی طرف توجہ دلانا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ پنڈت جی کی مرتیو سے ہمیں مستقل طور پر سبق سیکھنا چاہئے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے۔ کہ آریہ سماج کے محض گذارہ ماتر لے کر سیوا کرنے والے کارکنوں کی مالی حالت کیسی ... ہے ...

کے بعد اُن کے پریوار کو نہ صرف اُن کی محبت کی وجہ سے رونا پڑتا ہے۔ بلکہ انہیں اپنی روزی کا بھی محتاج ہو جانا پڑتا ہے۔ اسلئے آریہ سماجوں کو سوچنا چاہئے۔ کہ کیا یہ بات اُن کے لئے زیبا ہے۔ کہ جو لوگ محض معمولی گذارہ لے کر انتہائی مفلسی کی زندگی گذارتے ہوں۔ ویدک دھرم کی جی جان سے سیوا کرتے رہے ہوں۔ اُن کے بعد اُن کے بال بچے در در کے بھکاری ہو جائیں۔ ہماری رائے میں آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو اس سوال کو مستقل طور پر حل کرنا چاہئے۔

پنڈت چموپتی جی بہت اونچے پایہ کے نیتا اور کارکن تھے۔ آریہ جگت میں انہیں جو ہر دلعزیزی اور کھیاتی پراپت تھی۔ وہ سب کو نصیب نہیں ہوا کرتی۔ اسلئے ایسے کئی سجن ہو سکتے ہیں۔ جو جیون بھر نہایت غریبی کے ساتھ جیون بسر کرتے ہوئے آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے ہوں۔ اور مرنے کے بعد کوئی اثاثہ نہ چھوڑ جائیں۔ کیا آریہ سماج کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ اپنے ایسے سیوکوں کے بال بچوں کی نگہداشت کرے۔ اگر اس کا فرض ہے۔ تو ہمیں پنڈت چموپتی جی جیسے مہان ویکتی کی موت سے سبق لیتے ہوئے اس سوال کو مستقل طور پر حل کرنا چاہئے۔ اور ایک ایسا فنڈ قائم کرنا چاہئے کہ جو سبھا کی تحویل میں رہے۔ اور اس میں سے ایسے کارکنوں کے مستحق پریواروں کی سہایتا کی جائے۔

پنڈت چموپتی جی کے پریوار کی سہایتا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے اپیل

پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے ممبر دیانند سیوا سدن کا چند روز کی علالت کے بعد دیہانت ہو گیا۔ پنڈت جی جیون بھر آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ اپنے پیچھے ودھوا استری تین لڑکے۔ تین لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ آریہ جنتا کیطرف سے یہ خواہش ظاہر کیجا رہی ہے۔ کہ پنڈت جی کے پریوار کی سہایتا کیجاوے۔ اور اُنکے بچوں کی پرورش اور تعلیم کا انتظام کیا جاوے۔ سبھا بھی ایسا ہی محسوس کرتی ہے۔ چنانچہ ادھیکاریوں کا خیال ہے۔ کہ جیسے پنڈت جی کے جیون کال میں اُن کے بچوں کو جو الاؤنس دیا جاتا تھا۔ ویسے ہی اب وہ الاؤنس جاری رکھا جاوے۔ اسکے علاوہ اُنکے پریوار کو ماہواری گذارہ دیا جاوے۔ اسکے لئے یہ وچار کیا گیا ہے۔ کہ پانچ چھ ہزار روپیہ جمع کیا جاوے۔ جو سبھا کے پاس جمع رہے۔ اور سبھا اُس میں سے ماہوار رقم اُنکے پریوار کو دیتی رہے۔ منظوری کے لئے یہ وشیہ ۳ جولائی کی انترنگ سبھا میں پیش ہے۔ یہ ۵ ہزار روپیہ جمع کرنا آریہ جنتا کا کرتویہ ہے۔ اسوقت تک چند مہانو بھاؤ سہایتا دینے کا وچن دے چکے ہیں۔ اسلئے جو دھرمی بھائی اس یگیہ میں اپنا حصہ لینا چاہیں۔ وہ کرپا کرکے شیگھر ہی دھن بھیجدیں۔ ورلیش ... بھاگی بہنیں +

منتری
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

اغوا شدہ تین لڑکیاں مل گئیں

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ آخر وہ تینوں ہندو لڑکیاں جنہیں پچھلے دنوں بھٹانی سرحدی اغوا کرکے لے گئے تھے واپس آگئی ہیں۔ ۲۱ جون کو جانی خیل وزیری ملک ان کو بخوری چوکی میں لاکر چھوڑ گئے۔ اخبارات میں جو خبر شائع ہوئی ہے۔ اُس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ یہ لڑکیاں آیا زر فدیہ کی ادائیگی کے بعد رہا کی گئی ہیں۔ یا گورنمنٹ کی تعزیری کارروائیاں ان کی رہائی کا موجب ہوئی ہیں۔ بہر حال یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ بیچاری معصوم لڑکیاں ظالموں کے پھندے سے تو رہا ہوئیں۔

آریہ مسافر کی سرپرستی ہر آریہ کا فرض ہے

آریہ سماج کو پنڈت چموپتی جی پر بجا طور پر ناز تھا

پوجیہ شری نارائن سوامی جی کی چیٹھی

پوجیہ شری نارائن سوامی جی سابق پردھان آریہ سارو دیشک سبھا اپنی ایک چٹھی میں لکھتے ہیں۔ "اتینت دکھ کے ساتھ پنڈت چموپتی جی کے دیہ اوسان کا حال سنا۔ یہ اتنی آسچریہ ایک ممبر تھی کہ یدی پنجاب کی سبھا کی سوچنا نہ ہوتی تو اس پر وشواش نہ ہوتا۔ پنڈت چموپتی جی آریہ سماج کے ایسے ودوان شیل وان اور انتھک کام کرنے والے اپدیشک تھے کہ جن پر بجا طور پر آریہ سماج کو ناز تھا۔ میں ہردے سے چاہتا ہوں کہ دونگت آتما کو شانتی پراپت ہو۔ اور دکھی پریوار کو دھیریہ"

بیس لاکھ بھیلوں کی سدھ لو

اخبار ہند وراشٹر کا ایک نامہ نگار جھانسی سے خبر دیتا ہے کہ گزشتہ سال کے موسم برسات میں بارش کم ہوئی تھی اس کی وجہ سے مالوہ کے اضلاع جھبوا، دھار، پرتاب گڑھ، اور رتلام کے بیس لاکھ بھیلوں کی حالت نہایت دردناک ہو گئی ہے۔ ان لوگوں کا انحصار مکئی کی فصل پر ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ فصل تباہ ہو گئی۔ اس لئے وہ بیچارے بھوکوں مرنے لگے۔ ان کی دردناک حالت کا اندازہ اس بات سے لگ سکتا ہے کہ ایک آدمی نے بھوک سے تنگ آ کر اپنی ایک چھوٹی سی معصوم بچی کو تین آنہ میں بیچ دیا۔ اسی طرح ایک سولہ سال کی نوجوان لڑکی کو بارہ آنہ میں فروخت کر دیا گیا۔ ایک اور آدمی اپنے دو بچوں کو بغل میں دبا کر کنوئیں میں کود پڑا۔ ولیسی ریاستوں میں بھیل لوگ زیادہ تعداد میں رہتے ہیں۔ اگرچہ ان کی کچھ امداد بھی جاری ہے۔ لیکن وہ بہت ناکافی ہے۔ خبر ہے کہ ایک جگہ پر پندرہ ہزار بھیلوں کو پانچ پیسے روزانہ اجرت پر کام پر لگایا گیا ہے۔ اس طرح یہ بیچارے اپنا پیٹ ہی بھر پاتے ہیں۔ لیکن ان کے بال بچوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ کنیڈا عیسائی مشن کا یونائیٹڈ چرچ ریلیف کا کام کر رہا ہے۔ اور اس نے فنڈ کے لئے اپیل بھی کی ہے۔

حالات واقعی سخت دردناک ہیں۔ اگر ہندوؤں خصوصاً آریہ سماجیوں نے اس طرف دھیان نہ دیا تو عیسائیوں کو کرپکی پکائی فصل تیار ہو جائے گی۔ اس لئے شردھانند ٹرسٹ والوں اور آریہ سارو دیشک سبھا اور اس پرانت کی آریہ پرتی ندھی سبھا کو جلد اس طرف متوجہ ہونا چاہئیے۔ اگر اس موقع پر ذرا بھی غفلت کی گئی تو ہمارے بیس لاکھ بھائی ہم سے الگ ہو جائیں گے۔

آریہ سماج کوئٹہ کی سہائتا کرو

کچھ عرصہ ہوا۔ ہم نے آریہ مسافر میں آریہ سماج کوئٹہ کور و کمیٹی سیکشن کی ایک اپیل آریہ سماج مندر کی تعمیر کے متعلق شائع کی تھی۔ آج ہم پھر آریہ پرشوں اور آریہ سماجوں کی توجہ اس اپیل کی طرف دلانا چاہتے ہیں۔ ایک وقت تھا جبکہ آریہ سماج کوئٹہ صوبہ پنجاب کی اعلیٰ ترین سماجوں میں سے ایک تھی۔ اس کا مندر نہایت عظیم الشان تھا۔ اس کی پاٹھشالہ کی عمارت بہت شاندار تھی اور ان دونوں عمارتوں پر لاکھوں روپیہ خرچ آ چکا تھا۔ سماج کو اپنی تعمیرات سے سیکڑوں روپیہ ماہوار کی آمدنی تھی۔ یہ تو صرف آمدنی کا پہلو تھا۔ خرچ کا پہلو اس سے بھی زیادہ شاندار تھا۔ یہ سماج وید پرچار فنڈ میں ایک ہزار روپیہ سالانہ دینے کے علاوہ دیگر آریہ سنستھاؤں میں جی کھول کر سہائتا دیا کرتی تھی۔ لیکن پچھلے پرلے روپی بھونچال نے سب صفایا کر دیا۔ مندر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار اور پنڈت اندر جی ودیا النکار ، دوادھیہ کوٹی کے نوجوان اپدیشک آریہ سماج کے پرشارتھی منتری شری بھیشم دیو جی (یہ بھی گورو کل کانگڑی کے سناتک تھے۔) سوڈی بھونچال کی نذر ہو گئے۔

یہ امر موجب اطمینان ہے کہ اب کوئٹہ کے بچے کھچے آریہ پرشوں نے ہمت کر کے از سر نو آریہ سماج مندر تعمیر کرنے پر کمر باندھی ہے۔ ایک وقت تھا جب کوئٹہ سماج فراہمی چندہ کے لئے باہر سے گئے ہوئے ڈیپوٹیشنوں میں سے کسی کو خالی ہاتھ واپس نہیں جانے دیا کرتا تھا آج وہ خود دوسروں سے امداد کا طالب ہے ہم امید کرتے ہیں کہ تمام آریہ سماجیں اور آریہ بھائی ضرور ضرور آریہ سماج کوئٹہ کی اس موقع پر امداد کر کے پنیہ کے بھاگی بنیں گے

اسیران مارشل لا کی رہائی

یہ خبر بڑی مسرت اور اطمینان سے سنی جائے گی۔ کہ آخرکار گورنمنٹ نے امرتسر کے مہاشہ رتن چند المعروف رتو اور دیگر اسیران مارشل لا یعنی صوفی محمد دین امرت سری المعروف چاچا محاری (امرتسر) اور گردھاری لال (گوجرانوالہ) سردار سندر سنگھ، سردار منوہر سنگھ اور پہلوان محمد صدیق (امرتسر) کو اور باقی ماندہ مقید اسیران یعنی سردار جیرام سنگھ۔ ومستری جلال الدین محمد (امرت سر) دین محمد نمبر ۲ (قصور) محمد سرور خان (ملک وال) اور لالہ کریم چند بیدی (لاہور) کو رہا کر دیا۔

مقدم الذکر تینوں اصحاب کو ۲۲ جون کو ۱۰ بجے صبح سنٹرل جیل لاہور سے رہا کیا گیا ڈاکٹر ستیہ پال جی اور دیگر کانگرسی کارکنوں نے جیل سے باہر ان کا سواگت کیا۔

ہم اپنے آریہ بھائی مہاشہ رتن چند جی اور دیگر بھائیوں کو ۱۸ سال کی طویل قید کے بعد رہائی پر مبارک باد دیتے ہیں مہاشہ رتن چند جب جیل میں گئے تو عین عالم شباب میں تھے اور اب جب باہر آئے ہیں تو سفید بالوں کے ساتھ لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ ہمارے بھائی کی ہمت و جرأت کو قید و بند کی یہ طویل مصیبتیں بھی کم نہیں کر سکیں۔ آپ نے رہائی کے بعد کہا کہ میرا تیرتھ پنڈت جواہر لال و مہاتما گاندھی ہیں۔ پہلے میں ان کے درشن کرنے جاؤں گا اور پھر اپنا آئندہ پروگرام طے کروں گا۔ راشٹرپتی پنڈت جواہر لال نے مہاشہ رتن چند کو تار دے کر ان کا خیر مقدم کیا ہے اور انہیں ملاقات کے لئے بلایا ہے۔ ہم صدق دل سے اپنے بھائیوں کا سواگت کرتے ہیں۔

آریہ مسافر سہائتا فنڈ

اس ہفتہ میں، آریہ مسافر سہائتا فنڈ کیلئے مندرجہ ذیل اصحاب نے دان دیکر، ہمیں کرتارتھ کیا ہے۔

(۱) مہاشہ مکند لال جی ناصر پور (پشاور)	1—0—0
(۲) مہاشہ ایشر داس صاحب اسٹیشن ماسٹر ناصر پور	1—0—0
(۳) شری مہاشہ امر نداس جی مالک نیشنل سائیکل ورکس ، مگھیانہ (جھنگ)	3—0—0
(۴) لالہ اننت رام جی بھاٹیہ ڈسکہ	1—0—0
(۵) دیوان مہا سنگھ بلم صاحب	

ڈسکہ (انہوں نے اس کے ساتھ تین روپے چندہ آریہ مسافر کے لئے بھی دئے ہیں)	3—0—0
(۶) کرشنا مشینل ورکس ڈسکہ	
(۷) ڈاکٹر جگن ناتھ جی وٹرنری ڈسکہ	5—0—0
(۸) لالہ ایشر داس جی	5—0—0
(۹) لالہ دیوی داس جی	1—0—0
(۱۰) مہاشہ چونی لال جی	1—0—0
(۱۱) لالہ گیان چند جی	1—0—0
(۱۳) لالہ برکت رام جی	1—0—0
(۱۴) لالہ روشن لال جی	1—0—0
(۱۵) لالہ جے چند اگروال	0—8—0
(۱۶) لالہ حویلی رام جی	0—8—0
(۱۷) لالہ گوبند رام جی ستراپ پردھان آریہ سماج ڈسکہ	1—0—0
(۱۸) مہاشہ لیکھپال جی بھاٹیہ	1—0—0
(۱۹) مہاشہ دھرم ویر جی	2—0—0
(۲۰) مہاشہ بیلی رام رخیرائتی رام ڈسکہ	1—0—0
(۲۱) لالہ مشتاق رائے جی ڈسکہ	0—8—0
(۲۲) لالہ چونی لال جی	1—0—0
(۲۳) لالہ ہنس راج جی	1—0—0
(۲۴) لالہ لکھو مل جی	0—8—0
(۲۵) لالہ جیون داس جی	1—0—0
(۲۶) لالہ کرتار ناتھ جی	1—0—0
میزان	38—0—0
سابقہ میزان	212—0—0
	250—0—0
	750

بقایا جو ابھی جمع کرنے ہیں

ان تمام بھائیوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دیگر بھائیوں سے کہنا چاہتے ہیں یہ پرتی ندھی سبھا آپ کی ہے۔ مسافر شہید کی وارث در گار اور سبھا کا آرگن ہے۔ مسافر ایک سپاہی ہے۔ جو مختلف مذاہب کی طرف سے ہونے والے متواتر حملوں کی مدافعت کے لئے ہمیشہ سینہ سپر رہتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ سپاہی زندہ و سلامت باکرامت رہے تو اس مشکل وقت میں اس کی دستگیری فرمائیے۔ سعدی شیرازی بالکل درست کہہ گئے ہیں۔

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

ایک ہزار کی ضمانت کے ناقابل برداشت بوجھ نے آریہ مسافر کے پاؤں ڈگمگا دئے ہیں۔ آؤ ویر دو سے تھوڑا سا سہارا دو۔ پھر دیکھو کہ یہ آپ کی پوری بے جگری کے ساتھ بد اعتراض

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دائمی نجات کے حق میں طفلانہ دلائل

(از پنڈت وشوناتھ جی پروہت آریہ سماج لائل پور)

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی پرلے پرکرم سے ایک وچتر بدھی اور پرتبھا لیکر سنسار میں آئے تھے۔ اگرچہ اس وقت تمام مذاہب کی طرف سے رشی کے مشن کی مخالفت کیجا رہی ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو ہر ایک مذہب کے اصول پر دیانند کی مہر چھاپ ہو چکی ہے۔ مہرشی دیانند سے پہلے دلائل سے مذہبی مسائل پر غور کرنے کا کسی کو خواب بھی نہ آتا تھا۔ مذہبی علماء کی بحث صرف مذہبی کتب کے حوالہ جات یا محدود بھگتی اور غیر مذاہب کے ساتھ مقابلہ میں مذہبی رہنماؤں کی کراماتوں کے ذکر تک محدود تھا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اس کے متعلق بڑھ چڑھ کر گپیں ہانکی گئیں ہیں۔ لیکن اب تو مذہب کی دنیا ہی بدل گئی ہے۔ ایک مذہب کے مختلف فرقوں میں بحث ہو یا غیر مذاہب کے ساتھ مقابلہ ہو تو ہر موقع پر عقلی دلائل سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ مہرشی دیانند کی بھاری فتح ہے اگرچہ مذہبی تعصب کے بڑھ جانے کی وجہ سے عقلی دلائل سے ٹھیک ٹھیک کام نہیں لیا جاتا۔ بلکہ دلائل کے پردے میں غلط اصولوں کا پرچار کیا جاتا ہے اور اس سے مذہبی ترقی میں رکاوٹ واقع ہو گئی ہے۔ لیکن وقت آئے گا جب لوگوں کو سچائی کی قدر معلوم ہو گی۔ اور دلائل سے صرف ستیہ کی کھوج کی جائے گی۔ اس دن دنیا پر صرف ویدک سدھانتوں کی ہستی باقی رہ جاوے گی اور دنیا کے تمام متعصبانہ خورش اور غلط مذہبی مسائل بالکل معدوم ہو جائیں گے۔ مرزائی اخبارات میں عموماً آریہ سماج کے کھنڈن کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ان میں صرف طفلانہ دلائل سے کام لیا جاتا ہے تو بھی ان کا جواب لکھنا ہمارا فرض ہے۔ چنانچہ مرزائی اخبار فاروق ۷۔ جون میں کسی مولوی میر محمد اسحاق صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں دائمی نجات پر کئے گئے ستیارتھ پرکاش کے اعتراضات کا جواب دینے کی بھدے دلائل سے کوشش کی گئی ہے مہرشی نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے کہ دائمی نجات میں گویا محدود شکتی اور محدود علم رکھنے والے جیو پر لاانتہا سکھ کا بوجھ لادنا ہے جس کا یہ متحمل نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کے چار جواب دیئے گئے ہیں۔ جن کا سلسلہ وار جواب الجواب دیا جاتا ہے۔

اعتراض اول: ایک الزامی جواب ہے۔ امید ہے کہ یہ جواب پہلے کبھی نہ سنا ہوگا اور وہ یہ ہے کہ اگر روح محدود ہو کر غیر محدود سکھ برداشت نہیں کر سکتی تو بتاؤ کہ محدود روح غیر محدود زندگی کس طرح برداشت کر سکتی ہے؟ اگر (تمہارے اصول کے مطابق) کر سکتی ہے تو وہ غیر محدود سکھ بھی برداشت کر سکتی ہے۔

جواب: مولوی صاحب نے یہاں بالکل جاہلانہ دلائل سے کام لینے کی کوشش کی ہے۔ شاید اسی لئے لکھا ہے۔ امید ہے کہ یہ جواب آگے کبھی نہ سنا ہوگا "غیر محدود زندگی کا برداشت کر سکنا" یہ الفاظ مولوی صاحب کی بالکل محدود واقفیت پر دلالت کرتے ہیں۔ اگر جناب نے زندگی کے معنی سمجھے ہوتے تو یہ الفاظ کبھی قلم سے تحریر نہیں ہوتے اور ایسی صورت میں یہ ایک بالکل نیا جواب لکھنے کی بھی جرأت نہ کرتے مولوی صاحب زندگی ہستی کا دوسرا نام ہے اس کا محدودیت یا غیر محدودیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ زندگی کسی شے کے ہونے کو ثابت کرتی ہے۔ اور دنیا کے تمام عالم اس اصول پر متفق الرائے ہیں کہ زندگی دائمی ہی ہوتی ہے۔ جو شے ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک رہے گی۔ کوئی شے نہ کبھی پیدا ہوتی ہے اور نہ وہ فنا ہوتی ہے۔ ہاں مغربی مذاہب نے جو روح اور مادہ کو نیستی سے ہست ہونے کا غلط اصول مان لیا ہے اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ جو شے کسی وقت پیدا ہوئی وہ ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتی۔ اس حالت میں کسی روح کی دائمی زندگی نہیں مانی جا سکتی تب دائمی نجات کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ زندگی تو صرف ہستی کا نام ہے۔ یہ صفت نہیں ہے۔ لیکن سکھ ایک صفت ہے۔ جس کا دوسری صفات کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے اسی لئے رشی نے لکھدیا کہ محدود شکتی اور محدود علم ہونے سے اس کا سکھ بھی محدود ہونا چاہیئے۔ مثلاً محدود جسم والا لامحدود بوجھ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ چیونٹی ایک نہایت چھوٹے قد کا جانور ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہدے کہ میں نے ایک چیونٹی کو ایک من بوجھ اٹھا کر چلتے دیکھا تو مولوی صاحب کے سوائے دوسرا کون عقلمند اس پر وشواش کر سکتا ہے۔ وہ تو یہی کہے گا کہ ایک چاول بھر بوجھ والی اخیر کا لے حصہ بھی چیونٹی ایک من بوجھ ہرگز نہیں اٹھا سکتی دائمی نجات کے ماننے والے مولوی صاحب روح کو اس حالت میں بھی غیر محدود علم والا اور غیر محدود طاقت والا ماننے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوں گے۔ یہ کیوں؟ مولوی صاحب جھٹ کہہ دیں گے کہ محدود روح غیر محدود علم و غیر محدود طاقت کو کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا ہے تو یہ دلیل کیسے غلط ہو سکتی ہے کہ محدود شکتی اور محدود علم والا غیر محدود سکھ حاصل نہیں کر سکتا۔

پرماتما سروشکتمان اور سروگیہ ہونے کے ساتھ نتیہ مکت یعنی دائمی نجات والا ہے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ پرماتما سوروپ سے بھی اننت یعنی لامحدود ہے۔ اگر محدود جیو کو تم دائمی سکھ کا مالک بنا دو گے تو وہ کسی دن لامحدود طاقت اور لامحدود علم کو بھی حاصل کر کے خدا کے برابر ہو جائے گا۔ پھر کس کس خدا کی عبادت کرو گے۔

اعتراض دوم: حقیقی جواب یہ ہے کہ اچھی حالت میں رہنے کا نام ہی سکھ ہے پس جو شخص محدود روح کی زندگی اور بقا کو غیر محدود مان سکتا ہے اُسے روح کے غیر محدود سکھ ماننے میں ذرا سا بھی تامل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سکھ نئی چیز نہیں۔ بلکہ زندہ رہنے ہی کی ایک حالت کا نام سکھ ہے۔ کیونکہ زندہ رہنے کی دو حالتیں ہیں۔ آرام میں یا تکلیف میں۔

جواب: مولوی صاحب! اگر حقیقت کو سمجھتے تو یہ غیر حقیقی لایعنی دلیل کبھی پیش نہ کرتے۔ جناب من سکھ زندگی کی ایک حالت کا نام نہیں ہے۔ زندگی یعنی موجودیت تو مادہ میں بھی ہے۔ لیکن اس میں سکھ دُکھ نہیں۔ زندگی خدا میں بھی ہے۔ لیکن اس میں دائمی سکھ ہے دُکھ بالکل نہیں۔ ہاں روح میں سکھ اور دُکھ دونوں صفات موجود ہیں اس سے ثابت ہے کہ زندگی کی حالت کا نام سکھ نہیں ہے بلکہ سکھ ایک صفت ہے۔ اور اس کا گیان کی صفت کے ساتھ خاص تعلق ہے مادہ میں دُکھ سکھ اس لئے نہیں کہ اس میں گیان نہیں۔ پرماتما سرور مطلق اس لئے ہے کہ وہ سرگیہ ہے۔ جیو آتما میں سکھ اور دُکھ دونوں اس لئے ہیں کہ یہ الپگیہ ہے۔ مکتی یا نجات میں اسے اگیان نہیں رہتا۔ اس لئے یہ دُکھ سے رہت ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کا الپگیتا دور نہیں ہوتی اس لئے یہ ہمیشہ سکھ کی حالت میں نہیں رہ سکتا ہے۔ اور مکتی سے واپس ہو جاتی ہے۔

ہر شے کی ذاتی صفات ہمیشہ قائم رہتی ہیں جیو آتما میں سکھ اور دُکھ دونوں صفات دنیا میں دیکھی جاتی ہیں۔ اس لئے اس میں یہ دونوں حالتیں موجود رہیں گی۔ کبھی یہ دُکھ کی حالت میں ہوگا کبھی یہ سکھ کی حالت میں۔ دائمی سکھ کی حالت میں دُکھ کا ہمیشہ کے لئے معدوم ہو جانا ماننا ہوگا جو کسی طرح ممکن نہیں ہو سکتا۔

مادہ کی تین حالتیں ٹھوس، مایہ اور گیس مانی گئی ہیں۔ حالات کے مطابق ہر ایک مادی شے کو اس میں سے گزرنا پڑتا ہے کوئی سائنسدان یہ نہیں کہہ سکتا کہ کوئی شے کبھی کسی ایک حالت میں قائم ہو جائے گی اور دوسری حالتیں پیدا نہ ہوں گی۔ پس اسی طرح جیو آتما بھی مدت سے کبھی دُکھ کی حالت میں ہوتا ہے کبھی سکھ کی حالت میں یہ دونوں حالتیں اس میں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ اس حالت میں دائمی نجات بالکل ناممکن ہے۔

اعتراض سوم: یہ نہیں کہ بہشت میں داخل ہوتے وقت یکدم ساری عمر کے پھل اور کھانے کھا کر (روح) پیٹ پھاڑ لیگی۔ بلکہ روز کھائے گی۔ اور روز پیئے گی۔ ہر صبح فائدہ اٹھائے گی۔ اور ہر شام لذت حاصل کرے گی۔

جواب: مولوی صاحب یہاں بھی آپ نے تجاہل سے کام لیا ہے۔ ستیارتھ پرکاش کی تحریر کا یہ مطلب کہاں سے نکالا کہ اعتراض سکھ کے سامان کا ایک بار لاد دینے پر ہے مطلب صرف یہ ہے کہ الپگیہ اور الپ شکتی والا جیو آتما دائمی سکھ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بہشت میں جیو دائمی سکھ حاصل کر سکتا ہے۔ یہ کبھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ اول اس لئے کہ تمہارے خیال میں روح کو پیدا کیا گیا ہے۔ یعنی یہ ازلی نہیں ہے اس حالت میں یہ ابدی بھی نہیں ہو سکتی۔ جبکہ اسکی زندگی کا بقا ہی ناممکن ہے تو دائمی نجات کیسے ممکن ہو سکتی ہے۔ دوم۔ خدا نے تمہارے خیال کے مطابق روح کو سکھ دُکھ بھوگنے والا پیدا کیا ہے۔ اور یہی جیو بہشت میں رہے گا اس حالت میں دُکھی ہونے کی خاصیت کا بہشت میں قائم رہنا لازمی ہے۔ سوم جو لوگ بہشت میں جائیں گے اُن کی اس دنیا کی زندگی کی اچھی بری خصلتیں بھی ضرور ساتھ جائیں گی۔ اور دیکھا جاتا ہے کہ عموماً مرزائی لوگ بھی حسد۔ کینہ۔ بغض وغیرہ بری عادات کو ساتھ لیکر ہی مرتے ہیں بہشت میں کھانے پینے کی تو افراط ہو گی لیکن ان بد عادات کی وجہ سے دُکھ بھی ضرور ہوگا چہارم:۔ کھانے پینے کی اشیاء میں بھی

محدود علم ہونے کی وجہ سے بداعتدالیاں ضرور ہوں گی۔ اس وجہ سے بھی دُکھ اٹھائیں گے۔ تیسرے دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ اچھی سے اچھی چیز کے بھی زیادہ استعمال سے انسان کو نفرت ہونے لگتی ہے۔ لذیذ سے لذیذ کھانا، خوبصورت سے خوبصورت عورت سے بھی نفرت ہو جاتی ہے۔ یہ بات خدا نے روح کی خاصیت میں پیدا کی ہوئی ہے۔ اس حالت میں بہشت کے لذیذ کھانے اور حور و غلمان سے نفرت کیوں نہ ہوگی۔؟

اگر یہ کہو کہ خدا بہشت میں روح کو داخل کرتے ہوئے اُس کی تمام بدخصلتوں اور ذاتی خواصوں کو جو دُکھ کا باعث ہو سکتے ہیں دور کر دے گا۔ تو یہ ایک دوسرے روح ہوں گے۔ بدخصلتیں تو انسان خود بھی دور کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے دوسرے جنم کی ضرورت ہے۔ اور اگر خدا اپنی طاقت سے ایسا کرے گا تو اعتراض ہوگا کہ اُس نے اس دنیا میں ہی ان کو دور کیوں نہ کر دیا تاکہ سب روح بہشت کے حقدار ہو جاتے۔

کیا خدا کو دوزخ میں دُکھ درد میں تڑپتی اور بلکتی ہوئی روحوں کو دیکھ کر مزہ آتا ہے۔ یا جو وہ سب روحوں کو بہشتی بنانا نہیں چاہتا اور اگر روح کے ذاتی خواصوں کو دور کر دیا جائے گا۔ تو یہ روح روح ہی نہ رہیں گے گویا کاٹھی پر ہی یہ سیوری کا پیوند لگا دیا جائے گا۔ پھر ثمرہ اعمال کی بات صرف ایک ڈھونگ ہوگی۔ اس لئے بہشت میں بھی کسی حالت میں دائمی سکھ کا ماننا کسی طرح ممکن نہیں ہو سکتا۔

چوتھا اعتراض:۔ سنو زید ایک شخص ہے۔ وہ ساٹھ برس کا ہے وہ جب سے پیدا ہوا ہر روز کھانا کھاتا اور پانی پیتا رہا۔ اب ساٹھ برس کے بعد اگر ساری عمر کے کھانے اور پانی کو جمع کیا جاوے تو سینکڑوں من کھانا اور کئی کنوؤں کا پانی ہوگا۔ اب بتاؤ کہ اگر کوئی احمق تم سے پوچھے کہ سینکڑوں من کھانا یہ مشت خاک کس طرح کھا سکتا ہے...... تو تم کیا جواب دو گے۔

جواب:۔ یہاں بھی مولوی صاحب نے ستیارتھ پرکاش کے اصلی اعتراض کو نہیں سمجھا۔ دائمی سکھ کے بوجھ کا یہ مطلب کہاں ہے کہ دائمی سکھ کے سامان کو روح پر ایک بار لاد دیا جائے۔ اس کا وہی مطلب ہے کہ اس کی دائمی سکھ کی حالت محدود طاقت اور محدود علم کی وجہ سے قائم نہیں رہ سکتی۔ اس میں تیسرے اعتراض کو صرف دہرا دیا گیا ہے۔ اس لئے لکھ دیا گیا کہ یہ کوئی نیا جواب نہیں مگر ایک نئی مثال ہے۔ اگر ایسا تھا تو اس کو چوتھے جواب کی تحت میں لکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ چونکہ اس اعتراض کا جواب پہلے آ چکا ہے۔ اس لئے اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ (باقی)

میرا آئندہ پروگرام

از پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس نے اپنی میٹنگ کے خاتمہ پر ایک ریزولیوشن پاس کر کے مجھ سے یہ اُمید کی ہے کہ میں اپنا استعفیٰ واپس لے لوں۔ پرتی ندھی سبھا کا یہ میٹھا ودہار مجھے آنند سے بھر دیتا ہے۔ میرا سر آریہ جنتا کے ادپکاروں سے پہلے ہی بہت دبا ہوا ہے پرتی ندھی سبھا کے اس پریم نے جو بھار مجھ پر لاد دیا ہے۔ اُس سے سبکدوش ہونا میرے لئے مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

اس حالت میں قدرتاً سب بھائی مجھ سے یہ اُمید کرتے ہوں گے کہ میں حسب سابق اپنے کام پر واپس آ گیا ہوں گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں نہ ابھی کام پر واپس آیا ہوں اور نہ ہی آنے کا کوئی ارادہ ہے۔ اس کی بڑی وجہ تو کام کا وہ پروگرام ہے جو کئی سالوں سے بڑے زور سے مجھے اپنی طرف آکرشت کر رہا تھا۔ میں تو اس پروگرام کی کشش کی وجہ سے پہلے ہی بہت بیتاب تھا۔ اب اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ مل گیا۔

یہ پروگرام کیا ہے

آریہ بھائی جانتے ہیں۔ کہ جہاں گرہست بان پرست اور سنیاس کے لئے ایک سنسکار ہے۔ وہاں برہمچریہ آشرم کے لئے یگیوپویت اور ودیارمبھ دو سنسکار مقرر ہیں۔ آج تک آریہ جنتا کا دھیان اسباب کی طرف کبھی نہیں گیا کہ یہ دو سنسکار کس لئے رکھے گئے ہیں۔ لیکن اس سوال کے حل میں ہی میرے آئندہ پروگرام کا راز پوشیدہ ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ جب ہم سنار کے ہاتھ میں سونا دیتے ہیں تو اُس سے پہلے یہ سوچ لیتے ہیں کہ اس سے کونسا زیور بنوائیں گے۔ جب ہم راج مزدوروں کو بلا کر مکان بنانے کے لئے کہتے ہیں تو اس سے پہلے کسی قابل انجنیر سے نقشہ تیار کروا لیتے ہیں۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ اپنے بچوں کو سکول ماسٹر کے پاس بھیجنے سے پہلے ہم اس بات کا کوئی فیصلہ نہیں کرتے کہ ہم نے اُنہیں کیا بنانا ہے۔ یورپ میں کچھ کوشش اس بات کی کیجاتی ہے۔ مگر یورپ کا پروگرام بھی معاشی ہے۔ اخلاقی نہیں۔ وہ لوگ یہ تو وچارتے ہیں کہ بچے کو انجنیر بنانا ہے یا ڈاکٹر۔ لیکن یہ نہیں سوچتے کہ اُسے برہمن۔ کھشتری یا ویش میں سے کیا بنانا ہے۔ دوسری طرف ویدک سبھیتا میں تعلیم شروع کرنے سے پہلے یہ فیصلہ کر لیا جاتا ہے کہ بچہ کے اخلاق کو برہمن۔ کھشتری یا ویش میں سے کس سانچہ میں ڈھالا جائے گا اسی لئے ویدک سبھیتا میں معلم کا نام آچاریہ ہے وچاریہ نہیں اس کا منصب کام آچار۔ تعلیم دینا ہے نہ کہ وچار۔ ذکر یہ صرف ہماری سبھیتا کی ایک خصوصیت ہے جس کی خوبی تک دوسری تہذیبیں ابھی تک نہیں پہنچ سکیں۔

یہ دو سنسکار اسی اصول کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے رکھے گئے ہیں۔ یگیوپویت سنسکار میں ماتا پتا اور گورو کی صلاح سے برہمچاری اس بات کا اعلان کرتا ہے۔ کہ وہ برہمن۔ کھشتری۔ ویش میں سے کس ورن کی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ان دونوں کو ورن اسی لئے کہا گیا ہے۔ کہ برہمچاری انہیں خود چنتا ہے۔ ورن لفظ میں وہی مقصد استعمال ہوا ہے جو کنیا کے پتی کے ورن میں مستعمل ہے۔ گویا جیسے کنیا اپنا پتی خود ورن کرتی (چنتی) ہے اگرچہ والدین کی صلاح بھی اس کا ایک ضروری جزو ہے ٹھیک اسی طرح برہمچاری اپنے لئے ورن خود ہی چنتا ہے۔ اگرچہ ماتا پتا اور گورو کی صلاح اس میں اتنا ہی اہم جزو ہے جتنا کہ کنیا کے پتی کے چناؤ میں ہوتا ہے۔ ورن انتخاب کرنے کے بعد ہی صحیح طور پر اس امر کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ برہمچاری کونسی ودیا پڑھے گا اسی لئے ویدارمبھ سنسکار یگیوپویت سنسکار کے بعد رکھا گیا ہے۔ اس طرح صاف ظاہر ہے کہ ہمارے تمدن کا دارومدار ورن ویوستھا پر ہے۔ اس مضمون پر پوری روشنی ڈالنے کے لئے تو ایک کتاب درکار ہے اور میں بہت جلد ایسی ایک کتاب لکھنے والا ہوں لیکن فی الحال اتنا لکھنا ہی کافی ہے کہ اسی ورن ویوستھا کو از سر نو زندہ کرنا میرا آئندہ پروگرام ہے۔ جب سے گورودیو سوامی شردھانند جی نے ویرگتی پائی ہے تب سے آریہ سماج میں جو خانہ جنگی کا دور چل پڑا ہے اُس کی اصلی وجہ میری سمجھ میں یہ آئی ہے کہ آریوں کے پاس کام کا کوئی نیا پروگرام اور یہ بیکار مبالغہ کچھ بیکار عادی ہیں۔ لڑائیے تو یہ فطرتاً ہی ہوتے ہیں۔ ورنہ آریہ سماج میں آتے ہی کیوں جن میں زمانے کے خلاف چلنے کی ہمت اور جرأت نہ ہو وہ آریہ سماج میں اُسی کیسے سکتے ہیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ پروگرام اتنا شاندار اور مفید ہے کہ اس میں لگتے ہی آریہ پرشوں کو اور کسی بات کی شردھا نہ رہے گی تو پھر وہ لڑیں گے کیسے۔ میں آریہ جنتا کو آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ آریہ سماج کو جو خطرہ اسلام اور عیسائیت سے کبھی نہیں ہوا۔ وہ مغربی سوشلزم کی لہر کے ... اس کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتا۔ جبتک کہ وہ ورن ویوستھا کے پروگرام کو عملی جامہ نہ پہنائے۔ سچ تو یہ ہے کہ ورن ویوستھا کا یہ پروگرام بہت دنوں سے میرے کانوں میں یہ کہہ رہا تھا کہ رخصت اسے زندان جنوں زنجیر در کھڑکا ... مژدہ خار دشت پھر تلوہ سر اکھجلاتے ہیں آخر یہ کھجلی اس قدر بڑھی کہ مجھے زنداں سے باہر کھینچ لائی۔ اب میں آریہ پرشوں سے پوچھتا ہوں کہ وہی چھاتی پہ ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کھچڑی تو ایک بار آزاد ہو جاتی ہے۔ وہ پھر پنجرے میں گھس جائے۔

ایک بات اور

باوجود آزادی کا مزا لوٹنے کے میں شاید پھر پنجرہ میں واپس آ ہی جاتا مگر میں کیا کروں آریہ جنتا کی اس محبت کے دام میں پھنس کر جس کا اظہار اُنہوں نے سبھا کے پچھلے جنرل اجلاس میں ایک ریزولیوشن پاس کر کے کیا۔ آریہ جنتا کی محبت ہی مجھے مجبور کر رہی ہے کہ میں اُن کے اس پیار بھرے اصرار کو نامنظور کر دوں اگرچہ میرے تیاگ پتر دینے کا اصلی کارن یہ ورن ویوستھا کی کشش تھی۔ لیکن اس سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا کہ میرے مستعفی ہونے کی فوری وجہ وہ ناخوشگوار آندھی تھی جو سال بھر پرتی ندھی سبھا کے داتا ورن پر منڈلاتی رہی۔ ابھی وہ پوری طرح شانت نہیں ہوئی مجھے کامل اُمید ہے کہ رائے بہادر بدری داس جی جیسے شانت سبھا پردھان کے عہد میں یہ بالکل شانت ہو جائے گی۔ تاہم میں اپنے آپ کو پردھانی کی سیوا کے لئے آزاد ہی رکھنا چاہتا ہوں اگر یہ آندھی کبھی بھی اُبھری تو میں پردھان جی کو وشواس دلاتا ہوں کہ وہ مجھے سبھا کی سیوا کے لئے لڑنے والے سپاہیوں کی صف اول میں پائیں گے۔ اس وقت تو میں ورن ویوستھا کے باغیچہ میں کدال لئے کھڑا ہوں اور خیالی پھولوں کی خوشبو کے جھونکے لے رہا ہوں۔ نگہ کھوڑا کسک یا تیار ہے بیاج میرا آئندہ پروگرام

آریہ مسافر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک بھائی کا فرض ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوردت بھون لاہور میں شری پنڈت چموپتی جی کے ماتم میں ایک بھاری پبلک جلسہ

پنڈت چموپتی جی کی موت سے آریہ سماج کو سخت نقصان پہنچا ہے

(ڈاکٹر رادھا کشن جی)

آؤ پنڈت جی کی چتا میں ہم باہمی دھڑہ بندی کو بھسم کر دیں

(پادھیہ سنت رام جی)

پنڈت جی بھگتوں کی شرینی میں تھے اور ایک مہان آتما تھے

(رائے بہادر دیوان بدری داس جی)

۱۷۔جون کو ۸½ بجے رات گوردت بھون کے وسیع میدان میں زیر صدارت رائے بہادر دیوان بدری داس جی ایم۔ اے ایڈووکیٹ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ایک بھاری پبلک جلسہ شری پنڈت چموپتی جی کی بے وقت موت پر اظہار رنج و قلق کی غرض سے منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل اصحاب نے تقریریں کیں۔

پنڈت برہم دت جی جگیاسو

پنڈت برہم دت جی جگیاسو نے فرمایا۔ کہ سنسار میں کئی پرکار کے درشیہ دیکھنے میں آتے ہیں مرتیو کا درشیہ انسان کے فانی ہونے کا صریح ثبوت ہے۔ کبھی مرتیو پر جو دکھ ہوتا ہے یہ ہماری اپنی غلطی کا نتیجہ ہے۔ وید کہتا ہے دکھ صرف اُن لوگوں کو ہوتا ہے جنہیں پرمیشور پر وشواس نہ ہو۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ مجھے کوئی شوک نہیں۔ شوک تو تب ہوتا اگر وہ مہان پرش جس کی یاد میں ہم سب اکٹھے ہوئے ہیں۔ بڑا اونچے پایہ کا ودوان اور راجسوی وکتا تھا اپنے سدھ چرتر سے ایسی کیرتی نہ چھوڑ جاتا جیسی کہ وہ فی الواقع چھوڑ گیا ہے۔ سچ پوچھو تو شوک اور دکھ تو سوہ گیا شی کے پترول پتر ول رانگی دھرم پتنی اور آریہ سماج کو ہے۔ وہ جس سرگرمی اور شردھا سے آریہ سماج کی سیوا کیا کرتے تھے اب اُس میں ترقی آ جانے گی میرا سمتی ہی مہرشی دیانند نے جو وچار دھارا اُتپن کی ہے۔ اُس سے سنسار بھر کا کلیان ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے اونچے جیون اور اونچے آدرش کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر یہ آدرش پورا نہیں ہو سکتا۔

سورگیہ پنڈت چموپتی جی ویدک دھرم کے لئے سچی لگن رکھتے تھے۔ میں ۱۷۔۱۹۲ء سے انہیں جانتا ہوں۔ آپ کا طریقہ بحث سمجھانے کا تھا۔ وہ کئی زبانوں انگریزی۔ سنسکرت۔ اُردو اور فارسی کے ماہر تھے۔

اونچے پایہ کے کوی تھے۔ اُن میں اور بھی کئی گن تھے۔ لیکن میرے دل میں اُن کے جس گن کی وجہ سے پریم تھا وہ ویدک دھرم کے ساتھ اُن کی لگن کا گن تھا۔ جو ایک آدرش پر چار کے میں ہونا لازمی ہے۔ اسی وجہ سے میرے دل میں اُن کے لئے شردھا اور ادر کا بھا[illegible]

ہے۔ میری رائے میں ان رسمی سبھاؤں سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پنڈت جی کے گن تھے ل لینی ویدک دھرم کی سچی لگن۔ سمرتا اور ودوتا کو دھارن کرو۔ اپدیشکوں کے لئے تو پنڈت چموپتی جی کا جیون ایک آدرش جیون تھا۔ شاستروں میں لکھا ہے۔ صرف دشٹ پرشوں کی ودیا لڑائی کے لئے دھن ابھمان کے لئے اور شکتی دوسروں کی تباہی کے لئے ہوتی ہے۔

اچھے آدمی کی خوبیاں اگیان دور کرنے کے لئے اور دوسروں کی رکھشا کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ یہ سبھائیں تب سپھل ہونگی جب ہم پنڈت جی کے جیون سے گن گرہن کریں گے اُن کی دھرم پتنی و بچوں کی رکھشا کا انتظام کریں گے۔ میں یہ پرستاو پیش کرتا ہوں۔

پرستاو

"لاہور کے آریوں کی یہ سبھا آریہ سماج کے لاثانی ودوان ودیا کھیا تا پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی اسامئیک مرتیو پر گہرا دکھ انوبھو کرتی ہے۔ آپ ہندی۔ انگریزی اور اُردو کے پر سبھاؤشالی لیکھک۔ اور اُردو و ہندی کے پر تبھا شالی کوی اور ایک اوجسوی ویاکھیاتا تھے۔ آپ کا آریہ سماج کے سدھانتوں کا گیان بڑا گہرا اور مارمک تھا۔ آپ جیسے رشی بھگت اور آریہ سماج سے لگن رکھنے والے بہت کم سجن ملیں گے۔ آپ ایک انتھک کاریہ کرتا تھے۔ اس پر کاریہ کی دیہانت سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اُس کی پورتی مستقبل قریب میں ہوتی نظر نہیں آتی۔ یہ سبھا پنڈت جی کے پریوار سے ہاردک ہمدردی ظاہر کرتی ہے اور اُن کی آتما کی شانتی اور اُن کے پریوار کو دھیرج پردان کرنے کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے

رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس جی

میں پنڈت چموپتی جی کو بہت دیر سے جانتا تھا۔ مجھے آج سے دس سال پہلے جون ۲۷ء کا واقعہ یاد ہے۔ میں جنم شتابدی کے موقع پر متھرا سے واپس آ رہا تھا۔ لاہور سٹیشن پر پنڈت جی سے بھینٹ ہوئی۔ پنڈت جی کہنے لگے اب تو آپ کو حاجی متھرا داس کہنا چاہیئے۔ اس ایک فقرہ سے ظاہر ہو گیا کہ ان کے اندر کس قدر رشی بھگتی تھی۔ اُن کی علمیت کے متعلق مختصر تقریروں میں کیا کہا جا سکتا ہے۔ میں ایک ماہ سے یہ کوشش کر رہا تھا کہ سبھا میں شانتی کیسے ہو سکتی ہے۔ مجھے پتہ لگا ہے کہ پنڈت جی بہت دکھی تھے اور وہ چاہتے تھے کہ آریہ سماج کی ہانی نہ ہو۔ پنڈت جی کی سب سے بہتر یادگار یہی ہو سکتی ہے کہ ہم آپس میں میل کر لیں۔ اس سے اُنکی آتما کو شانتی ہوگی۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم اُن کے پریوار کی رکھشا نہ کریں یا دیگر کام نہ کریں۔ مگر میری رائے میں اُن کی بہترین یادگار یہی ہوگی۔

پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار

ساری عمر بولتے بیتی ہے۔ مگر آج آپ کی آگیا پالن اپنے پر ظلم سمجھتا ہوں۔ انسان کی زندگی میں ایک سمے بھی آتا ہے جبکہ وہ بولنا نہیں چاہتا۔ پنڈت چموپتی کے چلے جانے سے ہمیں ایسا انوبھو ہو رہا ہے جیسے ہمارا کوئی اہم انگ (عضو) کٹ گیا ہے۔ پشو شاستر والے کہتے ہیں کہ جب دو بیل جو ایک ہی ہل میں جتتے اور اکٹھے کھاتے پیتے اور رہتے ہوں اگر اُن میں سے ایک مر جائے تو دوسرے کے لئے چارہ کھانا مشکل ہو جاتا ہے پھر ہم تو منش ہیں۔ میں کیا کہوں۔ میں تو سے تھر کہنے والا کبھی کوئی نہیں ہیں لے بہت منتر ارتھ کئے ہیں لیکن پنڈت جی جیسا شاستر

ارتھ شاید ہی کیا ہو۔ میں اور وہ افریقہ میں پر چار ارتھ کے لئے گئے ہوئے تھے۔ تب کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ پنڈت جی کے سجاؤ میں شاستر ارتھ نہ تھا۔ ایک [illegible] باندھ یہ ستی اُن کے نکٹ آ پہنچی۔ سناتنی پنڈت نے بہت کے دوران میں مسلمان آریوں کو چڑانے اور اُن کا دل دکھانے کے لئے کہا۔ کہ آریوں کے ہاں ودوانوں کی داماد کی مانند عزت کرنا لکھا ہے۔ تو کیا ہم آپ کے داماد ہیں۔ پنڈت چموپتی جی نے بڑی ملائمت اور سنجیدگی کے ساتھ اُتر دیا "پنڈت جی مہاراج مجھے آپکی دھرم پتنی کو بیٹی ماننے میں کوئی عذر نہیں ہے"۔ اس طرح پنڈت جی شاستر ارتھ کو گندگی کی حالت سے اٹھا کر آسمان پر پہنچا دیا جس طرح حلوائی کو مٹھائی کھانے کی عادت نہیں ہوتی۔ اسی طرح ہم ویاکھیان دینے والوں کو ویاکھیان سننے کی عادت نہیں ہوتی۔ لیکن میں پنڈت چموپتی جی کا ویاکھیان ضرور سنا کرتا تھا افسوس مجھے دکھ دینے کا دن نہ ملا۔ پرماتما ہمیں سامرتھ دے۔ کہ ہم اُن کے مرنے کے پیچھے تو دکشنا دے سکیں۔

شری اجیت سنگھ جی ستیارتھی

بہنو اور بھائیو! شبدوں کی لوکی نہیں لیکن اس وقت ہردے میں ایک داہ چل رہی ہے۔ اس لئے بانی کچھ زیادہ کہنے سے قاصر ہے۔ جب پنڈت جی کی ارتھی شمشان بھومی کو لیجائی جا رہی تھی تو میرے دل میں وچار آیا۔ کہ آریہ سماج کے دن اپنے بہترین صادق۔ تیاگی اور تپسوی سیوکوں کو کھوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس وقت پنڈت گوردت۔ سوامی ودشانند۔ ڈاکٹر چرنجیو۔ پنڈت جگت سنگھ وغیرہ کی یاد آئی افسوس اُنکا ستھان لینے والا کوئی نہیں۔ آریہ سماج میں ڈاکٹروں۔ انجینیروں۔ اور بیرسٹروں کی کمی نہیں لیکن ویدک دھرم کے سچے عاشق اور دیوانے بہت کم ہیں۔ میں اپنے دل میں پنڈت چموپتی جی کی پوجا کیا کرتا تھا۔ وہ باوجود اعلیٰ پایہ کے ودوان ہونے کے بالکل نرابھیمانی تھے۔ وہ پریم نمرتا اور سادگی کا نمونہ تھے۔ اُن کی موت سے

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کی بہت ہانی ہوئی ہے۔ پنڈت جی اگر چاہتے تو بہت سا روپیہ جمع کر جاتے۔ لیکن اُنہوں نے تو اپنی مرضی سے فقیری قبول کی ہوئی تھی۔ وہ اپنے پیچھے اپنی دھرم پتنی اور چھوٹے بچے چھوڑ گئے ہیں۔ اب اُنہیں کون دلاسا دے۔ پنڈت جی کی دھرم پتنی نے شمشان بھومی میں کہا۔ میں آپ سب کی کرتگیہ ہوں لیکن میں اور زیادہ شکر گزار ہونگی اگر آریہ پرکھ آپ ہی ساتھ اسی پریم کا اظہار کر سکیں۔ یہ شبد بڑے مارمک ہیں۔ ہمیں پنڈت جی کے پریوار کا ضرور کوئی انتظام کرنا چاہئے۔

پانڈھا سنت رام

مجھے بھی آج یہ رنجیدہ فرض ادا کرنا پڑا ہے۔ اس موت نے نہ صرف آریہ جنتا کو بلکہ تمام ہندوستان کو بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ پنڈت چموپتی جی آریہ ودوانوں میں ایک رتن تھے۔ میں نے آریہ سماج کا وہ زمانہ دیکھا ہے۔ جب ایک ایک آریہ کے دلمیں یہ لگن تھی کہ وہ آریہ دھرم کا جھنڈا افریقہ۔ امریکہ۔ عرب اور افغانستان میں گاڑے مگر افسوس اب وہ حالت نہیں ہے۔ میں پنڈت چموپتی جی کے ویاکھیان خاص طور پر سنا کرتا تھا۔ جتنی مدھرتا اور بھگوتی اُنمیں تھی وہ دُوسروں میں کم پاتا ہوں۔ افسوس ہے آریہ سماج اب جسٹس لال چند جی لالہ لاجپت رائے۔ پنڈت گورودت اور سوامی شردھانند جیسے ویر اب پیدا نہیں کر رہا ہماری۔ آپس کی رنجشوں۔ کاوشوں اور دل بندیوں نے ہمیں بہت نقصان پہنچایا ہے۔ ہمیں ایسے ودوان کی موت سے سبق لینا چاہئے آؤ ہم چموپتی جی کی چتا میں اپنی تمام دل بندیوں کو جلا کر بھسم کر دیں۔

ڈاکٹر آریہ

ڈاکٹر آریہ نے انگریزی زبان میں مختصری تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ "میں بھی پنڈت چموپتی جی کی یاد میں شردھا کے پھول چڑھانے آیا ہوں۔ اس لئے نہیں کہ وہ لاہور کے رہنے والے تھے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ایک اعلیٰ پائے کے ودوان تھے۔ ایسے ودوان کسی ایک فرقہ یا ملک کے نہیں بلکہ ساری دنیا کے ہوتے ہیں۔ ایسی مہان آتما کے وِیوگ سے واقعی ہمیں سخت نقصان پہنچا ہے۔ لڑائی جھگڑے مذہب کی بنا نہیں۔ بلکہ یہ سب جاہلان کے کرشمے ہیں۔ پنڈت چموپتی جی جانتے تھے کہ دھرم کو مدلل اور معقول طور پر کس طرح پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے

تمام ہندوستان کو دُکھ پہنچا ہے۔ جسطرح کہ سیاسیات کے میدان میں مہاتما گاندھی جی ہیں۔ اسی طرح دھرم کے میدان میں کوئی اعلیٰ پایہ کا ویاکھیاتا ہونا چاہئے۔ پچھلے دنوں میں نے پروفیسر شیو دیال جی سے پوچھا تھا کہ وہ مجھے کسی ودوان کا پتہ دیں جسے ہم اپنے جلسہ میں ویاکھیان دینے کے لئے مدعو کر سکیں تو پروفیسر صاحب نے پنڈت چموپتی جی کا نام بتلایا تھا۔ میں نے پنڈت جی کو نمنترن دیا تو اُنہوں نے قبول فرما لیا۔ اُن کی موت کو میں اپنا ذاتی نقصان سمجھتا ہوں۔ میری رائے میں اُنکی ضرور کوئی مناسب یادگار قائم کیجانی چاہئے

پنڈت وِشتہ پرشاد جی

اس کے بعد پنڈت وشتہ پرشاد جی مذکورہ نے نظم پڑھی جس میں اُنہوں نے پنڈت جی کے پرتی اپنی شردھا کے بھاوپر گیت گائے تھے

لالہ خوشحال جی خورسند

لالہ جی نے فرمایا "زندگی کو ودوانوں نے یاترا یا سنگرام کا نام دیا ہے۔ آپ اسے چاہے سنگرام سمجھیں۔ چاہے یاترا۔ یہ اننت کال سے یہ رہی ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ کب ختم ہوگی۔ ہم تو محض یاتری یا سپاہی ہیں۔ یاتری یا سپاہی کو چین یا آنند کہاں۔ آج ہم پنڈت چموپتی جی کے دیہانت پر اظہار افسوس کی غرض سے جمع ہوئے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سیارا ایک پیارا ساتھی نظر نہیں آتا۔ ہمارے دلمیں بھاو پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ چلے نہ جاتے تو نہ معلوم کتنے مخالفوں کا منہ بند کر سکتے۔ جو پیدا ہوا ہے وہ مرے گا۔ کسی شاعر نے پر کیا خوب لکھا ہے۔

پیام مرگ سے اے دل ترا کیوں دم نکلتا ہے
مسافر سیکڑوں جلتے ہیں رستہ خوب چلتا ہے

پنڈت جی ایک زبردست لیکھک۔ وکتا او سکالر تھے۔ وہ وید اور پرماتما کے اننیہ بھگت تھے۔ لوگ کی طرف اُن کی پرورتی چل پڑی تھی۔ گورو کل کانگڑی میں اُن کا کئی مہاتماؤں سے سنگ ہوا تھا اور اُنہوں نے جان لیا تھا کہ من کو ریکاگر کیسے کیا جا سکتا ہے۔ پنڈت جی سنرو گن سمپن تھے۔ پنڈت جی کے پریوار کی ہمیں ضرور سہائتا کرنی چاہئے۔ اگر وہ روپیہ کمانا چاہتے تو بہت کما سکتے تھے۔ لیکن کسی نے کہا ہے۔

اپنی فکر نہ کچھ کریں پر حسب پریم کے داس
سولی لگی خود سہے اور سب کاٹے پاس

ڈاکٹر رادھا کشن جی بہاولپوری

ڈاکٹر صاحب سورگباشی چموپتی جی کے ہموطن ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میری پنڈت جی سے واقفیت سب سے پہلے ۱۹۱۱ء میں ہوئی تھی جب وہ ایف۔ اے کلاس میں پڑھتے تھے۔ وہ فارسی میں تو خوب شعر کہتے تھے لیکن ہندی سے ناواقف تھے۔ ۱۹۱۱ء میں اُنہوں نے ایف۔ اے۔ پاس کیا۔ دو سال احمد پور شرقیہ میں بطور ٹیچر کام کیا۔ شاعری کا اُنہیں تب ہی شوق تھا۔ ۱۹۱۳ء میں بی۔ اے پاس کیا۔ پھر سکول میں تھرڈ ماسٹر بنے۔ اُن دنوں آپ اپ ٹو ڈیٹ جنٹلمین تھے۔ ہائی سکول میں سوائے انگریزی کے اور کسی زبان میں بات تک نہیں کرتے تھے ہندی اور سنسکرت بالکل نہیں جانتے تھے۔ اب آپ سوچئے کونسے ایسے کارن ہوئے جنہوں نے اُنہیں ہندی و سنسکرت کا عالم بنا دیا۔ ۱۹۱۳ء میں جب اُنہوں نے بی۔ اے پاس کیا اور اُس ہی سکول میں ملازمت اختیار کی تو اُنہی دنوں بہاولپور میں ایک سوسائٹی ست سنگ سبھا کے نام سے قائم تھی۔ اُن دنوں میں آریہ سماج کا نام لینا بھی جرم سمجھا جاتا تھا۔ پنڈت جی پہلے سناتنی خیال کے تھے لیکن جب خیالات میں تبدیلی ہوئی تو اُنہوں نے آہستہ آہستہ پرچار کرانا شروع کر دیا۔ ایڈیشنک بھی آنے لگے اُنہوں نے خود ہندی پڑھنا شروع کیا اور پھر دو تین سال میں ہی سنسکرت میں ایم اے پاس کر لیا۔ اُن ایام میں ہم اکثر یہ بات سوچتے جو بڑے بے چین رہا کرتے تھے کہ بہاولپور میں آریہ سماج کیسے قائم کیا جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے ایک سوسائٹی بنائی۔ جس میں اخبار منگائے جاتے تھے۔ سندھیا ہون کیا جاتا تھا اور باہم اکٹھے ہوا کرتے تھے۔ اس پر جتنے بھی آریہ خیال کے لوگ تھے وہ اس میں شامل ہو گئے۔ جب اس کا نام رکھنے کا وقت آیا۔ تو وچار شروع ہوا۔ میں سچ کہتا ہوں اگر پنڈت جی نہ ہوتے تو کوئی بھی اس کے نام میں آریہ شبد نہ لا سکتا۔ خیر اس کا نام آریہ اُنتی سبھا رکھا گیا مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہوئی۔ پنڈت جی آریہ سماج کے پہیے پردھان بنے۔ پلیگ میں لوگوں کی سیوا میں آریہ سماج نے کافی حصہ لیا اب پنڈت جی کو سماج کے ساتھ زیادہ لگن ہوگئی۔ سکول سے دو سال کی چھٹی لیکر گورو کل ملتان میں کام کرتے رہے۔ انہی دنوں آپ نے سندھیا رہسیہ نام سے ایک کتاب لکھی۔ جب ریاست والوں کو پتہ لگا تو اُن کے دلوں میں پنڈت جی کے خلاف خیالات پیدا ہو گئے۔ لیکن پنڈت جی نے ذرا پروا نہ کی۔ گورو کل ملتان سے واپس آکر

سے رہتے تھے۔ آخر ایشور نے اُنہیں موقع دیا۔ پنڈت جی نے سوامی جی کا جیون چرتر نظم میں لکھا اور خود ہی اُس کا دیباچہ لکھا۔ مسلمانوں نے اُس پر شور مچایا۔ کئی آریوں نے پنڈت جی کو صلاح دی کہ وہ ریاست سے باہر چلے جائیں۔ لیکن اُنہوں نے کسی کی نہیں مانی اُنہوں کو کبھی گھبراہٹ نہیں ہوئی۔ کہ اُن پر ہاتھ ڈالیں صرف اُنہیں ملازمت سے الگ کر دیا۔ اس مصیبت کی وجہ سے بالآخر اُنہیں بہاولپور کو چھوڑنا اور پنجاب آنا پڑا۔ تبھی سے اُن کا پرچار جیون شروع ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ سے وہ بہت کمزور ہو گئے تھے۔ جب وہ پچھلے دنوں اپنے وطن خیر پور میں گئے تو کئی آدمیوں نے اُن سے کہا کہ چھٹی لیکر آرام کریں۔ لیکن پنڈت جی نے جواب دیا کہ میں ستیارتھ پرکاش کا اردو ترجمہ کر رہا ہوں اُسے ختم کر کے پھر آرام کروں گا

پنڈت لوکناتھ جی

میں پنڈت جی کو ۱۹۱۵ء سے جانتا ہوں میں اُن دنوں ست سنگ سبھا میں شاستر ارتھ کرنے گیا تھا۔ پنڈت جی کو ہر وقت آریہ سماج پرچار کی چنتا رہتی تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ کسطرح بہاولپور میں آریہ سماج قائم ہو۔ ... وہ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ ویدک میگزین اور آریہ کے ایڈیٹر بھی رہے۔ سچ مچ وہ سرو گن سمپن تھے۔ اُنکی موت سے آریہ سماج کو سخت ہانی پہنچی ہے۔

مہاشہ کرشن جی

میں نے اپنی زندگی میں سیکڑوں مضامین لکھے ہیں۔ لیکن جب پرسوں پنڈت چموپتی جی مضمون لکھنے بیٹھا تو مجھ سے لکھا نہ جاتا تھا ایسے ہی میں نے بیسیوں ویاکھیان دئے ہیں مگر آج بولنے کو جی نہیں چاہتا۔ پنڈت جی کئی ماہ تک میرے مکان پر رہے اور بے بھی ایسی اوستھا میں کہ جب اُن کے دل میں بڑی تکلیف تھی۔ اُن کا دھیریہ دیکھ کر میرے دلمیں بارہا یہ آتا تھا کہ سچ مچ یہ ایک مہان آتما ہے۔ پنڈت جی ریاست بہاولپور سے اس لئے نکالے گئے تھے کہ آپ نے رشی دیانند کے منظوم جیون چرتر کے دیباچہ میں رشی دیانند کو سرورِ کونین لکھا تھا۔ مسلمانوں نے شور مچایا کہ یہ الفاظ صرف حضرت محمد صاحب کے لئے مخصوص ہیں۔ اور مطالبہ کیا کہ وہ یہ الفاظ واپس لے لیں۔ لیکن پنڈت جی نے ایسا کرنا منظور نہ کیا۔ اُنہیں کالج کی پروفیسری بھی پیش کی گئی لیکن اُنہوں نے ذرا پروا نہ کی اور کہا کہ مسلمانوں کے دلوں میں جو عزت حضرت محمد صاحب کی ہے۔ میرے دل میں رشی دیانند کی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شانت سبھاؤ تھے باوجود سخت تکالیف کے وہ خاموش ویدھاشہ کرتے رہتے تھے
میں یہ دیکھکر عش عش کر اُٹھتا تھا۔ شرافت کا
تو وہ نمونہ تھے۔ وہ سچے انسان اور انسانوں
میں ایک رتن تھے۔ اُن کی موت سے آریہ سماج
کو ایک ناقابلِ تلافی نقصان پہونچا ہے افسوس
اُن کا استھان لینے والا کوئی نہیں ہے۔ اُن کے
پریوار کی رکھشا کسے سونپا گیا ہے۔ لیکن میں
آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پنڈت جی کے سماج چید
بھائی اُن کے پریوار کو کوئی تکلیف نہ ہونے
دیں گے۔

شریمتی شنو دیوی جی

پنڈت جی کی مرتیو ہمارے لیئے آنکھیں
کھول لینے والی ہونی چاہیئے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں
کے لئے لڑنا جھگڑنا بند کرو۔ پنڈت جی کے
ہردے میں استری جاتی کے لیئے بڑا مان تھا۔

رائے بہادر دیوان بدریداس جی

آخر میں صدر جلسہ رائے بہادر دیوان
بدریداس جی نے مختصر سی تقریر کی اور فرمایا کہ
"پنڈت چموپتی جی اُن لوگوں میں سے
تھے جو اپنی یاد دنیا میں چھوڑ جاتے ہیں۔
پنڈت جی بڑے ودوان تھے۔ لیکن دنیا
میں اُن سے بھی بڑے ودوان موجود ہیں" وہ
شاعر تھے۔ لیکن اُن سے بہتر شاعر موجود ہیں
وہ تیاگی تھے۔ لیکن اُن سے بھی بڑے تیاگی
ملتے ہیں۔ دھن کے تیاگ بہت لوگ کر دیتے ہیں
جو لوگ اس وقت ڈکٹیٹر بنے ہوئے ہیں انہوں
نے بھی دھن اور جیون کا تیاگ کر رکھا ہے لیکن
وہ اپنی حکومت قائم رکھنے کے لیئے بڑے
سے بڑا اتیاچار کر دیتے ہیں۔ ان کی زندگیں
ایک Real Sham ہے۔ لیکن جس
تیاگ کا نمونہ پنڈت چموپتی جی تھے وہ ایک
دیکھنے والی بات تھی۔ اُن کا آتما کتنا اونچا تھا
اُن دنوں جبکہ وہ آریہ سماج میں غیر سرواعزیز
سے ہو رہے تھے ایسے سمے آئے۔ جب اُن کا
ایمان بھی کیا گیا۔ اتفاق سے میں اُن کا
سہکاری تھا۔ ایک دفعہ وہ مجھے اپنی تکلیفوں
کا حال سنا رہے تھے کہ کس طرح اُن کے
سامنے کٹھن کھیلے گئے۔ مجھے سنکر بڑا
بڑا دکھ ہوا۔ لیکن پنڈت جی نے کہا کہ ہم نے
تو وہاں ہی اپنا حساب ختم کر دیا۔ میرا آتما تو
اس سے اور بھی اونچا ہو گیا۔ میں اس بات کو
کبھی نہیں بھول سکتا۔ ایک انسان ایسی جگہ جہاں
وہ اپنے کام کی قدرتی طور پر قدر ہوتے دیکھنا
چاہتا ہے اپنا اپمان ہوتا دیکھتا ہے۔ لیکن پھر بھی
ذرا پرواہ نہیں کرتا۔ بلکہ کہتا ہے یہ مجھے اور اونچا

عیسائی مت کا پرچار کرنیوالی جماعت "مکتی فوج" کیا ہے

سوشل کام کی آڑ میں مذہبی شکار کرنے والی

(مہاتما گاندھی کے قلم سے)

اخبار ہریجن کی تازہ ترین اشاعت میں
مہاتما گاندھی کا مندرجہ ذیل آرٹیکل تھے
ایک بھائی نے تحریر فرمایا ہے مجھے مکتی فوج
(SALVATION ARMY) کے کام
مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ مندرجہ ذیل دلچسپ
خط بھیجا ہے۔

مکتی فوج ایک خاص مذہبی جماعت ہے
جس کی اصلی خصوصیت جارحانہ طریق پر عیسائی
مت کا پرچار کرنا ہے۔ فوج جو کچھ سماجک کا
کام کرتی ہے وہ فوج کے لیڈروں کے
خیال کے مطابق سوشل (سماجک) خرابیوں کے
خلاف ایک منظم جنگ ہے۔ تاکہ عیسائی مت
کے لئے راستہ صاف ہو جائے۔ یہ عبارت
انسائیکلوپیڈیا سے لی گئی ہے۔ اس میں یہ
لکھا ہے کہ یہ محسوس کیا گیا کہ بہت سے لوگوں کی
خاصکر بڑے شہروں میں رہنے والے لوگوں کی
جسمانی اور دیگر حالات نے جن میں ان کو رہنا
پڑتا ہے۔ ان کے دلوں میں خدشہ پیدا کر دیا
تھا۔ کہ روحانی پیغام کے لیئے جس کا فوج
پرچار کرنا چاہتی ہے مشکلات پیش آئیں گی۔
اس لیئے مختلف قسم کی سماجک سرگرمیاں
شروع کر دی گئیں۔ گو ان کا طرز اور رنگ مختلف
تھا۔ مگر سب کا مدعا ایک ہی تھا۔ جنرل بوتھ
نے اپنے لڑکے کو اپنے خطوں میں لکھا ہے
کہ سوشل کام وہ لقمہ ہے جو مچھلی کو جال میں
پھنسانے کے لئے دیا جاتا ہے۔ لیکن اصل
مقصد مکتی ہے۔ جو کانٹے کا کام دے کر
مچھلی کو زمین پر لے آتی ہے۔ اس کے بانی کے
مطابق مکتی فوج کا مقصد اور مدعا یہ ہے کہ
ان گمراہ لوگوں کو جو خدا کو نہیں جانتے اور
آئندہ کے بارے میں جو بالکل مایوس ہیں
عیسائی مت میں تبدیل کیا جائے۔ اور جو
لوگ عیسائی بن چکے ہیں اُن کو متحد کیا جائے
مکتی فوج کی سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۳۶ء اور
میں لکھا ہے کہ مکتی فوج کے ہر ممبر کا فرض ہے
کہ وہ عیسائی مت کی اہمیت کو سمجھے۔ کیونکہ
ہر شخص دوسرے کی مکتی کے لئے ذمہ وار ہے۔
ذاتی تعلق۔ ذاتی بات چیت۔ ذاتی کوشش نہ
صرف ضروری ہے بلکہ فوج کے ہر ایک ممبر کا
[illegible]

بیانات خود ایک روحانی پیغام ہے۔ اس میں
شک نہیں کہ مکتی فوج کا جو حال ہے وہی
تمام عیسائی مشنریوں کا ہے۔ یہ لوگ سوشل کام
اپنے لئے نہیں کرتے بلکہ ان لوگوں کی مکتی کیلئے
ایک ادارہ ہے جن کی سوشل خدمت کیجاتی ہے
ہندوستان کی تاریخ مختلف طریقہ پر لکھی جاتی
اگر عیسائی ہندوستان میں ہمارے ساتھ
آباد ہو کر رہتے۔ اور ہمارے لوگوں پر اپنے
مذہب کا اثر ڈالتے۔ اس حالت میں باہمی رواداری
بڑھتی جاتی۔ اور ایک دوسرے پر شک و شبہ
نہ ہوتا۔ لیکن ان میں سے کچھ کہتے ہیں" اگر
عیسائی آپ کہتے ہیں کہ یہودیوں پر صادق آتا ہے
تو نہ عیسائی ہوتے شاید یہ معاملہ بہت ہی تنازعہ
ہے۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن
مجھے ایسا کہنے کی اجازت دیجائے کہ یہودیوں
نے مذہب کا پرچار نہیں کیا۔ بلکہ ایک نئی زندگی
کا پرچار کیا۔ وہ پشتوں سے پشچاتاپ کرتے آئے
ہیں مسیح کہتا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جو مجھے خدا خدا

پکارتا ہے بہشت میں نہیں پہونچ پائیگا
بلکہ جو خدا کی مرضی کے مطابق چلتا ہے
وہی بہشت حاصل کرے گا۔

(رجسٹرڈ)
چمپار سائن

بل۔ وریہ۔ خون بڑھانے کے لئے اکسیر
ہے۔ بدہضمی۔ پتھری۔ جریان۔ سرعت۔ ستیاناش
کرتی ہے۔ واجی کرن یعنی طاقت اور رادونار
کی سرتاج ہے ہر مرد کو استعمال کرنی چاہیئے
قیمت آٹھ روپے فی سیر سوا دو روپے کی
ایک پاؤ۔

سوم راج (رجسٹرڈ)

مرض لیکوریا یعنی جریان الرحم کا شرطیہ اور
واحد علاج ہے بیماری پاک اس کے آ…
یقینی ہے۔ قیمت دس خوراک اڑھائی روپیہ

چمپار سائن فارمیسی (رجسٹرڈ)
گارڈن کالج روڈ راولپنڈی

ریویو نمبر ۱۰
سُرمہ نین امرت جیوتی (رجسٹرڈ)

اس سرمہ کے اعلیٰ اوصاف اخبار
آریہ ویر۔ پرکاش وغیرہ میں ناظرین
پڑھ چکے ہوں گے۔ اب اس کے متعلق نمبروار ریویو ناظرین کے پیش کئے جاتے ہیں۔
شری سوامی سروانند جی مہاراج۔ شری وید راج ویرانند جی و ڈاکٹر دھرم راج جی کی رائیں لکھی
ہیں۔ شری لالہ گنیش داس جی پریزیڈنٹ (منتری) آریہ سماج جامپور
"مجھے کئی سال سے آنکھ کی تکلیف رہتی تھی۔ بہت عرصہ انگریزی دوائیوں کا استعمال کرتا رہا
دنوں کے بعد ہی وہی تکلیف ہو جاتی تھی۔ اب جب سے آپکا سرمہ استعمال کیا ہے انشور کی کرپا سے
آرام ہے۔ نہ صرف میرا تجربہ بلکہ کئی متروں کو استعمال کرایا ہے۔ ککروں کے لئے یہ لاثانی دوا ہے
شیشیاں اور بھی بھیجدیں۔ اگرچہ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے اعلیٰ دوائی کا کام دیتا ہے
ککروں اور دھند کے لیئے یہ لاثانی ثابت ہوا ہے۔ اپریشن سے ٹھیک نہ ہونیوالے ککرے بھی ہفتہ
چلے جاتے ہیں۔ اور ماس کے استعمال سے ملنگ بھی اتر جاتی ہے۔ بیس روپے تولہ کی قیمت
دس روپے تولہ ہیں۔ چھ ماشے کی شیشی بھی مل سکتی ہے۔

ملنے کا پتہ
سیر سندر ناتھ آیوروید لنگا گوروکل ستانک امرت شدھالیہ ڈیرہ غازی خان
وکیل ایجنٹس:۔ راما میڈیکل ہال۔ بالمقابل بھارت بلڈنگس لا…

حیدرآباد دکن میں پرچار کاریہ

(از پنڈت منیشور دیو سدھانت شرومنی آریہ اپدیشک)

میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ... ویدپرچار وبھاگ کے ادھشٹاتا شری پنڈت ... جی کی آگیا سے آریہ پرتی ندھی سبھا ... کا دورہ حیدرآباد کے لئے پرچار کرنے کی ... سے ... مارچ کو لاہور سے روانہ ... میرے ساتھ نظام سبھا کے پرسٹ دھتی اور ... اپدیشک شری پنڈت ... جی تھے۔ ... وہاں سے ایک اپدیشک کو لانے کے لئے ... آئے تھے۔ ہم تین دن لگاتار سفر کرکے ... مارچ کو براستہ ... جہاں آریہ سبھا کا ... ہے پہنچے۔ وہاں لوکل سماج کا ... تری کے آپ گلش میں ... التسو ... میرے وہاں چار ویاکھیان ہوئے جو کہ ... میں دلچسپی سے سنے گئے ... میں ہوا۔ دن میں دو گھنٹہ شنکا سمادھان ... کیا۔ ... اس پرانت کی سب سماجیں ... اپنے اتسووں پر تین دن تک دو پہر ... گھنٹہ شنکا سمادھان کو ... رکھتے ہیں۔ ... سے جنتا کو آریہ سدھانتوں کے سمجھنے ... بڑا لابھ ہوتا ہے۔ میرے وچار میں پنجاب ... سماجوں کو اس بات کا انوکرن کرنا چاہئے۔

دوسری بات اس پرانت کے اتسووں ... میں بھجنیک اوپدیشکا بالکل انوبھو نہیں کیجاتی جنتا ... ویاکھیانوں کو بڑے شوق سے سنتی ہے۔ ... بارن قصبوں ... گاؤں میں بھی میں نے ... دیکھا ہے کہ جنتا ویاکھیان سننے کے لئے ہزاروں ... کی تعداد میں جمع ہو جاتی ہے اور لگاتار تین تین ... ویاکھیان سننے پر بھی نہیں اکتاتی۔ خیر میں تبادلہ ... تھا کہ ... گیر کا اتسو بڑی دھوم دھام سے ... سماپت ہوا۔ اتسو میں شریمتی ... شیلا دیوی ... گورکھل ... دن بھی حیدرآباد ... سے ... آپ کے ... اپدیشوں نے اس پرانت میں آریہ پرتی ندھی ... سبھا پنجاب کی اس سنستھا کے نام کو روشن کردیا۔ ... اتسو کی کامیابی کا شریہ سبھا کے ... شری پنڈت ... لال جی سماج کے ... منتری شری پنڈت ... کو ہے اس لئے ... میں ان دونوں کو دھنیواد دیتا ہوں۔

بانسی میں

... اتسو سماپت کرکے میں پنڈت ... کے ساتھ بانسی آیا۔ یہاں ابھی تک ... سماج کا اپنا مندر نہیں ہے۔ ... کام ... یا جاتا ہے ... ہے کہ یہ وہی سماج ہے ... جس کے لوکل تھانیدار نے ... سب فرنیچر بزدستی اٹھا لیا تھا اور لوکل سماج ... سیوں کو ... کردیا ... تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے

عدالتی کارروائی کرنے پر اس تھانیدار کو اپنی نوکری سے ہاتھ دھونے پڑے۔ سماج کا سب سامان واپس مل گیا۔ آریہ سماج کی جڑیں مضبوط ہو گئیں۔ اس گھٹنا کا آس پاس کے نگروں پر بڑا پربھاو پڑا۔ اور ادھر ادھر آریہ سماجیں قائم ہونے لگیں۔ میرے وہاں تین ویاکھیان ہوئے۔ سنسکرت میں پنڈت رام راؤ شاستری سے شنکا سمادھان بھی ہوا۔ یہاں کے لوکل مندر کے مہنت بڑے پکے آریہ سماجی ہیں آپ سے آریہ سماج کو بڑی امداد ملتی ہے۔ آپ نے اپنی زمین کا ایک ٹکڑا آریہ سماج کو دینے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

کلم میں

بانسی سے میں کلم آیا۔ یہاں آریہ سماج کا اپنا مندر ہے۔ یہاں میرے چار ویاکھیان ہوئے۔ شری پنڈت پورن چندر جی پروہت آریہ سماج حیدرآباد بھی آگئے تھے۔ آپ کے بھی دو ویاکھیان ہوئے۔ یہاں کی سماج کے پران شری گنپت راؤ جی کھتلے ہیں۔ آپ سبھا کے آنریری پرچارک ہیں۔ آپ مرہٹی میں بہت اچھا پرچار کرتے ہیں۔ اور آپ نے مرہٹی میں آریہ سدھانتوں کے ٹریکٹ لکھ کر بھی جنتا کا مہان اپکار کیا ہے۔ اور کر رہے ہیں۔

لاتور میں

یہ سماج سبھا کی خاص سماجوں میں سے ایک ہے۔ یہاں پچھلے سال آریہ سماج کے اتسو میں لوکل تنظیم ... کی غلطی اور شرارت سے دنگا ہو گیا تھا۔ اس سبھا کے منتری پنڈت منشی لال جی کی نیتی و چترتا سے آریہ سماج کا کچھ نہ بگڑا۔ اور فسادیوں کو منہ کی کھانی پڑی اس موقع پر باہر کے دیہاتی لوگ ۱۲ ہزار کی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ جن پر آریہ سماج کا بہت پربھاؤ پڑا۔ اس سال بھی تعطیلوں کے دنوں میں اتسو تھا۔ فساد کا پورا اندیشہ تھا لوگ بھاری تعداد میں آرہے تھے کہ راستہ میں پولیس نام مقام پوچھ پوچھ کر پریشان کرتی تھی۔ اور مال پٹیلوں اور پولیس پٹیلوں کو حکم دیا گیا کہ جو جو آدمی آریوں کے جلسہ میں جاویں سب کے نام لکھ لو۔ ... پولیس کی ... دھمکیوں سے بہت سے لوگ رک گئے ...

کسی پرکار کا دنگا نہ ہوا۔ اتسو شان و شوکت کے ساتھ سماپت ہو گیا۔ اتسو میں میرے ۹ ویاکھیان ہوئے۔ پورانک پنڈت ادنکار دت بان پرستھی سے میرا سنسکرت میں شنکا سمادھان ہوا۔ شنکا سمادھان میں پراست ہو کر وہ بھاگ گیا اور آریہ سماج کی بھاری فتح ہوئی۔

اتسو میں پنڈت منشی لال جی منتری سبھا پنڈت پورن چند جی حیدرآباد۔ پنڈت نریندر جی اپدیشک سبھا باہر سے ہوئے تھے۔ سب کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ اتسو کا جلسہ پرامید سے بڑھکر پربھاؤ شالی ہوا۔ اتسو کی کامیابی کامیابی کا سہرا سماج کے پردھان شری آسارام جی و منتری ڈی آر داس جی کے سر ہے۔ اس لئے میں دونوں کو دھنیواد دیتا ہوں۔

راچور

لاتور کے بعد شری پنڈت ... جی بھجن اپدیشک سبھا کے ساتھ راچور آیا۔ دو ویاکھیان ہوئے یہاں کی سماج کا اپنا مندر ہے۔ سماج کے مکھیہ کاریہ کرتا مہاشہ جسونت ریڈی جی وکیل ہیں۔ سماج کی دشا شتھل ہے۔ لوگوں کو بہت کم دلچسپی ہے میرا وچار ہے اگر پرچار ہو تو یہ شتھلتا دور ہو سکتی ہے۔

ادسا

راچور کے بعد ادسا پرچار کیا۔ سماج کا ابھی اپنا مندر نہیں بنا۔ دو ویاکھیان ہوئے۔ لوگوں میں خوب جوش پایا۔ شری منشی لال جی

بود شونت جی بڑے اتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ ابھی یہاں کی سماج کے ہون کنڈ ... تصویریں وغیرہ سب تھانیدار نے ضبط کر لیا ہے۔ سبھا کے منتری پنڈت منشی لال جی عدالتی کارروائی کے لئے مسودہ تیار کر رہے ہیں۔ میرے وچار میں لوکل تھانیدار کو بانسی کے تھانیدار کی طرح نیچا دیکھنا پڑے گا۔

نگر سوگا

یہاں کے رئیس پنڈت گھنشیام پرشاد جی آئے۔ اور آگرہ کرکے مجھے ایک دن ... پرچار کے لئے اپنے ساتھ لے گئے یہاں ... برہمنوں کی آبادی زیادہ ہے۔ اس لئے آپ کا وچار تھا کہ ویاکھیان دیا کہ دھرم اور ریود اتک دھرم پر ... ہو رہیں ... اس کے مطابق ویاکھیان دیا۔ ویاکھیان رات کو دو گھنٹے تک ہوتا رہا۔ مسئلہ ان کھینچ کھنچ بھرا ہوا تھا۔ ویاکھیان کا یہ پربھاؤ ہوا کہ آریہ سماج قائم ہو گئی۔ اور پہلے دن ہی سماج کے ۲۵ کے قریب ممبر بن گئے پورانک ... ودشٹیوں پر دن میں دو گھنٹے شنکا سمادھان بھی کیا۔

عثمان آباد

یہاں سماج کا اتسو تھا۔ اتسو خوب شان سے ہوا۔ میرے ۵ ویاکھیان ہوئے روزانہ شنکا سمادھان کیا۔ یہ ضلع کی سماج ہے۔ لیکن اس میں وہ جیون نہیں جو کہ ضلع کی سماج میں ہونا چاہیئے۔ اس سماج کے مکھیہ کاریہ کرتا شری ماسٹر بابو راؤ ہیں سماج کے مندر کے لئے زمین لے لی ہے۔ جو کہ جلد تیار ہو جاوے گا

(باقی پھر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینیجر

شاردا منشی لمیٹڈ دہلی کی مشہور ہندی کتابیں

(۱) امرت جیون۔ (سورگیہ پنڈت کیشو دیو شاستری ایم۔ ڈی) ۱ع (۲) ایڈیشن امرت پانچ بھاگ (پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے) ۱عمر (۳) آنند امرت (پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے) ... (۴) جیون امرت (پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے) ... (۵) وید کا راشٹر گیان ۔ (۶) بھارت بھومی اور اس کے واسی (پنڈت جے چند) ... (۷) سکھ سیکھ اور سنسکرتی کی سنستھا ... (۸) ودیارتھی جیون (شری ... سوامی جی) ... (۹) پنر جنم میمانسا (شری پروفیسر نند لال جی ... ایم۔ اے) ... (۱۰) مہاپرشوں کے درشن (شری کوشل ایم۔ اے) ... پالنی پردیپکا (پنڈت بدھ دیو جی) ...

ملنے کا پتہ

ہندی سنسکرت منڈل نمبر ۱۷ موہن لال روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چیتاونی

(از شری پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

بھائی جموپتی جی کی اکال مرتیو کو میں آریہ سماج کے لئے ایشور کی طرف سے دی ہوئی ایک گمبھیر چیتاونی خیال کرتا ہوں۔ جب کوئی ماتا پتا اپنے بچوں کے سلوک سے ناراض ہو جاتے ہیں تو چیتاونی کے طور پر اُنکی سب سے پیاری چیز اُن سے چھین لیتے ہیں۔ پنڈت جموپتی جی آریہ سماج کی سب سے پیاری چیز تھے۔ اپنی وِدوتا (علمیت) اپنے تیاگ تپسیا اور بھگتی کے کارن آریہ سماج میں سردلعزیز بن چکے تھے ایسی پیاری چیز کا چھن جانا اگر دَیوی چیتاونی نہیں تو اور اسے کیا کہہ سکتے ہیں۔

ابھی پچھلے دنوں میں نے بھائی جموپتی جی کے لاہور میں درشن کئے تھے۔ یہ ان کی مرتیو سے صرف ایک ہفتہ پہلے کی بات ہے۔ دوپہر کا وقت تھا۔ آپ بستر علالت پر اکیلے ہی دراز تھے۔ اُس وقت آپ کو ۱۰۴ درجہ کا بخار ہو رہا تھا۔ ربڑ کی بوتل میں برف ڈال کر اپنے ہاتھوں سے اپنے ماتھے پر تھامے ہوئے تھے۔ اتینت شانت اور پرسن چہرے سے آپ نے میرے ساتھ بات چیت کی۔ تھوڑے ہی سمے میں آپ کا چہرہ گمبھیر ہو گیا۔ اور اُس پر اداسی چھا گئی اور وہ مجھ سے کہنے لگے کہ "آریہ سماج پر مرنے والے بہت ہیں لیکن مجھے دُکھ ہے کہ ان آریہ سماج پر مرنے والوں کے ہاتھوں خود آریہ سماج مرتا چلا جا رہا ہے۔ آہ! آریہ سماج کو بچانے کی ضرورت ہے"۔ پنڈت جی کی باتوں میں اُس سمے ایک ایسا جادو تھا کہ میرا دل اکسمات بھر آیا اس سمے اور بھی بہت سی باتیں پنڈت جی نے آریہ سماج کے ورتمان ستھتی کے متعلق میرے ساتھ کیں۔ لیکن مجھے اس وقت اس بات کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ یہ میری اُن کے ساتھ آخری ملاقات ہے۔ اور اُن کے وہ شبد اُن کے

انتم سندیش

کا روپ دھارن کریں گے۔ پنڈت جی نے اپنی اُس چھوٹی سی عمر میں آریہ سماج کے میدان میں اپنے لئے بہت اونچا ستھان پیدا کر لیا تھا۔ جن گُنوں کے وہ مالک تھے اُن کو یاد کر کے ہم برابر رویا کریں گے۔ کیونکہ اُن گنوں کا انش ہم سے بہت الجھاؤ نظر آتا ہے۔ آریہ سماج کی ساکھ اسی لئے دنوں دن کم ہوتی چلی جا رہی ہے پنڈت جی جیسے وِگتی پہلے ہی ہمارے اندر بہت کم تھے۔ اُن کی جگہ لینا تو دور کی بات ہے

اس سمے تو ان کا انوکرن (تقلید) کرنے والے بھی بہت کم اشخاص دیکھتے ہیں۔ پنڈت جی کے ہردے میں آریہ سماج کے پریم کی پرچنڈ اگنی سروقت دہکتی تھی۔

ایک ایک سانس کے ذریعے وہ اپنے آرتیو کا پریچہ دیتے تھے۔ ایک ایک منٹ اُن کا آریہ سماج کی سیوا میں وتیت ہوتا تھا آپ کے دل اور دماغ ان دونوں شکتیوں پر آریہ جنتا کو اطمینان پراپت تھا۔ آریہ سماج کے کیشتر میں جو اعلیٰ سیوا آپ نے کی ہے اُس کی دھاک آریہ سماج کے میدان سے باہر بھی پہنچ چکی تھی۔

پنڈت جموپتی جی بے نظیر پرچارک تھے اُن کا مقابلہ اونچے درجے کے عیسائی مشنریوں سے کیا جا سکتا ہے۔ آپ کے جیون میں ایک اپور و جادو تھا۔ جس کا پربھاؤ سبھی چھوٹے بڑے جو آپ کے سمپرک میں آتے تھے انوبھو کرتے تھے۔ اُن کے ہردے کا جو اُدگار اُن کے لیکھوں۔ وکتر تاؤں۔ (تقریروں) اور کویتاؤں (شعروں) میں ہمیں ملتے ہیں۔ اُن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کتنے گہرے پریم۔ بھگتی اور شواس کے دھنی تھے۔ بھگتی رس کے مد میں مست ہو کر وہ اپنے شروتاؤں (سامعین) کو اس پر کا روش میں کر لیتے تھے کہ جیسا چاہتے تھے اُن کو جھلاتے تھے۔

آریہ سماج کے کھشیتر میں آریہ سماج کے سیوکوں کو جو کشٹ۔ اپمان۔ آپتیاں (مصائب) جھیلنی پڑتی ہیں۔ اُن کو کون نہیں جانتا۔ یہ سب کشٹ اور وپتیاں پنڈت جی کے بھاگیہ میں بھی لکھی تھیں۔ جس دھیریہ اور سہن شیلتا سے اُنہوں نے اپنے برت کو نبھایا یہ اُنہیں کا کام تھا۔ چٹان کی طرح ستھر اور اوچلیت رہ کر وہ ہمیشہ اپنے جیون کاریہ میں لگے رہتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے پریہ ودیارتھیوں کے ہاتھوں اپمانت ہونے پر بھی وہ بظاہر جس طرح مسکراتے رہے اور انتہ کرن سے پرارتھنا کرتے رہے کہ "ہے بھگوان! ان بالکوں کو معاف کر دیں۔ یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں" اُن کے جیون کی اس گھٹنا نے تو اُن کو اپنے متروں کی آنکھوں میں ایک دھرم دیوتا بنا دیا تھا۔

جو بات رہ رہ کر مجھے اور مجھ جیسے انیہ دیکھتوں کو دُکھی بنا رہی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے بھائی جموپتی نراش ہو کر ہم سے جدا ہوئے ہیں۔ آریہ سماج سے نہیں لیکن آریہ سماج کی ورتمان ستھتی سے اتینت دُکھی ہوتے ہوئے اُنہوں نے اپنے شریر کو چھوڑا ہے۔ اپنے دل کی اُمنگوں کو وہ اپنے ساتھ لے کر چل دیئے ہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ آریہ سماج کا مشن سروتر پھیلے۔ وہ اس مشن کے دیوانے تھے اور پروانے کی مانند ہمیشہ اُس پر قربان ہونے کے لئے تیار رہتے تھے۔ کیا ہم اپنے بھائی کی ابھلاشاؤں کو پورن کرنے کے لئے نہ سنبھلینگے؟ پنڈت جموپتی جی کی مرتیو کو اپنے لئے چیتاونی نہ مانا تو آریہ سماج کا خدا حافظ ہے۔

جلالپور کیکناں میں افسوسناک مرتیو

مورخہ ۲۰ جیٹھ سمت ۱۹۹۵ کو مہاشہ لبھنداس جی اجانی کی دھرم پتنی شریمتی گوردیوی جی کا دیہانت ہو گیا۔ انتشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے ملک دیوی داس جی آریہ سیوک نے کر دیا۔ سوامی منگلانند جی مہاراج تیرھویں دن تک ہر روز دو دفعہ مہتہ کے گرہ پر آتمک اُپدیش دیتے رہے جس سے جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا اس دفعہ بجائے ہر روز کے حسب رواج دوپہر کو سیاپا کی بجائے کتھا ہوتی رہی جس میں استریاں کافی سنکھیا میں شامل ہوتی رہیں۔ تیرہویں دن صبح برہد یگیہ ہوا۔ مہاشہ سنت رام جی سیال کی پرارتھنا و سوامی منگلانند جی کا با موقع شانتی کے وشے پر اپدیش ہوا۔ مہاشہ لبھنداس جی نے مبلغ ۱۳۱ روپے آریہ سماج کے مختلف فنڈوں میں ڈال دیا۔

ممبران آریہ سماج شریمتی گوردیوی جی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرکٹ کرتے ہوئے پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ سورگیہ کی آتما کو سد گتی پراپت ہو۔

شوک پرستاؤ

۱۷ جون ۱۹۳۸ء۔ شری گورودکل جہلم نواسیوں کی یہ اساد دھارن سبھا آریہ

رنبیر سنگھ پورہ میں پہلی میگھ کانفرنس

چند اہم ریزولیوشن پاس کئے گئے

میگھ جاتی کی پہلی کانفرنس ۵۔۶ جون ۱۹۳۸ء کو رنبیر سنگھ پورہ میں منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

۱۔ میگھ جاتی کی یہ عام کانفرنس شری مہاراج ادھیراج مہاراجہ جموں و کشمیر اُن کی غریب پروری و ہمدردی کے لئے جو کہ اُنہوں نے ریاست میں آباد شدہ دلت جاتیوں کے متعلق روا رکھی ہوئی ہے تہہ دل سے دھنیہ واد کرتی ہے۔ اور اُن کی درازیٔ عمر کیلئے پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ نیز اُن سے پرارتھنا کرتی ہے کہ آئندہ بھی اسی طرح سے غریب اور وفادار رعایا کی بہتری کا خیال رکھیں گے۔

(۲) چونکہ ریاست کے مسلمانوں کو ایک اقلیت قوم قرار دیا گیا ہے۔ اور اُن کو بلحاظ نوکری اور تعلیم خاص رعائتیں دی جاتی ہیں۔ لہٰذا میگھ جاتی کی یہ کانفرنس گورنمنٹ سے نہائت مودبانہ التماس کرتی ہے۔ کہ ہماری میگھ جاتی کو جو کہ نہائت ہی پسماندہ ہے۔ دیگر پسماندہ اقوام سے زیادہ سے زیادہ رعائتیں دیوے۔

(۳) ا۔ چونکہ ریاست میں دلت اقوام تعلیمی لحاظ سے دیگر اقوام سے بہت پیچھے ہے۔ لہٰذا میگھ جاتی کی یہ عام کانفرنس گورنمنٹ جموں و کشمیر سے مودبانہ التماس کرتی ہے۔ کہ وہ ہر سال بجٹ میں ایک معقول رقم دلت اقوام کی تعلیم کے لئے مخصوص کرے۔ اور اُن کے لڑکے اور لڑکیوں کو سکولوں اور کالجوں میں خاص وظائف دے کر جیسا کہ پہلے دیئے جاتے تھے۔ اُن کی حوصلہ افزائی کریں۔

(ب) دلت اقوام کی تعلیمی حالت اور بجٹ میں مخصوص شدہ رقم اور اُس کے جائز استعمال کی دیکھ بھال کیلئے ایک سپیشل انسپکٹر (جیسا کہ مسلمانوں میں ہے) دلت اقوام میں سے تعینات کیا جاوے۔

۴۔ چونکہ گورنمنٹ کے مختلف محکمہ جات میں دلت اقوام کی نمائندگی انکی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے برائے نام ہے۔ لہٰذا یہ کانفرنس گورنمنٹ سے التماس کرتی ہے۔ کہ وہ دلت اقوام کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے ملازمت کے نہائت ضروری مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ضروری احکام جاری کرکے اپنی انصاف پسندی کا ثبوت دے۔

۵۔ ریاست جموں و کشمیر میں دلت اقوام کی بلحاظ ڈیپارٹمنٹ میں عدم نمائندگی کو بری طرح محسوس کرتے ہوئے یہ کانفرنس گورنمنٹ سے التماس کرتی ہے۔ کہ ان اقوام کو بھی محکمہ ہذا میں جائز نمائندگی دے کر اُن کی حق رسی کرے۔

سماج کے پرسدھ ودوان رتن اوجسوی لیکھک۔ پربھاوشالی وکتا۔ عالم باعمل پنڈت جموپتی جی ایم۔ اے کے اچانک

پنڈت چموپتی جی کا ماتم

جس پہ ہر اک کو ناز تھا نہ رہا
ملک میں اک چراغ تھا نہ رہا

(از لالہ سندر رام جی احبابی صدر راولپنڈی)

کل کی بات ہے۔ جون کے دوسرے ہفتہ لاہور میں پنڈت چموپتی جی کے درشن ہوئے۔ پوجیہ پنڈت جی نے ستیارتھ پرکاش کے نئے اردو ترجمہ کے چند ایک اقتباس سنائے۔ پنڈت جی کے طرز تحریر۔ اور اردو زبان پر اس قدر عبور کو دیکھکر دل بیساختہ خوش ہوا۔ پنڈت جی فرمانے لگے۔ اچاریہ جی کی خواہش تو یہی ہے کہ یہ ترجمہ اس قدر جامع اور مکمل ہو۔ کہ جہاں آریہ مناظرین کو کوئی تکلیف نہ ہو وہاں اہل زبان کے ہاتھوں میں بھی یہ کتاب دی جا سکے۔ لیکن ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

کس کو خبر تھی کہ ظالم موت پنڈت جی کو اتنی جلدی ہم سے جدا کر دے گی۔ آہ! آریہ سماج کا اتہاس لکھنے والا آج خود آریہ سماج کے اتہاس کا مضمون بن گیا ہے ہم یہ جانتے ہیں کہ پنڈت جی کی صحت گزشتہ سال سے بہت کمزور تھی۔ آریہ سماج کی گزشتہ اندرونی کشمکش نے اس پر ناخوشگوار اثر کیا تھا۔ بھائیوں بھائیوں کا معمولی اختلافات کی بنا پر مہا بھارت کا منظر پیش کرنا اور آریہ سماج کو دنیا کے مذاق کا مضحکہ بنانا اس سچے تپسوی برہمن کو برہی طرح اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا لیکن یہ کسی کو گمان بھی نہ تھا کہ پنڈت جی کی صحت اتنی جلد جواب دیکھا دے گی اور وہ آریہ سماج اور اپنے بچوں کو یکتی بیوی اور اپنے بوڑھے پتا کو اس طرح بحر غم میں بلکتا ہوا غوطے کھانے کے لئے چھوڑ جائیں گے۔

پنڈت جی کے کس کس گن کا ورنن کیا جائے سو بہت سی خوبیاں تھی مرنے والے میں۔ ایک ایک خوبی کو بیان کرنے کے لئے دفتر درکار ہے۔ وہ اولین آریہ شاعر کے روپ میں سب سے پہلے آتے ہیں پرکاش لاہور کے رشی نمبروں میں ان کی نظمیں ہم شوق سے پڑھتے تھے۔ شوراتری اور دیانند پر ان کی نظم ہے

صادق اٹھ آج شو کے رتجگے کی رات ہے
روٹھے ہوئے کو پھر سے منانے کی لت ہے

تو اس قدر پُر اثر ہے۔ کہ پڑھنے والا تڑپ اٹھتا ہے اس کا آخری بند ہے

شو جی وہ گھونٹ دو کہ رہوں مست بیخودی
پی کر کے جس کو رہتے سرشار مول جی

تو بالکل سچ ثابت ہوا۔ مول شنکر نے جس امرت کے سروت کے گھونٹ پیے تھے اسی امر کنڈ سرچشمہ آب حیات وید تک کے امرت کے گھونٹ پی کر "سوم سرد" انہوں نے ثابت کر دیا۔ کہ کس طرح ایک صادق شش اپنے گرو کے نقش قدم پر چلتا ہوا اپنے جیون کو سپھل بنا سکتا ہے۔

دیانند بھگتی ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ دیانند نے ان کے دل اور دماغ پر اس قدر قبضہ کیا ہوا تھا کہ ہم ان کو فنافی الشیخ کا درجہ دے سکتے ہیں۔ دیانند کا نام سنتے ہی ان کے تمام جسم کے اندر ایک بجلی سی دوڑ جاتی تھی۔ "ہمارے سوامی" اور انگریزی Glimpses of Daya-nand اُن کی رشی بھگتی کا زبردست ثبوت ہیں۔

لیکن وہ اندھے گورو بھگت نہ تھے۔ انہوں نے دیانند اور آریہ سماج کو اپنے دل اور دماغ کے انوکول پا کر ترک اور فلاسفی کی کسوٹی پر پرکھ کر ویدک سدھانتوں کو اچھی طرح سمجھ کر اپنی زندگی کا ادیش بنایا "ویدک درشن" "سندھیا رہسیہ" "ویدک سورگ" آریہ سدھانتوں سے انکی وسیع واقفیت کا ثبوت ہیں۔ قدامت روح اور مادہ پر قادیانیوں کی الف می کتاب کا جواب "جواہر جاوید" اپنی مثال آپ ہے۔ ایک ایک فقرہ پڑھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ اتنی سنجیدہ کتاب شاید ہی آپ کو کہیں ملے۔ آجتک اس کا جواب قادیانی جماعت نہیں دے سکی "چودھویں کا چاند" اسلامی لٹریچر سے انکی وسیع واقفیت کا ثبوت ہے (یہ کتاب ضبط ہو گئی) وہ تواریخ کے زبردست ماہر تھے۔ "یوگیشور کرشن" اور سبھا کا اتہاس جس خوبی سے انہوں نے لکھا یہ انہی کا حصہ تھا۔ اس کے علاوہ ایک زبردست لیکچرار تھے۔ اپنے مضمون کو سامعین پر اس خوبی سے واضح کرتے تھے کہ سب عش عش کر اٹھتے انکی شیریں بیانی۔ زبان پر عبور۔ فقرے فقرے میں شاعرانہ بلند پروازی کی آمیزش۔ ان کا طریقہ بیان۔ سنجیدہ ادبی مذاق دیکھکر حاضرین ان پر مبہوت ہو جاتے تھے

رہے۔ اخبار کے ایڈیٹر رہے۔ گورو کل کے گورنر رہے۔ اور ہر ایک جگہ انہوں نے نہایت کامیابی سے اپنے فرض کو ادا کیا۔ لیکن اپنا اصلی اُدیش یعنی سو شو جی وہ گھونٹ دو کہ رہوں مست بے خودی۔ کو انہوں نے آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ سرچشمہ حیات وید تک پہنچنے کی جدوجہد انہوں نے جاری رکھی بی۔ اے پاس کرنے تک وہ سنسکرت نہ جانتے تھے۔ اس کے بعد جب انہوں نے محسوس کیا کہ وید تک پہنچنے کے لئے سنسکرت ضرور پڑھنی چاہئے۔ تو انہوں نے ہندی پڑھنے کے بعد سنسکرت پڑھی اور ایم اے سنسکرت میں پاس کیا۔ اور ویدک سہائتہ کا مطالعہ شروع کیا۔ اور تھوڑے عرصہ کے اندر وید کا وہ گیان پراپت کیا کہ فنا فی وید کا درجہ پراپت کر لیا۔ "پارتک یگ" اور "سوم سرود" اس کا ثبوت ہیں۔ اب ان کی زندگی کا ادیش وید امرت کے گھونٹ۔ شو جی مہاراج کی پوتر بانی وید کا پاٹھ اور آریہ جنتا میں اس وید امرت کا بانٹنا تھا اب اُن کے لیکچروں کا۔ بات چیت کا۔ اخبارات کے لئے مضامین کا عنوان وید اور وید منتروں کی تشریح تھی برہم گیان کا سروت بہتا تھا۔ معرفت کا سمندر تھا۔ جو ان کے اندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ وید کے پرمو بھگتی سے پر رسیلے منتروں کو پڑھکر وہ وید اور ایشور پر مست ہو چکے تھے ایشور بھگتی نے اُن کو نمر بنا دیا تھا ان سے بات چیت کر کے۔ مل کے ہر ایک کو خوشی ہوتی تھی۔

اُن کی موت سے آریہ سماج میں جو جگہ خالی ہوئی ہے وہ شاید ساری عمر خالی رہے پنڈت لیکھرام اور سوامی درشنا نند کی موت کے بعد۔ شری پنڈت جی کی تحریرات کو پڑھکر دل کو تسلی ہوتی تھی لیکن اُن کی موت کے بعد ایک گونہ مایوسی ہوتی ہے آریہ سماج کے پرانے سیوک ایک ایک کر کے جدا ہو رہے ہیں۔ اور ان کی جگہ

دیمک سے گندم کی حفاظت کا نسخہ

از مہاشہ گھنشام داس آریہ موسے زئی

بھارت ورش میں گندم کے بیوپاری دیمک (دیمک) سے سینکڑوں روپے سالانہ نقصان اٹھاتے رہتے ہیں۔ اب دیمک مفری سے گندم کو کیسے بچایا جاوے۔ گندم کے بیوپاری اس نسخہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ نسخہ میرا ذاتی طور پر تجربہ شدہ ہے۔

(۱) پارہ تین تولہ۔ (۲) اجوائن ۲۵ تولہ (۳) راکھ ½۱ سیر ایک صد پچاس تولہ (۴) دیگ ایک عدد (۵) سوٹا ایک عدد

پہلے پارہ و اجوائن کو دیگ میں رگڑیں (گھوٹیں)، جب اجوائن معمولی باریک ہو جائے تو تھوڑا تھوڑا پانی بھی ڈالتے جائیں۔ اتنا رگڑیں کہ اجوائن میں سے پارہ بالکل نظر نہ آئے۔ پھر اجوائن و پارہ میں ½۱ سیر راکھ ملائیں۔ اور تھوڑا سا پانی بھی ڈالیں۔ پانی اتنا ڈالیں جس سے اجوائن۔ پارہ۔ راکھ نیم گیلا ہو جائے اب پارہ تیار ہو گیا۔ جس مکان میں گندم رکھنی ہو۔ ترکیب حسب ذیل درج کرتے ہیں۔

(۱) جس مکان میں گندم رکھنی ہو۔ اس مکان میں دو انچ اونچا بھوسہ بکھیریں۔ پھر بھوسہ پر بوریہ کلاں بچھا دیں۔

۲ - بوریا کلاں پر حل شدہ پارہ بکھیر دیں

۳ - پارہ پر تین چار گونی گندم ڈالدیں پھر اسی گندم پر پارہ بکھیر دیں۔

یہ بنا ہوا پارہ ۱۶ گونی گندم پر ختم کر نا ہوگا آپ حسب منشا پارہ بنا سکتے ہیں۔ جتنی گندم ہو اس نسخہ کے مطابق تیار کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کی سمجھ میں نہ آئے۔ تو بذریعہ ڈاک مزید حال منگوا سکتے ہیں۔

بقیہ کالم ۳

بڑھکر آریہ سماج کی بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے سنا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا ان کی یادگار قایم کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ یہ ضروری ہے۔ لیکن سب سے پہلے ہمیں اس بات کا پربندھ کرنا چاہیئے کہ ان کے پریوار کی طرف دھیان دیا جائے اور ان کے بیٹروں اور بیٹریوں کے سر کے اوپر ان کے پتا کی جگہ اب آریہ سماج کا ہاتھ ہونا چاہیئے پنڈت جی ساری عمر آریہ سماج کے رہے اور اب آریہ سماج کو ان کا ہونا چاہیئے۔ ان کے بیٹروں کو یہ محسوس نہ ہونے دیا جائے کہ وہ یتیم ہو گئے ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سری نگر میں ویدک پرچار

کنبھ میں آنے والوں سنیاسی مہاتماؤں اپدیشکو اور گرمت سنگ کے ابھیلاشی یاتریوں کی سوچنا کے لئے یہ لکھا جاتا ہے ۔

کہ سری نگر شہر کی چاروں آریہ سماجوں کے اشترنگ اتسو یکم ساون سمت ۱۹۹۴ مطابق ۱۵ ار جولائی سنہ ۱۹۳۷ء سے شروع ہو کر اخیر ماہ ساون تک رہیں گے ۔ جن بھائیوں کو یہاں آنا ہو ۔ وہ ان تاریخوں کو نوٹ کر لیویں ۔ سنیاسی اپدیشک مہاتماؤں سے پرارتھنا ہے ۔ کہ جن کو یہاں سوم یاترا کیلئے آنا ہو ۔ وہ کرپا کر کے لکھ دیں ۔ کب آویں گے ۔ اور کیا پرچار میں حصہ لے سکیں گے ۔ ہم آریہ پرتی ندھی سبھا سے اُتنے ہی اپدیشک منگوا لئے جا دیں ۔ جتنے ضروری ہوں ۔ شری سوامی سروانند جی سے پرارتھنا ہے ۔ کہ درشن دینے کی کرپا کریں ۔ جیسا کہ آگے ان سے کرتار پور سماج کے اتسو پر پرارتھنا کی تھی ۔ آریہ سماج حضوری باغ نے ایک پتر بھی ان کے آشرم کے پتہ پر لکھ دیا ہے ۔ جس سماج میں سوامی جی ہوں ۔ اُس سماج کے منتری کرپا کر کے سوچنا دیدیں

ویر بحیثیت لعل بان پنتی

آریہ سماج کیماڑی کراچی میں شوک سبھا

کراچی ۱۳ ۔ جون سنہ ۳۷ء بروز اتوار آریہ سماج کیماڑی کے ہفتہ وار ست سنگ کے بعد شوک سبھا منعقد ہوئی ۔ جس میں آریہ سماج کے مشہور سیوک پنڈت موہن لال جی روڑ کہ کلاں ضلع جالندھر کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا پردھان جی نے ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے پنڈت موہن لعل جی مرحوم کے اوصاف جنتا کے سامنے رکھے ۔ جس میں آپ کے شانت سبھاؤ اور آریہ سماج کے پریم اور تیاگ کی بہت تعریف کی گئی ۔ پنڈت جی کے پریوار کے ساتھ ہمدردی کیا گیا ۔ اور سرو شکتیمان کے چرنوں میں پرارتھنا کی گئی ۔ کہ وہ مہاشہ جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں ۔ اور اُن کے ماتا پتا پریوار کو یہ صدمہ سہن کرنے کی شکتی دیں

(جیرام) اپ منتری آریہ سماج کیماڑی ۔

پرانی انار کلی میں آریہ سماج کی ستھاپنا

مورخہ ۶/۲۰ کو پرانی انار کلی میں پنڈت ... ناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... کی کوششوں سے آریہ سماج قائم ہو گئی ہے جس کے ... عہدہ دار چنے گئے ہیں ۔ پردھان ۔ چودھری اردب چند جی ایڈووکیٹ

آریہ سماج جگت

(۲) اُپ پردھان پنڈت نند لعل جی ٹھیکیدار

(۳) منتری مسٹر سومدت جی کلرک پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ لاہور ۔

(۴) اُپ منتری ٹھاکر رن سنگھ جی ملٹری اکونٹنٹ

(۵) " " مہاشہ کرشن کمار جی پروپرائٹر کمار فرنیچر ہاؤس

(۶) خزانچی ٹھاکر موتی سنگھ جی

(۷) لائبریرین ٹھاکر فتح سنگھ جی

لوکل آریہ سجنوں سے نویدن ہے کہ وہ اس آریہ سماج کی ہر طرح سہایتا کریں ۔ (منتری آریہ سماج)

آریہ استری سماج ساپتاہک ست سنگ

آریہ سماج گوجرانوالہ کا ساپتاہک ست سنگ ہر بدھ وار پرانہ آریہ سماج مندر میں بڑے دھوم دھام سے ہوتا ہے جس میں لگ بھگ ۲۵ دیویاں اُپستھت ہوتی ہیں ۔ اس ست سنگ میں ہون یگیہ ۔ سندھیا ۔ بھجن ۔ اور اپدیش آدی نیم پورک ہوتے ہیں ۔ اس سماج کے ادھیکاریوں کا چناؤ آگامی ورش کے لئے ۱۷/۶ کو نمن پرکار ہوا ۔ پردھان ۔ شریمتی کوشلیا دیوی جی ۔ دھرم پتنی لالہ ہریرام جی اُپ پردھان ۔ شریمتی سنتی دیوی جی ۔ دھرم پتنی ڈاکٹر سریندر ناتھ جی ۔ منتری ۔ شریمتی رام پیاری جی بھوشن ۔ دھرم پتنی لالہ گوتم دیو جی سب جج ۔ اُپ منتری شریمتی شکنتلا دیوی جی دھرم پتنی لالہ وشمبر ناتھ جی ۔ (وشمبر ناتھ منتری آریہ سماج گوجرانوالہ)

آریہ سماج گوروکل وبھاگ پٹیالہ کا چناؤ

آریہ سماج گوروکل وبھاگ پٹیالہ کا سالانہ چناؤ ۱۴ جون سنہ ۱۹۳۷ء کو رات کے ۹ بجے لالہ گوراں دتہ جی پردھان کے زیر صدارت منعقد شدہ اجلاس میں حسب ذیل ہیں ۔

پردھان ۔ لالہ بھگوان داس جی کھوسلہ ۔

اُپ پردھان ۔ لالہ گوراں دتہ جی ۔ لالہ ہر سکھ رائے جی

منتری ۔ بابا خوشی رام جی بیدی ۔

اُپ منتری ۔ لالہ چرنجی لال جی کو شادھیکش ۔ لالہ شام لال جی لیکھا نریکشک ۔ لالہ جیت رائے جی سفو لیبر ۔ لالہ شمبھو دت جی ۔ آریہ پتری پاٹھشالہ کے منیجر پنڈت نند لال جی ۔ ... لالہ رام ناتھ جی ۔

اس کے علاوہ انترنگ سبھا کے سبھاسد حسب ذیل چنے گئے ۔

لالہ خوشی رام جی ۔ لالہ بشن سنگھ جی ۔ لالہ دھرم دیو جی ۔ لالہ گردھاری لال جی ۔ پنڈت ہنس راج جی ۔ لالہ رام پرکاش جی ۔ لالہ پریم چند جی ۔ لالہ ستیہ پال جی ۔ (خوشی رام بیدی منتری)

شوک سبھا

آہ ۷ ۔ مارچ ۱۹۹۴ کو شری یان لالہ کندن لعل جی ایک ماہ مرض یرقان میں مبتلا رہ کر سورگ سدھار گئے ہیں ۔ آریہ سماج کوٹ کپورہ کی جنرل سبھا شری مان لالہ کندن لعل جی رئیس و سابق پردھان آریہ سماج کی بیوقت موت پر گہرے رنج کا اظہار کرتا ہے ۔ اور اُن کے کام کی جو اُنہوں نے بطور پردھان سماج عرصہ تک کیا عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ پرماتما مرحوم کی آتما کو سدگتی پردان کریں ۔ اور تمام پریوار کو صبر جمیل عطا فرماویں آپ پیچھے ایک لڑکی اور ایک کمسن بچہ واستری کو بلکتا چھوڑ گئے ہیں ۔ ان کو ایشور شانتی دیویں ۔ اس موقع پر آریہ پتری پاٹھ شالہ تین یوم کے واسطے بند کر دیگئی ہے ۔ (ڈاکٹر تلسی رام گپتا منتری)

آریہ ودیارتھی آشرم لاہور کا پنڈت چمو پتی جی ایم اے کی اکال مرتیو پر شوک پرستاو

آریہ ودیارتھی آشرم لاہور پنڈت چموپتی جی ایم اے کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے پنڈت جی آریہ جگت میں ایک نہایت ہی تیاگی وودوان تھے اُن کے سورگ واس ہو جانے سے آریہ سماج میں ایک ایسی جگہ خالی ہو گئی ہے جس کو پورا کرنا مشکل ہے ۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ وہ پنڈت جی کی آتما کو شانتی پردان کریں ۔

آریہ سماج شرقپور کا ۲۶ واں سالانہ جلسہ

۲ ۔ ۳ ۔ ۴ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۱۹ ۔ ۲۰ ۔ ۲۱ ہاڑ سمت ۱۹۹۴ کو ہونا قرار پایا ہے ۔ اس شبھ موقعہ پر بڑے بڑے سنیاسی مہاتماؤں و ودوانوں کے پدھارنے کی آشا ہے ۔ دھرم سجنوں کی سیوا میں نویدن ہے ۔ کہ وہ اس جلسہ میں شامل ہو کر رونق دیں ۔

حادس ۔ (منتری)

سندھ گروکل

سوموار مورخہ ۲۷/۶ کی رات کو تیوی دنپت آریہ مینر یا پاٹھ شالہ کراچی میں سندھ گروکل کمیٹی کے ممبران اور چند دیگر اصحاب کی میٹنگ ہوئی جس میں تقریباً ۲۰ سجن حاضر تھے ۔ اس میٹنگ کے پردھان ڈاکٹر پرمانند جی آہوجہ ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس چنے گئے سابقہ میٹنگ مورخہ ۵/۲۱ کی کاروائی پڑھ کر تصدیق کی گئی ۔ بعد ازاں شری سیوکانند جی نے گروکل کے بارے میں جو اُن کو مزید امداد پراپت ہوئی ہے اس کا ذکر کیا ۔ اور بتلایا کہ کس طرح آریہ بھائی سندھ پر گروکل کی ستھاپنا کے واسطے دیا کل ہیں ۔ مندرجہ ذیل ادھیکاری منتخب ہوئے ۔

پردھان ۔ شری سیٹھ مول چند جی مرچنٹ کراچی

اُپ پردھان ۱ ۔ سیٹھ جمیت رائے جی ولد رائے صاحب نارائن داس جی زمیندار ضلع نواب شاہ

۲ ۔ سیٹھ چمن لال جی جھنگ نواسی مرچنٹ کراچی

۳ ۔ بابو چندر داس جی ہیڈ سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ لاڑکانہ (سندھ)

۴ سیٹھ نانک چند جی ٹھیکیدار حیدر آباد سندھ

۵ ۔ حکیم جگت رام جی سکھر ۔ سندھ

منتری ۔ شری ڈاکٹر پرمانند جی آہوجہ ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ۔ کراچی ۔

اُپ منتری ۔ ۱ ۔ پرکاش سروپ محکمہ انہار ۔ کراچی

۲ ۔ مہاشہ دیا رام جی سناتک گروکل کانگڑی

خزانچی ۔ مہاشہ ٹہل رام جی سابق منتری آریہ سماج ۔ کراچی ۔

پروپیگنڈا سیکرٹری ۔ مہاشہ دلو داس جی ملٹری اکونٹنس ڈیپارٹمنٹ کراچی

نمن لکھت سجنوں کی کانسٹی ٹیوشن بنانے کے واسطے کمیٹی بنائی گئی :-

۱ ۔ پروفیسر تارا چند جی گاجرہ ۔ ایم ۔ اے

۲ ۔ ڈاکٹر پرمانند جی ۔

۳ ۔ مہاشہ پرکاش سروپ جی ۔

۴ ۔ سوامی سیوکانند جی ۔

۵ ۔ مہاشہ دیا رام جی ۔ سناتک گروکل کانگڑی ۔

(پرکاش سروپ اپ منتری سندھ گروکل کمیٹی)

آریہ سماج شاہدرہ ملز کا سالانہ چناؤ

مورخہ ... کو زیر صدارت پنڈت لال چند جی انجنیئر آریہ سماج کا جنرل اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل ادھکاری چنے گئے ۔

(۱) پردھان :۔ ڈاکٹر بالکرشن جی (۲) اُپ پردھان :۔ لالہ ملکھی رام جی ۔ لالہ سنت رام جی (۳) منتری :۔ دیوان ملکراج جی چوپڑہ (۴) اُپ منتری :۔ مہاشے بجے دیال جی ۔ مہاشہ رام پرکاش جی ۔ (۵) خزانچی :۔ مہاشہ سادھو رام جی ساگر ۔ (ملکراج چوپڑہ)

eGangotri Gyaan Kosha

پنڈت چموپتی کی کویتا لپنک چھپوانے کیلئے گوروکل کے ایک برہمچاری کیطرف سے بھینٹ

گوروکل کانگڑی میں پنڈت چموپتی جی کی مرتیو پر جو شوک سبھا منعقد کی گئی۔ اس میں چودھویں شرینی کے برہمچاری اودنکا ناتھ نے شری پنڈت چموپتی جی کی یادگار کے طور پر اُن کی کویتا پُستک چھپوائے جانے کی طرف دھیان دلایا۔ اور اس کے لئے اپنے کرشی سمبندھی (زراعت کے متعلق) محنت کے ذریعہ کما کر ۵۰ روپے بھینٹ کرنے کا اعلان کیا۔

پورانک پول پرکاش کی ضبطی

آریہ سماج کھڈیاں کا پروٹسٹ

آریہ سماج کھڈیاں کی انترنگ سبھا میٹنگ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا:۔

آریہ سماج کھڈیاں گورنمنٹ پنجاب کے اس حکم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ کہ جس حکم سے گورنمنٹ نے شری پنڈت منسارام کی تصنیف کردہ پُستک پورانک پول پرکاش کو ضبط قرار دیا ہے۔ اور نوتیگ پریس اور رہبر پریس سے ضمانت طلب کی ہے۔ حالانکہ یہ کتاب سناتن دھرم کے منہ پھٹ اُپدیشک کالورام کی تصنیف آریہ سماج کی موت کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ لیکن گورنمنٹ نے کالورام کی کتاب کو ابھی تک ضبط نہیں کیا۔ یہ میٹنگ گورنمنٹ عالیہ سے پُر زور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ گورنمنٹ شری پنڈت منسارام کی کتاب کی ضبطی کا حکم واپس لیوے۔ اور رہبر پریس کی ضبطی کا حکم بھی واپس لیوے۔ کیونکہ پنڈت منسارام کی پُستک پورانک پول پرکاش کو ضبط کرنا گویا آریہ سماج کے اُپدیش کو روکنا ہے۔

(خزانچند آریہ اپ منتری آریہ سماج کھڈیاں)

باولپور اسمبلی کے ہندو ممبر کی علیحدگی

ریاست بھوپال کے جو ہندو لیڈر آج کل جیل میں ہیں۔ اُن میں سے ڈاکٹر لال سنگھ جی بیمار ہیں۔ لیکن اس اوستھا میں بھی آپ کے سمبندھیوں تک کو مہینہ میں ایک سے زیادہ دفعہ ملنے نہیں دیا جاتا۔ یہ بھی سُنا گیا ہے۔ کہ شری پتر نارائن بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ممبر بھوپال اسمبلی کو ممبری سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کا ماتم

مختلف سنستھاؤں و آریہ سماجوں کے شوک پرشاد

مندرجہ ذیل سنستھاؤں و آریہ سماجوں نے شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی بیوقت مرتیو پر اظہار رنج والم کے پرشاد پاس کئے گئے۔

دیانند براہم مہاودیالہ لاہور

شری دیانند براہم مہاودیالہ کے ادھیاپکوں اور ودیارتھیوں کا یہ وششیش ادھیویشن آریہ سماج کے انتھک سیوک۔ رشی دیانند کے پرم بھگت اور پرسدھ ودوان شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی اچانک مرتیو پر ہاردک شوک پرکٹ کرتا ہے۔ بھگوان سے پرارتھنا ہے۔ کہ انکی آتما کو سدگتی اور دکھی پریوار کو دھیریہ پردان کریں۔ اس دن وششیش آتمہ کیلئے پنڈت جی کے سنمان میں ودیالہ بند رہا۔

(پرنسپل دیانند براہم ودیالہ لاہور)

موگا میں ماتمی جلسہ

پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی بے وقت مرتیو کی خبر دیانند متھرا داس کالج موگا میں نہایت حسرت اور تاسف کے جذبات کے ساتھ سُنی گئی۔ اور جو اس حادثہ جانکاہ سے صدمہ آریہ سماج کو پہنچا ہے۔ اسے قلبی رنج سے محسوس کیا گیا۔ چنانچہ کالج مینجنگ کمیٹی۔ سٹاف اور طلبا نے کالج میں ایک ماتمی جلسہ کیا جس میں پرنسپل صاحب نے پنڈت جی کی مخلصانہ اور قربانی کی سپرٹ لئے ہوئے زندگی پر روشنی ڈالی تعزیت کے ریزولیوشن کے بعد کالج اظہار غم ورنج کے لئے بند کر دیا گیا۔ کالج سٹاف اور طلبا آریہ پرتی ندھی سبھا سے پر زور استدعا کرتے ہیں۔ کہ پنڈت جی کی یادگار قائم کی جائے۔

راجندر کرشن کمار پرنسپل

ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول منٹگمری

ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول منٹگمری کے اساتذہ اور طلبا کا یہ غیر معمولی اجلاس شریان پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے جو کہ آریہ سماج کے ایک ہتوا اور انتھک کارکن تھے کی اکال اور رنجدہ مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور پسماندگاں سے ہاردک ہمدردی پرگٹ کرتا ہے۔ نیز سرو شکتیمان پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ مرحوم کی آتما کو شانتی اور سدگتی پردان کریں۔

(ٹھاکر چند ہیڈ ماسٹر)

آریہ سماج قرول باغ دہلی

آریہ سماج قرول باغ دہلی نے ۱۵ جون کو اپنی سادھارن سبھا میں مندرجہ ذیل پرشاد پاس کئے۔

اور آریہ سماج قرول باغ دہلی کی یہ سادھارن سبھا آریہ سماج کے پرسدھ پنڈت اتہاس کار یہ کرتا اور آریہ جگت کے نردمی پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے لائف ممبر دیانند سیوا سدن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب وساہتی رکن گوروکل کانگڑی کی اکالی مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اس سبھا کی رائے میں شری پنڈت جی کی جدائی سے آریہ سماج کو بھاری ہانی پہنچی ہے۔ جس کی تلافی دشوار ہے۔ یہ سبھا شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و آریہ جگت تتھا سورگیہ کے پریوار سے ہاردک مہانو بھوتی پرگٹ کرتی ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ سورگیہ کی آتما کو شانتی پردان کریں۔

(رام سروپ منتری)

آریہ سماج کے اُپ نیموں میں سنشودھن

آریہ سماج کے سنشودھت اُپ نیموں میں جو سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دوارا سمت ۱۹۹۱ میں شائع ہو چکے ہیں نیم سنکھیا ۴ میں نمن لکھت سنشودھن سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے اپنے جنرل جلاس مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء میں سویکار کیا ہے۔ آریہ سماجوں کی سوچنا کے لئے پرکاشت کیا جاتا ہے۔

اُپ نیم سنکھیا ۴ آریہ سبھاسد میں کے آمدنی کا شتانش چندہ دینے کے ساتھ یہ شبد بڑھا دیئے جاویں۔ کہ جو سبھاسد ۲۵۰/- (اڑھائی سو روپیہ) سالانہ ٹیکس چندہ دے۔ وہ بھی آریہ سبھاسد ہو سکتا ہے۔

بھیم سین سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور

موجد لالہ ہر بھگوان — تمام دنیا میں مشہور
قائم شدہ ۱۸۸۰ — مصفیٔ خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ

اس مصفیٔ خون دوائی نے ہندوستان میں وہ شہرت پائی ہے کہ جس سے ملک کی ... پیٹنٹ ادویہ حسرت سے ترقی ... صفات کی جھلک سے کسے انکار ہے ... سے رنگون اور گورکھپور سے ... تک کے کوڑھی۔ آتشک سے ... خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ ناسور ... سیاہ اور سفید داغوں سے تنگ ... اور دیگر خون اور جلدی بیماریوں ... سندیں اس اکسیر کی اعلیٰ اعلیٰ کامیابی کا بدیہی ثبوت ہے۔

قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ

آزمائیں ہر ایک موسم میں مرد۔ بچے ... بوڑھے سب کو یکساں مفید ہے

پنجاب کے ہر بڑے شہر ... ہر جگہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱/۸) قیمت پر مل سکتی ہے

طاعون وغیرہ وبائی امراض کو ہٹانے ... ہندوستان میں مشہور خوشبو لیٹنے ...

ہون سامگری
سگندھت دھوپ

ہماری تیار کردہ ہون سامگری سگندھت دھوپ نے جو ... بھارت ورش میں شہرت پائی ہے ... آپ سے پوشیدہ نہیں۔ ٹھیک شاستر ... ودھی انوسار تیار کیجاتی ہے ... پہاڑوں سے اکٹھا ستاک بوٹیوں کا ... کیا جاتا ہے

ملنے کا پتہ
ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنڈت چموپتی جی کی مرتیو پر اظہار افسوس کے ریزولیوشن

گوروکل کانگڑی میں شوک سبھا

۱۵ - جون کو شام کے وقت پانچ بجے سبھا سے بذریعہ تار آریہ سماج کے پرسدھ وِدوان اور سیوک گوروکل یونیورسٹی کے سابق گورنر و پرنسپل شری یُت پنڈت چموپتی جی کے دیہانت کا سماچار جاتے ہی سارے گوروکل میں ماتم کی گھٹا چھا گئی۔ رات کو ۸ بجے سب گوروکل واسیوں کی ایک شوک سبھا ہوئی۔ جس میں تین برہمچاریوں کے بعد پروفیسر وشوناتھ جی اور بانپرستھ تیہ درشن کے اپادھیائے پروفیسر نند لعل جی نے پنڈت چموپتی جی کی اچانک مرتیو پر دُکھ پرگٹ کرتے ہوئے اُن کی بیش قیمت خدمات کا ذکر کیا۔ اور اُن کے اوصاف بیان کئے۔ شری پنڈت جی کی وِدوتّا اور کوِتا کی خوبی اور اُن کے لیکھ (مضمون) یہ سب ایک ساتھ ہی ایک شخص کے اندر ملنا بہت مشکل ہے۔ ان کا انوکھا برہمچریہ۔ تیاگ۔ سیوا بھاؤ۔ اور وِچ شیل لہان و تحقیق جہاں بھی وہ گئے وہیں اور کے ساتھ اُلجھ گیا۔ پربھو پرامی وشواس کے ساتھ جیون کے آخری لمحہ تک اُنہوں نے آریہ جگت کی پورن بھاؤ سے سیوا کرتے ہوئے رشی رن چکانے کا یتن کیا۔ ایسے مہان و محقق کی کمی آریہ سماج کب پورا کر سکے گی۔ یہ آج نہیں کہا جا سکتا۔ گوروکل واسیوں کی سبھا نے سورگ واسی آتما کے لئے پربھو سے پرارتھنا کی اور اُن کے کم سن پتروں اور بیوہ ماتا جی کے پرتی آریہ جگت کے فرض کا نردیش کرتے ہوئے سموِیدنا پرگٹ کی۔ شری اچاریہ دیو شرما جی نے ہردیہ سے شری اچاریہ چموپتی جی کے لئے کچھ مارمک اُدگار پرگٹ کرتے ہوئے اس آتما کے پرتی اپنی شردھانجلی بھینٹ کی۔

اگلے دن بدھ وار کو اس شوک میں مہا ودیالیہ وبھاگ و ودیالیہ وبھاگ دفتر گوروکل کے دیگر سبھی وبھاگ بند رہے اور سبھی نے اس امر و یہ آتما کے گنوں کو ہردیہ میں بسانے کا برت لیا۔

(شری کمد دیانند و ید و ودیالیہ دہلی)

و ودیالیہ میں مکھیہ ادھشٹاتا جی کی پردھانتا میں برہمچاریوں اور کرمچاریوں کی شوک سبھا ہوئی اور اس میں حسب ذیل پرستاو پاس ہوا۔

یہ سبھا برہمچاریوں اور کرمچاریوں کی طرف سے آریہ جگت کے پرسدھ وِدوان وکتا۔ لیکھک۔ پرکانڈ پنڈت بھرت پور مکھیہ ادھشٹاتا اور آچاریہ سے گوروکل کانگڑی کا آریہ سماج کے مہوپدیشک۔ مہرشی کے اننیہ بھگت۔ پرم استک کاریہ کرتا۔ پرم پوجیہ شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی آکسمک شوک جنک مرتیو پر ہارد وِک ویدنا کو پرگٹ کرتی ہوئی پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے کہ اُن کی پوتر آتما اور پاروارک سجنوں خاصکر اُن کے سپتروں اور اُن کی دھرم پتنی کو شانتی پردان کرے

(منیجر شری کمد دیانند و دیالیہ دہلی)

ڈلہوزی کے ہندوؤں کا پبلک جلسہ

ڈلہوزی چھاؤنی کے عام ہندوؤں کا ۱۱ - جون ۱۹۴۳ء کو منعقد ہونے والا یہ جلسہ سورگیہ پنڈت چموپتی جی - ایم - اے کی اکال مرتیو پر ہاردِک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ پنڈت جی کی مرتیو سے ایسی جگہ خالی ہوئی ہے جس کی پورتی ہونا ناممکن ہے۔ پنڈت جی نے اپنی پر از قابلیت تحریر و تقریر کے ذریعہ جو ہندو قوم کی خدمت کی ہے اس پر ہندو ماتر کو بجا طور پر فخر ہے۔ یہ جلسہ پنڈت جی کی آتما کی سدگتی و شانتی کے لئے پربھو سے پرارتھنا کرتا ہے پنڈت جی کے وِیوگی پریوار سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور انہیں اس گھور دُکھ کو سہن کرنے کی شکتی پردان کرنے کے لئے پربھو سے پرارتھنا کرتا ہے۔

(لال چند سیکرٹری آریہ سماج)

آریہ سماج میرپور

آریہ سماج میرپور کے اسادھارن اجلاس میں سروسمتی سے نشچے ہوا کہ شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے ممبر ویانند سیوا سدن لاہور کی اکال مرتیو پر آریہ سماج میرپور ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے اور اُن کی مرتیو سے آریہ جگت میں ناقابل تلافی انفصال پہنچا ہے۔ اور سبھا پرارتھنا کرتا ہے کہ شیگھر ہی اُن کے پریوار کی سہایتا کیا وے اور اس کے لئے سبھا ایک وشیش اپیل کرے۔ اور اس کی شوبھا جلنے پر آریہ سماج میرپور اپنی یتھا شکتی پیش کرے گا۔ آریہ سماج میرپور اُن کے پریوار تتھا سمبندھیوں سے پوری پوری سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے نیز آریہ سماج میرپور میں گت آتما کی شانتی کے لئے بھگوان سے پرارتھنا کرتا ہے۔

(تیرتھ رام منتری آریہ سماج میرپور ریاست جموں)

آریہ سماج جموں

شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی اکال مرتیو کے اپلکش میں تتھی ۱۱ - جون ۱۹۴۳ء کو جموں کی دونوں آریہ سماجوں کی ایک شوک سبھا ہوئی۔ جس میں سورگیہ پنڈت جی کے جیون پر پنڈت بدھ دیو جی میرپوری اور پنڈت بنواری لعل جی کے بھاشن ہوئے۔ اور انت میں سب نے کھڑے ہو کر نمن پرستاؤ پاس کیا۔

"جموں کی دونوں آریہ سماجوں کی یہ سبھا آریہ سماج کے ادوتیہ وِدوان شری پنڈت چموپتی جی کی اسامیک مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ آپ آریہ سماج کے ایک سپرسدھ لیکھک و کتا سدھ کوی تھے۔ ایسے مہانوبھاو کے دیہانت سے آریہ سماج کو جو ہانی ہوئی ہے اُس کی پورتی ہونی اسمبھو ہے یہ سبھا پنڈت جی کے دکھی پریوار سے ہاردک سموِیدنا پرگٹ کرتی ہے اور اُن کی آتما کی شانتی اور اُن کے پریوار کو دھیریہ پردان کرنے کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے"

آریہ سماج بھیرہ

بھیرہ مورخہ ۱۲/۶ شام کو ۷ بجے آریہ سماج مندر میں شوک سبھا ہوئی۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن سب نے کھڑے ہو کر پاس کیا۔

آریہ سماج بھیرہ کا یہ خاص اجلاس آریہ سماج کے پرسدھ نیتا و دیانند سیوا سدن کے لائف ممبر شری پنڈت چموپتی جی ایم اے کی مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ پربھو سے پرارتھنا ہے کہ اُن کی آتما کو سدگتی پردان کرے۔ اور ساتھ ہی سورگیہ کے پریوار جنوں کے ساتھ ہردی سنویدنا پرگٹ کرتا ہے (منتری سماج)

آریہ کمار سبھا گوجرہ

۱۰ - جون کو آریہ سماج مندر میں آریہ کمار سبھا کا ہفتہ وار ستسنگ ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

"آریہ کمار سبھا کی یہ سادھارن سبھا پوجیہ پنڈت چموپتی جی مہاراج جو آریہ جگت کے پرسدھ وِدوان تھے اور جنہوں نے اپنی آیو میں لیکھ اور بانی دوارا ویدک دھرم کی نشکام بھاؤ سے سچی سیوا کی تھی اُن کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے کہ اُن کی آتما کو شانتی پردان کریں نیز پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرتی ہے کہ اُن کے بچوں کی اُنس پر کار سے دیکھ بھال رکھے۔ جس سے اُن کو پنڈت جی کے وِیوگ کا صدمہ محسوس نہ ہونے پائے"

(برج موہن منتری)

ملتان شہر میں شوک سبھا

ملتان شہر کی تمام آریہ سماجوں کی شوک سبھا ۱۷ - جون ۱۹۴۳ء کو زیر صدارت لالہ باسا لو جی پردھان آریہ سماج لوہڑ دروازہ منعقد ہوئی۔ جس میں پنڈت چموپتی جی کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا اور اُن کے جیون کے متعلق صاحب صدر شری پنڈت رام دیالو جی شاستری۔ شری لال چند جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے وی ہائی سکول۔ شری ماسٹر دینا ناتھ جی شری رام چند جی وکیل شری لالہ کنھیا لال وغیرہ نے تقاریر کیں اور بعد میں سب نے کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل شوک پرستاو پاس کیا۔

"ملتان شہر کے آریہ سماجوں کی یہ شوک سبھا شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے ممبر سیوا سدن۔ سابق گورنر گوروکل کانگڑی کی بے وقت اور اچانک ہردیہ دوا ایک مرتیو پر از حد شوک پرگٹ کرتی ہے اور پربھو سے پرارتھنا کرتی ہے کہ اُن کی آتما کو سدگتی پردان کرو۔ اور اُن کے پریوار اور سمبندھیوں کو

اس دُکھ کے سہن کرنے کی شکتی دیں۔
(منتری آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان)

آریہ سماج تاندلیانوالہ

آریہ سماج تاندلیانوالہ کا یہ غیر معمولی اجلاس شری پنڈت چموپتی جی ایم اے کی بے وقت موت پر افسوس ظاہر کرتا ہے۔ اور اُن کے پریوار سے بھی دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے شری پنڈت جی کے جانے سے جو جگہ آریہ سماجک جگت میں خالی ہوئی ہے اُس کا پورا ہونا بہت مشکل ہے۔ سبھا سے پرارتھنا ہے کہ پنڈت جی کی بیش قیمت خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے اُن کی کوئی یادگار قایم کرے پرماتما سورگیہ آتما کو سدگتی دیویں اور اُن کے پریوار کو تھا ہیں شانتی پردان کریں۔ (آریہ منتری)

آریہ ہائی سکول لدھیانہ و گرلز سکول بند

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے طلبا اور سٹاف شری پنڈت چموپتی جی۔ ایم۔ اے سابق گورنر و آچاریہ گورو کل کانگڑی و ممبر ودیا سبھا سدن لاہور کی اچانک۔ اور ناگہانی مرتیو پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ شری پنڈت جی آریہ سماج کے اوچے کوٹی کے نیتاؤں میں سے تھے۔ سنسکرت انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ ہر زبان کے وِدوان میں شاعر لیکھک اور مقرر کے لحاظ سے نہایت ممتاز درجہ رکھتے تھے۔ انکی مرتیو سے آریہ جگت کو جو گہرا صدمہ اور نقصان پہونچا ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ پنڈت جی کی آتما کو سدگتی اور اُن کے پریوار و پسماندگان کو صبر و شانتی دیں۔ آج کے دن سکول پنڈت جی کے ماتم میں بند کر دیا گیا۔

کنیشی لعل آریہ گرلز سکول کا ریزولیوشن

آریہ گرلز سکول لدھیانہ کے سٹاف اور طالبات پنڈت چموپتی جی کی ناگہانی مرتیو پر اتنت شوک پرگٹ کرتے ہیں۔ اُنکی یہ اچانک مرتیو نہ اکیلی آریہ سماج کے لئے ہی پرنتو سب وِدوان جگت کے لئے دکھدائک ہے ایشور سے پرارتھنا ہے کہ پنڈت چموپتی جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں اور اُن کے پریوار کو شانتی و صبر دیں۔ آج پاٹھ شالہ بند کی گئی۔ (بھورام نیڑ لدھیانہ)

آریہ سماج ڈنگہ

آج مورخہ ۱۷۔ جون ۱۹۳۷ء بوقت ۸ بجے صبح آریہ سماج مندر ڈنگہ میں آریہ سماج کے پرسدھ وِدوان پنڈت چموپتی جی ایم اے کی بیوقت موت پر شوک پرگٹ کرنے کے لئے جنرل اجلاس ہوا۔ جس میں شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج نے پنڈت جی کے جیون کے حالات بتلائے اور مندرجہ ذیل شوک پرستاؤ سرو سمتی سے پاس ہوئے۔

(۱) ڈنگہ آریہ سماج کا یہ اجلاس آریہ سماج کے پرسدھ وِدوان پنڈت چموپتی جی ایم اے آریہ سیوک کی بیوقت موت پر ہاردک دُکھ پرگٹ کرتا ہے اور اُن کے پریوار کے ساتھ سچی سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے۔

(۲) ڈنگہ آریہ سماج شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا سے انورودھ کرتی ہے کہ وہ پرلوک گت پنڈت چموپتی جی کے پریوار کے پالن پوشن کا اُچت پربندھ کرے

(۳) ان پرستاؤں کی کاپیاں پنڈت جی کے پریوار کو۔ آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور نیز سماچار پتروں کو بھی جاویں (رام لال منتری)

آریہ سماج پسرور

شری پنڈت چموپتی جی ایم اے کی اکال مرتیو کی خبر سنکر مورخہ ۱۶۔ جون ۱۹۳۷ء کو آریہ سماج پسرور کا وشیش ادھویشن ہوا۔ جس میں حسب ذیل پرستاؤ سرب سمتی سے پاس ہوئے

(۱) آریہ سماج پسرور کا یہ وشیش ادھویشن آریہ سماج کے پرسدھ وِدوان اور رتن پنڈت چموپتی جی ایم اے کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ سورگباشی نے پردھ تیاگ اور اُن کے پریوار سے سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ سرگباشی کی آتما کو سدگتی اور اور پسماندہ پریوار کو شانتی پردان کریں۔

(۲) آریہ سماج پسرور یہ وشیش ادھویشن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے بل پوروک پرارتھنا کرتا ہے کہ پنڈت جی کے پریوار کی پوری پوری سہائتا کا پربندھ کیا جائے اور ایسے سچے اَن تھک سیوک کی کوئی یوگیہ یادگار قائم کیجائے۔

(۳) نتیجہ ہوا کہ مندرجہ بالا ریزولیوشن کی ایک نقل آریہ پرتی ندھی سبھا کو دوسری پنڈت جی کے پتا کو اور تیسری آریہ مسافر کو اشاعت روانہ کی جائے۔ ان پرستاروں کے ساتھ مہاشہ چرنجی لعل جی وکیل نے پنڈت جی کے جیون کے کچھ واقعات سنائے اور انکی تحریر کے کام پر روشنی ڈالی۔ تمام سبھا کے ممبروں نے پنڈت جی کی مرتیو پر سخت افسوس کیا۔ (راجہ رام سنگھ)

آریہ سماج گورداسپور

آج ۱۶۔ جون ۱۹۳۷ء کو آریہ سماج (گوروکل سیکشن) گورداسپور کے خاص اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے

(۱) یہ سبھا آریہ سماج کے سچے سیوک اور سرویہ نیتا شریمان پنڈت چموپتی جی ایم اے کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے اور ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ سورگ باشی کی آتما اور اُن کے کُل کو سچی شانتی عطا کریں نیز سورگ باشی کے کُل سے سچی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

(۲) یہ سبھا شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے انورودھ کرتی ہے کہ وہ پنڈت جی کی سیوا کاریہ علمیت اور قابلیت کو سامنے رکھتے ہوئے اُن کا کوئی خاص "سمارک استھار کریں۔ (رچھپال لال)

گوروکل اندرپرستھ میں شوک سبھا

۱۶۔ جون کو۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے شری پنڈت چموپتی جی۔ ایم۔ اے کی اچانک مرتیو کی خبر گہرے رنج کے ساتھ سنی گئی۔ آنند سندھیا ہون اور یگیہ شالہ میں شری سوامی آنند جی کی زیر صدارت شوک سبھا ہوئی۔ جس میں سب نے کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس کیا۔

گوروکل واسی برہمچاری اور کرم چاری آریہ سماج کے ادوتیہ وِدوان اور اپنے سابق اچاریہ اور گورنر کی اچانک مرتیو پر ہاردک دکھ پرگٹ کرتے ہیں۔ اور اُن کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ سورگیہ آتما کی شانتی اور سدگتی کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔

آریہ سماج گوجرانوالہ کا شوک سبھاؤ

آریہ سماج گوجرانوالہ شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سماج کے انتھک سیوک اور دیانند سیوا سدن کے لائف ممبر کا تھوڑی سی بیماری کے بعد لاہور میں دیہانت ہو جانے پر اتی شوک پرگٹ کرتی ہے۔ پنڈت جی کی موت سے آریہ سماج کو جو ہانی پہنچی ہے وہ اکھتنیہ ہے۔ اس سماج کو اُن کے دکھت پریوار سے پورن سہانوبھوتی ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ اُن کی پوتر آتما کو سدگتی پردان کرے اور اُن کے سمبندھیوں کو شانتی دیوے (دیشبندھو منتری)

گوروکل بیٹ سوہنی میں شوک سبھا پرنگ

آج ۱۸ مارچ۔ بعد دوپہر سنکھیا پر میں شری پنڈت چموپتی جی کے دیہانت کا سماچار پڑھکر گوروکل مہاودیالیہ میں فوراً تعطیل کی گئی۔ اور پنڈت جی کا مرحوم دیہانت کے۔ آپ میں شوک سبھا کی گئی۔ جس میں شری آچاریہ رورام ناتھ و پنڈت دیودت جی شاستری مکھیہ ادھیاپک نے تقریریں کیں اور شری پنڈت چموپتی جی کی مہانتا کا بیان کرتے ہوئے شوک پرگٹ کیا۔
(سوجیک شر دیو سیکریٹری برہمچاری اسلام)

ریزولیوشن آریہ سماج مظفر گڑھ

آریہ سماج مظفر گڑھ اور آریہ یووک سبھا کا یہ مشترکہ اجلاس شریمان پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے جو آریہ سماج میں ایک پرسدھ وِدوان اور لیکھک تھے۔ کی اکال مرتیو پر اتینت شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اُن کی آتما کو شانتی اور سدگتی پردان کریں اور ساتھ ہی اُن کے پریوار سے یہ اجلاس گہری ہمدردی کرتا ہے۔

دیگر آریہ سماجوں کے ریزولیوشن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پنڈت چموپتی جی کے ماتم کا دن ۲۰۔ جون مقرر کیا تھا جس پر اس دن پنجاب بھر کی سماجوں نے خاص سبھائیں کر کے اظہار افسوس کے پرستاو پاس کئے اگر ہم ان تمام ریزولیوشنوں کو چھاپنے لگیں تو شائد آریہ مسافر کے تین چار پرچے صرف اسی کام کے لئے وقف کرنے پڑیں اس لئے ہم ذیل میں صرف ان سماجوں کے نام درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ چونکہ ریزولیوشن سب کے ایک جیسے ہیں اس لئے اُن کو بار بار لکھنا لاحاصل ہے۔

آریہ سماج وچھووالی لاہور۔ قصور
قصور۔ میانوالی منڈی بہاؤالدین۔ بنالہ
دہلی۔ میانی۔ شملہ۔ چوڑا بازار لدھیانہ۔
بیاوڑی بازار دہلی۔ خوشاب۔ نوانشہر ضلع
جالندھر۔ چونیاں۔ بٹالہ۔ شرق پور۔
ست گھرہ۔ لدھیانہ بازار صابون والا۔
ضلع جالندھر۔ گوروکل سیکشن منٹگمری۔
سنگرور۔ جگادھری۔ بٹ ور شہر۔
کنیا گوروکل ڈیرہ دون۔ بھٹنڈہ۔ فیروز پور
شہر۔ آریہ سماج ہائے انبالہ چھاؤنی لال کرتی
بازار۔ ورحمت بازار۔ پکھلر دان۔ ملتان شہر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف | تصنیف کو سماج کی پہنچاؤ ہر طرف

Regd. L. No. 2661

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۱

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار ارگن

آریہ مسافر

لاہور

ایڈیٹر چرنجی لال پریم

قیمت فی پرچہ ۱/

نمبر ۲۳	اتوار ۱۱ جولائی ۱۹۳۷ء مطابق ۲۸ ہاڑ سمت ۱۹۹۴ بکرمی دیانند ابد ۱۱۲	جلد ۸

آہ! پنڈت چموپتی جی!

کس لئے آثارِ غم ہوتے ہیں بھارت سے عیاں — کس لئے ہر رخ پہ ہیں افسردگی کے کچھ نشاں

کس گلِ رعنا کی گلشن سے جدائی ہو گئی — کہ ہر اک بلبل نظر آتا ہے مصروفِ فغاں

نونہالانِ چمن ہیں اس لئے مصروفِ غم — طائرِ ملت کا خالی ہو گیا ہے آشیاں

خوش بیاں، شیریں دہن سیف الزباں ہر دل عزیز — اللہ اللہ خاک کے پتلے میں اتنی خوبیاں

تیرا دم بھی کچھ دمِ عیسےٰ سے ہرگز کم نہ تھا — آریوں کے قالبِ مردہ میں ڈالی جس نے جاں

کیوں نہ جلتا شمعِ قومی پہ تو پروانہ وار — گرمیٔ حبِ وطن تھی تیرے سینے میں نہاں

خونِ دل سے آبیاری عمر بھر کرتا رہا — گلشنِ ہندوستاں کا تھا تو سچا پاسباں

مانتے ہیں قابلیت کا تیری لوہا ادیب — تیری تصنیفات کا دنیا میں ہے پایہ گراں

مل نہیں سکتا ہے ڈھونڈے سے کوئی تجھ سا بشر — تیرے ایثار و وفا ہر اک کے ہیں وردِ زباں

تجھ کو ہر شعبہ میں علم و فن کے حاصل تھا کمال — ناثرِ خوش فہم تھا تو۔ ناظمِ شیریں بیاں

قوم کی خدمت میں اپنا نام روشن کر گیا

صفحۂ تاریخ پر چمکے گی تیری داستاں

پنڈت چموپتی جی کی یادگار

از ڈاکٹر بھدرسین جی سیدپور ضلع جہلم

جن لوگوں کو بنارس وغیرہ کی طرف جانے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ اس بات کی گواہی دے سکتے ہیں۔ کہ وہاں اب بھی پراچین بھارتیہ شاستروں کے ایسے ایسے عالم فاضل موجود ہیں۔ جو کہ ایک بار تو پرانے زمانہ کی یاد کرا ہی دیتے ہیں۔ سرکاری یونیورسٹیوں میں مغربی مہانوں اور سائنس کے ایسے ہندوستانی ودوان بھی مل سکتے ہیں۔ جو کہ یا تو بدگمانی کی وجہ سے ہندوستانی زبان میں بولنا پسند ہی نہیں کرینگے۔ یا شاید بول ہی نہیں سکیں گے۔ اسمبلی ہاؤس میں ایک سے ایک بڑھیا نمونے کے زبردست لیکچراروں کی بھی کمی نہیں ہے۔ ہزاروں کی داد لینے والے شاعروں کو حاصل کرنا بھی مشکل نہیں ہے۔ لیکن ان سب گنوں کا ایک ساتھ ملاک کوئی خوش قسمت ہی ہوتا ہے۔ پنڈت چموپتی جی ان سب گنوں کا قابل تقلید اور قابل عزت مجموعہ تھے۔ پھر محبت اور اونچے خلاق کی جو چھٹ انہوں نے اپنے چرتر کے ذریعہ ان سب گنوں پر چڑھائی ہوئی تھی۔ وہ انہیں بلاشبہ بہت اونچے درجہ کے سماج سیوکوں کی صف میں لا کھڑا کرتی ہے۔ مگر وہ تو دنیا کے بندھنوں سے چھوٹ کر پرماتما کی شانتی مئے گود میں جا براجے ہیں۔ اور آریہ سماج کو اپنی جگہ پُر کرنے کی کٹھن پریکشا میں ڈال گئے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس ایک ایسا طریقہ ہے۔ جس سے ہم ان کے جسمانی طور پر غیر موجود ہوتے ہوئے بھی پنڈت جی کو ہمیشہ کے واسطے آریہ سماج میں زندہ رکھ سکتے ہیں۔ مذکورہ بالا خصوصیات کے علاوہ پنڈت جی میں ایک اور بڑی بھاری خوبی تھی۔ اگر ہم یہ سمجھ لیں۔ کہ پنڈت جی اس خوبی کو ہمارے لئے ورثہ میں چھوڑ گئے ہیں۔ تو اس کے مطابق آچرن کر کے ہم ان کی یاد کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ سورگیہ پنڈت جی کی اسی خصوصیت کی طرف توجہ دلانا ہمارا مقصد ہے۔

جن لوگوں کو کبھی کسی ایک دم نئے علاقے (Virgin Soil) میں آریہ سماجی یا آریہ سماج کے نام سے کام کرنے کا موقعہ پڑا ہے۔ انہوں نے یہ ضرور محسوس کیا ہوگا۔ کہ محض آریہ سماج کے نام کے علاوہ اس جماعت کے خیالات و پروگرام سے کسی قسم کی واقفیت نہ رکھنے والے دیہاتی بھائی بھی آریہ سماج کو بڑے شک و شبہ اور خوف کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور تمام جہان کا بھلا چاہنے والی جماعت کے متعلق یہ رویہ دیکھکر تعجب ہوتا ہے۔ مختلف دماغ اس حالت کی مختلف وجوہات پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن اس سچائی سے تو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ جس شکل میں آریہ سماج کا زیادہ تر پرچار ہوا کرتا ہے۔ اس سے لوگوں کے دلوں پر قدرتاً یہ اثر پڑ جاتا ہے کہ شاید یہ بھی کوئی مذہب ہو۔ پھر غیر مذہب سمجھ کر وہ اسے بھی شک کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ اور ڈر کے مارے اپنے مذہب وانمعد وشواسوں سے چمٹتے جاتے ہیں۔ گالی گلوچ اور چھیڑ چھاڑ پر وہاں پرچار وشاستر ارتھوں کا تو یہ لازمی نتیجہ ہے۔ من متاؤ پیدا کر کے سدھار کی امید کرنا ناممکن ہے۔ اور کوشش کرنا بے معنی ہو جاتا ہے۔ مہرشی دیانند نے اپنی کتابوں میں کھنڈن کو بہت تھوڑی جگہ دی ہے۔ دھارمک جیون ورن آشرم ویوستھا راشٹر کی ترقی۔ آچار۔ بیوہار و سماجک سدھار کے لمبے چوڑے کام سے فرصت پا کر ہی انہوں نے اپنی قلم کا تھوڑا سا استعمال مت متانتروں کی چھان بین کے واسطے کیا ہے۔ لیکن ہم ہیں۔ کہ از حد ناچیز اور زمانہ کے نقطہ نگاہ سے سب سے زیادہ نظرانداز کرنے کے لائق (؟) اسی حصے کو جینے مرنے کا سوال بنائے پھرتے ہیں۔

قوم اور ملک کی ضروری اور اہم مشکلات پر غور کرنے کی ہمیں فرصت ہی نہیں ہے۔ اور نہ ہی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ دوسرے لوگ تو مہرشی کی روپیہ درشٹی اور پروگرام کو سمجھ کر اور اپنا کر ہم سے کہیں آگے بڑھ گئے ہیں اور ہم آریہ سماج کے نام پر مذہبیت کا ملمع چڑھا کر جہاں کے تہاں کھڑے ہیں۔ ترقی یافتہ جماعتوں کی نفرت اور حقارت کا شکار بن رہے ہیں۔ اور رشی کے نام کو بھی کلنکت کر رہے ہیں۔ جب ہم نے اپنا پروگرام ہی من متاؤ اور جھگڑے پیدا کرنے والا بنا لیا تو اس کا اثر ہمارے سنسکاروں اور ہماری ذہنیتوں پر کیسے نہ پڑتا یہ ایک کڑوا سچ ہے۔ کہ ویمنیہ آریہ سماج کا ایک جز بن چکا ہے۔ گھر میں بھی اور گھر کے باہر بھی۔ اگر ہم سچ مچ رشی کے پروگرام پر چلنے والے ہوتے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ کیوں آریہ سماج بطور ایک جماعت کے قومی میدان کے سب سے آگے نہ ہوتا۔ رشی سے پہلے سوراجیہ اور سودیشی کا نام یہاں جانتا ہی کون تھا۔ اب بھی وقت ہے اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ راشٹریہ جاگرتی کا جو شاندار شریہ (Credit) کانگرس کو حاصل ہے۔ سماج سدھار کے میدان میں ہمیں حاصل ہو تو بنا زیادہ دیر گئے اس قابل مذمت ذہنیت سے ہمیں کنارہ کر جانا چاہیئے۔

خوش قسمتی سے پنڈت چموپتی جی ایک سچے اُدار فراخ دل آریہ ودوان تھے مذہبیت کے وہ سخت مخالف تھے۔ ممکن ہے اُن کے کوئی پرانے دوست واقف اس بات پر میرے سے اختلاف رائے کا اظہار کریں۔ لیکن جہاں تک اور جب مجھے اُن کے چرنوں میں بیٹھ کر ان کے خیالات سے واقفیت حاصل کرنے کا سوبھاگیہ حاصل ہوا ہے۔ اس کی بنا پر میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان کی دھرم پرچار کی کلپنا بہت اُدار تھی۔ وشو پریم اور وشو دھرم Universal Truth کے وہ پجاری تھے۔ گستاخی معاف کی جائے تو میں تو یہاں تک کہونگا۔ کہ غیر ضروری کھنڈن کے پروگرام سے انہیں گلانی و نفرت تھی۔ میں نے کبھی انہیں کہے جانے والے سدھانتوں کی چرچا کرتے تک نہیں سُنا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اُنکے اپنے دل میں تو کم سے کم ویمنیہ کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔

اگر واقعی ہمیں ان کے بیوقت چھن جانے کا کچھ غم ہے۔ تو ہمکو چاہیئے کہ ان کی اس دھرم پرچار کی فراخ بھاونا کو آریہ سماج کے عام عملی پروگرام میں پھیلا کر ان کی خالی جگہ کو بھرنے کا تھوڑا سا لیکن ٹھوس پریتن کریں۔ ایسا نہ ہو کہ پینکڑوں ایسے ہی موقعوں کی طرح اس وقت ہمارے شدھ انتہ کرن میں اُٹھنے والے سنکلپ شمشان ویراگیہ کی طرح وقت گذرنے کے ساتھ ٹھنڈے پڑتے جاویں۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان کی بھونک یادگار بنانے کا کوئی چرچا ہے کہ نہیں۔ لیکن اگر سچ مچ ان کی کوئی زندہ یادگار قائم کرنے کی خواہش ہو تو آئیے آریہ سماج کے اندر اور باہر دونوں جگہ من متاؤ اور لڑائی کو پیدا کرنے والی اوچھی طبیعتوں اور ذہنیتوں کو تہس نہس کر ڈالنے کا سنکلپ کیجئے۔ منگل مئے بھگوان ہمیں بل دیں۔ کہ پیارے مہرشی کی روپیہ درشٹی کے انوسار اس کے بڑے بھاری مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے اپنے سنسار کے کلیان کا کچھ نہ کچھ پرایت کر سکیں۔

(اوم شم)

آریہ سماج گوروکل وبھاگ کوئٹہ کے سماچار

یجر وید کا یگیہ

سورگیہ لالہ موہن لعل جی آف سیٹھ شمبھو ناتھ سوہن لال کلاتھ مرچنٹس کی جن کا دیہانت پر رو جی بھوپال میں ہو گیا تھا۔ جانکی دیوی جی کی پریرنا سے شری مہاشہ دھرم پرکاش جی ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل نیتا گوروکل کانگڑی کے سناتکوں شری مہاشہ سوم پرکاش جی و شری مہاشہ دیوکمار جی نے یجر وید کا یگیہ کرایا ۲۶ مئی کو شروع ہو کر یکم جون ۱۹۳۶ء کو نردگھن سماپت ہوا۔

دشیش ہون

۔۔۔ ۲۰ کو شری مہاشہ اتم چند جی کے گھر ہون کرایا گیا۔ اُنہوں نے چار روپے آریہ سماج کو آریہ پتری پاٹھ شالہ کو دان دیئے۔

نام کرن سنسکار

۔۔۔ ۱۶ کو شری پنڈت وشنو دھر جی سناتک گوروکل کانگڑی کے سپتر کا نام سنسکار کرایا گیا۔ شری پنڈت جی نے اس شبھ اوسر پر چار روپے آریہ سماج اور آریہ پتری پاٹھ شالہ کو دان دیئے۔

شوک سبھا

۔۔۔ ۲۰ کو شوک سبھا ہوئی۔ آریہ سماج کے لاثانی ودوان اور رشی دیانند کے سچے بھگت شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی اکال مرتیو پر شوک۔ اُن کے پریوار سے سہانو بھوتی تھا اُن کی آتما کے لئے ۔۔۔ رگتی کی پرارتھنا کا پرستاؤ سویکار ہوا۔

ست سنگ

ہر اتوار کو شہر کے سماج میں پراتہ ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک اور ہر دیدوار کو ریلوے بستی کی سماج میں سائینگ کال ۶½ بجے سے ۸½ بجے تک ست سنگ ہوتے ہیں۔

آریہ استری سماج کی ستھاپنا

آریہ استری سماج کی ستھاپنا دوبارہ ہو گئی ہے۔ پرتی سنیچر وار ۳ سے ۵ بجے تک سپتاہک ست سنگ شہر سماج میں بڑے سمارہ سے ہوتے ہیں۔

پورنماشی کا یگیہ

آریہ سماج کے سبھاسد شری مہاشہ منوہر لال جی کے گھر پر ۶/۲۳ کو کرایا گیا جس کے خاتمہ پر شری مہاشہ جی نے سمت ہونے والے سجنوں کا حلوے سے ستکار کیا۔

(رکندن لعل آریہ منتری)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف ہو۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

حیدر آباد میں پرچار کاریہ

نمبر ۲

از پنڈت منشور دیو جی - آریہ اپدیشک

حیدر آباد

عثمان آباد کے بعد میں ۱۶، ۱۷ اپریل کو ہونے والے نظام راجیہ کی راجدھانی حیدر آباد سماج کے وارشک اُتسو میں شامل ہُوا۔ اس سماج کا اُتسو پرانت بھر کی سماجوں کا اُتسو کہلاتا ہے۔ ایسے پرانت کے تمام آریہ نرناری اپنا کرتویہ سمجھ کر ہزاروں کی تعداد میں اس میں شامل ہوتے ہیں اُتسو میں میرا ایک ہی ویاکھیان "وید ایشور یہ گیان" کے وشے پر ہُوا۔ اگرچہ وقت کی قلت کی وجہ سے مضمون ادھورا ہی رہا۔ تو بھی جنتا بھی ہوا جنتا نے بڑی نشت پرتا کے ساتھ سُنا اور پسند کیا۔ اُتسو میں شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی ویدک ریسرچ سکالر شری پنڈت دیویندر ناتھ جی شاستری سکندر آباد۔ شریمتی سوشیلا دیوی سناتکا۔ شری پنڈت پورن چندر جی۔ شری پنڈت شو شرما جی مہو پدیشک یو۔پی۔ پدھارے ہوئے تھے۔ سب مہانو بھاووں کے نہایت مہتو پورن بھاشن ہوئے۔ ۱۸ تاریخ کو شری پنڈت ونائک راؤ جی ودیا النکار بیرسٹر پردھان سبھا وسماج کی ادھیکشتا میں سرو دھرم سمیلن ہُوا۔ جس میں مسلمان عیسائی اور ہندو دھرم کے نمائندوں نے اپنے مت انوسار "سماجک بیوستھا" پر پرکاش ڈالا۔ آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت پورن چندر جی کا نہایت پربھاوشالی بھاشن ہُوا۔ جو کہ میری رائے میں چھپوایا جانا چاہیئے۔

آخر میں پردھان جی کے سار گربھت بھاشن کے ساتھ یہ سمیلن سماپت ہُوا۔ اُتسو بھی بڑی دھوم دھام سے ہُوا۔ دن میں شنکا سمادھان بھی ہوتا تھا۔ جس سے جنتا نے خوب لابھ اُٹھایا۔ اس سماج کے نیتا جسے سرو ے سروا کہا جا سکتا ہے لالہ چندو لال جی ہیں۔ آپ کو اُٹھتے بیٹھتے اگر کسی چیز کی چنتا ہے۔ تو اپنے آریہ سماج کی۔ آپ ہی کا کام ہے۔ کہ آپ اپنی جیب سے اور نجی طور پر اپنی مترمنڈلی سے دھن اکٹر کر کے "تلنگانہ" کے دلت و اچھوت بھائیوں کا جو کہ یونوں کی زبردستی اور لوبھ لالچ کے سبز باغ دکھا کر سنت کر لئے گئے تھے۔ پھر اُدھار کرنے میں سینکڑوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ آپ کو اس کام میں اُمید سے بڑھ کر کامیابی ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ آپ کی ان سرگرمیوں سے ریاست بھر میں کافی ہری جن اُدھار کا آندولن ہو رہا ہے۔ اس کا پرمان اسی اُتسو پر ملا۔ جب کہ ۵۰۰ کی تعداد میں پیلی ٹوپی پہنے ہوئے ہمارے بھائی (ہریجن) بغیر کسی بھید بھاو' اور چھوت چھات کے بیچ میں بیٹھتے اور سہ بھوج کرتے تھے۔ اتنا ہو سنتے ہوئے بھی مجھے سماج کے سنچالکوں کی سیوا میں بادھت ہو کر یہ نویدن کرنا پڑ رہا ہے۔ کہ سماج میں روزانہ یگیہ ست سنگ اور انتیشٹی سنسکار کی طرف خاص طور پر دھیان دیا جانا چاہیئے۔ یہی چیزیں ہیں۔ جن کے اپنانے سے کوئی سماج آدرش سماج کہلا سکتا ہے۔ مجھے پُورن آشا ہے۔ کہ مقامی سماج کے ادھیکاری اس طرف دھیان دے کر ضرور کوئی عملی قدم اُٹھائیں گے۔ پھر دو دن کے وشرام کے بعد

آریہ سماج چیٹ گپا

کے اُتسو پر گیا۔ اُتسو نہایت دھوم دھام سے ہُوا۔ میرے مختلف وشیوں پر ۶ ویاکھیان ہوئے۔ روزانہ ۲ گھنٹہ بعد دوپہر شنکا سمادھان ہُوا۔ جس سے جنتا کے بہت سے پورانک بھرم دُور ہوئے۔ شری پنڈت بنسی لال جی سبھا منتری کا بھی ایک اتی پربھاوشالی ویاکھیان ہُوا۔ شری پنڈت کلندرام جی شاستری آریہ بھانو جی کے سمے سمے پر منوہر بھجن ہوتے رہے۔ دیہاتی جنتا اُتسو میں بھاری تعداد میں شامل ہوئی۔ مجھے اس سماج میں خاص جیون دکھائی دیا۔ سماج کے سدسیہ نوجوان ہیں۔ اور بڑے جوشیلے ہیں۔ آریہ سماج کے پرتی بہت شردھا رکھتے ہیں۔ شری وٹھل راؤ جی سیٹھ سماج کے سنرکشک ہیں۔ آپ بھی نوجوان ہیں۔ اور اپنی کمائی کا بہت سا حصہ سماج کو سمے انوسار سمرپت کرتے رہتے ہیں۔ آپ کے ہی سالوک دان سے یہاں سماج کا وشال بھون بنا ہے۔ پرماتما آپ کی دیرگھ آیو کرے۔ حیدر آباد کے اُتسو کے بعد میں

"تلی کھیڑا" اور امبولگا

کے اُتسو پر آیا۔ دونوں اُتسو شان سے ہوئے۔ امبولگا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ پھر بھی حاضری کے لحاظ سے کسی سے کم نہیں رہا۔ آس پاس کے دیہاتوں کے ایک ہزار کے لگ بھگ نرناری اُتسو میں شامل ہوئے تھے۔ میرے یہاں تین ویاکھیان ہوئے۔ جنتا پر آریہ سماج کا اپورو پربھاو پڑا۔ مہاشہ شری نواس جی وغیرہ نوجوان بڑے اُتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ اسکے ایک دن بعد ساکول میں پرچار کیا۔ ۵۰۰ کے قریب حاضری تھی۔ پھر

مومن آباد

کے اُتسو میں شامل ہُوا۔ سماج کا اپنا مندر ہے۔ اس میں نکھمیہ کاریہ کرتا یو۔پی کے ہی سجن ہیں۔ اُتسو سادھارن تھا۔ رات کو حاضری ایکہزار کے قریب ہو جاتی تھی۔ میرے پانچ ویاکھیان ہوئے۔ پنڈت نریندر جی و مہاشہ مکندرام جی کے بھی پربھاوشالی ویاکھیان و بھجن ہوئے۔ اسکے بعد

نلگنڈہ (تلنگانا)

کا اُتسو گھگتایا۔ اُتسو نام کا تھا۔ کیونکہ دوسو سے زیادہ کسی وقت بھی حاضری نہیں ہوئی۔ اس کے کئی کارن تھے۔ ایک تو یہ تھا۔ کہ اُتسو کی جگہ شہر سے بہت دور تھی۔ دوسرے یہاں کے لوگوں میں پولیس کا بہت خوف بیٹھا ہُوا ہے۔ یہاں تک کہ لوگ ظاہرا طور پر آریہ اپدیشک کے ساتھ بات بھی نہیں کر سکتے۔ میرے چار ویاکھیان ہوئے۔ جنتا پر اچھا پربھاو پڑا۔ بہت سے سجن پرشوں نے کہا۔ کہ ہمارا بہت حد تک تو خوف دور ہو گیا ہے۔ اگر آپ اور ٹھہریں۔ تو اور بھی ہم لوگوں کا سدھار ہو سکتا ہے۔ خیر میں نے انوبھو کیا۔ کہ ان لوگوں میں پرچار کی ضرورت ہے۔ سبھا کے نپن ادھیکاریوں کو اس پرانت میں نت پرتا سے کاریہ کرنا چاہیئے۔ جس سے یہ لوگ بے خوف ہو جائیں۔ اور سماج پھلے پھولے۔ اس کے بعد میں

نظام آباد

کے اُتسو پر آیا۔ یہ استھان پورانک گڑھ مانا جاتا ہے۔ لیکن شنکا سمادھان و شاسترارتھ کے لئے چیلنج دئے جانے پر بھی کوئی پورانک میدان میں نہ نکلا۔ یہ بات نہیں۔ کہ وہاں کوئی نہ تھا۔ پورانک پنڈت اور نکارنا تھ بان پرستھی وہاں موجود تھے۔ اور گیتا کی کتھا کے بہانے سے آریہ سماج اور آریہ سماج کے بانی کو بھرپیٹ گالیاں دے رہے تھے۔ جب وہاں میرے (ادھیکاریوں کی انومتی سے) پورانک دھرم کے خلاف ۳ ویاکھیان ہوئے۔ تب آنکھیں کھلیں۔ اور وہ پورانک پنڈت ٹھنڈا ہو کر بیٹھ گیا۔ اور اناپ شناپ بکنا چھوڑ دیا۔ اُتسو اپورو سمارو سے سماپت

ہُوا۔ اُتسو میں پنڈت پورن چندر جی۔ پنڈت نریندر جی۔ شریمتی سُشیلا دیوی جی سناتکا کے بھی پربھاوشالی مختلف سدھانتوں پر ویاکھیان ہوئے۔ اس طرح پرچار کرتے ہوئے میں ماہ مئی کے آخیر میں

ہنگولی

پہنچا۔ اُتسو بڑی دھوم دھام سے ہُوا۔ گرمی کی وجہ سے یہاں مجھے بخار ہو گیا۔ صحت یاب ہونے پر میں نے دو ویاکھیان دیئے۔ اور روزانہ شنکا سمادھان کیا۔ باہر کی جنتا کو آریہ سماج کے اُتسو سے بہت سا پر ساد ملا۔ حاضری اچھی ہوتی تھی۔ یہاں شری پنالال جی نکھمیہ کاریہ کرتا ہیں۔ اس اُتسو کے بعد میرا وہاں کا پروگرام ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے اوگیر ہوتا ہُوا حیدر آباد آیا۔ اور پنجاب سبھا کے پروگرام کے مطابق ۱۰ جون کو پنجاب میں واپس آگیا۔

اس پرکار میں نے اس لیکھ میں نظام راجیہ کے کچھ شہروں میں ہوئے پرچار کے وشے میں لکھا ہے۔ اگر موقعہ ملا تو میں اگلے مضمون میں اپنے بیچھے اور کشٹ کردیت انوبھو و تجربات ناظرین کی سیوا میں پیش کروں گا۔

چمپارسائن رجسٹرڈ

بل۔ ویریہ اور خون بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ بدہضمی۔ پتھری۔ جریان۔ سرعت کا ستیاناس کرتی ہے۔ واجی کرن یعنی طاقت اور ادویات کی سرتاج ہے۔ ہر مرد کو استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت آٹھ روپے فی سیر سوا روپے کی ایک پاؤ۔

سوم راج رجسٹرڈ

مرض لیکوریا یعنی جریان الرحم کا شرطیہ اور واحد علاج ہے۔ سپاری پاک اس کے آگے ہیچ ہے۔ قیمت دس خوراک اڑھائی روپے (ڈھائی)۔

چمپارسائن فارمیسی رجسٹرڈ

گارڈن کالج روڈ راولپنڈی

رشی کی جنم بھومی میں

(از قلم شری پنڈت سُدھیر دیو شرما سدھانت شاستری ایم اے۔ ایل۔ ٹی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول اجمیر)

...یم ہے۔ یدی ورش کے سمیوں کے
سو سمے میں اپنا سمے ... میں شِکشا آریہ سماج کے کام اور ویدک دھرم ... میں لگایا کرتا ہوں۔

اسی پرکار اس سال بھی میرا وچار بھارت ورش کے کسی حصہ میں دھرم پرچار کرنے کا ہُوا۔ اِتنے میں پنڈت شری کرشن شرما آدرش مشنری جنہوں نے کانپور میں میرے ساتھ کام کیا تھا۔ اور جو اب کاٹھیاواڑ میں بڑے اُتساہ اور لگن کے ساتھ آریہ سماج کا کام کر رہے ہیں کا نمنترن کاٹھیاواڑ پرچار کا مجھے مِلا۔ اور میں نے ماہ جون کا سمیہ کاٹھیاواڑ میں پرچار کے لئے دینے کا نشچے کیا۔ میری پرارتھنا پر میرے متر بھی برہمچاری پرکاش سوروپ آریہ مشنری (ہریانہ ضلع ہوشیارپور) آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کی اور سے پرچار کاریہ تتھا وِدیا یام پردرشن کرنے کے لئے تتھا شری مہاشہ جگل کشور پردھان آریہ کمار سبھا جے پور آریہ ساہتیہ دوارا دھرم پرچار کرنے کے لئے میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوئے۔ ہم لوگوں کی پرچار منڈلی جے پور آریہ کمار سبھا کا اُتسو سماپت کر کے سیدھی کاٹھیاواڑ کو روانہ ہوئی اور یکم جون کو بانکانیر پہنچ گئی۔

سب سے پہلے ہم لوگوں کا وچار رشی دیانند جی کی جنم بھومی کا درشن کرنے کا ہُوا۔ اسلئے دوسرے ہی دن ہم لوگ موروی ہو کر ٹنکارا پہنچے۔ جو کہ موروی سے ۱۵ میل دکشن پشچم کو ڈیمی ندی کے تٹ پر استھت ہے۔ وہاں پر موروی راجیہ کی طرف سے موٹر ریل کا پربندھ کر دیا گیا ہے۔ ٹنکارا کوئی بڑا نگر نہیں ہے۔ چار پانچ ہزار کی جن سنکھیا کا ایک گرام ہے۔ جس میں مکان آدی ادھک تر پرانے ڈھنگ کے ہی بنے ہوئے ہیں۔

ہم لوگ ٹنکارا پہنچ کر سب سے پہلے آریہ بھون میں گئے۔ جو ایک مدھیہ بھون لگ بھگ ۵۰۰۰ روپیہ کی لاگت سے ابھی حال میں بن کر تیار ہُوا ہے۔ جس میں پور بندر کے پرسدھ سیٹھ شری نانجی بھائی کالیداس جی کے دان کا ادھک بھاگ ہے۔ ابھی حال ہی میں انہوں نے تتھا اُن کے بھائی نے ایک ہزار روپیہ اس بھون کے ساتھ میں بننے والے اتتھی گرہ آدی کے لئے اَور دیا۔ اس آریہ بھون کے نرمان کے کاریہ میں سب سے ادھک ہاتھ شری گردھر لعل گوبند جی مہتہ کا رہا ہے جنہوں نے اپنے سنت پریشرم اور تن من دھن کو لگا کر اس کاریہ کی پورتی کا پریتن کیا ہے۔ اسکے لئے وہ آریہ جگت کی اور سے دھنیواد کے پاتر ہیں۔ اس کاریہ کے لئے اُنہیں اپنا گھر بار اور کاریہ چھوڑ کر ... میں رہنا پڑ رہا ہے۔ اُن کی یہ رشی بھکتی اور پرمتی قابل تعریف ہے لیکن ان کو اتنی سپھلتا اس کاریہ میں کداپی پراپت

نہ ہوتی۔ یدی (۱) شری دیویندر ناتھ مکھوپادھیائے جی اپنے رشی جیون چرتر میں ٹنکارا کو جنم بھومی کا مہنوا نہ دیتے۔ (۲) متھرا شتابدی پر بمبئی آریہ سماج کے منتری شری وجے شنکر جی ٹنکارا میں رشی جنم شتابدی منانے کا پرستاو نہ کرتے۔ اور اُس کی سپھلتا کے لئے پریتن کرتے۔ (۳) شری سوامی شردھانند جی مہاراج ٹنکارا میں آ کر ۱۹۲۶ء میں شتابدی نہ مناتے۔ اور رشی کے سمارک سوروپ آریہ سماج کی استھاپنا نہ کرتے۔ (۴) آریہ سماج ٹنکارا کے نو اُرجت منتری شری ویدراج جیٹھ بھائی جی اپنا تن من دھن لگا کر پرارمبھ سے سماج کو چلانے کا پربندھ نہ کرتے۔ (۵) موگا کے پرسدھ ڈاکٹر متھرا داس جی اپنی آرتھک سہایتا دوارا دیانند پتری پاٹھ شالہ کا سنچالن نہ کرواتے۔ (۶) شری سیٹھ راگھو جی پرشوتم جی ۷۰ روپے ماہوار دے کر کنیا برہمچریہ آشرم کا سنچالن نہ کرواتے۔ (۷) شریمتی چنچل بہن اپنے نج کا ۵۰۰ روپے اتتھی گرہ کے لئے نہ دیتی اور شمالی ہندوستان کا بھرمن کر کے ۷۰۰ روپیہ چندہ اکٹھا کر کے نہ دیتی۔ (۸) شری پنڈت شری کرشن جی شرما آریہ مشنری جو رشی جنم بھومی کے پریم کے کارن اپنا گھر بار گجرات پرانت میں چھوڑ کر کاٹھیاواڑ پرواسی بن رہے ہیں۔ بھارت کے سمست آریہ پتروں میں اپنے لیکھوں دوارا ٹنکارا کے رشی سمارک کا آندولن نہ کرتے۔ تتھا سویم انیک ستھانوں کا بھرمن کر کے "آریہ بھون" کے لئے دھن اکتر کرنے کا کام پرارمبھ نہ کرتے۔ لیکن ان سب میں سب سے قابل تعریف کام شری گردھر لال گوبند جی کا ہی ہے۔ جنہوں نے اپنا سارا سمیہ دے کر بڑی لگن کے ساتھ اس کاریہ کو کیا ہے۔ یدی وہ اپنا سمیہ اور اُتساہ اس کاریہ میں پردان نہ کرتے۔ تو یہ کاریہ شیگھرتا سے نہ ہوتا۔ وہی اس سمیہ آریہ سماج ٹنکارا کے پردھان ہیں۔ ان کا وچار رشی کی پاون سمرتی کو مستقر رکھنے کے لئے نمن لکھت ستھاپنا بنانے کا ہے۔ (۱) آریہ سماج مندر تو بن چکا ہے۔ (۲) اتتھی گرہ جس کے بننے کا کاریہ آرمبھ ہو چکا ہے۔ اور جو شیگھر بن جائے گا۔ (۳) سرسوتی پستکالیہ جس کے لئے پستکوں کا سنگرہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی بھون بنا شیش ہے۔ (۴) ... گھر جو ابھی بننے کو ہیں۔ ان سب کے لئے

اور پاس کی کچھ بھومی کریہ کرنے کے لئے لگ بھگ دس ہزار کی آوشکتا ہے۔ جس کی اپیل انہوں نے نکالی ہے۔ آشا ہے کہ آریہ جنتا اس کا آشا جنک سموچت اُتر دے گی۔ جس سے یہ کاریہ شیگھر ہو سکیں۔

لیکن اس آریہ بھون کی تتھا اُپ روکت کاریوں کی یوجنا کے ساتھ ہمیں یہ لکھتے ہوئے دُکھ ہوتا ہے۔ کہ شری کنیا برہمچریہ آشرم جو ۱۹۳۲ء سے ٹنکارا میں شری راگھو جی پرشوتم کے دان سے ستھاپت کیا گیا تھا۔ اب سماپت ہو چکا ہے۔ اسی پرکار دیانند پتری پاٹھ شالہ کی دشا بھی اچھی نہیں ہے۔ اس میں اب کیول ۵۰ کے لگ بھگ کنیائیں رہ گئی ہیں۔ کیونکہ موروی راجیہ کی اور سے وہاں ایک بڑی کنیا پاٹھ شالہ کھول دی گئی ہے۔ تتھا دیانند اوشدھالیہ بھی بند ہو چکا ہے۔ ان تینوں سنستھاؤں کی بیر الپ کال میں مرتیو اتھوا مرتو رچھ اوستھا پرتیک آریہ ہردے کو دُکھت کرے گی۔ موروی راجیہ سے جو سہایتا دیانند پتری پاٹھ شالا کو ملتی تھی۔ اُن کی اپنی پاٹھ شالہ کھلنے سے وہ بھی بند ہو گئی ہے۔ اسلئے اب آریہ بھائیوں کا آرتھک سہایتا دوارا دیانند پتری پاٹھ شالہ کا چلانا اور بھی ادھک کرتویہ ہو جاتا ہے۔

کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ جس گرہ میں بالک مول شنکر کا جنم ہُوا تھا۔ اُسی کو خرید کر کے یہ آریہ بھون کا سمارک اُسی ستھان پر بنتا۔ لیکن اس ستھان کو ۵۰۰۰ روپیہ سے کم میں اُس کے ادھیکاری دینے کو تیار ہی نہیں ہوتے۔ اسی پرکار ہم لوگوں نے وہ شوالیہ بھی دیکھا۔ جو ڈیمی ندی کے تٹ پر نگر سے دکھشن کی اور جیرن، شیرن اوستھا میں استھت ہے۔ رشی کے سمارک بنانے کے لئے وہ ستھان بھی بہت اُپ یکت ہوتا۔ لیکن وہ بھی مل نہیں رہا۔ یدی آریہ پُرش آرتھک سہایتا کر کے ان دونوں ستھانوں کو پراپت کر سکیں۔ تو رشی دیانند کے واستوک سمارک وہاں بنائے جا سکتے ہیں۔ واستو میں ابھی بھارت کے اُدھنگ ودھاتا۔ ویدوں کے پرمودھارک تتھا سمست سنسار کو ویدک سندیش سُنانے والے رشی دیانند کا سمارک جیسا بننا چاہیئے تھا۔ اُس کا تو ابھی شلانیاس بھی نہیں بنا سنسار کے انیہ مہاپُرش مہاتما بدھ۔ حضرت عیسیٰ

تتھا محمد صاحب۔ شری رام، شری کرشن، بینو لیتی آدی کے جنم ستھانوں میں جیسے سمارک بنائے گئے ہیں۔ رشی دیانند کا اُن سے کسی دشا میں بھی کم نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ رشی کا بھوتک سمارک نہ ہو جس سے کہ کچھ آریہ بھائی ادھک لابھ نہیں دیکھتے۔ تو ایک برہد وِدیالیہ۔ ریسرچ انسٹیٹیوٹ آدی کی روپ میں تو اُس ویدک پُنرُدھارک کا سچا سمارک ہونا چاہیئے۔ اس سمیہ تک جو سمارک بن چکے ہیں اتھوا جو بھوشیہ میں بنیں اُس میں سمست آریہ جگت کا پرتی ندھیتو ہونا آوشیک ہے۔ کیونکہ رشی دیانند کیول ٹنکارا اتھوا موروی کی ہی سمپتی نہیں تھے۔ کنتو سمست ... وشو کی وِمل وبھوتی تھے۔

آریہ سماج بھگت پورہ کا اُتسو

بھگت پورہ آریہ سماج کا اُتسو مورخہ ۹، ۱۰، ۱۱ جولائی کو منایا جائے گا جس پر آریہ سماج کے پرسدھ ودوان اُپدیشک و بھجنیک پدھاریں گے۔ بھگت پورہ لیسپرو ریلوے سٹیشن کے بالکل پاس ہے۔ سب آریہ بھائی اُتسو پر درشن دے کر لابھ اُٹھا دیں۔ (منتری)

آریہ سماجیوں کے لئے

او۔ کے ریکارڈنگ کمپنی کا

شاندار تحفہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرسدھ بھجنوپدیشک ماسٹر پرکاش اور مشہور ماہر فن موسیقی مس گلزار بیگم کا اکٹھا گایا ہُوا ریکارڈ نمبر ۱۔ "پرانی ایشور کو پہچان"۔ نمبر ۲۔ "نہیں ہے وقت سونے کا اٹھو بیدار ہو جاؤ"۔ جلد ہی مارکیٹ میں آ رہا ہے

ضرورت ہے

ایک یوگیہ آریہ پنڈت یا تجربہ کار ودھوا شاستری پنڈت کی جو آریہ پتری پاٹھ شالہ میں اگلیہ کی شکھشا لڑکیوں کو دے سکے۔ اور آریہ سماج میں پروہت کا کام کرے

منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم
ھفتہ وار
آریہ مسافر لاہور
مؤرخہ ۱۱ جولائی ۱۹۳۷ء

پنڈت چموپتی جی کی یادگار کے لئے اپیل

پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے ممبر دیانند سیوا سدن کی مرتیو سے آریہ سماج کو واقعی ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ شاید ہی کوئی آریہ سماج یا کوئی سرکردہ آریہ سماجی لیڈر ہوگا۔ جس نے پنڈت جی کی مرتیو پر اظہار افسوس نہ کیا ہو۔ ابھی تک سماجوں کی طرف سے ایسے ریزولیوشنوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ اور وہ سلسلہ وار آریہ مسافر میں شایع کئے جا رہے ہیں لیکن ہمارا فرض صرف اظہار افسوس پر ہی نہیں ختم ہو جاتا۔ سورگباشی پنڈت جی اپنے پیچھے اپنی سنتی سادھوی دھرم پتنی کے علاوہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ سب سے بڑا لڑکا ایف۔ اے کلاس میں پڑھتا ہے۔ پنڈت جی خود تو پورا تیاگ کا جیون بسر کرتے تھے۔ وہ اپنے پیچھے کوئی اثاثہ نہیں چھوڑ گئے۔ اسلئے آریہ سماج پر سب سے پہلا فرض یہ عائد تھا۔ کہ اُن کے پریوار کے پالن پوشن اور بچوں کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اسکے لئے ادھیکاریوں کی ایک میٹنگ میں یہ قرار دیا گیا۔ کہ اس کے لئے پانچ ہزار روپیہ جمع کیا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے (۱) رائے بہادر دیوان بدری داس جی (۲) پنڈت بھیم سین جی۔ (۳) لالہ رتن داس جی (۴) مہاشہ کرشن جی۔ (۵) پنڈت بشمبر ناتھ جی اور (۶) پروفیسر شیو دیال جی پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ دھن اکٹھا کرنے کا بار مہاشہ کرشن پر ڈالا گیا۔ اب آپ سبھا نے رپورٹ کی ہے۔ کہ مطلوبہ پانچ ہزار روپیہ جمع ہو گیا ہے۔ اب یہ دھن سود پر لگا دیا جائے گا۔ اور اس فنڈ سے پنڈت جی کے پریوار کی سہائتا ...

اس کے علاوہ انترنگ سبھا نے یہ بھی طے کر دیا ہے۔ کہ سبھا نے پنڈت جی کی زندگی کا جو تین ہزار روپیہ کا بیمہ کرایا ہوا تھا۔ وہ روپیہ بھی پنڈت جی کے پریوار کو دے دیا جائے۔ اس کے علاوہ پنڈت جی کے سیوا کال میں اُن کے بچوں کی تعلیم کے لئے جو وظائف دیئے جاتے تھے۔ اور جو بقدر ۳۰ روپیہ ماہوار کے ہیں وہ پنڈت جی کے سیوا کال کی پوری میعاد کے خاتمہ تک بدستور سابق اُنہیں دیئے جائیں۔

اسطرح سے ناظرین پر یہ بخوبی واضح ہو جائے گا۔ کہ جہاں تک پنڈت جی کے پریوار کی سہائتا کا سوال تھا۔ سبھا نے اس کا پورا پورا انتظام کر دیا ہے۔ اور وہ اُن بھدر پرشوں کا جنہوں نے اسقدر قلیل عرصہ میں اپیل کی رقم پوری کر دی دھنیواد کرتی ہے مگر ابھی ایک اور فرض ہمارے ذمہ باقی ہے۔ اور وہ ہے سورگباشی پنڈت جی کی یادگار قائم کرنا۔ ناظرین اس بات سے ناواقف نہیں ہو سکتے۔ کہ جو قومیں اور جماعتیں اپنے بزرگوں اور مانیہ پرشوں کے نام کو زندہ اور سلامت نہیں رکھا کرتیں۔ وہ نہ صرف یہ کہ ترقی نہیں کر سکتیں۔ بلکہ دیر تک زندہ بھی نہیں رہا کرتیں۔ اسلئے اس فرض کی سرانجام دہی پریوار کی سہائتا کے فرض سے کسی بھی لحاظ سے کم اہم اور ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ ۴ جولائی کی انترنگ سبھا میں یہ نشچہ کر دیا گیا ہے کہ پنڈت جی کی یادگار قائم کی جائے۔ اور اس کام کے لئے کم از کم پانچ ہزار روپیہ جمع کیا جائے۔ پنڈت جی کی یادگار کا کیا روپ ہو۔ اس کے نشچہ کرنے کے لئے کہ یادگار کس روپ میں قائم کی جائے مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنا دی ہے۔

(۱) پنڈت بشمبر ناتھ جی (۲) پنڈت بدھ دیو جی (۳) پنڈت گیان چند جی۔ (۴) لالہ ارجن دیو جی۔ (۵) لالہ چرنداس جی (سیالکوٹ)۔ (۶) مہاشہ کرشن جی اور (۷) پنڈت ستیہ برت جی۔

تمام تجاویز جو اسوقت تک موصول ہو چکی ہیں یا اس اثناء میں جو موصول ہونگی۔ اُن سب پر غور کر کے یہ سب کمیٹی عنقریب ہی یہ فیصلہ کر دے گی۔ کہ یادگار کس صورت میں قائم کی جائے۔ اب آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ وہ یہ مطلوبہ پانچ ہزار کی رقم بھی بہت جلد فراہم کر دیں۔ ہمارے پاس کئی آریہ سماجوں کے پرستاو آ چکے ہیں۔ کہ اگر پنڈت جی کی یادگار قائم کی جائے۔ تو وہ حسب المقدور سہائتا دیں گے۔ اب اُنہیں اس طرف جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور جتنی بھی رقم وہ اس مد میں فراہم کر سکیں کر کے سبھا کے دفتر میں بھیج دینی چاہیئے۔ آریہ پرشوں نے پنڈت جی کے پریوار کی سہائتا کے متعلق فنڈ کو جس مستعدی سے پورا کیا ہے۔ اس پر تمام بیگانے و بیگانے اُن کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمیں وشواس ہے۔ کہ وہ پنڈت جی کی یادگار کے متعلق فنڈ بھی بہت جلد فراہم کر کے اپنے ایک اہم فرض سے سبکدوش ہوں گے۔

مسٹر غنی بیرسٹر پر قاتلانہ حملہ

پچھلے دنوں ایک مسلمان مولوی نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ اس امر کے متعلق ایک کتاب لکھنے والا ہے کہ اسلام میں شاتم رسول کو قتل کرنے کا کسی مسلمان کو استحقاق نہیں۔ اس پر مولانا ظفر علی کے اخبار زمیندار میں ایک نہایت اشتعال انگیز لیڈنگ آرٹیکل شائع ہوا۔ کہ یہ کتاب آریہ سماجیوں کی ترغیب اور امداد سے لکھی جا رہی ہے۔ اور کہ یہ بہت سخت فتنہ ہے۔ جسے مسلمانوں کو ابتدا میں ہی دبا دینا چاہیئے جہاں تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سوال ہے۔ ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ الزام سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس امر کے متعلق زمیندار اور دیگر مسلم اخبارات میں شایع شدہ اشتعال انگیز تحاریر اپنا کام کر گئیں۔ لاہور کے مشہور لیبر لیڈر مسٹر ایم۔ اے غنی بیرسٹر نے اس کتاب کا دیباچہ لکھا تھا۔ لیکن جب اُنہوں نے دیکھا۔ کہ مسلم اخبارات اس کے متعلق طوفان کھڑا کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے اخبارات میں شایع کرا دیا۔ کہ وہ اپنا دیباچہ واپس لیتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اس کے اشتعال میں آئی ہوئی طبائع کا غم و ...

مکان پر جا کر اُن پر ایک چھُرے سے قاتلانہ حملہ اور اُن کی گردن پر گہرے زخم لگائے۔ اس کے بعد قاتل بھاگ نکلا۔ لیکن ایک سکھ درزی نے اس کا تعاقب کر کے اسے گرفتار کر لیا۔ اب وہ زیر حراست پولیس ہے۔ اور پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

مسٹر غنی ہسپتال میں ہیں۔ اگرچہ وہ سخت مجروح ہوئے ہیں۔ لیکن اُن کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ ملزم نے ایک مجسٹریٹ کے روبرو اپنے بیان میں کہا۔ کہ میں نے مسٹر غنی پر اسلئے حملہ کیا ہے۔ کہ اُنہوں نے شاتم رسول کا مقدمہ لکھ کر میرے مذہبی جذبات کو مجروح کیا تھا"۔ ملزم نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا۔ کہ وہ مسٹر غنی کو قتل کرنے کے بعد میرا ارادہ آریہ سماج مندر میں جا کر آریہ سماجیوں پر حملہ کرنے کا تھا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا تھا۔ کہ کتاب آریہ سماجیوں کے ایما پر لکھی گئی ہے"۔

ملزم کے بیان کے آخری حصہ سے ظاہر ہے کہ ایک غلط خبر کی بنا پر لوگوں کی زندگیاں کیسے خطرے میں ڈالدی جاتی ہیں۔ جن دنوں مسلم اخبارات میں اس قسم کی اشتعال انگیز تحاریر شایع ہوئی تھیں اگر گورنمنٹ اُسی وقت کارروائی کرتی۔ تو یہ نوبت ہی نہ آتی۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اصلی مجرم تو وہ لوگ ہیں جو ایسے سریع الحس اور مذہبی دیوانہ لوگوں کو اپنی کوتاہ اندیشانہ تحریروں سے بھڑکاتے رہتے ہیں۔ جب تک حکومت وقت ایسے لوگوں کا انسداد نہ کرے گی۔ تب تک اس قسم کے واقعات ہوتے رہیں گے۔

کاش ہندوستان میں ایسا قانون پاس ہو

اخبارات میں یہ دل خوش کن خبر شائع ہو رہی ہے۔ کہ گورنمنٹ ٹرکی کے حال ہی میں ایک نیا قانون پاس کیا ہے۔ جس کی رو سے لوگوں کا شارع عام میں گالی بکنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ جس وقت ہم نے یہ خبر پڑھی۔ ہمارے منہ سے نکلا" کاش ہندوستان میں بھی کوئی مصطفےٰ کمال ہوتا۔ جو اس قسم کا قانون یہاں بھی پاس کر دیتا"۔ ہندوستان میں جس قسم کی گندی۔ فحش اور قابل نفرت ماں بہن اور بیٹی کی گالیاں دی جاتی ہیں۔ دنیا بھر میں اور کہیں نہیں دی جاتیں۔ ہمارے ایک جہاں گرد دوست نے جو قریباً تمام دنیا کا سفر کر چکا ہے۔ ہمیں بتلایا ہے۔ کہ صرف یہی ایک بدقسمت ملک ہے جس میں اس قسم کی جگر دار گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور ہم نے بچشم خود دیکھا ہے۔ کہ بعض کوتاہ اندیش والدین اپنے معصوم ننھے بچوں کو ...

آریہ سماج رجمنٹ بازار انبالہ کی امداد کرو

ناظرین کسی دوسری جگہ پڑھ لئے امرت دھارے جی ہاں آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کی طرف سے آریہ سماج مندر رجمنٹ بازار انبالہ چھاؤنی کی تعمیر کے متعلق ایک اپیل درج پائینگے۔ اس میں دلائے بہادر بتلایا ہے۔ کہ اگر یہ ماہ ستمبر سے پہلے پہلے تیار نہ ہوا۔ تو گورنمنٹ اسے ضبط کرے گی۔ اول چھاؤنیوں میں دھارمک استھانوں کے لئے جگہیں ہی بڑی مشکل سے ملتی ہیں۔ لیکن اگر مل جائیں۔ تو پھر یہ بھی شرائط سے مشروط ہوتی ہیں۔ اگر ان شرائط کو پورا نہ کیا جاسکے۔ تو سرکار کو انہیں ضبط کرلینے کا پورا استحقاق ہوتا ہے۔ چنانچہ یہی مشکل آریہ سماج رجمنٹ بازار انبالہ چھاؤنی کو پیش آرہی ہے۔ ہماری رائے میں یہ سماج اس بات کی مستحق ہے۔ کہ دوسری سماجیں اس کی حتے الوسع مدد کریں۔ ایک سماج مندر کا محض معمولی سی رقم کی عدم فراہمی کے کارن ضبط ہوجانا آریہ سماج کے نیک نام پر ایک امٹ دھبہ ہوگا۔ اسلئے ہم تمام مخیر طبع آریہ سجنوں اور آریہ سماجوں سے پرزور پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ انہیں آریہ سماج رجمنٹ بازار انبالہ کی ضرور امداد کرنی چاہئے قطرہ قطرہ بہم شود دریا۔ تھوڑی تھوڑی رقم سے بھی ان کا کام چل جائے گا۔ اور اسطرح ہمارا یہ دھرم استھان بچ جائے گا۔ تمام مطلوبہ رقم ماہ...

ایک نئے ملہم کا ظہور :-

پنجاب کی سرزمین جہاں دوسری چیزوں کے لحاظ سے زرخیز ہے۔ وہاں یہ ملہم اور سدھ یعنی پہنچے ہوئے لوگ پیدا کرنے میں بھی شہرہ آفاق ہے۔ اس سے پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی بانی مبانی احمدیت مسیح موعود مہدی مسعود۔ کرشن گوپال وغیرہ وغیرہ کے مثیل ہونے کے دعاوی کرکے اس صوبہ کی شہرت کو چار چاند لگا چکے ہیں۔ اُن کے بعد مولوی احمد نور کابلی اور کئی دیگر اصحاب صاحب کشف والہام ہونے کا دعوےٰ کرکے خطہ پنجاب کی زرخیزی کی تصدیق وتائید مزید کرچکے ہیں۔ اب ایک چٹھی کے ذریعہ معلوم ہؤا ہے۔ کہ اسی طریق کے ایک اور بزرگ بھی نمودار ہو گئے ہیں۔ ان کا نام نامی واسم گرامی "دنیا کا خادم مہرالدین قلعی گر سکنہ چونڈہ۔ ضلع سیالکوٹ بقلم خود" ہے۔

اگرچہ ناظرین کو ابھی تک ان کے الہامات سے واقفیت نہیں ہوگی۔ لیکن انہیں چنداں فکر نہ کرنی چاہئے۔ شاید "دیر آید درست آید" والا معاملہ ہو۔

مرزا قادیانی اور نئے ملہم میں فرق

قادیانی آنجہانی (بلکہ اُن کی قبیل کے دیگر مدعیان کشف والہام) میں یہ فرق ہے (اور یہ بہت بڑا نمایاں فرق ہے) کہ جہاں مرزا صاحب نے (اُن کی اپنی تحریر کے مطابق) پلیگ اور ہیضہ وغیرہ امراض خدا سے خاص طور پر التجا کرکے ہندوستان پر نازل کرائی تھیں۔ وہاں نئے ملہم میاں مہرالدین صاحب قلعی گر سکنہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقلم خود نے اس سے بالکل اُلٹ خدا سے التجا کرکے ان وبائی امراض اور دیگر مصائب سے اہل دُنیا کو نجات دلا دی ہے۔ چنانچہ آپ اپنی ایک چٹھی میں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ :-

مورخہ ١٤ جون ١٩٣٦ء

ہم نے خدا کے حضور عرض کرکے مندرجہ ذیل باتیں قبول کرالی ہیں :-

(١) طاعون اور بیماری ہیضہ آئندہ کبھی نہیں پڑیگی۔ تمام جہان میں جہاں ہے وہ جاتی رہے گی۔

(٢) زلزلہ کبھی نہیں۔ جس سے کسی مکان یا انسان کا نقصان ہو۔

(٣) باؤلہ کتا کبھی نہیں ہوگا۔ کبھی کوئی کتا کا کاٹا ہؤا باؤلہ ہوکر نہیں مرے گا۔

(٤) سانپ کبھی نہیں کاٹے گا۔ کبھی کوئی سانپ کے ضرر سے نہیں مرے گا۔

(٥) مرگی یعنی صرع کبھی نہیں ہوگی۔ جو ہے۔ وہ جاتی رہے گی۔

(٦) چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں سل۔ دق۔ دمہ۔ چیچک کبھی نہیں ہوگا۔ جو ہے وہ جاتا رہے گا۔ اور جو باہر سے ان امراض کے مریض آئیں گے۔ وہ چھ ماہ کے اندر شفا پائیں گے۔ اور یہاں عمریں لمبی ہونگی۔ ساٹھ سال سے کم عمر کے انسان کم مرینگے۔

(٧) چھ ماہ تک تمام جہان میں بہت کم انسان مرینگے۔ پچھلی ششماہی کے لحاظ سے دسواں حصہ بھی نہیں مرینگے۔ اس کا حساب ایک شہر کی اموات سے لگایا جاسکتا ہے۔

ملک معظم کو خوشخبری ہو۔ کہ اُن کی رعایا میں ایک ایسا شخص ہے۔ جس کے ذریعہ سے بہت سا روپیہ جو گورنمنٹ کا امراض بالا ونقصان پر خرچ ہوتا تھا بچ جاوے گا۔ اور جو انسان دودھ گھی میں کھوٹ ملاکر بیچتے ہیں وہ املا ملہم صاحب کا ہے۔ ایڈیٹر) ہیں۔ اُن کو چاہیئے۔ کہ توبہ کریں۔ اور آئندہ ایسا نہ کریں۔ ورنہ وہ چھ ماہ کے بعد خدا کی تلوار سے قتل کئے جائینگے۔ اور اُن کی گائے بھینسیں وغیرہ بھی۔ دودھ اور گھی میں کھوٹ ملانا خدا کے نزدیک سخت جرم ہے۔ جہاں جہاں یہ اشتہار پہنچے۔ سب بھائی ملکر شایع کرادیں۔ تاکہ لوگ فائدہ اٹھائیں۔ اکیلے (؟) کیلا کی نفی) یہ اشتہار شایع کردیں۔ مشکور ہونگا موجب ثواب ہے۔

اور جو بھائی مجھے دُعا کے لئے کہیں یا لکھیں گے وہ فائدہ اُٹھائیں گے۔ اگر کوئی بادشاہ مجھے دعا کے لئے لکھے۔ تو وہ آرام کی زندگی بسر کریگا۔ کسی بادشاہ کو طاقت نہ ہوگی۔ کہ اُن پر حملہ کرے۔

(دُنیا کا خادم مہرالدین قلعی گر چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقلم خود)

کاش یہ اعلان آپ چند ماہ پہلے شایع کراتے۔ بیچارہ شاہ ابیسینیا تو بچ جاتا۔ کیونکہ اگر وہ آپ سے دعا کرالیتا۔ تو پھر مسولینی کی کیا تاب تھی۔ کہ اُدھر کا رُخ بھی کرسکتا۔ اس کی توپوں میں کیڑے پڑجاتے۔ بندوقوں کو زنگار کھا جاتا۔ اور تمام مذکورہ بالا بیماریاں جن سے "مہرالدین صاحب قلعی گر بقلم خود" نے خدا سے خاص طور پر منظوری لے کر اہل دنیا کو محفوظ وماعون بنایا ہے۔ مسولینی اور اُس کے سپاہیوں میں یکدم پھیلکر اُن کا ننیا پانچا کردیتیں۔

گورنمنٹ کی طرف سے آئے دن یہ کہا جاتا ہے۔ کہ رفاہ عام کے فلاں فلاں کام روپیہ کی قلت کی وجہ سے بند ہیں۔ اب ان ملہم صاحب نے اس کے لئے بھی بچت کی صورت پیدا کردی ہے۔ وہ اس طرح کہ اس سے پہلے ان بیماریوں کے علاج معالجہ پر اس کا جو روپیہ ہسپتالوں وغیرہ کی صورت میں خرچ ہوتا تھا۔ وہ بچ جائے گا۔ ہماری رائے میں سرکار کو چاہیئے۔ کہ وہ اس طریق پر بچا ہؤا تمام روپیہ نئے پاگل خانے کھولنے پر خرچ کرے اور جن کے دماغ میں رحمت الٰہی سے کچھ ہیر پھیر ہو گیا ہو۔ اُن کا باقاعدہ علاج معالجہ کیا جائے۔

بہرحال "مہرالدین صاحب قلعی گر سکنہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقلم خود" کا دم غنیمت ہے۔ اور سرزمین پنجاب ایسے "فرزندان خداداد" پر جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔

آریہ سماجوں کو سوچنا

اوپدیشک ودیالیہ پہلی اگست سے ١½ مہینے کے لئے گرمیوں کی چھٹیوں کیوجہ سے بند رہے گا۔ جو سماجیں اس اوسر میں اپنے یہاں یا اپنے آس پاس کے علاقے میں پرچار کرانا چاہیں۔ ان کے پاس ودیالیہ کے ودیارتھی پرچار کے لئے بھیجے جاسکینگے۔ ودیارتھی کے آنے جانے کے لئے کرایہ پہلے بھیج دینا ہوگا۔

آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور۔

آریہ سماج بنگلور میں ایک عیسائی مشنری کی لڑکی لیڈی ڈاکٹر کی شدھی

ڈاکٹر بھاگیہ اماں ایم۔ بی۔ بی۔ ایس نے جو کنگ جارج ہسپتال مہارانی ہیپ وزیگا پٹم میں اسسٹنٹ سرجن اور گوری بدنور (ریاست میسور) کے ریورینڈ مشنری بھدریا کی سپتری ہیں ٩ جون کو منتری آریہ سماج بنگلور کو انگریزی میں ایک درخواست دی جس کا مطلب یہ تھا۔

"میں ساؤتھ انڈین یونائیٹڈ چرچ کی ممبر ہوں۔ صدق دل سے اپنا موجودہ مذہب تبدیل کرکے اپنا پرانا ویدک رشیوں کا دھرم اختیار کرنا چاہتی ہوں۔ اسلئے ملتجی ہوں۔ کہ ١٤ر جون ١٩٣٦ء کو ضروری رسوم اداکرکے ویدک دھرم میں میرا پرویش کرایا جائے۔ چنانچہ اُس دن بنگلور آریہ سماج بھون (کیلاس پاسٹم) میں پنڈت دھرم دیوجی ودیاواچسپتی نے شدھی سنسکار کرایا۔ ڈاکٹر صاحبہ نے اپنی شدھی پر پانچ روپیہ سماج کو دان دئیے۔ اور دو روپیہ ماہوار چندہ دینا منظور کیا۔

ایک اور شدھی

١٦ر جون کو مسٹر جوزف سیمویل آنجہانی کی سپتری مس ایمیلا کو بنگلور سماج نے شدھ کرکے ومِلا دیوی بنادیا۔ یہ سنسکار بھی پنڈت دھرم دیوجی نے ہی کرایا۔ اور بھی کئی شدھیاں جلدی ہونے والی ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر ١١

ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ آئندہ تین سالوں میں آریہ سماج کے سندیش کو اتنے زور سے اور دُور دُور تک پہنچایا جائے۔ کہ اگر آج ان کی تعداد بیس لاکھ ہے۔ تو ١٩٤١ء میں اُن کی تعداد کم ازکم دو کروڑ ہو جانی چاہیئے۔ ساتھ ہی اس بڑھی ہوئی تعداد کو سمبھالنے کے لئے آریہ سماج کے کیندروں (مرکزوں) میں بڑھوتی کرنے کی بھی ادشیکتا ہے۔ آریہ سماجوں کی تعداد کو دگنا کردینے کے وچار کی تہ میں یہی بات ہے۔

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا نے اس پرستاؤ کو سویکار کرکے آریہ سماج کو ایک صحیح راستہ دکھایا ہے۔ اگر سبھا نے سجیت ہوکر پیچھے پیروی کیا اور آریہ سماج نے اُتساہ دکھلایا۔ تو تین سال میں آریوں کا دس گنا اور آریہ سماجوں کا تین گنا ہو جانا کچھ مشکل نہیں ہے۔ اور پر پاس کا تھوڑا سا سہارا چاہیئے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جنتا سے اپیل

۱۹۲۶ء میں گورنمنٹ کی طرف سے ایک قطعہ زمین ۱۰۰×۱۰۰ فٹ ایریا آریہ سماج رجمنٹ بازار انبالہ چھاؤنی کو برائے تعمیر پاٹھ شالہ ملا تھا۔ رجمنٹ بازار کے ادھیکاریوں نے اس زمین پر پاٹھ شالہ آریہ سماج بنوانے کے لئے نقشہ منظور کرا لیا۔ اور بلڈنگ کی تعمیر پر تقریباً -/۲۰۰۰ روپیہ خرچ کر دیا۔ کارن وش نقشہ کے مطابق پاٹھ شالہ کا ہال کمرہ جس کی پیمائش ۲۰×۴۰ فٹ ہے مکمل نہیں ہو سکا۔ کیونکہ رجمنٹ بازار کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ اسلئے ابھی تک یہ بلڈنگ مکمل نہیں ہو سکی۔

اب ملٹری افسران اعلےٰ کی طرف سے یہ نوٹس آگیا ہے۔ کہ اگر یہ بلڈنگ نقشہ کے مطابق اکتوبر ۱۹۳۶ء تک مکمل نہ کی جاوے گی۔ تو بلڈنگ اور زمین ضبط کر لی جاوے گی۔ اس وقت بلڈنگ کو نقشہ کے مطابق مکمل کرنے کے لئے کم از کم -/۷۰۰ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اسلئے آریہ جنتا سے میری یہ ہاردک اپیل ہے۔ کہ یتھا شکتی اس مندر پاٹھ شالہ آریہ سماج بلڈنگ کو بچانے کے لئے دھن سے سہائتا کریں۔ جو کچھ کسی سے ہو سکے دان بھیجنے کی کرپا کریں۔ کل روپیہ بنام لالہ بلاقی داس سیکرٹری آریہ سماج صدر بازار انبالہ ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء سے پہلے بھیجنے کی کرپا کریں۔ کیونکہ مندر کی تعمیر ستمبر ۱۹۳۶ء سے پہلے پہلے مکمل ہونی ضروری ہے۔ اسلئے دھن اگست سے پہلے پہلے ہمارے پاس پہنچنا چاہیئے۔ ہر ایک پریمی کی چھوٹی سے چھوٹی رقم کے لئے ہمارا ہاردک دھنیواد ہوگا۔ مندر پاٹھ شالہ آریہ سماج مکمل ہو جانے پر اس کی رجسٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے نام کرا دی جاوے گی۔ کاغذات سبھا میں بھیج دیئے گئے ہیں۔

(امرت رائے ریٹائرڈ انجنیئر پردھان)

کی بیوقت مرتیو پر اظہار افسوس کے لئے آریہ سماج میں ایک شاندار پبلک میٹنگ ہوئی جسمیں پنڈت ودیا رتن جی نے ان کے کام اور جیون پر روشنی ڈالتے ہوئے نمن لکھت شوک پرستاؤ پیش کیا۔

"پٹیالہ پبلک خصوصاً آریہ بھائیوں کی یہ میٹنگ شریمان پنڈت چموپتی جی کی بیوقت موت پر اظہار افسوس کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی پسماندگان کو شانتی پردان کریں۔ اور آریہ پرتی ندھی سے انکے پریوار کی سہائتا کی پرزور اپیل کرتی ہے"

لالہ حکم چند جی۔ پنڈت جیوا رام نے اس ریزولیشن کی تائید و تائید مزید کی اور سب نے کھڑے ہو کر اس ریزولیشن کو پاس کیا۔

پنڈت چموپتی کی مرتیو پر سرکردہ لیڈروں اور سبھاؤں کا اظہار افسوس

پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی کی شردھانجلی

"آریہ جگت میں یہ سماچار بڑے دکھ سے سنا جائے گا۔ کہ پنجاب کے یوگیہ۔ سداچاری۔ سدھانت مرمگیہ۔ پرتشٹھت وِدوان۔ گرنتھ کار۔ دکتا۔ لیکھک اور کوی شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے اب اس سنسار میں نہیں رہے۔ آپ نے اپنی ودونا پورن اور بھاؤ بھری پستکوں دوارا آریہ سماج کی جو امولیہ سیوا کی ہے۔ وہ کبھی نہیں بھلائی جا سکتی۔ اس پر آریہ سماج اُچت گرب اور فخر کر سکتا ہے۔

پنڈت چموپتی جی کا سچا شرادھ اور واستوک سنمان اُن کی پستکوں اور کرتیوں کا ادھک سے ادھک پرچار اور وستار کرنا ہے۔ آشا ہے۔ کہ آریہ بھائی اس پوتر کاریہ میں کبھی بھی نہیں رہیں گے۔ پنڈت جی کے دیہہ اوسان سے آریہ سماج کی جو ہانی کشتی ہوئی ہے اُس کی پورتی شیگھر سنبھو نہیں ہے۔ پرماتما کے کاریہ میں کوئی ہستا کشیپ نہیں کر سکتا۔ میں سنیکت پرانت آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان کی اور اپنی ویکتیگت حیثیت سے اس دارُن دکھ میں سورگیہ پنڈت چموپتی جی کے شوک سنتپت پریوار کے ساتھ ہاردک سمویدنا پرگٹ کرتا ہوں۔ پورن آشا ہے۔ کہ پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا پنڈت جی کے پریوار کے سہائے ارتھ اُچت ویوستھا کرنے میں پورا اُدیوگ کرے گی"

(مدن موہن سیٹھ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی)

آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ

شری منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ لکھتے ہیں۔ کہ "شری پنڈت چموپتی جی کی اچانک مرتیو کے سماچار نے دل پر بجلی گرا دی۔ بار بار اُن کی مورتی آنکھوں کے سامنے آتی ہے۔ ان کی موت سے آریہ سماج کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ پرماتما ان کی مرتیو کے دکھ کو سہن کرنے کی شکتی اُن کے پریوار کو پراپت کرائیں۔"

رائے امرت رائے جی اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

شری منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو لکھتے ہیں:۔

"ابھی رات کو ۸ بجے آپ کا تار ملا۔ شری پنڈت چموپتی جی کے سورگباس کی خبر پڑھ کر اتینت دکھ ہوا۔ ایک ویدوں کا وِدوان ہم سے جُدا ہو گیا۔ پرماتما اُن کی آتما کو شانتی تتھا سدگتی دیں اور سمست بندھوؤں کو دھیریہ تتھا شانتی پردان کریں۔ اُن کے ویوگ سے آریہ سماج کو بڑا بھاری دھکا لگا ہے۔"

سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

منتری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور لکھتے ہیں:۔

میں سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ صوبہ سرحدی۔ سندھ و بلوچستان اور اس سبھا کے ساتھ ملحق تمام سبھاؤں اور مہابیر دلوں کی طرف سے اس صوبہ کے ایک اعلےٰ پایہ کے وِدوان اور دھارمک۔ سماجک نیتا پنڈت چموپتی ایم۔ اے کی افسوسناک اور بے وقت موت پر صد خدلانہ رنج و غم کا اظہار کرتا ہوں۔ اور بھگوان کرشن سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ ودنگت آتما کو دائمی شانتی اور آنند پردان کریں

گورو کل سوپا

سنکھشتالیہ کے سب وبھاگ بند رہے

"گورو کل سوپا کے تمام وبھاگ آریہ جگت کے وِدت ودوان۔ لیکھک۔ سوکوی اور کانگڑی وشو ودیالیہ کے بھوت پورو مکھیہ ادھشٹاتا و آچاریہ شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی بیوقت موت پر اپنا کھید پرگٹ کرتے ہوئے اُن کے سمبندھیوں کے ساتھ سمویدنا پرکاشت کرتے ہیں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ اُن کی ودنگت آتما کو شانتی پردان کرے۔ تتھا کٹمبی جیوں کو اس اسہیہ دکھ کو سہن کرنے کی شکتی پردان کرے۔

شوک سبھا

شریمان پنڈت چموپتی جی

پرتشٹھت سبھاسد چُنے گئے۔

آریہ مسافر سہائتا فنڈ

ہفتہ رواں کی رپورٹ

ہفتہ رواں میں آریہ مسافر سہائتا فنڈ میں حسب ذیل رقوم موصول ہوئی ہیں:۔

آریہ سماج شیر پور ضلع لاہور	۴—۰—۰
رائے امرت رائے جی انبالہ چھاؤنی	۶—۰—۰
مہاشہ پرشوتم سکنہ چھینہ	۱—۰—۰
میزان	۱۱—۰—۰
سابقہ میزان	۲۷۳—۰—۰
کل میزان	۲۸۴—۰—۰
بقایا جو جمع کرنا ہے	۷۱۶—۰—۰

ہم ان دانی مہانو بھاوؤں کا صدق دل سے دھنیواد کرتے ہیں۔

لیکن ہم اپنے آریہ بھائیوں سے صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ جس رفتار سے سہائتا موصول ہو رہی ہے وہ نہایت سُست ہے۔ کیا یہ آریوں کے شایاں شان ہوگا۔ کہ محض ایک ہزار روپیہ جمع کرنے کے لئے ایک سال کا عرصہ لگ جائے گا۔ کیا شہید اکبر کی طرف ہماری شردھا ایسی ہی کمزور ہو گئی ہے؟ آریہ ویرو! کچھ تو سوچو۔ کیا شہید حاذق کا مشن پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے؟ کیا اب اس کی ضرورت نہیں رہی؟ اگر ان سب استفسارات کا جواب نفی میں ہے۔ تو پھر یہ سُست رفتار کیوں؟ آریہ ویر اگر چاہیں۔ تو یہ قلیل سی رقم ایک ہفتہ میں پوری ہو سکتی ہے۔ مشکل یہ ہے۔ کہ ابھی انہوں نے اسطرف اتنی توجہ نہیں دی۔ جتنی کہ دی جانی چاہیئے۔ اسلئے ہم اپنے بھائیوں سے آگرہ پوروک بینتی کرتے ہیں۔ کہ وہ اسطرف متوجہ ہوں۔

آریہ سماج پٹیالہ کے سماچار

سالانہ انتخاب آریہ سماج کی جنرل میٹنگ میں سال رواں کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داران و پرتشٹھت سبھاسدوں کا چناؤ ہوا ہے:۔

پردھان لالہ دوارکا داس جی ٹھیکیدار اُپ پردھان لالہ حکم چند و لالہ رام چند داس صاحبان ایڈوکیٹ۔ منتری روشن لال گپتا بی۔ اے۔ اُپ منتری ڈاکٹر گنگا رام و لالہ ہتر سین صاحب خزانچی پنڈت پربھدیال جی ٹھیکیدار۔ پستکادھیکش پنڈت جگن ناتھ جی وید۔ لالہ وزیر چند۔ ایڈیٹر پوکھر مل۔ لالہ امرناتھ ایڈوکیٹ۔ لالہ دوارکا داس لالہ دولت رام۔ لالہ متھرا داس۔ لالہ مہا سکھو رام

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بدولی میں آریہ سماج اور لاہوری احمدیوں کے درمیان شاندار مناظرہ

آریہ سماج کی شاندار فتح

مورخہ ۲۹، ۳۰ جون ۱۹۳۶ء کو مابین احمدیہ انجمن اشاعت بدولی اور آریہ ویدک سماج بدولی میں دو مضمونوں پر دو دن شاستر ارتھ ہوا۔ مناظرہ سے پہلے احمدیہ انجمن کی طرف سے آریہ ویدک سماج کو چیلنج دیا گیا۔ جس کو آریہ ویدک سماج نے منظور کرکے ان کے نام جوابی چٹھی لکھی۔ اس چٹھی کا جواب اخلاق سے گرا ہوا اور جیسا مسودہ دیا گیا۔ وہ چٹھی ہمارے پاس موجود ہے۔ اگر ضرورت پڑی۔ تو کسی اور موقعہ پر شائع کرا دی جاوے گی۔ آخر کار بڑی جدو جہد کے بعد مورخہ ۲۹ جون کو وید اور قران پر اور ۳۰ جون کو پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی مرزا صاحب کے متعلق پیشگوئی پر دو شاستر ارتھ ہوئے۔ پہلے دن قران اور وید پر مناظرہ تھا۔ پہلی تقریر مولانا مظفر بیگ نے کی۔ جس میں آپ نے وید پر نہایت مہمل اعتراضات کئے اور کہا۔ کہ وید میں گنگا۔ جمنا۔ سرسوتی۔ وششٹ وغیرہ کے نام آتے ہیں۔ اسلئے وید الہامی نہیں ہو سکتے۔ گنگا جمنا کے بعد بنے ہیں۔ وید میں رام دشرتھ کا نام آتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی وید الہامی نہیں۔ پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر نے ان اعتراضات کا فاضلانہ جواب دیا۔ اور کہا۔ کہ یہ صفاتی نام ہیں۔ تیز چلنے والی کا نام گنگا ہے۔ کسی منبع سے نکلنے والی ندی کو سرسوتی کہتے ہیں۔ جیو کو ہی وششٹ کہا گیا ہے۔ لہذا وید میں اتہاس نہیں پایا جاتا۔ وید انادی کال سے ہیں۔ اسلئے ویدوں کے اندر کسی خاص شخص کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ سب کے سب صفاتی نام ہیں۔ برعکس اس کے قران شریف میں بہت سے قصے اور کہانیاں ہیں۔ سکندر اور دوسرے راجاؤں کے نام درج ہیں۔ اس لحاظ سے قران الہامی نہیں ہو سکتا۔ اپنی باری میں مولانا صاحب نے کہا۔ وید میں اوم کا نام پرماتما کے لئے آیا ہے۔ مگر یہ نام صفاتی ہے ذاتی نہیں۔ وید میں۔ سورج۔ اگنی۔ اندر وغیرہ پرماتما کے شریک مانے گئے ہیں۔ اس لئے وید توحید کی تعلیم دینے سے قاصر ہیں۔ برخلاف اس کے قران شریف توحید کا پرستار ہے۔ اللہ خدا کا ذاتی نام ہے۔ اس کے جواب میں پنڈت شانتی پرکاش جی نے کہا۔ کہ اگنی۔ سورج وغیرہ اسی پرماتما کے صفاتی نام ہیں۔ جس میں اگنی کی طرح تیج پایا جائے۔ اس پرماتما کو اگنی کہا ہے۔ اوم پرماتما کا ذاتی نام بھی ہے اور صفاتی بھی۔ وید میں آیا ہے۔ کہ اس اوم کے اندر ہی پرماتما کے تمام نام آجاتے ہیں۔ صرف وید ہی توحید کا دعویدار ہے۔ قران شریف میں کہا گیا ہے۔ کہ جو انسان خدا کو اور اس کے رسول کو نہیں مانتا۔ وہ ہرگز ہرگز بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ لہذا قران کی رُو سے خدا پر اُس کے رسول پر دونوں پر ایمان لانا لازمی ہے۔ وید میں ایسا کہیں نہیں پایا جاتا۔ مولانا صاحب نے آخر دم تک گند اچھالنے کی کوشش کی۔ مگر پنڈت جی نے مولانا کو ایسا نہ کرنے دیا۔ پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ آریہ سماج کو شاندار فتح نصیب ہوئی۔

دوسرے روز کا شاستر ارتھ

دوسرے روز حسب شرائط پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی پیشین گوئی متعلقہ مرزا صاحب پر شاستر ارتھ ہوا۔ پہلی تقریر پنڈت جی کی تھی۔ جس میں آپ نے کہا۔ کہ ویدک دھرمی پیشین گوئی کو نہیں مانتے۔ تاہم پنڈت جی نے محض مرزا صاحب کے مقابلہ پر مرزا صاحب کو چڑانے کے لئے پیشین گوئی کی تھی۔ جس میں پنڈت جی سچے ثابت ہوئے۔ اور مرزا صاحب کی پیشین گوئی درست ثابت نہ ہوئی۔ کیونکہ مرزا صاحب نے پنڈت جی کے عرصہ چھ سال کے اندر ایک خارق عادت عذاب میں مبتلا ہونے کی پیشین گوئی کی تھی۔ خارق عادت وہ ہوتا ہے۔ جو دنیا میں آگے نہ ہوا ہو۔ پنڈت جی قتل ہوئے ایک سفاک کے ہاتھوں۔ حالانکہ قتل کوئی خارق عادت فعل نہیں ہے۔ قتل روزانہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں۔ دوسرے شرط یہ تھی۔ کہ پنڈت جی پر ۶ سال کے اندر کوئی عذاب ہوگا۔ مگر پنڈت جی چار سال اور چودہ دن کے اندر ایک سفاک کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ لہذا چھ سال کا عرصہ نہیں بلکہ پانچ سال کا عرصہ کہنا ٹھیک ہوگا۔

پنڈت جی نے کہا۔ کہ وہ عجیب خدائی فرشتہ تھا۔ جو پہلے بے ایمان بنا۔ پھر نمک حرام بنا۔ اور پھر بزدلانہ حملہ کیا۔ کیا خدا کے فرشتے ایسے ہی ہوتے ہیں؟

مولانا صاحب نے اپنی باری میں کہا کہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ اس پیشین گوئی کے ماتحت پنڈت جی مارے گئے۔ پنڈت جی کی کوئی پیشین گوئی پوری نہ ہوئی۔ اور جھوٹا سچے کی زندگی میں مارا گیا۔ مرزا صاحب عزت کی زندگی بسر کرتے رہے۔ پنڈت جی ذلت کی موت مرے۔ اگر آپ کو اس پیشین گوئی کے پورا ہونے میں شک ہے۔ تو آپ سوگندھ کھا لیں۔ اور حلف اٹھا لیں۔ تو دیکھ لیں۔ آپ کی موت ایک سال کے اندر ہو جاتی ہے یا نہیں۔

پنڈت جی نے جواب دیا۔ کہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی حرف بحرف غلط ثابت ہوئی۔ اُس پر تمہید اور بقر عید کی دلائل دے کر اور ۶ سال کی بجائے ۴ سال ۱۴ دن کا حوالہ دیکر ثابت کر دیا۔ کہ پیشین گوئی غلط نکلی۔ اور پنڈت جی کی پیشنگوئی جو کہ انہوں نے مقابلہ میں کی تھی۔ کہ مرزا صاحب ہیضہ کی موت سے مریں گے۔ مرزائی کتب سے ثابت ہے۔ کہ وہ لاہور کے اندر مرض ہیضہ سے مرے۔ میعاد کا کوئی جھگڑا نہیں۔ جیسا کہ آتھم کی پیشین گوئی کے متعلق مرزا صاحب خود مان چکے ہیں۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ مرزا صاحب بڑی عزت کی زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے خود لکھا ہے۔ کہ مجھے سو سو دفعہ پیشاب آتا ہے۔ اور دیگر امراض کا شکار ہوں۔ کیا یہی سُکھ کی زندگی تھی۔ جس پر مولانا صاحب تلملا اُٹھے۔ اور آپے سے باہر ہو کر اصل موضوع کو چھوڑ کر اپنی وید دانی دکھلانے لگے۔ اور جھٹ کہہ دیا۔ کہ وید میں بہت گند ہے۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں ایک منتر کا یہ ٹکڑا پڑھا "[illegible]"۔ اس پر پنڈت جی نے حوالہ مانگا۔ اور سارا منتر پڑھ کر پبلک کو سُنانے کو کہا۔ جس پر مولانا کے حواس باختہ ہو گئے۔ حوالہ دینے اور منتر پڑھنے سے انکار کر دیا۔ آخر بہت جدو جہد کے بعد حوالہ دیا۔ مگر بیس منٹ زیادہ وقت دینے پر بھی منتر کا ایک لفظ بھی اور نہ پڑھ سکے۔ آخر آریہ سماج کی طرف سے اس منتر کو پورا پڑھنے کے لئے بھرے مجمع میں یک صد روپیہ دینے کا وعدہ کیا گیا۔ مگر مولانا صاحب کتابیں بغل میں دبائے مخبل از وقت بھاگتے ہوئے نظر آئے۔ بدولی کی پبلک مولانا صاحب کی وید دانی سے آگاہ ہو گئی۔

آخر میں ہم مولانا صاحب سے التجا کرینگے۔ کہ وہ ہرگز ہرگز وید دانی کا دعویٰ نہ کیا کریں۔ تا کہ اُن کو ندامت نہ اٹھانی پڑا کرے۔ آخر میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔ کہ اس نے ایک قابل اپدیشک کو بھیج کر ہماری حوصلہ افزائی کی۔

۴۳/۷ (دکھپت رائے سیکرٹری)

کسٹنوارہ آریہ سماج کے سماچار

مونڈن سنسکار

۲۴ جون۔ آریہ سماج کا ایک جنرل اجلاس سماج مندر میں منعقد ہوا۔ جس میں پنڈت جمنوتی جی ایم۔ اے کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتے ہوئے شوک کا پرستاؤ پاس کیا گیا۔

یگیوپویت سنسکار

۲۷ جون۔ شری مان پنڈت ایم۔ این صاحب کاک مینجر کشمیر کنٹریکٹ نے ایک یتیم ہری جن بالک کا یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے سماج مندر میں کروایا۔ صاحب موصوف نے تمام اخراجات سنسکار برداشت کرتے ہوئے گیارہ روپیہ سماج کو دان دیا۔ حاضرین کا سنسکار لڈوؤں سے کیا گیا۔ اس مبارک تقریب پر روسائے شہر و اہلکاران نامی شامل ہوئے۔

شوک پرستاد

۱۸ جون۔ شری مان مہتہ بھگت رام جی رینج افیسر کے پتروں کا مونڈن سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ سنسکار منتری سماج و پنڈت نند لال جی گورو نے کرایا۔ مہتہ جی نے علاوہ دکھشنا کے دس روپے سماج کو دان دیا۔

سالانہ جلسہ

سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۵-۶-۷ بھادوں کو منایا جانا قرار پایا ہے۔ جس میں شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب، لاہور کی طرف سے بڑے بڑے پربھاؤشالی اپدیشک پرچار کرامرت ورشا کریں گے۔

(دیری لال شرما منتری)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ...

ہندوؤں کا دان

از مہاشہ پرکاش میاں جی آہوجہ۔ پاس۔ بی۔ اے۔ (خوشاب)

ہندوؤں میں دان کے لئے بہت پریم پایا جاتا ہے۔ دان دیتے ہوئے پرایہ یہ بہت ہی کھلے دل سے کام لیتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بات بھی شوچنیہ ہے۔ کہ جتنا انہیں شوق ہے۔ اتنا ہی دان دینے میں لاپرواہی برتتے ہیں۔ اور یہ سچائی ہے۔ کہ ہندوؤں کا بہت سا دان ان کی اپنی ہی مصیبت کا کارن بنتا ہے۔

ہندوؤں کے ہر کام میں دیکتی گت وچاروں کی پردھانتا ہے۔ دان دیتے ہوئے بھی عام طور پر یہی بات سامنے رکھی جاتی ہے۔ کچھ دانی تو صرف شہرت اور دکھاوے کے لئے ہی دان دیا کرتے ہیں۔ اور کچھ اپنے سوارتھ کو سدھ کرنے کے لئے۔ ان دونوں قسم کے دان کا پھل وہیں تک ہی رہ جاتا ہے۔ جہاں تک دان دینے والوں کا بھاؤ ہوتا ہے

دان تھوڑا ہو یا بہت۔ ایک پیسے کا ہو یا ایک لاکھ روپیہ کا۔ دراصل وہ دیش۔ جاتی اور دھرم کی امانت ہے۔ ہمارا دیش کنگال ہے ہماری جاتی کے کئی لال ایک ایک پیسہ کی خاطر ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ ہمارے دھرم کی رکھشا میں اب بھی ہمارے بھائیوں کی کمائی کا ایک ایک پیسہ لگا دینے کی ضرورت ہے اس لئے دان تھوڑا یا زیادہ جتنا بھی ہو۔ وہ جاتی کے ہی کاریہ میں لگنا چاہیئے۔

ایک ہی دانی کے اکٹھا ایک لاکھ روپیہ دان دے دینے سے جاتی کا اگر ایک کاریہ چل سکتا ہو۔ تو ٹھیک ہے۔ لیکن اگر ایک لاکھ آدمی ایک ایک روپیہ اپنے پاس سے دے کر جاتی سیوا کے اس کاریہ کو پورا کریں۔ تو اس صورت میں گویا ایک لاکھ آدمیوں کی دلی سہانوبھوتی اس سنستھا اور کاریہ کے ساتھ ہو جائے گی۔ اور بڑے بڑے دھنوانوں کا دھن وہ کام نہیں کرتا۔ جو عام پبلک کی جوش سے بھری ہوئی ہمدردی۔

ہم دان دیتے وقت دان کے پاتر کو وچار میں رکھنے کا کشٹ ہی نہیں کرتے۔ اس کا پرنام یہ ہوتا ہے۔ کہ ہمارے کئی سجن بازار میں بیٹھنے والے دکھاوے کے فقیروں اور اصلیت کے لٹیروں کو دیکھتے ہیں۔ تو انہیں کچھ نہ کچھ دے دیتے ہیں۔ فرضی یتیم خانے اور ودھوا آشرموں والے ان کے پاس آتے ہیں۔ تو بھی ان سے کافی دھن لے کر جاتے ہیں۔ گؤ شالاؤں کے بہانے بنانے والے بھی ہم جیسے بھائیوں کے دھن پر پل رہے ہیں۔ عام طور پر ہماری گاڑھے پسینے کی کمائی کا بہت سا حصہ ہماری ہی لاپرواہی اور ناسمجھی کے کارن کئی بار دان کے روپ میں قوم اور اخلاق کے ایسے دشمنوں کے ہاتھوں میں جاتا ہے۔ جو ہماری ہی تباہی کا کارن بنتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ چلو جی۔

دان دیئے دھن نہ گھٹے کہہ گئے بھگت کبیر سے جائیں یہ چڑیاں چونچیں بھر بھر کے ہوا ہی کیا۔ مگر نہیں یہ چڑیاں ہی ہمارے خون کی کمائی پر پل پل کر باز بن جاتی ہیں۔ اور پھر کبھی ہندوؤں کی عزت پر اور کبھی ان کے دھن پر جھپٹتی ہیں۔ ہندوؤں کے ہی [illegible] دودھ پر پلے ہوئے سانپ سدا ان ہی کو ڈستے ہیں۔ اور ان کا اپنا دان ہی کبھی ان کے گھات میں اور کبھی ان کی جائیداد کی آگ میں ظاہر ہوتا ہے۔

جہاں ہماری جاتی ایک ایک پائی کی محتاج ہے۔ وہاں اسی طرح ایک ایک پیسہ اور ایک ایک روپیہ کر کے ہمارے لاکھوں اور کروڑوں روپے ہر سال ہماری ہی تباہی پر خرچ ہو رہے ہیں۔ ہماری جاتی ایک ایسے روگی کی مانند ہے جو نہایت ہی کمزور ہو چکا ہو۔ ایسے وقت میں ہماری ایک ایک پائی اس کی مردہ رگوں میں خون ڈال سکتی ہے۔

یہ ہماری ہی لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔ کہ آج ہندوؤں کے ہزاروں اور لاکھوں روپیوں سے بنے ہوئے بے شمار مندر ویران اور اجاڑ پڑے ہیں۔ اور بہت سے اجاڑ ہوتے جا رہے ہیں۔ کئی مندروں پر دوسرے مت والوں نے اپنا قبضہ جما لیا ہے۔ کئی پجاریوں کے ذاتی قبضہ میں جا چکے ہیں۔ اس سے زیادہ شوک کی بات یہ ہے۔ کہ کئی دیو استھانوں میں پجاری لوگ گراوٹ کے اس انت تک پہنچ چکے ہیں۔ کہ اُن کے کاریہ کو دیکھ کر تہذیب بھی خون کے آنسو بہاتی ہے۔

دیکتی گت وچاروں کی پردھانتا کے کارن ہم نے دان کو بھی کئی صورتوں میں [illegible] قبول [illegible] موت کے موکش کا سادھن بنا رکھا ہے۔ ہم غلط طریقہ پر دان دے کر سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اپنے لئے مکتی کا رستہ صاف کر رہے ہیں۔ مگر شاید ہمیں یہ وچار نہیں آتا۔ کہ یدی ہمارے دان پر ہماری جاتی اور ہمارے دھرم کے دشمن پل رہے ہوں۔ ہمارے دان کا ایک ایک پیسہ اگر ہماری قوم کے بچوں کی تباہی پر خرچ ہو رہا ہو۔ تو وہ دان ہمارے لئے موکش کا کارن نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم اپنے دھن کے ساتھ اپنے دھرم کے رستے میں کانٹے بکھیر بکھیر کر اپنی پیاری جاتی کے اس لوک کو بگاڑ رہے ہوں۔ تو ایسے دان سے ہمارا پرلوک کبھی بھی صورت میں نہیں سدھر سکتا۔

دان کرنا سیکھنا ہو۔ تو ہم پنجاب کے دانیوں سے سیکھیں۔ ہم نے اپنے دلوں میں کہہ سکتے ہیں۔ کہ اُن کا ہی دان سچا دان ہے۔ وہ خواہ تھوڑا خرچ کریں یا بہت ان کا دان ہوتا سب اپنی ہی جاتی کے لئے ہے۔ دیش کی کوئی بھی آوشیکتا ہو۔ جاتی کا کوئی بھی کاریہ ہو۔ ان میں سے دھن کے دھنی اور کنگال سے کنگال کے ہردے میں بھی تڑپ اٹھتی ہے۔ اور جہاں لاکھوں کی امداد دینے والے آگے بڑھتے ہیں۔ وہاں اپنی جیب سے معمولی معمولی دان دینے والے بھی پیچھے نہیں رہتے۔

اگر ہمارے دل میں اپنی جاتی کے لئے ذرا بھر بھی درد ہے۔ تو ہمیں اپنے دان دینے کے طریقے میں زبردست تبدیلی کرنی پڑے گی۔ شوک یہ ہے۔ کہ جاتی سیوا کے لئے امولیہ کاریہ کرنے والی سنستھائیں تو ایک ایک پیسہ کی محتاج رہتی ہیں۔ مگر ہم نہایت لاپرواہی سے اپنے دھن کا ناش کرتے ہوئے اپنے ہی دان سے اپنی جاتی کے لئے مصیبتیں خریدتے ہیں۔ ہمارا یہی معمولی نظر آنے والا دان اکٹھا ہو کر ہماری جاتی اور ہمارے دھرم کی بہت سی مشکلوں کو حل کر سکتا ہے۔ اگر ہم یہی جانیں۔ کہ ہماری جیب سے نکلے ہوئے دان کا ہر پیسہ ہماری جاتی کی ہی امانت ہے۔ تو سمجھیں۔ کہ ہمارے دھرم کے بہت سے سنکٹ جاتے رہیں گے۔ *

شانتی لابھ کے اُپائے

تم نے جس کا اپکار کیا ہے۔ تم نے جس کی بھلائی کی ہے۔ تم چاہتے ہو۔ کہ وہ تمہارا کرتگیہ بنے۔ وہ تمہیں اس کا بدلہ دے۔ یہ بڑی اگیانتا ہے۔ اس خیال کا نتیجہ ہمیشہ دکھی رہنا ہے کبھی خوش نہیں ہونا۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ جس کا تم نے اپکار کیا ہے اسے تمہارا کرتگیہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کنتو تمہیں اُس کا مشکور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اُس کی وجہ سے تمہیں ایسا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ کہ تم اپکاری بن سکے۔ اپکاریوں کی آتمک اُنتی ہوتی ہے۔ عزت اور نام ہوتا ہے۔ اسلئے اُپکاریوں کو اُن کا کرتگیہ ہونا چاہیئے۔ جس کی وپتا مصیبت اور دُکھ کی وجہ سے آپ اتنی اونچی پدوی اور عزت کو حاصل کر سکے۔ کہ آج ایک اپکاری پرش کہلاتے ہیں۔ دیکھو دکھ اور مصیبت اُس پر پڑی۔ اور لابھ اُٹھایا تم نے۔ ٹھنڈے دل سے وچاریئے۔ کسے کس کا مشکور ہونا چاہیئے۔ اگر تم بے چینی سے دُور رہنا چاہتے ہو۔ دل میں شانتی اور سکھ کا راجیہ چاہتے ہو۔ تو نیکی اور اُپکار کے پھل کی خواہش چھوڑ دو۔ آنند سروپ ہونے کا یہی ایک سادھن ہے۔ شانتی کی یہی ایک کنجی ہے۔

راوز داوک :۔

گنیش دت آریہ سیوک جام پور

آریہ سماج کھیڈیاں میں ویدک دھرم کا پرچار

آریہ سماج کھیڈیاں:۔ مورخہ ۲ جون کو شری ستیہ دیو جی [illegible] سوامی ودیانند جی۔ مہاشہ سوہن لال نے تین یوم متواتر پرچار کیا۔ حاضری کافی ہوتی رہی۔ اسی دوران میں شریمتی بی بی دیاوتی جی اپدیشکا یتیم خانہ فیروز پور چھاؤنی پرچار کے لئے تشریف لائیں۔ شریمتی جی نے استریوں میں ۶ لیکچر دیئے جس سے قصبہ کی استریوں میں کافی جاگرتی پیدا ہو گئی ہے۔

آریہ سماج کھیڈیاں میں ایک نومسلم کی شدھی

مورخہ ۳۰ جون کو ایک نومسلم مسمی دین محمد جس کا پہلا نام ٹھنڈی رام تھا۔ جو کہ ایک مسلمان عورت کے پیچھے مسلمان ہو گیا تھا۔ دوبارہ شدھ کر کے ہندو دھرم میں شامل کیا گیا۔ اور اس کا پہلا نام ٹھنڈی رام ہی رکھا گیا۔ شدھی کے وقت کافی پبلک جس میں ہندو سکھ۔ آریہ سماجی اور دیگر تمام خیالات ہندو شامل تھے موجود تھی۔ شدھ ہونے والے بھائی کو [illegible]

آریہ دیویوں میں سودیشی کا رواج

(از پنڈت مکند رام جی اوپدیشک - حافظ آباد)

آج کل سماچار پتروں میں کچھ دیویوں کی طرف سے اس مضمون پر پرکاش ڈالا جا رہا ہے - کہ استری جاتی "کیا کچھ نہیں کر سکتی - اور استریاں پرشوں سے کسی بات میں کم نہیں ہیں - لیکھ اچھے ہیں - پڑھ کر دل خوش ہوتا ہے - اور فخر کے ساتھ یہ الفاظ زبان سے نکلتے ہیں - کہ رشی دیانند! تجھ کو ہزار بار دھنیاد - جس کی کرپا سے آج بھارت کی دیویوں کو اتنا گیان ہو گیا ہے - کہ ہم پرشوں سے کسی بات میں کم نہیں ہیں - ورنہ رشی دیانند کے زمانہ سے پیشتر تو ان کو مردوں سے بہت کم درجہ پر سمجھتے رہے ہیں - کچھ لوگوں نے تو ان کو گنوار اور شودر تک کے خطابات دے دیئے تھے - لیکن اب آریہ سماج کے پرچار نے سب کلنک دھو دیا - اور اب استری جاتی کو پرش سماج میں بھی ایک اونچا درجہ دیا جاتا ہے - آج کل تو یہ بات لکھنا بھی نہیں چاہیئے - کہ استری جاتی پرشوں سے کم ہے - یا زیادہ - آج کل تو یہ دیکھنا ہے - کہ اپنے دیش کی بہتری سوچنے میں کس کا زیادہ ہاتھ ہے - دھارمک اور سماجک کاریوں میں کون اپنے فرض کو پورا نبھاتا ہے لیکھ میں لکھنا اور بات ہے - اور ویاکھیان میں بھی کہنا آسان ہے - لیکن اپنے جیون میں ڈھالنا تو ایک نرالا ہی گن ہے - لیکھ لکھتے وقت ویر دیویوں کے نام خوب یاد کر کر کے لکھے - اور خاص کر کیکئی - دروپدی - لکشمی - درگا وغیرہ کا نام ضرور تحریر ہوگا - اور ودیا ودوشی - گارگی - سُلبھا - لیلاوتی وغیرہ کا نام لکھنے سے ویرتا یا ودوتا نہیں آ جاتی - بلکہ دھارن کرنے سے آتی ہے - اب صرف ناموں کا رٹ لگانے کا وقت نہیں ہے - جن دیویوں کے ہم نام یاد کرتے ہیں - انہوں نے اپنے فرض کو پورا کیا تھا - اُن کے دل میں دیش اور جاتی کا دھیان تھا - اپنے پتی کے لئے اور دیش کے لئے مرنا جانتی تھیں - لیکن وہ پرادھینتا کو پسند نہیں کرتی تھیں - یہاں تک کہ جیسلمیر کی رانی نے اپنے پتی کو راجیہ کی رکھشا کے لئے اور اپنے سوابھیمان کے لئے میدان سے ہار کر بھاگے ہوئے کو دھتکار دیا تھا - اور جھانسی کی رانی تو خود جنگ میں جا کر لڑی - چونڈاوت راجپوت کی رانی ہاڑی نے تو اپنے دیش کے لئے پتی کو اپنے فرض سے ہٹتے ہوئے دیکھ کر اپنی گردن کاٹ کر حوالہ کر دی تھی - یہ دیویاں جننی کی جان تھیں - یہ قوم کے لئے اپنے فرض کو بہت بڑا جانتی تھیں - اور فرض کو جان کر ہی اپنے پتی کے ساتھ لڑائی میں جاتی تھیں - اور لڑائی میں ہر ایک طرح سے ساتھ دیتی تھیں - اب ذرا یہ وچاریں - کہ کیا آج کل بھی دیویاں اپنا فرض پورا کرتی ہیں یا کہ نہیں - ساتھ ہی یہ بھی دھیان رہے - میرے لکھنے کا مطلب سب دیویوں کے لئے ایک جیسا نہیں ہے - ہاں زیادہ تر یہ دیکھا گیا ہے - کہ جونہی کسی لڑکی نے مڈل پاس کیا اور آگے دسویں جماعت تک انگریزی پڑھ لی تو کہنا ہی کیا - کہ روٹی بھی ہوٹل سے آئے یا پکانے کے لئے نوکر رکھا جائے - کیونکہ خود روٹی نہیں بنا سکتیں - روٹی پکانے سے آنکھوں کو دھواں لگتا ہے - کپڑے میلے ہو جاتے ہیں - ہاں شنگار کا سامان پورا چاہیئے - پہننے کے لئے ملائم - چمکدار - اور پتلا کپڑا ہو سو وہ بھی ولائتی ہو - میرے کئی دوست کپڑے کی دوکان کرتے ہیں - کئی بار مجھے ایسا دیکھنے کا موقعہ ملا ہے - کہ جب بھی کوئی دیوی کپڑا لینے کے لئے دوکان پر جائے - تو وہ ولائتی کپڑا ہی پوچھتی ہے - دیسی کپڑا خریدنا تو درکنار بھاؤ بھی نہیں کرتی - آج کل تو تعلیم اور روشنی کا زمانہ کہا جاتا ہے - پرچار بھی آریہ سماج کی بدولت سب جگہ ہو رہا ہے - اور کانگرس نے تو دیش کو غلامی سے نجات دلانے کی ٹھانی ہوئی ہے - دیش کے سیوک دیش کو جگاتے پھرتے ہیں - شہر سے گاؤں تک اپنی آواز پہنچاتے ہیں - اور کبھی کبھی بیچارے سفر سے تھکے ہوئے ہوتے ہوئے بھی بھوک - پیاس کو برداشت کر کے پرچار کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں - گلا پھاڑ پھاڑ کر بولتے ہیں - اور اپیل کرتے ہیں کہ کھدر دھاری بنو - اور ٹھاٹ کھدر پہنو - ولائتی مال مت منگاؤ - اور مت پہنو - اب دیکھنا چاہیئے - کہ دیویوں میں کھدر کا کتنا پرچار ہے - اس کام میں اپنا فرض کہاں تک سمجھتی ہیں - اور کہاں تک پرشوں کا ساتھ دیتی ہیں - میں تو یہ جانتا ہوں - کہ اس کام میں ان کو اگرسر ہونا چاہیئے - سب دیویاں چرخہ چلا دیں - گھر میں سُوت تیار کر کے کپڑا بُنیں یا بنوائیں - اور اپنے پریوار کے لوگوں کو بھی پہنائیں - اور آپ بھی پہنیں - لیکن آج کل تو دیویاں ایسے خیال سے کوسوں دور ہیں - انہیں کھدر سے کیا غرض - انہیں تو دل کی پیاس کی پیاس اور ڈھونڈ پیرڑ کی بھوک ہے - اور انہیں آنکھ کے نشتے کی ضرورت ہے - انہیں تو تیری میری مرضی پر فخر ہے - استریوں کو خوش کرنے کے لئے کپڑوں کی اب اور نئے نئے ناموں سے خرید و فروخت ہوتی ہے - وہ نام فلموں پر ہیں - جیسے امر جیوتی - بابا مچھندر - پریم پجارن وغیرہ یہ سب ولائتی چمکیلے اور بھڑکیلے کپڑوں کے نام ہیں - اکثر استریوں کو ان ہی کپڑوں میں ملبوس دیکھا جاتا ہے - مجھ کو پرچار کرتے ہوئے قریباً دس برس ہو رہے ہیں - لیکن دُکھ ہوتا ہے - جب کبھی آریہ دیویوں کو اس ڈھنگ سے دیکھتا ہوں - ابھی تک آریہ گھرانوں نے بھی اس کام کو کم ہی اپنایا ہے - کبھی کبھی میرے اندرونی خیالات پرچار کرتے وقت باہر آ جاتے ہیں - اور میں دیویوں میں کھدر کے لئے اپیل کر دیتا ہوں - تو بہت سی استریاں یہی جواب دیتی ہیں - کہ کھدر موٹا ہے - گرمیوں میں کیسے پہنیں - اور میلا بھی جلدی ہوتا ہے اور ساتھ ہی ملتا بھی مہنگا ہے - وغیرہ - کئی پرکار کے بہانے بناتی ہیں - اچھا یہ بہانے بازی کب تک چلے گی؟ اب وقت آ رہا ہے - کہ بھارت میں سودیشی راجیہ کا جھنڈا لہرائے گا - اُس وقت ایسے مال کا آنا بھارت میں بالکل بند کر دیا جائے گا - پھر آنکھ کا نشہ نہیں ملے گا - پھر تیری میری مرضی نہیں ہوگی - اُس وقت دیویاں کیا کریں گی - شاید بھوک ہڑتال کریں - پر ان باتوں سے بھی کچھ نہیں بنے گا - آخر کھدر کی شرن آنا پڑے گا - اس لئے اُس وقت سے پہلے ہی کھدر کو کیوں نہ اپنائیں - اور کیوں نہ اپنے جسم کو کھدر سے ہی سجا دیں - وہ دیوی دھنیہ ہے - جس کو اپنی سودیشی چیزوں سے پریم ہے - کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے

جس کا ہو فیشن سودیشی جس کا ہو دیسی وچار
جس کا ہو ممبر وسوسارا دیش بھارت پر نثار
کھدر کے ساتھ اگر آئیں سہو تم لاکھ غذابوں کو
کھدر پر کر دو نچھاور تم اطلس ململ کمخوابوں کو

ریویو نمبر ۴

سُرمہ نین امرت جیوتی (رجسٹرڈ)

اس سرمہ کے اعلےٰ اوصاف اخبار پرتاپ - آریہ ویر - پرکاش وغیرہ میں ناظرین پڑھ چکے ہوں گے - اب اس کے متعلق نمبروار ریویو ناظرین کے پیش کئے جاتے ہیں -

شری سوامی سرودانند جی مہاراج - شری دیوراج دھرمانند جی و ڈاکٹر بودھ راج جی کی رائیں لکھی جا چکی ہیں - شری لالہ گنیش داس جی پریذیڈنٹ دفتری آریہ سماج جام پور (فرماتے ہیں) مجھے کئی سال سے ککرے تکلیف دے رہے تھے - بہت عرصہ انگریزی دوائیوں کا استعمال کرتا رہا - مگر تھوڑے دنوں کے بعد ہی تکلیف ہو جاتی تھی - اب جب سے آپ کا سرمہ استعمال کیا ہے ایشور کی کرپا سے بالکل آرام ہے - نہ صرف میرا تجربہ ہے - بلکہ کئی متروں کو استعمال کرایا ہے - ککروں کے لئے یہ لاثانی دوا ہے - دو شیشیاں اور بھی بھیج دیں - اگرچہ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے اعلےٰ دوائی کا کام دیتا ہے - لیکن ککروں اور دھندکے لئے یہ لاثانی ثابت ہوا ہے - اپریشن سے ٹھیک نہ ہونے والے ککرے بھی ہمیشہ کے لئے چلے جاتے ہیں

اور

اس کے استعمال سے عینک بھی اُتر جاتی ہے -
بیس روپے تولہ کی دوائی صرف ۲ روپیہ تولہ میں -
چھ ماشہ کی شیشی بھی مل سکتی ہے -

ملنے کا پتہ

سمرنیدر ناتھ آیوویدلنکار گوروکل سناتک امرت فارمیسی ڈیرہ غازیخاں

رکل بخش - رامیڈیکل ہال - بالمقابل بھارت بلڈنگس لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کا وستار

(از پنڈت اندرجی ۔ ودیاواچسپتی ۔ دہلی)

ہیں نے سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا میں ہمن پکھت پرستاؤ اپسھت کیا تھا۔ جو تھوڑے سے ضروری پریورتن کے ساتھ منظور ہو گیا۔

(۱) ورتمان میں آریہ سماجوں کے لئے ایسا کاریہ کرم (پروگرام) بنایا جائے ۔ جو ساموہک اور پیل کرنے والا ہو۔ اور وہ کاریہ کرم ۱۹۴۱ء میں ہونے والی مردم شماری کو مد نظر رکھ کر بنایا جائے۔

(۲) یہ کاریہ کرم کم از کم تین سال کا ہونا چاہئے اور اس عرصہ میں آریہ سبھا سدوں اور آریوں کی تعداد بڑھائی جانی چاہئے۔

(۳) سماجوں کو پریرنا کی جانی چاہئے ۔ کہ وہ نئی نئی سنستھائیں کھولنے کی کوشش نہ کریں۔

(۴) آریہ سماجوں کو پریرنا کیجائے ۔ کہ انیہ دہرم اولمبیوں کے ساتھ سنگھرش سے بچا جائے ۔ پرنتو مجبور ہونے پر ہی سنگھرش میں پڑنا چاہئے ۔

(۵) کوشش کرنی چاہئے۔ کہ تین سال کے عرصہ میں آریہ سماجوں کی تعداد تگنی اور آریہ سبھا سدوں کی دس گنا ہو جائے ۔

(۶) نوجوانوں کے سنگٹھن کو سماج اپنے ہاتھ میں لے ۔ اور انہیں آریہ سماج کیطرف آکرشت کرنے کا یتن ہونا چاہئے۔

(۷) آریہ سماج کے ادھک سے ادھک شکھشنالیہ (تعلیم گاہیں) ہوتے ہوئے بھی شکھشا کی سمسیا بڑی جٹل ہو رہی ہے ۔ اس پر پورن وچار ہو کر اُسے ییاڈھنگ یا ممسwp سے ملے ۔ نت نئی سنستھاؤں کا اُدگھاٹن نہ ہونا چاہئے ۔ وچار کے بعد پرستاو سرو سمتی سے سویکرت ہوا ۔ نشچیہ ہوا ۔ کہ ممن سجنوں کی ایک اُپ سمتی بنائی جائے ۔ جو اس سمبندھ میں اپنی وستزت رپورٹ سبھا میں پیش کرے۔

(۱) شری پنڈت اندرجی (۲) شری ڈاکٹر بدھویر سنگھ جی ۔ (۳) شری لالہ نارائن دت جی ۔ اس پرستاو کے تین بھاگ ہیں ۔ پہلا بھاگ ودھاتمک ہے ۔ وہ اس پرستاو کا مکھیہ بھاگ ہے۔ اس میں کہا گیا ہے ۔ کہ آئندہ تین سالوں میں آریہ سماجوں کی تعداد تگنی اور آریہ سبھا سدوں کی تعداد دس گنا ہو جانی چاہئے ۔

دوسرا بھاگ نشیدھ آتمک ہے۔ اُس میں کہا گیا ہے۔ کہ جتنی الوسع دو چیزوں کو روکنے کا پریتن کیا جائے۔ انیہ دہرم اولمبیوں سے دیرتھ سنگھرش میں نہ پڑا جائے ۔ اور دوسرے بلا سوچے سمجھے فضول ہی سنستھاؤں کے کھولنے کا پریتن بند کر دینا چاہئے پرستاو کے تیسرے حصے میں پہلے حصہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اُپ سمتی قائم کی گئی ہے ۔

ان میں سے پہلا حصہ ہی سب سے زیادہ ضروری ہے ۔ وہی پرستاو کی جان ہے ۔ باقی دونوں حصے کہ وہ پہلے حصہ میں بتائے ہوئے پروگرام کو پورا کرنے کے یوگیہ پر شکتی پیدا کر سکتے ہیں ۔ میں اس لیکھ میں پرستاو کے مکھیہ بھاگ حصہ) کو سمجھانے کا پریتن کرونگا۔

اُپنشدوں میں سے भूमा वै वलम (سنکھیا (تعداد) میں بھی ہے ۔ یہ مسلمہ بات ہے ۔ کہ آریہ سماج کے سدسیوں کی پرارمبھک سنکھیا ورودھی آج سے شائد ۲۵ برس پہلے ہی سماپت ہو گئی تھی ۔ اس کے بعد اگر تعداد میں کچھ اضافہ ہوا ہے ۔ تو وہ قدرت کا پرینام ہے ۔ کوشش کا نہیں ۔ آریہ سماجیوں کی سنتان اپنے کو آریہ سماجی کہنے لگی ۔ اور اس پرکار پریوار کے پریوار آریہ سماجی ہو گئے ۔ جو دیکتی اب سے ۲۵ سال پہلے آریہ سماجی بن چکے تھے ۔ اس سے اُنہیں کا وستار ہے ۔ پرتین سے بنائے ہوئے نئے آریہ سماجیوں کی تعداد بہت ہی کم ہے ۔

اس ترقی کے رکنے کے انیک کارن ہیں ۔ سب سے مکھیہ کارن تو یہ ہے ۔ کہ آریہ سماج نے اپنے آپ کو خود ہی اپنا لکش بنا لیا ہے ۔ جیسے کوئی انسان لمبا سفر طے کرنے کے لئے گاڑی بنائے ۔ لیکن اسی گاڑی کو اپنا لکش بنا کر اسی کے رنگنے اور سجانے میں ساری عمر دیتیت کر دے ۔ آریہ سماج کی ویسی ہی حالت ہوئی ہے ۔ آریہ سماج کا سنگٹھن ایک لکش کے لئے ہوا تھا ۔ ویدک دہرم کا زیادہ سے زیادہ پرچار کرنا ۔ سنسار میں آریہ سماج کے سدھانتوں کو ماننے اور اس کے مطابق عمل کرنے والوں کی تعداد میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنا اس کا لکش (منتہائے مقصود) تھا ۔ لیکن ہوا کیا؟ آریہ سماج اپنے اصلی لکش کو تو بھول گیا ۔ اور اپنے سنگٹھن کو ہی لکش مان کر اسی کے پالن پوشن میں لگ گیا ۔ جو سادھن ماتر تھا ۔ اسے سادھیہ بنا کر پوجنے لگا۔

سنکھیا ورودھی میں رکاوٹ پڑنے کا دوسرا کارن یہ تھا ۔ کہ آریہ سماج بھول کرنے میں اس سے بھی آگے بڑھا ۔ اس نے صرف اپنے کو ہی لکش بنا لینے کی بھول نہیں کی ۔ بلکہ اس نے اپنی کھولی ہوئی سنستھاؤں کو بھی پوتر مان لیا ۔ نئی سنستھاؤں کی سنستھاپنا اور پرانی سنستھاؤں کا سنچالن اُن کے لئے ایک دہرم سا بن گیا ہے ۔ جو لوگ سنستھاؤں کے اُپاسک ہیں ۔ ان سے پوچھئے ۔ کہ کیا آریہ سماج ترقی کر رہا ہے؟ تو وہ کہیں گے۔ کیوں نہیں؟ آریہ سماج ضرور سماج کے پاس جتنے سکول تھے ۔ آج اس سے پانچ گنے ہیں ۔ جتنی کنیا پاٹھ شالائیں تھیں ان سے اب دس گنا ہیں ۔ اور اناتھ آلیہ بھی زیادہ ہیں"۔ ایسے سنستھا پُجکوں کو جاننا چاہئے ۔ کہ سنستھا بنانا آریہ سماج کا کوئی اُدیشیہ نہیں ہے ۔

اگر سنستھا آریہ سماج کے لکش کی پورتی میں سہائیک ہے تب تو ٹھیک ہے ۔ ورنہ وہ صرف بوجھ ہے ۔ اس وقت بھی سنستھاؤں کا زیادہ حصہ آریہ سماج پر بوجھ ہی ہے ۔ جو شکتی پرچار میں لگنی چاہئے ۔ وہ سنستھاؤں میں صرف ہو گئی ہے ۔ آریہ سماج کی حالت بالکل اُس بال گرہست جیسی ہو گئی ہے ۔ جس پر چھوٹی عمر میں ہی اولاد کا بوجھ پڑ جائے ۔ جیسے اُس انسان کی ترقی مشکل ہو جاتی ہے ۔ ویسے ہی آریہ سماج کی حالت ہوئی ہے ۔

ایک اور بھی کھر اتی ہے ۔ جو آریہ سماج کے وستار کے راستہ میں بادھک ہوتی رہی ہے ۔ پرارمبھ کال میں یہ ضروری تھا ۔ کہ آریہ سماج کے پرچارک کھنڈن اور شاسترارتھ کی ریتی کا انوسرن کرتے ۔ اُس سے ستیا سیدھی تھی ۔ اور سچائی کو شدھ کرنے کے لئے آویت تھی ۔ لیکن اب حالت بالکل بدل گئی ہے ۔

مت متانتروں نے شاسترارتھ اور کھنڈن کی ریتی کی نربلتاؤں کو سمجھ کر اُن سے پورا لابھ اُٹھانے کا پریتن کیا ہے ۔ اب نہ شاسترارتھ ہوتے ہیں ۔ اور نہ واد ۔ اب تو شاسترارتھ کے نام سے زیادہ تر تو تو میں میں اور دنگا ہی پریوگ ہوتا ہے ۔ اس سے ستیہ استیہ نرنے تو خاک بھی نہیں ہوتا ۔ اُلٹا دہرم کا مذاق بنتا ہے ۔ اور باہمی بد مزگی کا بیج بویا جاتا ہے ۔

اس پرستاو میں سنستھا اور شاسترارتھ کو سیماؤں میں پربندت کرتے ہوئے آریہ سماج کے سامنے پرچار کے کام کو مکھتا کے ساتھ رکھا جاتا ہے

۱۹۴۱ء میں مردم شماری ہونے والی باقی صفحہ ۲۰ کالم ۲ کے نیچے

معدہ کی جملہ خرابیوں کیلئے

امرت دہارا کے تین چار قطرے صبح و شام کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں ۔ یہ قوت ہاضمہ کو بہتر بنانے والی ۔ خوراک کو جلد ہضم کرنے والی ۔ ضرر رساں تیزابیوں کو بے تاثیر کر کے پیٹ کی ہوا کو نکالنے والی دوائی ہے !

"امرت دہارا"

معدہ اور انتڑیوں کی جملہ خرابیوں مثلاً بد ہضمی ۔ نفخ ۔ درد معدہ ۔ درد قولنج ۔ متلی ۔ قے ۔ اسہال ۔ کلیجہ کی جلن ۔ پیٹ کے ورم ۔ ہیضہ ۔ تپ محرقہ و دیگر تکالیف علامات مجموعی کیلئے

یقینی شفا بخش دوا ثابت ہوئی ہے !

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ ۔ نصف ایکروپیہ چار آنے ۔ نمونہ صرف آٹھ آنہ

احتیاط } نقلوں سے بچو ۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دُکھ و تشویش کو بڑھاویگی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو ۔

خط و کتابت و تار کا پتہ :۔ امرت دہارا ۔ لاہور

المشتہر منیجر امرت دہارا اوشدھالیہ امرت دہارا بھون امرت دہارا روڈ امرت دہارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تازہ ترین خبریں

ڈبلن - ۵ر جولائی - آئرش پارلیمنٹ کے انتخابات میں اسوقت تک جو نتائج نکل چکے ہیں۔ ان میں مختلف پارٹیوں کے کامیاب امیدواروں کی پوزیشن یہ ہے۔ ڈی دلیرا ۵۸ - کاسگریو ۴۷ لیبر ۱۱ - انڈی پنڈنٹ ۸ -

---

وارودھا - ۵ر جولائی - اس وقت تک کانگرس ورکنگ کمیٹی کے جتنے ممبر یہاں پہنچے ہیں۔ ان سے اور دیگر سرکردہ لیڈروں سے جنہیں کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ ان سے ملاقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اگرچہ وزارتوں کا سوال بہت پیچیدہ صورت اختیار کر گیا ہے۔ مگر انہیں پوری امید ہے۔ کہ اس کا خاطر خواہ تصفیہ ہوجائے گا۔ اور اس سوال پر کانگرس میں کسی قسم کی پھوٹ پیدا ہونے کا ہرگز کوئی امکان نہیں۔

گذشتہ دنوں موضع ارکیمو تحصیل اننت ناگ میں ایک مسلمان عورت نہایت بیدردی سے اپنے خاوند کے ہاتھوں قتل کردی گئی۔ اس شخص نے عورت مذکور کے منہ کا سارا چمڑا نوچ لیا تھا۔ اور اس کا ایک ہاتھ کاٹ کر نعش کو ایک نالہ میں ڈال دیا تھا۔ تحقیقات پر ملزم نے اقبال جرم کرلیا۔ اور نعش اور پارچہ جات وغیرہ برآمد ہو گئے۔ اب ملزم کو سشن سپرد کردیا گیا ہے۔

لکھنؤ - ۵ر جولائی - عنقریب لکھنؤ سے ایک روزانہ اردو اخبار مسلمانوں میں پراپیگنڈا کرنے کے لئے جاری کیا جائے گا۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے صیغہ علوم مشرقیہ کے ڈاکٹر حلیم اس اخبار کے ایڈیٹر ہونگے۔

کلکتہ - ۵ر جولائی - چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے برادجندر ناتھ گپتا ایڈیٹر - پرنٹر و پبلشر ایڈوانس کو آج زیر دفعہ ۱۲۴ الف ۶ ماہ قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ یا مزید تین ماہ قید سخت کی سزا دی۔ مسٹر گپتا نے ۵ رمئی کے ایڈوانس میں ایک ایڈیٹوریل لکھا تھا۔ جس کی بنا پر سڈیشن کا مقدمہ چلایا گیا۔

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں

لاہور میں ایک مسلمان بیرسٹر پر قاتلانہ حملہ

شاتم رسول کے متعلق کتاب کا دیباچہ لکھنے پر اشتعال آگیا

مجسٹریٹ کے روبرو ملزم کا اقبالی بیان

میں آریہ سماج مندر میں جا کر آریہ سماجیوں پر بھی حملہ کرنا چاہتا تھا

لاہور - ۴ر جولائی - میکلوڈ روڈ پر گذشتہ روز بعد دوپہر ہولناک واقعہ رونما ہوا۔ جب کہ ایک نوجوان مسلمان نے خنجر سے مسٹر ایم - اے غنی بیرسٹر سابق ایم - ایل - اے پریذیڈنٹ تانگہ ورکرز یونین و لیبر لیڈر پر قاتلانہ حملہ کیا۔ اور انہیں گردن پر شدید زخم پہنچائے۔ بیان کردہ حملہ آور کا نام عبد المصور بیان کیا جاتا ہے۔ اور وہ امرتسر کا باشندہ ہے۔ اسے تعاقب کرکے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

حملہ کے واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ گذشتہ روز بعد دوپہر حملہ آور ۳½ کے قریب مسٹر ایم - اے غنی کی کوٹھی نمبر ۵ واقعہ میکلوڈ روڈ میں گیا۔ اور مسٹر غنی کے دفتر کے اندر چلا گیا۔ ملزم نے مسٹر غنی کو جو دوسری منزل پر تھے اطلاع دی۔ کہ کوئی شخص ان سے ملنا چاہتا ہے مسٹر غنی نیچے دفتر میں آئے۔ تو حملہ آور نے جو خنجر سے مسلح ہو کر تیار بیٹھا تھا۔ جھپٹ کر ان کی گردن میں خنجر بھونک دیا۔ اور انہیں سخت زخمی کیا۔ مسٹر غنی کی گردن سے خون کا فوارہ بہہ نکلا۔ اور حملہ آور انہیں خون میں لت پت چھوڑ کر دفتر سے نکل بھاگا۔ مسٹر غنی نے لڑکھڑاتے ہوئے حملہ آور کا تعاقب کیا۔ لیکن وہ زیادہ دور نہ جا سکے۔ اور گر گئے۔ ان کا ایک واقفکار سکھ درزی جس کی دوکان قریب ہی تھی۔ حملہ آور کے تعاقب میں بھاگا۔ جو ایک تانگہ میں سوار ہو چکا تھا۔ آخرکار اسے گرفتار کر لیا گیا۔ اس اثنا میں پولیس افسران بھی موقع پر پہنچ گئے۔ اور حملہ آور کو حراست میں لے کر تھانہ نولکھا بھیج دیا۔ مسٹر ایم - اے غنی میو ہسپتال پہنچا دیئے گئے۔

حملہ کی وجہ

حملہ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ چند ماہ ہوئے۔ ایک مسلمان نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ قرآن سے ... دے کر ثابت کرے گا۔ کہ شاتم رسول کو قتل کرنا اصول اسلام کے خلاف ہے۔ اس نے ایک کتاب لکھی۔ جس کا مقدمہ مسٹر ایم - اے غنی نے لکھا تھا۔ لیکن جب ایک مسلم اخبار میں اس کتاب کے خلاف ایجی ٹیشن ہوئی۔ تو مسٹر ایم - اے غنی نے اعلان کیا۔ کہ میں اپنے اس مقدمہ کو واپس لیتا ہوں۔ تاہم کئی مسلمان مسٹر ایم - اے غنی کے مخالف ہو چکے تھے۔ اور یہ حملہ اسی مخالفت کا نتیجہ بیان کیا جاتا ہے۔

لاہور - ۵ر جولائی - آج عبد المصور اشتیاق احمد کو جسے لیبر لیڈر مسٹر ایم - اے غنی پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ ملزم نے مجسٹریٹ کے روبرو اپنے جرم کا اقبال کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے مسٹر غنی پر اس لئے حملہ کیا ہے۔ کہ انہوں نے "شاتم رسول" کا مقدمہ لکھ کر میرے مذہبی جذبات کو مجروح کیا۔ ملزم نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا۔ کہ مسٹر غنی کو قتل کرنے کے بعد میرا ارادہ آریہ سماج مندر میں جا کر آریہ سماجیوں پر حملہ کرنے کا تھا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا تھا۔ کہ یہ کتاب آریہ سماجیوں کے ایما سے لکھی گئی ہے۔

آریہ مسافر میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

امرتسر میں ایک ۱۲ سالہ ہندو طالب علم تلک راج کو اغوا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس خبر سے شہر میں بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ یہ لڑکا امرتسر کے ایک سرکردہ بزاز کا اکلوتا بیٹا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ صبح کے وقت ۷ بجے کے قریب جب یہ اپنے سکول جارہا تھا۔ تو ایک مسلمان نے دروازہ لوہگڑھ کے نزدیک ہال بازار کا راستہ دریافت کیا۔ لڑکا اس کو راستہ دکھانے کے لئے خود ساتھ ہو لیا۔ جب یہ بجلی گھر کے نزدیک پہنچے۔ تو اس مسلمان نے اسے کلوروفارم سے بیہوش کردیا۔ اور اٹھا کر لے گیا۔ ۱۲ بجے جب لڑکے کو ہوش آیا۔ تو اس نے اپنے آپ کو کھیتوں میں پایا۔ لیکن خوف کھا کر وہ پھر بیہوش ہو گیا۔ دوبارہ ہوش آنے پر اس نے چند کسانوں کو جو نزدیک ہی کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ سارا ماجرا سنایا۔ وہ اسے گھر چھوڑنے آئے۔ یہ تسلی کرلی گئی ہے کہ لڑکے کو بُری نیت سے اغوا نہیں کیا گیا تھا۔ پولیس کو اس واقعہ کی رپورٹ دے دی گئی ہے جو سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے۔ اغوا کنندہ کا ابھی تک سراغ نہیں لگا۔

کلکتہ - ۵ر جولائی - ایک سوشلسٹ کارکن مسٹر دیارام بیدی کو ۸ر اپریل کو ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرنے کے جرم میں ۹ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔

قصور - ۵ر جولائی - للیانی پولیس نے ایک سکھ کے مکان پر چھاپہ مار کر ایک چھ گولی کا پستول برآمد کیا۔ پولیس نے پستول پر قبضہ کر لیا۔ اور اسے ایکٹ اسلحہ کی دفعہ ۱۹ کے ماتحت گرفتار کرلیا۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کی مشہور ہندی کتابیں!

(۱) امر جیون - دسورگیہ پنڈت کیشو دیو شاستری ایم - ڈی) عہ - (۲) اپدیش امرت پانچ بھاگ (پروفیسر سدھاکر ایم - اے) عہ ر (۳) آنند امرت (پروفیسر سدھاکر ایم - اے) ۱۵ر (۴) جیون امرت (پروفیسر سدھاکر ایم - اے) ۸ر (۵) ویدکار اشٹرگان عہ ر (۶) بھارت بھومی اور اس کے نواسی (پنڈت جے چند) عہ ہر (۷) سکھا سیکھ اور سکھی کی سیکھ ۸ر و ۱۲ر (۸) ودیارتھی جیون (شری نارائن سوامی جی) ۸ر (۹) پنر جنم میمانسا (شری پروفیسر نند لال جی کھنہ ایم - اے) عہ (۱۰) مہاپرشوں کے درشن (شری کوشل ایم - اے) ۱۲ر (۱۱) پانتی پرولیشکا (پنڈت بدھ دیو جی) ۹ر

ملنے کا پتہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدجینتی سپتاہ

آریہ پرشوں میں تہوار نو جیون کا سنچار کرنے والے ہوا کرتے ہیں۔ تہواروں سے ہی آریہ لوگ اپنے آدرش کو پہچانتے ہیں۔ اور ہمیشہ اپنے کرتویہ کو یاد رکھتے ہیں۔ تہواروں میں اُپا کرم یا رشی ترپن یا شرادنی بھی اپنا ایک خاص ستھان رکھتا ہے۔ اس موقعہ پر رشی لوگ وید کا پاٹھ وشیش روپ سے کیا کرتے تھے۔ یگیوپویت تبدیل کئے جایا کرتے تھے۔

اس تہوار کو منانے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ہر سال ویدجینتی سپتاہ منانے کی آوجینا، کی جاتی ہے۔ شرادنی سے شروع کرکے کرشن جنم اشٹمی تک یہ سپتاہ منایا جاوے گا۔ اس اوسر پر سوادھیائے کے لئے ایک پُستک مقرر کیجاتی ہے۔ اب نشچہ کیا گیا ہے کہ اس ویدجینتی پر سورگیہ پنڈت شو شنکر جی کا یہ تیرتھ کرت "ہیوش بندو" کا سوادھیائے کیا جائے۔ یہ پُستک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے شائع کی ہے۔ اور ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ اس کی قیمت ۵ر ہے۔ لیکن اس موقعہ پر ماہ جولائی اور اگست ۱۹۳۶ء میں اس کی قیمت پونی یعنی تین آنہ نو پائی کردی گئی ہے۔ پانچ پیسہ ڈاک خرچ ہوتا ہے۔ جو اصحاب ایک کاپی منگوانا چاہیں۔ وہ پانچ آنہ کے ٹکٹ ارسال فرماویں۔ سپتاہ کا پروگرام ۶ بھادوں مطابق ۲۱ر اگست بروز سینچر کو ہے۔ ہر ایک آریہ بھائی کو یا پریوار کیگیہ کرکے سماج مندر میں جانا چاہئے۔ اور وہاں شرادنی کرنا چاہئے۔ پھر ہر روز صبح شام وید کی کتھا کرنی چاہئے۔ ۲۱ر اگست ۱۹۳۶ء سے ۲۹ر اگست ۱۹۳۶ء تک دس دن یہ سپتاہ منایا جانا چاہئے۔ "ہیوش بندو" ایک سو منتروں کا سنگرہ ہے۔ ہر روز گیارہ منتروں کی کتھا کریں۔ آخر کے دن ۲۹ر اگست کرشن جنم اشٹمی کو ۱۲ منتروں کی کتھا کریں۔ اور یہ جنم اُتسو اُلّاس سے منائیں۔ اور شری کرشن جی کے جیون کے سمبندھ میں ویاکھیان ہوں۔

اس ویدجینتی سپتاہ کے اوسر پر جہاں ویاکھیان اور کتھا دوارا پرچار کیا جائے۔ وہاں ٹریکٹوں اور پُستکوں دوارا بھی پرچار کیا جائے۔ سبھا ہر ماہ اردو اور ہندی میں نئے سے نئے ٹریکٹ پرکاشت کرتی ہے۔ پتر آنے پر ٹریکٹوں کا نمونہ بھیجا جا سکتا ہے جن سجنوں کو ٹریکٹوں یا پُستکوں کی ضرورت ہو۔ وہ ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پتر ویوہار کریں۔

اس موقعہ پر جہاں سماجیں پرچار کی آیوجنا کریں۔ وہاں دوسروں تک وید سندیش پہنچانے والی سنستھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وید پرچار وبھاگ کو بھی مضبوط بنانے کی کوشش کریں۔ اور جو دھن اس موقعہ پر اکٹھا کریں سبھا کے دفتر میں بھجوا دیں۔

ادھیکش:۔

(پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا۔ پنجاب۔

گورودت بھون۔ لاہور)

آریہ سماج ڈگشائی کے سماچار

شوک پرستاو

آریہ سماج ڈگشائی تھا آریہ سماج سے [illegible] رکھنے والے سجن آریہ سماج کے پرسدھ [illegible]وان۔ تیاگی دھارمک نیتا۔ وان [illegible] ہوتی ہے۔ حاضری میں دلوں دن اضافہ [illegible] رہا ہے۔ ہر [illegible] بدھوار کو کسی آریہ سبھاسد کے گھر پر پریوارک ست سنگ ہوتا ہے [illegible] لوگوں میں شردھا بڑھتی جا رہی ہے۔ [illegible] کتھا کے بعد سات بجے سے آریہ پتری [illegible]شالہ کی پڑھائی شروع ہو جاتی ہے۔ جو کہ [illegible] تک رہتی ہے جس میں آریہ سماج کے [illegible] دھارمک شکھشا کا خاص دھیان [illegible]ہے۔ ہر ایک بدھوار کو لڑکیوں کی سماج [illegible] ست سنگ ہوتا ہے۔ جس میں لڑکیاں سُندر بھجن گاتی ہیں۔ اور سیتا ساوتری۔ دُرگا اور لکشمی کی سندر سندر کتھائیں کہہ کر پرچار کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ استری سماج بھی ہے۔ جو کہ ہر ایک بدھوار کو اپنا ست سنگ کرتی ہیں۔ جس میں آریہ پتری پاٹھ شالا کی مکھیہ ادھیاپکہ (Head Mistress) بنام رام رکھی جی کتھا وغیرہ کرتی ہیں۔

(۳) ابھی حال میں آریہ سماج کی طرف سے دستکاری سکول لڑکیوں کا کھولا گیا ہے۔ جس میں لڑکیوں کو اعلےٰ کپڑے کے کھلونے بنانا۔ اعلےٰ سلائی اور کٹائی وغیرہ سکھائی جاتی ہے۔ یہ دستکاری سکول ایک لائق اور سوشیل ادھیاپکہ بنام ودیاوتی جی کے سپرد ہے۔

(۴) سماج کے ادھیکاری سماج کا کام بڑی دلچسپی سے کر رہے ہیں۔ سماج کیطرف [illegible] ۱۹۳۶ء سے ایک لائبریری

مراسلات

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ۳۰۰ بیگھہ اراضی برباد ہو رہی ہے

میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ کہ گورو کل بیٹ سوہنی کے پاس تین ہزار بیگھہ بھومی بہت ہی زرخیز ہے۔ جس میں کوئیں ہیں۔ اور نہر ہے۔ مگر پوری پیداوار نہیں دے رہی۔ اس کا سبب اول تو یہ ہے۔ کہ اس کا منیجر آج تک کوئی زمیندار نہیں رہا۔ (۲) یہاں کے مزارعہ سست ہیں۔ (۳) کارندے دھارمک نہیں ملتے۔ مجھے آئے ہوئے ایک سال اور تین ماہ ہوئے ہیں۔ میں نے پیداوار کو بڑھانے میں پوری کوشش کی ہے اور بہت کچھ کامیاب بھی ہو گیا ہوں۔ مگر میں تیرہ طرح سے ناقابل ہوں۔ اول بوڑھا ہوں۔ اسلئے کھیتوں میں گھوم نہیں سکتا۔ دوسرے میرے پاؤں میں درد ہے۔ گھوڑی کی سواری نہیں کر سکتا۔ تیسرے مجھے مہاودیالیہ میں پڑھانا پڑتا ہے۔ چوتھے گورو کل میں ادھشٹاتا کا کام کرتا ہوں۔ پانچویں۔ جلسوں پر جانا پڑتا ہے۔ اس وقت جبکہ اناج اُٹھ رہا تھا۔ پورے اٹھارہ دن غیر حاضر رہنا پڑا۔ جس سے بڑا نقصان ہوا۔ میرے جانے کے بعد بھوسہ تو ایک تنکا بھی نہیں آیا۔

آپ نے سمجھ لیا۔ میرے پاس کس قدر کام ہے۔ اسلئے آریہ بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ کا پندرہ ہزار روپیہ سالانہ مٹی میں مل رہا ہے۔ آؤ۔ اس کو سنبھالو۔ اگر آپ اس کو سنبھال لیں۔ تو آپ کے ۲۵ بچے بغیر کسی طرح کی فیس کے تا قیامت برابر پڑھتے رہ سکتے ہیں۔ اتنے بڑے دھرم کے کام کیلئے تین آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ایک ویر آریہ چاہیے ان پڑھ ہو۔ بیدی پہلوان ہو۔ تو اور بھی اچھا ہے۔ دوسرا منیجر بہت زیادہ ایماندار۔ تیسرے ایک ادھیاپک جو دائرہ آریہ سداچاری عمر رسیدہ شادی شدہ ہو۔ یہ نہیں۔ کہ مفت دھرم کی دوہائی دے کر کام لیا جاوے گا۔ نہیں۔ ویتن پورا دیا جاوے گا۔ یہ سجن پورن روپ سے کام کریں گے۔ تو میں پانچ سال میں دکھا دوں گا۔ کہ ایک آریوں کا گورو کل اور اسٹیٹ کیا کر رہے ہیں۔ اگر یہ تین آدمی مجھے مل جائیں۔ تو میں بھی پرچار کا کام کر سکوں۔ آشا ہے۔ آریہ لوگ دھیان دینگے۔

(النوٹ) بعض اوقات نا تجربہ کار جھوٹے درخواستیں بھیج دیا کرتے ہیں۔ وہ معاف رکھیں۔ میرے ماتحت کام کرنا خالہ جی کا باڑہ نہیں۔ پوری جوانمردی اور سداچار سے کام کرنا ہوگا۔

Reading Room کھولا گیا ہے۔

جس میں ہر روز روزانہ ملاپ اُردو و ہندی کے علاوہ ماہواری رسالے اور ہفتہ واری اخبارات جاری کئے گئے ہیں۔ جس سے حافظ آباد کے نواسی پڑھیں اور لابھ اُٹھاویں۔

آریہ سماج نے ایک پرچار وبھاگ قائم کیا ہے۔ پرچار کے لئے منتری پنڈت مکند رام جی بھجن اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بہت ہی لائق پرچارکوں میں سے ایک ہیں۔ آپ اپنا سارا وقت پرچار میں لگا سکتے ہیں۔ آپ روزانہ آریہ پتری پاٹھ شالہ میں ۱ گھنٹہ سنکھیا پڑھاتے ہیں۔ اور دستکاری سکول میں ½ گھنٹہ گانا سکھاتے رہتے ہیں۔ جو آریہ بھائی شاستر پڑھنا چاہیں۔ وہ لابھ اُٹھا دیں۔ اور جن بھائیوں کو پرچار کی ضرورت ہو۔ وہ ایک دن پہلے منتری کو مطلع کرے۔ (منتری)

شوک پرستاو

آریہ سماج لیسر در لالہ رام چند جی وکیل کی بیوقت و افسوسناک مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ لالہ جی کی اکال مرتیو سے لیسر در نواسیوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ لالہ جی کے دل میں ہندو جاتی کے لئے حد سے زیادہ درد تھا۔ اور تمام ہندو تہواران کے ہی یتن سے منائے جایا کرتے تھے۔ پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ وہ سورگباشی کی آتما کو سدگتی اور ان کے پریوار کو شانتی پردان کرے۔ نشچہ ہوا۔ کہ مندرجہ بالا ریزولیوشن کی ایک نقل آریہ مسافر میں برائے اشاعت و دوسری لالہ دلیا رام جی وکیل (حقیقی بھائی لالہ رام چند جی) کو بھیجی جائے۔ پرستاو کے بعد سپتاہک ست سنگ کی کارروائی کو بند کر دیا گیا۔ (راجہ رام سنگھ منتری)

آریہ مسافر کی سہائیتا کرنا ہر آریہ بھائی کا فرض اولین ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri Gyaan Kosha

پنڈت چموپتی جی کا عالمگیر ماتم !!

آریہ سماج راجن پور

شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی بے وقت مرتیو کا سماچار پاتے ہی آریہ سماج میں غم کے بادل چھا گئے۔ جدھر دیکھو ادھر ہی آریہ سجنوں کے چہروں پر غم کے آثار نظر آتے تھے۔ جس سے جس کی دارتا ہوئی۔ جواب یہی ملا۔ کہ ایک ایسی جگہ خالی ہو گئی ہے۔ جس کا پورا ہونا ممکن نظر نہیں آ رہا۔

چنانچہ ۲۱ جون ۱۹۳۷ء کو راتری کے سمے آریہ سماج مندر میں شوک سبھا بلائی گئی۔ ایک دو سجنوں نے تقریریں کیں۔ اور یہ پرستاو پاس کیا گیا۔ کہ پرماتما سورگیہ پنڈت چموپتی جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اُن کے پریوار کو دیوگ سہن کرا دیں۔ اور پربھو اُن کی سنتان کو سومتی تتھا شکتی دیویں۔ تا کہ وہ اپنے پتا کے سنمان کی پورتی کر کے آریہ سماج کی کمی کو پورا کریں۔

نیز یہ سبھا پر زور شبدوں سے آریہ پرتی ندھی سبھا سے اوردودھ کرتی ہے۔ کہ شری پنڈت جی مرحوم کی کوئی یادگار قائم کی جاوے۔ اور اُن کے پریوار کی پورن روپ سے سہایتا کی جاوے۔ (موہن لعل اُپ منتری)

آریہ سماج سامانہ

آج مورخہ ۲۷ جون ۱۹۳۷ء بوقت صبح چھ بجے آریہ سماج مندر سامانہ میں آریہ سماج کے پرسدھ ودوان شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے سابق گورنر و آچاریہ گورو کل کانگڑی کی بے وقت موت پر شوک پرگٹ کرنے کے لئے جنرل اجلاس ہوا۔ جس میں ماسٹر رام پرتاپ جی ہیڈ ماسٹر سینٹ ہائی سکول سامانہ نے پنڈت جی کے جیون کے حالات بتلائے۔ اور مندرجہ ذیل شوک پرستاو سروسمتی سے پاس ہوئے:۔

(۱) یہ سبھا آریہ سماج کے سچے سیوک اور پرسدھ ودوان پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی بیوقت موت پر ہاردک دُکھ پرگٹ کرتی ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ سورگباشی کی آتما اور اُن کے پریوار کو سچی شانتی عطا کریں۔ نیز اُن کے پریوار سے سچی ہمدردی ظاہر کرتی ہے۔

(۲) یہ آریہ سماج شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ...

جی کی بیش قیمت خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے اُن کی کوئی یادگار قائم کرے۔ اور پنڈت جی کے پریوار کے پالن پوشن کا اُچت پربندھ کرے۔

(۳) ان پرستاوؤں کی کاپیاں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سماچار پتروں میں بھیجی جاویں۔ (اوم پرکاش بانسل اُپ منتری)

آریہ سماج کرنال

مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۷ء کو آریہ سماج کرنال کے سادھارن اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوا۔

آریہ سماج کرنال کا یہ اجلاس شری پوجیہ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے سابق گورنر گورو کل کانگڑی کی مرتیو پر اتینت (...) شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ پنڈت جی کے پریوار تتھا آریہ جنتا کو شانتی پردان کریں۔ اور پنڈت جی کی آتما کو سدگتی پراپت ہو۔

آریہ سماج گوجرہ

آریہ سماج گوجرہ شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سماج کے انتھک اور مشہور کارکن کی اکال مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے اور پسماندگان سے دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ نیز ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مرحوم کی آتما کو شانتی اور سدگتی پردان کریں۔ (چمن لال منتری)

آریہ سماج دھوری

آریہ سماج دھوری آریہ سماج کے پرسدھ ودوان شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ سورگباشی کے پریوار سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ سورگباشی کی آتما کو سدگتی اور پریوار کو شانتی پردان کریں۔

۳۷-۶-۲۴ (سادھو رام منتری)

آریہ سماج محلانوالہ

آریہ سماج محلانوالہ کا اجلاس منعقدہ ۳۷-۶-۲۴ شریمان پنڈت چموپتی صاحب ایم۔ اے کی بے وقت موت پر تہ دل سے افسوس کرتا ہے۔ اور بازگشت متوفی سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ ...

کریں۔ (بلدیو راج منتری)

آریہ یووک سماج قادیاں

آریہ یووک سماج قادیاں کا یہ خاص جلسہ ویدوں کے ودوان۔ مہرشی دیانند کے اننیہ بھگت۔ کئی بھاشاؤں کے ماہر شری پنڈت چموپتی جی۔ ایم۔ اے کی اکال اور دکھ جنک مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ آریہ جگت کو ان کے چلے جانے سے ایک بھاری نقصان پہنچا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ان کے سمبندھیوں کو اس بھاری صدمہ کے برداشت کرنے کی شکتی دے۔ اور اُن کی آتما کو سدگتی پراپت ہو۔ (رگھبیر رام پرتاپ منتری)

آریہ سماج شیخوپورہ

آریہ سماج گوروکل سیکشن شیخوپورہ کا یہ جنرل اجلاس شریمان پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی بیوقت موت پر افسوس کرتا ہے۔ آریہ سماج کو جو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اس کی پورتی ہونی اسمبھو ہے اور پنڈت جی کے پریوار سے جنرل اجلاس دلی ہمدردی پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرارتھنا کرتا ہے کہ پنڈت جی کی آتما کو سدگتی پراپت ہو۔ اور ان کے پریوار کو شانتی ملے۔

(۲) آریہ سماج شیخوپورہ گوروکل سیکشن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ شریمان پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے مرحوم کی خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی یادگار قائم کرے۔ ۳۷-۶-۲۰ (منتری)

آریہ سماج ٹوہانہ

آریہ سماج کے لاثانی ودوان اور اَنتھک پرچارک دیوتا سروپ شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی بیوقت اور ناموافق حالات میں مرتیو پر آریہ سماج ٹوہانہ اتی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور آریہ جنتا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اُن کے پریوار اور اُن کی یادگار کے لئے مناسب پربندھ کرے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ اُن کی آتما کو سدگتی اور ان کے پریوار کو شانتی اور دھیریہ پردان کریں۔ (بابو رام اُپ منتری)

آریہ سماج سرائے سدھو

...

سادھارن اد ھیویشن میں آریہ سماج کے پرسدھ ودوان اور رشی دیانند کے پرم بھگت شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی اچانک مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ بھگوان سے پرارتھنا ہے۔ کہ ان کی پوتر آتما کو سدگتی اور دکھی پریوار کو دھیریہ پردان کریں۔ (منتری)

آریہ سماج فرید کوٹ

آج ۲۰ جون آریہ سماج فرید کوٹ تتھا آریہ یووک سماج کی سملت میٹنگ شریمان پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے جو آریہ سماج میں ایک پرسدھ آریہ نیتا تتھا ودوان اور سولیکھک تھے کی اکال مرتیو پر اتینت شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور اس مرد شکتیمان پربھو سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ اُن کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور ساتھ ہی اُن کے پریوار سے یہ میٹنگ اظہار ہمدردی کرتی ہے۔ (امرناتھ منتری)

آریہ سماج ڈیرہ بابا نانک

آریہ سماج ڈیرہ بابا نانک نے اپنے ستسنگ میں پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی بے وقت مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کا پرستاو پاس کیا ہے۔ اور پرارتھنا کی گئی ہے کہ پنڈت جی کی آتما کو سدگتی پراپت ہو۔ اور ان کے پریوار کو پرمیشور شانتی دیوے۔ اور سبھا ... کرے۔ (منتری)

آریہ سماج دیپالپور

آریہ سماج مندر میں آریہ سماج کی میٹنگ شام کو ۶ بجے منعقد ہوئی۔ جس میں آریہ سماج کے پرسدھ ودوان پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی مرتیو پر افسوس کیا گیا۔ اور پنڈت جی کی آتما کو شانتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ اور لواحقین سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ ۳۷-۶-۲۱ (جے دیال سردانہ منتری)

اس پرکار کے ریزولیوشن مندرجہ ذیل سماجوں نے بھی پاس کئے ہیں۔ جگہ کی تنگی کی وجہ سے تمام شائع نہیں کئے جا سکے صرف نام درج کرنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

آریہ سماج پانی پت۔ ... بنگہ، ٹانڈہ ہوشیارپور، جالندھر شہر ...

آریہ سماج جگت

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۵ لغائت ۱۸ جون ۳۶ء ہونا قرار پایا ہے۔ اس مبارک موقعہ پر مندرجہ ذیل وِدوان۔ اپدیشک بھجنیک درشن دے کر نہال کریں گے۔ (۱) پنڈت پریہ ورت جی۔ وید واچسپتی۔ (۲) پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ (۳) پنڈت بشیشر چند جی آچاریہ (۴) پنڈت گیان چند جی بی۔ اے آریہ سیوک۔ (۵) پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر (۶) پنڈت لیش پال جی (۷) مہاشہ دیس راج جی (۸) مہاشہ کبیر چند جی۔ (۹) مہاشہ ہنسراج جی۔

آریہ سماج گوجرانوالہ کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج گوجرانوالہ کا سالانہ چناؤ ۱۴ر جون اتوار کو حسب ذیل ہوا۔

پردھان۔ لالہ بھیم سین جی وکیل سینیئر اُپ پردھان۔ پنڈت اندر جی ایم۔ اے۔ جونیئر اُپ پردھان۔ لالہ دیوید تا مل جی۔ منتری۔ لالہ بشمبر ناتھ جی۔ اُپ منتری۔ لالہ منگھر اج جی پُستکادھیکش۔ پنڈت امبکا دت جی۔ کوشادھیکش لالہ گوتم دیو جی۔ نریکشک۔ لالہ ہری رام جی۔

انترنگ سبھا کے سدسیہ

لالہ گوکل چند جی۔ لالہ حضوری مل جی۔ لالہ رام سہائے جی۔ لالہ بلاتی رام جی۔ لالہ ٹھاکر داس جی۔ ملک گوبند رام جی۔ لالہ وزیر چند جی مگو۔ لالہ امر ناتھ جی۔ ڈاکٹر بھاگ مل جی۔

سنگرور میں نام کرن سنسکار

سنگرور۔ ۲۷ر جون ۱۹۳۶ء۔ آج مہاشہ دلا رام جی کے سُپتر کا نام کرن سنسکار پنڈت ایچ این شرما جی نے کرایا۔ بالک کا نام راجندر ناتھ رکھا گیا۔ شرما جی نے سنسکار کے مہتو کو لوگوں پر درشایا۔ مہاشہ دلا رام جی کی طرف سے حاضرین کو لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ اور آریہ سماج کو مبلغ دو روپیہ دان پراپت ہوا۔ پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بالک کو دیرگھ آیو پردان کرے۔ (نرنجن داس منتری)

انادھ آریہ بالک

۱۴ر جون کو سنسکرت ہند وانادھ آلیہ رہتک کے مہوپدیشک ہماچاری پنڈت چمن رام کی ادھیکشتا میں یہاں پدھارے۔ اور آریہ سماج سے سہایتا کی پرارتھنا کی۔ تاکہ ڈگشا ئی کی جنتا کو وہ اپنے انادھ بالک کرتب دکھا سکیں۔ چنانچہ آریہ سماج ہذا کے پربندھ سے انہوں نے بڑے بڑے اُتم ...

پسند کیا۔ اور اُن کو سہایتارتھ روپے میں مبلغ اکتیس روپے بارہ آنہ نو پائی ۳۱/۱۲/۹ بطور دان پراپت ہوئے۔ (ٹوٹا رام منتری)

آریہ سماج کلاچی کے سماچار

مورخہ ۱۸ ہاڑ ۹۳ء کو آریہ سماج کے روزانہ ست سنگ شام میں شریمان پوجیہ پنڈت چھوپتی جی ایم۔ اے لاثانی وِدوان۔ وکھیاتا ممبر سیوا سدن ہمیں اچانک مرتیو پر گہرا دُکھ پرگٹ کرتی ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ پنڈت جی کی آتما اور اُن کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔

۲۰ ہاڑ ۹۳ء کو اُن کا آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون کی آگیا انوسار شوک دوس منایا گیا۔ شریمان لالہ چرنجی لال جی پریم کا مضمون پڑھ کر سنایا گیا۔

(۲) آریہ سماج کلاچی کماری سرلا دیوی ادھیاپکا دولت رام آریہ کنیا پاٹھ شالہ بنوں سپتری سردار سندر سنگھ صاحب کتب فروش کی اچانک مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ کماری بڑی درشی دیوی تھی۔ کماری جی ہمارے دارشک اُتسو پر پدھاری تھیں۔ وقت کی تنگی کے کارن جلدی واپس چلی گئیں۔ اب اُس کو پھر بُلانے کی تجویزیں کر رہے تھے۔ پرماتما کی مرضی ایسی ہوگی۔ اُس کے ساتھ کوئی زور دعوے نہیں۔ پرماتما کماری جی کی آتما۔ سردار سندر سنگھ صاحب اور اُن کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔

ہندی پرچار

۱۵ ہاڑ ۹۳ء کو ہندی ناگری سکول مفت جاری کیا گیا ہے۔ ماسٹر درباری لال منتری آریہ سماج کلاچی کی مہربانی سے ہندی پرچار بڑھ رہا ہے۔ لڑکوں کی تعداد پچاس سے اوپر پہنچ گئی ہے۔ چھوٹے بچے گائتری منتر معہ ارتھ دگائتری گاتے پھرتے ہیں۔ جوکہ سُنکر بڑا ہی آنند آتا ہے۔ ہندی ناگری سکول پرماتما کرے۔ کہ خوب ترقی کرے۔ اور ہندی بھاشا جوکہ ہماری ماتری بھاشا ہے کا خوب پرچار ہو۔ (درباری لعل تنیجہ۔ منتری)

آریہ سماج حافظ آباد کے سماچار

(۱) آریہ سماج میں روزانہ ست سنگ ہوتا ہے۔ آج کل ویدک دنے کی کتھا ہوتی ہے...

سات بجے تک ہون۔ بھجن سندھیا اور کتھا ہوتی ہے۔ کتھا شری گنگا رام جی اپدیشک دآریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب) کرتے ہیں۔ کتھا سرل منوہر اور سندر بھاشا کے پرچارک شری پنڈت چھوپتی جی کی بے وقت مرتیو پر ہاردک سمویدنا و دکھ پرگٹ کرتے ہیں۔ اور آریہ سماج کو عموماً اُن کے پریوار کو خصوصاً جو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اس کے لئے آریہ جگت سے تھا شری پنڈت جی کے پریوار سے ہاردک سہانو بھوتی پرگٹ کرتے ہوئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ پرم دیو پربھو شری پنڈت جی کی آتما کو سدگتی تتھا ان کے پریوار کو اس دکھ کے سہنے کی شکتی و دھیریہ پردان کریں۔

انیہ سماچار

(۲) گت ماس اچانک نواسی شری پنڈت راجا رام جی کا دیہانت ہو گیا۔ پنڈت راجا رام جی ایک بردھ آریہ سجن تھے۔ اور شری پنڈت گیانا رام جی اپدیشک اچھوت اُدھار منڈل (دِک سیوا دل لاہور) کے پوجیہ پتا۔ اسی اپلکش میں شری پنڈت گیان رام جی نے سمپورن یجروید سے ایک یہ یگیہ کرایا۔ جس میں شری پنڈت منشی لعل جی۔ پنڈت گیانا رام جی کی سیوگیہ سُپتری تتھا پنڈت ہردیا لو جی آریہ اپدیشک و ایک سناتنی پنڈت مہودے سملت ہوئے۔ جنتا پر پربھاو اُتم ہوا۔ آریہ سماج ڈگشائی کی اور سے شوک پرستاو پاس کیا گیا۔ جوکہ شری پنڈت گیانا رام جی کی سیوا میں بھیج دیا گیا۔

(۳) شری پنڈت ہردیا لو جی ۲۸ر مئی سے ۲ر جون تک سماج مندر میں اپنشدوں کی منوہر کتھا کرتے رہے۔ اگرچہ اوپستھتی بہت نہیں ہوتی رہی۔ تاہم جو سجن پدھارتے رہے۔ ان پر اچھا اُتم پربھاؤ ہوا۔

آریہ سیوک منڈل لائلپور کا چناؤ

آج مورخہ ۱۱ ہاڑ ۹۳ء کو آریہ سماج گورو کل وبھاگ میں آریہ سیوک منڈل لائلپور کا جنرل اجلاس ہوا۔ اور نمن ادھیکاری سرو سمتی سے چُنے گئے۔

پردھان۔ شری ماسٹر جھجو رام جی سیکنڈ ماسٹر کھرڑ یانوالہ۔ اُپ پردھان۔ پنڈت مہر چند جی بھجن اپدیشک آریہ پرتی سبھا پنجاب لاہور ...

تمام دُنیا میں مشہور

مُصفّے خون کا بادشاہ

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۸۰ء

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

اس مصفی خون دوائی نے ہندوستان بھر میں وہ شہرت پائی ہے۔ کہ جس سے قدرت کی مصفی خون پیٹنٹ ادویہ حسرت سے تکتی ہیں۔ اس کی بے بہا صفات کی جھلک سے کیسے آگاہ نہیں ہوا۔ پشاور سے رنگون اور لنکا لوہ سے راس کماری تک کے کوہڑی آتشک سے جلے بھنے۔ گنٹھیا۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی ناسور۔ بدن کے سیاہ اور سفید داغوں سے تنگ آئے ہوئے اور دیگر خون اور جلدی بیماریوں کی ہزاروں سندیں اس اکسیر کی اعلے اعلا کامیابی کا بدیہی ثبوت ہے۔

قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ۱/۸) صرف آزمائیں۔ ہر ایک موسم میں مرد۔ بچے۔ بوڑھے عورت سب کو یکساں مفید ہے۔

پنجاب کے ہر بڑے شہر میں ہر جگہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۱/۸) قیمت پر مل سکتی ہے

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۸۰ء

طاعون و دیگر وبائی امراض کو ہٹانیوالی

ہندوستان میں مشہور خوشبودار لپٹیں لانے والی

ہون سامگری

و سُگندھت دُھوپ

ہماری تیار کردہ

ہون سامگری سگندھت دھوپ نے جو تمام بھارت ورش میں شہرت پائی ہے۔ وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ ٹھیک شاستر وکت ودھی انوسار تیار کی جاتی ہے۔ کشمیر کے پہاڑوں سے اکٹھا اسٹاک بوٹیوں کا خرید کیا جاتا ہے۔

مِلنے کا پتہ

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

سری مہاراجہ بہادر نے اچھوت جاتیوں کی مشکل تکالیف کو رفع فرماتے ہوئے اس بات کو محسوس کیا۔ کہ ان جاتیوں کو پانی کی ازحد تکلیف ہے۔ چنانچہ آپ نے خاص احکام جاری فرما کر افسران مال کا یہ فرض قرار دیا۔ کہ اچھوت جاتیوں کو پبلک اور سرکاری کنوؤں سے پانی بھرنے کی اجازت دیجاتی ہے۔ اگر کسی جگہ ان لوگوں کو پانی بھرنے میں روکاوٹ پیدا ہو۔ تو افسران مال کا فرض ہے۔ کہ سرکار کے حکم کی فی الفور تعمیل کرادیں۔

ان گرمی کے دنوں میں جبکہ ہر ایک جاندار کو پانی کی ازحد ضرورت ہے۔ ایک ذیلدار کھوئی رٹہ و چند اُس کے ساتھی اپنے ہمسایہ ہریجن بھائیوں کو نہ صرف پانی کے لئے تکالیف پیدا کر رہے ہیں۔ بلکہ سری سرکار والا کے احکام کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ابھی تازہ واقعہ بھروٹ گالہ متصل کھوئی رٹہ تحصیل کوٹلی کا ہے۔ جہاں ایک سرکاری کنواں ہے۔ اور جب سے کنواں بنا ہے۔ اس وقت سے ہریجن اور مسلمان و ہندو پانی بھرتے چلے آئے ہیں۔ دو سال گذشتہ بھی چند شر پسند مسلم اصحاب نے پانی بھرنے میں روکاوٹ کی تھی۔ مگر ڈپٹی میجر ناظم صاحب

ضلع میرپور کے اچھوتوں پر اتیاچار

سری سرکار والا مدار کے ارشاد مبارک کی صریح خلاف ورزی

تحصیلدار کوٹلی کے نوٹس میں جب یہ معاملہ لایا گیا۔ تو فی الفور موقعہ پر تشریف لاکر انہوں نے سری سرکار والا کے احکام کی تعمیل کرائی۔ اور ہریجن بھائیوں کو پانی بھروا دیا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ چند شرارتی اس کنوئیں پر کسی آدمی کا نام لکھنا چاہتے ہیں۔ اور ایک ذیلدار نے پھر شرارت شروع کردی ہے۔ اور نہ صرف ہریجن بھائیوں کو پانی بھرنے سے بند کردیا ہے۔ بلکہ اُس کی شہہ پر چند اشخاص نے ان کی مستورات کو زد و کوب کیا ہے۔

اس ذیلدار کی شرارتیں اب حد سے زیادہ تجاوز کرچکی ہیں۔ اور نہ صرف ہریجن ہی بلکہ علاقہ کے مسلمان بھی اُس کی شرارتوں سے ازحد لاچار ہوچکے ہیں۔ یہ لوگ استغاثہ کرنے کے لئے کوٹلی جارہے تھے۔ کہ راستہ میں سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے ان لوگوں کو استغاثہ کرنے سے روک دیا۔ اور کہا کہ تم لوگ واپس چلو۔ تمہاری پانی کی روکاوٹ دور کرادی جاوے گی۔ چنانچہ یہ لوگ واپس چلے گئے۔ الا موقعہ پر جاکر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کی نرم پالیسی کی وجہ سے ان کو پانی کی اجازت نہ دلا سکے۔ اور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک مسلمان جنٹلمین کے یہ معاملہ سپرد کردیا۔ جس نے ذیلدار کے مقابلہ میں سری سرکار والا کے احکام کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہوئے ہریجن لوگوں پر دباؤ ڈالکر اُن سے ایک دستاویز تحریر کرالی کہ ۲۵ یوم تک ہم پانی نہیں بھر سکے۔ اس کے بعد ایک نلکہ لگایا جاوے گا۔ یہ اچھوت لوگ جن کے بھروٹ گالہ میں گھر ہیں پانی سے ازحد لاچار ہیں۔ دو میل کے فاصلہ پر سے ان کو اس گرمی کے موسم میں پانی لانا پڑتا ہے۔ اس موسم میں جبکہ منٹ منٹ کے بعد پیاس لگتی ہے۔ یہ لوگ صبر کے گھونٹ پی کر گرم گرم پانی سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ [illegible] ہے۔ کہ گورنر صاحب نہ صرف ان لوگوں کو [illegible] بھروانے کا فوری انتظام کرکے سری سرکار والا مدار کے احکام کی تعمیل کرا کر ہریجنوں کی دعا حاصل کرینگے۔ بلکہ ایسے شرارتی [illegible] جو خلق خدا کے معصوم طبقے کو بلا وجہ تکلیف کا موجب ہو رہے ہیں مناسب سزا دے کر آئیندہ کے لئے شرارتی عنصر کے ناجائز زور کو نہ بڑھنے دیں گے۔

(پرکاشن و بھاگ آریہ سماج میرپور)

آریہ سماج ڈیرہ بابا نانک

افسوسناک انتقال

آریہ سماج ڈیرہ بابا نانک کے اپ [illegible] بابو جنگ بہادر گورنمنٹ پنشنر پولیس [illegible] مؤرخہ ۱۹ ہاڑ کو ہارٹ فیل ہوجانے سے سورگباش ہوگئے۔ آریہ سماج کو بہت [illegible] پہنچا ہے۔ اور ان کی مرتیو پر سخت افسوس کا اظہار کیا جارہا ہے۔ آریہ سماج کی بیر اینشیا تذم رہے ہیں۔ سخت افسوس ہے۔

(پڑھال آریہ)

خاص اعلان

تیج کرشن نمبر

آپ کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوگی کہ تیج دہلی کا وہ شہرۂ آفاق کرشن نمبر جس نے نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک غیر میں بھی ہندوستان کی دینی روایتی جرنلزم کا نام روشن کردیا ہے۔ ماہ اگست ۱۹۳۷ء میں پھر اپنی شان و شوکت اور آب و تاب کے ساتھ شایع ہوگا۔ ناظرین کو چاہیئے کہ مایوسی سے بچنے کے لئے مطلوبہ کاپیوں کا انتظام براہ راست یا بذریعہ ایجنٹ ابھی سے کرلیں۔ قیمت فی کاپی چھ آنے ڈاک کے ذریعہ منگانیوالوں کو ساڑھے سات آنے کے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں

برہمانند گپتا ایڈورٹائزنگ منیجر روزانہ "تیج" دہلی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف
تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام [illegible] پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اردو [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۱

REGD. L. No. 2661

آریہ مسافر لاہور

ہفتہ وار

ایڈیٹر چرنجی لال پریم

قیمت فی پرچہ ۱؎

جلد ۸	اتوار ۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء مطابق ۳ ساون سمت ۱۹۹۴ بکرم دیانند ابد ۱۱۲	نمبر ۲۷

طائرِ شہرت

کبھی سکہ رواں ہوگا ہمارا دو جہانوں میں
گری برقِ تپاں جس دم فلک سے آگ برساتی
شہیدوں نے جوانانِ وطن سے کی یہ فرمائش
کوئی جانبازِ ملت بہرِ سجدہ آگیا شاید
ہیں تشنہ لب سبھی حُبِ وطن کی ہے تپش دل میں
نگاہیں خیرہ ہونگی جس سے کل عالم کے بندوں کی
وطن کیواسطے قربان کرتا ہے جو جان اپنی
خدا سے ہے دعا کافور ہو تاریکیٔ عصیان
ہو ظاہر کس طرح سے حالِ دل جانبازِ ملت کا
چمن میں دیکھ کر صیاد و گلچیں کی جفا کاری
زبانِ حال سے کہتے ہیں گلشن کے شجر زخمی
حفاظت گلستاں کی خوب ہوتی ہے اسی دم تک

اڑے گا طائرِ شہرت کبھی پھر آسمانوں میں
ہوا برپا اسی دم شورِ محشر آشیانوں میں
خیالِ دوریٔ منزل نہ آئے کاروانوں میں
کہ اک ہلچل سی برپا ہے وفا کے آستانوں میں
شہادت کی مئے رنگین بہے گی جیلخانوں میں
جلا ہوگی کچھ ایسی قوم کے آئینہ خانوں میں
اسے ہوتی ہے حاصل دائمی شہرت جہانوں میں
ضیائے نورِ حق چمکے وطن کے تیرہ خانوں میں
فقط ہے ساقیٔ ایثار اسکے رازدانوں میں
عنادل بلبلا اٹھے تڑپ کر آشیانوں میں
ہمیں دو بھر ہے اپنی زندگی ان پاسبانوں میں
کہ مطلب اور تمنا کی نہ خو ہو باغبانوں میں

محبانِ وطن ہنسکر چڑھے جب دار پر روشن
ہوئے نامرد مرد اور جان آئی نیم جانوں میں

[illegible] بی-اے

آیوروید اور مانس بھکشن

(از مہاشہ بھاگ چند جی آریہ خانخاناں ضلع جالندھر)

ہمارے ایک مہاشہ جی جب بھی کبھی کسی آریہ سماجی سے ملتے ہیں تو اور کسی وشے پر بات چیت نہ کرکے کیول مانس کے وشے میں ہی وارتالاپ کیا کرتے ہیں۔ یہ صرف میرا ہی انوبھو نہیں بلکہ اور سجنوں نے بھی ایسا ہی انوبھو کرکے مجھے بتلایا ہے۔ شاید ایسے مہانو بھاؤ اور بھی ہوں اس لئے ان کی جانکاری کے لئے نمن وارتالاپ جو کہ میرے اور اُکت مہاشہ جی کے درمیان ہوا درج کرتا ہوں تاکہ شاید کچھ لابھ ہو۔

مہاشہ جی۔ کیوں جی! جو چرک اور سشرت میں مانس کا ودھان ہے۔

وہ ٹھیک نہیں ہے جب کہ شری سوامی جی نے بھی آیوروید میں چرک اور سشرت کو پرمان مانا ہے میں۔ آریہ سماج جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہے وید کو سوتہ پرمان اور باقی رشی کرت گرنتھوں کو پرتہ پرمان مانتا ہے۔ چونکہ وید میں مانس بھکشن کا نشیدھ ہے۔ اسلئے باقی آرش گرنتھوں میں مانس کی ودھی ہوتے ہوئے بھی ماننے کے یوگیہ نہیں۔

مہاشہ جی۔ جبکہ ادشدھیوں میں اور پتھ کے لئے بھی مانس کھانا لکھا ہے۔ تو پھر کم از کم بیماری میں تندرست ہونے کے لئے مانس کے کھانے سے کیا دوش ہے۔ دوسرے پاپ پن کی تمیز اس طرح ہے۔ کہ اگر آدمی کی جان بچتی ہو۔ تو کسی جانور کا گوشت کھا لینے سے کیا ہانی ہے؟

میں۔ اگر اس طرح بھی مان لیا جائے۔ تو بھی آپ کے کہنے کے مطابق مانس کھانا سدھانت تو بن نہیں سکتا۔ ہاں جان بچانے کے لئے آپت دھرم ہو سکتا ہے۔ آپت دھرم کا دھرم کے ساتھ کیا مقابلہ؟ دُنیا انہی کے نام پر پھول چڑھاتی ہے۔ جو آپتی کے سمے پر بھی دھرم پر قائم رہ کر اپنی جان تک قربان کر دیتے ہیں نہ کہ اُن کے نام پر جو کہ سادھارن سی بیماری کے وقت بھی گوشت کو ترک نہیں کر سکتے۔ اگر حقیقت دریافت کرے دھرمی کا نام روشن ہے۔ تو دھرم پر قائم رہنے سے ہی اگر گورو گوبند سنگھ جی کے بچوں کا نام تعظیم سے لیا جاتا ہے تو اسی لئے۔ اسی طرح اور بزرگوں کا نام بھی لیا جا سکتا ہے۔ جنہوں نے دھرم کے مقابلہ میں اپنی عزیز جان کی پرواہ نہیں کی۔ مگر بھکشن وستو کو جان بچانے کی خاطر گرہن نہیں کیا۔ اس بات کو سمجھ کر وہ مہاشہ جی تو چپ ہو گئے ...

اگر مجھے ایک دلیل سوجھی وہ یہ کہ پرشن کرتا کہتا ہے کہ اگر مریض آیوروید کے ودھان انوسار مانس کھالے۔ تو جان بچ جائے گی۔ اس لئے ایسے مانس کھانے میں کیا ہانی ہے۔

اُتر۔ یہ کیا گارنٹی ہے کہ اس دوائی کے (جس میں کہ مانس پڑتا ہے) سیون سے ضرور مریض کی جان بچ جائیگی۔ اور دوسری دوائی (جو کہ مانس سے مبرا ہے) کے استعمال سے مریض کو آرام نہیں ہوگا؟ جیسا دوسری اوشدھیوں کے متعلق (جن میں مانس نہیں پڑتا) ویدوں کا خیال ہوتا ہے کہ اس دوائی کے استعمال سے مریض کو آرام ہو جائے گا ویسا ہی مانس والی اوشدھی کے متعلق بھی خیال ہی ہوتا ہے۔ اور پھر پریکٹس بھی ہے۔ جب کہ مانس آہاری مریض ایسی اوشدھیوں کا سیون کرتے ہوئے مر جاتے ہیں۔ تو پھر مانس نہ کھانے والے کو کون اس بات کا سرٹیفکیٹ دے سکتا ہے۔ کہ مانس ملی ہوئی اوشدھی کھانے سے تم ضرور تندرست ہو جاؤ گے۔ اسلئے مانس بھکشن کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔

نوید دل

اگر آپ خود یا آپ کے پریمی یا آپکے خاندان میں کوئی پرش پوشیدہ امراض مردانہ مثلاً نامردی۔ جریان۔ احتلام وغیرہ یا کوئی دیوی زنانہ امراض مثلاً بانجھ پن۔ سیلان الرحم اسقاط حمل کی عادت۔ بندش حیض یا قلت حیض۔ اختناق الرحم کثرت حیض وغیرہ امراض میں مبتلا ہیں اور بہت سا روپیہ اشتہاری و عطائیانہ علاج پر برباد کرکے مایوس ہو چکے ہیں تو پرماتما کی کرپا سے مایوس نہ ہو جائیں۔ آپ فوراً ہی بذریعہ خط مرض کی پوری پوری کیفیت تحریر کرکے ٹیشی امرت اوشدھالیہ کی طرف رجوع ہوں۔ جو کہ مایوس العلاج مریضوں کیلئے بہترین امیدگاہ ہے۔ کیونکہ امراض مخصوصہ کا باقاعدہ اور دائمی شفا بخش علاج جسطرح خاص طور سے یہاں ہوتا ہے دوسرے یہاں نہیں ہو سکتا۔

حکیم ہرنس لعل بھیتی۔ پروپرائیٹر ٹیشی امرت اوشدھالیہ کماں ضلع جالندھر (پنجاب)

آریہ مسافر کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ بھائی کا فرض ہے۔

پنڈت چموپتی جی کا عالمگیر ماتم

آریہ سماج وہاڑی

آریہ سماج وہاڑی کا اجلاس منعقدہ ۲۰/۶/۳۳ء آریہ سماج کے مایۂ ناز سپوت شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے ممبر دیانند سیوا سدن کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ پنڈت جی کے پریوار سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ سُرگباشی کی آتما کو سدگتی اور ان کے پریوار کو شانتی پردان کریں۔ (آسانند منتری)

آریہ سماج ساہووالہ

آج مؤرخہ ۷ جولائی کو آریہ سماج مندر ساہووالہ میں سپتاہک ست سنگ کے بعد ممبران آریہ سماج کی میٹنگ ہوئی۔ اور نمن لکھت پرستاؤ پاس ہوا۔

آریہ سماج ساہووالہ ضلع سیالکوٹ آریہ سماج کے عاشق صادق پنڈت چموپتی جی صادق ایم۔ اے کی بیوقت مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اُن کی آتما کو شانتی پراپت ہو۔ اور اُن کے پریوار سے خاص ہمدردی رکھتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ پنڈت جی کی خاص یادگار قائم کرے۔ اور ان کے پریوار کی سہائتا کے لئے بھی ضرور پربندھ کرے۔ (نہال چند منتری)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج رعنا واری کا یہ جنرل اجلاس پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی اکال مرتیو پر اتینت شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ مرتک کی آتما کو سدگتی پراپت ہو۔ اور پریوار کو یہ دُکھ سہنے کی توفیق عطا ہو۔ پنڈت جی آریہ سماج کے ایک عملی رتن تھے۔ آپ کی مرتیو سے آریہ جگت کو بہت نقصان ہوا ہے۔ (منتری)

دی گرام وید پرچارنی سبھا لاہور

گرام وید پرچارنی سبھا لاہور کی انترنگ سبھا شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ سماج کے رتن کی اسمیہ مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہوئی پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ پنڈت جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں اور اُن کے پریوار کو یہ اسہہ دُکھ سہن کرنے ...

سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ پنڈت جی کے دکھیا پریوار کی پوری پوری سہائتا کرکے اپنے کرتویہ کا پریچہ دیں۔ (جگل کشور۔ منتری)

پربھاکر اوشدھالیہ قلعہ سوبھا سنگھ

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کے خاص اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس کئے گئے۔

(۱) آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کا یہ خاص اجلاس آریہ سماج کے پرسدھ ودوان شری پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور اُن کے پریوار سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اُن کی آتما اور پریوار کو بھی شانتی پردان کریں۔

(۲) آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ شری پنڈت جی کی خاص یادگار قائم کیجائے۔ (دیوا چند اُپ منتری)

شوک سبھا

آریہ سماج تخت ہزارہ کا ۲۷/۶/۳۳ کا اجلاس پنڈت چموپتی جی کی بے وقت موت پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اُن کی آتما کو شانتی دیں۔ نیز پنڈت جی کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاریوں سے نمر نا پوروک پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ پنڈت چموپتی جی کے پریوار کے ساتھ سچی ہمدردی اظہار کرتے ہوئے ان کا خاطر خواہ انتظام کریں۔ (دیوا چند اُپ منتری آریہ سماج تخت ہزارہ)

ور کیلئے کنیا کی ضرورت ہے

میرے ایک نہایت شریف ... سال کیلئے جو پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر ... اور کافی سرمایہ رکھتے ہیں۔ ایک یوگیہ ... اور گرہ کاریہ میں نپن براہمن کنیا کی ضرورت ہے۔ آریہ سماجی خاندان کو ترجیح دی جائے گی۔ گن اور سوبھاؤ کے انوسار ... ہو سکتا ہے۔

تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں۔

مہاشہ مقدم رائے گپتا آریہ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا

از منتری نند لال جی - آریہ
گورودت بھون لاہور

اخبار "فاروق" کے ۲۸ جون ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں "علت کے بغیر معلول" کے عنوان سے ایک مضمون شایع ہوا ہے جس میں مضمون نویس نے روح اور مادہ کو قدیم نہیں - بلکہ حادث ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مضمون میں کوئی نئی بات نہیں۔ بار بار روح اور مادہ کو حادث ثابت کرنے کے لئے یہ دلائل دی گئی ہیں۔ اور ان دلائل کی تردید کیجا چکی ہے۔ لیکن ہمارے مرزائی مہربان بار بار انہی باتوں کا اعادہ کرتے رہتے ہیں۔ آریہ سماج کے عالم پنڈت چموپتی جی ایم - اے مرحوم نے اپنی تصنیف "جواہر جاوید" میں روح اور مادہ کے حدوث کے حق میں جو دلائل دیئے جاتے ہیں ان سب کی دلائل قاطع سے تردید کر دی ہے۔ مضمون زیر بحث کے راقم نے بھی کوئی نیا اعتراض یا نئی دلیل پیش نہیں کی۔ بلکہ پرانی تصنیفات میں سے ہی نقل کر کے اُس کو نئے روپ میں ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ کتاب جواہر جاوید کے صفحہ ۱۲۹ تا ۱۳۱ میں سے فقرے کے فقرے نقل کر کے اُنہی اعتراضوں اور دلائل کا استعمال کیا ہے مضمون نویس کو چاہیئے تھا۔ کہ جہاں سے اعتراض نقل کئے تھے۔ وہیں سے اُن کے جواب میں جو دلائل دیئے گئے تھے۔ ان کا مطالعہ کر لیتا۔ لیکن معلوم یہ ہوتا ہے۔ کہ تحقیق حق مقصود نہیں۔ محقق کیلئے بار بار اُسی اعتراض اور دلیل کو جواب سُن لینے کے بعد بھی دہرائے جانا موزوں نہیں ہے۔ بہر حال مضمون نویس کی تسلی کے لئے حسب ذیل جواب دیا جاتا ہے:-

آریہ سماج روح اور مادہ کو قدیم یعنی ابدی اور ازلی مانتا ہے۔ اسلام ان کا عدم سے وجود میں آنا مانتا ہے۔ اور روح اور مادہ کی علت مادی خدا کو قرار دیتا ہے۔

اب معترض کا سوال یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کا اعتقاد ہے۔ کہ بغیر علت مادی کے کوئی چیز نہیں بن سکتی۔ اسلئے روح اور مادہ مخلوق نہیں۔ بلکہ قدیم ہیں۔ لیکن ساتھ ہی آریہ سماج کا یہ بھی اعتقاد ہے۔ کہ بغیر علت آلی کے کوئی چیز نہیں بن سکتی۔ اور خدا بغیر علت آلی کے تمام دُنیا کو بناتا ہے۔ خدا اس اصول میں استثنا ہے۔ اسلئے کیوں نہ یہ بھی تسلیم کر لیا جاوے۔ کہ علت مادی کے بغیر کوئی چیز نہیں بن سکتی۔ اس اصول میں بھی خدا استثنا ہے۔ اسلئے خدا نے بغیر علت مادی کے روح اور مادہ کو مخلوق کیا۔ اسلئے روح اور مادہ قدیم نہیں حادث ہیں۔

اس دلیل کے جواب میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ اول تو یہ اصول نہیں۔ کہ اگر ہر ایک اصول میں اُس کے لئے استثنے ہو۔ استثنے ابھی ایک ہیئت کی چیزوں میں ہوتا ہے۔ دوسرے خدا کے لئے جو اس اصول میں استثنے فرض کر لیا گیا ہے۔ وہ ہے ہی نہیں۔ مضمون زیر بحث میں ستیارتھ پرکاش طبع اول کا حوالہ دیا گیا ہے۔ "فاروق" کے مضمون نویس اس بات سے ناواقف نہیں ہو سکتے۔ کہ ستیارتھ پرکاش طبع اول بطور حوالہ کے آریوں کے سامنے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ محقق کو وہی تصنیف حوالہ میں پیش کرنی چاہیئے۔ جو دوسرے فریق کے لئے مستند تصور کیجاتی ہے۔ حوالہ دینے کے لئے ستیارتھ پرکاش طبع دوم سے کر کسی طبع کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ پھر حوالہ بھی اُردو ترجمہ کا دیا گیا ہے۔ اور اس وجہ سے حوالہ کے معنی سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ ستیارتھ پرکاش میں جس تیسری علت کا بیان کیا گیا ہے۔ اس کے لئے لفظ سادھارن کارن بمعنی علت عامہ استعمال ہوا ہے۔ اور سادھارن کارن خلا - وقت اور علم سے مراد ہے۔ جہاں سادھارن کارن کے معنے علت آلی یعنی بنانے کے اوزار وغیرہ مراد ہے۔ وہاں یہ مطلب نہیں۔ کہ کسی چیز کے بنانے میں اوزاروں کی ہر حالت میں ضروری ضرورت ہے۔ ہاں علت عامہ خلا - وقت اور علم کی ضروری ضرورت ہے۔

ستیارتھ پرکاش میں جہاں سادھارن کارن یعنی علت عامہ یا علت آلی کے متعلق یہ لکھا گیا ہے۔ وہاں علت فاعلی اور علت مادی کے ساتھ تذکرہ ہے۔ کہ کوئی چیز ان تینوں علتوں کے بغیر نہیں بن سکتی۔ یعنی بنانے والا (علت فاعلی) بنانے کے لئے مادہ مصالحہ (علت مادی) اور بنانے کے لئے جگہ۔ وقت اور بنانے کا علم (علت عامہ) موجود ہو۔ تبھی چیز بن سکتی ہے۔ جہاں خدا کے خلقیت کا سوال آیا وہاں صرف یہ کہا گیا ہے۔ کہ خدا کو علت آلی یعنی دوسرے اوزاروں کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خدا میں لا انتہا علم - لا انتہا قوت اور لا انتہا قسم کی حرکت دینے کی قابلیت ہے۔ خدا کیا انسانوں میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ ہر ایک انسان کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ ایک چیز ایک انسان اوزاروں سے بناتا ہے۔ دوسرا انسان اپنی قوت بازو سے بنا لیتا ہے۔ پھر اُسی چیز کے لئے ایک انسان چار اوزار استعمال کرتا ہے۔ دوسرا دو اوزاروں سے کام نکال لیتا ہے۔ مطلب یہ کہ طاقتور اپنے ہاتھوں سے وہ کام کر لیتا ہے۔ اور کمزور کو اوزار اور سہارا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا میں لا انتہا طاقت موجود ہے۔ اسلئے اس کو بیرونی اوزاروں کی ضرورت نہیں۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ بغیر اوزاروں کے کوئی چیز بن سکتی ہے۔ اوزار جو اس چیز کے بنانے کیلئے درکار ہیں۔ اُن اوزاروں کی طاقت خدا میں موجود ہے۔ گویا سادھارن کارن میں علت آلی کا عدم نہیں۔ صرف شکل میں فرق ہے۔ اسلئے جس دلیل کی بنا پر روح اور مادہ کو حادث قرار دیا تھا۔ وہ صورت حال نہیں بنتی ہے۔ اسی مضمون میں روح اور مادہ کے قدیم نہ ہونے میں ایک یہ دلیل دی گئی ہے۔ کہ علت مادی کی ضرورت اس چیز کے لئے ہوتی ہے۔ جو مرکب ہو۔ لیکن روح اور مادہ مفرد ہیں۔ اسلئے ان کے لئے علت مادی کی ضرورت نہیں۔ یہ عجیب دلیل ہے۔ اچھا جب روح اور مادہ کو بنانا ہوگا۔ تو علت مادی کی ضرورت ہوگی۔ اسلام کے عقائد کے بموجب چونکہ روح اور مادہ مخلوق ہیں اسلئے آپ کی دلیل کے بموجب ان کے بنانے کے لئے علت مادی چاہیئے۔ اس سے بھی ثابت ہے۔ کہ بننے سے پہلے روح اور مادہ کی علت مادی موجود تھی۔ اسلئے روح اور مادہ کی ہستی قدیم ہوئی۔ اور جب روح اور مادہ مرکب نہیں اور مفرد ہیں۔ تو علت مادی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ خود مفرد حالت میں ہی موجود ہیں۔ اسلئے وہ قدیم ہیں۔ آپ روح اور مادہ کو جنہیں آپ مفرد تسلیم کرتے ہیں مخلوق اور پیدا شدہ مان لیتے ہیں۔ بھلا مفرد بھی کبھی "پیدا ہوتے ہیں"! اگر وہ پیدا ہونگے۔ تو وہ مفرد نہ رہیں گے۔ مرکب ہو جاویں گے۔ اور مرکب کے لئے بغیر [illegible] ہوگی۔ آپ روح اور مادہ کو مفرد مانتے ہیں۔ تو پھر انہیں مخلوق یا پیدا شدہ نہیں در اصل امر متنازعہ فیہ یہ ہے۔ کہ آپ روح اور مادہ کو مفرد مانتے ہیں۔ لیکن اس کا نیست سے ہست ہونا مانتے ہیں۔ مفردات کو عدم سے وجود میں لانا مانتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے دلیل کوئی نہیں دیتے۔ صرف یہی کہتے ہیں۔ کہ یہ اللہ تعالے کے دست تصرف کا نتیجہ ہے۔ اور قرآن کے حوالہ سے بتلاتے ہیں۔ کہ خدا نے روح اور مادہ کو خلق کیا۔ اور خلق کے دو معنی لکھتے ہیں۔ اول مفردات سے مرکب تیار کرنا۔ دوسرے نیست سے ہست کرنا یعنی عدم سے مفردات کو وجود میں لانا۔ اول تو خلق کے معنے مفردات کو عدم سے وجود میں لانے کے نہیں۔ خلق کے معنی مفردات سے مرکب تیار کرنے کے ہی ہیں۔ ہاں مفردات کے ترکیب پا جانے پر اُن کی شکل و صورت میں تبدیلی آجاتی ہے۔ اسلئے دوسری شکل میں ہو جانا تو خلق کا مطلب ہے۔ کیونکہ کسی مادہ کی نیستی سے ہستی ہوتی ہے۔ اور ہستی سے نیستی ہوتی ہے۔ خلق اور فنا کا مطلب یہی ہے۔ کہ موجودہ مادہ کا ایک شکل سے دوسری شکل اختیار کرنا اور پھر دوسری شکل چھوڑ کر اور صورت اختیار کرنا۔ اگر خلق کے معنی کسی مادہ کے عدم سے وجود میں لانے کے قرآن میں درج ہیں۔ تو اس سے روح اور مادہ مخلوق یا حادث نہیں ہو جاتے۔ آپ دلیل دیں۔ کہ جب روح اور مادہ مفرد ہیں۔ تو وہ عدم سے وجود میں کیسے آئے؟ نیستی سے ہستی کیسے ہوئی؟ صرف قرآن کا حوالہ اور وہ بھی مشکوک حوالہ کافی نہیں ہے +

شوک پرستاؤ

آریہ سماج رانی کا تالاب شہر فیروزپور

مہاشہ وویاوت جی کے سپتر بعمر گیارہ ماہ اور مہاشہ دتہ رام کے سپتر بعمر دو سال کی اچانک مرتیو پر گہرا دکھ پرگٹ کرتا ہے۔ اور مہاشہ وویادت جی اور مہاشہ دتہ رام جی اور ان کے سمبندھیوں سے اس دُکھ میں اُن کے ساتھ ہاردک سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مرتک کی آتما کو شانتی اور ان کے سمبندھیوں کو دھیرج پردان کریں۔

(رام چند منتری)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

گئو گھاتک "پھونکا" کیا ہے

زیادہ دودھ حاصل کرنے کی نیت سے بے رحمی سے گئو کی جنن اندریہ (اندام نہانی) میں ۸ر انچ موٹا اور ۲۰ر انچ لمبا بانس دیا جاتا ہے۔ نمک کی پوٹلی گئو کی سار میں ہلائی جاتی ہے۔ اس کا نام "پھونکا" ہے۔

سنسار بھر میں گئوؤں کو ایسا دُکھ کہیں نہیں دیا جاتا۔ جیسا کہ ہندوستان میں۔ جہاں کے لوگ گئو کو ماتا پکارتے ہیں۔ بنگال بہار میں آریہ جاتی کے پوتر نام کو پھونکا سے بدنام کرنے والے بہ گوالے لوگ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ وہاں کی بڑھیا سے بڑھیا دس دس سیر دودھ دینے والی گئوؤں کو پھونکا دیا جاتا ہے صرف کلکتہ میں ۰۰۰ر۹۰ ہزار گئوؤں کو روزانہ پھونکا دیا جاتا ہے۔ پھونکا دیتے وقت ۸ر انچ موٹی اور ۲۰ر انچ لمبی بانس کی کھوکھلی نلی میں نیچ ناشں منہ سے پھونک مارتے ہیں۔ جس سے اتی ویاکل ہوتی ہوئی بیچاری گائے بتر بتر کانپتی ہے۔ نازک جگہ ہوا لگنے سے کانپتی ہوئی رمبھانے لگتی ہیں۔ اور بعض اوقات بے ہوش ہو جاتی ہے۔ اس ہردیہ بیدھک دُکھ کی وجہ سے گئیوں کی دونوں آنکھوں سے آنسو نکلتے ہیں۔ جو آدھ پاؤ سے لے کر پاؤ تک ہو سکتے ہیں۔ اس وقت گائے کا سارا شریر برف کی طرح ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اور اتنی گھبراہٹ ہوتی ہے۔ کہ پسینہ چھوٹنے لگتا ہے۔ ساری بھیگ جاتی ہے۔ ناقابل برداشت درد کی وجہ سے موت کے قریب والی حالت طاری ہوتی ہے۔ تو بھی نیچ گوالے اندام نہانی میں تب تک پھونک مارتے ہی جاتے ہیں۔ جب تک انہیں ایک بوند دودھ ملنے کی امید رہتی ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ دودھ کی بجائے خون آنے لگ گیا۔ تب کہیں یہ بے درد لوبھی بانس کی نلی کو باہر نکالتے ہیں۔

اگر کسی وجہ سے بانس کی نلی نہ مل سکے تو بھی لالچی گوالے معصومیت کی تصویر گئو کی اندام نہانی میں کہنی تک ہاتھ ڈالنے میں سنکوچ نہیں کرتے اپنی مطلب براری کے لئے آدھی چھٹانک نمک کی پوٹلی بھی اندر ہلاتے ہیں۔ بیچاری گئو کشٹ سے نڈھال ہو کر ست پٹاتی ہے۔ اس طرح خون سے بنا ہوا دودھ بازاروں میں بکتا ہے۔ اور سارے لوگ براہمن تک بھی استعمال کرتے ہیں فرمایئے اسے دودھ کہنا ہوگا یا خون؟ ایسے کرتوت روزانہ ہوتے ہیں۔ اور کئی بار اخباروں میں بھی چرچا ہو چکی ہے۔ مگر اس بڑے رواج کا خاتمہ کرنے کی خاطر کسی جگہ سے حرکت نہیں ہوئی۔ نہ تو بھی گئو بھگت نے اور نہ ہی سب کی ......

سرکار نے اتنی دلچسپی لی۔ جس سے ان بے زبانوں کا دُکھ دور ہو سکے۔ اگرچہ پھونکا کے ملزموں کو پکڑنے اور سزا دلانے کیلئے قانون اور ایک عملہ ۔J.B.C. ۔C.A کے کام سے تعینات ہے۔ مگر اس طرف توجہ نہ کے برابر ہے۔ اگر ذرا سختی سے قانون کے ڈنڈے کو گھمایا جائے۔ تو یقیناً پھونکا رک سکتا ہے۔ ملزم پکڑے جانے کے باوجود عدالت سے صاف بری ہو جاتے ہیں۔ بیرسٹر صاحبان پیروی کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں بیچاری گئو کی فریاد سُننے کو کون۔ دکھ ٹارے تو کون؟ صرف گئو ماتا کی جے۔ گئو ماتا کی جے بلا دینے سے تو کام نہیں چلتا۔ میدان میں آنا ہوگا۔ اور اپنی زور دار طاقت خرچ کرنی ہوگی۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہندوستان کی سب جماعتوں کی ایک مشترکہ کمیٹی بنائی جاوے جس میں ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ سب خیال کے لوگ جمع ہوں۔ جو اس انسانیت کے نام پر بدنما کلنک کو دور کریں۔ پھونکا جیسے مذموم فعل کے برخلاف تحریک پیدا کرے۔ جانچ پڑتال کرے اور ملزموں کو قرار واقعی سزا دلائے۔ دیکھنا چاہئے گئو بھگتوں کی حس کب تک جاگتی ہے۔ اودم شرم

دانو دادک گنیش دت آریہ سیوک ابوہر

وہاڑی میں ایک مسلم خاندان کی شدھی

مورخہ ۲۰۔ جون کو ایک مسلم خاندان مہتاب دین وغیرہ جو کہ ۸ افراد پر مشتمل ہے۔ اور جو کہ دو سال ہوئے روپیہ کے لالچ میں پھنس کر پتیت ہو گیا تھا۔ اُس کو اُس کی درخواست پر آریہ سماج مندر میں شدھ کیا گیا۔ حاضری کافی تھی۔ شدھ شدہ بھائیوں نے حاضرین میں بوندی بانٹی۔ جو کہ سب نے پریم سے لے کر کھائی۔ (آسانند منتری آریہ سماج وہاڑی)

آریہ سماج تاندلیانوالہ کے سماچار

(۱) آریہ سماج مندر میں ہر روز صبح و شام دونوں وقت ست سنگ ہوتا ہے۔ حاضری اچھی ہوتی ہے۔

(۲) پوجیہ مہاشہ ٹیک چند جی مہاراج پربھو آشرتا نے نہایت کرپا کر کے ۶ یوم یہاں قیام فرمایا ان کے یہاں رہنے سے آریہ سماج میں خوب رونق بنی رہی۔ انہوں نے دلت بھائیوں کو بلا کر آریہ سماج میں آنے کی پریرنا کی۔ اس کے زیر اثر اُن میں سماج کیلئے وشیش رُچی پیدا ہو گئی ہے۔ امید ہے پوجیہ مہاتما جی پھر بھی کبھی کبھی اس سماج پر کرپا درشٹی کرتے رہیں گے۔

(۳) ۲ جون لالہ دیوان چند جی کے گھر اُن کا پُتر و دھو کی مرتیو کے تیرھویں دن ہون کرایا گیا۔ پوجیہ مہاتما ٹیک چند جی نے نہایت پربھاوشالی اپدیش دیا۔ جس کا لوگوں پر اچھا اثر پڑا۔ لالہ جی نے آریہ سماج کو ۲ر روپے دان دئیے۔

(۴) ۱۱ر جون کو کنبوانی کے اسٹیشن ماسٹر کے رشتہ دار کا انتیشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ سنسکار پڑھنے کے بعد پنڈت جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور مرتیو کے سمبندھ میں ایک پربھاوشالی لیکچر دیا۔

(۵) ڈاکٹر بلاقی رام جی پردھان آریہ سماج کے نئے گھر کا پرویش سنسکار مورخہ ۱۸ جون کو پنڈت وجے شنکر جی پروہت آریہ سماج نے کرایا۔ پنڈت جی نے سنسکار کے متعلق نہایت اچھی طرح سے روشنی ڈالی۔ جنتا کافی آئی ہوئی تھی۔ لوگوں پر سنسکار کا پربھاو اچھا پڑا۔ آریہ سماج کو ۱۱ر روپے دان پراپت ہوئے۔

(۶) ۱۹ر جون کو مہاشہ نانک چند جی کی سپتری کا وواہ سنسکار پورن ریتی سے پنڈت وجے شنکر جی پروہت آریہ سماج نے کرایا۔ برات سیالکوٹ سے آئی تھی۔ ور پکش کی طرف سے آریہ سماج کو مبلغ ۵ر روپے دان پراپت ہوئے۔

(۷) ماسٹر دیال چند جی کی سپتری کا نام کرن سنسکار ۲۶ر جون کو کرایا گیا۔ کنیا کا نام اندرا دیوی رکھا گیا۔

(۸) شری بابو لیکھراج جی پرتی ندھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو جانے سے روزانہ پرانہ ہون اور راتری کو مرتیو اور پرلوک کی کتھا اُن کے گھر پر پنڈت وجے شنکر جی کر رہے ہیں۔ حاضری اچھی ہوتی ہے۔ نیز آریہ سماج نے مندرجہ ذیل شوک پرستاو پاس کیا ہے

"شوک پرستاو"

آریہ سماج تاندلیانوالہ شری بابو لیکھراج جی بی۔ اے کی دھرم پتنی کی بوقت موت پر دلی ۳۳ افسوس ظاہر کرتا ہے۔ اور ان کے لواحقین سے ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ پرماتما مرحوم کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے پریوار کو شانتی پردان کریں۔

(۹) دی تاندلیانوالہ جنرل ٹریڈنگ کمپنی تاندلیانوالہ کے نئے دفتر میں یکم جولائی کو پنڈت وجے شنکر جی نے برہد یگیہ کرایا۔ پربھاو اچھا رہا۔ ....

کارخانہ قائم شدہ سنہ ۱۸۹۰ء

موجد لالہ ہر بھگوان کا تمام دنیا میں مشہور پنساری راولپنڈی

مصفی خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

اس مصفی خون دوائی نے ہندوستان بھر میں وہ شہرت پائی ہے۔ کہ جس سے مدت کی مصفی خون پیٹنٹ ادویہ حسرت سے ترستی ہیں۔ اس کی بے بہا صفات کی جھلک سے کسے اُجالا نہیں ہوا۔ پشاور سے رنگون اور گھورکھپور سے راس کماری تک۔ کوہڑی آتشک سے جلے پھُلے۔ گنٹھیا۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ ناسُور۔ بدن کے سیاہ اور سفید داغوں سے تنگ آئے ہوئے اور دیگر خون اور جلدی بیماریوں کی ہزاروں مستفیدین اس اکسیر کا اعلیٰ اعلیٰ کامیابی کا بدیہی ثبوت ہے۔

قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱/۸ عہ)

آزمائیں ہر ایک موسم میں مرد۔ بچے۔ بوڑھے عورت سب کو یکساں مفید ہے۔

پنجاب کے ہر بڑے شہروں میں ہر جگہ۔ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/۱) قیمت پر مل سکتی ہے

کارخانہ قائم شدہ سنہ ۱۸۸۰ء

طاعون و دیگر وبائی امراض کو ہٹانیوالی ہندوستان میں مشہور خوشبو دار لپٹیں لانے والی

ہون سامگری
سگندھت دھوپ

ہماری تیار کردہ

ہون سامگری سگندھت دھوپ نے جو تمام بھارت ورش میں شہرت پائی ہے۔ وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ ٹھیک شاستر وکت ودھی انوسار تیار کی جاتی ہے۔ کشمیر کے پہاڑوں سے اکٹھی سٹاک بوٹیوں کا خرید کیا جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار

آریہ مسافر لاہور

مؤرخہ ۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء

کالجوں کے لڑکوں کو بچاؤ

لاہور صوبہ کا صدر مقام ہونے کے کارن جہاں اپنے اندر کئی خصوصیتیں اور دیگر شہروں اور قصبوں کے مقابلہ میں دلچسپی اور ترقی کے بہتر سامان اور ذرائع رکھتا ہے۔ وہاں اس میں نو عمر نا تجربہ کار نوجوانوں کے لئے تباہی کی غاریں بھی بہت بڑی طرح کھلی ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر ابھی پچھلے دنوں محکمہ اطلاعات کی طرف سے اخبارات میں یہ شائع ہوا تھا۔ کہ لاہور میں کالجوں کے طلباء میں شراب خوری کی لعنت ترقی پکڑ رہی ہے۔ اور اس وجہ سے گورنمنٹ اُن ہوٹلوں اور ریسٹورانوں کے خلاف کاروائی کر رہی ہے۔ کہ جنہیں شراب فروشی کا لائسنس تو حاصل نہیں۔ لیکن وہ چوری چھپے اپنے گراہکوں کو شراب مہیا کرتے رہتے ہیں۔ ان ہوٹلوں کے متعلق صرف یہی شکائت نہیں۔ بلکہ یہ بھی ایک امر واقعہ ہے۔ کہ ان کئی ہوٹلوں کو ان کے منتظموں نے بدمعاشی کے اڈے بنا رکھا ہے۔ جن میں نوخیز اور نا تجربہ کار نوجوانوں کو بدچلن عورتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ گورنمنٹ کی توجہ اس خرابی کی طرف مبذول ہوئی ہے۔ اور وہ اس کے انسداد کے لئے تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ لیکن ہماری رائے میں اکیلی گورنمنٹ یہ کام نہیں کر سکتی۔ اسکے کماحقہٗ انسداد کے لئے رائے عامہ کو مضبوط اور بیدار بنانے کی ضرورت ہے۔ لاہور میں نا تجربہ کار نوجوانوں کے لئے اگر ایک یہی پرلوبھن ہوتا تب بھی کوئی بات تھی۔ یہاں تو قدم قدم پر تباہی و بربادی کی ایسی غاریں منہ کھولے پڑی ہیں۔ کہ ذرا سی بے احتیاطی سے نوجوانوں کا جیون نشٹ ہو جاتا ہے۔ اگر مثال کی ضرورت ہو۔ تو اندنوں بھی سنئے۔ ان دنوں سے لاہور کی ایک نہایت بارونق اور شارع عام جگہ میکلوڈ روڈ پر جوئے کے نہایت خوشنما اڈے کھلے ہوئے ہیں۔ وہاں عام جوئے خانوں اور ان اڈوں میں فرق یہ ہے۔ کہ عام قمار باز تو کوڑیوں یا تاش وغیرہ سے جوا کھیلتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ کام مہذب طریق پر کیا جاتا ہے۔ "قمار بازی کے لئے نئی سے نئی اور عجیب و غریب مشینیں لگی ہوئی ہیں۔ جن میں جوا کھیلنے والوں کو ۹۹ فیصدی نقصان ہی ہوتا ہے۔ اس قمار بازی کے مہذب اڈے پر نوجوان کالجی طلباء کا شام کے وقت وہ جمگھٹا ہوتا ہے۔ کہ کچھ نہ پوچھو۔ شائد ہی کوئی نوجوان ہوگا۔ جو پانچ دس روپے ان کی بھینٹ نہ کر جاتا ہو۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ یہ سب کچھ کھلے بندوں ہو رہا ہے۔ اور ہمارے نوجوانوں کے مال اور اخلاق پر روز روشن میں ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ ایک طرف تو گورنمنٹ کالجی طلباء میں روز افزوں بداخلاقی پر آنسو بہاتی ہے۔ اور دوسری طرف بداخلاقی کے متذکرہ بالا قسم کے مہذب اڈوں کو حکام ایسی کھلی اجازت دے رہے ہیں۔ ہم مقامی حکام سے بڑے ادب لیکن زور کے ساتھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ انہیں جلد اس خرابی کا انسداد کرنا چاہیئے۔ اور قمار بازی کے ان مہذب اڈوں کو جلد اُٹھوا دینا چاہیئے۔ یہ بھی نئی تہذیب کا ایک کرشمہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ پرانے بھدے طریق پر جوا کھیلا جائے۔ تب تو یہ جرم ہے لیکن اگر یہی کام ذرا تہذیب اور نفاست کے ساتھ کیا جائے۔ تو یہ جرم نہیں رہتا۔

یہ درست ہے۔ کہ گورنمنٹ ان معاملات میں بہت کچھ کر سکتی ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ذمہ داری اصلاحی خصوصاً مذہبی انجمنوں کی ہے۔ ہماری پختہ رائے ہے۔ کہ نوجوان ان تمام خرابیوں اور تباہیوں کا اس وجہ سے شکار بن جاتے ہیں۔ کہ وہ اپنے دھرم کرم سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ اگر انہیں شروع ہی سے اپنے دین دھرم کی تعلیم ملجائے۔ اور اس تعلیم کو اُن کی اگلی زندگی کی بنیاد بنا دیا جائے۔ تو پھر ان کے ایسی خواہشات میں مبتلا ہونے کا بہت کم امکان رہ جاتا ہے جس طرح پرکار اپنا ایک قدم مضبوطی سے جما لینے کے بعد دوسرے قدم کو آزادی کے ساتھ چاروں طرف گھما لیتی ہے۔ لیکن اپنے مرکز سے ذرا نہیں سرکتی۔ اسی طرح اگر مذہبی تعلیم کے ذریعہ نوجوانوں کے قدم اُستوار کر دیئے جائیں۔ تو وہ تمام دنیا میں بغیر کسی خدشہ کے گھوم سکیں گے۔ اور کسی بھی پرلوبھن کا شکار نہ ہوں گے۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ آجکل نوجوانوں میں لامذہبیت کا زور ہے۔ خدا یا پرمیشور کا نام لینا خلاف فیشن سمجھا جاتا ہے۔ اسی لئے تو حضرت اکبر نے کہا تھا۔ کہ

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

کسی بھی نوجوان سے بات کر دیکھو۔ وہ جھٹ یہی جواب دیتا ہے۔ "اجی آپ تو چھٹی صدی کی باتیں کرتے ہیں۔ زمانہ اب بہت ترقی کر گیا ہے مذہب زمانہ جاہلیت کی یادگار ہے۔ اس نے دنیا میں بڑی تباہی مچائی ہے۔ انسانوں کے لئے مذہب تو سم قاتل ثابت ہوا ہے۔ اب ہم اسے دیش نکالا ہی دے کر رہیں گے"۔

غرضیکہ نوجوانوں میں اس قسم کے خیالات ترقی پکڑ رہے ہیں۔ مذہبی سوسائیٹیوں خصوصاً آریہ سماج کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ لامذہبیت اور بھوگ بلاس کی موجودہ رَو کا مقابلہ کرے۔ اور نوجوانوں میں دھرم کرم کا پریم پیدا کر کے اُن کا رُخ تباہی و بربادی کی طرف سے ہٹا کر سلامتی اور آبادی کی طرف کر دے۔

یہ ایک ایسا کام ہے۔ کہ جس کے متعلق غفلت سے آگے چلکر بہت خوفناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ نوجوان ملک اور قوم کی Best Essence بہترین جائداد ہوتے ہیں۔ مستقبل کی قوم یہی تو ہیں۔ اگر ان کا اخلاق پست ہو گیا۔ لامذہبیت کے شکار ہو کر دھرم کرم سے منہ موڑ بیٹھے۔ تو پھر ملک اور قوم کی تباہی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ اسلئے ہم آریہ نیتاؤں کی توجہ اس طرف دلانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

دیو سماج "دیو گورو" کے بیٹے کی نظر میں:۔

مقامی ناستک منڈلی دیو سماج کا آرگن ستیہ دیو سمواد دیو سماج کے بانی دیو گورو صاحب کے فرزند رشید پنڈت پرچھل چندر اگنی ہوتری کو محض اس وجہ سے بے نقط سنا رہا ہے۔ کہ اُس نے اپنے عمر بھر کے تجربہ کی بنا پر اپنے برادران وطن کو یہ مشورہ کیوں دیا ہے۔ کہ

"ہندوستان کے کسی بھی مذہبی عقیدہ میں یقین رکھنے والے کسی فرد کے لئے یہ مناسب اور درست نہیں۔ کہ دیو سماج یا دیو سماج کی کسی انسٹی ٹیوشن کو کسی بھی قسم کی مالی امداد دے۔ یقیناً ایسی کہلانے والی مذہبی سوسائٹی جو کسی بھی مذہب۔ مذہبی کتاب۔ عقیدہ اور مذہبی رہنما کی صداقت کو تسلیم نہیں کرتی۔ ایسی سماج کو کسی قسم کی مالی امداد دینا یا اس سے کسی قسم کا تعلق رکھنا اپنے جذبہ خودداری اور مذہبی وقار کو خاک میں ملانے کے مترادف ہوگا"۔

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ یہی ستیہ دیو سمواد پنڈت وشنو بندھو وغیرہ کی ذاتی رائیں پیش کر کے آریہ سماج کو مطعون کیا کرتا تھا۔ اب کہ پنڈت پرچھل چندر نے دیو سماجیوں کو اُن کے اپنے اختراع کردہ گز سے ماپنا شروع کیا ہے۔ تو یہ چلا اُٹھا ہے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ پنڈت پرچھل چندر جو کچھ کہتے ہیں۔ اس کے خلاف کسی کی رائے نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہم یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔ کہ جب دیو سماجیوں کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ دوسرے مذاہب کے متعلق من مانی رائیں ظاہر کریں۔ اور وہ بھی اُن کے سرکش پیرؤوں کی رائوں کی بنا پر۔ تو پھر پنڈت پرچھل چندر کو جو دیو سماج کے بانی دیو گورو صاحب کے فرزند ارجمند ہیں کیوں یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ اپنے باپ کے قائم کردہ مذہب کے متعلق اپنی رائے ظاہر کریں۔ اتنی سی بات کے لئے انہیں باغی۔ ناخلف۔ بکواس کرنے والا اور سیاہ دل وغیرہ لکھنا سخت نامناسب ہے؟

ایک بے بنیاد دعوے!

عیسائی معاصر المائدہ کے ایڈیٹر صاحب اپنے پرچہ کی ماہ جولائی کی اشاعت میں "اچھوت اور مسیحی" کے عنوان کے ماتحت ایک مضمون کے دوران میں لکھتے ہیں۔

"مسیحیت کا زاویہ نگاہ دیگر مذاہب سے مختلف ہے۔ انجیل کی رو سے چھوت اچھوت نہیں۔ کیونکہ اس میں وہ قوت ہے۔ کہ یہ اچھوت کو چھوت بنا دیتی ہے"۔

اگر اس دعوے کا ثبوت دیکھنا ہو۔ تو مدراس میں دیکھیں۔ وہاں گورے عیسائی کالوں کو اپنے نزدیک تک نہیں پھٹکنے دیتے۔ اور اونچی ذاتوں سے عیسائی بنے ہوئے لوگ پچھلی ذاتوں سے عیسائی بنے ہوئے اشخاص کو اپنے گرجوں میں داخل نہیں ہونے دیتے۔ بلکہ اُن کے پاس

سینما میں زندہ ناچ :-

ہمیں یہ دیکھ کر سخت دکھ ہوتا ہے۔ کہ سینماؤں میں زندہ ناچ کے نام سے بازاری عورتوں کو سٹیج پر نچایا جاتا ہے۔ اور اُن سے خامیانہ بلکہ محض بازاری گیت گوائے جاتے ہیں۔

سینما دیکھنے والوں میں عورتیں۔ بچے۔ بوڑھے۔ نوجوان خصوصاً سکولوں اور کالجوں کے طالب علم ہوتے ہیں۔ اس سے ان کے معصوم دلوں پر جو گندے اور تباہ کن اثرات پڑتے ہونگے۔ اُن کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آریہ سماج کے قیام سے پہلے ہندوستان خصوصاً پنجاب میں فاحشہ عورتیں رکھنا۔ اور اُن کے ناچ دیکھنا نہ صرف یہ کہ ممنوع نہ تھا۔ بلکہ اسے نشان امارت سمجھا جاتا تھا۔ عام طور پر متمول اشخاص براتوں کے ساتھ رنڈیاں لیجایا کرتے تھے۔ اور اُن کا ناچ مجرا بیاہ کا ایک ضروری جزو سمجھا جاتا تھا۔ آریہ سماج نے اس کے خلاف بڑی زوردار تحریک شروع کی اور لگاتار پرچار سے اس بدعت کو ایک طرح سے جڑ بنیاد سے اکھیڑ کر پھینک دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اب کسی کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ بیاہ یا کسی اور تقریب پر ناچ مجرا کرائے۔ لیکن سخت افسوس ہے۔ کہ یہ سینما والے اس خرابی کو ایک نئے روپ میں رائج کر کے لوگوں کے شجر اخلاق کو کاٹ رہے ہیں۔ انسانی طبائع خرابی کی طرف بہت جلد جاتی ہیں۔ بلندی پر چڑھنا مشکل ہے لیکن نیچے گرنے میں کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی۔ اسلئے اول تو میونسپل کمیٹیوں کو چاہئے۔ کہ ایسے سینماؤں کے جو رنڈیوں کا زندہ ناچ کرائیں۔ لائیسنس ضبط کریں۔ اگر میونسپل کمیٹیاں اس سلسلہ میں اپنے فرض سے کوتاہی کریں۔ تو گورنمنٹ کو خود اداکشن لے کر اس بدعت کا خاتمہ کرنا چاہئے۔ گورنمنٹ اپنی رعایا کے جان و مال کے ساتھ اخلاق کی بھی محافظ ہے۔ اسلئے اسے اپنے اس ضروری فرض سے غفلت نہ کرنی چاہئے۔

—o—

رُوس کے ہرتاکرتا سٹالن کا نانسنک پن

رُوس کا ہرتاکرتا سٹالن جو اپنے مفروضہ دشمنوں کو سینکڑوں کی تعداد میں آن واحد میں موت کے گھاٹ اُتار دیتا ہے۔ اور اس کے جذبۂ رحم میں ذرا بھی حرکت نہیں ہوتی ایک گھور نانسنک ہے۔ اُس نے ماسکو کی ایک پاؤنیر کلب کو ایک چٹھی کے دوران میں لکھا ہے۔ کہ

"تم سب کو نانسنک ہوجانا چاہئے۔ چونکہ جو نانسنک ہے وہی سچا انقلاب پسند اور کمیونسٹ کو نقصان پہنچاتے ہو۔ میں خود نانسنک ہوں۔ اور میں نے یہی سیکھا ہے۔ کہ کمیونزم۔ نانسنک واد۔ سامیہ واد اور سوشلزم کی سیڑھی ہے"۔

اور تو اور سٹالن نے اپنی بوڑھی ماتا کو محض اس وجہ سے دیش نکالا دے دیا ہے۔ کہ وہ پرماتما کی بھگت تھی۔ اور باوجود سخت کوشش کے بھی وہ پربھو کی بھگتی سے دستکش نہ ہوئی تھی۔ مغرب زدہ ہندوستانی خصوصاً ہندو نوجوانوں کو دیکھنا چاہئے۔ کہ ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہوا کرتی۔ اور سی سوشلزم کے لچھے دار بیانات اور دلفریب عنوانات سے ہی دھوکہ میں نہ آجانا چاہئے۔ یہ تو ناستکتا کی تاریک غار میں دھکیلنے والا دیو ہے۔ پرماتما ہمارے دیش باسیوں کو اس آفت سے محفوظ رکھے۔

—o—

"پھونکا" :-

ناظرین آریہ مسافر کے اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ لالہ گنیش داس جی جام پوری کا ترجمہ کردہ ایک مضمون "پھونکا" کے متعلق درج پائینگے۔ اس کے مطالعہ سے تو انہیں پتہ لگ جائے گا۔ کہ انسان کسقدر سنگدل۔ بے رحم اور محسن کش ہے۔ غریب گائے جو گھاس پھوس کھا کر امرت سے دودھ جیسی امرت شے دیتی ہے۔ اُس پر یہ احسان فراموش کسقدر قابل نفرت مظالم توڑتا ہے۔ یہ ظلم صرف صوبہ بنگال میں نہیں ہوتا۔ بلکہ ہم نے اپنی آنکھوں سے لاہور شہر میں بھی مسلمان گوجروں کو غریب گائیوں کے اندام نہانی میں پھونکا دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس سے گائیوں کو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگ جاتا ہے۔ کہ گائے کا سارا جسم تھر تھر کانپنے لگ جاتا ہے۔ اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگ جاتے ہیں۔ ہم دھرم دھرندر پنڈتوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا اس طریق پر حاصل کیا ہوا دودھ پینا پُنیہ ہے یا پاپ۔ اگر یہ پاپ ہے۔ تو کیا ہندو اب بھی نہ جاگیں گے؟ اور اپنی محسن عظیم گؤ ماتا کے اس دکھ کو دور کرنے کا یتن نہ کرینگے؟

پشوؤں پر اتیاچار :-

یوں تو انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ لیکن معصوم۔ نحیف۔ کمزور اور بے زبان پشوؤں پر یہ جس طرح دست تظلم دراز کرتا ہے اُسے دیکھ کر تو اسے ارذل المخلوقات کہنے کو جی چاہتا ہے۔ ہندوستان تو غیر مہذب یا نیم مہذب ملک ٹھہرا۔ آپ مغرب کے مہذب ترین ... ممالک ...

یہ تعداد ہم امریکہ کے محکمہ زراعت کی سال ۱۹۳۶ء کی رپورٹ سے اخذ کر کے دیتے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ اس سال میں اس مہذب و آزاد ملک میں ۱۰۹۷۵۰۹۵ گائیں بھینسیں۔ ۶۰۶۹۹۷۱۴ بچھڑے بچھڑیاں۔ ۳۶۰۵۴۹۶۸ سؤر۔ ۱۷۲۱۵۸۱۱ بھیڑیں اور ۵۰۷۲۰ بکریاں یعنی کل میزان ۷۰۳۶۶۳۰۸ جاندار ذبح کئے گئے۔ لیکن یہ اعداد و شمار بالکل درست نہیں ہیں کیونکہ یہ تو سرکاری امتحان کے بعد ذبح کئے گئے مویشیوں کی تعداد ہے۔ اس محکمہ کا انچارج سرکاری افسر لکھتا ہے۔ کہ یہ تعداد اُن مویشیوں کی اصل تعداد کا جو ذبح کئے گئے صرف ۶۸ فیصدی حصہ ہے۔

اب ہم ناظرین کو یہ بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ جاندار کس طرح موت کے گھاٹ اُتارے جاتے ہیں۔ جن مویشیوں کو ذبح کیا جانا ہوتا ہے۔ انہیں ایک باڑے میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ پھر اُن کے سروں پر بھاری ہتھوڑے سے ضرب لگا کر انہیں بیہوش کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر اُن کی پچھلی ٹانگوں میں زنجیر لگا دی جاتی ہے۔ جس کے بعد قصاب اپنا چھرا اُن کی گردنوں پر چلانا شروع کر دیتا ہے۔ امریکہ کے انگریزی رسالہ Our dumb animals (ہمارے بے زبان حیوان) کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔ کہ

"افسوس! میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ باڑے میں ان خوفزدہ اور بے چین و بیتاب مویشیوں میں سے اکثر کے سر پر بار بار ہتھوڑے سے ضربات لگانی پڑتی ہیں۔ تب کہیں جا کر وہ بیہوش ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک مویشی کے سر پر بھاری ہتھوڑے سے پے در پے سات ضربات لگائی گئیں۔ تب کہیں وہ نیچے گرا۔ اور اُسے ذبح کیا گیا"۔

کیا یہ حالات رونگٹے کھڑے کرنے والے نہیں؟ لیکن یہ ظلم صرف امریکہ تک ہی محدود نہیں۔ ہندوستان میں بھی غریب بے زبان جانداروں پر کوئی کم ظلم نہیں کیا جاتا۔ آریہ سماجیوں کو دیکھنا چاہئے۔ کہ ابھی ان کے سامنے کام کا کتنا وسیع میدان ہے۔ جب تک دُنیا کے کسی کونے میں ایک بھی بے زبان پر ظلم ڈھایا جاتا ہے۔ رشی دیانند کا سپاہی چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔ آریہ ویرو! اُٹھو۔ کمر ہمت باندھو۔ اور ویدک دھرم کے پرچار سے پرانی ماتر کو ایسے بغلو۔ انسانوں کو انسانیت سکھاؤ۔ تاکہ وہ تمام جانداروں کو اپنے جیسی زندہ جان سمجھ کر ان پر دست تشدد دراز نہ کریں۔ بلکہ اُن کے ساتھ پیار و محبت کا سلوک کریں۔

گورنمنٹ بمبئی کا ایک مستحسن فیصلہ

گورنمنٹ صوبہ بمبئی نے ایک قابل تعریف کارروائی کی ہے۔ وہ یہ کہ ایک سرکلر کے ذریعہ اکثر اخبارات کی ضمانتیں واپس کر دی ہیں۔ پونہ کے چیترے جگت کا دو ہزار روپیہ۔ ترکال کا دو ہزار روپیہ کیسری کا تین ہزار روپیہ۔ اور بمبئی کے کرانیکل کا تین ہزار روپیہ۔ انصاف کا ۱۵۰۰ روپیہ۔ خلافت کا تین ہزار روپیہ۔ اسلام پریس کا ۱½ ہزار روپیہ۔ پربھات اینڈ موج پرنٹنگ پریس کا ۴ ہزار روپیہ۔ ترناگری کے "بلونت" کا دو ہزار روپیہ۔ ترن کرناٹک کا ۵۰۰ روپیہ۔ اور بھارت پریس کا ... روپیہ۔ واپس دے دیا گیا ہے۔ تالیف قلوب کا نتیجہ ہمیشہ ہی نیک نکلتا ہے۔ اُمید ہے۔ گورنمنٹ بمبئی کی اس قابل تعریف کارروائی سے مُفید نتائج برآمد ہونگے۔ دیکھیں۔ دوسرے صوبوں کی گورنمنٹیں گورنمنٹ بمبئی کی کب تقلید کرتی ہیں۔

پنجاب اسمبلی میں لالہ دیش بندھو ایم ایل اے نے اسی مطلب کا ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس تو دے رکھا ہے۔ دیکھیں۔ گورنمنٹ اس کے متعلق کیا رویہ اختیار کرتی ہے۔

—o—

گوپال مصر ہریانوی کو روکو :-

ہمیں افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کی چشم پوشی کی وجہ سے کہ جو اس نے گوپال مصر ہریانوی کی بدرجہ انتہائی دلآزارانہ اور گندی کتاب "دیانند سنگیت" کے متعلق اب تک عملاً اختیار کر رکھی ہے۔ اور اسے ابھی تک ضبط نہیں کیا۔ اس شخص کا حوصلہ اور زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اور وہ قریباً ہر ماہ اس سے بھی بدتر ٹریکٹ نکال رہا ہے۔ چند روز ہوئے ہمیں لیسر در میں اس شخص کا حال میں شائع کردہ ایک ٹریکٹ دکھایا گیا۔ جس میں اس نے بھگوان دیانند کی ذات کے خلاف حسب معمول گندہ بکواس کی ہے۔ اور ایسی دلخراش اور اشتعال انگیز باتیں لکھی ہیں۔ کہ پڑھ کر دل آرے سے چل جاتے ہیں۔ ہم حیران ہیں۔ گورنمنٹ اس شخص کے منہ میں لگام کیوں نہیں دیتی۔ آریہ سماجیوں کے لکھے ہوئے معمولی معمولی ٹریکٹ اور کتب بھی ضبط کر لی جاتی ہیں لیکن اس شخص کی حد درجہ کی دلآزارانہ اور اشتعال انگیز خرافات کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ ہم حیران ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ مسافر سہائتا فنڈ

اس ہفتہ میں کتنا دان آیا

ذیل میں وہ رقومات درج کی جاتی ہیں۔ جو پچھلے ہفتہ کی رپورٹ کے بعد آریہ مسافر سہائتا فنڈ میں موصول ہوئی ہیں:-

	روپیہ
(۱) آریہ سماج جہلم	۲-۰-۰
(۲) لالہ دیوا نجند جی بی-ٹی-امی لاہور	۱-۰-۰
(۳) لالہ گوپی چند جی ساہنی	۲-۰-۰
(۴) ڈاکٹر ہربنس لال جی لاہور	۱-۰-۰
(۵) مہاشہ بیز نخت رام جی وکیل پسرور	۱-۰-۰
(۶) مہاشہ نتھو مل جی سٹیشن ماسٹر پسرور	۲-۰-۰
(۷) راجہ رام سنگھ جی منتری آریہ سماج "	۱-۰-۰
(۸) ماسٹر ہمیلا رام جی پسرور	۰-۸-۰
(۹) شریمتی ستیوگتا دیوی جی پسرور	۱-۰-۰
میزان	۱۱-۸-۰
سابقہ میزان	۲۸۴-۰-۰
کل میزان	۲۹۵-۸-۰
بقایا جو ابھی جمع کرنا ہے	۷۰۴-۸-۰

ہم ان تمام دانی مہانوبھاوں کا تہ دل سے دھنیواد کرتے ہیں۔ جن آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں نے ابھی اسطرف توجہ نہیں دی انہیں ضرور اپنا فرض پہچانتے ہوئے اس یگیہ میں اپنی آہوتی ڈالنی چاہیئے+

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر

لاہور میں ایک آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر کے نام سے قایم ہے۔ کچھ عرصہ سے اس سماج کے سدسیوں کے درمیان کچھ بدمزگی سی پیدا ہو رہی تھی۔ یہ امر موجب مسرت و اطمینان ہے۔ کہ پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی پریرنا پر ان آریہ بھائیوں نے تمام جھگڑے تنازعے دور کرکے باہم ملکر پوری تندہی سے کام کرنا سویکار کرلیا ہے۔ چنانچہ ۴ر جولائی کو پنڈت جی کی زیر صدارت اس سماج کے ادھیکاریوں کا نیا چناو ہوا۔ جو کسی دوسری جگہ درج کیا گیا ہے۔ ہم اپنے بھائیوں کو صدق دل سے بدھائی دیتے ہیں۔ پرماتما انہیں اور زیادہ دھرم پریم پردان کریں۔ دیگر آریہ بھائیوں کو بھی اس نئی سماج کی ہر پرکار سہائتا کرنی چاہئیے۔

ممبران اسمبلی کا الاؤنس گھٹائے جانیکا مطالبہ

شملہ ۱۲ر جولائی۔ خواجہ غلام حسین نے پنجاب اسمبلی میں الاؤنس بل کے سلسلہ میں ایک ترمیم کا نوٹس دیا ہے۔ کہ ممبران کو ساڑھے ۲ روپیے

آریہ جاتی کا ایک انمول موتی چھن گیا

یہ خبر لاہور سے آئی ہے کیسی دلخراش
ہوگئے سُنکر جسے قلب و جگر سب پاش پاش

حضرت صادق* کا دنیا سے ہوا ہے انتقال
جانب ملک عدم راہی ہوئے نیکو خصال

ان کی رحلت کی خبر جب سے پڑھی اندوہگیں
اس دلِ افسردہ خاطر کو یقین آتا نہیں

کیوں نہ ہو ہر سمت بھارت ورش میں محشر بپا
آریہ جاتی کا اک انمول موتی چھن گیا

عالم وید مقدس آہ وہ جانباز تھا
جس پہ ہندی اور اردو شاعری کو ناز تھا

مخزنِ علم و ہنر تھا مطلع الانوار تھا
رونقِ بزم سخن تھا۔ قوم کا غمخوار تھا

رو رہے ہیں جس کی فرقت میں سبھی پیر و جواں
ہوگیا رخصت جہاں سے برقؔ وہ شیریں بیاں

برقؔ
رام رکھامل کراچی

* پنڈت بھوج جی اردو شاعری میں صادق تخلص لکھا کرتے تھے۔

آریہ ساہتیہ وبھاگ کی آلوچنا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور نے پچھلے سال سے آریہ ساہتیہ وبھاگ کی ستھاپنا کی ہوئی ہے جس کے دوارا آریوں میں ویدک لٹریچر کے پرچار کا کام بڑے اُتساہ سے ہو رہا ہے۔ آریہ بھائیوں اور سماجوں نے ساہتیہ وبھاگ کی اور سے ٹریکٹس منگوانی شروع کردی ہیں۔ اس سمے جبکہ وید جینتی سپتاہ نکٹ آرہا ہے۔ آریہ بھائیوں کو ویدک لٹریچر کے سواد ھیائے کی اور وشیش توجہ دینی چاہیئے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس ادسر پر منتری پنڈت شوشنکر جی کا دید تیر فقرہ جیا "بیوشش ہندو" کو وشیش طور پر سواد ھیائے کے لئے مقرر کیا ہے۔ آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو اس پستک کے پاٹھ کی اور ادھک روچی سے کام لینا چاہیئے۔ اور جن جن سماجوں تتھا آریہ بھائیوں کے پاس "بیوشش ہندو" کی کاپیاں نہیں ہیں۔ انہیں سبھا کاریالیہ سے رعایتی دام پر منگوا لینی چاہئیں۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ اس شبھ اوسر پر غیر آریوں کو ویدک دھرم کی اور متوجہ کرنے اور وید پریم کی تحریک پیدا کرنے کے لئے اس پستک کو اُن کے ہاتھوں میں پہنچانے کا یتن کیا جائے۔ اور کافی تعداد میں اس کی کاپیاں منگوا کر وید پریمیوں میں تقسیم کرنی چاہئیں۔ یہی نہیں بلکہ اس اوسر پر اگر سواد ھیائے شیل آریہ بھائی ویدوں کے سواد ھیائے کی اور ادھک دھیان دیں۔ تو بہت ہی اچھا ہے۔ عام جنتا میں اور بالخصوص آریوں میں خالص ویدک ساہتیہ سے پریم کے بھاؤں کو اجاگر کرنے کی تحریک کو مستحکم کیا جائے۔ تو اس سے وید پرچار کو ادھک سہیوگ ملے گا۔ اس سپتاہ میں ان باتوں کی اور آریوں کو وشیش توجہ دینی چاہیئے۔ "بیوشش ہندو" آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساہتیہ وبھاگ سے پونے چار آنے میں مل سکتی ہے۔ ایک کاپی کے لئے پانچ آنے بھیجنے چاہئیں۔

پربندھک ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور

مسٹر ایم اے غنی کے مبینہ حملہ آور کا بیان

لاہور ۱۲ر جولائی:- ایک مقامی عدالت میں مسٹر ایم اے غنی بیرسٹر کے بیان کردہ حملہ آور عبدالمنصور کا زیر دفعہ ... تعزیرات ہند بیان کردیا گیا ہے۔ عدالت نے مقدمہ کی سماعت

میڈرڈ کے پاس گھمسان کی جنگ

ولاڈولڈ- ۱۰ر جولائی- باغی ہیڈکوارٹر کا ایک براڈکاسٹ پیغام مظہر ہے۔ کہ انٹرنیشنل برنگیڈ کے تین ہزار جوان جو کہ حکومت کی طرف سے لڑ رہے تھے۔ میڈرڈ کے محاذ پر اور یوزیر کے قرب و جوار میں مارے گئے۔ اور باغی افواج پانچسو گز آگے بڑھ گئیں۔ سرکاری افواج نے اپنا حملہ ترک کردیا۔ ویلنشیا کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سرکاری حلقوں کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ ان کی افواج نے مغربی میڈرڈ کے محاذ پر ساری پوزیشنوں کو مستحکم کرلیا ہے۔ میڈرڈ کے مختلف محاذوں پر گھمسان کی جنگ جاری ہے۔

ظاہر کی گئی ہے کہ اس سال کے دوران میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بائیکلا سبھا منڈپ کی تعمیر کے متعلق جو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے تھے۔ وہ تقریباً دو ماہ تک رہے ان فسادات میں

اخبارات کی بلیک اور وائٹ لسٹ کا خاتمہ

سندھ گورنمنٹ کا مستحسن فیصلہ

کراچی ۱۰ جولائی:- اپنی خلوص دلی کے اظہار کے طور پر سندھ گورنمنٹ نے مختلف اخبارات پر سے پابندیاں ہٹا دینے کا فیصلہ کردیا ہے۔ آج وزیر اعظم نے اخبارات کے نمائندوں کو اپنے اس فیصلہ سے آگاہ کیا۔

اس فیصلہ کے مطابق تمام انگریزی اور اردو اخبارات سے بلا لحاظ ان کی پالیسی اور خیالات کے ایک سا سلوک کیا جائے گا۔ تمام اخبارات کو سرکاری اشتہارات جاری کریں گے۔ کانگرسی اخبار "ہندو" کا نام بلیک لسٹ سے اڑا دیا گیا ہے۔

بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد کی رپورٹ

۱۹۴ اشخاص ہلاک ۱۳۳۲ مضروب

بمبئی ۱۰ر جولائی: ۱۹۳۶ء کے متعلق بمبئی کی

Gyaan Kosha

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کے سماچار

۱۔ پروفیسر جگدیش چندر نے سنگیت کا کام نہایت سرگرمی سے شروع کر دیا ہے۔ اور چند دنوں میں سیکھنے والے ودیارتھیوں نے کافی ترقی دکھائی ہے۔

۲۔ شری لالہ کرم چند جی منتری آریہ سماج سندھیا ہون کے بعد روزانہ شام کو ویدک دھرم کی کتھا کیا کرتے ہیں۔ جس کا جنتا پر کافی پربھاؤ پڑ رہا ہے۔

۳۔ ۲۵/- روپے سیٹھ ملاوہ رام جی نے اپنی جی صاحبہ کے سُرگباش ہونے پر آریہ سماج کو دان دیئے۔

۴۔ ۱۲/۸/- روپے ڈاکٹر اُتم چند ملک نے اپنے رشتہ دار لالہ سیتا داس جی کے سُرگباش ہونے پر آریہ سماج کو دان دیئے۔

۵۔ شری پردھان آریہ سماج لالہ جسہ رام جی نے ۱۱/۱۳/- روپے کی رقم جو انہوں نے بطور پرتی ندھی سماج لاہور پرتی ندھی سبھا کے چناؤ کے موقعہ پر خرچ کی آریہ سماج سے نہ لی۔ بلکہ دان دے دی۔

۶۔ ۲/۸/- روپے لالہ آیا رام جی سڈانہ نے اپنے پتر لالہ ہری چند کے وواہ پر دان آریہ سماج کر دیئے۔

۷۔ لالہ جانجی رام جی کھُرانہ نے ۵/- روپے اپنے سپتر کے وواہ پر آریہ سماج کو دان دیئے۔

(اُپ منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں)

راجن پور میں ودھوا وواہ

آج ۵ کو تین بجے بعد دوپہر مندر آریہ سماج میں شریمتی صوہاری بائی بیوہ کا پُنر وواہ شری مہاشہ لوکو رام جی سے ہُوا۔ وواہ کے وقت حاضری ۱۰۰ کے قریب تھی۔ حاضرین کا ستکار مٹھائی دوارہ کیا گیا۔ اور مبلغ ۴ روپے دان آریہ سماج کو پراپت ہُوا۔

(موہن لعل اُپ منتری)

ضرورت ہے

ایک یوگیہ آریہ پنڈت با تجربہ کار ودھ شاستری پنڈت کی جو آریہ پتری پاٹھ شالہ میں پر یوگیہ کی شکھشا لڑکیوں کو دے سکے اور آریہ سماج میں پروہت کا کام کرے

منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں

خط و کتابت کرتے وقت حسٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

پنڈت چموپتی جی کی بیوقت موت

آریہ سماج جودھپور کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج جودھپور کے سپتاہک ست سنگ منعقدہ ۲۷ر جون ۱۹۳۷ء میں یہ پرستاؤ پاس ہوا کہ "آریہ سماج جودھپور شہر کی یہ ساپتاہک سبھا گوروکل کانگڑی کے بھوت پورو ادھشٹاتا۔ ویدک سدھانتوں کے پرکانڈ ودوان۔ آریہ جگت کے مہان لیکھک۔ کوی سمپادک۔ گرنتھ کار (مصنف) اور ویا کھیانا شری مان پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کی اسمیک (بیوقت) دُکھدائیک مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہوئی اُن کے دُکھت پریوار کے ساتھ ہاردک سمویدنا پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرم پربھو پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ دو نگت آتما کو شانتی تتھا دُکھت پریوار کو دھیریہ پردان کریں۔ (بھیرو سنگھ منتری)

ٹیکسٹ بکوں کے ذریعہ ہندوؤں کی دلآزاری

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا پروٹسٹ

آج مورخہ ۲۱ ۹۴ کو آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا یہ اجلاس عام قرار دیتا ہے۔ کہ ٹیکسٹ بک کمیٹی سے منظور شدہ ہسٹری مصنفہ محمد شفیع وا ایگریکلچر مطبوعہ انجمن حمایت اسلام جو ریاست کشمیر کے سکولوں میں رائج کی گئی ہیں۔ وہ ہندو طلباء کے دھارمک جذبات کو سخت مجروح کرنے کے علاوہ ان کی مذہبی توہین کرنے والی ہیں۔ گورنمنٹ جموں و کشمیر سے پُرزور استدعا ہے۔ کہ مندرجہ بالا کتب کو جلد از جلد سکولوں کے کورس سے خارج کرکے ہندوؤں کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دفع کیا جائے۔

(سیکرٹری آریہ سماج)

آریہ سماج سمرول گڑھ میں پرچار

۲۵ر ہاڑ۔ سمت ۱۹۹۴ کو سوامی کیولا نند جی کا بڑا پربھاؤ شالی ویاکھیان ہُوا۔ حاضری پانچ سو سے زیادہ تھی۔ جنتا پر بڑا ہی اچھا پربھاؤ پڑا۔ ہم سوامی جی کا دھنباد کرتے ہیں۔ سوامی جی سے پرارتھنا ہے۔ کہ اگر پھر کبھی ادھر آویں۔ تو ضرور ہی درشن دیویں۔

(مقدم رائے آریہ سیوک سمرول گڑھ پٹیالہ)

کلام ہی اس کی زندہ یادگار رہتا ہے۔ کتاب کے شروع میں اُن کی جیونی ہو۔ جو کسی یوگیہ لیکھک سے لکھوائی جاوے۔ بعد میں اُنکی کویتائیں۔ کتاب کی لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہو۔ قیمت بغرض پرچار بہت کم رکھی جائے۔ تاکہ یہ تحفہ پنڈت جی کے مداحوں تک باآسانی پہنچ سکے۔

اطلاع ملی ہے کہ کسی شخص نے شالا مار باغ اور باغبانپورہ کے درمیان ہائیڈرو الیکٹرک محکمہ کی تاریں کاٹ دی ہیں۔ پولیس کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

کانگڑہ۔ ۱ جولائی: چند روز ہوئے ایک لاش نگروٹہ ریلوے واٹر سپلائی ٹینک میں تیرتی ہوئی پائی گئی۔ گاؤں چاپڑی کے متمول اہلوالیہ گھرانے کی ایک خوبصورت عورت دو یوم سے گم تھی یہ اس کی لاش تھی۔ کہا جاتا ہے اس کا اپنی سوکن سے ہر وقت جھگڑا رہتا تھا۔ آخر اُس نے تنگ آکر یہ اقدام کیا۔

آریہ سماج سنگرور کے سماچار

۱۔ آج بروز اتوار ۱۱ر جولائی ۱۹۳۷ء کو لالہ بنارسی داس جی آریہ سبھا سد کی سپتری کا نام کرن سنسکار پنڈت ہردے ناتھ شرما جی نے کرایا۔ منتری نے سنسکاروں کی ضرورت پر ویاکھیان دیا۔ اور سنسکار کی ویاکھیا کی۔ جس کا حاضرین پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ بالکا کا نام ساوتری دیوی رکھا گیا۔ حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا۔

۲۔ بابو حکم چند جی جین نے "Illustrated Weekly" اور چودھری پرتاپ سنگھ جی نے "Modern Review" آریہ ریڈنگ روم کے لئے جاری کرا دیئے ہیں۔ سماج ہر دو صاحبان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

۳۔ آریہ ویر دل سنگرور نے لوگوں میں شاریرک اُنتی پیدا کرنے کے لئے ایک آریہ ویر والی بال کلب قائم کیا ہے۔ لوگ اچھی دلچسپی لینے لگے ہیں۔ جلد ہی اکھاڑہ و دیگر شاریرک ویایام کا پربندھ بھی کیا جاوے گا۔ یہ تمام کوشش مہاشہ ادم پرکاش جی اُپ دیشک کی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دھنباد کے مستحق ہیں۔

(رنز بخنداس منتری)

پنڈت چموپتی جی کی یادگار

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس بات کی گھوشنا کرکے کہ شری پنڈت چموپتی جی کی یادگار قائم کی جاوے۔ واقعی قدر شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ یادگار قائم کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ سورگیہ پنڈت جی کئی گنوں کے مالک تھے۔ اعلےٰ لیکھک۔ عمدہ سپیکر اور اُچیہ کوٹی کے شاعر تھے۔ اُن کی شاعری سے جو پربھو بھگتی۔ سوز اور جدت طرازی ٹپکتی ہے۔ وہ پڑھنے والے کا دل ہی جان سکتا ہے۔ اُن کی یادگار قائم کرنے کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں۔ لیکن میری تجویز ہے۔ کہ اُن کی اردو و ہندی کی جملہ کویتاؤں کی کتابی

ضرورت ہے

ایک فجی نواسی بھائی جن کا نام مہاشہ بی۔ آر۔ سبھروال ہے۔ اور جو ریٹائرڈ سول سرونٹ ہیں اپنے ایک پتر میں لکھتے ہیں:۔

"میں چک رام داس بھیرہ کا رہنے والا اور ذات کا کھتری (کھکھرائن) ہوں۔ ۱۹۰۹ء میں سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں یہاں (فجی میں) آیا تھا۔ اور نومبر ۱۹۳۶ء تک ملازمت کرنے کے بعد پنشن پر ریٹائر ہُوا۔ مجھے ۵۵۵/- پونڈ گریچوٹی ملی گئی ہے۔ اور میں ۱۸۸/- روپیہ ماہوار پنشن پاتا ہوں۔ فجی میں ہی شادی کر لی۔ اب میرے ۸ بچے ہیں۔ یعنی ۴ لڑکے اور ۴ لڑکیاں۔ ایک لڑکا نیوزی لینڈ میں اور دوسرا آسٹریلیا میں تعلیم پاتا ہے۔ باقی پانچ بچے یہاں پرائمری سکول میں پڑھتے ہیں۔ ایک لڑکی گھر پر ہے۔ اب دو لڑکیوں کی شادی کا پرشن ہے۔ ان میں سے ایک رومن کیتھولک سکول میں پڑھتی ہے۔ اور اگلے سال کے خاتمہ تک پانچویں جماعت پاس کرے گی۔ میں ان لڑکیوں کی سگائی پنجاب میں اپنی ذات برادری کے کسی متمول خاندان میں کرنا چاہتا ہوں۔ فجی میں اچھے لڑکے نہیں ملتے۔ اسی طرح میں اپنے دو لڑکوں کی جو کالج میں پڑھتے ہیں کی شادیاں بھی پنجاب میں کسی اچھے خاندان میں ہی کرنا چاہتا ہوں۔ میری کچھ غیر منقولہ جائداد بھی ہے۔ جو میں نے یہاں خرید رکھی ہے اسلئے میں جلدی ہندوستان واپس نہیں آسکتا۔ ہاں میں مناسب موقعہ کی تلاش میں ہوں۔"

(اس پتر کے جواب میں تمام خطوط ایڈیٹر آریہ مسافر کی معرفت آنے چاہئیں۔ بہتر انگریزی میں ہوں۔ تو بہتر ہوگا۔)

(ایڈیٹر آریہ مسافر لاہور)

شاردا مندر لمیٹڈ دہلی

ہم تمام آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کی سوچنا ارتھ یہ لکھ دیتے ہیں۔ کہ آریہ سماج ہر پرکار کا دھارمک ساہتیہ اور دوسری کی سب ہندی پستکوں کے پراپت کرنے کے لئے آریہ سماجوں کو شاردا مندر کو یاد رکھنا چاہیئے۔ جو سماج اپنے ہاں دھارمک پستکالیہ کی پستکوں کی سوچی تیار کر دینا اور دوا کھولنا چاہیں۔ اُن کو ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

مورتی پوجا کی اصلیت

بجواب "مورتی پوجا کی عظمت" از پنڈت مادھواچاریہ

از پنڈت وشوناتھ جی آریوپدیشک آریہ سماج لائلپور

مذہبی تعصب سے دُور رہنے والے پورانک وِدوانوں کا بھی وچار ہے۔ کہ مورتی پوجا کا وید شاستروں میں کہیں ذکر نہیں اور یہ ایک ودیشی رسم ہے۔ جو یونانیوں سے بودھوں نے سیکھی۔ اُن سے جینیوں نے حاصل کی۔ اور جینیوں کی نقل سے پورانک دہرم میں یہ رواج جاری ہو گیا۔ اسلئے پورانوں میں مورتی پوجا کا وِدھان ہونے پر بھی کہیں کہیں اس کی نندا بھی کی گئی ہے۔ لیکن ہمارے موجودہ زمانے کے پورانک وِدوان جو آریہ سماج کے سدھانتوں کی مخالفت ہی اپنا پرم دہرم سمجھتے ہیں۔ ہر جائز اور ناجائز طریقہ سے ان ادیدک سدھانتوں کو سنیہ سدھ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہمارا یہ کرتو یہ ہے۔ کہ بڑی سنجیدگی سے اصلیت کا اظہار کریں۔ چنانچہ اسی خیال سے اخبار جاگرت $\frac{6}{36}$ ۲۵ میں شایع شدہ مضمون کا جواب لکھا جاتا ہے:۔

پورانک۔ اگر سناتن دہرمی پتھر کے پوجاری ہوتے۔ تو دنیا کے تمام پتھروں سے ٹکر لیتے۔ لیکن ایسا نہیں . . . . جس کاغذ پر بادشاہ کی مہر لگ کر گورنمنٹ کے دستخط ہو جاویں۔ وہ معمولی کاغذ نہیں رہتا۔ بلکہ اب سو سو روپیہ کی قیمت رکھتا ہے عین اسی پرکار جس پتھر پر بھگوان کی مہر لگ جاوے۔ اور ویدگورنمنٹ کے دستخط ہو جاویں۔ وہ مورتی پتھر نہیں رہتا۔ بلکہ نوٹ کی سی حیثیت رکھتا ہے۔

آریہ۔ پتھر پوجا کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ دُنیا بھر کے پتھروں کی پوجا کرنے والا ہو۔ بلکہ کسی بھی پتھر کو پوجا میں لے آنا پتھر پوجا ہے۔ جب ہم کسی کو مردم پرست کہتے ہیں۔ تو اُسکا مطلب بھی تمام مردوں کی پوجا نہیں۔ بلکہ کسی منش کو منش پن سے اُونچا سمجھ کر اندھادھند اُس کی تقلید کرنا مردم پرستی ہے۔ لیکن ہمارے پورانک بھائیوں کی ذہنیت مورتی پوجا نے ایسی بنا دی ہے۔ کہ درفتی یہ ہر ایک پتھر کو پوجا کے لائق سمجھتے ہیں۔ ایک بار اخبار میں شایع ہوا تھا کہ ایک پورانک سڑک پر لگے میل کے نشان کے پتھر سے منتیں مان رہا تھا۔ یہ تو ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ ہندو نہ صرف اپنے ہی پتھر کے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی قبروں۔ تعزیوں وغیرہ کی بھی پوجا کر لیتے ہیں۔

نوٹ کی مثال بالکل غلط ہے۔ نوٹ جو کاروبار کی سہولت کے واسطے جاری کیا گیا ہے۔ جس طرح ایک شخص کسی سے قرضہ لے کر تحریر لکھ دیتا ہے۔ تاکہ یاد رہے۔ کہ اُس نے قرضہ چُکانا ہے۔ اسی طرح سونے چاندی کے سکوں کے بدل میں گورنمنٹیں نوٹ جاری کرتی ہیں۔ مورتی پوجا میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مورتی پوجا کا مطلب ایشور اُپاسنا ہے۔ جو بالکل ایک الگ بات ہے۔ نوٹ پر بادشاہ کی تصویر اور ہستاکشر ہوتے ہیں۔ صرف ان دو باتوں سے نوٹ کی اہمیت نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو جعلی نوٹوں پر اعتراض نہ ہو سکتا۔ اسلئے نوٹ اُس کا نام ہے جو گورنمنٹ کی اجازت سے شایع کیا جاوے۔ لیکن مورتی وہ لوگ بناتے ہیں جنکو صرف روپے حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مورتی بنانے کا خدائی کارخانہ نہ کسی دُنیا میں تھا نہ ہوگا۔ یہ کام تو ہر ایک شخص کر سکتا ہے۔ اور تو کیا مسلمان اور عیسائی لوگوں کی بنائی ہوئی پتھر اور کاغذ کی مورتیاں بھی پوجا میں استعمال ہوتی ہیں۔ اسلئے بھی نوٹ کی مثال غلط ہے۔ ہاں جعلی نوٹ کہہ دیا جاوے۔ تو شاید کسی حد تک ٹھیک ہو۔

پورانک۔ سوکشم بو سوکشم گھران سے ملجاتی ہے۔ اسی طرح جب ہم بھگوان کی مورتی پر پُشپ چڑھاتے ہیں تو سوکشم چیز سوکشم پرماتما سے جا ملتی ہے۔

آریہ۔ بو پرتھوی کا گن ہے۔ اسکی اُپلبدھی جیوت یا پرتھو شریروں کو ہوتی ہے بے جان اتھوا سوکشم آتما کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ پتھر جس پر پھول چڑھائے جاتے ہیں۔ وہ تو بو کو محسوس ہی نہیں کرتا۔ پرماتما جو نرآکار ہے۔ اس کو اس کی ضرورت ہی نہیں۔ اسلئے پتھر پر پھول چڑھانا بے فائدہ ہے۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ جس کو سگندھی پسند ہوتی ہے۔ وہ درگندھ سے گھبرا کرتا ہے۔ اگر پرماتما کو سگندھ کی ضرورت ہو۔ تو سرودیاپک ہونے سے وہ درگندھ یکت پدارتھوں میں بھی دیاپک ہے۔ وہاں اس کا کیا بنے گا۔ اسلئے وہ نرلیپ ہے۔ اس کو ان پدارتھوں کی اوشیکتا ہی نہیں۔ سوکشم چیز سوکشم پرماتما نضول ہے؟ کیا پتھر کی مورتی پر پھول کے چڑھانے سے پہلے اس پھول میں پرماتما دیاپک نہیں تھا؟ جو اب پرماتما میں جا ملی۔ گویا پہلے نہیں ملی ہوئی تھی۔ افسوس پرماتما کے متعلق یہ کسقدر ناواقفیت کا اظہار ہے۔ اور افسوس ہے۔ کہ آپ اُپنشدوں میں ہر روز پڑھتے ہیں۔ کہ

अशब्दमस्पर्शमरूपमव्ययम् तथाऽरसं नित्यमगन्धवच्च यत्।

ارتھ:۔ پرماتما شبد۔ سپرش۔ رُوپ۔ رس اور گندھ سے رہت نتیہ اور ناشی ہے۔

پھر اس قسم کی بچوں کی سی باتیں لکھی جاتی ہیں۔

پورانک۔ جیسے علم بے رنگ۔ بے روپ اور بے وزن ہوتا ہوا بھی رنگ روپ۔ وزن (کتابی صورت میں) رکھتا ہے۔ اسی طرح پرماتما کا گیان سوکشم ہوتا ہوا بھی ستھول وید کے گرنتھوں دوارا ہم تک پہنچا۔ اور یہ ثابت ہو گیا۔ کہ کوئی بھی سوکشم چیز سوکشم جیو آتما تک نہیں آتی۔ بلکہ ستھول چیزوں کی معرفت۔

آریہ۔ یہ مثال بھی آپ کی ناسمجھی پر دلالت کرتی ہے۔ اگر کتاب علم کا ستھول روپ ہوتا۔ تو کوئی بھی شخص کتاب کو گھوٹ کر پی جانے سے عالم فاضل ہو جاتا۔ اصلیت یہ ہے۔ کہ تحریر و تقریر ان اشاروں کا نام ہے جو کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اپنا مطلب بیان کرنے کے لئے استعمال میں لاتا ہے۔ لیکن جب یہ سوکشم کسی چیز کو جانتا ہے۔ تو ان کی ضرورت نہیں رہتی۔ ایک شخص نے بکری کو نہیں دیکھا۔ دوسرا شخص جس نے بکری کو دیکھا ہے وہ شبد و اکشر کے دوارا سے بکری کے لکشن بتلاتا ہے۔ لیکن اگر بکری اُس کے سامنے کر دیجاوے۔ تو اُسے کسی اشارہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ اسی طرح جو سرِ بہم اَنبھو نہیں کر سکتا۔ وہ تحریر و تقریر سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ ایک اندھا جس نے سبز رنگ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ اُس کو دُنیا بھر کے عالم و فاضل اپنی تر باندانی اور تحریر کے لاکھوں جوہر دکھائیں۔ فصاحت اور بلاغت کے دریا بہا دیں۔ لیکن رنگ کے متعلق کیا جان سکتا ہے۔ اسلئے سوکشم انبھو ہی اصلی پدارتھ ہے۔ وید اور شاستر نے بھاشا کے سنکیت سے ہمیں برہم گیان دیا ہے۔ لیکن اسکا مطلب کے ہو جانے پر پھر کسی سنکیت کی ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن مورتی میں تو یہ بات نہیں پائی جاتی۔ اُلٹا یہ اگیان کی طرف لے جانے والی ہے۔ کیونکہ پرماتما کا واستوک سوروپ نرآکار ہے۔ لیکن مورتی اسے ساکار بتاتی ہے۔ اس غلط حلیہ سے تو انسان بھٹکتا رہتا ہے۔ کبھی پرماتما کو پراپت نہیں کر سکتا۔ ایک شخص نے لائلپور میں کسی دیودت نام کے پُرش کو ملنا ہے۔ جو پچیس سال کا نوجوان ہے۔ جس کا رنگ گورا ہے۔ اور سوسنیکھ ہے۔ کسی شخص نے اس کا حلیہ غلط بتلا دیا۔ کہ وہ اسّی سال کا بوڑھا سیاہ رنگ آنکھوں سے اندھا۔ لنگڑا اور لنجا ہے۔ بتلاؤ وہ شخص اس حلیہ کو ذہن میں رکھ کر اصلی دیودت کو کیسے مل سکتا ہے؟ ایسا ہی اگرچہ آپ خود بھی پرماتما کو نرآکار رکھتے ہیں۔ لیکن مورتی کے ذریعہ بھگوان کی پوجا کرنے والا تو اسے ساکار ہی سمجھے گا۔ اور ساری عمر بھٹکتا رہے گا۔

پورانک۔ آپ راگ راگنیوں کو ہی دیکھیں۔ آپ کا جڑ ہاتھ جب لکڑی کے ہارمونیم پر لگتا ہے۔ تو اس میں سے سوکشم آواز نکل کر آپ کے سوکشم آتما کو خوش کرتا ہے۔ . . . شریر کے کسی بھی حصہ کی سیوا کرنے سے جیو آتما کو آنند پراپت ہوتا ہے۔ ایسے ہی پرماتما کی پوجا اس کے شریر کے مختلف حصوں کی کسی نہ کسی طرح سے پوجا کرنے سے ہوتی ہے۔

آریہ۔ اس جگہ تو ناسمجھی کی حد ہو گئی۔ پرماتما سارے سنسار میں دیاپک ہے۔ اس لحاظ سے شاستروں نے سنسار کو اس کے شریر کے تلیہ تو کہا ہے۔ لیکن یہ شریر ایسا نہیں۔ جیسا کہ جیو آتما کا منش آدی شریر۔ کیونکہ جیو آتما اس شریر کو بناتا نہیں۔ لیکن پرماتما جگت کا بنانے والا ہے۔ جیو آتما اس شریر کے بِنا کوئی کام نہیں کر سکتا۔ آنکھ کے نہ ہونے سے ہزار کوشش سے بھی نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن پرماتما کو اپنے کاریوں کے لئے اندریہ روپ میں سنسار کی اوشیکتا نہیں پڑتی۔ جیو آتما شریر سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اسلئے اس کے انوکول اُپایوں سے سُکھی اور پرتی کول اُپائے سے دُکھی ہوتا ہے۔ لیکن پرماتما نرلیپ ہے۔ اسلئے سنسار کے کسی پدارتھ کی انوکولتا اور پرتی کولتا سے وہ کبھی بھی دُکھی نہیں ہوتا۔ اگر ہم اپنے پورانک بھائی اپنی بات کو سویکار کر لیں۔ تو مورتی پر پھول چڑھانے سے اگر پرماتما سکھی ہوتا ہے۔ تو کھیت میں ہل چلانے اور گنواں کھودنے سے وہ ایسا ہی دُکھی

Gyan Kosha

[illegible]تیہ گیان کی ناواقفیت پورانک بھائیوں [illegible]سے کیسی فضول باتیں لکھوا رہی ہے۔ [illegible]پورانک۔ مانائیں پیپل کے درخت کی پرکرما [illegible]اور جل دیتی ہیں۔ امریکہ کی ایک سوسائٹی نے بھی [illegible] ریسیرچ کرتی رہی پیپل کا درخت پرماتما کا [illegible]دھالیہ ہے۔ بھگوان نے اسی لئے گیتا میں [illegible]ہے۔ کہ برکشوں میں پیپل ہوں پشوؤں میں [illegible]۔ گئے لکھا ہے ہاتھی نہیں۔ سناتن دھرمی [illegible]تما کی ہر ایک چیز کو پرماتما روپ میں ہی [illegible]جھتے ہیں۔

آریہ۔ پرماتما کی چیز کو پرماتما سمجھنا۔ اسی [illegible]ام اگیان۔ اودیا اور جہالت ہے۔ ایک شخص کا [illegible]ی رشتہ دار آگیا۔ کر چلا گیا۔ لیکن اس نے [illegible]س کی دعوت کا ویساہی سامان کیا۔ خوب [illegible]مختلف بھوجن بنایا۔ اس کے بھائی نے پوچھا [illegible]ہ تو چلا گیا۔ یہ اتنا سامان کس کے لئے؟ اس [illegible] جواب دیا۔ ہاں! وہ تو چلا گیا۔ لیکن اس کی سوٹی [illegible]یہیں رہ گئی ہے۔ یہ اسی کی دعوت کا سامان ہے۔ [illegible]چونکہ میں اپنے رشتہ دار یا دوست کی ہر ایک [illegible]یز کو اسی کے روپ میں ہی دیکھتا ہوں۔ اس [illegible]ے بھائی نے جواب دیا۔ تو پھر مورکھتا اور کس [illegible]ا نور کا نام ہے؟ پورانکوں نے اسی اگیان کے [illegible]ارن مورتیوں پر بھروسہ کیا۔ اور دشمن کے مقابلہ [illegible]ں خود کوئی تدبیر نہ سوچی۔ آخر شکست خوردہ [illegible]ہو کر مورتیاں بھی تڑوائیں۔ اور اپنا سب کچھ [illegible]ے بیٹھے۔ یورپین لوگوں نے پرماتما کی چیزوں [illegible]کے گنوں کو جانا۔ ان کو پرماتما نہیں سمجھا۔ اور [illegible]ن کے مناسب استعمال سے لاکھوں فائدے [illegible]ٹھائے۔ پورانک مانائیں پیپل کو پرماتما سمجھ کر ہر روز جل چڑھاتی رہیں۔ اور بعض دفعہ پیپل در تلسی کے ننھے پودوں کو زیادہ جل چڑھا کر [illegible]ما تو دیا۔ لیکن پیپل کے گنوں کو نہ سمجھا۔ ان [illegible]گنوں کو جل نہ چڑھانے والے امریکن لوگوں نے [illegible]ہی جانا۔ تو پیپل پوجا کا کیا فائدہ؟ گیتا میں [illegible] नामानि [illegible] گنوں [illegible]میں کا م دھینو کہا۔ آپ نے پشوؤں میں گائے [illegible]غلط ارتھ کرکے ہاتھی کو نفرت سے دیکھا۔ کیا ہاتھی بھگوان کی سرشٹی میں نہیں ہے؟ بھگوان کے [illegible]بھگت تو بھگوان کی ہر ایک چیز کی قدر کرتے ہیں۔ اور سب سے لابھ اٹھاتے ہیں۔ لیکن پرماتما کی ہر ایک چیز کو اس کے روپ میں دیکھنے والے ایک سے محبت اور دوسری سی نفرت کا اپدیش دیتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ ایک گورو کے دو چیلے تھے۔ اور ہر دو گورو کی ٹانگوں کو دبایا کرتے تھے۔ ایک چیلا ایک ٹانگ کو اور دوسرا دوسری ٹانگ کو دبا دیا تھا۔ اتفاق سے گورو نے ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھ دیا۔ تب جو چیلا اس ٹانگ کو دبا رہا تھا کرودھ میں آگیا۔ کہ میری گویا ٹانگ پر دوسری کیوں چڑھ آئی۔ بس پھر کیا تھا۔ اس ٹانگ کو لاٹھی سے پیٹنے لگا۔ دوسرے کو بھی غصہ آیا۔ اور اس نے دوسری ٹانگ کو پیٹ ڈالا۔ اور دونوں نے اپنے اگیان کے کارن گورو کو دونوں ٹانگوں سے محروم کر دیا۔ بس ایسے ہی مورتی پوجک بھگوان کے سب پدارتھوں کو بھگوان کا روپ سمجھ کر بھی گائے ہاتھی برہمن شودر میں نفرت کی نگاہ ڈالکر واستو میں بھگوان کی آگیا کے ورودھ چلکر اپنی ہانی کر رہے ہیں۔ یہ مورتی پوجا کا لابھ بتلا رہے ہیں یا نقصان؟

پورانک۔ وشنو پر تلسی مہادیو پر بل پتر۔ یہ دیوتاؤں کی الگ الگ طریقہ کی پوجا ایسے ہی ہے۔ جیسا کہ گلے میں ہار ڈالا جاتا ہے اور مستک پر تلک۔

آریہ۔ آپ نے وشنو پر تلسی اور مہادیو پر بل پتر چڑھا چڑھا کر نہ وشنو کا کچھ فائدہ کیا۔ اور نہ ہی تلسی دل سے کچھ لابھ اٹھایا۔ لیکن آریہ سماج کے ویدوں نے تلسی کی چائے اور دوسرے پر یوگوں سے سینکڑوں فائدے اٹھائے۔ پورانک بھائی تو تلسی کے پتے کو دانت تلے بھی نہیں لاتے۔ گویا کہ ایک دیوتا جی نہ چبائے جائیں۔ تبلائیے۔ اس پوجا سے مشریک انگوں کی طرح سرشٹی کے پدارتھوں سے آپ نے کیا فائدہ اٹھایا؟

پورانک۔ ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کہ جب من نہ ٹکے۔ تو ریڑھ کی ہڈی میں دھیان دھر لو۔ کیا ایک صاف پتھر سے کسی چیز کی ہڈی بہتر ہو سکتی ہے؟

آریہ۔ اپنے شریر کے کسی ستھان پر مثلاً ناسکا۔ زبان کا اگر بھاگ۔ ابرو۔ ریڑھ کی ہڈی [illegible]

کے اعتراض سے بچنے کے لئے اس دلیل کے بیان کرنے والے پورانک بھائی مندر میں جاکر مورتی پر دھیان لگانا چاہیں۔ تو گھڑیال سنکھ والے ان کو کب کامیاب ہونے دیں گے۔ اور اگر ایسے وقت میں پہنچیں گے۔ جبکہ شور مچانے والا کوئی نہ ہو۔ تو پجاری دروازہ بند کرکے چلا جائے گا۔ اگر مندر کھلوانے میں کامیابی ہو گئی۔ تو صرف ایک ہی پنڈت جی مندر کے سامنے اس شغل کو پورا کر سکیں گے۔ کیونکہ مندر کے دروازہ کے عین سامنے بیٹھ کر ایک شخص ہی دھیان لگا سکتا ہے۔ اگر پنڈت جی کے بہت سے ساتھی پیدا ہو گئے۔ تو انہیں مایوس ہی ہونا پڑے گا۔ اور جب ہی پنڈت جی مورتی کا دھیان کرنے لگیں گے۔ تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ مورتی کے بھی کسی ایک انگ ناسکا وغیرہ پر ہی دھیان لگایا جا سکتا [illegible]

ہے۔ یہ یوگ شاستر سمت بات ہے۔ لیکن مورتی پر دھیان لگانا تو کسی شاستر میں نہیں لکھا۔ یہاں تک کہ کسی پوران نے بھی مورتی کو من کے ایکاگر کرنے کا ذریعہ نہیں بتلایا۔ یہ بالکل ایک نئی بات گھڑی گئی ہے۔ جو اس بات کو ثابت کرتی ہے۔ کہ ہمارے پورانک بھائی بھی مورتی پوجا کو ایک غلط اصول سمجھتے ہیں۔ اسلئے اب صرف دھیان لگانے کا ذریعہ سمجھ لیا۔ لیکن مندروں میں تو اس پر کوئی عمل نہیں کرتا۔ اول تو عملی طور پر سب پورانک بھائی مورتی پوجا کو چھوڑتے جا رہے ہیں۔ جو کرتے ہیں۔ وہ سب گھڑیال سنکھ بجا کر شور وغل مچاتے ہیں۔ یہ بات کسی کے خواب میں بھی نہیں آتی۔ کہ ہم نے مورتی پر دھیان لگانا ہے۔ اور اگر آریہ سماج

ضرورت نہیں۔ تب پنڈت جی محسوس کریں گے۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں ٹھیک ہی لکھا ہے۔ کہ اپنی ریڑھ کی ہڈی۔ ناسکا کے اگر بھاگ وغیرہ پر ہی دھیان جمانا ٹھیک ہوگا۔ کیونکہ اس کے لئے ہر ایک انسان کا اپنے اپنے جسم کا مندر الگ الگ ہی ہوگا۔ اسلئے ایک ہی وقت میں لاکھوں انسان ایک ہی ستھان پر بیٹھ کر اپنے چت کو ایکاگر کرنے کا سادھن کر سکتے ہیں۔ مورتیاں نہ اس غرض کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اور نہ ہی ان سے یہ کام لیا جا سکتا ہے۔ ہمارے بھائی کو یاد رہے۔ کہ پوتر اپوتر کا یہاں سوال ہی نہیں ہے۔ یہاں تو چت کو ایکاگر کرنا مقصود ہے۔ اور جب پرماتما میں دل لگے گا۔ تب ریڑھ کی ہڈی وغیرہ سے بھی دھیان ہٹ جاویگا۔ یہ تو ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ایک فوجی سپاہی نشانہ کو ٹھیک لگانے کے لئے چاند ماری کی مشق کرتا ہے۔ لیکن جب سنگرام میں پہنچتا ہے۔ تو پھر چاند ماری کی مشق کی ضرورت نہیں رہتی سیدھی دشمن پر گولیاں پھینکی جاتی ہیں۔ ایسے ہی ریڑھ کی ہڈی پر دھیان لگانا من کو ایکاگر کرنے کا سادھن ہے۔ جب یہاں چت ایکاگر ہو جاتا ہے۔ تو پرماتما کی طرف لگانے سے بھی ایکاگر ہو جاتا ہے۔ تب اس سادھن کی آوشیکتا نہیں رہتی۔ اگر پوترتا کے سوال کو زیادہ طول دینگے۔ تو پنڈت جی کے لئے مشکل ہو جاوے گی۔ ہم تو زندہ ہڈی کو پتھر سے پوتر سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر ریڑھ کی ہڈی کو اپوتر سمجھیں گے۔ تو پنڈت جی مہاراج جب پوتر ہنر ادھوں کے آن کا گراس ہاتھ سے منہ میں ڈالیں گے۔ تو کوئی کہہ دے گا۔ کہ پنڈت جی ہڈی کے ساتھ گراس منہ میں ڈال رہے ہیں۔ تو اس کو کیا جواب دو گے؟ کیونکہ ہاتھ میں بھی تو ہڈی ہے۔

پورانک۔ انگریز ایک کاغذ پر گول دایرہ کے اندر سیاہ نقطہ لگا کر دھیان کرتا ہے۔ یہ مورتی پوجا کی نقل ہے۔

آریہ۔ یہ مسمریزم کا طریقہ مورتی پوجا کی نقل نہیں۔ بلکہ مورتی پوجا اور کسی طریقے سے ٹھیک سدھ نہ ہو سکنے کے کارن اب مسمریزم کا سہارا لیا گیا ہے۔ جس کے متعلق ادپر ثابت کر دیا گیا ہے۔ کہ مورتی پوجا ہرگز دھیان کا ذریعہ نہیں ہو سکتی۔

آتم چنتن

کتابوں کو پڑھنے والے علم کو جان لیتے ہیں۔ اس پر دوسروں کو سکشا دے سکتے ہیں۔ اس پر ویاکھیان دے سکتے ہیں۔ اس مضمون پر اچھے سے اچھا لیکھ لکھ سکتے ہیں۔ پرنتو آتم چنتن کئے بغیر اس سے اپنا سدھار نہیں ہو سکتا۔ نہ اپنے ہردے کو سچی شانتی مل سکتی ہے۔ اس لئے پڑھنے۔ سننے اور بات چیت کرنے سے زیادہ سمیہ سادھن کرنے میں۔ آچرن کرنے میں۔ اپنے بُرے سو بھاؤ کو جیتنے میں لگاؤ۔ آتم ادھار کا یہ سب سے اچھا اپاے ہے۔ مترون کی گپ شپ۔ اخباروں کا زیادہ پڑھنا۔ ناولوں میں دل بہلانا۔ سینما تھیٹر جیسے غیر ضروری دشیوں کو چھوڑ کر اپنا امولیہ سمیہ بچاؤ۔ اور وہ سمیہ آتم چنتن اور ایسے وچاروں میں لگا دو کہ جس اپدیش کو ہم نے پڑھا ہے۔ اس کے مطابق چلنے میں کتنی سپھلتا پراپت کی ہے۔ کتنی باقی ہے۔ بار بار ایسا وچار کرنے سے آتم چنتن کرنے سے کچھ دنوں میں سپھل منورتھ ہو جاؤ گے۔ پرنتو بڑے دھیریہ اور پرشارتھ کی ضرورت ہے۔ تنتا پی سچے سادھکوں کے لئے اتی سرل اور سگم ہے۔

انوادک:۔ گنیش دت آریہ سیوک۔ جام پور

کیا آپ نے؟

آریہ مسافر سہایتا فنڈ میں ابھی تک کچھ دان بھیجا ہے یا نہیں۔ اگر اب تک حصہ نہیں لیا تو اپنا فرض سمجھ کر شکست دان بھیج کر [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنر جنم

از شری مہاشہ امیر چند جی جین

بی۔ اے ساہتیہ رتن

چھوٹا سا بیج اور اتنا گمبھیر۔ اس چھوٹے سے بیج میں پھول۔ پتے۔ ہرے ہرے درخت پوشیدہ رہتے ہیں۔ یہی تو حیرانی کی بات ہے۔ مٹی میں ملا دینے سے وہی ننھا بیج کیا گل کھلاتا ہے یہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پہلے انکر پھوٹتا ہے پھر اس میں شاخیں نکلتی ہیں۔ اور آخر میں وہی بیج خوبصورت پھول کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ کچھ وقت کے لئے پھول کھلے رہتے ہیں۔ انسانوں کے دلوں میں خوشی اور مسرت بڑھاتے رہتے ہیں۔ لیکن پھر وہ پھول مرجھا جاتا ہے۔ پتے پیلے پڑ کر گرنے لگ جاتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ پودا مر گیا لیکن یہاں بھی ایک آشچریہ دیکھو۔ اس مرے ہوئے پودے میں سے دیگر کتنے ہی بیج پیدا ہو جاتے ہیں ناظرین دیکھیں وہ پیلا پن پیغام اجل نہیں تھا بلکہ وہ تو دائمی زندگی کا مظہر تھا۔ آج اس پھول کا کٹمب امر ہے وہ ہمیشہ پھولتا پھلتا ہی دکھائی دیتا ہے۔

انسانی زندگی بھی ایسا ہی ایک بیج ہے انادی کال سے شروع ہو کر وہ جب تک سنسار رہے گا۔ تب تک ایسے ہی چلا جائے گا۔ انسان کی آتما امر ہے۔ اس کو کبھی فنا نہیں وہ صرف پھٹے پرانے کپڑوں کو اتار کر نئے کپڑے پہن لیتی ہے۔ وہ اس آتما سے جو سنسار میں سرشٹا ہے۔ اور اس کا پالک اور فنا کرنیوالے روپ میں ظاہر ہے ملی ہوئی ہے۔ انسان مر جاتا ہے لیکن اس میں رہنے والی آتما نہیں مرتی۔ اس طرح سنسار میں یہ آتما ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ آتما کبھی پیدا نہیں ہوتا۔ اور نہ مرتا ہے اور نہ ایک دفعہ ہو کر پھر ہو گا۔ یہ جنم رہت۔ نتیہ۔ سناتن اور پرانا ہے۔ اس شریر کے نشٹ ہونے سے اس کا ناش نہیں ہوتا۔

न जायते म्रियते वा कदाचि-
न्नायं भूत्वा भविता वा न भूयः।
अजो नित्यः शाश्वतोऽयं पुराणो,
न हन्यते हन्यमाने शरीरे ।। गीता ।।

آتما کو شستر کاٹ نہیں سکتا۔ آگ جلا نہیں سکتی۔ پانی گلا نہیں سکتا۔ اور نہ ہوا سکھا سکتی ہے۔ وہ نتیہ ہے۔ سرو ویاپک ہے۔ ستھر ہے۔ اچل ہے اور سناتن ہے۔

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः।
न चैनं क्लेदयन्त्यापो न शोषयति मारुतः॥
अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमक्लेद्योऽशोष्य
नित्यः सर्वगतः स्थाणुरचलोऽयं सनातनः॥ गीता

جیسے انسان پرانے کپڑوں کو ترک کر کے نئے گرہن کرتا ہے۔ ویسے ہی جیو آتما پرانے جسموں کو چھوڑ کر نئے جسموں کو حاصل کرتا ہے۔

तथा शरीराणि विहाय जीर्णा-
न्यन्यानि संयाति नवानि देही।। गीता ।।

جیو آتما اور پرماتما ایک نہیں ہیں۔ کیا وہ ایشور جس کی سرشٹی میں بہت سے انسان بھوک سے مر رہے ہوں۔ جاڑے سے کانپتے ہوں۔ دھن کے ابھاؤ میں روتے ہوں۔ وہاں دوسرے مینہ سکھ سے گرم کپڑے پہن کر سوتے ہوں۔ بڑھیا بڑھیا کپڑے پہنتے ہوں۔ ذہنی ودوان ہو کر آنند بھوگتے ہیں۔ انیائی مہا انیائی ہوں کیا کہا جاتا ہے۔ کہ ایشور کے لئے سب ایک سمان ہیں۔ لیکن کیا یہی اس کی سم درشٹی ہے کیا اس اختلاف کی وجہ سے وہ منصف سچدانند کہلا سکتا ہے؟ اگیانیوں کے لئے وہ پکشپات پورن بھلے ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن گیانیوں کے لئے نہیں۔

دنیا میں ایک نیم کام کرتا ہے۔ ہر ایک کام کا کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔ پانی بغیر بادلوں کے نہیں برس سکتا۔ سورج بغیر دھوپ نہیں نکل سکتی۔ چاند کے بغیر چاندنی نہیں ہو سکتی۔ ویسے ہی کرم کے مطابق انسانی زندگی سکھی اور دکھی ہوتی رہتی ہے۔ یہی کرم کانڈ ہے۔ یہی کاریہ کارن کا نیم ہے۔ اور یہی "جیسا بویا جاتا ہے ویسا ہی کاٹا جاتا ہے" کا سدھانت ہے۔ انسان کے کرم ہی اسکے مستقبل کو بناتے ہیں۔ اگر انسان پرانی ماتر کے ساتھ دیا کا سلوک کرے۔ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھے۔ کسی کو تکلیف نہ دے۔ تو ایشور بھی اسے اچھا انعام دیتا ہے۔ دوسرے جنم میں اسے خوبصورت مضبوط جسم ملتا ہے۔

محبت کرنے والے کٹمبھوں کا سہواس ملتا ہے۔ اور وہ آنند ملتا ہے۔ کہ جس کا ہر انسان خواہشمند ہے۔ اگر انسان نے جانداروں کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا۔ تو ضرور ہی اسے اس کے کرم انوسار برا پھل ملے گا۔ شریر کروپتا سے بھرا ہوا۔ پاس پیسہ نہیں اور جیون آنند رہت۔ یہی پاپ کرنے والوں کو ان کے پاپ کرموں کے بدلے میں ایشور کے ہاں سے بھینٹ ملتی ہے اس پرکار سنسار کے اس اختلاف کے لئے

پنڈت۔ ہم ایشور کو دوشی نہیں ٹھہرا سکتے۔ وہ تو آدرش پرش ہے۔ گیان کا منبع ہے۔ اور انصاف کا مخرج ہے۔ یہ اختلاف تو ہمارے اپنے کرموں کا پھل ہے۔ کرموں کا پھل ملتا ہے۔ لیکن یہ کوئی ضروری نیم نہیں ہے۔ کہ دوسرے جیون میں ہی ہم اس جیون کے کرموں کا پھل پائیں۔ کرموں کا پھل ملنے کی کوئی میعاد نہیں ہے۔ کرم انوسار پھل اوشیہ ملے گا۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کیا اور کب ملے گا۔ اس پرکار یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ کرم انوسار پھل بھوگنے کے لئے انسان پھر سنسار میں جنم لیتا ہے۔ یہ سلسلہ بہت دنوں سے چلا آتا ہے۔ اور چلتا رہے گا۔ لیکن کیا ہم انیک پورو جنموں کا سمرن کر سکتے ہیں؟ ہمیں اپنے پچھلے جیون کی باتیں کیوں درشٹی گوچر نہیں ہوتیں۔ یہ سوال بہت ہی قدرتی ہے۔ ناظرین! ایک خوبصورت عمارت بنائی جاتی ہے۔ لاکھوں کاریگر اس میں کام کرتے ہیں۔ اس محل کو بناتے وقت اس کو کھڑا رکھنے کے لئے وہ بانس بلیاں۔ لوہے کی سلاخیں وغیرہ بہت سی چیزیں لگا دیتے ہیں۔ اسی آدھار پر وہ محل بنتا چلا جاتا ہے۔ تاج محل بھی اسی طرح بنا تھا۔ لیکن میں پوچھتا ہوں۔ کیا آج تاج محل کو دیکھ کر کسی کو وہ بانس بلیاں یاد آتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ تاج محل کے بن جانے کے بعد وہ کرتزم آدھار ہٹا دیا گیا ہے۔ شریر روپی محل کی صورت میں بھی پرماتما ایسے ہی کرتے ہیں۔ پورو کرموں کے ذریعہ تیار شدہ ڈھانچہ ہٹا دیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمیں پچھلے جنم کی باتیں یاد نہیں رہتیں۔ لیکن ہم پورو جنم کی باتیں یاد کر سکتے ہیں۔ ہاں تمام انسان ایسا نہیں کر سکتے۔ بلکہ کوئی کوئی۔ چنانچہ آج بھی دنیا میں ایسے انسان موجود ہیں۔ جن کو پچھلے جنم کی باتیں یاد ہیں۔ پچھلے جنم کا سمرن انسان کو تین پرکار سے ہوتا ہے۔ یا ان تین باتوں پر منحصر ہے۔ (۱) سبھاؤ Instinct (۲) پورو جنم Regression (۳) آتم بودھ Self Illumination

کسی سے پریم کرتے ہیں۔ اور کسی سے نفرت کسی پر تو آپ کو دیا آتی ہے۔ اور کسی پر غصہ کیوں؟ صرف اسلئے کہ پورو جنم میں آپ کا اس کے ساتھ ایسا ہی بیوہار تھا۔ یہ بھی ایک پرکار سے پورو جنم کا سمرن ہے۔ جانوروں کو آپ نے اپنا گھونسلا بناتے ضرور دیکھا ہوگا۔ وہ کیسا خوبصورت گھونسلا بناتے ہیں۔ لیکن ان میں ایک بات ہے۔ کہ ان کے گھونسلے ہمیشہ یکساں ہوتے ہیں۔ بخلاف اس کے انسان نے اپنے گھر بنانے کے کئی ڈھنگ بدل لئے ہیں۔ اس کا کیا کارن ہے صرف یہ کہ مختلف جنم دھارن کرتے ان کو وہ باتیں یاد ہو گئی ہیں۔ اور ان کے دماغ میں جم گئی ہیں۔ اس کارن گھونسلا بناتے وقت وہ کسی نئی پرکرتی کا انوسرن نہیں کرتے۔ یہ بات سوبھاوک ہے۔ بہت سے انسان چنتن کے ذریعہ اپنے پچھلے جنم کی باتیں سمرن کر لیتے ہیں۔ لیکن ہر شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ بہت سے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں از خود بغیر کسی کوشش کے پورو جنم کا سمرن ہوا کرتا ہے۔ وہ پورو جنم کی باتیں اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں۔ یہ ایشور کی کرپا کا پھل ہی کہا جا سکتا ہے۔ اس بات کے سمرتھن میں دہلی کی شانتی دیوی کا نام لیا جا سکتا ہے۔

"نقارہ" اور "ذوالفقار" کی ضمانتیں ضبط

لکھنؤ ۱۱ جولائی۔ گورنمنٹ نے یہ اختیارات خصوصی زیر دفعہ ۸ پریس ایکٹ ۷ مئی کے "نقارہ" میں ایک اشتعال انگیز مضمون شائع کرنے کے جرم میں چار سو پچانوے روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی۔ نیز ۷ مئی کے تمام پرچے بحق سرکار ضبط ہو گئے ہیں۔ اسی طرح "ذوالفقار" کی بھی پانسو کی ضمانت ۱۸۔ مئی کے پرچہ میں ایک اشتعال انگیز مضمون شائع کرنے کے جرم میں ضبط کر لی گئی۔

سنسکرت ہندی اور آیورویدک طلبا کیلئے خوشخبری!

ناظرین یہ جان کر خوش ہونگے۔ کہ گوردت بھون کے رہائشی کمرہ جات کے متعلق یہ وچار کیا گیا ہے کہ پراگیہ۔ وشارد۔ شاستری ہندی رتن۔ بھوشن پربھاکر دیانند آیورویدک کالج۔ پریم گری آیورویدک کالج کے ودیارتھیوں کیلئے کرایہ کی کچھ رعایت کی جاوے۔ جن جن ودیارتھیوں کو کمروں کی ضرورت

تازہ ترین خبریں

...اطلاع ملی ہے۔ کہ مہر چند داس بکنگ کلرک ... باغ ریلوے سٹیشن کی بیوی رات کے وقت ... باہر چارپائی پر سوئی ہوئی تھی۔ کہ کوئی شخص ... کے طلائی کڑے اتار کر بھاگ گیا۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

(راولپنڈی ۱۱ جولائی) ایبٹ آباد کی ایک خبر مظہر ہے کہ عدالت جج جوڈیشل کمشنر ایبٹ آباد نے نوشہرہ ... لالہ ہری چند سوندھی کی اپیل نامنظور کرتے ہوئے ... سیشن جج پشاور کا حکم پھانسی بحال رکھا ہے۔ ... کے خلاف اپنے حقیقی بھائی سکھشن چند حکیم اور ... دو بیٹی کو قتل کرنے اور اپنی بہن کو زخمی کرنے کا ... الزام تھا۔ یہ مقدمہ صوبہ سرحد اور ضلع کیمبلپور میں ... دلچسپی کا مرکز بن رہا تھا۔

(راولپنڈی ۱۱ جولائی) اطلاع ملی ہے۔ کہ سنٹرل جیل ... پشاور میں متعدد قیدیوں کو قواعد جیل کے خلاف ... بید زنی کی سزا دی گئی ہے۔ عام طور پر ... حلقوں میں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے۔ ... سپرنٹنڈنٹ جیل جب جیل کا معائنہ کرتے وقت ... قیدیوں کے قریب سے گذرے تو انہوں نے سلام ... کیا۔ اس الزام میں انکو سزائے بید زنی دی گئی۔

امرتسر ۱۲ جولائی: ضلع لدھیانہ کے تمام ... سوشلسٹ جو عرصہ سے کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت اپنے گاؤں میں نظر بند تھے۔ میعاد نظربندی ختم ہو جانے کے بعد بالکل آزاد ہو گئے ہیں۔ سردار ہرنام سنگھ چھپے وال کی میعاد نظربندی ۱۲ جولائی کو ختم ہو رہی ہے۔ علاقہ کے سوشلسٹوں کی طرف سے ان کے شاندار سواگت کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۱۲ جولائی: پیپنگ: نہایت معتبر ذریعے سے ایک جاپان کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ چین و جاپان کے درمیان جدید معاہدہ ہو گیا ہے اور فریقین اپنی فوجیں واپس بلا رہے ہیں۔

عیسیٰ خیل ۱۱ جولائی: کل مولوی گل شیر نے بازار والی مسجد میں ایک اشتعال انگیز تقریر کی اور ... کے نام سے مقامی مسلمانوں کو بھڑکایا اور ایک مقامی ہندو افسر کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے کی مذموم کوشش کی۔ مسلمانوں کے سنجیدہ طبقہ میں مولوی صاحب کی سرگرمیوں کی مذمت کی جا رہی ہے۔ ضرورت ہے کہ ذمہ دار افسر ...

پنڈت جواہر لال کی موٹر پر پتھروں کی بارش

پنڈت جی کو کوئی چوٹ نہیں آئی!

جھانسی ۱۰ جولائی۔ اورائی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جس موٹر کار میں پنڈت جواہر لال نہرو اور منی لال پانڈے ایم۔ ایل۔ اے سفر کر رہے تھے۔ اور قسمت جھانسی کے مسلم امیدوار کے ضمنی انتخاب کے سلسلہ میں ووٹروں کے جلسہ میں تقریر کرنے جا رہے تھے۔ تو ان کی موٹر کار پر کسی شخص نے سنگباری کی۔ اور موٹر کار کی کھڑکی کے شیشے توڑ دیئے۔ ایک پتھر پنڈت نہرو کی پیشانی پر لگا۔ اس حادثہ کے بعد افسران ضلع نے خلل امن کے اندیشہ سے بعض نوجوانوں کے خلاف ایک امتناعی حکم نکال کر ان کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کر دی۔

الہ آباد ۱۳ جولائی۔ پنڈت جواہر لال پر پتھروں کی بارش کے متعلق آنند بھون میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ پارٹی جلسہ کے بعد موٹر کار برا اورائی میں سے گذر رہی تھی۔ کہ مسلم لیگ کے دفتر میں سے کار پر پتھر برسائے گئے۔ دو پتھر پنڈت جواہر لال کے نزدیک پڑے۔ لیکن پنڈت جی کو کوئی چوٹ نہ آئی۔

آریہ ویر لاہور کا ویدک دھرم نمبر

آریہ ویر لاہور کا خاص ویدک دھرم نمبر ۳۰ جولائی ۱۹۳۶ء کو شائع ہوگا۔ نمبر مذکور آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسیوں۔ لیڈروں۔ ودوانوں اور لیکھکوں کے عالمانہ ٹھوس لیکھوں اور چیدہ آریہ شعرا کی پھڑکتی ہوئی نظموں کا نہایت شاندار سنگرہ ہوگا۔ ویدک دھرم پرچار کے لئے یہ ایک بہترین بھینٹ ہوگی۔ سائز رسالہ کا۔ قیمت فی پرچہ دو آنہ۔ ایک پرچہ کے لئے اڑھائی آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

آریہ سماجیں اور آریہ بھائی جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کا آرڈر بھیجیں۔ اشتہار دہندگان کے لئے نادر موقعہ ہے۔ جلد اپنے اشتہاروں کے لئے جگہ ریزرو کرا لیں۔ نمبر بڑی بھاری تعداد میں چھپے گا۔

(مینیجر آریہ ویر لاہور)

سیٹھ جگل کشور برلا نے ہندو مہاسبھا کو بھگوان شو۔ بھگوان بدھ۔ شری وید ویاس۔ شری کپل منی۔ اور شری پاتنجلی منی کے سنگ مرمر کے بہترین بت پیش کئے ہیں۔ بھگوان بدھ کا بت برما سے پانصد میل کے فاصلہ پر سے یہاں لایا گیا ہے۔

ہندو بھارت شدھی سبھا کے شری گیانیندر دیو صوفی شدھی کا پرچار کرنے اور شدھی پتر کے خریدار بنانے کے لئے پنجاب کا دورہ کریں گے

ریویو نمبر ۴

سُرمہ نین امرت جیوتی رجسٹرڈ: اس سُرمہ کے اعلیٰ اوصاف اخبار ٹربیون۔ آریہ ویر۔ پرکاش وغیرہ میں ناظرین پڑھ چکے ہوں گے۔ اب اس کے متعلق نمبروار ریویو ناظرین کے پیش کئے جاتے ہیں۔

شری سوامی سردوانند جی مہاراج۔ شری دیپلراج دھرمانند جی۔ ڈاکٹر بودھ راج جی کی رائیں لکھی جا چکی ہیں۔ شری لالہ گنیش داس جی پریذیڈنٹ و منتری آریہ سماج جام پور) فرماتے ہیں مجھے کئی سال سے ککرے تکلیف دے رہے تھے۔ بہت عرصہ انگریزی دوائیوں کا استعمال کرتا رہا۔ مگر تھوڑے دنوں کے بعد ہی وہی تکلیف ہو جاتی تھی۔ اب جب سے آپ کا سُرمہ استعمال کیا ہے ایشور کی کرپا سے بالکل آرام ہے۔ نہ صرف میرا تجربہ ہے۔ بلکہ کئی مترون کو استعمال کرایا ہے۔ ککروں کے لئے یہ لاثانی دوا ہے۔ دو شیشیاں اور بھی بھیجدیں۔ اگرچہ یہ سُرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے اعلیٰ دوائی کا کام دیتا ہے۔ لیکن ککروں اور دھند کے لئے یہ لاثانی ثابت ہوا ہے۔ اپریشن سے ٹھیک نہ ہونے والے ککرے بھی ہمیشہ کے لئے چلے جاتے ہیں۔ اور اس کے استعمال سے عینک بھی اتر جاتی ہے۔ بیس روپیہ تولہ کی دوائی صرف دو روپیہ تولہ ہے۔ چھ ماشہ کی شیشی بھی مل سکتی ہے

ملنے کا پتہ

سرشید ناظم آیورویدالنکار گورو کل سناتک امرت فارمیسی۔ ڈیرہ غازی خاں۔

برانچ: ... راما میڈیکل سٹورز۔ بالمقابل ... لاہور

مسٹر ...... بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی سب جج گورداسپور سے لکھتے ہیں:۔

"آپ کی دوائی "سوم راج رجسٹرڈ" لیکوریا کے واسطے آزمائی۔ از حد مفید ہے۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔"

سوم راج رجسٹرڈ

مرض لیکوریا یعنی جریان الرحم کا نرطیب اور واحد علاج ہے۔ سپاری پاک وغیرہ ادویات اس کے آگے ہیچ ہیں۔ دنیا کی کوئی دوائی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ نسخہ ایک دیوتا کی مہربانی ہے۔ قیمت ۱۰ خوراک ۲/۸/- روپیہ۔

چمپا آیورویدک فارمیسی رجسٹرڈ

آریہ سماج روڈ راولپنڈی

آریہ سماجیوں کے لئے

او۔ کے ریکارڈنگ کمپنی کے

شاندار تحفے!

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرسدھ بھجنوپدیشک ماسٹر پرکاش گوجرہ نواسی کے گائے ہوئے ریکارڈ

"پرانی ایشور کو پہچان" کمپوزڈ بائی دیو دیال۔ آتش۔

"نہیں ہے وقت سونے کا اُٹھو بیدار ہو جاؤ" کمپوزڈ بائی رام رکھا مل۔ برق

"پربھو ہمیں دان دو" کمپوزڈ بائی دیس راج۔

"آریہ سوچ تو اپنے من میں" کمپوزڈ بائی چمن۔ شوکی

جلد ہی مارکیٹ میں آ رہے ہیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مراسلات

آریہ اپدیشکوں کے بعد انکے پریواروں کی رکھشا کا پرشن
ضروری تجویز

آریہ مسافر میں شریمان پنڈت چمو پتی جی کی مرتیو کی خبر پڑھ کر دل کو از حد صدمہ ہوا۔ اس کے بعد دوسرے ہفتہ میں آپ کی اپیل آریہ مسافر میں شائع ہوئی۔ مبلغ ۵ روپے کی حقیر رقم ارسال خدمت ہے۔ منی آرڈر کے کوپن comment میں لکھا تھا۔ کہ ایک چھٹی بھیجتا ہوں۔ وہ مندرجہ ذیل ہے:-

جن مہاپرشوں نے اپنا سارا جیون آریہ جاتی کے لئے ایک بہت ہی قلیل وظیفہ لے کر ارپن کر رکھا ہے۔ بڑے شوک کی بات ہے۔ کہ ہندو قوم اُن کے لئے کچھ بھی دھیان نہیں دیتی۔ ہندوؤں نے ایسے ایسے مہاپرشوں کے بچوں کے لئے گذارہ کی کیا صورت کر رکھی ہے، یہ بالکل ایک حقیقت ہے۔ کہ ایسے مہاپرش اپنے بچوں کی آئندہ زندگی کے لئے کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے لیکن پھر بھی خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب کبھی بھی وہ فرصت کے وقت میں بیٹھے ہونگے۔ ان باتوں کی طرف اُن کا دھیان ضرور جاتا ہو گا۔ کہ اپنے پرلوک سدھارنے کے بعد وہ اپنی استری اور بچوں کے لئے کیا اثاثہ چھوڑ جائینگے۔ یہ خیالات ایسے ایسے بے غرض کام کرنے والوں کو ضرور گھر دو گرد بیتے ہیں۔ اور جب اُپدیشک لوگوں کا دل ان خیالات سے کمزور ہو گا۔ تو وہ پوری لگن سے نہ صرف پرچار کا کام ہی نہیں کر سکتے۔ بلکہ پراگندہ روزی پراگندہ دل والا معاملہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی زندگی میں پوری شانتی اور پورا آنند بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اسلئے میں آپ کی سیوا میں مندرجہ ذیل دو سکیمیں schemes پیش کرتا ہوں۔ اور ان دو میں سے ایک کا عمل میں لانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ اُپدیشک لوگ اور دوسرے مصنف یا پنڈت چمو پتی جی جیسے مہاپرش اپنی حیات میں ہی اپنی استری اور اپنے بچوں کے گذارہ کی طرف سے مطمئن ہو جاویں۔ اور پورے زور سے وہ آریہ جاتی کے لئے کام کر سکیں۔ آریہ جاتی کا ایسے مہاپرشوں کی اولاد کے لئے کچھ بھی گذارہ کی صورت نہ کرنا بڑے درجہ کی احسان فراموشی ہے۔

(۱) Scheme no سکیم نمبر ا یہ ہے۔ کہ سب اُپدیشکوں اور وظیفہ لے کر اپنے جیون کو ارپن کرنے والوں کی زندگی کا بیمہ کرایا جائے۔ جو اپدیشک کی لیاقت کے مطابق ہو۔ یا جتنی رقم کو آریہ پرتی ندھی سبھا کسی اُپدیشک یا member کے Life کے لئے مناسب خیال فرمائے۔ اس کو واضح کرنے کے لئے میں مندرجہ ذیل مثال دیتا ہوں۔ مثال کے طور پر پنڈت چمو پتی جی ہی کا case لیجئے۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ فرض کریں۔ کہ ان کو صرف -/۶۰ روپے ماہوار وظیفہ ملتا تھا۔ تو درحقیقت ان کا وظیفہ -/۷۰ روپے ہونا چاہئے تھا۔ ان کو تو ہر ماہ صرف -/۶۰ روپے ہی ملتے لیکن باقی دس روپے کے عوض میں ان کی life کم از کم سات ہزار روپے کے لئے کسی Insurance Company میں بیمہ کرا دی جاتی۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا خود ماہواری Instalment دینے کی ذمہ دار ہوتی۔ اس طرح سے ہر ایک worker اور اپدیشک کی life کا بیمہ کرا دیا جاوے۔ جو اُپدیشک کہ -/۳۵ روپے ماہوار لیتے ہیں اُن کی تنخواہ -/۴۰ روپے تصور کیجاوے -/۳۵ روپے تو ان کو ملتے رہیں۔ باقی ۵ روپے آریہ پرتی ندھی سبھا خود بیمہ کمپنی کو ادا کرے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہر سال مناسب بجٹ Budget منظور کیا جاوے۔

(۲) Scheme no سکیم نمبر ۲ یہ ہے۔ کہ ان کے لئے Scheme کی Provident جاری کی جاوے۔ جیسی کہ ریلوے میں رائج ہے لیکن یہ scheme no ا کی نسبت مہنگی ہی پڑے گی۔ (سبھا میں یہ پہلے ہی رائج ہے۔ ایڈیٹر) اگر ایسا کر دیا جاوے۔ تو اپدیشک لوگوں کی حوصلہ افزائی ہو گی۔ اور وہ بے فکر ہو جائینگے۔ اور ہندو جاتی کے لئے خوب توجہ اور تن دہی سے کام کریں گے۔ جس سے کہ قوم کو بھی بہت فائدہ پہنچے گا۔ اور یہ سروس زیادہ attractive ہو جانے کی وجہ سے بہت ہی اچھے اچھے اور قابل آدمیوں کی شمولیت کا باعث ہو سکتی ہے۔

اُمید ہے۔ آپ اس سکیم پر ضرور دھیان دینگے۔ کیونکہ کسی کی مرتیو ہو جانے کے بعد اُس کے بال بچوں کے گذارہ کے لئے اپیل کرنا اُس مہاپرش کی توہین کرنا ہے۔ ممکن ہے۔ اپیل پر اتنا Fund جمع نہ ہو سکیں۔ اس طرح سے یہ مہاپرش اپنی حیات میں ہی بے فکر اور مطمئن ہو جائیں گے۔

(مہاشہ دلیراج سونی۔ انچارج گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس چرخی دادری (ریاست جیند)

آریہ گرلز مڈل سکول ڈیرہ غازیخان

ڈیرہ غازیخاں پتر ا۔ آریہ گرلز مڈل سکول ڈیرہ غازی خاں کی سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ کی گرانٹ (امداد) اپریل ۱۹۳۶ء سے بند ہو گئی تھی۔ جس کی اپیل انسپکٹرس صاحبہ راولپنڈی و ڈپٹی ڈائرکٹرس صاحبہ و ڈائرکٹر صاحب محکمہ تعلیم لاہور کو مدت سے کی ہوئی ہے۔ یہ سکول عرصہ ۳۰ سال سے بڑی خوبی سے پبلک کی خدمت کرتا چلا آیا ہے۔ اس کے نتائج بھی ہمیشہ مقابلتاً اچھے رہے ہیں۔ امسال بھی مڈل کا نتیجہ قریباً ۹۰ فیصدی تھا۔ ۱۷ میں سے ۲ لڑکیاں ہائجین کے مضمون میں فیل تھیں۔ جو اگلے سال صرف اسی مضمون کا امتحان دیں گی۔

اس سکول میں قریباً ۵۰۰ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ ان میں قریباً ۱۰۰ یتیم لڑکیاں اور ۴۰ ودھوائیں شامل ہیں۔ جس میں نصف تعداد کوئٹہ کے مصیبت زدگان کی ہے۔ یہ ضلع تعلیم نسواں کے لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔ اور مالی حالت کے لحاظ سے بھی بہت غریب ہے۔ اسلئے ہر طرح گورنمنٹ کی امداد کا مستحق خصوصاً جبکہ موجودہ حکومت تعلیم نسواں کو ترقی دینے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اسلئے افسران اعلیٰ محکمہ تعلیم سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس گرلز سکول کی گرانٹ بحال کر کے اس شہر میں تعلیم نسواں کے مفید کام کو جاری رکھنے میں امداد دینگے۔

(اُپ منتری آریہ سماج)

دیالو ہردے دانیوں اور سنرکشکوں کی سیوا میں

قرب و جوار کے گاؤں کے لئے گوروکل کانگڑی میں ایک ہسپتال ہے۔ دانی صاحبان اس کو جاری رکھنے کے لئے روپیہ سے اس کی ہر طرح سے امداد کریں۔ ہسپتال میں مریضوں کے بستروں کی نہایت ضرورت ہے۔ ہر ایک کے لئے -/۶۰۰ خرچ ہوگا۔ اور ان کے انتظام کے لئے -/۱۵ ماہوار کی ضرورت ہوگی۔ غریب مصیبت زدہ مریض اور آیوروید ڈیپارٹمنٹ کے طلباء کی بہتری اس میں ہے۔ کہ آپ روپیہ اناج۔ اونی و سوتی کپڑے اور دیگر چھوٹی موٹی اشیاء سے ہسپتال کی پوری امداد کریں۔ چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی بڑے شکریہ کے ساتھ تسلیم کی جائے گی۔ جو دانی اصحاب -/۱۰۰۰ یا اس سے زائد رقم اس کارخیر کے لئے دینگے۔ ان کے نام کا ایک پتھر ... مقام پر لگوا دیا جائے گا۔ ہسپتال میں مریضوں کا داخلہ جگہ کی کمی سے مشکل ہوتا چلا جا رہا ہے۔ مریضوں کو داخل کرنے سے انکار کرنا بے رحمی کا باعث ہوگا۔ اور یہ کام انسانیت سے بھی بعید ہوگا۔ دانی اصحاب کے لئے غریبوں اور مفلسوں کی امداد کا یہ نادر موقعہ ہے۔

(پرنسپل آیوروید مہاودیالیہ گوروکل کانگڑی)

شہید دھرم پنڈت تلسی رام جی کی یادگار
فراہمی چندہ

سیوک نے خود آریہ سماجوں میں بھرمن کر کے کچھ چندہ برائے نیاری ہال بیادگار پنڈت تلسی رام جی شہید دھرم جمع کیا ہے۔ جس کی فہرست ذیل میں درج کرتا ہوں۔

فہرست چندہ

(۱) آریہ سماج کینال کالونی چھاؤنی فیروزپور ۵ روپیہ۔ (۲) آریہ سماج قصور ۵ روپے۔ (۳) لالہ کاشی رام جی پردھان آریہ سماج قصور ۵ روپے۔ (۴) لالہ چونی لال جی پردھان آریہ سماج کھیم کرن۔ (۵) متفرق سجنوں سے کھیم کرن ساڑھے پانچ روپے۔ (۶) آریہ سماج کھڈیاں ۵ روپے۔ (۷) لالہ سکھی رام جی پردھان آریہ سماج اوکاڑہ عہ۔ (۸) ڈاکٹر دولت رام جی منٹگمری (۹) متفرق طور پر بذریعہ منتری مہودیہ جی ازمنٹگمری ۱۲ روپے (۱۰) آریہ سماج چیچا وطنی۔ صہ (۱۱) آریہ سماج میاں چنوں بامداد پردھان جی ... (۱۲) آریہ سماج صدر چھاؤنی ملتان عہ۔ (۱۳) ڈاکٹر شیر سنگھ جی خانیوال عہ۔ (۱۴) آریہ سماج چک جھمرہ۔ (۱۵) آریہ سماج جڑانوالہ عہ (۱۶) مہاشہ احمد میاں نافنہ جی شیخوپورہ عہ۔ (۱۷) شریمتی ملوچنا دیوی جی معرفت لالہ روشن لال جی لاہور عہ۔ (۱۹) رائے بہادر لالہ بلدیو داس جی پردھان آریہ پرتی ندھی لاہور۔ صہ (۲۰) آریہ سماج دروازہ بوہڑ والہ ملتان شہر بذریعہ منی آرڈر۔ عہ۔ (۲۱) آریہ سماج چھاؤنی فیروزپور گوروکل وبھاگ بذریعہ منی آرڈر عہ +

کل میزان ... ۱۳۸

(نوٹ) ۔ چند ایک آریہ سماج کے پردھان و منتری مہودیہ جی کا بعد میں چندہ روانہ کرنے کا وعدہ تھا۔ جو تاحال نہیں آیا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ جلدی حسب وعدہ مثلاً ملتان شہر و چھاؤنی فیروزپور روانہ فرما دیں گے +

(دونیچند سابق پردھان آریہ سماج فرید کوٹ اسٹیٹ)

آریہ مسافر میں اشتہار دینا کلید

آریہ سماج جگت

دلت ادھار کانفرنس بارہ منگا

یکم و دو جولائی ۱۹۳۷ء کو دلت ادھار کانفرنس بارہ منگا زیر اہتمام دیانند دلت ادھار سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور منعقد ہوئی - کانفرنس کے پردھان آریہ سماج کے پرسدھ ودوان تیاگی مورت شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار تھے - کانفرنس میں علاقہ کے ۲۷ گاؤں کے آریہ بھائی اور علاقہ کی سماجوں کے پرتی ندھی بھاری تعداد میں شامل تھے - کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے آریہ سماج بارہ منگا کے اُتساہی کاریہ کرتا شری لالہ پورن چند جی پردھان اور شری اندر سین جی بی - اے منتری مہاشہ دھرم پال جی اور دوسرے سجنوں نے بڑی لگن سے کام کی -

یکم جولائی کو شری پنڈت بدھ دیو جی کا شاندار جلوس نکالا گیا - اور رات شری پنڈت جی کا منوہر ویاکھیان ہوا - جس میں پنڈت جی نے ویدک ورن ویوستھا کی اہمیت حاضرین کے سامنے بیان کی - حاضرین پر پنڈت جی کے لیکچر کا یہ اثر ہوا - کہ لیکچر کے بعد ہر ایک بھائی یہ کہہ رہا تھا - کہ اگر ہم ورن ویوستھا کو سمجھ لیں - تو ہمارا سب کا کلیان ہو سکتا ہے

۲ جولائی کو پراتہ کال شری پنڈت بدھ دیو جی کا ویاکھیان اور شری مہاشہ دیسراج جی مہاشہ بیساکھی رام جی اور مہاشہ دھرم پال جی کے منوہر بھجن ہوئے تھے بعد دوپہر کانفرنس کی کاروائی شروع ہوئی -

آریہ سماج بارہ منگا کی طرف سے شری اندر سین جی نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا اور بتایا کہ ان کے علاقہ میں آریہ سماج دوار کتنا کام ہو رہا ہے - ہریجن بھائیوں کی طرف سے ماسٹر بھجو رام جی نے شری پنڈت جی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا - آپ نے اپنے ایڈریس میں آریہ سماج کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے بتایا کہ اگر آریہ سماج ان لوگوں میں کام نہ کرتی - تو آج وہ کسی اور جگہ ہوتے - ماسٹر جی نے اپنے ایڈریس میں یہ بھی بتایا کہ آج کل ہریجنوں میں اس سرگرمی کے ساتھ ویدک دھرم کا پرچار نہیں ہو رہا ہے - جیسا کہ آج سے بیس سال پہلے شری چودھری رام بھجدت جی نے کیا تھا - آپ نے بتایا کہ اگر آریہ سماج اسطرف ذرا توجہ دے تو گاؤں گاؤں میں آریہ سماج قائم ہو سکتا ہے -

شری پنڈت بدھ دیو جی نے وید اور شاستروں کے حوالے دے کر اپنی صدارتی تقریر میں بتایا کہ ویدک دھرم میں کہیں بھی چھوت

ویدک دھرم دنیا ہے اس کا عشر عشیر بھی اسلام یا عیسائیت اور دیگر مذاہب میں نہیں ہے - پنڈت جی نے اپنی تقریر میں یہ بات واضح طور پر حاضرین کے سامنے رکھی کہ چھوت چھات کا خاتمہ اگر ہو سکتا ہے - تو صرف اس صورت میں جبکہ ہم ویدک ورن ویوستھا کا اصلی روپ سمجھ لیں - اور اس پر چلنے کی کوشش کریں -

کانفرنس ہذا میں (۱) گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا - کہ ہریجنوں کی تعلیم کا مناسب پربندھ کیا جائے - اور (۲) ہریجنوں کو گورنمنٹ سروس میں بلا روک ٹوک لیا جائے (۳) ہریجن بھائیوں سے اپیل کی گئی - کہ وہ آپس کی چھوت چھات اور بد رسومات کو چھوڑ دیں - ہر ایک گاؤں میں آریہ سماج قائم کرکے اپنا سنگٹھن کریں -

(سیکرٹری دیانند دلت ادھار سبھا گورودت بھون لاہور)

۲۰۲ غیر ہندوؤں کی شدھی

ماہ جون ۱۹۳۷ء میں دیانند سالویشن مشن نے ۲۰۲ غیر ہندوؤں کو شدھ کرکے ہندو دھرم میں پرویش کرایا - اور ایک لڑکی اور ایک عورت کو پتت ہونے سے بچایا -

(دھند سنگھ سیکرٹری)

آریہ سماج لدھیانہ کا چناؤ

۴ جولائی ۱۹۳۷ء لودیانہ آریہ سماج کا سالانہ چناؤ نمن لکھت ہوا :-

پردھان - رائے صاحب لالہ شو پرشاد جی - رئیس و آنریری مجسٹریٹ - اُپ پردھان لالہ تھورام وڈہیرہ پلیڈر - ڈاکٹر بندرابن جی - منتری لالہ بابو رام جی گپتا - اُپ منتری اودھو رام جی پنشنر - لالہ امیر چند جی بینکر - خزانچی - لالہ لبھو رام جی بیرسٹر - اسسٹنٹ خزانچی پنڈت وشنو دت جی سناتک - لائبریرین پنڈت رام دیو جی - نریکشک پنڈت رام ناتھ جی - ممبران ماسٹر رام لال جی - ڈاکٹر بختاور سنگھ جی - ماسٹر کشن سنگھ جی ماسٹر دلیپ چند جی - لالہ منگل سین جی انند -

(اودھو رام اُپ منتری)

آریہ یووک سماج کی قائمی

۳۰ جون ۱۹۳۷ء منڈی بورے والا ضلع ملتان میں آریہ یووک سماج قائم ہوئی ہے - جس کے

پردھان پنڈت گنیش دت جی شاستری - اُپ پردھان ماسٹر تلسی داس جی - منتری سوہن لال - اُپ منتری مہاشہ وزیر چند جی - خزانچی ماسٹر پرمانند جی -

(سوہن لال سندھو منتری)

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور کا چناؤ

آریہ سماج گوالمنڈی (گورودت سیکشن) لاہور کے ادھیکاریوں کا چناؤ آریہ سماج مندر میں ہوا - جس میں مندرجہ ذیل سجن چنے گئے :-

پردھان شری یت اجیت سنگھ جی ستیارتھی اُپ پردھان ڈاکٹر امر ناتھ سرنا - اُپ پردھان - لالہ گوگل چند جی - منتری آشوتوش کمار جی گیال - اُپ منتری وید گوبند سہائے جی گپتا - اُپ منتری شری یت دینا ناتھ جی - خزانچی کاہن چند جی جنرل مرچنٹ - لائبریرین یوو راج جی - انترنگ سبھا کے ممبر :- شری یت لالہ گوپال داس جی - شری یت دینا ناتھ جی - شری یت ڈاکٹر کرشن گوپال جی چوپڑہ شری یت پرتاپ چند جی - شری یت راجہ رام جی

(منتری آریہ سماج گوالمنڈی گورودت سیکشن ، لاہور)

پسرور کے سماچار

۲۹ جون ۱۹۳۷ء کو شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار و شریمتی شکیل کماری جی یہاں پدھاریں - پنڈت بدھ دیو جی کے بڑے اعلےٰ تین ویاکھیان ہوئے - جن کا حاضرین پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا - پنڈت جی کے آنے پر نگر نواسیوں کو از حد خوشی ہوئی تھی - اسکے علاوہ پنڈت جی نے ۳۰ جون کو دوپہر کے وقت موضع بھگت پورہ میں ورن ویوستھا پر بڑا منوہر ویاکھیان دیا - حاضری بہت زیادہ تھی -

شریمتی شکیل کماری جی نے تین دن ۲۹ و ۳۰ جون و یکم جولائی ۱۹۳۷ء کو مہر روز آریہ سماج مندر میں استریوں کے لئے پرچار کیا - جس کا بڑا اچھا پربھاؤ پڑا - اور یہاں استری سماج قائم ہو گئی ہے جس لگن سے بہن جی نے پرچار کیا ہے - وہ قابل تعریف ہے - یکم جولائی کی رات کو انہوں نے تمام نگر کے نرناریوں کے واسطے (استری سکھشا پر) ویاکھیان دیا - جس کا حاضرین پر بڑا گہرا اثر ہوا - حاضری بہت زیادہ تھی - استریاں بھی کافی تعداد میں شامل ہوئی تھیں - استری سماج کا حسب ذیل چناؤ ہوا :-

(۱) پردھان شریمتی کیسر ادیوی (۲) منتری شریمتی ... اُپ منتری شریمتی ...

استریاں سبھاسد بن گئی ہیں - آشا ہے کہ استری سماج بڑی کامیابی کے ساتھ کام کرے گی - بہن شکیل کماری جی نے آریہ سماج کے تمام سبھاسدوں سے پرزور پرارتھنا کی - کہ وہ ہر سپتاہک ستسنگ پر ضرور سہت پریوار آیا کریں - تاکہ استریوں پر بھی ویدک دھرم کا پربھاؤ پڑ سکے - استری ستسنگ کے لئے بدھوار کا دن مخصوص کیا گیا - بہن شکیل کماری جی نے جس تن دھی سے کام کیا ہے - وہ قابل تعریف ہے -

(راجہ رام سنگھ منتری)

آریہ سماج (رانی کا تالاب) شہر فیروزپور کا سالانہ چناؤ

۳ جولائی ۱۹۳۷ء بروز سنیچر وار کی رات کو سروسمتی سے سالانہ چناؤ حسب ذیل ہوا :-

پردھان شری پنڈت آریہ منی جی - سینئر اُپ پردھان شری ڈاکٹر سادھو چند جی ایم - بی - بی - ایس جونیئر اُپ پردھان - شری لالہ جگت رام جی پنشنر کل ہیڈ کلرک محکمہ نہر - منتری رام چند عرائض نویس کچہری صدر فیروزپور - اُپ منتری شری پنڈت لیکھراج جی - ہیڈ کلرک دفتر ریلوے فیروزپور اُپ منتری شری پنڈت اندر دت جی کلرک دفتر ریلوے فیروزپور - خزانچی شری مہاشہ بخشی رام جی اکاؤنٹنٹ دفتر میونسپل کمیٹی شہر فیروزپور - پستکادھیکش شری مہاشہ ہربنس رائے جی کلرک دفتر ریلوے فیروزپور - پرنشٹھت سبھاسد شری مہاشہ تلسی رام جی سوداگر چوب شری مہاشہ لچھمن داس جی محافظ دفتر مال فیروزپور شری مہاشہ مدن جیت جی آلایہ بزاز - شری مہاشہ منشی رام جی محکمہ آڈٹ - شری مہاشہ بہاری لال جی کلرک دفتر ریلوے آڈٹ - شری لالہ جگت رام جی اُپ پردھان -

(منتری رام چند)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ کے سماچار

آریہ سماج کے باقاعدہ ستسنگ ہوتے ہیں اور اس سال ایشور کی کرپا سے آریہ سماج نے اپنے ساتھ کی سفید زمین بھی مبلغ دو صد روپیہ خرچ کرکے خرید لی ہے - اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام رجسٹری بھی کرا لی ہے - اس کے علاوہ اس ورش سماج نے ایک گیس - ایک باجہ اور دو دریاں بھی خرید کر لی ہیں -

(۲) خوش قسمتی سے شری سوامی کرشنانند جی یہاں پر آئے ہوئے ہیں - اور ادرگرد کے دیہات میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں - ... کو آریہ سماج کے ستسنگ میں اُن کا اپدیش ہوا

(۳) ۴ اساڑھ رات کو شری پنڈت بلدیو کرشن جی ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج بھارتنگر سدرشن نگر کا چناؤ

۴ جولائی ۱۹۲۶ء کو ۸ بجے رات زیر صدارت پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سماج ہذا کا نرواچن ہُوا - اور سرو سمتی سے نمن ادھیکاری چُنے گئے :-

پردہان ڈاکٹر رام دہن جی - اُپ پردہان شریمتی بھاگونتی دیوی جی - منتری بابو پربھدیال جی اُپ منتری بابو مدن لعل جی - خزانچی بابو کنس لال جی - لائبریرین بابو پرکاش چند جی - سٹورکیپر مہاشہ بیلی رام جی - پرتشٹھت سبھاسد لالہ گنیش داس جی - بابو پیارے لال جی -

ممبر انترنگ سبھا :-

چودہری نیل سنگھ جی - بابو امرچند جی - بابو حکم سنگھ جی - بابو ہرنام سنگھ جی

(مدن لال اُپ منتری سماج ہذا)

پنڈت کشیپ بندھو کا دان

ودیدت پنڈت کشیپ بندھو جی نے آریہ سماج کے رعناواری کے سالانہ جلسہ پر پستکیں دان دینے کی پرتگیا کی تھی - کچھ دن ہوئے آپ نے اس پرتگیا کو پورا کیا - آپ نے سماج کو تقریباً دو ڈھائی سو روپیہ کی کتابیں دان دیں - اس لئے یہ سماج آپ کے اس کام کو تحسین کی نگاہوں سے دیکھتی ہے - اور دھنیواد کرتی ہے - اور آشا رکھتی ہے کہ آئندہ بھی آپ سماج کی اسی طرح سہائتا کرتے رہیں گے -

آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ میں نئی جاگرتی

آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کا کام جون مہینے میں بڑا اچھا ہُوا ہے - پروفیسر تارا چند جی نے تقریباً ۱۸ دن سبھا کی رپورٹ تیار کرنے میں لگائے ہیں - اور انہوں نے مختلف جگہوں پر ۱۲ لیکچر بھی دیئے ہیں -

مہاشے ہیرانند جی نے سکھر سماج کے دونوں جلسوں میں شامل ہونے کے علاوہ باڈرے - وارہے - دادو اور لوبک وغیرہ میں اپنے بھجن و اُپدیش دوارہ لوگوں میں گیان پھیلایا ہے اور شری پنڈت اُودے بھانو جی بھی کئی ایک ستھانوں پر پرچار کے لئے گئے -

سبھا جلدی ہی ایک لائق اپدیشک پنجاب سے بلائے گی - خط و کتابت ہو رہی ہے -

جلسوں کے بندوبست کیلئے سبھا شری سوامی سروداتند جی مہاراج اور شری پنڈت بدھ پرشاد جی سے خط و کتابت کر رہی ہے -

پروفیسر تارا سانند جی نے یہ اعلان کیا ہے - کہ آئندہ وہ کسی بھی جلسے میں شامل نہیں ہونگے - جب تک سبھا ان کو آگیا نہ دے گی - جس سنستھا کو پروفیسر تارا سانند جی کی ضرورت ہو - وہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کراچی سے خط و کتابت کرے -

جون مہینے میں سبھا کو مندرجہ ذیل دان ملا ہے -

سیٹھ شنکنامل ہری رام اینڈ کمپنی ۲۵ روپے سیٹھ دھنی رام جی رنگون والے ۲۵ روپے آریہ سماج سکھر نیا ۲۵ روپے - آریہ سماج سکھر پرانا ۲۰ روپے - ڈاکٹر گوبند رام جی پمنانی ۱۵ روپے - سیٹھ لچھمن داس جی ہندوچہ ۱۰ روپے - سیٹھ رام چند جی ٹنڈو اجام ۱۰ روپے دیوان جیا رام جی ۱۰ روپے - سندھ ٹائپ رائیٹنگ ۱۰ روپے - چھوٹی رقمیں ۲۸۷ روپے ۱۴ آنے - سیٹھ دیومل الیشر داس جی ۱۵ روپے سیٹھ پوکھر داس کھنیا لال جی - ۱۱ روپے -

(مہر چند سیکرٹری)

آریہ سماج کراچی کے سماچار

۲۰ مئی بروز اتوار کو لوکل آریہ سماجوں کی سیلت میٹنگ میں شری پوجیہ پنڈت چموپتی جی کی بے وقت موت پر شوک پرگٹ کیا گیا - جس میں ڈاکٹر پرمانند جی مہاشہ سیوک لال جی گپت - مہاشہ دیوی داس جی - مہاشہ نرسنگھ لال جی - مہاشہ ٹہل رام - پرنسپل رام سہائے جی - تتھا مہاشہ پرکاش سروپ بی - اے نے بڑے شوک جنک شبدوں میں بھاشن کیا - اور پنڈت جی کی زندگی کے حالات لوگوں کے سامنے رکھے

سوموار ۱۴ جون سے ۲۸ جون تک ہر روز شری پروفیسر تارا چند جی گاجرہ ایم - اے کے پربھاو شالی دیاکھیان آریہ سماج کے نیموں پر ہوتے - اور شری مہاشہ ہیرانند جی تتھا شری مہاشہ گنگا رام جی کے سریلے بھجن ہوتے رہے -

۲۹ جون سے شری مہاشہ ٹہل رام جی رشی جیون کی کتھا کر رہے ہیں - یہ سلسلہ باقاعدہ جاری رکھا جائے گا - اردھ شتابدی کے بارے میں پرچار کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پتر وِیوہار ہو رہا ہے جلدی ہی کسی بھجنیک کے پہنچنے پر پرچار زور شور سے شروع کیا جاوے گا -

اردھ شتابدی پر پدھارنے کے لئے شری سوامی ویدانند جی - شری مہاشہ کرشن جی - شری مہاتما شیک چند جی - شری سوامی سروداتند جی کی سیوا کرتی آچکی ہے - تتھا آریہ پرتی ندھی سبھا کی چٹھی بھی آچکی ہے - کہ وہ بھی ہماری حسب منشا اپدیشکوں کو بھیجنے کی کرپا کرینگے -

شری پوجیہ اودھیا پرشاد جی - شری پنڈت رام چندر جی - شری آچاریہ رام دیو جی اور شری آچاریہ دیو شرما جی سے بھی پدھارنے کیلئے پرارتھنا کی جا چکی ہے -

اردھ شتابدی کا کام اب باقاعدہ شروع کر دیا گیا ہے

آریہ سماجوں کے نام سرکلر

آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کو معلوم ہے کہ شہید دھرم مہاشہ راجپال جی نے آریہ سماجک پستکوں کا پستکالیہ جاری کیا تھا - اور انہوں نے اپنے جیون کال میں آریہ سماج کے ساہتیہ کو بڑھانے کے لئے پریتن کیا - مہاشہ جی کے پریوار کا نرواہ اس پستکالیہ کی بکری پر ہے - اُن کی دھرم پتنی اور کوئی آرتھک سہائتا آریہ سماجک جگت سے نہ ہی لے رہی ہیں اور نہ ہی لینا چاہتی ہیں اُن کی یہ اچھا ہے - اور وہ سب آریہ بھائیوں سے پرارتھنا کرتی ہے - کہ آریہ سماج کی جو پستکیں رکت پستکالیہ سے مل سکتی ہیں - وہ اس پستکالیہ سے خریدیں - اس سے جہاں آریہ سماجک ساہتیہ کا وستار ہوگا - وہاں مہاشہ جی کے پریوار کو بھی لابھ پہنچیگا - آریہ سماجیں اور آریہ بھائی اس کام میں سہائتا اور سہیوگ دیں - سبھا کی یہ اچھا ہے - مہاشہ جی کی دھرم پتنی کی پرارتھنا پر آریہ سماجی اور آریہ بھائی وشیش دھیان دیں -

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

ضلع پرچارنی سبھا جامپور کی سرگرمیاں

ضلع ڈیرہ غازیخاں جیسے پسماندہ علاقہ میں پرچار کی سخت ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ضلع پرچارنی سبھا کا قیام ہُوا - اس کی طرف سے دیہات میں زور شور سے پرچار کا کام شروع ہو گیا ہے - ایک مہینے کا حال پہلے لکھ چکا ہوں - اب ماہ جیٹھ کا حال ناظرین کے روبرو رکھتا ہوں - تاکہ حقیقت شناس طبعتیں اندازہ کر لینگی - کہ کتنا ٹھوس کام ہو رہا ہے - اور دیہات سدھار کے پریمی اپنے دان کی توجہ اس طرف بھی کریں -

(نوٹ) ابھی دھن کی کمی کے کارن صرف ایک پرچارک ہی رکھا ہُوا ہے - جتنا جتنا فنڈ مظبوط ہوتا جائے گا - اُسی اندازے پرچارک زیادہ رکھنے کا انتظام ہو سکے گا -

ماہ جیٹھ کے پرچار کا حال

(۱) ۱۰ گراموں میں پرچار ہُوا - (۲) ۲۹۳ میل سفر بذریعہ سائیکل ہُوا (۳) ۲۹ لیکچر دئے (۴) ۷ سنسکار ویدک ریتی سے کرائے - ۲ منڈن - ۲ نامکرن ۱ وواہ ۲ یگیہ - (۵) ۶ روپے ۱۲ آنے پرچارنی سبھا میں دان آیا - (۶) جہتم کے سماج مندر کی تعمیر کا بندوبست کرایا - (۷) ایک پجاری ودھوا کا مکان گرا پڑا تھا - اس کی تعمیر کا انتظام کرایا - (۸) کئی اسٹولوں سے بیاہ کرنا بند کرایا (۹) کئی پرشوں نے حقہ نوشی - گوشت خوری مزار پرستی چھوڑی (۱۰) تین جگہوں ستسنگ سرد - زیادہ

گدائی ستسنگ جاری کرنے کا سلسلہ جاری کرایا -

ناظرین یہ ہے ایک پرچارک کا ماہ جیٹھ کا کام جبکہ چاروں طرف آگ برس رہی ہے - اور گرم لُو سے پرانی ماترنزاہ مان نزاہ مان کر رہے ہیں

(گنیش دت منتری ضلع پرچارنی سبھا جامپور)

آریہ سماج فیروزپور شہر کے سماچار

۲۰ جون کو ۹ بجے پراتہ کال آریہ سماج معدمہ رانی کا تالاب شہر فیروزپور میں فیروزپور شہر کے آریوں کی ایک میٹنگ آریہ سماج کے پرسدھ وِدوان شری پنڈت چموپتی جی ایم - اے کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرنے کے لئے ہوئی - جس میں منتری سماج نے اخبار آریہ مسافر میں سے شری مہاشہ چرنجی لال جی پریم کا مضمون سورگ باشی شری پنڈت جی کے متعلق پڑھکر سنایا - اور شری لال بھگت رام جی پلیڈر نے نمن لکھت پرستاؤ پیش کیا - جسکا اعلان شری مہاشہ مہنت رام جی منتری آریہ سماج کالج وبھاگ شہر فیروزپور و شری لالہ جیبی رام جی ایڈووکیٹ شہر فیروزپور و شری پنڈت آریہ منی جی پردہان سماج نے بڑے رقت انگیز اور دکھ بھرے الفاظ میں کیا - جو سرو سمتی سے سب نے کھڑے ہو کر پاس کیا -

پرستاؤ

آریہ جنتا شہر فیروزپور کی یہ سبھا آریہ سماج کے ودوان تتھا ودیا کھیاتا پنڈت چموپتی جی ایم - اے کی اکال مرتیو پر گہرا دُکھ انوبھو کرتی ہے - اس سبھا کی سمتی میں آپ کی مرتیو سے جو ہانی ہوئی ہے - اس کی پورتی ہونی اسمبھو ہے آپ ہندی - انگریزی اور اُردو کے پربھاو شالی کوی اور ایک اوجسوی ویاکھیاتا تھے - آپ کا آریہ سماج کے سدھانتوں کا گیان بڑا گمبھیر اور دھارمک تھا - آپ جیسے رشی بھگت اور آریہ سماج سے گہری لگن رکھنے والے سجن بہت ہی کم ملینگے - آپ ایک انتھک کاریہ کرتا تھے - اس پرکار کا یوگیہ اُپدیشک جانے سے جو ستھان رکت ہُوا ہے - اس کی پورتی نکلتا بھوشیہ میں ہوتی نظر نہیں آتی - یہ سبھا شری پنڈت جی کے پریوار سے ہاردک سمویدنا پرگٹ کرتی ہے - اور ان کی آتما کو شانتی اور ان کے پریوار کو دھیرج پردان کرنے کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے -

سماج کے برِدھ سیوک شری پنڈت جیند رام جی شاستری سابق ادھیاپک کنیا مہاودیالہ جالندھر کی اکال مرتیو کا پتہ لگا - جس کے متعلق نمن لکھت پرستاؤ سب نے کھڑے ہو کر پاس کیا -

مہاشہ رتن چندجی کی امرتسر میں واپسی

سابق امپیریل لا مہاشہ رتن چند جیل سے واپس امرتسر آگئے ہیں۔ کل صبح آریہ سماج بازار شردھانند میں شاندار استقبال کیا گیا۔ جیل خانے سے پہلے آپ نے اس سماج کے لئے خوب محنت سے کام کیا تھا۔ اسوقت سماج کا ایک چھوٹا سا مندر تھا۔ لیکن آپ کے جیل خانے کے بعد آپ کے ساتھیوں نے اسے شاندار عمارت میں تبدیل کر دیا ہے۔

پونا میں ۶ عیسائی ہندو دہرم میں

شدھی کے وقت مسٹر ساورکر بھی موجود تھے

پونا۔ ۱۴ جولائی۔ پونا کا ایک معزز کردہ ہندو شہری جس کے آبا و اجداد تقریباً ایک سو سال ہوئے عیسائی ہو گئے تھے اپنی دہرم پتنی اور ۴ بچوں سمیت ہندو دہرم میں داخل ہو گیا۔ شدھی کے وقت مسٹر ساورکر بھی موجود تھے۔ ہندو مشن کے زیر اہتمام یہ رسم ادا کی گئی۔

---×---

گوروکل کانگڑی کی مشہور ادویات

چیون پراش

بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے
پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے
کمزور بوڑھوں کو جوان بناتا ہے
پرانی کھانسی و دائمی زکام کو جڑ سے کھوتا ہے
قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کی ہر تکلیف میں کم نظری ککرے سرخی پانی بہنا۔ جالا۔ دھند غرضیکہ سب امراض چشم میں اکسیر ہے اس کے چند دنوں کے استعمال سے بیمار کو تسکین ہوتی ہے۔
قیمت تین روپے تولہ

برہمی تیل

اس تیل کو سر پر لگاتے ہی دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری۔ سر درد۔ بالوں کا گرنا۔ آنکھوں میں جلن ہونا وغیرہ سب تکلیفوں میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔
قیمت:- آٹھ آنہ (۸) فی شیشی

(۱) آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ہردوار (سہارنپور)
(۲) برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کی مشہور ہندی کتابیں

(۱) امر جیون - دسوز گیہ پنڈت کیشو دیو شاستری ایم۔ ڈی ۱عہ (۲) اپدیش امرت پانچ بھاگ (پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے) عہ (۳) آنند امرت (پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے) ۱۵/ (۴) جیون مرت (پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے) ۸/ (۵) وید کا راشٹر گان عہ (۶) بھارت بھومی اور اسکے نواسی (پنڈت جے چند) ۱عہ (۷) سکھا سیکھو اور سکھی کی سیکھ ۸/ و ۱۲/ (۸) ودیارتھی جیون دشری نارائن سوامی جی) ۸/ (۹) جنم میں انسا دشری پروفیسر نند لال جی کھنہ ایم۔ اے) عہ (۱۰) مہاپرشوں کے درشن (شری کوشل ایم۔ اے) ۱عہ (۱۱) پانی پرولیشکا (پنڈت بلدیو جی) ۱۵/

ملنے کا پتہ

ہندی سندیش مندر نمبر ۱۲ موہن لال روڈ لاہور

شہرت اور دولت

آپ کے در پر

اگر آپ شہرت اور دولت کے متلاشی ہیں تو تیج کرشن نمبر میں اشتہار دیجئے۔ یہ نمبر ہزاروں کی تعداد میں شایع ہوتا ہے اور لاکھوں آدمی اسے پڑھتے ہیں۔ بیرونی ممالک میں بھی بڑی تعداد میں جاتا ہے۔ اس لئے آپ کی اشیاء نہایت قلیل عرصہ میں مقبول عام ہوکر آپ کے لئے باعث شہرت و دولت ہو سکتی ہیں۔ گذشتہ سال ڈیڑھ سو سے زیادہ فرموں اور کمپنیوں نے کرشن نمبر میں اشتہار دیکر کامیابی حاصل کی۔ آپ بھی ان کے تجربہ سے فائدہ اٹھائیے۔ مفصل حالات پتہ ذیل سے طلب کیجئے۔

پرمانند گپتا ایڈورٹائزنگ منیجر روزانہ "تیج" دہلی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعلیم وید پاک ...

...نمبر ۲۶۶۱

تصنیف کو سماج کی پہچاؤ ہر طرف

بیادگار شہید کبیر
پنڈت لیکھرام جی
آریہ مسافر

...پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

साप्ताहि...

आर्य मुसाफ़िर

लाहौर

آریہ مسافر

لاہور

کرنونتو
विश्वम्
आर्यम्

قیمت فی پرچہ ۱

ایڈیٹر:
چرنجی لعل
پریم

چندہ سالانہ تین روپے

اتوار ۲۵ جولائی ۱۹۳۷ء مطابق ۱۰ ساون سمت ۱۹۹۴ بکرم دیانند ابد ۱۱۲

نمبر ۲۵

جلد ۸

"مہرشی دیانند سے"

(مہاشہ یوگ دھیان جی پاسی - بی - اے - ایم - آر - اے - ایس)

درد جاتی کا دِلوں کو نہ ستاتا تھا کبھی
کبھی اُٹھتے جو یتیموں کے لبوں سے نالے
آہ بیواؤں کے دل سے جو اُٹھا کرتی تھی
اپنی جاتی کا کوئی قافلہ سالار نہ تھا
قوم کو لُوٹ کے اغیار لئے جاتے تھے
رحمتِ حق تھا کہ آیا تو بچانے کے لئے

دھرم اِک نام تھا جو لب پہ نہ آتا تھا کبھی
بند کان اپنے کیا کرتے تھے سُننے والے
چرخ پر جا کے وہ اِک حشر بپا کرتی تھی
کوئی رہبر نہ تھا مونس نہ تھا غمخوار نہ تھا
اِسے کھانے وہ ہر اک سو سے چلے آتے تھے
خدمتِ قوم میں جاں تک کو لگانے کیلئے

آبِ حیوان بہ منِ ہندوئے بے جاں دادی
در رہ کفر و دغا مشعلِ ایماں دادی

آریہ نوجوانو! جاگو!!

اے آریہ جاتی کے نونہالو! ہوش میں آؤ۔ ذرا دیکھو۔ کہ تم کیا سے کیا ہو گئے۔ نوجوانو! کیا کبھی تمہیں پرانے زمانے کی۔ اس زمانے کی جب بھارت ورش پر آریہ راجیہ تھا۔ ویدک دھرم سارو بھوم دھرم تھا۔ سارا سنسار بھارت ورش کو ہی گرو مانتا تھا۔ بھی یاد آتی ہے؟ میرا تو خیال ہے۔ کہ تم اس زمانے کو بھول گئے۔ پرنتو سنہری زندگی جب سامنے ہو گی بزرگوں کی تربر پھڑک اٹھے گا ہٹے گی نیند۔ رشیوں کی اسٹے روزانہ پانچ منٹ کے لئے اس زمانے کی بھی یاد کر لیا کرو۔ اور ساتھ ہی اپنی موجودہ گری ہوئی حالت پر بھی وچار کر لیا کرو۔ یدی تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ ہم بزدل۔ نکمے اور ہیجڑے ہو چکے ہیں۔ تو کم سے کم جاتی کی دشا پر دو۔ اپنے کر تو یہ پر چار آنسو ہی بہا لیا کرو۔ پرنتو! مجھے تو وشواس ہے۔ کہ تمہاری رگوں میں رشیوں کا خون تو باقی ہے۔ مگر تمہیں ذرا ہوش میں لانے کی ضرورت ہے۔ تم کر تو سب کچھ سکتے ہو۔ پرنتو کرنا ہی نہیں چاہتے۔ یاد رکھو۔ زمانے کی دوڑ ہو رہی ہے۔ ساری جاتیاں دوڑ رہی ہیں۔ جو ہاتھ پیر ہلائے گا۔ سورگباش ہو جائیگا۔ ہر ایک جاتی اپنے نوجوانوں پر ہی فخر کرتی ہے۔ نوجوان ہی اس کی آئندہ کی بنیاد ہیں۔ تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے دس سال میں تم ۶ فیصدی گھٹ گئے۔ کیا رشی نے تمہیں اسی لئے جگایا تھا؟ کیا اسی لئے جاتی کی کشتی تمہارے ہاتھ میں سونپی تھی۔ کہ تم سنسار کو راستہ دکھا کر سویم سو جاؤ؟ کیا اپنی اُنتی کئے بغیر ہی سنسار کا اُپکار کرنے چلے ہو؟ کیا پنڈت لیکھرام جی نے اسی لئے پیٹ میں چھرا کھایا تھا۔ کہ تم ان کے مشن کو بھول جاؤ؟ کیا سوامی شردھانند اسی لئے پستول کا نشانہ بنے تھے؟ کہ تم ان کے اُپکار فراموش کر دو۔ یاد رکھو۔ ان مہاپرشوں کی پوتر آتمائیں سورگ میں بیٹھی تمہارے کاریوں کو دیکھ رہی ہیں۔ اور تمہاری دشا پر آٹھ آٹھ آنسو بہا رہی ہیں۔ وہ بعد مرنے کے تم سے اس کی جواب طلبی کریں گی۔ اور پوچھیں گی۔ کہ بولو! تم نے جاتی کا کیا اُپکار کیا؟ تب بولو! تم کیا اُتر دو گے؟ بھائیو۔ یہ مت سوچو۔ کہ تم پنجاب میں تعداد میں تھوڑے ہو۔ یاد رہے سے ہرن جیتے ہیں چوکڑیں تبھی تک دہر میں بیڈر نہ جب تک شیر کی آواز پڑتی کان کے اندر

یدی آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ جاتی کے لئے کچھ اُپیوگی ثابت ہوں۔ یدی آپ اپنی گری ہوئی بھارت ماتا کی کچھ سیوا کرنا چاہتے ہیں۔ تو سنگٹھن میں رہنا سیکھو۔ اور اس کے لئے پنجاب میں تو کھشیتر موجود ہو چکا ہے۔ یاد رہے آپ کی جاتی کو آپ کی بڑی آدشیکتا ہے۔ اور وہ آپ کو آریہ ویروں کی حیثیت میں دیکھنا چاہتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں پنجاب آریہ ویر دل ہی سارے صوبہ کی ایک سنگٹھت سنستھا ہے۔ اور ہماری شرومنی سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارا ستھاپت ہے۔ آپ کو تو کام کرنے کے لئے کیول سنگٹھن کی ہی ضرورت تھی۔ سو اُس کے لئے آپ کو میدان مل ہی گیا۔ اور وہ بھی ہر بات میں مکمل۔ اب آپ کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ اس بات کو آپ اپنی سیواؤں دوارا ہر ابھرا کر دیں۔ یعنی آپ کے ہاں اگر آریہ ویردل قائم ہے۔ تو آپ اُس کی ہر پرکار سے سیوا کرتے ہوئے اُس کے سبھاسد بنیں۔ اور یدی نہیں ہے۔ تو دل ہنی پنجاب آریہ ویر دل دیر لو اس جالندھر شہر سے اس کے نیم انیادی منگوا کر اپنے ہاں آریہ ویردل قائم کریں۔ اس وقت چیتر ماس شروع ہے۔ آپ باہر کچھ کام نہیں کر سکتے۔ پرنتو آپ یدی اپنے گاؤں یا شہر میں آریہ ویردل کی ستھاپنا کا شبھ کاریہ کریں۔ تو آپ اس پنیہ کاریہ میں پنیہ کے بھاگی ہونگے۔ میں پنجاب کی باقی سماجوں سے عام طور پر اور انبالہ ڈویژن کی سماجوں سے خاص طور پر پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ہاں اوشیہ آریہ ویردل کی ستھاپنا کریں۔ کیونکہ اس ورش پرانتیہ آریہ ویردل سمیلن انبالہ ڈویژن میں ہی ہوگا۔ اسلئے انبالہ ڈویژن کی سماجوں پر سب سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں تو اُمید کرتا ہوں۔ کہ اس ورش انبالہ ڈویژن کے ہر ضلع میں سے پانچ پانچ سو آریہ ویروں سے کم نہ ہونگے۔ اس لئے جہاں بھی آریہ جاتی کے ورش یودک ہوں۔ وہ انیادل اوشیہ قائم کریں۔ اور اس کی سوچنا اپنے ضلع کے آریہ ویردل کو یا پرانتیہ آریہ ویر دل کو ضرور دیدیں۔ یہ آریہ ویروں کے امتحان کا موقع ہے۔ اے آریہ ویرو! دیکھو!! کبھی جاتی کو کلنکت کرو۔ شگھر تا سے اپنے اُتساہ کا ثبوت دو۔ اور دنیا کو دکھا دو۔ کہ آریہ جاتی بھی

آتم پرشاد

یعنی

شری مہاتما منشی رام جی کے اُپدیش

ذیل میں ہم پوجیہ مہاتما منشی رام جی کے جو بعد میں پرانتہ سمرنیہ شہید دھرم شری سوامی شردھانند کے نام سے پرم گتی کو پراپت ہوئے۔ وہ سنہری اُپدیش درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے آج سے نصف صدی پہلے آریہ پرشوں کو دئے تھے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ ان کے مطالعہ سے ناظرین آریہ مسافر بہت مستفید ہونگے۔ اور ان کے انوسار آچرن کر کے اپنے جیون کو اونچا اٹھائینگے۔

ایشور کے نام کا جپ۔ "ایشور کے نام کا جپ ارتھوں کا چنتن کرنا ہے"۔ یہ لوگ سوتر کا ترجمہ ہے۔ ایشور کا نام سمرن کرنے اور تفات جاپ کرنے کے لئے مہارشی لوگوں نے ساتھ شادی ہے۔ پرنتو ساتھ ہی اسکے یہ بھی سمجھنا پرگٹ کی ہے۔ کہ پنچھی کی طرح جیسا زبان سے ہی وہ نام اچارن نہ کریں۔ بلکہ اس نام یا شبد کے ارتھوں کا چنتن کریں۔ شبد جو بھاؤ پرکاشت کرتا ہے اسے بچارتے رہیں۔ ارتھوں پر ہمارا دھیان ہو۔ تب ہی ہمارا جپ سدھ ہوگا۔ ایک شخص جو گائتری منتر کا جاپ کرتا ہے۔ مگر ارتھ اُسے نہیں آتے۔ یا آتے ہیں۔ تو اس پر اُن کا دھیان نہیں۔ تو اس کا سمرن اکارتھ جاتا ہے۔ ایشور کا ہر ایک نام ایشور کے گنوں کو جتلاتا ہے۔ پرنتو پرتھک پرتھک نام ہیں۔ جپ کرنے والا سادھک بیٹھتا ہے۔ تو جو شبد وہ بولتا ہے۔ یا جس کا دھیان کرتا ہے۔ اسکے ارتھوں کو سوچتا ہے۔ ایشور کا جو گن کرم سبھاؤ ہے۔ اس پر سوچ ہونی چاہیئے۔ ہمارے ہندو بھائی پرنتو جپ ہی نہیں کرتے۔ کیونکہ دھن دے کر دوسروں سے کرا کر پنیہ ملنے بیٹھے ہیں۔ اگر کرتے بھی ہیں تو ارتھ سے ناواقف ہوتے ہوئے جیسا زبان سے اچارن کرتے جاتے ہیں۔ گو یہ معلوم نہیں۔ کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ اسلئے ان کا پرشرم پھلدائک نہیں۔

دنیا کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دھرم پر قائم رہو۔ کہا جاتا ہے۔ کہ شری شنکر سوامی کا یہ قول ہے۔ کہ جو بات کوئی مانتا ستیہ ہی ہو پر یدی جگت کے وہ برودھ ہے۔ اور تفات جگت اسے برا مانتا ہے۔ تو وہ بات کوئی نہ کرے جن کا پاپ سے بیوہار ہے۔ جو پاپ کو تیاگ کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ جو گیان کو کرتویہ میں دکھلانا نہیں چاہتے۔ یہ انکے بنائے ہوئے ڈھکوسلے ہیں۔ ویدک دھرم کی سکھشا یہ ہے۔ کہ چاہے کوئی بات لوگوں کو بری بھی لگے لیکن ہو وہ ستیہ۔ تو اُسکے پالن کرنے میں کبھی ڈر نہ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ستیہ پرمیشور کیطرف سے ہے۔ ہم نے ایشور کو پرسن کرنا ہے۔ جگت جا ہے ہم سے روٹھتا ہے۔ پرنتو ہمارا تمام ہے۔ ... ہمارے پرشن ان شبدوں سے اتنی گھبرا کرتے ہیں۔ دھرم جب لوگوں کیطرف سے نہیں۔ جب دھرم کی بدھی ایشور چلاتے ہیں۔ تو پھر جگت کے برودھ ہونے کی ہمیں کیا پرواہ ہے۔ ہم شدھ ہیں اور ہر ایک اوستھا میں شدھتا کا پالن کرینگے۔ یہی ہمارا دھرم ہوگا۔ یہی ہمارا جیون یہی ہمارا پران دنیا دارو۔ تمہارے لئے یہ بچن مبارک رہیں۔ آریہ پرش اس گیان کو نندت سمجھتے ہیں۔

پنڈت جمو بیتی جی کی مرتیو پر اظہار افسوس

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا کا پرستاو مورخہ ۱۱/۲ کو آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوہ کے سپتاہک ست سنگ میں منتری پنڈت جمو بیتی جی کے سورگباش ہونے پر گہرے دکھ اور شوک کا اظہار کیا گیا۔ اور ان کی سہائتا ارتھ کی گئی اپیل پر مبلغ پانچ روپیہ کی سہائتا دینا سویکار کیا گیا۔

(منتری آریہ سماج)

اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

دماتو رام متل اُپ منتری آریہ یوک

اخبار ہمدرد کے مضمون کے خلاف اظہار ناراضگی

ہمیرپور کے ہندوؤں کیطرف سے

مورخہ ۲۹ مارچ سمت ۱۹۹۳ کو زیر صدارت لالہ کرم چند صاحب وکیل ہمیرپور ہمیرپور کے ہندوؤں کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں حسب ذیل پرستاو پاس کیا گیا۔ ہندوؤں کا یہ جنرل پبلک اجلاس زیر اہتمام آریہ سماج ہمیرپور سردار بدھ سنگھ کے اس مضمون کو اخبار ہمدرد ۱۲ جون ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا ہے نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ نیز پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ کیونکہ یہ مضمون نہ صرف مروجہ قانون کے خلاف ہے۔ بلکہ اس مضمون سے ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چیتاونی

(از مہاشہ منوہر لعل جی گپتا سر دول گڑھ۔ ریاست پٹیالہ)

اُٹھ آریہ ویر ہشیار ہوجا سُتی قوم نوں شیرا للکار جلدی
اجے دیلڑا ای اجے ویلڑا ای۔ کُجھ ویکھ موقعہ نگاہ مار جلدی
رکھ بندیاں نال نہ بیر کوئی۔ چھوٹ وڈا بیری اہنوں مار جلدی
ہُن نہیں ویلا تیرے بیٹھنے دا۔ چند ادُور کردے اندھکار جلدی

تیری قوم والا بیڑا ڈوب جاسی۔ جے نہ سوہنیا ہویا ہشیار جلدی
ہتھ وچ سچائی دی تیغ پھڑ کے۔ ہوجا جنگ دے لئی تیار جلدی
کل جگت نوں اپنا جان ویرا۔ میل دوئی دی دلوں اُتار جلدی
بھارت مات والا لال جے سورما ہیں۔ فرض سمجھ کے قرض اُتار جلدی

تیرے دل تکاں نو ہیں آس میری۔ کدوں اُٹھیں تے قوم آزاد ہووے
خزاں چندری جیہڑا اُجاڑ چلی۔ کدوں مُڑ ایہہ چمن آباد ہووے

آن رہے۔ تے جان ہے جیہڑی کیہڑی۔ پیدا قوم اندر قومی شان کروے
لیکھرام وانگوں سیس تلی دھر کے۔ راہ دھرم دی وچ قربان کروے
دھرم بیوپار ہے نہیں دوکانداری۔ دُور چت توں نفع نقصان کروے
ہمت والیاں نوں اوکھی گل کیہڑی۔ پیدا ہو ردے ہور سامان کروے

رشی وانگراں موت نوں چت پیارے۔ ہس ہس صدقے اپنی جان کروے
شردھانند جیہا شیر مرد بنکے۔ اج مشکلاں کل آسان کردے
چکر شُدھی دا چلے بیدھڑک ہوکے۔ چھوت چھات نوں بھی پریشان کردے۔
دل چندرا بڑا اُداس ہویا۔ میری آس پوری میری جان کردے

تیرے دل تکاں نو ہیں آس میری۔ کدوں اُٹھیں تے قوم آزاد ہووے
خزاں چندری جیہڑا اُجاڑ چلی۔ کدوں مُڑ ایہہ چمن آباد ہووے

ویدک دھرمی شری گورو تیغ بہادر

(از لالہ نارائن چند جی۔ آریہ سمرگودھا)

شہید دھرم گورو تیغ بہادر جی مہاراج کی شہادت سنسار پرسدھ ہے۔ کشمیری برہمنوں کی درد بھری داستان سنکر مہاراج نے تین پشتیں (آپ۔ اپنے پتر اور پوتر) ویدک دھرم اور آریہ جاتی کی رکھشا کے لئے قربان کر دیں۔ مگر آج میکالفی ذہنیت کے بھائی جو اپنے آپ کو اُن کے سچے انویائی کہنے کے دعویدار ہیں۔ خود تو ویدک دھرم سے الگ ہونے کی غلطی کر ہی رہے ہیں۔ ساتھ ہی یہ سدھ کرنے کی ناکام کوشش بھی کرتے ہیں۔ کہ گورو صاحبان بھی ویدک دھرم کے ماننے والے نہ تھے۔ مگر میں اپنے دعوے کی صداقت میں نویں بادشاہی گورو تیغ بہادر جی کے مکھ واکیہ درج کرتا ہوں۔ جن کو پڑھ کر ناظرین کو اُن کا ویدک دھرمی ہونا تسلیم کرنا ہی پڑے گا۔ مہاراج جی اپنی بانی میں ایک سوال فرماتے ہیں:۔

پرانی کون اُپائے کرے
جاتے بھگتی رام کو پاوے۔ جم کو تراس ہرے
کون کرم ودیا کہو کیسی۔ دھرم کون پھن کرے
کون نام گورو جاکے سمرے۔ بھو ساگر کو ترے

آپ فرماتے ہیں۔ کہ اے انسان! کون اپایا کیا جاوے۔ کہ جس سے ایشور کی بھگتی میسر ہو۔ موت کا خوف دُور ہو۔ پھر کیسے کرم کئے جاویں۔ ودیا کیسی ہو۔ کونسا دھرم کیا جاوے۔ کونسا گورو نام سمرن کیا جاوے۔ کہ جن کے کرنے سے انسان بھوساگر سے پار اُتر جائے؟

اگلے واکیوں میں اسکا بڑا ہی سُندر اور وید انکول اُتر دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ

کل میں ایک نام کرپا ندھ۔ جاہے جپے گتی پاوے
اور دھرم تاکے سم ناہیں۔ ایہہ ودھی وید بتاوے
سکھ دُکھ رہت سدا نرلیپا۔ جا کو کہت گوسائیں
سو تم ہی میں بسے نرنتر۔ نانک درپن نیائیں

اے انسان۔ کل یگ میں کرپا ندھان پرماتما کا نام ہی ہے جس کے جاپ سے جیو گتی پا سکتا ہے ایک ایشور بھگتی کے برابر اور دھرم ہی نہیں۔ اس پرکار سے وید بھگوان ورنن کرتا ہے۔ یا یہی وید کا پرمان ہے۔ وہ سچا گورو پرماتما سکھ اور دُکھ سے رہت اور ہمیشہ نرلیپ ہے۔ جس کو گسائیں دگورو۔ بزرگ) بھی کہتے ہیں۔ وہ پرماتما درپن کی طرح ذرے ذرے میں ویاپک اور نتیہ ہے۔

مندرجہ سوال کا جواب کیسا وید انکول اور وید پرمان کر دیا گیا ہے۔ جو لوگ ایک ایشور کو اپاسیہ دیو نہیں مانتے۔ اس کے بغیر دوسری سنسارک چیزوں۔ انسانوں یا معبودوں کے آگے متھے رگڑتے پھرتے ہیں۔ اُن کے لئے گورو تیغ بہادر جی فرماتے ہیں۔

ایک بھگتی بھگوان جیہہ پرانی کے نہیں من
جیسے سوکر سوان نانک مانو تاہے تن

کہ جو انسان ایک پربھو کو ہی معبود نہیں مانتا۔ جس کا من اس پربھو کے سوا کسی اور کے چرنوں میں جھکتا ہے۔ اس کا شریر مانو سوّر اور کتے کے جسم سے بھی ناپاک اور بدتر ہے۔

اسی طرح کے سینکڑوں پرمان گوربانی میں موجود ہیں۔ اب پاٹھک گن خود ہی فیصلہ کریں۔ کہ گورو صاحبان ایشور اور اس کے گیان وید کے کتنے سچے بھگت تھے۔

آریہ ویدک سماجوں کا سنگٹھن اور ساہتیہ پرچار

پروگرام آریہ سماجوں کو سوچت کیا جاتا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے آریہ ساہتیہ وبھاگ کی آلوچنا کرنے تتھا آریہ ویدک سماجوں کے سنگٹھن کے کاریہ پر مہاشہ پریم چند جی آریہ سیوک کو نیت کیا گیا ہے۔ فی الحال شمالی مغربی پنجاب کی آریہ سماجوں کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اسلئے ہر ایک استھان کے آریہ بھائیوں کو آریہ ویدکوں سے سنگٹھن تتھا ویدک سماجوں کے استھاپن۔ نوجوانوں میں دھارمک تتھا ویدک ساہتیہ کے سوادھیائے کی پرورتی پیدا کرنے کے سلسلہ میں پورن سہیوگ دینا چاہئے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدیش انوسار پنجاب بھر میں آریہ ویدک سماجوں کا جال بچھا دینا چاہئے۔ اس دشا میں ہر ایک قسم کی جانکاری حاصل کرنے۔ آریہ سماج کے لٹریچر کو حاصل کرنے کے لئے تمام اقسام کی سہولتیں مہیا کی جائینگی۔ اور یتھا سمبھو ان تتھیوں پر بعض بعض استھانوں پر پہنچنے کا یتن کیا جائے گا۔

۲۱ جولائی۔ ایمن آباد۔ ۲۲ و ۲۳ جولائی گوجرانوالہ۔
۲۴ جولائی۔ وزیر آباد۔ ۲۵ جولائی۔ گجرات۔
۲۶ جولائی۔ لالہ موسےٰ۔ ۲۷ جولائی۔ کھاریاں۔
۲۸، ۲۹ جولائی۔ جہلم۔ ۳۰ جولائی گوجرخان۔
۳۱ جولائی راولپنڈی صدر۔ یکم اگست راولپنڈی شہر۔ ۲ اگست حسن ابدال۔ ۳ و ۴ اگست کیمبلپور۔
۵ اگست اٹک۔ ۶ و ۷ اگست نوشہرہ۔
۸ سے ۱۰ اگست پشاور۔ ۱۱ اگست۔ جنڈ۔
۱۲ و ۱۳ اگست میانوالی۔ ۱۴ اگست کندیاں
۱۵ اگست۔ واں بھچراں۔ ۱۶ اگست مٹھہ ٹوانہ
۱۷ اگست خوشاب۔ ۱۸ اگست شاہ پور۔
۱۹ و ۲۰ اگست سرگودھا۔ ۲۱ اگست لالیاں۔
۲۲ اگست چنیوٹ۔ ۲۳ اگست چک جھمرہ۔
۲۴ اگست لائلپور۔ ۲۵ اگست جڑانوالہ۔
۲۶ اگست ننکانہ صاحب۔ ۲۷ اگست واربرٹن
۲۸ اگست شیخوپورہ۔ ۲۹ اگست لاہور۔

(ادھیکش۔ پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

گرہستھ بچہ پر ماتا کا پربھاؤ

از پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک و پروہت آریہ سماج لائلپور

آریہ مسافر کے پچھلے انکوں میں شریمان پنڈت ستیہ دیو جی آریہ اپدیشک کے اس وشئے پر مضمون نکلے ہیں۔ آپ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ سوائے کھان پان کے پربھاؤ کے دماغی طور پر ماتا کا بچہ پر کوئی اثر پیدا نہیں ہوتا۔ میں نے آپ کے لیکھوں کو سرسری طور سے دیکھا ہے۔ اسوقت اخبار کے وہ انک میرے سامنے موجود نہیں ہیں۔ اسلئے سمرتی ماتر سے لکھ رہا ہوں۔ اگر کسی جگہ آپ کے بھاؤ کو غلط سمجھ لیا ہو۔ تو کرپا پوروک ٹھیک مطلب بتلا دیا جائے۔

پہلی پرتگیا آپ کی یہ ہے۔ کہ ویدمیں کوئی ایسا منتر نہیں۔ جس کا مطلب یہ ہو۔ کہ ماتا گربھ کے بالک پر کوئی دماغی اثر ڈال سکتی یا کسی قسم کی شکشا دے سکتی ہے۔ اسکے لئے آپ نمن لکھت منتر دیکھیں:۔

आचार्य उपनय मानो ब्रह्म-

चारिणं कृणुते गर्भ मन्तः।

अ ११-५-३

ارتھ:۔ آچاریہ برہمچاری کو یگیہ پویت کی ودھی کرکے گربھ کے اندر کرتا ہے۔

اس منتر میں برہمچاری کے گوروکل میں گورو کے پاس رہنے کو ماتا کے گربھ میں رہنے کی اپما دی ہے۔ یہ اسی اوستھا میں ہو سکتا ہے جبکہ ماتا بھی گربھ میں شکشا دے سکے۔

जनयन्ति नावग्रव: पीयन्ति

सुदानव:। ऋ: ६४-२-७२

ارتھ:۔ جیسے دویا آدمی اُتم گنوں کا دان کرنے والے اُتم منش پتر کی کامنا والے اُتم سنتان اُتپن کرتے ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ دان آدی کا پربھاؤ سنتان اُتپتی پر پڑتا ہے۔ مہرشی دیانند منتر کے انت میں لکھتے ہیں۔ پرولپکار کے ارتھ دگیان اور ان آدی کے دان کے لئے کٹی بدھ سدا رہیں۔ جس سے ہمارے سنتان بھی اُتم ہوویں۔

गर्भं धेहि सिनी वालि गर्भं

धेहि सरस्वति।

गर्भं ते अश्विनौ देवावधत्तां

पुष्कर स्त्रजौ॥ ऋ १०-१८४-२

ارتھ:۔ ہے پرسن چت اور گیان یکت استری تو گربھ کو دھارن کر۔ پران اپان تیرے گربھ کو دان کریں۔ اس منتر میں استری کے پرسن چت اور گیان یکت ہونے کا گربھ پر پربھاؤ مانا گیا ہے۔

परिवृक्त विधारय योनिं गर्भाय

धातवे।

मर्यादे पुत्रमाधेहि तं त्वमा

गमया गमे॥ ऋ ६०-८-८

ارتھ:۔ گربھ دھارن کرنے کے لئے گربھادھان کر اور گرہستھ بالک کو ودھی نشیدھ کی مریادائیں

(۲) ستیارتھ پرکاش میں مہرشی دیانند کا کتھن:۔ وہ جنہ وہ مانا ہے۔ کہ جو گربھادھان سے لے کر جب تک پوری ودیا نہ ہو۔ تب تک سوشیلتا کا اپدیش کرے۔ آپ کا فرمانا ہے۔ کہ اس کے بعد گربھ وتی استری کے کھان پان کا ذکر ہے۔ اسلئے سوشیلتا کے اپدیش کا بھی یہی مطلب ہے۔ تو جناب! اگر یہی طریقہ ارتھ کرنے کا اختیار کیا گیا۔ تو آگے کو کوئی گپتنک نہ بچے گا۔ کیونکہ اس کے مطابق گھوڑے پر چڑھنے کا مطلب آٹا دال خریدنا ہو جاوے گا۔ اور روٹی کھانے کا مطلب دفتر جانا ہوگا۔ اور روٹی پکانے کا مطلب چرخہ کاتنا۔ ستیارتھ پرکاش میں گرہستھ کی شکشا کا سارتھ مانا ہیں ہوتا اور گربھ وتی کا کھانے پینے کی مریادا دکھانا یہ بالکل الگ الگ باتیں ہیں۔ اور مذکورہ بالا عبارت کے بعد پیرا ختم کرکے پھر آگے دوسرا پیراگراف شروع ہوتا ہے۔ جس میں کھان پان کا اپدیش ہے۔ اس پر بھی آپ اپدیش کا مطلب کھان پان ہی سمجھتے ہیں۔ ایسے تو یہ آپ کے لئے بھی مشکل ہو جاوے گا۔ آپ کسی منتری آریہ سماج کو کہیں گے۔ کہ ہم نے کھانا بھی کھانا ہے۔ اور لیکچر بھی دینا ہے۔ تو وہ کھانے کا مطلب بھی اپدیش دینا سمجھ کر آپ کو چاندرائن برت بنا دے گا۔

(۳) ویدک شاستر میں بھی ماتا کی دہرم ادہرم آدی کی چیشٹا کو گرہستھ بالک پر موثر ہونا بتلایا ہے۔ سشرت شریرستھان ادھیائے ۲ میں لکھا ہے:۔

देवता ब्राह्मण परा: शौचाचार

हिते रता:।

महान् गुणा प्रसूयन्ते विपरीता

स्तु निर्गुणान्॥

ارتھ:۔ جو ماتائیں گربھ کی حالت میں یگیہ آدی کے کرنے والی ودوان برہمنوں کی سیوا کرنے والی اور اُن کے اپدیش سے لابھ اُٹھانے والی۔ پوتر رہنے والی شدھ آچار والی پروپکارنی ہوتی ہیں۔ اُن کے بالکوں میں اُتم گن پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے اُلٹا چلنے والی کے بچے پر برے سنسکار پڑتے ہیں۔

(۴) اس وشئے میں یورپین لوگوں نے بھی تجربات کئے ہیں۔ چنانچہ مسٹر سی۔ جی ہیراپنی لپٹنک ماتری بھاؤ میں لکھتے ہیں:۔ کہ ایک لڑکی چھوٹی عمر میں گربھ وتی ہوئی۔ اس کی سہیلیاں اُس کی طرف اُنگلی کرکے اسے شرم دلاتیں۔ اس

ننگی کرنے سے رو پڑتا۔ (۲) ایک عورت جب گربھ وتی تھی۔ تو اس کے پتی کی تنخواہ کم ہو گئی۔ اس لئے اُس نے اپنے سمبندھیوں کے پدارتھ چرانے شروع کر دیئے۔ اس کے جو لڑکا پیدا ہوا۔ اس میں بھی یہ عادت دیکھی گئی۔ (۳) میری ونیشیا نام کی امریکن عورت لکھتی ہے۔ کہ جب میرے بچہ ہونے والا تھا۔ تو ایک گھوم کر کتابیں بیچنے والے کتب فروش سے اس وشئے کی میں نے ایک کتاب خریدی۔ اس لڑکے پر تو میں کوئی اثر نہ ڈال سکی۔ دوسرے بچہ کو میں مصور بنانا چاہتی تھی۔ اسلئے گربھ اوستھا میں چترشالہ میں جاتی۔ مصوروں کو تصویریں بناتے دیکھتی۔ خود بھی تصویر بناتی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میرا لڑکا جو پیدا ہوا بعد میں اعلےٰ درجہ کا مصور ہوا۔ اسی طرح میں نے تیسرے اور چوتھے بچے کو اپنی اچھا انوسار پیدا کیا۔ ایسے ہی بہت سے واقعات ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اپنی اچھا انوسار سنتان پیدا کی ہے۔

(۴) اکبر کی ماتا۔ اور راجپوتانہ کے اس قسم کے کئی ایک واقعات تاریخ میں پڑھے جاتے ہیں۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ مؤرخوں نے اپنی خوش فہمی سے لکھ دیئے ہیں۔ لیکن ابھی دو تین ماہ کا تازہ واقعہ ہے۔ اخبار ملاپ اور پرتاپ وغیرہ میں شائع ہوا۔ کہ کیمبل پور کے ضلع کے ایک گاؤں میں ایک مسلمان نے اپنی گربھ وتی استری سے ناراض ہو کر اُسے مارا۔ اُس کے پانچ زخم لگے۔ اس نے اس کو بہت محسوس کیا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ جو بچہ پیدا ہوا۔ اُس کے بھی یہ پانچ نشان تھے۔

(۵) پنڈت جی نے ایک یہ بھی اعتراض اُٹھایا ہے۔ کہ اگر ماتا گربھستھ بالک پر اثر ڈال کر اُسے یوگیہ یا ایوگیہ بنا سکتی ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ ماتا کے کرم کا پھل بچہ کو ملے گا۔ تو یہ اکرتا بھیاگم دوش ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے۔ پنڈت جی نے یہ دلیل کسی پورانک پنڈت سے سُنی ہے۔ جو کہا کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی کہتے ہیں۔ کہ ایک کے کرم کا پھل دوسرے کو نہیں ملتا۔ تو جب دیودت یگیہ دت کو لاٹھی مارے۔ تو کرم تو دیودت نے کیا۔ اس کرم کا پھل زخمی ہونا یہ یگیہ دت کو کیسے بھوگنا پڑا۔ یہاں واک چھل ہے۔ کیونکہ دیودت یہاں فاعل اور یگیہ دت مفعول ہے۔ اس کا زخمی ہونا فعل کا اثر ہے۔ یہاں تک کرم یعنی فعل کی ہی حد ہے۔ اس کے بعد پھل اسوقت شروع ہوتا ہے۔ جب کہ کوئی

اور ایسے دو ماہ کے لئے جیل کی سیر کراتا ہے۔ یہ کرم کا پھل ہے۔ اور سوائے دیودت کے اور کوئی اس بوجھ کا حامل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ماتا کے فعل کا بچہ پر یہ صرف اثر ہے۔ جیسا کہ بالک کے بڑا ہو جانے پر گورو بھی ایسا ہی اثر یا سنسکار ودیارتھی پر ڈالتا ہے۔ ہیچ مچ اگر ماتا کا فعل اکرتا بھیاگم دوش والا ہے۔ تو گورو کو بھی اس سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ اس اوستھا میں پراربدھ کرم کا کیا مطلب ہوگا۔ تو سشرت کار جواب دیتے ہیں:۔

कर्मणा चोदितं जन्तो भवितव्यं

पुनर्भवत।

यथा तथा दैव योगा द्यौ हृदयं

जनय हृदि॥

ارتھ:۔ جیو اپنے پراربدھ کرم سے ہی اچھی یا بُری ماتا کے گربھ میں ڈالا جاتا ہے۔ گویا گربھ میں اچھی ماتا کی شکشا کا پراپت ہونا بھی اس کے پچھلے جنم کے شبھ کرموں کا پھل ہے۔

(۶) آپ نے اعتراض اُٹھایا ہے۔ کہ اگر ایسی صورت ہے۔ تو پڑھی لکھی عورتوں کے پڑھے لکھے بچے کیوں نہیں پیدا ہوتے۔ ایسے بالکوں کو بھی کا۔ کھا ہی پڑھایا جاتا ہے۔ اس کا اثر یہ ہے۔ کہ ماتا کی شُبھ اور اشُبھ چیشٹا کا سنسکار بچے پر پیدا ہوتا ہے۔ جو موقعہ پر پھوٹ پڑتا ہے۔ نہ کہ وہ اکشروں کو بھی سیکھ لیتا ہے۔ ہاں بعض حالتوں میں ماتا کی زبردست حس بچہ کے جسم پر بھی اثر ڈالتی ہے۔ اور مذکورہ بالا قسم کے بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ سبھدرا کا بچہ ابھیمنیو یہ چکرویوہ کا سنسکار تھا۔ جس نے ابھیمنیو کے غور کرنے پر اس کی مدد کی۔ نہ یہ کہ واقعی چکرویوہ میں پرویش کی ودیا اس نے گربھ میں سیکھ لی تھی۔

(۷) آپ کا یہ مضمون آریہ بھائیوں کے اُن سنسکاروں کے خلاف تھا۔ جو انہوں نے سوامی جی اور دوانوں کے اُپدیشوں سے گرہن کئے۔ مجھ سے بھی پوچھا گیا۔ اسی لئے یہ مضمون لکھا۔ لیکن جب میں نے پنڈت جی کا مضمون پڑھا۔ تو میں جانتا تھا۔ کہ آپ یونہی کسی وشئے پر قلم نہیں اُٹھایا کرتے۔ اس وشئے میں آپ نے خاص تجربہ کیا ہوگا۔ لیکن افسوس کہ آپ کے مضمون میں ذاتی تجربہ کی کوئی بات نہ تھی۔ افسوس کی کہ آپ ابھی نوجوان ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ آپ اپنے تجربہ کرکے اس وشئے پر قلم اُٹھاتے۔ جو تجربہ کرکے اس وشئے پر میں اپنے دوست سے التماس کر سکتا ہوں؟ کہ وہ ایک سال کے تجربہ کے بعد پھر اس مضمون پر غور فرما دینگے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہفتہ وار
آریہ مسافر لاہور
مؤرخہ ۲۵ جولائی ۱۹۳۷ء

فرقہ دارانہ بدامنی کو دُور کرنے کی کوشش

آثار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب مُلک سے فرقہ دارانہ تنازعات و فسادات کو دُور کرنے کی ایک زبردست صدق دلانہ کوشش کی جانیوالی ہے۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کئی بار واضح طور پر اعلان کر چکے ہیں۔ کہ وہ اور ان کی گورنمنٹ صوبہ سے فرقہ دارانہ جھگڑوں کا قلع قمع کر کے رہیں گے۔ اس سلسلہ میں یہ جاننا موجب دلچسپی ہوگا۔ کہ سر سکندر کی گورنمنٹ اب اس کوشش میں ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی سے اتفاق رائے سے ایک قرارداد منظور کرائی جاوے۔ جس کی رُو سے گورنمنٹ کو اس فرقہ داری کی لعنت کا مقابلہ کرنے کا اختیار دیا جائے۔ چنانچہ اسمبلی کے ۲۲ جولائی کے اجلاس میں پانچ ریزولیوشن اسی مقصد کے حصول کے متعلق پیش ہوں گے۔ جن میں سے ایک ریزولیوشن خواجہ غلام حسین ذاحراں کی طرف سے اس مطلب کا پیش ہوگا۔ کہ گورنمنٹ فرقہ دارانہ فسادات کی لعنت کے انسداد کے لئے خواہ قانون کی مدد سے خواہ دوسرے طریق پر کوئی مؤثر کارروائی کرے۔ ایک اور ریزولیوشن میر مقبول محمود (ریونیمنسٹ) کی طرف سے پیش ہوگا۔ اس میں تجویز کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ موجودہ قانون کو زیادہ سختی اور آزادی کے ساتھ استعمال کرے۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو نیا قانون پیش کرے۔ اسی طرح تین سکھ ممبروں کی طرف سے بھی ایک مشترکہ قرارداد پیش ہونے والی ہے۔ جس میں گورنمنٹ سے سفارش کی گئی ہے۔ کہ وہ پریس اور پبلک کے اس حصہ کے خلاف جو فرقہ دارانہ منافرت پیدا کرتا ہے مؤثر کارروائی کرتے ہوئے اس لعنت کا انسداد کرے۔ ہندو ممبروں میں سے رائےصاحب ... لال اور چودھری انت رام نے بھی اسی قسم کی قرارداد پیش کی ہے۔ ممکن ہے۔ کانگرس پارٹی کی طرف سے بھی اسی قسم کی کوئی تجویز ... مطلب یہ ہے۔ کہ تمام پارٹیوں کی طرف سے اس امر کی کوشش کیجا رہی ہے۔ کہ ... سے فرقہ دارانہ تنازعات و فسادات کی لعنت کو نکال باہر کیا جائے۔ یہ تمام کوششیں مبارک ہیں لیکن ہماری رائے میں یہ سب تجاویز محض شاخوں کو کاٹنے کے برابر ہیں۔ جب تک جڑ قائم ہے۔ تب تک ملک اس لعنت سے پاک نہیں ہو سکتا۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ملک کے جسم میں فرقہ داری کا زہر فرقہ دارانہ نیابت کے ذریعہ داخل کیا گیا ہے۔ جب تک یہ موجود ہے۔ تب تک ملک سے اس مصیبت کا کماحقہ طور پر انسداد ناممکن ہے۔ اس جداگانہ انتخاب کے زہر نے ہمارے برادران وطن کی ذہنیتوں کو ہی منقلب کر رکھا ہے۔ اور ایسا ہونا ضروری بھی تھا۔ کیونکہ جب تک کوئی شخص اپنے ہم مذہب اشخاص کی نظروں میں محبوب نہ ہو۔ وہ اُن کے ووٹ کس طرح حاصل کر سکتا ہے۔ اسلئے اپنے آپکو کٹر ہندو یا مسلمان ثابت کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے خلاف ہر طرح زہر افشانی کریں۔

یہ اسی منقلب ذہنیت کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ آئے دن بلا وجہ قتل کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ چند روز ہوئے۔ لاہور میں ایک مسلمان کے ہاتھوں ایک ہندو غلہ فروش کا قتل ہوا۔ کہا جاتا ہے۔ ملزم نے عدالت میں تسلیم کیا ہے۔ کہ اُسے مقتول کے ساتھ کوئی عداوت نہ تھی۔ بلکہ جان پہچان بھی نہ تھی۔ یہ درست ہے۔ کہ ملزم کو جرم ثابت ہونے پر سزا دیجائے گی۔ جیسے کہ اسی قسم کے دیگر مجرموں کو اس سے پہلے دیجاتی رہی ہیں۔ لیکن ہماری رائے میں یہ تمام واقعات محض مرض کی علامتیں ہیں۔ اصل مرض وہی ہے۔ جس کا انسداد کرنے کی طرف گورنمنٹ اب رجوع ہوئی ہے۔ اور ہماری صدق دل سے یہ دعا ہے۔ کہ پرماتما اسے اپنے اس نیک مقصد میں کامیاب کرے۔ آریہ مسافر ویدک دھرم کا پرچارک ہے۔ ویدک دھرم دنیا میں امن و شانتی کے ساتھ رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ اسلئے ہم گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ جہاں تک ہماری ناچیز امداد کا سوال ہے۔ وہ غیر مشروط طور پر اور پوری صدق دلی سے اسکی نذر ہیں لیکن ہم گورنمنٹ اور سر سکندر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ محض علامتوں کے دفعیہ سے مرض کا دفعیہ نہ ہوگا۔ اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ ملک جلد اس لعنت سے پاک ہو۔ تو اُسے فرقہ دارانہ منافرت پیدا کرنے والے لوگوں کی ذہنیتوں میں تبدیلی لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

→ ० ←

خوفناک ریلوے حادثہ :-

ریلوے سٹیشن بھیٹا پر جو پٹنہ سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا سٹیشن ہے ایک نہایت خوفناک حادثہ کی خبر موصول ہوئی ہے۔ ایک ٹرین جو لاہور سے سیدھی کلکتہ کو جاتی ہے جب اس سٹیشن پر پہنچی۔ تو وہ پٹڑی سے اُتر گئی۔ اور اس کے کئی ڈبے اُلٹ گئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۱۰۱ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ کچھ لاشیں ابھی ملبہ کے نیچے دبی پڑی ہیں۔ ۱۱۷ زخمی اشخاص ہسپتال میں داخل کئے جا چکے ہیں۔ جن میں سے ۳۵ کی حالت نازک بتلائی جاتی ہے۔ تازہ ترین اطلاع ہے۔ کہ اُن میں سے ۸ اسوقت تک مر چکے ہیں۔ یہ حادثہ کس طرح ہوا۔ کسی کی شرارت سے یا قدرتی طور پر۔ اسوقت اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ریلوے حکام تحقیقات کر رہے ہیں۔ لیکن وجہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ جو بھاری نقصان جان اس حادثہ میں ہوا ہے۔ وہ سخت المناک ہے۔ چونکہ یہ ٹرین لاہور سے سیدھی کلکتہ جاتی تھی۔ اسلئے قدرتی طور پر اس میں پنجابیوں کی تعداد زیادہ تھی۔ اس وجہ سے کہا جاتا ہے۔ کہ ہلاک شدہ و زخمی شدگان میں بھی زیادہ تعداد پنجابیوں کی ہے۔ ہم اُن تمام بھائیوں کے سمبندھیوں کے ساتھ جو اس خوفناک حادثہ کا شکار ہوئے ہیں دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

→ ० ←

آریہ مُسافر سہایتا فنڈ :-

ہمیں سخت افسوس سے یہ لکھنا پڑا ہے۔ کہ اس ہفتہ اس فنڈ میں صرف دو رقوم موصول ہوئی ہیں۔ یعنی

آریہ سماج پشاور شہر ڈھکی نعلبندی (دایکروپیہ اس سے پہلے موصول ہو چکا ہے)	۴—۰—۰
مہاشہ رام رنگ کوٹ بلدیو ضلع جھنگ	۱—۰—۰
میزان	۵—۰—۰
سابقہ میزان	۲۹۵—۸—۰
کل میزان	۳۰۰—۸—۰
بقایا جو جمع کرنا ہے	۶۹۹—۸—۰

ہم حیران ہیں۔ کہ اس رفتار سے یہ فنڈ کس طرح پورا ہوگا؟ کیا آریہ بھائی چاہتے ہیں۔ کہ شہید صادق کی یہ واحد یادگار اُن کی سرد مہری۔ فرض ناشناسی یا ناقدردانی کی وجہ سے بند ہو جائے۔ اگر نہیں۔ تو پھر اس تساہل کے کیا معنی ہیں؟

یوں تو آریہ مسافر اُن کا اپنا اخبار ہے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اس نے اپنے سرپرستوں کے آگے کبھی دست سوال دراز نہیں کیا۔ اب چونکہ گورنمنٹ نے اس سے ایک ہزار روپیہ بطور ضمانت وصول کر کے اس پر ایک تکلیف دہ بار ڈالدیا ہے۔ اسلئے اسے آریہ جگت سے امداد مانگنے کے لئے مجبور ہونا پڑا ہے۔

آریہ بھائیو! آریہ مسافر آپ کا ہے۔ شہید اکبر آپ کے تھے۔ پھر آپ مسافر کے ساتھ بیغیرتی سے کیسے کام لے سکتے ہیں۔ آپ کی تھوڑی تھوڑی امداد سے مسافر موجودہ مشکل میں سے نکل جائے گا۔

قطرہ قطرہ بہم شود دریا

آؤ! مشکل کے وقت میں اپنے اس سچے سپاہی کی طرف دست سوال دراز کرو۔ اپنے اشٹ مترو‌ں کو اس کی خریداری کے لئے آمادہ کرو۔ اور اپنی گرہ سے جو کچھ اس فنڈ میں دے سکتے ہو جلد ارسال کرو۔ ہم آریہ سماج پشاور اور مہاشہ رام رنگ جی کا جنہوں نے اس ہفتہ مندرجہ بالا امداد ارسال فرمائی ہے صدق دل سے دھنواد کرتے ہیں۔

→ ० ←

قادیانی احمدیوں میں پھُوٹ :-

اگرچہ عرصہ سے اس قسم کے آثار نمایاں ہو رہے تھے۔ جنسے ظاہر ہوتا تھا کہ قادیانی احمدیوں یعنی مرزا محمود احمد صاحب فرزند رشید مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کے متبعین میں اندر ہی اندر پھُوٹ کے جراثیم پرورش پا رہے ہیں۔ لیکن مرزا محمود کے زبردست ہاتھ نے انہیں سطح پر آنے سے روک رکھا تھا۔

سب سے پہلے احمدی جماعت میں پھُوٹ مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے انتقال کے بعد پیدا ہوئی۔ جب کہ مولانا محمد علی۔ ڈاکٹر محمد یعقوب بیگ اور اُن کے ساتھی الگ ہو گئے۔ اور اُنہوں نے لاہور میں اپنا علیحدہ مرکز قائم کر لیا۔ اس کے بعد اس اندرونی پھوٹ کا دوسرا انکشاف مباہلہ والوں کے علم بغاوت بلند کرنے اور خلیفہ محمود صاحب کے اُنہیں جماعت سے خارج کرنے سے ہوا۔ اب اخبارات میں یہ خبر شائع ہو رہی ہے۔ کہ مرزا محمود احمد صاحب نے اپنی جماعت کے دو ممتاز اور مشہور ممبروں کو بھی خارج کر دیا ہے۔ یہ اصحاب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری اور مولانا فخر الدین صاحب ملتانی ہیں۔ مصری صاحب نو مسلم ہیں۔ آپ پہلے ہندو تھے۔ آپ احمدی جماعت کے بلند پایہ علماء میں سے ایک تھے۔ اور میاں

فوز الدین صاحب اس جماعت کی جنگجو ٹولی کے اگر سپہ سالار نہیں۔ تو کم از کم ایک سرکردہ سپاہی ضرور تھے۔ آپ نے مرزا غلام احمد صاحب اور خلیفہ محمود احمد کی تائید اور مدافعت میں اپنے قلم "گاگی" رقم کے وہ وہ جوہر دکھلائے ہیں۔ کہ کچھ نہ پوچھیں۔ لیکن آخر انہیں یہ انعام ملا ہے۔ کہ جماعت سے بیک بینی و دو گوش نکال باہر کئے گئے ہیں۔ پچھلے دنوں مسلم معاصر احسان میں کسی احمدی کا ایک مضمون شایع ہوا تھا۔ اس کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ بعض احمدیوں کی طرف سے اعتراض کیا جا رہا ہے۔ کہ خلیفہ صاحب نے مرزا غلام احمد کی وفات کے بعد جو ایک لاکھ اسی ہزار کی جائداد مرزا اکرم بیگ سے خریدی ہے۔ اور سینکڑوں مربع جات ملک سندھ میں خرید کئے ہیں۔ یہ روپیہ کہاں سے آیا ہے؟ یہ الزام درست ہے یا غلط اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کم از کم اس سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے کچھ لوگوں کے دلوں میں اپنے خلیفہ کے خلاف بدگمانی پیدا ہو چکی ہے۔

پانچ صد منافقین :-

"قادیانی احمدی جماعت کے اندر پھوٹ کے جراثیم کہاں تک سرایت کر چکے ہیں۔ اس کے متعلق متذکرہ بالا احمدی مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں۔ کہ

" ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر شیخ عبد الرحمن صاحب مصری منافق ہیں۔ تو تمام قادیاں ہی میں منافق رہتے ہیں۔ خلیفہ صاحب تو کہتے ہیں۔ کہ پانچصد کے قریب قادیاں میں منافق ہیں۔ باقی مومن ہیں۔ میں خلیفہ صاحب کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ پانصد کے قریب مومنین کے نام بھی شایع فرمائیں۔ جن پر آئندہ منافقوں کا فتوے نہ لگنے کا احتمال ہو۔ اگر خلیفہ صاحب ایسا نہیں کر سکتے۔ تو قادیاں میں سوائے امیر المومنین کے کوئی مومن نہیں۔"

دراصل مردم پرست انجمنوں کا قاعدہ ہی یہ ہوتا ہے۔ کہ پہلے تو وہ خوب بڑھتی اور پھلتی پھولتی ہیں۔ لیکن ان کی ہستی دیرپا نہیں ہوتی۔ کیونکہ گورو دم انسانی فطرت کے منافی ہے۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی :-

کانگرسیوں کے عہدہ قبول کرنے اور سطرح برسر حکومت آنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ہر طرف نئی سے نئی باتیں ہوتی نظر آتی ہیں۔ مثال کے طور پر یو۔ پی۔ میں نئی کانگرسی گورنمنٹ نے تمام پولیٹیکل (سیاسی) قیدیوں کو جو تشدد کے مجرم نہ تھے رہا کر دیا ہے۔ جو پولیٹیکل مقدمات چل رہے تھے۔ وہ واپس لے لئے گئے ہیں۔ اخبارات ...

کانگرس کی بجائے یونینسٹ پارٹی برسر حکومت ہے۔ لیکن اس پر بھی نئے حالات کا اثر ہوئے بغیر نہیں رہا۔ یہ درست ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے حال کے اجلاس میں پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کے متعلق جو ریزولیوشن پیش کیا گیا تھا۔ وہ کثرت رائے سے مسترد کیا گیا۔ لیکن باوجود اس کے گورنمنٹ نے کئی پولیٹیکل قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔ چنانچہ اس وقت تک ۶ اشخاص ریگولیشن نمبر ۳ جریدہ کے ماتحت سیاسی قیدی تھے۔ حکومت نے تین کو رہا کرنا منظور کیا ہے۔ بشرطیکہ وہ مذہبی تحریکوں میں حصہ نہ لینے کا وعدہ کریں۔ ... اور تین کے کیس پر ہمدردانہ طور پر غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ سرحدی گاندھی خان عبد الغفار کے صوبہ پنجاب میں داخلہ کی ممانعت منسوخ کر دی گئی ہے۔

یہ مبارک آثار ہیں۔ پرماتما کرے۔ یہ نیا دور حکومت ملک کے لئے ہر طرح مفید و بابرکت ثابت ہو۔

ماسٹر گوردتہ رام جی کا بان پرستھ آشرم میں پرویش

لائلپور کے ماسٹر گوردتہ رام جی ایڈووکیٹ۔ آریہ سماج کے ایک پرانے کاریہ کرتا اور نیتا ہیں۔ وہ لگاتار پچیس تیس برس سے آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ اگرچہ اُن کا تمام جیون ہی ایک طرح پرتیاگ اور سیوا کا جیون رہا ہے۔ لیکن اب تو وہ وکالت کو بھی ترک کر کے بان پرستھ آشرم میں پرویش کرنے والے ہیں۔ اور اس کے بعد اپنا تمام وقت دیش جاتی اور دھرم کی سیوا میں لگائیں گے۔ ماسٹر جی کے ہونہار سپتر لالہ ودیا ساگر بی۔ اے برسر روزگار ہیں۔ اسلئے گھربار کی ماسٹر جی کو چنداں چنتا نہیں ہو سکتی۔ اسلئے آپ نے اپنی زندگی کے بقیہ ایام پر اوپکار اور پرمارتھ کے کام میں لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کہنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ کہ ماسٹر جی کا یہ فیصلہ ہر طرح مبارک ہے۔ کاش دوسرے بردھ آریہ پُرش بھی جو لاکھوں کی سمپتی پیدا کر چکے ہیں۔ اور اُن کے سپتروں نے کام کاج بھی سنبھال لیا ہے۔ ماسٹر جی کی نیک مثال کی پیروی کریں۔ سچ ہے۔ موہ مایا کا جال بڑا زبردست ہوتا ہے۔ اس سے کوئی ورلا بہادر ہی نکل سکتا ہے۔ اسلئے ہم ماسٹر جی کو اس مبارک قدم کے لئے جو وہ اُٹھانے والے ہیں صدقدل سے بدھائی دیتے ہیں۔ اور اُمید کرتے ہیں۔ کہ حسب سابق اُن کے آزاد جیون کا زیادہ حصہ آریہ سماج کی سیوا میں ہی گذرے گا۔

ریاست حیدرآباد میں فساد :-

اگرچہ ریاست حیدرآباد کا حکمران مسلمان ہے۔ مگر اس ریاست میں ہندوؤں کی آبادی بہت زیادہ ہے۔ مسلمان آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ لیکن باوجود اس کے تمام محکمہ جات پر مسلمانوں کا قبضہ ہے۔ تمام بڑے بڑے عہدوں پر مسلمان متمکن ہیں۔ ہاں چھوٹی چھوٹی آسامیاں چند ہندوؤں کو حاصل ہیں نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس ریاست کے مسلمان باشندوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور وہ بات بات میں ہندوؤں کو بُری طرح تنگ کرتے ہیں۔

اس ریاست کے ضلع بیدر میں ہُمنلہ ایک چھوٹی سی آبادی ہے۔ کچھ روز ہوئے۔ تعلقہ ماکی کے مسلمانوں نے آکر اس گاؤں پر حملہ کر دیا۔ بندوق وغیرہ کا کھُلم کھُلا استعمال کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تین ہندو ہلاک اور ۳۵ زخمی ہوئے۔ باقی ہندو گاؤں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس فساد کی وجہ کیا تھی۔ ذرا وہ بھی سُنئے۔ عرصہ ۴ سال کا ہوا۔ ایک ہندو عورت کو کوئی اغوا کر کے لے گیا۔ اور اُسے مسلمان بنا لیا گیا۔ اب مقامی ہندو اُسے پھر شدھ کر کے ہندو بنانا چاہتے تھے بس اتنی سی بات پر مسلمان بھڑک اُٹھے۔ اور فساد کر دیا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ ہم گورنمنٹ نظام حیدرآباد سے یہی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اُسے اپنی غریب ہندو رعایا کی رکھشا کرنی چاہیئے۔ حاکم کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ اس کی نظر میں تمام رعایا یکساں ہونی چاہیئے ہمیں پوری اُمید ہے۔ کہ اگر تمام حالات اعلےٰ حضرت نظام حیدرآباد تک پہنچائے جائیں تو وہ ضرور انصاف کریں گے۔ اور مجرمان خواہ وہ کسی بھی مذہب کے کیوں نہ ہوں کیفر کردار کو پہنچائے جائینگے۔

خواجہ حسن نظامی کا عزم :-

خواجہ حسن نظامی صاحب اپنے اخبار منادی میں لکھتے ہیں "میں نے غور و فکر کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ۲۱ برس کی عمر تک میں نے غریبوں اور مسلمانوں کی خدمت کی۔ اب بقیہ عمر ہندوستانیوں کی خدمت میں بسر کرونگا یعنی ہندوستان میں جس قدر مسلم و غیر مسلم قومیں رہتی ہیں ان سب کی خدمت کرونگا اور کوئی امتیاز نہیں۔ ناعاقبت اندیش مسلمان قوم کو نہیں دیکھونگا ... جو سو برس سے میرے بزرگوں کو اور اب مجھے ستا رہی ہے ..."

یہ موسم بڑا دغاباز ہے

جھٹ گرمی۔ جھٹ سردی۔ جھٹ گرمی۔ جھٹ بادی ہوا یا پانی کبھی صحت بخش اور کبھی مضر۔ پھل بھاجی میں جلدی مرض پیدائش۔ ایسی ہی وجوہات سے انسان کو اس موسم میں صحت کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ کھانے میں پرہیز کرنا چاہیئے۔ حفظان صحت کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور

امرت دھارا ہر وقت جیب میں موجود رکھنی

ذرا طبیعت خراب ہو۔ جی محلانے لگے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہو۔ پیٹ بند ہو جاوے۔ دل گھبرانے لگے۔ اور بدہضمی معلوم ہو جاوے۔ دست یا قے ہو جاوے۔ سر بھاری ہو۔ سردی لگ جاوے۔ بادی کے ڈکار آویں۔ طبیعت کام سے اُچاٹ۔ بےچینی بڑھے یا خدانخواستہ ہیضہ کی علامات معلوم ہوں۔ تو فوراً امرت دھارا کھانا شروع کر دیں۔ اس کی چند خوراکیں شکایات کو دور کر دیں گی۔ امرت دھارا ہیضہ کی روک تھام بھی کرتی ہے۔ اور اس کا علاج بھی ہے۔

ہیضہ کے متعلق خاص ہدایات

اگر آپ امرت دھارا اور پران داتا ہر دو ہمیشہ اپنے گھر میں رکھیں۔ تو آپ کئی مریضان ہیضہ کا مکمل علاج کر سکتے ہیں۔ جب ... علامات ظاہر ہوں۔ تو امرت دھارا دینا شروع کر دیں۔ اکثر یہی دوائی سب علامات کو بند کر دیتی ہے۔ مگر اگر زہر تیز ہو ... امرت دھارا دیئے جانے پر بھی دست وقے بند نہ ہوں۔ تب پران داتا دینے سے فوراً بند ہو جاویں گے۔ ہیضہ کے دست کبھی بند نہ کرنا چاہیئے۔ امرت دھارا اندر سے زہر کاٹ کر ان کو بند کر دیتی ہے۔ زہریلے دستی رُکنے سے زہر اندر ... جب دست وقے زیادہ ہوں۔ اور ان سے زیادہ کمزوری ہونے لگ جاوے۔ تب بند کرنا ہی ضروری ہوتا ہے۔ پران داتا کی ایک دو گولیاں مسیحا کا کام دیتی ہیں۔ قیمت امرت دھارا فی شیشی عہ نصف عہ نمونہ ۸۔ پران داتا ...

خط و کتابت و تار کا پتہ :- امرت دھارا ۹۹ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا او شدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدک دیوتاؤں اور مہادیو کا واستوک سروپ

(از شری لالہ موتی رام جی ٹنڈن پنشنر سبھاسد آریہ سماج جالندھر شہر)

کچھ عرصہ سے ہمارے آریہ ورت کے اندر اودیا نے کچھ ایسا ڈیرہ جما رکھا ہے۔ کہ چاہے ہزاروں یتن کئے جاویں۔ چاہے وہ تن سے یا من سے یا دھن سے کئے جاویں۔ اور خواہ وہ یتن کوئی ساد ہو ن منشیہ کرے۔ یا کوئی ودیشیش پُرش کرے۔ چاہے کوئی زبانی اوپدیش کو کام میں لاوے۔ اور چاہے کوئی لیکھ آدی اخباروں میں شائع کرے یا ٹریکٹ آدی دوارا پرچار کرے۔ یہ سب کے سب یتن پر یتن پرایہ نشپھل ہی نظر آتے ہیں۔ بیسویں صدی کے مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج بھی اپنا تن۔ من اور دھن نچھاور کر گئے۔ اور جو کچھ اُنہوں نے آریہ ورت میں سے اودیا کو باہر نکال دینے کے یتن اپنے شدھ اور پوتر ہردہ سے اور اکھنڈ برہمچریہ کے تیج سے نانا پرکار کے کشٹ اُٹھانے کے باوجود جا بجا زبانی اور تحریری اوپدیش جنتا کو دے کر اور شاستر ارتھ کر کے کئے۔ وہ کسی سے بھولے ہوئے نہیں ہیں۔ لیکن باوجود اس سب پُرشارتھ آدی کے ایسے مہا پُرش کو پُورن نیا سپھلتا اودیا کے بھوت کو بالکل یا قطعی طور پر اپنے دیش میں سے نکال دینے میں نہیں ہوئی۔ ان کی اکال مرتیو سے بہت سا کام جو اُنہوں نے شروع کیا ہوا تھا۔ اور بہت سی تجاویز جو اُن کے دل اور دماغ میں جاگزین تھیں ادھورے پڑے رہے۔ یا ان کا انت اُن کے پراکرتک شریر کے ساتھ ہی ہو گیا۔ اُن کی دردناک مرتیو کے بعد کئی ودوانوں اور دھرم آچاریوں نے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی بہت سی کوشش کی۔ اور وہ کافی سرگرمی کا ثبوت دیتے رہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ یہ اودیا کا بھوت اسی وقت تک اُن سب سے زیادہ بلوان ثابت ہو رہا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ وید اور ودیا کے پرچار کی وجہ سے اپنا ڈیرہ ڈنڈا بھارت دیش سے اٹھا کر کسی اور جگہ نقل مکان کرتا اور بھارت نواسیوں کو چین سے دھرم کا جیون دیتیت کرنے دیتا۔ وہ بالکل بے فکر ہو کر لمبی تان کر سو رہا ہے۔ اور یہاں سے ہلنے تک کا بھی نام نہیں لیتا۔

ہماری ہندو جاتی کے اندر مدت سے یہ خیال ہو رہا ہے۔ کہ ان کے ۳۳ کروڑ دیوتا ہیں۔ اور شاید یہی وجہ ہے۔ کہ سنسار میں شاید ہی کوئی ایسی بدنصیب چیز ہو جو ان کے نقطۂ نگاہ سے دیوتا کہلانے کی مستحق نہ ہو۔ اور جس کی آ رے ہندو بھائی کسی نہ کسی روپ میں پُوجا نہ کرتے ہوں بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس تعداد سے بھی سنتشٹ نہیں ہیں۔ اور اسلئے ہندو جاتی کے ان مفروضہ دیوتاؤں کو چھوڑ کر دوسرے متوں کے انویائیوں یعنی سکھ مسلمان اور [illegible] زیارت و منبر اور گرجا گھروں کی بھی شرن لیتے ہیں۔ لیکن کیا دیکھتے ہیں۔ کہ "مرض بڑھتا گیا۔ جُوں جُوں دوا کی"۔ اودیا کا بھوت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کئے جاتا ہے۔ اس حد تک کہ آہستہ آہستہ کئی ایک دھارمک سوسائیٹیوں کے اندر باہمی تنازعات اور ایرشا اور دویش کے روپ میں وہی اودیا کا بھوت زیادہ تر بے خوف ہو کر لیکن بھیانک شکل میں آ داخل ہوا ہے۔ جس کے قلع و قمع کرنے کی آج ہی فوراً ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ تساہل کا نتیجہ بہت ہی خطرناک ثابت ہوگا۔ بدنصیبی سے پوجا کرنے کا مطلب ہمارے ہندو بھائیوں نے پرایہ یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ جو دیوی یا دیوتا ہو۔ وہ اس بات کا مستحق ہے۔ کہ چاہے وہ جڑھ ہو یا چیتن وہ ہم سے کچھ نہ کچھ لیتا ہی رہے۔ اور ہمارا کوئی بھی استحقاق نہیں ہے۔ کہ اُن کے گن و کرم و سبھاؤ سے کسی قسم کا فائدہ اُٹھا سکیں۔ اور اس لئے عملی طور پر ان کا نام بجائے دیوتا کے لیوتا رکھنا واجب ہے۔ ورنہ پل ورتن کے طور پر ہم ان سب دیوتاؤں کی عزت اور مان کریں۔ اور اُن کے گُن۔ کرم اور سوبھاؤ کے انوسار اُن کو خوش آور آنند یا صاف اور ستھرا رکھنے کی کوشش کریں۔ اور وہ سب دیوتا ہر طرح پرسن ہو کر ہماری بردھی کریں۔ اور ہم سنسار میں ہر پرکار کے دُکھوں سے بچے رہیں۔

یجروید کے ادھیائے نمبر ۲۰ کے منتر ۱۱ میں ۳۳ عدد دیوتا حسب ذیل بتلائے گئے ہیں۔

ओं त्रया देवा एकादश त्रयस्त्रिंशाः सुराधसः । बृहस्पति पुरोहिता देवस्य सवितुः सवे । देवा देवैरवन्तु मा ।

ارتھ:۔ ۳×۱۱ = ۳۳ جو دِویہ گن والے پدارتھ ہیں جن میں بڑا پالن کرنے والا سُورج ہے۔ جن سے اچھے پرکار کاریوں کی سدھی ہوتی ہے۔ یہ ۳۳ پدارتھ سب جگت کے اوتپتی کرنے ہارے پرکاشمان ایشور کے پرم ایشوریہ یکت اوتپن کئے ہوئے جگت میں ہیں۔ ان پرتھوی آدی ۳۳ پدارتھوں کے سہت مجھ کو ودوان لوگ رکشت کریں۔ اور بڑھایا کریں)۔

[illegible]

میں مہارشی سوامی دیانند سرسوتی نے مانو اس وید منتر کے آدھار پر یہ اوپدیش دیا ہے۔ کہ "دیوتا دِویہ گنوں سے یکت ہونے کے کارن کہاتے ہیں۔ جیسے کہ پرتھوی۔ جو لوگ دیوتا شبد سے ایشور کا گرہن کرتے ہیں۔ ان کی بھُول ہے۔ پرمیشور دیوؤں کا دیو ہونے سے مہادیو اس لئے کہاتا ہے۔ کہ وہی سب جگت کی اوتپتی۔ سنتھتی اور پرلے کرتا نیا آدھیش ادھشٹاتا ہے۔ شت پتھ برہمن میں اس کی ویاکھیا اس طرح پر کی گئی ہے۔ :۔ (۱) پرتھوی (۲) جل (۳) اگنی (۴) وایو (۵) آکاش (۶) چندرما (۷) سُورج (۸) نکشتر سب سرشٹی کے نواس ستھان ہونے کے کارن یہ آٹھ وسو ہیں۔ اور (۱) پران (۲) اپان (۳) ویان (۴) سمان (۵) اُدان (۶) ناگ (۷) کورم (۸) کرکل (۹) دیودت (۱۰) دھننجیہ اور (۱۱) جیو آتما یہ گیارہ رودر اس لئے کہاتے ہیں۔ کہ جب شریر کو چھوڑتے ہیں تب رودن کرانے والے یا رُلانے والے ہوتے ہیں۔ سموت سر کے بارہ مہینے بارہ آدتیہ اسلئے کہلاتے ہیں کہ یہ سب کی آیو کو لیتے جاتے ہیں۔ بجلی کا نام اندر اسلئے ہے۔ کہ یہ پرم ایشوریہ کا ہیتو ہے یگیہ کو پرجاپتی کہنے کا کارن یہ ہے۔ کہ اس سے وایو۔ ورشٹی۔ جل اوشدھی کی شُدھی۔ ودوانوں کا ستکار اور نانا پرکار کی شلپ ودیا سے پرجا کا پالن ہوتا ہے۔ یہ ۳۳ پوروکت گنوں کے یوگ سے دیو کہاتے ہیں۔ ان کا سوامی اور سب سے بڑا ہونے کے کارن پرماتما چونتیسواں اوپاسیہ دیو شت پتھ کے چودھویں کانڈ میں سپشٹ لکھا ہے۔ دیوگنوں کا پتی ہونے کے کارن پرماتما مہادیو ہے۔ اور وہی اوپاسیہ ہے۔ دیکھو آریہ بھومِکا صفحہ ۲۴۸۔

پس یہ سب ۳۳ دیوتا دِویہ گنوں سے یکت ہو کر دسو نام کے دیوتا جیووں کو اگنی۔ جل۔ پرتھوی۔ وایو اور آکاش آدی میں رہنے کا ہر پرکار سے آرام دیتے ہیں۔ اور اسلئے ہم کو بھی ان کی پُوجا اس روپ میں کرنی چاہئے۔ کہ وہ ہمیشہ ہی شُدھ اور پوتر رہیں۔ اور ہم ان کی جُدا گانہ ودیا کو بھلی بھانتی جان اور سمجھ کر اُن سے انکول آچرن کرتے ہوئے [illegible] آرام اور آنند کو بھوگ سکیں۔ اور ودوان نام کے دیوتاؤں سے ہمیشہ ہی سنیہ و ادر اُن کی گیان کو دِش میں رکھتے ہوئے اپنی شاریرک اور آتمک اور سماجک اونتی کر سکیں۔ اور اس طرح پر آدتیہ نام دیوتاؤں کو یعنی کال کو یا سمیہ کو کبھی بھی لاپرواہی۔ غفلت اور آلسیہ میں ضائع نہ کرتے ہوئے سدیو ہی پُرشارتھ اور پراوپکار کے کاموں میں دلچسپی لیویں۔ اور اندر نامی دیوتا کے گن۔ کرم اور سوبھاؤ پر درشٹی رکھتے ہوئے بلوان بننے کا یتن کرتے رہیں۔ اور یگیہ آدی ست کرم کرتے رہیں۔ جس سے ہم سوارتھ رہت برتی سے جل اور وایو آدی کو شدھ اور پوتر کر کے شُدھ اور پوتر یعنی ٹھیک ٹھیک سمیہ پر برشا پراپت کریں۔ اور اس سے شُدھ اور پوتر اور بلشٹ اوشدھی آدی اوتپن ہو کر ہم کو دیریہ وان بنا سکیں۔ اور ہم سنسار کے اندر نانا پرکار کی اونتی کر سکیں۔ ان ویدک دیوتاؤں کو اس درشٹی سے سدیو پُوجتے ہوئے مفروضہ دیوتاؤں کی طرح ہمیشہ کچھ نہ کچھ ان کی بھینٹ کرنے کی بجائے ہم ہر ایک دن کیا شاریرک اور کیا آتمک اور کیا سماجک اونتی کر سکتے ہیں۔ اور کرتے رہتے ہیں۔ اور پھر ہمیں ایسے دیوتاؤں کے لئے کوئی خاص بھینٹ بھی دینی نہیں پڑتی۔ بلکہ ایک ساوہارن کر تو یہ روپ کا پُرشارتھ آدی کرتے سے ہماری گیان اور کرم اور اوپاسنا میں بھی برھتی جاتی ہے۔ اور وہ انت میں کوئی وقت ایسا آ سکتا ہے۔ جبکہ ہم مہادیو پرماتما کا بھی ساکشات درشن کر کے سکل اودیا اور اندھکار سے بچ کر جو نی سروپ اور پرم آنند پرد اُسیک بھگوان کی شانتی مئے گود میں بسرام کرنے کے بھاگی ہو سکتے ہیں۔

(دوام شُدم)

سُوچنا

پنڈت گیان اندر دیو صُوفی نے دیانند سالویشن مشن کی ملازمت سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ آئندہ آپ کا مشن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہا۔ سماجوں سبھاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اُن کو اپنے جلسوں پر بُلانے کے لئے مشن کو نہ لکھا کریں۔

(منتری مشن)

کیا آپ نے

آریہ مسافر سہایتا فنڈ میں اپنے حصے کا دان بھیجا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو جلدی بھیجنے کی کرپا کریں

ریاست حیدر آباد کا دورہ
میرے انوبھو

از پنڈت منشور دیو جی سدھانت شرومنی آریہ اوپدیشک

ناظرین! آریہ مسافر کے پچھلے پرچوں میں حیدر آباد
ں میں میرے پرچار سمبندھی کام کا حال پڑھ چکے
ں۔ اب میں وہاں کے کچھ انوبھو لکھنے لگا ہوں۔
سب سے پہلے وہاں کی پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا
پریچے دلانا چاہتا ہوں۔ جس کے ترنتر پریشرم سے
ں پرانت میں آریہ سماج کو دن دگنی رات چوگنی
تی ہو رہی ہے۔

ستھاپنا:۔ اس سبھا کی ستھاپنا ۴ اپریل
۱۹۳۲ء کو حیدر آباد میں ہوئی۔

ادھیکاری:۔ ورتمان سمے میں راؤ صاحب پنڈت
ئیک راؤ جی ودیا النکار وبیرسٹرا سبھا کے پردھان
۔ آپ یہاں کے دھنیوں (امیر آدمیوں) میں
ب پرتشٹھت دھنی (امیر) ہیں۔ آپ اپنے سورگیہ
اشری کیشوراؤ جی کی طرح آریہ سماج کے کاموں
ادلچسپی لیتے ہیں۔ چھوٹے بڑے سب کے ساتھ
مان رسپ سے ملتے ہیں۔ اس پرانت کو آپنے
پنے سار گ گنوں سے مول لے لیا ہے۔ انھیوں
ہے آپ کا بنگلہ انتھی نواس کہلاتا ہے۔ آپ
یوگیتا وسادگی کی جتنی بھی پرشنسا کی جائے اتنی
ا تھوڑی ہے۔ آپ کے پردھانتر میں سبھا کی
ہت اُنتی ہو رہی ہے۔ سبھا کے منتری شری
پنڈت جنسی لال جی وکیل ہائیکورٹ ہیں۔ آپ نے
سبھا کی خاطر وکالت سے ہونے والی ۵۰۰ روپیہ
ہوار کی آمدنی پر لات مار دی ہے۔ اب صرف
۱ روپیہ ماہوار نرواہ ماتر لے کر سبھا کے منتری کا
م کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی اوپدیشک کا کام بھی۔
ب کی اس پرانت میں ویسی ہی پرتشٹھا ہے۔
ہی کہ شمالی ہند میں آچاریہ رام دیو جی کی۔ آپ
ے سوادھیائی۔ تپسوی اور دھرندھر آریہ ویر
یودک ہیں۔ آپ کی قانونی قابلیت سے آریہ
ماجوں کو بھاری فائدہ پہنچ رہا ہے۔ آپ کی
رگرمیوں کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ یون لوگ اور
یاست لوگ آپ کی جان کے شترو بن رہے ہیں۔
ریہ سماج کے لئے آپ جیسا دیوانہ بہت کم دیکھنے
آتا ہے۔ سبھا کے اپ منتری مہاشہ رام چندر
ہیں۔ آپ بلا تنخواہ سبھا کی کلرک کے طور پر
ہوا کر رہے ہیں۔ سبھا کے خزانچی شری
اتریہ جی وکیل ہائیکورٹ ہیں۔ آپ بھی بہت
سے سبھا کے اور سماجوں کے کاموں کے لئے
ان کرتے رہتے ہیں۔ آپ بڑے جوشیلے اور
خوف ہیں۔ آپ پر سبھا کو بہت فخر ہے۔
س طرح متذکرہ بالا عہدہ داران کی دیکھ ریکھ
سبھا نے اُمید سے بڑھ کر اُنتی کی ہے۔ اور
ستقبل میں بھی کرے گی۔ ایسا مجھے پورن
شواس ہے۔

آریہ سماجوں کی تعداد

۶ برس کے تھوڑے سے سمے میں ہی اس
انت میں ۰۰ اکے لگ بھگ (مئی ۱۹۳۶ء تک)
آریہ سماجیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور بھی ہر ماہ سبھا
کے پرچار بھی نتھا یو گیہ اپدیشکوں (پنڈت نریندر
جی۔ پنڈت مادھو راؤ جی۔ پنڈت کرم ویر جی۔
پنڈت پرہلاد جی اور منتری جی) دوارا اوسطاً
چار سماجیں قائم ہو جاتی ہیں۔

آریہ سماجوں کے جلسے

عموماً شیو راتری سے شروع ہو کر بیساکھی
تک ختم ہو جاتے ہیں۔ اتسوؤں کے بھگتانے کے
لئے ہر سال دیگر سبھاؤں سے یا سو منتر اپدیشک
بلانے پڑتے ہیں۔ اس میں سبھا کا بہت سا دھن
خرچ ہو جاتا ہے۔ سبھا کو چاہئے۔ کہ اس کا
کوئی اُچیت اوپائے کرے۔ میری رائے میں
سبھا کو دو قابل تجربہ کار اور سنسکرت کے
پرکانڈ پنڈت رکھ لینے چاہئیں۔ اس طرح
سب پرچار سمبندھی کام آسانی سے چل سکتا
ہے۔ اور سبھا کا گورو بڑھ سکتا ہے۔

سبھا کا اخبار

سماجک پرگتی کے دکھانے کے لئے اور مخالفوں
کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے اور آریوں پر
(سرکار کی طرف سے) لگائی جانے والی نت نئی
پابندیوں کو دُور کرانے کے لئے اور اپنے ادھیکاروں
کی رکھشا کی غرض سے آندولن کرنے کے لئے
ایک اخبار ضرور ہونا چاہئے۔ مجھے پتہ لگا ہے۔
کہ سبھا نے اپنی اُدیشوں کی پورتی کے لئے
"ویدک آدرش" نام سے ایک ہفتہ وار اخبار نکالا
تھا۔ جسے نظام سرکار نے قابل اعتراض سمجھ کر
ایک سال کے اندر ہی اندر قانوناً بند کر دیا۔ سبھا
کے ادھیکاریوں نے اس کے دوبارہ جاری کرنے
کے لئے جی جان سے کوشش کی۔ لیکن ابھی تک
کامیابی نہیں ہوئی۔ کچھ بھی ہو سبھا کا آریہ
سماج کا اپنا کوئی اخبار نہ ہونے سے مخالف
تنگ نظر اور یون لوگ من مانی چالوں سے آریہ
سماج کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہتے
ہیں۔ سبھا کو اسے روکنے کے لئے اوشیہ کوئی
عملی قدم اٹھانا چاہئے۔

سبھیتا پر پانی

میں نے ادھر بھرمن کرتے ہوئے دیکھا۔ کہ
کچھ متعصب مسلمان ادھیکاریوں کی طرف سے
اعلیٰ حضرت نواب صاحب کو خوش کرنے کے ما
آریوں کی پراچین سبھیتا پر پانی پھیرنے کے لئے
سٹیٹ کے بہت سے نگروں کے ہندوآنہ نام
بدل کر مسلمانی نام رکھے گئے ہیں۔ اور رکھے جا
رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ذرا ملاحظہ فرمائیے۔

پہلا نام	اب کا نام
بھاگیہ نگر	حیدر آباد
دھاراشیو	عثمان آباد
امباجوگائی	مومن آباد
بیدر	محمد آباد
اندور	نظام آباد
اودھیلی	ظہیر آباد
موروگ	کمال نگر
راجور بروالی	احمد پور
دھاروا	فتح آباد

وغیرہ۔ وغیرہ۔ ناظرین بآسانی اندازہ لگا
سکتے ہیں۔ کہ کس طرح ہندو تہذیب کو اپمانت
کیا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ تمام سکولوں میں انگریزی، اُردو
مراٹھی وغیرہ بھاشائیں ضرور پڑھائی جاتی ہیں۔ لیکن
آریہ بھاشا ہندی کا نام تک بھی نہیں ہے۔ سٹیٹ
کے آریوں (ہندوؤں) کو ہندی کے ساتھ یہ سوکن
کا سا برتاؤ ضرور اکھرتا ہے۔ لیکن وہ لاچاری سے
کچھ کر دھر نہیں سکتے۔

نرالا لباس

یہاں کے ہندو لوگوں کا عجیب پہراوا ہے۔ ہندو
دھوتی اور چوڑی دار پاجامہ پہنتے ہیں۔ لیکن سر پہ
ترکی ٹوپی اوڑھتے ہیں۔ ایسی حالت میں ہندو
اور مسلمان میں تمیز بڑی مشکل سے ہوتی ہے۔
ادھر کھان پان پر بھی مسلم پربھاؤ دکھائی دیتا ہے۔

نوکری نہیں ملتی

ہندوؤں کے لئے جن کی تعداد ایک کروڑ کے
قریب ہے نوکری کا دروازہ بالکل بند ہے۔ ہر
محکمہ میں مسلمان ہی مسلمان نظر آتے ہیں۔ ایسی
حالت میں ہندوؤں سے کیسا انصاف ہوتا ہوگا۔
یہ سمجھ میں نہیں آتا۔

(باقی پھر)

آریہ مسافر میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

قوانین ہند کے خلاف پروٹسٹ

مورخہ ۲۹ ہاڑ سمت ۱۹۹۲ زیر صدارت لالہ
کرم چند صاحب وکیل میرپور کے ہندوؤں اور سکھوں کا
ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں حسب ذیل پرستاو
پاس ہوا۔

"ہندوؤں اور سکھوں کا یہ عظیم الشان اجلاس
زیر اہتمام آریہ سماج میرپور تواریخ ہائے ہند مصنفہ
محمد شفیع و غلام حسین و ایگر لیکچرر مرہالم مصنفہ
انجمن حمایت اسلام کو نہایت نفرت اور ناپسندیدگی
کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ یہ مرسہ کتب میں کئی
مقامات پر ایسے واقعات درج کئے گئے ہیں۔ جو
بالکل غلط اور ہندو سکھ دل آزارانہ ہیں۔ ان
کتب میں ہندوؤں کی تہذیب۔ تمدن۔ مذہب و دھارمک
جذبات پر نازیبا حملے کئے گئے ہیں۔ اسلئے بحالات
بالا یہ اجلاس قرار دیتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کشمیر کی
خدمت میں بزور لیکن مؤدبانہ عرض کی جاوے۔ کہ
وہ مرسہ کتب کو ریاستی سکولوں سے فی الفور
ہٹائے جانے کے احکام صادر فرما کر ہندوؤں اور
سکھوں کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دُور فرمایا جاوے۔
نیز یہ اجلاس قرار دیتا ہے۔

(ب) ان کتب کو بحق سرکار ضبط فرمایا جاوے۔
(ج) نیز یہ اجلاس ریاست کی ٹیکسٹ بک کمیٹی

مسٹر ۔ ۔ ۔ ۔ بی۔ اے
ایل۔ ایل۔ بی سب جج گوجرانوالہ
سے لکھتے ہیں:۔
"آپ کی دوائی سوم راج رجسٹرڈ
لیکوریا کے واسطے آزمائی۔ از حد مفید
ہے۔ اس کی جتنی تعریف کیجائے تھوڑی
ہے۔

سوم راج رجسٹرڈ

مرض لیکوریا یعنی جریان الرحم کا شرطیہ
اور واحد علاج ہے۔ سپاری پاک وغیرہ
ادویات اس کے آگے ہیچ ہیں۔ دُنیا
کی کوئی دوائی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی
نسخہ ایک دیوتا کی مہربانی ہے۔
قیمت ۱۰ خوراک ۲/۸/- روپیہ

اچھپا آیورویدک فارمیسی رجسٹرڈ
آریہ سماج روڈ راولپنڈی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دُودھ حاصل کرنے کیلئے مویشیوں پر مظالم

آریہ مسافر کے پچھلے پرچہ میں لالہ گنیش دت جی جاہپوری اسی کا ترجمہ کردہ ایک مضمون درج کیا گیا تھا جس میں بتلایا گیا تھا۔ کہ ظالم گوجر لوگ دودھ حاصل کرنے کیلئے معصوم گوؤں پر "پھونکا" کے ذریعہ کیسے رونگٹے کھڑے کرنے والے مظالم توڑتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں ہم کلکتہ کی انجمن انسداد بیرحمی بر حیوانات کی سیکرٹری صاحبہ کا ایک بیان درج ذیل کرتے ہیں۔ جس میں اس دیوی نے ایک چشم دید واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ اور بتلایا ہے۔ کہ گھوسی لوگ دودھ حاصل کرنے کے لئے غریب بھینسوں پر کس طرح رونگٹے کھڑے کردینے والے مظالم توڑتے ہیں۔ آپ لکھتی ہیں کہ

"میں نے پھونکا چڑھانے اپنی آنکھ سے دیکھا۔ میرا رہنما مجھے ایک ایسے مکان میں لے گیا۔ جس میں ایک چھوٹی سی کھڑکی ایک بڈھے گھوسی کے مکان کی طرف کھلتی تھی۔ کھڑکی عمداً بند رکھی گئی۔ اور میں نے اس کو جھری میں سے جھانک جھانک کر دیکھنا شروع کیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ جس بھینس کا دودھ نکالنا تھا۔ اُس کے چاروں پیر ایک کھونٹے سے مضبوط باندھ دئیے گئے۔ دو آدمی اس بھینس کو خوب مضبوط پکڑے رہے۔ اس کے بعد ایک گھوسی نے اس کی لمبی دُم کو پکڑا۔ اور پھر اُسے موڑ توڑ کر نہایت بیرحمی کے ساتھ اس غریب بھینس کی شرمگاہ میں داخل کرنا شروع کیا۔ بھینس بیچاری ڈکرا رہی تھی۔ میں نے اس نظارہ کو بڑے درد کے ساتھ دیکھا۔ اس ظالم نے اپنا ہاتھ کندھے تک بھینس کی شرمگاہ میں داخل کردیا۔ وہ شیطان اپنے ہاتھ سے بھینس کی پونچھ کے بالوں والے سرے کو اس غریب بے زبان جانور کے جسم میں گھما رہا تھا۔ جس سے وہ تڑپ رہی تھی۔ چند منٹ کے بعد اُس نے ہاتھ باہر نکال دیا۔ لیکن بھینس کی پونچھ اس کی شرمگاہ کے اندر ہی گڑی رہی۔ اس کے بعد اپنے ہاتھ کو پانی کے ایک ٹب میں غوطہ دیکر وہ ظالم شخص بھینس کی ٹانگوں میں دودھ نکالنے بیٹھ گیا۔ میں اس دردناک نظارے کو اس سے زیادہ نہ دیکھ سکی۔ اور فوراً باہر آکر اپنا ایک آدمی بھیج کر پولیس کو طلب کیا۔ ان شیطان گھوسیوں کو پولیس نے فوراً گرفتار کرلیا۔ صاحب مجسٹریٹ نے میری شہادت پر ملزمان کو قید بامشقت کی سزا دی۔"

گورنمنٹ اور ملک کے لیڈروں کو جلد اسطرف توجہ دیکر اس ظلم کا خاتمہ کرنا چاہیئے۔

—*—

عمل کرنا چاہیئے

آریہ سماج دھوری کی مدد کرو

ریاست پٹیالہ میں دھوری کی منڈی ایک مشہور منڈی ہے۔ یہاں آریہ سماج نو ورش سے قائم ہے۔ لیکن اس کا اپنا مندر نہ ہونے کے کارن اس کی جڑیں مضبوط نہیں ہوئیں۔ اب وہاں کے پُرشارتھی آریہ بھائیوں نے ہمت کرکے سماج کے لئے زمین خرید لی ہے۔ اور کچھ دھن مندر کی تعمیر کے لئے بھی جمع کرلیا ہے۔ چونکہ یہ رقم بہت قلیل ہے۔ اس لئے یہ مجوزہ مندر کی تعمیر کے لئے کافی نہیں۔

دھوری اور ارد گرد کا علاقہ سناتن دھرمیوں کا گڑھ ہے۔ اسلئے وہاں سے کچھ زیادہ سہائتا ملنے کی اُمید نہیں۔ تمام تر انحصار آریہ بھائیوں کی امداد پر ہی ہے۔ اندریں حالات ہم پنجاب بھر کے آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ اُنہیں اپنے دھوری نواسی بھائیوں کی ضرور امداد کرنی چاہیئے۔ جو سماج یا آریہ بھائی اس کار خیر کے لئے دان دینا چاہیں۔ اُنہیں اپنا دان سیکرٹری آریہ سماج دھوری کے نام بھیج دینا چاہیئے۔ اُمید ہے۔ کہ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی اس اپیل کیطرف ضرور دھیان دینگے۔

—*—

آریہ سماجوں میں جھگڑے کا کارن

آریہ مسافر کے کسی پچھلے پرچے میں لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے کا مضمون اس امر کے متعلق شائع ہوا تھا۔ کہ آریہ سماجوں میں جھگڑے کس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور انکا انسداد کسطرح کیا جاسکتا ہے۔ اب اسی سلسلہ میں ایک مضمون لالہ دیوی داس جی سبھاسد آریہ سماج کراچی کا موصول ہوا ہے۔ جو آج کے پرچے میں کسی جگہ درج کیا گیا ہے۔ ہمارے بھائی نے خرابی کی اصل وجہ وہی تشخیص کی ہے۔ جو کئی سال ہوئے رشی دیانند کی نروان اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ کانفرنس نے کی تھی۔ اور ایک پرستاو پاس کیا گیا تھا۔ کہ کوئی شخص کسی عہدہ پر لگاتار تین سال سے زیادہ عرصہ تک نہ رہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پچھلے اجلاس میں بھی اسی مطلب کا پرستاو رکھنا تجویز کیا گیا تھا۔ کہ کوئی ویکتی سوائے سرو سمتی سے چنے جانے کے کسی عہدہ پر لگاتار تین سال سے زیادہ عرصہ تک نہ رہے۔ لیکن وقت کی قلت کی وجہ سے وہ پیش نہ ہوسکا۔ سارودیشک سبھا نے آریہ سماج کے جو سنشودھت اُپ نیم پاس کئے ہیں۔ اُن میں بھی یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ سوائے سرو سمتی سے چنے جانے کے کوئی ویکتی کسی عہدہ پر تین سال سے زیادہ عرصہ تک نہ رہے۔ پس اگر آریہ سماجیں جھگڑوں سے

نئی نئی باتیں

چوٹ کی رفتار

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ جسم کے کسی حصہ پر جب چوٹ لگتی ہے۔ تو اُس کی خبر دماغ تک پہنچنے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ درمیانی وقفہ نہایت قلیل ہوتا ہے۔ اسلئے عام طور پر اس کا احساس نہیں ہوتا۔ تاہم ڈاکٹروں نے اس کے متعلق حساب لگا کر معلوم کیا ہے۔ کہ چوٹ لگنے پر درد کے احساس کے دماغ تک پہنچنے کی رفتار ۱۰۰ فٹ فی سیکنڈ ہوتی ہے۔

گرمی ماپنے کا آلہ

سائینسدانوں نے سُورج وغیرہ سیاروں اور ستاروں کی گرمی ماپنے کے لئے ایک آلہ ایجاد کر رکھا ہے۔ جس کا نام بولو میٹر Bolometer ہے۔ یہ اتنا نازک ہے۔ اور سریع الحس ہے۔ کہ پانچ میل کے فاصلہ پر جلنے والی موم بتی کی گرمی بھی ماپ سکتا ہے۔

بجلی کی آواز کی رفتار

یہ امر قابل یقین ہے۔ کہ چمکتی ہوئی بجلی ۱۵۰ میل کی دُوری سے دیکھی جاسکتی ہے۔ لیکن ابھی تک یہ طے نہیں ہو پایا۔ کہ بجلی کی تڑپن کتنے میلوں سے سُنی جاسکتی ہے۔ فرانس کے ایک سائینسدان کا کہنا ہے۔ کہ اُس کی آواز دس میل تک سُنی جاسکتی ہے۔ لیکن آکاش ودیا کے انگریز ودوان نے بتایا ہے۔ کہ بجلی کی تڑپن ۲۷ میل تک سُنی جاسکتی ہے۔

ہندوستان میں صنعت شکرسازی

حال میں ایک سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ۱۹۳۴-۳۵ء میں ہندوستان میں ۳۴۷۷۰۰۰ ایکڑ اور ۱۹۳۵-۳۶ء میں ۴۰ لاکھ ایکڑ زمین میں ایکھ لویا گیا تھا۔ اس میں ۱۹۳۵-۳۶ء میں ۴.۷ فیصدی ایکڑ زمین میں ایکھ (کماد) کی فصل اچھی ہوئی۔ اس سال ۵۰۰۰۰۰۰ ٹن گڑ تیار کیا گیا۔ یعنی گڑ کی پیداوار سال گذشتہ کی نسبت دوگنی ہوئی۔

استری سے پُرش اور پھر پُرش سے استری

ہو جانا اگرچہ ایک عجیب و غریب اور حیران کُن معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ قسم کے پریورتن کئی مقامات پر ہو چکے ہیں۔ استری کا پُرش بن جانا۔ اور پھر اُسی کا پُرش سے استری بن جانا ایک نہایت حیرت انگیز ہے۔ دی آنا سے شائع ہونے والے ایک رسالہ لینسٹ Lancet نامی میں اس قسم ایک گھٹنا کی خبر چھپی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ایک ۳۲ سال کی عمر کی کنواری استری آہستہ آہستہ پرش پن کے لکھشن دکھائی پڑنے لگے۔ اور اس کے مطابق جسمانی بناوٹ میں تبدیلی ہونے لگی۔ تھوڑے ہی دنوں میں استری سے پُرش بن گئی۔ لیکن اس کے بعد جب اُس کا اپریشن ہوا۔ تو معلوم ہوا اس پُرش پن نے سب لکھشن کہاں غائب ہو گئے اور وہ پھر استری کی استری ہی ہو گئی۔ پرکار کی ایک گھٹنا بلگریڈ میں بھی ہوئی بتائی جاتی ہے۔ کسی کے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جو پر سب نے دیکھا۔ کہ وہ لڑکا تھا۔ اور رجسٹر پیدائیش میں بھی اس کو لڑکا ہی لکھایا گیا۔ لیکن سات سال کی عمر میں وہ لڑکے سے لڑکی بن گیا۔ اور بارہ سال کی عمر میں پھر لڑکی سے

لمبی داڑھی

داڑھی کو خدا کا نور کہتے ہیں۔ بعض لوگ اسے شوقیہ رکھتے ہیں۔ کئی صورتوں میں بہت لمبی بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ یورپ کے ایک ترکھان کی داڑھی ۹ فٹ لمبی تھی۔ کام کرنے کے وقت وہ اُسے اپنی ہتھیلی میں رکھتا تھا۔

اسی طرح ہالینڈ میں ایک برگو ماسٹر اُس کی داڑھی اتنی لمبی تھی۔ کہ اُسے چلنے کے وقت باندھ کر رکھنا پڑتا تھا۔ ایک دن ایسا کرنا بھول گیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک سیڑھی اُترتے وقت اُس کی داڑھی اُس کے پاؤں میں آگئی۔ اور غریب نے سیڑھی سے گر کر جان دی۔

اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ایک آدمی داڑھی کے ذریعہ سال بھر میں ۶ یا ۷ انچ داڑھی کا [illegible] کرتا ہے یا دیگر الفاظ میں ۸۰ سال کی عمر کا آدمی زندگی میں ۲۷ فٹ لمبی داڑھی کو صفایا کرچکا [illegible]

مینہ ہیں وہ مہانو بھاؤ جو کسی ایک سبھا یا لیے اسلئے سدسیہ بنتے ہیں۔ کہ وہ نشکام بھاؤ سیوا کر سکیں۔ لیکن اُن لوگوں کی حالت واقعی سے ہے۔ جو سماج میں محض اس لئے تشریف ہیں تاکہ انہیں کوئی عہدہ مل جائے۔ مرغوب کر کو آگر ان کو حسب منشا کوئی عہدہ مل جاتا ہے یک سنستھا کی باگ ڈور اُن کے ہاتھوں میں ہے۔ تو وہ شروع شروع میں دلی لگن اور سے کام کرتے ہیں۔ جہاں اپنا چندہ باقاعدہ دیتے رہتے ہیں۔ وہاں اپنے رسوخ روں سے بھی چندہ وصول کر لیا کرتے ہیں۔ ست سنگ میں جہاں خود شامل ہونا باعث ری سمجھتے ہیں۔ وہاں اپنے دوستوں و یاروں ور رشتہ داروں کو بھی ساتھ ہی کھینچ ب۔ انہیں سماج کے ہر ایک کام میں آشا جھلک نظر آتی ہے یہی نہیں بلکہ وہ تو بیٹھتے۔ چلتے پھرتے۔ کھاتے پیتے اور سوتے سماج کا لیش گاتے اور بجے بلاتے رہتے ہیں۔ بس! یہ ساری حالت اُس وقت بالکل ہو جاتی ہے۔ جبکہ وہ لوگ سماج کے عہدہ سار بیٹے۔ زمانہ چونکہ انقلاب پذیر ہے۔ اس ضروری نہیں۔ کہ جو شخص آج کسی ایک سماج ان یا منتری ہے۔ وہ آئندہ بھی پردھان ہی بنا رہے گا۔ لہذا جب کبھی کوئی ایسا آتا ہے۔ جب کہ ان بھائیوں سے اُس یا سنستھا کی باگ ڈور چھن جاتی ہے۔ ک سماج کی اینٹ سے اینٹ بجانے تیار ہو جاتے ہیں۔ اُسوقت انہیں سماج سرگرمیاں بالکل نکمی نظر آنے لگتی ہیں۔ اور کے ادھیکاری بھی اُن کی نظروں میں طرح کھٹکتے ہیں۔ نہ تو سماج کے ست سنگ کا دل لگتا ہے۔ اور نہ ہی سدھانتوں پر شواس رہتا ہے۔ جہاں کچھ عرصہ پہلے و سماج میں چلنے کے لئے زور دیا کرتے تھے۔ ب یوں گوہر افشانی کرتے دکھلائی دیتے جی! سماج میں رکھا ہی کیا ہے؟ وہاں تو شخاص کی پگڑیاں اُچھالی جاتی ہیں۔ اور ہ اصحاب کو بے عزت کیا جاتا ہے۔ وہ یا جبکہ ایک شخص دوسرے شخص کا پسینہ ہر کے دیکھ کر اپنا خون بہانے کے لئے تیار کرتا تھا۔ لیکن آج تو انہیں آپس میں لڑنے صت ہی نہیں ملتی۔ سماج کے انتی پر شنو پہلا بھی چیے یہ تو محض ہماری جیبوں سے خورسنے کے لئے ایک طرح کے سفید ہاتھی کھے ہوئے ہیں۔" وغیرہ وغیرہ۔ پیارے سجنو! آپ چاہے کسی بھی جگہ تشریف یں۔ وہاں آپ کو بیسیوں ایسے اصحاب لے۔ جو کسی وقت سماج کے بہت ہی اچھے

آریہ سماجوں میں اشانتی کا بڑا کارن

(از لالہ دیوی داس جی سبھاسد آریہ سماج - کراچی)

کاریہ کرتا تھے۔ لیکن آج سماج میں قدم رکھنا بھی کسر شان سمجھتے ہیں۔ اپنا چندہ دینا تو درکنار۔ اُلٹا دوسروں کو بھی چندہ نہ دینے کی تلقین کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں شری نارائن سوامی جی نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا۔ کہ "سماج کو کمسے اور دن رات نراشاواد کا پرچار کرنے والے زیادہ تر وہ لوگ ہیں۔ جو کسی وقت سماج کے ادھیکاری سکولوں کے ادھیاپک یا پرتی ندھی سبھاؤں کے پرچارک تھے۔ لیکن اب کسی وجہ سے سماج سے الگ دئے ہوئے ہیں۔" آریہ سجنوں کو یہ بتلانے کے لئے کہ آج کل عہدوں کا خبط کسقدر بڑھ چکا ہے ذیل کے دو واقعات قلمبند کرنا نہایت ہی ضروری سمجھتا ہوں:-

(۱) ایک بار کسی ایک سماج کے پردھان نے مجھے کہا۔ کہ "میری جگہ فلاں فلاں آدمی کو پردھان بنانے کی تجاویز ہو رہی ہیں۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ وہ لوگ کامیاب ہوں۔ اسلئے آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ آپ ہماری سماج کے بھی سبھاسد بن جائیں۔ اور ساتھ ہی کئی ایسے بھائیوں کو سبھاسد بنا دیں۔ جو میرے حق میں کنولینگ کریں۔ اگر آپ چاہیں۔ تو آپ کا چندہ میں اپنی جیب سے دے دونگا۔" اُن کی ان باتوں کو سُنکر مجھے بہت دُکھ ہوا۔ اور میرے انترآتما سے یہ آواز آئی۔ کہ جس سماج کے پردھان کا یہ حال ہو۔ اُس سماج کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ خیر میں نے انہیں یہ جواب دیا۔ کہ "آپ اگر ایک لاکھ روپیہ بھی مجھے دیں۔ تب بھی میں آپ کا کنولینگ ایجنٹ بننا گوارا نہیں کرونگا۔ میں کسی کے حق میں کنولینگ کرنا یا کرانا نہ صرف پاپ سمجھتا ہوں۔ بلکہ اسے لعنت خیال کرتا ہوں۔" اس سجن نے جب میرا یہ مایوس کُن جواب سُنا۔ تو اُن کا منہ فق ہو گیا۔

(۲) چند سالوں کی بات ہے۔ کہ ایک سجن کسی ایک سماج کے ادھیکاری بنے۔ وہ تین سال وہ اُس سماج کے انترنگ سدسیہ بنے رہے۔ ایک سال اتفاق سے انترنگ سبھا میں نہ چنے گئے۔ اس بات کا انہیں اتنا رنج ہوا۔ کہ وہ جھٹ اُس سماج کو چھوڑ کر دوسری سماج کے سبھاسد بن گئے۔ "بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا" دوسری سماج والوں نے انہیں فوراً انترنگ سبھا میں لے لیا۔ چند سال وہ اس سماج کے بھی ادھیکاری ...

انترنگ سبھا میں نہ لیا گیا۔ اس بے قدری کو انہوں نے یہاں تک محسوس کیا۔ کہ وہ سماج کو خیرباد کہہ کر سناتن دھرم سبھا کے ممبر بن گئے۔ اُس کے کچھ عرصہ کے بعد میں نے اُن سے یہ سوال کیا۔ کہ کیوں جناب! کیا پچھلے سال مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ۔ اوتار واد وغیرہ مسائل غلط تھے۔ اور اب ٹھیک ہیں؟ جواب دیا۔ نہ پہلے ٹھیک تھے۔ اور نہ اب ٹھیک ہیں۔ میں نے دوبارہ دریافت کیا۔ تو پھر آپ سناتن دھرم سبھا کے سدسیہ کیوں بنے؟ فرمایا۔ کہ وہاں تیاگ پتر دینا پڑا ہے۔ اُن کے تیاگ پتر کا جب کارن پوچھا گیا۔ تو سناتن دھرم سبھا والوں نے بتلایا۔ کہ انترنگ سبھا میں نہ لئے جانے کے کارن ہی تیاگ پتر دے گئے ہیں۔ خیر اس کے چند مہینوں کے بعد وہ کسی دوسری جگہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں جاتے ہی اُس جگہ کی سماج کے منتری بن گئے۔ اُن کے منتری بننے کا سماچار لاہور کے کسی ایک روزانہ اخبار میں بھی پرکاشت ہوا تھا۔ جب میں نے وہ سماچار پڑھا۔ تو بے اختیار میرے منہ سے یہ شعر نکلا۔ ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

اس قسم کے اور بھی بیسیوں واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن بخوف طوالت صرف انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ویرو! کیا ان باتوں سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ عہدہ داری کا مرض دن بدن بڑھ رہا ہے؟ اگر اس مہلک مرض کا بروقت علاج نہ کیا گیا۔ تو سماج کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ آہ! کتنے دُکھ کی بات ہے کہ جب تک کسی ایک گدی نشین کا دیہانت نہ ہو جائے۔ تب تک وہ کسی کو اپنا چارج دینے کو تیار ہی نہیں

ہوتا۔ سرکاری ملازم تو پچیس یا تیس سالوں کی سروس کے بعد ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں۔ لیکن عہدوں کے بھوکے لوگ مرتے دم تک بھی نہایت ہی شرمناک طریقوں سے اپنے حق میں کنولینگ کرتے رہتے ہیں۔ اُن کی اس قسم کی افسوسناک ذہنیت کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ سماج میں دھڑے بندی یا پارٹی بازی کا روگ دائمی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں نفاق کی خلیج دن بدن وسیع ہونے لگ جاتی ہے۔ اس ساری خرابی کا سبب یہ ہے۔ کہ ہم نے سماج کے عہدوں کو سیوا نہیں بلکہ حکومت سمجھ لیا ہے۔ اگر کوئی شخص اس لئے سماج کا منتری یا پردھان بنتا ہے۔ کہ وہ اپنی علمیت اور تجربے سے سماج کو مستفید کر سکے۔ تو اُس کا یہ قدم نہایت ہی مبارک اور قابل تعریف ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر کوئی آدمی محض دوسروں پر رعب ڈالنے۔ دنیا میں بڑا آدمی کہلانے یا سماج کی سنستھاؤں میں کام کرنے والے بھائیوں کو اپنے آدھین رکھنے کے لئے سماج کی باگ ڈور سنبھالنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس کا یہ فعل از حد شرمناک اور رنجدہ ہے۔

سجنو! بارہا سوچنے پر یہ بات ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ کسی ایک سماج کا ادھیکاری یا انترنگ سدسیہ بننے سے انسان کو کون سے سُرخاب کے پر لگ جاتے ہیں۔ اگر کسی شخص کی عادات اچھی ہیں۔ تو وہ سادھارن سدسیہ رہ کر بھی لوگوں کے پریم شردھا کا پاتر بن سکتا ہے۔ لیکن اگر اُس کی عادات خراب ہیں۔ تو وہ چاہے کسی سماج کا منتری بن جائے یا پردھان۔ عام لوگوں میں کبھی بھی ہر دلعزیز نہیں بن سکتا۔ اگر عہدوں کے بھوکے لوگ کچھ عرصہ کے لئے انترنگ سبھاؤں سے خود بخود الگ ہو کر سماج کے نئے ممبر بنانے۔ پرانے ممبروں میں بھراتری بھاؤ پیدا کرنے۔ سماج کے لئے ڈیپوٹیشن بنا کر دھن جمع کرنے۔ عام لوگوں کو سماج آنے کی پریرنا کرنے۔ آپس کے لڑائی جھگڑوں کو ہمیشہ کے لئے مٹانے۔ سماج کے نئے عہدہ داران کو اپنے صلاح و مشورے

سورگباشی پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کے جیون کی انتم کرتی

ستیارتھ پرکاش کا بامحاورہ اردو ترجمہ

جس پر آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں اور سنیاسیوں کی رائیں آریہ اخبارات میں پرکاشت ہو چکی ہیں۔ آپ کو فی الفور اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نہایت بڑھیا لکھائی چھپائی کی صحیح کتاب جس کا حجم ساڑھے چار صد صفحات سے زیادہ ہوگا صرف ایک روپیہ میں دستیاب ہوگی۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سمت ۱۹۹۴ کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مختلف وبھاگوں کے ادھشٹاتا اور اُپ سبھائیں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مختلف وبھاگوں کے لئے سمت ۱۹۹۴ کے واسطے حسب ذیل ادھشٹاتا بنائے گئے۔ اور اُپ سبھائیں مقرر کی گئی ہیں :-

	ادھشٹاتا	ممبران اُپ سبھا
آریہ مسافر	شری منتری جی	مہاشہ چرنجی لال پریم ۔ پنڈت وشوناتھ ایم۔ اے ۔ پنڈت عشودت مولوی فاضل
آریہ	پنڈت بدھ دیوجی اور	ایڈیٹر پنڈت پریہ ورت جی
ڈی۔ ایم کالج موگا ۔	پروفیسر شودیال جی ایم ۔ اے	موگا کالج اور منٹگمری سکول کے لئے سب کمیٹی کے ممبران یہ ہیں : پنڈت بشمبر ناتھ جی ۔ پروفیسر شودیال جی لالہ ارجن دیوجی
ڈی۔ اے۔ وی سکول منٹگمری ۔	مہاشہ ارجن دیوجی بی۔ اے	
گورو کل بیٹ سوہنی ۔	شری منتری جی	
دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور ۔	سبھا پردہان رائے بہادر بدری داس جی ۔	
نولکھا بھومی ۔	پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید	لالہ نوتن داس جی
مالابار پرچار ۔ جموں پرچار وشدھی وبھاگ	شری منتری جی	
دیوان چند اوشدھالیہ گیان چند اوشدھالیہ	ڈاکٹر منھرا داس جی	
پرچار وبھاگ ۔	پنڈت گیا چند جی بی۔ اے	رائے بہادر دیوان بدری داس جی ۔ لالہ جرنجیت لال جی بان پرستی آچاریہ اُپدیشک ودیالیہ اور پنڈت ٹھاکر دت جی اس سمتی کے پردہان دیوان جی اور سنیوجک ادھشٹاتا پرچار وبھاگ ہوں گے ۔
انو سندھان وبھاگ	پنڈت بدھ دیوجی	اُپ سبھا میں پنڈت چموپتی جی کے ستھان پر پنڈت وشوناتھ جی (گورو کل اُپادھیائے) پنڈت بدھ دیو جی ۔ پنڈت الیشور چندر جی ۔ پنڈت پریہ ورت جی ۔ پنڈت دیو شرما جی ۔ پنڈت وشوناتھ جی ۔ (گورو کل اُپادھیائے)
ساہتیہ وبھاگ ۔	منتری جی	اُپ سبھا میں پنڈت شانتی سروپ مہتہ کے ستھان پر پنڈت وشوناتھ ایم۔ اے) ۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ۔ پنڈت وشوناتھ جی ۔ پنڈت پریہ ورت جی ۔ پنڈت گیان چند جی ۔ مہاشہ چرنجی لال پریم ۔ پنڈت مہر چند جی ناسیہ ۔ پنڈت بدھ دیو جی ۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم ۔
پُستکالیہ	پنڈت پریہ ورت جی پُستکادھیکش	
ودیارتھی آشرم	پردہان پروفیسر شودیال جی	لالہ ہردیال جی ۔ پنڈت وشوناتھ جی اُپادھیائے ۔ لالہ مولراج بی۔ اے ۔ بی۔ ٹی ۔ پنڈت گیان چند جی ۔ لالہ ارجن دیو جی ۔
آریہ یودک سنگھ	پردہان پروفیسر شودیال جی ۔	منتری ۔ پنڈت وشوناتھ جی ۔ سدسیہ پنڈت بشمبر ناتھ جی ۔ شری رمیان نرنجن ناتھ جی ۔ لالہ ارجن دیو جی ۔ پنڈت گیان چند جی ۔ لالہ سنت لال جی ۔
دھن وِنیوگنی سبھا	سدسیہ (کورم تین کا ہوگا)	لالہ نوتن داس جی بیو جک ۔ رائے بہادر مکھن لال جی ۔ پنڈت ٹھاکر دت جی ۔ لالہ روشن لال جی سپورٹس ۔ رائے امرت رائے جی ۔ پنڈت ستیہ برت جی ۔ مہاشہ وداگر جی
دلت اُدھار سبھا	منتری پنڈت نیش پال جی ۔	سدسیہ ۔ پنڈت ٹھاکر دت جی ۔ ماسٹر گوردتہ رام جی (لائلپور) ۔ لالہ انت رام جی (جموں) ۔ لالہ چرنداس جی (سیالکوٹ) ۔ لالہ نندلال جی ۔ پنڈت گیان چند جی ۔
شکشا سمتی		لالہ روشن لال جی سپورٹس ۔ لالہ ارجن دیو جی ۔ لالہ ہردیال جی ۔
آریہ ویرول		(۱) پروفیسر شیودیال جی ۔ (۲) لالہ نوتن داس جی (۳) لالہ نندلال جی ۔ (۴) مہاشہ وشنودت جی ۔ (۵) بشمبر ناتھ جی ۔ (۶) لالہ چرنداس جی (سیالکوٹ) ۔ پنڈت گیان چند جی ۔ (۸) مہاشہ کرشن جی ۔ (۹) لالہ نرنجن ناتھ جی ۔ (۱۰) لالہ ارجن دیو جی ۔ (۱۱) لالہ ہردیال جی بی۔ اے ۔

بانی کا مہتو

بانی ہی سب سے اچھی چیز ہے ۔ اور بانی ہی سب سے بُری وستو ۔ کہتے ہیں :-

ایک بادشاہ تھا ۔ وہ اپنے سب نوکروں سے بدکلامی سے پیش آتا تھا ۔ نوکر اس سے بہت دُکھی تھے ۔ ایک دن بادشاہ نے دربار کیا ۔ اور فرمایا کہ سب لوگ جو چیز سب سے بُری ہو اُسے یہاں پر لے آؤ ۔ کوئی خون لایا ۔ تو کوئی غلاظت لایا ۔ اُن میں سے ایک نوکر نے مُردے کی زبان لا کر رکھدی ۔ بادشاہ سلامت نے باری باری سے سب اشیاء کو دیکھا ۔ وہ حقیقت میں بُری تھیں ۔ مگر مُردے کی زبان دیکھ کر دریافت کیا ۔ کہ یہ کیوں بُری ہے ۔ لانے والے نے جرات سے جواب دیا ۔ کہ عالی جاہ ۔ یہ زبان ہی ہزاروں آدمیوں کو بُرا کہتی ہے ۔ دل دُکھاتی ہے ۔ سماج میں بے چینی لاتی ہے ۔ کیا یہ سب سے بُری نہیں ؟ بادشاہ چپ ہو رہے کچھ دنوں بعد بادشاہ نے دربار کے آگے دوسرا پہلو پیش کیا ۔ کہ سب لوگ نہایت اچھی چیز پیش کریں ۔ ہر ایک نے اپنے اپنے خیال کے مطابق قیمتی قیمتی چیزیں لانے کی کوشش کی ۔ مگر وہی آدمی پھر مُردے کی زبان کا ٹکڑا لے آیا ۔ بادشاہ نے حیرت سے اُسے دیکھا ۔ اور لانے والے سے سوال کیا ۔ کہ جب یہی چیز تو پہلے بری وستو کے خیال سے لے آیا تھا ۔ اب وہی قیمتی خیال کر کے کیسے لے آیا ؟ وہ بولا ۔ حضورِ انور ! اس سے بڑھ کر اور چیز قیمتی کیسے ہو سکتی ہے ۔ اندر کی ساری باتوں کو دوسروں پر ظاہر کرنے کا آلہ یہی ۔ گیان کا سادھن یہی ۔ غیروں کو متر بنانے کی طاقت اس میں ۔ یہاں تک کہ پربھو نام کا جپ کرتے کرتے مکتی دلانے کی شکتی اس میں ۔ فرمایئے یہ ٹکڑا قیمتی ہے یا کیا ؟ بادشاہ نے اطمینان سے فرمایا ۔ واقعی بانی کا بڑا مہتو ہے ۔

انوادک :- گنیش دت ۔ آریہ سیوک ۔ جام پور

آریہ اُپدیشک پنڈت شانتی پرکاش جی کی ضمانت پر رہائی

(از پرکاش وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیشک پنڈت شانتی پرکاش جی کو قادیاں میں پچھلے دنوں آریہ یووک سبھا کے سالانہ جلسے پر تقریر کرنے کے سلسلہ میں زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کوٹ چھپڑ ضلع ڈیرہ غازیخاں (جہاں پنڈت جی کا گھر ہے) سے گرفتار کیا گیا تھا ۔ پولیس پنڈت جی کو گرفتار کر کے ۱۴ ار جولائی ۱½ بجے بعد دوپہر گورداسپور میں لائی ۔ پنڈت جی کے پہنچنے سے پہلے پنڈت گیا چند جی بی۔ اے آریہ سیوک ادھشٹاتا وید پرچار وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پیروی مقدمہ کے لئے گورداسپور میں پہنچ گئے تھے ۔ اور گورداسپور ۔ قادیاں ۔ بٹالہ ۔ دینانگر سے کئی آریہ بھائی بھی پہنچ گئے تھے ۔ شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار بھی لاہور سے پنڈت شانتی پرکاش جی کے ساتھ ہی پدھارے ۔

۲½ بجے پولیس نے پنڈت جی کو لالہ کنور بھان اے ۔ ڈی ۔ ایم کی عدالت میں پیش کیا ۔ وکلا صاحبان لالہ پشاوری مل جی ۔ لالہ لکھمی رام جی و لالہ بہاری لال جی وغیرہ پنڈت جی کی طرف سے پیش ہوئے ۔ اور پنڈت جی کو ضمانت پر رہا کرانے کے لئے درخواست پیش کی ۔ عدالت نے اس شرط پر ایک ہزار روپیہ کی ضمانت منظور کی ۔ کہ پنڈت جی تا فیصلہ مقدمہ احمدیوں کے خلاف کوئی تقریر نہ کریں ۔ اس پر لالہ دیودت جی پردھان آریہ سماج دینانگر و پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی دینانگر نے ضمانت دیدی ۔ جس پر پنڈت جی کو رہا کر دیا گیا ۔ اور وہ دوسری صبح لاہور پہنچ گئے ۔ البقیہ پرماتما

ہریجنوں کو عیسائیوں اور مسلمانوں کے سُنہری جال سے بچاؤ

ج کل ہریجنوں میں مسلمان اور عیسائی مشنریوں کیطرف سے بڑا غلط پراپیگنڈا کیا ہے۔ اور ہریجنوں کو ان کے آبائی دھرم سے پتت کرنے کے لئے بہت سی انجمنوں کی سے ہندی اُردو اور گورمکھی میں ہندو دھرم کے خلاف لٹریچر تیار کرکے مُفت تقسیم کیا جارہا ہے۔ اس بات کی اشد ضرورت دیر سے محسوس کیجارہی تھی۔ کہ صرف ہریجنوں میں سناتن ویدک دھرم کا یف کے لئے ہفتہ وار اخبار جاری کیا جائے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے شری پرتھوی سنگھ دی کی زیر ادارت ایک ہفتہ وار اخبار "دلت بندھو" کے نام سے نکالنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اخبار ی تمام انتظامات مکمل ہوچکے ہیں۔ پہلا پرچہ ۲۸ اگست جنم اشٹمی کے شبھ اوسر پر نکلیگا۔ سالانہ صرف تین روپیہ ہوگا +

تمام آریہ سماجوں کو اس پرچہ کا خریدار بننا چاہئے۔ اور اپنے اپنے شہر کے ہریجنوں کو یہ پرچہ پڑھنے دینا چاہئے۔ اس اخبار کے متعلق مشہور ہریجن لیڈر راؤ بہادر ایم سی راجہ صاحب کی یہ رائے ہے۔ کہ یہ ہر ایک گاؤں کے لئے مُستقل پرچارک کا کام دے گا۔

نوٹ:۔ تمام خط وکتابت بنام مہاشہ پرتھوی سنگھ جی آزاد گورودت بھون لاہور کے پتہ پر فرمائیں +

بی۔ ایس۔ چندر۔ منیجر "دلت بندھو" گورودت بھون لاہور

سرہند میں ایک سناتنی پنڈت کے ویاکھیان امر ہونے کی عجیب کتھا

عرصہ ایک ماہ ہونے کو ہے۔ کہ سرہند منڈی کی پبلک پاٹھ شالہ میں ایک مہاتما جی کی ہر روز کیرتن و کتھا ہو رہی ہے۔ اس کے دوران میں سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ایک پنڈت جو کہ اُپدیشک کا کام کرتا ہے یہاں پر آیا۔ جس نے اپنا نام پنڈت جینت رام شاستری بی۔ اے بتلایا۔ آپ نے ۲ تاریخ کو پاٹھ شالہ میں لیکچر دیا۔ کسی خاص وِشے کو نہ لیتے ہوئے آپ نے امرناتھ پوری کی کتھا بیان کی۔ جس میں آپنے لوگوں کو بتلایا۔ کہ اس نگر کا نام امرناتھ پوری کیوں پڑا۔ وہ کتھا اس پرکار سے ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ نارد جی نے پاربتی کو بتلایا۔ کہ دیکھ پاربتی تو کتنی دفعہ مرن اور جنم کو دھارن کر چکی ہے۔ تو کیوں نہیں امر کتھا کو سُنکر امر ہو جاتی؟ جبکہ مہادیو جی امر کتھا جانتے ہیں۔ اس پر پاربتی نے بضد ہوکر مہادیو جی کو کتھا سُنانے کے لئے رضامند کرلیا۔ چنانچہ شوجی نے اپنا تیسرا نیتر پرگٹ کرلیا۔ اور جہاں تک اُن کی درشٹی پڑی۔ کوئی وستو ایسی نہ رہی جو کہ بھسم نہ ہوگئی ہو۔ پرنتو دیو وش ایک طوطے کا بچہ درخت کی کھوکھ میں جہاں کہ وہ بیٹھے بیٹھے رہ گیا۔ کیونکہ اُوپر ان کی نگاہ نہ گئی تھی۔ جب کتھا شروع ہوئی۔ تو پاربتی کو نیند آگئی۔ اور وہ تو سونے لگی۔ اور وہ طوطے کا بچہ اس کتھا کو سُنتا رہا۔ جب کتھا سماپت ہوئی۔ تو مہادیو جی کو یہ دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی۔ کہ پاربتی سو رہی تھی۔ اور ہاں ہاں کی آواز برابر آرہی تھی۔ جب انہوں نے معلوم کرنے کی کوشش کی۔ تو درخت کی کوکھ سے طوطے کا بچہ نکلکر اُڑ گیا۔ تب مہادیو بھی اس کا ناش کرنے کے لئے ترشول کو اُٹھا کر دوڑے۔ پرنتو وہ طوطے کا بچہ وید ویاس جی کی استری کے مکھ میں داخل ہوکر گربھ آشیہ میں جاکر ٹھہر گیا۔ اور مہادیو بھولے ناتھ جی نے بھی وہاں ہی ترشول گاڑ دی۔ جب انہیں سمجھایا گیا۔ کہ مہاراج یہ تو امر ہوگیا ہے اس کو آپ کیسے مار سکتے ہیں۔ تو وہ لوٹ گئے۔

اب یہ طوطے کا بچہ گربھ میں ہی پلنے لگا۔ اور بارہ سال تک گربھ میں رہا۔ وہاں ہی شاستروں وغیرہ کا ادھین کیا۔ آپ چونکہ وشید بھی ہیں۔ اسلئے آپ نے لوگوں کو وشواس دلانے کی کوشش کی۔ کہ بارہ سال تک بچہ گربھ میں رہ سکتا ہے۔ حالانکہ بھگوان دھنونتری جی نے لکھا ہے۔ کہ بارہ مہینے کے بعد اگر (प्रसव) پرسوت ہو۔ تو اس کو وکار سمجھنا

ایک روپیہ میں پانچ ہزار روپیہ

اور

پانچ ہزار روپیہ تک مُفت بیمہ زندگی کے قواعد حاصل کرنے کے لئے ہندوستان بانڈ خریدیں!

صرف ایک ہی مرتبہ مبلغ -/8/ روپیہ ادا کرنے کے بعد آپ کو تا زندگی کوئی چندہ وغیرہ ادا نہیں کرنا پڑے گا جب تک آپ کو تین روپیہ سے پانچہزار روپیہ تک کوئی ایک انعام نہ مل جائے گا۔ آپ کا بانڈ بدستور جاری رہے گا۔ آپ کو سال میں ایک مرتبہ 25000 روپیہ کے تقسیم انعامات میں حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا۔
بصورت موت مبلغ 5000 روپیہ کا پہلا انعام وارثوں کو دیا جائیگا ٭

بارسوخ اور محنتی ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے!!

مفصل پراسپکٹس اور شرائط ایجنسی کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں:۔

دی منیجنگ ڈائرکٹر دی ہندوستان انشورنس کمپنی لمیٹڈ۔ نسبت روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج بھگت پورہ (پسرور) کا سالانہ جلسہ

شاندار دلت اُدھار کانفرنس

۹ - ۱۰ - اور ۱۱ جولائی ۱۹۳۲ء کو آریہ سماج بھگت پورہ (یہ گاؤں پسرور ضلع سیالکوٹ سے قریباً ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے) کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ سبھا کی طرف سے شری پنڈت دھرم دت جی اور مہاشہ چرنجی لال جی پریم - نیز مہاشہ آتم دیو جی اور مہاشہ ہنسراج جی بھجنیک پدھارے ہوئے تھے - بھگت پورہ کے علاوہ ۹ اور ۱۱ جولائی کی رات کو پریم جی کے پسرور میں بھی دو لیکچر ہوئے جنہیں جنتا نے بہت پسند کیا۔ پنڈت دھرم دت جی کے ویاکھیانوں اور مہاشہ آتم دیو اور مہاشہ ہنسراج کے بھجنوں نے سماں باندھ دیا۔

دلت اُدھار کانفرنس

۱۰ جولائی کو بھگت پورہ میں زیر صدارت مہاشہ نیر بھ رام جی پردھان آریہ سماج پسرور دلت اُدھار کانفرنس منعقد ہوئی - راجہ رام سنگھ منتری پسرور سماج کو کانفرنس کے سیکرٹری مقرر کیا گیا - کانفرنس بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی - اس میں مندرجہ ذیل پرستاو سروسمتی سے پاس ہوئے۔

سیکرٹری جی نے بڑی مختصر رپورٹ پڑھی۔ جس میں انہوں نے تمام پہلوؤں پر روشنی والی اور تمام علاقے میں ویدک پرچار کرانے کی ضرورت ظاہر کی۔

(۱) یہ دلت اُدھار کانفرنس شدھی سے سمبندھ رکھنے والے تمام منڈلوں و سوسائٹیوں سے نویدن کرتی ہے۔ کہ وہ شدھی کرنے سے پیشتر مندرجہ ذیل باتوں پر غور کر لیا کریں:-

(الف) شدھی سے پیشتر اس علاقے میں کچھ دیر پرچار کرا لیا کریں۔ تاکہ شدھی کے لئے وہاں کے لوگوں میں خواہش پیدا ہو - اور اس کام کے لئے وہ لوگ اپنے آپ کو خود پیش کریں۔

(ب) شدھی سے پیشتر یہ فیصلہ کر لیا کریں - کہ اگر شدھی کے بعد شدھ شدہ بھائیوں کو اپنے گراموں میں تکلیف ہو گی - تو ان کے رہنے کا کیا پربندھ ہو گا؟

(ج) شدھی کے بعد اس علاقے میں باقاعدہ پرچار کرانے کا پربندھ کیا جائے - اور شدھی کرنے والی سبھا اپنی ذمہ واری کو محسوس کرتے ہوئے ان لوگوں سے میل جول رکھا کرے۔ تاکہ اصل حالات سے وہ آگاہ رہا کریں۔

(د) نتیجہ ہوا - کہ مندرجہ بالا ریزولیوشن کی ایک نقل و یا نند سالویشن مشن سیالکوٹ - دوسری ماسٹر بنارسی داس جی اگروال کو نیتری پردھان میگھ اُدھار سبھا سیالکوٹ کو بھیجی جائے -

(۲) ا - یہ دلت اُدھار کانفرنس شریمان مہاتما ہنسراج جی سے نویدن کرتی ہے - کہ جو مبلغ - / ۳۰۰ روپیہ جی سیوک سنگھ نے آریہ کنبائیوں کے لئے بھومی خریدنے کے لئے منظور کئے تھے - وہ ابھی تک استعمال نہیں کئے گئے - علاقے کے لوگ از حد تنگ ہیں - اسلئے وہ کرپا کر کے بہت جلدی یہ کاریہ کریں - اس کے ساتھ شریمان پنڈت اوذکا ناتھ جی تکو پردھان ہریجن سیوک سنگھ سیالکوٹ سے بھی نویدن ہے - کہ ان کے پاس مبلغ - / ۳۰۰ روپیہ کافی دیر سے ہری جن سیوک سنگھ لاہور کی طرف سے آریوں کے لئے بھومی خریدنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اس سے بہت جلد بھومی خریدنے کا پربندھ کیا جائے - اگر کام کی زیادتی سے وہ خود تشریف نہیں لا سکتے - تو وہ روپیہ آریہ سماج پسرور کو یا مہاشہ نیربھے رام جی ادھشٹاتا دلت اُدھار کو بھیجنے کی کرپا کریں - تاکہ بھومی خریدنے کا پربندھ کیا جائے - کیونکہ بغیر رقم ملنے کے کسی مالک زمین سے فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

(ب) نتیجہ ہوا - کہ اس پرستاو کی ایک نقل شریمان مہاتما ہنسراج جی کو دوسری پنڈت اودکا ناتھ جی کو بھیجی جائے -

(۳) یہ دلت اُدھار کانفرنس ہندو جنتا سے پرارتھنا کرتی ہے - کہ دلت جاتیوں کے لئے چھوٹی چھوٹی Industries کھولکر ان کو باقاعدہ کام سکھلا کر ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا جائے - تاکہ وہ لوگ کام سیکھ کر ہندو جنتا کے لئے لابھدائیک ہو سکیں۔

(۴) یہ دلت اُدھار کانفرنس ضلع سیالکوٹ کی تمام آریہ سماجوں سے نویدن کرتی ہے - کہ وہ اپنے اپنے علاقے کو سنبھالیں - اور وہاں باقاعدہ پرچار کرانے کا پربندھ کریں - اگر ہر ایک آریہ سماج ایسا کرے - تو پرچار کا کام نہایت اعلےٰ پیمانہ پر ہو سکے - اور کسی ایک سماج پر سارا بوجھ نہ پڑا رہے -

(۵) ا - یہ دلت اُدھار کانفرنس گورنمنٹ سے نمرتا پورک نویدن کرتی ہے - کہ وہ تمام دلت جاتیوں کے لوگوں کو پولیس و فوج میں ملازم ہونے کی اجازت دیں - کیونکہ یہ لوگ جسمانی طور پر یا دلیری میں کسی بھی دوسری جاتی کے لوگوں سے کم نہیں -

ب - یہ کانفرنس گورنمنٹ سے نمرتا پورک نویدن کرتی ہے - کہ تمام دلت جاتیوں کو جو کہ بہت افلاس زدہ ہیں - جن کا زیادہ تر پیشہ کھیتی باڑی ہے - ان کو زراعت پیشہ قرار دے کر ان کی امداد کیجائے -

(ج) نتیجہ ہوا - کہ آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور سے نویدن کیا جائے - کہ وہ گورنمنٹ سے پتر ویوہار کر کے یہ کام کرانے کی کرپا کریں -

(د) فیصلہ ہوا - کہ مندرجہ بالا پرستاو کی نقل پنجاب گورنمنٹ کو دوسری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کو بھیجی جائے -

(۶) یہ دلت اُدھار کانفرنس فیصلہ کرتی ہے - کہ تمام دلت جاتیاں آپس میں کوئی چھوا چھوت نہ رکھیں - اور موجودہ چھوا چھوت کو دور کر کے اپنی طاقت کو دوبالا کریں - کیونکہ ان کی آپس کی چھوا چھوت ان کو دن بدن کمزور کر رہی ہے - اور اس کا اثر دوسری ہندو جاتیوں پر بھی رہا ہے - اس کلنک کو فوراً دور کر دینا چاہئے -

(نوٹ) بھگت پورہ میں آریہ میگھوں کے ۰ ۷ گھر ہیں - وہاں کی سماج کے پردھان نے اعلان کیا - کہ وہ کسی بھی دلت بھائی سے کبھی بھی کسی طرح کی چھوا چھوت نہیں کرتے اور نہ ہی کرینگے -

(۷) یہ دلت اُدھار کانفرنس نمرتا پورک گورنمنٹ سے پرارتھی ہے - کہ وہ دلت جاتی کے لڑکوں کو میٹرک تک آدھی فیس کی گنجائش دیتی ہے - جس کے لئے اُن کا دھنیہ واد ہے - لیکن دلت جاتیوں کی فہرست جو گورنمنٹ نے شائع کی ہے - اس میں بٹوال جاتی کا نام درج نہیں ہے - کرپا کر کے اس جاتی کا نام بھی درج کر کے سہائیتا کیجائے -

(۸) چونکہ گورنمنٹ دلت جاتی کے لڑکوں کو میٹرک تک آدھی فیس معافی کی گنجائش دیتی ہے - جس کے کارن غریب و نادار دلت لڑکوں کی ساری فیس معاف نہیں کی جاتی - جس کی وجہ سے یہ لڑکے تعلیم سے بے بہرہ رہتے ہیں اسلئے یہ کانفرنس گورنمنٹ سے نمرتا پورک نویدن کرتی ہے - کہ وہ دلت جاتیوں کے غریب و نادار لڑکوں کے لئے غریبی کی بنا پر ساری فیس کی معافی کا اعلان کر کے ان کی سہائیتا کیجائے -

(۹) نتیجہ ہوا - کہ ان ریزولیوشنوں کی نقل آریہ مسافر میں برائے اشاعت بھیجی جائے -

(نوٹ) اس کانفرنس کے ضروری ریزولیوشن پر شریمان مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر و پنڈت دھرم دت جی نے بڑی اچھی طرح سے روشنی ڈالی - انت میں پردھان جی نے راجہ رام سنگھ جی و تمام اُپستھت سجنوں کا دھنیہ واد کیا - جس کے پشچات سیکرٹری دلت اُدھار کانفرنس نے پردھان جی کا نہایت خوش اسلوبی سے کام کرنے کے لئے دھنیہ واد کیا -

---

بقیہ صفحہ ۱۲

جو کہ بھری سبھا میں جہاں کہ تمام استریاں اور پُرش بیٹھے ہوں اس قسم کی تقریریں کرے - ان لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں - کہ ایسی مثالیں پیش کر کے دیگر مذاہب والوں کے مذاق کا نشانہ بن رہے ہیں - اور استری جاتی کی علانیہ توہین کیجاتی ہے - آریہ سماج پر تو نکتہ چینی یہ لوگ دوش لگاتے نہیں تھکتے - لیکن اپنی چارپائی کے نیچے لاٹھی نہیں پھراتے - کہ ان کی قسمتوں میں کیا کچھ بھرا ہے - حالانکہ آریہ سماج ہندو جاتی کو ہر طرح سے سُدھارنا چاہتا ہے - لیکن یہ لوگ ہیں - کہ سُدھار تو بجا رہا - ایسی کتھائیں سُنا کر اُلٹا نقصان کر رہے ہیں - دوسرے اور پنڈت جی نے شرادھ پر لیکچر دیا جس میں آپ نے بتلایا - کہ جس طرح سے امریکہ کا سکہ ہندوستانی سکوں میں تبدیل ہو سکتا ہے - اسی طرح سے ہندوستان کا سکہ دیگر ممالک کے سکوں میں تبدیل ہو جاتا ہے - جب چھوٹی سی گورنمنٹ اتنا انتظام کر سکتی ہے - تو کیا ایشور اتنا بھی انتظام نہیں کر سکتا - کہ براہمنوں کو پتروں کے نمت (नामित) کرایا ہوا بھوجن بھی اوستھا انوسار تبدیل کر دے - اپنے لیکچر کے دوران میں پنڈت جی نے چیلنج دیا - کہ میں ہر وقت شاستر ارتھ کرنے کو تیار ہوں - جب جی چاہے کوئی کرے - چنانچہ جب آریہ سماج کو پتہ لگا - تو انہوں نے اس کے متعلق تیاری کرنی چاہی - اب تو اپدیشک جی کے ہاتھوں کے طوطے اُڑنے لگے - اور لگے بہانہ بنانے - کہ اس وقت تو مجھے نہایت ضروری کام ہے - میں پھر آؤں گا - اور شاستر ارتھ کروں گا - چنانچہ یہ سوچکر کہ کہیں کوئی اپدیشک شاستر ارتھ کرنے کے لئے آ ہی نہ جاوے آپ چپکے سے گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے - اور لوگوں کو پتہ بھی نہیں لگا - کہ اُپدیشک صاحب یہاں ہیں یا کہ نہیں

دانو پرکاش دشانتی پرکاش -
سرہند منڈی)

مراسلات

وید جینتی سپتاہ — پیوش بندو

(از مہاشہ پریم چند رجی ۔ گورودت بھون ۔ لاہور)

وید جینتی سپتاہ وید پرچار سپتاہ ہے ۔ یہہ وُہ سپتاہ ہے ۔ جس میں ہم کو اپنی توجہ دیگر تمام امُور سے ہٹا کر وید پرچار اور ویدوں کی اور سنسار کو راغب کرنے کے لئے لگانی چاہئے ۔ پراچین کال میں رشی ترین کے اس مہان ادسر پر ۔ پورے ویدوں کے منن تتھا ادھین دیدک ودیاؤں کے انوشٹھن کی اور ادھک طور پر لگایا کرتے تھے ۔ اسوقت جبکہ سمست سنسار ویدوں کو بھول چکا ہے ۔ اور ویدوں کی ودیاؤں کی اور دھیان نہیں دیا جاتا تھا ۔ رشی دیانند کے پرادربھاؤ سے پھر سے پراچین ڈھنگ سے وید چرچا شروع ہو گئی ہے ۔ اور دُنیا کو پتہ چل رہا ہے ۔ کہ ویدوں کے پورن گیان سے ہی سنسار کا کلیان ہو سکتا ہے ۔ اور وید ہی ایک ایسا شاہراہ پیش کرتے ہیں ۔ جس پر چلکر انسانی زندگی مکمل ہو سکتی ہے ۔ بھی بھن پرکار کے وچاروں پر عمل کرنے سے سنسار کا کلیان نہیں ہو سکتا ۔ اور نہ ہی اسطرح شانتی ستھاپت ہو سکتی ہے ۔ انسان کو کامل طور پر آرام اور تسکین کی زندگی بسر کرنے کے لئے وید مقدس ہی ایسی سُنہری زندگی پر آچرن کرنے کا اپدیش دیتے ہیں ۔ جس سے اصلی معنوں میں انسان انسان بن سکتا ہے ۔ اور انسان کے بل پر آچرن کرتا ہوا دوسروں کے لئے آرام اور راحت کا باعث ہو سکتا ہے ۔

پربھو کے غیر فانی کلام وید کے لئے اپنے آپ کو ارپت کرنا ہر ایک آریہ بھائی کا پرم کرتویہ ہے ۔ اسی لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہر ورش شراونی کے اُپ لکش میں آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو وشیش طور پر وید جینتی سپتاہ منانے کے لئے پریرت کرتی ہے ۔ اور اس شبھ اوسر پر وید پرچار سپتاہ منانے کا پروگرام اوگھوشت کرتی ہے ۔ اس ورش کا پروگرام سماچار پتروں دوارا پرکاشت ہو چکا ہے ۔ اور سورگباشی شری پنڈت شو شنکر جی کا ویدیر تتھ دوسرا وید منتروں کا سندر سنگرہ "پیوش بندو" آریوں کے وشیش سوادھیائے کے لئے رکھا گیا ہے ۔ یہ سنگرہ ویدوں کے پورن ودوان پنڈت شو شنکر جی کی آخری یادگار ہے ۔ اس وید سنگرہ کی تیاری میں ہی پنڈت جی اپنے انتم کال میں سنلگن تھے ۔ اور جتنا بھی تیار کر پائے ۔ اُسے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پرکاشت کر دیا ۔ سنگرہ میں کل ایک سو وید منتر ہیں ۔ جن کے سلیس اور سرل زبان میں ارتھ ہیں ۔ اور اُس کے اُپرانت اسپر پرکاش ڈالا گیا ہے ۔ یہ سپتاہ ۱۷ اگست سے ۲۹ اگست تک جاتا ہے ۔ اسلئے اسی کرم انوسار وید منتروں کے منن تتھا ادھین کی ایک سوچی تیار کی گئی ہے ۔ اس کے معلوم کرنے سے آریہ بھائیوں کو وشیش طور پر لابھ ہو سکتا ہے ۔ اور انہیں معلوم پڑ سکتا ہے ۔ کہ پربھو کے ویدوانی کے کتنی پرکار کے اتم اپدیش ہم تک پہنچ سکتے ہیں ۔ چنانچہ پہلے دن پرماتما کی پرارتھنا سامگری کے "بھاؤ" سے لیکر پریم سے وانی کے اور بھاؤ" تک کا منن کرنا چاہئے ۔ دوسرے دن "وانی کیسی بولنی چاہیئے" سے لیکر "اگیانی کے تیاگ" تک کا پروگرام ہے ۔ تیسرے دن "وودان سنز سے لابھ" سے لیکر "دشٹ جن کو گئو دودھ پراپت نہ ہو" تک سے جانکار ہونا چاہیئے ۔ چوتھے دن "پرشارتھ" سے لے کر "دان کا پھل" جاننا لازم ہے ۔ پانچویں روز پرم ادارتا" کی حقیقت سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے "سب تکلیف نہیں" کی حقیقت معلوم کرنی چاہیئے ۔ چھٹے دن "کاریوں میں بھید" دیکھتے ہوئے "استیہ کے ناش" تک کا منن آوشیک ہے ۔ ساتویں دن کے پروگرام میں "ہنت پاون پربھو کے مرم کو جانتے ہوئے" بھگتی کے پھل" سے بھی آگاہ ہونا چاہیئے ۔ آٹھویں دن "سو کرما لابھ کرنا ہے" کے معانی کو واضح کرنے والے وید منتر سے لے کر "دولشیوں سے بچنے" کے اپدیش تک پاٹھ کرنا چاہیئے ۔ اسی طرح نالویں دن "ہم پورن آیو ہوں" کی پرارتھنا کے وید کنت تتو سے واقف ہو کر "وید ادھین کے پھل" تک جانکار ہونا آوشیک ہے ۔ اسی طرح نو دن کا پروگرام صرف ہر ایک آریہ سماج کو ہی نہیں ۔ بلکہ ہر ایک آریہ بھائی کو بھی منانا چاہیئے ۔ جہاں آریہ سماجوں کو سنگٹھت روپ میں اس پروگرام کو جاری کرنے پر وشیش بل دینا چاہیئے ۔ وہاں وید پریمیوں تک ویدوں کے اس سندر سنگرہ کو پہنچانا بھی نہایت مفید ہے ۔ آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو وید پرچار سپتاہ منانے کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دینی چاہئیں ۔ اور سوادھیائے کے لئے "پیوش بندو" کی کافی کاپیاں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے ساہتیہ وبھاگ سے منگوا لینی چاہئیں ۔ سبھا نے وید سپتاہ کے شبھ اوسر پر اس پستک کو پونے دام پر کر دیا ہے ۔ اسلئے پانچ آنے کی کتاب آپ تین آنے نو پائی میں پراپت کر سکتے ہیں ۔ اور اگر ایک کاپی کی بھی ضرورت ہو ۔ تو پانچ پیسے مزید محصول ڈاک یعنی پانچ آنے بھیج دیجئے ۔ پستک آپ کے پاس پہنچ جائے گی ۔ چنانچہ آپ شتابی ہی مطلوبہ کاپیاں منگوا لیجئے ۔ اور پہلے سے ہی جنتا کو وید جینتی سپتاہ منانے کے لئے پریرت کرنا شروع کر دیجئے ۔

وید جینتی سپتاہ میں جہاں ویدوں کے منن تتھا ادھین کا پروگرام ہے ۔ وہاں وید پرچار اور ساہتیہ دوارا وید پرچار کی اور بھی آریہ بھائیوں کو وشیش دھیان دینا چاہیئے ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ساہتیہ وبھاگ کو پشٹ کرنے کے لئے وید سنبندھی لٹریچر منگوانا چاہیئے ۔ اور ویدوں پر اُتم گرنتھ پرکاشت کرنے کے لیے اپنی آئے کا کچھ بھاگ بھیجنا چاہیئے ۔ جس سے سبھا وید سنبندھی اُتم لٹریچر پیدا کرنے کے لئے کاریہ کرم تیار کر سکے ۔

آریہ ویر دل کرنال کی شاندار سہ ماہی رپورٹ

۱۴ مارچ کو مہاتما ہنسراج جی نئے آریہ سماج مندر کا پرویش سنسکار کرنے کے لئے کرنال پدھارے تھے ۔ اُن کا ایک نہایت ہی شاندار جلوس نکالا گیا ۔ جس میں کہ آریہ ویر دل نے نمایاں حصہ لیا ۔ اس جلوس میں آریہ ویر دل کے تقریباً ۳۰ ممبران باوردی شامل ہوئے جب جلوس آریہ سماج مندر میں پہنچا ۔ تو آریہ ویر دل نے گارڈ آف آنر پیش کیا ۔ جس کا جواب پوجیہ مہاتما جی نے نہایت دھنیاد کے ساتھ دیا ۔ بعد ازاں آریہ ویر دل کے جلسے کا انتظام بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ۔

۲۸ ۳/۳۷ کو نیم انوسار جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی گئی ۔ اس روز بھی آریہ ویر دل کے تقریباً ۳۰ ممبران باوردی شامل تھے ۔ چودھری سنگرام جی پردھان آریہ سماج نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی ۔ اور انہوں نے اپنے پربھاؤشالی ویاکھیان دوارا جھنڈے کی مہما کو جنتا کے سامنے ورنن کیا ۔

۱۳ ۴/۳۷ کو مقامی نہر پر بیساکھی کا میلہ تھا ۔ اس دن شہر اور دیہات کے ہزاروں نر ناری اسی نہر پر اشنان کرنے آتے ہیں ۔ بھیڑ زیادہ ہونے اور کوئی خاص انتظام نہ ہونے کی وجہ سے پہلے جنتا کو بڑی دقت پیش آتی تھی ۔ کیونکہ استریوں اور مردوں کے اشنان کرنے کا الگ الگ انتظام نہ تھا ۔ تمام آریہ ویروں نے اسی رات کو دو بجے نہر پر پہنچ کر پتہ لگایا ۔ کہ نہر بہت چڑھی ہوئی ہے ۔ چنانچہ بیڑوں کا انتظام کیا گیا ۔ اس کے علاوہ مردوں اور استریوں کے اشنان کرنے کے لئے الگ الگ گھاٹوں پر جگہ مقرر کی ۔ شروع سے ہی راستے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا ۔ مردوں کا راستہ الگ اور استریوں کا الگ تھا ۔ تین آریہ ویروں نے ٹریفک کا انتظام نہایت اچھی طرح سرانجام دیا ۔

ویر نیلو رام اور ویر لجا رام نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر دو ڈوبتے ہوئے بچوں کو موت کے منہ سے بچایا ۔ میلہ تقریباً گیارہ بجے قبل از دوپہر کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا ۔

۲۵ ۴/۳۷ کو نیم انوسار جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی گئی ۔ اس روز ۳۰ کے قریب آریہ ویر باوردی شامل ہوئے ۔ آریہ ویر دل کے علاوہ شہر کے بہت سے آریہ سجن اور استریاں بھی شامل تھیں ۔ تقریباً سب کے سروں پر کیسری پگڑیاں اور استریوں کے کیسری ساڑھیاں نظر آ رہی تھیں ۔ جھنڈا لہرانے سے پہلے شردھانند اناتھ آلیہ کا بینڈ بجا ۔ اور اُس کے بعد شہر کے رئیس لالہ دیوی پرشاد جی نے اپنے پوتر ہاتھوں سے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی ۔ چند آریہ ویروں نے ویدک دھرم کی جے اور رشی دیانند کی جے کے نعرے بلند کئے ۔ جس سے تمام آریہ سماج مندر گونج اُٹھا اور پبلک پر نہایت ہی اچھا اثر پڑا ۔

۱۸ ۶/۳۷ کو جیٹھ کا دسہرہ تھا ۔ اس روز بھی مقامی نہر پر شہر کے آس پاس کے دیہات کے استری پُرش ہزاروں کی تعداد میں اشنان کرنے کے لئے جاتے ہیں ۔ چنانچہ آریہ ویر دل نے نشچے کیا ۔ کہ وہ وہاں بھی جنتا کو سہولیت پہنچانے کے لئے انتظام کرے ۔ اس نشچے کے انوسار آریہ ویر دل صبح ۳ بجے ہی نہر پر پہنچ گیا ۔ اور جاتے ہی ایک بڑا بھاری بیڑا جسے شری پنڈت لالہ پریم ناتھ جی ایڈووکیٹ و رئیس اعظم کرنال نے تیار کرا کر آریہ ویر دل کو دیا تھا نہر میں ڈالا گیا ۔ اُس پر دونوں تیراک ویر ویر نیلو رام اور لجا رام کی ڈیوٹی لگائی گئی ۔ کہ کہیں کوئی ڈوبنے نہ پائے ۔ خوش قسمتی سے اُس روز ڈوبنے کا کوئی وقوعہ پیش نظر نہیں آیا ۔ اس روز میلے میں بہت زیادہ بھیڑ تھی ۔ آریہ ویروں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے ٹریفک کا انتظام کیا ۔ اور استری پُرشوں کے لئے علیحدہ علیحدہ راستے مقرر کر کے علیحدہ علیحدہ گھاٹوں پر نہانے کا انتظام کیا ۔ ایک استری اور ایک پُرش کو جو کہ ٹانگوں کی چپیٹ میں آ کر زخمی ہوئے تھے ۔ ہسپتال پہنچایا ۔ میلہ تقریباً ۹ بجے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم کیا گیا ۔

آریہ ویروں کی ستھاپنا شری یان پوجیہ لالہ ہردیال جی نے ۲۸ جنوری ۳۲ء کو کی تھی ۔ اُس وقت آریہ ویروں کی تعداد صرف ۱۲ ہی تھی ۔ پرنتو اب آریہ ویر دل کے ممبران

آریہ سماجک جگت

ری پنڈت چموپتی جی کی یاد میں

(ری گھبر دیال جی - بالوگنج - شملہ)

مجھ کو پنڈت جی کی مرتیو کا حال سُنکر اور پڑھکر
...ج ہوا - اور مجھ کو کل باتیں جو میرے ساتھ
...ی اور کل کانگڑی میں گنگا کے اُس پار - ہوا کرتی
...ی یاد آ گئیں - میں کچھ عرصہ پنڈت جی کے برابر کے
...رے میں رہا تھا - پنڈت جی صبح اُٹھ کر پہلے کچھ دور
...کے لئے چلے جاتے تھے - اور واپسی پر اشنان
...ی سندھیا ہون کرتے تھے - جس میں اُنکا
...ر شامل ہوتا تھا - اسکے بعد پنڈت جی اپنے
...ی پر بیٹھ کر لکھنے پڑھنے یا مطالعہ کا کام دو
گھنٹہ کالج جانے تک کیا کرتے تھے -
...وگی مہاتما کرشن کے حالات کے متعلق اُن
...ی ریسرچ کر رہے تھے - وہ سنسکرت اور
انگریزی فارسی مؤرخوں کی کتابوں سے ہر
...ت کھوج کرتے رہتے اور عالموں اور پنڈتوں
...ے دریافت کرتے رہتے تھے - اس کے بعد لشچہ
...ی قلمبند کرتے تھے - وہ وقت کی بہت قدر کرتے
...ے - اور سماج کو کسی پر لوبھن پر ترک کرنے کے لئے
...ر تھے - بلکہ ہمیشہ نثار ہونے کے لئے تیار تھے -
ایک دفعہ کا ذکر ہے - کہ پنڈت جی شری آچاریہ
...دیو جی کے ساتھ میرے مکان پر تشریف لائے -
...آچاریہ جی نے مجھ کو کہا - کہ کچھ دُشٹ لوگ
...ک دچاروں کے، گورو کل بھومی میں آئے سُنا
... اُن کا خاص خیال رکھنا - میں نے اطمینان
... پنڈت جی بیخوف رہیں - میں ان کا سیوک ہوں
... بال بینکا نہیں ہوگا - پنڈت جی دیگر
...ی کر کے چلے گئے - اور پھر کوئی موقعہ اُن کو
... قسم کے خطرہ کا محسوس نہیں ہوا - وہ اکثر
... بہادر لیور کی باتیں سُنایا کرتے تھے - اور سادہ
...ں کے گن بتلایا کرتے تھے - مگر آریہ سماجی
...ڑوں سے اُن کو نفرت تھی - اور وہ نہیں چاہتے
... کہ یہ جھگڑے قائم رہیں - گو بعض اوقات
... کو حصہ لینا پڑتا تھا - اور آخیر دنوں میں چونکہ
... کے صلاح کار ریچھ بہی خواہ نہ تھے - اس
... اُن کو تکلیف ہوئی - جس کا اُن کو بستر مرگ
... بھی افسوس رہا - مگر وہ اپنی تکلیف کے متعلق
... اُن پر حرف تک نہیں لاتے تھے - میں انتظامی
... معاملات میں بعض اوقات اُن سے مشورہ لیا
... کرتا تھا - مگر یہ زمانہ قریب سال بھر رہا - پھر
... گورو کل اُس پار چلا آیا - اور اُن کے اور میرے
... درمیان فاصلہ پر ہو گئے - اور پھر کم موقعہ تخلیہ
... میں ملاقاتوں کا ملا -
... اور میرے کُنبہ کو اُن کی مرتیو کا سخت
... صدمہ ہے - اور اکثر اُن کی آکرتی پیش نظر آتی
... رہتی ہے - پرمیشور اُن کی دھرم پتنی اور بچوں کو
... شانتی دیں - اُن کی سب باتیں یاد آتی ہیں -

مگر یہ خواب تھا - اور خواب نظر آتا ہے - جبتک آریہ سماج کی ہسٹری قائم ہے پنڈت چموپتی جی کا نام مؤرخوں کی فہرست میں درخشاں الفاظ میں لکھا رہیگا -

اوم شم

آریہ یووک سبھا گوجرہ کے سماچار

آج مؤرخہ ۱۲ رات کو نو بجے آریہ سماج مندر میں آریہ کمار سبھا کی انترنگ سبھا ہوئی - جس میں مندرجہ ذیل پرستاو سروسمتی سے پاس ہوا - (۱) آریہ کمار سبھا گوجرہ کا نام "آریہ یووک سبھا گوجرہ" رکھا جائے -

(۲) - آریہ یووک سبھا کیطرف سے ایک فٹ بال کی کلب بنائی جاوے - جس کا نام "آریہ یووک کلب" رکھا جاوے - جس کے پربندھ کرتا ڈاکٹر پرتھوی راج بھاٹیہ مقرر کئے گئے -

(برجموہن منتری)

پڑھائی کی کتابوں کے ذریعہ اسلام کا پرچار

میرپور کے ہندوؤں اور سکھوں کا مشترکہ اجلاس

۲۹ مارچ کو میرپور کے ہندوؤں اور سکھوں کا ایک مشترکہ غیر معمولی اجلاس زیر اہتمام آریہ سماج میرپور منعقد ہوا - جس میں یہ پرستاو پاس ہوا کہ "یہ اجلاس اس بات پر اظہار افسوس کرتا ہے - کہ انجمن حمایت اسلام لاہور جو کہ ایک خالص اسلامی تبلیغی جماعت ہے - ایسی جماعت کی مرتبہ کتب ہائے گورنمنٹ سکولوں میں پڑھایا جانا یہ معنے رکھتا ہے - کہ گورنمنٹ سکولوں کے ذریعہ اسلام کا پرچار کیا جاوے - اس واسطے یہ اجلاس قرار دیتا ہے - کہ آئیندہ ریاست کے سکولوں میں انجمن حمایت اسلام یا کسی فرقہ پرستانہ کتاب کو پڑھایا جانا ممنوع قرار دیا جا کر ہندوؤں کی بے چینی کو دور فرمایا جاوے -

(دیتر تھ رام منتری)

مجیٹھہ کے سماچار

آج مؤرخہ ۹ کو آریہ یودک سماج مجیٹھہ کا اجلاس زیر صدارت مہاشہ ستیہ پال جی ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوئے -

(۱) یہ سبھا آریہ سماج کے پرسدھ ودوان شری پوجیہ پنڈت چموپتی جی ایم - اے سابق گورنر گورو کل کانگڑی کی مرتیو پر اتینت شوک پرگٹ

کرتی ہے - اور سرو شکتیمان پربھو سے پرارتھنا کرتی ہے - کہ اُن کی آتما کو شانتی پردان کریں - اور اُن کے پریوار کو شانتی دیویں -

(۲) یہ اجلاس پوجیہ ہیڈ ماسٹر فقیر چند صاحب جی - این - بی ہائی سکول مجیٹھہ کے فرزند کی بے وقت اور ناگہانی مرتیو پر نہایت رنج و شوک پرگٹ کرتی ہے - اور ایشور سے پرارتھنا کرتی ہے - کہ جہاں وہ بچے کی آتما کو شانتی دیں - وہاں وہ ہیڈ ماسٹر صاحب و دیگر متعلقین کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کے لئے صبر اور استقلال پردان کریں -

(۳) آج مؤرخہ ۱۰ کو آریہ یووک سماج کا اجلاس زیر صدارت مہاشہ ستیہ پال جی ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے - پردھان پد کے لئے ستیہ پال جی و کویراج شنکر دیو جی کا نام پیش ہوا - جس کی تائید شام پرکاش ونسی رام جی نے کی -

لالہ ست پال جی کے حق میں ۲ ووٹ اور کویراج جی کے حق میں ۷ ووٹ پڑے - اسلئے کویراج شنکر دیو جی پردھان مقرر ہو گئے -

سروسمتی سے پاس ہوا - کہ پنڈت لال چند جی اُپ پردھان کا کام کریں گے - سروسمتی سے منتری کا کام رام پرکاش کے سپرد کیا گیا - اور جائینٹ سیکرٹری کا کام مہاشہ جگندرپال گنگار کرینگے - سروسمتی سے پاس ہوا - کہ خزانچی کا کام مہاشہ شام پرکاش جی کریں - اور مسٹر برہم دت لائبریرین کا کام کریں - (جگندرپال گنگار جائینٹ سیکرٹری)

رائے ونڈ منڈی میں شاندار پرچار

شری پوجیہ پنڈت دلیپ راج جی مؤرخہ ۱۳ کو یہاں پدھارے - روزانہ شام کو ۸ بجے سے دس بجے تک متواتر تین دن بھجنوں و دار ادیاکھیان ہوا - جس سے لوگوں پر بہت اچھا پربھاو پڑا -

۱۴ کو بوقت صبح ۸ بجے سے دس بجے تک ہیتری پاٹھ شالہ میں منوہر ویاکھیان ہوا - حاضری کافی تھی - پنڈت جی کے دیاکھیان سے بہت اچھا پربھاو پڑا - اس شبھ موقعہ پر بابو بھجو رام جی مہتہ نے مبلغ ۲ روپیہ آریہ سماج کو دان دیا - سبھا اُن کا دھنیاد کرتی ہے - آریہ سماج لاہور گورو دت بھون سے پرارتھنا ہے - کہ آئیندہ بھی ایسے بھجنیک وغیرہ بھیجنے کی کرپا کیا کریں -

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۹۰ء

تمام دنیا میں مشہور پنساری - شہر راولپنڈی

مصفّی خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عُشبہ مرکب

اس مصفّی خون دوائی نے ہندوستان بھر میں وہ شہرت پائی ہے - کہ جس سے مدت کی مصفّی خون پیٹنٹ ادویہ حسرت سے ترستی ہیں - اس کی بے بہا صفات کی جھلک سے کئے اُجالا نہیں ہوا - پشاور سے رنگون اور گورکھپور سے راس کماری تک کو کوہڑی آتشک سے جلے پھنسے - گنٹھیا - خارش پھوڑا پھنسی - ناسور - بدن کے سیاہ اور سفید داغوں سے تنگ آئے ہوئے اور دیگر خون اور جلدی بیماریوں کی ہزاروں سندیں اس اکسیر کی اعلیٰ اعلیٰ کامیابی کا بدیہی ثبوت ہے

قیمت ۸/ فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ ۱۸ عدد

آزمائیں ہر ایک موسم میں مرد بچے - بوڑھے عورت سب کو یکساں مفید ہے

پنجاب کے ہر بڑے شہروں میں ہر جگہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱/۸) قیمت پر مل سکتی ہے

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۹۰ء

طاعون و دیگر وبائی امراض کو ہٹانیوالی
ہندوستان میں مشہور خوشبودار لپٹیں لانے والی

ہون سامگری
و
سگندھت دھوپ

ہماری تیار کردہ

ہون سامگری سگندھت دھوپ نے جو تمام بھارت ورش میں شہرت پائی ہے - وہ آپ سے پوشیدہ نہیں - ٹھیک شاستر وکت ودھی انوسار تیار کی جاتی ہے - کشمیر کے پہاڑوں سے اکٹھا سٹاک بوٹیوں کا خرید کیا جاتا ہے

ملنے کا پتہ

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

منظفر گڑھ کے سماچار

۲۵ مئی کو بھائی ایشر داس ولد بھائی بھلا رام ساکن کوٹ گڑھ کا بواہ پورن ویدک ریتی سے دختر لالہ جھانگی رام بانگٹالیہ ساکن منظفر گڑھ سے کیا گیا۔ بواہ پنڈت بشمبر دت جی منیجر اناتھ آلیہ منظفر گڑھ نے پڑھا۔ اُن کی بانی کی مٹھاس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہُوا۔ ۱/۸ روپیہ دان برائے اناتھ آلیہ درکیش کی جانب سے دیا گیا۔

۱۱ کو مبلغ دو روپیہ دان برائے اناتھ آلیہ منظفر گڑھ لالہ دیا دھر جی ویدی بستی ستو ضلع جالندھر کی جانب سے اُن کے پتاجی کے سورگباش ہونے پر بذریعہ منی آرڈر بھیجے گئے تھے۔ ہُوا۔

۱۳ ۔ لالہ گھنشام داس جی کلرک محکمہ نہار منظفر گڑھ کی دختر کا بواہ لالہ لکھمان جی کے ساتھ بمقام رنگ پور تحصیل منظفر گڑھ پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔ بواہ پنڈت بشمبر دت جی منیجر اناتھ آلیہ منظفر گڑھ نے پڑھا۔ مبلغ ۱۰/- نقد دان برائے اناتھ آلیہ منظفر گڑھ فریقین کی جانب سے موصول ہوا۔ (منسٹری)

ریویو نمبر ۱۸

سُرمہ نین امرت جیوتی (رجسٹرڈ)

اس سرمہ کے اعلیٰ اوصاف ٹریبون آریہ ویر پرکاش وغیرہ میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے۔ اب اس کے متعلق نمبروار ریویو ناظرین کے پیش کئے جاتے ہیں۔

شری سوامی سروداننند جی مہاراج۔ شری ویدیہ راج دھرماننند جی و ڈاکٹر یودھ راج جی لکھ بھیج چکے ہیں۔ شری لالہ گنیش داس جی پریذیڈنٹ (منتری آریہ سماج جام پور) فرماتے ہیں۔ مجھے کئی سال سے گکرے تکلیف دے رہے تھے۔ بہت عرصہ انگریزی دوائیوں کا استعمال کرتا مگر تھوڑے دنوں کے بعد ہی وہی تکلیف ہو جاتی تھی۔ اب جب سے آپ کا سُرمہ استعمال کیا ہے ایشور کی کرپا سے بالکل آرام ہے۔ نہ صرف میرا تجربہ ہے بلکہ کئی متروں کو استعمال کرایا ہے۔ گکروں کے لئے یہ لاثانی دوا ہے۔ دو شیشیاں اور بھی بھیجدیں۔ اگرچہ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے اعلیٰ دوائی کا کام دیتا ہے۔ لیکن گکروں اور دھُند کے لئے یہ لاثانی ثابت ہُوا ہے۔ اپریشن سے ٹھیک نہ ہونے والے گکرے بھی ہمیشہ کیلئے چلے جاتے ہیں۔ اور اس کے استعمال سے عینک بھی اُتر جاتی ہے۔

بیس روپے تولہ کی دوائی ـــــ صرف دو روپیہ تولہ میں

چھ ماشہ کی شیشی بھی مِل سکتی ہے۔

ملنے کا پتہ

سیریندر ناتھ آیورویدالنکار گوروکل سناتک امرت اوشدھالیہ فیروز غازی بخار

لوکل ایجنٹس:- راما میڈیکل ہال۔ بالمقابل بھارت بلڈنگس۔ لاہور

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کی مشہور ہندی کتابیں

(۱) امر جیون (سورگیہ پنڈت کیشو دیو شاستری۔ ایم۔ ڈی)۔ عہ (۲) اپدیش امرت پانچ بھاگ (پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے) عہ (۳) آنند امرت (پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے) ۱۵ر (۴) جیون امرت (پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے) ۸ر (۵) ویدکا راشٹر گان عہ۔ (۶) بھارت بھومی اور اس کے نواسی (پنڈت ناجے چند) عہ (۷) سکھا سیکھ اور سکھی کی سیکھ ۸ ر ۱۲ر (۸) ودیارتھی جیون (شری نارائن سوامی جی) ۸ر (۹) جنم مہاتسا (شری پروفیسر نند لعل جی کھنہ ایم۔ اے) عہ (۱۰) مہاپرشوں کے درشن (شری کوشل ایم۔ اے) عہ (۱۱) ایا نی پردلبتکا (پنڈت بدھ دیو جی) ۵ر

ملنے کا پتہ

ہندی سندیش مندر نمبر ۱۷ موہن لال روڈ۔ لاہور

گوروکل کانگڑی کی مشہور ادویات

چیون پراس

بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے۔ پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے۔ کمزور بوڑھوں کو جوان بناتا ہے پرانی کھانسی و دائمی زکام کو جڑ سے کھوتا ہے۔

قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی سُرمہ

آنکھوں کی ہر تکلیف میں۔ کمزور نظری۔ گکرے۔ سُرخی پانی بہنا۔ دُھند۔ غرضیکہ سب امراض چشم میں اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اسکے چند دنوں کے استعمال سے بیمار کو تسکین ہوتی ہے۔

قیمت تین روپے تولہ

براہمی تیل

اس تیل کو سر پر لگاتے ہی دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ دماغی کمزوری۔ سر درد۔ بالوں کا گرنا۔ آنکھوں میں جلن ہونا وغیرہ سب تکلیفوں میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔

قیمت آٹھ آنہ (۸) شیشی

(۱) آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ہردوار (سہارنپور) (۲) برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

REGD. L No. 2661

... دیپاک کی پھیلاؤ ہر طرف ... کو سماج کی بیجاؤ ہر طرف

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار ارگن

آریہ مسافر

ہفتہ وار

لاہور

ایڈیٹر ... چرنجی لال پریم

قیمت فی پرچہ ۱/

جلد ۸	اتوار ۲۲ اگست ۱۹۳۷ء مطابق ۷ بھادوں سمت ۱۹۹۴ بکرم دیانند ابد ۱۱۳	نمبر ۲۹

آشاواد

...ن والوں میں بیداری کے ساماں ہوتے جاتے ہیں
عدو جب دیکھتے ہیں ہم کو حیراں ہوتے جاتے ہیں

...پرکاش آنادیش میں ویدوں کی جیوتی کا
یہ بادل اندھکاروں کے پریشاں ہوتے جاتے ہیں

...تھوں اور ودھواؤں کی فریادیں اثر لائیں
کئے اپنے پہ اب ناداں پشیماں ہوتے جاتے ہیں

...ی جن دیکھنا بھارت کو روشن کر دکھائینگے
یہ ذرے مہر بنکر پھر درخشاں ہوتے جاتے ہیں

سنی ہے اب تو بھارت باسیوں کے دل کی ایشور نے
وطن کی مشکلوں کے کام آساں ہوتے جاتے ہیں

وید امرت

شری پنڈت دی۔ این پربھاکر

अरायि काणे विकटे गिरिं गच्छ सदान्वे ।
शिरिं बिष्ठस्य सत्वभिस्तेभिष्ट्वा चातयामसि ॥
ऋग्वेद १०.१५५.१.

اے دھن رہت بدشکل منحوس اور ہمیشہ چیخ پکار کرنے والی غریبی! اُجاڑ پہاڑوں پر جا۔ وگرنہ بلوان لوگوں کے پراکرم سے ہم تیرا ناش کر دیں گے۔

اس وید منتر میں بھگوان ہمیں اُپدیش دیتے ہیں۔ کہ ہم لوگ غریبی کو دُور بھگا دینے والے ہوں۔ افلاس بہت بُری چیز ہے۔ غریب آدمی کتنا بھی عقلمند ہو۔ لیکن وہ بدصورت معلوم دیتا ہے ہمیشہ اپنے پیٹ کی پورتی کے لئے اس کے مُنہ سے چیخ پکار ہی نکلتی رہتی ہے۔ منشیوں کو چاہئے۔ کہ وہ اپنے پُرشارتھ سے نردھنتا کو دور بھگا دیں۔

نیتی شاستر میں پرسدھ ہے۔ کہ सर्वे गुणाः काञ्चनमाश्रयन्ते سارے گُن سونے کا آشرا لیتے ہیں۔ دھن بھی دُنیا میں ایک بڑا بھاری گُن ہے۔ جس سے دنیا کے بڑے کام سدھ ہوتے ہیں۔ لیکن پتہ نہیں پرانے لوگوں کا خیال کچھ اور رہا ہے۔ ایک۔ وچار دھارا تو یہ ہی ہے۔ کہ سرسوتی اور لکشمی یعنی ودیا اور دھن دونوں اکٹھے نہیں رہتے۔ لیکن اس وچار کو ہم بالکل ٹھیک نہیں کہہ سکتے۔ شائد کسی زمانہ میں رہا ہو۔ اس کا نتیجہ اس طرح بھی نکالا جا سکتا ہے۔ کہ براہمن لوگ جو ودیا وان ہوتے ہیں۔ وہ دھن وان نہیں ہوتے۔ کوئی وقت ایسا تھا جبکہ براہمن لوگ دھن کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ وہ ودیا کے دھنی ودیا میں ہی مست رہتے تھے۔ ویسے یہ بھاونا تو ہر سمیہ ہی لوگوں میں رہتی ہے۔ کبھی کم اور کبھی زیادہ۔ پرنتو سنسار میں رہتے ہوئے بغیر دھن کے گذارہ مشکل ہو جاتا ہے۔ ہر ایک نے روٹی تو کھانی ہی ہے۔ کسی نے اچھی کھالی۔ اور کسی نے سادھارن۔ لیکن چاہئے ہر ایک کو۔ وید بھگوان اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ پرشارتھ سے افلاس کو دُور بھگا دو۔ آلسی بن کر کسی کو مفت کے دھن کی اچھا نہیں کرنی چاہئے۔ پورانک کال میں ویدانت کا ایسا چکر چلا۔ جس سے لوگوں کا دھیان پرشارتھ کی طرف سے کم ہو گیا۔ لوگ کہنے لگے۔ کہ دنیا جھوٹی ہے۔ اس کے ساتھ موہ نہیں لگانا چاہئے۔ سنسار میں رہتے ہوئے بھی وہ لوگ سنسار سے الگ تھلگ رہنے لگے۔ اور "قسمت" پر بھروسہ رکھنے لگے۔ اگر قسمت میں لکھا ہے۔ تو روپیہ اپنے آپ ہی مِل جائے گا۔ اگر نہیں ملنا۔ تو پرشارتھ سے بھی پراپت نہیں ہوگا۔ اس وچار نے بھارت ورش کو آلسی اور غریب بنا دیا۔ آج بھارت دنیا میں سب سے غریب ملک ہے۔ بھلا یہ کوئی حالت اچھی ہے۔ یہاں کے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ دھن سے منش سنسار میں زیادہ پھنستا ہے۔ اور ایشور سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن سنسکرت شاستر تو کہتے ہیں۔ کہ धनाद् धर्मम् دھن سے دھرم ہوتا ہے۔ وہ تو کہتے ہیں۔ ودیا آدی گُنوں سے یُکت ہو کر منش دھن کمائے۔ اور دھن سے دھرم کرے۔ پتہ نہیں چلتا۔ کہ ایسے وچاروں کے ہوتے ہوئے بھی لوگ دھن کو دھرم کے خلاف کیوں سمجھنے لگ گئے۔ ہاں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ دھن مد کو لاتا ہے۔ دھن وان آدمی میں غرور آ جاتا ہے۔ ایسے تو ہر ایک چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ بلوان آدمی اپنے بل سے دیش رکھشا بھی کر سکتا ہے۔ اور اسی بل سے اپنے کمزور بھائیوں کو تباہ بھی کر سکتا ہے۔

ودیا وان منش اپنی ودیا سے طرح طرح کی ایجادیں کر کے دیش کے لئے کئی اپیوگی وستوئیں تیار کر سکتا ہے۔ لیکن وہی اپنی ودیا سے ایسی گیس تیار کر سکتا ہے۔ جو لوگوں کو آن کی آن میں ناش کر دے۔ اسلئے ہر ایک بات کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ کسی ایک پہلو کو لے کر کسی بات کی پرشنسا یا نندا کر دینا شوبھا نہیں دیتا۔

آج کل کے زمانے میں تو دھن کی آگے ہی بڑی پُوجا ہو رہی ہے۔ اور دوسری طرف کئی لوگ تو دھن والوں کو خوب کوستے ہیں۔ لیکن مجھے یہاں اس کے سمبندھ میں کچھ نہیں کہنا۔ میرے کہنے کا تو یہ مطلب ہے۔ کہ وید بھگوان آگیا دیتے ہیں۔ کہ کسی منش کو غریب نہیں ہونا چاہئے۔ ہر ایک کو پرشارتھ کرنا چاہئے۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۶)

اوم گان

اوم کا کر و منتر ور گان ؛۔

اوم اوم پر یہ سب اُچارو
اوم شریشٹھ ہے جگ میں پیارو
اوم اوم کہہ کرو سرودا
اوم سُدھا کا پان | اوم کا کرو منتر ور گان

اوم سبھی کو سُکھ کا داتا
اوم ہے اَدبھُت شکتی پرداتا
اوم وشو میں ویاپ رہا ہے
سکل سُکھوں کی کھان | اوم کا کرو منتر ور گان

وید "اوم کھم برہم" بتاتا
"اوم کرتو سمر" سکھلاتا
دیو دیانند اوم نام کی
مہما کہیں مہان | اوم کا کرو منتر ور گان

اوم اوم دھونی والو سُناوے
رشی منی ورند اوم ہی گاوے
اوم اوم کہہ نرپ وشرتھ نے
تیاگے تھے پریہ پران | اوم کا کرو منتر ور گان

سنکٹ موچن اوم نام ہے
اچل شانتی کا اوم دھام ہے
گُننست کُٹِل وچاروں کا وہ
نشٹ کرے مَد مان | اوم کا کرو منتر ور گان

سب میں اوم۔ اوم میں سب ہے
اوم اکا یہ اوم نی رَد ہے
اوم جگت کے بھیتر باہر
چھایا ہے چھوی مان | اوم کا کرو منتر ور گان

آؤ اوم اوم سب گاویں
من مندر کو شُدھ بناویں
اوم بنا "روی" جیون نشپھل
جانو سکل سُجان | اوم کا کرو منتر ور گان

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار

آریہ مسافر لاہور

مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۳۷ء

آریہ سماج میں دان کی پرنالی

بھارت ورش میں ورتمان دان پرنالی کو چلانے والا سمجھو تو آریہ سماج ہے۔ پہلے دان کی پرتھا یہ نہ تھی۔ دان عام طور پر براہمنوں اور سادھو سنتوں کو دیا جاتا تھا۔ براہمنوں کو ویسے ہر روز اور خاص طور پر تیوہاروں پر یا سنسکاروں پر دان دیا جاتا تھا۔ سادھو سنتوں کو ویسے ہی گرہستھی لوگ دان دیتے رہتے تھے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ گرہستھی لوگ اپنی شکتی کے انوسار اور وشیش اوسروں پر دان دیا کرتے تھے۔ جب آریہ سماج کا جنم ہوا۔ تو اس نے اس پرنالی کا خوب کھنڈن کیا۔ آدھار یہ تھا۔ کہ بہت سا دان نکمے آدمیوں کو جاتا ہے۔ براہمن لوگ اور سادھو سنت ان پڑھ ہوتے ہیں۔ اسلئے ان کو دان نہیں دینا چاہئے۔ بس اب ایسے دان کا کھنڈن ہونے لگا۔ اور یہ تحریک چلی۔ کہ سچے وِدوان براہمنوں کو دان دینا چاہئے۔ یہ جو دان کی پرتھا بدلی۔ اس میں کئی فائدے بھی ہوئے لیکن میرے خیال میں اس نئی پرنالی سے نقصان بھی کافی پہنچا۔ بیرونی طور پر یہ سننے ہوئے حیرانی ہوتی ہے۔ کہ ان پڑھ براہمنوں۔ سادھوؤں اور سنتوں کو دان دینے کی بجائے وِدوان لکھے پڑھے براہمنوں کو دان دینے کی پرتھا کیونکر اہت کاری ثابت ہوئی۔ اس نئی پری پاٹی میں جو مولک پری ورتن یہ ہوا۔ کہ لوگوں سے مفت خورے اور مورکھ براہمنوں کو دان دینا تو بند کر دیا۔ لیکن وِدوان دھرماتما براہمنوں کو دینے کی پرتھا نہ ڈالی۔ اس دان پرنالی کی تبدیلی کے دوران میں ایک اور سسٹم نے جنم لیا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ پراچین دان پرنالی کو اچھا نہ سمجھ کر آریہ سماج نے وِدیشی لوگوں کی نقل کر کے تنخواہ دار اپدیشکوں اور پروہتوں کا سسٹم چلایا۔ اس نئے نوکری کے سسٹم اور دان کی پرتھا میں تبدیلی نے پرچار کی سمسیا کو اور ہی روپ دے دیا۔ پہلے لوگ وشواس مانتے تھے کہ براہمنوں اور سادھو سنتوں کو دان دینا چاہئے۔ دان دیتے تھے۔ لیکن جب اس پرنالی کا کھنڈن کیا گیا۔ تو آریہ سماجی لوگ پنڈتوں کی پریکھشا کرنے لگے۔ کہ کیا فلاں شخص دان لینے کا ادھیکاری ہے بھی سہی۔ اگر یجمان نے پریکھشا کر لینے کے بعد کسی کو ادھیکاری سمجھا۔ تو دان دے دیا ورنہ نہ دیا۔ لوگوں کی ترک شکتی بڑھتی چلی گئی۔ اور وہ ایک ایک کو سمالوچنا کی کسوٹی پر دیکھنے لگے۔ اس پریکھشا میں بہت کم لوگ کامیاب ہو سکے۔ اور آریہ سماجوں میں سے اپنے آپ دان دینے کی پرتھا ہٹنے لگ گئی۔ اب لوگ اپنا ودیاپن آپ کرنے لگے۔ پروہت یا اپدیشک اپنا پربھاؤ دکھا کر دان لینے لگے۔ سبھائیں اور سوسائیٹیاں بنیں۔ اور وہ کام یہ کرنے لگیں۔ اور اپنے کام کی پرشنسا کر کے لوگوں سے دان لینے لگیں۔ اس طرح کرتے کرتے آج یہ اوستھا آن پہنچی ہے۔ کہ اب دان لینا بھی اور دوسرے پیشوں کی طرح ہنر ہو گیا ہے۔ آج کل ضروری نہیں۔ کہ ہر ایک وِدوان دان پراپت کر سکے۔ پروہت یجمان کا سمبندھ جاتا رہا۔ ادھیکاری اور اندھیکاری کا سوال بھی جاتا رہا۔ بلکہ اب تو جو دان لینے کے ہنر میں ماہر ہیں وہ دان پراپت کر سکتے ہیں۔ اب ناظرین پراچین اور نئی دان کی پرنالی میں فرق دیکھیں۔ اور سوچیں۔ کہ اس تبدیلی سے کیا فائدہ یا نقصان ہوا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے لکھا ہے۔ کہ اس پرنالی سے گو کچھ فائدے بھی ہوئے۔ لیکن نقصان بھی اوشیہ ہوا۔ اب یہ زمانہ ہے۔ کہ جیسا کہ پراچین پرنالی میں وشواس مانتے سے دان دیا جاتا تھا۔ لوگ براہمنوں سادھو سنتوں کو دان دینا کرتویہ سمجھ کر دیتے تھے۔ اور یہ وچار نہ کرتے تھے۔ کہ دان لینے والا کیا ادھیکاری ہے یا نہیں۔ اور آج کل بھی نئی پرنالی میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ لینے والا ادھیکاری ہے یا نہیں۔ بلکہ جو دان لینے کے ہنر میں ماہر ہے وہ دان پراپت کر سکتا ہے۔ ادھیکاری یا اندھیکاری کا اتنا خیال نہیں کیا جاتا۔

اس نئی دان کی پرنالی سے ایک اور بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ آج کل دان لینے کے لئے پہلے تو اپنے کام کی پرشنسا کرنی پڑتی ہے۔ یا اپنی سبھا کی تعریف کرنی پڑتی ہے۔ اور اپنا پربھاؤ جمانا پڑتا ہے۔ اور پیچھے دان مانگا جاتا ہے۔ پھر اگر یجمان بھگوان کو اگر کچھ ترس آ جائے۔ تو دان دے۔ نہیں تو کورا جواب تو کہیں گیا ہی نہیں۔ اگر یجمان مہربان بھی ہو جاوے اور دان بھی دے دے۔ تو وہ دان ساتوک بھاؤنا سے نہیں دیا گیا۔ یہ دان اس بھاؤ سے نہیں دیا گیا۔ کہ اس کے اپنے من میں پہلے سے ہی دان دینے کا ساتوک بھاؤ تھا۔ بلکہ یہ دان اس نے تب دیا۔ جب اس کو یہ وشواس ہو گیا کہ فلاں اپدیشک بڑا دھرماتما ہے۔ اس نے لیکچر بھی اچھا دیا ہے۔ اس کا پربھاؤ پڑ گیا ہے۔ جس سبھا کا ملازم ہے۔ وہ سبھا بڑی وشواس پاتر ہے۔ یہ سب پریکھشا لے کر پھر اس کے ساتھ ہی یہ بھاؤنا بھی کام کر رہی ہے۔ کہ اخبار میں اس کے دان کی پرشنسا بھی کی جائے گی۔ وہ دان دیتا ہے۔ اب اس پرکار کے دان سے بھاؤنا کی درشٹی سے تو پراچین دان برا نہیں تھا۔ پراچین دان میں یہ بھاؤنا تھی۔ کہ دان دینا ہے اور ضرور دینا ہے۔ اس بھاؤنا سے پریرت ہو کر یجمان دان دیتا ہے۔ اس کو پریکھشا کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس کی خواہش ہے۔ کہ اس کا نام صفحوں میں گونجے۔ اور اخباروں میں شائع ہو۔ اور نہ ہی اسے خواہش ہے کہ اس کے نام کا پتھر لگایا جائے گا۔ اور کچھ نہیں تو اس دان میں ساتوک بھاؤنا تو اوشیہ ہے۔ لیکن ناظرین معاف فرماویں آج کل کے دان میں ساتوک بھاؤنا ہو ایسا تو کبھی وچار ہی نہیں کرنا چاہئے۔

ورتمان دان پرنالی میں ایک اور بات بھی وچارنیہ ہے۔ آج کل جیسا کہ میں نے لکھا ہے ہنر کی ضرورت ہے۔ وہاں اس کے لئے تحریک اور کوشش کی بھی بہت ضرورت ہے۔ اگر ایک اپدیشک ایک گھنٹہ اپدیش دیتا ہے۔ تو اس کو اپنی آجیوکا کے لئے کتنا وقت اس بات میں لگتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو اس بات کے لئے پرورت کرے۔ کہ وہ دان دیں۔ وہ اپنی پرشنسا کرے۔ سبھا کی پرشنسا کرے۔ پرچار کی ضرورت بتلا دے۔ تب کہیں یجمان بھگوان دیا کر کے کچھ دیں گے۔ یہ تو ہوئی کوشش اور وقت کی بات اب سنئے دھن کی بات۔ دان پراپتی کے لئے آج کل بڑا کچھ تیوہار کرنا پڑتا ہے کئی سجن آج کل دان دینے کے وعدے کرتے ہیں۔ ان کی سیوا میں الیشور جانے کتنی بار نویدن کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ اپنی اپار کرپا کر کے پرتگیا کئے ہوئے دھن کو بھیج کر کرتارتھ کریں۔ ایشور جانتا ہے یجمان بھگوان کی ان تیوہاروں پر نظر پڑتی ہے یا نہیں۔ اگر دیا آ گئی۔ چیک بھیج دیا۔ اور اگر اس تیوہار کو غور سے وچار کیا جائے تو پتہ لگے گا کہ آج کل پانچ روپیہ دان لینے کے لئے ایک روپیہ پہلے خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اب ناظرین ہی سوچیں۔ کہ اس دان پرتھا کے کیا کیا گن ہیں۔ یہ تو ہوئی پراچین اور نئی دان پرنالی کی کتھا۔

اگر یہی دان پرتھا اسی طرح چلتی رہی۔ تو پرچار میں بڑی کٹھنائی ہو گی۔ آج کل دان میں کتنی کوشش۔ کتنا وقت اور کتنا دھن خرچ کرنا پڑتا ہے۔ وہی جانتے ہیں۔ جو اس کام میں لگے ہیں۔ یجمان اس بات کو بھلی بھانتی نہیں سوچ سکتے۔ دان لینا پہلے ہی ایک پیشہ بن چکا ہے۔ اور اگر یہی حالت جاری رہی تو دان پراپت کرنا بھی ایک جھنجھٹ سودا بن جائے گا۔ ورتمان دان میں دان کی بھاؤنا تو آگے ہی نہیں رہی۔ آج کل کے دان تو شہرت پربھاؤ اور ریتی رواجوں کے دان ہیں۔ اس دان سے کئے گئے پرچار سے ویدک زمانہ لانا مشکل ہے۔

دان کی پرتھا سے نہ تو دینے والا یجمان اور نہ یجمان اور نہ ہی لینے والا براہمن اور شی براہمن کہلا سکتا ہے۔ ہمیں اِس دان میں تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے۔ ساتوِک دھن وہ ہے جو اپنے آپ دیا جائے۔ جو شردھا اور بھگتی سے دیا جائے اور اپنا فرض سمجھ کر دیا جائے۔ اگر ہر ایک یجمان یہی خیال کرتا رہے۔ کہ کب اُپدیشک آوے۔ اور اُس کی خوشامد کرے۔ تب وہ دان دے۔ تو یہ بھاونا نہایت ہی بُری ہے۔

اب بھی دنیا میں ایسے مذہب ہیں جن میں یہ پرتھا پرچلت ہے۔ کہ اُن کے پیرو اپنے آپ اپنے پروہتوں کو دان دیتے ہیں۔ ہمیں درمیان دان پرنالی کو اوشیہ اُچت رِیتی سے سُدھارنا ہوگا۔ وگرنہ پرچار مشکل ہو جائے گا۔

گؤ ہتیا :-

الحدیث کے ۱۳ اگست کے پرچہ میں ایڈیٹر صاحب جموں میں گؤ ہتیا کی گھٹنا پر نوٹ لکھتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی ہندوؤں سے الگ ہیں۔ لیکن رسم و رواج ہندوؤں کی طرح ہی مناتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ جموں میں گؤ ہتیا کے سمبندھ میں آریہ سماجی بھی شامل ہو گئے۔ حالانکہ کسی دھرم شاستر میں گؤ ہتیا کو پاپ یا گناہ نہیں مانا گیا۔ اِس سمبندھ میں ساکھشات ویدبھگوان میں آگیا دی گئی ہے۔ کہ گؤ کے قاتل کو سخت سے سخت سزا ہونی چاہیئے۔ اتھروید ۱۰۔۱۱۷۔۱۵ میں پرماتما سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ اے پرماتمن! آپ گؤ کے قاتل کو ہم سے دور کیجئے۔ پھر رگوید 10.87.16 میں کہا گیا ہے۔ کہ جو راکشس منش کے مانس سے۔ گھوڑے کے مانس سے۔ اور دوسرے جانوروں کے مانس سے اپنے شریر کی پشٹی کرتے ہیں۔ جو گؤ کے دودھ کو چھینتے ہیں۔ اے راجن! ان راکشسوں کے سر کو آپ اپنے تیج سے کاٹ دیجئے۔ ان دو منتروں سے بالکل ظاہر ہے۔ کہ وید بھگوان گؤ کے قاتل کے بہشکار یعنی دیش سے نکال دینے اور سزائے موت کی آگیا دیتا ہے۔ ویدک دھرم میں تو وحشی جانوروں کو چھوڑ کر جو کہ لوگوں کو کشٹ دیتے ہیں کسی بھی جانور کو مارنے کی آگیا نہیں۔ مانس بھکشن کا تو بالکل ہی نشیدھ ہے۔ اگرچہ پشو ماتر کو مارنا پاپ ہے۔ لیکن گؤ کی ہتیا گھور پاپ ہے گؤ کو سارے ویدک ساہتیہ میں اگھنیا کہا گیا ہے۔ اس شبد کا ارتھ ہے۔ جو کہ مارنے یوگیہ نہیں ہے۔ تو اس بات سے ویدک دھرم کا سدھانت سپشٹ ہے۔ کہ گؤ کا مارنا تو کسی طرح بھی جائز نہیں ہے جب آریہ سماج گؤ ہتیا کو پاپ سمجھتا ہے تو وہ جموں کی گھٹنا کو دیکھ کر کیسے چپ چاپ بیٹھ سکتا ہے۔

گوروکل دھرم شالہ رشی کیش

گوروکل کانگڑی نے یاتریوں کے آرام کے لئے رشی کیش میں ایک دھرم شالہ بنوانی آرمبھ کی ہے۔ اس کے لئے ایک اعلےٰ جگہ خرید لی گئی ہے۔ ۱۷ کمرے بنانے کا وچار ہے۔ جن میں ۵ تیار ہو چکے ہیں۔ ہر ایک کمرہ ۱۲ × ۱۵ فٹ۔ سامنے ۸ فٹ چوڑا برآمدہ ہوگا۔ ہر ایک کمرے پر ۸۰۰ روپے لاگت آئے گی۔ چونکہ کمبھ نزدیک آرہا ہے۔ اسلئے ادھیکاریوں کی یہ زبردست اِچھا ہے۔ کہ اس سمیہ سے پہلے یہ مکمل ہو جاوے۔ ہر ایک کمرے کے دروازے پر دانی کا نام سنگ مرمر کے پتھر پر انکت رہیگا۔ اس سمبندھ میں سارا پتر و یوہار مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی کے پتہ پر ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر کاشی پرساد جی جیسوال :-

بڑے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ سنسکرت اور پراچین اتہاس کے ودوان ڈاکٹر کاشی پرساد جی ایم۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء کا ۶۲ برس کی عمر میں دیہانت ہو گیا ہے۔ آپ کا جنم مرزاپور ضلع کے ایک گاؤں میں ہوا تھا۔ آپ بنارس یونیورسٹی سے انٹرنس پاس کر کے اونچی تعلیم پانے کے لئے انگلینڈ چلے گئے۔ اور وہاں سے ایم۔ اے پاس کیا۔ آپ آکسفورڈ یونیورسٹی میں چینی زبان کے پروفیسر رہے۔ پھر آپ نے بیرسٹری پاس کر کے پٹنہ میں پریکٹس شروع کی۔ آپ نے "ہندو پالیٹی" "بھارت کا پُراتن اتہاس" اور "منو یاگیہ ولکیہ" یہ تین مشہور کتابیں لکھیں۔ آپ اورینٹل کانفرنس کے بڑودہ میں سبھاپتی ہوئے تھے۔ آپ پٹنہ میوزیم کمیٹی کے پریذیڈنٹ اور بہار اینڈ اڑیسہ ریسرچ جرنل کے سمپادک تھے۔ پچھلے سال پٹنہ یونیورسٹی نے آپ کو ڈاکٹر کی ڈگری دی تھی۔ آپ پرانے سکوں اور شلا لیکھوں سے بھارت کے پراچین اتہاس پر روشنی ڈالنے والے تھے۔ پٹنہ سے نکلنے والے ہندی ہفتہ وار "پاٹلی پتر" کا وہ بہت دنوں تک سمپادن کرتے رہے ہیے ورتمان ڈاکٹر کاشی پرساد جی بھارت کے گورو بہار کے ابھیمان اور سنسار کے ایک مہان اتہاسک تھے۔

گورمکھی ہندی گھاتک سرکلر کا بھائی سرکلر پشتو کی پڑھائی :-

سنا جاتا ہے۔ کہ مسٹر عبدالغفار خان جائنٹ سیکرٹری فرنٹیئر اسمبلی کانگرس پارٹی نے اسمبلی کے اگلے اجلاس کے لئے اِس ریزولیوشن کا نوٹس دیا ہے۔ کہ صوبہ سرحد میں شکھشا کا مادھیم پشتو ہو۔ اس ریزولیوشن کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ اب ہندی گورمکھی (ساتھ ہی اردو بھی) کا پھر خاتمہ کرنے کے لئے لوگ تیار ہو رہے ہیں۔ ہمارے ایک کانگرسی بھائی نے ہی ایسے ریزولیوشن کے لئے نوٹس دیا ہے۔ اس لئے ہم درخواست کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگرچہ کانگرس کسی مذہب کو نہیں مانتی۔ پھر بھی کانگرس کو یہ ضرور دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی ایسا کام نہ کرے۔ جس سے کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ ہم لوگ اپنی تعلیم کو صرف حساب جغرافیہ ہسٹری پڑھنے تک ہی محدود نہیں سمجھتے۔ ہم تو اپنی تعلیم دے کر لڑکے اور لڑکیوں پر پراچین سنسکرتی کا پربھاو ڈالنا چاہتے۔ ہندی کی پڑھائی کے ساتھ ہماری اُس سنسکرتی کا سمبندھ ہے۔ جو پشتو پڑھنے سے کبھی سیکھی نہیں جا سکتی۔ ہندی ہماری ماتری بھاشا ہے۔ ہم اس کو کبھی چھوڑ نہیں سکتے۔ ہم اپنے کانگرس کے بھائیوں سے پرارتھنا کریں گے کہ وہ ایسا ریزولیوشن پیش کر کے پھر ایک سمسیا کو نہ کھڑی کر دیں ۔

بنارس میں ویدک آشرم :-

شری سوامی سرودانند جی مہاراج کی عرصہ سے خواہش تھی۔ کہ کاشی میں ویدک آشرم کی استھاپنا کی جائے۔ اس آشرم کے ہونے سے آریہ ودیارتھیوں کو کاشی میں رہنے کی بڑی آسانی ہو جائے گی۔ شری سوامی جی کا یہ وچار ویسے تو شری کرشن دیانند جنم شتابدی سے چلا آرہا ہے۔ مگر ابھی تک اس آرتھنا کی عملی ... سکا۔ لیکن اب اس طرف سوامی جی کے بھگتوں کا خیال آکرشت ہوا ہے۔ اور ہمیں اُمید ہے۔ کہ سوامی جی کے بھگت اپنے تن من دھن سے سوامی جی کی امداد کر کے سوامی جی کے مشن کو پورا کرنے میں پوری امداد دیں گے۔

آریہ مسافر سہایتا فنڈ

اس ہفتہ آریہ مسافر سہایتا فنڈ میں مندرجہ ذیل رقومات موصول ہوئی ہیں۔

(۱) سرسوتی پرشاد گوجرانوالہ	۱۔۰۔۰
(۲) آریہ سماج جامپور	۵۔۰۔۰
(۳) لالہ دولت رام کراچی	۱۔۰۔۰
میزان	۷۔۰۔۰
سابقہ میزان	۲۷۰۔۰۔۰
کل میزان	۲۷۷۔۰۔۰
جو بقایا رہتا ہے	۲۸۶۔۰۔۰

آریہ پرشوں کو چاہیئے۔ کہ یہ رقم جلد از جلد پوری کر دیں۔

کورٹ کی پوشاک کھادی :-

بانکا ضلع بھاگلپور کے بار ایسوسی ایشن نے پرستاو پاس کیا ہے۔ کہ انہیں کورٹ کی پوشاک کھادی دھارن کرنی چاہیئے۔ اور ۵ ستمبر سے اسی پوشاک میں کورٹ جانا چاہیئے۔ یہ ہے دیسی اور بدیشی راج میں فرق۔

گؤ رکھشا کے لئے ودھان :-

سُنا گیا ہے کہ سردار ج ... نے یو۔ پی اسمبلی کے اگلے اجلاس میں اُپستھت کرنے کے لئے ایک بل کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ گؤ کشی کی روک تھام کے لئے کوئی قانون نافذ کیا جائے۔

ہمیں یہ جان کر بڑی خوشی ہے۔ کہ اب دیسی راج کے آنے سے دیش کے لئے کچھ سدھار کی سکیمیں تو ہو رہی ہیں۔ گؤ رکھشا کرنے کا مطلب یہ ہے۔ ہم لوگ اپنی شاریرک اُنتی کے لئے مارگ بنا رہے ہیں۔ دودھ اور گھی تو خوراک کے نہایت ضروری اجزا ہیں۔ جن کے سیون سے منش صحت کو پراپت کر سکتا ہے۔ لیکن عجیب بات تو یہ ہے۔ کہ کہاں تو گؤ کشی کو بند کرنے کے لئے بل پیش کئے جا رہے ہیں۔ اور کہاں پنجاب میں گؤ کشی کے لئے ذبح خانہ کھولا جا رہا ہے۔ ایشور پنجاب والوں کو بھی سُمتی دے۔ کہ وہ اس آنے والی مصیبت سے اپنے آپ کو بچا لیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رشی دیانند اور پاٹھ پرنالی

از پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم۔اے۔ایم۔او۔ایل لاہور

شری پنڈت گنگا پرساد جی اپادھیائے پریاگ کا اگست کے "سارودیشک" میں ایک لیکھ "رشی دیانند اور پاٹھ پرنالی" کے عنوان سے پرکاشت ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے ستیارتھ پرکاش میں لکھت پاٹھ پرنالی کا ذکر کیا ہے۔ اور آریوں کے سامنے یہ پرشن رکھا ہے۔ کہ رشی پرنالی کہاں تک آ سکتی ہے۔ کیونکہ سبھی گوروکل دیوہار میں اس اُدیش سے کھولے جاتے ہیں۔ کہ اُن میں رشی پرنالی کے انوسار شکشا دی جائے گی۔ سبھی پرکار کے گوروکلوں کے ادھیکاریوں کا یہی کہنا ہے۔ کہ وہ بیتھا شکتی بیتھا کال اور بیتھا دیش رشی پرنالی کا ہی آشرا لیتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے۔ کہ بیتھا کال آدی شبدوں میں بڑی گنجائش ہے۔ اور یہ جاننا مشکل ہے۔ کہ "بیتھا" کا کہاں تک جائز استعمال ہوا ہے۔ لیکھک کا کہنا ہے۔ کہ کسی کو گوروکل کے خلاف کچھ کہنا ہو۔ تو وہ بڑے زوردار شبدوں میں آکشیپ کرتا ہے۔ کہ رشی پرنالی کے وردھ کا یہ ہو رہا ہے۔ "رشی کا وردھ"۔ یہ شبد جادو کا کام کرتا ہے۔ اور کہنے والے کو ضرور سپھلتا پراپت ہوتی ہے۔

لیکھک کا کہنا ہے۔ جو پاٹھ پرنالی ستیارتھ پرکاش میں لکھی ہے وہ سنکشیپ سے ہے۔ اور سنکشیپ بھی اتنا ہے کہ سادھارن ادھیاپک کو آنکھ موند کر انوسرن کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کئی ایک پرشن لکھے ہیں۔ جن کا اُتر وہ آریہ سجنوں سے اپنی اپنی رائے کے مطابق چاہتے ہیں۔ جہاں تک میں ان پرشنوں کو سمجھ پایا ہوں۔ اور جتنا ان کا اپنے تجربہ سے اُتر جان سکتا ہوں۔ میں دینے کا یتن کروں گا۔ آشا ہے۔ آریہ لوگ ان پرشنوں پر وچار کر کے ہماری پاٹھ پرنالی کے مارگ کو صاف کرنے میں سہایتا دینگے۔

(۱) سنسکرت جیسی اپرچلت یا تھوڑی پرچلت بھاشا کے پڑھانے اور ہندی جیسی ماتری بھاشا کے پڑھانے کی ودھی میں کیا فرق ہونا چاہیئے۔ جو بھاشا پرچلت ہو اُس بھاشا میں اکھشر بودھ جب ہو جائے۔ تو پھر معنی سمجھنے اتنے مشکل نہیں رہتے۔ عبارت سمجھ میں آ جاتی ہے۔ ہندی پڑھنے کے لئے بال بودھ پڑھ کر پستک شروع کر سکتے ہیں۔ لیکن سنسکرت پڑھنے کے لئے گرامر کی بڑی ضرورت ہے۔ جب تک دیاکرن کا کچھ نہ کچھ بودھ نہ ہو۔ تب تک سنسکرت کا پڑھنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہندی میں گرامر کا کچھ بھی ستھان نہیں ہے لیکن سنسکرت میں گرامر کے بغیر کچھ بھی سمجھ نہیں آ سکتی۔ اسلئے سنسکرت کے پڑھنے کے لئے کاویہ اور دیاکرن اکٹھے شروع ہونے چاہئیں۔

(۲) رٹنے کی ماترا کس اوستھا میں کتنی ہونی چاہیئے۔ جس سے آگے کو ودیا اُپارجن میں مشکل نہ ہو اور بدھی کا وکاس بھی ٹھیک طرح ہو۔ میرا ذاتی خیال تو یہی ہے۔ کہ رٹنے کو تو بالکل ہٹا دینا چاہیئے۔ کیا گوروکل سسٹم اور کیا پراگیہ وشارد شاستری سسٹم ہر جگہ رٹنے کا اتنا زیادہ کام ہوتا ہے۔ کہ وزن سے باہر ہے۔ رٹی ہوئی چیز کار نی بھر بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ سنسکرت پڑھنے والوں کو لوگ کئی بار "بدھو" کہہ دیا کرتے ہیں۔ ان کو "بدھو" بنانا ہی دیاکرن ہے۔ اگر دیاکرن کے سوتر سنسکرت سے ہٹا دیئے جائیں۔ تو سنسکرت پڑھنے کے لئے ادھائین بھی نہ کرنا پڑے۔ اسلئے تو یہ کہاوت مشہور ہے:۔ کہ

द्वादशभिर्वर्षैः व्याकरणमधीयते

بارہ برسوں میں صرف دیاکرن ہی پڑھا جاتا ہے۔ جس زبان کی گرامر پڑھنے کے لئے ہی بارہ ورش لگ جاتے ہیں۔ اُس ودیا کی پوری پراپتی پھر بھلا کتنی مشکل بات ہے۔ آج کل سکولوں اور کالجوں میں جس ڈھنگ سے دیاکرن پڑھایا جاتا ہے۔ وہ مجھے تو بہت پسند ہے۔ اسی طرح تھوڑے سے پریشرم سے بہت کچھ گرہن کیا جا سکتا ہے۔ دیاکرن کوئی ایسی چیز تو ہے نہیں جس نے مکتی دلا دینی ہے۔ ایک اور مثال لیں۔ سنسکرت میں فلاسفی کے گرنتھ بھی رٹے جاتے ہیں۔ فلاسفی کہاں اور رٹنا کہاں۔ پنجاب یونیورسٹی کی وشارد پریکشا میں "سدھانت مکتاولی" نیائے یعنی فلاسفی کا گرنتھ ہے۔ وشارد کے ۹۹٪ ودیارتھی تو اس کو رٹ کر پاس ہوتے ہیں۔ بھلا جس زبان سے ودیارتھی فلاسفی جیسے مضمون کی کتابیں رٹیں۔ تو پھر اگر ان کی بدھی وکست نہ ہو۔ تو کون سی حیرانگی کی بات ہے۔ بارہ چودہ برس کے لڑکے پراگیہ پریکشا میں بیٹھتے ہیں۔ ان کے لئے بھی فلاسفی ہے۔ اور وہ رٹ کر ہی امتحان پاس کرتے ہیں۔ بھلا یہ کوئی سمجھ سکتا ہے۔ کہ بارہ برس کا لڑکا فلاسفی جیسے مضمون کو سمجھ سکے گا۔ سنسکرت کی کیا کہنا کہیں۔ وشارد شاستری کے لڑکے نرکت النکار کے گرنتھوں تک کا ہر روز سندھیا کی طرح پاٹھ کرتے ہیں۔ سنسکرت میں تو رٹنے کی کوئی حد ہی نہیں ہے۔ میں تو اب تک یہی وچار بنا سکا ہوں۔ کہ رٹنا تو بالکل ہی اُڑا دینا چاہیئے۔ رٹنے سے بدھی کے وکاس پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ ہر ایک بات رٹ رٹ کر منش کی بدھی سوتنتر وشیہ میں وچار نہیں کر سکتی۔

(۳) کتنے وشیہ ویکلپک ہوں۔ اور کتنے آوشیک۔ آوشیک وشیوں میں سے کس کس کا کتنا کتنا انش کس اوستھا میں پڑھایا جائے۔ میرا اس سمبندھ میں تو یہ وچار ہے۔ کہ تھوڑا تھوڑا گیان تو کچھ ایک ضروری وشیوں کا اوشیہ ہی ہونا چاہیئے۔ یو۔پی کی سنسکرت پریکشاؤں میں ایک ایک وشیہ ہی ہوتا ہے۔ اُدھر رواج بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ جس کا نتیجہ بھی یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک دیاکرن کا مہان پنڈت سنسکرت اچھی طرح بول نہیں سکتا۔ ایسے دیاکرن کا کیا لابھ؟ کاویہ ناٹک۔ وید۔ دیاکرن ساہتیہ چھند ان وشیوں کا سادھارن گیان تو ہر ایک ودیارتھی کو ہونا چاہیئے۔ آیوروید۔ دھنروید۔ گندھرووید۔ ارتھ وید۔ جیوتش شاستر آدی یہ سارے وشے تو ویکلپک ہونگے ہی۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ کاویہ دیاکرن النکار آدی جو وشیہ زبان سیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کا پڑھنا تو ہر ایک کے لئے لازمی ہونا چاہیئے۔ زبان سیکھ لینے کے بعد جس جس سا منش یا ہنر تو ویکلپک ہونے ہی چاہئیں

(۴) دیش کی نات کالک اوستھا کا پاٹھ ودھی کے پریورتن میں کتنا ستھان ہے۔ دیش کی اوستھا کو دیکھ کر جتنی تبدیلی ضروری سمجھی جائے بلا کسی جھجک کے کر لینی چاہیئے۔ پہلے تو زبان سیکھنی ہے۔ سنسکرت زبان سیکھنے کے لئے دیاکرن النکار چھند آدی جاننے ضروری ہیں۔ دیاکرن کا بودھ اشٹادھیائی سے بھی ہو سکتا ہے۔ اور "کالے" کی گرامر سے بھی۔ اسمیہ سمبھ کے ودوان جیسا مناسب سمجھیں پوری ورتن کر سکتے ہیں۔ زبان دانی سیکھنے کے بعد ہنر اور سائینس پڑھنی پڑتی تھی۔ اب اگر دھنروید کا کوئی گرنتھ نہیں ملتا۔ تو ہمارے لئے آوشیک ہو گا۔ کہ ہم آج کل کی پستکوں سے لابھ اُٹھائیں۔ اُن کے ترجمے کریں۔ ہمارا اُدیش تو شکشا گرہن کرنا ہے نہ کہ کسی ایک اپایہ پر بل دینا۔ اور سچی بات تو یہ ہے۔ کہ گوروکل اور کالجوں میں اگر کوئی بڑا فرق ہے۔ تو وہ ہے رہن سہن کا اور سنسکرتی کا۔ گوروکل کے برہمچاری بہت سندر واتاورن میں رہتے ہیں۔ اُن پر آریہ سنسکرتی کا پربھاو پڑتا ہے۔ گوروکل کے واتاورن میں برہمچاریوں کو کیا آج کل کی شکشا نہیں دینے؟ گوروکل کا زیادہ گورو سمجھ پر اور آرش گرنتھوں کے پڑھانے سے ہے۔

(۵) درشن۔ آیوروید۔ ارتھ وید آدی پڑھانے میں آرش گرنتھ جیسوں کے تیوں آرمبھ کر دیئے جائیں یا اُن کے پہلے آرمبھک پستکوں کو پڑھانا بھی ضروری ہے۔ کاویہ پڑھانے کے لئے بھی تو پہلے پاٹھ مالائیں یہ جو پاٹھ۔ ہت اُپدیش وغیرہ پستکیں پڑھی جاتی ہیں۔ دیاکرن جاننے کے لئے پہلے چھوٹی چھوٹی کتابیں پڑھنی پڑتی ہیں۔ لوہدی کے ڈھنگ سے پڑھیں۔ تو پہلے لگھو کومدی پڑھی جاتی ہے۔ اشٹادھیائی کے ڈھنگ سے پڑھیں۔ تو شبد روپاولی "دھاتو روپاولی" "سندھی" وغیرہ چیزیں پڑھنی ہی پڑتی ہیں۔ اسی طرح درشن آیوروید آدی پڑھنے کے لئے بھی تو آرمبھک پستکیں ضرور پڑھنی ہی چاہئیں۔

(۶) ساہتیہ کے گرنتھ راماین۔ مہابھارت منوسمرتی کو مہابھاشیہ کے پورن ہونے تک ستھگت کرنا چاہیئے۔ یا یہ پہلے بھی پڑھائے جا سکتے ہیں۔ یہ پستکیں راماین مہابھارت پہلے پڑھائے جا سکتے ہیں۔ یہ گرنتھ تو سنسکرت پڑھنے والے کے لئے پرارمبھک گرنتھ کہنے چاہئیں۔

(۷) اشٹادھیائی کے پڑھانے کا ڈھنگ وہی ہو۔ یا ویدانگ پرکاش کی بھانتی ہو۔ اس سمبندھ میں میں دلیلوں میں یا لکھت پر تو جاتا نہیں۔ ہاں اپنے تجربہ کی بات کرتا ہوں۔ اشٹادھیائی کے ڈھنگ کے پڑھنے سے دیاکرن کو سمجھنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ ویدانگ پرکاش کے ڈھنگ سے دیاکرن سمجھنا آسان ہوتا ہے۔ اشٹادھیائی کے ڈھنگ سے دیاکرن پڑھنا تب شائد زیادہ مفید ہو جب سنسکرت پرچلت زبان ہو۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۱)

پنجاب کے آریہ کماروں اور آریہ یوکوں کی سنگھٹی تنظیم ساہتیہ پریم

(گذشتہ سے پیوستہ)

از مہاشہ پریم چندر جی ۔ میانوالی

مردان } سرحدی علاقہ میں آریہ سماج مردان پرانی سماجوں میں سے ایک ہے ۔ اسے استھاپت کرنے کا شریہ شہید صادق پنڈت لیکھرام جی کو پراپت ہے ۔ یہاں سے دو گاؤں قریب ہی ہے جس میں پنڈت جی دوران ملازمت میں رہا کرتے تھے ۔ میں نے جب اُس سمے کے سماچار سُنے ۔ تو میری آنکھوں کے سامنے وہ درشیہ پھرنے لگ گیا ۔ جس وقت شہید صادق یہاں آریہ سماج کے پرچار ارتھ آئے تھے ۔ کیا ہی وہ سُندر سمے تھا ۔ گو آج کل وہ استھتی نہیں ہے ۔ اس وقت مندر کی بلڈنگ نہیں تھی ۔ آج اُسے بنے بھی چالیس سال کے لگ بھگ ہو گئے ہیں ۔ اس سمے یہاں کے منتری شری سرنپدر ناتھ جی ہیں ۔ ایک اُتساہی نویودک ہیں ۔ دوسرے معنوں میں سماج میں پرایہ نویوکوں کی سنکھیا ہی ادھک ہے ۔ بردھ مہانو بھاؤ بہت کم ہیں ۔ آریہ سماج مندر میں پنڈت گورودت جی ودیا النکار تھا مہاشہ بالمکرشن جی بھجنیک پدھارے ہوئے ہیں ۔ یہاں سے قریب ہی ٹوپی نام کے گاؤں میں ابھی ابھی آریہ سماج کے خیالات پہنچے ہیں ۔ اور ایک بھائی نے آریہ سماج کے دوارا پنڈت گورودت جی کو نام کرن سنسکار کے لئے نمنترت کیا ہے ۔ یہاں کے آریہ بھائیوں میں یوکوں کا علیحدہ پربندھ نہیں ہے ۔ گنج کے مندر کے علاوہ شام گنج والے آریہ بھائی بھی آریہ پاٹھ شالہ میں ست سنگ لگاتے ہیں ۔ شری رام لال جی کابل شاپ والے بڑے آریہ سماج کے پریمی ہیں ۔ یہاں سے ایک میل کی دوری پر ہوتی نام کا قصبہ ہے ۔ وہاں بھی آریہ سماج مندر بنا ہوا ہے ۔ گو آریوں کی تعداد کم ہے ۔ لیکن عموماً آریہ سماج کے پرتی ہاردک پریم رکھنے والے ہیں ۔ اگر ذرا زیادہ جوش سے آریہ سماج کے کام کو کیا جائے ۔ تو اس علاقہ میں بہت ہی کامیابی ہو سکتی ہے ۔

میانوالی } آریہ سماج میانوالی پنجاب کے مغربی کونے میں ریگستانی علاقہ میں واقع ہے ۔ مندر بڑا وشال ہے ۔ جس میں کنواں اور نل لگا ہوا ہے ۔ پاٹھ شالہ بھی ہے ۔ ریڈنگ روم کا انتظام بازار میں ہے ۔ آریہ سماج کے پردھان شری بیت لالہ ایشر داس جی ہیں ۔ نہایت نرم طبیعت کے کرم شیل ہیں ۔ اسی طرح آریہ سماج کے سابق پردھان شری برج لال جی انتہنت تر بھاؤ والے دھارمک لگن کے مالک ہیں ۔ انہوں نے اپنے ادھین ہی آریہ یوکوں کو سنگھٹت کیا ہوا ہے ۔ اور آریہ یودک سبھا کی بنیاد ڈالی ہوئی ہے ۔ پڑھانے لکھانے کے شغل کے ساتھ ہی جسمانی ورزش کے کام بھی جاری تھے ۔ پرنتو چند مسلمانوں کی شرارت سے شری برج لال جی کو زدوکوب کرنے کے کارن کام بند پڑ گیا تھا ۔ لیکن اب پھر نئے سرے سے ویایام شالا کا کام جاری ہو رہا ہے ۔ یودک سماج کے اُتساہی کاریہ کرتاؤں میں شری برہمانند جی تتھا مہاشہ رام لال جی ہیں ۔ آریہ یودک سبھا کو "سیوا دھرم" کے اصولوں پر چلانے کے لئے اُدیت ہیں ۔ آشا ہے ۔ کاریہ نہایت اُتساہ سے ہوتا رہے گا ۔ دیگر ور شری چاندی رام جی آریہ سماج کے منتری ہیں ۔ یہ بھی نوجوان ہیں ۔ اُتساہ سے کام کرتے ہیں ۔ مجھے تو یہاں روحانی آنند شری ماسٹر ٹیک چند جی کی آتم نرکیشن سمبندھی باتوں سے آیا ۔ ماسٹر جی فارسی کے عالم ہیں ۔ آریہ سماج کے آپ پردھان ہیں ۔ مگر جہاں تک پردھان جی سے بات چیت ہوئی ۔ آریہ سماج کی ترقی معکوس کو روکنے کے سمبندھ میں آپ نے نہایت اُتم وچار بتلائے ۔ اور کانسٹی ٹیوشن سمبندھی جھمیلوں سے آریہ سماج کو بلند کرنے تتھا دھرم بھاؤ پیدا کرنے کے لئے اچھی اچھی سکیمیں بتلائیں ۔ یہاں کے آریہ بھائی اگرچہ روزانہ ست سنگ نہیں کرتے لیکن جب تک آریہ سماج میں اس قسم کی پرتھائیں نہیں ڈالی جائیں گی ۔ اور آریہ سماج کے کام کی ادھک سے ادھک لوک پریہ بنانے کی اور توجہ نہیں دی جائے گی ۔ تب تک اس کشیتر میں ترقی کے جلد ہونے کا امکان کم ہے ۔

کندیاں } کندیاں ریلوے جنکشن ہے ۔ اور یہ وہ مقام ہے ۔ جسے پنجاب کے ریگستانی مقام ہونے کا فخر حاصل ہے ۔ کچھ عرصہ ہوا ۔ یہاں ریلوے ملازمین نے آریہ سماج مندر کا نرمان کیا ۔ اس وقت یہاں کوئی اُتساہی جن نہیں ہے ۔ آریہ سماج کے پردھان لالہ فتح چند جی ذاتی طور پر ایسے کاموں میں گرہست دکھائی دیتے ہیں ۔ جس سے شہر کی عام جنتا آریہ سماج کی اور آکرشت نہیں ہو سکتی ۔ آریہ بھائیوں کو جہاں بھی آریہ سماجوں کے نرمان کا کام ہاتھ میں لینا چاہئے ۔ وہاں عملی طور پر کام کرنے والے آریوں کی تعداد بنانے کا پریتن کرنا چاہئے ۔ جب تک مقامی سجنوں میں آریہ سماج کے پرتی شردھا کے بھاؤ اُتپن نہیں ہوتے ۔ تب تک کام کے متواتر چلتے رہنے کے آثار پیدا نہیں ہوا کرتے ۔ یہاں کی استھتی اچھی ہونی چاہئے تھی ۔ مگر جب تک آریہ بھائی اس طرف زیادہ توجہ نہیں دیں گے ۔ کام تیزی سے ہوتا دکھائی نہیں پڑتا ۔

خوشاب } آریہ سماج مندر خوشاب نیا نیا تھوڑے سالوں کا بنا ہوا ہے ۔ یہاں کی سماج کے منتری شری لالہ چنارام جی ایک اُتساہی نوجوان ہیں ۔ بردھ آریہ بھائیوں میں بھی آریہ سماج کے پرتی شردھا کے بھاؤ اُجاگر ہیں ۔ آریہ سماج مندر میں جہاں سنان آگار بھی ہے ۔ وہاں عام مسافروں کے رہنے کا کھلا انتظام ہے ۔ ہر وقت رونق بنی رہتی ہے ۔ مندر میں جہاں اس پرکار کا انتظام بھی ہے وہاں بان پرست آشرم اور لائبریری وغیرہ کا بھی انتظام ہے ۔ مجھے اس استھان میں پہنچ کر وشیش کر شری ماسٹر لوک دھیان جی بی ۔ اے سے مل کر آتم آنند ملا ۔ ماسٹر جی نوجوان اور اُتساہی یودک ہیں ۔ آپ کی کوتاؤں کو عرصہ سے دیکھا کرتا تھا ۔ جب درشن ہوئے ۔ تو حقیقی معنوں میں تصویر پاس پائے ۔ مجھے آپ کی قوت بخشش کو دیکھ کر اندازہ لگانا پڑتا ہے ۔ کہ ایک دن آئے گا ۔ اور جلد آئے گا ۔ جب کہ آریہ نوجوان لٹریری میدان ہی میں نہیں ۔ بلکہ دھارمک کشیتر کا شہسوار دکھائی دے گا ۔ آریہ سماج کو اس پرکار کے لگن شیل کاریہ کرتاؤں کی ضرورت ہے ۔ ماسٹر جی آریہ سماج کے پریم مورتی ہیں ۔ اور شردھا کی مجسم تصویر ۔ یہاں کے سماج کے منتری جی بھی لگن شیل اور سوادھیائی پرتیت ہوتے ہیں ۔ ماسٹر پران ناتھ جی کے زمانہ میں آریہ یودک آیا کرتے تھے ۔ اور یودک سبھا قائم تھی ۔ مگر اب وہ نہیں ہے ۔ یہاں کی آریہ سماج میں شری پنڈت پورنانند جی کو پروہت مقرر کیا ہے ۔ آپ بھی کافی اُتساہ والے ہیں ۔ روزانہ ست سنگ ہوتا ہے ۔ آشا ہے پنڈت جی کے پرشار رکھنے سے جہاں ویدک ست سنگ بھی دن دُگنی رات چوگنی ترقی کرے گا ۔ وہاں جس پرکار آریہ کماروں کی کوشش کے سامان تیار کرنے کا وچار ہے ۔ یہاں بھی آریہ یودک سنگھٹت روپ میں پنڈت جی سے لابھ اٹھائیں گے ۔ اور ایک دن آئے گا جب یہاں یودک سماج بڑی کامیابی سے چل نکلے گی ۔

مٹھ ٹوانہ } خوشاب کے قریب ہی مٹھ ٹوانہ ایک اچھا قصبہ ہے ۔ یہاں دو آریہ سماج مندر ہیں ۔ مجھے اس جگہ سب سے پہلے مہاشہ سوہن لال جی اپ منتری کے درشنوں کا سو بھاگیہ پراپت ہوا ۔ ڈاکٹر اوم پرکاش جی نہایت لگن شیل اور بھجن پریمی ہیں ۔ حالات کے مطابق یہاں کام نہایت اچھی طرح سے ہوتا ہے ۔ مجھے دیوان رام گوند جی کے بھی درشن ہوئے ۔ سارے آریہ بھائیوں کو اکثر ان کے وچاروں کو سُنا اور آریہ سماج کے کاریہ کو لگن اور پریم سے چلانے کی پریرنا کی ۔ اگر اس جگہ اپدیشک مہانو بھاؤ کچھ عرصہ زیادہ سمے دیں ۔ تو کیا ہی عمدہ ہو ۔ اس سے جہاں گرام پرچار کے کام کو تقویت حاصل ہو گی ۔ وہاں اور بھی کئی پرکار کے لابھ ہوں گے ۔ عموماً سبھاسد یودک ہی ہیں ۔ اور ان کے ہی پرشار رکھنے سے کام ہو رہا ہے ۔ چنداں بادھاؤں کے کارن اُداسینتا بھی بتلائی جاتی ہے ۔ مگر عوام کی بہبودی اور بھلائی کے کاموں کے ہاتھ میں لینے سے یہ سب رکاوٹیں دور ہو سکتی ہیں ۔ اور آریہ سماج دن بدن ادھک سے ادھک ترقی کر سکتا ہے ۔

آریہ سماج گوجرہ کا پرستاؤ

آریہ سماج گوجرہ کا یہ ۵-۱ کا منعقدہ اجلاس بوچڑ خانہ لاہور چھاؤنی کے رجس میں ہزاروں گئو نیں آن کی آن میں ناش ہو جایا کریں گی کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرتا ہوا امید کرتا ہے ۔ کہ حکومت ملکہ معظمہ کے اعلان کو مدنظر رکھ کر اپنی رعایا کے جذبات کا احترام کرے گی ۔ اور اس بوچڑ خانہ کی تعمیر روک دے گی ۔

(بابو رام منتری)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شدھی اور سنگٹھن

از شری موتی رام جی ٹنڈن سبھاسد آریہ سماج بستی شہر جالندھر

سنسار میں جس طرف نگاہ کر کے دیکھا جاتا ہے۔ پرایہ ہر ایک وستو کے دو دو پہلو پائے جاتے ہیں۔ یعنی منفی اور مثبت۔ مثلاً تاریکی کے مقابلے میں روشنی۔ دُکھ کے مقابلے میں سُکھ۔ بُرے کے مقابلے میں بھلا۔ گرم کے مقابلہ میں سرد۔ نیچے کے مقابلہ میں اُونچا۔ اتیادی۔ اسی پرکار سے اشدھی کے مقابلہ میں شدھی۔ اور اسنگٹھن (نا اتفاقی) کے مقابلہ میں سنگٹھن (اتفاق) بھی ہے۔ جس طرح ہر تاریکی کو دیکھ کر روشنی کا گیان اور اس کی اِچھا اُتپن ہوتی ہے۔ اُسی طرح باقی سب اشیاء کی متضاد اوستھاؤں کا یہی حال ہے۔ اور اس لئے یہ دو الفاظ یعنی شدھی اور سنگٹھن بھی اپنا اپنا گیان وغیرہ اپنی متضاد اوستھا کے ذریعے سے ہی دے سکتے ہیں۔ اگر پہلے کوئی اشدھی پائی جائے۔ تو شدھی کا وچار اُتپن ہو جاتا ہے۔ اور اگر شدھی اپرنٹنگش ہو۔ تو اشدھی کا بھی پرتیت ہونے لگتا ہے۔ یہی حال سنگٹھن وغیرہ کا ہے۔ بہر صورت ہر ایک وستو کے دونو پہلو ایک دوسرے کی ہستی کے لئے لازم ملزوم ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جب مہارشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی نے انوبھو کیا کہ بھارت ورش میں ویدروپی ست گیان کے لوپ سے پرایہ اشدھی یعنی شاریرک۔ آتمک اور سماجک اشدھی پردھان ہو رہی ہے۔ اور ایسے ہی اور شائد اسی وجہ سے نا اتفاقی کا راجیہ ہو رہا ہے۔ اور غالباً اسی وجہ سے نانا پرکار کے مت متانتر اور مذاہب جُدا جُدا مٹھ بنا کر قایم ہو گئے ہیں۔ اور ان کی بنیاد کیول ماتر اودیا ہی ہے۔ تو انہوں نے سب سے پہلے اس اشدھی اور اسنگٹھن کو دُور کرنے کے لئے شدھی اور سنگٹھن کی تحریک شروع کی۔ اور اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کافی پرچار بھی کیا۔ اور ان کی افسوسناک مرتیو کے بعد ان کے سچے شِشیہ شری سوامی شردھانند جی نے اپنے سورگیہ گورو کے نقشِ قدم پر چلکر مختلف ذرائع سے ویدوں کا پرچار کرنے اور اس مبارک طریقہ سے اودیا کے جال کو کاٹ کر شدھی اور سنگٹھن کو پھر سے اپنی اصلی حالت میں لانے کے لئے کئی وِدھ ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ یہ پُوجنیہ سنیاسی بھی اپنے گورو کی طرح اپنے مبارک مشن کی تکمیل کے قابل قدر اور لنسوارتھ کوشش میں بلیدان ہو گئے۔ یہی حالت ہمارے شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی ہوئی۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیوں ایسی مہان آتمائیں اس تحریک کے پرچار میں چند مُورکھوں اور بُزدلوں کے کمینہ جذبات کے شکار ہو کر بلیدان ہوئے! اسفر اس تحریک میں کوئی غیر معمولی خوبی ہوگی۔ جس سے ویدک دھرمی دُنیا کو عموماً اور مذکورہ بالا مہان آتماؤں کو خصوصاً اس پرکٹی بُدھ کر رکھا تھا۔ کیا وہ صرف یہہ چاہتے تھے؟ کہ ویدک دھرم روپی سمندر کے اندر دیگر مذاہب اور مت متانتر کے انویائی چھوٹی چھوٹی ندیوں کے رُوپ میں محض تبدیلئے مذہب کے لئے آجائیں۔ اور ویدک دھرمی لوگ متفقہ رُوپ میں بڑی زبردست کوشش کر کے ان مت متانتر وغیرہ کے پیروکاروں کو اُس گلہ سے نکالکر اپنے گلہ میں لاکر ان کی دلآزاری کریں یا سیاسیات کے نقطۂ نگاہ سے اپنی ہندو جاتی کی تعداد میں اضافہ کر کے پولیٹکل حقوق خاص طور پر حاصل کر سکیں؟ ہرگز نہیں۔ یہہ میرا درڑھ وشواس ہے۔ اور اس کی وجوہات ذیل میں درج ہیں:۔

(۱) ویدک دھرم میں شُدھی کا مطلب یہہ ہرگز نہیں ہے۔ کہ کوئی شخص ایک مذہب یا مت کو چھوڑ کر دوسرے مذہب یا مت میں لایا جاوے۔ اور اس عمل ہی سے اس شخص کی شدھی تسلیم کر لیجائے۔ جیسا کہ عام طور پر دیگر مذاہب وغیرہ میں ایک خاص قسم کی رسم ادا کر کے کسی پتت شخص کو اپنے گلہ میں شامل کر کے طرح طرح کی خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ ویدک دھرم کی رُو سے اصلی شدھی کا سروپ منو بھگوان کے کمن لکھت شلوک سے معلوم ہوتا ہے:۔

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्यति ।
विद्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति ॥

(ارتھ) پانی سے شریر کے بیرونی حصے۔ راستی کے چال چلن سے من۔ علم اور جفاکشی یعنی سب قسم کی تکلیف کر کے دھرم پر ہی عمل کرنے سے جیو آتما اور گیان یعنی پرتھوی سے لے کر پرمیشور پرینت وجودوں کی ماہیت جاننے سے بدھی یعنی عقل شدھ ہو جاتی ہے۔ اول تو کسی ویکتی کو محض اس کے شدھ خیال کر لینا ٹھیک معلوم نہیں ہوتا۔ کہ وہ کسی دوسرے دھرم کا انویائی ہے۔ ہماری رائے میں ایک ویدک دھرمی اپنے آتما کے سوبھاوک طور پر شدھ اور پوتر ہونے کے کارن اُتنا ہی شدھ اور پوتر ہو سکتا ہے۔ جتنا کوئی دیگر مت انویائی یا دیگر مذہب کا پیرو۔ کیونکہ دونوں کے آتما مساوی طور پر شدھ اور پوتر ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی اشدھی ہوتی ہے۔ تو وہ عارضی بوجہ اودیا کے پربھاؤ کے ہوتی ہے۔ اور اودیا کا پربھاؤ بھی ہر حالت میں یعنی دونوں قسم کے اشخاص پر پڑ سکتا ہے۔ پس جس وقت تک اودیا کے پربھاؤ کو دور کرنے کا پریتن عملی طور پر نہ کیا جاوے۔ اور سچ مچ اودیا دور نہ ہو جائے۔ اس وقت تک شدھی صحیح معنوں میں ہو نہیں سکتی۔ ویدک دھرم کا گرو یہ صرف یہہ ہی نہیں ہے کہ کانی آنکھ سے دیکھے۔ یعنی صرف ایک دھرم کے انویائی منشیوں کو ہی بلا لحاظ اُن کی تر دشٹیوں وغیرہ کے شدھ سمجھ کر اور دوسرے دھرم کے لوگوں کو اشدھ سمجھ کر شدھی کی رسم ادا کر لیں۔ اور ایک گلہ سے نکالکر دوسرے گلہ میں شامل کر لیں۔ بلکہ جو جو شخص سچے جگیاسو کے طور پر اپنی کمزوریوں کو گیان پرکاش کی پراپتی کے ذرائعہ دُور کرنے کا درڑھ نشچے کر کے کسی ودیا وان ویدک پنڈت کے پاس پورن شردھا سے جا کر کچھ عرصہ تک سنیہ آدی دھرم پالن کرتا ہے۔ تو واستو میں وہ شخص شدھ متصوّر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے انتہ کرن میں کسی پرکار کا کوئی وکار باقی نہ رہا ہو۔ اور وید پرچار دوارا اودیا کو دُور کرنے سے ایسی ہی شدھیاں کرنے کا وشیش طور پر مہاتماؤں کا منشاء تھا۔ لیکن جن لوگوں کو شدھ کرنے کا ایسا شُبھ بھاؤ ان مہاتماؤں کے دل میں تھا۔ اُن کا انتہ کرن اخیر میں بہت ہی گندہ اور سیاہ ثابت ہُوا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے کمینے اور حاسد جذبات کے وشیبھوت ہو کر اپنے محسنوں کو بزدلانہ طور پر قتل کر کے پرلے درجہ کی کرتگھنتا کا ثبوت دیا ہے۔

(۲) سنگٹھن شبد کے معنے ہیں۔ اتفاق۔ اس میں سندیہہ نہیں ہے۔ کہ اتفاق (سنگٹھن) کا سد اُپیوگ بھی ہو سکتا ہے اور دُرُوپیوگ بھی۔ سد اُپیوگ یہ ہے کہ سارے سماج یعنی سوسائٹی وغیرہ میں باہمی محبت۔ پریتی اور پریم ہو۔ اور سب ایک دوسرے کے سُکھ دُکھ میں اس طرح سمات ہوں جیسا کہ کوئی اپنے ہی ذاتی کام میں ہوتا ہے۔ اور ایک ہی بھاؤ سے سب سُکھ اور دُکھ کو بھوگیں۔ کسی کو کسی پرکار کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ اگر کسی غلط فہمی وغیرہ کی وجہ سے نا اتفاقی پیدا ہونے کا احتمال ہو تو اسے کی چھوٹی سی سوئی کی طرح سی کر جس طرح کپڑے کے جدا جدا ٹکڑوں کو اکٹھا کر کے کوئی خاص وستر بنا لیا جاتا ہے۔ اور اس سے فائدہ اُٹھایا جاتا ہے۔ اُسی طرح آپس میں غلط فہمی کو رفع کر کے نا اتفاقی دُور کرے اور اتفاق قائم کرے۔ اور اس کا سد اُپیوگ کر کے طاقت پیدا کرے۔ اور کسی پرکار کے پروپکار کے کرم کر کے اپنا کرتویہ پالن کرے۔ لیکن دُرُوپیوگ سے اسی اتفاق سے کسی کے برخلاف اپنا شاریرک۔ مانسک وسماجک زور لگا کر اوس کو ہر پرکار کا نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ اور اپنی آتما کو بھی پتت کیا جا سکتا ہے۔ انگریزی میں مثل مشہور ہے۔ کہ اتفاق بل ہے (Union is strength)۔

علاوہ اس کے سنگٹھن پرماتما کی بھی آگیا ہے۔ جیسا کہ نمن لکھت رگوید کے چار منتروں سے عیاں ہے:۔

१- सं समिद्युवसे वृषन्नग्ने विश्वान्यर्य आ ।
इळस्पदे समिध्यसे स नो वसून्या भर ॥

२ सं गच्छध्वं सं वदध्वं सं वो मनांसि जानताम् ।
देवा भागं यथा पूर्वे संजानाना उपासते ॥

३. समानो मन्त्रः समितिः समानी समानं मनः सहचित्तमेषाम् ।
समानं मन्त्रमभिमन्त्रये वः समानेन वो हविषा जुहोमि ॥

४- समानी व आकूतिः समाना हृदयानि वः ।
समानमस्तु वो मनो यथा वः सुसहासति ॥

یہہ وہی رگوید منتر ہیں۔ جو سنگٹھن کرنے کے لئے پرتی سپتاہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا سے تو سارے آریہ سماجوں میں سماج میں سنگت پڑھے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اتھرو وید میں بھی [illegible] دو انگ یم اور نیم ہیں۔ پانچ یم ہیں۔

آریہ ویر دَل کے پرتی آریہ جنتا کا کرتویہ

(از لالہ ماتو رام ہندی بھوشن اُپ منتری آریہ یودک سبھا کرنال)

انہاس کے پڑھنے والے بھلی بھانت جانتے ہیں۔ کہ رامائن کے یدھ کا کارن کیوں ایک ستیا کا ترسکار تھا۔ ایک سپنکا کے ترسکار نے آریہ جاتی کے ویروں رام اور لکشمن کو مجبور کر دیا۔ کہ وہ اپمان کا بدلہ لیں۔ اور وہ ایک ستیا کا ترسکار ہی لنکا کے سروناش کا کارن بنا۔ ایک دروپدی کے اپمان نے ہی آریہ ویروں کے خون کو کھولایا۔ اور یہی اُس مہا بھارت کے گھور یُدھ کا کارن بنا۔ جس میں بہت سے ویر نچھاور (بلیدان) ہو گئے۔ ایک پدمنی کے کارن ہی ویر راجپوتوں نے انتری شکتی تتھا ماترِی بھومی کی ویدی پر اپنے جیون کی آہوتیاں دیں۔ بھارت ورش کا پرتیک ویکتی اُن کے نام پر پران آہوتی دینے کو تیار ہے۔ آج رام اور کرشن کے نام پر لوگ کروڑوں روپے کا دان کرتے ہیں۔ سو کیوں؟ وہ اسی لئے کہ انہوں نے ماترِی بھومی تتھا ماترِی شکتی کی رکھشا کی۔ آج رانا پرتاپ کے نام سے کون ناواقف ہے۔ کون نہیں جانتا کہ انہوں نے دیش تتھا جاتی کے لئے کتنی مصیبتیں اُٹھائیں۔ پرنتو ذرا سوچئے۔ جہاں رانا کا نام آتا ہے۔ وہاں بھاماشاہ کو بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ رانا سے پہلے بھاماشاہ کا نام آتا ہے۔ کیونکہ یدی بھاماشاہ آرتھک مدد نہ کرتے تو رانا کا سپھل ہونا کٹھن ہی نہیں بالکل ناممکن تھا۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یدی رانا پرتاپ کی طرح کام کرنے والے ویر بنانا چاہتے ہو۔ تو سویم بھاماشاہ کی طرح دانی بنو۔ پرنتو مجھے تو دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اے ہندو جاتی! اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر دیکھ کہ آج کتنی ستیاؤں کا اپمان کیا جاتا ہے۔ کتنی دیویوں کو اُن کے دھرم سے پتت کیا جاتا ہے۔ کتنی پدمنیوں کا اغوا ہوتا ہے۔ پرنتو تمہارے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ پنجاب میں تو دن رات اغوا کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اسی پرکار آریہ سنسکرتی پر کٹھارا گھات کیا جاتا ہے۔ اسلئے اس کی مدت سے ضرورت تھی۔ کہ پنجاب میں کوئی ایسی سنستھا ہو۔ جو آریہ سنسکرتی کی رکھشا کر سکے۔ اور اسی نقطۂ نگاہ کو لے کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۱۹۳۵ء میں پنجاب آریہ ویر دل کی بنیاد ڈالی۔ اور ایک سارے پنجاب کا سنگٹھت دل زیرِ نگرانی لالہ ہردیال جی چوپڑہ بی۔ اے ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز جالندھر شہر قائم کیا۔ اور اس کے سپرد رکھشا کا کاریہ دیا۔ جسے دَل نے پوری جانفشانی سے پورا کیا۔ اور کر رہا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سبھا کی اردھ شتابدی پر آریہ ویروں نے لاثانی کام کیا۔ جس کے لئے منتری آچاریہ رام دیو جی پردھان سبھا نے آریہ ویروں کو اپنا سندیش دیتے ہوئے کہا۔ کہ "اردھ شتابدی پر آریہ ویروں نے وہ کام کیا۔ جو ٹرینڈ پولیس بھی نہیں کر سکتی"۔ اس سے زیادہ پنجاب آریہ ویر دَل کون سا پرشنسا پتر جنتا کو دکھلائے۔ آپ سویم ہی وچار کر کے دیکھیں۔ کہ سارے پنجاب کے اس اپوروسمارو ہ کا اتنی سپھلتا پوروک پربندھ کرنا کوئی آسان کاریہ نہیں تھا۔ مجھے تو وہ دن اچھی طرح یاد ہے۔ جبکہ آریہ ویروں نے لگاتار اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے ڈیوٹی دی۔ جب انہوں نے راتری بھر ننگی تلواریں لیکر کیمپوں کی رکھشا کی۔ اور وہ بھی اس زمانے میں جبکہ لاہور کی فضا کوئی اچھی فضا نہیں کہی جا سکتی تھی۔ اردھ شتابدی پر جانے والے ہی جان سکتے ہیں۔ کہ اس ڈیڑھ میل لمبے جلوس کا پربندھ آریہ ویروں نے کس خوش اسلوبی سے سر انجام دیا۔ راتری کو دس گیارہ بجے کس پرکار دیویوں کے گروہ کے گروہ اُن کے مکانوں پر پہنچائے۔ اور کن مصیبتوں میں پڑ کر اُن کی رکھشا کی۔ مجھے آشا ہے۔ کہ آریہ لوگ آریہ ویر دل کی حوصلہ افزائی کرینگے۔ آریہ جنتا سے میری یہی اپیل ہے۔ کہ وہ ویر تُلسی جالندھر شہر سے دَل کے نیم اتہادی منگا کر اپنے ہاں ادشیہ آریہ ویر دل قایم کریں۔ اور ہر ایک ویکتی جسے جاتی سے پریم ہو۔ دَل کا سدسیہ بنے ✦

اگر آپ نے

ابھی تک آریہ مسافر سہایتا فنڈ میں دان نہیں دیا۔ تو یتھا شکتی دان دیکر فرض پالن کریں۔

وید جینتی سپتاہ

ادھیکنش پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

آریہ مسافر کے پاٹھکوں کی سیوا میں وید جینتی سپتاہ کا پروگرام رکھا جا چکا ہے۔ اب آریہ سماجوں کا کرتویہ ہے کہ وہ وید کے سوادھیائے پرتی اپنی شردھا پرگٹ کرتے ہوئے اس سپتاہ کو بڑے اُتساہ سے منائیں۔ اگر گمبھیرتا سے وچار کیا جائے۔ تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ شراونی کا مہتو سب تیوہاروں سے زیادہ ہے۔ اس تیوہار کا اُدیش ویدک سوادھیائے کا وِستار کرنا ہے۔ ویدک سوادھیائے کے ساتھ ساتھ ویدک سنسکرتی اور ویدک جیون کا نرمان کرنا بھی تو ہمیں ابھیشٹ ہے۔ اور ہم کتنے ہی تیوہار مناتے ہیں۔ اور اُن پر پرچار کی آیوجنائیں کرتے رہتے ہیں۔ لیکن شراونی تو ہے ہی وید سوادھیائے کا تیوہار۔ ہم مہاپرشوں اور ویروں کے تیوہار تو بڑے جوش سے مناتے رہتے ہیں۔ لیکن پتہ نہیں۔ کہ ایشوری گیان جو وید ہیں۔ اُن کے سوادھیائے سے ہم اتنے اپرانت کیوں ہیں۔ وید ہی تو ہمارے دھرم کی آدھار شِلا ہے۔ جب تک ہم وید کے پرچار میں اُتساہ نہ دکھلائیں گے۔ تب تک ہم سچے آریہ نہیں کہلا سکتے۔ جب تک پرچار ہوتا رہتا ہے۔ تب تک ہی تو پرجا سیدھے مارگ پر جاتی ہے۔ جب پرچار بند ہو جاتا ہے۔ پھر اندھ پرمپرا پھیل جاتی ہے۔ اور لوگ جہالت میں پھنس جاتے ہیں۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اگرچہ سبھی شاستروں کا سوادھیائے اچھا ہے۔ لیکن پھر بھی سردوتم گرنتھ وید ہیں۔ اور وید ہی سوتہ پرمان ہے۔ اور دوسرے سب گرنتھ پرتہ پرمان ہیں۔ منو مہاراج نے کہا ہے۔ جو منش کُترک سے وید کی نندا کرتا ہے۔ وہ ناستک ہے۔ اور اُس کو جاتی سے باہر کر دینا چاہئے۔ وہ دویجاتی دھرم کو چھوڑ کر شودر دھرم کو پراپت ہو جاتا ہے۔ لیکن آجکل آریہ جاتی کی کیا اوستھا ہے۔ کتنے گھر ایسے ہوں گے۔ جن کے گھر چاروں ویدوں کی جلدیں موجود ہوں؟ وید کی مہما کے لوگ بھجن گا لیں گے۔ وید کی مہما کے لیکھ پڑھ لیں گے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ وید کے متعلق بہت کچھ لوگ پڑھ لیں گے۔ اور لکھ لیں گے۔ لیکن اکھشات وید کا پاٹھ نہیں کرینگے۔ وید کے بڑے سندر ہندی بھاشیہ مل سکتے ہیں۔ سب لوگ بڑی آسانی سے اُن کو سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن پہلی تو بات یہ ہے۔ کہ جب تک ہم گمبھیر وچار نہ کریں۔ اور شردھا بھگتی سے وید کی پستک لے کر پاٹھ نہ کریں۔ تب تک ہم اپنے جیون کو آریہ جیون نہیں بنا سکتے۔ اگر ہم نے وید کا سوادھیائے چھوڑ کر دوسری پستکوں کے سوادھیائے پر زور دیا۔ تو ہمارا حال بھی سناتن دھرم جیسا ہو گا۔ سناتن دھرم اور آریہ سماج میں وید کے سمبندھ میں اتنا فرق ہے۔ کہ سناتن دھرم بھی اپنا مکھیہ گرنتھ وید مانتا ہے۔ لیکن اس کے سوادھیائے پر بل نہیں دیتا۔ اور پورانوں اور گیتا پر ہی اپنا سارا بل لگا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سناتن دھرمی وید کو مانتے ہوئے بھی وید سے کوسوں دور ہیں۔ اُن کے ہاں سے وید کا پڑھنا پڑھانا چھوٹ گیا ہے۔ صرف کچھ شرد تریہ پنڈت رہ گئے۔ جن کو وید حفظ ہے۔ لیکن وہ بھی وید کے معنی نہیں جانتے۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ سناتن دھرم میں اگر وید کے سمبندھ میں کچھ رہ بھی گیا ہے۔ تو وہ کیول پاٹھ ماتر۔ وید کا سوادھیائے کرنا۔ یا اس کے ارتھوں پر وچار کرنا بہت کم ہو گیا ہے۔ ہم لوگوں کو ساودھان ہونا چاہئے۔ کہ ہم کہیں انہو کتابوں میں ہی پھنسے ہوئے ویدوں سے دُور چلے جاویں۔ دوسرے شاستر تو سمے کے انوسار اور اوشیکتا کے انوسار بنائے جاتے ہیں۔ کئی باتیں کئی وقتوں کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ لیکن وہ باتیں دوسرے سمے کے لئے اپیوگی نہیں رہتیں۔ وید بھگوان سرودا کے لئے اور ہر ایک دیش کے لئے ہیں۔ اسلئے وید کا سوادھیائے سدا لابھ دینے والا ہے۔ اسلئے آریہ بھائیوں کو ویسے تو ہمیشہ ہی وید کا سوادھیائے کرتے رہنا چاہئے۔ لیکن اس موقعہ پر تو وید کے سوادھیائے پر وشیش بل دینا چاہئے۔ صوبہ بھر کی ہر ایک سماج کو لازم ہے۔ کہ اس موقعہ پر وید جینتی سپتاہ خوب اُتساہ سے منائے۔ اور ظاہر کر دے کہ ستونہ آریہ سماج وید کے پرچار کے لئے ہی ہے۔ اور آریہ سماج کے تیسرے نیم "وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ اور وید ..."

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک دِن کے مرت بالک کو جلانا جہاں وید آگیا ہے
وہاں بھیڑیئے آدمی خونخوار حیوانات کو بچہ خوری سے دُور کرتا ہے

(از شری پنڈت ماسٹر آتمارام جی امرتسری - بڑودہ)

..یجروید ادھیائے چالیس میں

بھسمانتم شریرم

جو وید آگیا ہے۔ اسکے سمبندھ میں ویدک آریہ سنسکرتی کی انیک باتیں بھی ہیں۔ جو منش سماج کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

(اول) اتھروید میں ایک منتر آتا ہے جسمیں گرام میں انسانی لاش کو شمشان تک بیل گاڑی میں لے جانے کا حکم ہے۔ مندرجہ بالا منتر ارتھ سہت نامی پنڈت پوجیہ شری سات ولیکر جی لنے نامی ماسک ویدک دھرم میں انیک وار لکھ چکے ہیں۔ آجکل شمشان سدھار کی طرف آریہ منتر آگرہ کے نامی دیش رتن مانیہ ور شری سمپادک جی اس ماسک کے کسی انک میں لکھ چکے ہیں۔

بڑودہ میں جو ہندو سناتنی شمشان ہے اس میں ویدی کھود کر مردہ جلایا جاتا ہے امرتسر کے سناتنی جو آریہ سماج سے کچھ ویدی کھود کر سنسکار ودھی رشی دیانند کرت انوکول مردہ جلاتے ہیں۔ اس عمل کو یہ اچھوت نہ مان کر عمل نہیں کرتے۔

(۲) امرتسر کا ہندو شمشان جہاں پارسی باغ کی صفائی اور چار دیواری کے علاوہ لوگوں کے لئے پختہ عمدہ برآمدے رکھتا ہے۔ وہاں دو ہی دوش ہیں۔ ارتھات (اول) ویدی نہ کھود کر جلانا اور (دوسرا) دوش یہ کہ مرتک شریر کا برسات میں بغیر سایہ یا چھت کے جلنا۔

پر بڑودہ کے ہندو شمشان میں ہندو ماتر کا مرتک شریر برسات میں ٹین دار چھپر میں جلایا جاتا ہے۔ بیٹھکوں۔ صفائی۔ سنان کے علاوہ باغ بھی رکھتا ہے یہ بمبئی کے پارسی باغ کی مانند ہے۔

(۳) بڑودہ میں سب وید پاٹھی براہمنوں اور راجاؤں تک کے مرتک شریر کالے بیل کے خشک گوبر یعنی اُپلوں یا گنڈوں میں ہی لکڑیوں کی جگہ رکھکر جلائے جاتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی چندن کے ساتھ لکڑیاں بھی مزید ڈالے تو اسکی ممانعت نہیں۔ بڑودہ میں ہم آریہ سماجی بھی لکڑیاں یہاں بہت کم ڈالا کرتے ہیں۔ کبھی چندن آدی تو سنسکار ودھی کے انوسار پورا ڈالتے ہیں۔

(۴) شری پوجیہ مہاتما ہنسراج جی نے چالیس سال ہوئے تو کسی سندھیا کی فلاسفی کی بھومکا میں لکھا تھا کہ

"گائے بیل کے گوبر کی راکھ تپ دق ناشک ہے۔ اور ان کا کوئی پوجیہ ڈیڈ اسکا تجربہ کر چکا ہے"۔

گت برسوں میں مغربی وگیان نے بھی مذکورہ بالا گائے بیل کے گوبر کی راکھ کو بھاری جرم اور تپ دق وناشک لکھا ہے۔

(۵) بڑودہ راجیہ کے پادرا نامی گاؤں میں کبھی کبھی گت ورشوں میں رات کو بھیڑیے آجایا کرتے تھے۔ کارن کہ اس گرام میں چھوٹے یعنی دو سال تک کی عمر کے ہندو بچہ کو قبر کی مانند گاڑ دینے کا رویدک رواج تھا۔ گت دو برس سے ہم نے سماج کے ذریعہ ان کا بھرم دور کر دیا ہے۔ اب وہاں رات کو کسی موسم میں اس گاؤں میں بھیڑیا نہیں آتا۔ پوجیہ مہاتما سوامی ابھیہ آنند جی مہاراج بڑودہ آریہ مہوا پدیشک کے اپدیش کا یہ پھل ہے۔ ارتھات اب کوئی بھی ہندو ایک دن کے مرت بالک کو بھی جلاتا ہے۔ قبر میں نہ ہی گاڑتا ہے۔ نہ ہی پارسیوں کی طرح جنگل میں پھینک دیتا ہے۔ واضح رہے کہ یہ سب ہندو سجن اسّی فیصدی سناتنی وشنو ہیں۔ آریہ سماجی نہیں۔ پراتنی بات وید کی مان لینے سے ان کو لابھ ہوا ہے۔ مندرجہ بالا وید منتر میں بھسم شبد بھی آج کل بڑے بھاری مہتو کا ہے۔ ارتھات آج کل جو بمبئی میں لاوارث سرکاری ہسپتالوں کے مریض جلائے جاتے ہیں۔ محض بجلی کی بھٹی کے ہیں۔ ان کے ساتھ جب لکڑی یا اُپلے یا گنڈے نہیں جلائے جاتے۔ تو ان میں سے وید کی بھسم طیار نہیں ہوتی۔ کنتو ہڈی چورن تیار ہو جاتا ہے۔ پرایشور بچائے اس بجلی کی بھٹی سے۔ یہ خوفناک امراض کے جرم جو کہ بھاری تعداد میں بادلوں کے نیچے تل ہیں جا کر بادلوں کو زہر آلودہ کر دیتے ہیں۔ پاپی قوم میں انیک گن ہیں۔ یہ بھاری گورکھشا اور اگنی ہوتری ہیں۔ ان کی دیویاں بھی پردہ نہیں کرتیں۔ لیکن بڑے اونچے برج پر پارسی سجن اپنے مردے کو پرندوں کے کھانے کے لئے جو چھوڑ آتے ہیں۔ اور ہمیشہ اس برج سے جو بدبو پیدا ہوتی ہے۔ وہ انسانی ناک برداشت نہیں کر سکتا۔ ایشور پارسی سجنوں کو اس وگیان کے یگ میں جہاں یہ آگ سے کام لے کر روٹی پکاتے اور سبزی تیار کرتے ہیں۔ وہاں یہ چندن کی چتا میں انگریزی لیڈی اینی بیسنٹ کی طرح ہندو یا پارسی شمشان میں مردہ جلانا شروع کر کے اپنے آدرش وچاروں کا پریچیہ دیں +

پنر جنم

ودیا پرکاش رتن موضع سدھاں دکیو ڈھلکی

تردید مضمون مہاشہ امیر چند جی جین بی۔ اے ساہتیہ رتن

مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۴۱ء کے آریہ مسافر میں ایک مضمون بعنوان پنر جنم مہاشہ امیر چند جی جین بی۔ اے ساہتیہ رتن کے قلم جادو رقم سے نکلا۔ جو کہ واقعی مہاشہ جی کی قابلیت کا نمونہ ہے۔ اس میں انہوں نے سدھ کیا ہے۔ کہ جیو کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ پھر کسی اور روپ میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ جو کہ سولہ آنہ ٹھیک ہے۔ اسی سے ہندو ازم جیوت ہے۔ جو لوگ اس مسئلہ کو نہیں جانتے وہ خاک کے نیچے لامحدود عرصہ تک دبے رہتے ہیں۔ جیسا کہ قول ہے "جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے حشر تک سونا پڑیگا۔ خاک کے سایہ تلے"۔ مگر اس سبب کے باوجود جو واک مہاشہ جی نے لکھے ہیں۔ وہ قابل غور ہیں۔ آپ خود ہی سوال کرتے ہیں کہ کیا پورو جنم کی باتیں یاد رہ سکتی ہیں۔ آپ جواب دیتے ہیں۔ کہ ہاں تمام انسان ایسا نہیں کر سکتے۔ بلکہ ورتمان میں سچ بھی گئی انسان موجود ہیں۔ جن لوپید بنم کا حال یاد رہے لیکن مہاشہ جی نے شائد ستیارتھ پرکاش بھول کر بھی نہیں دیکھا۔ دیکھئے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۶۲۔ سمولاس ۹۔ ودیا اودیا بندھ مکش وشے۔ مہرشی نے اس پر دیا کھیان کرتے ہوئے۔ لکھا ہے۔ کہ "جو کوئی پورو اور پیچھے جنم کے ورتمان کو جاننا چاہے۔ تو بھی نہیں جان سکتا۔ کیونکہ جیو کا گیان اور سروپ الپ ہے۔ یہ بات ایشور کے جاننے یوگیہ ہے۔ جیو کے نہیں۔ پھر لکھا ہے۔ کہ جاگرت اور سوپن میں بہت سی ویوہار پرتکش ہیں۔ کرتے جب سُشپتی اوستھا کا زمانہ ہے۔ تب جاگرت آدی ویوہار کا سمرن کیونکر نہیں کر سکتا۔ یا تو مہرشی کے واکیہ اسے سمجھو یا مہاشہ جی کے۔ لیکن دنیا کے سب سے بڑے فلاسفر کی نسبت یہ کہنا۔ نہایت بے معنی سا کلمہ ہے اور خاص کر آجکل کے دو دن اور وہ بھی آریہ سماجی کے لئے جیسا کہ سرشٹی سمیت کے وت میں ایک مہانی بھاؤ نے فرمایا ہے۔ کہ رشی نے لکھا ہے۔ کہ

میری کوئی غلطی ہو تو صحیح کر لیویں ہی مہاشہ جی بھی فتوے دے دیں لیکن انہیں یاد رہے۔ کہ ایسا کرنے سے سدھانت الٹ پلٹ ہو جائیں اور تمام دنیا ایسے کام کی طرف ہو جائے کہ رشی لیکھ کو خواہ مخواہ غلط ثابت کرے۔ ان کی یہ نادانی اس کا یہ تو نہیں نکالنا چاہیئے۔ کہ جا بجا غلطیاں ہیں۔ مہاشہ جی ذرا دوبارہ کر اس کا اُتر دیں۔ اور ایسے آچار یہ صریح خلاف ورزی نہ کریں۔ سابقہ حالات کسی بھی طریقہ سے ان کو یاد نہیں رہ سکتے۔ جب کہ سوامی نے مثال دے کر بھی ثابت کر دیا۔ مہاشہ امیر چند جی بتائیں۔ کہ تیسرے برس فلاں ماہ فلاں دن چار بجے کیا کر رہے تھے۔ سب ان جنم کی بابت پتہ نہیں تو سابقہ کی ڈینگ مارنا کیا معنی رکھتا ہے اگر ہے تو رشی واکیہ ردی۔ سمجھ لیں اسی کا اُتر مہاشہ جی سے پانا ہے۔

ہر قسم کی دھارمک کتابیں
منگوانے کے لئے
ادھیکش ساہتیہ وبھاگ
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو لکھیں

من سے کام واسنا نہ کرنا۔ وچن سے
دشٹ واسنا کی باتیں نہ کرنا۔ اور شریر سے
وشیوں کا سیون نہ کرنا۔ برہمچریہ کہلاتا ہے
برہمچریہ کا تعلق زیادہ تر من سے
ہے۔ اگر من میں خیالات اچھے ہوں گے
تو برہمچریہ کا پالن ہو سکیگا۔ ورنہ نہیں۔
منش اپنے وشواس کے مطابق کام کرتا
ہے۔ جس نے اپنے دل میں پکا نشچے
کر لیا ہو۔ کہ میں برہمچریہ کا پالن کر سکتا
ہوں۔ اور کروں گا۔ وہ ضرور برہمچاری بن
سکتا ہے۔ برہمچاری کو برہمچریہ سے جہاں
جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ وہاں وہ
روحانی ترقی بھی کرتا ہے۔ ان دونو قسم
کی ترقی کے لئے من کو قابو میں کرنے کی
ضرورت ہے۔ اس بارے میں یہ لکھ دینا
بھی ضروری ہے۔ کہ ادم کا مانسک جپ
کرنے سے برہمچریہ پالن کرنے میں بڑی مدد
ملتی ہے۔ ایشور کی ہستی میں بھی وشواس
ہونا چاہیئے۔

وچن یعنی زبان سے بھی دشٹ واسنا
کی باتیں نہ کرنی چاہئیں۔ انسان زیادہ تر
بولنے سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ جس
قسم کی باتیں انسان کرتا ہے۔ اسی قسم
کا لوگ اسے سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ جس طرح
میٹھی باتیں کرنے سے آدمی میٹھے
سبھاؤ والا کہا جاتا ہے۔ اسی طرح دھرم
اور برہمچریہ سمبندھی باتیں کرنے سے منش
دھرماتما اور برہمچاری سمجھا جاتا ہے۔ سدا
ستیہ وچن بولنا چاہیئے۔ برہمچریہ سے حاصل
ہوئی طاقت کو بس قابو میں رکھنا چاہیئے
کام کو اپنے نزدیک مت آنے دو۔ غصہ کو
روکو۔ ان کے ذریعہ ہی رشی دیانند نے
برہمچریہ کا پالن کیا تھا۔ سنگ کا بھی خیال رکھنا
چاہئے۔ منش نیک سنگ کرنے سے نیک
ہوتا ہے۔ اور برے سنگ کرنے سے برا۔ سچا
مہاتماؤں کے دھارمک اور ایشور
بھکتی ست سنگوں میں بھی جانے سے لابھ
ہوتا ہے۔ جو باتیں سرشٹی نیم کے مطابق
ہیں۔ ان کی کسوٹی پر پوری اترتی ہیں۔
جو ان کے خلاف نہیں ہیں۔ ان کو مان
لینا چاہئے۔ باقی جو ان اصولوں کے خلاف
ہیں۔ ایشوری نیم کے مطابق نہیں ہیں۔
ان کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتی ہیں۔
یا دھرم شاستروں کے خلاف
ہیں۔ ان کو نہیں ماننا چاہیئے۔ بچے اور
لڑکے اپدیشکوں سے اور موہ مایا کے

برہمچریہ

جال سے اوپر اٹھے ہوئے۔ سنیاسیوں
سے آپس میں گفتگو کرنا۔
تبادلہ خیالات یعنی
اپنے خیالات ان کو
بتانا۔ اور ان کے خیالات
آپ سننا۔ جو اچھی
باتیں ہوں۔ آتمک اتی
میں سہائک ہوں۔ ان کو گرہن
کرنا۔ یہ سب باتیں بہت لابھ کاری
ہوتی ہیں۔

شریر سے بھی برہمچریہ کا بڑا تعلق
ہے۔ انسان کی طاقت کا حال جسم
سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ جسمانی طاقت ویریہ
کو اپنے جسم کے اندر حفاظت سے رکھنے سے
حاصل ہوتی ہے۔ ایک ہندی کے
کوی نے
کیا ہی خوب
کہا ہے۔
ویریہ ہی میں ویریہ ہے۔
ویریہ دھارن اب کرو۔

برہمچاری دھرم رکشک۔
ویریہ ورت دھاری ہو۔
دراصل یہ ہے بھی بالکل ٹھیک
اب جن باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔
وہ یہ ہیں:۔
بری باتیں سننا۔
بری باتیں پڑھنا۔ ایسے
نشے دار اشیا کا
استعمال جن سے
تندرستی خراب ہوتی ہے۔ استری
کو بری نظر سے دیکھنا۔ ایسی سب
باتیں منع ہیں۔ صفائی کا بھی خیال رکھنا
چاہیئے۔ کھانے پینے۔ رہنے میں صفائی
کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔
ہنومان۔ بھیشم پتامہ اور رشی دیانند
آدی جتنے بھی برہمچاری
ہوئے ہیں۔
ان میں کتنی
زبردست
روحانی اور جسمانی طاقتیں
ہوا کرتی تھیں۔ بال برہمچاری بھیشم پتامہ

برہمچاری موہن رام

نے لمبی عمر اسی برہمچریہ سے حاصل کی تھی
رشی دیانند مذہبی دنیا میں جتنا انقلاب
کر گیا ہے۔ وہ اسی برہمچریہ کے آدھار
پر کر گیا ہے۔ رشی دیانند کی زندگی میں ایک
دفعہ یہ واقعہ ہوا۔ کہ راؤ کرن سنگھ ایک
نامی گرامی راجپوت نے اپنی بات منوانے
کے لئے رشی پر تلوار چلانے کے لئے
ہاتھ اٹھایا۔ مگر رشی نے فوراً تلوار کو
کھینچ کر دو ٹکڑے کر ڈالا۔ یہ برہمچریہ کا
بل تھا۔

(بقیہ صفحہ ۔۔۔)

پہلا یم اہنسا یعنی کسی برائی کیئی من۔
بانی یا شریر سے کسی پرکار کا دکھ یا نقصان نہ
پہنچانا ہے۔ اسلئے جو لوگ ایسے اوتم اور غیر
موذی دھرم کا آشرا لیتے ہیں۔ ان کے دل میں
کسی بھی پرانی کو نقصان پہنچانے کا خیال نہیں
آ سکتا۔ چہ جائیکہ کسی منشیہ یا سوسائٹی کو ہانی
پہنچانے کا چنتن کر سکے۔ ہاں اگر کسی خاص دیکتی
کا ایسا فاسد خیال ہو۔ تو وہ ایسے اوتم دھرم کو
مانتا ہوا بھی ہنسک سمجھا جائے گا۔ اس میں
شبہ نہیں۔ کہ اگر شدھی دھرم کے پرچار کرنے
کا نتیجہ علاوہ وہ پر استوک شدھی (شاریرک۔
مانسک اور سماجک) پراپت ہونے کے کوئی
منشیہ کسی مذہب یا مت کے گڈھے سے نکل کر
ویدک دھرم سماج میں آنا چاہتا ہے۔ اور آ جاوے۔
تو اس کا نرادر کرنا نامناسب خیال کر کے
بڑی خوشی سے اس کو "نیتا" اوچیہ اوستھا
میں لانے کے لئے اور ستیہ دھرم کا اپدیش کرنے
کے لئے سماج میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ اور
اس سے کسی کو کوئی ہانی نہیں پہنچتی۔ ویدک
دھرم ہر ایک منشیہ کو اندر اور باہر سے شدھ
کرنا اور شدھ رکھنا چاہتا ہے۔ چاہے وہ
کسی مذہب یا مت متانتر کی چار دیواری
میں بند رہنا پسند کرے۔
اسی طرح سے یوگ کا دوسرا انگ نیم ہے
پانچ نیموں میں سے پہلا نیم شوچم ارتھات
شدھی ہے۔ جس پر مفصل بحث اوپر ہو چکی
ہے۔
ایک کام کے کرنے میں نشچت فائدہ کے
علاوہ اگر اور بھی کوئی فائدہ پراپت ہو جاوے
تو اس دوسرے فائدہ کو گرہن کر لینے کی بجائے
یوں ہی پھینک دینا عقل کے برخلاف ہے۔
اسی اصول پر اگر کوئی بھائی یا بہن ویدک
دھرم کی خوبیاں پڑھ کر یا سنکر ان کی طرف
آکرشت ہوتا ہے اور اپنے دھرم کو کمزور پا

ایشور بھگتی کا پھل

جسکو کسی نے ان آنکھوں سے نہیں دیکھا جس نے کبھی اپنی ہستی کو ویسع
کرنے کا پریتن نہیں کیا۔ اسے ماننے والے اگر سنسار میں کم ہوتے یا بالکل نہ
ہوتے۔ تو حیرانی نہ ہوتی۔ مگر حیرانی کی بات یہ ہے۔ کہ اس کے ماننے والے
ہی ادھک ہیں۔ انہ اس ست چت آنند سروپ پرماتما کو میرا نمسکار ہے۔
بار بار نمسکار ہے۔

جیسے ہمالیہ کے نزدیک جانے پر جسم کو ٹھنڈی ہوا آنند دینے لگتی ہے۔ اسیطرح
ایشور کی طرف جھکتے ہی برہم آنند اور شانتی کی ہوا ہردے کو سپرش کرنے لگتی ہے
سنسارک دکھوں سے جلا ہوا ہردے تھوڑی دیر کیلئے شیتل ہو جاتا ہے۔ یہی
سبب ہے۔ کہ ہر ایک کی حرکت کچھ نہ کچھ ایشور کی طرف ہے۔ یہاں تک کہ ناستک
بھی اپنی دلیلوں سے تھک کر آخر ایسی دلیلیں وشرام لیتا ہے۔ جہاں انتہ کرن
کی بے چینی دور ہو جاتی ہے۔ اور شانتی حاصل! بھگوتی شرتی نے یونہی
تھوڑا لکھ دیا ہے۔

तत्र को मोहः कः शोक एकत्वमनुपश्यतः ।
यजुर्वेद ४०।७

ارتھ:۔ جس نے اسی ایک کو دیکھ لیا۔ تب بھلا کیسا موہ اور کیا شوک؟
بس آنند ہی آنند!

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سنیاسیوں کا سنگٹھن

(لیکھک: شری سوامی آنند بھکشو سرسوتی)

ادیشیہ ہی آریہ سماج میں سنیاسیوں کی ستھتی بہت سنتوش جنک اور اُتساہ پرد نہیں ہے۔ آریہ سماج سنیاسیوں سے ورکت ہے یہ سنیاسی آریہ سماج سے اُداسین ہے۔ پرنتو اب جب سماج پر سنکٹ ہے یا سماج کی ستھتی اتنی گمبھیر ہو اُٹھی ہے۔ تب ہم سب کو ہی سماج ہت سادھن کے ادھیک کاریہ میں جُٹ جانا چاہئیے۔ آریہ سماج ہمارا ہے۔ ہم آریہ سماج کے ہیں۔ ہمارے کرتویہ پالن کے مارگ میں کسی کی دِرکتی اور کسی کی اُداسینتا کو رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہئیے۔ ہمیں رُوکھا سُوکھا کھا کر اور تِرسکرت ہو کر بھی اپنا کرتویہ پالن کرنا چاہئیے۔ آریہ سماج کا یہ درنک مہرشی دیانند تھا سنیاسی۔ ہم سنیاسی ہیں۔ اور اپنے کو سنیاسی کہتے کہلاتے ہیں۔ ہم نے دیانند کا بانا دھارن کیا ہے۔ ہمیں جیتے جی اس ویش بھوشا کو کسی پرکار کلنکت نہیں ہونے دینا چاہئیے۔ سوامی دیانند نے وید کے دھرم کے پرچار اور پرسار کا مہتو پورن کاریہ آریہ سماج کو سونپا۔ آریہ سماج نے اس کام کے لئے "تنخواہ دار اُپدیشک" رکھے۔ ایسا کرنا انوچت نہیں تھا۔ یہ ستھتی کے انوسار آوشیک اور انی وارِیہ تھا۔ پرنتو اُن پر دفتری جابرتا اور قانون اس بُری طرح سے لاد دیا گیا۔ کہ اُن میں کتنے ہی سجنوں کا آتم سمّان کی رکھشا کا بھاوی سنکٹ میں پڑ گیا۔ ادیشیہ ہی تنخواہ دار اپدیشکوں کے شبدوں کا پربھاو جنتا پر ویسا نہیں پڑتا۔ جیسا پڑنا چاہئیے۔ پرنتو یدی سبھا یا سماج اپنے اُپدیشکوں کی مان رکھشا کی پرواہ رکھتے تو مہرو سادھارن کے دیو ہاسنوں میں بھی بہت فرق آ سکتا ہے۔ سبھا ایک مانّیہ سنستھا ہے اُسی کے سپرش میں آنے والے وکتیوں کا آدر چاہئیے۔ اس سے سبھا کو گورو بڑھے گا۔ اور سنگٹھن سو درڑھ نہ سکے گا۔ آج ابھی یہیہ کو بھول جانے یا بھلا دیئے پر سبھا اور سبھا کے اُپدیشکوں کی وہ پرتشٹھا نہیں ہے۔ پڑھے یا اَن پڑھے کے پرتی وچار بھی اچھی نہیں۔ ہمیں ویتنک یا اویتنک کا بھاو ایک دم پرے رکھ کر ویکتی کی یوگیتا اور کام کا آدر کرنا چاہئیے اور جو مندورتی ہمارے اس بھاو میں روکاوٹ ڈالتی ہے۔ اُسے ایک طرف رکھنا چاہئیے۔ کہنا نہیں ہوگا۔ کہ ابھی کبھی ہمیں اوتینک ویتنک سے بہت جھگڑے پڑتے ہیں۔ انہیں دورتیاگ کے پر وہ یہ نہ جانے کیا چیز ملتی ہے۔ یہ تو ہوئی ایک طرف کی بات۔ دوسری طرف دیکھیئے۔

نِس سندیہہ سبھا کے نیم اور کاریالیہ کی آگیاؤں کا ایمانداری اور وفاداری سے پالن کرنا پرتییک ویکتی کا چاہے وہ کوئی بھی ہو دھرم ہے۔ کنتو دُکھ ہے۔ کہ پرسنگ وش یہاں پر یہ کہے بنا رہا نہیں جاتا۔ کہ ہمارے کتنے ہی اُپدیشک مہودیہ بھی ایسے ہوتے ہیں۔ جو اپنے پد کی ذمہ داریوں اور سمّان رکھشا کا خود ہی دھیان نہیں رکھتے۔ وہ نہ تو کاریالیوں کی آگیاؤں کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ اپنے کرتویہ کرموں کو ٹھیک ٹھیک روپ سے پالن کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ اپنے اُپدیشک ورگ کے پرتی انیک اوانچھنیہ بھاودوں کو اُتپن کرنے کا کارن بنتے ہیں۔ جو ہو کچھ دونو طرف ہے۔ ہمیں کسی کے پرتی کوئی سمتی بنانے سے پہلے چیز کے دونوں پہلوؤں کو بھلی بھانتی دیکھ لینا چاہئیے۔ کاریالیہ کو کبھی بہت مجبوری اور دُکھ کے ساتھ وہ کام کرنا پڑتا ہے۔ جو سادھارن ستھتی میں وہ نہیں کرنا چاہتا۔

یہ ابھی اوپر کہا جا چکا ہے۔ کہ سوامی دیانند نے پرچار کا کاریہ آریہ سماج کو سونپا۔ اور سماج نے اُس کے لئے اُپدیشک نیکت کئے۔ یہ اُپدیشک پرایہ گرہستھی ہوتے ہیں۔ گرہستھ کے اور اور کاموں کے ساتھ وہ اُپدیشک کا یہ بھی اپنے جیوکا کا ایک سادھن سمجھ کر کرتے ہیں۔ سنیاسیوں کے ساتھ یہ بات نہیں ہوتی۔ پرچار کرنا سنیاسیوں کا سوبھاوک دھرم ہے۔ انہیں تمام عمر یہی کام کرنا ہی ہوتا ہے۔ اور وہ کسی نہ کسی طرح اکثر کرتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن اس پرچار کا پربھاو ویسا نہیں ہوتا جیسا ہونا چاہئیے۔ کیوں؟ اس کے کارن بتلائے جا سکتے ہیں۔ لیکن میں یہاں پر صرف ایک ہی کارن کہوں گا۔ وہ ہے سنگٹھن کا ابھاو۔ آج سنگٹھن کا زمانہ ہے۔ جو بات سنگٹھن دوارا ہوتی ہے۔ یا سنگٹھت ہو کر ہوتی ہے۔ اس کا کچھ اور ہی پربھاو اور مہتو ہوتا ہے۔ یہی نہیں۔ سنگٹھن سے جہاں ہمارا پرچار ادھک ہوتا ہے۔ ادھک پربھاو شالی ہوتا ہے۔ وہاں ہماری ستھتی بھی کچھ کی کچھ ہو جاتی ہے۔ ہم سنگٹھن دوارا ادھک تیجسوی اور بل شالی ہو جاتے ہیں۔ آریہ سنیاسی سنگٹھن کی اُپیوگتا اور مہتو کو نہیں جانتے۔ یہ بات نہیں ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ اور خوب جانتے ہیں۔ اس کی آوشیکتا کو بھلی بھانتی انوبھو کرتے ہیں۔ انہی وچاروں کو سامنے رکھ کر سنہ ۱۹۲۷ء میں شری سوامی شنکرانند جی مہاراج کے سبھاپتتو میں "سنیاسی منڈل" کی ستھاپنا ہوئی تھی۔ (۱۲) نے کئی ورشوں تک بڑے اُتساہ اور لگن سے کام کیا۔ یہ پرکٹ کرتے ہوئے پرسنتا ہوتی ہے۔ کہ منڈل کو کبھی یہ شکایت کرنے کا اوسر نہیں ملا۔ کہ اُسے سنیاسی مہاتماؤں کا اچھا سہیوگ پراپت نہیں ہوا۔ ادیشیہ ہی ہمارے کئی پوجیہ مہاتما بھاو پرم سوتنتر ہے۔ وہ سنگٹھن کو اپنے لئے ایک پرکار کا بندھن سا سمجھتے ہیں۔ پرنتو ایسے مہاتماؤں کی سنکھیا بہت تھوڑی ہے۔ وہ کیول اپواد روپ ہیں۔ آریہ سنیاسی پرایہ سنگٹھن پریمی ہیں۔ وہ اپنا سنگٹھن چاہتے ہیں۔ اور سنگٹھت ہو کر کام کرنا چاہتے ہیں۔ کنتو چاہتے ہیں اپنا سوتنتر سنگٹھن۔ انہیں صحیح یا غلط۔ کسی طرح سے یہ خیال ہو گیا ہے۔ کہ سبھا سے سمبدھ ہو کر کام کرنے میں ہمارا اُچت سمّان نہ ہو سکے گا۔ اور کاریالیہ کے قانون اور ضابطوں میں پھنس کر ہم ویرتھ اُلجھن میں پڑ جائینگے۔ یہ وچار کہاں تک ٹھیک ہے۔ اس سمبندھ میں میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ ہاں اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ وچار چاہے کیسے ہی ہوں۔ پرنتو لاعلاج نہیں ہیں۔ سبھا کے مانّیہ سدسیہ اور سماج کے وچار وان سجن اس خیال یا بھرم کو دُور کر سکتے ہیں۔ پرنتو یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب وہ ہردیہ سے سنیاسیوں کے سہیوگ کی آوشیکتا انوبھو کرینگے۔ آریہ سماج کی ورتمان اوستھا میں نِس سندیہہ سنیاسی ادھک سے ادھک اُپیوگی اور سہایک ہو سکتے ہیں۔ ضرورت ہے انوبھوی اور وچارشیل مہانو بھاووں کے سلیقے اور اُدارتا کے ساتھ کام لینے دینے کی۔ آریہ سنیاسیوں میں سبھی طرح کے سجن ہیں۔ وہ شہروں اور گراموں میں اچھی طرح سے کام کر سکتے ہیں۔

آریہ سماج میں کچھ بھی پارٹی ہو۔ کیسی ہی دل بندی اور مت بھید ہو۔ کسی کو کسی سے کتنے ہی گلے شکوے۔ لینا دینا۔ غرض معاوضہ کرنا ہو۔ پرنتو اس سے ہمیں ہمت دُر بھاؤ۔ من کی ملینتا اور دیمنیہ کی باتوں کو بھول جانا چاہئیے۔ ہمارا استتو آریہ سماج کے استتو کے ساتھ ہے۔ اور رہے گا۔ اُس سے الگ ہم نہیں رہ سکتے۔ اور رہ چاہتے بھی نہیں۔ آریہ سماج ہمارا پر[illegible] ہے۔ ہمارا جیون ہے۔ ہمارے جیو[illegible] کی شان ہے۔ ہمیں اُس کے لئے جـ[illegible] اور مرنا ہے +

بقیہ صفحہ ۵

(۸) لگھو کومدی یا سدھانت کومد[illegible] کونسا انش دوشت ہے اور شُدھ [illegible] گیا اُن میں سوتروں کا کرم دوشت ہے ار تھ غلط ہیں۔ یا اُداہرن انوچت ہیں دو ہیکا ٹیکا بھریا تنگ ہے۔ کومدی کے سوتر کرم ارتھ اور وہ دیکھیا تو غلط نہیں ہیں۔ اُداہرن انوچت ہیں۔ اس کا کوئی وشش انش دوشت نہیں۔ بلکہ سوتروں کے ساتھ جہاں اُداہرن آتے ہیں وہ پورا انگ کے ہیں۔ کومدی کے پٹھن میں اگر کوئی بھی قابل اعتراض دیکھتا ہوں۔ تو وہ یہ کہ کومدی کا وو بار کھنی جیسے سوتروں ہے۔ ویسے ہی وہ سوتروں کی ویرتی اور کھیلکاؤں کو گھٹتا ہے۔ جیسے سوتر مشکل ہوتے ہیں۔ پہلے اُن سے بھی زیادہ مشکل ہیں۔ ورتی رٹنا کافی مشکل ہے۔ ویدانگ پرکا کومدی کے ڈھنگ پر ہے۔ صرف ایک اور وہ یہ ہے کہ ویدانگ پرکاش میں سمبندھی سوتر بھی آ گئے ہیں۔ اور کو ویدِ سمبندھی سوتر الگ کر کے ایک پرکرن میں کہے گئے ہیں۔ باقی رتی فرق نہیں۔ کومدی کے ڈھنگ میں تو دوش نہیں ہے۔

(۹) کیا یہ ممکن ہے کہ کومدی کے کوئی پاٹھ پستک مل جائے۔ جس میں کے گن تو ہوں۔ اور دوش نہ ہوں۔ کیا پرکار کی پستک کی آوشیکتا بھی یا نہیں؟ یہ پرشن ہے۔ یہ سب انگ پرکاش سے حل ہو سکتا ہے کومدی کے لابھ ہیں۔ دوش نہیں پستک کی ضرورت ہے +

آریہ سماج جاجپور کا [illegible]

آریہ سماج جاجپور لاہور چھاؤنی نکٹ بُوچڑ خانہ کھولنے کی آگیا کو ان[illegible] سمجھتا ہے۔ اور پنجاب گورنمنٹ سے [illegible] کرتا ہے۔ کہ ہندو جنتا کو دھارمک آتنیوں کرانے والی اس آگیا کو منسوخ [illegible] ساتھ ہی یہ سماج اُکت بوچڑ خانہ [illegible]

ذبح خانہ کی تجویز اور ہندوستان کی صحت

(ایک وِدوان کے قلم سے)

...گورنمنٹ آف انڈیا نے حال ہی میں لاہور
...ی کے نزدیک ایک بڑا بھاری ذبح خانہ
...ولنے کی تجویز کی ہے۔ جہاں سینکڑوں
...وں کا روزانہ قتل ہوگا۔ اب اس بات
...کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ایسا ذبح
...کھلنے سے گؤوں کی تعداد جو پہلے ہی
...ت تھوڑی ہے وہ بالکل ہی نام ماتر
...جائے گی۔ ہندوستان میں پہلے ہی
...ھ اور گھی کا ملنا مشکل ہو رہا ہے۔
...ی گھی کی جگہ بناسپتی گھی سینکڑوں من
...جاتا ہے۔ اب دودھ کہاں ملتا ہے۔
...تو جو بوند سے کے بچے ہی رگڑ کر لوگ
...ھ پیا کرینگے۔ ہندوستان دنیا میں
...بڑا بھاری زراعتی ملک ہے۔ لیکن
...ابھی یہاں لوگوں کو پینے کے لئے دودھ
...ر نہیں ہوتا۔ دنیا میں سب سے کم
...ھ ہندوستان میں ہوتا ہے۔ نیچے
...ی لسٹ دی جاتی ہے۔ جس سے
...رین کو پتہ لگ جائے گا۔ کہ دنیا کے
...ں میں ہر ایک شخص کو اوسطاً سال
...کتنے گیلن دودھ اور کتنے پونڈ مکھن
...ر ہوتا ہے۔

...کا نام	دودھ کی لاگت گیلنوں میں	گھی کی لاگت پونڈوں میں
...ینڈ	83.8	20.7
...رلینڈ	70.4	13.0
...یڈن	69.7	18.6
...وے	56.0	9.6
...یکہ	55.3	17.3
...یڈا	51.0	29.3
...یکوسلوکیا	45.8	9.9
...سٹریلیا	45.0	3.3
...ر لینڈز	42.7	12.6
...ی لینڈ	37.4	34.1
...ینڈ	30.9	15.0
...ی	27.3	19.7
...نس	25.0	8.5
...مارک	22.0	12.0
...ستان	8.5	×

اس سے صاف عیاں ہے۔ کہ ہندوستان
...ر ایک آدمی کو اوسطاً ۹ تولہ دودھ
...تا ہے۔ جو کہ ایک بچہ کو کے لئے بھی
...ی ہے۔ اب ہی ہم ہندوستانیوں کی
...کا یہ حال ہے۔ تو اس ہتیا گھر کے
...جانے سے نہ جانے اور کس ادنے ستھا
...یضا ہوگا۔ یہ بھی نیچے دیئے ہوئے
...سے ظاہر ہو جائے گا۔

ملک کا نام	بڑوں کی موت (فیصدی)	بچوں کی موت (فیصدی)	عمر
امریکہ	11.5	0.0	52.5
انگلینڈ	12.5	7.5	55.5
فرانس	13.5	8.5	48.5
جرمنی	13.6	10.8	47.4
ہندوستان	27.2	19.4	22.7

اس نقشہ سے ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہندوستان کی اوسط عمر سب سے کم ہے۔ جس ملک کے باشندے 22 برس کی عمر میں جبکہ ابھی جوانی کی عمر ابھی نہیں آتی تب ہی یہ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ جب ان کے لئے خوراک ہی نہیں ہے۔ تو پھر بیماریوں نے گھر کرنا ہی ہوا۔ جدھر دیکھو یہاں کے لوگ مریض ہی نظر آتے ہیں۔ جب ان کے لئے کوئی طراوت والی چیز ہی نہیں۔ تو پھر مریض تو انہوں نے بننا ہی ہوا۔ اس بات سے کسی طرح بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ دودھ گھی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی بھی پوشٹک خوراک نہیں۔ تندرستی اور عمر بڑھانے کے لئے جتنا دودھ اور گھی مفید ہے۔ اتنی اور کوئی چیز نہیں ہے۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں اور ویدوں کا کہنا ہے۔ کہ دودھ ہماری خوراک کا بڑا بھاری حصہ ہے۔ دودھ کے سیون سے کئی بیماریوں کا ناش ہوتا ہے۔ ہندوستان جیسے مریض ملک کے لئے تو دودھ نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ دودھ کی ماترا ہندوستان میں دن بدن کم ہو رہی ہے۔ حالانکہ دوسرے ممالک جہاں پہلے ہی کافی دودھ ہے یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان کے اور بھی دودھ زیادہ ہو۔ سر رابرٹ میک کیریسن جنہوں نے خوراک کے متعلق بڑی ریسرچ کی ہے فرماتے ہیں۔ کہ اسوقت بھارت میں سب سے بڑی ضرورت زیادہ سے زیادہ دودھ کو پیدا کرنا ہے۔ کیونکہ دودھ سے بڑھ کر کوئی

پُستک سماوچنا

Glimpses of Dayanand

"دیانند کی جھانکیاں"

(لیکھک۔ مورگیہ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے پرکاشک شاردا مندر لمیٹڈ۔ نئی سڑک دہلی)

آریہ سماج کے پرسدھ ودوان شری پنڈت چموپتی جی۔ ایم۔ اے کی لکھی یہ انگریزی پستک دہلی کے پرسدھ پرکاشک شاردا مندر نے پرکاشت کی ہے۔ گرنتھ میں رشی دیانند کے جیون کی پرسدھ پرسدھ گھٹناؤں کا بڑی پربھاوشالی بھاشا میں ورنن کیا گیا ہے۔ پستک اتنی روچک ہے۔ کہ سماپت کئے بنا ہاتھ سے ہٹانے کو جی نہیں چاہتا۔ انگریزی سنستھاؤں کے ودیارتھیوں اور ودیش کے پاٹھکوں کے لئے پستک بڑے کام کی چیز ہے۔ اور ان تک پہنچانے کا یتن کرنا آریوں۔ آریہ سماجوں اور پرانتک سبھاؤں کا کام ہے۔ پستک کی چھپائی۔ کاغذ اور ظاہری روپ رنگ کو دیکھ کر اس کا مولیہ عہ ادھک نہیں ہے۔

(نارائن سوامی)

اس موسم کی بیماریاں

تمام ہاضمہ کی خرابیاں ہیں آجکل اگر ہاضمہ کو خراب ہونے نہ دیا جائے اور ذراسی خرابی ہوتے ہی روک دیا جائے تو صحت برقرار رہ سکتی ہے اس لئے آجکل

امرت دھارا

کا بکثرت استعمال جاری رکھنا چاہئے کوئی بھی تکلیف ہو جائے۔ اسی پر زور دینا چاہئے۔ اسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہئے۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوانزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ کمال درجہ کی انٹی سپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک بھی رہے گا۔ اور قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی اٹھائیں گے۔ اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے!

گھر میں رکھئے جیب میں رکھئے بھولئے نہیں صحت روپیہ اور وقت سب کو بچاوے گی

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ/۲) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (عہ/۱) نمونہ کی شیشی صرف آٹھ آنے (۸/)

احتیاط:۔ نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھاویں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۹۹ لاہور

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ذبح خانہ سمبندھی سماچار

آریہ سماج جلالپور کیکناں

مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۳۷ء کو مندر آریہ سماج میں مندرجہ ذیل پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوئے۔

(۱) آریہ سماج جلالپور کیکناں کا جنرل اجلاس لاہور کے نزدیک خوفناک ذبح خانہ کی سکیم کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس سے ہر ایک پُرامن پرانی ماتر کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اسلئے اس ذبح خانہ کے خلاف دلی ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ اور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ ہند و پنجاب سے التماس کرتا ہے۔ کہ ہرگز اس خوفناک گاؤ گھاتک کارخانہ کھلنے کی اجازت نہ دیجاوے تاکہ باشندگان پنجاب کو شانتی ہو۔

(۲) گوالیار میں آریہ سماج کے پُرامن جلوس پر مسلمانوں کے حملہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ گورنمنٹ گوالیار سٹیٹ سے استدعا کرتا ہے کہ حملہ آوران کے خلاف قانونی کاروائی کیجاوے تاکہ آئندہ ایسی مذموم حرکت نہ کریں۔

(دیوان چند بھولا منتری)

آریہ سماج خانخاناں ضلع جالندھر

لاہور چھاؤنی میں جس بڑے ذبح خانہ کی تیاری گورنمنٹ کر رہی ہے۔ اسے ہندو جنتا خصوصاً اور بھلے پرش عموماً نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور گورنمنٹ سے بنوده استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس ہانی کارک کار سے عزیب مگر دھارک بھارت کی پوتر بھومی کو بیکس و بےبس دودھ اور گھی مہیا کرنے والے بےغرض سیوک جانداروں کے خون سے نہ رنگے۔ پھر جبکہ ایک طرف تو گرام سدھار اور زراعت کی ترقی کے لئے سبز باغ دکھلائے جا رہے ہیں اور خود وائسرائے صاحب گئوؤں کی نسل بڑھانے کے لئے عمدہ سانڈوں کی ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں۔ اور ہزاروں روپیہ پبلک سے اس کام کے لئے (سانڈ خریدنے) اکٹھا بھی کیا گیا۔ مگر نتیجہ یہ نکلا کہ گائے کی نسل عمدہ کرنی اور بڑھانی تو کجا۔ اس کا خاتمہ کرنے کے لئے ولائت سے مشینیں منگوائی جا رہی ہیں :-

(بھاگ چند منتری)

آریہ سماج نارائن گڑھ

آج بتاریخ ۸ ؍ ہٰذا کو آریہ سماج نرائن گڑھ ضلع انبالہ کا ہفتہ واری اجلاس منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل کارروائی ہوئی :-

۱۔ سب سے پہلے ہون یگیہ ہوا۔ بعدازاں البیلہ ریپرار کھشا اللہ بھجن ہوئے۔

۲۔ سروسمتی سے تمن لکھت پرستاد پاس ہوا۔

مختلف سماچار پتروں کے دوارا آریہ سماج نرائن گڑھ کو یہ معلوم کر کے اتینت دکھ ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب عنقریب ہی صوبہ کے صدر مقام لاہور کے نزدیک ایک گئوؤں کا ذبح خانہ کھولنے والی ہے۔ جس میں روزانہ سینکڑوں جوان گئوؤں اور بیلوں کو ذبح کیا جایا کرے گا۔ اگر گورنمنٹ پنجاب نے پنجاب کے ہندوؤں کے مذہبی عقائد کا احترام نہ کرتے ہوئے ایسی کارروائی کی۔ تو صوبہ بھر کے تمام ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو سخت ٹھیس لگے گی۔ ہندوؤں کے دلوں کو دُکھانے کے لئے گورنمنٹ پنجاب کا یہ رویہ سراسر ناقابل تعریف ہے۔ اور خاصکر اس وقت جبکہ پنجاب گورنمنٹ صوبہ بھر میں تمام فرقہ وارانہ جھگڑوں کو مٹانے کا دعوے کرے۔

آریہ سماج نرائن گڑھ بذریعہ ریزولیشن ہٰذا ذبح خانہ مذکور کے کھولے جانے والی تجویز کی پُرزور مذمت کرتی ہے۔ اور پُرزور پروٹسٹ کرتے ہوئے پنجاب گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ اس قسم کا کوئی ذبح خانہ نہ کھولا جاوے۔

(رسا دہو رام منتری)

آریہ ویر دل منٹگمری

آج رات مورخہ ۱۲ ؍ ہٰذا رات کے ۹ بجے آریہ ویر دل ویام شالہ میں زیر پرستی آریہ ویر دل منٹگمری اہلیان منٹگمری کا عام جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر رام کشن صاحب منعقد ہوا۔ جس میں لاہور چھاؤنی میں ایک بہت بڑے بوچڑ خانے کے بنائے جانے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ جلسہ میں منتریان پوجیہ لالہ سینہراج جی بی۔ اے و ماسٹر نند لعل صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی و پنڈت دوارکا ناتھ جی

منتریانے ہسٹری کے حوالے دیکر بتایا۔ کہ ہندوستان میں گائے کی تعداد کس قدر کم ہو رہی ہے۔ اگر ہندوستان میں گائے کی تعداد اسی طرح کم ہوتی گئی۔ تو ہندوستان کو کس قدر نقصان عظیم ہوگا۔ جس کی تلافی پھر کبھی نہ ہو سکے گی۔ اس کے بعد مہاشہ ہری چند جی کوکلک اور مہاشہ ہری دیوجی نے نظمیں پڑھیں۔ اور بتایا۔ کہ ماس کھانے والوں پر یہ ذمہ داری ہے جب تک ماس کھانا نہ چھوڑ دینگے گئو رکھشا نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

"اہلیان منٹگمری کا یہ عام جلسہ گورنمنٹ پنجاب سے بزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ لاہور میں کھولے جانے والے بوچڑ خانہ کو حکماً بند کیا جاوے۔ اور آئندہ پنجاب کی سرزمین پر بوچڑ خانے کھولے جانے کی ممانعت کی جاوے۔ یونینسٹ گورنمنٹ زمینداروں کی گورنمنٹ ہے۔ بیل اور گائے کی رکھشا کرنا۔ زمینداروں کی رکھشا کرنا ہے۔ اس لئے وزیر اعظم پنجاب گورنمنٹ۔ پنجاب کے زمینداروں کی خاطر ان بوچڑ خانوں کو بند کئے جانے کا حکم صادر فرمادیں۔

(رتنی دھر منتری آریہ ویر دل ہٰذا)

آریہ سماج منٹگمری

آریہ سماج منٹگمری نے آج ہفتہ واری ست سنگ میں مندرجہ ذیل پرستاد پاس کیا ہے :-

آریہ سماج منٹگمری کا یہ جنرل اجلاس گورنمنٹ کے اس نتیجہ کو جو اس نے لاہور چھاؤنی میں ایک بہت بڑا ذبح خانہ کھولنے کا کیا ہے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اس کے برخلاف پُرزور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اس کے کھلنے سے نہ صرف ہندوؤں کے دل کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ بلکہ زراعت کے حصہ پر بھی ایک بھاری ضرب ہے۔ جس سے ہمارے صوبہ پنجاب کو سخت ضعف پہنچنے کا احتمال ہے۔ لہٰذا گورنمنٹ پنجاب سے پُرزور پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اس نتیجہ کو واپس لے لے۔

(موہن لال منتری)

بھارت کا پشودھن

"پبلک انفارمیشن بیورو" کے انچارج ڈائرکٹر خان بہادر ایس۔ این۔ اے جعفری بیرسٹر ایٹ لاء نے بھارت کے پشودھن کے سمبندھ میں کچھ مہتو پورن آنکڑے سنگرہ کئے ہیں۔ یہ ۳۶-۱۹۳۵ء کے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ برٹش بھارت میں گئوؤں بیلوں اور بھینسوں کی سنکھیا ۹۹,۳۵,۰۰۰ ہے اور بھیڑوں تتھا بکریوں کی ۵۷,۰۰,۰۰۰ ہے۔ گھوڑوں ٹٹوؤں۔ خچروں۔ گدھوں اور اونٹوں وغیرہ کی ۳۸,۰۱,۰۰۰ ہے ہلوں کی کل سنکھیا ۲,۵۵,۷۶,۰۰۰ اور گاڑیوں کی سنکھیا ۶۸,۵۶,۰۰۰ ہے۔ سب پرانتوں میں یکت پرانت میں پشوؤں کی سنکھیا سب سے ادھک۔ ارتھات ۳,۴۴,۷۰,۰۰۰ ہے۔ بنگال کا نمبر دوسرا ہے۔ وہاں کی سنکھیا ۰۰۰ ۸۶ ہے۔ مدراس کا نمبر تیسرا ہے۔ وہاں کے پشوؤں کی سنکھیا ۲,۴۶,۷۰,۰۰۰ ہے اَنیہ پرانتوں کے آنکڑے یہ ہیں

بہار و اُڑیسہ	۱۳,۰۸,۰۰۰
پنجاب	۵۸,۴۰,۰۰۰
مدھیہ پرانت اور برار	۳۸,۴۴,۰۰۰
بمبئی	۲۵,۹۶,۰۰۰

مدراس میں بھیڑ بکریوں کی سنکھیا سب سے ادھک ہے۔ ارتھات ۱,۸۷,۰۱,۰۰۰ ہے۔ سنیکت پرانت کا نمبر دوسرا ہے۔ وہاں اُن کی سنکھیا ۱,۰۰,۲۰,۰۰۰ ہے۔

سنیکت پرانت میں ہلوں کی سنکھیا سب سے ادھک ہے۔ ارتھات ۵۱,۹۶,۰۰۰ ہے۔ اس کے بعد سب سے بڑی سنکھیا بنگال میں ہے۔ جہاں ۴۵,۹۲,۰۰۰ ہل ہیں۔

مدراس میں گاڑیوں کی سنکھیا سب سے زیادہ ہے۔ ارتھات ۱۱,۹۴,۰۰۰ ہے مدھیہ پرانت اور برار کا نمبر دوسرا ہے جہاں ان کی سنکھیا ۱۱,۴۷,۰۰۰ ہے

آریہ مسافر میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

آریہ سنسار جگت

شری ہنت ڈاور نے گوروکل کانگڑی کو ۵۰۰۰ روپیہ دان دیا

(۱۰ اگست۔ گوروکل کانگڑی)۔

پف سیونگ مشین کمپنی لمیٹڈ کے شری ہنت اے۔ آر۔ ڈاور نے اپنے سورگیہ پتا شری ہنت آتما رام جی ڈاور کی یادگار میں ایک دھرم شالہ بنوانے کے لیے گوروکل کانگڑی کو پانچ ہزار روپیہ دان دیا ہے۔ گوروکل کانگڑی کے گورنر اور وائس چانسلر پروفیسر ستیہ ورت جی نے شری ہنت ڈاور کے اس دان کو بڑی خوشی سے سویکار کرتے ہوئے ودیا سبھا کی طرف سے دھنیہ واد دیا ہے۔ آشا کی جاتی ہے۔ کہ ہر دوار میں کمبھ کے میلہ سے پہلے یہ دھرم شالہ بن کر تیار ہو جائے گی۔

(گورنر گوروکل کانگڑی)

آریہ سماج منٹگمری کے سماچار

ٹھاکر اودے سنگھ جی بھجن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جو کہ آج کل رخصت پر ہیں یہاں پدھارے۔ جن کا تین دن سماج مندر میں پرچار ہوا۔ اور حاضرین پر کافی پربھاؤ پڑا۔ ایک دن غلہ منڈی میں پرچار ہوا۔ اتوار کے دن ٹھاکر اودے سنگھ کے کہنے پر سماج مندر میں اپیل کی گئی۔ جس پر ۲۵/۱۵ روپے پراپت ہوئے۔ یہ اپیل ٹھاکر جی نے اپنے گاؤں پریم پور ضلع علیگڑھ میں ایک برہمن پاٹھ شالہ کے لیے کی۔ یہ پاٹھ شالہ ٹھاکر جی کی سہایتا پر چل رہی ہے۔ ۲۵/۱۵ وصول شدہ ٹھاکر جی کو دیئے گئے۔

(موہن لعل منتری)

آریہ سماج آسیہ پشاور کے سماچار

آریہ کمار سبھا محلہ گگراں آسیہ پشاور

آریہ سماج آسیہ میں عرصہ ۴ سال سے قائم ہے۔ اور ویدک دھرم کے پرچار میں بہت سرگرم ہے۔ اس سبھا کا سالانہ چناؤ مورخہ ۴ اگست کو ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل اصحاب عہدہ دار ہوئے:۔

پردھان۔	پران ناتھ کھنہ
منتری	روشن لال چوپڑہ
خزانچی	گیان چند۔

ممبران:۔ مہیش چند۔ رویش چند کشیپ چند۔ چیلا رام۔ سری رام۔ ارم پرکاش۔ وید پرکاش۔ کرشن لال۔ سوم ناتھ۔

علاقہ آسیہ کے ہندوؤں کا فرض ہے کہ وہ اپنے لڑکوں کو آریہ کمار سبھا میں داخل کرائیں۔

(روشن لال منتری)

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر کو مقرر کیا گیا ہے۔

آریہ سماج شملہ کا ورتمانت

شملہ میں دو آریہ سماجیں ہیں۔ ایک لوئر بازار میں جس کو گوروکل سیکشن کہتے ہیں۔ اور ایک لکڑ بازار میں جو کالج سیکشن کے نام سے کہلاتی ہے۔ ان دونوں سماجوں میں پریم ہے۔ چنانچہ تہوار وغیرہ اکٹھے ہی منائے جاتے ہیں۔

گذشتہ موسم سرما میں دونوں سماجوں کے ست سنگ۔ لوئر بازار سماج میں ہی ہوتے رہے۔ گرمیوں میں ست سنگ الگ الگ لگتے ہیں۔ اپریل کے آخیر میں جب دفتر دہلی سے واپس آتے ہیں۔ تو رونق ہو جاتی ہے۔

آریہ سماج لوئر بازار میں پرچار

امسال مئی میں شری پنڈت گوپال جی گورنر گوروکل اندر پرستھ تشریف لے آئے تھے۔ اور دو ماس تک قیام کیا۔ آریہ سماج لوئر بازار میں ہر اتوار کو ان کا ایش اپنشد پر ویاکھیان ہوتا رہا۔ جنتا نے بہت پسند کیا۔ آپ کے ویاکھیان کا اثر پبلک پر بہت ہوا۔ اور اپنے گرد و نواح میں جا کر بھی تقریباً روز کتھا کی۔ ہر روز خوب بھیڑ ہو جاتی تھی جولائی ماس میں شری پنڈت بدھ دیو جی یہاں پدھارے۔ دو ہفتہ ان کے خوب اپدیش اور ویاکھیان ہوئے۔ اس ماس میں پنڈت گیان اندر جی صوفی یہاں تشریف لے آئے۔ اور ان کے عرب دیش کی پرانی تواریخ اور اسلامی مت پر کئی لیکچر ہوئے۔ جن کو جنتا نے خوب پسند کیا۔

آریہ کنیا مہا ودیالہ بڑودہ

مئی ماس کے انت میں آریہ کنیا مہا ودیالیہ بڑودہ کی چالیس سناتکائیں اور برہمچارنیاں یہاں تشریف لائیں۔ ان کے ساتھ مہا ودیالیہ کے منتری شری پنڈت آنند پریہ جی تھے۔ کئی دن برہمچارنیوں نے سنگیت نرتیہ ویایام کے کھیل کئے۔ جنتا نے بہت پسند کیا۔ ان کے پرچار کا اتنا اثر ہوا۔ کہ ڈھائی ہزار ... لڑکیاں ان کے ساتھ بڑودہ پڑھنے کے لیے گئیں۔

وارشک اُتسو

آریہ سماج کا وارشک اتسو ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ ستمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس میں شری سوامی کیولانند جی۔ شری پنڈت بدھ دیو جی۔ شری پنڈت چرنجی لعل جی پریم۔ شری پنڈت پریہ ورت جی کے علاوہ کئی اور اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔

(سری کرشن منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج میرپور کے سماچار

آریہ سماج میرپور کا یہ سپیشل اجلاس کوٹلی پولیس کے لاٹھی چارج اور پتھر پھینکنے کو جو کہ انہوں نے معصوم اور بے گناہ بچوں پر کئے اور شریمد بھگوت گیتا جیسی مقدس اور دھارمک کتاب کی بے عزتی کرنے پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور حکومت ریاست کشمیر سے بزور استدعا کرتا ہے۔ کہ بذریعہ ایک ذمہ دار اور بے لاگ کمیشن کا تقرر کر کے تحقیقات فرمائی جاوے۔

(تیرتھ رام منتری)

آریہ سماج چوڑا بازار لودیانہ کے سماچار

وید پرچار تتھا آپس میں پریم بھاؤ اور میل ملاپ بڑھانے کے لئے آریہ سماج چوڑا بازار لودیانہ نے پریواروں میں دو ماس سے گرہ اُپاسنا پرارمبھ کر دی ہے۔ سب سے پہلے گت ماس میں پریوارک اُپاسنا میں نے اپنے مکان "امبا بھون" میں کروائی۔ دوسرے سپتاہ مہاشہ کشوری لال جی اُپ منتری کے مکان پر بڑے سماروہ سے گرہ اُپاسنا ہوئی۔ کافی حاضری ہوئی۔ اچھے اچھے بھجنوں کے بعد مہاشہ جی نے اُپاسنا کی اور ایک منوہر اُپدیش دیا۔ ۱۴ تاریخ کو شری ماسٹر ستیہ پال جی کے مکان "وید بھون" میں رات کے آٹھ بجے بہت سے بھائی اور دیویاں اکثرت ہوئیں۔ ... کے منوہر بھجنوں کے بعد ماسٹر جی کے سپتر وید پرکاش نے اُپاسنا ... اُپدیش دیا۔ جس کا اثر لوگوں پر بہت اچھا ہوا۔ ۱۸ تاریخ کو گرہ اُپاسنا دیوان رام داس جی بینکر پردھان آریہ سماج ہذا کے مکان پر ہونی نشچت ہوئی ہے۔ اس سماج کا وچار ہے۔ کہ جہاں اس طرح سے آپس میں میل ملاپ اور پریم بھاؤ بڑھتا ہے۔ جنتا میں بھی ویدک دھرم کا خاصہ پرچار ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے سپتاہک ست سنگ میں استری پرشوں کی سنکھیا پہلے سے زیادہ ہونے لگی ہے۔

وید جینتی سپتاہ

جہاں ۲۶ تاریخ کو شراونی کا تہوار اس سماج میں بڑے سماروہ سے منایا جائیگا۔ وہاں یہ بھی پربندھ کیا گیا ہے۔ کہ وید جینتی سپتاہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار منایا جائے۔ اسلیے ۲۲ تاریخ سے ایک سپتاہ تک ماسٹر ستیہ پال جی جو آج کل سکول بند ہونے کے کارن یہاں پہ آئے ہوئے ہیں۔ پی یوش دھارا لیکچر سے رات کے آٹھ بجے سے نو بجے تک کتھا کیا کریں گے۔ اس کے اپرانت جنم اشٹمی کے دن یوگی راج کرشن کا جنم دن منایا جائے گا۔ پرماتما کی کرپا سے اس سماج کا مندر استھان کافی بڑا ہے۔ اس میں کمرے اور ہال انتھی گرہ وگیہ شالہ بنانے کا پربندھ سماج نشچے کر رہی ہے۔ یگیہ شالہ ماسٹر ستیہ پال جی اپنے سورگ واسی پتا ماسٹر رادھا کشن جی کی یادگار میں بنوائیں گے۔

(کو تو رام کھنا پر یہ منتری)

آریہ سماج بھلوال ضلع سرگودہا کے سماچار

(۱) آریہ سماج بھلوال کا وارشک اُتسو ۱-۲-۳-۴ اکتوبر بروز شکر سنیچر اتوار۔ سوموار کو منایا جانا نشچت ہوا ہے۔ جس میں بڑے بڑے یوگیہ اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔

(۲) سوامی سدانند جی نے اپنا ہیڈ کوارٹر ہانسی سے بھلوال تبدیل کر لیا ہے۔ اور وہ دو ہفتہ سے بھلوال آریہ سماج میں کتھا کر رہے ہیں۔

(پورن چند کمار منتری)

آریہ مسافر میں اشتہار دینا

کلید کامیابی ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ور کی ضرورت

ایک سترہ سالہ کنیا جو کنیا گورو کل ڈیرہ دون کی ادھیکاری پریکشا پاس ہے اور جسکی یوگتا ہندی - اتہاس اور ارتھ شاستر میں انٹرمیڈیٹ کے برابر ہے - اور جو کچھ بنگالی بھی جانتی ہے - اور جس نے رشی دیانند کے سارے گرنتھ سوائے وید بھاشیہ کے پڑھے ہوئے ہیں - جو کہ اس ورش لکھنؤ یونیورسٹی کی شاستری کلاس میں داخل کرائی گئی ہے - اور گھر پر انگریزی پڑھتی ہے - اور میٹرک تک کی یوگیتا پراپت کرنے کا وچار رکھتی ہے - سوسبھ اور سندر ہے - اور گرہ کاریوں کا گیان رکھتی ہے کے لئے ایک ایسے دیش اگروال کل اتپن (جو کہ گوگ گوتر نہ ہو) درڑھ آریہ ور کی ضرورت ہے - جو کہ سوسبھ سندر کسی کالج یا گورو کل کا گریجویٹ برسرروزگار اور جس کی آیو ۲۸ ورش سے زیادہ نہ ہو - وواہ اپرکت گنوں والے ابنہ ورن کے دیکھنے سے بھی کیا جا سکتا ہے - بنر دو ہارمن لکھت پتہ پر کریں -

بشمبر داس چھوٹا چاندگنج لکھنؤ

آریہ ودیارتھی آشرم لاہور

آریہ ودیارتھی آشرم (بورڈنگ ہوس) گورودت بھون ماہ ستمبر میں چھٹیوں کے بعد کھلے گا - یہ لاہور کے بہترین ہوسٹلوں میں سے ہے - اس کے سامنے کتنی ہی گراؤنڈیں ہیں - پانی بجلی - بھوجن وغیرہ کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے - طلباء کو جلد از جلد اپنی درخواستیں بھیج دینی چاہئیں -

سپرنٹنڈنٹ - آریہ ودیارتھی آشرم گورودت بھون لاہور

سنسکرت - ہندی اور آیورویدک طلباء کی رہائش کے لئے نادر موقعہ

گورودت بھون میں کچھ رہائشی کمرے ہیں - وچار کیا گیا ہے - کہ سنسکرت - ہندی اور آیورویدک طلباء کو یہ رعایتی کرایہ پر دیئے جائیں - مفصل حالات جاننے کے لئے سپرنٹنڈنٹ آریہ ودیارتھی آشرم گورودت بھون لاہور کو ملنا چاہئے - یا خط و کتابت کرنی چاہئے -

پی یوش وندو

رعایت میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے

ویدجینتی سپتاہ پر سوادھیائے کے لئے منفرد پُستک "پی یوش وندو" جسکی قیمت ۵ آنہ کی بجائے پونے چار آنہ کی گئی تھی وہ صرف ایک ہفتہ ہی رہ گئی ہے - اس لئے آریہ سماجوں کو اس کے لئے جلد از جلد آرڈر بھیج دینے چاہئیں

ملنے کا پتہ

ادھیکش ساہتیہ وبھاگ - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

گورودت بھون لاہور

گوروکل کانگڑی کی مشہور ادویات

چیون پراش

بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے - کمزور بوڑھوں کو جوان بناتا ہے پرانی کھانسی و دائمی زکام کو جڑ سے کھو دیتا ہے

قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کی ہر تکلیف میں - کم نظری - ککرے - سرخی - پانی بہنا جالا دھند غرضیکہ سب امراض چشم میں اپنی نظیر آپ ہی ہے - اسکے چند دنوں کے استعمال سے بیمار کو تسکین ہوتی ہے -

قیمت تین روپے تولہ

برہمی تیل

اس تیل کو سر پر لگاتے ہی دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے - دماغی کمزوری - سر درد - بالوں کا گرنا - آنکھوں میں جلن ہونا وغیرہ سب تکلیفوں میں یاد و اثر رکھتا ہے -

قیمت آٹھ آنہ (۸) شیشی

(۱) آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ہردوار (سہارنپور) (۲) برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور (۱)

مسٹر .... ماسٹر
.....ج گورداسپور

آپ کی دوائی "سوم راج رجسٹرڈ"
لیکوریا کے واسطے آزمائی - از حد مفید ہے
اسکی جتنی تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔

سوم راج رجسٹرڈ

مرض لیکوریا یعنی جریان الرحم کا شرطیہ اور واحد علاج ہے۔ سپاری پاک وغیرہ ادویات اس کے آگے ہیچ ہیں۔ دنیا کی دوائی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ نسخہ ایک دیوتا کی مہربانی ہے۔

قیمت ۱۰ خوراک ۲/۸/۰ روپیہ

چمپا آیورویدک فارمیسی رجسٹرڈ
آریہ سماج روڈ - راولپنڈی

ور کی ضرورت

میرے ایک متر کی پندرہ برس کی برادری واس گھر کے کام سے واقف کنیا کیلئے برسر روزگار یوگیہ تعلیم یافتہ آریہ سماجی برہمن ور کی ضرورت ہے جس کی عمر ۲۵ برس کے قریب ہو۔ پتر ویوہار موہن لال صابن فروش - ملکوال ریلوے جنکشن ضلع گجرات (پنجاب) سے کریں۔

آریہ مسافر میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ریویو ۵
اصلی ممیرے کا

سرمہ نین امرت جیوتی

اس سرمہ کی تعریف ناظرین اخباروں میں پڑھ چکے ہوں گے۔ ریویو ۵ پنڈت ستیہ برت جی گورنر گورو کل کانگڑی فرماتے ہیں۔ میں نے سرمے تو بہت سے استعمال کئے ہیں۔ لیکن آپ کا سرمہ سب سے اعلےٰ ثابت ہوا ہے۔ اگرچہ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ لیکن ککرے اور دھند کیلئے تو لاثانی ثابت ہوا ہے اپریشن سے ٹھیک نہ ہونے والے ککرے ہمیشہ کیلئے چلے جاتے ہیں۔ عینکیں بھی اتر گئی ہیں۔ قیمت صرف عہ تولہ - ایک روپیہ میں چھ ماشہ کی شیشی بھی مل سکتی ہے ہر قسم کی بیماریوں کی اعلےٰ دوائی یہاں سے منگوائیں ؛

ملنے کا پتہ :- امرت فارمیسی ڈیرہ غازیخان

لوکل ایجنٹ :- راما میڈیکل سٹورز نسبت روڈ - لاہور

اطلاع عام

آریہ سماجوں - آریہ سکولوں اور پاٹھ شالاؤں کے کاریہ کرتاؤں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی نے کچھ ایسا کارآمد ساہتیہ پیدا کیا ہے۔ جو لڑکے لڑکیوں استریوں اور سادھارن سجنوں کیلئے بہت اپیوگی سدھ ہوا ہے۔ جب کبھی لائبریری کیلئے یا تقسیم انعامات کے لئے یا پاٹھ ودھی تیار کرنے کے لئے کتابوں کی ضرورت ہو تو اس فرم سے سوچی پتر منگوا کر لابھ اٹھاویں۔ کتابوں کا بہت اچھا سنگرہ ہمیشہ طیار رہتا ہے۔

ملنے کا پتہ :- شاردا مندر لمیٹڈ - نئی سڑک دہلی

ضرورت ہے

آریہ ودیارتھی آشرم (بورڈنگ ہوس) گوردوت بھون لاہور کے لئے ماہ ستمبر میں چند ایک باورچیوں کی ضرورت ہے آریہ سماجیوں کو ترجیح دیجائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ اسکے علاوہ ایک حلوائی کی بھی ضرورت ہے۔ بورڈنگ ہوس میں دکان کھولے۔ کرایہ دکان نہایت مناسب ہے۔ مفصل حالات جاننے کے لئے مسٹر .... سے ....

بقیہ صفحہ ۲

جو لوگ آلسی بن کر پڑے رہتے ہیں۔ وہ کبھی دھن نہیں کما سکتے۔ ہر ایک جاتی کو ایسے اپائے سوچنے چاہئیں۔ کہ اس کے ہاں سے غربت بھاگ جائے - اور لوگ اس کے لئے خوب کوشش کریں۔ منوسمرتی میں ایک استھان پر آیا ہے۔ کہ کوشش کرنے پر بھی اگر دھن پراپت نہ ہو تو اپنے بھاگیہ کی نندا نہ کرے۔ بلکہ کوشش کرتا چلا جائے۔ اور اس کو دربھاگیہ نہ سمجھے۔ اور یہ بات بھی ٹھیک ہے۔ کئی لوگ جوا آدی سے دھن کو کماتے ہیں۔ لیکن ان کو یاد رکھنا چاہئے - کہ اس پرکار سے کمایا ہوا دھن اشٹ پھل کو نہیں دیتا - وید بھگوان ایک اور جگہ پر کہتے ہیں۔ کہ اے جوا کھیلنے والے! تو اس جوئے کو چھوڑ دے۔ اور ہل چلا - وید بھگوان تو پرشارتھ سے کمائے ہوئے دھن کو ساتوک دھن کہتے ہیں۔ اسلئے منشوں کو سردا پرشارتھ سے ہی دھن کمانے کی اچھا کرنی چاہئے ....

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۸۶ء
تمام دنیا میں مشہور پنساری ....
مصفی خون کا بادشاہ

بھگوان کس عرق عشبہ مرکب

اس مصفی خون دوائی نے ہندوستان بھر میں وہ شہرت پائی ہے - کہ جس سے مدت کی پرانی خون بیٹینٹ ادویہ حسرت سے تک رہی ہیں اس کے بے بہا صفات کی جھلک سے کیسے اچھے ....
پشاور سے رنگون اور گورکھپور سے ....
تک کو کوہڑی آتشک سے جلے پھنسے گنٹھیا خارش پھوڑا پھنسی - ناسور - بدن کے سیاہ اور سفید داغوں سے تنگ آئے ہوئے اور بگڑے خون اور جلدی بیماریوں کی ہزاروں سندیں اس اکسیر کی اعلیٰ کامیابی کا بہترین ثبوت ہیں

قیمت :- فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱/۸) ......
آزمائیں ہر ایک موسم میں مرد بچے - بوڑھے عورت سب کو یکساں مفید ہے ؛
پنجاب کے ہر بڑے شہروں میں ہر جگہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) قیمت پر مل سکتی ہے

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۸۶ء
طاعون و دیگر وبائی امراض کو ہٹانیوالی
ہندوستان میں مشہور خوشبودار لپٹیں لانے والی

ہون سامگری و سگندھت دھوپ

ہماری تیار کردہ
ہون سامگری سگندھت دھوپ نے جو تمام بھارت ورش میں شہرت پائی ہے - وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ٹھیک شاستروکت ودھی انوسار تیار کی جاتی ہے - کشمیر کے پہاڑوں سے اکٹھا سٹاک بوٹیوں کا خرید کیا جاتا ہے ؛

ملنے کا پتہ
....
سر کھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۶۶۱

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف — تصنیف کو سماج کی بیجاؤ ہر طرف

...ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

...یڈیٹر ...نڈت

۱۰۶

ودیارام لعل جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول

Ludhiana

ہفتہ وار آریہ مسافر لاہور

جلد ۳۸ نمبر ۳۲

اتوار ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۸ بھادوں سمت ۱۹۹۴ بکرم۔ دیانند آبد ۱۱۳

چندہ سالانہ تین روپے۔ قیمت فی پرچہ ار

آریہ ویروں سے خطاب

آریو بیدار رہو یہ وقت سونے کا نہیں
قوم کے لعلوں کو یوں ہی مفت کھونے کا نہیں

پھنس رہے ہیں جال میں صیاد کے قومی جواں
لگ گیا دھبہ اگر یہ پھر تو دھونے کا نہیں

کس لئے ہو غمزدہ کیوں نا امیدی چھائی ہے
کر کے دیکھو دوستو کیا تم سے ہونے کا نہیں

وقت مشکل آ گیا ہے اے رشی سنتان اٹھ
کام کرنے کا ہے موقعہ رونے دھونے کا نہیں

اٹھ بغلگیر ہری جن سے اے درشن ہو جا
کونسا موتی ہے جو مالا پرونے کا نہیں

ہری جن

ونود

بیٹھے بیٹھے رچتے رہتے بڑا کلپنا کا سنسار
لیتے ہو آنند اُمنگیں کر کر کے وراٹ اُدگار
میرا پن ہے جس ترنگ میں اہنکار ہے اُسکا بیج
جس کا انتم نشور نشچت وہ بھی ہے کیا کوئی چیز

کھیل سمجھکر جیسے آپ نے کیا کلپنا کا اٹھ کھیل[۱]
اُسی کھیل پر ناچ رہے ہیں ہنگرنٹ سب ہی بے میل
ارے چھوا جیون کی آشا کبھی نہیں تو سکتا چھوڑ
پر ونود کیلئے ونودی کی بھی اور چت کو موڑ

جس نے تجھے ونود بنایا اس کو تو بھی سمجھ ونود
وہ تجھ کو تو اسکو سمجھے اپنے اپنے من کا مود
اس پرکار ہی جیون لیلا ہووے اب یہیں سماپت
وہ تجھ میں تو اس میں "پیارے" کر دینا اپنا پن ویاپت

پیارے لعل ٹھن گریا

۱۔ کھیل۔ تفریح

وید امرت

اتتھی سنسکار

(از وشنو ناتھ۔ ایم۔ اے لاہور)

तद् यस्यैवं विद्वान् व्रात्योऽतिथिर्गृहानागच्छेत् । स्वयमेनमभ्युदेत्य ब्रूयाद् व्रात्य क्वावात्सीर्व्रात्योदकं व्रात्य तर्पयन्तु व्रात्य यथा ते प्रियं तथास्तु व्रात्य यथा ते वशस्तथास्तु व्रात्य यथा ते निकामस्तथास्त्विति ॥

अ० १५.११.१,२

جس کے گھر میں اس پرکار کا گیانی ورت شیل ودوان اتتھی آجائے۔ تو خود اُٹھ کر اُسے یہ کہے۔ کہ اے ورت شیل ودوان! تو کہاں تھا۔ یہ جل ہے۔ تجھے ترپت کریں۔ جو تجھے ابھیشٹ ہے وہ ہو جائے گا۔ جو تجھے چاہئے وہی ہوگا۔ جو تیری اچھا ہے ویسا ہی کریں گے۔

اس منتر میں اتتھی ستکار کے لئے ودھان کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ ہر ایک منش کے لئے لازم ہے۔ کہ جب اس کے گھر اتتھی آوے۔ تو وہ اس کا ستکار کرے۔ ستکار کس طرح کرنا چاہئے۔ اس کی کچھ ودیا کھیا بھی کی ہے۔ پہلے پوچھے۔ کہ آپ کہاں سے پدھارے ہیں۔ اُن کے مارگ کا حال پوچھے۔ ارتھات پہلے مدھر شبدوں سے ستکار کرے۔ اور پھر جل پوچھے۔ اور پشچات جو کچھ اس کو چاہئے۔ وہ مہیا کیا جائے۔ اور اُس اتتھی کو ہر پرکار سے ترپت کرے۔

ویدک دھرم کے اکثر شاستروں میں اتتھی ستکار کی بڑی مہما آتی ہے۔ ویدک سنسکرتی کا یہ ایک مکھیہ انگ رہا ہے۔ اور اس بات کو اہل ہند نے ابھی تک اچھی طرح سے نبھایا ہے۔ بھارت ورش کے گراموں میں آج بھی اتتھی ستکار بڑی اچھی طرح سے کیا جاتا ہے۔ شہروں میں لوگوں کے تنگ گھر اور خرچ زیادہ ہونے کے باعث وہ لوگ اتتھی ستکار اتنا نہیں کر سکتے۔ لیکن پھر بھی شہروں میں اتتھی ستکار کا اور روپ ہے۔ بڑے بڑے سیٹھ لوگ دھرم شالائیں سرائیں بنواتے ہیں۔ لیکن یہ سسٹم اور کسی دیش میں نہیں ہے۔ اتتھی ستکار ویدک دھرم کی ایک خاصیت رہی ہے۔ اور اس کو اگر سماجک درشٹی سے دیکھا جائے۔ تو یہ نہایت ہی اعلے چیز ہے۔ جہاں دوسرے ممالک میں لوگوں کو ٹھہرنے کے لئے ہوٹلوں کا آسرا لینا پڑتا ہے۔ وہاں ہندوستانی لوگ بغیر کچھ خرچ کئے ان دھرم شالاؤں اور مکانوں میں رہتے ہیں۔ اور یہ ایک پرکار سے غریب لوگوں کے لئے آرام کا بڑا اچھا سادھن ہے۔ لیکن ہم یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ مغربی سنسکرتی کے پرچار کے ساتھ اتتھی ستکار کی بھاونائیں کچھ کم ہو رہی ہیں۔ لوگ نہ جانے اس پرکار کی اتم ریتیوں کو کیوں چھوڑ رہے ہیں۔ یہ ایک ایسی پرتھا ہے جو آپس میں پریم اُتپن کرانے والی ہے۔ شاستر نے ایک اور جگہ یہ کہا ہے۔ کہ جو منش اکیلا کھاتا ہے۔ وہ پاپ کھاتا ہے۔ اور یہ بالکل سچائی ہے۔ اپنے پیٹ کو تو ہر ایک درندہ اور پرندہ بھی پال سکتا ہے۔ تو منش میں کیا خصوصیت ہوئی۔ اگر یہ بھی ہر وقت اپنا ہی اپنا کرتا رہے۔ کہ اُس نے اپنا پیٹ پالنا ہے۔ وید اور دوسرے شاستروں میں تو یہاں تک کہا ہے۔ کہ جو منش اتتھی کی سیوا نہیں کرتا۔ وہ اپنے سارے پنچ کرموں کو کھو بیٹھتا ہے۔ شاستر کار اتتھی ستکار پر بہت زیادہ زور دیتے ہیں۔ لیکن ہمیں پھر بھی کھید سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ لوگ اس طرف اتنی توجہ نہیں دے رہے۔ بعض دفعہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ لوگ سادھارن اتتھی ستکار تو درکنار بڑے بڑے ودوانوں تک کی سیوا کرنا بڑا کٹھن سمجھتے ہیں۔ اور اس سے بھی گریز کرنے لگ جاتے ہیں۔ اب اس اتتھی سیوا کے سمبندھ میں اگر کبھی کسی دھارمک کرتویہ کرم کے سمبندھ میں کوئی ایکٹ تو پاس نہیں ہو سکتا ہے۔ نہ یہ لوگوں پر ٹیکس ہے۔ لیکن اُن کا یہ ایک اخلاقی اور دھارمک فرض ہے۔ کہ اگر وہ اپنے اتتھیوں کی سیوا نہیں کریں گے۔ تو وہ اپنے آپ کو ویدک دھرمی بننے کا فخر کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔ تن من اور دھن سیوا کے یہ تین سادھن کہے ہیں۔ لیکن اسی میں اس بات کو دھیان سے دیکھنا چاہئے۔ کہ پہلے تن آتا ہے۔ پھر من اور دونوں کے بعد دھن آتا ہے۔ جو منش مکھ سے مدھر وچن نہیں بول سکتا۔ جو کسی کو بیٹھنے کے لئے استھان نہیں دے سکتا۔ وہ وستوتہ انسان کہلانے یوگیہ ہی نہیں ہے۔ اور وہ کیا کسی کے اُپدیش سُنے گا۔ اور ان کو کیا گرہن کرے گا۔ اور اگر وہ اور کتنے ہی یگیہ۔ تپ دان کرتا ہو۔ لیکن شاستروں کے کتھن کے مطابق وہ پاپ ہی کھاتا ہے۔ ویدک دھرم کی یہ ایک بہت ہی اُتم پرتھا چلی آ رہی ہے۔ ہمیں اس کی پوری رکھشا کرنی چاہئے۔ اور وہ رکھشا اسی طرح سے ہو سکتی ہے۔ کہ ہم جہاں تک بن پڑے مدھر وچنوں سے اور جل استھان آدی سے اُن کی ترپتی کرنی چاہئے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار

آریہ مُسافر لاہور

مورخہ ۱۲/ ستمبر ۱۹۳۷ء

آریہ سماج اور رسم و رواج

آریہ سماج کا کام جہاں ویدک دھرم کا پرچار کرنا رہا ہے۔ وہاں یہ سماجک سدھار بھی کرتا رہا ہے۔ آریہ سماج نے بھوت پریت کے وہم دور کئے۔ استری پُرش کی سمانتا پر بل دیا۔ اور بہت کچھ شُدھی ہُوا۔ اور سکھِشا کا پرچار کیا۔ لیکن یہ سب کے سب کام اب دوسروں نے بھی سنبھال لئے ہیں۔ سماجک سدھار کا کام ہمارے سامنے اب بھی بڑا ہے۔ اگر ہم اس طرف دھیان دیں۔ کئی لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ اب آریہ سماج جس کام کو کرنا چاہتا تھا۔ اس کام کو دوسروں نے سنبھال لیا ہے۔ اس لئے آریہ سماج کیلئے کوئی کام ہی نہیں بچا ہے۔ لیکن دراصل یہ بات نہیں ہے۔ جو سبھا سوسائٹی کام کرنے کی اچھا رکھتی ہو۔ اس کے لئے سنسار میں کام کبھی ختم ہی نہیں ہوتے۔ لیکن جب آلسیہ آجاوے۔ تو خواہ کتنے بھی ضروری کام کیوں نہ ہوں۔ لوگ اس کی طرف دھیان ہی نہیں دیتے۔ جسطرح استری سکھشا اچھوت ادھار شُدھی وغیرہ کے کھشیتروں میں مانا جاتا ہے۔ کہ ان کاموں میں شروع کرنے والے آریہ سماجی ہوئے۔ اسی طرح اگر آریہ سماج اپنا شریہ قائم کرنا چاہے۔ تو یہ قائم کرسکتا ہے۔ اگر یہ کسی کام کو بھلی بھانتی شروع کردے۔ لیکن آریہ سماج اپنے کانسٹی ٹیوشن قائم کرنے میں سارا وقت خرچ کر دیتا ہے۔ آریہ سماج یہ بھولتا چلا جا رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کا مکھیہ کام پرچار ہے۔ نہ کہ اپنے سارے سمیہ کو کانسٹی ٹیوشن کو بنانے میں ہی اپنی ساری شکتی خرچ کر دینا۔ آریہ سماج یہ نشچے کرے کہ اُس نے اپنے شریہ کو دینے کافی کٹھن ہے۔

ابھی تک بہت سی ایسی باتیں ہیں۔ جن کے متعلق رشی دیانند نے لکھا ہے۔ لیکن مجال ہے کہ ہمارا دھیان اس طرف گیا ہو۔ رشی دیانند نے پالیٹکس کے سمبندھ میں لکھا۔ لوگوں کا دھیان سوراجیہ کی طرف آکرشت کیا۔ اور کہا کہ کوئی کتنا ہی کرے۔ پرنتو جو سودیشی راجیہ ہوتا ہے وہ سرو اُپری اُتم ہوتا ہے۔ اتھوا مت متانتر کے آگرہ رہت اپنے اور پرائے کا پکش پات شونیہ پرجا پر پتا ماتا کے سمان کرپا نیائے اور دیا کے ساتھ ودیشیوں کا راجیہ بھی پورن سکھ دائیک نہیں ہے۔ پرنتو بھِن بھِن بھاشا پرتھک پرتھک شکھشا۔ الگ ویوہار کا ورودھ چھوٹنا اتی دُشکر ہے۔ بنا اس کے چھوٹے پرسپر کا پورا اپکار اور ابھپرائے سدھ ہونا کٹھن ہے۔

جس دیش کے پدارتھوں سے اپنا شریر بنا۔ اب بھی پالن ہوتا ہے۔ آگے ہوگا۔ اُس کی اُنتی تن من دھن سے سب ملکر پریتی سے کریں کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ورتمان سمیہ میں مہرشی دیانند نے سب سے پہلے سوراجیہ کا بھاو لوگوں کو دیا۔ سبھی دھرم شاستروں میں راجیہ پرکرن ضرور آتا ہے۔ شاستروں میں راجیہ کا ودھان ہونے پر اور مہرشی سوامی دیانند کے لکھنے پر بھی آریہ سماج نے اپنا کھشیتر راجیہ سے رہت کیول دھرم بنایا۔ کیا بھارتیہ دھرم شاستر اور کیا دوسرے ممالک کے شاستر سب جگہ راجیہ اور دھرم اکٹھا رہا ہے۔ لیکن آریہ سماج نے ... ہی [illegible]

سے الگ تھلگ رکھے۔ استو۔

اسی طرح مہرشی سوامی دیانند نے کئی ایک باتوں پر لکھا ہے۔ لیکن آریہ سماج نے ان پر وچار کرنا یا ان کا پرچار کرنا شروع نہیں کیا۔ آج میں نے اُن سب باتوں کا ورنن نہیں کرنا ہے۔ میں نے صرف ایک بات کو ہی درشانا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کا ریتی رواجوں کے ساتھ کہاں تک تعلق ہے۔ اپدیشک منجری میں آیا ہے۔ کہ اب بڑی بڑی برادریوں کے اندر بہت سی فرقہ بندیوں کے کارن برادریوں کے سمبندھ میں خرچ بہت بڑھتا چلا جاتا ہے۔ چاہے کوئی مرے۔ چاہے کسی کا ووِاہ ہو۔ ایسا خرچ کس کام آوے گا۔" اب وچار کرنا ہے۔ کہ کیا آریہ سماج نے ہندو سماج میں پرچلت ریتی رواج پر بھی دھیان دیا ہے۔ ہاں۔ آریہ سماج نے وہم پرستی کو مٹایا ہے۔ جو اویدک ریتی رواج تھے۔ جن باتوں میں پورانک ریتی سے پرستش کی جاتی تھی۔ اُن کا کھنڈن کیا ہے۔ کیا ریتی رواج کے پورانک روپ کا کھنڈن کر دینے ماتر سے ریتی رواج کے متعلق ہمارا فرض ختم ہو جاتا ہے۔ مہرشی دیانند جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے ہاں خوشی اور غمی پر بہت خرچ ہوتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ رسم و رواج کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو دھارمک اور دوسرا اقتصادی۔ آریہ سماج نے اب تک رواجوں کے دھارمک پہلو کی طرف تو کچھ دھیان دیا ہے۔ لیکن اقتصادی حالت کی طرف تو بالکل ہی دھیان نہیں دیا۔ ہندو سماج میں رسم و رواج پر خرچ کیا جاتا ہے۔ آریہ سماجی لوگ اُن رسموں کو ویدک روپ دے کر ویسا ہی خرچ کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر مجھے ایک واقعہ یاد آتا ہے میرے ایک پریچت سجن نے اپنی پُتری کی سگائی کی۔ اور سگائی کی رسم پر مصری وغیرہ کچھ دی جاتی ہے۔ اس سجن نے اس ہندو رسم کو ویدک رُوپ دیا۔ اور وہ سُننے لائق ہے۔ انہوں نے گائیتری منتر پڑھ کر مصری وغیرہ دے دی۔ تو اس طرح آریہ سماجی لوگ ہندو رسومات کو ویدک روپ دے دیتے ہیں۔ اور رسومات کا دوسرا پہلو اقتصادی ہے۔ عام طور پر آریہ سماجی لوگ کسی سے کم خرچ کرنے والے نہیں ہوتے۔ شادی غمی پر ان کے خرچ کسی سے کم نہیں ہوتے۔ اس بات پر ہم نے وچار کرنا ہے۔ پاٹھک لوگ وچاریں۔ کہ کیا رشی دیانند کی اس سکھشا کو ہم لوگ برادری کے ڈر

سے شادی غمی پر بڑا فضول خرچ کرتے ہیں۔

کتنا دھیان دیا ہے۔ ایک تو آریوں کے لئے پہلے ہی سولہ ویدک سنسکار ہیں۔ اور دوسرے یہ سُنتا ہوں۔ کہ ریتی رواج کو بھی کرتے جاتے ہیں۔ ان کے لئے ڈبل خرچ ہو جاتا ہے۔ ویدک سنسکاروں کے پرچار کے لئے یہ بڑا اودشیک تھا۔ کہ ہم لوگ ان سنسکاروں کو نہایت سادگی سے کرتے۔ لیکن اب رواج ہی ایسا پڑ گیا ہے۔ کہ دوسروں کی دیکھا دیکھی ہر ایک ضروری سمجھتا ہے۔ کہ وہ ان سنسکاروں پر خرچ کرے۔ نہیں تو لوگ کیا کہیں گے۔ آریہ سماج کے نیتاؤں نے کوئی ایسی مثال لوگوں کے سامنے نہیں رکھی۔ اگر آریہ سماج کے نیتا لوگ سادہ سنسکاروں کی مثال آریہ سماج کے سامنے رکھتے۔ تو ممکن تھا کہ آریوں پر اس کا پربھاو پڑتا۔ آریہ سماج میں ابھی تک لوگ کھانے پینے والے (مالدار) ہیں۔ غریب لوگ کم ہیں۔ اسلئے شائد ان کو اس بات کے لئے ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ رسومات پر خرچ کم کئے جائیں۔ لیکن یہ بات نہیں ہے۔ آریہ سماج میں بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو خرچ کے ڈر سے سنسکار کروانے سے ہچکچاتے ہیں۔ اصل میں تو بات یہ ہے۔ کہ منش کی امیری غریبی اپنے ویکتی گت اخراجات میں ہونی چاہئے۔ ایک امیر آدمی اچھا کھا سکتا پہن سکتا ہے۔ ایک اچھی بلڈنگ کا مالک بن سکتا ہے۔ ایک غریب آدمی کا کھان پان وستر آدی سادھارن ہونگے لیکن جتنے سماجک اور دھارمک کرم ہوں۔ اُن میں سب میں سمانتا ہونی چاہئے۔ مثال کے لئے جب سب لوگ آریہ سماج مندر میں جاتے ہیں۔ تو وہاں کوئی غریب ہو امیر ہو سب دری پر بیٹھتے ہیں۔ وہاں امیری غریبی نہیں دیکھی جاتی۔ سماجک کاموں میں بھی امیری اور غریبی کا سوال نہیں ہونا چاہئے۔ سنسکاروں پر سوائے ہون سامگری اور گھرت کے کچھ خرچ نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن امیر لوگ اپنے دھن کے مد میں مست ہوئے ان تجویزوں کو کہاں سُنتے ہیں۔ غریب بیچارے امیروں کے پیچھے خراب ہوتے ہیں۔ اب اس بات پر زیادہ پرکاش ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ کہ لوگ شادیوں پر کتنا خرچ کرتے ہیں۔ دوران اخراجات سے تنگ آکر لوگ کتنے قرضدار ہو جاتے ہیں۔ اور ساری عمر قرض نہیں اُترتا۔ لیکن بات

ایڈیٹوریل نوٹ

یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں لوگ اچھا کھانے پینے والے ہیں۔ وہ لوگ غریب لوگوں کے بھلے کی باتیں کہاں سوچ سکتے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کا نیم ہے۔ کہ سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ اسلئے آریہ سماج کو اپنے غریب بھائیوں کی طرف بھی دھیان دینا چاہیئے۔

آج کل لوگوں کے لئے شادی بھی ایک سمسیا بنی ہوئی ہے۔ جب تک ہزار دو ہزار روپے پاس نہ ہوں۔ سوچتے رہتے ہیں۔ کہ کس طرح شادی کریں۔ اسی پرکار کئی برس لوگوں کو ور ڈھونڈنے میں لگ جاتے ہیں۔ لڑکے بڑی بڑی جہیز مانگتے ہیں۔ لڑکی کے ماں باپ کو اُن کی یہ مانگ پوری کرنی پڑتی ہے۔ سب گرہستھیوں کے لڑکے اور لڑکیاں ہیں۔ اگر ایک لڑکے کے ماں باپ اپنے لڑکے کی قیمت مانگتے ہیں۔ تو اُن کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اُنہیں اپنی لڑکی کے لئے ور ڈھونڈتے وقت بھی قیمت دینی ہوگی۔ لیکن نہ جانے لوگ کس جہالت میں پھنسے ہیں۔ یہ سمسیا اس وقت ایک بڑا اگر روپ دھارن کئے ہوئے ہے۔ اگر آریہ سماج رسم و رواج کے اقتصادی پہلو میں سدھار کے کام کو اپنے ہاتھ میں لے۔ تو یہ سنسار کا بہت اچھا اُپکار کر سکتا ہے۔

جموں میں ہڑتال بند ہو گئی :-

۳۵ دن کے بعد پنڈت کرشن کانت مالویہ ایم۔ ایل۔ اے کے کہنے پر جموں کے ہندوؤں اور سکھوں نے ہڑتال بند کر دی ہے۔ ان دنوں جن تکلیفات کا سامنا اُن کو کرنا پڑا ہے۔ یہ ناظرین جانتے ہیں۔ اب ہم کشمیر گورنمنٹ سے پوری توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ سٹیٹ میں پہلے جیسی امن و امان کی حالت پیدا کر دے گی۔ اور اس موقعہ پر جو قید ہوئے۔ اور جرنلسٹ لوگوں پر جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں وہ سب ہٹا دی جائیں گی۔ پنڈت کرشن کانت مالویہ نے ہندوؤں اور سکھوں کو ہڑتال بند اور ایجی ٹیشن کو تین مہینہ تک ملتوی کراتے ہوئے ... اور وعدہ کیا۔ کہ اگر اس عرصہ میں گورنمنٹ نے ہندوؤں اور سکھوں کے ... بات کی طرف دھیان نہ دیا۔ تو وہ خود آ کر ایجی ٹیشن کو شروع کرینگے۔ ہمیں پوری اُمید ہے کہ گورنمنٹ ہندوؤں اور سکھوں کے ... کا خیال کرتے ہوئے ان کی ہر طرح سے تسلی کر دے گی۔ اور انہیں پھر ایجی ٹیشن کرنے کا موقعہ نہ دے گی۔

گورنمنٹ اور ذبح خانہ :-

گورنمنٹ ہند نے حال ہی میں جو اعلان ذبح خانہ لاہور کے متعلق شایع کیا ہے۔ نہایت ہی نراشا اُتپن کرنے والا ہے۔ ان مہینوں اور کسی تجویز کا اتنا وِرودھ نہیں ہوا جتنا کہ اس ذبح خانہ کا ہو رہا ہے۔ کئی لاکھ آدمیوں نے جلسوں اور جلوسوں میں حصہ لیا ہے۔ جو کہ اس ذبح خانہ کا پروٹسٹ کرنے کے لئے منعقد کئے گئے تھے۔ بھارت ورش کے پریس نے اس تجویز کا گھور وِرودھ کیا ہے۔ کتنے ہی جلسے ہوئے ہیں پنجاب میں تقریباً ہر ایک شہر میں ہڑتال ہوئی ہے۔ جو کہ پبلک کے وِرودھ کا بڑا بھاری ثبوت ہے۔ اعلان میں لکھا ہے۔ کہ پہلے یہ پتہ لگا لیا گیا تھا۔ کہ ذبح خانہ کے ارد گرد کے گاؤں سے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی دھارمک درشٹی سے کوئی اس کا وِرودھ کرے گا۔ اگر یہ بات ٹھیک ہے۔ کہ دھارمک نقطۂ نگاہ سے اس میں کوئی اعتراض والی بات نہیں تھی۔ تو یو۔ پی میں ذبح خانہ کو کھولنے کی تجویز کو کیوں چھوڑ دیا گیا تھا؟

پچھلے دنوں ہی پنجاب کے وزیر اعظم نے خود یہ کہا تھا۔ کہ یو۔ پی میں ایجی ٹیشن کی وجہ سے یہ ذبح خانہ نہیں کھولا جا سکا۔ کیا آج کل کی ہڑتالوں اور ایجی ٹیشن سے اب اس بات کا ثبوت نہیں مل گیا۔ کہ کیا لاہور چھاؤنی کے ارد گرد کے لوگ اور کیا پنجاب کے سب شہروں کے لوگ اس تجویز کا کتنا وِرودھ کر رہے ہیں؟

حیرانگی کی بات یہ ہے۔ کہ اس اعلان میں پنجاب کے لوگوں کے پروٹسٹ کا اور پنجاب گورنمنٹ کے وچاروں کا ذکر تک نہیں کیا۔ اعلان میں لکھا ہے۔ کہ یہ تجویز پنجاب گورنمنٹ سے صلاح کر کے کی گئی تھی۔ لیکن یہ صلاح پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کے دھارمک بھاوؤں کے جانے بغیر ہی دی گئی تھی۔ اس کے متعلق تو اب پنجاب گورنمنٹ خود کشمکش و پیچ میں پڑی ہوئی ہے۔ ۲۰ اگست سے اس ایجی ٹیشن نے زور پکڑا۔ اور جب وزیر اعظم کو ہندوؤں اور سکھوں کا ڈیپوٹیشن ملا۔ تو انہوں نے وشواس دلایا۔ کہ وہ اپنی سمتی سمیت اُن کے وچاروں کو گورنمنٹ آف انڈیا تک پہنچا دینگے۔ اب وشوست سوتر سے پتہ لگا ہے۔ کہ وزیر اعظم پنجاب اپنے کتھن کے انوسار ذبح خانہ کو ہٹانے کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔

اب یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ ہند گورنمنٹ نے پنجاب گورنمنٹ کے ورتمان وچاروں کی طرف دھیان کیوں نہیں دیا۔ اس طرح کی صوبجاتی آزادی کا فائدہ ہی کیا ہے۔ اگر گورنمنٹ ہند صوبجاتی گورنمنٹوں کے وچاروں کی طرف دھیان نہیں دیتی۔ یا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے یہ اعلان اس لئے نکالا ہو کہ وہ پبلک کے وچاروں کو دیکھے۔ کہ وہ کہاں تک ایجی ٹیشن کرتے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کو یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس اعلان کے نکالنے سے لوگوں کو کسی طرح کی تسلی نہیں ہوئی۔ بلکہ زیادہ اشانتی پھیلی ہے۔

بنگال میں بھی شراب پان کی روک :-

گورنمنٹ بنگال نے مدراس اور دوسرے کانگرس کے صوبوں کی دیکھا دیکھی شراب کو روکنے کی تجویز کو منظور کیا ہے۔ وہاں کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ بھی مدراس کی طرح بنگال میں شراب پینے کو آہستہ آہستہ بند کرا دے گا۔ اور پہلے کچھ علاقہ میں تجربہ کیا جائے گا۔ مسٹر راج گوپال آچاریہ وزیر اعظم مدراس نے تو صاف کہہ دیا ہے۔ کہ تین سال میں وہ صوبہ میں شراب پان کو بالکل ہٹا دیگا۔ کانگرس نے منسٹریوں کے کئے گئے کاموں کو دیکھ کر دوسرے صوبے بھی ایسے ہی رفاہِ عام کے کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اگر وہ اپنی اچھا سے نہ بھی کریں۔ تو بھی اُن کو مجبور ہو کر کرنا پڑے گا۔ ورنہ اُن کے لئے نہایت مشکل ہو گی۔

انڈیمان کے قیدی :-

گورنمنٹ ... بیا کہ دوسرے کام ...

دیر سے ہوتے ہیں۔ ویسا ہی ... انڈیمان کے قیدیوں سے ... گورنمنٹ ہند کا پہلے یہ کہنا تھا کہ جب تک وہ بھوک ہڑتال نہیں کرتے۔ اُن کے ہندوستان ... کے متعلق کچھ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اب جب ہفتہ سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہے۔ ابھی تک گورنمنٹ نے اس کے متعلق کچھ بھی نہیں کیا۔ جب یہ قیدی ہڑتال پر تھے۔ تب تو گورنمنٹ سوچتی رہی۔ کہ یہ ہڑتال چھوڑ دیں۔ اب پتہ نہیں۔ جبکہ وہ ہڑتال چھوڑ چکے ہیں۔ تو یہ کیا وچار کر رہی ہے۔ اگر اسی طرح گورنمنٹ وچار ہی کرتی رہی۔ تو ایشور ہی جانتا ہے۔ کہ وہ کب تک فیصلہ کر سکے گی۔

فرنٹیئر منسٹری :-

بابو راجندر پرساد اور مولانا ابوالکلام آزاد نے حال ہی میں اعلان کیا ہے۔ کہ فرنٹیئر منسٹری کے متعلق جو خبریں شایع ہو رہی ہیں۔ کہ وہاں کی منسٹری کانگرس منسٹری نہیں ہے۔ یہ سب غلط ہیں۔ وہاں کی منسٹری کانگرس منسٹری ہے۔ کیونکہ کانگرسی ممبروں کے علاوہ جو آٹھ غیر کانگرسی ممبر جو کہ وہاں کی منسٹری کے حق میں ہیں۔ ان میں سے چار ڈیموکریٹ۔ دو انڈیپنڈنٹ اور دو ہندو سکھ نیشنلسٹ پارٹی کے۔ ان ممبروں نے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اسمبلی میں کانگرس کا پورا پورا ساتھ دینگے۔ اور یہاں تک کہہ دیا ہے۔ کہ وہ کانگرس کے پروگرام پر بھی عمل کرینگے۔

سرکاری افسروں کو پبلک کا سنسکار کرنا چاہیئے

سندھ اسمبلی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ سب افسروں کے نام گشتی چٹھی جاری کرے کہ وہ پبلک کو بڑے پریم اور پریتی سے ملا کریں۔ اور کھڑے ہو کر ہاتھ ملایا کریں۔ اس ریزولیوشن کا مطلب یہ ہے۔ کہ سرکاری افسروں اور پبلک کا میل جول زیادہ سے زیادہ ہو۔ واقعی اسمبلی نے یہ ایک اچھا پرستاو پاس کیا ہے۔ سرکاری افسروں یا لوک سیوکوں کا اب تک لوگوں کے ساتھ کوئی ... نشینہ ویوہار نہیں رہا۔ امید ہے۔ کہ اب ان ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مہرشی سوامی دیانند جی کے نکت پد پراپت ... کے بعد آریہ سماج میں کچھ دشیوں پر جھگڑا ... رہتا ہے۔ مثلاً (۱) ایک پکش کے ... ودوان تو کہتے ہیں۔ کہ نشچت سمے کے پہلے ... کال مرتیو بھی ہوتی ہے۔ جیسے ایک چراغ ... میں اتنا تیل اور بتی ڈالدی۔ جس سے کہ وہ تمام ... رات جل جائے۔ اچانک ایک گھنٹہ ہی چراغ ... جلنے کے بعد زور سے آندھی آئی۔ جس سے ... وہ جلتا ہوا چراغ گل ہو گیا۔ اسی طرح ... مرتیو کا سمے نشچت ہونے کے باوجود بھی ... انسان کسی اچانک چوٹ آدی لگ جانے ... سے مرجاتا ہے۔ اور دوسرے پکش والے ودوان ... فرماتے ہیں۔ کہ

सति मूले तद्विपाको जात्यायुर्भोगाः

یوگ درشن پاد ۲۔ سوتر ۱۳۔

مول کے رہتے ہوئے اُن کا پھل جاتی آیو اور بھوگ ہوتے ہیں۔ یوگ شاستر کے اس سوتر ... انسان کی آیو مقرر ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہووے۔ تو ایشور میں لاعلمی وغیرہ اَوگن آتے ہیں۔ اور نشچت آیو سے پہلے مرجانے پر باقی عمر جو اُس آدمی نے بھوگنی تھی وہ کیسے بھوگے گا؟ اور اُس کے لئے خواہ مخواہ دوسرے کو دکھ بھوگنا پڑے گا۔ اتیادی دلیلیں وہ اس کے برخلاف دیتے ہیں۔

(۲)۔ ایک پکش والے ودوان فرماتے ہیں۔ کہ برکشوں میں جیو نہیں ہے۔ وہ دلیل دیتے ہیں۔ کہ اگر برکشوں میں جیو ہے۔ تو کس اوستھا میں ہے؟ اگر جاگرت اوستھا میں مانو۔ تو سب منش پاپی ہو جائیں گے۔ کیونکہ جاگرت اوستھا میں دُکھ اور سُکھ الو بھو ہوتے ہیں۔ اور تم اُنہیں کھانے کے لئے کاٹو گے تو انہیں دُکھ پہنچاؤ گے۔ تتھا دُکھ پہنچانا پاپ ہے۔ اور سبھی آدمی ساگ پھل کھاتے جاتے ہیں۔ اس سے مہا پاپی ہو جاؤ گے۔ اگر یہ کہو۔ کہ ہم نے پانی سے سینچ کر ان کا پوشن کیا ہے۔ اس سے ہم پرتی اُپکار کر چکے۔ اس لئے ان کے کھانے سے پاپی نہیں ہوں گے۔ اس کا اُتر یہ ہے۔ کہ منش دان کرکے چاہے کتنا ہی کسی کو دیدیوے کوئی کچھ نہیں کہتا۔ مگر جب اُسی کو ماریگا تو اوشیہ مستوجب سزا ہوگا۔ دوسرے تری داسنا سے دان کیا ہوا اوشیہ پاپ ہے۔ یہ تو اس طرح ہوا۔ جیسے کوئی منش بکرا وغیرہ کو آن پان سے موٹا کرکے اُس کے پرتی اپکار اُس بکرا آدمی کو مار کر کھا جاوے۔ تو کیا وہ پاپی اور قصائی نہیں کہلائے گا؟ بعض کہیں گے۔ کہ ہم پکے ہوئے دانوں کو کھاتے ہیں۔ اُن میں جیو نہیں ہوتا۔

کچھ شنکائیں

از بھاگ چند آریہ خانخاناں ضلع جالندھر

پورو جنم کے حالات۔ وید پرماتما چار رشیوں پر نازل ہوئے۔ سرشٹی کی آیو۔ یم اور نچی کیتا کیا ہیں؟ آدی

آدی کے جیو نکلنے پر بھی اُسے ابھکش کہا ہے۔ ایسے ہی آن آدی بھی جیو نکلنے پر ابھکش ہیں۔ اور اگر برکشوں میں جیو کی سوپن اوستھا مانتے ہو۔ تو انہوں نے کس وشیہ کو دیکھا اور سُنا ہے۔ کہ جس کو وہ سوپن میں دیکھتے ہیں۔ دوسرے وہ جنم سے لے کر مرن پریت سوپن میں ہی رہے۔ کیونکہ سنسار میں ایسا کوئی درشٹانت نہیں۔ کہ جو کوئی پرانی جنم سے مرن پریت پورو جنم کے سوپن ہی دیکھتا رہے۔ جاگرت کبھی بھی نہ ہو۔ اور اگر برکشوں کے جیو کی سُشپتی اوستھا مانتے ہو۔ تو جیسے سوتے ہوئے منش کے انگ کاٹنے میں پاپ ہوتا ہے۔ ایسے ہی سوپن اور سُشپتی میں برکشوں کے انگ کاٹنے میں بھی پاپ ہوتا ہے۔ ایسے ہی اور بہت سی دلیلیں دیتے ہیں۔ مگر دوسرے پکش والے ودوان فرماتے ہیں۔ کہ برکشوں میں جیو ہے۔ دپکشیوں نے یہ پکش کیول اگوشت خوروں کے اس اعتراض سے بچنے کے لئے کہ اگر ہم گوشت کھا کر جیو ہنسا کرتے ہیں۔ تو تم سبزی جس میں کہ جیو ہے کو کھا کر جیو ہنسا کرتے ہو۔) اس لئے گرہن کیا ہے۔ واستو میں برکشوں میں جیو ہے۔ ایسا ہی بھوگ واد کے وشیہ میں بھی مت بھید ہے۔ مگر مجھے حیرانی تو اس بات پر ہے۔ کہ جس وشیہ پر مہرشی دیانند جی کا سپشٹ پرمان ملتا ہو۔ اس وشیہ پر بھی آریہ سماج میں جھگڑا چلتا رہتا ہے۔ مثال کے طور پر (۱) ویدوں کے گیان کے متعلق رشی دیانند جی ستیارتھ پرکاش سمولاس ۷ اور رگوید بھاشیہ بھومکا میں اس بات کو سپشٹ سویکار کرتے ہیں۔ کہ ویدوں کا گیان برہما پر نہیں۔ بلکہ اگنی۔ وایو آدتیہ۔ انگرا ان چار رشیوں پر ہوا۔ مگر پوجیہ ویت راگ شری سوامی سروادانند جی مہاراج اپنی تصنیف ستیارتھ درشن کے صفحہ ۲۹۰ پر اس طرح فرماتے ہیں۔ کہ ویدوں کا ...

برہمن گرنتھوں کے اس بچن کو ستیارتھ پرکاش اور رگ وید بھاشیہ بھومکا میں پرمان روپ سے لکھا ہے۔ پیو ستھا اس پرکار لگاتے ہیں۔ اگنی اور روی تو اگنی سروپ ہی ہیں۔ وایو سے اگنی کی اُتپتی ہے۔ جنیہ جنک بھاو سمبندھ سے دونوں میں ایکتا ہو جانے سے وایو کو بھی اگنی کہہ سکتے ہیں۔

आत्मा वै पुत्र नामासि

انگرا

یہ پرمان دو بیان ہے۔

"अंगानां रसः सारः अंगिरः प्राणः"

سرو شریر میں سار بھوت جیون ہیتو پران ہی ہے۔ اس پران کا نام بھی اگنی ہی ہے۔ اپنشدوں میں پرتیکش آتا ہے۔ کہ شین کال "प्राणाग्नि" میں کون جاگتا ہے؟ اُتر یہ ہے کہ "جاگتا ہے۔ اس پرکار ان چار شبدوں میں کوئی بھید نہیں آتا۔ یہ سب سمان ارتھ کے واچک ہیں۔ یتھا ایک وید انت دستو بھید سے انت اور وہی پرکار بھید سے چار ہیں۔ اسی پرکار ایک ہی پرش کی ویاکھیان بھید سے چار پرکار کی انورتھ سنگیا ہو جاتی ہے۔ سندیہہ کا ستھان نہیں۔ اُپریکت دونو منتروں میں رگ وید کے ساتھ ساتھ سام وید کا بھی نام ہے۔ اور اگنی شبد کے ساتھ دونو کا انویہ ہے۔ یجو اور اتھرو کی مدھیہ گرہیت نیائے سے یا

अनैकान्तवाद

سے سنگتی ٹھیک ہو سکتی ہے۔ شاستر کی اس مریادا سے کسی پرکار کا بھی دوش نہیں آتا۔ تات پریہ یہ کر سوامی سروادانند جی مہاراج چاروں ویدوں کا گیان کیول ایک ہی رشی کے ہردیہ میں ہوا بتلاتے ہیں۔

(۲) پُنرجنم کے متعلق مہرشی دیانند جی ستیارتھ پرکاش سمولاس ۹ میں فرماتے ہیں۔

پرشن۔ جنم ایک ہے یا انیک؟

اُتر۔ انیک۔

پرشن۔ جو انیک ہوں۔ تو پورب جنم اور مرتیو کی باتوں کا سمرن کیوں نہیں؟

اُتر۔ (پہلے اور دلیلیں دے کر پھر لکھتے ہیں) جو کوئی پورو اور پیچھے جنم کے ورتمان کو جاننا چاہے۔ تو بھی نہیں جان سکتا۔ کیونکہ جیو کا گیان اور سروپ الپ ہے۔ یہ بات ایشور کے جاننے یوگیہ ہے۔ جیو کے نہیں"۔ مگر کچھ ودوانوں کی رائے اس سے مختلف ہے۔ چنانچہ میں نے بھی پرشن آریہ سماج بنگہ کی ویدک کانفرنس میں شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کی سیوا میں کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ اس لیکھ میں کچھ غلطی ہے۔ یعنی جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ "جیو کے نہیں" وہاں اس کے ستھان میں "سادھارن جیو کے نہیں" چاہیے تھا۔ یعنی کہ سادھارن جیو نہیں جان سکتا۔ یوگی جان سکتا ہے۔ اور اب آریہ ویر کے کرشن نمبر کے صفحہ ۲ پر پنڈت وشونا تھ جی مہاراج لکھتے ہیں۔

سوال۔ جیو اپنے پہلے جنم کا حال نہیں جان سکتا۔ لیکن سری کرشن اپنے انیک جنموں کو جانتے تھے۔ اسلئے یہ اوتار ہی تھے۔

جواب۔ یوگ درشن میں لکھا ہے۔

संस्कार साक्षात्करणात् पूर्व जाति ज्ञानम्

یوگ پاد ۳ سوتر ۱۸۔

ارتھ۔ "سنسکاروں کے ساکشات کر لینے سے جیو اپنے گذشتہ جنموں کو جان سکتا ہے۔ چونکہ سری کرشن جی یوگ راج تھے۔ اس لئے اُن کے لئے ناممکن نہیں"۔ نیز گیتا کے بہت سے آریہ بھاشکاروں نے گیتا کے ۴۔۵ کو صحیح مانا ہے۔

बहूनि मे व्यतीतानि जन्मानि तव चार्जुन।
तान्यहं वेद सर्वाणि न त्वं वेत्थ परंतप॥

ارتھ۔ ہے ارجن! میرے اور تیرے انیک جنم ہو چکے ہیں۔ اُن سب کو میں جانتا ہوں۔ اور ہے پرم تپ تو نہیں جانتا ہے۔ مگر شری پوجیہ پنڈت تلسی رام جی نے اپنی بھگوت گیتا بھاشیہ میں اس شلوک کو ہی ملاوٹی مانا ہے۔ نیز کچھ آدمیوں کا کہنا ایسا بھی ہے۔ کہ جب شانتی دیوی دہلی والی اتیادی بچے جو کہ گذشتہ جنم کے حالات بتلاتے ہیں۔ تو پھر سوامی دیانند جی مہاراج کا ستیارتھ پرکاش کا لکھا لیکھ غلط ہے۔ اور اگر کوئی اس کے اُتر میں یہ کہے۔ کہ سوامی جی کا مطلب یہ ہے۔ کہ سادھارن جیو نہیں جان سکتے۔ یوگی جان سکتے ہیں۔ تو بھی غلط ہے۔ کیونکہ گذشتہ جنم کے حالات بتلانے والے بچے گذشتہ جنم میں یوگی نہیں تھے۔ بلکہ سادھارن ویکتی تھے۔ جیسا کہ

تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے۔

(۳) آئے دن کے اخبارات میں ایسی خبریں شایع ہوتی رہتی ہیں۔ کہ فلاں جگہ ایک بچے نے اپنے گذشتہ جنم کے حالات بتلائے۔ جو کہ بعد تحقیقات بالکل درست ثابت ہوئے۔ اس کے متعلق میں نے بھی آریہ مسافر میں شنکا چھپوائی تھی۔ جو کہ مختصراً یہ ہے۔ کہ کیا وجہ ہے۔ ایک بچہ (جو کہ گذشتہ جنم میں ایک سادھارن دیکتی تھا جیسا کہ اس کے گذشتہ جنم کے حالات دریافت کرنے سے معلوم ہوا ہے) اپنے گذشتہ جنم کے حالات بتلا رہا ہے۔ اور دوسری طرف بڑے بڑے ودوانوں (جن کے وید شاستر آدی ازبر تھے۔ اور یادداشت سے بہت کام لیتے تھے۔ اور یوگ کی کریائیں بھی کرتے تھے) نے پران تیاگ کرنے کے بعد دوسرے جنم میں کبھی نہیں بتلایا۔ کہ ہم پچھلے جنم میں پنڈت لیکھرام تھے یا امر شہید سوامی شردھانند تھے یا سوامی درشنانند جی تھے یا منی ور گوردت جی تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر اس کا اُتر یہ ہو۔ کہ دماغ جو کہ یادداشت کا آلہ ہے (جیسا کہ کلیات آریہ مسافر اور شاستر ارتھ درپن میں ہے) چونکہ مر جانے سے دماغ تبدیل ہو جاتا ہے۔ اسلئے گذشتہ جنم کی یادداشت نہیں رہتی۔ تو نویدن ہے۔ کہ دماغ تو ہر مرنے والے کا ہی تبدیل ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ سادھارن دیکتی ہو۔ یا رشیش۔ تو پھر یہ کیا وجہ ہے۔ کہ ایک تو گذشتہ جنم کے حالات بتلائے۔ اور دوسرا نہ بتلا سکے؟ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ پنڈت لیکھرام جی۔ سوامی شردھانند جی اتیادی کسی دوسرے ملک میں پیدا ہو گئے ہونگے۔ تو بھی جب اخبارات دوارا امریکہ۔ افریقہ۔ یورپ اتیادی کے بڑے بڑے (خواہ وہ دھن میں بڑے ہوں یا طاقت میں بڑے ہوں یا ودیا میں بڑے ہوں یا سداچار میں بڑے ہوں) آدمیوں کے حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ تو اگر اُن مہانو بھاو اُن ملکوں میں بھی پیدا ہوتے۔ تو وہ ضرور چمکتے۔ وہ چھپنے والے مہاپُرش نہیں تھے۔ اور اگر یہ کہا جاوے۔ کہ برہمانڈ کے کسی اور کرہ میں پیدا ہو گئے ہونگے۔ تو ایشور کو کیا خاص آریہ سماج سے ہی یہ دشمنی ہے۔ کہ جو بھی آریہ سماجی مرے گا۔ وہ بھارت ورش تو کیا۔ امریکہ۔ افریقہ۔ یورپ میں بھی پیدا نہیں کیا جاوے گا۔ بلکہ برہمانڈ کے کسی اور ہی کرہ میں پیدا

کچھ شنکائیں

کیا جاوے گا۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ وُہی مہاپُرش اگر مرنے کے بعد بھارت میں ہی پیدا ہوں۔ تو اس سے کیا لابھ ہوگا۔ اُتر میں نویدن ہے۔ کہ آریہ سماج میں بڑھ چڑھ کر لیڈر ہمیشہ ہی ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ گذشتہ جنم سے اس جنم میں وہ بہت ہی ترقی یافتہ ہونگے۔ یہ ہمارا سدھانت ہی ہے۔ کہ اگر ہم اب اچھا کرم کرینگے۔ تو آئندہ ہمارے سنسکار ضرور ہمیں ایسا ہی وسیلہ تلاش کرکے دینگے۔ جس سے کہ ہم اور ترقی کر سکیں۔ گو ہمارا یہ سدھانت نہیں۔ کہ بھارت نواسی مر کر ضرور بھارت میں ہی جنم لیں۔ مگر یہ شکایت ضرور ہے۔ کہ دوسری قوموں کے سادھارن آدمیوں پر تو یہ نیم کبھی کبھی (بھارت میں مر کر بھارت میں ہی پیدا ہونا) لاگو ہوتا رہتا ہے۔ مگر آریہ سماج کے کسی ایک ودوان پر بھی لاگو نہیں ہوا۔ پرماتما میں تو پکش پات کسی طرح کا ہو نہیں سکتا۔ مگر یہ اڑچن میری سمجھ میں اب تک نہیں آئی۔ کیونکہ میری بڑی ہی اکانکشا ہے۔ کہ وہی پرانے لیڈر بھارت میں نہ سہی۔ امریکہ۔ افریقہ اتیادی کسی بھی دیش میں جنم لے کر آریہ سماج کے باقی پڑے ہوئے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیں۔ اور یہ بات ہے بھی سدھانت انوکول۔ اس میں ناممکن کا اڑنگا میرے خیال میں تو لگ نہیں سکتا۔ اس مندرجہ بالا شنکا کا اُتر پُوجیہ شری نندلال جی آریہ نے آریہ مسافر میں دیا۔ آریہ سماج بنگہ کے جلسہ پر پریم جی سے اس فیصلہ کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ تمہاری شنکا کا اُتر یہ ہے۔ کہ یہ نیم تو نہیں کہ گذشتہ جنم کا سب کو پتہ لگ جاوے۔ مگر اپواد ہے۔ خیر اس وقت کچھ میری تسلی ہو گئی۔ پھر جالندھر آریہ سماج کے جلسہ پر پُوجیہ شری سوامی سوتنترانند جی کی سیوا میں یہ پرشن رکھا۔ کہ دہلی والی شانتی دیوی (جو کہ گذشتہ جنم میں ایک سادھارن دیکتی تھی) کو تو گذشتہ جنم کی بات یاد رہے۔ مگر آریہ سماج کا کوئی بھی وِدوان موت کے بعد پُنر جنم میں کچھ بھی نہ بتلا سکے۔

سوامی جی۔ مرتے وقت اس لڑکی کی سمرتی کھُل گئی ہوگی۔ اور اُسے یادداشت کا علم زیادہ ہوگا۔

میں۔ اُسے وید کے ودوان پنڈتوں سے زیادہ یادداشت کا علم کیونکر

سوامی جی۔ ایک سادھارن حلوائی تو عمدہ مٹھائی بنا سکتا ہے۔ مگر ایک وید کا ودوان پنڈت ایسی نہیں بنا سکتا۔

میں۔ جب ویدوں میں ہر پرکار کا علم ہم مانتے ہیں۔ تو ویدوں کے پنڈت کو ضرور مکمل گیان چاہیے۔

سوامی جی۔ وید میں بالتشریح رُوپ سے تو کوئی شکشا نہیں ہے۔ خیر میں یہ خیال کرکے کہ سوامی جی کا زیادہ وقت نہیں کھونا چاہیے نمستے کر کے وہاں سے اُٹھ آیا۔ اس کے بعد میں نے آریہ سماج بھگواڑہ کے سالانہ جلسہ پر شری پنڈت شانتی پرکاش جی کے سنمکھ چند ایک شنکائیں رکھیں۔ جن میں ایک یہ بھی تھی۔ کچھ شنکاؤں کے متعلق تو انہوں نے فرمایا۔ کہ میں دیکھ کر پھر کبھی جواب دُونگا۔ مگر اس کے متعلق انہوں نے فرمایا۔ کہ میرے خیال میں یہ اپواد ہے۔

میں۔ تو اس طرح سناتن دھرمی بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ رام اور کرشن کے اوتار بھی اپواد ہی ہیں۔ ویسے تو نیک طور سے ایشور اجنما ہے۔ جس طرح کسی کسی بچہ کو گذشتہ جنم کی یاد رہ جانا اپواد ہے۔ اسی طرح ہمارے اوتار اپواد ہیں۔

پنڈت جی۔ چونکہ یہ ایک نیم ہے۔ کہ پرماتما اجنما ہے۔ وہ جنم نہیں لے سکتا۔ اسلئے یہ بات اپواد میں نہیں آ سکتی۔ تب تو میری تسلی ہو گئی۔ اس کے بعد اب پھر ایک شنکا ہوئی۔ وہ یہ ہے۔ کہ نیم ہے۔ کہ خواہ یورپ کا آدمی ہو۔ خواہ امریکہ۔ افریقہ یا بھارت کا۔ ہونگی سب کے دو آنکھیں۔ دو بھجائیں۔ اور دو ہی ٹانگیں اتیادی۔ یہ بات ضرور ہے۔ کہ رنگ روپ۔ لمبائی چوڑائی وغیرہ میں بھلے ہی فرق ہو۔ مگر انگوں میں کوئی گنتی کا فرق نہیں ہوگا۔ مگر اس کے برخلاف یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ کسی کسی آدمی کے ہاتھ یا پاؤں میں بجائے پانچ پانچ کے چھ چھ اُنگلیاں ہوتی ہیں۔ اور کہیں گائے بھینسوں کے بجائے چار کے دو دو۔ تین تین۔ پانچ پانچ۔ چھ چھ تھن ہوتے ہیں۔ اور اُن میں سے دودھ بھی نکلتا ہے۔ اور پھر وہ عجیب الخلقت بچہ کی طرح جلدی نہیں مر جاتیں۔ بلکہ زندہ ہیں۔ جیسا کہ

کہہ دیں۔ کہ ارجن (جو کہ پانڈو) تین نیتر تھے۔ اور راون کے دس ایسا ہی برہما کے چار منہ تھے۔ کیا یہ اپواد تو نہیں؟

(۴) سرشٹی سموت کے متعلق واد وواد چلا۔ چنانچہ شری سوامی جی مہاراج نے سرشٹی سموت ... اور کچھ آریہ ودوانوں نے اس کا ... کیا۔ آخر معاملہ پوجیہ شری ... جی کے ۳۰ مئی ۱۹۳۳ء کے آریہ ... لیکھ سے اس طرح ختم ہوا۔ کہ ... سموت شری سوامی دیانند جی کا ... ہوا ہی ٹھیک ہے۔ سمجھنے میں ... ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ پندرہ ... کا عرصہ اکاش کی اُتپتی سے لے کر ... کی اُتپتی تک مانا جاوے۔ اس کے ... چیتر یگیاں شروع ہو جاویں۔ پھر ... تک کوئی سندھی نہ مانی جاوے۔ ... طرح ایک برہم دن کا عرصہ چار ارب بتیس کروڑ برس بھی پورا ہو جاتا ہے اور سندھیاں بھی پوری ہو جاتی ہیں منو اور سوریہ سدھانت آدی گرنتھوں کا بھی کوئی بھید نہیں رہتا۔ چونکہ یہ لیکھ شری پنڈت وشوناتھ جی نے شروع کیا تھا۔ (میں نے بھی اسی ... میں لیکھ لکھا تھا)۔ اسلئے ۹ جون ... کے آریہ مسافر میں شری پنڈت وشو... جی نے شری ماسٹر لکشمن جی کی دلیل ... مان کر اور پنڈت پریہ ورت جی کی بتائی گنتی کی طرف دھیان دے کر اس لیکھ کو ختم کر دیا۔ لیکن ایک بات ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آئی۔ وہ یہ ہے۔ کہ سوامی جی نے چار ارب بتیس کروڑ ورش کی سرشٹی اور اتنی ہی پرلے مانی ہے۔ اور ماسٹر لکشمن جی نے برہم دن کی گنتی منشوں کی پیدائش سے لکھی ہے۔ اور دلیل یہ دی ہے۔ کہ منش کی عمر کی گنتی پیدائش سے ہوتی ہے۔ نہ کہ گربھ سے۔ اسلئے سرشٹی کی عمر پہلی پندرہ سندھیاں چھوڑ کر گنی جاوے۔ اس طرح برہم دن کی کل عمر چار ارب بتیس کروڑ سے ۹۲۰۰۰۰ (مطابق ۱۵ سندھیاں) ورش گھٹ جاوے گی۔ گویا کہ سوامی جی کے کہنے کے مطابق سموت بھی ٹھیک ہو گیا۔ اور سندھیاں بھی شامل ہو گئیں۔ مگر سرشٹی کی کل آیو گھٹ گئی۔ یہ بات وچار نیہ ہے۔ پرلے کی تو بات ہی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ॐ

برہم کا واستوک سروپ

از شری موتی رام ٹنڈن۔ گورنمنٹ پنشنر۔ سبھاسد آریہ سماج جالندھر شہر

ईशावास्यमिदं सर्वं यत्किञ्च जगत्यां जगत्।
तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्यस्विद्धनम्॥

یہ یجروید کے چالیسویں ادھیائے کا پہلا منتر ہے۔ جس کا ارتھ یہ ہے۔ کہ ایشور اس سارے جگت کے اندر جو کچھ بھی درشٹی گوچر ہو رہا ہے اُس میں بس رہا ہے۔ اس بھگوان کے چھوڑے ہوئے اتھوا دیئے ہوئے سے تم بھوگ بھوگو۔ اور یہ لالچ مت کرو۔ کہ یہ دھن کسی کی اپنی ملکیت ہے۔ اتھوا کسی کے دھن آدی کا لالچ ہرگز نہ کرو۔ اس ایک ہی وید منتر سے ذیل کے کئی امور صاف طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

۱۔ یہ کہ ایشور یعنی برہم اس سارے جگت میں اور اس کے انترگت ہر ایک درشیہ مان پدارتھ میں بطور محیط کل ویاپک ہو رہا ہے۔ اور اس لئے سرو ویاپک اور سرو انتریامی ہے۔ اور وہ سروپ سے ست اور اویکت ہے۔

۲۔ یہ کہ مَی اور وپ (دیا بیہ روپ) جگت اور اس کے انترگت سب درشیمان پدارتھ سروپ سے ایشور سے بھِن ہیں۔ اور چونکہ مفرد وستو درشیمان نہیں ہو سکتی۔ اس لئے یہ سارے کا سارا جگت مرکب ہونے کے کارن ہی درشیمان ہو رہا ہے۔ مرکب ہونے کے لئے ایک سے زیادہ وستوؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلئے جگت بھی ایک سے زیادہ وستوؤں کا مجموعہ ہے۔ اور وہ ایک سے زیادہ وستوئیں بھی ویسے ہی ست اور اویکت ہیں۔ جیسا کہ ایشور ہے۔

۳۔ یہ کہ ایشور اس سارے جگت اور جگت کے انترگت پدارتھوں سے سوکھشم تم یعنی سب سے زیادہ سوکھشم ہے۔ اور اس لئے وہ سوکھشم تم شکتی سوکھشم اور سوکھشم تر وستوؤں کے اندر ویاپک ہو رہی ہے۔

۴۔ جگت دو پرکار کا ہے۔ یعنی (۱) جڑ اور (۲) چیتن۔ جڑ جگت میں بطور آتما کے باس کرتا ہوا اس کی اُتپتی ستھتی اور پرلی کرتا رہتا ہے۔ اور چیتن جگت میں وبھو کا آتما ہوتا ہوا انترآتما یا پرماتما ہو کر اُس چیتن شکتی یا چیتن وستو کے کرموں کے انوسار جو سوکھشم تر ہے نیائے سہت پھل کا دینے والا ہوتا ہے۔

۵۔ کوئی بھی ستھان یا مقام یا زمان ایسا نہیں ہے جہاں پربھو موجود نہ ہو۔ اس کے شاسن سے باہر کوئی بھی وستو نہیں ہو سکتی۔ اسلئے وہ ہر جگہ اور ہر زمانہ میں موجود رہتا ہے۔

۶۔ یہ کہ جو کچھ وہ ایشور اس جگت میں ہے جو اس کی سامرتھ روپ سوکھشم پرکرتی کا ستھول وستار ہے۔ ہم جیووں کو جو سوکھشم تر ہیں ہمارے اچھے یا بُرے کرموں کے انوسار نیائے سہت پھل روپ سے دیوے۔ اس کو ہی پریوگ ادھیکار سے بھوگنا چاہئے۔ اور اس کی ہر پرکار سے رکھشا آدی کرنی چاہئے۔ اور جس وقت وہ پربھو ہم سے اپنی اس پرکار سے دی ہوئی چیز کو واپس لینا چاہے۔ تو ہم اُس چیز کو بڑی آسانی سے اور بڑی خوشی سے بلکہ دھنیواد سے واپس کریں۔

۷۔ یہ کہ ہم کسی کا مال و دولت سمجھ کر اُس کو اپنے قبضہ میں کرنے کا یا اس میں ممتو اپنی ملکیت کا بھاؤ قائم کرنے کا ہرگز لالچ نہ کریں۔

پس معلوم ہوا۔ کہ یہ تین وستوئیں انادی موجود ہیں۔ یعنی ایک پرکرتی۔ جو اویکت رُوپ سے دیکت ہو کر جگت کے نانا پرکار کے درشیہ دکھا رہی ہے۔ اور دوسرا جیو آتما جو مذکورہ بالا پرکرتی سے سمبندھت ہو کر بھوکت آتما کے رُوپ میں دیکت ہو رہا ہے۔ اور جو ست ہونے کے علاوہ چیت بھی ہے۔ اور اسی لئے چیتن ہونے کے کارن پرکرتی سے مل کر نانا ودھ کرم کرتا رہتا ہے۔ اور تیسرا بھگوان یا ایشور پرماتما یا برہم ہے۔ جو سچدانند یعنی ست اور چت اور آنند سروپ ہے۔ یعنی افضل ترین ہے۔ جہاں پرکرتی بھگوان کی سوکھشم روپ سامرتھ ہے۔ جس کو رگوید کے ناسدیہ سوکت کے دوسرے منتر میں سودھا کے نام سے ظاہر کیا گیا ہے۔ وہاں جیو آتما بھی سوکھشم تر روپ سے بھگوان کی پرجا ہے۔ اور چیتن ہونے کے کارن کرتا کہلاتا ہے۔ اور اچھے اور بُرے کام کرنے والا ہے۔ اور بھگوان اس کے کرموں کے انوسار نیائے سہت پھل کے دینے والا اور سدیو ہی نرکشن کرنے والی وششٹ چیتن شکتی ہے۔ جیسا کہ رگوید کے ممن لکھت منتر سے صاف ظاہر ہو رہا ہے:-

द्वा सुपर्णा सयुजा सखाया समानं वृक्षं परि षस्वजाते।
तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्यनश्नन्नन्यो अभि चाकशीति॥

ارتھ:- ساتھ رہنے والے متر دو پنچھی ایک ہی برکش پر ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ اُن میں سے ایک میٹھا پھل کھاتا ہے۔ دوسرا بھوگ نہ کرتا ہوا پرکاشت کرتا ہے۔

پس پرماتما کے اندر سوکھشم رُوپ سے ست پرکرتی سامرتھ کی صورت میں ضرور موجود ہے۔ اور ویسے ہی سوکھشم روپ سے چیتن شکتی سادھان اور وششیش بھی موجود ہے۔ اور سب سے بڑھ کر گُن آنند موجود ہے۔ جو اور کسی انادی وستو میں پایا نہیں جاتا۔ اور جس کی پراپتی کے لئے سب منش آدی نانا پرکار کے یتن کرتے رہتے ہیں۔ پس اس سلسلہ سے پرماتما کے تینوں گُن یعنی ست۔ چت اور آنند پرگٹ ہو رہے ہیں۔ اور اپنی اپنی اپیوگتا دکھا رہے ہیں۔ اور سنسار کا چکر نہایت ہی خوش اسلوبی سے بلا وگھن چل رہا ہے۔ پرکرتی بھوگیہ پدارتھ ہے۔ اور اگر یہ سوکھشم رُوپتا ہی میں بطور سامرتھ ہی کے ایشور کے اندر پڑی رہتی۔ تو اس کا کوئی کسی پرکار کا بھی اپیوگ نہ ہو سکتا۔ اور اس کا ہونا یا نہ ہونا بے معنی اور فضول ہوتا۔ نہ خود یہ پرکرتی کسی کا بھوگیہ بن سکتی۔ اور نہ جیو اس سے کسی پرکار کا فائدہ اٹھا سکتے۔ اور نہ ہی وہ کسی قسم کا کوئی کرم کر سکتا۔ اور نہ ہی ایشور اس یوگیہ ہوتا۔ کہ کوئی کرم ودستھا کرے۔ اور اپنے نیائے نیم کو کام میں لا سکے۔ اور نہ ہی وہ پربھو اپنے بہترین گُن آنند سے کسی جڑھ یا چیتن وستو کو کچھ بھی فائدہ پہنچا سکتا۔ اس لئے اس سامرتھ روپ پرکرتی کو اپنے گیان تپ سے وکرت کرنے کی بھگوان کو ضرورت محسوس ہوئی۔ تاکہ تینوں انادی وستوئیں اپنے اپنے گُن کرم اور سوبھاو کے انوسار کم سے کم اپنی ہستی کا اظہار تو کر سکیں۔ اور اس ذریعہ سے سنسار چکر کو گتی دے کر اپنی اپنی اپیوگتا کا ہم چلا سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج اگر پرکرتی سب سے افضل بھوگیہ پدارتھ بن رہی ہے۔ تو جیو آتما بھوگتا بن کر نانا پرکار کے کرم کرتا رہتا ہے۔ اور ایشور پرماتما کے نیائے نیم انوسار اسی پرکرتی کے ذریعہ آنند اُٹھاتا ہوا پرم دھام کو بھی پہنچ جاتا ہے۔ اور موکھش آنند کا بھی بھاگی بنتا ہے۔ اور اس واستوک یگیہ سے سب کو آنندت کرتا ہوا پری پورن سوامی ایشور پرماتما بھی سب کا پالک اور پوشک آدی ہو کر سرو ترستی کا پاتر ہے۔

اس کے مقابلہ میں جب ہم نو بیدار ویدانتیوں کے مسئلہ "ہمہ اوست" کو دیکھتے ہیں۔ تو حیرانی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر ہم بحث کی خاطر اس امر کو تسلیم بھی کر لیں۔ کہ سارے کا سارا جگت کیول بھگوان ہی ہے۔ ہر ایک میں بھی برہم ہوں۔ تو بھی برہم ہے۔ وستو جڑ یا چیتن برہم ہی ہے۔ اور جو جو وستوئیں درشٹی گوچر ہو رہی ہیں وہ کیول بھرم ہے یا سوپن ہے۔ صرف ایک برہم ہی سارے کھیل کھیل رہا ہے۔ اور اس کی مایا ہی اس کو بھرماتی رہتی ہے۔ تو ہماری حیرانی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اس ویدانت مت میں بڑے بڑے ودوان اور یوگیہ پُرش شامل ہیں۔ اور شری سوامی شنکر آچاریہ جیسی مہان آتمائیں بھی اس کی انویائی ہی نہیں۔ بلکہ نیتا ہیں۔ اول تو بھرم یا سوپن ہمیشہ کسی دیکھی یا سُنی ہوئی چیز کا ہوتا ہے۔ انیتھا نہیں۔ پس ماننا پڑیگا۔ کہ یہ سب جگت کم از کم کسی وقت تو ضرور اصلی حالت میں موجود تھا۔ جس کا بھرم یا سوپن روپ اب ہمیں ہر وقت اور ہر طرف نظر آ رہا ہے۔ اگر وہ جگت کسی وقت فنا ہو چکا ہے تو بالضرور ہم جیو بھی اس سارے جگت کے ساتھ ہی بطور اس کے جزو کے فنا ہو چکے ہیں۔ اسلئے باقی جگت بطور بھرم اور سوپن کے ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی ہم ایسے بھرم اور سوپن دیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ہماری ہستی بھی سارے جگت کے ساتھ غائب ہو گئی۔ اور جب تمام جگت ہمارے سمیت فنا ہو چکا ہے۔ تو برہم کس کا اور سوامی کس کا؟ اور پالک اور پوشک کس کا؟ اور ایسے برہم کی اپیوگتا کیا رہی؟ نہ وہ خود آنند بھوگ سکے۔ اور نہ کسی اور کو آنند پراپت کرنے والا دیکھ سکے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے برہم کے لئے یہ سب سوپن روپ جگت سوپن ہو۔ کہ جس نے پہلے تو ساری رچنا کی تھی۔ اور پھر وہ کسی وقت فنا ہو گئی۔ اور اس سابقہ رچنا کا بھرم یا سوپن ماتر اس کے من میں ہو۔ اور پھر مایا کا برہم کو بھرمانا ایک نہایت ہی تمسخر انگیز بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب کسی کے عقائد ہی ایسے واقع ہوئے ہوں تو وہاں اور کسی دلیل یا پرمان کی گنجائش نہیں رہتی۔ شری سوامی دیانند سرسوتی مہاراج اپنے ستیارتھ پرکاش کے ساتویں سمولاس میں ان لوگوں کی اپنی زبانی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہ ویدانتی چھ اشیاء کو انادی

ویکتی گت جیون

از پنڈت وزیر چند شرما۔ موہن لعل روڈ۔ لاہور

جب تک ویکتی گت جیون بنانے کے سادھن پر چلیت نہیں ہوں گے۔ تب تک سپھلتا نہیں ہو گی۔ جب پر چلیت ہونگے۔ تبھی آچار و وچار شدھ ہو گے۔ پرسپر پریم اور سہاو بھوتی کے بھاؤ بڑھینگے۔ اور سنسار کا اپکار کرنا جو آریہ سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے سدھ ہوگا۔ ویکتی گت جیون بنانے کے سادھن جو مہرشی دیانند نے سنسکار ودھی اور پنچ مہایگیہ ودھی میں لکھے ہیں۔ وہ لکھتا ہوں۔ نیتا لوگ سویم دھیان دیں۔ اور ان کو پرچلت کرنے کا یتن کریں۔ گرہستھ آشرم پرکرن سنسکار ودھی میں مہرشی دیانند جی لکھتے ہیں۔

سدا استری پرش رات کے دس بجے سو جاویں اور پراتہ کال چار بجے اٹھا کریں۔ اٹھتے ہی پرتھم ہردیہ میں پرمیشور کا چنتن کر کے دھرم جو ستیہ اور نیائے کے انوکول آچرن کرنا ہے۔ اور ارتھ جو دھرم سے پدارتھوں کی پراپتی کرنا ہے کا وچار کیا کریں۔ اور دھرم اور ارتھ کے انوشٹھان اور ادیوگ کرنے میں یدی کبھی پیڑا بھی ہو۔ تتھاپی دھرم یکت پرشارتھ کو کبھی نہ چھوڑیں۔ کنتو سدا شریر اور آتما کی رکشا کے لئے یکت آہار وہار اوشدھ سیون سپتھیہ آدی سے نرنتر ادیوگ کر کے ویوہار اور پرمارتھ کرتویہ کرم کی سدھی کے لئے ایشور کی ستتی پرارتھنا اپاسنا بھی کیا کریں۔ کہ جس پرمیشور کی کرپا درشٹی اور سہائے سے مہا کٹھن کاریہ بھی سگمتا سے سدھ ہو سکیں۔ اس کے لئے نمنلکھت ستتی پرارتھنا اپاسنا کے سمبندھ میں لکھتے ہیں۔

دھرم اور ارتھ سمبندھی وچار کے پشچات رگوید منڈل ۷ سوکت ۴۱ کے پہلے پانچ منتروں کا پاٹھ کریں۔ پانچوں منتر ارتھ سہت سنسکار ودھی کے پرو کت پرکرن میں چھپے ہوئے ہیں۔ تت پشچات شوچ۔ دنت دھاون۔ مکھ پرکشالن کر کے سنان کریں۔ پشچات ایک کوس وا ڈیڑھ کوس ایکانت جنگل میں جا کر یوگ ابھیاس کی ریتی سے پرمیشور کی اپاسنا کر سوریہ اُدے پرینت ابھوا گھڑی آدھ گھڑی دن چڑھے گھر میں آکر سندھیا آدی نتیہ کرموں کا آچرن کریں۔ نتیہ کرموں کے سمبندھ میں مہرشی دیانند پنچ مہایگیہ ودھی میں اس پرکار لکھتے ہیں یہ پانچ نتیہ کرم ودھی لکھتے ہیں۔ اس میں پانچ مہایگیہ کا ودھان ہے۔ جن کے نام یہ ہیں برہم یگیہ۔ دیو یگیہ۔ پتری یگیہ۔ بھوت یگیہ ور نری یگیہ۔

ان کے منتر۔ منتروں کے ارتھ اور جو جو کرنے کا ودھان لکھا ہے سو سو یتھاوت کرنا چاہئے۔ ایکانت دیش اور پرتی گرہ میں ایک پرتھک استھان نیت ہونا چاہئے۔ جو نتیہ کرموں کے لئے ہی ہو) میں اپنے آتما۔ من اور شریر کو شدھ اور شانت کر کے اس اس کرم میں چت لگا کے تت پر ہونا چاہئے۔ ان نتیہ کرموں کے پھل یہ ہیں۔ کہ گیان پراپتی سے آتما کی اُنتی رمنتر ارتھ وچار سے آتما کی اُنتی ہوتی ہے۔ اروگیتا ہونے سے شریر کے سُکھ سے ویوہار اور پرمارتھ کی سدھی ہونا رمنتر اچارن اور ودھی سے شاریرک اُنتی ہوتی ہے۔ جیسے واہیہ انگوں کے ہلانے سے ویایام ہوتا ہے۔ اور شریر بلوان بنتا ہے۔ ایسے ہی منتر اُچارن سے نس ناڑی کا ویایام ہوتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ آچمن کریا۔ ہون آدی سے آروگیتا پراپت ہوتی ہے) سماجک اُنتی سپشٹ ہے۔ پریوار آریہ بنے گا۔ محلہ والوں پڑوسیوں پر پربھاؤ پڑے گا۔ اس پرکار پرتیک آریہ ان نتیہ کرموں کو کرنا اوشیک کرلو یہ جان لے۔ تو شاریرک۔ آتمک اور سماجک اُنتی ہو کر سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیشیہ ادیشیہ سدھ ہو۔ پشچات مہرشی دیانند لکھتے ہیں۔ کہ اس سے دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش یہ سدھ ہوتے ہیں۔ ان کو پراپت ہو کر منشیوں کو سُکھی ہونا چاہتا ہے۔ تو مہرشی نے منشی جنم کے یہ چار پھل لکھ دیئے۔ اور نتیہ کرموں سے ان کی سدھی لکھدی ہے۔ گرو منتر کے پشچات اور نمسکار منتر سے پورو مہرشی اس کو سمرپن روپ میں اس پرکار لکھتے ہیں۔

हे ईश्वर दयानिधे ! भवत्कृपयाऽनेन जपोपासनादि कर्मणा धर्मार्थ काम मोक्षाणां सद्यः सिद्धिर्भवेन्नः

ہے ایشور دیانندھے بھوت کرپیا اینن جپو پاسنادی کرمنا دھرم ارتھ کام موکشانام سدیہ سدھر بھویننہ۔

ارتھ۔ ہے ایشور دیانندھے! آپ کی کرپا سے جو جو اُتم کرم ہم لوگ کرتے ہیں۔ وہ سب آپ کے ارپن ہیں۔ جس سے ہم لوگ آپ کو پراپت ہو کے دھرم جو ستیہ نیائے کا آچرن کرنا ہے۔ ارتھ۔ جو دھرم سے پدارتھوں کی پراپتی کرنا ہے۔ کام۔ جو دھرم اور ارتھ سے اِشٹ بھوگوں کا سیون کرنا ہے۔ اور موکش جو سب دُکھوں سے چھوٹ کر سدا آنند میں رہنا ہے۔ ان چار پدارتھوں کی سدھی ہم کو شیگھر ہی پراپت ہو۔ پرتیک آریہ پرتی دن سائنکال پراتہ اپنے اُدیش کو سمجھ کر سمرپن کرے۔ تو کسند بھاؤ اُٹھین ہی نہیں ہونگے۔ جو منش جنم کے اُدیش کو نہیں سمجھتے ہیں۔ وہی ایرشا۔ دوش۔ وشے وکاروں پاپ سے روپیہ کمائے۔ ادھیکاروں کی پراپتی کے جھگڑوں میں پڑ کر دکھت اوستھا میں اس سنسار سے چل بسے ہیں۔ آج کل پرایہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ کوئی بھی سُکھی نہیں ہے۔ سنسار بھر میں اشانتی بڑھ رہی ہے۔ آریہ سماج کے نیتا اور اپدیشک سجنوں نے آج تک اس اور دھیان نہیں دیا ہے۔ مورتی پوجا۔ شرادھ۔ دیوی دیوتا دی وید ورُدھ دشیوں کا کھنڈن کرتے رہے۔ اگیانی لوگ شردھا سے جو کچھ کرتے تھے اس کو چھوڑانے کا یتن کیا۔ پرنتو اُن کے استھان میں نتیہ کرموں۔ پانکشک۔ یگیوں۔ سنسکاروں آدی کا نہ تو سویم اُنو شٹھان کیا۔ اور نہ ہی جنتا میں ان کی وششٹتا جتلا کر پرچلت کرنے کا یتن کیا۔ جس سے ساری جاتی کی دشا شوچنیہ ہو چکی ہے۔ آج کل چھٹا منڈلیوں۔ دل کو آکرشت کرنے والے دیا کھیانوں۔ میجک لالٹین در اگیانتا میں پھنسی ہوئی جنتا کو آکرشت کرنے کا یتن کیا جاتا ہے۔ اور رات کے دو دو بجے تک ایسے کھیل ہوتے رہتے ہیں۔ جیون کیسے بنیں۔ اور جھگڑے کیسے دُور ہوں۔ آپ ہیم بدلنے پرستاد پاس کرتے۔ شری سوامی سروا نند جی کی بھانتی کھری کھری سنانے آدی سے نہ تو آج تک کچھ بنا ہے۔ نہ بنے گا۔ ہماری سامرتھیہ ہی کیا ہے۔ گورنمنٹ اتنی بڑی سامرتھیہ رکھتے ہوئے جنتا سے برائیوں کو دور کرنے کے لئے قانون بناتی چلی جاتی ہے لیکن عدالتیں بڑھ رہی ہیں۔ جیل خانے بڑھ رہے ہیں۔ انیادی سب کچھ ہوتے ہوئے برائیاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ جب تک جنتا کو ویکتی گت جیون بنانے کی اور اگر ... برائیاں بڑھتی ہی چلی جائیں گی ... کبھی شانتی نہیں ہو سکے گی۔ ... سنسار بھر کا اپکار چاہتے تھے۔ ... پورتی کے لئے انہوں نے اپنے ... اور سماج کو اُنت کرنے کے سادھن ... اس پرکار اُنتی کرتے کرتے سنسار بھر ... شانتی پھیلائی جا سکتی ہے۔

نیتاؤں اور اپدیشکوں آدی سے ... نویدن ہے۔ کہ مہرشی دیانند نے لگ بھگ چالیس ورش سنسار بھر کے اُپکار کے لئے اپنے آپ کو ہر پرکار سے یوگیہ بنانے میں لگائے۔ اور پشچات اپنی پستکوں پر مُو ترروپ میں پرایہ پت لکھ دیا ہے۔ اُن کی پستکوں کو سوامی درشنانند۔ پنڈت لیکھرام۔ پنڈت گرودت جی آدی مہانو بھاؤں کی بھانتی سویم کئی کئی بار پڑھیں۔ اور جنتا میں ان کا اسی روپ میں پرچار کریں۔ جب ہی آدی کے ڈھنگ پر لیکچر نہ کریں۔

جو کچھ میں نے اپنی تُچھ بدھی کے انوسار مہرشی دیانند کے بھاؤں کو سمجھ کر باتیں لکھی ہیں ان پر وشیش دھیان دیں اور مہرشی دیانند کا رِن اُتارنے کے بھاگی بنیں۔

ایک یوگیہ اور ٹرینڈ ادھیاپکا کی

ضرورت

جو کہ بموجب پاٹھ ودھی آریہ شکشا سمتی لاہور کے آٹھویں جماعت تک تعلیم دے سکے اور ایس وی یا تجربہ کار اور عمدہ چال چلن والی ہو یعنی نیک خیالات والی ہو۔ اور سرٹیفکیٹ کارکردگی ہمراہ درخواست آنے چاہئیں تنخواہ یوگیتا انوسار دی جائیگی۔ درخواستیں حسب ذیل پتہ پر آنی چاہئیں

دیا لو رام ملنجر شریمتی درگا دیوی پتری پاٹھ شالہ۔ پراگ پور۔ ضلع کانگڑہ۔

اگر آپ نے

ابھی تک آریہ مسافر سہایتا فنڈ میں دان نہیں دیا۔ تو اپنا فرض سمجھ کر سہایتا شکتی دان بھیجکر مشکور فرماویں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج اور ادھیکار واد

سقراط کے قلم سے

آریہ سماج ایک دھارمک گروہ ہے۔ لیکن یہ امر باعث حیرت ہے۔ کہ ادھیکار واد کی لہر جس کا دھرم کے ساتھ ذرا بھی سمبندھ نہیں۔ آریہ سماج نے اپنایا ہوا ہے۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کے کانسٹی ٹیوشن کے دوشے میں کوئی قطعی نہ آئینہ لکھی کہ سیاسی انداز کی جمہوریت سے آریہ سماج کا کام چلایا جائے۔ اور نہ ہی اپنے دھارمک وچاروں میں کہیں یہ لکھا ہے۔ کہ کسی معاملہ کو بھلی بھانت جاننے والا۔ اور نہ جاننے والا اپنی رائے کے بل پر دھارمک معاملات میں دست اندازی کر سکتے۔ لیکن برعکس اس کے آریہ سماجوں کے کانسٹی ٹیوشن اور اس سے پیدا ہونیوالے جھگڑوں کی تہہ تک جانے کی کوشش کی جائے۔ تو پتہ چلتا ہے کہ ادھیکار واد کا کچھ اس انداز سے ناموافق ثابت ہوا ہے۔ کہ باوجود ہزار در ہزار کوششوں کے بھی ہم اس سے آزاد ہوتے دکھائی نہیں دیتے۔ آریہ سماجوں کے ادھیکاری اسبات کو محسوس کرتے اور جانتے ہیں۔ کہ یہ گورکھ دھندا دھرم پرچار کے راستہ میں سخت بادھک ہے۔ اس سے جہاں قابل آدمی کو باوجود پراپیگنڈہ کے فن کا ماہر نہ ہونے کے ناقابل سمجھا جاتا ہے وہاں حقیقی دھرم بھاو اُس وقت ہی نشٹ ہو جاتے ہیں جب ہم ادھیکاروں کے حصول کے لئے کئی ایک پرکار کی چترائیوں سے کام لیتے ہیں۔ عموماً آریہ سماجوں میں اسی ادھیکار کے سوال پر بھی اسنتوش پھیل جاتا ہے۔ اور کام چلتے چلتے رک جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر ایک فریق اپنی آراء کی کثرت سے کامیاب بھی ہو گیا ہے۔ تو اس کے کاریہ کے ستھے میں ایسی اڑچنیں پیدا کی جاتی ہیں۔ جس سے جہاں کام رک جاتے وہاں عوام میں آریہ سماج کے ادھیکاریوں کی بدنامی بھی ہو۔ صرف یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ عملی طور پر جب باہم پیکار ہونے کی نوبت آجاتی ہے۔ اور دھرم پرچار کے دعویداروں میں شخصی تو تو میں میں شروع ہو جاتی ہے۔ تو اسوقت ان کی کون بات سنتا ہے۔ دھرم سے تہت نیتی کی گود میں براجمان اگر دھرم دھرم کی دھارنی دیتے جائیں۔ اور خود عملی طور پر دھرم کے قطعاً سمیپ تک نہ ہوں۔ تو بھلا ان کی بات ہی کون سنیگا۔ اس اوستھا میں جہاں آریہ سماج کا غلط روپ لوگوں کے سامنے آئے گا۔ وہاں آریہ سماج کے کاریہ پر بھی شردھا نہیں رہے گی۔ دھرم اندھی شردھا کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن جہاں تک شردھا کے وشدھ روپ کا وشے ہے۔ آریہ سماج نے بھی اسکے ٹھنڈھن کا کبھی ٹھیکہ نہیں لیا۔ ادھیکار واد کی زد میں آکر جہاں من مانی باتوں پر زور دیا جاتا ہے۔ وہاں اگر بہو پکش سے براجمان کسی بھی سماج کے ادھیکاری ایک سال میں ہی ناکامیاب ہو جائیں۔ تو آئندہ اگر روپ سال بھر کے لئے کرائے پر پانی پھیر دیتا ہے۔ اور یہ چاہتا ہے۔ کہ ناکام گروپ نے کام کو کسی شکل میں بھی موجود نہ رہنے دیا جائے۔

ادھیکار واد کے زور سے دھارمک معاملات میں بھی بہت آکھشیپ کئے جاتے ہیں۔ آپت پرشوں اور ودوانوں کی کوئی پوچھتا ہی نہیں ہاں اگر آریہ ودوان ستیہ بھاشن کریں۔ تو انہیں بل شالی پکش اپنے وچاروں کو سونہ پرمان سدھ کرنے کی تحریک کرتا ہے۔ جس سے الفاظ کے سنہری غلاف تیار کر کے ادھیکاریوں کے ہاتھوں پوتر وچاروں کا خون ہو جاتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ گناہ چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اسلئے عام لوگ اسکی تہہ تک نہیں پہنچتے۔ اگر ایک اُپدیشک کے ستیہ دیوہار سے کسی ادھیکاری پر حرف آتا ہے۔ تو وہ ادھیکاری جہاں تک ہو سکتا ہے۔ اپنے ادھیکار بل سے آریہ ودوان کو پراست کرنے پر تل جائے گا۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ آریہ سماجوں کے اُوچیہ ادھیکاری برسوں سے پدوں پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں۔ اور اگر انہیں کسی ٹھوس کام کی نسبت کہا جائے۔ تو وہ منہ موڑ لیتے ہیں۔ دھارمک وشیوں پر بات چیت بہت دور کی بات ہے۔ آریہ ودوان اُنتُوں پر یا پرچار۔ ارتھ جس ستھان پر بھی پہنچیں گے۔ وہاں جیون کو اچیہ بنانے اور اخلاقی امور یا دھارمک معاملات پر قطعاً کوئی بات نہیں کی جائے گی۔ آریہ سماجوں کا نام لیوا۔ مختلف مقامات کے ادھیکاریوں کو ادھیکار واد کی جنگ سے باخبر ہونا چاہئے۔ ہاں اس سے الٹ اگر کسی سماج میں اتتھیوں کے رہنے کا انتظام ہو۔ وہاں اگر آریہ بھائی بھی آجاوے تو پھر بھی اس کی خیریت دریافت کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ ادھیکار واد کے نشہ نے یہاں تک ہی مست کر دیا ہے۔ کہ آریہ اپدیشک بھی سماج مندر میں آجائے تو نوبت خال خال آریہ سماجیں یہ پوچھنے تک کی بھی تو نہیں لائیں۔ کہ آپ کے منہ میں کے دانت ہیں بلکہ جرأت یہاں تک دکھلائی جاتی ہے۔ کہ اُپدیشک جب بھی کسی ستھان پر پرچار کیلئے جائے۔ تو ادھیکاری تہا تما سے بطور ملازم طلب کرتے ہیں۔ اُن کی خاطر یوں تک کی نوبت آتی ہے۔ پھر کہیں جا کر ادھیکاری کوئی انتظام کرنے کی سوچتے ہیں۔ ادھیکاریوں کو کئی ستھانوں پر ادھیکار حاصل کرنے سے ہی کام ہے۔ وگرنہ انہیں آریہ سماج میں آن کر دھرم سیوا اور اس پرکار کے نیک کاموں کے کرنے کی ذرا بھی رغبت نہیں ہے۔ ادھیکار واد کے جوش نے جہاں آریہ سماج سے دھرم انوسار آچرن کرنے کی پرتھا کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔ وہاں خود بھی چوہدری ادھیکاریوں کے من میں یہ کبھی خیال نہیں آتا۔ کہ ہمارا مشن سنسار کا اپکار کرنا تھا یعنی سماجک شاریرک اور آتمک اُنتی کرنا ہے۔ اب جب کہ سماج کی اُنتی تو ادھیکار واد کی بھینٹ ہو گئی۔ باقی رہ گئی شاریرک اور آتمک اُنتی۔ شاریرک اُنتی کے وشے میں لفظی اور خیالی قلعے تیار ہوتے ہیں۔ ریزولیشن پاس کئے جاتے ہیں۔ لیکن عمل نام کو بھی نہیں۔ بہت کم سماج ہیں۔ جنکو عوام کی شاریرک وشے کے سدھار کے سلسلہ میں چنداں کچھ کام کرنا پڑتا ہے۔ آتمک اُنتی کی کیا پوچھتے ہو۔ وہ تو اسی دن رک گئی۔ جب دھرم بھاو اور پرینی اور پریم کے ستھان پر ادھیکاریوں کا شاسن ہونا شروع ہوا جسے آریہ سماج کے نیموں اور سدھانتوں ہی کیا دھرم ادھرم کا کبھی پتہ نہ ہو۔ وہ لوگ سماجوں میں گھس کر اودھم مچاتے ہیں۔ کہ ایشور کا نام لیکر کانوں کو ہاتھ لگانا پڑتا ہے۔ اس ادھیکار واد نے آتمک چنتن کی پرتھا کو بھی بہت کم کر دیا ہے۔ بلکہ مجموعی طور پر کوئی کام نشچت ہی نہیں ہو سکتا۔ جب ہر وقت کانسٹی ٹیوشن کی گتھیوں کو سلجھانے کی فکر دامنگیر رہے۔ تو پھر کام کیا ہوتا ہے۔ پرتیک کی اُنتی کو اپنی اُنتی سمجھا ہی نہیں جاتا۔ یہ باتیں صرف دھرم گرنتھوں میں لکھنے ماتر سے تعلق رکھتی ہیں۔ انہیں عمل سے اوپر کر دیا گیا ہے۔ اور عملی زندگی ادھیکاروں کی سمسیائیں لگائی جاتی ہے۔ اس اوستھا میں اگر غور کیا جائے۔ تو آریہ سماج بہت پیچھا اپنے مشن سے پیچھے ہو نے کو ہے۔ اسوقت آریہ سماج کے بہت چنتکوں کو آریہ سماج کے سامنے منہ پھاڑے براجمان اژدہے کا شکار کرنا چاہئے۔ وگرنہ تعجب نہیں۔ کہ جس مشن کو لیکر آریہ سماج میدان میں آیا تھا وہ بیچ میں ہی پڑا رہے۔ اور پھر سے وہی پرانی باتیں ان میں منجدب ہو جائیں۔ جن کے ہٹانے کے لئے رشی دیانند نے آریہ سماج کو تیار کیا تھا۔

کیونکہ اسوقت حالت یہ ہے۔ کہ ادھیکار واد کے سامنے نہ دھرم ٹھہر سکتا ہے۔ نہ سدھانت کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اور نہ سداچار یا ستیہ بھاشن ٹکر لے سکتا ہے۔ ادھیکار واد کے پیروؤں نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ چند آراء سے چھاپا مار لینا ہے۔ ادھیکاروں کے حاصل کرنے اور آریہ سماج میں پرویش کرنے کیلئے چندے سے بڑی شرط کوئی نہیں ہے۔ اور اگر سارو دیشک سبھا کا اعلان راستے میں بادھک ہو رہا ہے تو وہ بھی کوئی مشکل نہیں۔ سماج اپنے طور پر کوئی نشچے کر سکتی ہے۔ آپت یا ودوان اپنی سچی رائے کا اظہار بھی کریں۔ تو اس کی رائے کو ٹھکرایا بھی جا سکتا ہے۔ جہاں ادھیکار واد کے خمار نے اتنی پرجوش مستی پیدا کر دی ہو۔ اور آریہ سماج کے کانوں کو دھکا پہنچایا ہو۔ وہاں آریہ سماج کے بہت چنتکوں نے کبھی یہ بھی سوچا ہے۔ کہ اسمیں کہیں پرکار کی اصلاح کی جس سے آریہ سماج میں ادھیکار بھاؤ کے برعکس دھرم بھاو پیدا ہوں۔ اس سے جہاں آئے دن کے ذاتی جھگڑوں کی شکایتیں ختم ہو جائیں گی وہاں آریہ سماج ادھیکار سے دھرم پرچار ہو سکے گی۔ آریہ سماج کے نیتاؤں اور ودوانوں کو اس وشے میں اپنے ذاتی تجربوں اور اس سے کام کو لیکر ایسے نقطہ پر پہنچنا چاہئے۔ جس سے ادھیکاروں کا جنم روگ انت کو پہنچ جائے۔ اور آریہ بھائی آپسمیں باہم مل کر بلکہ کوئی دھارمک کاریہ کر سکیں۔ کیونکہ رشی دیانند کا آپھرا سے یہ نہیں تھا۔ جو اس وقت ہمیں دکھائی دے رہا ہے۔ اور سوامی جی آریہ سماج کے کانسٹی ٹیوشن کو صورت دینے پر کبھی بدھ نہ تھے۔ اسلئے ہمیں اس وشے پر چنتن کرنے کے بعد کوئی پختہ قائم کرنی چاہئے۔ وگرنہ آریہ سماج کیلئے کی منزلیں سر کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اور کبھی یہ اپنے مشن میں کامل طور پر کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

سنسکرت ہندی اور آیوروید کے طالب علموں کی رہائش کے لئے نادر موقعہ

گورودت بھون میں کچھ رہائشی کمرے دھیان کیا گیا ہے۔ کہ سنسکرت۔ ہندی اور ویدک طلباء کو یہ رعایتی کرایہ پر دیئے جائیں مفصل حالت جاننے کے لئے سپرنٹنڈنٹ آریہ ودیارتھی آشرم گورودت بھون لاہور سے ملنا چاہئے۔ یا خط و کتابت کرنی چاہئے۔

Gangotri Gyaan Kosha

آریہ کمار سبھاؤں اور آریہ سماجوں کی استھتی تتھا ساہتیہ پریم

از مہاشہ پریم چند آریہ سیوک لاہور

سرگودھا سرگودھا نئی آبادی کا ایک پُر رونق شہر ہے۔ شاہ پور کے قریب ہے۔ یہاں کا آریہ سماج اچھے استھان پر واقعہ ہے۔ آریہ سماج کا مندر بھی کافی وشال ہے۔ استری سماج کا بھی کام ہو رہا ہے۔ یہاں کی سماج کے آدھین ایک بڑی سی آریہ پتری پاٹھ شالہ ہے۔ اسمیں چھ صد کے قریب لڑکیاں ودیا پراپت کرتی ہیں۔ یہاں پر شری سوامی چیتنانند جی کے درشن ہوئے۔ آپ روزانہ ست سنگ میں اپنے میٹھے اپدیشوں سے جنتا کو آنند کرتے ہیں۔ یہاں کے روزانہ ست سنگ کی بھانتی اگر پرانت کے سبھی سماجوں میں ست سنگ کی پرتھا جاری ہو جائے۔ تو آریہ سماج مندر عوام کیلئے کتنے باعث کشش ہو سکتے ہیں۔ دیانند برہم مہا ودیالہ کے ودیارتھی برہمچاری برہمانند جی بھی یہاں کالج سیکشن سماج میں پرچارک ہیں۔ آریہ کماروں کی تحریک یہاں بہت مند پڑ گئی ہے۔ مہاشہ گل دیو جی منتری ہیں۔ پنڈت ہری چند یوجی ودیمد تھے۔ یہاں آریہ کمار کافی سنکھیا میں ہیں۔ کافی اچھے پیمانے پر ہو سکتا ہے۔ لیکن یووکوں میں اتساہ کم ہے۔ یہاں کی کمار سبھا نے ریڈنگ روم اور لائبریری بھی اچھی بنائی ہوئی ہے۔ رائے صاحب لالہ رام لعل جی پرشاد بھی اور نہایت لگن شیل ورکر ہیں۔ مہاشہ نند لال جی منتری ہیں۔ آریہ سماج کا کام مجموعی طور پر اچھا ہو رہا ہے۔ اسے اور اچھا کرنے کیلئے یہاں ادھک تپسیا کی ضرورت ہے۔ مہاشہ تارا چند جی آریہ سماج کے مشہور تیاگی ورکر یہاں رہتے ہیں۔ وہ آریہ سماج کے دیوانے ہیں۔ اگر سچ پوچھا جائے تو ایسے دیوانوں کی آریہ سماج کو بڑی ضرورت ہے۔

لدھیانہ گھیانہ پرانی آبادی ہے۔ مسلمانوں کے زمانے میں سیال قوم کے ایک بندے نے اسے آباد کیا۔ آبادی گنجان ہے۔ ہندوؤں کی ادستھا سادھارن ہے۔ یہاں آریہ سماج جھنگ بازار کے باہر واقع ہے عمارت پرانی ہے۔ ورکر اتساہی ہیں۔ آریہ سماج کے منتری لالہ رام تاب جی اچھے جانکار ہیں۔ آپ ہندو سبھا کے پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ آریہ سماج کے کام کے سلسلہ میں آپ ہر دیہ میں لگن کے جاگو ہیں۔ سردار آیا ... جی آپ پردھان انیمو ی بجن ہیں۔ یہاں پر آریہ یووک سبھا قائم ہے۔ مہاشہ ... لال جی منتری کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ مہاشہ بسنت لال جی آپ پردھان ہیں۔ ... سردار آیا سنگھ جی آدھین ... یووک سماج میں مہاشہ بسنت رام جی اتساہ سے کافی کام کر رہے ہیں۔ ہر ہفتہ

سوشل موضوعات پر بحث و مباحثہ ہوا کرتا ہے۔ حاضری کافی ہوتی ہے۔ آریہ سماج کے بہت چنتک ماسٹر بسنت لال جی بھی لگن سے کام کرتے ہیں۔ نہایت سادہ ورتی والے ہیں۔ یہاں ہر روز شام ست سنگ اور یگیہ ہوا کرتا ہے۔ سندھیا وغیرہ کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ سماج مندر میں پتری پاٹھ شالہ کا بھی انتظام ہے۔ شہر کی ہندو لڑکیاں ودیا پڑھ کرتی ہیں۔ یہاں باوجود اتنا کچھ ہونے کے بہت کچھ ہونا چاہئے۔ آریہ بھائیوں کو نمائشی سلسلوں سے دور رہتے ہوئے عوام تک آریہ سماج کا سندیش پہنچانا چاہئے۔ بالخصوص ارد گرد کے علاقہ اور شہر میں رفاہ عام کے کاموں سے ہی آریہ سماج کی دہاک بٹھا دینی چاہئے۔ آریہ سماج کا کام منش ماتر کی اخلاقی اور روحانی اصلاح کرنا ہے۔ یہ کام بڑا وسیع ہے۔ اور اسکے لئے کشیتر بڑا کافی ہے۔ اگر آریہ بھائی صرف اسی سلسلہ میں ہی آچار دھرم کا پالن کرنا سکھا دیں۔ تو کافی لابھ ہو سکتا ہے۔

گوجرہ آریہ سماج گوجرہ کا مندر نہایت سنکچت ہے۔ یہاں اشنان آدی کا انتظام اچھے پیمانے پر ہے۔ آریہ سماج کے اتساہی کاریہ کرتاؤں کے پرینام روپ یہاں کام اچھا ہو رہا ہے۔ یہاں آریہ سماج کے آدھین ادھ پتری پاٹھ شالہ بھی ہے۔ اور استری سماج کے سنیچر کو ست سنگ ہوا کرتے ہیں۔ گو استریاں کم تعداد میں آتی ہیں لیکن جب ان میں اپنے دھرم مندر تک آنیکی پرتھا چل پڑیگی۔ تو بہت کام ہو سکتا ہے۔ پریوارک جیون اور ویکتک جیون استریوں کے ہی دھرم پریم سے سدھر سکتے ہیں۔ یہاں کی آریہ سماج کے آدھین آریہ یووک سبھا قائم ہے۔ نوجوان اچھی خاص تعداد میں اسکے ممبر ہیں۔ یہاں کے آریہ یووکوں میں آریہ سماج کے پرتی کم پریم نہیں ہے۔ مجھے یہاں کے اتساہی نویووکوں کے درشن بھی ہوئے۔ یہاں کی یووک سماج کے منتری مہاشہ برج موہن جی اتساہی سجن ہیں۔ آریہ یووک سماج کا کام بڑی لگن سے چلا رہے ہیں۔ ہفتہ واری اور ہر تیسرے چوتھے روز بھی ست سنگ

بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ یہاں کی یووک سبھا کو پہلے کمار سبھا کہتے تھے۔ اب ذرا وسترت طور پر کام جاری کرنے کیلئے یووکوں کے سہیوگ سے کام جاری ہوا ہے۔ یہاں کی آریہ سماج کو منتری ماسٹر بابو رام جی آریہ سماج کے پرم بھگت ہیں۔ مہاشہ چمن لال جی سابق منتری آریہ سماج کے درشن نہیں ہوئے۔ آریہ سماج کو یہاں عوام کی بہبودی کے کاموں میں بھاگ اوشیہ لینا چاہئے۔ دہارمک جیون کو بناتے ہوئے اگر سنگٹھت روپ سے سیوا ابرت دہارن کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو بہت لابھ ہو سکتا ہے۔ مجھے یہاں پنڈت موہن لال جی کے بھی درشن ہوئے۔ ضعیف العمر ہیں۔ آپ آریہ سماج کے مشہور لیکھک تتھا پرچارک سورگباشی پنڈت وشنو دت جی پلیڈر فیروز پور کے بھائی ہیں۔ آپ آج سے کافی عرصہ پہلے کے آریوں کی لگن کے جاگرت چنہہ ہیں۔

لائلپور لائلپور نہر آبادی کا سب سے بڑا پُر فضا مقام ہے۔ یہاں پرسناتن دھرم سبھا کا کافی وستار ہے۔ شری مہتہ جیمنی جی اور بان پرستھی ماسٹر گورا دتہ جی کے کاریہ کشیتر کا سوبھاگیہ اس استھان کو پراپت ہے۔ یہاں ان دو ویکتیوں نے آریہ سماج کا کافی کام کیا۔ قریب قریب کے ستھانوں پر آریہ سماج کا ناد بجایا۔ اور آریہ سماجیں ستھاپت کیں۔ اُس وقت یہاں تین آریہ سماج مندر ہیں۔ گوروکل سیکشن اور کالج سیکشن تو پہلے سے ہی تھے۔ مگر تھوڑے سالوں سے ڈگلس پورہ کی نئی آبادی نے بھی اپنا مندر بنا لیا ہے۔ آریہ سماج منٹگمری بازار میں آریہ سماج کے مشہور ودوان پنڈت وشوناتھ جی آیوروید پشک پروہت کا کاریہ کرتے ہیں۔ اچھے سوادھیائی اور اُتم لیکھک ہیں۔ یہاں روزانہ ست سنگ ہوتا ہے۔ پرشوں سے ادھک دیویوں میں دھرم پریم پرتیت ہوتا ہے۔ سماج مندر دو حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ ایک حصہ مندر کا ہے۔ اور دوسرے میں آریہ پتریوں کیلئے پاٹھ شالہ قائم ہے۔ مندر کی بلڈنگ اچھی ہے۔ آریہ سماج کا کام جتنا کہ ہونا چاہئے اتنا نہیں ہو رہا۔ شائد دیو سائی نگر ہونے سے فرصت کا سوال اہم بنا ہوا ہوگا۔ مگر تاہم جہاں تک مجھے مطالعہ کرنیکا اوسر ملا ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ آریہ سماج کے کرم چاری ... پرچار کرتے ہیں

... اشکیہ پرتیت ہوئے۔ ٹھوس کام کرنے کی ضرورت ہے۔ یہاں وہ تنی نہیں۔ آریہ یووکوں کو سنگٹھت کرنیکا کام اچھے انداز میں ہو سکتا ہے۔ مگر وہ بھی نہیں ہے۔ پٹھن پاٹھن اور سوادھیائے کلاس اگر جاری کر دی جائے۔ تو پنڈت وشوناتھ جی سے بہت لابھ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جس سے یووکوں کو ہی نہیں بلکہ آریہ پرشوں کو بھی کافی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ادھک ویگ سے کاریہ کرم نشچت کرکے کام کرنا چاہئے۔ روزانہ ست سنگ سے اگر شن کے ... سوچے جائیں۔ اور نوجوانوں کو آریہ سماج کے قریب لایا جائے۔ اس سے جہاں آریہ سماج کو بہت حد تک کامیابی ہو جائے گی۔ وہاں نام کو بھی فائدہ پہنچیگا۔ اور آریہ سماج کا ناد پُر جوش انداز میں بجنے لگ جائے گا +

بقیہ صفحہ ...

مانتے ہیں۔ یعنی (۱) جیو (۲) ایشور (۳) برہم (۴) جیو اور ایشور کا خاص فرق (۵) اودیا یعنی اُلٹا علم اور (۶) اودیا اور چیتن کا تعلق۔ یہ لوگ یہ بھی مانتے ہیں کہ "لیکن برہم قدیم غیر فانی ہے۔ اور باقی پانچ قدیم مگر فانی ہیں۔ جب تک اگیان رہتا ہے۔ تب تک یہ پانچ رہتے ہیں۔ بغیر ان پانچوں کا آغاز معلوم نہیں ہوتا۔ اسلئے وہ قدیم ہیں۔ اور گیان ہونے کے بعد نیست ہو جاتے ہیں۔ اسلئے انتہا والے یعنی فانی کہلاتے ہیں۔ اس کے بعد ستیارتھ پرکاش میں بہت مفصل بحث اس مضمون پر کی گئی ہے۔ اور اس موقعہ پر اُس کا اعادہ کئے بغیر میں اتنی بات پر اکتفا کرنا پسند کرتا ہوں۔ کہ سجن جن کرپا کرکے ستیارتھ پرکاش کے اس حصہ کو ذرا غور سے خود ہی مطالعہ کر لیں۔ تاکہ اُن کو اس عقیدہ کی اصلی ماہیت بخوبی معلوم ہو سکے۔ کم از کم میں اتنا تحریر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ "ہمہ اوست" کا مسئلہ نہ یکتی سے سدھ ہوتا ہے اور نہ پرمان سے۔ اور نہ ہی عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ یعنی وہ عملی نفاذ کے بھی قابل نہیں ہے جس علاقہ میں ہر ایک شخص اپنے آپ کو شہنشاہ سمجھے۔ وہاں سوائے اشانتی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

آریہ مسافر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو ترقی دیں۔ اور ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نہیں کرسکتے پر یہ داغ لگو دیا چاہئے
کم ہوں۔ کیا اتنی دُرد شا دیکھتے ہوئے آپ کی رگ حمیت نہیں پھڑکتی؟ جو آنے والی تباہی کو جانتے اور سمجھتے ہوئے چپ سادھے بیٹھے ہو۔
کہ ہت عقیدہ ہیں۔ اور گرو مانک کے پرتی شردھا
(باقی دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۲)

پشو دودھ

از
کرتا رام آریہ سیوک
از احمد پور۔
ضلع حصار

ایسا کون ہے۔ جسے لاہور میں کھل رہے بوچڑخانہ کی خبر نہ ہو۔ یہ دُنیا بھر میں دوسرے نمبر پر ہوگا۔ سورج بھگوان کے درشنوں سے پہلے ہی ہمارا پشو دھن ایک بھاری تعداد میں چھن جایا کرے گا۔ گو اس کے خلاف پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ مگر وہ اس تیزی سے نہیں جس تیز رفتاری سے کہ ہونا چاہئے۔ یہی کارن ہے کہ اس کے کارکن نرنتر اپنے کام میں مگن ہیں۔ سُنا ہے۔ کہ اس کا ٹھیکہ لینے والے بھی ایک ہندو سیٹھ ہی ہیں۔ اور مشیر کار بھی ہندو۔ کارندے و مزدور بھی اکثر ہندو ہی ہونگے۔ لیکن ایک معمولی لالچ میں پھنس کر دھرم کی جڑ پر کلہاڑا چلا رہے ہیں۔ امیر بن جائے۔ خواہ کسی بھی طریقہ سے روپیہ کمایا ہو۔ بجائے حقارت کے پوجا جاتا ہے۔ بھلا جب اُچت انوچت سادھنوں میں تمیز ہی نہ ہو۔ بلکہ وہ ہماری سنستھاؤں کو دھن دوار اسہایتا دینا ہے۔ محض اسی وجہ سے مان پرتشٹھا کرنے لگ جاویں۔ تو پھر کیوں نہ ایسے پرشوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جائے۔ اور بنیہ کاریوں کی لانی۔ کیا کسی سوسائٹی نے ایسے منشیوں سے دھن لینے سے یہ کہہ کر انکار کیا۔ کہ یہ پاپ کی کمائی ہے۔ ہماری برادریوں نے بھی جو کہ محض تفریق کی ہی قاعدہ سیکھی ہیں کسی ایسے دھن کا بھی دہتکار کیا۔ جو ان پاپ سادھنوں دوارا دھن کماتا ہے۔

اب ہیں ان پرشوں سے بھی کچھ نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جن کا پیشہ ہی زراعت ہے۔ اور پشو پالن۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس بات سے تو کوئی بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ کہ مویشی ہماری زندگی کے ساتھ ایسے ہی وابستہ ہیں۔ جیسے کہ پھل پھول درخت وغیرہ۔ بھائیو۔ پشو نہ رہے۔ تو ان کیسے پیدا ہوگا۔ اور پھر جہاں آپ غریب ہو چکے۔ وہاں دوسرے پرانی ان کے بغیر بھوکوں مر رہے ہیں گے۔ اسلئے ہمیں ۔۔۔ کہ ہم

اپنے مویشیوں کو گاؤں سے باہر بیوپاریوں کے ہاتھوں نہ بکنے دیں۔ اور نہ بیچیں۔ اگر ہم ایسا پربندھ نہیں کر سکتے۔ تو پھر کسی کو کیا دوش۔ اور چیخنا چلانا کیسا۔

ہماری مالنسا ہار پارٹی بھی کم ذمہ دار نہیں گردانی جا سکتی۔ اس میں بھی ہندوؤں کی تعداد ادھک نکلے گی۔ پھر بھلا آپ ہی بتائیں۔ کہ ہماری ان بدعادات سے بوچڑخانوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا یا کمی۔ اگر گورنمنٹ ہمارے مطالبات کی پرواہ نہیں کرتی۔ تو نیاگ پتر دے کر باہر ہو جانا چاہئے۔ تاکہ دلیش گھاتک اور دھرم گھاتک نہ کہلائیں۔

میرا انتم نویدن سرکار عالیہ سے یہ ہے۔ کہ ان سپاہیوں کو گوشت کی بجائے دودھ گھی دیا جاوے تو کیا ان کی طاقت ہُنر وکرتب میں کمی واقع ہو جاوے گی۔ کیا وہ لڑائی کے فن سے بے بہرہ ہو کر غنیم سے ہار جاویں گے؟ تاریخ شاہد ہے کہ گوشت نہ کھانے والی قومیں بھی لڑتی رہیں۔ اور معرکے لڑائیوں میں فتحیاب ہوئیں۔ مثال کے طور پر رہتک حصار ضلعوں کے جاٹ نیپال کے گورکھا اور راجپوتانہ کے راجپوت کیا لڑائی کے قابل نہیں رہے۔ جنگ عظیم میں کیا انہوں نے کارہائے نمایاں دکھا کر وکٹوریہ کراس حاصل نہیں کئے۔ یورپ کے سائنسدان یہ ثابت کر چکے ہیں۔ کہ مانس کی نسبت دودھ میں زیادہ طاقت ہے۔ اس وجہ سے بھی زمینداروں کے سچے ہمدرد ہز ایکسیلنسی حضور والسرائے صاحب بہادر اس بوچڑخانہ کو بند کر کے رعایا پروری کا ثبوت نہ دینگے؟

میرا ہر ایک نوجوان سے خواہ وہ کسی بھی سوسائٹی سے تعلق رکھتا ہو نویدن ہے۔ کہ وہ کس وقت کی انتظار میں ہیں۔ جبکہ ملک کی تباہی میں کوئی کسر نہیں رہی۔ زمیندار آہ وزاری کریں۔ جب کہ اوسطاً ۹ تولے فی کس بو مصنوعی گھی لے۔ مویشی پنجاب میں ضرورت سے پہلے ہی

ریویو ۵

اصلی ممیرے کا

سُرمہ نین امرت جیوتی

اس سرمہ کی تعریف ناظرین اور اخباروں میں بھی پڑھ چکے ہونگے۔ ریویو منہ پنڈت ستیہ برت جی گورنر گوروکل کانگڑی فرماتے ہیں۔ میں نے سُرمے تو بہت سے استعمال کئے ہیں۔ لیکن آپ کا سُرمہ سب سے اعلےٰ ثابت ہوا ہے۔ اگرچہ یہ سُرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ لیکن ککرے اور دُھند کیلئے تو لاثانی ثابت ہوا ہے۔ اپریشن سے ٹھیک نہ ہونے والے ککرے ہمیشہ کیلئے چلے جاتے ہیں۔ عینکیں بھی اُتر گئی ہیں +
قیمت: صرف عما تولہ۔ ایک روپیہ میں چھ ماشہ کی شیشی بھی مل سکتی ہے۔ ہر قسم کی بیماریوں کیلئے اعلےٰ دوالی یہاں سے منگوائیں +

ملنے کا پتہ
امرت فارمیسی۔ ڈیرہ غازیخاں
لوکل ایجنٹ:۔ راما میڈیکل سٹورز۔ نسبت روڈ لاہور۔

آریہ سماجوں کے ست سنگوں کیلئے
پرامانک پُستک

(ہندی) ست سنگ پدھتی

اس پُستک میں سندھیا۔ اس کا منظوم ترجمہ اور ہوم کے علاوہ پرارتھنا تتھا اچھے اچھے بھجن دیئے گئے ہیں۔
قیمت فی کاپی ار ۔۔۔ پانچ روپیہ سینکڑہ

ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون

eGangotri Gyaan Kosha

مراسلات

آریہ سماج پُنکالیہ ڈیرہ غازی خاں

۱۔ پرارتھنا۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں کے آریہ سجنوں سے نمر نویدن ہے۔ کہ آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کے پُنکالیہ میں وید۔ اُپنشد۔ برہمن اس پرکار کے انیہ اوشیک دہرم پُستکوں کی پریاپت سنکھیا نہیں ہے۔ یوں کہنا چاہئیے۔ کہ ان دہرم پستکوں کا ابھاؤ ہے۔ یہ سب دھن کی نیونتا کے کارن ہے۔ اس لئے ڈیرہ غازیخاں کے نہاز بھاد آریہ سجنوں سے نمرتا پوروک پرنتو ساانرودھ پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ان دھرم پستکوں کی خرید کے لئے یتھا شکتی دھن بھیجکر اپنے پیارے نگری آریہ سماج کی سہائتا کریں۔ خرچ کا اندازہ -/۲۰۰ روپے کے لگ بھگ ہے۔ ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ ڈیرہ غازیخاں کے سجن ہمیشہ کی طرح اس اتی اُتّم کاریہ میں اوشیہ بھاگ لینگے۔ اور ویدک دہرم پھیلانے کا ہیتو بنینگے۔ کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور آدی نگروں میں رہنے والے ڈیرہ غازیخاں کے سجن اس اور اوشیہ دھیان دینگے۔ اور اس دہرم کاریہ کو اپنا سمجھینگے۔ دھن منتری آریہ سماج کے نام آنا چاہئیے۔

۲۔ دان۔ پچھلے دنوں آریہ سماج کو مُن لکھت دان پراپت ہوا۔ دانی مہاشوں کا دھنیاد کیا جاتا ہے۔

۱۔ لالہ کرم چند جی چاولہ نے اپنی پُتری کے نام کرن سنسکار پر -/۵ روپے دان دیئے۔

۲۔ چودہری ٹھاکر داس جی اورسیر نے -/۲۵ روپے دان دیئے۔

۳۔ لالہ موہن لعل جی وکیل نے اپنی پُتر دوسری کی برتھ ڈے پر -/۱۲ روپے پاٹھ شالہ کو دان دیئے۔

۴۔ بھگت نارائن چند جی معرفت راولپنڈی سے اِکٹھا شدہ سے -/۲۵ روپے وصول ہوئے۔

۵۔ لالہ رام لال جی وکیل نے ایک باجا اپنی سورگیہ پتری کی یاد میں دان دیا۔

۶۔ لالہ جیٹھانند جی کی اور سے -/۸ ۲۳ روپے

۷۔ لالہ تیج بھان جی نانگیہ کی اور سے -/۱۰ روپے

۸۔ لالہ نگہ رام جی سٹیشن ماسٹر کی اور سے -/۲ روپے بطور دان ملے۔

سنسکار۔ پچھلے دنوں آریہ سماج نے نِمن سنسکار ویدک ریتی سے کرائے۔

۱۔ مہاشہ ہیمراج جی ہیڈ ماسٹر کے بالک کا نام کرن سنسکار کرایا گیا

۲۔ مہاشہ گنیش داس جی ڈرجن کو پچھلے دنوں شُدھ کیا گیا۔ کا ایک ودھوا کے ساتھ وواہ کرایا گیا۔

۳۔ لالہ کرم چند جی چاولہ کی پتری کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔

۴۔ لالہ سوہن لال جی وکیل کی پردہ ھو کا مزنک سنسکار کرایا گیا۔

جنم اشٹمی:۔ شری کرشن جنم کے اُپلکش میں شری پنڈت واسدیو جی ودیا النکار اور شری پروفیسر رام دیو جی ایم۔ اے کے پربھاوشالی سارگربھت ویاکھیان ہوئے۔ آریہ سدھانت اور کریا تمک جیون پرا چیہ کوٹی کے بھاشن تھے جنتا پر ستھائی پربھاو پڑا۔

(اُپ منتری آریہ سماج ہذا)

ویدک پاٹھ شالہ بڈھلاڈہ کیلئے بھومی کی نامنظوری

آریہ سماج فرول باغ کی یہ سادھارن سبھا ٹون کمیٹی بڈھلاڈہ کے اس فیصلہ پر اظہار افسوس کرتی ہے۔ کہ جس کی رُو سے انہوں نے ویدک پاٹھ شالہ کی منظور شدہ اراضی نامنظور کر دی ہے۔ حالانکہ دیگر مذاہب کو رعائتی قیمت پر اراضیات منظور کر دی ہیں۔ یہ سبھا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر حصار سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ ٹون کمیٹی کے اس فیصلہ کو منسوخ فرما کر آریہ سماجیوں کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کریں۔ اور سابقہ فیصلہ بحال فرما دیں۔

(رام سروپ منتری)

شنکا

آریہ سماج کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کے پردھان جی لکھتے ہیں۔

یہاں پر ایک بحث کے دوران میں ایشور۔ جیو پرکرتی کے انادی ہونے کا ثبوت مانگنے پر ہم نے ستیارتھ پرکاش سے جو سوامی جی نے وید کا منتر درج کیا ہے بتلایا جس میں النکار روپ میں ایک برکھش پر دو پکھشی بیٹھے ہوئے درج ہیں۔ لیکن معترض کی اس سے تسلی نہیں ہوتی۔ وہ کہتا ہے۔ کہ کوئی اور وید منتر پیش کرو۔ کہ جس میں صاف طور پر جیو اور پرکرتی کے انادی ہونے کا ثبوت ہو سکے ان کی تسلی کے لئے کوئی منتر کسی سجن کو معلوم ...

اہنسا

ازبرہمچاری موہن رام

بے قصور پرانی کو مارنا ہنسا ہے۔ اس کے خلاف گناہ گار کو سزا دینا ہی سچی اہنسا ہے جھوٹ کے راستہ پر چل کر اپنی روحانی گراوٹ کرنا۔ جان بُوجھ کر بُرے کام کرتے رہنا۔ اور ضمیر کی آواز کے خلاف چلنا آتم ہنن یا آتم ہنسا کہلاتی ہے۔

ہمارے ویدک وچاروں کی یہ بڑی ماہیت ہے۔ کہ اُن میں کشتریہ کا کرم بھی اُتنا ہی اُتم ہے۔ جتنا کہ وید و وید انگ کے پرچارک اور دُور اندیش یوگی کا۔ ایک کسان کا پیشہ بھی ایسا ہی دہرم ہے۔ جیسا کہ ایک براہمن کا۔ صرف کام کا فرق ہے۔ دہرم کا فرق نہیں۔ دیکھئے۔ اگر یہ سوچا جاوے۔ کہ کھیت کو جوتنے میں، سوہاگہ پھیرنے میں۔ پانی دینے میں اور کھیت کو کاٹنے میں لاتعداد جیو مارے جاتے ہیں۔ مسلے۔ کاٹے اور کچلے جاتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے کھیتی باڑی کا کام کرنا ہنسا ہے۔ پاپ ہے۔ لیکن انسان جو اشرف المخلوقات سمجھا جاتا ہے۔ اُس کا گذارہ کھیتی کی سبزیوں اور اس کی دیگر پیداوار پر ہے۔ انسان ہی بھگوان کے درشن اپنے من مندر کے اندر کر سکتا ہے۔ ایسے انسانوں کی رکھشا کرنا دہرم ہے۔ کیونکہ کسان کھیتی باڑی کر کے آدمی کے لئے خوراک مہیا کرتا ہے۔ یہ اُس کی دیا درشٹی ہے۔ اسلئے کسان کا یہ کام اہنسا کے مطابق ہے۔

رشی دیانند اپنے وقت کے لیڈر تھے۔ انہوں نے برہمچریہ کے ذریعہ طاقت حاصل کرنے کا آدیش کیا۔ اگرچہ وہ خود براہمن تھے۔ لیکن لوگوں کے ہت کے لئے کشتریہ بننے کا اُپدیش بھی کیا۔ سوامی جی نے یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ کشتریہ کا کرم ہنسا ہے۔ شری کرشن نے ارجن کو لڑنے کا ہی اُپدیش کیا تھا۔ نہ کہ چُپ چاپ گپھا میں جا بیٹھنے کا۔

بھائیو! ان باتوں سے آپ نے سمجھ ہی لیا ہوگا۔ کہ اہنسا کا اصلی سوروپ کیا ہے۔ اپنی قوم اور اپنے ملک کے دکھوں کو مٹانے کے لئے جو بھی بہادری کا کام کیا جاتا ہے۔ وہ اہنسا ہے۔ جو لوگ دوسروں کے دُکھ دُور کرنے میں خوش رہتے ہیں۔ دوائی وغیرہ سے شاریرک کشٹوں کو ہٹاتے ہیں۔ اور دہرم اُپدیشوں سے مانسک تاپوں کو مٹاتے ہیں۔ وہی سچے اہنسک ہیں۔ ہندو ہو چاہے مسلمان ہو۔ سکھ ہو چاہے عیسائی ہو۔ کوئی بھی آدمی دُکھ میں نہیں رہنا چاہتا۔ اسلئے کسی بھی قوم کے آدمی کو تکلیف نہ دے کر اپنا فرض کرتے جانا چاہئیے۔ کسی قوم کی حکومت تب تک رہتی ہے۔ جب تک اُس میں اہنسا کے جذبات ہوتے ہیں۔ جونہی یہ جذبات نیست و نابود ہونے شروع ہوتے ہیں۔ اور خود غرضی میں پڑ کر دوسروں پر ظلم کئے جاتے ہیں۔ اُسی وقت سے زوال شروع ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد کسی دوسری طاقتور جماعت کا راج ہوتا ہے۔ ظالم کو ظلم کی سزا ملتی ہے۔ دوسروں کے کشٹوں کو دُور کرنے والے کی ترقی ہوتی ہے۔ عزت اُس کے پاؤں چومتی ہے۔ سارے مذہبوں کی بنیاد یہی ہے۔ کہ کسی کو دُکھ نہ دو۔ بس یہی اہنسا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۱

رکھتے ہیں۔ اس دشتہ میں کرشن بھگوان کے جیون چرتر اور رشی دیانند جی مہاراج کی تصنیف کردہ پستک گوکرونانِدھی کو دیکھئے۔ کیا سبق دیتی ہے۔

مویشی نہ رہے۔ تو ان۔ دُودھ گھی کہاں سے پراپت ہوگا؟ جن پر ہماری زندگی کا انحصار

ہے۔ پھر بھی تو بھوکوں مرینگے ہی۔ قربانی دیکھ ابھی کیوں نہ سنسار پر واضح کر دیں۔ کہ ہم زندہ ہیں۔ اور رہیں گے۔ اور اپنے بزرگوں کی قائم کردہ شان پر دھبہ نہ لگنے دیں گے۔

دوبارہ ہر ہندو سے نمر نویدن ہے۔ کہ وہ جلسے کر کے اس کے خلاف پُرزور تاری سے پروٹسٹ کریں۔ ڈیپوٹیشن بھیجیں۔ وہ نہ بیٹھیں تاوقتیکہ یہ بند نہ ہو۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ریاست جموں میں پرچار کاریہ

از پنڈت بنواری لعل جی بی۔اے ویدک مشنری

یکم مئی سے راقم ہذا کا پروگرام ریاست ہوں میں پرچار کا بنا ہوا تھا۔ پرنتو کئی ورشوں سے ریاست جموں کے پرچار سے میرا سمبندھ رہا ہے۔ رام چندر سمارک سمبندھ میں پرتی ورش دیر میلہ کے پربندھ آدی کے لئے شری لالہ اننت رام جی کے ساتھ ایک دو ماہ کام کرتا رہا ہوں۔ علاقہ جموں میں غریب۔ امیر۔ مزدور۔ دوکاندار۔ ملازم غرضیکہ ہر پرکار کے بھائیوں سے ملنے کا اتفاق رہا ہے۔ میرا وچار ہے۔ کہ جو کشیتر پرچار کا جموں کے علاقہ میں ہے پنجاب کے اور کسی حصہ میں نہیں۔ سب سے زیادہ آریوں کی تعداد اس ریاست میں پائی جاتی ہے۔ آریہ سماج کا پرچار گاؤں گاؤں میں ہو رہا ہے۔

علاقہ جموں کے پہاڑوں میں کسی جگہ آپ گذر جائیں۔ آپ کو آریہ سماج کے نام کی چھاپ ملے گی۔ جنگلوں میں آپ کو کئی بھائی ایسے ملیں گے۔ جو فخریہ اپنے آپ کو آریہ کہتے ہیں۔ پرانی بیہودہ رسومات و توہمات آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ کافی تعداد ایسے لوگوں کی پائی جاتی ہے۔ جو ہندو مسلمان کے درمیان لٹک رہے ہیں۔ جنہیں تھوڑی سی کوشش سے برادری میں ملایا جا سکتا ہے۔ اچھوتوں کی تعداد ریاست میں ہندو آبادی کی ۲۳ فیصدی ہے لیکن اچھوت پن تقریباً مفقود ہو چکا ہے۔ مہاراجہ بہادر کی مہربانی سے قانونی طور پر اچھوت پن دور کر دیا گیا ہے۔ سرکاری مندروں و کنوؤں پر داخلہ کھل چکا ہے۔ جموں کے رگھناتھ مندر ہیں۔ ولشنو دیوی کی گپھا میں اچھوت کہلانے والے بھائی کھلے طور پر جا سکتے ہیں۔ ریاست جموں کی بڑی بڑی سماجوں میں اکثر ہر ماہ کوئی نہ کوئی شدھی ہوتی رہتی ہے۔

اس سارے پرچار کی تہ میں چند ایک دیکتی ایسے ہیں۔ جن کی نشکام کوششوں کا یہ پرینام ہے۔ ان میں سے جموں کے لالہ اننت رام جی کا جو کئی ورشوں سے سبھا کی جانب سے پرچار ادھشٹاتا چلے آ رہے ہیں ذکر کرنا کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ یہ مہاشہ جب سے اپنی ملازمت سے ریٹائر ہوئے ہیں جو بیس گھنٹے پر...

پچھلے چار ماہ کے پرچار میں آپ نے پورے اڑھائی ماس میرے ساتھ باہر دیہاتوں میں گھومنے میں لگائے ہیں۔ کڑکتی دھوپ میں۔ بارش میں لالہ جی برابر میرے ساتھی رہے ہیں۔ رام چندر سمارک کے لئے دھن اکٹھا کرنا۔ سماجوں کے سنگٹھن وغیرہ کے کاموں میں ان کا خاص ہاتھ ہے۔ رام چندر سمارک کے ستھان دہرہ میں بڑی مشکل سے کنواں لگوایا گیا۔ گھر گھر سے اپنے بیگانوں سے دھن مانگ مانگ کر سبھا کے کاریہ کو چلانا کوئی سادھارن بات نہیں۔ اس پر بھی آپ میں بڑا بننے کا کوئی چاؤ نہیں۔ آپ سبھا کے سیوک ہی رہنا چاہتے ہیں۔

ریاست جموں میں ۳۷ لاکھ کی آبادی ہے جس میں سے ۶½ لاکھ ہندو ہیں۔ جن میں سے ۲½ لاکھ برہمن ہیں اور ۱½ لاکھ راجپوت۔ اور ۲½ لاکھ اچھوت۔ جن میں سے ایک لاکھ ایسے ہیں۔ جو آریہ سماج کے زیر اثر ہو چکے ہیں۔ باقی مہاجن آدی وغیرہ برادریاں ہیں۔

آریہ سماج میں زیادہ کارکن مہاجن آدی برادریوں سے پائے جاتے ہیں۔ سدا بہت کے براہمنوں اور راجپوتوں میں پرچار بہت کم رہا ہے۔ کچھ عرصہ سے سبھا کے پرچار کی توجہ راجپوتوں کی جانب سے ہوئی ہے۔ جس کا نتیجہ بڑا خاطر خواہ نکل رہا ہے۔ پرسدھ پرسدھ خاندانوں کے راجپوت سرکاری ملازم ہیں۔ کچھ نوجوں میں کچھ دیگر محکمہ جات میں۔ گو آریہ سماج میں باقاعدہ سبھاسد نہیں ہیں۔ پرنتو آریہ سماج سے پریم اور شردھا دن بدن بڑھ رہی ہے۔ سبھا کے لگاتار کئی سال کے پرچار کے بعد یہ نتیجہ نکلا ہے۔ جتنی بھی منڈیاں راجپوتوں کی ہیں۔ وہاں سماج کا پرچار آگے کی نسبت بہت آسان ہو گیا ہے۔ ہاں ابھی براہمن برادری کے اندر پرچار کی کمی ہے۔ اور آریہ سماج کی تھوڑی بہت مخالفت بھی اس جانب سے ہوتی ہے۔ ویسے تو پرنتیک ہندو کے دل کے اندر یہ بات جاگزیں ہو گئی ہے۔ کہ آریہ جاتی کی کھشک آریہ سماج ہی ہے۔ اگر ریاست کی سماجیں اور آریہ کارکن سنگٹھت روپ سے کوشش کریں تو ریاست کے ہر ایک چھوٹے بڑے مقام میں سماجیں...

کوئی شہر ایسا نہیں جہاں سماج کی ستھاپنا نہ ہو چکی ہو۔

میرا وچار ہے۔ کہ ریاست کی سمست آریہ سماجوں اور پرسدھ پرسدھ کاریہ کرتاؤں کے کام سمبندھی آریہ جنتا کو واقفیت کرائی جائے۔ کیونکہ میرا وشواس ہے۔ کہ اس ہندو ریاست میں جتنا کاریہ آریہ سماج دوارا ہو سکتا ہے اور کسی ریاست یا علاقہ میں نہیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ سبھا کو کئی ورشوں سے اس طرف بڑا دھیان ہے۔ نیز شری مہاشہ رام چندر جی کے بلیدان اور اس کے بعد سبھا دوارا پرچار نے میدان خاص تیار کر دیا ہے۔ ہندو جاتی اور ہندو سنسکرتی کی رکھشا کے وچار سے بھی اس جانب پرچار کو بڑھانا آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔ اس وشے میں آگے لیکھ میں لکھا جائیگا۔

بقیہ صفحہ ۶

(۵) رشی دیانند جی نے رگویدادی بھاشیہ بھومکا کے "وید وشے وچار" میں تحریر فرمایا ہے۔ "نچکیتا اور یم ان دونوں کا پرسپر سمواد ہے۔ کہ ہے نچکیتا! جو ادھیشیہ پراپت کرنے کے یوگیہ پربرہم ہے۔ اُسی کا میں تیرے لئے سنکشیپ سے اپدیش کرتا ہوں۔ اور یہاں یہ بھی جاننا اچت ہے۔ کہ النکار روپ کتھا سے نچکیتا نام سے جیو اور یم سے انتریامی پرماتما کو سمجھنا چاہئے۔" مگر اس کے برخلاف شری سوامی درشنانند جی مہاراج اپنے اپنشد پرکاش میں کٹھ اپنشد کے ترجمہ میں اس طرح لکھتے ہیں۔

سوال۔ بہت لوگ یہاں مرتیو سے مطلب موت لیتے ہیں۔

جواب۔ جس کے پتا کا نام وہسوان تھا۔ جس کو دیو شوت کہتے تھے۔ وہ موت کا نشان کیسے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ موت کوئی درویہ نہیں۔ بلکہ شریر اور آتما کی علیحدگی کا نام ہے۔ اور آگے جو اتہاس آتا ہے۔ وہ صاف لفظوں میں ظاہر کرتا ہے۔ کہ مرتیو نامک آچاریہ تھا۔ بھلا مرتیو کا کونسا گھر ہے جہاں جاوے۔ ان کی سنتری وغیرہ کونسی ہیں۔ اس واسطے مرتیو آچاریہ کا نام ہے۔ سورگباشی شری پنڈت آریہ منی جی نے اُپنشد آریہ بھاشیہ میں کٹھ اپنشد کے ترجمہ میں لکھا ہے "نچکیتا کا مرتیو کے لئے دان کتھن کرکے ویراگیہ کا اپدیش کیا جائے۔ اور مرتیو کی کتھا دوارا مرنے کے انتر جیو کے استتو کا بودھن کیا جائے۔ اسی ابھپرائے سے یہاں یم اور یم لوک کی کلپنا ہے۔ واستو میں نہیں۔ کئی ایک لوگ اس کے ارتھ یم آچاریہ کے کرتے ہیں۔ جس کے پاس نچکیتا کو ودیا ادھین کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اس ارتھ میں دوش یہ ہے۔ کہ دستوتہ یم آچاریہ تھا۔ تو پھر اس کے پاس جانے پر نچکیتا پتا کو ویراگیہ کا اُپدیش کیوں کرتا۔ اور ایسی سنگتی میں مرتیو کے پھاد کیوں ورنن کئے جاتے؟

اور جن کے وچار میں وہسوان = سوریہ کا پتر یم = کال ہے۔ اس کو یہاں یم روپ سے ورنن کیا گیا ہے۔ تو اس کال کو برہم ودیا میں کیا ادھیکار۔ جس سے آگے جا کر نچکیتا برہم ودیا کے پرشن کرے گا؟ اس لئے یم کو کال کی مورتی ماننا ٹھیک نہیں۔ اور نہ ہی یم کو دیوتا وشیش ماننا ٹھیک ہے۔ ہمارے وچار میں یہاں یم مرتیو کا نام ہے۔ اور یہ کتھا اپچار سے ورنن کی گئی ہے۔ کہ نچکیتا کے لئے مرتیو نے یہ اُپدیش کیا۔ مانو مر کر نچکیتا نے یہ دیکھا۔ کہ مرنے کے انتر کیا ہوتا ہے۔ اس بھاؤ کو بودھن کرنے کے لئے آکھیاتکا کی کلپنا کی گئی ہے۔ واستو میں یم نہ کوئی دیوتا وشیش تھا۔ اور نہ اس یم تک پی مرتیو کے پاس نچکیتا گیا۔ یہ آکھیایکا کیول پرلوک کے سمبندھ بودھن کرنے کے لئے مرتیو کے اپنیاس دوارا کتھن کی گئی ہے۔

اسی وشے پر شری پنڈت رام گوپال جی شاستری ویدک سدھانت جنم شتابدی سمارک پستک کے صفحہ ۱۳۱ پر اسطرح لکھتے ہیں۔ آریہ ساہتیہ میں یم اور نچکیتا کا سمواد بڑا پرسدھ ہے۔ اس سمواد کا مول تیتریہ براہمن ۳-۱۱-۸ میں آتا ہے۔ اور اسی کے آدھار سے کٹھ اُپنشد میں اس کتھا کا وستار کیا گیا ہے۔ اس کتھا میں جو یم ہے۔ اُسے بھی .. یم ہی کہا ہے۔ "वैवस्वत" دیکھو "हर वैवस्वतो दकम्" کٹھ اپنشد ۱-۱-۷ اس کتھا میں دو مت ہیں ایک پکش تو یہ کہتا ہے۔ کہ یم اور نچکیتا در اصل دیہہ دھاری جیو تھے۔ دوسرا پکش ہے کہ یہ ورنن النکارک ہے۔ اور یم یہاں کوئی منش نہیں۔ پرنتو اُت مرتیو کا پریائے ہے۔ ہماری سمتی میں دوسرا پکش ٹھیک ہے۔ کیونکہ اسی پرکرن کٹھ اپنشد ۱-۱-۲۶ میں یم کے لئے "अन्तक" پد آیا ہے۔ اور وہ مرتیو کا واچک ہے۔

"न तत्र त्वं न जरया बिभेति" کٹھ ۱-۱-۱۲ اس منتر میں یم کو نچکیتا کہتا ہے۔ کہ سورگ لوک میں نہ "تو" تو ہے۔ اور

بوچڑخانہ لاہور چھاؤنی سمبندھی سماچار

مختلف آریہ سماجوں کے پرستاو

آریہ سماج تلونڈی رامان ضلع گورداسپور

مورخہ ۹/۲ کو ۹ بجے شام ہندوؤں اور سکھوں کا عام جلسہ زیر صدارت رام سہائی پردھان آریہ سماج تلونڈی رامان منعقد ہوا۔ جس میں سروسمتی سے پاس کیا گیا۔ کہ بوچڑخانہ کی تعمیر کو منسوخ کرانے کے لئے مورخہ ۹/۴ کو مکمل ہڑتال کی جاوے۔ اسلئے مورخہ ۹/۴ کو مکمل ہڑتال ہوئی۔ اور بیس آدمیوں نے برت رکھے۔ (مہاشہ لعل چند)

آریہ سماج سنگھرہ ضلع منٹگمری

آج مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۳۸ء کو باشندگان سنگھرہ نے بوچڑخانہ لاہور چھاؤنی کے بند کرانے کے لئے پروٹسٹ کے طور پر بڑی زبردست مکمل ہڑتال کی۔ اور جلسہ ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔ باشندگان قصبہ سنگھرہ کا یہ عام جلسہ ملٹری ڈیپارٹمنٹ لاہور چھاؤنی میں جو بوچڑخانہ کھولنے کے لئے بلڈنگ تعمیر کروا رہی ہے کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور حکومت پنجاب و وزیر اعظم پنجاب سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس میں فوری مداخلت کرکے ملٹری ڈیپارٹمنٹ کے حکم منسوخ کرایا جاوے۔ کیونکہ اس کے کھلے جانے سے جو مالی و اقتصادی نقصان باشندگان پنجاب کو اٹھانا پڑے گا۔ وہ ناقابل برداشت ہے۔ (رامناتھ بوپڑہ منتری)

آریہ یووک سبھا گڈگور ضلع سیالکوٹ

آج ۹/۴ کو آریہ یووک سبھا گڈگور کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل پرستاو پاس ہوا۔ یہ سبھا ہذا لاہور چھاؤنی میں جو بوچڑخانہ کھلنے لگا ہے کے برخلاف زور سے صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے۔ کہ بوچڑخانہ کو بند کرکے ہندوؤں کے دلوں کو شانتی دیں۔ (ورزم لال صراف اپ پردھان)

مسافر میں اشتہار دیکر لابھ اٹھادیں۔

آریہ سماج ننکانہ صاحب

یکم ستمبر کو آریہ سماج ننکانہ صاحب کا خاص اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوا۔ آریہ سماج ننکانہ صاحب کا یہ خاص اجلاس لاہور چھاؤنی کے بوچڑخانہ کو ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے والا تصور کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس کو جلد از جلد بند کرکے ہندوؤں میں بڑھتی ہوئی بے چینی کو دُور کرے۔

آریہ سماج سلطانپور لودی

ہفتہ واری ست سنگ میں یہ پرستاو پاس ہوئے:۔ (۱) آریہ سماج کا یہ جلسہ لاہور چھاؤنی کے بوچڑخانہ کے خلاف اظہار ناراضگی کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اس سکیم کو بند کرکے ہندو جگت کے دلوں کو شانت کرے۔ (۲) شوک پرستاو۔ پنڈت سادھو رام جی کی مرتیو پر از حد شوک پرگٹ کرتا ہے۔ (دولت رام منتری)

آریہ سماج ملکوال ضلع گجرات

آریہ سماج ملکوال نے ۸/۲۶ کو ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ لاہور چھاؤنی میں گورنمنٹ ہند جو ایک وسیع پیمانہ پر بوچڑخانہ کھول رہی ہے۔ اس پر جنتا سخت نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ یہ بھی پاس کیا۔ کہ جموں سٹیٹ میں گئو ہتیا کے سمبندھ میں ہندو جنتا کے جلوسوں پر جو لاٹھی چارج کیا گیا ہے۔ اس پر آریہ سماج ملکوال اظہار افسوس کرتا ہے۔ (دشوناتھ سیکرٹری سماج ہذا)

آریہ سماج بھردوش

آج مورخہ ۸/۲۹ کو اجلاس سپتاہک ست سنگ آریہ سماج بھردوش زیر صدارت پنڈت کھڑک رام ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل پیش ہوکر پاس ہوا:۔

لاہور چھاؤنی میں جو بوچڑخانہ کھولا جارہا ہے۔ اس کو تمام ہندو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنے دھرم پر ایک کاری زخم سمجھتے ہیں۔ (پنڈت پرمیشوری داس منتری)

بوچڑخانہ کا ورودھ

احمد پور ضلع حصار کے آریہ سناتنی اور سکھ بھائی۔ گرام سدھار سبھا احمد پور۔ سنگھ سبھا موضع کڑی ضلع حصار۔ آریہ سماج بڈھلاڈہ لاہور چھاؤنی کے نزدیک کھل رہے بوچڑخانہ کا ورودھ کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ سے نویدن کرتے ہیں۔ کہ وہ بوچڑخانہ کی تعمیر بند کردے۔ (نامہ نگار)

آریہ کمار سبھا کیتھل

آریہ کمار سبھا کی یہ جنرل میٹنگ مورخہ ۸/۲۹ لاہور چھاؤنی میں کھلنے والے بوچڑخانہ کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتی ہے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف ہندوؤں کے مذہبی جذبات پر ٹھیس لگتی ہے۔ بلکہ زراعت کے حصہ پر بھی بھاری ضرب ہے۔ (سیکرٹری آریہ کمار سبھا کیتھل)

آریہ سماج بازار سیتارام دہلی

مورخہ ۸/۲۹ کو آریہ سماج بازار سیتارام دہلی میں ایک سارو جنک سبھا ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔ آریہ سماج بازار سیتارام دہلی کی یہ سارو جنک سبھا لاہور چھاؤنی میں بوچڑخانہ کھولنے کو نہایت تشویش کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتی ہے۔ کہ ہندو پبلک کی آواز کے خلاف اس بوچڑخانہ کو کھولنے کی کوشش نہ کرے۔ کیونکہ اس سے ایک خوفناک بے چینی پھیلنے کا احتمال ہے۔ (جائنٹ سیکرٹری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج چونڈہ

آریہ سماج چونڈہ کا اجلاس لاہور چھاؤنی میں بوچڑخانہ کھلنے کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا:۔ آریہ سماج چونڈہ کا یہ جلسہ لاہور چھاؤنی میں بوچڑخانہ کھلنے کو ملک بھر کے لئے نقصان دہ اور آریہ سماج کے لئے ہانی کارک سمجھتا ہے۔ اسلئے گورنمنٹ سے پُرزور درخواست کرتا ہے کہ وہ بہت جلد اس بوچڑخانہ کو بند کرادیں۔ آریہ سماج چونڈہ کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

بوچڑخانہ لاہور چھاؤنی

شری دھرم پرکاش نصیب دھوری لکھتے ہیں:۔ کہ

یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ یہ بوچڑخانہ جو کہ لاہور چھاؤنی کے نزدیک قایم کیا جارہا ہے۔ غریب زمینداروں کے لئے ہلاکت کا باعث ہوگا۔ گائے صرف ہندوؤں کے لئے ہی مفید نہیں۔ بلکہ سب قوموں کے لئے۔ خواہ مسلمان ہو خواہ عیسائی سب کو یہ اتنے ہی فائدے پہنچاتی ہے جتنے ہندوؤں کو۔ اس کا مارا جانا ہر ایک ہندوستانی کے لئے نقصان عظیم ہوگا۔ جس کی تلافی کبھی پوری نہ ہوگی۔ بلکہ صرف اتنا ہی حق نہیں۔ کہ زراعت کو ہی بڑا بھاری دھکا لگے گا۔ بلکہ دودھ۔ دہی بہت مہنگا ہو جائے گا۔ ایشور نے گائے اسلئے عطا کی تھی۔ کہ اسے کاٹ کاٹ کر لوگ کھاجائیں بلکہ اسلئے دی تھی۔ کہ اسکا دودھ پی کر مضبوط اور طاقتور بنیں۔

تھوڑا عرصہ گذرا۔ کہ جناب وائسرائے ہند نے اس بات کا اعلان کیا تھا کہ ہندوستانی بچوں کو گائے کا دودھ پینا چاہیئے۔ تاکہ وہ مضبوط اور طاقتور بنیں۔ نہ معلوم آپ کے خیالات نے یکایک کیوں پلٹا کھایا۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ رعایا کے جذبات کو نہ بھڑکائے۔ بھارت دریش گورنمنٹ سے پُرزور التجا کرتا ہے۔ کہ وہ اس کام کو جسے کل ہندوستان نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے بند کرادے۔ اور رعایا کی ترقی و بہبودی کی طرف غور دے۔

بقیہ صفحہ ۱۳

نہ بڑھاپے کا ڈر ہے۔ اس پرکرن میں نہ ارتضات تو سورگ میں نہیں۔ یہ پد سیدھ ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجک جگت

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی میں وید جینتی اگست سے ۲۲ر اگست تک منایا گیا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیشک پنڈت ہردیالو جی نے وید کتھا کی۔ پنڈت جی کا جنتا پر بہت اچھا پربھاو پڑا۔ کتھا سے پہلے امر سنگھ جی بھجنو پدیشک کے منوہر بھجن ہوتے رہے۔ ۲۸ر اگست کی رات کو جنم اشٹمی منایا گیا۔ جسمیں سری کرشن چندر جی کے جیون پر شری پنڈت ہردیالو جی شاستری اور پنڈت چندر بھالو جی سدھانت بھوشن کے شاندار ویاکھیان ہوئے۔

(منتری)

سُوچنا

گوروکل شلپ ودیالہ بھٹنڈا کی اسوقت کوئی کمیٹی نہیں ہے۔ اور نہ ہی ڈاکٹر بھگونت رائے کا کوئی تعلق ہے۔ شری یت آچاریہ رام جی انچارج پردھان کی آگیا انوسار گوروکل مذکورہ کا سب کام شری سیداس پردھان و سوامی وویکانند آچاریہ کے سپرد ہے۔ تمام خط و کتابت اور منی آرڈر وغیرہ دونوں میں سے کسی کے نام روانہ کرنی چاہیئے۔

(سوامی وویکانند آچاریہ گوروکل بھٹنڈا)

آریہ سماج کالاباغ کے سماچار

۲۷ر اگست کو شام کے وقت آریہ سماج مندر کالاباغ شہر میں آریہ سماج کی عام میٹنگ میں جموں کے ستیہ گرہیوں پر لاٹھی چارج کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور ہندوؤں کی خواہش کا احترام کیا جاوے کے حق میں در بارے استدعا کیگئی۔

(۲) مہتہ جیمنی جی کے سپتر کے سورگباش ہو جانے پر مہتہ جی سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

(اُپ منتری سماج ہذا)

آریہ سماج ڈنگہ کے سماچار

آریہ سماج ڈنگہ نے جنم اشٹمی کے اُپلکھش میں تین چار دن پہلے پربھات پھیری سارے شہر میں کی۔ اس کے بعد مورخہ ۲۸ر اگست کو آریہ سماج مندر سے ساڑھے آٹھ بجے ایک عظیم الشان جلوس کرشن جنم اشٹمی کیلئے نکالا۔ جو کہ سارے شہر میں بھگوان کرشن کے گُن گان کرتا ہُوا ڈیڑھ بجے آریہ سماج مندر میں ختم ہُوا۔ ماسٹر میلا رام جی برق جو کہ گرمیوں کی چھٹیوں میں یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اُن کے لیکچروں اور بھجنوں نے تمام شہر میں دھاک بٹھا دی۔

(۲) ریاست جموں میں گئو کشی کی سزا کے کم ہونے کی نسبت اور جموں کے علاقہ کے ہندوؤں کے ساتھ جنہوں نے ہڑتال وغیرہ کی ہوئی ہے۔ ایک پرستاو پیش کیا گیا۔ یہ پرستاو بھی بڑے زور و شور سے پاس ہوگیا۔ کہ راجہ صاحب جموں کو تار دی جاوے۔ کہ وہ ہندوؤں کے مطالبات کو پورا کرے۔ اور اس تشویش جو کہ پیدا ہوئی ہوئی ہے۔ اس کو جلدی سے شانت کرے +

(رام لعل چڈھا اُپ منتری)

سنگرور میں وید جینتی سپتاہ

آریہ سماج سنگرور میں اس سال وید جینتی سپتاہ نہایت شاندار طریقہ سے منایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر پوجیہ شری پنڈت ہر دیال جی اپدیشک سدھانت بھوشن اور پنڈت سالگرام جی بھجن اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پدھارے۔ ۳۱ر اگست ۱۹۳۷ء کو آریہ سماج مندر میں رکشا بندھن کا تیوہار منایا گیا۔ جس کے پروگرام کو پنڈت سالگرام جی کے بھجنوں نے خاص طور پر دلچسپ بنایا۔

(۲) اُسی روز راتری سے وید جینتی سپتاہ کا منایا جانا آرنبھ ہُوا۔

(۳) اگلے روز شری پنڈت ہرپال جی نے لالہ بیج ناتھ کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا۔ اور شام کے سمے لالہ وید پرکاش جی آریہ سبھاسد کی سپتری کا کان پراشن سنسکار کرایا۔ ہر دو سنسکاروں پر پنڈت جی نے سنسکاروں کی بڑی عالمانہ ویاکھیا کی۔ لالہ بیج ناتھ جی کی طرف سے آریہ سماج کو ۵ روپے اور وید پرچار کیلئے ۵ روپے دکھشنا۔ اور لالہ پنڈت جی کو ۲ روپے پراپت ہوئے۔ وید پرکاش جی کی طرف سے آریہ سماج کو ۲ روپے اور دکھشنا پنڈت جی کو ۲ روپے پراپت ہوئے۔

(۴) راتری سے پنڈت ہرپال جی نے ویدوں کی کتھا آرنبھ کردی۔ آپ کی بانی میں اتنی مدھورتا کا رس پایا گیا۔ کہ اس کے کارن آریہ سماج میں کتھا کے سمیہ حاضری دن بدن بڑھتی چلی گئی کیا دیویاں کیا شہر کی [illegible] یہاں تک کہ آریہ سماج کے کٹڑ سے کٹڑ ورودھی بھی روزانہ سمیہ پر آ کر وید امرت پان کرنے لگے۔ پنڈت سالگرام جی نے بھی کبھی اپنے جوشیلے بھجنوں سے جنتا میں اتساہ پیدا کیا۔ اور کبھی پریم کی ندیاں بہائیں سنگرور نواسیوں کے دلوں میں آریہ سماج کے پرتی بہت زیادہ شردھا پیدا ہو گئی۔ پنڈت صاحبان کی یوگیتا کی ہر شخص ستائش کرتا ہے۔ کیونکہ پنڈت جی نے ویدوں میں سے بیش قیمتی رتن لوگوں کے سامنے نہایت دلکش پیرایہ میں پیش کیا۔

(۵) ۲۹ر اگست کو شری کرشن جنم اتسو نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ سب سے پہلے بڑا بھاری یگیہ کیا گیا۔ شری کرشن کی زندگی پر نظموں سے سماپتی ہوئی۔

(۶) شری پنڈت جی کی اعلےٰ قابلیت اور رسیلی بانی کو لوگوں پر اتنا اثر پڑا کہ مقامی مندر باوا ستی داس کی جنم اشٹمی کمیٹی نے بھی جنم اشٹمی کی رات کو مندر مذکور میں پنڈت سالگرام جی کے بھجن کرائے۔ اور شری پنڈت ہرپال کا منوہر ویاکھیان کرایا۔

آریہ سماج سامانہ ریاست پٹیالہ کے سماچار

وید پرچار سپتاہ:۔ وید پرچار سپتاہ کی کارروائی ۲۲ر اگست کو شروع کرکے ۲۹ر اگست کو جنم اشٹمی کے دن ختم کی۔ ہر روز صبح ۶ بجے یگیہ ہون ہوتا تھا اور شام کو ہر روز ۸ بجے سے ۹½ بجے تک وید منتروں دوارہ ماسٹر رام پرتاپ جی ہیڈ ماسٹر سٹیٹ ہائی سکول سامانہ کتھا کرتے تھے۔ یہ سپتاہ بڑی دھوم دھام سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار منایا گیا۔ اور ماسٹر جی کا بھی بہت بہت دھنیواد کیا جاتا ہے۔ کہ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دے کر اور تکلیف اٹھا کر ہمیں لابھ اٹھانے کا موقعہ دیا۔

کرشن جنم اشٹمی:۔ ۲۹ر اگست کو شری کرشن چندر جی کی یادگار میں اتسو منایا گیا۔ سب سے پہلے یگیہ ہون ہُوا۔ بعد میں ماسٹر ملاقی داس جی نے پرارتھنا کروائی۔ اسکے بعد ماسٹر رام پرتاپ جی نے شری کرشن جی کے جیون چرتر اور کاریوں پر لیکچر دیا۔ اسکے بعد سب نے ملکر ایک بھجن اخبار آریہ ویر کرشن نمبر میں سے پڑھا ”آؤ کرشن جنم منائیے۔ اور گن اُسکے مل گائیے“۔ اس کے بعد آرتی اور شانتی پاٹھ کرکے کارروائی سماپت کرائیگئی۔

شوک سبھا:۔ آریہ سماج کو یہ سُن کر بڑا رنج ہُوا۔ کہ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کے لڑکے کی مرتیو ہو گئی ہے۔ اس مرتیو نے مہتہ جی کو سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مرحوم کی آتما کو اور مہتہ جی کے کنبہ کو شانتی عطا کریں۔

ہر قسم کی دھارمک پُستکیں
ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا
لاہور سے منگوائیں۔

(اوم پرکاش بانسل اُپ منتری آریہ سماج سامانہ)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے سماچار

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدیش انوسار اس ورش رکھشا بندھن اور جنم اشٹمی کے پرب بڑے سماروہ پوروک منائے گئے۔ شراونی کے دن پراتہ کو سب آریہ بھائیوں نے پہلے اپنے اپنے گھروں میں پریوار سمیت ہون یگیہ کی پوجنا کی اور پھر سماج مندر میں برہد یگیہ آریہ پرب پدھتی کے انوسار کیا گیا۔ پنڈت کدارناتھ شاستری اور مہاشہ بدری ناتھ جی کے پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوئے۔ جنم اشٹمی کے دن پنڈت اوم پرکاش جی اور پنڈت کدارناتھ جی نے بھگوان کرشن کے پوتر جیون پر عالمانہ لیکچر دئے اور راتری کو بھگوت گیتا کی کتھا ہوئی۔ سماج مندر دیویوں اور پرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہُوا تھا۔ دونوں اتسوؤں پر آریہ کمار سبھا کے منتری مہاشہ حکم چند جی نے بندھ پڑھے۔ جو کہ بہت پسند کئے گئے۔ آٹھ دن لگاتار وید جینتی سپتاہ کے اپلکش میں روزانہ راتری کو پی یوش بندو نامی گرنتھ سے وید کتھا ہوتی رہی۔

(۲) اس سماج کے مانیہ سبھاسد مہاشہ منگل سین جی کے چھوٹے سپتر کی اکال مرتیو پر کل راتری کو سماج مندر میں شوک پرستاو پاس کیا گیا۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کی گئی کہ آپ سورگ گت آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور مہاشہ جی اور اُن کے پریوار کو دھیریہ اور شانتی بخشیں۔

(۳) مہاشہ ہربنس لال منتری کے کوئٹے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے سروسمتی سے منگل سین جی کو ان کے ستھان پر منتری نیت کیا ہے۔ (منتری)

ضرورت ہے

آریہ ودیارتھی آشرم (بورڈنگ ہوس) گوردت بھون لاہور کے لئے ماہ ستمبر میں چند ایک ودیارتھیوں کی ضرورت ہے۔ آریہ سماجیوں کو ترجیح دیجائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ اس کے علاوہ ایک حلوائی کی بھی ضرورت ہے۔ بورڈنگ ہوس میں دکان کھولے۔ کرایہ دکان نہایت مناسب ہے۔ مفصل حالات [illegible] کے لئے سپرنٹنڈنٹ آریہ ودیارتھی آشرم گوردت بھون لاہور سے خط و کتابت کریں

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضروری ہے

اطلاع عام

آریہ سماجوں - آریہ سکولوں اور پاٹھ شالاؤں کے کاریہ کرتاؤں کی سیوا میں نویدن ہے کہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی نے کچھ ایسا کارآمد ساہتیہ پیدا کیا ہے جو لڑکے لڑکیوں - استریوں اور سوادھیائے شیل سجنوں کیلئے بہت اپیوگی سدھ ہو رہا ہے - جب کبھی لائبریری کیلئے یا تقسیم انعامات کیلئے پاٹھ ودھی تیار کرنے کے لئے کتابوں کی ضرورت ہو - تو اس فرم سے سوچی پتر منگوا کر لابھ اٹھاویں - کتابوں کا بہت اچھا سنگرہ ہمیشہ تیار رہتا ہے -

ملنے کا پتہ :- شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی -

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

درد دشمن پر امرت دھارا سے حملہ کر

ہر قسم کی درد جیسے پیٹ درد - قولنج - درد گردہ درد گنٹھیا - درد چوٹ - درد زخم - درد ڈنگ - کان درد آنکھ درد - درد چھاتی - درد اعصاب - درد عضلات درد نقرس وغیرہ وغیرہ "امرت دھارا" کے استعمال سے ایک دم دور ہو جاتے ہیں ۔

(نقلوں سے بچو)

امرت دھارا کے

پانچ مرکبات

امرت دھارا مرہم - امرت دھارا صابن - امرت دھارا لوشن - امرت دھارا لوزنجز - امرت دھارا بام - کی شکل میں بھی مل سکتی ہے

مفصل حالات کے لئے رسالہ "امرت" مفت منگواویں !

خط وکتابت و تار کا پتہ :- امرت دھارا ۹۹ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگس - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ور کی ضرورت

ایک سترہ سالہ کنیا جو کہ کنیا گوروکل ڈیرہ دون کی ادھیکاری پریکشا پاس ہے - اور جس کی یوگیتا ہندی انہاس اور ارتھ شاستر میں انٹر میڈیٹ کے برابر ہے - اور جو کہ کچھ بنگالی بھی جانتی ہے - اور جس نے رشی دیانند کے سارے گرنتھ سوائے وید بھاشیہ کے پڑھے ہوئے ہیں - جو کہ اس ورش لکھنؤ یونیورسٹی کی شاستری کلاس میں داخل کرائی گئی ہے - اور گھر پر انگریزی پڑھتی ہے - اور میٹرک تک کی یوگیتا پراپت کرنے کا وچار رکھتی ہے - سوستھ اور سندر ہے - اور گرہ کاریوں کا گیان رکھتی ہے - کیلئے ایک ایسے ویش اگروال کل اتپن (جو کہ گرگ گوتر نہ ہو) درڑھ آریہ ور کی ضرورت ہے - جو کہ سوستھ سندر کسی کالج یا گوروکل کا گریجوایٹ برسر روزگار اور جس کی آیو ۲۸ ورش سے زیادہ نہ ہو - دوا اپریکت گنوں والے انیہ ورن کے ویکتی سے بھی کیا جا سکتا ہے - پتر ویوہار رمن لکھت پتہ پر کریں :

بشمبر داس چھوٹا چاند گنج لکھنؤ

مسٹر .... بی اے ایل ایل بی سب جج گورداسپور سے لکھتے ہیں

"آپ کی دوائی "سوم راج رجسٹرڈ" لیکوریا کے واسطے آزمائی - از حد مفید ہے ۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے تھوڑی ہے ۔

سوم راج

رجسٹرڈ

مرض لیکوریا یعنی جریان الرحم کا شرطیہ اور واحد علاج ہے - سپاری پاک وغیرہ ادویات اس کے آگے ہیچ ہیں - دنیا کی کوئی دوائی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ نسخہ ایک دیوتا کی مہربانی ہے ۔

قیمت دس خوراک ۲/۸/- روپیہ

چمپا آیورویدک فارمیسی رجسٹرڈ

آریہ سماج روڈ - راولپنڈی

کارخانہ قائم شدہ سنہ ۱۸۸۰ء

تمام دنیا میں مشہور پنساری فرم راولپنڈی کا

مصفیٰ خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

اس مصفیٰ خون دوائی نے ہندوستان بھر میں وہ شہرت پائی ہے - کہ جس سے مدت کی مصفیٰ خون پیٹنٹ ادویہ حسرت سے ترستی ہیں - اسے بے بہا صفات کی جھلک سے کسے اجالا نہیں ہوا - پشاور سے رنگون اور گورکھپور سے راس کماری تک کو کوہڑی آتشک سے جلے بھنے گنٹھیا خارش - پھوڑا - پھنسی - ناسور - بدن کے سیاہ اور سفید داغوں سے تنگ آئے ہوئے - اور دیگر خون اور جلدی بیماریوں کی ہزاروں سندیں اس اکسیر کی اعلیٰ کامیابی کا بدیہی ثبوت ہے ۔

قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱/۸) صرف

آزمائیں - ہر ایک موسم میں مرد - بچے - بوڑھے - عورت سب کو یکساں مفید ہے ۔

پنجاب کے ہر بڑے شہر میں ہر جگہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱/۸) قیمت پر مل سکتی ہے ۔

کارخانہ قائم شدہ سنہ ۱۸۸۰ء

طاعون و دیگر وبائی امراض کو ہٹانے والی ہندوستان میں مشہور خوشبودار بیٹی لاجواب

ہون سامگری

سگندھت دھوپ

ہماری تیار کردہ

ہون سامگری سگندھت دھوپ نے جو تمام بھارت ورش میں شہرت پائی ہے - وہ آپ سے پوشیدہ نہیں - ٹھیک شاستر وکت ودھی انوسار تیار کی جاتی ہے - کشمیر کے پہاڑوں سے اکثر تمام ساک بوٹیوں کا خرید کیا جاتا ہے ۔

ملنے کا پتہ

بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۹۹۱

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف — تصنیف کو سماج کی بیجاؤ ہر طرف

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار ارگن

آریہ مسافر

ہفتہ وار — لاہور

ایڈیٹر چرنجی لال پریم

سالانہ چندہ تین روپے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۸	اتوار ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء مطابق ۱۵ کارتک سمت ۱۹۹۴ بکرم - دیانند آبد ۱۱۳	نمبر ۳۹

"پہلے کیطرح اب کے دِوالی نہ منانا"

(از مہاشہ کاشی ناتھ جی فِدا)

بتلاؤ اس اندھیر کا ہے کوئی ٹھکانا — خوش ہو کے چراغوں کا تو اک جشن رچانا
پر شمعِ ترقیٔ مشن کو نہ جلانا — اس واسطے کہتا ہوں اگر آپ ہیں دانا
پہلے کی طرح اب کے دِوالی نہ منانا

یہ رات وُہ ہے جس میں چھپا مہرِ درخشاں — اور چھوڑ گیا تم کو مثالِ مہِ تاباں
پر تم نے مٹائی ہی نہیں ظلمتِ ادیاں — اس وقت ہے یہ نعرۂ تبدیلیٔ دوراں
پہلے کی طرح اب کے دِوالی نہ منانا

پھیلانا ہے گر روشنئ وید منور — تنویر جو پہنچانا ہے اس نُور کی گھر گھر
ضو ریزی اگر کرنا ہے سنسار کے اندر — یہ شرط ہے یہ شرط ہے احبابِ دلاور
پہلے کی طرح اب کے دِوالی نہ منانا

گر زہر کے پیالہ کو نہیں تم نے بھلایا — ارتھی کا تصوّر جو نہیں دل سے مٹایا
گر نقشہ چِتا کا ہے خیالات میں آیا — گر ذہن میں شمشان کا شعلہ ہے سمایا
پہلے کی طرح اب کے دِوالی نہ منانا

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایش اُپنشد کا اُدسوپدھیاء

از موتی رام جی ٹنڈن گورنمنٹ پنشنر شہر جالندھر

اب تک سات منتروں پر تو وچار ہو چکا ہے اب آٹھواں منتر یہ ہے :-

स पर्य्यगाच्छुक्रमकायम
व्रणमस्नाविरꣳ शुद्धम
पापविद्धम ।
कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भू
र्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधा-
च्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥

ارتھات :- وہ پرماتما (جس کے چند ایک گن پہلے سات منتروں میں بیان کئے جا چکے ہیں) سب اور سے پراپت (دھان) ہے۔ وہ سرب شکتیمان ہے۔ وہ شریر رہت ہے۔ وہ چھدر رہت ہے۔ وہ نس ناڑی کے بندھن سے رہت ہے۔ وہ شُدھ اور پوتر ہے۔ وہ پاپ رہت ہے۔ وہ سرو گیہ ہے وہ من کا بھی ساکھشی ہے۔ وہ سرو تر پرگٹ ہے۔ وہ سوتنتر اور ستا لے پرکاش مان اور اجنما ہے۔ ایسا بھگوان اپنے امر روپ (سے) اجنما اور امر پرجا (جیو آتما) کے لئے ٹھیک ٹھیک طور پر اُس کے کرموں کے پھل روپ پدارتھ بناتا ہے۔

اس منتر کے پاٹھ سے علاوہ اور کئی سکشاؤں کے جو ایک سچا جگیاسو پراپت کر سکتا ہے۔ ایک سکھشا تو وشیش طور پر مل سکتی ہے۔ اور اودیا کا بہت ساحصہ جو آجکل ہم منشیوں پر سخت قابو پا چکا ہے اُس پر سچے ہردے سے وچار کرنے پر مانو خود ہی کافور ہو جاتا ہے آجکل پرایہ ہر ایک مذہب اور مت کے اندر ایسے آثار نمایاں ہیں کہ کسی خاص حلقہ کے اندر اگر کوئی منشیہ سچے راستہ پر چلکر اپنے جیون کو نسبتاً شُدھ اور پوتر بنانے کا یتن کرے یا کسی ایک یا چند پہلوؤں میں اُدنت ہوکر باقی جن ساد ھارن پر پربھاؤ ڈال لیوے تو ایسے بھلے پورش کی مناسب ستتی یعنی تعریف کرنے کی بجائے وہ لوگ اُس کی نندا کرنے لگ جاتے ہیں۔ گو واستو میں اُن کا منشاء صرف اُن کی تعریف ہی کرنیکا ہوتا ہے۔ ستتی کا ٹھیک مطلب یہ ہے کہ جو چیز جیسی ہو ویسی ہی ظاہر کر دیجاوے۔ یا اُس میں جتنا گن ہو اتنا ہی کہہ یا جاوے لیکن اُس کے برعکس اگر کوئی شخص کسی چیز کو اُس کی اصلی حالت یا حیثیت یا گن آدی کی نسبت زیادہ یا کم ظاہر کرتا ہے تو وہ نندا کا مرتکب ہوتا ہے۔ کیونکہ اس اختلاف سے صاف طور پر جھوٹ کی ماترا ملی ہوئی ہوتی ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے ایسے بھلے پورشوں کو جو اس سرشٹی پر وقتاً فوقتاً آتے رہے اور اُدنت ہوتے رہے ہے۔ کہیں اُن کے حیات کے دوران ہی میں اور کہیں اُن کی مرتیو کے بعد اُن کے مداحوں نے اُن کا مناسب اور صحیح حق دیکر ہی اپنی عقیدت کا اظہار نہیں کیا۔ اور نہ ہی اُن کے نقش پا پر چلکر خود اُنتی کرنے کا یتن مناسب کیا۔ بلکہ اول مہان آتماؤں کو جنھیں سب لوگ ایک منشیہ کی حیثیت میں دیکھ کر ہر طرح سے پرشنسنیہ اور قابل تعریف مانتے۔ اور اُن کی جیونی سے کئی پرکار کے خود لابھ اُٹھاتے۔ اور اُن کی طرح ہی اُدنت ہو کر یش اور کیرتی کے بھاگی ہوتے۔ پرماتما کی پدوی دیکر اُن کو اوتار یا پیر یا پیغمبر اتیادی ظاہر کرکے اُن بزرگوں کی ایک گونہ ستتک کردی۔ اس میں شبہ نہیں کہ اُن کے بہاد بہت شبھ تھے۔ مگر عقیدت کا گہرا احساس اس حد تک بڑھ گیا کہ محض اسی احساس کی پورتی کے لئے اور اور لوگوں کے دلوں میں بھی اُسی احساس کو پیدا کرنے کے لئے اُنہیں جھوٹ کی شرن لینی پڑی۔ جس سے نہ صرف اُن مہان آتماؤں کی ستتک ہوئی کنتو وہ خود بھی گناہ بے لذت کے مجرم بنے۔

ایشور کا اوتار وغیرہ سدھ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جس مہان آتما کی بابت یہ یقین کیا جاوے یا یقین کرانے کی اچھا ہو۔ تو کم از کم اُس میں وہ گن ضرور پا جائیں جو ایشور پرماتما کے اندر کم از کم سب آستک لوگ مانتے ہیں۔ جو جو گن پرماتما کے اس وید منتر کے اندر ورنن کئے گئے ہیں وہ سترُتی بھگوتی کے اندر موجود ہونے سے سب آستک لوگ مانتے ہیں۔ آؤ اب دیکھیں کہ یہ گن اُن مہان آتماؤں پر صادق آتے ہیں جن کو اوتار وغیرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اگر یہ گن ایسی مہان آتماؤں کے اندر ٹھیک ٹھیک پائے جاویں تو بڑی خوشی سے اُن کو اوتار وغیرہ ماننا چاہئیے۔ ورنہ اُن کو بڑے قابل تعظیم آدمی مانکر اُن کے نقشِ قدم پر چل کر ہم سبکو اُن کا جیون سے یتھا شکت فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

سب سے پہلا گن اِس منتر میں سب اور سے ور دھان ہے جس کا معنے ف طور پر یہ ہے کہ بھگوان ایک ہی جگہ پر محدود نہیں ہے۔ بلکہ وشاؤں اور اُپ وشاؤں میں پہلے ہی پہنچا ہوا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ایک وشا میں ہو اور دوسری میں کسی وقت پر نہ ہو۔ کیا پورب میں، کیا پشچم میں کیا اُتر اور کیا دکھن میں کیا اوپر کیطرف اور کیا نیچے کی طرف وہ پہلے ہی موجود رہتا ہے اور جیسے کہ پہلے منتروں میں مفصل ذکر کیا جا چکا ہے وہ سرو دیا پک اور ایک رس رہنے والا ہے۔ اُس کو پراپت کرنے کے لئے کسی خاص سمت کو یا کسی خاص وقت پر جانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہاں دیش اور کال کی دوری نہیں ہے۔ بلکہ محض اگیان کی دوری ہے۔ یہ اگیان کی دوری گیان کے پرکاش سے فوراً دور ہو سکتی ہے۔ چنانچہ جونہی پرماتما کے ایک گن کا سچا گیان ہوا تو فوراً دوری دور ہو گئی۔ اب یہ وچارنا باقی ہے کہ آیا سرو دیا پکتا کا گن کسی ایک اوتار وغیرہ کے اندر بھی کسی منطق کے ذریعہ سے پایا جاتا ہے؟ جواب نفی میں ہی ملیگا یہی حال دوسرے گن میں دیکھئے۔ وہ گن سرو شکتیمتا کا ہے۔ یعنی پرماتما اپنے نیم کے اندر ہر ایک کام جو چاہے وہ کتنا ہی بڑا ہو یا مشکل ہو بغیر کسی دوسرے منشیہ کی سہائتا کے سوئم ہی کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔ بلکہ جگت کے سب پدارتھوں میں اُسی پربھو کی شکتی کام کر رہی ہے۔ تو کیا کسی اوتار وغیرہ کے اندر ایسی مہان شکتی ہے یا تھی۔؟ ہرگز نہیں۔ کئی لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ ایشور جو چاہے کر سکتا ہے چنانچہ وہ ایسے ایسے کام بھی خود ہی کر لیتا ہے جن کو اسنبھو کہا جاتا ہے۔ مثلاً سوئی کے ناکے میں سے اونٹوں کی قطار کا گزار دینا! ایسے بھائیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ پرماتما اپنے نیم کے اندر ہی ہر ایک مشکل سے مشکل کام کو کر سکتا ہے۔ نیم کے ورودھ نہیں چل سکتا۔ نہ ہی وہ اپنے آپ کو مار سکتا ہے۔ یا ایک دوسرا یا تیسرا ایشور بنا سکتا ہے۔ تیسرا گن پربھو کا یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ کایا رہت ہے یعنی اُس کا کوئی جسم نہیں ... اُس کے شریر تین کہے گئے ہیں۔ یعنی (۱) ستھول شریر (۲) سوکھشم شریر۔ (۳) کارن شریر۔ ستھول شریر تو یہ ہے کہ جو سب جیووں کے سب سے اوپر کا خول۔ نس و ناڑی آدی کا پنجر کے طور پر بنا ہوا ہے۔ جو مرتیو کے سمے آتما سے علیحدہ ہو کر اگنی میں داہ کیا جاتا ہے (۲) سوکھشم شریر وہ ہے جو پانچ پران پانچ گیان اندریاں پانچ سوکھشم بھوت اور من اور بدھی۔ یعنی کل سترہ تتوں کا سمودائے جنم مرن میں بھی جیو کے ساتھ رہتا ہے۔ سوکھشم شریر کے دو بھید ہوتے ہیں (الف) سوکھشم بھوتک شریر اور (ب) سوکھشم سوبھاوک شریر۔ یہ سوکھشم بھوتک شریر وہ کہلاتا ہے کہ جو سوکھشم بھوتوں کے انشوں سے بنا ہو اور سوبھاوک شریر وہ ہوتا ہے جو جیو کا سوابھاوک گن روپ ہے۔ اب (۳) کارن شریر وہ ہے کہ جس میں سُشُپتی اوستھا ارتھات گاڑھ نندرا ہوتی ہے وہ پرکرتی روپ ہونے سے سرو ویاپک اور سب جیوں کے لئے ایک ہے۔ اب ذرا غور سے نگاہ دوڑا کر دیکھو کہ جتنے مہاں پرش اوتار آدی خیال کئے جاتے ہیں۔ کیا اُن میں سے کوئی بھی ایسا تھا جو پرماتما کے بنائیں شریر رہت تھا؟ یہاں جو خاموشی ہی ایک جواب مل سکتا ہے۔ اس کے بعد یہ گن ایشور کے ورنن کئے گئے ہیں ” (۱) چھدر رہت اور نس ناڑی کے بندھن سے رہت ہے“ جب کوئی شریر نہیں ہے تو کسی پرکار چھدر کہاں ہو سکتے ہیں اور نس ناڑی کہاں رہ سکتی ہیں۔ لیکن کیا ہمارے بزرگ اور مانیہ بزرگ جن کو اوتار آدی مانا جاتا ہے۔ چھدر یعنی سوراخ یا زخم اور ناڑی کے بغیر ہو سکتے تھے جبکہ اُن کے شریر بھی عام آدمیوں کی طرح موجود تھے اس کا جواب بھی اُسی طرح نفی ہی میں آ سکتا ہے پھر یہی پورن پرماتما کے گن اس وید منتر کے اندر یہ بیان کئے گئے ہیں۔ کہ ” وہ پوتر ہو اور پوتر ہے اور وہ پاپ رہت ہے“ ارتھات اُس پرماتما میں نہ تو مل ہو اور آدی کی اپوترتا ہو سکتی ہے نہ ہی اور کسی اندریہ سے جو عام طور پر جیووں کے اندر سے رطوبت نکلتی رہتی ہے۔ اُس کا ہی کوئی لیش مانا ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی اودیا کے وشئی بھوت ہو کر وہ کسی قسم کے دوش کا بھاگی بن سکتا ہے یا کسی پرکار کا پاپ کرم کر سکتا ہے۔ یہ گن بھی ایسے ہیں جو اوتاروں وغیرہ میں نہیں گھٹتے۔ بلکہ اس کے برخلاف دیکھا جاتا ہے اور دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے صاف ظاہر ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدک دھرم کا سچا پیغمبر

مہرشی سوامی دیانند

از لالہ تلوک چند جی محروم بی۔اے

اے ختم تیری ذات پہ شان پیمبری
فرمان ذات پاک سے عہدہ بڑا ہوا
کھولے ہیں تو نے ان کے اسرار معرفت
تیرے سوا ہمیں نظر آتا نہیں کوئی
مطلب تھا بلے سے نہیں ورنہ ہم یہاں
اور اس پہ مدعی بھی پکار اٹھتے خود کہ ہاں
یہ معجزے تو محض کرشمے ہیں لوگ کے
موجود ہیں جو کم وہ تری زندگی میں ہیں
اوصاف پاک اور سوا معجزات سے
تجھ پہ ہزار جان فدا تھی نثار تھی
تیری ضیا سے علم و عمل کا ہوا وصف کیا
تجھ سا ہوا ہے عابد پرہیزگار کون
نوع بشر کا بلکہ ہر اک "جیو" کا شفیق
کیا کیا ہیں ہمیں بھی اپنے نصیبوں پہ ناز ہے
اے شہسوار عرصۂ علم و کمال و فضل

تیرا پیام وید ہے جان پیمبری
تھا تو ازل سے مرتبہ دان پیمبری
اے رازدان بزم نہان پیمبری
بلاغ جہاں میں سحر و جان پیمبری
دکھلائے فرق نام بر آن پیمبری
ہے تو ہی تاجدار جہان پیمبری
کہتے ہیں جنکو شاہد شان پیمبری
لیکن یہ کس لئے ہوں نشان پیمبری
تجھ میں ہیں جو ہیں خاص ضمان پیمبری
تقدیس جو ہے روح روان پیمبری
اے آفتاب کون و مکان پیمبری
باقی ہو جس سے نام و نشان پیمبری
تھا کون جس پہ جائے گمان پیمبری
پایا ہے ہم نے تیرا زبان پیمبری
نازاں ہے تیرے کف پہ عنان پیمبری

کرتے ہیں وہ پرستش اصنام کو قبول"
حیرت تھی اس مقام پہ عقل سلیم کو
دنیا کے انقلاب سے دین قدیم کو
طوفاں غرض کا ایسا ہی برپا تھا الغرض
الزام اٹھا کے وید سے تو نے دکھا دیا
بگڑا ہوا ہے سونگھنے والے کا شامہ
رشیوں کے آہ! مسلک دیرینہ کا گہر
آئے ہی تیرے ہاتھ میں اے معدن صفا
الہام آفرینش عالم کے وقت کا
آنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور تھا
اپنی خودی سے کوئی یہاں بن گیا خدا
سجدہ کسی نے آہن و آتش کو کر دیا
ادیان تو بہ تو گئے اندازہ سے گذر
کوئی تو پوجنے کو دکھاتا بتان سنگ
ہوتے نہ تھے جو ایسے عقائد سے مطمئن
اجداد جن کے مرتے "اہنسا" کے نام پر
پرہیزگار جنکے بڑے تھے زمانہ کے
دیکھی جو تو نے ملک مذہب میں ابتری
وحدانیت کا وید سے سب کو سبق دیا

رائے تھی پنڈتوں کی یہ ویدوں کے باب میں
تعلیم شرک اور خدا کی کتاب میں؟
ملتی تھی جا نہ عقل و خرد کی جناب میں
مشکل تھا امتیاز گناہ و ثواب میں
نقص نظر ہے داغ نہیں آفتاب میں
خوشبو وہی ہے ورنہ شمیم گلاب میں
گرد کساد سے تھا جو حال خراب میں
فوراً چمک اٹھا پھر اسی آب و تاب میں
محفوظ وید ہائے تقدس مآب میں
چشم و دل زمانہ تھے پر انقلاب میں
الجھا ہوا دلائل "موج و حباب" میں
زنجیر میں کوئی تھا کوئی التہاب میں
ہادی یہاں کے تھے نہ شمار و حساب میں
دنیا کوئی نجات دہن کے لعاب میں
وہ ڈھونڈتے تھے عیش خوشی خورد و خواب میں
تھا انکا لطف زیست گزک اور کباب میں
خواہش تھی انکی ڈوبے ہوئے حوض شراب میں
بس جان پاک آ گئی تری اضطراب میں
برہان وید سے دیئے سب کے جواب میں

ماخوذ وید پاک سے تیرا کلام ہے!
اور وید کا کلام خدا کا کلام ہے!!

تھا تجھ سے پہلے روئے حقیقت نقاب میں
زہر آب رہا تھا نظر آب زندگی
اور روح حق پرست بہت پیچ و تاب میں
ہر چشمۂ بقا کی جھلک تھی سراب میں

تھا پردۂ خفا تو ہم بیں دین پاک،
پنہاں تھا آفتاب درخشاں سحاب میں

جائز رکھی نہ کوئی پرستش خدا کے بعد
قائل ہوا کسی کا نہ رب العلا کے بعد

رشی دیانند کا سنسار پر جادو

(از شری مہاشہ سنت رام جی اپمانی صدر راولپنڈی)

رشی دیانند نے جب کاریہ کشیتر میں قدم رکھا۔ تو سارا سنسار مخالف تھا۔ ادھر بھارت ورش سارا اور ادھر سوامی اکیلا تھا۔ بے گھر۔ بے در سنیاسی پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا ہوا کی لہروں پر لہراتا گنگا تٹ پر کھڑا ہے۔ دنیا والے پاکھنڈ کی رو میں بہے جا رہے ہیں۔ رشی کے پرچار کو سنکر وہ ہنس دیتے ہیں۔ کوئی گورنمنٹ کا مخالف بتاتا ہے۔ کوئی گورنمنٹ اور عیسائیوں کا ایجنٹ کہتا ہے۔ کوئی ناستک کہتا ہے۔ کوئی گالیاں دیتا ہے۔ کوئی اینٹ پتھر مارتا ہے۔ اور کوئی دیانند کے سنے ساہس کا گنگا کی رو کو بدلنے کے سمان سمجھ کر مخول اڑاتا ہے۔

لیکن ارادے کا پکا۔ دھن کا دھنی۔ دل کا شیر دیانند ایک انچ بھی تو اپنے راستہ سے نہیں ہٹتا۔ سنسار وار پر بھو آشرے اپنا کام جاری رکھتا ہے۔ انسان کا فرض کام کرنا ہے۔ نہ کہ نتیجہ کی فکر کرنا۔ نتیجہ اس پر بھو پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور یہی دیانند نے کیا۔ دس برس کا عرصہ کتنا تھوڑا ہوتا ہے۔ لیکن اس قدر قلیل عرصہ میں دیانند نے وید بھاشیہ ستیارتھ پرکاش۔ سنسکار ودھی۔ اشٹا دھیائی بھاشیہ سینکڑوں شاستر ارتھ۔ سارے ہندوستان کا سفر۔ آریہ سماجوں کی قائمی آدی مہان کاریہ کئے۔ رشی نے اپنا کاریہ کیا۔ وہ نتیجہ سے بے فکر تھا۔ اپنا کام کیا اور چلا گیا۔

آج دنیا۔ وہی دنیا جو دیانند کی مخالف تھی رشی کے قدموں میں کھنچی چلی آ رہی ہے۔ توہمات پرستی کا جال جکنا چور ہو رہا ہے۔ ہر مذہب کے پیرو اپنے مذہبی اعتقادات کو دیانند کے سانچے میں ڈھال رہے ہیں۔ ناظرین آئیے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

پورانک دھرم رشی کے چرنوں میں

"پوران اٹھارہ ہیں۔ لیکن آج تک پتہ نہیں لگا۔ کہ یہ کس نے بنائے ہیں۔ اگر ایک مصنف کے بنائے ہوتے۔ تو ان میں اختلاف نہ ہوتا۔ کسی پوران میں سرشٹی کی اتپتی برہما سے۔ کسی میں وشنو سے۔ اور کسی میں شکتی سے بتائی ہے۔ ویاس جی وید ویدانگ کے جاننے والے تھے۔ وہ وید ورودھ باتیں کیسے لکھ سکتے تھے۔ اسلئے پوران نہ تو وید مولک ہیں۔ اور نہ ویاس جی کے رچے ہوئے ہیں۔" (شری دھرام پھلوری۔ ستیہ امرت پرواہ صفحہ ۲۰۹-۲۱۲)

پنڈت مادھو پرشاد مصر لکھتے ہیں۔ "راجاؤں کا جیون نہ لکھنا۔ اگر لکھنا تو نفرت کے ساتھ بگاڑ کر لکھنا۔ یہ براہمنوں کا خاندانی سبھاؤ تھا۔ مہا پرتاپی اشوک اور بکرماد تیہ کا جیون کسی پوران میں نہیں۔" (سدرشن ورگ ارسنکھیا م صفحہ ۱۴۷)

پنڈت اکھلانند لکھتے ہیں۔ "رامائن اور مہا بھارت کی شکل میں جو اتہاس ملتا ہے۔ وہ پکش پات سے پر ہے۔ گرنتھ کار کے مر جانے کے بعد ان کے گرنتھوں میں اپنی مخالف باتوں کو نکال کر اپنے مطلب کی باتیں درج کرنا پورو دھرم والوں کا کام ہے۔" (وید تری سمالوچنا صفحہ ۲۵)

پنڈت جوالا پرشاد مصر لکھتے ہیں۔ "اس زمانہ میں ایک تو پوران پورن سنگتی میں نہیں ملتے۔ دوسرے کسی کسی جگہ پر بھیر واسنے والوں نے انوچت ملاوٹ کر مہاتماؤں کی نظر میں پورانوں کے گورو کو کم کر دیا ہے۔" (اشٹادش پوران درپن صفحہ ۲۹)

آج اوتار واد۔ مورتی پوجا۔ شرادھ کے متعلق پورانکوں کا نکتہ نگاہ بدل چکا ہے۔ شری شنکر اچاریہ کی مخالفت کرنے والے کنہیا لال شاستری کھول رہے ہیں۔ جگت گورو شنکر اچاریہ شدھی کے کام میں آریہ سماجیوں سے بھی ایک قدم آگے ہیں۔ دھوا دھو سناتن دھرم مندروں میں ہوتے ہیں۔

اسلام رشی کے پیچھے

شہزادہ مولوی احمد سلطان لکھتے ہیں۔ "مکرمہ مرفوعہ مطہرہ مصاحف کے مجموعہ کا نام وید مقدس ہے۔ جس کی چار جلدیں ہیں۔ سام وید۔ یجر وید۔ اتھر وید اور رگ وید۔ وید مقدس کو خدا کی کتاب نہ ماننا سوا جہالت اور تعصب کے اور کچھ نہیں۔ واجب ہے کہ وید مقدس اور اس کے رشی مہرشی حضرات پر ایمان لائیے۔" (دراعظ مسلمین باب دوم۔ خانہ چہارم)

مولوی احمد دین امرتسری فرماتے ہیں:- "قران شریف سے تمام ضروریں تو علیحدہ رہیں۔ نماز۔ زکوٰۃ جیسی دائمی ضروریات بھی پوری نہیں ہو سکتیں۔" (بلاغ امرتسر ۱۵ جون ۱۹۲۴ء)

احمدیت رشی کے قدموں پر

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو ساری عمر آریہ سماج اور رشی دیانند کی مخالفت کرتے رہے۔ ان کو آخری وقت خدا سے قادیان میں الہام دیا۔ "براہمن اوتار کا مقابلہ اچھا نہیں۔" (البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۶)

اُسی دن سے مرزا قادیانی نے آریہ سماج کی مخالفت چھوڑ دی۔ اور آہستہ آہستہ آریہ سماج کے نزدیک آنے لگے۔ اسلام کا کھنڈن کرنے لگے۔ زندگی کی آخری کتاب پیغام صلح میں وہ لکھتے ہیں۔ "ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔ ہمارا پختہ اعتقاد ہے۔ کہ وید انسان کا افترا نہیں۔ انسان کے افترا میں یہ قوت نہیں ہوتی۔ کہ کروڑوں لوگوں کو اپنی طرف کھینچ سکے۔" (پیغام صلح صفحہ ۱۱)

"جس قدر تعلیم اسلام میں پائی جاتی ہے۔ وہ تعلیم ویدک تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔" (پیغام صلح صفحہ ۵)

"نبیوں کے معجزے مسمریزم کے کھیل ہیں۔ کرشموں کے مشابہ ہیں۔ اسلئے معجزہ دکھانا سخت قابل نفرت کام ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹)

"قیامت جنتیوں پر ایک خاص حالت طاری ہونے کا نام اور وقت ہے۔ نہ اس روز حساب کتاب ہوگا۔ نہ عرش لایا جائے گا۔ نہ پل صراط۔ نہ فرشتوں کی دارو گیر۔ اس روز نہ کوئی جنتی جنت میں داخل کیا جائے گا۔ نہ دوزخی دوزخ میں دکھلایا جائے گا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۵)

"میں ایک ایسی جگہ بیٹھا ہوں۔ جہاں چاروں طرف بن ہیں۔ جن میں بیل گھوڑے۔ گدھے سور وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ سب انسان ہیں۔ جو بد عملوں سے ان صورتوں میں ہیں۔" (نزول مسیح صفحہ ۳۷)

"قران شریف خدا کا کلام اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴)

"اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ سارا قران شریف گالیوں سے پُر ہے۔ کیونکہ جو کچھ بتوں کی ذلت اور بت پرستوں کی حقارت اور ان کے بارے میں لعنت ملامت کے سخت الفاظ قران شریف میں استعمال کیے گئے ہیں۔ ہرگز ایسے نہیں۔ کہ جن کے سننے سے بت پرستوں کے دل خوش ہوں۔" (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۸۶-۹۰)

مغرب رشی کے قدموں پر

جرمن کے ڈاکٹر دانیر نے رشی دیانند کو خط لکھا۔ "ہم جرمن لوگ وید ... ستے ہیں۔ اور اب ... اور زبان کی پاکیزگی کو قائم رکھ ... آپ کے پاس کوئی ہوشیار ... ہمارے پاس بھیج دیویں ... اور میرے احباب کو وید ... منور کر سکے۔"

پروفیسر بر لوف صاحب وید کو دیکھ کر فرماتے ہیں۔ "بھارت ... ہمیں ہی ہے۔ ہم اسے دیکھ ... نہیں کر سکتے۔ اگر ہم بھارت کے ... کی زیادہ کھوج کریں۔ تو پتہ لگے ... دنیا کی ابتدا کا ایک صفحہ ہے۔ اور ... کے فلسفہ کے بغیر حقیقی فلاسفی حاصل ... ہو سکتی۔"

جیکو لیٹ صاحب جج پانڈیچری لکھتے ہیں:- "بھارت بھومی تم دھنیہ ہو ... محبت۔ شاعری۔ سائنس کی تم ماں ... وید انادی گیان کا بھنڈار ہے ... کا سرچشمہ ہے۔ اعلیٰ ترین اصول ..."

ہیری لائی صاحب لکھتے ہیں۔ "عیسائی دھرم میری آتما کو شانتی نہیں دے سکتا ... اسلئے میں بھارت جاتا ہوں۔ تاکہ ... پنڈتوں سے آریوں کے گیان کی ... کروں۔"

رومن رولینڈ صاحب فرماتے ہیں۔ "میں نے تمام مذاہب کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن مجھے ویدک دھرم ہی عالمگیر معلوم ہوتا ہے ... ویدک دھرم ہی آواگون کو مانتا ہے۔ تمام دنیا کو اسی اصول کے آگے سر جھکانا پڑے گا۔ دنیا ویسی خیال کے ہندوؤں کو مناسب ہے۔ کہ وہ اسے عالمگیر بنا دیں۔"

میکس مولر جس نے پہلے پہل ویدوں ... گڈریوں کے گیت لکھا تھا۔ رشی دیانند کی رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا دیکھنے کے بعد لکھتا ہے۔ "میرا دعویٰ ہے۔ بنی نوع انسان کے لیے دنیا بھر میں ویدوں کے مقابل کوئی پستک نہیں ہے۔ اور ہر ایک انسان کے لیے جو اپنی آتما کا گیان۔ اپنے بزرگوں کی علمیت مد نظر رکھتا ہو وید کا پڑھنا ضروری ہے۔"

ایڈورڈ کارپینٹر صاحب لکھتے ہیں۔ "مذہبی رسومات اور فتوحات کا زمانہ گذر چکا۔ ان کی اب دنیا کو ضرورت نہیں۔ اب تو ویدک دھرم کے اپنشد اور گیتا کے گیان کی فلاسفی دنیا میں پھیل سکتی ہے۔"

مسٹر ہٹلر اپنے آپ کو فخر سے آریہ کہتا ہے۔ جرمن جھنڈے پر ... سواستیکا یا اوم ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار

آریہ مسافر لاہور

مؤرخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء

بھگوان کی بھینٹ

آج سے پورے ۵۴ سال پہلے دُنیا سے اُس ستگورو کا پرستھان ہُوا تھا۔ کہ جس نے سوتی دنیا کو ایک ہی جھٹکے سے جگا دیا تھا۔ ۳۰ اکتوبر ۱۸۸۳ء کی شام کو جب دُنیا کے لوگ بیرونی اندھکار کو مٹانے کے لئے مصنوعی چراغوں سے کام لے رہے تھے آتمک جگت کا حقیقی آفتاب عالمتاب یعنی اُسی وقت غروب ہو رہا تھا۔ بھگوان دیانند نے ڈنڈی سنیاسی مہرشی درجانند کے قدموں میں رہ کر ستیہ سناتن دھرم کی جو سکھشا و دیکھشا لی تھی۔ اور اُن سے وداع ہوتے ہوئے گورو دکھشنا کے عوض میں اپنا سارا جیون ویدک دھرم کے اُدھار اور منش جاتی بلکہ پرانی ماتر کے سدھار کے لئے جو پرتگیا کی تھی۔ اُسے مہاراج نے کس خوبی و خوش اسلوبی سے نباہا۔ اس کا ایک زمانہ گواہ ہے۔ صدیوں سے جہالت کی تاریکی میں پھنسے ہوئے لوگوں نے جب ویدک سورج کی پہلی کرن کا اُجالا دیکھا۔ تو تلملا اُٹھے۔ اور اس گھبراہٹ اور بدحواسی کے عالم میں اپنے ہی محسن کو دُکھ دینے کے درپے ہو گئے۔

بھگوان دیانند کی جو نروان اردھ شتابدی اجمیر میں منائی گئی تھی۔ اُس اوسر پر شری ہر بلاس جی شاردا کے اُدیوگ سے ایک Commemoration Volume یادگاری کتاب چھاپی گئی تھی۔ جس میں دُنیا بھر کے مدبروں مصنفوں۔ فلاسفروں اور نیتاؤں کے مہندھ بھگوان دیانند کی ذات ستودہ صفات اور اُن کے کام کے متعلق درج کئے گئے تھے۔ ان میں ایک مضمون ایک مولوی صاحب کا ہے (جن کا نام نامی اس وقت راقم سطور ہذا کو فراموش ہو گیا ہے)۔ انہوں نے اپنے مضمون میں بتلایا ہے۔ کہ کس طرح رشی دیانند پر کوتاہ اندیش مخالف بار بار قاتلانہ حملے کرتے اور اُنہیں جام ہلاہل دے کر اُن کی زندگی کا خاتمہ کرنے کے درپے رہتے تھے۔ ایک موقعہ پر جب پورانکوں نے ویاکھیان کے بیچ میں مہرشی پر پتھر پھینکے۔ تو بھگوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کہ "دیکھو! اب ہم تم کو دیتے ہیں۔ اور تم لیتے نہیں ہو۔ لیکن وقت آئے گا۔ جب تم مانگو گے۔ اور ہم دینگے نہیں"۔ آج یہ رشی مکھ واکیہ اکھشر شہ ستیہ ثابت ہوا ہے ہمیں کئی ایسے مہانوبھاووں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے جنہوں نے زار زار روتے ہوئے اس پاپ کا اعتراف کیا کہ انہوں نے اپنے ناپاک ہاتھوں سے بھگوان پر پتھر ورشا کی تھی۔ وہی لوگ جو کسی وقت مہاراج کا سواگت اینٹ پتھر سے کرتے تھے۔ آج اس پاپ کو یاد کر کے روتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اے کاش! مہرشی کے ایک بار پھر درشن ہو جائیں۔ تاکہ اُن کی سیوا کر کے اس پاپ کا کچھ تو پرائشچت کر سکیں۔

مہرشی نے کیول آریہ جاتی اور بھارت ورش کا ہی اُدھار نہیں کیا۔ بلکہ بلا لحاظ تفریق مذہب و ملت و دیش و جاتی انہوں نے سب کو راہِ راست دکھایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج مختلف مذاہب کے علماء اپنے متوں کے سدھانتوں کو اس سانچہ میں ڈھال رہے ہیں۔ کہ جو سانچہ ویدک دھرم کا ہے۔ آج کا سناتن دھرم وہ سناتن دھرم نہیں۔ جو آج سے پچاس سال پہلے تھا۔ اسی طرح اسلام اور عیسائیت کے معتقدات کے متعلق عجیب و غریب تاویلیں ہو رہی ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں ہمیں سولن میں ایک پادری صاحب سے بات چیت کرنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے صاف الفاظ میں تسلیم کر لیا۔ کہ وہ مہرشی کو پرواہ نہ روپ سے نادی مانتے ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ آج سے پچاس سال پہلے عیسائیوں کو یہ سدھانت نہ سوجھا تھا۔ اسی طرح اب مسلمانوں میں سے مرزائی فریق بھی یہی کچھ مانتا ہے۔ دیگر کئی سدھانتوں کا بھی یہی حال ہے۔ ایک وقت تھا کہ آریہ سماجیوں کا محض اس وجہ سے بائیکاٹ کیا جاتا تھا۔ اور انہیں سخت تنگ کیا جاتا تھا۔ کہ وہ اچھوتوں اور دوسرے دھرمیوں کی شدھی کرتے تھے۔ لیکن آج یہ حال ہے۔ کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی طرف سے گھوشنا نکلتی ہے کہ کوئی منش اچھوت نہیں ہے سب کو پبلک کنوؤں سے پانی لینے اور پبلک سکولوں میں دیگر کہلانے والی اونچی جاتیوں کے بچوں کے ساتھ پڑھنے کا ادھیکار ہے۔ شری شنکر آچاریہ جی صاف الفاظ میں اعلان کر چکے ہیں۔ کہ جو ہندو جبر یا لالچ سے ودھرمی بن چکے ہیں۔ انہیں دوبارہ شدھ کر لینا چاہئے۔ مہاتما گاندھی بھی حال میں یہی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ سودیشی۔ سوراجیہ۔ اچھوت اُدھار۔ بدھوا دواہ۔ استری سکھشا۔ برودھ اور بال وواہ نشیدھ وغیرہ۔ کونسی اصلاح ہے جس کی ابتدا مہرشی دیانند نے نہیں کی تھی۔ مہرشی کے کام کے متعلق اگر ایک فقرہ میں سب کچھ بیان کرنا ہو۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ مہاراج نے اس صدیوں کی درماندہ جاتی کو از سرِ نو جیون پردان کیا۔ اور اس کی بیجان ہڈیوں میں از سرِ نو زندگی کی روح پھونکی۔

ناظرین! آج اُسی بنی نوع انسان کے محسنِ عظیم کی برسی ہے۔ ہر ایک شخص کا جو انسانوں کو فی الواقعہ انسان دیکھنے کا خواہشمند ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ دنیا سے جہالت۔ توہمات پرستی اور مردم پرستی کا خاتمہ ہو جائے فرض ہے آج کا دن پوری شردھا اور بھگتی کے ساتھ منائے اور رشی کا گن گان کرتے ہوئے اپنے جیون کو اُن کے چرن چنہوں پر چلانے کا یتن کرے۔

آریہ بھائیو! آپ کے لئے تو یہ پورب پرب اور بھی زیادہ مہتو رکھتا ہے۔ آؤ پیارے۔ آج ہم سب ملکر مہرشی کے گنوں کا چنتن کریں۔ اور انہوں نے اپنے کام کا جو بار ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالا ہے اُس سے سبکدوش ہونے کا یتن کرتے ہوئے اپنے عمل سے بھگوان کے چرنوں میں اپنی شردھا اور بھگتی کی بھینٹ رکھیں۔ بھگوان اس کام میں ہماری سہایتا کریں۔ یہی ہماری ہاردک اچھا و شبھ کامنا ہے۔

سبھا کی آمدنی و خرچ کی ششماہی رپورٹ:-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سمت ۱۹۹۴ کی پہلی ششماہی کی آمدنی و خرچ کا گوشوارہ آج کے پرچے میں کسی دوسری جگہ درج کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس غرض سے کہ ناظرین مقابلہ کر سکیں سمت ۱۹۹۳ کی اسی ششماہی کی آمدنی و خرچ کے اعداد بھی دیدیئے گئے ہیں۔ اس مقابلہ سے ناظرین پر بخوبی واضح ہو جائے گا۔ کہ پچھلے سال کی نسبت سبھا کے مختلف وبھاگوں میں آمدنی زیادہ اور خرچ کم ہوا ہے۔ کئی سال ہوئے سبھا کے وید پرچار وبھاگ کے استھر کوش میں ۶۰ ہزار روپیہ تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ گھٹ کر سمت ۱۹۹۱ میں یہ صرف دو ہزار رہ گیا تھا۔ اس عرصہ میں استھر کوش کو از سرِ نو بنانے کا یتن کیا گیا۔ اس سمے سبھا کے اس استھر کوش میں لگ بھگ ۱۷ ہزار روپیہ ہے۔ سبھا کا نشچے ہے۔ کہ اس استھر راشی کو بڑھایا جائے۔ اور اس کا صرف سود ہی خرچ کیا جائے

چنانچہ سبھا کے اسی آشے کو پورا کرنے کے لئے کچھ ایک استھر اپدیشک اور بھجنیک بھائیوں کو سبھا کی سیوا سے مکت کیا گیا ہے۔ کوشش یہ کی جا رہی ہے۔ کہ ان اُپدیشکوں کو بھی کسی استھانیہ سماج میں لگا یا جائے۔ یدی کوئی سماج اُن کی سیوا سے لابھ اُٹھانا چاہے۔ تو منتری سبھا سے پتر بیوہار کرے۔

آریہ مُسافر کو اخلاق کا سبق:-

شری مہاشہ کرشن جی نے اپنے اخبار پرکاش کے ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں غریب ایڈیٹر آریہ مسافر کو اخلاق کا سبق دیا ہے۔ وہ اس لئے کہ اس نے شری ماسٹر گوردتہ رام جی (لائلپور) کا وہ پتر کیوں شایع نہیں کیا۔ جس میں اُنہوں نے منتری دلت اُدھار سبھا کی آریہ مسافر میں شایع شدہ اُس چھٹی کا اُتر دیا تھا کہ جس میں انہوں (منتری جی) نے یہ لکھا تھا۔ کہ ماسٹر جی کی وہ چٹھی سبھا کے دفتر میں موصول نہیں ہوئی۔ جس میں انہوں نے دلت اُدھار سبھا کی صدارت سے استعفےٰ دیا تھا۔ اب اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ جب ماسٹر جی کا یہ پتر ہمارے پاس پہنچا۔ تو ہم نے اس وجہ سے کہ یہ ایک Controversial matter کے متعلق تھا۔ اسے پردہان جی کی سیوا میں بھیج دیا۔ اور جب اُن کی طرف سے آگیا موصول ہوئی۔ تو پہلی شایع شدہ چٹھی کا سنشودھن کر دیا گیا۔ یعنی ماسٹر جی کے پتر کا لب لباب بلا کم و کاست شایع کر دیا گیا۔ ناظرین کو یہ بھی معلوم رہے۔ کہ ماسٹر جی کا یہ پتر اس سے

eGangotri Gyaan Kosha

چار آنہ مشن فنڈ کو نہ بھولئے!

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نشچہ کے انوسار آریہ سماجوں کو مہرشی دیانند کے نروان پد پراپت کرنے کے دن رشی اُتسو مناتے ہوئے اپنے ہر ایک سبھاسد سے اُسکے پریوار سے فی کس ۴ر (چار آنہ) کے حساب سے چار آنہ مشن فنڈ میں جمع کرنا چاہیے اس موقعہ پر اس فنڈ میں جو روپیہ جمع ہوتا ہے وہ وید پرچار پر خرچ کیا جاتا ہے۔ جوکہ رشی کا حقیقی اُودیش تھا۔ ۴ر کی رقم کوئی زیادہ نہیں۔ اگر آریہ سماجیں ذرا سی کوشش کریں۔ تو اس فنڈ میں ہزاروں روپے جمع ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے۔ کہ آریہ بھائی اس ضروری فنڈ کی طرف سے اُپرام ہو رہے ہیں۔ ہم اپنے بھائیوں کو سچیت کرتے ہوئے اُن کے فرض سے آگاہ کرتے ہیں۔ کہ اپنے ست گورو کے سورگ آروہن کے دوس پر اپنے کرتویہ کو نہ بھولیں۔ اور وید پرچار میں سہائتا دے کر پنیہ کے بھاگی بنیں +

پہلے پرکاش۔ ریفارمر وغیرہ اخبارات میں شائع ہو چکا تھا۔

رہا اخلاق کا معاملہ۔ سو حیرت ہے کہ یہ صفحہ اس کوارٹر سے دیا جا رہا ہے۔ جو خود "استاد سفراط" کے قلم سے ایک ایسے بزدل شخص کے لیکھ شائع کر رہا ہے کہ جسے اپنا نام تک ظاہر کرنے کا حوصلہ نہیں ہوا۔ شاید اس کی یہ وجہ ہو کہ جو کچھ وہ اِن مضامین میں لکھ رہا ہے اس میں اتنی سچائی بھی نہیں۔ جیسی کہ ماش پر سفیدی۔ شاعر نے ٹھیک ہی تو کہا ہے ؎

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

پنڈت شانتی پرکاش جی کی اپیل خارج:-

آریہ جگت میں یہ خبر بڑے رنج و افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ صاحب سشن جج گورداسپور نے شری پنڈت شانتی پرکاش جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اپیل جو انہوں نے اُس مقدمہ کے متعلق جو ان کے خلاف قادیاں میں ایک تقریر کے متعلق چلایا گیا تھا عدالت ماتحت کے فیصلہ کے خلاف دائر کر رکھی تھی ۲۶ر اکتوبر کو فیصلہ سُناتے ہوئے خارج کر دی ہے۔ اور عدالت ماتحت کا فیصلہ برقرار رکھتے ہوئے پنڈت جی کو جو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی تھی وہ بحال رکھی ہے۔ ابھی تک ہم نے یہ فیصلہ نہیں دیکھا۔ اس لئے اس کے متعلق کوئی رائے ظاہر نہیں کی جا سکتی۔ لیکن ہم یہ لکھنے کے بغیر نہیں رہ...

عام لوگوں بلکہ وکلا تک کو بھی جنہوں نے عدالت سشن میں تمام بحث کو سُنا تھا۔ یہی اُمید تھی۔ کہ پنڈت جی بالکل بری کر دیئے جائیں گے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ یہ اُمید بر نہیں آئی۔ ہمیں اس مصیبت میں پنڈت جی کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔

اندھا کس کی؟

لاہوری ناستک منڈلی کے آرگن ستیہ دیو سمواد کے ایڈیٹر نے اپنے اخبار کے ۲۶ر اکتوبر کے پرچے میں ہمیں محض اس وجہ سے بے نقط سُنائی ہیں۔ کہ ہم نے یہ حد الگنی کیوں کہہ دی۔ کہ دیو سماجی رائے صاحب جھانگی رام جی کے سوالات کا جواب دینے کی بجائے انہیں فحش گالیاں دے رہے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب دیو سمواد رائے صاحب کو گالیاں دینے کا اپنا حق اس دلیل سے ثابت کرتے ہیں:-

"جو شخص اپنی مہا نیچ فطرت اور اپنے سب سے بڑے محسن بھگوان دیو آتما کی لاثانی مہما اور انکے مہا اُپکاروں وغیرہ کے متعلق اپنے ہاتھ سے بلیسیوں خطوط لکھ کر اور سینکڑوں آدمیوں کے سامنے اور ایک بھری سبھا میں اپنے ایسے بھاووں کا کھلم کھلا اظہار کر کے اور اپنی تحریروں کا اپنی عملی زندگی میں سچا ثبوت دیکر اب یہ کہتا ہو کہ وہ سب کچھ جھوٹ ہے۔ وہ شخص شریف اور ہوشمند لوگوں کی نظر و میں جس قسم کا بے ایمان۔ جھوٹا۔ مہا کرتگھن بے حیا۔ منتقم مزاج اور حاسد سمجھا جا سکتا ہے۔ اس کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔"

دیپاولی

(از شری یوگ دھیان جی پاسی بی۔ اے خوشاب)

سُنتا ہے کون اپنی کسے جا سُنائیں ہم
جاتی کے دُکھ کی بات ہے کس کو بتائیں ہم
آئے رشی سا اور بھی کوئی جہان میں
آئے کہ قوم کی اُسے حالت دکھائیں ہم
شائد بھنور سے دھرم کی کشتی نکال لیں تو
آؤ تو زور مل کے ذرا آزمائیں ہم
عرش بریں بھی جن کی صداؤں سے گونج اُٹھے
ویدک دھرم کی جے کے وہ نعرے لگائیں ہم
دیپاولی ہے پاس ہے گھر گھر میں روشنی
دل کے بھی گھر کو آؤ کہ روشن بنائیں ہم

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آمدنی و خرچ کی ششماہی رپورٹ

رپورٹ آمد و خرچ سمت ۱۹۹۳ و ۱۹۹۴ بکرمی

آمدنی

	سمت ۱۹۹۳	سمت ۱۹۹۴
وید پرچار دان	۷۴۳۳/۵/۳	۹۲۳۶/۸/-
انوسندھان	۳۴۹/۱۳/-	۱۹۷/۵/-
آریہ	۵۲۱/۱۴/-	۳۵۹/۱۱/-
لیکھرام سمارک دان	۱۳/۲/-	۳۲/۶/۹
آریہ مسافر چندہ	۷۷۴/۱۳/۳	۶۲۲/۱۳/۹
" " دان		۱۸۰/۱۳/-
شردھانند سمارک	۳/۴/۳	۲۷/۹/-
اپدیشک ودیالیہ	۱۸۷/۴/۶	۲۷۹/۳/۹
وشالش	۵۱۷/-/-	۱۷۹۲/۹/۶
آریہ ودیارتھی آشرم	۵۶۵/۸/-	۹۱۱/۴/۹
ساہتیہ وبھاگ	×	۸۴۳/-/۹

خرچ

	سمت ۱۹۹۳	سمت ۱۹۹۴
اپدیشک ودیتن	۱۲۴۷۲/۱۱/-	[illegible]
مارگ دبیہ اسفر خرچ	۳۹۲۰/۶/۷	[illegible]
گرام پرچار	۲۹۲/۲/-	[illegible]
انوسندھان	۱۲۶۵/۱۱/۶	[illegible]
آریہ	۱۰۰۲/-/۹	[illegible]
لیکھرام ندھی ودیتن	۳۰/۱۲/-	[illegible]
آریہ مسافر	۱۲۲۴/۱۲/۹	[illegible]
شردھانند سمارک	۳۸۴/۱/۳	[illegible]
اپدیشک ودیالیہ	۲۵۸۳/۱۱/۹	[illegible]
سبھا محکمہ کاریالیہ، مارگ دبیہ اسفر خرچ انترنگ سبھا، خرچ آڈیٹر	[illegible]	[illegible]
آریہ ودیارتھی آشرم	۱۲۳۷/۶/-	[illegible]
ساہتیہ وبھاگ	×	[illegible]

کہ ایک وقت دیو گورو صاحب...

تک دیو گورو کے متعلق بھی وہی الفاظ استعمال...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha.

آریہ اُپدیشکوں کو پرچار کے دوران میں کیسی کیسی مصائب پیش آتی ہیں

ایک اُپدیشک کی دردانگیز داستان

ایک سنسان جنگل میں ایک چیتے نے حملہ کر دیا کس طرح بال بال بچے

۲۳ اکتوبر کو آریہ سماج کوٹ نیناں کے اُتسو پر پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر اور پنڈت رام سروپ جی پاراشری اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آئے ہوئے تھے۔ میں بھی گیا تھا۔ بات چیت کے دوران میں اس امر کا چرچا ہو رہا تھا۔ کہ بعض لوگ آریہ اُپدیشکوں کو بدنام کرنے کے لئے عجیب عجیب باتیں کہتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک لیڈر نے ایک موقعہ پر چند دیگر اصحاب کی موجودگی میں مجھ سے کہا تھا کہ جتنی موج یہ اُپدیشک لوٹتے ہیں۔ اتنی اور کسی کو نصیب نہیں ہوتی۔ لیکن ان لوگوں کو کیا معلوم ہے۔ کہ غریب اپدیشکوں کو دھرم پرچار کرتے ہوئے انہیں کیسے کیسے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جس کے پیر نہ پھوٹی بوائی
وہ کیا جانے پیڑ پرائی

یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ تو پنڈت رام سروپ جی نے اپنے حال کے چند خوفناک تجربات بیان کئے جنہیں سُنکر میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میں ان خوفناک مصائب کا جن کا پنڈت جی کو اپنا فرض منصبی سر انجام دیتے ہوئے پچھلے دلوں سامنا کرنا پڑا کچھ مختصر سا حال درج ذیل کرتا ہوں۔ تاکہ آریہ جنتا کو پتہ لگ سکے۔ کہ آریہ اُپدیشکوں کو اپنے کام کے دوران میں بعض اوقات کیسے خوفناک حادثات پیش آجاتے ہیں۔ پنڈت رام سروپ جی پاراشری ماہ اگست کے آخیر میں آریہ سماج کلو کا جلسہ کھتم کرا کر ۱۱ ستمبر ۱۹۳۷ء کو ہوشیارپور سے بڈسر ضلع کانگڑہ کو پرچارارتھ اکیلے جا رہے تھے۔ اودنہ پہنچ کر انہوں نے ایک گھوڑا کرایہ پر لیا۔ کیونکہ وہاں سے بڈسر ۲۰ میل کے قریب فاصلہ پر ہے۔ پنڈت جی گھڑی شام ہو جانے تک موضع لٹھیانی میں جو اودنہ سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر ہے پہنچے۔ وہاں پانی وغیرہ پینے کے لئے کچھ دیر سستائے۔ اور پھر وہاں سے چل پڑے۔ اسی اثنا میں رات بڑھ چکی تھی۔ اور بقیہ راستہ ایک سنسان جنگل میں سے ہو کر جاتا تھا۔ اگرچہ بعض اشخاص نے پنڈت جی سے وہیں قیام کرنے کے لئے کہا۔ تاہم یہ خیال کر کے کہ صرف چار میل کا فاصلہ ہی باقی ہے انہوں نے لٹھیانی سے چل دینا ہی مناسب خیال کیا۔ میں یہ لکھنا بھول گیا۔ کہ جب پنڈت جی اودنہ سے چلے۔ تو اُن کے ساتھ علاوہ گھوڑے والے کے ایک برہمن بھی ہو لیا تھا جو ریٹائرڈ فوجی سپاہی تھا۔ وہ جب اودنہ میں اپنی ٹارچ میں مصالحہ ڈلوانے کے لئے گیا۔ تو پنڈت جی نے اپنی ٹارچ بھی اُسے مصالحہ ڈلوانے کے لئے دے دی۔ لٹھیانی پہنچ کر وہ ایک تنور

سمجھ کر کہ وہ پیچھے آتا ہوگا سفر جاری رکھا۔ راستہ میں گھوڑے والے نے پنڈت جی کو اس جنگل کے خوفناک حالات بتلانے شروع کئے۔ اُس نے بتلایا۔ کہ کس طرح اس جنگل میں کئی دفعہ راہ گذروں پر چیتے نے حملہ کیا۔ اور کئی آدمیوں کا نقصان کر دیا ہے۔ چنانچہ اس قسم کی ڈرنے ڈرانے والی باتیں کرتے کراتے پنڈت جی اور یہ گھوڑے والا چلے جا رہے تھے۔ پنڈت جی آگے آگے تھے درمیان میں سامان سے لدا ہوا گھوڑا اور اُس کے پیچھے گھوڑے والا تھا۔ جب وہ ۲½ میل کے قریب طے کر چکے۔ اور خوفناک سنسان جنگل کے عین وروسط میں پہنچے۔ تو اس وقت سب طرف سناٹا چھا رہا تھا۔ آدم زاد کا کہیں دُور دُور تک کوئی نشان نظر نہ آتا تھا۔ اندھیرا اتنا سخت تھا۔ کہ ہاتھ پسارے سجھائی نہ دیتا تھا۔ اتنے میں گھوڑے والا اچلا اٹھا۔ ہائے چیتا آگیا۔ بس یہ سُنکر پنڈت جی تو سُن سے رہ گئے۔ گویا جسم میں خون کا دورہ ہی بند ہو گیا۔ اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ جب کچھ اوسان بجا ہوئے۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ گھوڑا گرا پڑا ہے۔ اور چیتا زور سے کودنے کی وجہ سے گھوڑے کے اوپر سے ہو کر آگے پتھروں کے ساتھ جا ٹکرایا ہے۔ اس ٹکر کی وجہ سے پتھر کھڈ میں لڑھک گیا۔ چیتا بھی اس کے ساتھ ہی نیچے گیا۔ اُدھر گھوڑے والا برابر شور مچا رہا تھا۔ اور پنڈت جی نے بھی اس کا کچھ کچھ ساتھ دینا شروع کر دیا تھا۔

اتنے میں انہیں اس فوجی برہمن کی آواز سنائی دی جو لٹھیانی میں روٹی کھانے کے لئے ٹھہر گیا تھا۔ اُس نے بھی اُن کی آواز سُنکر شور مچانا شروع کر دیا۔ اور ساتھ ہی دونوں ٹارچوں کی روشنی ادھر اُدھر ڈالنے لگا۔ چیتے نے جب یہ شور سُنا اور روشنی دیکھی تو وہ گھبرا سا گیا۔ اور کھڈ میں سے سڑک پر آکر ایک ہی جست لگائی اور پہاڑی کے اوپر دجو اُس جگہ کے عین سر پر تھی کہ جہاں پنڈت

برہمن بھی موقعہ پر پہنچ گیا۔ اُس نے جب ٹارچ کی روشنی چیتے کی طرف ڈالی۔ تو پنڈت جی کہتے ہیں۔ "کہ اُسے دیکھ کر میری جان سی نکل گئی"۔ چیتے نے پورا منہ کھولکر ایسے زور سے دھاڑ لگائی کہ تمام جنگل گونج اٹھا۔ تینوں آدمیوں نے بہتیرا شور مچایا۔ لیکن چونکہ چیتے کو شکار گھوڑا اُسے نظر آ رہا تھا۔ اسلئے وہ وہاں سے سرکنے کا نام نہ لیتا تھا۔ اور یہ تینوں سمجھتے تھے۔ کہ بس اب جان گئی۔ یہ لگاتار ٹارچوں سے اس درندہ پر روشنی ڈال رہے تھے۔ اور شائد اسی کی وجہ سے وہ دوبارہ حملہ نہ کر کے پہاڑی پر کھڑا دھاڑ رہا تھا۔ پنڈت جی بتلاتے ہیں۔ کہ اس کی آنکھیں ایسی روشن تھیں۔ گویا دو مشعلیں جل رہی ہوں۔ جنہیں دیکھ دیکھ کر کلیجہ مُنہ کو آ رہا تھا۔ خیر جب یہ چیتے کو وہاں سے بھگانے میں ناکامیاب ہوئے تو گھوڑے والے کو ایک عقل کی بات سُوجھی۔ اُس نے اردگرد سے گھاس پھوس اکٹھا کر کے آگ جلائی۔ اور تینوں نے یہ جلتی ہوئی لکڑیاں اُٹھا اٹھا کر چیتے کی طرف پھینکنی شروع کیں۔ پہلے تو چیتا سخت غصہ سے دھاڑتا رہا۔ لیکن پھر ایک زور کی دھاڑ لگا کر اوپر پہاڑوں میں چلا گیا۔ پنڈت جی بتاتے ہیں۔ کہ اگرچہ اس تمام کاروائی میں صرف پندرہ بیس منٹ ہی لگے ہوں گے۔ لیکن اُن کے لئے یہ قلیل وقت بھی قیامت کا نمونہ تھا۔ جب اُنہوں نے ہر طرح تسلی کر لی۔ کہ اب چیتا مہاراج واقعی تشریف لے گئے ہیں۔ تو انہوں نے گھوڑے کی طرف توجہ کی۔ یہ حضرت ابھی تک سُدھ بُدھ بھلائے زمین ناپ رہے تھے۔ اسے ہوش میں لانے کا بڑا یتن کیا گیا۔ آخر بڑی مشکل سے اُس نے آنکھیں کھولیں۔ اور اسے کھڑا کر کے اس پر سامان لادا گیا۔ اور وہاں سے آگے کو پرستھان کیا۔ مگر چلنے کو تو وہ وہاں سے چل پڑے۔ لیکن قدم قدم پر مارے ڈر کے اوسان خطا ہوئے جاتے تھے۔ اگر کہیں

تو یہ سمجھتے۔ کہ بس چیتا آگیا۔ سنسان جنگل۔ چاروں طرف سخت تاریکی۔ تینوں آدمیوں اور گھوڑے (اور تینوں درندوں کا شکار) کے علاوہ کوئی آدم نہ آدم زاد۔ ہر طرف ہُو کا عالم۔ اور اُس پر طرہ یہ کہ چیتے مہاراج کے درشن ہو چکے تھے۔ بس کچھ نہ پوچھئے۔ کلیجہ پکڑے۔ پربھو کا سمرن کرتے ہوئے ڈرتے کانپتے بیچارے چلے جا رہے تھے۔ ناظرین ذرا اپنی چشم تصور سے اس خوفناک حالت کا اندازہ لگا کر دیکھیں۔ اور پنڈت جی کی بجائے اپنے آپ کو اس میں رکھ کر سوچیں۔ کہ وہ کیسا بھیانک درشیہ ہوگا۔ تمام راستہ تینوں بھائی بلند آواز سے شور مچاتے جا رہے تھے۔ آخر خدا خدا کر کے جب ۱۰ بجے رات کے قریب بڈسر میں پہنچے۔ تو جان میں جان آئی۔ اس تمام واقعہ پر غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ پنڈت جی گھوڑے والے اور گھوڑے کی جان محض اس وجہ سے بچی۔ کہ فوجی برہمن ٹارچ سمیت عین وقت پر پہنچ گیا تھا۔ اور اس نے دُور سے ہی دونوں ٹارچوں سے چیتے پر روشنی ڈالنا شروع کر دیا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو یقیناً چیتا ان پر دوبارہ حملہ کرتا اور تینوں کو ٹھکانے لگا کر دم لیتا۔ یہ تو بھگوان کی کرپا سمجھنی چاہئے۔ کہ برہمن دیوتا موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور ان کی جان بچ گئی۔ اگلے ہفتہ ناظرین کو اس سے بھی زیادہ رونگٹے کھڑے کرانے والے واقعات بتائے جائیں گے۔ ناظرین شوق سے انتظار کریں۔

(پریم)

آریہ یووک سنگھ لاہور

آریہ ودیارتھی آشرم کے کھل جانے سے آریہ یووک سنگھ پھر سے پہلے کی طرح کام کرنے لگ گیا ہے۔ اسکے آدھین سب سے پہلے رائے صاحب ڈاکٹر متھرا داس جی موگہ والہ کا ۳ اکتوبر ۳۷ء کو "میں نے کابل میں کیا دیکھا" مضمون پر ویاکھیان ہوا۔ ویاکھیان پُر از معلومات تھا۔ لیکچر کے بعد کئی اپستھت سجنوں نے سوال کئے۔ اور ڈاکٹر صاحب نے ہر ایک سوال کا جواب دیا۔ اسکے بعد اگلے ہفتہ ۱۰ اکتوبر کو پنڈت رُچی رام جی کا "عرب میں سات سال" پر ویاکھیان ہوا۔ انہوں نے اپنے لیکچر میں بتلایا۔ کہ وہ کس طرح پیدل سفر کرتے ہوئے عرب میں پہنچے اور عرب میں کس طرح انہوں نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

آریہ یووک سنگھ نے ایسی آیوجنا بنائی ہے کہ کچھ کال تک وہ ملکوں کے حالات کے سمبندھ میں ہی ویاکھیان کرائے۔ چنانچہ ۱۷ اکتوبر کو شری متھرا جی بیرسٹر نے "میں نے جاپان میں کیا دیکھا" مضمون پر لیکچر دینا سویکار کر لیا ہے

سوامی دیانند اور آریہ سماج

(شری لالہ لاجپت رائے کے قلم سے)

سوامی دیانند میرے گورو ہیں۔ میں نے سنسار میں کیول انہیں کو ایک ماتر اپنا گورو مانا ہے۔ وہ میرے دہرم کے پتا ہیں۔ اور آریہ سماج میری دہرم کی ماتا ہے۔ ان دونوں کی گود میں میں نے پرورش پائی۔ اور اپنے دل اور دماغ کو ڈھالا مجھ کو ابھیمان اس بات کا ہے۔ کہ میرا گورو بڑا آزاد منش تھا۔ اُس نے ہم کو آزادی سے وچار کرنا۔ آزادی سے بولنا۔ اور آزادی سے اپنے کرتویہ کا پالن کرنا سکھایا۔ مجھ کو اس بات کا بھی گرو ہے کہ میری دہرم کی ماتا نے مجھ کو ایک سنستھا میں بدھ ہو کر رہنا سکھلایا۔ ایک نے آزادی پردان کی۔ تو دوسرے نے مجھ کو ڈسپلن کا دان دیا۔ اس کے بغیر نہ تو انسان اپنا سدھار کر سکتا ہے نہ کسی اور کا۔ آزادی اور ڈسپلن ہر ایک بھلے آدمی کی زندگی کا آدہار ہیں۔ نوجوان آزادی چاہتے ہیں۔ مگر ڈسپلن سے گھبراتے ہیں۔ جب تک یہ دونو بھاو ان کے اندر اچھے تناسب سے شامل نہ ہو جاویں۔ ان کی زندگی میٹھی اور مفید نہیں ہو سکتی۔ سوامی جی مہاراج نے ہم کو دیش پریم کا میٹھا پھل کھلایا۔ جاتی سیوا اور جاتی بھگتی کا بیج ہمارے اندر بویا۔ ساتھ ہی ہم کو یہ بھی اپدیش کیا۔ کہ ہم اپنے ہردیہ کو وشال اور کھلا رکھیں۔ تاکہ منش ماتر اس میں سما جاویں۔ ہماری دیش بھگتی دہرم کے آدھین ہے۔ یورپین قوم پرستوں کی طرح سے وہ تنگ اور تیکھی نہ ہونی چاہئے۔ جب ایک اہل جرمن یہ کہہ کر پکارتا ہے کہ اُس کی جنم بھومی سب پدارتھوں سے زیادہ اس کو عزیز ہے۔ تو وہ بعض اوقات اپنے دل کو تنگ کر کے دُنیا میں رنگا رنگ اور قسما قسم کے فسادات کی بنیاد ڈالتا ہے۔ اور یہ تعلیم دیتا ہے کہ میری قوم خواہ غلطی پر بھی ہو۔ تو بھی اُس کی غلطی مجھ کو پریہ ہے۔ اس میں یہاں تک تو سچائی ہے۔ کہ باوجود غلطی کرنے کے بھی ہم کو ہماری جاتی پر پریہ ہونی چاہئے۔ جو شخص جس قدر زیادہ کمزور ہو۔ زیادہ کم سمجھ ہو۔ جس قدر زیادہ پاپی ہو۔ اسی قدر زیادہ محبت ہم کو اس سے ہونی چاہئے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ بذاتہ غلطی سے یا پاپ سے یا ادہرم سے ہم کو پریم ہو۔ جیسے ماتا پتا کو اپنے چھوٹے بچے سے زیادہ پریم ہوتا ہے اور باوجود غلطی اور شرارت کے اُن کے پریم کا سروت سرو تر بہتا رہتا ہے۔ اسی طرح ہم کو اپنی جاتی اور اپنے دیش سے سدا پریم کرنا چاہئے۔ اور جاتی کی غلطیوں اور شرارتوں سے ہم کو اصلی پریم میں کوئی کمی نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن اس کا ارتھ یہ نہیں ہے کہ ہم جاتی کی غلطیوں اور اس کی ادہرم یکت کارروائیوں کو بھی پیار کرنے لگیں۔ سوامی جی مہاراج نے ہم کو جاتیہ سیوا کا اپدیش دیا۔ پرنتو اس سے بھی بڑھ کر دہرم پر درڑھ رہنے کا اپدیش کیا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمارا دیش اور ہماری جاتی دہرم کے راستے میں ورِدھی کرے۔ دہرم سے مراد یہاں پر ان چند سدھانتوں سے نہیں ہے۔ جن کا نام مت ہے۔ دہرم شبد اس گہرے اور وشال معنوں میں لیا جاتا ہے۔ جو ہمارے شاستر کاروں نے اس کے لئے نیت کئے ہیں۔ سدھانتوں کے بوجھ کے نیچے دب کر اپنے سدھانتوں کے ابھیمان پر دہرماتما بننے کی چیشٹا کرتا ہے۔ وہ ضرور ہی دہرماتما نہیں بن جاتا۔ دہرم کا سمبندھ بہت کچھ کرم اور آچرن سے ہے۔ نہ کہ کیول خشک گیان سے۔ دہرماتما بننے کے لئے ایک خاص طرح کا دل بنانا ہوتا ہے جس میں وشالتا۔ ویالتا۔ نیائے اور نیکی کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ میں اپنے آریہ سماجی بھائیوں سے یہ نویدن کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ وہ سوامی دیانند کے سچے پتر جبھی ہو سکتے ہیں۔ جبکہ وہ سوامی جی جیسا دل اور گردہ بنائیں۔ ان کے شبدوں پر ہی کٹی بدھ نہ ہوں۔ بلکہ ان کے شبدوں کی اصلی روح کو اپنے اندر دہارن کریں۔ سوامی جی مہاراج کا دماغ جہاں وشال تھا۔ ساتھ ہی اُن کا ہردیہ بھی اتنا بڑا تھا کہ سارا سنسار اس میں سما جاتا تھا۔ اُن کو ادہرم سے۔ پاپ سے۔ مکر اور فریب سے۔ بغض اور دغا سے۔ چالبازی اور چالاکی سے۔ غلامی اور بندگی سے سخت نفرت تھی۔ پرنتو وہ پاپیوں اور ادہرمیوں کو بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھنا پسند نہ کرتے تھے۔ میں ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ دیش کے اس کٹھن سمے میں وہ آریہ سماجیوں کو اپنے گورو کی طرح وشال اور مہان ہونے کی شکتی دے اور ان کے اندر سے تعصب اور کھٹائی کو نکال کر سچی بڑائی اور سچے مہتو کا پرویش کرائے +

خط وکتابت کرتے وقت چِٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ...

رشی وچن امرت

(سنگرہ کرتا شری گنیش دت جی آریہ جام پور)

(۱) مُبارک ہے وہ خاندان اور خوش نصیب ہے وہ اولاد۔ جس کے سر پر دہرم پر چلنے والے اور عالم ماں باپ ہوں۔ ماں سے جس قدر ہدایات اور فیض اولاد کو پہنچتے ہیں۔ اُس قدر کسی اور سے نہیں (دوسرا سمولاس)

(۲) جن کا دل علمی شغل میں لگا رہتا ہے۔ جو نیک اور متحمل مزاج۔ راست گوئی وغیرہ محمدہ اصولوں کے پابند۔ غرور اور ناپاکی سے الگ رہ کر دوسروں کی ناپاکی دور کرنے والے ہیں۔ راستی کی ہدایت اور علم کی خیرات سے دنیا داروں کی تکلیفات دور کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا وجود دھنیہ ہے۔ (تیسرا سمولاس)

(۳) جس خاندان میں عورت سے مرد اور مرد سے عورت ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔ اُس خاندان میں راحت۔ دولت۔ نیک نامی قیام کرتی ہے۔ اور جہاں رنجیدگی اور شورش ہوتی ہے وہاں دُکھ مفلسی اور بدنامی رہا کرتی ہے۔ (چوتھا سمولاس)

(۴) جیسے ندیاں اور دریا تب تک چلتے ہیں۔ جب تک سمندر میں نہیں پہنچ جاتے۔ جس طرح تمام جاندار ہوا کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس طرح گرہست آشرم کے بغیر کسی آشرم کا کوئی کاروبار پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ برہمچاری۔ بان پرستھی اور سنیاسی تینوں آشرموں کو دان اور اناج وغیرہ دے کر گرہستی ہی سہارا دیتا ہے۔ اسلئے گرہست آشرم سریشٹ ہے۔ لیکن گرہست آشرم میں راحت تب ملتی ہے۔ جب عورت اور مرد دونو باہم خوش۔ عالم۔ محنتی اور سب قسم کے کاموں سے واقف ہوں۔ (چوتھا سمولاس)

(۵) مدعا یہ کہ راجہ کو خود مختاری کے طور پر سلطنت کے مکمل اختیارات نہ دیئے جاویں۔ بلکہ بادشاہ جو ممبر انجمن ہے۔ انجمن اُس کی محتاج ہے۔ اور انجمن کا محتاج بادشاہ۔ نیز بادشاہ اور انجمن محتاج رعایا کے ہوں۔ اور رعایا محتاج بادشاہ اور انجمن کی۔ پس سلطنت میں کسی کو قطعی اختیار روا نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ جس طرح شیر اور ماس خور جانور موٹے جانوروں کو ... رعایا کو تباہ کر دیتا ہے۔ (چھٹا سمولاس)

(۶) یہ قول درست ہے۔ کہ راجاؤں کے لئے راجہ کسان وغیرہ محنت کرنے والے ہیں اور راجہ اُن کا محافظ ہے۔ اگر رعایا نہ ہو۔ تو راجہ کس کا؟ اور راجہ نہ ہو۔ تو رعایا کس کی؟ دونوں اپنے کاموں میں آزاد اور مشترکہ محبت کے کاموں میں ایک دوسرے کے پابند ہیں۔ (چھٹا سمولاس)

(۷) اب بدبخت آریوں کی سستی۔ غفلت اور باہمی نفاق کی وجہ سے دوسرے ملکوں میں تو راج کرنے کی کتھا ہی کیا۔ خود آریہ ورت میں بھی اس وقت آریوں کا مکمل آزاد خود مختار اور بے خوف راجیہ نہیں ہے۔ جو کچھ ہے۔ اُس کو بھی غیر ملک والے پامال کر رہے ہیں۔ کچھ تھوڑے سے راجہ خود مختار ہیں۔ جب بُرے دن آتے ہیں۔ تب ملک کے رہنے والوں کو طرح طرح کی تکلیف بھوگنی پڑتی ہے۔ کوئی کتنا ہی کرے جو سودیشی راجیہ ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے۔ (چھٹا سمولاس)

(۸) آریہ ورت میں غیر ملک والوں کا راجیہ ہونے کے باعث آپس کی پھوٹ۔ اختلاف مذہب۔ برہمچریہ نہ رکھنا۔ علم نہ پڑھنا نہ پڑھانا۔ بچپن میں بلا سوئمبر کے شادیاں ہونا۔ دولت میں پھنسنا۔ دروغ گوئی وغیرہ بدعادات اور وید ودیا کا پرچار نہ کرنا وغیرہ بُرے کام ہیں۔ جب آپس میں بھائی بھائی لڑتے ہیں۔ تب ہی بدیشی آ کر پنچ بن بیٹھتا ہے۔ (چھٹا سمولاس)

(۹) آپس کی پھوٹ سے کورو پانڈو اور یادوں کا ستیاناش ہو گیا۔ وہ تو ہو گیا۔ لیکن اب تک بھی وہی مرض پیچھے لگا ہوا ہے۔ نہ جانے یہ خوفناک راکشس کب چھوڑے گا۔ یا ہم آریوں کو سب سکھوں سے محروم کر کے دکھ کے سمندر میں ڈبو کر ہلاک کر دیگا۔ پرمیشور اپنا فضل کرے۔ کہ یہ مرض ہم آریوں میں سے دور ہو جاوے۔ (دسواں سمولاس)

(۱۰) یہ آریہ ورت ملک ایسا ہے۔ کہ جس کی مانند دوسرے زمین پر کوئی دوسرا ملک نہیں ہے۔ اس لئے اس زمین کا نام سورن بھومی ہے۔ کیونکہ یہی سونا وغیرہ جواہرات ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رشی دیانند کے اوپکار

(از پنڈت مکند رام جی پروہت آریہ سماج حافظ آباد)

پوجیہ دیوِیو اور پیارے دہرم کے پریمی بھائیو! جگت گرو مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے اوپکار اور کام آج سارے سنسار میں سورج کی طرح چمک رہے ہیں۔ ہر ایک ودیشی پریمی اور وچارشیل سجن بھگوان دیانند کے اوپکاروں کو مُکت کنٹھ سے ورنن کرتے ہیں۔

سچ مچ سوامی جی مہاراج کے آنے سے پیشتر آریہ ورت کہلانے والے دیش کی اور ہماری بہت ہی خستہ حالت تھی۔ بھارت واسی بدرسموں میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور دہرم کرم سے لوگوں کو نفرت ہو رہی تھی۔ ہم لوگ وید اور شاستروں کے ناموں سے بھی ناواقف تھے۔ تعلیم یافتہ فرقہ بھی مغربی تہذیب کا دلدادہ تھا ان کے دلوں میں وید اور شاستروں کے لئے قطعاً استھان نہیں تھا۔ بلکہ ویدوں کے کرتاؤں کو بھانڈ۔ دہورت۔ نشاچر اور ویدوں کو گڈریوں کے گیت کہتے تھے۔ اپنے بزرگوں کو جنگلی اور وحشی کہہ کر مخول کرتے تھے۔ سنسکرت بھاشا مردہ بھاشا اور ویدک دہرم کو کچے دھاگے کے برابر کمزور اور پوچ سمجھتے تھے۔ اس وقت رام۔ کرشن کی سنتان اپنی دہرم مریادا کو چھوڑتی ہوئی اور مذہبوں کی طرف جا رہی تھی۔ اسوقت ہمارے دہرم کی نیا بھنور میں پڑی ہوئی چکر کھا رہی تھی۔ ایسی خطرناک حالت میں پھنسے ہوئے یہ لوگ ہاہاکار کر رہے تھے۔ اس ویدک دہرم کی بیڑی کو بچانے والا کوئی سچا ناخدا نظر نہیں آتا تھا۔

اس گھور مصیبت اور اہنکار کو دُور کرنے کے لئے پرم پتا پرماتما کی طرف سے جنوبی ہند میں ایک پورن آتما کا پرادُربھاو ہوا جس نے ان ہاہاکار کرنے والے لوگوں سے بھاؤ کو جانا اور اسی وقت بھارت سے اندھکار اور بدرسموں کے دور کرنے کا پرن کر لیا۔ اور اسی منجھدار میں ڈولتی ہوئی نیا کو پار لگانے کے لئے لنگوٹ کس کر تیار ہو گئے۔ اور سچا ناخدا بن کر نیا کو پکڑ لیا۔ اور کنارے کی طرف بہانے لگا۔ مگر حیف! کہ ان لوگوں نے اس کی امداد نہیں کی۔ بلکہ اس کو اپنا دشمن جان کر سب کے سب ڈنڈوں اور پتھروں سے اس ملاح (دیانند) کو مارنے لگے۔ لیکن آہا!! دھنیہ ہو رشی آپ کو جو اپنٹ

پر لگا ہی دیا۔ سجنو! اس پیارے رشی کا نام ہی دیانند تھا۔ جیسا نام ویسی ہی صفات۔ دیانند کی دیا سے ہی آج ستیہ سناتن ویدک دہرم کا ڈنکہ سنسار میں بج رہا ہے۔ میں ڈنکے کی چوٹ سے کہتا ہوں۔ کہ اگر مہرشی دیانند نہ آتے۔ تو آج رام اور کرشن کی اولاد کا کہیں نام و نشان بھی نہ پایا جاتا۔

مخالف لوگوں نے حساب لگا کر نتیجے کر دیا تھا کہ پچاس سال کے اندر سارا بھارت ورش عیسے اکا پجاری ہو جائے گا۔ اور ایک طرح سے ایسا کہنا کچھ ٹھیک ہی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب پنڈت نیل کنٹھ شاستری جیسے ودوان ویدک دہرم کو چھوڑ گئے۔ پھر اوروں کا تو کہنا ہی کیا تھا۔ دن دہاڑے رشی منیوں کی سنتان لٹ رہی تھی۔ آریہ جاتی بالکل ہی مُردہ ہو چلی تھی۔ آپ خواہ مانیں یا نہ مانیں مردے کی یہی تو شناخت ہے۔ کہ جس میں حاضمہ اور حفاظت نہ ہو۔ دیکھو اکثر لوگ یہ مثال دیا کرتے ہیں۔ کہ مسیح مردے کو جلا دیا کرتے تھے۔ لیکن یہ ناممکن سا معلوم ہوتا ہے۔ پر یہ ٹھیک ہے کہ رشی دیانند کے جلائے ہوئے مردے تمہیں یہ ساکشات دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ مثال آپ رامائن سے لے سکتے ہیں۔ کہ مردے کو جلانے والے کا کتنا مان اور عزت ہوتی ہے۔ ہاں یہ بیچاری ویر ہنومان نے ہمالیہ سے سنجیونی بوٹی لا کر مہاراج رامچندر کے مردہ سم بھائی لکشمن کو جلایا تھا۔ آپ رامائن پڑھ کر دیکھ لیں۔ لنکا سے لوٹنے پر راج تلک کے موقعہ پر شری رامچندر جی نے سب کو انعامات تقسیم کئے۔ مگر ہنومان کو کچھ بھی نہیں دیا۔ بھرت۔ سگریو وغیرہ نے جب اس کا سبب پوچھا۔ تو بھگوان رام نے کہا کہ ہنومان نے جو میرے مردہ بھائی لکشمن کو جلا کر بڑا بھاری اوپکار کیا ہے۔ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو اس کے بدلے میں اسے دے سکوں۔ اگر میں بمعہ سیتا اپنے پران بھی نیوچھاور کر دوں۔ تو بھی میں ہنومان کے اوپکاروں سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ سچ جانئے۔ اگر اس وقت مریادا پرشوتم رام ہوتے تو اپنی پچیس ۲۵ کروڑ مردہ سنتان کو وید رُوپی سنجیونی پلا کر زندہ کرنے والے یوگیراج مہرشی دیانند کے اوپرتن ... رام کی

رِشی چرنوں میں

(از برہمانند جی آریہ سیوک۔ پردہان آریہ کمار سبھا میانوالی)

تُم کو لاکھوں پرنام — تُم کو لاکھوں پرنام

جگ کے پیارے ویدوں والے۔ تُم کو لاکھوں پرنام۔ تُم کو....

ویدوں کی ہے بانی نرالی — پیارے رشی تیری شان نرالی

ویدوں کے منوالے۔ تُم کو لاکھوں پرنام۔ تُم کو....

ہندوؤں کی سب شان چلی ہے — گئو ماتا کی جان چلی ہے

ان کی جان بچا لے۔ تُم کو لاکھوں پرنام۔ تُم کو....

اپنی گئوئیں آن بچاؤ — پاپیوں سے اب انہیں چھڑاؤ

گئوؤں کے رکھوالے۔ تُم کو لاکھوں پرنام۔ تُم کو....

سوئے ہندو آن جگاؤ — ان کو پھر سے آریہ بناؤ

ہاں ہاں۔ آریہ بنانے والے۔ تُم کو لاکھوں پرنام۔ تُم کو....

آؤ پیارے سوامی آؤ! — سیوک کے سب سنشے مٹاؤ

ہاتھ میں وید سنبھالے۔ تُم کو لاکھوں پرنام۔ تُم کو لاکھوں پرنام

اولاد کہلانے والو! تم بھی اگر بھگوان دیانند کے رِن سے اُرِن ہونا چاہتے ہو۔ تو کمربستہ ہو جاؤ۔ اور سنسار میں ویدک دہرم کے پرچار کا ڈنکہ بجا دو۔ ارے جس رشی نے تمہارے لئے اٹھارہ دفعہ کی سمادھی کے آنند کو چھوڑا اور خود زہر کا پیالہ پیا۔ لیکن تمہیں امرت پلایا۔ اینٹ پتھر کھا کر ویدک دہرم پھیلایا۔ ہندو قوم کی ڈوبتی نیا کو بچایا۔ ایک اوپکار ہو تو گناؤں۔ بھائیو! اس رشی نے تو ہماری بہتری کے لئے اپنے تن من کا بھی سواہا کر دیا تھا۔ لہذا اس رشی کے ہمارے اوپر انیک اوپکار ہیں۔ اگر تم لوگ سچ مچ اس رن سے اُرِن ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس پوتر ویدک دہرم کو چاروں طرف پھیلا دو۔ پرانہ سمر نیہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر اور پنڈت گورودت ایم۔ اے تتھا شری سوامی شردھانند کے سمان گُرو بھگتی کا پریچے دو۔ رشی کی امر آتما تمہاری سُستی اور بزدلی کو دیکھ کر شوک کر رہی ہے۔ کیا کوئی ایسا آریہ ہے۔ جو راجا اشوک کی طرح اپنے پتر اور پتریوں کو سنیاسی بنا کر اپنے گورو کے مشن کے پرچار کو بھیجے۔ آپ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ ہم استی استی سال تک گھروں میں ہی بیٹھے رہیں۔ اور ہماری اولاد بالو ہنکو کری کرتی رہے۔ تو مجھے بتلاؤ۔ کیا اس پرکار رشی کے رِن سے اُرِن ہو جاؤ گے!۔ نہیں!! ہرگز نہیں!!!

بھائیو! آج دیوالی کا تیوہار ہے وچار دیئے اس سے ہم کو کیا آدیش ملتا ہے۔ آج کے دن رشی دیانند ویدک دہرم کے پرچار کی ذمہ داری ہمارے اوپر چھوڑ کر موکش دہام کو سدہار گئے تھے۔ سوچو تم نے اس آدیش کو کہاں تک پورا کیا ہے۔ فقط۔

آریہ سماج داجل کا سالانہ جلسہ

امسال آریہ سماج داجل نے مورخہ ۱۰، ۱۱ نومبر اپنا سالانہ جلسہ منانے کا نشچے کیا ہے۔ جلسہ پر آریہ سماج کے پرسدھ اُپدیشک اور بھجن دکھیات بھجنیک سجنوں نے پدھارنا سویکار کر لیا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ اس سال کا سالانہ جلسہ اگلے سب جلسوں کا ریکارڈ ہو گا۔ اسلئے تمام ضلع بھر کے آریہ سماجیوں تتھا داجل نواسی بھائیوں کو جو کہ باہر سے آئے ہوئے ہیں سُوچت کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جلسہ پر ضرور درشن دے کر اپنی ماترِی بھومی کے پرتی پریم کا درشن کرائیں۔

(چاندن رام منتری آریہ سماج داجل)

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کا دسواں سالانہ جلسہ

پروگرام

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کا دسواں سالانہ جلسہ ۲۹ر اکتوبر سے ۲ر نومبر ۱۹۳۷ء تک ہوگا۔ اس کا پروگرام حسب ذیل ہے:-

۲۹ر اکتوبر ۱۹۳۷ء شکروار

۴ بجے سے ۵ بجے تک۔ نوین بالکاؤں کا چیناؤ

۳۰ر اکتوبر ۱۹۳۷ء شنیچروار۔ پراتہ کال

۸ بجے سے ۹ بجے تک۔ ایشور پرارتھنا ہون

۹ بجے سے ۹¾ ۔ ۔ دھرم اپدیش شری پنڈت دیوشرما جی ودیالنکار آچاریہ گوروکل کانگڑی (نوٹ) یجہ کوپی جگیاسو سادھک شری آچاریہ جی سے پرشن کریں گے۔ اُسکا وہ سمادھان کرینگے۔

۹¾ سے ۱۱ بجے تک۔ دیوبانی سمیلن۔ پردھان شریمتی شانتا دیوی جی شاستری لاہور

(۱) کنیاؤں کی شلوکوں تتھا ویدمنتروں کی انتیاکھری۔

(۲) [illegible] برطانیہ اور گاندھی تتھا بھارت ماتا کا سنسکرت شلوکوں میں سمواد۔

(۳) ورتمان کالے دن آشرم دیوستھا ویواہ کی نہ وا؟ وشے پر واد وواد ہوگا۔

مدھیانہو تر

۲ سے ۳ بجے تک۔ سرسوتی سمیلن کی پرتھم بیٹھک۔ پردھانہ۔ شریمتی سوبھاگیہ وتی جانکی دیوی جی بجاج۔ وردھا۔ کماری کلاوتی جی ودیالنکرتا۔ "بھارت میں سوراجیہ اندولن اُس کا بھوت اور بھوشیہ" وشے پر ہندی میں نبندھ پڑھیں گی۔ اور اُس پر واد وواد ہوگا۔

۳ سے ۴ بجے تک۔ سرسوتی سمیلن کی دوسری بیٹھک۔ پردھان۔ شریمان پنڈت وشوناتھ ودیالنکار اپادھیائے وید گوروکل کانگڑی برہمچارنی ویدوتی نوسنا تکا۔ "سانکھیہ اور انیشور واد" پر نبندھ پڑھیں گی۔ اور واد وواد ہوگا۔ تتھا برہمچارنی کا ئیسری نوسناتکا "وید میں کرنا رس" پر نبندھ پڑھیں گی۔

۴ بجے سے ۵ بجے تک۔ سرسوتی سمیلن کی تیسری بیٹھک۔ پردھان۔ شریمان پنڈت ایودھیا پرشاد جی ویدک مشنری۔ کماری انسویا دیوی ودیالنکرتا ہندی میں "ڈکاس واد (Evolution) اور وید" پر نبندھ پڑھیں گی۔

۵ سے ۶ بجے تک۔ ویاکھیان شریمان پنڈت یشپال جی سدھانت النکار منتری دیانند دلت اُدھار سبھا لاہور۔ وشے "ورتمان اشانتی اور آریہ سماج"۔

راتری

۸ سے ۹ بجے تک۔ ویاکھیان شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی ویدک مشنری۔ کلکتہ۔

۳۱ر اکتوبر ۱۹۳۷ء اتوار۔ پراتہ کال

۸ سے ۹ بجے تک۔ ایشور پرارتھنا ہون

۹ سے ۹½ بجے تک۔ بھجن

۹½ سے ۱۰½ بجے تک۔ نوسناتکاؤں کا دیکھشانت سنسکار ہوگا۔ شریمتی سوبھاگیہ وتی جانکی دیوی جی بجاج وردھا پتری ندھی کماری شانتا دیوی جی ودیالنکرتا نوسناتکاؤں کا سواگت کریں گی۔ مہاتما گاندھی جی کا آشیرواد سندیش سُنایا جاوے گا۔ تتھا سرو اُتم اُتیرن کنیاؤں کو پاریتوشک تتھا پدک وتیرن کئے جاوینگے۔

(نوٹ)۔ دیکھشانت سنسکار سے پُوروتپا کار یہ آچاریہ جی کے آشرم کے آگے ہوگا۔ پھر وہاں سے ایک جلوس (جس میں پرانی سناتکائیں اُپادھیایکائیں تتھا برہمچارنیاں ہونگی) چلیگا۔ اور گوروکل کی پرکرما کر پنڈال میں آوے گا۔

مدھیانہو تر

½۱ بجے سے ¼۲ بجے تک۔ بھجن۔

¾۲ بجے سے ½۳ بجے تک۔ اکھل بھارتیہ استری کنیا مہاودیالیہ وادوواد سمیلن۔ وشے۔ "کیا دھرم سوراجیہ اندولن میں بادھک ہے؟"

پردھانہ۔ شریمتی جانکی دیوی جی بجاج وردھا۔ نرنایک۔ شریمان پنڈت نیکی رام جی شرما۔ شریمان پنڈت ایودھیا پرشاد جی ویدک مشنری کلکتہ تتھا شری یُت پروہت مہیندر پرتاپ جی شاستری ایم۔ اے۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج ڈیرہ دون۔

جو سنستھائیں اپنے پرتی ندھی بھیجنا چاہیں۔ وہ ایک پرتی ندھی پکھش میں تتھا دوسرے وپکھش میں بولنے کے لئے بھیج دیں۔ جس کی سُوچنا ہمیں مورخہ ۲۵ر اکتوبر تک مل جانی چاہئے۔

½۳ سے ۴ بجے تک۔ ویاکھیان کماری شانتا دیوی ودیالنکرتا۔ وشے "کنیا گوروکل کی اوشیکتائیں"۔

۴ سے ۵ بجے تک۔ ویاکھیان تتھا اپیل شریمان پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار مہوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور۔

راتری

۸ بجے سے ۹ بجے تک۔ ویاکھیان شریمان پنڈت نیکی رام جی شرما۔

یکم نومبر ۱۹۳۷ء سوموار۔ پراتہ کال

½۷ سے ¾۸ بجے تک۔ ایشور پرارتھنا ہون تتھا نوین کنیاؤں کا یگیوپویت تتھا ویدارمبھ سنسکار۔

¾۸ سے ½۹ بجے تک۔ ویاکھیان شریمتی سرسوتی دیوی جی ساہتیہ آچاریہ کلکتہ۔ وشے۔ "مدھیہ کالین بھارت"

½۹ سے ¾۱۰ بجے تک۔ ویاکھیان شری پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور۔

¾۱۰ سے ۱۱ بجے تک۔ ویاکھیان شریمتی چندروتی جی [illegible]

۱۱ بجے سے ¾۱۱ بجے تک۔ ویاکھیان شریمان پنڈت ستیہ ورت جی سدھانت النکار اُپادھیائے گوروکل کانگڑی ہردوار۔

مدھیانہو تر

½۱ بجے سے ۲ بجے تک۔ بھجن۔

۲ بجے سے ۳ بجے تک۔ سرسوتی سمیلن کی چوتھی بیٹھک۔ پردھان۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی۔ امرت دھارا فارمیسی لاہور۔ شریمتی پدمنی دیوی بی۔ اے "دکھشن بھارت میں راشٹر بھاشا پرچار" وشے پر نبندھ پڑھیں گی۔

۳ سے ¾۳ بجے تک۔ ویاکھیان شری پنڈت وشوناتھ جی ودیالنکار ویداُپادھیائے گوروکل کانگڑی۔ وشے۔ "وید کا مہتو"۔

¾۳ سے ½۴ بجے تک۔ ویاکھیان شری سوامی ستیانند جی مہاراج پریذیڈنٹ ہندو مشن کلکتہ۔ وشے۔ "ہندو سنگٹھن"۔

½۴ سے ۵ بجے تک۔ پرانتوں میں کانگرس سرکار کی سپھلتا تتھا اسپھلتا پر برہمچارنیوں کا بڑا منورنجک سمواد۔

۵ سے ½۶ بجے تک۔ کوتا تتھا گلپ سمیلن جس میں کنیائیں اپنی اپنی رچنائیں سُنا دیں گی۔

(نوٹ):- یدی باہر کے کوئی تتھا کوئی مہاشے اپنی کوتائیں تتھا گلپ سُنانا چاہیں۔ تو پنڈت دھرم دیو جی شاستری درشن کیسری سنیوجک سمیلن سے انومتی لے لیں۔

راتری

۸ بجے سے ۱۰ بجے تک۔ پردھان۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا "شاریرک اُنتی" وشے پر ویاکھیان دینگے۔ اس کے بعد شری ڈاکٹر بالکرشن جی شاریرک بل کے بڑے بڑے آشچریہ جنک کھیل دکھاویں گے

۲ر نومبر ۱۹۳۷ء منگلوار (کیول دیویوں کے لئے)

۹ بجے سے ۱۲ بجے تک۔ مہیلا سمیلن تتھا برہمچارنیوں کے کھیل آدی۔

اس کے بعد۔ دھنیہ واد تتھا شانتی پاٹھ۔

(ودیاوتی سیٹھ بی۔ اے۔ آچاریہ کنیا گوروکل)

بقیہ صفحہ ۵

پارس پتھر جو سُنا جاتا ہے۔ کہ جس کو لوہے کی مانند مفلس غیر ملک والے چھونے پر ہی سونا یعنی دولتمند ہو جاتے ہیں [illegible]

ایک اُبھرتے ہونہار سناتک آریہ سماج کا [illegible]

آریہ جنتا کو وہ دِرشیہ بھولا نہیں ہوگا۔ جب شری چندر گپت بھی ودیالنکار نے دیکھشانت سنسکار کے سمے اپنے سارے سورن پدک گوروکل کانگڑی کے ارپن کر دیئے تھے جنہیں اس سے شری ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ نے پانچ صد روپیہ پر خرید کر پھر واپس کر دیا تھا۔ اس کے پشچات انہوں نے نرواہ ماتر لیکر گوروکل کانگڑی کی سیوا کی اور ورش کے انت میں جب جانے لگے۔ تو جو ایک سو روپیہ ورش بھر میں جمع ہوئے تھے گورو کل ماتا کی بھینٹ کر گئے۔ یہی نہیں۔ کہ سناتک چندر گپت جی میں کیول تیاگ بھاؤ ہیں۔ ان کا اتہاس شاستر کا گیان انتیا اُونچا ہے۔ کہ اُن کی لکھی "لسپنگ" و "مہتر بھارت" گوروکل کانگڑی کی سوربہ کماری گرنتھ مالا میں پرکاشت ہو رہی ہے۔ جو اِن کی ودوتا اور ان کے تیاگ دونوں کا ایک ساتھ پریچے دے رہی ہے۔ کیونکہ یہ پُستک بھی انہوں نے گوروکل کانگڑی کے ارپن کر دی ہے۔ ان کے دھارا پرواہ سنسکرت بولنے کی دھاک کاشی جیسی ودیا کی نگری میں جم چکی ہے۔ ان سب سے بڑھ کر خوبی اس نوجوان میں وہ جوش ہے۔ جو اس کی رگ رگ میں پھوٹا پڑتا ہے۔

میں اس نوجوان کے گیت گانے نہیں چلا ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ اس ہیرے کے کئی کونے ابھی تراشنے کے قابل ہیں۔ پرنتو وہ ہیرا کونسا ہے۔ جو راج مکٹ میں لگنے سے پہلے تراشا نہیں جاتا۔ مگر میرا کام تو اس ہیرے کو آریہ جنتا کے چرنوں میں بھینٹ کرنے کا تھا۔ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے انوسندھان وبھاگ کی طرف سے کام کر رہے ہیں۔ اب تراشنا اور اپنی ٹھیک جگہ پر جڑنا آریہ جنتا کا کام ہے۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ یہ ہیرا آریہ سماج کے اتہاس میں اُجل تارے کی طرح چمکے گا۔

(بدھ دیو ودیالنکار۔ ادھیکش انوسندھان وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

اپنی ذات کی طرح دوسروں کے دکھ سکھ اور ہانی لابھ کو سمجھے۔ ناانصافی کرنے والے اگر کے طاقتور ہو تو پھر بھی نہ ڈرے اور دھرماتما خواہ کمزور ہو تو بھی اس سے ڈرتا ہے۔ یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ دھرماتما لوگ خواہ کتنے ہی بیکس کمزور اور بے ہنر کیوں نہ ہوں اپنی ساری طاقت سے ان کی حفاظت۔ ترقی اور خوشی کی برتاؤ کے لئے کوشش کرے۔ اور ادھرمی صاحب دولت نہایت طاقتور اور صاحب لیاقت بھی ہو۔ تو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اب مورتی پوجا کے ساتھ ساتھ کوایجوکیشن اور سینما کے خلاف بھی تحریری شاستر ارتھ کرنے ہونگے

(از راؤ بہادر ماسٹر آتمارام جی ۔ بڑودہ)

(۱) اس وقت آریہ سماج کو چند سال سے لئے پورانک مورتی پوجا کی تحریری تردید کی جگہ پاتنا نند اس کے ساتھ ساتھ دو نئے ادبدک سرشٹی نیم کے خلاف مضامین پر تحریری شاستر ارتھ بذریعہ نامی آریہ مسافر وغیرہ اردو اخبارات میں جاری کرنے ہوں گے۔ کارن یہ کہ یہ دو مضمون نہ صرف ہندو آریہ سماجی سکھ اور مسلمانوں کے مذہب کے خلاف ہیں بلکہ یہ جملہ ہندوستانی قوم کے لئے نہایت مضر اور زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ اسنو۔

(۲) انگریزی راج سے پہلے گھر میں ہر ایک ہندو۔ سکھ اور مسلمان اہل خانہ اپنے لڑکے لڑکیوں کو ایک ساتھ تعلیم (جس کو اگر کوئی کو ایجوکیشن کہہ سکے یا کہدے تو بڑی بات نہیں) دیا کرتے تھے۔ نہ صرف یہی کہ ۸ برس کی عمر تک ہندو سکھ مسلمان کے بچے گھر میں مشترکہ تعلیم (کو ایجوکیشن) پاتے تھے۔ بلکہ دیسی گڑیوں اور دیسی کھلونوں دوارا وہ بالا ستھیہ گیم جیں مندرجہ بالا تعلیم کے ساتھ ساتھ کنڈرگارٹن کی تعلیم کا نہایت ضروری جزو جو آج کل سرکاری کنڈرگارٹن سکولوں میں اسی عمر تک دیکھائی نہیں دیتے تھے۔

مزید برآں دیوالی۔ ہولی اور دیگر مذہبی دنوں میں اپنے اپنے مذہب کے انوسار میلے اپنی پرب بھی منانے سیکھ لیتے تھے۔ اگر ہندو کا لڑکا ہندی کے اکھشر سیکھ جاتا تھا تو سکھ اور مسلمان ہیں کے لڑکے گورمکھی اور اردو حروف ضرور سیکھ کر نمبوں ہی خط وکتابت کرنے کے لائق گھر میں ہو جاتے تھے۔ واضح ہو کہ خود بچوں کی اپنی والدہ اور اپنا باپ جب انکی ابتدائی کو ایجوکیشن کے معلم اور ہندو گھر کا پروہت یا سکھ گوردوارے کا بھائی و دوان اور مسلمان والدین کے مسجد کے ملاں آدمی بھی انسپکٹر کا کام کر جاتے تھے۔ وہ زمانہ مبارک تھا۔

آریہ ہندو جاتی کے سب شاستروں میں مثلاً شت پتھ نامی براہمن گرنتھ میں صاف ارشاد ہے کہ ہر ایک بچے کے تین استاد ہونے چاہئیں یعنی اول ماتا دوسرے باپ اور تیسرے اچاریہ ماتری مان۔ پتری مان اچاریہ وان پرشو وید (دیکھو شت پتھ براہمن گرنتھ)

مزید برآں منو سمرتی میں جو قانون کی کتاب ہے حکم ہے کہ آٹھ برس کے بعد سب لڑکے لڑکیاں گھر میں کو ایجوکیشن لینے کے بعد اپنی اپنی علیحدہ گورو کلوں میں مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے جا دیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ولایتی بارھی ایجوکیشن کی یہاں ممانعت ہے۔

آج کل لنڈن سے جو علمی رسالہ بنام *Senior Teachers Magazine* نکلتا ہے۔ اس میں چند باتیں نہایت ضروری درج ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ گذشتہ سال ایک نامی تعلیمی کانفرنس لنڈن میں ہوئی۔ جس کی سبھا پتی ایک ایم۔ اے لیڈی انسپکٹر انگریز قوم کی تھی۔ اس نے نہایت تجربہ کاری کی کھری باتیں کہی ہیں۔ اُن کا سار حسب ذیل ہے۔

"آٹھ برس کی عمر تک ہماری قوم کے مشترکہ سکولوں میں کوئی بھی خرابی نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس سے آگے کی عمر کے سال تجربہ سے نہایت ہی نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ ہمارے نوجوان اپنے اپنے خاص خاص اعضا کے نمودار ہو جانے پر خوابوں میں باہم یعنی لڑکے لڑکیاں زناکاری کرتے ہیں۔ دن بھر ناول پڑھتے اور اتوار کو گرجا کی جگہ سیر باغ میں جاتے ہیں وہاں سب قسم کی بدمعاشی عملاً کرتے ہیں اور بد بختی کی حد کے علاوہ کبھی کبھی حمل تک گرائے جاتے ہیں۔ اس وقت جب ان کے جسموں میں *Physiological changes* شروع ہو جاتی ہیں۔ تب یہ کو ایجوکیشن جو آٹھ برس کے بعد بھی ہم دیتے ہیں ہماری قوم کے لئے زہر قاتل کا اثر رکھتی ہے"!

(۳) آج کل ہمارے دماغ اتنے غلام ہو گئے ہیں۔ کہ اگر کل کو برٹش پارلیمنٹ قانوناً مندرجہ

اپنے آپ کو کمزور نہ ہونے دو

ایک طرف زندگی کی کشمکش بڑھ گئی ہے۔ دوسری طرف بے احتیاطیوں کی طرف موجودہ زمانے کا انسان بڑھ رہا ہے۔ اِن صورت میں کمزوری، بڑھاپا بہت جلد حملہ آور ہوتا ہے۔ سردیوں میں کچھ مدت کے واسطے تفکرات سے علیحدہ ہو کر تعطیل منا کر صرف صحت کے اصولوں سے اپنے جسم، دل و دماغ کو تازہ کرو۔ کوئی نہایت اچھی مقوی دوائی کھا کر خالی خزانہ کو پر کرو۔ تاکہ تم کو بہت جلد کف افسوس نہ ملنا پڑے۔

کوی ونود ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تیار کردہ چند اکسیریں یہاں لکھی جاتی ہیں ان میں سے کسی کو منگوا کر ابھی کھانا شروع کر دو

اکسیر ۱۶ — تمام اعضاء رئیسہ کو یکساں طاقت دینے والی عجیب دوائی ہے۔ دل و دماغ جگر گردہ مثانہ سب کی کمزوری کو دور کرتی اور جریان سرعت۔ کمزوری کا علاج اور بعثاب کی سب بیماریوں کو دور کرتی ہے۔ تیزی اس میں بالکل نہیں ہے۔ قیمت ۸ گولی عہ

اکسیر ۴۴ — یہ ایک نہایت اعلیٰ یاقوتی ہے جو کہ سرعت کیواسطے خاص طور پر نافع ہے اور جوانی کی امنگوں کیواسطے بینظیر ہے۔ دل میں خوشی روح میں تازگی پیدا کرتی ہے خوراک ۱ رماشہ ہے قیمت ۲ تولہ دو روپیہ نمونہ آٹھ آنے ۸ ر

اکسیر ۳۳ — یہ سفوف ہے جو کہ بیرج کو پیدا کرتا بڑھاتا اور مضبوط بناتا ہے۔ اولاد پیدا ہونا ہے۔ منقذ کے ساتھ بھی لیا جاتا ہے۔ جریان و احتلام کو دور کرتا ہے۔ جسم کو موٹا کرتا ہے اور مضبوط بناتا ہے قیمت ایک پاؤ صرف دو روپے۔ نمونہ ۸ ر

اکسیر ۱ — یہ مقوی باہ ہے سستی۔ کمزوری کو دور کرتی ہے بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو پہلوان بناتی ہے قیمت ۲۰ گولی چار روپے ۱۰ گولی دو روپیہ نمونہ ۸ ر۔ ایک یا دو گولی روزانہ دودھ یا پانی کے ساتھ کھانی کافی ہیں۔

دیسی ویکسین ۳۳ — ہے جو کہ اسکے واسطے نادر ہے۔ یہ دوائی مقوی بھی ہے اور دافع سرعت بھی ... اسکے اندر شامل نہیں قیمت ۔

طلاء ۱۴ — یہ بیرونی نقائص کو دور کرنے کے لئے بہترین طلاء ہے جو پٹھوں کو تقویت پہنچا کر بالکل نئی طاقت بخشتا ہے جو لوگ اپنے ہاتھوں اپنا ستیاناس کر چکے ہیں انکو مقویات کے ساتھ اسکو ضرور استعمال کرنا چاہئے قیمت فی شیشی چھ روپے نصف شیشی تین روپے

مفصل حالات کے لئے سالانہ امراض مخصوصہ مردان مفت طلب فرماویں!

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون لاہور

المشتہر: امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ

خط وکتابت وتار کے لئے پتہ: امرت دھارا لاہور

Gangotri Gyaan Kosha

رشی دیانند کے اُپکار

(از شریمتی اُوشا دیوی جی دہرم پتنی ڈاکٹر ستیہ پال جی ہیڈن روڈ لاہور)

رشی دیانند کی ہزاروں اُپکار کی باتیں ہیں۔ جن پر جتنا کوئی چاہے اپنی بُدھی انوسار لکھ سکتا ہے۔ جیسے ایک ایشور کی پُوجا۔ اور برہمچریہ کا پالن۔ لوگ بھُول چکے تھے۔ انھوں نے پتہ جیوت کیا۔ اور ویدوں کے درشن ناممکن ہو چکے تھے۔ رشی نے پھر سے چھپوا کر دیش دیشانتر اور گھر گھر میں پہنچایا۔ آج جو ویدوں کا پٹھن پاٹھن ہوتا ہے۔ یہ اسی رشی کی کرپا ہے۔ ہون۔ یگیہ کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ آج پرایہ گھر گھر میں ہون یگیہ ہوتے۔ تھا وید منتروں کی دھُونی گونجتی ہے۔ اور استری جاتی کا اتنا اُدھار و سُدھار کیا۔ کہ جن کو شودر مانا جاتا تھا آج ادھانگنی بن کر سنمان پا رہی ہیں۔ کنیا پاٹھ شالائیں۔ گورو کل کالج اور سکول آدی کھول کر جیتہ آریہ جاتی کو اُٹھا دیا ہے۔ جو اچھُوت جاتیاں تھیں۔ وہ آج دیا آدی گُنوں سے اُچ اوستھا کو پراپت ہوئیں وہو رہی ہیں۔ اور دوسری ویوستھا جو جنم جاتی سے مان کر گر چکی تھیں۔ وہ گُن کرم سوبھاؤ سے کرموں و دوارا لوگ اپنا اپنا ادھیکار لے رہے ہیں۔ اتیادی انیک باتیں ہیں۔ یدی ان کا وستار کیا جاوے۔ تو بہت لمبا چوڑا ہو سکتا ہے۔ پرنتو مجھے آج ایک نئی بات سُوجھی ہے۔ جو میں لکھنا چاہتی ہوں۔ کہ رشی دیانند نے ہم کو کئی ایک گیان جوڑے بتلائے ہیں۔ جن کو ہم اگیان میں پڑ کر کچھ کا کچھ سمجھ رہے تھے۔ جیسے تیاگ اور بھوگ۔ دیا اور نیائے۔ تیرتھ اور برت۔ تپ اور دان۔ نرجھیتا اور سچائی۔ پروہت اور گورو۔ یوگی اور تپی۔ برہمچریہ اور سکھ۔ کلنک اور نشکلنک۔ بھگتی اور بھگتی۔ پرشارتھ اور پراربدھ۔ سنتوش اور لوبھ۔ بھگتی اور شکتی۔ سداچار اور نرابھیمان۔ اجر اور امر۔ سرو شکتیمان اور اجنما۔ سچدانند اور اننت۔ نرگن اور سوگن۔ ایش اور بل۔ شردھا اور ترک۔ کرم اور گیان۔ ان کے ارتھ رشی دیانند نے جو بتلائے۔ وہ ایسے ادبھُت کئے۔ کہ ہماری گیان کی آنکھیں کھُل گئیں۔

یہ ۴۴ باتیں ہیں جو میں نے سمجھ کر اکیس جوڑے ان کا نام رکھا ہے۔ ان کی پورو ک اور لابھدائک ہو سکتی ہیں۔ پرنتو میں وچار شیل پُرشوں پر وشواس رکھتی ہوئی بہیں سماپت کر دیتی ہوں۔ اور نیچے ان جوڑوں کے دوہے لکھ دیتی ہوں۔ جن کو پڑھ کر اور سمجھ کر ہماری بہنیں تتھا بھائی لابھ اُٹھا سکیں گے۔ میں آشا کرتی ہوں۔ کہ میرے اس تھوڑے سے لوگ بُدھیمان لوگ بھلی پرکار سمجھ کر لابھ اُٹھائیں گے۔

وہ جوڑے مندرجہ ذیل دوہوں میں ہیں:-

تیاگ بھوگ شردھا ترک کرم گیان دیا نیائے
تیرتھ برت تپ دان کو نربھے ستیہ سُنائے
پروہت گورو یوگی تپی برہمچریہ سُکھ دائے
کلنک نشکلنک کو بھگتی بھگتی دکھائے
پرشارتھ پرارابدھ کو سنتوش لوبھ ہر شائے
بھگتی شکتی سداچارن نرابھیمان ہو جائے
اجر امر ہے پربھو سچدانند اننت
سرو شکتیمان وہ اجنما ہے بھگونت
نرگن سوگن کیا ہے ایش بل دیا بتائے
جوڑے گنے اکیس یہ دیانند درشائے

بس میں یہی چاہتی ہوں۔ کہ ان جوڑوں کو آپ جتنا بھی سمجھیں گے اُتنی ہی گیان کی پراپتی ہوگی۔ اور سکھ ہوگا۔ ان باتوں کو ہم کچھ کا کچھ سمجھے بیٹھے تھے۔ اب بھی جن لوگوں نے گوڑھ ارتھوں کو نہیں جانا۔ اگیان میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ہم رشی دیانند کا اننت دھنیہ واد کرتے ہیں جس کی کرپا سے ہم نے ستیہ گیان کی پراپتی کی۔

(بقیہ صفحہ ۴)

(۴) ایک شخص نے آجکل مجھ سے کہا کہ پوجیہ دین بندھو اینڈریوز صاحب مدر انڈیا کے جواب میں کوئی اعلےٰ دنداں شکن کتاب انگریزی میں لکھنے والے ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ مبارک بات ہے۔ مگر بندہ کی ناقص ذاتی رائے میں مدر انڈیا کتاب کا عملی کھنڈن ہر ایک شہر کے سینما گھر میں ہندو مسلمان سکھ اور پارسی بچوں کے سامنے ہو جاتا ہے۔ استو۔ مزید برآں یورپ امریکہ کے واسی جیون کا بیج ہندوستانی قوم میں جو بویا جا رہا ہے وہ زہر قاتل سے کم نہیں۔ فقط۔

دیوالی کا برت

اے پیاری آریہ جاتی کے پیارے نونہالو۔ رشی کے پوتر جیون کو اپنے جیون میں گھالو۔ یہی ایک دیوالی کا اپدیش اپنا لو۔ بس بڑا پاد ہے۔ مہرشی نے ہماری آریہ جاتی و سماج کے لئے دس سنہری اصول بنائے ہیں اگر ہم اُن میں سے کسی ایک اصول پر بھی آچرن کریں تو ہمارا جیون سپھل ہو جاوے گا۔ پیارے بھائیو جیسے ہمارے سناتنی بھائی سردار ہیں جا کر کچھ نہ کچھ تیاگ کا برت دھارن کرتے ہیں۔ کئی بُری عادتوں کو ترک کر آتے ہیں۔ اسیطرح آؤ ہم بھی اس پوتر تیوہار پر کوئی نہ کوئی برت دھارن کریں۔ کیونکہ دیوالی کا اُتسو ہمارے لئے گنگا اشنان سے کم مہتو نہیں رکھتا۔

برت جو آسانی سے نبھایا جا سکے پہلے پہل وہ دھارن کریں۔ مثلاً گوشت کھانا۔ جوا کھیلنا۔ شراب پینا۔ ویبھچاری ہونا۔ جھوٹ بولنا۔ نندا کرنا۔ بزرگوں کا اپمان کرنا۔ گالیاں دینا۔ دو وقت سندھیا نہ کرنا۔ ستسنگوں میں شامل نہ ہونا وغیرہ ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیں۔ اور پرن کریں کہ بھول کر بھی پھر آچرن نہ کریں گے۔

آؤ برت دھارن کر کے ہم اُس پیارے پربھو سے پرارتھنا کریں کہ وہ شُدھ بُدھی دیں اور شکتی پردان کریں کہ جو برت ہم دھارن کر رہے ہیں اُس پر درڑھتا سے قائم رہیں۔

(۱) دیا کر رہے دیانند ہاں
سدا تمہی ہے بھگوان

(۲) دو دیا دھن و دلیہ وچن دو
نربھے من دو ہے بھگوان

(۳) کر تے ہیں جو برت ہم دھارن
رہیں اُس پر ہم سدا قائم
شکتی دیجئے ہے بھگوان
دیا کر دو ہے دیانند ہاں

(اگنگرام منتری آریہ سماج گوروکل ...)

ب۔ دھوکا اور جعلسازیاں کیں۔ ان کو جتنے جی ساتھ ساتھ کیا سزا ملی ہے۔ اگر ساتھ ساتھ نہیں ملی۔ تو کیا پرلوک میں بغیر زبان کے گونگے پیدا ہوں گے۔ اگر ان سب کا یہی انجام ہو۔ تو پھر دیو سماج کی خصوصیت کیا رہ جاتی ہے؟

اُمید ہے کہ دیو سماجی صاحبان بجائے ... اور گالی گلوچ دینے کے اپنے اس ...

بقیہ صفحہ ۴

برما پہ ایک اور نیا شہر بر نرمان کر لیتا ہے"۔

اب پتہ نہیں کہ دیو گورو صاحب کی ان قطعی ایک دوسرے سے متضاد باتوں میں سے کس کو سچ مانا جائے۔ میرے خیال میں تو یہ محض ان کے متھیا کلپنا مولک گھوڑے ہی ہیں۔ کیونکہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے۔ یہ سب راز کی باتیں ہیں۔ دیو سماجی بھی اس بارہ میں کسی قسم کا کوئی ثبوت دینے سے قاصر ہیں۔ اور میرے کئی بار چیلنج دینے پر وہ آگے آتے۔ اور ان کو مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر سچا ثابت کرتے۔

باقی رہا اس دنیا میں جیتے جی بُرے افعال کا پھل اس کے نیچ وادرج پر یا درتن کے دوارا سدا ساتھ ساتھ ملنا۔ سو بھگوان دیو آتما اس بارہ میں بھی غلط ہیں۔ ورنہ میں ان کے پیروں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ ان میں سے کوئی آگے بڑھے۔ اور مشاہدہ اور تجربہ کے ذریعہ ثابت کرے۔ کہ واقعی جھوٹوں کی زبان۔ قصابیوں کے بازو اور بد نظروں کی آنکھیں اور وبھچاریوں کی اور بُری چنتنا کرنے والے کے دماغ دن بدن ان کے ہر ایک فعل کے ساتھ جھڑتے جاتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو آج ہم کو بہت بڑی تعداد انسانوں کی یہاں پر گنگی۔ ٹنڈی اور اندھی اور اندریوں سے خارج اور پاگل نظر آتی۔ مگر ایسا ہے نہیں۔ ورنہ یہ ماننا پڑے گا۔ کہ دیو سماج میں جتنے بھی کم نظر ممبر ہیں۔ وہ سب اسی قماش کے ہیں۔ یعنی بد نظر ہیں۔

کیا دیو سماج میں جو کئی جن کانوں سے بہت ہی کم سُن سکتے تھے وہ سب اپنے کسی بُرے فعل سے اس حالت کو پہنچے تھے۔ دیو سماج میں ایک اوچ پد ستھ اکر کارکن کرمچاری ... جو ان دنوں سخت پاگل پنے کے مرض میں مبتلا ہیں۔ کیا یہ میرے سمبندھ میں ان کے دماغ کی بُری چنتاؤں کا پھل ہے؟

جسم تو آتما کا محض اوزار ایک مادی چیز ہے۔ آتما ہی سب قسم کی کریائیں کرنے کے لئے اسے حرکت میں لاتا ہے۔ ایسی صورت میں جسمانی انگوں کو سزا کیوں۔ کیوں نہ ہر ایک قسم کی کریا کے ساتھ اس کے آتما کے آٹھ انگوں میں سے کوئی انگ درجہ بدرجہ گھٹتا جاتا۔ بھگوان دیو آتما کے فرزند پنڈت دیوانند اگنی ہوتری جو ہاتھوں سے لنجا تھا۔ کیا اس نے اپنے کسی پہلے جنم میں جیووں کا ودھ کیا؟ کیا دیو سماج میں کوئی رجن ایسے ہیں۔ جو ان کی کوئی اولاد نہیں ہوتی۔ کیا وہ کسی پہلی جنم میں وبھچار کے ابھیاسی تھے؟ دیو سماج کے کئی کرمچاریوں نے جو مقدمہ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرلوک کے سمبندھ میں دیوسماجی گپوڑے

نمبر ۲

(از رائے صاحب لالہ جھانگی رام جی - ریٹائرڈ منصف لاہور)

۹۔ اس کے علاوہ خود بھگوان دیوآتما کس لوک میں براجمان ہیں؟ کیا وہ محض اکیلے اُس لوک میں رہتے ہیں؟ یا اُن کے ہمراہ کوئی اور بھی یعنی ان کی پرلوک گت دودھ مَم پتنیاں اور بچے وغیرہ؟ اگر اکیلے رہتے ہیں۔ تو وہ اپنی سب قسم کی شاریرک ضروریات کس طرح پوری کرتے ہیں؟ اور آیا کوئی دیوسماجی بھی ابدی نیچر کے ابدی وکاس کاری اٹل نیم الوسار اُنتی کرکے اُس لوک میں جا پہنچا ہے؟ کیونکہ جیسا کہ آپ نے اپنے پرچہ مورخہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۳ پر حسب ذیل ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے بموجب تو کوئی بھی منش اُنتی کرکے وہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ کیونکہ نیچر کے اس اٹل نیم پر کسی کی حکومت چاہے وہ بھگوان دیوآتما بھی کیوں نہ ہو نہیں ہے:-

"اب یہاں تک نیچر کا وکاس کا درج جاری رہنے کے بعد یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ بھگوان دیوآتما کو منش جگت سے وکست کرنے کے بعد (راقم) وہ اٹل نیم آگے اپنا کام نہ کرے۔ کیونکہ نیچر کے اس اٹل نیم پر کسی کی حکومت نہیں ہے۔ نیچر کا کوئی بھی وجود یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ بس نیچر کا وکاس کا درج یہاں تک ہوگا۔ اور اس سے آگے نہیں ہو سکتا۔ نیچر جیسے ابدی ہے۔ ویسے ہی اس کا وکاس کا درج بھی ابدی ہے"۔

جناب ایڈیٹر صاحب! میں تو اس موقعہ پر آپ کو مرحبا! مرحبا!! کہنے سے نہیں رُک سکتا۔ گو سادھارن منش مانتر کو تو آپ کے اس قسم کے کلپت نرکوں اور سورگوں سے جو آپ لوگوں نے اوروں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے ڈراون اور ترغیبوں کی غرض سے گھڑ رکھے ہیں، کوئی ہمدردی کا نہیں۔ مگر آپ نے اپنی دیا درشٹی سے غریب دیوسماجیوں کے لئے تو ابدی نیچر کا ابدی وکاس کا درج کا راستہ کھول دیا ہے۔ وہ اب تک تراشا میں ڈوب رہے تھے۔ کہ دیوجیون کی پراپتی کے لئے تو بھگوان دیوآتما ان کا راستہ بند کر گئے ہیں۔ اور ابدی نیچر کے ابدی نیموں پر اپنی حکومت کا سکہ بٹھا گئے ہیں۔ کیونکہ اُن کے "مول واکیہ" سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اُن کو آبر بھوت کرکے اور اُنہیں دیوجیون پراپت دیوآتما بنا کر آگے کے لئے ابدی نیچر کے ابدی وکاس کاری نیم کو تالا لگ گیا ہے۔ یعنی اُن جیسا وجود نہ پہلے کبھی ظہور میں آیا تھا۔ اور نہ آئندہ کبھی ظہور میں آئے گا۔ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بھی اب اپنی اسنتوشی اور سنمان اوروں سے پاکر اسی رستہ پر پڑ گئے ہیں۔ کہ جس پر بھگوان دیوآتما گامزن تھے۔ یہی سبب ہے۔ کہ اس وقت آپ دیوسماج میں بمرتبہ

ایک چھوٹے دیوآتما کے پوجے جاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اب آپ پورے بھگوان دیوآتما پد پر ترقی کرنے کے خواب دیکھ رہے ہوں۔ لیکن گستاخی معاف! میں آپ کی سیوا میں اسقدر عرض کردوں۔ کہ آپ کی اس قسم کی تحریر اور ارادے بھگوان دیوآتما کے سمبندھ میں آپ کی کھلی بغاوت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور یہ بالکل ممکن ہے۔ کہ وہ انہیں درگذر کی نگاہ سے نہ دیکھ سکیں۔ اور پرلوک سے آپ کو دیوپربھاؤ بھیجنے بند کر دیں۔ آپ پر جو یہ نیا ستیہ آپ کی اپنی روشنی میں پرکٹ ہوا ہے خود بھگوان دیوآتما اپنی دیوجوتی میں اسے نہ دیکھ سکے تھے۔ وہ تو صاف کہہ گئے ہیں۔ کہ "بھگوان دیوآتما کو بنا کر نیچر کا وکاس کا درج بند ہو گیا ہے۔ یعنی منش آتما سے دیوآتما کا وکاس کر کے اب دیوآتما سے بڑھ کر کسی اور دیوجیون پراپت اور چار دیوشکتیوں سے مشرف وجود کا وکاس نیچر ابدی ہو کر بھی اور اس کا وکاس کا درج ابدی ہو کر بھی نہیں کر سکے گی۔ واہ! آپ کے مقابل میں بھگوان دیوآتما کی سکھشا کس قدر بھدی اور ناقص ہے۔ لیکن مبارک ہیں آپ کہ اب آپ نے اوروں کی اُنتی کے لئے نیچر کا دروازہ کھول کر ان کو نہ صرف بھگوان دیوآتما بلکہ اُن سے بھی بڑھ کر ڈبل بھگوان دیوآتما بننے کا ادھیکار دیدیا ہے۔

۱۰۔ اس کے علاوہ کیا میں آپ سے باادب دریافت کرنے کی جرأت کر سکتا ہوں۔ کہ پرلوک تتو کے متعلق اپنے اخبار کے اسقدر صفحے سیاہ کرنے اور اس مفلس مُلک کی گاڑھے پسینے کی کمائی کا روپیہ بے فائدہ ان پر برباد کرنے سے کسی کو کیا لابھ۔ اول تو یہ سب باتیں مہا گپوڑے ہیں۔ نہ ہی ان کا کچھ سر پیر ہے۔ اور نہ ہی مشاہدہ اور تجربہ کے ذریعہ آپ لوگ ان کا کوئی ثبوت بہم پہنچانے کو تیار ہیں۔ گو میں اپنی طرف سے کئی بار آپ کو چیلنج بھی دے چکا ہوں۔ دوسرے خود دیوسماجیوں کو بھی کسی اس یا اُس لوک

کا کچھ بھی پتہ نہیں۔ اور نہ ہی یہ پتہ ہے۔ کہ کس کس دیوسماجی نے کس کس لوک میں جانا ہے۔ اگر پتہ ہو۔ تو آپ خود اور بھائی امرسنگھ اپنے متعلق بتلا دیں۔ کہ آپ ہر دو مرنے کے بعد کس کس لوک میں جاویں گے۔ اور وہاں پر آپ ہر دو کیا اُوچ رس وسکھ پاویں گے۔ لیکن باوجود اس کے کسی اِس یا اُس اُوچ لوک میں جا کر ادھم لوک باسیوں کی طرح آپ سب نے بھی جب جلد یا بدیر ایک نہ ایک دن پورنتہ نشٹ ہو جانا ہے۔ تو پھر ادھم لوک باسیوں اور دیوسماجیوں میں فرق کیا رہ جاتا ہے۔ جب صورت حال یہ ہو۔ تو پھر پرلوک کے متعلق ان بے سر و پیر گپوڑوں کو لے کر کوئی چاٹے یا کیا کرے۔ بھگوان دیوآتما اس بارہ میں اپنے ہندی اخبار جیون پتھ بابت بھادرپد سمت ۱۹۶۵ بکرمی صفحہ ۹ سدھانت ۱۰ میں یہ لکھتے ہیں:-

"جبکہ آتمک پورن گھٹن الفوا دیوجیون لابھ کرنے کے بنا کوئی آتما بناشکاری گھٹنوں سے پورن موکش اور اوچ گنیوں کے دوارا سروانگ اچھی اوچ وکاس لابھ کرنے کے یوگیہ نہیں ہو سکتا۔ اسلئے یدی ساتوک بھاوی آتما اپنی الپ وا دھک سرلشٹتا کے انوسار ریدی کوئی لبشیش درگھٹنا پیدا نہ ہو) اینہ سب آتماؤں کی اپیکشا ادھک کال تک جیتے اور اپیکشا کرت اوچ لوکوں میں جانے اور رہنے اور اوچ رس وسکھ پانے کے ادھیکاری ہوتے ہیں۔ پرنتو پورنانگ اوچ گھٹن سے ہنچت ہونے کے کارن ایک دن وہ نشٹ ہو جاتے ہیں"۔

دیکھا جناب دیوسماجی صاحبان! "چار دن کی چاندنی پھر وہی اندھیری رات" کے مصداق چار دن سکھ بھوگ کر جب آپ سب کا انجام بھی آخر کار یہی ہونا ہے۔ کہ آپ سب نے بھی نشٹ ہو جانا ہے۔ تو پھر آپ ہی بتلائیے۔ کہ پرلوک کے متعلق اس قسم کے گپوڑوں کے ہانکنے سے کسی کو کیا لابھ۔ میرے خیال میں تو بھگوان دیوآتما نے چند دن کے لئے بہشت میں رہنے کا لالچ دے کر اوروں کو اپنے جال میں پھنسانے

کا یہ ڈھونگ رچ رکھا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ سب گپوڑے ہی ہیں۔

۱۱۔ آگے چل کر دیوسماجی ایڈیٹر صاحب اپنے دیوگورو صاحب کی سائنس پر مبنی دیوبانی کے متعلق اس پرکار اُچرتے ہیں:-

"جو لوگ اپنی جیبھ کے دوارا جھوٹ بولتے ہیں یا ہاتھوں کے دوارا چوروں کا بدھ کرتے ہیں یا بدچلنی یا وبھچار کے ابھیاسی ہیں یا آنکھوں کے ذریعہ بدنظری کرتے ہیں۔ یا دماغ کے ذریعہ بُری چنتائیں کرتے ہیں۔ اُن کی اِن سب انگوں کے سمبندھ میں نرمان کاری شکتی دھیرے دھیرے گھٹتی چلی جاتی ہے۔ اور جب وہ ساری چلی جاتی ہے۔ تب وہ ان انگوں کے سمبندھ میں سوکھشم سیل کچھ بھی نہیں بنا سکتے۔ اور اپنے استھول شریر کے تیاگ کرنے پر اپنے سوکھشم شریر کے لئے ان انگوں اشتبھ سوکھشم سیلوں کے نہ ملنے پر وہ جو سوکھشم شریر نرمان کرتے ہیں۔ اس میں یہ انگ بالکل نہیں بنتے۔ اور اگر ان کے سمبندھ میں انکی سوکھشم سیل نرمانک شکتی پورنتہ نہ چلی گئی ہو۔ تو وہ اپنے استھول شریر کے تیاگ کرنے پر جس سوکھشم شریر کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس میں یہ انگ ادھورے یا بکرت بنتے ہیں"۔

(میرے خیال میں دیوسماجی سائنس کی رو سے باقی کے اور سب انگوں مثلاً کان۔ ناک۔ پیر۔ دل وغیرہ کا بھی یہی حال ہونا چاہئے۔ راقم)

واہ رے برحال تو۔ مجھے تو دیوسماجی صاحبان کی اس قسم کی سائنس پر مبنی ذہنیت پر رونا آتا ہے۔ کہ وہ کس طرح اپنے ممبروں اور پبلک کے سامنے اس قسم کے مہمل شبدوں پر مبنی بھگوان دیوآتما کے بے سر و پیر سدھانت یعنی گپوڑوں کو پیش کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ جو کہ ظاہر طور پر ناقابل یقین اور غلط پرتیت ہوتے ہیں۔

اگر مذکورہ بھگوان دیوآتما کی سکھشا کو سچ فرض کر لیا جائے۔ تو پھر اس کے متعلق مفصلہ ذیل شنکاؤں کا کوئی تسلی بخش ثبوت بہم پہنچانا دیوسماجیوں کے لئے لازمی ٹھہرتا ہے۔

ایک طرف تو بھگوان دیوآتما کی یہ سکھشا ہے۔ مگر دوسری طرف وہ خود اپنے دیوشاستر چوتھا کھنڈ صفحہ ۲۶۶ پیراگراف میں یہ لکھتے ہیں۔

"پرنتیک آتما کو اپنے بھلے وبُرے کرموں کا پھل اس کے نیچ واوچ پریورتن کے دوارا سدا ساتھ ساتھ ملتا رہتا ہے"۔

اس کے علاوہ جیسا کہ اوپر پیرا ۲ میں درج ہے۔ یہ بھی لکھتے ہیں:-

(۱) استھول شریر تیاگ کرنے پر اپنی شریر نرمان کاری شکتی کے دوارا وہ کچھ دیر میں اپنے استھول شریر کے ...

آریہ ویر سے خطاب

(از مہاشہ مقدم رائے جی گپتا۔ سمرڈول گڑھ)

تو سوئے ہوؤں کو جگاتا چلا جا
دلیری کی ٹھوکر لگاتا چلا جا
علم اوم کا ہاتھ میں لے کے شاباش
ارے منزل کو جانے والے مسافر
ہوں لاکھوں مصائب اگر ہر قدم پر
جو بھٹکے ہوئے ہر طرف پھر رہے ہیں
اچھوتوں کی الفت کا دم بھرنے والے
زمانے کی نظریں لگی ہیں تو تجھ پر
عداوت زمانے کی عادت ہے سچ ہے
رہِ دھرم میں اے شجاعت کے پُتلے
جو اُدھار ہوگا تو ویدوں سے ہوگا

جو ہیں نیم خفتہ اُٹھاتا چلا جا
اُنہیں پھر سے زندہ بناتا چلا جا
ویدوں کا ڈنکا بجاتا چلا جا
عرب بے خبر ہے جگاتا چلا جا
قدم آگے آگے بڑھاتا چلا جا
اُنہیں اپنی جانب بُلاتا چلا جا
اچھوتوں کو چھاتی لگاتا چلا جا
زمانے کی بگڑی بناتا چلا جا
مگر ہیت کے گیت گاتا چلا جا
بلائیں جو آئیں اُٹھاتا چلا جا
یہ نعرہ لگاتا لگاتا چلا جا

مقدم ہے تیرا یہ فرض مقدم
غریبوں کی سیوا بجاتا چلا جا

بقیہ صفحہ ۱۳

نشان ہے۔ سنسکرت جرمنی میں لازمی ہے۔ ناظر۔ دیکھ۔ جادو گر کا جادو کتنا زبردست ہے۔ پڑوسی۔ قرابی۔ کرابی سب اس کی طرف کھچے چلے آرہے ہیں۔ یورپ میں مرزائی بھی گئے لیکن مسجدیں گرو رکھ کر اسلام کو ہی بدنام کر بیٹھے لیکن باوجود کسی باقاعدہ مشن کے پرچار نہ کرنے کے یوروپ کے ودوان ویدک تہذیب پر فدا ہو رہے ہیں۔ امریکہ میں پرم ہنس رام کرشن کے پیرو ویدک تہذیب کا ڈنکا بجا رہے ہیں۔ اب وید گڈریوں کے گیت نہیں۔ بچوں کی بلبلاہٹ نہیں۔ بلکہ سارے سنسار کے ودوان ویدوں کو گیان کا بھنڈار اور اعلیٰ تہذیب کا سرچشمہ مانتے ہیں۔ جادوگر تم دھنیہ ہو۔ تمہارا یہ معجزہ کتنا زبردست ہے۔ دُنیا حیران ہے ہر طرف سے آواز آرہی ہے۔ اپنے پرائے مشرق مغرب والے سب پکار رہے ہیں۔
(رشی دیانند تیری جے ہو)

آریہ مہلا ودیالیہ کیلئے ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی

ضرورت

ایس۔ وی۔ جے۔ وی ٹرینڈ ادھیاپکاؤں کی اوشیکتا ہے۔ تجربہ کار درڑھ آریہ سماجی اور سلائی کا کام جاننے والیوں کو ترجیح دیجاوے گی۔ درخواستیں معہ نقول سارٹیفکیٹ دکار کردگی و نیز وہ کم از کم کیا تنخواہ منظور کرے گی بہت جلد میرے نام پر پہنچ جانی چاہئیں۔
ودیالیہ گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے۔
سالانہ ۲۶۵۸ سٹیٹ سے گرانٹ ملتی ہے۔
ودیالیہ کی اپنی شاندار بلڈنگ ہے۔ اور ودیالیہ کا کافی مستقل سرمایہ ہے۔
ذکرم چند وکیل منیجر آریہ مہلا ودیالیہ میرپور براستہ جہلم

کیا اتھروید ایشوری گیان نہیں؟

(از پنڈت بھاگ چند جی آریہ خانخاناں ضلع جالندھر)

اس جھگڑے کو زیادہ تر احمدی حضرات ہی چلاتے ہیں۔ کہ وید تین ہیں۔ چار نہیں یعنی اتھروید ایسا ہی الہامی نہیں جیسے کہ باقی رگ۔ یجر اور سام وید ہیں۔ جب انہیں براہمن گرنتھ۔ اُپنشد۔ نرکت انیادی آرش گرنتھوں سے پرمان دیئے جاتے ہیں۔ تو وہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ ثبوت قابل تسلیم نہیں۔ وید سے ہی اس بات کا ثبوت دو۔ پھر جب ثبوت میں رگ وید ۱۰-۷-۸ منتر پیش کیا جاتا ہے۔ تو مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ छन्दांसी چھندانسی کے ارتھ تو علم عروض کے ہیں۔ حالانکہ ویدک ساہتیہ میں اتھروید کے لئے چھند۔ برہم۔ اتھروانگرس وغیرہ الفاظ آئے ہیں۔ خیر اُن کی تسلی کے لئے ایک اور وید منتر پیش کیا جاتا ہے۔
اتھروید منڈل ۱۰ سوکت ۷ منتر ۲۰

यस्मादृचो अपातक्षन् यजुर्यस्माद् अपाकषन्।
सामानि यस्य लोमान्यथर्वाङ्गिरसो मुखं स्कम्भं तं ब्रूहि कतमः स्विदेव सः

بھاوارتھ۔ جس سے (यस्मात्) رگ وید (यजुः) یجروید (अपाकषन्) پرکٹ ہوا۔ (सामानि) سام (यस्य लोमानि) جس کے لوم ہیں۔ اور (अथर्वाङ्गिरसः) اتھروانگرس وید (मुखम्) جس کا مکھ ہے (तं स्कम्भं ब्रूहि) اس سکمبھ کو مجھے بتلا کر (कतमः स्विद् एव सः) وہ سب دیوؤں میں سے کونسا دیو ہے؟

مندرجہ بالا وید منتر میں صاف اتھرو شبد پڑا ہوا ہے۔ اگر اس پر بھی معترض مہاشے کہیں کہ اتھروید تو خود ابھی سادھیہ کوٹی میں ہے۔ اس کا پرمان ہم کس طرح مان لیں۔ تو اُن کے خیال میں تو جب چاروں وید ہی سادھیہ کوٹی میں ہیں۔ تو پھر وید منتر پرمان مانگنے سے کیا مطلب؟ اس لئے واجب یہ ہے۔ کہ دونکشی کے سدھانت کو جان کر آکشیپ کرنا واجب ہے۔ کیونکہ آریہ سماج تو چاروں ویدوں کو ایشوری گیان مانتا ہے۔ پھر ایسے اعتراض کرنے سے کیا فائدہ؟ اگر آپ کہیں کہ تمہارا پیش کردہ منتر اتھروید کا ہے۔ تب قابل تسلیم نہیں۔ کیونکہ یہ بات اپنے منہ میاں مٹھو...

وید منتر کی شہادت سے اتھروید کا پراچین ہونا ثابت کرو۔

جواب۔ (۱) جب ایک طرف آپ کو اتھروید کے وید ہونے میں براہمن گرنتھ۔ اپنشد انیادی کی شہادتیں دی جاتی ہیں۔ تو آپ کہتے ہیں کہ ہمیں وید سے ہی ثبوت دو (۲) جب رگ وید اور یجروید کا پرمان پیش کیا جاتا ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ یہاں छन्दांसि لفظ ہے اتھرو نہیں (۳) جب اتھروید میں اتھرو شبد دکھایا۔ تو فرماتے ہو۔ کہ یہ اتھروید کا ہے۔ جس کے متعلق کہ دعویٰ ہی ہے۔ کہ یہ وید نہیں۔ خیر ایک اور منتر آپ کی تسلی کے لئے رگ وید کا معہ ترجمہ سوامی جی پیش ہے۔ رگ وید منڈل ۱۰ انوواک ۱ سوکت ۲۱ منتر ۵

ओ३म् इमम् त्यमथर्वो अग्निं मन्थन्ति वेधसः।
यमङ्कूयन्तमानयन्मूरं श्याव्याभ्यः॥

بھاوارتھ۔ ہے منشیو (वेधसः) بدھیمان (इयाव्याभ्यः) راتریوں میں کریائیں جن (अङ्कूयन्तम्) جس (यम्) سے پرسدھ چنہہ کو پراپت ہوتے ہیں۔ جس میں (इयम्) اس (3) اور (आनयन्) بجلی روپ اگنی کا (अथर्वो) جیسا اتھروید میں کہا ہے۔ ویسے (अमूरम्) مُوڑھ سے بھن کا منتھن کرنے اور کاریہ کی سدھی کو (आ अनयत) اچھے پرکار پراپت کرتے ہیں۔ اُس کا آپ لوگ بھی منتھن کرکے کاریوں کو سدھ کریں۔

بھاوارتھ۔ جو ودوان جن بھومی اور انترکش وایو آکاش اور سوریہ آدی سے منتھن کرکے بجلی کو نکالتے ہیں۔ اور انیک کاریوں کو سدھ کرنے میں سمرتھ ہوتے ہیں۔

اس منتر میں چھندانسی وغیرہ کا کوئی جھگڑا نہیں صاف اتھرو شبد ہے۔ پس اس رگ وید کے منتر سے یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ اتھروید بھی اُسی طرح ایشور کا گیان ہے۔ جس طرح کہ رگوید آدی۔ اگر اتھروید وید نہیں ہوتا۔ تو رگ وید میں اس کا نام کیوں آتا؟ اب ماننا نہ ماننا آپ کی مرضی۔ (ادم شم)

آریہ مسافر میں اشتہار دے کر فائدہ اُٹھا دیں۔

آریہ مسافر کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ بھائی کا فرض اولین ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج جگت

ضلع شملہ میں ویدک دہرم کی دھوم

آریہ سماج لکڑ بازار شملہ کے پُرشارتھی منتری پنڈت پدم دیو جی نے حسب ذیل ستھانوں میں جا کر ویدک دہرم کا پرچار کیا۔

(۱) ریاست رام پور بشہر علاقہ روہڑو میں ہسپتال کی ستھاپنا سری راجہ صاحب رام پور بشہر نے اپنے کرکملوں سے کی جس میں پنڈت پدم دیو جی منتری آریہ سماج لکڑ بازار شملہ نے ہون یگیہ کرایا۔ اور اُن کے اُس جگہ پر دو دن میں چار ویاکھیان ہوئے۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ ویدک دہرم سمبندھی ٹریکٹ وادشدھیاں بھی اُن پہاڑی لوگوں کے اندر بانٹی گئیں۔ پرچار کی ضرورت سمجھ کر سری راجہ صاحب وو زیر صاحب ریاست رام پور بشہر نے پنڈت جی کو دو دن اور ٹھہرایا۔ اور ویدک دہرم کا پرچار کرایا۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ سری راجہ صاحب کے دل میں ویدک دہرم کے لئے زیادہ سے زیادہ شردھا پیدا ہو۔

(۲) مورخہ ۱۱/۱۰ کو نارادیوی ریاست کیونٹھل ضلع شملہ کے میلہ پر پنڈت پدم دیو جی منتری آریہ سماج لکڑ بازار شملہ و پنڈت ہری کرشن جی شاستری ڈی۔ اے۔ وی سکول شملہ نے پرچار کیا۔ اور ویدک دہرم سمبندھی ٹریکٹ بھی بانٹے۔ ایک پادری صاحب کے ساتھ جو کہ میلہ پر ٹریکٹ بانٹ رہا تھا مباحثہ ہوا جس میں ویدک دہرم کی دجے ہوئی۔

(۳) شملہ میں سب سے اونچی چوٹی جاکھو پر دسہرہ کا میلہ ہوا۔ جس پر بھجنوں کے پشچات پنڈت پدم دیو جی منتری آریہ سماج لکڑ بازار شملہ کا ویاکھیان ہوا۔ اور ویدک دہرم سمبندھی ٹریکٹ بانٹے گئے۔ بہت سے لوگوں نے ٹریکٹ قیمتاً بھی خرید کئے۔ شملہ شہر کے ہزاروں آدمی اس میلہ پر جمع ہوئے ہوئے تھے۔

(۴) مورخہ ۱۷/۱۰ کو آریہ سماج لوئر بازار و آریہ سماج لکڑ بازار شملہ کے ہفتہ واری ست سنگ اب اکٹھے ہی آریہ سماج لکڑ بازار پر لگنے شروع ہو گئے ہیں۔ اس ہفتہ پنڈت وید برت جی ترویدی کا سنسکاروں کی فلاسفی پر ویاکھیان ہوا۔

(۵) آریہ سماج لکڑ بازار شملہ میں پورنماشی اماوس۔ سنکرانتی کے یگیہ شروع سال سے باقاعدہ ہو رہے ہیں۔ ہون یگیہ کے بعد بھجن ہو کر دو دو ان پنڈتوں کے سنیاسیوں۔ مہاتماؤں کے اپدیش ہوتے ہیں۔ یہ یگیہ شملے پر بڑے کامیاب ہوئے ہیں۔ اور جنتا نے ان یگیوں کو بہت اپنایا ہے۔

(۶) لالہ مہاگراج جی پندی کی لڑکی کی شادی ویدک ریتی سے پنڈت وید برت جی شاستری ترویدی ۔ ادھیاپک ڈی۔ اے۔ وی سکول شملہ نے کرائی۔ شادی بڑے سادہ طریقہ سے کی گئی۔ جس کو جنتا نے بڑا پسند کیا۔ فقط

(سنیہ پرکاش اُپ منتری آریہ سماج لکڑ بازار شملہ)

لکھنہ میں ہریجن کانفرنس میں پاس شدہ ریزولیوشن

دیانند دلت اُدھار منڈل پنجاب ہوشیار پور کے زیر اہتمام ہریجنوں کی ایک کانفرنس بموقعہ جلسہ آریہ سماج لکھنہ مہاتما ہنسراج جی مورخہ ۱۰ و ۱۱ اکتوبر کو لکھنہ میں منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل پرستاو پاس ہوئے۔

(۱) یہ کانفرنس نشچہ کرتی ہے کہ ہریجنوں کو زراعت پیشہ اقوام کی فہرست میں گورنمنٹ درج فرماوے۔ اور زمین کی خرید وغیرہ کا ان کو پورا حق عطا کیا جاوے۔

(۲) یہ کانفرنس نشچہ کرتی ہے۔ کہ ہریجنوں کو پولیس و فوج و دیگر محکمہ جات سول میں داخلہ کے لئے وہی حقوق عطا ہونے چاہئیں۔ جو کہ دوسری اقوام کو حاصل ہیں۔ اور کسی قسم کی قید ان پر ہریجن ہونے کی وجہ سے ان محکمہ جات میں ملازمت کے لئے نہیں لگائی جانی چاہئے۔

(۳) یہ کانفرنس نشچہ کرتی ہے۔ کہ ہریجنوں کے آٹھ نمائندے جو کہ پنجاب اسمبلی میں گئے ہیں وہ ہریجنوں کے اُدھار کے لئے نمن لکھت تجاویز اسمبلی میں پیش کریں۔ (۱) چھوت چھات کو قانوناً ناجائز قرار دینا۔ (۲) بیگار کی تنسیخ کے احکام کی سرکاری افسران سے پوری پوری تعمیل کروانا۔ (۳) سکولوں و کالجوں میں ہریجن بچوں سے کوئی فیس چارج نہ کی جاوے۔ ٹیکنیکل و انڈسٹریل تعلیم کے لئے خاص وظائف ہریجن لڑکوں کے لئے عطا فرمائے جاویں۔ (۵) تعلیم یافتہ ہریجنوں کو سرکاری ملازمت میں خاص سہولتیں دی جاویں۔ (۶) ہریجنوں کو زراعت پیشہ اقوام میں شامل کرانا۔

(۴) یہ کانفرنس ہندو بھائیوں کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرتی ہے۔ کہ ہندو قوم کی ترقی کے لئے ہریجنوں کے ساتھ بہتر سلوک کیا جاوے۔ ان کے ساتھ چھوت چھات دور کی جاوے۔ ان کو مندروں میں جانے۔ سکولوں میں پڑھنے۔ کنوؤں پر چڑھنے کی کھلی اجازت دی جاوے۔ ہندو دہرم و شاستران سے نفرت کا اُپدیش نہیں کرنے۔ ان سے پریم کرنا ہمارا فرض و دہرم ہے۔

(۵) یہ کانفرنس نشچہ کرتی ہے۔ کہ جو ہریجن لالچ و رعب و دھوکے سے ہندو دہرم سے پتت ہو گئے ہیں۔ اور اسلام و عیسائیت میں شامل کئے گئے ہیں۔ ان کو واپس ہندو دہرم میں لانے کی ہر ممکن کوشش کی جاوے۔ اور یہ یتن کیا جاوے۔ کہ آئندہ کو ہریجنوں میں سے ایک بھائی بھی کسی غیر مذہب میں نہ جا سکے۔

(درلا رام منتری منڈل ہذا)

دیانند دلت اُدھار منڈل پنجاب ہوشیار پور

موضع بھیرہ تحصیل و ضلع ہوشیار پور میں دیر سے ہریجنوں کو پانی کی سخت شکایت تھی۔ منڈل کی اپیل پر رائے بہادر لالہ درگا داس جی ایڈووکیٹ لاہور کی پریرنا سے شریمتی ہیرا دیوی نے اپنی پتری شریمتی کیسرا دیوی کی یادگار میں نہایت مہربانی سے دھن دے کر کنواں لگوا دیا۔ اس کنواں کی رسم جیٹھ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو شریمتی ہیرا دیوی کی موجودگی میں ادا کی گئی۔ علاقہ کے ہریجن اور دیگر اشخاص جیٹھ کے موقعہ پر حاضر تھے۔ ملک بیلی رام جی پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوشیار پور نے ہون یگیہ کرایا۔ اور پھر لالہ رام داس جی پردھان دیانند دلت اُدھار منڈل پنجاب نے حاضرین پر کنوئیں کی ضرورت اور قواعد بیان کئے۔ اس کے بعد حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ اور شریمتی ہیرا دیوی جی کو اُن کے اس پُن دان پر سب نے بدھائی دی۔ علاقہ کے لوگ نہایت خوش تھے۔ کہ اُن کے علاقہ میں پانی کا عمدہ پربندھ ہو گیا ہے۔

(درلا رام۔ منتری منڈل ہذا)

رائے بہادر مکھن لال جی کا ماتم

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا پرستاو ۱۷/۱۰ آریہ سماج کے ہفتہ واری اجلاس میں نمن لکھت شوک پرستاو سروسمتی سے منظور ہوا۔

آریہ سماج کچہری دروازہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا یہ ۱۷/۱۰ کا ہفتہ واری ست سنگ سورگیہ شری رائے بہادر لالہ مکھن لال جی ریٹائرڈ چیف انجینئر جموں کشمیر سٹیٹ و اُپ پردھان

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک اور اُن کے پریوار کے ساتھ اس دُکھ میں سمویدنا پرکٹ کرتی ہے۔

(دیپڑا رام منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج گوجرانوالہ کے سماچار

(۱) آریہ سماج گوجرانوالہ پنڈت انبا دت جی ویدی ادھیاپک گوروکل گوجرانوالہ کے سپتر شیام سندر جی کی اکال مرتیو پر اتینت شوک پرکٹ کرتی ہے۔ اور پنڈت جی اور اُن کے پریوار کے ساتھ اس دُکھ میں شریک ہو کر دلی دل سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ مرتک کی آتما کی سدگتی کریں۔ اور سب پریوار اور سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔

(۲) آریہ سماج گوجرانوالہ لالہ گوکل چند جی مینجر آریہ اناتھ آلیہ گوجرانوالہ کی دہرم پتنی کی مرتیو پر اتینت شوک پرکٹ کرتی ہے۔ اس دیوی کے بے وقت دیہانت سے گھر والوں۔ سب رشتہ داروں اور مترمنڈلی میں بہت ہی دُکھ اور شوک پرکٹ کیا جا رہا ہے۔

یہ سماج اُن کے اس دُکھ میں شریک ہو کر ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ مرتک کی آتما کی سدگتی کریں۔ اور سب پریوار اور سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔

(دنیشمبر ناتھ۔ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کی سرگرمیاں

۱۔ نام کرن سنسکار۔ آریہ سماج کے پردھان شری لالہ جیتا رام جی نے یگیہ کی سماپتی پر نام کرن سنسکار کرایا۔ اب اُن کا شبھ نام بھگت آپانند جی ہے۔

۲۔ شریمتی ستیہ وتی جی نے یگیہ دکھشنا ۱۰/- روپے پنڈت نرنجن رام جی کو دی۔ جو اُنہوں نے آریہ سماج کو دان دے دی۔

۳۔ شری سیٹھ ملاوہ رام جی نے باؤلی پر یگیہ کرایا۔ اور اس سمبندھ میں ۵۰/- روپے پتری پاٹھ شالہ کو دان دیئے۔ اور ۱۰/- روپے دکھشنا شری پنڈت نرنجن رام کو دی۔ جو انہوں نے آریہ سماج کو دان میں دے دی۔

۴۔ شری پنڈت نرنجن رام نے اپنے گرہ پر یگیہ کرایا۔ اور ۱/- روپیہ آریہ سماج کو دان دیا۔

۵۔ شریمان لالہ لکھپت رائے جی کی ماتا نے اپنے گرہ پر یگیہ کرایا اور ۲/- روپے بطور دکھشنا پنڈت نرنجن رام کو دیئے۔ جو انہوں نے آریہ سماج کو دان دے دیئے۔

۶۔ آج کل لالہ ستیہ بھوشن جی وکیل کے خرچ پر آریہ سماج میں ہر شام کو یگیہ ہو رہا ہے۔ (اُپ منتری)

بقیہ صفحہ ۲

کہ ایسے سب مہاتما وں سادھاران منشیوں کی طرح اچار ویہار کھاتے اور پیتے تھے اور جل موتر آدی کا تیاگ بھی کرتے تھے اور باقی شریر کی شدھی بھی جل آدی سے کرتے تھے اور منشیہ ہونے کے کارن اُن میں پاپ کرم کی سمبھاونا ضرور رہتی۔ چاہے واستو میں ایسے مہان پُرش پاپ کرم کرنے سے ہمیشہ ہی بچے رہیں پس یہ سرودگن بھی اوتاروں میں نہیں گھٹ سکتے۔ اس کے آگے پرماتما کا گن سروگیتا بیان کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اسکو من کا ساکشی بتایا گیا ہے۔ اور سرو تر پرگٹ رکھ و شٹ پاپیوں کا ترسکار کرنے والا مانا گیا ہے۔ اوتار آدمی مہان پُرش چاہے کتنے ہی بڑے گیانی تھے لیکن اُن کے اندریہ بھی گن نہیں تھے۔ بلکہ اس کے برخلاف الگیت قدم قدم پر اُن کے پرایہ ہر ایک عمل و فعل میں پائی جاتی تھی۔ سب سے بڑھکر بھگوان کو سوئمبھو کہا گیا ہے۔ یعنی وہ انادی سوروپ کہا گیا ہے جس کی سنیوگ سے اوتپتی۔ ویوگ سے وناش۔ ماتا پتا گربھ باس جنم اور بردھی اور مرتو نہیں ہوتی۔ ان گنوں میں بھی ہمارے پوجیہ مہان آتمائیں جن کو اوتار آدی مانا جاتا ہے پورے نہیں اُترتے کیونکہ وہ سب کے سب ماتا پتا کے سنیوگ سے اور گربھ باس ہو کر اوتپن ہوئے اور اُن کی بردھی وغیرہ بھی ہوئی۔

پس معلوم ہوا۔ کہ پرماتما ایک ہی سرو ویاپک۔ سرو شکتیمان۔ جگت کا اوتپادک اور رچیتا۔ سب کا داتا۔ دیالو اور کرپالو۔ وبھو کا آتما ہونے کے کارن چر اور اچر دونوں کا پرماتما ست چت اور آنند سروپ سب کا پالک اور پوشک ہے۔ سرو انتریامی اور نراکار اور نروکار آدی گنوں سے یکت ہے اور وہی اپنی پرجا روپی جیووں کے کرموں کے انوسار نیائے سہت پھل کا دینے والا ہے اور اس ایک کی ہی گیان اور کرم دوارا اوپاسنا کرنی یوگیہ ہے اور اسی بھگوان کے گن۔ کرم اور سوبھاؤ پر وچار کرکے اُن کو اپنے اندر دھارن کرکے سنسار میں اُدھ ہونا چاہئے اور اس بھگوان کے بغیر جتنے بھی مہاپُرش ہو چکے ہیں یا آئندہ ہوں اُن کی مناسب عزت و تعظیم کرتے ہوئے اُن کے جیونوں کی گھٹناؤں کو پڑھکر اور سنکر لابھ اُٹھاؤ۔ لیکن کسی صورت میں بھی گیہ۔ تپ دان۔ آدی ست کرم کئے بغیر کسی ایک دیکھی پر پُرشوں کی نور کی بکے ہوئے

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۸۰ء

تمام دنیا میں مشہور پنساری

مصفی خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

اس مصفی خون دوائی نے ہندوستان بھر میں وہ شہرت پائی ہے۔ کہ جس سے مدت کی مصفی خون پیٹنٹ ادویہ حسرت سے ترستی ہیں۔ ایسے بے بہا صفات کی جھلک سے کسے اجالا نہیں ہوا۔ لیثا در سے رنگون اور گورکھپور سے راس کماری تک کوکوٹھی آتشک سے جلے بھنے کنٹھیا۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ ناسور۔ بدن کے سیاہ اور سفید داغوں سے تنگ آئے ہوئے اور دیگر خون اور جلدی بیماریوں کی ہزاروں سندیں اس اکسیر کی اعلےٰ کامیابی کا یقینی ثبوت ہے۔

قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ ۸؍ عہ صرف آزمائیں۔ ہر ایک موسم میں مرد۔ بچے۔ بوڑھے عورت سب کو یکساں مفید ہے۔

پنجاب کے ہر بڑے شہر میں ہر جگہ عہ ۸؍ ایک روپیہ آٹھ آنہ قیمت پر مل سکتی ہے۔

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۸۰ء

طاعون و دیگر وبائی امراض کو ہٹانیوالی

ہندوستان میں مشہور

خوشبودار لپٹیں لانے والی

ہون سامگری

و

سگندھت دھوپ

ہماری تیار کردہ

ہون سامگری و سگندھت دھوپ نے جو تمام بھارت ورش میں شہرت پائی ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ ٹھیک شاستر وکت ودھی انوسار تیار کی جاتی ہے کشمیر کے پہاڑوں سے اکٹھا شاک بوٹیوں کا خرید کیا جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ

ہر بھگوان پنساری

شہر راولپنڈی

گوروکل کانگڑی

کی

پتی وشدھ ہون سامگری

ہمارے یہاں ویدک ریتی کے انوسار نتھا شاستر وکت ودھی دوارا ہون سامگری تیار کی جاتی ہے۔ انیک ودّوان ننتھا پرتشٹھت پُرشوں نے اس کے اُتم ہونے کے پرشنسا پتر بھیجے ہیں۔ اس لئے ہمارا آریہ بندھوؤں سے انورودھ ہے۔ کہ وہ اوشیہ ہماری ہون سامگری منگوا کر اس سے لابھ اُٹھاویں۔

قیمت:۔ آٹھ آنہ فی سیر۔ تھوک نرخ پندرہ روپے فی من (ڈلیوری ہی)

پتہ

آیورویدک فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی (سہارنپور)

(برانچ) گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور

اطلاع عام

آریہ سماجوں۔ آریہ سکولوں اور پاٹھ شالاؤں کے کاریہ کرتاؤں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی نے کچھ ایسا کارآمد ساہتیہ پیدا کیا ہے۔ جو لڑکے۔ لڑکیوں۔ استریوں اور سوادھیائے شیل سجنوں کے لئے بہت اپیوگی سدھ ہو رہا ہے۔ جب کبھی لائبریری کے لئے یا تقسیم انعامات کے لئے یا پاٹھ ودھی تیار کرنے کے لئے کتابوں کی ضرورت ہے تو اس فرم سے سوچی پتر منگوا کر لابھ اُٹھاویں۔ کتابوں کا بہت اچھا سنگرہ ہمیشہ تیار رہتا ہے۔

ملنے کا پتہ

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی!

نصف قیمت

کھو دوست عرصہ کے لئے بھاری رعایت

پوران پول پرکاش اُردو

شری ہتیشی علاولپوری ایڈیٹر پرکاش (کھشٹ سیریز) کی یہ وہ زبردست تصنیف ہے جسنے پرانکو نہیں خاک میں ملا دیا ہے۔ پہلے ایڈیشن کی نصف سے کا بیان بک رہی ہیں۔ آدھی قیمت پر دیجا رہی ہیں جلدی منگوائیں اسی طرح آریہ سماج کیلئے تیار ان سوامی جی) ویدک دھرم کی تصنیف تم رتنانند بھ (اپنشد سمام) اوندکار سنگرہ اوتار نظامی کی جھجیاں ۱۲؍ عہ جین مت وپن ۱؍ رسومتی پوجا کی حقیقت ۱ پریم غروب ۱۲؍ امرت ۶ مشعل ہدایت ۱؍ جام محبت ۲؍ بھی آدھی قیمت پر دیجا رہی ہیں۔ پورے سٹ کی قیمت ۳ روپیہ ۱ ہے۔ آپ ایک روپیہ بارہ آنہ آدھی قیمت اور ۸ محصولڈاک کل ۲ روپیہ ۸ بھیجکر منگوائیں۔ ایسی رعایت بار بار نہیں ملتی۔ آج ہی آرڈر بھیجیں۔

ملنے کا پتہ

ہتیشی علاولپوری ایڈیٹر اخبار پرکاش لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعلیم ویدیا کی پھیلاؤ ہر طرف — تصنیف کو سماج کی پھیلاؤ ہر طرف

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام — سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

آریہ مسافر

ہفتہ وار

ایڈیٹر - چرنجی لال پریم

لاہور

جلد و نمبر ۴۰

اتوار ۷ نومبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۲ کارتک سمت ۱۹۹۴ بکرم - دیانند آبد ۱۱۳

چندہ سالانہ تین روپے - قیمت فی پرچہ ۱؎

میرا دیش

ازقلم شہری مہاشہ — ایجیٹ سنگیوی کرتی

دمکن لالیاں تے اُچے رہن متھے - دلاں وچ نہ کسے نقص بھیے ہووے
جتھے گیان سانجھا تے دھیان سانجھا - سانجھی ساریاں دی ہر اک شے ہووے

جات پات دے جتھے نہ ہون جھیڑے - سب نوں ساریاں دے بھلے دی لے ہووے
چھن چھن آون اپدیش سچائی وچیں - ہندی سچ دی ہی گھر گھر جے ہووے

کم کرن دے لئی باہیں زور ہووے - کالے مُنہ ہوون تھاں تھاں آلساں دے
پریشرم - وویک - دماغ جتھے - اُلجھن وچ نہ دعویاں نالشاں دے

جتھے ترک دی اُجلی بہے گنگا ! - لے جائے روڑھ کے گندیاں روڑیاں نوں
ہمت جتھوں دے دیش سدھار کاندی - دیسوں کڈھ دیوے رسماں کوڑیاں نوں

آگو جتھوں دے رہن پھٹکار پاندے - پاپا موہنیاں تے چاہاں چوہڑیاں نوں
کُڑیاں گبھرو جتھوں دے انکھ والے - اٹ دین غلامی دیاں پھوڑیاں نوں

رہن سہن سانجھا - اُٹھن بہن سانجھا
کرتی پھیری مزا ہے جیونے دا
جات پات - بھاشا اکو بھیس ہووے
بھاگی بھریا جیہا میرا دیش ہووے

eGangotri Gyaan Kosha

دیوسماج میں جہاد کی تعلیم

(از رائے صاحب لالہ جھانگی رام جی ریٹائرڈ منصف لاہور)

دیوسماج کے بانی اپنے پیروؤں میں جس قسم کی جہادی سپرٹ پیدا کر گئے ہیں۔ وہ اس دیش کے لئے بہت مضر ثابت ہو رہی ہے۔ اور یہ لوگ دن بدن اپنے مخالفوں کے سمبندھ میں غارت گری۔ تباہی۔ ہلاکت اور خون کے پیاسے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کی اس زد سے نہ مجسٹریٹ چھوٹتے ہیں۔ اور نہ ہی وکیل اور نہ ہی دیگر عام لوگ۔

ایک طرف تو دیوسماجی صاحبان آریہ سماجیوں مسلمانوں۔ عیسائیوں وغیرہ کو کوس کوس کر بدنام کر رہے ہیں۔ کہ انمیں جہاد کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ حالانکہ اس تہذیب کے زمانہ میں تقریباً تمام مہذب ممالک سے چاہے وہ آریہ سماجی ہوں یا مسلمان یا عیسائی۔ اس قسم کی بدعت کا نام نشان نہیں ہے۔ نہ صرف یہاں تک بلکہ قانون وقت بھی اس کی اجازت ہرگز ہرگز نہیں دیتا۔ لیکن دیوسماج کے بانی اور ان کے کرم چاری صاحبان ہیں کہ اس روشنی کے زمانہ میں بھی ملکی قانون کی کچھ پرواہ نہ کر کے اپنے مخالفوں کے سمبندھ میں اس بدعت کو فروغ دے رہے ہیں۔

پہلے کسی اور مذہب کے بانی کے متعلق خداوند تعالےٰ کے خفیہ انتظام سے ان کے مخالفوں کی تباہی اور غارت گری کے دعوے پڑھنے میں آتے رہتے تھے۔ اب دیوسماج کے بانی اور اُن کے کرم چاری صاحبان نے نیچر کے خفیہ انتظام کے ذریعہ اپنے مخالفوں کے سمبندھ میں غارت گری۔ تباہی اور ہلاکت کا جو سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ اسے پڑھ کر تو لاحول پڑھنا پڑتا ہے۔ اور مہاشے امر سنگھ (...) ایڈیٹر "گو" تو اسقدر شوخ ہو گئے ہیں۔ کہ وہ اب میری ہلاکت کے بھی خواب دیکھ رہے ہیں۔ جیسا کہ مفصلہ ذیل ان کی خود نوشت تحریروں کے اقتباسوں سے ظاہر ہوگا۔

(۲) دیوسماج کے بانی بھگوان دیوآتما اپنے اخبار جیون تت مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۲۴ء میں اپنے خود نوشت لیکھ میں "دیوآتما کے دیوروپ اور ان کے لاثانی جیون برت کے دشمنوں کے سمبندھ میں نیچر کے سچے کرشمے" کی سُرخی کے نیچے یہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ نیچر ستیہ ہے۔ اس کی وکاس اور بناش کاری شکتیاں بھی ستیہ ہیں۔ اس ستیہ نیچر نے اپنی وکاس کاری شکتیوں کے ذریعہ منش جگت میں سے جس آتما میں سچی دیو شکتیوں کا وکاس کر کے اُسے دیوآتما کے روپ میں ظاہر کیا ہے۔ وہ دیوآتما بھی ستیہ ہیں۔ جو شخص ایسے اعلیٰ ترین دیوآتما کی مخالفت پر کمربستہ ہوتے ہیں۔ اور اس خاص ظہور اور ان کے اعلیٰ ترین مشن کو مٹا ڈالنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ آخر کار نیچر کے خفیہ انتظام کے موافق صرف یہی نہیں کہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ایسی بُری گتی میں پڑے رہنے پر اپنی ہستی کے لحاظ سے ہی بالکل مٹ جاتے ہیں۔" (اس اقتباس کو مختصر میں نے کر دیا ہے۔ اور اگلے اقتباسوں میں بھی اسی طرح اختصار سے کام لیا جائیگا راقم)

ناظرین اکرام اس اقتباس کو پڑھ کر اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ اپنے مخالفوں کے سمبندھ میں ہٹ الوہی دیوآتما صاحب کی اس قسم کی کامنائیں کسقدر ہانی کارک اور امنگل بھاؤں سے بھری ہوئی ہیں۔ اور دیوآتما صاحب کے خیال میں وہ سب لوگ ان کے مخالفوں کے زمرہ میں آجاتے ہیں۔ چاہے وہ ان کے بیٹے ہوں۔ یا نزدیکی سے نزدیکی سمبندھی یا ان کے پیروؤں میں سے کوئی جو ذرا بھی ان کی سکھشا اور ان کی انسانیت کے سمبندھ ہانی کارک کریاؤں کے لئے آواز اٹھائیں یا شستہ الفاظ میں نقطہ چینی کرنے کی غرض سے قلم اٹھائیں۔ یا انصاف کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ لیکن وہ خود چاہے کتنی ہی اور سب مذاہب کے سمبندھ میں ہتک آمیز نقطہ چینی کرتے پھریں۔ یا اوروں پر جھوٹے یا سچے مقدمے دائر کرتے پھریں۔ وہ قطعی آزاد ہیں۔

(۳) اپنے مذکورہ بالا دعوے کی تائید میں بھگوان دیوآتما یہ مثالیں پیش کرتے ہیں:۔

(۱) نیچر کے خفیہ انتظام سے نابینا وکیل چندا سنگھ اسلئے اپنی وکالت کے پیشے کھو بیٹھے کیونکہ انہوں نے دیوآتما پر مقدمے کر کے انہیں ستایا تھا اور دیوآتما سرخرو کامیاب ہو گئے تھے۔ (۲) سردار گوردیال سنگھ صاحب مان اس لئے برسوں تک جلاوطن رہے۔ اور ان کا جج کا کیفی عہدہ چلا گیا۔ کیونکہ انہوں نے چندا سنگھ کے مقدمہ میں فیصلہ دیوآتما کے برخلاف دیا تھا۔ (۳) ایک وکیل صاحب اسلئے بے وقت موت کا شکار ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے حق شفع کے ذریعہ اس ٹکڑا زمین کو چھین لیا تھا۔ جو دیوسماج نے اپنا مندر بنانے کے لئے خرید کی تھی۔ (۴) ڈاکٹر گوکل چند صاحب چیف میڈیکل افیسر جو دیوگورو صاحب کی کوٹھی کے پڑوس میں سولن میں اپنا بنگلہ بنوا کر رہتے تھے اس لئے جلد ہی مر گئے۔ کیونکہ انہوں نے ایک حکمران شخص کو بھڑکا کر دیوگورو صاحب کے جسم پر گولیاں چلانے کے لئے تیار کیا تھا۔ (۵) ... بھی چچا میاں صاحب اسلئے گھل گھل کر بہت جلد ختم ہو گئے۔ کیونکہ ایک سابق دیوسماجی کے اثروں میں پڑ کر انہوں نے دیوآتما کو ناجائز کشٹ پہنچایا تھا۔ (۶) پنڈت دیورتن کا اکلوتا بیٹا اسلئے مر گیا۔ اور ان کا اخبار اسلئے بند ہو گیا۔ کیونکہ وہ دیوآتما اور دیوسماج کا دشمن بن گیا تھا۔ (۷) فیروزپور کے معزز وکیل سردار گورمکھ سنگھ صاحب اسلئے بے وقت موت کا شکار ہو گئے۔ کیونکہ وہ دیوآتما سے متنفر اور باغی بن گئے تھے۔

(۴) معزز ناظرین! آپ مجھ سے اس بات میں متفق ہونگے۔ کہ ہر ایک انسان کی مرنے اور جینے دُکھ یا سُکھ سے زندگی بسر کرنے کی اپنی اپنی کہانی ہے۔ جسمیں دیوآتما صاحب سے باغی ہو جانے کا کوئی دخل نہیں۔ یوں تو دیوآتما کی ساری سکھشا ہی ایک قسم کا گورکھ دھندا اور بے سر و پیر ہے لیکن مخالفوں کو اپنی نیچر کو اوزار بنا کر موت کی گھاٹ اتروانا اور وہ بھی محض اس لئے کہ انہوں نے دیوسماج کو ردی سمجھ کر۔ اور دیوآتما کی سکھشا کو کلپنا مولک پا کر کیوں چھوڑا۔ یا ان پر مقدمہ کیوں چلایا۔ یا مقدمہ میں جج صاحب نے فیصلہ ان کے برخلاف کیوں دیا۔ بادی النظر میں بھی لغو اور منتقمانہ نیت ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ دیوگورو صاحب کے پیرو ان کی اس انوکھی اختراع پر بغلیں بجاتے پھریں۔ لیکن اور تو کوئی بھی سمجھدار آدمی ایسی گھناونی تعلیم پر نفرت ظاہر کرے بغیر نہیں رہ سکتا۔

پنڈت دیورتن اور سردار گورمکھ سنگھ جو دیوسماج میں کئی قسم کے کھوٹ دیکھ کر اس سے الگ ہو گئے تھے۔ اور جن کے خود دیوگورو صاحب کی ذات پر کئی قسم کے احسانات تھے۔ لیکن دیوگورو صاحب ہیں کہ احسان فراموش ہو کر ان کی جان کو بھی لیکر چھوڑا۔

سردار گوردیال سنگھ صاحب مان پر تو دیوگورو صاحب نے محض اس بنا پر اپنی ستیہ نیچر کو انگیخت دیکر بلا نازل کر دی۔ کیونکہ انہوں نے ان کے برخلاف فیصلہ دیا تھا۔ لیکن وہ مجسٹریٹ صاحب کیوں زندہ رہے۔ کہ جنہوں نے حق شفع کے دعوے میں دیوگورو صاحب کے برخلاف (...)

ان کا فیصلہ انصاف پر مبنی تھا۔ ورنہ ان مجسٹریٹ صاحب کی بھی خیر نہ تھی۔ لیکن ایک لطف کی بات یہ ہے کہ حق شفع کے متعلق مقدمہ دائر کرنے والے وکیل صاحب بے وقت موت کا شکار کیوں ہو گئے۔

اور یہ بھی پتہ نہیں کہ آیا ڈاکٹر گوکل چند صاحب نے ایک حکمران شخص کو بھڑکایا بھی تھا کہ نہیں۔ لیکن وہ تو موت کا شکار ہو گئے لیکن وہ حکمران صاحب اب تک مزے سے زندہ کیوں ہیں۔ دیوآتما صاحب کی اس قسم کی لامعنی باتوں پر کون ایمان لا سکتا ہے۔ سوائے ان کے کہ جنہوں نے اپنے دل اور دماغ کو ان کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا ہو۔

اپنے اسی مضمون میں آگے چلکر بھگوان دیوآتما نے یہ لکھا ہے:۔

"اسی طرح کی اور بہت سی مثالیں ہیں۔ کہ جو سچی نیچر کے اس خفیہ انتظام کو ظاہر کرتی ہیں۔ کہ جو دیوآتما اور ان کے جیون برت کی رکھشا کے لئے (انکے دشمنوں کے سمبندھ میں) عمل میں آتا رہا ہے"

(۵) ایسے دیوآتما صفت ہیں۔ جو اپنی ستیہ نیچر کو اوزار بنا کر اپنے مخالفوں اور دشمنوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں۔ "بولو شری دیو گورو بھگوان کی جے"

شرمد گیتا میں ایک جگہ آتا ہے۔ کہ میں سادھوؤں کے پریتران کے لئے اور دشٹوں کے ناش کے لئے جگ جگ میں جنم لیتا ہوں۔ اس پر تو دیوسماجی صاحبان خوب دل کھول کر مخالفت کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ کہ بجائے دشٹوں کے سدھارنے کے ان کا ناش کر دینا ٹھیک نہیں۔ لیکن اپنی باری دیوگورو صاحب کی ایسی لامعنی باتوں کو ہضم کر جاتے ہیں۔

نہ صرف یہاں تک بلکہ اپنے اردو اخبار مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۶ء میں بھگوان دیوآتما یہ بھی تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے نیچر! تو نے ہی میرے پرم رکھشک کے دشمنوں کو قابو کرنے کے لئے مختلف وقتوں میں وہ وہ واقعات پیدا کئے ہیں۔ کہ جن کا ان دشمنوں کو کبھی خواب و خیال نہ تھا۔۔۔۔۔ اب بھی تو اپنی غیبی طاقت کے ذریعہ۔۔۔۔۔ میرے بڑے بڑے مغرور اور سرکش دشمنوں کو نیچا دکھا"

اوہ! دیوسماجیوں کے معبود صاحب کی اپنے مخالفوں اور دشمنوں کے سمبندھ میں نیچر کی آڑ میں ان لیکھوں میں یہ کسقدر تباہی اور غارت گری اور قتل کی نہایت مجرمانہ اور نہایت گناہ آلودہ جہاد کی تعلیم۔ اور نہایت خوفناک اور وحشیانہ کامنائیں (...)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شری یُت نٹرنجن اور آریہ سماج

(از قلم شری یُت بابو شو چندر جی مہا منتری آریہ پرتی ندھی سبھا ...)

(ایکھک نے یہ لیکھ انگریزی میں انڈین سوشل ریفارمر لیڈر تتھا ہندوستان ٹائمز انبادی پتروں میں چھپایا ہے۔)

۱۸ ستمبر ۱۹۳۳ء کے انڈین سوشل ریفارمر میں "میری کس میں آستھا ہے" شیرشک ایک لیکھ انڈین سوشل ریفارمر کے سمپادک شری نٹرنجن جی کے نام سے پرکاشت ہوا ہے۔ اس لیکھ میں مکھیتا آریہ سماج کے سمبندھ میں کئی بھرم پورن باتیں لکھی گئی ہیں۔ اور اُن باتوں کی وجہ سے ودواد اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔

شری یُت نٹرنجن لکھتے ہیں "میری دھارمک اُنتی کی کہانی برہم سماج اور بودھ دھرم کا ذکر کئے بغیر پورن نہیں ہو گی۔ آریہ سماج کا آدھار بھُوت ویدوں کے کرم کانڈ یا یگیہ بھاگ کا زبردستی کیا ہوا بھاشیہ ہے۔ یدیپی جیسے کریاتمک درشٹی سے نیمت رُوپ میں ہندو دھرم میں بڑی نیاگ نہیں کیا گیا ہے۔ یدی نٹرنجن مہودیہ برہم سماج اور بودھ دھرم کے ہی کچھ گن گان پر سنتوش کرتے۔ تو کسی کو کچھ کہنے کی آوشیکتا نہ تھی۔ پرنتو وہ بنا پرسنگ کے آریہ سماج کی چرچا کر بیٹھے ہیں۔ شری یُت نٹرنجن مہودیہ سے اُس مان سہت جس کے وہ ادھیکاری ہیں مجھے کہنا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج کے ورُدھ اپنی باتوں کو انہیں سمیہ ان پ سُنت کرنا چاہیئے تھا۔ "زبردستی بھاشیہ" کا تو آریہ سماج کے ورُدھ اُن کا دوشارون ہے۔ انہیں ادشیہ ہی اُسکی ویاکھیا کرنی چاہیئے تھی۔ پرنیت ہوتا ہے سائن۔ جی دھر۔ میکس مُولر۔ اور گرفتھ کے ویدوں کے یاگیک بھاگ کے بھاشیہ میں جو یگیوں میں پشو بلی کا ورنن کرتے ہیں شری یُت نٹرنجن جی کی آستھا ہے۔ رشی دیانند کرت یگیہ بھاگ کا ارتھ۔ جسے آریہ سماج بدھی سنگت مانتا ہے۔ یگیہ۔ ہوم تتھا اگنی ہوتر یا جس کا ارتھ پر ویکار کرنا۔ دُشپرورتیوں کا دمن کرنا۔ اور سوا ستھیہ کے لئے سُگندھت ورتیوں اور بنسپتیوں کو اگنی میں جلانا تھا۔ ودواہ میں تتھا انیہ دوسرے سنسکاروں کے اوسروں پر ہونے والے کریا کلاپ کے سمبندھ میں بھی اسی پرکار کی باتیں کہی جا سکتی ہیں۔ نِسندیہ مہرشی دیانند بھارت کے "لُوتھر" تھے۔ بیہودہ ریتی رواجوں اور کو پرتھاؤں کے ورُدھ انہیں یدھ کرنا پڑا تھا۔ ویدوں میں ورنت جیون کی اکرتِرم سیدھی سادی اور سوبھاوک ودھیوں کی طرف رشی دیانند ہمیں لے گئے۔ "دیانند اور وید" پر لکھتے ہوئے یوگی اروند گھوش لکھتے ہیں:—

"وید بھاشیہ کے سمبندھ میں میرا نشچے ہے۔ کہ بھلے ہی ویدوں کا انتم اور پورن بھاشیہ کوئی ہو۔ رشی دیانند کو لوگ ٹھیک ٹھیک پتے کی بات معلوم کرنے والا پہلا ویکتی مان کر اُس کا استھان کریں گے۔ پرُاچین اندھکار اور دیوستھا تتھا یگیوں کی غلط فہمیوں میں بھی رشی دیانند کی آنکھیں ساکشات پرکاش کو دیکھنے والی نہیں۔ انکی دوربین آنکھیں سچّے ستیہ پر گئیں۔ اور جو ادشیک تھا اُس پر جا ٹھہریں۔ رشی دیانند کو اُن دروازوں کی کنجی ملی ہے۔ جنہیں سمیہ نے بند کر دیا تھا۔ اور انہوں نے پنجروں میں بند سروتوں پر لگی ہوئی مہروں کو چھین بھن کر دیا ہے۔" یوگی اروند سویم سنسکرت ساہتیہ کے پرکانڈ پنڈت ہیں۔ دھارمک اور سماجک ساہتیہ میں اُن کی اچھی گتی ہے۔ پاٹھک سویم نرنے کر سکتے ہیں۔ کہ رشی دیانند کے ویدوں کے یاگیک بھاگ کے بھاشیہ کے سمبندھ میں شری یُت اروند گھوش اور شری یُت نٹرنجن دونوں کی سمتیوں میں سے کس کی سمتی ٹھیک ہے۔

شری یُت نٹرنجن آگے لکھتے ہیں: "شو کی مُورتی پر چُوہے کے چڑھنے کی گھٹنا جس نے آریہ سماج کے نرماتا کی جیون دھارا کو بالکل بدل دیا اور پورانک دھرم کا ورودھی بنا دیا۔ کسی آدمی کے دھارمک درشٹی کون میں اس پرکار کا مہتو پورن پریورتن کر سکتی ہے یہ سمجھ میں نہیں آتا۔" شری نٹرنجن مہودیہ نے لوگوں کو مرتے ہوئے اوشیہ دیکھا ہو گا۔ اور یہ بات پرتی دن کے جیون کی بہت سادھارن گھٹنا ہے۔ پرنتو کیوں نہیں وہ بھگوان بُدھ جیسی جیون کی اونچ اوستھا کو پراپت کر سکے ہیں؟ اُنہوں نے بند برتن میں پانی کو کھولتے ہوئے۔ بھاپ بنتے ہوئے اور ڈھکن کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا ہو گا۔ اُنہوں نے پتنگ اُڑتے اور برکھش سے پھل گرتا ہُوا دیکھا ہو گا۔ پرنتو کیوں نہیں اُنہوں نے واشپ انجن اور وایو یان آوشکار کیا اور کیوں نہیں وہ آکرشن کے نیم میں کوئی نئی بات معلوم کر سکے؟ اس پرکار کی گھٹنائیں بہت تُچھ ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ کسی کی جیون دھارا کو بدل دیتی ہیں۔ اور اُسکے درشٹی کون میں مہتو پورن پریورتن کر دیتی ہیں جن کا پرینام ادبھُت ہوتا ہے۔

مسٹر نٹرنجن آگے لکھتے ہیں: "پرماتما کی درشٹی میں منشیہ اُس سے بھی تُچھ ہیں۔ ہم اپنے دینک جیون میں آتماؤں کی آتما کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں۔ ایسا کرنے کی ہمیں چھُٹی ہے۔ پرنتو کسی نے بھی یہ نہیں کہا۔ کہ چونکہ ہمیں ایسا کرنے کی آگیا ہے۔ اسلئے پرماتما پاکھنڈ یا بھرم ہے۔" یدی لیکھک مہودیہ آریہ سماج سے چڑے ہوئے نہ ہوتے تو وہ اس پرکار کی بات نہ کہتے۔ رشی دیانند نے مُورتی پُوجا کا کھنڈن کیا ہے۔ پرماتما کا ستتا کا نہیں۔

شری یُت نٹرنجن آگے لکھتے ہیں "شُدھی سے مجھے سوبھاوتہ گھرنا ہے۔" کٹر پنتھی ویکتی کو بھلے ہی شُدھی سے گھرنا ہو۔ پرنتو ستیہ کے جگیاسُو کو کبھی گھرنا نہیں ہو سکتی۔ نِسندیہ آریہ سماج چھل کپٹ۔ بھئے اتھوا پرلوبھن کے دوارا شُدھی کو کبھی بھی سہن نہیں کرتا ہے۔ پرنتو یدی کوئی ویکتی انترآتما کی آواز پر ستیہ۔ پرکاش اور دھرم کی کھوج کے لئے آتا ہے۔ تو کسی کو کیا ادھیکار ہے کہ اُسے ایسا کرنے سے روکے۔ تب کیا اُس دشا میں وہ اُونچے درجے کی مُورکھتا پرنا اور پاپ نہیں ہو گا؟

شری یُت نٹرنجن بھرانت دھارنا کے وشی بھُوت پرتیت ہوتے ہیں۔ جب وہ لکھتے ہیں۔ "کہ ہندو دھرم نے دوسرے دھرم والوں کے جہادی اندولن کے ہوتے ہوئے بھی جس کی پیٹھ پر راج نیتک شکتی تھی۔ اور پر چار اتھک سادھن تھے اپنی ستھتی کو سُرکھشت رکھا ہے۔ کیونکہ وہ سادھارن وشواس کے وِرُدھ نشچہ رُوپ سے شُدھی سے اُپرام رہا ہے۔"

شری یُت نٹرنجن اس بات کو بھلی بھانتی جانتے ہیں۔ کہ مُسلمان لوگ جو بھارت میں آکرمن کاریوں کے رُوپ میں آئے تھے اور یہاں بس گئے تھے۔ مٹھی بھر تھے۔ پرنتو آج اُن کی سنکھیا آٹھ کروڑ ہو گئی ہے۔ کیا وہ آکاش سے ٹوٹ پڑے ہیں؟ وہ سب شری یُت نٹرنجن کے وچار کے کٹر پنتھی ہندوؤں میں سے ہی گئے ہیں۔ کیا اس کا یہ ارتھ ہے۔ کہ ہندو دھرم نے اپنی ستھتی کو سُرکھشت رکھا ہے؟ وہ رشی دیانند ہی تھا۔ جس نے پرواہ کو بدلا ہے۔ اور ایک بار ہندو دھرم کو دھرمانتر کرنے والا دھرم بنا کر اُسے نِرمُول ہونے سے بچا دیا ہے۔ آج بھی یدی آریہ سماج مسٹر نٹرنجن کے متانوسار اپنا ہاتھ کھینچ لے۔ اور لگ بھگ ۲۰۰ ورش تک رشی دیانند جیسی مہان آتما آدربھُوت نہ ہو۔ اور مسلمان اور عیسائی یُدھ ادھ گتی سے اپنا کاریہ کرتے رہیں۔ تو نشچے ہی ہندو دھرم کا پرتھوی تل سے استیتو مِٹ جائے گا۔

شری یُت نٹرنجن یہ بھی لکھتے ہیں۔ "راجہ رام موہن رائے مُورتی پُوجا کے وِرُدھ نہ تھے۔ میں سمجھتا ہوں۔" نٹرنجن جی نے راجہ صاحب کی جیونی نہیں پڑھی ہے۔ یدی وہ پڑھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ راجہ صاحب بھی مُورتی پُوجا کے وِرُدھ تھے۔ مُورتی پُوجا کے وِرُدھ اُن کے بہت سے وچاروں میں سے ایک اس پرکار ہے۔

"مُورتی پُوجا جیسی ہمارے دیش واسیوں میں اس سمے پرچلت ہے۔ جس کا ہمارے وِدوان پنڈت اُسے سداچار میں بردھی کرنیوالی کہہ کر سمرتھن کرتے ہیں نہ کیول دیا پک رُوپ سے شاستروں دوارا نِشیدھ ہے۔ بلکہ سادھارن بُدھی سے بھی اُسے عیان طبیعت سمجھنا چاہیئے۔ اور سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ دُراچار کی اور پریرت کرنے والی تتھا سماجک سُکھوں کا وناش کرنے والی ہے۔ اس کے دوارا اشلیلتا۔ ویبھچار۔ دشیا سکتی۔ جھُوٹ۔ کرتگھنتا۔ کپٹ اور وشواس گھات کا بول بالا رہتا ہے۔" نِسندیہہ مہرشی دیانند بھی مُورتی پُوجا کے وِرُدھ تھے۔ اُن کا اٹل وشواس تھا۔ کہ مُورتی پُوجا وید وِرُدھ ہے۔ اور بھارت کے پتن اور اس کی داستا کے مکھیہ کارنوں میں سے ایک ہے۔ انہوں نے اس وشے پر اپنے سمے کے بڑے بڑے ودوانوں کو بنارس میں تتھا انیہ جگہوں میں پراست کیا تھا۔

مجھے اتینت دُکھ ہے۔ کہ شری یُت نٹرنجن مہودیہ نے اپنی سوبھاوک ارُچی کے کارن رشی دیانند جیسی مہان ویکتی اور اُن کے سنستھاپت کئے ہوئے آریہ سماج کو پڑھنے اور سمجھنے کے اوسر کو گنوا دیا ہے۔ رشی دیانند کے پرتی یوگی اروند کے شُبھ وان وچاروں کی اور ایک بار پھر ہم اپنے پاٹھکوں کا دھیان آکرشت کرتے ہیں۔ مہرشی دیانند اور راجہ رام موہن رائے کی تُلنا کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں "رام موہن رائے اُپنشدوں پر جا کر ہی رُک گئے۔ دیانند نے اس سے آگے درشٹی دوڑائی۔ اور معلوم کیا۔ کہ ہمارا واستوک آدھار مُول وید ہے۔ رشی دیانند میں سوبھاوک پرتیبھا تھی۔ اور وہ اسے پرکاشمان بنانے میں سمرتھ ہوئے۔"

ڈاکٹر رویندر ناتھ ٹھاکر نے بھی لکھا ہے۔ "میں مہان گورو دیانند کا ابھنندن کرتا ہوں جس کی دِویہ درشٹی نے بھارت کے ادھیاتمک اتہاس میں ستیہ اور ایکتا کے درشن کئے تھے۔ جس کے پرکاشمان مستشک نے بھارتیہ جیون کے سمست وبھاگوں کو سمجھا تھا جس کی بھارت کے پرتی آدر بھُوت کال کے اندھکار اور اگیان کی نیندرا جھنجھوڑا کر ستیہ اور پوترتا کے پرکاش کی اور لے جانے کی تھی۔"

جیسا کہ میں پہلے نرڈن کر چکا ہوں۔ منتر ۸ سے
کئی سکھشائیں پراپت ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے
ایک وشیش سکھشا کا ذکر میں سنکشیپ سے پہلے
بھاگ میں کر چکا ہوں۔ اب یتھا شکت پوری اور
مکمل سکھشا پراپت کرنے کی غرض سے اسی وید منتر
میں سے باقی اس کو بھی نچوڑ کر دھرم کے پریمی سجنوں
کے چرنوں میں پیش کرنے کا یتن کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ
اُس لقیہ کو بھی ہم سب بھائی بہنیں ملکر بھوگ
سکیں۔ جیسا کہ شانتی منتر کی آگیا ذیل کے منتر سے
ظاہر ہوتی ہے:۔

ओं सह नाववतु । सह नौ भुनक्तु
सह वीर्यं करवावहै ।
तेजस्विनावधीतमस्तु ।
मा विद्विषावहै ॥

(ارتھ) ہم سب اکٹھے ملکر رہیں۔ ہم سب
اکٹھے ہی سُکھ و دُکھ آدی بھوگیں۔ ہم سب پُرشارتھ
اور بل والے کام اکٹھے ملکر کریں۔ ہمارا پڑھا
پڑھایا سپھل ہو۔ اور ہم کسی کے ساتھ دویش
نہ کریں۔

منتر ۸ میں پرماتما کو شکر کہا گیا ہے۔
شکر شکتیمان اور ویریہ وان کو کہتے ہیں۔ پرماتما
ہمارا اُپاسیہ دیو ویریہ روپ یعنی شکتی اور
سامرتھ سمپن ہے۔ جب ہم ایسے بھگوان کی
اُپاسنا کرنا چاہتے ہیں۔ تو اوشیہ ہمارے
دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ ہم بھی شکتی
اور سامرتھ والے بن جائیں۔ اور اگر ہم ایسے
شبھ خیال یا خواہش کے ساتھ شکتی اور سامرتھ
کی پراپتی کے لئے ویریہ کی رکھشا اور بڑھی کے
لئے واستوک انُشٹھان نہ کریں۔ یا ودیارتھی
آدی ہونے کی اوستھا میں ویریہ رکھشا کے لئے
برہمچریہ کے نیموں کا پالن نہ کریں۔ اور گرہستی
ہونے کی حالت میں سنیم سے کام نہ لیں۔ اور
ان اصولوں کے موافق ورودھ آچرن کریں۔
اور پھر ہم شکر سوروپ پرماتما کی ایک رواجی
طور پر اُپاسنا کرکے یہ اچھا رکھیں۔ کہ پربھو
ہم پر دیال ہوکر بلوان بنا دینگے۔ یا ہماری
شاریرک یا آتمک یا سماجک اوستھا پرتی
دن محض اسی وشواس سے اُدت ہوتی جائے
گی۔ کہ بھگوان شکر سوروپ ہیں۔ اور وہ اپنی
دیا درشٹی سے اپنے بھگتوں کی سویم ہی رکھشا
اور سہایتا کر دینگے۔ تو یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ
"ایں خیال است و محال است و جنوں"۔ انگریزی
میں بھی اسی خیال کو بدیں الفاظ سے کی
گئی ہے
"God helps those
who help themselves."
جب تک ہم خود گری ہوئی اوستھا سے
اٹھنے کا یتن نہیں کرتے۔ تب تک ہمیں کوئی
اٹھا نہیں سکتا۔ لاکھ لوگوں کو مدد کے لئے

ایش اوپنشد کا سوادھیائے

دوسرا بھاگ

(از شری الیمونی رام جی ٹنڈن گورنمنٹ پنشنر جالندھر شہر)

بلاوٗ۔ اگر کوئی امداد دینے کے لئے پہنچ بھی جائے
تو یہ دیکھ کر کہ ہم خود تو اٹھنے کا ذرا بھی پرشرم
نہیں کرتے اور سارا ہی بوجھ دوسرے لوگوں پر
ڈالنا چاہتے ہیں تو وہ لوگ بھی ایسی دُرگھٹنا کو
دیکھ کر منہ موڑ کر چلے جاتے ہیں۔ اور پھر کوئی بھی
ہمارے نزدیک تک نہیں پھڑکتا لیکن جو مہان
آتمائیں پربھو کے واستوک سوروپ کو سمجھ
کر اس کے شبھ گن۔ کرم اور سوبھاؤ کو وچار
کر اپنے اندر دھارن کر لیتے ہیں۔ اور ان پر آچرن
کرتے ہیں۔ وہی سچے بھگت شکر آدی سوروپ
پرماتما کے اُپاسک ہو کر اس کے جیسے گن
کو اپنا آدھار بھوت بناتے ہیں۔ اور اس ہی کا ہمہ
عمل کرتے ہیں۔ وہ واستو میں سویم شکر یا
ویریہ یا سامرتھ یا شکتی روپ ہو جاتے ہیں۔
اور وہ شکتی شریر تک ہی محدود نہیں رہتی۔
بلکہ اس کا وستار اس سے بھی آگے آتما اور سماج
تک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آریہ سماج کے نیم ۶ میں
آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش دکھایا گیا ہے۔ نیم ۶
اس طرح پر ہے "سنسار کا اُپکار کرنا آریہ
سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک۔
آتمک اور سماجک اُنتی کرنا"

پرماتما کے چند ایک اور بھی ایسے گن ہیں۔
جن پر درشٹی دینے کی خاص ضرورت ہے۔
وہ گن ہیں "شدھ اور پوتر ہونا اور پاپ رہت ہونا"
سونے کو سونا یعنی کہا جاتا ہے۔ کہ لوگ
اُس کو گنوان سمجھ کر چاہتے ہیں۔ اور اُس کو
اُس کی پوری قیمت دے لینا چاہتے ہیں۔ اُس
کی خوبصورتی بیش قیمتی اور عام لوگوں میں قدر
اور اس اچھا کے انوسار دھن اُپارجن کرنے کا
اور پھر دھن کو کسی خاص مقدار تک اکٹھا کرنے
کا پریتن اور پرشرم کرتا ہے اور پھر اس کو خرید
ہی لیتا ہے۔ ایسے ہی جس جگیاسو نے پرماتما
کے یہ گن یعنی شدھ اور پوتر ہونا اور پاپ رہت
ہونا سنے ہیں یا پڑھے ہیں۔ اس کے دل میں
ایسے شدھ اور پوتر اور پاپ رہت پرماتما کی
پراپتی کی اچھا پیدا ہوتے ہی اس کے اندر اسی
شبھ کرم کا انشٹھان شروع ہو جاتا ہے۔
کہ وہ خود بھی ان گنوں کی پراپتی کے
لئے یتن کرے۔ منو بھگوان نے منو سمرتی میں

شدھ اور پوتر ہونے کے سادھن اس طرح پر بتلائے
ہیں۔ کیونکہ شدھی صرف شریر ہی کی کافی نہیں
ہے۔ بلکہ شریر کے اَنتر گت من۔ بھوت آتما۔
اور بدھی کی شدھی بھی لازمی ہے۔

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति, मनः
सत्येन शुध्यति ।
विद्यातपोभ्यां भूतात्मा,
बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति ॥

(ارتھات جل سے شریر کے انگ آدی
شدھ ہوتے ہیں۔ من ستیہ وچارنے اور ستیہ
بولنے اور ستیہ کرم کرنے سے شدھ ہوتا ہے۔
ودیا اور تپ سے یہ بھوت آتما شدھ ہوتا ہے
اور بدھی گیان سے شدھ ہوتی ہے۔)

اسی شلوک میں جو اُپدیش دیا گیا ہے۔ اسی
پر بخوبی وچار کرنے سے اور اس کے انوسار آچرن
کرنے سے منش جہاں اشدھتائی اور اپوترتا سے
بچ کر اس شدھ اور پوتر سوروپ پرماتما کا
سچا اُپاسک بنکر سویم بھی شدھ اور پوتر بن
سکتا ہے۔ وہاں پاپ رہت بھگوان کا بھی
سچا سیوک اور اُپاسک بن کر وہ خود بھی
پاپ برتیوں اور پاپ کرموں سے بچ کر ایسے
شبھ گنوں سے یکت ہو کر جہاں پرلوک میں
اُونچ پد کا بھاگی بنتا ہے۔ وہاں اس لوک
میں بھی اس کی ہر پرکار سے پرسنشا اور
مان اور پرتشٹھا ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم اپنے سماجک
دائرہ کے اندر ہی ایک سادھارن منشی لالہ منشی رام
وکیل کی بابت دیکھتے ہیں۔ یہ امر کسی سے پوشیدہ
نہیں ہے۔ کہ شروع میں لالہ صاحب موصوف
نہ صرف عام لوگوں کی طرح اوشیہ آستک رہتے
تھے۔ بلکہ وہ ناستک بھی تھے لیکن جونہی
انہوں نے کسی خاص وجہ سے شری سوامی دیانند
جی کے درشن کئے اور ان کے چند ایک اُپدیش سنے۔
تو فوراً اُن کے اندر نمایاں تبدیلی شروع ہو گئی۔
یہ تو معمولی بات ہے کہ وہ جھٹ پٹ آستک
بن گئے۔ لیکن خاص طور پر قابل تعریف اور قابل
تحسین یہ بات ہے کہ اُن کے جیون میں وہ شبھ
پریورتن ہو گیا۔ کہ وہ ادھرم کے کرموں سے قطعی
منہ موڑ کر دھرم پرائن ہو گئے۔ اور ان کا عملی

ویدک لٹریچر کو پڑھنے سے اور باقاعدہ سوادھیائے
کرنے سے آریہ سماج کے پریذیڈنٹ بنے۔ پرماتما
کہلائے۔ کئی قسم کے ٹریکٹ لکھے۔ اور اُپدیش
تحریری اور تقریری دیئے۔ اور پھر وقت کی
ضرورت کو محسوس کرکے انہوں نے سنیاس دھارن
کرکے جو جو سماج۔ جاتی اور دیش کی سیوا اور وید
پرچار کے کام کرنے میں قربانیاں کیں۔ اُن کا
اظہار طاقتِ زبان یا طاقتِ قلم سے باہر ہے۔
آج وہی منشی رام پرماتما کے دیئے ہوئے وید
اور ویدک گیان سے مالا مال ہو کر اس بھگوان کو
اس کے ستیہ گنوں کی کریاتمک روپ سے
اُپاسنا کرکے اس کا سچا اُپاسک بن کر ایک
درخشاں ستارے کی طرح بھارت ورش میں
بلکہ اس کے باہر دیش دیشانتر میں بھی "سوامی
شردھانند" کے نام سے منور ہو رہا ہے۔ ایسے
ہی اور سینکڑوں مہان پُرش پرماتما کے سچے
اُپاسک اور اننیہ بھگت ہو کر لوک اور پرلوک
میں اونچ پد کے بھاگی بن چکے ہیں۔ پس آؤ۔
ہم بھی سب یتھا شکت اس وید منتر کو بھلی
بھانت سمجھ کر اس پر آچرن کریں۔ اور عملی
ثبوت اس اُپدیش کی مہانتا کا دیں۔ (اوم شم)

(بقیہ صفحہ ۳)

شری یُت نرنجن جی کو کراچت سمرن ہوگا۔
جب انہوں نے گت ایک ادھر بھی آریہ سماج
اور اُس کے لیڈروں سنتھا پر آکرمن کیا
تھا جس میں نے اُن آکرمنوں کا نراکرن کرنے کا
یتن کرتے ہوئے انہیں نویدن کیا تھا۔ کہ وہ
شانت ہردیہ سے اور نشپکش دماغ سے اُن
دونوں کا ادھین کریں۔ اور تب ہی اُن کے
پکھش یا وپکھش میں لیکھنی اٹھائیں۔ پرنتو
ہوتا ہے۔ انہوں نے ایسا نہیں کیا ہے۔ تو بھی
انت میں میں بہت سمان پورک شری یُت
نرنجن جی سے رشی دیانند کے جیون اور اُن کی
شکھشاؤں کو گمبھیرتا پورک ادھین کرنے کا یتن
کرنے کا نویدن کروں گا۔ اور کہوں گا۔ کہ ہندو
دھرم پر اُن کے (رشی دیانند) دوارا کئے گئے
اُپکاروں کا آدر کریں۔ یہ دکھ کی بات ہے۔ کہ
"ماڈرن سوشل ریفارمر" کے سمپادک
آدھنک بھارت کے سب سے بڑے سوشل
ریفارمر کے اُپکاروں کا اب تک بھی آدر نہیں
کر سکے ہیں۔ ہماری سار دولنیک سہانے
آریہ سماج کے سمبندھ میں اُنہیں کچھ سامنے
بھیجا ہے۔ مجھے آشا ہے۔ اُن کے سہیک
ادھین سے شری یُت نرنجن مہودیہ اپنے
جیون کے سائینگ کال میں آریہ سماج کے
سدھانتوں کو سمجھنے میں سمرتھ ہونگے۔ کبھی
نہیں کی اپیکشا دیر اچھی ہوتی ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار

آریہ مسافر لاہور

مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۳۷ء

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کا کامیاب دسواں سالانہ جلسہ

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کا دسواں سالانہ جلسہ جو ۲۹-۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم و دوئم نومبر ۱۹۳۷ء کو تھا بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ مجھے اب کے پہلی مرتبہ ہی اس گوروکل کے درشن کرنے کا موقعہ ملا۔ میں نے جو کچھ وہاں دیکھا اُس سے مجھے از حد خوشی ہوئی۔ میں نے دیکھا۔ کہ اس بینظیر سنستھا میں استری جاتی کے اُدھار اور سُدھار کے لئے وہ کام کیا جا رہا ہے۔ کہ جس کی دُنیا بھر میں اور کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اس گوروکل کی آچاریا ایک سچی تیاگ مورتی تپسونی بال برہمچارنی دیوی شریمتی ودیاوتی جی سیٹھ بی۔ اے ہیں۔ جنہوں نے اپنا تمام جیون اپنی بہنوں کی سیوا کرنے اور اپنے دیش کی پُتریوں کو ویدک دھرم اور جاتی کی سچی سیوکا بنانے کے لئے ارپن کر رکھا ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ کُل پُتریاں سچ مچ آپ کو اپنی ماتا سمجھتی ہیں۔ اور ان کے ساتھ دلی محبت اور شردھا رکھتی ہیں۔ پرانی سناتکائیں جس شردھا اور دلی لگن سے کام کر رہی تھیں۔ اس کو دیکھ کر یہ لگتا تھا کہ اُنہیں اپنی کُل ماتا اور آچاریا جی کے ساتھ کتنا پریم اور عقیدت ہے۔ دوسری مہان ویکتی جس نے اپنا تمام جیون آریہ دھرم کی سیوا کے لئے ارپن کر رکھا ہے شری آچاریہ رام دیو جی ہیں۔ آپ نے ۳۰ برس کے قریب گوروکل کانگڑی میں بطور پروفیسر اور آچاریہ کام کیا۔ اور جب سے وہ گوروکل کانگڑی سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ تب سے ہی وہ اس کنیا گوروکل کی سیوا میں تن من سے لگے ہوئے ہیں۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے بڑا دُکھ ہوتا ہے۔ کہ آچاریہ جی کی صحت ابھی تک پورے طور پر بحال نہیں ہوئی۔ میں جب جب بھی اُن کے چہرہ پر نگاہ ڈالتا تھا میری آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے۔ اور مجھے وہ دن یاد آجاتے تھے۔ جب کہ وہ آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر شیر ببر کی طرح گرجا کرتے تھے۔ [illegible]

قربان کر رکھا ہے۔ اگرچہ پہلے کی نسبت آچاریہ جی کی صحت اب بہت اچھی ہے۔ لیکن ابھی تک اُنکی زبان میں تھوڑی سی لکنت باقی ہے۔ ڈاکٹروں نے آچاریہ جی کو مکمل طور پر آرام کرنے اور ہر قسم کے تردد و تفکرات سے الگ رہنے کا مشورہ دیا ہُوا ہے۔ لیکن مجھے پتہ لگا۔ کہ آچاریہ جی جب آریوں کی گرہ کلہ دیکھتے ہیں۔ اور ان تک اس کی خبریں پہنچتی ہیں۔ تو وہ بے چین ہو جاتے ہیں۔ اے کاش آریہ بھائی یہ سوچیں۔ کہ وہ اپنی کوتاہ اندیشانہ حرکات سکنات اور تحریرات سے آریہ سماج کے اس سچے دیرینہ نیتا کو کتنا دُکھ پہنچاتے ہیں۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ میں پھر کنیا گوروکل کے سالانہ جلسہ کی طرف آتا ہوں۔ کنیا گوروکل دنیا بھر میں کس قدر شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اس کا ثبوت اس بات سے لگ سکتا ہے۔ کہ امسال ۴۸ نئی لڑکیاں اس کُل میں داخل ہوئی ہیں اُن میں سے ۴ افریقہ سے ایک فجی سے۔ ۳ صوبہ مدراس سے ایک صوبہ بمبئی سے۔ ایک راجپوتانہ سے۔ ایک دہلی سے۔ ۱۳ یو۔پی سے اور ۲۳ پنجاب سے آئی ہیں۔ ان اعداد سے ظاہر ہے۔ کہ لڑکیوں کی سب سے زیادہ تعداد پنجاب کی ہے۔ اسلئے اہل پنجاب اس نئی انسٹی ٹیوشن پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ شریمتی پنڈت الودھیا پرشاد جی ویدک مشنری۔ شریمتی شانتا دیوی اور پنڈت ٹھاکر دت جی وید امرت دھارا۔ شریمتی چندر وتی جی ایم۔ اے کے اعلیٰ پایہ کے لیکچروں کے علاوہ سرسوتی سمیلن کی جو چار بیٹھکیں ہوئیں۔ اور اُن میں گوروکل کی نو سناتکاؤں نے جو نبندھ پڑھے۔ اُنہیں سُنکر میرا من گدگد پرسن ہو گیا۔ یوں تو یہ نبندھ سارے ہی قابل فخر اور قابل تحسین تھے۔ لیکن شری لالہ چھجو رام جی دکلتا [illegible]

کا "وکاس واد اور وید" اور کماری کلاوتی کا "بھارت میں سوراجیہ آندولن" کے وشے پر لکھے ہوئے نبندھ نہایت اُتم تھے۔ اور تمام حاضرین نے ان کی مکت کنٹھ سے پرشنسا کی۔ ان کے علاوہ شریمتی پدمنی دیوی جی بی۔ اے کا (جو کنیا گوروکل میں سائینس ماسٹر ہیں) "دکھشن بھارت میں راشٹر بھاشا پرچار" کے وشے پر لکھا ہوا نبندھ نہایت عمدہ تھا۔

دیووانی سمیلن میں جو شریمتی شانتا دیوی شاستری کے زیر صدارت منعقد ہوا برہمچارنیوں کو دھارا پرواہ سنسکرت بولتے ہوئے دیکھ کر کون آریہ تھا جس کی آنکھوں میں خوشی اور فخر کے آنسو نہ اُمڈ آئے تھے۔ میرے دل میں اُس وقت یہ خیال آ رہا تھا۔ اے کاش اس وقت ست گورو دیانند جی موجود ہوتے۔ اور وہ اس نظارہ کو دیکھتے۔ تو اُنہیں کتنی خوشی ہوتی۔ اسی وقت مجھے امر شہید سوامی شردھانند جی کی بھی یاد آئی جن کے کرکملوں سے یہ ہرا بھرا کھلتا پھولتا پودا لگایا گیا تھا۔ مجھے میری آتما نے کہا۔ کہ یقیناً مہرشی دیانند اور امر شہید شردھانند کی آتمائیں کتنی وہاں سے اس درشیہ کو دیکھ کر گدگد پرسن ہو رہی ہونگی۔ شریمتی شانتا دیوی شاستری نے بحیثیت صدر اپنی تقریر سنسکرت میں ہی کی۔ میں تو سنسکرت جانتا نہیں۔ اسلئے اس کی خوبیوں کا اندازہ نہ لگا سکا۔ لیکن میرے پاس جو پنڈت لوگ اور سناتک بیٹھے تھے۔ وہ اسے سُنکر جھوم رہے تھے۔ بھارت میں ایک وقت وہ تھا۔ جب یہاں کے شردمنی کو بھی یہ کہا کرتے تھے۔

شودر ڈھول گنوار پشو ناری
یہ سب تاڑن کے ادھیکاری

اور ایک زمانہ آج ہے۔ کہ ست گورو بھگوان دیانند کے پرتاپ سے ہماری دیویوں میں اتنی جاگرتی آ گئی ہے۔ اور وہ ودیا کے بھوشن سے آبھوشت ہو گئی ہیں۔ کہ آج وہ پلیٹ فارم پر کھڑی ہو کر دھارا پرواہ سنسکرت بولتی ہیں۔ اور اس طرح گارگی سلبھا اور منڈن مشر کی استری کی یاد کو تازہ کر رہی ہیں۔ یہ تمام درشیہ دیکھ کر میرے ہردے کے انترتم سے یہ پرارتھنا نکلتی تھی۔ کہ پرماتما اس کنیا گوروکل اور اس کی آچاریا شریمتی ودیاوتی اور اس کے مکھیہ ادھشٹاتا آچاریہ رام دیو جی کو دیرگھ آیو پردان کرے۔ اور مکمل تندرستی عطا کرے۔ تاکہ وہ آریہ سماج اور استری جاتی کی بیش از بیش سیوا کر سکیں۔ آچاریہ رام دیو جی کی خرابی صحت اور ملک میں تجارت وغیرہ کی کساد بازاری اور دیگر کارنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے امسال اس جلسہ پر نقد اور وعدہ ملا کر

اکیس ہزار روپیہ

سے زیادہ چندہ ہو جانا واقعی قابل قدر ہے لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ آریہ پُرشوں نے ابھی اس انسٹی ٹیوشن کی حقیقی قدر و قیمت کو نہیں سمجھا۔ اور اس کا سب سے بڑا کارن شاید یہ ہو۔ کہ ابھی بہت کم لوگوں نے اس کُل کے درشن کئے ہیں۔ جس [illegible]

بہتر رہے گا۔ یہ سنستھا سچے معنوں میں ملک کی آئندہ ماتاؤں کو سچی آریہ ماتا اور بھارتیہ مہیلا بنانے کا کارخانہ ہے۔ یہاں اُنہیں اُسی سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ جس میں کسی وقت گارگی سلبھا اور سیتا ساوتری ڈھلی تھیں۔ یوں تو کنیا گوروکل کا تمام بھارت ورش پر حق ہے۔ کیونکہ اس میں بھارت کے تمام حصوں سے پُتریاں آکر پڑھتی ہیں لیکن پنجاب پر تو اس کا خاص حق ہے۔ کیونکہ لڑکیوں کی سب سے زیادہ تعداد اسی صوبہ کی ہے۔ اندریں حالات ہم تمام پنجابی آریہ بھائیوں سے التجا کریں گے۔ کہ اُنہیں تن من دھن سے اس گوروکل کی مدد کرنی چاہئے۔ لیکچروں کے لحاظ سے بھی یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ شریمتی جانکی دیوی دھرم پتنی شری جمنالال جی بجاج کا کانووکیشن ایڈریس (جو آج کے پرچہ میں دوسری جگہ درج کیا گیا ہے) اتنا اعلیٰ تھا۔ کہ ہر شخص نے اس کی تعریف کی۔ دیوی جی نے اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر پتریوں کو نہایت بیش قیمت نصیحتیں کیں۔ شری پنڈت الودھیا پرشاد جی ویدک مشنری کے ویاکھیان بھی نہایت اعلیٰ تھے۔ انہوں نے وید کے منتروں کا ارتھ کر کے نہایت مدلل طور پر ثابت کیا۔ کہ یورپین ودوان کس طرح ارتھ کا انرتھ کر رہے ہیں۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا کا لیکچر جسمانی صحت اور ورزش کے متعلق نہایت ودوتا پورن تھا۔ اور انہوں نے اپنی مسلمہ خوش طبعی سے اسے اور بھی چار چاند لگا دیئے تھے۔ ہم ان لیکچروں کو آریہ مسافر میں شائع کرنے کی کوشش کرینگے۔

جہاں تک حاضری کا تعلق ہے۔ اگرچہ لیکچروں کے وقت کافی استری پُرش جمع ہو جاتے تھے۔ لیکن کئی بھائی یہ کہتے سُنے گئے۔ کہ پچھلے سال کی نسبت حاضری کم تھی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو۔ کہ پچھلے سالوں میں یہ جلسہ دسہرہ کی تعطیلات میں ہوتا رہا ہے۔ اور اس موقعہ پر ریلوے کی طرف سے کرایہ کی بھی رعایت ہوتی ہے۔ لیکن اس موقعہ پر ایسی کوئی بات نہ تھی۔ اس کمی کو محسوس کیا جا رہا تھا۔ ایک اور بات جس نے میرے دل پر اثر کیا۔ وہ برہمچارنیوں کی صحت تھی۔ میں نے دیکھا۔ کہ چھوٹی چھوٹی بچیاں نہایت خوش و خرم تھیں۔ اور اُن کے چہرے ان کی اروگیتا کا ایک بیّن ثبوت تھے۔ قصہ کوتاہ اس سال کا جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ جس کے لئے میں کُل کی آچاریا شریمتی ودیاوتی جی اور آچاریہ رام دیو جی اور دیگر منتظمان کو صدق دل سے بدھائی دیتا ہوں۔ (ریپرم)

آریہ مسافر کی اشاعت بڑھانا ہر ایک

سینما کے ذریعہ ویدک دھرم پرچار :-

یو۔پی سبھا کے آرگن آریہ مترکی ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء کی اشاعت میں ایک مضمون شری بیت کلا دھری کوں کا بعنوان "آریہ سماج اور سینما" شائع ہوا تھا جسمیں انہوں نے لکھا تھا کہ یہ درست ہے کہ سینما لہو و لعب سے پُر کھیلوں سے نوجوانوں کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ سینما کی ایجاد ہی خراب ہے۔ بات بھی ٹھیک ہے۔ آگ سے روٹی پکائی جاسکتی ہے۔ اور گھر بھی پھونکا جاسکتا ہے۔ دوش تو استعمال کرنے والی عقل کا ہے نہ کہ آگ کا۔ یہی حال سینما کا ہے۔ یہ درست ہے کہ سینما کے ذریعہ کی جانیوالی موجودہ اکثر کھیلوں سے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے اخلاق پر بُرا اثر پڑتا ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اس ایجاد کو ویدک دھرم پرچار کے لئے نہایت موثر طریق پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اب ہمیں آریہ متر کے تازہ پرچہ میں شری پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔اے چیف جج ٹہیری گڑھوال کا ایک مضمون اس تجویز کی تائید میں پڑھکر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ پنڈت جی نے ایک خوشخبری یہ سنائی ہے کہ اُن کے ایک متر اس کام کے لئے دس ہزار روپیہ تک دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہماری رائے میں آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔ اور ویدک دھرم پرچار کے اس موثر ذریعہ سے فائدہ اٹھانے کا یتن کرنا چاہئے۔

مُردہ جلانے کی تائید :-

ویدک سدھانت یہ ہے کہ ہر ایک انسان کی لاش کو خواہ وہ دو دن کا ہو یا ۱۰۰ برس کا جلا کر ہی ٹھکانے لگانا چاہئے۔ بخلاف اس کے سمیٹک مذاہب دفنانے کا حکم دیتے ہیں۔ لیکن جُوں جُوں دنیا علمی طریق پر آگے بڑھ رہی ہے اس ویدک سدھانت کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت ہو رہی ہے۔ حال ہی میں دنیا کے سب سے بڑے سائینسدان ڈاکٹر ردر فورڈ کا دیہانت ہوا ہے۔ ولائیت سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے مرنے سے پہلے ہدائیت کر دی تھی۔ کہ اُن کی لاش کو دفنانے کی بجائے جلایا جائے۔ چنانچہ اس ہدائیت کی تعمیل کی گئی۔ اس سے پہلے بھی کئی یورپین وِدوانوں کا اُن کی اپنی خواہش کے مطابق جلا کر ہی انتم سنسکار کیا جاچکا ہے۔ یوروپ کے اعلےٰ تعلیم یافتہ طبقہ میں اب یہ طریق عام ہو رہا ہے۔ اور کئی بڑے بڑے شہروں میں شمشان گرہ بن گئے ہیں۔ ہماری چشم تصور وہ زمانہ قریب دیکھ رہی ہے۔ جب کہ مُردوں کو جلانے کا سائنٹیفک طریق تمام دُنیا میں رائج ہو جائے گا۔

مہاتما گاندھی کی صحت :-

مہاتما گاندھی کو عرصہ سے خون کے دباؤ کا عارضہ ہے۔ کثرت کار کی وجہ سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے اور آرام سے افاقہ۔ پچھلے دنوں مہاتما جی کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں شمولیت کے لئے کلکتہ جانا پڑا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کثرت کار اور تفکرات کے باعث اور لگاتار کئی گھنٹے اجلاس میں بیٹھے رہنے کے باعث وہ عین اجلاس میں بیہوش ہو گئے۔ پاس بیٹھنے والے اشخاص کو سخت پریشانی اور تشویش لاحق ہو گئی۔ لیکن پرماتما کی کرپا سے مہاتما جی کو جلد افاقہ ہو گیا۔

مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مہاتما جی کی حالتِ صحت مستقل طور پر ٹھیک ہو گئی ہے۔ مہاتما جی لیک زبردست قوت ارادی کے مالک ہیں۔ اسلئے وہ مرض پر غلبہ پاتے رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہجومِ افکار اور کثرت کار انہیں صاحب فراش بنا دیتا ہے۔ مہاتما جی اپنی عمر کے ۷۰ سال ختم کر چکے ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ وہ کافی لمبے عرصہ تک بھارت ورش بلکہ دنیا بھر کی سیوا کرتے رہیں۔ تو ہمیں اُن سے ... پر بُرا اثر نہ پڑے۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے کہ مہاتما جی مکمل آرام کریں۔ اُمید ہے کہ اہل ملک اس مشورہ پر اکھشرشہ عمل کرینگے۔

آریہ مسافر سہائتا فنڈ :-

ہمیں پچھلے ہفتہ آریہ سماج کوٹ نیناں ضلع گورداسپور کے سالانہ جلسہ پر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ہمیں آریہ مسافر سہائتا فنڈ میں حسب ذیل امداد ملی ہے۔

(۱) آریہ سماج کوٹ نیناں	۱-۰-۰
(۲) مہاشہ سردھارام جی کھانووال	۱-۰-۰
(۳) پنڈت رلا رام جی کوٹ نیناں	۱-۰-۰
(۴) لالہ امرناتھ جی کوٹ نیناں	۱-۰-۰
میزان	۴-۰-۰
سابقہ میزان	۳۳۱-۰-۰
کل میزان	۳۳۵-۰-۰
بقایا جو جمع کرنا ہے	۶۶۵-۰-۰

ہمیں یہ لکھتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ آریہ بھائی ... روپیہ کی معمولی رقم فراہم ہونے میں اتنی دیر لگ جاتی۔ سال کا نصف حصہ تو ختم ہو چکا ہے۔ اور ابھی کُل رقم کا تیسرا حصہ بھی بڑی مشکل سے جمع ہوا ہے۔ اگر یہی رفتار جاری رہی۔ تو ہمیں امید نہیں پڑتی کہ مطلوبہ رقم کا نصف حصہ بھی جمع ہو سکے۔ اس لئے ہم اپنے آریہ بھائیوں کو ایک دفعہ پھر سوچیت کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ نہیں چاہتے۔ کہ آریہ مسافر بند ہو۔ یا اسے کسی قسم کا نقصان پہنچے۔ تو انہیں اس مطلوبہ رقم کو جلد از جلد پورا کرنا چاہئے۔

سناتن دھرم کی دیوالی :-

مہاشہ سناتن دھرم پرچارک امرتسر مورخہ یکم اکتوبر کے لیڈنگ آرٹیکل بعنوان "ہماری دیوالی" کے شروع میں یہ شعر درج ہے۔

اندروں کی ہے دیوالی میری ہے رات کالی
چشمے اُبل رہے ہیں آنسو مچل رہے ہیں

آرٹیکل نویس نے تو یہ شعر کسی اور مقصد سے درج کیا ہوگا۔ لیکن ہماری رائے میں یہ سناتن دھرم کے عین حسب حال ہے۔ اس وقت دنیا کے تمام مذاہب تو ترقی کر رہے ہیں۔ صرف یہی ایک پرانا مذہب ہے۔ جو روبہ تنزل ہے۔ دنیا سابقہ تجربہ سے سبق سیکھ کر آئندہ کے لئے اصلاح کر رہی ہے۔ لیکن یہ مت

زمین جنبد نہ جنبد گل محمد

کے مصداق اسی جگہ کھڑا رہنا چاہتا ہے جہاں یہ آج سے بیس ہزار سال پہلے کھڑا تھا۔ ہم صدق دل سے چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے سناتن دھرمی بھائی زمانہ کی رفتار کے ساتھ چلنا سیکھیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ زمانہ کے ہر ایک پلٹے کے ساتھ اپنے دھارمک سدھانتوں کو بھی بدل لیں۔ بلکہ یہ ہے کہ ستیہ سناتن ویدک دھرم میں مند اور زمانہ سے جو برائیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ انہیں دور کر کے سنسار میں اس کا اصل اُجول سوروپ پیش کیا جائے۔ اسی میں ہم سب کا بلکہ منشیہ ماتر کا کلیان ہے۔ ایک ہی سنسکرتی اور ایک ہی دھرم کے پیروکار ہونے سے ہمیں اپنے سناتن دھرمی بھائیوں سے ہاردک پریم ہے۔ اور اسی پریم کے ناطہ سے ہم نے یہ سطور حوالہ قلم کی ہیں۔ امید ہے ہمارے بھائی انہیں اسی درشٹی سے اولوکن کرینگے۔

رشی اُتسو :-

ہمیں یقین واثق ہے اور کئی مقامات سے خبریں موصول بھی ہو چکی ہیں۔ کہ ہر جگہ دیوالی کے دن رشی اتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا ہوگا۔ اور آریہ سماجوں نے اپنے گورو کے پرتی اپنی شردھا اور محبت کے جذبات کا اظہار کیا ہوگا۔ ہم نے پچھلے ہفتہ لکھا تھا۔ کہ آریہ بھائیوں کو اس موقعہ پر ویدک دھرم پرچار کے لئے ہر آنہ مشن فنڈ جمع کرانا ...

دیانند اور دیوالی

(از ساہتیہ رتن کُسکمار شتری واستو جی)

(۱)

دیو دیانند دیہہ دیپک بُجھ کے دِویہ جیوتی جیون جگا گیا
بھرانتی بھرے بھارت میں کرانتی کی انوکھی آگ جانیوں کے جال وکرال میں لگا گیا
سُبھینا سُدھا دھر نکال وید وارِدھی سے۔ مان ابھیمان کا مہان گان گا گیا
سوار تھ کے سنسار ترک عرق میں دلین ہوئے۔ بھدّی بھید بھاونا کے بھرنگ کو بھگا گیا

(۲)

آئی ہے اماسی گھورنشی میں رما کیوں آج۔ دکھ دکھا دیں پڑے ہیں بال بال کیوں
منگل مہیش کی کہاں ہے منوا لی مورت۔ دیتی ہے دکھائی دِویہ شکتی شالا کیوں
گونج اُٹھتی ہے کرن میں ہوا یش اچھا پورن۔ اُرپھٹتا ہے پڑ جاتا مکھ نالا کیوں
جل جل کر کے جلاتی ہے بتاؤ یہاں۔ گورو گریش کو گرا کے دیپ مالا کیوں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کنیا گوروکل ڈیرہ دُون کا دسواں عظیم الشان جلسہ

۱۷ ہزار روپیہ نقد اور پانچ ہزار وعدہ چندہ ہُوا

شریمتی جانکی دیوی دھرم پتنی شری جمنالال بجاج کا کانووکیشن ایڈریس

سماورتن سنسکار کا نہایت مؤثر نظارہ

برہمچارنیوں کے عالمانہ نبندھ

...یو۔پی گورنمنٹ کے مُسلم منسٹر حافظ ابراہیم نے ایک سمیلن کی صدارت کی

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کا دسواں سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰-۳۱ اکتوبر یکم اور ۲ نومبر ۱۹۳۷ء گوروکل کے وسیع میدان میں کھڑے کئے ہوئے ایک شاندار پنڈال میں بڑے سماروہ سے منعقد ہُوا۔ اسمیں ہندوستان کے ہر حصّہ سے کئی سرکردہ نیتا مہانو بھاؤ تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ سوبھاگیہ وتی شریمتی جانکی دیوی دھرم پتنی شری جمنالال جی بجاج ورّدھا۔ شریمتی شانتا دیوی جی شاستری۔ پنڈت اجودھیا پرشاد جی ایم۔اے ویدک مشنری۔ پنڈت مہندر پرتاپ جی شاستری۔ کپتان رام چندر جی ریٹائرڈ سول سرجن۔ شریمتی سرسوتی دیوی ساہتیہ آچاریہ و شریمتی ہیمنت کماری جی۔ شری دادا دھرم ادھیکاری جی۔ رائے امرت رائے جی (انبالہ) شری ماسٹر ہر دیال جی بی۔اے ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز۔ لالہ الوکھ رائے جی پنشنر رئیس راولپنڈی۔ پنڈت بُدھ دیو جی ودیا النکار آچاریہ دیو شرما جی۔ شری پنڈت ستیہ برت جی مُکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی وغیرہ ۲۹ اکتوبر شکروار کو ۲ بجے بعد دوپہر سے ۵ بجے تک نئی داخل ہونے والی بالکاؤں کا چناؤ ہُوا:۔

۳۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء سینیچروار

۸ بجے سے ۹ بجے تک ایشور پرارتھنا ہون وغیرہ ہُوا۔ ۹ بجے سے پونے دس بجے تک شری آچاریہ دیو شرما جی کا اپدیش تھا۔ چونکہ آپ ابھی تک تشریف نہیں لائے تھے اسلئے ان کی جگہ شری ماسٹر ہر دیال جی بی۔اے ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز کا ویاکھیان ہُوا۔ اس موقعہ پر اگرچہ پرشوں کی حاضری کم تھی۔ لیکن استریوں کی حاضری بہت تھی۔ تمام کاروائی جلسہ پر پرشوں کی نسبت استریاں آتی بھی زیادہ تعداد میں تھیں۔

دیوبانی سمیلن پونے دس بجے سے پونے گیارہ بجے تک زیرِ صدارت شریمتی شانتا دیوی جی شاستری منعقد ہُوا۔ جس میں کئی برہمچارنیوں نے حصّہ لیا۔ کنیاؤں کو دھارا پرواہ سنسکرت بولتے دیکھ کر لوگ گدگد پرسن ہو رہے تھے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا گویا گارگی اور سلبھا کا زمانہ پھر سے آگیا ہے۔

اس کے بعد کنیاؤں کی شلوکوں تنھا تیا کھنتری کا سمواد ہُوا۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اس کے بعد پُتریوں نے ایک مکالمہ Dialogue دکھایا جسمیں رپورٹر۔ برطانیہ گاندھی اور بھارت ماتا کا سنسکرت شلوکوں میں سمواد ہُوا۔ حاضرین پر اس کا نہایت گہرا اثر ہُوا اسکے بعد اس وشے پر بحث ہوئی کہ آیا موجودہ زمانہ میں ورن ویوستھا قابلِ عمل ہے یا نہیں۔ اس میں حسب ذیل برہمچارنیوں نے نمایاں حصّہ لیا۔ ویدوتی کوشلیا۔ شنو بھا۔ ویدوتی دوتیہ (لاہور) شبلا وتی۔ سنیہہ لتا۔ شکنتلا۔ مایا وتی۔ یہ واد وواد اتنا اُتم تھا کہ سُننے والے عش عش کر اُٹھے۔ شریمتی شانتا دیوی جی (دہلی) نے سب سے اول رہنے والی برہمچارنی کو پرسکار دینے کے لئے پانچ روپے دیئے تھے۔ لالہ الوکھ رائے جی رئیس راولپنڈی نے دس روپے پرسکار دیئے جانے کے لئے پردان کئے پنڈت ایودھیا پرشاد جی۔ اور شریمتی شانتا دیوی شاستری منصف تھیں۔ اُن کے فیصلہ کے مطابق حسب ذیل برہمچارنیوں کو پرسکار دیا گیا۔ برہمچارنی شکنتلا دیوی اوّل ۷ روپے۔ برہمچارنی سنیہہ لتا دیوی دوئم پانچ روپے برہمچارنی ویدوتی سوئم تین روپے۔ ان تینوں پُتریوں نے پرسکار میں ملے روپے اپنی کل ماتا گوروکل کو دے دیئے۔

بعد دوپہر کی کاروائی

سرسوتی سمیلن کا پہلا اجلاس۔ ۲ بجے سے سرسوتی سمیلن کا پہلا اجلاس شری پنڈت وشوناتھ جی ویدوپادھیائے گوروکل کانگڑی کی زیرِ صدارت منعقد ہُوا۔ سب سے پہلے سناتکا برہمچارنی ویدوتی نے سانکھیہ اور ایشوروا د پر ایک نہایت ودوتا پورن نبندھ پڑھا جس کا لب لباب یہ تھا۔ کہ سانکھ یوگ کا ایک ہی مصنف ہونے سے ہی پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ سانکھ اینشوروادی نہیں۔ اس میں جو سوتر آتا ہے۔ کہ اُس سے ایشور کی سدھی نہیں ہوتی وہاں یہ مراد ہے کہ پرکرتی پرمان سے سدھی نہیں۔ جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ انسان ہی ایشور بن جاتا ہے۔ اُن کے مت میں تو پرمیشور پرکرتی کا وشے ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ منشیہ ایشور ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کسی بھی منشیہ میں ایشور کے گن پائے نہیں جاتے۔ مکت آتماؤں اور یوگیوں کو سدھیاں تو پراپت ہوتی ہیں لیکن وہ بھی سرشٹی رچنا نہیں کر سکتے۔ اگر کرنے لگیں تو مختلف انسان ہونے سے مختلف قسم کی رچنا کرنے لگیں گے "محض ایک سوتر دیا۔ ایشور اسدھے" ہی سے سانکھیہ کو ناستک مان لیا گیا ہے۔ ورنہ اگر دیگر سوتروں کو دیکھا جائے تو سانکھیہ اینشور وادی نہیں پایا جاتا کپل منی تو سانکھیہ کے کرتا تھے۔ کہیں بھی وید کو منشیہ کرت نہیں مانا۔ سانکھیہ کا مکھیہ وشے سوکھشم کارنوں کا ذکر کرتے ہوئے پرکرتی کا نروپن کرنا ہے۔ جو سرشٹی کا مول کارن ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ ایشور کو نہیں مانتا تھا۔

ویدمیں گرونارس۔ اسکے بعد برہمچارنی گایتری دیوی تو سناتکا نے "ویدمیں گرونارس" کے وشے پر ایک بہت سندر نبندھ پڑھا۔ حاضرین ان دونوں نبندھوں کو سُنکر عش عش کر اُٹھے۔ ان دونوں کنیاؤں نے اتنی محنت سے یہ نبندھ لکھے تھے۔ اور ان سے ایسی معلومات کا اظہار ہوتا تھا کہ سُنکر لوگ انگشت بدنداں رہ گئے۔ اس کے بعد پنڈت بُدھ دیو جی ودیا النکار نے نبندھ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخیر میں شری پنڈت وشوناتھ جی صدرِ سمیلن کی اختتامی تقریر ہوئی۔ جس میں انہوں نے نبندھوں کی بہت تعریف کی اور دونوں برہمچارنیوں کو انکے لئے مُبارکی دی

یوپی گورنمنٹ کے مُسلم وزیر حافظ ابراہیم کی آمد

پونے چار بجے بعد دوپہر حافظ ابراہیم جی وزیر یو۔پی پنڈال میں تشریف لائے۔ مہاشیر جی تیاگی نے حافظ جی کو حاضرین سے انٹروڈیوس کراتے ہوئے کہا۔ کہ آج حافظ جی کو کون نہیں جانتا۔ حافظ جی پہلے مسلم لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے مُسلم لیگ اور کانگرس کا باہمی سمجھوتہ تھا کہ یہ دونوں باہم ملکر کام کرینگے۔ مُسلم لیگ نے اپنا رشتہ بدل لیا۔ اور انگریزوں کی طرف ہو گئی۔ اس پر مسلم لیگوں نے چیلنج دیا کہ حافظ جی دوبارہ منتخب ہو کر دکھائیں۔ حافظ جی نے اس پر استعفٰی دیدیا اور حلقہ بجنور میں انتخاب ہُوا۔ ہمارا اندازہ ہے۔ کہ آپ پانچ ہزار ووٹوں کی زیادتی سے کامیاب ہو سرسوتی سمیلن کا اجلاس ۵ بجے زیرِ صدارت حافظ ابراہیم جی وزیر یوپی گورنمنٹ منعقد ہُوا برہمچارنی کماری کلاوتی ودیا النکرتا نے بھارت میں سودیشی اندولن۔ اس کا مہتو اور بھوشیہ کے وشے پر ایک نہایت عالمانہ نبندھ پڑھا۔ جس میں شروع سے لیکر آخیر تک بھارت ورش میں رواج تیغ اندولن کا اتہاس بیان کیا گیا تھا۔ یہ مضمون اتنا اعلےٰ۔ کھوج پورن اور وسیع معلومات سے پُر تھا کہ شری دیپ چند جی خزانچی ڈیرہ دون نے کماری جی کو ایک سنہری میڈل دیا گیا

حافظ ابراہیم صاحب کی تقریر

اس کے بعد حافظ جی نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس کا ماحصل حسب ذیل ہے:۔

آج اتفاق سے ڈیرہ دُون ٹھہر گیا اور یہاں آنے پر مجھے معلوم ہُوا کہ یہاں ایک زنانہ تعلیم کی درسگاہ ہے۔ جہاں نیشنل لائنز پر لڑکیوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس اطلاع کے ساتھ مجھے یہ بھی کہا گیا کہ اس وقت جو جلسہ ہو رہا ہے۔ اسمیں بھی حاضر ہوؤں۔ میں نے اُسے خوش نصیبی سمجھا۔ مجھے ڈیرہ دون آنے پر ایسے جلسہ میں شرکت کا موقع ملا ہے۔ چنانچہ میں بڑی خوشی سے حاضر ہو گیا ہوں آپ نے مجھے صدارت کی جو عزت بخشی ہے میں اسکے لئے آپ کا اور گوروکل کے دیگر منتظم اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تعلیم گاہوں کا جہاں تک تعلق ہے۔ جو تعلیم کا مقصد ہمارے سامنے رہنا چاہیئے۔ اس کو دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس ملک میں شاید بہت تھوڑے آدمی ہونگے۔ جن کو محسوس نہ ہوتا ہو۔ کہ ہمارے طریقہ تعلیم میں تبدیلی کی اشد ضرورت ہے۔ جو تعلیم اسوقت تک دی جاتی رہی ہے۔ وہ ہماری ضروریات کے لئے مناسب نہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم تو ایک طرف لڑکوں کو بھی اس وقت تک جو کچھ پڑھایا گیا ہے اس کا مقصد محض یہ تھا۔ کہ حکومت کے قائم کردہ دفتروں کے لئے آدمی میسر آسکیں۔ نتیجہ عملی طور پر جو ہُوا ہے وہ میری اور آپ صاحبان کی آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ ہمارے کالجوں سکولوں سے نکلے نوجوان ہزاروں کی تعداد میں نوکریوں

... لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ پڑھائی پر جو خرچ ہوتا ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی کمانا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ یہ تمام بُرے نتائج موجودہ طریقہ تعلیم کے ہیں۔ کانگرس نے اگرچہ اسبات کو ابتدا ہی سے محسوس کیا۔ کہ اس ملک میں جس غرض سے تعلیم دیجا رہی ہے۔ وہ ہمارے مُلک کے لئے ناموزوں اور نامناسب ہے لیکن اسکے پاس اتنی قوت اور طاقت نہ تھی۔ کہ اس میں کسی قسم کی اصلاح کر سکے۔ جس سے اُس کے نقص دُور ہوں۔ اب کہ کانگرس نے عہدے قبول کر لئے ہیں اور چند صوبجات میں وزارتیں سنبھال لی ہیں۔ اب ان صوبوں میں تعلیم کے مقصد کو بالکل بدل دینا چاہتی ہے۔ اس کے سامنے یہ مقصد ہے کہ ہم اپنے ملک میں اپنے والوں کو وہ چیزیں پڑھائیں۔ جن سے انہیں اپنی آئندہ زندگی میں چین و راحت نصیب ہو۔ تعلیم کا اصل مقصد صرف یہ ہے کہ تعلیم کے بعد جو زندگی انہوں نے گزارنی ہے۔ اُسمیں یہ تعلیم مدد دے۔

جس ملک میں بیرونی لوگوں کا تسلط ہوتا ہے وہاں صحیح احساس قومیت کا پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی انسٹی ٹیوشن اس طریق پر تعلیم دے رہی ہے۔ جو ملک و قوم کی محبت کا صحیح احساس پیدا کرتی ہے اور آئندہ زندگی کے مقاصد میں ممد و معاون ہو گی تو وہ مبارک ہے۔ ہمیں اس انسٹی ٹیوشن کی ہر طرح مدد کرنی چاہیئے۔ مجھے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ دیرہ دون میں لڑکیوں کی تعلیم کے مقاصد کیلئے یہ گورو کل اسی قسم کی درسگاہ ہے۔ مجھے معلوم ہُوا ہے کہ اس انسٹی ٹیوشن نے گورنمنٹ سے کبھی امداد طلب نہیں کی اور نہ کرنا چاہتی ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے۔ ایسی حکومت جو بیرونی اشخاص کی ہو اور ملک سے محبت اور ہمدردی نہ رکھتی ہو۔ اُس سے مدد لینا اپنے مقصد کو فنا کر دینا ہے۔ لیکن موجودہ حکومت ہر اُس تعلیمگاہ کو نہایت مفید سمجھتی ہے اور اس کی ہر قسم کی امداد کرنے کے لئے تیار ہے جو نیشنلزم کو ترقی دینی ہو۔ اور مُلک کے سچے ہی خواہ پیدا کرنا چاہتی ہو"۔ اس کے بعد شری ایودھیا پرشاد جی نے گورو کل کی طرف سے صاحب صدر کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد سرسوتی سمیلن کا تیسرا اجلاس شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی کے زیر صدارت منعقد ہُوا۔ اور وید اور وکاس واد کے وشے پر کماری انسویا دیوی ودیا النکرتا نے ایک ودوتا پورن نبندھ پڑھا۔ اسمیں آپ نے بتلایا۔ کہ وکاس واد ہماری سنسکرتی کو مٹانا چاہتا ہے۔ ہمیں اس لئے اس وشے کو چنا ہے۔ یہ نبندھ اتنا اعلےٰ اور مدلل تھا

کہ تمام حاضرین عش عش کر اٹھے۔ ہم کوشش کرینگے کہ اسے تمام و کمال آریہ مسافر میں چھاپ دیں آخیر میں شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی کی اختتامی تقریر ہوئی۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ اس واد کا نام ایولیشن Evolution غلط ہے۔ اس کا صحیح نام Transformation ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد بعد دوپہر کی کاروائی ختم ہوئی۔ رات کو ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک شری پنڈت ایودھیا پرشاد جی ویدک مشنری کا ایک نہایت عالمانہ ویاکھیان ہُوا۔ جسے ہم اگلے پرچہ میں مکمل طور پر درج کرینگے۔

۳۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء اتوار کی کاروائی

صبح ۷½ بجے پتاکا آروہن ہُوا۔ اس موقعہ پر بہار میرٹھ دل منصوری کا بینڈ بج رہا تھا۔ استریوں اور پرشوں کی حاضری کافی تھی۔ پنڈت چنتامنی جی نے گھوشنا کی کہ آچاریہ ودیاوتی سیٹھ اپنے کر کملوں سے پتاکا آروہن کرینگی اس کے بعد برہمچارنیوں اور حاضرین نے جھنڈے کا گیت گایا۔ اُس وقت کا نظارہ قابل دید تھا۔

آچاریہ جی نے جھنڈا لہراتے ہوئے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں بتلایا کہ اس گیت میں وہ آدرش ورنن کیا گیا ہے۔ جس کے لئے جھنڈا کھڑا کیا گیا ہے جھنڈا ہمیشہ کسی آدرش کا ہی پرتی ندھی ہوتا ہے۔ آریہ سماج کا آدرش اوم ہے۔ جو اس جھنڈے پر لکھا ہے ہم نے اسے اپنے جیون میں گھٹانا ہے۔ اس آدرش کو پورا کرنے کا یتن کرنا ہم سب کا کرتویہ ہے۔

دیکھشانت سنسکار

جھنڈا آروہن کے بعد ایک جلوس کے روپ میں جل کی پرکرما کی گئی۔ سب سے آگے بینڈ تھا اُسکے بعد آچاریہ رام دیو جی اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا اور ودیا سبھا کے سدسیہ اور ان کے بعد آچاریا شریمتی ودیاوتی جی سیٹھ کی زیر سرکردگی نئی اور پرانی سناتکائیں برہمچارنیاں اور ادھیاپکائیں تھیں۔ اس کے بعد پنڈال میں دیکھشانت سنسکار شروع ہُوا۔ حاضری اسوقت بہت زیادہ تھی تمام پنڈال بھرا ہوا تھا۔ دیویاں بھی بھاری تعداد میں موجود تھیں۔ پرستوتری نے جو ایک مدراسی دیوی ہیں۔ آچاریا جی کی آگیا سے دیکھشانت سنسکار آرمبھ ہونے کی گھوشنا کی۔ اس کے بعد کل بندنا کا گیت گایا گیا۔ اور نو سناتکاؤں نے آچاریہ سمیت ہون کیا۔ اس کے بعد پرستوتری نے نو سناتکاؤں کو وشو ودیالہ کی ڈگریاں اور دیکشا دیا۔ حسب ذیل پانچ دیویاں اس سال سناتکائیں بنی ہیں:۔

(۱) ویدمتی دیوی پتری لالہ چھجو رام جی ۱۰ سال گورو کل میں رہی ۷۰ اور ۷۴ فیصدی نمبر حاصل کئے۔

(۲) سومترا دیوی پتری لالہ کانشی رام جی ۱۲ سال گورو کل میں رہی اور ۶۱ فیصدی نمبر حاصل کئے

(۳) شانتی دیوی پتری لالہ دولا رام جی ۱۲ سال گورو کل میں رہی۔ ۵۰ فیصدی نمبر حاصل کئے۔

(۴) گائیتری دیوی پتری لالہ بنواری لال جی ۱۰ سال گورو کل میں رہی ۵۲ فیصدی نمبر حاصل کئے۔

(۵) ساوتری دیوی پتری مہاشہ شادی رام جی ۱۲ سال گورو کل میں رہی ۷۴ فیصدی نمبر حاصل کئے۔

اس کے بعد نو سناتکاؤں نے یہ پرتگیا کی۔ کہ وشو ودیالہ میں جو سنیہ ودیا انہوں نے پراپت کی ہے اس کا یتھا شکتی من بچن اور کرم دوارہ پرچار کرنے کے لئے تت پر رہیں گی۔ کہ ہم اپنے جیون میں کوئی ایسا کاریہ نہیں کریں گی۔ جو اس وشو ودیالہ کے پوتر نام کو کلنکت کرے۔ (۲) ودیا پرچار بلشٹ سماج کی سیوا اور پرانی ماتر کی رکھشا میں یتھا شکتی تت پر رہیں گی۔ اور سنسار کے کسی کام کو کرتے ہوئے بھی اور کسی پرلوبھن کے سنمکھ آنے پر بھی اس پرتگیا کو نہیں توڑیں گی۔ ڈگریاں دینے کے بعد آچاریا جی نے نو سناتکاؤں کو مخاطب کر کے فرمایا "آج آپ ان اپستھت سجنوں اور دیویوں کے سنمکھ ان پرتگیاؤں کو کرتی ہیں۔ اور ہمیں وشواس ہے کہ تم ان پرتگیاؤں کا پالن کرو گی۔ اس لئے ان ادھیکاروں کے کارن جو مجھے اُوکت وشو ودیالہ کے نیموں کے انوسار پراپت ہیں۔ میں یہ دھان اور مکھیا دھشٹاتا کی انومتی سے آپ کو وشو ودیالہ کی مُدرا سے انکت یہ پرمان پتر دیتی ہوں۔ اور اپنے نام کے پیچھے ودیا النکرتہ کی اپادھی لگانے وشو ودیالہ کے دلیش کو بہرنے۔ گورو کل آریہ پرتی ندھی سبھا (پنجاب و بلوچستان) اور اس کے سنسٹھاؤ کے نیم کے مطابق جو ادھیکار سناتکاؤں کو پراپت ہیں۔ انکو اہینگے۔ انہیں اپیوگ میں لانے کا ادھیکار دیتی ہوں۔ یہ پد اور یہ ادھیکار آپ کو تبھی تک پراپت رہیں گے۔ جب تک آپ سدا چار پوروک ان پرتگیاؤں کا پالن کرتی رہیں گی۔ جو آپ نے اس دیو سبھا میں کی ہیں۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب و بلوچستان کی رائے میں کبھی آپ نے ان میں سے کسی پرتگیا کو توڑا تو یہ پرمان پتر لوٹایا بھی جا سکتا ہے"۔ اسکے بعد آچاریا جی نے سناتکاؤں کو اُپدیش دیا۔ اسکے بعد شریمتی جانکی دیوی دھرم پتنی لالہ جمنا لعل جی بجاج وردھا نے اپنا کانوکیشن ایڈریس پڑھا۔ جو کسی دوسری جگہ درج کیا گیا ہے چھپا ہُوا ایڈریس پڑھنے کے علاوہ آپ نے زبانی طور پر بھی برہمچارنیوں کو چند مفید ہدایات دیں۔ اور فرمایا کہ انہیں گورو کل کے اندر رہتے ہوئے اپنے تمام کام خود کرنے کا ابھیاس ڈالنا چاہیئے۔ تاکہ انہیں گرہستی زندگی میں جا کر تکلیف نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ کھلی ہوا کا ہونا سب سے زیادہ ہے۔ ہوا تو گھی کا کام کر سکتی ہے۔ لیکن گھی ہوا کا کام نہیں کر سکتا"۔

اس کے بعد شریمتی چندر ... ودیا النکرتا ...

نے پرانی سناتکاؤں کی طرف سے اور پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے سناتکوں کی طرف سے نو سناتکاؤں کا سواگت کیا۔ اور کماری وید وتی نو سناتکا نے ان کا دھنیواد کیا۔

شری دادا دھرم ادھیکاری جی کا اپدیش

اسکے بعد شری دادا دھرم ادھیکاری جی نے مختصر سی تقریر کی اور فرمایا کہ ہماری سنسکرتی کی آتما ماتا کی اُپاسنا ہے۔ میں نے جب پہلے پہل دھرم اُپدیشکوں کے اپدیش سنے تو نہیں کہا گیا تھا۔ کہ پرماتما سے ڈرو جو ہمارا پتا ہے۔ میں نے چھوٹی عمر میں ہی اپدیشک سے کہہ دیا تھا کہ پتا سے تو ڈرا جا سکتا ہے لیکن ماتا سے نہیں۔ میری دھارمکتا کی جڑ پریم ہونا چاہیئے۔ ایسی سنّتا ماتا کی ہی ہو سکتی ہے۔ تبھی سے میں ماتا کا اُپاسک بن گیا ہوں۔ برہمچریہ کا آدیش ماتری پوجا ہے۔ برہمچاری صرف یہی تو کرتا ہے کہ ماتاؤں کی تعداد میں سے ایک کو کم کر دیتا ہے۔ ہمیں اسی دلیش اور ماتری پریم کی ضرورت ہے۔ سالکشر اور ساکشرتک میں بھید ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ (۱) آتم ساکشات کر لیں اور اپنے اُدیش اپنے جیون میں پرگٹ کر سکیں (۲) آپ کی ودیا ارتھ نشدھی اور کام سدھی کا کارن ہو۔ نلکے کی دھار اسے اس کے نیچے کی زمین گیلی ہو جاتی ہے۔ لیکن بارش سے پرتھوی اعلیٰ ابلتی ہے۔ جس سکھشا سے ارتھ کا وکاس ہو وہی اُتم ہے۔ ہمارے اندر ریچھ کا سامنا کرنے کا حوصلہ ہونا چاہیئے۔ یہی آشا و ادھ ہے۔ لوگ میدان جنگ میں جانے سے ڈرتے ہیں۔ اور اُسے خوفناک چیز سمجھتے ہیں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ زیادہ تعداد انسانوں کی میدان جنگ میں مری ہے کہ چارپائی پر۔ درست جواب یہی ہے کہ چارپائی پر پھر میدان جنگ کی نسبت چارپائی ہی زیادہ خوفناک ہوئی۔ بس ہمیں چارپائی پر مرنے سے ڈرنا چاہیئے۔ نہ کہ دھرم دلیش اور رجاتی کے لئے قربان ہونے ہوئے"۔ ازاں بعد شریمتی ہیمنت کماری جی نے ایک مختصر سی تقریر کی اور کنیا گورو کل کی کامیابی پر اظہار مسرت کیا اور برہمچارنیوں کو آشیرواد دیا۔

پنڈت نیکی رام شرما کا سندیش

پنڈت نیکی رام جی شرما بیمار ہو جانے کے کارن تشریف نہ لا سکے۔ انہوں نے اپنا سندیش بھیج دیا تھا۔ جو حسب ذیل تھا:۔

"کنیا گورو کل کے کام سے مجھے بڑی خوشی ہے۔ یہاں کی سناتکائیں جن گھروں کی گرہنیں۔ وہاں کرانتی مچا دیں۔ پرماتما انہیں کامیاب کریں"۔

نو سناتکاؤں اور برہمچارنیوں کو میڈل

کماری وید وتی نو سناتکا انتم پریکھشا میں اول رہیں۔ اسلئے انہیں کماری سورن پدک رانی صاحبہ نبھوا کی طرف سے دیا گیا۔ یہی کماری وید وتی دھرم سکھشا میں بھی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اول رہیں۔ اس لئے ہر پرشاد جی رئیس جگادھری کی طرف سے چندر روتی رجت پدک دیا گیا۔

یہی کماری جی وید کی پریکھشا میں اول رہیں اسلئے انہیں بدری پرشاد شنو دیوی رجت پدک دیا گیا۔

(۲) برہمچارنی ویرے کماری کو ادھیکاری پریکھشا میں اول رہنے پر منی رام کشوری رجت پدک دیا گیا۔

اسی برہمچارنی کو ادھیکاری پریکھشا کی دھرم سکھشا میں اول رہنے پر گوروودت سیٹھی ہمشیار پور رجت پدک دیا گیا۔

ودیاوتی دوئم جماعت ششم پتری لالہ کانشی رام ڈیرہ دون سنسکرت ساہتیہ میں اول رہیں رجت پدک دیا گیا۔

کماری شانتا دیوی پتری شری راجپوت اتہاس میں اول رہی۔ پروفیسر لکھشمن سروپ کی طرف سے منوہر دیوی رجت پدک دیا گیا۔

شیل وتی دشم شرینی کو Drawing میں اول رہنے پر رجت پدک ملا۔

ارون وتی ہفتم شرینی کو ڈاکٹر ٹھاکر رجت پدک ملا۔

سنانکا النسویا دیوی کو وکاس وادپر نہایت اعلےٰ نبندھ لکھنے پر سورن پدک ملا۔

وید وتی گنت ورش سنسکرت واد میں دوئم رہی تھیں۔ اس لئے انہیں پاریتوشک میں کتابیں دی گئیں۔ ہندی کے وادوواد میں سوئم رہی تھیں۔ اس لئے اور کتابیں بھی انعام میں ملیں۔

سنیہہ لتا دیر بھما، ہندی وادوواد میں اول رہیں۔ اور شوبھاوتی ایکادش دوئم انکو بھی کتابیں انعام میں ملیں۔

۱۵ روپے گورو دکھشنا

نوسنا تکا ساوتری دیوی نے ۱۵ روپیہ گورو دکھشنا کے طور پر بھینٹ کئے۔ اس کے بعد شری رام امرت رائے جی نے مختصر سی تقریر کی اور اس طرح دیکھشانت سنسکار کی کارروائی نہایت کامیابی کے ساتھ سماپت ہوئی۔

بعد دوپہر کی کارروائی

چونکہ صبح کی کارروائی دیر سے ختم ہوئی تھی۔ اس لئے بعد دوپہر کی کارروائی بجائے ½۱ بجے کے ۲ بجے سے شروع ہوئی پہلے آدھ گھنٹہ بھجن ہوتے اور پھر ½۲ بجے سے اس وشے پر وادوواد ہوا۔ کہ "کیا دھرم سوراجیہ آندولن کے راستہ میں ہارج ہے" اس میں برہمچارنی گائیتری دیوی برہمچارنی سنیہہ لتا دیوی۔ برہمچارنی سبھدرا دیوی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دھرم سوراجیہ آندولن کے راستہ میں ہارج نہیں برہمچارنی وید وتی و وید وتی دوئم برہمچارنی شیل وتی برہمچارنی سمترا۔ برہمچارنی سرلا دیوی نے خلاف تقریر کی۔ اور کہا کہ دھرم سوراجیہ آندولن کے راستہ میں ہارج ہے۔ پروفیسر مہندر پرتاپ جی پنڈت ایودھیا پرشاد جی اور شریمتی شانتی دیوی نرنایک تھے۔

انت میں پروفیسر صاحب نے حسب ذیل فیصلہ اعلان کیا سنیہہ لتا اول ۹۵/۱۰۰ نمبر سبھدرا دوئم ۹۰/۱۰۰ نمبر شوبھاوتی سوئم بحث کا طریق بہت عمدہ تھا۔ پروفیسر صاحب نے کہا۔ کہ صرف کالجوں میں ہی ایسی اعلےٰ بحث سننے میں آیا کرتی ہے۔ لالہ کانشی رام جی ڈیرہ دون نے اول رہنے والی برہمچارنی کو پانچ روپے انعام دئے

کماری شانتا دیوی کی تقریر

اسکے بعد ½۳ سے ۴ بجے تک کماری شانتا دیوی پتری باوا ملکھا سنگھ جی دہلی کی بہت عمدہ تقریر ہوئی۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اس کے بعد ۴ بجے سے ۵ بجے تک پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا ویاکھیان ہوا۔ چونکہ سمے زیادہ ہوگیا تھا۔ اس لئے پنڈت جی اپنا ویاکھیان خوش اسلوبی سے ختم نہ کر سکے۔ اس کے بعد دیپ جمع ہونا شروع ہوا۔

پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا کی تقریر

رات کو ۸ بجے سے ۹ بجے تک شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدمو جدامرت دھارا کی نہایت عمدہ تقریر جسمانی صحت اور ورزش پر ہوئی۔ ہم اُسے اگلے ہفتہ تمام وکمال شائع کریں گے۔

یکم نومبر ۱۹۳۷ء سوموار کی کارروائی

½۷ بجے سے ½۸ بجے تک ہون وغیرہ کے بعد نئی داخل ہونے والی لڑکیوں کا ویدآرمبھ سنسکار ہوا۔ اس وقت حاضری بہت تھی۔ استریاں تو خاص طور پر بھاری تعداد میں موجود تھیں امسال

۴۸ لڑکیاں داخل ہوئیں

جن کی صوبہ وار تفصیل حسب ذیل ہے
افریقہ ۲ فجی ۱ مدراس ۲ بمبئی ۱ راجپوتانہ ۱ دہلی ۱ یوپی ۱۳ پنجاب ۲۳ ویدآرمبھ سنسکار کے بعد بہت سے بھکتوں نے کنیا گورکل کی سناتکاؤں نے انہیں روپوں پیسوں کے ساتھ مٹھائی بھی دی۔

شریمتی سروتی دیوی کا ویاکھیان

اس کے بعد ½۸ بجے سے ½۹ بجے تک شریمتی سروتی دیوی ساہتیہ آچاریہ (کلکتہ) کا ویاکھیان ہوا۔ جو نہایت موثر تھا۔ آپ کا انداز تقریر نہایت اعلےٰ تھا۔ حاضرین پر دیوی جی کی تقریر کا بہت اثر پڑا۔ ہم اس تقریر کو بھی آئندہ درج کرنے کی کوشش کریں گے۔

پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کا ویاکھیان

½۹ بجے سے ½۱۰ بجے تک شری پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سرگرمت ویاکھیان ہوا۔ جس میں آپ نے بتلایا۔ کہ کنیا گورکل کی کیوں ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پاٹھ شالاؤں میں اب انگریزی کو جگہ دیکر ہماری سنسکرتی کی جڑ پر کلہاڑا رکھا جا رہا ہے۔ سرکار کے ساتھ سمبندھ ہونے کی وجہ سے پڑھائی کی کتابیں بھی سرکار کی مقرر کردہ پڑھائی پڑتی ہیں نتیجہ یہ ہے کہ ہماری لڑکیاں نہ تو سنسکرت ہی سیکھ سکتی ہیں۔ نہ انگریزی ہمیں اپنی پاٹھ شالاؤں سے اس انگریزی کے رواج کو دور کرنا چاہئے۔ کالجوں میں ۷۵-۵۰ میں لڑکیوں اور لڑکوں کی اکٹھی پڑھائی جاری کی جا رہی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ لڑکوں کے علاوہ اب ہماری لڑکیوں پر بھی مغربی تہذیب غالب آرہی ہے۔ ان کا رہن سہن بدل رہا ہے رشی نے اپنے وید بھاش میں بہائے آدھیش کا ورنن کرتے ہوئے لکھا ہے کہ راجا کی استری کو استریوں کا نیائے کرنا چاہئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ رشی ہمارے پریواروں کی سنستھی نشٹ نہیں ہونے دینا چاہتے تھے دوسری بات یہ ہے کہ ملک میں سامیہ واد کی لہر چل رہی ہے۔ یہ صرف آرتھک آندولن تک ہی محدود ہے یعنی سرمایہ داروں اور مزدوروں کے درمیان سمانتا پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن سکولوں اور کالجوں میں سب کو سمان روپ سے سکھشا دینے کی تحریک کہیں نہیں ہے۔ ہماری پاٹھ شالاؤں کی کنیاؤں میں امیر غریب کا تفریق صاف نظر آتی ہے کنیا گورکل اور لڑکوں کے گورکل کی سکھشا پرنالی میں سچا سامیہ واد لانے کا یتن کیا جاتا ہے۔ اُوپر کی نسبت اندر ابھی سامیہ واد لانا چاہئے۔ صرف کنیا گورکل جیسی سنستھا میں ہی اونچ نیچ کے بھید بھاؤ مٹ سکتے ہیں۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ ہماری جو ویدک سنسکرتی ہے۔ اُسے سوتنتر اور اُوکل روپ سے پڑھانے کا کہیں بھی پربندھ نہیں۔ ہم اپنی پاٹھ شالاؤں میں یہ کام اُس صورت میں کر سکتے ہیں۔ جب کہ ان کی پاٹھ ودھی تیار کرنا ہمارے اپنے ہاتھ میں ہوں۔ یہ صرف کنیا گورکل میں ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے سب کو اس سنستھا کی سہایتا کرنی چاہئے۔

شریمتی چندروتی ایم۔ اے کی تقریر

اس کے بعد شریمتی چندروتی جی ایم۔ اے کا نہایت عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ جس میں آپ نے بتلایا۔ کہ ہماری آریہ سنسکرتی کیسی اونچی چیز ہے

بعد دوپہر کی کارروائی

سرسوتی سمیلن کا چوتھا اجلاس۔ ۲ بجے بعد دوپہر بھجنوں کے بعد سرسوتی سمیلن کا چوتھا اجلاس زیر صدارت پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدامرت دھارا منعقد ہوا۔ اور شریمتی پدمنی دیوی بی۔ اے نے جو کنیا گورکل میں سائنس ماسٹرس ہیں۔ اور ایک مدراسی مہلا ہیں۔ دکھشن بھارت میں راشٹریہ بھاشا پرچار کے وشے پر ایک نہایت ودوتا پورن سارگربھت اور وسیع معلومات سے پُر نبندھ پڑھا۔ صاحب صدر نے اس نبندھ کی بہت تعریف کی۔ کیونکہ دیوی نے اس نبندھ میں دکھشن میں ہندی پرچار کی ابتدا سے لیکر اب تک کی مکمل تاریخ بیان کردی تھی۔ اور نہایت معقول اور مدلل طریق پر ثابت کیا تھا۔ کہ دکھشن میں صرف ہندی ہی کامیاب ہو سکتی ہے۔ اور یہی ایک راشٹریہ بھاشا ہے۔ جسے تمام بھارت ورش میں ہی سمجھا جا سکتا ہے اسکے بعد گورکل کی کنیاؤں کا ایک نہایت منورنجک سمواد اس وشے پر ہوا۔ کہ مختلف صوبوں میں جو کانگرس کی حکومت ہوگئی ہے۔ کیا اس میں کامیابی ہوئی ہے یا ناکامیابی۔ اس کے بعد

پنڈت ایودھیا پرشاد جی کا ویاکھیان

ہوا جس میں آپ نے رگ وید کے ایک سوکت کی ویاکھیا کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ کس طرح یورپین ودوان ویدک منتروں کے حقیقی ارتھ نہ سمجھتے ہوئے الٹا ارتھ کیا کرتے ہیں۔ پنڈت جی کے ویاکھیان کے بعد شریمتی شنو دیوی کی مختصر سی تقریر ہوئی۔ اور اس کے بعد ½۵ بجے سے کویتا سمیلن شروع ہوا۔ جس میں کئی مہانو بھاووں نے اپنی کویتائیں اور کہانیاں سنائیں۔

رات

رات کو ۸ بجے سے ½۸ بجے تک مہاشہ چرنجی لال پریم ایڈیٹر "آریہ مسافر" کا "ویدک دھرم اور اسلام" کے وشے پر ویاکھیان ہوا۔ اور اس کے بعد ڈاکٹر بالکرشن جی اور ان کے شِشّوں نے ورزش کے نہایت دلچسپ کھیل دکھلائے۔ مثلاً ڈاکٹر صاحب نے چھاتی پر لوہا کوٹوایا بڑے بھاری پتھر رکھوائے اور کئی گروپ بنا کر دکھائے۔

اس طرح کنیا گورکل کا یہ دسواں جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا جس کے لئے ہم شری آچاریہ ودیاوتی جی سیٹھ بی۔ اے۔ شری آچاریہ رام دیوی جی مکھیا ادھشٹاتا اور دیگر منتظمین کو صدق دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ ہماری یہ ہاردک پرارتھنا ہے کہ پرماتما کرے کہ یہ سنستھا خوب پھولے پھلے۔ اور دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔

پنجاب ہندو کانفرنس ملتوی کردی گئی

لاہور ۳، نومبر آج ہندو سبھا کے دفتر میں ہندو سبھا کا ایک اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ منعقد ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ ہندو کانفرنس جو ۷، نومبر کے لئے بلائی گئی تھی۔ وہ فی الحال ملتوی کردی جائے۔

علی گڑھ میں فساد

علی گڑھ ۳، نومبر۔ آج شام زبردست ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جب موتی مسجد کے سامنے دیوالی کے جلوس تھا مسلمانوں نے پتھر اور اینٹیں پھینکیں۔ مسلمانوں کا اعتراض تھا۔ کہ مسجد کے روبرو باجہ نہیں بجنا چاہئے۔ ہندوؤں نے جواب دیا اور فساد شروع ہو گیا

پندرہ اشخاص ہسپتال میں

اس وقت تک پندرہ اشخاص ہسپتال میں داخل کئے جا چکے ہیں جن میں سے ایک جان بحق ہوگیا ہے۔ رات کے نو بجے تک وقت تنگ گلیوں اور محلوں میں اکا دکا حملے جاری ہیں۔ پولیس زبردست انتظامات کر رہی ہے۔ باہر سے مزید پولیس منگوائی جا رہی ہے۔

اگر بانوؤں کی مانند سفید پوش میم دل بھی پیدا ہوتا ہو تو بھگوان بچائے

جس شکھشا سے اپنی رکھشا کرنے کی ہمت اور شکتی نہیں ملتی۔ وہ بے کار ہے

کینیا گورو کل ڈیرہ دون میں شریمتی جانکی دیوی جی کا دیکھشانت بھاشن

(شریمتی جانکی دیوی جی (ردرودھا) نے کینیا گورو کل ڈیرہ دون کے دسویں سالانہ جلسہ پر حسب ذیل دیکھشانت بھاشن دکانووکیشن ایڈریس دیا)

آچاریہ رام دیو جی۔ اُپستھت بہنو و بھائیو!

آچاریہ رام دیو جی نے جب اس دیکھشانت بھاشن کیلئے مجھے نمنترت کیا۔ تو میں اسمنجس میں پڑی۔ نہ تو میں پڑھی لکھی ہوں۔ اور نہ ودوشی ہوں۔ اسلیئے مجھے اس نمنترن کو سویکار کرنے میں کافی ہچکچاہٹ ہوتی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ بھارتیہ ناری جیون سے سمبندھ رکھنے والی ساری پرشنوں سے پرچے پراپت کرنے کی اُتسکتا بھی تھی۔ یہی کارن ہے۔ کہ اپنی ایوگیتا کا تنک بھی وچار نہ کر میں یہاں آنے کے لیئے تیار ہو گئی۔ اس کے علاوہ ایک بات اور ہے۔ آچاریہ رام دیو جی نے پوجیہ مہاتما جی کی سمپتی سے مجھے یہاں آنے کے لئے مجبور کیا۔ مہاتما جی نے مجھے آگیا دی۔ مجھے دوسرا کوئی چارہ ہی نہیں رہا۔ دیکھشانت بھاشن دینے کی ذمہ داری پوری کرنے کے لیئے میں کتنی اسمرتھ ہوں۔ اس کا مجھے پورا پورا خیال ہے۔ اور جو ملک کے کارن یدی مجھے نہ بھی ہو۔ تو بھی آپ جیسے ودوانوں اور ودوشیوں کو تو اوشیہ ہی ہوگا۔ یہ سب جانتے ہوئے بھی جب پوجیہ مہاتما جی نے اور آچاریہ رام دیو جی نے مجھے یہاں آنے کی آگیا دینا اُچت سمجھا۔ تو میری ایوگیتا کے کارن آپ کو جو نراشا ہو گی۔ اُس کے لیئے وہ دونوں اُتر دائی ہیں نہ کہ میں۔ مجھے آپ سب سے پریچے کر لینے کا یہ سنیوگ اُن کی پریرنا سے پراپت ہوا۔ اس کے لیئے میں کرتگیہ ہوں۔ لیکن اُس کے ساتھ ساتھ انہوں نے جو ذمہ داری میرے سر پر مڑھ دی ہے۔ اُسکے لیئے میں انہیں قطعی دھنیہ واد نہیں دے سکتی۔

ایک بات البتہ ایسی ہے۔ جس کے کارن انہوں نے مجھے بلانا ٹھیک سمجھا ہو۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ میں نے اس دیش کے سماجک اور راج نیتک جیون کو کہیں نکٹ سے دیکھا ہے۔ اور اُس کا کافی انوبھو بھی کیا ہے۔ میں اُن کٹھنائیوں اور الجھنوں سے بھلی بھانتی پریچت ہوں جس کا سامنا بھارتیہ مہلاؤں کو اپنے رہن سہن اور سارو جنک جیون میں کرنا پڑتا ہے۔

میں ان پڑھ بھلے ہی ہوؤں۔ پھر بھی انوبھو میں ان ودیارتھنیوں کی بڑی بہن ہوں۔ اور ان سے کچھ ایسی باتیں کرنے کا ادھیکار رکھتی ہوں جن کا گیان کیول ودیالیوں میں پاٹھیہ کرم پورا کرنے سے یا پستکوں کے ادھین سے نہیں ہوتا۔

اس سلسلے میں یدی میں یہ بھی کہہ دوں کہ گیان کا مول سادھن پستکیں نہیں۔ بلکہ سرشٹی اور جیون ہے تو اپرسنگت نہ ہوگا۔ آنکھوں سے دیکھی ہوئی اور کانوں سے سُنی ہوئی بات میں بہت انتر مانا جاتا ہے اور وہ ٹھیک بھی ہے۔ کتابی ودیا کانوں سے سُنی ہوئی چیز ہے۔ ہم نے اپنے اندر کن اور انوبھو سے اُس کا اُپارجن نہیں کیا ہے۔ پرنتو پھر بھی کتابی ودیا کا ستھان مہتو پورن ہے۔ سنسار کے وچار شیل اور انوبھوی ویکتیوں کے وچار۔ بھاونائیں اور انوبھو پستکوں میں گرتھت ہیں جو ہمارے مارگ درشک اوشیہ ہو سکتے ہیں۔ کینیا گورو کل جیسی پوتر اور پرسدھ سنستھا میں آچاریہ شریمتی ودیاوتی جی سیٹھ جیسی سُیوگیہ مارگ درشکا سے آپ ودیارتھنیوں کو جو شکھشا پراپت ہوئی ہے۔ وہ آپ کو پرتیکشیہ جیون کی سمسیائیں حل کرنے میں اوشیہ ہی سہایک ہوگی۔ میں نہ اتہاس جانتی ہوں۔ اور نہ پوران۔ پرنتو میں نے ایسا سُنا ہے۔ کہ اتینت پراچین کال میں استریوں کا بھی اُپنین ہوتا تھا۔ اور انہیں بھی برہمچریہ ورت لے کر گورو کلوں میں ودیا ادھین کے لیئے بھیجا جاتا تھا۔ رشیوں کا رن ادا کرنے کا داتیتو جتنا لڑکوں پر تھا۔ اُتنا ہی لڑکیوں پر بھی مانا جاتا تھا۔ اس کے بعد ایک کال ایسا آیا۔ جب سماج میں استری جیون کو گون ستھان پراپت ہوا اور کیول پرش کی سہدھرمنی بن کر اُس کے جیون کے دھیئے کو سدھ کرنے میں سہایک ہونا۔ نہیں یہ بھی نہیں۔ بلکہ ویر پرشوں کو جنم دینا ہی استریوں کے جیون کا ایک ماتر کرتویہ مانا جانے لگا۔ پھلتہ استریوں کا وواہ ہی اُن کا اُپنین سنسکار، سسرال ہی گورو کل اور پتی ہی گورو مانا گیا۔ لڑکیوں کا اُپنین آٹھ ورش کی اوستھا میں ہوتا تھا۔ بس آٹھ سال کی دودھ مونہی بالکائیں بھی سسرال بھیجی جانے لگیں۔ یہاں سے ناری جیون کے ادھ پات کا سُوتر پات ہوا۔ ہمارے شُبھ لو سے زمانے نے پھر پلٹا کھایا۔ راجا رام موہن رائے۔ پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر۔ سوامی دیانند۔ مہادیو گوبند راناڈے آدی شریشٹھ ویکتی اس دیش میں اُتپن ہوئے۔ جو ناری جاگرن کے آدیہ پروَرتک تھے۔ انہی مہانو بھاووں کے پریتنوں سے دیش میں استری شکھشا کا آرمبھ ہوا۔ اور پھر سے استریوں میں سوتنتر جیون کی لالسا اور اپنے اُتم ادھیکاروں کی اچھا جاگرت ہوئی۔

میں نے ان سب باتوں کا اُلیکھ اس ابھپرائے سے کیا ہے۔ کہ میں اس بات پر زور دینا چاہتی ہوں کہ جب تک ہماری شکھشا پرنالی ہمارے سماجک اور پاریوارک جیون کے آدرشوں کے انوکول نہیں ہوگی۔ تب تک وہ اُپیوگی نہیں ہو سکتی۔ جیرن مت وادیوں کے آدرشوں کے انوسار استری کیول پرش کی مددگار مانی جاتی ہے۔ پُرش چاہے کتنا ہی مورکھ۔ نکما۔ اور دُشٹ کیوں نہ ہو۔ استری کا دھرم اُس کی سیوا کرنا اور اُس کی آگیا ماننا ہی تھا۔ اُس کے جیون کو سرشریشٹھ سے سرشریشٹھ آدرش مانا جاتا تھا ویر پرشوں کا جنم دینا ہی۔ میں ماترتو کی اوہیلنا نہیں کرنا چاہتی

مانو یہ سمجھنا کہ اُوچیہ تم آدرش کا ماترتو ایک انوٹھا پرتیک ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ماترتو ناری جیون کا ایک ماتر یا سرو پری دھیئے ہے۔ میری رائے میں استری کی آتما کے سمپورن وکاس میں بادھک ہوگا۔ دیر سنتان اُتپن کرنا جتنا پرش کا دھرم ہے۔ اُتنا ہی استری کا بھی ہے۔ پرماتما نے گربھ دھارن کا اور بالکوں کی پرورش کا بھار استری جاتی پر سونپ کر اُن کے پرتی اپنا وشیش وشواس پرگٹ کیا ہے۔ یہ بھی اُن کے لیئے گورو کا وشیہ ہے۔ پرنتو اس کا یہ ارتھ کداپی نہیں ہو سکتا۔ کہ استری جیون کی سپھلتا اسی ایک کاریہ میں ہے۔

پرش سماج کا ایک انش ہے۔ اور استری دوسرا انش ہے۔ سماج کے پرتی یدی پرش کے کچھ کرتویہ ہیں۔ تو استری کے بھی ہیں۔ اپنے پاریوارک ہت کی سماج ہت کے لیئے آہوتی دے دینا اگر پرش کا پرم دھرم ہے تو استری کا بھی ہے۔ استری کیول ماتا ہی نہیں ہے وہ سماج کی ایک سدسیا بھی ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ لڑکی کی گُڑی اور لڑکے کی کاٹھ کی تلوار اُن کی منو ورتی کے دیوتک ہیں۔ اُن کی رائے میں شاید استریوں کا کام کیول پرشوں کو جنم دینا اور پرشوں کا انہیں کاٹ ڈالنا بھلے ہی ہو۔ پرنتو ہمیں اپنی شکھشا پرنالی میں ایسے آسُری سدھانتوں کو ہرگز داخل نہیں کرنا چاہیئے۔ استری اور پرش کی شریر رچنا اور پرکرتی میں بھید اوشیہ ہے۔ لیکن اسلیئے یہ کہنا کہ استریوں کا کاریہ کھشیتر کیول پرسوت گرہ اور پرشوں کا کیول رن بھومی ہے نری جڑتا ہے۔ استریاں کیول شو بھا کی وستو نہیں۔ نیتک دھرم کے پرتی دونوں کا اُتر دائتو سمان ہے۔ اور نہ پرش کیول ہتیارا ہے۔ بیشک دونوں میں کچھ پراکرتک بھید ہے۔ دونوں ہی منشیہ ہیں۔ دونوں کی جاتی ایک ہے۔ اسلیئے ہر ایک پرش کسی نہ کسی استری کی کوکھ سے جنم لیتا ہے۔ اور ہر ایک استری کا جنک کوئی نہ کوئی پرش ہوتا ہے۔ استری اور پرش کے پراکرتک بھیدوں پر وشیش زور دے کر اُن کی مول بھوت ایکتا کو بھول جانا ہمارے لئے انرتھ کاری ثابت ہو گا۔ استری اور پرش کا آنترک بھید کا لینگک اور گرتم ہے۔ اس لیئے ہمیں اپنی استری شکھشا کی یوجنا سے استریوں کی منشیتا کا وشیش دھیان رکھنا ہوگا۔ ہماری شکھشا ایسی ہو جو استریوں میں آتم وشواس پیدا کرے۔

پرنالی ہو سکتی ہے۔ اسی پرکار ہر ایک استری کی بھی ہو سکتی ہے۔ اُن آدرشوں کو اپنی ساری شکتیاں ارپن کر دینے کا اور اُس کے لیئے پاریوارک جیون کو تلانجلی دینے کا برہمچریہ پالن کا۔ اُسے بھی اُتنا ہی ادھیکار ہے جتنا پرش کو ہے۔ یدی سبھائیں کی اوشکتا ہے۔ تو دونوں کو ہے۔ اکیلی استری کو نہیں ہے۔

جب تک ہماری شکھشا کا آدھار یہ سدھانت نہیں ہوگا۔ تب تک استری کو ہمانتری کا ہی اپھنئے کرنا پڑے گا۔ اور اُس کا آتم وکاس شیخ چلی کا منوراجیہ ہی بنا رہے گا۔

استری شکھشا اور استری سوتنترتا کے ساتھ ساتھ ہمارے سماجک اور پاریوارک جیون میں استری پرشوں کے سہیوگ کا بڑھتا جانا اُچت ہی نہیں کنتو آوشیک بھی ہے۔ لیکن اس سہیوگ کے ساتھ ساتھ ونشٹ ہو سکتی بڑھنے کا ڈر بھی تو ہے میری اپنی یہ رائے ہے۔ کہ جب تک استریوں کی رکھشا کا بھار پرشوں پر ہی رہے گا۔ تب تک اُن کا چرتر اُجول ہو ہی نہیں سکتا۔ آتم رکھشا کا مول سدھانت ہے اپنی عزت کے لیئے اپنے پران دینے کی تیاری۔ اس کا نام ہے آتم بل۔ پوروکال میں جب استریاں پرتنتر تھیں۔ تب ان کا پرشوں سے سمبندھ دو ہی پرکار کا ہوتا تھا۔ خون کا یا وواہ کا۔ پرش اُن کے چرتر کا رکھشک تھا۔ اسی لیئے وہ اُسی چرتر کا مالک بھی تھا۔ بھارتیہ دنت کتھاؤں میں، اور آج بھی شاید کوئی ورلا ہی ایسا گھر ہو سکتا ہے۔ جس کے ایک سے ادھک رانیاں نہیں۔ کوئی اسے سماجک جیون کی پوترتا بھلے ہی مانے۔ میں تو اُسے ویدھ اپوترتا کہنے کے لیئے تیار ہوں۔ میرا خیال ہے۔ کہ استریوں کی کمزوری کی جڑ اُن کی آتما کی دُربلتا ہے۔ ہماری استری جاتی میں اس گھرنت بھرم نے گھر کر لیا ہے۔ کہ وواہ کے بنا استری جیون چرتارتھ ہی نہیں ہو سکتا۔ اس سے بڑھ کر وناش کاری دوسرا کوئی بھرم شاید ہی ہو سکتا ہو۔ یہ استریوں کی پروشتا کا اور ہماری سماجک اپوترتا کا مول ہے۔ کیا میں یہ آشا کروں؟ کہ کینیا گورو کل کی سناتکائیں بھارتیہ مہلاؤں کے سامنے اپنے آچار اور ویوہار سے آتم وشواس اور سام رکھشا کے جیتے جاگتے اُداہرن پیش کریں گی؟ اپنی رکھشا کرنے کی ہمت اور شکتی جس شکھشا سے پراپت نہیں ہوتی۔ وہ شکھشا بیکار ہے۔

آتم رکھشا دو پرکار کی ہوتی ہے: پرتیکشیہ اور اپرتیکشیہ۔ آہار بنانا۔ آگھات اور آکرمنوں کا پرتیکار کرنا۔ روگ اور وپدھیوں کا اُپچار آدی باتیں پرتیکشیہ آتم رکھشا میں آتی ہیں۔ جیوکا کا اُپارجن کرنا۔ اپنے پرشرم سے کمانا اپرتیکشیہ آتم رکھشا ہے۔ اس ڈھنگ سے استریوں کو اپنی یوگیتا ثابت کرنی چاہیئے۔ کہ ملتا وہ اپنے ہردیہ کے گُن ہیں نہ کہ شریر کے۔ وہ پرشوں کو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بھی شوبھا دیتے ہیں۔ اور استریوں کے تو خاص آبھوشن ہیں لیکن نزاکت ایک بڑا بھاری دُرگُن ہے۔ جو استریوں کو بھی نہیں شوبھا دیتا۔ ہماری استری شکھشا ایسی ہو جو استریوں کو کیول ہست کوشل کے کاموں میں ہی نشنات نہ بناوے۔ بلکہ اُن میں شاریرک شرم کرنے کی کھشمتا بھی اُتپن کرے۔ انگریزی شکھشا نے پرشوں میں جس پرکار ایک بابو دل پیدا کر دیا۔ اُسی پرکار یدی استریوں میں بھی پڑھی لکھی سفید پوش میم صاحبوں کا ایک نکما دَل تیار ہونے والا ہو۔ تو بھگوان بچا دے۔

بہن سناتکاؤ! گوروکل کے اس مریادت کنتو سُرکھشت اور سُنینترت کھشیتر کو چھوڑ کر تم سنسار کے وشال میدان میں پدارپن کر رہی ہو۔ تمہاری شکھشا کا دِکشا اور مارگ درشن اور سنرکھشن اب تمہیں کہاں ملے گا؟ تم سوتنتر بننے جا رہی ہو۔ لیکن یاد رہے سوتنترتا کا مول ہے سنیم۔ ولاستا اور بھوگ لالسا غلامی کی جننی ہے۔ ترنگنتا سوتنترتا کی وِماتا ہے۔ کہیں اُس کے پنجوں میں نہ آ جانا۔ نہیں تو کہیں کی نہ ہو گی۔ آج تک اس گوروکل کی چھتر چھایا میں تم نے برہمچریہ پالن دوارا رِشی رِن چکایا۔ دھینے ہیں برہمچریہ آشرم ہے۔ آج تک یہ ادھیئے صرف پرشوں کے جیون میں ہوتا تھا۔ اسلئے برہمچریہ اُن کا اپنا خاص کھشیتر مانا جاتا تھا۔ استری کے جیون کی سپھلتا وِواہ میں ہی مانی جاتی تھی۔ کیونکہ وہ کیول سہ دھرمنی تھی۔ اُس کا اپنا کوئی دھیئے یا دھرم نہیں تھا۔ اب تم اُس کھشیتر میں بھی اُن کی برابری کرنا چاہتی ہو۔ تو تم کو اپنے جیون کا آدرش نشچت کرنا ہو گا۔ اور اُس کے انوسار اپنے سارے جیون کو موڑنا ہو گا۔ یہاں سے جانے پر تم میں سے کئی گرہستھ آشرم میں بھی جاوینگی۔ اُنہیں چاہیے۔ کہ وہ ایسا ساتھی پسند کریں جس کے سدھانت اور دھیئے اُن کے انوکول ہوں۔ تبھی اُن کا گرہ جیون سکھی اور پورن ہو گا۔ سماج میں گرہ جیون جتنا پورن ہو گا۔ اُتنا ہی وہ برہمچریہ کے آدرش کی اور اگرسر ہو گا۔ مہاتما گاندھی جی کے سارو جنک جیون کا اب ایسا کوئی کھشیتر نہیں رہا ہے جس میں تمہیں پرویش نہ ہو۔ اُن سارے کھشیتروں میں جا کر اپنے تیاگ سے پریم سے اور سیوا بھاؤ سے اُنہیں ادھک سُندر سیمپن اور منگل میّے بنانے کی ذمہ داری بھارت کی سُوشکھشت بہنوں پر ہے۔ یہ نہ بھولو۔ اب تم گوروکل سے نکلکر واستوک وشو ودیالیہ میں پروشٹھ ہو رہی ہو۔ اب سرشٹی ہی تمہارا گرنتھ ہو گا۔ اور جیون ہی تمہاری پریوگ شالا۔ تمہاری سیوا کا کھشیتر اپرمت ہو گیا ہے۔ تم میں سے جو گرہستھ آشرم کا وچار کریں گی۔ اُن کے لئے سیوا دھرم سنیم سیکھنے کی پاٹھ شالہ ہو گی۔ سنیم اور سوتنترتا کے سامنجسیہ کا نام ہی یتھارتھ گرہستھ آشرم ہے۔ کیا میں آشا کروں۔ کہ تم اپنے گرہ جیون میں اور ساماجک جیون میں تیاگ سنیم سیوا پریم کے

پورن آدرش کو چرتارتھ کرنے کے لئے اپنے آپ کھپا دو گی؟

کیا لڑکوں کے لئے اور کیا لڑکیوں کے لئے سب سے مہتو پورن پرشن ہے بھارت ماتا کی سوتنترتا کا۔ یہی ہماری سب کی اُنتی کا مول ہے۔ اُس سوتنترتا کی پراپتی کے لئے ہمیں جو آرتھک اور ساماجک سُدھار کرنے اوشیک ہونگے۔ اُن کے کرنے میں ہمیں اگرسر ہونا چاہیئے۔ مہاتما گاندھی جی جب سے ہمارے سارو جنک جیون کے سوتردھار ہوئے۔ تب سے ہمارے سارو جنک اور آرتھک جیون میں کرانتی کاری پریورتنوں کا سُوترپات ہوا ہے۔ اس لئے نئے یُگ دھرم کی پرچار کائیں آپ سب بنیں۔ یہ میری ابھلاشا ہے۔

ہم استریاں سدھار کرنے میں مند ہوتی ہیں۔ اس سے ایک بڑا بھاری لابھ تو یہ ہے۔ کہ ہماری ہی بدولت ساماجک پرمپرا اور سنسکرتی کی رکھشا ہوتی ہے۔ پرنتو اس لابھ سے سو گنی ہانی یہ ہے۔ کہ ہم سماج کی پرگتی کو روک دیتی ہیں۔ میری رائے میں یہ بڑا بھاری لانچھن ہے۔ چھوت اچھوت۔ جات پات۔ روٹی بیٹی۔ ویوہار بندی۔ شرشٹھ کنشٹھ بھاو۔ دھنک دَرِدر کا بھید آدی انرتھ کاری بھیدوں کو نشٹ کرنے کے لئے ہمیں پرشوں کی اپیکھشا ادھک پُرشارتھ کرنا چاہیے۔ یہ ہمارا نیا یُگ دھرم ہے۔ جو اس دیش کا اُدّھار کرے گا۔ ہندو مسلم۔ برہمن ابرہمن مرہٹی اور گجراتی آدی آدی جاتیہ۔ دھارمک اور پرانتیہ بھیدوں کو نشٹ کرنے میں بھی آپ کا اُدیوگ پرشوں کی اپیکھشا کہیں ادھک پھلدائی ہو سکتا ہے۔ میں آشا کی درشٹی سے گوروکل کی سناتکاؤں کی اور دیکھتی ہوں۔ یہ دھرم جتنا پراکرو پورن ہے اُتنا ہی دِویہ بھی ہے۔

میں کوئی پنڈتا نہیں ہوں۔ شکھشا شاستر یا پرنالی کے وِشیہ میں مولک وچار پرگٹ کرنے کا ادھیکار مجھے نہیں ہے۔ پھر بھی میں کچھ لڑکیوں کی ماں ہوں۔ اور ایک ایسی مہلا ہوں جس نے اس دیش کے سارو جنک جیون میں کافی حصہ لیا ہے۔ مجھے اُن کٹھنائیوں اور سمسیاؤں کا پرتیکش انوبھو ہے۔ جن کا ہمیں پگ پگ پر سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُن کو درشٹی کے سامنے رکھ کر شکھشا پرنالی میں جو پریورتن آوشیک جان پڑتے ہیں۔ اُن کی اور میں نے کیول سنکیت کیا ہے۔ میری رائے میں جب تک ہماری شکھشا پرنالی ہمارے ساماجک دھیئیوں کے انوکول نہیں ہو گی۔ تب تک اُس میں واستوکتا کا آنا اسمبھو ہے۔

بہنو! آپ سے سماج کو بڑی بڑی آشائیں ہیں۔ اُن آشاؤں کو پورن کر اپنا جیون سُکھی اور سپھل بنانے کی شکتی۔ بُدھی اور سپھورتی بھگوان آپ کو دیں۔ یہی میری نمر پرارتھنا ہے۔

آریہ سماج کوٹ نیناں کا سالانہ جلسہ

میں ۲۳ اکتوبر ۳۷ء کو صبح ۷ بجکر دس منٹ کی گاڑی میں آریہ سماج کوٹ نیناں ضلع گورداسپور کے اُتسو میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہوا۔ گاڑی ۱۱ بجے کے قریب شکر گڑھ پہنچی۔ وہاں سے ایک ٹانگہ میں کوٹ نیناں کو روانہ ہوا اور راستہ میں سڑک کی ہم شکستہ اور گرد آلود تھی شکر گڑھ پہنچتے پہنچتے میری شکل ایسی ہو گئی۔ جیسے کسی نے تھوڑی مٹی سے پلستر کیا ہوا ہو۔ مجھ سے پہلے شری پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر۔ شری پنڈت رام سروپ جی پارشری آریہ اُپدیشک اور مہاشہ منسا رام جی مہاشہ کبیر چند بھجنیک سبھا کی طرف سے پہنچے ہوئے تھے۔

ان کے علاوہ مہاشہ پرتھوی سنگھ اور چودھری اندر سین جی شسٹر پنڈت رام بھجدت جی سورگباسی بھی تشریف فرما تھے۔ جب میں جلسہ میں پہنچا۔ تو چودھری صاحب کا ویاکھیان ہو رہا تھا۔ جسے حاضرین جن میں اکثریت مہاشہ بھائیوں (ہریجن بھائیوں) کی تھی بڑی دلچسپی سے سُن رہے تھے۔

مجھے چودھری صاحب کی تقریر سُننے کا پہلا موقعہ تھا۔ آپ کا انداز تقریر بڑا دلفریب ہے۔ آپ ان پڑھ سے ان پڑھ حاضرین کو بھی بڑی اچھی طرح کنٹرول کر سکتے ہیں۔ مجھے ان کی تقریر سنکر بہت خوشی ہوئی۔ میں چودھری صاحب سے التجا کرونگا۔ کہ انہیں اب گوشہ تنہائی ترک کر کے آریہ سماج کے وستر کھشیتر میں اُتر کر اپنے پوجیہ پتا کی طرح ویدک دھرم پرچار اور رواجاتی کی اصلاح کا بیڑا اُٹھانا چاہیئے۔ جلسہ میں پنڈت ستیہ دیو جی۔ پنڈت رام سروپ جی اور میرے ویاکھیان ہوئے۔ جنہیں حاضرین نے پسند کیا۔ کوٹ نیناں سماج کے کارکن کہتے تھے۔ کہ یہ اُن کا کامیاب ترین جلسہ تھا۔ کوٹ نیناں میں شری دیوان چند جی بھنڈاری اور اُن کے چھوٹے بھائی لالہ کیدار ناتھ بھنڈاری کا دم غنیمت ہے۔ دیوان صاحب مہاراجہ صاحب ایدر کے منتری ہیں۔ لالہ کیدار ناتھ ایک ماہ سے کوٹ نیناں میں آئے ہوئے تھے۔ آپ آریہ سماج کے کام میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ اگر سچ پوچھو۔ تو جلسہ کا تمام بار قریباً ان کے ہی سر پر تھا۔ کیدار ناتھ جی کے بڑے بھائی دیوان صاحب نے ہزارہا روپیہ کے خرچ سے وہاں ایک وسیع اور عالیشان عمارت تعمیر کرائی ہے۔ جس میں جنج گھر اور اوشدھالیہ کے علاوہ آریہ سماج کے لئے بھی علیحدہ کمرے بنوائے گئے ہیں اوشدھالیہ میں ایک قابل دید دار استریوں کے علاج معالجہ کے لئے ایک نرس رکھی گئی ہے۔ کوٹ نیناں میں یہ عمارت اپنی نظیر آپ ہے۔ اس پر دس پندرہ ہزار روپیہ سے کم کیا خرچ آیا ہو گا۔ اسی کار خیر کے لئے میں دیوان صاحب کو صدق دل سے ودھائی دیتا ہوں۔ جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا جس کے لئے ادھیکاری قابل مبارکباد ہیں۔

(پریم)

شنکا ٤

اخبار آریہ مسافر ۲۶ ستمبر ۳۷ء کے پرچہ میں میں نے شنکا کے تحت میں کہ "مرتک شرادھ وید انکول نہیں۔ مگر بوڑھی ماتا کا دل دُکھانا بھی وید ورُدھ ہے" کچھ سطور لکھی تھیں۔ اس شنکا کا سمادھان میرے آریہ مِتر شری موتی رام جی ٹنڈن نے ۱۰ اکتوبر ۳۷ء کے آریہ مسافر میں فرمایا ہے۔ جو کسی حد تک ٹھیک ہے۔ مگر چند ایک اعتراضات پیدا ہوتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:-

(۱) آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وید پرچار یا بزرگوں کی سیوا نمر بھاؤ سے ہو سکتی ہے زبردستی کسی صورت۔ دھرم سماجی کی نگاہ میں جائز نہیں ہے۔

مگر جب کہ نمر بھاؤ سے کام نہ چلے۔ تو کیا زبردستی نہ کرنی چاہیئے۔ نمر بھاؤ کے ذریعہ اُپدیش تو اُس شخص پر اثر کر سکتا ہے کہ وہ ودوان ہو یا اس کی اچھی سنگت میں رہائش ہو۔ مگر جبکہ قصبہ کے تمام لوگ ہی اَودوان ہوں۔ اور اویدک رسومات کرتے ہوں تو وہاں نمر بھاؤ کیا اُپدیش کر سکتا ہے۔ کیونکہ بہت ہی نمر بھاؤ محبت اور پریم کے مخالف سمجھا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی بوڑھی ماتا جی یہ جواب دیتی ہیں۔ کہ جب تک شہر کے دیگر گھرانے یہ کام نہ کریں گے۔ تو میں بھی نہ کرونگی تو کیا ایسے موقعہ پر زبردستی نہ کرنی چاہیئے جیسے کہ آریہ پتر کی بوڑھی ماتا شرادھوں میں پوپ (برہمن) کو اپنے گھر بُلا کر پاؤں دھونا وغیرہ اویدک رسومات کرائے۔ تو کیا آریہ پُتر ایسی رسومات اپنے گھر میں دیکھ کر چُپ رہ سکتا ہے؟ یا پورانک خیال کی ماتا ماس منگوا کر گھر میں پکاتی ہے۔ تو کیا آریہ خیال والا اپنے گھر میں یہ دیکھ کر چپ رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر کیوں ایسے موقعہ پر زبردستی کی جاوے۔ کہ اُس ماس۔ اور برتن کو ہی باہر توڑ پھوڑ کر پھینک دیا جاوے۔ اور چولھے کو بھی مسمار کر دیا جاوے تاکہ اس کی ماتا کا دل دُکھے۔ اور آئندہ ایسی

آریہ مسافر کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ بھائی کا فرض ہے۔

کارروائی نہ ہووے۔ کیونکہ ایسے ہر موقعہ پر سوائے زبان کی ناراضگی یا گھر کی اشیاء کے نقصان کے اور تو کوئی زبردستی نہیں کی جا سکتی۔ کہ ڈنڈا لے کر اپنی ماتا کو ہی لگا دے۔ صرف یہ ہی زبردستی کی جا سکتی ہے۔ کہ دیو درشن جو بھی رسومات ہوں۔ گھر میں اُن کو نہ ہونے دے یعنی لگاتار مارے۔

عہ۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ جہاں کوئی شخص ایسے اُپدیش کو سُننا یا آچرن کرنا چاہتا ہے۔ تو کسی قسم کی سختی نہ کرکے خود اوپرام برتی اختیار کرے یعنی اُداسین رہ کر ان کا سنگ چھوڑ دے اکراو پیکھشا کرکے اوداسینتا اختیار کر لی جاوے۔ تو کیا اکیلی بوڑھی ماتا کو چھوڑ کر علیحدہ زندگی بسر کرنا ایک قسم کی زبردستی نہیں ہے۔ کیونکہ ماتا کب برداشت کر سکتی ہے۔ کہ میرا پُتر اکیلا گھر بناوے اور میں اکیلی رہوں۔ اس سے تو اس کا دل اور بھی دُکھی ہوگا۔

شری مان جی یہ تو اس حالت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ماتا جی کے ساتھ ایک دو پُتر اور ہوں۔ جو کہ ماتا جی کی سیوا کر سکیں۔ تب تو آریہ پُتر اُپیکھشا اختیار کر سکتا ہے۔ اور اپنی بوڑھی ماتا کو بھی خوش کر سکتا ہے۔ اور خود بھی اپنی آتما کو مانسک دُکھ سے بچا سکتا ہے۔

میں آشا رکھتا ہوں۔ کہ میرے آریہ منتر شری موتی رام جی پھر تکلیف فرما کر سوچ کر جواب دینے کی کرپا کریں گے۔ اور بندہ کو مشکور فرماویں گے۔

(بقیہ کالم ۲)

ہیں۔ بلکہ ایک مشنری جنہوں نے دو ورشوں میں سفر کرکے کام کیا ہے۔ آپ کی اُپستھتی ہمارے لئے بہت سہائک ہوگی۔ تتھا ہم اپنے کو سہجتا سے سلجھا سکیں گے۔

پنڈت جی! میں سارے سندھ کے آریہ سماجیوں کی طرف سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ آپ پردھان پد پر براجمان ہو کر ہماری شانتی تتھا سہجتا کے پتھ پردرشک بنیں۔

آریہ مسافر میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں

آریہ سماجوں کا کام ہے، کہ مہرشی کے سندیش کو دیش دیشانتر میں پھیلائیں

سندھ پرانت میں ویدک دھرم پرچار کی اشد ضرورت

اکیسویں سندھ آریہ سمیلن میں سواگت کارنی سبھا سیٹھ روپ لال کا بھاشن

پرہیہ منترو یا اکیسویں سندھ آریہ سمیلن میں سمّلت ہونے کے لئے آپ کا ہاردک سواگت کرتا ہوا میں ذرا پھر دُہرانا چاہتا ہوں۔ کہ جو کچھ میرے پورووکتا نے کہا ہے۔ آریہ سماج کا کام سنسار بھر کا اُپکار ہے۔ اس اندولن نے دلیتوں اندولن سے ادھک لوگوں کے ہردیوں کو ہلایا ہے۔ اس کا کاریہ بودھوں تتھا ویدانتیوں سے ادھک ٹھوس ہے۔ ورتمان پرستھتیوں میں یہ آریہ سماجیوں کا کام ہے۔ کہ وہ لگاتار کاریہ کرکے اپنے سوامی کے سندیش کو دیش ودیش انتروں میں لے جائیں۔ سندھی بھائی اس اور بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ آریہ سماجیوں کو سندھ کے ادھیوگی بیوپاری لوگوں سے جو سنسار کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ گہرا سمبندھ رکھنا چاہیئے۔ تتھا ان سے دلوں رشی دیانند کے سندیشوں کو پہنچانا چاہیئے۔ پرانے کال میں بیوپاریوں نے پردیشوں میں جو دھارمک سنسکرتی کے پھیلانے میں بہت سہائتا کی ہے۔ یہ بات آریہ سماج کو بھی آزمانی چاہیئے۔

سندھ جیکر بھائی نہ کیول بدیشی مشنری ہو۔ پرنتو بھارت میں آریہ سماج کا کاریہ بہت شیگھر ہوگا۔ یدی حیدرآباد نے ویاپار کا بیج سنسار بھر میں بویا ہے۔ تو شکارپور تتھا روہڑی نے اپنے پتروں کو بھارت کے پرتیک مکھیہ نگروں میں بھیجا ہے۔ سندھ کی آریہ سماج یدی اس طرف دھیان دیتی۔ تو ادر پرانتوں کا کاریہ سہل ہو جاتا۔

تھوڑے ورش پہلے ہمیں برہما سے مانگ آتی تھی۔ اور نظام راجیہ میں سندھی کاریہ کرتاؤں کی مانگ ہی رہتی تھی۔ ہم اودوں کی سہائتا کریں۔ اس سے پہلے یہ آوشیک ہے۔ کہ ہم سوئم سنگٹھت ہو جائیں۔

یہاں پر کاریہ کا دشا کھشیتر ہے۔ پہلے اپنی شاخوں کو مضبوط بنائیں۔ یہاں پر پچیس کاریہ کھشیتر ہیں۔ اور ہر ایک کے آگے الپ اُتنی سشیل پروگرام رکھیں۔ جس سے ہم آگامی سمیلن اُن کی تعداد دگنی کریں۔ پروگرام بنانے سے پہلے ہر ایک گرام تتھا نگر کی اوستھائیں دیکھنی چاہیئیں۔ کہ اُن کے لئے کس پرکار کا کاریہ پھل دائک ہوگا۔ اگرچہ ہر ایک جگہ کی اپنی ضرورتیں ہیں۔ تو بھی کچھ ایسی باتیں ہیں۔ جو سب کے لئے سمانیہ ہیں۔ میں اس کی تفصیل نہ جانا ہوا کیول دھیان اس طرف دلاتا ہوں۔

سب سے پہلی بات ہے پرچار کی۔ بانی دوارا تتھا لیکچر دوارا۔ اُپدیشکوں کی تو دن بدن مانگ بڑھ رہی ہے۔ سینکڑوں گاؤں نے تو آریہ اُپدیشکوں کو سُنا تک نہیں ہے۔ اس کے لئے ہم تنخواہ دار پرچارکوں پر آدھار نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمیں آوشیکتائیں ہیں اُن وکتاؤں تتھا بھجنیکوں کی جو کہ بغیر تنخواہ سیوا کر سکیں۔

لیکچر دوارا پرچار کرنے کے سمبندھ میں دیکھی گئیں تتھا ستیارتھ پرکاش کے پرکاش پر ہرش پرکٹ کرتے ہوئے میری خواہش ہے کہ اس کے لئے ایک علیحدہ ڈیپارٹمنٹ قائم کیا جاوے۔ جہاں سے ہر مہینے ہم چھوٹی چھوٹی پستکیں نکال سکیں میں آشا کرتا ہوں۔ کہ دونوں دھنوان تتھا لیکھک اس کاریہ میں سہائتا کریں گے۔

دوسرا کاریہ کا کھشیتر ہے دلتوں اودھار۔ سارے سندھ میں اُن کی دو لاکھ کی سنکھیا ہوگی۔ جو نام ماتر آریہ ہندو جاتی کے انگ ہیں۔ پرنتو اُن کی جاتی کے انیہ بھائیوں سے کم لگاؤ ہے۔ چھوٹی جگہوں کو چھوڑ کر یدی ہم دیکھیں۔ تو ہمارا بڑے شہروں میں بھی سنگٹھن نہیں ہے۔ یتھا شکارپور میں بھاٹوں۔ مارواڑیوں۔ بازیگروں اور ہریجنوں کی وہاں کے بھائیوں، مہاجنوں اور پنجابیوں کو کوئی سنگھتی سمبندھ نہیں ہے۔ ایسے سمبندھوں کے اتیرکت سماجیوں کو اس طرف اوردھیان دینا چاہیئے۔ اور اس درشٹی کون کا ریکشیتر اس کے لئے بنانے چاہیئیں۔

دوسرا کام جو آریہ سماج کو کرنا چاہیئے۔ وہ ہے سوئم سیوکوں کی سندھ میں سنگھٹنا۔ ہم کو سیوک دل نہ کیول کراچی میں چاہیئے۔ پرنتو سارے سندھ میں چاہیئے۔ نوجوانوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس کی سہائتا کریں۔

ان سادھارن پرشنوں کو سماپت کرکے میں آپ کا دھیان ایک دو اور باتوں کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آریہ سماج مندر دادو کا سوال ہے۔ گورنمنٹ نے اس کو ایک نام ماتر اپرادھ کے کارن ضبط کر رکھا ہے۔ اور ایک کورٹ نے تو اس اپرادھ کو بھی نرمول سدھ کیا ہے۔ اسلئے ضبطی کے لئے کوئی مہتو نہیں دیکھتا۔ اور کیونکہ اوستھائیں ساری بدل چکی ہیں۔ اسلئے ضبطی کی بھی کوئی آوشیکتا نہیں ہے۔ دادو کی پنچایت نے ضبطی کے ورودھ پرستاو سویکار کیا ہے۔ اور ہم کو اندولن جاری رکھنا چاہیئے۔ جب تک مندر واپس نہ مل جائے۔

دوسری بات ہے قرآن شریف جلنے کی گھٹنائیں۔ وہ ابھی بند ہو گئی ہیں۔ مگر یہ سب جانتے ہیں۔ کہ اس کے پردے میں سازشیں چھپی ہوئی ہیں۔ ہم کو گورنمنٹ پر زور لگانا چاہیئے۔ کہ اُن مجرموں کے نام ظاہر کئے جائیں۔ تتھا ان کو عدالت کی کورٹوں کے سامنے کھڑا کیا جاوے۔

سماپت کرنے سے پہلے میں پنڈت چموپتی، پنڈت میلا رام۔ ڈاکٹر ہرنام داس کی مرتیو پر تتھا سیٹھ آسومل کے بھیانک خون کی طرف سنکیت کرنا چاہتا ہوں۔ اُن کی جگہ پورا کرنے میں سمیہ لگے گا۔ ہمیں چاہیئے کہ اُن کے کاریہ کو تیزی سے چلائیں۔

منترو! یہ سوبھاگیہ کی بات ہے۔ کہ پنڈت ایودھیا پرشاد نے اس سمیلن کا پردھان ہونا سویکار کیا ہے۔ آپ کیول نہ صرف ودوان

ہر قسم کی عمدہ اور سستی نیشنل بک بائنڈنگ ہاؤس گورودت بھون لاہور کی خدمات حاصل کریں!

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مراسلات

دوابہ آریہ ہائی سکول نور محل ضلع جالندھر

ویسے تو قصبہ نور محل شاہی سرائے کی وجہ سے مشہور ہر مرز د بوم ہے۔ مگر یہاں ایک تعلیمی درسگاہ بھی ہے۔ جو کہ عرصہ زائد تیس سال سے بلا لحاظ مذہب و ملت خاموش سیوا کر رہی ہے۔ اور جس کے نونہال ممالک غیر میں اعلےٰ عہدوں پر ممتاز ہو کر اپنے پیارے وطن اور سکول کا نام روشن کر رہے ہیں۔ اس مشہور درسگاہ کے تربیت یافتہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ کن مشکل مراحل میں سے اسے گذرنا پڑا ہے۔ مگر مہرشی کی یادگار قائم ہے۔ اور قائم رہیگی۔ اور اس کا سنگ بنیاد مہاتما یوگندر پال جی کے مبارک ہاتھوں سے رکھا گیا ہے۔ امراء و روساء نے اپنے ہاتھوں سے مٹی اور اینٹیں لگانا فخر سمجھا۔ اور اب تک اہالیان نور محل تن من دھن سے سینچتے رہے ہیں۔ اور باہر سے حوصلہ افزائی ہوتی رہی ہے۔ امسال ہم اپنے پرانے طلباء کی توجہ خاص طور پر اس طرف دلانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ بھی پورے حوصلہ سے اس گلشن کی سیرابی میں حصہ لیں۔ جس سے خود فیضیاب ہوئے ہیں۔ تاکہ ان کے دوسرے بھائی ان کی طرح اخلاق تربیت اور تعلیم سے مستفید ہوں۔ محکمہ تعلیم کی شرائط دن بدن کڑی ہو رہی ہیں۔ جن کو اسی صورت میں پورا کیا جا سکتا ہے۔ اگر اہالیان شہر اور طلباء سکول جو غیر ممالک میں ایشور کی دیا سے پھل پھول رہے ہیں۔ اس سکول کی دھن سے سہائتا کریں۔ تو ہمارا خیال ہے۔ کہ ملک سے بیکاری دور کرنے کے لئے ہم صنعت و حرفت کی کلاس بھی کھولدیں۔ ہماری خوش قسمتی سے ہمارا سٹاف ٹرینڈ تجربہ کار اور خیر خواہ سکول ہے۔ اور خاص طور پر حال ہی میں ہماری خوش نصیبی سے ہمیں ایک نہایت قابل اور تجربہ کار ہیڈ ماسٹر لالہ چیت رام جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی مل گئے ہیں۔ اور اسلئے میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان کی زیر نگرانی سکول کی شان دوبالا ہو جائے گی۔ جنہوں نے چارج لینے کے چند ماہ بعد ہی سکول میں نئی روح پھونک دی ہے۔ اور سکول ہر شعبہ میں ترقی کرنے لگا ہے۔ اور پبلک میں ہر دلعزیز ہو رہا ہے۔

آریہ سماج نور محل کا سالانہ جلسہ ۱۲ اور ۱۳ نومبر ۱۹۴۳ء کو ہوگا۔ آشا ہے۔ کہ باہر گئے ہوئے اہالیان شہر اور طلباء سکول شامل ہو کر ہماری عزت افزائی فرمادیں گے۔ اور جو دانی اصحاب دان دینا پسند فرمادیں بذریعہ ڈاک منتری آریہ سماج کے نام ارسال فرمادیں۔ مجھے آشا ہے۔ کہ امسال ہماری پوری امداد فرمائی جاوے گی۔ اور میری یہ اپیل بے فائدہ نہ جاوے گی۔ جو اصحاب دان اکٹھا کرنے کی کاپیاں منگوانا پسند فرمادیں۔ وہ منتری جی سے خط و کتابت کریں

(منتری آریہ سماج نور محل ضلع جالندھر)

دیانند ویدودیالیہ دہلی

آج مجھے دہلی میں شرمید دیانند ویدودیالیہ کے اولوکن کرنے کا اوسر پراپت ہوا۔ ہم کو یہ دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوئی۔ کہ اس ودیالیہ میں جس طرح مہرشی دیانند سرسوتی نے ستیارتھ پرکاش میں پٹھن پاٹھن ودھی لکھی ہے اسی کے مطابق یہاں پڑھائی ہوتی ہے۔ جن دنوں میں دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور پڑھتا تھا۔ اس وقت میرے ساتھ کرشن چند ودیارتھی بھکشو میں پڑھتے تھے۔ اس کو سمپورن اشٹا دھیائی ورد زبان تھی۔ اسلئے وہ رشی شیلی کے مطابق پڑھنا چاہتے تھے۔ اس کے بعد کرشن چندر جی مجھ کو ساتھ لے کر برہم مہا ودیالیہ لاہور سادھو آشرم ہردوار گنج گورو کل کانگڑی اور جب ودیالیہ جوالا پور وغیرہ سنستھاؤں میں گئے۔ پرنتو اُپر دکت ستھانوں میں رشی پاٹھ ودھی نہ تھی۔ بعد ازاں کرشن چندر جی میرے عرب روانہ ہو جانے پر گورو کل پوٹھوہار وغیرہ مشہور استھانوں میں گئے۔ لیکن رشی پاٹھ ودھی نہ ہونے سے نہ پڑھ سکے۔ اس وقت آریہ جگت میں اس ودیالیہ کے علاوہ اور کوئی ایسا ستھان نہیں ہے۔ جہاں رشی دیانند کرت پاٹھ ودھی پر چلت ہو۔ یہ ودیالیہ جمنا کنارے پر آباد ہے۔ جہاں ودیارتھی لوگ چھوٹے چھپروں میں رہتے ہیں محسوس ہوتا ہے۔ کہ بارش کے وقت ودیارتھی لوگ بہت ہی دکھ برداشت کرتے ہونگے۔ یہ اندازہ آریہ جنتا خود لگا سکتی ہے۔ ودیالیہ کے پاس کوئی اپنی زمین نہیں ہے۔ اکثر باغیچی میں رہتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ودیالیہ نے سب گری کے اجحاد میں چکا دیا کرکے دکھایا ہے تعجب خیز ہے۔ اور سنتوش جنک ہے۔ یہ دیکھ کر ہمیں پوری امید ہے۔ کہ یہ ودیالیہ رشی کی پاٹھ ودھی کو کامیاب بنائے گا۔ اور کسی دن ترقی کے شکھر پر ہوگا۔ ودیارتھی تھوڑے ہی وقت میں دیاکرن، سدھانت وغیرہ مضمونوں میں نپن دکھلائی دیتے ہیں۔ ودیارتھیوں کا جیون تپسیا اور سادگی سے بھرا ہوتا ہے۔ رات دن کا سنسکرت بولنا تو دل کو ہر لیتا ہے۔

آریہ جنتا سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس ودیالیہ کی تن من دھن سے امداد کرتے ہوئے رشی پاٹھ ودھی کو کامیاب کرنے میں تن من اور دھن سے ہاتھ بٹائیں۔

ورچی رام جی آریہ اپدیشک بھکتی عرب پرچارک۔

اظہار شکریہ

رائے بہادر حکومت رائے اسسٹنٹ فنینشل ایڈوائزر ملٹری فنینس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا ان سب مہربانوں اور دوستوں کا تہ دل

پربھو مہما

(از شری یوگ دھیان جی۔ باشی۔ بی۔ اے)

(۱)

سورج چندر نکشتر ستارے
ادبھت ایک سے ایک نیارے
ورنن کرتے رشی منی ہارے
پایا وار نہ پار۔ پربھو
تیری مہما کے بلہار

(۲)

جگ میں کیسا کھیل رچایا
مانش کو جس میں بھرمایا
تھک تھک ہارا بھید نہ پایا
دیکھا سب سنسار پربھو
تیری مہما کے بلہار

(۳)

جل میں پرتھوی میں اور بن میں
وایو منڈل اور گگن میں
ویاپک ہے تو سب کے من میں
ہے تو سرو آدھار۔ پربھو
تیری مہما کے بلہار

ریویو
اصلی ممیرے کا
سُرمہ نین امرت جیوتی

اس سرمہ کی تعریف ناظرین اور اخباروں میں بھی پڑھ چکے ہوں گے۔ ریویو عدہ پنڈت ستیہ برت جی گورو کل کانگڑی فرماتے ہیں۔ میں نے سرمے تو بہت سے استعمال کئے ہیں لیکن آپ کا سرمہ سب سے اعلےٰ ثابت ہوا ہے۔ اگرچہ یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر ہے لیکن ککرے اور دھند کے لئے لاثانی ثابت ہوا ہے۔ اپریشن سے ٹھیک ہونے والے ککرے ہمیشہ کے لئے دور کئے جاتے ہیں عینکیں بھی اتر گئی ہیں۔ قیمت صرف عدہ تولہ یا ایک روپیہ میں ماشہ کی شیشی ملسکتی ہے۔ ہر قسم کی بیماریوں کیلئے علاوہ دوائی بنانے منگوائیں۔

ملنے کا پتہ :- امرت فارمیسی ڈیرہ غازیخاں۔ لوکل ایجنٹ :- حامید میڈیکل سٹورز نسبت روڈ لاہور

جالندھر میں پرانتیہ آریہ ویر دل سمیلن

ضروری سُوچنا

آریہ ویر دل کی کاریہ کارنی سبھا نے نشچے کیا ہے کہ پرانتیہ آریہ ویر دل کا وارشک سمیلن ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۳۱ء کو جالندھر شہر میں ہو۔ اگامی اپریل میں ٹریننگ اور سمیلن بمقام کرنال میں ہو۔ یہ بھی نشچے ہوا ہے۔ کہ جالندھر میں کوئی ٹریننگ کیمپ نہ لگایا جائے۔ بلکہ آریہ ویروں کی ٹورنمنٹ اور گتکے کا مقابلہ ہی ہو۔ اس سمے آریہ ویروں کے لئے خصوصاً اور دوسری پبلک کے لئے عموماً دو دو اونوں کے ویاکھیان کرائے جائیں۔

اس لئے آپ سے پرارتھنا ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس سمیلن میں شامل ہوں جس آریہ ویر دل سے زیادہ پرتی ندھی نہ آ سکتے ہوں۔ وہاں سے دو ضرور ہی کم سے کم پدھاریں۔

اگر آپ کے ہاں آریہ ویروں کی یا آریہ سکولوں کی ہاکی ٹیم ہو۔ تو اس کی فیس داخلہ تین روپے بھیج کر ضرور شامل کریں۔ گتکے کے مقابلہ کے لئے اپنے اچھے سے اچھے گتکا کھیلنے والے آریہ ویروں کو بھیجیں۔ اس کی فیس داخلہ آٹھ آنہ فی کھلاڑی ہے۔ جیتنے والوں کو انعام دیا جائے گا۔

سمیلن اور ٹورنمنٹ سیٹھ رام دتا بہائی سکول میں ہوگا۔ اس لئے ریل سے سیدھے وہاں ہی پہنچنے کا پربندھ کریں۔ اگر آپ آنے کی تاریخ اور ٹرین کا پتہ دینگے۔ تو آپ کا سواگت ریل پر ہو جائے گا۔

بھوجن کا پربندھ جالندھر کی آریہ ویر دل کی سواگت کارنی سبھا کرے گی۔ لیکن آریہ ویروں کو اپنی پوری وردی کے علاوہ مندرجہ ذیل چیزیں ساتھ ضرور لانی چاہئیں:۔

(۱) سنس مکھ چہرہ۔ (۲) اپنا جھنڈا۔ جھنڈے کا بانس سات فٹ لمبا ہونا چاہیئے۔ (۳) وردی قمیض خاکی دو جیب والی۔ نکر خاکی رنگ کی۔ پگڑی کیسری رنگ کی۔ جراب گرم یا سرد خاکی رنگ کی۔ بوٹ براؤن رنگ کا۔ پیٹی۔ رسی۔ ڈنڈا بانس کا ساڑھے پانچ فٹ۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔ تلوار جس کے پاس ہو لا سکتا ہے گلے کا رومال لال رنگ کا نکون۔ (۴) بدلنے کے کپڑے۔ بستر۔ دری جیسی۔ تلائی یا نمدا۔ سفید چادر۔ رضائی۔ سرہانہ۔ کمبل یا لوئی۔ رات کو سونے کی دھوتی۔ نہانے کا سامان۔ داتن یا برش۔ صابن۔ شیشی۔ تولیہ۔ پرنا۔ تیل۔ برتن۔ تھالی۔ کولی۔ گلاس یا گڑوی۔ لالٹین ہری کین۔ بالٹی۔ (پنجاب آریہ ویر دل)

آریہ مسافر میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے۔

رشی دیانند کی تعلیم

(از برہمچاری سوہن لال جی نو بارشی آشرم گوردت بھون لاہور)

رشی دیانند نے لگ بھگ پچیس سال تک حقیقی پرچار کیا۔ ۲۵ سال کی آیو سے پہلے کا جیون ایک ودیارتھی کی حیثیت سے گذارہ۔ جنگل پہاڑ ندی تٹ پر یوگا بھیاس کرتے رہے۔ سنیاسی ورجانند سے وید کی ویاکرن پڑھی۔ اس کے بعد کچھ کال سادھارن پرچار کرنے اور تیاگی بن کر رہنے میں گذارا۔ پھر اپنی پراپت کی ہوئی ودیاؤں کا اصلی پرچار کیا۔ پرچارک ہوتے ہوئے بھی ودیارتھی کی حالت میں وید پڑھتے رہے۔

سوامی جی نے اپنے وقت کے پرچلت مت متانتروں کی برائیوں کا کھنڈن کیا۔ اور ویدک دھرم کا منڈن کیا۔ چاروں ویدوں کے آدھار پر اور اپنی بدھی کے نشچے کے انوسار مورتی پوجا کرنا اور ایشور کا اوتار ماننا ان دو باتوں کا کھنڈن کیا۔ جن باتوں کو سوامی جی مانتے تھے۔ تحریر اور تقریر دونوں کے ذریعہ لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ پرماتما کو ہر جگہ حاضر ناظر مانتے تھے۔ پُنر جنم ہوتا ہے اس کو بھی مانتے تھے۔ مستحق لوگوں کو یوگ ودیا بھی سکھائی۔ آپ برہمچاری تھے۔ اس لئے برہمچریہ کا پرچار بھی کیا۔ ۲۵ سال کی عمر سے پہلے بیاہ کرنے کا نشیدھ کیا۔ آتما اور شریر سے بلوان بننے کا آدیش دیا۔ جو آدمی آپ کے ساتھ تعلق میں آئے۔ اُن کے جیون میں نمایاں تبدیلی آگئی۔ کئی لوگوں کی تو باقی زندگی ہی آپ کے اثر سے پلٹ گئی۔

ایشور۔ جیو۔ پرکرتی کیا ہیں؟ سرشٹی کا بنیا آغاز کیسے ہوتا ہے؟ کیسے خاتمہ ہوتا ہے۔ پرلے کیا ہے؟ ان سب سوالوں کا جواب ستیارتھ پرکاش اور سوامی جی کے دوسرے گرنتھوں میں پایا جاتا ہے۔ سوامی جی وید کو ہی آخری ثبوت مانتے تھے۔ اسلئے تینوں انادی پدارتھ ارتھات ایشور۔ جیو۔ پرکرتی کے کاریہ کے بارے میں ویدوں سے پرمان دیئے ہیں۔

آپ کو اپنی ودیا کا غرور نہیں تھا۔ ستیارتھ پرکاش کے پہلے بیان میں ایشور کے یکصد ناموں کی تشریح کرنے کے بعد آپ کے یہ الفاظ ہیں۔

"یہ سو نام پرمیشور کے لکھے ہیں۔ پرنتو ان سے بھن پرماتما کے اسنکھیہ نام ہیں۔ کیونکہ جیسے پرمیشور کے اننت گُن کرم۔ سوبھاؤ ہیں۔ ویسے اس کے اننت نام بھی ہیں۔ اُن میں سے پرتییک گُن۔ کرم۔ سوبھاؤ کا ایک ایک نام ہے۔ اس سے یہ میرے لکھے نام سمندر کے سامنے بند وت (بوند کی طرح) ہیں۔ کیونکہ وید آدی شاستروں میں پرماتما کے اسنکھیہ گُن کرم سوبھاؤ ویاکھیات کئے ہیں۔ اُن کے پڑھنے پڑھانے سے بودھ ہو سکتا ہے۔ اور انیہ پدارتھوں کا گیان بھی اُنہیں کو پورا پورا ہو سکتا ہے۔ جو وید آدی شاستروں کو پڑھتے ہیں۔"

واستو میں سوامی جی کا جیون سنسکرت کے اس شلوک کے مطابق تھا:۔

विद्या विलास मनसो धृतशील
शिक्षा:, सत्यव्रता रहितमानम-
लापहारा: ।
संसार दुख दलनेन सुभूषित ये,
धन्या नरा विहित कर्मपरो-
पकारा: ॥

ارتھ:۔ جن کا من ودیا کے ولاس میں تتپر رہتا۔ سندر شیل سوبھاؤ یکت۔ ستیہ بھاشن آدی نیم پالن یکت۔ ابھیمان اپوترتا سے رہت انیہ کی ملنتا کے ناشک۔ ودیا دان سے سنساری منشوں کے دکھوں کو دور کرنے سے سشوبھت وید وہت کرموں سے پرائے اُپکار کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ وہ نر اور ناری دھنیہ ہیں۔

جناب کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدّ
موجد امرت دھارا کی تیار کردہ دوائی

سوماوتی (رجسٹرڈ)

عورتوں کے سفید پانی جس کو لیکوریا۔ شویت پردر۔ جریان الرحم۔ سیلان۔ رطوبت زنان وغیرہ کہتے ہیں خواہ کسی قسم کا کسی درجہ کا ہو اس کیلئے اکسیر دوائی ہے!

قیمت دو روپے -/۲/ نمونہ بارہ آنہ -/۱۲/

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ — لاہور

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۸۰ء
تمام دنیا میں مشہور پنساری
مصفے خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

اس مصفے خون دوائی نے ہندوستان بھر میں وہ شہرت پائی ہے۔ کہ جس سے مدت کی مصفے خون پیٹنٹ ادویہ حسرت سے تک رہی ہیں اور ایسے بے بہا صفات کی جھلک سے کیسے اجالا نہیں ہوا۔ پشاور سے رنگون اور گورکھپور سے راس کماری تک کوڑھی آتشک سے جلے بھنے گنٹھیا۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ ناسور۔ بدن کے سیاہ اور سفید داغوں سے تنگ آئے ہوئے اور دیگر خون اور جلدی بیماریوں کی ہزاروں سندیں اس اکسیر کی اعلےٰ کامیابی کا بدیہی ثبوت ہے۔

قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ۱/ صرف آزمائیں ہر ایک موسم میں مرد۔ بچے۔ بوڑھے عورت سب کو یکساں مفید ہے۔

پنجاب کے ہر بڑے شہر میں ہر جگہ عہ۱/ ایک روپیہ آٹھ آنہ قیمت پر مل سکتی ہے۔

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۸۰ء
طاعون و دیگر وبائی امراض کو ہٹانیوالی
ہندوستان میں مشہور
خوشبودار لپٹیں لانے والی

ہون سامگری
و
سگندھت دھوپ

ہماری تیار کردہ ہون سامگری و سگندھت دھوپ نے جو تمام بھارت ورش میں شہرت پائی ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ ٹھیک شاستر وکت ودھی انوسار تیار کی جاتی ہے کشمیر کے پہاڑوں سے اکٹھا ساگ بوٹیوں کا خرید کیا جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ

ہر بھگوان پنساری
شہر راولپنڈی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجک جگت

آریہ سماج بھلوال کے سماچار

آریہ سماج بھلوال کا اٹھارواں وارشک اتسو یکم لغایت ۴ر اکتوبر کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جلسہ سے دو ماہ قبل شری سوامی سدانند جی مہاراج کتھا کرتے رہے۔ یکم اکتوبر شکروار کو شام کے چار بجے جلوس آریہ سماج مندر سے شروع ہؤا۔ سب سے پہلے اوم کا جھنڈا رکھنے کے بعد آریہ کمار سبھا کا بینڈ اور مہابیر دل کا بینڈ تھا۔ اس کے بعد ہندو سکھ ویر دل اپنی مخصوص وردی میں اپنے جھنڈے کے ساتھ جلوس کی شوبھا بڑھا رہا تھا۔ اس کے بعد آریہ سماج کے سبھاسد آریہ ویر دل۔ آریہ کمار سبھا۔ آریہ پتری پاٹھ شالہ کی پتریاں اسکے بعد استری سماج کی دیویاں تھیں۔ جلوس ستیہ سناتن ویدک دھرم کا پرچار کرتا ہؤا۔ اور تمام شہر میں گھومتا ہؤا آریہ مندر میں ختم ہؤا۔ ایسا شاندار جلوس بھلوال کی تاریخ میں نہیں نکلا۔ اس کے بعد متواتر تین دن شری سوامی سروانند جی شری پنڈت پریہ ورت جی۔ شری پنڈت شانتی پرکاش جی اور کنور سکھ لعل جی کے عالمانہ ویاکھیان ہوئے۔ حاضری اسقدر ہوتی تھی۔ کہ آریہ سماج کے وسیع صحن میں تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ اوپر لکھت مہانو بھاؤں کے ویاکھیانو کا پربھاؤ بہت زبردست ہؤا۔ دھن کے لحاظ سے بھی یہ جلسہ تمام سابقہ جلسوں کو مات کر گیا۔ یعنی تقریباً ۹ صد روپیہ اکٹھا ہؤا۔ میں شری سوامی سروانند جی آریہ پرتی ندھی سبھا اور دیگر سجنوں کا جنہوں نے جلسہ میں سہیوگ دیکر جلسہ کو اسقدر کامیاب بنایا۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (لپوسن چند منتری)

کمار سبھا کی قائمی

مہاشہ برہمانند جی پردہان آریہ کمار سبھا میانوالی دو دن سے یہاں پر پدھارے ہیں۔ اور انہوں نے کوشش کر کے کمار سبھا کا نرمان کیا ہے۔ جس کے ۳۲ سبھاسد ہیں۔ اور نمن لکھت ادھیکاری (پردہان) مہاشہ رام پرکاش جی۔ (اپ پردہان) مہاشہ ملکھ راج جی (منتری) مہاشہ دیش پال جی۔ (اپ منتری) مہاشہ اوم پرکاش جی۔ (خزانچی) مہاشہ لچھمن داس جی مقرر ہوئے ہیں۔
دیش پال منتری آریہ کمار سبھا جڑانوالہ

آریہ سماج باپولی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج باپولی کا دوسرا سالانہ اتسو ۱۶ سے ۱۸ ر اکتوبر تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا

کی گلیوں میں سے گذرتا ہؤا ۵ بجے پنڈال میں واپس آ گیا۔ آگے باجے والے تھے۔ ان کے پیچھے دو جھنڈے۔ پھر دو بھجن منڈلیاں پہلی بھجن منڈلی میں امر سنگھ جی مہاشہ دھرم سنگھ جی دوسری میں سوامی بھیشم جی ہردت رام جی چودھری بلدیو سنگھ جی شامل تھے۔ بڑے اتساہ سے نگر کیرتن کیا۔ پھر دو دن اور تین رات چوپال میں بڑی شان سے جلسہ ہؤا تیسرے دن دو پورانک پنڈتوں نے پنڈت سمر سنگھ جی سے کچھ باتیں کیں جنمیں سے ایک نے تو جلسے میں اعلان کر دیا۔ کہ ہم آریہ ہیں اور پرانوں میں غلطیاں ضرور ہیں۔ ان کو ہم بھی نہیں مانتے۔ پنڈت سمر سنگھ جی کا بڑا پربھاؤ شالی ویاکھیان ہؤا۔ کہ جس کو سنکر پورانک لوگوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے اور امید ہے۔ کہ یہ لوگ جلدی ہی سچے دھرم کی شرن میں آجاویں گے۔ جلسے کے تیسرے روز رات کو تیر اندازی کے کھیل دکھائے گئے۔ جلسے میں یہ مہانو بھاؤ تھے:۔ پنڈت سمر سنگھ جی ودیا النکار پنڈت امر سنگھ جی۔ پنڈت سوتر اٹن جی۔ پنڈت گیانی رام جی سوامی بھیشم جی ہردت رام جی۔ چودھری بلدیو سنگھ۔ چودھری سنگار سنگھ جی۔ جلسہ شانتی سے نرو گھن سماپت ہؤا۔ (منتری)

آریہ سماج مٹھ لوانہ کے سماچار

پرچار۔ مورخہ ۱۳ سے ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶ء تک پنڈت رامچندر سدھانت شرومنی جی نے مہاشہ آسانند جی بھجنیک سمیت پرچار کیا۔ جنتا پر امسال بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا اس پرچار کاریہ میں سہیوگ دینے کے لئے دھنیہ باد ادا کیا جاتا ہے۔

پنڈت لکھرام جی اپدیشک اردو ٹینس لکھ سبھا و پنڈت شوبت کیتو پرچارک ودھوا سہایک سبھا لاہور دسنا تک گورو کل کانگڑی یہاں سماج مندر میں پدھارے۔ اور ہندو سماج کی ترٹیوں کے متعلق اپنے وچار پرگٹ کئے۔ پربھاؤ اچھا پڑا۔

(۲) ماسٹر لچھمن چند گلہاٹی اپ پردھان آریہ سماج ہذا کی سپتری کماری چندر کلا کا شبھ وواہ پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔ ور پکش کی اور سے ویدک پتری پاٹھ شالہ کے لئے مبلغ ۵ ا روپے دان ملے ہیں۔ آریہ سماج کی طرف سے اُن کا دھنیہ

۱۹۳۶ء بروز ویروار ویدک پتری پاٹھ شالہ میں منایا گیا۔ ہون یگیہ کے پشچات ڈاکٹر ادم پرکاش جی نے پرارتھنا کرائی۔ سب نے ملکر ایک بھجن "رام راجیہ ایسا زمانہ پھر دکھا دے اے پربھو" گایا۔ ماسٹر ہیمراج جی نے رامائن کی شکھشا کے متعلق اپنے وچار جنتا کے سامنے رکھے۔ اپستھت مہانو بھاؤں کا مٹھائی سے سنکار کیا گیا۔ حسب معمول سبھا کے ساہتیہ وبھاگ کے ٹریکٹ دسہرہ کے موقعہ پر عام جنتا میں تقسیم کئے گئے۔
(منتری آریہ سماج ہذا)

ویدک وواہ

گوروکل کانگڑی کے سیوگ سناتک مہاشہ جگدیش چندر جی ودیا النکار کا شبھ وواہ ۲۲ ر اسوج سمت ۱۹۹۴ کو لالہ رام بھایا مل جی ٹھیکیدار مرحوم کی سپتری لیلاوتی سے پورن ویدک ریتی سے ہؤا۔ وواہ میں کوئی اویدک رسم ادا نہیں کی گئی۔ مہاشہ جگدیش چندر جی کے پتا لالہ مول چند جی کا اپنے بھائی لالہ منگل سین کے ساتھ اگادھ پریم ہے۔ جس کا لالہ منگل سین جی نے عملی نمونہ دکھایا۔ یعنی جگدیش چندر کے وواہ کا کل خرچ اُن کے چچا لالہ منگل سین نے کیا۔ اور اس شبھ اوسر پر یک صد ایک روپیہ مختلف فنڈوں کو دان دیا۔
(تارا چند آریہ سرگودھا)

آریہ سماج کلاچی کے سماچار

ادھیاپکہ کی ویدک ریتی سے شادی

۱۰ اکتوبر ۳۶ء کو مہاشہ جے دیال صاحب وئید۔ لالہ تلوک چند صاحب کھنہ وجہ کا شبھ وواہ شریمان لالہ ٹکن رام جی. لوچہ مرحوم کی سپتری شریمتی دیوی بائی ادھیاپکہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی سے ماسٹر درباری لال نے ویدک ریتی سے کرایا۔ لالہ تلوک چند نے اس شبھ اوسر پہ مبلغ ۵/- روپے مختلف سنستھاؤں کو دان دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور لڑکی پکش کی طرف سے عسہ ماسٹر صاحب کو ملا۔ جو کہ اُسی وقت انہوں نے اناتھ آلیہ کے لئے دان دے دیا۔ پرماتما کرے کہ یہ جوڑا چرنجیو رہے۔

مونڈن سنسکار

۱۴ اکتوبر ۳۶ء کو شریمان لالہ نند لعل صاحب چوگھہ کے فرزند عزیز کنور لعل جی کا مونڈن سنسکار ریتی سے کرایا۔

ویدک ریتی سے شادی

۲۵ ر اسوج کو شریمان ماسٹر جودھا رام صاحب گورنمنٹ ہائی سکول کلاچی کی سپتری کا شبھ وواہ ڈاکٹر جے دیال صاحب منوجہ ڈینٹل سرجن کے ساتھ ویدک ریتی سے ہؤا۔ شریمان ڈاکٹر صاحب نے اس اوسر پہ دکشنا پروہت کے علاوہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی -/۲/۸ روپے۔ اناتھ آلیہ -/۴/۱ روپیہ اور ماسٹر جودھا رام جی نے آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی -/۴/۱ روپیہ دگو شالہ -/۴/۱ روپیہ دان دینے کا وعدہ فرمایا پرماتما کرے۔ کہ یہ جوڑہ چرنجیو رہے۔

ودھوا وواہ

لالہ بالک رام صاحب حضرتی نے اپنی برادرزادی لالہ بہاری رام صاحب حضرتی مرحوم کی بیوہ لڑکی عمر تقریباً ۱۶ : ۱۷ سال کا شبھ وواہ لالہ چیتن داس ولد ایشر داس صاحب ہیجیدیو نوجوان عمر ۲۳ سال کنوارے برسر روزگار سرکاری ملازم ڈرائیور پادر ہاؤس سردلی سکنہ کلاچی سے دھوم دھام سے ہؤا۔ لالہ بالک رام صاحب و اس کی بھاوجہ و لالہ ایشر داس جی و لالہ لوگھا رام جی تعریف و مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کہ ایک دیوی کی زندگی کو سورگ سے بنایا ہے۔ پرماتما کرے۔ کہ یہ جوڑہ چرنجیو رہے۔ اور خوب پھلے اور پھولے۔ اس وواہ کا شہر میں بڑا اچھا اثر پڑا ہے۔

کلاچی وال ایسوسی ایشن کا دان

کلاچی وال ایسوسی ایشن نے مبلغ پچاس روپیہ دیہاتی ہندو مصیبت زدگان کے لئے دان دیا ہے۔ اور تین اشخاص کی سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ جن اصحاب کو وہ قابل امداد سمجھیں گے۔ دیویں گے۔ کلاچی وال ایسوسی ایشن کا یہ دان نہایت قابل تعریف ہے۔

آریہ سماج کا روزانہ ست سنگ

آریہ سماج کا روزانہ ست سنگ شام کو رونق پدوک ہوتا رہتا ہے۔ ماسٹر درباری لال منتری آریہ سماج و منیجر ہندی ناگری کی کوشش سے ہندی پرچار لڑکوں میں دن بدن بڑھ رہا ہے۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ شریمان لالہ شاہداس صاحب پردھان آریہ سماج کا پوتا لالہ منگھا رام کا لڑکا و ماسٹر درباری لال جی بھتیجہ منتری آریہ سماج کا فرزند عزیز منوہر لال پیدا ہوئے ہیں۔ پرماتما کرے۔ کہ یہ عزیزان چرنجیو رہیں۔ اور ویدک دھرمی ہوں۔
(درباری لال بھتیجہ منتری آریہ سماج کلاچی)

آریہ مسافر سبھا پتا فنڈ میں سہایتا
۱۱ ۱۰ ۱۹ ۱ جنا

آریہ کمار سبھا لاتور کا سالانہ جلسہ

آریہ کمار سبھا لاتور (نظام) کا دوسرا دسہرہ پرب تاریخ ۳ سے ۹ اکتوبر تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اور دسہرہ کے دن سائینگ کال پانچ بجے سے رات کے ۹ بجے تک بھجن گاتے ہوئے نگر کیرتن نکالا گیا تھا۔ اس پرب پر پنڈت آریہ بھانو جی بھجنو پدیشک (پاکھر) پدھارے تھے۔ اُن کے بھجنو پدیش کا جنتا کے دل پر بہت بھاری اثر ہوا ہے۔ (منگل دیو منتری)

رائے بہادر مکھن لال جی کا ماتم

آریہ سماج شملہ کا پرستاو

آریہ سماج شملہ شری رائے بہادر مکھن لال جی بھوت پُوردھ اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ ایسے آرجیہ لوگیہ پُرش کی مرتیو سے آریہ جگت کو بڑی ہانی پہنچی ہے یہ سماج پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ مرتک آتما کو شانتی تتھا سدگتی پردان کریں۔ اور شری رائے بہادر جی کے پریوار کو شانتی تتھا دھیریہ پردان کریں۔ (بھگوانداس اُپ منتری آریہ سماج شملہ)

آریہ سماج نواں شہر کا چناؤ

آریہ سماج نواں شہر دوآبہ ضلع جالندھر کا وارشک نرواچن نمن لکھت پرکار سے ہوا۔ شریمان آسانند جی پردھان۔ شریمان جے دیو جی ماسٹر آریہ ہائی سکول اُپ پردھان۔ شریمان گیان چند جی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی اُپ پردھان۔ لالہ بھدر سین جی منتری۔ لالہ سری رام جی سیکنڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول کوشادھیکش۔ شریمان اندر دیو جی پُستکادھیکش۔

دھیکش بیز آریہ سماج نواں شہر کا وارشک اُتسو ۱۲-۱۳-۱۴ نومبر کا مقرر ہوا ہے (بھدر سین منتری)

شوک پرستاو

آریہ سماج لال کُرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا سادھارن ادھیویشن سماج مندر میں ہوا جس میں مہاشہ گنگا رام جی کی سُپتری کی اسمیک مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ بابو گنگا رام ہمارے سماج کے بھوت پُوردھ اُپ منتری ہیں۔ آپ نے سماج کی ہر طرح سے سیوا کی ہے۔ ہم سب ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ مرتک کی آتما کو شانتی اور ان کے پریوار کو شوک سہن شکتی پردان کریں۔ (دھری کرشن منتری آریہ سماج ہذا)

نام کرن و مونڈن سنسکار

بتاریخ ۴ کارتک سمت ۱۹۹۴ بروز بدھوار شریمان مہاشہ ناگر مل جی نے اپنے سُپتر دھرم پال کا مونڈن سنسکار و نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرائے۔ بالک کا نام سنیہ پال رکھا گیا۔ آریہ سماج و آریہ پاٹھ شالہ کو ۱ روپے دان پراپت ہوا۔ سنسکار شریمان پنڈت پرتھی راج ممبر آریہ سماج ہذا نے کرائے۔ حاضرین کا پتاسوں سے سنکار کیا گیا۔

(دھرم پال اُپ منتری آریہ سماج دودھوچک)۔

ویدک بواہ

مہاشہ منشی رام پٹواری کے سُپتر کنس راج کا بواہ ۲۰ اسوج سمت ۱۹۹۴ کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ شادی کے موقعہ پر مہاشہ منشی رام جی نے بتفصیل ذیل دان کیا۔

چندہ برائے آریہ مسافر ایک سال ۳/۰/۰ روپیہ۔ آریہ اناتھ آلیہ فیروزپور ۲/۰/۰ روپیہ۔ شدھی سبھا دہلی ۲/۰/۰ روپیہ۔ آریہ اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور ۲/۰/۰ روپیہ۔ کنیا گُرُوکل ڈیرہ دون ۲/۰/۰ روپیہ۔ گُرُوکل کانگڑی ۲/۰/۰ روپیہ۔ دلت اُدھار سبھا ہوشیارپور ۲/۰/۰ روپیہ۔ وید پرچار ۲/۰/۰ روپیہ۔ آریہ سماج کھانو والی برائے سکیس ۱/۰/۰ روپیہ۔

یہ سب ممبران آریہ سماج خانو والی مہاشہ منشی رام جی کو ہاردک بدھائی دیتے ہیں۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ دولہا دولہن کو سدا خوش رکھے۔ (رشو دیال پردھان آریہ سماج خانو والی)

آل انڈیا ساتویں سودیشی نمائش

آریہ ودیا سبھا دہلی

آریہ سماج اناتھ آلیہ کے پاس سرسوتی ودیالیہ کے میدان میں جو کہ بتاریخ ۵ فروری سے ۱۹ فروری تک آریہ ودیا سبھا کی سلور جوبلی کے موقعہ پر ہوگی۔ دوکانداروں کو اپنی اپنی دوکانیں جلد سے جلد بک کرا لینی چاہئیں۔ ورنہ موقعہ کی دوکانیں نہ مل سکیں گی۔ دوکانداروں کی سہولیت کے لئے ابھی سے انتظام شروع ہو گیا ہے۔ اور خوشی کی بات ہے۔ کہ امسال دہلی میں دوسری نمائش نہیں ہوگی۔

نوٹ:۔ دوکانیں ٹین چھت کی نمائش کھلنے کے ۳ دن پہلے تیار ملیں گی۔

(اے۔ این ملک چیف آرگنائیزر)

آریہ سماج پسرور میں رشی اُتسو

۲ کو سماج ہذا نے بڑے اُتساہ سے رشی اُتسو منایا ہے۔ استری پُرش کافی سے زیادہ تعداد میں اکٹھے تھے۔ سب سے پہلے پربھات پھیری کی گئی جس کے بعد

گوروکل کانگڑی

کی

بتی وشدھ ہون سامگری

ہمارے یہاں ویدک ریتی کے انوسار تتھا شاستر وکت ودھی دوارا ہون سامگری تیار کی جاتی ہے۔ انیک ودوانوں تتھا پرتشٹھت پُرشوں نے اس کے اُتم ہونے کے پرشنسا پتر بھیجے ہیں۔ اس لئے ہمارا آریہ بندھوؤں سے انورودھ ہے۔ کہ وہ اوشیہ ہماری ہون سامگری منگا کر اس سے لابھ اُٹھاویں۔

قیمت:۔ آٹھ آنہ فی سیر۔ تھوک نرخ پندرہ روپے فی من (بوری میں)

پتہ

آیوروید فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی (سہارنپور)

(برانچ) گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور

اطلاع عام

آریہ سماجوں۔ آریہ سکولوں اور پاٹھ شالاؤں کے کاریہ کرتاؤں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی نے کچھ ایسا کارآمد ساہتیہ پیدا کیا ہے۔ جو لڑکے۔ لڑکیوں۔ استریوں اور سوادھیائے شیل سجنوں کے لئے بہت اپیوگی سدھ ہو رہا ہے۔ جب کبھی لائبریری کے لئے یا تقسیم انعامات کے لئے یا پاٹھ ودھی تیار کرنے کے لئے کتابوں کی ضرورت ہے تو اس فرم سے سوچی پتر منگوا کر لابھ اُٹھا دیں۔ کتابوں کا بہت اچھا سنگرہ ہمیشہ تیار رہتا ہے۔

ملنے کا پتہ

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی!

خوشخط عرصہ کرام بھاری رعایت

نصف قیمت پر

پوران پول پرکاش اُردو

شری ہتیشی علاوالپوری (ایڈیٹر پرکاش دکھشنی سیریز) کی یہ وہ زبردست تصنیف ہے جسے پڑھ کر انگوٹھی اَتھا ... ... پرچار کھیا ہے۔ پہلے ایڈیشن کی تھوڑی کاپیاں بچ رہی ہیں۔ آدھی قیمت پر دی جا رہی ہیں ... ... لیکھ ہے (نارائن سوامی جی) ویدک دھرم کی منیف ... ... (اپنشد سار) ... ... دھجیاں ... ... ابھی آدھی قیمت پر دی جا رہی ہیں۔ پورے سٹ کی قیمت ۳ روپیہ ۱ ہے۔ آپ ایک روپیہ ... ... محصول ڈاک کل ۲ روپیہ ... بھیج کر منگا لیں۔ ایسی رعایت بار بار نہیں ملتی۔ آج ہی آرڈر بھیجیں۔

ملنے کا پتہ

منیجر ... علاوالپوری ایڈیٹر اخبار پرکاش لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

R.L. No 2661

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۱

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف

...ف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

بیادگار شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... ارگن

ادبی

ہفتہ وار

آریہ مسافر لاہور

ایڈیٹر
چرنجی لال پریم

چندہ سالانہ تین روپے (سے)

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ۱ر

جلد ۸	اتوار ۱۴ر نومبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۹ کارتک سمت ۱۹۹۴ بکرم - دیانند ابد ۱۱۳	نمبر ۱۴۱

رشی دیانند اور اُس کے نکتہ چین

(از مہاشہ جیمنی سرشار خیرپور ساوات ضلع مظفر گڈھ)

کِس کے لب پر نہیں ہے نام ترا
ذی خرد لوگ ہیں جو دُنیا کے
بہر قوم و وطن ہُوا ثابت
کون پھیریگا تجھ سے منہ سوامی
نظر آتا ہے ہند کا ہر ایک
ہر زبان پر ہر ایک محفل میں

کِس کے دل میں نہیں قیام ترا
دِل سے کرتے ہیں احترام ترا
مژدۂ زندگی پیام ترا
کون بھولے گا فیضِ عام ترا
بچہ، بوڑھا، جواں غلام ترا
ذکر ہوتا ہے صبح و شام ترا

بڑھ کے شاہو نسے ہے گدائے وطن
دہر میں تزک و احتشام ترا

پیشتر تجھ سے مِلت گمراہ
تیری کوشش کا یہ ثمر ہے کہ آج
نظر آتے ہیں خوشہ چیں اسکے
تو نے بھارت کا سر بلند کیا
خال خال ایسے لوگ بھی ہیں ابھی
چڑتے ہیں تیرے نورِ باطن سے

ہو رہی تھی ذلیل و خوار تباہ
ہے یہ زندہ بہ شان و شوکت و جاہ
نکتہ چیں تھے جو اس پہ شام و نگاہ
تو نے کھولی عروجِ قوم کی راہ
ہیں تعصب سے جن کے قلب سیاہ
خیرہ ہوتی ہے اس سے اُن کی نگاہ

"گر نہ بیند بہ روز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ"

ایش اوپنشد کا سوادھیاء

(از شری موتی رام جی ٹنڈن لنٹ اپنشنر ۔ جالندھر شہر)

اب تک ایش اوپنشد کے یجروید کے چالیسویں ادھیاء کے ۸ منتروں کا سوادھیاء ختم ہو چکا ہے ۔ اور یہاں تک ترتیب اور تعداد کے لحاظ سے اوپنشد اور مول وید میں کوئی بھی فرق نہیں تھا ۔ لیکن اس سے آگے کیا بلحاظ ترتیب اور کیا بلحاظ تعداد منتروں کے دونوں میں کچھ کچھ فرق ہے ۔ مثلاً یجروید کے چالیسویں ادھیاء میں جو منتر ۹ و ۱۰ و ۱۱ پر درج ہیں وہ اپنشد میں بجائے ان نمبروں کے نمبر ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ پر درج ہیں ۔ میں بھی اُسی ترتیب سے اُن منتروں کا پاٹھ اور پرد چن کرنا چاہتا ہوں ۔

९- अन्धन्तम: प्रविशन्ति ये ऽ
सम्भूतिमुपासते ।
ततो भूय इव ते तमो य
उ सम्भूत्याᳬ रता ॥

10 अन्य देवाहु: सम्भवादन्यदा
हुरसम्भवात ।
इति शुश्रुम धीराणां ये
नस्तद्वि चचक्षिरे ॥

11- सम्भूतिं च विनाशं च
यस्तद्वेदो भयाᳬ सह ।
विनाशेन मृत्यु तीर्त्वा
सम्भूत्यामृतमश्नुते ॥

(ارتھ ۔ گہرے اندھکار میں وہ لوگ داخل ہو کر پھنس جاتے ہیں ۔ جو پرمیشور کو چھوڑ کر اسمبھوتی یعنی ست اور انادی پرکرتی کی ہی اوپاسنا کرتے ہوتے ہیں ۔ لیکن اوس سے بھی ادھک اندھکار میں وہ لوگ پڑتے ہیں جو سنبھوتی ارتھات وکرتی میں رمن کرتے رہتے ہیں ۔ (۹) کہتے ہیں کہ وکرتی کے ساتھ سمبندھ رکھنے سے اور ہی پھل ہوتا ہے ۔ اور پرکرتی کے ساتھ سمبندھ رکھنے سے اور ہی پھل ہوتا ہے ۔ بس ایسا ہی دھیر پُرشوں سے ہم سُنتے ہیں ۔ (۱۰) پرنتو جو منش وکرتی اور پرکرتی دونوں کو ایک ساتھ جانتا ہے ۔ وہ اس ستیہ گیان کو جان کر کہ پرکرتی اور وکرتی کے کارن و کاریہ روپ ہیں ۔ اور کاریہ روپ وکرتی یعنی جگت پرنامی ہے اور ناش ہونے والا ہے ۔ ونا ش بھاو رکھنے سے مرتیو سے پار تیر جاتا ہے ۔ اور سنبھوتی یعنی کاریہ روپ سرشٹی اتھوا شریر اور انتہ کرن کے ذریعہ سے موکھش سکھ کو پراپت ہوتا ہے ۔ (۱۱)

وید اور اوپنشدوں کی سکھشا عموماً برہم گیان اور برہم اوپاسنا ہی کی ہوتی ہے ۔ چنانچہ پہلے منتروں میں پرایہ اوسی وشے پر پرکاش ڈالا گیا ہے ۔ اور منش کو پگ پگ پر یہی اوپدیش دیا گیا ہے ۔ کہ پرماتما ہی اوپاسیہ ہے ۔ اور وہ سروویاپک اور سرو انتریامی اور سروشکتیمان ہونا ہوا سب سے اُتم پد ہے ۔ پرنتو چونکہ بھوت آتما کے اندر اکثر حصہ پرکرتی کے اجزا کا ہے ۔ اور اُسی کے گن و کرم و سوبھاؤ کے پربھاؤ میں بھوت آتما یعنی منش کے آجانے کی سمبھاونا تھی ۔ اسلئے وید بھگوان نے وشیشتا ان تین منتروں کے اندر سپشٹ طور پر چتاونی دی ہے ۔ کہ سوائے بھگوان کے اور کسی کو اوپاسیہ ہرگز نہیں ماننا چاہئے ۔ ان منتروں کے اندر دو شبد "سنبھوتی اور اسنبھوتی" بڑے مہتو کے شبد ہیں ۔ اور ان پر سب سے پہلے وچار کرنے کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ جس وقت تک ان دو شبدوں کے ارتھ ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہوتے ۔ اُس وقت تک نہ ہی ان تین منتروں کا ارتھ سمجھ میں آسکتا ہے ۔ اور نہ کوئی سکھشا لابھ ہو سکتی ہے ۔

یاد رہے کہ ویدوں اور شاستروں میں تین وستوئیں انادی مانی گئی ہیں ۔ ارتھات برہم ۔ جیو اور پرکرتی ۔ یہ تینوں وستوئیں ست بھی ہیں ۔ اویکت بھی ہیں ۔ اور سوکھشم بھی ہیں ۔ ست اور اویکت گن میں تو ہر سہ برابر ہیں ۔ پرنتو سوکھشم گن میں پرکرتی سوکھشم ہے ۔ تو جیو سوکھشم تر ہے ۔ اور برہم سوکھشم تم ہے ۔ اسی طرح سے پرکرتی کی اپیکھشا جیو کا درجہ بڑا ہے ۔ کیونکہ اس کے اندر ادھک گن چیتنا کا پایا جاتا ہے ۔ یعنی وہ ست اور چت دونوں گنوں سے یُکت ہے ۔ اور برہم ۔ جیو اور پرکرتی دونوں سے افضل ترین ہے ۔ کیونکہ جہاں پرکرتی کے اندر صرف ایک گن ست کا پایا جاتا ہے ۔ اور جیو آتما کے اندر دو گن یعنی ست اور چت پائے جاتے ہیں ۔ وہاں برہم میں دونوں سے ادھک گن یعنی تین گن ست ۔ چت و آنند سروپ موجود ہیں ۔ اسلئے معلوم ہُوا ۔ کہ سب سے افضل برہم اور اُس کی اپیکھشا کم درجہ رکھنے والا جیو آتما اور سب سے نیچے کا درجہ رکھنے والی پرکرتی ہے ۔ یعنی جیو آتما کے ایک طرف برہم انتر آتما سوکھشم تم روپ سے ویاپک ہُوا ہوا موجود ہے ۔ اور دوسری طرف پرکرتی اور پرکرتی جنیہ شریر اور سارا جگت ہے ۔ اور درمیان میں جیو آتما ودبدھا میں پڑا ہوا ہے ۔ اور اُس کو بڑی ساودھانی سے پرکرتی اور برہم کے گنوں میں تمیز کر کے نشچیہ کر کے اپنے ست پنتھ کو اختیار کرنا ہے کہ آیا پرکرتی کا راستہ جو سروپ سے ہی خود جیو سے اور برہم سے یعنی دونوں سے نکرشٹ ہے ۔ گرہن کرنے کے یوگیہ ہے ۔ یا برہم ست چت آنند سروپ کی اور چلکر اُسی کی اوپاسنا کرنے میں اُس کا کلیان ہے ۔ جہاں برہم کا راستہ اُس کے شبھ گن و کرم و سوبھاؤ کے لحاظ سے مسلمہ طور پر شریہ مارگ کہلاتا ہے ۔ اور ہے ۔ وہاں شروتی بھگوتی نے بھی مذکورہ بالا تین منتروں کے اندر صاف طور سے چتاونی دے دی ہے ۔ کہ جو لوگ پرکرتی یا وکرتی کی اوپاسنا کر کے اُسی کے اندر آسکت رہتے ہیں ۔ اُن کا کلیان نہیں ہو سکتا ۔

جیسا کہ اوپر اشارہ کیا جا چکا ہے ۔ پرکرتی اویکت ست یعنی ابناشی وستو پرماتما کی سامرتھ روپی ہے ۔ جس کو رگوید کے ناسدیہ سوکت کے دوسرے منتر میں "[illegible]" (ارتھات وہ آتم تتو اپنی شکتی سے ہی اتھوا پرکرتی کے ساتھ تھا) کے شبد سے ظاہر کیا گیا ہے ۔ اس پرکرتی کے تین گن ہیں ۔ یعنی ست ۔ رج اور تم ۔ سرشٹی رچنا سے پہلی اوستھا میں وہ جڑ پرکرتی تری گُن آتمک ہوتی ہوئی بھی اویکت ہوتی ہے ۔ اور سامیا وستھا میں رہتی ہے ۔ یعنی اس پر تینوں گنوں میں سے کوئی سا گن بھی غالب نہیں آسکتا ۔ اور وہ ایک جیسی ہی حالت میں رہتی ہے ۔ اس کو پرکرتی یا پردھان کہتے ہیں ۔ جیو آتما کو برہم اور اس پرکرتی کے مدھیہ میں بیٹھے ہوئے اپنی الپگتا کے کارن یہ مغالطہ ہو جانا ممکن ہے ۔ کہ وہ ایسی شانت روپ پرکرتی میں بھی اوپاسیہ بھاو پیدا کر لیوے ۔ اور اگیان اور پرماد کے وش میں آکر پرماتما سے بے مکھ ہو کر اُسی کارن روپ پرکرتی کی طرف مائل ہو جاوے ۔ اور اُسی پر نربھر کر کے اپنے کلیان کا راستہ بند کر لے ۔ اور گھور اندھکار کا بھاگی بنجا دے ۔ اودیا کے جال کے اس مرحلہ سے بچانے کے لئے ہی وید منتروں میں یہ چتاونی دی گئی ہے ۔ کہ خبردار اس پرکرتی کے ظاہرا سروپ کو دیکھ کر اُس پر موہت مت ہو ۔ کیونکہ یہ تو صرف نکرشٹ وستو ہے ۔ بلکہ اس سے آگے چلکر اس کے [illegible] تم ستر یہ کرنے کے قابل ہو گئے ۔ کرگیا ہی اوپاسیہ اور کلیان کاری اوپاسیہ ہو سکتا ہے ۔ یا اس سے ادھک بھی کچھ ہے ۔

جس وقت پرماتما اپنے گیان تپ سے سرشٹی رچنا کا آرمبھ کرتا ہے ۔ تو اس شانت اتھوا سامیاوستھا روپ پرکرتی میں گتی ڈال کر اشانت کر دیتا ہے ۔ اور چونکہ یہ سوبھاو ہی سے پرنامی اور تغیر پذیر ہے ۔ اسلئے اُس کی سوکھشم اوستھا میں کسی قدر ستھولتا آنے لگتی ہے ۔ اس کے بعد اس کا نام پرکرتی نہیں رہتا ۔ بلکہ ستھول ہونے کی پہلی مرحلہ کا نام مہتو یعنی بدھی ہوتا ہے ۔ اُس سے دوسرے مرحلہ کا نام اہنکار ہوتا ہے ۔ بس یہاں سے یہ پرکرتی نام اور روپ والی بنجاتی ہے ۔ اور اس کا نام بدلکر وکرتی ہو جاتا ہے ۔ پہلی اوستھا میں جب اُس کا نام پرکرتی تھا ۔ وہ کارن روپ میں ہونے کے سبب سے اسنبھوتی کہلاتی تھی ۔ لیکن اُس کے بعد بالترتیب تبدیلی پذیر ہو کر وکرتی یا سنبھوتی کہلانے لگی ۔ یعنی پرکرتی مُفرد یعنے سنیوگ رہت جڑ پدارتھ کا نام ہے ۔ اور اسی کو اسنبھوتی کہتے ہیں ۔ بدھی و اہنکار ۔ تن ماترا یا سوکھشم بھوت ۔ ستھول بھوت ۔ گیان اور کرم اندریاں انیادی سارا شریر ۔ اور سارے کا سارا جڑ جگت اور جملہ پرکرتی جنیہ بھوگ پدارتھ وکرتی یا سنبھوتی کے نام سے پکارے جاتے ہیں ۔ کیونکہ یہ سب کے سب پدارتھ سنیوگ یکت یا مرکب ہیں ۔ اور اسی لئے وہ پرنامی اور انتیہ اتھوا ناشوان ہیں ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ اوپر کے منتروں میں اسی بات پر زور دیا گیا ہے ۔ کہ جو لوگ کیول اسمبھوتی کی ہی اوپاسنا کرتے رہتے ہیں ۔ وہ گھور اندھکار میں پڑتے ہیں ۔ اتھوا ایسی یونیوں میں جنم لیتے ہیں ۔ جہاں اندھکار ہی چھایا ہوا ہو ۔ اور جو لوگ مہتو آدی سروپ سے پرنام کو پراپت ہوئے جگت میں رمن کرتے ہیں ۔ وہ اس سے ادھک اودیا روپ اندھکار کو پراپت ہوتے ہیں ۔ کیونکہ اوپر وکت اسنبھوتی اور سنبھوتی کا پھل بھن بھن سُنا جاتا ہے ۔ پس انت میں یہ اوپدیش دیا گیا ۔ کہ جو دو ان کاریہ روپ سرشٹی اور اُس کے گن ۔ کرم اور سوبھاو کو تتھا اُس کارن روپ پرکرتی اور اُس کے گن ۔ کرم اور سوبھاو کو جس میں نام اور روپ والے پدارتھ لُپت ہو جاتے ہیں ۔ یعنی کاریہ اور کارن دونوں کو ایک ساتھ جانتا ہے ۔ وہ دودوان وناش [illegible]

ارتھات تتو سروپ [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بہنو اور بھائیو! مہرشی دیانند نے ویدوں کو پڑھنے اور سننے کا حق صرف آریہ جاتی کو ہی نہیں بلکہ تمام سنسار کو اُٹھایا ہے۔ رشی نے ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریہ سماج کے نیموں میں لکھا ہے۔ وید کا انوشیلن کرنے والے ہی اس کی گہرائی کو پا سکتے ہیں۔ جس طرح پرماتما کی بنائی ہوئی اور منش کی بنائی ہوئی چیزوں میں بھید ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح پرماتما کے دیئے ہوئے گیان اور انسان کے از خود حاصل کردہ گیان میں بھید ہے۔ آریہ سماج کے اپدیشکوں کا مکھیہ کرتویہ ہونا چاہیئے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ ویدوں کے وچاروں پر گمبھیرتا پوروک وچار کر کے سادھارن جنتا کے سامنے رکھیں۔ پر ایسا دیکھا جاتا ہے۔ کہ جب کبھی آریہ سماج کے ست سنگ میں وید کی کتھا آرنبھ ہوتی ہے۔ لوگوں کا اُس میں من نہیں لگتا۔ اور وہ اُسے سننا نہیں چاہتے۔ لیکن گرجا گھروں میں پادری لوگ بائیبل کی آیتوں کو لے کر ہی وعظ کرتے ہیں۔ میں حیران ہوں۔ کہ اگر بائیبل کی آیتوں کو روچک اور آکرشک بنایا جا سکتا ہے۔ تو پھر ہم ویدوں کے منتروں کو ایسا بنانے میں کیوں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ مشکل یہ ہے۔ کہ ہم میں وید کے متعلق وچار کرنے والے بہت کم ہیں۔ تاہم مہرشی دیانند کی کرپا سے جو کچھ وچار کرنے کے لائق ہوا ہوں۔ اُس سے میں سمجھا ہوں۔ کہ پرمیشور کے گیان اور الیشوری سرشٹی میں سمانتا ہونی چاہیئے جیسے کوئی ڈاکٹر کہے کہ "گلاب کا پھول دست آور ہے" لیکن شاعر کہے گا کہ

گلوں نے باغ میں جب دعوےٰ جمال کیا
صبا نے مار تھپیڑوں کو گال لال کیا

اسی طرح فزکس والا اور ہی دیاکھیا کرے گا۔ اگر گلاب کی ایک پنکھڑی کی اس طریق پر مختلف دیاکھیا ہو سکتی ہے۔ تو پھر الیشوری گیان وید کے منتروں کی مختلف دیاکھیا کیوں نہیں ہو سکتی۔ میں نے کلکتہ میں یہ نیم بنایا تھا۔ کہ ایک منتر کے اُس کے ایک ایک شبد پر ہفتہ دو ہفتہ تین ہفتہ تک وچار کروں۔ اور ایک سلسلہ قائم کروں۔ اس میں مجھے کچھ کامیابی ہوئی۔ میں وید کا ایک منتر لیتا اور اس کا انگریزی اور بنگلہ میں ترجمہ چھپوا دیا کرتا تھا۔ اس طرح میں لگاتار تین چار سال ایسا ہی کرتا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ حاضری بہت بڑھ گئی۔ مجھے نتیجہ ہو گیا۔ کہ اگر ویدوں کی بھینتری تہہ میں پرویش کرنے کی کوشش کی جائے تو اسے روچک بنایا جا سکتا ہے۔

میں ایک مشہور منتر کو لیتا ہوں۔

اوم تت چکشور دیوہتم پرستات شکر مچرت
پشیم شرد ہا شتم۔ جیویم شرد ہا شتم۔ شرنویام
شرد ہا شتم۔ پربروام شرد ہا شتم۔ ادینا سیام
شرد ہا شتم۔ بھویش چ شرد ہا شتات۔

یہ منتر کم از کم روزانہ دو دفعہ پاٹھ کیا جاتا ہے۔ اس میں دو بھاگ ہیں۔ ایک اوم تت

ایک وید منتر کی دلفریب دیاکھیا

پنڈت اجودھیا پرشاد جی ویدک مشنری کی عالمانہ دیاکھیان

(یہ دیاکھیان پوجیہ پنڈت جی نے کنیا گورکل ڈیرہ دون کے دسویں سالانہ جلسہ پر دیا تھا)

تک یہ ادھیاتم شاستر کا بھاگ ہے۔ اور دوسرا بھاگ پرارتھنا کا نڈ کا ہے۔ مہرشی نے اُس کو اُپستھان میں وینیوگ کیا ہے۔ اُپستھان کا معنی ہے قربت حاصل کرنا۔ اُپستھان کا ایک پھل ہوتا ہے کہ پاپ کی پرورتی رُک جاتی ہے۔ مثال لیجیئے۔ ہماری لڑکی ساوتری کو کھانسی ہو گئی۔ ہماری دھرم پتنی اس کوشش میں تھی۔ کہ اسے کوئی مٹھائی نہ دی جائے۔ میری دھرم پتنی نے اس خیال سے کہ لڑکی اسے کھا نہ لے مٹھائی کو طاق کے اوپر رکھ دیا۔ میں لیٹا ہوا تھا۔ ابھی سویا نہ تھا۔ ساوتری اندر آئی۔ میری طرف تاکا۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ یہ خیال کر کے کہ میں سویا ہوا ہوں۔ وہ ایک کرسی لائی۔ اور اُس پر چڑھ کر مٹھائی نکالی۔ اور پھر کرسی کو اُسی جگہ پر رکھ دیا۔ جب وہ چلی دی۔ تو میں نے کروٹ بدل کر پوچھا۔ کہ بیٹی ہاتھ میں کیا ہے؟ وہ بھاگی۔ اور مٹھائی کو کہیں چھپا کر آئی۔ اور کہنے لگی۔ کہ کیا ہے پتاجی؟ میں نے جب کہا۔ کہ میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے۔ تو وہ شرما گئی۔ میں نے سوچا کہ اسے ایسا ساہس کیسے ہوا؟ محض اسلیئے کہ اُس نے یہ سمجھا۔ کہ میری آنکھ بند ہے۔ اسلیئے وہ دوچت کرم میں پرورت ہو گئی۔ پس اگر ہم پربھو کو سروتر ملتے ہوئے کوئی پاپ کرم کرتے ہیں۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہمیں وشواس نہیں۔ کہ پرماتما کی آنکھ کھلی ہے۔ اور وہ ہماری ہر ایک بات کو دیکھتا ہے۔ اسی لیئے اس منتر میں پربھو کو آنکھ کہا ہے۔ تت چکشو۔ ذرہ ذرہ میں پربھو کی آنکھ ہمیں ہر طرف سے دیکھتی ہے۔ نہ صرف ہماری جسمانی حرکات کو بلکہ ہماری اندرونی اُمنگ ترنگوں کو بھی دیکھتی ہے۔ پس اگر ہمیں وشواس ہو جائے۔ کہ پرماتما ہمیں ہر وقت دیکھتا ہے۔ تو کبھی پاپ نہ ہو سکے۔ پربھو کو منتر کی آنکھ۔ اگنی کی آنکھ۔ ورُن کی آنکھ کہا ہے۔ ویدوں میں شکتیوں کو دیوتا کرکے سمبودھن کیا گیا ہے۔ دیوتا کا مطلب ہے پرکاش کرنے والا۔ جس طرح اگنی اپنے آپ کو اور دوسری چیزوں کو ایسی اوستھا میں لا دیتی ہے کہ دکھائی دینے لگیں۔ اسیئے اگنی کو پرکاش کرنے والی کہا ہے۔

اگنی کو Breaker of Harmony

کہتے ہیں۔ کیونکہ اگر آگ پر رکھ دیں۔ تو ذرّے الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ منتر و ورُن میں انفصال ہوتا ہے۔ کیونکہ منتر کے معنی ہیں فرضی پیدا کرنے والا۔ ایک کر دینے والا۔ پس دنیا میں انفصال و انفصال دو شکتیاں صاف نظر آتی ہیں۔ آگ کا کام انفصال ہے۔ منتر کا کام اتصال ہے۔ ایک تیسری طاقت Regulating Force ہے جس طرح سورج کی کرنیں پانی کے ذرّوں کو بھاپ بنا کر اُٹھاتی ہیں وہاں ورُن انہیں اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہے۔ تو نتیجہ ہوگا۔ کہ سمندر سوکھ جائے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ ایک اور طاقت ہے جو Regulate کرتی ہے۔ یعنی ...... آگ کو سکھانے نہیں دیتی۔ اس Regulating Force کا نام ورُن ہے۔ آنکھ کے معنی ہے گیان اندریہ اس کا مطلب ہے Pre ordination ایک مصور تصویر بناتا ہے۔ لیکن اگر ایک مچھر اُس کی آنکھ میں پڑ جائے۔ تو سب خراب ہو جائے بس ہاتھ کو جو لکیریں کھینچ رہا ہے ٹھیک طور پر چلانے والی آنکھ ہے۔ اسے Pre ordain کرنا پڑتا ہے۔ سارے برہمانڈ میں اگنی۔ ورُن اور منتر کی طاقت کام کرتی ہے۔ شکتیاں ہیں طرح کی ہیں۔ آکرشن کی شکتی۔ نزاکرن کی شکتی اور [illegible] کی شکتی۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ تینوں طاقتیں اندھی ہیں۔ اور یہ برہمانڈ ان اندھی شکتیوں کا پرنام ہے لیکن وید کہتا ہے ایسا نہیں ہے۔

Pre ordained حرکت دو پرکار کی ہے۔ ایک اور دوسری ہٹات پٹات۔

میں ایک دفعہ گورُکل کانگڑی گیا۔ سوامی ستیانند جی کا دیاکھیان ہو رہا تھا۔ ہزاروں آدمی بیٹھے تھے۔ ۱۰-۱۱ بجے کا وقت تھا۔ لوگ اِدھر اُدھر بھاگ گئے۔ عورتیں بھی بھاگیں۔ کسی کے زیور گرے۔ کسی کا جوتا گر پڑا۔ سوامی جی مہاراج شانتی پوروک بیٹھے رہے۔ پانچ سات منٹ کے بعد جب شانتی ہوئی۔ تو پتہ لگا۔ کہ ایک آدمی اونگھ رہا تھا۔ اُس نے خواب دیکھا۔ کہ ہاتھی نے اس پر حملہ کیا ہے۔ وہ چلایا۔ دوسرا جو پاس بیٹھا تھا۔ وہ بھی اونگھ رہا تھا۔ وہ بھاگا۔ اسے دیکھ کر بس سب بھاگے۔ ایک حرکت یہ ہے

[illegible] دیکھی۔ اور دوسری اخبارمیں پڑھی تھی۔ جب یورپ میں جنگ یورپ ہوا۔ تو امریکہ پہلے لڑائی میں شامل نہیں ہوا۔ ایک اخبار نے جرمنی میں اپنا رپورٹر بھیجا۔ وہ جرمن کمانڈر انچیف سے ملا۔ اور کہا۔ کہ میں آپ کی فوج کا ڈسپلن دیکھنا چاہتا ہوں۔ کمانڈر اسے موٹر میں بٹھا کر لے گیا۔ اُس نے دیکھا۔ کہ ایک لاکھ فوج مارچ کرتی آ رہی ہے۔ راستہ بہت چھوٹا تھا۔ ڈرائیور بڑی تیزی سے چلتا جا رہا تھا۔ اور اوپر سے فوج بھی تیزی سے آ رہی تھی۔ اُس نے خیال کیا۔ کہ کہیں ٹکر تو نہیں ہو جائے گی۔ لیکن جب وہ فوج کے پاس پہنچی۔ تو اُس نے دیکھا۔ کہ وہ تنگ راستہ فوج نے چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ راستہ گذرنے کے بعد بھر گیا ہے۔ ورا سنگھرش نہیں ہوا لیکن کانگڑی میں بہت بڑا سنگھرش ہوا۔ کارن یہ کہ فوج کی حرکت Pre ordain پہلے سے فیصلہ کردہ تھی۔ لیکن کانگڑی میں پہلے سے طے شدہ نہ تھی۔ فوج کے ایک ایک سپاہی کے قدم کی حرکت سیناپتی کے خیالات کے مطابق چل رہی تھی۔ ذرا وچار کر اوپر پرماتما کی آنکھ کو کھول کر دیکھیں کہ ایک ستارہ سیارہ نہیں ہزاروں لاکھوں سورج ستارے سیارے وغیرہ ہیں۔ کیا مجال ہے کہ آپس میں سنگھرش ہو جائے۔ کیا یہ سب کچھ Preordained نہیں۔ کیا یہ کسی آنکھ کے اشارے پر نہیں چلتے۔ ان ستاروں سیاروں کو اپنا راستہ معلوم ہے۔ کیا اندھی پرکرتی آپ ایسا کر سکتی تھی۔ غرضیکہ تمام برہمانڈ بتا رہا ہے۔ کہ پرماتما آنکھ ہے۔ اور وہ ان تینوں شکتیوں کو چلاتا ہے۔

ایک میدان میں فٹ بال کھیلنے کے لئے بیس (۲۰) لڑکے جو بیس یعنی بیس ۲۰ آنکھیں ایک طرف اور گیارہ دوسری طرف تھیں۔ دو آنکھیں ریفری کی۔ کل ۴۴ آنکھیں تھیں۔ دو فٹ بال کی۔ کل ۴۶ آنکھیں کام کر رہی تھیں۔ سب چاہتے ہیں۔ کہ بال آؤٹ نہ ہونے پائے۔ لیکن پھر بھی گیند آؤٹ ہو ہی جاتا ہے۔ آنکھیں پاؤں کی طاقت پر پورے طور پر قابض نہیں ہو سکتیں۔

جب میں کوئی تصویر بنانے لگتا ہوں۔ تو بنانے تو لگتا ہوں گھوڑا۔ لیکن بن جاتا ہے گدھا۔ کیونکہ میری انگلی پہلے سے سدھی ہوئی نہیں۔ ایک مصور نے دس منٹ میں میری تصویر بنا دی۔ تب مجھے پتہ لگا۔ کہ اس مصور کی آنکھ نے اپنی انگلیوں پر نینترن کر رکھا ہے۔ جدھر چاہتا ہے۔ اُدھر ہی انگلی چلتی ہے۔ کیا برہمانڈ میں پربھو اسی قسم کا نینترن نہیں کر رہی۔ ہزاروں گیند یہاں چل رہی ہیں۔ لیکن کیا مجال ہے کہ کوئی آؤٹ ہو جائے۔ پس برہمانڈ کا سنچالن اندھی شکتی سے نہیں ہو رہا۔ ہم جس دن پرمیشور کو سچ مچ حاضر ناظر سمجھنے لگیں گے پھر کبھی پاپ نہ ہوگا۔

ستر کا آخری بھاگ بڑا آسان سا نظر آتا ہے
ہم بھی ایسا ہی سمجھتا تھا۔ لیکن اس میں بڑی
گمبھیرتا ہے۔ اس میں ہم لوگ سو برس تک دیکھیں
یعنی تندرستی کی پرارتھنا ہے۔ پھر کہا ہے۔ کہ ہم
سو برس تک زندہ رہیں۔ پھر کہا۔ ہم سو برس
تک سُنیں۔ پھر کہا۔ ہم سو برس بولتے رہیں۔ ہو گیا
بلا مبالغہ ہے۔ آخر میں کہا ہے۔ کہ ہم سو برس تک
ادین رہیں۔ اور پھر بھی اگر ہم زیادہ زندہ رہیں تو ایسا
ہی ہونا ہے۔ اب سوال ہوتا ہے۔ کہ جب
پربھو سے مانگنا ہی تھا۔ تو پھر لاکھ برس کیوں
نہ مانگے۔ سو ہی کیوں مانگا؟ لڑکوں کو جب آشیرباد دیتے ہیں۔ تب یہی کہتے ہیں۔ سو برس تک
جینا۔ غالب نے دعا دی تھی۔

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

سننے والا جانتا تھا۔ کہ یہ غلط ہے۔ اور کہنے
والا بھی جانتا تھا کہ غلط ہے۔ لیکن اس نے مبالغہ
کر دیا۔ مگر وید نے کہا ہے۔ کہ آشیرباد دیتے وقت
بھی غلط بات نہیں کہنی چاہئے۔ سننے والا اور کہنے
والا دونوں جانتے ہیں۔ کہ آدمی سو برس تک زندہ رہ
سکتا ہے۔ اگر وہ زیادہ زندہ رہ جائیں۔ تو اس کے
لئے پرارتھنا ہے۔ کہ پھر بھی ایسا ہی ہو۔
پرارتھنا دو گیان اندریوں کے متعلق کی گئی ہے۔
کہ ہم دیکھتے رہیں۔ اور سنتے رہیں۔ یہی کیوں کہا۔
سونگھنے۔ چکھنے وغیرہ کا کیوں ذکر نہیں کیا؟ اس میں
بھید یہ ہے۔ کہ منشوں کے منشیتو کے وکاس کے
لئے آنکھ اور کان دونوں کی ہی ضرورت ہے۔
یعنی ایک چیز کو چشم دید اور دوسری شنید ہوتی
ہے۔ کسی نے کہا بھی تو ہے۔ ع
ز دیدہ دیوصف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ
دیکھنا سب سے بہتر۔ سننا دوسرے درجہ
پر ہے۔ یعنی دوسرے کے دیکھے ہوئے کو اپنا
ساکھشات بنانا۔ ناک۔ زبان اور جلد سے بھی
گیان ہوتا ہے۔ لیکن آنکھ اور کان کے فعل میں
زیادتی بہت بہتر ہوتی ہے۔ جیسے ایک شخص
بہت دوربین ہے۔ تو یہ اس کی [illegible] کے
طور پر تعریف ہے۔ لیکن اگر کہہ دو۔ کہ فلاں
بڑے چکھنے والے ہیں۔ تو یہ تعریف نہیں۔ بلکہ
نندا ہو گی۔
امریکہ میں مرتبہ کی ایک دکان میں چکھنے کے
کام پر ایک بیم نوکر ہوئی۔ اسے گھر میں کھانے کی
رغبت ہی نہ آئے۔ اسی طرح اگر کہیں کہ بہت
سونگھنے والے اور بہت سپرش کرنے والے
ہیں۔ تو اور بھی زیادہ حیرانی ہو گی۔ تو چا اندری
نے دنیا کا بہت نقصان کیا ہے۔ پس یہ
تینوں اندریاں ہماری گراوٹ کا کارن ہیں۔
اسلئے یہ نہیں مانگیں۔ شرنویام شردہ شتم۔ سو
برس تک سُنیں۔ آنکھیں لاکھوں میل دوری پر
موجود سورج کو دیکھ لیتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی رکاوٹ
آجائے یا کرنیں ٹیڑھی ہو جائیں تو نہیں دیکھتا۔
کان بھی دور سے سن لیتے ہیں۔ لیکن تو چا دور
تک نہیں جا سکتی۔ رسنا بھی سمپرکت ہونے
پر کام کر سکتی ہے۔ اگر مٹھائی زبان سے
فٹ بھر پرے ہو تو مزہ نہ لے سکیں گے۔ یہی
حال تو چا کا ہے۔ لیکن ناک بیچ میں ہے۔ آنکھ
اور کان سے پاپ نہیں ہوتا۔ سمپرکت ہونے
والی اندریوں سے ہوتا ہے۔ دیکھنے سے کچھ
نہیں بگڑتا ہے۔ ایک درشٹانت سُنیں۔
والمیک رامائن میں لکھا ہے کہ جب ہنومان
سیتا جی کی تلاش میں چلا۔ تو اس نے سوچا۔
کہ وہ راون کے حرم میں ہو گی۔ ایک دن
راون کے ہاں ناچ کی مجلس تھی۔ یہ بھی
وہاں چلے گئے۔ اور کسی الماری وغیرہ میں
چھپ گئے۔ پھاٹک والوں نے پھاٹک
بند کر دیا۔ تو ہنومان نکلا۔ راون سو رہا
تھا۔ خراٹے لے رہا تھا۔ کئی عورتیں بھی
شراب میں بدمست سو رہی تھیں۔ ہنومان
گھور گھور کر دیکھتا ہے۔ کہ ان میں سیتا
کون ہے۔ سب کو دیکھتا ہے۔ ان میں کوئی
سیتا نہیں معلوم دی۔ ایک کو دیکھا۔ کہ
ہزاروں کا زیور پہنے ہوئے شراب میں
بدمست ہے۔ سوچا یہی سیتا ہو گی۔
خیال ہوا۔ تو سوچا۔ کہ اسے لے چلو۔ پھر سوچا۔
کہ رام تو سیتا کے فراق میں دن رات نہیں
سوتے۔ کیا یہ کبھی ہو سکتا ہے۔ کہ رام کی استری
اس طرح شراب میں بدمست ہو جائے۔
اس نے فوراً سمجھ لیا۔ کہ یہ سیتا نہیں ہے۔ پھر اس کے
دل میں خیال آیا۔ کہ تو نے بری بات کی۔ پھر تو ان سوتی
ہوئی عورتوں میں کیسے آگیا؟ مجھ سے یہ کیا
پاپ ہو گیا۔ ہنومان کہتا ہے۔ نہیں۔ میرے
دل میں گلانی نہیں ہوئی۔ کیونکہ بچے کو ادھیکار
ہے۔ کہ اپنی ماں کو ننگے روپ میں دیکھ لے۔ یہاں
بھی آنکھ نے تو دیکھا۔ لیکن تو چا کو نہیں کہا۔
کہ آلنگن کر لو۔ پس محض دیکھنے سے ہی پاپ
نہیں لگتا۔ پس سمپرکت ہونے والی اندری سے
پاپ ہوتا ہے۔ دشئی لوگوں کو کیا آنند ہوتا۔ اگر
امریکہ میں خوشبو ہوتی تو یہاں سونگھ لیتے۔
لیکن عقل نے Television نکالی۔ لیکچرار
امریکہ میں بیٹھا لیکچر دیتا ہے۔ اور ہم یہاں بیٹھے
سنتے اور دیکھتے ہیں۔ آنکھ اور کان نے اپنی
محدودیت کو چیلنج کیا۔ عقل نے اس رکاوٹ
کو دور کر دیا۔ پس وید نے اگر آنکھ اور کان کے
لئے پرارتھنا سکھائی ہے۔ تو یہ کتنی خوبی کی
بات ہے۔
جیویم شردہ شتم پربروام شردہ شتم سنا
[illegible] ہے۔ میں بولتا ہوں۔ اور آپ
سنتے ہو۔ بولنے کا مطلب ہے سنانا۔ وہ
بولنا بولنا نہیں جب کوئی سننے والا نہ ہو۔
شرنویام کا مطلب ہے۔ سو برس سُنوں۔
اور پربروام کا مطلب ہے سو برس تک سناتا
رہوں۔ سننے سنانے والی جاتی بہت ترقی
کرتی ہے۔ میگستھنیز جب یہاں آیا۔ تو حیران
رہ گیا۔ ہماری دولت نے اسے موہت نہیں
کیا۔ بلکہ نالندہ اور ٹیکسلا میں سنانے والوں
نے۔ پس یونان سے سننے والے آتے تھے۔
اسلئے کہا۔ کہ قوم میں سنانے والا ہونا چاہئے۔
سوامی دیانند سنانے والا ہی تو تھا۔ کہتے
ہیں۔ لڑکا تو بری بات سنتا ہی نہیں۔ سننے
کا مطلب ہے۔ دوسرے کے گیان کو سن کر اس
پر عمل کرنا۔ سوامی جی کی کھنڈر سی بات
کو سن کر دنیا ہل گئی۔ اگر کہیں زیادہ جیون ملتے تو اور بھی فائدہ ہوتا۔
لیکن سو برس تک دیکھیں اور سو برس جئیں کیوں
کہا۔ سو برس تک جئیں کا مطلب ہی یہ ہے۔
کہ سو برس تک سا دکھاؤں۔ سوامی شردھانند
کلکتہ میں ایک دفعہ لیکچر دیتے تھے۔ کہ میں نے
سوامی دیانند سے پوچھا کہ دنیا میں جو بڑے بڑے آدمی
آئے ہیں ان کے خاص مقاصد تھے۔ محمد کا توحید۔
مسیح کا بھراتری بھاو۔ آپ تو ہر ایک وشے
پر لیکچر دیتے ہیں۔ آپ کا اصل مقصد کیا
ہے؟ سوامی دیانند نے جواب دیا۔ کہ میرا خاص
مقصد وہی ہے۔ جس کو میں زیادہ کرتا ہوں۔
مہاتما جی نے پھر پوچھا کہ آپ کون کام زیادہ کرتے
ہیں۔ تو رشی نے کہا۔ برہمچریہ۔
وید بھاشیہ۔ سوادھیائے۔ کھانے
وغیرہ میں تو تھوڑا وقت لگتا ہے مگر برہمچریہ
کا کسی طرح کھنڈن نہیں ہونے دیتا۔ پس مہا
پرش جو بات سب سے زیادہ چاہتے ہیں۔ وہ اتنا
زبان سے نہیں کہتے۔ جتنا کر کے دکھاتے ہیں۔
اسلئے وید میں آیا ہے کہ سو برس تک جئیں۔ اور
پھر دنیا کو سو برس تک جی کر کے دکھائیں۔ کہ
کس طرح جینا چاہئے۔ ادینا سیام شردہ شتم
ادین ہونے کے لئے چار ہی باتوں کی ضرورت
ہے۔ جو آنکھوں سے دیکھا ہے وہ دیکھے ہوئے
کے مطابق دوسروں کو دکھائیں۔ جو کچھ خود سنا ہے
وہ دوسروں کو سنائیں۔
بابر کی سب فوج مارگئی صرف ایک آدمی بچا۔
راجپوتوں نے کہا۔ کہ تو اسے بھی مار دیں لیکن
برہمن کہتے ہیں۔ کہ مہورت نہیں۔ اگر سنانے
والے کی سنتے۔ تو یہ دن نہ دیکھتے۔

آریہ سماج چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ
جلسہ بتاریخ ۱۹۔۲۰۔۲۱ نومبر مطابق ۵۔۶۔۷
مگھر بروز شکر۔ سنیچر۔ اتوار کو ہونا قرار پایا ہے۔
جس میں بڑے بڑے پرسدھ اپدیشک۔ اپدیشکا
بھجنیک مہاتماؤں کے اپدیش ہوں گے۔
(روشن لال منتری)

سناتن دھرم پرچارک کا گوپا اشٹمی نمبر

سناتن دھرم پرچارک امرتسر کے پرشی د
گوپا اشٹمی نمبر ۱۴ نومبر ۱۹۳۶ء سہ رنگی تصویر سے
مزین شائع ہو گا۔ گورکھشا کے متعلق زبردست
مضامین درج ہوں گے۔ فی کاپی ۴ر۔ ایجنٹ فی
سیکڑہ تین روپیہ سکے پچیس۔ دھرم سبھائیں
گئو شالائیں اور محقق اصحاب جلد آرڈر دیں۔
(رلیا رام شرما ایڈیٹر سناتن دھرم پرچارک امرتسر)

پنجاب پرانتک آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

جیسا کہ پہلے بھی سوچنا دے چکا ہوں سمت ۱۹۹۳
کو تین ماہ سے زیادہ گزر جانے پر بھی کچھ آریہ سماجوں
کا سمت ۱۹۹۳ کا دشانش ابھی تک سبھا کے دفتر میں
نہیں پہنچا ہے۔ یہ دشانش شیگھر ہی سبھا
کے دفتر میں پہنچ جانا چاہئے۔ اگر کسی آریہ سماج
نے سمت ۱۹۹۳ سے پہلے ورشوں میں سے کسی
ورش کا دشانش نہ ارسال کیا ہو۔ تو وہ بہت
جلد بھیج دینا چاہئے۔ دشانش بھیجنے کے سمبندھ
میں سبھا کا نیم نمن پرکار ہے۔

سبھا کا نیم ۱۱

جو آریہ سماج اپنے ماسک چندہ کا دشانش
واجب الادا تاریخ سے تین ماہ کے اندر اندر ادا نہ
کر سکے۔ اور انترنگ سبھا کی طرف سے نوٹس
پانے پر بھی اپنے دشانش ادا نہ کر سکنے کا
سنتوشجنک کارن نہ دکھلا سکے۔ تو اس
کے بعد سبھا میں اس کا پرتی ندھی لینا بند
ہو جاوے گا۔
(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

کیا آپ کو معلوم ہے

گورو کل مٹیٹ سوہنی ضلع مظفر گڑھ کے ساتھ
ایک گئو شالہ ہے۔ جس میں بہت بوڑھی گائیں آتی
ہیں۔ یہ غریب بوڑھی ہونے کے باعث چارہ اچھی
طرح نہیں چبا سکتیں۔ موسم سرما میں تھوڑا بہت
پیٹ بھرے بغیر زندہ نہیں رہ سکتیں۔ اگر گئو
گئو شالہ میں نہ لی جائیں۔ تو علاقہ مسلمان ہونے
کے باعث ذبح کی جاتی ہیں۔ اسلئے ان کی پرورش
نہایت ضروری ہے۔ ان کی پرورش کے لئے
دانہ اور آٹا کی ضرورت ہے۔ آج تک کسی دانی نے
اس غریب گئو شالہ کی طرف دھیان نہیں دیا۔
اسلئے گئو ماتائیں بڑا دکھ اٹھا رہی ہیں۔ دانی
پرش ضرور ادھر دھیان دیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار

آریہ مسافر لاہور

مؤرخہ ۲۴ ر نومبر ۱۹۳۷ء

ہمیں جینا بھی نہیں آتا

ہمیں اکثر چھوٹے چھوٹے قصبات اور دیہات میں پرچار ارتھ جانا پڑتا ہے۔ جو لوگ شہروں میں رہتے رہتے کبھی دو چار دن کے لئے کسی گاؤں کی ہوا کھا آتے ہیں۔ وہی گاؤں کی کھلی ہوا کی قدر کر سکتے ہیں۔ انسان کی زندگی کے لئے پانی اور ہوا کی جتنی اہمیت ہے۔ اتنی شاید ہی اور کسی چیز کو ہو۔ شریمتی جانکی دیوی جی دھرم پتنی شری لالہ جمنالال جی بجاج نے پچھلے دنوں کنیا گورو کل کے موقعہ پر اپنے دیکھشانت بھاشن میں ان الفاظ میں ایک بھاری سچائی کا اظہار کیا تھا۔ کہ "ہوا گھی کا کام دے سکتی ہے لیکن گھی ہوا کا کام نہیں دے سکتا"۔

ہمیں یہ دیکھ کر سخت دُکھ ہوتا ہے۔ کہ ہم ہندوستانیوں کو ابھی تک جینا بھی نہیں آیا۔ شہروں میں رہنے والے لوگوں کو کھلی ہوا اور صاف پانی میسر نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی انہیں جسمانی مشقت کا اتنا موقعہ ملتا ہے۔ جتنا کہ دیہات کے رہنے والوں کو۔ لیکن باوجود اس کے شہری لوگ عموماً مرغن غذائیں کھاتے ہیں جو اُن کی صحت کے لئے زہر سے کم ثابت نہیں ہوتیں۔ دوسری طرف گاؤں میں رہنے والے غریب لوگوں کو دن بھر سخت محنت و مشقت سے کام کرنا پڑتا ہے۔ مگر بیچاروں کو کھانے کو گھی تو کجا تیل تک بھی نہیں ملتا۔ اُن کی صحت اس وجہ سے خراب رہتی ہے۔ اے کاش شہروں اور گاؤں میں رہنے والے لوگ کسی طرح اپنی اپنی خوراک کا تبادلہ کر سکیں۔ ایک اور بات لیجیئے۔ شہروں میں میونسپل کمیٹیاں ہیں۔ لوگ بھی پڑھے لکھے ہیں۔ اسلئے شہروں میں صفائی کا انتظام گو دیگر ممالک کے مقابلہ میں بہت خراب ہو لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ ہوتا ضرور ہے مگر دیہات کی حالت تو اتنی خراب ہے۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ ابھی پچھلے دنوں ہمیں دو قصبات یعنی ایک تو ضلع گورداسپور میں واقع قصبہ کوٹ نیناں میں اور دوسرے ضلع ڈیرہ غازیخاں میں واقع قصبہ داجل میں جانے کا اتفاق ہوا۔ ان قصبات کی حالت کو دیکھ کر رونا آتا تھا کہ پرماتما نے انہیں کیسی کھلی ہوا دے رکھی ہے۔ کوٹ نیناں میں تو پانی بھی بہ افراط ہے۔ اگرچہ داجل پانی کے لحاظ سے کربلا سے کم نہیں۔ لیکن ان قصبات میں صفائی کا یہ حال تھا۔ کہ اگر صفائی کوئی زندہ وجود ہوتا۔ تو وہ اپنی اس حالت پر سر پیٹ لیتا۔ اس سلسلہ میں داجل کو تو سچ مچ درجہ اول حاصل ہے۔ اور اگر کسی قصبہ کو اپنی گلیوں اور کوچوں میں گندگی رکھنے کے لئے انعام دیا جاتا ہو۔ تو یقیناً داجل اعلےٰ ترین انعام کا مستحق قرار دیا جائے گا۔ ہم نے دیکھا۔ کہ بچے تو ایک طرف۔ نوجوان اور بوڑھے بھی گلیوں میں رفع حاجت کرنے میں تامل نہ کرتے تھے۔ ہر طرف مارے بدبو کے ناک پھٹا پڑتا تھا۔ اس قصبہ میں شاید ہی کوئی گلی ہوگی۔ جہاں بہ افراط گندگی نہ پڑی ہوئی ہو۔

پچھلے دنوں مہاتما گاندھی کے اخبار نوجیون میں ایک عملی ریفارمر کے کام کا حال چھپا تھا۔ یہ مہاشہ دیہات میں چلے جاتے تھے۔ اور بیچاوڑا اور ٹوکری لے کر تمام گاؤں میں گھوم جاتے اور جہاں کہیں انہیں ٹٹی پڑی دکھتی پھاوڑے کے ذریعے ٹوکری میں اٹھا لیتے۔ اور پھر سب باہر پھینک آتے۔ وہ زبان سے کسی کو کچھ نہیں کہتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب لوگوں نے ایک دو دن انہیں ایسا کرتے دیکھا۔ تو مارے شرم کے اُن کی گردنیں جھک گئیں۔ اور انہوں نے آئندہ اپنے بچوں کو گلیوں میں ٹٹی پھرنے سے بند کر دیا۔ اے کاش کوئی اس قسم کا ریفارمر داجل اور اس قبیل کے دیگر قصبات اور دیہات میں گھوم جائے۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ پربھو نے تو ان لوگوں کو ایسی کھلی ہوا دے رکھی ہے۔ جو ہزار بیماریوں کی واحد دوا ہے۔ لیکن ہم ہیں۔ کہ ہمیں جینا تک نہیں آتا۔ ہم اپنی غفلت اور جہالت کی وجہ سے پرماتما کی اس بے مثال دین کو بھی خراب کر کے دم لیتے ہیں۔ رشی دیانند نے آریہ سماج کے نیموں میں سے چھٹے نیم میں یہ لکھا ہے کہ "سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیشہ ہے۔ ارتھات شاریرک۔ آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا" ہمارا رشی نے سب سے پہلا درجہ شاریرک اُنتی کو دیا ہے۔ اور بات بھی ٹھیک ہے۔

A sound body contains a sound mind.

ایک مضبوط جسم میں ہی مضبوط آتما رہا کرتا ہے۔ اگرچہ اس قانون کی مستثنیات بھی ہیں۔ لیکن کلیہ قاعدہ یہی ہے۔ جس لیمپ کی چمنی شکستہ ہو۔ وہ پوری روشنی کیسے دے سکتا ہے۔ پس آریہ سماج کا کام صرف روحانیت کا پرچار کرنا ہی نہیں۔ بلکہ لوگوں کو جینا سکھانا بھی اس کے اولین فرائض میں سے ایک ہے۔

ہم نے داجل میں ایک آریہ بھائی سے اس سلسلہ میں بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر یہاں کے لوگ گھروں میں خاص جگہ مقرر کر کے وہاں اپنے بچوں کو رفع حاجت کے لئے بٹھایا کریں۔ اور پھر کوئی مہتر روزانہ دونوں وقت گندگی اُٹھا کے جایا کرے۔ تو اُن کے گھروں کے ساتھ ہی گلی کوچے بھی صاف ہو سکیں گے ہمیں یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے۔ کہ ہم ہندوستانیوں نے ابھی تک باہم ملکر کام کرنا نہیں سیکھا۔ اگر چھوٹے چھوٹے دیہات اور قصبات کے لوگ آپس میں ماہوار تھوڑا تھوڑا چندہ ڈالکر ایک مشترکہ فنڈ قائم کر لیا کریں۔ جسے اُن کے ہاں کی صفائی اور دیگر رفاہ عامہ کے کاموں پر خرچ کیا جائے۔ تو بہت کچھ بہتری لائی جا سکتی ہے

ہماری رائے میں اس معاملہ میں سب سے زیادہ اُترداتو آریہ سماج کا ہے۔ رشی دیانند نے لوگوں کی شاریرک اُنتی کے لئے آریہ سماج کو ذمہ دار قرار دیا تھا۔ لیکن ہم نے صرف سندھیا ہون اور دیگر روحانی باتوں کے پرچار تک ہی اپنے دائرہ عمل کو محدود کر رکھا ہے۔ کوئی بھی لوگوں کو باقاعدہ ورزش۔ صفائی اور شدھ آہار و وہار کی تعلیم نہیں دیتا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بھارت ورش میں مغربی تہذیب روز بروز ترقی پر ہے۔ آج ریلوے سٹیشنوں پر اس طرح انڈے فروخت ہو رہے ہیں۔ کہ آج سے بیس برس پہلے شاید ڈبل روٹیاں بھی اتنی تعداد میں فروخت نہ ہوتی تھیں۔ نام نہاد تعلیم یافتہ (مغرب زدہ) لوگوں میں ماس بھکشن کی وبا بُری طرح پھیل رہی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر رنجدہ امر یہ ہے۔ کہ یہ وبا صرف پُرشوں تک ہی محدود نہیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ بڑے آدمیوں کے گھروں میں لڑکیاں تک ماس کھاتی ہیں۔ اور اُن کے والدین بڑے فخر کے ساتھ انہیں کھلاتے ہیں۔ گھروں میں اور اپنے ہی بال بچوں کے ساتھ یہ کالے صاحب لوگ انگریزی میں بات چیت کرنا اپنی کلاہ افتخار میں ایک طرۂ امتیاز سمجھتے ہیں۔ ان کی بلا جانے کہ وہ اپنے ہی ہاتھ سے اپنے دیش۔ اپنی جاتی اور اپنی سنسکرتی کے گلے پر کیسی کند چھری پھیر رہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ ہمارے قلم میں اتنی طاقت نہیں۔ کہ ان لوگوں کو اس کجروی سے باز رکھ سکے۔ لیکن ہم اپنے آریہ ویروں سے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ ویرو! یہ سب کچھ ہماری ہی غفلت کا پھل ہے۔ مہرشی دیانند نے اپنے جیون میں سب سے زیادہ زور برہمچریہ پر دیا تھا۔ لیکن آج ہمارے پڑھے لکھے نوجوانوں اور نیم تعلیم یافتہ لڑکیوں کے جیون بھوگ بلاس کے جیون بن رہے ہیں۔ ابھی آپ ہی بتائیں۔ کہ آریہ سماج کے بغیر اور کون انہیں برہمچریہ کی تعلیم دے سکتا ہے۔ ہم تو اسے آریوں کی غفلت کا ہی نتیجہ سمجھتے ہیں۔ کہ اُن کے ہوتے ہوئے آج ہمارے کالجوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کی Co-education شروع ہے۔ حالانکہ ست گورو دیانند نے کہا تھا۔ کہ پانچ برس کا لڑکا لڑکیوں کے گورو کل میں اور پانچ برس کی لڑکی لڑکوں کے گورو کل میں نہ جانے پائے۔ اس مخلوط تعلیم نے مغربی ممالک میں جو جوہر دکھلائے ہیں ہندوستان جیسے گرم ملک میں تو نہ معلوم ابھی کیا کچھ ہوگا۔ اسلئے ہم اپنے آریہ بھائیوں سے دست بستہ ملتجی ہیں۔ کہ ویرو! بیدار ہو جاؤ۔ اپنے فرض کو پہچانو۔ رشی نے تمہارے کندھوں پر سنسار کے اُپکار کی جو ذمہ داری ڈالی ہے۔ اُس سے سُبکدوش ہونے کا پرتن کرو۔ ایک ایک گاؤں اور قصبہ میں جہاں آریہ سماج موجود ہے۔ وہ اپنے آپ کو وہاں کے لوگوں کی شاریرک۔ آتمک اور ساماجک اُنتی کے لئے ذمہ دار سمجھے۔ جس دن ہمارے آریہ ویروں میں یہ احساس پیدا ہو جائے گا۔ اُسی دن ہمارا بیڑا پار ہو جائیگا۔

راولپنڈی میں گورپرب کے جلوس کا معاملہ

پچھلے سال راولپنڈی میں گورپرب کے جلوس کے سلسلہ میں سکھوں اور مسلمانوں میں کچھ بدمزگی پیدا ہو گئی تھی۔ لیکن بالآخر دونوں قوموں نے باہمی سمجھوتہ کر لیا۔ سکھوں کا کہنا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانوں نے اس سمجھوتہ کی خلاف ورزی کی ہے اسلئے وہ بھی اس کی پابندی کے لئے مجبور نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ سکھوں کے ایک وفد نے ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کے ساتھ ملاقات کی اور تمام معاملہ اُن کے گوش گذار کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ اُسی راستہ سے جلوس نکالنا چاہتے ہیں کہ جس سے وہ سمجھوتہ سے پہلے نکالا کرتے تھے

تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنر نے اُن کی اس درخواست کو منظور نہیں کیا۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ سکھوں کو صرف اُس راستہ سے جلوس نکالنا چاہئے۔ کہ جسے وہ مسلمانوں کے ساتھ سمجھوتہ کر کے طے کر چکے ہیں۔ لیکن سکھ اس مشورہ کو قبول کرتے نظر نہیں آتے۔ پرماتما خیر کرے۔ ہم پھر بھی اپنے مسلم اور سکھ بھائیوں کو یہی مشورہ دیں گے۔ کہ انہیں اس معاملہ کو کسی نہ کسی باہمی مفاہمت سے ہی طے کر لینا چاہئے۔ اور باہمی بدمزگی پیدا نہ ہونے دینا چاہئے۔

حافظ ابراہیم کی کامیابی:۔

حافظ ابراہیم صاحب وزیر یو۔ پی گورنمنٹ پچھلے جنرل انتخابات اسمبلی میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر یو۔ پی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے۔ لیکن اسمبلی میں جا کر انہوں نے مسلم لیگ کی ممبری ترک کر دی۔ اور کانگرس پارٹی میں شامل ہو گئے۔ اس پر انہیں عہدہ وزارت پر متمکن کر دیا گیا۔ لیکن آپ نے یہ خیال کر کے کہ چونکہ آپ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے اسمبلی کی ممبری سے استعفےٰ دے دیا اور اپنے حلقہ بجنور کی طرف سے بطور کانگرسی اُمیدوار کھڑے ہوئے مسلم لیگ کی طرف سے ایک صاحب عبدالسمیع بطور امیدوار کھڑے کئے گئے۔ مسلم لیگ نے اپنی تمام طاقت اس مقابلہ پر صرف کر دی۔ مسٹر جناح اور مولانا شوکت علی سے لے کر مولوی ظفر علی تک وہاں پہنچے۔ اور خوب گرما گرم تقریریں کیں۔ اور تو اور خواجہ حسن نظامی صاحب نے بھی پوسٹروں کی وہ گولہ باری کی۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ آپ نے نہ صرف اس مقابلہ کو ایک باقاعدہ انتخابی جنگ کی صورت دے دی۔ بلکہ کانگرسی لیڈروں اور کانگرسی مسلمانوں کو گالیاں دینے میں سب پر گویا سبقت لے گئے۔ کانگرس کی طرف سے بھی پنڈت جواہر لال نہرو اور سرحدی گاندھی اور اُن کے خدائی خدمتگار والنٹیر پہنچے ہوئے تھے۔ غرضیکہ خوب معرکہ کا مقابلہ ہوا۔

دہلوی خواجہ صاحب اور لاہوری مسلم اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ یہی کانگرسی امیدوار چاروں شانے چت گرے گا۔ لیکن ؎

اُلٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دعا نے کام کیا

نہ صرف حافظ ابراہیم صاحب کامیاب ہو گئے بلکہ اپنے اپنے مدمقابل سے قریباً پانچ ہزار ووٹ زیادہ حاصل کئے۔ ہم اس کامیابی کے لئے حافظ صاحب اور کانگرسی مسلمانوں کو دل سے دوہائی دیتے ہیں۔ مرادآباد وغیرہ میں دو اور ضمنی انتخاب ہونے والے ہیں۔ ہمیں پوری اُمید ہے۔ کہ اس میں بھی کانگرسی اُمیدوار ہی کامیاب ہوں گے۔ بجنور کے انتخاب نے نہایت خوبی سے ظاہر کر دیا ہے کہ عام مسلمان کس کے ساتھ ہیں؟ کانگرس کے یا مسلم لیگ کے۔ اگر بقیہ دو ضمنی انتخابات میں بھی لیگ کو شکست ہو گئی۔ تو پھر اس کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ سمجھنا چاہئے۔

آریہ مُسافر سہاتیا فنڈ:۔

اس ہفتہ آریہ مسافر سہاتیا فنڈ میں حسب ذیل رقومات موصول ہوئی ہیں:۔

شری لالہ انوکھرائے جی رئیس راولپنڈی	۲۰۔۔۰۔۔۰
آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں	۵۔۔۰۔۔۰
آریہ سماج راجل	۵۔۔۰۔۔۰
میزان	۳۰۔۔۰۔۔۰
سابقہ میزان	۳۳۵۔۔۰۔۔۰
کل میزان	۳۶۵۔۔۰۔۔۰
بقایا جو جمع کرنا ہے	۶۳۵۔۔۰۔۔۰

ہم تمام دانی مہاشوں کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ دیگر آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو بھی اس طرف دھیان دینا چاہئے۔ یہ چھوٹی سی رقم فراہم کرنے میں اتنی دیر لگ جانا آریہ جگت کو شوبھا نہیں دیتا۔

شری سوامی ستیانندجی پر مورتی پوجا کا الزام

اخبار آریہ ویر میں ایک لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا گیا تھا۔ کہ پچھلے دنوں شری پنڈت ٹھاکر دت جی کے مکان پر ایک سنکیرتن ہوا۔ جس میں کرشن بھگوان کی ایک مورتی بیچ میں رکھی گئی۔ اور کہ شری سوامی ستیانندجی مہاراج اور پنڈت ٹھاکر دت جی بھی اس میں شامل ہوئے۔ اب شری پنڈت ٹھاکر دت جی نے اس مضمون کے جواب میں ایک چٹھی ایڈیٹر آریہ ویر کو لکھی ہے۔ جو آج کے پرچہ میں کسی دوسری جگہ درج کی گئی ہے۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی پر تو آج تک کسی کو مورتی پوجا کرنے کا شک تو بجا رہا اس کا کبھی خیال تک کرنے کا بھی حوصلہ نہیں ہوا۔ کیونکہ پوجیہ پنڈت جی نہ صرف ایک اوچیہ کوٹی کے سوادھیائے شیل بزرگ ہیں۔ بلکہ پرتی ندھی سبھا کے مکھیہ کاریہ کرتا ہے ہیں اور ابھی تک ہیں۔ باقی رہا شری سوامی ستیانند جی مہاراج کا معاملہ۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی لکھتے ہیں۔ کہ "میں نے کبھی شری سوامی جی کو مورتی پوجا کرتے یا اس کا اُپدیش کرتے نہیں سُنا"۔ یہ آریہ ویر کی تحریر کا مسکت جواب ہے۔ شری سوامی جی کے ساتھ بعض باتوں میں کسی کو چاہے کتنا بھی اختلاف ہو۔ لیکن اُن پر مورتی پوجا کا الزام تو ایک نہایت گھڑنت الزام ہے۔ خیر۔ اب ہمیں یقین واثق ہے۔ کہ شری پنڈت جی کے اس مضمون سے لوگوں میں پھیلی ہوئی غلط فہمی دُور ہو جائے گی۔ اور وہ آئندہ آریہ ویر کی اس قسم کی تحریروں کو کوئی وقعت نہ دینگے۔

شری پنڈت شانتی پرکاش کو سی کلاس:۔

آریہ جگت میں یہ خبر بہت افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ شری پنڈت شانتی پرکاش جی کو (جنہیں قادیان میں کی گئی ایک تقریر کے سلسلہ میں چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے) جیل میں سی کلاس دی گئی ہے۔ پنڈت جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ایک معزز اُپدیشک ہیں۔ اور اُن کی صحت عرصہ سے خراب چلی آ رہی ہے۔ ایسے مہانوبھاو کو عام اخلاقی مجرموں کے ساتھ سی کلاس دیا جانا سخت افسوسناک ہے۔ گورنمنٹ نے قیدیوں کے متعلق یہ کلاس بندی کی ہی اس مقصد سے تھی کہ جو لوگ خاص حالات یا خیالات کی وجہ سے جیل یاترا کریں۔ اُن کے ساتھ عام مجرموں کا سا سلوک نہ کیا جائے۔ بلکہ اُن کی تعلیم اور حیثیت کے مطابق انہیں اعلےٰ کلاس دیجائے۔ آریہ سماجوں کو بھی چاہئے۔ کہ وہ خاص ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ پر زور دیں۔ کہ وہ پنڈت شانتی پرکاش جی کو اے کلاس یا کم از کم بی کلاس تو ضرور دے۔

مولوی ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ:۔

ہمیں یہ معلوم کر کے سخت افسوس ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں کے اہلحدیث فرقہ کے مشہور اور مسلمہ لیڈر مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر پر اُن کے کسی مخالف نے ٹکوے سے قاتلانہ حملہ کیا۔ جس سے مولوی صاحب کے سر پر سخت زخم آیا اور بہت سا خون بہہ گیا۔ مولوی جی کو فوراً سول ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ یہ امر موجب اطمینان و مسرت ہے۔ کہ مولوی صاحب کی حالت اب روبصحت ہے۔ یہ حملہ کیوں ہوا۔ اس کے متعلق معاصر تنظیم رپورٹر رقمطراز ہے۔ کہ "یکم۔۲۔۳ دسمبر ۱۹۳۷ء کو مسجد محمد جان واقعہ ہال بازار امرتسر میں عرس امام ابو حنیفہ منعقد کیا گیا۔ جس میں حسب سابق مقامی و بیرونی علماء مدعو کئے گئے۔ ایک بریلوی مولوی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جماعت اہلحدیث وہابی کو قتل کرے۔ خدا کی طرف سے اُسے سو شہید کا ثواب ملے گا۔ اور جو کسی وہابی کے سر پر ایک جوتا مارے۔ اُسے ایک حج کا ثواب ملے گا"۔

ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ان سطور میں کہاں تک سچائی ہے۔ لیکن اگر یہ درست ہے اور واقعی اُس عرس میں ایسی اشتعال انگیز تقریریں کی گئی ہیں۔ تو مقامی حکام کو اس کا فوراً نوٹس لینا چاہئے۔ حملہ آور ابھی تک گرفتار نہیں ہوا۔ کہتے ہیں۔ پولیس بڑی ہوشیاری سے تفتیش کر رہی ہے۔

ہمیں مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔ پرماتما انہیں جلد صحت یاب کریں۔ محض اختلاف خیالات کی وجہ سے کسی پر حملہ کرنا انتہائی بزدلی ہے۔ اور کمینہ پن ہے۔ اور ہر صحیح الدماغ شخص اس قسم کے حملوں کی مذمت کرے گا۔

جھوٹ کس کا؟:۔

لاہوری مسلم اخبارات اس انتخابی معرکہ کے بعد لکھ رہے تھے۔ کہ کانگرسی اُمیدوار حافظ ابراہیم صاحب کو بہت کم ووٹ ملے ہیں۔ ایک مسلم اخبار نے تو یہاں تک لکھ مارا۔ کہ مسلم لیگ کے اُمیدوار کو ۹۰ فیصدی ووٹ ملے ہیں۔ ایک اور اخبار نے لکھا۔ کہ ۸۰ فیصدی ملے ہیں۔ دہلی کے خواجہ حسن نظامی صاحب نے لکھا۔ کہ "آج کل کے جتنے اخبار ہیں۔ وہ سچی بات لکھنا گناہ سمجھتے ہیں۔ ان میں سب باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔ اور سچ کے مدعی گاندھی جی کے کانگرسی اخبار تو جھوٹ بولنے کے بادشاہ ہیں۔ بجنور کے الیکشن کے سلسلہ میں کانگرسی اخباروں نے جھوٹ کے انبار لگا دیئے"۔ شاید خواجہ صاحب سوائے منادی کے اور کوئی اخبار نہیں پڑھتے۔ ورنہ وہ سب اخباروں کے متعلق ایسا فتوےٰ نہ دیتے۔ لیکن اب کہ اس مقابلہ میں مسلم لیگی اُمیدوار صاحب چاروں شانے چت گرے ہیں۔ اور بیچارے کی ضمانت ضبط ہوتے ہوتے رہ گئی ہے۔ اور کانگرسی اُمیدوار کو پانچ ہزار سے زائد ووٹ حاصل ہوئے ہیں۔ تو کیا اب ہم خواجہ صاحب سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ "کیوں قبلہ جھوٹ کے انبار کس نے لگائے تھے؟" لیگی اُمیدوار کو ۹۰ فیصدی ووٹ ملنے کے دعویداروں نے یا غریب کانگرسی اخباروں نے جن کا اگر کوئی قصور تھا۔ تو یہ کہ انہوں نے سیاہ کو سیاہ اور سفید کو سفید کہہ دیا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا رشی دیانند لکھت گربھادھان کریا ویدانکول نہیں ہے؟

(از پنڈت بھاگ چند جی آریہ خانخاناں۔ ضلع جالندھر)

ایشور کی کرپا ہے۔ کہ میرے گھر میں
گذشتہ دس سال سے دونوں سمے پوارک
ویدک سندھیا کی جاتی ہے۔ اور تقریباً
سال سے صبح کے وقت سندھیا کرنے
بعد ہون بھی کیا جاتا ہے۔ میرے کسی جگہ
چلے جانے پر میری عدم موجودگی میں بھی یہ نیم
میری دھرم پتنی بچوں کے ہمراہ کرتی ہی رہتی
ہے۔ ایسا ہی اب عرصہ ۴ ماہ سے بلی ویشو
دیو یگیہ کرنا بھی آرمبھ کر دیا ہے۔ سندھیا اور
اگنی ہوتر کرنے کے پشچات وید بھاش میں سے
کچھ منتروں کا پاٹھ بھی کیا جاتا ہے۔ اور پاٹھ
کرتے وقت کچھ وید منتر اپنی ادشیکتا انوسار
نوٹ کر لئے جاتے ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت
تلاش نہ کرنی پڑے۔ چنانچہ نتیجہ کے طور پر
ممن لکھت وید منتر مندرجہ ذیل اعتراض کے
جواب میں آریہ مسافر کے پاٹھکوں کی بھینٹ ہے۔
اعتراض۔ جب ویریہ کا گربھاشیہ میں
گرنے کا سمیہ ہو۔ اُسی سمہ استری پُرش دونوں
سنھر اور ناسکا کے سامنے ناسکا۔ نیتر کے
سامنے نیتر ارتھات سُودھا شریر اور اتینت
پرسن چت رہیں۔ ڈگیں نہیں۔ پُرش اپنے
شریر کو ڈھیلا چھوڑے۔ اور استری ویریہ
پراپتی کے سمہ اپان وایو کو اُوپر کھینچے۔ یونی کو
اوپر سنکوچ کر ویریہ کا اُوپر آکرشن کر کے گربھاشیہ
میں سنھت کرے۔ ستیارتھ پرکاش سمولاس
۴۔ پیرا ۱۳۔

معترض مہاشہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ کونسے
وید کی آگیا ہے؟ سوامی جی نے وبھچار پھیلانے
کی غرض سے وید کے نام پر ستیارتھ پرکاش
میں لکھ دیا۔

جواب۔ میرے خیال میں سوامی جی نے
جتنی سکھشا اپنی پستکوں میں لکھی ہے۔ وہ سب
ویدانکول ہی ہے۔ ہمیں بھلے ہی کسی وشہ پر
وید منتر نہ مل سکے۔ کیونکہ ہماری وید بھگتی ہی تھوڑی
ہے۔ مگر یہ بات ضرور تجربہ میں آ چکی ہے۔ کہ ہمارے
وپکشی سناتن دھرمی ودوان بھی جب کوئی
اعتراض سوامی جی رچت پستکوں میں سے
کسی وشہ پر کرتے ہیں۔ تو اس کے کھنڈن کوئی
وید منتر اپنے پکش کی سدھی کے لئے پیش
نہیں کرتے۔ اور نہ ہی آج تک شری سوامی
دیانند جی کا بتایا کوئی بھی سدھانت وید ورودھ
ثابت کر سکے۔

سوامی جی نے ہزار ہا پستکیں پڑھیں۔
(جن کا کہ ہمیں نام بھی معلوم نہیں) جن کے
آدھار پر انہوں نے ستیارتھ پرکاش آدی
پستکیں لکھیں۔ مگر جب سوامی جی کی کسی بھی
تحریر کو ویدکی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے۔ تو
معلوم ہوتا ہے وید انکول ہی ثابت ہوتی ہے۔

جیساکہ مذکورہ بالا وشہ میں بھی ممن لکھت
وید منتر پرمان ہیں۔ اتھرو وید کانڈہ ۵ سوکت ۲۵ منتر ۸۔

अधि स्कन्द वीरयस्व गर्भमा धेहि
योन्याम्।
वृषासि वृष्ण्यावन् प्रजायै त्वा
नयामसि॥

بھاوارتھ۔ ہے ویر پُرش (अधि स्कन्द) اپنے کشیتر میں جا۔ (वीरयस्व) وشیش

مٹائے گئے)۔ (۵) اے استریو! تم بھی پتی
سنگ سنتان اُتپتی کے لئے ہی کرو۔ (۶) جیسے
پتنی کے لئے سمان پتی چننے کی آ گیا ہے ویسے اور
لوگوں کو بھی اس نیم کا پالن کرنا چاہئے۔ کہ وہ بھی
پتنی کے یوگیہ پتی کے ہمراہ ہی اسکی شادی کریں۔
اب جو مذکورہ سکھشاؤں میں نمبر ۲ پر
"خاص نیم سے گربھادھان کرو" کے متعلق ایک
وید منتر شری سوامی جی نے سنسکار ودھی

اوم پرمیشور کا پیارا نام ہے

اوم پرمیشور کا پیارا نام ہے
تین اکشر میں ہیں لاکھوں برکتیں
کیوں یہ کہتے ہو کہ ہم نادار ہیں
قوم کے ویروں میں کیا اب بھی کوئی

سُکھ کا ہے بھنڈار امرت دھام ہے
کیا ہی یہ اُتم رسیلا نام ہے
اُس کے بن جاؤ تو سب کچھ عام ہے
کرشن ہے ارجن شوا ہے رام ہے

دلنشیں "باجانی" کی سیوائیں لگے
خاک ورنہ خاک کا انجام ہے

(نیم سے انگ کا پرویش کر۔ اور (योन्याम्)
یونی بھاگ میں (गर्भम्) گربھ کو (आ धेहि)
ستھاپن کر۔ (वृषा असि) تو ویریہ سینچن
میں سمرتھ ہو۔ ہے (वृष्ण्यावन्) ویریہ
سینچن میں سمرتھ پرش! (प्रजायै) پرجا
کے اُتپن کرنے کے لئے ہی (त्वा) تجھ کو ہم استریاں
(नयामसि) پراپت کرتی ہیں۔ اتھوا ہم
(त्वा नयामसि) الو بھوی پُرش تجھے
یوگیہ پتنی کے پاس پراپت کراتے ہیں۔
اس وید منتر سے ممن لکھت سکھشائیں پراپت
ہوتی ہیں۔ اے منشو (۱) اپنی ہی مقررہ استری
میں گربھادھان کرو۔ (۲) خاص نیم سے گربھادھان
کرو۔ (نہ کہ کسی اور طرح)۔ (۳) یونی بھاگ میں ہی
گربھ کو ستھاپن کرو۔ (۴) تمہارا یہ کاریہ صرف
سنتان اُتپتی کے لئے ہی ہو نہ کہ وشئے واسنا

گرہستھ پرکرن میں دیا ہے۔ اتھرو وید کانڈ ۱۴۔
سوکت ۲ منتر ۳۸ جس کا آشیہ یہ ہے۔ استری
پرش کی کامنا کرتی ہوئی اپنی جنگھا پُرش کے
اُرو پر رکھتی ہے۔ اور پُرش اس کی گُپت
اندریہ میں اپستھ اندریہ کا بار بار پرہار کرے۔
جب تک ویریہ گرے نہیں۔
چنانچہ برہدارنیک اپنشد ادھیائے ۶ برہمن ۴
منتر ۱ میں اس طرح ہے۔ "مکھ سے مکھ ملا کر
پران اپان کا نرودھ کر کے استری پرش رتی کریں۔
یہ تو ہوا پُرشوں کے متعلق اب ذرا استریوں کے
متعلق اب ذرا استریوں کے متعلق وید آگیا دیکھئے
اتھرو کانڈ ۵ سوکت ۲۵ منتر ۹

वि जिहीष्व बार्हत्सामे गर्भस्ते
योनिमा शयाम्। अदुष्टे देवा:
पुत्रं सोमपा उभयाविनम्॥

(वि जिहीष्व) تو بھی وشیش روپ سے
پریتی کر جس سے (गर्भः) ویریہ روپ گربھ
(ते) تیری (योनिम्) گربھ ستھان کے کمل
بھاگ میں اچھی پرکار پہلا جائے۔ (देवा:)
دیوگن (سوم پا:) ویریہ کا پالن کرنے والے
(ते) تجھے ایسا (उभयाविनम्) ہمارا تمہارا
دونوں کا سملت (पुत्रम्) پُتر (अदुः) پردان
کریں۔ مندرجہ بالا وید منتر اس بات کو ثابت
کرتا ہے۔ کہ "استری ویریہ پراپتی سمہ اپان وایو
کو اُوپر کھینچے۔ یونی کو اوپر سنکوچ کر ویریہ کا
اُوپر آکرشن کر کے گربھاشیہ میں سنھت کرے"۔
اب مزید ٹیکا ٹپنی کی تو ضرورت ہی نہیں۔
جبکہ مندرجہ بالا وید منتروں میں ستیارتھ پرکاش
میں درج گربھادھان سمبندھی کریا کے وشہ میں
سپشٹ پرمان اپستھت ہیں۔ اس پر بھی اگر
کسی کو ہٹھ ہو۔ تو اُس کی اچھیا۔ (اوم شم)

بقیہ صفحہ ۹

۲۷-۷ کو پاٹھ شالہ کا نریکشن کیا۔ اور کام کی بہت
پرشنسا کی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ سے -/۱۰/۸ ماہوار
کی سہایتا ملتی ہے۔

(۶) آریہ راتری پاٹھ شالہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔
(لائلپور)۔ یہ پاٹھ شالہ رات کو پڑھنے
والے ودیارتھیوں کے لئے کھولی گئی ہے۔ اس میں
پنڈت سر نبد ریاں جی اپدیشک سبھا پڑھانے
کا کاریہ کرتے ہیں۔ چھاتروں کو دھرم شکھشا
وشیش روپ سے دی جاتی ہے۔ اس ورش
چھاتروں کی سنکھیا ۴۰ رہی ہے۔

پاٹھ شالائیں قائم کرنے کے علاوہ جن
ستھانوں پر سبھا کی اپنی پاٹھ شالائیں نہیں
ہیں۔ وہاں سبھا کے اُپدیشکوں کی اور سے
یہ یتن کیا جاتا ہے۔ کہ ہری جن بچوں کو ڈسٹرکٹ
سکولوں میں داخل کرایا جاوے۔ اس ورش
سبھا کے اُپدیشکوں کے پریتن سے ۱۸۰ بالک
بھن بھن سکولوں میں داخل کرائے گئے۔

بقیہ صفحہ ۸

سماج کی تعلیم کے بشواس کے زمانہ میں سینکڑوں
تحریریں لکھی تھیں۔ جس طرح اُن کے خیالات
میں فرق آنے سے انہوں نے اپنے گورو اور برہم
سماج اور ایشور کی پوجا سے بغاوت کی۔ اسی
طرح رائے صاحب جی کے خیالات میں فرق آنے
سے انہوں نے دیو سماج کی تعلیم سے بغاوت کی۔

آریہ مسافر سہایتا فنڈ میں اپنا حصہ
جلد ارسال کریں۔

Gangotri Gyaan Kosha

کرنگھن کون ہے؟

(ایک نامہ نگار کے قلم سے)

دیوسماجی بھی عجیب ہیں۔ جو کرنگھن کے اصلی مفہوم کو نہیں جانتے۔ کہ اس کا ٹھیک استعمال کہاں ہے۔ بھلا جانیں بھی کیسے۔ کثرت تو سادہ جانوں کی ہے۔ اوروں کو چھوڑ کر خود ایڈیٹر صاحب ستیہ دیوسمباد کی تعلیم بھی سکول کی چند جماعتوں تک ہی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے اگر وہ کسی لفظ کا ٹھیک ارتھ نہ جان کر اُس کو غلط جگہ استعمال کرتے ہیں۔ تو ان پر افسوس نہ ہونا چاہیے۔ اگرچہ وہ اس لفظ کو سینکڑوں بار دیوسماج سے الگ ہوئے شخصوں کی نسبت استعمال کرتے ہیں۔ لیکن کوئی اُن سے پوچھے۔ کہ آیا آپ نے اس کا ٹھیک ارتھ جاننے کے لئے کبھی ڈکشنری اُٹھا کر دیکھنے کی تکلیف بھی کی ہے؟ مجھے اُمید ہے وقت آنے پر دیوسماجی اس لفظ کے غلط اور فری استعمال کو اسی طرح چھوڑ دیں گے۔ جس طرح آج سے کئی سال پہلے ہمارے ہوش ولانے پر "وکاس" کی جگہ "وکاش" کے غلط استعمال کو نہ صرف چھوڑ دیا تھا۔ بلکہ آج وہ دیوسماج کی ڈکشنری سے بھی نکل چکا ہے۔ آخر پہلے سالہا سال تک "وکاش" ہی "وکاس" کی جگہ دیوسماج میں استعمال ہوتا رہا تھا۔

کچھ دنوں سے رائے صاحب جگانی رام جی نے جو سلسلہ مضمون شروع کیا ہوا ہے۔ وہ پبلک کو سچے واقعات سے آگاہ کرنے والا بھی ہے۔ اور دلچسپ بھی۔ مناسب یہ تھا۔ کہ دیوسماجی عقل اور دلیل سے کام لے کر ان کے اعتراضات کا کوئی معقول جواب دے سکتے۔ لیکن افسوس وہ اپنے آپ سے باہر ہو کر اور معمولی شِشٹاچار کو بھی جواب دے کر جس کی دیوسماج کے دائرہ میں بڑی رٹ لگائی جاتی ہے، جہاں انہیں صیغہ واحد میں بُری طرح یاد کرتے ہیں وہاں اُنہیں "بے ایمان" "مجھوٹا" "اکرتگھنی" "مہا کرتگھن" "بے حیا" "منتقم مزاج" "حاسد" "وشٹ" اور پتہ نہیں کیا کچھ بتلا رہے ہیں۔ دیوسماج سے باہر کے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ جس کے پاس کسی کے صحیح اعتراضات کا کوئی جواب نہ ہو۔ وُہ گالیوں پر اُتر کر گلے پڑ جانے کے سوا اور کر بھی کیا سکتا ہے۔ آخر اس قدر خطابات رائے صاحب جی کو کیوں؟

اس کے یہی کارن ہو سکتے ہیں:-

اول۔ یہ کہ رائے صاحب کے خیالات میں فرق آنے سے وہ دیوسماج سے الگ ہو گئے۔

دوئم۔ جیسے دیوسماجی دوسروں کی تعلیم پر نکتہ چینی کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ اسی طرح رائے صاحب جی نے بھی ان کی تعلیم اور بعض اور معاملات پر روشنی ڈالی۔

سوئم۔ دیوسماجیوں کا جذبۂ انتقام۔ دیوسماجی یہ کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی شخص ان کی سماج چھوڑ کر صحیح سلامت رہے۔ اپنے دائرہ میں وہ اسے اچھوتوں سے زیادہ بُرا سمجھ کر اپنی سبھاؤں میں اُسے سیاہ سے سیاہ شکل میں سمبھنتھا کرکے سادھارن ممبران کو ڈراتے رہتے ہیں۔ کہ مبادا ان کی کوئی بھیڑ بکری کسی "باغی" کا شکار ہو جاوے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ جن ناموں سے دیوسماجی رائے صاحب جی کو یاد کر کے اپنی "ادچ گھرنا" کا پرکاش کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں۔ وہ کہاں تک ایسا کرنے میں حق بجانب ہیں۔ کیا ایڈیٹر صاحب ستیہ دیوسمباد تھوڑی دیر کے لئے تعصب کے غلبہ سے نکل کر ٹھنڈے دل سے بچار کریں گے۔ کہ کسی شخص کا کسی فرقہ کو چھوڑ دینا یا خیالات میں اختلاف ہو جانے سے اس کی تعلیم پر اعتراض کرنا "کرتگھنتا" یا "مہا کرتگھنتا" میں داخل ہے؟ کیا ان کو پتہ ہے۔ کہ اگر ان کی کسوٹی پر خود "بھگوان دیو آتما" اور ممبران دیوسماج کو پرکھا جاوے۔ تو وہ کہاں ٹھہریں گے؟ کیا دیوسماج کے جو دو تین صد ممبر ہیں۔ وہ سب کے سب "دیولوک" سے اس پرتھوی پر پدھارے ہیں۔ یا ایک یا دوسرے ہندو فرقہ کے مذہب کو تبدیل کر کے دیوسماجی بنے ہیں؟ ایڈیٹر صاحب کے لئے اس سچائی سے انکار کرنا مشکل ہے۔ کہ وہ تمام ممبر دیوسماجی بننے سے پہلے اس یا اُس مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ تو پھر کیا یہ سچ نہیں۔ کہ ایک سابقہ آریہ سماجی جو موجودہ دیوسماجی ہے آریہ سماج اور سوامی دیانند جی کو بُری طرح کوستا رہتا ہے۔ ایک سابقہ سناتن دھرمی جو موجودہ دیوسماجی بنا بیٹھا ہے آئے دن سناتن دھرم اور اس کے دیوتاؤں کی کھلی اُڑاتا رہتا ہے۔ ایک سکھ دیوسماجی جو پہلے سکھ گوروؤں اور شری گورو گرنتھ صاحب کے آگے ناک رگڑا کرتا تھا اب دیوسماج کے دائرہ میں سکھ گوروؤں اور گورو گرنتھ صاحب پر بُری طرح کٹاکش کرتا ہے اور پھر بھی نہ صرف یہ کہ وہ "کرتگھن" نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ اس کی ہر طرح پیٹھ ٹھونکی جاتی ہے۔ دیوسماجیوں کے پیمانہ کے مطابق اگر ایک دیوسماجی دیوسماج چھوڑنے یا اس کی تعلیم پر اعتراضات کرنے سے "کرتگھن" ہو سکتا ہے۔ تو پھر اسی پیمانہ کے مطابق ایک سابق آریہ سماجی۔ سابق سناتن دھرمی۔ سابق سکھ دیوسماجی بن کر اپنے پہلے مذہب کی تعلیم پر اعتراض یا نکتہ چینی کرنے سے کیوں "کرتگھن" نہ سمجھا جانا چاہیے؟

دیوسماجیوں کو چھوڑ کر خود ان کے معبود کی زندگی کو پڑتالا جاوے۔ تو پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ رائے صاحب جی جس جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اس جرم کے وہ خود بھی مرتکب وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ ہوتے رہے ہیں۔ پہلے وہ سناتنی تھے۔ پھر ویدانتی گورو کے تعلق میں آکر ان کے اثروں کو قبول کیا۔ پھر ان سے بھی یقین اُٹھ گیا۔ اور اپنی گورو صاحب کے خیالات اور تعلیم پر نکتہ چینی کی۔ پھر برہم سماجی بنے۔ اور برسوں تک رہے۔ پھر انقلاب آیا۔ اور برہم سماج چھوڑی۔ اور برہم سماج کے خلاف پُستک کی رچنا کی۔ اور ان کو کوسا۔ پھر دیو سماج قائم ہوئی۔ اور برسوں تک ایشور کے پجاری رہے۔ اور اس کا پرچار کرتے رہے۔ اب اگر کوئی شخص دیوسماجی ہتھیاروں سے کام لے کر اُن کے معبود کی اُس زمانہ کی ایشور اُپاسنا اور برہم سماج کی بھگتی کی سینکڑوں تحریروں کو پیش کرکے (جس طرح کہ دیوسماجی رائے صاحب جی کو پرانی تحریروں کے حوالے دے رہے ہیں) یہ سوال کرے۔ کہ آپ کے دیوگورو اس زمانہ میں ان کی انتی مہما گاتے تھے۔ رات جگے کرتے تھے لیکن اب اس قدر یہ سب بغاوت کیوں؟

دیوسماجی اس کے جواب میں یہی کہیں گے۔ کہ بھگوان دیو آتما کو اس زمانہ کی پرانی تحریروں کا موجودہ ان کی تعلیم پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان کے خیالات میں زمانہ کے ساتھ ساتھ فرق آتا گیا۔ اور بھید کھُلنے پر مذہب اور خیالات کو چھوڑتے اور بدلتے گئے۔

اسی طرح ایک زمانہ تھا۔ جب "بھگوان دیو آتما" اور "انکے ماننے" کرمچاری تک گوشت اور کاڈ لیور آئیل کا استعمال کرتے تھے۔ اور بعد میں اُن کے خیالات میں فرق آنے پر اُنہوں نے بغیر کسی "پرایشچت" کرنے کے اسے ترک کر دیا۔ اب اگر کوئی شخص اُس زمانہ کے واقعات کو پیش کر کے دیوسماجیوں کو گوشت خور ہونے کا اعتراض کرے۔ تو کیا ایڈیٹر ستیہ دیوسمباد اُس کو حق بجانب قرار دینگے؟ اس کے جواب میں یہ یہی کہیں گے۔ کہ ہاں وہ اس زمانہ میں ڈشٹ خوری میں پاپ نہ دیکھتے تھے۔ لیکن بعد میں خیالات میں فرق آنے پر اسے چھوڑ دیا۔ اگر اس پیمانہ سے بھگوان دیو آتما یا دیوسماجیوں کے خیالات میں فرق آنے سے ان کی پہلی تحریریں یا فعل ہوا میں اڑ سکتے ہیں خواہ انہوں نے کتنا خراب فعل بھی اپنے اُس وقت کے عقیدہ کے مطابق صدق دل سے کیوں نہ کیا ہو۔ تو پھر سوال یہ ہے۔ کہ رائے صاحب جی کی پہلے زمانہ کی تحریریں یا پتر پیش کر کے ان کو کیوں "کرتگھن" اور "مہا کرتگھن" کا سرٹیفکیٹ دے کر اپنے دائرہ میں ذلیل کیا جا رہا ہے؟ اگر دیوسماج کے بانی اور ان کے پیرو ایک مذہب چھوڑ کر دوسرا اختیار کرنے اور پہلے مذہب کی تعلیم پر نکتہ چینی کرنے سے "کرتگھن" نہیں ہوتے۔ تو پھر رائے صاحب جی کو دیوسماج چھوڑ دینے یا اس پر نکتہ چینی کرنے سے کیوں "کرتگھن" بنایا جا رہا ہے؟

دیوسماج کی طرح دوسرے مذاہب والے بھی اگر اپنے پیرو سے پتر حاصل کرنے کے عادی ہوتے۔ تو دیوسماج میں شامل شدہ سابق آریہ سماجیوں۔ سابق سناتن دھرمیوں۔ سابق سکھوں کے اپنے تحریر شدہ حلفیہ پبلک میں پیش کئے جا سکتے۔ اور پھر پوچھا جاتا۔ کہ جناب آپ کے پہلے مذاہب کے متعلق کیا خیالات تھے۔ اور اب کیا ہیں؟ اس پہلو میں دیوسماجی بہت سیانے ہیں۔ جب کبھی وہ کسی شخص پر اپنے ڈورے ڈالتے ہیں۔ تو سب سے پہلے اس بیچارے سے اس کے پہلے جرموں کے Confession کے کچے چٹھے لکھوانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ تاکہ اگر کبھی وہ ان کی سماج کو تلانجلی دیجاوے۔ تو اُس کے ہاتھوں کا حلفیہ پبلک میں پیش کر سکیں۔ بیچارے سیدھے سادے لوگ تھوڑے عرصہ کے بعد ہی دیہی گراموفون کی بولی بولنے اور لکھ لکھ کر سماج کے کرتاؤں کے حوالہ کرنا شروع کرتے ہیں۔ اس وقت ان کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہوتا۔ کہ یہ تحریریں اُن سے اس لئے لی جا رہی ہیں۔ کہ وقت آنے پر ان کے ہی خلاف استعمال کی جاویں گی۔ اگر دیوسماجیوں کی نیت پر کسی کو شک ہو۔ کیونکہ یہ تحریریں اس مقصد کے لئے نہیں لی جاتیں تو پھر سوال یہ ہے۔ کہ اُن کو اکٹھا کر کے فائلیں بنا کر خزانہ میں رکھنے کا کیا مطلب؟

رائے صاحب جی نے اپنی وہ تحریریں جن کی ڈونڈی دیوسماج کی طرف سے پیٹی جا رہی ہے اس زمانہ میں لکھی تھیں جب وہ دیوسماج کی تعلیم میں وشواس رکھتے تھے جس طرح کہ خود "بھگوان دیو آتما" نے ایشور وشواس یا برہم

---

(۱) راقم کو دیوسماج کے ممبران کی ٹھیک تعداد کا علم نہیں۔ اگر ایڈیٹر صاحب ستیہ دیوسمباد ٹھیک تعداد کا پتہ دے سکیں۔ تو ضروری تصحیح کر دی جائے گی۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیانند دلت اُدّھار سبھا کی سمت ۱۹۹۳ کی رپورٹ

(۲۴ اکتوبر کے پرچہ سے آگے)

(۱) ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج لال کُرتی بازار راولپنڈی میں منتری مان لالہ درباری لال جی کے سبھا پتتو میں دلت اُدّھار سمیلن کیا گیا۔ اس سمیلن میں راولپنڈی کے آس پاس کے سینکڑوں دلت بھائی سملت ہوئے تھے۔ پنڈت ہریشچندر جی اپدیشک سبھا تنتھا مہاشہ رام لال جی منتری آریہ سماج کے پریتنوں سے یہ کاریہ سماپت ہوا۔ دیانند دلت اُدّھار سبھا کے منتری پنڈت ستیہ پال جی نے اس سمیلن میں جنتا کے سامنے اپنے وچار رکھتے ہوئے اپیل کی۔ کہ چھوت چھات کو چھوڑ کر سارے بھائیوں کو دلت جاتیوں کے ساتھ سمانتا کا ووہار کرنا چاہیئے۔ اس سمیلن میں بہت سے پرستاو پاس کئے گئے۔

(۲) ۲۹ اور ۳۰ مئی ۱۹۳۶ء میں دوبُرجی ضلع سیالکوٹ میں دلت اُدّھار سمیلن کیا گیا۔ علاقہ کے سینکڑوں مہاشہ بھائی سمیلن میں سملت ہو کر ویدک دھرم کے پرچار سے لابھ اٹھاتے رہے۔ سبھا کی طرف سے شری پرتھوی سنگھ جی آزاد۔ مہاشہ وساوا رام جی۔ پنڈت رُچی رام جی اور وید پرچار وبھاگ کی طرف سے پنڈت ستیہ دیو جی اور پنڈت نتھو رام جی سملت ہوئے۔ اس سمیلن کو سپھل بنانے کے لئے مہاشہ وساوا رام جی اپدیشک سبھا نے سراہنیہ کاریہ کیا۔

(۳) ۷ جون ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج ننکانہ صاحب کے سالانہ جلسے کے موقع پر پنڈت ستیہ پال جی منتری دلت اُدّھار سبھا کے سبھا پتتو میں سمیلن ہوا۔ سمیلن میں علاقہ کے سینکڑوں دلت بھائی سملت ہوئے۔ اس کانفرنس کو سپھل بنانے کے لئے مہاشہ وساوا رام جی اُپدیشک سبھا اور آریہ سماج ننکانہ صاحب کے مکھیہ کاریہ کرتا لالہ لکھشمی داس جی تتھا لالہ میلا رام جی نے وشیش یتن کیا۔

(۴) ۱۷-۱۸-۱۹ جولائی ۱۹۳۶ء کو نیناکوٹ ضلع گورداسپور میں چوہدری رندھیر سین جی دت سپتر چوہدری رام بھج دت جی کی پردھانتا میں دلت اُدّھار سمیلن ہوا۔ اس سمیلن میں ہزاروں مہاشہ بھائی سملت ہوئے۔ دیانند دلت اُدّھار سبھا کی طرف سے مہاشہ پرتھوی سنگھ جی آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت دھرم دت جی۔ مہاشہ اندر جیت جی اور مہاشہ بلدیو جی سملت ہوئے۔ نیناکوٹ میں اس موقعہ پر دلت بھائیوں میں بڑا اُتساہ رہا۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مہاشہ ستیہ پال، مہاشہ مست رام جی۔ ماسٹر میلا رام جی اور ماسٹر چھجو رام جی نے وشیش کاریہ کیا۔ یہاں یہ لکھ دینا اوشیک ہے۔ کہ چوہدری رندھیر سین جی دت نے دیانند دلت اُدّھار سبھا کی پرارتھنا پر دو ماس تک گاؤں میں گھوم کر شدھی کی پرچار

نہ کرتے ہوئے وشیش کاریہ کیا۔ ان کے اس تیاگ کے لئے سبھا اُن کا وشیش دھنیواد کرتی ہے۔

(۵) ۳۰-۳۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو دھاڑی ضلع ملتان میں ڈاکٹر بھگت رام جی سہگل کی پردھانتا میں بڑی دھوم دھام سے جلسہ ہوا۔ سبھا کے اُپدیشک پنڈت پریم چند جی کے پریتن سے اس سمیلن میں سینکڑوں سانسی اور بھیڈ کُٹ جاتی کے بھائی سملت ہوئے۔ دھاڑی۔ میاں چنوں۔ ملتان۔ عارف والہ۔ بوڑے والہ۔ پاک پتن اور میلسی آریہ سماجوں کے پرتی ندھی اس سمیلن میں سملت ہوئے۔ اس سمیلن میں جرائم پیشہ جاتی کے لوگوں میں پرچار کرنے کے سمبندھ میں وشیش وچار کیا گیا۔

(۶) مہاشہ موہن لال جی اکاؤنٹنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انتھک محنت سے ۱۳-۱۴ فروری ۱۹۳۶ء میں پنڈت تیرتھ رام جی کی پردھانتا میں موتا ضلع گجرات میں دلت اُدّھار سمیلن ہوا۔ اس سمیلن کے بلانے کا مکھیہ اُدیش یہ تھا۔ کہ سکھ پرچارک دلت آریوں کو سکھ بنانے کا ادیوگ کر رہے تھے۔ انہیں اپنے دھرم میں سُتھر رہنے اور آریہ دھرم کی خوبیاں بتلانے کے لئے یہ سمیلن کیا گیا۔ موسم کے خراب ہونے پر بھی سینکڑوں آریہ بھائی اس میں سملت ہوئے۔ اور سب نے ملکر یہ نشچے کیا۔ کہ وہ کسی اوستھا میں بھی اپنے دھرم کو چھوڑ کر سکھ دھرم میں پرویش نہیں کریں گے۔ مہاشہ موہن لال جی نے اس سمیلن کو کامیاب بنانے کے لئے وشیش پریتن کیا۔ اس سمیلن میں سبھا کی طرف سے مہاشہ موہن لال جی۔ مہاشہ پرتھوی سنگھ جی آزاد اور وید پرچار سبھائی اور سے مہاشہ تیرتھ رام جی۔ مہاشہ دیسراج جی اور مہاشہ گیان چند جی سملت ہوئے۔ اس سمیلن میں نمن لکھت پرستاو سویکار کئے گئے۔

۱- یہ سمیلن ڈاکٹر امبیدکر کی دھرم پریورتن کی گھوشنا کو گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور اپنے بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اپنے دھرم کو نہ چھوڑیں۔

۲- یہ سمیلن ہندو آریہ بھائیوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ دلت جاتیوں کے ساتھ سمانتا کا ووہار کریں۔ اور پبلک کنوؤں اور دھرم مندروں میں انہیں پرویش کا ادھیکار دیویں۔

۳- یہ سمیلن دلت بھائیوں سے نویدن کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو ودیا پڑھائیں اور دستکاریاں سکھائیں۔

۴- یہ سمیلن گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہے۔ کہ دلتوں کو فوج اور پولیس میں بھرتی کیا جائے۔

۵- یہ سمیلن گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہے۔ کہ دلتوں کو کاشتکار تسلیم کیا جائے۔

۶- یہ سمیلن آریہ سماج میں پرویش ہوئی ہوئی برادریوں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ آپس کی چھوت چھات کو چھوڑ کر ایک ہو جائیں۔

۷- یہ سمیلن دلت آریہ بھائیوں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے سارے ویدک سنسکار کرانیکا یتن کریں۔

سنسکار

جاتیہ اُنتی کے لئے پرانے رشیوں نے سنسکاروں کے مہتو پر وشیش بل دیا ہے۔ کسی جاتی کو اُٹھانے کے لئے یہ اوشیک ہے کہ اس جاتی میں سنسکاروں کو شروع کیا جائے۔ جو دلت بھائی اس سے سماج میں ہین اوستھا کو پراپت ہو چکے ہیں۔ اُن کو اُنت کرنے اور اُن کی بھاری سنتان کو سماج کا اُپیوگی انگ بنانے کے لئے اس سے سُندر اپائے کیا ہو سکتا ہے کہ ان میں ویدک سنسکاروں کی پرتھا جاری کی جائے۔ جس سے ان کی دوہارک اور سماجک دشا اُنت ہو۔ اس لکھش کو درشٹی میں رکھتے ہوئے سبھا کے اُپدیشکوں نے اس سال ۲۹۳ سنسکار کروائے۔ جبکہ پچھلے سال ۱۲۲ ہوئے تھے۔ جات کرم ۲۶۔ نام کرن ۴۴۔ اَن پراشنی ۳۔ چوڑاکرن ۲۴ یگیوپویت ۱۲۶۔ وواہ ۷۔ گرہ پرویش ۲۔ انتیشٹی ۴۲۔

پاٹھ شالائیں

دلتوں میں شکھشا کو پھیلانے کے اُدیش سے جہاں سبھا دوسرے سکولوں میں ان کی شکھشا کا ادیوگ کرتی ہے۔ وہاں سبھا نے کئی ستھانوں پر پاٹھ شالائیں قائم کی ہیں۔ جن میں ۲۱۴ بالک اور بالکائیں شکشا پراپت کر رہی ہیں۔ ان پاٹھ شالاؤں دوارا جہاں چھاتروں کو آریہ بھاشا سکھائی جاتی ہے۔ وہاں ویدک دھرم سمبندھی آوشیک شکھشا بھی دیجاتی ہے۔ اور یہ پاٹھ شالائیں اپنے علاقہ میں پرچار کا مکھیہ سادھن ہیں۔

۱- آریہ پاٹھ شالہ مرچی والہ۔ یہ پاٹھ شالہ دس سال سے جاری ہے۔ اس کی ستھاپنا دلت بندھو سورگ واسی پنڈت گنگا رام جی نے اپنے پوتر کملوں سے کی۔ یہ پاٹھ شالہ ان کی پوتر یادگار ہے۔ پاٹھ شالہ کا اپنا مکان ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ مظفر گڑھ سے ۱۴/۹/۰ ماسک سہائتا ملتی ہے۔ اس ورش چھاتروں کی سنکھیا ۴۸ رہی۔ مہاشہ پریم داس جی اور مہاشہ بھیم سین جی ادھیاپک کا کاریہ کر رہے ہیں۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز نے ۱۹/۱۰/۳۶ کو پاٹھ شالہ کا معائنہ کیا۔ اور نمن لکھت ریمارکس دیئے۔

"سکول کا پربندھ بہت اچھا ہے تعلیمی حالت بہت تسلی بخش ہے۔"

(۲) آریہ پاٹھ شالہ ٹانڈہ (گجرات) یہ پاٹھ شالہ ٹانڈہ کے علاقہ میں آریہ میگھوں میں پرچار کا مکھیہ سادھن ہے۔ مہاشہ گردھاری لال جی یہاں ادھیاپک کا کام کرتے ہیں۔ وقت وقت پر آس پاس کے گراموں میں پرچار اور روگیوں میں دوائیاں بانٹنے کا کام بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس ورش پاٹھ شالہ میں بالکوں کی سنکھیا ۳۶ رہی ہے۔ ۳/۸ کو ای۔ ڈی۔ او نے پاٹھ شالہ کا معائنہ کیا۔ اور پاٹھ شالہ کے سمبندھ میں نمن لکھت سمتی دی۔

"پاٹھ شالہ کی حالت بہت اچھی ہے۔ اس ورش ۸ ودیارتھی زیادہ داخل ہوئے۔ حاضری تسلی بخش ہے۔"

(۳) آریہ پاٹھ شالہ کمارہٹی (شملہ) یہ پاٹھ شالہ ۴ سال سے جاری ہے۔ مہاشہ منشی لال جی ادھیاپک کا کاریہ کرتے ہیں۔ پاٹھ شالہ کا مکان اپنا ہے۔ اس ورش چھاتروں کی سنکھیا ۱۶ رہی ہے۔ اس پاٹھ شالہ کے لئے آریہ سماج ڈگشئی اور دھرم پورہ وشیش سہائتا دیتے ہیں۔ پاٹھ شالہ کا نرِیکشن شری داتا رام جی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول پردھان آریہ سماج ڈگشئی نے مارچ ۱۹۳۶ء میں کیا اور پاٹھ شالہ کے کاریہ کی بہت پرشنسا کی۔

(۴) آریہ پاٹھ شالہ چنبہ۔ یہ پاٹھ شالہ ۵ سال سے جاری ہے۔ اس پاٹھ شالہ میں دلت جاتی کے بچوں کے علاوہ دوسری جاتیوں کے بچے شکھشا گرہن کرتے ہیں۔ دلت جاتی کے بچوں کو پستکیں آدی مُفت دی جاتی ہیں۔ اس پرانت میں یہ پاٹھ شالہ پرچار کا مکھیہ سادھن ہے۔ اس پاٹھ شالہ کی کامیابی کا سہرا پنڈت رام شرن جی اُپدیشک دلت اُدّھار سبھا کو ہے۔ اس ورش چھاتروں کی سنکھیا ۴۹ رہی ہے۔

(۵) آریہ پاٹھ شالہ مرالہ (دینا نگر) یہ پاٹھ شالہ ۴ سال سے جاری ہے۔ اور منتری لالہ گوری شنکر جی ستھانیہ ادھشٹاتا دلت اُدّھار کے نرِیکشن میں بڑی سپھلتا سے چل رہی ہے۔ اس میں اس ورش پڑھنے والے لڑکوں کی سنکھیا ۲۶ ہے۔ یہاں ادھیاپک کا کام مہاشہ گیان چند جی کرتے ہیں۔ ای۔ ڈی۔ او نے

آریہ سماج وچھووالی کے ساٹھویں سالانہ جلسے کا سنکیرتن

آریہ سماج وچھووالی کا ساٹھواں سالانہ جلسہ نزدیک آرہا ہے۔ جس کا سنکیرتن اور جلوس مورخہ ۲۶ر نومبر ۱۹۴۳ء شام کو ۴ بجے گوردت بھون سے شروع ہوگا۔ اُمید ہے۔ کہ باہر سے آنے والے بھائی بھی اس میں شامل ہونے کی تیاریاں کررہے ہوں گے۔ سب بھائیوں اور بہنوں سے نویدن ہے۔ کہ اس کے لئے کیسری پگڑیاں اور دوپٹے پہن کر آدیں۔ جو جو بھائی اور آریہ سماجیں وغیرہ اس میں شامل ہونے کے لئے بھجن منڈلی بناکر بدھارنے والے ہوں۔ وہ ضرور ہم کو پہلے سے اطلاع دیں۔ اپنے ساتھ میں اپنے سماج کا بورڈ اور اوم کا جھنڈا لانا بھی مناسب ہوگا۔ ساتھ ہی اپنے آنے کی اطلاع بھی دینے کی کرپا کریں۔ (منتری)

سنگرور میں رشی سپتاہ

آریہ سماج سنگرور نے رشی اُتسو کو امسال نہایت شان وشوکت سے منایا۔ پروگرام ایک ہفتہ کا بنایا گیا تھا۔ ۲۷ر اکتوبر سے پراتہ کال باقاعدہ طور پر آریہ ویروں کی طرف سے شہر کے مختلف حصوں میں نگر کیرتن کیا گیا۔ پنڈت ہردیالو جی شاستری اور مہاشہ گلشن لال جی نے یکم نومبر سے پرچار شروع کردیا۔ دیوالی کے روز پراتہ کال ایک بڑا بھاری جلوس نکالا گیا جس میں آریہ سماج کے ممبران مع تبلیغی جتھوں کے موجود تھے۔ ہر بجن بھائی بھی اس دفعہ شامل ہوکر جلوس کی شان کو بڑھارہے تھے۔ اس نگر کیرتن کا اثر نو امیدوں پر بہت عمدہ پڑا۔ اس کے بعد بڑا بھاری یگیہ ہوکر کئی آریہ کماروں اور ویروں کا یگیوپویت سنسکار ہوا۔ اس کے بعد مہاشہ گلشن لال جی کے بھجن ہوئے۔ اور آریہ کماروں نے اپنے لیکھ رشی دیانند کی جیونی پر پڑھے۔ شاعروں نے رشی دیانند کے چرنوں میں اپنی نظموں کے دوارا شردھا کے پُشپ پیش کئے۔ مہاشہ ایشور داس سیکرٹری آریہ کمار سبھا کو لیکھ سُنانے پر اور مہاشہ ہنسراج جی بی۔ اے کو عمدہ نظم سُنانے پر انعام دیئے گئے۔ رات کو پنڈت ہردیالو جی کا نہایت عمدہ دیاکھیان ہوا۔ اور مہاشہ گلشن لال جی کے بھجن ہوئے۔ (منتری)

رشی اُتسو کی دھوم

آریہ سماج گوجرہ

۱۔ وجے دشمی سے لے کر ایک ماس کے لئے پنڈت نرنجن دیو جی کو سبھا سے بلایا گیا۔ اُن کی کتھا آریہ سماج مندر میں ہر روز رات کے ۷½ بجے سے ۹½ بجے تک ہوتی ہے۔

۲۔ ... تو اس کتھا کے دوران میں شری پنڈت واسدیو جی اُپدیشک ودھوا وواہ سہایک سبھا لاہور کا میجک لینٹرن سے پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوا۔ جو کہ لوگوں کو بہت پسند آیا۔

۳۔ رشی اُتسو کے سمبندھ میں ایک سپتاہ تک آریہ نرناری پراتہ کال ۵ بجے سے لے کر ۶½ بجے تک نگر سنکیرتن بڑے جوش کے ساتھ کرتے رہے۔ سنکیرتن میں تعداد بہت کافی ہوتی تھی۔

۴۔ دیپ مالا کے دن پراتہ کال سنکیرتن کے بعد آریہ سماج مندر میں ہون یگیہ ہوا۔ سندھیا پرارتھنا کے بعد ماسٹر بابو رام۔ مہاشہ صاحبدتہ مل جی مہاشہ چمن لال جی کے منوہر بھجنوں کے بعد شری پنڈت نرنجن دیو جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا رشی دیانند جی کی مہما پر پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوا۔ جسے جنتا نے بہت پسند کیا۔ اس کے بعد مہاشہ لوڑھ بندا رام جی کا رشی جیون پر دیاکھیان ہوا۔ شانتی پاٹھ کے بعد اُپستھت جنتا کا موہن بھوگ سے سنکار کیا گیا۔ چار آنہ ندھی فنڈ بھی اکٹھا کیا گیا۔

۵۔ شری ماسٹر بابو رام جی منتری آریہ سماج گوجرہ کی سُپتری کا نام کرن سنسکار پنڈت جی نے کرایا۔ ایک روپیہ سماج کو تھا ایک روپیہ سبھا کو دان دیا گیا۔ حاضرین کا موہن بھوگ سے سنکار کیا گیا۔ لڑکی کا نام سنتوش کماری رکھا گیا۔ (میلا رام پردھان)

آریہ سماج نئی دہلی

نئی دہلی کی دونوں سماجوں کی طرف سے رشی نروان اُتسو زیر صدارت شری لالہ گیان چند جی آریہ ٹھیکیدار نئی دہلی جو کہ ایک بڑے سوادھیائے شیل اور سدھانت پریمی آریہ سجن ہیں آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی میں منایا گیا۔ اُتسو میں شری ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ نیر جن۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی۔ لالہ ایشور داس جی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ پنڈت ستیہ دیو جی ودیالنکار ایڈیٹر "ہندوستان" پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے منتری سارودیشک سبھا پنڈت چندر بھانو جی سدھانت بھوشن تھا پردھان جی کے رشی دیانند کے جیون وُدیش پر عالمانہ دیاکھیان ہوئے۔ شریمتی دیوکی جی کے سندر بھجن اور شوبھا رام جی کی منوہر کویتا ہوئی۔ جنتا پر اُتسو کا اُتم پربھاو پڑا۔ (منتری)

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور میں رشی نروان اُتسو حسب معمول اس ورش بھی بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اس کے اپلکش میں دیوالی کے ایک دن پہلے چیتا بھجن منڈلی کے ٹھیلے بھجن ہوئے۔ ۲۷ر نومبر ۱۹۴۳ء کو پراتہ کال آبادی کی گلیوں اور بازار میں ایشو بھگتی؛ اور رشی جیون

سمبندھی بھجنوں دوارا سنکیرتن کیا گیا۔ یہ پربھات پھیری بلحاظ حاضری اور پرچار کے بہت ہی کامیاب رہی۔ ٹھیک آٹھ بجے ہون اور پرارتھنا کے بعد جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ سوامی دھیرانند جی۔ پنڈت لبھ داس جی۔ اور پنڈت برہم دت جی جگیاسُو کے پربھاؤ شالی دیاکھیان ہوئے۔ پنڈت برہم دت جی جگیاسُو اور پنڈت رام گوپال جی شاستری نے عملی جیون بنانے پر زور دیا۔ جس سے متاثر ہوکر تمام جنتا نے عموماً اور آریہ بھائیوں نے خصوصاً روزانہ سوادھیائے کرنے کا پرن کیا۔ اس کے علاوہ منشی رام جی بھاٹیہ سابق منتری جس کو کچھ عرصہ ہوا سدھانت ویرودھ کاریہ کرنے کی وجہ سے منتری پد سے پرتک کردیا تھا۔ اپنے دل کا غبار اس طرح پر نکالا۔ کہ سماج سے علیحدہ خاص طور پر نروان اُتسو منایا۔ جس میں پورانک بھائیوں نے بڑے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اور تن من دھن سے ہر طرح کی سہایتا کی۔ اور رشی کے نمت اپنی شردھا کا اظہار "ویدک دھرم کی جے" "رشی دیانند کی جے" کے فلک شگاف نعروں سے کیا۔ اگر متعصب سے بالاتر ہوکر پورانک بھائی اسی طرح زندہ دلی کا ثبوت دیتے رہے۔ تو اُمید ہے۔ کہ آریہ سماج کا ڈنکہ تمام آبادی میں بج جائیگا۔ اور جلد ہی لوگ دھڑا دھڑ آریہ سماجی بنجائیں گے۔ ہمارے سناتنی بھائیوں نے رشی نروان مناکر ایک قابلِ تقلید مثال قائم کردی ہے۔ جس کی پیروی ہر ایک نگر کے پورانک بھائیوں کو کرنی چاہیئے۔ بہرحال اس کا پربھاو بڑا اچھا رہا ہے۔ (مدن لال اُپ منتری)

پنڈت چموپتی پریوار سہایتا فنڈ

شری مہاشہ وشنودت جی لودہراں ضلع ملتان نواسی کے دوارا حسب ذیل چندہ پنڈت چموپتی جی کے پریوار کی سہایتا فنڈ میں موصول ہوا ہے:۔

(۱) لالہ وشنودت جی ۱۱/- روپیہ (۲) ٹھاکر لکھن لال جی ۱۰/- روپیہ۔ (۳) لالہ ٹھاکر داس تیرل ۱۰/- روپیہ (۴) دیوان کنور سین جی ۵/- روپیہ (۵) بخشی دوارکا ناتھ ۵/- (۶) لالہ رامجی داس جی سونڈھی ۳/- (۷) بابو امیر چند جی ایس۔ ایم ۲/- (۸) لالہ بھگوانداس جی ڈسپنسر ۲/- (۹) شریمتی تارا دیوی جی ۲/- (۱۰) منشی بشمبر داس جی ۱/- روپیہ۔ (۱۱) لالہ ہر بھگوان جی پنشن رائیٹر ۱/- (۱۲) بابو اودم پرکاش جی ۱/- (۱۳) سردار اموک سنگھ ۱/- (۱۴) لالہ درگا پرشاد جی ۱/- (۱۵) لالہ وشنا دیو جی سگنیلر ۱/- (۱۶) لالہ آر۔ ایس سوئی ۱/- (۱۷) مسٹر پشپال ۱/- (۱۸) لالہ دیانند جی ۱/- (۱۹) بابو چھجا رام جی ...
(۲۰) بابو چھجا رام سگنیلر آئی۔ سی ۱/- (۲۱) بابو اندرسین جی ٹی۔ سی ۱/- (۲۲) بابو گیان چند جی اے۔ ایس۔ ایم ۱/- (۲۳) بابو ویر بھان جی اے۔ ایس۔ ایم ۱/- (۲۴) لالہ کانشی رام جی ۱/- (۲۵) ڈاکٹر کشن چند جی ۱/- (۲۶) لالہ بھگوانداس جی اوکیو ۱/- (۲۷) چودہری لال چند جی ۱/- (۲۸) لالہ بینگھ راج اینڈ پنڈت ہیرالال جی ۱/- (۲۹) لالہ گوردھن داس جی ۱/- (۳۰) لالہ بہاری لال جی۔ ایس۔ آئی ۳/- روپیہ۔ کل مبلغ ۷۳/- روپے۔

(وشنودت ڈسپنسر لودہراں)

مہرشی درشن

یہ کتاب لالہ تلوک چند جی محروم بی۔ اے کی شہرہ آفاق نظموں کا مجموعہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ فی جلد۔

ملنے کا پتہ

مہنتہ جگن ناتھ آزاد بی۔ اے بالمقابل آریہ سماج مندر لال کرتی راولپنڈی

آوشیک سُوچنا

آریہ سماجوں کی سیوا میں سُوچنا دی جاتی ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساہتیہ وبھاگ سے ہر ماہ ٹریکٹ پرکاشت ہوتے ہیں۔ ہر ماہ ۱۶ کاپیاں منگوانے پر ایک برس کا دو روپیہ چندہ ہے۔ گھر سمت ۱۹۹۴ کا ٹریکٹ "زم سدھا" پرکاشت ہو رہا ہے یہ ماہواری ٹریکٹ پرچار کا بڑا اُتم سادھن ہیں۔ سماجوں کو ادھک سے ادھک تعداد میں اس سلسلہ کے گراہک بن پرچار کرنا چاہیئے۔ سماج کے ہفتہ واری ست سنگوں میں مُفت بانٹنے کے لئے یہ ٹریکٹ بہت اپیوگی ہیں۔

(ادھیکش ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ سماجوں کا نرکھشن اور ساہتیہ پرچار

آریہ سماجوں کو سُوچت کیا جاتا ہے۔ کہ شری پُت پریم چند جی آریہ سیوک ہتھا سمبھو آپ کی سماجوں میں نرکھشن اور پرچار کے لئے پہنچیں گے۔ حساب کتاب کی جانچ پڑتال کے ساتھ ساتھ آریہ یودک سماجوں کا سنگٹھن تتھا ویدک آریہ ساہتیہ کے عوام تک پہنچانے کا کام بھی کریں گے۔ آریہ سماج کا اُچیہ کوٹی کا لٹریچر آپ کے پاس ہوگا۔ آشا ہے آریہ یودک تتھا ساہتیہ پریمی آریہ سجن بھی اس سلسلہ میں پورا پورا سہیوگ دینگے۔

ڈسکہ ۱۳ر نومبر۔ بھوپال والہ ۱۴ر نومبر۔ پسرور ۱۵ر نومبر۔ اگوکی ۱۶ر نومبر۔ سیالکوٹ ۱۷ر نومبر۔ رنبیر سنگھ پورہ ۱۸ر نومبر۔ جموں ۱۹ر نومبر۔ ... ۲۰ر نومبر۔ پسرور ۲۱ر نومبر۔ تلہ سوبھا سنگھ ۲۲ر نومبر۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

میں نے سوامی ستیانند جی کو مورتی پوجا کرتے یا اس کا اپدیش کرتے کبھی نہیں دیکھا

ایڈیٹر آریہ ویر کے نام پنڈت ٹھاکر دت جی شرما موجد امرت دھارا کی چٹھی

[پچھلے دنوں آریہ ویر میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں یہ لکھا تھا۔ کہ پنڈت ٹھاکر دت جی کے مکان پر ایک سنکیرتن ہوا تھا جس میں بھگوان کرشن کی مورتی کی پوجا کی گئی۔ اور اس میں پنڈت جی اور سوامی ستیانند جی بھی شامل تھے۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی نے اس مضمون کے جواب میں حسب ذیل چٹھی ایڈیٹر آریہ ویر کو لکھی ہے۔ (پریم)]

سمپادک مہاشہ آریہ ویر۔ نمستے!

مجھے بھگت منگت رام کی چٹھی آنے پر معلوم ہوا۔ کہ ۷ نومبر کے آریہ ویر میں میرے گھر پر ہوئے سنکیرتن کے بارے میں مجھ سے کچھ پوچھا گیا ہے۔ اخبار پڑھا۔ افسوس ہوا۔ کہ آپ نے ایک چھوٹی سی بات پر اتنا کچھ لکھ مارا ہے۔ اور خواہ مخواہ پرانے جھگڑوں کو اخبار میں لایا ہے۔ یدی مجھ سے دریافت کرنے کی غرض تھی۔ تو میں تو لاہور میں ہی ہوں تشریف لاکر مجھ سے پوچھ سکتے تھے۔ میں کبھی ان جھگڑوں میں نہیں پڑا۔ اور اس واسطے اب بھی کچھ لکھنا نہیں چاہتا تھا۔ اور لکھوں بھی کیا جب آپ مجھ کو لیڈر کہتے ہوئے۔ مجھے مدت سے جانتے ہوئے بھی پاکھنڈی ہونے مجھ پر مورتی پوجا کا شک کر سکتے ہیں۔ تو بات ہی ختم ہو جاتی ہے۔ میرا آپ کا آریہ سماجک تعلق بھی نہیں رہتا۔ نرمول باتوں کے جھگڑوں میں اس واسطے بھی پڑنا نہیں چاہتا کہ پھر ایک کے بعد دوسرا مضمون لکھنے کا ہی سلسلہ چل پڑتا ہے۔ میں نے انہی جھگڑوں سے بچنے کے واسطے آریہ سماج کی سبھاسدی سے استعفےٰ دے دیا۔ آریہ سماج لاہور نے بدوں چندہ کے ہی سبھاسد بنا کر پردھان چن لیا۔ مگر میں نے نہ مانا۔ سماج یا آریہ پرتی ندھی سبھا ابھی تک میرا استعفےٰ منظور نہیں کرتی۔ مگر میں نے جانا ہی چھوڑ دیا ہے۔ اس واسطے نہیں۔ کہ آریہ سماج کو برا سمجھتا ہوں۔ بلکہ اس واسطے کہ آریہ سماج کے اندرونی جھگڑوں سے آتما اُنت ہونے کی بجائے اونت ہوتا جان پڑتا ہے۔ جھگڑوں سے الگ رہنا ہی اپنے لئے اچھا جانا۔ تب میں اخباری تو تو میں میں کے اندر کیسے گھسوں۔ آپ نے لکھ دیا ہے۔ کہ بھگتی پرکاش کی چھپوائی کا خرچ میں نے دیا۔ جبکہ سچائی یہ ہے۔ کہ اس کی چھپوائی ۔۔۔ میری ۔۔۔ ہوئی۔ آپ نے پہلے بھی ایسا لکھا تھا۔ مگر میں نے جواب نہیں دیا۔ کہ ایسے بھی اپنے آریہ بھائی نکل سکتے ہیں۔ جو کہ اعتبار نہ کر کے ثبوت دینے شروع کر دیں گے۔

جس سنکیرتن کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔ اس میں بھی کچھ بات نہیں۔ وہ سنکیرتن ہی سناتن دھرمی بھائیوں کا تھا۔ انہوں نے ایک فریم کی ہوئی کرشن بھگوان کی مورتی بھی رکھی تھی۔ آج کل پنجاب اور خاصکر لاہور میں سنکیرتن ہوتے رہتے ہیں۔ پہلے بھی ایک بار میں نے ایک جگہ جا کر اس کو دیکھا ہے۔ اب بھی دیکھنا تھا۔ کہ کس پرکار سے یہ کیرتن ہوتا ہے۔ درشک روپ سے دیکھا۔ اور ضرور دیکھا۔ اور آگے بھی دیکھنے سے سنکوچ نہیں۔ کسی پربندھ میں شامل نہیں تھے۔ نہ کسی مورتی کی پوجا یا ٹھ ہم نے کی۔ یدی میرے اتنا لکھنے سے آپ کو سنتوش نہ ہو۔ تو پھر آپ کی موج ہے۔ جو مرضی ہے۔ لکھئے۔ میں اب آگے اُتر نہ دونگا۔ رہی شری سوامی ستیانند کی بات۔ اُن کے وشے میں میں کچھ بھی لکھنا نہیں چاہتا۔ جب وہ آریہ سماج میں تھے روزانہ آرٹیکل ایک یا دوسرے اخبار میں نکلتے رہتے تھے۔ اس وقت بھی انہوں نے کبھی کسی بات کا جواب نہ دیا۔ کچھ غلط باتیں بھی ہوتی تھیں۔ میں نے ایک بار اُن سے پوچھا۔ کہ اصلیت لکھ دوں۔ تب بھی انہوں نے منع کر دیا۔ کہ میرے متعلق کچھ بھی نہ لکھا جاوے۔ اس کے بعد بھی آپ کبھی کبھی لکھتے ہی رہتے ہیں۔ انہوں نے کبھی جواب نہ دیا۔ تب میں کیوں اُن کی کسی بات کو اخباری جھگڑوں میں لاؤں۔ اور جب وہ جواب دیتے نہیں خواہ مخواہ کیوں ان کو چھیڑا جاوے۔ اپنے متعلق اتنا لکھ دوں۔ کہ شری سوامی جی کے ساتھ میرا ایکی باتوں میں مت بھید بھی رہتا ہے۔ مگر اس سے اُن کی دیانت ۔۔۔ سے میرے ۔۔۔ میں جو مان ہے۔ اس میں

دیو درشن اور مندروں مسجدوں کے آگے باجہ کا سوال

(از راؤ بہادر ماسٹر آتمارام جی بڑودہ)

(۱) آریہ سودیشی سبھا لاہور جو ناگری بھاشا اور ناگری لپی کے پرچار کے ساتھ ساتھ عملاً جو تمن دیگر کام کر رہی ہے وہ بھی ہم سب جانتے ہیں۔ اور ان تمام کاموں کے لئے اس نامی آریہ (ہندو) جاتی سیوک سبھا کی جتنی تعریف کریں تھوڑی ہے۔ مثلاً وہ کاریہ یہ ہیں:۔

(الف) پرتیم اپنے نام کے ساتھ آریہ شبد کا پریوگ۔ (ب) ایک بھاشا اور ایک لپی پرچار کے لئے پنجاب کے اردو پرچار پرانت میں اس کا عملاً بھاری پرچار۔ (ج) سورگباسی پوجیہ پنجاب کیسری شری لالہ لاجپت رائے جی کے سمارک میں ایک مورتی استھاپنہ اسمارک رہتی ہے جہاں پوجا پاٹھ آرتی سنکھ گھڑیال بجانے درشن اور مندر پرویش کا وہ جھگڑا ہو نہیں سکتا۔ جو کہ موجودہ پورانک اسمارک ہندو دیو مندروں میں ہم لمبئی اور انا سمبندھی رات دن سنتے ہیں۔ گت ماس میں کاٹھیاواڑ کے دوارکا ادھیش کے کرشن مندر میں بمقام دوارکا ہوا۔ یہ مندر ریاست بڑودہ کے راجیہ میں ہے۔ پران کے موجودہ کاریہ کرتاؤں کو جو ادھیکار رہے ہوتے ہیں۔ اُن کے سمان اگر بڑودہ شہر کے مسلمان جو گت چند سال سے اپنی نامی بڑی مسجد بنام جامع مسجد میں جمعہ کے دن اندر کسی غیر مسلمان ہندو۔ پارسی یا عیسائی کو جانے نہیں دیتے۔ اور ہفتہ بھر کے ہر روز صبح شام ہی نہیں۔ بلکہ ہر وقت جو ہندو۔ جینی یا آریہ سماجی نگر کیرتن کے باجوں کو لوکل نامی پولیس کمشنر صاحب جو ہندو مرہٹہ ہیں عملاً ارڈر کرتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں بڑودہ راجیہ کے دوارکا نگر کے اُس کرشن مندر میں موجودہ ہندو راج کرمچاریوں نے اگر پوجیہ ہندو نیتا ہریجن سدھارک نامی بابا ٹھکر جی صاحب کو جو پوجیہ مہاتما گاندھی جی کے دائیں بازو اور دھرم یا سماج سدھار میں مہاتما جی کے سولہ آنہ پرتی ندھی ہیں۔ اندر جانے نہیں دیا۔ تو اس کا سخت افسوس ہم سب ہندو آریہ سدھارکوں کو ہے لیکن۔ پر اس گھٹنا سے تین باتیں ہمیں بھارت میں فیصلہ کرنی ہونگی:۔

(اول) بڑودہ کے نگر میں جو جامع مسجد ہے۔ اُس کے اندر جمعہ کی نماز کے وقت غیر مسلمانوں کو نماز درشن کی اجازت ملنی چاہئے۔ (ب) اسی بڑودہ نگر کی جامع مسجد کے آگے ہر ایک ہندو۔ جینی اور آریہ سماجیوں کے بیاہ اور مسلمانہ جلوس باجوں کے ساتھ ہمیشہ گذرنے چاہئیں۔ جیسا کہ آج سے پچاس برس پیشتر گذرتے تھے۔ دن۔ اگر مسلمان، اصحاب جامع مسجد کے آگے برات اور نگر کیرتن کے باجے بند رکھنا چاہتے ہیں۔ تب پھر دوارکا کے سناتنی وشنو کرشن مندر کے پجاری آدمی بھگتوں کو بھی ہریجنوں کے ساتھ موجودہ بابا ٹھکر اور آریہ سماجیوں کا پرویش بند ہے۔

اگر آریہ سودیشی سبھا لاہور بھی سورگباسی شری پوجیہ لالہ لاجپت رائے جی کے لئے موجودہ پورانک فیشن کا مورتی مندر جیسا والا۔ بند دروازوں کا۔ آرتی یا بھجن والا بنا کر ہندو آریہ مسلمان عیسائی آدمی کے درشنوں سے مسلمانوں کی کل مسجدیں اور جیتے جاگتے منشوں (مسلمانوں) کی نماز تک کو اگر باجہ سے ڈرا دیتا۔ تو دیش میں رات دن جھگڑے ہوتے۔ جو اب دوارکا اور اس سے پہلے پونا آدی میں ہو چکے ہیں۔

پوجیہ مہاتما گاندھی جی یا پوجیہ ٹھکر بابا جب مسلمانوں کی مسجد نماز اور باجے پر سرکار یا کانگریسی راجیہ سے قانون اگر پاس کرانا غیر مصلحت سمجھتے ہیں عملاً۔ تو ایسی حالت میں پوجیہ مہاتما گاندھی جی کو اپنے اُس پچھلے مسودہ دبل کو جو شاید ہندو دیو درشن اور پورانک۔ مندر پرویش سمبندھی بنایا ہے خود ہی واپس لے لینا شاید نامناسب ہوگا۔

اس وقت ہم راجہ رام موہن رائے جی اور مہرشی دیانند جی کی تعریف کئے بنا نہیں رہ سکتے۔ کارن کہ آریہ سماج سے بھی بہت پہلے یعنے قریباً ۷۵ سال سے براہمو سماج نے ہریجن بھنگی آدی کو اپنے برہم سماج کے ممبر بنا کر اپدیش دینے والی ویدی پر بٹھایا۔ اور مندر پرویش اور دیو درشن کا جھگڑا ہی مٹا دیا۔ جو اس وقت دوارکا میں ہم پاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مہرشی دیانند جی نے جہاں یجر وید ادھیائے ۲۶ منتر ۲ کے بل پر پڑھنے نام و چم کلیانی ۔۔۔ جنے بھیا (۔۔۔) شبدوں میں دھندے سے یا جنم کے نیچ مانے ہوئے چمار بھنگی ہریجن کو سماج کا سبھاسد دینے کا ادھیکار دیا وہاں براہمن کل اوتپن بالک سمان وید پڑھنے کا ادھیکار بھی دیا۔

واضح ہو۔ کہ جو چند ناتجربہ کار آریہ نوجوان رات دن کہا کرتے ہیں۔ کہ کا ئیتری منتر یا

عرصہ تقریباً دو سال کا گذرتا ہے۔ کہ مہاشہ سنت رام جی کلاسوالہ نواسی نے اوچ سید جلال ریاست بہاولپور میں پرچار کرتے ہوئے کہیں کہہ دیا تھا۔ کہ ہم آریہ سماجی لوگ تو کرشن بھگوان کو جیتی۔ دہرماتما۔ یوگیراج اور گورکھشک گوپال مانتے ہیں۔ مگر پورانوں میں لکھا ہے۔ کہ کرشن کے دواہ پر کروڑوں گوئیں ماری گئیں۔ اور ان کا مانس براہمنوں کو کھلایا گیا وغیرہ وغیرہ۔ ساتھ ہی کہا۔ کہ آریہ سماج کی یہ پوزیشن ہے۔ کہ پورانوں میں جو اس قسم کا ذکر ہے۔ وہ سب وام مارگیوں کی ملاوٹ کی وجہ سے ہے۔ پورانک لوگوں کا یہ وطیرہ رہا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ مہاپرشوں کو بدنام کرنے اور گالی دیتے رہے ہیں۔ اور آج تک کلنک دیانند کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔ ان لوگوں کی تعلیم پراز خرافات ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس لیکچر کے بعد کئی سوارتھی پورانک براہمنوں نے اوچ کے چند ہندوؤں کو اکسا کر مہاشہ سنت رام جی و دیگر ایک درجن کے قریب آریہ سماجیوں پر زیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور میں دعوے دائر کرا دیا۔ جو لگ بھگ دو سال تک دائر رہا۔ مگر ایک پیشی بھی نہ ہونے پائی۔ آخر کار ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء کی پیشی پر جب کہ کارروائی مقدمہ شروع ہونے والی تھی اوچ کے سناتنیوں نے اپنی شکست کو صاف دیکھتے ہوئے راضی نامہ کی چرچا شروع کی۔ اور ادھر ادھر دوڑ لگائی۔ آخر کار احمد پور شرقیہ کے چند معززین بیچ میں پڑے۔ اور انہوں نے صلح

(بقیہ صفحہ ۱۱)

سندھیا کی ضرورت پہلے سنسکرت شبدوں میں بالکل نہیں۔ صرف ہندی ترجمہ ہی کافی ہے۔ وہ دس جنم میں بھی مہاتما گاندھی جی سے بڑھ کر ہری جنوں کو گائیتری کے سنسکرت کا پاٹھ عملاً جب نہیں دینگے۔ اور ادھر بابا ٹھکر سے یہ سب آریہ کرم ویر نئے خون والے مندر پرویش کے لئے برٹش سرکار یا کانگرسی سرکار سے قانون بنوانے کی دھن میں مست رہ جائیں گے۔ تب تک امریکہ کے عیسائی مشن والے مندر پرویش کے قانون سے پہلے ہی ان کو لاکھوں کی تعداد میں عیسائی بنا ڈالیں گے۔ برہمو سماج اور آریہ سماج نے جو ادھیکار ہری جنوں کو ہی دیدی تک پر بیٹھنے اور با ہم کھانے پینے آدی کے دیئے ہیں۔ یہ سچ مچ دونوں سماجیں Object Lesson کے روپ میں ۲۵ کروڑ ہندو سماج کے لئے کام کر رہی ہیں میں تو مہاتما گاندھی جی اور پوجیہ بابا ٹھکر جی کو عملاً Unregistered member of Brahmo Smaj مانتا ہوں

ریاست بہاولپور میں آریہ سماج کی شاندار فتح

سناتن دہرمیوں کے چلائے ہوئے مقدمہ کا خاتمہ

کرانے کی کوشش کی۔ آریہ سماج نے کراچی سے شرہمان پنڈت لوکناتھ جی ترک واچسپتی کو بلا لیا تھا۔ تاکہ وہ پورانوں میں گئو ہتیا اور گئو مانس کھانے کا ذکر ثابت کرکے ثبوت دے سکیں۔ مگر چونکہ ادھر صلح کی کوشش جاری ہو گئی۔ اسلئے ۱۷ تاریخ کو ۳۱ اکتوبر کی پیشی لے لی گئی۔ رات کو فریقین مقدمہ و روساے معززین احمد پور شرقیہ شرہمان پنڈت لوکناتھ جی کی جائے رہائش پر اکھٹے ہوئے۔ اور صلح کے کئی فارمولے تیار کئے گئے۔ مگر آریہ سماجی یہ ماننے کو تیار نہیں ہوتے تھے۔ کہ پورانوں میں گئو مانس کھانے کا ذکر نہیں ہے۔ سناتن دہرمی چاہتے تھے۔ کہ ایسا درج کیا جائے۔ آریہ سماجی یہ تو ماننے کو تیار ہو گئے۔ کہ جن گرنتھوں کو آریہ سماج مانتا ہے۔ اُن میں گئو ہتیا کرنے یا گئو مانس کھانے کا ودہان نہیں ہے۔ مگر پورانوں میں مانس کھانے کا ذکر نہیں ہے۔ ایسا آریہ سماجی تسلیم نہیں کرتے تھے۔ بدیں وجہ کسی راضی نامہ پر دستخط نہ کئے جا سکے۔ اور کچھ آدمی ایسے بھی تھے۔ جن کو یہ صلح ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔ نتیجہ کو ناہ ۱۷ تاریخ کو صلح نہ ہو سکی۔ ۳۱ تاریخ کو پیشی پر پھر صلح کی چرچا چلی۔ اور سناتن دہرمی بضد ہوئے۔ کہ صلح نامہ میں یہ ضرور لکھا جائے۔ کہ پورانوں میں گئو مانس بھکشن کا ذکر نہیں ہے۔ اس پر شرہمان پنڈت لوکناتھ جی نے سب کے سامنے گرج کر کہا۔ کہ آریہ سماج ایسا ماننے کو ہرگز تیار نہیں ہے۔ اور میں ابھی احمد پور شرقیہ کے چوک بازار میں کھڑا ہو کر اعلان کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ مہاشہ سنت رام جی نے کہا ہے۔ وہ حرف بحرف پورانوں میں درج ہے۔ اور میں اُس کو دہراتا ہوں۔ جس کی مرضی ہو میرے پر مقدمہ کرے میں اس بات کو پورے طور پر ثابت کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ اور اس مقدمہ میں بھی پورے طور پر ثابت کرونگا۔ بہت لمبا چرچا ہوتا رہا۔ آخر کار شرفاء احمد پور کی خاص دلچسپی اور کوشش سے راضی نامہ کا مضمون تیار کیا گیا۔ مگر سناتن دہرمیوں نے یہ حجت اٹھائی کہ ہمارا یہ راضی نامہ اُوچ سید جلال کے آریہ سماجیوں کے ساتھ ہوگا۔ ہمارا مقدمہ مہاشہ سنت رام جی کے ساتھ بدستور جاری رہے گا۔ اس پر آریہ سماجیوں نے [illegible] ملنے سے انکار کر دیا۔ اور صاف کہہ دیا۔ کہ اگر مہاشہ سنت رام جی کے ساتھ راضی نامہ نہیں ہوگا۔ تو ہم بھی راضی نامہ کرنے کو تیار نہیں ہیں آخر کار حسب ذیل راضی نامہ تحریر کیا گیا جس پر فریقین نے دستخط کرکے عدالت میں پیش کیا۔ اور اس مقدمے کا ڈراپ سین ہوا:-

نقل راضی نامہ

بعدالت جناب مجسٹریٹ درجہ اول احمد پور شرقیہ

چندو رام وغیرہ نالشی بنام کوڑو رام وغیرہ ملزمان

جرم زیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند

جناب عالے! اندریں مقدمہ ہم نے چند روساء و شرفا کی معرفت راضی نامہ کر لیا ہے۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ وید شاستر یا دیگر کسی دہرم شاستر انیادی گرنتھوں میں جن پر آریہ سماج کا وشواس ہے گئو ہتیا کا ودہان نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی ہمارے بزرگ یا رشی منی نے گئو ہتیا کی ہے۔ اور نہ ہم کو آگیا دی ہے بھگوان کرشن گئو رکھشک گوپال ہیں۔ ہر طبقہ اور ہر خیال کے ہندو ان کو بھگوان اور یوگیراج مانتے ہیں۔ سنت رام کے خواہ مخواہ لیکچر سے جو انہوں نے اُوچ شریف میں دیا تھا۔ اس سے ہم دونوں فریقین کی دل آزاری ہوئی ہے۔ ان کا ہم دونوں دلی اظہار افسوس کرتے ہیں۔ لہذا راضی نامہ پیش بحضور کرتے ہیں۔ منظور فرما کر مثل داخل دفتر فرمائی جائے۔ تحریر ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء

(دستخط) چندو رام

کوڑو رام۔ گوبند رام۔ راد ہو رام۔ چودھری امرداس بردہان سناتن دہرم سبھا اوچ

امرداس۔ ڈہاڈو رام۔ فتح چند۔ پرتھی چند۔ نوتن داس۔ لکھنو رام۔ سومن دیو

بدھا رام۔ بہتو دہرم چند۔ پر بھجو بہت جی

میں سناتن دہرم سبھا اُوچ سید جلال کے بھائیوں کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ آیندہ کسی کی اکساہٹ میں آ کر آریہ سماجیوں سے چھیڑ خانی نہ کیا کریں۔ انہیں علم ہونا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج ایک فولادی قلعے کے اندر اپنی ہستی کا ثبوت دے رہا ہے۔ اُس کو مسمار کرنا کسی بھی مت والے کی شکتی سے باہر ہے۔ مگر پورانک قلعہ بلور کے قلعے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں بیٹھ کر آریہ سماجیوں پر حملہ کرنا [illegible]

اسلئے آپ سب بھائیوں کو آریہ سماج کے ساتھ بلکہ اور اختلاف ہوتے ہوئے بھی سب سے ہندو جاتی کے سنگٹھن کا کام کرنا چاہیئے جس سے پراچین سبھیتا پھیل سکے۔ اور ایسے خیالات جن پر ہر ایک کو اعتراضات کرنے کا موقعہ ملتا ہے چھوڑ دینے چاہیئں۔ اور نادان لوگوں کے اکسانے سے مہرشی دیانند سرسوتی کی ذات پر جو کہ ہندو جاتی کے حقیقی رکھشک تھے جھوٹے حملے نہیں کرنے چاہیئں۔ اور آریہ سماج کو صحیح معنوں میں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اوچ سید جلال کے سناتن دہرمی بھائیوں کو مقدمہ کرنا بہت مہنگا پڑا ہے۔ اُن کو ایک طرح سے یہ بھی تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ آریہ سماج کے مانیہ گرنتھوں میں گئو مانس کھانے کا ودھان نہیں۔ اسلئے میں التماس کرتا ہوں۔ کہ آگے سناتن دہرمی بھائیوں کو ایسی غلطی نہیں کرنی چاہیئے۔ (منتری آریہ سماج احمد پور شرقیہ)

بھگنی سادھن آشرم ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور میں برہم پرائن مہایگیہ

سب دہرم پریمی سجنوں کی سیوا میں سُوچنا دیجاتی ہے۔ کہ اس آشرم میں ایک سال سے اکھنڈ اگنی ستھاپت ہے۔ جس میں چاروں ویدوں سے برہم پرائن مہایگیہ ہو رہا ہے۔ اور جس کی پورن آہوتی ۱۸ نومبر ۱۹۳۷ء مطابق ۴ مگھر سمت ۱۹۹۴ بروز وید پورنماشی کے دن پراتہ کال دگی۔ اُسی موقعہ پر پوجیہ سوامی ستیانند جی مہاراج و پوجیہ سوامی کرشنانند جی مہاراج انیشیر یا دوامرت اُپدیش دینگے۔ پچھلے سال برتی مہودیوں نے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ گائیتری کا اکھنڈ جاپ کیا تھا۔ اور چاروں ویدوں کے علاوہ دس لاکھ گائیتری کی آہوتی بھی دی تھی۔

اس ورش ۲۰ سے ۱۷ برتی بھین بھن پرانتوں سے آئے ہوئے ہیں۔ جو یم نیم کا پالن کرتے ہوئے تپسیا کا جیون بسر کر رہے ہیں۔ ۲۴ لاکھ گائیتری کا جاپ کر چکے ہیں۔ اور اب بھی مانسک جاپ بدستور جاری ہے۔ چاروں ویدوں کا یگیہ ہو چکا ہے۔ اب پھر یجر وید سے چوتھی مرتبہ شروع ہے۔ اور تین لاکھ گائیتری کی بھی آہوتیاں پورن آہوتی تک ودس تک ہو جائیں گی۔ برتی لوگ اپنے جیون میں بڑا پریورتن انوبھو کر رہے ہیں۔ وہ اُن کے چہروں سے اور ودہاروں سے معلوم ہوگا۔ ہر ایک سجن کے لئے یہ برہم پرائن یگیہ درشن کرنے کے یوگیہ ہے۔ اسلئے پورن آہوتی پر درشن دے کر لابھ اٹھاویں۔ درشک لوگ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اکال مرتیو ہوتی ہے!

(از پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر لاہور)

میرے پیارے ناظرین نے آریہ مسافر مورخہ ۳۱ ستمبر کے پرچہ پر کچھ شنکائیں از بھائی بھاگ چند جی آریہ سکنہ خانخاناں کی ملاحظہ ہوں گی۔ میرا وچار تھا کہ کچھ عرض کروں۔ مگر گھر سے ایک ضروری تار آ گیا۔ اور میں گھر چلا گیا۔ اب واپس آیا ہوں۔ اور عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سیوک کو یہ بھی پتہ نہیں۔ کہ جواب ابھی تک آیا ہے یا نہیں۔ مگر میرا بھی عرض کرنا ضرورت سے خالی نہ ہوگا۔ سنئے!

न मृत्युरासीदमृतं न तर्हि न रात्र्या अन्ह आसीत्प्रकेतः।
आनीदवातं स्वधया तदेकं तस्माद्धान्यन्न परः किञ्चनास॥

ऋ० १०-११-१२

وید منتر میں ایشور اپدیش کرتے ہیں۔ جب سنسار نہیں بنتا ہے۔ اس میں سب کارن اپنے سروپ میں کیسے رہتے ہیں۔ ارتھات پرلے میں کیا اوستھا ہوتی ہے۔ نہ موت۔ اموت اور نہ دن اور رات کے چنہہ یعنی سورج چندر اس وقت ایک ایشور سروپ اور پرکرتی جیو کو اندھکار میں ڈھکے ہوئے ایشور دونوں کو اپنی اننت شکتیوں سے آشرا کر رہا تھا۔ ارتھات ایشور جیو اور پرکرتی ہی ہمیشہ سے ہمیشہ تک ایشور کا سروپ

कस्त्वं सत्योमदानां मंहिष्ठो मत्सदन्धसः। दृढा चिदारुजे वसु॥

ہے ایشور تو (अन्धसः) ان وغیرہ بھوگوں کے (मदानां) انندوں سے بھی (मंहिष्ठः) زیادہ آنند دینے والا اور (सत्यः) تینوں کالوں یعنی ہمیشہ ایک جیسا ہے۔ اسلئے (कः) کون (त्वा) تجھے (मत्सत्) اننت کر سکتا ہے۔ تو (चित्) جیتن (दृढा) بلوان (वसु) سورج چندر وغیرہ کو بھی (आरुजे) علیحدہ علیحدہ کر دیتا ہے۔ آنند برکھو کی پراپتی سے ہوتا ہے۔ ان وغیرہ سے نہیں ایشور ہمیشہ ایک رس ہے۔ وہ سب کو آنند دینے والا اور بلوان ہے۔

यथा सनात्नी सनमेव जातैषा पुराणी परि सर्वं बभूव मही देव्युषसो वि भाती सैकेनैकेन मिषता वि चष्टे

پرکرتی کا سروپ یہ ہے۔ (यथा) یہ (सनात्नी) سناتن یعنی ہمیشہ رہنے والی پرکرتی (सनमेव) ہمیشہ ہی (जाता) کارج پیدا کرتی رہتی ہے۔ (एषा पुराणी) یہ پرانی ہوتی ہوئی بھی ہمیشہ نئے روپ دھارن کرنے والی ہے (सर्वं) سب کاریوں میں (परिबभूव) پورن رہتی ہے۔ (मही) بڑی (देवी) کانتی والی

جمکنے والی ہے۔ اور (उषसः) کانتی چیزوں کو (विभाती) خاص طور پر پرکاشت کرتی ہے (सा) وہ پرکرتی (एकेन) ہر ایک (मिषता) گتی شیل جیو کے ساتھ (विचष्टे) اپنا سروپ دکھلاتی ہے۔

جیو کا سروپ

अनच्छये तुरगातु जीवमेजद् ध्रुवं मध्य आपस्त्यानाम्। जीवो मृतस्य चरति स्वधाभिरमर्त्यो मर्त्येना सयोनिः॥

(पस्त्यानाम) گھروں (شریروں) کے (मध्ये) بیچ میں رہنے والے (ध्रुवं) اکھناشی (तुरगातु) جلدی حرکت کرنے والا (यज्जत्) جیو کو (अनत्) گتی دیتا ہے (जीवं) پران سکتی والا ہو کر (शये) رہتا ہے (अमर्त्यः) مرتی نہ ہونے والا (जीवं) جیو آتما (स्वधाभि) اپنے کرموں کے کارن (मर्त्येन) مرن دھرم شریر کے کارن (मृतस्य) اس مرن دھرم جسم یا جگت کا (सयोनि) سمان استھان یا جگہ والا ہو کر جگت میں (आचरति) سب طرف کرم کرتا ہے۔ یا جسم کا مالک ہو کر نہ مرنے والا جیو آتما (स्वधाभि) اپنے پن پاپ کرموں کے کارن (मर्त्येन सयोनि) مرن دھرم جسم کے ساتھ سمان استھان یعنی جب جسم دلیا سبھاؤ والا ہو کر بار بار آتا ہے۔

प्राणापान निमेषोन्मेषमनो गतीन्द्रियान्तर विकाराः सुख दुःखेच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि॥

(इच्छा) چیزوں کے حاصل کرنے کی خواہش (द्वेष) تکلیف نہ اٹھانے کے وچار (प्रयत्न) کرم کرنا (सुख) انند (दुःख) بلاپ کرنا (ज्ञान) جاننا (प्राण) پران کو باہر نکالنا (अपान) پران کو باہر سے اندر لے جانا (निमेष) آنکھوں کو پونچھنا (उन्मेष) آنکھوں کو کھولنا (मन) ٹنک جانا یا اہنکار (गति) چلنا (इन्द्रिय) سب اندریوں کا چلانا وغیرہ یہ سب گن جسم کے ساتھ جیو میں معلوم ہوتے ہیں۔ جب جیو شریر سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ تب دو گن ہوتے ہیں۔ ایک گیان دوسرا پریتن اکرم کرنا۔ کرنا جیو کا اپنا سروپ ہے۔ اور جیو کا (समदयौकं) ...

(लिङ्गम) لنگ شریر (सप्तदश) سترہ تتوں کا ہوتا ہے اور وہ (एकम्) ہر ایک جیو کا علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے۔

سوال۔ جب لنگ شریر ایک ہی پرکار سے ہے تو سب آدمیوں۔ پشوؤں پکھشیوں کو بھوگ ایک ہی ہونا چاہئے۔

व्यक्तिभेदः कर्म विशेषात्

جواب۔ جیون کے کرم علیحدہ علیحدہ ہونے سے لنگ شریر بھی علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اس وجہ سے سمان نہیں ہیں۔

سوال۔ استھول شریر جس کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں وہ کس چیز سے بنا ہے۔

पाञ्चभौतिको देहः

جواب۔ (पाञ्चभौतिका) (देहः) استھول شریر پانچ بھوتوں کا ہے یعنی اکاش۔ ہوا۔ جل۔ زمین۔ آگ۔

रूपरसगन्धस्पर्शवती पृथिवी

پرتھوی کا گن زمین روپ۔ رس۔ گند چھونا ہے۔

रूपरसस्पर्शवत्य आपो द्रवाः स्निग्धाः

جل کا گن۔ جل دروا سنیہہ روپ۔ رس اور چھونا۔

तेजो रूपस्पर्शवत्

تیج کا گن۔ روپ اور سپرش والا ہونے سے تیج ہے۔

स्पर्शवान् वायुः

ہوا کا گن۔ گرمی سردی اور چھونے والا ہونے سے ہوا۔

त आकाशे न विद्यन्ते

اکاش کا گن۔ روپ۔ گند۔ سپرش اکاش میں نہیں۔ کیول شبد کس اکاش کا ہے۔ یہ گن دوسروں میں ہیں۔ دراصل پرتھوی میں گند۔ جل میں ٹھنڈک۔ آگ میں تیج۔ ہوا میں سپرش اور اکاش میں شبد گن ہے۔

پیارے ناظرین آپ کو ذرا اور لطافت کی طرف لے چلوں۔ دیکھئے۔ اکاش کے پانچ تتو اور ہوتے ہیں۔ کام۔ کرودھ۔ شوک۔ موہ۔ بھے۔ وایو میں جلن میں۔ دھاون۔ پرسارن۔ آکنچن۔ تیج میں مانس۔ ناڑی۔ توچا۔ ادم۔ ان سب کا کام اسپر کا ہے۔ اکاش میں وایو کا حصہ ہے۔ کیونکہ کامنا اپوتی چنچل ہے۔ اور وایو بھی چنچل ہے۔ کرودھ اکاش میں خاص بھاگ ہے۔ کیونکہ شوک میں شریر شونہ ہو جاتا ہے۔ اور اکاش بھی شونہ ہے۔ موہ اکاش میں جل کا بھاگ ہے۔ کیونکہ جب لڑکے وغیرہ کا موہ پیدا ہوتا ہے۔ تو آنسو بہنے لگتے ہیں۔ اسلئے جل کا حصہ ہے۔ بھے اکاش میں پرتھوی کا حصہ ہے کیونکہ جب ڈر معلوم ہوتا ہے۔ تو یہ شریر جڑ ہو جاتا ہے۔ جڑ ہونا پرتھوی کی علامت ہے۔ اس لئے پرتھوی کا حصہ ہے۔

دایوں (چلنے وایو) میں جل کا بھاگ ہے۔ کیونکہ جل چلتا ہے۔ اسلئے یہ جل کا بھاگ ہے۔

جلن۔ وایو میں خاص بھاگ ہے۔ کیونکہ دوڑنا ہوا کا کام ہے۔

پرسارن۔ وایو میں اکاش کا حصہ ہے۔ کیونکہ پھیلنا آگ میں ہوتا ہے۔ اکاش پھیلا ہوا ہے۔

آکنچن۔ وایو میں پرتھوی کا حصہ ہے۔ آکنچن نام سکڑنے کا ہے۔ پرتھوی سکڑی ہوئی ہے۔ اسلئے پرتھوی کا بھاگ ہے۔

تیج کے گن (کشودھا۔ بھوک) تیج میں تیج کا خاص حصہ ہے۔ کیونکہ بھوک میں چیز کھائی جاتی ہے۔ بھسم ہونا تیج کا کام ہے۔

ترشنا (پیاس) تیج میں وایو کا بھاگ ہے کیونکہ جب پیاس لگتی ہے۔ گلا سوکھتا ہے یہ گن وایو کا ہے۔

آلسیہ (سستی) تیج میں پرتھوی کا بھاگ ہے۔ کیونکہ جب سستی ہوتی ہے۔ تو شریر جڑ ہو جاتا ہے۔ جڑ ہونا پرتھوی کا کام ہے۔

نندرا (نیند) تیج میں اکاش کا بھاگ ہے۔ کیونکہ جب نیند آتی ہے۔ تب شریر شونہ ہو جاتا ہے۔ اکاش کا یہی سونتا والا ہے۔ اس لئے نندرا اکاش کا حصہ ہے۔

کانتی۔ تیج میں جل کا حصہ ہے۔ کیونکہ دھوپ میں کانتی لگتی ہے۔ اور پانی ہی گھٹتا ہے۔ سرد ملک کی کانتی اچھی ہوتی ہے۔ اسلئے پانی کا حصہ ہے۔

شکر (منی) جل کا خاص بھاگ ہے۔ کیونکہ شکر سفید رنگ کا ہے۔ اور گربھ کا ہیتو ہے۔ اور جل بھی سفید ہے۔ اور سب جیووں کا ہیتو ہے۔ اسلئے شکر جل کا بھاگ ہے۔

سونت (خون)۔ جل میں پرتھوی کا بھاگ ملا ہے۔ کیونکہ جم جاتا ہے۔ اور جل میں اکاش کا بھاگ شونہ ہونے کی وجہ۔

موتر (پیشاب)۔ جل میں تیج کا بھاگ ہے۔ کیونکہ اس میں گرمی ہوتی ہے۔ اور تیج میں بھی گرمی ہوتی ہے۔

سوید (پسینہ) جل میں وایو کا بھاگ ہے۔ سوکھنا وایو کا کام ہے۔ پسینہ سوکھتا ہے۔

استھی (ہڈی) پرتھوی کا خاص بھاگ ہے۔ کیونکہ سخت ہے۔ سختی پرتھوی کا گن ہے۔

مانس۔ پرتھوی میں جل کا حصہ ہے۔ کیونکہ گوشت گیلا ہے۔ گیلا پن پانی کی تعریف ہے۔

ناڑی۔ پرتھوی میں تیج کا بھاگ ہے۔ جم

کیا بیسویں صدی کے روشنی کے زمانہ میں دیو سماج میں جہاد کی یہ عملی کرپائیں نہایت خوفناک پرتیت نہیں ہوتیں ممکن ہے کہ آج سے چند صدیاں پہلے اگر کوئی شخص اس قسم ...... بے سر و پا دعوے کرتا تو سے دنیا کم علمی کے باعث سچ مان بھی لیتی لیکن موجودہ سائنس کی روشنی میں کوئی مہذب اور سمجھدار شخص اس قسم کے جہاد کو منظوری کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ چاہیے دیوسماجی صاحب پہلے ہی اپنے معبود کی ذات کے سمبندھ میں اپنی اندھ شردھا اور اندھ وشواس کے باعث اُن کی اس مجرمانہ اور گناہ آلودہ جہاد کی تعلیم کے متعلق بغلیں بجاتے پھریں۔ اور ان کی استتی کے گیت گا کر "بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ" کے مصداق خود دیوگورو صاحب کا اپنے مخالفوں اور دشمنوں کے سمبندھ میں ہلاکت اور غارتگری کا حال تو ناظرین نے پڑھ لیا۔ اب ذرا ان کے کرمچاری صاحبان کا خود تمبر سمبندھ میں خود نوشت حال بھی پڑھیں۔ کہ وہ کس طرح میری ہلاکت کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ محض میرے اس قصور پر کہ میں نے ایسا سچا اور واقعات پر مبنی لیکھ کیوں لکھا کہ ان کے معبود بے زبان کمزور جانوروں کو مرواکر ان کے گوشت کا استعمال کرتے رہے ہیں۔ اور رنڈوں کے بہانہ دیوسماج میں ایک بیوی کے جیتے جی دوسری شادی کرنے کی اجازت دے گئے ہیں۔

مثلاً وہ اپنے اردو اخبار مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں لکھتے ہیں:۔

"ان محسن کشوں اور مہا پاپی شخصوں کو دیوسماج کے خطرناک جال سے نکلکر جو ذرا بھی دیوسماج کے سمبندھ میں مخالف رائے کا اظہار کریے انہیں دیوسماجی صاحب ایسے دیو خطابوں سے یاد کیا کرتے ہیں۔ (راقم) یہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ لوہے کی دیوار کے ساتھ دم (دیوسماج۔ راقم) سر مار کر سوائے اس کے کہ وہ اور بھی بُری طرح لہولہان اور ہلاک ہو جائیں۔ وہ اور کچھ حاصل نہیں کر سکیں گے...... اگر تمہارے لئے ممکن ہے تو تم سمبھلو اور ڈرو ورنہ اپنے اپکاری بھگوان دیوآتما کے سمبندھ میں محسن کش بننے سے جیسے پہلے انیک شخص تباہ اور برباد ہوگئے ہیں۔ ویسے ہی تم بھی (اشارہ میری طرف ہے راقم) بُری طرح تباہ اور برباد ہو جاؤ گے" (ان الفاظ کے نیچے لکیریں کھینچدی ہے راقم)

(۷) یہ الفاظ کسقدر صاف اور کسی قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہیں۔ کہ دیوسماج میں کسی ایسی خفیہ سازش کا سامان ورتمان ہے۔ کہ جس سے وہ اپنے مخالفوں کو لہولہان۔ ہلاک۔ تباہ اور برباد کر دینے کے درپے رہتے ہیں۔ اور یہ قتل اور غارتگری کا سلسلہ عرصہ دراز سے

دیوسماج میں جہاد کی تعلیم

(گذشتہ سے پیوستہ)

از رائے صاحب لالہ جھانگی رام جی ریٹائرڈ منصف لاہور

المیشن جاری ہے۔ کیونکہ وہ خود دعویٰ کرتے ہیں کہ میں بھی لہولہان اور ہلاک یعنے قتل ہو جاؤں گا۔ جیسا کہ مجھ سے پہلے انیک شخص تباہ اور برباد ہو گئے ہیں۔ اور ان کی یہ سب آرزوئیں میرے اس مضمون کی سرخی کو سچی ثابت کرتی ہیں۔

یہاں پر نیچر کے مفہوم کے متعلق بھی کچھ عرض کر دینا ضروری محسوس ہوتا ہے:۔

اول تو یہ بھی ایک حیرانی کی بات ہے کہ دیوآتما صاحب نیچر کو Personify کر کے اسے سچ مچ کا ایک جیتا جاگتا مجسم وجود مان رہے ہیں۔ اور اسے وکاس اور وناش کاری شکتیوں سے مشرف Intelligent (ذی شعور) وجود ثابت کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک مہمل شبد ہے۔ یعنے اس کائنات کے تمام قسم کے جاندار اور بیجان وجودوں اور ان کی خاصیتوں یا وناش کاری ستیہ شکتیاں کیا۔ کے مجموعہ کا نام نیچر رکھ دیا گیا ہے۔ جیسا کہ دیوسماج کے معبود نے اپنے چند کرمچاریوں اور ممبروں کے مجموعہ کا نام دیوسماج رکھ چھوڑا ہے۔ اب کسی بھی سمجھدار شخص کا محض دیوسماج کے مہمل شبد کو Personify کر کے یہ کہنا کہ دیوسماج نے میرے بیٹے کو دریا میں ڈبو کر مار ڈالا ہے۔ ایک بیہودہ بات ہے جب تک دیوسماج کے کسی خاص وجود کو Specify کر کے ثابت نہ کیا جائے۔ کہ دیوسماج کے فلاں کرمچاری یا ممبر نے اس لڑکے کو دریا میں ڈبو کر مار ڈالا۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح اگر کوئی شخص کسی مجسٹریٹ کو یہ عرضی دے۔ کہ چونکہ میں دیوسماج کا مخالف ہوں۔ اسلئے میرے لڑکے کو دیوسماج کی ستیہ نیچر نے دریا میں ڈبو کر مار ڈالا ہے۔ اسلئے نیچر کو پھانسی پر لٹکا یا جائے۔ تو مجسٹریٹ اسے مذاق سمجھ کر اس کی عرضی کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دے گا۔ جب تک دیوسماجیوں میں سے کسی خاص کرمچاری یا ممبر کو Specify کر کے اس کا نام عرضی دعوے میں درج نہ کرے۔

(۸) دوم جن خوفناک جہادی واقعات کا دیوسماج کے معبود نے ذکر کیا ہے۔ ان سب کے متعلق نیچر نے مہمل شبد یا ... کوئی ...

ہی نہیں سکتا۔ دونش یو کسی خاص وجود یا دیوسماج کے معبود یا ان کے کسی کرمچاری کی ذات پر ہی عائد کرنا پڑیگا۔ ان میں سے ہی کسی کو دوشی ٹھہرانا پڑے گا۔ نہ کہ نیچر کے مہمل شبد کو۔ پھر دیوسماج کے کرمچاری صاحبان فرماویں کہ ایسی صورت میں آپ میں سے کیٔی نہایت مجرمانہ اور گناہ آلودہ جہاد کی تعلیم دینے والے ثابت نہ ہوئے۔

اس کے علاوہ جب نیچر ایک مہمل شبد ہے۔ تو پھر اس میں Intelligence یا Design کے موجود ہونے کے کیا معنے؟ اور نہ ہی اس کا کوئی زندہ ثبوت اس وشنے میں ملتا ہے۔ جب کسی چیز کا اپنا کوئی Concrete وجود ہی نہیں۔ تب اس کا خفیہ انتظام کیا۔ اور اس کی وکاس یا وناش کاری ستیہ شکتیاں کیا۔ یہ ایک بے معنی بات ہو جاتی ہے۔ میرے خیال میں تو بھگوان دیوآتما نے محض اپنے بچاؤ اور اس کی آڑ میں مخالفوں کو دبانے کے لئے ہی نیچر اور اس کی شکتیوں کی دیوار کھڑی کر رکھی ہے۔

(۹) اب آخیر میں جو سوال بھگوان دیوآتما سے اس بارہ میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اور جس کا حل بتلانا ان کے لئے اشد ضروری ہے۔ وہ یہ کہ جنہوں نے بھگوان دیوآتما کی مخالفت کی۔ ان کا دردناک انجام تو ان کی ستیہ نیچر نے ان کے منتقم دل کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنے کسی خفیہ انتظام سے کر دیا۔ لیکن خود دیوآتما کی ذات کے ساتھ اور ان کی دیوسماج میں جو دردناک دُرگھٹنائیں رونما ہوتی رہیں۔ اور اب ہوتی رہتی ہیں۔ یعنے آئے دن دیوسماجیوں میں سے کسی اس یا اس شخص کی موت واقع ہوتی رہتی ہے۔ یا دیوآتما صاحب خود بھی اس دنیا سے چلانا کر گئے ہیں۔ انہیں ان کی ستیہ نیچر کے کن کرشموں میں شمار ہونا چاہیئے۔ مثلاً:۔

(۱) کیا یہ سچ نہیں ہے کہ آپ خود بھگوان دیوآتما ہو کر بھی اکثر دائم المریض رہے۔ اور ایک یا دوسری عذاب دہ بیماری سے کراہتے رہے۔ اور بعض دفعہ موت کی شیاہ تک پہنچ جاتے ... آپ کے ... اور ...

کے سے لئے اپنی سیوا شسروشا کے ... دیتے تھے۔ وہ تو محض ... اس کے علاوہ آپ ان تمام دنیوی ... کے اکثر شکار رہے۔ جو معمولی سے معمولی ... پر نازل ہو سکتی ہیں۔ مثلاً مقدمہ بازی ... باوجود جھوٹ گھڑنے اور چالبازی کی ... کرنے کے آپ کا رگڑے کھانا۔ اور ان ... بعض میں آپ کو آخر کار شکست ... اور آپ پر جرمانے ہونا اور ... کا جاری ہونا۔ ڈگریاں ہونا۔ اور ... میں جا کر عام لوگوں کی طرح گھنٹوں ... انتظار میں رہنا اور جرح کے وقت ... طبیعت کا پریشان ہو جانا اور گھبرا ...

(۲) کیا یہ سچ نہیں؟ کہ آپ کی پہلی ... اور قابل اور نیک دھرم پتنی جی اپنی ... ہی آپ کو داغ مفارقت دے گئیں۔

(۳) کیا یہ سچ نہیں ہے کہ آپ کی دوسری دھرم ... جی بھی بے وقت موت کا شکار ہو گئیں۔

(۴) کیا یہ سچ نہیں؟ کہ آپ کے کئی بچے ... پیٹ سے مردہ پیدا ہوئے یا پیدا ہونے کے ... کم و بیش عرصہ زندہ رہ کر اس دنیا سے چل ... اور کئی روگی اور کمزور انگ لے کر جئے اور ... مصیبتیں جھیل جھیل کر مرے۔ اور ان کی اس ... کے کارن آپ کو اور آپ کے پیاروں کو ان کی ... کے لئے جو مصیبتیں جھیلنی اور راتوں جاگنا ... وہ سب بیان سے باہر ہے۔

(۵) کیا یہ سچ نہیں ہے کہ آپ کے قابل ... کو داغ مفارقت دے گئے

(۶) کیا یہ سچ نہیں ہے کہ آپ کی ایک خاصی ... تعداد اولاد میں سے بہت سے آپ کے جیتے ... بے وقت موت کا شکار ہو گئے۔ اور کئی ... باغی اور متنفر ہو گئے

(۷) کیا یہ سچ نہیں ہے کہ آپ اکثر یہ رونا روتے رہے کہ آپ کو کوئی سچا مددگار اور غمگسار نہیں ... اور آپ اپنے آپ کو اسیہائے ظاہر کرتے رہے۔ اور جیل خانہ کے قیدی سے بھی اپنی اوستھا ... سمجھتے رہے۔

(۸) کیا یہ سچ نہیں ہے کہ آپ مصیبتوں سے گھبرا کر ایک نہیں کئی بار بلاپ کرتے رہے۔

(۹) کیا یہ سچ نہیں ہے کہ آپ کے سب سے زیادہ ... عزیز اور دیو انوراگی دوست اور ایک ... تپ دق سے تڑپ تڑپ کر اور مصیبت کے دن کاٹ کر چھوٹی عمر میں اس دنیا سے رخصت کر گئے۔

(۱۰) کیا یہ سچ نہیں ہے کہ دیوسماج میں خودکشی کی ... وارداتیں ہو چکی ہیں۔

(۱۱) کیا یہ سچ نہیں ہے کہ آپ کی سماج میں ... کے عمل ہوتے رہے ہیں۔ اور آپ کے ... بڑے کرمچاری بھی اس پہلو میں ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سنسار جگت

سماج مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہپور کا سالانہ جلسہ

سماج مٹھہ ٹوانہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء تک سماروہ پوروک دیدک پاٹھ شالہ میں منایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت رامچندر جی سدھانت پنڈت بھگت رام جی بھجنو پدیشک تھا پنڈتہ دروپدی دیوی جی پدھاریں۔ پنڈت جی کے منوہر و مدھر بھاشنوں و بھجنوں کا بڑا اچھا پربھاو پڑا۔ جنتا اسقدر جلسہ میں ہوئی کہ جگہ کی قلت کی وجہ سے کئی بھائیوں دن کھڑا بھی رہنا پڑا۔ بہن دروپدی دیوی اکتوبر کو ابجے گاڑی پر خوشاب سے ریں۔ اُن کے دیاکھیان دن کے ۳ بجے یوں میں ہوئے۔ جن سے اُن میں کچھ جاگرتی ہے۔ رات کو بہن دروپدی جی کا سارگربھت شن عام جنتا میں ہوا۔ جس کا پربھاو بہت پڑا۔ کئی دیکھنے تو یہاں تک کہتے تھے کہ اب جاتی میں بڑی جاگرتی آگئی ہے۔ اگر حالت رہی۔ تو ست یگ کا زمانہ جلدی آ دے گا۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو دیر وار صبح ۹ بجے پنڈتہ دروپدی جی کے پوتر ہاتھوں دیدک پاٹھ شالہ آرمبھ کردی گئی ہے۔ فی الحال استریوں کا پربندھ کیا گیا ہے۔ اور ادھیاپکہ بھی آگئی ہیں۔ نگر نواسیوں تھا آریہ بھائیوں کو جو لاہور کراچی۔ دہلی انبالہ دی شہروں میں نواس کرتے ہیں ہمیں پورن سہیوگ دینا چاہئے۔ تاکہ اپریل تک ہم کم از کم ۳ استریوں کی پڑھائی کا انتظام کر سکیں۔ یگیہ کے پشچات شیش تقسیم کیا گیا۔ پنڈت رامچندر جی نے وید پرچار فنڈ کے لئے جنتا سے اپیل کی۔ فی الحال آریہ پرتی ندھی سبھا کو وید پرچار فنڈ کے لئے مبلغ بیس روپے پردان کئے گئے ہیں۔ راتری کو بہن دروپدی دیوی جی کا بھاشن و آرتی شانتی پاٹھ کے بعد ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے ساتھ جلسہ سماپت ہوا۔ اس جلسہ کی کامیابی کا سہرا جہاں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سر ہے۔ جنہوں نے یوگیہ پرچارک بھیج کر ہمارا اُتسو کامیاب بنایا ہے وہاں ڈاکٹر آدم پرکاش۔ ماسٹر لچھمن چند۔ بابو پربھد یال۔ ماسٹر امیر چند۔ مہاشہ ہنسراج۔ ماسٹر ہیمراج و مہاشہ رُوپ چند جی کا اتی دھنیہ واد ہے۔ جنہوں نے رات دن ایک کرکے نشکام سیوا کرکے آریہ سماج کے وارشک اُتسو کو سپھل بنایا ہے۔ (اپ منتری)

آریہ سماج جنیند کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جنیند جنکشن کا چھٹا وارشک

دھام سے منایا گیا۔ جس میں شری پنڈت پریہ ورت جی دیدواچسپتی تھا لالہ شنام رائے جی ایم۔ اے پنڈت چندر بھانو جی۔ پنڈت ہمر سنگھ جی اور پنڈت برتپال جی تھا مہاشہ ہر یشچندر جی۔ مہاشہ امر سنگھ جی تھا مہاشہ شیونارائن جی آدی اُپدیشک تھا بھجنو پدیشک پدھارے۔ آریہ جنتا نے اُپدیشوں تھا بھجنوں کو بڑے دت چت ہو کر سُنا۔ اس کے اتیرکت وشیش کاریہ اس بار مہلا سمیلن کا ہونا ہے جس میں کنیا گوروکل جنیند کی کنیاؤں نے اپنے اُپدیش تھا بھجنوں دوارا استریوں کو وشیش رُوپ سے اُتساہت کیا۔

اُتسو کی سپھلتا میں جہاں ہمارا ہاتھ سیوا سمتی جنیند شہر نے بٹایا۔ وہاں جنکشن کے آریہ کُماروں نے وشیش طور پر سماج کی سیوا کی۔ جن میں مہاشہ کیول رام جی کا نام قابلِ تحریر ہے۔ (منتری)

آریہ سماج کیمبل پور

شوک پرستاو

(۱) آریہ سماج کیمبلپور پنڈت بھگوانداس کلرک پوسٹل ڈیپارٹمنٹ کے سپتر کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور پنڈت جی سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ مرتک بالک کی آتما کو سدگتی اور پریوار اور سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔

(۲) آریہ سماج کیمبلپور مہاشہ متا سنگھ جی (پوردھ منتری آریہ سماج ہذا) عرائض نویس کیمبلپور کے جوان سپتر مہاشہ سندرداس جی کی اکال مرتیو پر اتینت شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اس دیر لوؤک کو کسی پاپی نے لیٹ رہے میں کلہاڑی سے حملہ کرکے بے وقت موت کا شکار کیا ہے۔ جس سے کہ مہاشہ متا سنگھ جی داُن کے بڑے سپتر وید پنڈت شودت جی ودیا النکار سناتک گوروکل کانگڑی و دیگر سب رشتہ داروں کو ایک سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ساری منتر منڈلی و آریہ بھائی اتینت شوک و دُکھ پرگٹ کر رہے ہیں۔ اور سماج ان کے اس سخت دُکھ میں شریک ہو کر ہاردک ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ مرتک کی آتما کو سدگتی کریں۔ اور شریمان منتری متا سنگھ جی جنکو کہ بڑھاپے کی اوستھا میں پربھی کی اچھا انوسار یہ سخت دُکھ پراپت ہوا ہے شریمان وئید جی اور سب پریوار اور سمبندھیوں کو دُکھ کے سہنے کی شکتی اور شانتی پردان کریں

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کے سماچار

۱۔ گذشتہ ہفتہ ہر روز پراتہ کو چوڑہ منتصل ڈیرہ غازیخاں میں یگیہ ہوتا رہا۔ چوڑہ نواسیوں کی شردھا قابلِ تعریف ہے۔ وہاں کے آریہ سجنوں کا اُتساہ الوکرنیہ ہے۔ یہاں کے آریہ سماج کی ستھاپنا پچھلے سال شری سوامی سیوکانند جی مہاراج نے رکھی تھی۔ یگیہ پردکھشنا کے روپ میں کافی دھن ملا۔ (۲) شریمتی جیتی بائی نے یگیہ کرایا۔ اور عصہ دکھشنا کے رُوپ میں دیئے۔ (۳) شری پنڈت تیرتھ رام جی نے شری تاراچند جی کی سورگیہ پتنی صاحبہ کا انتیشٹی سنسکار کرایا۔ شری تاراچند جی نے عصہ دکھشنا پنڈت تیرتھ رام جی کو دی جو انہوں نے حسب معمول آریہ سماج کو دان دیدیئے۔ (۴) گذشتہ ہفتہ مندرجہ ذیل دان آریہ سماج کو پراپت ہوا:۔

(ا) شری پنڈت جیون لال کی اور سے ۱۰/۔ روپے
(ب) شری لالہ بڈھا رام کی اور سے عہ روپے
(ج) شری لالہ روشن لال کی اور سے للعہ روپے

(۵) آج کے ہفتہ واری ست سنگ میں شری پنڈت تیرتھ رام جی نے ایک منوہر پربھاوشالی۔ اور یکتی یکت دیاکھیان "استری جاتی کے دھارمک ادھکار" پر دیا۔ اور مختلف پرمانوں سے سدھ کیا۔ کہ استری جاتی کو ہون کرنے یگیوپویت دھارن کرنے اور وید پڑھنے کا ادھیکار ہے۔ (اپ منتری آریہ سماج ہذا)

گوجرانوالہ میں رشی اُتسو

آریہ سماج گوجرانوالہ نے دیانند نروان دوس دیوالی کے دن ۲ نومبر ۱۹۳۷ء کو صبح ۸ سے ۱۱ بجے تک بڑے سماروہ کے ساتھ منایا۔ ہون یگیہ کے بعد شریمان لالہ بھیم سین جی وکیل پردھان آریہ سماج کی ادھیکشتا میں نمن درج کارروائی ہوئی:۔

کماری شکنتلا دیوی۔ کماری سوبھاگیہ وتی اور بالک راج کمار کے رشی اُپکار پر منوہر بھجن ہوئے۔ اس کے بعد آریہ کنیا مڈل سکول کی چھاترا کماری بلراج نے رشی بودھ پر سرل بھاشا میں سنکشیپ بھاشن دیا۔ اور اس کے بعد میر محمد بخش صاحب وکیل نے اپنے لیکچر میں بتلایا۔ کہ سوامی جی مساوات اور سوراجیہ کے حامی تھے۔

بعد ازاں شریمان اے۔ ایس ستیارتھی جی کا دیاکھیان ہوا۔ جس میں اُنہوں نے بتلایا۔ کہ سوامی جی ماتری بھاشا۔ ماتری سبھیتا اور ماتری بھومی کے رکھشک تھے۔ بھارت کو جاگرت کر بھارت واسیوں دوارا اینیہ دیشوں میں ویدک دھرم پرچار کی اچھا رکھتے تھے۔ سوامی جی سچے سنیاسی۔ ستیہ ابھیلاشہ برہمچریہ کے اُپدیشک تھے۔ مساوات اور سوراجیہ کے حامی اور کانگریس کے پتھ پردرشک تھے۔ ان دیاکھیانوں کا حاضرین پر بہت اچھا پربھاو پڑا۔ حاضری آشا سے بہت زیادہ تھی۔ چار آنہ مشن فنڈ میں اُنیس روپیہ چار آنہ دان پراپت ہوا۔ انت میں پردھان جی کی طرف سے حاضرین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور یہ رشی اُتسو بڑی کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ (دیشمبر ناتھ منتری)

لاہور چھاؤنی میں رشی اُتسو

(۱) کتھا۔ یہ اُتسو حسب معمول اس ورش بھی بڑے سماروہ سے سماج مندر میں منایا گیا۔ اس کے اُپ لکش میں ۶ دن یعنی ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء سے یکم نومبر تک "Commemoration Volume" "A Homage to Maharishi Swami Dayananda" نامی ضخیم کتاب میں سے دوانوں کے لیکھوں کی کتھا کی گئی۔

(۲) سنکیرتن۔ ۲ نومبر ۱۹۳۷ء کو پراتہ کال صدر بازار کی گلیوں اور کوچوں میں ایشور بھگتی اور رشی جیون سمبندھی بھجنوں دوارا سنکیرتن کیا گیا۔ جس میں آریہ سماج کی بھجن منڈلی کے اتیرکت استری سماج اور کنیاؤں کی اور آریہ کماروں کی بھی بھجن منڈلیاں تھیں۔ غرضیکہ سنکیرتن بلحاظ حاضری اور پرچار بہت کامیاب رہا۔

(۳) اُتسو۔ سماج مندر میں ہون اور پرارتھنا کے بعد راہے صاحب لالہ نول کشور جی کی پردھانتا میں پنڈت کیدار ناتھ جی وئید اور پنڈت لیش پال جی سدھانت النکار کے "رشی جیون اور ہمارا کرتویہ" پر عالمانہ دیاکھیان ہوئے۔ آریہ کماروں نے نظمیں پڑھیں۔ اور کنیاؤں کے منوہر بھجن ہوئے۔

(۴) پرچار اور چار آنہ مشن فنڈ:۔ آریہ سماج کی طرف سے "ستیارتھ پرکاش" نامی ٹریکٹ ہندی اور اردو میں پرشوں اور دیویوں میں مفت تقسیم کیا گیا۔ اور آریہ ویر کے رشی انک بھی آریہ سماج کی طرف سے پریمی سجن پرشوں کی بھینٹ کئے گئے۔ اور چار آنہ مشن فنڈ کے لئے تقریباً ۱۵/۔ روپے اکٹھے ہوئے۔ (منگل سین منتری آریہ سماج)

بقیہ صفحہ ۳

کے ساتھ مرتیو یعنی شریر چھوڑنے کے دُکھ سے پار ہو کر شریر اندریہ اور انتہ کرن روپ ادھین ہوتی کا یہ روپ دھرم میں پریرت کرانے والی سرشٹی کے ساتھ موکھش سُکھ کو پراپت ہوتا ہے۔

اب جو جیو آتما پرکرتی الغرض اسبھوتی اور دکرتی الغرض سنبھوتی دونوں کے واستوک سروپ کو اور اُن کے گن۔ کرم اور سوبھاؤ کو نشچت روپ سے جان لیتا ہے۔ تو وہ یہ دیکھ کر کہ پرکرتی کے گن۔ ست تم اور رج نانا پرکار کے کرموں میں اور سکھوں دکھوں میں ہی پھنسا سکتے ہیں۔ اور سوائے اس کے کہ وہ ادویا یا دشے بھوگوں میں لپٹ کرے یا سنسار کے اندر دھن دولت اور ایشوریہ کی پراپتی یعنی وت ایشنا۔ لوک ایشنا اور پتر ایشنا میں پھنسا کر، شانت رکھے۔ یا زیادہ سے زیادہ سانوک برتی والا بنا کر نسبتاً سکھ کی زندگی بسر کرنے کا موقعہ دے دیوے۔ اور کیا کر سکتی ہے۔ اور جب جیو کو یہ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ تو وید بھگوان کے اس اپدیش کو گرہن کر کے پریہ مارگ کو تیاگ کر شریہ مارگ کی طرف رجوع کرتا ہے جس کا پھل حسب دلخواہ ہوتا ہے یعنی وہ سنبھوتی اور اسنبھوتی کا رہے اور کارن۔ پرکرتی اور دکرتی کو اور ان کے بھِن بھِن گن کرم سوبھاؤ کو جانکر ٹھیک ٹھیک بھاووں کو آنکھوں کے سامنے رکھتا ہوا مرتیو کے دُکھ سے بھی بچ جاتا ہے۔ اور موکھش سُکھ کا بھی بھاگی بن جاتا ہے۔ (ادم شم)

(بقیہ صفحہ ۱۴)

نشان دیتے رہے ہیں۔ جیسے بھائی امر سنگھ صاحب (۱۷) کیا یہ سچ نہیں ہے کہ پہلے سے ہی آپ کے سیکرٹری ڈیرہ ٹانگ کے مالک تو تھے ہی لیکن بعدہ آپ کے اسسٹنٹ سیکرٹری بھی آدھی ٹانگ کٹوا کر ڈیرھ ٹانگ کے مالک بن گئے۔ اور دیو سماج کے ایک سرگرم ممبر سردار گنڈا سنگھ ایک پاؤں کٹوا بیٹھے۔

اب اگر آپ کی ذات اور آپ کی دیو سماج کے متعلق یہ سب واقعات سچ ہوں تو کیا پھر آپ سے سوال ہو سکتا ہے۔ کہ آپکی اور آپ کی دیو سماج کے سمبندھ میں آپ کی ستیہ نیچر کا رکھشا کاری ہاتھ کہاں چرنے چلا گیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ نہ ہی آپ کا کوئی سچ مچ کا زندہ مجسم وجود ستیہ نیچر ہے۔ اور نہ ہی آپ کے دشمنوں کے سمبندھ میں اس کے یہ ستیہ کرشمے۔ یہ سب آپ

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۸۳ء
تمام دُنیا میں مشہور پنساری
مصفّٰی خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

اس مصفّٰی خون دوائی نے ہندوستان بھر میں وہ شہرت پائی ہے۔ کہ جس سے مدت کی مصفّٰی خون پیٹنٹ ادویہ حسرت سے تک رہی ہیں۔ ایسے بے بہا صفات کی جھلک سے کسے اجالا نہیں ہوا۔ پشاور سے رنگون اور گورکھپور سے راس کماری تک کوڑھ کی آتشک نیے چلے پھنسے گنٹھیا۔ خارش۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ ناسور۔ بدن کے سیاہ اور سفید داغوں سے تنگ آئے ہوئے اور دیگر خون اور جلدی بیماریوں کی ہزاروں سندیں اس اکسیر کی اعلےٰ کامیابی کا بدیہی ثبوت ہے۔

قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ ۱؍۸ صرف آزمائیں۔ ہر ایک موسم میں مرد۔ بچے۔ بوڑھے عورت سب کو یکساں مفید ہے۔

پنجاب کے ہر بڑے شہر میں ہر جگہ ۱؍۸ ایک روپیہ آٹھ آنہ قیمت پر مل سکتی ہے۔

کارخانہ قائم شدہ ۱۸۸۶ء
طاعون و دیگر وبائی امراض کو ہٹانیوالی
ہندوستان میں مشہور
خوشبودار لپٹیں لانے والی

ہون سامگری
و
سگندھت دھوپ

ہماری تیار کردہ

ہون سامگری و سگندھت دھوپ نے جو تمام بھارت ورش میں شہرت پائی ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ ٹھیک شاستروکت ودھی انوسار تیار کیجاتی ہے کشمیر کے پہاڑوں سے کاٹھا ساک بوٹیوں کا خرید کیا جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ
ہر بھگوان پنساری
شہر راولپنڈی

گورو کل کانگڑی
کی

پتی وشدّھ ہون سامگری

ہمارے یہاں ویدک ریتی کے انوسار تھا شاستروکت ودھی دوارا ہون سامگری تیار کی جاتی ہے۔ انیک ودوان تتھا پرتشٹھت پرشوں نے اس کے اتم ہونے کے پرشنسا پتر بھیجے ہیں۔ اس لئے ہمارا آریہ بندھوؤں سے انورودھ ہے۔ کہ وہ اوشیہ ہماری ہون سامگری منگوا کر اس سے لابھ اُٹھاویں۔

قیمت:- آٹھ آنہ فی سیر۔ تھوک نرخ پندرہ روپے فی من (بوری میں)

پتہ
آیورویدک فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی (سہارنپور)
(برانچ) گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لاہور

اطلاع عام

آریہ سماجوں۔ آریہ سکولوں اور پاٹھشالاؤں کے کاریہ کرتاؤں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی نے کچھ ایسا کارآمد سا ہتیہ پیدا کیا ہے۔ جو لڑکے۔ لڑکیوں۔ استریوں اور سوادھیائے شیل سجنوں کے لئے بہت اپیوگی سدھ ہو رہا ہے۔ جب کبھی لائبریری کے لئے یا تقسیم انعامات کے لئے یا پاٹھ ودھی تیار کرنے کے لئے کتابوں کی ضرورت ہو تو اس فرم سے سوچی پتر منگوا کر لابھ اُٹھاویں۔ کتابوں کا بہت اچھا سنگرہ ہمیشہ تیار رہتا ہے۔

ملنے کا پتہ
شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی!

نصف قیمت پر
پوران پول پرکاش اردو
تھوڑے عرصہ کیلئے بھاری رعایت

شری منشی علاولپوری ایڈیٹر پرکاش (کھشٹن سیریز) کی یہ وہ زبردست تصنیف ہے جسنے پورانکوں میں تہلکہ مچا رکھا ہے۔ پہلے ایڈیشن کی تھوڑی کاپیاں بچ رہی ہیں۔ آدھی قیمت پر دیجا رہی ہیں جلدی منگوائیں اسی طرح آریہ سماج کیلئے (نارائن سوامی جی) ویدک دھرم کی نضیلت تم رہ آنند بھ (لو اپنشد سار) ادلکار سلوتر ادنار فلاسفی کی دھجیاں ۴ ہر جین مت دپن ۸ مورتی پوجا کی حقیقت ۴ پریم مُرلی ۸ راز مسرت ۶ مشعل ہدایت ۲ جام محبت ۲ بھی آدھی قیمت پر دیجا رہی ہیں۔ پورے سٹ کی قیمت ۳ روپیہ ۹ ہے۔ آپ ایک روپیہ بالاآنہ آدھی قیمت اور محصول ڈاک کل ۲ روپیہ ۲ آنہ بھیجکر منگوائیں۔ ایسی رعائت بار بار نہیں ملتی۔ آج ہی آرڈر بھیجدیں۔

ملنے کا پتہ
منشی علاولپوری ایڈیٹر اخبار پرکاش لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲
L. No 2662

تعلیم وید پاک کی پھیلاؤ ہر طرف
تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف

بیادگار شہید اکبر

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

آریہ مسافر لاہور

ایڈیٹر
چرنجی لال
پریم

چندہ
سالانہ
تین
روپے
(سے)

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ار

جلد ۸	انوار ۹ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۲۵ پوہ سمت ۱۹۹۴ بکرم۔ دیانند آبد ۱۱۳	نمبر ۴۹

۱۳۷۵
ویدک لائبریری آریہ سماج
گوردوسل ...
Ludhiana

درس حیات

داستان عشق اب دل سے بھلانی چاہیے
سرفروشوں کی ہمیں سننی کہانی چاہیے

جس سے اقوام جہاں کو دے یہ اک درس حیات
قوم مردہ کے لئے وہ زندگانی چاہیے

یہ کہا مجھ سے دم آخر شہید قوم نے
تشنہ لب ہوں خنجر قاتل کا پانی چاہیے

حب وطنی کا بساط دل پہ ہو نقش عیاں
سرفروشوں کے لئے بس یہ نشانی چاہیے

قید غم سے چھوٹ سکتی ہے وطن کی عندلیب
کینہ جو صیاد تیری مہربانی چاہیے

شمع پر جلنا پتنگوں کا ہے اک تفسیر عشق
جذب صادق کے لئے سوز نہانی چاہیے

جس میں بہہ جائیں غم و رنج و الم سوز دروں
ہم کو اشک تر کی وہ ندی بہانی چاہیے

ملک کے آزاد ہونے کا ملا ہے پھر پیام
اب ہمیں ملکر خوشی دل سے منانی چاہیے

جل نہ جائیں سوزش درد الم سے جسم و جاں
اے دل محزوں خیال شادمانی چاہیے

روح بھر دے جو تن مردہ میں برق جوش سے
محفل ہستی میں وہ ہندوستانی چاہیے

عشقیہ غزلوں سے روشن ملک کو کیا فائدہ
زندگی بخشے جو ایسی شعر خوانی چاہیے

از سدرشن ٹیالوی بی اے

وید امرت

رگ وید — اتھروید — سام وید — یجروید

راشٹر کی شبھ اکانکھشا

आ ब्रह्मन् ब्राह्मणो ब्रह्मवर्चसी जायतामा राष्ट्रे
राजन्य: शूर इषव्योऽतिव्याधी महारथो जायतां ।
दोग्ध्री धेनुर्वोढानड्वानाशु: सप्ति: पुरन्धिर्योषा
जिष्णू रथेष्ठा: सभेयो युवास्य यजमानस्य वीरो जायतां
निकामे-निकामे न: पर्जन्यो वर्षतु फलवत्यो न
ओषधय: पच्यन्तां योगक्षेमो न: कल्पताम् ॥

بھاوارتھ:- ہے (ब्रह्मन्) ! مہان شکتی والے برہمن ! پرمیشور ! (राष्ट्रे) راشٹر میں (ब्राह्मण:) برہم - وید کا ودوان - گیاتا پُرش (ब्रह्मवर्चसी) برہم ورچسوی دیر بودان ہو (आजायताम) ہو - اور راشٹر میں (राजन्य:) راجا کا پُتر یا کھشتریہ گُن (शूर:) شور (इषव्य:) دھنُردھر - (अति व्याधि) اتی دیگ اور بل سے شترو کو پراست کرنے والا (महारथ:) مہا رتھی - بڑے بڑے رتھ اور ہی دیروں کا سوامی (आजायताम) ہو - (धेनु: दोग्ध्री) گائے بہت دودھ دینے والی (अनड्वान वोढा) بیل خوب بوجھ اُٹھانے میں سمرتھ (आशु: सप्ति:) گھوڑا اتی دیگ وان اور (योषा पुरन्धि:) استری کٹنب کو دھارن کرنے میں سمرتھ ہو (अस्य यजमानस्य) سب کو (जिष्णु: रथेष्ठा:) رتھ پر سفت دیر دے شیل ہو - (सभेय: युवा) سبھا میں سادھو اُتم دکرا اور یُوا - استریوں کے ہردیوں کا گرہن کرنے والا - (वीर:) دیر بودان پُرش - (आजायताम) ہو - (न:) ہمارے راشٹر میں (निकामे-निकामे) پرتیک پراپتھنا کے اوسر پر جب جب بھی ہمیں اوشیکتا ہو - تب تب (पर्जन्य: वर्षतु) میگھ برسے - (न:) ہماری (ओषधय:) اوشدھی - اَن آدی (फलवत्य:) پھل والی ہوکر (पच्यन्ताम) پکیں - (न:) ہمارے راشٹر میں (योगक्षेम:) جو دھن پہلے پراپت نہ ہو - وہ پراپت ہو - جو پراپت ہے - وہ سُرکھشت رہے (कल्पताम)

مراسلات

وید پرچار منڈل کی کوئی ضرورت نہیں

وید پرچار منڈل کے ادھیکاریوں سے پرارتھنا ۲ ماہ ہوئے - مجھے سرگودھا میں مہاشہ تاراچند آریہ منیجر بھارت پستکالیہ سے ملنے کا اتفاق ہوا - بات چیت کے دوران میں انہوں نے مجھے آریہ دیر کا ایک تازہ پرچہ دکھلاتے ہوئے بتلایا - کہ پنڈت مہر چند شرما سمپادک آریہ دیر اب اس دُھن میں ہیں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو چھوڑ کر ایک پرتھک وید پرچار منڈل ستھاپت کریں - پچھلے سپتاہ کا آریہ گزٹ و آریہ مسافر دیکھنے سے معلوم ہوا - کہ اس قسم کا ایک نیا وید پرچار منڈل بن گیا ہے - اور آریہ سماج دھچووالی انارکلی کے سالانہ جلسہ پر اس کا ایک اجلاس بھی منعقد ہو چکا ہے - جس میں چند مہانو بھاوؤں کے بھاشنوں کے پشچات چند پرستاو بھی پاس کئے گئے ہیں - اگر یہ وید پرچار منڈل اپنا لکھش کیول ادیتنک پرچارک تیار کرنا یا بان پرستھیوں کی تعداد بڑھانا سمجھتا - تب تو کوئی آریہ سماج کی سیوا تھی - اگر وید پرچار منڈل کے ادھیکاریوں نے (جو کہ دل بھر کر ورتمان اُپدیشکوں کی نندا کرتے رہتے ہیں - اور سمجھتے ہیں کہ ایسا کرکے وہ آریہ سماج کی کوئی سیوا کر رہے ہیں - اور جو موجودہ وید پرچار کا طریقہ گھرنت سمجھتے ہیں کوئی نیا سادھن وید پرچار کا سوچا ہوتا - تب تو کوئی بات تھی - مگر انہوں نے بھی وہی تنخواہ دار اُپدیشک وبھجنیک رکھنے کا نشچہ کیا ہے - اور اس مطلب کے لئے غالباً دس ہزار روپیہ کا بجٹ اس سال کے لئے سویکار کیا ہے - اس کا مطلب تو یہ ہوا - کہ وہ پرتی ندھی سبھاؤں (جو کہ جتنے الوسع سنتوش جنک کاریہ کر رہی ہیں) کو چھوڑ کر ایک نیا منڈل بنا کر اپنا مطلب سدھ کرنا چاہتے ہیں - جو وید پرچار کا طریقہ انہوں نے سوچا ہے - اُس پر تو آج سے ۵۲ سال پہلے عملدر آمد ہو رہا ہے آپ نے کئی بار رگ وید کے انتم سوکت کا سوادھیائے کیا ہوگا - اس کا ایک منتر ہے -

समानो मन्त्र: समिति: समानी, समानं, मन: सहचित्तमेषाम् ।
समानं मन्त्रमभिमन्त्रये व समानेन वो हविषा जुहोमि समानं चेतो अभिसं विशध्वम ॥

پرماتما دیو اس وید منتر دوارا ایکتا کا اُپدیش اسطرح سے کرتے ہیں - کہ تمہاری سبھا ایک جیسی ہو - تمہارا من ایک وچار سے یکت ہو - اور تم سب کو ایک ہی پرکار کے آنند اور ایک جیسے دیتا ہوں - کہاں تو

وید بھگوان کا یہ آدیش کہ تمہاری سبھا ایک جیسی ہو اور تمہارے من ایک وچار سے یکت ہوں کہاں ہمارا آچرن - ہماری بدقسمتی سے پنجاب میں وید پرچار کرنے کے لئے پہلے ہی دو سبھائیں ہو گئی ہیں - ہم تو انہیں ایک ہی سنگٹھن سے کام کرتے ہوئے دیکھنے کے ابھلاشی ہیں - پر ایک اور ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر تفریق پیدا کر رہے ہیں - اسلئے میں وید پرچار منڈل کے ادھیکاریوں سے پرارتھنا کرونگا - کہ وہ وید پرچار کے سادھن پرتی ندھی سبھاؤں کے سامنے رکھیں - اگر وہ ان کے پروگرام سے متفق نہ ہوں - تو اُس وید پرچار منڈل کو آریہ سماج میں آنریری کاریہ کرتاؤں کو بڑھانے کے سادھنوں پر وچار کریں - میرے پاس صرف ... آتا ہے - اگر مہاشہ جیمنی جی پردھان منڈل اتھوا مہر چند شرما و مہاشہ کرشن جی اس کے متعلق کچھ دینا مناسب جانیں - تو وہ کرپا کرکے وہ پرچہ بھیجنے کی کرپا کریں - تاکہ مجھے وید پرچار منڈل اودیش سمجھنے میں آسانی ہو - آشا ہے وید پرچار منڈل کے ادھیکاری ان کو اسی نظر سے دیکھیں گے - بھاؤ سے پریرت ہوکر یہ چند شبد لکھے گئے ہیں اور اس کا اثر دیکر مجھے کرتگیہ کریں گے -

(موہن لعل اُپ منتری آریہ سماج منٹھ ٹوانہ)

استری اُپدیشکاؤں کی ضرورت

پراچین سمے میں استریاں ودشی ہوا کرتی تھیں جس کا پرنیام یہ ہوا کرتا تھا - کہ ان کی سنتانیں ورڑھ آریہ ہوتی تھیں - پرنتو برہمنوں کے ادھیکار بڑھ جانے کے کارن انہوں نے استریوں کو ودیا بھوشن سے سشوبھت کرنا مناسب نہ سمجھا - آج یہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ پتنی ... بچانے کے لئے انہیں دھارمک شکشا دے کر پراچین دیویاں بنایا جائے - ہماری خوش قسمتی ہے ... پرتی ندھی سبھا کے اردھ شتابدی مہوتسو ... ہی شریمتی شکیل کماری جی پرچارکا کا کاریہ ... ہیں اچھی جاگرتی پیدا کر رہی ہیں - اب ... جی نے بھی سبھا کے سنگٹھن میں کاریہ کرنا ... ہے - اکتوبر ماس میں بہن درد ویدی دیوی ... ہوں ویدک پُتری پاٹھ شالہ کو آریہ ... یہاں پدھاری ہیں - اُن کے آنے سے جہاں ... آرنبھ ہو گئی ہے - وہاں ہم کو انہیں ... ملکر ہون یگیہ کرتی ہیں - یہ سب ... پھل ہے - پرشوں پر بھی ان کی ودوتا ... بھاشنوں و بھجنوں کا اچھا پربھاؤ پڑا ہے -

---

کے لئے سبھا کے آدھین کاریہ کرنے کو تیار ہو جاویں -

(موہن لعل اُپ منتری آریہ سماج منٹھ ٹوانہ)

آریہ سماج پانی پت کو دان

آریہ سماج پانی پت اپنے سالانہ جلسہ پر گورنمنٹ کی سخت نظری کی آزمائش میں پورا اترنے کے بعد جنتا کے ہردیوں میں ایک بڑی ہردلعزیزی حاصل کر رہا ہے جیسا کہ ۵ دسمبر میں آریہ سماج کے دس کے قریب نئے سبھاسد بنے ہیں - اور آریہ کنیا ...

بقیہ کالم ع ۴

... دان ہے - کہ ایسا ہی اُن کے پرچار کا اُتم پربھاؤ باقی جگہوں پر بھی پڑا ہوگا - آپ یہ بھی بھاتی جانتے ہیں - کہ استریوں میں اُپدیشکوں کا اتنا پربھاؤ نہیں پڑتا - جتنا دیویوں کے ویاکھیانوں کا پڑتا ہے - دیویوں میں دیرم پرچار کی بڑی اوشیکتا ہے - کیا ہی اچھا ہو - یدی ۵۰۰ کنیا گورو کل ڈیرہ دون اتھوا کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی پاس شدہ لڑکیاں پرچارکا کا کاریہ کرکے گرہست آشرم کی موجودہ اشانت زندگیوں کو ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدک تریتیہ واد (تثلیث)

(لیکھک :- شری پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم۔ اے)

ویدک تریتیہ واد کا ارتھ یہ ہے۔ کہ ویدوں کے سدھانت الوسار تین چیزیں انادی اور اننت ہیں :- (۱) برہم (۲) جیو (۳) پرکرتی۔ برہم جس کے ایشور۔ پرمیشور۔ پرماتما آدی انیک نام ہیں۔ ایک وِبھو یا سرودیشی۔ گیان وتی تتھا شکتی متی سنگیاہے۔ جو ایک ہے۔ اکھنڈ اور ایک رس ہے۔ اس میں کسی کال یا کسی اوستھا میں بھی کسی پرکار کا پریورتن نہیں ہوتا۔ جیو پری چھِن ارتھات ایک دیشی اور چیتن سنگیا ہے۔ اس کو کرتو۔ بھوکتر تو۔ گیاتر تو۔ دانا تو کہہ سکتے ہیں۔ جیو انیک ارتھات سنکھیا کی اپیکشا اننت ہے۔ ان میں بھِن بھِن کالوں میں پرستھتی کے الوسار گیان کی اپیکشا سے پریورتن ہوتا رہتا ہے۔ ارتھات جیو کا گیان گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ اور اُسی کے الوسار اُس کی بھوکتر تو اور کرتر تو شکتی بھی پربھاوت ہوتی رہتی ہے۔ پرکرتی پرمانوؤں۔ دیش کال آدی مولک اوستھا کا نام ہے۔ انہی کے سینوگ دیوگ آدی دوارا سرشٹی بنتی بگڑتی رہتی ہے۔ پرکرتی جڑ ہے۔ اس میں نہ کرتر تو ہے نہ بھوکتر تو اور نہ گیاتر تو۔ یہ سویم نہ کچھ کر سکتی ہے۔ نہ سُکھ دُکھ کا انوبھو کر سکتی ہے۔ اور نہ اس میں گیان ہے۔ یہ ہُوا ویدک تریتیہ واد کا سادھارن وِورن۔

آریہ سماج ارتھات ویدوں کے سدھانت کی یہ ایک وشیشتا ہے۔ جو انیہ دھرموں کے سدھانتوں سے بھِن ہے۔ پہلے یہ بتا دینا چاہیئے۔ کہ یہ بھِنتا کہاں ہے۔

یوں تو سبھی دھرم جیو۔ برہم اور جڑ جگت کو مانتے ہیں۔ سرشٹی کی ورتمان اوستھا میں یہ بھید اتنا پرتیکش اور سپشٹ ہو جاتا ہے۔ کہ کوئی اس کا ورودھ نہیں کر سکتا۔ آپ کسی دھرم اولمبی کو اوپاسنا کرتے دیکھئے۔ وہ اپنی ستا کو مانتا ہے۔ اپنے اوپاسیہ دیو کی ستا کو مانتا ہے۔ اور ان دونوں سے اتر کر اُن چیزوں کی ستا کو بھی مانتا ہے۔ جن کی پراپتی کے لئے اتھوا جن سے بچنے کے لئے وہ اپنے اوپاسیہ دیو سے پرارتھنا کر رہا ہے۔ اس پرکار تین سنگیائیں ہو گئیں۔ ایک اوپاسک ارتھات جیو۔ دوسرا اوپاسیہ ارتھات برہم۔ تیسری انیہ چیزیں جن کو وہ لینا یا چھوڑنا چاہتا ہے۔ یہاں تک کسی کا کچھ بھید نہیں ہے۔ پرنتو بھید چلتا ہے ان تینوں کے سمبندھ سے۔ ارتھات الپگیہ جیو۔ سروگیہ برہم۔ اور اگیہ ارتھات سرو تھا گیان شونیہ جڑ جگت میں کیا سمبندھ ہے۔ کیا یہ تینوں وستوئیں انادی اور اننتا بھِن ہیں یا کسی سمیہ یا کسی اوستھا میں وہ ایک تھیں۔ اور کسی کارن سے اُن میں بھید پڑتا گیا۔ اس وشے میں بھِن بھِن دھرموں ... برکار کے سدھا[illegible]

(۱) وِورت واد۔ (۲) گُن پریام واد۔ (۳) آرمبھک واد۔ ان کی موٹی موٹی ویاکھیا پر وچار کیجئے۔

अतात्विको ऽन्यथा भावो विवर्त इत्युच्यते ।

ارتھات جو وستو نہ ہو اور پرتیت ہوتی ہو۔ اُس کو وِورت کہتے ہیں۔ رسی میں سانپ۔ سیپ میں چاندی اور ریت میں جل اس کے اُداہرن سوروپ ہیں ارتھات جب کوئی اندھیرے میں پڑی ہوئی رسی کو سانپ سمجھ لیتا ہے تو وستو تا وہاں سانپ کا نام تک نہیں۔ پرنتو وہ رسی ہی اس کو سانپ پرتیت ہونے لگتی ہے۔ سانپ نہیں تھا۔ پرنتو سانپ پرتیت ہوتا ہے۔ اور اُجالے میں دیکھنے سے پھر سانپ کی پرتیت نہ رہے گی۔ یہی وِورت ہے۔

گُن پریام واد کہتے ہیں کسی وستو کا بدلکر اوستھانتر کو گرہن کر لینا۔ جیسے جل برف بن جائے یا برف پگھل کر جل بن جائے۔ جل برف نہیں ہے نہ برف جل ہے۔ پرنتو جل ہی بدل کر برف روپ ہو گیا ہے یا برف ہی بدل کر جل روپ ہو گئی ہے۔

تیسرا سدھانت ہے آرمبھک واد کا۔ ارتھات جیسے الگ الگ اینٹوں کی سنکھیا ہے۔ جب اینٹوں کو جوڑ دیا گیا۔ تو مکان بن گیا۔ ان تینوں سدھانتوں کے لئے سرشٹی میں درشٹانت مل جاتے ہیں۔

آریہ سماج ان تینوں سدھانتوں کو ٹھیک مانتا ہے۔ پرنتو بھید اتنا ہے کہ آریہ سماج کی درشٹی میں یہ تینوں سدھانت ایکانگی ہیں۔ سرو تنتر نہیں۔ ارتھات وِورت۔ پریام تتھا آرمبھک تینوں ہم کو نتیہ پرتی ملتے ہیں۔ بھول یہ ہے کہ لوگ ایک واد کو سبھی چیزوں پر لاگو کرنا چاہتے ہیں اس کو کچھ اور سپشٹ کر دیا جائے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ مجھے رسّی کا سانپ معلوم ہوتا ہے یا سانپ کی رسی معلوم ہوتی ہے۔ اتنے انش میں تو وِورت ٹھیک ہی ہے۔ پرنتو یہ کہنا۔ کہ میں سدا سانپ کو رسّی یا رسّی کو سانپ سمجھتا ہوں یہ ٹھیک نہیں۔ یدی سدا رسّی کو سانپ سمجھا جاتا یا سدا سانپ کو رسّی سمجھا جاتا۔ تب تو کوئی یہ بات بھی نہ کہہ سکتا۔ کہ میں رسی کو سانپ سمجھتا ہوں یا سانپ کو رسّی۔ اُسی سے وِورت کی ویاکھیا بھی نہ ہو سکتی۔ اسی پرکار سونے کا

انگوٹھی میں پریورتت ہو جانا پریام اوستھا ہے۔ پرنتو جب کوئی ریت کو دُور سے جل سمجھ بیٹھے یا جل کو ریت تو ریت اور جل میں پریام اور پریامی کا سمبندھ نہیں ہے۔ اسی پرکار دس کڑیوں سے مل کر ایک زنجیر بن جانا یا ایک ہزار اینٹوں سے مل کر ایک دیوار بن جانا یہ تو آرمبھک ہے۔ پرنتو آکسیجن اور ہائیڈروجن مل کر جب جل بنتا ہے۔ تو اس کو آرمبھک نہیں کہتے۔ کیونکہ اینٹوں کا مل کر دیوار بن جانا ایک بھِن پرکار کا ہے جس کو سادھارن لوگ اور ودوان کو رسائنک سینوگ کہتے ہیں۔ پچاس اینٹیں مل کر بھی اینٹیں ہی رہتی ہیں۔ پرنتو جل کی اوستھا آکسیجن اور ہائیڈروجن دونوں کی اوستھا سے بھِن ہے۔ اسلئے یہ کہنا کہ کیول وِورت واد سے ہی یا کیول پریام واد سے ہی یا کیول آرمبھ واد سے ہی ہم سرشٹی سمبندھی سمست گتھیوں کو سُلجھا دینگے۔ بڑی بھاری بھول ہے۔ اور اسی بھول کے کارن بھِن بھِن وادوں میں جھگڑا ہے۔

وِورت وادی کہتا ہے کہ کیول ایک اور مولک ستا ایک برہم ہے۔ برہم سے اتر کوئی وستو نہ تھی۔ نہ ہے۔ نہ ہوگی۔ رہا جیو بھاو یا جڑ بھاو۔ یہ وِورت ہے ارتھات ہے نہیں۔ کیول پرتیت ہوتا ہے۔ آریہ سماج کہتا ہے۔ کہ یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یدی برہم سے اتر کوئی ستا نہیں ہے تو وِورت کیول برہم کو ہی ہو سکتا ہے۔ ارتھات برہم ہی بھول سے اپنے کو کچھ اور سمجھ سکتا ہے۔ اس میں دو دوش ہیں۔ پرتھم تو مولک دوش ارتھات جب تک برہم سے اتر کوئی وستو ہے ہی نہیں۔ تو برہم بھول سے بھی اپنے کو انیہ نہیں سمجھ سکے گا۔ یدی سانپ نہ ہوتا۔ تو کوئی بھول سے بھی رسّی کو سانپ نہ سمجھتا۔ یدی چاندی الگ کوئی وستو نہ ہوتی۔ تو کوئی سیپ میں چاندی نہ سمجھتا۔ دوسرا دوش یہ ہے کہ یدی برہم بھی بھول یا اپرادھی ہو سکتا ہے۔ تو کوئی دوش رہت گیان متی سنگیا رہ نہیں جاتی۔ جس کی اپیکشا سے ایک کو گیان اور دوسرے کو بھرم کہہ سکیں۔ بھرم بھی گیان کی اپیکشا رکھتا ہے۔ کچھ لوگ برہم سے انیہ کسی انادی ستا کو نہیں مانتے۔ پرنتو برہم سے ہی انیہ سب وستوؤں کا بننا مانتے ہیں۔ جیسے عیسائی اور مسلمان کہتے ہیں۔ کہ ایشور ہی ایشور انادی ہے۔ انیہ سب وستوئیں اُس نے بنائی ہیں۔ پرنتو ان ستوں کے سدھانتوں

کی دارشنک بنیاد بڑی اپرپکّت ہے۔ انہوں نے کبھی سوچنے کا پریتن نہیں کیا۔ کہ "بنانے" کا کیا ارتھ ہے۔ یہ وِورت تو وہ مانتے نہیں۔ پرنتو پریام بھی نہیں مانتے۔ ارتھات اُن کا نہ تو یہ سدھانت ہے کہ برہم سرشٹی کے رُوپ میں پرنت ہوتا ہے یا نہیں۔ اور نہ یہ مانتے ہیں۔ کہ برہم ہی سویم سرشٹی کے رُوپ میں پرنت ہو جاتا ہے۔ آرمبھک کا پرشن ہی نہیں اُٹھتا۔ کیونکہ آرمبھ کے لئے پہلے کئی چیزیں چاہیئیں۔ پھر کس پرکار ایشور نے سرشٹی بنائی؟ اس پر یہ لوگ وچار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ تو شابدک بھول بھلیاں پر مگن ہیں۔ ارتھات ایشور ہی سب کچھ ہے۔ ہم کچھ نہیں۔ ایشور نے ہی ہم کو بنایا ہے۔ وہی ہمارا کرتا دھرتا ہے۔ ایشور نتیہ ہے۔ ہم انتیہ ہیں۔ ایشور ہی سب سے پہلے تھا اور سب کے پیچھے رہے گا۔ ہم تو اُتپن ہوئے ہیں۔ پہلے نہ تھے۔ پیچھے رہیں گے۔ یا نہ رہیں گے۔ یہ پتہ نہیں۔ یدی اُن سے پوچھا جائے کہ ایشور نے سرشٹی کس چیز سے بنائی؟ تو وہ کہتے ہیں: "یہ پرشن ویرتھ ہے! منش کو اوشیکتا ہے۔ کہ کسی چیز کے بنانے کے لئے اُپادان کو چاہیے۔ ایشور کا ایشور تو کیا یدی وہ بنا اُپادان کے نہ بنا سکے"۔ یدی اُن سے پوچھو "کس پرکار؟ کیا کوئی درشٹانت بھی ہے؟" تو اس کا اُتر کچھ نہیں۔ وہ اُپادان کے نتیہ کو مان کر ایشور کا اپمان نہیں چاہتے۔ پرنتو وہ بھول جاتے ہیں۔ کہ آج کل بھی ایشور بنا اُپادان کے کچھ نہیں بناتا۔ ایشور بھاپ بناتا ہے جل سے جل بناتا ہے آکسیجن ہائیڈروجن سے۔ شریروں کو بناتا ہے تتوں سے۔ آج کل جتنی وستوئیں ایشور کی بنائی مانی جاتی ہیں۔ وہ سب ہی تو اُپادان کارن رکھتی ہیں۔ یہ ایشور کا ہی تو نیم ہے کہ پرتیک کاریہ کے لئے اُپادان چاہیئے۔ یدی ایشور بنا اُپادان کے سرشٹی بناتا۔ تو سرشٹی کا نیم ہی یہ ہوتا۔ کہ اُپادان کے بنا کاریہ ہو سکتا۔ پھر کیا تھا؟ بنا جَو کے بیج کے جَو اُگتا اور بنا چنے کے بیج کے چنا۔ کم از کم جو برکش ایشور اُگاتا ہے۔ اُس کو تو بیج کی اوشیکتا نہ پڑتی۔ یہ لوگ بھول جاتے ہیں۔ کہ نیم تو وہی ہے۔ جیسے تو اُن کا انوکرن مات کرتا ہے۔ پھر یہ ہے کہ یدی ایشور ہی نتیہ ہو تو ایشور کس کے لئے سرشٹی رچے؟ یدی کہو اپنے لئے تو اس سے اُس کی اپورنتا تتھا کمی پرکٹ ہوگی کیا یہ کم اپمان کی بات ہے؟ وستوتا کیول ایشور کے ہی نتیہ ماننے میں اتنی اُلجھنیں ہیں۔ کہ ان سے چھٹکارا پانا کٹھن ہے۔ سرشٹی کی اوستھا پر دھیان کیا جائے تو سپشٹ ہو جاتا ہے کہ ایشور اس کو اپنے لئے نہیں بناتا۔ جیووں کے لئے بناتا ہے۔ جو سرشٹی ایشور نے اُپادان پرکرتی سے بنائی۔ وہ جیو کے سُکھ کے لئے۔ جیو کے وکاس کے لئے

آریہ سماج کے لئے ایک لمحہ فکریہ

(از مہاشہ پریم چندر آریہ سیوک گورودت بھون لاہور)

اس بات کو آج ساٹھ سال کے قریب بیتنے کو آئے۔ جب مہرشی دیانند نے آریہ سماج کے پرچار کی ستھاپنا کی۔ اور ویدک دھرم کا ناد بجایا۔ عوام کو وید کی طرف بلایا۔ اور پراچین سبھیتا اور سنسکرتی کے سرکھشن کے لئے آریہ بھائیوں کو اُدیت کیا۔ رشی دیانند کا سندیش کیول ماتر اتنا ہی نہیں تھا۔ کہ اُسے بہرے کانوں سے سُن لیا جائے۔ بلکہ عملی طور پر اس سندیش کے لئے جیون بنانے کی ضرورت تھی۔ اور آریہ جیون کے آدھار پر دیش اور جاتی کی بہبودی کا ہونا یقینی تھا۔

پوری نصف صدی میں عوام کی بہبودی اور فلاح کے سلسلہ میں آریہ سماج نے کئی مہتم بالشان کام بھی کئے۔ اور آریہ سماج کے پیروؤں نے وہ کچھ کر دکھایا۔ جو انیسویں صدی کے اواخر میں خیال میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ لیکن جو کچھ ہوا اور ہو چکا ہے۔ اس کو ہی کافی خیال کرنا اور آریہ سماج کے مشن کو اس سے آگے لیجانا کتنا ضروری ہے۔ اس کے لئے عوام کی طبعی حالت اور سماجی زندگی ہی دیکھ لی جائے۔ خیالات اور جذبات کی ہی نہیں بلکہ معتقدات کی اصلاح کے سلسلہ میں تنقیدی چیز سے آریہ سماج نے ایک وسیع میدان تیار کیا۔ مگر دیکھا جاتا ہے۔ کہ اس ضمن میں آریہ سماج کو جہاں بہت کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہاں تنقید کے طریقہ کو زیادہ لطیف بنانے کی ضرورت ہے۔

ان تمام امور کے برعکس آج مجھے جو کچھ لکھنا ہے۔ وہ صرف آریہ سماجیوں کے لئے ہی ہے۔ بلکہ آریہ سماج کے پرچار کو وسیع تر کرنے کی ضرورت ہے۔ سکولوں۔ کالجوں اور گورو کلوں کے ذریعہ ہم نے جو کچھ کام کیا ہے۔ وہ بھی اتنا ہے۔ کہ اس پر بجا طور پر ناز کیا جا سکے۔ مگر آریہ سماج کے مشن کو جاری ہوئے کافی عرصہ ہوتا ہے۔ مگر اس سلسلہ میں آریہ سماج یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اُس کے پاس اپنے خیالات کی اشاعت اور پرچار پراپیگنڈہ کے لئے کسی بھی زبان میں ایک بھی روزانہ اخبار ہو۔ پریس کی طاقت آج سب سے بڑی قوت مانی گئی ہے۔ ہمارے پرچار نے اس سلسلہ میں کون قدم اٹھایا۔ ہفتہ وار اور پندرہ روزہ اخبارات چند ایک ہیں۔ جو صرف انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں نہ ہونے کے برابر نام کو ہی ہیں۔ روحانی خوراک مفید لٹریچر تیار ہوتی ہے۔ مگر آسان اور سہل ترین اشاعت کے سلسلہ میں آریہ سماج نے

ابھی تک بہت تھوڑا کام کیا ہے۔ چند آریہ بھائیوں نے وقتی لٹریچر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر اس ضمن میں یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ٹھوس لٹریچر کے تیار کرنے میں آریہ سماج نے کوئی اہم قدم اٹھایا ہو۔ ویدوں کے سمبندھ میں کونسا کام ہوا۔ بیچ در بیچ خیالات کی تفسیروں کے لئے شور اٹھتا ہے۔ پر بھر بھگتوں اور ایشور کے پیاروں کے لئے آریہ سماج کے پاس روحانی خوراک بہم پہنچانے کا بھی مکمل سامان تیار نہیں ہوا۔ گو دیکھا جائے۔ تو صرف یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ رشی دیانند نے آریہ سماج کے پرچار کے لئے صرف یہی کام مقرر کیا تھا۔ کہ وید مقدس کا پیغام عوام تک پہنچایا جائے۔ اور عوام کے خیالات کی اصلاح اور بہبودی کے کام کئے جائیں۔

ان تمام اہم کاموں کے برعکس دیکھا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے مشن کی پرواہ اُن لوگوں کو نہیں رہی۔ جو برسوں اس کے مشن کی باگ ڈور سنبھالے کام کرتے رہے۔ آریہ سماج کے کاز کو مفید بنانے اور ویدک دھرم کی اشاعت کے سلسلہ میں کوئی مفید قدم اٹھانے کی بجائے دیکھا جاتا ہے۔ کہ عوام کی کشش بھی اتنی پر امید دکھائی نہیں دیتی۔ جتنی ہونی چاہیئے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ صرف کیتھلک چرچ جس کے خلاف یوروپ میں برسوں جنگ کے شرارے بلند ہوتے رہے۔ پوپ اور پوپ اعظم کی طاقت کو نابود کرنے کی کافی کوششیں ہوئیں۔ مگر دیکھیئے۔ اس کے مشن نے دنیا کے چپہ چپہ پر اپنا جھنڈا اگاڑا ہوا ہے۔ صرف پانچصد تین ایسے ٹرینگ سکول ان کے پاس ہیں۔ جہاں مشنری تیار کئے جاتے ہیں۔ اور جن سے نکلے ہوئے جانفروش مشنری عیسائیت کا ڈنکا بجا رہے ہیں۔ تبلیغ اور اشاعت مذہب کے سلسلہ میں ۱۸۰۸ ہیڈ پرچارک کام کر رہے ہیں معمولی اپدیشکوں کی تعداد ۸۷۵۵ ہے۔ استری پرچارکوں کی تعداد پچاس ہزار پانچ سو پچپن ہے۔ اس تمام اشاعتی سلسلہ کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے ۲۰۴۱ کلرک کام کر رہے ہیں۔ آپ اندازہ لگایئے۔ کہ جہاں اتنا بڑا دھارک کام چل رہا ہے وہاں اپدیشکوں اور پرچارکوں کو کتنی ایک قسم کی بود و ماند کی سہولتیں بھی چرچ کی طرف سے دی جاتی ہیں۔ اور دیکھئے۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ لارڈ اردن سابق وائسرائے ہند نے لنڈن

میں مذہبی نہیں مذہب کے پردہ میں مجلسی اصلاح کے خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوستان کی دیہات سدھار تحریک کی قسم کی ایک سوسائٹی قائم کی ہے۔ اور اس سے واقفیت بہم پہنچانے کے لئے ہندوستان کے تمام نئے اور پرانے افسران کو مدبری طور پر اس کا ممبر بننے کی تحریک رکھی ہے۔ اور اس مشن کی افتتاحی رسم لارڈ لنگڈن سابق وائسرائے ہند کے ہاتھوں ہوگئی ہے۔ کہ ہندوستان کے دیہات کو مسیحیت کا پیغام پہنچایا جائے۔ آریہ سماج کے بڑے بڑے لیڈروں نے انفرادی یا اجتماعی طور پر کسی ایسے مشن کی سکیم کو تیار کرنے کے سلسلہ میں ابھی تک کوئی قدم اٹھایا ہے۔ جس سے دیہات کے خوابیدہ لوگوں کو ویدک دھرم کا سندیش پہنچایا جا سکے۔ کیا اس استفسار کے جواب میں ایک واضح جیب نہیں دکھائی دیتی۔

میرا خیال ہے۔ کہ آریہ سماج کے سہل اور آسان ترین پیغام کو جو عوام کی فلاح اور اصلاح تک ہی محدود ہو۔ اگر کوئی مفید قدم اٹھایا جائے۔ اور آریہ سنسکرتی کی رکھشا کے لئے آریہ سماج نئے نئے میدان تیار کرنے کی کوشش کرے۔ تو آریہ سماج ہر دلعزیز ہو سکتا ہے۔ اور عوام اس سے زیادہ محبت کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ ملک میں روپے کی کمی نہیں۔ کام کرنے والے اور آریہ سماج کے مشن کو آگے لے چلنے والوں کی ضرورت ہے۔ بلند اور بے ہنگام خوشنما نعرہ فضول ہے ٹھوس اور مفید کام کے لئے اتنا وسیع و عریض میدان باقی ہے۔ جہاں ابھی تک آریہ سماج کا نام تک نہیں پہنچا۔ نہ ہی آریہ سماج نے ابھی تک ایسا قدم اٹھایا ہے۔ کہ جس سے ملک کی توجہ اور ملک کے نوجوانوں کا خیال اس طرف منعطف ہو سکے۔ آریہ سماج نے ہندوستان میں بھی ابھی تک کوئی ایسا مہتم بالشان کام نہیں کیا۔ جو دنیا کی نظروں کو اس طرف متوجہ کر ڈالے۔ کیتھلک چرچ کی رپورٹ جوان دنوں میری نظروں کے سامنے آئی۔ تو پتہ چلا۔ کہ دنیا میں کوڑھیوں اور خرابیوں کے علاج کے لئے ہی ان کے پاس ایک سو آٹھ سنٹر ہیں۔ اور ایک ہزار نو سو اکہتر یتیم خانے ہیں۔ یہاں حالت یہ ہے۔ کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے۔ اس کے سلسلہ میں بھی اُداسی اور نا اُمیدی کے پل باندھے جاتے ہیں۔ اُمید اور یقین پر دنیا فتح ہو سکتی ہے۔ لیکن دھارک خیالات کی تیاری کے سلسلہ میں یہ خیال رکھنا کہ نا امیدی اور یقین سے ہماری باتیں آریہ سماج کے مشن کو آگے لیجائیں گی۔ یہ قطعاً لاحاصل کلام ہے۔ آریہ سماج نے ابھی تک جو کچھ کیا ہے اور کر رہا ہے وہ غربت اور سرمایہ کے بغیر ہو رہا ہے۔ اگر سرمایہ دار آریہ سماج کو امداد دیں۔ تو آریہ سماج کا مشن کہیں تک ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ آریہ سماج کے چرچے کو پھیلانے اور عوام تک پہنچانے کے لئے ہر ایک آریہ بھائی کو کسی دوسرے کی

امداد کے بغیر مشنری سپرٹ دھارن کرنی چاہیئے۔ آریہ سماج مشنری دھرم ہے۔ آریہ سماج کا ہر ایک ممبر مشنری ہونا چاہیئے۔ ... واقفیت کے ساتھ ساتھ مجلسی اصلاح کے لئے اُسے مقامی طور پر ایسی جد و جہد کرنی چاہیئے جس سے اعتقادی اور عملی طور پر آریہ سماج کو آگے لیجانے کا کام ہو سکے۔ جہاں جہاں آریہ سماجیں قائم نہیں ہیں وہاں پہنچنا چاہیئے۔ بڑے بڑے مندروں کی ضرورت نہیں ہے پرماتما کی اس وسیع اور سرسبز زمین کس لئے ہے۔ خیالات پیدا کرنے اور عوام کو سدھارنے کی ضرورت ہے۔ جب کسی بھی گاؤں میں آریہ سماج کے خیالات پہنچیں گے۔ تو وہاں آریہ کی زندہ تصویریں تیار ہو جائیں گی۔ آریہ سماج کا کشتر بڑھتا چلا جائے گا۔ دھرم گھر میں بیٹھنے سے نہیں بڑھا کرتے۔ اور نہ ہی لفظی بحث ان کی اشاعت کا باعث ہوا کرتی ہے خیالات کو پلٹ دینا اور جذبات کو نئے رنگ میں شرابور کر ڈالنا ہی دھارک خیالات کی نشر و اشاعت کا باعث ہوا کرتا ہے۔

آریہ سماج کے فدائیوں کو نظری امور کے برعکس عملی پروگرام کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اور پرچار کے چھوٹے چھوٹے سنٹر بنانے چاہیئیں جس سے آریہ سماج عوام تک پہنچے۔ آریہ سماج کے مشن کو وسیع کرنے کے لئے نئے نئے صیغے تیار ہونے چاہیئیں۔ اور اُن کو چلانے کے لئے بلیغ حکمت کو عمل میں لانا چاہیئے۔ ورنہ جس رفتار سے اس وقت کام ہو رہا ہے۔ اس سے تو آریہ سماج کے پرچار کو عوام کا پرچار نہیں بنایا جا سکتا۔

لوکمانیہ تلک کے امولیہ وچن

لوکمانیہ تلک نہ صرف بھارت کے پولیٹیکل لیڈر ہی تھے بلکہ وہ ایک ادھیہ کوٹی کے ودوان بھی تھے۔ ذیل میں ہم ان کے چند واکیہ درج کرتے ہیں۔ جو ان کی زندگی بھر کے تجربہ کا نچوڑ سمجھنے چاہیئیں۔

۱۔ سوراجیہ ہمارا پیدائشی حق ہے۔ کسی کو دھکیلا نہیں۔ کہ ہمیں اس ... سے وچنت رکھے۔

۲۔ دھرم راشٹریتا کا تنو ہے۔ یہ دونوں الگ نہیں ہیں۔

۳۔ راج نیتی میں کمزور انسان کا کوئی استھان نہیں ہے۔ سوراجیہ کی کھوشناؤں پر بیٹھا لیپ کیا جاتا ہے۔ اور دیسی اُدرتا کہی جاتی ہے

۴۔ اپنے دیوتاؤں کی پوجا کرنے کی آتیت ... ہے۔ اس سے ہماری راج نیتک ... کی پورتی میں بڑی بھاری مدد ملے گی۔

۵۔ اگر یہ بات ٹھیک ہوتی۔ کہ ہندوستانی سوراجیہ کے یوگیہ نہیں ہیں۔ تو بھارت کے انہاس میں ہندوستانیوں کے ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار

آریہ مسافر لاہور

مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۳۸ء

آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کی سورن جینتی

(از پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

اُتر بھارت میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے
اور آریہ سنسکرتی کی رکھشا کرنے میں آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب اور سنیکت پرانتیہ آریہ پرتی ندھی
سبھا نے جو شاندار کام کئے ہیں اُسے کوئی بھی
اتہاسک (مورخ) نہیں بھلا سکتا۔ پنجاب پرتی
ندھی سبھا اپنا اردھ شتابدی سمارہ ۱۹۳۵ء
میں منا چکی ہے۔ اس سال میرٹھ میں آریہ پرتی ندھی
سبھا سنیکت پرانت نے بڑے دھوم دھام سے اپنی جینتی
میں ۲۲ر دسمبر سے ۳۱ر دسمبر ۱۹۳۷ء تک نوچندی
کے وشال میدان میں اردھ شتابدی کا سمارہ
بڑی شان کے ساتھ منایا
سنیکت پرانتیہ پرتی ندھی سبھا کے نمنترن آنے
پر پنجاب پرانتیہ سبھا کی طرف سے پرتی ندھی روپ
میں مجھے وہاں سملت ہونے کا اوسر پراپت ہوا
سنیکت پرانتیہ پرتنیک آریہ سنستھا کے پرتی
ندھی وہاں سملت ہوئے تھے۔ آریہ سماجوں کے
پرتی ندھی بھی بھاری تعداد میں شامل ہوئے۔
گوروکل برنداون۔ گوروکل کانگڑی اور کنیا گوروکل
ڈیرہ دون اور کنیا گوروکل ہاتھرس مہاودیالیہ
جوالا پور۔ گوروکل بھینسوال نے سنچالک بھی اس
سمارہ میں اپستھت ہوئے۔
سنیکت پرانتیہ پرتی ندھی سبھا کا یہ اردھ
شتابدی سمارہ سنیکت پرانت کے آریہ سماجک
آندولن کا جیتا جاگتا چتر تھا۔ آریہ سماج کے
پرسدھ ودوان سنیاسی دیا کھیا تا و دور دور استھانوں
اور پرانتوں سے پدھارے تھے۔ پنجاب کی طرف
سے آچاریہ رام دیو جی۔ آچاریہ ودیا وتی جی کنیا
گوروکل ڈیرہ دون۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت
پریہ ورت جی۔ شری نارائن سوامی جی۔ شری بابو
گھنشیام سنگھ جی۔ پردھان سارودیشک سبھا
شری سوامی سرو دانند جی۔ شری پنڈت رام چندر جی
دہلوی۔ شری پنڈت برہم دت جی جگیاسو۔ شری پنڈت
ایودھیا پرشاد جی۔ پرنسپل دیوان چند جی۔ پنڈت
ساتہ دیکھی جی آدی مہا پرش پدھارے تھے۔ انگریزی

جنتا کو اپنے منوہر اُپدیشوں تتھا درشنوں سے کرتارتھ
کیا۔ ایکزٹ آریہ جنتا کے آتمک اور مانسک منورنجن
کے لئے وید سمیلن۔ آریہ سمیلن۔ ورن ویوستھا سمیلن
کئے گئے۔ اس موقعہ پر گوروکل برنداون کا وارشک
اُتسو بھی منایا گیا۔ نئے سناتکوں کا دیکشانت
سنسکار سمارہ کے ساتھ ہوا۔ شری ڈاکٹر گوکل چند
جی نارنگ نے دیکشانت بھاشن دیا اور نو سناتکوں
کو آریہ سنسکرتی کا پرچارک بننے کی پریرنا کی۔ اس
اوسر پر ۲۶ر دسمبر کو جو جلوس نکالا گیا۔ وہ اس
سمارہ کے انوکول تھا۔ میرٹھ نواسیوں کے لئے
وہ اقبوت پورو سمارہ تھا۔ دو اڑھائی میل لمبا
جلوس بھجن منڈلیوں کے ساتھ کیرتن کرتا ہوا آریوں
کے اُتساہ کا مورت روپ تھا۔ خاص کر انبالہ کے
آریہ بھائیوں کی بھجن منڈلی رائے صاحب
امرت رائے جی سبھا اُپ پردھان کے نیتریتو میں
درشکوں کو وشیش روپ سے آکرشت کر رہی
تھی۔ اس منڈلی کا پنجابی دھارمک جوش دیکھنے
لائق چیز تھی۔ اسی پرکار سے کنیا گوروکل ڈیرہ
دون کی کنیاؤں کی سنکیرتن منڈلیاں بھی جنتا میں
دھارمک جوش کو وشیش روپ سے سنچارت کر
رہی تھیں۔ یہ جلوس شان اور سمارہ کے ساتھ
میرٹھ کے بازاروں میں سے ہوتا ہوا نوچندی
کے میدان میں پہنچا۔ اردھ شتابدی سمارہ کے
لئے نوچندی کے وشال میدان میں گھاسی رام نگر
بسایا گیا تھا۔ اس میں ضلع وار آریہ پرشوں کے
ٹھہرانے کے لئے خیمے لگائے گئے تھے۔ نوچندی
کے میدان میں ہر سال میلہ لگتا ہے اسی بھانتی
پر بازار لگائے گئے تھے۔ بازاروں کی رونق خوب
تھی۔ ۲۹ر دسمبر کو جینتی دوس منایا گیا۔ کیمپوں اور
بازاروں میں

دیپ مالا

کی گئی۔ اس دن آریہ پرتی ندھی سبھا کے سمر جیوتی
کے نئے شری نارائن سوامی جی کی ادھیکشتا میں
دھن کے نئے اپیل کی گئی۔ تک بھاگ ۱۸ ہزار

نقد تھا اور عددوں کی صورت میں ملا۔ کل ۸۰ ہزار
روپیہ کی راشی پراپت ہوئی۔

پردرشنی (نمائش) اور ٹورنمنٹ

اس موقعہ پر ایک پردرشنی (نمائش) بھی
لگائی گئی تھی۔ انہی دنوں میرٹھ کے نانک چند والی
سکول میں شردھانند ٹورنمنٹ کیا گیا۔ اس میں
لگ بھگ ۲۰ پارٹیوں نے حصہ لیا۔ گوروکل برنداون
کے پروفیسر نارائن راؤ جی نے گوروکل برنداون
کے برہمچاریوں کے شاریرک وِیایام کے کھیل
بھی دکھائے۔ شردھانند ٹورنمنٹ میں گوروکل
کانگڑی کی پارٹی کی وشیش رونق رہی۔ دو دن
تک میچ ہوتے رہے
آخری میچ ۲ر جنوری ۱۹۳۸ء کو ہوا۔ پردرشنی
کی یوجنا سامانیہ روپ سے کی گئی تھی۔

برہم پارائن یگیہ تتھا اُپ سنسکار

۲۹ر دسمبر سے کال برہم پارائن یگیہ کی
پورن آہوتی کی گئی۔ رات کو دور دور پرانتوں سے
پدھارے ہوئے پرتی ندھیوں کے سندیش
سنائے گئے۔ پازیٹو شک وِدوان کے ساتھ یہ
سمارہ سماپت ہوا۔ اس اوسر پر سبھا نے ویدک
سنستھان کی طرف سے سرل بھاشا میں رشی
دیانند کرت یجروید بھاشیہ کے آدھار پر یجروید
کے پرارمبھک بھاگ کا سرل بھاشیہ پرکاشت
کیا گیا۔ سبھا کا اتہاس سورن جینتی سمارہ کے
دوسن ساتھ پرکاشت کیا جائے گا۔
سامانیہ روپ سے میں سنیکت پرانتیہ آریہ
بھائیوں کو سپھلتا پورک اردھ شتابدی سمارہ
منانے پر ہاردک ودھائی دیتا ہوں۔ وشیش
روپ سے سنیکت پرانتیہ سبھا کے پردھان
شری مدن موہن جی سیٹھ تتھا اردھ شتابدی
سمتی کے پردھان شری پروفیسر مہندر پرتاپ
جی کو ودھائی دیتا ہوں۔ ان دونوں سجنوں نے
انتھک یتن سے سب کاریہ کرتاؤں میں اُتساہ اور
سہیوگ کی بھاونا جاری کر رکھی تھی۔ اسلئے یہ
سمارہ نروگھن سماپت ہوا۔
سنیکت پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا نروچن
۔۔ر دسمبر ۱۹۳۷ء کو اردھ شتابدی کے
پنڈال میں سبھا کا وارشک ادھیویشن ہوا۔ اس میں
شری سیٹھ پریتم لال جی پردھان نروا چت ہوئے۔
اور منتری شری کالی چرن جی نروا چت ہوئے۔

گوروکل بھٹنڈہ :-

پچھلے دنوں بھٹنڈہ کے آریہ پرشوں میں پرسپر
مت بھید ہونے کے کارن گوروکل بھٹنڈہ کے
سمبندھ میں اخبارات میں کئی غلط خبریں شائع
ہوئی تھیں۔ میرٹھ سے واپس آتے ہوئے میں

۔۔ دیکھی
انسپکشن کیا۔ اس سے وہاں ۱۱ ودیارتھی شکشا
پا رہے ہیں۔ ودیارتھیوں کا سواستھ اُتم ہے۔
گوروکل کانگڑی کی پاٹھ ودھی کے انوسار پرتھم
چار شریڻیوں (جماعتوں) کی شکشا کا پربندھ ہے۔
پڑھانے کے لئے سنسکرت اور انگریزی کے
یوگیہ ادھیاپکوں کا پربندھ کیا گیا ہے۔
ریاست پٹیالہ کے آریہ پرشوں کے لئے یہ
گوروکل اتینت اُپیوگی سنستھا ہے۔ صرف تین
روپیہ ماہوار فیس لیجاتی ہے۔ جسے سبھا کی
طرف سے انسپکشن بھی کیا جاتا ہے۔ ابھی پچھلے
دنوں سبھا نے لالہ کندن لال جی آڈیٹر کو انسپکشن
کے لئے بھیجا تھا۔ یہ سنستھا سوامی شردھانند
دوارا استھاپت کی گئی تھی۔ یہاں گوروکل کی
پرارمبھک شریڻیوں کی شکشا کے پربندھ کیا جاتا ہے
تتھا سو بھیتے کے انوسار شلپ جاری کرنے کی
ویوستھا ہے۔ پٹیالہ ریاست کے آریہ سماجوں کو
چاہئے۔ کہ اپنے سہیوگ سے اس سنستھا کو زیادہ
سے زیادہ مفید بنائیں ؟

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

لالہ لاجپت رائے کی پتری کا انتقال :-

یہ خبر بڑے افسوس سے سنی جائے گی۔ کہ
پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے جی کی سپتری
شریمتی پاربتی دیوی جی ایم۔ ایل۔ اے یکم جنوری
۱۹۳۸ء کو اس اسار سنسار کو چھوڑ گئیں۔ مرنے
سے آپ کی عمر ۴۹ برس کی تھی۔ آپ بے اسار
کی عمر میں ودھوا ہو گئی تھیں۔ اور اسی وقت سے
آپ نے ہمیشہ تپ اور تپسیا کا جیون بسر کیا ہے۔
ابھی پچھلے دنوں آپ بہت بڑی کثرت رائے
کے ساتھ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی ممبر منتخب ہوئی
تھیں۔ اپنے پتا کی طرح آپ بھی کٹر قوم پرست
تھیں۔ اور ویش اور جاتی کے اتھان کے تمام
کاموں میں بھرپور حصہ لیا کرتی تھیں۔ ہم
شریمتی موصوفہ کے اکلوتے سپتر لالہ شکھا رام
بھوشن اور دیگر سمبندھیوں کے ساتھ گہری ہمدردی
ہے۔ پرماتما دونگت آتما کو شانتی اور ان کے
سمبندھیوں کو دھیریہ پردان کریں۔ یہ ہمارا
ہاردک پرارتھنا ہے۔

شہید گنج ایجی ٹیشن :-

احرار نے شہید گنج کے سلسلہ میں جو
نافرمانی شروع کر رکھی ہے۔ اور روزانہ
کا جتھا ۔۔ گرفتار ہو جاتا ہے۔ ۔۔
میں شروع کی ہے۔ کہ جس سے بہت ۔۔
سبھا ۔۔ ایک طرف ۔۔
پیدا۔۔

مسلمانوں کے اندر اس معاملہ کے متعلق سخت نااتفاقی ہے۔ اگر ایک طرف احرار سول نافرمانی کے لئے لنگر لنگوٹے کسے ہوئے ہیں۔ تو دوسری طرف اتحاد ملتی اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ چنانچہ لاہور میں آئے دن ان فریقوں کے درمیان گالی گفتار اور ہاتھا پائی تک ہوتی رہتی ہے۔ جو احراری اب تک گرفتار ہو چکے ہیں۔ اُن سے چھ چھ ماہ کے لئے نیک چلنی کی ضمانتیں طلب کی گئیں۔ لیکن وہ ضمانتیں نہ دے کر جیل چلے گئے ہیں۔ یہ تو ہوا مسلمانوں کا حال۔ دوسری طرف سکھ بھی خاموش نہیں ہیں۔ انہوں نے بھی ماسٹر تارا سنگھ جی صدر شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جس میں تمام پارٹیوں کے سکھ لیڈر جمع ہوئے۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت سکھوں سے شہید گنج کی ایک انچ زمین بھی نہیں لے سکتی۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس بے موقعہ سول نافرمانی سے فرقہ دارانہ منافرت میں اور زیادہ ترقی ہو رہی ہے۔ اور ہمیں ڈر ہے۔ کہ اگر احراریوں نے اپنی کوتہ اندیشانہ تحریک کو جلد بند نہ کیا۔ تو کہیں یہ بھُس میں چنگاری ثابت نہ ہو۔ یہ تحریک اس وجہ سے اور بھی کوتہ اندیشانہ ہے۔ کہ ہائیکورٹ میں مقدمہ پیش ہے۔ اور ۱۰ جنوری کو مسلمانوں کی طرف سے بحث کرنے کے لئے سر وزیر حسن سابق چیف جج اودھ آ رہے ہیں۔ احراریوں کو کم از کم اس مقدمہ کے فیصلہ تک تو انتظار کرنا چاہیے تھا۔ کاش اب بھی کوئی انہیں سمجھائے۔ کہ

ہرگز نرسی بمکہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو مے روی بہ ترکستان است

جھوٹ بولنا بھی جائز ہے؟

مسلم معاصر تنظیم اہلحدیث روپڑ رقمطراز ہے کہ اس کے ایڈیٹر مولانا عبداللہ صاحب امرتسری نے پچھلے دنوں امرتسر میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ

"دیکھئے اسلام میں خاوند بیوی کی محبت کو اتنی اہمیت دی گئی ہے۔ کہ اس کی خاطر بعض گناہ بھی گناہ نہیں رہتے مثلاً غیر محرم کو دیکھنا بڑا جرم ہے۔ لیکن نکاح کے لئے دیکھنا جائز ہے۔ تاکہ زوجین کی محبت کا رشتہ ہمیشہ کے لئے مضبوط و مستحکم ہو جائے۔ جھوٹ بولنا اس سے بھی بڑا جرم ہے۔ لیکن خاوند بیوی کے رشتہ کو مستحکم کرنے کے لئے اس کی بھی شریعت نے اجازت دی ہے۔ جیسے دو شخصوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ جائز ہے۔ ایسے ہی خاوند بیوی کو اور بیوی خاوند کو راضی کرنے کے لئے جھوٹ بول سکتی ہے"!

اول تو جو محبت جھوٹ پر مبنی ہوگی۔ وہ کے دن تک چلے گی۔ جھوٹ کے پاؤں کہاں؟ پھر گناہ اور ثواب تو روشنی اور تاریکی کی طرح ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ جیسے روشنی اندھیرا نہیں ہو سکتا۔ ویسے ہی گناہ کسی بھی حالت میں ثواب نہیں بن سکتا۔ جھوٹ ہمیشہ جھوٹ ہی رہے گا۔ اور ساتھ ہی گناہ۔ خواہ وہ کسی بھی موقعہ اور محل پر کیوں نہ بولا جائے۔

ایک عجیب فتوےٰ:۔

کسی شخص نے مولوی عبداللہ صاحب امرتسری ایڈیٹر اخبار تنظیم اہلحدیث روپڑ سے اس امر کے متعلق فتوےٰ طلب کیا تھا۔ کہ "ایک شخص قوم گھمار کلب ہے۔ تمام گاؤں میں اس کی کسبی ہے۔ ہر طرح کے برتن بنا کر لوگوں کو دیتا ہے اور ششماہی سالانہ لوگوں سے مزدوری وصول کرتا ہے۔ اب عرض ہے کہ ہنود کے تیوہاروں میں بعض برتن مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے دیوالی میں چراغ جلائے جاتے ہیں۔ اور گھمار ایک دو روز دیوالی سے پہلے اہل ہنود کے گھروں میں دیے دیتے ہیں۔ کیا شریعت محمدی میں ایسا فعل جائز ہے؟ یا نہیں؟" مولوی صاحب نے اس پر حسب ذیل فتوےٰ دیا ہے۔

"دیوالی کی خاطر برتن بنانا اور ہنود پر فروخت کرنا جائز نہیں"۔ (تنظیم اہلحدیث مؤرخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۶ء)

ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ اسلام کی رو سے یہ فتوےٰ کہاں تک درست ہے۔ لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ جو لوگ ایک دوسرے کے ہمسایہ ہیں اور جن میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ انہیں ایسی منافرت زیب نہیں دیتی۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ کیا مسلمان گھمار مولانا کے اس فتوےٰ پر عمل بھی کریں گے؟ مولانا کو اس کا بھی تو کچھ انتظام کرنا چاہیے۔

مرزائیوں کی ایک اور چال:۔

مرزائی بھی بڑے ہوشیار ہیں۔ اُن کی ہر ایک کاروائی کسی نہ کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے ہوتی ہے۔ اس سے پہلے ہم بتلا چکے ہیں۔ کہ کس طرح انہوں نے کانگرس اور مسلم لیگ دونوں کو اس میں شامل ہونے کا دم جھانسا دے رکھا ہے۔ دراصل مطلب یہ ہے۔ کہ کسی طرح وہ مسلمانوں کو یہ قبول کرنے پر آمادہ کر سکیں۔ کہ مرزائی "مسلمان" ہیں۔ اب انہوں نے ایک اور اسی قسم کی چال چلی ہے ناظرین کو شاید معلوم ہوگا۔ کہ ایک مرزائی مسمی عبدالرحمٰن نے کچھ عرصہ ہوا ایک ٹریکٹ لکھا تھا۔ جس میں گورو نانک کو مسلمان ثابت کیا تھا۔ اور چیلنج کیا تھا۔ کہ جو شخص انہیں ہندو ثابت کرے۔ اُسے دو ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ گورنمنٹ نے اس شخص کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند مقدمہ چلا دیا۔ جو اب ایک سکھ مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ اس سلسلہ میں صدر صاحب مجلس احرار قادیان لکھتے ہیں:۔

"پچھلی ایک پیشی پر وکیل ملزم نے کہا۔ کہ یہ (یعنی گورو نانک کو مسلمان کہنا۔ ایڈیٹر) ایک معمولی بات ہے۔ اس پر مجسٹریٹ نے اس وکیل سے پوچھا۔ کہ اگر کوئی نعوذ باللہ حضرت محمد صاحب کی بابت کوئی ایسا کہے۔ کہ وہ مسلمان نہیں تھے۔ تو کیا تم کو دکھ نہ ہوگا؟ اب اس بات پر مرزائی اور مرزائی اخبار چلا رہے ہیں"۔

کون انصاف پسند شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ مجسٹریٹ کا مدعا آنحضرت کی توہین کرنا تھا۔ بات صرف یہ ہے۔ کہ مرزائی کسی نہ کسی طرح عام مسلمانوں میں ہر دلعزیز بننا چاہتے ہیں۔ اور وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوئی نہ کوئی موقعہ نکال ہی لیتے ہیں۔ کاش ہمارے مسلمان بھائی تحمل اور دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے مرزائیوں کی چالوں کو سمجھ کر ان کا آلہ کار نہ بنا کریں۔

نظام راجیہ میں آریوں پر سختی:۔

افسوس ہے کہ ریاست نظام حیدر آباد میں آریہ سماجیوں پر بدستور سابق بلاوجہ سختی ہو رہی ہے۔ پنڈت راجیندر دہلوی والے مقدمہ کے بعد نظام سرکار کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ریاست حیدر آباد میں کسی بھی دھرم یا سمپردائے کے راستہ میں رکاوٹ نہ ڈالی جائے گی۔ لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا حیدر آباد دکن کے آرگن ویدک سندیش کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ اس ریاست میں آریوں پر ابھی تک ناواجب سختی کی جا رہی ہے۔ چنانچہ معاصر مذکور رقمطراز ہے۔ کہ

"نظام آباد ضلع میں ایک آندھری اور آریہ پرچارک پر نمبر ۵۳ کے مطابق مقدمہ چل رہا ہے۔ اس نمبر ۵۳ کو رد کرانے کے لئے ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں نے کوشش کی تھی لیکن گورنمنٹ نے ذرا پرواہ نہیں کی۔ ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کے راستہ میں پولیس والے جان بوجھ کر روڑے اٹکاتے ہیں۔ ابھی "پوامن" کی برسی کے دن ہندوؤں کو جلوس بھی نہیں نکالنے دیا۔ پولٹیکل تو کجا دھارمک سبھاؤں پر بھی پابندیاں عائد ہیں۔ تحریر اور تقریر کی ذرا بھی آزادی نہیں۔ البتہ دیگر فرقوں اور مسلمانوں کو پوری آزادی ہے۔ ... تو لیاں آریہ سماجیوں کو تنگ کر رہی ہیں۔ پولیس کچھ بھی دھیان نہیں دیتی۔ جب پولیس ہی پرواہ نہیں کرتی۔ تو ہندو تعداد میں زیادہ ہوتے ہوئے بھی کیا کر سکتے ہیں؟ اسی طرح نلگنڈہ آریہ سماج کے شری پنڈت کرم ویر جی بھجنوں کے ذریعہ پرچار کر رہے تھے۔ تو مسلمانوں نے پتھر برسائے۔ اس قسم کی کئی خبریں آئے دن نظام راجیہ سے آتی رہتی ہیں۔ ۱۲ اکتوبر کو علاقہ پائگاہ ضلع عثمان آباد میں رات کے ۹۔۱۰ بجے کچھ مسلمان غنڈوں نے دوکان میں بیٹھے باتیں کرتے ہوئے ہندوؤں پر حملہ کر دیا۔ اور ۶۔۷ آدمیوں کو گھائل کر کے بھاگ گئے"۔

یہ اُس ریاست کا حال ہے۔ جہاں ہندوؤں کی تعداد ۹۵ فیصدی اور مسلمانوں کی صرف ۵ فی صدی ہے۔ ہم اس ریاست میں رہنے والے آریہ بھائیوں سے صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ انہیں صبر و سکون کے ساتھ تمام سختیوں کو سہنا چاہیے۔ اور اپنے دھرم سے ایک انچ بھی اِدھر اُدھر نہ ہونا چاہیے۔ آخر حق و صداقت کی فتح ہوگی۔

"یہ سچ ہے کم عدو کے تختہ مشق مظالم ہو
مگر سوچو کہ یہ شر خیزیاں خونریزیاں کب تک
یقیناً ایک دن دُنیا تمہارے پاؤں چومے گی
رہیگا حق پرستوں کا مخالف آسماں کب تک"

ہم نظام سرکار سے (بشرطیکہ ہماری آواز وہاں تک پہنچ سکے) صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی بھی اُس کی رعایا ہیں۔ یہ مانا کہ وہ کمزور اور غریب ہیں۔ لیکن حکومت کا تو وجود ہی غریبوں اور ناتوانوں کی حفاظت کے لئے ہوتا ہے حضور نظام صاحب ایک بیدار مغز اور روشن خیال حکمران بتلائے جاتے ہیں۔ کاش کوئی آریوں کے مصائب کی داستان ان کے کانوں تک پہنچا دے۔

مقدمہ قتل قادیان کا فیصلہ:۔

میاں فخر الدین ملتانی کے قتل کے مقدمہ میں ہائیکورٹ لاہور نے فیصلہ سناتے ہوئے اپیل رد کر دی ہے اور سزائے موت برقرار رکھی ہے۔ فیصلہ کے دوران میں ججان نے لکھا ہے۔ کہ خلیفہ قادیان نے مصری عبدالرحمٰن اور اس کے پیروؤں کے متعلق جو سخت تقریر کی تھی۔ اس سے ایک شخص بڑی آسانی سے مشتعل ہو کر ارتکاب قتل پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ فی زمانہ مذہبی لیڈران کا اپنے مخالفوں کے متعلق اس قسم کی تقاریر کرنا سخت خطرناک ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لاہور

مسافر سہائتا فنڈ :-

اس ہفتہ اس فنڈ میں یہ درقوم موصول ہوئی :-

رام داس جی پولیس افسر، سیٹنا، جی۔ آئی۔ پی ریلوے	۲-۰-۰
منتری جی آریہ سماج تراپ	۲-۰-۰
میزان =	۴-۰-۰
سابقہ میزان =	۴۱۸-۸-۰
کل میزان =	۴۲۲-۸-۰
بقایا =	۵۷۷-۸-۰

ہم دونوں دانی مہاشیوں کا صدق دل سے دھنواد کرتے ہیں۔ کاش دیگر آریہ بھائی بھی ہماری اپیل پر اسی طرح توجہ دیں۔

شریمتی شکنتلا کماری جی کی علالت :-

ہمیں شریمتی شکنتلا کماری جی کے سیوک پنڈت ملک ٹھاکر داس جی کے ایک پتر سے (جو آج کے ہی پرچہ میں کسی دوسری جگہ درج کیا گیا ہے) یہ معلوم کر کے کہ بہن جی عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں بڑا افسوس ہوا ہے۔ شریمتی جی جس لگن اور اتساہ کے ساتھ اور وہ بھی انتھک طریق پر۔ دھرم پرچار کرتی رہتی ہیں وہ اتی سراہنیہ ہے۔ ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ بہن جی کو جلد صحتیاب کریں۔ تاکہ وہ بدستور سابق دھرم پرچار کے کاریہ میں کٹی بدھ ہو جائیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا باطل شکن اعلان

بعض مسلم اخبارات کو بے پر کی اڑانے میں یدطولیٰ حاصل ہے۔ چونکہ آج کل مسلم لیگ اور کانگرس میں ٹھن رہی ہے اسلئے مسلم لیگ کے حمایتی مسلم اخبارات نے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ وہ کانگرس اور کانگرس کے حامی مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے کوئی وقیقہ اٹھا نہیں رکھتے۔ بلکہ اس "کارِ خیر" کے لئے اگر انہیں جھوٹ اور وہ بھی سفید جھوٹ تک گھڑنا پڑے تو وہ اس سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ حال ہی میں راشٹرپتی پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں اس قسم کے کئی شرمناک اور جھوٹے الزامات کی تردید کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ کہ کہا جاتا ہے۔ کہ کانگرس نے مسلمانوں کو اپنی طرف کرنے کے لئے بہت سا روپیہ انہیں دیا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کانگرس کا حساب کتاب بالکل کھلا ہے۔ اور پبلک کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے۔ اسلئے ایسے اخراجات کا امکان

اسی طرح پنڈت جی نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ کہا جاتا ہے۔ کہ پنڈت جی نے مسٹر جناح کے ساتھ ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ پنڈت جی نے اس کی بھی تردید کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ بھی محض یار لوگوں کی گھڑنت تھی۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ مسٹر جناح آج کل جس قسم کی فرقہ پرستی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایسی منوورتی کی موجودگی ان کے ساتھ پنڈت جی یا کسی دیگر لیڈر کی ملاقات کرنا بے سود نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ ایک اور الزام یہ لگایا جاتا تھا۔ کہ پنڈت جواہر لال جی نے ایک جگہ پر مسلم لیگ کا جھنڈا اکھاڑ پھینکا تھا۔ پنڈت جی نے اس کی بھی زوردار الفاظ میں تردید کی ہے۔

ہم حیران ہیں۔ کہ اس قسم کی فضول اور جھوٹی باتیں گھڑنے والوں کے ہاتھ کیا آتا ہے۔ وہ کچھ عرصہ کے لئے کچھ لوگوں کو بھلے ہی دھوکہ دے لیں۔ لیکن وہ تمام لوگوں کو ہمیشہ کے لئے دھوکہ میں نہیں رکھ سکتے۔ کاش وہ اپنی قوم اور ملک پر رحم کھائیں۔ اور اس فعل شنیعہ سے آئندہ کے لئے محترز رہیں۔

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور :-

اس ودیالیہ میں جو ودیارتھی باقاعدہ داخل ہیں۔ ان کے پالن پوشن کا خرچ سبھا دیتی ہے۔ ان کی ہر ایک ضرورت کے پورا کرنے کا دھیان رکھا جاتا ہے۔ جتنے اگر ہر قسم کی سٹیشنری کی ضرورت کے مطابق ہر ایک ودیارتھی کو دی جاتی ہے۔ بیمار ودیارتھیوں کے علاج کے لئے معقول انتظام ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت جی وید ملتانی۔ ڈاکٹر ملتانی پنڈت بھاگوت جی وید ملتانی۔ ڈاکٹر سنت وکھ سنگھ جی۔ ڈھلا رام جی انارکلی۔ ڈاکٹر بندرابن جی وغیرہ مہانو بھاؤ بوقت ضرورت مدد کرتے ہیں اور مفت علاج کرتے ہیں۔ دوائی کا خرچ حسب ضرورت ودیالیہ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ ودیارتھیوں پر اس کا کوئی بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔ دوائی کے ساتھ جو الزبان ڈاکٹر یا وید بتلاویں۔ دودھ وغیرہ سب ودیالیہ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ اپدیشک ودیالیہ میں اتیتھیوں کے ٹھہرنے اور بھوجن آدی کا بھی پربندھ ہے۔ سنیاسی مہانو بھاؤ اپدیشک ودیالیہ کے اتیتھی گرہ میں ہی ٹھہرتے ہیں۔ سبھا کے اپدیشکوں اور سماج میں کام کرنے والے سادھوؤں کو ودیالیہ میں بھوجن کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ بھنڈار کے مینیجر کو ہدایت ہے۔ کہ وہ ان مہانو بھاؤں کی خدمات کا دھیان رکھیں۔ اس کے علاوہ اگر اور کوئی سادھو آ جاوے۔ تو مینیجر آچاریہ کی اجازت لیکر ان کے بھوجن کا بھی پربندھ کر دیتا ہے۔ ودیالیہ کے آچاریہ سبھا کے انوشٹھان وبھاگ اور آریہ پتر کا کام بھی کرتے ہیں۔ وہ سماجوں میں جب

ابھیمانی (خوددار) شردھانند

(انوواد کی۔ شری مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک جاجپور)

جوانی کی عمر ہے۔ دل میں امنگ ہے۔ وشال ورزش شریر ہے۔ پتا کے پاس پیسہ کافی ہے۔ منشی رام کو ابھیمان ہے۔ کہ میں ایک کھتری ہوں۔ کوتوال کا لڑکا ہوں۔ میرے سامنے کون دم مار سکتا ہے۔ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں۔ مجھے کون پوچھنے والا ہے۔ بس جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ جی بھر کے کرتا ہے۔

پتا کی سیواؤں کے بدلے میں نائب تحصیلداری ملتی ہے۔ لے لیتا ہے۔ تحصیلدار چھٹی پر جاتا ہے اس کی جگہ کام کرتا ہے۔ کمشنر کو ملنے جاتا ہے۔ آگیا ہوتی ہے۔ ذرا ٹھہرو۔ اتنے میں ایک انگریز سوداگر آتا ہے۔ اور اندر گھس جاتا ہے۔ ابھیمانی منشی رام کے دل پر چوٹ لگتی ہے۔ بنا ملے لوٹ آتا ہے۔ اور استعفیٰ دے دیتا ہے۔ غلامی کو سدا کے لئے ٹھکرا دیتا ہے۔ اور سوتنتر جیون بتانے کے لئے وکالت پاس کرتا ہے۔

مندر میں جاتا ہے۔ سپاہی روکتا ہے۔ ٹھہرو ابھی فلاں رانی پوجا کے لئے اندر گئی ہوئی ہیں۔ ابھیمانی منشی رام سوچتا ہے۔ جو سب کا سوامی ہے۔ اس کے لئے پکش پات کیسا؟ پکش پات کرنے والے دیوتا کو تلانجلی دے کر ناستک بن جاتا ہے۔ ناستک ابھیمانی گرو دیانند کے درشن کرتا ہے۔ پرشنوں کی بوچھاڑ کرتا ہے۔ سب کے جواب پاتا ہے۔ اور لاجواب ہو جاتا ہے۔ ہار کر بیٹھ نہیں کرتا۔ ہار مانتا ہے۔ مگر یہ ہار اس کے ابھیمان کا رخ بدلنے آئی تھی۔ اس کے ابھیمان کو نیا سندر روپ دینے آئی تھی۔ بھینٹ کے بعد منشی رام کا ابھیمان دھیرے دھیرے وہ رنگ لایا۔ کہ لوگ اسے مہاتما کہنے لگے۔

میں دیانند کا شش ہوں۔ پان۔ تمباکو۔ شراب۔ کباب یہ میرے پاس کیسے رہ سکتے ہیں۔ شیر جاگا۔ گرجا۔ سب دشمن دُم دبا کر بھاگ گئے۔ شدھ ہوا ہوا ابھیمان سچے مان کو حاصل کرنے لگتا ہے۔

یہ شیر دوسروں کے پیچھے نہیں چلیگا۔ لوگوں کو اپنے پیچھے چلائے گا۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج میں پڑھائی وید ویدانگوں کی ہو یا نئے ڈھنگ کی ہو۔ دو پارٹیاں بن جاتی ہیں۔ سوتنتر شکشا پرنالی کا پکش پوشک اپنی سبھیتا پر ابھیمان کرنے والا ابھیمانی منشی رام مہاتما پارٹی کا نیتا بن جاتا ہے۔

اپنی غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر سوتنتر سوبھاؤ والے "کٹ جاؤ مگر نہ جھکنا" یہ منتر جپنے والے ویروں کو جنم دینے کے لئے سنسار جنگل میں گورکل ستھاپن کرتا ہے۔ سرکار چیلنج کرتی ہے۔ روپیہ کا پرلوبھن دیتی ہے۔ ابھیمانی مہاتما چٹان کی طرح دڑھ رہتا ہے۔ اور اپنے پتروں کو غلامی سے بچا لیتا ہے۔

ستیاگرہ کی بھیری بجتی ہے۔ بانکا ویر چار "بنگل" کو چھوڑ کر میدان جنگ میں کود پڑتا ہے۔ اور بھارت ماتا کو آزاد کرنے کے لئے سرکاری فوج کی سنگینوں کے سامنے چھاتی کھول دیتا ہے۔ وہ دیر دیش اور دھرم کی آن پر مٹنے والا اپنی جان ہتھیلی پر لئے پھرتا ہے۔ خطرے سے بھاگ نا وہ سیکھا ہی نہیں تھا۔ وہ تو خطرے میں کودنا جانتا تھا۔

ملکانوں کی شدھی کا سوال آتا ہے۔ اپنی جاتی پر ناز کرنے والا فوراً پہنچتا ہے۔ اور ہزاروں ملکانوں کو اپنے گلے لگا کر اپنے دھرم میں واپس لاتا ہے۔

ہم روز گاتے ہیں۔ نج جاتی کا۔ نج دیش کا۔ دھرم کا ابھیمان ہو۔ مگر ہم صرف منہ سے گاتے ہیں۔ اصل میں تو "کل پتی" اسے گایا کرتا تھا۔ اور اس ابھیمان دوار اپنے آتما کی شکتی کو پایا کرتا تھا۔

"नायमात्मा बलहीनेन लभ्यः"

پیارو۔ اپنے ابھیمان کو مت مارو۔ اس کا دستار کرو۔ اپنے دھرم کا ابھیمان کرو۔ جو سب دھرموں کا سرورت ہے۔ گنگوتری تمہارے پاس ہے۔ شردھا سے اس امرت کا پان کرو۔ اور شردھا سے اس میں اشنان کرو۔

اپنے دیش کا ابھیمان کرو۔ بھارت ماتا سب رتنوں کا خزانہ ہے۔ اس کے رتن لٹے چلے جا رہے ہیں بانکے ویرو۔ اس لوٹ کو روکو۔ اور ماتا کے بندھن کاٹ ڈالو۔ کب سے ماتا رو رہی ہے۔ کون ابھیمان سے کہے گا۔ "میں ماتا کا دکھ ہر دونگا"۔

اپنی جاتی کا ابھیمان کرو۔ ویرو اور سنتوں کا خون تمہاری ناڑیوں میں دوڑ رہا ہے۔ او شیرو۔ جاگو کس غفلت میں سوئے ہو۔ اپنے آپ کو پہچانو آریہ جاتی کی اونچی شان رہی ہے۔ اسے مٹی میں مت ملنے دو۔ جو تمہارے بزرگ تھے۔ تم وہی ہو سکتے ہو۔ صرف ابھیمان کی آتم سمان کی ضرورت ہے۔ رام اور کرشن بننا اسمبھو نہیں ہے۔ شواجی اور پرتاپ بننا ناممکن نہیں۔

پیارو۔ اصلی ابھیمان کرنا سیکھو۔ جب سے ایسے ہی کمزور ہو جاؤ گے۔ جیسے مکمل

پرچار کے لئے جاتے ہیں تو انوسندھان اور آریہ پتر کے ساتھ اپدیشک ودیالیہ کے لئے بھی دھن اکٹھا کرنے کا یتن کرتے ہیں + آریہ بھائیوں کو اس ودیالیہ

ایک سبق آموز کہانی

سوم بنود

بنود جس وقت بی۔اے پاس کر کے تلاش معاش میں گھر سے نکلا۔ تو یونیورسٹی کے عطا کردہ پروفیسری ڈگری کا بھاؤ بہت گر چکا تھا۔ اور حالت یہ تھی۔ کہ نام کے پیچھے ساری کی ساری اے۔ بی۔ سی۔ ڈی لگی ہوتی ہے۔ مگر بازار ملازمت میں اس جنس گراں کا خریدار کوئی نہیں۔ پچیس سال پہلے اگر ان ڈگریوں میں سے کسی ایک کا پاس ہونا دلیل تھی اس بات کی کہ کبھی نہ کبھی دفتر میں کسی ایسی نوکری کی تنخواہ مل جائیگی۔ جس سے صرف اپنے اور کنبے ہی کی آرام سے نہیں گذرے گی۔ بلکہ ایک آدھ دور کے رشتہ دار کا بار بھی ہنسی خوشی اُٹھا لیا جائے گا۔ تو آج کئی کئی ڈگریوں کے مجموعے کے بھی اس سے زیادہ معنی نہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح اپنی گذر ہو جائے گی۔ ایسے ناموافق زمانے میں کئی دفتروں میں کوشش کرنے کے بعد ایک نوکری ہاتھ آئی۔ مگر کتنے کی؟ یہی پچاس ساٹھ کی۔ وہ اسی کو غنیمت سمجھتا تھا۔ اور اس کا دل خیالات شکر و اطمینان سے لبریز تھا۔

چند ماہ تنہا رہنے کے بعد ایک دن نہاتے ہوئے بنود کی نظر اپنے جسم پر پڑی۔ تو وہ حیران ہو گیا۔ اب نہ وہ گول گول بازو ہیں۔ نہ پہلوانوں کا سا ابھرا ہوا سینہ۔ بے اختیار منہ سے نکل گیا۔ "یہ کیا غضب ہو گیا۔ کالج سے نکلنے کے بعد سے میں نے ٹینس کھیلنا چھوڑ دیا۔ اسی کا یہ نتیجہ ہے۔ اب میں ٹینس کلب کا ممبر ہو جاؤں گا۔ لیکن پہلے مجھے رکمنی کو لے آنا چاہیئے۔ تاکہ ٹینس کھیلنے کا وقت مل جایا کرے۔"

اس خیال کا آنا تھا۔ کہ رخصت لے کر گھر پہنچا۔ اور ایک ہفتے کے اندر اندر اپنی اردھانگنی کو ساتھ لئے واپس آگیا۔ اب اس کے وقت میں وسعت پیدا ہو گئی۔ دفتر سے آکر ہر روز شام کو ٹینس کا بلا ہاتھ میں لئے سر سے پاؤں تک صاحب بنا۔ سڑکوں پر اکڑتا ہوا کلب جایا کرتا تھا۔ رات کو دو ایک گھنٹے چارلس گاروس کے ناولوں پر صرف کرتا اور صبح ہی اخبار لیڈر پڑھنے کے لئے کتب خانہ چلا جاتا۔ وہ انگریزی طرز زندگی کا دلدادہ نہ تھا۔ کالج کی تعلیم نے اس میں مغربی رنگ بھر دیا۔ جسے "پوزیشن" کہتے ہیں۔ اس اصطلاح کی تعریف حد امکان سے باہر ہے۔ صرف اتنا سمجھ لینا ہے۔ کہ یہ ایک مرض ہے۔ جو آمدنی خواہ کتنی ہی کیوں نہ بڑھتی جائے۔ مگر اپنے مبتلا کو کبھی اس سے پیچھا چھڑا کر منزل اطمینان و راحت میں قدم نہیں رکھنے دیتا۔ بنود انگریزی زندگی کا نقش پوزیشن قائم رکھنے کے لئے تھا۔ ورنہ اس کا دل گواہی دیتا تھا۔ کہ گوروں کی چال چلنا مناسب نہیں ہے۔

(۲)

بنود کی ملازمت کو تین چار سال گزر چکے ہیں۔ جس کارگزاری کے صلے میں پانچ پانچ روپے کی تین چار سالانہ ترقیاں بھی مل چکی ہیں۔ مگر اس کی مالی حالت میں کوئی فرق نہ آیا۔ بظاہر رکمنی بھی ویسی ہی زندگی بسر کر رہی ہے جو تین چار سال پہلے تھی۔ بنود بھی کوئی فضول خرچی نہیں کر رہا۔ صرف اپنی پوزیشن کا خیال رکھتا اور اس کا قائم رکھنا اپنا فرض اولین سمجھتا ہے۔ "آسودگی" اور "فارغ البالی" یہ دو لفظ اس نے کبھی کورس کی کتابوں میں پڑھے تھے۔ جو گذشتہ ناگوار واقعات کی یاد کی طرح اب بھی اس کے حافظے میں محفوظ ہیں۔ مگر ایسی صورتوں سے کبھی سابقہ نہیں پڑا۔ کہ جن کو وہ ان کا قائم مقام سمجھتا۔ اسے تنگدستی اور عسرت کا منحوس منہ بھی ابھی تک دیکھنا نہیں پڑا۔ مگر اکثر مرتبہ آتے رہتے ہیں۔ کہ اس کی چشم تصور کے سامنے اُن کی بھیانک تصویر آجاتی ہے۔ وہ ان کی طرف ایک نگاہ غلط انداز سے دیکھتا اور کہتا ہے۔ "میں تمہارے پنجہ میں نہیں پھنس سکتا۔ میری تنخواہ میری پوزیشن قائم رکھنے کے لئے کافی ہے۔ اور مادر قدرت کی نوازش سے... اولاد... کا بار میرے نازک دوش پر نہیں رکھا گیا۔ کہ اس کے نیچے دب کر تباہ ہو جاؤں۔"

بنود دفتر سے پانچ بجے گھر آتا اور چاء پیتا اور پھر کلب جاتا۔ اس کے پہنچنے سے پہلے دو چار کھیلنے والے جو سرکاری ملازمت کی بندشوں سے آزاد تھے وہاں پہنچ چکتے۔ قاعدے کے مطابق وہ ان کے بعد کھیل سکتا تھا۔ اسلئے لوٹتے وقت اکثر اندھیرا ہو جاتا۔ ایک دفعہ چھٹیوں میں گھر سے ساڑھے چار بجے چل کھڑا ہوا۔ کلب پہنچا کوئی نہ تھا۔ پانچ بجے تک اور لوگ آگئے۔ کھیل شروع ہو گیا۔ آج بنود جلد کھیل چکا۔ اور بجائے اس کے کہ بنچ پر بیٹھ کر اوروں کا کھیل دیکھے۔ اور دوسرے ناول پڑھنے کے شوق میں گھر روانہ ہو گیا۔ خراماں خراماں سڑک پر جا رہا تھا۔ کہ پیچھے سے گھنٹی اور گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز آئی۔ بچ کر کنارے ہو گیا۔ دو تین منٹ میں پاس سے ایک ٹمٹم گذری۔ جس میں آنریبل ڈیلر تھا سیٹھ لکھمی چند خود ہی ہانک رہے تھے۔ پیچھے ایک ملازم وردی پہنے کمر کسے کھڑا تھا۔ جو بے خبر بے ہوش پیدل چلنے والے گھنٹی بجانے پر بھی راہ چھوڑ کر بچتے نظر نہ آتے تھے۔ انہیں یہ چلا چلا کر ہوش میں لاتا اور اپنی حفاظت کرنے پر مجبور کرتا تھا۔ یہ نظارہ دیکھ کر بنود کے دل میں خیال آیا۔ یہ فرق کیوں۔ یہ شخص تعلیم و تربیت میں میرے ہم پلہ نہیں۔ مگر ایشور اس پر اتنا مہربان ہے۔ اور مجھ پر نہیں۔ آخر اس کا سبب ہے؟"

انہی خیالات میں ڈوبا ہوا بنود گھر پہنچا۔ مگر انہیں چھپانے کے لئے حسب معمول خوش و خرم گھر میں داخل ہوا۔ کھانا کھا کر ناول پڑھنے بیٹھ گیا۔ مگر آج نظر کتاب پر جمی ہوئی ہے۔ اور دماغ اپنے اور سیٹھ لکھمی چند کے فرق مراتب کی گتھی سلجھا رہا ہے۔ گیارہ بجے سوتے سوتے رکمنی کی آنکھ کھلی۔ بابو جی ابھی ناول پڑھ رہے ہیں۔ پیارے پتی کا خیال کر کے بولی:۔ "رات بہت گذر چکی۔ آرام کیجئے۔ کل ختم کر لیجئے گا۔"

"قصہ مزہ دار تھا۔ دیر ہو گئی۔ ابھی سوتا ہوں" رکمنی نے یہ سنکر کروٹ لی اور سو گئی۔ بنود نے لیمپ بجھایا۔ اور لیٹ گیا۔ مگر نیند نہیں آئی۔ بستر پر پڑا ہے۔ اور وہی ایک گتھی سلجھا رہا ہے۔ جو سلجھائے نہیں سلجھتی۔ ایک بجے تک مالدار بننے کی سینکڑوں تدبیریں دماغ میں آئیں۔ اور ہر تدبیر کسی نہ کسی وجہ سے رد کر دی گئی۔ ان تدبیروں میں سے جو بہت ہی عملی اور کامیاب نظر آتی تھیں۔ اُن کے لئے اچھے خاصے سرمائے کی ضرورت تھی۔ اسلئے اسقدر دماغ سوزی کے بعد اس نے طے کیا۔ کہ پہلے کہیں سے سرمایہ بہم پہنچایا جائے۔ قرض لینا مناسب نہیں۔ نفع میں سے بہت بڑی رقم سود میں دینی پڑے گی۔ دوستوں میں کوئی اس قابل نہیں۔ کہ بے تکلف دس پانچ ہزار نکال کر دے دے۔ اور پھر وہ کسی کا بندۂ بے دام کیوں بنے۔ اسلئے بنود نے فیصلہ کیا۔ کہ اپنی طرز زندگی کو بدلکر یہ رقم بہم پہنچائے۔ عزم بالجزم کر لیا۔ مگر یہ خیال بھی ہے۔ کہ جو کچھ ہو رکمنی کے سامنے نہ ہو۔ ورنہ اسے رنج ہو گا۔

اس ارادے کو ایک مہینہ گذر گیا۔ مگر کوئی صورت نظر نہ آئی۔ کہ وہ اپنی دھرم پتنی کو کچھ عرصے کے لئے کہیں بھیج سکے۔ آج صبح کی ڈاک دفتر میں والد کا خط لائی۔ لکھا تھا۔ کچھ دنوں کے لئے پتی ورتا کو اس کے والدین کے یہاں بھیج دو۔ وہ کسی کو لینے کے لئے بھیج رہے ہیں۔ رکمنی کو اس کا والد آکر لے گیا۔ اور یوں اس کو وہ موقع مل گیا۔ جسے وہ تلاش کر رہا تھا۔

بیوی کے جانے کے بعد بنود نے ٹینس کلب کی ممبری چھوڑ دی۔ مگدر کی ایک جوڑی خرید لایا۔ صحت قائم رکھنے کے لئے ڈنڈ۔ بیٹھک کرنا اور مگدر ہلانا شروع کر دیا۔ سوٹ صندوق میں بند کر دیئے۔ سیدھی سادی ہندوستانی وضع اختیار کرلی ... بھر لاتا۔ رامائن کا ایک نسخہ رکمنی چھوڑ گئی تھی۔ صبح و شام اُسے پڑھتا۔ اور ان اعلیٰ اصولوں پر غور کیا کرتا۔ جو گوسوامی تلسی داس جی نے قصے کے پیرائے میں سکھانے چاہے ہیں۔

(۳)

چھ مہینے کے بعد رکمنی چھوٹے بھائی کے ساتھ واپس آئی۔ بنود جا کر اسٹیشن سے دلا لے آیا۔ رات کا وقت تھا۔ سب آکر سو گئے۔ صبح ہوئی۔ تو رکمنی گھر کے دھندوں میں پھنس گئی۔ بنود سویرے وندنا کی پھر رامائن لے کر بیٹھ گیا۔ کھانا کھا کر دفتر روانہ ہوا۔ رکمنی یہ دیکھ کر حیران تھی۔ کہ اس کے پیارے پتی کے جسم پر آج سوٹ نہیں ہے۔ گذشتہ طرز زندگی کی اگر کوئی یادگار باقی ہے۔ تو کریپ سول کا بوٹ۔ دل ہی دل میں کہہ رہی تھی۔ کہ یہ کیا ہوا۔ شاید فوراً پوچھتی کہ یہ کایا پلٹ کیوں ہو گئی۔ مگر دیور گھر میں تھا۔ اسلئے یہی مناسب سمجھا۔ کہ اس کے جانے کے بعد اس بات کو چھیڑے۔

بنود کا بھائی تین چار روز رہ کر چلا گیا۔ اب بے تکلف گفتگو کا موقع تھا۔ بنود جب دفتر جانے کے لئے کپڑے پہن رہا تھا۔ تو رکمنی نے جھجکتے ہوئے کہا۔ "اگر خفا نہ ہوں۔ تو ایک بات پوچھوں۔"

بنود۔ "کہو کیا ہے؟"

رکمنی۔ "جانے بھی دو۔ خفا ہو جاؤ گے۔"

بنود۔ "نہیں۔ نہیں۔ جو کچھ پوچھنا ہو۔ بے تکلف پوچھو۔ مجھے یقین ہے۔ کہ تو ہرگز کوئی ایسی بات نہ پوچھے گی۔ جو مجھے ناگوار ہو۔"

رکمنی۔ "بات تو ایسی نہیں ہے۔ پھر بھی مجھے ڈر ہے۔ کہ کہیں تمہیں بری نہ لگے۔"

بنود۔ "پھر کہہ ڈالو۔ ڈرتی کیوں ہو۔ میں خواہ مخواہ کیوں ناراض ہونے لگا۔"

رکمنی۔ "پران پیارے! جب سے آئی ہوں۔ یہ دیکھ کر حیران ہوں۔ کہ تم نے اپنا طرز زندگی بدل ڈالا۔ ایشور کا دیا سب کچھ موجود ہے۔ پھر یہ ویراگ کیسا؟ جب سے آئی ہوں۔ اسی سوچ میں پڑی ہوں۔"

بنود مسکرایا اور یہ کہہ کر دفتر چلتا ہوا۔ کہ "اب دیر ہو رہی ہے۔ شام کو بتاؤں گا۔" (باقی آئندہ)

آریہ ور کی آوشیکتا

ایک کھتری کُل اُتپن پڑھی لکھی ۱۶ سالہ کنیا کے لئے آریہ ور کی جو کھتری۔ کنوارا اور برسر روزگار ہو ضرورت ہے۔ مزید حالات کے لئے لکھیں۔

وزیر چند وہورہ۔ بی۔اے گلی مول سنگھ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے معجزات

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرنے سے پہلے اپنے آپ کو نبوت اور رسالت کے درجہ تک پہنچا چکے تھے۔ ایسی حالت میں یہ لازمی تھا۔ کہ وہ معجزات اور خارق عادت نشانات دکھانے کے مدعی ہوتے۔ چنانچہ معجزات اور نشانات کے متعلق تو وہ خود دعوے کر گئے ہیں۔ اور اگر کوئی کسر باقی تھی۔ تو وہ اُن کے پیروؤں نے پوری کر دی ہے۔ اگرچہ مرزا صاحب کے فرزند بشیر احمد رقمطراز ہیں۔ کہ "اللہ کے رسُول مداریوں کی طرح تماشے نہیں دکھاتے پھرتے۔ (سیرت المہدی حصہ اوّل صـ۱۴۲) تاہم انہوں نے بھی اپنے والد کی سوانح عمری لکھتے ہوئے اُن کے کئی معجزات کا ذکر کیا ہے۔ ہم ذیل میں کچھ معجزات ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کرتے ہیں۔

بادل کا ٹکڑہ سایہ کئے رہا

چنانچہ آپ رقمطراز ہیں۔ کہ بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ اُن سے حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا۔ کہ ایک دفعہ جب میں کسی سفر سے واپس قادیان آ رہا تھا۔ تو میں نے بٹالہ پہنچ کر قادیان کے لئے یکہ کرایہ پر لیا۔ اس یکہ میں ایک ہندو سواری بھی بیٹھنے والی تھی۔ جب ہم سوار ہونے لگے۔ تو وہ ہندو جلدی کر کے اُس طرف چڑھ گیا۔ جو سُورج کے رُخ سے دوسری جانب تھی۔ اور مجھے سُورج کے سامنے بیٹھنا پڑا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ جب ہم شہر سے نکلے۔ تو ناگاہ بادل کا ایک ٹکڑہ اُٹھا اور میرے اور سُورج کے درمیان آگیا۔ اور ساتھ ساتھ آیا۔ پھر اُس ہندو نے بہت معذرت کی۔ اور شرمندہ ہوا . . . یہ گرمی کے دن تھے۔ (سیرت المہدی حصہ اوّل صـ۵)

(یہ ہندو کون تھا۔ کوئی نام و پتہ نہیں بتلایا۔ پھر ایسا معجزہ دیکھ کر بھی اُس نے صرف معذرت ہی کی۔ اور شرمندہ ہوا۔" اُسے تو فوراً مرزائی ہو جانا چاہیے تھا۔ ایڈیٹر)

بے موسم سنگترہ

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے باغ میں پھر رہے تھے۔ جب آپ سنگترہ کے ایک درخت کے پاس سے گزرے۔ تو میں نے (بشیر کی والدہ صاحبہ یعنی مرزا کی دوسری بیوی نے) یا کسی اور نے کہا۔ کہ اس وقت تو سنگترہ کو دل چاہتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ کیا تم نے سنگترہ لینا ہے؟ والدہ صاحبہ نے یا اس شخص نے کہا۔ کہ ہاں لینا ہے۔ اس پر حضرت صاحب نے اسی درخت کی شاخوں پر ہاتھ مارا۔ اور جب آپ کا ہاتھ شاخوں سے الگ ہوا۔ تو آپ کے ہاتھ میں ایک سنگترہ تھا۔ اور آپ نے فرمایا۔ یہ لو۔ (بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ وہ سنگترہ کیسا تھا؟ تو والدہ صاحبہ نے کہا۔ زرد رنگ کا پکا ہوا سنگترہ تھا۔ میں نے پُوچھا۔ کہ پھر آپ نے اُسے کھایا؟ والدہ صاحبہ نے کہا۔ یہ مجھے یاد نہیں۔ میں نے دریافت کیا۔ کہ حضرت صاحب نے کس طرح ہاتھ مارا تھا۔ اس پر والدہ صاحبہ نے اسی طرح ہاتھ مار کر دکھایا۔ اور کہا۔ کہ جس طرح پھل توڑنے والے کا ہاتھ درخت پر ٹھہرتا ہے۔ اُس طرح آپ کا ہاتھ شاخوں پر نہیں ٹھہرا تھا۔ بلکہ آپ نے ہاتھ مارا اور فوراً لوٹا لیا۔ خاکسار نے دریافت کیا۔ کہ کیا اُس وقت سنگترہ کا موسم تھا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ نہیں۔ اور وہ درخت پھل سے بالکل خالی تھا۔ خاکسار نے یہ روایت مولوی شیر علی خاں کے پاس بیان کی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ میں نے یہ روایت حضرت خلیفہ ثانی (مرزا محمود) سے بھی سُنی تھی۔ آپ بیان کرتے تھے کہ حضرت صاحب نے میرے کہنے پر ہاتھ مارا۔ اور سنگترہ دیا تھا۔ (سیرت المہدی حصہ اول صـ۵۰۴)

منگل کے دن لڑکی پیدا نہ ہونے دی

"حضرت والدہ صاحبہ نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنوں میں سے منگل کے دن کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ نیز بیان کیا خلیفہ ثانی (مرزا محمود) نے کہ جب مبارکہ بیگم (مرزا صاحب کی لڑکی) پیدا ہونے لگیں۔ تو منگل کا دن تھا۔ اسلئے حضرت صاحب نے دُعا کی۔ کہ منگل گذرنے کے بعد پیدا ہو۔ چنانچہ وہ منگل گذرنے کے بعد بُدھ کی رات کو پیدا ہوئیں۔ (سیرت المہدی حصہ اول صـ۸)

(لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی موت اسی منحوس دن یعنی منگل کو ہوئی۔ چنانچہ کسی نے فقرہ بھی بنایا تھا۔ کہ "مرزا مویا منگل واڑ")

مرزا کی پیشانی سے ایک خاص قسم کی شعاع نکلتی تھی:۔

قاضی محمد یوسف پشاوری نے بیان کیا۔ کہ اس نے خواجہ کمال الدین سے سُنا ہے۔ کہ مولوی کرم دین بھین والے کے مقدمہ کے دوران میں ایک دفعہ مرزا صاحب پٹیالہ کے راستہ گورداسپور کی طرف روانہ ہوئے۔ خواجہ صاحب اور دو تین آدمی مرزا کے ساتھ تھے۔ باقی پیچھے یکوں پر آ رہے تھے۔ راستہ میں ڈاکوؤں نے . . . گھیر لیا۔ ڈاکو چھویوں اور گنڈاسوں سے مسلح تھے۔ پھر وہ آپس میں تکرار کرنے لگے۔ ایک دوسرے سے کہتا تھا۔ کہ آگے ہو کر حملہ کرو۔ مگر کوئی آگے نہ آتا تھا۔ اسی تکرار میں وقت گذر گیا۔ اور اتنے میں پچھلے یکے آن ملے۔ اس پر ڈاکو بھاگ گئے۔ خواجہ صاحب بیان کرتے تھے۔ کہ میں نے دیکھا۔ کہ اُس وقت حضرت صاحب کی پیشانی سے ایک خاص قسم کی شعاع نکلتی تھی۔ (سیرت المہدی حصہ دوئم صـ۱۴۱)

بارش بُلا لیتے تھے

قاضی امیر حسین صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کا زمانہ عجیب تھا۔ قادیاں میں دو دن گرمی پڑتی تھی۔ کہ تیسرے دن بارش ہو جاتی تھی۔ جب گرمی پڑتی اور ہم حضرت صاحب سے کہتے کہ حضور بہت گرمی ہے تو دوسرے دن بارش ہو جاتی تھی۔ (ایضاً حصہ اول صـ۵۶)

ہپنوٹزم والے کو مغلوب کر لیا

بیان کیا خلیفہ الثانی (مرزا محمود) نے کہ ایک دفعہ گجرات کا رہنے والا ایک ہندو ایک برات کے ساتھ قادیان آیا۔ یہ شخص علم توجہ (ہپنوٹزم) کا بڑا ماہر تھا۔ وہ مرزا صاحب کو ملنے آیا۔ اُس نے اُن پر اثر ڈالنے کی بہت کوشش کی۔ مگر کچھ نہ بنا۔ بلکہ اُس نے دیکھا۔ کہ ایک شیر اُس کے سامنے بیٹھا ہے۔ جب وہ مرزا پر توجہ کا اثر ڈالنے لگا تو شیر اُس پر حملہ آور ہوا۔ اس پر اُس نے چیخ ماری اور وہاں سے بھاگ نکلا۔ (ایضاً حصہ اول صـ۶۳)

(اس ہندو کا نہ نام نہ پتہ اور لطف پر لطف یہ کہ مرزا محمود صاحب فرماتے ہیں کہ یہ شخص مرزا صاحب کا بہت معتقد ہو گیا تھا۔ اور ان کے ساتھ اس کی زندگی بھر خط و کتابت رہی۔ سچ ہے پیراں نے پرند مریداں مے پرانند۔ ایڈیٹر)

مُردہ مرزا صاحب کے سامنے دوزانو ہو بیٹھا

جب مرزا صاحب ہوشیارپور میں ماسٹر مرلیدھر جی کے ساتھ مباحثہ کرنے کے بعد قادیان واپس آ رہے تھے۔ تو ہوشیارپور سے ۵-۶ میل کے فاصلہ پر ایک بزرگ کی قبر ہے جہاں کچھ باغیچہ سا لگا ہوا تھا۔ وہاں پہنچ کر حضور (مرزا صاحب) تھوڑی دیر کے لئے بہل سے اُتر آئے . . . پھر مقبرہ پر پہنچ کر اس کا دروازہ کھول کر اندر گئے . . . ہاتھ اُٹھائے۔ اور تھوڑی دیر تک دُعا فرماتے رہے۔ پھر واپس آئے اور مجھ سے (عبداللہ سنوری سے) مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ جب میں نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے۔ تو جس بزرگ کی یہ قبر ہے وہ قبر سے نکل کر دوزانو ہو کر میرے سامنے بیٹھ گئے۔ اور اگر آپ ساتھ نہ ہوتے۔ تو میں اُن سے دو باتیں بھی کر لیتا۔ اُن کی آنکھیں موٹی موٹی ہیں۔ (مرے بابا کی موٹی آنکھیں ہی ہے) اور رنگ سانولا ہے (ایضاً حصہ اول صـ۱۴)

سُرخی کے چھینٹے

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ غالباً یہ ۱۸۸۴ء کی بات ہے۔ کہ ایک دفعہ ماہ جیٹھ یعنی مئی جون کے مہینے میں مرزا صاحب مسجد مبارک میں نماز فجر پڑھ کر اُس کے ساتھ والے غسلخانہ میں جو تازہ پلستر ہونے کی وجہ سے ٹھنڈا تھا ایک چارپائی پر جو وہاں بچھی رہتی تھی جا لیٹے۔ چارپائی پر بستر اور تکیہ وغیرہ کوئی نہ تھا۔ ایک کہنی اپنے سر کے نیچے بطور تکیہ رکھ لی۔ اور دوسری اسی صورت میں سر کے اوپر ڈھانک لی۔ میں پاؤں دبانے بیٹھ گیا۔ وہ رمضان کا مہینہ جمعہ کا دن ستائیس تاریخ تھی . . . حضرت کا بدن یکلخت کانپا۔ اور انہوں نے آہستہ سے اوپر کی کہنی ذرا اُٹھا کر میری طرف دیکھا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے پھر اُسی طرح کہنی رکھ لی۔ میں دباتے دباتے حضرت صاحب کی پنڈلی پر آیا۔ تو میں نے دیکھا اُن کے پاؤں کے ٹخنے کے نیچے ایک اٹن یعنی سخت جگہ تھی۔ اس پر سُرخی کا ایک قطرہ پڑا تھا۔ جو ابھی تازہ گرے ہونے کی وجہ سے گیلا تھا۔ میں نے اس دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی لگا کر دیکھا۔ کہ کیا ہے۔ اس پر وہ قطرہ ٹخنے پر پھیل گیا۔ اور میری انگلی بھی لگ گیا۔ پھر میں نے اسے سُونگھا۔ کہ شاید اس میں کچھ خوشبو ہو۔ مگر خوشبو نہ تھی . . . پھر میں دباتا دباتا پسلیوں کے پاس پہنچا۔ وہاں میں نے اس سرخی کا ایک اور بڑا قطرہ کرتہ پر دیکھا۔ اس کو بھی میں نے ٹٹولا۔ تو وہ بھی گیلا تھا۔ اس وقت مجھے حیرانی ہوئی۔ کہ یہ سُرخی کہاں سے آگئی ہے۔ پھر میں چارپائی سے آہستہ سے اُٹھا۔ کہ حضرت صاحب

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ چُناؤ

یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے آریہ سماج پانی پت کے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے ہیں:۔ پردھان۔ بابو دھرم سنگھ جی وکیل۔ اُپ پردھان۔ لالہ تشگن چند جی کسیرو۔ منتری۔ لالہ روپ چند جی آریہ گھی والے۔ اُپ منتری۔ مہاشہ لال چند بالیوالی۔ خزانچی۔ لالہ روپ چند جی بزاز۔ لائبریرین۔ مہاشہ رامیشور داس جی آنرن مرچنٹ۔ منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ۔ بابو موتی ساگر جی وکیل۔ اسسٹنٹ منیجر۔ لالہ رشل پرشاد جی (موہن لال چند)

(بقیہ صفحہ ۳)

اور جیو کے بھوگ کے لئے۔ ایشور نے میری آنکھ بنائی میرے دیکھنے کے لئے۔ یہ اس کا سوارتھ یا اپنا پریوجن نہیں۔ کیول پروپکار ہے۔ اسی پرکار ایشور نے سورج بنایا ہے کہ میں دیکھ سکوں۔ یدی آنکھ بناتا اور سورج نہ بناتا تو میرا پریوجن سیدھ نہ ہو سکتا۔ اسی پرکار وشال برہمانڈ کی وستر ت وستوئیں سمبندھ پرمپرا سے میرے لئے ہیں۔ یدیپی الپ گیان کے کارن ان میں سے بہتوں کو میں جانتا تک نہیں۔

کچھ لوگوں کا آکھشیپ ہے۔ کہ یدی ایشور جیو کے لئے سرشٹی بناتا ہے۔ تو بھی پریوجن والا ہونے کے کارن ایشور وکاری ہو جائے گا۔ پرنتو وہ بھول جاتے ہیں کہ پروپکار وکار نہیں۔ کنتو وکار کا ابھاو ہے۔ سوارتھ وکار ہے۔ کیونکہ اس کا سوارتھی پر پربھاو پڑتا ہے۔ انگریشتم پروپکار رہ ہے۔ جس کے کارن دوسرے کا اپکار تو ہو جاتے پرنتو اپکار کرنے والے میں وکار اتپن نہ ہو۔ ایشور کا پروپکار کرنا سورتھا سوبھاوک ہے اسلئے اس میں کوئی وکار اتپن نہیں ہوتا۔ یدی آپ اس سدھانت کو سویکار نہیں کرتے۔ تو اوشیہ ہی اس کا الٹ سویکار کریں گے۔ اور اس اوستھا میں آپ انیک الجھنوں میں پڑ جائیں گے۔

اسلئے ایشور۔ جیو اور پرکرتی کے انادی اور اننت مانے بنا کام نہیں چل سکتا۔

اس سدھانت کے ورودھ سب سے بڑا آکھشیپ یہ ہے۔ کہ وہ سنسار کے کارنیکیہ کا ورودھی ہے۔ یدی ایک ہی مول کارن کے ماننے سے سرشٹی کی ویاکھیا ہو سکے۔ تو ایک سے ادھک تتو ماننے کی کیا آوشیکتا ہے؟ پرنتو یہ مدعی تو بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ یدی مول تتو ایک ہی ہوتا۔ تو اوشیہ ہی اس کے ماننے سے سب الجھنیں دور ہو سکتی تھیں۔ پرنتو کہاں ہوتی ہیں؟ کارنیکیہ وادیوں نے آکھشیپوں سے بچنے کے انیک اپائے سوچے۔ پرنتو وہ سپھل نہ ہو سکے۔ یدی مول تتو ایک ہی ہوتا۔ تو ورت ارتھات بھرانتی کے لئے کیا کارن اور کیا پریوجن؟ تتو وادی تو پرنام کی بھی ویاکھیا نہیں کر سکتے کیونکہ جب جل برف بنتا ہے تو اس کے بھیتر بھی اشنتا کا دوسرا تتو چھپا ہوا ہے۔ یدی کیول جل ہوتا۔ اور جل سے اتر کوئی انیہ وستو نہ ہوتی۔ تو کبھی برف بھی نہ بن سکتی۔ جل کے تاپ کو گھٹانے سے ہی جل برف روپ ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بنا اپادان کے شونیہ سے ہی سرشٹی کی ویاکھیا کرنا چاہتے ہیں انہوں نے تو دارشنک پرشنوں پر دھیان ہی نہیں دیا۔ یدی اپادان کی شونیتا سے کام چل سکتا ہے تو نمت کی شونیتا سے کیوں نہیں چل سکتا؟ وستو تا شونیہ سے شونیہ ہی بن سکتا ہے۔ اسی لئے اپنشد کہتی ہے کہ است سے ست کی اتپتی نہیں ہو سکتی۔ سرشٹی کا اپادان کارن چاہیئے۔ نمت کارن چاہیئے۔ اور پریوجن چاہیئے۔ یہ تینوں اوشیکتائیں برہم جیو اور پرکرتی کے نتیہ

بقیہ صفحہ ۱۳

کہ میرے سوالات کا جواب نہیں دیا۔ اس کا کیا جواب دوں۔ چند باتیں پنڈت جی کی سیوا میں عرض کرتا ہوں۔

آپ نے جن باتوں کو اول تحریر کیا ہے۔ ان کو بار بار لکھ دیتے ہیں۔ آپ دھرم کے پرمان نہیں دیتے۔ اپنی طرف سے فرضی گھوڑے دوڑاتے ہو۔ جو وید والوں کا کام نہیں ہے۔ اب میں آپ کو کھلے طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ کوئی پرمان سوامی جی کا پیش کریں۔ کہ بالک پر ماتا پتا کے خیالات کا اثر گربھ میں پڑتا ہے۔ کوئی شاستر جیون میں سے پیش کرو۔ کوئی وید کا منتر دو۔ پھر آپ کی بات مانوں گا۔ میں آگے اس پر کوئی جواب عرض نہ کرونگا۔ سچی بات ماننے سے عزت خراب نہیں ہوتی ہے۔

میرے وچار

جیو آتما جب سے استھول شریر کو چھوڑتا ہے اور جب تک گربھ کے باہر نہیں آتا۔ تب تک اندریاں کام نہیں کرتیں۔ اس وجہ سے کوئی اثر جیو پر نہیں ہوتا۔ جو گربھ کے شریر میں ہوتا ہے۔ وہ باہر ہوتا ہے۔ گربھ میں اندریاں ہوتی ہیں۔ مگر کام کی نہیں ہوتیں۔ کیونکہ کام نہیں کرنا پڑتا ہے جیسا کہ باہر آنکھ خراب ہونے پر دکھلائی نہیں دیتا۔ کان خراب ہونے پر سنائی نہیں دیتا ہے۔ یا بھی سے کوئی گیان آدمی کو پراپت نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ اب نہیں ہوتا ہے۔ ماں باپ کے جسم کے سنسکار آتے ہیں۔ باپ کے تو کیول بروقت بھوگ کے اور ماتا کے جنم تک بھی آتے ہیں۔ مگر یہ سب جسمانی ہوتے ہیں روحانی نہیں۔ جنم کے بعد بالک کا اپنا گیان ہوتا ہے۔ جو اس نے اپنی آنکھ ناک۔ کان اور زبان وغیرہ سے حاصل کرتا ہے۔ اور کوئی نہیں ہوتا۔ اور یہ ایشور کا انصاف بھی ہے۔ اگر کسی میں ذرا بھی دم ہے۔ تو ماتا پتا کے سنسکار کو علیحدہ کر کے بتلا دے۔ نہیں تو یہ جاٹ کا شاحل باجہ کوئی نہ بجا دے۔ آگے کوئی عرض نہ کرونگا۔ اوم شم۔

ضرورت ہے!

میرے ایک برہمن ممبر کے لئے جو کہ سدا چاری۔ یوگیہ اور ودرڈھ آریہ سماجی ہے یوگیہ کنیا کی ضرورت ہے۔ ان کی سالانہ آمدنی ۔/۵۰۰ روپیہ ہے۔ پہلی استری کا دیہانت ہو چکا ہے۔ عمر بتیس سال ہے۔ پہلی بیوی سے ایک لڑکا ۱۲ سال کا موجود ہے۔ ذات پات کا کوئی وچار نہ ہوگا۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ اور کم سے کم خرچ کیا جائے گا۔

پتہ:۔
لالہ کمیشور اہم پردھان آریہ سماج دھرم پور شملہ

جاڑے کا موسم آگیا ہے!

جبکہ ہر ایک ہندوستانی کوئی نہ کوئی دوا استعمال کر کے اپنے جسم کو مضبوط و طاقتور بناتا ہے آپ بھی بہترین مقوی دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو سال بھر کے لئے قوت سے بھرپور کر لیجئے۔ اس مطلب کیلئے

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱

طاقت کی ایک بہترین دوائی ہے۔ جو ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال کر لینا کمزوری کو تمام سال نزدیک نہیں آنے دیتا۔ اسکے استعمال کمزوری کی تمام بیماریاں جریان۔ احتلام۔ سرعت ... وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ جسم مانند فولاد کے مضبوط ہو جاتا ہے۔ شدھ اور تازہ خون پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ دل۔ دماغ جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ خوبی صرف تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱ میں ہی ہے۔ کہ یہ موسم سرما میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ورنہ آج کل جو شربت نقلی فروخت ہو رہے ہیں۔ ان میں سے کسی کے اندر یہ خوبی نہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱ کا استعمال نہیں کیا۔ تو آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے ایک بوتل خرید کر زندگی کا لطف اٹھائیں۔

دھوکا سے بچیں اور صرف تلوار مارکہ ہی خریدیں

تیار کرنے والے

گپتا اینڈ کمپنی مالکان کارخانہ گپتا وشد بالیہ لدھیانہ

زکام کو معمولی نہ سمجھو

جب سردی لگ کر چھینکیں آویں ناک بہنے لگے تو غذا کو کم کر کے گرم پانی پیو اور امرت دھارا ناک پر لگاؤ زیادہ زور ہو تو گل بنفشہ ۹ ماشہ گاؤزبان ۹ ماشہ گل نیلوفر ۳ ماشہ لسوڑی ۳ ماشہ منقہ ۷ دانہ کا جوشاندہ کر کے امرت دھارا ۲ بوند داخل کر کے دو بار دن میں پیو تین دن میں آرام ہوگا۔ کسی گرم خشک دوائی سے زبردستی بند نہ کرو!

اگر تین دن کے بعد رہے تو

پنچ امرت رس ایک گولی صبح و شام چند دن کھانے سے آرام ہوگا یہ دوائی ہر قسم کے زکام و نزلہ کیواسطے اکسیر ہے۔ ان دنوں میں منگوا کر رکھو زکام سے جو لوگ غافل ہوتے تو اس سے کھانسی اور اسکے بعد دمہ تک نوبت پہنچتی ہے اور کبھی ساتھ بخار ظاہر ہو تو تپ دق تک نوبت پہنچتی ہے ورنہ سالہا سال درد کھانسی ہی گھن کی طرح کھاتے رہتے ہیں اگر کھانسی ہو تو مندرجہ ذیل ادویات میں سے کوئی استعمال کرنی چاہیئے:۔

اکسیرجان: یہ مستقل دوا ہے بلغمی خشک یا دونوں قسم کی کھانسی [illegible]

کوئی کھانسی: [illegible]

کوئی کھانسی روشنی: [illegible]

کف کیور رس: زکام ہو یا سوکھی کھانسی بلغمی کیواسطے بینظیر [illegible]

جیا گلی: [illegible]

راحت: [illegible]

امرت دھارا ۔ لاہور

[illegible] امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام

پریشد کے پرستاو

آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کی سورن جینتی کے سلسلہ میں ایک پریشد آریہ سماج کے بھاوی کاریہ کرم (آئندہ کام کے پروگرام) کے متعلق غور کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ جو مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل تھا:۔ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج۔ مہاتما ہنس راج جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ آچاریہ دیو شرما جی۔ پنڈت ایودھیا پرشاد جی۔ پنڈت اند جی واچسپتی دہلی۔ اور پنڈت دھریندر ناتھ جی۔ شری سوامی سروانند جی۔ بابو پورن چند جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ کنور حکم سنگھ۔ پنڈت گنگا پرشاد جی۔ آپادھیائے اور ڈاکٹر پرماتما سرن جی پیچھے سے ممبر بنائے گئے۔ ۲۲-۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء سنیتی کیمپ میرٹھ میں پریشد کی بیٹھک ہوئی۔ اور مندرجہ ذیل پرستاو پاس ہوئے:۔

ا۔ اس پریشد کی سمتی میں آریہ سماج کی اُنتی کے لیے ضروری ہے کہ پرتی ندھی سبھا کو پانچ سالہ پروگرام بنانا چاہیے۔ تمام آریہ سماجیں آئندہ پانچ سالوں میں اس کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔

پانچ سالہ پروگرام

(۱) آریہ سماج کا مکھیہ کاریہ اگلے پانچ برسوں میں جنم مولک جات پات کے خلاف زوردار اور عملی آندولن کرنا ہونا چاہیے۔ جس کے لیے مندرجہ ذیل اُپائے کاریہ میں لائے جانے چاہئیں۔

(ا) آریہ میرج ایکٹ کے مطابق زیادہ سے زیادہ انترجاتیہ بواہ ہوں۔

(ب) ہر ایک آریہ سماج سال میں کم سے کم ایک دفعہ اپنی سنرکھشکتا میں انترجاتیہ بھوج کا پربندھ کرے۔ جس میں ہندوؤں کی سبھی جاتیوں کے اشخاص شامل کیے جائیں۔

(ج) آریہ سماج کو ادھیکاری بناتے ہوئے انترجاتیہ بواہ کرنے والے ویکتی کو بیٹھنے سے زیادہ موقعہ دیا جانا چاہیے۔

(د) سرکاری کاغذات میں ذات کے خانہ میں آریہ شبد لکھنے کا پرچار کیا جائے۔

(ی) ویدک ورن بیوستھا اور جات پات کا بھید سدھ کرنے کے لیے اور جات پات کے نقصانات بتانے کے لیے جنتا اور ودوانوں میں پرچار کرنے کے لیے ٹریکٹ اور پستکیں شائع کی جائیں۔

(ر) آریہ پرتی ندھی سبھا ہر سال اپنے آدھین ہر ایک سماج سے مندرجہ بالا کاریہ کرم (پروگرام) کے سمبندھ میں رپورٹ طلب کرے۔ اور اس رپورٹ کو سارودیشک سبھا سے پرارتھنا کرے کہ وہ اپنے پراتیہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں سے بھی اس پرچار کرانے کی پریرنا کرے۔ سارودیشک سبھا ہر سال رپورٹ کا خلاصہ شائع کیا کرے۔

(۲) ہر ایک کاریہ کرم (پروگرام) کے ساتھ ہی گرام سدھار اور گراموں میں آریہ سماج کے پرچار کا بھی کام ویگ سے کرنا چاہیے۔ آئندہ پانچ سالوں میں ورتمان آریہ سماجیں سُدرِڑھ ہوں۔ اور آریہ سماجوں کی تعداد دگنی ہو جائے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آریہ سماجیں اپنی طاقت کو گرام پرچار کے کام میں کیندرت کریں۔ پرتی ندھی سبھا کو اس کام کے لیے مندرجہ ذیل اُپائے پریوگ میں لانے چاہئیں:۔

(ا) شروع میں پانچ ضلعوں میں گرام پرچار کا پرکھشن کیا جائے۔

(ب) ایک گرام پرچارک کا کاریہ کھشیتر زیادہ سے زیادہ ۱۵ گرام ہونا چاہیے۔ پرچارک دیہاتیوں کا سا جیون بسر کرکے دیہاتیوں کی برتی کے مطابق آریہ سماج کا پرچار کرے۔ ویاکھیان دینا اتنا ضروری نہیں (ج) پرکھشن کے لیے ان گرام کیندروں کو چُننا چاہیے۔ جہاں آریہ پُرشوں کی تعداد کافی ہو یا نزدیک ہی گرام پرچار کا خواہشمند کوئی آریہ سماج ہو۔ (د) گراموں کے انوکول کاریہ کرتا تیار کرنے کے لیے پرتی ندھی سبھا کو کسی گرام کیندر میں ایک گرام شکھشن آشرم چلانا چاہیے۔ جس میں گرام پرچارکوں کو ضروری دھارمک شکھشا، انوشاسن آچار آدی کے ساتھ ہی سیوا، ادشدھ گیان، کرشی کا سادھارن گیان آدی کی بھی ضروری شکھشا دی جائے۔

گرام پرچار شکھشن آشرم کی سکیم

(ی) گرام پرچار شکھشن آشرم کی انومانک سکیم اس پرکار ہے۔

(ا) کسی گرام میں سبھا کی طرف سے ۳۰ روپیہ ماہوار کا ایک ادھیاپک اور چھ روپیہ ماہوار وظیفہ کے لیے مقرر کیے جائیں۔ اس پر ۲۰ چھاتر ۶ ماہ کے لیے ۔۔۔ طرح ۱۵۰ روپیہ ماہوار یعنی چھ ماہ کا ۹۰۰ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ ایک سال میں ۱۸۰۰ روپیہ خرچ کرکے ۴۰ پرچارک تیار کیے جا سکتے ہیں۔ ابتدا میں یہ ۴۰ پرچارک صوبہ بھر کے لیے کافی ہونگے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کو یتن کرنا ہوگا۔ کہ ان ۴۰ پرچارکوں کو ۴۰ کیندروں میں ۱۵+۵ روپیہ ماہوار پرستھان دے یا دلا دے۔ ان چھاتروں کی قابلیت کم از کم ہندی مڈل کے سمان ہونی چاہیے۔

(ب) ابھی ۵ کیندروں میں پانچ پرچارک ہوں گے ہر گرام پرچارک کے پیچھے ۲۰ روپیہ ماہوار خرچ ہوگا۔ جس میں ۱۵ روپیہ پرچارک کی ماہوار تنخواہ اور ۵ روپیہ متفرق خرچ ہوگا۔ خرچ کی پورتی مقامی ضلعوں کے ذریعہ بھی ہو سکتی ہے۔

(۳) آریہ مندروں کی پرتشٹھا کو ستھاپت کرنے کے لیے اچھا سمجھو ہر ایک آریہ سماج کو اپنا ہی مندر بنانا چاہیے۔

(۴) (ا) سماجوں کے ساپتاہک ادھیویشن شانتی بھگتی اور دھارمکتا پورن وا تاوان سے یکت ہونے چاہئیں۔ بھجن بھگتی رس پورن ہوں۔ اور انہیں سبھا سد سمت روپ سے ہی گا دیں۔ بھجنوں میں میراں، کبیر آدی کے وید انوکول بھجنوں کو بھی ستھان دینا چاہیے۔

(ب) ساپتاہک ادھیویشنوں میں اُپدیش وید منتروں کے آدھار پر ہو گیہ اور ادھیکاری دیکھتے کے ودوان ہی ہونے چاہئیں۔

(ج) وارشک اُتسووں میں ویاکھیان اور کے علاوہ ست سنگ۔ وچار۔ دھارمک وداد جگیا سو آدی کے لیے بھی کچھ سمے نشچت کرنا چاہیے۔

(د) ہر ایک آریہ کو ساپتاہک ادھیویشن میں اپستھت ہونا چاہیے۔ اور اپنا ماسک چندہ ماس کے شروع میں خود آ کر دینا چاہیے۔

آریہ سماج میں وچار سوتنتریہ پریشد

پاس شدہ پرستاو

آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کی سورن جینتی نے آریہ سماج میں وچار سوتنتریہ (آزادی خیال) کے پرشن کا سمادھان کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اصحاب کی ایک پریشد مقرر کی تھی:۔

(۱) شری پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے (سبھا پتی) (۲) شری آچاریہ وشوشروا جی۔ (۳) شری سوامی سروانند جی۔ (۴) شری کاشی ناتھ جی (۵) شری نارائن سوامی جی (۶) شری پروفیسر دھریندر ناتھ جی (۷) شری پروفیسر سدھاکر جی۔ (۸) شری با گھنشام سنگھ جی گپت۔ (۹) شری پنڈت گنگا پرشاد جی چیف جج (ٹہری)۔ (۱۰) شری پنڈت برہم دت جی جگیاسو۔ (۱۱) شری مہاشہ نارائن دت جی ٹھیکیدار دہلی۔ (۱۲) شری پنڈت دھرم دیو جی درشن کیسری۔

یہ پریشد ۲۲ دسمبر ۱۹۳۷ء کو ۸ بجے بعد دوپہر میرٹھ میں منعقد ہوئی۔ سرو سمتی سے نمن لکھت پرستاو پاس ہوا۔

بھومکا۔ آریہ سماج کے لیے ویستھت روپ سے دس نیم تتھا رشی دیانند کے منتویوں کو ماننا آوشیک ہے۔ اور آریہ سماج کی ویدی کو اس کے وِرُدھ پرچار کرنے کے لیے پریکت نہیں کیا جا سکتا۔ نہ کوئی آریہ اس کا پرچار کر سکتا ہے۔

دھارائیں:۔ آریہ سماج کی سدسیتا کے لیے دس نیم تتھا رشی دیانند کے مولک سدھانتوں کو ماننا اینوارییہ ہے۔ جیسا کہ اوپر نردِشٹ ہے تفصیل میں جانا ٹھیک نہیں۔ یدی کوئی جھگڑا ہو۔ تو دھرماریہ سبھا نرنیہ کرے۔

(۲) سنسکار سنسکار ودھی کے انوکول ہونے چاہئیں۔ اُن کا پرچار بڑھانا چاہیے۔ پرنتو دلک روپ رکھنا ہیں پریورتن نہ ہو۔ کرم کانڈ کی اشٹیوں آدی کے لیے ورتمان پریستھتی کے انوکول پدھتی نشچت ہونی چاہیے۔ اور اس کا پرچار ہونا چاہیے۔ نیتیک اور نیمتک اشٹیوں میں جہاں تک ہو سکے وید منتروں کا ہی پریوگ ہونا چاہیے۔ سنسکار کون کرتا ہے اور کون نہیں۔ اس کے لیے Inquisition نہیں بیٹھانی چاہیے۔ پرنتو پرچار ادھک سے ادھک بڑھانا چاہیے۔

(۳) مانس مدیہ سرو تتھا تمباکو (ممنوع) ہیں۔ سگریٹ آدی نندیہ ہیں۔

(۴) جو آریہ سماجک نہیں۔ اُن کیساتھ کھان پان دو اِن تتھا انیہ ویوہار کرنے میں دیش کال تتھا پریستھتی کے انوکول سرو تتھا سوتنترتا ہونی چاہیے۔ پرنتو آریہ سماجیوں کا کرتویہ ہے کہ اس ویوہار میں اپنے منتویوں کا ادھک سے ادھک دھیان رکھیں۔

(۵) بھارتیہ ویش بھوشا کو ادھک سے ادھک پریہ بنانے کی چیشٹا کرنی چاہیے۔

(۶) ویدک سندھیا اینوارییہ ہے۔ پرارتھنا اور اپاسنا کے انیہ پرکار بھی جو اس کے اَوِرُدھ ہوں ورجت نہیں۔

(۷) راشٹریہ کاریوں میں بھاگ لینے یا کسی سنستھا میں سمِلت ہونے کی پورن سوتنترتا ہو چاہیے۔ یدی اس کے منتویہ آریہ سماج کے دھارمک سدھانتوں کے وِرُدھ نہ ہوں۔

(۸) دوسروں کی تُرٹیوں تتھا درشٹی کون اُدار بھاو سے دیکھنا چاہیے Inquisition کبھی نہیں بٹھانا چاہیے۔

ہنسراج وائرلیس کی رہائی کا معا...

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ مسٹر ہنسراج وائرلیس کو رہا کرنے کو تیار ہے لیکن وہ اسے رہائی کے بعد سند ...

Gangotri Gyaan Kosha

پنڈت شانتی پرکاش جی کی جیل سے رہائی

مورخہ ۲۱ مئی کو میں ۱۲ بجے اپنا سائیکل لیکر آریہ سماج مندر کے سامنے سے جا رہا تھا۔ کہ آریہ سماج کی دوکان میں شری پنڈت رامچندر جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کسی ایک سجن سے بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ میں پنڈت رامچندر جی کو نمستے کر کے آگے چل پڑا۔ کہ پیچھے سے آکر مجھے ایک مترنے کہا۔ کہ شری پنڈت شانتی پرکاش جی رہا ہو کر آگئے ہیں۔ اور وہ دیکھو بیٹھے ہوئے پنڈت رامچندر جی سے باتیں کر رہے ہیں۔ میں نے پنڈت جی کو جاکر نمستے کی۔ مجھ سے پنڈت جی پہچانے نہ گئے۔ اُن کا سواستھ پہلے تو بہت گرا ہؤا معلوم پڑا۔ پرنتو جب اُن کی حجامت وغیرہ کرائی گئی۔ تو معلوم ہؤا۔ کہ آپ جیل میں اتنی تپسیا کرنے پر بھی سواستھ ہیں۔ آپ پیدل ہی آریہ سماج جھنگ شہر میں پدھارے۔ ہم میں سے کسی کو بھی علم نہ ہؤا۔ آپ کے پیروں میں بیڑیوں کے زخم ہو گئے تھے۔ جس سے چلنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ ہم سب کی یہ بڑی اچھا تھی کہ اسی وقت پنڈت جی کا جلوس نکالتے۔ پرنتو پنڈت جی نے ہمیں یہ کاریہ کرنے سے روک دیا۔ راتری کو ۹ بجے کی گاڑی سے پنڈت جی نے لاہور جانے کی اچھا پرگٹ کی۔ ہم نے سوچا کہ راتری کو سٹیشن تک بجنا آدی بولتے ہوئے ان کو لے جائینگے۔ پرنتو یہ پرارتھنا بھی پنڈت جی نے سویکار نہ کی۔ پنڈت جی نے جیل کے بہت سے حالات آریہ بھائیوں کو سُنائے۔ تت پشچات بہت سے آریہ بھائیوں نے جن میں شری پنڈت رامچندر جی بھی تھے آریہ سماج سے پنڈت شانتی پرکاش جی کو جھنگ سٹیشن تک چھاؤنی سٹیشن تک پہنچا کر آئے۔ ہم آریہ بھائی ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ پنڈت جی کے اندر اور اُتساہ بڑھائے۔ اور دیرگھ آیو کرے۔

(دہرم دیو منتری آریہ سماج جھنگ)

آریہ سماجوں تتھا آریہ پُرشوں سے نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے نشچے کیا ہؤا تھا۔ کہ پنڈت چمو پتی جی کی سمرتی میں سمارک قائم کیا جاوے۔ آریہ جنتا نے ان کے پریوار کی سہایتا ارتھ دھن بھیج کر سبھا کو کرتارتھ کیا ہے۔ اب آریہ سماجوں تتھا سمست آریہ جنتا سے پرارتھنا ہے۔ کہ پنڈت چمو پتی سمارک کے لئے بھی یتھا شکتی ان کا ہاتھ بٹائیں۔ بہت جلد اس کے لئے دان بھیجنے کی کرپا کریں۔ تاکہ سمارک ستھاپت کرنے کے وشے مناسب کاروائی کی جاوے۔ سارا دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام آنا چاہئے۔ (منتری)

آریہ سماج کا واستوک اُدیش و اُسکی پُورتی کے سادھن

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از مہاشہ لوٹا رام جی معرفت آریہ سماج انبالہ چھاؤنی)

آج تک آریہ سماج نے جتنا کام کیا ہے۔ اور وہ جس دایرہ میں بھی کیا ہے۔ اس کے اندر ایک بہت بڑا استھان رکھتا ہے۔ اور پرشنسا کی درشٹی سے دیکھا جاتا ہے۔ اور وہ ہے بھی اسی یوگیہ۔ پرنتو ہمیں یہ کہنے میں سنکوچ نہیں کہ وہ اس مہان اُدیش کے سمکش اتی کھنڈر اور تچھ ہے۔ اگر یوں کہا جائے۔ کہ اس کے کاریہ کرتا بڑے شاہراہ کو چھوڑ کر پگ ڈنڈیوں میں چل نکلے ہیں۔ تو اس میں کچھ بھی اتیشیوکتی نہ ہوگی۔ کوئی کسی ڈنڈی پر چل دیا ہے۔ کوئی کسی پر۔ ہر کوئی آشا یہی رکھتا ہے۔ کہ شاید اسی کی پگ ڈنڈی سب سے سیدھی ہے اور سب سے پہلے وہی منزل مقصود پر پہنچے گا۔ مگر دور کھڑے درشک دیکھ رہے ہیں۔ کہ ان میں سے اکثر ایسی پگ ڈنڈیوں پر چل رہے ہیں۔ جو ان کو منزل مقصود سے دور ہی دور لے جا رہی ہیں۔ تبھی تو باہر کے لوگ اور کوئی کوئی انہوں میں سے بھی یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج اپنے مارگ سے وچلت ہو گیا ہے۔ اسلئے چیتو۔ اے آریہ سماجیو! تم جہاں جہاں ہو وہاں وہاں ہی اپنے ارد گرد کی پرستھتی کی طرف غور سے نہارو۔ دیکھو۔ کہ تم کسی کام میں لگ رہے ہو۔ کیا یہ کام شاہراہ کی مانند ہے یا پگ ڈنڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ بہت سی حالتوں میں تم دیکھو گے۔ کہ تم جو کچھ کر رہے ہو۔ وہ محض ایک محدود دائرہ کے اندر منش سماج کے ایک خاص انگ کے لئے ہو رہا ہے۔ اور وہ بھی کسی نہ کسی روپ میں فقط کسی کریتی کا نواسن یا سُدھار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اس تمہارے کام کی کوئی دھارمک حقیقت نہیں۔ بعینہ یہی بات تمہاری بڑی بڑی کمیٹیوں اور سنستھاؤں پر لاگو ہوتی ہے۔ اب اس حالت اور کام کا اوپر لکھے اُدیش سے مقابلہ کر کے تم خود دیکھو کہ تم کہاں ہو اور کیا کر رہے ہو۔

گھبرانے کی بات نہیں۔ آیئے۔ اب اس کے اپایوں پر غور کریں۔ ایشور کی کرپا سے اوشیہ ہی ہم سیدھا اور صحیح مارگ ڈھونڈ نکالیں گے۔

اوپر کے لیکھ سے یہ تو سپشٹ ہو گیا

ہوگا۔ کہ ہم نے آج تک جو کچھ کیا ہے۔ وہ محض کسی حد تک سُدھار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اسی لئے آریہ سماج ہندوؤں کی ایک سُدھارک سنستھا Reform Movement کہلا سکتی ہے۔ اس سے آگے دھارمک کھشیتر میں ابھی تک اس نے زیادہ پربھاؤ نہیں جمایا ہے۔ اس میں تنک سندیہ نہیں۔ کہ اپنے ادھینیم مہرشی اور الوکیہ سدھانتوں کے کارن اس نے دھارمک جگت کے اندر ایک ایسی کرانتی پیدا کر دی ہے کہ ہر ایک پرچلت مذہب و سمپردائے کو اپنا اپنا مت قدرتی اصولوں و بدھی کے انکول سدھ کرنے کی فکر لگ رہی ہے۔ ورنہ اسے خطرے کی گھنٹی بجتی سُنائی دے رہی ہے۔ بایں ہمہ یہ ماننا پڑے گا۔ کہ آریہ سماج کا درشٹی کون (نقطۂ نگاہ) بہیئت مجموعی ایک سُدھارک سنستھا والا ہے نہ کہ ایک دھارمک سنستھا والا۔ اور جب تک اس میں تبدیلی نہیں آتی دھارمک کھشیتر میں اس کا وہ پربھاؤ بننا جو کہ اس کا ہونا چاہیے اتینت دشکر ہے۔ اس کے لئے آریہ سنیاسی مہانو بھاووں۔ دوران سجن پُرشوں۔ آریہ جگت کے نیتاؤں۔ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں و انیہ اس کوٹی کی آریہ سنستھاؤں۔ آریہ سماجوں تتھا وچارشیل آریہ بھدر پُرشوں و سمرو سادھارن آریہ بھائیوں کو غرضیکہ ہر خاص و عام کے وچار ارتھ کچھ اپائے نیچے لکھے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ ہر ایک ویدک دھرم پریمی۔ آریہ سماج کا ہتیشی۔ بھگوان دیانند کا انویائی ان پر شانت چت سے و نپکش بات آدمی سے رہت ہو کر گہرا وچار کر کے ان کا سمرتھن کریگا یا سنشودھن بجویز کر کے لیکھک کو انو گرہیت کرے گا۔

کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت

میرے ایک متر کو اپنی ایک رشتہ دار وِدھوا لڑکی کے لئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ لڑکی درنیکلر انگلش مڈل پاس ہے۔ اور مہوشن کی تیاری کر رہی ہے۔ صحت مند خوبصورت اور گھر کے کام سے بخوبی واقف ہے۔ ور تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہونا چاہیئے۔ ذات پات کا قطعاً لحاظ نہ کیا جائیگا۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

دھنیہ واد

شریمتی شکیل کماری جی کا سواستھ قریباً ۶ ماہ سے ٹھیک نہیں ہے۔ اور ان کے سواستھ کے سمبندھ میں آیہ سماجوں تتھا آریہ بھائیوں کے بار بار پتر آ رہے ہیں۔ اور کئی سماجوں اور ان میں ہر ایک آریہ سماج۔ آریہ بھائی اور انیہ سوسائٹیوں کو ویکتی روپ میں جواب دینے میں اسمرتھ ہوں۔ اسلئے میں آریہ مسافر دوارا سب کی سبھائیوں و نیہ پوروک پرارتھنا کرتا ہوں کہ جب تک ان کے سواستھ کی دشا ٹھیک نہیں ہوتی کرپا کر کے پتر دوارا اس سمبندھ پر کرنے کا کشٹ نہ اٹھاویں۔ اور جب وہ تندرست ہو جاویں گی۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارا پروگرام بنا کر پردھار اوشیہ پہلے کی طرح کریں گی۔

مہاشہ بالو رام جی گپتا آیور وید شارد جو کہ بڑے پریمی سجن ہیں۔ بڑے پریتن سے دن رات علاج کر رہے ہیں۔ جس کے لئے میں ان کا اتی انت دھنیہ واد کرتا ہوں۔ ان کی ستتی کے لئے میری دُربل جہبا میں وہ شبد نہیں کہ ورنن کر سکوں۔

شری پوجیہ پنڈت گیان چند جی بی۔اے ادھشٹاتا وید پرچار۔ شری پوجیہ پنڈت پریہ ورت جی سمپادک "آریہ" مہاشہ بالکرشن جی ہیڈ ماسٹر اپدیشک کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ جنہوں نے میرے گرہ پر پدھار کر ہمدردی اور پریم ظاہر کیا۔

میں مہاشہ جیت رام جی ساہنی۔ مالک ساہنی میڈیکل مارٹ۔ اپ منتری آریہ سماج صدر بازار راولپنڈی کا بھی دھنیہ واد کرتا ہوں۔ جو کہ سمے سمے پر کشٹ اُٹھا کر اس بیماری میں سہایتا دے رہے ہیں۔

وشنو شرما ودیا بھوشن۔ راولپنڈی

ہندو مسلم اتحاد کا سوال

کانگرس اس پر غور کر رہی ہے

بمبئی ۳۰ جنوری۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہؤا ہے کہ ہندو مسلم سوال کا باہمی مفاہمت سے تصفیہ کرانے کے متعلق کانگرس عنقریب قطعی قدم اُٹھانے والی ہے۔ چنانچہ صدر کانگرس نے مہاتما گاندھی اور ورکنگ کمیٹی کی پوری رضامندی سے ہی یہ اعلان کیا ہے (جو اس سلسلہ میں پہلا قدم سمجھنا چاہیئے) کہ وہ تصفیہ کی تمام معقول تجاویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں بھی اس سوال پر بخوبی غور کیا گیا ہے۔ اور آخر فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی ٹھوس کاروائی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(س) پنڈت وشوناتھ جی کے لئے (و) ... جی کے لئے (س) استعمال کیا گیا ہے۔

... یعنی اعصاب ایک طرح کے ... گیان ... ریشے ہوتے ہیں۔ جو جسم سے نکلکر تمام ... پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسلئے یہ جڑ ہی ... جس طرح سے بذریعہ تار خبریں بھیجی جاتی ... اسی طرح سے یہ گیان تنتو جسم کے ہر حصے سے ... دماغ تک لے جاتے ہیں۔ اور دماغ کے ... سارے جسم میں پہنچا کر جس عضو سے ... کام کراتے ہیں۔ اور دماغ کے ساتھ ... کا تعلق ہے۔ جسم تمام ہے کا سارا جڑ ہے ... یہ جیو آتما اسی جسم کے دماغ اور گیان تنتوؤں ... ذریعہ اپنی اچھا پرتین سے سکھ دکھ اور گیان ... ویوہار کرتا ہے۔ یہ بات فضول ہے۔ کہ اگر یہ ... ہے۔ تو اس پر گیان نہیں جاتا۔ تار پر خبر ... ہوں جاتی ہے۔ جیو آتما اپنا سارا ویوہار اسی ... جسم کے ذریعہ ہی کرتا ہے۔ جسم کے لئے جو ... اور جڑ اندریوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ ... کی ستا کا کارن ہے۔ ورنہ جسم کے ہر ایک حصہ ... گوشت خون وغیرہ بھوتک پدارتھوں کے ... ہی بنے ہیں جس سے جیو آتما اپنا کام لیتا ہے ... ان گیان تنتوؤں کا گربھ کی حالت میں گربھ کے بالک کے ساتھ بھی تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے ماتا کے خیالات کا بچے کے دماغ پر پربھاؤ پڑتا ہے۔ (س) یہ بات تو آپ نے مان لی۔ کہ شریر کے تمام ہی اعضا جڑ ہیں۔ باقی رہا تار سے خبر جانا۔ سنئے۔

سوال۔ کیا تار کے ذریعہ سے خبر جاتی ہے؟

جواب۔ ہاں دو پرکار کے تار ہیں۔ ایک ہیں اشارے۔ دوسرے ہیں شبد۔

سوال۔ تب تو صاف ثابت ہو گیا۔ کہ ماتا کے خیالات کا اثر بالک پر ہوتا ہے۔

جواب۔ اشارہ ہونا بجلی کا کام ہے۔ اور شبد ہونا ہوا کا۔ کا س۔ بجلی کا کام ہے۔ جیو کا کام نہیں ہے۔ نہ دماغ کا۔ تار کے ایک طرف حرکت کرنے والا۔ دوسری طرف حرکت کر لینے والا ہوتا ہے۔ مگر دماغ خود کوئی حرکت نہیں کرتا۔ نہ کسی گیانی حرکت کو گیان کی صورت میں اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ آپ نے یہ جو لکھا ہے۔ دماغ کے ساتھ آتما کا تعلق ہے۔ یہ بات آپ شاستروں کے خلاف تحریر کر رہے ہیں۔ غور کریں۔ ان باتوں کو ذرا صاف کرکے عرض کرتا ہوں۔

گیان تنتو اول تو سب جڑ ہیں۔ اگر جڑ نہیں تو کوئی گیان آپ نہ خود دے سکتے ہیں۔ نہ لے سکتے ہیں۔ ہاں جیو آتما کا دماغ آواز ہے۔ اُس کے ذریعہ سے سب کام کراتا ہوگا ہاں جیو سب کام کرتا ہے دماغ کے ذریعہ سے

گربھ گت بالک پر ماتا کا کوئی اثر نہیں پڑتا ہے

بجواب پنڈت وشوناتھ جی پروہت آریہ سماج لائلپور

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از پنڈت ستیہ دیو جی۔ آریہ مسافر)

سوال۔ کیوں پنڈت جی۔ جب دماغ جڑ ہے تو جیسا جیو چاہتا ہوگا۔ ویسا کام کرتا ہوگا۔

جواب۔ ہاں جیسا آتما چاہتا ہے۔ وہ کام دماغ کرتا ہے۔

سوال۔ تو اچھے بُرے سنسکار دماغ پر ہوتے ہیں یا آتما پر؟

جواب۔ دماغ پر۔

سوال۔ تو آتما کی ضرورت نہیں۔ کہ سنسکار دماغ پر ہو وے۔ اور مرنے کے بعد آتما پر سنسکار نہیں ہونے چاہئیں۔

جواب۔ آتما پر بھی ہوتے ہیں اور دماغ پر بھی۔

سوال۔ پنڈت جی۔ کوئی شاستر کا پرمان دو۔ جہاں دماغ بھی کوئی شے ہو۔ جس پر خیالات کا اثر ہونا مانا گیا ہو۔

جواب۔ پھر سوچ کر عرض کروں گا۔

سوال۔ دماغ سر میں ہوتا ہے یا کان آنکھ ناک۔ زبان۔ ٹانگ۔ ہاتھ۔ نابھی میں؟

جواب۔ دماغ سر میں ہوتا ہے۔

سوال۔ دماغ اندری ہے؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ نابھی اندری ہے؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ اگر کوئی باہر کی طرف ہماری نابھی پر ادھر شکر ے۔ تو آتما اس کو سُن سکتا ہے۔

جواب۔ نہیں باہر کی بات سُننے کو کان ہیں۔ اور کوئی اندری نہیں ہوتی۔ مگر بالک کے گربھ میں ہوتی ہیں۔

سوال۔ بالک کے کس روپ میں ہوتی ہیں۔ سوکھشم؟

جواب۔ ہاں سوکھشم۔

سوال۔ جو اندری اس وقت جہاں ہیں بالک کے کبھی اسی جگہ ہوتی ہیں۔ اور کوئی نئی اندری بدل جاتی ہے۔

جواب۔ نہیں۔ کوئی چیز نہیں بدلتی۔

سوال۔ تب تو سوال حل ہو گیا۔ اس وقت بالک کو کوئی گیان بھیم عادت وغیرہ کا نابھی سے نہیں ملتا ہے۔ نہ گربھ سے۔ بالک کو کوئی مل سکتا ہے۔ سوال۔ اگر نابھی سے نہیں ملتا ہے۔ تو کیسے ملتا ہے؟

جواب۔ دیکھئے بالک کو جو شریر ملتا ہے۔ اس میں اندریاں باہر کے ارتھ کے گیان کو لیتی اور دیتی ہیں۔ اور من آتما کو۔ جب آتما کسی علم کو دینا چاہتا ہے۔ تو زبان ہاتھ پیر سے دیتے ہیں۔ تو کوئی کان۔ ناک سے بینے ہیں۔ کیا شبد کا گیان بلا کان کے مل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا ناک کا گیان آنکھ سے مل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

سوال۔ کیا اندریوں کا گیان اگر اندریوں کو علیحدہ کر دیا جاوے۔ تو دماغ سے پراپت ہو سکتا ہے؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیا ہاتھوں وغیرہ سے؟

جواب۔ ایک اندری دوسری اندری کا گیان نہ دے سکتی ہے نہ دے سکتی ہے۔

سوال۔ اگر کوئی اندری دوسرے کا گیان نہ لیوے۔ تو نابھی میں اندریاں کیسے حاصل کرکے آتما کو دے سکتی ہیں؟

جواب۔ نابھی کے ذریعہ پربھاؤ ضرور پڑتا ہے۔

سوال۔ پربھاؤ پڑنا سو بھاؤ ہے؟

جواب۔ اگر سو بھاؤ ہے۔ تو بیوہ عورت کا گربھ گر جانا چاہیے وہ نہیں چاہتی ہے۔ کہ پیدا ہو وے۔ مگر پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے یہ بات غلط ہے۔

(و) ماتا پتا کی صورت سیرت کا اثر بالک پر ہوتا ہے۔ کیونکہ جسم تمام ماتا پتا سے بنتا ہے۔ اور ماتا نفسانی خیالات نہ رکھے۔ اور صحبت نہ کرے۔ جس سے بالک کمزور پیدا ہو۔ آپ نے سب باتوں کا اثر جسم پر ہی مانا ہے۔ لیکن مخزن حکمت میں تو یہ نتیجہ نکالا گیا ہے۔ کہ جس سے مولود ضعیف الجسم اور ضعیف العقل پیدا نہ ہو۔ جو کہ ماتا کے خیالات سے مولود کے دماغ کی پرورش ہوتی ہے۔ ایسا ماننے سے آپ انکار کیسے کر سکتے ہیں۔

(س) پنڈت جی۔ ہرنا کشپ کی سیرت پرہلاد میں نہیں آئی۔ سوامی جی کی سیرت سوامی جی کے پتا کی نہیں تھی۔ جس نے اپنے خیالات عرض کئے۔ مگر آپ نے تو قبول مرضی کی ایک ٹانگ چار رکھی ہے۔

سوال۔ جیو آتما باپ کے جسم سے آتا ہے یا ماتا کے شریر میں ہوتا ہے؟

جواب۔ باپ کے جسم سے آتا ہے۔ اور ویریہ میں ہوتا ہے۔ جب ویریہ رج میں ملتا ہے۔ تب وہ بھی ملتا ہے۔

سوال۔ باپ کے ویریہ میں بیا پک ہوتا ہے۔

جواب۔ ویریہ میں ایک برہمانڈ میں ہوتا ہے۔ تمام میں نہیں ہوتا۔

سوال۔ تو کیا باپ کے سنسکار نہیں جاسکتے؟

جواب۔ گیان روپی سنسکاروں میں نہیں ہو سکتا ہے۔ اور جیو آتما بروقت بھوگ زیادہ سے زیادہ ایک ماہ پہلے ہو سکتا ہے کوئی سیرت باپ کی بیٹے میں نہیں ہوتی۔

سوال۔ بہت سے لڑکوں میں ہوتی ہے۔

جواب۔ گورووں کی سیرت شاگردوں میں ہوتی ہے۔ دوستوں کی دوستوں میں۔ اور ہمسایوں کی ہمسایوں میں ہوتی ہے۔ ارتقاءات ایک کمزور آدمی اپنے کو بڑے کی عادت پڑ جاتا ہے۔ جس طرح بد آدمی کی سیرت کے لوگ ہو جاتے ہیں۔ یہ بات چاہے آپ کی ہو یا کسی کی ہو زنا کاری کے خیالات جسم کو کمزور کرتے ہیں۔ عقل وغیرہ خوراک سے ہوتی ہے۔ باقی رہا مخزن حکمت کا نتیجہ۔ کوئی سوامی دیانند جی کی بات نہیں ہے۔ ان کا یہ لکھنا کہ ماتا کے خیالات کا اثر بالک کے دماغ پر ہو۔ یہ یہ بات بالک پن کی ہے۔ چاہئے کوئی فرماوے۔ عقلمند لوگ ایسے خیالات کو نہیں مانتے۔

(د) میرے کئی ایک ضروری سوالوں کا جواب آپ نے نہیں لکھا۔ مثلاً سیمنتونین سنسکار کا کیا مطلب ہے۔ ستیارتھ پرکاش کے پاٹھ کو بھی صاف نہیں کیا۔

(س) پنڈت جی کا یہ کہنا کہ میرے سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ یہ بات تو ایسی ہے۔ کہ بدھ مانش، جوان کو بالنی پر چڑھا کر کہتا ہے کہ ابھی نہیں بنی ہے۔ اب رہا سیمنتونین کیا ہے۔ سنئے۔ سوامی جی کیا فرماتے ہیں:۔

अब तीसरा संस्कार सीमन्तोन्नयन कहते हैं जिस से गर्भ स्थी स्त्री का मन सन्तुष्ट आरोग्य गर्भ स्थिर होवे और प्रति दिन बढ़ता जावे

ارتقاءات یہ سنسکار استری کا شریر وغیرہ راضی ہووے تا کہ جسم کو سُکھ ہووے اور بالک کا جسم بڑھتا جاوے۔ اسلئے یہ سنسکار ہوتا ہے۔ میرے لیکھ آپ نہیں پڑھتے ہیں۔ اور مضمون تحریر کرتے ہوئے آپ ذرا حرکت قلم سے اتنا تحریر کر دیتے

انترمکھ ہونے کی اوشیکتا

(از شری آچاریہ دیو شرما جی ابھے - ودیالنکار گوروکل کانگڑی)

"آریہ سماج مر چکا - اب اس کی اوشیکتا نہیں رہی" - یہ آواز اوشیہ سُنائی دیجاتی ہے۔ اور سداشیہ سچے پُرشوں کے مکھ - سے بھی - پر ان شبدوں سے جس ستھتی کا ورنن کیا جاتا ہے - وہ مجھے کچھ دوسرے روپ میں ہی دکھائی دیتی ہے۔ مجھے پرتیت ہوتا ہے - کہ اس سمے آریہ سماج کو ذرا انترمکھ ہونے کی اوشیکتا ہے۔ یہ جو بہت سے جلسے - جلوس - سمیلن - لیکچر بازی - شاستر ارتھ کئے جا رہے ہیں (شائد یہ کئے تو اس لئے جا رہے ہیں - کہ اس سے ہمیں اپنے آپ کو تتھا دوسروں کو دکھائی دیتا رہے کہ ہم مرے نہیں ہیں -) ان کو کچھ سمے کے لئے سروتھا بند کر دیا جائے - میرا یہ مطلب نہیں ہے - کہ ان کی کبھی بھی ضرورت نہیں - ان کا بھی اوشیہ اپنا کچھ اچیت ستھان اور سمے ہے - پر اس سمے آریہ سماج کو ان کی ضرورت نہیں - میرے خیال میں تو شائد سبھی آریہ سماجی بھائی ان سے اُوب چکے ہیں - اور ان کی نیرستا تتھا کھوکھلا پن انوبھو کرنے لگے ہیں - پرنتو پرچلت دھرے کے کارن یہ ہوتا جا رہا ہے اب کچھ کال کے لئے سب باہری دکھاوے کی پرانم پرچار کی پرورتیوں کو روک کر چپ شانت - اور انترمکھ ہو کر ٹھہر جائے - تو بڑا اچھا ہو - ایسا کرنے سے آریہ سماج مر نہیں جائے گا - آریہ سماج کی کچھ بڑی کمزوریاں اور اپورنتائیں اس سے اوشیہ مر جائیں گی - یدی اتنا کرنے سے ہمیں سچ مچ مر جانے کا ڈر لگتا ہے - تو یہ اس بات کا ہی پکا چنہہ ہوگا - کہ ہم اصل میں مر رہے ہیں - مگر واستو کتا یہ ہے - کہ وید و ویدک دھرم جیسے مہان ستیہ کو اپنانے والی سنستھا کا - بھی بیلوں تک کا ریہ ہے - یہ ابھی مر نہیں سکتی - یدی یہ اپنے اس ستیہ کو ہی نہ چھوڑ دے - اس ستیہ کے تو اب وشیشتیا پرکٹ ہونے - پھیلنے کا سمے آ رہا ہے - ہاں - تو آریہ سماج کو اب انترمکھ ہو کر اپنی بکھری انتر شکتی کو ایکترت کرنا چاہیے - اور اپنے اندر کے کاش میں اپنے بھوشیہ کا کاریہ کرم دیکھنا چاہیے - پر کرنا اوشیک ہے - نہیں تو ڈر ہے ہم اپنے ستیہ کو - اپنے آپ کو کھو دینگے۔ جب میں بھوشیہ کا کاریہ کرم بنانے کہتا ہوں - تو اس کا بھی مطلب آج کل کی ستھتی میں یہ سمجھا جائے گا - کہ ایک بھوشیہ کا ریہ کرم نردھارک سمیلن کا دھوم دھام سے آیوجن کیا جائے - جس میں بڑے بڑے پرستاو پاس ہوں - بڑے بڑے بھاشن ہوں - اور بھاری جنتا کی تالیوں کی دھونی دوارا اسے سپھل کر دیا جائے۔ نہیں سچ مچ مون سادھن کی اوشیکتا ہے - آریہ سماج کے نیتاؤں کو وچارکوں کو ان باہری پرورتیوں سے ایک دم اوکاش ملنا چاہیے - تبھی ان کی چیتنا انترمکھ ہو سکے گی - اور وہ آریہ سماج کی آتما کی آواز سن سکیں گے - اس بیچ میں لوگوں کو کہنے دیجیے - کہ آریہ سماج اب مر چکا - اس بیچ میں آریہ سماج کے اندر کے یا باہر کے شترو اسے مار دینگے - یہ ڈر بھی چھوڑ دیجیے - تو ہم دیکھیں گے - کہ ہم مون کے اوسر میں آریہ سماج کے سب سچے سیوکوں کو اور سب وچارکوں کو ایک سمان ہی آریہ سماج کا بھوشیہ کا ریہ کرم سوجھے گا - ایک سمان ہی مارگ دکھائی دے گا - تب وہ دور دور بیٹھے ہوئے بھی ایک من ہو نگے - پھر ان کا پرسپر سمیلن بڑی آسانی سے ارتھات اپنے آپ ہو جائے گا۔ آریہ سماج کا بھاوی کاریہ کرم کہنے کو تو اب بھی کہا جا سکتا ہی ہے - راجیہ شاسن میں ویدک بھاونا لانے کا مان برہمچریہ آشرم - گوروکل شکشا پرنالی کا وستار ویدک آدرشوں کا آشرم ویوستھا کا نتھا ورن ویوستھا کا ستھاپن آدی - پرنتو اصل میں اس انترمکھتا کے دویہ پرکاش میں ہی ہمیں یہ سب سپشٹ ہوگا - کہ یہ سب کاریہ آخر کس کرم سے - کس ڈھنگ سے کن سادھنوں سے کیسے چلیں گے - اتنا ہی نہیں - بلکہ یہ بھی پتہ لگیگا - کہ کس کس سیوک کو ان کاریوں میں سے کس کس میں کیا کیا مکھیہ بھاگ لینا ہوگا۔

کیا آریہ سماج اپنے بھاوی پربھاو اور پرکاش کو پانے کے لئے انترمکھ ہونے کو تیار ہے؟

شوک پرستاو

آریہ سماج جام پور اپنی انترنگ سبھا کے ایک سدسیہ شری سورگیہ لالہ ہیرانند جی کی اکال مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتی ہے - نیز تھا پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے - کہ ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں - اور ان کے سب سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔

منتری آریہ سماج - جام پور

شری سوامی شردھانند جی مہاراج کی پنیہ سمرتی میں

(از قلم مہاشہ تیرتھ رام جی منتری آریہ سماج میرپور)

سوامی شردھانند - شردھا کی مورتی - اوچیہ کوٹی کے سنیاسی - نڈر وکتا - آریہ سماج کے نیتا - اور ایک کرم یوگی مہاتما تھے - اُن کا چرتر رشی دیانند کے سدھانتوں کا Practical نمونہ تھا - اگر رشی بھگوان کرشن تھے - تو شردھانند ارجن - اگر رشی گورو سمرتھ رام داس تھے - تو شردھانند شیواجی مرہٹہ - اگر رشی دیانند کو دماغ مانا جائے تو شردھانند شریر کی بھجا ہیں - سوامی شردھانند آریہ سماج روپی پودے کا بہترین پھل تھا - جس کو رشی جیسے مالی نے لگایا تھا۔

سوامی شردھانند کی پرتبھا نہائت سُندر اور پربھاوشالی تھی - ہم نے تو شتابدی پر اُن کے درشن کیے اور ویاکھیان سُنے - سوامی جی نے رشی دیانند سے ملاقات کی بات بتلائی تھی - کہ جب رشی دیانند ان کے شہر میں آئے - تو اُن کے پتا نے منشی رام کو منع کر دیا - کہ آج ایک سادھو یہاں آیا ہوا ہے - جو بچوں کو بہکا لے جاتا ہے - اس لیے اُس کے پاس نہیں جانا - اکثر بچوں کا سوبھاؤ ہوتا ہے - کہ جس بات کو منع کرو - اُسی کو کرنے لگ جاتے ہیں - لالہ منشی رام رشی دیانند کے پاس گیے - اور ایسے گیے - کہ ان کے ہی ہو کر آئے - پتا نے تو اُسوقت بچے کو محض ڈرانے کے لئے ہی یہ کلمات استعمال کیے تھے - ان کو کیا پتہ تھا - کہ اُن کا بیٹا ہمیشہ کے لئے بہکایا جائے گا - اور وہ گھر گھاٹ کا نہیں رہے گا - اُن آنے والے دنوں کا نقشہ اُن کے روبرو نہیں تھا - مگر قدرت ان کلمات کو سُنکر ہنس رہی تھی - اور اُس کے بعد دُنیا نے دیکھ لیا - کہ کس طرح منشی رام بہکایا گیا - وہ گھر ہی کا نہ رہا - وہ بچوں کا ہی نہ رہا - بلکہ وہ رشی کے چرنوں میں ایسا لٹو ہو گیا - کہ اُسے اپنے آپ کی بھی سُدھ نہ رہی - سوامی شردھانند جی کی جیونی کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ کوئی معمولی انسان نہیں تھے - بلکہ ایک سچے مہاتما تپسوی اور کرم یوگی تھے - ایسے ہی انسان اکثر قوموں اور ملکوں کے اندر انقلاب لانے والے ہوتے ہیں - لالہ منشی رام ایک اچھے پیمانہ کے وکیل تھے - پنجاب میں - پہلی بار آریہ بھاشا میں اخبار نکالنے کا کریڈٹ انہی کو ہے - گوروکل کی ستھاپنا کا کام اس سمے کے اندر ایک مخول سمجھا جاتا تھا - پرائے تو مخول کرتے ہی تھے - اپنوں نے بھی کسر چھوڑی تھی - اور شردھانند کو کہا گیا - کہ ۳۰۰۰۰ روپیہ اکٹھا کر ... [illegible]

شردھانند کوئی بزدل نہیں تھا - وہ ایک بہادر جوانمرد تھا - اُس نے عہد کر لیا - کہ میں جب تک ۳۰۰۰۰ روپیہ جمع نہ کرونگا گھر واپس نہیں آؤنگا - چنانچہ وہ گھر سے نکلکر چل دیئے اور دن رات پرشیرم کے بعد ۴۰۰۰۰ روپیہ جمع کر لئے - اور جب انہوں نے ٹانگہ کیا - تو ٹھیکیدار ٹانگہ پر لکھا - کہ ٹانگہ برلئے گوروکل - گویا مہاتما منشی رام کو انہوں نے گوروکل کہہ کر پکارا - اُس وقت کی اخبارات کے لئے ایک مضحکہ خیز مضمون بن گیا - لیکن وقت نے بتلایا - کہ کس طرح ٹھیکیدار کے بے معنے لفظ زور دے رہے تھے - سوامی شردھانند جی مہاراج نے نہ صرف روپیہ ہی جمع کیا - بلکہ گوروکل کے ارپن اپنے دونوں لخت جگر کر دیئے - اپنی وکالت کو الوداع کہہ کر سچے بان پرستی کی طرح گوروکل کے کاریہ میں لگ گئے - اپنا پریس دے دیا - اور آخر کار اپنے سر چھپانے والی کوٹھی بھی دان دے دی - سوامی شردھانند کا جیون ایک آدرش جیون تھا - کبھی کسی وقت میں وچار کرنے بیٹھتا ہوں - تو محو ہو جاتا ہوں - کہ شردھانند کس طرح مشکلات سے گذر کر رشی کے بنائے ہوئے مارگ پر سچے بیتا کی طرح کتنے بڑھ رہے - سوامی شردھانند کے آریہ سماج سے پہلے جانے کے بعد معلوم ہوتا ہے - کہ آریہ سماج کی "بیں" جاتی رہی - جب کبھی ضرورت محسوس ہوئی - تو سوامی جی پہلے آدمی تھے جو اپنے تن من دھن کی بلی لگانے میں سب سے اول رہے۔

گوروکل کے لئے روپیہ اکٹھا کرے تو شردھانند
گوروکل میں لڑکے داخل کرا دے تو شردھانند
گوروکل کے لئے وقت دیوے تو شردھانند
پٹیالہ کیس کی وکالت کرے تو شردھانند
اُردو سے ہندی اخبار کرے تو شردھانند
بان پرست آشرم لیوے تو شردھانند
سنیاسی بنے - تو شردھانند
گوروکل کو وشو ودیالیہ بنائے تو شردھانند

آریہ سماج جامپور کا وارشک اتسو

آریہ سماج جامپور کا وارشک اتسو ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ فروری ۱۹۳۸ء کو ہونا نشچت ہوا ہے - سب آریہ سجنوں کو ودت ہو - کہ اس اوسر پر پدھارنے کی کرپا کریں ... [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجک جگت

آریہ سماج کی قائمی

... تحصیل کیتھل ضلع کرنال نمانہ ... کرورڈہ۔ آریہ پرتی ندھی پنجاب کی طرف سے ... پنڈت ہیمر سنگھ جی ویدالنکار اور پنڈت ... جی اور مہاشہ بلبیر سنگھ جی بھجن ... پرچار کے لئے پدھارے۔ مورخہ ... ۲۵ ۱۲/۳۶ تک لگاتار بڑی دھوم دھام ... پرچار ہوا۔ شاستر ارتھ اور شنکا سمادھان ... رہا۔ جس کا پبلک پر بڑا اچھا اثر پڑا۔ ۱۲۵ اعداد جنیو سنسکار ہوئے۔ اور ... سماج کی استھاپنا ہو گئی ہے۔ اور آریہ سماج ... طرف کورڈھا کا پہلا سالانہ جلسہ ماگھ شدی ... اور پھاگن بدی یکم و دوج کو ہونا قرار ... امید ہے کہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... طرح آگے بھی بھجنیک اور اپدیشک بھیج کر ... نگر کی حوصلہ افزائی کرتی رہے گی۔ (منتری)

خانکی ہیڈ میں دھرم پرچار

شریمان پنڈت ہریشچندر جی جو کہ آریہ سماج ... میں پروہت مقرر ہیں ہفتہ میں دو دفعہ وید ... منتروں کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ جنتا پر اچھا پربھاو ... ہوتا ہے۔ اور آج مورخہ ۲۳ ۱۲/۳۶ کو آریہ سماج ... مندر میں سوامی شردھانند بلیدان دوس منایا ... گیا۔ پہلے ہون۔ اور پھر سندھیا پرارتھنا کے ... بعد پنڈت ہریشچندر جی نے اور دوسرے سجنوں ... نے اپنے منوہر ویاکھیان سے سوامی جی کے ... جیون چرتر کو اچھی طرح جنتا کے آگے پیش کیا۔ اور ... آریہ پتری پاٹھ شالا کی لڑکیوں کے بھجن ہوئے ... آشا ہے۔ کہ پنڈت ہریشچندر جی کی کتھا سے آریہ سماج خانکی کی رونق بڑھ جاوے گی۔ (منتری)

نام کرن سنسکار

۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء کو پراتہ دس بجے شریمان لالہ ہری رام جی ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ بلوچستان حال گوجرانوالہ کے سپتر کا نام کرن سنسکار شری پنڈت دلیپتی جی شاستری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ویدک ریتی سے کرایا۔ بالک کا نام وجے کمار رکھا گیا۔ لالہ ہری رام جی نے اس شبھ اوسر پر دس روپیہ دان دیا۔ تفصیل دان :- سات روپیہ وید پرچار۔ دو روپیہ آریہ کنیا مڈل سکول۔ اور ایک روپیہ آریہ استری سماج گوجرانوالہ کو ملا۔ (منتری)

آریہ سماج لیسرور کے سماچار

شردھانند دوس

۲۳ر دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء کو سماج ہذا نے شردھانند دوس بڑے اتساہ کے ساتھ منایا۔ اس پر پنڈت امرناتھ جی کے بڑے اچھے بھجن ہوئے۔ اور راجہ رام سنگھ منتری آریہ سماج لیسرور نے سورگباشی سوامی شردھانند جی کا مفصل جیون پیش کیا۔ منتری جی نے تمام اپستھت سجنوں سے نویدن کیا۔ کہ ہر ایک آریہ بھائی اپنے جیون کو اُنت کرنے کے لئے آج کوئی نہ کوئی پرتگیا ضرور کرے۔ آپ نے تمام حاضرین سے کہا۔ کہ وہ شدھی کی طرف پوری کوشش کریں۔ تاکہ سوامی شردھانند جی کے نام کو امر رکھا جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی منتری جی نے شدھی کے سمبندھ میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور آریہ بھائیوں سے اپیل کی۔ کہ ہر ایک بھائی ہر روز بلاناغہ ستیارتھ پرکاش کا سوادھیائے ضرور کیا کرے۔ شانتی پاٹھ کر کے کارروائی کو سماپت کیا گیا۔

(۲) استری سماج

استری سماج کا کام باقاعدہ ہو رہا ہے۔ جس کا سپتاہک ست سنگ ہر اتوار کو ۲ بجے سے ۳ بجے تک بعد دوپہر ہوتا ہے۔ حاضری اچھی ہو رہی ہے۔ سب ماتائیں و بہنیں اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنے لگ پڑی ہیں۔ آشا ہے۔ کہ کچھ سمے تک یہاں کی استری سماج اچھے پیمانہ پر ہو جائے گی۔

(۳) آریہ سماج لیسرور کے دو اُتساہی کاریہ کرتا مہاشہ ٹھنٹھو رام جی سٹیشن ماسٹر و پروفیسر پرکاش چندر جی تبدیل ہو کر جوگندر نگر و شاہ پور چلے گئے ہیں۔ جس سے سماج ہذا کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ ایشور ان ہر دو سجنوں کو ہمیشہ سُکھی رکھے۔ تاکہ وہ آریہ سماج کی پوری طرح سے سیوا کرتے رہیں۔

(۴) پنڈت امرناتھ جی بھجنیک کی رپورٹ سے پتہ لگا ہے۔ کہ علاقہ لیسرور کے گرد و نواح میں پرچار کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے ہم آریہ پرتی ندھی سبھا سے نویدن کرتے ہیں۔ کہ وہ اس بات کی اور دھیان دینے کی کرپا کرے۔

(راجہ رام سنگھ۔ منتری سماج ہذا)

آریہ سماج رسالپور کا چناؤ

مورخہ ۱۸ ۱۲/۳۶ کو آریہ سماج رسالپور چھاؤنی کا آگامی ورش کے لئے سمن لکھت چناؤ ہوا :-

پردھان - ڈاکٹر منشی رام جی۔ اپ پردھان - مہاشہ سورج پرکاش جی ملک۔ اور مہاشہ کرشن لال جی بہل۔ منتری - مہاشہ شنو لال جی گلشن۔ اپ منتری - مہاشہ رام لال جی ورما اور مہاشہ بلدیو راج جی۔ کوشادھیکش - مہاشہ بھیم سین جی کھنہ۔ پستکادھیکش - مہاشہ سورج پرکاش جی ملک۔

انترنگ سبھا :- ان کے اتِرکت مہاشہ ودی چند اور مہاشہ پریم سروپ جی کو چنا گیا۔ (منتری)

آریہ سماج لال کُرتی بازار راولپنڈی

کے سہ ماہی حالات

اس آریہ مندر میں جب سے اس کی استھاپنا ہوئی ہے روزانہ سندھیا یجیہ وغیرہ ہوتے ہیں۔ پرنتو تین ماہ سے مہاشہ پرتاپ سنگھ جی بھجنیک اس سماج کے پروہت پد کو سویکار کرتے ہوئے سیوا کر رہے ہیں۔ روزانہ چار پانچ بجے صبح تمام بستی میں گھوم کر سماج کے تمام پریمیوں کو اُٹھاتے ہیں۔ جس سے روزانہ مندر میں اسی نوّے سجنوں کی حاضری ہونے لگی ہے اور ایشور بھگتی کا پرچار ہوتا ہے گو اس وقت سردی جوبن پر ہے۔ اور بارش نہ ہونے کے کارن ہر گھر میں کوئی نہ کوئی بیمار ہے۔ تب بھی استری پرشوں کی پچیس تیس کے لگ بھگ حاضری ہو جاتی ہے۔ روزانہ صبح ۶ بجے ست سنگ لگ کر سات بجے سماپت ہو جاتا ہے۔ سندھیا۔ اگنی ہوتر اور کتھا آدی اُپدیش ہوتی ہے۔ روزانہ باری باری آریہ سجن گھی اور سامگری ہون کے لئے گھر سے لاتے ہیں۔ سپتاہک ست سنگ صبح ۶½ بجے سے ۸½ بجے تک ہوتا ہے۔ جس میں کسی یوگیہ ودوان کا اُپدیش ہوتا ہے۔

۲ ۱۱/۳۶ کو دیپ مالا کے روز رشی اُتسو بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ پراتہ کال استری اور پرشوں نے جن کی ایک سو سے زیادہ سنکھیا تھی نگر کیرتن کیا گیا۔ اور ایشور بھگتی کے بھجنوں سے تمام نگر کو آریہ سماج کا سندیش پہنچایا گیا۔ پھر آریہ مندر میں سندھیا۔ یگیہ ہونے کے بعد نو یودکوں نے رشی کے جیون پر پرستاؤ اور نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد پنڈت ہربل جی اور پنڈتہ شکیل کماری جی کے رشی جیون پر بھاشن ہوئے۔ اور بارہ روپے وید پرچار کے لئے اکٹھے ہوئے۔ جو سبھا کو روانہ کر دیئے گئے۔

۱۹ ۱۲/۳۶ کو سپتاہک ست سنگ میں شریمان پنڈت سریندر شرما جی کی دھرم پتنی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔

۲۲ ۱۲/۳۶ کو شہید دھرم شری سوامی شردھانند جی کا بلیدان دوس بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ مہاشہ پرتاپ سنگھ جی بھجنیک کی نظموں کے بعد پنڈت ہربل جی اور سوم دت جی سناتک گورو کل کانگڑی کے سوامی شردھانند جی کے جیون پر بھاشن ہوئے۔ چاء اور بوندی سے آئی ہوئی جنتا کا سواگت کیا گیا۔ (منتری)

آریہ سماج جامپور کے سماچار

۲۱ ۱۲/۳۶ کو شری سوامی شردھانند جی کا مرتیو دن زیر صدارت شری دیوان جھانگی رام جی منایا گیا۔ حاضری کافی تھی۔ شری سوامی جی کی جیونی پر کافی مہانوبھاووں نے روشنی ڈالی۔ سبھا پتی مہودے کی آخری تقریر کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ (۲) آریہ یووک سبھا کچھ عرصہ سے معطل ہو رہی تھی اب دیوان کپل دیو کی کوششوں سے از سرِ نو جوش دکھائی دے رہا ہے۔ وہ ایک کارکن نوجوان ہے۔ پوری لگن سے کاریہ کر رہے ہیں۔

(۳) صبح سویرے ۶½ بجے شری لالہ گنیش دت جی کتھا کیا کرتے ہیں کتھا کرنے کی شیلی اور ان کے وچار اتنے گمبھیر ہوتے ہیں کہ جنتا اُکتانے کا نام ہی نہیں لیتی۔ پرماتما نے ان کی زبان میں اتنی مٹھاس اور رس بھرا ہے کہ جنتا کو موہت ہی کر لیتے ہیں۔

(۴) آریہ سمار ودیارتھی سبھا کے سنشودھت اُپ نیموں انوسار حاضری رجسٹر عرصہ دو سال سے رکھا گیا ہے۔ تاکہ ممبران کی حاضری دیکھی جاوے۔ کہ کتنے ممبران سپتاہک ست سنگ میں حاضر ہوتے ہیں۔ شری چودھری لودیو جی منتری سبھا ہذا اتنی لگن سے کام کر رہے ہیں۔ کہ ست سنگیوں کی سنکھیا میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ (دولا رام حکیم جامپور)

ہائی سکول ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ لدھیانہ

ہائی سکول ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ ضلع لودھانہ ۲۱ر دسمبر کو ختم ہو گیا۔ جو لیگ سسٹم کے مطابق ہوا تھا۔ ہر ایک سکول سے دو دو ٹیمیں ہر ایک کھیل میں بھیجی جا سکتی تھیں۔ یعنی A ٹیم میں ۲۰ برس تک کے لڑکے اور B ٹیم میں ۱۶ برس تک کے لڑکے شامل تھے۔

آریہ ہائی سکول لودیانہ نے ۸ ٹیمیں فٹ بال کرکٹ۔ ہاکی۔ والی بال کی ٹورنمنٹ میں حصہ لینے کے لئے بھیجیں۔ جن میں سے فٹ بال کی بڑی و چھوٹی دونوں ٹیمیں۔ ہاکی میں چھوٹی ٹیم۔ والی بال میں بڑی و چھوٹی دونوں ٹیمیں اسی طرح سے ۵ ٹیمیں ٹورنمنٹ میں کامیاب رہیں۔ اور کپ حاصل کئے۔ ہم اس سکول کو مبارکباد ...

(بقیہ صفحہ ۹)

جاگ نہ اٹھیں۔ اور پھر اس کا نشان تلاش کرنا چاہا۔ کہ یہ سُرخی کہاں سے گری۔۔۔ مگر خارج میں مجھے اُس کا کہیں پتہ نہ چلا۔ کہ کہاں سے گری ہے۔ میں نے یہ بھی خیال کیا۔ کہ شائد چھت پر کسی چھپکلی کی دُم کٹ گئی ہو اور اس کا خون گرا ہو۔ اس لئے میں نے چھت پر بھی نظر ڈالی۔ مگر کوئی نشان نہ پایا پھر آخر میں تھک کر بیٹھ گیا۔ اور بدستور دبانے لگا تھوڑی دیر بعد مرزا صاحب اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور پھر حجرہ سے نکلکر مسجد میں جا کر بیٹھ گئے۔ میں وہاں پیچھے بیٹھ کر مونڈھے دبانے لگ گیا۔ اُس وقت میں نے عرض کیا۔ کہ حضور یہ آپ پر سُرخی کہاں سے گری ہے؟ حضور نے بہت بے توجہی سے فرمایا۔ کہ آموں کا رس ہوگا۔ اور مجھے ٹال دیا۔ میں نے دوبارہ عرض کیا۔ کہ حضور آموں کا رس نہیں۔ یہ تو سُرخی ہے۔ اس پر آپ نے سر مبارک کو تھوڑی سی حرکت دے کر فرمایا۔ "کتھے اے" یعنی کہاں ہے؟ میں نے کرتہ پر وہ نشان دکھا کر کہا۔ کہ یہ ہے۔ اس پر حضور نے کرتے کو سامنے کی طرف کھینچ کر اور اپنے سر کو اُدھر پھیر کر اس قطرہ کو دیکھا۔ پھر اس کے متعلق مجھ سے کچھ نہیں کہا۔ بلکہ رویت باری تعالےٰ اور امور کشوف کے خارج میں وجود پانے کے متعلق پہلے بزرگوں کے دو ایک واقعات سنائے

۔۔۔ اور آخر فرمایا۔ کہ جب تم حجرہ میں ہمارے پاؤں دبا رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ایک نہایت وسیع مصفٰی مکان میں خدا پلنگ پر بیٹھا ہے۔ میں نے کچھ احکام قضاو قدر اُس کے سامنے پیش کئے۔ اُس نے قلم سے دستخط کئے۔ قلم پر سیاہی زیادہ آجانے سے خدا نے میری طرف قلم جھاڑ کر دستخط کر دیئے۔ یہی وہ سُرخی کے قطرے تھے۔ سبحان اللہ۔ پھر فرمایا۔ دیکھو کوئی قطرہ تمہارے اوپر بھی گرا ہو۔ میں نے اپنے کُرتے کو اِدھر اُدھر سے دیکھا۔ اس پر کچھ نہ تھا۔ لیکن میری ٹوپی پر ایک قطرہ تھا۔ آخر عبداللہ نے مرزا صاحب سے سرخی والا کرتہ مانگ لیا۔

ایک آدمی کے کھانے سے بہت سے سیر ہو گئے

"عبداللہ سنوری نے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ مرزا صاحب نے چند مہمانوں کی دعوت کی۔ لیکن چونکہ کھانے کے وقت مہمان زیادہ آگئے۔ آپ نے اندر کہلا بھیجا۔ کہ کھانا زیادہ بھجواؤ۔ مگر بیوی صاحبہ نے مرزا صاحب کو اندر بلا کر کہا۔ کہ کھانا تھوڑا ہے۔ صرف چند مہمانوں کے مطابق پکایا گیا ہے۔ باقی کھانے تو شائد کافی بھی ہو جائیں۔ زردہ بہت کم ہے۔ آپ نے زردہ کے برتن کو رومال سے ڈھانک دیا۔ اور پھر رومال کے نیچے اپنا ہاتھ گذار کر اپنی انگلیاں زردہ میں داخل کر دیں۔ اور پھر کہا۔ کہ اب تم سب کے واسطے کھانا نکالو۔ خدا برکت دیگا۔ چنانچہ وہ زردہ سب نے کھایا۔ اور پھر بھی بچ گیا۔

جب اس واقعہ کے متعلق مرزا بشیر احمد نے اپنی والدہ سے پوچھا۔ تو اُس نے کہا۔ کہ مجھے یہ واقعہ تو یاد نہیں۔ البتہ ایسے اور کئی واقعات ہوئے تھے۔ مثلاً ایک مُرغ کا پلاؤ ایک شخص کے لئے تیار کرایا۔ مگر اتنے میں نواب صاحب اور اُن کی بیوی اور بچے بھی آ گئے۔ مرزا صاحب نے اس پر دم کر دیا۔ اور کہا۔ کہ اب تقسیم کر دو۔ خدا نے ایسی برکت دی۔ کہ نواب صاحب کے سارے گھر نے کھایا۔ مولوی نورالدین اور مولوی عبدالکریم کو بھی بھجوائے۔ اور قادیان میں اور بھی کئی لوگوں کو دیئے گئے۔ پھر بھی سب کے لئے کافی ہو گئے۔ اسی طرح کی روایات نمبر ۱۴۵ ۱۴۶ بھی ہیں۔ (ایضاً حصہ اول ص ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹)

ہمیں کوئی آگ میں ڈال کر دیکھ لے

ایک دفعہ ایک ہندو نے اعتراض کیا۔ کہ حضرت ابراہیم پر آگ کس طرح ٹھنڈی ہو گئی۔ اس پر مرزا صاحب نے کہا۔ کہ "ہم موجود ہیں۔ ہمیں کوئی آگ میں ڈالکر دیکھ لے۔ کہ آگ گلزار ہو جاتی ہے یا نہیں۔" (ایضاً حصہ اول ص ۱۵۱)

(افسوس کہ اُس وقت کسی نے تجربہ کر کے نہ دیکھ لیا۔ حقیقت تو کھل جاتی۔ ایڈیٹر)

دل کی بات جان گئے

عبداللہ سنوری نے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ میں نے یہ سوچ کر کہ مرزا صاحب دل کی بات ... سکتے ہیں یا نہیں اپنے دل میں سوالات ... شروع کر دیئے۔ مرزا صاحب بغیر جتائے ... ان کے جواب دیتے رہے۔ (ایضاً حصہ ...)

حوالہ ڈھونڈنے کا معجزہ

ایک دفعہ بخاری میں سے کوئی حوالہ ... کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی مگر ... تلاش کرنے کے بھی نہ ملا۔ تو مرزا صاحب ... نکال دیا۔ آپ نے کہا۔ کہ جب میں ورق ... جاتا تھا۔ تو سب سفید نظر آتے تھے ... اُسی جگہ لکھا ہوا نظر آیا۔ کہ جو حوالہ مطلوب تھا (ایضاً حصہ دوئم ص ۳)

فاصلہ سمٹ گیا

مفتی افضل الرحمٰن بتلاتا ہے۔ کہ مجھے ایک دفعہ گورداسپور سے مرزا صاحب نے ... قادیان جا کر ان کی بیوی کی جو بیمار تھی خبر لانے کے لئے کہا۔ اس پر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر ... نماز کے لئے اذان دی جا رہی تھی۔ لیکن جب وہ قادیان پہنچا۔ تو ابھی نماز شروع ہی ہوئی تھی۔ جب وہ واپس گورداسپور پہنچا۔ تو نماز ختم ہی ہوئی تھی (گویا کہ فاصلہ سمٹ گیا۔ ایڈیٹر) (سیرت مسیح موعود مصنفہ یعقوب علی تراب ...)

دی نیو ایشیاٹک لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس نیو ایشیاٹک بلڈنگز نیو دہلی

یہ اُن امپیٹڈ کمپنیوں میں سے ایک ہے۔ جو کہ برلا برادرز لمیٹڈ کے زیر انتظام روز افزوں ترقی کر رہی ہے

جسکے

ڈائرکٹران نری بت سیٹھ جگل کشور جی برلا سیٹھ رامیشور داس جی برلا سیٹھ گھنشام داس جی برلا اور سیٹھ برجموہن جی برلا ہیں نہایت ہی مفید ترین بیمہ کی سکیمیں آسان شرائط پر پیش کرتی ہے۔ اور نمائندگان کو معقول معاوضہ کے علاوہ موروثی کمیشن ادا کرتی ہے۔

بزنس مکمل شدہ ——— ایک کروڑ روپیہ

گورنمنٹ سیکیورٹی داخل شدہ ——— دو لاکھ روپیہ

ضرورت ہے

ہمیں پانچ قابل اور بارسوخ تنخواہ دار آرگنائیزروں کی اور اُن کے علاوہ مندرجہ ذیل اضلاع کیلئے ڈسٹرکٹ ایجنٹوں کی ضرورت ہے (۱) انبالہ۔ حصار۔ رہتک۔ گوڑگاؤں۔ کرنال۔ (۲) جالندھر۔ ہوشیارپور۔ لدھیانہ۔ فیروزپور۔ (۳) لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ (۴) راولپنڈی۔ گجرات۔ شاہپور۔ جہلم۔ اٹک۔ میانوالی۔ (۵) ملتان۔ منٹگمری۔ ڈیرہ غازیخاں۔ مظفرگڑھ۔ جھنگ۔ لائلپور۔ کمپنی اپنے آرگنائیزیشن کو تمام پنجاب صوبہ سرحد اور کشمیر سٹیٹ میں توسیع دے رہی ہے نمائندگی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات اور شرائط کے واسطے

پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں

کے۔ آر۔ نسبل اسکوائر برانچ منیجر (جین بلڈنگز) ۵۸ ایبٹ روڈ لاہور

گوروکل کانگڑی کی مشہور

"ادویات"

جیون پراش

سب کیلئے ہر موسم میں استعمال کرنے لائق بڑھیا لذیذ ٹانک ہے۔ قیمت ۴ روپیہ سیر

ست سلاجیت

کمردرد۔ درد گُردہ اور پیشاب کی بیماریوں میں اکسیر ہے۔ قیمت ۱۲ر تولہ

دیگر مشہور ادویات

بھیم سینی سُرمہ ——— ۳ روپیہ تولہ

بھیم سینی کرد صوج ——— ۱۱ روپیہ تولہ

دراکشاسو ——— ۱/۴ روپیہ پونڈ

پتہ:- آیورویدک فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

C. C. L. No 2662
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۶۲
۱۳۲۵
دیدک لائبریری آریہ سماج
گوردکل سیکشن
لدھیانہ
Ludhiana

تصنیف کو سماج کی لیجاؤ ہر طرف
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہفتہ وار آرگن

ہفتہ وار
آریہ مُسافر
لاہور

سالانہ چندہ تین روپے ہے
قیمت فی پرچہ ۱؎
ایڈیٹر چرنجی لال پریم

نمبر ۵ | مؤرخہ ۳۰ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۱۸ ماگھ سمت ۱۹۹۴ بکرم۔ دیانند آبد ۱۱۳ | جلد ۹

آریہ ویر سے خطاب

(از شری بیان ہری کشن۔ رتن۔ بھوڈرام دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر)

خوابِ غفلت سے جگا دے قوم کو
دہرم پر مرنا سکھا دے قوم کو

لاکھوں معبودوں سے کر کے اب رہا
نغمۂ وحدت سُنا دے قوم کو

قوم کا شیرازہ ہے بکھرا پڑا
پریم ڈوری سے ملا دے قوم کو

حوصلے ہیں پست سب کے ہو چلے
شیر بن خود اور بنا دے قوم کو

اپنا تن من قوم پر کر کے نثار
جوہرِ ہمّت دِکھا دے قوم کو

ویر ابھیمنو حقیقت کی طرح
ویر بن کر کے دکھا دے قوم کو

اوم کا جھنڈا رتنؔ لے ہاتھ میں
وید مارگ پر چلا دے قوم کو

رگ وید — یجر وید — سام وید — اتھروید

وید امرت

مَیں بھگوان سے کیرتی مانگتا ہُوں

(از پنڈت پریہ ورت جی - وید واچسپتی)

इदं कवेरादित्यस्य स्वराजो विश्वानि सान्त्यभ्यस्तु मह्ना ।
अस्ति यो मन्द्रो यजथाय देवः सुकीर्तिं भिक्षे वरुणस्य भूरेः ॥

ऋ० २।२८।१॥

ارتھ :- (इदं) یہ سارا سنسار (कवेः) کرانت گیانی (आदित्यस्य) کبھی کھنڈت نہ ہونیوالے (स्वराजः) اپنی شکتی سے سدا پرکاش مان رہنے والے ورن بھگوان کا ہے۔ وہ ورن (मह्ना) اپنی مہما سے (विश्वानि) سمپورن (सान्ति) ستاوالے پدارتھوں کا (अभ्यस्तु) پرابھو کر رہا ہے۔ (यः) جو (देवः) دِویہ شکتیوں والا ورن بھگوان (यजथाय) یگیہ کرنے والے کے لئے (अति) بڑا (मन्द्रः) ہرش دینے والا ہے (भूरेः) سب کا بھرن پوشن کرنے والے (वरुणस्य) اُس ورن بھگوان سے (सुकीर्तिं) سوکیرتی کو (भिक्षे) مانگتا ہوں۔

یہ سارا سنسار ورن بھگوان کا ہے۔ اس پر اُس بھگوان کا سامراجیہ ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا کوئی بھی جڑ اور چیتن پدارتھ اُس کے سامراجیہ اور اُس کے ادھیکار اور شکتی سے باہر نہیں ہے۔ وہ سنسار کے سب ستاوالے پدارتھوں کا پرابھو کر رہا ہے۔ کوئی بھی پدارتھ اس کی سمتا نہیں کرسکتا۔ وہ اپنی مہما کے کارن سب کو ہرا رہا ہے۔ وہ سب سے اوچ ستھتی میں پرتشٹھت ہے۔ بھگوان میں ایسی سروپری مہما کس کارن ہے؟ اسلئے کہ وہ کوی ہیں۔ آدتیہ ہیں۔ سوراٹ ہیں۔ وہ کوی ہیں۔ کرانت درشی گیانی ہیں۔ سب پدارتھوں کا اُنہیں سمپورن اور گہرا گیان ہے۔ اس گیان میں کوئی اُن کی تُلنا نہیں کرسکتا۔ وہ آدتیہ ہیں۔ اکھنڈنیہ ہیں۔ اُن کے کھنڈ نہیں ہو سکتے۔ اُدیو نہیں ہو سکتے۔ اسلئے وہ اُتپتی اور ناش سے پرے ہیں۔ جیو آدی اور بھی پدارتھ نِردیو ہیں۔ پر پربھو کی نِردیوتا ادبھت ہے۔ جیو آدی تو اَلو ہیں۔ اور نِردیو ہیں۔ پر بھگوان اننت۔ اسیم۔ مہان ہوتے ہوئے بھی نِردیو ہیں۔ بھگوان آدتیہ ارتھات سُوریہ کی طرح پرکاشمان ہونے سے بھی آدتیہ ہیں۔ پرنتو سُوریہ آدی کا پرکاش اُن کے رچینا پربھو کی شکتی سے اُن میں اُتپن ہوتا ہے۔ پر بھگوان تو سوراٹ ہیں۔ وہ تو اپنے پرکاش سے۔ اپنی شکتی سے سویم پرکاشمان ہیں۔ اُن میں جو گیان آدی کا پرکاش ہے۔ وہ کسی اور سے نہیں ملتا۔ اُن کا اپنا ہے۔ بھلا ایسے مہما شالی بھگوان کی سمتا کونسا پدارتھ کرسکتا ہے؟

جو دیکتی یجن کرنے والا بن جاتا ہے۔ بھگوان اُس کے لئے مندر ہو جاتے ہیں۔ یجن کرنے کا ارتھ ہوتا ہے:- دیو پُوجا کرنا سنگتی کرنا اور دان کرنا۔ جو دیکتی دِویہ گُن شالی وِدوان پُرشوں اور اگنی وِدیُت آدی دیوتوں کی پُوجا کرتا ہے۔ ارتھات اُن کی بھکتا لوگیہ سیوا اور دیکھ بھال کرتا ہے۔ ان کی سنگت کرتا ہے۔ ارتھات وِدوانوں کی سنگت میں رہ کر اُن کے گُن سیکھتا ہے۔ اور اگنی آدی کی سنگتی کرتا ہے ارتھات اُن کے میل سے اُتّم اُتّم وگیانک پدارتھ بناتا ہے۔ اور پھر اس دیو پُوجا اور سنگتی سے اُسے جو گُن اور شکتیاں آ گئیں۔ اُن کا دان دیدیتا ہے۔ ارتھات انہیں لوک اُپکارک کاموں میں لگا دیتا ہے۔ وہ یجنیہ بن جاتا ہے۔ ایسے لوک اُپکاری یجنیہ بنے ہوئے دیکتی کے لئے بھگوان مندر بن جاتے ہیں۔ بھگوان سے اُسے بڑا ہرش۔ آنند پراپت ہوتا ہے۔ یہ آنند دو طرح سے پراپت ہوتا ہے۔ ایک تو اُپکار کے شُبھ کرموں کا پھل سُکھ اس سنسار میں ہی اُسے پراپت ہوتا ہے اور دوسرے ایسے اُپکاری کو موکش کی پراپتی ہو کر برہمانند رس پراپت ہوتا ہے۔ بھگوان آنند سوروپ ہیں۔ اسلئے اُن کے ساکھشاتکار سے موکش اوستھا میں سادھک کو آنند پراپت ہوتا ہے۔ کیونکہ بھگوان مُند ہیں۔ ہرش آنند دینے والے ہیں۔ اسلئے وہ ورن ہیں۔ اُن سے بڑھ کر جانے یوگیہ اور کوئی پدارتھ نہیں ہے۔ ایسے بھگوان سے مجھے سوکیرتی ملے۔ اُن کی اُپاسنا سے مجھ میں ایسے گُن آجائیں۔ جن کے کارن لوک میں میرا خوب یش ہو۔ لوگ کہیں۔ کہ پُرش ہو تو ایسا ہو۔ بھگوان کے یہ گُن مجھ میں آئینگے کیسے؟ اس کا اتر یہی ہے کہ وید یا لکہ بھگوان کی سوکیرتی سے۔ سوکیرتی ...

پنجاب آریہ ویر دل سمیلن جالندھر میں پاس شدہ ریزولیوشن

پنجاب آریہ ویر دل کے دوسرے وارشک سمیلن میں مندرجہ ذیل پرستاو پاس ہوئے:-

(۱) کیونکہ کرنال آریہ ویر دل نے اگلی اپریل میں سمیلن سے انکار کر دیا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا نے کُمبھ کے موقعہ پر ایک ماہ کے لئے کیمپ لگانے کی آگیا دی ہے۔ اس لئے یہ نشچے ہوا۔ کہ وہاں کیمپ لگایا جائے۔ اور سارے پرانت کے آریہ ویروں کو اس کیمپ میں سملت ہونے کے لئے تحریک کی جائے۔

(ا) ہر ایک آریہ ویر دل اپنے ستھان یا ضلع سے کُمبھ پر جانے والے آریہ ویروں اور دوسرے لوگوں کی فہرست تیار کریں۔ اور پرانتیہ کیندریہ جالندھر کاریالیہ میں جلدی بھیج دیویں۔

(ب) چونکہ کُمبھ پر کیمپ ۳۰ دن رہنا ہے۔ اس لئے جو آریہ ویر آرہے ہیں۔ وہ یہ بھی نشچے کرکے لکھیں کہ وہ بیساکھ کی سنکرانتی ۱۳ اپریل سے پہلے دنوں میں کام کرینگے۔ کہ پچھلے دنوں میں۔

(ج) سکولوں کے امتحان ہو جانے پر اکثر پہلی اپریل سے چھٹیاں ہونگی۔ اس لئے جو سکولوں کے ودیارتھی اس میں آنا چاہیں۔ وہ پہلی سے آسکتے ہیں۔ اُن کو دل کے ٹریننگ کیمپ میں پندرہ دن رہنا پڑے گا۔ وہاں اُن کو ٹریننگ کے علاوہ ایک دو شلپ ودیا کی چیزیں سکھائی جائیں گی۔ ان کا خرچ اپنا ہوگا۔

(۲) خالی جگہوں کا بھرنا۔ دلیپ جی کی رپورٹ سُنی گئی۔ کہ پربندھ کرتری کے جو سدسیہ پچھلے بارہ ماہ میں نہ کبھی آئے اور نہ کسی پتر کا اُتر ہی دیتے ہیں۔ اُن کو پربندھ کرتری سبھا کے پرستاو نمبر ۴ مورخہ ۲۶-۱۲-۴۲ کے مطابق ہٹا کر اُن کے ستھان میں یعنی (ا) ویر لوگیندر پال لا کالج لاہور کے ستھان پر پروفیسر ولبھ منتری جی ایم۔ ایس سی جالندھر شہر۔ (ب) ویر جگدیش چندر جی امرتسر کے ستھان پر ویر فتح چند جی دہرم سالہ ضلع کانگڑہ۔ (ج) ویر ستیہ پال گورداسپور کے ستھان پر ڈاکٹر وزیر چند جی لستی غذاں ضلع جالندھر (د) اور ویر برج بھوشن جی کو ویر گوپال کرشن راولپنڈی کے ستھان پر مقرر کیا گیا ہے۔

(۳) آریہ ویر دل کا یہ ادھیویشن نشچے کرتا ہے کہ (ا) ادھک دہیز مانگنے تتھا کنیا وکریہ کی کُپرتھا (कुप्रथा) ... (ب) ... ان بیل دداہ کی کُوپرتھا ...

ہر پرکار سے اندولن اور یتن سب آریہ ویر پوری شکتی سے کریں۔ تاکہ وہ کُوپرتھائیں مٹ جائیں۔ ان کو اپنے پروگرام کا آوشیک بھاگ بنا دیں۔

(۴) یہ سمیلن آریہ ویر دلوں کو پرامرش دیتا ہے (ا) گراموں میں جا کر دُکھیوں تتھا عورتوں کی سہایتا کریں۔ (ب) میلوں کا پربندھ کرنے میں یوگ دے کر بدمعاشوں اور ٹھگوں سے بھولے بھائیوں اور بہنوں کو بچائیں۔

(ج) کُمبھ پر سیوا کا ریہ میں ادھک سے ادھک پرینتوان ہوں۔

(۵) یہ سمیلن آریہ ویروں سے انُرودھ کرتا ہے کہ (ا) پرتییک آریہ ویر کوئی نہ کوئی شلپ اوشیہ سیکھے (ب) جو آریہ ویر کسی شلپ میں ماہر ہو۔ وہ دوسرے آریہ ویروں کو سکھانے کا یتن کرے۔

(۶) یہ سمیلن آریہ ویروں سے آشا کرتا ہے۔ کہ وہ یتن کریں۔ کہ (ا) ہر ایک گھر میں گئے ہو۔ (ب) جگہ جگہ پر پرسپر سہایتک ودھی کے انوسار (Dairy Farm) کھولے جائیں۔

(۷) یہ بھی پاس ہوا۔ کہ (ا) آریہ جتھے بنا کر گراموں میں جا کر دیش کی حالت کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ (ب) گراموں میں پریم سے دہرم پرچار اور دوسری سیوا سے اُن کو اپنائیں۔

(بالمکند اُپ منتری پنجاب آریہ ویر دل جالندھر)

آریہ سماج سرسہ کا وارشک چناؤ

آریہ سماج سرسہ (حصار) کا سالانہ چناؤ حسب ذیل ہُوا ہے:- پردہان:- مہاشہ جی سُکھ رام جی مونگا۔ اُپ پردہان مہاشہ حکم چند جی ملک۔ منتری۔ بابو بہاری لال جی۔ اُپ منتری۔ شری پنا لال جی۔ پستکادھیکش شری رام نارائن جی۔ کوشادھیکش۔ مہاشہ دلیپ راج جی گورنمنٹ سکول سرسہ۔ ممبران انترنگ سبھا:- شری گوپال سروپ جی وکیل۔ شری کرشن جی۔ شری گنپت رام جی۔ شری ہیمراج جی۔ شری بالمکند جی۔ شری گوری شنکر جی۔ (منتری)

آریہ کمار سبھا پھلروان کا چناؤ

حسب ذیل ہُوا ہے:- پردہان۔ مہاشہ مالک چند جی۔ اُپ پردہان ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عوام کا زبردست اعتماد

بھارت

نے سنہ ۱۹۳۷ء میں

زائد از دو کروڑ پانچ لاکھ روپیہ

کا نیا کاروبار پورا کیا

اور زائد از ۲ کروڑ پچہتر لاکھ روپیہ کا بزنس وصول کیا

اس تھوڑے عرصہ میں موجودہ نظام کے تحت کمپنی کی حیرت انگیز ترقی کافی نمایاں ہے جس پر مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔
ہندوستان کی یہ قدیم اور بہترین کمپنی نہایت سرعت کے ساتھ بتدریج ترقی کر رہی ہے۔ اور کارکنان کا یقین ہے۔ کہ بہت جلد وہ اسقدر شاندار نتائج حاصل کر سکیں گے جو آج تک ہندوستان کی تجارتی دنیا میں کسی کو نصیب نہیں ہوئے۔

سنہ ۱۹۳۸ء میں

اس انقلاب کا انتظار کریں

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس لاہور

برانچیں

آگرہ	امرت سر	بمبئی	ڈھاکہ	جلپا گوری	مدراس	نجیب آباد	راولپنڈی
اجمیر	آسن سول	کلکتہ	دہلی	کراچی	مدورا	پٹنہ	سکندر آباد دکن
الہ آباد	بنگلور	کانپور	ڈیرہ دون	کاروار	ملتان	پونہ	شیلانگ
انبالہ	باری سل	کولمبو	ارناکولم	لاہور برانچ	ناگپور	راجہ موندھری	سیالکوٹ
	بنارس	کٹک	گوہاٹی	لکھنؤ	نیروبی	رنگون	سکھر۔ سورت

(بی۔ ڈی کھوسلہ۔ جنرل مینجر)

ہندو ابلاؤں کی رکھشا

ہندو ابلاؤں پر اتیاچار ہوتے چلے آئے ہیں۔ اب تک وہ زہر کھا کر جل میں ڈوب کر اپنے دکھ کا اظہار کیا کرتی تھیں۔ کنتو اس کرانتی کے یگ میں ان کی آنکھیں بھی کھلنے لگی ہیں۔ اور وہ کئی پرکار سے سماج کی مخالفت کرنے لگی ہیں۔ جگہ جگہ سے خبریں آ رہی ہیں۔ کہ فلاں استری پتی کو چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ ساس سسر کے برے سلوک سے تنگ آ کر گھر سے نکل بھاگی ہے۔ آریہ ویر دل ان سماج کی چنگاریوں کو آپ کے سوا کون بجھا سکتا ہے۔ سیوں ہندو استریاں مسلمان ہونے لگی ہیں۔ استریوں کو بھگانے اور انہیں مسلمان جبراً بنانے میں مسلمان غنڈوں کا جو زبردست چکر جاری ہے۔ وہ تو ہے ہی۔ مگر ہندو پرش استریوں کا بھی کچھ کم ہاتھ اس میں نہیں ہے۔ ٹانگہ والے نہ جانے کتنی ہندو استریوں کو غائب کر دیتے ہیں۔ کتنی کا تو پتہ ہی نہیں ہو گیا ہے۔ کہ وہ عورتوں کو دوسرے بہن کے ان اڈوں میں پہنچا دیتے ہیں۔ جہاں سے پھر ان کا چھٹکارا ناممکن ہو جاتا ہے۔ لکھنؤ میں ایک ٹانگہ والا ایک سولہ سال کی نوجوان لڑکی کو بھگائے لے جا رہا تھا۔ لڑکی کو شک پڑا۔ اس نے شور مچانا شروع کیا۔ شور سن کر پولیس نے ٹانگہ والا کو پکڑا۔ اور اس بدمعاش کے چنگل سے اسے بچایا۔ ایسے بدمعاشوں کا دل ہمیشہ گندی باتوں میں پھنسا رہتا ہے۔ ان کا ایمان دوسروں کی عزت بگاڑنا۔ ماں۔ بہنوں کی عصمت پر ہاتھ ڈالنا ہوتا ہے۔ روپ وتی استریوں کو دیکھ کر انہیں مالک و دھیاں کی یاد نہیں رہتی۔ انہیں تو اپنی گندی خواہشات کو فریب سے دھوکے سے۔ چالاکی سے اور زور سے سیر کرنا ہے۔ ایسے نفس پرستوں کا انسداد ہونا چاہیئے۔ بھارت میں ودھواؤں کی تعداد ۲۶۲۴۸۶۹۸ ہے۔ سب سے زیادہ ودھوائیں بنگال میں ہیں۔ وہاں پر ایک ہزار استریوں میں ۲۲۶ ودھوائیں ہیں۔ ان ابھاگی استریوں پر بھی ان کی نظر پڑتی ہے۔ اگر دنت رہتے ہم لوگ نہ جاگے۔ تو ایک دن ہمیں جس بھیانک پرنام کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کا خیال آتے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آریہ ویر دل آپ کو تو اب منظم Organized Rescue Parties تیار کرنی ہونگی۔ جہاں پریم بھرے اپدیشوں دوارا مشنری سپرٹ والے نوجوان استریوں اور ان کے سمبندھیوں کو ایسے غنڈوں سے خبردار کر سکتے ہیں۔ اور انہیں بچنے بچاؤ کے طریقے بتا سکتے ہیں۔ وہاں ظالموں کے پنجوں سے بھی منظم Rescue parties چھڑا سکتی ہیں۔ فرنٹیئر صوبہ سرحدی بنوں، پشاور میں جو اتیاچار ابلاؤں پر ہوئے۔ ان درگھٹناؤں کو دیکھ کر بھی آریہ ویر دل کیا آپ اپنی دین دکھی ستائی ہوئی بہنوں کی شدھی نہ لگے۔ اس صوبے میں جب کانگریس پارٹی کا راج پربندھ ہے کیا ...

جالندھر میں آریہ ویر دل کا وارشک سمیلن

(لالہ ورش چند جی بی۔ اے ایل ایل بی پردھان سمیلن کا بھاشن)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنگ دل خاندان حسب ... پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ انہیں ان واردا توں کی روک تھام کے لئے راجیہ کی طرف سے پربندھ وکوشش کرنا چاہیئے۔ نہیں تو ہندو مسلم کشیدگی بڑھ جانے کا اندیشہ ہے۔

اناتھ رکھشا

آریہ سماج کے تجی لوگ چنتا تر ہو رہے ہیں۔ کہ اناتھوں کو کس طرح ودھرمیوں کے ہاتھوں سے بچایا جاوے۔ آریہ ویر دل اناتھ بچوں کی رکھشا کا بار بھی آپ کے کندھوں پر ہے۔ آریہ سماج کو چاہیئے۔ (۱) کہ ایسے بچوں کے کومل ہردیوں پر دھرم کے درڑھ سنسکار ڈالے جاویں۔ تاکہ مسلمان اور دوسرے ودھرمی لوگ ان کو آسانی سے پھسلا نہ سکیں۔ (۲) ان کے شاریرک بل کو بھی بڑھانے کے لیے سادھن عمل میں لانے چاہئیں۔

ماتری بھاشا پریم

ویدک بھاشا کے جوں کا توں بنے رہنے کا کارن وہ پوجیہ ہستیاں ویدک برہمن ہیں۔ جنہوں نے ویدوں کو کنٹھ کر رکھا تھا۔ یہ ان کی کرپا کا پھل ہے۔ کہ ویدک بھاشا جوں کی توں بنی ہوئی ہے۔ یہ بھاشا آدی بھاشا ایشور پردت اپورشیے ہے۔ اسی لئے تنی محنت کے ساتھ اس کی رکھشا کی گئی۔ پروفیسر میکس مولر (Max Muller) جیسے بھی سنسکرت اور دوسری بھاشاؤں پر نکتہ چینی کریں۔ (دیکھو۔ Science of Language صفحہ ۸۲) کنتو جس پرکار ایک ایک پرمانو سے پرتھوی بنی ہے اور پرتھوی میں وہی گن ہیں۔ جو پرمانوؤں میں ہیں۔ اسی طرح بھاشا روپ پرتھوی بھی اکھشر روپ پرمانوؤں سے بنی ہے۔ اور وہی ارتھ روپی گن رکھتی ہے۔ جو اس کے اکھشر رکھتے ہیں دنیا کے دونوں مشہور ویاکرن پاتنجل اور پانن کی بھی رائے ہے۔ کہ ایک ایک ورن کا ارتھ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر सत्य ستیہ شبد کے تین اکھشروں میں स (अमृत) امرت त (अन्न) ان य (यम) یم ... دونوں کو یم میں رکھنے والا دیکھو چھاندوگیہ اپنشد ہے۔ ایسی اپور بھاشا کہاں میں بھگوان کا ویدگیان ہو۔ اور ایسی ورن مالا جو ہر طرف سے پورن ہو کی بزرگی درشانے کی ضرورت ہے۔ آریہ بھاشا سنسکرت بھاشا کی پتری ہے۔ جاتی یا دیش کے لیے بھاشا کا ایک ہونا لازمی ہے۔ اور یہ بات تو آپ پر نشچت ہو چکی ہے۔ کہ بھارت کی ایک بھاشا آریہ بھاشا ہی ہو سکتی ... [illegible]

سمجھتے ہیں۔ ان کے پرچار سے نوجوانوں کے اندر (Originality) کا پرادربھاؤ ہوگا۔ اسلیئے دوسرے پرانتوں یو۔ پی آدی کی طرح پنجاب میں بھی اس کا زور شور سے پرچار ہونا چاہیئے۔

اناریوں کا آریہ دھرم میں ملن (شدھی)

بھارت ورش سے انیک لوگ پرتھوی کے دوسرے بھاگوں میں جا کر بس گئے۔ اور اپنے آچار وچار اور سبھیتا کا دوسرے دیشوں میں پرچار کیا۔ ہمارے دھرم پرچارکوں۔ بیوپاریوں اور یاتریوں کے سداچار کے گیان سے پربھاوت پردیشی یہاں آنے لگے۔ یہاں ہم نے ان سے رشتی ہٹی کا دیوہار کرکے ان کو سممت کیا۔ یہ نشچت سدھانت ہے۔ ہم جیوت تھے۔ تنگ دلی آئی۔ ہماری شکتی اور سنکھیا دونوں گھٹ گئیں۔ رشی دیانند نے اس کو محسوس کیا۔ اور شدھی کا بگل بجایا۔ اپنے جیون کال میں ہی شدھیاں کیں۔ آج بھی اس شکتی ہین اور ڈوبتی ہوئی جاتی کی رکھشا شدھی دوارا ہو سکتی ہے۔ اب تو راج نیتک سیاسی ادھیکاروں (Political Rights) کی پراپتی کے لئے بھی شدھی کا پرچار لازمی ہو گیا ہے۔ آریہ سماج کی انیک سنستھائیں شدھی کا کاریہ کر رہی ہیں۔ آریہ ویروں کو بھی اس سیوا کے کام میں سہیوگ دینا چاہیئے۔

اچھوت ادھار

یہ آج بتلانے کی ضرورت نہیں۔ کہ ہریجن ہمارے بھائی ہیں۔ اور ہمیں ان سے پریم کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ آریہ سماج جہاں شکشا سمبندھی سیوا کرتا ہے وہاں آریہ ویر دل اور آریہ یووک سماجیں ان کے لئے راتری کی پاٹھ شالائیں کھول کر ان کے شادی، غمی اور سنسکاروں میں شامل ہو کر ان میں دھرم اور صفائی کا پرچار کرکے انھیں ان کو آرتھک سہایتا دے کر دین دکھی غریب آرتی ہری جنوں کے کشٹ نوارن کے لیے کپڑے کمبل۔ رضائی ادشدھی آدی کا دان دے کر اپنے پریم اور سہانبھوتی کا پریچے دے سکتے ہیں۔

آریہ پرب اور تیوہار

ہمارے پراچین بزرگ آریہ پروں تخفیوں اور تیوہاروں کو شاستر ریتی سے منایا کرتے تھے۔ جاتی کی رکھشا کے لئے تیوہاروں کا منانا آج بھی ... [illegible]

روپ ہونے کی پریرنا کرتے ہیں۔ کاش کہ ... اور ہوتی آدی تیوہاروں کو منانے ہوئے ... گرہن کریں۔ نہیں تو ہمارا تیوہاروں کو منانا ... بے سود ہے۔

دیش بھگتی

آج بھارت ورش میں چاروں طرف سے سوراجیہ کی گونج سنائی دیتی ہے۔ نوجوان پرشوں۔ استریاں سب ... ہو کر کشٹ پر کشٹ سہتے۔ مصیبتیں جھیلیں جس طرح لوہا آگ میں پڑ کر فولاد بن جاتا ہے۔ اسی طرح دیش جاتی اور دھرم پر مان ... ہیں۔ اور دکھ میں پڑ کر فولاد کے سمان مضبوط ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے تیاگ کا پھل ہے کہ سوراجیہ کی جھلک دکھائی دینے لگی ہے۔ ہم آج فخر سے سر اونچا کر سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے سیوکوں نے اپنی شکتی سے بڑھ کر دیش سیوا کی۔ مگر پرشن یہ ہے۔ کہ سوراجیہ مل جانے پر کیا ہوگا۔ سوال یوں کا توں بنا رہے گا۔ کہ اس راشٹر کا آچار۔ وچار۔ بیوہار اور رہن سہن کس پرکار کا ہو۔ ارتھ (Economy) اور کام (Population) کے سوال کو کیسے حل کیا جاوے گا۔ میں نے وششٹ پریشرم اسی لئے کیا ہے۔ کہ ہمارے نوجوان آریہ ویر اس بات کو سوچیں کہ جن سنکھیا۔ سمتا کے بھاؤ۔ دیرگھ جیون کی اچھا اور پرلوک چنتا کے مشکل سوالات نے مغربی وچارشیل وِدوانوں کو بھی حیرت میں ڈال دیا ہے۔ وہ اب بھارت کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہیں۔ مہرشی سوامی دیانند جی نے ٹھیک ہی کہا تھا۔ کہ انسانی زندگی کبھی مکمل نہیں ہوتی۔ اگر انسان کو انسان بنانے والا دھرم اس کے ساتھ نہ ہوتا۔ اس لیے دھرم کی پردھانتا ہے۔

ویر دل سکھشا

آج ہم فوجی تربیت اور تعلیم سے محروم ہیں۔ ہم non Military Caste سمجھے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر مونجے ہمارے دھن باد کے یوگیہ ہیں۔ کہ انہوں نے قوم کے نوجوانوں کے لئے ملٹری سکول ناسک میں کھول رکھا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ سے اس دشیہ میں پرارتھنا کرنی چاہیئے کہ ہماری ملٹری ٹریننگ Military training کے لیے بھی پنجاب میں سکول کھولا جاوے۔ لیکن جب تک ہماری یہ ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں۔ تب تک ہمیں Scout training بال چر سکھشا دے کر نوجوانوں کو جاتی سیوا کے لیے تیار کرنا چاہیئے۔ اس میں Scouts کی پرتگیا Scouts Promise - Scouts Law اور نیم دیئے گئے ہیں۔ ہمارے اپنے نیم ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم
ہفتہ وار
آریہ مسافر لاہور
مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۳۸ء

آریہ سنسکرتی کا خون

...سینما کی ایجاد مناسب استعمال کیا جائے تو نوع انسان کے لئے از بس مفید ثابت ہو سکتی ہے لیکن آج کل اس کا جس طرح پر یوگ کیا جا رہا ہے وہ سوائے آریہ سبھیتا اور سنسکرتی کی ہتیا کے کسی بات میں منتج نہیں ہو رہا۔ ...اول تو جو کھیل عموماً سینماؤں میں دکھلائے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر اخلاق جذبات انسانی کو ابھارنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن جن کھیلوں کو دھارمک یا سبق آموز بھی کہا جاتا ہے۔ ان میں بھی کچھ نہ کچھ قابل اعتراض حصہ ضرور ہوتا ہے جس کا نوجوانوں کے اخلاق پر سخت تباہ کن اثر پڑتا ہے۔

سینما کمپنیوں کے نکتہ خیال سے شاید اس قسم کی ...کی کچھ ضروری بھی ہو۔ کیونکہ آج کل کے بھوگ... زمانہ میں جب ہمارے نوجوانوں کی زندگیاں مغرب کا ایک گھٹیا سا نمونہ بن رہی ہیں خالص دھارمک کہانیوں کو کون دیکھتا اور سنتا ہے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گیا ہماری بوڑھی مائیں گھروں میں اپنے ننھے بچوں کو رامائن و مہابھارت کی اور دیگر کتھائیں سنا کر ان کی دھارمک بنیاد کو مضبوط بنا دیا کرتی تھیں۔ لیکن اب وہ رواج (خصوصاً بڑے شہروں اور قصبوں میں) معدوم سا ہو رہا ہے۔ اس کی بڑی وجہ ہماری تعلیم (برعکس ہندو تمدن) کا فرق ہے۔ جو لڑکیاں ہمارے موجودہ طریقہ تعلیم کی مشینری میں سے (جس میں بچپن میں سوائے ... باتوں کی کہانیوں کے کوئی اعلیٰ سکھشا یا تعلیم نہیں دی جاتی) کامیاب (؟) ہو کر نکلتی ہیں۔ وہ اپنی آریہ سنسکرتی و سبھیتا سے بالکل ناواقف ہوتی ہیں۔ اور ان پر مغرب کا رنگ غالب ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ان سے یہ توقع ہی کیسے ہو سکتی ہے۔ کہ وہ مائیں بن کر اپنے بچوں کو رام و کرشن کی کتھائیں سنا سکیں گی۔ وہ اسپین فیلز میں سے یا نرسری ٹیلز میں سے کوئی بے تکی اور جھوٹی کہانی تو بھلے ہی سنا دیں۔ پر سیتا ساوتری یا شرون کمار اور کرن کی کتھائیں کیسے سنائیں۔ کیونکہ ان سے تو وہ خود ناآشنا ہوتی ہیں۔ مہرشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کہ ماتا بچپن میں ہی بچے کو شدھ آچار و دھارمک سکھشا دے... دی جاتی ہے۔ لیکن ہمیں نہایت درد بھرے دل سے...

گھر آریہ دناؤں سے دہشت سے ہو رہے ہیں۔ اول تو اس تعلیم سے ہی ہماری سبھیتا اور سنسکرتی کو بہت نقصان پہنچ چکا ہے۔ لیکن باقی رہی سہی کسر یہ سینما پوری کر رہے ہیں۔ آریہ سبھیتا سکھاتی ہے۔ کہ جس کو زبان سے ایک دفعہ بہن یا بیٹی کہہ دیا عمر بھر اس کے ساتھ وہی رشتہ رہتا ہے۔ ہر دوار میں دور دراز مقامات سے آمدہ ہندو پرش اور استریاں ایک دوسرے سے بالکل اجنبی ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے منہ بولے (دھرم کے) بھائی بہن بن آتے ہیں۔ اور جیون بھر ان رشتوں کو پوری آن کے ساتھ نباہتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہماری سبھیتا سکھاتی ہے۔ کہ ایک آریہ للنا اپنے پتی کے سوا کسی پر پرش کا پتی روپ میں خیال نہیں کر سکتی بلکہ تمام دیگر پرشوں کو پرش روپ میں کبھی نہیں دیکھ سکتی۔ لیکن برا ہو ان سینماؤں کا کہ ہماری پتریاں اور بچیاں اس آدرش سے دور جا رہی ہیں۔ سینماؤں میں اس قسم کے نظارے عام دیکھنے میں آتے ہیں۔ کہ ایک کنواری یا شادی شدہ لڑکی کا کسی پرش کے ساتھ بیاہ ہوتا ہے۔ (جس میں پلیچر میں تو باقاعدہ پھیرے دیئے جاتے دکھائے جاتے ہیں) اور وہ ندی اس کو "میرے پتی" "میرے سر کے تاج" "وہ میرے ہردے کے مالک" کہہ کر سمبودھن کرتی ہے۔ کتنے شرم اور دکھ کی بات ہے۔ کہ آج سیتا اور ساوتری کی نام لیوا دیویاں پر پرش کا پتی شبد سے سمبودھن کرتی ہوئیں ذرا تنک بھی لجا محسوس نہیں کرتیں۔ پیار سے بچا ہوا ممکن ہے۔ آج مغرب زدہ بابوؤں کو اس میں کوئی خرابی نظر نہ آتی ہو۔ اور وہ ایسے آرٹ کے تمام پاپوں کو چھپانے والے نام کی ارتھ... پر برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن ہم اپنے ان بھائیوں کو جن پر ابھی مغربی تہذیب کا پورے طور پر تسلط نہیں ہوا۔ اور جو ابھی تک اپنی پرانی آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کو بہ سود بہتری سمجھتے ہیں۔ اور اس پر فخر کرتے ہیں یہ چیتاونی دینا اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ کہ ابھی وقت ہے۔ سنبھلو! اگر یہ رو جاری رہی۔ تو پتی اور پتنی کے رشتے بالکل بے معنی ہو کر رہ جائیں گے۔ اور ان پوتر رشتوں کی تمام تقدیس تباہ ہو جائے گی۔ کتنے حیرت کی بات ہے۔ کہ جو ہندو دیویاں ساوتری...

جس نے اپنے بہنوئی کے کلائی پکڑنے پر کٹار سے اپنا وہ بازو یہ کہہ کر کاٹ ڈالا تھا۔ کہ اب یہ پتی ورتا کی سیوا کرنے کے قابل نہیں رہا۔ کیونکہ اسے ایک اپوتر کامی پر پرش نے چھو لیا ہے گنگوسست ہو جایا کرتے ہیں سینما ہال میں جا کر ایسے مسحور کیوں ہو جاتے ہیں۔ کہ اپنی بہنوں کو پر پرشوں کو "پتی دیو" کے الفاظ سے مخاطب کرتے اور ان کے ساتھ پتنی روپ میں پیار و محبت کی باتیں بلکہ حرکتیں کرتے دیکھتے ہیں۔ اور ان کا خون جوش میں نہیں آتا۔ ان کی غیرت انہیں اس کے پرتیکار کے لئے آمادہ نہیں کرتی۔ ہے بھگوان! یہ دکھ سے درشیہ کب تک دیکھنے میں آتے رہیں گے؟

ایک اور بات جس کی طرف ہم تمام آریہ (ہندو) جگت کی توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ سینما کی اکثر پکچرز ہیں کہ جو ندرے قومی رنگت سے ہوتے ہوتی ہیں۔ ان میں بھی ہندوؤں کا کیریکٹر نہایت گھٹیا اور دوسروں کا بہت اعلیٰ دکھایا جاتا ہے۔ مثلاً کسی راجہ یا امیر کے ہندو امرا وزرا یا ملازموں کو تو غدار۔ بے ایمان۔ نمک حرام دکھایا جاتا ہے۔ لیکن مسلمان ملازمان کو اونچے اخلاق والے۔ خدا ترس اور پورے ایماندار ظاہر کیا جاتا ہے۔ صرف یہیں تک نہیں۔ بلکہ اکثر اوقات ان کی زبان سے مذہب اسلام کی تعریف کر کے عجیب رنگ میں تبلیغ کا حق بھی ادا کر دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اس قسم کی پکچرز میں عموماً ایماندار مسلمان ملازم کی زبان سے کہلایا جاتا ہے۔ کہ "میں مسلمان ہوں۔ مسلمان کبھی بے ایمان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسلام ایسی ہی تعلیم دیتا ہے۔" جب ناتجربہ کار نوجوان اپنے ہم مذہب اشخاص کو بدترین مجرموں کی صورت میں اور غیر مذہب کے پیروؤں کو تہذیب و شائستگی کے اعلیٰ معیار پر پورے اترتے دیکھتا ہے۔ تو یہ اس کے دل میں اپنے دھرم۔ اپنی سبھیتا۔ اور سنسکرتی کے خلاف نفرت کا بیج بویا جاتا ہے۔ جو بعد موافق حالات اور مناسب کھاد ملنے پر (جس کی کہ نئی زمانہ کمی نہیں ہے۔ اور جو مختلف رنگوں میں عام طور پر بکھیرا جا رہا ہے) ایک مضبوط درخت کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس وقت اسے اکھاڑ پھینکنا اگر ناممکن نہیں۔ تو سخت دشوار ضرور ہو جاتا ہے۔ ہم آئے دن اخبارات میں پڑھتے ہیں۔ کہ فلاں تعلیم یافتہ نوجوان ہندو لڑکی نے فلاں مسلمان کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اس وقت ہمیں سخت دکھ ہوتا ہے۔ اور ہم اسے اپنی قومی ذلت سمجھتے ہوئے سخت پیچ و تاب کھا کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن کتنے دکھ اور قلق کی بات ہے۔ کہ ہم اس تمام خرابی کے اصل کارن کی تشخیص کر کے اس کے علاج کے درپے نہیں ہوتے۔ آریہ بھائیو! چیتو!! ہماری تہذیب اور ہمارا دھرم اس وقت ایک سخت نازک زمانہ میں سے گذر رہا ہے۔ مخالف حالات اور اثرات پورے زور کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اگر آپ وقت پر بیدار نہ ہوئے۔ اور ان خرابیوں کے انسداد کے لئے کمربستہ نہ ہوئے۔ تو یاد رکھو تمہارا نام دنیا سے مٹ جائے گا۔ کیونکہ سبھیتا اور سنسکرتی اور دھرم ایک نازک سے سمان ہیں۔ جس میں ہم سب بھائی بہن سوار ہیں۔ بس

اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبو گے سارے
نہ تم ہی بچو گے نہ ساتھی تمہارے

ہم بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں۔ کہ ہماری قوم بڑی سخت جان ہے۔ یہ صدیوں سے سخت ترودہ زمانہ اور بے نظیر مصائب کا بڑی کامیابی سے مقابلہ کرتے ہوئے بھی اب تک زندہ رہی ہے۔ ایسے

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری

لیکن بھائیو! وہ تو بیرونی اور فوجی حملے تھے ہم نے ان کا مقابلہ کر لیا۔ لیکن یہ لطیف زہر جو ہماری جاتی کی رگوں میں سینماؤں ایسے ایسے ذرائع کے ذریعہ داخل کیا جا رہا ہے یہ ہمیں کہیں کا نہ رکھے گا۔ ویرو! اٹھو۔ بیدار ہو جاؤ۔ اور اپنے لڑکوں اور بچیوں کو اس خوفناک اژدہا کے منہ میں جانے سے بچاؤ۔ آپ ایسا کر کے نہ صرف اپنے عزیزوں بلکہ اپنی قوم کو (کیونکہ انہی نو عمر بچوں نے تو آگے چل کر قوم بننا ہے) تباہی اور بربادی سے بچا سکیں گے۔ بلکہ آریہ سبھیتا سنسکرتی اور دھرم کی بھی رکھشا کر سکیں گے۔ پرماتما ہم سب کو بل اور بدھی عطا فرمائیں۔ یہ ہماری ہاردک پرارتھنا ہے۔

مسئلہ تناسخ کے خلاف فضول اعتراضات

بعض لوگ محض یہ دکھلانے کے لئے کہ "ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں" کسی مسئلہ پر اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔ خواہ وہ اس کی حقیقت سے جاہل محض ہی کیوں نہ ہوں۔ مثال کے طور پر ایک مولوی صاحب نے جی کا نام نامی عبد الرؤف رحمانی سکنہ جھنڈے نگر بستی ہے معاصر اہلحدیث امرتسر میں "ابطال تناسخ" کے عنوان کے ماتحت ایسے فضول اعتراضات کئے ہیں۔ کہ انہیں پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔ مگر لطف کی بات یہ ہے کہ باوجود سخت ناسمجھی کے آپ نے تناسخ جیسے سچے مسئلہ کے متعلق فتوے بھی صادر کر ڈالا ہے۔ چنانچہ آخیر میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ "الغرض تناسخ کا مسئلہ ایسا لچر۔ پوچ۔ اور ردی ہے کہ ہر صاحب بصیرت کی زبان پر متنبی کا یہ شعر بار بار آئے گا؟

انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے۔ کہ جہاں فرشتے پہنچتے ہوئے ڈرتے ہوں۔ وہاں ... جوصلہ رکھتا ہوئے
اب ناظرین ذرا مولوی صاحب کے "عالمانہ" اعتراضات بھی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ منو سمرتی ادھیائے اول شلوک ۲۸ میں لکھا ہے۔ کہ انسان بھوگ یونی نہیں۔ بلکہ کرم یونی ہیں۔ یعنی صرف اعمال کرتے ہیں۔ پھل نہیں بھوگتے۔ تو پھر یہ لنگڑا لنگڑا کیوں؟ اندھا اندھا کیوں ہوا؟ مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ منوجی مہاراج نے صرف کرم کرنے کی خصوصیت کے اظہار...

By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گئے ہیں۔ دو بیان بیان فرمائی ہیں۔ کیونکہ پشو پکشی کوئی نئے کرم نہیں کرتے۔ صرف انسان ہی ایسا کرتے ہیں۔ ورنہ اگر آپ آریہ شاستروں کا ملاحظہ کرتے تو آپ کو پتہ لگ جاتا۔ کہ منش یونی کو اپھے یونی مانا گیا ہے۔ جس میں منش پچھلے کرموں کا پھل بھوگتا اور نئے کرم کرتا ہے۔ پس لنگڑا اپنے سابقہ اعمال کی وجہ سے بنتا ہے۔ نہ کہ خدا کے ظلم صریح کی وجہ سے۔ جو بغیر اعمال لنگڑا بنانے کی صورت میں لازمی ٹھہرتا ہے۔

دوسرا اعتراض:۔

مولانا نے ایک اور اعتراض اسی قبیل کا ان الفاظ میں کیا ہے:۔

منو جی دوسری جگہ پر ان دیتے ہیں: "لڑکا پیدا ہونے کی خواہش رکھنے والا سمرات (خاص ساعت) میں بھوگ کرے (فقرہ ۴۸)۔ پھر لکھا ہے۔ "اور اگر مرد عورت دونوں کا نطفہ برابر ہو۔ تو لڑکا نامرد پیدا ہوتا ہے۔ (دیکھو سوادھیائے ۳ شلوک ۴۹)

ناظرین غور فرمائیں۔ کہ اگر بچے کا مرد یا نامرد۔ اچھا یا برا جسم ہونا اس کے گذشتہ جنم کے عملوں کا نتیجہ ہے۔ تو والدین کی ان کوششوں کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ جو منو جی نے بتلائے ہیں۔ کیونکہ بچے کا جو حال ہونا ہے۔ وہ ہو کر رہے گا.....

اگر نامرد وغیرہ ہونے میں اگلے جنم کا دخل نہیں ہے بلکہ اس کی نسبت ماں باپ کی کوششوں اور نطفہ کی کمی اور بیشی وغیرہ کی طرف ہے تو پھر تناسخ اور اگلے جنم کے اصولی مسئلہ کا بالکل غلط ہونا واضح طور پر ظاہر ہے"۔

اس اعتراض کا اس سے پہلے کئی بار جواب دیا جا چکا ہے۔ لیکن مولانا کی توضیح بھی ضروری سمجھ کر ایک دفعہ پھر لکھتے ہیں۔ مولانا صاحب یہ درست ہے۔ کہ مرد عورت کے نطفہ کی برابری کی وجہ سے نامرد پیدا ہوتا ہے۔ لیکن پرماتما کا ایسے والدین کے گھر میں اور عین اسی حمل میں کسی روح کو ڈالنا کہ جب دونوں نطفے برابر پڑے ہوں کرموں کے پھل کے ہی کارن ہے۔ مثال کے طور پر اگر جیل میں کسی قیدی کے ہاتھ پر چکی پیسنے کی وجہ سے چھالے پڑ جائیں۔ تو اگرچہ ان چھالوں کا فوری سبب تو چکی کا لکڑی کا ہتھا ہے۔ لیکن اس کا Primincel cause سبب اول اس قیدی کا چوری کرنا اور اس کے کارن جیل میں آنا ہے۔ ٹھیک اسی طرح نامرد کی پیدائش کی جسمانی توضیح تو نطفوں کی برابری سے ہو جاتی ہے۔ لیکن پرماتما کا ایسے والدین کے گھر میں اور ایسے حمل کے وقت کسی آتما کو بھیجنا بے سبب نہیں ہو سکتا۔ یہ اس کے اپنے اعمال کا پھل ہے۔ کہ خدا کی زبردستی دیکھا مولوی صاحب۔ آپ کا اعتراض کیسا پوچ اور ردی ثابت ہوا۔ خدارا پہلے کسی سے بات کو سمجھا کرو۔ پھر اعتراض کیا کرو۔ ورنہ خواہ مخواہ کی حضرت جھلانے سے فائدہ؟

پنجاب میں پیر پرستی:۔

مولانا ظفر صاحب چکوالی بی۔ اے نے معاصر اہلحدیث میں "پنجاب میں پیر پرستی" کے موضوع پر ایک دلچسپ آرٹیکل لکھا ہے۔ جس کے دوران میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ

"پنجابی مسلمان اس پیری کے طلسم میں بری طرح سے پھنسا ہوا ہے..... پنجاب کے یہ پیر مسلمانوں کو پست خیال۔ ذلیل اور مذہب سے دور لئے جا رہے ہیں۔ جاہل آدمیوں سے روپیہ بٹور کر اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں.....

یہ پیری نہیں۔ بلکہ کوتاہ اندیش مسلمانوں کے پھنسانے کے لئے ایک جال ہے جال۔ مسلمان فطرتاً سادہ واقع ہوا ہے۔ وہ پیر کی چکنی چپڑی باتوں میں فوراً پھنس جاتا ہے۔ اس کی داڑھی اور تسبیح کو دیکھ کر غلطی کھا جاتا ہے۔ اس کے فرضی مریدوں کی تعداد دیکھ کر فوراً مرید بن جاتا ہے۔ عرس کو بھنگ کی مجلس جان کر اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی مفت میں ضائع کر دیتا ہے۔ مگر اس کو معلوم نہیں۔ یہ "عرس" تو پیر جی کی آمدنی کا ایک ذریعہ ہوتے ہیں۔ بلکہ میں تو کہوں گا۔ کہ پیر جی کی یہ ایک کلیرنس سیل clearance sale ہوتے ہیں۔ ہر سال ہندوستان میں اور پنجاب میں بھی لاکھوں عرس منائے جاتے ہیں۔ لیکن کیا کبھی کسی گدی نشین پیر نے مسلمانوں کو کوئی پیغام بھی دیا ہے؟..... کیا کبھی کسی سجادہ نشین نے یہ فرمانے کی تکلیف گوارا کی ہے۔ کہ وطن کی خدمت کرو...... وطن کو آزاد کراؤ۔ تم غلام ہو۔ اور مسلمان غلام نہیں رہ سکتا"۔

بھلا پیر صاحب کو ایسا پیغام دینے کی کیا ضرورت ہے۔ ان کو تو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے۔ مصیبت کی بات یہ ہے۔ کہ اس قسم کے پیر صرف مسلمانوں میں ہی نہیں۔ بلکہ تمام اقوام میں موجود ہیں۔ ہندوؤں میں بھی ایسے ذات شریف کافی تعداد میں ہیں۔ جو خود تو انگلی تک نہیں ہلاتے۔ لیکن دوسروں کے مال پر موجیں اڑاتے ہیں۔ جب تک قوم اور ملک کو ان "انسانی امربیلوں" کے چنگل سے رہائی نہیں دلائی جاتی۔ تب تک کوئی بھی دیرپا اصلاح نہیں ہو سکتی۔

ڈپٹی کمشنر ہزارہ فرنٹیر کی مسلم لیڈروں کو نصیحت

۲۱ جنوری کو حبیب آباد میں سالانہ سرحدی دربار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر جے۔ او۔ ڈپٹی کمشنر ہزارہ فرنٹیر نے فرقہ وارانہ قتلوں کا خاتمہ کرنے اور مسلمان شہروں اور مولویوں کے اس رجحان کا سد باب کرنے کے لئے اپیل کی۔ کہ جو اپنے دین کے تحفظ کی آڑ میں جرم پیشہ لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔ مسٹر یونٹ نے فرقہ وارانہ قتل کی ان تین وارداتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہ جن میں سرحدی ضلع میں ایسے اشخاص کے ہاتھوں

بے گناہ ہندوؤں کو نہایت وحشیانہ اور سنگدلانہ طریق پر قتل کیا گیا تھا۔ کہ جنہوں نے بظاہر ان جرائم کا ارتکاب اس خیال کے ماتحت کیا تھا۔ کہ وہ ایسا کر کے دین اسلام کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے بجا فرمایا۔ کہ "اگر مسلمان لیڈر جرأت سے کام لیکر مذہب کے نام پر کی جانے والی ایسی حرکت شنیعہ کی بغیر کسی لاگ لپیٹ کے صاف الفاظ میں مذمت کریں۔ تو ایسی وارداتوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ لیڈر لوگ ڈرتے ہیں۔ کہ اگر آپ نے ایسے گمراہ مولویوں کی شرارت آمیز سرگرمیوں کو روکا۔ اور خود آگے بڑھ کر ایک دوسری قوم کے خلاف اس قسم کی ایجی ٹیشن کی مذمت کی۔ تو لوگ آپ کو بے دین خیال کرنے لگیں گے۔ لیکن ایسے معاملات میں آپ کو رائے عامہ کی خود رہنمائی کرنی چاہیئے۔ اور دوسروں کی غلط رایوں کا احترام کرتے ہوئے اپنے فرض سے قاصر نہ رہنا چاہیئے"۔

مسٹر یونٹ نے سرحدی مسلم لیڈروں کو جو مشورہ دیا ہے وہ سولہ آنہ درست ہے۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں۔ کہ جو لوگ اس قسم کے فرقہ وارانہ قتل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ وہ دراصل بعض کوتاہ اندیش اور شر پسند مولویوں کی تحریروں اور تقریروں سے گمراہ اور مشتعل ہو کر ایسا کرتے ہیں۔ حال میں مقدمہ قتل قادیان کا فیصلہ صادر کرتے ہوئے چیف جج صاحب ہائیکورٹ لاہور نے بھی یہی رائے ظاہر کی ہے۔ اور مختلف فرقوں کے لیڈروں کو اس قسم کی اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں سے اجتناب کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

کاش! یہ گمراہ اور شر پسند لوگ سوچیں۔ کہ وہ اپنی حرکات سے نہ صرف اپنے دین مذہب کو ہی بدنام کرتے ہیں۔ بلکہ کئی بے گناہ جانوں کے اتلاف کا موجب بنکر گناہ کبیرہ کے بھی مرتکب ہوتے ہیں۔ جس کی انہیں بارگاہ خداوندی سے یقیناً سخت سزا ملے گی۔

طلباء کی سٹرائکوں کی مذمت:۔

راشٹرپتی پنڈت جواہر لال جی نہرو ڈاکٹر عالم کے اس مقدمہ میں شہادت دینے کے لئے جو انہوں نے ہتک عزت کے الزام میں ایڈیٹر سول ملٹری گزٹ اور نواب احمد یار خاں صاحب دولتانہ کے خلاف دائر کر رکھا ہے لاہور تشریف لائے۔ اس موقعہ پر دیگر اصحاب کے علاوہ طلباء کے دو ڈیپوٹیشنوں نے بھی پنڈت جی سے ملاقات کی۔ پنڈت جی نے جہاں طلباء کو مشورہ دیا۔ کہ انہیں اپنے سنگٹھن کو مضبوط تر بنانا چاہیئے۔ وہاں اس کے ساتھ ہی آپ نے فرمایا۔ کہ "طلباء کو معمولی معمولی باتوں پر سٹرائکیں نہ کرنی چاہئیں"۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یو۔ پی میں بعض صورتوں میں نہایت ناکافی وجوہات کی بنا پر سٹرائکیں کر دیں۔ اور پھر اپنی وجاہت اور خودداری کے خیال سے ان پر ڈٹے رہے۔ پنڈت جی نے یہ بھی فرمایا کہ انگلستان میں طلباء کبھی .... طلباء کو بہت

جی کے اس مدبرانہ مشورہ کو .... کان سے نہ نکال دینا چاہیئے بلکہ اس پر .... کرنا چاہیئے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی پیشگوئی

راشٹرپتی پنڈت جواہر لال نہرو نے .... ایک پبلک تقریر کے دوران میں فرمایا .... تصور دیکھ رہی ہے۔ کہ ایک یا دو سال کے .... جنگ ہوگی۔ اور ساتھ ہی آپ نے پیشگوئی .... باوجود اپنے سپاہیوں کی بے نظیر بہادری .... کے یقینی طور پر نیچا دیکھیگا۔ کیونکہ اس کی .... گیری بہت بری طرح بڑھ رہی ہے۔ پنڈت جی کی .... پیشگوئی ان کے تدبر اور سیاست دانی کا ایک .... ثبوت ہے۔ واقعی جاپان بہت بری طرح .... ملک گیری کا شکار ہو رہا ہے۔ اور اس کی وجہ سے .... اپنے غریب ہمسایہ ممالک پر جس طرح دست .... دراز کر رہا ہے۔ اس کی تمام دنیا کے منصف .... مزاج لوگوں نے مذمت کی ہے۔ لیکن جاپان .... طاقت کے زعم میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتا۔ .... اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ

جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھی شمشیر کا؟

مسٹر جناح کا پنڈت جواہر لال نہرو کو جواب

پچھلے دنوں راشٹرپتی پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے ایک بیان میں ہندو مسلم مفاہمت و مصالحت کے سلسلہ میں فرمایا تھا۔ کہ کانگرس مسلم لیڈروں کے ساتھ اس معاملہ کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ مسٹر جناح نے اس کا جواب دیتے ہوئے ایک بیان میں کہا۔ کہ اگرچہ پنڈت جواہر لال کے بیان کا لہجہ مصالحانہ ہے۔ لیکن یہ کافی دور تک نہیں جاتا۔ مسٹر جناح نے طنزیہ لہجہ میں یہ بھی کہا۔ کہ نہ تو پنڈت جواہر لال نہرو کو ہی وہ پوزیشن حاصل ہے۔ اور نہ ہی کانگرس ابھی ملک کی برتر حکومت بن پائی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ کسی قسم کے وعدے کر سکے۔ اور مسلمان ان پر اعتماد کر سکیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ مسٹر جناح نے اس ہاتھ کو جو راشٹرپتی نے نہایت نیک نیتی سے ان کی طرف دراز کیا تھا قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ اول تو ہمیں پنڈت جواہر لال نہرو کی پوزیشن ہی سمجھ میں نہیں آتی۔ جب ان کا دعویٰ ہے۔ کہ کانگرس ایک غیر فرقہ وارانہ جماعت ہے۔ تو پھر وہ کسی فرقہ پرست شخص کے ساتھ خواہ وہ مسٹر جناح ہی کیوں نہ ہو کس طرح کسی قسم کا سمجھوتہ کر سکتی ہے۔ مزید براں ہندوؤں نے بھی اب پنڈت جی کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ ان کی طرف سے مسلمانوں کے ساتھ کوئی معاہدہ ....

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو اتحاد کی ضرورت ہوگی۔ تو انہیں ہندو مہا سبھا کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ کیونکہ یہی سبھا حقیقی معنوں میں تمام ہندوؤں کی نمائندہ ہے۔ نہ کہ کانگرس۔

صدر ہندو مہا سبھا کا بیان :-

مسٹر ونائیک دامودر ساورکر صدر ہندو مہا سبھا نے مسٹر جناح کے مذکرہ بالا جواب کے سلسلہ میں انٹرویو کئے جانے پر یونائیٹڈ پریس کے ایک نمائندہ سے فرمایا کہ "اگر کانگرس بلا لحاظ مذہب و ملت سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہونا چاہتی ہے۔ تو اسے مسلمانوں پر یہ بات واضح کر دینی چاہئے۔ کہ انہیں اپنے ملک کو آزاد کرانے کے لئے قومی تحریک میں شامل ہو جانا چاہئے۔ اور کہ انہیں اپنے بیرونی اور اجنبی آدمیوں کا سا رویہ اختیار نہ کرنا چاہئے۔ جو صرف ہندوؤں کو ہمنوا بنانے کی غرض سے ہندوستان کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

مزید برآں آپ نے فرمایا۔ کہ مسٹر جناح کے بیان سے غرور و تمکنت کی بو آتی ہے۔ کیونکہ وہ ایسے شاہانہ لب و لہجہ میں بات کرتے ہیں۔ گویا کہ وہ ایک تختِ حکومت پر متمکن ہیں۔ اور پنڈت جواہر لال نو ان سے رحم کے لئے التجا کر رہے ہیں۔ مسٹر جناح ہندو مسلم اتحاد کے لئے مہاتما گاندھی کے تجاویز مرتب کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ گاندھی جی مسلمانوں کو راضی کرنے کے لئے ہندو مفاد کو قربان کرنے پر تیار ہو جائیں گے۔ لیکن مسٹر جناح ہندو مہا سبھا کی طرف رجوع نہیں کریں گے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ہندو سبھا سے وہ کورا چیک حاصل نہیں کر سکتے۔"

واقعی مسٹر ساورکر نے مسٹر جناح کی نبض کو خوب پہچانا ہے۔ لیکن اب برادرانِ وطن کو ہمیشہ کے لئے سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ہندو اب اُن کی چال کو بھانپ گئے ہیں۔ اب وہ آسانی سے دام میں پھانسے میں نہیں آنے کے اسلئے وہ زبان حال سے کہہ رہے ہیں ؎

برو ایں دام بر جائے اگر نہ
کہ عنقا را بلند است آشیانہ

سیاسی قیدیوں کی رہائی کا سوال :-

پولٹیکل قیدیوں خصوصاً اُن قیدیوں جو تشدد آمیز جرائم کے مجرم ثابت ہو کر سزایاب ہوئے ہیں کی رہائی کا سوال سخت ٹیڑھا سوال بن رہا ہے پچھلے دنوں انڈیمان میں جب ان قیدیوں نے بھوک ہڑتال کی تھی۔ تب تمام ملک میں سنسنی پھیل گئی تھی۔ کئی لیڈروں نے انہیں بھوک ہڑتال بند کرنے کے لئے پرارتھنا کی۔ لیکن انہوں نے کسی کی نہ سُنی۔ آخر مہاتما گاندھی جی نے اُن سے یہ وعدہ کرتے ہوئے کہ وہ اُن کی رہائی کے لئے کوشش کریں گے ... آ گئی دیکھ کر ...

بھرم نوارن اَرتھ

از پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

شری سوامی دیانند جی نے 'پرکاش' میں شری پنڈت شانتی پرکاش جی اور شری پنڈت بدھ دیو جی کے سمبندھ میں ایک نوٹ لکھتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ سبھا نے پنڈت شانتی پرکاش جی کے مقدمہ میں ڈھیل ڈھالی کی ہے۔ اور اس ڈھیل میں پنڈت بُدھ دیو جی کا ہاتھ ہے۔ سبھا کا رہا سہی اور سے آریہ جنتا کی سُوچنا ارتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ یہ بات سرو تھا نرادھار اور کالپنک ہے۔

پرارمبھ سے ہی پنڈت شانتی پرکاش جی کے مقدمہ کے سمبندھ میں سبھا یتھا شکتی اپنے کرتویہ پالن کرتی رہی ہے۔ پرارمبھ سے ہی سبھا کی اور سے ویدپرچار کے ادھشٹاتا پنڈت گیان چند جی کو پنڈت شانتی پرکاش جی کو ضمانت پر رہا کرانے کے لئے گورداسپور بھیجا گیا۔ گورداسپور ضلع کے آریہ پرشوں کے سہیوگ سے ضمانت کا پربندھ کیا گیا۔ گورداسپور ضلع کے آریوں کی اچھا انوسار وہاں سے لاہور آتے ہوئے آریہ بھائیوں کے پرامرش کے ساتھ گورداسپور کے یوگیہ وکیل لالہ ایشوری مل جی کو مقدمہ کی پیروی کرنے کا کام دیا گیا۔ انہوں نے تن دہی سے کاریہ کیا۔

مقدمہ کی تیاری کے لئے سبھا نے پنڈت شیودت جی اور پنڈت نردیو جی کو نیت کیا۔ سیشن میں اپیل کرنے پر آریہ پرشوں کی اچھا انوسار امرت سر کے یوگیہ وکیل لالہ دُنی چند جی ناگپال کو مقدمہ کی پیروی کا کام سونپا گیا۔ گورداسپور جا کر انہوں نے پیروی کی۔ پنڈت شیودت جی تتھا پنڈت نردیو جی پوروت تیاری میں سہایتا دیتے رہے۔

اس کے بعد جیل جانے پر سبھا کی طرف سے پنڈت شانتی پرکاش جی کو سی کلاس سے بی کلاس میں کرانے کے لئے سماجوں میں آندولن کیا گیا۔ گورنمنٹ کے پاس Representation عرضداشت بھیجی گئی۔ اور بھی یتن کئے گئے۔ ہائیکورٹ میں نگرانی کے لئے اپیل دائر کی گئی۔ سبھا پردھان راے بہادر بدری داس جی کے پرامرش انوسار لالہ اننت رام جی ایڈووکیٹ اس کی تیاری کر رہے ہیں۔ ہائیکورٹ میں نگرانی کرانے کی اجازت ملنے پر پنڈت شانتی پرکاش جی کے ضمانت پر رہا ہونے کی اجازت ملی سبھا کی طرف سے لالہ رام چند جی گورداسپور گئے۔ اور وہاں کے آریہ بھائیوں کی سہایتا سے ضمانت کا پربندھ کیا گیا۔ سبھا اپنی طرف سے مقدمہ کی پیروی کا پورا پریتن کرتی رہی ہے۔ آریہ جنتا کو ان سب باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے کالپنک (فرضی) باتوں پر وشواس نہیں کرنا چاہئے۔ تازہ ترین اطلاع ... [illegible]

وید پرچار منڈل

(از پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

سماجوں کے پوچھنے پر سبھا کی اور سے یہ سُوچنا آریہ مسافر میں چھاپی گئی تھی۔ کہ اس منڈل کا سبھا کے ساتھ کوئی سمبندھ نہیں۔ منڈل کے مکھیہ پتر آریہ ویر میں سمپادک مہودے اور سوامی ویدانند جی نے سبھا کے سمبندھ میں کئی ایسی باتیں لکھی ہیں جو ٹھیک نہیں ہیں۔ سبھا کے اعلان کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ کانسٹی ٹیوشن کی درشٹی سے اس منڈل کا سبھا سے تتھا سماجوں کے ساتھ کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ منڈل کے مکھیہ پتر نے اپنے ... ذکر کیا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھ سماجوں تتھا آریہ بھائیوں کی سُوچنا ارتھ اتنا لکھنا آوشیک سمجھتا ہوں۔ کہ اس منڈل کے ایک ادھیکاری ایک ایسے وکیل ہیں۔ جو مانس بھکشن کرتے ہیں۔ اور اُسے بُرا نہیں سمجھتے ....

اس نوٹ کے ساتھ وید پرچار منڈل سمبندھی چرچا کو آریہ مسافر میں بند کیا جاتا ہے۔

(بقیہ کالم ۱)

پرارتھنا کی۔ کہ وہ بھوک ہڑتال بند کریں کہ اس کا اُن کی سہایتا کریں۔ اس پر اُن لوگوں نے ہڑتال بند کر دی۔ اس اثنا میں وہ یہ اعلان بھی کر چکے۔ کہ اُن کا تشدد پر سے وشواس اُٹھ چکا ہے۔ اور آئندہ آئینی طریقوں پر کام کریں گے۔ مہاتما جی نے اس سلسلہ میں کلکتہ تشریف لیجا کر گورنر صاحب اور دیگر ارکان حکومت کے ساتھ بات چیت بھی کی۔ اگرچہ گورنمنٹ بنگال نے کثیر تعداد نظربندوں کو رہا کر دیا ہے۔ اور ابھی کر رہی ہے۔ لیکن پولیٹیکل قیدیوں کو ابھی تک رہا نہیں کیا۔ یہی حالت پنجاب کی ہے۔ جہاں ۲۴ جنوری کو سیاسی قیدی چھڑاؤ کمیٹی کی طرف سے زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ لیکن معلوم ہے۔ کہ حکومت پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ جیسا ۲۵ جنوری کو جب ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں ان کی رہائی کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے اس کی زبردست مخالفت کی گئی۔ اور سر سکندر حیات خاں صاحب وزیر اعظم نے صاف الفاظ میں اعلان کر دیا۔ کہ گورنمنٹ تشدد کے قیدیوں کو رہا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ اور ریگولیشن ... کے ماتحت جو لوگ نظربند ہیں۔ انہیں بھی ... دینے پر کہ وہ آئندہ انقلابی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لینگے رہا کیا جا سکتا ہے۔ بحث کے بعد ایسی جانے پر ریزولیوشن مسترد ہو گیا۔ ... ووٹ خلاف اور ۳۴ حق میں تھے۔ افسوس ہے۔ ان بدقسمت اشخاص کی مصیبت کے دن ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے۔ اُدھر کئی سیاسی قیدیوں نے عرصہ دراز سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ پرماتما جانے اس کشمکش کا خاتمہ کیسے اور کب ہوگا۔

پنجاب اور بمبئی میں فرق :-

۲۵ جنوری کو بمبئی کونسل میں لوکل بورڈ ایکٹ امینڈمنٹ بل پیش ہوا۔ اس میں ایک دفعہ کی رو سے مسلم حلقوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ چاہیں تو مشترکہ طریق انتخاب منظور کریں چاہے جداگانہ طریق انتخاب۔ یہ اُن کی مرضی پر منحصر ہوگا۔ مسلم ممبران کی طرف سے اسے مسترد کرانے کی بہت کوشش کی گئی۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ بحث کے دوران میں تین گھنٹوں کے اندر تین دفعہ واک آؤٹ کیا۔ اس کے علاوہ مسلمانوں نے اظہارِ ناراضگی کا ایک اور طریقہ اختیار کیا۔ کہ ایک جلوس بنا کر وہ کونسل ہال تک گئے۔ اور وہاں "اسلام خطرہ میں ہے" وغیرہ کے پُرجوش نعرے لگائے۔ یہ جلوس ان فرقہ پرست مسلم لیڈروں نے اسی غرض سے مرتب کیا تھا کہ اسمبلی مجوزہ ایکٹ پر غور نہ کر سکے۔ لیکن انہیں اس مقصد میں کامیابی نہ ہوئی۔ خیر یہ تو دوسرا معاملہ ...

Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...ہے کہ بمبئی میں تو اس قسم کے سخت فرقہ وارانہ جلوس ...جنسل ہال تک جانے دیا گیا۔ لیکن پنجاب میں ...یاسی قیدی چھوڑو کمیٹی کے جلوس کو اس کی ...ازت نہیں دی گئی۔ عرصہ ہوا۔ ایک سرکردہ ...سر ولیس نے سچ کہا تھا۔ کہ "پنجاب ہے"۔

...رشی دیانند جی کی پرمہنس رام کرشن جی کیساتھ ملاقات

اس وقت تک مہرشی دیانند کی سوانح عمری ...کی جتنی بھی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ اُن میں سے ...، میں بھی مہرشی کی پرمہنس رام کرشن جی کے ساتھ ...قات کا ذکر موجود نہیں۔ لیکن فرانس کے مشہور ...مصنف روسین رولاں نے شری رام کرشن کی جو جیونی ...کی ہے۔ اُس میں ایک جگہ پر یہ لکھا ہے :-

"At Calcutta where h... (Dayananda) stayed fr... October 15th 1872 to Apri... 5th 1873. Ram Krishna met him. Dayanand... was summed up, judge... & condemned as of le... worth still. It must ... admitted that when t... two men met at the e... of 1873, the Arya Sam... had not been founde... & the reformer was still in the midst of his career."

اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ کلکتہ میں جہاں ...سوامی دیانند نے ۱۵ اکتوبر ۱۸۷۲ء سے ۵ اپریل ...۱۸۷۳ء تک قیام کیا تھا رام کرشن جی اُن سے ...ملے۔ اور انہوں نے سوامی کے متعلق اپنے دل ...میں اندازہ لگا کر فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ وہ کوئی قابل ...قدر آدمی نہیں ہیں۔ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ ان دونوں ...مہاپرشوں کی ۱۸۷۳ء کے اواخر میں باہمی ملاقات ...ہوئی تھی۔ جبکہ آریہ سماج ابھی قائم نہیں ہوا تھا۔ ...اور ریفارمر (سوامی دیانند) ابھی اپنے مشن میں ...مشغول تھا۔"

ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ آیا یہ سطور حق و صداقت کی ...حامل ہیں یا محض مصنف یا اُس کے اطلاع دہندہ کی ...ذہنیت کا نتیجہ ہیں۔ بہرحال کسی واقف کار بھائی کو ...ضرور اس معاملہ پر روشنی ڈالنی چاہیئے۔

...گوروکل کورو کشیتر سلور جوبلی کی تاریخوں میں تبدیلی

گوروکل کورو کشیتر کا سلور جوبلی مہوتسو جو پہلے ...

ریاست حیدرآباد میں ایک آریہ نوجوان کا سفاکانہ قتل

اب پنڈت رام چندر جی دہلوی کو اس ریاست میں جانے سے روکنا مناسب نہیں

سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کا اہم پرستاو

سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء کو دہلی میں منعقد شدہ اپنے ایک اجلاس میں ریاست حیدرآباد میں آریہ سماجی صورت حالات کے متعلق حسب ذیل پرستاو پاس کیا۔

"قرار پایا۔ کہ سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ریاست حیدرآباد میں بمقام گنجوٹی میں چند مذہبی دیوانہ مسلمانوں کے ہاتھوں مسٹر وید پرکاش آریہ کے قتل پر اپنے گہرے رنج و غم کو ضبط تحریر میں لاتی ہے۔ اور نظام گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ ایک غیر جانبدار عدالت کے ذریعہ اس مقدمہ کی تحقیقات کرائے۔ اور ملزم کو مناسب سزا دے۔ مزید براں سبھا کو امید ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ مستقبل میں اس قسم کے مظالم کے ارتکاب کو ناممکن بنا دے گی۔

قرار پایا۔ کہ حالات موجودہ میں اب یہ مناسب نہیں۔ کہ پنڈت رام چندر جی دہلوی کو اپنے پرچار کے مشن پر ریاست حیدرآباد میں جانے سے روکا جائے۔"

یہ ریزولیوشن اُس رنج و قلق اور انتہائی تشویش کا ایک بین ثبوت ہے۔ کہ جو تمام آریہ جگت مندرجہ بالا واقعہ قتل اور دیگر واقعات کے متعلق جو ریاست حیدرآباد میں آریوں کو پیش آ رہے ہیں محسوس کر رہا ہے۔ پنڈت رام چندر دہلوی کو جس جابرانہ طریق پر اس ریاست میں پرچار کرنے سے روکا گیا تھا۔ اور اُن پر مقدمہ چلانے کا جو کانڈ رچا گیا تھا۔ اُس کی یاد آریہ بھائیوں کے دلوں سے محو نہ ہوئی ہوگی۔ لیکن چونکہ نظام گورنمنٹ کی طرف سے یہ یقین دلایا گیا۔ کہ اس ریاست میں سب کو یکساں مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اور کسی پر محض مذہبی خیالات کے کارن سختی نہیں کی جائے گی سارو دیشک سبھا نے پنڈت جی کو حیدرآباد جانے سے روک دیا تھا۔ حالانکہ وہ کئی بار وہاں جانے کا تہیہ کر چکے تھے۔ مگر ہمیں یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوتا ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ کے تمام وعدے وعید محض باد ہوا ثابت ہوئے ہیں۔ اور اس ریاست میں ہندوؤں کے لئے عموماً اور آریوں کے لئے خصوصاً جینا محال ہو رہا ہے۔ تا وقتیکہ سختی کے سلسلہ میں نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ ایک مقام پر ایک آریہ سماجی کو اپنے ہی گھر میں ہون تک کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ آریہ سماجوں کو سالانہ جلسے کرنے کی اجازت نہیں ...

کرتے رہتے ہیں۔ پولیس اور دیگر سرکاری افسران کے (جو اکثر مسلمان ہیں) اس متعصبانہ رویہ کی وجہ سے شورش پسند مسلمانوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں اور وہ ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کو بلا وجہ تنگ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ مقام گنجوٹی میں غریب بیگناہ وید پرکاش کو چند ظالموں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرنا پڑا۔

سارو دیشک سبھا ہندوستان بھر کے بلکہ دنیا بھر کے آریوں کی نمائندہ انجمن ہے۔ اس انجمن کی طرف سے مندرجہ بالا پرستاو میں نظام گورنمنٹ کو اس کے فرض سے آگاہ کیا گیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس پر اس کا کچھ اثر ہوتا ہے یا نہیں۔

آریہ سماجی نہ صرف اپنے فرائض سے بلکہ اپنے حقوق سے بخوبی آگاہ ہیں۔ وہ کسی راجہ۔ رئیس یا نواب کو یہ اجازت نہیں دے سکتے۔ کہ ان کے جائز اور جنم سدھ ادھیکاروں سے انہیں وِنچت کرے۔ وہ اپنے جائز حقوق کی رکھشا کے لئے قربانیاں کرنا بھی جانتے ہیں۔ اسلئے ہم ہز اگزالٹڈ ہائینس نظام حیدرآباد سے جو ایک بیدار مغز حکمران کہے جاتے ہیں یہ التجا کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں ریاستی پولیس اور دیگر اہلکاروں کو فہمائش کر دینی چاہیئے۔ کہ وہ اُن کی رعایا کے فریق غالب یعنی ہندوؤں اور آریوں کے ساتھ بلا وجہ سختی سے نہ پیش آیا کریں۔ اور نہ ہی اُن کے فرائض کی سرانجام دہی میں روکاوٹیں ڈالا کریں۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ مسلمان مبلغ کھلے بندوں تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اور انہیں کوئی نہیں پوچھتا۔ بلکہ بعض سرکاری افسر خفیہ طور پر اور بعض صورتوں میں برملا اُن کی مدد کرتے ہیں۔ ایک سچے راجا اور حکمران کی نگاہ میں اس کی تمام رعایا بمنزلہ اولاد کے ہوتی ہے۔ اور اُسے بلا لحاظ تفریق مذہب و ملت اُن سب کی رکھشا کرنی چاہیئے۔

آریہ سماج آدم پور کا چناؤ

پردھان لالہ منسا رام جی۔ اُپ پردھان لالہ ہنسراج جی۔ منتری۔ لالہ بہاری لال آدم پوری خزانچی۔ اُپ منتری۔ اوم پرکاش بانسل۔ خزانچی دیولی نندن۔ لائبریرین۔ لالہ ...

آریہ پریواروں کی ڈائرکٹری:-

شری منتری جی آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی لکھتے ہیں۔ کہ

"اس برس کے آغاز سے آریہ سماج ہنومان روڈ میں ہر ماہ کے پہلے اتوار کو ایک آریہ سمیلن ہوا کرتا ہے۔ جس میں سب آریہ بھائی بیٹھ کر پرسپر میل بڑھانے اور اُنتی کے سادھن سوچا کرتے ہیں۔ پچھلا ادھیویشن کئی کارنوں سے ۲ جنوری کو نہ ہو کر ۹ جنوری کو ہو سکا تھا۔ اس میں اس بات کو ایک ادھک الجھن کہا گیا۔ کہ آریہ سماجیوں کے اپنے پتروں پتریوں کے بواہ آدی سمبندھ ستھاپت کرنے کے لئے بہت سی اوستھاؤں میں اپنی پرانی برادری کی شرن لینی پڑتی ہے۔ جس کا ایک مکھیہ کارن آریہ سماجیوں کا ایک دوسرے سے پرتیچہ نہ ہونا بھی ہے۔ اس کے لئے ہماری سماج نے یہ نشچے اپنے پچھلے ۹ جنوری ۱۹۳۸ء کے ادھیویشن میں کیا ہے۔ کہ اس سماج کے سب آریہ بھائیوں کی ایک ڈائرکٹری بنائی جائے۔ جس میں ہر ایک آریہ بھائی کا سنکشپت میں پریچے دیتے ہوئے یہ بھی لکھا جائے۔ کہ ان کے بواہ یوگیہ کتنے پتر اور کنیائیں ہیں۔ اور اُن کی کیا کیا یوگیتائیں یعنی Qualifications ہیں۔ اسی سمبندھ میں مجھے یہ بھی آدیش ہوا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کو لکھا جائے۔ کہ اگر وہ اس کی اپیکشا سمجھے۔ تو اپنے آدھین سمست آریہ سماجوں کو اپنے اپنے ہاں کی ڈائرکٹری بنانے کا آدیش کرے۔ اور وہ سب ڈائرکٹریاں سبھا منتری کے پاس بھیجنے کی کرپا کریں۔ اور سبھا انہیں مناسب طریق پر چھپوا کر سب آریہ بھائیوں تک پہنچانے کا پربندھ کرے۔ یہ تجویز ہم بڑی خوشی سے اپنے آریہ بھائیوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور اُن سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کے متعلق اچھی طرح غور و خوض کر کے اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔

گوروکل اندرپرستھ کا سالانہ جلسہ

گوروکل اندرپرستھ کا جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ فروری کو منائے جانے کی تیاریاں بڑی دھوم دھام سے ہو رہی ہیں۔ حلوائی کی دوکان کا کرایہ ۵ روپیہ اور پھنگوں کی دوکان کے لئے کرایہ ایک روپیہ۔ زمین پر کھونچے کے لئے کرایہ آٹھ آنہ فی کھونچہ۔ ... کو ابھی سے جگہ مقرر کر لینی چاہیئے۔ ... سٹیشن دار کو ایک عالیشان ڈنگل کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ہر ایک ہندو آریہ بھائی سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس متبرک موقعہ پر شامل ہو کر اس کی رونق بڑھا دیں۔ اور فائدہ اٹھا دیں۔ (اکھلیشور اٹھن)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنہ ۵۰۰۰۰۰ء میں دُنیا کا خاتمہ ہو جائیگا

تمام انسان ستارہ مشتری (منگل) میں جاکر آباد ہو جائینگے

(از مسٹر الیف۔ بی۔ ایس ہیلڈین پروفیسر جینیٹکس یونیورسٹی کالج لنڈن یونیورسٹی)

ایک مصنف نے حال ہی میں ایک کتاب لکھی ہے The Last Judgement جس میں انہوں نے زمانہ مستقبل بعید پر نظر دوڑاتے ہوئے اور علمی تخیل سے کام لیتے ہوئے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آج سے ہم کروڑ سال بعد دنیا اور نسل انسانی کی کیا اوستھا ہوگی۔ اور اس وقت کا انسان کیسے خیالات کا اظہار کریگا۔ یہ مضمون اس کتاب کے آدھار پر لکھا گیا ہے۔ (ایڈیٹر آریہ مسافر)

اب یہ یقینی امر ہے۔ کہ سطح زمین پر انسانی نسل نابود ہو چکی ہے۔ اور اغلباً کوئی بھی زندہ باقی نہیں بچا۔ یہ انتہائی حالت کن مرحلوں سے گذر کر پہنچی ہے۔ انہیں اختصار سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جب سطح زمین پر انسانی زندگی کا آغاز ہوا تو چاند ۲۹ دن میں اس کے گرد چکر لگاتا تھا۔ اور اس سے سطح زمین پر جو لہریں پیدا ہوتی تھیں۔ اُن سے رگڑ پیدا ہوتی۔ جس نے زمین کی گردش کی رفتار سست کر دی۔ اور اس سے دن کی لمبائی قدرے بڑھ گئی۔ لہروں کا یہ اثر اس وقت اور بھی زیادہ ہو گیا۔ جبکہ انسانوں نے بجلی حاصل کرنے کے لئے لہری انجنوں کو استعمال کرنا شروع کیا۔ اور دنوں کی لمبائی زیادہ سرعت کے ساتھ بڑھنے لگی۔ اس اثنا میں Synthetic Food مصنوعی خوراک کی ایجاد کے کارن دنیا کی آبادی بہت زیادہ بڑھ گئی۔ سنہ ۵۰۰۰۰ء تک انسانی آبادی اپنا توازن قائم کر چکی تھی۔ اور بہم پہنچے حالات گرد و پیش کے عین مطابق ہو گئے تھی۔ دیکھنے گت رُوپ سے

انسان کی عمر تین ہزار سال

کی تھی۔ اور لوگ بالکل خوش و خرم تھے۔ لیکن اُن کی تمام خواہشات پوری ہو جاتی تھیں۔

انسانی ارتقا (وکاس) بند ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ بعض اعضا جو ابتدائی انسان میں پائے جاتے تھے مثلاً دانت (منہ میں سخت ہڈی کی قسم کی شئے) بالکل نابود ہو گئے تھے۔ لیکن ہمارے نزدیک (جو ایک دیکھنے کو انتہائی درجہ نہیں دیتے یا) اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ اب انسانی کوشش زیادہ ذاتی تعلقات اور علوم و فنون اور دیا کو ترقی دینے میں لگی ہوئی تھی۔ لیکن برخلاف کو جزوی طور پر دوبارہ مرتب کیا گیا۔ اور ستاروں کے عیاری رتنے لہری بجلی کے ذریعہ مصنوعی طور پر گرم کئے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دن بہت لمبا ہو گیا۔ اور سنہ ۵۰۰۰۰۰ء تک یہ بالکل دوگنا ہو گیا تھا۔

زمین پر بسنے والوں کی ایک عجیب خصوصیت یہ تھی۔ کہ وہ آنے والے دس لاکھ سال سے زیادہ عرصہ کو چشم تصور سے نہیں دیکھ سکتے تھے۔

لیکن اب چند آدمیوں نے یہ دیکھ کر کہ زمین کی گردش بڑی تیزی کے ساتھ کم ہوتی جا رہی ہے۔ یہ تجویز کرنا شروع کیا کہ کسی دوسرے ستارہ پر چلکر بسنا چاہئے

اس وقت تک جتنی بھی مہمات اس مقصد کے حصول کے لئے بھیجی گئی تھیں۔ سب ناکامیاب ہو چکی ہیں۔ سطح زمین پر سے جو ہوائیاں ان ستاروں پر پھینکی گئی تھیں۔ اُن میں سے اکثر ہوا کی رگڑ یا شہاب ثاقب کی وجہ سے تباہ ہو گئیں۔ صرف دو جہاز ایجن کی بھاری تعداد ساتھ لے کر چاند تک پہنچ پائیں اور وہ لوگ چاند کے اُس پہلو کا جو زمین سے دوسری طرف تھا نقشہ تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور جن نتائج پر وہ پہنچے تھے۔ انہوں نے دنیا والوں کو سگنل کر دیئے۔ لیکن ان کے لئے زمین پر واپس آنا ناممکن تھا۔ اسلئے وہ بیچارے چاند پر ہی مر کھپ گئے۔

مشتری (منگل) میں

لیکن ۱۶۷۳۸۴۱ء میں ایک مہم ستارہ مشتری (منگل گرہ) میں پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔ مگر وہاں پہنچ کر انہوں نے خبر دی۔ کہ وہاں آبادی بسانا ناممکن ہے۔ کیونکہ اس ستارہ میں جو جاندار رہتے ہیں۔ اُن کے حواس (اندریاں) ہمارے جیسے نہیں ہیں۔ آخر وہاں کے اصلی باشندوں نے اس مہم کو تباہ کر دیا۔

وینس (وُرون) ستارہ پر

اس سے پانچ لاکھ سال بعد پھر ایک مہم بھیجی گئی۔ جو ستارہ وینس (وُرون) پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔ لیکن اس مہم میں شامل اشخاص بھی آخرکار شدت کی گرمی اور دناوں میں آکسیجن (پران وایو) کی قلت کی وجہ سے سب مر کھپ گئے۔

سال ۱۵۱۷۸۴۷۱ء میں لہری مشینوں (Tide Machines) کے ذریعہ کام ہوتا تھا۔ دن پرانے زمانہ کے ۴۸ دنوں کے برابر ہو گیا تھا۔ اور لمبی لمبی راتوں میں سخت سردی پڑتی تھی۔ دن کے وقت ٹمپریچر اتنی ڈگری تک پہنچ جاتی تھی کہ اگر گھروں کو سرد بنانے والے آلات نہ ہوتے۔ تو یہ نطقہ ناقابل برداشت ہوتی۔ اکثر پودے جو تقریباً تمام کے تمام آرائشی درخت اور پھول تھے اپنے ماحول کے مطابق بن چکے تھے۔ اور چھوٹے پودے تو اپنی زندگی کے تمام مراحل ہی ایک ہی دن میں

گذر جاتے تھے۔ اور رات کے وقت اُن کے صرف بیج باقی رہ جاتے تھے۔ گھروں کو سرد اور گرم کرنے کے لئے بجلی کی بڑی بھاری مانگ تھی۔ اس مقصد کے حصول کے لئے لہریں استعمال کی جاتی تھیں جن سے دن اور بھی لمبا ہو گیا تھا۔

سنہ ۰۰۰۰۰ء تک یہ پتہ لگ چکا تھا۔ کہ زمین کا خاتمہ ہونے میں صرف چند لاکھ سال باقی ہیں۔ لیکن انسانوں کی بھاری اکثریت کو دوسروں کی موت کی اتنی فکر نہ تھی جتنی کہ اپنی موت کی۔ اسلئے وہ اس قیامت کے دن کا قبل از وقت اندازہ لگانے میں کوئی دلچسپی نہ لیتے تھے۔ البتہ ایک قلیل تعداد اس سے بالکل اُلٹ طریق پر محسوس کرتی تھی۔ اس وقت تک ستارہ وینس کیطرف مہمات بھیجا جانا زیادہ عام ہو گیا تھا۔ پے در پے ۲۸۴ دفعہ ناکامیاب ہونے کے بعد ایک مہم اس ستارہ پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔ اور مرنے سے پہلے اس مہم میں شامل لوگوں نے بے تار برقی کے ذریعہ اس ستارہ پر کے حقیقی حالات سے آگاہ کر دیا۔ (باقی آئندہ)

سلور جوبلی مہوتسو گورکل کورو کشیتر ضلع کرنال

۲۵۰۰۰ روپے کی اپیل

گورکل کورو کشیتر کو قائم ہوئے ۲۵ سال ہو چکے ہیں۔ گورکل کا اگلا سالانہ جلسہ سلور جوبلی مہوتسو کی شکل میں منایا جائے گا۔ گورکل کو سیلف سپورٹ بنانے کے لئے اس مہوتسو تک -/۱۵۰۰۰ روپے جمع ہو جانے چاہئیں۔

گورکل کے پاس تقریباً دو ہزار بیگھہ زمین ہے اس میں چودہ کوئیں ہیں۔ لیکن کاشتکاروں کی کمی کی وجہ سے اس سے پوری آمدنی نہیں ہو رہی ہے۔ اگر دس ہزار روپیہ لگا کر اس زمین میں کیلا، سنگترہ، مالٹا، لیموں، اور آم وغیرہ پھلوں کے باغیچے لگائے جائیں۔ تو چار پانچ سال میں ہی اتنی آمدنی ہو سکتی ہے۔ کہ چندہ مانگنے کی ضرورت نہ رہے۔

۲۔ گورکل کی اپنی گئوشالہ ہے۔ اس سے برہمچاریوں کے لئے کافی دودھ ہو جاتا ہے۔ اگر پانچ ہزار روپے لگا کر اسے ڈیری فارم کے طریقہ پر چلایا جائے۔ اور مشین وغیرہ لگا کر کریم یا مکھن نکال کر نزدیک کے مشہور شہروں شملہ۔ دہلی۔ لاہور۔ منصوری وغیرہ میں فروخت کیا جائے۔ تو گورکل کو کافی آمدنی ہو سکتی ہے اس علاقہ میں خرید کرنے پر بھی دودھ روپیہ کا بارہ سیر سے سولہ سیر تک مل جاتا ہے۔ اس سکیم سے بھی گورکل کو سیلف سپورٹنگ بنانے میں کافی امداد ملیگی۔

۳۔ گورکل میں دھرم شالہ پر -/۱۲۵۰ روپے اور برہمچاریوں کے لئے ایک تالاب پر -/۱۲۵۰ روپے خرچ ہوں گے۔

۴۔ تقریباً -/۸۰۰۰ روپے گورکل کے مستقل فنڈ میں جمع رہے گا۔ اس کے سود سے ہونہار پرتی جن اور غریب بالکوں کو وظیفہ دے کر گورکل میں تعلیم دی جاوے گی۔

دان داتاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس شُبھ کاریہ میں دان دے کر ثواب اور نیک نامی حاصل کریں۔

(مینیجر گورکل کورو کشیتر ضلع کرنال)

گورکل کانگڑی کا جلسہ کمبھ کے دنوں میں

پبلک کے بہت زور دینے پر گورکل کا ۳۶ واں سالانہ جلسہ بجائے ہولی کے ایسٹر کی چھٹیوں میں کر دینا پڑا ہے۔ اب جلسہ مارچ میں نہ ہو کر اپریل میں ہوگا۔ اس سال جلسہ چار دن کی بجائے آٹھ دن ہوگا۔ اور ۱۰ اپریل سے ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء تک گورکل میں پرچار ہوتا رہے گا۔ بہت سے اصحاب پہلے آنا چاہیں گے اور کمبھ میلہ ختم کر کے جانا چاہیں گے۔ اسلئے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ یکم اپریل سے ہی تمبو۔ چھولداریاں لگا دی جائیں۔ اور یاتری یکم اپریل سے ۱۷ اپریل تک اس جگہ رہ سکیں۔ اس سال چونکہ کمبھ ہو رہا ہے اسلئے تمبو چھولداری ملنے میں بھی بہت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اور ڈیرے تمبو والے پہلے سے تھکے

(مہتا دھرم بندھو سوامی سماج اجلاس لیمیٹ)

اُپدیشک ودیالیہ میں نئے ودیارتھیوں کا پرویش

دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورو دت بھون لاہور میں نئے ودیارتھیوں کا پرویش یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۵ کو ہوگا۔ جو سجن آریہ سماج کے اُپدیشک بننے کے لئے اس ودیالیہ میں ادھین کرنا چاہتے ہوں۔ وہ ابھی سے ودیالیہ سے نیاولی اور پرویش پتر منگا کر پرویش پتر بھر کر بھیج دیں۔ جس سے ان کے پرارتھنا پتروں پر سمے پر وچار کیا جا سکے۔ ادھکاری ودیارتھیوں کو ودیالیہ بھوجن آدی کی سہائتا بھی دیتا ہے۔ (پریہ ورت ویدواچسپتی آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ۔ لاہور)

کوئی صاحب جواب دیں

چمار قوم جواب آریہ کہلاتی ہے جب سے شُدھ ہوئی ہے مرے ہوئے جانوروں کی کھالیں نہیں اُتارتی۔ لیکن اب وہ تکلیف محسوس کر رہے ہیں۔ کئی بھائی اُدھیڑنے اور کئی بھائی نہ اُدھیڑنے کی تلقین کرتے ہیں۔ کرپا کر کے کوئی صاحب جواب دیں۔

لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ - اور اسکی خلاف ورزی

قیدی چھڑاؤ کمیٹی کا زبردست جلوس۔ پولیس کیطرف سے لاٹھی چارج

لاہور ۲۴ ؍ جنوری - لاہور میں کئی دن سے قیدی چھڑاؤ کمیٹی کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ۲۴ ؍ جنوری کو ایک جلوس نکلے گا۔ جو اسمبلی چیمبرز کے سامنے جاکر مظاہرہ کریگا - اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کرے گا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے منشی احمد دین جنرل سیکرٹری پنجاب پراونشل کانگرس سوشلسٹ پارٹی اور مسٹر ٹیکارام سخن سیکرٹری پنجاب سیاسی قیدی چھڑاؤ کمیٹی کو زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نوٹس دیا۔ کہ وہ مجوزہ جلوس اور مظاہرہ کی مخالفت کرتے ہیں - اور کہ اسمبلی ہال واقع موٹر مال سے ایک میل کے دائرہ کے اندر آنے کی قطعی ممانعت کرتے ہیں۔ یہ حکم ۲۲ ؍ جنوری سے ۳۱ ؍ جنوری ۱۹۳۷ء تک نافذ رہے گا۔ اسی سلسلہ میں چار سوشلسٹ کارکنوں مسٹر بخشی رام۔ جسونت سنگھ کیرون - عبد الغنی اور گوپال داس کو جو ایک موٹر کار میں جلسہ و جلوس کا اعلان کر رہے تھے زیر دفعہ ۱۸ پریس ایمرجینسی پاورز ایکٹ گرفتار کرلیا گیا۔ پولیس موٹر کار اور لاؤڈ سپیکر جو اُس پر لگا ہوا تھا ساتھ لے گئی۔

آج ۱۲ بجے دوپہر باغ بیرون دروازہ موری میں زیر صدارت منشی احمد دین صاحب ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں صاحب صدر نے بعض اخبارات کی چھپائی ہوئی ان جھوٹی خبروں کی تردید کی۔ کہ قیدی چھڑاؤ کمیٹی نے سول نافرمانی کا فیصلہ کیا ہے۔ اور روزانہ جتھے بھیجے جائیں گے۔ صاحب صدر نے کہا۔ کہ صرف آج ہی جلوس نکالا جائے گا۔ اور بس۔ چنانچہ جلسہ کے بعد جلوس نکالا گیا۔ جو موری دروازہ کے اندر داخل ہو کر چوک جھنڈا۔ سید مٹھا۔ ہیرا منڈی سے ہوتا ہوا چوک سرجن سنگھ۔ بزاز ہٹہ۔ مچھی ہٹہ سے گزر کر شاہ عالمی پہنچا۔ اسی اثنا میں قریباً تمام شہر میں دروازوں اور راستوں پر بے حد پولیس تعینات کردی گئی تھی۔ لوہاری کے باہر دروازہ کے پاس ایک خاردار تار کا جنگلہ بھی رکھا تھا۔ کئی یوروپین افسران پولیس بھی موجود تھے۔ جلوس نے جب دیکھا۔ کہ شاہ عالمی دروازہ کو پولیس نے روکا ہوا ہے۔ تو وہ پاپڑ منڈی کے راستہ سے سیتلا مندر کی طرف جانے لگے۔ لیکن یہاں بھی پولیس نے جلوس کو روک دیا۔ افسران پولیس نے لیڈران جلوس کو واپس چلے جانے کی ترغیب دی لیکن انہوں نے ایک نہ سُنی۔ اور تمام اہل جلوس وہیں راستہ میں دھرنا مار کر بیٹھ گئے - اور ۲½ گھنٹہ تک وہیں بیٹھے رہے۔ اردگرد باغات میں اور باہر سڑک پر بیشمار تماشائی جمع تھے۔ ایک دو دفعہ پولیس کو انہیں منتشر کرنیکے لئے ہلکا سا لاٹھی چارج بھی کرنا پڑا۔ لوگوں نے بھی پولیس پر اینٹ پتھر پھینکے۔ طرفین کے کچھ آدمی مجروح ہوئے۔ جب ۲½ بجے تک اسمبلی کا اجلاس ختم ہو گیا۔ تو پولیس واپس چلی گئی - اور جلوس انارکلی سے ہوتا ہوا اسمبلی چیمبر کی طرف گیا - اور کہا جاتا ہے۔ کہ وہاں صرف ۱۳۵ اشخاص نے حسب مطابق فیصلہ مظاہرہ کیا۔ اور پھر واپس آگئے - راستہ میں انقلاب زندہ باد۔ سیاسی قیدی چھوڑدو وغیرہ کے خوب نعرے لگتے رہے - اس طرح یہ تمام ہنگامہ ختم ہوا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس تمام عرصہ میں پولیس کا رویہ شریفانہ تھا۔ جلوس کے دھرنا مار کر بیٹھ جانے کے بعد ڈاکٹر گوپی چند اور لالہ دیش بندھو ایم۔ ایل۔ اے وغیرہ وزیر اعظم سر سکندر کا پیغام لیکر لیڈران جلوس کے پاس آئے۔ کہ وہ (وزیر اعظم صاحب) لیڈروں کے ایک مختصر سے وفد کے ساتھ ملاقات کرتے اور ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن لیڈران نے اس پیشکش کو منظور نہ کیا۔

شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کی اپیل خارج

ہائیکورٹ لاہور کا فیصلہ

لاہور ۲۶ ؍ جنوری - ہائیکورٹ کے فُل بنچ نے جو مسٹر جسٹس ینگ چیف جسٹس۔ مسٹر جسٹس بھدے اور مسٹر جسٹس دین محمد پر مشتمل تھا شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کی اپیل کا فیصلہ سُنا دیا۔ اور مسلمانوں کی اپیل کو خارج کر دیا۔ مسٹر جسٹس دین محمد نے دونوں ججان کے فیصلہ سے اختلاف رائے کا اظہار کیا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا آئندہ انتخاب

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سہ سالہ انتخاب سمت ۱۹۹۴ کے آخیر پر سماپت ہو جاویگا۔ بیساکھ سمت ۱۹۹۵ سے نیا انتخاب شروع ہو جاویگا۔ جس کے لیئے نئے پرتی ندھی فارم چیت سمت ۱۹۹۴ میں آریہ سماجوں کے پاس بھیجے جاویں گے۔ سبھا کا آئندہ جنرل اجلاس مئی ۱۹۳۸ء کے آخیری ہفتہ میں ہوگا۔ پرتی ندھیوں کے چناؤ کے سمبندھ میں سبھا نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ وہی پرتی ندھی فارم منظور کئے جاوینگے۔ جو ۳۱ بیساکھ سمت ۱۹۹۵ تک سبھا کے کاریالیہ میں پہنچ جاوینگے اسلیے آریہ سماجوں کو اپنے پرتی ندھیوں کا چناؤ بیساکھ کے اندر اندر ضرور کر لینا چاہیئے۔ تاکہ فارم بھر کر اندر میعاد سبھا کاریالیہ میں پہنچ سکیں۔

(۲) سبھا کے پاس گت دو سہ سالہ انتخاب کے متعلق کہیں کہیں یہ بھی اعتراض ہے۔ کہ کچھ پرتی ندھی ایسی آریہ سماجوں کی طرف سے چنے گئے ہیں۔ جن کا ہم ریکارڈ کوئی وجود نہیں ہے۔ اسلیے سبھا نے یہ اُچت سمجھا۔ کہ ایسی آریہ سماجوں کی سوچی چھپائی جاوے۔ جن کا کہ پرتی ندھی پچھلے چھ سالوں میں پہلی دفعہ آیا ہے۔ اور جن کا اندراج سبھا کے چھ سالوں سے پہلے کے ریکارڈ میں نہیں آیا ہے اور آریہ سبھا سدوں کو موقع دیا جاوے۔ کہ اگر انہیں اس سوچی میں درج کسی آریہ سماج کے ہستی وجود کے متعلق اعتراض ہو۔ تو وہ سبھا میں اپنا نشچت اعتراض تفصیل کے ساتھ ۵ ؍ پھاگن سمت ۱۹۹۴ تک سبھا کاریالیہ میں بھیج دیویں۔ جس پر سبھا کی مقرر کردہ جانچ کمیٹی غور کرے گی۔ ایسی آریہ سماجوں کی سوچی مندرجہ ذیل ہے:۔

بکی تھٹھی - نوردی - سوہل - خانووالی ضلع گورداسپور - تخوندی زماں ضلع گورداسپور۔ کھترانواں ریاست پٹیالہ - جاجواں ریاست جیند - اکیس ریاست جیند۔ سبیہ ریاست جیند۔ جھپا نیا ریاست جیند۔ بھین ریاست جیند۔ اینٹھل ریاست جیند۔ امرہڑی ریاست جیند۔ جُلانا ریاست جیند۔ شاہ آباد ضلع انبالہ۔ عبداللہ پور گھڑودا ان ضلع انبالہ۔ ...... البوہ ضلع کرنال۔ ماجرہ ضلع رہتک۔ جبیا ضلع رہتک۔ ملانا ضلع رہتک۔ بوڑا کھیڑا ضلع رہتک۔ چنوں ضلع رہتک۔ گنگا ہیڑی ضلع رہتک بالجی ضلع رہتک۔ بھاپڑودا ضلع رہتک۔ ...... کالانوالی ضلع حصار۔ برلا ائیٹر دہلی سبزی منڈی دہلی۔ بہار گنج دہلی۔ دہلی کلا کتہ دہلی۔ شردھانند نگری دہلی۔ شاہدرہ شیخوپورہ۔ شاہدرہ ملز شیخوپورہ۔ رحیم پور کھچیاں ضلع سیالکوٹ۔ گوندل ضلع سیالکوٹ۔ بھگت پورہ (سیالکوٹ)۔ بھگت پورہ نکواڑہ (سیالکوٹ)۔ اگوکی (سیالکوٹ) ......

تازہ ترین خبریں

لاہور ۲۴ ؍ جنوری۔ آج فسٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رائے بہادر رنگی لال۔ سید محسن شاہ اور مسٹر ... مکرجی نے مسٹر سی رائے ایم۔ ایل۔ اے کی جو سیالکوٹ۔ امرتسر کے دیہاتی حلقہ سے منتخب ہوئے تھے ناجائز قرار دے دیا۔ اور گورنر پنجاب سے سفارش کی۔ کہ مسٹر سی۔ رائے کو پنجاب اسمبلی کی ممبرشپ سے الگ کر دیا جائے۔

مدراس ۲۳ ؍ جنوری۔ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ سرکاری ریکارڈوں اور خط و کتابت میں لفظ "ورنیکلر" کا استعمال نہ کیا جائے۔ ورنیکلرز بانوں اور ورنیکلر ٹکسٹ کی جگہ صوبہ یا ضلع کی زبانیں وغیرہ استعمال کی جائیں۔

برلن ۲۳ ؍ جنوری۔ جنرل گورنگ نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ برلن میں ایک سال تک کوئی نیا کارخانہ نہ لگایا جائے۔ جس میں کپڑے بننے۔ سمور تیار کرنے چمڑے۔ شال وغیرہ تیار کرنے کا کام کیا جائے۔ اگر پیرونی میں سے کسی کے لئے کوئی کارخانہ کھولنا ہو تو اُسے خاص اجازت لینی پڑے گی۔

لاہور ۲۴ ؍ جنوری۔ آج دو بجے بعد دوپہر پنجاب اسمبلی کا اجلاس زیر صدارت آنریبل سر شہاب الدین سپیکر اسمبلی چیمبر منعقد ہوا۔ ابتدا میں سردار ہری سنگھ نے سپیکر کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔ کہ پولیس ممبران کے اسمبلی چیمبر میں آنے کے حق میں مداخلت کر رہی ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے کہا۔ کہ ... سینیچر کو میں اور سردار ہرچاپ سنگھ ایم۔ ایل۔ اے اسمبلی آفس کو آرہے تھے۔ جب کہ پولیس نے ہمیں روک دیا۔ آپ نے پولیس کے رویہ کی زبردست شکایت کی۔ اور کہا۔ کہ پولیس کو ہدایات ہونی چاہیئیں۔ کہ وہ آئندہ کے لئے ممبران کے حقوق میں مداخلت سے احتراز کرے۔ سپیکر نے کہا۔ کہ مجھے یہ شکایت سُنکر رنج ہوا ہے۔ اور سیکرٹری سے کہا۔ کہ وہ پولیس کو ہدایات جاری کریں۔ تاکہ اس قسم کے واقعات کا پھر اعادہ نہ ہونے پائے۔ پولیس کو ممبران کے حقوق میں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے۔

جدھالا (سیالکوٹ)۔ بھنڈیکی (سیالکوٹ)۔ گھرتل (سیالکوٹ)۔ گودھ پور (سیالکوٹ)۔ خانانوالی (سیالکوٹ)۔ بھروال (سیالکوٹ)۔ پرکاش نگر (سیالکوٹ)۔ بھوبخنہ (سیالکوٹ)۔ ... (سیالکوٹ)۔ ہیڈ مرالہ (سیالکوٹ)۔ نونار (سیالکوٹ)۔ ... نورشاہ ضلع منٹگمری۔ نوشہرہ (ڈیرہ غازیخاں)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کا سنگٹھن اور اُسکے درڑھ کرنیکی یوجنا

(از شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردہان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا۔ دہلی)

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کے انیک اُپکاروں کی جو اس بھارت بھومی پر اُنہوں نے کئے ہیں ایک وشیشتا ہے کہ اُنہوں نے ساماجک نتھا دھارک، گھشیتر ہی ہمیں سنگٹھن دیا ہے۔ وہ سنگٹھن آریہ سماج کی وشیشتا ہے جب کہ انیہ سنستھائیں سنگٹھن رہت تھیں۔ تب آریہ سماج سوسنگٹھت تھا۔ اور درڑھ تھا۔ آپس میں آریہ سماج کے سدسیوں میں وشواس اور پریم تھا۔ اور اسلئے سملت کاریہ دکھشتا بھی اُس نے دکھائی۔

انیک آریہ سماجوں کو ایک اور نئے سُوتر میں سوسنگٹھت کرنے کا زمانہ آیا۔ اور پرانتوں کے آریہ سماج ایک پرتی ندھی سبھا کے رُوپ میں سوسنگٹھت ہوئے۔ یہ آریہ سماج کے سنگٹھن کے وکاس میں دوسرا اسٹیج (سمبھالک) ہے۔ تیسرا اسٹیج وہ ہُوا۔ جبکہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے پریتن سے سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی ستھاپنا ہوئی۔ سنگٹھن کے کرم میں سارودیشک سبھا شرومنی سبھا کہی جا سکتی ہے۔ اور اب یہ سنگٹھن کے وشال مندر میں یدی وروھ آریہ سماج پختہ بنیاد ہیں۔ اور پرتی ندھی سبھائیں مضبوط دیواریں ہیں۔ تو سارودیشک سبھا کو سُندر اور سودرڑھ کلش کا رُوپ دھارن کرنا چاہیئے۔ جہاں سے مہرشی کی ادم کی پتاکا پھہراتی ہوئی سمست بھومنڈل کو درشٹی گوچر ہو۔

اسی اُدیش کو لے کر میں یہ پرارتھنا پتر آپ کی سیوا میں پیش کر رہا ہوں۔ اس اوسر پر جب تک ہم اپنی کمزوریوں کی طرف دھیان نہ کرینگے۔ تب تک ہم سودرڑھ اور شکتی شالی ہونے کے واستوک اُپائے کو بھی نہیں سوچ سکیں گے۔ میرا یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ لوکل آریہ سماج تو مضبوط ہے۔ اُن میں آپس کی کمزوری کا بیج اتنا نہیں پایا جاتا۔ پرنتو کئی استھانوں میں ابھی تک پرتی ندھی سبھائیں مضبوط نہیں ہو پائی ہیں۔ کئی جگہ دیکھا گیا ہے۔ کہ آریہ سماجوں اور انیک پرانت کی پرتی ندھی سبھاؤں کے بیچ میں کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ اور کہیں کہیں تو پرنگھ آریہ سماج اور پرتی ندھی سبھا کے بیچ ورودھ کا بھاؤ ودیمان ہے۔ میں ان ورودھوں کے اُن کارنوں پر نہیں جاؤں گا۔ جو ویکتیوں سے سمبندھ رکھتے ہیں۔ مجھے بھلی پرکار معلوم ہے۔ کہ جھگڑوں کی تہ میں دیکھنے گن دویش کی مانترا بہت کافی رہتی ہے۔ اور لیڈری کی لالسا اور کسی سنستھا پر ادھیکار کی مہتواکانکھشا ایسے جھگڑوں کی بنیاد ہے۔ اس اوسر پر میں اُس طرف وشیش درشٹی ڈالوں گا۔ جو کہ ہمارے سنگٹھن کے مولک سدھانت سے واسطہ

چاہیئے۔ جس سے کہ ہم اُپائے ٹھیک سوچ سکیں۔

آریہ سماج کا سنگٹھن اس پرکار کا ہے۔ کہ وہ نیچے سے اوپر کو بڑھ رہا ہے۔ کیول اُداہرن کے لئے میں اُس کی تُلنا کانگرس کے سنگٹھن سے کرونگا۔ تاکہ ہمیں ہماری خوبی سمجھ میں آجائے۔ کانگرس جہاں اُوپر سے نیچے کو بڑھی ہے۔ وہاں آریہ سماج نیچے سے اُوپر کو بڑھ رہا ہے۔ کانگرس کا اتہاس اگر آپ کو یاد ہوگا۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ ضلع کانگرس کمیٹیوں تتھا پرانتیہ کانگرس کمیٹیوں کا جب نام و نشان بھی نہ تھا۔ اُس سمے بھی کانگرس چل رہی تھی۔ کانگرس جُوں جُوں شکتی پراپت کرتی گئی۔ توں توں اُسکی جڑیں نیچے کو پہنچتی گئیں۔ کانگرس کے شکتی شالی ہونے کے بعد پرانتیہ کانگرس کمیٹیوں کا سنگٹھن سودرڑھ اور نیمت ہُوا۔ اور اس کے بعد ضلع اور تالکا کانگرس کمیٹیاں ہوئیں۔ ہمارے یہاں ٹھیک اس کے اُلٹا کرم رہا ہے۔ ہمارا آریہ سماج پہلے ہُوا۔ اُس کے بعد پرتی ندھی سبھاؤں کا سنگٹھن ہُوا۔ ان دو وِبھن پرستھتیوں کے کارن سنستھاؤں کی شکتیوں میں بھی وِبھنتا ہے۔ جہاں ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اکھل بھارتیہ کانگرس کمیٹی شکتی شالی ہے وہاں پرتی ندھی سبھاؤں کی شکتی کمزور ہے۔ اور پرتی ندھی سبھائیں بھی یدی شکتی شالی ہیں۔ تو سارودیشک سبھا کمزور ہے۔ اس اوسر پر میں یہ بھی کہنے کا ساہس کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کی نینہ کی مضبوطی اس بات کی گارنٹی ہے۔ کہ آریہ سماج کا بھوشیہ اُجول اور خطرے سے باہر ہے۔ جن سنگٹھنوں کی مُول آدھار سنستھائیں مضبوط ہُوا کرتی ہیں۔ وہ سنستھائیں اتہاس میں چِر ستھائی رہ سکتی ہیں۔ اتنا کہنے کے پشچات میں یہ بھی نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیول نینہ مضبوط ہوجانے سے ہم کوئی سارو بھوم کام نہیں کر سکتے۔ نینہ کی مضبوطی سے ہم اپنا استِتو تو چرکال تک قائم رکھ سکتے ہیں۔ پرنتو جب تک وشال بھون کی دیواریں اور کلش مضبوط نہ ہوں۔ تب تک ہمارا یہ دعوےٰ کہ ہم سنسار کو اپنا سوروپ دکھا سکیں اور اپنی پوتر پتاکا کا درشٹی پات کرا سکیں بھرم ماتر اور نرمُول رہیگا۔ اسلئے پرتیک آریہ سماجی کا یہ پریتن ہونا چاہیئے۔ کہ وہ پرتی ندھی سبھاؤں کو اور سارودیشک سبھا کو شکتی شالی بنانے کے لئے اپنی ساری شکتی اور سمپورن طاقت پردان کریں۔ اس بھومکا کے بعد میری نشچت رائے ہے۔ کہ

(۱) کوئی بھی آریہ سماج ایسا نہ ہو۔ کہ جو پرانتیہ پرتی

بقیہ صفحہ ۷

ساتھ ہمارے لئے بھی اُپیوگی ہو سکتے ہیں۔

انتم نویدن

مجھے یہ دیکھ کر بہت دُکھ ہوتا ہے۔ کہ جہاں آریہ سماجوں کے باہمی جھگڑے سماج کے لئے اتینت ہانی کارک ثابت ہو رہے ہیں۔ اور آریہ سماج کی ترقی رُکی ہوئی ہے۔ وہاں کئی ایک مقامی آریہ یُووک سماج اور بڑی سماج کے تعلقات نہایت ناخوشگوار ہو رہے ہیں۔ وہ جہاز کا کپتان جو جہاز کے سوراخ کو مناسب وقت پر بند نہیں کرتا جلدی ہی اپنے ہمراہیوں سمیت ڈوب جائے گا۔ اگر میں اپنے جیون کی پڑتال نہیں کرتا۔ تو ان جھگڑوں سے بھی نہیں بچ سکتا۔ اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ منش جتنی تیزی سے دوسرے پُرشوں کے نقص دیکھتا ہے۔ اتنی تیزی سے وہ اپنے دوشوں کو نہیں دیکھ سکتا۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ چونکہ وہ اپنی آتما کو ہی پیار کر رہا ہے۔ اس لئے اپنے پاپ بھی اُسے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اپنی آنکھ کا شہتیر اُسے معلوم نہیں دیتا۔ مگر دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی اُسے معلوم ہوجاتا ہے۔ کاش۔ کہ ہم لوگ ہر ایک کام اُس کے کرم پھل پر چھوڑتے ہوئے اپنے ہی سُدھار میں لگیں۔ تو نس سندیہہ ہمارا جیون سدھ ہو جائے۔ یہاں کے آریہ سماج کے بردھوں سے میں پرارتھنا کرونگا۔ کہ وہ اُدار ہوں۔ اور رکھشا کا ہاتھ نویووکوں کے سر پر رکھیں۔ اور اپنے تجربہ سے اُن کو لابھ پہنچا دیں۔ وہاں نو یووک سے بھی نویدن کرونگا۔ کہ

(۱)۔ سماج کے بردھوں اور نیتاؤں سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث کرنے کی عادت کو تیاگ دو۔

(۲) دوسرے کے نقص ڈھونڈنے کی عادت چھوڑ دو۔ دوسرے کے دوش دیکھنے کی بجائے اپنے دوشوں کا چنتن کرو۔

(۳) سُنی سُنائی بات کو کبھی مبالغہ سے بیان مت کرو۔

(۴) دوسروں کے سُکھ کو دیکھ کر ایرشا کے بھاو

---

(۲) ایسا سمجھو کوئی بھی پرتی ندھی سبھا نہ ہو جس کا سمبندھ سارودیشک سبھا کے ساتھ نہ ہو۔

(۳) سارودیشک سبھا کو سودرڑھ کرنے کے لئے یہ اوشیک ہے۔ کہ اُس کا اپنا سوتم ایک وشال فنڈ ہو۔ جس کے ذریعے وہ نہ کیول بھارت ورش کے سماجوں کا ساما نیہ نیترتو کر سکے۔ اپتو سمست بھومنڈل میں آریہ سماج کی چھاپ لگا سکے۔ اور سب سماجوں اور پرتی ندھی سبھاؤں کو اس پرکار کیندری بھوت کر سکے۔ جس میں سب کی شکتیاں سملت ہو کر وشال پرنام لا سکیں۔

(۴) آریہ سماج کی ساری سمپتیاں پرتی ندھی سبھا

تمہارے سے ہرے میں پیدا نہ ہوں۔ منتری کی بھاونا پیدا کرو۔ اور بھگوان سے پرارتھنا کرو۔ کہ آپ بھی ویسے ہی سُکھ کے پاتر بنیں۔

یہ بُری عادتیں اُونتی میں بہت بھاری رکاوٹ ہیں۔ ان سب کو توڑنے کا پریتن کرو۔ وشواس رکھو۔ پریم سے پریم پیدا ہوتا ہے۔ اور پریم سے ہی دشمن پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ پریم اُن ہردوں پر قابو پا سکتا ہے۔ جہاں اور کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ جب ہم آپس میں پریم کرنا سیکھیں گے۔ تب ہی لوگ ویدک دھرم کی شرن لینگے۔

آریہ ویر دیانند وہ ودیا کا سُورج جس نے اودیا کے سیاہ بادل چھن بھن کر دیئے۔ وہ کرم یوگی جس نے وہ بیج بویا۔ جس کی سوگندھی آج دُنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے۔ وہ پریم اور پوترتا کا ستارہ جس کی روشنی کی شعاؤں نے ہزاروں آتماؤں کو دھرم کے سیدھے مارگ پر لگایا۔ وہ سچے مُصیبتوں میں مارگ پردرشک تھا۔ اس نے آریہ سماج روپی ست سنگ ہمارے کلیان کے لئے قائم کیا۔ آپ بھاگوان ہو۔ کہ آپ کو یہ ست سنگ پراپت ہے۔ آج اُس کلپ برکش آریہ سماج کی چھتر چھایا میں لاکھوں نرناری دھرم پالتے ہیں۔ شانتی اور سُکھ کا آپ بھوگ کر رہے ہیں۔ کاش۔ کہ نوجوان محسوس کریں۔ کہ ہم اُس مہرشی کے کتنے رِنی ہیں۔ اور اپنی پاک ذمہ واری کو سمجھیں۔ ان کی خواہش کرتا ہوں کہ آپ اس دھرم کے سیوک بنو۔ اور آپ دیکھو گے۔ کہ آپ کی آتما میں کتنی شانتی زیادہ مقدار میں اکٹھی ہوگی۔ پرم پتا پرماتما اپنی کرپا دِرشٹی پنجاب آریہ ویر دل پر برسائیں۔ اور آشیرواد کریں۔ کہ یہ سنگٹھن بھاو سے سیوا کرتا ہوا اپنے بھائیوں کے دُکھ دُور کر سکے۔ اور سیوک کی اونچ پدوی کا پاتر بنے۔ اوم شم

آریہ ودیارتھی آشرم گوردت بھون لاہور

آریہ ودیارتھی آشرم آج کل بڑی اچھی طرح سے چل رہا ہے۔ آشرم میں مختلف کالجوں کے ۵۳ طلباء نواس کر رہے ہیں۔ صحت کے لحاظ سے سب ودیارتھی سوستھ ہیں۔ پچھلے دنوں لوہڑی کا یگیہ آشرم میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پروفیسر شردیال جی پردھان آریہ ودیارتھی آشرم نے طلباء کو ایک منوہر اُپدیش دیا۔ پھر آشرم اور گوردوت بھون اکھاڑہ کے یووکوں نے نظمیں اور بھجن گائے۔ انت میں اُپستھت یووکوں کا ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا۔ اب آشرم بسنت اُتسو منانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ (وشنو ناتھ سپرنٹنڈنٹ)

آریہ مسافر شہید نمبر

دیو سماج کے بعض ممبروں اور کرمچاریوں کا میرے برخلاف نہایت شرمناک پراپیگنڈا

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از رائیصاحب لالہ جھانگی رام جی۔ ریٹائرڈ منصف لاہور)

میرے سمبندھ میں بعض دیو سماجی مذہبی جذبات سے متحرک ہو کر دیو سماج کے بعض کرمچاری اور ممبر نہایت ہی بد اخلاقی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور اسقدر دروغ بیانی اور جھگڑا بازی چھانٹ رہے ہیں۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دیو سماج میں شتشا چار کا دیوالہ نکل چکا ہے۔ اور ان کے اخلاق کا بیڑا اکبر پور ضلع کانپور کے نزدیک دریائے گنگا کی لہروں میں غرق ہو چکا ہے۔ ان کے ہاتھ میں میرے برخلاف کا ہمینہ کے سے جو بھاری ہتھیار ہے۔ جسے وہ پبلک میں پیش کر کے سمجھ رہے ہیں۔ کہ قلعہ فتح ہو گیا۔ وہ میری دیو سماج میں رہنے کے دنوں کی چٹھیاں ہیں۔ جن کی قلعی میں اس سے پہلے کھول چکا ہوں۔ اب وہ اپنے ۳۰ رجنوری ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں یہ شیخی بگھارتے ہیں:-

"رائیصاحب جھانگی رام اپنی چٹھیوں کے ذریعہ شکنجے میں پھنس گئے ہیں۔ اور بہت گھبرا رہے ہیں"۔

میری چٹھیوں میں ہے کیا؟ اس کے متعلق وہ خود اپنے اخبار مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۳۵ء میں یہ لکھتے ہیں:-

"جس لاثانی دیو سماج اور اس کے پوجنیہ بانی کی تم تونتیس سے بھی زیادہ عرصہ تک جہاں گاتے اور لوگوں میں جوش کے ساتھ پھیلاتے رہے۔ اور تمہارے اپنے اقرار کے مطابق جن کے اعلے اثروں کی بدولت تم بد اخلاقی کی زندگی سے نکلکر شریف بنے۔ جن کے اعلے اثروں سے تم محنتی اور دیانتدار بنے۔ جن کے زیر اثر رہ کر تم کنگال پن کی حالت سے ہزاروں روپیوں کی جائداد کے مالک بن گئے۔ اور مہا خود غرضی کی زندگی سے نکلے جا کر پرسیوا کے کام میں کسی وقت اپنی طاقتیں خرچ کرنے کے قابل بنائے گئے"۔

پھر اپنے اخبار مورخہ ۳۰ر نومبر ۱۹۳۵ء میں یہ لکھتے ہیں:-

"یہ سچ ہے۔ کہ اگر بھگوان دیو آتما کے دیو پربھاؤ آپ کو (مراد راقم سے ہے) نہ ملتے۔ تو نہ صرف آپ بد چلن اور شرابی ہوتے۔ بلکہ یہ بھی پتہ نہیں۔ کہ آپ دنیا میں زندہ بھی ہوتے اور دنیا میں آپ نے جو ترقی پائی ہے۔ اس کا تو نام و نشان بھی آپ کے جیون میں نہ ہوتا۔ رائے صاحب تو آپ کہاں ہوتے۔ آپ تو گھٹیا درجہ کے انسان ہوتے"۔

ناظرین اس سے خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ کیسے جلے بھنے الفاظ ہیں۔ جو بھائی امر سنگھ دھرم پال بنڈ گو کے حسد اور انتقام کی آگ سے جلتے ہوئے دلوں سے نکلے ہیں۔ حالانکہ وہ لکھتے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے کہ یہ سب کچھ یعنی جاہ و حشمت و رتبہ و خطاب مجھے دیو سماج کی بدولت ہی حاصل ہوا۔ اور اس میں میری ذاتی خصوصیت کا کچھ دخل نہیں تھا۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ وہ خود کرمچاری ہونے کا سوانگ بھر کر بھی ان سے محروم کیوں رہ گئے۔ نہ صرف یہاں تک بلکہ چالیس چالیس اور پچاس پچاس سال سے زیادہ عرصہ دیوگورو صاحب کی دیو جوتی اور دیو تیج پاتے ہوئے ہو کر بھی وہ ٹٹ پونجئے کیوں رہ گئے۔ اور اپنے گذارہ کے لئے بھی پرائے کیسوں کی طرف کیوں تکتے رہتے ہیں۔

اور اپنے کیریکٹر کے لحاظ سے صرف یہی نہیں کہ وہ بقول خود شریف اور بھلے مانس نہیں بنے۔ بلکہ اکثر اپنی چٹھیوں میں اپنے آپ کو "مہا لیشاچ روپ دھاری"۔ "مہا اپرادھی"۔ "دشٹ"۔ "نیچ اور شتو نیہ"۔ "شرھنیہ اور سستھار کھنے والے"۔ "نیچ انوراگی"۔ "مہتیارے"۔ "آتمک انگ اور آتمک بل ہین"۔ "بوگیہ"۔ "بے بس"۔ "اوچ بودھوں سے خالی"۔ "اپنے گورو کے سمبندھ میں شرمناک کرتگھنتا مولک کر یا ئیں کرنے والے"۔ "انہیں سخت آگھات اور صدمات لگانے والے"۔ اور "اپنی ناقابلیت۔ اپرادھنا اور نیچتاؤں سے بے پانی مچھلی کی طرح اپنے گورو کو تڑپانے اور بلبلانے والے"۔ "بہت ادنی وجود"۔ "بہت البودھی اور الوبہت گیتیاں کرنے والے"۔ "گناہ گار" وغیرہ وغیرہ ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ اور خود دیوگورو صاحب بھی مرتے دم تمام دیو سماجیوں کو نیچ انوراگوں کے داس۔ ادھرمی اور پتت بتلا گئے ہیں۔ اور بھائی امر سنگھ صاحب دیو سماج کے تمام ممبروں کو اپنے جیتے کے نیچ کوششوں کے کارن ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے۔ ایک دوسرے کو گھرنا کرنے والے ظاہر کرتے ہیں۔

جب ان کی یہ شر چنیہ اوستھا ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ تو تب یہ بجائے کچھ شرمندہ ہونے کے الٹا چیخ اٹھتے ہیں۔ اور ایک ایم۔ اے اور سکول کے لڑکوں کی مثال دے کر خود طفل مکتب اور اسی سے انجان۔ مورکھ اور کودن بن بیٹھتے ہیں۔ اور دیوگورو صاحب کو ایم۔ اے فرض کر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ جیسے ایم۔ اے کے سامنے سکول کے لڑکے اپنے آپ کو ہیچ سمجھتے ہیں۔ اور ایم۔ اے صاحب لڑکوں کو یہ بھی اپنے گورو کے مقابل میں اپنے آپ کو مذکورہ بالا نیچ صفات سے موصوف سمجھتے ہیں۔ اور دیوگورو صاحب بھی ان کو نیچ انوراگوں کے داس۔ ادھرمی۔ پتت اور سالوک بھاوروں سے شونیہ سمجھتے ہیں۔ واہ! کیسی انوکھی دیو سماجی منطق ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ چالیس چالیس اور پچاس پچاس سال سے بھی زیادہ عرصہ دیو سماج میں رہ کر اب تک طفل مکتب اور نیچ کے نیچ ہی رہے اور کوئی ایم۔ اے نہ بن سکا۔ یعنی گئے دونوں جہاں سے۔ نہ دین کے رہے اور نہ دنیا کے۔

جیسا کہ میں پہلے بھی کئی بار لکھ چکا ہوں۔ اب پھر دوبارہ دہرا دیتا ہوں۔ کہ یہ سچ ہے۔ کہ میں ایک لمبے عرصہ تک دیو سماج کا ممبر رہا۔ اور یہ بھی سچ ہے۔ کہ میں اسی وقت کی ذہنیت کے بموجب دیوگورو صاحب اور ان کی سماج کی مدح سرائی میں رت رہا۔ اور ان دنوں کے دیو سماجی مذہبی جذبات سے متحرک ہو کر مبالغہ آمیزی پر مبنی چٹھیاں بھی لکھتا رہا۔ جو کہ بعض صورتوں میں اب وہ بے سرو پیر اور واقعات کے خلاف پر مبنی ہوتی ہیں۔ اور یہ عین ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ میری ان چٹھیوں کو چھاپتے وقت دیو سماج کے بانی یا بھائی امر سنگھ دھرم پل اینڈ کو نے اپنے مطلب کی ان میں کچھ کتر چھانٹ کر کے انہیں کچھ کی کچھ شکل دیدی ہو۔ اس بارہ میں صداقت کی بنا پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جب تک وہ میری اصل چٹھیاں بالو کسی غیر جانبدارانہ تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے کہ جس کی تقرری کے لئے میں ان کو بار بار چیلنج دے رہا ہوں پیش نہ کی جائیں۔ یا ان کے فوٹو وہ پبلک میں پیش نہ کریں۔ کیونکہ اب میرا ان کی عیارانہ چالوں کو دیکھ کر ایسا یقین ہو گیا ہے۔ کہ دیو سماج کے بانی اور ان کے بعض کرمچاری اپنے حسب مطلب اور تو اور وصیت جیسے دستاویزات میں بھی رد و بدل کرنے میں بہت چالاک واقع ہوئے ہیں۔

اس قسم کی چٹھیوں سے دیوگورو صاحب اور ان سے تربیت یافتہ بعض کرمچاری دو دھاری تلوار کا کام لیتے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو دیوگورو صاحب اور دیو سماج کی ان میں بے حد مدح سرائی ہوتی ہے اور اپنی ذات کے متعلق نیچ انوراگوں اور نیچ نفرت کے جذبات کے اظہار کی بھرمار ہوتی ہے۔ جب تک کوئی دیو سماج میں رہتا ہے۔ تب تک اس کی چٹھیوں کے مدح سرائی اور دوسرے مذہب کی نندیا کے حصہ کو خوب نمک مرچ مصالحہ لگا کر پبلک کے پیش کیا جاتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ دیوگورو صاحب کو بانس پر چڑھایا جاتا ہے۔ لیکن جوں ہی کوئی ایسا شخص دیو سماج سے جدا ہو کر ان کے برخلاف ذرا بھی زبان کھولتا ہے۔ توں ہی اس کی چٹھیوں کا اس کا اپنی ذات کے متعلق حصہ میدان میں آ کودتا ہے۔ اور اس سے اسے نیچا دکھانے اور اس کے متعلق نہایت حیا سوز بد تہذیبی کا مظاہرہ کرنے کے لئے فی الفور فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس کے پہلے حصہ کو بھی پیش کیا جاتا ہے۔ اور یہ رٹ لگائی جاتی ہے۔ کہ دیکھو پہلے یہ شخص دیوگورو صاحب اور دیو سماج کے متعلق یہ کہتا تھا۔ اور اب ان کے برخلاف یہ کہتا ہے۔ اور ایسا کر کے طوفان بد تمیزی برپا کر دیا جاتا ہے۔ اور اپنے مطلب کے موافق انہیں توڑ مروڑ کر بطور شہادت پیش کیا جاتا ہے۔

لیکن افسوس اس بات کا ہے۔ کہ اپنی باری میں خود دیوگورو بھگوان اور ان کی فطرت میں رنگے ہوئے بعض کرمچاری اور ممبر اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ کہ اپنی عمر کے ایک بہت بڑے حصہ تک دیوگورو صاحب اور بھائی امر سنگھ صاحب خود ایشور کے پجاری رہے۔ اور ان کی بھگتی میں رت جگا کیا کرتے تھے۔ اور عشق الہی کے جلووں میں دیوگورو صاحب ایشور پریم سے بھر کر کبھی ناچنے اور کبھی رونے لگ جاتے تھے۔ کبھی زور سے ہنس پڑتے تھے۔ کبھی بیحال ہو کر زمین پر گر جاتے تھے۔ کبھی ہری گن گانے لگ جاتے تھے۔ اور کبھی ایشور کی گود میں لیٹ کر اپنا منہ چموایا کرتے تھے۔ اور پرماتما کے دوسرے بھگتوں اور مہا پرشوں پر بھی اپنی بھگتی اور شردھا کے پھول چڑھایا کرتے تھے۔ لیکن اب ان سب کو نیچ کلپناؤں کے داس اور ان کو اور پرماتما کو صلواتیں سنا کر دل کی سیری حاصل کرتے ہیں۔

جب خود دیوگورو صاحب یا ان کے کرمچاریوں کی تصویر کے اس رخ کو اسی روپ میں پیش کیا جاتا ہے۔ کہ جس روپ میں دیو سماج کے متعلق وہ میری یا کسی اور دیو سماج کو ترک کئے ہوئے جن کی چٹھیوں کو پیش کرتے ہیں۔ تو تب وہ دماغ پا ہو کر اپنے ہوش و حواس کھو دیتے ہیں۔ اور کئی قسم کی الٹی سیدھی دیو سماجی فلاسفی چھانٹ کر فحش گالی گلوچ پر اتر آتے ہیں۔ اور اصل بات کا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

درخت جسم نہیں مگر جیو آتما ضرور ہے

(گزشتہ سے پیوستہ)

(از پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر)

نوٹ۔ (کھا) سے مراد بوگ چندا ور (س) سے ستیہ دیو ہے۔

یہاں مکت جیون میں دیہ اوستھا کے مطلب سے جیسا کہ مسروپ کے مطلب سے شاستروں میں کہیں تنو (तनु) شبد آتا ہے۔ اور کرم شبد سو تنتر کے مطلب سے آیا ہے۔ رشی اور بھوگ دونوں پرکار کے دیہ والے ہیں۔ اور پشو وغیرہ کیول بھوگ یونی ہیں یونی نہیں۔ دیوتا لوگ پر دونوں کے مطلب سے ہے۔ ونشی کے شنکھیہ نو گکت پورش بھی بھوگتا ہے۔ اور پان وغیرہ کو من کو پشو بھی کرتا ہے۔ مگر ایسے کرم ایسے بھوگ کی یہاں وبیشا نہیں ہے۔

سوال۔ درختوں وغیرہ کی گنتی تو تینوں دیہوں میں ہیں۔ پھر ان کو کرم بھوگ میں سے کونسی یونی سمجھا جاتا ہے؟

جواب۔ न किञ्चिद् प्रयनु शायिन: किशयित: درخت وغیرہ میں جیو ہے اُنکی (चिकित्सा) کوئی بھی یونی نہیں۔ ارتھات درخت کا جیو اُشی (आपि-२) (अनुशायि) کہلاتا ہے۔ اُس جیو کا بھوگ دیہ وغیرہ میں سے کوئی دیہ نہیں۔ اگر بھوگ دیہ مانا جائے۔ تو ساگ پات کھانے کو بھی ہنسا دوش کے بھاگی ہونگے۔ کیونکہ ساگ کے کاٹتے وقت دُکھ کا بھوگ ہوتا ہے۔ اور شاستر فلاسفی سے لوگوں کو ہنسا کا بھاگی کہہ سکتے ہیں۔ اسلئے اُس کا کوئی دیہ نہیں۔ کیول پاشان کلپ ستھاورادستھا (पाषाणवत्) حالت والے ہیں۔ ان کا انت کرن (कल्प स्थावर) موڑھ اوستھا کو پراپت ہوا ہے۔ اسلئے ان کو کوئی گیان نہیں ہے۔

سوال۔ باہر کی عقل سے تو درختوں میں بھی بھوگ یونی ہونا پایا جاتا ہے۔ پھر ان کی اُستھاد یونی کیسے؟

جواب۔ باہر کی عقل سے اُستھاد شریر جن کو بھوگنا اصول نہیں ہے۔ کیونکہ درختوں کا بھی بھوگ کا سادھن ہونا گاڑھ نندرا کے سمان ہے۔ ارتھات درخت آم وغیرہ جس کی جڑ ایک ہو اوپر سے بہت ہو جیسا کہ سر۔ لتا۔ گلو وغیرہ اوشدھی جو بنپتی وغیرہ جنگلی درخت۔ تنیز۔ تل وغیرہ در دودھ کیول پھول والی لتائیں وغیرہ جو یہاں بھوگ کا سادھن نہیں باہر کی عقل سے اپات درشٹی (अपात) (ज्ञान) سے ان میں بھوگ ہونے کی پرتیتی ہوتی ہے۔ جس پرکار گاڑھ نندرا میں دوسرا آدمی خیال کر رہا ہے۔ کہ یہ آدمی کیسی آنند کی اوستھا بھوگ رہا ہے۔ مگر سونے والے کو پتہ کیا ہے۔ اُس کو کوئی گیان ہی نہیں۔ اسی پرکار درختوں کی شریر ہوتے ہوئے بھی بھوگ یونی نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ بھوگ کی کریا نہیں کیونکہ ان کی اُستھاد اوستھا ہے۔ ارتھات ایک پرکار کی جڑتا کو پراپت ہوئے ہیں۔

سوال۔ لاجونتی جو کریا ہوتی ہے وہ تو بھوگ ہے

جواب۔ الیشور کو دیا کے نیم سے ہے۔ اس میں

ہے۔ گیان سے نہیں۔

سوال۔ کوئی اور بھی ثبوت دو۔ جو کسی رشی کا ہو دے۔

جواب۔ (मनुस्मृति) سمرتی بھی درختوں کو استھاور مانتی ہیں۔

سوال۔ اور کوئی حوالہ دو۔ کہ درخت استھاور اور جڑ ہیں۔

جواب۔ دیکھو وید सूर्य आत्मा

(जगतस्तस्थुषश्च) اس یجروید کے دچن سے جو جگت نام پرانی چیتن اور جنگم ارتھات جو چلنے پھرنے ہیں (तस्थुष:)۔ پرانی ارتھات استھاور جڑ زمین وغیرہ کیونکہ درخت اور بھومی جڑ ہیں اس وجہ سے درخت استھاور ہیں۔ اور بھوگ نہیں ہیں۔

(کھا) جیو آتما تو ہماری آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ جیو آتما کے رہنے کا استھان درخت باوجود نظر آنے کے بھی دید انتھن کی طرح سوپن کی طرح غلط ماننا پڑتا ہے۔

(س) ہاں جیو اگنی تت سے باریک ہے۔ اس وجہ سے دیکھ نہیں سکتے۔

سوال۔ کیا ہوا کے برابر ہے؟

جواب۔ نہیں۔ آگ سے باریک ہوا۔ ہوا سے باریک اکاش۔ اکاش سے باریک پران جو سب سے باریک ہے۔ اسی وجہ سے نظر نہیں آتا۔ شریمان جی سوپن نہ ہوا کرتا ہے جو جاگرت کی باتوں کا چنتن کرے اپنی اور بد ارتھ نہ ہو۔ دید انتیوں پر رحم کرے گا۔ مضمون سے کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ جو چیز ہے اس کو سوپن کے شبد کہنا غلطی ہے جس طرح گولر کے اندر جیو ہوتا ہے۔ مگر درخت کا سکھ دکھ جیو کو نہیں ہوتا ہے۔

(کھا) جب گوشت خور پرش بکروں میں روح نہ مان کر کھاتے ہیں۔ تو آپ دلیلیں دے کر ثابت کر دیتے ہیں۔ کہ ان میں روح ہے۔ اور یہ دکھ سکھ محسوس کرتے ہیں۔ مگر جب درختوں کا مسئلہ آتا ہے۔ تو یہ تفسیری پیش کی جاتی ہے۔ کہ درخت میں آتما تو ہے۔ مگر جسم نہیں۔

(س) جناب! گوشت خور آدمی بکروں میں روح نہ مان کر نہیں کھاتے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے کھانے کو بنائے ہیں۔ جس طرح گائے بکرے کے واسطے۔ مگر جانوروں کو دکھ ہوتا ہے۔ مالک کے کھلانے سے سکھ ہوتا ہے۔ جناب انسانی ہیں۔ وہ جانوروں

نہیں ہوتی۔ اس کا کارن آنکھوں من اندریاں نہیں ہوتیں۔ دیکھو۔ ایک گولر کے پھل کو لو۔ اُس کا چھلکا اُتارو اُس کے اندر جو جانور ہیں۔ ان کو کوئی تکلیف نہیں۔ مگر بلا جانوروں کے پھل پکتا نہیں۔ یہ بات درشٹانت کے روپ سے عرض کر رہا ہوں۔ جیو کا درخت شریر نہیں ہے۔ اس میں شنکا کی کیا بات ہے۔ اگر آپ کو کچھ طاقت ہے۔ تو شریر مانئے اور میں اعتراض کروں۔ اور حوالہ جات سے کام لیجئے گا۔

(کھا) سشرت وغیرہ گرنتھوں میں درختوں پھلوں میں مانس ہڈی۔ مال۔ لہو وغیرہ سب کچھ مانا ہے۔ برہدارنیک اپنشد پرکرتی پر بحث شروع ہوتی ہے۔ تو سب آریہ ودوان سشرت سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ آیوروید میں آم کے متعلق۔ پکے ہوئے آم میں کیسر ہڈی اور مجا الگ الگ نظر آتے ہیں۔ اسی طرح چترک کے متعلق لکھا ہوا ہے۔ اسئے مر شبھ نام والی اوشدھی ہے۔ اور مانس سے مراد اس کا گودا ہے۔ مگر آپ درختوں میں مانس۔ ہڈی۔ مجا۔ لہو وغیرہ ماننا تو کجا جسم سے بھی انکاری ہیں۔

(س) یہ باتیں اپنے اپنے استھان پر اپنے اپنے معنی رکھتی ہیں۔ دیکھو۔ عورت مرد صحبت کرتے ہیں۔ استاد شاگرد بھی صحبت کرتے ہیں۔ استری۔ دھوبی کی استری۔ ویاکرن (पत्नी) اور سنسار کے بننے کی سامگری پرکرتی دیکھو ایشور کو بھی پُرش لکھتے ہیں۔ اور آپ کو پُرش کہتے ہیں۔ آپ کے بچے ہیں۔ تو کیا ایشور کے بھی ہونگے؟ ہر ایک سمجھدار یہ کہے گا۔ کہ یہاں کچھ مطلب اور ہے۔ ہمارا کچھ اور مطلب ہے۔ درخت آم وغیرہ میں کیول سمجھانے کے لئے شبد مانس ادستو میں نہیں۔ باقی رہا آریہ ودوان ایسا مانتے ہیں۔ جیسا کہ آپ۔ تو میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جی آریہ ودوان نہیں۔ بلکہ ویدک دھرمی جیو ہوں۔ اور آپ خود لکھتے ہیں گودا مراد ہے۔ مانس نہیں۔ یہ طریق بیان ہے۔ میں نے برہدارنیک اپنشد میں مانس پر بحث ہوتی ہے نہیں پڑھا۔ آپ نے پڑھا ہوگا مگر حوالہ نہیں دیا۔

(کھا) ستیارتھ پرکاش سے بھی درد دھ آتا ہے۔ کیونکہ سمولاس ۱۲ پیرا ۳۱ میں برکھشوں کے جیو کو اُنتنت موڑھ اوستھا میں مانا ہے۔ مگر آپ اوستھا میں مانتے ہی نہیں۔

(س) مہاشہ جی! ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۶

تمام کو پڑھئے گا۔ کہ جہاں سے سدھانت کا سوامی جی کھنڈن کرتے ہوئے آرہے ہیں۔ جین دھرم مانتا ہے کہ درختوں کو سُکھ دُکھ ہوتا ہے۔ سمی جین سوتر ادھیائے صفحہ ۱۹۔ اور وایو کا شریر بھی ہوتا ہے۔ اس وجہ سے منہ پر پٹی باندھنا چاہئے۔ تاکہ جیو نہ مریں۔ سطر ۱۲ صفحہ ۲۱۵ پڑھئے گا صفحہ ۲۱۵ سطر ۱۳ اور سطر ۲۶۔ یہ لڑکپن کی بات ہے۔ اور منہ پر پٹی باندھنے بے فائدہ ہے۔ صفحہ ۲۱۶ سطر ۸۔ تمہارا سدھانت جھوٹا ہے۔ سطر ۱۹۔ تکلیف اُنہی جیووں کو ہوتی ہے جن کی درتی ہر ایک انگ میں ہوتی ہے۔ دیکھو جب انسان کا جیو موشپتی دشا میں رہتا ہے۔ تب اُس کو کوئی دُکھ وغیرہ نہیں ہوتا۔ مگر وہ شریر کے اندر تو ہے۔ اور باہر سے سمبندھ نہیں ہے اسی پرکار وایو کے یا دیگر استھاور شریر والے جیووں کو سُکھ نہیں ہوگا۔ جب سُکھ وغیرہ نہیں ہوتا۔ تو الو ن کیسے ہو سکتا ہے۔ صفحہ ۲۱۹۔ جب تم کتھا بانچتے ہو۔ تب مارگ میں چلنے والے اور تمہارے مت سے جیو مرتے ہی ہونگے۔ اسلئے تم پاپ کے خاص کارن کیوں ہوتے ہو۔ اس تھوڑے کتھن کو بہت جاننا چاہئے۔ کہ ان جل انفل۔ وایو کے استھاور شریر والے انتینت موڑھ چھت جیووں کو دُکھ و سُکھ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ وایو استھاور شریر شبد جینیوں کا مانا ہوا شریر ہے۔ سوامی جی کا نہیں۔ کیونکہ وایو استھاور شریر ماننا شاستر ورودھ ہے۔ دیکھو شاستر کیا کہتا ہے

पञ्च भौतिको देह:

(पाञ्चभौतिको देह:) استھول شریر پانچ بھوتوں کا بنا ہوا ہے۔ اور اکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی یہ پانچ بھوت ہیں۔ سب درخت اور وایو کا شریر سوامی جی کا اپنا مت نہیں۔ دوسرے کا مت ہے۔ دیکھئے۔ جیو آتما جب شریر سے نکل جاتا ہے۔ اس کو جلانے پر کوئی دوش نہیں ہوتا۔ مگر اس آتما کے علاوہ اور آتما بھی شریر میں ہوتے ہی ہیں۔ اسی پرکار درخت میں جیو ہے۔

शरीर पादे पातका भावात

کنیا کے لئے یوگیہ ور کی ضرورت

میرے ایک متر کو اپنی ایک رشتہ دار دیش لڑکی کے لئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے لڑکی درنیکلر انگلش مڈل پاس ہے۔ اور بھوشن کی تیاری کر رہی ہے۔ صحت مند۔ خوبصورت اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ ور تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہونا چاہئے۔ ذات پات کا چنداں لحاظ نہ کیا جائے گا۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔

پتہ:-

مراسلات

سانگلہ ہل میں برہم مہایگیہ کا واستوک سروپ

(مہاشہ برکت رام جی سابق پردھان آریہ سماج پنڈی بھٹیاں)

ایام کرسمس میں سوامی ستیہ برت جی بان پرستی نے ایک برہم مہایگیہ سانگلہ ہل میں کرنے کا اعلان ماہ دسمبر کے شروع میں کیا۔ اسی سلسلہ میں وہ پنڈی بھٹیاں میں بھی پدھارے۔ کوٹ نکا و دیگر مقامات میں بھی یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ بان پرستی جی کے مدھ تین اپدیشک آریہ سماج منڈی پنڈی بھٹیاں اور کوٹ نکا میں ہوئے جن کی فصاحت اور بلاغت۔ زبانی وید منتروں کے حوالے دینا پراچین رشیوں کی شان کو ظاہر کرتا تھا۔ بان پرستی جی و اُن کے سہہ کاریوں کو سانگلہ کی مکدر فضا کو صاف کرنے کے لئے بہت زور لگانا پڑا تا کہ آریہ ہندو جنتا کے بکھرے ہوئے شیرازے کو اس برہم مہایگیہ کے ذریعہ منسلک کیا جاوے۔ بالآخر ۲۸ دسمبر ۴۷ء کی صبح کو ایک ہی یگیہ منڈپ میں تمام ہندوؤں کو اکٹھے دیکھ کر آتما گدگد پرسن ہوتی تھی۔ یگیہ کی پہلی آہوتی آریوں و ہندو جنتا کے سنگٹھن کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔ ہم بطور ایک آریہ سماجی کے اُن اعتراضات کا جواب جو پرتاپ۔ آریہ ویر وغیرہ اخبارات میں وقتاً فوقتاً اس برہم مہایگیہ سانگلہ ہل کے وجود پر خواہ وہ کسی نیت سے لکھے گئے ہوں۔ بخیال اظہار حق لکھتے ہیں۔

(۱) یہ درست ہے۔ کہ یہ یگیہ صرف آریہ سماج کی طرف سے نہیں رچا گیا۔ اور یہ بھی درست ہے کہ کلی طور پر اس یگیہ کے کرتا دھرتا آریہ سماجی نہیں تھے۔ اندریں حالات معمولی اختلافات کو تعصب کی عینک سے دیکھ کر رائی کا پہاڑ بنانا نہیں تو اور کیا ہے۔

(۲) یگیہ منڈپ میں آریہ سماج کا پرچار آریہ اپدیشکوں نے جیسی آزادی سے کیا۔ ہم اسی قسم کا پرچار گورو کل کانگڑی کے جلسوں میں سنتا رہتا ہوں۔ مہاشہ ہنس راج۔ مہاشہ کیسر چند جی کے دھرم ویر بھجن سانگلہ میں گورو کل کانگڑی کے جلسہ کا نظارہ پیش کر رہے تھے۔ اور یگیہ شالا میں سو سو ہست وید منتروں سے ہر ایک شردھالو کا دل مارے خوشی کے بلیوں اچھل رہا تھا۔ وید منتروں کی اچھار بشدھ روپ دیا کھیا نہایت پریم اور سادگی سے جنتا کو اپنا گرویدہ بنا رہی تھی۔ ہر استری و پرش شامل یگیہ زبان حال سے ویدک دھرم کی جے سنا رہے تھے۔ اسی یگیہ میں ۳۰ دسمبر کو راج ماتا جی کی آمد سے چنستر پہنچا۔ یگیہ منڈپ اور یگیہ شالہ ...

آریہ جنتا کے اس اجتماع کو دیکھ کر بے اختیار میری زبان سے بان پرستی جی کے اس بے غرضانہ دھرم یگیہ کے لئے آفرینش اور مرحبا کے کلمات نکل گئے۔ کیونکہ اس یگیہ کو اپنے علاقہ میں ویدک دھرم کے پرچار کا میں ایک مکھیہ سادھن سمجھتا ہوں۔ آریہ سماج کے تنگدل بہی خواہ شائد اسے بان پرستی جی کا ڈھونگ کہہ دیں۔ تو اُن کی مرضی۔

(۳) بھوجن کے متعلق جو امتیازی سلوک کا بے بنیاد الزام بان پرستی جی پر لگایا گیا ہے۔ وہ قطعاً غلط اور شر انگیز ہے۔ کیونکہ وہ نہ تو لنگر کے انچارج تھے۔ اور نہ ہی ان کو یگیہ منڈپ چھوڑ کر فروعات میں پڑنے کی فرصت تھی۔ اس کی ذمہ داری اُن مخلوط ہستیوں پر ہے۔ جو لنگر کے پربندھ کرتا تھے۔ مگر میں نے وہاں بھی اپنے شدھ شدہ بھائیوں کو بلا روک ٹوک کھان پان کرتے دیکھا ہے۔ البتہ بھوجن شالہ کے باہر چند مقامی عیسائی مسلمان گڈے والے باہر بیٹھے دکھائی دیتے۔ جن کو دیکھ کر غلط فہمی پھیلانے کا امکان ہو سکتا ہے۔

(۴) ویدک دھرم کے فلک شگاف نعرے پوری آزادی کے ساتھ راج ماتا کے استقبال کے موقع پر سارے قصبہ اور پنڈال میں لگائے گئے۔ جن کی صدائے بازگشت آج تک سامعین کے کانوں میں گونجتی ہوگی۔ البتہ بعض مقامات پر سناتن دھرمی بھائیوں نے اپنے عقیدہ کے مطابق سناتن دھرم اور رام کرشن کی جے کے نعرے بھی لگائے جس سے اس مخلوط یگیہ اور ہندو سنگٹھن کا نظارہ پیش نظر ہوتا تھا۔

(۵) یہ امر تصدیق شدہ ہے۔ کہ اس یگیہ کے حساب آمدن و خرچ کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی تھی۔ جس کی زیر نگرانی جملہ حسابات آمدنی خرچ ہوتے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ بان پرستی جی کا شمہ بھر بھی تعلق نہیں۔ وہی چڑھاوے کی بات جس کو اسقدر مبالغہ سے پیش کر کے پبلک میں غلط فہمی پھیلائی گئی ہے۔ وہ بھی پہاڑ کھودنے پر چوہا ہی برآمد ہونے کے مصداق ہے۔ شردھالو استری پرشوں نے جو دان دیا۔ وہ اسی مقررہ مالی کمیٹی کے پاس رہا۔ اس کے لئے ایک نشکام بھاؤ سے کام کرنے والے ویدوں کے شیدائی پر ایسے لغو بے سروپا الزام لگانا ہماری رائے میں چاند پر تھوکنا ہے۔

(۶) پورن آہوتی کے لئے جیسا کہ منتظمین کا بیان ہے۔ کسی شدھ شدہ بھائی نے قبل از وقت تحریری ...

یگیہ وردھی اصحاب کی اشتعال انگیزی سے یعنی پورن آہوتی کے وقت یگیہ شالہ میں بیٹھی ہوئی استریوں اور بچوں کو نکال کر اچھوتوں کو یگیہ شالا میں پورن آہوتی ڈالنے کے لئے آمادہ کیا گیا۔ جس سے اُن کی چیخ پکار سے کہرام مچ گیا۔ اور انتظام میں دفعتاً خلل واقع ہو گیا۔ یہ ہے اُن تنگ نظر نکتہ چین شر آمیز پراپیگنڈا کرنے والوں کی مفسدہ پردازی کا ایک رنجیدہ سین جس کو کوئی بھی ذی شعور آدمی پسندیدہ نگاہوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ اس میں بھی بان پرستی جی کو زیر عتاب کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں بھی ایسے مہاشے موجود ہیں۔ جو اس کی بڑھتی چڑھتی کو بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ اور خواہ مخواہ غلط اعتراضات کر کے پبلک میں بدگمانی پھیلاتے ہیں۔ اگر پھر ضرورت ہوئی۔ تو ہم ایسے اشخاص کے اقوال و افعال کا جائزہ بھی پبلک میں پیش کریں گے۔ اور اُن فرضی کانٹوں کو نکال کر اُن کی ویدک مریادا سے مرہم پٹی کر دی جاوے گی۔

بقیہ صفحہ ۱۲

کچھ کی کچھ شکل دے کر اس کے گرد جھوٹ کے اسقدر خول چڑھا دیتے ہیں۔ تاکہ پبلک عموماً اور اُن کے ممبر خصوصاً مغالطہ میں پڑ جائیں۔ اور سچ اور جھوٹ میں تمیز نہ کر سکیں۔ مثلاً میں نے دیو گورو صاحب کے خود نوشت لیکھوں کے حوالہ سے لکھا تھا۔ کہ دیو گورو صاحب عمر کے کسی حصہ میں جوا کھیلتے رہے۔ بھنگ پی کر مدہوش ہو جاتے رہے ہیں۔ اور دیو سماج قائم کر چکنے کے بعد عرصہ تک کاڈ لور آئیل کا استعمال کھلے بندوں کرتے رہے ہیں۔ . . . .

. . . . اور دیو سماج میں چند رنڈوں کے بہانہ کثرت ازدواج کو رائج کر گئے ہیں۔ مقدمہ بازی میں جھوٹ۔ فریب۔ ٹھگی۔ بے ایمانی اور جعلسازی کا استعمال ہوتا رہا ہے۔ اور دیوان ہاسہ مل کی وصیت کا مقدمہ ہار جانے پر جو الزام اُن پر لگا تھا۔ اس سے اپنے آپ کو اور دیو سماج کو بری الذمہ ٹھہرانے کی خاطر اپنے گھر کی ایک فرضی تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر کے تحقیقات کے وقت اسقدر قلا بازیاں کھائیں کہ تو بہ ہی بھلی۔ شریمان . . . کی چھٹیوں کو کھول کھول کر ان سے ایسے Points جمع کرتے رہے۔ کہ کسی طرح اس مقدمہ میں جھوٹ فریب اور جعلسازی کا سارا الزام جو عدالت نے اپنے فیصلہ میں دیو سماج پر لگایا تھا۔ اس شریمان پر عائد ہو سکے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

اب بجائے اس کے کہ وہ ان صداقتوں کو قبول کر لیتے ...

حساب دوستاں

مندرجہ ذیل سرپرستان آریہ مسافر کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ وہ کرپا کر کے یہ سطور ملاحظہ فرماتے ہی اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں۔ ایسا کرنے سے انہیں ۳ آنہ کی بچت رہے گی۔ جو بھائی کسی وجہ سے خریداری جاری نہ رکھنا چاہتے ہوں۔ وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیدیں۔ کیونکہ وی۔ پی واپس کرنے کی صورت میں آریہ مسافر کو خواہ مخواہ نقصان پہنچتا ہے۔ جن بھائیوں کا چندہ یا اطلاع بعد ایک ہفتہ کے اندر موصول نہ ہوگا۔ انہیں دوسرے ہفتہ وی۔ پی کیا جائے گا۔ جس کو وصول کرنا اُن کا فرض ہوگا۔ غریب آریہ مسافر پہلے ہی خسارہ میں چل رہا ہے۔ اسلئے اُمید ہے۔ کہ اس کے سرپرست اس کی امداد جاری رکھ کر شہید اکبر کی اس واحد یادگار کو زندہ و برقرار رکھنے میں ممد و معاون ہونگے۔

ایڈیٹر۔

۱۸۷۵۔ منتری آریہ سماج حیدر آباد۔ سندھ۔
۱۳۱۰۔ لالہ تاراچند جی مینیجر واچنالیہ پنڈ دادنخاں
۱۳۲۴۔ شری امیر چند شانتی سروپ جی لدھیانہ
۱۳۳۱۔ لالہ چمن لال آریہ بورڈنگ ہوس لدھیانہ
۱۳۳۷۔ لالہ جگل کشور سٹاف روڈ انبالہ۔
۱۳۴۴۔ رائے امرت رائے جی انبالہ۔
۳۰۵۱۔ منتری آریہ سماج کالا باغ۔
۱۳۷۵۔ منتری آریہ سماج بازار صابون والا۔ لدھیانہ
۱۹۰۴۔ ڈاکٹر لشنداس جی وٹرنری اسسٹنٹ کوٹ ادو۔
۱۹۰۷۔ شری منتری جی آریہ سماج بھکر۔
۱۹۱۶۔ شری منتری جی آریہ کمار سبھا اور آریہ ہائی سکول۔ جالندھر شہر۔
۱۹۴۴۔ لالہ دیو دت جی دینا نگر۔
۲۲۵۰۔ لالہ مہر بابل کشور چند جی۔ بھٹنڈہ۔
۲۲۵۹۔ مہاشہ اوم پرکاش جی لائبریرین آریہ سماج پٹیالہ۔
۲۲۶۰۔ لالہ ہیرا مل چرنجی لال جی۔ پٹیالہ۔
۲۲۸۲۔ لالہ جیون داس جی منتری آریہ سماج چک ۱۹۲ ۔ رکھ برانچ۔
۲۲۹۳۔ مہاشہ تربھون چندر آزاد۔ لدھیانہ
۲۳۰۲۔ شری پردمن جی آریہ سماج بنگہ۔
۲۵۷۴۔ مہاشہ سدنت رام جی پاندھی منتری آریہ سماج فتح گڑھ چوڑیاں۔
۲۵۸۵۔ شری منتری جی آریہ سماج چوک بازار فیروزپور۔

پڑے اور گالی گلوچ کا طوفان بدتمیزی برپا کر دیا۔ اور لکھا۔ کہ میں گھمنڈ اور دویش کے مہاپنج بھاووں سے بُری طرح مغلوب ہو کر دیوانہ یا پاگل بنا ہوا ہوں وغیرہ۔ وغیرہ۔ اور ایسی اعلیٰ دو سیم ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج جگت

...ور لاہور

...ی مڈل سکول شاہزادہ کا پہلا سالانہ جلسہ

...شان وشوکت سے منایا گیا۔ ۵ جنوری ... پہلے پنڈت منشورام جی پٹیالہ نواسی ... دوالن ... بھینک گرد و نواح کے گاؤں میں جاکر لوگوں ... شمولیت کے لئے پیغام پہنچاتے رہے۔ ... بروز شکروار نگر کیرتن ہوا۔ جس میں ... سوبھا سنگھ کی بھجن منڈلی نے ہمارے ... دو چند کردیا۔ اور ہم اُن کے نہایت ہی مشکور ... امید کرتے ہیں۔ کہ وہ ہر سال اسی طرح ... مدد کرتے رہا کریں گے۔ اس کے بعد موضع ... سے بھجن منڈلی آئی۔ جس نے ہماری کافی ... بڑھائی۔ ہم ان کے بھی مشکور ہیں۔ نگر کیرتن ... کم از کم ایک ہزار کے قریب جلتا تھی۔ اس کے ... رات کے وقت پنڈت بھودیو جی شاستری کا ... کھیان ہوا۔ حاضری کافی تھی۔ دوسرے دن ... صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک ہون یگیہ ہوتا رہا۔ اس کے ... بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اور اسی طرح ... رات کو بھی بھجنوں کے بعد مہاشہ بنارسی داس ... ہیڈ ماسٹر اگوکے کا دیاکھیان ہوا۔ رات کے ... گیارہ بجے کارروائی سماپت کی گئی۔ حاضری بہت ... تھی۔ اگلے دن صبح مورخہ ۹ جنوری کو سب سے ... پہلے ہون یگیہ اُسکے بعد کارروائی شروع ہوئی۔ ... جس میں پنڈت بھودیو جی کا لیکچر ہوا۔ اس کے ... بعد سکول کے مستحق لڑکوں کو انعامات زیر صدارت ... لالہ چرنداس جی پوری ایڈووکیٹ سیالکوٹ تقسیم ... کئے گئے۔ جلسہ کے صدر لالہ وزیر چند جی پلیڈر ... سیالکوٹ تھے۔ بعد از دوپہر ٹھاکر رام سنگھ جی کا ... دیاکھیان ہوا۔ جوکہ نہایت پُرجوش اور عالمانہ تھا۔ ... آخر ۵ بجے شام شانتی پاٹھ ... کارروائی سماپت کی گئی۔ جلسہ میں رشی لنگر لگا ہوا تھا۔ ... جلسہ کی رونق شروع سے آخیر تک اچھی رہی۔

(ماسٹر جگت رام ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول شاہزادہ)

گوروکل مہاودیالیہ رائیکوٹ کے سماچار

(۱) سروسجنوں کو یہ جان کر ہرش ہوگا۔ کہ آپ کے ... پریہ گوروکل کا وارشک اُتسو ۱۲ مارچ تا ۱۵ مارچ ... ۱۹۳۸ء میں ہولیوں کے شُبھ اوسر پر ہونا نِشچت ... ہوا ہے۔ اس سمیہ گوروکل میں ۶۵ برہمچاری ہیں۔ ... اس ورش ہم نے ۲۵ نئے چھاتر داخل کرے ہیں۔ ... جو مہانو بھاؤ اپنے بچوں کو گوروکل رائیکوٹ میں ... داخل کرانا چاہیں۔ وہ کاریالیہ مکھیہ ادھشٹاتا ... رائیکوٹ سے پرویش پتر منگوالیں۔ اور پُر کرکے ... شیگھر بھیجدیویں۔ انھوا یہاں آکر پرویشٹ ... کرادیویں۔ یہاں کا بھوجن خرچ چوتھی شرینی تک ... ۸ روپیہ ماسک اور پانچویں سے چودھویں ... تک ۱۲ روپیہ ماہوار لیا جاتا ہے۔ ...

کے بعد جو چھاتر کسی کارن سے وہاں پرویشٹ نہیں ہو سکتے۔ اُن کی پڑھائی کا پورن پربندھ یہاں پر ہے۔ آٹھویں سے اُوپر سرکاری پریکھشاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی پرتھک چھپی ہوئی پاٹھ ودھی کے انوسار پڑھائی ہوتی ہے۔ اس سمے بارہ منتر بنی پورن ہیں۔ اتنی سستی اُتم پربندھ یُکت پورن شکھشا دینے والی اور کوئی سنستھا آپ کو نہ ملے گی۔ گھر کا تازہ دودھ گھر کی تازہ سبزی۔ گھر کے تازہ پھل۔ گھر کے موسمی کھادیہ پدارتھ۔ تیرنے کے لئے تالاب تھا اُتم جل وایو یہ سب یہاں کی وشیشتائیں ہیں۔ جو انیہ جگہ دُرلبھ ہیں۔

(۲) اس بار نوسنائکوں کا دکیشانت سنسکار ہوگا دکیشانت بھاشن کرنا کے لئے پتر بیوہار ہو رہا ہے۔ اس اُتسو پر پدھارنے والے آریہ سنیاسیوں۔ آریہ ودوانوں کی سوکیرتی آچکی ہے۔ اور انیہ سے پتر بیوہار ہو رہا ہے۔

(۳) ودیالیہ وبھاگ کی وارشک پریکشائیں فروری کے انتم سپتاہ میں ہونگی۔ اور سب چھاتر تھا ادھیاپک وارشک پریکشا کی طیاری میں لگے ہوئے ہیں۔ مہاودیالیہ وبھاگ کی پریکشا اُتسو کے پشچات ہوگی۔

(۴) لوہڑی کا تیوہار بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔

(۵) اس سمے کُل میں سب پرکار سے آنند منگل ہے سردی کی ادھکتا ہے۔ برہمچاریوں کا سواستھ اُتم ہے

(۶) گئوشالہ اُدیان اوشدھالیہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ جو مہانو بھاؤ ہمارے اوشدھالیہ سے ادویات منگوانا چاہیں۔ وہ سُوچی پتر منگواکر سستے داموں پر ہر طرح کی اوشدھیاں منگوا سکتے ہیں۔ ان کو اُچت کمیشن دیا جاویگا (آتمانند سہایک مکھیہ ادھشٹاتا)

ریاست حیدرآباد میں ایک نوجوان آریہ کا قتل

آریہ سماجہائے جموں کا پرستاو

ہر دو آریہ سماج ہائے جموں نے ۹ ۱/۸ کو منعقدہ جنرل اجلاس میں حسب ذیل پرستاو پاس ہوا:۔

جموں کے آریہ سماجوں کا یہ سمِلت ادھیویشن نظام راجیہ کے بعض جنونی و مذہبی دیوانے مسلمانوں کے ہاتھوں بے گناہ آریہ ویر مہاشہ وید پرکاش جی کے بدھ کو اتینت گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور نظام راجیہ سے بل پوروک انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کی شیگھر ہی جانچ پڑتال کر کے اپرادھیوں کو اُچت ونڈ دیوے۔ تاکہ آئندہ اس پرکار کا گھرنت اور امن سوز کاریہ کرنے کا کسی کو ساہس نہ ہو۔

کارروائی نہ کی۔ تو اس کا مطلب یہ سمجھا جاوے گا۔ کہ وہ آریہ سماج کو اپنے مشن کا پرچار کرنے سے روکنا چاہتا ہے۔ اور آریہ سماج کی شکتی کی پریکشا کرنے کے لئے اُدیت ہے۔ (منتری آریہ سماج ہسپتال ...)

میلہ کمبھ ہردوار

میلہ کمبھ ہردوار کا کمبھ سنان ۱۳ اپریل ۱۹۳۸ء بروز جیسا کبھی ہوگا۔ بسنت پنچمی۔ شوراتری اور ہولی کے روز سنت مہاتماؤں کے جلوس اور شاہیاں نکلیں گی۔ جس میں لاکھوں یاتری موجود ہوں گے۔

گوروکل کانگڑی کی زمین سفید برلب ہردوار کنکھل سڑک عین راستہ میں مایاپور یا لنکا میں متصل پُل نہر واقع ہے۔ اگر کسی کو دکان یا رہائش کے لئے درکار ہو۔ تو بذریعہ خط و کتابت طے کرے۔ (ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

آریہ پرووں کی سُوچی

سارودیشک سبھا آریہ سماجوں کی سُوچنا کے لئے پرتی ورش سوئیکرت آریہ پرووں کی دیشی تتھا انگریزی تتھیوں کے اُلیکھ کے ساتھ جن پر وہ پرب پڑتے ہیں سُوچی پرکاشت کیا کرتی ہے۔ اس ورش کی سُوچی نمن پرکار ہے:۔

(۱) نوسموت سر ولتسر۔ چیت سدی پرتی پدا ۱ ۴/۴۸
(۲) آریہ سماج کا ستھاپنا دوس چیت سدی ۵۔ ۵ ۴/۴۸
(۳) رام نومی چیت سدی ۹۔ ۸ ۴/۴۸
(۴) ہری ترتیا (تیج) شراون سدی ۳۔ ۲۹ ۷/۴۸
(۵) شراونی اُپاکرم شراون سدی ۱۵۔ ۱۱ ۸/۴۸
(۶) کرشن اشٹمی بھادر پد ودی ۸۔ ۱۹ ۸/۴۸
(۷) وجے دشمی اسوج سدی ۱۰۔ ۳ ۱۰/۴۸
(۸) دیانند نروان (دیپاولی) کارتک بدی ۳۰۔ ۲۲ ۱۰/۴۸
(۹) شردھانند دِوس۔ پوہ ۹ (سور)
(۱۰) مکر سنکرانت۔ ماگھ کرشن ۶۔ ۱۴ ۱/۴۸
(۱۱) بسنت پنچمی۔ ماگھ شکلا ۵۔ ۵ ۲/۴۸
(۱۲) سیتا اشٹمی۔ پھاگن ودی ۸۔ ۲۲ ۲/۴۸
(۱۳) دیانند جنم دِوس۔ پھاگن بدی ۱۳۔ ۲۸ ۲/۴۸
(۱۴) لیکھرام ویر ترتیا۔ پھاگن سدی ۳۔ ۵ ۳/۴۸
(۱۵) بسنت نوسشٹی (ہولی) پھاگن ۱۵۔ ۱۵ ۳/۴۸

(نوٹ)۔ شردھانند دِوس کی نشچت تتھی کی سُوچنا اُچت سمیہ پر دیجاوے گی۔ (سُدھاکر ایم۔ اے منتری)

آریہ سماج کرتارپور کے سماچار

۱۷ جنوری۔ آریہ سماج کرتارپور نے اپنے عہدیداران برائے سال ۱۹۳۸ء حسب ذیل اصحاب کو منتخب کیا ہے:۔

پریذیڈنٹ۔ لالہ بنارسی داس جی میونسپل کمشنر۔ وائس پریذیڈنٹ۔ لالہ بہاری لال جی۔ خزانچی۔ بابو چندداس جی بی۔ اے۔ سیکرٹری مہاشہ رگھو نندن لعل جی۔ اسسٹنٹ سیکرٹری۔ مہاشہ تیرتھ رام جی آریہ سیوک۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر لاہوریا رام جی کو آریہ کنیا پاٹھ شالہ کا مینیجر مقرر کیا گیا۔ اور لالہ جانکی داس جی پلیڈر۔ پنڈت امی چند جی۔ بابو منشی رام جی کو انترنگ سبھا کے ممبر بنایا گیا۔

(۲) شوک پرستاو

آریہ سماج اور آریہ یووک سماج کرتارپور نے اپنے اپنے اجلاس میں شریمتی ماتا سروپ رانی جی نہرو۔ شریمتی پاربتی دیوی۔ اور شریمان لالہ سرنداس جی رئیس اعظم کرتارپور کی دھرم پتنی کی مرتیو پر ہاردک شوک کے پرستاو پاس کئے گئے۔ اور تینوں سورگیہ دیویوں کے رشتہ داران سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

(۳) آریہ یووک سماج کا انتخاب

آریہ یووک سماج کرتارپور کا ۱۹۳۸ء کے لئے حسب ذیل انتخاب ہوا:۔

پریذیڈنٹ۔ لالہ جانکی داس جی پلیڈر۔ وائس پریذیڈنٹ۔ بابو رگھوبیر سنگھ جی سیکرٹری تیرتھ رام آریہ سیوک۔ اسسٹنٹ سیکرٹری۔ مہاشہ دریا سنگھ جی اور خزانچی سیٹھ لاہوری رام جی۔ اس کے علاوہ ۱۰ ممبروں کو ورکنگ کمیٹی کے ممبر بنایا گیا۔

لوہڑی کا تیوہار

آریہ سماج اور آریہ یووک سماج نے لوہڑی کا تیوہار بڑی دھوم دھام سے منایا۔ وسیع پیمانہ پر ہون یگیہ کیا گیا۔ ہون یگیہ کے بعد مہاشہ رگھونندن لعل جی نے پرارتھنا کروائی۔ اور ایشور ستتی کے منوہر بھجنوں کے بعد کارروائی دو گھنٹے کے بعد سماپت ہوگی۔ حاضرین کا ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا۔ (تیرتھ رام۔ منتری)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

(۱) آریہ سماج بھیرہ نے شردھانند بلیدان دوس ۲۳ دسمبر بوقت ۴ بجے سے ۶ ۱/۲ بجے شام تک منایا۔ پہلے ماسٹر منگل سین جی کے بھجن ہوئے۔ اس کے بعد ماسٹر کندن لال۔ لالہ کندن لال جی وکیل اور لالہ پنڈی داس جی پردھان نے سوامی جی کی جیونی پر لیکچر دیا۔

(۲) لالہ کندن لال جی چیر کریا رام ہائی سکول کے سپر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ اور سماج کو ۲/- روپیہ دان ملا۔

(۳) مورخہ ۱۳ ۱/۴۸ بوقت ۵ ۱/۲ بجے سے ۷ ۱/۲ بجے شام تک لوہڑی کا تیوہار منایا گیا۔ پہلے بڑے پیمانہ پر یگیہ کیا۔ یگیہ کے بعد لالہ خوشی رام جی نے پرارتھنا کرائی۔ اس کے بعد لالہ پنڈی داس جی پردھان نے لوہڑی پر نظم اور ...

eGangotri Gyaan Kosha

جاڑے کا موسم آگیا ہے

جبکہ ہر ایک ہندوستانی کوئی نہ کوئی دوا استعمال کر کے اپنے جسم کو مضبوط و طاقتور بناتا ہے۔ آپ بھی بہترین مقوی دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو سال بھر کے لئے قوت سے بھرپور کر لیجئے۔ اس مطلب کے لئے

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱۰۰

طاقت کی ایک بہترین دوائی ہے۔ جو ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال کر لینا کمزوری کو تمام سال نزدیک نہیں آنے دیتا۔ اس کے استعمال سے کمزوری کی تمام بیماریاں۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت...... وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ جسم مانند فولاد کے مضبوط ہو جاتا ہے۔ شدھ اور تازہ خون پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ دل۔ دماغ۔ جگر، معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ خوبی صرف تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱۰۰ ایسی ہی ہے۔ کہ یہ موسم سرما میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ورنہ آج کل جو شربت نقلی فروخت ہو رہے ہیں۔ اُن میں سے کسی کے اندر یہ خوبی نہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱۰۰ کا استعمال نہیں کیا۔ تو آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے ایک بوتل خرید کر زندگی کا لطف اٹھائیں۔

دھوکا سے بچیں اور صرف تلوار مارکہ ہی خریدیں

تیار کرنے والے

گپتا اینڈ کمپنی مالکان چند گپتا اوشدھالیہ ہانسی پی ایس۔ ریلوے

نیو ایشیاٹک

لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

(ہیڈ آفس نیو ایشیاٹک بلڈنگز نیو دہلی)

زیر انتظام "برلا برادرز لمیٹڈ" جس کے

ڈائرکٹران شری یُت سیٹھ جگل کشور جی برلا۔ سیٹھ رامیشور داس جی برلا۔ سیٹھ گھنشام داس جی برلا اور سیٹھ برجموہن جی برلا ہیں

بزنس مکمل شدہ زائد از ——— ایک کروڑ روپیہ

گورنمنٹ سیکیورٹی داخل شدہ ——— دو لاکھ روپیہ

نہایت ہی مفید ترین زندگی بیمہ کی سکیمیں آسان شرائط پر پیش کرتی ہے

——— نمائندگان کو معقول معاوضہ اور موروثی کمیشن ادا کرتی ہے ———

کمپنی اپنے آرگنائزیشن کو تمام پنجاب۔ صوبہ سرحد اور کشمیر سٹیٹ میں توسیع دے رہی ہے

ضرورت ہے

با رسوخ قابل اور با رسوخ تنخواہ دار آرگنائزروں کی۔ اور ان کے علاوہ ڈسٹرکٹ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تفصیلات اور شرائط کے واسطے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں

پتہ

کے آر نسبل اسکوائر برانچ منیجر جین بلڈنگز ۵۸۔ ایبڈن روڈ لاہور

امراضِ مخصوصہ مردمان کے متعلق چند اکسیریں

جن کے استعمال سے آپ گئی جوانی واپس لا سکتے ہیں

اکسیر ۲۳ الف

جریان کی لاثانی دوائی ہے جبکہ روح زندگی ضائع ہوتے رہنے سے انسان دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اس دوائی کو استعمال کرنا چاہیے قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۸ گولی ۸/

اکسیر ۱ء

یہ مقوی باہ ہے۔ سستی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو پہلوان بناتی ہے۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے۔ ۳۲ گولی دو روپے نمونہ صرف ۸/

دت ملکر فصیح ہٹی ۲۳ء

سرعت... ہو کیونکہ نہایت رنجیدہ مرض ہے لوگ اسکے واسطے غلط ادویات کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ مقوی بھی ہے اور دافع سرعت بھی اعلٰے ہے اور طرفہ یہ ہے کہ کوئی نشئی مخدر سستی کرنے والی چیز اسکے اندر شامل نہیں جیسا کہ عام ہوتی ہے قیمت ۶۰ گولی للعہ نمونہ ۲۰ گولی عہ

اکسیر ۴ء

کثرت احتلام سے جب انسان تنگ آجاوے خاصکر طالبعلم زیادتی اخراج سے جب کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت کرنے لگیں تو اس اکسیر کو استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ عہ

طلاء ۱۴ء:- اگر بیرونی نقائص بھی ساتھ ہوں تو مالش کے واسطے طلاء ۱۴ء کو بھی منگوا کر رگوں پٹھوں کو طاقت پہنچاویں۔ قیمت فی شیشی چھ روپے نصف تین روپے

المشتہر مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ "امراض مخصوصہ مردمان" مفت منگوا دیں۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: امرت دھارا۔ لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

WHITE PRINTING.

XX

SIZE

18 X22

...d By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha